ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی ۔ اُردو

جلد: اوّل

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمۃ اللہ علیہ

نعمانی کُتب خانہ

لغات الحدیث

عربی - اُردو

نام کتاب

لغات الحدیث

عربی - اردو

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

جلد: اوّل

سرورق
ضیغم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر
نعمانی کتب خانہ
لاہور

e-mail: nomania2000@hotmail.com

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

جِلد اوّل

اس عظیم الشان کِتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جُملہ احادیث، اہلِ سُنّت وامامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمۃ اللہ علیہ

NOMANI

نعمانی کتب خانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُخن ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْد

سرورِ کائنات ﷺ کے آفاقی پیغام کو انسانیت تک پہنچانے اور امت مسلمہ کے ایمانی، روحانی اور عملی تعلق کو آپؐ کے ساتھ بڑھانے کے لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے دورِ حاضر تک ہزاروں علمائے کرام نے اپنی زندگیوں کو علوم دینیہ کی خدمات میں صرف کر دیا۔ انہی میں سے ایک علم حدیث بھی ہے۔

جمہور محدثین کی اِصطلاح میں نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے بعد حدیث دوسرا ماخذ قانون ہے۔

نیز قرآن مجید سمجھنے کے لیے سب سے زیادہ سیدھی راہ حدیث ہی ہے۔ حدیث ہی مشکلات قرآن کی وضاحت، اس کے اجمال کی تفصیل، اطلاق کی تقیید اور عموم کی تخصیص کرتی ہے۔ مگر کلامِ نبویؐ کی فصاحت و بلاغت اور گیرائی اور گہرائی کو سمجھنا خود عربوں سے عربی زبان کے اعلیٰ شعور کا متقاضی ہے۔ چنانچہ غیر عرب افراد کے لیے احادیث کی لسانی قدر و منزلت اور اہمیت کا اندزہ کرنا چنداں دشوار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی لغات الحدیث پر کتابیں مدوّن کی گئیں۔

اُردو زبان میں لُغات الحدیث پر ہندوستان اور پاکستان میں جو سب سے مُنفرد اور جامع کام ہوا وہ ''علامہ وحید الزماں'' کی ''اسرار اللغۃ مع انوار اللغۃ'' الملقب ''وحید الغات'' ہے۔

علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ نے تراجم احادیثِ رسولؐ کے سلسلہ میں اور بھی کئی بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔

بحمد للہ ''نعمانی کتب خانہ لاہور'' کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد سے آپ کی کئی علمی خدمات کو از سرِ نو نئی آب و تاب کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کر کے خراجِ تحسین حاصل کیا ہے۔

اب قارئین کی ایک کثیر تعداد اُردو زبان میں حدیثِ نبویؐ کے اس عظیم لُغوی ذخیرے کو جدید اُسلوب میں دیکھنے کی متمنی تھی۔ چنانچہ دو سال قبل ''لغات الحدیث'' کی جدید کمپوزنگ اور نظر ثانی کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔

لُغات کی کسی بھی کتاب کو مرتب کرنا جس قدر مشکل اور کٹھن کام ہے اسی قدر اس کی اشاعت کا کام بھی توجہ اور لگن کا متقاضی تھا۔ الحمد للہ ہم نے اپنی طباعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس کتاب کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی

کوشش کی ہے۔ خاص طور سے پروف ریڈنگ اور کمپوزنگ کے دوران قدیم نسخوں میں موجود سقم اور تساہل کو محسوس کرتے ہوئے از سرنو ماہرین فن سے نظر ثانی کرائی گئی اور جابجاء پُرانی اُردو کے الفاظ کو جدید اُردو کے مطابق ڈھالا گیا ہے۔

مختلف جگہوں پر جدید دور کی ضروریات کے مطابق وضاحتی نوٹ لگائے گئے ہیں۔ اور انتہائی نفیس کاغذ' معیار پرنٹنگ' عمدہ جلد بندی' خوبصورت ٹائیٹل سے اس کتاب کے ظاہری جمال وکمال کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تاہم تمام تر بشری کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی بھی قسم کی غلطی کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا قارئین اس کتاب میں کسی قسم کا کوئی سقم پائیں تو ہماری راہنمائی فرمائیں۔ ہم آئندہ ایڈیشن کو مزید بہتری کے ساتھ شائع کرنے میں آپ کی اس علمی معاونت پر دل و جان سے آپ کے مشکور ہوں گے۔

اس کتاب کی جدید ترتیب ترامیم و اضافہ جات کے ساتھ موجودہ ایڈیشن کے جملہ حقوق طباعت اب بحق ''نعمانی کتب خانہ'' محفوظ ہیں۔

لغات الحدیث کے اس جدید ایڈیشن کی کمپوزنگ' ایڈیٹنگ' پروف ریڈنگ و نظر ثانی کی خدمات کے لیے دن رات کاوشوں پر ہم جناب حافظ مبشر حسین ﷾' حافظ محمد انور زاہد ﷾' حافظ محمد عمران' اور رشید سبحانی اور دیگر احباب کے بھی شکرگزار ہیں۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری ان حقیر کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں درجہ قبولیت عطا فرماء اور ہمارے والدین اساتذہ کے لیے روز محشر سامان نجات بنائے۔ آمین

محمد ضیاء الحق نعمانی
نعمانی کتاب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان
0333 4229127

پیش لفظ

حضور نبی اکرمؐ سے صدق دل سے محبت کرنا ہر مسلمان کے دین وایمان کا بنیادی تقاضا ہے اور آپؐ سے اظہار محبت کا طریقہ یہ ہے کہ آپؐ کے تمام اقوال وفرمودات (احادیث) سے محبت کی جائے جب کہ آپؐ کی احادیث اور فرمودات سے محبت کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں خلوص دل سے سچا ومنزل من اللہ (وحی خفی) تسلیم کیا جائے۔ ان کی کامل اتباع واطاعت کی جائے' انہیں اپنا اوڑھنا' بچھونا اور حرز جان بنالیا جائے' انہیں پڑھا لکھا اور یاد کیا جائے اور انہیں دوسرے لوگوں تک ہر ممکنہ ذریعے سے منتقل کیا جائے۔ علامہ وحید الزمانؒ کا نام ان خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہے۔ جنہوں نے آنحضرتؐ کے ارشادات وفرمودات سے اظہار محبت کرتے ہوئے علم حدیث کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ صحاح ستہ وموطا کے وہ تراجم جو گذشتہ سو سال سے تا حال ہر دینی وعلمی لائبریری کی زینت بنے ہوئے ہیں[1] مولانا مرحوم ہی کے فیضان قلم کا نتیجہ ہیں۔

علامہ مرحوم ۱۲۶۷ھ میں کانپور میں پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار مسیح الزمان کے علاوہ دیگر علمائے کانپور سے دینی علوم حاصل کیے اور چھوٹی ہی عمر میں تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یاد رہے کہ مرحوم نے حجاز کے کبار علما سے بھی دینی علوم حاصل کیے جب کہ شیخ الکل سید نذیر حسین دہلویؒ سے سند حدیث حاصل کی۔ (دیکھئے نزہۃ الخواطر از عبدالحی لکھنویؒ ۸/۵۱۴)

موصوف کے مسلک ومذہب کے حوالہ سے لوگوں میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض لوگ آپ کو حنفی ومقلد اور بعض اہلحدیث قرار دیتے ہیں جب کہ بعض نے آپ کے شیعہ ہونے کا بھی گمان ظاہر کیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ پہلے حنفی المذہب تھے پھر احادیث کے تراجم کے دوران آپ مسلکا اہلحدیث ہو گئے۔ (ملاحظہ ہو تراجم مشاہیر از بھوجیانی بذیل ترجمہ وحید الزمانؒ) موصوف کی مختلف کتابیں اور تراجم دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کتاب میں تو وہ تقلید کی بھرپور حمایت کر رہے ہیں اور کہیں دوسری کتاب میں اس سے زیادہ شدت سے تقلید کی تردید کر رہے ہیں۔ بعض اقتباسات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرحوم شیعہ فکر کے حامل ہیں جب کہ اکثر وبیشتر مقامات پر موصوف شیعہ حضرات کی تردید وابطال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح کہیں یہ شک پڑتا ہے کہ موصوف حنبلی یا پھر اہلحدیث ہیں جب کہ ان کے بعض اقوال سے یہ

---

[1] ان تراجم احادیث میں سے پیش تر ''نعمانی کتب خانہ لاہور'' سے جدید آب وتاب کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔

شک بھی زائل ہو جاتا ہے۔ گویا ان کے مسلک کی نشاندہی کرنا خاصا الجھا ہوا مسئلہ ہے۔ علامہ وحید الزماں مرحوم کے مختلف الجہہ افکار و خیالات سے ایک اور الجھن بھی پیدا ہوتی ہے کہ جب ان کی خدمات حدیث اور علم دوستی کو دیکھا جاتا ہے تو ہر مسلک کے لوگ انہیں اپنا ہم مسلک و ہم مشرب قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب ان کے تفردات و شذوذ پر نظر پڑتی ہے تو پھر ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان سے برات کر کے دوسرے مسلک کو بدنام کیا جائے اور ان کے تفردات سے بھی اس طرح فائدہ اٹھایا جائے۔ ان هی الاقسمة ضیزیٰ! مرحوم کی لغات الحدیث (کتاب ہذا) کی روشنی میں ان کے مسلک و مذہب پر حتمی روشنی ڈالی جاسکتی ہے کیونکہ یہ وہ ضخیم اور قیمتی کتاب ہے جو موصوف نے اپنی زندگی کے آخری حصہ میں تالیف کی تھی۔ جیسا کہ اسی کتاب کے مقدمہ میں مصنف رقمطراز ہیں کہ ''اب شروع ۱۳۲۴ ہجری سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گذارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث میں بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کرتا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے''
(دیکھئے طبع قدیم ج ا ص ۴)

یاد رہے کہ موصوف ۱۳۳۸ھ میں فوت ہوئے جب کہ مذکورہ کتاب کی تالیف ۱۳۲۴ھ میں انہوں نے شروع کی اور ظاہر ہے اتنی ضخیم کتاب کی تیاری میں بھی چند سال لگے ہوں گے۔ موصوف کے اپنے ہی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے چند سال پہلے اس کی تکمیل کر لی تھی البتہ اس کی اشاعت میں موصوف کو مختلف مشکلات کا سامنا رہا جیسا کہ موصوف کے اس دعائیہ جملے سے ظاہر ہوتا ہے: ''یا اللہ! تو اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے فضل و کرم سے اس کو میری زندگی میں تمام اور شائع کرادے۔'' (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب مذکور کا مقدمہ از مصنف)

موصوف کی اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شروع میں حنفی المذہب تھے مگر بعد میں انہوں نے اس سے رجوع کر لیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں کہ ''میں نے وجوب تقلید مذہب معین میں جو ابتدائے طالب علمی میں لکھا تھا' اس سے بعد میں رجوع کر لیا۔ اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں' میں عنفوان شباب میں گرفتار تھا (سے بھی رجوع کر لیا ہے) اور اب بھی اللہ تعالیٰ شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھے دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے' رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے۔'' (لغات الحدیث بذیل کلمہ شطن)

اسی طرح موصوف تقلید شخصی کی تردید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''مسلمانوں نے بھی انہی (یہود و نصاریٰ) کا شیوہ ۴۰۰ھ کے بعد اختیار کیا۔ ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا۔ بس انہوں نے جو کہہ دیا اس کو آنکھ بند کر کے وحی سمجھتے ہیں اور اللہ اور رسول کے کلام کو طاق نسیان پر رکھ دیا...... سچے مسلمان وہ ہیں جو قرآن کو سمجھ کر اس کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں اور اس کے اوامر اور نواہی پر عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح صحیح بخاری اور دوسری حدیث کی تمام کتابوں کو سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہیں اور حدیث یا آیت کی موجودگی ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے ابوحنیفہ ہوں یا شافعی یا ان سے بھی کوئی بڑے غوث ہوں یا قطب۔ سب آنحضرتؐ کے ایک ادنیٰ غلام کفش بردار ہیں

اور سب نے بالاتفاق یہی وصیت کی ہے کہ قرآن اور حدیث پر چلو اور ہماری پیروی ہرگز نہ کرنا۔ جو قول ہمارا قرآن و حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مارو۔" (لغات بذیل کلمہ سنن)

موصوف کے سامنے اگر کسی بڑے امام یا فقیہہ کا کوئی ایسا قول آتا ہے جو واضح طور پر قرآن و حدیث سے متعارض ہو تو موصوف اس قول کی تائید و تصحیح کرنے کے لیے قرآن و حدیث میں تاویل و تنسیخ کا سہارا لینے کی بجائے برملا قرآن و حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور اس قول کو باطل، غلط اور قابل تردید قرار دیتے ہیں۔ مثلاً امام ابوحنیفہؒ کے حوالہ سے "اشعار بدن" کو مکروہ سمجھنے کو خلاف حدیث قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "ابوحنیفہؒ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی (امام صاحب) کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے۔"

(لغات الحدیث بذیل کلمہ اشعار نیز دیکھئے بذیل مادہ سکر اور سواد)

مذکورہ اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کسی بھی مذہب معین کی تقلید کے موقف کے سخت مخالف تھے اور اس کے برعکس قرآن و حدیث کی براہ راست پیروی کے قائل تھے۔ چونکہ اہلحدیث مکتب فکر کا بھی یہی نکتہ نظر ہے اس لئے مولانا مرحوم اپنے تئیں اہلحدیث ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آ گئے ہوں وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔ ان کو حرم کی حد سے باہر جا کر جیسے تنعیم یا جعرانہ جا کر وہاں سے احرام باندھنا ضروری نہیں۔ اکثر اہلحدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔" (لغات بذیل کلمہ عمرہ) صاحب سبل محمد بن اسماعیل امیر صنعانیؒ چونکہ اہلحدیث مکتب فکر کے ممتاز فرزند تھے اس لیے مولانا مرحوم کا ان کی طرف اپنی نسبت کرنا اور دیگر مقامات پر بھی قرآن و حدیث سے براہ راست مسائل اخذ کرنے کا نکتہ نظر بیان کرنا اس بات کی تقریبا تصدیق کر دیتے ہیں کہ مرحوم اہلحدیث تھے اور آخر تک اہلحدیث ہی رہے مگر اہلحدیث ہونے کے باوجود موصوف آزاد خیال شخصیت کے مالک تھے اور بے شمار مقامات پر ان کے افکار اہلحدیث مکتب فکر کی ترجمانی نہیں کرتے مثلاً لغات ہی میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ "مجھے میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المھدی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہور اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بد دل ہو گئے ہیں اور عامہ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمد للہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا مرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدی جانے نہ میرا ہاتھ چومے نہ میری تعظیم و تکریم کرے۔ میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو۔ ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرایئے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا اپنے مقتدیوں کی جماعت بڑھانا، ان سے نفع کمانا، ان کی دعوتیں کھانا، ان سے نذریں لینا، چندہ کرانا چاہتے ہیں۔

فقط" (لغات بذیل مادہ شر)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف آزادانہ طور پر کتاب و سنت کی پیروی کے مدعی تھے اور انہیں جو حق معلوم ہوتا تھا وہ برملا اس کا اظہار کر دیتے قطع نظر اس کے کہ کون سا گروہ کیا کہتا اور کیا کرتا ہے۔ اس کی تائید موصوف کے درج

ذیل اقتباس سے بھی ہوتی ہے۔''فاعتزل الفرق کلھا یعنی ان سب فرقوں سے الگ رہ۔یہی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط میں مبتلا ہے یا تفریط میں۔ایک طرف تو مقلدوں کا گروہ ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث پر چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔دوسری طرف غیر مقلدوں کا گروہ ہے جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں۔انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔نہ سلف صالحین' صحابہ اور تابعین کی۔قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں۔حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔بعض عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع الیدین' اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لیے کافی سمجھا ہے۔باقی اور آداب وسنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں۔غیبت' جھوٹ' افترا سے باک نہیں کرتے۔ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات پر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔شرک اکبر کی شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔ایک طرف خارجیوں اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے' جن کی محبت اور تعظیم مایۂ ایمان ہے دشمن بنے ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرفداری اور حمایت پر اڑے ہوئے ہیں۔دوسری طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرتؐ کے جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدین اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ایک طرف ڈھیلا سکھاؤ ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیا کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت اور اعتقاد نہیں رکھتے۔نہ اصلاح باطن کی کوشش کرتے ہیں۔یہودیوں کی طرح صرف ظاہری اصلاح پر زور دیتے ہیں'' دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں۔اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں۔وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں' نذریں چڑھاتے ہیں' ان کی منت مانتے ہیں' قبروں پر میلے جماتے ہیں' وہاں عرس صندل مالی روشنی چراغاں کرتے ہیں اور نماز' روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں۔سچے متبعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی' منکر اولیاء قرار دیتے ہیں۔یا الہ العالمین! کیا فساد کا زمانہ آ گیا ہے۔تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے۔ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ۔آمین یارب العالمین'' (لغات الحدیث بذیل مادہ شعف)

مذکورہ اقتباس موصوف کی آزادی فکر کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔علاوہ ازیں مرحوم کے دیگر اقتباسات کی روشنی میں ان کے مسلک کی نشاندہی کے حوالہ سے راقم الحروف جس نتیجہ پر پہنچا ہے وہ انہی کے معاصر مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مرحوم اپنی کتاب نزھۃ الخواطر میں ان الفاظ کے ساتھ تحریر فرما چکے ہیں کہ

''کان شدیدا فی التقلید فی ھدایۃ امرہ ثم رفضہ و تحرر و اختیار مذھب اھل الحدیث مع شذوذ عنھم فی بعض المسائل''(ص۵۱۵ج۸)

''یعنی موصوف ابتدائی دور میں تقلید کے پرزور حامی تھے پھر تقلید سے تائب ہو کر اہلحدیث ہو گئے لیکن اس کے باوجود بعض مسائل میں یہ اہلحدیث سے بھی جداگانہ نکتہ نظر رکھتے تھے۔''

وحید الزمان مرحوم کم وبیش (۱۰۰) کتابوں کے مصنف ومترجم ہیں جب کہ لغات الحدیث کے حوالہ سے یہ بات یاد

رہے کہ وہ بیک وقت اس کتاب کے مصنف و مترجم ہیں۔ مصنف اس لیے کہ یہ مکمل کتاب موصوف ہی کی تصنیف کردہ ہے جب کہ مترجم اس لحاظ سے ہیں کہ انہوں نے اس موضوع کی تمام معروف و مستند کتابوں کو سامنے رکھ الف بائی ترتیب سے ان کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں شیعہ وسنی دونوں مکتب فکر کی احادیث کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ اس لیے عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی' اور وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف' اس کا ترجمہ مذکورہ لغات میں ضرور ملتا ہے حتیٰ کہ خیر القرون کے معروف لوگوں' عالموں' حاکموں شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔ جب کہ اکثر و بیشتر اقوال اور احادیث کا پس منظر بھی موصوف تحریر کر دیتے ہیں اور بعض مقامات پر لغت نویسی کے حوالہ سے پیشتر لغویوں پر ناقدانہ تبصرہ بھی فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں جہاں کہیں ضرب الامثال بیان کرتے ہیں وہاں ان کی توضیح وتشریح بھی سپرد قلم فرما دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اس کتاب کی بہت سی خوبیاں ہیں جن کا احاطہ فی الوقت ممکن نہیں۔ مولانا عبدالحی لکھنوی ؒ موصوف کی مذکورہ کتاب کی تعریف وتوصیف میں رقمطراز ہیں کہ "ومن احسن کتبه وحید اللغات فی غریب الحدیث و مفرداته وهو کتاب جلیل جمع الفوائد فی ثمانیة و عشرین مجلدا" (نزھۃ الخواطر ۸/۵۱۶) موصوف کی کتاب ''وحید اللغات فی غریب الحدیث'' ان کی نمایاں ترین کتاب ہے جو ۲۸ جلدوں میں اپنے قیمتی فوائد سمیٹے ہوئے ہیں۔

یاد رہے کہ موصوف نے کتاب ہذا کے بعض مقامات پر حضرت امیر معاویہ ؓ اور ان کے بیٹے یزید کے حوالہ سے نہایت ترش اور ناشائستہ الفاظ میں تنقیدی تبصرہ بھی کیا ہے۔ جنہیں زیادہ سے زیادہ ان کا تسامح قرار دیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں کتاب ہذا میں موصوف کے شذوذ وتفردات بھی دیکھنے میں ملتے ہیں مگر راقم نے ان مسائل پر حاشیہ آرائی کرنے کی بجائے صرف لفظی اصلاح اور کتابت کی اغلاط دور کرنے پر توجہ دی ہے۔ اس کتاب میں لفظی غلطیوں کی بھرمار تھی جب کہ اردو بھی سوسالہ پرانی تھی۔ جس کی وجہ سے انتہائی قیمتی کتاب ظلمات بعضها فوق بعض کا مصداق بن ہوئی تھی۔ بہرصورت حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ کمپوزنگ شدہ ایڈیشن سے استفادہ ممکن ہو سکے۔ تصحیح کے سلسلہ میں اگرچہ اردو موصوف ہی کی برقرار رکھی گئی ہے تاہم بعض قدیم الفاظ کو رائج الوقت الفاظ کے ساتھ تبدیل کر کے آسانی اور روانی قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً میٹ کی جگہ مٹا' بانہہ کی جگہ بازو' مونڈھے کی جگہ کندھا' بعضوں کی جگہ بعض' گھانس کی جگہ گھاس' طیار کی جگہ تیار' سونچنے کی جگہ سوچنے' پہونچانا کی جگہ پہنچانا وغیرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح بعض جملوں کی تصحیح بھی کی گئی ہے مثلاً اگر کہیں یہ جملہ تھا کہ 'تم میں کا بیمار شخص' تو اس کی جگہ یہ لکھ دیا ہے 'تم میں کوئی بیمار شخص' اسی طرح اکثر مقامات پر اس طرح کا جملہ تھا 'وہ کھانے کا' اسے درست کر کے اس طرح لکھا گیا ہے 'وہ کھائے گا' اسی طرح 'وہ جانے کا' کی جگہ 'وہ جائے گا' لکھ دیا ہے۔

شاذ و نادر مقامات پر بعض حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جب کہ کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے تاکہ فارسی نہ سمجھنے والے حضرات کے لیے ان اشعار سے استفادہ ممکن ہو جائے۔ البتہ اگر کہیں سیاق عبارت میں فارسی شعر کا مفہوم موجود تھا یا وہ شعر نہایت آسان تھا تو وہاں اس کا ترجمہ ذکر نہیں کیا گیا۔ بعض قرآنی آیات کا

ترجمہ مع حوالہ بھی حاشیہ میں رقم کر دیا گیا ہے البتہ عمومی طور پر آیات کو من وعن سابقہ حالت ہی پر برقرار رکھا گیا ہے جب کہ کتاب ہذا میں مذکور عربی اشعار کا مصنف نے خود ہی ترجمہ کر دیا ہے۔

کمی، کوتاہی اور سہو ونسیان ہر بشر کا خاصا ہے اس لیے اگر کہیں نظر ثانی میں کمی کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین مطلع فرمائیں تا کہ نئے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی طرف توجہ دی جا سکے۔

حافظ مبشر حسین لاہوری
۲۰۰۵/ ۷/ ۲۰

لُغات الحدیث پر ایک نظر

ڈاکٹر محمد جنید
''اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد''

یہ ایک حقیقت ہے کہ لُغت نویسی ایک مشکل اور کٹھن کام ہے۔ لُغت نویس کے کام کا سب سے دُشوار پہلو یہ ہے کہ اُسے خیالات اور معنی جیسی غیر مرئی چیزوں کی لفظی تصویریں پیش کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر الفاظ کے معنی مترادفات سے بیان کر دئے جاتے ہیں۔ یہ دراصل معنی نہیں بلکہ وہ آلات ہیں جن کے ذریعے معانی تک ذہن کی رسائی کرائی جاتی ہے' پھر الفاظ کے مختلف معنی میں اتنا خفی و دقیق فرق ہوتا ہے کہ تحریر ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ [1]

عربی زبان کی لُغت نویسی اپنی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے بذاتِ خود ایک مشکل کام ہے۔ یہ کام اس وقت اور بھی مشکل اور نازک حیثیت اختیار کر جاتا ہے جب مقصود رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی لغت تیار کرنا ہو۔ امام شافعیؒ جو بے مثال عالم اور فقیہہ ہونے کے علاوہ زبردست ادیب اور لغوی تھے اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ''عربی وسیع ترین زبان ہے اور اس کی تمام لُغات کا احاطہ نبی ﷺ کے سوا کسی عام آدمی کے بس کا کام نہیں ہے۔'' [2]

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے علُوم الحدیث کی جو خدمت سرانجام دی ہے۔ وہ عالم آشکارا ہے۔ اس خدمت کا اعتراف اور تحسین خود عرب علماء نے کی ہے۔ مثال کے طور پر چند حضرات کے تاثرات ملاحظہ کیجئے۔

علامہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں ''اگر اس زمانے (بیسویں صدی) میں ہمارے ہندی بھائی علم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ علم مشرقی ممالک میں زوال سے دوچار ہو جاتا۔'' ماضی قریب کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانی نے مولانا عبدالوہاب خلجی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا ''میرا (علمی) وُجود علمائے اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔'' معروف مصری محقق علامہ عبدالعزیز الخولی نے اپنی کتاب ''مفتاح السنة'' میں ہندوستان کے علماء کی خدمات حدیث کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ''ملت اسلامیہ کی کثرت اور مختلف وطنیت ہونے کے باوجود ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے ہندوستانی مسلمانوں کی طرح حدیث سے تعلق کے تقاضے کو پورا کیا ہو۔'' [3]

---

[1] وِپی چند نارنگ' ''لغت نویسی کے مسائل'' ماہنامہ کتاب نما' جامعہ نگر نئی دہلی' جلد ۲۵' ضمیمہ شمارہ نمبر ۹' ستمبر ۱۹۸۵ء ص ۲۰۔

[2] مولانا مفتی محمد شفیع' ''المعجم''' دارالاشاعت' کراچی' ۱۹۷۴ء' ص ۱۷۔

[3] ارشاد الحق اثری' ''پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات'' ادارۃ العلوم الاثریہ' فیصل آباد' طباعت دوئم' نومبر ۲۰۰۱' ص ۲۶۔

تعارف مؤلف (علامہ وحید الزمانؒ)

برصغیر پاک و ہند کے علمائے حدیث میں علامہ وحید الزمان (متوفی ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰) نے کئی جہتوں سے حدیث کی خدمت کی ہے۔ ان کی ایک بے مثال خدمت اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت کی تالیف ہے۔ سطور ذیل میں ہم اس عظیم شخصیت کی مختصر سوانح حیات، علمی کارناموں اور خصوصا ان کی کتاب ''لغات الحدیث'' کا تعارف پیش کریں گے۔

حالات زندگی

علامہ وحید الزمان کے آباؤ اجداد بیرون ہند، غالبا موجودہ افغانستان، سے ہجرت کر کے ملتان میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ کے پردادا مولانا احمد ملتانی اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ آپ کے دادا مولانا نور محمد بھی جید عالم تھے۔ وہ درس و تدریس کے سلسلے میں لکھنؤ آئے اور مستقلا قیام پذیر ہو گئے۔ آپ کے والد مسیح الزماں درس نظامی کی تکمیل کے بعد تجارت و طباعت کتب کے شعبے کی طرف مائل ہوئے اور اسی کاروبار کے سلسلے میں کانپور منتقل ہو گئے۔ علامہ وحید الزماں کی ولادت ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء میں بمقام کانپور ہوئی اور وفات شعبان ۱۳۳۸ھ/ مئی ۱۹۲۰ء میں بمقام وقار آباد ہوئی۔ [1]

تعلیم و تربیت

علامہ وحید الزماں نے علوم مروجہ کی تعلیم و تربیت اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ سے حاصل کی۔ علم صرف ونحو مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی مصنف ''تاریخ حبیب الله'' اور مولودی سید حسین شاہ بخاری مصنف ''خلعة الهنود'' سے حاصل کیا۔ منطق مولانا لطف اللہ علیگڑھی سے اور فقہ مولانا عبدالحئی فرنگی محلی سے پڑھی۔ طب کی تعلیم حکیم احمد علی خان شاگرد حکیم مرزا محمد علی سے لی۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل محمد سلامت اللہ کانپوری مصنف ''مولد شریف'' و ''تحریر الشهادتين'' محمد عادل کانپوری مصنف ''تحقيق الكلام في التداوي بالشئي الحرام'' مولانا نیاز محمد بخاری اور عبدالحق نیوتنوی سے کی۔ حدیث کا درس مولانا محمد بشیر الدین قنوجی مصنف ''غاية الكلام في امر المولد والقيام'' ''كشف المبهم'' (شرح مسلم الثبوت) حافظ عبدالعزیز محدث لکھنوی، مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی سے لیا۔ سند حدیث میاں نذیر حسین دہلوی، شیخ حسین بن محسن انصاری یمنی، شیخ احمد بن عیسیٰ ابن ابراہیم الشرقی الحنبلی مکی اور مولانا بدرالدین مدنی سے حاصل کی۔ [2]

---

[1] مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، ''حیات وحید الزماں'' ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی، ت ن، دیکھئے: ص ۱۱، ۱۵، ۸۳۔

[2] دیکھئے حوالہ بالا: ص ۱۴، ۱۷، ۲۱، ۲۳۔

مسلک

علامہ وحید الزمان خاندانی طور پر حنفی المسلک تھے اس لیے اوائل عمر میں حنفی مسلک سے بڑا شغف تھا۔ اسی بنا پر فقہ حنفی کی مشہور کتاب "شرح الوقایہ" کا ترجمہ اور نہایت مبسوط شرح لکھی۔ اصول فقہ کی مشہور کتاب "نور الانوار" کی حدیثوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا۔ علامہ تفتازانی کی "شرح العقائد النسفیہ" کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد کے دور میں اپنے برادر بزرگ مولانا بدیع الزماں کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کے بعد غیر مقلد ہو گئے تھے۔ لیکن بعض مسائل میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔ [1] ان کے بعض تفردات سے شیعی عقائد کے ساتھی ہم آہنگی بھی ظاہر ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے اکابر علمائے اہل حدیث نے ان سے پر زور بے زاری کا اظہار کیا۔ [2]

تصنیفات وتالیفات

علامہ وحید الزمان کی علمی خدمات کا اندازہ ان کی تصنیفات اور تالیفات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں ان کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) علامات الموت: حکیم بقراط کے رسالہ قبریہ کا اردو ترجمہ ہے جو طبع ہو گیا تھا مگر اب نہیں ملتا ہے۔

(۲) نور الہدایہ: فقہ حنفی کی معروف کتاب شرح الوقایہ کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کی طباعت اول ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء میں مطبع نظامی کانپور سے اور طباعت پنجم ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء میں مطبع مجیدی کانپور سے ہوئی۔

(۳) احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد: علم العقائد کی مشہور کتاب شرح العقائد النسفیہ کی حدیثوں کی تخریج پر مشتمل یہ کتاب عربی میں ہے جو مطبع علوی کانپور سے ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء میں شائع ہوئی۔

(۴) اشراق الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار: اصول فقہ کی مشہور درسی کتاب نور الانوار کی حدیثوں کی تخریج پر مشتمل یہ کتاب عربی زبان میں ہے جو مطبع مصطفائی لکھنؤ سے ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء میں شائع ہوئی۔

(۵) فتاوی بے نظیر در نفی مثل آنحضرتؐ بشیر و نذیر: یہ مشاہیر اہل علم کے مختصر و مدلل اردو اور فارسی فتووں پر مشتمل مجموعہ ہے جس میں علامہ وحید الزماں کا فتوئ بھی شامل ہے۔ اسے مطبع اسدی نے ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں شائع کیا۔

(۶) تشریح الحج والزیارہ: اردو زبان کی یہ تالیف حج کے ضروری مسائل اور روضہ اقدس کی زیارت کے فضائل پر مشتمل ہے جو قاضی محمد ابراہیم کے زیر اہتمام ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء میں ممبئی سے شائع ہوئی۔

---

[1] دیکھئے حوالہ بالا: ص ۱۰۱

[2] ارشاد الحق اثری "پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات" ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد نومبر ۲۰۰۱ء ص ۸۰۔

(۷) الحاشية الوحيد يه علی الحاشية الزهادية: یہ کتاب شرح المواقف پر میر زاہد کی حواشی پر علامہ وحید الزماں کی ان عربی تعلیقات پر مشتمل ہے جو مطبع علوی لکھنؤ سے ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں شائع ہوئی۔

(۸) الانتهاء فی الاستواء: عربی زبان میں استواعلی العرش کی بحث میں لکھی جانے والی جامع اور مبسوط کتاب ہے جو ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں شائع ہوئی۔

(۹) قواعد محمدی: اردو زبان میں حرف شناسی اور عقائد کی ابتدائی اسلامی تعلیم کا ایک جدید قاعدہ ہے جو ۱۲۹۷ھ/۱۸۶۳ء میں شائع ہوا۔

(۱۰) عقیدہ اہل سنت: یہ اردو میں استواء علی العرش کی بحث پر ایک مختصر رسالہ جو مطبع بحر الاسلام بنگلور سے ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء میں شائع ہوا۔

(۱۱) کشف المغطا عن الموطا: حدیث کی مشہور کتاب موطا امام مالک کا اردو ترجمہ اور مختصر شرح ہے جو پہلے بار مطبع مرتضوی دہلی سے ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ میں اور پھر متعدد مطابع سے شائع ہوئی۔ اب ''اصح المطابع کراچی'' نے جدید طرز پر شائع کی ہے۔

(۱۲) الهدی المحمود لترجمه سنن ابی داود: یہ سنن ابی داود کا اردو ترجمہ ہے جو مطبع صدیقی لاہور سے ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔

(۱۳) روض الربیٰ من ترجمة المجتبیٰ: امام نسائی کی کتاب سنن المجتبیٰ کا اردو ترجمہ ہے جسے ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء میں مطبع صدیقی لاہور نے شائع کیا۔

(۱۴) المعلم لترجمة صحيح مسلم: صحیح مسلم کا اردو ترجمہ اور مختصر شرح ہے جسے مطبع صدیقی لاہور نے ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء میں شائع کیا۔

(۱۵) تسهيل القاری ترجمہ اردو صحیح البخاری: صحیح بخاری کے اردو ترجمہ اور جامع تشریح کا یہ کام علامہ کے انتقال کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ اس کا پہلا حصہ ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء میں مطبع صدیقی لاہور سے شائع ہوا تھا۔

(۱۶) رفع العجاجه عن ترجمة سنن ابن ماجه: سنن ابن ماجہ کا اردو ترجمہ ہے جو مطبع صدیقی لاہور سے ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء میں شائع ہوا۔

(۱۷) موضحة الفرقان مع تفسير وحيدی: قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر ہے جس کے آخری حصے میں لغات القرآن کے عنوان سے مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی شامل ہے۔ یہ کتاب مطبعۃ القرآن والسنۃ امرتسر سے ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی۔

(۱۸) تيسير الباری لترجمة صحيح البخاری: صحیح بخاری کا اردو ترجمہ اور نہایت مختصر فوائد پر مشتمل کتاب ہے جسے تیس اجزاء کی شکل میں مطبع احمدی لاہور نے شائع کیا۔

(۱۹) تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع حواشی تفسیر وحیدی: قرآن مجید کے مضامین کی اردو زبان میں تفصیلی فہرست ہے جسے مطبع احمدی لاہور نے شائع کیا۔

(۲۰) هدية المهدی من الفقه المحمدی: عربی زبان کی یہ کتاب ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔ اہل حدیث حضرات نے شرک و بدعت کے دائرہ کو نہایت وسیع کر دیا تھا اور ایسی چیزوں کو جو کفر اور بدعت کی تعریف میں نہیں آتی ہیں' کفر و بدعت سے تعبیر کر دیا تھا۔ اس کتاب میں علامہ وحید الزمان نے انہی امور کی وضاحت کرتے ہوئے غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔

(۲۱) تذکرۃ الوحید: یہ کتاب علامہ کی خودنوشت سوانح عمری ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں اور دوسرا محرم ۱۳۳۸ھ/ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں مطبع عثمانی شاہی' حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔

(۲۲) کنز الحقائق فی فقه خیر الخلائق: یہ عربی زبان میں فقہ کی کتاب ہے۔ غالباً ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مسلک اہل حدیث کے مطابق ضروری مسائل کو احادیث سے مستنبط کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

(۲۳) الهدية' الملقب به اصلاح الهداية وتصحيح الروايه: عربی زبان کی یہ کتاب ۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء میں مطبع شوکت الاسلام بنگلور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں علامہ وحید الزماں نے محدثانہ نقطہ نگاہ سے فقہ حنفی کی مشہور کتاب ھدایہ کی اصلاح اور تصحیح کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۲۴) انوار اللغة الملقب به وحید اللغات: اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت ہے۔ پہلے ۲۸ جلدوں پر مشتمل تھی۔ اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی' لاہور سے ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئیں۔ پھر مؤلف نے نظر ثانی کے بعد اس کتاب کو اسرار اللغة الملقب به وحید اللغات کے نام سے ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء میں بنگلور سے شائع کیا۔ ''اب لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے چار جلدوں میں ''کتب خانہ مرکز علم وادب'' کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۲۵) وظیفه نبی باوراد وحیدی: یہ کتاب متقدمین ومتاخرین کے احزاب اور وظائف کی مدد سے اصلاح و ترمیم اور ضروریات زمانہ کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ حیدر آباد دکن سے ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی۔

(۲۶) تصحیح کنز العمال: دائرہ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن نے ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء میں ہندوستان کے معروف محدث شیخ علاؤ الدین علی المتقی (متوفی ۹۷۵ھ/ ۱۵۶۷ء) کی مشہور تالیف کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کی طباعت سے قبل علامہ وحید الزماں سے اس کتاب کی تصحیح کروائی۔ ◆

◆ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی' ''حیات وحید الزماں'' اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب' کراچی' باب ہفتم: تصنیفات وتالیفات۔

کتاب ''لغات الحدیث''

ہماری تحقیق کے مطابق اردو زبان میں لغات الحدیث پر کیا جانے والا منفرد، جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزماں کی تالیف اسرار اللغة مع انوار اللغة الملقب به وحید اللغات ہے۔ یہ کتاب اس وقت ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے منظر عام پر ہے۔ لہٰذا سطور قادمہ میں اس کتاب کا مفصل تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کی اشاعت

اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی، لاہور نے ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء میں انوار اللغة ملقب به وحید اللغات کے نام سے شائع کیں۔ [1] پھر علامہ وحید الزماں نے نظر ثانی کے دوران اس میں اضافے کئے اور ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے اسرار اللغة الملقب به وحید اللغات کے نام سے اسے شائع کیا۔ [2] موجودہ ناشر نے اس کتاب کو ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہواً بعض الفاظ کے معنی وتشریحات نہ ہو سکی تھیں ان کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ [3] مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی۔

کتاب ''لُغات الحدیث'' کا سبب تالیف

علامہ وحید الزمان کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف کا سبب اور مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اب شروع ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گزارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کرتا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے اور جس لفظ کے معنی میں ان کو اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کریں۔''

کتاب ''لغات الحدیث'' میں اہل سنت اور اہل امامیہ کی احادیث کو جمع کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ وحید الزمان مسلمانوں کے دونوں گروہوں کا احترام کرتے تھے اور اتحاد بین المسلمین کے خواہاں تھے۔ ہمارے اس موقف کو مزید تقویت علامہ کی ایک اور کتاب هدیة المهدی من الفقه المحمدی سے ملتی ہے جس میں علامہ نے اہل حدیث حضرات کے بنائے ہوئے شرک و بدعت کے وسیع دائرے پر تنقید کی ہے اور انہیں غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ یہاں اس امر کی تذکیر بھی ضروری ہے کہ علامہ وحید الزمان مسلکاً غیر مقلد

[1] علامہ وحید الزماں ''لغات الحدیث'' میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب، آرام باغ، کراچی، ت ن، دیکھئے: مقدمہ مؤلف۔

[2] مولانا محمد عبدالحلیم چشتی ''حیات وحید الزماں'' ناشر: نور محمد اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب، کراچی، ص ۱۴۹۔

[3] علامہ وحید الزماں ''لغات الحدیث'' میر محمد، کتب خانہ مرکز علم وادب، کراچی، عرض ناشر، ص ۵۔

تھے لیکن بعض امور میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔

کتاب ''لُغات الحدیث'' کے مصادر

کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔

(۱) نهاية ابن الاثير
(۲) مجمع البحار
(۳) قاموس المحيط
(۴) صحاح جوهری
(۵) محيط المحيط
(۶) منتهی الارب
(۷) مجمع البحرين
(۸) الدر النثيرفی تلخيص النهاية
(۹) الغريبين
(۱۰) الفائق
(۱۱) المغرب
(۱۲) شرح النهج العجيب
(۱۳) لسان العرب' وغيره

کتاب ''لُغات الحدیث'' کا منہج تدوین

اس لُغت میں علامہ وحید الزماں نے اہل لغت کے مروجہ طریقے کے مطابق مادوں کو حروف تہجی پر ترتیب دیا ہے۔
اس کتاب میں ہر لغت کو شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دے دیے گئے ہیں تاکہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اس لیے نہیں کی گئی کہ یہ لغت عربی دانوں کے لیے نہیں ہے۔ ترتیب لغات اس طرح رکھی گئی ہے کہ حرف اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا گیا ہے۔
اس لغت میں مولف نے ایک لفظ کے جتنے معنی ائمہ لغت نے دئے ہیں ان سب کو نقل کیا ہے۔ حدیث میں جہاں وہ لفظ آیا ہے پورے فقرے کو نقل کیا ہے اور اس کا ترجمہ اور تشریح بھی کی ہے۔ الفاظ کی صرفی تعلیل بھی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر حدیث کی تاویل اور توجیہہ بھی ملتی ہے۔ اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اہل لغت کی فروگزاشت اور تسامح کا بیان اور ان پر نقد بھی کی گئی ہے جس کی مثال کتاب کے مقدمے میں بھی ملتی ہے۔ اس منہج کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

ھلمہ: اس لفظ کی صرفی اور نحوی تحلیل کی گئی ہے۔ (جلد۴' کتاب ''ہ'')

خبث: اس لفظ کی تاویل میں حلال وحرام کی بحث کی گئی ہے۔ (جلدا' کتاب ''خ'')

بدع: یہاں بدعت کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلدا' کتاب ''ب'')

بدا: یہاں طلاق کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلدا' کتاب ''ب'')

اس کتاب میں علامہ نے لغت کے عام الفاظ محیط المحیط سے نقل کئے ہیں۔ حدیث کی لغوی تشریح مجمع بحار الانوار مؤلفہ محمد بن طاہر پٹنی (متوفی ۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) سے لی ہے۔ الدر النثیر میں کی گئی نہایۃ ابن الاثیر کی تلخیص بلاکم و کاست اس لغت میں سمو دی ہے۔ الفائق زمخشری کا بیشتر حصہ اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ ائمہ لغت نے چونکہ احادیث امامیہ کی لغات کے نقل کرنے کا التزام نہیں کیا ہے اس لیے اہل امامیہ کی احادیث کی لغات کو ان ہی کی کتابوں خصوصا مجمع البحرین و مطلع النیرین مولفہ فخر الدین الطّویحی النجفی (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۳ء) سے لیا ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کی خصوصیات

کسی بھی لغت کو مرتب کرنا بہت سخت اور کٹھن کام ہے۔ خصوصا حدیث کی لغت تیار کرنے کے لیے ایک مصنف کو کیسی مشقت کرنی پڑی ہوگی اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھ کر بخوبی ہو جاتا ہے۔ ذیل میں کتاب ''لغات الحدیث'' کی چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

یہ لغت حالانکہ متوسط افراد کے لیے لکھی گئی ہے لیکن اعراب لگ جانے کی باعث مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ہے۔

لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اردو میں کیا گیا ہے جس سے عربی لفظ کا اردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے جو ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

الفاظ کی صرفی تعلیلات اور حدیث کی شرح نے کتاب کے معیار کو مزید بڑھا دیا ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' میں حدیث کے لفظ کو سمجھانے کے لیے مولف نے قدیم و جدید الفاظ' محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ الفاظ حدیث کو سمجھانے کے لیے مولف کتاب نے احادیث' تاریخی واقعات' ذاتی تجربات و مشاہدات سے کام لیا ہے۔ اس انداز کو اختیار کرنے کے نتیجے میں بلاد عرب اور ہندوستان کے بعض سماجی و معاشرتی' تاریخی وتمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات اور مقامات کی تاریخ بھی محفوظ ہوگئی ہے۔ ذیل میں ان خصوصیات کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

ابلیٰ: مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (جلدا' کتاب ''الف'')

ابوآء: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام: (جلدا' کتاب ''الف'')

ابین: ایک گاؤں کا نام۔ (جلدا' کتاب ''الف'')

بابل: سرزمین عراق اور اس کے شہروں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ (جلد ۱' کتاب ''ب'')
بحز: سود کے حوالے سے سماجی اور معاشی مسائل پر گفتگو کی ہے۔ (جلد ۱' کتاب ''ب'')
زرب: حیدر آباد دکن کے شاہی (سیاسی) اور سماجی نظام کے منظر نامہ پر تبصرہ۔ (جلد ۲' کتاب ''ز'')
کاظمین: بغداد اور کربلا کے درمیان ایک بستی۔ (جلد ۴' کتاب ''ک'')
ختر: برصغیر (۱۸۵۷) کے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ (جلد ۱' کتاب ''خ'')
نزول: حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر کی جنگ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ (جلد ۴' کتاب ''ن'')
یہ لغت نہ صرف عام اردو داں طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغناء کا باعث بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے علامہ وحید الزماں کا یہ اردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔

کتاب ''لُغات الحدیث'' کے سقم

اس لغت میں ایسی غیر متعلق باتیں بھی آ گئی ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالیہ اشاعت میں ان غیر ضروری باتوں کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جس سے کتاب کی افادیت میں تو کوئی کمی نہیں آئی البتہ ضخامت اور حجم کتاب میں کمی واقع ہوگئی جو طباعتی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے۔ لیکن ہماری نظر میں اب بھی لغت کی اس کتاب میں خاصی چیزیں غیر متعلق ہیں۔ اگر ان کو بھی حذف کر دیا جائے۔ تو کتاب کی افادیت کو نقصان پہنچے بغیر ضخامت میں مزید کمی واقع ہو سکتی ہے۔ ◆

ذیل میں اس سقم کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

ثلث: ......مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ھو اللہ احد کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ...... (جلد ۱' کتاب ''ت وث'')

جن: یہاں جنوں کے حوالے سے طویل بحث کی ہے۔ مثلاً ناقل ہیں...... میرے بھائی نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جس نے وہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی تھی ...... ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے...... (جلد ۱' کتاب ''ج'')

❀❀❀

◆ ہمارے خیال میں کتاب کی افادیت کو نقصان پہنچے بغیر محض ضخامت میں کمی کی خاطر ان دل چسپ باتوں کو حذف کرنا مناسب نہیں۔ اسی لیے موجودہ ایڈیشن میں انہیں کتاب سے حذف نہیں کیا گیا۔ (ناشر)

کتاب الف ا

الف :- حروف تہجی میں سے پہلا حرف ہے- اس کا عدد حساب جمل میں ایک ہے اور زبان عرب میں مختلف اغراض کے لیے آتا ہے- جیسے استفہام' تسویہ' ندبہ تانیث اور جمع وغیرہ-

أ- حرف ندا ہے قریب کے لئے-

باب الالف مع الالف

آ- حرف ندا ہے- بعید کے لیے-

آءَ ۃ- ایک درخت ہے-

باب الهمزة مع الباء

اَبَاءٌ- نرکل- سرکنڈے-

اَبٌّ- چارہ- رمنہ یا سبزہ- ہریالی- بعض نے کہا ہے اَبٌّ جانوروں کے لیے ہے جیسے میوہ انسان کے لیے-

یَرْقَعُ اَبًّا وَ اَصِیْدُ ضَبًّا- وہ خوب چارہ چرتا ہے اور میں گھوڑ پھوڑ (گوہ) کا شکار کرتا ہوں-

اَبَابٌ- تیاری- طیاری-

اُبُوْبٌ- چلنا-

تَاَبُّبٌ- تعجب کرنا-

اَبَابَۃٌ- طریقہ-

اُبَابٌ- بڑے زور کا پانی کا سیلاب یا بہاؤ-

اَبَّ اِلَیْهِ- اس کا مشتاق ہوا-

اَبَّ الشَّیْءَ- اس چیز کو ہلایا-

اَبَّبَ- چلایا- فریاد کی-

اِئْتَبَّ- تیار ہوا- مشتاق ہوا-

اَبَدٌ- زمانہ- ہمیشہ

اَلِعَامِنَا هٰذا اَمْ لِلْاَبَدْ قَالَ لَا بَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدْ- کیا خاص اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے- آپ ﷺ فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے-

اٰبِدَۃٌ- وہ جانور جو بدک کر بھاگ نکلے- اس کی جمع ہے اَوَابِدُ-

مِنْ کُلِّ اٰبِدَۃٍ اِثْنَتَیْنِ- ہر جنگلی جانور میں سے ایک ایک جوڑا-

اَبْرٌ- یا اِبَارٌ- یا اِبَارَۃٌ- کھجور کا پیوند کرنا-

سِکَّۃٌ مَّاْبُوْرَۃٌ- وہ راستہ جس پر سب پیوندی کھجور کے درخت ہوں-

مَنِ اتَّبَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ یُّؤَبَّرَ- جو شخص کھجور کے درخت پیوند لگانے کے بعد خریدے-

اُبِرَّتْ- پیوند کئے ہوئے-

یَاْبُرُوْنَ- پیوند کرتے ہیں-

اٰبِرٌ- کھجور کا پیوند کرنے والا- [ایک روایت میں اٰثِرٌ ہے (یعنی کوئی خبر دینے والا اتم میں باقی نہ رہے)]-

تَاَبَّرَتْ- پھٹ گئی-

اِبْرَۃٌ- سوئی-

اَبْرَتُهُ الْعَقْرَبُ- یعنی بچھو نے اپنا ڈنک اس کو مار دیا جو سوئی کی طرح ہوتا ہے-

لَسْتُ بِمَا بُوْرٍ فِیْ دِیْنِیْ- مجھ پر کوئی دینی تہمت نہیں ہے-

اَلشَّاۃُ الْمَاْبُوْرَۃُ- جو بکری چارے میں سوئی کھا گئی ہو

اس کو چین نہیں پڑتا۔
اَلْکَلْبُ الْمَأْبُوْرُ۔ جو کتا سوئی کھا گیا ہو۔
اَبْرْنَا عِتْرَتَهٗ۔ ہم اس کی آل اولاد سب مار ڈالیں۔
تُؤْبِرُوْا اٰثَارَ کُمْ۔ اپنے نشان سب مٹا دو گے۔
اِبْرَدَةٌ[1] ایک بیماری ہے جو سردی اور رطوبت (بلغم) سے پیٹ میں ہو جاتی ہے اور جماع میں کوتاہی ڈالتی ہے۔
اِنَّ الْبِطِّیْخَ یُقْلِعُ الْاِبْرَدَةَ۔ خربوزہ ابردہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔
اِبْرِیْزٌ۔ کھرا (خالص) سونا۔
اَبْسٌ۔ لعنت ملامت کرنا۔ غصہ دلانا۔ ڈرانا۔
یُؤَبِّسُوْنَ۔ یعنی ڈرانے لگے۔ دھمکانے لگے۔
اُبْضٌ۔ گھٹنے کی اندر کی جانب۔
مَأْبِضٌ اَبَاضِیَه۔ ایک فرقہ ہے خارجیوں کا عبداللہ ابن اباض کے لوگ۔
اِبِطٌ۔ بغل۔
یَتَأَبَّطُهَا۔ یعنی اپنا مطلب بغل میں لے کر نکلے۔ اس کا سوال پورا ہو۔
تَأَبُّطٌ۔ چادر کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لے جا کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔
مَاتَأَبَّطَتْنِی الْاِمَاءُ۔ مجھ کو چھوکریوں (لونڈیوں) نے نہیں کھلایا۔
یُوَارِیْهِ اِبِطُ بِلَالٍ۔ بلال کی بغل اس کو چھپا لیتی تھی (یعنی تھوڑا سا کھانا تھا)۔
اَبَقٌ۔ بھاگ جانا۔
اِنَّ بَنِیْ تَغْلِبَ اَبَقُوْا مِنَ الْجِزْیَةِ۔ بنی تغلب کے لوگ جزیہ سے بھاگے۔
اَبَقَ اُبَیٌّ۔ یعنی ابی بن کعب بھاگ گئے نماز کے لئے نہیں آئے۔

تَأَبَّقَ۔ چھپ رہا۔
اِبِلٌ۔ معمولی اونٹ۔
کَاِبِلٍ مِّائَةٍ لَّاتَجِدُ فِیْهَا رَاحِلَةً۔ یعنی سو اونٹوں میں سواری کے لائق عمدہ ایک اونٹ بھی نہیں ملتا۔
یہی حال آدمیوں کا ہے کہ سو آدمیوں میں اچھا اور نیک کامل عاقل زاہد خدا پرست ایک بھی نظر نہیں آتا۔
اِبِلٌ مُؤَبَّلَةٌ۔ چنے ہوئے اونٹ (جو پکہ کشی یا دودھ کے لئے انتخاب کئے جائیں)۔
اِبِلٌ اُبَّلٌ۔ چھٹے ہوئے اونٹ۔
اَبَابِیْلُ۔ جھنڈ کے جھنڈ گروہ کے گروہ الگ الگ یا پے در پے ایک کے بعد ایک۔
حتی تامن الْاُبْلَة۔ جب آفت ارضی اور سماوی سے بے ڈر ہو جائے۔
ذھبت ابلتُهٗ۔ اس کا وبال جاتا رہا' نحوست اور بلا دفع ہو گئی۔
تابّل ادم علی حوّاء۔ یعنی آدم نے حوا سے صحبت کرنی چھوڑ دی۔
ابل ابلُهٗ۔ اس کے اونٹ بہت ہو گئے۔
رجل ابل۔ وہ شخص جو اونٹ کی اچھی خبر گیری کرے۔
اباله۔ لکڑی کا گٹھا (یا بڑا گٹھا)۔
اُبلی۔ مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔
ابیل الْاَبِیْلِیْن۔ جو شخص عورتوں سے غرض نہ رکھے مراد حضرت عیسیٰ ہیں۔
فَاُبِلْنَا۔ ہم پر موسلا دھار مینہ برسا۔
اُبُلَّة۔ بصرہ میں ایک خوش گوار مقام ہے۔ یا ایک شہر ہے بصرے کے قریب۔
ابلُ۔ ایک مقام کا نام ہے اسکو آبل الزیت بھی کہتے ہیں۔
اُبْلُمَة[2] گوگل کی چھال اس کو جدھر سے چیریں برابر

---

[1] یہ لفظ برد یعنی باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا چاہئے تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ذکر کر دیا ہے ہم نے اس واسطے یہاں لکھ دیا کہ عام لوگ اس باب میں بھی اس کی تلاش کریں۔ م

[2] یہ لفظ بلم باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا جیسے صاحب قاموس اور محیط اور صحاح نے کیا ہے مگر صاحب مجمع نے اس باب میں ذکر کر دیا۔ م

آدھی ہو جاتی ہے۔

كَفَدَ الْاُبْلُمَةِ - یعنی ہم تم حکومت میں برابر ہونے چاہئیں جیسے گوگل کے پوست کا چراؤ۔

اَبَنٌ - تہمت لگانا - منہ پر عیب کرنا۔

لَاتُؤْبَنُ فِيهِ الْحرمُ - یعنی آنحضرت کی مجلس میں عورتوں کی بدگوئی نہیں ہوتی تھی۔

اُبْنَة - وہ جو گرہ لکڑی میں ہو یا جو کمان میں ہو اور کمان کو خراب کرے۔

اَبَنْتُهٗ - میں نے اس پر عیب لگایا۔

مَأْبُوْن - وہ شخص جس میں مفعولیت کی بیماری ہو۔

اَبَنُوْا اَهْلِیْ - انھوں نے میرے گھر والوں پر تہمت لگائی۔

مَانَأْبَنُهٗ بِرُقْيَةٍ - ہم کو معلوم نہیں تھا کہ وہ منتر بھی کیا کرتے ہیں تو یہ عیب ان پر لگاتے۔

اِنْ نُؤْبَنْ بِمَا لَيْسَ فِيْنَا فَرُبَّمَا زُكِّيْنَا بِمَا لَيْسَ فِيْنَا - اگر ہم پر وہ عیب لگایا گیا جو ہم میں نہیں ہے تو کیا ہوا اکثر یا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ہماری تعریف ایسی صفت سے کی گئی ہے جو ہم میں نہ تھی۔

مَاسَبَّهٗ وَلَا اَبَنَهٗ - نہ تو اس کو گالی دی اور نہ اس کا عیب بیان کیا۔

حَتّٰی يَأْتِيَ اِبَّانُ اَجَلِه - یہاں تک کہ اس کی میعاد کا وقت آ جائے۔

هٰذَا اِبَّانُ نُجُوْمِه - یہ اس کے ظاہر ہونے کا وقت ہے۔

اِبْنٌ - بکسر ہمزہ - بیٹا۔

اُبَيْنِیْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ - میرے چھوٹے بیٹو کنکریاں سورج نکلنے تک نہ مارو۔

كَانَ مِنَ الْاَبْنَاءِ - یعنی ان لوگوں کی اولاد میں سے تھا جنھوں نے ایران سے آ کر عرب کے ملک میں شادیاں کر لی تھیں (یہ واقعہ کسرٰے کے وقت کا ہے جب اس نے سیف ذی یزن کی کمک کے لئے فارس کی فوجیں بھیجی تھیں اور سیف نے ان کی مدد سے حبشیوں کو یمن کے ملک سے نکالا تھا)

اَغِرْ علٰى اُبْنٰى اُسامه - تو ابنی کو لوٹ کر غارت کرو۔ وہیں اسامہ کے باپ زید بن حارثہ شہید ہوئے تھے۔

اُبْنٰى - ایک گاؤں کا نام ہے۔

اَبُوْ - باپ۔

يَا بَاهِرُ - اصل میں یا ابا تھا ہمزہ حذف کیا گیا۔

لَا اَبَالَكَ يا لَا اَبَاكَ - تعریف اور ہجو دونوں میں بولا جاتا ہے۔

لِلّٰهِ اَبُوْكَ - تعریف میں بولتے ہیں یعنی تیرا باپ خالص اللہ والا تھا جب ہی تو اس نے تیرا سا بیٹا جنا۔

اَفْلَحَ وَ اَبِيْهِ - یعنی قسم اس کے باپ کی وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا (مترجم) - عرب لوگ عادۃً ایسی قسم کھایا کرتے ہیں بعض نے کہا تاکید مقصود ہے قسم نہیں ہے۔ بعض نے کہا یہ کلام آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کھانا منع نہیں ہوا تھا بہر حال اس حدیث سے دو باتیں نکلیں، ایک یہ کہ غیر اللہ کی قسم کھانا اگر بر سبیل عادت ہو تو وہ شرک اکبر نہیں ہے۔ دوسری یہ کہ شرک اصغر کی معافی بدون عذاب کے ہو سکتی ہے۔ اہل حدیث کا ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے۔

بِاَبَا - ام عطیہ کا قول ہے اصل میں بابی تھا یعنی میرا باپ آپ پر قربان۔

ایک حدیث میں ہے اِلَى الْمُهَاجِرِيْنَ اَبُوْ اُمَيَّةَ چاہئے تھا کہ اَبِیْ اُمَيَّةَ ہوتا مگر چونکہ ابو امیہ نام کی طرح ہو گیا تھا تو جر نہیں دیا جیسے کہتے ہیں عَلِیُّ ابْنِ اَبُوْ طَالِبٍ۔

كَانَتْ بِنْتَ اَبِيْهَا - یعنی اپنے باپ کی طرح دلیر، بہادر، چالاک اور چست تھیں۔ (یہ ام المؤمنین حفصہؓ کو حضرت عائشہؓ نے کہا)۔

اَبُوْ زَيْدٍ - اسامہ بن زید کی کنیت ہے۔

حَتّٰی يَأْتِيَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا - جب تک ہمارے مکان کا مالک آئے۔

اَبْوَآء - ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے وہاں ایک بستی بھی ہے اس کو بھی اَبْوَآء کہتے ہیں۔

اَبَهٗ - بھول جانے کے بعد پھر یاد کرنا-
لَا یُؤْبَهُ لَهٗ - اس کو کوئی یاد نہیں کرتا اس کی پرواہ نہیں کرتا (کیونکہ وہ حقیر ہے)-
اَشَیْءٌ اَوْ هِمَّتُهٗ لَمْ اَبَهْ لَهٗ اَوْ شَیْءٌ ذَكَّرْتُهٗ اِیَّاهُ - یعنی مجھ کو معلوم نہیں کہ عذاب قبر کا حال آپ نے بیان کیا تھا اور میں بھول گئی اور مجھ کو یاد نہیں آیا یا آنحضرتؐ اس کو بھول گئے تھے اور میں نے آپ کو یاد دلایا-
اُبَّهَة - بزرگی، بڑائی، عظمت، تکبر نخوت - اسی سے ہے
كَمْ مِنْ ذِیْ اُبَّهَةٍ جَعَلْتُهٗ حَقِیْرًا کتنے عزت والوں کو میں نے ذلیل بنا دیا-
اِذَا لَمْ یَكُنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ذَا اُبَّهَةٍ لَمْ یُشْبِهْ قَوْمَهٗ - اگر مخزوم قبیلے والا بڑائی نہ رکھتا ہو تو اپنی قوم کے مشابہ نہ ہوگا - (یعنی اکثر مخزوم قبیلے کے لوگ متکبر ہوتے ہیں - تو اگر کوئی مخزومی بڑائی نہ رکھتا ہو تو سمجھو کہ وہ مخزومی نہیں)-
اَبْهَرْ - پیٹھ - ایک رگ ہے بعض نے کہا ہاتھ میں - بعض نے کہا وہ دل کے اندر گئی ہے سر سے پاؤں تک سب رگیں اس سے ملی ہوئی ہیں، اس کے کٹنے سے آدمی مر جاتا ہے (شہ رگ)
اِبَآءٌ - یا اِبَآءَةٌ - انکار کرنا-
اِلَّا مَنْ اَبٰی - مگر جو اللہ کا حکم نہ مانے میرا کہنا نہ سنے یعنی کافر ہے - انکار کرے-
قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ - یعنی میں نہیں کہہ سکتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس (یہ ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے)-
اَبَیْتَ اللَّعْنَ - یعنی تم کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس سے لوگ تم پر لعنت کریں - عرب لوگ بادشاہوں کو سلام کے وقت جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے-
یَاْبَی اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ - یعنی ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی امامت نہ اللہ مانتا ہے نہ مسلمان مانتے ہیں (یہ اشارہ ہے ان کی خلافت کی طرف)-
اَبَی اللّٰهُ اَنْ یُّعْبَدَ سِرًّا - اللہ کو یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عبادت چھپ کر کی جائے (یعنی ظلم اور کفر کی حکومت اللہ کو پسند نہیں ہے، جہاں اللہ کی عبادت علانیہ نہ ہو سکے)-
اَبَی اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً - اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ مومن کے قاتل کی توبہ قبول کرے-
اَبَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَ فِیَّ سُنَّةً مِّنْ یَّعْقُوْبَ - اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے (اس کے خلاف سے انکار کرتا ہے) کہ یعقوب پیغمبر کی سنت مجھ میں کرے (بارہ بیٹے مجھ کو بھی دے جیسے یعقوب کو دیئے تھے یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)
اَلْمَلَاءُ اَبَوْا عَلَیْنَا - ان لوگوں نے ہمارا کہنا نہ سنا (اسلام قبول نہیں کیا)-
فَلَمَّا اَبَوْا - جب صحابہؓ نے آپ کے حکم اور نہی پر عمل نہیں کیا (وہ سمجھے کہ آپ کا حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے یا نہی تنزیہی ہے)-
رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ - ابی بن کعب کو جنگ احزاب میں ایک تیر لگا - (جس نے اَبِیْ پڑھا ہے اس نے غلطی کی)
اِذَا صِیْحَ بِنَآ اَبَیْنَا - یعنی جب جنگ کے لئے آواز دی جائے تو ہم بھاگنے والے نہیں (ایک روایت میں اَتَیْنَا ہے ہم آن پہنچتے ہیں ایک روایت میں مَا اتَّقَیْنَا ہے ہم بیٹھ نہیں رہتے)-
نَحْنُ نَقْرَاءُ عَلٰی قِرَاءَةِ اُبَیٍّ - ہم ابی بن کعب کی قرأت پڑھتے ہیں-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ التَّآءِ

اَتَأَةٌ - ایک عورت کا نام یا ایک پہاڑی-
اِتْب - چادر جس میں نہ آستین ہو نہ گریبان عرب کی عورتیں اس کو چاک کر کے پہنتی ہیں - بے آستین والی قمیص-
اَتٌّ - دلیل میں غالب آنا-
اُتْرُنْجَةٌ - یا اُتْرُجَّةٌ - ترنج مشہور میوہ ہے - لیموں-
اَتْمٌ - پھٹنا - کاٹنا - ایک جگہ اقامت کرنا-
مَاْتَمٌ - جہاں مرد عورت یا خاص عورتیں جمع ہوں خواہ

خوشی کے لئے خواہ رنج کے لئے لیکن یہ اب عرب میں عورتوں کے اس اجتماع سے خاص ہو گیا ہے جو کسی کی حادثہ موت پر ہو- ماتم-

اَتَان- گدھی اس کی جمع اُتُنٌ اور اُتْنٌ ہے کبھی اَتَانٌ بیوی کو بھی کہتے ہیں-

اَتُوٌّ- اَتِیٌّ- پردیسی مسافر اَتَاوِیٌّ کے بھی یہی معنی ہے۔ اِنَّا رَجُلَانِ اَتَاوِیَّان یا اُتَاوِیَّانِ یعنی ہم دونوں پردیسی ہیں-

سَیْلٌ اَتِیٌّ وَ اَتَاوِیٌّ- جو سیلاب یکا یک آ جائے بارش وغیرہ نہ ہو-

اَطَعْتُمْ اَتَاوِیٌّ مِنْ غَیْرِ کُمْ- یعنی تم نے ایک پردیسی کی اطاعت قبول کی (ایک عورت نے انصار کی ہجو میں یہ مصرعہ کہا تھا اس مردودہ نے پردیسی سے آنحضرتؐ کو مراد لیا-)

کُنَّا نَرْمِي الْاَتْوَ وَ الْاَتْوَیْنِ- یعنی مغرب کی نماز کے بعد ہم تیر کی ایک مار دیا دو مار کر لیتے تھے-

وَ اَتَّوْا جَدَاوِ لَهَا- یعنی پانی جانے کی نالیاں انھوں نے درست کیں-

یُؤَتِّی الْمَآءَ فِي الْاَرْضِ- پانی آنے کا رستہ زمین میں بنا رہا تھا-

اَلْمُوَاتِیَۃُ لِزَوْجِهَا- اپنے خاوند کی فرمانبردار-

اُوْتِیْتَ- تو دیوانہ ہو گیا ہے تیرے حواس پریشان ہو گئے ہیں-

مِنْ هٰنَا اُتِیْتَ- یہاں سے تجھ پر بلا آئی-

مَأْتَی الْاَمْرِ- ایک کام کا رخ 'میرا' شروع-

اَحَدُ الْمَاتِیَیْنِ الدُّبُرُ- دونوں رستوں میں سے ایک دبر بھی ہے (اگر اس میں بھی جماع کر لیا تو غسل لازم ہے)-

کَمْ اِتَاءُ اَرْضِکَ- تیری زمین کی آمدنی (مال گزاری) کیا ہے-

اَتْیٌ- یا اِتْیَانٌ آنا-

اُتِیَ فُلَانٌ مَنْ مَأْمِنِهٖ- جہاں سے اس کو ڈر نہ تھا وہیں سے اس پر آفت آئی-

طَرِیْقٌ مِیْتَآءٌ- وہ رستہ جدھر سے لوگ آتے جاتے رہیں-

فَیَاْتِیْهِمُ اللّٰهُ فِیْ غَیْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِیْ عَرَفُوْهَا- اللہ ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ نہیں پہچانتے ہوں گے-

ثُمَّ یَاْتِیْهِمْ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِیْ رَاَوْهَا- پھر ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے (اس حدیث سے اللہ جل جلالہ کا آنا اور جس صورت میں وہ چاہے تجلی کرنا ثابت ہوتا ہے جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے اہل کلام نے نادانی سے ان صفات کا انکار کیا)-

یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّ کَاذِبٌ- میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں- یا کبھی میرا خواب سچ ہوتا ہے کبھی جھوٹ-

مِنْ اَیْنَ تُؤْتَی الْجُمُعَةُ- کتنی دور تک سے جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہئے-

اَتَتْکَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ- پوری حدیث صحیح طور سے ٹھیک ٹھیک انھوں نے بیان کی-

قَدْ اَتَتْکَ- وہ تمہاری طرف آ رہی ہے-

فَاِذَا هِیَ اَتَتْکَ- جب وہ تمہارے پاس آن پہنچے-

فَأْتِیْ اَبَابَکْرٍ- ابوبکر کے پاس آئیو-

لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا فَعَلْتُ- اگر مجھ کو بھی وہ دیا جاتا جو اس کو دیا گیا ہے یعنی قرآن یاد ہوتا تو راتوں کو پڑھا کرتا-

فَیُؤْتِیْنِیْ عَلَیْهِ- نذر کی وجہ سے مجھ کو وہ بات عطا فرمائے-

اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ- اس کام کو کر لیتا ہوں جو بہتر ہے-

اُوْتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ- مجھ کو زمین کے خزانے دیئے گئے یعنی زمین کی حکومت-

فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ- پھر وہ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے-

لَمْ یُؤْتَهُمَا- یعنی ان کا خاص ثواب اور پیغمبروں کو نہیں ملا-

اِلَّا اُتِیْتَ- مگر تجھ کو اس کا ثواب مل جائے گا یعنی دس

نیکیاں-

وَلا یَاتِ مَعَکَ اَحَدٌ - تمہارے ساتھ اور کوئی نہ آئے (حضرت علیؓ کو ڈر ہوا کہیں عمرؓ کو ساتھ لائیں کیونکہ ان کے مزاج میں ذرا سختی اور دلیری ہے لہذا بات بڑھ جائے گی اور فساد اٹھ کھڑا ہوگا)-

اَتاکُم مَا تُوعَدُونَ - جس چیز کا تم سے وعدہ تھا (یعنی بہشت) وہ تم کو مل گئی-

فَاُتِیَ - پھر آنحضرت کے پاس کوئی فرشتہ یا جن آیا (بعض نے کہا خواب میں دیکھنا مراد ہے)-

لَیَاتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ - میری امت کو بھی وہی ضرور پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کو پیش آیا[1] (مراد امت اجابت ہے اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ ایک مدت تک عذاب پائیں گے پھر اگر ان کی بدعت[2] کفر تک نہیں پہنچی تو نجات حاصل ہوگی)-

اِذَآ اَتٰی اَحَدُکُم عَلٰی مَاشِیَۃٍ - جب کوئی تم میں سے جانوروں پر پہنچے-

یُؤتَی الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِہٖ - یعنی عذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اس کی قبر میں آتے ہیں-

فَتُؤتٰی رِجلاہُ - اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں-

لَیَاتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَ اَشْعَارِھَا - قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بالوں سمیت آئے گا (یعنی نیکیوں کے پلڑے میں اس کی سب چیزیں چڑھائی جائیں گی)-

اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ - مجھ کو قرآن ملا اور ایک اور چیز ملی قرآن کی طرح (یعنی حدیث شریف وہ بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے)-مترجم:-اور صحیح حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہوتی بلکہ قرآن کی تفسیر اور تشریح ہوتی ہے جس کے بغیر نہ قرآن سمجھ میں آ سکتا ہے نہ اس پر عمل ہو سکتا ہے اور یہ جو لوگوں میں حدیث مشہور ہے کہ جب تم کو میری حدیث پہنچے تو اس کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو- موضوع اور باطل[3] ہے اس کو بے دینوں نے بنایا ہے اب اگر کوئی شخص صحیح یا حسن حدیثوں کو نہ مانے اور ان کو قابل عمل نہ سمجھے تو وہ کافر ہے-

اَتٰی - کیا کے معنیٰ میں بھی آیا ہے-

فَاِنَّمَا یَاْتِیْکُمُ الْاٰنَ - اب تمہارا امیر آن پہنچے گا (یعنی زیاد جس کو معاویہ نے مغیرہؓ کے بعد کوفہ کی حکومت پر مامور کیا تھا-)

فَاُتِیَ ذَکَرَ دَجَاجَۃً - یعنی ابن عباسؓ کے پاس کچھ کھانا آیا (راوی کو شک ہے وہ کیا کھانا تھا پر) اتنا یاد ہے کہ اس میں مرغی کا گوشت تھا-

مَالَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً - جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے (مسلم کی روایت میں یوں ہے لیکن مصابیح والے نے یوں نقل کیا ہے مَالَمْ یَاْتِ بِکَبِیْرَۃٍ اس صورت میں معنی صاف ہیں)-

تَاْتِیْ مَنْ اَنْتَ مِنْہُ - جس امام سے تو نے بیعت کی ہے اسی کے پاس چلا جا-

اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ - نماز جب اس کا وقت آن پہنچے (اور صحیح اٰنَتْ ہے معنی وہی ہیں)-

اَتٰی اُمَّہٗ - اپنی ماں سے زنا کیا-

---

1. یعنی جیسے بنی اسرائیل کچھ عرصہ بعد گمراہ ہو گئے اسی طرح میری امت بھی گمراہ ہو جائے گی-(م)
2. حضور نے فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار. ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لے جاتی) ہے-(م)
3. لیکن یہ بات اپنی جگہ صحیح اور مزین عقل ہے کہ عمل اسی حدیث پر کرنا چاہئے جو قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق ہو مخالف نہ ہو کیونکہ وہی ایک آخری معیار اسلام ہے- اب اگر کوئی حدیث قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہ حدیث رسول نہیں یا تو وہ موضوع ہے یا راوی اور سامع کی غلط فہمی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور بات ہے- لیکن اس حدیث کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ قرآن کے خلاف بھی ہے یا نہیں محض ظاہری تعارض یا خاص و مقید قرار دے کر اسے قرآن کے خلاف قرار دینا بہت بڑا دھوکہ و غلط فہمی ہے-(م)

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الثَّاءِ

اَثَاءٌ - یا اَثَاءَ ۃٌ - چھینک مارنا-

اِئْتِشَاءٌ - بھوک نہ ہونا-

اَثَرَۃٌ - یا اُثْرَۃٌ یا اِثْرَۃٌ - حق تلفی اور بلا استحقاق دوسرے کسی شخص کو عہدہ یا منصب یا عطا میں فضیلت دینا (یہ لفظ انصار کی حدیث میں ہے)-

اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً فَاصْبِرُوْا - تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دی جائے گی تو تم صبر کیے رہنا یعنی حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا-

اِذَا اسْتَاْثَرَ اللّٰہُ بِشَیْءٍ فَالْہَ عَنْہُ - جب اللہ تعالےٰ کسی کو اٹھا لے یعنی مار ڈالے تو اس کو بھول جا (ہر گھڑی مصیبت کو تازہ نہ کر)-

مَا اسْتَاْثَرَ بِھَا عَلَیْکُمْ - آنحضرتؐ نے ان مالوں کو خاص اپنے نفس پر خرچ نہیں کیا-

اَخْشٰی حَفْدَہٗ وَ اُثْرَتَہٗ - مجھے ان کی نسبت یہ ڈر ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کی بہت پاس داری کرتے ہیں بلا استحقاق ان کو دوسروں پر مقدم رکھتے ہیں-

سَتَرَوْنَ اُثْرَۃً - تم دیکھو گے بلا استحقاق دوسروں کو تم پر فضیلت دی جائے گی-

وَعَلٰی اَثَرَۃٍ عَلَیْنَا - گو ہم پر بلا استحقاق دوسروں کو فضیلت دی جائے (تب بھی ہم صبر کریں گے)-

لَا یَبْقَیَ مِنْکُمْ اٰثِرٌ - تم میں سے کوئی خبر دینے والا باقی نہ رہے (یہ حضرت علیؓ نے خارجیوں کے لئے بد دعا کی اور صحیح اٰبِرٌ (چغلی و فساد انگیزی کرنے والا) ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

لَسْتُ بِمَاْ ثُوْرٍ فِیْ دِیْنِیْ - میں وہ شخص نہیں ہوں جس کی دروغ گوئی اور بے ایمانی کا حال لوگ بیان کرتے رہیں (اور صحیح بِمَاْ بُوْرٍ (تہمت زدہ) ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ - جس چیز کو تو نے پردہ غیب میں رکھ چھوڑا-

لَوْلَآ اَنْ یَّاْثُرُوْا عَنِّی الْکِذْبَ یا لَوْلَآ مُخَافَۃُ اَنْ یُّؤْثَرَ عَلَیَّ الْکِذْبُ یا لَوْلَآ الْحَیَاءُ مِنْ اَنْ یَّاْثُرُوْا عَلَیَّ کِذْبًا - (یہ تینوں قول ابوسفیان کے منقول ہیں مطلب یہ ہے کہ) اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا یا یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا بنائیں گے یا لوگ مجھ کو جھوٹا کہتے رہیں گے (تو میں آنحضرتؐ کی نسبت قیصر روم سے جھوٹی باتیں لگا دیتا)-

اَتَاْثِرُہٗ عَنْ اَحَدٍ - کیا تو یہ بات کسی سے نقل کرتا ہے-

مَاحَلَفْتُ بِاَبِیْ ذَاکِرًا وَّ لَا اٰثِرًا - میں نے اپنے باپ کی قسم نہ خود کھائی نہ دوسرے کسی شخص سے بطور حکایت نقل کی-

وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - وہ باتیں جو (نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور) نہ آنحضرتؐ سے روایت کی جاتی ہیں-

اٰثَارُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ کی حدیثیں یا سنتیں-

حَدِیْثٌ مَاْثُوْرٌ - مشہور حدیث جس کو لوگ ہر زمانہ میں نقل کرتے آئیں-

لَا اُوْثِرُ ھُمْ - (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے) جب حضرت عمرؓ کے بعد کوئی اور صحابی ان سے کہلا بھیجتا کہ مجھ کو بھی اپنے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت دیجئے تو وہ یہ کہتیں ''میں صحابہ میں سے اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دے سکتی'' (یعنی اس حجرے میں آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کے پاس دفن ہونے کی اجازت دے کر)

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّبْسُطَ اللّٰہُ فِیْ رِزْقِہٖ وَیَنْسَاَ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ - ایک روایت میں یوں ہے مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّنْسَیٰ فِیْ اَثَرِہٖ جس کو یہ بھلا لگے کہ اللہ اس کی روزی کشادہ کرے اور اس کی عمر دراز کرے تو وہ اپنا ناطہ جوڑے- (اصل میں اثر کہتے ہیں پاؤں کے نشان کو جو چلنے میں زمین پر پڑتا ہے جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے پاؤں کا نشان نہیں رہتا اس لئے عمر کو بھی اثر کہنے لگے)

قَطَعَ اللّٰہُ اَثَرَہٗ - (یہ نمازی کے سامنے سے نکل جانے

والے کے لئے بددعا ہے) یعنی اللہ اس کو لنگڑا لولا اپاہج کر دے وہ زمین پر چل ہی نہ سکے گا تو پاؤں کا نشان کٹ گیا۔

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَ کُمْ - کیا تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (ان کا ثواب نہیں چاہتے یعنی ہر قدم پر جو مسجد کو جانے میں اٹھے ثواب ملے گا اور جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا)۔

فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِ هِمْ - آنحضرتؐ نے ان لٹیروں کے قدموں کے نشانوں پر یا ان کے تعاقب میں فوج بھیجی)۔

یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ اَثَرُ السُّجُوْدِ - دوزخ پر سجدے کے مقام حرام ہیں (کہ وہ انہیں جلائے) یعنی ساتوں اعضا یا صرف پیشانی۔

غَسَلَ الْجَنَابَةَ فَلَمْ یَذْهَبْ اَثَرُهٗ - منی کو دھوڈالا لیکن اس کا نشان نہیں گیا (بعض نے کہا پانی کا نشان مراد ہے)۔

وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْهِ بُقَعُ الْمَآءِ - دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے اس میں موجود تھے۔

عَلٰی اِثْرِ سَمَاءٍ یا اَثَرِ سَمَاءٍ - رات کی بارش کے بعد۔

عَلٰی اِثْرِ کُلِّ صَلٰوةٍ - ہر نماز کے بعد۔

فُرِغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ مَّضْجَعِهٖ وَ اَثَرِهٖ وَ رِزْقِهٖ وَ عَمَلِهٖ وَ اَجَلِهٖ - یعنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فراغت ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہیں) سکون اور حرکت۔[1]

دِیَارَ کُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُ کُمْ - اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔

وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ - اور ہم تمہارے پیچھے ہیں (یعنی تمہارے بعد مرنے والے اور تم سے ملنے والے ہیں)۔

کَتَبْتَ الْاٰثَارَ - تو نے اپنے بندوں کے سب افعال اور اقوال لکھ لئے ہیں۔

مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ - جو شخص اللہ سے ملے اور اس میں جہاد کا کوئی نشان نہ ہو (یعنی زخم یا مار یا اور کوئی صدمہ یا تکلیف جو جہاد کے لئے اٹھائے یا مال جو مجاہدین پر خرچ کرے یا مجاہدین کا سامان تیار کر دینا ان کی خدمت کرنا)۔

لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ اَثَرَیْنِ اَثَرٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اَثَرٍ فِیْ فَرِیْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ - اللہ کو دو نشانوں سے زیادہ کوئی نشان پسند نہیں ہے - ایک تو جہاد کا نشان دوسرا اس کے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدے کا گھٹہ جو پیشانی میں پڑ جاتا ہے یا ہاتھ پاؤں کی ترخ جو سردی میں وضو کرنے سے ہو جاتی ہے یا اسی طرح کا کوئی اور نشان۔)

قِیْسَ لَهٗ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ - یعنی مقام پیدائش سے مقام مرگ تک جتنا فاصلہ ہے اتنی کشادگی اس کی قبر میں ہوتی ہے۔

مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْکَ - میں آپ کا جھوٹا دوسرے کسی کو نہیں دے سکتا (یہ ایثار سے ہے یعنی دوسرے کا آرام اپنے آرام پر مقدم رکھنا اپنے کو سوخت غیر کو لذت)۔

وَ دُنْیَا مُؤْثَرَةٌ - وہ دنیا جس کی تحصیل آخرت پر مقدم رکھی جائے۔

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ الْمَاْثُوْرُ - جب رمضان آجائے تو وہ سب مہینوں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا - ہم کو اپنے فضل اور احسان میں دوسروں پر مقدم رکھ ان کو ہم پر مقدم نہ کر (مطلب یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب نہ کر اور دشمنوں کو ہم سے بڑھ چڑھ کر نہ رکھ) اَلَا اِنَّ کُلَّ دَمٍ وَّ مَاْثُرَةٍ کَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَیْنِ - سن لو جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون اور فخر میرے ان دونوں پاؤں تلے ہے (یعنی نیست نابود ہو گیا اب اس کا ذکر یا مطالبہ نہیں ہو سکتا)۔[2]

---

[1] بقیہ تین یہ ہیں - رزق، عمل اور موت کا وقت، لیکن ایک روایت میں وہ بقیہ تین یہ ہیں - نیک بختی یا بدبختی، رزق اور موت کا وقت، مطلب دونوں کا ایک ہے جبکہ بعض روایتوں میں صرف چار چیزوں کا ذکر آیا ہے وہ یہ کہ پیدا ہونا مرنا، رزق اور اخلاق و عادات - (م)

[2] یہ حضور نے فتح مکہ کے موقعہ پر آپس میں جھگڑنے والوں سے جو کہ نومسلم تھے خطاب کر کے فرمایا تھا - (م)

اُثْفِیَّہ - وہ پتھر جس پر دیگ رکھی جاتی ہے اس کی جمع اَثَافِیُّ اور اَثَافُ آئی ہے-

اَلْبُرْمَۃُ بَیْنَ الْاَثَافِیِّ - دیگ تینوں پتھروں پر تھی-

اَثَافِیُّ الْاِسْلَامِ ثَلٰثَۃٌ - اسلام کے چولہے کے تین پتھر ہیں-

اُثْکُوْلٌ - یا اِثْکَالٌ - کھجور کی ڈلی-

فَجُلِدَ بِاُثْکُوْلٍ - کھجور کی ایک ڈالی سے مارا گیا (اس میں سو ٹہنیاں تھیں گویا سو کوڑے پڑ گئے)-

اَثْلٌ - جھاؤ کا درخت یا جھاؤ سے بڑا اس کے مشابہ ایک درخت' اصراح میں ہے درخت شور گز' قسطلانی نے کہا ایک درخت ہے اس میں کانٹے نہیں ہوتے اور اس کی لکڑی عمدہ ہوتی ہے اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں)

مِنْبَرُہٗ مِنْ اَثْلِ الْغَابَۃِ - آنحضرت ﷺ کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا گیا تھا- (غابہ ایک جھاڑی ہے مدینہ سے نو میل کے فاصلہ پر)-

غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ یَا غَیْرَ مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ - یعنی یتیم کے مال میں سے اپنے لئے دولت نہ جوڑے-

لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ - یہ پہلا مال تھا جو میں نے جوڑا-

مَجْدٌ اَثِیْلٌ - موروثی بزرگی- اسی طرح مَجْدٌ مُؤَثَّلٌ ہے' اَثْلَۃٌ - جڑ-

نَحَتَ اَثْلَتَہٗ - اس کی ذات اور خاندان پر عیب رکھا-

اِثْلِبُ - یا اَثْلَبُ - پتھر یا سنگریزہ' یا مٹی-

وَلِلْعَاھِرِ الْاَثْلَبُ - زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے- (یعنی سنگسار کیا جائے گا یا اس کو کچھ نہیں ملے گا خاک و پتھر کے سوا)-

اَثَمٌ - یا اِثْمٌ یا اَثَامٌ یا مَاْثَمٌ. گناہ-

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ - گناہ سے اور گناہ کی بات سے تیری پناہ-

طَعَامُ الْاَثِیْمِ - گنہگار کا کھانا-

اَخْبَرَ بِھَا عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا - علم چھپانے کے گناہ سے بچنے کے لئے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو اس کی خبر کر دی-

لَایَتَاثَّمُ وَلَا یَتَحَرَّجُ - اپنی تئیں (آنحضرتؐ پر جھوٹ باندھ کر) گنہگار نہیں کرتا-

ضَرْبَۃٌ بِضَرْبَۃٍ وَّلَا تَاْثَمْ یَا وَلَا تَاْثَمُ - (یہ حضرت علیؓ نے امام حسنؓ سے فرمایا ابن ملجم ملعون کے باب میں) مار کے بدل مار ہے تجھ پر کوئی گناہ نہیں (یعنی قصاص لے سکتا ہے)-

لَایَنْزِلُ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْہِ حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ - کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے پاس اتنا نہ ٹھہرے کہ اس کو گناہ میں ڈالے (لوگوں نے عرض کیا گناہ میں کیونکر ڈالے فرمایا اس طرح کہ اس کے پاس خرچ کو نہ ہو وہ مہمانی نہ کر سکے)-

تَرَکَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَھْلِ الْقِبْلَۃِ تَاَثُّمًا - گناہ سے بچنے کے لئے اہل قبلہ پر کسی نے نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا ہو-

لَمْ اِیْثَمْ - ایک لغت ہے یعنی صرف مضارع کو کسرہ دینا اور مشہور لَمْ اٰثَمْ ہے یعنی میں گنہگار نہ ہوں گا-

تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَۃِ - سوداگری سے بخیال گناہ بچے رہے-

کَرِھْتُ اَنْ اُؤْثِمَکُمْ - مجھ کو تمہارا گناہ میں ڈالنا برا معلوم ہوا-

حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ - یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے (کیونکہ جب مہمان زیادہ ٹھہرا رہے گا اور میزبان اس کی مہمانی نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا)

شَرِبْتُ الْاِثْمَ - میں نے شراب پی-

فَاِنَّہٗ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْکَفَّارَۃِ - کفارے سے زیادہ قسم پر اڑے رہنے میں گناہ ہے-

اِثْمِدٌ - سرمہ کا پتھر (اس کو باب الثاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے)

اَثْوٌ - یا اِثَاوَۃٌ یا اَثْیٌ یا اِثَایَۃٌ - چغلی کھانا-

اِنْطَلَقْتُ اِلٰی عُمَرَ اٰتِیْ عَلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ - میں ابوموسیٰ اشعری کی چغلی کھانے کو حضرت عمرؓ کے پاس چلا-

اِثَایَۃٌ - ایک مقام کا نام ہے جو جحفہ کے رستے میں ہے-

اُثَیْلٌ - ایک موضع جو مدینہ کے قریب ہے اور وہاں جعفر بن ابی طالب کی آل کا ایک چشمہ ہے-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْجِيْمِ

اَجَآءٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَجَآءَةٌ - ایک موضع (جگہ) ہے۔

اَجٌّ - دوڑنا۔

فَخَرَجَ يَؤُجُّ - حضرت علیؓ دوڑتے ہوئے نکلے۔

طَرْفُ سَوْطِهٖ يَتَاَجَّجُ - ان کے کوڑے کا کنارہ چمک رہا تھا۔

وَعَذْبُهَا اُجَاجٌ - اس کا میٹھا پانی بھی بہت کھاری ہے۔

وَطَرَفٌ لَّهَا بِالْبَحْرِ الْاُجَاجِ - ایک کنارہ اس کا بہت کھاری سمندر میں تھا۔

اَجِيْجُ النَّارِ - آگ کی لپٹ اور چمک۔

يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ - دو قومیں ہیں ترکوں کی یافث ابن نوح کی اولاد میں سے[1]

تَاَجُّجٌ - شعلہ مارنا - چمکنا - بھڑکنا۔

اُجُدٌ - زوردار مضبوط اونٹنی۔

وَجَدْتُ اُجُدًا يَّحُشُّهَا - میں نے ایک زوردار گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پائی۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَجَدَنِيْ بَعْدَ ضَعْفٍ - شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو کمزوری کے بعد زور آور کیا۔

اَجْدَبُ - اس کی جمع ہے اَجَادِبُ باب الجیم مع الدال میں مذکور ہوگا (اس لغت کو باب الجیم مع الدال میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع اور درّ نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی ان کی متابعت کی)۔

اَجْدَلُ - باز۔

يَهْوِيْ هُوِيَّ الْاَجَادِلِ - اس طرح گرتا ہے جیسے باز شکار پر گرتا ہے (اس کو باب الجیم مع دال میں ذکر کرنا تھا - مگر صاحب نہایہ نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی ان کی متابعت کی)۔

اَجْرٌ - مزدوری دینا۔

كُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَائْتَجِرُوْا - کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور خیرات کرو ثواب کمانے کو (وَاتَّجِرُوْا پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ تجارت سے نکلا ہے اور قربانی کے گوشت میں تجارت درست نہیں ہے۔ بعض نے کہا صحیح ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے) مَنْ يَّتَّجِرُ فَيَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ مَعَهٗ - ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں بھی يَاْتَجِرُ ہے یعنی کون اجر حاصل کرتا ہے اگر يَتَّجِرُ کی روایت صحیح ہو تو وہ تجارت سے ہوگا نہ کہ اجر سے)

مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا - جو شخص ثواب حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دے۔

اٰجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ يا اُوْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ ---اٰجَرَ يُؤْجِرُ سے یا اَجَرَ يَاْجُرُ - سے دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی میری مصیبت میں مجھ کو اجر و ثواب دے۔

اٰجَرَهُ اللّٰهُ اور اَجَرَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو ثواب دے اور اَجَرَكَ اللّٰهُ اور اٰجَرَكَ اللّٰهُ - اللہ تجھ کو ثواب دے اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا - مگر تجھ کو اس کا ثواب ملے گا۔

مَنْ زَادَ عَلٰى اِثْنَتَيْنِ لَمْ يُؤْجَرْ - دو بار سے زیادہ دھونے میں (یعنی وضو میں) ثواب نہ ملے گا (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

فَاِنَّ الْمَرَضَ لَا اَجْرَ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَّحُطُّ السَّيِّئَاتِ - بیماری میں کچھ ثواب نہیں مگر وہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا - سفارش کرو تو تم کو ثواب ملے گا (اس لئے ثواب حاصل کرو)۔

لَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ - عورت کو خاوند کا آدھا ثواب ملے گا۔

قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ - جس کو تم نے امان دی ہم نے

---

[1] یاجوج ماجوج کی تعیین نہیں کی جا سکتی اس لئے کہ وہ موجودہ تمام اقوام وملل کے علاوہ کوئی اور قوم ہے جسے اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب ظاہر کریں گے۔ واللہ اعلم (م)

بھی امان دی (اے ام ہانی)۔

فَإِنْ كَانَ فِيهَا أُجُوْرٌ فَأَرْبَعَةُ أَبْعِرَةٍ - اگر کوئی ہنسلی کی ہڈی توڑ ڈالے اور اس میں گرہ رہجائے (سیدھی صاف اپنی اصلی حالت پر نہ جڑے) تو توڑنے والے کو چار اونٹ دیت کے دینے ہوں گے۔

عَلٰى مِنْبَرٍ مِّنْ اٰجُرٍ - ایک منبر پر جو پکی اینٹ سے بنا ہوا تھا (اس میں کئی لغتیں آئی ہی ہیں اٰجُرٌ اٰجُوْرٌ يَا جُوْرٌ اٰجِرٌ اٰجِرةٌ وغیرها)

مَنْ بَاتَ عَلٰى اِجَّارٍ - جو شخص رات کو ایسی چھت پر رہے (سوئے) جس پر روک (کٹھرہ یا منڈیر) نہ ہو۔

فَإِذَا جَارِيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى اِجَّارٍ لَّهُمْ - دیکھا تو ایک انصار کی چھوکری ان کی ایک چھت پر ہے جس پر روک نہ تھی - اِجَّار کو انجار بھی کہتے ہیں جمع کا صیغہ اَجَاجِيْر اور اَنَاجِيْر ہے۔

فَتَلَقَّى النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي السُّوْقِ وَعَلَى الْاَجَاجِيْرِ وَ الْاَنَاجِيْرِ - مدینہ کے لوگوں نے آنحضرت کو بازار اور چھتوں پر سے دیکھا۔

اِجْطْ - بکریوں کو ڈانٹنے کے لیے یہ کلمہ کہا جاتا ہے۔

اَجَلٌ - مدت، مہلت، میعاد، عمر۔

تَاَجُّلٌ - دیر کرنا - مہلت چاہنا۔

اَلْقُرَّآءُ يَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهٗ - قاری لوگ قرآن پر عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس میں دیر نہیں کرتے۔

كُنَّا بِالسَّاحِلِ مُرَابِطِيْنَ فَتَاَجَّلَ مُتَاَجِّلٌ مِّنَّا - ہم سمندر کے کنارے مورچہ لگائے ہوئے تھے - (دشمن کا انتظار کر رہے تھے) اتنے میں ہم میں سے کسی نے رخصت مانگی (اپنے گھر جانے کے لیے) اور ایک مدت مقرر کرانی چاہی - مہلت مانگی۔

اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ - اس کو آخری عمل تک لیجاؤ (پہلی اجل موت ہے جہاں پر روحوں کا مقام ہے - نیکوں کا سدرۃ المنتہٰی اور بدوں کا سجین)۔

اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَّا اَجَلَ لَهٗ دُوْنَ لِقَائِكَ - میں ایسا ایمان تجھ سے مانگتا ہوں جس کی انتہا تجھ سے ملنے پر ہو۔

اِيَّاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ - جس امر کا کل کے لئے تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور تم کو اس کے لئے مہلت دی گئی تھی وہ آن پہنچا۔

اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت ﷺ کی وفات مراد ہے، نصر فتح سے سورۃ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ میں۔[1]

اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ ایک مدت ہے جو آنحضرت ﷺ کے لئے مقرر کی گئی یا ایک مثل ہے جو آپ کے لئے بیان کی گئی۔

بَعْدَ الْاَجَلِ - میعاد کے بعد (یعنی مدت ایلاء کے بعد جو چار مہینے ہے)۔

اَبْعَدُ الْاَجَلَيْنِ - دونوں مدتوں میں دور والی مدت یعنی جس میں زیادہ عرصہ ہو (چار مہینے دس دن یا وضع حمل)۔

مِنْ اَجَلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ - اس لئے کہ اس کو رنجیدہ کرے۔ (یہ اَجَلْ تعلیلیہ ہے بہ سکون لام اس میں کئی لغتیں آئی ہیں اِجْل، اِجْلًا، جَلَلْ، سب کے معنے ایک ہیں)

اَنْ تُقْتَلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجَلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ - تو اپنے بچہ کو اس لئے مار ڈالے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہو گا۔[2]

اَجَلْ - بہ فتحہ ہمزہ وجیم کلمہ ایجاب بھی ہے جیسے نَعَمْ یعنی ہاں - بعض نے کہا تصدیق اور وجہ میں اَجَلْ بولنا اچھا ہے اور استفہام میں نَعَمْ مناسب تر ہے۔

اِجْلٌ - بکسر ہمزہ نیل گائے یا ہرن کا گلہ اجال جمع۔

---

[1] کچھ لوگ کہتے ہیں فتح مکہ میں جو تائید الٰہی حاصل ہوئی وہ مراد ہے یعنی حضورؐ بغیر کسی ایسی جنگ کے فاتحانہ طریقے سے مکہ میں داخل ہوئے اور فتح مکہ کے بعد لوگ جوق در جوق اسلام لائے۔" (م)

[2] منجملہ اور حرام باتوں کے یہ بھی حرام ہے (م)

فِیْ یَوْمٍ تَرْمَضُ فِیْهِ الْاٰجَالُ - ایسے دن جس میں میں جنگلی گائیں یا ہرنیں گرمی کے مارے جل جائیں -

اُجُمٌ - قلعہ یا محفوظ بلند مکان -

حَتّٰی تَوَارَتْ بِاٰجَامِ الْمَدِیْنَةِ - مدینہ کے محلوں میں چھپ گئی -

فَنَزَلَتْ فِیْ اُجُمِ بَنِیْ سَاعِدَةَ - میں بنی ساعدہ کے قلعہ میں اترا -

اَجَمَةٌ - جھاڑی -

اَلرَّجُلُ دَخَلَ الْاَجَمَ لَیْسَ فِیْهَا مَاءٌ - ایک شخص جھاڑی میں گیا جہاں پانی نہ تھا -

اَجَمَ النِّسَاءَ - عورتوں سے نفرت کی -

اَجَمَ الطَّعَامَ - کھانے سے نفرت کی -

اَجُمٌ اور اَجِیْمٌ - سخت گرم ہونا - بدل جانا -

تَاَجُّمٌ - غصہ ہونا -

اَجْنٌ - پانی کا رنگ، مزہ بدل جانا -

لَابَاْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الْاٰجِنِ - رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں قباحت نہیں (یہ امام حسن بصری کا قول ہے - مراد وہ پانی ہے جسکا رنگ یا مزہ رکھے رکھے یا ٹھیرے رہنے یا کسی پاک چیز کے مل جانے سے بدل جائے - اگر نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بد بو بدل جائے تو اس سے وضو درست نہیں -)

اَجِنَّکَ - مخفف ہے مِنْ اَجْلِ اَنَّکَ کا یعنی اس وجہ سے کہ تم -

نَهٰی عَنِ الْوُضُوْءِ فِی الْمَاءِ الْاٰجِنِ - رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی میں وضو کرنے سے منع کیا -

قَدِ ارْتَوٰی مِنْ اٰجِنٍ - جس شخص نے دین کا علم رائے اور قیاس سے حاصل کیا (قرآنی آیات واحادیث کو چھوڑ دیا) تو وہ سڑے ہوئے پانی سے سیراب ہوا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-[1]

اِجَّانَةٌ - کٹرہ گنگال کپڑے دھونے کا ٹپ - تسلہ - تھالہ - اَجَاجِیْنَ اس کی جمع ہے -

اَجْنَادٌ - جند کی جمع ہے بمعنے لشکر - (اس کو باب الجیم مع النون میں ذکر کرنا تھا)-

اُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ - سرداران فوج - سپہ سالار -

اَجْنَادَیْنِ یا اَجْنَادِیْنَ - ایک موضع اطراف دمشق میں ہے وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی -

اَجْیَاد - ایک پہاڑ جو مکہ میں ہے - بعض نے کہا جِیَاد -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْحَاءِ

اَحٌّ - کھانسنا -

اُحَاحٌ - پیاس، غصہ، درد دل جیسے اَحِیْحَةٌ اور اَحِیْحٌ ہے -

اَحَدٌ - خدا کا نام ہے یعنی اکیلا جو ہمیشہ سے اکیلا ہی رہا ہے -

اَحِّدْ اَحِّدْ - ایک انگلی سے اشارہ کر ایک سے (یہ آپ نے سعد سے فرمایا جب وہ دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہے تھے)-

اِحْدٰی مِنْ سَبْعٍ - یہ تو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سات سالوں میں سے ایک سال ہے (یہ ابن عباسؓ نے اس شخص کے لئے کہا جس پر دو رمضان کے روزے لگا تار آ لگے) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یہ ایک رات ہے ان سات راتوں میں سے جن میں قوم عاد پر عذاب بھیجا گیا تھا -

اَحَدُ الثَّلٰثَةِ - تم جس کے ڈھونڈھنے کے لئے بھیجے گئے تھے وہ ان تین میں سے ایک ہے -

اُحُدٌ - ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جہاں پر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مشرکوں سے جنگ ہوئی تھی حضرت حمزہؓ اسی جنگ میں شہید ہوئے -

[1] مذموم رائے اور قیاس سے بے تحقیق گمان بازی یا صریح نصوص کے خلاف رائے زنی مراد ہے ورنہ عقل اور سمجھ کو دین کے امور اور ان کی حکمت میں تفقہ حاصل کرنے کی ممانعت تو کیا بلکہ دعوت گئی ہے -(م)

اُثْبُتْ اُحُد - ارے احد پہاڑ تھمارہ (تیرے اوپر نبی ہے اور صدیق یا شہید - یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب آپ مع ابوبکرؓ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر تھے وہ ہلنے لگا اور دو شخص شہید تھے مگر فعیل واحد اور جمع سب کے لئے یکساں آتا ہے یا شہید اس لئے فرمایا کہ شہادت اس وقت تک حاصل نہیں ہوئی تھی اور نبوت اور صدیقیت حاصل ہو چکی تھی ایک روایت میں وشہیدان ہے - یعنی دو شہید - مراد حضرت عمر اور حضرت عثمان ہیں)۔

فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی - مقتدیوں کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے یعنی ایک ساتھ دونوں کہے جائیں -

اِسْمُهٗ فِی التَّوْرَاةِ اُحَيْدُ - آنحضرت کا نام توراۃ شریف میں اُحَید مذکور ہے کیونکہ آپ اپنی امت کو دوزخ سے ہٹا دیں گے -

اَحَابِيْشُ - (اس کو باب الحاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی اس کو ذکر کیا ہے اس لئے ہم نے بھی یہاں لکھ دیا) یہ احبوش کی جمع ہے یعنی مختلف قبیلوں کے لوگ -

جَمَعُوْا لَكَ الْاَحَابِيْشَ - قریش کے لوگوں نے آپ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں کی جماعتیں اکٹھی کی ہیں (یہ سن کر آپ نے فرمایا اچھا تو پہلے ان قبیلوں ہی پر حملہ کر دو) -

اِنْ يَّاْتُوْنَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ مِنْهُمْ عَيْنًا وَ اِنْ لَّمْ يَاْتُوْنَا نَهَبْنَا عِيَالَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَ تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوْبِيْنَ - دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ قبیلے والے اپنے بال بچوں کو بچانے کے لئے ہمارے مقابلے پر آئیں گے تب تو یہ فائدہ ہوگا کہ اللہ ان قریش کے کافروں کا ایک جاسوس کم کر دے گا (کیونکہ یہ قبیلے والے قریش کے کافروں کو خبریں دیا کرتے تھے) ایک روایت میں عَيْنًا کے بدل عُنُقًا ہے یعنی ایک گروہ ان کا کم کر دے گا - یا نہ آئیں گے وہیں قریش کے کافروں کے پاس پڑے رہیں گے تب بھی ہمارا فائدہ ہے ہم ان کے بال بچے اسباب سب لوٹ لیں گے اور ان کو کُھک (لٹا ہوا خالی ہاتھ) بنا دیں گے -

اَحْرَاذُ - ایک پرانے کنوئیں کا نام ہے جو مکہ میں ہے -

اِحْنَةٌ - حسد اور کینہ اور دشمنی - اس کی جمع اِحَنٌ اور اِحَنَاتٌ ہے -

وَ فِیْ صَدْرِهٖ عَلَيْهِ اِحْنَةٌ - وہ دل میں اس سے حسد رکھتا ہے -

وَ فِیْ قُلُوْبِكُمُ الْبُغْضَاءُ وَالْاِحَنُ - تمہارے دلوں میں دشمنی اور کینے ہیں - حِنَةٌ اور حِنَاتٌ کے بھی یہی معنی ہیں -

لَقَدْ مَنَعَتْنِی الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِی الْحِنَاتِ - میری قدرت مجھ کو روکتی ہے کہ میں کینہ والوں سے بدلا لوں - (یہ معاویہؓ کا قول ہے)

كُلُّ دَمٍ كَانَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ اِحْنَةٌ فَهِیَ تَحْتَ قَدَمِیْ هٰذِهٖ - جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون کینہ میرے اس پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو اور کالعدم ہو گیا -[1]

اَحْيَا - ایک چشمہ ہے -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْخَاءِ

اَخِيْخَةٌ - ایک قسم کا آٹا جس میں دودھ اور تیل ملایا جاتا ہے -

اُخَيٌّ - ایک مقام جو بصرہ میں دجلہ کے مشرق کی جانب واقع ہے -

اَخْ اَخْ - ایک لفظ ہے جو عرب لوگ اونٹ کو بٹھانے کے لئے بولتے ہیں -

اَخْدَعُ - (اس کو باب الخاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا - مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی بیان کر دیا ہے) گردن کی رگ -

يَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَيْنِ - گردن کی دونوں رگوں میں پچھے لگاتے تھے - (یہ درد سر کو جو غلبۂ خون سے ہو مفید ہے -)

---

[1] یہ خطاب حضورؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا۔ (م)

اَخْذٌ - پکڑنا - لینا -

كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ - اچھے قید کرنے والے ہو -

مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَيْئًا اُخِذَ بِهٖ - جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کرے گا اس کو سزا ملے گی -

اَخَذُوْا عَلٰى اَيْدِيْهِمْ - اگر ان کو اس کام سے باز رکھیں -

اَيُؤْخَذُ عَلٰى يَدَيَّ - (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے) کیا میں اپنے مال میں تصرف کرنے سے روکی جاؤں گی -

اُاَخِذُ جَمَلِيْ - کیا میں اپنے اونٹ پر ٹونا ٹوٹکا کروں (یعنی خاوند پر کہ وہ دوسری عورتوں سے کچھ نہ کر سکے یہ حضرت عائشہؓ سے ایک عورت نے پوچھا وہ نہیں سمجھیں کہ اونٹ سے خاوند مراد ہے اس وجہ سے انھوں نے اجازت دے دی)

اَوْ يُؤَخَّذُ عَنْهَا - اس سے جماع نہ کر سکے -

اُخْذَة - اس افسون (منتر) کو کہتے ہیں جو عورتیں مردوں پر کر دیتی ہیں وہ دوسری عورتوں سے صحبت نہیں کر سکتے -

اَخِيْذٌ - قیدی - اَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِّنِ اسْتَبْرَقٍ فَاَخَذَهَا - حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی کپڑے کا جبہ چکایا پھر اس کو لے لیا -

فَاُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ - پھر اس ظالم کا گلا گھونٹا گیا اور (حضرت سارہ) سے کہنے لگا اللہ سے دعا کر -

فَاَخَذْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا - میں نے ایک دن ان کی قرأت خوب یاد کر لی -

اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَقَبَةٍ اَوْثَنِيَّةٍ - آنحضرت ﷺ ایک گھاٹی کی طرف چلے -

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَاْخُذَ اُمَّتِيْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ - قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت اگلی امتوں کی چال پر نہ[1] چلے گی (ان کی روش اور سیرت اختیار نہ کرے گی)

اَلْمَرْاَةُ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ - ایک عورت اپنی قوم والوں کے لئے امان لے سکتی ہے -

مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا - اللہ کی تلواریں ابھی تک اپنے مارنے کی جگہوں میں نہیں پہنچیں (یعنی جن کافروں کو مار ڈالنا چاہئے تھا ان میں سے بعض ابھی تک زندہ ہیں' یہ قول ابوسفیان کے حق میں کہا گیا ہے -)

مَنْ تَخَطّٰى اِتَّخَذَ جَسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ - جو شخص (جمعہ کے دن) لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا (اگلی صفوں میں) جائے اس نے جہنم تک ایک پل بنا لیا (ایک روایت میں اُتُّخِذَ ہے بصیغہ مجہول یعنی اس کے لئے ایک پل جہنم تک بنا دیا جائے گا) -

لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ - کاش ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو وہ ہم اپنے لئے جوڑ رکھیں -

فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ - تو وہ اپنے بال نہ کتروائے -

كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ - آنحضرتؐ اپنی ڈاڑھی کے بال کترواتے تھے - (ادھر ادھر سے کتروا کر برابر کرتے تھے -)

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ - میں پیچھے سے تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (اور تم دوزخ میں گرتے پڑتے ہو -)

اَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ - اپنے اپنے ٹھکانوں پر اتر پڑے -

فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ - تو وہ اپنی ناک تھام لے (تاکہ دوسرے لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ ایک ادب اور تہذیب کی تعلیم ہے -

وَكَانَتْ فِيْهَا اِخَاذَاتٌ - اس زمین میں گڑھے تھے (جن میں پانی جمع ہو جاتا ہے -) یہ اخاذة کی جمع ہے - یعنی گڑھا کنڈ -

فَوَجَدْتُهُمْ كَالْاِخَاذِ - میں نے آنحضرت ﷺ کے اصحاب کو گڑھوں کی طرح پایا (کوئی بڑا کوئی چھوٹا کوئی زیادہ علم والا کوئی کم علم والا) اِخاذ بھی اِخاذَةٌ کی جمع ہے (بعض نے کہا اِخاذٌ مفرد ہے اس کی جمع اُخُذٌ ہے) -

وَامْتَلَاَتِ الْاِخَاذُ - گڑھے بھر گئے -

لَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا - [یعنی فرات میں سے (قیامت کے قریب) جو سونے کا خزانہ نکلے گا] اس میں سے کچھ مت لینا

---

[1] یعنی یہ یقینی بات ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے میری امت کفار کی تقلید کرنے لگے گی - (م)

(وہاں لاکھوں آدمی مارے جائیں گے)۔

فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَ اَنَا جُنُبٌ - (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے) (یعنی آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما' یا مجھ سے مصافحہ کیا) حالانکہ میں جنبی تھا (یعنی غسل کی حاجت تھی)۔

اٰخِر - خدا کا نام ہے یعنی مخلوق کے فنا ہونے پر وہی باقی رہے گا۔

مُؤَخِّر - پیچھے کرنے والا جیسے مقدم آگے کرنے والا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاٰخِرَۃٍ - آنحضرت ﷺ جب مجلس سے اٹھنے لگتے تو اخیر میں یوں فرماتے (گویا یہ کفارۂ مجلس تھا)۔

لَمَّا کَانَ بِاٰخِرَۃٍ - جب کہ وہ اخیر تھا۔

اِنَّ الْاٰخِرَ قَدْ زَنٰی - اس کم بخت نے زنا کیا - اٰخِر سے اپنی تئیں مراد لیا - (یعنی دور از رحمت الٰہی راندۂ بارگاہ خدائی)۔

اَلْمَسْئَلَۃُ اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْءِ - سوال کرنا آدمی کے لئے ذلیل پیشہ ہے (ایک روایت میں اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْءِ ہے یعنی سوال کرنا آدمی کا آخری پیشہ ہے جب دوسری کمائیوں سے عاجز ہو جاتا ہے)۔

مِثْلُ اٰخِرَۃِ الرَّحْلِ یا مُؤْخِرَتِہٖ - پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے۔

اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ - چلو عمر پرے ہٹو - یا اپنی رائے رہنے دو۔

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - جس شخص کا آخری کلام یہ ہو لآ الٰہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) (خدا کے سوا کسی کی بندگی نہیں (کروں گا)) (یعنی توحید اور رسالت پر یقین رکھتا ہو گو زبان سے نہ کہہ سکے)۔

اَمَّا الْاٰخِرُ فَجَلَسَ - لیکن دوسرا شخص تو وہ بیٹھ گیا۔

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ - ہم دنیا میں تو دوسری امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں ان کے آگے ہوں گے (درجہ یا مرتبہ یا دخول جنت یا حساب و کتاب میں)۔

فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - اخیر کی دس راتوں میں۔

اٰخِرُ مَا کَلَّمَھُمْ عَلٰی مِلَّۃِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - ابو طالب نے (مرتے وقت) آخری بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبد المطلب کے دین پر دنیا سے جاتا ہوں۔

اٰخِرُ اٰیَۃٍ نَزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَکَ - آخری آیت جو آنحضرت ﷺ پر اتری یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَۃِ سے آخر تک ہے - (یہ براء کا قول ہے ابن عباس نے کہا آخری آیت ربوا کی آیت ہے اور صحیح یہ ہے کہ آخیری آیت وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ ہے)۔[1]

ذٰلِکَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَیَّنَّا لِاخْتِلَافِھِمْ - یہ امام بخاری کا قول ہے صحیح میں یعنی آنحضرتؐ کا آخری فعل یہ ہے کہ دخول سے غسل کرتے تھے (بعض نے ذٰلِکَ الْاٰخَرُ پڑھا ہے یعنی ہم نے دوسری حدیث جس سے عدم وجوب غسل نکلتا ہے یا دوسرا قول عدم وجوب غسل کا اس لئے بیان کر دیا کہ محدثین کا اس حدیث کی صحت میں یا صحابہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے)۔

سَمِعَ خُطْبَۃَ عُمَرَ الْاٰخِرَۃَ - یعنی عمرؓ کا دوسرا خطبہ سنا (جو انھوں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد سنایا تھا پہلے خطبہ میں انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات نہیں ہوئی آپ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے دوسرے خطبے میں انھوں نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور معذرت کی)۔

یُغْفَرُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی - یعنی اس جمعہ اور اگلے گزرے ہوئے جمعہ یا آئندہ جمعہ کے بیچ میں جو گناہ ہیں[2] یا ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے۔

لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِیْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْیَۃٌ اِلَّا قَسَّمْتُھَا لٰکِنْ اَھْلِھَا - (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) یعنی اگر دوسرے مسلمان جو آخیر میں آنے والے ہیں نہ ہوتے تو میں ہر بستی کو جو فتح ہوتی فتح کرنے والوں پر بطور جاگیروں کے تقسیم کر دیتا۔

اِذَا خَرَجُوْا لَمْ یَعُوْدُوْا اٰخِرَ مَا عَلَیْھِمْ یا اٰخِرُمَا

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ آخری آیت کون سی تھی جب کہ کچھ لوگ اس آیت کو آخری بتاتے ہیں۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی الخ. (م)

[2] مراد گناہ صغیرہ ہیں ورنہ کبائر بغیر توبہ و تلافی کے معاف نہیں ہوتے۔ (م)

عَلَیْھِمْ - وہ فرشتے جو وہاں آتے ہیں جب وہاں سے چلے جاتے پھر نہیں آتے یہی آنا ان کا آخری آنا ہوتا ہے (سبحان اللہ کتنے بے شمار فرشتے ہیں)۔

عِبَادَ اللّٰہِ اُخْرَا کُمْ - (یہ شیطان نے جنگ احد میں پکار دیا تھا) یعنی خدا کے بندو! ان لوگوں سے بچو جو تمہارے پیچھے ہیں (مسلمانوں کو مردود نے دھوکا دیا پچھلے گروہ کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے اور مسلمان آپس ہی میں لڑ پڑے)۔

فَجَزَاءُہٗ جَھَنَّمُ اٰخِرُمَا نَزَلَتْ -[1] یعنی یہ آیت وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا - آخر میں اتری ہے (یہ مطلب نہیں ہے کہ سب آیتوں کے آخر میں اتری)۔

اِنْطَلِقُوْا بِہٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ - اس کو اپنے آخری ٹھکانے میں لے جاؤ - (سدرۃ المنتہی یا سجین میں یا دنیا تمام ہونے تک اس کو وہاں لے جا کر رکھو)۔

لَمْ یَظْمَاْ اٰخِرَمَا عَلَیْہِ - کبھی آخری سے آخری موقع پر بھی پیاسا نہ ہوگا۔

تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ - آخری اٹھنے پر یقین کرے (یعنی قیامت یا حساب کے وقت پر اور خدا سے ملنا تو مرنے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اس لئے حدیث میں تکرار نہیں ہے)۔

یَوْمَ النَّفْرِ الْاٰخِرِ - (تیرہویں تاریخ ذی الحجہ کی) وہ آخری کوچ کا دن ہے (پہلا کوچ بارہویں تاریخ کو ہوتا ہے)۔

فَاِنَّ مَنْزِلَتَکَ اٰخِرُ اٰیَۃٍ - تیرا مقام (قرآن کی اس آخری آیت پر ہے - جہاں تک تو پڑھ سکے (بہشت کی سیڑھیاں قرآن کی آیتوں کے شمار میں ہیں جو شخص جتنی آیتیں زیادہ پڑھ سکے گا اتنا ہی اس کا مرتبہ بلند ہوگا)۔[2]

اِلْتَمِسُوْا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ یا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - آخر کی سات یا دس راتوں میں شب قدر کو ڈھونڈو (یعنی مہینہ کے آخر سے شروع کر کے سات راتوں میں یا بیسویں شب کے بعد سے سات راتوں میں)۔

اٰخِرَمَا کَلَّمَھُمْ بِہٖ - آخر میں یہ بات کی۔

اُخْرَیَاتٌ - اخریٰ کی جمع ہے جیسے اَوَاخِرَ آخر کی جمع ہے۔

کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْہِ اُوْلٰھَا رُدَّ عَلَیْہِ اُخْرٰھَا - ہر بار جب اگلا جانور (اس کو روند کر) اس پر سے گزر جائے گا تو پھر پچھلا اس پر آن پہنچے گا - (مطلب یہ ہے کو اس پر سے گزرنے کا سلسلہ برابر جاری رہے گا ہر اگلے کے بعد ایک پچھلا اور آئے گا یہ نہ ہوگا کہ کہیں سلسلہ ختم ہو جائے - بعض نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے اور صحیح یوں ہے کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْہِ اُخْرٰھَا رُدَّ عَلَیْہِ اُوْلٰھَا - یعنی سارے ریوڑ (گلے) میں سے جب آخری جانور اس پر سے گزر لے گا لو پھر پہلا جانور لایا جائے گا وہ اس پر سے گزرے گا اسی طرح سلسلہ قائم رہے گا اس صورت میں مطلب صاف ہے)۔

اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ - آنحضرت ﷺ عرفات سے ظہر اور عصر پڑھ کر وقوف کر کے جب دن آخر ہوا اس وقت لوٹے۔

رَاٰی تَاَخُّرًا فِیْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ لَا یَزَالُوْنَ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ - آنحضرت نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب (پہلی صف کو چھوڑ کر) پچھلی صفوں میں رہنے لگے تو فرمایا کچھ لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ بھی ان کو پیچھے ڈال دے گا - (اپنی رحمت اور توجہ سے محروم کر دے گا)۔

لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ لِطَعَامٍ وَّ لَا لِغَیْرِہٖ - نماز میں دیر نہ کرو نہ کھانے کے انتظار میں نہ اور کسی کام کے لیے - (یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ جب رات کا کھانا رکھا جائے ادھر عشاء کی نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لو کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کھانا ابھی سامنے نہ رکھا گیا ہو لیکن اس کے انتظار میں نماز میں دیر کریں یہ منع ہے)۔

اَخِّرُوْھُنَّ حَیْثُ اَخَّرَھُنَّ اللّٰہُ - چونکہ اللہ تعالےٰ نے

---

[1] (ترجمہ) جس نے مسلمان کو عمداً قتل کیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا - (م)

[2] اور اسی دن وہ اتنی ہی آیات پڑھ سکے گا جتنی کہ اس نے دنیا میں پڑھی ہوں گی - پڑھنے سے یہ مراد نہیں کہ جاہے کوئی پڑھے اور کسی طرح بھی پڑھے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو ان آیات پر کما حقہ ایمان رکھتا ہو عملاً کاربند ہو اور سمجھ کر پڑھتا ہو اور پھر ان پر عمل کرتا ہو - (م)

عورتوں کو مردوں کے بعد رکھا (یعنی ذکر اور مرتبہ میں) تو تم بھی ان کو مردوں کے بعد رکھو (ان کی صف مردوں کے پیچھے رہے)۔

بِعْتُهٗ بِاٰخِرَةٍ۔ میں نے اس کو ادھار پر بیچا۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ اٰخِرُ الطَّوَّافِ۔ جب طواف ختم ہونے کو تھا۔

وَ اَمَانَتَکَ وَ اٰخِرَ عَمَلِکَ۔ یعنی میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں۔

وَ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے۔

اَخشَبَینِ۔ (اس لغت کو باب الخاء مع الشین میں بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ہی ذکر کیا) مکہ کے دونوں پہاڑ بوقبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ (جبل النور)۔

اِنِّیْ اُطْبِقُ عَلَیْهِمُ الْاَخْشَبَیْنِ۔ اگر آپ فرمائیں میں ان قریش کے کافروں پر مکہ کے دونوں پہاڑوں کو ملا دوں (یہ ان کے درمیان پس کر رہ جائیں گے)

اَخضَرُ۔ ایک مقام کا نام جو تبوک کے قریب ہے۔ آنحضرتؐ سفر تبوک میں وہاں اترے تھے۔

اَخْمَصُ۔ تلوے کا وہ حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا (اس کو باب الخاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔

اَخ۔ بھائی، دوست، ہمنشین۔

اٰخِیَّةٌ یا اٰخِیَةٌ۔ وہ رسی یا لکڑی جس کو جھکا کر اس کے دونوں کنارے زمین میں گاڑ دیتے ہیں وہ کنڈے کی طرح ہو جاتی ہے جانور کو اس سے باندھ دیتے ہیں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اٰخِیَّتِهٖ۔ مومن کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کنڈے میں بندھا ہو (کبھی اس سے نزدیک ہو جاتا ہے کبھی دور مگر اس سے بالکل جدا نہیں ہو سکتا اسی طرح مومن کو کبھی قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے کبھی گناہوں کی وجہ سے بعد ہو جاتا ہے مگر اصل ایمان سے جدا نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا ظُهُوْرَکُمْ کَاَخَایَا الدَّوَآبِّ۔ یعنی نماز میں اپنی پیٹھوں کو جانور باندھنے کے کنڈوں کی طرح ٹیڑھا مت کیا کرو۔

اَنْتَ اٰخِیَّةُ اٰبَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) انھوں نے حضرت عباس سے کہا کہ تم ہی آنحضرتؐ کے بزرگوں میں ایک باقی ہو اور سب گزر گئے)۔

یَتَاَخّٰی مُتَاَخّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ پیروی کرنے والا آنحضرت ﷺ کی پیروی کرے۔

اَلرَّجُلُ یُؤَخِّیْ وَ الْمَرْاَةُ تَحْتَفِزُ۔[1] مرد بائیں پاؤں پر بیٹھے داہنا پاؤں کھڑا رکھے اور عورت سمٹ جائے یا سمٹ کر سرین کے بل بیٹھے (اکثر روایتوں میں اَلرَّجُلُ یُخَوِّیْ ہے یعنی مرد اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھے)۔

اِنَّ اَهْلَ الْاِخْوَانِ لَیَجْتَمِعُوْنَ۔ میز پر کھانے والے اکٹھے ہوتے ہیں۔

اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ۔ جب ایک مرد دوسرے مرد کو اپنا بھائی بنائے۔

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ لِاَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ۔ ایک مومن دوسرے مومن کا سگا بھائی ہے۔ (امام ابوالحسن نے فرمایا اللہ نے مومنوں کو اپنے نور سے پیدا کیا اور اپنی رحمت سے ان کو رنگا تو ہر مومن کا باپ نور ہے اور ماں رحمت ہے)۔

لَمْ تَتَوَا خَوْا عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ وَ لٰکِنْ تَعَارَفْتُمْ عَلَیْهِ۔ تم اس اسلام کی وجہ سے بھائی بھائی نہیں بنے (بھائی پنا تو ازل سے تھا) بلکہ جان پہچان ہوئی۔

اٰخٰی بَیْنَ اَصْحَابِهٖ۔ آنحضرت نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا۔

اُعْبُدُوا اللّٰهَ رَبَّکُمْ وَ اَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ۔ عبادت خدا ہی کی کرو جو تمہارا مالک ہے اور اپنے بھائی کی یعنی میری عزت کرو۔

وَقَالَ زَیْدٌ بِنْتُ اَخِیْ۔ زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے (کیونکہ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ اور حمزہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا)۔

وَ دِدْتُ اِنَّا رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا۔ مجھ کو آرزو ہے کہ ہم اپنے

---

[1] مرد و زن کی نماز میں عملاً کوئی فرق کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔(م)

بھائیوں کو دیکھتے (مراد آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے اور قیامت تک ہوں گے)

مترجم-ان حدیثوں میں تصریح ہے اخوت رسول کریم کی مومنین کے ساتھ اس صورت میں جس نے آنحضرت کو بڑا بھائی کہا تو اس پر کچھ الزام نہیں مگر بھائی سے مراد دین کا اتحاد رکھے نہ یہ کہ مرتبہ اور منزلت میں آپ بڑے بھائی کی طرح ہیں-قرآن میں ایک قرأت وَ هُوَ اَبُوْهُمْ ہے یعنی آنحضرتؐ سب مسلمانوں کے باپ ہیں قدر و منزلت میں تو آپ باپ دادا تمام بزرگوں سے بڑھ کر ہیں اگر کوئی آپ کو بڑا بھائی کہہ کر توہین کی نیت کرے تو وہ کافر ہو جائے گا پیغمبروں کی ذرا سی توہین بھی کفر ہے-بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر-

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَکَ يَا اُخَیَّ- میرے چھوٹے بھائی اللہ تجھ کو بخشے-

اَشْرِكْنَا فِیْ دُعَائِکَ يَا اُخَیَّ-اے میرے چھوٹے بھائی ہم کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لے- (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا)-

وَ آ اَخَاهُ-ہائے میرے بھائی-

فَرَّقَ بَيْنَ اَخَوَیِ الْعَجْلَانِ-عجلانی جورو مرد میں آپ نے جدائی کرادی-

بَيْنَ هٰذَا الْحَیِّ اِخَاءٌ-اس قبیلے سے بھائی چارہ ہے-

اَخْنُوْخ- حضرت ادریسؑ کا نام ہے-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الدَّالِ

اَدْبٌ- کھانے کے لئے بلانا-

اَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَيَّةَ فَقَادَةٌ اَدَبَةٌ-[1] ہمارے بھائی بنی امیہ تو رئیس ہیں (مزاج میں امارت ہے) کھانے کے لئے بلانے والے ہیں (بڑے کھلانے پلانے والے ضیافت کرنے والے اسی سخاوت اور سیر چشمی اور حسن سلوک کی وجہ سے تو لوگ معاویہؓ کی طرف مائل ہو گئے- دنیا داروں کی یہی روش ہوتی ہے)

اِيْدَابٌ-مہمانی کے لئے بلانا-

اَلْقُرْاٰنُ مَاْدُبَةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ-قرآن زمین میں اللہ کی دعوت ہے-

اِنَّ لِلّٰهِ مَادَبَةً مِنْ لُحُوْمِ الرُّوْمِ-اللہ تعالیٰ نصرانیوں کے گوشت سے (درندوں کی) دعوت کرنے والا ہے (یعنی عکہ کی چراگاہوں میں وہ مارے جائیں گے اور درندے ان کا گوشت اڑائیں گے)-

اَدَبٌ- عقل مندی ہر بات کو درستی کے ساتھ اپنے موقع پر کہنا، ہر کام کو احتیاط اور دور اندیشی کے ساتھ بجالانا بزرگوں کی عزت اور عظمت کرنا-

زَكِّ بِالْاَدَبِ قَلْبَکَ فَنِعْمَ الْعَوْنُ الْاَدَبُ-ادب سے اپنا دل پاک کر ادب کیا اچھا مددگار ہے-

وَ اعْلَمْ اَنَّکَ مَسْئُوْلٌ عَمَّا وَلَّيْتَهٗ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ-یہ سمجھ لے (آپ سے خطاب ہے) قیامت کے دن تجھ سے پرسش ہوگی تو نے اپنے بیٹے کو جو اچھا ادب سکھلایا (اس کو ادبی اور اخلاقی اور دینی اور اقتصادی تعلیم دی یا نہیں- جو لوگ اپنے بچوں کو بغیر تعلیم کے یوں ہی آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان سے سخت باز پرس ہوگی)-

اَحْسَنَ تَادِيْبَهَا-نرمی اور محبت اور پیار کے ساتھ اس کو ادب سکھلایا-

خَيْرُ مَا وَرَّثَ الْاٰبَآءُ لِاَبْنَائِهِمُ الْاَدَبُ-بہتر ترکہ جو باپوں نے بیٹوں کے لئے چھوڑا وہ ادب ہے- (یہ ہر ایک علم و ہنر پر مشتمل ہے جس سے آخرت کی تکمیل یا دنیا کا فائدہ ہوا اگر اولاد کو علم و ہنر سکھا جاؤ تو یہ لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب چھوڑ جانے سے بہتر ہے)-

كَانَ عَلِیٌّ يُؤَدِّبُ اَصْحَابَهٗ- حضرت علیؓ اپنے ساتھیوں کو ادب سکھلاتے (یعنی تعلیم و تربیت کرتے اخلاق حسنہ سکھلاتے)-

تَاَدُّبٌ-ادب سیکھنا-

اِسْتِيْدَابٌ-ادب حاصل کرنا-

[1] یہ حضرت علیؓ کا قول ہے-(م)

اِدَّةٌ- مصیبت بلا سختی -اِدَدٌ- اس کی جمع ہے-

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَالَقِیْتُ مِنْ اُمَّتِکَ بَعْدَکَ مِنَ الْاِدَدِ وَ الْاِوَدِ- میں نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے آپ کے بعد آپ کی امت سے کیا کیا سختیاں اور خرابیاں اٹھائیں-(یہ حضرت علیؓ کا قول ہے-)

اُدْرَةٌ- یااَدَرَةٌ یا اَدَرٌ-فتق کی بیماری یعنی خصیے پھول جانا-

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ وَ بِهٖ اُدْرَةٌ- ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کے خصیے پھول گئے تھے-

اِنَّ مُوْسٰی اٰدَرُ- بنی اسرائیل کہتے تھے موسیٰؑ کے خصیے بڑھ گئے ہیں (جب ہی تو اکیلے لوگوں سے آڑ کر کے نہاتے ہیں)-

فَاِنْ اَدِرَتْ خُصْیَتَاهُ- اگر اس کے خصیے پھول جائیں-

اُدَاقٌ- عضو تناسل-

فِی الْاُدَاقِ اَلدِّیَةُ- یعنی ذکر کے کاٹ ڈالنے میں پوری دیت دینی ہوگی-(بعض نے اُذاق ذال معجمہ سے پڑھا ہے)-

اُدْمٌ- یااِدَامٌ یا اَدَامٌ- سالن جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے سرکہ نمک وغیرہ-

نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ- سرکہ کیا اچھا سالن ہے-

یَا نِعْمَ الْاُدْمُ الْخَلُّ- اُدْمٌ اِدَامٌ- کی جمع ہے اور اٰدَام اور اٰدِم بھی آئی ہے-

سَیِّدُ اِدَامِکُمُ الْخَلُّ- تمہارے سالنوں کا سردار سرکہ ہے-

سَیِّدُ اِدَامُ اَهْلِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ اللَّحْمُ- دنیا اور آخرت والوں کے سالنوں کا سردار گوشت ہے-(اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو گوشت کو سالن نہیں کہتے)-

وَ اِنَّهَا لَتَاْدِمُهَا- وہ اس کا سالن بناتی تھی-

وَ عَصَرَتْ عَلَیْهِ اُمُّ سُلَیْمٍ عُکَّةً لَّهَا فَاَدَمَتْهُ یا فَآدَمَتْهُ یا فَاَدَّمَتْهُ- اور ام سلیم نے اپنی ایک کپی اس پر نچوڑ دی اور اس کو سالن دار بنا دیا-

اِنَّکم تَاْتَدِمُوْنَ عَلٰی اَصْحَابِکُمْ- تم اپنے ساتھیوں میں سالن دار ہو-(یعنی مال دار ہو بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اِنَّکُمْ قَادِمُوْنَ ہے)-

اَدَمَ یااٰدَمَ- محبت اور الفت ڈالی-

فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یُّوْدَمَ یا یُوْدِمَ بَیْنَکُمَا- جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اس کو دیکھ لینے سے امید ہوتی ہے کہ تم دونوں میں محبت اور الفت رہے گی یا اس کا دیکھ لینا تم دونوں میں محبت اور الفت ڈالے گا (سبحان اللہ شریعت محمدی کے قربان جو بات بھی اس میں ہے وہ حکمت اور مصلحت پر ہے لیکن مسلمانوں نے قبیح رسمیں اختیار کر کے شریعت کے احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے- بن دیکھے عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں پھر جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں)-

فَاِذَا بِآدَمَ- ناگاہ حضرت آدمؑ نظر آئے (اور ان کو آدم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گندم گون تھے-)

اُدْمَةٌ- گندم گونی-

وَلَا بِالْاٰدَمِ- اور نہ وہ گندم گون ہیں-

اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ النِّسَاءَ الْبِیْضَ وَ النُّوْقَ الْاُدْمَ- اگر آپ کو گورے رنگ کی عورتیں اور خاکی رنگ کی یا سفید کالی آنکھ والی اونٹنیاں درکار ہیں-

اِبْنَتُکَ الْمُؤْدَمَةُ الْمُبْشَرَةُ- تیری بیٹی عقل مند اور تجربہ کار-

اَدِیْم- چمڑا- اس کی جمع اَدِمَةٌ اور اُدُمٌ اور اَدَمٌ آئی ہے-

وَ اَدِمَةٌ فِی الْمَنِیْئَةِ- اور چند چمڑے جو دباغت کے لئے پڑے ہیں-

قُبَّةٌ حُمْرَاءُ مِنْ اَدَمٍ- ایک لال ڈیرہ نری (چمڑے) کا-

وِشَاحٌ مِّنْ اَدَمٍ- چمڑے کا کمرپٹہ-

عُنَمَاؤُ هُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ- اس زمانہ کے عالم (مولوی) لوگ تمام سطح آسمان کے نیچے رہنے والوں میں برے ہوں گے (تمام فسادات انہی سے نکلیں گے)-

اَدِیْمُ الْاَرْضِ- روئے زمین-

اَدَاءٌ- کسی کا حق پورا دینا-

اِیْذَاءٌ- قوت پکڑنا- اور قوت دینا- (مدد کرنا)-

تَخرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ جَیْشٌ اٰدٰی شَیْءٍ وَّ اَعَدُّہٗ- پورب (مشرق) کی طرف سے ایک لشکر نکلے گا جو سب سے زیادہ زوردار اور باسامان ہوگا-

اَرَاَیْتَ رَجُلًا خَرَجَ مُؤْدِیًا نَشِیْطًا- بھلا بتاؤ ایک شخص پورے ہتھیاروں سے مسلح ہوکر خوشی خوشی نکلا-

مُقْوُوْنَ مُؤْدُوْنَ- زوردار باہتھیار-

لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِیْ اِدَاءٍ- اسی مشک سے پانی پیو جس پر سر بندھن ہو-

فَاَخَذْتُ الْاَدَاوَۃَ- میں نے پانی کی چھاگل لی- (یا لوٹا یا مشکیزہ لیا-)

وَ اللّٰہِ لَاَسْتَاْدِیَنَّہٗ عَلَیْکُمْ- قسم خدا کی میں اس سے تمہاری شکایت کر کے تمہارے مقابلہ میں مدد کا خواستگار رہوں گا-

لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ یا لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقَ- قیامت کے دن حقوق دلائے جائیں گے- یا تم کو حقوق ادا کرنے ہوں گے-

اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِّزْقِکَ مَا اُؤَدِّیْ بِہٖ اَمَانَتِیْ- اتنی روزی مجھ پر کشادہ کر کہ میں جو حقوق مجھ پر ہیں (بیوی بچوں عزیز واقرباء کے) ان کو ادا کرسکوں-

نُؤَدِّیْکَ اِلٰی حُفْرَتِکَ- ہم تجھ کو تیری قبر تک پہنچا دیں گے-

مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا وَّ اَدّٰی فِیْہِ الْاَمَانَۃَ- جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت ادا کی (یعنی جو عیب اس میں دیکھا بیان نہیں کیا)-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَافِظِ الْمُؤَدِّیْ- شکر اللہ کا جو نگہبان ہے قوت دینے والا ہے-

یَسْتَعِیْرُ اَدَاۃً- لڑائی کا ہتھیار مانگتا ہے-

وَلَا ھُمْ یُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَیْھِمْ- اور نہ جو حق ہمارا ان پر ہے اس کو ادا کرتے ہیں (یعنی نہ کھانا کھلاتے ہیں نہ مہمانی کا نقد پیسہ حوالے کرتے ہیں)-

اَدَاھُمْ- سب سے اچھا کرنے والا-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الذَّال

اَیْذَ جُ- ایک شہر جو کردستان میں ہے-

اَذٌّ- کاٹنا-

سَیْفٌ اَذُوْذٌ- کاٹنے والی تلوار-

اُذَاقٌ- (اوپر گزر چکا) عضو تناسل-

اِذْخِرٌ- ایک خوشبودار گھاس-

اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِبُیُوْتِنَا وَ قُبُوْرِنَا- مگر اذخر وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے لئے کام میں آتی ہے-

وَ اَغْدَقَ اِذْخِرُھَا- مکہ کی اذخر میں کلیاں پھوٹ آئیں-

اَذَاخِرُ- ایک مقام کا نام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے-

اَذْرَبِیٌّ- آذربیجان کی طرف نسبت ہے جو ولائت ایران میں ایک ملک ہے-

لَتَاْلَمَنَّ النَّوْمَ عَلَی الصُّوْفِ الْاَذْرَبِیِّ کَمَا یَاْلَمُ اَحَدُکُمُ النَّوْمَ عَلٰی حَسَکِ السَّعْدَانِ- تم کو آذربیجان کے کمبل پر (جو بہت نرم اور عمدہ ہوتا ہے) سونے میں ایسی تکلیف ہوگی جیسے سعدان کے کانٹوں پر سونے میں ہوتی ہے- (سعدان بہت کٹائی جو ایک کانٹے دار جنگلی گھاس ہے' اونٹ اس کو بہت مزے سے کھاتا ہے)-

اَذْرُحُ- ایک بستی کا نام جو ملک شام میں ہے-

کَمَا بَیْنَ جَرْبٰی وَ اَذْرُحَ- جتنا جربی اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے-

اَذَنٌ- سننا-

مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ کَاَذَنِہٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ- اللہ تعالےٰ کسی چیز کو اتنا متوجہ ہوکر نہیں سنتا جتنا کہ پیغمبر کی آواز کو سنتا ہے جب کہ وہ قرآن (اللہ کی کتاب کو) پکار کر پڑھے-

مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ-

اللہ تعالیٰ بندے کی کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے دو رکعتیں پڑھنا سنتا ہے۔

اَذَانٌ - یا اِیْذَانٌ یا تَاْذِیْنٌ - آگاہ کرنا - شرعی معنی نماز کے لئے پکارنا -

مِئْذَنَۃٌ - اذان کا مینار -

فَرِّسُوا الْمَاءَ فِی الشِّنَانِ وَ صُبُّوْهُ عَلَیْهِمْ فِیْمَا بَیْنَ الْاَذَانَیْنِ - ایسا کرو پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرواور صبح کی اذان اور اقامت کے بیچ میں ان پر یہ پانی ڈالو -

بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ - ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان سنت نماز ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مغرب اور عشاء کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بھی سنت کا دوگانہ پڑھ سکتے ہیں لیکن عشاء کی فرض سے پہلے چار رکعت سنت پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے، معلوم نہیں فقہاء نے اس کو کہاں سے لکھا ہے) -

اِذَا خَرَجْتُمَا لِلسَّفَرِ فَاَذِّنَا - جب دونوں تم سفر کے لئے نکلو تو دونوں اذان کہو (یعنی ایک اذان کہے دوسرا اس کا جواب دے تو گویا دونوں نے اذان دی بعض نے کہا تثنیہ سے مراد یہاں واحد ہے جیسے یخرج منهما اللؤلؤ و المرجان میں -

اَذِّنْ وَ عَلَی الْبَلَاغُ - (ابراہیم) تو لوگوں کو پکار دے ان کو سنا دینا میرا کام ہے (ابراہیم نے پکارا لوگو اللہ نے تم پر خانۂ کعبہ کا حج فرض کیا جن روحوں نے جتنی بار لبیک کہا اتنے ہی باران کو حج نصیب ہوں گے -)

بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ تِلْکَ الْحَجَّةِ فِیْ مُؤَذِّنِیْنَ - ابوبکر صدیقؓ نے اس حج میں مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے گئے تھے -

اٰذَنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ - آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو جہاد کے لئے چلنے کی خبر کردی -

اٰذَنَ بِتَوْبَتِنَا - ہماری توبہ قبول ہونے کی خبر کردی -

وَ اِنَّ الدُّنْیَا اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ یا اٰذَنَتْ بِصَرْمٍ - دنیا نے خبر دے دی کہ اب وہ ختم ہونے والی ہے - (یعنی اس کا زمانہ بہ نسبت گزشتہ زمانہ کے قلیل رہ گیا ہے گو ہزاروں برس باقی ہوں) -

فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوۃِ - آنحضرتؐ کو نماز کے لئے آگاہ کیا -

اَلَّا اٰذَنْتُمُوْنِیْ - تم نے مجھ کو خبر کیوں نہ دی -

فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ - جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر دو -

فَاٰذَنَ هِرَقْلَ - ہرقل کو خبر دے دی -

اٰذَّنَ لَیْلَةً بِالرَّحِیْلِ یا اٰذَنَ - ایک رات آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو کوچ کرنے کے لئے خبردار کیا -

اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَۃٌ - ایک درخت نے آنحضرتؐ کو خبر کردی کہ جنات آئے ہیں -

فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ - تین دن تک اس کو خبر دار کرو (حضرت سلیمانؑ کی عہد کی قسم اب نہ نکلنا ہم کو نہ ستانا - کہتے ہیں یہ حکم خاص ہے مدینہ کے سانپوں سے - بعض نے کہا ہر ملک کے سانپوں سے جو گھر میں نکلیں) -

یُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ - ان کو خبر دی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان سے لڑنے والا ہے -

اِذْنٌ - اجازت دینا -

قَدْ اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِیْ حَاجَتِکُنَّ - عورتوں تم کو حاجت ضروری (جیسے پیشاب پاخانہ) کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے (اسی طرح ضروری سامان خوراک اور پوشاک کے لانے کے لئے اگر کوئی مرد لانے والا نہ ہو تو) -

مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ - جو غلام بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے دوسرے کسی کو مولیٰ (مالک) بنائے -

نَحْنُ وَاللّٰهِ الْمَاذُوْنَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ الْقَائِلُوْنَ صَوَابًا - (امام ابوعبداللہؒ نے فرمایا) قسم خدا کی قیامت کے دن ہم کو بات کرنے کی اجازت ملے گی اور ہم ٹھیک بات کہیں گے اس آیت کی تفسیر کی اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا -[1]

---

[1] ترجمہ: صرف اس کی شفاعت قبول ہوگی جس کو خداوند تعالیٰ (شفاعت کرنے کی) اجازت دے اور وہ (یعنی شافع) ٹھیک و موزوں و مناسب شفاعت کرے (یعنی جس کا حق ہے اس کی شفاعت کرے) - (م)

فَلَا یَکُوْنُوْنَ اٰخِذِیْنَ وَلَا تَارِکِیْنَ اِلَّا بِاِذْنٍ- بندے کوئی کام نہ کرسکیں گے نہ چھوڑ سکیں گے جب تک میرا اذن نہ ہو تو ہر ایک کام اذن الٰہی پر موقوف ہے-

اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ بِاِذْنِکَ- جن باتوں میں اختلاف ہے ان میں اپنے حکم سے مجھ کو حق بات سمجھا دے-

لَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ- اس کے گھر میں کسی غیر مرد کو آنے کی اجازت نہ دے- مگر اس کے اذن سے-

لَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِهٖ وَ هُوَ شَاهِدٌ- جب خاوند موجود ہو تو کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دے-

اِسْتِئْذَانٌ- اجازت چاہنا- اذن مانگنا-

اِذَا اسْتَاْذَنُوْکُمْ یا **اِسْتَاْذَنَّکُمْ**- جب عورتیں تم سے باہر جانے کی اجازت مانگیں (یعنی مسجد میں یا عید یا عبادت یا کسی دنیاوی یا دینی ضرورت کے لئے) تو ان کو اذن دو (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند کو عورت کا ہمیشہ ایک گھر میں قید رکھنا اور باہر جانے کی اجازت نہ دینا صریح ظلم ہے)-

اِذًا- جب 'تو' یا ناگاہ 'یکا یک-

فَاِذًا ذَاکَ صِیَامُ الدَّهْرِ- جب تو وہ ہمیشہ کے روزے ہوگئے اِذَنْ کے بھی یہی معنی ہے-

اُذُنٌ- کان-

ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰی اُذُنَیْکَ فَاِنَّهٗ اَذْکَرُ لِلْمَآلِ- قلم اپنے کانوں پر رکھ لیا کر- ایسا کرنے سے جو بات لکھنا چاہتا ہے وہ خوب یاد آئے گی-

هٰذَا الَّذِیْ اَوْفَی اللّٰهُ بِاُذُنِهٖ- یہ وہ شخص ہے جس کا کان اللہ نے سچا کر دیا-

یَا ذَاالْاُذُنَیْنِ- آنحضرتؐ نے انسؓ کو فرمایا دو کان والے یہ بطور مذاق کے فرمایا یا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح سنو اور یاد رکھو کیونکہ ایک چھوڑ دو کان اللہ نے دیئے ہیں-

اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ- دونوں کان سر میں داخل ہیں (مطلب یہ ہے کہ سر کے ساتھ ان پر بھی مسح کرنا چاہیئے)-

کَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْهِ- گویا فجر کی تکبیر آپ کانوں سے سن رہے ہیں (مطلب یہی کہ فجر کی سنتیں آپ بہت ہلکی پھلکی پڑھتے تھے)-

اُذُنَهٗ اور **اُذُنٌ**- اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر بات سن کر یقین کرلے (یعنی کانوں کا کچا)-

صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَیْرًا ذُکِرْتُ بِهٖ وَ اِنْ ذُکِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَ هُمْ اُذُنٌ- اگر میری تعریف کوئی ان کے سامنے کرے تو وہ بہرے ہو جاتے ہیں- اگر برائی کرے تو سننے لگتے ہیں (ہمارے زمانہ میں عموماً اکثر مسلمانوں کے یہی اخلاق ہیں کسی کی محنت اور عمدہ کاموں کو تو داد نہیں دیتے اور ذرا سی غلطی یا خطا کو الم نشرح (بیان) کر دیتے ہیں)-

اَذًی- نجاست اور پلیدی اور ہر ایک تکلیف دینے والی چیز (جیسے کوڑا کرکٹ کچرا کانٹا وغیرہ اور بچہ کے سر کے بال اور نجاست وغیرہ)-

اَمِیْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی- بچہ کے سر کے بال نجاست وغیرہ، اس سے دور کرو- (یعنی عقیقہ میں ساتوں دن)-

اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ- کم سے کم ایمان کی شاخ یہ ہے کہ راستہ میں سے ایذا دینے والی چیز (جیسے پتھر کانٹا نجاست کوڑا کچرا) ہٹا دے-

کُلُّ مُؤْذٍ فِی النَّارِ- جو شخص خلق اللہ کو ایذا دے وہ دوزخ میں جائے گا- یا ہر ایک ایذا دینے والے جانور کو آگ میں جھونکنا چاہئے-

کَاَنَّهُمُ الذَّرُّ فِیْ اٰذِیِّ الْمَآءِ- گویا وہ چیونٹیاں ہیں پانی کی سخت موج میں-

تَلْتَطِمُ اَوَاذِیُّ اَمْوَاجِهَا-[1] اواذی آذی کی جمع ہے (یہ حضرت علیؓ کے خطبہ میں ہے)-

مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ- جب تک فرشتوں کو وہاں ایذا نہ دی (یعنی حدث (گندگی) کی بدبو سے) یا کسی مسلمان کو ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ پہنچائے-

---

[1] اس کی سخت موجیں تھپیڑے مارتی ہیں-(م)

كَفُّ الْاَذٰى - رستے میں ایذا دہی سے باز رہنا (مثلاً راستہ تنگ کرے یا عورتوں کو چھیڑے یا ٹوہ لگائے یا گھروں میں جھانکے-)[1]

فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ يا تَاَذّٰى مِمَّا يَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنسُ - فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذا ہوتی ہے جن سے آدمیوں کو ایذا ہوتی ہے-

فَلَا يُؤْذِىْ جَارَهٗ - تو وہ (جو شخص قیامت پر ایمان رکھتا ہے) اپنے پڑوسی کو نہ ستائے-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الرَّاءِ

اِرْبٌ - حاجت' عضو' عقل' دین' شر' اور بدی' اس کی جمع اٰرَابٌ اور اَرْاٰبٌ ہے- اَرْبٌ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان کا فاصلہ-

اُرْبَةٌ - گرہ جو بن کھولے نہ کھلے-

دَعُو الرَّجُلَ اَرِبَ مَالَهٗ يا اِرْبٌ مَّالَهٗ يا اَرِبٌ مَّالَهٗ - یعنی چھوڑ دو اس کو اس کے اعضا گر جائیں (یہ بددعا نہیں ہے بلکہ تعجب کے طور پر ہے جیسے کہتے ہیں تَرِبَتْ يَدَاهُ اور اردو میں کہتے ہیں اجی کہنے دو موا انگوڑا کیا کہتا ہے- اگر بددعا بھی ہو تو دوسری حدیث میں ہے جس کے لئے میں نے بددعا کی تو اس پر رحمت کر- بعض نے کہا یہ اَرِبَ يَاْرَبُ سے ہے- یعنی اس کو احتیاج ہوئی تو اس نے پوچھا اچھا کہتا کیا ہے) چاہتا کیا ہے- یا اس کو کوئی ذرا سی احتیاج ہے اچھا کیا کہتا ہے یا یہ آدمی تو عقل مند معلوم ہوتا ہے اچھا کہتا کیا ہے- آخری معنی پر یہ اَرُبَ اِرْبًا وَ اَرَابَةً سے نکلا ہے یعنی عقل مند ہوا-

اَلْاَدِيْبُ الْاَرِيْبُ - یعنی ادب والا عقل مند (دوسری حدیث میں ہے اَرُبَ مَالَهٗ - یعنی عقل مند ہے کیا کہتا ہے- بعض نے اس میں بھی یوں روایت کیا ہے اِرْبٌ مَّالَهٗ - معنی وہی ہے)-

اَرِبْتَ عَنْ ذِىْ يَدَيْكَ - تیرے ہاتھ گر جائیں- یا تو محتاج ہو جائے- (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)-

مَنْ خَشِىَ اِرْبَهُنَّ - جو کوئی سانپوں کی بدی (شر) سے ڈر کر ان کو چھوڑ دے (مارے نہیں)-

يَسْجُدُ عَلٰى سَبْعَةِ اٰرَابٍ - یا اَرْاٰبٍ - سات اعضا کے بل سجدہ کرے اَرَبٌ بھی حاجت کو کہتے ہیں-

كان اَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهٖ - یعنی آنحضرتؐ اپنی خواہش اور احتیاج پر تم سب سے زیادہ اختیار و قدرت رکھتے تھے (بعض نے لِاِرْبِهٖ روایت کیا ہے یعنی اپنی حاجت یا عضو تناسل پر پوری قدرت رکھتے تھے)

هَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَّا اَرَبَ لَهٗ - کیا وہ شخص بھی نکاح کرے جن کو عورتوں کی حاجت نہ ہو-

لَآ اَرَبَ لِىْ - مجھ کو کوئی احتیاج نہیں ہے-

كَانُوْا يَعُدُّوْنَهٗ مِنْ غَيْرِ اُوْلِى الْاِرْبَةِ - مخنث کو غیر اولی الاربہ یعنی ان لوگوں میں سے جن کو عورتوں کی خواہش نہیں ہے' سمجھتے تھے-

فَاَرِبْتُ بِاَبِىْ هُرَيْرَةَ - میں نے ابو ہریرہ کو چکمہ دیا (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے)-

لَا يَاْرَبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَّ اَصْحَابُهٗ - ایسا نہ ہو کہ محمدؐ اور ان کے ساتھی تم پر سختی کریں (بھاری فدیہ مانگیں)-

لَا تَتَاَرَّبْ عَلٰى بَنَاتِىْ - میری بیٹیوں پر سختی نہ کر (یہ سعید بن عاص کا قول ہے)-

اُتِىَ بِكَتِفٍ مُؤَرَّبَةٍ - سالم کندھا لایا گیا-

مُؤَارَبَةُ الْاَرِيْبِ جَهْلٌ وَّ عَنَاءٌ - عقل مند کو فریب دینا نادانی اور رنج اٹھانا ہے (وہ فریب نہیں کھائے گا)

خَرَجَ بِرَجُلٍ اٰرَابٌ - ایک شخص کے بدن میں پھوڑے نکل آئے یا اَرْاٰبٌ ایک پھوڑا نکل آیا-

اَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ - تیرے ہاتھ گر جائیں-

اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ - ہر عضو کے بدل اللہ آزاد کرے گا-

اَرِبْتُ يا اَرَّبْتُ عَلَى الْقَوْمِ - میں ان پر غالب ہوا ان پر فتح پائی-

---

[1] یا گندگی پھینکے' برا بھلا کہے وغیرہ وغیرہ-(م)

مَأرِب - ایک مقام کا نام جو ملک یمن میں ہے وہاں نمک پیدا ہوتا ہے اور قوم سبا کے محل کا بھی نام تھا -

أُربی - سختی - بلا - آفت -

اَربَعٌ - چار (مؤنث)

اَربَعَةٌ - چار (مذکر)

خُذُوا الْقُرْاٰنَ عَنْ اَرْبَعَةٍ - چار مردوں سے قرآن سیکھو (اس لغت کو باب الراء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا) -

اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ - میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں (اس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا اور پانچویں بات یعنی خمس مال غنیمت کا ادا کرنا یہ حکم خاص عبدالقیس قبیلے والوں کے لئے ہے کیونکہ وہ جنگی لوگ تھے تو وَاَنْ تُؤَدُّوْا کا عطف اربع پر ہے اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ باتیں پانچ ہوئیں نہ کہ چار) -

یَوْمُ الْاَرْبَعَآءِ - چہار شنبہ کا دن بدھ کا روز -

وَقَّتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحْلِقَ الرَّجُلُ عَانَتَهٗ کُلَّ اَرْبَعِیْنَ - آنحضرت ﷺ نے زیر ناف کے بال مونڈنے (یا نورہ لگانے) کے لئے ہر چالیس روز میں ایک بار مدت مقرر کی ہے (یعنی زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور کم کی کوئی حد مقرر نہیں - مستحب یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک بار مونڈ لے کذا فی مجمع البحار) -

اِنْ لَّمْ اٰتِکَ الْاَرْبَعَآءَ - اگر میں چار شنبہ (بدھ) کو تیرے پاس نہ آؤں یا کھیت کی نالی پر -

کَمْ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ - کعبہ اور بیت المقدس (دونوں کے بننے میں) کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا (یعنی بیت المقدس کعبہ کے چالیس برس بعد بنا حالانکہ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور بیت المقدس کو حضرت داؤدؑ نے بنایا اور دونوں میں بڑا فاصلہ تھا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت داؤدؑ سے پیشتر بیت المقدس بنا ہو اور ویران ہو گیا ہو اور حضرت داؤدؑ نے دوبارہ بنایا ہو) -

فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِیْنَ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ فِیْ اَرْبَعَةٍ - حضرت عمرؓ نے ہر ایک مہاجر کے لئے سالانہ چار ہزار درہم مقرر کئے یا چار ہزار چار قسطوں میں -

یَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ - جس مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی نماز پڑھیں (دوسری روایت میں سو آدمی مذکور ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو ہر طرح اختیار ہے کہ چاہے تو چالیس میں سو کا ثواب دے) -

اِرْثٌ - میراث، ترکہ -

اِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ - تم اپنے باپ ابراہیم کی میراث کے وارث ہو (یعنی ان کے طریق پر ہو) -

کُنْتُ مَعَ عُمَرَ وَ اِذَا نَارٌ تُؤَرَّثُ بِصِرَارٍ - اسلم نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا اکیلا صرار میں تھا (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) کہ آگ روشن دکھائی دی -

تَاْرِیْثٌ - آگ روشن کرنا -

اِرَاثٌ - اور اَرِیْثٌ - آگ -

اَرْثَدُ - ایک مقام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اس کو ابواء بھی کہتے ہیں -

اَرَجٌ - خوشبو پھوٹ نکلنا - یا پھوٹ پھوٹ کر آواز سے رونا -

لَمَّا جَآءَ نَعْیُ عُمَرَ اِلَی الْمَدَآئِنِ اَرِجَ النَّاسُ - جب مدائن میں حضرت عمرؓ کے موت کے خبر آئی تو لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے - (سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو، جس حاکم سے رعایا کو محبت ہو وہ حاکم کا ہے کو ہے وہ تو ماں باپ سے بڑھ کر ہے) -

اُرْجُوَانٌ - نہایت سرخ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا) -

لَا اَرْکَبُ الْاُرْجُوَانَ - میں سرخ زین پوش پر سوار نہیں ہوتا (یعنی ریشمی زین پوش پر) -

نَهٰی عَنِ الْقَزِّ وَ الْاُرْجُوَانِ - آپ نے ریشم اور ارجوان سے منع کیا -

اُرْجُوْحَةٌ - (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا) جھولا

بعض نے کہا لکڑی جس کو اونچے مقام پر رکھتے ہیں اس کے دونوں کنارے پر بچے بیٹھتے ہیں اور ہلاتے ہیں- ایک طرف سے اونچی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے جھک جاتی ہے-

كَانَتْ عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جھولے پر تھیں-

اِرْدَبٌّ- مصر والوں کا ناپ جس میں چوبیس صاع سماتے ہیں' (۲۴ سیر)-

مَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا- مصر اپنا اردب روک دے گا- (اس کو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)-

اِرْدَخْلٌ- موٹا- فربہ-

اِنْتَخَبَهَا رَجُلٌ اِرْدَخْلٌ- ان حدیثوں کو ایک موٹے آدمی نے (یعنی اچھے عالم اور یاد رکھنے والے نے) منتخب کیا (چنا) (یہ ابوبکر بن عیاش کا قول ہے)-

اَرِيْد- ایک قسم کی گھاس ہے (اس کو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)-

اُرْدُنْ- مشہور نہر جو طبریہ میں ہے یا ایک شہر جو شام میں ہے-

اَرْذَلُ- خراب اور بدتر- (اس کو باب الراء مع الذال میں ذکر کرنا تھا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ- میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدترین[1] عمر تک پھیرے جانے سے یعنی جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آ جاتا ہے اتنا بوڑھا ہو جاتا ہے- (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں طول عمر کی فضیلت مذکور ہے کیونکہ فضیلت اس طول عمر کی ہے جس میں علم و عقل اور ہوش و حواس باقی رہیں)-

اَرٌّ- جماع کرنا-

يَؤُرُّ بِمَلَاقِحِهٖ- وہ جماع کر کے عورتوں کو حاملہ بناتا ہے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

رَجُلٌ مِئَرٌّ- بہت زیادہ جماع کرنے والا مرد-

اُرُوْزٌ- سمٹ جانا-

اِنَّ الْاِسْلَامَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا- (بتقدیم الجیم علی الحاء) اسلام سمٹ کر مدینہ میں اس طرح آ جائے گا (جیسے پہلے مدینہ ہی سے پھیلا تھا) جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے- (امامیہ کی روایت میں یوں ہے اَلْعِلْمُ[2] يَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا- یعنی قیامت کے قریب سب ملکوں میں کفر پھیل جائے گا اور سچے مسلمان مدینہ طیبہ میں جا کر پناہ لیں گے)-

لَيَاْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ- دونوں مسجدوں میں (مکہ اور مدینہ کے) سمٹ جائے گا- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

حَتّٰى يَاْرِزَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِكُمْ- یہاں تک کہ حکومت تمہارے سوا دوسروں کی طرف سمٹ جائے یعنی ان کو ملے-

وَ اَرَزَّ يَا اَرَزَ فِيْهَا اَوْتَادًا- اور زمین میں میخیں گاڑیں-

اِنْ سُئِلَ اَرَزَ وَ اِنْ دُعِيَ اِهْتَزَّ- اگر اس سے کوئی کچھ مانگے تو سمٹ کر رہ جائے (جذ بذ ہو جائے چڑ چڑا کر) اور جو اس کو کوئی کھانے کے لئے بلائے تو خوش ہو جائے (یہ بخیل کی صفت ہے)-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ- منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (جہاں گرا پھر نہیں اٹھتا) (صنوبر ایک بڑا درخت ہے بعض نے کہا چیڑ کا درخت)-

وَلَمْ يَنْظُرْ فِيْ اَرْزِ الْكَلَامِ- اس نے اپنے کلام کی درستی اور جامعیت پر نظر نہیں ڈالی-

اَلْمَاْرِزُ- جائے پناہ-

لَا يَاْرِزُ مِنْ ثَمَرِهَا شَيْئًا- اس کے میوے میں سے کچھ کم نہ کرے-

اَرْسٌ- کاشت کار ہونا-

---

[1] حضرت علیؓ سے یہ ۷۵ سال کی منقول ہے اور بعض روایتوں میں سو سال کی وارد ہے- (م)

[2] علم مدینہ میں اس طرح سمٹ کر آ جائے گا جیسے کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں آ جاتا ہے- (م)

فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیْنَ یا اِثْمُ الْاِرِّیْسِیْنَ یا اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ - یعنی تجھی پر تیرے نوکر چاکر تابعداروں کا یا کاشت کاروں کا (رعیت کا) یا تیرے ماتحت رئیسوں کا گناہ پڑے گا- (یہ حضورؐ نے ہرقل بادشاہ روم کو لکھا تھا)-

وَلَأُنْزِعَنَّکَ مِنَ الْمُلْکِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِیْنَةِ وَ لَاُرَدَّنَّکَ اَرِیْسًا مِّنَ الْاَرَارِسَةِ نَرْعَی الدَّوَابِلَ - میں تجھ کو گاجر کی طرح بادشاہت سے اکھیڑ کر پھینک دوں گا اور ایک کنبی کی طرح بنادوں گا اور تو سور کے بچے چراتا پھرے گا (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا)-

فَسَقَطَتْ مِنْ یَّدِ عُثْمَانَ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ - یعنی آنحضرت ﷺ کی انگشتری حضرت عثمانؓ کی ہاتھ سے بیر اریس میں گر گئی (بیر اریس ایک کنویں کا نام ہے جو مسجد قبا کے قریب تھا) یہ انگشتری خاتم سلیمانی کا اثر رکھتی تھی اسی روز سے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ضعف پیدا ہوا اور طرح طرح کے فساد اٹھ کھڑے ہوئے)-

اَرْشٌ - خون بہا یا وہ نقصان جو خریدار بیچنے والے سے لیتا ہے جب خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب نکلے-

آرَشْتُ بَیْنَ الْقَوْمِ - میں نے ان لوگوں میں فساد کرا دیا-

اَرْضٌ - زمین اور لرزہ-

تَاْرِیْضٌ - درست کرنا - تیاری طیاری کرنا-

لَا صِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یُؤَرِّضْهُ مِنَ اللَّیْلِ - جو شخص رات سے روزہ کی تیاری (نیت و ارادہ) نہ کرے تو اس کا روزہ درست نہ ہوگا-

فَشَرِبُوْا حَتّٰی اَرَاضُوْا - انھوں نے دودھ پیا یہاں تک کہ سیر ہو گئے (سیراب ہو گئے) یا بچھونے پر سو گئے یا زمین پر دودھ لنڈھا دیا (یہاں صاحب نہایہ اور صاحب مجمع دونوں سے سہو ہوا ہے اراض روض سے نکلا ہے نہ کہ اَرَاضَ سے اس لئے اس کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)-

اَزُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اَمْ بِیْ اَرْضٌ - کیا زمین کو زلزلہ ہو رہا ہے یا میں کانپ رہا ہوں-

اَمِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ - کیا ذمی کافروں میں سے ہے جو اپنی زمین پر بحال اور برقرار رکھے گئے-

اَلْاَرْضَةُ - دیمک جو لکڑی کھاتی ہے-

سَتُفْتَحُ اَرْضُوْنَ - یا اَرَضُوْنَ - قریب میں کچھ زمینیں فتح ہوں گی-

کَانَ یُکْرِیْ اَرْضِیْهِ - اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے-

اَرِطٌ - ایک قسم کا رنگ-

کَاَنَّهَا عُرُوْقُ الْاَرْطٰی - گویا وہ اونٹ کیا تھے - ارطی کی جڑیں - ارطی ایک درخت ہے جس کی جڑیں سرخ ہوتی ہیں اور پھل بھی عناب کے مانند سرخ ہوتا ہے-

اُرْفَةٌ - حد فاصل دو زمینوں میں (باڑ پتھر وغیرہ جو کہ سرحد پر لگاتے ہیں-)

اَیُّ مَالٍ اُقْتُسِمَ وَ اُرِّفَ عَلَیْهِ فَلَا شُفْعَةَ فِیْهِ - جس جائداد کا بٹوارہ ہو جائے اس کی حدیں باندھ دی جائیں اب اس میں شفعہ کا حق نہیں رہے گا-

وَ اَعْلِمُوْا اُرَفَهَا - اور اس کی حدیں بتلا دو-

اَلْاُرَفُ تُقَطِّعُ الشُّفْعَةَ - حدیں شفعہ کو مٹا دیتی ہیں-

قَضَی اللّٰهُ بِالشُّفْعَةِ مَالَمْ تُؤَرَّفْ - اللہ نے شفعہ کا حکم دیا جب تک کہ جائداد کی تقسیم نہ ہو-

مَا اَجِدُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اُرْفَةِ اَجَلٍ بَعْدَ السَّبْعِیْنَ - اس امت کے لئے ستر برس کے بعد میں موت کی کوئی حد نہیں پاتا-

لَحَدِیْثٌ مِّنْ فِی الْعَاقِلِ اَشْهٰی اِلَیَّ مِنَ الشَّهْدِ بِمَآءٍ رَّصَفَةٍ بِمَحْضِ الْاُرْفِیِّ - عقل مند اور دانا کے منہ سے ایک بات مجھ کو چشمہ کے اس پانی سے اچھی لگتی ہے - جس میں شہد اور بالکل خالص دودھ ملا ہوا ہو-

اَرْفِدَةٌ - (یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الراء مع الفا میں ذکر کرنا تھا-) بَنِیْ اَرْفِدَةَ - حبشیوں کو کہتے ہیں (شاید اَرْفِدَة ان کے جداعلی کا نام ہوگا-

اَمْنًا بَنِیْ اَرْفِدَةَ - ان حبشیوں کو امن کے ساتھ کھیلنے

دے یا حبشی لوگو تم بے فکری کے ساتھ کھیلو۔

دُوْنَكُمْ بَنِيْ اَرْفِدَةَ۔ حبشیو کھیلو کھیلو۔

اَرِقَ۔ رات کو نیند اچاٹ ہو جانا کسی خیال یا خوف کی وجہ سے۔

اَرِقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ۔ ایک رات آنحضرت ﷺ کی نیند اچاٹ ہوگئی۔

اَرْكٌ۔ اونٹوں کو اراک چرنے کے لئے چھوڑ دینا۔

اَرَاكٌ۔ ایک کھاری کڑوی گھاس ہے اس کو اونٹ کھاتا ہے اور پیلو کے درخت کو بھی کہتے ہیں جس کی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں۔

اَتٰى بِلَبَنِ اِبِلٍ اَوَارِكَ۔ ایسے اونٹوں کا دودھ لے کر آئے جو اراک کھاتے تھے۔ کہتے ہیں اَرَكَتِ الْاِبِلُ اُرُوْكًا فَهِيَ اٰرِكَةٌ۔ یعنی اونٹوں نے اراک چری۔

اَوَارِكُ، اٰرِكَةٌ۔ کی جمع ہے۔

مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ۔ اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے۔

وَ عِنَبُهُمُ الْاَرَاكُ۔ ان کا انگور پیلو کا درخت ہے۔

اَصْحَابُ الْاَرَاكِ لَا حَجَّ لَهُمْ۔ جو لوگ اراک میں ٹھہریں ان کا حج درست نہ ہوگا (کیونکہ اراک (ایک موضع ہے) عرفات سے خارج ہے اور اس کی حد شام کی طرف ہے)۔

اَرَمٌ۔ فنا ہو جانا، گل ہو جانا، کھا جانا، تمام کر دینا۔

كَيْفَ تَبْلُغُكَ صَلٰوتُنَا وَقَدْ اَرَمْتَ۔ ہماری دعا آپ تک کیونکر پہنچے گی آپ تو (قبر میں) گل گئے ہوں گے۔ (بعض نے اَرِمْتَ پڑھا ہے یعنی آپ فنا ہو گئے ہوں گے بعض نے اُرِمْتَ پڑھا ہے یعنی زمین آپ کو کھا گئی ہوگی، بعض نے اَرَمَّتَ پڑھا ہے یعنی آپ گل گئے ہوں گے۔ یہ بکر بن وائل کا محاورہ ہے وہ ضمیر فاعل کے ساتھ فک ادغام نہیں کرتے۔ اکثر کا محاورہ اَرْمَمْتَ ہے بہ فک ادغام۔ خطابی نے کہا اَرَمْتَ اصل میں اَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا تخفیف کے لئے۔)

مَا يُوْجَدُ فِيْ اٰرَامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ خِرَدِلِهَا۔ جاہلیت کے زمانہ کے نشانوں اور کھنڈروں میں جو مال ملے۔ (جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا جس مال کو ساتھ نہ لے جا سکتے تو اس پر ایک نشان رکھ کر چل دیتے۔ مثلاً پتھروں کا ڈھیر کر دیتے پھر آ کر اسی نشان سے وہ مال نکال لیتے)۔

لَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا۔ وہ جو چیز پھینکتے تھے میں اس پر نشان کے لئے ایک پتھر رکھ دیتا۔

اَنَا مِنَ الْعَرَبِ فِيْ اَرْوَمَةِ بِنَائِهَا۔ میں عرب کی عمارت کی جڑ و بنیاد میں ہوں۔

اِرَمٌ۔ ایک موضع جو جذام کے ملک میں ہے جو آنحضرت ﷺ نے مقطعہ کے طور پر جعال بن ربیعہ کی اولاد کو دیا تھا۔

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔ دمشق ہے یا اسکندریہ یا ملک فارس میں کوئی مقام تھا۔

مَا فِيْهَا اَرِمٌ اَرِيْمٌ۔ وہاں تو کوئی نہیں ہے۔

وَ يُنْقَضُ بِهِمْ طَيُّ الْجَنَادِلِ مِنْ اِرَمٍ۔ یہ لوگ جا کر وہاں کے تہ بر تہ پتھروں کو توڑیں گے (یعنی دمشق اور اس کے حوالی پر غالب ہو جائیں گے بنی امیہ کو مغلوب کریں گے)۔

اَرْمَلٌ۔ (اس لغت کو باب الراء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔ ارمل کہتے ہیں مجرد مرد کو (یا جس مرد کی بیوی مر گئی ہو) اور محتاج درویش کو۔

اَرْمَلَةٌ۔ بے خاوند والی عورت خواہ اس کا نکاح ہوا ہو یا نہ ہوا ہو (بعض نے کہا بیوہ)۔

اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْيَتِيْمِ۔ بیوہ اور یتیم کے لئے کوشش کرنے والا، ان کا بار پرورش اٹھانے والا، ان کے لئے روپیہ کمانے والا۔

لَا دَعَنَّ اَرَامِلَ اَهْلِ الْعِرَاقِ۔ میں عراق کی بیواؤں کو یا عراق کے محتاجوں کو چھوڑ دوں گا۔

ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ۔ تیموں کے پشت پناہ، بیواؤں کے بچانے والے۔

اَرَنٌ۔ یا اِرَانٌ یا اَرِيْنٌ۔ خوش ہونا، ہلکا ہونا، دانت سے کاٹنا۔

اَرِنْ اَوْ اِعْجَلْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ- مار ڈال اور جلدی کاٹ ڈال اس چیز سے خون بہا دے- (بعض نے اِءْ رَنْ پڑھا ہے یعنی پھرتی کر ہلکا پھلکا ہوا ایسا نہ ہو کہ وہ گلا گھٹ کر مر جائے- بعض نے اِرْنِ پڑھا ہے یعنی اس کو دیکھتا رہ نظر جمائے رہ ایسا نہ ہو کہ دوسرا مقام کاٹ ڈالے یا برابر مستعدی سے کاٹتا رہ سستی نہ کر- بعض نے اَرْنِ پڑھا ہے- بعض نے اَرْنِیْ مگر لغت سے آخری دونوں لفظوں کی تائید نہیں ہوتی)-

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَارِنَّ- کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی ہوئیں تو انھوں نے خوشیاں منائیں اور وہ اترآئیں-

حَتّٰی رَاَیْتُ الْاَرِیْنَةَ تَاْکُلُهَا صِغَارُ الْاِبِلِ- میں نے دیکھا کہ اَرِیْنَةُ (جو ایک گھاس ہے) اس کو چھوٹے چھوٹے اونٹ کھا رہے ہیں (بعض نے اس کو ارینة پڑھا ہے جس کے معنی خرگوش کے ہیں- مطلب یہ کہ طغیانی آئی اور اس خرگوش کو جو درخت سے لٹکا ہوا ہے اونٹ پتوں کے ساتھ اس کو بھی کھا گیا حالانکہ اونٹ گوشت نہیں کھاتا)-

اَرْنَبَة- (اس لغت کو باب الراء مع النون میں ذکر کرنا تھا) ناک کی نوک- اور مادہ خرگوش-

فَقَدْ رَاَیْتُ عَلٰی اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ناک اور ناک کی نوک پر کیچڑ پانی کا نشان دیکھا-

اِرَةٌ- سکھایا ہوا گوشت جس کو قَدِیْدٌ[1] بھی کہتے ہیں یا سرکہ میں جوش کیا ہوا گوشت جو سفر میں ساتھ لے جاتے ہیں اور آگ یا تندور یا گڑھا جس کے گرد پتھر رکھ کر اس میں آگ سلگاتے ہیں-

اَمَعَکُمْ شَیْءٌ مِّنَ الْاِرَةِ- تمہارے پاس کچھ سکھایا ہوا گوشت ہے-

اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِرَةً- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سکھایا ہوا گوشت تحفہ بھیجا-

ذُبِحَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ ثُمَّ وُضِعَتْ فِی الْاِرَةِ- آنحضرت ﷺ کے لئے ایک بکری کاٹی گئی پھر تندور میں یا آگ میں رکھی گئی-

اَللّٰهُمَّ اِرْ بَیْنَهُمَا- یا اللہ ان دونوں خاوند و بیوی کے درمیان محبت ڈال دے- بعض نے اَرِّبْ بَیْنَهُمَا پڑھا ہے یعنی ایک دوسرے پر روک دے اس کا دل اور طرف مائل نہ ہو)-

اَرِّ- (یہ لفظ حضرت صدیقؓ کی حدیث میں ہے جو انھوں نے تلوار پکڑتے وقت کہا) تلوار مجھے مضبوط تھام لینے دیجئے- (بعض نے اَرِ بہ تخفیف را پڑھا ہے یعنی دیجئے)-

اٰرِیَّ خُرَاسَانَ- خراسان کے جانوروں کا طویلہ-[2] (یہ جھوٹ موٹ اپنے طویلوں کا نام رکھتے تھے تاکہ خریداروں کو دھوکا ہو وہ سمجھیں کہ نئے جانور خراسان سے آئے ہیں)-

اَرْوٰی- پہاڑی بکریاں- یہ جمع یا اسم جمع ہے اس کا مفرد اُرْوِیَّةٌ ہے (اس لغت کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)-

اُهْدِیَ لَهٗ اَرْوٰی وَ هُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهَا- آنحضرتؐ کو احرام کی حالت میں پہاڑی بکری تحفہ میں بھیجی گئی آپؐ نے واپس پھیر دی-

جَمَعَ بَیْنَ الْاَرْوٰی وَ النَّعَامِ- اس شخص نے پہاڑی بکری اور شتر مرغ کو ملا دیا (یہ ایک مثل ہے جو عرب میں اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص ایک بات دوسری بات کے مخالف کہے یعنی اپنی بات کو آپ ہی توڑے اور مناسبت یہ ہے کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر رہتی ہے اور شتر مرغ صاف میدان میں رہتا ہے تو دونوں کبھی جمع نہیں ہوتے)-

وَ لَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَّاْسِ الْجَبَلِ- البتہ دین حجاز کے ملک سے اس طرح پناہ لے گا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی سے-

---

[1] کاٹا ہوا اور خشک کیا ہوا گوشت- (م)

[2] یعنی اصطبل- (م)

هَيَّأَلَهُ اُرْوِيَّةً -[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ کے لئے ایک پہاڑی بکری کو مانوس کر دیا (وہ روز آ کر ان کو دودھ پلا جاتی)۔

اَرْيَان - خراج، محصول، لگان۔

مَآ اُدِّيَ الْاَرْيَانُ - خراج ادا نہ ہوتا (خطابی نے اس کو اُرْبَان بہ بائے موحدہ نقل کیا ہے یعنی بیعانہ۔

اَرِيْحَا - ایک بستی جو بیت المقدس کے قریب ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الزَّاءِ

اَزْءٌ - سیر کرنا - نامرد ہونا - لوٹ جانا۔

اَزَبَّ - (اس کو باب الزاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع دونوں نے یہیں بیان کر دیا ہے) بہت بال والا اور ایک جن کا نام ہے۔

فَوَضَعَهُ فِيْ رَاْسِ اَزَبَّ - عبداللہ بن زبیر نے ازب کے سر پر ایک کوڑا جمایا (جو جنوں میں سے ایک شخص تھا)۔

هُوَ شَيْطَانٌ اِسْمُهُ اَزَبُّ الْعَقَبَةِ - وہ شیطان ہے جس کا نام ازب العقبہ ہے یعنی سانپ۔

تَسْبِيْحَةٌ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ لَقُوْحٍ صَيِّفِيٍّ فِيْ عَامٍ اَزْبَةٍ اَوْ لَزْبَةٍ - کسی ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا دوہیل اونٹنی سے جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی ہو اور کال (قحط وخشک سالی) کے سال میں ملے بہتر ہے۔

اَزْدٌ - ایک قبیلے کا جداعلیٰ ہے یمن میں انصار اسی کی اولاد میں سے تھے۔

اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ - ازد قبیلہ اللہ کا ازد ہے۔

اَتَتْهُمُ الْاَزْدُ اَرَقُّهَا قُلُوْبًا وَّ اَعْذَبُهَا اَفْوَاهًا - ازد قبیلہ ان کے پاس آیا جس کے دل بہت نرم اور منہ ودہان بہت شیریں تھے۔

اَزْرٌ - زور، قوت اور مدد۔

اَنْصُرُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا - میں تمھاری بہت زور کی مدد کروں گا۔

لَقَدْ نَصَرْتُمْ وَ آزَرْتُمْ يَا اَزَّرْتُمْ - تم نے بے شک (اسلام کی) مدد کی اور بہت زور کی مدد کی۔

اَلْعَظَمَةُ اِزَارِيْ - بڑائی اور بزرگی میری ازار[2] ہے (یعنی اس صفت سے میرے سوا اور کوئی موصوف نہیں)۔

تَاَزَّرَ بِالْعَظَمَةِ - اس نے بڑائی کی ازار پہنی ہے۔

مَآ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ - ٹخنے سے نیچے جو ازار ہو وہ دوزخ میں جلے گا اتنی ازار نیچی رکھنا دوزخیوں کا کام ہے۔[3]

اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ - مسلمان کی ازار پوشی آدھی پنڈلی (نصف ساق) تک ہوتی ہے (اور ٹخنوں تک لٹکانے میں کوئی گناہ نہیں)۔

هٰكَذَا اِزْرَةُ صَاحِبِنَا - ہمارے صاحب یعنی پیغمبر کی ازار پوشی اسی طرح کی تھی۔

اِذَا كَانَ الْغُلَامُ شَدِيْدَ الْاِزْرَةِ كَبِيْرَ الذَّكَرِ حَادَّ النَّظَرِ فَمِمَّنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ - جب لڑکے کی پیٹھ سخت ہے (یا زوردار ہو) اس کا عضو تناسل بڑا ہو عورتوں کو بہت گھورتا ہو تو اس سے بھلائی کی امید نہ رکھنا چاہئے (یعنی احتیاط لازم ہے)

وَشَدَّ الْمِئْزَرَ - ازار مضبوط باندھی یعنی عورتوں سے علیحدہ ہوئے یا عبادت کے لئے کمر ہمت مضبوط باندھی ہے۔

كَانَ يُبَاشِرُ وَ هِيَ مُؤْتَزِرَةٌ فِيْ حَالَةِ الْحَيْضِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی کسی بیوی سے حالت حیض میں مباشرت کرتے اور وہ ازار باندھے ہوتی (بعض روایتوں میں مُتَّزِرَةٌ ہے یہ غلط ہے کیونکہ ہمزہ کا ادغام تا میں نہیں ہوتا)۔

كَانَ يَاْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرَ - (صحیح فَاْتَزِرَ ہے دو ہمزوں سے)

---

[1] بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔ (م)

[2] اوڑھنا، بچھونا، شعار۔ (م)

[3] بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تکبر سے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں حالانکہ ایک حدیث میں ہے کہ ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے۔ ابوداؤد۔ (م)

یعنی آپ مجھ کو حکم دیتے ہیں تہبند باندھ لیتی۔

اَمَرَهَا بِالْاِئْتِزَارِ فَاْتَزَرَتْ۔ آپ نے ان کو (اپنی بیوی کو) تہبند باندھنے کا حکم دیا انھوں نے باندھ لیا۔

وَ اَنْ تُشْعَرَوَ لَا تُؤْتَزَرَ۔ کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیا جائے اس کی ازار نہ بنائی جائے۔

لَنَمْعَنَّکَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ اُزُرَنَا۔ ہم آپ کو ان سب چیزوں سے بچائیں گے جن سے اپنی عورتوں کو یا اپنی جانوں کو بچاتے ہیں (یعنی آپ کی حفاظت اپنے اہل وعیال اور اپنی جان کی طرح کریں گے)۔

فِدًا لَّکَ مِنْ اَخِیْ ثِقَةٍ اِزَارِیْ۔ میرے اعتباری (قابل اعتماد اور بھروسے کے لائق) بھائی تجھ پر میرے بال بچے یا جان صدقے۔

تَاَزُّرٌ۔ تہبند باندھنا۔

کَانَ النِّسَآءُ یُصَلِّیْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکُنَّ یُؤْمَرْنَ اَنْ لَّایَرْفَعْنَ رُءُ وْسَهُنَّ قَبْلَ الرِّجَالِ لِضِیْقِ الْاُزُرِ۔ عورتیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ (مسجد میں آ کر نماز پڑھا کرتیں ان کو یہ حکم دیا جاتا کہ مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں کیونکہ مردوں کی ازاریں چھوٹی تھیں (ایسا نہ ہو کہ پہلے سر اٹھانے میں پیچھے سے مردوں کے ستر کی طرف نظر پڑے)۔

مترجم:۔ اب اس (عورتوں کے مسجد میں آنے کی) سنت پر ہندوستان میں کہیں عمل نہیں ہوتا ہر جگہ عورتیں مسجد میں آ کر نماز پڑھنے سے روکی جاتی ہیں۔ صرف حرمین شریفین میں ابھی تک یہ سنت جاری ہے عورتیں برابر مسجد میں آ کر جماعت کی نماز میں شریک ہوتی ہیں [1]

اَزْزٌ۔ ہجوم، جوش مارنا، سنسنانا، بھڑکانا، برانگیختہ کرنا، اژدحام، مجلس کا بھرا ہوا ہونا۔

فَانْتَهَیْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا هُوَ بَازِزٌ۔ میں مسجد میں پہنچا دیکھا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہے (بعض روایتوں میں فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

کَانَ یُصَلِّیْ وَ لِجَوْفِهٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ۔ آنحضرتؐ نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی جیسے ہانڈی کے جوش کی آواز ہوتی ہے۔

فَنَخَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَ تَحْتِیْ لَهٗ اَزِیْزٌ۔ آنحضرت ﷺ نے جابر کے اونٹ کو (جو بالکل سست تھا) چھڑی سے اکسا دیا (جابرؓ کہتے ہیں) یکا یک وہ میری سواری میں چالاک اور تیز ہو گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

فَاِذَا الْمَسْجِدُ یَتَاَزَّزُ۔ دیکھا تو مسجد ابل رہی تھی (یعنی لوگوں کا اس میں ہجوم ہو گیا تھا)۔

کَانَ الَّذِیْ اَزَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْخُرُوْجِ ابْنُ الزُّبَیْرِ۔ حضرت عائشہؓ کو بصرے کی طرف نکلنے کے لئے عبداللہ بن زبیر نے بھڑکایا (ایک روایت میں ہے کہ طلحہ اور زبیرؓ نے اکسایا)۔

اُزَّ قِدْرَکَ۔ ہانڈی تلے آنچ کر۔

اَزَفٌ۔ آن پہنچنا، قریب آ جانا۔

اٰزِفَةٌ۔ قیامت (آنے والی)۔

اَزِفَ الْوَقْتُ۔ وقت آن پہنچا نزدیک آ لگا۔

اَزْفَلَةٌ۔ (اس لغت کو باب الزاء مع الفاء میں ذکر کرنا تھا)۔ جماعت۔

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِیْ اَزْفَلَةٍ۔ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ایک جماعت میں بیٹھے تھے۔

اِنَّهَا اَرْسَلَتْ اَزْفَلَةً مِنَ النَّاسِ۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں کی ایک جماعت بھیجی۔

جَآءُوْا بِاَزْفَلَتِهِمْ وَ اَجْفَلَتِهِمْ۔ وہ اپنی جماعت کو لے کر آئے۔ (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں)۔

اَزْلٌ۔ سختی، قحط سالی، اور تنگی۔

[1] لیکن حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدا کی قسم اگر آج کل حضورؐ زندہ ہوتے تو ان عورتوں کو مسجدوں میں نماز کے لئے آنے سے منع فرما دیتے کیونکہ آج کل یہ عورتیں ان شرائط کو پورا نہیں کرتیں جو مسجد میں آنے کی ہیں بلکہ آرائش کی نمائش، خوشبو کا استعمال اور اسی طرح کی دیگر بے ہودہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ البتہ اگر ستر وحجاب کے آداب کا مکمل خیال رکھا جائے اور کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو اس سنت کو زندہ کرنا چاہیے۔ (م)

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّی الْاَزْلَ- یا اللہ مجھ سے تنگی اور پریشانی پھیر دے (ہٹا دے)-

عَجِبَ رَبُّکُمْ مِنْ اَزْلِکُمْ وَ قُنُوْطِکُمْ- پروردگار نے تمہاری ناامیدی اور یاس پر تعجب کیا-

اَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَآءُ مُؤْزِلَةٌ یا مُؤَزِّلَةٌ- ہم پر ایک کٹھن قحط کا سال آن پہنچا-

اِنَّهٗ یَحْصُرُ النَّاسَ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَیُؤْزَلُوْنَ اَزْلًا شَدِیْدًا- دجال لوگوں کو بیت المقدس میں گھیرے گا تو ان پر سخت قحط کی تکلیف گزرے گی-

اَلَّابَعْدَ اَزْلٍ وَّبَلَآءٍ- سختی اور مصیبت کے بعد دوستی اور عہد-

اَزَلٌ- ہمیشگی اور زمانہ گزشتہ کی بے انتہائی-

اَزَلِیٌّ- ہمیشہ سے ہونے والا یعنی زمانہ ماضی میں جس کی ابتدا نہ ہو (یہ خداوند کریم کی ذات ہے باقی سب چیزیں حادث ہیں اور جو کوئی خداوند کریم کے سوا مادہ یا عقل یا روح کو بھی ازلی کہے وہ اسلام سے خارج ہے)-

اِخْتِطَافُ الذِّئْبِ الْاَزَلِ- جیسے چھوٹا یا ہلکا بھیڑیا اچک لیتا ہے-

اَزْمٌ- دانت سے کاٹنا' چپ رہنا' کھانے سے باز رہنا' قحط ہونا' سمٹ جانا-

اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ فَاَزَمَ الْقَوْمُ- تم میں کون بولا تھا وہ سن کر لوگ (ڈر کر) خاموش ہو رہے (مشہور روایت فَاَرَمَّ الْقَوْمُ ہے یعنی لوگ چپ رہے)-

ثُمَّ اَزَمَ سَاکِتًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ- پھر بڑی دیر تک چپ رہے بے حرکت پھر اپنا سر اٹھایا-

اَلسِّوَاکُ عِنْدَ تَغَیُّرِ الْفَمِ مِنَ الْاَزْمِ- مسواک کرنا چاہئے اس وقت جب منہ بند رہنے سے اس میں تغیر پیدا ہو (یعنی خاموش رہنے یا کھانا کھانے سے ایک قسم کی بدبو پیدا ہو)-

مَا الدَّوَآءُ قَالَ الْاَزْمُ- کیا دوا ہے کہا پرہیز کرنا- (یعنی کھانا نہ کھانا)-

فَاَزَمَ بِهَا بِثَنِیَّتِهٖ فَجَذَبَهَا جَذْبًا رَفِیْقًا- ابو عبیدہ ابن جراح نے اس (زرہ کے چھلے) کو (جو آنحضرت کی مبارک پیشانی میں گھس گیا تھا) سامنے کے دانت سے پکڑا اور آہستگی سے کھینچ کر نکال لیا-

فَاِذَا اَخَذَهٗ اَزَمَ فِیْ یَدِهٖ- جب وہ اس کو پکڑے گا تو وہ اس کے ہاتھ میں کاٹ کھائے گا-

اِشْتَدِّیْ اَزْمَةُ تَنْفَرِجِیْ- اے قحط کے سال خوب سخت ہو جا ایک کے بعد ایک آتا جا آخر آپ ہی دور ہو جائے گا (کبھی نہ کبھی قحط ضرور رفع ہوگا)-

اَصَابَتْ قُرَیْشًا اَزْمَةٌ- قریش پر قحط سالی آئی-

فَیُؤْنَسُ بِتِلَاوَتِهٖ فِی الْاَزَمَاتِ- قحط سالیوں میں اس کے پڑھنے سے تسلی ہوتی ہے-

حُرِّمَتِ الْمَدِیْنَةُ مَابَیْنَ مَاْزِمَیْهَا- مدینہ کی زمین جو دونوں تنگ رستوں کے درمیان ہے حرم ہے-

اِزَآءٌ- مقابل' برابر' سامنے' اور حوض کا وہ جانب جدھر سے پانی یا ڈول اس میں ڈالا جاتا ہے- (عُقْرٌ اس کا آخیر کا جانب عَضُدٌ بیچ کا حصہ)-

اِنَّهٗ وَقَفَ بِاِزَآءِ الْحَوْضِ- حضرت موسیٰ علیہ السلام حوض کے اس طرف کھڑے ہوئے جدھر سے اس میں پانی ڈالا جاتا تھا-

حَتّٰی اُزْتَا شَحْمَةَ اُذُنَیْهِ- (اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے) یہاں تک کہ دونوں کان کے لوکے برابر ہو گئے (ایک روایت میں وَاَزْتَا ہے معنی وہی ہے)-

فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ- ہم دشمن کے مقابل ہوئے-

قَدْ اَزَی بَعْضَ بَنِی الزُّبَیْرِ- عمر میں زبیر کے بعض بیٹوں کے برابر تھے- (یعنی چچا بھتیجے ہم سن تھے)-

فِرْقَةٌ اٰزَتِ الْمُلُوْکَ- ایک گروہ نے بادشاہوں کا مقابلہ کیا (اللہ کے دین پر ان سے لڑے)-

هَاشِمِیٌّ لَا یُوَازٰی- ہاشمی شخص کے مقابل کوئی نہیں آتا-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ السِّیْنِ

اَسْ اَسْ- ایک کلمہ ہے جو بکری کو ڈانٹنے کے لئے کہا جاتا ہے-

اَسْبَ- یہ عبرانی لغت ہے بمعنی اَنْتَ (یعنی تو)-

اَسْبَ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ - تو پروردگار کا چہیتا ہے (یہ جملہ توراۃ میں ہے)۔

اِسْب - بالکسر شرمگاہ کے بال۔

اَسْبَذِیْنَ - گھوڑا پوجنے والے - (یہ ایک معرب لفظ ہے مرکب ہے اسپ اور زین سے - اسپ فارسی میں گھوڑے کو کہتے ہیں)۔

کَتَبَ لِعِبَادِ اللّٰهِ الْاَسْبَذِیْنَ - (یہ حدیث کے الفاظ ہیں) اس میں عمان کے بادشاہ مراد ہیں جو گھوڑے کی پرستش کیا کرتے تھے۔

اَسْبَرْنَج - شطرنج کا گھوڑا - (یہ بھی معرب اور مرکب لفظ ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالْاَسْبَرَنْجِ وَالنَّرْدِ فَقَدْ غَمَسَ یَدَهٗ فِیْ دَمِ خِنْزِیْرٍ - جو شخص شطرنج اور چوسر کھیلے اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون میں ڈبو دیا۔

اِسْتٌ - بنیاد، سرین، چوتڑ، جڑ، دبر۔

غَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِکُمْ - اپنی قاری کے چوتڑ ہم سے چھپاؤ (اس لغت کو باب السین مع التاء میں ذکر کرنا تھا)۔

غَدْرَتُهٗ خَلْفَ اِسْتِهٖ - اس کی دغا بازی کا جھنڈا اس کے سرین کے پیچھے لگا ہوگا - (تاکہ محشر والے سب دیکھیں)۔

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ - اپنی چوتڑوں کے بل چلیں گے۔

فَخَرَرْتُ لِاِسْتِیْ - میں چوتڑوں کے بل گر پڑا۔

اُسْتَان - بغداد میں چار قطعہ ہیں۔

اِسْتَان - سمرقند کی ایک بستی۔

اِسْتَانَةُ - خراسان یا بلخ کے گرد و نواح میں ایک بستی۔

اِسْتَبْرَق - (اس لغت کو باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا تھا) (یہ ایک معرب لفظ ہے) موٹا ریشمی کپڑا دیباج نہیں ریشمی کپڑا (حریر دونوں کو کہیں گے، یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے)۔

اِسْحَاق - حضرت ابراہیمؑ کے صاحب زادے کا نام جو بی بی سارہ کے بطن سے تھے۔

یَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ - قسطنطنیہ پر ستر ہزار شخص حضرت اسحاق کی اولاد میں سے جہاد کریں گے (مراد شام کے گروہ ہیں جو حضرت اسحاق کی اولاد ہیں، بعض نے کہا صحیح مِنْ بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ ہے یعنی ستر ہزار عرب جو حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں)۔

اَسَدٌ - شیر نر، اور بہادری کرنا۔

اِنْ خَرَجَ اَسِدَ - جب باہر نکلتا ہے تو شیر کی طرح بہادر ہوتا ہے۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْاَسَدِ - میری طرف سے میرے بھائی کو لے جو شیر کی طرح زور رکھتا ہے۔

اُسْدِیٌّ - ایک گھاس ہے۔

اِیْسَادٌ - فساد کرانا۔

اَسْرٌ - تسمہ، رسی، زرہ، زور و قوت اور قید کرنا، باندھنا۔

لَا یُؤْسَرُ اَحَدٌ بِشَهَادَةِ الزُّوْرِ اِنَّا لَا نَقْبَلُ اِلَّا الْعُدُوْلَ - جھوٹی گواہی پر کوئی قید نہیں کیا جائے گا - ہم انہی لوگوں کی گواہی قبول کریں گے جو عادل ہوں۔

اِذَا ذَکَرَ عِقَابَ اللّٰهِ تَخَلَّعَتْ اَوْصَالُهٗ لَا یَشُدُّهَا اِلَّا الْاَسْرُ - حضرت داؤدؑ جب اللہ کا عذاب یاد کرتے تو ان کے بند بند جدا ہو جاتے بغیر باندھے درست نہ ہوتے۔

تَجْفُو الْقَبِیْلَةُ بِاَسْرِهَا - سارا قبیلہ سنگ دل ہو جاتا ہے۔

فَاَصْبَحَ طَلِیْقَ عَفْوِکَ مِنْ اِسَآءِ غَضَبِکَ - تیرے غصہ کے بند سے تیرے معافی کا رہائی یافتہ ہوا۔

اَسِیْرٌ - قیدی۔

اَلْاَسِیْرُ عِیَالُ الرَّجُلِ - آدمی کے بال بچے گویا اس کے قیدی ہیں (جب اللہ زیادہ دے تو ان سے زیادہ سلوک کرے)۔[1]

کَانَ یُؤْتٰی بِالْاَسِیْرِ فَیَدْفَعُهٗ اِلٰی بَعْضِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

---

[1] یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے کہ قیدی آدمی کے عیال میں سے ہے (یعنی جب کسی کے پاس کوئی قیدی ہو تو اس کو چاہئے کہ جیسے اپنے بال بچوں کو کھانا و پوشاک دیتا ہے اسے بھی دے)۔ (م)

آنحضرتؐ کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کو کسی مسلمان کے حوالہ کر دیتے۔

مَأسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ۔قرض داری میں گرفتار ہے۔

اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ۔ آپ کے چہرے کی بٹیں اور خطوط (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الراء میں ذکر کرنا تھا)۔

اُسْرٌ۔ پیشاب بند ہونا۔

اِنَّ اَبِىْ اَخَذَهُ الْاُسْرُ۔ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا۔(اور پاخانہ بند ہونے کو حَصْر کہتے ہیں۔)

زَنٰى رَجُلٌ فِىْ اُسْرَةٍ مِّنَ النَّاسِ۔ ایک شخص نے اپنے بال بچوں گھر والوں میں رہ کر زنا کیا۔

اُسْرَةُ الرَّجُلِ۔ آدمی کے عیال واطفال کنبے والے خاندان۔

اَسُسْ۔صیغہ امر کا ہے سَاسَ يَسُوْسُ سے ہمزہ زائد ہے۔(اس کو باب السین مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اَسُسْ بَيْنَ النَّاسِ فِىْ وَجْهِكَ وَعَدْلِكَ۔ سب لوگوں کو اپنے توجہ اور انصاف میں برابر رکھ۔ یہ حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ کو لکھا۔(بعض نے اس پڑھا ہے اساۃ سے یعنی غم خواری اور دل جوئی سے توجہ اور انصاف کر)۔

رَبِّ اَسِنِّىْ لِمَا اَمْضَيْتَ۔ جو فرمان تو نافذ کرے اس پر مجھ کو صبر اور تسلی عنایت فرما۔(یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو اسی میں ذکر کرنا تھا نہ کہ اسس میں)

تَاْسِيْس۔پایہ رکھنا۔

اَسَاس۔پایہ بنیاد نیو جڑ۔

اِذَا قَامَ الْقَائِمُ رُدَّ الْبَيْتُ اِلٰى اَسَاسِهٖ۔(جب امام مہدی علیہ السلام نکلیں گے) تو خانہ کعبہ اپنی قدیم بنیاد پر کر دیا جائے گا۔(جس بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور عبداللہ بن زبیر نے اسی بنیاد پر کر دیا تھا۔لیکن حجاج مردود نے تعصب اور عداوت سے پھر جاہلیت کی بنیاد پر کر دیا)۔

اَلْاِمَامَةُ اُسُّ الْاِسْلَامِ۔ امامت اسلام کی جڑ ہے (یعنی امام کا پہچاننا بھی تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے)(یہ امامیہ کے مذہب پر ہے)۔

اُسْطُوَانٌ[1] جمع ہے اسطوانہ کی بمعنی ستون۔

اَسَفٌ۔ غم، غصہ۔

لَا تَقْتُلُوْا عَسِيْفًا وَّ لَا اَسِيْفًا۔مزدور اور بوڑھے پھونس کو مت قتل کرو۔(بعض نے کہا اسیف سے غلام یا قیدی مراد ہے)۔

اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ۔ ابوبکر جلدی سے رو دینے والے آدمی ہیں یا کچد لے ہیں۔[2]

مَوْتُ الْفُجَاءَةِ رَاحَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ لِّلْكَافِرِ۔ ناگہانی موت مومن کے لئے تو راحت ہے اور کافر کے لئے غضب کی پکڑ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْسُفُ كَاَسَفِنَا۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ ہمارے غصہ کی طرح نہیں ہے (اس کو تو سب قدرت حاصل ہے اس کی کوئی صفت مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتی)۔

اِنْ كَانُوْا لَيَكْرَهُوْنَ اَخْذَةً كَاَخْذَةِ الْاَسَفِ۔صحابہ ایسی پکڑ کو برا سمجھتے تھے جیسے غضب کی پکڑ ہوتی ہے (یعنی مرگ ناگہانی کو مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں توبہ کی فرصت نہیں ملتی اور نہ بیماری کی تکلیف سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے)(بعض نے اس روایت میں اسف بکسر سین پڑھا ہے یعنی غصہ والے کی پکڑ)۔

اَسِفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ۔ جیسے آدمی غصہ ہوتے ہیں میں بھی غصہ ہوتا ہوں۔

فَاَسِفْتُ عَلَيْهَا وَلٰكِنْ صَكَكْتُهَا۔ میں اس لونڈی پر غصہ ہوا (اس کو سخت سزا دینا چاہتا تھا) مگر میں نے اس کو ایک گھونسہ لگا دیا یا تھپڑ۔

فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ۔ جو اس کو نہیں ملا اس پر غمگین

---

[1] یہ بھی صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الطاء میں ذکر کرنا تھا۔(م)

[2] کچے، نرم دل والے۔(م)

ہوا-

وَ امْرَاَتَان تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّ نَائِلَةَ- دوعورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں- (اساف اور نائلہ دو بت تھے صفا مروہ پر' عرب کے مشرک سمجھتے تھے کہ یہ دونوں ایک زمانہ میں مرد اور عورت تھے کعبہ کے اندر انھوں نے زنا کیا تو پتھر بن گئے) (ہائے بیوقوفی ان مشرکوں کی اول تو خدا کے سوا کسی کو پکارنے سے ہوتا ہی کیا ہے' دوسرے ایسے زانیوں کو پکارتے تھے جنھوں نے کعبہ میں زنا کیا- ایک تو کڑوا کریلا دوسرا نیم چڑھا واہ کیا کہنا-)

اُسْکُفَّةٌ- (اس لغت کو باب السین مع الکاف میں ذکر کرنا تھا)- دروازے کے نیچے کی چوکھٹ یعنی دہلیز (اوپر کی چوکھٹ کو عَتَبَة کہتے ہیں- بعض نے کہا اُسکفہ اوپر کی لکڑی)-

اِسْکَنْدَرِیَّه- مصر کا ایک مشہور شہر' اور ایک گاؤں جو دجلہ پر ہے)-

اَسَلُ- نیزے تیز' نرم ہموار' برابر ہونا-

کَانَ اَسِیْلَ الْخَدِّ- آنحضرتؐ کے رخسار ہموار اور دراز تھے (یہ نہیں کہ گال پھولے ہوئے' یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے چہرے میں گولائی تھی اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا چہرہ بالکل بدنما لمبا اور غیر مطبوع نہ تھا بلکہ فی الجملہ گولائی بھی تھی مگر نہ ایسی گولائی کہ گال پھولے ہوئے ہوں جسے تھوبڑا کہتے ہیں)-

لِیَذُلَّ لَکُمُ الْاَسَلُ الرِّمَاحُ وَ النَّبْلُ- تا کہ نیزے اور تیر تمہارے لئے رام ہو جائیں (رماح اور نبل اَسل کی تفسیر ہیں)-

عَلٰی اَکْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَآءُ- ان کے کاندھوں پر باریک یا خون کے پیاسے برچھے ہیں-

لَا قَوَدَ اِلَّا بِالْاَسَلِ- قصاص ہمیشہ دھار دار لوہے سے لیا جائے گا (جیسے تلوار برچھے چھرے) سے اصل میں اسل ایک گھاس ہے جس میں باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں اور پتے نہیں ہوتے اس سے بوریے بنتے ہیں)-

لَمْ تَجِفَّ لِطُوْلِ الْمُنَاجَاةِ اَسَلَاتُ اَلْسِنَتِهِمْ- مناجاۃ (سرگوشی) کرتے کرتے ابھی تک ان کی زبانوں کے کنارے نہیں سوکھے-

اِنْ قُطِعَتِ الْاَسِلَةُ یُحْسَبُ بِالْحُرُوْفِ- اگر زبان کا کنارہ کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کو حرفوں پر تقسیم کر کے جو حرف نہ نکل سکیں ان کے حصہ کی دیت دینی ہو گی-

اِسْمٌ- (اس کو باب السین مع المیم میں ذکر کرنا تھا کیونکہ اسم اصل میں سَموٌ تھا) نام (خواہ ذاتی ہو جیسے اللہ یا وصفی ہو جیسے خالق رازق قادر قدوس وغیرہ تو اسم صفت کو بھی شامل ہے)-

اِنَّ لِیْ اَسْمَآءَ- میرے کئی نام ہیں کئی صفتیں ہیں-

بِاِسْمِکَ اَحْیٰی وَ بِاِسْمِکَ اَمُوْتُ- تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مروں گا-

اَسَنٌ- پانی کا مزہ' یا بو بدل جانا' بے ہوش ہونا-

رَمَیْتُ ظَبْیًا فَاسِنَ- میں نے ایک ہرن کو تیر مارا وہ بے ہوش ہو کر مر گیا-

مِنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ اَوْ یَاْسِنٍ- بہشت میں غیر آسن یا غیر یاسن پانی کی نہریں ہیں (یعنی صاف ستھرے پانی کی جو بدبودار و بدمزہ نہ ہو گا)- (اٰجِنٌ کے بھی یہی معنی ہیں)

خَلِّ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ صَاحِبِنَا فَاِنَّهٗ یَاْسِنُ کَمَا یَاْسِنُ النَّاسُ- (حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) اجی ہمارے صاحب کو چھوڑو بھی (ان کو دفن کرنے دو) آخر جیسے مردے بگڑ جاتے ہیں آپ بھی بگڑ جائیں گے (گل سڑ جائیں گے)- (یہ عباسؓ نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ کہنے لگے آنحضرتؐ مرے نہیں ہیں بلکہ حضرت موسیٰ کی طرح بے ہوش ہو گئے ہیں اس لئے آپ کو دفن نہ کرو)-

مترجم:- یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسم زمین پر حرام کر دیئے ہیں (کہ وہ انہیں کھا جائے) کیونکہ بو آنا یا بدل جانا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ بدن فنا ہو جائے)-

اَسًا- غم' رنج' افسوس-

وَاللّٰهِ مَا عَلَیْهِمْ اَسًی وَلٰکِنْ اَسًی عَلٰی مَا اَضَلُّوْا- خدا کی قسم ان پر کچھ افسوس نہیں ہے افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے گمراہ کیا-

اُسْوَةٌ- پیشوا' سردار' نمونہ' مثال' برابر والا' اقتدا' پیروی-

لَکَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ- تم کو آنحضرتؐ کی پیروی کرنا ضروری ہے-

اُسْوَۃُ الْغُرَمَآءِ- سب قرض خواہوں کے برابر اس کو بھی حصہ ملے گا-

مُوَاسَاۃٌ- غم خواری کرنا' معاش اور روزی میں اپنے برابر رکھنا-

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَسَوْنَا الصُّلْحَ- (اصل میں اَسَوْنَا الصُّلْحَ تھا) یعنی مشرکوں نے ہمارے ساتھ برابر کی صلح کرنا چاہی-

مَا اَحَدٌ عِنْدِیْ اَعْظَمَ یَدًا مِّنْ اَبِیْ بَکْرٍ اٰسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ- کسی شخص کا احسان مجھ پر ابوبکرؓ سے زیادہ نہیں ہے- انھوں نے اپنی جان اور مال میں مجھ کو برابر کا شریک رکھا-

مُوَاسَاۃُ الْاِخْوَانِ- بھائیوں کو ہر چیز میں اپنے برابر رکھنا-

اٰسِ بَیْنَھُمْ فِی اللَّحْظَۃِ وَ النَّظْرَۃِ- توجہ اور نظر میں ان کو برابر رکھ-

اٰسِ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ وَجْھِکَ وَعَدْلِکَ- اپنا منہ (رضامندی) ان کی طرف اور انصاف کرنے میں لوگوں کو برابر رکھ-

رَبِّ اٰسِنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ وَ اَعِنِّیْ عَلٰی مَآ اَبْقَیْتَ- پروردگار جو حکم تو نافذ کر چکا اس پر میرے دل کو تسلی دے اور جو ابھی باقی ہے اس پر میری مدد کر (ایک روایت میں اَسِّنِیْ ہے اَسَّاہُ تَاسِیَۃً سے یعنی صبر دے اور تسلی دے ایک روایت میں اَسْنِیْ ہے اَوْس سے یعنی اس کا بدل عنایت فرما)-

یُوْشِکُ اَنْ تَرْمِیَ الْاَرْضُ بِاَفْلَاذِ کِبِدِھَا اَمْثَالَ الْاَوَاسِیْ- قریب ہے وہ زمانہ جب زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کی طرح نکال کر پھینک دے گی- (یعنی سونا' چاندی' جواہرات اگل دے گی)-

اَوْثَنَ نَفْسَہٗ اِلٰی اٰسِیَۃٍ مِّنْ اَوَاسِی الْمَسْجِدِ- اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون (کھبے) سے باندھ دیا-

تَاَسّٰی بِہٖ- اس کی پیروی کی-

لَقُلْتُ رَجُلٌ یَّاْتَسِیْ- میں کہتا کہ یہ شخص (اپنے بزرگوں کی) پیروی کرتا ہے-

اِسْوَار- (معرب ہے سوار کا) کنگن-

فِیْ یَدِہٖ اُسْوَارَانِ- (مشہور روایت میں سِوَارَانِ ہے) یعنی دو کنگن اس کے ہاتھ میں تھے-

اِسْمَاعِیْل- عرب کے جداعلیٰ حضرت ابراہیمؑ کے صاحبزادے-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الشِّیْنِ

اَشَآءٌ- (جمع ہے اَشَآءَۃٌ کی) کھجور کا چھوٹا درخت-

اِئْتِ ھَاتَیْنِ الْاَشَآءَ تَیْنِ فَقُلْ لَھُمَا حَتّٰی تَجْتَمِعَا فَاجْتَمَعَتَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ- یہ جو کھجور کے دو چھوٹے درخت ہیں ان کے پاس جا ان سے کہہ دونوں مل جاؤ پھر وہ دونوں مل گئے آنحضرتؐ نے اپنی حاجت (ان کی آڑ میں) پوری کی- (اس کا ہمزہ بقول سیبویہ اصلی ہے اور صاحب قاموس نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن جوہری اور ابن اثیر نے کہا کہ یہ ہمزہ اصل میں یا تھا کیونکہ تصغیر اُشَیٌّ آتی ہے اگر ہمزہ اصلی ہوتا تو تصغیر اُشَیْءٌ ہوتی)-

(مترجم:- کہتا ہے یہ واقعہ ایک معجزہ تھا اور فعل الٰہی تھا دوسرے معجزوں کی طرح یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ تصرف فی الکائنات کا اختیار آپ کو دے دیا تھا کہ آپ جیسا چاہیں اور جس وقت چاہیں کائنات میں تصرف کریں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ شرک میں گرفتار ہو گیا نعوذ باللہ منہ)-

اَشَبٌ- کھجور کا بن (گھنا جنگل یا باغ) یعنی جہاں کھجور کی انتہا درخت جو باہم چسپیدہ ہوں اور ان سے گذارنا دشوار ہو-

اِنِّیْ رَجُلٌ ضَرِیْرٌ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ اَشَبٌ- میں اندھا آدمی ہوں اور میرے اور آپ کے بیچ میں کھجور کے گنجان درخت ہیں (یہ ابن ام مکتوم کی حدیث میں ہے)-

فَتَاَشَّبَ اَصْحَابُہٗ حَوْلَہٗ- آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے-

حَتّٰی تَاَشَّبُوْا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- یہاں تک کہ آنحضرت کے اصحاب آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے- یا مل کر اٹ گئے- (ایک روایت میں حتی تناشبوا ہے

معنی وہی ہے)-

بَلْدَةٌ اَشِيبَةٌ - بہت گنجان درختوں والا شہر-

وَ قَذَفَتْنِى بَيْنَ عِيصٍ مُؤْتَشِبٍ - مجھ کو لے جا کر گنجان درختوں کی جڑوں میں پھینک دیا-

اَشَرٌ - تکبر اور غرور-

رَجُلٌ اِتَّخَذَهَا اَشَرًا وَّ بَذَخًا - ایک وہ شخص جس نے گھوڑے غرور اور فخر کے لئے باندھے-

كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ وَ اَسْمَنِهٖ وَ اٰشَرِهٖ - نہایت عمدہ کھاتے پیتے موٹے تازے جنگے شوخ مست- (ایک روایت میں و اشرہ ہے)-

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَارِنَّ وَ اَشِرْنَ - کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی ہو کر خوش ہوئیں اترائیں-

فَوُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ - آرہ ان کے سر کی مانگ پر رکھا گیا (یہ اَشَرْتُ الْخَشَبَةَ سے نکلا ہے میں نے لکڑی کو چیر ڈالا- بعض روایتوں میں مِنْشَار ہے منشار بھی آرے کو کہتے ہیں یہ نَشَرْتُ الْخَشَبَةَ سے نکلا ہے معنی وہی ہیں وَ شَرْتُ بھی نَشَرْتُ کے معنی میں ہے)-

فَقَطَعُوْهُمْ بِالْمَآشِيْرِ - ان کو آروں سے چیر ڈالا-

اَشَاشٌ - یا اَشَاشَةٌ خوشی اور نشاط- هَشَاشٌ، بَشَاشٌ اور اَشَاشٌ - سب کے معنی ایک ہیں یعنی خوش اور پھولا ہوا مگن-

اِذَارَاٰى مِنْ اَصْحَابِهٖ اَشَاشًا حَدَّثَهُمْ - جب آنحضرتؐ اپنے اصحاب میں خوشی اور بشاشت پاتے تو ان سے حدیث بیان کرتے (باتیں کرتے)-

اِشْفَى - ستالی (آری) چمڑا سینے کی-

اُنْفِذَتْ بِالْاِشْفَافِىْ كَفُّهَا - اس کی ہتھیلی میں آری چلا دی گئی تھی-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الصَّادِ

اَصْبَعٌ - یا اُصْبُوْعٌ انگلی-

يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ - آسمانوں کو ایک انگلی سے روک لے گا-

بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ - پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں-

مترجم:- ان حدیثوں سے پروردگار کی انگلیاں ہونا ثابت ہے لیکن جہمیہ اور معتزلہ نے ان کا انکار کیا ہے اور مجسمہ اور مشبہ نے پروردگار کی انگلیوں کو مخلوق کی انگلیوں کے طرح سمجھا ہے یہ دونوں گمراہ ہیں-

اَصَابَ - قصد کیا، ارادہ کیا-

اَصَابَ اللّٰهُ - اللہ نے ارادہ کیا- (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا)-

اِصْرٌ - گناہ، وبال، اور عہد و پیمان-

كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاِصْرِ - اس پر گناہ کے دو حصے پڑیں گے-

مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَاَعْتَقَ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اِصْرًا - جو شخص حرام طریق سے مال کمائے اس میں سے پھر وہ آزاد کرے تو (بجائے ثواب کے اور) اس پر گناہ ہوگا (معلوم ہوا کہ مال حرام میں سے کوئی نیک کام بھی کیا جائے جب بھی ثواب نہ ملے گا بلکہ الٹا عذاب ہوگا)-

اِذَا اَسَاءَ فَعَلَيْهِ الْاِصْرُ - بادشاہ اگر برے کام کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فِيْهَا اِصْرٌ - جو شخص بوجھ والی قسم کھائے (مثلاً طلاق، عتاق وغیرہ کی)-

مَاْصِرٌ - قید، روک، زندان، جیل، قید خانہ-

اُصْطُبَّةٌ - کتان[1] کا کوڑا کچرہ جو گر جاتا ہے-

قَدْ خَيَّطَهٗ بِالْاُصْطُبَّةِ - اس کو کتان کے ٹکڑوں سے سی لیا تھا-

اِصْطَفْلِيْنَه - گاجر-

لَاَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِيْنَةِ - میں تجھ کو سلطنت سے اس طرح اکھیڑ دوں گا جیسے گاجر اکھیڑ لیتے ہیں (اور وہ جلدی اور آسانی سے نکل آتی ہے)- (یہ معاویہؓ

[1] ایک قسم کا باریک کپڑا- (م)

نے شاہ روم کو لکھا تھا)۔

كَمَا تَنْحَتُ الْقَدُوْمُ الْاِصْطَفْلِيْنَةَ - جیسے بسولا گاجر کو تراش دیتا ہے (بہت آسانی سے)۔

اَصْلٌ - بنیاد، جڑ۔

كَاَنَّهٗ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ - جیسے وہ ایک پہاڑ کے دامن میں ہے۔

اَصَلَةٌ - چھوٹے سر والا سانپ۔

كَاَنَّ رَاْسَهٗ اَصَلَةٌ - اس کا سر جیسے سانپ (افعی) کا سر۔

نَهٰى عَنِ الْمُسْتَاْصَلَةِ - قربانی میں ایسی بکری سے منع فرمایا جس کا سینگ جڑ سے اکھاڑ لیا گیا ہو یا جو مرنے کے قریب ہو (دبلی مرجھیوڑی)۔

اَصِيْلٌ - عصر سے لے کر مغرب تک کا وقت یا عشاء کے بعد جو وقت ہوتا ہے (اٰصَال اور اُصُلٌ اور اَصَائِلُ اس کی جمع ہے)۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تُظْهِرُوْ هُمْ عَلٰى اُصُوْلِ دِيْنِ اللّٰهِ - تم کو اپنے دین کے اصول سے ان کو واقف کرانا درست نہیں۔

اِسْتَاْصِلْ شَعْرَكَ - جڑ سے بال نکال ڈال۔

اِذَا اسْتُوْصِلَ اللِّسَانُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ - جب زبان جڑ سے کاٹ لی جائے تو اس میں پوری دیت دینی ہوگی۔

اِسْتَاْصَلَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ - اللہ نے کافروں کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔

اَمُسْتَاْصِلَةٌ اَمْ مُجَحْجِحَةٌ - کیا یہ آفت نابود کرنے والی ہے یا رک جانے والی ہے (موقوف ہو جانے والی ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الضَّادِ

اَضْبَعُ - (اس لغت کو باب الضاد مع الباء میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا تسامحہ ہے) جس کا بازو چھوٹا ہو۔ (مراد ضعیف اور ناتوان ہے)۔[1]

لَا تُعْطِهٖ اُضَيْبِعَ - (اس میں اضیبع تصغیر ہے اضبع کی بمعنی ہجو اشارہ ہے اس کی حقارت کی طرف)۔ (بعض نے اُصَيْبِغَ پڑھا ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی کالے کلوٹے کو مت دو)۔

اَضْحٰى - اس کو باب الضاد مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) ذی الحجہ کا دسواں دن۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى - آنحضرت ﷺ (گھر میں سے یا مسجد میں سے) عید اضحیٰ کے دن نکلے۔

شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ - میں اضحیٰ یعنی یوم النحر میں موجود تھا۔

اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ - قربانیاں یوم النحر کے بعد دو دن تک ہو سکتی ہیں (یعنی ١١-١٢- تاریخ تک)۔

لَيْلَةٌ اِضْحِيَانٌ - چاندنی رات (مجمع میں یوں ہی ہے لغت کے رو سے لَيْلَةٌ اِضْحِيَاةٌ یا اِضْحِيَةٌ کہنا چاہئے البتہ یوم اضحیان کہہ سکتے ہیں)۔

ذَبَحَ اُضْحِيَّةً - قربانی کی بکری کاٹی۔ (اس کی جمع ضحایا ہے ضحیہ بھی بمعنی اضحیہ ہے)۔

ضَحِّيْ - اور اَضْحٰى قربانی کی۔

سَمِّنُوْا ضَحَايَا كُمْ - قربانی موٹے جانوروں پر کیا کرو (وہ آخرت میں تمہاری سواریاں ہوں گی)۔

اَضَمٌ - کینہ، حسد، غصہ۔

وَ اَضِمَ عَلَيْهَا - دل میں اس سے جلتا رہا۔

فَاَضِمُوْا عَلَيْهِ - اس پر غصہ ہوئے۔

اِضَمٌ - ایک مقام یا پہاڑ کا

اَضَاةٌ - گڑھا، تالاب، جوہڑ۔

عِنْدَ اَضَاةِ بَنِيْ غِفَارٍ - آنحضرتؐ سے جبرئیلؑ بنی غفار کی گڑھیا (نہر، تالاب، جوہڑ) پر ملے۔

اَيْضٌ - لوٹنا، ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا۔ (اس لغت کو باب الالف مع الیاء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ نے اس کو اسی باب میں ذکر کر دیا ہے اور وجہ یہ بتلائی ہے کہ

[1] ترجمہ:- اس کو ہجو مت دو۔ (م)

ایض مستعمل نہیں ہے صرف اس کا ماضی اض مستعمل ہے)۔
حَتّٰی اٰضَتِ الشَّمْسُ کَاَنَّھَا تَنُّوْمَۃٌ۔ سورج رنگ بدل کر تَنُّوْمَہ کی طرح ہو گیا (تَنُّوْمَہ ایک درخت ہے جس کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ بعض نے کہا شاہدانہ کا درخت ہے یعنی کلونجی کا)۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الطَّاءِ

اَطَّأَ۔ جما دیا' مضبوط کر دیا۔ (اصل میں وَطَّأَ تھا اس کو باب الواو مع الطاء میں ذکر کرنا تھا)۔
وَ قَدْ اَطَّأَ اللّٰہُ الْاِسْلَامَ۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جما دیا۔ مضبوط کر دیا۔
اَطْرٌ۔ جھکانا' موڑنا۔
وَ تَاْطِرُوْہُ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا۔ اور اس کو حق کی طرف جھکا دو (مائل کر دو موڑ دو)۔
اِطَار۔ گھیرا۔ کنارہ۔
یَقُصُّ الشَّارِبَ حَتّٰی یَبْدُوَ الْاِطَارُ۔ مونچھ اتنی کترے کہ اوپر کے ہونٹ کا گھیر (یعنی کنارہ) کھل جائے۔
اِنَّمَا کَانَ لَہٗ اِطَارٌ۔ حضرت علیؓ کے سر پر بالوں کا گھیرا تھا بیچ میں چندیا پر بال نہ تھے۔
فَاَطَرَہٗ اِلَی الْاَرْضِ۔ اس کو زمین کی طرف جھکا دیا۔
فَاَطَرَ اللّٰہُ مِنْہُ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو موڑ دیا' جھکا دیا چھوٹا کر دیا۔
فَاَطَرْتُھَا بَیْنَ نِسَاءِیْ۔ میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا۔
مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ تَاْخُذَ الشَّارِبَ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاِطَارَ۔ مونچھ اتنی کترنا کہ اوپر کے ہونٹ کا کنارہ کھل جائے یہ سنت ہے (بعض نے کہا مونچھ کے بالوں کو جڑ سے کترنا اولیٰ ہے)۔
اَطٌّ۔ آواز کرنا۔ یا اونٹ کو بڑبڑانا' بلبلانا' رونا' چلانا۔
اَطَّتِ السَّمَآءُ وَ حَقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ۔ آسمان (بوجھ سے) چرچر کرنے لگا اور اس کو چرچر کرنا چاہئے ہی تھا۔
اَلْعَرْشُ عَلٰی مَنْکِبِ اِسْرَافِیْلَ وَ اِنَّہٗ لَیَئِطُّ اَطِیْطَ الرَّحْلِ الْجَدِیْدِ۔ عرش حضرت اسرافیل علیہ السلام کے کندھے پر ہے اور وہ پروردگار کی عظمت سے اس طرح چرچر کرتا ہے جیسے نئی زین پر کوئی سوار ہو تو وہ چرچر کرتی ہے۔
وَ اِنَّہٗ لَیَئِطُّ بِہٖ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ۔ عرش پروردگار کے اس پر بیٹھنے سے ایسا چرچر کرتا ہے جیسے زین سوار کے تلے چرچر کرتی ہے۔
یَوْمَ یَنْزِلُ اللّٰہُ عَلٰی کُرْسِیِّہٖ فَیَاْطُّ کَمَا یَاْطُّ الرَّحْلُ۔ جس دن اللہ تعالیٰ (اپنے عرش پر سے) کرسی پر اتر آئے گا وہ زین کی طرح چرچر کرے گی۔
مترجم:۔ ان حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے۔ اس حدیث کے بعد یہ ہے پھر میں اللہ جل شانہٗ کے داہنے طرف کھڑا ہوں گا سبحان اللہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہمارے پیغمبر کی فضیلت ایسی نکلتی ہے کہ مخالفین کے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ کرسی تنگی کی وجہ سے چرچر کرے گی حالانکہ قرآن میں ہے کہ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے' اب یہ جو انجیل شریف میں ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسٰیؑ پروردگار کی دائیں طرف بیٹھے ہوئے آئیں گے یہ ایک دوسرا موقع ہے)۔
فَجَعَلَنِیْ فِیْ اَھْلِ اَطِیْطٍ وَّ صَھِیْلٍ۔ اس نے مجھ کو ان لوگوں میں کر دیا جو اونٹ اور گھوڑے رکھتے ہیں۔
وَمَا لَنَا بَعِیْرٌ یَّاْطُّ۔ ہمارے پاس ایک اونٹ بھی نہ تھا جو آواز کرتا چلاتا۔
یَکُوْنُ لَہٗ فِیْہِ اَطِیْطٌ۔ ایک وقت ایسا آئے گا کہ بہشت کا دروازہ چرچر کرے گا۔ (اس قدر بہشتیوں کا ہجوم ہوگا)۔
حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِاَطِیْطٍ وَ الْاَرْضُ فَضْفَاضٌ۔ جب ہم اطیط میں پہنچے (جو ایک مقام ہے کوفہ اور بصرے کے درمیان حالانکہ اس کی زمین بارش کے پانی سے پر تھی)۔
اَطْمٌ۔ یا اُطُمٌ' عالیشان محل (اس کی جمع اٰطَام اور اُطُوْم آئی ہے اور کرمانی نے جو کہا کہ اُطُمٌ جمع ہے اَطَمَۃٌ کی اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی' اسی طرح کرمانی نے جو کہا کہ اِطَامٌ

بالکسر جمع ہے اَطْمَۃٌ کی یہ بھی صحیح نہیں ہے۔

اِطَام۔ بالکسر پیشاب رک جانا۔

اَطِمَ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ کا پیشاب پاخانہ رک گیا۔

کَانَ یُؤَذِّنُ عَلٰی اُطُمِ الْمَدِیْنَۃِ۔ بلالؓ مدینہ کے اونچے محل پر اذان دیتے۔

حَتّٰی تَوَارَتْ بِآطَامِ الْمَدِیْنَۃِ۔ مدینہ کے عالیشان محلوں میں چھپ گئی۔

اَطُوْمٌ۔ کچھوا یا وہ مچھلی جس کی کھال سخت اور موٹی ہو۔ (اور صاحب نہایہ نے جو اُطُوْم کے معنی زرافہ لکھے ہیں اور صاحب مجمع نے ان کی تقلید کی ہے یہ وہم ہے زرافہ تو ایک جنگلی جانور ہے جو افریقہ میں بہت ہوتا ہے)۔

وَجِلْدُھَا مِنْ اَطُوْمٍ لَا یُؤَلِّسُہٗ۔ اس کی کھال اطوم کی ہے اس پر اثر نہیں کرتا۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الظَّاءِ

اَظْفَارٌ۔ ایک قسم کی خوشبو ہے (ہندی میں اس کو باگ نک کہتے ہیں اس کو ظَفَار بھی کہتے ہیں)۔

مِنْ کُسْتِ اَظْفَارٍ۔ (یہ راوی کی غلطی ہے صحیح مِنْ کُسْتٍ وَّ اَظْفَارٍ ہے) کست عود کو کہتے ہیں۔ (اور بعض نے کہا صحیح مِنْ کُسْتِ ظَفَارٍ ہے) ظَفَار یمن میں ایک بستی ہے وہاں ہندوستان سے عود جایا کرتا۔ پھر وہاں سے حجاز میں آتا تھا۔

کَانَ ثَوْبَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّذَانِ اَحْرَمَ فِیْھِمَا یَمَانِیَّیْنِ۔ آنحضرتؐ نے دو یمن کے کپڑوں میں احرام باندھا (ایک اظفار کا تھا ایک غیر کا)۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْعَیْنِ

اُعْ اُعْ۔ یہ آنحضرتؐ کے آواز کی حکایت ہے جو مسواک کرتے وقت نکلتی تھی۔

اَعْمَاقٌ۔ (اس کو باب العین مع المیم میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) ایک مقام کا نام ہے جو شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے۔

تَنْزِلُ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ۔ نصاریٰ (روم) اعماق میں آکر اتریں گے۔

اَعْرَابِیٌّ۔ (اس کو باب العین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) گاؤں کا رہنے والا دیہاتی۔ گنوار۔

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْغَیْنِ

اُغْلُوْطَۃٌ۔ اس کو باب الغین مع اللام میں ذکر کرنا تھا) غلط بات اٹکل پچو جس سے لوگ دھوکا کھا جائیں (اَغَالِیْط اور اُغْلُوْطَات اس کی جمع ہے)۔

نَھٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ۔ آنحضرتؐ نے مغالطہ دینے والی باتوں سے منع فرمایا (یعنی صرف امتحان کے لئے خواہ مخواہ مشکل سوالات کرنے سے جیسے کج بحث طالبین علم کی عادت ہوتی ہے یا کٹ ملاؤں کی)۔

لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ۔ ایسی بات جو اٹکل پچو نہیں ہے بلکہ صحیح اور راست ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی اپنی رائے سے نہیں کہی گئی اور نہ ہی ادھر ادھر کی واہیات کتابوں سے نکالی گئی ہے بلکہ خاص آنحضرتؐ سے سنی ہوئی ہے)۔

مترجم:۔ معلوم ہوا کہ حدیث شریف کے خلاف کسی امام یا مجتہد کی یا ادھر ادھر کے صوفیوں اور درویشوں کی رائے اغالیط میں داخل ہے یعنی ژٹل قافیے اٹکل پچو ان پر کوئی بھروسہ نہ کرنا چاہیے بلکہ حدیث پر عمل کرنا لازم ہے یہی سچا اسلام ہے اور سچا مسلمان بھی وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو سب سے مقدم سمجھے اور آپ کے ارشاد کے خلاف ہر ایک بات کو گوز شتر سے بھی زیادہ بے وقعت اور لغو جانے گو وہ کسی کی بات ہو۔ یوں تو ہر ایک مسلمان ڈینگ مارتا ہے دم بھرتا ہے کہ میں آنحضرتؐ کا عاشق زار ہوں۔ آپ کی محبت کی بڑ مارتا ہے۔ قصائد نعتیہ اور مجلس میلاد پر جان دیتا ہے لیکن اس کسوٹی سے ہم سچے اور جھوٹے کی تمیز کر سکتے ہیں قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ الآیۃ[1]۔

---

[1] ترجمہ:۔ (اے محمدؐ!) کہہ دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو (چاہئے کہ) میری پیروی کرو خدا تم کو محبوب رکھے گا۔ (م)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْفَاءِ

اَفَدٌ- جلدی کرنا' دیر کرنا' نزدیک' وقت آ پہنچنا'

اَفِدَ الْحَجُّ- حج کا وقت نزدیک آ پہنچا-

رَجُلٌ اَفِدٌ- جلد باز شخص-

اَفْعَوْ- ایک قسم کا زہریلا سانپ جس کے کاٹنے کا منتر نہیں- (اصل میں افعیٰ تھا حالت وقف میں الف کو واو سے بدل دیا اس کو ف ع ی میں بیان کرنا تھا)-

لَا بَاْسَ بِقَتْلِ الْاَفْعَوْ- افعیٰ کو (حالت احرام میں) مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں-

لَا تُطْرِقْ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ- (عبداللہ بن زبیرؓ نے معاویہؓ سے کہا) افعیٰ سانپ کی طرح سرمت جھکاؤ-

اَفَفٌ- رنج' افسوس' اور تھوڑی چیز-

اُفٍّ اُفٍّ اور تُفٍّ تُفٍّ- دونوں کلمے کراہت اور نفرت کے ہیں- یا تحقیر کے لئے کہے جاتے ہیں-

فَالْقٰی طَرْفَ ثَوْبِهٖ عَلٰی اَنْفِهٖ ثُمَّ قَالَ اُفٍّ اُفٍّ- اپنے کپڑے کا کنارہ ناک پر ڈالا پھر کہنے لگا چھی چھی-

نِعْمَ الْفَارِسُ عُوَيْمِرٌ غَيْرُ اُفَّةٍ- عویمر اچھا سوار ہے بودا نہیں ہے یا بھاری بھرکم نہیں ہے (بلکہ ہلکا پھلکا ہے) (بعض نے کہا افۃ کے معنی محتاج نادار) (اُفٍّ اُفٍّ میں صاحب قاموس نے چالیس لغتیں لکھی ہیں)-

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ اُفٍّ اِنْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ- جب کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کو اف کہے تو دونوں میں جو محبت ہے وہ کٹ جاتی ہے-

اَفِيْقٌ- بے دباغت کیا ہوا چمڑا-

وَ عِنْدَهٗ اَفِيْقٌ- آپ کے پاس ایک چمڑا تھا جس کی دباغت پوری نہیں ہوئی تھی-

فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ اَفِيْقَةً- میں نے چمڑے کی ایک مشک خریدی-

فَاِذَا اَفِيْقٌ- ایک چمڑا دکھائی دیا- (افیق چمڑے کے ڈول کو بھی کہتے ہیں)-

اُفُقٌ- آسمان کا کنارہ-

صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ- بڑا بیوپار کرنے والا' ملکوں میں پھرنے والا-

وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ- تیرے نور سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا- (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا)-

اَفِقَ الرَّجُلُ- بڑا سخی آدمی ہے یا بڑی فضیلت یا علم والا آدمی ہے-

رَجُلٌ اَفِقٌ اور اَفِيْقٌ اور اُفُقٌ کے بھی وہی معنی ہیں-

اَلْاُفُقُ مِنَ النَّاسِ- ایک لاکھ آدمی یا زیادہ-

اِفْكٌ- جھوٹ' بہتان' تہمت-

اَفْكٌ- پھیر دینا' الٹا کر دینا' الٹ دینا-

لَقَدْ اُفِكَ قَوْمٌ كَذَّبُوْكَ- جن لوگوں نے آپ کو جھٹلایا وہ حق کی طرف سے پھیر دیئے گئے-

فَمَنْ اَصَابَتْهُ تِلْكَ الْاَفِكَةُ- جس کو یہ عذاب آ لگا-

وَقَدِ ائْتَفَكَتْ بِاَهْلِهَا مَرَّتَيْنِ- بصرہ اپنے لوگوں کو لے کر دوبارہ الٹ گیا-

اَلْبَصْرَةُ اِحْدَى الْمُؤْتَفِكَتِ- بصرہ بھی ان بستیوں میں سے ہے جو الٹ دی گئیں (یعنی ڈوب گئیں)-

لَوْلَا رَبِيْعَةُ لَائْتَفَكَتِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَيْهَا- اگر ربیعہ کا قبیلہ نہ ہوتا تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت الٹ جاتی (یا لوٹ جاتی)-

اَفْكَلٌ- رعشہ' لرزہ' اور کپکپی-

فَبَاتَ وَلَهٗ اَفْكَلٌ- وہ رات بھر کپکپاتا-

فَاَخَذَنِيْ اَفْكَلٌ- مجھ کو لرزہ چڑھ آیا- (اس لغت کو باب الفاء مع الکاف میں بیان کرنا تھا- مگر صاحب نہایہ اور مجمع نے اس باب میں اس لئے بیان کر دیا کہ اس کا فعل مستعمل نہیں ہے اگرچہ مَفْكُوْلٌ بمعنی لرزہ آیا ہے)-

اُفُوْلٌ- ڈوبنا' غائب ہو جانا-

وَ كَادَتْ تَاْفُلُ- اور ڈوبنے کے قریب ہو گیا-

اِفَال - جمع ہے افیل کی معنی شتر بچہ جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو- (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ افال چھوٹی بکریاں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)-

اَفَنٌ - بیوقوفی، کم عقلی-

اِیَّاکَ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَآءِ فَاِنَّ رَاْیَهُنَّ اِلٰی اَفَنٍ - عورتوں کی رائے لینے سے بچے رہو ان کی رائے ناقص ہوتی ہے- (یہ حکم اکثری ہے اکثر عورتیں بیوقوف اور ناقص العقل ہوتی ہیں مگر کلی نہیں ہے، بعض عورتیں مردوں سے زیادہ عاقلہ اور قابلہ ہوتی ہیں- نہ ہر زن زن است، نہ ہر مرد مرد، خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد)-

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَ اللَّعْنَةُ وَ الْاَفَنُ - تم ہی پر موت پڑے اور لعنت اور کم عقلی آئے-

اَفَنَ مَا فِی الضَّرْعِ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں، جتنا دودھ تھن میں تھا سب تمام کر دیا)-

اِنَّ الرَّقِیْنَ یُغَطِّیْ اَفَنَ الْاَفِیْنِ - روپیہ احمق کی حماقت کو چھپا لیتا ہے (دولت کی وجہ سے اس کا عیب ڈھنکا رہتا ہے)- (یہ ایک مشہور مثل ہے)-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْقَافِ

اَقْبَالٌ - سرے، شروع- (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب القاف مع الباء میں ذکر کرنا تھا)-

اَقْبَالُ الْجَدَ اوِلِ - اول نالیوں کے سرے یا دہانے-

اُقْحُوَانٌ - بابونہ اسے بابُونج بھی کہتے ہیں، ایک خوشبو دار بوٹی ہے جس کے ادر گرد کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے (اس سے دانتوں کو تشبیہ دیتے ہیں)-

بَوَاسِقُ اُقْحُوَانٍ - لمبی اونچی اونچی شاخیں بابونہ کی- اس کی جمع اَقَاحِیٌّ اور اَقَاحٍ ہے (اس کو باب القاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا)-

اَقِطٌ - جما ہوا دودھ جو پک کر، سوکھ کر پتھر کی طرح ہو جائے، یعنی قروت یا پنیر-

اَقَالِیْدُ - (جمع ہے اِقْلِیْد کی)- یعنی کنجیاں (اس کو باب القاف مع اللام میں ذکر کرنا تھا)- (مَفَاتِیْح اور اَغَالِیْق سے بھی یہی مراد ہے)-

ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِیْقَ عَلٰی وَدٍّ فَقُمْتُ اِلَی الْاَقَالِیْدِ - پھر کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں میں نے اٹھ کر ان کو لے لیا-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْکَافِ

اَکْحَلُ - (اس کو باب الکاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) وہ رگ جو ہاتھ کے بیچ میں ہوتی ہے، کہتے ہیں وہ زندگی کی رگ ہے، شہ رگ ہاتھ کی رگ-

رُمِیَ اُبَیٌّ عَلٰی اَکْحَلِهٖ - ابی کو اکحل کی رگ پر تیر لگا-

اُکَیْدِرُ - دومہ کے حاکم کا لقب ہے، (دومہ ایک قلعہ تھا تبوک کے پاس)-

اَکْرٌ - گڑھا کھودنا-

اَکَّارٌ - کسان- کبنی-

فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ - کاش کسان کے سوا اور کوئی میرا قاتل ہوتا- (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا تھا- مدینہ کے انصاریوں کو کسان قرار دیا)-

وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ - یعنی جتنے لوگوں کو تم نے مارا ان میں کوئی بھی مجھ سے بالاتر عالی مرتبہ ہے-

نَهٰی عَنِ الْمُؤَاکَرَةِ - آپ نے زمین کو بٹائی (کرایہ) پر دینے سے منع فرمایا-

اِکَافٌ - یا (رکاف) خوگیر- گدھے کی پالان جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے-

اَکْلٌ - کھانا نیست نابود کرنا-

اُکْلَةٌ - ایک لقمہ-

اَکْلَةٌ - ایک بار سیر ہو کر کھانا-

مَا زَالَتْ اُکْلَةُ خَیْبَرَ تُعَآدُّنِیْ - خیبر میں جو میں نے (زہر آلود گوشت کا) ایک لقمہ کھا لیا تھا وہ بار بار مجھ کو تکلیف دیتا ہے-

فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهٖ یَافَلْیُنَا وِلْهُ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ - ایک لقمہ یا دو لقمے اس کے ہاتھ میں رکھ دے یا اس کو دے دے-

مَنْ اَكَلَ بِاَخِيْهِ اُكْلَةً يا اَكْلَةً - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی برائی کر کے ایک لقمہ کھائے یا ایک بار کھانا کھائے (مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دشمن کے پاس جا کر اس کی برائی کرے اور اس سے کچھ فائدہ کمائے جیسے منافقوں اور رکابی مذہبوں کا شیوہ ہوتا ہے)-

اَخْرَجَ لَنَا ثَلٰثَ اُكَلٍ - ہمارے لئے تین روٹیاں نکالیں-

بَعَجَ الْاَرْضَ فَقَآءَتْ اُكُلَهَا - حضرت عمرؓ نے زمین کو پھاڑ ڈالا اس نے اپنے میوے اور پھل قے کر دیئے (اگل دیئے' باہر نکالے- مطلب یہ ہے کہ بہت سے ملکوں کو فتح کیا خوب روپیہ کمایا)-

لَعَنَ اللّٰهُ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَ مُؤْكِلَهٗ - اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی بائع اور مشتری اور سودی قرض دینے والے اور لینے والے) دونوں پر لعنت کی-

نَهٰى عَنِ الْمُؤَاكَلَةِ - آنحضرتؐ نے مواکلت سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ قرض دار قرض خواہ کے پاس کچھ تحفہ اس نیت سے بھیجے کہ وہ اپنے قرض کا تقاضا نہ کرے)-

لَيَضْرِبَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ بِمِثْلِ اٰكِلَةِ اللَّحْمِ - تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو چھری یا کانسی وغیرہ سے مارے-

دَعِ الرُّبّٰى وَ الْمَاخِضَ وَ الْاَكُوْلَةَ - دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہے اس طرح جو بکری عنقریب بیانے والی ہو (گابھن ہونے والی ہو) اسی طرح جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو یا خصی ہو تو اسے چھوڑ دے (زکوٰۃ میں نہ لے)-

لَا تُؤْخَذُ الْاَكُوْلَةُ - زکوٰۃ میں بوڑھی بکری نہ لیں-

اَكِيْلَةُ الْاَسَدِ اَوِ الذِّئْبِ - جس بکری میں سے شیر یا بھیڑیئے نے کھایا ہو یا جو بکری شیر یا بھیڑیئے کے شکار کے لئے رکھی جائے یعنی گارنے کی بکری (بعض نے کہا اَكِيْلَةٌ اس بکری کو بھی کہیں گے جو گوشت کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو)-

فَلَا يَمْنَعُهٗ ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَ شَرِيْبَهٗ - یہ بات اس کو ہم نوالہ اور ہم پیالہ کرنے سے نہ روکے-

مَاكُوْلُ حِمْيَرٍ خَيْرٌ مِّنْ اٰكِلِهَا - یمن کی رعیت[1] وہاں کے حاکموں سے بہتر ہے یا جو لوگ یمن والے مر گئے (ان کو زمین کھا گئی) وہ ان سے بہتر ہیں جو وہاں زندہ ہیں[2]

اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى - مجھ کو ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی ان پر غالب ہوگی' حکومت کرے گی مراد مدینہ طیبہ ہے)-

اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمِدَهٗ - جب وہ (صبح یا شام) کا کھانا کھائے تو اس کا شکر بجالائے-

اَكْلَةُ السَّحُوْرِ - سحری کا کھانا (ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں یہی فرق ہے کہ ان کے ہاں سحری کا کھانا نہیں ہے اور ہمارے ہاں ہے)-

لَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مَلِكٍ لَمْ يَنْقَضِ اُكُلُهٗ - کسی بادشاہ کو دور کرنے پر جرأت مت کرو جب تک کہ اس کا کھانا پانی باقی ہو (یعنی اس کی قسمت میں ابھی حکومت کرنا لکھا ہو)-

اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ - وہ کھانے کے لائق ہو جائے-

لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ مَنْ يَّرُدُّهُ الْاُكْلَةُ - مسکین وہ نہیں ہے جو ایک لقمہ لے کر چل دیتا ہے-

لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا - میں تکیہ لگا کر یا تو شک پر آرام سے بیٹھ کر نہیں کھاتا (یا ٹیک لگا کر یا ایک جانب جھک کر)-

اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَ اٰكُلُ لُعْقَةً[3] مِّنَ الطَّعَامِ - میں جلد باز کی طرح (اکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر) بیٹھتا ہوں اور انگلیوں سے تھوڑا سا کھانا کھا لیتا ہوں-

مَآ اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ - کوئی کھانا اس سے بہتر کسی نے نہیں کھایا جو اپنے

---

[1] ماکول سے رعیت مراد لی جن کا مال کھایا جاتا ہے اکل سے حکمران مراد لئے جو رعیت کا مال کھا جاتے ہیں-(م)

[2] یعنی کھاتے پیتے ہیں-(م)

[3] ایک نسخہ میں لُعْقَةً کے بجائے عُلْقَةً ہے جس کے معنی ہیں وہ تھوڑی سی چیز جو کھانے سے پہلے دل بہلاوے کے طور پر کھائی جائے-(م)

ہاتھوں سے محنت کر کے کھائے (یعنی حلال کمائی)۔
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِه - کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔
كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ - اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا چلا جائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔
مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاكَّلُ بِه - جو شخص قرآن اپنا پیٹ بھرنے کے لئے پڑھے (جیسے ہمارے زمانہ کے حافظ اجرت ٹھہرا کر تراویح میں ختم کرتے ہیں یا قبروں پر پڑھتے ہیں)۔
يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَآءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَ يَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ - پائخانہ سے نکل کر پھر ہم کو قرآن پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ مل کر گوشت کھاتے تھے (معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے یا پڑھانے کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں ہے)۔
لَاَ كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا - جب تک دنیا قائم ہے تب تک تم اس میں سے کھاتے رہتے وہ خوشہ تمام نہ ہوتا کیونکہ بہشت کے میوے تمام نہیں ہوتے)۔
حَتّٰى وَ جَدُوْا مَاْكَلَهُمُ التَّمْرَ - یہاں تک کہ ان کھانے کی جگہ میں کھجور پائی۔
اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ - حضرت محمدؐ کی آل اسی مال میں سے کھائے گی۔
اَلْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِىْ مِعًا وَّاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِىْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ - مسلمان ایک آنت میں کھانا بھرتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں بھرتا ہے (یعنی کافر پرخوار اور حریص ہوتے ہیں اور مسلمان کم خوار اور قانع)۔
فَوَقَعَتِ الْاٰكِلَةُ فِىْ رُكْبَتِه - اس کے گھٹنے میں آکلہ یعنی جذام کی بیماری ہوگئی۔
يَاْكُلُ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ - تمہارا کھانا نیک لوگ کھا رہے ہیں یا نیک لوگ کھائیں (یہ دعا ہے یا حکم ہے)۔
لَا يَاْكُلُ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِىٌّ - تیرا ہم نوالہ وہی شخص ہو جو پرہیزگار ہے (یعنی بدکاروں کو اپنا ہم نوالہ ہم پیالہ مت بناؤ یا حلال کا کھانا کما جس کو پرہیزگار شخص کھا سکے)۔
نَاْكُلُ وَ نَحْنُ نَمْشِىْ - ہم چلتے چلتے کھاتے جاتے تھے (معلوم ہوا چلتے میں کھاتے جانا یا کھڑے ہو کر کھانا یا پینا یا سوار رہ کر کچھ کھانا یا پینا منع نہیں)۔
مَنْ اَكَلَ بِمُسْلِمٍ اُكْلَةً اَوْ كُسِىَ بِه ثَوْبًا اَوْ قَامَ بِه مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّ رِيَآءٍ - جو شخص کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کھانا کمائے یا کپڑا پہنے یا کسی مسلمان کو (جو نیک نہ ہو) نیک ظاہر کر کے اس کو شہرت اور ریا کے مقام میں کھڑا کرے (بقول شخصے پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند)[1]
يَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ - اپنی زبان سے کھائیں گے (جھوٹی خوشامد، شاعرانہ تعریف اور ہجو یا مسخرہ پن کر کے) جیسے گائے زبان سے کھاتی ہے (اور سب جانور دانت سے کھاتے ہیں)۔
اَكَلَتِ النَّارُ مَا فِيْهِ - اس میں جو کچھ تھا وہ آگ کھا گئی (یعنی جلا ڈالا)۔
اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ - آدمی کو چند لقمہ کافی ہیں جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں یعنی اٹھ بیٹھ سکے۔
فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ - کیونکہ حسد آدمیوں کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔
اِذَآ اُكِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ - روزہ دار کے سامنے جب لوگ کھانا کھائیں (اور وہ روزے کی وجہ سے نہ کھا سکے) تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔
رَجُلٌ اَكُوْلٌ - بہت کھانے والا آدمی، پیٹو۔
اِكْلِيْلٌ - سرپیچ، عمامہ، پگڑی، جواہر سے مزین پٹکا، تاج، ناخن کے اردگرد کا گوشت، ہر وہ گول چیز جو کسی چیز کو گھیرے۔ (اس کو باب الکاف مع اللام میں بیان کرنا تھا)۔

---

[1] پیر پرندوں کی طرح پرواز نہیں کر سکتے مگر مرید انہیں پرواز کرواتے ہیں یعنی خوب بڑھا چڑھا کر اس کی تعریفات کرتے ہیں اور پیر صاحب سمجھتے ہیں کہ شاید مجھ میں یہ ساری خوبیاں موجود ہیں۔(م)

اَکَمَةٌ- ٹیلہ بٹہ' چھوٹی پہاڑی' اس کی جمع اَکَمٌ اور اَکُمٌ اور اُکُمٌ اور اَکُوْمٌ اور اِکَامٌ اور اٰکَامٌ اور اَکَمَاتٌ آئی ہے)-

اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاِکَامِ- یااللہ ٹیلوں پر پانی برسا-

اِذَا صَلّٰی اَحَدُ کُمْ فَلَا یَجْعَلُ یَدَیْهِ عَلٰی مَا کَمَتَیْهِ یا مَا کِمَتَیْهِ (بکسرۂ کاف) جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ سرین کے دونوں ابھرے ہوئے حصوں پر نہ رکھے-

اَحْمَرُ الْمَاکَمَةِ- لال سرین والا یعنی مابون (بندر) یہ گالی ہے جیسے یَابْنَ حَمْرَآءِ الْعِجَانِ- او لال سرین والی کے بیٹے-

اِکَآءٌ- (بہ معنی وِکَاءٌ) ڈانٹ سربند بن-

لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِیْ اِکَآءٍ- اسی مشک سے پانی پیو جس کے منہ پر سربند بن ہو-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ اللَّامِ

اَلَبٌ- جمع ہونا-

اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا عَلَیْنَا اِلْبًا وَاحِدًا- سب لوگ ہمارے مقابلہ میں ایک ہو گئے (یعنی سب مل کر ہم سے دشمنی کرنے لگے)-

اُلْبَةٌ- بھوک-

اَمَآ اِنَّهٗ لَا یُخْرِجُ مِنْهَا اَهْلَهَا اِلَّا الْاُلْبَةُ- بصرے سے وہاں کے لوگوں کو بھوک ہی نکالے گی (یعنی قحط کی وجہ سے نکل کر کھڑے ہوں گے)-

اِیْتُوْا بِصَاحِبَیْکُمُ اللَّذَیْنِ اَلَّبَا عَلَیَّ مَنْ اَلَّبَتُ عَلَیْهِ النَّاسَ- تم اپنے دونوں یاروں کو لے آؤ جو اس شخص (کی عداوت) پر اکٹھے ہوئے ہیں جس پر میں نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا ہے-

وَاعَجَبًا لِطَلْحَةَ اَلَّبَ النَّاسَ عَلٰی بْنِ عَفَّانَ حَتّٰی اِذَا قُتِلَ اَعْطَانِیْ صَفْقَتَهٗ- تعجب ہے طلحہ پر پہلے تو انھوں نے لوگوں کو حضرت عثمان پر ابھارا (کہ ان پر بلوہ کریں) جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرے ہاتھ پر انھوں نے بیعت کر لی (اب بیعت توڑ کر مجھ ہی سے لڑنے کے لئے تیار ہیں یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اَلْتٌ- کسی کا حق کم کرنا-

لَا تَغْمِدُوْا سُیُوْفَکُمْ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُوْلِتُوْا اَعْمَالَکُمْ- دشمنوں کو چھوڑ کر اپنی تلواروں کو نیام میں نہ کرو (یعنی جہاد مت چھوڑو) ایسا کرو گے تو جو نیک اعمال تم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کئے ہیں (مثلاً جہاد وغیرہ) ان کو ناقص کر دو گے (ان کا ثواب کم کر دو گے)-

اَتَاَلَّتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ- کیا تو امیر المومنین کا مرتبہ گھٹاتا ہے یا ان کو قسم دیتا ہے-

اَلْسٌ- دیوانگی' بیوقوفی-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَلْسِ- یااللہ دیوانگی (یا خیانت) سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں (کہ تو ہمیں ان سے بچا)-

اِلْیَاس- ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے-

اَلِفٌ- پہلا حرف تہجی-

وَلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّ لَامٌ حَرْفٌ وَّ مِیْمٌ حَرْفٌ- میں یہ نہیں کہتا کہ الٓم ایک حرف ہے بلکہ اس میں تین حرف الف' لام اور میم (تو اس میں تین حرفوں کا ثواب ملے گا)-

وَمَا عَسَیْتُمْ تَرْوُوْنَ مِنْ فَضْلِنَا اِلَّا اَلِفًا غَیْرَ مَعْطُوْفَةٍ- تم ہماری فضیلت بہت کم روایت کرتے ہو دس میں سے ایک-

اِلْفٌ- دوستی کرنا-

اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَهْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ- میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی ابھی (چند ہی روز پہلے) کافر تھے (اور اس طرح) ان کا دل ملاتا ہوں (تالیف قلوب کرتا ہوں)-

سَهْمٌ لِلْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ- ایک حصہ ان لوگوں کا ہے جن کا دل ملایا جاتا ہے تاکہ مال کی طمع سے اسلام کی طرف مائل ہوں-

وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَاَلَّفُهُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَآءِ- آنحضرت ﷺ مال اور

چیزیں دے کر ان کو ملاتے (تالیف قلوب کرتے)۔

وَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَلَهَا الْاِيْلَافَ لَهَاشِمٌ - قریش جانتے ہیں کہ پہلے پہل جس نے ان کے فائدے کے لئے عہد لیا وہ ہاشم بن عبد مناف تھے (ہاشم نے شام کے بادشاہ سے اور عبد شمس نے حبش کے بادشاہ سے اور مطلب نے یمن کے بادشاہ سے اور نوفل نے ایران کے بادشاہ سے عہد لیا تھا کہ قریش کے سوداگروں کو ان کے لوگ نہ ستائیں اور قریش کے تمام لوگ ان چاروں بھائیوں کے امن میں سوداگریاں کیا کرتے اور خوب فائدے کماتے)۔

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ - قرآن وہیں تک پڑھو جہاں تک تمہارا دل لگے (جب دل اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا موقوف کر)۔

اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ - مسلمان الفت کا مسکن ہے یا سراسر الفت ہے۔

فَرَجَعَ اِلٰى مَاْلَفِهَا - وہ اپنے مقام مالوف میں لوٹ آیا۔

عَلٰى تَالِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ - ابن مسعود کی تالیف پر (ان کی تالیف جمہور کے مخالف تھی' مفصل میں انھوں نے ساتوں حٰم داخل کئے تھے اور معوذتین کو مصحف سے نکال دیا تھا)۔

كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرَئِيْلُ - جیسے جبرئیل نے تالیف کی تھی (مراد آیتوں کی ترتیب ہے وہ با جماع علماء توقیفی ہے لیکن سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے اس لئے ان میں تقدیم اور تاخیر درست ہے)۔[1]

اَلْفٌ - ہزار۔

فَاِذَا هُوَ اَلْفُ شَهْرٍ - حساب کیا تو وہ (بنی امیہ کی حکومت) ہزار مہینے ہی رہی (یعنی تراسی برس چار مہینے کیونکہ معاویہ کی حکومت امام حسن کی بیعت کے بعد ۴۰ ہجری میں جمی اور ابو مسلم خراسانی کے ہاتھوں ۱۳۲ھ میں بنی امیہ کی دولت مٹی - یہ سب ۹۲ سال ہوتے ہیں ان میں سے آٹھ برس آٹھ مہینے عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت کے نکال ڈالو تو وہی تراسی برس چار مہینے رہتے ہیں)۔

اَلْقٌ - دیوانگی' باؤلاپن' جنون۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْاَلْقِ - اللہ کی پناہ دیوانگی سے (مگر لغت میں اَلْق بمعنی جنون کے نہیں آیا ہے) بعض نے کہا یہ اصل میں اَوْلَق تھا واو حذف کر دی گئی' اس کے معنی جنون کے ہیں' بعضوں نے کہا اَلَق کے معنی جھوٹ بولنا بہت باتیں بنانا' بعضوں نے کہا اصل میں وَلْق تھا یعنی جھوٹ۔

اِءْلِقْ دَوَاتَكَ - اپنی دوات درست کر۔

اَلُوْكَةٌ - یا مَاْلُكَةٌ - پیغام پہنچانا (اسی سے ملائکہ نکلے ہیں - یعنی فرشتے جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں)۔

اِلٌّ - عہد' پیان' قسم' قرابت' رشتہ داری' کینہ اور دشمنی' پکار کر رونا' چلانا' ناامید ہونا۔

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنَ اِلِّكُمْ وَ قُنُوْطِكُمْ - پروردگار نے تمہارے نالۂ وفریاد اور ناامیدی پر تعجب کیا (بعض نے اَلِّکُم بہ فتح ہمزہ پڑھا ہے از روئے لغت یہی مناسب ہے لیکن اکثر محدثین نے بکسرہ ہمزہ پڑھا ہے)

اِلٌّ - اللہ کا بھی نام ہے۔

اِنَّ هٰذَا لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ - یعنی یہ کلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے نہیں آیا بلکہ مسیلمہ نے بنایا ہے (ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کا کلام سن کر یہ جملہ کہا تھا) (بعض نے کہا اِلٌّ کے معنی یہاں عمدہ اصل کے ہیں)۔

فِيْ اِلِّ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ کی ربوبیت' الوہیت اور قدرت میں یا اس کے عہد اور پیان میں۔

وَ فِيُّ الْاِلِّ - اقرار کا پورا۔

يَخُوْنُ الْعَهْدَ وَ يَقْطَعُ الْاِلَّ - عہد میں دغا کرتا ہے اور رشتہ ناطہ کاٹتا ہے۔

---

[1] مترجم کا مطلب یہ ہے کہ سورتوں میں اختلاف ہوسکتا ہے کہ کون سی پہلے ہے اور کون سی بعد میں' لیکن سورتوں کی آیتوں کی ترتیب میں اختلاف نہیں ہوسکتا اور یہ کہ حدیث شریف میں جس ترتیب کا ذکر ہے وہ آیتوں ہی کی ترتیب ہے نہ کہ سورتوں کی واللہ اعلم۔(م)

فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَأُلَّتْ - حضرت عائشہ نے اس سے کہا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اور اس پر چلائیں-

اَلْاُلُ - ایک پہاڑ کا نام ہے جو میدان عرفات میں ہے (بعض نے اس کو اَلِلُ پڑھا ہے)

مَااسْمُ جَبَلِ عَرَفَةَ فَقَالَ اَلْاَلُ - عرفات کے پہاڑ کا نام کیا ہے فرمایا اَلاَلُ -

اَلَنْجُوْجُ - (اس کو باب اللام مع الجیم میں ذکر کرنا تھا-) عود لوبان-

مَجَامِرُ هُمُ الْاَلَنْجُوْجُ - ان کی انگیٹھیا لوبان کی ہوں گی اسے اُنْجُوْج بھی کہتے ہیں اور يَلَنْجُوْج اور اَلَنْجَج يَلَنْجَجْ بھی اس معنی میں ہیں-

اَلَهٌ - حیران ہونا-

اِلَهَةٌ ' اُلُوْهَةٌ ' اُلُوْهِيَةٌ اور اُلْهَانِيَةٌ - پوجنا' پرستش کرنا' پوجا جانا' معبود ہونا' بندگی کرنا-

اِذَ وَقَعَ فِيْ اُلْهَانِيَّةِ الرَّبِّ لَمْ يَجِدْ اَحَدً ايَّاْخُذُ بِقَلْبِهٖ - جب بندہ اللہ کی عظمت میں غرق ہو جاتا ہے تو پھر (ما سوائے اللہ) کسی شخص سے اس کی تسلی نہیں ہوتی -

مترجم :- حضرات صوفیہ کے نزدیک یہ مقام قلب ہے اس میں طالب کو بڑا جوش وخروش ہوتا ہے' چیخیں مارتا ہے' نعرے لگاتا ہے' کبھی اَنَا الحق[1] بھی کہہ بیٹھتا ہے' اگر اس مقام سے اوپر چڑھ جانے والا اس کو کوئی نہ ملا تو اسی مقام میں رہ کر دنیا سے گذر جاتا ہے جیسے حسین بن منصور حلاج کا حال ہوا- حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن منصور کا ہاتھ پکڑ نے والا کوئی اس کو نہ ملا جو اس مقام سے اس کو نکال کو اوپر چڑھاتا تب اس کا جوش وخروش بالکل جاتا رہتا اور ہوش میں آ کر پابندی شرع شریف' سکوت اور اطمینان حاصل کرتا-

تَاَلُّهٌ - پوجنا بندگی کرنا-

اَللّٰهُمَّ (اصل میں یااللہ تھا یااللہ اُمَّنَا) یعنی اے اللہ ہم پر متوجہ ہو-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَّقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ يا حَتّٰى يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ يا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - دیکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں کوئی اللہ اللہ یا لا الہ الا اللہ[2] کہنے والا باقی رہے گا-

مترجم :- کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ اللہ کہنا بھی ذکر الٰہی میں داخل ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے اس کو اس حدیث سے غفلت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ ابھی قیامت آنے میں ایک مدت دراز باقی ہے جس کا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کیونکہ ابھی کروڑوں اللہ کو یاد کرنے والے موجود ہیں اور ایک مدت دراز تک ہیں گے-

سُئِلَ عَنْ مَّعْنَى اللّٰهِ فَقَالَ اِسْتَوْلٰى عَلٰى مَا دَقَّ وَجَلَّ - اللہ کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز پر قادر اور غالب-

يَا هِشَامُ اَللّٰهُ مُشْتَقٌّ مِنْ اِلٰهٍ وَالْاِلٰهُ يَقْتَضِيْ مَاْلُوْهًا كَانَ اِلٰهًا اِذْلَا مَاْلُوْهُ - اے ہشام! اللہ الٰہ سے نکلا ہے اور الٰہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ پوجا جائے اور وہ تو پوجے جانے سے پیشتر بھی الٰہ تھا (یعنی جب کوئی اس کا پوجنے والا نہ تھا اس وقت بھی وہ الٰہ تھا تو اللہ اسم ذات ہے اور الٰہ اسم صفت تو مخلوقات کے وجود سے پہلے وہ اللہ تھا پھر جب مخلوق کو پیدا کیا تو الٰہ بھی ہوا)-

يَاْلَهُوْنَ اِلَيْهِ - لوگ اس کی طرف شوق سے چلے جاتے ہیں (جیسے کبوتر شوق سے اپنی کابک کی طرف آتا ہے مطلب یہ ہے کہ اَللّٰهُ وَلَهٗ يَلِهُ سے مشتق ہے یعنی دل بے اختیار اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اس کی محبت میں دیوانے ہو جاتے ہیں' عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست' بہ کار عاشق جز تماشائی جمال یار نیست)[3]

[1] میں خدا ہوں-(م)

[2] اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں-(م)

[3] عاشقوں کو روز محشر قیامت سے کچھ سروکار نہ ہوگا' عاشق کو تو صرف دوست کا جمال دیکھنے کا ہی مشغلہ ہوگا-

اَللّٰہِ اِنَّ اَبَا الْحَسَنِ اَمَرَکَ بِھٰذَا - سچ کہو تم اللہ کی قسم کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم کو اس بات کا حکم دیا -

اَللّٰہِ قَالَ اَللّٰہِ - قسم اللہ کی فرمایا قسم اللہ کی -

اَللّٰہُ اَرْسَلَکَ - کیا (درحقیت) اللہ نے آپ کو بھیجا ہے فرمایا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ - ہاں اے خدایا (یہاں اللہ کا نام آپ نے برکت کے لئے لیا -)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ - تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے (جیسے حضرت عثمانؓ نے باغیوں سے کہا تھا) -

لَا ھُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا - خدایا ان کافروں نے ہم پر ظلم کیا ہے -(لَا ھُمَّ مخفف ہے اَللّٰھُمَّ کا ایک روایت میں اَللّٰھُمَّ بھی ہے مگر اس میں وزن ٹوٹ جاتا ہے) -

اَللّٰہُ سَمَّانِیْ - کیا اللہ تعالےٰ نے میرا نام لیا (یہ ابی ابن کعب کا قول ہے جو تعجب سے انھوں نے اپنے تئیں حقیر سمجھ کر کہا) -

اَللّٰہَ مَا اَجْلَسَکُمْ - تم کو خدا کی قسم تم کس غرض سے بیٹھے -

اَللّٰہَ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ - خدا کی قسم ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے -

اَلْوٌ - یا اَلُوٌّ یا اُلِیٌّ - قصور کرنا، تکبر کرنا -

تَاَلِّیْ، اِئْتِلَاءٌ اور اِیْلَاءٌ - یعنی قسم کھانا -

اَلِیَّہ - قسم -

مَنْ یَّتَاَلَّ عَلَی اللّٰہِ یُکَذِّبْہُ - جو شخص اللہ پر قسم کھائے گا (خواہ مخواہ قطعی حکم کرے گا کہ اللہ ضرور ایسا کرے گا کہ فلاں شخص بہشت میں جائے گا فلاں دوزخ میں) تو اللہ اس کو جھوٹا کرے گا -

اٰلٰی اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ - مدینہ والوں نے قسم کھائی -

وَیْلٌ لِّلْمُتَاَلِّیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ - جو لوگ میری امت کے قسمیں کھایا کرتے ہیں (قطعی احکام لگاتے ہیں کہ یہ کام ہوگا یا فلاں دوزخی ہے فلاں بہشتی ہے) ان کی خرابی ہوگی -

فَمَنِ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰہِ - اللہ پر قسم کھانے والا (حکم لگانے والا) کون ہے؟

اٰلٰی مِنْ نِّسَآئِہٖ شَھْرًا - آنحضرتؐ نے اپنی عورتوں سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (یعنی یہ کہ ایک مہینہ تک ان سے صحبت نہ کریں گے) -

لَیْسَ فِی الْاِصْلَاحِ اِیْلَاءٌ - صلح اور محبت میں جو قسم کھائی جائے وہ ایلاء نہیں ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنی ایلاء شرعی جب ہوگا جب غصہ میں عورت کو نقصان پہنچانے کے لئے قسم کھائی جائے) -

فَاِنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ اَلِیَّۃً - مجھ کو خدا کی قسم ہے -

لَا دَرَیْتَ وَلَا ائْتَلَیْتَ - تو تو خود سمجھا نہ سمجھ سکا - ایک روایت میں یوں ہے وَلَا تَلَیْتَ یعنی نہ خود سمجھا نہ سمجھنے والے کی تقلید کی - (جیسے پیغمبر یا مجتہد کی بلکہ تقلید بھی کی تو جاہل گمراہ باپ دادوں کی) لیکن پہلی روایت صحیح ہے (یہ منکر نکیر کی بات چیت ہے) -

مَنْ صَامَ الدھر لَا صَامَ وَلَا اَلّٰی - جس نے سدا روزے رکھے اس نے نہ روزہ رکھا نہ روزہ رکھ سکا یا نہ روزہ رکھا نہ روزے میں کوتاہی کی (ایک روایت میں وَلَا اٰلَ ہے بروزن قال یعنی نہ روزے سے پھرا - ایک روایت میں وَلَا اَلٰی ہے بہ تخفیف لام معنی وہی جو اَلّٰی کے ہیں) -

وَ بِطَانَۃٌ لَّا تَاْلُوْہُ خَبَالًا - اور ایک راز دار ساتھی جو اس کی خرابی میں کمی نہیں کرتا -

فَمَا اَلَوْتُکِ وَنَفْسِیْ - میں نے نہ تیرے بارے میں کوئی کوتاہی کی نہ اپنے بارے میں (یہ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا - یعنی تیرے لئے عمدہ خاوند تجویز کیا روتی کیوں ہے؟) -

وَلَمْ اٰلُ - میں نے کوتاہی نہیں کی -

وَمَا اٰلُوْ - میں کوتاہی نہیں کروں گا -

وَمُجَامِرُھُمُ الْاَلُوَّۃُ - ان کی رہونیاں عود (لوبان) کی ہوں گی -

کَانَ یَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّۃِ غَیْرَ مُطَرَّاۃٍ - آپ عود کا دھواں (دھونی) لیتے جو دوسری خوشبو کے ساتھ نہ ملا ہوتا یعنی خالص عود کا) -

وَلَا حَمَلَتْنِیْ الْبَغَایَا فِیْ غُبَرَاتِ الْمَالِیْ - اور نہ مجھ کو چھنالوں (فاحشہ عورتوں) نے حیض کے چیتھڑوں میں اٹھایا (مَآلِیْ جمع ہے مِئْلَاۃ کی' حیض کی پٹی یا وہ پٹی جو نوحہ کے وقت عورتیں اپنی کمر پر باندھ لیتی ہیں)-

اَلْیٌ - یا اِلْیٌ یا اَلْیٌ یا اِلَیٌ - نعمت (اس کی جمع آلَآءٌ ہے)-

تَفَکَّرُوْا فِیْ الآءِ اللّٰہِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِی اللّٰہِ - اللہ کی نعمتوں میں غور کرو اور اس کی ذات (حقیقت اور ماہیت میں غور نہ کرو (کیونکہ اس کی ذات تک کسی کے فہم کی رسائی نہیں ہو سکتی - اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم - وز ہر چہ گفتہ اند شنیدہ ایم خواندہ ایم[1])

اَلْیَۃُ - انگوٹھے کی جڑ-

وَمَسَحَھَا بِاَلْیَۃِ اِبْھَامِہٖ - اپنے انگوٹھے کی جڑ اس پر پھیری-

اَلسُّجُوْدُ عَلٰی اَلْیَتَیِ الْکَفِّ - ہتھیلی کے دونوں الیوں (یعنی انگوٹھے اور چھنگلیا کی جڑوں پر سجدہ کرنا (ان کو زمین سے لگانا) یہ تغلیب ہے کیونکہ چھنگل کی جڑ کو ضَرَّۃٌ کہتے ہیں جیسے عمرین اور قمرین اور شَمْسَیْن وغیرہ-

کَانُوْا یَجْتَبُّوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ اَحْیَآءً - وہ زندہ بکریوں کے ٹکڑے (چکی) کاٹ لیتے (معاذ اللہ جانوروں پر کیسا ظلم کرتے)-

حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَۃِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے چوتڑ ذی الخلصہ پر نہ ہلیں گے[2] (یعنی اسلام سے پھر کر پھر بت پرستی اختیار کریں گے - ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا اس کو پھر بنا لیں گی اس کا طواف کریں گی اس کے گرد چوتڑ پھڑکائیں' مٹکائیں گی - (جیسا کہ جاہلیت میں کیا کرتی تھیں)-

اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ قبر کا طواف کرنا ناجائز اور حرام ہے اور جس نے اس کو جائز رکھا ہے اس کا قول غلط ہے)-

لَا یُقَامُ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِہٖ حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ اِلْیَۃِ نَفْسِہٖ - کوئی آدمی اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا ہوا اٹھایا نہ جائے گا جب تک اپنے آپ وہاں سے نہ اٹھے-

کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْمُ لَہُ الرَّجُلُ مِنْ اَلْیَتِہٖ یا مِنْ لِیْتِہٖ فَمَا یَجْلِسُ فِیْ مَجْلِسِہٖ - عبداللہ بن عمرؓ کے لئے کوئی شخص اپنے آپ اپنی جگہ سے اٹھتا (اور وہ یہ چاہتا کہ عبداللہ وہاں بیٹھ جائیں) لیکن وہ اس جگہ نہ بیٹھتے-

وَلَیْسَ ثَمَّہٗ طَرْدٌ وَّلَآ اِلَیْکَ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سواری میں) نہ کسی کو ہکانا ہوتا تھا نہ یہ کہنا ہوتا تھا کہ ہٹو بچو سرکو-

اِنِّیْ قَائِلٌ لَّکَ قَوْلًا وَّ ھُوَ اِلَیْکَ - میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں لیکن وہ بھید ہے دل میں رکھیو-

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ - یا اللہ میں تجھ سے اپنا شکوہ بیان کرتا ہوں یا مجھ کو اپنے پاس بلا لے (یہ امام حسن بصری نے کچھ لوگوں کو برا کام کرتے دیکھا تو کہا)-

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ - یعنی اب مجھ کو اپنے پاس بلا لے-

وَ الشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ - برائی تیرے پاس نہیں پھٹکتی یا برائی سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی-

اِنَّ الْاُلٰی بَغَوا عَلَیْنَا - ان لوگوں نے ہم سے سرکشی کی-

وَلَیْسَ قِیْلَ اِلَیْکَ - الیک نہیں کہا گیا یعنی یہ کہ ہٹو بچو-

اَنَا مِنْکَ وَ اِلَیْکَ - میری پیدائش بھی تجھی سے[3] ہے

---

[1] (اے خدا!) تو وہم وگمان اور قیاس وخیال سے بلند وبالا ہے - تو ہر اس چیز سے بھی عالی ہے جو تیری شان میں کہی گئی یا ہم نے سنی یا پڑھی - (م)

[2] اس سے یہ مراد ہے کہ اب اسلام کے بعد جاہلیت کا زمانہ پھر اہل اسلام میں عود کر آئے گا اور وہ بالکل ویسے ہی افعال کریں گے جو جاہلیت کے زمانہ کے ہوتے ہیں اور اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ سب باتیں قیامت سے پہلے پہلے واقع ہوں گی - آج ذرا اہل اسلام اپنے گریبان میں منہ ڈالیں اور دیکھیں کہ وہ اس وقت کس دور میں ہیں آیا اب بھی کوئی کسر باقی ہے - (م)

[3] یعنی تیرے حکم سے ہے - (م)

اور میری انتہا بھی تیری ہی طرف ہے- یا یہ کہ میری التجائیں اور تمنائیں تیری طرف ہیں-

اِلَیْکَ عَنِّیْ- میرے پاس سے سرک جا (اور یہ حضرت علیؓ نے دنیا سے فرمایا)-

اِلَّا- حرف استثناء ہے بمعنی مگر- بجز- سوائے-

کُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِهٖ اِلَّا مَالَا اِلَّا مَالَا- ہر عمارت (قیامت کے دن) اس کے بنانے والے پر وبال ہو گی مگر جو ضروری ہے مگر جو ضروری ہے (وہ نہیں) یعنی بہ قدر حاجت سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے-

اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ- مگر فلاں لوگوں پر نوحہ ہو سکتا ہے (یہ خاص ام عطیہ کو آپؐ نے اجازت دی تھی اس سے مطلق نوحہ کی اباحت نہیں نکلتی جیسے مالکیہ نے گمان کیا ہے- شیعہ امامیہ کے نزدیک بھی نوحہ جائز ہے)-

اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- میرے اس اعتقاد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے اس کو سنا ہے-

اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا- صرف اس سے عہد لیا (مگر ہمارے زمانہ کے بعض بدنظر درویش (پیر) عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں ان کو اپنے سے بے پردہ کراتے ہیں- اللہ ان کو ہدایت دے)-

اِلَّا الدَّیْنَ- (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں) مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا (اور اسی طرح کے تمام حقوق الناس)-

لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْهُ- تم کو بھاگنے کی نیت کے سوا اور کوئی ضرورت نہ نکالے (یعنی ضرورت اور حاجت کے لئے وبائی یا طاعونی مقام سے نکل جانا درست ہے لیکن بھاگنے کی نیت سے نکلنا حرام ہے یا مکروہ تحریمی ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں- بعض نے کہا اِلَّا کا حذف ٹھیک ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے)-

اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ- مگر جب کہ جس کو تہمت لگائی وہ ویسا ہی ہو جیسا اس نے کہا (یعنی اس صورت میں قذف کی حد اس کو قیامت میں نہ پڑے گی)-

اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا- مگر جب جانوروں کا مالک خوشی سے دینا چاہے-

لَا کَفَّارَةَ لَهٗ اِلَّا ذٰلِکَ- جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس کو پڑھ لے بس یہی اس کا کفارہ ہے (اس سے زیادہ کوئی اور تاوان اس کو نہ دینا ہوگا)-

لَآ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ- اور کوئی نماز یا روزہ تجھ پر لازم نہیں البتہ اگر نفل نماز یا روزہ شروع کر دے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے- (بعض نے کہا مطلب یہ ہے اس سے زیادہ جو ہے وہ نفل ہے یعنی مستحب ہے فرض نہیں ہے)-[1]

مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِیْ- تم کو تو اور کچھ غرض نہیں بس مجھ سے اختلاف کرنا منظور ہے-

مَا رَاَیْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر مزدلفہ اور عرفات میں وہاں ظہر عصر اور عشاء میں جمع کیا-

مترجم:- صاحب مجمع نے کہا اس میں حنفیہ کی حجت ہے میں کہتا ہوں کوئی حجت نہیں کیونکہ راوی نے اپنا نہ دیکھنا بیان کیا ہے اور نہ دیکھنے سے نفی جمع لازم نہیں آتی جب کہ دوسری صحیح روایتوں سے اور مقاموں میں بھی جمع آپ سے ثابت ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ بہ عذر بیماری یا سفر جمع درست ہے جیسے کہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مستحاضہ کو جمع کی اجازت دی اور سفر میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں آنحضرتؐ نے کئے- مجھ کو بواسیر اور ریاح کی شکایت ہے میں ہمیشہ ظہر اور عصر اور مغرب عشاء کو جمع کیا کرتا ہوں- بعض اہل حدیث نے بلا عذر بھی جمع درست رکھا ہے بشرطیکہ اہل شیعہ کی طرح اس کی

---

[1] یہی معنی درست ہے-(م)

عادت نہ بنالے۔

وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ۔ اور دسویں بات میں بھول گیا میرے خیال میں وہ دسویں بات اور کچھ نہیں تو کلی کرنا ہی ہوگی۔

اَلطَّوَافُ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنْتُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ۔ طواف نماز کی طرح ہے صرف فرق یہ ہے کہ طواف میں باتیں کرتے ہو اور نماز میں باتیں کرنا درست نہیں (جب طواف نماز کی طرح عبادت ہوا تو قبر کا طواف شرک ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کرے اور اگر بطور تحیت ہو تو حرام ہوگا)۔

اِلَّا۔ کبھی اِنْ لَا کا مخفف آتا ہے۔ اگر نہیں۔

وَ اِلَّا كَانَتْ نَافِلَةً۔ یعنی اگر تو لوگوں کو اس حال میں پائے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہوں اور ان کے ساتھ دوبارہ شریک ہو جائے تو تجھ کو نفل کا ثواب ملے گا۔

اَلْيُوْن۔ ایک شہر جو مصر میں تھا مسلمانوں نے اس کو فتح کر کے فسطاط نام رکھا ہے۔ (اور البون بائے موحدہ سے یمن میں ایک شہر ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْمِيْمِ

اَمْ۔ مخفف ہے اَمَا کا یا۔

اَمْ وَاللّٰهِ لَا سْتَغْفِرَنَّ۔[1] (اس میں اَمْ یا کے معنوں میں آتا ہے)۔

اَيَقْتُلُهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ۔ یعنی اس کو مار ڈالے یا صبر کرے کیا کرے۔

اَمْتٌ۔ ٹیلہ، بلندی، شک، عیب، کجی، سختی۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا اَمْتَ فِيْهَا۔ اللہ نے شراب کو حرام کیا اس میں کچھ شک نہیں یا شراب کی حرمت سخت ہے اس میں نرمی نہیں ہو سکتی یا شراب میں فی ذاتہ کوئی عیب نہیں بلکہ نشہ کی وجہ سے حرام ہوئی ہے۔

مترجم:۔ یعنی شراب فی ذاتہ کوئی ناپاک گندی غلیظ چیز نہیں ہے وہ تو انگور یا کھجور یا دوسری پاکیزہ میووں اور اناجوں وغیرہ کا شیرہ یا عرق ہوتا ہے بلکہ اس کی حرمت نشہ کی وجہ سے ہے تو جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہے اس حدیث میں خود شارع علیہ السلام نے حرمت خمر کی علت بیان کر دی اور دوسری صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کل مسکر خمر تو حنفیہ کا مذہب رد ہو گیا کہ شراب انگور سے خاص[2] ہے یا شراب فی ذاتہ نجس اور ناپاک ہے ناپاکی کی کوئی وجہ نہیں تو جو روٹی شراب ملا کر پکائی جائے اس کا کھانا درست ہوگا۔ اسی طرح جن ادویہ میں شراب کی روح یعنی الکحل شریک ہوتی ہے ان کا بھی استعمال درست ہوگا کیونکہ دوسری دواؤں میں ملنے سے وہ شراب نہ رہی اور نہ اس میں نشہ رہا تو حرمت کی علت جاتی رہی اسی طرح ان انگریزی عطروں (سینٹ لونڈر) کا بھی استعمال درست ہوگا اور وہ پاک سمجھے جائیں گے جن میں اسپرٹ شریک ہوتی ہے۔ ہمارے علمائے اہل حدیث میں سے مفتی مصر شیخ محمد عبدہ، نور اللہ مرقدہ، نے صراحۃً ایسا ہی فتویٰ دیا ہے۔

اَمَجْ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْكَدِيْدِ مَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَ اَمَجٍ۔ جب آپ کدید میں پہنچے جو عسفان اور امج کے درمیان ہے۔

اِصْطَادَ النِّسَآءُ قُمْرِيَّةً مِّنْ قَمَارِىْ اَمَجٍ۔ عورتوں نے امج کی ایک قمری کا شکار کیا۔

---

[1] اللہ کی قسم میں ضرور استغفار کروں گا۔ (م)

[2] حنیفہ کا یہ مذہب ہے کہ شراب وہ (حرام) ہے جو انگور سے بنی ہو آگ پر پکی ہو اور اس میں نشہ ہو حالانکہ جب شراب حرام ہوئی تھی تو مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود بھی نہیں تھا اور دوسرے جب احادیث صحیحہ اور قرآنی آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ان باریکیوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ دوسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ شراب کا استعمال اندرونی یا بیرونی دوا کے طور پر بھی حرام ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں اور وہ دلیل یہ دیتے کہ وہ نجس کلی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں دیکھیے اونٹ کا پیشاب نجس ہے لیکن حضور نے وہ چند بیماریوں کو لگوانا تو کیا بلکہ پلوایا تھا اور دیکھیے! زہر حرام ہے لیکن اس کا جسم پر لگانا حرام نہیں۔ (م)

اَمَدٌ - حد، غایت، انتہا-

مَا اَمَدُکَ - تیری عمر کیا ہے (یہ حجاج ظالم نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا)-

اَمِرَ - یا اَمُرَۃٌ بہت ہونا، بلند ہونا، شاندار ہو جانا-

خَیْرُ الْمَالِ مُهْرَةٌ مَّامُوْرَةٌ اَوْسِكَّةٌ مَّابُوْرَةٌ - بہتر جائداد اور مال مادہ گھوڑی ہے جو بہت جننے والی یا پیوندی کھجور کی قطار-

اَمَرَ هُمُ اللّٰهُ فَاَمِرُوْا - یعنی اللہ نے ان کے نسل اور جانوروں میں برکت دی وہ بہت ہو گئے (یہ عرب (گنوار) لوگ کہتے ہیں) لغت والوں نے کہا ہے کہ فصیح یوں ہے اٰمَرَهُمُ اللّٰهُ فَاَمِرُوْا - پہلی صورت میں یوں کہیں گے اَمَرَهَا فَهِيَ مَاْمُوْرَةٌ اور دوسری صورت میں اٰمَرَهَا فَهِيَ مُؤْمَرَةٌ-

ذِیْ اَمَرَ - ایک مقام کا نام جو غطفان کے ملک میں ہے-

لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ بْنِ اَبِیْ کَبْشَةَ - ابو کبشہ کے بیٹے کا مرتبہ بہت بڑھ گیا (یعنی روم کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے ابو کبشہ آنحضرتؐ کے رضاعی باپ تھے (یہ جملہ ابو سفیان نے حضورؐ کی نسبت کہا تھا)-

تُشْرِکُوْنَا فِی الْاَمْرِ - ہم کو نفع میں شریک کر لو-

مَالِیْ اَرٰی اَمْرَکَ یَاْمَرُ - میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا کام بڑھتا جاتا ہے (روز افزوں ترقی ہو رہی ہے)-

فَقَالَ وَاللّٰهِ لَيَاْمَرَنَّ عَلٰی مَاتَرٰی - آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو تو دیکھ رہا ہے اس سے بھی بڑھ جائے گا-

قَدْ اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ - فلانے کی اولاد بہت بڑھ گئی-

اَمِیْرِیْ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ جِبْرَئِيْلُ - میرے مشیر فرشتوں میں جبرئیل ہیں-

یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ - میری امت میں بارہ امیر ہوں گے جو سب قریش میں سے ہوں گے-

مترجم:- مراد ان بارہ امیروں سے وہ امرا ہیں جو امام مہدی کے بعد امام حسن اور امام حسین کی اولاد میں سے حکومت کریں گے جیسے حضرت دانیال پیغمبر کی کتاب میں ہے اور جن لوگوں نے مصداق اس حدیث کا خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کو ٹھہرایا ہے انھوں نے غلطی کی ہے چونکہ بنی امیہ اکثر ظالم، غاصب اور جابر تھے اور عباسیہ کا عدد بارہ سے زیادہ تھا اہل سنت کے علماء ان میں تراش خراش کرتے ہیں اور خلفائے راشدین کے بعد کچھ لوگوں کو بنی امیہ میں سے لیتے ہیں کچھ عباسیہ میں سے جو ذرا اچھے اور عادل گزرے اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں یہ لکھا ہے کہ ان بارہ امیروں سے ائمہ اثنا عشر (بارہ امامؑ) مراد ہیں اور امارت سے دینی پیشوائی اور سرداری مراد ہے نہ کہ حکومت ظاہری واللہ اعلم-

اَمْرٌ - کام، اور حکم-

فِیْمَنْ یَّکُوْنُ الْاَمْرُ - کون خلیفہ ہوگا-

هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ - یہ امر یعنی خلافت قریش میں رہے گی (غیر قریشی خلیفہ اور امیر المومنین نہیں ہو سکتا - اور حنفیہ نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے-)

اِذَا هَلَکَ اَمِیْرٌ تَاَمَّرْتُمْ - جب کوئی امیر مر جاتا ہے تو تم دوسرا امیر مقرر کرنے کے لئے مشورہ کرتے ہو-

فَلْنَسْاَلْهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ - ہم آپ سے اس امر میں دریافت کر لیں (یعنی یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا)-

فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهٗ - جس حج میں ان کو امیر بنایا تھا-

اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ - جب حکومت نالائق کو دی جائے-

مَآ اَحَدٌ اَحَقَّ بِهٰذَا الْاَمْرِ - اس خلافت کا زیادہ حق دار ان لوگوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے (چھ آدمیوں کا نام حضرت عمرؓ نے لیا-)

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّةً - یہ دین و دنیا کے اصلاح کا کام پہلے نبوت سے شروع ہوا تھا (یعنی آنحضرت کی ذات با برکات سے)-

اِمْرَةُ اَبِیْ بَکْرٍ - ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور امارت-

وَ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمْرَةِ - بیشک اسامہ کا باپ

(زید) امارت اور سرداری کے لائق تھا[1]۔

لَعَلَّكَ سَآءَتْكَ اِمْرَةُ بْنِ عَمِّكَ - شاید تم کو تمہارے چچازاد بھائی کی سرداری ناگوار ہوئی۔

اَمَآ اِنَّ لَهٗ اِمْرَةً كَلَعْقِهِ الْكَلْبِ اِبْنَهٗ - دیکھو اس کو اتنی دیر سرداری ملے گی جتنی دیر میں کتا اپنے بچے (پلے کو) چاٹ لیتا ہے۔

وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ - اور عثمان کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے شروع میں۔

اِنْ تُاَمِّرُوْا اَبَابَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا - اگر تم ابوبکرؓ صدیق کو خلیفہ بناؤ تو ان کو ایمان دار امانت دار سردار پاؤ گے (مطلب یہ ہے کہ خلافت کا انتخاب تمہاری رائے پر ہے) اور حضرت علیؓ کے نسبت یہ بھی فرمایا۔

وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ - میں نہیں سمجھتا کہ تم علی کو خلیفہ بناؤ گے کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ صحابہ آپ کے متصل ہی ان کو خلیفہ نہیں بنائیں گے اور حضرت عثمانؓ کا ذکر یا تو راوی کے سہو سے رہ گیا یا خود آپ نے ان کا ذکر نہیں فرمایا۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَّاْسِ السَّبْعِيْنَ وَ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ - اللہ کی پناہ مانگو اس وقت سے جب (ہجرت سے یا وفات سے) سترواں[2] سال شروع ہو اور بچوں کی حکومت سے (مراد بنی امیہ کے چھوکرے ہیں جن کو آنحضرتؐ نے خواب میں اپنے منبر پر اچھلتے کودتے دیکھا اور آپ کو بہت ملال ہوا)۔

لَا غَادِرَ اَعْظَمَ مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ - اس شخص سے زیادہ کوئی دغاباز نہیں جو عام لوگوں کی مدد سے (بلا استحقاق حاکم بن بیٹھے (اور خاص لوگ علماء صلحاء اور اشراف کی رائے اور مشورے سے حاکم نہ ہوا ہو)۔

مَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ - جس نے (میرے متعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔

سَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ - علی کے لئے مسلمانوں کی سرداری تسلیم کرو۔

كَمَا سَمّٰى اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاهُ وَ هٰكَذَا اَنْزَلَ عَلَيْنَا - امام محمد باقر نے حضرت علی امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ نام رکھا ہے اور اسی طرح ہم پر اتارا ہے۔

مترجم کہتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشک امیر المؤمنین تھے ایک بار میں نے جناب امیر کہہ کر آپ کو مراد لیا تو ایک سنی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے شاید تم شیعہ ہو میں نے کہا دریں چہ شک۔ میں بیشک شیعہ علی ہوں اللہ ہم کو دنیا میں اسی گروہ میں رکھے اور آخرت میں بھی اسی گروہ میں ہمارا حشر کرے۔

لَا تَاْمِرَنَّ عَلٰى اِثْنَيْنِ - دو آمیوں کا بھی حاکم نہ بن (حکومت بڑے مؤاخذہ کی چیز ہے) (ایک روایت میں لَا تَاَمَّرَنَّ ہے)۔

مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يُبْعَثُ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ - جو شخص لوگوں کو اچھی باتیں سکھلاتا ہے (جیسے دین کا علم پڑھاتا ہے یا دین کی کتابیں تالیف اور شائع کرتا ہے۔[3]) وہ قیامت کے دن ایک امیر ہو کر اٹھے گا (حالانکہ اکیلا ہوگا ایسا معلوم ہوگا کہ بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہیں)۔

اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ - اللہ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ حکومت ہم کو بھی دو۔

اَمَّرَهٗ فِيْهَا - وہاں کا حاکم اس کو بنایا۔

لَاَمَّرْتُ بْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ - البتہ میں عبداللہ بن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے) حاکم بناتا۔

اِئْتَمَرَ رَاْيَهٗ - اپنی عقل سے مشورہ لیا۔

---

[1] اسامہ اور زید کو لوگ مجہول النسب اور غلام وغیرہ تصور کر کے امارت و سرداری کے قابل نہ سمجھتے تھے لیکن حضورؐ نے انہی کو اس کے لئے چنا۔ (م)

[2] یا خود اپنی عمر کا سترہواں سال یا ساٹھواں جب کہ تمام بیماریاں اور مصیبتیں ٹوٹ پڑتی ہیں۔ (م) ایک روایت میں من راس الستین ہے یعنی ساٹھویں سال سے ابوہریرہ اس سال سے پناہ مانگا کرتے تھے آخر اس سے پیشتر گذر گئے اسی سال میں امام حسین کی شہادت ہوئی۔ (م)

[3] اخلاق سکھاتا ہے برائی سے روکتا ہے نیک کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔ (م)

لَا یَاْتَمِرُ رُشْدًا- وہ نیک بات کی پیروی نہیں کرتا- (بلکہ جو دل میں آتا ہے کر بیٹھتا ہے)-

اٰمِرُوا النِّسَآءَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ- جن عورتوں کا نکاح کرو ان سے بھی مشورہ کو (ان کی رضامندی دریافت کر لو یہ بہتر ہے جبراً قہراً نکاح کر دینے سے اس کا انجام بد ہوتا ہے بعض نے کہا یہ حکم استحباباً ہے بعض نے کہا شوہر دیدہ عورتیں مراد ہیں)-

اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِیْ بَنَاتِهِنَّ- بیٹیوں کی شادی میں ان کی ماؤں سے بھی مشورہ لو-

فَاٰمَرَتْ نَفْسَهَا- اس نے اپنے جی سے صلاح لی-

مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ اَمْرًا- ہم عورتوں کا (جاہلیت کے زمانہ میں) کچھ شمار ہی نہیں کرتے تھے (کسی مقدمہ میں ان کی رائے ہی نہیں لیتے تھے)-

فِیْ اَمْرٍ اَتَاَمَّرُهٗ- ایک کام میں جس میں فکر کر رہا تھا-

اٰمَرْنَاهُ ہم نے آپ سے حکومت ملنے کی خواہش کی-

یَسْتَاْمِرُ هُمَا- ان سے مشورہ لیتا تھا-

ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدٌ مِّنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ- پھر وہ (سرداری کا جھنڈا خالد نے سنبھال لیا حالانکہ آنحضرتؐ نے ان کو سردار نہیں بنایا تھا (مگر جن جن کو آنحضرتؐ نے سردار بنایا تھا وہ سب یکے بعد دیگرے شہید ہوئے تب خالد نے جھنڈا لے لیا اور کافروں کو شکست دی یعنی غزوۂ موتہ میں)-

لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا- تو نے ایک بہت بڑا یا بہت برا کام کیا-

اِبْعَثُوْا بِالْهَدْیِ وَاجْعَلُوْا بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهٗ یَوْمَ اَمَارٍ- قربانی کا جانور مکہ میں بھیج دو اور اپنے اور اس کے درمیان ایک نشانی کا دن مقرر کر لو-

فَهَلْ لِلسَّفَرِ اَمَارَةٌ- سفر کی کیا کوئی نشانی ہے-

مَنْ یُّطِعْ اِمَّرَةً لَّا یَاْكُلُ ثَمَرَةً- جو شخص نادان عورت (یا نادان مرد) کا کہا مانے گا اس کو اچھا پھل نہیں ملے گا (بلکہ برا نتیجہ دیکھنا ہوگا اِمَّرَةٌ دنبی کو بھی کہتے ہیں- اگر نیک بودے سرانجام زن زنان رامزن نام بودے نہ زن[1])-

قَآئِمَةٌ عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ- اللہ کے سچے دین پر قائم رہے گا-

حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ- یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا- (قیامت یا وہ ہوا جس کے چلنے سے ایمان دار سب مر جائیں گے)-

وَ اَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ- اس وقت ہمارا چال چلن اگلے عربوں کی چال چلن کی طرح تھا- (پائخانہ کے لئے جنگل جاتے گھر میں بیت الخلاء نہ بناتے)-

فَاِنَّهٗ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ- تمہارے بعد ایک نیا حکم آیا (قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے کی اجازت ہوئی)-

اَذْكُرُ كُمْ بِالْاَمْرِ- میں تم کو (حکم احکام دے کر) یاد رکھوں گا-

اُمِرْ بِاَنْ یَّقْتَدِیَ بِهِمْ- آنحضرتؐ کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کرنے کا حکم ہوا-

مَا اَمْرُهُمَا- (یہ دونوں آیتیں قاتل مومن کے باب میں ایک سورۂ فرقان کی دوسری سورۂ نسا کی ایک دوسرے کے مخالف ہیں) ان میں جمع (تطابق) کیونکر ہو سکتا ہے-[2]

مَا بَقَاؤُنَا عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ- جب تک ہم اس اچھے کام یعنی اسلام پر قائم رہیں گے-

لَتَسَالَنَّ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ- ہم یہ پوچھیں گے کہ عالم کی خلقت کیونکر شروع ہوئی-

---

[1] جب عورتوں کے معاملات نیک ہوتے تو تب ان کا نام مزن (نہ مارو) ہوتا نہ کہ زن (یعنی مارو) (م)

[2] اس کی بحث کافی طویل ہے مختصر طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں آیتوں میں سے نہ کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ اسلام لانے سے پہلے اگر کوئی چاہے جتنے کفر، قتل، زنا، چوری کر چکا ہو تو اس کی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے تمام سابقہ اعمال سے تائب ہو اور پھر ایمان لائے اور اس کے بعد نیک اعمال کرنے شروع کر دے- اور اسلام کے بعد اگر اس فعل کا مرتکب ہوگا تو اس کی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس فعل سے تائب ہو کہ آئندہ نہ کرے گا پھر اس کی سزا یا حد قبول کرے تو خدا اس کے اس فعل کو بخش دے ورنہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہوگا- (م)

فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ - ہم کو ایک خلاصہ قطعی بات بتلا دیجئے -

رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ - دین کی چوٹی اسلام ہے -

وَ كَذَا مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ - اسی طرح جو شخص یہ دین قبول کرے -

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا - جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے - (صاحب مجمع نے کہا مراد وہ کام ہے جس کی کتاب وسنت سے کوئی سند واضح یا پوشیدہ نہ ہو) -

قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ - اس سے پہلے کہ ہم آپ سے پوچھ لیتے اس آفت سے کیونکر چھٹکارا ہوگا (آخرت کے عذاب سے کیونکر محفوظ رہیں گے) -

يَقُوْلُ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ - اللہ نے جو حکم زیادہ کہے (یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) -[1]

نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ - اللہ نے جیسا حکم دیا ویسا ہی ہم کہتے ہیں (اس کا شکر ادا کرتے ہیں)

اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَآءِ - تیرا حکم آسمان اور زمین میں دونوں جگہ چلتا ہے جیسی تیری مہربانی آسمان والوں پر ہے -

اِنَّ الْاَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الارضِ كَقَطْرِ الْمَطَرِ - اللہ تعالیٰ کے احکام آسمان سے زمین پر اس طرح اترتے ہیں جیسے بارش کے قطرے -

اَمْرُنَا صَعْبٌ مُّسْتَصْعِبٌ - ہماری امامت کا مقدمہ بہت سخت ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) -

اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ لَيَحْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ - اس امر کا متولی (یعنی امامت کا) ہر سال موسم میں حاضر ہوگا -

لَيْسَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ اِلَّا مَاقَضَيْتَ - ہم کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا مگر جو تو نے تقدیر میں لکھ دیا ہے -

ذَكَرْتُ الَّذِيْ مِنْ اَمْرِنَا - ہم نے اپنا حال یاد کیا -

رَجُلٌ عَرَفَ هٰذَا الْاَمْرَ - جس شخص نے اس بات کو پہچانا (کہ تم لوگ آنحضرتؐ کے وصی ہو) -

يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَ يَؤُمُّنَا بِالصّٰٓفّٰتِ - آنحضرتؐ ہم کو ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے اور آپ امام ہو کر سورۃ والصافات پڑھتے تھے -

كَانَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا - آنحضرتؐ تو اللہ کے بندے تھے حکم کے تابع -

رَاَيْتَ اَمْرًا لَّابُدَّ لَكَ - تو ایسا کام دیکھے گا جو تجھ کو ضرور کرنا پڑے گا (نفس کی خواہش سے اس میں مبتلا ہو جائے گا) یا لوگوں کو گناہ کرتے دیکھے گا اور بجز خموشی کے چارہ نہ ہوگا اس لئے ہر حال میں گوشہ نشینی اور تنہائی تیرے لئے بہتر ہے -

فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ - مومن کو ہر کام میں ثواب ملے گا یہاں تک کہ کھانا کھانے میں بھی (یا اپنی بیوی کو کھلانے میں بھی) -

وَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً - تم عمدہ مسلمان اس کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اسلام کو بہت ہی برا سمجھتا تھا (یعنی اپنے مذہب اور اعتقاد میں مضبوط تھا وہی اسلام کی حالت میں بھی مضبوط ہوگا اور جس شخص کو دین اور مذہب کی پرواہ نہ ہوگی وہ نہ کفر کی حالت میں اپنے اعتقاد پر راسخ اور ثابت قدم ہوگا نہ اسلام کی حالت میں) -

اَفْتَتِحُ اَمْرًا لَّآ اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ - میں ایسی بات کو کھولوں جس کا سب سے پہلا کھولنے والا بننا میں پسند نہیں کرتا (یعنی فتنے کا دروازہ کھولنا) -

فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِيْ نِدَآءِ الصُّبْحِ - حضرت عمرؓ نے مؤذن کو حکم دیا کہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ[2] صبح کی اذان میں کہا کرے (نہ کہ اذان کے باہر اس کے بعد جیسے مؤذن نے کیا تھا) -

اُمِرْنَا اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ - ہم کو مسجد سے نہ نکلنے کا

---

[1] ہم اسی (اللہ) کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر واپس جائیں گے - (م)

[2] نماز نیند سے بہتر ہے - (م)

حکم ہوا اور آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم مسجد میں ہو (اخیر تک)۔

فِیْ رَھْطٍ اَمَرَہٗ یُؤْذِنُ فِی النَّاسِ - ایک جماعت میں جس کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کو خبردار کردے۔

یَاْتِیْهِ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِیْ - اس کو میری حدیثوں میں سے کوئی حدیث پہنچے (یہ کہے میں تو بس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں مانتا) میں صرف قرآن پر چلوں گا۔

مترجم:- جیسے ہمارے زمانہ میں چکڑالوی مولوی نے یہ ڈھونگ نکالا ہے اور اپنے گروہ کا نام اھل القرآن رکھا ہے اس کو اتنی سمجھ نہیں کہ قرآن شریف مجمل ہے اس کی تفسیر اور تفصیل بغیر حدیث شریف کے ممکن نہیں ہے اور حدیث بھی اسی کا کلام ہے جس نے ہم کو اللہ کا کلام پہنچایا پھر اگر حدیث کا اعتبار نہ ہو تو قرآن شریف[1] پر بھی اعتماد نہ ہوگا اور قرآن میں خود حکم ہے کہ اے رسول جو حکم دین ہے اس کو تھام لو اس پر عمل کرو)۔

لَاَمَرْتُھُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ وَ بِالسِّوَاکِ - میں ان کو عشاء کی نماز میں دیر کرنے کا اور (ہر نماز کے لئے) مسواک کرنے کا حکم دیتا - اس حدیث سے یہ نکلا کہ امر مستحب ماموربہ نہیں ہے)۔

بِھٰذَا اُمِرْتُ یا اُمِرْتَ - پہلی صورت میں حضرت جبرئیلؑ نے یوں کہا مجھ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے یعنی تم کو یہ پہنچا دینے کا اور دوسری صورت میں معنی یہ ہے کہ تم کو پروردگار کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہے۔

اَمْسِ - گذشتہ کل کا دن یعنی دیروز۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَمَّا جَلَسْتُ اِلَیْهِ اَمْسِ - ابھی کل کی بات ہے جب میں امیر المومنین عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا (یہاں امس سے گذشتہ زمانہ مراد ہے اردو محاورہ بھی ایسا ہی ہے)۔

اِمَّعٌ یا اِمَّعَۃٌ - جو شخص بے سمجھے بوجھے کسی کی تقلید کرے (پیر من خس است اعتقاد من بس است)۔[1]

اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا وَّلَا تَکُنْ اِمَّعَۃً - قرآن اور حدیث کا عالم بن یا طالب علم، یہ نہیں کہ مقلد بن جائے انداد ہندہ دوسرے کی رائے پر عمل کرے (ابن اثیر نے کہا مقلد کی کوئی رائے ہی نہیں ہوتی وہ تو اپنے دین میں دوسرے کی رائے کا تابع ہوتا ہے ابن قیم نے کہا مقلد نہ عالم ہے نہ طالب علم نہ اِلَّا الَّذِیْ نہ اَلَّا الَّذِیْ خدا محفوظ رکھے)۔

لَا یَکُوْنَنَّ اَحَدُکُمْ اِمَّعَۃً قِیْلَ وَمَا الْاِمَّعَۃُ قَالَ اَلَّذِیْ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ النَّاسِ - کوئی تم میں سے امعہ نہ بنے لوگوں نے عرض کیا امعہ کیا ہے؟ فرمایا جو کہے میں لوگوں کے ساتھ ہوں (جو ہمارے خاندان والوں یا قوم والوں یا زمانے والوں یا ہمارے مولویوں، مشائخ اور پیروں کا طریق ہے بس اسی پر میں چلوں گا جیسے مشرک کہا کرتے تھے ہم تو اپنے باپ دادا کے طریق پر چلیں گے اس کو لاکھ دلیلیں بتاؤ لیکن وہ غور ہی نہیں کرتا، تقلید نہیں چھوڑتا - یہ بیوقوفوں کا شیوہ ہے اور سارا قرآن ایسی تقلید کی مذمت سے بھرا ہوا ہے)۔

مترجم:- کہتا ہے کہ حنفی اور شافعی تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے امعہ ہو گئے ہیں ان سے کوئی حدیث بیان کرو تو وہ ہرگز نہیں سنتے اور اپنے اماموں کا قول جو حدیث کے خلاف ہو نہیں چھوڑتے ان سے یہ امر کچھ باعث تعجب نہیں ہے کیونکہ انھوں نے تقلید کا برقعہ[2] اپنے منہ پر ڈال لیا ہے لیکن تعجب تو ان لوگوں پر ہوتا ہے جو تقلید چھوڑ دینے کا اور اہل حدیث ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں باوجود اس کے مولوی اسماعیل صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شوکانی وغیرہ کے ایسے سخت مقلد بن گئے ہیں کہ ان کے اقوال کے خلاف کسی کی نہیں سنتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اَمَلٌ - امید۔

وَ اَنْتَ صَحِیْحٌ تَاْمُلُ الْغِنٰی - تو بھلا چنگا ہو مال دار ہو جانے کی امید رکھتا ہو۔

فَاَبْشِرُوْا وَاُمَلُوْا یا وَاَمِّلُوْا مَا یَسُرُّکُمْ - خوش ہو

---

[1] کیونکہ آنحضرتؐ کے بتانے سے ہی ہم نے قرآن کو کتاب اللہ تسلیم کیا ہے پھر آپ کی احادیث ماننے میں شک وتردد چہ معنی دارد؟ (م)

[2] تقلید کا قلادہ (پٹہ) اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (م)

جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔

طُوْلُ الْاَمَلِ يُنْسِى الْاٰخِرَةَ۔ آرزو[1] کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے (ساری عمر دنیا کی ترقی اور بہبودی کی فکر میں گذر جاتی ہے)۔

اِنَّ اُسَامَةَ لَطَوِيْلُ الْاَمَلِ۔ اسامہ بن زید لمبی آرزوئے عمر والا ہے (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب اسامہ نے ایک لونڈی اور ہار ایک مہینے کے وعدے پر خریدی تھی)۔

هٰذَا اَمَلُهٗ۔ یہ لکیر جو باہر نکل گئی ہے اس کی آرزو ہے۔

اُمٌّ۔ گروہ۔ ماں۔ جڑ۔ اصل۔ رہنے کی جگہ۔ خادم۔

اِتَّقُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ۔ شراب سے بچے رہو وہ تو تمام خرابیوں کا مجموعہ ہے (شراب جہاں پی اور عقل جاتی رہی اب زنا، حرام کاری اور چوری، مار پیٹ جھگڑا اور فساد سب کرنے لگتا ہے۔

اَلْقَبْضُ اُمُّ الْاَمْرَاضِ۔ قبض یعنی پاخانہ معمول کے مطابق کھل کر نہ آنا تمام بیماریوں کا مجموعہ ہے (اسی سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں)۔

اِنَّهٗ اَتٰى اُمَّ مَنْزِلِهٖ۔ وہ اپنے گھر کی سنبھالنے والی کے پاس آیا (یعنی بیوی یا دوسری کسی عورت کے پاس جو اس کا گھر چلاتی تھی)۔

نِعْمَ فَتًى اِنْ نَجَامِنْ اُمِّ كَلْبَةَ۔ کیا ہی اچھا جوان ہے بشرطیکہ بخار سے بچ جائے۔

لَمْ تَضُرَّهٗ اُمُّ الصِّبْيَانِ۔ اس کو بدلی کی بیماری (جو سردی اور قبض سے بچوں کو ہو جاتی ہے اور بچہ بے ہوش بھی ہو جاتا ہے) ضرر نہ کرے گی۔

اِنْ اَطَاعُوْ هُمَا فَقَدْ رَشَدُوْا وَرَشَدَتْ اُمُّهُمْ۔ اگر یہ لوگ ابوبکر اور عمرؓ کا کہنا مانیں گے تب تو ہدایت پائیں گے اور ان کا گروہ بھی ہدایت پائے گا۔ یا تب تو وہ زندہ رہیں گے ان کی ماں بھی زندہ رہے گی۔ (رَشَدَتْ اُمُّهُمْ ضد ہے هَوَتْ اُمُّهُمْ کی یعنی ان کی ماں مری)۔

لَا اُمَّ لَکَ۔ گالی ہے یعنی تیری ماں کا پتہ نہیں (تو راستہ میں پڑا ہوا ملا۔ بعض نے کہا تعریف کے مقام پر کہا جاتا ہے)۔

اُمُّ الْكِتَابِ۔ جہاں سے کتاب شروع ہو جیسے سورۂ فاتحہ قرآن کے لئے یا کتاب کی جڑ و اصل ماخذ یا اعلیٰ مطالب اور اصول و مقاصد۔

اُمُّ الْقُرٰى۔ مکہ معظمہ یا تمام بستیوں کا صدر مقام۔

اُمُّ الشَّيْءِ۔ ہر چیز کا زبردست اور موٹا مقام یا اہم حصہ۔

اُمُّ الدِّمَاغِ۔ کھوپری یا دماغ کی جڑ، یا بھیجے کے اوپر کی جھلی یا تیسری گولی بھیجے کی تیسری پرت جس میں جان رہتی ہے (اس کو ذرا سا چھیڑ دو تو آدمی فوراً مر جاتا ہے)۔

اَمَرَتْکَ اُمُّکَ بِهٰذَا۔ کیا تیری ماں نے تجھے اس کے پہننے کا حکم دیا ہے۔

اُمَّهَاتِى يَحْتَثِنَنِى عَلٰى خِدْمَتِهٖ۔ (انسؓ نے کہا) میری مائیں (ماں نانی خالہ وغیرہ) آنحضرتؐ کی خدمت کرنے کے لئے مجھ کو ابھارتی تھیں۔

عُقُوْقُ الْاُمَّهَاتِ۔ ماؤں کی نافرمانی کرنا۔

اِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمَّةً وَّحْدَهٗ۔ وہ قیامت کے دن اکیلا ہوگا مگر جماعت کی طرح دکھلائی دے گا۔

لَوْلَآ اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ تُسَبِّحُ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا۔ اگر کتے ایک ایسی خلقت نہ ہوتے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے تو میں ان کو مار ڈالنے کا حکم دیتا۔

يَهُوْدُ بَنِىْ عَوْفٍ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ بنی عوف کے یہودی گویا مسلمانوں کے ایک گروہ ہیں (کیونکہ انہوں سے صلح اور محبت کر لی تھی)۔

اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔ ہم لوگ (عرب کے مسلمان) امی گروہ ہیں (تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے) نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا (یعنی نجوم اور ریاضی کے فنون و حساب وغیرہ)۔

مترجم:۔ کہتا ہے آنحضرتؐ کے ارشاد کا یہ اثر اب تک

[1] یعنی طول عمر کی آرزو۔ ۱۲ مص

مسلمانوں کی قوم میں باقی ہے ان کا دماغ ہندسہ حساب اور ریاضی کے شعبوں کے اتنا مناسب نہیں ہے جتنا ہندو اور پارسیوں کا ہے اکثر مدارس میں مسلمان ریاضی میں ہندوؤں سے کم تر رہتے ہیں- البتہ ادب اور شعر شاعری وغیرہ میں سبقت لے جاتے ہیں-

بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّيَّةٍ- میں امیّ قوم (یعنی عرب کی قوم کی طرف جہاں تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا بھیجا گیا ہوں)-

اِنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ- تم امیوں (ان پڑھوں) کے پیغمبر ہو (یہ ابن صیاد نے آنحضرتؐ سے کہا)-

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً- ابراہیم پیغمبر تن تنہا اپنے دین پر قائم تھے یا لوگوں کے پیشوا تھے یا نیکیوں اور بھلائیوں کے مجموعہ تھے یا اکیلے تھے مگر ایک جماعت کی طرح تھے-

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ- ایک مدت کے بعد اس نے یاد کیا (بعض نے اَمَةٍ پڑھا ہے یعنی بھولنے کے بعد یاد کیا)-

اِنَّ لِلّٰهِ اَلْفَ اُمَّةٍ مِنْهَا الْجَرَادُ- اللہ تعالیٰ نے ہزاروں طرح کی خلقتیں پیدا کی ہیں ٹڈی بھی ان میں سے ایک ہے (سب سے پہلے وہ دنیا سے اٹھ جائے گی)-

لَا يَزَالُوْنَ مِنْ اُمَّتِيْ قَآئِمَةً بِاَمْرِ اللّٰهِ- میری امت میں سے ایک گروہ برابر (قیامت تک) اللہ کے حکم پر قائم رہے گا (شریعت کی پیروی کرتا رہے گا معاویہؓ نے کہا وہ اہل حدیث کا گروہ ہے)-

مَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ- میری امت کی مثال مینہ (بارش) کی سی مثال ہے معلوم نہیں شروع اچھا ہوتا ہے یا آخیر (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگلوں کا مرتبہ پچھلوں سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ پچھلوں میں بھی بعضا ایسا شخص پیدا ہوگا جو اگلے بہت سے لوگوں سے علم اور فضیلت میں بڑھ چڑھ کر ہوگا- بعض نے اس حدیث کو موضوعات میں داخل کر دیا ہے)-

اُمَّتِيْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَيْسَ لَهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ-[1] میری امت پر پروردگار کا رحم ہے آخرت میں اس پر عذاب نہیں ہو گا- (یعنی دائمی عذاب یا سخت عذاب جو کفار اور مشرکوں کے لئے ہے)-

عَنْ اُمِّهِ الْعُلْيَا- اپنی اوپر والی ماں (یعنی نانی دادی سے)-

وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ مِلَّةً- میری امت (دعوت) تہتر فرقوں میں پھوٹ جائے گی-[2] (بعض نے کہا مراد امت اجابت ہے یعنی اہل قبلہ- اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ بداعتقادی کی وجہ سے ایک مدت کے لئے دوزخ میں جائیں گے اور اہل سنت کا دوزخ میں جانا گناہوں کی وجہ سے ہوسکتا ہے نہ کہ بداعتقادی کی وجہ سے)-

لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ- اس امت یعنی امت دعوت میں سے جو کوئی میرا حال سنے (اس کو میرا دین پہنچے میری خبر پہنچے) لیکن وہ ایمان نہ لائے تو وہ دوزخ میں جائے گا (معلوم ہوا کہ جس کو دین حق کی خبر نہ پہنچے اور وہ توحید پر مرے خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا ہندو یا چینی جین یا بودھ تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یعنی عذاب دائمی نہیں پائے گا کیونکہ وہ معذور ہے)-

فِي الْاٰمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ يَا فِي الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ- جو زخم سر کا بھیجے کی جھلی تک پہنچے اس میں تہائی دیت لازم ہوگی-

مَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰى سُنَّةٍ فَلِاَمٍّ مَّا هُوَ- جو شخص حدیث پر جا کر ٹھہرے (یعنی سنت نبویؐ سے دلیل لے اس پر

---

[1] اس سے یہ مطلب نہیں کہ بس اپنے آپ کو اس امت سے منسوب کر لو تو نجات یافتہ ہو جاؤ گے جیسے کہ یہود و نصاریٰ کا زعم ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہو اگر ایسا نہیں تو وہ امت سے خارج ہے جیسے کہ تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے-(م)

[2] اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا- ظاہر ہے کہ وہ فرقہ وہ ہوگا جو خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہوگا- (یعنی اعمال صالحہ کرتا ہوگا) ورنہ برخلاف اس کے جن کے اعمال (صالحہ) کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے-(سورۂ مومنون: ۱۰۳)(م)

عمل کرے) اس نے سیدھے راستہ کا قصد کیا یا وہ ایسا راستہ پر ہے جس پر لوگوں کو چلنا چاہئے۔

کَانُوْ اَیتَامَّمُوْنَ شِرَارَ ثِمَارِ هِمْ فِی الصَّدَقَةِ۔ لوگ زکوٰۃ میں برا ئرا میوہ نکالتے تھے (ایک روایت میں یَتَیَمَّمُوْنَ ہے۔ مطلب وہی ہے لفظی ترجمہ یوں ہے کہ اپنے برے میووں کی طرف قصد کرتے تھے)۔

اَتَامَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس جانے کا قصد کر رہا تھا۔

ثُمَّ یُؤَمُّ بِاَمِّ الْبَابِ عَلٰی اَهْلِ النَّارِ۔ پھر دروازے کی جڑ کی طرف قصد کیا جائے گا (وہ دوزخ والوں پر بند کر دیا جائے گا)۔

لَا یَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَمَمًا۔ اس امت کا حال ہمیشہ آسان اور اچھا رہے گا۔

لَیَأُمَّنَّ هٰذَا الْبَیْتَ جَیْشٌ۔ اس خانہ کعبہ کے قصد سے ایک لشکر آئے گا (یعنی اس کو گرانے اور تباہ کرنے کے لئے)۔

مَنْ اَمَّ هٰذَا الْبَیْتَ۔ جو شخص اس گھر یعنی خانہ کعبہ کا قصد کرے۔

یَنْزِلُ اِمَامًا۔ حضرت عیسٰیؑ امام بن کر اتریں گے (یعنی حاکم اور خلیفہ ہو کر)۔

وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔ تمہارا امام تم میں سے یعنی قریش میں سے ہوگا (یعنی نماز امام مہدی پڑھائیں گے بعض نے کہا مِنْکُمْ سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسٰیؑ قرآن شریف پر عمل کریں گے مذہب اسلام پر چلیں گے)۔

فَاَمَّکُمْ بِکِتَابِ رَبِّکُمْ وَسُنَّةِ نَبِیِّکُمْ۔ حضرت عیسٰیؑ تمہاری امامت اللہ کی کتاب اور تمہارے پیغمبرؐ کی حدیث کے موافق کریں گے (اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰؑ حنفی مذہب پر چلیں گے)۔

کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ۔ میں پیغمبروں کا پیشوا ہوں گا (بعض نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی پیغمبروں کے آگے ہوں گا مگر یہ صحیح نہیں ہے)۔

اَلنَّصِیْحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کے حاکموں کی خیر خواہی یا مسلمانوں کے عالموں کی خیر خواہی۔

اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهُمْ اِمَامٌ وَّجَمَاعَةٌ فَاعْتَزِلِ الْفِرَقَ۔ اگر لوگوں کا کوئی امام نہ ہو اور ان میں پھوٹ ہو تو سب فرقوں سے الگ رہ (جب وہ سب مل کر امام پر متفق ہو جائیں اس وقت اس سے بیعت کر لے)۔

مترجم:۔ اسی حدیث پر عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ سے بیعت کی نہ معاویہؓ سے نہ یزید سے (لیکن ایک روایت تو یوں ہے کہ انھوں نے یزید سے بیعت کر لی تھی) نہ عبداللہ بن زبیر سے اور نہ مروان سے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کی خلافت پر سب نے اتفاق کر لیا تو اس وقت انھوں نے اس سے بیعت کر لی ہر حال میں عبداللہ بن عمرؓ کا حضرت علیؓ کے ساتھ بیعت نہ کرنا ان کی رائے اور اجتہاد پر مبنی تھا جو قابل ملامت نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت علیؓ کی فضیلت میں ان کو کوئی اختلاف نہ تھا جیسے دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک خارجی پر ملامت کی اور کہا تو نہیں جانتا کہ علی مرتضٰے کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔

وَاکْتُبْ فِی الْمُصْحَفِ فِیْ اَوَّلِ الْاِمَامِ۔ بسم اللہ مصحف میں صرف قرآن شریف کے شروع میں لکھ (پھر جب سورت ختم ہو تو ایک لکیر کھینچ دے اور دوسری سورت لکھ۔ حمزہ قاری کا یہی قول ہے)۔

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ۔ امام نماز میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے (یعنی ہر فعل مقتدی کا امام کے فعل کے بعد شروع ہو اور امام کے فارغ ہونے سے پہلے مقتدی کا فعل شروع ہو جائے)۔

نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَصَلّٰی اِمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت جبرئیلؑ اترے انہوں نے آنحضرتؐ کے امام بن کر نماز پڑھی۔ (بعض نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی آنحضرتؐ کے آگے ہو کر)۔

وَ الَّذِیْ تَطْلُبُ اَمَامَکَ۔ جو چیز تو چاہتا ہے وہ تیرے سامنے (آگے) ہے۔

فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَهٗ۔ اپنے سامنے نہ تھوکے۔

فَاَمَمْتُ مَنْزِلِی - میں نے اپنے مکان (جانے) کا قصد کیا-

فَاَمَمْتُ مَسْجِدِیْ - میں نے اپنی مسجد (جانے) کا قصد کیا- (اِمَام کے معنی رستہ کے بھی آئے ہیں- جیسے وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ میں)[1]

فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ - جبرئیل نے میری امامت کی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی-

فَاَمَمْتُهُمْ - میں نے پیغمبروں کی امامت کی-

اِمَّالَا فَلَا تُبَایِعُوْا حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ - اگر یہ نہیں ہوسکتا تو کھجور اس وقت تک مت بیچو جب تک اس کے اچھے اترنے کا نشان ظاہر نہ ہوجائے-

اِمَّا لَا فَاذْهَبِیْ حَتّٰی تَلِدِیْ - اگر تو اپنا (عیب چھپانا) نہیں چاہتی (اور یہی چاہتی ہے کہ زنا کی سزا میں سنگسار کی جائے) تو خیر جا بچہ جن کر پھر آ-

اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ - اگر نہیں تو فلانی عورت سے پوچھ-

اِمَّا - تردید کے لئے بھی آتا ہے جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَّ اِمَّا عَمْرٌو - اَمَّا کے بدلہ کبھی اِیْمَا بھی کہتے ہیں-

اَمَّا - بفتح ہمزہ حرف شرط اور تفصیل ہے جیسے اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِیْنَ -[2] آخیر تک- اما کے بدلہ کبھی اَیْما بھی کہتے ہیں-

اَمْ - حرف عطف ہے بمعنی یا اور کبھی بَلْ کے معنی میں آتا ہے-

اَمَا - حرف تنبیہ ہے جیسے اَمَا وَ اللّٰهِ حَتّٰی تَمُوْتَ - خبردار رہ میں تو تیرے مرنے تک بھی کفر اختیار نہیں کروں گا-

اَمَآ اَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَکَ میں اَمَآ اَنْتَ (اصل میں اِنْ کُنْتَ تھا کُنْتَ کو حذف کر کے اس کے بدلہ مَا لائے اِنْ مَا ہوا اب ہمزہ کو فتحہ دے دیا اور نون کو حذف کر دیا تو معنی یہ ہوں گے) اگر تو نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے-

اَمْنٌ - بے ڈر ہونا' دین' خلق' عادت' اللہ تعالیٰ کا ایک نام مومن بھی ہے یعنی اپنا وعدہ سچ کرنے والا یا اپنے نیک بندوں کو عذاب سے بے ڈر کرنے والا- (صاحب مجمع نے غلطی سے اس باب میں امنیۃ کو ذکر کیا ہے حالانکہ اس کا مادہ م نون ی ہے-)

نَهْرَانِ مُؤْمِنَانِ وَ نَهْرَانِ کَافِرَانِ - دو نہریں ایمان والی ہیں (نیل اور فرات) اور دو نہریں کافر ہیں (دجلہ اور بلخ کی نہر) ایمان والی سے یہ مطلب ہے کہ اس سے کھیتی ہوتی ہے لوگ پیتے ہیں فائدہ اٹھاتے ہیں اور کافر سے یہ مطلب ہے کہ وہ کام نہیں آتی-

لَایَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ - مومن کو زنا نہ کرنا چاہئے یا زنا کے وقت ایمان نہیں رہتا یا زانی کا ایمان کامل نہیں رہتا یا نفس کی خواہش ایمان پر غالب آتی ہے گویا ایمان نہیں رہا- ایمان سے حیا اور شرم مراد ہے- مطلب یہ ہے کہ زنا کرتے وقت وہ بے حیا ہو جاتا ہے-[3]

اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ - آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے باہر نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر کے اوپر آ جاتا ہے پھر جب زنا چھوڑ دیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے-[4]

---

[1] یہ دونوں شہر کھلے (عام) راستے پر ہیں- (م)

[2] کشتی تو چند مسکینوں کی تھی- (م)

[3] اصل حدیث یوں ہے لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ یعنی کوئی زانی زنا نہیں کرتا کہ وہ زنا کرتے وقت مومن ہو یعنی ہر زانی زنا کرتے وقت غیر مومن ہو جاتا ہے اس کے بعد اس حدیث کے معنی بالکل واضح ہو جاتے ہیں اور یہاں غیر مومن کے معنی بے حیا کے بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ اسی حدیث میں آگے چل کر چور' خائن' شرابی' لٹیرے' قاتل سب کے لئے یہی الفاظ آئے ہیں جن کا بے حیائی یا حیا سے کوئی تعلق نہیں- (م)

[4] یہ کیسے معلوم ہو کہ اس میں ایمان لوٹ آیا ہے؟ تو اگر اس میں آ گیا ہوگا تو وہ اس کو گھسیٹ کر حاکم وقت کے پاس حد (سزا) کے لئے لے آئے گا جیسے کہ ماعز بن مالک اور جنگل والی عورت کا ایمان اس کو حضورؐ کے پاس لے آیا- (م)

اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ- اس لونڈی کو آزاد کر دے کیونکہ وہ مومنہ ہے (آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا- پھر یہ پوچھا میں کون ہوں اس نے آپ کی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں- حالانکہ صرف اس قدر اشارہ ایمان کے لئے کافی نہیں ہے- جب تک شہادتین کا اقرار نہ کرے اور اسلام کے سوا باقی سب دینوں سے بیزار نہ ہو مگر چونکہ وہ مسلمان کی لونڈی تھی اور اسلام کی علامتیں اس پر ظاہر تھیں- اس لئے آپ نے اس کو مسلمان فرمایا اگر کوئی کافر صرف اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کہنے سے وہ مسلمان نہیں سمجھا جائے گا جب تک پورا اسلام شرائط کے ساتھ بیان نہ کرے' البتہ جس شخص کا حال معلوم نہ ہو اور وہ اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کا کہنا قبول کرلیں گے)-

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَ اِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ وَحْیًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ- ہر ایک پیغمبر کو ایسی نشانیاں ملیں کہ ان نشانیوں پر لوگ اس سے پہلے ایمان لا چکے تھے (یعنی اگلے پیغمبروں کو بھی اس قسم کی نشانیاں مل چکی تھیں) مگر مجھ کو جو نشانی ملی وہ خدا کی وحی ہے جو اس نے میری طرف بھیجی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کی طرح کوئی معجز کتاب اگلے پیغمبروں کو نہیں ملی تو معجز کتاب یہ خاص نشانی مجھ ہی کو دی گئی)-

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلاَئِکَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَ کُتُبِهٖ- ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کے پیغمبروں پر اس کی کتابوں پر ایمان لائے- (اگر ایک پیغمبر کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے)-

آمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَ اٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ- اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور حضرت محمدؐ پر بھی- (مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے یا دعوت اسلام پہنچنے سے پہلے وہ یہودی یا نصرانی ہو پھر مسلمان ہو جائے)-

سُئِلَ عَنْ اَدْنٰی مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُبِهٖ مُؤْمِنًا- آپ سے پوچھا گیا کہ کم سے کم آدمی کتنی باتوں سے مومن ہوتا ہے-

اَلْوَسَائِلُ اِلَی اللّٰهِ اَلْاِیْمَانُ الْکَامِلُ- اللہ کے قریب کے وسیلوں میں سے کامل ایمان ہے-

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ- جس میں امانتداری نہیں اس کا کچھ ایمان نہیں-

مَنْ صَامَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا- جو شخص ایمان رکھ کر خالص خدا کے لئے روزہ رکھے-

لِمَ سُمِّیَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا- مومن کو مومن کیوں کہتے ہیں-

لِاَنَّهٗ یُؤْمِنُ عَلَی اللّٰهِ- کیونکہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے-

اَخْرِجْنِیْ مِنَ الدُّنْیَآ اٰمِنًا- مجھ کو دنیا سے بیڈر (مطمئن) کر کے اٹھا (یعنی گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد)

لَاتُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ- مجھ کو اپنے مکر سے بیڈر مت کر (بلکہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں)-

مُحَمَّدٌ اَمِیْنُ اللّٰهِ عَلٰی رِسَالَاتِهٖ- محمدؐ اللہ کے پیغاموں کے امانت دار ہیں-

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ- کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کی خواہش ان احکام کے تابع نہ ہو جائے جن کو میں لے کر آیا ہوں (مطلب یہ ہے کہ نفس امارہ مضمحل ہو کر احکام شرعیہ بغیر کلفت کے اس سے ادا ہونے لگیں اور ان احکام کو بوجھ سمجھ کر ادا نہ کرے بلکہ اتنی ہی اہمیت اور رغبت کے ساتھ ادا کرے جیسے کہ دوسری حاجات جسمانی مثلاً کھانا' پینا وغیرہ دل لگا کر پوری کرتا ہے)-

لَایُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانًا بِیْ- اس کو ایمان کے سوا اور کوئی چیز نہ نکالے (ایک روایت میں اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ ہے تو تقدیر عبارت کی یوں ہو گی اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ قَائِلًا لَّایُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ یعنی اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا اس کو کوئی چیز ایمان کے سوا (گھر سے) نہ نکالے-

لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا- تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو گے (اگر تمہاری

آپس میں محبت نہ ہو بلکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن ہو تو دونوں میں ایمان نہیں ہوگا-)

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَذَّبْتُ نَفْسِيْ - میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو جھٹلایا (یہ حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک شخص کو برا کام کرتے دیکھا، پوچھا تو وہ اللہ کی قسم کھا گیا کہ میں نے ایسا کام نہیں کیا سبحان اللہ پیغمبروں کی پاک نفسی پر تصدق ہونے کو جی چاہتا ہے)-

اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً - ذرا ہمارے پاس بیٹھو ایک گھڑی دین کی باتیں کریں-

مَاخَافَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَآ اَمِنَهُ اِلَّا مُنَافِقٌ - نفاق کا ڈر ہر مسلمان کو رہتا ہے- منافق کو نہیں رہتا (نووی نے کہا اللہ کا ڈر مراد ہے)-

میں کہتا ہوں حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں اور مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو ہر ایک عمل میں ڈر رہتا ہے کہ شاید خلوص کے ساتھ نہ ہوا ہو بلکہ اس میں نمائش یا مروت کا کچھ دخل ہو گیا ہو اور منافق کو یہ ڈر نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو ہر ایک نیک عمل لوگوں کو دکھلانے ہی کے لئے کرتا ہے-

مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا - جو شخص ایمان رکھ کر (یعنی یقین کر کے کہ شب قدر میں عبادت کرنا حق اور موجب ثواب عظیم ہے خالص خدا کے لئے (نماز میں) کھڑا رہے-

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا - جو شخص ایمان رکھ کر خالص خدا کے لئے رمضان میں قیام کرے (تراویح اور تہجد پڑھے)-

لَوْ اٰمَنَ بِيْ عَشْرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ الْيَهُوْدُ - اگر دس یہودی بھی (ہجرت سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے وقت) مجھ پر ایمان لاتے تو سب یہودی ایمان لے آتے (بعض نے کہا مراد معین دس یہودی ہیں جو اپنی قوم کے سردار تھے)

اَسْلَمَ النَّاسُ وَ اٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - لوگ تو (ڈر کے مارے) مسلمان ہو گئے اور عمرو بن عاص (دل سے) ایمان لائے-

اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةُ السَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَ اَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَ اَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا تُوْعَدُ - ستارے آسمان کے محافظ اور امین ہیں جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان کے لئے بھی جو وعدہ ہے (پھٹنے اور خراب ہونے کا) وہ آن پہنچے گا- (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آسمان ستاروں سے علیحدہ ایک الگ جسم ہے اور ان کا قول باطل ہوا جو آسمان کو صرف منتہائے نظر کہتے ہیں اور اس کے وجود کے منکر ہیں ان لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں کیونکہ وہ قرآن کی اور ان احادیث متواترہ کی تکذیب کرتے ہیں جن سے آسمان کا وجود ثابت ہے) اور میں اپنے اصحاب کا محافظ ہوں جب میں دنیا سے چلدونگا تو میرے اصحاب کے لئے جو وعدہ ہے (آپس میں پھوٹ ہونے کا) وہ آن پہنچے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امین اور محافظ ہیں (ان کو دین کے احکام بتاتے ہیں) جب میرے اصحاب دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کے لئے جو وعدہ ہے (طرح طرح کی بدعتیں ان میں ظاہر ہونے کا اور فتنے اور فسادات نمودار ہونے کا اور اس طرح گمراہ ہو جانے کا) وہ آن پہنچے گا- (بعض نے اس حدیث میں اَمْنَةٌ بسکون میم پڑھا ہے اور مشہور روایت اَمَنَةٌ ہے بفتحہ میم اور نون اور یہ امین یا آمن کی جمع ہے-

میں- کہتا ہوں اَمَنَةٌ بھی بمعنی امن آیا ہے جیسے اس آیت میں اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ تو اَمْنٌ اور اَمَانٌ اور اَمَنٌ اور اَمَنَةٌ سب کے معنی ایک ہیں یعنی بیڈر اور بے خوف ہونا چین اور اطمینان سے بسر کرنا-)

وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِي الْاَرْضِ - اور زمین میں امن وامان پھیل جائے گا (فتنہ اور خون ریزی کا دروازہ بند ہو جائے گا)-

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اُمَنَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ - موذن مسلمانوں کے امانتدار ہیں (نماز، روزے، گوشت، خون پر)-

اَلْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ - موذن لوگوں کا امانتدار ہے- (وقت پر اذان دے تا کہ لوگوں کے نماز روزے میں خلل نہ آئے)-

يَخُوْنُوْنَ وَلَا يَتَّمِنُوْنَ یا وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ - خیانت کریں گے امانتداری کا ان میں نام نہ ہوگا یا کسی کو ان پر بھروسہ نہ ہوگا۔[1]

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ - جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے (اس کو اخفائے راز اور نیک مشورہ دینا ضروری ہے۔)

مترجم: - یہ حدیث اہل قانون کی رہنما ہے قانون والوں نے اسی بناء پر یہ تجویز کیا ہے کہ وکیل پر اپنے موکل کا راز چھپانے میں کوئی جرم نہیں نہ وہ شہادت میں ان واقعات کے اظہار پر مجبور کیا جا سکتا ہے جو اس کے موکل نے اس سے بیان کئے ہوں نہ وہ ایک فریق کا وکیل یا مشیر ہونے کے بعد دوسرے فریق کی وکالت قبول کر سکتا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْاُمَنَآءِ - تحصیلداروں اور امینوں کے لئے خرابی ہے اگر وہ ایمانداری نہ کریں۔

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ - مجلسوں میں امانت داری ضروری ہے (جو باتیں جس مجلس میں ہوں اہل مجلس کو ان کا اخفا مناسب ہے مگر وہ بات افشا کر سکتے ہیں جس میں کسی مسلمان کی ناحق نقصان رسانی تجویز کی جائے مثلاً اس کے ناحق قتل کی فکر کی جائے یا کسی عورت سے زنا کرنے کی یا کسی کا مال چرانے' لوٹنے یا ہضم کر جانے کی' اسی طرح اس بات کا افشا کرنا جائز ہے جس میں دین' ملت اور قوم کا نقصان تجویز ہوا ہو۔)

فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ - تم نے عورتوں کو اللہ سے اقرار کر کے اپنی خدمت میں رکھا ہے (کہ ان کو ناحق نہ ستائیں گے)۔

مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا - جو شخص امانت (ایمان و ہرم) کی قسم کھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے نہیں ہے (اس لئے کہ یہ کافروں کا شیوہ ہے یا اللہ کی ذات اور صفات کے سوا کسی دوسری چیزوں کی قسم کھانا اسلام کا طریق نہیں ہے)۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ - میں تیرا دین اور تیرا ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں یا تیری امانت یعنی اہل و عیال مال و اسباب (جن کو آدمی سفر میں جاتے وقت پیچھے چھوڑ جاتا ہے) اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اَلْاَمَانَةُ غِنًى - امانتداری سے آدمی مالدار بن جاتا ہے (لوگ اس کا بھروسہ کرتے ہیں اس سے معاملات کرتے ہیں اس کو کام کاج تجارت سوداگری کے لئے روپیہ دیتے ہیں)۔

اَلزَّرْعُ اَمَانَةٌ وَّالتَّاجِرُ فَاجِرٌ - کھیتی باڑی میں امن ہے اور سوداگر (اکثر) فاسق ہوتے ہیں (جھوٹ بولتے ہیں' جھوٹی قسم کھاتے ہیں' بدعہدی کرتے ہیں البتہ راستباز ایماندار سوداگر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے)۔

مترجم: - کہتا ہے کہ اگرچہ جھوٹ اور بدعہدی اکثر شہروں میں تاجروں اور سوداگروں میں دیکھی گئی مگر بنگلور کے تاجر' سوداگر اور معاملہ کرنے والے اس امر میں نمبر اول ہیں۔ میں جب سے بنگلور آیا مجھ کو باستثناء ایک یا دو شخصوں کے کوئی راستباز ایماندار اور وعدہ کا لحاظ کرنے والا سوداگر نہ ملا اور تو اور یہاں کے عوام اور خواص دونوں جھوٹ اور وعدہ خلافی کو کوئی چیز نہیں سمجھتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں کو گناہ ہی نہیں جانتے معاذاللہ۔[2]

لَقَدْ اٰمَنَ اَبُوْبَكْرٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ بُحَيْرَآءَ - ابوبکر صدیقؓ کو تو آنحضرتؐ کی پیغمبری کا اسی وقت سے یقین ہو گیا تھا جب سے بحیراء راہب نے آپ کو بشارت دی تھی۔

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ - مومن وہی ہے جس کے شر

---

[1] یہ امت مرحومہ کے زوال اور گمراہی کی طرف پیشین گوئی ہے۔(م)

[2] یہ صرف بنگلور ہی کا حال نہیں بلکہ ہر شہر کا اب یہی حال ہے حضور کی پیشگوئیاں حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں ایسے مواقع پر وہ حدیث یاد رکھنی چاہیے کہ ہر نبی کی امت میں ناخلف پیدا ہوتے ہیں (تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا) تو جو شخص ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے لیکن جو یہ بھی نہ کرے اس میں رائی برابر بھی ایمان نہیں (عن ابن مسعود)(م)

سے لوگ امن میں ہوں (کسی کو اس سے برائی پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو بلکہ خلق خدا اس سے امن اور فائدہ حاصل کریں)۔

اَمْنًا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ۔ حبشیو! تم کو کچھ ڈر نہیں ہے (تم بے خطر کسرت اور مشق کرتے رہو۔ ایک روایت میں اَمْنًا ہے معنی وہی ہیں)۔

اَبُوْ عُبَیْدَۃَ اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔ ابوعبیدہ اس امت کے امین ہیں (یہی لفظ عبدالرحمٰن بن عوف کے حق میں بھی آیا ہے ہر چند صحابہ مہاجرین اور انصار سب امین تھے مگر کسی میں کوئی صفت غالب تھی کسی میں کوئی صفت جیسے اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ۔ ایماندار بھی کیسے پکے ایماندار اور امانتدار)۔

اَلصَّآئِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْنُ نَفْسِہٖ۔ روزہ نفل رکھنے والا اپنا آپ امانتدار ہے (اس کو اپنی امانت میں پورا اختیار ہے چاہے روزہ پورا کرے چاہے کھول ڈالے)۔

ثُمَّ الْتَفَتَ فَھِیَ اَمَانَۃٌ۔ ایک شخص نے ایک بات کہی اور ادھر ادھر دیکھا (کوئی سنتا تو نہیں یا پیٹھ موڑ کر چل دیا) تو وہ بات امانت ہے (تجھ کو اس کا فاش کرنا درست نہیں)۔

اَلْاَمَانَۃُ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ۔ ایمانداری لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اتری ہے۔

اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ اَمِیْنًا۔ فلاں قوم کے لوگوں میں ایک شخص امانتدار ہے (ایسی امانتداری کی قلت ہوگی)۔

مترجم:۔ کہتا ہے ہمارے زمانہ میں یہ مشاہدہ ہو رہا ہے سو آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی معاملہ کا صاف اور راستباز نہیں ملتا بڑے عابد، زاہد، نمازی، تہجد گذار، ریش دراز، جبہ در بر، دستار بر سر مگر جہاں ان کو روپیہ دیا یا ان سے کوئی معاملہ کیا بس پرایا مال ہضم کر کے بیٹھ گئے۔

اٰمَنُ مَا کَانَ بِمِنًی۔ ہم منیٰ میں سب زمانوں سے زیادہ بہت امن کی حالت میں تھے (دشمن کا کوئی ڈر نہ تھا)۔

لَآ اٰمَنُھَا اَنْ تُصَدَّ۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس سال تم حج سے نہ روکے جاؤ۔

فَاَمِنَاہُ فَدَفَعَآ اِلَیْہِ۔ دونوں نے اس کا بھروسہ کیا اور اس کو دے دی۔

فَمَنْ اَظْھَرَ خَیْرًا اَمِنَّاہُ وَ قَرَّبْنَاہُ۔ جو شخص بھلائی ظاہر کرے گا اس کو ہم امن دیں گے، اس کی تعظیم و تکریم کریں گے۔

مَآ اٰمَنُ یَھُوْدَ عَلٰی کِتَابٍ۔ میں تو کسی خط کے لکھنے یا پڑھنے میں یہودی پر بھروسہ نہیں کرتا (کیونکہ یہودی دل سے مسلمان کا دشمن ہوتا ہے اسی طرح مجوسی بھی، یہ لوگ ہر حال میں مسلمانوں کی تباہی چاہتے ہیں۔)

فَمِنْھُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِیَ بِعَمَلِہٖ۔ پل صراط پر گذرنے والوں میں کوئی ایماندار بھی ہوگا جو اپنے (برے) اعمال کی وجہ سے وہاں رہ جائے گا (گذر نہ سکے گا) (ایک روایت میں مؤمن کے بدل موثق ہے دوسری میں موبق۔ ایک روایت میں بقی کے بدل یَقِیْ ہے یعنی نیک عمل کی وجہ سے (اپنے آپ کو) بچا لے گا۔)

اَلْعُلَمَاءُ اُمَنَآءُ۔ عالم لوگ بھی امانتدار ہیں۔

کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ حُلَلِ الْاِیْمَانِ۔ اللہ نے آپ کو ایمان کے جوڑے پہنائے۔ (بعض نے کہا ایمان سے مراد بے خوف رکھنا ہے یعنی آپ کو اپنی امت میں مطمئن بے خوف کر دیا مغفرت کا وعدہ کر کے)۔

اَمَۃٌ۔ بھول جانا۔ اقرار کرنا (ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت میں یوں ہے وَادَّکَرَ بَعْدَ اَمَہٍ یعنی بھول جانے کے بعد یاد کیا)۔

مَنِ امْتُحِنَ فِیْ حَدٍّ فَاَمِہَ ثُمَّ تَبَرَّأَ فَلَیْسَتْ عَلَیْہِ عُقُوْبَۃٌ۔ ایک شخص کو کسی جرم میں تکلیف دی گئی (مارا، پیٹا، دھمکایا) اس نے اقرار کیا پھر انکار کیا تو اس کو سزا نہ ملے گی (کیونکہ وہ اقرار صالح نہیں ہے جو زور زبردستی سے کیا گیا اور باطل اور لغو ہے)۔

مترجم:۔ یہ حدیث بھی قانون والوں کی رہنما ہے قانون کی رو سے اقرار بے جا کالعدم ہے اور اسی لئے پولیس کے سامنے مجرم کا اقرار قانوناً لغو سمجھا جاتا ہے کیونکہ پولیس اپنی حسین کارگذاری ظاہر کرنے کے لئے اکثر مجرموں کو ڈرا دھمکا کر اور تکلیفیں دے کر اقرار کرا لیتی ہے۔ یہ جو شریعت کا مسئلہ ہے

المرء یؤخذ باقرارہ[1] تو اس سے مراد اقرار صالح ہے نہ کہ اقرار بے جا یعنی جو اقرار کسی غرض سے کیا گیا ہو مثلاً مریض وارثوں کا حق تلف کرنے کے لئے کسی کے قرض کا اقرار کر لے یا ایک شخص جو زندگی سے تنگ اور خودکشی کا طالب ہو وہ کسی کے قتل کا اقرار کر لے اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ اقرار جھوٹ ہے۔

اَمَةٌ۔ لونڈی۔ (اس کی تصغیر اُمَیَّةٌ ہے)

لَا تَضْرِبْ ظَعِیْنَتَکَ کَضَرْبِ اُمَیَّتِکَ۔ اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مار۔

اٰمِیْن۔ قبول کر (اسم فعل ہے، بعض نے کہا اللہ کا نام ہے۔)

تَاْمِیْن۔ آمین کہنا (ماضی اَمَّنَ مضارع یُؤَمِّنُ امر اَمِّنْ آیا ہے)

وَقَدْ اُمِّنَ مِنَ الْمُؤَاخَذَةِ۔ وہ شخص مواخذہ سے بے ڈر و بے خوف کیا گیا (لیکن صحیح یہ ہے کہ اُمِّنَ تشدید میم راوی کی غلطی ہے اُؤْمِنَ ہونا چاہئے کیونکہ تامین کے معنی بے ڈر و بے خوف کرنا نہیں ہیں)۔

اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔

اٰمِیْن خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ **آمین پروردگار کی** مہر ہے۔ (جیسے مہر خط کے آخیر میں کی جاتی ہے اسی طرح آمین بھی دعا کے آخر میں کہی جاتی ہے۔)

اٰمِیْن دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔ آمین کے کہنے سے بہشت کا ایک درجہ ملے گا۔

لَاتَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْن[2] (یہ **بلال نے آنحضرت** سے عرض کیا۔ ہوتا یہ تھا کہ آنحضرتؐ بلالؓ کے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیتے اور آمین کہہ لیتے تو بلالؓ نے آپ سے یہ درخواست کی کہ) سورۂ فاتحہ پڑھ کر ذرا ٹھہر جایا کیجئے تا کہ میں بھی سورۂ فاتحہ ختم کر لیا کروں اور آپ کی آمین کے ساتھ آمین کہوں۔

مترجم:۔ اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور یہ بھی نکلا کہ امام آمین پکار کر کہے تا کہ مقتدی اس کے ساتھ آمین کہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ اتنے زور سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج جاتی تھی۔ بعض حنفی جن کو احادیث سے کچھ غرض نہیں ہے زور سے آمین کہنے پر ناراض ہوتے ہیں کہیے اس میں ناراضگی کی کون سی بات ہے؟ آمین کے معنی یا اللہ قبول کر۔ کیا یہ کوئی گالی ہے یا وہ اپنی دعاؤں کا قبول ہونا پسند نہیں کرتے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ النُّوْنِ

اِنَّ۔ اور اَنَّ دونوں کے معنی تحقیق اور تاکید۔ اور کبھی اِنَّ ہاں کے معنی میں بھی آتا ہے (اور کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو اِنْ اور اَنْ بہ تخفیف نون بھی استعمال کرتے ہیں جیسے وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔) اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے۔ اور اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ۔ بیشک سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)

اِنَّ وَ رَاکِبَهَا۔ ہاں اور اس کے سوار پر بھی لعنت ہے۔

قَالَ فَاِنَّ ذٰلِکَ۔ آپ نے فرمایا بس یہ (تمہارا کہنا کہ انصار نے ہم پر بڑے بڑے احسان کئے ہیں یہی ان کے احسانوں کا بدلہ ہے)۔

فَلْیُظْهِرْ ثَنَاءً حَسَنًا فَاِنَّ ذٰلِکَ۔ اگر احسان کا بدلہ نہ ہو سکے تو محسن کی تعریف کرے یہی اس کا بدلہ ہے۔

وَ یَقُوْلُ رَبُّکَ وَ اِنَّهٗ۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے اور حقیقت میں ایسا ہی ہے۔

مَئِنَّةٌ فِقْهِهٖ۔ نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر آدمی کے سمجھدار اور ذی علم ہونے کی دلیل ہے (جیسے خطبہ لمبا پڑھنا اور نماز مختصر جہالت اور بے وقوفی اور کم علمی کی دلیل ہے)۔

یَسْمَعُ لَهٗ اَنِیْنٌ۔ اس لکڑی میں سے باریک آواز سنائی

---

[1] ترجمہ: آدمی اپنے اقرار پر پکڑا جائے گا۔ (م)

[2] آپ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کیجئے۔ (م)

دیتی تھی۔

یَانُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ - بچہ کی طرح گُن گُن رونے کی آواز نکال رہی تھی۔

لَآ اَفْعَلُهٗ مَا اَنَّ فِی السَّمَآءِ نَجْمٌ - میں تو یہ کام نہیں کروں گا جب تک کہ آسمان میں ایک ستارہ بھی رہے (یہاں اَنَّ کَانَ کے معنی میں ہے۔)

اِنْ - کبھی شرط کے لئے آتا ہے بہ معنی اگر' اور جب لَا کے ساتھ ملتا ہے تو نون کو لام کے ساتھ بدل کر لام کو لام میں ادغام کر دیتے ہیں مثلاً اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اگر تم اس کی مدد نہیں کرو گے تو دیکھو (اس سے پہلے) اللہ نے (خود) اس کی مدد کی تھی (اب پھر کر دے گا۔) اور کبھی نہیں کے معنی میں آتا ہے اور کبھی مخفف ہوتا ہے اِنَّ کا۔ اور کبھی اِذَا کے معنی میں آتا ہے جیسے وَ اِمَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ یعنی اللہ جب چاہے گا ہم تم سے مل جائیں گے۔

اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ - اگر تو بہشت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

اَلْجُلَیْبِیْبُ اِنِیْهِ لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ - بھلا جلیبیب کو (اپنی بیٹی دوں) یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اللہ کے بقا کی قسم (ایک روایت میں اِبْنَهٗ ہے ایک میں اَلْاِبْنَةَ ہے ایک میں اَلْاَمَةَ ہے یعنی جلیبیب کو کہیں لڑکی یا چھوکری مل سکتی ہے۔ ایک میں اُمَیَّةَ۔ ایک میں اٰمِنَه ہے امیہ اور آمنہ شاید اس لڑکی کا نام ہوگا)

فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ - اگر میں خیرات کروں تو اس کو ثواب ملے گا۔

اِنْ تَذَرْ وَ رَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ - اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے (تو یہ تیرے لئے بہتر ہے)

فَلْیَقُلْ اِنِّیْ اَحْسِبُ کَذَا اِنْ کَانَ یَعْلَمُ - اگر وہ اس کا حال جانتا ہو (کہ وہ اچھا نیک شخص ہے) تو یوں کہے میں ایسا سمجھتا ہوں مگر قطعی طور پر کسی کو جنتی نہیں کہنا چاہئے)۔

اِنْ یَّکُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهٖ - اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا (ضرور یہ میرے نکاح میں آئے گی)۔

اِنِ اللّٰهُ یَقْدِرُ یُعَذِّبُنِیْ - اگر اللہ مجھ پر قدرت پائے گا تو مجھ کو عذاب دے گا (ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ اللّٰهَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّعَذِّبَنِیْ - اس صورت میں یہ عبارت محذوف ہوگی۔ اِنْ دَفَنْتُمُوْنِیْ بِلَا اِحْرَاقٍ - یعنی اگر بن جلائے اور میری راکھ اوڑائے تم مجھ کو گاڑ دو گے تو اللہ کو میرے عذاب کرنے کی قدرت حاصل ہوگی)۔

اِنْ یَّدْرِیْ یَظَلُّ - وہ نہیں جانتا کہ کیا ہوتا ہے۔

فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّیْتُهَا - خدا کی قسم میں نے تو (عصر کی نماز) ابھی تک نہیں پڑھی (تم نے تو خیر آخیر وقت میں پڑھ بھی لی)۔

لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْهُ - حضرت عائشہؓ نے جب ایسا سنا ہے (یہاں ان شک کے لئے نہیں ہے)۔

اِرْکَبْهَا وَ اِنْ - اس پر سوار ہو اگر چہ وہ قربانی کا جانور ہی کیوں نہ ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ - اگر اللہ تجھ کو بہشت میں لے گیا۔

مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَّاتَ لَقِیَ اللّٰهَ کَعَابِدِ وَ ثَنٍ - جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہے وہ اگر اسی حال میں مر جائے (توبہ نہ کرے) تو اللہ سے اس طرح ملے گا جیسے بت پوجنے والا ملے گا۔

اَوَ اَمْلِکُ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَةَ - بھلا میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ تیرے دل سے رحم چھین لے (ایک روایت میں اَنْ نَّزَعَ اللّٰهُ - ہے یعنی میں اللہ تعالیٰ کے چھیننے کو روک نہیں سکتا)۔

اَنْ - کبھی اسم ہوتا ہے جب کہ انا کا مخفف ہو جیسے اَنْ فَعَلْتُ یعنی اَنَا فَعَلْتُ - یا ضمیر مخاطب ہو جیسے اَنْتَ اَنْتِ اور کبھی حرف جیسے اَنْ مصدر یہ جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اَنَّ مخففہ اَنْ کا اور اَنْ تفسیر یہ اور اَنْ زائدہ اور اَنْ تاکید یہ اور اَنْ شرطیہ اور تعلیلیہ اور اَنْ نافیہ اور بمعنی اِذَا اور لِئَلَّا وغیرہ۔

اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ - جو مال ضرورت سے زیادہ ہو اس کا

خرچ کرڈالنا۔

اَنْ کَانَ مَنْ عَمَّتِکَ - یہ فیصلہ آپ کا اس وجہ سے ہے کہ زبیرآپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

اَنْ کَانَتْ جَارَتُکَ اَوْسَمَ - تیری سوکن کا تجھ سے زیادہ خوبصورت ہونا کہیں تجھ کو دھوکہ نہ دے (تو اس کی طرح ناز کرنے لگے پھر اس کا خمیازہ بھگتے)۔

اَنْ کَمَا کُنْتُمْ - جس حال میں ہو اسی میں رہو (جیسے کھڑے ہو ویسے ہی کھڑے رہو)

اَن کَانَ الْفَیْءُ ذِرَاعًا - یہ ایک ہاتھ ہوئے پر (جب سایہ ایک ہاتھ بڑا ہو جائے۔)

اَنَا - میں۔

اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی (جو کوئی یوں کہے) میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں یعنی اپنے آپ کو یا مجھ کو یونس پیغمبر سے بہتر کہے (جب آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مجھ کو حضرت یونسؑ سے افضل کہے تو مرزائی قادیانی کا یہ قول کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔کس قدر مکروہ اور قبیح ہوگا! اللہ اس کے معتقدوں کو سمجھ عطا فرمائے)۔

اَنَا اَنَا - میں تو میں بھی ہوں (مطلب یہ ہے کہ جب کوئی گھر میں سے پوچھے کون تو اپنا نام بیان کرے یوں نہ کہے کہ میں ہوں جیسے جاہلوں کی عادت ہے اس سے کیسے پتہ چلے گا کہ کون آیا ہے)۔

اَنَا وَلَاوَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ - کوئی یہ نہ کہے کہ خلافت کا حقدار میں ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں کرتے۔ (ایک روایت میں اَنَا اَوْلٰی ہے یعنی میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ ایک روایت میں انا ولی میں خلافت کا حقدار ہوں۔ ایک میں اَنَا وَلَّاهُ مجھ کو آنحضرتؐ نے خلافت دی۔ ایک میں انی ولاہ ہے یعنی اس کو کب خلافت دی) اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ - مجھ کو امید ہے وہ شخص میں ہوں گا۔

اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ - میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تجھ ہی تک میری دوڑ ہے۔

وَاَنَا وَ اَنَا - اور میں بھی اور میں بھی یہی (گواہی دیتا ہوں جو مؤذن گواہی دیتا ہے)

اَنَبٌ - بیگن۔

تَاْنِیْبُ - جھڑکنا ملامت کرنا - قائل کرنا۔

لَا تُؤَنِّبْنِیْ - مجھ کو شرمندہ مت کر (ملامت کر کے) یہ حضرت عمرؓ نے طلحہؓ سے کہا اور امام حسنؓ نے جب معاویہ سے صلح کی تو لوگوں نے کہا تم نے مسلمانوں کا منہ کالا کیا تو آپ نے یہی کلمہ کہا)۔

مَا زَالُوْ ایُؤَنِّبُوْنَنِیْ - مجھ کو برابر ملامت کرتے رہے۔

مَنْ اَنَّبَ مُؤْمِنًا اَنَّبَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ - جو کوئی مومن کو (ناحق) جھڑکے گا تو اللہ بھی اس کو دنیا اور آخرت میں جھڑکے گا۔

اَهْلُ الْاَنَابِیْبِ - برچھے والے۔

اُنْبُوْب - برچھان کی جوف دار کھوکھلا۔

اَنْبِجَانُ - ایک مقام کا نام ہے وہاں کمبل بنے جاتے ہیں۔

وَ اْئْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ - مجھ کو ابوجہم کی سادی کملی (انبجان کی) لادو (اور نقشی چادر جو ابوجہم نے آپ کو تحفتاً پیش کی تھی وہ آپ نے اس کو واپس کر دی چونکہ نماز میں آپ کا خیال اس کے نقش ونگار کی طرف گیا اور اس کے بدل مساوی کملی ابوجہم ہی کی منگوالی تا کہ اس کو تحفہ واپس کرنے کا رنج نہ ہو)۔

مترجم:- اس حدیث سے یہ نکلا کہ نقش ونگار کے بوریے یا کپڑے یا جائے نماز پر نماز پڑھنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نمازی کا خیال اس طرف جائے اور خشوع میں خلل آئے۔

اَنْتَ - تو۔

نِعْمَ اَنْتَ - تو میرے سب ایلچیوں میں بہت اچھا ہے (یہ شیطان کا قول ہے)۔

اُنْثٰی - مادہ - مؤنث عورتوں کی خوشبو جس میں رنگ ہو جیسے زعفران کسم مہندی وغیرہ (ذکورہ مردوں کی خوشبو جیسے مشک کافور عود وغیرہ جس میں رنگ نہ ہو)۔

کَانُوْا یَکْرَهُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ وَلَا یَرَوْنَ

بِذُکُوْرَتِہٖ بَاْسًا۔ صحابہ عورتوں کی خوشبو لگانا برا سمجھتے تھے اور مردوں کی خوشبو میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے۔

اَلشَّیْطَانُ اَتٰی قَوْمَ لُوْطٍ فِیْ صُوْرَۃٍ حَسَنَۃٍ فِیْھَا تَاْنِیْثٌ۔ شیطان ایک ایسی اچھی صورت میں حضرت لوطؑ کی قوم کے پاس آیا جس میں زنانہ پن تھا۔[1]

رَأَیْتُ التَّاْنِیْثَ فِیْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ۔ میں نے عباس کے لڑکے میں زنانہ پن پایا۔

فَضْلُ مِئْنَاثٍ۔ مئناث کی فضیلت یعنی اس عورت کی جو لڑکیاں بہت جنتی ہو (مِذْکَار وہ عورت جو نر اولاد بہت جنتی ہو)۔

اَذْکَرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَ اِنْثًا۔ مرد بچہ یا عورت بچی اللہ کے حکم سے۔

اَنْجُوْج۔ یا اَلَنْجُوْج۔ عود لوبان (اس کا بیان اوپر گذر چکا النجوج میں)

اَنْجَشَۃ۔ آنحضرتؐ کا کالا غلام تھا یا اَنْجَشَۃُ الْقَوَارِیْرَ اے انجشہ! شیشوں کا خیال رکھ یعنی عورتوں کا جو شیشوں کی طرح نازک ہوتی ہیں۔

اَنْحٌ۔ یا اُنُوْح۔ دم چڑھنے کی آواز یا دمہ کی آواز۔

رَاٰی رَجُلاً یَّاْنِحُ بِبَطْنِہٖ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا پیٹ مشکل سے اٹھاتا تھا اس کا دم چڑھ رہا تھا (بہت بڑی توند والا تھا۔) (آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا اللہ کی برکت آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کا عذاب ہے)۔

اَنْدَرٌ۔ کھلیان یا اناج کا ڈھیر۔

کَانَ لِاَیُّوْبَ اَنْدَرَانِ۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے۔ (اناج کے گودام)

اَنْدَرْوَرْدِیَّۃ۔ چھوٹی ازار جو گھٹنوں تک ہوتی ہے یا جانگیا۔ اندرورد ایک مقام کا نام ہے۔

اِنَّہٗ اَقْبَلَ وَ عَلَیْہِ اَنْدَرْوَرْدِیَّۃٌ۔ حضرت علیؓ اندروردی ازار پہنے ہوئے آئے۔

وَ عَلَیْہِ کِسَاءُ اَنْدَرْوَرْد۔ سلمان فارسیؓ اندرورد کی ایک کملی اوڑھے ہوئے (مدائن سے شام کو آئے)۔

قُلْ اَنْدَرْ اٰیَم۔ (عبدالرحمٰن بن یزید سے پوچھا ذمی کافروں کو جب ان کے گھروں پر جائیں کیوں کر سلام کریں انھوں نے کہا بس) یوں کہو میں اندر آؤں (یعنی سلام کرنا ضروری نہیں ہے)۔

اُنْسٌ۔ یا اَنَسٌ یا اَنَسَۃٌ۔ الفت اور دل لگی۔

کَاَنَّہٗ اٰنَسَ شَیْئًا۔ جیسے انھوں نے ایک نئی بات دیکھی جو پہلے نہ تھی (یہ حضرت ابراہیمؑ کی تشریف آوری کی برکت اور روشنی تھی جو گھر میں پھیل گئی تھی)۔

کَانَ اِذَا دَخَلَ دَارَہٗ اِسْتَاْنَسَ۔ آپ جب بھی اپنے گھر میں جاتے تو خبر لیتے (خیریت دریافت کرتے باتیں کرتے یا اندر آنے کی اجازت لیتے)۔

مَا الْاِسْتِیْنَاسُ قَالَ یَتَکَلَّمُ الرَّجُلُ بِالتَّسْبِیْحَۃِ وَالتَّحْمِیْدَۃِ وَ التَّکْبِیْرَۃِ وَ یَتَنَحْنَحُ وَ یُؤْذِنُ اَھْلَ الْبَیْتِ۔ استیناس کس کو کہتے ہیں (جس کا ذکر قرآن میں ہے حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا) فرمایا کچھ بات کرنا سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا۔ کھنکھارنا گھر والوں کو خبردار کر دینا (شاید ننگے کھلے پڑے ہوں یا کوئی اور ایسی بات ہو)۔

اَلَمْ تَرَالْجِنَّ وَ اِبْلَاسَھَا وَ یَاْسَھَا مِنْ بَعْدِ اِیْنَاسِھَا۔ کیا تو نے جنوں کو نہیں دیکھا اور ان کے دہشت اور حیرانی کو اور دل لگی کے بعد ان کی ناامیدی کو (یعنی پہلے فرشتوں کی باتیں چرانے میں جو ان کی دل لگی تھی اب وہ جاتی رہی اور امید مایوسی میں تبدیل ہوگئی)۔

حَتّٰی یُوْنَسَ مِنْہُ الرُّشْدُ۔ جب تک اس کی سلامت روی اور عقلمندی معلوم نہ ہو جائے (آدمی کو بھی اِنْس (انسان) اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس سے الفت ہوتی ہے اور وہ دکھائی

---

[1] یعنی پہلے پہلے جب قوم لوط نے لواطت شروع کی تو وہ وہاں کے ان حسین لڑکوں سے شروع کی جن میں نسوانیت اور نزاکت پائی جاتی تھی پھر عام ہوگئی وہی مذکورہ شیطان آج کل ہماری مسلمان قوم میں آیا ہوا ہے۔ اللہ ہمیں شیطان مردود سے محفوظ فرمائے۔ (م)

دیتا ہے)-

اَسْتَاْنِسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ - میں آپ کا دل بہلانے کے لئے بیٹھ کر باتیں کرنے اور آپ کو خوش کرنے کی فکر میں ہوں-

وَ اَنَا قَآئِمٌ اَسْتَاْنِسُ - میں کھڑا ہوا اس فکر میں تھا کہ آنحضرتؐ کو کیوں کر خوش کروں (اور آپ کا رنج دور ہو)-

اٰنَسَ بِالْعَفْوِ - آپ قصور معاف کر کے دوست بنا لیتے تھے-

عَنِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ - پالتو (گھریلو) گدھوں سے جو آدمیوں میں رہتے ہیں (جنگل کا گدھا گورخر حرام نہیں ہے)-

لَوْاَطَاعَ اللّٰہُ النَّاسَ فِی النَّاسِ لَمْ یَکُنْ نَاسٌ - اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے بارے میں انہی لوگوں کی خواہش پر چلتا تو پھر لوگ ہی دنیا میں نہ رہتے (ہر ایک دوسرے کی تباہی چاہتا یا ہر ایک بیٹے کی خواہش کرتا بیٹی کوئی نہیں پسند کرتا پھر نسل انسانی مٹ جاتی)-

اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلَی اُنَیْسِیَانٍ - چلو ایک چھوٹے آدمی کے پاس چلیں (برخلاف قیاس انسان کی تصغیر ہے قیاس کے رو سے تصغیر اُنَیْسَانٌ ہے)-

اِنْ اَوْ حَشَتْھُمُ الْغُرْبَۃُ اَنَسَھُمْ ذِکْرُکَ - اگر تنہائی اور مسافرت کی ان کو وحشت ہوتی ہے تو تیری یاد میں ان کا دل لگ جاتا ہے-

اَنْفٌ - ناک-

اَلْمُؤْمِنُوْنَ ھَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ - مسلمان اس اونٹ کی طرح ہیں جس کی ناک میں زخم ہو گیا ہو وہ درد کی وجہ سے مہار کھینچنے والے کا تابع رہتا ہے (بعض نے کہا غریب اونٹ کی طرح - ایک روایت میں کَالْجَمَلِ الْاٰنِفِ ہے معنی وہی ہیں)-

فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ - اپنی ناک تھام کر نکلے - (تا کہ دوسرے لوگوں کو یہ گمان ہو کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ بُری بات کا چھپانا حسن ادب ہے اور کذب وریا میں داخل نہیں ہے)-

لِکُلِّ شَیْءٍ اَنَفَۃٌ وَ اَنَفَۃُ الصَّلٰوۃِ التَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی - ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا پہلی تکبیر ہے یعنی تکبیر تحریمہ - (بعض نے اُنُفَۃٌ بضمہ ہمزہ پڑھا ہے)-

اِنَّمَا الْاَمْرُ اُنُفٌ - دنیا کا معاملہ تیرے اختیار میں ہے (تو چاہے اچھا کام کرے چاہے برا تقدیر کوئی چیز نہیں ہے)-

اُنْزِلَتْ عَلَیَّ سُوْرَۃٌ اٰنِفًا - مجھ پر ابھی ایک سورت اتری ہے-

سَاَلْتُہٗ عَنْ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَفَۃٌ - میں نے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا اللہ کی پاکی کرنا ہے-

وَ اِنَّ عَھْدِیْ بِھَا اٰنِفًا وَّ ھِیَ خَضْرَآءُ - ابھی ابھی میں نے اس کو دیکھا وہ سبز تھی (ہری بھری) (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

وَ ضَعَھَا فِیْ اُنُفٍ مِّنَ الْکَلَاءِ وَ صَفْوٍ مِّنَ الْمَآءِ - اس کو ایسی گھاس پر رکھا جس کو کسی جانور نے نہیں چرا اور ایسے پانی پر جو صاف ستھرا تھا-

رَوْضَۃٌ اُنُفٌ - ایسا چمن جس کو کسی جانور نے نہیں چرا-

فَحَمِیَ مِنْ ذٰلِکَ اَنَفًا - اس کام کو برا جان کر اس کو غیرت اور حمیت آ گئی (بعض نے اَنْفًا بسکون نون پڑھا ہے یعنی اس کو سخت غصہ آیا جیسے کہتے ہیں-

وَرِمَ اَنْفُہٗ - اس کی ناک پھول گئی (یعنی اس کو بہت غصہ آیا-)

فَکُلُّکُمْ وَرِمَ اَنْفُہٗ - تم سب کو غصہ آیا (ناک پھول گئی)-

اَمَا اِنَّکَ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَجَعَلْتَ اَنْفَکَ فِیْ قَفَاکَ - اگر تو ایسا کرے گا تو اپنی ناک گدی میں کرے گا (یعنی سچا سیدھا راستہ چھوڑ کر جھوٹا الٹا راستہ اختیار کرے گا)-

مَنْ اَحْدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ - جس کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ ناک تھام کر نکلے (تا کہ لوگ سمجھیں کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے-)

فَائْتَنِفِ الْعَمَلَ - اب نئے سرے سے عمل شروع کر (پچھلے بُرے کام سب بخش دیئے گئے-)

اُنُوْفُ النَّاسِ - سردار اور اشراف لوگ-

شُجَاعَةُ الْمَرْءِ عَلٰی قَدْرِ اَنْفَتِهٖ - آدمی کی بہادری اتنی ہوگی جتنی اس میں غیرت اور حمیت ہوگی -

اَنَقٌ - خوشی اور سرور -

شَیْئٌ اَنِیْقٌ - وہ چیز جس کو دیکھ کر تعجب ہو (یعنی نادار اور عمدہ چیز) -

یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَاَنَقْنَنِیْ - آنحضرتؐ سے چار حدیثیں روایت کرتے تھے وہ مجھ کو بہت اچھی لگیں (بعض نے اَیْنَقْنَنِیْ - روایت کیا ہے یہ غلط ہے اور صحیح مسلم میں ہے لَا اٰیْنَقُ بِحَدِیْثِهٖ - میں اس کی حدیث کو پسند نہیں کرتا) -

اِذَا وَقَعْتُ فِیْ اٰلِ حٰمٓ وَقَعْتُ فِیْ رَوْضَاتٍ اَتَاَنَّقُ فِیْهِنَّ - جب میں ان سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع میں حم ہے گویا میں ایسے چمنوں میں جاتا ہوں جن کی بہار دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں (مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی فصیح اور بلیغ آیات سے مجھ کو بے حد لذت حاصل ہوتی ہے) -

مَا مِنْ غَاشِیَةٍ اَطْوَلَ اَنَقًا وَّلَا اَبْعَدَشِبَعًا مِنْ طَالِبِ الْعِلْمِ - کوئی جانور رات کو چرنے والا طالب علم سے بڑھ کر مزہ اٹھانے والا اور دیر میں سیر ہونے والا نہیں ہے (طالب علم کبھی تحصیل علم سے سیر نہیں ہوتا ہمیشہ "هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ" - کہتا رہتا ہے -)

تَرَقَّیْتُ اِلٰی مِرْقَاةٍ یَقْصُرُ دُوْنَهَا الْاَنُوْقُ - میں ایسے پایہ پر چڑھ گیا ہوں کہ عقاب بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکا حالانکہ عقاب بڑا بلند پرواز ہوتا ہے اور اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر انڈے دیتا ہے یہ حضرت علیؓ کا قول ہے -

طَلَبَ الْاَبْلَقَ الْعَقُوْقَ فَلَمَّا لَمْ یَجِدْ اَرَادَ بَیْضَ الْاَنُوْقِ - اس شخص نے نر اابلق اونٹ پیٹ والا ڈھونڈا جب وہ نہ ملا تو عقاب کے انڈے لینے چاہے (حالانکہ دونوں نایاب ہیں نر کو تو حمل ہونا ناممکن اور عقاب کے انڈوں تک رسائی دشوار ہے اور اسی کا ایک مثل مشہور ہے کہ اَعَزُّ مِنْ بَیْضِ الْاَنُوْقِ - یعنی عقاب کے انڈوں سے زیادہ کمیاب - جب ایک شخص نے اپنی اولاد اور کنبہ والوں کے لئے وظیفہ کی درخواست کی تو یہ شعر معاویہ بن ابی سفیان نے پڑھا) -

اٰنُكٌ - سیسہ -

مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّ هُمْ لَهٗ کَارِهُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ - جو شخص ایسے لوگوں کے بات کی طرف کان لگائے جو اس کو سنانا برا جانتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ پلایا جائے گا -

مَنْ جَلَسَ اِلٰی قَیْنَةٍ لِّیَسْمَعَ مِنْهَا صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُكُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ - جو شخص رنڈی کے پاس اس کا گانا سننے کے لئے بیٹھے قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا - [1]

اَنْکَلِیْس - یا اَنْقَلِیْس - بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے -

لَا تَاْکُلُوا لَا اَنْکَلِیْسَ - یعنی بام مچھلی نہ کھاؤ (بام مچھلی حلال ہے مگر حضرت علیؓ نے اس لئے اس کو کھانے سے منع کیا کہ اس کا گوشت خراب مادہ پیدا کرتا ہے) -

اُنْمُلَةٌ - پورا یا انگلی کا سرا (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب النون مع المیم میں ذکر کرنا تھا) -

اَنْیٌ - وقت آجانا -

اَنّٰی - جہاں، کہاں، کب، کیوں کر، کیسے، کہاں سے -

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ - اللہ تعالیٰ کا حجاب نور ہے میں اس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں (حجاب تک پہنچتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں سورج کی چمک سے ہزار ہا حصہ زیادہ چمک ہے پھر اس کی ذات کو کیوں کر دیکھ سکیں گے -)

---

[1] یہ بات صرف رنڈی سے مخصوص نہیں بلکہ جس کسی گانے والی کا گانا سنے یا رنڈی کا نام اس لئے لیا کہ اس زمانہ میں صرف رنڈیاں ہی اس قسم کے گانوں کے لئے مخصوص و مشہور تھیں شریف زادیوں کا یہ کام نہ تھا لیکن آج کل تو اس قسم کی کوئی تخصیص اور تمیز نہیں ہے اور ٹی - وی - ریڈیو - کمپیوٹر وغیرہ نے ساری کسر نکال دی ہے! اللہ ہمیں محفوظ رکھے (م)

اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ - تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا-

اَنّٰی عَلِقَھَا - اس کو کہاں سے لیا - اٰنِیَةَ الْجَنَّةِ: بہشت کے برتن-

اَلَمْ یَاْنِ لِلرَّحِیْلِ - کیا کوچ کا وقت نہیں آیا-

وَقَدْ کُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ بِکُمْ - میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا-

اٰذَیْتَ وَ اٰنَیْتَ - تو نے لوگوں کو ستایا اور دیر میں بھی آیا-

ھَلْ اٰنَی الرَّحِیْلُ - کیا کوچ کا وقت آ گیا (ایک روایت میں ان الرَّحِیْلُ ہے)-

غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنَاہُ - کھانا پکتے وقت تاک کرنہ آؤ (بلکہ جب بلاوا ہو اس وقت آؤ)

اَلْاِسْتِیْنَآءُ بِالسَّحُوْرِ - سحری کھانے میں دیر کرنا-

کَانَتْ لَھُمْ فِیْھِمْ اَنَاةٌ - ان کو ان کے بارے میں مہلت تھی-

فِیْکَ اَنَاةٌ - تجھ میں سنجیدگی اور وقار ہے-

اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰہِ وَ الْعُجْلَةُ مِنَ الشَّیْطٰنِ - آہستگی اور بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی اور بے قراری شیطان کی طرف سے ہے-

رَجُلٌ اٰنٍ - بردبار آدمی-

اَنّیٌ - ساعت، وقت-

اٰنَآءَ اللَّیْلِ - رات کی گھڑیاں-

اِنَآءٌ - برتن (اٰنِیَةٌ اس کی جمع ہے-)

بَابُ الْھَمْزَةِ مَعَ الْوَاوِ

اَوْ - حرف عطف ہے بمعنی یا اور کبھی بمعنی واو کے آتا ہے کبھی بل کے معنی میں۔ کبھی الیٰ کے معنی میں، کبھی اِنْ شرطیہ کے معنی میں-

اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ اَوْ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ - بجز مجھ پر ایمان کے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کے یہاں اَوْ واو کے معنی میں ہے، چنانچہ ایک روایت میں واو بھی منقول ہے)-

قَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ دَعَا - (یہ راوی کا شک ہے یعنی) آپ نے یوں فرمایا اے اللہ مجھ کو بخش دے یا اور کوئی دعا کی-

اَوْ کَشَعْرَةٍ سَوْدَآءَ - یا جیسے کالے بال- (یہ راوی کا شک ہے بعض نے کہا آنحضرتؐ ہی نے دونوں مثالیں بیان کی ہیں)-

مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ - پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری دفعہ گرنے کے ساتھ- (یہ راوی کا شک ہے)

اَوَ خَیْرٌ - اور اَوَ اِنَّ جِبْرِیْلَ اور اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ- اور اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ - ان سب میں ہمزۂ استفہام ہے اور واو عطف ہے اور معطوف علیہ محذوف ہے)-

عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّةِ اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ -[1] میں بھی وہی حال ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے اَوَقَعَ ھٰذَا اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ صَحِیْحٌ -[2] (بعضوں نے اَوْ بسکون واو پڑھا ہے اور اَوْ کو بمعنی بَلْ رکھا ہے)-

اَوْ مُسْلِمٌ - (اس میں او شک کے لئے ہے یعنی تجھ کو دل کا حال کیا معلوم تو قطعی مومن اس کو کیسے کہہ سکتا ہے) البتہ مسلم کہہ سکتے ہیں-

مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ - یعنی اجر کے ساتھ یا لوٹ کا مال اور اجر کے ساتھ- (تو غَنِیْمَةٍ کے بعد مَعَ اَجْرٍ محذوف ہے بعض نے کہا اَوْ واو کے معنی میں ہے)-

اَوْ کَمَا قَالَ - (یہ راوی کا شک ہوتا ہے) یعنی آنحضرت نے ایسا فرمایا یا اس کے مثل دوسرا کوئی کلام فرمایا-

اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ-

---

[1] ترجمہ: جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا کیا اور اس کے علاوہ- (م)

[2] ترجمہ: کیا ایسا واقع ہوگیا اور اس کے علاوہ جو تھا وہ صحیح تھا- (م)

یعنی اور کوئی سوال کر (بعض نے اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ پڑھا ہے یعنی اَتَسْأَلُ ھٰذَا اَوْ تَسْأَلُ غَیْرَ ذٰلِکَ - تو یہ مانگتا ہے اور اسکے سوا کچھ اور مانگتا ہے)-

اِشْتَدَّ عَلَیْهِ الْحَرُّ اَوِ الْعَطْشُ اَوْ مَاشَاءَ اللّٰهُ - اس پر گرمی اور پیاس کی شدت ہوئی یا جو اللہ نے چاہا (اس میں او شک کے لئے ہے یا یہ مراد ہے کہ وہ سخت گرمی اور پیاس کی سختی تھی یا دوسری قسم کی سختی تھی-)

اَوْبٌ - لوٹنا' رجوع کرنا اور ابر' اور ہوا' اور سرعت' اور قصد' اور استقامت اور طرف جانب وغیرہ صَلٰوةُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ - اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جب گائے یا اونٹ کے بچے گرمی سے جلنے لگیں (مراد چاشت کی نماز ہے یہی صلوٰۃ الاوابین ہے)-

ثَمَانُ رَکَعَاتِ الزَّوَالِ تُسَمّٰی صَلٰوةُ الْاَوَّابِیْنَ - سورج ڈھلنے پر آٹھ رکعتوں کا نام صلوٰۃ الاوابین ہے (اس کو صلوٰۃ فی الزوال بھی کہتے ہیں یہ روایت شاذ ہے اور آنحضرتؐ سے اس نماز کا پڑھنا ثابت نہیں ہے اور شاید آٹھ رکعتوں سے ظہر کے فرض اور سنت مراد ہوں)-

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا - پروردگار کی درگاہ میں توبہ توبہ پھر توبہ-

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ - لوٹنے والے توبہ کرنے والے-

جَآءُوْا مِنْ کُلِّ اَوْبٍ - ہر طرف سے آن پہنچے-

فَآبَ اِلَیْهِ النَّاسُ - ہر طرف سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے-

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی اٰبَتِ الشَّمْسُ - انھوں نے نماز سے ہم کو روکا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا-

لَا تُصَلِّ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَؤُوْبَ الشَّمْسُ - عصر کے بعد نفل نماز مت پڑھ یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے-

طُوْبٰی لِعَبْدٍ نُوْمَةٍ لَایُؤْبَهُ لَهٗ - مبارک ہے وہ گمنام بندہ جس کی کوئی پرواہ نہ کرے-

اٰبْ زَنٌ - وہ برتن جس میں آدمی کو بٹھا کر ایک سرپوش اوپر سے ڈھانپ دیتے ہیں سر اس کا سرپوش کے باہر رہتا ہے باقی سارا بدن اندر رہتا ہے اور دواؤں کا جوشاندہ اسکے بدن کو لگتا ہے- (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ زَنٌ اس لفظ میں بمعنی عورت ہے شاید یہ برتن خاص عورتوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا تو یہ غلط ہے بلکہ زن یہاں زدن سے نکلا ہے اور یہ برتن عورت اور مرد دونوں کے استعمال میں آتا ہے-)

مَآبٌ - لوٹنے کا مقام یعنی مرجع-

تَاْوِیْبٌ - دن کو چلنا' تسبیح کہنا-

اٰب - ایک فصل جو تموز (جولائی) کے بعد ہوتی ہے ماہ اگست (رومی مہینہ کا نام)-

اَوْدٌ - گراں بار کرنا' تھکانا-

اَوَدٌ - کجی' ٹیڑھاپن-

اَقَامَ اَوَدَهٗ بِثِقَافِهٖ - اس کی کجی سیدھی کر کے رفع کی-

وَ اعُمَرَاهُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَ شَفَی الْعَمَدَ - ہائے عمر جس نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا اور بیمار کو چنگا کیا- (یہ صہیبؓ نے حضرت عمرؓ کی وفات پر کہا)-

اُوَارٌ - گرمی اور پیاس' آگ کا شعلہ' دھواں-

فَاِنَّ طَاعَةَ اللّٰهِ حِرْزٌ مِّنْ اُوَارِ نِیْرَانٍ مُّوْقَدَةٍ - اللہ کی عبادت جلتی ہوئی آگوں کی گرمی کا بچاؤ ہے-

اَبْشِرِیْ اُوْرِیْ شَلَّمَ بِرَاکِبِ الْحِمَارِ - اے بیت المقدس خوش ہو جا گدھے کا سوار آتا ہے (حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہے- بعض نے اُوْرِیْ سَلِمْ پڑھا ہے یہ لفظ عبرانی ہے یعنی سلامتی کا گھر)[1]

اَوْسٌ - عوض دینا-

رَبِّ اُسْنِیْ لِمَآ اَمْضَیْتَ - اے پروردگار جو تیرا حکم ہے اس کا بدل مجھ کو عنایت فرما (ایک روایت میں اٰسِنِیْ ہے ایک میں اَثِبْنِیْ ہے معنی وہی ہے)

اَوْطَاس - ایک مقام کا نام جو طائف کے پاس ہے-

---

[1] دراصل یہ فلسطین کا شہر "یروشلم" ہے-(م)

اَوْق- گرانی اور شامت-

اُوْقِيَّةٌ یا وَقِيَّةٌ- ایک وزن ہے چالیس درھم کا (اس کی جمع اَوَاقِي ہے)-

لَا صَدَقَةَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ- پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوۃ نہیں ہے-

اَوَّلٌ- پہلا (اس کی جمع اُوَلٌ ہے)

وَ اَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ- ہمارا طریق اگلے عربوں کا طریق تھا-

اَلرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ- جو کوئی خواب کی پہلے تعبیر دے اسی کے موافق تعبیر ہوگی (اس لئے خواب اس شخص سے بیان کرنا چاہئے جو فن تعبیر جانتا ہو اور نیک' صالح اور خدا ترس متقی ہو خواب دیکھنے والے کا دل سے دوست اور خیر خواہ ہو-)[1]

بِسْمِ اللّٰهِ اَلْاُوْلٰى لِلشَّيْطٰنِ- (یہ ابو بکر صدیقؓ کا قول ہے) یعنی میں نے جو پہلے قسم کھالی تھی (کہ یہ کھانا نہ کھاؤں گا) وہ شیطان کا اغوا تھا-

وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ فِي الْاِسْلَامِ- یعنی مہاجرین کی اولاد جو ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہوئی ان سب میں وہ پہلے پیدا ہوئے-[2]

اَوَّلُ مَا نَزَلَ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ- یعنی (وحی بند ہو جانے کے بعد) سب سورتوں میں پہلے سورۃ مدثر اتری (ورنہ سورہ اقرأ شروع میں اتر چکی تھی)-

اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ- (یعنی اس امت میں) سب سے پہلے پروردگار کا تابعدار میں ہوں-

اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ الدِّمَاءِ- (یعنی حقوق الناس میں) سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا (اور حقوق اللہ میں تو سب سے پہلے نماز کی پرشش ہوگی)-

سُئِلَ عَلِيٌّ اَهُوَ اَوَّلُ بَيْتٍ قَالَ لَاقَدْ كَانَ قَبْلَهٗ بُيُوْتٌ لٰكِنَّهٗ اَوَّلُ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ- حضرت علیؓ سے پوچھا گیا خانہ کعبہ کیا دنیا میں پہلا گھر ہے اس سے پہلے کوئی گھر دنیا میں نہ تھا (انہوں نے کہا نہیں اس سے پہلے بھی گھر تھے مگر خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا (یعنی پہلا مندر ہے جو پوجا پاٹ کے لئے تیار کیا گیا)-

اَوَّلُ بَيْتٍ حُجَّ بَعْدَ الطُّوْفَانِ- (ابن عباسؓ نے کہا طوفان نوح کے بعد خانہ کعبہ) پہلا گھر ہے جس کا حج کیا گیا-

اَوَّلُ مَا يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ- سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے- معلوم ہوا کہ پیغمبر بھی ننگے کھلے اٹھیں گے)-

اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ- سب سے پہلے جو حیض بھیجا گیا وہ بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا (ان سے پہلے عورتوں کو حیض نہیں آتا تھا' ابن مسعود اور حضرت عائشہؓ کا یہی قول ہے لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ حیض وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ حیض ابتدائے آفرینش سے عورتوں کو ہوتا آیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اس حدیث اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ کا مطلب یہ ہے کہ حیض عذاب کے طور پر پہلے بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا یعنی معمول سے زیادہ ان کو خون آنے لگا اور استحاضہ کی بیماری میں گرفتار ہوگئیں)-

اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ- کون اس کو پہلے لکھتا ہے- (یعنی ہر ایک فرشتہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ اس کو لکھے)-

اَلصَّلٰوةُ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ- شروع شروع میں ہر ایک نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں-

مَاتَ عَامًا اَوَّلَ- وہ ایک سال پہلے گذر گئے-

بَايَعْتُ فِي الْاَوَّلِ يا فِي الْاُوْلٰى- میں نے پہلے زمانہ میں یا پہلے گروہ میں بیعت کی-

فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اَنْ يُّوَحِّدُوْا یا اَوَّلُ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلٰٓى اَنْ يُّوَحِّدُوْا- یعنی پہلے توحید کی ان کو دعوت

---

[1] یہ ضروری نہیں امام نے کتاب التعبیر (بخاری) میں اس موقف کی تردید ثابت کی ہے-(م)

[2] یعنی سعید بن جبیرؒ جن کو حجاج ظالم نے بعد میں شہید کیا-(م)

دے (پھر رفتہ رفتہ اسلام کی دوسری باتیں بتلا)۔

مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ - اے ابوبکرؓ کے خاندان یہ تیمّم کی رخصت تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے (بلکہ اس سے پہلے کئی برکتیں تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو حاصل ہو چکی ہیں)۔

اَنْ لَّا يَسْاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ يَا اَوَّلُ - میں سمجھا تھا کہ تم سے پہلے یہ حدیث مجھ سے کوئی نہ پوچھے گا۔

يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ يَا اَلْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ - نیک لوگ دنیا سے اٹھا لئے جائیں گے پہلا پھر پہلا (یعنی تیسرے کی نسبت اسی طرح تیسرا چوتھے کی نسبت پہلا ہوگا۔)

اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ - پہلی نشانی قیامت کی جو نمودار ہوگی وہ سورج کا پچھم (مغرب) کی طرف سے نکلنا ہے (یعنی قیامت کے وجود کی، لیکن قیامت کے قرب کی نشانیوں میں پہلی نشانی امام مہدیؑ کا نکلنا ہے پھر دجال کا پھر حضرت عیسیٰؑ کا اترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر دابۃ الارض کا اس کے بعد کہیں جا کر سورج پچھم سے نکلے گا۔)

مترجم:۔ سورج کا پچھم سے نمودار ہونا کچھ خلاف عقل نہیں ہے، زمین کی حرکت جو مغرب سے مشرق کی طرف پھرتی ہے اگر الٹی کر دی جائے یعنی مشرق سے مغرب کی طرف پھرنے لگے تو سورج ڈوبنے کے بعد پھر پچھم سے دکھلائی دینے لگے گا۔ اگر سورج حرکت کرتا ہو جیسے احادیث کی ظاہر عبارات سے نکلتا ہے تب بھی اس میں کیا تعجب ہے کہ وہ قادر کریم اس کو مغرب سے مشرق کی طرف پھرا دے۔ بہرحال جن کم علموں نے ان امور کا انکار کیا ہے یہ ان کی بیوقوفی ہے۔ پروردگار عالم ہر ایک امر پر قادر ہے۔

اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ - (لوگ قیامت کے دن جب پریشان ہو جائیں گے تو کہیں گے) نوح پیغمبر کے پاس چلو وہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں (کافروں) کی طرف بھیجا۔

مترجم:۔ معلوم ہوا کہ ادریسؑ حضرت نوحؑ کے بعد بھیجے گئے ہیں تو وہ نوح کے دادا نہ تھے۔ بعض نے کہا کہ نوحؑ کے دادا تھے مگر وہ نبی تھے رسول نہ تھے حضرت نوح سب سے پہلے رسول ہیں اور آدم اور شیث علیہما السلام گو حضرت نوحؑ سے پہلے تھے مگر وہ زمین والوں (کافروں) کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ اپنی اولاد کو تعلیم اور تلقین کرتے رہے جو مومن تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ - کھانے کے شروع اور اخیر دونوں میں اللہ کی مدد سے میں کھاتا ہوں۔

كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ - جیسے حضرت عثمانؓ نے تاویل کی (کہ منیٰ میں باوجود سفر کے نماز پوری پڑھنے لگے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سفر میں قصر اور اتمام دونوں جائز سمجھتے تھے کیونکہ قرآن میں یوں ہے۔ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ - یعنی قصر کرنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بعض نے کہا انھوں نے منیٰ میں اقامت کی نیت کر لی تھی)

يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ - آنحضرتؐ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کلمہ بہت فرماتے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ۔[1] قرآن کی تفسیر کرتے اس کی پیروی کرتے (قرآن میں یہ ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ)۔[2]

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ - یا اللہ ابن عباس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اس کو تاویل سکھلا دے۔ (تاویل کے کئی معنی آئے ہیں، اور مشہور یہ ہے کہ تاویل کہتے ہیں ظاہری معنی کو چھوڑ کر کسی دلیل کی وجہ سے دوسرے معنی اختیار کرنے کو، اگر وہ دلیل نہ ہوتی تو ظاہری معنی کو ضرور لیا جاتا اور بلا دلیل جو تاویل کی جائے وہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے۔ کبھی تاویل ایک بات کی حقیقت ظاہر ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ -[3] کبھی تاویل تفسیر کو کہتے ہیں اور اس

---

[1] الٰہی! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔(م)

[2] (اے نبیؐ!) اللہ کی حمد کے ساتھ پاکیزگی بیان کرو اور اس سے بخشش مانگو۔(م)

[3] ترجمہ: وہ اس کے انجام اور حقیقت کے انتظار میں ہیں۔(م)

حدیث میں یہی معنی مراد ہے۔ کبھی خواب کی تعبیر کو کہتے ہیں)۔

تَاَوَّلْتُ قُبُوْرَ هُمْ۔ میں نے اس کی یہ تعبیر سمجھی کہ ان تینوں صاحبوں کی قبریں ایک ہی جگہ ہوں گی۔

اَوِّلُوْهَا يَفْقَهُهَا۔ اس کی تفسیر کرو تا کہ وہ سمجھ لے۔

مَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا وَ عَلَّمَنِيْ تَاْوِيْلَهَا۔ حضرت علیؓ نے کہا قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر آنحضرتؐ نے مجھ کو نہیں سکھلائی۔

كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلَاثًا۔ آنحضرتؐ پہلی صف والوں کے لئے تین بار دعا کرتے تھے۔ (پہلی صف وہی ہے جو امام سے قریب ہو خواہ پوری صف ہو مسجد کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک یا تھوڑی جگہ پر مثلاً چبوترے پر محراب یا صحچی میں۔)

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ۔ قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے۔

من صَامَ الدَّهْرَ فَلَا صَامَ وَلَا اٰلَ۔ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ وہ بھلائی کی طرف لوٹا۔

اَلْعَالِمُ الَّذِیْ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ يَسْتَعْمِلُ اٰلَةَ الدِّيْنِ فِي الدُّنْيَا۔ جو عالم اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا (بلکہ دنیا کماتا ہے) تو وہ دین کا ہتھیار دنیا میں چلاتا ہے۔

حَتّٰی اٰلَ السُّلَامٰی۔ یہاں تک کہ ہڈی میں مغز لوٹ آیا۔

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ زکوٰۃ حضرت محمدؐ اور آپ کی آل کے لئے حلال نہیں ہے (آل سے آپ کے اہل بیت مراد ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب، بعض نے کہا آل سے آپ کے تابعدار مراد ہیں تو اصحاب بھی اس میں داخل ہوں گے۔ ایک حدیث میں ہے مَنْ سَلَكَ طَرِيْقِيْ فَهُوَ اٰلِيْ۔ جو شخص میرے طریق پر چلے وہ میری آل ہے)۔

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنِ الْاٰلُ فَقَالَ ذُرِّيَّةُ مُحَمَّدٍ فَقِيْلَ لَهٗ مَنِ الْاَهْلُ فَقَالَ الْاَئِمَّةُ۔ امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ آل سے کیا مراد ہے؟ فرمایا حضرت محمدؐ کی اولاد پوچھا اہل کون ہیں؟ فرمایا امام۔

لَقَدْ اُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَ امِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔ ابوموسیٰ اشعری کو تو داؤد پیغمبر کے باجوں میں سے ایک باجہ دیا گیا ہے (یہاں آل داؤد سے خود داؤد مراد ہیں)۔

قَطَعْتُ مَهْمَهًا وَّ اٰلاً۔ میں تو ایک اجاڑ جنگل اور ریتی پر سے گذرا (آل اس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو دور سے پانی کی طرح چمکتی ہے یعنی سراب)۔

وَ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ لَيْسُوْا اَوْلِيَآءَ۔ فلاں شخص کی آل حاکم نہیں ہے (ابی کے بعد خالی سفیدی کتاب میں چھٹی ہوئی تھی مراد ابی امیہ ہے۔ مسلم کی روایت میں يَعْنِيْ فُلَانًا۔ زیادہ ہے۔ آپؐ نے حکم بن عاص (مروان کے باپ) کی طرف اشارہ کیا)۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ عِمْرَانَ وَ اٰلِ يَاسِيْنَ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ مسلمان ابراہیمؑ، عمران، یاسین اور حضرت محمدؐ کی اولاد ہیں۔

مِنْ اٰلِ حٰمٓ۔ ان سورتوں میں سے جن کے شروع میں حم ہے۔

اَوْمٰی۔ (اس کو باب الواو مع المیم میں ذکر کرنا تھا) اشارہ کیا (مصدر ایماء ہے)۔

كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ يُوْمِئُ اِيْمَآءً۔ آنحضرتؐ (نفل) نماز گدھے پر سوار رہ کر پڑھتے (سجدے اور رکوع میں) اشارہ کرتے۔

اَوْمٰی لِلرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ۔ رکوع اور سجدے کے لئے اشارہ کیا۔

اَوَان۔ وقت۔

يَحْتَلِبُ شَاةً اَوِنَةً۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو وہ بکری کا دودھ بار بار دوہتا تھا (اس کے تھن میں کچھ نہ چھوڑتا تھا فرمایا اتنا دودھ چھوڑ دے جو دوسرا دودھ لے کر آئے)۔

هٰذَآ اَوَانُ قُطِعَتْ اَبْهَرِيْ۔ یہ وہ وقت ہے کہ میری زندگی کی رگ کٹ گئی۔

اَوِهِ۔ يَاآهِ يَااَوِّه يَااَوِّ يَااَوَّه۔ کلمہ درد اور رنج ہے۔ اَوِهِ عَيْنُ

الرِّبٰوا - افسوس یہ تو بالکل سود ہے-

اَوَّهْ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِيْفَةٍ يُّسْتَخْلَفُ - افسوس ہے محمدؐ کی آل کو ایک خلیفہ سے (کیسا صدمہ پہنچے گا) جو خلیفہ بنایا جائے گا (مراد یزید ہے جس کی وجہ سے امام حسینؓ اور آپ کی آل کو کیسا صدمہ پہنچا)-

اَوَّاهًا مُّنِيْبًا - بہت آہ کرنے والا اللہ کی طرف رجوع کرنے والا-

اَوْهِ عَلٰى اِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ تَلَوُا الْقُرْاٰنَ فَاَحْكَمُوْهُ - افسوس میرے ان بھائیوں پر جنہوں نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اُوِیٌّ - یا اِوَآءٌ - پناہ لینا - جگہ پکڑنا - جگہ دینا - جھکنا - مائل ہونا-

اَوْيَةٌ اور اِيَّةٌ اور مَاْوِيَةٌ اور مَاْوَاةٌ - بخشا رحم کرنا-

اِيْوَآءٌ - پناہ دینا - جگہ دینا-

لَا يَاْوِي الضَّآلَّةَ اِلَّا ضَالٌّ - گمے ہوئے جانور کو وہی جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (جو پرایا مال مار لینا چاہے)-

مَنْ تَطَهَّرَ ثُمَّ اٰوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ بَاتَ فِرَاشُهٗ كَمَسْجِدِهٖ - جو شخص وضو کر کے اپنے بستر پر جگہ لے اس کا بستر اس کی مسجد کی طرح ہوگا (عبادت کا ثواب اس کو ملتا رہے گا)-

يُخَوِّيْ فِيْ سُجُوْدِهٖ حَتّٰى كُنَّا نَاْوِيْ لَهٗ - آنحضرتؐ سجدے میں اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھتے (اور ہاتھوں کو پسلیوں سے الگ) یہاں تک کہ ہم کو آپ پر ترس آ جاتا (کہ بڑھاپے میں اتنی مشقت)-

كَانَ يُصَلِّيْ حَتّٰى كُنْتُ اٰوِيْ لَهٗ - آنحضرتؐ اتنی نماز پڑھتے کہ مجھ کو آپ پر ترس آتا - (آپ کی محنت دیکھ کر)-

لَا تَاْوِيْ مِنْ قِلَّةٍ - اپنے خاوند پر اس کی مفلسی کے باوجود رحم نہیں کرتی-

. اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ تَاْوُوْنِيْ وَ تَنْصُرُوْنِيْ - میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ کو پناہ دو گے اپنے گھیرے میں کر لو گے اور میری مدد کرو گے - (اَوٰى اور اٰوٰى دونوں کے معنی ایک ہیں اور لازم اور متعدی دونوں آئے ہیں)-

لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ حَتّٰى يَاْوِيَهُ الْجَرِيْنُ - میوہ چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جب تک کہ کھلیان اس کو جگہ نہ دے (یعنی وہ توڑ کر کھلیان میں جمع نہ کیا جائے)-

اَمَّآ اَحَدُهُمْ فَاَوٰٓى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ - ان میں سے ایک نے تو اللہ کی طرف جگہ لی اللہ نے اس کو جگہ دی-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَ اٰوَانَا - شکر خدا کا جو ہم کو کافی ہوا اور جس نے ہم کو ایک ٹھکانا دیا' رہنے کی جگہ دی-

مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا - جو شخص بدعت نکالنے والے کو جگہ دے (اس کی حمایت کرے)

وَلَآ اُوْوِيْكَ - میں تجھ کو اب جگہ نہیں دوں گا (یعنی تجھ سے رجعت نہیں کروں گا)-

اِنِّيْ اَوَيْتُ عَلٰى نَفْسِيٓ اَنْ اَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِيْ - میں نے اپنے اوپر یہ قرار دیا کہ جو کوئی میری یاد کرے گا میں اس کی یاد کروں گا اور صحیح یوں ہے اِنِّيْ وَ اَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ - یعنی میں نے اوپر یہ وعدہ کر لیا ہے ٹھہرالیا ہے' لازم کر لیا ہے - تو راوی نے غلطی سے وَاَيْتُ کو الٹ کر اَوَيْتُ کر دیا)-

فَاسْتَاٰى لَهَا یا فَاسْتَآءَ لَهَا - (مُسَاءَةٌ سے بروزن اِسْتَقٰى یا اِسْتَاقَ) یعنی یہ خواب آپ کو برا معلوم ہوا (بعض نے فَاسْتَالَهَا - پڑھا ہے یعنی اس کی تعبیر چاہی - تاویل سے کذا فی النہایہ اور طیبی نے اس پر اعتراض کیا کہ مساءۃ معتل العین مہموز اللام ہے اور جب فَاسْتَاٰى فَاسْتَقٰى کے وزن پر ہو تو اس کا معتل اللام ہونا لازم آتا ہے اسی طرح اگر فَاسْتَالَ - فَاخْتَارَ کے وزن پر ہو تو سین اصلی ہوگا اور سَالَ سے مشتق ہوگا نہ کہ اول سے اور تاویل سے - صاحب مجمع نے کہا طیبی کا اعتراض صحیح ہے اور نہایہ میں جو لکھا ہے وہ کاتب کی غلطی ہو گی)-

بَيْنَ نَخْلَةٍ وَّاٰءَةٍ - درمیان کھجور کے درخت اور آءہ کے درخت کے (آءۃ ایک درخت ہے اصل میں اَوَاۃٌ تھا)-

اَلْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ - جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا اس شخص پر فرض ہے جو نماز پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ

سکے (اگر مسجد اتنی دور ہو کر جمعہ پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ سکے تب جمعہ میں حاضر ہونا فرض نہ ہوگا)-

بَالَ حَتّٰی کُنْتُ اٰوِیْ لَهٗ مِنْ فَکِّ وِرْکَیْهِ- آنحضرتؐ نے پیشاب کیا تو دونوں رانوں کو ایسا ملایا کہ مجھ کو آپ پر رحم آ گیا کہ کہیں آپ کے سرینوں میں موچ نہ آ جائے- جب بیٹھ کر پیشاب کرتے تو رانوں کو ملا لینا بہتر ہے اور جب کھڑے ہو کر کرے تو جدا رکھنا بہتر ہے)

فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ- کتنے لوگ (یعنی کافر) ایسے ہیں (جو اللہ کو نہیں پہچانتے) جن کا نہ کوئی کام بنانے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا-

مَنْ اٰوٰی یا اَوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامٍ- جو کوئی یتیم کو کھانے کے لئے جگہ دے (یعنی اس کو کھانا کھلائے)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْشِدُکَ بِاِیْوَائِکَ عَلٰی نَفْسِکَ- یا اللہ میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تو نے اپنے اوپر کیا ہے-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْهَاءِ

اِهَابٌ- کچا چمڑا جس کی دباغت نہیں کی گئی- (اس کی جمع اُهُبٌ ہے)-

وَ فِی الْبَیْتِ اُهُبٌ عَطِنَةٌ- گھر میں کئی بدبودار کچے چمڑے پڑے تھے-

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا احْتَرَقَ- اگر قرآن ایک چمڑے میں رکھا جائے پھر وہ چمڑا آگ میں ڈالا جائے تو نہیں جلے گا- (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن کو دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی)-

اَیُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ- جو چمڑا دباغت کر لیا جائے وہ پاک ہو چکا (یہ حدیث ہر چمڑے کو شامل ہے- بعض نے کہا' سور اور آدمی کو مستثنٰی رکھا ہے اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ ہر ایک چمڑا دباغت سے پاک ہو جائے گا اور سور کا چمڑا علیحدہ نہیں ہو سکتا لیکن سور کے بال پاک ہیں جن سے موزہ وغیرہ سیا جاتا ہے البتہ سور کی چربی نجس ہے کیونکہ وہ گوشت ہے اور سور کا گوشت بنص قرآنی پلید رجس ہے اسی طرح دم مسفوح (بہتا ہوا خون) نجس ہے)-

حَقَنَ الدِّمَاءَ فِیْ اُهُبِهَا- خونوں کو بدنوں میں محفوظ رکھا اور یعنی خونریزی نہ ہونے دی یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)-

اِلَّا اُهُبَةٌ ثَلٰثَةٌ یا اِلَّا اَهَبَةٌ ثَلٰثَةٌ- یعنی گھر میں کوئی سامان نہ تھا مگر تین کچے چمڑے پڑے تھے-

اِهَاب یا یَهَاب- ایک مقام کا نام جو مدینہ کے اطراف میں ہے-

حَتّٰی یَبْلُغَ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ یا یَهَابَ- یہاں تک کہ مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچے-

لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ- تاکہ اپنے جہاد کے سامان کی تیاری کریں-

اَلْمَیِّتُ لَا یُفْلَحُ فِیْ قَبْرِهٖ حَتّٰی یَاْخُذَ اُهْبَتَهٗ- مردہ فوراً اپنی قبر میں نہ گھسیٹ دیا جائے اس کا سامان کر لینے دیا جائے-

اَهْلٌ- لائق' سزاوار' بیوی' کنبے والے-

نِسَاؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَلٰکِنْ اٰلَخ- یعنی آنحضرتؐ کی بیبیاں آپ کے اہل بیت میں داخل ہیں (یعنی ان کی تعظیم اور محبت بھی دوسرے اہل بیت نبوی کی طرح لازم ہے) مگر اصلی اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے (یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد)-

سُئِلَ الصَّادِقُ مَنْ اَهْلُ بَیْتِهٖ قَالَ الْاَئِمَّةُ- امام جعفر صادق سے پوچھا گیا اہل بیت کون ہیں؟ فرمایا امام- پھر پوچھا گیا عترت کون ہیں؟ فرمایا کملی والے (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام)-

اَهْلُ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ- تعریف اور بزرگی کے لائق-

اِنَّهٗ لَیْسَ بِکِ عَلٰی اَهْلِکِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ وَ اِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ- تیرے خاوند کی نگاہ میں تجھ کو کوئی ذلت نہیں (بلکہ تو ہر دلعزیز ہے) تیری مرضی اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے ہی پاس رہتا ہوں مگر پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا اور اگر تو

چاہتی ہے تو تین دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر ایک ایک دن دوسری بیبیوں کے پاس گھوم کر آتا ہوں (کیونکہ نئی بی بی اگر ثیبہ ہو تو خاوند تین روز تک اگر باکرہ ہو تو سات روز تک اس کے پاس رہ سکتا ہے پھر برابر برابر تقسیم اور دورہ کرنا چاہئے-)

اِنَّھَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ - یہ جنازہ ملکی لوگوں میں سے کسی کا ہے (یعنی کافر کا جنازہ ہے)-

اَنَا اَھْلُ التَّقْوٰی - میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں (کیونکہ مجھ کو سب قدرت ہے)-

اَعْطَی الْاٰھِلَ حَظَّیْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا - بیوی بچے والے کو آپ نے دو حصے دیئے اور اکیلے مجرد مرد کو ایک حصہ دیا-

لَقَدْ اَمْسَتْ نِیْرَانُ بَنِیْ کَعْبٍ اٰھِلَۃً - بنی کعب کی آ گیں بال بچے والی ہو گئیں-

اَقُوْلُ لَہٗ اِذَا لَقِیْتُہٗ اسْتَعْمَلْتُ عَلَیْھِمْ خَیْرَ اَھْلِکَ - میں جب پروردگار سے ملوں گا تو یہ عرض کروں گا کہ میں نے تیرے بندوں میں سے اس شخص کو لوگوں پر حاکم کیا جو ان سب میں بہتر تھا (یہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا جب لوگوں نے مرتے وقت ان سے کہا کہ تم نے عمرؓ کو خلیفہ بنایا ہے تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دو گے)-

مترجم:- بات یہ ہے کہ ان کی نظر میں اس وقت سب لوگوں سے زیادہ خلافت کے لائق حضرت عمرؓ تھے انھوں نے انہی کو خلافت دی اور سچ بھی یہ ہے کہ عمرؓ کو خلیفہ بنانا مسلمانوں کے لئے ایک نعمت ہوئی- آپ نے کمال عدل و انصاف سے حکومت کی اسلام کو وہ رونق دی کہ باید و شاید- مکہ والوں کو اہل اللہ کہتے ہیں جیسے کعبہ کو بیت اللہ-

اَھْلُ الْقُرْاٰنِ ھُمْ اَھْلُ اللہِ وَ خَاصَّتُہٗ - قرآن کے حافظ اور اس پر عمل کرنے والے خاص خدا کے لوگ ہیں (قرآن والے اللہ والے اور اس کے خاص مقرب بندے ہیں)-

اَھْلًا وَّ سَھْلًا - تو اپنے لوگوں میں اور اچھی نرم ہموار زمین میں آ گیا (یہ محاورہ ہے جو عرب لوگ آنے والے سے خوش آمدید کے طور پر کہتے ہیں)-

اِدْھَنْ بِسَمْنٍ اَوْ اِھَالَۃٍ - گھی یا چربی لگائی-

نَھٰی عَنِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ - آنحضرتؐ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا (یعنی جو بستی میں رہتے ہیں البتہ جنگلی گدھا حلال ہے)-

یُدْعٰی اِلٰی خُبْزِ الشَّعِیْرِ وَ الْاِھَالَۃِ السَّنِخَۃِ فَیُجِیْبُ - آنحضرتؐ کو اگر جو کی روٹی اور بدبودار تیل یا چربی کی بھی کوئی دعوت دیتا تو آپ قبول کر لیتے اور کسی کی دل آزاری گوارا نہ فرماتے-

مترجم:- سبحان اللہ صدقے آپ کے اخلاق اور عاداتِ کریمانہ کے کہ اب ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ بعض لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث گنتے ہیں لیکن ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی ضیافت میں نہیں جاتے جب تک اپنے پیغمبر کے اخلاق اور عادات اختیار نہ کریں گے ان کا شمار اہل حدیث میں کبھی نہیں ہو سکتا-

کَاَنَّھَا مَتْنُ اِھَالَۃٍ - جہنم ایسی ہے جیسی پگھلی ہوئی چربی کی پشت-

اَیُّ اَھْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ - آپ کے گھر والوں یعنی مردوں میں سے آپ کس کو زیادہ چاہتے ہیں-

اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ یَحْتَسِبُھَا - جب کوئی شخص اللہ کی رضامندی کے لئے اپنے گھر والوں (یعنی بال بچوں بیوی کنبے والوں) پر خرچ کرے تو اس میں بھی خیرات کا جیسا ثواب ملے گا (یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے)-

فَلَمَّا رَاٰی شَوْقَنَا اِلٰی اَھَالِیْنَا - جب آپ نے دیکھا کہ ہم اپنے عزیزوں کنبے والوں میں جانے کے لئے مشتاق ہیں-

اِنْ شِئْتِ اَعْطَیْتُ اَھْلَکِ - اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے مالکوں کو یک مشت تیرا بدل کتابت ادا کر دیتی ہوں (یہ حضرت عائشہؓ نے بریرہ سے کہا)-

فَقَالَ اَھْلُ الْکِتٰبِ ھٰٓؤُلَاۗءِ اَقَلُّ عَمَلًا مِّنَّا - اہل کتاب یعنی یہودی کہنے لگے ان لوگوں نے یعنی مسلمانوں نے

کام تو ہم سے کم کیا (تو اہل کتاب سے یہاں یہودی مراد ہیں اس لئے کہ نصاریٰ نے جتنی دیر کام کیا وہ مسلمانوں سے زیادہ نہیں ہے)۔

اِنَّهٗ مِنَ اَهْلِ النَّارِ - وہ دوزخ کا مستحق ہو گیا (اگر اللہ تعالیٰ معاف کر دے تو وہ دوسری بات ہے)۔

اِنَّ لِلْمَاءِ اَهْلًا - ہر پانی کے کچھ لوگ ہیں جو وہاں بستے اور رہتے ہیں (یا پانی کی بھی ایک مخلوق ہے جو اس میں رہتی ہے)۔

اَهْوَازُ - نو گاؤں جو بصرے اور ایران کے درمیان ہیں رامہرمز، عسکر مکرم، تستر، جندیسابور، سوس، سوق، نہر تیرا، ایدج، اور مناذر (مجمع میں سات لکھے ہیں)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْيَاءِ

اَيْبَةٌ - یا اَيْبٌ - لوٹنا۔

سَرِيْعُ الْاَيْبَةِ - جلدی لوٹنے والا - دشمنی کے بعد پھر جلدی سے دوست بن جانے والا -

كَانَ طَالُوْتُ اَيَابًا - طالوت بادشاہ قوم کا سقا (بہشتی) تھا -

اَيْدٌ - زور، قوت، طاقت -

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ - جبرئیل برابر تیری مدد کرتے رہیں گے -

وَ اَمْسَكَهَا مِنْ اَنْ تَمُوْرَ بِاَيْدِهٖ - اپنے زور سے اس کو تھامے رکھا کہ ہلنے نہ پائے -

اَيْرٌ - ذکر، عضو تناسل -

مَنْ يَّطُلْ اَيْرُ اَبِيْهِ يَنْتَطِقْ بِهٖ - جس کے باپ کا ذکر لمبا ہو (اس کے باپ کی اولاد بہت ہو) تو وہ اس کا کمر بند بنائے (یہ ایک مثل ہے مطلب یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کی کثرت پر وہ پھولا رہے زور جتلائے)۔

اَيَّار - ایک رومی مہینہ کا نام ہے خریزان سے پہلے نیسان کے بعد - ماہ مئی -

اَيْسٌ - قہر اور غلبہ -

اِيَاسٌ - ناامیدی -

تَاْيِيْسٌ - نرم کرنا، اثر کرنا -

اَلْاِيَاسُ غِنًى - ناامیدی بھی تونگری ہے (آدمی جب ناامید ہو جاتا ہے تو مستغنی رہتا ہے امید ہی انسان کو محتاج بناتی ہے)۔

اَلْاِيَاسُ عَمَّا فِيْ اَيْدِى النَّاسِ - لوگوں کے پاس جو مال و متاع ہے اس سے ناامید ہونا -

اٰئِسَةٌ - وہ عورت جو حیض سے ناامید ہو گئی ہو - (بوڑھی ہو کر)۔

قَدْ اَيِسَ الشَّيْطٰنُ مِنْ اَنْ يُّعْبَدَ فِىْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ - شیطان اس سے تو ناامید ہو گیا کہ لوگ عرب کے جزیرہ میں اس کی پوجا کریں (بت پرستی کریں یعنی قیامت کے قریب تک عرب میں بت پرستی نہ ہو گی البتہ قیامت کے قریب پھر بت پرستی جاری ہو گی جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دوس کی عورتیں ذی الخصہ کے گرد چوتڑ مٹکائیں گی)

وَ جِلْدُهَا مِنْ اَطُوْمٍ لَّا يُؤَيِّسُهٗ - اس کی کھال اطوم[1] کی ہے اس کو کوئی چیز نرم نہیں کرتی (یعنی) اس میں اثر نہیں کرتی -

اَيْضٌ - لوٹنا -

حَتّٰى اٰضَتِ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج لوٹ گیا (یعنی اپنی اصلی حالت پر آ گیا پھر روشن ہو گیا -)

وَ اَيْضًا - ابھی اور ایمان تیرے دل میں جمے گا اور میری محبت تجھ کو زیادہ ہو گی یا مجھ کو بھی تجھ سے ایسی ہی الفت ہے -

اِفْعَلْ كَذَا اَيْضًا - پھر ایسا ہی کر جیسے کہ کر چکا ہے -

اَيْكَةٌ - بن، جہاں گنجان درخت ہوں، جنگل یا ایک مقام کا نام ہے (بعض نے لَيْكَه پڑھا ہے - بعض نے کہا ایکہ ایک بستی کا نام ہے اور لیکہ ایک نہر کا نام ہے جہاں حضرت شعیب کی قوم آباد تھی -)

---

[1] اطوم کچھوے یا اس مچھلی کو کہتے ہیں جس کی کھال سخت پتھر کی مانند ہو - (م)

اِیْل - عبرانی یا سریانی زبان میں اللہ کا نام ہے-

اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَ سَبَحْتَانِیْ - اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھ کو (دشمنوں کے ہاتھوں میں) کیوں چھوڑ دیا (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا)-

اِیَالَۃ - سیاست' اور حکمرانی-

قَدْ بَلَوْنَا فُلَانًا فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَہٗ اِیَالَۃً - ہم نے فلاں شخص کو آزمایا لیکن اس میں حکومت اور ملک رانی کی لیاقت نہیں پائی-

صَاحِبُ اِیْلِیَآءَ - ایلیا کا حاکم (یہ بیت المقدس کے شہر کو کہتے ہیں-)

اِبْنُ عُمَرَ اَہَلَّ بِحَجَّۃٍ مِّنْ اِیْلِیَآءَ - ابن عمر نے ایلیا (بیت المقدس) حج کا احرام باندھا-

اِنَّ اَوَّلَ اَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ مُوْسٰی وَ اٰخِرَھُمْ عِیْسٰی - بنی اسرائیل کے سب سے پہلے پیغمبر حضرت موسیٰ تھے اور سب سے آخری حضرت عیسیٰ تھے (اور ان دونوں کے درمیان بہت سے پیغمبر گذرے ہیں اور حضرت یوسف گو بنی اسرائیلی تھے مگر انہوں نے بادشاہت کی اور صرف پیغمبری کے طور پر نہیں رہے)

اَیْلَۃٌ - ایک شہر جو مصر اور شام کے درمیان ہے-

عَرْضُہٗ مَا بَیْنَ صَنْعَآءَ اِلٰی اَیْلَۃَ - حوض کوثر کا عرض اتنا ہے جتنا صنعاء سے ایلہ تک کا فاصلہ ہے-

اِیَالَۃ - سیاست اور حکمرانی-

اٰلَ الْمَلِکُ رَعِیَّتَہٗ - بادشاہ نے اپنی رعیت کی خوب سیاست کی-

اَیِّمٌ - بے خاوند والی عورت' کنواری ہو یا شوہر دیدہ (ثیبہ) مطلقہ ہو یا اس کا خاوند مر گیا ہو اور بغیر بیوی والا مرد-

اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا - بے خاوند والی عورت (یعنی ثیبہ) اپنی ذات پر زیادہ اختیار رکھتی ہے (اس کا نکاح ولی بغیر اس کی رضامندی کے نہیں کر سکتا)-

تَاَیَّمَتِ الْمَرْاَۃُ وَ اٰمَتْ - جب عورت بے خاوند کے رہ جائے تو نکاح نہ کرے (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)-

اِمْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِھَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ - وہ عورت جو اپنے شریف اور خوبصورت خاوند کو کھو دے (مر جائے یا طلاق دے دے)-

تَاَیَّمَتْ مِنْ زَوْجِھَا بْنِ خُنَیْسٍ - حضرت حفصہؓ اپنے خاوند ابن خنیس کو کھو بیٹھیں (یعنی آنحضرتؐ سے پہلے ان کے نکاح میں تھیں)-

مَاتَ قَیِّمُھَا وَ طَالَ تَاَیُّمُھَا - اس عورت کا کام چلانے والا (یعنی خاوند) مر گیا اور مدت سے بے خاوند بیٹھی ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

تَطُوْلُ اَیْمَۃُ اِحْدٰکُنَّ - تم میں سے کوئی مدت تک بے خاوند بیٹھی رہتی ہے-

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَیْمَۃِ وَ الْعَیْمَۃِ - آنحضرتؐ مجردی اور پیاس سے یا دودھ پینے کی خواہش سے پناہ مانگتے تھے-

اَتٰی عَلٰٓی اَرْضٍ جُرُزٍ مُجْدِبَۃٍ مِثْلِ الْاَیْمِ - ایک بنجر اور خشک زمین پر آئے جو سانپ کی طرح (چکنی صاف) تھی-

اَیْم اور اَیْن - باریک ملائم سانپ-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَیْمِ - سانپ کے مارنے کا حکم دیا-

وَ اَیْمُ اللّٰہِ لَوْ کُشِفَ الْغِطَآءُ لَشُغِلَ مُحْسِنٌ بِاِحْسَانِہٖ - قسم خدا کی اگر پردہ اٹھ جائے تو نیک اپنی نیکی میں مصروف رہے گا-

قِیْلَ اَیْمَ ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ - یارسول اللہ ہرج کیا چیز ہے (یہ اَیْمَ اصل میں اَیُّ مَا ھُوَ تھا)-

وَ اَیْمَ ھٰذَا - یہ شخص کون ہے (جس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے) اَیْمَ تَقُوْلُ - تو کیا کہتا ہے-

اَیْمَنُ - داہنا ہاتھ' داہنی طرف' مبارک' خوش نصیب (اس کو باب الیاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)

اَلْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ - داہنا پھر داہنا (یعنی جو اس کے بعد داہنے جانب میں ہو)-

اَیْمَنَ وَ اَشَامَ - داہنی طرف اور بائیں طرف (اَیْمَنَ کے معنی یمن میں گیا اور اَشَامَ کے معنی شام میں گیا بھی آیا ہے)

لَآ اٰمَنُ اَنْ یَکُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ - مجھ کو ڈر ہے

کہیں لوگوں میں لڑائی نہ پڑ جائے (یہ اس قوم کی لغت ہے جو علامت مضارع کو مکسور پڑھتے ہیں مثلاً نِعْلَمُ تِعْلَمُ کہتے ہیں اصل میں لَآ اِءْ مَنُ تھا ہمزہ ثانیہ بوجہ کسرہ ماقبل یا سے بدل گیا)۔

اَیْنٌ - تھکن، ماندگی، سانپ، مرد، اونٹ اور وقت ہنگامہ۔

فِیْھَا عَلَی الْاَیْنِ اِرْقَالٌ وَّ تَبْغِیْلٌ - وہاں تھکاوٹ کے ساتھ بھگانا اور خچر کی طرح دوڑانا ہے۔

اَیْنَ - کہاں۔

اَیَّانَ - کب، کس وقت۔

اَیْنَ الْاِبْتِدَآءُ بِالصَّلٰوۃِ - کہاں جاتا ہے پہلے نماز پڑھنا چاہئے (پھر خطبہ) یا پہلے نماز پڑھنا کدھر گیا۔

اَمَا اٰنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّعْرِفَ مَنْزِلَہٗ - کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص (ابوذرؓ) اپنا ٹھکانا پہچان لیتا۔

اَیْنَ اللّٰہُ - اللہ تعالیٰ کہاں ہے۔

مترجم: - یہ آنحضرتؐ نے ایک لونڈی سے پوچھا - اب جس نے ایسا پوچھنے سے منع کیا ہے وہ جاہل ہے کیا وہ پروردگار کی صفات کو پیغمبر سے بھی زیادہ جانتا ہے؟ اپنی منطق اور حکمت خاک میں جھونک، اور طیبی نے جو کہا کہ آنحضرتؐ کا مقصود اس سوال سے یہ نہ تھا کہ اللہ کا مکان کہاں ہے بلکہ الٰہ ارضیہ کی نفی منظور تھی یعنی ان بتوں کی جن کی عرب لوگ پرستش کرتے تھے یہ خواہ مخواہ کا مکابرہ ہے - اَیْنَ لغت میں سوال مکانی کے لئے موضوع ہے اور مکان کا لفظ شرع میں اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے وارتفاع مکانی اور عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ شعر پڑھا اور آپ نے سکوت فرمایا[1]

تَعَالٰی عُلُوًّا فَوْقَ الْعَرْشِ اِلٰھُنَا - وَکَانَ مَکَانُ الْحَقِّ اَعْلٰی وَ اَعْظَمَا

فَاَیْنَ صَلٰوۃٌ بَعْدَ صَلٰوتِہٖ - پھر اس کے مرنے کے بعد جو اس نے نماز پڑھی وہ کہاں گئی (یعنی اس کا ثواب ضرور اس کو ملے گا۔)

اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَّقْتِ الصَّلٰوۃِ - نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے؟

لَا یَثْبُتُ الشَّیْءُ اِلَّا بِاَیْنِیَّۃٍ وَّمَاھِیَّۃٍ - کوئی چیز بغیر اینیت (یعنی مکان) اور ماہیت (شکل) کے ثابت نہیں ہو سکتی (تو متکلمین کا یہ کہنا کہ اللہ کسی جہت اور مکان میں نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں اس کے وجود کی نفی کرنا ہے کیونکہ یہ معدوم کی صفت ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ اَیَّنَ الْاَیْنَ وَ کَیَّفَ الْکَیْفَ (اللہ تعالیٰ نے مکان بنایا اور کیف کیسے بنایا)۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز قدیم نہیں ہے وہ اس وقت بھی موجود تھا جب نہ اَیْنَ تھا نہ مکان نہ کیف وہ اپنے عرش پر ہے - لیکن عرش کا محتاج نہیں - عرش بنانے سے پہلے بھی موجود تھا)۔

اَیْوَانُ - محل۔

مِنْ اِرْتِجَاجِ اَیْوَانِ کِسْرٰی - کسریٰ کا محل لرز جاتا۔

اِیْہِ - ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی سے یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ اور زیادہ گفتگو کرے (گویا اردو میں اور فرمایئے اور ہوں کی جگہ بولا جاتا ہے)

اِیْہٍ - تنوین کے ساتھ بھی حالت وصل میں کہتے ہیں۔

اِیْھًا - نصب کے ساتھ خاموش کرنے کے لئے بولتے ہیں۔

قَالَ عِنْدَ کُلِّ بَیْتٍ اِیْہِ - (آنحضرتؐ امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سن رہے تھے) اور ہر شعر پر فرماتے۔

اِیْہِ - یعنی اور پڑھو اور پڑھو۔

اِیْھًا اُصَیْلُ - اصیل خاموش رہ بس کر۔

اِیْھًا وَّ اللّٰہِ - یہ لفظ کبھی تصدیق، و اظہار رضامندی کے لئے بھی بولتے ہیں یعنی ہاں، اِیْوَ حال کے محاورہ میں عرب لوگ اچھا کے معنی میں ہاں کی جگہ بولتے ہیں جو اِیْ وَاللّٰہِ کا مخفف ہے اِیْھًا وَّ الْاِلٰہِ - (یہ عبداللہ بن زبیر کا قول ہے جب لوگوں نے طعن کی راہ سے ان کو کہا دو کمر بند والی کے بیٹے ان کا مطلب یہ تھا کہ یہ تو میری عین تعریف اور منقبت ہے) پھر کہو پھر کہو۔

---

[1] ہمارا معبود عرش پر بلند ہوا اور مقام حق بڑا اعالی مرتبہ ہے۔ (م)

مترجم:- ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے آنحضرت کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کر کے ایک میں تو آپ کا توشہ باندھ دیا تھا اور دوسرے سے مشکیزہ، پھر وہ غار میں لٹکا دیا تھا تاکہ وہ دونوں لے لیں- حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے بھی تحقیر کی غرض سے عبداللہ بن زبیر کو یہی کہا تھا: اِبْنُ ذَاتِ النِّطَاقَیْنِ یہ قصہ مشہور ہے حالانکہ یہ ایسی فضیلت اور منقبت تھی کہ حجاج کی ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی-

اِیْهِ اِیْهِ یَاْاَبَانَجِیْدِ- ابو نجید اور کچھ کہہ اور کچھ کہہ-

اِنِّیْ اُاَیِّهُ بِهَا کَمَا یُؤَیَّهُ بِالْخَیْلِ فَتُجِیْبُنِیْ- (یہ ملک الموت کا قول ہے) یعنی میں روحوں کو اس طرح پکارتا ہوں جیسے گھوڑوں کو پکارتے ہیں وہ میرا پکارنا سن لیتی ہیں- (بدنوں سے نکل آتی ہیں)-

اَهًا اَبَا حَفْصٍ- ہائے ابو حفص (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے)-

اَیْهَاتَ لَا مَآءَ لَکُمْ یا اَیْهَا لَا مَاءَ لَکُمْ- پانی تم سے بہت دور ہے یہاں پانی نہیں مل سکتا-

اِیْهِ یَابْنَ الْخَطَّابِ- خطاب کے بیٹے اور کچھ کہہ-

اَیْهًا اور وَیْهًا اور اَیْهَکَ اور وَیْهَکَ- تحریض (شوق دلانے) اور اغرار (ابھارنے) کے لئے بولا جاتا ہے-

وَاهًا- تعجب کے لئے اردو میں واہ واہ تعجب کے مقام پر بولتے ہیں اور تعریف کے مقام پر یہ عربی سے نکلا ہے-

اِیْهًا عَنَّا- ہم کو مت چھیڑو-

اٰیَةٌ- شخص، جسم، نشانی، پند و نصیحت، عبرت، قرآن کا ایک جملہ جس پر یہ نشانی (o) بنی ہوتی ہے (اور یہ آیۃ اصل میں آوِیَةٌ یا آیِیَةٌ تھا) (اور آیاتٌ اور اٰوَایَا جمع اور آیآءٌ جمع الجمع)

اَحَلَّتْهُمَا اٰیَةٌ وَّ حَرَّمَتْهُمَا اٰیَةٌ- دو لونڈیوں (کو اپنے پاس لونڈی رکھنا جو آپس میں بہنیں ہوں) ایک آیت (اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ) کی رو سے درست ہے اور دوسری آیت (وَ اَنْ تَجْمَعُوا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ) کی رو سے نا درست ہے (یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے)-

لَوْلَآ اٰیَةٌ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُکُمْ- اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی- اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا[1] اخیر تک تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا-

یَکْفِیْکَ اٰیَةُ الصَّیْفِ- تجھ کو گرمی کے دنوں میں جو آیت اتری یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ[2] آخیر تک کافی ہے- (دوسری آیت جو کلالہ کے باب میں ہے وَ اِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلَالَةً[3] وہ جاڑے کے دنوں میں اتری ہے)-

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً- میری باتیں لوگوں کو پہنچاؤ ایک ہی بات سہی (تو آیت سے یہاں حدیث مراد ہے)[4]

اٰیَةٌ لِّمَنْ تَوَسَّمَ- اسلام بہبودی کی نشانی ہے اس کے لئے جو بھلائی کا طالب ہو-

نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِاٰیٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ- جبرئیلؑ قرآن کی کئی آیتیں لے کر اترے-

اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِاٰتَیْنِ- قیامت کی نشانیاں دو سو برس کے بعد ظاہر ہوں گی-

مترجم:- اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں ہجرت کے دو سو برس کے بعد ہیں اور دو سو برس تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی اب دو سو کے بعد یہ بعدیت زمانی ہے، ہزاروں لاکھوں برس کو شامل ہے اور آنحضرتؐ نے یہ فرما کر

---

[1] ترجمہ: جو لوگ ہمارے نازل کردہ کھلے دلائل اور ہدایات کو ہمارے کتاب میں لوگوں کے سامنے کھول دینے کے بعد چھپاتے ہیں تو ان پر اللہ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں الخ (البقرۃ: ۱۵۹-۱۶۰)

[2] (سورۃ النساء: ۱۷۶) (م)

[3] (سورۃ النساء: ۱۲) (م)

[4] بعض لوگ ظاہر کلام سے قرآنی آیت مراد لیتے ہیں- (م)

صحابہ کو مطمئن کر دیا کہ دوسو برس تک ابھی قیامت کی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہونے کا فکر نہ کرو۔ بعض نے کہا ہزار کے بعد دوسو برس مراد ہیں یہ جو دوسری حدیث میں ہے اگر دجال میرے سامنے نکلا تو میں اس سے بحث کروں گا شاید اس سے پہلے آپ نے فرمائی ہو اس کے بعد آپ کو معلوم کرایا گیا ہوگا کہ دوسو برس تک قیامت کے علامات کبریٰ ظاہر نہیں ہوں گی۔ واللہ اعلم۔

اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ۔ سورج گہن اور چاند گہن اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں (کسی کے مرنے یا جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا)۔

قُلْتُ اٰیَةٌ۔ (اسماء کہتی ہیں) میں نے کہا کیا یہ کوئی عذاب یا قیامت کی نشانی ہے (حضرت عائشہؓ نے اشارہ سے جواب دیا ہاں)۔

اٰیَةُ الْحِجَابِ۔ حجاب کی آیت یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنَاتِکَ آخیر تک[1]

اَیُّ اٰیَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِهٖ۔ آپ کی بیویوں کے گذر جانے سے بڑھ کر کون سی نشانی ہوگی۔ (یعنی آنحضرتؐ کی بیویوں کی وفات قیامت کی نشانی ہے کیونکہ آپ کی بیبیاں صحابیت کے ساتھ زوجیت کا بھی شرف رکھتی تھیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابی میری امت کے لئے باعث امن ہیں)۔

فَمَا اٰیَةُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِهٖ۔ (اللہ کا دیدار جو قیامت میں بے اڑچن اور بے تکلیف ہوگا) اس کا نمونہ مخلوقات میں کیا ہے۔

وَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَةً۔ ہم تو نبوت کے نشانوں (یعنی معجزوں کو یا قرآن کی آیتوں) کو باعث برکت سمجھتے تھے۔

فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ۔ ان نشانیوں میں جو اللہ نے دکھلائیں (جن کا ذکر سورہ نجم میں ہے لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی)[2]

اٰیَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ۔ ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے۔

نَسَخَتْهَا اٰیَةٌ مَدَنِیَّةٌ۔ سورۂ فرقان کی اس آیت اِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ کو مدینہ میں جو آیت اتری وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا نے منسوخ کر دیا۔ (یہ ابن عباس کا قول ہے ان کے نزدیک قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں یعنی جو عمداً ناحق کسی مومن کو مارے اس کو دوزخ کا عذاب ضرور ہوگا۔)

قَرَأَ اٰیَةَ النِّسَآءِ۔ آپ نے سورۂ نساء کی آیت یَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ پڑھی۔

اٰیَةُ الرَّجْمِ۔ رجم کی آیت یعنی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْ هُمَا آخر تک۔

کَمَّآ نَزَلَتْ اٰیَاتُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ۔ جب سورہ بقرہ کی آیتیں (یعنی سود کی حرمت کی آیتیں) اتریں۔

کَانُوْا یَسْاَلُوْنَ عَنِ الْاٰیَاتِ۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نشانیاں (یعنی معجزے) مانگتے تھے (مثلاً کہتے تھے صفا پہاڑ سونے کا ہو جاوے یا آسمان سے ہمارے سامنے ایک کتاب اترے)۔

مترجم:۔ ہر چند اللہ تعالیٰ ایسی صاف نشانیاں بھی دکھلا سکتا ہے مگر اس کو یہ منظور ہے کہ ایمان بالغیب قائم رہے اور دنیا میں کفر اور ایمان دونوں چلتے رہیں اگر ایسی صاف نشانیاں اتریں تو سب کے سب مومن ہو جائیں گے اور ایمان بالغیب نہ رہے گا۔

عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ۔ یہود نے آپ سے ان نو نشانیوں کو پوچھا (جو حضرت موسیٰ کو دی گئی تھیں اور دسویں نشانی جو یہودیوں سے خاص تھی وہ آپ نے زیادہ بیان کر دی کیونکہ انھوں نے اس کو امتحاناً چھپا رکھا تھا اسی لئے جب آپ نے برابر جواب دیا تو انھوں نے آپ کے ہاتھ چومے)۔

اِنَّ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهٗ اٰیَةً۔ ہم کو اپنے پروردگار کی ایک نشانی معلوم ہے (وہ یہ کہ پروردگار کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے جس

---

[1] (سورۃ احزاب:۵۹)(م)

[2] اس (محمدؐ) نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔(م)

میں یہ بات ہو وہ سچا پروردگار ہے)۔

اَیْھُقَانٌ- ایک گھاس ہے خوشبودار جس کو جرجیر بری بھی کہتے ہیں- (ہالون کی بھاجی) (Cress) یہ حرف' رشاد بری وغیرہ سے مشابہ ہوتی ہے-

رَضِیْعُ اَیْھُقَانَ- ایہقان کو (دودھ کی طرح) چوسنے والا (مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں- ایک روایت میں رَضِیْعُ اَیْھُقِانَ صاد مہملہ سے ہے یعنی ایھقان نامی بوٹی سے آراستہ)۔

اِیَّا- ایک اسم مبہم ہے تمام ضمائر منصوبہ اس سے یہ متصل ہوتے ہیں جیسے اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاکَ اِیَّاہُ وغیرہ-

اِنِّیْ اَوْ اِیَّاکَ فِرْعَوْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ- (یہ آنخضرتؐ نے ابوجہل سے فرمایا) یعنی میں یا تو دونوں میں سے کوئی ایک اس امت کا فرعون ہے (مطلب یہ ہے کہ تو فرعون ہے اور ابہام تعریض کے لئے ہے جیسے کہتے ہیں یا تو میں جھوٹا ہوں یا تو جھوٹا ہے حالانکہ کہنے والے کو اپنے صدق کا یقین ہوتا ہے اور اس طرح کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مخاطب جھوٹا ہے)۔

کَانَ مُعَاوِیَۃُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ الْاَخِیْرَۃِ کَانَتْ اِیَّاھَا- معاویہؓ جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بس یہی سجدے سے سر اٹھانا ہوتا (یعنی سیدھے کھڑے ہو جاتے جلسہ استراحت نہ کرتے)۔

اِیَّایَ وَ کَذَا- اس کو مجھ سے الگ رکھ اور مجھ کو اس سے الگ رکھ-

وَ اِیَّاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ- اور آپ یا رسول اللہ (یہاں ایاک بمعنی اَنْتَ ہے)

اَیٌّ- اسم ہے معرب' کبھی شرط کے لئے آتا ہے کبھی استفہام کے لئے کبھی زائد ہوتا ہے جیسے یآ اَیُّھَا النَّبِیُّ (اَیٌّ کا تثنیہ اَیَّانِ اور جمع اَیُّوْنَ یہ مذکر کے لئے ہے اور مؤنث کے لئے اَیَّۃٌ اَیَّتَانِ اَیَّاتٌ)- فَتَخَلَّفْنَا اَیَّتُھَا الثَّلَاثَۃُ- ہم تینوں آدمی پیچھے رہ گئے- (یعنی غزوۂ تبوک میں آنخضرتؐ کے ساتھ نہیں گئے اَیَّتُھَا الثَّلَاثَۃُ سے خود اپنے آپ کو مراد لیا جیسے اَنَا اَنَا فَاَفْعَلُ کَذَا اَیُّھَا الرَّجُلُ اور اَیُّھُمَا الرَّجُلُ سے خود متکلم اپنے آپ کو مراد لیتا ہے)

اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ- بھلا ابوسلمہ سے بڑھ کر کون مسلمان بہتر ہوگا-

مترجم:- بی بی ام سلمہ کو آنخضرتؐ کے نکاح میں آنے کی توقع نہ تھی تو باقی مسلمانوں میں وہ ابوسلمہ کو بہتر سمجھتی تھیں' ان سے افضل کسی کو نہیں جانتی تھیں اور حضرت صدیق اکبر ان صحابہ سے افضل ہیں جن کی وفات آنخضرتؐ کے بعد ہوئی اور جو صحابہ آنخضرتؐ کے سامنے گذر گئے جیسے حضرت حمزہؓ' سعد بن معاذ وغیرہ ان سے بھی ابوبکر صدیق افضل ہیں یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور شاید بی بی ام سلمہ ان لوگوں پر صدیق اکبر کے افضل ہونے کی قائل نہیں ہوں گی-

اَیُّکُمْ سَمِعَ- تم میں سے کس نے آنخضرتؐ سے فتنوں کے باب میں سنا ہے (یہ استفہام ہے اگر حضرت عمرؓ بھول گئے ہوں یا امتحان ہے اگر ان کو یاد ہو تو)۔

اَیْشُ- مخفف ہے اَیُّ شَیْءٍ کا حال کے عرب اَیُّ شَیْء کی جگہ یہی اور لَاَیِّ شَیْءٍ کی جگہ لَیْشُ بولتے ہیں-

اَیُّ سَاعَۃٍ ھٰذِہٖ- بھلا یہ کون سا وقت آنے کا ہے (یہ حضرت عمر نے حضرت عثمان سے کہا تھا جب وہ جمعہ کی نماز میں دیر سے آئے تھے)۔

اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ اَلَمْ تَرَوْا- بھلا بجلی کے برابر کون سی چیز (جلد) گذرنے والی ہے تم نہیں دیکھتے-

لِاَیِّ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ- آپ نے کس وجہ سے ایسا فرمایا-

اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا اَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا وَ اَیُّ قَرْیَۃٍ عَصَتِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَہٗ لِلّٰہِ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ- یعنی جو ملک بدون جنگ کے فتح ہو تو امام کو اختیار ہے اس میں سے جتنا چاہے مجاہدین کو دے اور جو ملک جنگ سے فتح ہو وہ سب مجاہدین کا حق ہے صرف پانچواں حصہ امام لے-

اِیْ- حرف ایجاب ہے بمعنی ہاں-

اِیْوَ- مخفف ہے اِیْ وَاللّٰہِ کا یعنی ہاں' اچھا-

اَیْ- حرف ندا ہے اور حرف تفسیر- بمعنی یعنی-

اَیَا- اور ھیا دونوں حرف ندا ہیں-

اَیَاۃٌ- سورج کی روشنی-

اَیَّانَ- کس وقت، کب (محیط میں ہے کہ اَیَّانَ ظرف ہے وہ زمانہ مستقبل سے سوال کے لئے آتا ہے اور اکثر اس کا استعمال بڑی شان والے امر میں کیا جاتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ[1] یا اَیَّانَ مُرْسٰهَا-[2] اور بمعنی متی کے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ-[3] اور کبھی شرط کے معنی کا متضمن ہوتا ہے جیسے اَیَّانَ تَاْتِنَا نُحَدِّثُکَ- (یعنی جب تو ہمارے پاس آئے گا تو ہم تجھ سے باتیں کریں گے)-

اِیَّانَ- بکسر ہمزہ بھی اسی معنی میں آیا ہے-

❀ ❀ ❀

---

[1] ترجمہ: قیامت کا دن کب ہوگا-(م)

[2] ترجمہ: وہ (قیامت) کب واقع ہوگی-(م)

[3] ترجمہ: اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے-(م)

کتاب الباء ب

ب :- حروف تہجی کا دوسرا حرف ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں دو ہے- یہ حرف جر ہے اور چودہ معانی میں مستعمل ہے- الصاق حقیقی ومجازی جیسے اَمْسَکْتُ بِزَیْدٍ اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ تعدیہ جیسے ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ سبیہ جیسے ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ مصاحبت جیسے اِذْهَبْ بِسَلَامٍ اَیْ مَعَ سلام ظرفیہ جیسے نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ بدلیہ مقابلہ مجاوزہ استعلاء تبعیض قسم غایۃ توکید اور تفصیل کتب نحو میں ملاحظہ فرمائیں-

بَآئِیَةٌ :- زیتون کی عید-

بِئْرٌ بَآئِیَةٌ (بہ یائے خفیفہ) فراخ منہ والا کنواں-

بَابَا: بچوں کی زبان میں باپ کو کہتے ہیں- کسی کو بابی اَنْتَ وَ اُمِّیْ کہنا (یعنی تجھ پر میرے ماں باپ صدقے ہو جائیں) اس کی جمع ہے بَابَاوَاتٌ-

بَأْبَأَ الْوَلَدُ:- بچہ نے بابا کہا-

بَأْبَأَ بِهٖ:- اس سے یوں کہا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے-

بُؤْبُؤٌ: اصل- سردار ظریف- زیرک- عقلمند- سرمہ دانی کا سر- ٹڈی کا بدن- آنکھ کی پتلی- ہر چیز کا درمیانی حصہ- وسط-

هُوَ ابْنُ بُجْدَتِهَا وَ بُؤْبُؤُهَا:- وہ اس کا خوب جاننے والا اور پہچاننے والا ہے (یہ ایک محاورہ ہے)-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَأْبَأَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ:- آنحضرت ﷺ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے فرمایا- تم پر میرے ماں باپ صدقے جائیں-

بَأْبَأَ الرَّجُلُ:- آدمی دوڑا-

بَابُوْس: اونٹنی کا بچہ' شیر خوار بچہ یا ہر بچہ' دودھ پیتا بچہ-

اِنَّهٗ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِیِّ وَقَالَ یَابَابُوْسُ مَنْ اَبُوْکَ:- جریج عابد نے اس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے دودھ پیتے بچے "تیرا باپ کون ہے؟" (اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو گویا کر دیا اور اس طرح جریج عابد پر جو تہمت لگائی گئی تھی وہ دور ہو گئی)

بَابُوْنَجُ: یہ فارسی سے گل بابونہ کا معرب ہے جو ایک خوشبودار مشہور زرد پھولوں والی بوٹی ہے- اس کی چاروں طرف کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے اسے اُقْحُوَانُ یا قُحْوَانُ بھی کہتے ہیں-

بَأْجٌ: چیخنا چلانا- بدل دینا- پھیر دینا-

بَأْجَةٌ:- طرح طرح کے کھانے-

بَأْجٌ:- برابر طریقہ قسم-

لَاَجْعَلَنَّ النَّاسَ بَأْجًا وَّاحِدًا:- حضرت عمر نے کہا میں لوگوں کو ایک ہی روش طریق پر کر دوں گا (تنخواہ وغیرہ میں برابر)-

بَادَرُوْجُ: مشہور بوٹی ہے اس کو حوک اور ریحان روحانی بھی کہتے ہیں اور عام لوگ حَبَق کہتے ہیں- (یعنی جنگلی تلسی یا بابونہ)

بَادِزَهْر: (معرب ہے فادزہر کا) زہر مہرہ- زہر کا اثر دور کرنے والا-

بَاذَنْجَانُ: بیگن (مشہور ترکاری ہے)

اَلْبَاذِنْجَانُ لِمَا اُكِلَ لَهٗ:- بیگن جس مطلب کے لئے کھایا جائے وہ مطلب پورا ہوگا (یہ حدیث موضوع ہے) (بَاذِنْجَانُ یا بَادِنْجَانُ بھی پڑھا جاتا ہے)-

بَارٌ: (کنواں) کھودنا جمع کرنا- چھپا کر نیکی کرنا' آگے بھیجنا چھپانا- جمع رکھنا تاکہ بوقت ضرورت کام آئے-

اِنَّ رَجُلاً اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ يَبْتَئِرْ خَيْرًا:- ایک شخص کو اللہ نے دولت دی لیکن اس نے کوئی نیکی کا کام آگے نہیں بھیجا (بعض نے لَمْ يَبْتَئِزْ زائے معجمہ سے بعض نے لَمْ يَبْتَهِرْ پڑھا ہے)-

فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا:- وہاں کے کنوؤں سے پانی پلایا (اٰبَارٌ' بِئْرٌ کی جمع ہے)-

اِغْتَسِلِيْ مِنْ ثَلٰثَةِ اٰبُارٍ يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا:- تین کنوؤں کے پانی سے جن کا پانی ایک دوسرے میں آتا ہو غسل کر-

اَلْبِئْرُ جُبَارٌ:- کنویں سے جو نقصان پہنچے اس کا تاوان نہیں (مثلاً ایک پرانا لاوارث کنواں ہو اس میں کوئی گر کر مر جائے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کنوئیں میں مزدوری ٹھہرا کر اترے پھر اس کو صاف کرنے یا کوئی چیز نکالنے میں وہ ہلاک ہو جائے تو کنوئیں کے مالک پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)-

يُجْعَلُ قَبْرُهَا فِيْ بِئْرٍ:- کنوئیں میں اس کی قبر ہوگی-

بِئْرُ حَآءَ:- ابوطلحہ کا ایک باغ تھا یا کنواں بِئْرُ حاء نامی (اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں آئے گا مادہ بَرْ حْ میں)

بَأْسٌ: ڈر' عذاب' قوت' سختی' بہادری' لڑنا-

بُؤْسٌ:- سختی' مصیبت' بلا' حرج' مضائقہ' بدقسمتی' نقصان' افسوس' محتاج' عاجزی-

تُقْنِعُ يَدَيْكَ وَتَبَأَّسُ:- تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عاجزی دکھلائے-

بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ:- ہائے عمار کی مصیبت (کیسی رحم کے قابل ہے سمیہ ان کی والدہ کا نام تھا' بڑے جلیل القدر محب اہل بیت صحابی تھے' جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے شہید ہوئے' آنحضرتؐ نے یہی پیشگوئی فرمائی تھی کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا)-

اَنْ تَبَآئَسَ وَ تُمَسْكِنَ:- اپنی عاجزی اور محتاجی دکھلائے-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ وَ يُبْغِضُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَآؤُسَ:- اللہ تعالیٰ خوبروئی اور آراستگی کو پسند کرتا ہے اور تکلیف اور رنج ظاہر کرنے کو برا جانتا ہے-

كَانَ يَكْرَهُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَآؤُسَ يا وَالتَّبَؤُّسَ:- آنحضرتؐ (لوگوں کے سامنے) اپنی مصیبت اور محتاجی ظاہر کرنے کو برا جانتے تھے (کیونکہ یہ بے صبری ہے- البتہ پروردگار کے سامنے ظاہر کرنے میں کوئی برائی نہیں جیسے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا اِنَّمَآ[1] اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ)

اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْؤُسُوْا:- (بہشت والو) اب تم کو یہ ملا کہ مزے سے چین و آرام کرتے رہو کبھی کوئی رنج و تکلیف نہ ہوگی-

اِذَا اشْتَدَّ الْبَاْسُ اتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:- جب جنگ سخت ہو جاتی اور ڈر ہوتا تو ہم آنحضرتؐ کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ کا آسرا لیتے سبحان اللہ! آنحضرتؐ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا)-

اَلدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَ عِنْدَ الْبَاْسِ:- اذان اور جنگ کے وقت جو دعا کی جائے-

نَهٰى عَنْ كَسْرِ السِّكَّةِ الْجَآئِزَةِ اِلَّا مِنْ بَاْسٍ:- جو سکہ چلتا ہوا ہو اس کے توڑنے سے آپ نے منع فرمایا (اس لئے کہ اس پر اللہ کا نام ہوتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال کا تلف کرنا ہے- بعض نے کہا توڑنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو کتر کر یا تیزاب میں ڈال کر اس کا وزن کم کر ڈالے) مگر ضرورت کے وقت توڑ سکتا ہے- (جیسے وہ کھوٹا ہو یا اور کوئی خرابی ہو)

بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ:- یہ اپنے قبیلے (خاندان) کا برا

[1] میں اپنی مصیبت اور حال زار خدا سے بیان کرتا ہوں- (م)

آدمی ہے۔

عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا:- عجب نہیں کہ غویر آفتیں ہو جائے۔ (غویر ایک پانی کا نام ہے یا چھوٹا غار وہاں کچھ لوگ اترے تھے دشمن نے یکا یک آکران کو مارڈالا اس روز سے یہ مثل مشہور ہوگئی)۔

بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ:- مسلمان کی یہ خوابگاہ یعنی قبر بری ہے۔ (یہ ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا آنحضرتؐ نے فرمایا بئس ما قلت تو نے بری بات کہی تب وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس طرح مرنے سے بہتر ہے

لکن البائس سعد بن خولة البتہ مصیبت کا مارا سعد بن خولہ ہے (جو مکہ سے ہجرت کر چکا تھا لیکن پھر وہیں جا کر مرا)

اَلْبَآئِسُ هُوَالَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّخْرُجَ لِزَمَانَتِهٖ:- بائس وہ ہے جو لنجے ہونے کی وجہ سے نکل نہ سکے (کہیں نہ جا سکے)۔ (مغرب میں ہے بائس وہ محتاج ہے جو معذور ہو اور فقیر وہ محتاج ہے جو دروازوں پر نہ پھرے اور مسکین وہ محتاج جو دروازوں پر پھرے)۔

مَآ اَقْرَبَ الْبُؤْسَ مِنَ النَّعِیْمِ (دنیا کی) تکلیف (آخرت کی) راحت سے کیسی نزدیک ہے۔

وَ مِنَ الْمَكَارِمِ صِدْقُ الْبَاْسِ:- سچا خشوع و خضوع اور خوف الٰہی عمدہ اخلاق میں سے ہے۔

اَیُرٰی بِیْ بَاْسٌ:- کیا مجھ میں کوئی روگ معلوم ہوتا ہے (کیا میں دیوانہ ہوں)

اَلْبَاْسَآءُ:- محتاجی۔

اَلضَّرَّآءُ:- جان کا نقصان۔

بِئْسَ مَالِاَحَدِهِمْ یَقُوْلُ نَسِیْتُ:- آدمی کا یہ کہنا برا ہے کہ میں بھول گیا (حالانکہ بھلانے والا اور یاد دلانے والا بھی وہی ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی برا ہے جو اچھا کلام یاد کر کے پھر اس کو بھول جائے)۔

بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ:- تو برا واعظ ہے (کیونکہ اس نے اختصار کے لئے اللہ اور رسول کو ایک ہی ضمیر میں شریک کر دیا کہنے لگا وَ مَنْ یَّعْصِهِمَا[1] بہتر یوں کہنا تھا وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ)[2]

بِئْسَ مَطِیَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا:- آدمی کا یہ تکیہ کلام بھی کیا برا ہے کہ "لوگ کہتے ہیں" (اکثر یہ کلمہ ان باتوں کی نسبت کہا جاتا ہے جن کی سچائی کا یقین نہیں ہوتا تو آنحضرتؐ نے ایسی باتوں کے بیان کرنے ہی سے روک دیا)۔

سَاَلَتْ طَلَاقًا مِّنْ غَیْرِ مَابَاْسٍ:- جو عورت (ناحق) بلا کسی تکلیف کے طلاق چاہے (تو ما کا لفظ زائد ہے)۔

عِنْدَ الْبَاْسِ:- لڑائی کے وقت۔

نَحْنُ النَّاعِمَاتُ لَا نَبْؤُسُ:- ہم چین وعیش اڑانے والیاں ہیں کبھی رنجیدہ نہیں ہوتیں۔

وَحِیْنَ الْبَاْسِ:- لڑائی کے وقت۔

بَابِلُ: عراق کی سرزمین (جس میں کوفہ، بصرہ، کربلا، کاظمین، نجف، موصل، بغداد، کت العمارہ واقع ہیں) فرات کے کنارے کا وہ مشہور شہر جو کلدانیوں کا دارالسلطنت تھا جس کو نمرود نے بسایا تھا۔ شعار کی سرزمین میں بنی نوح کا شہر جس میں انہوں نے ایک بلند برج بنایا تو اللہ نے ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیا۔

اِنَّ حُبِّیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِیْٓ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْٓ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ:- میرے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے کیونکہ وہ سرزمین ملعون ہے۔ (خطابی نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور کسی بھی عالم نے بابل کے ملک میں نماز پڑھنا حرام نہیں رکھا اور شاید آنحضرتؐ کا مطلب یہ ہے کہ بابل کی سرزمین میں اپنا وطن نہ بنائے نہ وہاں اقامت

---

[1] ترجمہ: اور جس کسی نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ (م)

[2] جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (م)

کرے اور احتمال ہے کہ یہ ممانعت خاص حضرت علیؓ کے لئے ہو کیونکہ آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ حضرت علیؓ اور ان کی اولاد پر اس سرزمین میں بڑے بڑے ظلم ہونے والے ہیں اور اسی لئے اس کو ملعون فرمایا)۔

مترجم:- کہتا ہے جب یہ سرزمین بموجب نص حدیث ملعون ہوتی تو وہاں اقامت کرنا بہتر نہیں اور سرزمین کے ملعون ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا ہر ٹکڑا ملعون ہو کیونکہ جس مقام میں امام حسین علیہ السلام کا جسد مبارک مدفون ہے اس کے متبرک اور مقدس ہونے میں کوئی شک نہیں۔

بَابِلِی: اور بَابِلِیَّۃ:- جادو، شراب، جادوگر، زہر۔ (یہ شہر بابل کی طرف منسوب ہے)۔

عُیُوْنٌ بَابِلِیَّۃٌ:- جادو کی آنکھیں۔

بَابُوْس: شیر خوار بچہ (جیسے ابھی گذرا بعض نے کہا یہ لفظ عربی نہیں ہے)۔

یَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْکَ:- ارے بچے تیرا باپ کون ہے (اللہ تعالیٰ نے اس کو گویا کر دیا کسی نے جریج عابد پر جو تہمت لگائی تھی اس کو صاف کر دیا)۔

بَآءَۃٌ: (اس لفظ کو صاحب مجمع البحار نے یہاں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کو باب الباء مع الواؤ میں ذکر کرنا تھا) عورت کا خرچہ، جماع، نکاح، رہنے کی جگہ۔

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَآءَۃَ:- جس کو عورت کا خرچہ اٹھانے کا مقدور ہو یا جو عورت سے صحبت کرنے پر قادر ہو۔

بَاھَۃٌ:- (کے بھی یہی معنی ہیں)

فَوَجَدْتُہٗ قَدْ بَاھٰی:- میں نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ جماع کر چکے تھے۔

بَالَامُ: (عبرانی لفظ ہے) یعنی بیل۔

اِذَا مُھُمْ بَالَامُ وَالنُّوْنُ قَالُوْا مَا ھٰذَا قَالَ لَوْذٌ وَّنُوْنٌ:- بہشتیوں[1] کا سالن بیل اور مچھلی کا ہوگا (بعض نے کہا اصل میں یہ لَائیٰ تھا یعنی جنگلی بیل (جس کو ہندی میں نیل گائے کہتے ہیں) (یہودی نے چھپانے کے لئے یَالَامُ کہا یہ حروف تہجی اور مقدم موخر کر دیا پھر راوی نے یَا کو غلطی سے بائے موحدہ کر دیا واللہ اعلم)

بَلَمٌ:- سمندری چھوٹی مچھلیاں۔

بَأْوٌ: غرور تکبر۔

لَوْلَا بَأْوٌ فِیْہِ:- اگر طلحہ میں (بس) ذرا غرور نہ ہوتا (تو وہ خلافت کے لائق تھے۔ یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)

فَبَأَوْتُ بِنَفْسِیْ وَ لَمْ اَرْضَ بِالْھَوَانِ:- میں نے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اور ذلت پر راضی نہیں ہوا۔

اِمْرَأَۃٌ سُوْءٍ اِنْ اَعْطَیْتَھَا بَأَتْ:- بری عورت کہ اگر تو اس کو کچھ دے گا تو ضرور شیخی کرے گی (کہنے لگے گی نوج بھلا یہ میرے لائق ہے جاؤ کسی فقیرنی کو دو)۔

بَأَہٌ: سمجھ جانا۔

مَابَأَھْتُ: میں نہیں سمجھا۔

باب الباء مع الباء

بَبٌّ: موٹا لڑکا۔

بَبَّۃٌ:- جوان، موٹا ہٹا کٹا اور بچہ کا پہلا بول، نادان، بھاری بھرکم۔

اَلَسْتَ بَبَّہ:- کیا تو ببہ نہیں ہے (یہ عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کا لقب ہے جو بصرے کے والی تھے ان کی ماں[2] بچپنے میں ان کو نچاتی تھیں اور کہتی تھیں لَاُنْکِحَنَّ بَبَّہ جَارِیَۃً خِدَبَّہ میں ببہ کی شادی ایک موٹی ہٹی کٹی چھوکری سے کروں گی)۔

کَانَ یَقُوْلُ اِذَآ اَقْبَلَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ:- جَآءَ بَبَّۃٌ:- جب عبداللہ بن حارث سامنے آتے تو ابن عمر فرماتے ببہ آ گیا (بطور لقب)۔

---

[1] حدیث کا لفظی ترجمہ: (حضورؐ نے فرمایا (جنتیوں) کا سالن بالام اور مچھلی ہوگی۔ لوگوں نے کہا (حضورؐ) بالام کیا ہوتا ہے فرمایا (ان کا سالن) بیل اور مچھلی ہوگی۔ (م)

[2] ہند بنت ابی سفیان۔ (م)

بَبَّانٌ: طریقہ' روش' قسم-

بَبَانٌ:-(یہ تخفیف کے بھی یہی معنی ہیں)

اِنْ عِشْتُ فَسَاَجْعَلُ النَّاسَ بَبَّانًا وَّاحِدًا (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں جیا تو عنقریب لوگوں کو ایک طریق روش پر کردوں گا (یعنی سب کا معاش اور ماہوار تنخواہ برابر کردوں گا پہلے وہ مہاجرین اور اہل بدر کو زیادہ معاش دیا کرتے تھے)-

لَوْلَآ اَنْ اَتْرُکَ اٰخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا وَّاحِدًا مَّا فُتِحَتْ عَلَیَّ قَرْیَۃٌ اِلَّا قَسَمْتُھَا:- اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ پچھلے لوگ (جو آئندہ مسلمان ہوں گے) یک لخت مفلس اور محتاج رہیں گے تو جو ملک فتح ہوتا میں اس کو (جاگیر کے طور پر) فتح کرنے والوں کو بانٹ دیتا (بعض نے اس کو بَیَّانٌ بائے تحتانیہ سے پڑھا ہے)-

لَئِنْ عِشْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاُلْحِقَنَّ اٰخِرَ النَّاسِ بِاَوَّلِھِمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا بَبَّانًا:- اگر میں آئندہ اور زندہ رہا تو پچھلے لوگوں کو ان کے اگلوں سے ملا دوں گا یہاں تک کہ وہ بالکل ایک قسم کے ہو جائیں گے (یعنی سب کو برابر وظیفہ وغیرہ دینا شروع کردوں گا)

ببَاجٌ یا ببَّاجٌ: ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے-

بَبْرٌ یا بَبِرٌ: شیر ببر (اس کی جمع بُبُوْرٌ ہے- یہ معرب ہے)

بَبْغَاءُ یا بَبَغَآءُ یا بَبَّغَآءُ یا بَبَغَاۃٌ:- طوطا (عام لوگ اس کو دُرَّۃٌ اور بَبَغال کہتے ہیں) یہ جانور انسان سے کلام سن کر اس کو سیکھ لیتا ہے لیکن اس کے معنی نہیں سمجھتا اور جو شخص الفاظ یاد کر لے اور اس کے معنی نہ سمجھے اس کو جانور سے تشبیہ دیتے ہیں کہتے ہیں طوطے کی طرح اس کو قرآن یاد ہے-

باب الباء مع التاء

بَتًّا یا بَتًا (بائ مثلثہ سے) اقامت کرنا' ٹھہرنا' رہنا' مقیم ہونا-

بَتٌّ: پورا کرنا' فیصلہ کرنا' چھوڑ دینا' حاصل کرنا' انکار کر دینا- کسی کو قافلہ میں پہنچنے سے عاجز کر دینا' عاجز رہ جانا' کاٹنا' اعضا کرنا' تھکا دینا-

اَلْبَتَّۃُ:- تین طلاق جو قطعی جدا کر دے- یقینی-

بُتُوْتٌ:- دبلا ہو جانا-

تَبْتِیْتٌ:- کاٹنا' توشہ دینا' قطعی وعدہ کرنا-

اِبْتَاتٌ:- کاٹنا-

تَبَتُّتٌ:- کٹ جانا' زادِ سفر لینا-

اِنْبِتَاتٌ:- منی موقوف ہو جانا-

بَاتٌّ:- منقطع' کاٹنے والا' دبلا' کمزور' احمق' مست-

بَتَاتٌ:- توشہ' زادِ سفر' سامان' گھر کا مال و متاع جہیز' اسباب-

بَتٌّ:- موٹی کملی بالوں کی یا اون کی (بعض نے کہا چوکور کملی)-

فَاعْتَرَضَھُمْ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ عَلَیْہِ بَتٌّ:- (کافر لوگ دارالندوۃ میں آنحضرتؐ کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے) اتنے میں ابلیس ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں آن پہنچا ایک چوکور کملی اوڑھے ہوئے-

کَاَنَّھُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ عَلَیْھِمِ الْبُتُوْتُ:- گویا وہ (یعنی جن) زرد ٹڈیاں تھے جو کملیاں یا پشمی چادریں پہنے تھے-

اَیْنَ الَّذِیْنَ طَرَحُوا الْخُزُوْزَ وَ الْحِبَرَاتِ وَ لَبِسُوا الْبُتُوْتَ وَالنِّمِرَاتِ:- وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے ریشمی کپڑوں اور یمنی چادروں کو پھینک دیا اور کملیوں اور ریشمی چادروں کو پہن لیا-

اِنَّ طَآئِفَۃً جَآءَتْ اِلَیْہِ فَقَالَ لِقُنْبَرَ بَتِّتْھُمْ:- کچھ لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ نے قنبر (اپنے غلام) سے فرمایا ان کو کملیاں اوڑھا دے یا ان کو توشہ اور خرچ دے دے-

اَجِدُ قَلْبِیْ بَیْنَ بُتُوْتٍ وَّ عَبَآءٍ:- میں اپنے دل کو کملیوں اور چادر میں مشغول پاتا ہوں-

وَلَا یُؤْخَذُ مِنْکُمْ عُشُرُ الْبَتَاتِ:- جس مال میں زکوٰۃ نہیں (یعنی سوداگری کا مال نہیں ہے) اس میں سے

دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا (یعنی گھر کے سامان اور استعمال کی اشیاء میں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی)۔

فَاِنَّ الْمُنبَتَّ یااَلْمُبَتَّ لَا اَرْضًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا اَبْقٰی (عبادت میں طاقت سے زیادہ محنت مت اٹھاؤ) کیونکہ جو شخص تیزی سے سفر میں چلے گا نہ تو وہ منزل مقصود کو پہنچے گا اور نہ سواری ہی اس کے پاس رہے گی (سواری کا جانور گر کرنا کارہ ہو جائے گا)۔

اَلْمُبَتِّتُ الْمُفْرِطُ:۔ سفر میں تھک جانے والا (بہت تیز چلنے والا) افراط کرنے والا۔

لَاصِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَبُتِّ الصِّيَامَ (بَتَّ يَبِتُّ اور يَبُتُّ باب ضَرَبَ اور نَصَرَ دونوں سے مستعمل ہے) یعنی جو شخص روزے کی نیت نہ کرے (یوں ہی فاقہ سے رہے) اس کا روزہ نہ ہوگا (گو دن بھر کچھ نہ کھائے نہ پئے) (یہ بَتٌّ سے نکلا ہے جس کے معنی کاٹنا، قطعی فیصلہ کرنا اسی سے ہے اَلْبَتَّةَ جو مشہور ہے)۔

اَبِتُّوْا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَآءِ:۔ ان عورتوں سے نکاح قطعی طور سے کیا کرو (بعض نے کہا اس میں اشارہ ہے متعہ کی ممانعت کی طرف کیونکہ وہ قطعی نکاح نہیں ہے بلکہ ایک مدت کے لئے محدود ہے) طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بَتَّةً۔ اس کو تین طلاق دیں جو قطعی جدا کرنے والی ہیں۔ (پھر رجعت کی گنجائش نہیں)۔

صَدَقَةٌ بَتَّةٌ:۔ قطعی صدقہ جس سے ملک بالکل زائل ہو جائے۔

يَمِيْنٌ بَاتٌّ:۔ سچی قسم پوری ہونے والی۔

بَتَّ شَهَادَتَهٗ وَ اَبَتَّهَا:۔ قطعی اور یقینی طور سے اس نے گواہی دی۔

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ:۔ اللہ اس کو یقیناً بہشت میں لے جائے گا۔

اَحْسِبُهٗ قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوْ اَلْبَتَّةَ:۔ میں گمان کرتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا۔ نہیں نہیں بلکہ میں قطعاً کہتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا۔

اَظُنُّهٗ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ اَوْ اَلْبَتَّةَ:۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث امام مالک کو پڑھ کر سنائی۔ نہیں نہیں بلکہ قطعاً کہتا ہوں کہ پڑھ کر سنائی۔

طَلَّقَ الْبَتَّةَ:۔ طلاق بائن یا تین طلاق اس نے دے دیں۔

فَاَبَتَّ طَلَاقَهَا:۔ اس نے تین طلاقیں دے دیں۔

لَاتَبِيْتُ الْمَبْتُوْتَةُ اِلَّا فِيْ بَيْتِهَا:۔ جس عورت کو طلاق بائن دی جائے (جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے) وہ اپنے گھر میں عدت کرے (خاوند کے گھر میں نہ رہے)۔

مَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ:۔ جو شخص ناطہ کاٹے گا میں اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں گا۔

كَانَ يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْاِبَاقِ الْبَاتِّ:۔ (شریح قاضی یہ کیا کرتے تھے) کہ اگر غلام میں بھاگ جانے کا قطعی طور سے عیب ہوتا تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار دے دیتے۔ (مشتری یعنی خریدار)

اَلرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ مُتْعَةً اَيَحِلُّ اَنْ يَّتَزَوَّجَ اِبْنَتَهَا بَتَاتًا:۔ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اب اس کی بیٹی سے دائمی نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

بَتْرٌ: کاٹنا۔

بَتَرٌ:۔ کٹ جانا۔

اِبْتَارٌ:۔ دینا اور نہ دینا۔ نسل کاٹ دینا۔ دم کٹا کر دینا۔

بَاتِرٌ اور بُتَارٌ اور بَتَّارٌ:۔ کاٹنے والی تلوار۔

اَبْتَرُ:۔ دم کٹا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو جس کی یادگار قائم رکھنے والی کوئی چیز نہ ہو۔ نامراد بے برکت و بے خیر کام اور ایک قسم کا زہریلا سانپ۔

بُتَيْرَآءُ:۔ آفتاب۔ ناتمام۔ ناقص۔ نامکمل۔ دم کٹی۔

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ:۔ ہر ایک شان والا (بڑا) کام جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہ کی جائے وہ ناقص اور ناتمام رہے گا۔

اَلَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ اَحَقُّ مِمَّا عَلَيْهِ هٰذَا الصُّنْبُوْرُ الْمُنْبَتِرُ:۔ (قریش کے کافروں نے کہا) جس دین پر ہم ہیں وہ اس دین سے زیادہ سچا ہے جس پر لنگوڑا ناٹھا ہے یعنی لاولد

ہے (کمینوں نے لنگوڑے ناٹھے سے آنحضرتؐ کو مراد لیا کیونکہ آپ کی اولاد ذرینہ کوئی زندہ نہیں رہی تھی)۔

اِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَآئِلٍ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ هٰذَا الْاَبْتَرُ:- عاص بن وائل آنحضرتؐ کے پاس پہنچا آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا یہی ابتر ہے' دم کٹا (جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا فرمایا (اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ)[1]

نَهٰى عَنِ الْمَبْتُوْرَةِ:- آپ نے قربانی میں دم کٹی بکری (ذبح کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ زِيَادٌ فِيْ خُطْبَتِهِ الْبَتْرَآءِ:- زیاد نے اپنے دم بریدہ (ناقص) خطبہ میں کہا (یعنی جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہیں کی نہ آنحضرتؐ پر درود بھیجا)۔

مَنْ صَدَّ طَرِيْقًا بَتَّرَ اللّٰهُ عُمْرَهُ:- جو شخص رستہ بند کرے گا (لوگوں کو تکلیف دے گا) اللہ تعالیٰ اس کی عمر کاٹ دے گا (کم کردے گا)۔

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعٌ يُقَالُ لَهَا الْبَتْرَآءُ:- آنحضرتؐ کی ایک زرہ تھی جس کو بتراء کہا کرتے تھے (یعنی چھوٹی اور تنگ ہونے کی وجہ سے)۔

نَهٰى عَنِ الْبُتَيْرَآءِ:- آپ نے دم بریدہ نماز سے منع کیا (یعنی دوگانہ شروع کر کے ایک ہی رکعت پڑھ کر چھوڑ دینے سے اور جن لوگوں نے کہا کہ مراد وتر کی ایک رکعت ہے انہوں نے غلطی کی' وتر کی ایک رکعت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے' ان کے معارضہ کے لائق نہیں ہے)

اِنَّ سَعْدًا اَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ فَاَنْكَرَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّقَالَ مَاهٰذِهِ الْبُتَيْرَآءُ:- سعد نے وتر کی ایک رکعت پڑھی تو ابن مسعود نے ان پر انکار کیا کہنے لگے یہ دم کٹی نماز کیسی؟ (شاید ابن مسعود کو وہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں گی جن سے آنحضرتؐ کا ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہے)۔

حِيْنَ تَبْهَرُ الْبُتَيْرَآءُ الْاَرْضَ:- جب سورج کی روشنی زمین پر پھیل جائے (چاشت کی نماز کا وقت' یہ حضرت علیؓ نے بیان کیا)۔

اَبْتَرَ الرَّجُلُ:- آدمی نے چاشت کی نماز پڑھی۔

اُقْتُلُوا الْاَبْتَرَ:- ابتر سانپ کو مار ڈالو (جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے)۔

بُتْرِيَةٌ:- زیدیہ کا ایک فرقہ ہے۔

بَتْكٌ: کاٹنا' چیر ڈالنا' اکھیڑ ڈالنا۔

سَيْفٌ بَاتِكٌ:- کاٹنے والی تلوار- بُراں۔

بِتْعٌ: شہد کی شراب جو یمن میں بہت رائج ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ:- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بتع کا پینا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جو کی ہو یا جوار کی' کھجور کی ہو یا انگور کی' قلیل ہو یا کثیر)

بَتْلٌ: کاٹنا' جدا کرنا' ممتاز کرنا' الگ کرنا۔

تَبَتُّلٌ:- اللہ کی طرف مائل ہونا' دنیا سے جدا ہونا' تجرد اختیار کرنا۔

بَتْلَةٌ:- تاکیدی' قطعی نہ ٹلنے والی۔

بَتُوْلٌ:- مجرد عورت جو شادی شدہ نہ ہو اور اسی حالت میں خدا کی عبادت کرنے والی راہبہ- لقب سیدہ فاطمہ اور مریم علیہما السلام۔

بَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى:-[2] جب کوئی کسی کو عمر بھر رہنے کے لئے مکان دے تو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ قطعی اسی کی ملک ہو جاتا ہے (یعنی جس کو دیا اس کی ملک)

فَهِيَ لَهٗ بَتْلَةٌ:- عمریٰ قطعی اس کا ہے جس کو عمریٰ دیا جائے۔

اَلْعُمْرَةُ الْمَبْتُوْلَةُ عَلٰى صَاحِبِهَا طَوَافُ النِّسَآءِ:- جو

---

[1] ترجمہ: بیشک تیرا دشمن ہی دم کٹا ابتر ہے۔ (م)

[2] عمریٰ اس مکان یا زمین کو کہتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے کسی کو دے دیا جائے۔ (م)

عمرہ الگ کیا جائے (یعنی بغیر حج کے) اس میں عورتوں کی طرح طواف کرے (رمل ضروری نہیں)

لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا تَبَتُّلَ فِي الْإِسْلَامِ:- اسلام میں ترک دنیا اور عورتوں سے الگ رہنا نہیں ہے (بلکہ اس قسم کی درویشی حضرت عیسیٰ کے تابعداروں نے نکالی تھی)-

بَتُوْلٌ:- وہ عورت جس کو مرد کی خواہش نہ ہو جو سب عورتوں سے فضیلت میں بڑھ کر ہو (اسی لئے حضرت مریم اور حضرت فاطمہؓ کو بتول کہتے ہیں بعض نے کہا بتول وہ عورت ہے جو دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھے)-

اِنَّا سَمِعْنَاکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقُوْلُ اِنَّ مَرْيَمَ بَتُوْلٌ وَّ اِنَّ فَاطِمَةَ بَتُوْلٌ مَا الْبَتُوْلُ فَقَالَ الْبَتُوْلُ الَّتِيْ لَمْ تَرَ حُمْرَةً قَطُّ:- حضور ہم نے آپ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ مریم بتول ہے اور فاطمہ بتول ہے، بتول کے کیا معنی؟ فرمایا وہ عورت جس نے حیض کی سرخی کبھی نہیں دیکھی-

فَاتَتْنِيْ عَزِيْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ بَتْلَةٌ اَوْعَدَنِيْ اِنْ لَّمْ اُبَلِّغْ اَنْ يُّعَذِّبَنِيْ:- اللہ کی طرف سے میرے پاس ایک تاکیدی قطعی حکم آیا ہے، اللہ نے مجھ کو ڈرایا ہے کہ اگر میں اس کا پیغام نہ پہنچاؤں گا تو وہ مجھ کو عذاب دے گا-

رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّبَتُّلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ:- آنحضرتؐ نے عثمان بن مظعون کے اس ارادے کو کہ وہ عورتوں سے نکاح نہ کریں گے رد کر دیا (پلٹوا دیا)

لَقَدْ نَزَلَ بِكُمْ اَمْرٌ مَّا ابْتُلْتُمْ بَتْلَهٗ:- تم پر ایسی آفت آئی جس کے لئے تم نے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی (خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے مَا انْتَبَلْتُمْ نَبَلَهٗ: یعنی جس کا حال تم کو معلوم نہ تھا یا جس کے لئے تم نے کوئی بندوبست نہیں کیا)

لَتُبَتِّلُنَّ لَهَآ اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا:- یا تو تم نماز کے لئے قطعی طور سے کوئی امام مقرر کر لو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھنی ہوگی (یہ حذیفہ صحابی کا قول ہے جب کہ لوگوں نے ان کو امامت کے لئے مجبور کیا)

تَبَتُّلُ:- دعا میں یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کر کے دعا کرے یا ایک بار انگلیوں کو اٹھائے پھر رکھ دے پھر اٹھائے یا بائیں ہاتھ کی کلمہ کی انگلی ہلائے-

باب الباء مع الثاء

بَثٌّ: پھیلانا، جدا کرنا، اڑانا، کھول دینا، ظاہر کرنا، بیان کرنا، پراگندہ کرنا، پیدا کرنا، خبر پھیلانا، بکھیرنا-

اِبْثَاثٌ اور تَبْثِيْثٌ:- کھولنا، ظاہر کرنا،

تَبَاثٌّ:- رنجیدہ ہونا، غم کرنا، پریشان ہونا-

اِنْبِثَاثٌ:- پھیلنا، متفرق ہونا، پراگندہ ہونا، منتشر ہونا، جدا ہونا-

اِسْتِبْثَاثٌ:- ظاہر کرنے کی درخواست کرنا، خبر پوچھنا-

بَثٌّ:- حال، شدید غم و رنج، پراگندگی، پریشانی، انتشار-

زَوْجِيْ لَآ اَبُثُّ خَبَرَهٗ:- میں اپنے خاوند کا حال فاش نہیں کرتی (کیونکہ اس کے حالات بہت برے ہیں) اور پھر کہا اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ (مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس کے حالات چھوڑ نہ دوں (یعنی اس قدر طویل حالات ہیں کہ ان کا پورا بیان کرنا مشکل ہے بیان کروں تو بہت سے چھوٹ نہ جائیں- یہ ڈرتی ہوں یا مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں اس کو یعنی خاوند کو چھوڑ نہ بیٹھوں خاوند کو خبر پہنچ جائے کہ میں نے اس کی بدگوئی کی تو وہ مجھ کو طلاق دے دے گا (اس صورت میں لا زائد ہوگا)-

لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا:- وہ ہماری باتیں فاش نہیں کرتی (بڑی محرم راز ہے) (ایک روایت میں وَلَا تَنُثُّ حَدِيْثَنَا تَنْثِيْثًا ہے معنی وہی ہیں)-

اِنَّ اِبْلِيْسَ يَبُثُّ جُنُوْدَهٗ:- ابلیس اپنے لشکر والوں کو پھیلاتا ہے-

بَثَّ اللّٰهُ الْخَلْقَ بَثًّا:- اللہ نے خلقت کو پیدا کیا (پھیلا دیا)-

وَ لَمْ يَبُثَّ شَكْوٰى:- اس نے شکایت نہیں پھیلائی (بیان نہیں کی، ظاہر نہیں کی)-

لَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ:- اور بیماری دیکھنے

کے لئے ہاتھ اندر نہیں ڈالتا (ایسا نہ ہو کہ کہیں ہاتھ لگنے سے مجھ کو تکلیف ہو- بعض نے کہا یہ خاوند کی برائی ہے یعنی میرا حال نہیں پوچھتا ہاتھ تک نہیں لگاتا)-

حَضَرَنِیْ بَثِّیْ:- میرا رنج پھر آن موجود ہوا-

لَمَّا حَضَرَ الْیَهُوْدِیَّ الْمَوْتُ قَالَ بَثْبِثُوْهُ:- جب یہودی کی موت آن پہنچی تو کہنے لگا اب اس کو کھول دو (بیان کر دو)-

بَثْبِثُوْهُ:- اصل میں بَثِّثُوْهُ تھا- دوسری ثا کو تخفیف کے لئے با سے بدل دیا جیسے حَثَّثْتَ میں حَثْحَثْتَ کہتے ہیں)

اَمَّآ اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ:- ایک علم کو تو میں نے پھیلا دیا (لوگوں کو سکھلا دیا) اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں گا تو نرخرہ (گلا) کاٹ ڈالا جائے گا- (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے)-

بَثْأٌ: اقامت کرنا' ٹھہرنا' رہنا' مقیم ہونا-

بَثَرٌ: یا بَثْرٌ یا بُثُوْرٌ:- پھنسی (آبلہ' پھوڑا نکلنا)-

تَبَثُّرٌ:- پھول جانا-

اِبْثِرَارٌ:- دوڑنا-

بَاثِرٌ:- حاسد' رسنے والا پانی-

بَثِیْرٌ:- بہت- کثیر و قلیل-

مَبْثُوْرٌ:- محسود بہت مال دار-

بَثْرَةٌ:- چھوٹی پھنسی' چھالہ' آبلہ (اس کی جمع بُثُوْرٌ ہے)-

وَ عَصَرَ بَثْرَةً:- انہوں نے ایک پھنسی کو دبایا (یا چہرے پر ایک زخم کو)

اَلْمُحْرِمُ يَكُوْنُ بِهِ الْبَثْرَةُ وَ الدَّمَامِيْلُ:- اگر احرام والے شخص کے پھنسی نکل آئے یا دُمّل (پھوڑے)

بَثَطٌ: سوج جانا' ورم کرنا' پھول جانا (لب کا)

بَثَعٌ: ہونٹوں پر خون نمودار ہونا' ہنسی کے وقت ہونٹ الٹ جانا- خون کی سرخی سے ہونٹ سرخ ہو جانا' پھول جانا اور معلوم ہو کہ وہ ابھی پھٹ پڑیں گے-

(بَثَغٌ:- غین کے ساتھ جسم کے اور حصوں کی سرخی کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے)

تَبْثِيْعٌ:- دانتوں کی طرح گوشت کے ٹکڑے نکل آنا-

بَثَغٌ: ہونٹوں پر یا جسم کی کسی اور جگہ خون نمودار ہونا- (اور بَثَعٌ ہونٹوں کے لئے خاص ہے)-

بَثْقٌ یا بِثْقٌ:- پانی بہہ جانے کے لئے نہر کی منڈیر توڑ دینا' سوراخ کرنا' آنکھوں سے جلد آنسو نکل آنا' بھر جانا' ابلنا' سیلاب کا جگہ کو پھاڑنا' رواں ہونا-

اِنْبِثَاقٌ:- بہنا' نکلنا' نہر کے کنارے سے پانی جاری ہونا' پھوٹ پڑنا-

فَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَآءُ:- حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو پانی پھوٹ کر بہ نکلا و بَثَقَا عَلَيْنَا بَثْقًا فِي الْاِسْلَامِ لَا يُسْكَرُ' ان دونوں نے اسلام میں ایسا رخنہ ڈالا جو کبھی بند نہ ہوگا-

بُثْنٌ: کیاریاں' چمن' مرغزار' باغات-

بَثْنَةٌ:- مسکہ (مکھن) موٹی' نرم' خوبصورت عورت (پتلے پوست اور بھرے گوشت کی) نرم زمین' ریتلی زمین-

بَثْنَةٌ:- ایک مقام جو دمشق (شام) کے اطراف میں ہے وہاں کے گیہوں بہت نرم اور ملائم ہوتے ہیں-

فَلَمَّآ اَلْقَى الشَّامُ بَوَانِيَهٗ وَ صَارَ بَثْنِيَّةً وَّ عَسَلًا عَزَلَنِيْ وَاسْتَعْمَلَ غَيْرِيْ:- جب شام کے ملک نے اپنی پسلیاں ڈال دیں (مطیع و منقاد ہو گیا) اور مسکہ (مکھن) اور شہد بن گیا یا بثنہ کے گیہوں اور شہد کی طرح ہو گیا یا نرم ریتی اور شہد کی طرح بن گیا (حلوائے بے دودھ) تو اس وقت حضرت عمرؓ نے مجھ کو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا (یہ خالد بن ولید نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ نے ان کو شام کی گورنری سے معزول کیا)-

بَثْوٌ: پسینہ آنا-

بَثَآءٌ:- نرم ہموار زمین-

بِثَةٌ:- راکھ-

باب الباء مع الجیم

بَجْبَجَةٌ: کھلانا (کھیل کرنا) گا کر ناک سے گن گن کر کے بچہ کو سلانا' بچے کو بہلانا' لوری دے کر سلانا' اچھالنا' خ و ش

کرنا۔

تَبَجْبُجٌ: گوشت بہت ہونا' گوشت لٹک آنا' ڈھیلا ہونا' ڈھلک آنا۔

بَجْبَاجٌ اور بَجْبَاجَةٌ:- مضطرب اللحم (ہلتے ہوئے گوشت کا)۔

رَمْلٌ بَجَاجٌ:- ریتی بہت ضخیم' موٹا تو دہ۔

اِنَّ هٰذَا الْبَجْبَاجَ النَّفَاجَ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:- یہ بکی موٹا یا احمق معزور کیا جائے کہ اللہ کہاں ہے۔

بَجٌّ: چیرنا' پھاڑنا' فصد کھولنا' غالب ہونا' کونچا مارنا' نیزہ مارنا' موٹا کرنا۔

مُبَاجَّةٌ:- مبارزہ' مقابلہ۔

بُجٌّ:- پرندے کا چوزہ۔

بَجَّةٌ:- ہلکا زخم لگا کر خون نکالنا (عرب لوگ جاہلیت کے زمانے میں جب قحط ہوتا تو اونٹ کو زخم مار کر اس کا خون پی جاتے) بعض نے کہا بجہ ایک بت کا نام تھا)- ایک پھنسی جو آنکھ میں نکلتی ہے' گوآنگنی وغیرہ۔

قَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الْبَجَّةِ وَالسَّجَّةِ:- اللہ تعالیٰ نے تم کو کونچا مارنے اور پانی ملے ہوئے دودھ سے نجات بخشی (یعنی قحط اور تنگی کو رفع کیا اسلام کی بدولت دولت اور حکومت عنایت کی بعض نے کہا سجہ بھی ایک بت کا نام تھا یعنی بجہ اور سجہ کی پرستش سے نجات دلوائی)۔

بَجَحٌ: خوشی اور شادمانی۔

تَبَجُّحٌ:- فخر کرنا' تکبر کرنا' بزرگی کرنا' بڑا بننا' شادماں ہونا۔

وَ بَجَّحَنِيْ فَبَجَحْتُ:- اس نے مجھ کو خوش کیا تو میں خوش ہوگئی یا اس نے میری بڑائی بیان کی تو میں بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھی (فخر کرنا)۔

بَجَّحْتُهٗ تَبْجِيْحًا:- میں نے اس کی تعظیم اور تکریم کی (جیسے عَظَّمْتُهٗ تَعْظِيْمًا) یا میں نے اس کو خوش کیا فَتَبَجَّحَ تو وہ خوش ہوگیا۔

فِيْ خَيْرَاتِهَا يَتَبَجَّحُوْنَ:- وہ بہشت کی نعمتوں میں خوش رہیں گے (ایک روایت میں يَتَبَجْبَحُوْنَ ہے دوحائی حطی سے یعنی بہشت میں جگہ پکڑیں گے اچھی طرح ٹھہریں گے)۔

بِجَادٌ: دھاری دار کمبل۔

بَجَدَ:- اقامت کی۔ٹھہرا۔

بَجْدٌ:- ایک جماعت (آدمیوں کی یا سو اور سو سے زائد گھوڑوں کی)۔

بُجْدَةُ الْاَمْرِ:- اندر کا حال' اصلیت وحقیقت حال۔

بَجْدَةٌ:- علم۔

نَظَرْتُ وَالنَّاسُ يَقْتَتِلُوْنَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِلٰى مِثْلِ الْبِجَادِ الْاَسْوَدِ يَهْوِيْ مِنَ السَّمَآءِ:- لوگ جنگ حنین میں لڑ رہے تھے میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک چیز دھاری دار کمبل کی طرح اتر رہی ہے (یہ فرشتے تھے)۔

ذَالْبِجَادَيْنِ:- دو کمبل والے (یہ آپ نے عبداللہ بن عبدنہم کا لقب رکھا تھا کیونکہ وہ جب اپنے ملک سے آنحضرتؐ کے پاس آنے لگے تو ان کی ماں نے ایک کمبل پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کئے ایک کی چادر بنائی اور دوسرے کی ازار)۔

مَا الشَّيْءُ الْمُلَفَّفُ فِي الْبِجَادِ:- کمبل میں لپٹی ہوئی کیا چیز ہے (یہ معاویہ نے احنف بن قیس سے دل لگی کی ان کی قوم والے بنی تمیم دودھ کو مشک میں بھر کر اور مشک کو ایک کمبل میں لپیٹ کر لے جایا کرتے تھے- احنف نے بھی اس کے جواب میں معاویہ سے دل لگی کی کہنے لگے هُوَ السَّخِيْنَةُ یا امیر المومنین حریرہ[1] ہے یہ حریرہ قریش کے لوگ قحط کے دنوں میں کھایا کرتے)۔

تَعَلَّمُوْا تَفْسِيْرَ اَبْجَدْ:- ابجد کے حروف کی تفسیر سیکھو (ان کی خاصیات اور آثار معلوم کرو جیسے علم التکسیر میں بیان ہوئے ہیں)۔

بُجْدَةُ الْاَمْرِ:- کسی کی اندرونی حقیقت واصلیت' اس

---

[1] سخینہ اس حریرہ کو کہتے ہیں جو گھی اور موٹے آٹے سے بنایا جاتا ہے اہل عرب اسے قحط کے ایام میں استعمال کرتے تھے۔(م)

کا راز-

اِبْنُ بُجْدَتِهَا:- اس کا واقف حال، ماہر، معاملے کی حقیقت جاننے والا-

کَبِیْرُ اُنَاسٍ فِیْ بِجَادٍ مُزَمَّلٌ:- سب آدمیوں میں بزرگ اور عالی شان ایک کملی میں لپٹا ہوا ہے-

بُجْرٌ: حال زار، سانحہ، بلا، مصیبت، بدی، برائی، برا کام-

بَجَرٌ:- ناف نکل آنا، پیٹ بڑا ہو جانا، دودھ پانی سے پیٹ بھر جانا اور سیراب نہ ہونا، لٹک جانا، بھاری ہونا، تسلی نہ پانا، سست ہو جانا-

تَبَجُّرٌ:- الحاح کرنا، گڑگڑانا، منت کر کے مانگنا، کسی عمل میں بہتات کرنا-

اِبْجِیْرَارٌ:- بمعنی بَجَرٌ ہے-

بَجْرَآءُ:- بنجر یا اونچی سخت زمین-

فَاَصْبَحُوْا بِاَرْضٍ بَجْرَآءَ:- صبح کو ایک اونچی سخت زمین پر پہنچے-

اَبْجَرُ اور بَاجِرٌ:- اونچی ناف والا، بڑے پیٹ والا، ابھرا ہوا، توندل-

اَصْبَحْنَا فِیْ اَرْضٍ عَزُوْبَةٍ بَجْرَآءَ:- ہم صبح کو ایک دور دراز سخت بنجر زمین پر پہنچے-

اَشْكُوْا اِلَى اللّٰهِ عُجَرِیْ[1] وَ بُجَرِیْ:- میں اپنی مصیبتوں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں-

اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهٗ وَ بُجَرَهٗ:- اگر میں اس کا ذکر کروں تو اس کے سب عیب یا بھید کھلے اور چھپے بیان کر دوں گی-

اَشِحَّةٌ بُجَرَةٌ:- قریش کے لوگ بڑے بخیل اور بڑے پیٹ والے ہیں (یا بہت روپیہ جمع کرنے والے ہیں)-

اِنَّمَا هُوَ الْفَجْرُ اَوِ الْبَجْرُ:- یا تو فجر کی روشنی ہے (اگر ٹھہرا رہے گا اور انتظار کرے گا) یا مصیبت کا سامنا ہے (اگر اندھیرے میں چل پڑے گا)-

(اَوِ الْبَحْرُ:- کے معنی یہ ہیں کہ یا دریا ہے یعنی دنیا کی مکروہات میں گرفتار ہوگا)-

لَمْ اٰتِ لَآ اَبَالَكُمْ بُجْرًا:- بن باپ والو (یا تمہارا باپ مرے) میں تمہارے پاس کوئی بری بات نہیں لایا (یا میں تمہارے پاس روپیہ جوڑنے کو نہیں آیا (یا پیٹ بڑھانے کو) (یہ حضرت علیؓ کا کلام ہے)-

كَانَ لَهُمْ صَنَمٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ یُقَالُ لَهٗ بَاجِرٌ یا بَاحَرٌ:- جاہلیت کے زمانہ میں ان کا ایک بت تھا جس کو باجر یا باحر کہتے تھے-

دِیَةُ الْبُجْرَةِ اِذَا كَانَ فَوْقَ الْعَانَةِ عُشْرُ دِیَةِ النَّفْسِ مِائَةُ دِیْنَارٍ:- ناف کی دیت جب پیڑو کے اوپر آ جائے جان کی دیت کا دسواں حصہ ہے (یعنی سو دینار)-

اَفْضَیْتُ اِلَیْكَ بِعُجَرِیْ وَ بُجَرِیْ:- میں نے تجھ سے اپنا حال کہہ دیا، اچھی بری باتیں سب کھول دیں-

خَضَعَتْ لَهٗ بُجْرَةُ التَّكَبُّرِ:- تکبر کی گردن اس کے سامنے جھک گئی-

بَجْسٌ: بہنا یا بہانا، جاری کرنا (پانی) بہہ نکالنا چیرنا (زخم کو)-

بُجُوْسٌ:- گالی دینا-

تَبْجِیْسٌ:- بہانا-

تَبَجُّسٌ اور اِنْبِجَاسٌ:- جاری ہونا، پھوٹ نکلنا-

مَا مِنَّا رَجُلٌ بِهٖ اَمَّةٌ یَبْجُسُهَا الظُّفُرُ غَیْرُ الرَّجُلَیْنِ:- ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس میں ایک ایسا زخم نہ ہو جو ناخن لگانے سے بہہ نکلتا ہے (اتنی ساری پیپ اس میں بھری ہے کہ نشتر کی ضرورت نہیں) دو شخصوں کے سوا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کہ ان کا کوئی عیب نظر نہیں آتا (یہ حذیفہؓ کا کلام ہے یعنی ہر ایک میں کچھ نہ کچھ عیب نمایاں ہے سوائے ان دونوں صاحبوں کے)-

كَاَنَّهٗ قَزَعَةٌ تَنْبَجِسُ:- گویا وہ ابر کا ایک ٹکڑا ہے جو

---

[1] عُجَرٌ پیٹھ میں رگوں کے ایک گچھے کو کہتے ہیں پھر اس کو مصیبت اور غم و رنج سے تشبیہ دی مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ سے اپنی پوشیدہ اور عیاں تمام باتوں کا شکوہ کرتا ہے-(م)

برس رہا ہے۔

فَانْبَجَسَتْ:۔تو وہ بہہ نکلا' پھوٹ نکلا' جاری ہو گیا۔

بَجَلٌ: بہتان' تعجب' کم ہمتی

بَجَلٌ یا بُجُوْلٌ اور بَجَالَةٌ اور بَجَلَةٌ:۔خوشحال ہونا' معزز ہونا' عزت دار ہونا۔

تَبْجِيْلٌ:۔تعظیم کرنا' عزت کرنا۔

بَجَلْ:۔کافی' خاطرخواہ' ہاں' ضرور۔

اِبْجَالٌ:۔کافی ہونا۔

بَاجِلٌ:۔خوشحال۔

بَجَالٌ:۔موٹا بوڑھا بڑا سردار۔

خُذِىْ مِنِّىْ اَخِىْ ذَا الْبَجَلِ (لقمان بن عاد نے کہا) تو مجھ سے میرے کم ہمت بھائی کو لے لے (یہ اس بھائی کی مذمت ہے یعنی وہ خسیس کاموں سے راضی ہوتا ہے اور اعلیٰ کاموں میں رغبت نہیں کرتا ہے اور یوں کہتا ہے جس حال میں ہوں وہ مجھ کو کافی ہے)۔

بَجْلَة:۔چھوٹا درخت۔

خُذِىْ مِنِّىْ اَخِىْ ذَا الْبَجْلَةِ:۔تو مجھ سے میرے خوبی والے بھائی کو لے (یہ اس بھائی کی تعریف ہے)۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَصَبْتُمْ خَيْرًا بَجِيْلاً:۔قبر والو تم پر سلام تم نے بڑی خوبی کمائی۔

فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِىْ يَدِهٖ وَقَالَ بَجْلِىْ مِنَ الدُّنْيَا:۔اس نے کچھ کھجوریں جو ہاتھ میں تھیں پھینک دیں اور کہنے لگا بس دنیا میں سے مجھے یہی کام ہیں۔

فَقَطَعُوْا اَبْجَلَهٗ:۔سعد بن معاذ کے ہاتھ کی رگ انھوں نے کاٹ ڈالی۔

اَمَّا الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ فَاَوْمٰى جِبْرَئِيْلُ اِلٰى اَبْجَلِهٖ:۔ولید بن مغیرہ کی رگ کی طرف جبریل نے اشارہ کیا (اس کی رگ کٹ گئی اور واصل جہنم ہوا)۔

بَجِيْلَةُ خَيْرٌ مِّنْ رَّعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ:۔بجیلہ کا قبیلہ رعل اور ذکوان قبیلوں سے بہتر ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا يَبْجُلُ وَلَا يَعْجَلُ:۔مسلمان نہ تو بہتان لگاتا ہے اور نہ جلدی کرتا ہے۔

نَحْنُ بَنِىْ ضَبَّةَ اَصْحَابَ الْجَمَلِ رُدُّوْا عَلَيْنَا شَيْخَنَا ثُمَّ بَجَلْ:۔(شاعر کہتا ہے) ہم بنی ضبۃ والے اصحاب جمل ہیں ہمیں ہمارے بڑے کو واپس دے دو پھر ہم بس کرتے ہیں۔

بَجْمٌ یا بُجُوْمٌ:۔خاموش ہو جانا (زبان کی رکاوٹ سے گھبراہٹ سے یا عاجزی سے ڈر سے یا ہیبت سے) دیر کرنا' منقبض ہونا۔

تَبْجِيْمٌ:۔دیر کرنا' منقبض ہونا' تیز نظر کرنا۔

اَلْبُجْمُ:۔بڑی جماعت' جھاؤ کا پھل۔

بَجْنٌ: ایک قسم کی چھوٹی سفید مچھلی۔

بُجَاوَةُ: حبشیوں کی ایک قسم ہے یا ایک ملک ہے جہاں کے لوگ کالے ہوتے ہیں۔

كَانَ اَسْلَمُ مَوْلٰى عُمَرَ بُجَاوِيًّا:۔اسلم حضرت عمر کا غلام بجاوہ والا تھا (بجاوی تھا)

باب الباء مع الحاء

بَحْبَحَةٌ: اترنا' قرار لینا' آرام سے ٹھہرنا۔

تَبَحْبُحٌ:۔بیچ میں ہو جانا۔

بَحْبَاحٌ:۔جس کا طول وعرض برابر ہو۔

بُحْبُوْحٌ:۔بیچوں بیچ' درمیان میں۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْكُنَ بُحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ:۔جس کو یہ اچھا لگے کہ بہشت کے بیچوں بیچ وہ رہے تو جماعت کے ساتھ رہے (جماعت سے مراد اہل حق کا گروہ ہے اگر ایک ہی شخص حق پر قائم ہو تو وہ بھی ایک جماعت ہے)

غَزَاهُمْ فِىْ بُحْبُوْحَةٍ:۔ان کے بیچ مقام میں جا کر جہاد کیا۔

اَهْدٰى لَهَآ اَكْبُشًا تَبَحْبَحُ فِى الْمِرْبَدِ:۔اس نے اس کو مینڈھے تحفہ میں بھیجے جو باڑے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

تَقَطَّرَ اللِّحَآءُ تَبَحْبَحَ الْحَيَآءُ:۔درخت کی چھال سے پانی ٹپکا اور پانی زمین میں پھیل گیا۔

بَحْتٌ: سادہ خالص (اس کا مؤنث بَحْتَةٌ ہے)

خُبْزٌ بَحْتٌ:- سادی، روکھی، روٹی

عَرَبِیٌّ بَحْتٌ:- خالص عرب کا- (یعنی ماں باپ دونوں عرب جیسے قُحٌّ ہے)-

اِخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّآءِ بَحْتًا:- حضرت عمرؓ نے نری مہندی کا خضاب لگایا (یعنی بسمہ وغیرہ اور کوئی چیز اس میں نہیں ملائی اس سے بال سرخ ہو جاتے ہیں) اس روایت سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جنہوں نے مرد کے لئے مہندی لگانا منع رکھا ہے- دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ جہاں کوئی درد پھوڑا وغیرہ ہوتا تو اس پر مہندی لگاتے اور شادی کے دنوں میں زردی کا استعمال قدیم زمانے سے رائج ہے- عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو آپ نے زردی کا نشان ان پر دیکھ کر فرمایا کہ عبدالرحمٰن یہ کیا ہے- انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے شادی کی ہے الیٰ آخرہ بعض نے کہا یہ زردی عبدالرحمٰن نے قصداً نہیں لگائی تھی بلکہ عورت نے جو زردی لگائی تھی وہ اختلاط کی وجہ سے ان کے بدن یا کپڑے پر لگ گئی تھی اور دوسری حدیث میں مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت وارد ہے لیکن حافظ[1] صاحب نے کہا کہ اس ممانعت میں سے دولہا دلہن کی تخصیص کر لی گئی ہے- ان کو زعفران وغیرہ لگانا درست ہے)-

وَکُرِہَ لِلْمُسْلِمِیْنَ مُبَاحَتَةَ الْمَآءِ:- نرا پانی (جس میں شہد دودھ وغیرہ کچھ نہ ہو) پینا مسلمانوں کے لئے برا سمجھا (تاکہ ان کی قوت قائم رہے)-

ثُمَّ اغْسِلْهُ بِمَآءٍ بَحْتٍ:- پھر اس کو خالص پانی سے (جس میں بیری کا فورو غیرہ نہ ہو) نہلاء...... (اَلْمَآءُ الْقَرَاحُ بھی خالص پانی کو کہتے ہیں)

بُحْتُرٌ: ایک قبیلہ ہے-

بُحْتَرَۃ:- ایک کھانا جو بیگن اور انڈے سے بنایا جاتا ہے-

بُحْتُرٌ اور بُحْتُرِیٌ:- پست قد ٹھوس اعضا والا، گٹھے ہوئے بدن والا-

بَحْثٌ: کھودنا، تفتیش کرنا، ایک بات کے پیچھے لگنا ڈھونڈھنا-

مُبَاحَثَة:- جھگڑنا، لڑنا، اپنے مطلوب پر دلیل لانا، دوسرے کی دلیل کو توڑنا (جیسے تَبَاحُثٌ ہے)

مَبْحَثَة:- بحث اور تحقیق-

مَبَاحِثُ الْبَقَرِ:- خالی اجاڑ مکان یا نامعلوم مکان-

تَرَكْتُهٗ مَبَاحِثَ الْبَقَرِ:- (ایک مثل ہے یعنی) ایک نامعلوم جگہ میں میں نے اس کو چھوڑ دیا-

بَحَّاثٌ اور بَحُوْثٌ:- بہت بحث کرنے والا بحثی-

سُوْرَةُ الْبَحُوْثِ:- سورۂ براءۃ کو کہتے ہیں- کیونکہ اس میں منافقوں کے حالات سے بہت بحث کی گئی ہے (بعض نے سُوْرَةُ الْبُحُوْثِ بہ ضمہ با نقل کیا ہے جب بحوث بہ فتحہ با ہوگا تو یہ موصوف کی اضافت ہے صفت کی طرف جیسے مَسْجِدُ الْجَامِعِ)-

اِنَّ غُلَامَیْنِ کَانَا یَلْعَبَانِ الْبُحْثَةَ:- دولڑکے مٹی کے کھلونے سے کھیل رہے تھے-

فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ:- حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی سے زمین کھودی-

لَیْسَ عَلَی النَّاسِ اَنْ یَّبْحَثُوْا:- لوگوں پر یہ لازم نہیں کہ وہ کھوج لگائیں- (جو پانی دیکھیں اس سے وضو کر لیں، جو بچھونا پائیں اس پر نماز پڑھ لیں)

بَحْثَرَۃٌ: کھوج لگانا، جدا جدا کرنا، الٹ پلٹ کرنا، نکالنا، کھولنا، بکھیرنا-

بَحٌّ: یا بَحَحٌ یا بُحُوْحٌ یا بَحَاحٌ یا بَحَاحَةٌ آواز بھاری ہونا، گلا بیٹھ جانا-

اِبْحَاحٌ:- گلا بٹھا دینا، آواز بھاری کر دینا-

اِبْتِحَاحٌ:- ارزانی اور کشادگی میں ہونا-

بُحَّةٌ:- ٹھسکا، خشونت، آواز میں بھاری پن-

رَجُلٌ شَحِیْحٌ بَحِیْحٌ:- بخیل آدمی-

---

[1] یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی صاحب فتح الباری شرح بخاری-(م)

اَبَحّ:- دینار، موٹا، موٹی لکڑی، بھاری آواز والا، فال کھولنے کا پانسہ-

فَاَخَذَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُحَّۃٌ:- آنحضرت کو ٹھسکا لگا (گلا بند ہو گیا)-

مَا بَلَغْنَا الرَّوْحَآءَ حَتّٰی بَحَّتْ اَصْوَاتُنَا:- ہم روحا تک نہیں پہنچے تھے کہ ہماری آوازیں بھاری ہو گئیں (لبیک پکارتے پکارتے گلے بیٹھ گئے)-

بَحْدَلَۃٌ: کندھا جھک جانا، جلد چلنا، ہلکی دوڑ-

بَحْرٌ: چیرنا، کان چیرنا، پھاڑنا، سمندر، دریا، بڑا عالم، بڑا سخی، وہ گھوڑا جو بے لگام خوب دوڑتا ہو-

بَحَرٌ:- ڈر کر حیران ہونا، بہت پیاسا ہونا، گوشت جاتے رہنا، اونٹ کا دوڑتے دوڑتے ناتواں ہو کر منہ کالا ہو جانا-

اِبْحَارٌ:- سمندر میں سوار ہونا، سل کی بیماری میں مبتلا ہونا، ناک سرخ ہو جانا، پانی نمکین ہونا، زمین کے منافع بہت ہونا-

تَبَحُّرٌ:- علم یا مال میں وسعت اور کثرت

بَاحِرٌ:- احمق، مبہوت، خالص سرخ خون، جھوٹا، فضولی، رحم کا خون-

بَاحَرُ:- (بفتحۂ حاء) ایک بت کا نام-

بَاحُوْرُ:- چاند، سخت گرمی، ماہ تموز (جولائی) کی-

بَحَّارٌ:- ملاح-

بَحِرٌ:- جس کو سل کی بیماری ہو-

بُحْرَانُ:- بیماری میں تغیر کی حالت-

بَحْرَیْن:- بصرے اور عمان کے درمیان ایک مقام ہے-

اَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ:- کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں-

فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ:- سمندروں کے اس پار ہی نیک اعمال کرتا رہ (یعنی اللہ کے فرض کہیں بھی رہ کر ادا کرے تو کافی ہے)

مَجْمَعُ الْبَحْرَیْنِ:- جہاں دو سمندر ملے ہیں یعنی بحر فارس اور بحر روم اور ایک مشہور لغت کی کتاب کا نام ہے- جیسے مجمع البحار از شیخ محمد طاہر-

بَحْرَان اور بَحْرَیْن:- ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے درمیان (جیسے ابھی بیان ہوا، بعض نے بہ ضمہ با پڑھا ہے ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ ملک حجاز میں ایک موضع ہے اس کا ذکر عبداللہ بن جحش کے لشکر کے بیان میں ہے)-

وَکَتَبَ لَھُمْ بِبَحْرِھِمْ:- ان کا ملک انہی کو لکھ دیا (یعنی ان کی حکومت قائم رکھی)-

اِنْ وَّجَدْنَاہُ لَبَحْرًا:- یہ ان مخفف ہے انَّ کا) یعنی ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (جیسے دریا کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا ویسے ہی اس گھوڑے کی دوڑ ختم نہیں ہوتی یا بے تھکان چلتا ہے جیسے دریا بہتا ہے)-

لَا تَرْکَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَآجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا:- سمندر کا سفر نہ کر مگر حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے- (یہ نہی تنزیہی ہے اور سب علماء نے بنص قرآنی تجارت، سیاحت اور تحصیل علوم کے لئے سمندر کا سفر جائز رکھا ہے)-

اَبٰی ذٰلِکَ الْبَحْرُ:- اس دریائے علم (یعنی ابن عباس) نے اس کا انکار کیا-

حَتّٰی تَرَی الدَّمَ الْبَحْرَانِیَّ:- جب تک خوب سرخ غلیظ خون نہ دیکھے یعنی رحم کا خون (بحر رحم کے قعر (گڑھے) کو بھی کہتے ہیں) (بعض نے کہا دریا کی طرح بہتا ہوا خون)-

ثُمَّ بَحَرَھَا:- پھر اس کو یعنی زمزم کے کنوئیں کو چیر دیا اور کشادہ کر دیا (اس لئے کہ وہ خشک نہ ہو)

قَتَلَ رَجُلًا بِبَحْرَۃِ الرُّغَآءِ:- ایک شخص کو بحرہ رغا میں مار ڈالا (بحرۂ رغا ایک بستی کا نام ہے-)

وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَھْلُ ھٰذِہِ الْبُحَیْرَۃِ عَلٰی اَنْ یُّعَصِّبُوْہُ بِالْعِصَابَۃِ:- اس شہر (یعنی مدینہ طیبہ) کے لوگوں نے یہ ٹھہرا لیا تھا کہ عبداللہ بن ابی (منافق) پر سرداری کا پگڑ (عمامہ) باندھیں (ایک روایت میں ان یُتَوِّجُوْہُ ہے یعنی اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھیں)-

بَحِيرَةٌ:- وہ اونٹنی جو دس مادہ بچے جنتی تو اسے بتوں کے نام پر یونہی چھوڑ دیتے نہ تو اس پر سواری کرتے اور نہ مہمان کے سوا کوئی اور اس کا دودھ پیتا اور اس کا نام سائبہ رکھتے اور اس کے بعد اگر وہ کوئی اور مادہ بچہ جنتی تو اس کے کان چیر دیتے اور جو جو باتیں اس کی ماں کے ساتھ حرام ہوتیں وہی اسی کے ساتھ حرام ہوتیں اور اس کو بحیرۃ کہتے ہیں-(اس کی جمع بَحُرٌ اور بَحَائِرُ ہے)-

بُحَيْرَةُ طَبَرِيَةَ:- ایک دریا جو شام میں ہے' اس کو نہر اردن بھی کہتے ہیں اس کا پانی شیرین ہے-

بَاحَرْ:- ایک بت کا نام ہے (جیسے اوپر گذر چکا)[1]

هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُکَ وَ افِيَةً اٰذَانُهَا فَتَشُقُّ فِيهَا وَتَقُوْلُ بُحُرٌ:- تیرے اونٹ پورے کان والے پیدا ہوتے ہیں پھر تو ان کے کان چیرتا ہے اور کہتا ہے وہ بحیرہ ہیں (یہ حضور نے ابی الاحوص کے والد سے فرمایا)-

بَحْشٌ: جمع ہونا یا کودنا (جیسے تَحَبُّشٌ ہے)

بَحْظَلَةٌ: کودنا' (چوہے کی طرح) اچھلنا-

بَحْنَانَةٌ: آگ کا شعلہ-

بَحْوَنَةٌ:- ٹھگنی عورت' بڑے پیٹ کی مشک-

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَخْرُجُ بَحْنَانَةٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَتَلْقُطُ الْمُنَافِقِيْنَ لَقْطَ الْحَمَامَةِ الْقُرْطُمَ:- قیامت کے دن دوزخ سے ایک شعلہ نکلے گا اور منافقوں کو اس طرح چن لے گا جیسے کبوتر (کسم) کے بیج چن لیتا ہے-

باب الباء مع الخاء

بَخْ: (اسم فعل ہے یعنی) یہ کام بڑا ہوا (یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب تعریف اور تحسین اور تعجب کرنا مقصود ہوتا ہے یا فخر اور مدح کے لئے جیسے واہ واہ اردو زبان میں اور جب مبالغہ کرنا مقصود ہوتا ہے تو دوبار کہتے ہیں بَخْ بَخْ یا بَخٍ بَخٍ یا بَخٍّ بَخٍّ)

بَخْبَخْتُ الرَّجُلَ:- یعنی میں نے فلاں شخص کے لیے بخ بخ کہا (آفرین شاباش یا واہ واہ کہا) (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)-

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ قَالَ رَجُلٌ بَخْ بَخْ:- آپ نے یہ آیت پڑھی وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ-[2] ایک شخص بولا بخ بخ (یعنی واہ واہ کیا عمدہ نعمت ہے)-

بَخْبَخَةٌ: اونٹ کا آواز کرنا' بلبلانا' بڑبڑانا- گرمی کی تیزی کم ہو جانا-

بَخْبِخُوْا:- یعنی ٹھنڈا کرو-

بَخْتٌ: مارنا-

بُخِتَ:- نامرد یا بزدل ہوا-

تَبْخِيْتٌ:- لاجواب کر دینا خاموش کر دینا (جیسے تَبْكِيْتٌ ہے)-

بَخْتٌ:- حظ' نصیبہ' قسمت' تقدیر-

بُخْتِيَّه:- لمبی گردن والی اونٹنی یا وہ اونٹنی جو عربی نر اور عجمی مادہ یا عجمی نر اور عربی مادہ سے پیدا ہو-

بُخْتِي:- ایسا نر اونٹ جو عربی نر اور عجمی مادہ یا عجمی نر اور عربی مادہ سے پیدا ہو (یہ بخت نصر کی طرف منسوب ہے)- (بُخْتٌ اور بَخَاتِيُّ جمع ہے)-

بَخِيْتٌ:- محظوظ مقدر والا' بانصیب خوش قسمت (جیسے مَبْخُوْتٌ ہے)-

فَاُوْتِيَ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً:- ایک چور آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا جس نے ''بختی'' اونٹنی چرائی تھی-

رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ:- ان کے سر بختی اونٹ کے کوہانوں کی طرح ہوں گے (بڑے بڑے جوڑے (دوپٹے اوڑھنیاں) اور موباف سر پر لگائیں گی)-

فِي الْاِبِلِ الْبُخْتِ السَّآئِمَةِ مِثْلُ مَا فِي الْاِبِلِ

---

[1] باحر کے بجائے بحر بھی مروی ہے ملاحظہ ہو مادہ بحر-(م)

[2] ترجمہ: (اے لوگو! اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین و آسمان کا پھیلاؤ' (سجی سجائی) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو......(آل عمران:۱۳۳)(م)

الْعَرَبِیَّة:- بختی چرنے والے اونٹوں میں ویسی ہی زکوٰۃ ہے جیسے عربی اونٹوں میں ہے۔

اِنَّ لِلّٰهِ وَ ادِیًا مِّنْ ذَهَبٍ حَمَاهُ بِاَضْعَفِ خَلْقِهٖ النَّمْلِ فَلَوْرَا مَهُ الْبَخَاتِیُّ لَمْ تَصِلْ اِلَیْهِ:- اللہ کا ایک سونے کا میدان ہے اور اس پر اس نے اپنی ایک ناتواں مخلوق چیونٹیوں کا پہرہ رکھا ہے اگر بختی اونٹ وہاں تک پہنچنا چاہیں تو (وہ بھی وہاں) پہنچ نہ سکیں گے (یعنی اتنی بھاری بھرکم مخلوق ہوتے ہوئے خدا کی مقرر کردہ پہرہ دار چیونٹیوں سے بچ کر نہیں نکل سکتے وہ انہیں روک لیں گی)۔

بُخْتَجٌ یا فُخْتَجٌ:- پکایا ہوا شیرہ (کھجور یا انگور کا) یا وہ شیرہ جس کا تہائی حصہ جل گیا ہو (یہ پختہ کلمہ فارسی کا معرب ہے)

اُهْدِیَ اِلَیْهِ بُخْتَجٌ فَکَانَ یَشْرَبُهٗ مَعَ الْعَکَرِ:- آپ کے پاس شیرہ تحفہ بھیجا گیا آپ تلچھٹ سمیت اس کو پیتے (ایسا نہ ہو کہ صاف کرنے سے اس میں تیزی یا نشہ آ جائے)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْبُخْتَجِ فَقَالَ اِذَا کَانَ حُلْوًا یَخْضِبُ الْاِنَاءَ فَاشْرَبْهُ:- میں نے آپ سے پوچھا بختج پینا کیسا ہے؟ فرمایا اگر شیریں ہو برتن کو رنگین کر دے تو اس کو پی سکتے ہو۔

بَخْتَرَةٌ یا تَبَخْتُرٌ:- اکڑ کر ناز و انداز سے چلنا تکبر او غرور کے ساتھ چلنا۔

بَخْتِیرٌ:- اکڑ کر غرور کے ساتھ ناز و انداز سے چلنے والا یا جس کا جسم خوبصورت ہو۔

جَمِیْلُ الْمُحَیَّا بَخْتَرِیٌّ اِذَا مَشٰی:- خوب رو اور حسین جب چلے تو اکڑ کر چلے۔ (بَخْتَرِی بمعنی بَخْتِیرٌ ہے)

(جب یزید بن مہلب قید ہو کر حجاج کے پاس آیا تو حجاج نے یہ کہا یزید نے جواب دیا وَ فِی الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْکِبَیْنِ شِنَاقٌ۔ یعنی جب زرہ پہنے تو اس کے کندھے بھاری بھرکم اور قد لمبا)

بَخْثَرَةٌ: جدا جدا کر دینا۔

تَبَخْثُرٌ:- جدا جدا ہو جانا۔

بَخْثَنَةٌ: دیر کرنا۔

بَخٌّ: تعجب اور غرور کرنا' غصہ تھم جانا' خراٹے لینا۔ غصہ ٹھنڈا کرنا۔

بَخَنْدَاةٌ: وہ عورت جس کی پنڈلی پُر گوشت اور ابھری ہوئی ہو۔

قَامَتْ تُرِیْکَ خَشْیَةَ اَنْ تَصْرِمَا سَاقًا بَخَنْدَاةً وَّ کَعْبًا اَدْرَمَا:- وہ عورت کھڑی ہو کر اس ڈر سے کہ کہیں تو اس کو چھوڑ نہ دے اپنی ابھری ہوئی پر گوشت پنڈلی اور برابر اور ہموار ٹخنہ تجھ کو دکھانے لگی (یہ شعر ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے اور یہ عجاج نے گایا ہے۔ عرب لوگ موٹی اور پر گوشت عورتوں کو پسند کرتے ہیں)۔

اِبْخَنْدَی الْبَعِیْرُ:- اونٹ بڑا اور پر گوشت ہوا۔

بَخْرٌ: بھاپ نکلنا' دھواں بلند ہونا۔

بَخَرٌ:- گندہ دہن ہونا' منہ میں بدبو ہونا۔

تَبْخِیْرٌ:- بھاپ نکلنا' دھواں دینا۔

اِبْخَارٌ:- گندہ دہن کرنا۔

بُخَارٌ:- بھاپ جو گرم چیز سے نکلے۔

بَخُوْرٌ:- جس کا دھواں (دھونی) لیا جائے جیسے عود عنبر' لوبان وغیرہ۔

بَخُوْرُ مَرْیَمَ:- ایک بوٹی ہے اس کا پھول سرخ گلاب کی طرح ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے۔ (Cyclamen)

مِبْخَرَةٌ:- انگیٹھی' عوددان' عودسوز۔

اِیَّاکُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مَبْخَرَةٌ مَّجْفَرَةٌ مَّجْعَرَةٌ:- صبح کے وقت سونے سے بچے رہو اس سے گندہ دہنی (منہ کی بدبو) اور بے شہوتی اور خشکی پیدا ہوتی ہے۔

اِیَّاکَ وَ کُلَّ مَجْفَرَةٍ مَّبْخَرَةٍ:- ایسی ہر عورت سے بچارہ جس کے جسم سے اور منہ سے بدبو آتی ہو۔ (بعض نے مَجفرۃ یا مُجفِرَۃ سے موٹی عورت مراد لی ہے)۔

لَاَجْعَلَنَّ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةَ الْبَخْرَآءَ حُمَمَةً سَوْدَآءَ (یہ معاویہ کا قول ہے) یعنی میں بھاپ والے قسطنطنیہ کو جلا کر کالا کوئلہ کر دوں گا (بھاپ والے سے یہ غرض ہے کہ سمندر کی بھاپ وہاں نکلتی ہے)۔

بَخُوْرٌ:- وہ چیز جس کو جلا کر اس کا دھواں لیں (بعض نے کہا خوشبو کو جلا کر اس کا دھواں لینا)۔

اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِہٖ:- (کوئی اس زمانے میں سود نہ کھائے گا) تو سود کی بھاپ ہی اس کو لگ جائے گی (مثلاً دوسرے کو سود کھلائے یا سود کا فیصلہ کرے گا یا سود کا وکیل یا گواہ بنے گا وغیرہ وغیرہ)-

مترجم:- کہتا ہے یہ ہمارا زمانہ ہے جس میں سود سے بچنا ایسا دشوار ہو گیا ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمیوں میں شاید ہی کوئی خدا کا بندہ سود سے بچا ہو- اگر خود سود نہیں کھاتا تو دوسرے کو سود کھلاتا ہے یا سود کے مقدموں میں حاکم' شاہد یا وکیل ہوتا ہے اور ہمارے زمانہ میں بعض مولویوں نے غضب کیا ہے انہوں نے یہ لکھ مارا ہے کہ حرام سود وہ ہے جو اصل سے زیادہ لیا جائے دوگنا تگنا (یعنی سود در سود) اور ہلکا سود حرام نہیں ہے مثلاً آٹھ آنے سینکڑا یا روپیہ سینکڑا جس کا مجموعی حصہ اصل رقم سے نہ بڑھے حالانکہ یہ صراحتاً باطل ہے سود مطلقاً حرام ہے ہلکا ہو یا بھاری اور بعض بے دین مولوی جو نیچریت پر دلدادہ ہیں' یوں لکھتے ہیں کہ اسلام کو تباہ کرنے والا اور بدنام کرنے والا سود کا مسئلہ ہے یعنی سود کی حرمت کی وجہ سے مسلمان نہ تجارت میں ترقی کر سکتے ہیں نہ مال و دولت میں لیکن وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ جو مسلمان سود نہیں کھاتے تھے مثلاً صحابہ تابعین سلف صالحین وغیرہ انہوں نے مال دولت حکومت عزت و شوکت وغیرہ میں سود خوار مسلمانوں سے کہیں زیادہ ترقی کی تھی جب سے سود کھانے لگے تو بنیے بن گئے اور ساری عزت اور حکومت خاک میں مل گئی-[1]

بَخْزٌ: پھوڑ دینا-

اَبْخَازٌ:- ایک گروہ کا نام ہے-

بَخْسٌ: کم کرنا' ظلم کرنا' پھوڑ دینا' زکوٰۃ کے سوا ظلم سے کوئی محصول لینا' ماپ تول میں کمی کرنا-

تَبْخِیْسٌ اور تَبَخُّسٌ:- کم ہونا-

تَبَاخُسٌ:- ایک دوسرے کو نقصان دینا-

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْهِ الرِّبٰوا بِالْبَیْعِ وَ الْخَمْرُ بِالنَّبِیْذِ وَ الْبَخْسُ بِالزَّكٰوةِ:- ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب لوگ سود کو بیع[2] اور شراب کو نبیذ اور بخس کو زکوٰۃ کہہ کر حلال کر لیں گے (ناجائز محصولات رعایا سے لے کر اس کو زکوٰۃ کہیں گے)-

بَخَسَتْ صَلٰوتُهٗ:- اس کی نماز ناقص ہو گئی-

بَخْشٌ: سوراخ کرنا-

بُخْشٌ:- سوراخ-

بَخْشِیْش:- عطیہ انعام-

بَخْصٌ: اکھیڑ لینا' نکال لینا-

بَخَصٌ:- تلوے اور ایڑی کا کم گوشت ہونا-

تَبَخُّصٌ:- تیز نظر کرنا' آنکھ لگانا' پلک الٹ جانا-

كَانَ مُبْخُوْصَ الْقَدَمَيْنِ:- آنحضرتؐ کے پاؤں کم گوشت تھے-

كَانَ مَبْخُوْصَ الْعَقِبَيْنِ:- آپ کی ایڑیاں کم گوشت تھیں (بعض نے مَنْحُوْض نون اور حائے حطی اور ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے یہ نحض سے نکلا ہے نَحْضٌ کہتے ہیں ہڈی پر سے گوشت اتار لینے کو)-

لَوْ سَكَتَ عَنْهَا لَتَبَخَّصَ لَهَا رِجَالٌ فَقَالُوْا مَا صَمَدٌ:- اگر اللہ تعالیٰ (سورۂ اخلاص میں) صمد کے معنی خود بیان نہ کر دیتا (لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ) تو لوگوں کی آنکھیں (حیرت سے) ادھر لگ جاتیں اور کہتے صَمَد کے کیا معنی (یہ بَخَصٌ سے نکلا ہے بَخَصٌ اس گوشت کو بھی کہتے ہی جو نیچے والی پلک کے تلے اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب آدمی تعجب یا انکار سے تیز نگاہ کرے ٹکٹکی باندھے اور پاؤں کے گوشت کو بھی اور اونٹ کے کھر کو اور انگلیوں کی جڑوں کے اس گوشت کو جو ہتھیلی سے متصل ہوں اور اس گوشت کو بھی کہتے ہیں جو بگڑ کر اس میں سفیدی آ گئی ہو)

بَخْعٌ: غم یا غصہ سے مار ڈالنا' ہلکان میں ڈالنا' کنواں اتنا کھودنا

---

[1] اور بعض بے دین مولوی دار الحرب میں سود کھانے اور کھلانے کو حلال کہتے ہیں حالانکہ یہ بھی صریح حرام ہے- اس مسئلہ (سود) پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں' اس سلسلہ میں ان کا مطالعہ مفید ہو گا- (م)

[2] بیع بمعنی خرید و فروخت تجارت اور نبیذ بمعنی شیرہ (کھجور یا انگور کا پکا ہوا) اور بخس بمعنی ظالمانہ ٹیکس- (م)

کہ پانی نکل آئے' نصیحت اخلاص اور مبالغہ سے کرنا' خالص خیر خواہی کرنا' ہر سال برابر زمین میں کھیتی کرنا' اس کو خالی نہ چھوڑنا' تصدیق کرنا' ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا' یعنی گدی تک کاٹ ڈالنا-

بَخَاعَۃٌ اور بُخُوْعٌ:- اقرار کرنا' حق کے سامنے جھک جانا' عاجزی کرنا' نامراد پھیر دینا-

بخاع:- ایک رگ جو پشت میں ہے اور جو گردن میں بھی آتی ہے-

اَتَاکُم اَھلُ الیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا وَ اَنْجَعُ طَاعَۃً:- یمن والے تمہارے پاس آئیں گے ان کے دل نرم ہیں اور بڑے اطاعت گزار لوگ ہیں-

وَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ یَّبْخَعُ لَنَا بِطَاعَۃٍ:- وہ بھی جو پہلے اچھی طرح ہمارا مطیع نہ تھا-

بَخَعَ الْاَرْضَ فَقَآءَتْ اُکُلَھَا:- حضرت عمرؓ نے روئے زمین کے رہنے والوں کو مغلوب کیا تو اس نے اپنے سب میوے اگل دیئے- (یعنی خزانے اور ملک سب حوالے کر دیئے)-

بَخَعْتُ الْاَرْضَ بِالزِّرَاعَۃِ:- میں نے زمین میں پے در پے کھیتی کی (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)-

بَخَعَ الذَّبِیْحَۃَ:- جانور کا گلا اتنا کاٹا کہ بخاع تک پہنچ گیا (بخاع کے معنی ابھی بیان ہوئے) (ایک دوسرا لفظ ہے نَخَعَ الذَّبِیْحَۃَ جانور کو اتنا کاٹا کہ حرام مغز تک پہنچ گیا (یعنی پہلے سے کم)-

بَاخِعٌ نَّفْسَکَ:- تو غم سے اپنی جان کو ہلاکان میں ڈالنے والا ہے-

بَخْقٌ: کانا کرنا-

بَخَقٌ:- بینائی جاتی رہنا اور آنکھ قائم رہنا' کانا ہونا اکھیڑنا- آنکھ پھوڑنا-

اِنْبِخَاقٌ:- باہر نکل آنا-

بُخَاقٌ:- نر بھیڑیا (لانڈکا)

فِی الْعَیْنِ الْقَآئِمَۃِ اِذَا بُخِقَتْ مِاۃُ دِیْنَارٍ:- اگر آنکھ قائم رہے اور اس کی بینائی کھو دی جائے (کانا کر دیا جائے) تو سو دینار (دیت کے) دینے ہوں گے (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کسی کی آنکھ ظاہر میں صحیح و سالم ہو لیکن اس میں بینائی نہ ہو ایسی آنکھ کو اگر کوئی نکال لے تو دیت کے سو دینار دینے ہوں گے)-

نَھٰی عَنِ الْبَخْقَآءِ فِی الْاَضَاحِیْ:- قربانی میں کانی بکری دینے سے آپ نے منع فرمایا-

کَانَ نَاتِیءَ الْوَجْنَۃِ بَاخِقَ الْعَیْنِ:- احنف کے رخسار پھولے ہوئے تھے آنکھ کانی تھی-

بُخْنَقٌ:- کپڑے کا وہ ٹکڑا جو دوپٹہ کو تیل سے بچانے کے لئے عورتیں سر پر ڈالتی ہیں- زنانہ سربند (بعض نے کہا چھوٹی ٹوپی- کنٹوپ)

بُخْلٌ یا بَخَلٌ:- امساک کرنا روکنا' کنجوسی و بخیلی کرنا (اس کی ضد کرم (سخاوت) ہے)

تَبْخِیْلٌ:- بخیل کہنا بخل کی نسبت کرنا-

اِبْخَالٌ:- کسی کو بخیل پانا-

بَاخِلٌ:- بخیل' کنجوس (اس کی جمع بُخَّلٌ ہے) بُخْلٌ اور بُخُلٌ اور بَخْلٌ اور بَخَلٌ اور بُخُوْلٌ:- (سب کے ایک معنی ہیں یعنی بخیلی امساک اور کنجوسی (اس کی ضد جود اور کرم اور سخاوت ہے)-

اَلْوَلَدُ مَبْخَلَۃٌ مَجْبَنَۃٌ:- اولاد آدمی کو بخیل کر دیتی ہے نامرد کر دیتی ہے (اولاد کی محبت سے مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے جنگ میں مارے جانے سے ڈرتا ہے)-

اِنَّکُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَ تُجَبِّنُوْنَ:- تم بخیلی اور نامردی کرتے ہو-

فَاِمَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ اَوْ تَبْخَلَ عَنِّیْ:- یا تو تم مجھ کو دو یا مجھ کو نہ دینے کی وجہ سے بخیل بنو-

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ اِذَا ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ:- بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے (میرا نام اس کے سامنے لیا جائے) اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ایسا شخص بڑا بخیل ہے کیونکہ درود بھیجنے میں گرہ سے کچھ خرچ نہیں ہوتا صرف زبان کو ہلانا پڑتا ہے اس میں بھی وہ بخل کرتا ہے) ایک روایت میں ہے کہ بڑا بخیل وہ ہے جو اس سے بھی خوش نہ ہو کہ کوئی اس پر سخاوت کرے اور دوسرے پر سخاوت کرنے سے

جو خوش نہ ہو وہ چھوٹا بخیل ہے۔

اَوَ لَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّهٗ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهٗ:- تجھ کو کیا معلوم شاید اس نے اس بات میں بخیلی کی ہو جس میں اس کی گرہ سے کچھ نہیں جاتا تھا (یعنی کسی کے لئے کلمۃ الخیر کہنے میں یا دین کی بات بتلانے میں یا دین کا علم سکھانے میں یا حدیث یا تفسیر کی کتاب بکوا دینے میں اس کو شائع کرا دینے میں)

باب الباء مع الدال

بَدْأٌ: شروع کرنا' پیدا کرنا' ایجاد کرنا' ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا۔

تَبْدِیْءٌ:- شروع کرانا' مقدم کرنا' فضیلت دینا۔

اِبْدَاءٌ:- نادر بات لانا' ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا' پیدا کرنا ابتدأ۔

اِبْتِدَاءٌ:- شروع کرنا۔

اَلْمُبْدِئُ:- اللہ کا ایک نام ہے یعنی خلقت کا شروع کرنے والا جس کا نمونہ پہلے سے کچھ نہ تھا۔

اَلْمُعِیْدُ:- پھر لوٹانے والا' دوبارہ پیدا کرنے والا۔

اِنَّهٗ نَفَّلَ فِی الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَ فِی الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ:- آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ جو لشکر کی ٹکڑی دشمن پر شروع میں حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو چوتھائی مال (علاوہ تقسیم کے) بطور انعام کے ملے گا اور جو ٹکڑی لوٹتے وقت (گھر کو آتے وقت) دشمن پر حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو تہائی مال بطور انعام کے ملے گا (کیونکہ لوٹتے وقت آدمی کو گھر بار میں آنے کا شوق ہوتا ہے۔ ہمت اور قوت میں فتور آ جاتا ہے ایسے وقت میں دشمن پر حملہ کرنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے اس لئے اس کا صلہ زیادہ مقرر کیا)۔

لَيَضْرِبَنَّكُمْ عَلَى الدِّيْنِ عَوْدًا كَمَا ضَرَبْتُمُوْهُمْ عَلَيْهِ بَدْءًا:- عرب لوگو! ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عجم کے لوگ تم کو مار کر دوبارہ اسلام کی طرف پھیریں گے جیسے شروع اسلام میں تم نے ان کو مار کر مسلمان بنایا۔

يَكُوْنُ لَهُمْ بَدْأُ الْفُجُوْرِ وَ ثُنْيَاهُ يَا ثُنَاهُ:- گناہ کا شروع اور آخر وہی کریں یعنی ماہ حرام میں وہ بھی کعبہ کے پاس لڑنے کا جو گناہ ہے ابتدا سے آخر تک انہی پر پڑے۔

مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَ قَفِيْزَهَا وَ مَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَ دِيْنَارَهَا وَ مَنَعَتْ مِصْرٌ اِرْدَبَّهَا وَ عُدْتُمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ:- عراق والوں نے اپنا روپیہ اور قفیز (قفیز اور مد اور اردب یہ سب ماپ ہیں) روک دیا اور شام نے اپنا مد اور دینار روک دیا اور مصر نے اپنا اردب روک دیا (یعنی ایک زمانہ آئے گا کہ عراق اور شام اور مصر سب اسلامی حکومت کے قبضہ سے نکل جائیں گے اور یہ سب ملک اپنا مال اور غلہ حجاز میں لے جانا بند کر دیں گے (یا تو مسلمان ہونے کی وجہ سے جو جزیہ ان پر مقرر ہوگا وہ موقوف ہو جائے گا یا حاکم اسلام سے باغی ہو جائیں گے) اور جہاں سے تم نے ابتدا کی تھی وہیں پھر لوٹ کر جا رہو گے (مکہ اور مدینہ میں اسلام رہ جائے گا یہیں سے اسلام کی ابتدا ہوئی تھی)۔

اَلْخَيْلُ مَبْدَأَةٌ يَوْمَ الْوِرْدِ:- جس دن جانوروں کو پانی پلایا جائے پہلے گھوڑوں کو پانی پلایا جائے۔

فِی الْيَوْمِ الَّذِیْ بُدِئَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:- جس دن آنحضرتؐ کی بیماری شروع ہوئی۔

فَانْطَلَقَ اِلٰى اَحَدِهِمْ بَادِیَ الرَّأْیِ فَقَتَلَهٗ:- حضرت خضر بن سوچے سمجھے ایک بچے کی طرف گئے اس کو مار ڈالا۔

حَرِيْمُ الْبِئْرِ الْبَدِیْءِ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ:- جو کنواں تازہ اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا ہو اس کا احاطہ پچیس ہاتھ ہوگا۔

بَدَأَ لِلّٰهِ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ:- اللہ تعالیٰ نے ان کے آزمانے کا ارادہ فرمایا (بعض نے بدا الف سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے کیونکہ بدا کے معنی ایک چیز کا حال ٹھیک اب معلوم ہونا پہلے معلوم نہ ہونا اور یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے اور گمراہ فرقوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے جائز رکھا ہے)۔

كَيْفَ كَانَ بَدْأُ الْوَحْیِ:- آنحضرتؐ پر وحی اترنا کیونکر شروع ہوا۔

بَدْأُ الْاَذَانِ:- اذان شروع ہونے کا بیان (بعض نے

بُدُوُّ الْاَذَانِ روایت کیا ہے یعنی اذان معلوم ہونے کا بیان)

نَهٰی عَنْ بَیْعِ التَّمْرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا:- میوے کو اس کی پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا-

اَوَّلُ مَا بُدِئَ:- پہلے جو شروع ہوا-

اِذَا بَدَاَ بِالطَّلَاقِ فَلَهٗ شَرْطُهٗ:- اگر کوئی پہلے ''انت طالق'' کہے پھر ''ان دخلت الدار'' تب بھی طلاق مشروط ہوگی جیسے یوں کہے ''ان دخلت الدار فانت طالق[1]''

بَدَاَ بِالطَّلَاقِ اَوْ اَخَّرَ:- طلاق کو مقدم کرے اور شرط کو بعد (یا طلاق کو بعد بیان کرے اور شرط کو پہلے دونوں صورتیں برابر ہیں)-

مترجم:- یعنی طلاق شرط پر معلق رہے گی یہ فقہا کا مذہب ہے اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ طلاق اسی صورت میں پڑتی ہے جب سنت کے موافق ایسے طہر میں طلاق دے جس میں وطی نہ کی ہو اور جو شخص خلافِ سنت طلاق دے یا تینوں طلاق ایک ہی بار دے دے یا سخت غصہ کی حالت میں جس میں ہوش وحواس نہ رہے ہوں یا مشروطی طلاق دے مثلاً یوں کہے اگر تو ایسا کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت وہ کام کرے تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح اگر نشہ کی حالت میں یا زبردستی سے مجبور ہو کر طلاق دے یا سوتے میں تو بھی طلاق نہ پڑے گی- بعض اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اگر تینوں طلاق ایک ہی بار یا ایک ہی طہر میں دے دے تو صرف ایک طلاق پڑے گی اور یہی قول مرجح ہے اور اسی کو محققین اہل حدیث نے اختیار کیا ہے اور امام ابن تیمیہؒ نے کہا اگر طلاق کو ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق کو مناسبت ہو مثلاً اگر فلاں شخص سے بات کرے گی یا اس کو گھر میں آنے دے گی یا اس کے گھر میں جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں جب شرط پائی جائے تو طلاق پڑ جائے گی اور اگر ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق کو کچھ مناسبت نہ ہو مثلاً کہے اگر تو انار کھائے گی تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ تعلیق باطل ہوگی اور طلاق نہ پڑے گی-

بَدَاَ الْخَلْقِ:- خلقت کیونکر شروع ہوئی-

یَبْدَاُ عَلٰی رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ:- غسل میں پہلے سر اور منہ سے شروع کرتے (یہاں اتنی عبارت محذوف ہے اور بدن کے نیچے کے حصے کو اخیر میں دھوتے)-

فَاَرَدْتُ اَنْ اُبَادِئَهٗ:- میں نے قصد کیا کہ گفتگو شروع کروں (ایک روایت میں فَاُنَادِیَهٗ ہے یعنی اس کو پکاروں)

اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ:- پہلے جس نے شروع کیا-

بَدَاَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا:- شروع میں اسلام کمزور تھا (اس میں غریب لوگ شریک ہوتے تھے)-

بَاتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ مَبْدَاَهٗ یا مُبْدَاَهٗ:- آنحضرتؐ حج شروع کرتے وقت رات کو مدینہ سے نکل کر ذوالحلیفہ میں رہے-

اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ:- پہلے نماز شروع کرنا (جو آنحضرتؐ اور خلفاء کا طریق تھا) کہاں گیا-

بَدْءٌ اور بَدْءَةٌ:- اونٹ کے ایک حصے کو بھی کہتے ہیں جس کو کاٹیں (اور جس پر مشرکین قمار بازی کیا کرتے ہیں)-

اِفْعَلْ بَادِیَ بَدْءٍ یا بَادِئَ بَدْءٍ:- تو ہی اس کام کی ابتدا کر (ایک محاورہ ہے)-

نَسِیَ الْمَبْدَاَ وَالْمُنْتَهٰی:- شروع اور اخیر دونوں کو بھول گیا-

وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَاْتُمْ:- اور جیسے تم شروع (یعنی علم الٰہی) میں تھے ویسے ہی ہو گئے (اسلام لائے) یا کچھ عرصہ بعد کفر میں لوٹ جاؤ گے-

رَجَعَ عَوْدُهٗ عَلٰی بَدْاِهٖ:- جدھر سے آیا ادھر ہی گیا-

فُلَانٌ مَّا یُبْدِئُ وَ مَا یُعِیْدُ:- فلاں شخص نہ شروع میں کوئی بات کرتا ہے نہ بات کا جواب دیتا ہے-

بَدْءٌ:- پہلے سردار کو اور ثُنْیَانٌ:- دوسرے سردار کو (جس کا اس کے بعد ہو سیکنڈ ان کمانڈ کو کہتے ہیں)-

بَادِیَه:- جنگل-

---

[1] اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق (م)

بَدَوِیٌ:- جنگل کا رہنے والا گنوار-

اُبْدُوْج: نمدہ جو زین کے تلے رکھتے ہیں تا کہ گھوڑے کی پیٹھ زخمی نہ ہو-

وَقَطَعَ اُبْدُوْجَ سَرْجِهٖ:- زبیر نے دن خندق کے نوفل بن عبداللہ پر تلوار سے حملہ کیا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے' اس کی زین کا نمدہ بھی کاٹ ڈالا-

بَدْجٌ:- کھول دینا' کشادہ کرنا-

بُدْحٌ: کاٹنا پھاڑنا' پیش آنا' فاش کرنا' کشادہ کرنا' تھک جانا' اچھی چال سے چلنا-

بَدَاحٌ:- کشادہ اور نرم زمین-

قَدْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ ذَيْلَکِ فَلَا تَبْدَحِيْهِ:- بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے کہا قرآن نے تمہارا دامن سمیٹ دیا ہے (وقرن فی بیوتکن) تو اس کو مت پھیلاؤ (لڑائی جھگڑے کے لئے باہر نہ نکلو ایک روایت میں فَلَا تَنْدَحِيْهِ ہے معنی وہی ہیں- مجمع البحرین میں فَلَا تَبْدَحِيْهِ ہے-

بَدْجٌ:- بجیم معجمہ عرب لوگ کہتے ہیں-

بَدَجَ بِهٖ:- جب کوئی شخص کسی بات کو کھول دے-

كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَازَحُوْنَ وَ يَتَبَادَحُوْنَ بِالْبِطِّيْخِ:- آنحضرتؐ کے اصحاب آپس میں دل لگی کرتے تھے ایک دوسرے کو خربوزہ سے مارتے تھے-

بَدٌّ: پریشان کرنا' دور رکھنا' جدا کرنا-

اِبْدَادٌ:- لمبا کرنا' پھیلانا' دینا' بانٹنا-

بِدٌّ:- برابر والا جیسے نِدٌّ ہے-

بِدَّةٌ:- قوت اور طاقت-

بُدَّةٌ:- حصہ-

بُدٌّ:- چارہ اور علاج-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَدَّ يَدَهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَاَخَذَ قَبْضَةً:- آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف لمبا کیا اور ایک مٹھی خاک اٹھائی (یعنی حنین کے دن)-

كَانَ يُبِدُّ ضَبْعَيْهِ فِى السُّجُوْدِ:- آپ اپنے دونوں بازوؤں کو سجدے میں (پیٹ سے) دور رکھتے تھے-

فَاَبَدَّ بَصَرَهٗ اِلَى السِّوَاکِ:- آپ نے اپنی نگاہ مسواک کی طرف لگائی-

دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ وَ هُوَ يُبِدُّنِىَ النَّظَرَ:- ابن عباس نے کہا میں حضرت عمر کے پاس گیا وہ میری طرف نگاہ لگائے ہوئے تھے (جس کام کو انہوں نے مجھ کو بھیجا تھا اس کا حال دریافت کرنے کے لئے ہوئے)-

اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْهُمْ بِدَدًا اللہ ان کا شمار پورا کر لے اور ان کو حصے حصے کر کے یا ایک ایک کر کے مار ڈال-

فَتَبَدَّدُوْهُ بَيْنَهُمْ:- انہوں نے اس کو برابر بانٹ لیا-

بَدًّا بَدًّا:- الگ ہوا لگ ہو (یہ خالد بن سنان کا قول ہے جب انہوں نے دوزخ کو دیکھا)

بَدَّدَ اللّٰهُ عِظَامَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:- اللہ اس کی ہڈیاں قیامت کے دن جدا جدا کر دے-

وَاقْتُلْ اَعْدَائَهُمْ بِدَدًا:- ان کے دشمنوں کو حصے حصے کر کے مار ڈال (ایک روایت بَدَدًا بہ فتحہ با ہے یعنی ایک ایک کر کے ایک کے بعد دوسرے کو- يَا جَارِيَةُ اَبِدِّيْهِمْ تَمْرَةً تَمْرَةً چھوکری ان کو ایک ایک کھجور بانٹ دے-

اُبِدُّ:- دیتا ہوں-

فَاسْتَبْدَدْتُمْ عَلَيْنَا:- تم نے اکیلے اکیلے الگ ہی خلافت کا انتظام کر لیا- (ہم کو صلاح و مشورے میں بھی شریک نہیں کیا)- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)

فَلَا تَبُدُّ عِيَالَهٗ عَظْمًا:- اس کے بال بچوں کو ایک ہڈی بھی نہیں ملتی (گو ساری بکری ان میں بانٹ دی جائے)

فَبَدَّ دَلِىَ عَطَاءً:- انہوں نے کچھ عطیہ میرے لئے جدا کیا-

فَبَدَّدَهُمْ:- ان کو تتر بتر کر ڈالا-

بُدٌّ مِّنْ قَضَاءٍ:- بھلا تقدیر سے بھی کوئی چارہ ہے-

لَا بُدَّ مِنْ كَذَا:- اس کے سوا کیا چارہ ہے-

لَمْ نَجِدْ لَکَ بُدًّا مِّنْ كَذَا:- ہم نے تیرے لئے اس امر کا کوئی علاج نہیں پایا-

كَانَ حَسَنَ الْبَادِ اِذَا رَكِبَ:- عبداللہ بن زبیر کی ران سواری میں خوب جمتی تھی-

بَدْرٌ: پورا چاند' پورا جوان' طباق' ایک مقام یا کنواں جہاں پر کافروں سے پہلی جنگ ہوئی تھی-

فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ:- آنحضرتؐ یہ آیتیں سیکھ کر لوٹے آپ کے کندھے اور گردن کے بیچ میں جو گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں وہ پھڑک رہے تھے یعنی ڈر اور رعب کی وجہ سے بَوَادِرُ جمع ہے بَادِرَہ کی بَادِرَہ اس کلام کو بھی کہتے ہیں جو غصہ میں بے اختیار منہ سے نکل جائے اور وہ گوشت جو کندھے اور گردن کے درمیان ہے-

فَابْتَدَرَتْ عَيْنَایَ:- میری آنکھیں بہ نکلیں یعنی آنسو رواں ہو گئے-

كُنَّالَا نَبِيْعُ التَّمْرَ حَتّٰى يَبْدُرَ:- ہم کھجور کو اس وقت تک نہ بیچتے جب تک وہ پک نہ جاتی-

يَبْدَرُ:- کھلیان جہاں پر کھجور توڑ کر اکٹھا کی جاتی ہے-

فَيَبْدِرُ كُلَّ تَمْرٍ:- ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ کھتہ لگا-

فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا:- اللہ تعالیٰ نے سب کھیتوں کو سلامت رکھا (بچا دیا اور قرضہ ادا کرا دیا)

اِلٰى كَمْ تَدُوْسُوْنَ هٰذَا الْبَيْدَرَ:- (یہ ابن ابی العوجا مردود نے کہا) تم اس کھلیان کو (کھلے کو) کہاں تک روندو گے- (یعنی کعبہ کا طواف کب تک کرتے رہو گے)

فَاُتِیَ بِبَدْرٍ فِيْهِ بُقُوْلٌ:- آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں ترکاریاں تھیں-

يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ:- ستونوں کی طرف لپکتے تھے-

يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُ اَوَّلَ:- اس کے لکھنے پر لپکتے ہیں کون پہلے لکھتا ہے-

بَدَرَهُ الْبُزَاقُ:- تھوک نے غلبہ کیا-

تُبَادِرُ اِبْنًا لَهَا:- اپنے ایک بیٹے کے لئے لپکی آ رہی تھی-

فَاِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ:- اگر کوئی ضرورت جلدی سے اس پر آن پڑے (مثلاً تھوکنے یا سنکنے کی حاجت پڑ جائے)

غَزْوَةُ بَدْرٍ:- بدر کی لڑائی (بدر ایک آباد موضع ہے مدینہ سے چار منزل پر)

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا:- نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو فتنے ظاہر ہونے سے پہلے (کیونکہ جب فتنے اور فساد پیدا ہو جائیں گے اس وقت شاید نیک اعمال نہ کر سکو)-

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا:- قیامت کی چھ نشانیاں نمودار ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو (کیونکہ اس وقت نہ توبہ قبول ہوگی نہ نیک اعمال کچھ فائدہ دیں گے)-

لَيْلَةُ الْبَدْرِ:- چودھویں رات چاند کی-

وَلَا يَبْدُرُ لَهُمْ اِمَامٌ:- اور ان کے لئے کوئی امام ظاہر نہ ہوگا-

اَلْمُبَادَرَةُ الْيَمِيْنُ عِنْدَ الْغَضَبِ:- غصہ کے وقت قسم کھانا مبادرہ ہے-

بَدَرَتْ مِنْهُ بَوَادِرُ غَضَبٍ:- اس سے غصے کی کئی خطائیں ظاہر ہوئیں-

تَبْتَدِرُهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ:- جنت کے داروغہ اس کی طرف لپکیں گے-

بَدْرَة:- دس ہزار درہم-

كُلْ مِنْ مَّالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُبَادِرٍ:- یتیم کے مال میں سے (بقدر ضرورت کے) کھا اسراف نہ کر (اللّے تللّے)

بَدَرَ الْعَاطِسَ يَابَادَرَ الْعَاطِسَ اِلَى الْحَمْدِ:- الحمد للہ کہنے میں چھینکنے والے پر بھی سبقت کی-

بَدْرِیْ:- وہ صحابی جو جنگ بدر میں شریک تھا اور وہ مینہ جو جاڑے سے پہلے برسے-

بَدْعٌ: شروع کرنا' ایک نئی چیز نکالنا یا پیدا کرنا جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو- کنواں کھودنا-

بَدَعٌ:- موٹا ہونا-

تَبْدِيْعٌ:- کسی کو بدعتی کہنا-

اِبْدَاعٌ:- شروع کرنا' نئی چیز نکالنا' پیدا کرنا نادر بات یا نادر شعر لانا' اونٹنی کا تھک جانا سقط ہونا یا لنگڑی ہو جانا-

اُبْدِعَ دَلِيْلُهٗ:- اس کی حجت باطل ہو گئی-

اُبْدِعَ بِیْ:- میری سواری ہلاک ہو گئی-

تَبَدُّع:- بدعتی ہو جانا-

اِبْتِدَاعٌ:- بدعت نکالنا-

اِسْتِبْدَاعٌ:- نادر یا نئی سمجھنا-

بِدْعٌ:- نئی چیز جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو- بِدْعَۃٌ اس کا مونث اور بِدَعٌ جمع ہے-

لَا بِدْعَ مِنْ وَّ لَاَیْتِکَ:- تیری مدد اور اعانت سے کوئی چیز عجیب نہیں (تو سب کچھ دے سکتا ہے)-

بَدِیْعٌ:- اللہ تعالیٰ کا نام ہے کیونکہ اس نے عالم کو نئے طور سے پیدا کیا پہلے اس کا کوئی نمونہ نہ تھا یا وہ خود ایسا ہے جس کا جوڑ کوئی دوسرا نہیں-

رَوِّحُوْا اَنْفُسَکُمْ بِبَدِیْعِ الْحِکْمَۃِ فَاِنَّھَا تَکْمُلُ کَمَا تَکْمُلُ الْاَبْدَانُ:- حکمت کی عجیب اور غریب باتوں سے اپنی جانوں کو راحت دو جان اس طرح سے پوری ہوتی ہے جیسے بدن پورا ہوتا ہے-

اِنَّ تِھَامَۃَ کَبَدِیْعِ الْعَسَلِ حُلْوٌ اَوَّلُہٗ حُلْوٌ اٰخِرُہٗ:- تہامہ کا ملک (جس میں مکہ طائف وغیرہ واقع ہیں) شہد کی نئی مشک کی طرح ہے اس کا اول اور آخر سب میٹھا ہی میٹھا ہے-

نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ:- (یہ حضرت عمرؓ نے تراویح کی ایک جماعت کر دینے کی نسبت کہا) یعنی یہ بدعت اچھی ہے- بدعت دو قسم کی ہے ایک بدعت ضلالت جس کو سیئہ بھی کہتے ہیں دوسری بدعت ہدایت جس کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں- جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہو گو اس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو مثلاً سخاوت کی نئی شکلیں یا عمدہ اور بہتر کاموں کی نئی صورتیں (جیسے کوئی یتیم خانہ یا بیوہ گھر یا بیت المساکین یا بیت المعذورین یا کتب خانہ یا قرض حسنہ کا بینک یا مدرسہ صنعت و حرفت و تجارت اور زراعت و علوم دینیہ یا مدرسہ تعلیم طب و علاج ادویہ قائم کرے) وہ بدعت حسنہ ہے اور اس پر ثواب کی امید ہے بدلیل دوسری حدیث کے مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً کَانَ لَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَ مَنْ سَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اور حضرت علیؓ نے جو تراویح کو بدعت فرمایا وہ اسی معنی میں ہے یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ افعال خیر میں داخل ہے اور اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہے اور بدعت اس کو اس لئے کہا کہ آنحضرتؐ نے تراویح اس انتظام کے ساتھ نہیں پڑھی تھی جو انتظام حضرت عمرؓ نے کیا تھا بلکہ کئی راتیں پڑھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا- حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کیا اور روزانہ تراویح پڑھنے کے لئے رغبت دلائی اسی لئے اس کو بدعت کہا فی الحقیقت وہ سنت ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا **علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین من بعدی** اور فرمایا: اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ: اس سے یہی مراد ہے کو جو بدعت سیئہ ہو اور مخالف اصول شرع ہو وہ گمراہی ہے تمام ہوا کلام ابن اثیرؒ کا-

مترجم:- کہتا ہے کہ بدعت کی تحقیق اور تنقیح میں علماء نے بہت گفتگو کی ہے اور اس باب میں جداگانہ مستقل رسالے تالیف ہوئے ہیں اور قول محقق یہ ہے کہ بدعت لغوی کی دو قسمیں ہیں حسنہ اور سیئہ لیکن بدعت شرعی ہمیشہ سیئہ ہوتی ہے جیسے حدیث میں ہے کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اب بدعت شرعی کی تعریف علماء نے یہ کی ہے کہ دین میں جو کوئی نئی بات بغرض ثواب اور اجر نکالی جائے جس کی دلیل کتاب و سنت سے نہ ہو اور قرون ثلثہ میں اس کی نظیر نہ ملے جیسے کوئی شخص ایک نئی طرح کی نماز یا اذان یا اور کوئی عبادت نکالے مثلاً صلوٰۃ معکوس، صلوٰۃ الرغائب، صلوٰۃ غوثیہ وغیرہ وغیرہ طرح طرح کے چلے اور عملیات تسخیرات جو آنحضرتؐ اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے ماثور نہیں ہیں یا جو عبادت کا طرز اور محل اور موقع آنحضرتؐ سے ثابت ہے اس کو بدل کر نئی شکل کر دے مثلاً نماز پڑھ کر اذان دیا کرے یا عید کی نماز سے پہلے خطبہ سنائے یا ایک رکوع کے بدلے ہر رکعت میں دو رکوع کرے یا ایک ہی سجدے پر اکتفا کرے فجر کی چار رکعتیں پڑھے، مغرب کی دو رکعتیں، اذان کے بعد پھر تثویب یا ترجیم کرے- لوگوں کو پکارے **الصلوٰۃ ایھا المؤمنون** کہہ کر یا نماز کے بعد مصافحہ یا معانقہ شروع کرے (حالانکہ مصافحہ ایک

ہاتھ سے صرف ملاقات کے وقت مسنون ہے) یا مجلس میلاد یا سماع یا عرس یا چراغاں یا صندل یا گیارہویں یا سوم دہم چہلم، مجلس مرثیہ خوانی اور ماتم قائم کرے اور ان کاموں کو بغرض ثواب اور اجر بجا لائے تو یہ سب گمراہی ہوں گے اور ان کا کرنے والا بدعتی گمراہ گنا جائے گا- اب رہیں رسوم شادی کی (مثلاً شادی میں ہلدی یا مہندی یا زعفران لگانا، زرد کپڑے پہننا، پھولوں کے ہار پہنانا یا گلے میں ڈالنا) اور غمی کے اور کھانے پینے پہننے کے اوضاع اور اشکال جب نیت تشبہ بالکفار کی نہ ہو بدعت شرعی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ رسوم اور اوضاع بغرض ثواب اور اجر نہیں کی جاتیں نہ ان کا کرنے والا ان کو عبادت سمجھتا ہے اور مدارس اور رباطات اور سرائیں اور پل وغیرہ یہ بھی بدعت شرعیہ نہ ہوں گے کیوں کہ اس کی دلیل کتاب وسنت سے موجود ہے- بعض نے مجلس میلاد کو بھی بدعت شرعیہ سے خارج کیا ہے اور اس کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے بشرطیکہ دوسرے منکرات شرعیہ سے خالی ہو- كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ہر بدعت گمراہی ہے- نووی نے کہا اس میں سے وہ بدعت خاص کر لی گئی ہے جو واجب ہے جیسے علم کلام کے دلائل کو مضبوط کرنا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب دینا یا مستحب ہے جیسے علم کی کتابیں تصنیف اور تالیف کرنا، مدرسوں اور تعلیم گاہوں کا بنانا، تراویح جماعت سے روزانہ ادا کرنا یا مباح ہے جیسے طرح طرح کے کھانے تیار کرنا- انتہی

أُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ يا بُدِّعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ:- میرا سفر رک گیا (سواری کا اونٹ مر گیا یا لنگڑا ہو گیا) تو مجھ کو سواری دیجئے-

فَعَيَّ بِشَانِهَا اِنْ هِيَ اَبْدَعَتْ:- اس جانور کے بارے میں حیران ہوا اگر وہ گر جائے یعنی ہدی کا جانور اگر رستے میں سقط ہو جائے تو کیا کرے بعض نے اُبْدِعَتْ پڑھا ہے-

كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا:- ان جانوروں میں سے جو مکہ میں قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں) اگر کوئی سقط ہو جائے تو اس کو کیا کروں؟

مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالٍ:- جو شخص گمراہی کی نئی بات نکالے-

مَنْ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا فَقَدْ اَبْدَعَ:- جس نے تین تین بار وضو کیا اس نے سنت کے خلاف کیا (بدعت نکالی) یہ امامیہ کی روایت ہے جن کے نزدیک دو بار سے زیادہ اعضائے وضو کا دھونا مکروہ ہے لیکن اہل سنت و جماعت نے آنحضرتؐ سے ایک ایک بار دو دو بار اور تین تین بار اعضاء کا دھونا نقل کیا ہے البتہ تین بار سے زیادہ دھونا ان کے نزدیک بھی بدعت اور مکروہ ہے-

بَذْلٌ یا بَدِيْلٌ:- بدل دینا، عوض لینا، کپڑے کا نصرانی جوڑا پہننا-

بَدَل:- جوڑوں کا بیمار ہونا-

مُبَادَلَة:- بدل کرنا-

تَبْدِيْلٌ:- عوض لینا، کسی چیز میں تغیر اور تحریف کر دینا- جیسے اِبْدَالٌ ہے-

تَبَدُّلٌ:- بدل جانا، تغیر، جوڑا پہننا-

اِسْتِبْدَالٌ:- بدل لینا-

بِذْلَه:- جوڑا کپڑوں کا-

اَبْدَال:- اولیاء اللہ کا ایک گروہ-

بَدِيْلَة:- جورو- بیوی-

اَلْاِبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ:- ابدال شام کے ملک میں رہتے ہیں (کہتے ہیں کہ کل ابدال دنیا میں ستر ہوتے ہیں ان میں سے چالیس شام میں رہتے اور تیس باقی ملکوں میں) اور عصائب عراق میں اور نجبا مصر میں (یہ سب اولیاء اللہ کی قسمیں ہیں، اوتاد، اقطاب اور غوث بھی غوث تمام اولیاء اللہ کا سردار اور مرجع ہوتا ہے- جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے عہد کے غوث تھے) ابدال سے وہ اولیاء اللہ مراد ہیں جن کی ادلی بدلی ہوتی رہتی ہے یعنی جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس کے بدلے دوسرا مقرر کیا جاتا ہے-

اِنْ جَامَعْتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهُ يُرْجَى اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَدُ مِنَ الْاَبْدَالِ:- اگر تو شب جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد جماع کرے تو امید ہے کہ لڑکا ابدال میں سے ہو گا-

اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّبْدِلُوا الْهَدْیَ:- آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ سال آئندہ اس قربانی کا بدلہ دیں (یعنی دوسری قربانی حرم میں پہنچا کر کیونکہ یہ قربانی مشرکوں کی مزاحمت کی وجہ سے اپنے مقام یعنی حرم تک نہ پہنچ سکی)-

لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَالَ اللّٰهُ:- جو کوئی مدینہ سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دے گا تو اللہ اس کے بدلے الخ (اکثر علما نے یوں کہا ہے کہ یہ حکم آنحضرتؐ کی حیات تک تھا- بعض نے کہا ہمیشہ کے لئے ہے-)

بَدُنٌ یَابُدُنٌ یَابَدَانٌ یَابَدَانَةٌ:- بڑا بھاری بھرکم ہونا-

بَادِنٌ اور بَدِیْنٌ:- موٹا-

تَبْدِیْنٌ:- عمر زیادہ اور ضعیف ہو جانا' بھاری ہو جانا' ڈھیلا ہو جانا-

بَدَنٌ:- سر کے سوا باقی تمام جسم اور بوڑھا آدمی اور چھوٹی تنگ زرہ اور بے آستین کا چھوٹا چغہ اور پہاڑی بکرا-

لَا تُبَادِرُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَ السُّجُوْدِ اِنِّیْ قَدْ بَدُنْتُ:- رکوع اور سجدے میں جلدی مجھ سے پہلے مت جایا کرو کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں (جسم بھاری ہونے کی وجہ سے تمہاری طرح جلدی جلدی ارکان ادا نہیں کر سکتا- بعض نے بَدَّنْتُ روایت کیا ہے یعنی میں بوڑھا اور عمر رسیدہ ہو گیا ہوں)-

بَادِنٌ مُّتَمَاسِکٌ:- آنحضرتؐ پر گوشت گھٹے ہوئے جسم کے تھے (یعنی معتدل نہ بہت موٹے تھل تھل نہ بالکل دبلے سوکھی ہڈیاں)-

اِنَّهٗ کَانَ بَادِنًا:- حضرت علی موٹے آدمی تھے-

اَتُحِبُّ اَنَّ رَجُلًا بَادِنًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ مَا تَحْتَ اِزَارِهٖ ثُمَّ اَعْطَاکَهٗ فَشَرِبْتَهٗ:- کیا تجھ کو اچھا لگتا ہے کہ ایک موٹا آدمی جس کو پسینہ بہت آتا ہے اور میل کچیل نکلا رہتا ہے) گرمی کے دن اپنے ازار کے تلے کا بدن دھوئے پھر وہ پانی جس سے بدن دھویا تجھ کو دے دے (معاذ اللہ غلیظ کمبخت بدبودار) تو اس کو پی جائے استغفر اللہ کیسے پیا جائے گا ذکر کرنے سے قے آتی ہے)-

اِنَّمَا کُنْتُ جَارًا لَّکُمْ جَاوَرَ کُمْ بَدَنِیْ اَیَّامًا:- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں تمہارا پڑوسی تھا میرا جسم کئی دنوں تک تمہارے ساتھ رہا)-

مَا عِنْدَکَ قَالَ فَرَسِیْ وَ بَدَنِیْ:- حضرت علی سے (جب انہوں نے حضرت فاطمہ کا پیغام دیا) پوچھا تمہارے پلے کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک میرا گھوڑا ہے ایک زرہ اور کچھ نہیں-

اَبْیَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَ الْبَدَنِ:- سفید رنگ کشادہ چادر اور کشادہ زرہ والے (یعنی سخی حاتم تن)

فَاَخْرَجَ یَدَهٗ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهٖ:- اپنا ہاتھ آپ نے چغے کے تلے سے نکال لیا (کیونکہ آستین تنگ تھی وہ چڑھ نہ سکی)-

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ بَدَنَاتٍ:- آنحضرتؐ کے پاس پانچ بدنے لائے گئے- بدنہ اونٹ اونٹنی گائے بیل سب کو کہتے ہیں اکثر اس کا اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے جو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجا جاتا ہے- اس کی جمع بُدْنٌ اور بُدُنٌ ہے-

تُجْزِیَ الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ:- اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے قربانی میں کافی ہے- مجمع البحرین میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے: تُجْزِی الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعِیْنَ[1] شاید یہ سہو کاتب ہے مَنْ اَعْتَقَ اَمَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا کَانَ کَمَنْ یَّرْکَبُ بَدَنَتَهٗ:- شعبی سے کسی نے کہا عراق کے لوگ یہ کہتے ہیں اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا پھر اس سے نکاح کیا تو اس کی مثال ایسی ہو گی جیسے کوئی قربانی کے جانور پر سوار ہوا (جس پر بغیر ضرورت کے سواری کرنا مکروہ ہے حالانکہ عراق والوں کا یہ قول غلط ہے اور لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر

---

[1] ترجمہ: اونٹ ستر آدمیوں کی طرف سے قربانی میں کفایت کر جاتا ہے-

لینے میں بے حد ثواب اور اجر ہے)۔

بَدْءٌ: ناگاہ آنا استقبال کرنا' شروع کرنا۔

مُبَادَهَةٌ اور بِدَاهٌ:۔ ناگاہ آنا۔

تَبَادُهٌ:۔ بن سوچے فی البدیہ کہنا جس کو اِرْتِجَالٌ بھی کہتے ہیں۔

بُدَاهَةٌ:۔ ہر چیز کا شروع اور جو ناگاہ آئے۔

بَدَاهَةٌ:۔ وہ معرفت جس میں نظر اور فکر کی حاجت نہ پڑے۔

اَجَابَ بَدِيْهًا یاعَلَى الْبَدِيْهِ یاعَلَى الْبَدِيْهَةِ:۔ فوراً بن سوچے اور غور کئے جواب دیا۔

بَدِيْهِيٌّ:۔ وہ امر جس میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو جیسے (دو چار کا نصف ہے یا انگارہ گرم ہے)۔

بَدَاهَةٌ اور بُدَاهَةٌ اور بَدِيْهَةٌ:۔ بے سوچے سمجھے ایک بات کہنا۔

مَنْ رَّآهُ بَدِيْهَةً یابَدِيْهًا هَابَهٗ:۔ جو شخص یکا یک آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا (آپ کا چہرہ بہت باہیبت اور پر جلال تھا)۔

بَدْوٌ: اور بُدُوٌّ اور بَدَاءٌ اور بَدَاءَةٌ:۔ ظاہر ہونا ایک نیا خیال پیدا ہونا' نئی رائے قائم ہونا' جنگل میں جا کر رہنا۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمْرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا:۔ میوے کی بیع سے اس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے منع فرمایا۔

بَدَاوَةٌ:۔ جنگل اور گاؤں کھیڑے میں رہنا۔

اِبْدَاءٌ:۔ ظاہر کرنا۔

مُبَادَاةٌ:۔ ظاہر کرنا' کھولنا۔

كَانَ اِذَا اهْتَمَّ لِشَيْءٍ بَدَا:۔ آنحضرتؐ کو جب کسی مقدمہ میں بہت فکر ہوتی تو آپ جنگل کو تشریف لے جاتے (یہ عین حکمت ہے جنگل میں ہوا پاکیزہ اور تنہائی ہوتی ہے اس میں سوچ بچار اچھی طرح ہوتی ہے)۔

كَانَ يَبْدُوْ اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ:۔ آپ ان ٹیلوں کی طرف جنگل میں جاتے۔

مَنْ بَدَا جَفَا:۔ جو شخص جنگل میں جا کر رہے وہ اکھڑ ہو جائے گا (گنواروں کی طرح سخت دل بے مروت)

فَبَدَوْتُ:۔ میں جنگل کو نکلا (ایک روایت میں فَبَدَيْتُ ہے یہ غلط ہے)۔

اَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً:۔ ایک بار جنگل میں جانے کا قصد کیا۔

سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ:۔ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا جنگل میں جا کر رہنا کیسا ہے؟

تُحِبُّ الْغَنَمَ وَ الْبَادِيَةَ:۔ تو بکریوں اور جنگل کو پسند کرتا ہے۔

فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیْ يَتَحَوَّلُ:۔ جنگل کا ہمسایہ تو سرک جاتا ہے (ہمیشہ اس کا ساتھ نہیں رہتا ایک روایت میں جَارَ النَّادِیْ ہے یعنی کسی مجلس یا صحبت کا ہمسایہ)۔

لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ:۔ بستی والا جنگل والے کا مال نہ بیچے (اس کو خود بیچنے دے' اس کی شرح کتاب الحاء میں ان شاءاللہ آئے گی)۔

ثُمَّ بَدَالِیْ اَنْ لَّا اَفْعَلَهٗ:۔ پھر مجھ کو خیال آیا یہ کام نہ کروں (بہشت کے میوے کا ایک گچھا توڑ لینا)۔

بَدَااللّٰهِ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ:۔ اللہ کو یہی منظور ہوا ان کی آزمائش کرے (یعنی اس کی تقدیر و مشیت یوں ہی واقع ہوئی یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ کو ایسا مناسب معلوم ہوا یا اللہ کو ایسا خیال آیا کیونکہ اس پاک پروردگار کو ازل سے ابد تک جو ہوتا ہے وہ سب ہمیشہ سے معلوم ہے' اس کے علم میں تجدد نہیں ہوسکتا یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک بات پیشتر سے معلوم نہ تھی اب معلوم ہوئی اور مخالف فرقوں جیسے بعض شیعہ وغیرہ نے اس پاک پروردگار کی نسبت یہ امر جائز رکھا ہے یعنی بدا حالانکہ یہ ایک بڑا نقص ہے جو اس ذات پاک کے شایان نہیں ہے) مجمع البحرین میں ہے کہ بَدَا لَهٗ فِی الْاَمْرِ اس وقت کہتے ہیں جب ایک شخص کو ایک امر کا ٹھیک ٹھیک علم نہ ہو پھر علم ہو جائے اور اس معنی میں بدا اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُبْدَلَهٗ مِنْ جَهْلٍ:۔ اللہ کو کوئی بات ایسی معلوم نہیں ہوئی جو پہلے سے معلوم نہ تھی۔

مَا بَدَا لِلّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا كَانَ فِیْ عِلْمِهٖ قَبْلَ اَنْ

يَبْدُوْ لَهُ:- اللہ تعالیٰ کو جو بات کرنی منظور ہوئی وہ اس کے علم میں پہلے ہی سے تھی-

مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا حَتّٰى يُقِرَّلَهُ بِالْبَدَاءِ:- اللہ نے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کے لئے نئے نئے احکام اتارے (زمانہ کی مصلحت کے موافق)-

مَا بَدَا لِلّٰهِ فِيْ شَيْءٍ كَمَا بَدَا لَهُ فِيْ اِسْمَاعِيْلَ اِبْنِيْ:- (یہ امام جعفر صادق کا قول ہے) یعنی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کسی امر میں ایسی نہیں چلی جیسے اسماعیل میرے بیٹے کے باب میں چلی (باوجودیکہ میں چاہتا تھا کہ وہ میرے بعد امام ہو مگر حق تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی وہ میرے سامنے ہی گذر گیا)-

اَلسُّلْطَانُ ذُوْ عُدْوَانٍ وَ ذُوْ بُدْوَانٍ:- دنیا کے بادشاہ ظالم ہوتے ہیں (ہر گھڑی ان کو نت نئی بات سوجھتی ہے (ایک حال پر قیام نہیں)-

ذُوْ بَدَوَاتٍ:- مختلف رائے رکھنے رالا (یعنی جس میں قوت فیصلہ نہ ہو)-

وَمَعِيَ فَرَسُ اَبِيْ طَلْحَةَ اَبْدِيْهِ مَعَ الْاِبِلِ- میرے ساتھ ابوطلحہ کا گھوڑا تھا میں اس کو اونٹوں کے ساتھ چرانے کے لئے باہر نکالتا-

اُمِرَ اَنْ يُّبَادِيَ النَّاسَ بِاَمْرِهٖ:- آپ کو حکم ہوا کہ لوگوں کو اللہ کا حکم کھول کر سنا دیں (علانیہ کوئی بات نہ چھپائیں)-

مَنْ يُّبْدِلَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ:- جو شخص اپنا جرم ہم پر کھول دے گا ہم اللہ کی کتاب اس پر جاری کر دیں گے- (یعنی اللہ کی کتاب کے موافق اس کو سزا دیں گے)-

بِسْمِ الْاِلٰهِ وَ بِهٖ بَدِيْنَا لَوْ عَبَدْنَا غَيْرَهٗ شَقِيْنَا:- اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہیں، اگر ہم اللہ کے سوا اور کسی کو پوجیں تو بدبخت ہو چکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَدِيًّا- پہلے اللہ کی تعریف کرتا ہوں بَادِيَ بَدِيٍّ- سب سے پہلے سب سے اول-

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ:- جنگل والے کی گواہی بستی والے کے خلاف قبول نہ ہوگی (امام مالک کا یہی قول ہے)-

بَدَا:- ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وادی القریٰ کے قریب (علی بن عبداللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں مقیم تھی)-

يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ:- آنحضرتؐ (سجدے میں) اپنے دونوں بازو (پیٹ سے) جدا رکھتے-

بَدَالِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذَا الْعَشْرَ:- مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا (رائے سے یا وحی سے) کہ میں ان دس دنوں میں اعتکاف کرلوں-

اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ:- آنحضرتؐ نے مجھ کو جنگل میں رہنے کی اجازت دی-

مَا اَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ:- انہوں نے تبسم تک نہیں دیکھا- (ہنسی کا دانت تک نہیں کھولا)-

وَ النُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُّشْتَبِكَةٌ:- اور ستارے نمایاں اور گھنے ہوں (اس وقت صبح کی نماز پڑھ)-

قَرْيَةٌ وَّلَا بَدْوَ:- بستی ہے جنگل نہیں ہے-

اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا:- زاہر ہمارا جنگل ہے (یعنی جنگل سے جو چیزیں آتی ہیں وہ زاہر ہمارے لئے لے کر آتا ہے)-

يُبْرِزُلَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَبْتَدِيْ لَهُمْ:- اپنا عرش ان پر ظاہر کردے گا اور ان کو اپنا جمال مبارک دکھلائے گا-

اَفْعَلُ ذٰلِكَ بَدِيًّا:- پہلے میں یہ کام کرتا ہوں یا کروں گا-

بُدِيٌّ:- وہ کنواں جو اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا-

باب الباء مع الذال

بذءٌ: کسی کا حال ناپسند کرنا، حقیر جاننا، برائی کرنا-

بِذَاءٌ یا بَذَاءٌ یا بَذَاءَةٌ:- گالی دینا، فحش بکنا-

اَرْضٌ بَذِيْئَةٌ:- جہاں گھاس چارہ نہ ہو-

اِذَا عَظُمَتِ الْحَلْقَةُ فَاِنَّمَا هِيَ بِذَاءٌ وَّ نِجَاءٌ:- جب حلقہ بڑا ہو جائے (بہت لوگ جمع ہوں) تو وہاں گالی گلوچ فحش گوئی سرگوشی ہوگی (یعنی جہاں لوگوں کا جماؤ زیادہ ہوا وہاں گالی گلوچ اور واہی باتیں بک بک سرگوشیاں ضرور شروع ہوں گی)-

بَذَاءَ ةً:- اس کو برا سمجھا حقیر جانا-

بَذَأَتْهُ عَيْنِي:- میری آنکھ نے اس کو ناپسند کیا-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ:- اللہ تعالیٰ نے بہشت ہر گالی باز بکی پر حرام کر دی ہے-

اَلْبِذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ:- فحش بکنا گنوار پنا اور جفا ہے-

بَذَا يَبْذُوْ اَبْذٰى يُبْذِيْ:- دونوں کے ایک ہی معنی ہیں-

بَذَجٌ: بکری کا ایک سال کا بچہ-

يُوْتٰى بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ مِّنَ الذُّلِّ:- قیامت کے دن آدمی بکری کے بچہ کی طرح ذلت کے ساتھ حاضر کیا جائے گا-

بَذْرَجٌ: بَقْلَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْبَاذَرُوْجُ:- حضرت علیؓ کی ترکاری باذروج تھی (مجمع البحرین میں ہے کہ باذروج ایک بھاجی ہے جو کھائی جاتی ہے- بعض نے کہا وہ ایک پہاڑی ریحان کی قسم ہے)-

بَذْحٌ: چیرنا' پوست اتارنا-

تَبَذَّحَ:- برسنا-

لَوْ سَاَلْتَهُمْ مَا بَذِحُوْا بِشَيْءٍ:- اگر تو ان سے مانگے تو وہ کچھ نہ دیں-

بَذَخٌ: گردن کشی' بلندی' غرور فخر-

وَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَّ بَطَرًا وَّ بَذَخًا:- جو شخص گھوڑے شرارت' غرور اور فخر کی راہ سے باندھے-

تَبَذُّخٌ:- تعظم' تکبر' اترانا-

بَاذِخٌ:- عالی بلند-

بُذَاخِيٌّ:- بڑا-

بُذَّخٌ اور بَوَاذِخُ جمع ہے بَاذِخٌ کی-

جِبَالٌ بَوَاذِخُ:- بلند پہاڑ-

وَحَمَلَ الْجِبَالَ الْبُذَّخَ عَلٰى اَكْتَافِهَا:- اس نے اونچے پہاڑوں کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا-

اَلْبَذَخُ لَهُنَّ لَازِمٌ وَّ اِنْ كَبُرْنَ:- عورتوں میں خود پسندی اور اپنی بڑائی ضرور ہوگی' گو بڑھی ہو جائیں (ایک روایت میں اَلْبَزْخُ ہے یعنی تختی ایک میں- اَلْبَزْجُ یعنی اپنی آراستگی دکھلانا)-

سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ الْبَاذِخِ:- پاک ہے وہ خداوند بڑا بزرگی والا-

ذُوالشَّرَفِ الشَّافِحِ وَالْفَضْلِ الْبَاذِخِ:- بڑے بلند شرف والا اور بلند فضیلت والا-

بَذٌّ: یا بَذِيْذَةٌ:- غالب ہونا-

بَذَذٌ یا بَذَاذٌ یا بَذَاذَةٌ یا بُذُوْذَةٌ:- موٹا چھوٹا پرانا کپڑا پہننا- برے حال میں رہنا-

اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ:- لباس کی سادگی ایمان میں داخل ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو لباس میں زیادہ تکلف کرنا عورتوں کی طرح اپنے تئیں سنوارنا' ہر وقت زیب و زینت کا خیال رکھنا شایان شان نہیں ہے کبھی پرانا کپڑا ابھی پیوند لگا کر پہن لینا بہتر ہے)-

بِهَيْأَةٍ بَذَّةٍ:- پھٹے پرانے حال میں جیسے مفلس غریب لوگ ہوتے ہیں-

اِذَا قَالَ بَذَّ الْقَائِلِيْنَ:- جب بات کرے تو بات کرنے والوں سے سبقت لے جائے-

اِذَا قَالَ بَذَّ:- جب گفتگو کرے تو سب پر غالب آ جائے- (یہ مومن کی صفت ہے)

يَمْشِي الْهُوَيْنَا يَبُذُّ الْقَوْمَ:- آپؐ بہت سہولت اور آسانی کے ساتھ چلتے جب بھی لوگوں سے آگے بڑھ جاتے (یعنی نیک کام کی طرف)

بَذْرٌ: مول کا نکلنا' کھیتی کرنا' جدا جدا کر دینا' پھیلا دینا-

تَبْذِيْرٌ:- بمعنی بَذْرٌ ہے- خراب کر دینا' خرچ کر ڈالنا اسراف کے ساتھ-

تَبَذُّرٌ:- متغیر ہو جانا' زرد ہو جانا-

اِنْبِذَارٌ:- متفرق ہو جانا-

بُذَارَةٌ:- برکت-

بَذْرٌ:- تخم-

بَذِرٌ:- بکی' بہت باتیں کرنے والا-

شَذَرَ بَذَرَ:- ادھر ادھر-

بَذَرٌ:- پریشان اور پراگندہ ہونا' راز فاش کرنا بَذَارَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

بَذِرٌ اور بَذُوْرٌ:- وہ مرد جو راز فاش کر دے' بِکی مؤنث بَذِرَۃٌ ہے-

اِنِّیْ اِذًا لَّبَذِرَۃٌ:- تب تو میں پیٹ کی ہلکی (راز فاش کرنے والی) ٹھہری- (یہ حضرت فاطمہ نے حضرت عائشہ سے کہا)-

لَیْسُوْا بِالْمَذَا یِیْعِ الْبُذُرِ:- اولیاء اللہ پیٹ کے ہلکے راز فاش کرنے والے نہیں ہوتے-

بُذُوْرٌ جمع ہے بَذُوْرٌ کی یعنی راز فاش کرنے والا-

بَذَرْتُ الْاَرْضَ:- میں نے زمین پر تخم ڈال دیا' پھیلا دیا-

فَبَذَرَ:- پھر اس نے زمین پر بیج ڈالا-

وَلِوَلِیِّهٖ اَنْ یَّاکُلَ مِنْهُ غَیْرَ مُبَاذِرٍ:- یتیم کے ولی کو اس کے مال میں سے کھانا درست ہے بشرطیکہ اسراف نہ کرے-

مُبَاذَرَۃٌ اور تَبْذِیْرٌ:- اسراف کرنا' مال بیکار اڑانا- (بعض نے کہا تَبْذِیْرٌ بیجا کاموں میں مال اڑانا اور اسراف جائز کاموں میں ضرورت سے زائد اڑانا)-

کَانَ یُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْبُقُوْلِ الْبَاذَرُوْجُ:- آنحضرتؐ کو ترکاریوں میں بازروج پسند تھی- (بازروج ایک بھاجی ہے)-

اِبْذِعْرَارٌ: پراگندہ ہونا' پھیل جانا' جدا ہونا-

اِبْذَعَرَّ النِّفَاقُ:- نفاق پھیل گیا-

بَذَقٌ: راہ بتلانے والا' چھوٹا ہلکا-

بَاذِقٌ:- انگور کا شیرہ جو تھوڑا سا پکا لیا جائے-

مُبَذِّقٌ:- جس کا کلام اس کے فعل سے بہتر ہو-

سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ:- آنحضرتؐ باذق شراب نکلنے سے پہلے گذر گئے (یعنی آپ کے زمانہ میں یہ شراب نہ تھی یا آپ نے اس کے حرام ہونے کا پہلے ہی حکم دے دیا)-

بَذْلٌ: دینا' سخاوت کرنا' گھوڑے کا دوڑنا-

بَذَلَ جُهْدَهٗ:- مقدور بھر کوشش کی-

اِبْتِذَال اور تَبَذُّلٌ:- موٹے جھوٹے' میلے کچیلے' پھٹے پرانے کپڑے پہننا' بناؤ سنگار نہ کرنا-

فَخَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَخَضِّعًا یا مُتَخَشِّعًا:- آنحضرتؐ استسقا کے لئے یوں ہی بن بناؤ کئے عاجزی اور خشوع کے ساتھ نکلے-

فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَۃً یا مُبْتَذِلَۃً (حضرت سلمان فارسی اور ابو الدرداء کو آنحضرتؐ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا) تو سلمان نے ام الدرداء (ابو الدرداء کی جورو) کو متبذل حالت میں (یعنی پھٹے پرانے میلے کچیلے کپڑوں میں) دیکھا-

بِذْلَۃٌ:- وہ کپڑا جو آدمی کام کاج' محنت مزدوری کے وقت پہن لیتا ہے-

اِبْتِذَالُ نِعَمِ اللّٰهِ بِالْفَعَالِ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اِبْتِذَالِهَا بِالْمَقَالِ:- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کاموں سے متبذل رکھنا (کسی زیب و زینت کا پابند نہ ہونا) اس کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ زبان سے ان کو متبذل کرے (ناشکری کرے اللہ کی نعمتوں کی تحقیر کرے)-

مترجم:- کہتا ہے زبان کو ہمیشہ اللہ کی شکر گزاری میں تر رہنا چاہئے- میں اکثر تنہائی میں جب اللہ تعالےٰ کے احسانات کو دیکھتا ہوں تو بے اختیار یہ کہتا ہوں پروردگار تو نے مجھ کو اتنا دیا کہ سلیمان اور سکندر کو بھی نہیں دیا اور یہ جھوٹ نہیں ہے کیونکہ سلیمان گو پیغمبر اور بادشاہ تھے مگر انہوں نے دعا کر کے سلطنت مانگی تھی اور سکندر کا حال معلوم نہیں- اللہ تعالیٰ نے بن مانگے مجھ کو میری ضرورت سے بہت زیادہ دیا' دوسرا سلیمان اور سکندر دونوں ملکوں کے فتح کرنے کی آرزو رکھتے تھے' مجھ کو حکومت اور بادشاہت سے نفرت ہے- میں گوشہ نشینی' یاد الٰہی' عزلت گزینی اور گم نامی پر ساری دنیا کی بادشاہت کو تصدق کرتا ہوں' غم نہ داری بز بخر میں بادشاہت کو لے کر کیا کروں گا' اپنی جان کے لئے بلا مول لوں غم نانے کے بدلہ غم جہانے میں پھنسوں-

عَلَیْکُمْ بِالتَّوَاصُلِ وَ التَّبَاذُلِ:- ناطہ جوڑنا اور روپیہ خرچ کرنا اپنے اوپر لازم کر لو (کھاؤ اور عزیزوں دوستوں کو کھلاؤ)

شِیْعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُوْنَ فِیْ وَلَایَتِنَا:- ہمارے گروہ میں

وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت میں ہیں۔

مَنْ زَارَ اَخَاهُ لَا يَاْتِيهِ خِدَاعًا وَّلَا اِسْتِبْذَالًا:۔ جو شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو آئے نہ فریب کی نیت ہو نہ مانگنے کی (بلکہ خالص اسلامی محبت کی وجہ سے ملاقات کرے کوئی دنیوی غرض نہ ہو)۔

مترجم:۔ کہتا ہے اس قسم کی ملاقات ہمارے زمانہ میں مفقود ہے الا ماشاء اللہ شاذ و نادر کوئی کسی عالم یا درویش سے محض خداوند کی رضا مندی کے لئے ملتا ہے' جہاں دیکھو ملاقات کسی دنیاوی غرض سے ہوتی ہے اور غرض نکل جانے کے بعد پھر پوچھ کر بھی نہیں دیکھتے۔ احسان فراموشی اور خود مطلبی تو اس زمانہ میں مسلمانوں پر ختم ہے اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کرے۔

خَيْرُ نِسَاءِ كُمُ الْمَرْاَةُ اِذَا خَلَابِهَا زَوْجُهَا بَذَلَتْ لَهُ مَا اَرَادَ مِنْهَا:۔ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جب خاوند اس سے چاہے وہ بخوشی خاوند کو دے (ہر طرح سے اس کی خواہش پوری کرے)۔

بَذَاءٌ: فحش بکنا' گالیاں دینا' زبان درازی کرنا۔

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ:۔ فحش بکنا سنگ دلی اور ستم ہے۔

بَذَتْ عَلٰى اَحْمَائِهَا وَ كَانَ فِيْ لِسَانِهَا بَعْضُ الْبَذَاءِ:۔ فاطمہ بنت قیس نے اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے بدزبانی کی ذرا وہ زبان دراز تھیں۔

اَوْيَبْذُوْ عَلٰى اَهْلِهَا:۔ یا عورت کے رشتہ داروں سے بدزبانی کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ:۔ اللہ تعالےٰ فحش گو زبان دراز کا دشمن ہے۔

باب الباء مع الراء

بَرْءٌ یابُرُوْءٌ:۔ پیدا کرنا اسی سے اللہ کا نام ہے

اَلْبَارِئُ:۔ یعنی بن نمونہ کے پیدا کرنے والا۔

بَرَاءٌ:۔ پاک اور بیزار۔

بَرِئٌ:۔ کے معنی بھی وہی اس کی جمع بُرَءَاءُ بروزن سُفَهَاءُ اور بِرَاءٌ اور اَبْرَاءٌ اور اَبْرِءَ اءٌ اور بَرَاءٌ بھی آئی ہے۔

بُرْءٌ اور بُرُوْءٌ اور بَرْءٌ:۔ بیماری سے چنگا ہونا۔

بَرَاءٌ اور بَرَاءَ ةٌ اور بُرُوْءٌ:۔ پاک ہونا' بیزار ہونا' قرض سے ہلکا ہونا۔

اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا:۔ اللہ کے فضل سے آج تو آپ کا مزاج اچھا ہے۔

اَرَاكَ بَارِئًا:۔ میں تم کو تندرست دیکھتا ہوں۔

كُتِبَ لَهُ بَرَاءَ ةٌ مِّنَ النَّارِ:۔ اس کے لئے دوزخ سے رہائی نامہ لکھا جائے گا۔

فَلْيَطْلُبْ مِنْ وَّلِيِّهِ الْبَرَاءَ:۔ وہ اس کے ولی سے معافی اور براءت مانگے۔

بَرِءَ:۔ بیماری سے چنگا ہوا۔

بَرِئَ:۔ قرضہ سے سبکدوش ہوا۔

لَا يَمَسُّهَا حَتّٰى يَبْرَأَ رَحِمُهَا:۔ لونڈی سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک اس کا رحم پاک نہ ہو جائے (یا تو حیض آئے یا بچہ جنے)

اِسْتِبْرَاءٌ:۔ لونڈی کا رحم پاک کرنا یا استنجا یعنی جو پیشاب ذکر میں باقی ہو اس کو نکال ڈالنا۔ اور ذکر کا منہ دھو کر پاک اور صاف کرنا یا حیض سے استبرا (وہ یہ ہے کہ حائضہ عورت اپنا پیٹ دیوار سے لگائے اور بایاں پاؤں اٹھائے جیسے کتا پیشاب کرتا ہے اور ایک روئی کا پھایہ شرمگاہ میں ڈالے اگر خون نکلے تو وہ حیض ہے۔ جلل یعنی نجاست خوری سے استبراء۔ امامیہ کی کتابوں میں ہے اگر اونٹنی نجاست خور ہو تو چالیس دن' گائے ہو تو بیس دن' بکری ہو تو دس دن' بطخ ہو تو پانچ دن یا تین دن یا چھ دن' مرغی وغیرہ کو تین دن' مچھلی کو ایک دن رات بند ھا رکھے (نجاست نہ کھانے دے) یہی اس کا استبراء ہے اب اس کا گوشت کھا سکتا ہے)۔

فَاِنَّهُ اَرْوٰى وَ اَبْرَا:۔ تین سانسوں میں پانی پینا آدمی کو خوب سیراب کرتا ہے اور بیماری سے بچاتا ہے (یا اس تکلیف سے جو غٹاغٹ ایک سانس میں پینے سے ہوتی ہے)۔

اَبْرَا:۔ بالف مقصورہ اس حدیث میں یوں ہی مروی ہے اصل میں اَبْرَأُ ہے افعل التفضیل۔

بَارَئَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ:- مرد نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا-

مُبَارَاۃٌ:- یہ ہے کہ عورت مرد سے کہے جو زر زیور میں پہنے ہوں وہ تو لے لے مجھ کو چھوڑ دے-

اِنَّ یُوْسُفَ مِنِّیْ بَرِیْءٌ وَ اَنَا مِنْهُ بَرَاءٌ:- حضرت یوسف کو مجھ سے کیا نسبت اور مجھ کو ان سے کیا نسبت (یعنی ان کی بات اور تھی میرا قیاس ان پر کہاں ہو سکتا ہے وہ پیغمبر میں گنہگار- یہ ابوہریرہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت عمر نے ان کو خدمت دینا چاہی انہوں نے انکار کیا حضرت عمر نے کہا حضرت یوسف نے تو وزیری کی خدمت طلب کی تھی فرمایا تھا اِجْعَلْنِیْ عَلٰے خَزَائِنِ الْاَرْضِ اور تم انکار کرتے ہو)-

اَنَا مِنْکَ بَرَاءٌ:- میں تجھ سے تنگ ہوں-

مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ:- جو شخص اپنا دین اور اپنی عزت بچانے کے گناہ سے الگ رہے-

حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنَّهٗ قَدِ اسْتَبْرَأَ:- جب یہ سمجھے کہ وہ پاک ہو گیا پانی سب جگہ پہنچ گیا-

اَبْرَأُ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ:- میں تو چاہتا ہوں اللہ کرے تم میں سے کوئی میرا دوست نہ ہو-

فَتُبْرِئُکُمْ یَهُوْدُ فِیْ اَیْمَانٍ:- یہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر تم کو قسموں سے بچائیں گے- (یعنی اب تم کو قسم کھانے کی حاجت نہ رہے گی)-

اِسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ:- خبر کو اچھی طرح اخیر تک دریافت کیا-

اِسْتَبْرَأَ مِنَ الْبَوْلِ:- پیشاب سے استبرا کیا (یعنی ذکر میں جو پیشاب باقی رہ گیا تھا وہ سونت کر نکال ڈالا اور پیشاب کا مقام صاف کیا)-

اِذَا دَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ:- جب طلاق والی عورت کو تیسرا حیض آ جائے تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہو گئی (اس کی مدت ختم ہو گئی- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ سے مراد تین طہر ہیں)-

شِرَارُکُمُ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ:- تم میں برے وہ لوگ ہیں جو پاک لوگوں سے زنا کرانا چاہتے ہیں یا بے خطا بے جرم لوگوں کو آفت میں پھنسنا چاہتے ہیں یا پاک دامن لوگوں سے گناہ کرانا چاہتے ہیں-

بَرْبَرَۃٌ: غصے میں بڑبڑانا-

قَامُوْا وَلَهُمْ تَغَزْمُرٌ وَّ بَرْبَرَۃٌ (طائف والوں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ سود اور شراب کو ان کے لئے حلال کر دیں- آپ نے قبول نہ کیا) تب وہ چیختے چلاتے بڑبڑاتے اٹھے-

اَخَذَا لِلّوَاءَ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَنَصَبَهٗ وَ بَرْبَرَ:- ایک کالے غلام نے جھنڈا لے کر کھڑا کیا اور بڑبڑایا- (بَرْبَرْ ایک قوم ہے حبشیوں کی' یہ نام ان کا افریقیس بادشاہ نے رکھا تھا جب اس سرزمین کو اس نے فتح کیا تھا اسی وجہ سے اس ملک کو افریقہ کہتے ہیں)-

اَلْبَاهُ فِیْ اَهْلِ بَرْبَرَ:- باہ بربر والوں میں ہے-

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرْبَرُ:- ہمارے پاس پیلو کے پھل کے سوا اور کوئی کھانا نہ تھا-

بَرْبَطٌ: ستار' طنبورہ-

لَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ فِیْهَا الْبَرْبَطُ:- وہ امت پاک نہ ہو گی جو ستار رکھے (بجایا کرے) (بعض نے کہا بربط ایک باجہ ہے عجمی لوگوں کا جو بطخ کے سینہ کی طرح ہوتا ہے- یہ لفظ معرب ہے بر فارسی میں سینہ کو کہتے ہیں اور بط بطخ کو بعض نے کہا بجانے والا اس کو اپنے سینہ پر رکھ کر بجاتا ہے-)

بَرْثٌ: نرم ریتی یا زمین-

یَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْهَا سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَّاحِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ فِیْمَا بَیْنَ الْبَرْثِ الْاَحْمَرِ وَ بَیْنَ کَذَا:- اللہ تعالیٰ اس میں سے ستر ہزار آدمی لال نرم زمین اور فلاں مقام کے درمیان سے اٹھائے گا جن سے نہ حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہو گا- (مراد وہ زمین ہے جو شام کے ملک حمص کے قریب واقع ہے وہاں بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں)

بَیْنَ الزَّیْتُوْنِ اِلٰی کَذَا بَرْثٌ اَحْمَرُ- زیتون سے لے کر فلاں مقام تک لال نرم زمین ہے-

مَسْجِدُ بَرَاثَی:- ایک مشہور مسجد ہے بغداد میں (جب

حضرت علی نہروان والوں کی لڑائی سے فارغ ہو کر آئے تو وہیں نماز پڑھی)۔

بُرْثُمٌ: شوکت اور قوت ایک پہاڑ کا نام بھی ہے (بعض نے کہا یہ اصل میں بُرْثُنٌ تھا نون کو میم کر دیا)۔

تَمِيمٌ بُرْثُمُهَا وَ جُرْثُمُهَا:- مضر قبیلے کی ساری طاقت اور شوکت بنی تمیم کے لوگ ہیں۔

بُرْثُنٌ: پنجہ اور درندے کی انگلیاں' اسی طرح پرندے کی انگلیاں۔

كَاَنَّ الذَّهَبَ اُفْرِغُ عَلٰى بَرَاثِنِهٖ:- گویا سونا آپ کے پنجوں پر ڈالا گیا ہے۔

بَرْثَان: ایک وادی کا نام ہے بدر کے رستہ میں۔

بَرَجٌ: خوب صورت (ابن اثیر نے کہا برج یہ ہے کہ آنکھ کی سفیدی بالکل سیاہی سے گھری ہوئی ہو)۔

طِوَالٌ اَدْلَمُ اَبْرَجُ:- حضرت عمر لمبے قد کے سانولے رنگ کے خوب صورت یا بڑی یا کالی آنکھ والے آدمی تھے۔

كَانَ يَكْرَهُ لِلنِّسَاءِ عَشْرَ خِلَالٍ مِّنْهَا التَّبَرُّجُ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا:- آنحضرت عورتوں کے لئے دس باتیں مکروہ جانتے تھے ان میں سے ایک یہ کہ بے محل یعنی خاوند کے سوا اور کسی کو اپنا بناؤ سنگار بتلانا۔

بُرْجٌ:- آسمان کے بارہ حصوں میں سے ایک حصہ اس کی جمع بُرُوْجٌ اور اَبْرَاجٌ ہے۔ برج بارہ ہیں اور منزلیں اٹھائیس۔

لِلشَّمْسِ ثَلٰثُ مِاَةٍ وَّ سِتُّوْنَ بُرْجًا:- آفتاب کے تین سو ساٹھ برج ہیں۔

اَمَّا السَّمَاءُ فَاَنَا وَ اَمَّا الْبُرُوْجُ فَالْاَئِمَّةُ بَعْدِىْ اَوَّلُهُمْ عَلِىٌّ وَ اٰخِرُهُمُ الْمَهْدِىْ (والسماء ذات البروج میں سماء سے مراد میں ہوں (یعنی آنحضرتؐ اور برج سے (بارہ) امام مراد ہیں پہلے امام علی ہیں اور اخیر امام مہدی علیہ السلام)۔

بِرْجِيْسٌ: مشتری تارہ (جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْكَوَاكِبِ الْخُنَّسِ فَقَالَ هِيَ الْبِرْجِيْسُ وَ زُحَلُ وَ عُطَارِدُ وَ بَهْرَامُ وَ الزُّهَرَةُ:- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ سے کون سے تارے مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا برجیس (مشتری) اور زحل اور عطارد اور بہرام (مریخ) اور زہرہ (یہ پانچ ہوئے اور دو زمین اور چاند اگلے مہندس انہی کو سبعہ سیارہ لکھا کرتے تھے' حال کے مہندسوں نے آلات رصدیہ سے اور بھی کئی سیارے دریافت کئے ہیں جو ہمارے نظام شمسی میں ہیں وہ بغیر عمدہ دوربین کے نظر نہیں آتے اس لئے اگلے مہندسوں کو ان کا علم نہ ہوا)۔

بُرْجُمَةٌ: انگلی کی گرہ یا پیچ کی گرہ۔

مِنَ الْفِطْرَةِ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ:- انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (جہاں پر میل کچیل جمتا ہے) پیدائشی سنت ہے۔ اسی طرح کان کے سوراخ اور ناک کے سوراخ کا اور بغلوں اور چڈھوں کا (دھونا)۔

قَطَعَ بَرَاجِمَهٗ:- اس کے انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔

اَمِنْ اَهْلِ الرَّهْمَسَةِ وَ الْبَرْجَمَةِ:- کیا چھپ کر فساد کرانے والوں اور سخت کہنے والوں میں ہے۔

بَرْحٌ: غصہ ہونا۔

بَرْحٌ اور بَرَاحٌ ہٹ جانا۔

مَا بَرِحَ:- ہمیشہ رہا۔

تَبْرِيْحٌ:- ایذا دینا' تکلیف' سختی۔

ضَرْبٌ مُبَرِّحٌ:- سخت مار تکلیف دینے والی۔

اِبْرَاحٌ:- پسند کرنا' مبالغہ کرنا' تعظیم کرنا' اکرام کرنا۔

بَارِحَةٌ:- گذشتہ رات نزدیک والی۔

تَبَارِيْحُ:- سختیاں۔

بَرَاحٌ:- صراحت۔

بُرْحَةٌ:- عمدہ اونٹنی۔

بَرْحٌ:- کہتے ہیں جب تیر نشانہ پر نہ لگے اور مَرْحٌ جب نشانہ پر لگے۔ مَرْحٌ بمعنی فَرْحٌ ہے یعنی خوشی۔

بَرْحٌ:- سختی تکلیف

نَهٰى عَنِ التَّوْلِيْهِ وَ التَّبْرِيْحِ:- آنحضرتؐ نے تولیہ (جانور کا بچہ اس کے سامنے کاٹنے) سے منع فرمایا اور جانور کو

تکلیف دینے سے (مثلاً زندہ مچھلی کو آگ پر رکھ دینے سے یا زندہ مرغی کو جلتے پانی میں ڈال دینے سے)۔

مترجم:- کہتا ہے اسلام کی بنا رحم و کرم اور شفقت پر ہے حتی کہ جانوروں کو بھی تکلیف دینا اس دین میں منع ہے- اب کہاں ہیں وہ اعتراض کرنے والے جو مسلمانوں کو بے رحم بتلاتے ہیں اور خود زندہ جانوروں کو کھولتے پانی میں ڈال کر چٹ کر جاتے ہیں-

بَرَّحَ بِهِ الْاَمْرُ تَبْرِيْحًا:- یہ کام اس پر بہت سخت ہوا-

ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ:- ایسی مار جو سخت تکلیف دہندہ نہ ہو-

لَقِيْنَا مِنْهُ الْبَرْحَ:- ہم نے اس سے سختی اور مصیبت اٹھائی-

لَقُوْا بَرْحًا:- انہوں نے سختی اٹھائی-

بَرَّحَتْ بِيَ الْحُمّٰى:- مجھ کو بہت سخت بخار آیا یا بخار نے مجھ کو سخت تکلیف دی-

لَقِيْتُ مِنْهُ الْبُرَحِيْنَ:- مجھ کو اس کی طرف سے بلائیں اور تکلیفیں پہنچیں-

فَاَخَذَهُ الْبُرَحَاءُ:- آنحضرتؐ پر وحی کی سختی شروع ہوئی-

بَرَّحَتْ بِنَا اِمْرَاَتُهُ بِالصِّيَاحِ:- اس کی عورت نے چیخ و پکار کر کے ہم کو تکلیف میں ڈال دیا (پریشان کر دیا)-

جَاءَ بِالْكُفْرِ بَرَاحًا:- اس نے کھلم کھلا کفر کیا-

حِيْنَ دَلَكَتْ بَرَاحِ:- جب سورج ڈوب گیا یا ڈھل گیا-

بَرَاحِ:- سورج کا ایک نام ہے-

اَحَبُّ اَمْوَالِي بَيْرَحٰى يا بَيْرَحَاءَ يا بَيْرَحَاءَ يا بَيْرُحٰى يا بَيْرُحَاءَ:- سب میرے مالوں میں مجھ کو بیرحیٰ زیادہ پسند ہے- (یہ ابوطلحہ کا ایک باغ تھا)-

بَرِحَ ظَبْيٌ:- ایک ہرن نکلا داہنے طرف سے بائیں طرف جاتے ہوئے (عرب لوگ بَارِح کو منحوس سمجھتے ہیں یعنی شکار کے اس جانور کو جو داہنے طرف سے بائیں طرف جا رہا ہو کیونکہ اس کو بندوق یا تیر بے مڑے ہوئے نہیں مار سکتے برخلاف اس کے سَانِح کو مبارک سمجھتے ہیں یعنی اس جانور کو جو سامنے سے نمودار ہو کر بائیں طرف سے داہنے طرف جا رہا ہو)-

بَارِحَةٌ:- وہ گزشتہ رات جو قریب کی ہے (عرب لوگ زوال سے پہلے گذشتہ رات کو اَللَّيْلَةُ کہتے ہیں اور زوال کے بعد بَارِحَةٌ کہتے ہیں)-

لَا اَبْرَحُ:- میں ہمیشہ پے در پے-

لَا تَبْرَحُ:- اس جگہ سے مت سرک-

بَرْدٌ: ٹھنڈا ہونا' ٹھنڈا کرنا' برف ملانا' سو جانا' مر جانا-

بُرَادٌ اور بُرُوْدٌ:- سست ہونا' کند ہو جانا' ثابت ہو جانا' واجب ہو جانا-

تَبْرِيْدٌ:- ٹھنڈا کرنا-

اِبْرَادٌ (اس معنی میں ضعیف لغت ہے) ناتوان کر دینا-

اِبْرَادٌ:- ٹھنڈا کر کے لانا' ٹھنڈا پلانا' قاصد بھیجنا' ناتوان کر دینا' ٹھنڈے وقت میں داخل ہونا-

اِبْتِرَادٌ:- ٹھنڈے پانی میں غسل کرنا-

تَبَارُدٌ:- ٹھنڈا بننا-

بَرْدَانِ:- صبح اور شام

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ:- جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھا کرے (یعنی فجر اور عصر کی) وہ بہشت میں جائے گا-

كَانَ يَسِيْرُ بِنَا الْاَبْرَدَيْنِ:- وہ ہم کو صبح اور شام لے کر چلتے-

وَ سِرْبِهَا الْبَرْدَيْنِ:- اس کو صبح اور شام (ٹھنڈے ٹھنڈے) لے جا-

صَلّٰى فِيْ بَيْتِهِ لَيْلَةً ذَاتَ بَرْدٍ:- ایک سردی کی رات میں آپ نے گھر میں نماز پڑھ لی (دوسری روایت میں ہے کہ موذن نے ٹھنڈی ہوا' سردی اور بارش میں اذان دی- آپ نے فرمایا یہ بھی پکار دے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو)-

بِمَاءِ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ:- برف کے پانی اور اولے کے پانی سے-

اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ:- ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھو

(یعنی زوال کے بعد جب ذرا گرمی کی شدت کم ہو جائے- بعض نے کہا اس کے معنی ہی ہیں کہ ظہر کی نماز اوّل وقت پڑھو- یہ برد النہار سے نکلا ہے یعنی شروع دن مجمع البحرین میں ہے کہ یہی مطلب زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ دوسری حدیثوں کے خلاف یہ حدیث نہیں ہو سکتی جن میں اوّل وقت نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے- بعض نے کہا کہ گرمی دوزخ کی بھاپ سے ہے اس کو ظہر کی نماز پڑھ کر ٹھنڈی کرو)-

اَبْرِدْ اَبْرِدْ:- یعنی جلدی کر (کیونکہ جو شخص اول وقت ظہر کی نماز پڑھ لے گا وہ گرمی کی شدت سے محفوظ رہے گا- گرمی کی شدت دو بجے پر ہوتی ہے جیسے تجربہ سے معلوم ہوا ہے)-

فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ:- بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو (مراد صفراوی بخار ہے)-

اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ الْغَنِیْمَةُ الْبَارِدَةُ:- جاڑے کا روزہ مفت کی لوٹ ہے- (جس میں جنگ اور تکلیف کی ضرورت نہیں یا وہ لوٹ ہے جو قائم ہو گئی- یہ ماخوذ ہے بَرَدَ لِیْ عَلٰی فُلَانٍ حَقٌّ سے- میرا حق فلاں شخص پر ثابت ہو گیا-)

بَرَّدَ اللّٰهُ مَضْجِعَهٗ:- اللہ اس کی خواب گاہ ٹھنڈی کرے-

وَ دِدْتُ اَنَّهٗ بَرَدَ لَنَا عَمَلُنَا:- میری آرزو یہ ہے کاش ہمارا عمل قائم ہو جائے (یعنی قبول ہو جائے- یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال خیر ہم نے کئے ہیں وہی قبول ہو جائیں اور خلافت سے ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو)-

حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ (میں نے اس دودھ پر اتنا پانی ڈالا کہ) وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا (یہ حضرت ابوبکر صدیق کا قول ہے)-

فَاِنَّ ذٰلِکَ بَرْدُ مَا فِیْ نَفْسِهٖ:- جو کوئی شخص بیگانہ عورت کو دیکھے تو اپنی بی بی کے پاس آئے' اس سے صحبت کرے اس سے اس کی دل کی خواہش ٹھنڈی پڑ جائے گی (شہوت کا جوش جاتا رہے گا)-

اِنَّهٗ شَرِبَ النَّبِیْذَ بَعْدَ مَا بَرَدَ:- حضرت عمرؓ نے نبیذ اس وقت پیا جب وہ ٹھنڈا ہو گیا- (اس کی تیزی جاتی رہی)

جَدَّ فِی الْاَمْرِ ثُمَّ بَرَدَ:- ایک کام میں اس نے کوشش کی پھر سست پڑ گیا-

بَرَدَ اَمْرُنَا وَ صَلُحَ:- (حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جب بیعت ہو گئی اور سقیفہ سے باہر نکلے تو رستہ میں ایک شخص ملا' اس سے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا بریدہ اسلمی- اس وقت عمرؓ نے کہا (فال نیک لیا) فرمایا' ہمارا کام جم گیا اور درست ہو گیا-

لَا تُبَرِّدُوْا عَنِ الظَّالِمِ:- ظالم کا گناہ اس کو گالی گلوچ دے کر ہلکا نہ کرو- (بلکہ صبر کرو اور خاموش رہو تو اس پر پورا وبال پڑے گا)-

فَهَبَرَهٗ بِالسَّیْفِ حَتّٰی بَرَدَ:- اس کو تلوار سے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا- (مر گیا)

قَدْ ضَرَبَهٗ اِبْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ:- ابوجہل مردود کو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ نے) یہاں تک (تلواروں سے) مارا کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (ایک روایت میں حَتّٰی بَرَکَ ہے یہاں تک کہ وہ گر گیا-)

بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ:- مرنے کے بعد ٹھنڈی زندگی-

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ فِیْ بَرْدِ الْعَیْشِ:- یا اللہ ہم کو حضرت محمدؐ کے ساتھ رکھ ٹھنڈی زندگی میں-

بَرُوْدُ الظِّلِّ:- اچھی زندگانی کرنے والا حسن المعاشرہ-

کَانَ یَکْتَحِلُ بِالْبَرُوْدِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ:- آنحضرتؐ احرام کی حالت میں ٹھنڈا سرمہ لگایا کرتے-

بَرَدْتُّ عَیْنِیْ:- میں نے اپنی آنکھ میں ٹھنڈا سرمہ لگایا-

اَصْلُ کُلِّ دَاءٍ الْبَرَدَةُ:- ہر بیماری کی جڑ معدے کی ٹھنڈک (بدہضمی ہے)-

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ:- میں عہد نہیں توڑتا اور پیغام لانے والوں کو قید نہیں کرتا-

لَا تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فِیْ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ:- چار برید سے کم مسافت میں نماز کا قصر نہ ہو گا (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہے اور فرسخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا)-

اَلْبَرِیْدُ مَا بَیْنَ ظِلِّ عِیْرٍ اِلٰی وَعِیْرٍ:- برید ظل عیر سے لے کر وعیر تک کا ہوتا ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں یعنی بارہ میل کا ہر میل پندرہ سو ہاتھ کا-)

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ بَرِیْدٌ فِیْ بَرِیْدٍ:- مدینہ کا حرم ایک برید در برید مکسّر ہے-

اَلْحَرَمُ بَرِیْدٌ فِیْ بَرِیْدٍ:- مکہ کا حرم بھی برید در برید ہے-

اَلْحُمّٰی بَرِیْدُ الْمَوْتِ:- بخار موت کا قاصد (ایلچی) ہے-

اِذَا اَبْرَدْتُّمْ اِلَیَّ بَرِیْدًا:- جب تم میرے پاس کوئی ایلچی بھیجو-

حَمٰی کُلَّ نَاحِیَۃٍ بَرِیْدًا:- ہر جانب حفاظت کے لئے ایک ایک مخبر رکھا-

خَیْلُ الْبَرِیْدِ:- وہ سوار جو دشمن کی خبر رکھتے ہیں-

بَرِیْدُ الرُّوَیْثَۃِ:- ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان-

بُرْدٌ:- ایک قسم کی دھاری دار چادر یا کالی کملی مربع -

عَلَیْہِ بُرْدٌ یَّمَانِیَّۃٌ:- وہ یمنی چادر اوڑھے تھے-

اَلْکَفَنُ یَکُوْنُ بُرْدًا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فَاجْعَلْہُ کُلَّہٗ قُطْنًا:- کفن دھاری دار چادر کا ہونا چاہئے اگر ایسی چادر نہ ملے تو سارا کفن روئی کے کپڑے کا کر دے-

یُؤْخَذُ الْبُرْدِیُّ فِی الصَّدَقَۃِ:- زکوٰۃ میں بردی (جو ایک قسم کی اچھی کھجور ہے) لی جائے گی-

بَرَّدَہٗ:- اس کو ٹھنڈا کر دیا، مار ڈالا-

اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرّٰی:- بہتر صدقہ جلتے کلیجے کا ٹھنڈا کرنا ہے-

مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا عَلٰی قَلْبِہٖ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ:- جو شخص ہم اہل بیت کی محبت کی ٹھنڈک اپنے دل پر پائے وہ اللہ کا شکر کرے-

لَا تُبْرِدْ لِلْوَارِثِ عَلٰی ظَھْرِکَ:- ایسا مت کر کہ تیرا وارث تو ہلکا رہے (ثواب کمائے) اور تیری پیٹھ پر بوجھ رہے (تو مال جمع کر کے چھوڑ جائے وہ نیک کاموں میں خرچ کرے)-

آخِرُ الْعَقِیْقِ بَرِیْدُ اَوْطَاسٍ:- عقیق کا اخیر برید اوطاس ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)-

بَرَدَانُ:- ایک مقام کا نام ہے-

مِبْرَد سوہان- بَرْدِیٌّ ایک بھاجی ہے عراق میں-

بَرَّادَۃٌ: سقایہ-

مُبَرِّدٌ: مشہور نحوی ہے-

بِرْذَوْن: جانور اور تاتاری (ترکی) گھوڑا-

بَرَاذِیْنُ: جمع بِرْذَوْنٌ کی-

لَا تَرْکَبُوْا بِرْذَوْنًا:- ترکی گھوڑے پر مت چڑھو (کیونکہ وہ مٹھا ہوتا ہے جنگ کے لائق نہیں ہوتا- یہ نہی کراہت کے لئے ہے یعنی غرور کی راہ سے فخر کی نیت سے)-

بَرٌّ: قہر کرنا، قول یا فعل سے سچ بولنا، سچا ہونا، احسان کرنا، نیکی کرنا، ہانکنا، مقبول ہونا، قبول کرنا، اطاعت کرنا-

تَبْرِیْرٌ:- نیک کہنا-

اِبْرَارٌ:- خشکی میں سفر کرنا، اولاد بہت ہونا، قبول کرنا، غالب ہونا-

مُبَارَّۃٌ:- نیکی کرنا، اچھا سلوک کرنا-

تَبَرُّرٌ:- نیک ہونا، اطاعت کرنا-

اِبْتِرَارٌ:- اپنے لوگوں سے جدا ہو کر الگ رہنا-

بَارٌّ:- نیک، اطاعت گذار، سچا، اچھا سلوک کرنے والا- (یہ ضد ہے عاقٌ کی- بَرٌّ اللہ کا ایک نام بھی ہے)-

بَرٌّ: خشکی جیسے بَحْرٌ دریا-

بَرَارِیُ اور بُرُوْرٌ: جمع ہے-

بَرَّانِیُ: گھر کے باہر-

جَوَّانِیُ: گھر کے اندر-

بَرٌّ یا بُرُوْرٌ:- قسم کا سچ ہونا-

بِرٌّ: ماں باپ کی اطاعت کرنا، نیکی کرنا، قبول ہونا، مغلوب کرنا (اللہ کا نام بَرٌّ ہے بہ فتحہ با نہ بَارٌّ اگرچہ بَارٌّ کے معنی بھی وہی ہیں اس کی جمع اَبْرَارٌ اور بَرَرَۃٌ ہے) بُرٌّ بہ ضمہ با گیہوں-

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ۔ آنحضرتؐ نے صدقۂ فطر ایک صاع گیہوں کا مقرر کیا۔

اِجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَّ عَمَلِیْ سَارًّا:۔ میرا دل نیک کر دے، میرا عمل خوش کرنے والا کر دے (تیری درگاہ میں قبول ہو)۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ:۔ ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا (یعنی ان کی اطاعت اور فرمانبرداری بشرطیکہ گناہ کا حکم نہ کریں)

تَمَسَّحُوْا بِالْاَرْضِ فَاِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ:۔ زمین پر ہاتھ پھیرو وہ تم پر ماں کی طرح مہربان ہے۔

اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ اَبْرَارُهَا اُمَرَاءُ اَبْرَارِهَا وَ فُجَّارُهَا اُمَرَاءُ فُجَّارِهَا:۔ بادشاہ اور خلیفہ قریش میں سے ہوں گے ان میں جو نیک ہیں وہ نیکوں کے سردار ہوں گے اور جو بدکار ہیں وہ بدکاروں کے سردار ہوں گے (یعنی جیسے رعیت کے لوگ ہوں گے ویسے ہی حاکم اللہ ان پر مسلط کرے گا۔ نیکوں پر نیک بادشاہ حکومت کریں گے اور بدوں پر بد جیسے کہتے ہیں زشتی اعمال ماصورت نادر گرفت بعض نے کہا قریش کے لوگ دوسرے لوگوں سے ہر بات میں بڑھ چڑھ کر ہیں ان سے میں نیک ایسے نیک ہوں گے گویا نیکوں کے سردار اور ان میں سے بد ایسے بد ہوں گے گویا بدوں کے سردار یہ فرمانا آپ کا بالکل صحیح نکلا۔ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور امام حسن اور عمر بن عبدالعزیز ایسے نیک حاکم ہوئے کہ آج تک نیکوں کے سردار گنے جاتے ہیں اور یزید اور ولید اور ابن زیاد اور مروان وغیرہ ایسے بد حکام ہوئے کہ آج تک بدوں کے سردار گنے جاتے ہیں)۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ:۔ میں تیرے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا ہے نہ بد۔

اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَبَرَّرُ بِهَا:۔ بتلایئے وہ کام جن کی وجہ سے میں اللہ کا تقرب چاہتا تھا۔

آلْبِرَّ يُرِدْنَ:۔ کیا انہوں نے نیکی اور عبادت کی نیت کی ہے (جو مسجد میں اعتکاف کرنے کے لئے سب نے ڈیرے جما دیئے)۔

لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِی السَّفَرِ:۔ سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھی بات نہیں ہے (جب روزے سے ضعف ناتوانی اور تکلیف کا اندیشہ ہو (ایک روایت میں لَيْسَ مِنِ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِی امْسَفَرِ ہے۔ یہ ایک لغت ہے بعض عربوں کی جو لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں)۔

وَ اِنَّ الْبِرَّ دُوْنَ الْاِثْمِ: اپنی منت پورا کرنا نہ توڑنا۔

فَوْقَ كُلِّ ذِیْ بِرٍّ بِرٌّ حَتّٰى يُقْتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ:۔ ہر نیکی سے بڑھ چڑھ کر دوسری نیکی ہے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں مارا جائے (بس یہ نیکی سب سے بڑھ کر ہے)۔

اَلْمُصَلِّیْ يَتَنَاثَرُ عَلَيْهِ الْبِرُّ مِنْ مَّفْرَقِ رَاْسِهٖ اِلٰى اَعْنَانِ السَّمَاءِ:۔ نمازی پر نیکیاں پڑتی ہیں اس کی سر کی مانگ سے لے کر آسمان کے کناروں تک۔

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ:۔ جو شخص قرآن کو بے تکلف پڑھتا ہے (اس میں ماہر ہے) وہ تو قیامت کے دن پیغام لانے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ:۔ جس حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اس کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں ہے (بعض نے کہا حج مبرور سے مقبول مراد ہے جس میں کوئی خطا نہ ہو۔ بعض نے کہا جس کے بعد آدمی گناہوں سے توبہ کرے نیک کاموں میں مصروف رہے)۔

اَبَرَّ اللّٰهُ حَجَّكَ:۔ اللہ تیرا حج قبول کرے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا:۔ یا اللہ اس حج کو مبرور کر۔

بُرَّ حَجُّكَ يَا اٰدَمُ:۔ تیرا حج قبول کیا گیا اے آدم!

بَرَّ اللّٰهُ قَسَمَهٗ وَ اَبَرَّهٗ:۔ اللہ نے اس کی قسم سچی کی۔

اَلْبَيْعُ الْمَبْرُوْرُ:۔ جس بیع میں کوئی شبہ کراہت یا حرمت کا نہ ہو۔

بَرَّ حَجَّهٗ وَ اَبَرَّ:۔ اللہ تعالیٰ اس کا حج قبول کرے۔

لَمْ یَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ وَّلَا بِرٍّ:- یہ کلام (یعنی مسیلمہ کذاب نے جو بنایا تھا) اللہ کی طرف سے نہیں نکلا ہے نہ سچائی سے (بلکہ جھوٹ بنا ہوا ہے (اس کا مضمون ہی رکیک کہے دیتا ہے کہ وہ اللہ کا کلام نہیں ہے)۔

اُمِرْنَا بِسَبْعٍ مِّنْهَا اِبْرَارُ الْمُقْسِمِ:- ہم کو سات باتوں کا حکم ہوا۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ قسم دینے والے کی قسم کو سچا کریں (یعنی قسم دے کر جس کام کی وہ درخواست کرے اس کو کر دیں یا قسم کھانے والے کی قسم کو سچا کر دیں۔ (بشرطیکہ وہ امر کوئی گناہ نہ ہو اور آدمی اس کو کر سکتا ہو)۔

یُکَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ:- آپ کی بیبیوں سے اچھے اور برے سب قسم کے لوگ بات کرتے ہیں۔

وَزْنُ بُرَّةٍ:- ایک گیہوں کے دانہ کے برابر ہم وزن۔

لَوْلَا الْحَيَاءُ وَ بِرُّ اُمِّيْ:- اگر دنیا کی شرم وحیا کا اور اپنی ماں کی خدمت کا مجھ کو خیال نہ ہوتا (تو میں کسی کا غلام ہونا پسند کرتا)۔

لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ:- اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے۔

اَلصِّدْقُ یَهْدِیْ اِلَی الْبِرِّ:- سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔

اَلْغَنِیْمَةُ مِنْ کُلِّ بِرٍّ:- ہر نیکی میں سے لوٹ۔

بَرُّوْا وَحَنِثْتُ:- ان کی قسم سچی ہوئی میری جھوٹی۔

اِنَّ نَاضِحَ اٰلِ فُلَانٍ قَدْ اَبَرَّ عَلَيْهِمْ:- فلاں لوگوں کا پانی لانے کا اونٹ شریر ہو گیا ان کو تھکا مارا۔

اُحْفُرْ بَرَّةً:- ایک کنواں کھود (جس کے پانی سے لوگوں کو بھلائی ہو)۔

اِنَّهٗ غَيَّرَاسْمَ اِمْرَاَةٍ کَانَتْ تُسَمّٰى بَرَّةً فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ وَقَالَ تُزَکِّیْ نَفْسَهَا:- آنحضرتؐ نے ایک عورت کا نام جو برہ (نیک) تھا بدل کر اس کا نام زینب رکھ دیا' فرمایا یہ اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو)۔

مَنْ اَصْلَحَ جَوَّانِيَّهٗ اَصْلَحَ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهٗ:- جو شخص اپنے باطن کو درست کرے (دل صاف رکھے) اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی درست کر دے گا (حال عربوں کا محاورہ ہے بَرًّ اَبَرًّا یعنی باہر جاؤ جُوًّا جُوًّا اندر جاؤ)۔

خَالِطُوْهُمْ بِالْبَرَّانِيَّةِ وَلَا تُخَالِطُوْهُمْ بِالْجُوَّانِيَّةِ:- دین کے دشمنوں سے ظاہرداری کرو پر دل سے ان سے نہ ملو۔

وَ نَسْتَعْضِدُ الْبَرِیْرَ:- ہم پیلو کے پکے پھل چن رہے تھے۔

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِیْرُ:- ہمارے پاس کھانے کو پیلو کے پھل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

بَرْبَرَةٌ:- آواز سے بڑبڑانا' اس طرح کہ سمجھ میں نہ آئے۔

بَرِیْرَةٌ:- حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام تھا۔

لِیَبَرَّ:- یعنی کفارہ دے دے اور ایسی قسم پر اصرار نہ کرے جس سے بندگان خدا کو ضرر پہنچے۔

بَرْزٌ: خالی اور کشادہ زمین۔

بُرُوْزٌ:- جنگل کو جانا' چھپنے کے بعد ظاہر ہونا' دلہن کو آراستہ کرنا۔

بَرَزٌ:- پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا۔

بَرَازَةٌ:- اپنے ساتھیوں پر فضیلت یا شجاعت میں فائق ہونا۔

تَبْرِیْزٌ:- ظاہر کرنا۔

اِبْرَازٌ:- سفر کا قصد کرنا۔

اِبْرَزَ الْکِتَابَ:- کتاب کو پھیلایا باہر نکالا۔

مُبَارَزَةٌ اور بِرَازٌ: جنگ کے لئے اپنے حریف کے سامنے نکلنا۔

تَبَرُّزٌ:- پائخانہ کے لئے جنگل کو جانا۔

بَرَازٌ:- میدان اور پائخانہ (گو)

تَبَارُزٌ بمعنی بِرَازٌ ہے۔

وَکَانَتْ بَرْزَةً تَحْتَبِیْ بِفَنَاءِ الْقُبَّةِ:- ام معبد ایک پکی عمر کی پاک دامن عورت تھیں (جوان نہ تھیں) قبہ کے صحن میں اکڑوں بیٹھتیں (مردوں سے باتیں کرتیں)۔

کَانَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اَبْعَدَ:- آنحضرتؐ جب پائخانہ

کے لئے میدان میں جانا چاہتے تو دور جاتے -(بعض نے بِرَاز به کسرہ با روایت کیا ہے خطابی نے کہا یہ خطا ہے حالانکہ بِرَاز به کسرۂ با بھی پاخانہ کے معنی میں آیا ہے لیکن مشہور معنی اس کا جنگ کے لئے میدان میں نکلنا ہے)-

اَلْبَوْلُ مِثْلُ الْبَرَازِ:- پیشاب بھی پاخانہ (گوہ) کی طرح ہے-

تَبَرَّزَ:- حاجت کے لئے نکلا-

رَاٰی رَجُلًا یَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ:- آنحضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کھلی جگہ میں سب کے سامنے نہا رہا تھا-

مُتَبَرَّزُنَا:- ہمارے پیشاب پاخانہ کا مقام ہے-

هٰذَا هُوَ الْبَارِزُ:- یہ بارز ہے یعنی ایران کا ملک (بعض نے بہ کسر را پڑھا ہے یعنی مُبَارِزْ مسلمانوں سے لڑنے کے لئے)-

تَبَارَزُوْا یَوْمَ بَدْرٍ:- بدر کے دن لڑنے کے لئے صفوں سے باہر نکلے-

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ:- جو شخص میرے کسی ولی (دوست سے) دشمنی رکھے وہ لڑنے کے لئے میرے مقابل ہوا- (معاذ اللہ اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا گویا اللہ تعالےٰ سے مقابلہ کرنا ہے)-

مترجم:- اللہ کے سب ولیوں اور اماموں اور مجتہدوں اور دین کے عالموں سے محبت رکھنا چاہئے اور کسی ولی یا امام یا مجتہد یا دین کے عالم کی توہین نہ کرنا چاہئے- اگرچہ انہوں نے کسی مسئلہ میں خطا بھی کی ہو تو یوں کہنا چاہئے غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ منہ پھٹ اور زبان دراز لوگ بے ساختہ کلمات ناشائستہ علماء کی نسبت نکال دیتے ہیں اس کا انجام بہت برا ہے ہم کو شیخ ابن عربیؒ سے بھی محبت ہے اور ابن تیمیہ اور شوکانی سے بھی' ابن جوزی سے بھی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے بھی' ہم کسی اگلے عالم کو برا نہیں کہتے- اگر ان سے خطا ہوئی ہے تو اللہ تعالےٰ معاف کرنے والا ہے یہی طریقہ اسلم ہے-

حَتّٰی یَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِیْ یُتَبَرَّزُ بِهٖ:- یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچیں جہاں لوگ میدان میں ٹھہرتے ہیں (بعض نے یُتَبَرَّرُ پڑھا ہے یعنی جہاں نیکی کی جاتی ہے)-

فَاَخِّرُوْا حَتّٰی تَبْرُزَ:- ٹھہرو یہاں تک کہ سورج نمایاں ہو جائے-

فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ:- اس وقت آپ سامنے علانیہ بیٹھے تھے (خطابی نے بَاَزِرٍ روایت کیا ہے- یعنی جھنڈ لوگوں میں)-

اَلْبَرَازُ فِی الْمَوَارِدِ:- پانی بہنے کے مقامات میں پاخانہ پھرنا-

اِتَّقُوا الْمَلَا عَنِ الْبَرَازِ:- ایسے مقاموں میں پاخانہ کرنے سے بچے رہو جہاں پاخانہ کرنے سے لوگ تم پر لعنت کریں (مثلاً سایہ دار درختوں کے تلے یا عین سڑک پر آرام و آسائش کے مقاموں میں)-

اَلْاِبْرِیْزُ:- خالص سونا کندن-

بَرْزَخٌ: آڑ' پردہ-

فِیْ بَرْزَخٍ مَّا بَیْنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ:- دنیا اور آخرت کے بیچ والے پردے میں-

صَلّٰی بِقَوْمٍ فَاَسْوٰی بَرْزَخًا:- حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کچھ قرآن چھوڑ دیا (اوّل اور آخر حصہ پڑھا)-

تِلْکَ بَرَازِخُ الْاِیْمَانِ:- یہ وسوسے آنا تو ایمان کے بیچ کے حصے ہیں (شروع ایمان کا اللہ اور رسول پر یقین کرنا ہے اور آخری حصہ راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا- بیچ میں باقی حصے ہیں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وسوسے آنا یقین اور شک کے بیچ کے حصے ہیں تو وسوسہ والا کافر نہیں ہوتا مگر شک کرنے والا کافر ہے)-

نَخَافُ عَلَیْکُمْ هَوْلَ الْبَرْزَخِ:- ہم تم پر برزخ کے ہول سے ڈرتے ہیں (برزخ وہ عالم ہے جو دنیا اور آخرت کے بیچ میں ہے جہاں آدمی موت کے بعد حشر تک رہے گا)-

کُلُّکُمْ فِی الْجَنَّةِ وَلٰکِنِّیْ وَ اللّٰهِ اَتَخَوَّفُ عَلَیْکُمْ فِی الْبَرْزَخِ:- تم سب بہشت میں جاؤ گے لیکن میں قسم خدا کی تم پر برزخ میں ڈرتا ہوں-

قُلْتُ وَمَا الْبَرْزَخُ قَالَ مُنْذُحِیْنَ مَوْتِهٖ اِلٰی یَوْمِ

الْقِيَامَةِ:- میں نے کہا برزخ کیا ہے؟ فرمایا موت کے بعد سے قیامت تک-

اَلْبَرْزَخُ اَلْقَبْرُ:- برزخ قبر ہے-

بُرْزَقٌ: ایک گھاس ہے-

بِرْزِيْقٌ:- گروہ-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ النَّاسُ بَرَازِيْقَ يَا بَرَازِقَ:- قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ لوگ پھوٹ کر الگ الگ گروہ نہ ہو جائیں (صاحب نہایہ نے کہا برازیق جمع ہے برزاق کی یا برزق کی)-

بُرُسٌ: ایک گاؤں کا نام ہے عراق میں-

هُوَ اَحْلٰى مِنْ مَّاءِ بُرُسٍ:- وہ برس کے پانی سے زیادہ شیریں ہے-

بِرْسَامٌ: سینہ کی بیماری جیسے سرسام سر کی بیماری جس سے ہذیان پیدا ہو-

خَرَجَ الْحُسَيْنُ مُعْتَمِرًا وَّقَدْ سَاقَ بَدَنَةً حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى السُّقْيَا فَبُرْسِمَ:- امام حسین علیہ السلام عمرے کے لئے نکلے قربانی ساتھ لائے' جب سقیا میں پہنچے تو ان کو برسام ہوگیا-

وَلٰكِنْ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ نَزَّلَ اللّٰهُ الْمُوْمَ وَهُوَ الْبِرْسَامُ:- (پہلے لوگ یوں ہی اچھے خاصے چنگے بھلے مر جاتے تھے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے اللہ نے موم یعنی برسام کی بیماری اتاری (نیومونیا) (پھر اس کے بعد دوسری بیماریاں اتاریں)-

بَرَشٌ: سفید یا سیاہ داغ جو گھوڑے پر ہوں-

رَاَيْتُ جَذِيْمَةَ الْاَبْرَشَ قَصِيْرًا اُبَيْرِشَ:- میں نے جذیمہ بادشاہ کو دیکھا بونا تھا' چھوٹا داغ دار (یعنی کوڑھی کہتے ہیں عرب لوگ اس کو ابرص کہنے سے ڈرے تو ابرش کہنے لگے)-

اَرْضٌ بَرْشَاءُ:- زمین بہت گھاس والی طرح بہ طرح کی-

فِيْ حَدِيْثِ اَخَذَ حَصَى الْجِمَارِ الْبَرْشِ:- کنکریاں مارنے کی رنگ برنگ لیں-

بَرْشَمَةٌ: تیز نظر سے دیکھنا' غصہ سے خاموش رہنا' منہ پھیر لینا' رنگ برنگ کے نقطے لگانا-

فَبَرْشَمُوْا لَهٗ:- لوگوں نے ان کو گھور کر دیکھا-

بَرَصٌ: کوڑھ' سفید داغ جو جسم پر نمود ہو' سفید داغوں کا نمود ہونا-

تَبْرِيْصٌ:- کوڑھی بنانا' منڈانا' پہنچنا-

اِبْرَاصٌ:- کوڑھی لڑکا پیدا ہونا' کوڑھی کرنا-

تَبَرُّصٌ:- زمین کی سب گھاس چر جانا-

بِرَاصٌ:- جنوں کے مکانات-

سَامُ اَبْرَصَ:- گرگٹ-

بَرَصٌ:- ایک کیڑا ہے جو کنوئیں میں پیدا ہوتا ہے-

اَبْرَصُ:- کوڑھی مرد-

بَرْصَاءُ:- کوڑھی عورت-

فائدہ:- ایک ہندوستانی مولوی صاحب نے قرآن کی تفسیر لکھی ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں یَدٌ مَّبْرُوْصَةٌ حالانکہ مبروصہ زبان عرب میں صحیح نہیں ہے بَرْصَاءُ کہنا چاہئے جن لوگوں کی عربیت کا یہ حال ہو ان کی تفسیر پر کہاں تک اعتماد ہو سکتا ہے)-

بَرَضٌ: تھوڑا-

بِرَاضٌ اور بُرُوْضٌ اور اَبْرَاضٌ جمع ہے بَرَضٌ مَاءٌ قَلِيْلٌ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا:- تھوڑا سا پانی جس کو لوگ چلو چلو لے رہے تھے-

اَيَبِسَتْ بَارِضَ الْوَدِيْسِ:- ذرا ذرا ہریالی جس نے زمین چھپائی تھی اس کو بھی سکھا دیا-

بَارِضٌ:- اس سبزی کو کہتے ہیں جو زمین پر پہلے پہل نمودار ہوئی ہو' ابھی یہ معلوم نہ ہو کون سی قسم ہے-

بَرْطَشَةٌ: یا بَرْطَسَةٌ:- سین مہملہ سے بمعنی دلالی میانجی گری-

كَانَ عُمَرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُبَرْطِشًا:- حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں دلالی کا پیشہ کرتے تھے (یعنی بائع اور مشتری کے درمیان معاملہ کراتے اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے ان کو دَلَّالُ عَلَى الْاِسْلَامِ بنایا)-

بَرْطِيْلٌ: لمبا بڑا پتھر (کعب بن زہیر نے اپنے قصیدے میں اونٹنی کے سر کو اس سے تشبیہ دی ہے)۔

اِنَّهٗ كَرِهَ لِبَاسَ الْبُرْطُلَّةِ:- آنحضرتؐ نے برطلہ کا پہننا مکروہ جانا۔

بُرْطُله یابُرْطُلَّةٌ (بہ تشدید لام) ایک قسم کی ٹوپی ہے۔

بَرْطَمَةٌ: غصہ سے پھول جانا۔

مُبَرْطِمٌ:- متکبر مغرور (مجاہد نے کہا وَ اَنْتُمْ سَامِدُوْنَ کی تفسیر میں هِيَ الْبَرْطَمَةُ۔ بعض نے کہا برطمہ ایک قسم کا کھیل ہے)۔

بَرَاعَةٌ: یا بُرُوْعٌ:- غالب ہونا فائق ہونا، فضیلت میں یا جمال میں کامل ہونا، فصاحت۔

اَمْرٌ بَارِعٌ:- اچھا امر۔

اِمْرَأَةٌ بَرِيْعَةٌ:- حسن و جمال یا عقل میں فائق عورت۔

بَرْقٌ: بجلی کی چمک۔

بَرْقَةٌ:- دہشت۔

بَرَقٌ:- بکری کا بچہ، دہشت حیرت۔

بُرْقَةٌ:- حاجت کام اور وہ مٹی جس میں پتھر اور ریت ملی ہو اور ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں جہاں آنحضرتؐ کے صدقات جمع رہتے تھے (منتہی الارب میں ہے کہ عرب کے ملک میں ایک سو سے زیادہ برقے ہیں جیسے بُرْقَةُ الْاَثْمَادِ اور بُرْقَةُ الْاَجَاوِلِ اور بُرْقَةُ الْاَجْدَادِ وغیرہ)

اَبْرِقُوْا فَاِنَّ دَمَ عَفْرَاءَ اَزْكٰى عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ:- چت کبری بکری قربانی کرو کیونکہ ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو کالی بکریوں کے خون سے بہتر ہے (بعض نے کہا اَبْرِقُوْا کے معنی یہ ہیں کہ موٹی چربی دار بکری ڈھونڈھ کر قربانی کرو)۔

اِنَّ صَاحِبَ رَايَتِهٖ فِيْ عَجَبِ ذَنَبِهٖ مِثْلُ اَلْيَةِ الْبَرَقِ وَفِيْهِ هُلْبَاتٌ كَهُلْبَاتِ الْفَرَسِ:- اس کے جھنڈے بردار کی ریڑھ کی ہڈی میں بکری کے بچہ کی چکی کی طرح ایک چیز ہوگی اس پر گھوڑے کے بالوں کی طرح بال ہوں گے۔

تَسُوْقُهُمُ النَّارُ سَوْقَ الْبَرَقِ الْكَسِيْرِ:- ان کو آگ اس طرح سے ہانک لے جائے گی (آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ) جیسے لنگڑے بکری کے بچہ کو ہانکتے ہیں۔

اِنَّ الْبَحْرَ خَلْقٌ عَظِيْمٌ يَرْكَبُهٗ خَلْقٌ ضَعِيْفٌ دُوْدٌ عَلٰى عُوْدٍ بَيْنَ غَرَقٍ وَّبَرَقٍ (عمرو بن عاص نے حضرت عمرؓ کو لکھا) سمندر اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے اس پر وہ مخلوق سوار ہوتی ہے جو ضعیف (ناتوان) ہے یعنی آدمی اس کی مثال کیا ہے جیسے ایک کیڑا ایک لکڑی پر بیٹھا ہو اب ڈوبا اب ڈوبا، دہشت زدہ۔

لِكُلِّ دَاخِلٍ بَرْقَةٌ:- جو شخص (نیا) اندر آئے گا اس کو دہشت ہوگی۔

اِذَا بَرِقَتِ الْاَبْصَارُ:- جب آنکھیں مارے حیرت کے کھلی کی کھلی رہ جائیں (اگر بَرَقَتْ بہ فتحہ راء پڑھو تو معنی یہ ہوں گے جب آنکھیں چکاچوند ہو جائیں)۔

كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَاْسِهٖ فِتْنَةً:- یہ فتنہ (امتحان) کیا کم ہے کہ اس کے سر پر تلواریں چمک چکی ہیں (اب دوسرے امتحان کی کیا ضرورت ہے- یہ شہید کے لئے فرمایا- جب لوگوں نے پوچھا کیا شہید کا بھی قبر میں امتحان ہو گا)۔

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْبَارِقَةِ یا تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ:- بہشت تلواروں کے تلے یا تلواروں کی چمک کے تلے ہے۔

فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا:- ناگہاں ایک جوان دکھلائی دیا جس کے دانت تبسم کے وقت بجلی کی طرح چمک رہے تھے۔

تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ:- آپ کے چہرے کی شکنیں بجلی کی طرح چمک رہی تھیں۔

بُرَاقٌ:- وہ جانور جس پر آنحضرتؐ شب معراج میں سوار ہوئے تھے، وہ خچر سے کم اور گدھے سے اونچا تھا، اس کا رنگ نقرہ بہت چمک دار تھا اس لئے براق اس کا لقب ہوا بعض نے کہا اس لئے کہ وہ برق کی طرح تیز رفتار تھا۔

فَاحْتَمَلَهٗ حَتّٰى اِذَا بَرِقَتْ قَدَمَاهُ رَمٰى بِهٖ:- اس نے اس کو اٹھا لیا جب پاؤں تھک گئے تو پھینک دیا۔

بَرَقَ الْفَجْرُ:- صبح کی روشنی ہوئی۔

اَلْبَرْقُ مَخَارِیْقُ الْمَلٰئِکَۃِ:- بجلی فرشتوں کے کوڑے ہیں-

اَبْرَقَۃٌ:- بھی ایک جانور تھا جس کو حضرت جبرئیل لے کر آئے تھے اور ایک کپڑے کا ٹکڑا جو کمر پر باندھا جاتا تھا (یہ ٹکڑا بہشت سے آیا تھا اور آنحضرتؐ نے وفات کے بعد حضرت علیؓ کو دیا فرمایا یہ جبرئیل لے کر آئے تھے انہوں نے کہا محمدؐ اس کو زرہ کے چھلے میں رکھو اور پٹی کے بجائے کمر پر باندھو)-

بُرْقَۃٌ:- وہ باغ سات باغوں میں سے جو حضرت فاطمہ پر وقف کئے گئے تھے-

اَبْرَقُ:- وہ گھوڑا جو چت کبرا ہو-

وَ لَعَمْرِیْ فَلْیُبْرِقُوْا وَلْیُرْعِدُوْا:- قسم میری عمر کی وہ ڈرائیں اور دھمکائیں-

بَرْکَۃٌ: ایک بار دودھ دوہنا، صبح کے وقت سینہ اونٹ کا جو زمین سے لگتا ہے-

بُرُوْکٌ اور تَبَرَّاکٌ بیٹھنا-

بَرَکَۃٌ:- کسی چیز میں زیادتی ہونا-

بَرَکَ:- جم گیا، ٹھہر گیا، بیٹھ گیا، گر گیا-

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ یا فِیْکَ یا عَلَیْکَ یا بَارَکَکَ:- سب کے معنی یہ ہیں اللہ تجھ کو برکت دے-

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ:- یا اللہ حضرت محمدؐ کو اور ان کی آل کو جو تو نے بزرگی دی ہے وہ ہمیشہ قائم اور دائم رکھ-

تَبَرَّکَ بِہٖ:- برکت لی اس سے-

تَبَارَکَ:- برکت طلب کی یا حاصل کی، فال لیا، پاکیزہ اور منزہ ہوا-

اِبْتِرَاکٌ:- گھٹنوں پر ٹیکا دے کر لڑنا-

بَرَاکِ بَرَاکِ:- بیٹھ جاؤ-

بِرْکَۃٌ:- حوض

اَبْرَکٌ:- بہادر شجاع-

بُرُوْکٌ:- وہ عورت جس کا لڑکا جوان ہو اور وہ نکاح کرے-

فَحَنَّکَہٗ وَ بَرَّکَ عَلَیْہِ:- آنحضرتؐ نے کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی-

بَرَکَۃُ السَّحُوْرِ:- سحری کھانے کی برکت یا اس وقت کے ذکر اور دعا کا ثواب-

بَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ مُدِّنَا:- ہمارے صاع اور مد میں برکت دے (مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں ایک مد یا ایک صاع اناج اتنے آدمیوں کو کفایت کرے جو اور شہروں میں ان کو کفایت نہ کرتا یا ان کی تجارت یا سوداگری میں ترقی ہو غلہ کی آمد بہت ہو رات دن صاع اور مد کا استعمال ہوا کرے یا مد اور صاع کا مقدار بڑھا دے جیسے بعد کے زمانہ میں ہوا)-

مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ:- اس تعریف میں برکت ہو (وہ خود بڑھ جائے) اس پر برکت ہو (باہر سے اور آئے اور اس کی مقدار بڑھ جائے)-

بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہٗ وَ بَعْدَہٗ:- کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرے (یعنی ہاتھ دھوئے صاف پاک کرے)-

فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ فِیْ وَسَطِھَا:- برکت کھانے کے بیچوں بیچ میں اترتی ہے (اس وجہ سے کناروں سے کھانا چاہئے نہ کہ بیچ میں سے)

فَیُبَارَکُ لَہٗ فِیْہِ:- پھر اس کو اس میں برکت ہو (ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ خوشی سے میں نے اس کو نہیں دیا)-

مِنْ بَرَکَاتِ الْاَرْضِ:- زمین کی پیداوار پھل پھول وغیرہ میں سے-

وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ:- اپنی برکتوں یعنی فضل وکرم میں سے مجھ پر کچھ اتار-

مَا یَتَبَرَّکُ اَصْحَابُہٗ:- جس چیز سے آپ کے اصحاب برکت لیتے تھے (آنحضرتؐ کی کل چیزیں متبرک تھیں اور صحابہ اور تابعین نے ان سے برکت لی ہے اور اسی حکم میں ہیں آثار صالحین اور قبور اولیاء اللہ اور جن لوگوں نے ان سے برکت لینے کو شرک کہا انہوں نے صریح غلطی کی ہے)-

بَرَکَۃُ بِدَعْوَۃِ اِبْرَاھِیْمَ:- زمزم میں یا مکہ کے کھانے

پینے میں حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے برکت ہے-

اَكْثِرْ مَالَهُ وَ بَارِكْ لَهُ:- یااللہ انس کو بہت مال دے اور اس کو برکت عطا فرما- (یہ دعا آنحضرتؐ کی قبول ہوئی- انس کا باغ بصرے میں دوبار میوہ دیتا آل اولاد ستر سے زیادہ ہوئی)

فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ:- آپ بچوں کو سلام کرتے ان کو برکت کی دعا دیتے-

لَا تَدْرِىْ فِىْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ:- تجھ کو کیا معلوم ان میں سے کس میں برکت ہے (یعنی جو کھا چکا اس میں یا جو بچ گیا اس میں یا جو گر پڑا اس میں یا جو انگلیوں میں لگا رہ گیا اس میں)-

اَلَّا بَرَّكْتَ:- تو نے برکت کی دعا کیوں نہ کی (الٹی نظر بدلگائی)-

تَبَارَكَ اللّٰهُ:- بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ یا پاک ہے اور منزہ ہے-

بَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا:- ہمارے شہر میں برکت دے-

بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ:- اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے-

يَعْمِدُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِىْ صَلٰوتِهٖ بَرْكَ الْجَمَلِ:- ابو ہریرہ تم میں سے کوئی کیا کرتا ہے اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے- (پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکتا ہے پھر ہاتھ رکھتا ہے ایسا نہ چاہئے بلکہ پہلے ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنا چاہئے- امام مالکؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن دوسرے اماموں نے کہا ہے کہ اونٹ کا بیٹھنا یہی ہے کہ پہلے نمازی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دے حالانکہ حدیث میں اس کی صراحت ہے) وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ یعنی گھٹنے ٹیکنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ ٹیکے (اور اونٹ کے گھٹنے وہی ہیں جو انسان میں ہاتھ کہے جاتے ہیں- دوسرے امام کہتے ہیں کہ وائل کی حدیث میں اس کو صراحت ہے کہ آنحضرتؐ سجدہ کرتے وقت پہلے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیکتے اور ابو ہریرہ کی حدیث منسوخ ہے مگر نسخ کا دعویٰ بے دلیل ہے اور حق یہ ہے کہ نمازی کا اختیار ہے چاہے پہلے گھٹنے ٹیکے چاہے پہلے ہاتھ لیکن اکثر محدثین نے پہلے امر کو ترجیح دی ہے)-

اَلْقَتِ السَّحَابُ بَرْكَ بَوَانِيْهَا:- ابر نے اپنے اعضا کے سینے کو ڈال دیا (یعنی خوب جم کر برسا)-

فَاِنَّ عَلٰى اَبْوَابِهِمْ فِتَنًا كَمَبَارِكِ الْاِبِلِ:- ان کے دروازوں پر ایسی خرابیاں ہیں جیسے اونٹوں کے تھانوں میں ہوتی ہیں (اگر اچھے تندرست اونٹ بیمار اونٹوں کے تھان میں بٹھائے جائیں تو ان کو بھی بیماری لگ جاتی ہے)-

لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْلُغَ مَعَكَ بِرْكَ الْغُمَادِ:- بدر تو کیا چیز ہے (بالکل قریب ہے) اگر آپ ہم کو برک الغماد تک چلنے کا حکم دیں تو ہم حاضر ہیں- (برک الغماد ایک موضع ہے یمن میں، بعض نے کہا مکہ سے بھی پانچ منزل ورے)-

اِبْتَرَكَ النَّاسُ فِىْ عُثْمَانَ:- لوگوں نے حضرت عثمان کو برا کہا-

كَثِيْرَاتُ الْمَبَارِكِ:- یہ اونٹ اکثر اپنے تھانوں میں بیٹھے رہتے ہیں (جنگل کو چرنے نہیں جاتے اس خیال سے کہ شاید مہمان آ جائیں، اونٹ کاٹنے کی ضرورت پڑے یا اس کا دودھ دوہنے کی)-

ضَرَبَهٗ اِبْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَكَ:- عفرا کے بیٹوں معاذ اور معوذ نے ابوجہل مردود کو اتنا تلواروں سے مارا کہ وہ گر گیا، بعض روایتوں میں حَتّٰى بَرَدَ ہے یعنی وہ ٹھنڈا ہو گیا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ گر جانے کے بعد عبداللہ بن مسعود سے اس نے باتیں کیں اور انہوں نے اس کا سر کاٹا)-

بِرْكَةٌ:- چھوٹا تالاب جہاں برسات کا پانی جمع ہو-

بَرَمٌ: بخیل، پگھلا ہوا سیسہ، بے قراری-

مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِىْ اُذُنَيْهِ الْبَرَمُ:- جو شخص ایسے لوگوں کو باتیں سنے (یعنی قصداً ادھر کان لگا کر) جو اس کو یہ باتیں سنانا پسند نہ کرتے ہوں تو (قیامت کے دن) اس کے دونوں کانوں میں سیسہ (یا سرمہ) گلا کر ڈالا جائے گا (تا کہ وہاں بہرا رہے کچھ نہ سنے) ایک روایت میں برم کے بدل بَيُوْمُ ہے معنی وہی ہیں-

بَرْمٌ:- مضبوط کرنا، بٹنا، گھومنا-

تَبْرِیْمٌ بمعنی بَرَمٌ۔

اِبْرَامٌ:- انگور کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آنا رنجیدہ کرنا، جوڑنا، بٹنا۔

بَرَامٌ:- دھاگا۔

بَرِیْمَۃٌ:- برمہ سوراخ کرنے کا آلہ۔

کِرَامٌ غَیْرُ اَبْرَامٍ:- سخی ہیں بخیل نہیں ہیں (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرو سے کہا:-

آابْرَامٌ بَنُو الْمُغِیْرَۃِ:- کیا بنی مغیرہ کے لوگ بخیل ہیں (انہوں نے کہا کیوں) عمرہ نے کہا:-

نَزَلْتُ فِیْھِمْ فَمَا قَرَوْنِیْ غَیْرَ قَوْسٍ وَّ ثَوْرٍ وَّ کَعْبٍ:- میں ان کے پاس مہمان اترا انہوں نے بس یہی میری ضیافت کی تھیلی میں کچھ بچی ہوئی کھجور تھی ایک پنیر کا ٹکڑا تھوڑا سا گھی۔ حضرت عمر نے کہا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَشِبَعًا۔ یہ تو پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہے (اور کیا چاہئے کچھ پلاؤ قورمہ پراٹھے گوشت حلوے مٹھائی پیش کرتے تب تو ان کو سخی کہتا)۔

اَیْنَعَتِ الْعَنَمَۃُ وَسَقَطَتِ الْبَرَمَۃُ:- ایسی خشک سالی ہوئی کہ عناب پک گئی اور کیلے کی کلی گر پڑی (خشکی سے جھڑ گئی) بعض نے کہا بَرَمَۃٌ سے پیلو کا پھل مراد ہے)۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ غَیْرَ مُوَدَّعٍ بَرَمًا:- تجھ پر سلام تو ایسا شخص نہیں ہے جس سے ملول ہو کر اس کو رخصت کریں (یہ ماہ رمضان کے حق میں فرمایا اس حدیث سے خطبۃ الوداع کی اصل نکلتی ہے اور جس نے اس کو بدعت کہا ہے اس سے غفلت ہوئی یہ بَرِمَ بِہٖ بَرَمًا سے نکلا ہے یعنی اس کی صحبت سے اکتا گیا ناک میں دم آ گیا اور بَرَمَ الْاَمْرَ بَرْمًا کے معنی ایک کام کو مضبوط کیا اسی سے ہے)۔

اِبْرَامٌ:- مضبوط اور استوار کرنا اسی سے ہے قضائے مبرم جو ٹل نہیں سکتی۔

رَاٰی بُرْمَۃً تَفُوْرُ:- ہانڈی دیکھی وہ ابل رہی تھی (اس میں گوشت پک رہا تھا)۔

فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَہٗ:- جب دیکھا وہ ملول ہو رہا ہے۔

سُوْقُ الْبُرَمِ:- ہانڈیوں کے بازار۔

بُرْمَۃٌ:- کی جمع بُرَمٌ اور بُرُمٌ اور بِرَامٌ آئی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَتَبَرَّمُ وَلَا یَتَسَخَّطُ:- مومن خیر کے کاموں سے نہ ملول ہوتا ہے نہ غصے ہوتا ہے یا مُدَبِّرَ الْاِبْرَامِ وَالنَّقْضِ اے جوڑنے اور توڑنے کی تدبیر کرنے والے۔

بَرْنِیٌّ: ایک قسم کی کھجور جو گول اور بہت عمدہ مزیدار ہوتی ہے۔

بُرْنِیَّۃٌ:- ایک برتن مٹی کا۔

بَرْنَامَجٌ: مال کی بیجک جس میں ہر چیز کی قیمت لکھی ہوتی ہے۔

بُرْنُسٌ: ہر وہ کپڑا جس میں ٹوپی لگی ہو جبہ ہو یا قمیض یا باران کوٹ وغیرہ (بعض نے کہا لمبی ٹوپی جس کو لوگ شروع زمانہ اسلام میں پہنا کرتے تھے)۔

اَلْعَالِمُ الْمَرْضِیُّ قَدْ تَحَنَّکَ فِیْ بُرْنُسِہٖ وَقَامَ اللَّیْلَ فِیْ حِنْدِسِہٖ:- اچھا عالم وہ ہے جو اپنے برنس کا ڈھاٹہ کر کے رات کی تاریکی میں عبادت کے لئے کھڑا ہوا۔

کَانَ لَہٗ بُرْنُسٌ یَتَبَرْنَسُ بِہٖ:- آنحضرتؐ کا ایک برنس تھا آپ اس کو اوڑھ لیتے (مجمع البحرین میں ہے برنس نصاری کی ٹوپی ہے جو وہ سر پر رکھتے ہیں)۔

بُرْھَۃٌ: ایک حصہ زمانے کا۔

کَانَ بَرْھَۃُ نَصْرَانِیًّا:- ابرہہ بادشاہ نصرانی تھا (جس نے کعبہ شریفہ کو گرانا چاہا تھا)۔

اَبْرَھَۃُ:- یمن کا بادشاہ تھا۔

اَتٰی عَلَیْہِ بُرْھَۃٌ مِّنَ الدَّھْرِ:- ایک لمبا زمانہ اس پر گذرا۔

بَرَھُوْتٌ: ایک گہرا تیرہ و تاریک کنواں ہے حضر موت میں (بعض نے بُرْھُوْت پڑھا ہے۔ طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا)۔

شَرُّ بِیْرٍ فِی الْاَرْضِ بَرَھُوْتٌ:- تمام زمین میں بدتر کنواں برہوت ہے۔

تَرِدُہٗ اَرْوَاحُ الْکُفَّارِ:- وہاں کافروں کی روحیں جاتی ہیں (اور مروی نے اس کو حضرت علی سے نکالا کہتے ہیں کافروں کی روحیں اسی کنوے میں رہتی ہیں)۔

بُرْھَانٌ: دلیل، حجت، ثبوت۔

اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ:- خیرات کرنا (سچے ایمان کی) دلیل ہے یا آخرت میں وہ دلیل ہوگی عذاب الٰہی سے بچائے گی-

بُرَةٌ: اونٹ کی ناک کا چھلہ-

اَهْدَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا كَانَ لِاَبِی جَهْلٍ فِی اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ:- آنحضرتؐ نے قربانی کے لئے مکہ میں ابوجہل کا اونٹ بھیجا (اس کی خاص سواری کا جو بدر کی لوٹ میں ہاتھ آیا تھا) جس کی ناک میں چاندی کا چھلہ پڑا ہوا تھا آپ نے یہ اونٹ اس لئے بھیجا کہ مشرکوں کا دل جلے (ان کے سردار کا اونٹ مسلمانوں کے قبضے میں ہے)-

رَكِبَ نَاقَةً لَيْسَتْ بِمُرْأَةٍ:- ایسی اونٹنی پر سوار ہوا جس کی ناک میں چھلہ نہ تھا-

كَانَتْ بُرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ:- آنحضرتؐ کی اونٹنی کی ناک کا چھلہ چاندی کا تھا-

بَرَهْرَهَةٌ: سفید چمکتی ہوئی چھری-

فَاَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ اَدْخَلَ فِيْهِ الْبَرَهْرَهَةَ:- فرشتہ نے آنحضرتؐ کے سینہ سے ایک کالے خون کی پھٹکی نکال لی پھر سفید چمکتی چھری اس میں ڈالی-

بَرِيَّةٌ: مخلوق یاخَيْرَ الْبَرِيَّةِ- اے وہ شخص جو ساری مخلوق میں بہتر ہے- اس کی جمع بَرَايَا اور بَرِيَّاتٌ ہے-

اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ:- یہ لوگ سب مخلوق میں بہتر ہیں (ابن عباس نے کہا یہ آیت حضرت علی اور ان کے اہل بیت کے حق میں اتری)-

بَرًى:- خاک مٹی-

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ الثَّرٰى وَ الْبَرٰى وَ الْوَرٰى:- یا اللہ حضرت محمدؐ پر گیلی مٹی اور خاک اور مخلوق کے شمار پر اپنی رحمت اتار-

اِنَّهَا خَرَجَتْ فِیْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ:- حلیمہ سعدیہ اپنے گھر سے ایسے قحط کے سال میں نکلیں جس نے اونٹوں کو دبلا کر دیا تھا (چارے پانی کی کمی سے)-

اَبْرِی النَّبْلَ وَ اَرِيْشُهَا:- میں تیر تراش رہا تھا ان میں پر لگا رہا تھا-

مَنْ نَامَ عَلٰى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ:- جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر روک نہ ہو تو اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھ گیا-

مَنْ يُّطِيْقُكَ وَ اَنْتَ تُبَارِی الرِّيْحَ:- تجھ سے کون برابری کر سکتا ہے تو تو ہوا سے مقابلہ کرتا ہے-

كَانَتْ بُرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ:- (اس کا ترجمہ ابھی گذر چکا)-

نَهٰى عَنْ بَرْیِ النَّبْلِ فِی الْمَسَاجِدِ:- مسجدوں میں تیر تراشنے سے آپ نے منع فرمایا بِرَايَةٌ اور بَارِيَةٌ اور بَارِیٌّ یعنی حصیر چٹائی-

نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ:- آپ نے ایسے دو آدمیوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا جو ایک دوسرے سے (بڑائی جتلانے کے لئے) مقابلہ کر رہے ہوں (ہر ایک اپنی فوقیت، فخر اور مباہاۃ کے لئے کھانا کھلاتے ہوں، دوسرے کو ذلیل اور شرمندہ کرنے کے لئے)

يُبَارِيْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ:- ایسی اونٹنیاں جو چڑھتے وقت اپنی باگوں کا مقابلہ کرتی ہیں (بڑی شہ زور ہیں باگ کو کچھ نہیں مانتیں- ایک روایت میں يُبَارِيْنَ الْاَسِنَّةَ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی چڑھ رہی ہیں)-

باب الباء مع الزاء

بَزْجٌ: فخر کرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا، آراستہ کرنا-

مُبَازَجَةٌ: بمعنی بَزْجٌ ہے-

تَبَازُجٌ:- ایک دوسرے پر فخر کرنا-

بَزِيْجٌ:- جو احسان کا بدلہ احسان کرے-

بَزَخٌ: سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ سکڑ جانا-

اِنَّ عُمَرَ دَعَا بِفَرَسَيْنِ هَجِيْنٍ وَّ عَرَبِیٍّ اِلَى الشُّرْبِ فَتَطَاوَلَ الْعَتِيْقُ فَشَرِبَ بِطُوْلِ عُنُقِهٖ وَ تَبَازَخَ الْهَجِيْنُ:- حضرت عمرؓ نے دو گھوڑوں کو پانی پلانے کے لئے بلایا ایک مجنس تھا (یعنی اصیل نہ تھا- مثلاً باپ عربی ماں دکنی یا

ترکی یا آسٹریلین یا کاٹھیاواڑی یا ماں عربن ہو اور باپ دکنی یا ترکی وغیرہ) ایک عربی اصیل (اچھی ذات والا) اصیل نے تو لمبا ہو کر گردن بڑھا کر پانی پیا اور مجنس نے کیا کیا اپنے سم اندر کی طرف موڑ کر گردن چھوٹی کر لی۔

تَبَازَخَ فُلَانٌ عَنِ الْاَمْرِ:۔ وہ شخص اس کام سے پیچھے ہٹ گیا (باز آ گیا)۔

بُرَاخَةُ:۔ ایک مقام کا نام ہے وہاں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں مسلمانوں نے جنگ کی تھی۔

بَزْرٌ: بیج' ناک سکنا' بیج ڈالنا' لکڑی سے مارنا' بھرنا' دیگ میں مصالح ڈالنا۔

بَيْزَرَةٌ:۔ موٹی لاٹھی۔ اس کی جمع: بَيَازِرٌ.

مَا شَبَّهْتُ وَقْعَ السُّيُوْفِ عَلَى الْهَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَيَازِرِ عَلَى الْمَوَاجِنِ:۔ تلواریں جو سروں پر پڑتی ہیں ان کی تشبیہ یہی ہے جیسے دھوبی کی گدیوں (گدی وہ موٹی لکڑی یا پتھر جس پر دھوبی کپڑا مارتے ہیں) پر لکڑیاں پڑ رہی ہوں۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَهُمُ الْبَازِرُ:۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے یہ بازر کے لوگ ہیں (بازر ایک پہاڑی ملک ہے کرمان کے قریب بعض روایتوں میں یوں ہے یہ کردی لوگ ہیں۔ صحیح بخاری میں یوں ہے وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وہ ملک یہی بارز ہے یعنی ایران کا ملک اصل میں پارس تھا' پے کو بے سے اور سین کو زا سے بدل دیا)۔

فَاِذَارَ اَيْنَا عَلِيًّا قُلْنَا بُزْرُگ اَشْكَمْ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَ نَقُوْلُ عَظِيْمُ الْبَطْنِ قَالَ اَجَلْ اَعْلَاهُ عِلْمٌ وَّ اَسْفَلُهُ طَعَامٌ:۔ جب ہم حضرت علیؓ کو دیکھتے تو (فارسی میں) بزرگ شکم (بڑے پیٹ والے) کہتے انہوں نے پوچھا کیا کہتے ہو ہم نے (عربی میں اس کا ترجمہ کیا اور) کہا عظیم البطن انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے میرا پیٹ بڑا ہے مگر اس پیٹ میں اوپر تو علم ہے اور نیچے کھانا ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے میں نے جناب امیر کو کئی بار خواب میں دیکھا ہے اور آپ سے دیر تک شرف ہم کلامی اور صحبت حاصل ہوئی ہے۔ آپ کا رنگ گندمی تھا اور داڑھی گول آنکھیں بڑی بڑی' توند نکلی ہوئی' ناک اونچی اور بلند بدن فربہ متوسط القامت۔ یا اللہ قیامت کے دن ہمارا حشر حضرت علی کے خادموں میں کر اور بہشت میں بھی ہم کو آپ کے خدمت گاروں میں رکھ لے ہم آپ کی کفش برداری کیا کریں۔

بَزٌّ: کپڑا گھر کا سامان غالب ہونا' لوٹ کھسوٹ کرنا۔

قَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الْيَمَنِ:۔ یمن سے کچھ کپڑا آیا۔

فَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيِّ يَسْتَسْلِفُ بَزًّا اِلَى الْمَيْسَرَةِ:۔ آپ نے ایک یہودی کے پاس (جو بزاز تھا) کسی کو بھیجا کہ پیسہ آنے تک اس سے کچھ کپڑا ادھار لیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَزَّازًا:۔ آنحضرتؐ (نبوت سے پہلے) بزاز تھے' کپڑا بیچا کرتے تھے (بزازی نہایت عمدہ اور صاف پاک پیشہ ہے اس حدیث سے تجارت کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی خصوصاً تجارت پارچہ کی اور جو کوئی شخص نوکری کو تجارت پر ترجیح دیتا ہے وہ عقل سے خالی ہے)۔

اِشْتَرَوْا بَزًّا فَاشْتَرَكُوْا: کپڑا خریدا اس میں ساجھا کر لیا۔

سَتَكُوْنُ نُبُوَّةٌ وَّ رَحْمَةٌ ثُمَّ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَكُوْنُ بِزِّيْزَى:۔ قریب میں نبوت اور رحمت کا زمانہ آئے گا (یعنی خلافت راشدہ کا جو نبوت کے قدم بہ قدم ہو گی) پھر ایسا زمانہ آئے گا پھر ایسا پھر لوٹ کھسوٹ کا زمانہ (رعایا بادشاہ کو بادشاہ رعیت کو لوٹنا چاہیں گے۔ ایک روایت میں ثُمَّ تَكُوْنُ بَزْبَزِيًّا ہے یعنی بے آرامی اور تکلیف کا زمانہ) کہتے ہیں۔

بَزْبَزَ الرَّجُلَ:۔ اس کو تکلیف میں ڈالا بے قرار کیا (بعض نے کہا بَزْبَزَ الشَّيْءَ سے ماخوذ ہے یعنی اس چیز کو اچک لیا۔ بعض نے کہا بَزْبَزَةٌ سے جس کے معنی جلد ہانکنا' دوڑنا' بھاگنا' بہت ہلنا ہیں۔ مطلب وہی ہے کہ ظالم حاکموں کا زمانہ)۔

فَيَبْتَزُّ ثِيَابِيْ وَ مَتَاعِيْ:۔ وہ میرے کپڑے سامان چھین لے مجھ کو ننگا کر دے۔

مَنْ اَخْرَجَ ضَيْفَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِلَّا بَزْبَزِيًّا فَيَرُدُّهَا:۔

جو شخص اپنے مہمان کو نکال دے (اس کو کھانا نہ کھلائے) پھر بغیر بھاگے اور دوڑے اس کو نہ پا سکے تو بھاگ کر اور دوڑ کر اس کو پھیر کر لائے۔

اِنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا عَلٰى صَاحِبِكَ بِزَّةً قَوْمٌ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا جب شام کے قریب پہنچے) ان شام والوں نے تیرے صاحب پر عمدہ لباس نہیں دیکھا یہ تو وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنا غضب اتارا۔

بَزَاعَةٌ: ظرافت، بچہ کا بے حجابانہ باتیں کرنا۔

مَرَرْتُ بِقَصْرٍ مَّشِيْدٍ بَزِيْعٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ:- میں نے بہشت میں ایک عالیشان نہایت لطیف محل دیکھا- میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے- فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا ہے۔

بَزْغٌ: یا بُزُوْغٌ- نشتر مارنا، خون رواں کرنا، نکلنا یا چمک دار ہونا۔

بَزَغَتِ الشَّمْسُ:- سورج نکلا-

بَزَغَ الْقَمَرُ:- چاند نکلا-

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَازِغَةً:- یہاں تک کہ سورج صاف نمایاں ہو جائے (نہ یہ کہ صرف شعاع اس کی نکلے)۔

اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ شِفَاءٌ فَفِيْ بَزْغَةِ الْحَجَّامِ:- اگر کسی دوا میں تندرستی ہے تو فصاد کے نشتر لگانے میں ہوگی-

مِبْزَغٌ:- نشتر جس کو مِشْرَطٌ بھی کہتے ہیں-

بَزْقٌ: تھوکنا، روشن ہونا-

اَتَيْنَا اَهْلَ خَيْبَرَ حِيْنَ بَزَقَتِ الشَّمْسُ:- ہم خیبر والوں کے پاس اس وقت پہنچے جب سورج نکل آیا-

بُزَاقٌ اور بُصَاقٌ اور بُسَاقٌ:- تینوں کے معنی تھوک جو منہ سے نکلے-

لَيَبْزُقَنَّ تَحْتَ قَدَمِهٖ:- اپنے پاؤں کے تلے تھوک لے (فتنی نے کہا یعنی جب مسجد میں نماز نہ پڑھتا ہو اگر مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو اور تھوک کا غلبہ ہو تو کپڑے میں تھوک لے- میں کہتا ہوں اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے اور مسجد میں زمین اگر کچی ہو یا کنکریاں بچھی ہوئی ہو تو پاؤں کے تلے تھوک لینا اور مٹی پر رگڑ دینا یا کنکریوں میں دبا دینا وہاں بھی ہو سکتا ہے خصوصاً جب جوتوں سمیت نماز پڑھ رہا ہو جیسے سنت ہے)-

نَهٰى عَنْ مَحْيِ كِتَابِ اللّٰهِ بِالْبُزَاقِ:- آپ نے اللہ کی کتاب (قرآن کو) تھوک لگا کر مٹانے سے منع فرمایا-

بَزْلٌ: سختی، زور-

بَازِلٌ:- وہ اونٹ جو آٹھ برس کا ہو کر نویں میں لگا ہو (پھر جب دسویں میں لگے تو اس کو بَازِلُ عَامٍ اور گیارہویں میں لگے تو بَازِلُ عَامَيْنِ کہتے ہیں)-

اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ:- چونتیس چھٹے سال میں لگی ہوئی اونٹنیاں بازل عام تک اور سب حاملہ بَازِلُ عَامَيْنِ حَدِيْثٌ سِنِّيْ میں بازل عامین تازہ عمر کا ہوں (یعنی پورا جوان شہ زور ہوں)-

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِاسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْهَبَ بَازِلٍ (آنحضرتؐ نے جس دن مکہ فتح ہوا کافروں سے فرمایا) اب مسلمان ہو جاؤ تو بچ جاؤ گے کیونکہ تم پر ایک شہ زور بازل آن پڑا ہے (یعنی تم پر ایسا سخت وقت آ گیا ہے کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے)-

قَضٰى فِي الْبَازِلَةِ بِثَلَاثَةِ اَبْعِرَةٍ:- جس زخم سے گوشت چر جائے ہڈی پر صدمہ نہ آئے اس میں آپ نے تین اونٹ دیت کے دلائے-

بَزَوَانٌ: غلبہ کرنا، پکڑ دھکڑ کرنا-

كَذَبْتُمْ وَ بَيْتِ اللّٰهِ يُبْزٰى مُحَمَّدٌ وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَهٗ وَ نُنَاضِلُ:- (یہ حضرت ابو طالب کا شعر ہے انہوں نے قریش کے لوگوں سے خطاب کیا یعنی) قسم خدا کے گھر کی تم جھوٹے ہو کیا محمدؐ کو تم پکڑ لو گے اور ابھی ہم نے ان کے بچانے کے لئے نہ برچھے چلائے نہ تیر مارے-

لَا تُبَازِ كَتَبَازِي الْمَرْاَةِ:- عورت کی طرح چوتڑ ہلاتے ہوئے مت چل (یہ بَزَاءٌ سے نکلا ہے جس کے معنی سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ اندر گھس جانا- عرب لوگ کہتے ہیں اَبْزَى الرَّجُلُ جب چوتڑ اٹھائے- بعض نے کہا لَا تُبَازِ كَتَبَازِي الْمَرْاَةِ کا

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے سامنے مت جھک)۔

اَلْبَازِیُ بازبُزَاۃٌ:۔اس کی جمع ہے اسی طرح اَبْوَازُ اور بِیْزَانُ.

باب الباء مع السّین

بَسأٌ: یابَسَاءٌ یابَسُوْءٌ۔ٹھہرنا' آرام لینا' انس پکڑنا۔

لَوْ کَانَ اَبُوْ طَالِبٍ حَیًّا لَرَایٰ سُیُوْفَنَا بَسَأَتْ بِالْمَیَاثِلِ:۔ اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو (آج) دیکھ لیتے ہماری تلواریں بڑے بڑے شریف لوگوں پر جا کر ٹھہریں (یعنی قریش کے عمائد مارے گئے یہ آپ نے جنگ بدر کے بعد فرمایا)۔

بَسْبَسٌ: چٹیل میدان جہاں گھاس پانی نہ ہو۔

فَبَیْنَا اَجُوْلُ بَسْبَسَهَا:۔ میں اس کے صاف میدان میں گھوم رہا تھا (ایک روایت میں سَبْسَبَهَا ہے معنی وہی ہیں اس کی جمع: بَسَابِسُ)

بَسْرٌ: یابُسُوْرٌ۔تر کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانا جلدی کرنا' وقت سے پہلے کوئی کام کرنا' غلبہ کرنا' ترش رو ہونا۔

لَا تَنْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا:۔یعنی پکی اور کچی کھجور ملا کر مت بھگوؤ (اس سے جلدی نشہ آ جاتا ہے)۔

لَیْسَ لَهٗ مِبْسَارٌ:۔یعنی خریدار نے اگر بائع سے یہ شرط کر لی کہ بائع اپنی کھجور جو درختوں پر ہے توڑ لے گا پکنے تک اس کو درختوں پر نہ رہنے دے گا تو یہ ہو سکتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِکَ اِبْتَسَرْتُ:۔یا اللہ میں تیری مدد سے سفر شروع کرتا ہوں (ایک روایت میں اِبْتَشَرْتُ ہے یعنی حرکت کرتا ہوں)۔

لَمَّا اَسْلَمْتُ رَاغَمَتْنِیْ اُمِّیْ فَکَانَتْ تَلْقَانِیْ مَرَّةً بِالْبِشْرِ وَ مَرَّةً بِالْبَسْرِ:۔سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں (جب میں مسلمان ہو گیا تو میری ماں مجھ سے چڑ گئی کبھی تو خوشی کے ساتھ مجھ سے ملتی کبھی تیوری بدل کر ناک بھوں چڑھا کر۔

لَا تَبْسُرْ:۔نر کو مادہ پر مادہ کی خواہش سے پہلے مت کدا (یہ حسن نے ولید سے کہا جو نر کدایا کرتا تھا۔)

وَ کَانَ مَبْسُوْرًا:۔ اس کو بواسیر کی بیماری تھی۔

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ یُذْهِبُ الْبَاسُوْرَ:۔پانی سے استنجا کرنا باسور کو دور کرتا ہے (باسور وہ مسّے (دل) جو مقعد پر ہوتے ہیں اس کی جمع بواسیر)۔

اَلْاِسْتِنْجَاءُ مُطَهِّرَةٌ لِلْحَوَاشِیْ وَ مُذْهِبَةٌ لِلْبَوَاسِیْرِ:۔ پانی سے استنجا کر مقعد (گانڈ) کے کناروں کو پاک کرتا ہے' بواسیر کو دور کرتا ہے۔

بُسْرٌ:۔گدر کھجور (عرب لوگ جب کھجور کا خوشہ شروع میں نکلے تو اس کو طلع کہتے ہیں اور جب بستہ ہو جائے تو سَیَّابٌ جب سبز ہو جائے تو جَدَالٌ اور سَرَادٌ اور خَلَالٌ جب ذرا اور بڑا ہو جائے تو بَغُو یا بَلَحٌ جب پکا کچا ہو جائے (گدر) تو بُسْرٌ جب اور پک جائے تو مُخَطَّمٌ پھر مُوَکِّتٌ پر تَذْنُوْبٌ پھر جُمْسَةٌ پھر ثَعْدَةٌ اور خَالِعٌ خَالِعَةٌ' جب خوب پک جائے تو اس کو رُطَبٌ جب پک کر سوکھ جائے تو اس کو تَمْرٌ کہتے ہیں)۔

رَوْضَاتٌ بَاسِرَاتٌ:۔تازے ہرے بھرے باغیچے۔

بَسٌّ: اونٹ کو آہستہ ہانکنا' ریزہ ریزہ کرنا' اونٹ کو بَسْ بَسْ کہہ کر ڈانٹنا' جھڑکنا۔

یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ اِلَی الْعِرَاقِ وَ الشَّامِ یَبُسُّوْنَ وَ الْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ:۔ کچھ لوگ مدینہ سے اپنے اونٹ آہستہ ہانکتے ہوئے عراق اور شام کی طرف جائیں گے' کاش وہ جانتے ہوتے مدینہ میں رہنا ان کے حق میں بہتر ہے۔

وَمَعِیَ بُرْدَةٌ قَدْ بُسَّ مِنْهَا:۔ میرے پاس ایک چادر ہے جو کچھ گل گئی ہے۔

مِنْ اَسْمَاءِ مَکَّةَ الْبَاسَّةُ:۔مکہ کا ایک نام باسہ بھی ہے یعنی گناہوں کو ریزہ ریزہ کرنے والا مٹنے والا (ایک روایت میں اَلنَّاسَّةُ ہے نون سے یعنی گناہوں کو ہانکنے والا۔)

اَشْاَمُ مِنَ الْبَسُوْسِ:۔بسوس سے زیادہ منحوس (یہ ایک مثل ہے کہتے ہیں بسوس ایک عورت تھی بنی اسرائیل میں اس کے خاوند کو حق تعالٰے نے یہ بشارت دی کہ تیری تین دعائیں ہم قبول کریں گے۔ بسوس نے اس سے درخواست کی ایک دعا

میرے لئے کر کہ میں سب عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہو جاؤں' اس نے دعا کی پھر وہ عورت بدکار ہوگئی خاوند نے دوسری دعا کی کہ وہ کتی بن جائے کتی ہوگئی تب اس کے بیٹے باپ کے پاس آئے اور یہ دعا کرائی کہ پھر سے وہ آدمی ہو جائے۔ غرض خاوند کی تینوں دعائیں اس عورت پر خرچ ہوگئیں۔ اس روز سے یہ مثل ہوگئی۔

بعض کہتے ہیں۔

بَسُوْسٌ:۔ جساس بن مرہ کی خالہ تھی اس کی ایک اونٹنی سراب نامی کلیف کے رمنہ میں گھس گئی کلیب نے اس کے تھن پر تیر مارا یہ حال دیکھ کر جساس نے کلیب پر حملہ کیا اس کو قتل کر ڈالا اور اس پر بنی بکر اور بنی تغلب میں چالیس برس تک جنگ رہی اس پر یہ مثل ہوگئی اب تک عرب میں حَرْبُ بَسُوْسٍ مشہور ہے۔ ابن اثیر نے کہا بَسُوْسٌ اصل میں اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دودھ نہ دیتی ہو۔ جب تک اس سے بُسٌّ بُسٌّ نہ کہیں۔)

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالْبَسِّ اَنْتَ:۔ کیا تو فسادیوں چغل خوروں میں سے ہے (کہتے ہیں بَسَّ بَيْنَ النَّاسِ بَسًّا وَّ بِبَسَّةً۔ یعنی اس نے لوگوں میں فساد کرا دیا چغلی کھائی۔)

اَبْسَسَ النَّاقَةَ:۔ اونٹنی سے بس بس کہا۔

اَلسَّوِيْقُ الْمَبْسُوْسُ:۔ ستو تر کیا ہوا۔

مَكَّةُ:۔ کو بَاسَةٌ کہتے ہیں اور بَسَّاسَةٌ یعنی ہلاک کرنے والا' جو کوئی وہاں گناہ کرے وہ تباہ ہو جاتا ہے۔

بَسٌّ:۔ بسیسہ بنانا' بسیسہ وہ ستو یا آٹا جو پنیر اور گھی یا زیتون کے تیل کے ساتھ ملا کر لت کیا جائے اور بن پکائے اس کو کھا جائیں (بعض نے کہا بَسِيْسَةٌ ہر چیز جو دوسری چیز کے ساتھ ملائی جائے۔ (مثلاً ستو پنیر کے ساتھ یا جو کھجور کی گٹھلی کے ساتھ)۔

بَسْطٌ: پھیلانا' دراز کرنا' خوش کرنا' جرأت دلانا' عذر ظاہر کرنا اور قبول کرنا۔

بَسْطُ الْيَدِ:۔ ہاتھ دراز کرنا' فضیلت دینا' سمائی ہو جانا۔

بَسَاطَةٌ:۔ شیریں زبانی۔

تَبْسِيْطٌ:۔ پھیلانا۔

تَبَسُّطٌ:۔ پھرنا' سیر کرنا' طول اور عرض میں۔

اِنْبِسَاطٌ:۔ پھیلنا' جرأت کرنا' کشادہ روئی سے ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاسِطٌ ہے یعنی روزی پھیلانے والا' کشادہ کرنے والا یا جسموں میں روحیں پھیلانے والا۔

فِي الْهَمُوْلَةِ الرَّاعِيَةِ الْبُسَاطِ الظُّؤَارِ:۔ (آنحضرتؐ نے کلب قبیلے کو ایک پروانہ لکھا اس میں زکوٰۃ کے احکام تھے) آپ نے یوں لکھوایا چھٹی ہوئی اونٹنیوں میں جو جنگل میں چرتی پھریں ان کی اولاد ان کے ساتھ ہو وہ خود ان کو دودھ پلاتی ہوں (تو بِسَاطٌ بہ کسر با یا بُسَاطٌ بہ ضمہ بابُسْطٌ کی جمع ہے بُسْطٌ کہتے ہیں اس اونٹنی کو جس کا بچہ اس کے پاس چھوڑ دیا گیا ہو۔ وہ فراغت سے اس کو دودھ پلاتی ہو بعض نے بَسَاطٌ بہ فتحہ با روایت کیا ہے۔ بَسَاطٌ کہتے ہیں کشادہ زمین کو اگر یہ روایت صحیح ہو تو بساط کی طا کو منصوب پڑھنا چاہئے' وہ راعیہ کا مفعول ہو گا یعنی کشادہ زمین پر چرنے والیاں۔)

فَوَقَعَ بَسِيْطًا مُتَدَارِكًا:۔ پانی خوب پھیل کر پے در پے پڑا۔

يَدُ اللّٰهِ بُسْطَانُ:۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کھلا ہوا ہے (قیاس یہ ہے کہ بَسْطَانُ بہ فتحہ با ہو جیسے رَحْمَانُ اور غَضْبَانُ۔ زمخشری نے کہا يَدَ اللّٰهِ بُسْطَانِ ہے یعنی اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں تو بُسْطَانٌ بُسْطٌ کا تثنیہ ہے۔ عبداللہ بن مسعود نے قرآن شریف میں بھی یوں ہی پڑھا ہے)۔

بَلْ يَدَاهُ بُسْطَانِ یابُسْطَانِ بِسْطٌ:۔ بالکسر کے بھی معنی کھلا ہوا۔

لِيَكُنْ وَجْهُكَ بِسْطًا:۔ تیرا منہ کشادہ ہنستا ہوا رہنا چاہئے۔

يَبْسُطُنِيْ مَا يَبْسُطُهَا:۔ جو فاطمہ کو خوش کرتا ہے وہ مجھ کو بھی خوش کرتا ہے۔

لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ:۔ نماز میں کتے کی طرح اپنی بانہیں زمین پر مت بچھا۔

فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيْطٌ:۔ ایک شخص لمبے ہاتھوں والا کھڑا ہوا۔

بُسُوْق: بلند ہونا۔

بَسْق:۔ تھوکنا۔

وَ النَّخْلَ بَاسِقَاتٍ:۔ اور بلند بلند کھجور کے درختوں کو۔

كَيْفَ تَرَوْنَ بَوَاسِقَهَا وَ قَوَاعِدَهَا وَ جُوْنَهَا وَ رَحَاهَا وَ جَفْوَهَا وَ وَمِيْضَهَا:۔ تم ابر کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو اور اس کی جڑوں کو (جو آسمان کے کناروں میں پھیلتی ہیں) اور اس کے کالے کالے ٹکڑوں کو اور گول گول ٹکڑوں کو اور اس کے کناروں میں بجلی کے چمکنے کو اور ہلکی چمک کو کیسے دیکھ رہے ہو۔

مِنْ بَوَاسِقِ اُقْحُوَان:۔ بابونہ کی بلند بلند شاخوں سے۔

وَارْجَحَنَّ بَعْدَ تَبَسُّقٍ:۔ اونچا ہونے کے بعد بھاری ہو گیا اور جھک گیا۔

كَيْفَ بَسَقَ اَبُوْبَكْرٍ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔ ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے اصحاب میں کیونکر بلند اور نامور ہو گئے۔

فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔ آنحضرتؐ کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے (جہاں پانی نکالنے والا کھڑا ہوتا ہے) یا تو آپ نے دعا کی یا اپنا تھوک اس میں ڈالا۔)

بَسْلٌ: سخت ہو جانا' ملامت کرنا' جلدی میں ڈالنا' چھلنی سے چھاننا' قید کرنا' حلال کرنا' مباح کرنا۔

بُسُوْلٌ:۔ بسیل ہونا (بسیل کہتے ہیں اس نبیذ کو جو برتن میں بچ رہے یا جس پر رات گزر جائے)۔

بَسَالَةٌ اور بِسَالٌ:۔ جری ہونا' بہادر ہونا۔

اِبْسَالٌ:۔ پکانا' سوکھانا' موت کے لئے تیار ہونا یا ہلاکت میں ڈال دیا جانا' سپرد کرنا' حرام کرنا۔

اَسَدٌ بَاسِلٌ:۔ میں بسل اور ابسال کے معنی روکنے کے ہیں چونکہ شیر اپنا شکار دوسروں سے روکتا ہے اور کسی کو کھانے نہیں دیتا۔

رَجُلٌ بَاسِلٌ:۔ بہادر مرد (یہ بھی اسی باب سے ہے چونکہ بہادر آدمی ہر ایک کو اپنے اوپر سے روکتا ہے)۔

اِبْتِسَالٌ:۔ موت کے لئے آمادہ ہونا جیسے اِسْتِبْسَالٌ ہے۔

تَبَسُّلٌ:۔ تیوری چڑھانا غصے یا شجاعت سے۔

بَاسِلٌ:۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔

بَسْلٌ:۔ حرام اور حلال اور اسم فعل بھی ہے بمعنی اٰمِیْنَ یعنی قبول کر اور عذاب۔

كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اٰمِيْنَ وَ بَسْلًا:۔ حضرت عمرؓ اپنی دعا میں آمین کہتے تھے اور بَسْلًا بَسْلًا یعنے یا اللہ قبول کر۔

مَاتَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّ اُبْسِلَ مَالُهٗ:۔ اسید بن حضیر (صحابی) مر گئے ان کا سارا مال قرضہ میں ڈوب گیا (سب دے دیا گیا۔ حضرت عمر نے وہ مال پھیر لیا اور تین برس میں اس کی آمدنی سے قرضہ ادا کیا)۔

اَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ هَمْدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ:۔ ہمدان کے یہ قبیلے والے تو شریف اور بہادر ہیں۔

بُسْلٌ بَاسِلٌ:۔ کی جمع ہے (کہتے ہیں:۔

اَسَدٌ بَاسِلٌ:۔ یعنی شیر بدصورت اور کریہہ منظر اور بہادر اور جری ترش رو غصے سے یا شجاعت سے)۔

لَا تُبْسِلْنِيْ:۔ مجھ کو ہلاکت میں مت ڈال۔

اِسْتَبْسَلَ عَبْدِيْ لِاَمْرِيْ:۔ میرا بندہ میرے حکم کے تابع ہو گیا۔

بَسْمٌ: دانت سپید کرنا (یعنی ہلکی ہنسی جس میں فقط سامنے کے دانت نمودار ہوتے ہیں آواز نہیں آتی)۔

اِبْتِسَامٌ اور تَبَسُّمٌ:۔ کے بھی وہی معنی ہیں۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:۔ آنحضرتؐ نے مرض موت میں جب صحابہ کو دیکھا وہ صفیں باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو تبسم فرمایا آپ خوش ہوئے۔

فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ:۔ دیکھا تو آنحضرتؐ تبسم فرما رہے ہیں۔

بَسَّامٌ اور مِبْسَامٌ:۔ بہت ہنسنے والا۔

بَسَنٌ: (حَسَنٌ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اس کے اتباع میں سے ہے)۔

نَزَلَ اٰدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ بِالْبَاسِنَةِ:۔ آدم علیہ السلام بہشت سے کاریگری یا کھیتی کے ہتھیار لے کر اترے۔

اَبْسَنَ الرَّجُلُ:۔ خوشخو ہوا۔

عَنْ نَّخْلِ بَيْسَانَ:- بیسان کے کھجور کے درخت کا حال بیان کرو-
(بیسان ایک موضع ہے ملک شام میں)

باب الباء مع الشين

بِشْرٌ: کشادہ روئی اور چہرہ-
بَشَرٌ:- آدمی-
بَشْرٌ یا بُشُوْرٌ یا تَبْشِيْرٌ:- خوش خبری دینا چمڑا کھول دینا' مال نکال کر-
بَشَرَةٌ:- آدمی کی کھال اوپر کی طرف سے (اس کی جمع اَبْشَارٌ)-
اِبْشَارٌ:- خوش ہونا-
كَاَكْثَرِ مَا كَانَتْ وَ اَبْشَرِهٖ:- وہ جانور جب دنیا میں زیادہ سے زیادہ تھے اتنی تعداد کے اور جس وقت خوش مزاج اور خوب تندرست تھے ویسی حالت میں دلائے جائیں گے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو کچلیں گے روندیں گے-
فَاَعْطَيْتُهٗ ثَوْبِىْ بُشَارَةٌ:- میں نے خوش خبری دینے والے کو اپنا کپڑا انیگ کے طور پر دے دیا- بُشَارَۃٌ بہ ضمہ باوہ نیگ جو اچھی خبر دینے والے کو دیا جاتا ہے اور بِشَارَۃٌ اور بِشْرٌ اور بَشَارَۃٌ اور بُشْرٰی' خوش خبری' کشادہ روئی مسرور ہونا-
بَشَارَةٌ:- کے معنی خوب روئی بھی آئے ہیں-
اَلْقُوا النَّاسَ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ الْبِشْرِ:- لوگوں سے ہنس مکھ اور کشادہ پیشانی رہ کر ملو-
حُسْنُ الْبِشْرِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيْمَةِ:- کشادہ روئی سے کینہ دور ہو جاتا ہے-
بِشْرَةٌ فِىْ وَجْهِهٖ وَ حُزْنَةٌ فِىْ قَلْبِهٖ (مؤمن کی صفت یہ ہے) ظاہر میں کشادہ روئی خوشخوئی دل میں رنج (یعنی عام خلق خدا سے ہنس مکھ رہ کر ملے اور آخرت کے رنج اور فکر کو دل میں چھپائے رکھے)-
اَبْشَرَ:- خوش ہوا-
مَنْ اَحَبَّ الْقُرْاٰنَ فَلْيَبْشَرْ:- جس شخص کو قرآن سے محبت ہے وہ خوش ہو جائے- (اس کو بہشت ملے گی- ایک روایت میں فَلْيَبْشُرْ بہ ضمہ شین ہے یہ بَشَرْتُ الْاَدِيْمَ اَبْشُرُهٗ سے نکلا ہے یعنی میں نے چمڑے کو چھیل ڈالا- مطلب یہ ہے کہ اپنے تئیں کو کم کھلا کر دبلا کرے اس لئے کہ بہت کھانے سے نسیان پیدا ہو گا قرآن بھول جائے گا)-
اُمِرْنَا اَنْ نَّبْشُرَ الشَّوَارِبَ بَشْرًا:- ہم کو حکم ہوا مونچھیں اتنی کترانے کا کہ چمڑا کھل جائے-
لَمْ اَبْعَثْ عُمَّالِىْ لِيَضْرِبُوْا اَبْشَارَكُمْ:- میں نے اپنے تحصیل داروں کو اس لئے نہیں بھیجا کہ تمہارے چمڑوں پر ماریں-
كَانَ يُقَبِّلُ وَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ:- آنحضرتؐ روزے میں بوسہ اور مساس کرتے تھے-
مُبَاشَرَةٌ:- کے معنی عورت کے بدن سے بدن لگانا چمٹانا اور کبھی جماع کے معنی میں بھی مستعمل ہے-
اِبْنَتُكَ الْمُوْدَمَةُ الْمُبْشَرَةُ:- تیری بیٹی عاقلہ فرزانہ-
كَيْفَ كَانَ الْمَطَرُ وَ تَبْشِيْرُهٗ:- پانی کیسا برسا کیسے شروع ہوا-
تَبْشِيْرٌ:- ہر چیز کا شروع اور فجر کا شروع اس کی جمع تَبَاشِيْرٌ ہے-
اَبْشِرُوْا:- خوش ہو جاؤ-
قَارِبُوْا وَ اَبْشِرُوْا:- اعتدال سے نیک کام کرتے رہو (نہ مبالغہ نہ تقصیر اور خوش ہو جاؤ)-
اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ:- آپ کے جسم کو اس نے تروتازہ کر دیا (یعنی کھال پر تازگی اور شادابی نمودار ہوتی)-
لَاتُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا:- ایک عورت دوسری عورت سے نہ چمٹے' اس کا حال اپنے خاوند سے بیان نہ کرے-
لَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَاْسًا اَنْ يُّقَبِّلَهَا اَوْ يُبَاشِرَهَا:- امام حسن بصری نے کہا- اس میں کوئی قباحت نہیں اگر اپنی لونڈی کو بوسہ دے یا اس کو چمٹائے- (یعنی استبرا سے پہلے صرف جماع منع ہے)-

وَ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسُّ مِنْ شَعْرِہٖ وَ بَشَرِہٖ:- اور قربانی کا قصد رکھتا ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

اَنْقُوا الْبَشَرَۃَ:- شرمگاہ کو صاف پاک کرو۔

فَرَجَعَ بِبَشَارَۃٍ عَظِیْمَۃٍ:- بڑی خوش خبری لے کر لوٹا (بعض نے بکسر با بعض نے بہ ضمہ با پڑھا ہے)

بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا:- خوش رکھو (ڈراؤ نہیں' نفرت مت دلاؤ (رغبت دلاؤ)۔

تِلْکَ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ عَاجِلًا (دنیا میں نیک آدمی کی تعریف ہونا کچھ برا نہیں جب اس کی نیت ریا کی نہ ہو بلکہ یہ مومن کے لئے نقد خوشی ہے (اور ایک ادھار خوشی وہ آخرت میں ملے گی)۔

بِوُجُوْہٍ مُّبْشَرَۃٍ:- تر و تازہ خوش مونہوں کے ساتھ۔

فَاِنْ رَاٰی حَسَنَۃً فَلْیُبْشِرْ:- اگر اچھی بات دیکھے تو خوش ہو جائے (ایک روایت میں فَلْیَنْشُرْ ہے اس کو بیان کرے ایک میں فَلْیَسْتُرْ ہے یعنی اس کو چھپائے)۔

اَمَا اُبَشِّرُکَ بِکَذَا:- کیا میں تجھ کو یہ خوش خبری نہ دوں۔

وَسِعَ النَّاسَ بِشْرُہٗ:- سب لوگوں سے وہ بہ کشادہ پیشانی ملتا ہے۔

وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ:- اس کی خوشی ان پر دیکھی گئی۔

فَلْیُبَاشِرْ بِکَفَّیْہِ الْاَرْضَ:- اپنی ہتھیلیاں زمین سے لگائے۔

فَیُبَاشِرُنِیْ وَ اَنَا حَائِضٌ:- آنحضرتؐ مجھ سے مباشرت کرتے (بدن سے بدن لگاتے) اور میں حائضہ ہوتی۔ یعنی مافوق الازار بعض نے کہا مادون الفرج۔)

وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ:- آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی۔

تَبَاشِیْرُ الْفَجْرِ:- صبح کے شروع کے حصے۔

بَشٌّ: خوشی اور تازہ روئی اسی طرح بَشَاشَۃٌ اسی طرح تَبَشْبُشٌ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَا یُوْطِنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوۃِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَا یَتَبَشْبَشُ اَھْلُ الْبَیْتِ بِغَائِبِھِمْ:- جو شخص مسجدوں کو اپنا اڈہ ٹھہرا لے (ہر پہر کے پانچوں وقت وہاں آیا کرے) نماز کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جو (ایک مدت سے) غائب ہو۔

اِذَا اجْتَمَعَ الْمُسْلِمَانِ فَتَذَاکَرَ غَفَرَ اللّٰہُ لِاَبَشِّھِمَا بِصَاحِبِہٖ:- جب دو مسلمان مل کر بات چیت شروع کریں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں جو اپنے ساتھی سے بڑھ کر ہنس مکھ ہو اس کو بخش دیتا ہے۔

وَ کَذٰلِکَ الْاِیْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَۃَ الْقُلُوْبِ:- ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دلوں کی خوشی اور تازگی سے مل جاتا ہے (بعض نے یوں پڑھا ہے اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُہُ الْقُلُوْبَ یعنی جب ایمان کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے)۔

بَشَاشَۃُ الْعُرْسِ:- شادی کی خوشی۔

ھَشٌّ بَشٌّ:- خوش خرم۔

بَشِعٌ: بدمزہ بدذائقہ' گندہ دہن' بدخلق' ترش رو۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْبَشِعَ:- آنحضرتؐ بدمزہ کھانا بھی کھا لیتے (کسی کھانے کی برائی بیان نہ کرتے)۔

فَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیِ الْقَوْمِ وَ ھِیَ بَشِعَۃٌ فِی الْحَلْقِ:- وہ لوگوں کے سامنے رکھا گیا حالانکہ حلق میں بدمزہ تھا۔

بَشْقٌ: مارنا' گھور کر دیکھنا۔

بَشِقَ الْمُسَافِرُ:- مسافر رک گیا یا پیچھے رہ گیا یا عاجز ہو گیا یا کمزور ہو گیا (یعنی کثرت بارش کی وجہ سے بعض نے کہا صحیح لَثِقَ ہے یعنے کیچڑ میں لتھڑ گیا یا مَشِقَ یعنی پھسل گیا یا نَشِقَ یعنے لٹک رہا)۔

بَشْکٌ: جلدی کرنا' جھوٹ' بٹنا' دوڑنا' کاٹنا' دور دور ٹانکے مار کر سینا' گرہ کھولنا' ملا دینا' جلد ہانکنا۔

اِنَّ مَرْوَانَ کَسَاہُ مِطْرَفَ خَزٍّ فَکَانَ یُثْنِیْہِ عَلَیْہِ اِثْنَاءً مِنْ سَعَتِہٖ فَانْشَقَّ فَبَشَکَہٗ بَشْکًا:- مروان نے ابو ہریرہؓ کو ایک ریشمی چادر اڑھائی وہ بہت بڑی تھی تو ابو ہریرہؓ نے دور دور سے اس میں ٹانکے مارے۔

بَشَمٌ: اکتا جانا' بدہضمی ہونا۔

بَشِمٌ:- وہ شخص جس کو بہت کھانے پینے سے تخمہ ہو گیا ہو ایسا ہی بَشِیْمٌ اور مَبْشُوْمٌ۔

اِنَّ ابْنَکَ لَمْ یَنَمِ الْبَارِحَةَ بَشَمًا قَالَ لَوْمَاتَ مَاصَلَّیْتُ عَلَیْهِ (سمرہ بن جندب سے کسی نے کہا) رات کو تمہارا بیٹا بدہضمی کی وجہ سے نہیں سویا انہوں نے کہا اگر (کم بخت) مر جاتا تو میں اس پر نماز تک نہ پڑھتا (کیونکہ اس نے خودکشی کی اور آنحضرتؐ کی سنت کا کچھ خیال نہ رکھا کہ ہمیشہ پیٹ سے کم کھانا چاہئے)۔

وَ اَنْتَ تَتَجَشَّاءُ مِنَ الشِّبَعِ بَشَمًا:- تو تو خوب پیٹ بھر کر بدہضمی کی ڈکاریں لیتا ہے۔

خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ شَاةٌ تَاْکُلُ مِنْ وَرَقِ الْقَتَادِ وَ الْبَشَامِ:- مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہیں جو قتاد اور بشام کے پتے کھا لیتی ہیں۔ (قتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اور بشام بھی ایک درخت ہے خوشبودار جس کی مسواکیں بناتے ہیں اس کی جمع بَشَامٌ ہے کنھبل بھی ایک جنگلی درخت ہے)۔

لَابَاسَ بِنَزْعِ السِّوَاکِ مِنَ الْبَشَامَةِ:- بشامہ کی مسواک بنانے میں کوئی قباحت نہیں۔

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْبَشَامِ:- ہمارے کھانے کے لئے بشام کے پتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

باب الباء مع الصاد

بَصْبَصَةٌ: دم ہلانا' نکالنا

حِیْنَ اُلْقِیَ فِی الْجُبِّ وَ اُلْقِیَ عَلَیْهِ السِّبَاعُ فَجَعَلْنَ یَلْحَسْنَهٗ وَ یُبَصْبِصْنَ اِلَیْهِ:- حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام جب اندھے کنوئیں میں ڈالے گئے اور ان پر کتے چھوڑے گئے (اس لئے کہ آپ کو پھاڑ کر کھا جائیں) کتوں نے کیا کیا آپ کو چاٹنے لگے اور دُم ہلانے لگے۔

یَا عِیْسٰی سُرُوْرِیْ اَنْ تُبَصْبِصَ اِلَیَّ:- عیسیٰ میں اس سے خوش ہوتا ہوں کہ تو میرا ڈر رکھ کر اور میرے رحم کی امید رکھ کر میرے پاس آئے۔

بَصْبَصَةٌ:- دعا میں دونوں شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف اٹھانا ان کو ہلانا۔

بَصَرٌ: بینائی اور آنکھ اس کی جمع اَبْصَارٌ ہے۔

(بعض نے کہا بَصِیْرَةٌ دل کی بینائی اور بَصَارَةٌ آنکھ کی) اور یقین اور دلیل بَصَائِرُ جمع ہے بَصِیْرَةٌ یا بَصَارَةٌ کی۔

بَصْرٌ:- کاٹنا۔

بُصْرٌ:- کنارہ عمق۔

بَصْرٌ:- سفید نرم پتھر۔

اَبْصَرَ اور بَصُرَ:- دیکھا۔

بَصِیْرٌ:- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔

فَاَمَرَ بِهٖ فَبُصِرَ رَأْسُهٗ:- حکم دیا اس کا سر کاٹا گیا۔

فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ شَاةً فَرَاٰی فِیْهَا بُصْرَةً مِّنْ لَبَنٍ:- میں نے آنحضرتؐ کے پاس ایک بکری بھیجی آپ نے دیکھا اس میں دودھ کا ذرا سا نشان ہے۔

کَانَ یُصَلِّیْ بِنَا صَلٰوةَ الْبَصَرِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا رَمٰی بِنَبْلَةٍ اَبْصَرَهَا:- آنحضرتؐ (مغرب کی) نماز ہم کو اس وقت پڑھاتے اگر کوئی آدمی اس وقت تیر مارے تو اپنا تیر دیکھ لے (وہ کہاں جا کر گرا)۔

لِیُبْصِرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ:- وہ اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ لے۔

فَبَصُرَ اَصْحَابِیْ:- میرے یاروں نے دیکھ لیا۔

یُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ:- دیکھنے والا ان کو دیکھ سکتا ہے۔

لَوْ کُنْتُ اُبْصِرُ:- اگر میں دیکھتا ہوتا (کیونکہ وہ اخیر عمر میں اندھے ہو گئے تھے)۔

بَصُرَ عَیْنِیْ وَسَمِعَ اُذُنِیْ:- میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سنا (ایک روایت میں بَصُرَ عَیْنِیْ وَسَمِعَ اُذُنِیْ ہے۔ ایک میں بَصَرُ عَیْنِیْ وَسَمْعُ اُذُنِیْ ایک میں بَصَرَ عَیْنَایَ وَسَمِعَ اُذُنَایَ ایک میں بَصَّرَ عَیْنِیْ وَسَمَّعَ اُذُنِیْ ہے)۔

وَفِیْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَ الْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِیْلِ:- ان میں کوئی تو اپنی گمراہی کو جان بوجھ کر عمداً اس پر قائم ہے کوئی

بے چارہ مجبور ہے (زبردستی سے ساتھ ہو گیا ہے) کوئی راہ چلتا مسافر ہے-

اَلَیْسَ الطَّرِیْقُ یَجْمَعُ التَّاجِرَوَابْنَ السَّبِیْلِ وَ الْمُسْتَبْصِرَ وَ الْمَجْبُوْرَ:- کیا رستہ میں سوداگر مسافر عمداً گمراہی پر قائم رہنے والا مجبوراً اکٹھے نہیں ہو جاتے (مطلب یہ ہے کہ اس جماعت میں اچھے برے سب طرح کے لوگ ہوں گے)-

اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِیْ:- میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں (جیسے آگے دیکھتا ہوں (اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے کہ پیچھے کے بدن میں بھی بینائی کی قوت عطا فرمائے- بعض نے کہا پیچھے بھی آپ کی دو آنکھیں تھیں- بعض نے کہا دیکھنے سے علم مراد ہے اور یہ سب تاویلیں بے ضرورت ہیں)-

اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ بَعْدِیْ:- میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں-

وَ یَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً:- پھر پیکان دیکھے اس میں بھی کچھ خون کا نشان نہ پائے (یا کوئی دلیل اس کی نہ پائے کہ تیر شکار کے جانور کو لگا و-)

لَتَخْتَلِفُنَّ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ:- تم حق بات کو جان بوجھ کر بھی اختلاف کرو گے-

مَنْ اَبْصَرَبِھَا بَصَّرَتْہُ وَمَنْ اَبْصَرَ اِلَیْھَا اَعْمَتْہُ:- جو شخص دنیا کے حالات دیکھ کر عقل حاصل کرے گا دنیا اس کو بینا بنائے گی اور جو شخص خود دنیا کی طرف دیکھے گا (اس سے محبت کرے گا) دنیا اس کو اندھا کر دے گی-

بَصَّرَہٗ عَیْبَ الدُّنْیَا:- اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے عیب خوب دکھلائے گا-

بَصُرْتُ اور اَبْصَرْتُ:- میں نے دیکھا-

بُصْرُ کُلِّ سَمَاءٍ مَسِیْرَۃُ خَمْسَ مِأَۃَ عَامٍ:- ہر ایک آسمان کا دل پانسو برس کی راہ ہے (اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی و بنینا فوقکم سبعا شدادا سے یہ نکلتا ہے کہ آسمان ایک سخت مضبوط ٹھوس جرم ہے نہ یہ کہ ہوا کی طرح لطیف ہے)-

بُصْرُ جِلْدِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا:- دوزخ میں کافر کی کھال کا دل چالیس ہاتھ کا ہو گا- (جب کھال کا اتنا دل ہوا تو اعضا کتنے بڑے بڑے) ہوں گے- دوسری حدیث میں ہے کہ اس کی کچلی اُحد پہاڑ کے برابر ہو گی)-

وَجَعَلَہٗ تَبْصِرَۃً لِّمَنْ عَزَمَ:- اس کو ہدایت کیا عزم کرنے والے کے لئے-

بَصْرَہ:- ایک مشہور شہر ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں بنایا گیا- (غرض حضرت عمر کی یہ تھی کہ خلیج فارس میں سے ہو کر ہندوستان اور چین پر حملہ کریں مگر افسوس کہ آپس کے فتنوں کی وجہ سے جو حضرت عمر کی وفات کے بعد پڑ گئے اس کا موقع نہ ملا اور بعد کے زمانوں میں سلاطین عثمانیہ نے ایسی اہم اور کارآمد بندر سے کچھ کام نہ لیا اور برٹش گورنمنٹ نے جو نہایت ذی علم اور باہمت گورنمنٹ ہے دور دراز ملک سے آ کر ہند پر قبضہ کر لیا اسی میں پروردگار کی حکمت تھی- اگر برٹش گورنمنٹ ہند پر قبضہ نہ کرتی تو ہند کے راجہ اور نواب ایک دوسرے سے لڑ لڑ کر کٹ جاتے اور رعایا کو چین اور اطمینان نصیب نہ ہوتا- اب ۱۹۱۵ء میں تو برٹش گورنمنٹ نے بصرہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے لیکن آئندہ معلوم نہیں کیا ہوتا ہے)-

اَلْبَصْرَۃُ مَھْبَطُ اِبْلِیْسَ:- (یہ حضرت علی سے امامیہ نے روایت کیا ہے) بصرہ ابلیس کے اترنے کا مقام ہے (کیونکہ خلیفہ برحق سے بغاوت بصرے ہی سے شروع ہوئی تھی)-

بَصِیْصٌ: لرزہ، چمک-

تُمْسَکُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّھَا مَتْنُ اِھَالَۃٍ:- دوزخ قیامت کے دن ٹھہرائی جائے گی یہاں تک کہ چربی کی پشت کی طرح چمکنے لگے گی-

بَصْقٌ: تھوکنا-

بُصَاق:- وہ تھوک جو منہ سے نکلے-

فَلَا یَبْصُقُ اَمَامَہٗ (نماز میں) اپنے آگے سامنے نہ تھوکے-

فَلَا یَبْصُقُ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِہٖ:- قبلہ کی طرف نہ تھوکے اللہ (کی رحمت) اس کے اور اس کے

قبلے کے بیچ میں ہے (نہ یہ کہ ذات الٰہی نمازی اور قبلہ کے درمیان ہے جیسے جہمیوں کا اعتقاد ہے ذات الٰہی تو فوق العرش ہے تمام ائمہ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے)۔

فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ:- بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوکے۔

باب الباء مع الضاد

بَضٌّ: يَبُضُوضٌ یا يَبَضِيضٌ - پانی کا آہستہ آہستہ بہنا' رسنا۔

مَا تَبِضُّ بِبَلَالٍ:- ذرا بھی تری اس میں سے نہیں پھوٹتی تھی یعنی بالکل دودھ نہیں دیتی تھی۔

وَ الْعَيْنُ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاءٍ:- چشمہ سے ذرا ذرا سا پانی رس رہا تھا۔

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ:-تھن کی بھٹنی سے دودھ بہنے لگا۔

اِنَّهٗ سَقَطَ مِنَ الْفَرَسِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَ عَوَضُ وَجْهِهٖ يَبِضُّ مَاءً اَصْفَرَ:- آپ گھوڑے پر سے گرے' دیکھا تو آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے منہ کے اندر سے ایک کونے سے زرد زرد پانی رس رہا ہے۔

اَلشَّيْطَانُ يَجْرِیْ فِی الْاِحْلِيْلِ وَ يَبِضُّ فِی الدُّبُرِ:- شیطان ذکر کے سوراخ میں چلتا رہتا ہے اور دبر (گانڈ) میں بھی رینگتا رہتا ہے (آدمی کو وہم دلاتا ہے کہ ذکر سے قطرہ نکلا اور دبر سے باؤ سری)۔

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا كَذَا:- جوانی کی چمک اور صفائی والے اسی کے منتظر رہتے ہیں۔

قَدِمَ عَمْرٌو عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَهُوَ اَبَضُّ النَّاسِ:-عمرو بن عاص معاویہ کے پاس پہنچے دیکھا تو وہ سب لوگوں میں خوش رنگ اور اچھے بشرے والے ہیں۔

آلَا فَانْظُرُوْا رَجُلًا اَبْيَضَ بَضًّا:- اپنے لوگوں میں کوئی اچھا سرخ سفید شخص دیکھو۔

تَلْقٰى اَحَدَهُمْ اَبْيَضَ بَضًّا:- تو ان میں سے کسی کو اچھا سفید رنگ پائے گا۔

بِضْعٌ: تین سے نو تک اور رات کا ایک ٹکڑا۔

اُهْدِیَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرِيْسَةٌ مِّنْ هَرَائِسِ الْجَنَّةِ فَزَادَتْ فِیْ قُوَّتِهٖ بِضْعَ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا:- آنحضرتؐ کو بہشت کے ہریسوں سے ایک ہریسہ تحفہ بھیجا گیا اس نے آپ کی قوت کچھ اوپر چالیس مردوں کی قوت کے برابر کر دی (تو پھر جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے چالیس مردوں کی قوت دے دی ہو وہ نو بیبیوں پر قناعت کرے تو کیا اس کو عیاش اور شہوت پرست کہہ سکتے ہیں جیسے بعض بے وقوف پادری ہمارے پیغمبر پر طعنہ کرتے ہیں)۔

بِضْعَةٌ:-گوشت کا ٹکڑا۔

بُضْعٌ:-فرج' جماع' مہر' طلاق' نکاح۔

بَضْعٌ:- سیراب ہونا' کاٹنا' جماع کرنا' کد خدا ہونا' ظاہر کرنا۔

مُبَاضَعَةٌ اور بِضَاعٌ:- جماع کرنا۔

اَلْكُحْلُ يَزِيْدُ فِی الْمُبَاضَعَةِ:- سرمہ لگانا قوت جماع کو بڑھاتا ہے۔

تَبْضِيْعٌ:-کاٹنا۔

اِبْضَاعٌ:-نکاح کرنا۔

اِسْتِبْضَاعٌ:- پونجی بنانا' عورت کا مرد سے نطفہ لینا جیسے جاہلیت میں رائج تھا کہ جس مرد کو خوب صورت شریف بہادر دیکھتے تو اپنی جورو یا بیٹی کو اس کے پاس بھیج کر اس کا نطفہ لیتے)۔

تُسْتَاْمَرُ النِّسَاءُ فِیْ اِبْضَاعِهِنَّ:-عورتوں سے ان کا نکاح کرتے وقت اجازت لی جائے۔

اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَبَا النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِا مْرَاَةٍ فَدَعَتْهُ اِلٰى اَنْ يَّسْتَبْضِعَ مِنْهَا:- آنحضرتؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ایک عورت پر سے گزرے وہ (نور محمدی آپ کی پشت میں دیکھ کر) آپ سے طالب جماع ہوئی۔

وَلَهٗ حَصَّنَنِیْ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ بُضْعٍ:- اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے لئے مجھ کو ہر نکاح سے بچایا (کسی دوسرے کے نکاح میں نہیں آئی یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے)۔

آلَا مَنْ اَصَابَ حُبْلٰى فَلَا يَقْرَبَنَّهَا فَاِنَّ الْبُضْعَ

يَزِيْدُ فِي السَّمْعِ وَ الْبَصَرِ:- جو شخص قیدیوں میں پیٹ والی عورت پائے تو اس سے صحبت نہ کرے اس لئے کہ جماع سے سماعت اور بینائی (بچہ کی) زیادہ ہوتی ہے (تو بچہ میں دو نطفوں کی شرکت ہو جائے گی)-

بُضْعُ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ:- تم میں سے کسی کا جماع کرنا (اپنی عورت سے) صدقہ ہے یعنی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے- اگر بہ نیت ادائے حقوق زن وشوئی یا طلب اولاد صالح یا زنا سے بچنے کے لئے کیا جائے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح میں بھی ثواب ملتا ہے جب نیت بخیر ہو مثلاً کھانا اس نیت سے کھائے کہ قوت ہو، کسب حلال پرورش اہل وعیال کی طاقت ہو)-

بُضْعُهُ اَهْلَهُ صَدَقَةٌ یا بَضِيْعَتُهُ اَهْلَهُ صَدَقَةٌ:- آدمی کا اپنی جورو سے جماع کرنا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے-

عَتَقَ بُضْعُكِ فَاخْتَارِيْ:- تیری فرج بھی آزاد ہو گئی اب تجھ کو اختیار ہے (خواہ اگلے خاوند کے پاس رہے جس سے لونڈی بننے کی حالت میں نکاح ہوا تھا یا اس سے جدا ہو جائے)-

هٰذَا الْبُضْعُ الَّذِيْ لَا يُقْرَعُ اَنْفُهُ:- (یہ عمرو بن اسید نے کہا جب وہ حضرت خدیجہ کے نکاح کے جلسہ میں گئے اور آنحضرتؐ کو دیکھا) یہ تو ایسا جوڑ ہے جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی (عرب کا قاعدہ تھا اگر شریف اور ذات والی انٹنیوں پر کوئی کم ذات نر چڑھنا چاہتا تو اس کی ناک پر لکڑی وغیرہ مار کر اس کو ہٹا دیتے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ حضرت خدیجہ کے جوڑ ہیں جیسے دلہن خوبصورت شریف زادی تھیں ویسے ہی دولہا بھی بلکہ ان سے ہزار درجہ بڑھ کر ماشاء اللہ اشرف الاشراف اور حسین اور جمیل نوجوان پچیس برس کی عمر کے تھے ایسے دولہا تو حضرت خدیجہ کو سارے ملک عرب میں نہ ملتے یہ ان کی خوش نصیبی تھی)-

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ:- فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے (ایک روایت میں مُضْغَةٌ مِّنِّيْ ہے معنی وہی ہیں- ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ- پھر آپ نے ہر ایک قربانی کے اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ کاٹ کر لانے کا حکم دیا-

مِثْلَ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ:- گوشت کے مچہ کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا-

وَ فِي الْبَاضِعَةِ بَعِيْرَانِ:- جس زخم سے گوشت چر جائے- (لیکن ہڈی کو صدمہ نہ پہنچے) اس کی دیت دو اونٹ ہیں-

هَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ:- ذکر کیا ہے وہ بھی آدمی کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے-

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْوَاحِدِ بِبِضْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً:- جماعت کی نماز اکیلے نماز سے بیس پر کئی درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے-

اَلْبَاضِعَةُ:- وہ زخم جو گوشت کو چیر دے (ہڈی کو صدمہ نہ پہنچائے)-

اِنَّهُ ضَرَبَ رَجُلًا ثَلٰثِيْنَ سَوْطًا كُلُّهَا تَبْضَعُ وَ تَحْدِرُ:- حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے لگائے ہر کوڑہ کھال کو کاٹتا تھا اور نیچے اتر جاتا تھا-

اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَ تُبْضِعُ طِيْبَهَا:- مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور کھرے کندن کو رکھ لیتا ہے (ایک روایت میں وَ تُنْصِعُ طِيْبَهَا ہے یعنی کھرے کندن کو ٹھہرا لیتا ہے ایک میں وَ تَنْصَعُ طِيْبَهَا یعنی کھرے کندن کو پیدا کرتا ہے ایک میں وَ تَنْضَخُ ہے)-

سُئِلَ عَنْ بِيْرِ بُضَاعَةَ:- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بضاعہ کا کنواں کیسا ہے- (وہ ایک کنواں تھا مدینہ میں یعنی اس کا پانی پاک ہے یا ناپاک)-

اَبْضَعَه: کندہ کے ایک بادشاہ کا نام تھا-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُلُوْكَ الْاَرْبَعَةَ وَ ذَكَرَ مِنْهُمْ اَبْضَعَةَ:- اللہ نے چار بادشاہوں پر لعنت کی ان میں ایک ابضعہ کا بھی نام لیا-

بِضَاعَةٌ:- پونجی سرمایہ (اور اصطلاح فقہ میں بضاعت اور ابضاع اس کو کہتے ہیں کہ کوئی اپنا روپیہ دوسرے کو سوداگری کرنے کے لئے دے سارا نفع مالک مال کا ہو اگر نفع میں دونوں شریک ہوں تو وہ مضاربت ہے)-

باب الباء مع الطاء

بُطْأٌ: یا بطاءٌ دیر کرنا۔
بَطُؤَ اور اَبطَأَ:۔ دونوں کے معنی دیر کی۔
بَطِیئٌ:۔ سست' دیر کرنے والا۔
تَبْطِیئٌ:۔ دیر کرنا۔
بُطْآنَ اور بَطْآنَ:۔ دونوں اسم فعل ہیں بمعنی ماضی یعنی دیر کی۔
مَا اَرٰی صَاحِبَکَ اِلَّا اَبْطَاَکَ:۔ میں سمجھتی ہوں اب جبرئیل نے تمہارے پاس آنے میں دیر لگائی (تم کو چھوڑ بیٹھے یہ ام جمیل ابولہب کی جورو نے آنحضرتؐ سے کہا۔ دوسری روایت میں یوں ہے اس کم بخت عورت نے کہا' میں سمجھتی ہوں تمہارا شیطان تم کو چھوڑ بیٹھا)۔
مَنْ بَطَّأَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یَنْفَعْهُ نَسَبُهٗ:۔ جس شخص کو قیامت کے دن اس کے (برے) اعمال پیچھے ڈال دیں (وہ بہشت میں نہ جا سکے) تو اس کا خاندان اس کے کچھ کام نہ آئے گا (کسی بزرگ یا ولی یا شریف کی اولاد ہونا اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا)۔
وَ کَانَ فَرَسًا یُبَطَّأُ:۔ وہ گھوڑا مٹھا کہلاتا تھا۔
بَاطِیٌ:۔ یہود کا ایک عالم تھا۔
اَبْطَیْتُ: ایک لغت ہے۔ اَبْطَئْتُ کی بعض نے کہا غلط ہے۔
مُبَاطَئَةٌ:۔ ٹالنا' دیر لگانا۔
تَبَطُّأٌ اور تَبَاطُؤٌ:۔ چلنے میں پیچھے رہ جانا۔
اِسْتِبْطَاءٌ:۔ کسی کو دیر کیا ہوا پانا۔
اَلْبُطْؤُ اور اَلْبُطْأٰیٰ:۔ زمانہ۔

بَطْحٌ: اوندھا لٹانا ایسا ہی اِنْبِطَاحٌ بُطْحٌ۔ چپکے ہوئے اوندھا پڑنا۔
تَبْطِیْحٌ:۔ کنکر پتھر بچھا کر زمین برابر کرنا۔
بُطْحَةٌ:۔ خصلت۔
بَطْحَةٌ:۔ قد و قامت۔
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ:۔ زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن ایک صاف چکنے میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا (اور یہ جانور جن کی زکوٰۃ اس نے نہیں دی تھی اس کو روندیں گے)۔
وَ بَنَی الْبَیْتَ فَاَهَابَ بِالنَّاسِ اِلٰی بَطْحِهٖ:۔ عبداللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ بنایا اور لوگوں کو وہاں کنکر پتھر بچھا کر جگہ برابر کرنے کی ترغیب دی۔
اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ بَطَّحَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ اَبْطَحُهٗ مِنَ الْوَادِی الْمُبَارَکِ:۔ حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے مسجد نبوی میں سنگریزے بچھائے اور کہا میں برکت والے نالے کے پتھر اس میں بچھاتا ہوں۔
بَطْحَاءٌ اور اَبْطَحُ اور بَطِحٌ اور بَطِیْحَةٌ:۔ نرم پتھریاں نالے کی۔
صَلّٰی بِالْاَبْطَحِ:۔ آنحضرتؐ نے ابطح میں نماز پڑھی یعنی مکہ کے ابطح میں جس کو محصب کہتے ہیں وہ ایک وادی ہے جنۃ المعلّٰی کے قریب)۔
اَبْطَحُ: کی جمع بِطَاحٌ اور بَطَائِحُ اور اَبَاطِحُ آئی ہے۔ قریش کو قریش البطاح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مکہ کے پتھریلے مقاموں میں رہتے تھے۔
کَانَتْ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا:۔ آنحضرتؐ کے اصحاب کی ٹوپیاں سروں سے چپکی رہتیں (یہ نہیں کہ ہوا میں اوپر اٹھی ہوئیں جیسے اس زمانے میں ترکی اور ایرانی ٹوپیاں ہوتی ہیں)۔
لَوْ کُنْتُمْ تَغْرِفُوْنَ مِنْ بَطْحَانَ یا بُطْحَانَ یا بَطِحَانَ مَا زِدْتُکُمْ:۔ اگر تم روپیہ اشرفیاں بطحان سے لب بھر بھر کر لیتے تب بھی میں مہر زیادہ نہ کرتا (بطحان ایک نالہ کا نام ہے مدینہ میں)
بُطَاحٌ:۔ ایک پانی کا نام ہے بنی اسد کے ملک میں یا بنی یربوع کے ملک میں ایک مقام کا نام ہے۔
نَهٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ مُسْتَلْقِیًا عَلٰی ظَهْرِهٖ اَوْ مُنْبَطِحًا عَلٰی بَطْنِهٖ:۔ آپ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا چت لیٹ کر یا اوندھے پڑ کر کھانے سے منع فرمایا۔

بِمَکَانٍ بَطْحٍ یابَطِحٍ:- کشادہ جگہ میں-
خَرَجَ اِلَی الْبَطْحَاءِ:- صاف سطح زمین کی طرف نکلے-
بَطْخٌ: لیپنا-
بِطِّیخٌ:- خربزے' خربوزہ-
کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیخَ بِالرُّطَبِ:- آنحضرتؐ خربوزہ تر کھجور کے ساتھ کھاتے (دوسری روایت میں یوں ہے کہ ککڑی کھجور ملا کر کھاتے' اس میں بڑی حکمت ہے ایک سرد دوسری گرم دونوں ملا کر معتدل غذا ہوگئی)-
بِطِّیخَةٌ:- ایک خربزہ' خربوزہ-
بَطَرٌ: اترانا' بہت پھولنا' تکبر کرنا-
بَطْرٌ:- چیرنا-
بِطْرٌ:- رائگاں' بیکار-
بَطِرٌ:- اترانے والا' مغرور-
لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلٰی مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا:- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکائے-
اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ:- تکبر کیا ہے حق بات کو ہٹ دھرمی سے نہ ماننا' اپنی بات کی پچ کئے جانا گو ناحق ہو-
بَطَرْتُ بَطْنَهٗ:- میں نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا-
بَیْطَرٌ یابَیْطَارٌ:- مواشی کا علاج کرنے والا-
بَیْطَرَةٌ:- مواشی کا علاج معالجہ-
بِطْرِیْقٌ: فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار سپاہی ہوں (انگریزی میں بریگیڈیر میجر جنرل)-
بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ:- اس کے بعض فوجی آفیسرز یا عمائد ملک-
وَعِنْدَهٗ بَطَارِقَتُهٗ:- اس کے پاس اس کے افسر سرداران ملک (ومصاحبین وامرائے شاہی) موجود تھے-
وَعِنْدَهٗ بَطَارِقَةُ الرُّوْمِ:- اس کے پاس روم کے سردار تھے-
بَطْشٌ: حملہ کرنا' زور سے تھامنا-

فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ:- کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ پیغمبر (مجھ سے بھی پہلے اٹھ کر) عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں (سبحان اللہ یہ تو بڑے بڑے پیغمبروں اور مقرب بندوں کا درجہ ہوگا کہ ان کی رسائی عرش خداوندی تک ہو جائے گی لیکن ہم گناہ گاروں کو اگر ان نیک بندوں کی کفش برداری بھی نصیب ہو جائے تو غنیمت ہے)-
اَلْبَطْشُ مِنْ خَمْسٍ قَدْ مَضَیْنَ:- بطش ان پانچ باتوں میں سے ہے جو گذر چکیں (یعنی جس کا اس آیت میں ذکر ہے یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ اس سے مراد بدر کی جنگ ہے)-
یَبْطِشُ یایَبْطُشُ:- حملہ کرے گا یا پکڑے گا-
کُنْتُ یَدَهُ الَّتِیْ یَبْطُشُ بِهَا:- میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے-
کَیْفَ اَنْتَ اِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ:- تیرا حال کیا ہوگا جب دونوں مسجدوں کے درمیان جنگ ہوگی (یُبْطِشُ کے بھی وہی معنی ہیں)-
وَفِیْهَا الْبَطْشَةُ:- جمعہ ہی کے دن قیامت بھی آئے گی-
بَطٌّ: چیرنا' پھاڑنا' مرغابی-
اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ بِهٖ وَرَمٌ فَمَا بَرِحَ بِهٖ حَتّٰی بُطَّ:- آپ ایک شخص کے پاس گئے جس کا کوئی عضو سوج گیا تھا پھر آپ وہاں سے سرکے نہیں کہ وہ چیرا گیا-
اِنَّهٗ اَتٰی بَطَّةً فِیْهَا زَیْتٌ فَصَبَّهٗ فِی السِّرَاجِ:- ایک کپے کے پاس آئے جس میں تیل تھا انہوں نے اس کو چراغ میں ڈال دیا (یہ کپہ مرغابی کی شکل کا بناتے ہیں اس لئے اس کو بطہ کہتے ہیں)-
بِطَاقَةٌ: پرچہ' چھوٹا رقعہ-
یُؤْتٰی بِرَجُلٍ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ وَ تُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ فِیْهَا شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ:- ایک شخص کو قیامت کے دن لے کر آئیں گے اور ایک پرچا اس کے لئے نکالا جائے گا جس میں لا الہٰ الا اللہ کی گواہی ہوگی-

مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ بِهٰذِهِ السِّجِلَّاتِ:- بھلا یہ پرچہ ان بھاری دفتروں کا کیا مقابلہ کرے گا (یعنی تو لنے سے فائدہ ہی کیا ہے کہاں ایک چھوٹا پرچہ اور کہاں یہ گناہوں کے دفتر)

اُكْتُبْهَا فِي بِطَاقَةٍ:- اس کو ایک پرچے پر لکھ لے-

بُطْلٌ یا بُطْلَانٌ یا بُطُوْلٌ:- ناچیز ہونا' بیکار رہونا' لغو ہونا' نیست ہونا-

بَاطِلٌ:- لغو' ناچیز' غلط' جادوگر' ابلیس' اس کے مقابل حَقٌّ ہے-

لَا تُبْطِلُوْهَا بِالرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ:- اپنے اعمال کو ریا اور شہرت کی نیت کر کے ضائع مت کرو-

لَا يَسْتَطِيْعُهُ الْبَطَلَةُ:- جادوگر اس پر قدرت نہیں پا سکتے (اس کو یاد نہیں کر سکتے یا پڑھ نہیں سکتے)-

لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ:- جہاد کو کسی ظالم بادشاہ کا ظلم باطل نہیں کر سکتا (یعنی ظالم بادشاہ اگر مسلمان ہو تو اس کی ماتحتی میں بھی جہاد ہو سکتا ہے)-

اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ:- جو عورت ولی کے بے اذن نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے (اہل حدیث کا یہ قول ہے مگر حنفیہ کہتے ہیں مراد وہ عورت ہے جو نابالغ ہو یا غیر کفو سے نکاح کرے اور کبھی اس حدیث کی صحت میں کلام کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے)-

كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ:- اللہ کی ذات و صفات اور نیک اعمال کے سوا ہر چیز فانی ہے یا بے فائدہ ہے-

اُسْكُتْ اِنَّ عُمَرَ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ:- اسود آنحضرتؐ کو شعر سنا رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے آپ نے فرمایا چپ رہ! عمر لغو باتوں کو پسند نہیں کرتا-

شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ:- ہتھیار بند' بہادر' کارآزمودہ-

اِنِّيْ اَكْرَهُ الْبَطَّالَ:- میں بیکار شخص کو برا سمجھتا ہوں (جو نہ دنیا کا کام کرے نہ آخرت کا یہ بِطَالَةٌ سے نکلا ہے جس کے معنی بیکاری' بے شغلی ہیں)-

بَاطِلٌ:- شرک کو بھی کہتے ہیں-

ذَهَبَ دَمُهٗ بُطْلًا:- اس کا خون بیکار گیا-

بُطْمٌ: بن قہوہ' ایک لغت بُطْمٌ بھی ہے-

بَطْنٌ: پیٹ اندر کی جانب

بَطَنٌ:- پیٹ کی بیماری-

بَطِنٌ:- مالدار مغرور بہت کھانے والا-

بَطِيْنٌ:- بڑے پیٹ والا-

بِطَانَةٌ:- راز' بھید' دلی دوست-

بَطَنَ:- چھپ گیا-

بُطِنَ:- اس کے پیٹ میں درد ہے-

مَبْطُوْنٌ:- پیٹ کی بیماری والا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاطِن بھی ہے کیونکہ وہ خلقت کی آنکھوں اور خیال اور وہم سے پوشیدہ ہے- اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم بعض نے کہا اس لئے کہ وہ ہر چیز کے اندرونی حال سے خبردار ہے- اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ- تو ایسا پوشیدہ ہے کہ تجھ سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے-

(دُوْنَ کے معنی یہاں تحت کے نہیں ہیں جیسے بعض جاہلوں نے خیال کیا ہے تحت کا لفظ اللہ تعالیٰ کی نسبت کہیں وارد نہیں ہوا بلکہ وہ فوق الفوق ہر چیز کے اوپر ہے بعض نے کہا دونک کے معنی یہ ہیں کہ تیرے لگ بھگ نزدیک والی بھی کوئی چیز نہیں ہے یعنی جو تجھ سے صرف ایک ہی درجہ اتر کر ہے یعنی انیس بیس)-

مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ:- اللہ نے کوئی پیغمبر یا پیغمبر کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دونوں طرح کے صلاح کار اور مشیر نہ ہوں (کچھ اچھے کچھ برے) بعض نے کہا بطانتان سے نفس امارہ اور نفس لوامہ مراد ہیں یا قوت ملکیہ اور قوت حیوانیہ- ان جاءت ببينة من بطانة اهلها:- اگر وہ خاص اپنے گھر والوں میں سے گواہ لائے- كَانُوْا كَلَّفُوْا نِسْوَةً مِّنْ بِطَانَتِهَا:- چند عورتوں کو جو اس کی راز دار ہوتیں تکلیف دیتی تھیں-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبِطَانَةِ:- تیری پناہ ہو بری چھپی خصلت سے-

فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ:- چوری (یا خیانت) بری

خصلت ہے' چھپی ہوئی (اصل میں بِطَانَۃ استر کو کہتے ہیں اور ظِهَارَۃ ابرے کو پھر ہر چھپی بات کو بِطَانَۃ کہنے لگے)-

بَطْنُ الشَّاۃِ:- کلیجی دل وغیرہ-

وَجَاءَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ یَضِجُّوْنَ:- مدینہ کے باہر رہنے والے لوگ روتے چلاتے آئے-

لَا بُدَّ اَنْ تَکُوْنَ فِتْنَةٌ یَسْقُطُ فِیْهَا کُلُّ بِطَانَةٍ وَّ وَلِیْجَةٍ:- ایک فتنہ ایسا ہونا ضروری ہے جس میں ہر ایک راز دار دوست اور جانی یار گر جائے گا-

لِکُلِّ اٰیَةٍ ظَهْرٌ وَّ بَطْنٌ:- ہر آیت کا ایک کھلا مضمون ہے اور ایک پوشیدہ ہے- بعض نے کہا ظھر سے لفظ اور بطن سے معنی مراد ہیں' بعض نے ظھر سے ظاہری قصہ اور بطن سے اس کا اصل مقصود' بعضوں نے ظہر سے تلاوت اور بطن سے اس کا مطلب سمجھنا مراد لیا ہے-

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِیْدٌ:- جو شخص پیٹ کے عارضہ سے مر جائے (مثلاً اسہال' پیچش' استسقاء وغیرہ سے وہ شہید ہے (اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا)-

بعض نے کہا مبطون سے مراد یہ ہے جس نے اپنے پیٹ کو حرام اور شبہ کے لقمہ سے بچایا-

اَلْمَبْطُوْنُ لَمْ یُعَذَّبْ فِی الْقَبْرِ یامَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ:- جس شخص کو پیٹ کا عارضہ ہو اور وہ اس عارضہ سے مر جائے اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا-

اَلْبِطْنَةُ تُذْهِبُ الْفِطْنَةَ یاتَافِنُ الْفِطْنَةَ:- شکم پری دانائی کو میٹ دیتی ہے (اور کم خوری سے عقل بڑھتی ہے)-

اِیَّاکُمْ وَالْبِطْنَةَ فَاِنَّهَا مُکْسِلَةٌ عَنِ الصَّلٰوةِ مُفْسِدَةٌ لِلْجِسْمِ مُوْرِثَةٌ لِلسُّقْمِ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) لوگو پرخواری سے (پیٹ بھر کر کھانے سے) بچے رہو اس سے نماز ادا کرنے میں سستی' بدن میں خرابی اور بیماری پیدا ہوتی ہے-

اِسْتَسْقٰی بَطْنُهٗ:- اس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا-

اِنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِیْ بَطْنٍ:- ایک عورت پیٹ کے عارضہ سے مر گئی (بعضوں نے کہا بَطْن سے نفاس مراد ہے)-

تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّ تَرُوْحُ بِطَانًا:- پرندے صبح کو خالی پیٹ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹ کر جاتے ہیں-

حُفَّلًا بِطَانًا:- تھن دودھ سے بھرے ہوئے' پیٹ پھولے ہوئے-

اَبِیْتُ مِبْطَانًا وَّ حَوْلِیْ بُطُوْنٌ غَرْثٰی:- میں شکم سیر خوب کھا کر پیٹ بڑا کر کے رات گذاروں اور میرے گرد اگرد بھوکے پیٹ رہیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنی یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں اپنا پیٹ تو بھرلوں اور دوسرے مسلمان بھوکے رہیں)-

اِنْ اَفْرَطَ فِی الشِّبَعِ کَظَنَّةِ الْبِطْنَةِ:- اگر اتنا سیر ہو کر کھائے کہ بِطْنَة کا گمان ہو (بطنہ ابتلا کی بیماری)

بِحَسْبِکَ دَاءً اَنْ تَبِیْتَ بِبِطْنَةٍ وَّ حَوْلَکَ اَکْبَادٌ تَحِنُّ اِلَی الْقَدِّ:- یہ بیماری تیرے لئے بس ہے کہ تو رات کو شکم سیر رہے اور تیرے گرداگرد وہ کلیجے ہوں جو کھال تک کھا جانا چاہیں-

اَلْبَطِیْنُ الْاَنْزَعُ (یہ حضرت علی کی صفت ہے) بڑے پیٹ والے-

اَنْزَعُ:- جس کی چند یا پر بال نہ ہوں (بعض نے کہا بڑے پیٹ والے سے یہ مراد ہے کہ ان کا پیٹ معدن علم وحکمت تھا اور انزع سے یہ مراد ہے کہ شرک اور کفر سے بالکل دور تھے-

بَطَنَتْ بِکَ الْحُمّٰی:- بخار تیرے اندر سما گیا (عرب لوگ کہتے ہیں- بَطَنَهُ الدَّاءُ:- بیماری اس کے اندر بیٹھ گئی)-

اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِیَسْتَبْطِنَهَا:- اس نے گھوڑی اس لئے باندھی کہ اس کا بچہ لے-

هَنِیْئًا لَّکَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا بِبِطْنَتِکَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَیْءٍ:- (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے- انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو مخاطب کر کے کہا جب وہ مر گئے) مبارک ہو تم کو تم دنیا سے شکم سیر ہو کر گئے (اللہ نے تم کو بہت مال ودولت دیا) اور پھر دنیا کو تم نے کچھ نقصان نہیں پہنچایا (خلافت یا حکومت کی آفتوں سے محفوظ رہے- کبھی یہ جملہ ہجو

کے مقام میں بھی کہا جاتا ہے یعنی اس بخیل کی شان میں جس نے ساری عمر مال جوڑا ایک پیسہ خرچ نہیں کیا مگر یہاں عبدالرحمٰن کی تعریف مقصود ہے)۔

فَاِذَا رَجُلٌ مُبَطَّنٌ مِثْلُ السَّيْفِ:- ناگہاں ایک شخص دیکھا باریک پیٹ والا تلوار کی طرح (یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے)۔

اَلشَّوْطُ بَطِيْنٌ:- پھیرا دور کا ہے (ہنوز دہلی دور است)۔

كَتَبَ عَلٰى بَطْنٍ عُقُوْلَهُ:- ہر بطن (قبیلہ کی شاخ) پر اس کی دیتیں لکھ دیں۔

بَطْنٌ:- قبیلے سے کم اور فَخِذٌ سے زیادہ ہوتا ہے اس کی جمع اَبْطُنٌ اور بُطُوْنٌ آئی ہے۔

يُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ:- عرش کے بیچوں بیچ (یا جڑ) میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا۔

اَلشَّمْسُ اِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰى حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ:- سورج جب ڈوب جاتا ہے تو عرش کے بیچوں بیچ تک پہنچتا ہے (یعنی دائرہ نصف النہار تک)۔

تَرْوِيْ بِهِ الْقِيْعَانَ:- یا اللہ ایسا پانی برسا جس سے میدان سیراب ہو جائیں اور نالے بہہ نکلیں۔

اِنَّهُ كَانَ يُبَطِّنُ لِحْيَتَهُ:- وہ داڑھی کے بال جو تالو اور ٹھڈی کے تلے ہوتے ہیں ان کو صاف کرتے تھے۔

غَسْلُ الْبِطْنَةِ:- گانڈ دھونا۔

حَتّٰى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ:- یہاں تک کہ اس کو پیٹ والا (اسامہ بن زید) مار ڈالے (ان کا پیٹ بڑا تھا اس لئے ان کو ذوالبطین کہتے تھے)۔

اِنَّ عَلِيًّا مَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ وَلَمْ يَسْتَبْطِنِ الشِّرَاكَيْنِ:- حضرت علیؓ نے جوتیوں پر مسح کیا اور تسموں کے اندر کی جانب مسح نہیں کیا۔

باب الباء مع الظاء

بَظْرٌ:- ٹنہ۔

بِظْرٌ:- رائیگاں' تلف۔

بُظْرَةٌ:- وہ تندی اور بلندی جو اوپر کے ہونٹ میں ہوتی ہے۔

بَظْرِيْرَةٌ:- بے شرم زبان دراز عورت۔

اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ (یہ ابوبکر صدیقؓ نے عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا) اے جالات کا ٹنہ چوس (اس کو بوسہ دے' اس کو پوج کیا ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے)۔

يَاابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ:- او ٹنے کاٹنے والی کے بیٹے (یہ حضرت حمزہؓ نے سباع بن عبدالغری سے کہا اس کی ماں یہی پیشہ کرتی تھی عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھی۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایسے اعضا کا نام لینا تہذیب کے خلاف نہیں ہے)۔

مَا تَقُوْلُ اَيُّهَا الْعَبْدُ الْاَبْظَرُ (یہ حضرت علی نے شریح سے کہا یعنی) اے غلام اونچے ہونٹ والے تو اس مسئلہ میں کیا کہتا ہے۔

بَظٌّ: ستار کے تاروں کو ہلانا تیار کرنے کے لئے۔

اَبَظُّ:- موٹا ہوا

فَظٌّ بَظٌّ:- غلیظ بد خلق۔

بَظْوٌ: یا بُظُوٌّ: ٹھونس ہونا۔

باب الباء مع العين

بَعْبَعَةٌ: جلدی جلدی باتیں کرنا۔ مقابلہ سے بھاگنا۔

بَعَابِعَةٌ:- محتاج لوگ۔

بَعْثٌ: جگانا' جلانا' بھیجنا' اٹھانا' لشکر' گروہ۔

بُعُوْثٌ جمع ہے بَعْثٌ کی۔

يَوْمُ الْبَعْثِ:- قیامت کا دن۔

بَاعِثٌ:- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی جلا کر اٹھانے والا۔

بَعِيْثُكَ نِعْمَةً (یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے) یعنی جس کو تو نے خلقت پر احسان کر کے بھیجا۔

وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا:- قسم اس کی جس نے مجھ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا۔

لِلْفِتْنَةِ بَعَثَاتٌ:- فساد کے بار بار اٹھان ہوتے ہیں (گھڑی گھڑی اس کے غبار اٹھتے ہیں)۔

فَبَعَثْتُ الْبَعِيْرَ يَافَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ:- پھر جو میں نے یا ہم

نے اونٹ اٹھایا (تو ہار کو اس کے تلے پایا)۔

اَتَانِی اللَّیْلَةَ اٰتِیَانِ فَابْتَعَثَانِیْ:- رات کو میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے انہوں نے مجھ کو جگایا۔

یَا اٰدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ:- آدم دوزخ کا گروہ (اپنی اولاد میں سے) نکال۔

اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَیَسْاَلُ الْمُخَاطَبُوْنَ مِنْ کَمْ کَمْ (فرشتوں کو حکم ہوگا) دوزخ کا لشکر نکالو وہ عرض کریں گے کتنے کتنوں میں سے (یعنی فی ہزار یا فی سو کتنے آدمی نکالیں)

اِذِا نْبَعَثَ اَشْقَاهَا:- جب ان میں کا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔

اَلْبَاعُوْثُ:- پانی کی دعا (یہ لفظ سریانی ہے جیسے استسقاء مسلمانوں میں)۔

وَعِنْدَهَا جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِمَا قِیْلَ یَوْمَ بُعَاثٍ:- حضرت عائشہ کے پاس اس وقت دو چھوکریاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو بعاث کے دن کہے گئے تھے۔

بُعَاث:- ایک قلعہ تھا قبیلہ اوس کا وہاں پر اوس اور خزرج انصار کے دونوں قبیلوں میں جنگ عظیم ہوئی تھی جو ایک سو بیس برس تک برابر جاری رہی پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برکت سے ان دونوں فریق میں صلح اور محبت کرادی۔

بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّةً:- میں (دنیا کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا (عربی ہوں یا عجمی)۔

یَبْعَثُ عَلٰی رَاسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا:- اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے اخیر پر ایک ایسے (عالم فاضل لائق صالح) شخص کو پیدا کرے گا جو دین کو از سر نو حیات تازہ بخشے گا اور شریعت کے سچے مسائل جن کو لوگوں نے بھلا دیا ہوگا پھر شائع اور مشہور کرے گا (ہر ایک گروہ نے اپنے پیشواؤں کو مجددی کا مرتبہ عطا کیا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث کسی فرقہ سے خاص نہیں ہے بلکہ فقہا' محدثین اور صوفیہ ہر ایک زمرہ میں جو مشہور لوگ صدی کے آخر پر گذرے ہیں وہ سب مجدد ہو سکتے ہیں۔ محدثین میں امام بخاری علیہ الرحمۃ اور فقہا میں امام شافعی اور متاخرین میں امام ابن تیمیہ' قاضی شوکانی' شاہ ولی اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم و مغفور کو اگر مجدد کہا جائے تو بجا ہے)۔

اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ:- تم ایک شخص کو کیوں مقرر نہیں کرتے جو نماز کے لئے لوگوں کو پکار دیا کرے۔

وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ:- عمرو بن سعید یزید کا عامل جو مدینہ کا حاکم تھا مکہ میں فوجیں روانہ کر رہا تھا (عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لئے)۔

ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَکًا:- پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے (شاید یہ فرشتہ اس فرشتہ کے سوا ہے جو ماں کے رحم پر معین ہوتا ہے)۔

حَتّٰی تَنْبَعِثَ رَاحِلَتُهٗ:- جب تک آپ کی اونٹنی اٹھ کر سیدھی ہوتی (رستہ چلنا شروع کرتی)۔

فَیَبْعَثُ اللّٰهُ عِیْسٰی:- اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو بھیجے گا (یعنی آسمان سے ان کو اتارے گا اور وہ شریعت محمدی کے پیرو ہوں گے۔ بعض معتزلہ نے حضرت عیسیٰ کے اترنے اور دجال کے قتل کرنے کا انکار کیا ہے)۔

بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ:- یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے (تاکہ لوگوں کے لئے ایک نشانی ہو اور اس کے لئے عذاب ہو)۔

فَیَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَتٰی شَاءَ:- اللہ جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا (یعنی بیدار کرے گا)۔

لَیَبْعَثُهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ:- اللہ تعالیٰ عزوجل حجر اسود کو قیامت کے دن زندہ کرے گا' اس کو زبان دے گا وہ اپنے چومنے والوں پر گواہی دے گا۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں بیان کی جب انھوں نے کہا تو ایک پتھر ہے نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں امیر المومنین یہ فائدہ اور نقصان پہنچا سکتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو زندہ کرے گا اخیر حدیث تک)۔

یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِهِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْهَا:- آدمی انہی

کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے گا (اس لئے میت کو اچھا پاک صاف کفن دینا چاہئے بعضوں نے کہا یہاں کپڑوں سے اعمال مراد ہیں کیونکہ آدمی کفن پہن کر نہیں مرتا بلکہ مرنے کے بعد اس کو کفن دیا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ حشر تو ننگے بدن ننگے پاؤں ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ حشر اور ہے اور بعث اور ہے ممکن ہے کہ قبر سے اٹھتے وقت آدمی اپنے کفن میں اٹھیں پھر حشر کے وقت برہنہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جیسے گلی سڑی خاک شدہ ہڈیوں کا اعادہ کرے گا ویسے ہی کفن کے بھی کپڑے کا اعادہ کرسکتا ہے۔

بَعَثَ بَعْثًا فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا:۔ آنحضرتؐ نے ایک فوج بھیجنا چاہی تو فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے (ایک گھر میں رہے یعنی آدھے آدمی جائیں آدھے گھروں میں رہیں)۔

اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً:۔ اونٹوں کو نحر کے وقت کھڑا رکھ ان کا بایاں ہاتھ بندھا ہوا ہو۔

قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ:۔ کیا محمد ﷺ بلوائے گئے ہیں (یہ فرشتوں نے شب معراج میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تھا)۔

بَعَثَ رَهْطًا اِلٰى اَبِىْ رَافِعِ الْيَهُوْدِىِّ:۔ آپ نے چند آدمیوں کو ابو رافع یہودی کے پاس بھیجا (جو ملک حجاز کا بڑا تاجر تھا اس کو مار ڈالنے کے لئے کیونکہ یہ مردود پیغمبر صاحب کی ہجو کرتا اور لوگوں کو آپ سے لڑنے کے لئے ابھارتا، اسلام لانے سے ان کو روکتا)۔

بَعَثَنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا:۔ آنحضرتؐ نے ہم کو لوٹ کا مال کمانے کے لئے پا پیادہ بھیجا۔

مَارَاَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ:۔ آنحضرتؐ جب سے پیغمبر ہوئے آپ نے چھلنی نہیں دیکھی (ہمیشہ بے چھنا آٹا کھایا کرتے)۔

هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ:۔ تیرا ٹھکانا جب تک اللہ تجھ کو نہ اٹھائے (یعنی حشر نہ ہو) یہی ہے۔

اَوَّلُ الْعَقِيْقِ بَرِيْدُ الْبَعْثِ:۔ برید البعث ایک مقام کا نام ہے۔

بَعْثَرَةٌ: دیکھنا، تلاش کرنا، کھودنا، الٹ پلٹ کرنا، باہر لانا۔

اِذَا لَمْ اَرَكَ تَبَعْثَرَتْ نَفْسِىْ:۔ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو پریشان خاطر ہو جاتا ہوں۔

بُعْثُطٌ: ناف، بیچوں بیچ۔

اَنَا ابْنُ بُعْثُطِهَا (یہ معاویہؓ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا قریش میں تمہارا نسب کیا ہے) میں تو قریش کی ناف ہوں (یعنی میرا نسب بہت اعلیٰ ہے، قریش کے افضل ترین خاندان سے ہوں)۔

بَعْجٌ: چیرنا، پھاڑنا، کھولنا۔

اِذَا رَاَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ:۔ جب تو دیکھے مکہ میں زمین پھاڑ کر برابر برابر کنوئیں بنا دیئے جائیں جن کو قنوات کہتے ہیں یعنی کاریزین۔

بَعَجَ الْاَرْضَ وَ نَجَعَلَهَا:۔ حضرت عمرؓ نے زمین پھاڑ ڈالی اس کو چیر دیا۔ (یعنی ان کے زمانے میں بہت فتوحات ہوئیں)۔

اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْيَا مِعَاهَا:۔ حنتمہ کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) کے لئے (ان کی والدہ کا نام حنتمہ تھا) دنیا نے اپنی آنتیں کھول کر رکھ دیں (سب خزانے حوالے کر دیئے) یہ عمرو بن عاص کا قول ہے۔

اِنْ دَنَا مِنِّىْ اَحَدٌ اَبْعَجُ بَطْنَهُ بِالْخَنْجَرِ:۔ اگر میرے پاس کوئی آیا میں اس کا پیٹ خنجر سے پھاڑ ڈالوں گی (یہ ام سلیم کا قول ہے)۔

بَعْدُ: پچھلا (یہ قَبْلُ کی ضد ہے)۔

بُعْدٌ:۔ دوری، موت، لعنت۔

اَبْعَدُ اور بُعَادٌ:۔ دور تر، ذلیل، خوار، تباہ حال، خائن۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اَبْعَدَ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کے لئے دور تشریف لے جاتے۔

كَانَ يَتَبَعَّدُ فِى الْمَذْهَبِ:۔ وہی معنی ہیں۔

اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ قَضَاءَ الْحَاجَةِ لِيُبْعِدْ:۔ جب

کوئی تم میں سے حاجت کے لئے جانا چاہے تو دور جائے۔

اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْزَنٰی:۔ اس نیکی سے دور یا تباہی زدہ شخص نے زنا کیا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

کَبَّ اللّٰہُ الْاَبْعَدَ لِفِیْہِ:۔ اللہ تعالیٰ نے خائن شخص کو اوندھے منہ گرادیا)۔

بُعْدًا لَکُنَّ وَسُحْقًا:۔ کمبختو! دور ہو تم پر پھٹکار (یہ آدمی قیامت کے دن اپنے اعضا سے کہے گا جب وہ اس کے خلاف گواہی دیں گے)۔

هَلْ اَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ:۔ کیا اس شخص سے بھی کوئی دور تر (یعنی عالی شان ہے) جس کو تم نے مار ڈالا یا میرے قتل ہونے کو تم نے بعید سمجھا حالانکہ اس سے بھی بعید تر یہ ہے کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا گیا (صحیح روایت میں اَعْمَدُ ہے جیسے آگے آئے گا)۔

وَجِئْنَا اِلٰی اَرْضِ الْبُعَدَاءِ:۔ ہم غیر لوگوں کے ملک میں آگئے (جن سے ہماری کوئی قرابت نہیں ہے)۔

اَمَّا بَعْدُ:۔ خدا کی حمد و ثنا کے بعد مطلب یہ ہے۔

فَلَاشَیْءَ بَعْدَہٗ:۔ اس کے سوا کوئی چیز (ایک وقت میں نہ ہوگی یعنی جب اللہ کے سوا سب چیزیں فنا ہو جائیں گی)۔

وَاِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَاَبْعَدُ وَ اَبْعَدُ:۔ اگر تو جھوٹا ہے جب تو تجھے کچھ نہ ملنا چاہئے کچھ نہ ملنا چاہئے (یہ آپ نے لعان کرنے والے سے فرمایا جب اس نے جورو سے اپنے مال کی واپسی چاہی)۔

اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ اَنْ یَّلْقَاہُ بَعْدَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّمُوْتَ مَدْیُوْنًا:۔ کبیرہ گناہوں کے بعد پھر بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی پروردگار سے مقروض رہ کر ملے۔

فَلَا عَلَیْکَ اَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَھَا:۔ اگر تو اس کے بعد کوئی نیک عمل (سوا فرضوں کے) نہ کرے تب بھی تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا۔

بَعْدَ اِخْتِلَافِ الدِّیْنِ وَ الدَّارِ:۔ باوجود اختلاف دین اور دار کے (کہ ایک دارالاسلام میں اور دوسرا دارالحرب میں)۔

وَکَانَ صَلٰوتُہٗ بَعْدُ تَخْفِیْفًا:۔ صبح کی نماز کے بعد دوسری نمازیں آنحضرتؐ کی ہلکی ہوتیں تھیں (ان میں مختصر قرأت کرتے اور صبح کی نماز میں لمبی سورتیں پڑھتے)۔

اَحَبُّ الدِّیَارِ بَعْدَ یَوْمَئِذٍ:۔ اس دن کے بعد سے پھر تمام ملکوں میں زیادہ محبوب۔

یَھْوِیْ بِھَا اَبْعَدَ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ:۔ اس کی وجہ سے اتنے نیچے گڑھے میں گر جاتا ہے جس کا گہراؤ اس سے بھی زیادہ ہے جتنا مشرق اور مغرب میں فاصلہ ہے۔

مَنْ قَضٰی بَیْنَ اِثْنَیْنِ فَاَخْطَأَ سَقَطَ اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ:۔ جو شخص دو آدمیوں کا قضیہ چکائے اور اس میں عمداً غلطی کرے (غلط فیصلہ کرے جان بوجھ کر) تو وہ اس سے بھی زیادہ گر جائے گا جتنا آسمان سے زمین کا فاصلہ ہے۔

تَبَاعَدَتْ عَنْہُ النَّارُ مَسِیْرَۃَ سَنَۃٍ:۔ آگ اس سے ایک سال کی راہ پر دور ہو جائے گی۔

اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ اِلٰی عَدَنٍ:۔ میرا حوض اس سے بھی بڑا ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے (جو ملک شام میں ہے) عدن تک ہے۔ (عدن یمن کا بندر ہے)۔

لَایَزَالُ یَتَبَاعَدُ:۔ برابر دور ہوتا جاتا ہے (صف اول میں شریک نہیں ہوتا)۔

بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ:۔ میری خطاؤں کو مجھ سے دور کردے (کہ میں ان خطاؤں کو نہ کروں یا جو خطا میں کر چکا ہوں ان کو بخش دے میرے نامہ اعمال سے محو کردے)۔

کُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَۃَ یُبَاعِدُہٗ مِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا:۔ ہم عرفات میں ایسے مقام میں ٹھہرے ہوئے جو امام کے مقام سے بہت دور تھا۔

فَرَجَعَ غَیْرَ بَعِیْدٍ:۔ کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا کہ وہ لوٹ کر آیا۔

بَعَّدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ کَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَھُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ:۔ اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے اتنا دور کردے گا جتنی دور کوا جب وہ پٹھا ہو اس وقت سے لے کر مرنے تک اڑتا رہے (حالانکہ کوے کی عمر بڑی ہوتی ہے کہتے ہیں پانچ سو برس تک جیتا ہے)۔

لَااَسْاَلُ اَحَدًا بَعْدَکَ:- اب جو میں نے آپ سے سوال کیا ہے اس کے بعد کسی سے سوال نہیں کروں گا-

کَذَّابَانِ یَخْرُجَانِ بَعْدِیْ:- دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی ان کی رونق میرے بعد ہو گی کیونکہ اسود عنسی آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا تھا البتہ مسیلمہ نے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا)-

وَ کَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ:- اسلام کے بعد قصاص ہو گیا (کفر کے زمانہ کی خوں ریزی موقوف ہوئی)

بَعْرٌ: یابَعَرۃٌ یابَعْرۃٌ:- مینگنی-

بَعْرۃٌ:- غصہ-

بَعِیْرٌ:- چار برس یا اس سے زیادہ کا اونٹ-

اِسْتَغْفَرَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْبَعِیْرِ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ مَرَّةً:- آنحضرتؐ نے جس رات کو میرا اونٹ خریدا میرے لئے پچیس بار بخشش کی دعا کی (یہ جابر بن عبداللہ انصاری کا قول ہے- اس رات کو لیلة البعیر کہتے ہیں)-

تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَأْسِ الْحَوْلِ:- سال آخر ہونے پر ایک مینگنی پھینکتی (اس کو پھینک کر نکل آتی عدت پوری کرتی یہ جاہلیت کی رسم تھی)-

بَعْضٌ: ٹکڑا-

اَبْعَاضٌ:- جمع-

بَعُوْضٌ:- مچھر (یہ جمع ہے)-

بَعُوْضَةٌ:- ایک مچھر-

اَصَابَنِیْ بَعْضُ الشَّیْءِ:- مجھ کو کچھ ہو گیا (یعنی ضعف بصر' امام بخاری نے اپنی صحیح میں کئی مقاموں میں یوں کہا ہے- قَالَ بَعْضُ النَّاسِ اور اس سے حنفیہ یا امام ابوحنیفہ یا امام محمد یا امام شافعی کو مراد لیا ہے- بعض الناس کوئی تحقیر کا کلمہ نہیں ہے مگر حنفیہ امام بخاری کے اس لفظ پر بڑے ناراض ہیں- حیدر آباد میں مولانا حسن الزماں محدث مرحوم نے اپنی کتاب میں امام ابو حنیفہؒ کو امام الفقہاء کہا تو اس پر ایک کشمیری حنفی صاحب سخت ناراض ہوئے- کہئے اس میں کیا قباحت ہوئی؟ امام ابوحنیفہ نے بہت کم حدیثیں روایت کی ہیں- یہاں تک کہ خطیب نے کہا انہوں نے صرف پچاس حدیثیں روایت کیں اور ان میں بھی نصف سے زیادہ میں غلطی کی اور دار قطنی وغیرہ نے ان کو حدیث کے ضعیف راویوں میں لکھا اس لئے وہ امام المحدثین نہیں ہو سکتے البتہ فقہ' استنباط اور قیاس میں تو وہ امام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کمال ذکاوت اور تیز فہمی عطا فرمائی تھی ان کی فضیلت یہی کیا کم ہے کہ ایک جم غفیر مسلمانوں کا ان کے مذہب کی پیروی کرتا ہے- رضی اللہ عنہ وغفرلنا ولہ)

لَاتَتَبَعَّضُ بِتَجْزِیَةِ الْعَدَدِ فِیْ کَمَالِهٖ:- اپنے اوصاف کمال کی وجہ سے پروردگار میں حصے نہیں ہوتے (کیونکہ وہ تجزیہ اور تبعیض سے پاک ہے)-

اَلَا تُخْبِرُنِیْ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَ وَ قُلْتَ اِنَّ الْمَسْحَ بِبَعْضِ الرَّاْسِ وَ بَعْضِ الرِّجْلَیْنِ:- زرارہ بن اعین نے امام محمد باقر سے پوچھا مجھ سے بیان کرو یہ تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے- (امام یہ سن کر ہنس دیئے) فرمایا اے زرارہ! آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا (اور قرآن میں بھی یہی مضمون ہے کیونکہ پہلے فرمایا فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ معلوم ہوا سارا منہ دھونا فرض ہے پھر فرمایا وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ تو ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا فرض ہے- پھر کلام کو جدا کیا فرمایا وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ تو جب پاؤں کو سر سے ملا لیا تو ہم نے جان لیا کہ پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے جیسے سر کے ایک حصے کا اور آنحضرتؐ نے اس کو بیان فرما دیا مگر لوگوں نے اس کو بھلا دیا اس پر عمل نہیں کیا-

بَعٌّ: بے انداز بہانا' ابر کا متواتر برسنا-

بَعَاعٌ:- سب کا سب-

بُعَّةٌ:- اونٹ کا درمیانی بچہ پہلے بچہ کو رُبَعٌ اور آخری کو هُبَعٌ کہتے ہیں-

اَخَذَهَا فَبَعَّهَا فِی الْبَطْحَاءِ:- شراب لے کر اس کو پتھریلے میدان میں بہا دیا (ایک روایت میں فَثَعَّهَا ہے یعنی پھینک دیا الٹ دیا)-

اَلْقَتِ السَّحَابُ بَعَاعَ مَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ مِنَ الْحَمْلِ:- ابر جتنا پانی کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا اس نے سب کا سب ڈال دیا-

بَعْقٌ: مارنا' خون بہانا' کھولنا' سخت آواز کرنا' کھودنا-

جَمُّ الْبُعَاقِ:- بہت زور کا مینہ-

اَلسَّحَابُ الْمُنْبَعِقُ:- ابر بہت زور سے برسنے والا-

كَانَ يَكْرَهُ التَّبَعُّقَ فِي الْكَلَامِ:- آنحضرتؐ زبان درازی اور لفاظی پر گوئی کو برا سمجھتے تھے-

فَاَيْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُبْعِقُوْنَ لِقَاحَنَا:- پھر یہ لوگ کہاں ہیں جو ہمارے اونٹوں کو کاٹتے تھے ان کا خون بہاتے تھے-

اِنْبِعَاقٌ:- ابر کا بہت برسنا' دفعتاً ایک بات کہنا' یاوہ گوئی-

اِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ الْاِنْبِعَاقَ فِي الْكَلَامِ:- اللہ تعالیٰ بک بک کو ناپسند کرتا ہے-(کثرتِ کلام کو)-

بَعْلٌ: اونچی زمین اور وہ درخت جو جڑ سے پانی گھسیٹ لے اس کو آب پاشی کی ضرورت نہ ہو اور ایک بت اور ایک بادشاہ کا بھی نام تھا اور شوہر اور مالک اور عیال و اطفال-

بِعَالٌ:- عورت مرد کا آپس میں کھیلنا' جماع کرنا-

بُعَالٌ:- ایک پہاڑ کا نام ہے-

بَعَالٌ:- ایک زمین ہے-

بَعْلَبَکُّ:- ایک شہر کا نام ہے-

اِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ بِعَالٍ:- ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ کھانے پینے جماع کرنے کے دن ہیں (ان دنوں میں روزہ نہ رکھو)-

اِذَا اَحْسَنْتُنَّ تَبَعُّلَ اَزْوَاجِكُنَّ:- جب تم اپنے خاوندوں کی اچھی طرح فرمانبرداری کرو گی یا ان کے ساتھ عمدہ معاشرت کرو گی ان کے لئے بناؤ سنگار کرو گی-

اِلَّا امْرَاَةٌ يَئِسَتْ مِنَ الْبُعُوْلَةِ:- مگر جو عورت خاوندوں سے مایوس ہوگئی ہو یا خاوند کرنے سے-

جِهَادُ الْمَرْاَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ:- عورت کا جہاد یہی ہے کہ اپنے خاوند کے ساتھ اچھی طرح گذران کرے (اس کو خوش رکھے اس کی ہر بات کی اور ضرورت کی خبر رکھے، اس کے مال و اسباب کی نگرانی اور حفاظت کرے)-

اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ بَعْلَهَا:- لونڈی اپنے مالک کو جنے یعنی لونڈیا بہت ہوں' ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہو وہ بھی گویا مالک ہوئی (ایک روایت میں اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا ہے- ایک میں رَبَّهَا ہے)-

اَنَا بَعْلُهَا:- میں اس اونٹنی کا مالک ہوں-

هَلْ لَکَ مِنْ بَعْلٍ:- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد پر بیعت کی آپ نے فرمایا کیا تیرے اوپر کچھ بوجھ ہے یعنی بال بچے ہیں یا نہیں (بعض نے کہا وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت تجھ پر واجب ہے یعنی ماں باپ)-

مَا سُقِيَ بَعْلًا فَفِيْهِ الْعُشْرُ:- جو پیداوار جڑوں سے پانی گھسیٹ لے (اس کو کنوئیں یا ندی یا تالاب سے پانی دینے کی ضرورت نہ ہو) اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا-

وَاِنَّ لَنَا الضَّاحِيَةَ مِنَ الْبَعْلِ:- ان درختوں میں سے جو پیداوار ہو وہ ہم لیں گے-

اَلْعَجْوَةُ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ وَ نَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ:- عجوہ کھجور زہر کا علاج ہے اور اس کی جڑ بہشت سے اتری ہے-

فَمَا زَالَ وَارِثُهٗ بَعْلِيًّا حَتّٰى مَاتَ:- اس کا وارث بہت درختوں والا (یا بہت مالدار اور مالک اور رئیس) رہا یہاں تک کہ مر گیا-

قُوْمُوْا فَتَشَاوَرُوْا فَمَنْ بَعَلَ عَلَيْكُمْ اَمْرَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ (یہ حضرت عمر کا قول ہے) اٹھو خلافت کے باب میں مشورہ کرو پھر جو کوئی تمہاری رائے سے سرتابی اور سرکشی کرے اس کو قتل کر ڈالو-

مَنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ اَوْ بَعَلَ عَلَيْكُمْ اَمْرًا فَاقْتُلُوْهُ:- جو شخص بن صلاح اور مشورہ (زبردستی) بادشاہ بن بیٹھے یا تمہاری رائے سے سرکشی کرے (خواہ مخواہ فساد کرانا چاہے) اس کو مار ڈالو (مہذب ممالک میں حضرت عمر کی اسی بیش بہا نصیحت پر عمل ہو رہا ہے- انگلستان میں جس بادشاہ (چارلس) نے مجلس شوریٰ کی مخالفت کی تھی وہ قتل کر دیا گیا- سارے کام انگلستان' فرانس' امریکہ اور مہذب ممالک کے مجلس شوریٰ ہی پر چلتے ہیں لیکن افسوس ہے تو مسلمانوں پر کہ انہوں

نے اپنے بزرگوں کے بیش بہا ارشادات کی کچھ پرواہ نہ کی اور دوسری قومیں ان پر چل کر ساری دنیا کی بادشاہ بن گئیں۔ مسلمانوں نے حضرت عمر کا تو قول چھوڑ دیا اور ایک شاعر کے شعر پر عمل کرنے لگے۔ اگر شہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ و پروین)

فَاِنْ بَعَلَ اَحَدٌ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ يُرِيْدُ تَشَتُّتَ اَمْرِهِمْ فَقَدْ مُوْهُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ:۔ اگر کوئی شخص مسلمانوں سے یعنی ان کی جماعت سے سرکشی کر کے ان میں پھوٹ ڈالنا چاہے اس کو آگے لاؤ اور اس کی گردن مارو۔

لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْهَيَاطِلَةُ وَهُمْ قَوْمٌ مِّنَ الْهِنْدِ بَعِلَ بِالْاَمْرِ:۔ جب ہیاطلہ جو ہند (انڈیا) کی ایک قوم ہے اس پر آن کر اترے تو وہ حیران اور دہشت زدہ ہو گیا۔

اِسْتَبْعَلَ النَّخْلُ:۔ کھجور کا درخت شوہر ہو گیا۔

بَعِلَ بِاَمْرِهٖ:۔ اپنے کام میں حیران اور دہشت زدہ ہو گیا۔

باب الباء مع الغين

بَغْتٌ یا بَغْتَةٌ: ناگہاں، یکا یک (اس کی جمع بَغَتَاتٌ) عرب لوگ کہتے ہیں بَغَتَهٗ يَبْغَتُهٗ. بَغْتًا یعنی ناگہاں اس پر آن پہنچا۔

وَلَا نُظْهِرُ بَاغُوْتًا:۔ ہم باغوت (جو نصاریٰ کی ایک عید ہے) کھلم کھلا نہیں منائیں گے (ایک روایت میں بَاغُوْثًا ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا)۔

بَغَثٌ: تیرہ رنگ ہونا مائل بہ سفیدی۔

بُغَاثَةٌ:۔ ایک چڑیا ہے سفید تیرہ رنگ کی جو دیر میں اڑتی ہے اور ناتواں (عرب لوگوں میں ایک مثل ہے اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا تَسْتَنْسِرُ یعنی ہمارے ملک میں جو لوگ آتے ہیں وہ عزت حاصل کر لیتے ہیں پہلے بغاث کی طرح ناتواں تھے۔ ہمارے ملک میں آ کر کرگس (گد) کی طرح زور آور اور قوی ہو جاتے ہیں)۔

رَاَيْتُ وَحْشِيًّا فَاِذَا شَيْخٌ مِثْلَ الْبُغَاثَةِ:۔ میں نے وحشی کو دیکھا (جس نے حضرت امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا کیا دیکھتا ہوں) کہ ایک بوڑھا ہے بغاث چڑیا کی طرح سفید یا ضعیف اور ناتواں۔ فِيْ بُغَاثِ الطَّيْرِ مُدٌّ اگر محرم (احرام والا) بغاث چڑیا مارے تو ایک مد اناج صدقہ دے۔

كَاَنَّهَا بُغَاثٌ:۔ وہ عورت بغاث کی طرح تھی (بوڑھی ناتوان)۔

بَغْثَرٌ: احمق، سست، مجہول، میلا کچیلا، موٹا اونٹ۔

بَغْثَرَةٌ:۔ تردد، پریشانی، حیران کرنا۔

تَبَغْثُرٌ:۔ پریشان ہونا۔

اِذَا لَمْ اَرَكَ تَبَغْثَرَتْ نَفْسِيْ:۔ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو میرا دل پریشان ہو جاتا ہے۔

بَغْدَادُ یا بَغْدَاذُ یا بَغْذَاذُ یا بَغْذَادُ:۔ ایک مشہور شہر ہے۔

بَغْشٌ: ہلکا مینہ۔

فَاَصَابَنَا بُغَيْشٌ:۔ ہم پر تھوڑا سا مینہ برسا (یہ تصغیر ہے بَغْشٌ کی کہتے ہیں ہلکے سے ہلکا مینہ طَلّ ہے یعنی پھوہار پھر رَذَاذٌ پھر بَغْشٌ)۔

بُغْضٌ: (باب سمع یسمع اور نصر ینصر اور کرم یکرم تینوں باب سے آیا ہے) دشمن ہونا۔

اِبْغَاضٌ اور تَبْغِيْضٌ:۔ دشمن بنانا، دشمن سمجھنا۔

تَبَغُّضٌ:۔ دشمن رکھنا، یہ ضد ہے تَحَبُّبٌ کی۔

تَبَاغُضٌ:۔ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا یہ ضد ہے تَحَابُبٌ کی بُغْضٌ محبوب کی ضد ہے اور مَبْغُوْضٌ فصیح نہیں ہے۔

بَغِيْضٌ:۔ بڑا البغض رکھنے والا۔

بَغْضَاءُ اور بِغْضَةٌ:۔ سخت بغض۔

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ:۔ سب حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند طلاق ہے (کیونکہ شیطان کو وہ بہت پسند ہے مرد عورت کا جدا ہو جانا)۔

هُوَ الْبَغِيْضُ النَّافِعُ:۔ دوا ناپسند ہے مگر فائدہ کرنے والی ہے (یعنی بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے مگر وہ اس کے حق میں مفید ہے)۔

اَبْغَضُ الْبِلَادِ اَسْوَاقُهَا:۔ سب جگہوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند بازار ہیں (کیونکہ بازار میں ہر ایک دوسرے کو چکمہ دینا چاہتا ہے اور اپنے فائدہ کا طالب رہتا ہے ایک حکیم کا قول

ہے بازار لوگوں نے اسی لئے قائم کیے ہیں کہ ایک دوسرے کو چکمہ (دھوکا) دیں- دوسری وجہ یہ ہے کہ بازار میں جا کر آدمی دنیا کے دھندوں میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ خدا کو بالکل بھول جاتا ہے- سارا دل مال وزر کے کمانے میں لگ جاتا ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيْفَ:- اللہ تعالیٰ ناتواں مومن کو ناپسند کرتا ہے-

قُلْتُ وَمَا الْمُؤْمِنُ الضَّعِيْفُ قَالَ هُوَ الَّذِيْ يَرَى الْمُنْكَرَ وَلَا يُنْكِرُ عَلٰى فَاعِلِهٖ (راوی نے کہا) میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا ناتواں مومن کون ہے؟ فرمایا جو بری بات (خلاف شرع) دیکھتا ہے پھر کرنے والے پر (ڈر سے) انکار نہیں کرتا (ہمارے زمانہ میں اکثر مومنوں کا یہی حال ہے اللہ رحم کرے ہزارہا باتیں خلاف شرع دیکھتے ہیں اور زبان سے بھی منع کرنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو وہابی کہیں گے' ہمارے دشمن ہو جائیں گے- جو پکے مومن ہیں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے)-

بَغْلٌ: خچر-

تَبْغِيْلٌ اور تَبَغُّلٌ:- اونٹ کی ایک تیز چال-

اَهْدٰى لَهٗ بَغْلَةً بَيْضَاءَ:- اس نے آنحضرتؐ کو ایک نقرہ خچر (دلدل) تحفہ بھیجا-

فِيْهَا عَلَى الْعَيْنِ اِرْقَالٌ وَّ تَبْغِيْلٌ:- وہ اونٹنی ایسی ہے کہ تھکن اور ماندگی پر بھی دوڑتی ہے اور خچر کی طرح تیز چلتی ہے (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے)-

بُغَامٌ: یا بُغُوْمٌ- نیل گائے یا ہرن یا پہاڑی بکری یا اونٹ کی آواز-

كَانَتْ اِذَا وَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ اَوْ عَجُزِهٖ رَفَعَ بُغَامَهٗ:- وہ جب اونٹ کی کوہان یا اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھتی تو آواز کرتا-

بَغْيٌ: نافرمانی' سرکشی' شرارت' زنا کرنا' سوجنا-

بِغْيَةٌ اور بَغْيَةٌ:- مقصد' مطلب-

بُغَاءٌ اور بُغْيَةٌ اور بُغًى:- ڈھونڈھنا-

اِبْغِنِيْ اَحْجَارًا اَسْتَطِبْ بِهَا:- میرے لئے چند پتھر تلاش کر میں ان سے استنجا کروں (یہ معنی اس وقت ہوتے ہیں جب کہ اِبْغِنِيْ ہمزہ وصل سے پڑھو اور اگر اَبْغِنِيْ بہ ہمزہ قطع ہو تو معنی یہ ہوں گے میری مدد کر- ایسا ہی اس حدیث میں اِبْغُوْنِيْ حَدِيْدَةً اَسْتَطِبْ بِهَا ہمزہ وصل اور ہمزہ قطع دونوں ہو سکتے ہیں)-

اِنَّهٗ خَرَجَ فِيْ بُغَاءِ اِبِلٍ:- ابوبکرؓ اونٹ کی تلاش میں نکلے-

اَبْغِنِيْ خُبَيْبًا:- مجھ کو خبیب دے دو-

اِنْطَلِقُوْا بُغْيَانًا:- ڈھونڈھتے ہوئے چلے جاؤ- (بُغْيَانٌ باغی کی جمع ہے اور بُغَاةٌ بھی آئی ہے)-

لَقِيَهُمَا رَجُلٌ بِكُرَاعِ الْغَمِيْمِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَاغٍ وَّ هَادٍ (جب آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ دونوں ہجرت کی نیت سے مدینہ جا رہے تھے) تو رستہ میں ایک شخص ان سے ملا پوچھنے لگا تم کون ہو؟ ابوبکر نے کہا ایک ڈھونڈھنے والا ہے اور ایک رستہ بتانے والا ہے (وہ آنحضرت علیہ السلام کو نہیں پہچانتا تھا جو ابوبکر کے پیچھے ایک ہی اونٹ پر سوار تھے) ابوبکر نے کمال دانائی سے یہاں توریہ کیا بَاغٍ سے اپنے تئیں مراد لیا یعنی میں طالب ہوں اور مرید اور رستہ بتانے والے سے آنحضرت صلعم کو یعنی آپ میرے پیر اور مرشد ہیں' دین کا رستہ بتاتے ہیں' پوچھنے والا کچھ اور سمجھا کہ یہ کسی گمی ہوئی چیز کی تلاش میں جا رہے ہیں)-

تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ:- عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا (معلوم ہوا کہ معاویہ کا گروہ باغی تھا جو امام برحق سے منحرف ہو گیا تھا اسی کے ہاتھوں حضرت عمارؓ شہید ہوئے- معاویہ نے اس حدیث کی یہ تاویل کی کہ باغیہ بغی سے یہاں مشتق نہیں ہے بلکہ بغاء سے اور مطلب یہ ہے کہ جو گروہ عثمانؓ کے خون کا طالب ہو گا وہ عمار کو قتل کرے گا اور انہوں نے حدیث کا آخری فقرہ لوگوں سے پوشیدہ رکھا کہ عمار تو اس گروہ کو بہشت کی طرف بلائے گا یعنی امام برحق کی اطاعت اور انقیاد کی طرف اور یہ گروہ عمار کو دوزخ کی طرف بلائے گا یعنی سرکشی اور بغاوت کی طرف)-

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا:- اگر عورتیں تمہاری

اطاعت کریں تو اب ان کو ستانے کا کوئی رستہ نہیں رہا (بجز اس کے کہ تم ان پر ظلم کرو یہ اور بات ہے)۔

اَنَا اُبْغِضُکَ لِاَنَّکَ تَبْغِيْ فِيْ اَذَانِکَ:- عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص سے کہا میں تو تجھ سے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تو اپنی اذان میں حد سے بڑھتا ہے (یعنی اذان کے الفاظ کو گانے کی طرح لمبا کرتا ہے یہ فعل خلاف سنت ہے)۔

مترجم:- کہتا ہے دیکھو صحابہ کا طریقہ ایک ذرا سی سنت کی مخالفت پر کس قدر ناخوش ہوتے تھے کہ سنت کے خلاف کرنے والے سے بغض رکھتے وائے ہم لوگوں کے حال پر کہ دین کے فرائض اور اصول عقائد کے منکروں سے بھی الفت اور صحبت رکھتے ہیں۔

قَدْ مَلَ عَلٰی بَغْيٍ وَلَا یَدْرِيْ بِهٖ:- ان کا زخم اچھا تو ہو گیا مگر اندر فساد رہ گیا ان کو خبر نہیں ہوئی۔

اِمْرَاَةٌ بَغِيٌّ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فِيْ کَلْبٍ:- ایک بدکار عورت کتے کے سبب سے بہشت میں گئی (رحم کر کے اس کو پانی پلایا تھا مگر ابن زیاد کے ساتھیوں نے آنحضرتؐ کے جگر گوشوں پر رحم نہ کیا ان کو پیاسا شہید کیا بھلا یہ بہشت میں کیونکر جا سکتے ہیں)۔

مَهْرُ الْبَغِيِّ:- رنڈی کی خرچی۔

رَعَیْتَ بَغُوْتَهَا وَ بَرَمَتَهَا وَ حَبَلَتَهَا وَ بَلَّتَهَا وَ فَتْلَتَهَا ثُمَّ تَقْطَعُهَا:- ارے تو نے اس درخت کے کچے پھلوں کو چرایا اور گدر۔ پھلوں کو اور شاخوں کو اور تیار پھلوں کو اور پختہ پھلوں کو پھر تو اس کو کاٹتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے ایک پھل دار جنگلی درخت کاٹ ڈالا۔ ایک روایت میں مَغُوْتَهَا ہے یہ غلط ہے صحیح بَغُوْتَهَا ہے)۔

مَا بُغِيَ لَهٗ:- یہ ان کے لئے اچھا نہیں ہوا (یہ نخعی نے ابراہیم بن مہاجر کی نسبت کہا جب وہ بیت المال کے خزانچی مقرر ہوئے)۔

اِبْغِنَا رِسْلًا:- ہمارے لئے دودھ تلاش کر۔

لَابْتَغٰی لَهُمَا ثَالِثًا (اگر آدمی کے پاس دو میدان بھر سونا ہو تو تیسرے کی تلاش میں رہے گا (قناعت نہیں کرے گا جتنا مال زیادہ ہوتا جائے گا اتنی ہی طمع اور حرص اور بڑھتی جائے گی)۔

وَلَا یَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ:- کسی کو یہ سزاوار نہیں یا کسی کو یہ نہیں چاہئے۔

رَجُلٌ اِسْتَعَارَ جَارِیَةً لَمْ یَبْغِهَا غَائِلَةً:- ایک شخص نے ایک لونڈی عاریتاً لی اور اس کی نیت اس کو ہلاک کرنے کی نہ تھی لیکن وہ ہلاک ہو گئی تو اس پر تاوان نہ ہوگا (امامیہ کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ عاریتاً لینا درست ہے)۔

تَبْتَغِيْ اِمْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ:- ایک عورت قیدیوں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی (ایک روایت میں تَسْعٰی ہے یعنی دوڑ رہی تھی)۔

یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ:- ذکر الٰہی کی مجلسیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

یَابَاغِيَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ:- نیکی کے ڈھونڈھنے والے آ (اب تجھ کو اس کا ثواب ملے گا) برائی کے ڈھونڈنے والے اب برائی سے باز رہ توبہ کر (اس وقت تیری توبہ قبول ہوگی)۔

اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِکُمْ:- مجھ کو ناتوان کمزور غریب لوگوں میں تلاش کرنا (میں انہی کے ساتھ رہتا ہوں)۔

شِرَارُکُمُ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ (اس کے معنی باب الباء مع الراء میں گذر چکے)۔

اَهْلَکَهُمُ الْبَغْيُ:- ان کو ظلم اور سرکشی نے تباہ کیا۔

خَرَجَ یَبْتَغِيْ لَنَا:- وہ ہمارے واسطے کچھ روٹی کمانے گئے ہیں۔

بَغَی الْجُرْحُ:- زخم سوج گیا۔

اَلَا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ:- جان لو اللہ تعالیٰ علم ڈھونڈھنے والوں سے یعنی طالبین علم سے محبت رکھتا ہے۔

باب الباء مع القاف

بَقْرٌ: کھولنا، چیرنا، کشادہ کرنا، دریافت کرنا۔

تَبَقُّرٌ:- فراخ اور کشادہ ہونا۔

بَقَرَةٌ:- گائے۔

بَقَرٌ وَ بَقَرَاتٌ وَ بُقُرٌ:- جمع

نَهٰی عَنِ التَّبَقُّرِ فِی الْاَهْلِ وَ الْمَالِ:- آنحضرتؐ نے مال و دولت عیال اطفال میں بہت پھیلاؤ سے منع فرمایا (اس لئے کہ بہت پھیلاؤ سے آدمی پریشان ہو جاتا ہے' زندگی کا لطف مٹ جاتا ہے' عبادت اچھی طرح ادا نہیں ہوتی)۔

سَیَاْتِیْ فِتْنَةٌ بَاقِرَةٌ تَدَعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَان:- قریب میں ایک بڑا فساد پیدا ہوگا۔ فساد جو تفرقہ انداز ہوگا جس میں عقلمند علم والا شخص بھی حیران رہ جائے گا (کیونکر اس فساد سے بچے)۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الْبَاقِرُ:- امام محمد باقر یعنی تبحر دریائی علم۔

اِنَّ هٰذِهِ الْفِتْنَةَ بَاقِرَةٌ کَدَاءِ الْبَطْنِ لَا یُدْرٰی اَنّٰی یُؤْتٰی لَهٗ:- یہ فتنہ (یعنی حضرت عثمان کا قتل) ایک بڑا فتنہ ہے جیسے پیٹ کا مرض اس کی دوا کیونکر کریں معلوم نہیں۔

فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَبْقُرُوْنَ بُیُوْتَنَا:- ان لوگوں کو کیا ہوا ہے جو ہمارے گھروں کو کھول رہے ہیں' کشادہ کر رہے ہیں۔ (بعض نے یُبَقِّرُوْنَ روایت کیا ہے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ تَبْقِیْرٌ کے معنی بُقَّیْرٰی کھیلنے کے ہیں جو مٹی سے لڑکے کھیلا کرتے ہیں)۔

وَبَقَرَ خَوَاصِرَهَا:- حضرت حمزہؓ نے ان اونٹنیوں کی کوکھیں چیر ڈالیں (گانے والیوں کا گانا سن کر اس وقت حضرت امیر حمزہ نشہ میں تھے یہ قصہ مشہور ہے)۔

فَبَقَرْتُ لَهَا الْحَدِیْثَ:- میں نے کچا چٹھا ان پر کھول دیا (ساری باتیں ان سے بیان کر دیں)۔

اِنْ دَنَا مِنِّیْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ بَقَرْتُ بَطْنَهٗ:- اگر کوئی مشرک میرے نزدیک آیا تو اس کا پیٹ (اس خنجر سے) پھاڑ ڈالوں گی (یہ ام سلیم نے آنحضرتؐ سے کہا جیسے اوپر گذر چکا)۔

فَبَقَرَ الْاَرْضَ:- ہدہد نے زمین کے نیچے پانی دیکھ لیا۔

فَاَمَرَ بِبَقَرَةٍ مِّنْ نُحَاسٍ:- تانبے کی ایک گاڑی بنانے کا حکم دے دیا۔ (یعنی ایک دیگ بصورت گائے کے)۔

فِیْ ثَلَاثِیْنَ بَاقُوْرَةً بَقَرَةٌ:- تیس گایوں میں ایک گائے زکوٰۃ کی دینا ہوگی (یمن والے بَقَرَةٌ کو بَاقُوْرَةٌ کہتے ہیں)۔

رَاَیْتُ بَقَرًا تُنْحَرُ:- میں نے خواب میں دیکھا گائیں کاٹی جا رہی ہیں (اور اللہ کا کرنا بہتر ہے اور جو اس نے دوسری بدر کے بعد عطا فرمایا (یعنی مسلمانوں کا دل مضبوط کر دیا وہ کافروں کے جماؤ کی خبر سے کچھ پریشان نہیں ہوئے بلکہ یوں کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل)

یَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةَ:- گایوں کی جماعت میں گھس آتا ہے۔

بَقْطٌ: توشہ خانہ جدا کرنا' اسباب کا اکٹھا کرنا۔

بَقَطٌ: جماعت گروہ ایک ٹکڑا۔

تَبْقِیْطٌ:- چڑھنا' دور کرنا' جلدی کرنا۔

اِنَّ عَلِیًّا حَمَلَ عَلٰی عَسْکَرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَمَا زَالُوْ یُبَقِّطُوْنَ:- حضرت علیؓ نے مشرکوں کی فوج پر حملہ کیا وہ برابر الگ الگ ہو کر پہاڑ کی طرف بھاگتے رہے۔

مَا اخْتَلَفُوْا فِیْ بُقْطَةٍ:- انہوں نے زمین کے کسی قطعہ میں اختلاف نہیں کیا یا الگ ہو کر ایک گروہ نہیں بنایا۔

بُقْطَةٌ:- گروہ اور زمین کا ایک قطعہ (ایک روایت میں فِیْ نُقْطَةٍ ہے)۔

لَا یَصْلُحُ بَقْطُ الْجِنَانِ:- باغ کا بٹائی پر دینا درست نہیں (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھجور تراشنے میں جو کھجور گر پڑے اس کا لینا درست نہیں)۔

بَاقُطَانِیْ: عباسیہ کا ایک وزیر تھا۔

بَقَعٌ: سپیدی۔

بُقَعٌ:- ایک کنواں ہے مدینہ میں اور ایک مقام ہے شام میں اور پانی بھرنے والے جن کا بدن جا بجا پانی سے تر ہو اور وہ لوگ جو پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنے ہوں۔

بُقْعَةٌ:- جگہ اور دھبا (اس کی جمع بُقَعٌ اور بِقَاعٌ ہے)۔

فَاَمَرَلَنَا بِذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰی:- آپ نے ہم کو چند اونٹ سفید کوہان والے دلوائے۔

اَمَرَ بِقَتْلِ خَمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَ عَدَّمِنْهَا الْغُرَابَ الْاَبْقَعَ:- آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں پانچ جانوروں

کے مارنے کی اجازت دی ان میں ایک سفید کوا بھی ہے (جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہوتی ہے)۔

یُوْشِكُ اَنْ یُّسْتَعْمَلَ عَلَیْكُمْ بُقْعَانُ الشَّامِ:- قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر شام کے سفید لوگ یا سفید اور سیاہ کے بیچ میں دوغلے حاکم بنیں گے (عرب لوگ شام اور روم کی سفید عورتوں سے نکاح کریں گے ان کی دوغلی اولاد حکومت حاصل کرے گی)۔

رَاٰی رَجُلًا مُّبَقَّعَ الرِّجْلَیْنِ وَقَدْ تَوَضَّاَ:- ابو ہریرہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو کیا تھا اور اس کے پاؤں پر سوکھے داغ رہ گئے تھے۔

بُقَعَ الْغُسْلِ یابُقَعَ الْمَاءِ فِیْ ثَوْبِهٖ:- میں دھونے کے یا پانی کے دھبے (نشان) آپ کے کپڑے میں دیکھتی۔

ثُمَّ اَرَاهُ فِیْهِ بُقْعَةً اَوْ بُقَعًا:- پھر میں اس کپڑے میں ایک دھبا یا کئی دھبے دیکھتی یعنی دھونے کے نشان۔

رَاَیْتُ قَوْمًا بُقْعًا:- میں نے چند لوگوں کو دیکھا جو پیوند لگے کپڑے پہنے تھے (یعنی مفلس پریشان حال)۔

لَقَدْ عَثَرْتُ مِنَ الْاَعْرَابِیِّ عَلٰی بَاقِعَةٍ:- میں نے اعرابی سے آفت کی خبر سنی (باقعہ اصل میں ایک ہوشیار چڑیا ہے جو پانی پیتے وقت داہنے بائیں دیکھتی جاتی ہے کہیں شکاری نہ آتا ہو یہ آنحضرتؐ نے یا حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ سے فرمایا)۔

فَفَاتَحْتُهٗ فَاِذَا هُوَ بَاقِعَةٌ:- میں نے اس سے جھگڑا کیا وہ بڑا ہوشیار عقلمند نکلا۔

بَقِیْعُ الْغَرْقَدِ:- ایک مقام ہے مدینہ میں (وہیں مدینہ والوں کی قبریں ہیں اصل میں بَقِیْعٌ اس کشادہ میدان کو کہتے ہیں جس میں درخت ہوں اور غَرْقَدٌ ایک قسم کا درخت ہے وہاں یہ درخت ہوں گے اس لئے اس کو بقیع الغرقد کہنے لگے)۔

بُقِعَ الرَّجُلُ:- اس کو سخت کہا گیا' اس پر بہتان رکھا گیا۔

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَیْهِ بِقَاعُ الْاَرْضِ الَّتِیْ كَانَ یَعْبُدُ اللّٰهَ عَلَیْهَا:- جب مومن مر جاتا ہے تو زمین کے وہ سب ٹکڑے اس پر روتے ہیں جن پر وہ اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔

بَقٌّ: کشادہ کرنا' پراگندہ کرنا' چیرنا' پھاڑنا' بک بک لگانا اور جمع ہے بَقَّةٌ کی یعنی مچھر یا جوں۔

لَابَاْسَ بِقَتْلِ الْبَقِّ:- مچھر کے مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اِنَّكَ مَلَاْتَ الْاَرْضَ بِقَاقًا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَقْبَلْ مِنْ بِقَاقِكَ شَیْئًا (بنی اسرائیل کے ایک عالم نے ستر کتابیں احکام شرعیہ میں تصنیف کیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبر کے پاس وحی بھیجی اس عالم سے کہہ) تو نے ساری زمین اپنی بک بک سے بھر دی مگر اللہ تعالیٰ نے تیری بک بک میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں بَقَّ بَقًّا وَّ بَقَاقًا یا اَبَقَّ اِبْقَاقًا اس نے بک بک لگائی)۔

رَجُلٌ لَقٌّ بَقٌّ:- بیہودہ بکی آدمی۔ اسی طرح لَقْلَاقٌ بَقْبَاقٌ اور بَقَّاقٌ بَقَّاقَةٌ بَقْبَقَ الرَّجُلُ اور بَقْبَقَ عَلَیْنَا الْكَلَامَ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مترجم:- کہتا ہے ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ آپ نے بہت سی کتابیں حدیث اور فقہ کی ترجمہ اور تالیف کیں مجھ کو اسی حدیث کا خیال آیا اور میں نے کہا باری خدایا اگر تو قبول کرے تو ایک حدیث کی خدمت نجات کے لئے کافی ہے اگر قبول نہ کرے تو یہ سب محنت بے نتیجہ ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

مَالِیْ اَرَاكَ كَقًّا بَقًّا كَیْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ (آنحضرتؐ نے ابوذرؓ سے کہا) ابوذر کیا بات ہے میں تجھ کو بڑا باتونی پاتا ہوں اس وقت تیرا حال کیا ہوگا جب لوگ تجھ کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے (ایک روایت میں لَقًّا بَقًّا ہے بہ تخفیف قاف یعنی پھینکا گیا نکالا گیا۔ اس حدیث میں ایک صریح معجزہ ہے آنحضرتؐ کا ابوذر کا یہی انجام ہوا۔ لوگ ان کی حق گوئی سے ناراض ہو گئے یہاں تک کہ حضرت عثمان نے اپنی خلافت میں ان کو مدینہ سے نکل جانے کی صلاح دی اور وہ ربذہ میں جا کر رہے وہیں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاہ)۔

بَقْلٌ: سبزی' ترکاری جو بیج سے اگے۔

بَقْلَةٌ:- ایک بُقُوْلٌ جمع۔

بَقْلَة:- ایک بُقُولٌ جمع-

وَ اَبْقَلَ حَمْضُھَا:- مکہ کی زمین نے اپنی خواہش نکالی (یعنی ہریالی سبزی عرب لوگ کہتے ہیں اَبْقَلَ الْمَکَانُ: یہ مکان سبزہ زار ہو گیا فَھُوَ بَاقِلٌ وہ سبز ہے فَھُوَ مُبْقِلٌ نہیں کہیں گے جیسے اَوْرَسَ الشَّجَرُ فَھُوَ وَارِسٌ اور فَھُوَ مُوْرِسٌ نہیں کہیں گے)-

بَاقِلٌ:- ایک شخص تھا جو کلام میں عاجز تھا اس کی مثال لاتے ہیں کلام نہ کر سکنے میں- کہتے ہیں: اَعْیٰی مِنْ بَاقِلٍ: باقل سے بھی زیادہ عاجز کلام کرنے میں-

فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ شَیْبَانَ حِیْنَ بَقَلَ وَجْھُہٗ:- بنی شیبان کا ایک شخص ان کی طرف اٹھا جب اس کے منہ پر جوانی کا سبزہ آ گیا تھا-

بَقَلَ الصَّبِیُّ:- بچہ کے منہ پر جوانی کی سبزی آ گئی-

بَاقِلًا:- ایک مشہور بھاجی ہے یعنی لوبیا یا چولائی (حدیث میں اَکْلُ الْبَاقِلَا یُمَخِّخُ السَّاقَیْنِ- باقلا کا کھانا پنڈلیوں میں مغز پیدا کرتا ہے)-

بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ:- خرفہ کی بھاجی-

بَقْیٌ یابَقَاوَۃٌ یابَقْوَۃٌ:- انتظار کرنا' دیکھنا کسی کی طرف-

بَقَاءٌ:- زندگی، زیست، باقی رہنا- اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاقِیْ بھی ہے یعنی ابدی جس کی کوئی انتہا نہیں-

بَقِیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ تَاَخَّرَ لِصَلٰوۃِ الْعَتَمَۃِ:- ہم آنحضرتؐ کے انتظار میں رہے، آپ کو تکتے رہے، آپ نے عشا کی نماز میں دیر کی-

فَبَقِیْتُ کَیْفَ یُصَلِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:- میں دیکھتا رہا آنحضرتؐ کیونکر نماز پڑھتے رہیں-

کَرَاھَۃَ اَنْ یَّرٰی اَنِّیْ کُنْتُ اَبْقِیْہِ:- میں یہ برا سمجھا آنحضرتؐ مجھ کو دیکھیں کہ میں آپ کو تک رہا ہوں (ایک روایت میں اَبْقِیْہِ کے بدل اَنْقُبُہٗ ہے یعنی میں آپ کی کھوج میں ہوں)-

وَکَانَ اَبْقَی الرَّجُلَیْنِ فِیْنَا:- وہ ان دو مردوں میں ہم پر زیادہ رحم کرنے والے تھے (یا زیادہ اصلاح کرنے والے) ایک روایت میں اَتْقَی الرَّجُلَیْنِ ہے یعنی دونوں میں زیادہ پرہیزگار تھے)-

تَبَقَّہٗ وَتَوَقَّہٗ:- اپنی جان باقی رکھ اس کو ہلاکت سے بچا-

لَاتُبْقِیْ عَلٰی مَنْ یَّضْرَعُ اِلَیْھَا:- دوزخ کے سامنے کتنی ہی عاجزی کرو وہ رحم نہیں کرے گی (وہ تو قہر الٰہی کا مظہر ہے ہمارا مالک رحم کرے گا دوزخ کیا رحم کرے گی وہ تو عذاب کے لئے مامور ہے)-

اِلَّا الْاِبْقَاءَ عَلَیْھِمْ:- آپ کا مطلب ان پر شفقت اور مہربانی کا-

لَایَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ:- جو لوگ اس وقت پشت زمین پر ہیں ان میں سے کوئی (سو برس کے بعد) باقی نہ رہے گا (اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ حضرت خضر بھی گذر گئے)-

مَا تَقُوْلُ ذٰلِکَ یُبْقِیْ:- تو کیا سمجھتا ہے یہ پانچ بار ہر روز نہانا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑے گا-

لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ:- مسجد کی طرف (اندر آنے کے لئے) جتنے دروازے ہیں کوئی نہ چھوڑا جائے سب بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر کا دروازہ (اس کو قائم رہنے دو- پٹنی نے کہا یہ حدیث ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی دلیل ہے- میں کہتا ہوں یہ حدیث خلافت کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ یہی مضمون دوسری حدیث میں حضرت علی کے لئے بھی وارد ہے:-

اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ:- البتہ یہ دونوں حدیثیں جناب صدیق اکبر اور جناب علی مرتضٰی کے کمال قرب اور اتحاد اور خصوصیت پر دلالت کرتی ہیں-

فَلَمْ تُبْقِ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ:- اس نے بدر والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا (مطلب یہ ہے کہ اکثر بدر والے صحابہ اس میں رخصت ہوئے)-

وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ:- اپنے تیر باقی رکھو (جلدی میں سب نہ چلا دو' ایک روایت میں وَاسْتَبِقُوْا نَبْلَکُمْ ہے اپنے

تیروں کو آگے بڑھاؤ)۔

فِدًا لَّكَ مَا اَبْقَيْنَا:- جب تک ہم زندہ رہیں آپ پر سے تصدق ہوں۔

فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اِثْنَيْ عَشَرَ:- آنحضرتؐ کے پاس (جنگ احد میں) بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہیں رہا (وہ عشرہ مبشرہ اور جابر اور عمارؓ تھے بعض نے کہا طلحہ اور بارہ انصاری یہ سب باری باری شہید ہوئے اور آنحضرتؐ اور طلحہ پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے اوپر کا قصد کیا تو سعد بن ابی وقاص نے تیر مار مار کر ان کو اوپر آنے نہ دیا)۔

اَبْقَى اللّٰهُ سَفِيْنَتَهٗ حَتّٰى اَدْرَكَهَا اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ:- قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کی کشتی باقی رکھی (یعنی اس کے کچھ ٹکڑے یہاں تک کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے ان کو پالیا)۔

كَانَ فِيْ حُذَيْفَةَ بَقِيَّةٌ:- حذیفہ میں رنج وغم کا کچھ اثر باقی رہ گیا تھا (ان کے والد کو مسلمانوں نے کافر سمجھ کر مار ڈالا حذیفہ کہتے بھی رہے ارے میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں کسی نے نہیں سنا بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے حذیفہ میں اس فضیلت اور رحم کا اثر باقی تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں فِيْ فُلَانٍ بَقِيَّةٌ۔ یعنی فلاں شخص میں فضیلت اور بزرگی باقی ہے یا رحم وکرم باقی ہے)۔

اَنْتُمْ بَقِيَّةُ اللّٰهِ فِيْ عِبَادِهٖ:- تم لوگ اللہ کی رحمت ہو اس کے بندوں پر۔

اَلنَّارُ لَاتُبْقِيْ عَلٰى مَنْ تَضَرَّعَ اِلَيْهَا:- آگ کے سامنے کوئی عاجزی کرے تو آگ اس پر رحم نہیں کرتی۔

اِنَّ لَنَا فِيْكُمْ بَقِيَّةً:- ابھی ہمارا تمہارے اوپر کچھ باقی ہے (فاضل ہے)۔

حَتّٰى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهٗ فِيْ عُنُقِهٖ:- اس بے تمیز گنوار نے آپ کی چادر پکڑ کر اس زور سے کھینچی کہ چادر پھٹ کر اس کا حاشیہ آپ کے گلے میں رہ گیا (یا حاشیہ کا نشان آپ کے گلے مبارک میں پڑ گیا جیسے دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے)۔

وَيَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا:- یہ امت اپنے مقام پر کھڑی رہ جائے گی (جب ہر امت اپنے اپنے معبود کے ساتھ چلی جائے گی) اور منافق لوگ بھی جو ظاہر میں مسلمان تھے اس میں شریک رہیں گے (جیسے دنیا میں مسلمانوں کی جماعت میں چھپے رہتے تھے)۔

اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ:- مگر چند اہل کتاب کے بچے کھچے (جو اپنے اصلی دین پر قائم ہیں)۔

فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى فِيْ ثَالِثَةٍ وَ عِشْرِيْنَ:- یعنی بائیسویں اور چوبیسویں اور چھبیسویں رات (بعضوں نے کہا مہینہ انتیس دن کا حساب کیا ہے تو اکیسویں اور تیسویں اور پچیسویں راتیں مراد ہوں گی)[1]

فِيْ تِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ اَوْ ثَلٰثٍ:- یعنی اکیسویں اور تیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں راتیں۔

لَا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قَلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قَلَادَةٌ:- کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا طوق یا طوق نہ رہے (یہ راوی کا شک ہے کہ قَلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ کہا یا صرف قَلَادَةٌ)۔

فِيْ فُلَانٍ بَقِيَّةٌ:- فلاں شخص میں ابھی بہتری ہے۔

اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ:- قائم رہنے والی نیکیاں (سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر بھی انہی نیکیوں میں سے ہیں)۔

لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ:- اس کا میل کچیل کچھ باقی نہ رہے گا۔

لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا:- اس کا میل کچیل کچھ باقی نہیں رکھے گا (پانچوں نمازیں تمام صغیرہ گناہوں سے صاف کر دیں گی بعض نے کہا کبیرہ سے بھی)۔

ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا اِلَّا

---

[1] یعنی ان راتوں میں "لیلۃ القدر" تلاش کرو۔ (م)

كَتِفُهَا:- ایک بکری کاٹی (اس کا سب گوشت خیرات کر دیا) آنحضرتؐ نے پوچھا کہو کیا بچا؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں ایک کندھا فقط بچا ہے آپ نے فرمایا واہ! سب بچا فقط کندھا نہیں بچا (اللہ کی راہ میں جو دیا گیا وہی درحقیقت بچا باقی سب فنا ہوا (گیا گذرا ہوا)-

مَا مِنْ نَّبِيٍّ وَلَا وَصِيٍّ يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ حَتّٰى يُرْفَعَ بِرُوْحِهٖ وَعَظْمِهٖ وَلَحْمِهٖ اِلَى السَّمَاءِ:- کوئی پیغمبر یا اس کا وصی زمین میں (مرنے کے بعد) تین دن سے زیادہ نہیں رہتا اس کی روح، ہڈی گوشت سب آسمان پر اٹھا لیا جاتا ہے (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں تو یہ حدیث یا تو ماوّل ہے یا موضوع ہے)-

باب الباء مع الكاف

بَكَأ: کم سخن، دودھ کی کمی-

نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ فِيْنَا بُكَأٌ:- ہم پیغمبر لوگ ہیں بے ضرورت بات نہیں کرتے (عرب لوگ کہتے ہیں بَكَأَتِ النَّاقَةُ اونٹنی کا دودھ کم ہو گیا)-

شَاةٌ بَكِيْئَةٌ یا بَكِيْءٌ:- کم دودھ والی بکری-

مَنْ مَّنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ بَكِيْئَةً كَانَتْ اَوْ غَزِيْرَةً:- جس نے دودھ والا جانور کسی (مسکین شخص کو) دودھ پینے کے لئے دیا خواہ وہ جانور کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا-

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فَقَامَ اِلٰى شَاةٍ بَكِيْءٍ فَحَلَبَهَا:- آنحضرتؐ تشریف لائے میں خواب گاہ پر تھا (سونا چاہتا تھا) آپ ایک بکری کی طرف اٹھے جو بالکل کم دودھ دیتی تھی اس کا دودھ دوہا-

هَلْ ثَبَتَ لَكُمُ الْعَدُوُّ قَدْرَ حَلْبِ شَاةٍ بَكِيْئَةٍ:- کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر جما رہا جتنی دیر میں کم دودھ والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے-

مَنْ مَّنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ فَلَهٗ بِكُلِّ حَلْبَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ غَزُرَتْ اَوْ بَكَأَتْ:- جو شخص دودھ کا جانور کسی کو اللہ دودھ پینے کے لئے دے اس کے لئے ہر بار دودھ نچوڑنے پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی خواہ اس کا دودھ بہت ہو یا کم ہو-

بَكْتٌ: تلوار یا لاٹھی سے مارنا، بری طرح پیش آنا-

تَبْكِيْتٌ:- کے بھی یہی معنی اور تنبیہ کرنا، الزام دینا، خاموش کرنا-

اِنَّهٗ اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ بَكِّتُوْهُ:- آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص کو لائے جو شراب پیتا تھا آپ نے فرمایا اس کو سزا دو (ڈانٹو جوتی لکڑی سے مارو یوں کہو ارے بے شرم بے حیاء بے غیرت)-

بَكِّتُوْهُ وَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا:- اس کو برا بھلا کہو لیکن یوں نہ کہو اللہ تجھ کو ذلیل کرے (کیونکہ گنہگار مسلمان کے لئے حسن عاقبت کی دعا کرنا بہتر ہے یوں کہنا چاہئے اللہ اس کو نیک توفیق دے اس کو توبہ نصیب کرے)-

بَكْرٌ: صبح سویرے جلدی کرنا-

بُكُوْرٌ:- صبح سویرے آنا، ایسے ہی تَبْكِيْرٌ اور جلدی آنا نماز کے لئے ایسے ہی مُبَاكَرَةٌ اور اِبْكَارٌ اور اِبْتِكَارٌ-

بَاكُوْرَةٌ:- فصل کا نیا میوہ-

بُكْرَةٌ:- صبح اس کی جمع بُكَرٌ اور بُكُرَاتٌ ہے-

بَكَارَةٌ:- کنوارا پن-

بَكْرٌ:- نر نوجوان اونٹ-

مَنْ بَكَّرَ وَ ابْتَكَرَ:- جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے اوّل وقت آئے اور سرے سے خطبہ پائے-

نُبَكِّرُ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ:- ہم جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتے (یعنی قیلولہ اس کے بعد کرتے، حنابلہ اور بعض محدثین کے نزدیک جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی درست ہے کیونکہ جمعہ مومنین کی عید ہے، خلفائے راشدین سے بھی ایسا ہی منقول ہے- ابن مسعودؓ نے چاشت کے وقت جمعہ پڑھ لیا اور کہا میں گرمی سے ڈرا- حنفیہ تمام مسائل میں ابن مسعودؓ کا قول لیتے ہیں پھر اس مسئلہ میں کیوں نہیں لیتے اور اگر کوئی جمعہ زوال سے پہلے کسی عذر سے پڑھ لے تو اس کو کیوں مطعون کرتے ہیں)-

لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ عَلٰى سُنَّتِيْ مَا بَكَّرُوْا بِصَلٰوةِ

اَلْمَغْرِبَ:- میری امت ہمیشہ میرے طریق پر رہے گی جب تک مغرب کی نماز سویرے (سورج ڈوبتے ہی) پڑھتی رہے گی-

بَکِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فِیْ یَوْمِ غَیْمٍ فَاِنَّهٗ مَنْ تَرَکَ الْعَصْرَ حَبِطَ عَمَلُهٗ:- ابر کے دن نماز جلدی پڑھ لو (اس کا خیال رکھو) کیونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی (عمداً نہ پڑھی) اس کا سارا عمل اکارت ہو گیا (اس دن کا کیونکہ عصر دن کا آخری حصہ ہے اور اس پر سارے دن کے اعمال کا خاتمہ ہوتا ہے اور خاتمہ ہی کے اچھا ہونے پر نجات کا دارومدار ہے- بعض نے کہا ساری عمر کے نیک اعمال اکارت ہو جائیں گے)-

لَا تُعَلِّمُوْا اَبْکَارًا اَوْلَادِکُمْ کُتُبَ النَّصَارٰی:- اپنی کم عمر اولاد کو نصاریٰ کی کتابیں مت پڑھایا کرو ایسا نہ ہو ان کا ایمان بگڑ جائے، توحید کے بدل تثلیث دل میں سما جائے-

مترجم:- کہتا ہے اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہئے چھوٹے کم عمر بچوں کو نصاریٰ کے مذہبی مدارس (مشن اسکولز) میں جانے کی یا نصاریٰ کی مذہبی کتابیں دیکھنے کی اجازت دینا زہر قاتل ہے- میں نے اپنے ایک بچے کو جو ابھی کم عمر تھا لیکن مذہبی اعتقادات سیکھ چکا تھا ایک انگریزی اسکول میں بھیجا وہاں کے مدرس نے مذکر مونث کا سبق اس کو پڑھایا جب گھر میں آیا تو میں نے سنا وہ اپنا سبق یاد کر رہا تھا کیا کہہ رہا تھا گاڈ خدا گاڈتھ خدا کی جورو- میں نے کہا معاذ اللہ توبہ کر، کفر کا کلمہ زبان سے نہ نکال، خدا کی نہ کوئی جورو ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے- ایسے پڑھانے والے مدرس پر لعنت کر-

اِسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ بَکْرًا:- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک جوان نر اونٹ قرض لیا-

کَاَنَّهَا بَکْرَةٌ عَیْطَاءُ:- گویا وہ ایک جوان چھوکری لمبی گردن والی ہے-

وَسَقَطَ الْاُمْلُوْجُ مِنَ الْبِکَارَةِ:- جوان نر اونٹوں کے بدن سے املوج گر گیا (املوج ایک درخت ہے جس کے کھانے سے اونٹ بہت موٹے ہو جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کا موٹاپا جاتا رہا دبلے ہو گئے)-

جَاءَتْ هَوَازِنُ عَلٰی بَکْرَةِ اَبِیْهِمْ یا اَبِیْهَا:- یہ ایک محاورہ ہے عرب کا، مطلب یہ ہے کہ ہوازن قبیلے کے بے شمار لوگ آن پہنچے یا کوئی ان میں کا باقی نہ رہا سب آ گئے-

جَاؤُا عَلٰی بَکْرَةِ اَبِیْهِمْ:- یعنی فلاں لوگ سب کے سب آ گئے-

کَانَتْ ضَرَبَاتُ عَلِیٍّ مُبْتَکِرَاتٍ لَّا عُوْنًا:- حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار ہوتیں (ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام ہو جاتا (دوبارہ نہ ہوتیں)-

کَانَتْ ضَرَبَاتُ عَلِیٍّ اَبْکَارًا اِذَا اعْتَلَا قَدَّ وَ اِذَا اعْتَرَضَ قَطَّ:- حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار میں کام تمام کرنے والی ہوتیں- اگر اوپر سے مارتے تو لمبے دو ٹکڑے کر دیتے، اگر عرض میں سے مارتے تو بیچ میں سے دو کر دیتے- عربی میں قَدَّ کہتے ہیں طول میں برابر دو کر دینے کو اور قَطَّ عرض میں دو کر دینے کو حجاج ظالم نے اپنے عامل کو جو فارس میں تھا یہ لکھا اِبْعَثْ اِلَیَّ مِنْ عَسَلِ خُلَّارٍ مِنَ النَّحْلِ الْاَبْکَارِ مِنَ الدَّسْتَفْشَارِ الَّذِیْ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ- مجھ کو خلار کا (جو ایک مقام کا نام ہے) شہد بھیج جو کوئی (کم عمر) مکھیوں سے نکلا ہو ہاتھ کا نچوڑا ہوا اس کو آگ نہ لگی ہو-

سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّ اَصِیْلًا:- صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں-

بِالْاٰصَالِ وَ الْبُکُرَاتِ:- شام صبح-

اُدَارِیْکُمْ کَمَا تُدَارَی الْبِکَارُ الْعَمِدَةُ وَ الثِّیَابُ الْمُتَدَاعِیَةُ:- (یہ حضرت کا قول ہے) میں تمہاری ایسی خاطر داری اور نگہبانی کرتا ہوں جیسے جوان اونٹیوں کی کرتے ہیں جب ان کے کوہان بہت بوجھ لادنے سے پھٹ جاتے ہیں یا جیسے پرانے کپڑوں کی نگہبانی کرتے ہیں جن کو ایک طرف سے سیتے ہیں تو دوسری طرف سے پھٹ جاتے ہیں-

بَکْعٌ: بری طرح پیش آنا، قائل کرنا، کاٹنا، غالب آنا، ہر جگہ پے در پے مارنا-

تَبْکِیْعٌ:- غالب آنا، خوب کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا-

لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ تَبْکَعَنِیْ بِهَا:- میں ڈرا کہیں ایسا

کرنے سے تم مجھ سے بری طرح نہ پیش آؤ۔

فَبَکَعَهٗ بِهٖ فَزْخٌ فِیْ اَقْفَائِنَا:- وہ ان سے بری طرح پیش آئے پھر ہم گردنیاں دے کر نکالے گئے۔

فَبَکَعَهٗ بِالسَّیْفِ:- تلوار سے پے در پے اس پر وار کئے۔

بَکْعَه:- بہت سا مال (یہ عام محاورہ ہے)۔

بَکٌّ: محتاج ہونا' بدن کا سخت ہونا' بہادری سے پھاڑنا' جدا کرنا' فسخ کرنا' مزاحمت کرنا' رحم کرنا' کچل ڈالنا' خوب زور سے جماع کرنا۔

فَتَبَاکَ النَّاسُ عَلَیْهِ:- لوگوں نے اس پر ہجوم کیا۔

مِنْ اَسْمَاءِ مَکَّةَ بَکَّةُ:- مکہ کا ایک نام بکہ بھی ہے کیونکہ وہ ظالموں مغروروں کی گردن کچل دیتا ہے (بعض نے کہا بَکَّةُ خاص خانہ کعبہ اور مکہ سارا شہر)۔

اِنَّمَا سُمِّیَتْ بَکَّةُ لِاَنَّهَا تُبَکُّ فِیْهَا الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ:- مکہ کا نام بکہ اس لئے ہوا کہ وہاں مرد اور عورتوں میں مڈبھیڑ ہوتی ہے۔

بَکْلٌ: ملونی' آمیزش' لپیٹ کی باتیں۔

بَکِیْلَةٌ اور **بَکَالَةٌ:**- آٹا اور گھی ملا ہوا یا ستو اور گھی اور کھجور ملا ہوا۔

اَبْکَلْتَ یا بَکَّلْتَ عَلَیَّ:- (امام حسن بصری نے کہا جب ایک شخص نے الٹ کر وہی سوال کیا) تو نے سب گڈ مڈ کر دیا عرب لوگ کہتے ہیں۔ **بَکَلَ عَلَیْنَا حَدِیْثَهٗ** یا **تَبَکَّلَ فِیْ کَلَامِهٖ**۔ جب کوئی الٹی سیدھی باتیں کرے (خلط ملط گڈ مڈ)

نَوْفُ بَکَالِیْ:- حضرت علی کا ساتھی تھا۔

بَکَمٌ: گونگا ہونا۔

اَبْکَمُ:- گونگا۔

اَلصُّمُّ الْبُکْمُ:- بہرے گونگے مراد جاہل گنوار ہیں۔

سَتَکُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَکْمَاءُ عَمْیَاءُ:- قریب میں ایک فتنہ ایسا نمودار ہوگا جو بہرا گونگا اندھا ہو۔ (یعنی لوگ ایسے بدحواس ہو جائیں گے نہ حق بات سنیں گے نہ کہیں گے نہ دیکھیں گے)۔

بُکِیٌّ یا **بُکَاءٌ:**- رونا (بعض نے کہا بکی بالقصر صرف آنسوؤں سے رونا اور بکاء بلند آواز سے رونا۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُکَاءً فَتَبَاکَوْا:- اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔

فَلَمَّا رَاٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکٰی:- جب آنحضرتؐ نے مصعب بن عمیر کو دیکھا (جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) تو آپ رو دیئے (وہ اپنے گھر کے مال دار تھے مگر ہجرت کر کے سب مال دولت کو دھتا بتایا' شہادت کے بعد کفن کے لئے بھی کچھ نہ تھا' ایک چادر وہ بھی پھٹی پیوند لگی ہوئی)۔

بَکَیَا عَلَیْهِ:- آسمان اور زمین اس پر روتے ہیں۔

رَجُلٌ بَکَّاءٌ:- بہت رونے والے آدمی ہیں۔ ایسا ہی **رَجُلٌ بَکِیٌّ** ہے۔

اِنْ یَّقُمْ مَقَامَکَ یَبْکِیْ:- اگر وہ (یعنی ابوبکر صدیق) آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (امامت کریں گے) تو رونے لگیں گے (آپ کو یاد کر کے)۔

لِمَ تَبْکِیْ اَوْلَا تَبْکِیْ (یہ راوی کا شک ہے (یعنی آپ نے یوں فرمایا کسی اور سے) یہ کیوں روتی ہے (یا خود اسی سے) مت رو۔

فَبَکٰی مُوْسٰی:- حضرت موسیٰ علیہ السلام رو دیئے (ان کا رونا حسد کی راہ سے نہ تھا بلکہ اپنی امت کا حال دیکھ کر باوصف اتنی کوشش کے ان کی امت آنحضرتؐ کی امت سے بہت کم رہی یا اپنے حال پر روئے کہ میں بھی آنحضرتؐ کی امت میں کیوں نہ پیدا ہوا آنحضرتؐ کا درجہ اور مرتبہ دیکھ کر کہ ایک نوعمر ان سے بڑھ گیا)۔

اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَهْلِهٖ:- مردے کو اس کے عزیزوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (یعنی جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کے عزیز ادھر روتے ہیں اور ادھر اس کو عذاب شروع ہوتا ہے یعنی کافر اور منافق کو)۔

قَالَ وَسَمَّانِیْ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی (ابی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا پروردگار نے میرا نام لیا۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی ابی رو دیے (کہاں میں ایک قطرۂ ناچیز اور کہاں وہ شاہنشاہ عالی جاہ' مالک زمین و آسماں)۔

فَبَكٰى وَبَكٰى:- ابوبکر روئے اور خوب روئے (وہ سمجھ گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرتؐ ہیں مگر دوسرے لوگ نہ سمجھے' انہوں نے ابوبکر کے بے محل رونے پر تعجب کیا)۔

فَبَكٰى وَ اَبْكٰى:- آنحضرتؐ اپنی والدہ کو یاد کر کے روئے اور حاضرین کو بھی رلایا۔

فَبَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ:- آنحضرتؐ روئے (اپنی امت پر شفقت کی راہ سے کہ وہ ان فتنوں میں مبتلا ہوں گے) اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو (وہ ہر آفت سے محفوظ رکھے)۔

وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ (یہ حضرت علی نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا) اپنی خطاؤں پر روؤ۔

بِكَ:- تیرے ساتھ یا تیری وجہ سے یا تیری مدد سے یا تیرے طفیل سے۔

بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ:- آپ ہی کی وجہ سے مجھ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے اور کسی کے لئے نہ کھولوں یا مجھ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا اور کسی کے لئے نہ کھولوں۔

وَبِكَ خَاصَمْتُ:- تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے جھگڑتا ہوں' لڑتا ہوں یا خاص تیری ہی رضامندی کے لئے میں لڑتا ہوں۔

اَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ:- میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تیرے ہی پاس لوٹ آنے والا ہوں۔

باب الباء مع اللام

بَلْبَلٌ یا بَلْبَالٌ:- رنج اور غم۔

بَلْبَلَةُ الصَّدْرِ:- سینہ کا وسوسہ۔

دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَ الْبَلَابِلُ:- زلزلے اور رنج و غم نزدیک آن پہنچے۔

اِنَّمَا عَذَابُهَا فِى الدُّنْيَا الْبَلَابِلُ وَالْفِتَنُ:- دنیا میں اس امت کا عذاب یہ ہے رنج اور صدمے فتنہ وفساد۔

لَتُبَلْبَلُنَّ بَلْبَلَةً وَ لَتُغَرْ بَلُنَّ غَرْبَلَةً:- تم بلبلاؤ گے (رنجوں میں خوب مبتلا ہو گے) اور خوب چھانے جاؤ گے (اچھے برے الگ کرنے کے لئے یہ حضرت علیؓ کا خطبہ ہے)۔

بُلْبُلٌ:- ایک مشہور چڑیا ہے۔

بَلَتَ: کاٹنا' کٹ جانا۔

بُلَتٌ:- ایک قسم کی چڑیا ہے جس کا پر جلتا رہتا ہے اگر اس کا ایک پر دوسری کسی چڑیا پر پڑے تو وہ جل کر رہ جائے۔

اُحْشُرُو الطَّيْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ وَالرَّنْقَاءَ وَالْبُلَتَ:- سب پرندوں کو جمع کرو اس کو چھوڑ دو جو اپنے بچہ کو دانہ دے رہا ہو یا انڈوں پر بیٹھا ہو اور بُلَت کو بھی چھوڑ دو (یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے)۔

بَلَجٌ: خوش ہونا۔

بُلُوْجٌ:- روشن ہونا۔

اَبْلَجُ الْوَجْهِ:- آنحضرتؐ ہنس مکھ تھے یا آپ کا چہرہ روشن اور چمکدار تھا۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ بَلِجَةٌ:- شب قدر روشن ہوتی ہے۔

بُلْجَةٌ:- بہ ضمہ با صبح کی روشنی۔

تَبَلَّجَ:- خوش ہوا۔

اِنْبَلَجَ الصُّبْحُ:- فجر کی روشنی ہو گئی۔

بَلَجَ الْحَقُّ:- حق ظاہر ہو گیا۔

لَوْ اَنَّ الْمَوْتَ يُشْتَرٰى لَاشْتَرَاهُ الْكَرِيْمُ الْاَبْلَجُ وَ اللَّئِيْمُ الْمَلْهُوْجُ:- اگر موت مول ملتی تو سخی روشن منہ والا اور بخیل لالچ والا دونوں اس کو مول لیتے (کیونکہ دنیا میں راحت کسی کو نہیں ہے ایک شاعر کہتا ہے اَلَا مَوْتٌ يُّبَاعُ فَاَشْتَرِيْهِ وَلَوْ اَنْفَقْتُ كُلَّ الْمَالِ فِيْهِ- کہیں موت بکتی ہو تو میں اس کو خرید لوں اپنا سارا مال اس کے بدل دے دوں۔

اَلْاِسْلَامُ اَبْلَجُ الْمِنْهَاجِ:- اسلام کا رستہ روشن ہے۔

بُلُوْحٌ: عاجز اور درماندہ ہونا' پانی کا خشک ہو جانا۔

تَبْلِيْحٌ:- عاجز ہونا' انکار کرنا۔

اِبْلَاحٌ:- عاجز کرنا' تھکانا۔

تَبَالُحٌ:- ایک دوسرے سے انکار کرنا۔

لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَّالَمْ يُصِبْ دَمًا

حَرَامًا:- مسلمان برابر ثواب کے کاموں میں جلدی کرنے والا مستعدر رہتا ہے جب تک ناحق خون نہ کرے (جہاں ناحق خون کیا بس تھک گیا (اب نیکی کے کام اس سے نہیں ہو سکتے)-

اِسْتَنْعَرْتُهُمْ فَبَكَحُوْا عَلَيَّ:- میں نے ان سے یہ چاہا کہ جہاد کے لئے نکلیں مگر انہوں نے نہ مانا تھک کر رہ گئے (قتبی نے غلطی کی جو اس باب میں یہ لکھا:-

اَلْحَقُّ اَبْلَحُ بَيِّنٌ:- حالانکہ وہ اَبْلَجُ بَيِّنٌ ہے بہ جیم معجمہ عرب لوگ کہتے ہیں:-

اَلْحَقُّ اَبْلَجُ وَالْبَاطِلُ لَجْلَجُ:- حق بات صاف اور روشن ہوتی ہے اور جھوٹ بات پیچیدہ مشتبہ الجھی ہوئی)-

يُقَالُ لَهٗ اُعْدُ مَا بَلَغَتْ قَدَمَاكَ فَيَعْدُوْا حَتّٰى اِذَا بَلَحَ:- جو شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اس سے کہیں گے جہاں تک تیرے پاؤں پہنچ سکیں دوڑ وہ دوڑے گا جب تھک کر رہ جائے گا-

اِنَّ مِنْ وَّ رَائِكُمْ فِتَنًا وَّ بَلَاءً مُكْلِحًا مُبْلِحًا:- تمہارے پیچھے طرح طرح کے فساد ہیں اور ایسی بلا ہے جو لوگوں کو چڑ چڑا (ترش رو) بنا دے گی تھکا دے گی-

اِرْجِعُوْا فَقَدْ طَابَ الْبَلَحُ:- اب لوٹ چلو کھجور پک گئی (مجمع البحار میں ہے کہ پہلے کھجور جب نکلتی ہے اس کو طلع کہتے ہیں پھر خلال پھر بلح پھر بسر پھر رطب پھر تمر)-

بَلَدٌ یا بَلْدَةٌ:- شہر اور مکہ معظمہ اور جانوروں کے رہنے کی جگہ اور خاک اور قبر اور قبرستان اور گھر اور نشان- بَلَاد جمع ہے-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ:- میں جنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں-

فَهِيَ لَهُمْ تَالِدَةٌ بَالِدَةٌ:- خلافت عباس کی اولاد میں ہمیشہ قائم رہے گی-

بُلَيْد:- ایک موضع ہے ینبوع کے قریب-

اَحَبُّ الْبِلَادِ الْمَسَاجِدُ:- سب سے پسندیدہ جائے (اللہ کے نزدیک) مسجدوں کی جائے ہے-

بَلْدَةٌ:- چاند کی ایک منزل کو بھی کہتے ہیں وہ چھ ستارے ہیں کمان کی شکل میں-

اِنَّ التَّجَلُّدَ قَبْلَ التَّبَلُّدِ:- چستی اور چالاکی سستی اور آرام طلبی سے پہلے ہونا چاہئے-

بَلِيْد:- غبی' کند ذہن-

بَلُدَ الرَّجُلُ بَلَادَةً:- وہ سست ابدی ہو گیا-

بَلْدَح: ایک مقام ہے مکہ کے قریب یا ایک پہاڑ ہے جدہ کے رستہ میں-

لَقِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ وَكَانَ يَتَعَبَّدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ:- آنحضرت عمرو بن نفیل سے بلدح کے نیچے ملے وہ جاہلیت کے زمانے میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے (آنحضرتؐ نے ان کو کھانے کے لئے بلایا مگر انہوں نے اس ڈر سے کہیں بتوں کو ذبیحہ نہ ہو نہ کھایا)-

بَلِسٌ: ناامید-

اِبْلَاسٌ:- خیر اور بھلائی کم ہونا' ٹوٹ جانا' حیران ہونا' غمگین ہونا' غم سے خاموش ہو جانا' ناامید ہونا-

بَلَسٌ:- جس کے پاس بھلائی نہ ہو اور ایک پھل ہے انجیر کی طرح جو یمن میں بہت ہوتا ہے- بُلُسٌ مسور-

بَلَّاس: اس کا بیچنے والا-

فَتَاشَّبَ اَصْحَابُهٗ حَوْلَهٗ وَ اَبْلَسُوْا حَتّٰى مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ:- آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے اور خاموش رہے یہاں تک کہ ہنسی کا ایک دانت بھی نہیں کھولا-

مُبْلِسٌ:- خاموش اور حیران اور ناامید اسی سے ہے ابلیس یعنی حیران اور متحیر اور اللہ کی رحمت سے ناامید- بعض نے کہا ابلیس اصل میں یونانی لفظ فولیس سے ماخوذ ہے جس کے معنی تہمت لگانے والا یا تجربہ کار-

بُوْلِسٌ:- اصل میں ترکی کا لفظ ہے یعنی تنگ قید خانہ جس میں آدمی لیٹ نہ سکے پھر بولس حاکم کے سپاہیوں کو کہنے لگے- (یعنی پولیس کو جس کو ضبطیہ بھی کہتے ہیں)-

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَ اَبْلَاسَهَا:- کیا تو نے جنوں کو ان کی حیرانی' پریشانی' دہشت زدگی کو نہیں دیکھا-

وَ اَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَبْلَسُوْا:- میں ان کا خوش خبری

دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہو جائیں۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَایُبْلِسُ بِهٖ اِبْلِیْسُ وَ جُنُوْدُهٗ:۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان اور اس کے لشکروں کی پریشان اور حیران کرنے سے۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّرِقَّ قَلْبُهٗ فَلْیُدِمْ اَکْلَ الْبَلَسِ:۔ جو شخص یہ چاہے کہ اس کا دل نرم ہو جائے تو وہ ہمیشہ انجیر کھایا کرے۔

عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ صَدَقَةِ الْحَبِّ فَقَالَ فِیْ کُلِّهِ الصَّدَقَةُ فَذَکَرَ الذُّرَةَ وَالدُّخْنَ وَالْبُلْصَ وَالْجُلْجُلَانَ:۔ ابن جریج نے کہا میں نے عطا تابعی مشہور سے پوچھا کون سے اناجوں میں صدقہ ہے انہوں نے کہا سب میں صدقہ (زکوٰۃ) لازم ہے پھر انہوں نے جوار اور باجرے اور مسور اور تل کا ذکر کیا۔

بَعَثَ اللّٰهُ الطَّیْرَ عَلٰی اَصْحَابِ الْفِیْلِ کَالْبَلَسَانِ:۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں پر (جو کعبہ خراب کرنے کو آئے تھے) ایسے پرندے بھیجے جو زرزور (ایک چڑیا ہے) کے برابر تھے (اور بلسان ایک درخت ہے مشہور ملک مصر میں اس کا تیل ایک عمدہ دوا ہے)۔

بَلَاطٌ: پختہ یا پتھر بچھی ہوئی زمین۔

عَقَلْتُ الْجَمَلَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَلَاطِ:۔ میں نے اونٹ کو بلاط میں باندھ دیا (یہ بلاط ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔

اَلْبَلَاطَةُ الْحَمْرَاءُ:۔ لال پتھر سماق کا جو کعبہ میں تھا کہتے ہیں حضرت علی وہیں پیدا ہوئے۔

کَانَ الْبَلَاطُ حَیْثُ یُصَلِّیَ عَلَی الْجَنَائِزِ:۔ بلاط وہ مقام تھا جہاں جنازوں پر اب نماز پڑھتے ہیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں اس کو بطحاء کہتے تھے وہاں بازار لگتے۔)

مُبَالَطَةٌ:۔ تلواروں سے ایک دوسرے کو مارنا۔

تَبَالَطُوْا:۔ چستی کی۔

بَلُّوْطٌ:۔ ایک مشہور درخت ہے۔

بَلْعٌ: نگل جانا۔

اِبْلَاعٌ:۔ نگانا

تَبْلِیْعٌ:۔ ظاہر ہونا، نمودار ہونا۔

بَلَّعَ الشَّیْبُ فِیْ رَاسِهٖ:۔ اس کے سر میں سفیدی نمودار ہوگئی۔

اِبْتِلَاعٌ:۔ نگل جانا۔

بَالُوْعَه اور بَلُوْعَةٌ:۔ گھر کا وہ سوراخ جو پانی جذب کرتا جائے۔

بَلِّعْ بِاَطْوَافِ اَصَابِعِکَ عَیْنَ الرُّکْبَةِ (رکوع میں) اپنی انگلیوں کے کناروں سے گھٹنے کو نگل جا (یعنی مضبوط تھام لے)۔

بَلْعَمُ: بہت کھانے والا آدمی اور ایک عابد کا نام بنی اسرائیل میں بُلْعُمٌ اور بُلْعُوْمٌ۔ نرخرہ جس میں سے کھانا معدہ میں جاتا ہے۔

لَا یَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ وَّاسِعِ السُّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ:۔ حضرت علی کا قول ہے اس امت کا کام ایک ہی شخص کی وجہ سے خراب ہوگا جس کی آنت کشادہ اور نرخرہ بھی زبردست ہوگا (یعنی اس کے مداخل اور مخارج بہت ہوں گے' مسرف ہوگا' بہت کھانے والا' مراد معاویہ ہیں۔ کہتے ہیں ان کے دسترخوان پر سو طرح کے کھانے رکھے جاتے تھے اور وہ کھاتے کھاتے اخیر میں کہتے پیٹ تو نہیں بھرا لیکن منہ تھک گیا یہ اثر تھا اس دعا کا جو آنحضرتؐ نے ان کو دی تھی)۔

لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ:۔ اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔

حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُ فِیْکُمْ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ لَوْ بَثَثْتُهٗ لَقُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ:۔ میں نے آنحضرتؐ سے (علم کے) دو برتن یاد رکھے ایک کو تو میں نے تم میں پھیلا دیا اور دوسرا اگر میں پھیلاؤں (ظاہر کروں) تو ابھی یہ نرخرہ نلّہ پھوڑ ڈالا جائے (ذبح کر دیا جاؤں۔ مراد وہ باتیں ہیں جو آنحضرتؐ نے راز کے طور پر ابوہریرہؓ کو بتلائی تھیں کہ میری امت کا یہ حال ہونا ہے' فلاں فلاں ظالم حاکم مسلط ہوں گے' میرے اہل بیت پر ایسے ایسے مظالم ان کے ہاتھوں کئے جائیں گے' بنی امیہ کے حکام کے نام وغیرہ) (بعض نے کہا علم باطن اور علم الاسرار مراد ہے جو ابوہریرہؓ نے خاص خاص لوگوں اور امام زین العابدینؒ کو بتلایا تھا۔ پٹنی نے اس

مقام میں یہ شعر لکھا ہے یَا رُبَّ جَوْهَرَةٍ مَّالَوْ اَبُوْحُ بِهٖ لَقِيْلَ لِيْ اَنْتَ مِمَّنْ يَعْبُدُ الْوَثَنَا وَلَا اسْتَحَلَّ رِجَالٌ مُّسْلِمُوْنَ دَمِيْ يَرَوْنَ اَقْبَحَ مَا يَاْتُوْنَهٗ حَسَنًا - بہت سے جواہرا یسے ہیں اگر میں ان کو کھول دوں تو لوگ مجھ کہ بت پرست کہیں گے اور مسلمان میرا خون حلال سمجھیں گے اور جو برے سے برا وہ کام کرتے ہیں اس کو اچھا جانیں گے (میں کہتا ہوں معاذ اللہ پٹنی کا یہ خیال محض باطل ہے اور اس شعر کا مضمون سراسر الحاد اور زندقہ اور کفر ہے اور تعجب ہے پٹنی پر کہ انہوں نے محدث ہو کر ایسا الحادی شعر اس مقام میں بیان کیا - آنحضرتؐ نے ظاہری شریعت کے خلاف کوئی علم کسی کو تعلیم نہیں کیا خود حضرت علی اور حضرت عائشہ کے کلام سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہے' اب رہا علم درویشی اور تصوف اور تبتل اور انقطاع الی اللہ اور تجرید عما سوی اللہ تو اس کی تعلیم خود قرآن اور احادیث نبویہ میں موجود ہے اور جو شخص شریعت ظاہری اور سنت نبوی کے خلاف کو فقیری اور درویشی سمجھے وہ زندیق اور ملحد ہے اور اس کی درویشی ایسی ہے جیسے ہندو مشرک فقیروں اور جوگیوں کی ہوتی ہے اس کو اسلام سے کیا علاقہ ایسی درویشی آخرت میں کچھ کام آنے والی نہیں)-

بَلْغٌ: مرد فصیح اور حکم نافذ-

بَلَاغ: - پہنچانا ناپسندیدگی مقصود تک پہنچنے کا سامان' زاد سفر-

بَلَاغَةٌ: -فصاحت' شیریں زبانی-

بُلُوْغ: - پہنچنا' جوان ہونا' قریب ہونا-

تَبْلِيْغ: - پہنچا دینا' سنا دینا-

وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ: - جو تو ہم پر اتارے اس کو ہمارے لئے قوت اور مراد تک پہنچنے کا سامان بنا دے ایک مدت دراز تک-

كُلُّ رَافِعَةٍ رَفَعَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْبَلَاغ یا مِنَ الْبُلَاغ: - جو شخص ہماری ان باتوں کو جو پہنچائی جاتی ہیں نقل کرنا چاہے یا جو شخص ان لوگوں میں سے جو بڑے پہنچانے والے ہیں ہماری بات پہنچانا چاہے تو وہ پہنچا دے لوگوں کو سنا دے کہ میں نے مدینہ کو حرم کیا-

بَلَغْتَ مِنَّا الْبَلْغِيْنَ یا بَلَغْتَ مِنَّا الْبُلَغِيْنَ (یہ حضرت عائشہ صدیقہ نے جنگ جمل میں حضرت علی سے کہا) تم ہماری طرف سے انتہا تک پہنچ گئے (اخیر یہ ہے کہ لڑنے کو مستعد ہوئے - یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں لَقِيْتُ مِنْهُ الْبَرْحِيْنَ (بَرْحِيْنِ اور بَرِحِيْن اور بَرَحِيْن اور بُرَحِيْن بھی مستعمل ہیں) یعنی میں نے اس سے بڑی سختیاں اٹھائیں-

بُلْغٌ یا بِلْغٌ: -بمعنی بلیغ عرب لوگ کہتے ہیں خُطَبٌ بُلْغٌ وَ اَمْرٌ بَرِحٌ بڑا انتہا کا سخت کام ہے-

اَحْمَقُ بُلْغٌ: - احمق ہے مگر اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہے (دیوانہ بکار خود ہوشیار) یا خبیث اور بدزبان ہے-

اَللّٰهُمَّ سَمْعٌ لَا بَلْغٌ: - یا اللہ یہ بات سنی جائے مگر پوری نہ ہو (واقع نہ ہو)-

اَيْمَانٌ بَالِغَةٌ: - بڑے زور کی قسمیں-

لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ: - جو شخص یہاں موجود ہے وہ اس کو پہنچا دے جو یہاں حاضر نہیں ہے-

رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ: - ایسے بہت لوگ ہوں گے یا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو یہ بات پہنچائی جائے گی وہ اس کو سننے والے سے زیادہ یاد رکھیں گے- يبلغ به النبی صلّى الله عليه وسلّم - اس حدیث کو آنحضرتؐ تک پہنچاتے تھے یعنی مرفوع کرتے تھے-

حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ: - یہاں تک کہ میں مر جاؤں-

يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ: - ایسا نہ ہو لوگ آپ سے وہ تلوار زبردستی چھین لیں-

فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ اِلَّا بِكَ: - اب آج کے دن بغیر تیری مدد کے کسی طرح میرا کام نہیں چل سکتا-

بُلْغَةٌ: - روزمرہ کی خوراک-

رُحْ مِنَ الدُّنْيَا بِبُلْغَةٍ: - دنیا سے بقدر کفایت لے کر چل دے (یعنی موٹے چھوٹے کپڑے اور روکھے سوکھے کھانے پر قناعت کر کیونکہ چند روز یہاں رہنا ہے)-

فَتَكَلَّمَ اَبْلَغُ النَّاسِ: - جو شخص سب لوگوں میں اچھی تقریر کرنے والا تھا اس نے کہنا شروع کیا-

مَابَلَّغَ بِکَ مَا نَرٰی:-تم کوکس بات نے اس مرتبہ تک پہنچا دیا (کہ تم حکیم اور فیلسوف ہو گئے یہ لقمان سے کسی نے کہا)-

مَنْ بَلَّغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ وَّمَنْ رَمَاهُ کَانَ لَهٗ عَدْلُ رَقَبَةٍ:- جو شخص اللہ کی راہ میں اپنا تیر کسی کافر تک پہنچائے (اس کو زخمی کرے) اس کے لئے تو (بڑا) درجہ ہے اور جو شخص صرف تیر چلائے (گو وہ کافر تک نہ پہنچے) اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا- اگر مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ- پڑھو تو معنی یہ ہوں گے (جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک تیر لے کر پہنچے یعنی جہاد کے لئے) اس کو ایک درجہ ملے گا اور جو کوئی تیر چلائے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا)-

وَلَا یُبَلِّغُ عَنِّیْ غَیْرِیْ اَوْ رَجُلٌ مِّنِّیْ:- یعنی سورۂ براۃ کو اپنی طرف سے میں خود پہنچاؤں گا یا میرے عزیزوں میں سے کوئی (عرب کا دستور تھا کہ عہد توڑنے کی اطلاع خود عہد کرنے والا دے یا اس کا کوئی رشتہ دار اسی خیال سے آپ نے ابوبکر صدیق کے پیچھے جو جا چکے تھے حضرت علی کو روانہ کیا)-

مَوْعِظَةٌ بَلِیْغَةٌ:- بڑی عمدہ اور فصیح نصیحت-

فَطَفِقَ یُعَلِّمُهُمُ الْمَنَاسِکَ حَتّٰی بَلَغَ الْجِمَارَ:- آپ نے لوگوں کو حج کے ارکان تعلیم کرنا شروع کرے یہاں تک کہ کنکریاں مارنے کے مقاموں تک پہنچے-

قَدْ بَلَغَ هٰذَا الْکَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ مَا بَلَغَنِیْ:- اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوا جو میرا حال ہوا تھا (نہایت بےقرار اور پریشان)-

ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی بَلَّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ:- پھر اس کو اس بلا پر صبر کرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ پر جو اس کی قسمت میں آگے سے لکھا گیا ہے پہنچا دیتا ہے-

وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ:- تو ہی مددگار ہے اور تو ہی مقصود تک پہنچانے والا ہے-

فِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا بَلَاغِیْ:- اس دنیا میں جہاں مجھ کو سامان کرنا ہے (آخرت کا)-

لَا تَطْلُبُوْا مِنَ الدُّنْیَا اَکْثَرَ مِنَ الْبَلَاغِ:- دنیا اتنی ہی چاہو جتنی زندگی گذارنے کو کافی ہو-

فَاِنَّهَا دَارُ بُلْغَةٍ وَّ مَنْزِلُ قُلْعَةٍ:- دنیا توشہ تیار کرنے کا گھر ہے (چند روز کے بعد دوسرے گھر میں جانا ہے) یعنی آخرت کے گھر میں-

بَلَقٌ: چت کبرا ہونا' حیران ہونا اسی سے ہے فَرَسٌ اَبْلَقُ جس گھوڑے کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں-

بُلُوْقٌ:- جلد کرنا' کھولنا' بند کرنا ازالۂ بکارت کرنا-

فَبَلَقَ الْبَابُ:- دروازہ پورا کھولا گیا-

اِنْبَلَقَ:- کھل گیا-

بَلْقَاءُ:- شام میں ایک شہر ہے-

بَلْقَعٌ یابَلْقَعَهٌ:- پتھر بےآب ودانہ زمین- بَلَاقِعُ جمع ہے-

اَلْیَمِیْنُ الْکَاذِبَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ:- جھوٹی قسم گھروں کو ویرانہ بنا دیتی ہے- گھر کی برکت کھو دیتی ہے- گھر والے محتاج ہو کر نکل بھاگتے ہیں- گھر اجاڑ ہو جاتا ہے-

فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ مِنِّیْ بَلَاقِعَ:- زمین میری وجہ سے ویران ہو گئی-

شَرُّ النِّسَاءِ الْبَلْقَعَةُ:- جس عورت میں کوئی بھلائی نہ ہو وہ سب عورتوں سے بری ہے-

بَلَلٌ: تری' گیلا پن' تھوڑی چیز' آراستگی-

بُلُلَّةٌ:- تری-

بَلَالٌ:- ناطہ جوڑنا' خیر بھلائی-

بِلَالٌ:- پانی تری جو حلق کو گیلا کر دے' پانی ہو یا دودھ (بعض نے کہا بَلَلٌ کی جمع ہے- بَلٌّ اور بَلَّةٌ تر کرنا' ناطہ جوڑنا)-

بُلُّوْا اَرْحَامَکُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ:- ناطہ جوڑتے رہو اگرچہ سلام ہی سے جوڑو (یعنی اگر دوسری باتیں صلہ رحم کی نہ ہو سکیں (مثلاً کھلانا پلانا' تحفہ ہدیہ سلوک وغیرہ) تو سلام علیک تو نہ چھوڑو)-

فَمَسَحَ بِبَلَّةٍ مَا بَقِیَ رَاْسَهٗ وَ رِجْلَیْهِ:- سر اور پاؤں پر اس تری سے مسح کر لیا جو ہاتھوں میں باقی رہ گئی تھی (منہ ہاتھ دھونے کے بعد)-

اِحْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا:- ایک شخص کو احتلام ہوا (خواب دیکھا) مگر اس نے منی کی تری نہ پائی-

اِبْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ:- رگیں تر ہو گئیں-

فَاِنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَابُلُّهَا بِبَلَالِهَا:- بے شک تم سے ناطہ ہے میں اس کو تر چیزوں سے گیلا کرتا رہوں گا- (جوڑتا رہوں گا- عرب لوگ گیلا کرنے سے جوڑنا اور سوکھانے سے توڑنا مراد لیتے ہیں-)

مَا تَبِضُّ بِبِلَالٍ:- ذرا بھی پانی یا دودھ نہیں دیتی-

رَاَيْتُ بَلَلًا مِّنْ عَيْشٍ:- میں نے خوب ارزانی دیکھی (ارزانی پانی سے ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو بَلَلْ کہا-

لَسْتُ اُحِلُّ زَمْزَمَ لِمُغْتَسِلٍ وَّهِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَّ بِلٌّ:- میں زمزم کے پانی سے نہانے کی اجازت نہیں دیتا البتہ پینے والے کے لئے وہ حلال اور مباح ہے یا تندرستی ہے جیسے کہتے ہیں بَلَّ مِنْ مَرَضِه یعنی بیماری سے چنگا ہو گیا- بعض نے کہا بِلٌّ فقط تابع ہے حِلٌّ کا جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی' سامان وامان-

مَنْ قَدَّرَ فِيْ مَعِيْشَةٍ بَلَّهُ اللّٰهُ:- جس نے انداز کے ساتھ زندگانی کی (سوچ سمجھ کر اپنا خرچ رکھا جتنی چادر اتنا ہی پاؤں پھیلایا اسراف اور فضول خرچی سے باز رہا) اس کو اللہ مالدار رکھے گا-

فَاِنْ شَكَوْا بِانْقِطَاعِ شُرْبٍ اَوْ بَالَّةٍ:- اگر پانی پینا موقوف ہو جائے یا اور کسی فائدے کے بند ہو جانے کی شکایت کریں عرب لوگ کہتے ہیں

لَا تَبُلُّكَ عِنْدِيْ بَالَّةٌ:- تجھ کو مجھ سے کوئی فائدہ نہ ہوگا-

بَلِيْلَةُ الْاِرْعَادِ:- ڈرانے کی آندھی-

مَا شَيْءٌ اَبَلُّ لِلْجِسْمِ مِنَ اللَّهْوِ هُوَ شَيْءٌ كَلَحْمِ الْعُصْفُوْرِ:- بدن کو چنگا کرنے والا کھیل کود سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے وہ تو چڑیا کے گوشت کی طرح ہے (جیسے پرندوں کا گوشت مقوی ہے ایسے ہی کھیل کود کثرت دل لگی مذاق چہل سے بھی آدمی کی صحت اچھی ہوتی ہے)-

ثُمَّ يَحْضُرُ عَلٰى بُلَّتِهٖ:- پھر اپنا عیب لئے ہوئے حاضر ہو (یہ حضرت عمر نے مغیرہ کے لئے حکم دیا تھا کہ تین دن کی مہلت اس کو دے کر حاضر کریں)-

اَلَسْتَ تَرْعٰى بَلَّتَهَا:- کیا تو اس کی کلی (شگوفہ) نہیں چراتا (جانوروں کو نہیں کھلاتا)

فَرَاٰى بِلَّةً:- اس نے تری دیکھی-

بَلْبَال:- رنج اور غم بَلَابِلْ جمع ہے-

بِلَال:- آنحضرتؐ کے مؤذن تھے-

بَلَمٌ: يَابَلَمَةٌ:- اونٹنی کی خواہش جفتی کے لئے اور اس کی فرج سوجھ جانا اس خواہش کی وجہ سے- بَيْلَمَانِ ایک مقام کا نام ہے یمن یا سند یا ہند میں-

رَاَيْتُهٗ بَيْلَمَانِيًّا اَقْمَرَ هِجَانًا:- میں نے دجال کو دیکھا وہ ایک موٹا سفید رنگ آدمی ہے-

كَقَدِّ الْاُبْلُمَةِ:- گوگل کی چھال چیرنے کی طرح (بیچ میں سے برابر دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں (یعنی ہم تم برابر ہیں)-

بَلَّانٌ: حمام-

سَتَفْتَحُوْنَ بَلَادًا فِيْهَا بَلَّانَاتٌ:- تم ایسے ملکوں کو عنقریب فتح کرو گے جہاں حمام ہوں گے-

بَلُّوْرٌ: يَابِلَّوْرٌ:- ایک مشہور چمکتا سفید پتھر ہے-

لَا يُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ الْاَحْدَبُ الْمُوَجَّهُ وَلَا الْاَعْوَرُ الْبَلُّوْرَةُ:- امام جعفر صادق نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ کبڑا محبت نہیں رکھے گا جو دونوں طرف سے (پیٹھ اور سینہ کی طرف سے) کبڑا ہوا اور نہ وہ کانا جس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہو- (بَلُّوْرَہ کے معنی صاحب نہایہ نے ابو عمر زاہد سے ایسے ہی نقل کئے ہیں اور پٹنی اور سیوطی نے ان کی متابعت کی' لیکن لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی' لغت میں بَلُّوْرَہ موٹے تازے دلیر آدمی کو کہتے ہیں)-

نِعْمَ الْفَصُّ الْبَلُّوْرُ:- بلور اچھا نگینہ ہے-

بَلْهَ: اسم فعل ہے یعنی چھوڑ دے-

بَلَهٌ:- نادانی' بھولا پن' صاف دلی-

وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ بَلْهَ مَا اَطْلَعْتُمْ عَلَيْهِ:- بہشت میں ایسی نعمتیں اور لذتیں ہیں جو کسی بشر کے دل پر نہیں

گذریں (وہم میں بھی نہیں آئیں) ان نعمتوں کو تو جانے دو جو تم کو معلوم ہو چکی ہیں (کبھی بَلْهَ ترک کے معنی میں آتا ہے اس حالت میں معرب ہوتا ہے ورنہ مبنی برفتحہ اور جب معرب ہو تو حرف جر اس پر آتا ہے جیسے صحیح بخاری میں ہے۔

وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا مِّنْ بَلْهِ مَا اطَّلَعْتُمْ عَلَيْهِ:- اور خطابی نے غلطی کی جو کہا ٹھیک یہ ہے کہ مِنْ کا حرف نکال دیا جائے)۔

اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ:- اکثر بہشتی لوگ وہ ہوں گے جو سادے سیدھے صاف دل ہیں ان کے دل میں اینچ پینچ مکر نہیں ہے۔

بُلْهِنِيَةٌ:- خوش گذرانی۔ (قتبی نے کہا جس کو عقل نہ ہو۔)

اَبْلَهُ:- نادان اور سلیم القلب بے شر اس کی جمع بُلْهٌ ہے۔

فَاِنَّ خَيْرَ اَوْلَادِنَا اَلْاَ بَلَهُ الْغَفُوْلُ:- ہماری اچھی اولاد وہ ہے جو صاف دل یا شرم والی شر پہنچانے سے غافل ہو۔

عَلَيْكُمْ بِالْبَلْهَاءِ:- بلہا عورت لازم کر لو (میں نے پوچھا بلہا کیا ہے فرمایا پردہ کرنے والی پاک دامن

بَلْوٌ یا بَلَاءٌ:- آزمانا' ایک چیز کی حقیقت کھول دینا نعمت دینا' آفت میں ڈالنا۔

اِبْلَاءٌ:- آزمانا' قسم دینا' پرانا کرنا' نعمت کرنا' ظاہر کرنا۔

اِبْتِلَاءٌ:- آزمانا' کسی آفت میں پھنسنا۔ (بعض نے کہا اِبْتِلَا بھی خیر اور شر دونوں میں ہوتا ہے)۔

فَمَشٰى قَيْصَرُ اِلٰى اِيْلِيَاءَ لَمَّا اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى:- قیصر بیت المقدس کی طرف گیا جب اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان کیا (ایرانی فوجوں کو دفع کر دیا)۔

مَنْ اُبْلِيَ فَذَكَرَ فَقَدْ شَكَرَ:- جس شخص کو کوئی نعمت ملی وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرے تو اس نے شکر کر لیا۔

مَا عَلِمْتُ اَحَدًا اَبْلَاهُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِيْ:- میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی پر احسان کیا ہو۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُبْلِنَا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ:- یا اللہ ہم کو مت آزما مگر اس طرح سے جو ہمارے حق میں بہتر ہو۔

اِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُلِيَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى:- نذر وہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو (تو نذر شرعی ایک عبادت ہوئی جو غیر خدا کی نذر کرے وہ مشرک اور کافر ہو جائے گا)۔

اَبْلِ اللّٰهَ تَعَالٰى عُذْرًا فِيْ بِرِّهَا:- ماں سے سلوک کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر اچھا کر (یعنی اپنی مغفرت کے لئے معقول سبب گردان)۔

عَسٰى اَنْ يُّعْطٰى هٰذَا مَنْ لَّا يُبْلِيْ بَلَاىَ:- کہیں یہ اس شخص کو نہ مل جائے جس نے میری طرح اللہ کی راہ میں محنت نہ کی۔

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِيْ مَنْ لَّا يَرَانِيْ بَعْدَ اَنْ فَارَقَنِيْ فَقَالَ لَهَا عُمَرُ بِاللّٰهِ اَمِنْهُمْ اَنَا قَالَتْ لَا وَلَنْ اُبْلِيَ اَحَدًا بَعْدَكَ:- ام المومنین ام سلمہ نے روایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو مجھ سے جدا ہوئے پر پھر مجھ کو نہ دیکھیں گے۔ یہ حدیث سن کر حضرت عمر نے ام المومنین سے پوچھا تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں انہوں نے کہا نہیں اب تمہارے بعد میں کسی کو اس کی خبر نہیں دینے کی۔

اَبْلِيْ وَ اَخْلِقِيْ:- پرانا کر اور بوسیدہ کر (ایک روایت میں اَخْلِفِيْ ہے فائے موحدہ سے یعنے دوسرا کپڑا اس کے بدل پہن۔)

تُبْلِيْ وَ تَخْلِقِيْ (وہی معنی یہ دعا ہے یعنی) تو زندہ رہے یہ کپڑا تیرے بدن پر پرانا ہو جائے۔

كُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا:- ہر ایک اچھی نعمت ہم کو عطا فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَبْلَانَا:- شکر اس خدا کا جس نے ہم پر احسان کیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَبْلٰى وَ ابْتَلٰى:- شکر اللہ کا جس نے نعمت بھیجی اور بلا بھیجی۔

وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى:- اور قبر اور گل جانے کو بھول گیا۔

سُئِلَ عَنِ الْمَيِّتِ يَبْلٰى جَسَدُهٗ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى

لَا يَبْقٰى لَهٗ لَحْمٌ وَّلَا عَظْمٌ اِلَّا الطِّيْنَةُ الَّتِيْ خُلِقَ مِنْهَا فَاِنَّهَا لَاتَبْلٰى بَلْ تَبْقٰى فِي الْقَبْرِ مُسْتَدِيْرَةً حَتّٰى يُخْلَقَ مِنْهَا كَمَا خُلِقَ مِنْهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ:- امام جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا کیا مردے کا بدن گل جاتا ہے انہوں نے کہا ہاں نہ گوشت رہتا ہے نہ ہڈی رہتی ہے صرف وہ مٹی جس سے پیدا ہوا تھا گول ہو کر قبر میں رہ جاتی ہے وہ نہیں گلتی قیامت کے دن اس میں سے پیدا ہوگا جیسے پہلی بار اس میں سے پیدا ہوا تھا۔

وَقَدْ اَبْلٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ:- اس نے مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں کوشش کی۔

اُبْلِيْنَا حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ وَحْدَهٗ:- آنحضرتؐ کے بعد ہم بلا میں پڑ گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی (چھپ کر) اکیلے نماز پڑھنے لگا۔

بَشِّرْهُ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ:- عثمانؓ کو بہشت کی خوش خبری دے دے گو ایک مصیبت ان پر آئے گی (گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے مگر ان پر بلوہ نہیں ہوا بلکہ ابو لولؤ مردود نے دھوکے سے مار ڈالا)۔

اِبْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ اِيَّاهُ تُطِيْعُوْنَ اَوْ هِيَ:- اللہ تعالیٰ نے تم کو آزمایا ہے دیکھے تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ کی سنتے ہو (حضرت عائشہ سے خطائے اجتہادی ہوئی تھی حضرت علی اس وقت کے امام برحق تھے۔ ان کی اطاعت خدا کی اطاعت تھی)۔

اِنْ كُنَّا مَعَ ذٰلِكَ نَبْلُوْا عَلَيْهِ الْكَذِبَ:- بے شک ہم اس کے ساتھ ان کے جھوٹ کا امتحان کرتے تھے (حالانکہ وہ ان سب میں زیادہ سچے تھے' جھوٹ سے مراد یہاں غلط ہے کیونکہ کعب احبار سچے تھے صرف اہل کتاب کی کتابوں سے بعض باتیں نقل کرتے جو ٹھیک نہ نکلتیں)۔

اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَ اَبْتَلِيَ بِكَ:- میں نے (اے محمدؐ) تجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ تجھ کو آزماؤں اور تیری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں (اللہ کی آزمائش ایک کام کا دکھا دینا ہے ورنہ اس کو ہر ایک ہونے والی بات ازل سے معلوم تھی)۔

وَعَا فَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ:- اللہ نے مجھ کو اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھ کو پھنسایا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُنَزِّلُ الْبَلَاءَ:- یا اللہ تیری پناہ ان گناہوں سے جن کی وجہ سے بلا اترتی ہے (امام زین العابدین نے فرمایا گناہ یہ ہیں مظلوم کی فریاد نہ سننا' مصیبت زدہ کی مدد نہ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا)۔

فَالرَّجُلُ وَ قِدَمُهٗ وَ الرَّجُلُ وَ بَلَاءُهٗ:- کوئی شخص ہے اس کی قدامت اسلام کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ کوئی شخص ہے اس کی خدمت اور کارگذاری کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ حُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا:- ہر سننے والا سن لے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے اچھے احسانوں کو بیان کرتے ہیں۔

مَا تُبَالِيْ بِمُصِيْبَتِيْ:- آپ کو میری مصیبت کی کیا پرواہ ہے۔

وَتَبْقٰى حُثَالَةٌ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً:- کچھ کوڑا کچرا رہ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرے گا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

مَا اُبَالِيْهِ وَبِهٖ بَالًا وَّ بَالَةً وَّ بَلَاءً وَّ مُبَالَاةً:- یعنی میں ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا)۔

مَا بَالَيْتُ بِهٖ:- مجھ کو اس کا کچھ بھی رنج نہیں ہوا۔

هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ:- یہ سب لوگ بہشتی ہیں اور مجھ کو کوئی پرواہ نہیں (بعض نے کہا مجھ کو کچھ برا معلوم نہیں ہوتا)۔

هٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ:- یہ سب لوگ دوزخ والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔

مَا اُبَالِيْهِ بَالَةً:- مجھ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

لَا اُبَالِيْ اَبَوْلٌ اَصَابَنِيْ اَمْ مَاءٌ:- کچھ پرواہ نہیں مجھ کو پیشاب لگ گیا یا پانی۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِيٍّ قَلِيْلِ الْحَيَاءِ لَا يُبَالِيْ بِمَا قَالَ وَلَا مَا قِيْلَ لَهٗ فَاِنْ فَتَّشْتَهٗ لَمْ تَجِدْهُ اِلَّا لَغْيَةً اَوْ شِرْكَ شَيْطَانٍ:-

اللہ تعالیٰ نے جو ہر فحش بکنے والے' زبان دراز' بے شرم پر جو اپنے کہے کی پرواہ نہ کرے نہ دوسرے کے کہے کی بہشت حرام کر دی ہے اگر تو اس کو دیکھے تو لغو پائے یا ولد الزنا یا شیطان کا ساجھی (بعض نے لُغَيَّة کی جگہ لُعْنَة پڑھا ہے یعنی ملعون بعض نے لَعْنَة یا لَعْنَة یعنی بہت لعنت کرنے والا)۔

اَمَا وَابْنُ الْخَطَّاب حَيٌّ وَلكِنْ اِذَا كَانَ النَّاسُ بِذِىْ بِلِيٍّ وَ ذِهِى بَلِيٍّ:۔ابھی تو خطاب کے بیٹے (حضرت عمرؓ) زندہ ہیں لیکن جب وہ وقت آئے گا کہ کچھ لوگ ادھر کچھ اُدھر یعنی مختلف فرقہ اور گروہ ہو جائیں گے (ایک روایت میں ذِىْ بِلِيَّان ہے معنی وہی ہیں عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ بِذِىْ بِلَّ يابَلَّ يابَلّى يابِلّى يابُلّى يابَلِيٍّ يابَلْيَانٍ يا بَلَيَّان يابِلْيَان:۔یعنی وہ اتنی دور ہے کہ اس کا کچھ حال معلوم ہی نہیں کبھی کہتے ہیں۔ ذَهَبَ بِذِىْ هَلِيَّانِ وَ ذِىْ بِلْيَانِ۔ وہ ایسی جگہ چل دیا معلوم نہیں ہوتا کہاں گیا ہے۔

كَانُوْا فِى الْجَاهِلِيَّةِ يَعْقِرُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَةً اَوْ نَاقَةً اَوْ شَاةً وَ يُسَمُّوْنَ الْعَقِيْرَةَ الْبَلِيَّةَ:۔ جاہلیت کے زمانے میں قبر کے پاس ایک گائے یا اونٹنی یا بکری کو زخمی کر کے چھوڑ دیتے یا قبر کے پاس باندھ دیتے یا ایک گڑھے میں ڈال دیتے نہ اس کو چارہ دیتے نہ پانی وہیں مر کر رہ جاتی اس کو بَلِيَّة کہتے (مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ مردہ حشر کے دن ان جانوروں پر سوار ہوگا۔ اسلام نے آ کر یہ خیالات باطل کئے اور بے رحمی کے کام موقوف کرائے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں بعض نام کے مسلمان ان کفار کی پیروی کر کے پھر جانوروں کو بزرگوں کی قبروں پر لے جا کر ذبح کرنے لگے ہیں جیسے اجالا شاہ کا مرغ' شیخ سدو کا بکرا' لاحول ولاقوۃ الا باللہ اس قسم کا جانور گو اس پر ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر بھی کہا ہو جب ذبح سے پہلے غیر اللہ کا نام اس پر پکارا گیا تو ایک طائفہ علما کے نزدیک حرام ہے اور مشتبہ ہونے میں تو شک نہیں)۔

لَتَبْتَلُنَّ لَهَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا:۔ یا تم نماز کے لئے ایک امام تجویز کرو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھ لو۔

بَلٰى وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا:۔قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان بہشت کے بالا خانوں میں کیوں نہیں مومن پہنچ جائیں گے (یعنی جو سب پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں وہ آنحضرتؐ کی امت کے مومن ہیں باقی پیغمبروں کے پیرو دوسرے مکانوں میں رہیں گے۔)

بِالْحَمْدُلِلّٰهِ:۔آنحضرتؐ قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے)۔

غَزْوَةُ بِالْمُصْطَلِقِ:۔یعنی بنی مصطلق (مریسیع کا) غزوہ۔

باب الباء مع الميم

بِمَ: با حرف جر ہے اور ما استفہامیہ ہے یعنی کس وجہ سے یا کس امر کی ما کا الف محذوف کر دیا استفہامیہ اور موصولہ میں فرق کرنے کے لئے بِمَا الف کے ساتھ یعنی اس وجہ سے۔

بَمٌّ: ستار کی سخت ترین آواز یا ستار کا موٹا تانت۔

بُمٌّ:۔ایک لغت ہے۔بُوْمٌ میں بمعنی اُلو۔

باب الباء مع النون

بَنْدٌ: بڑا جھنڈا (جس کے نیچے دس ہزار آدمی ہوں۔

اَنْ تَغْزُو الرُّوْمَ فَتَسِيْرُ بِثَمَانِيْنَ بَنْدًا:۔تم روم (یعنی نصاریٰ) سے جہاد کرو گے وہ اسی نشان لے کر آئیں گے (ہر نشان کے تلے دس ہزار یعنی آٹھ لاکھ فوج سے مقابلہ کریں گے)۔

بُنْدُقَةٌ: غلہ جو مٹی سے بناتے ہیں اور غلیل میں رکھ کر مارتے ہیں۔

لَا يُؤْكَلُ مَا قَتَلَهُ الْحَجَرُ مِنَ الْبُنْدُقَةِ:۔ پتھر (یا مٹی کی) گولی سے جو جانور مارا جائے اس کو نہ کھائیں (اب بُنْدُق اور بُنْدُقِيَة اور بَارُوْدَہ کہنے لگے ہیں بندوق کو جس میں سیسہ کی گولی ڈال کر مارتے ہیں اس کی جمع بَنَادِق اور بَنَادِيْق۔ گولی کو رَصَاصَة اور باروت کو بَارُوْد کہتے ہیں)۔

بَنَادِيْقُ الْفَتِيْلَةِ:۔توڑہ دار بندقیں۔

بَنَسَ: شر سے بھاگنا۔

تَبَنُّس:- پیچھے ہٹنا-

بَنِّسُوْا عَنِ الْبُيُوْتِ لَا تَطُمُّ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِيٌّ يَّسْمَعُ كَلَامَكُمْ:- گھروں سے ذرا پیچھے ہٹ کر باتیں کیا کرو ایسا نہ ہو بچے اور عورتیں تمہاری واہی (شہوت انگیز) باتیں گالی گلوج سن کر مغلوب ہو جائیں (ان پر برا اثر پڑے)-

بَنَانٌ: انگلیوں کے سرے- پور-

مَا عَرَفْتُهُ اِلَّا بِبَنَانِهِ:- جابرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے والد (عبداللہ) کو جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے زخموں کی وجہ سے نہیں پہچانا مگر ان کی انگلیوں کے سرے دیکھ کر پہچانا-

اِنَّ لِلْمَدِيْنَةِ بَنَّةً:- مدینہ میں ایک خاص طرح کی خوشبو ہے (کیونکر خوشبو نہ ہو گی ساری دنیا میں ایمان کی خوشبو وہیں سے پھیلی)-

قَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ لِعَلِيٍّ مَا اَحْسِبُكَ عَرَفْتَنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ بَلٰى وَاِنِّيْ لَاَجِدُ بَنَّةَ الْغَزْلِ مِنْكَ:- اشعث بن قیس نے حضرت علیؓ سے کہا میں سمجھتا ہوں امیر المومنین نے مجھ کو نہیں پہچانا فرمایا کیوں نہیں تیرے تو ہاتھ سے اب تک سوت کی بو میں سونگھ رہا ہوں (یعنی میں تجھ کو خوب پہچانتا ہوں تیرا باپ جولاہا تھا) (ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا میرا فیصلہ جلدی کر دو انہوں نے کہا تَبَنَّنْ ٹھہر- یہ اَبَنَّ بِالْمَكَانِ سے نکلا ہے یعنی وہاں مقیم ہوا بَنَّ کے معنی بھی وہی ہیں)-

بُنَانَہ:- ایک محلّہ ہے بصرے میں اور ایک قبیلہ بھی ہے اسی میں سے ثابت بنانی تھے-

اِبْنٌ: بیٹا (اصل میں بَنَوٌ تھا- اَبْنَاءٌ اور بَنُوْنَ جمع ہے-)

تَبَنّٰى حُذَيْفَةُ سَالِمًا:- حذیفہ نے سالم کو بیٹا بنایا تھا-

اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ:- وہ تو میرے بیٹے ہیں (میں شفقت پدری کے لحاظ سے ان پر خرچتا ہوں مجھ کو ثواب کیا ملے گا)-

اِبْنَةٌ: یا بِنْتٌ بیٹی دختر بَنَات جمع كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ- حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں میں گڑیوں سے کھیلا کرتی (معلوم ہو کہ گڑیاں اس حدیث میں سے مستثنیٰ ہیں جو مورتوں کی ممانعت میں وارد ہے اور اسی لئے گڑیوں کی بیع اور شرا جائز رکھی ہے- جمہور علما کا یہی قول ہے- بعض نے کہا یہ گڑیاں پوری مورتیں نہ تھیں اور حضرت عائشہ کم سن تھیں اس لئے آنحضرتؐ نے ان کو اجازت دی-)

بِنْهَا: ایک گاؤں ہے مصر میں- آنحضرتؐ نے اس کے شہد کے لئے برکت کی دعا کی-

اَبْنِيَةٌ یا بِنَاءٌ:- عمارت' جڑ بنیاد' گھر' ڈیرہ' خیمہ-

فَاَمَرَ بِبِنَائِهِ فَقُوِّضَ:- آپ نے حکم دیا وہ ڈیرہ اکھیڑا گیا- اَبْنِيَةٌ جمع ہے-

كَانَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فِيْ مُبْتَنٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ:- پہلے جو پردے کا حکم اترا وہ اس وقت جب آنحضرتؐ کا زفاف حضرت زینب سے ہوا-

اِبْتِنَاءٌ اور بِنَاءٌ:- کے معنی زوجہ کو اپنے گھر لانے کے اور زوجہ سے صحبت کرنے کے بھی ہیں (کہتے ہیں بَنَى الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ وَ بِاَهْلِهِ- مرد نے اپنی جورو سے صحبت کی)-

بَنٰى بِالثَّقَفِيَّةِ:- ثقیف کی عورت سے آپ نے صحبت کی-

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَتٰى تُبْنِيْنِيْ:- حضرت علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کب مجھ کو میری بی بی سے صحبت کرنے دیں گے-

يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ:- صفیہ کے ساتھ آپ پر ایک ڈیرہ لگا دے-

بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ:- آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے صحبت کی جب ان کی عمر نو برس کی تھی (وہ اس عمر میں جوان ہو گئی ہوں گی)-

امام احمد نے اسی حدیث سے دلیل لی کہ عورت جب نو برس کی ہو جائے تو خاوند جبراً اس سے صحبت کر سکتا ہے مگر دوسرے تینوں امام یہ کہتے ہیں اگر وہ صحبت کے قابل ہو جائے تو کر سکتا ہے اور اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں ہے (گرم ملکوں میں عورتیں نو دس بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں لیکن سرد ملکوں میں پندرہ سولہ برس میں جوان ہوتی ہیں بہرحال جوانی کے بعد صحبت کرنا بہتر ہے اور کم عمری کی شادی خوب نہیں ہے اولاد ضعیف پیدا ہوتی ہے)-

مَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّقِيًا الْاَرْضَ

بِشَیْءٍ اِلَّا اَنِّیْ اَذْکُرُ یَوْمَ مَطَرٍ فَاِنَّا بَسَطْنَالَهٗ بِنَاءً:- حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے آنحضرت کو زمین سے اپنے تئیں بچاتے نہیں دیکھا (یعنی آپ بے تکلف زمین پر بیٹھ جاتے فرش وغیرہ کے پابند نہ رہتے) البتہ ایک دن مجھ کو یاد ہے پانی برسا تو ہم نے آپ کے لئے چمڑا بچھایا- (بِنَاءٌ اور مَبْنَاۃٌ اور مِبْنَاۃٌ- چمڑے اور پردے اور جامہ دان گٹھری کو گرائے (یعنی ناحق خون کرے) وہ ملعون ہے)-

اِبْنُ اٰدَمَ بُنْیَانُ اللّٰهِ:- آدمی اللہ کی عمارت ہے (اسی نے اس کو کھڑا کیا ہے تو بلا وجہ شرعی آدمی کو مارنا اللہ کی عمارت گرانا ہے اس کو سخت سزا ملے گی)-

مَنْ هَدَمَ بُنْیَانَ رَبِّهٖ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ:- جو کوئی اپنے پروردگار کی عمارت کو ڈھائے (ناحق خون کرے وہ ملعون ہے)-

رَاَیْتُ اَنْ لَّا اَجْعَلَ هٰذِهِ الْبَنِیَّةَ مِنِّیْ بِظَهْرٍ:- میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس عمارت یعنی خانہ کعبہ کی طرف اپنی پیٹھ نہ کروں-

هَلْ شَرِبَ الْجَیْشُ فِی الْبُنَیَّاتِ الصِّغَارِ:- (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سرحد سے آیا تھا) کیا لشکر کے لوگ چھوٹے چھوٹے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں (اس نے کہا نہیں بڑے برتن میں پانی آتا ہے ایک پی کر دوسرے کو دے دیتا ہے اسی طرح کرتے ہیں-)

مَنْ بَنٰی فِیْ دِیَارِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نِیْرُوْزَهُمْ وَ مَهْرَجَانَهُمْ حُشِرَ مَعَهُمْ:- جو شخص عجم کے ملک میں رہے اور ان کی طرح نوروز اور مہرگان کی عید کرے[1] اس کا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا (ایک روایت میں مَنْ تَنَاَّ ہے اور وہی ٹھیک ہے)-

اِذَا قَعَدَتْ تَبَنَّتْ:- وہ عورت اتنی موٹی ہے کہ جب بیٹھتی ہے تو ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے الگ کر کے چار زانو (مٹاپے کی وجہ سے اس کو چمڑے کے قبہ سے تشبیہ دی)-

اَلْکَلِمَاتُ الَّتِیْ بُنِیَ عَلَیْهَا الْاِسْلَامُ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ:- جن کلموں پر اسلام کی بنا ہے وہ چار ہیں سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر-

فَاَمَرَ بِبِنَاهُ فَقُوِّضَ:- پھر آپ نے حکم دیا آپ کے لئے جو ڈیرہ لگایا گیا تھا وہ توڑ دیا گیا- (یہ اعتکاف کا قصہ ہے)

نَهٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهَا:- آنحضرتؐ نے قبروں پر گچ کرنے سے ان کو پختہ بنانے سے ان پر عمارت جیسے گنبد چوکھنڈی وغیرہ بنانے سے منع فرمایا-

کُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ اِلَّا مَالَا بُدَّمِنْهُ:- ہر ایک عمارت (آخرت میں آدمی کے لئے) ایک وبال ہوگی مگر اتنی جتنی ضرور ہے' بلا اس کے گزر نہیں' سردی اور گرمی اور پانی سے بچنے کے لئے)-

اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِی الْبِنَاءِ:- حرام مال عمارت میں خرچ کرنے سے بچے رہو- یہ دین کی خرابی کی بنیاد ہے یا عمارت اور گھر میں حرام کام نہ کرو ان سے بچے رہو (ورنہ عمارت برباد ہوگی گھر ویران ہوگا-)

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا:- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے عمارت ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو سنبھالے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) (اسی طرح ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کی حمایت اور امداد کرنا چاہئے- کافروں کے مقابلہ میں اس کو ذلیل نہ ہونے دینا چاہئے) (سبحان اللہ قومیت کی کیا عمدہ تعلیم ہے اگر مسلمان اس بیش بہا نصیحت پر چلتے تو ان کی بربادی اور عزت ریزی کیوں ہوتی)-

[1] معاذ اللہ اس حدیث سے کافروں کی رسمیں بجالاتے یا ان میں شریک ہونے کی کس قدر قباحت نکلی بعض علماء نے تو یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہولی یا دیوالی وغیرہ مراسم ہنود میں کوئی شریک ہو تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے افسوس کہ بعض ملکوں میں مسلمان عید نوروز وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں۔(م)

فَلَعَلَّهٗ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّبْنِيَ:- عبداللہ بن عمرؓ نے شاید یہ اس وقت کہا جب انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا یا عمارت نہیں بنائی تھی-

بَاب الباء مَعَ الواو

بَوْءٌ: لوٹنا' کٹ جانا' لوٹانا' موافق ہونا' اقرار کرنا' اعتراف کرنا-

تَبْوِيْئٌ:- کھول دینا' اقامت کرانا' نکاح کرنا' سیدھا کرنا' تیار کرنا-

بَاءَ ةٌ:- نکاح یا جماع-

بَوَاءٌ:- برابر' یکساں-

بَاءَ:- پھر گیا' لوٹا' رجوع کیا-

اَبَأَ: اترا-

بَوَّأَ:- اتارا ٹھہرایا-

اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ:- میں تیرے احسان اور اپنے تقصیر اور گناہ کا اقرار کرتا ہوں-

قَدْ بَاءَ تْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهَا:- اس نے تو خطا کا اقرار کر لیا-

بَاءَ بِالْاِثْمِ:- گناہ لے کر لوٹ گیا-

بُؤْنَا بِالْغَضَبِ:- ہم خدا کا غصہ لے کر لوٹے-

مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا:- جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر کفر لوٹ گیا (یا تو کہنے والا کافر ہو گیا اگر وہ جھوٹا ہے ورنہ جس کو کہا اگر وہ سچا ہے)-

اِنْ عَفَوْتُ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَ اِثْمِ صَاحِبِهٖ:- اگر میں اس کو معاف کر دوں (قصاص کو نہ لوں) تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی یعنی مقتول کو قتل کرنے کا گناہ لے کر لوٹ جائے گا- ایک (روایت میں یوں ہے اِنْ قَتَلَهٗ كَانَ مِثْلَهٗ اگر مقتول کے وارث نے قاتل کو قصاصاً قتل کر ڈالا تو اب دونوں برابر ہو گئے (یعنی قاتل اور وارث مقتول اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ رہی-)

بُؤْءِ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِذَنْبِكَ:- حاکم اسلام کے سامنے اپنے قصور کا اقرار کر (جھوٹ مت بول انکار نہ کر)-

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ:- جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ لگائے وہ دوزخ میں جو اس کا ٹھکانا ہے اس میں اترے (اس حدیث کو بہت سے علما نے متواتر کہا ہے)-

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا لِّيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ:- جو شخص علم اس نیت سے حاصل کرے کہ دوسرے عالموں پر فخر کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے-

مَنْ حَفَرَ لِلْمُؤْمِنِ قَبْرًا فَكَاَنَّمَا بَوَّاَهٗ بَيْتًا مُّوَافِقًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ:- جو شخص ایک مسلمان کے لئے قبر کھودے اس نے گویا اس کو قیامت تک ایک موافق گھر دیا-

اَاُصَلِّيْ فِيْ مَبَاءَ ةِ الْغَنَمِ:- کیا میں بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لوں-

هٰهُنَا الْمُتَبَوَّأُ:- یہیں یعنی مدینہ میں ٹھکانا ہے یا یہیں قبر ہے-

بَاءَ ةُ الْاِمَامُ بِفُلَانٍ:- حاکم نے فلاں شخص کا خون اس پر لگایا-

عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَ ةِ:- نکاح کرنا اپنے اوپر لازم کر لو (جب شہوت ہو اور گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو)-

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَ ةَ:- جو شخص تم میں سے جماع کی قدرت رکھتا ہو یا جورو پالنے کی-

اِنَّ امْرَاَةً مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَمَرَّبِهَا رَجُلٌ وَقَدْ تَزَيَّنَتْ لِلْبَاءَ ةِ:- ایک عورت کا خاوند مر گیا ایک شخص اس پر سے گزرا دیکھا تو وہ (دوسرے) نکاح کے لئے بن ٹھن کر بیٹھی ہے (بَاهَةٌ کے معنی بھی وہی ہیں جو باء ۃ کے ہیں اسی طرح بَاۃ کے' بعض نے کہا بَاۃ غلط ہے گو عوام میں بہت مشہور ہے-)

دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ بَاهٰى:- ابوبصیر کہتے ہیں میں امام جعفر صادق کے پاس جمعہ کے دن گیا میں نے دیکھا وہ جماع کر چکے تھے-

اِنَّ رَجُلًا بَوَّاَ رَجُلًا بِرُمْحِهٖ:- ایک شخص نے دوسرے

شخص کی طرف اپنا بھالا سیدھا کیا (اس کو مارنے کی نیت سے)۔

فَامَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَبَاءَوْا:- آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ برابر برابر رہیں (یعنی غلام کے بدل غلام عورت کے بدل عورت ماریں یہ نہیں کہ غلام کے بدل آزاد کو اور عورت کے بدل مرد کو مار ڈالیں جیسے وہ چاہتے تھے۔ بعض نے کہا صحیح یَتَبَاوَأُوْا ہے تَبَاوُءٌ سے جس کے معنی برابری کے ہیں)۔

اَلْجِرَاحَاتُ بَوَاءٌ:- زخموں میں برابری کی جائے گی۔ (اگر برابری ممکن ہو)۔

مَا بَالُ الْعَقْرَبِ مُغْتَاظَةً عَلَی ابْنِ اٰدَمَ فَقَالَ اَتُرِیْدُ الْبَوَاءَ:- امام جعفر صادق سے کسی نے پوچھا بچھو کو کیا ہوا ہے آدمی پر اتنا غصہ رکھتا ہے (بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا) فرمایا وہ بدلہ کرتا ہے آدمی بھی تو بغیر جوتا مارے اس کو نہیں چھوڑتا۔

فَیَکُوْنُ الثَّوَابُ جَزَاءً وَ الْعِقَابُ بَوَاءً:- ثواب تو نیکیوں کا بدلہ ہے اور عذاب گناہوں کی سزا ہے بقدر گناہ ہوگی برابر برابر۔

وَھُوَ بِبِیْئَۃِ سَوْءٍ:- وہ برے حال میں ہے۔

اِنَّہٗ لَحَسَنُ الْبِیْئَۃِ:- وہ تو اچھے خاصے حال میں ہے۔

بَابٌ: دروازہ۔

اَبْوَابٌ اور بِیْبَانٌ اور اَبْوِبَۃٌ۔

بَوَّاب: دربان۔

بَوَّبَہٗ تَبْوِیْبًا:- اس کو باب باب مرتب کیا۔

تَبَوَّبَ: دربان مقرر کیا۔

وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَیْنَ الْبَابَیْنِ:- اور بلال کو میں نے دیکھا دروازے کے دونوں پٹوں کے بیچ میں کھڑے ہیں۔

حَتّٰی یَاْتُوْنَ بِہٖ بَابَ الْاَرْضِ:- پھر اس کو زمین والے آسمان کے دروازے پر لاتے ہیں (وہاں سے زمین پر لا کر اسفل السافلین میں لے جاتے ہیں)۔

اَنَا دَارُ الْعِلْمِ یا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا:- میں علم کا گھر یا شہر ہوں اور علیؓ اس کے دروازے ہیں (گھر میں آدمی دروازے ہی سے آ سکتا ہے جو اوپر سے آ جائے وہ پکا چور ہے اسی طرح پکا عالم وہ ہے جو آنحضرتؐ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور آپ کے ذریعہ سے علم حاصل کرے اہل بیت کی رائے اور اجتہاد کو دوسروں کی رائے اور اجتہاد پر مقدم رکھے' ان کی محبت قلبی منجملہ لوازم ایمان سمجھے ورنہ وہ ایک چور ہے جو آنحضرتؐ کو تو ناراض کرتا ہے اور آپ کے حکم کے خلاف چلتا ہے پھر آپ کی امت بن کر نجات کا طالب ہوتا ہے)۔

ھٰذَا مِنْ بَابَۃِ کَذَا:- یہ فلانی وجہ یا فلانی شرط سے ہے۔

حَتّٰی تُسَلِّمُوْا اَبْوَابًا اَرْبَعَۃً:- ایمان اس وقت تک پورا نہ ہوگا جب تک چاروں باتیں تسلیم نہ کرو۔ (اللہ پر ایمان لانا اس کے رسول پر ایمان لانا قرآن پر ایمان لانا (کہ وہ اللہ کا کلام ہے) امام وقت پر ایمان لانا۔ اس حدیث کو امامیہ نے روایت کیا ہے اس میں یہ بھی ہے ضَلَّ اَصْحَابُ الثَّلٰثَۃِ۔ یعنی جو کوئی ان باتوں میں تین باتیں مانے اور ایک نہ مانے وہ گمراہ ہے۔)

بُوْجٌ یا بُوْجَانٌ:- بجلی کا خوب چمکنا' آواز کرنا' تھک جانا اور مصیبت آنا۔

ثُمَّ ھَبَّتْ رِیْحٌ سَوْدَاءُ فِیْھَا بَرْقٌ مُتَبَوِّجٌ:- پھر ایک کالی آندھی آئی اس میں بجلی خوب چمک رہی تھی۔

قَضَیْتَ اُمُوْرًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَھَا بَوَائِجَ فِیْ اَکْمَامِھَا لَمْ تَفْتَقِ:- یہ ایک شعر ہے حضرت عمرؓ کے مرثیہ کا جو شاخ نے کہا یعنی تم نے بہت سے بڑے بڑے کاموں کا فیصلہ کیا مگر ان کے بعد ایسی بلائیں سربستہ شگوفوں میں چھوڑ گئے جو ابھی تک نہیں کھلے۔

اِجْعَلْھَا بَاجًا وَّاحِدًا:- اس کو ایک چیز کرلو۔

بَوْحٌ: اصل' ذکر' فرج' نفس اور جماع۔

بُوْحٌ:- ظاہر ہونا' کھل جانا۔

بَاحَ بِالشَّیْءِ:- اس بات کو ظاہر کر دیا۔

بَاحَۃُ الطَّرِیْقِ:- بیچا بیچ رستہ۔

بُؤُوْحٌ:- پیٹ کا ہلکا جو راز نہ چھپا سکے۔

بَاحَۃٌ:- بیچا بیچ دریا' صحن۔ اس کی جمع بُوْحٌ ہے۔

لَا اَزَالُ بِبَاحَتِكَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا: (یہ حضرت علی نے معاویہؓ سے کہا) میں ہمیشہ تیرے میدان میں رہوں گا (تجھ سے لڑتا رہوں گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارا قضیہ چکا دے)-

اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا بَوَاحًا:- مگر یہ کہ علانیہ (صاف صریح) کفر کرے (جو سب کے نزدیک بالاتفاق کفر ہو- ایک روایت میں کُفْرًا بَرَاحًا ہے- معنی وہی ہیں- اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم اسلام سے بغاوت کرنا اس پر خروج کرنا جائز نہیں ہے گو وہ فاسق ہو- نووی نے کہا اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ حاکم اسلام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا البتہ کفر اور بدعت کی وجہ سے معزول ہو جاتا ہے- اسی طرح اگر نماز چھوڑ دے تب بھی معزول ہو جاتا ہے اگر حاکم اسلام کفر اور بدعت کرنے لگے تو مسلمانوں پر اس کو معزول کرنا واجب ہو جاتا ہے یا اس کے ملک سے ہجرت کر جانا-)

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ بَاحَةِ الطَّرِيْقِ شَيْءٌ:- عورتوں کا بیچا بیچ رستہ میں کوئی حصہ نہیں ہے (بلکہ رستے کے داہنے بائیں بازو سے چلیں)-

يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوْحُ:- اشارہ کنایہ کرتے تھے صاف کھول کر نہیں کہتے تھے-

نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَدَعُوْهَا كَبَاحَةِ الْيَهُوْدِ:- اپنے مکانوں کے صحنوں کو صاف پاک رکھو (جھاڑ جھوڑ کر) اور یہودیوں کے صحن کی طرح اس کو (میلا کچیلا کچرا کوڑا) مت چھوڑو (سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہمارے پیغمبر صاحب نے کی تھی مگر مسلمانوں نے مکانات اور صحنوں کی صفائی کا خیال چھوڑ دیا اور یہودیوں سے بھی زیادہ میلا کچیلا رکھنے لگے-)

حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَ نَسْتَبِيْحَ ذَرَارِيَكُمْ:- جب تک ہم ان لوگوں کو جو تم میں لڑائی کے قابل ہیں قتل نہ کر لیں اور تمہارے بال بچوں کو مباح نہ بنائیں (ان کو لونڈی غلام کر لیں)-

فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ:- ان کا انڈا پھوڑ دے (یعنی صدر مقام ان کے جماؤ کا مباح کر دے (عورتوں کو لونڈیاں بنائے اولاد کو قید کرے)-

بَوْرٌ: بنجر زمین یا افتادہ آزمائش ہلاکی-

بُوْرٌ:- تباہ ہلاک' مذکر اور مونث او تثنیہ اور جمع سب اس میں یکساں ہے-

فَاُولٰٓئِكَ قَوْمٌ بُوْرٌ:- وہ لوگ تو تباہ ہونے والے ہیں یا تباہ شدہ ہیں-

لَوْ عَرَفْنَاهُ اَبَرْنَا عِتْرَتَهٗ:- اگر ہم اس کو پہچانتے تو اس کی آل اولاد سب کو تباہ کر دیتے-

فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّ مُبِيْرٌ:- ثقیف قبیلے میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا (مختار بن عبیدہ ثقفی) دوسرا ہلاکو (حجاج بن یوسف ثقفی) جس نے علاوہ میدان جنگ کے ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں کو (ناحق کولڈ بلڈ) قتل کیا (ان میں بڑے بڑے تابعین اور اولیاء اللہ تھے- مردود مرتے وقت کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخش دے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشے گا)-

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ:- ایک ایسا مرد ہے جو ہکا بکا تباہ ہونے والا (بے فکرا) ہے اس کو کسی بات کا خیال نہیں ہے (جس کو اردو میں ہولا کہتے ہیں- بعض نے کہا بَائِرٌ تابع ہے حَائِرٌ کا جیسے کہتے ہیں سامان وامان روٹی ووٹی سالن والن)-

وَ اِنَّ لَكُمُ الْبَوْرَ وَ الْمَعَامِيَ:- جو زمینیں افتادہ یا بنجر ہیں وہ تم لے لو (یہ آنحضرتؐ نے اکیدر کو لکھا تھا- ایک روایت میں بُوْر بہ ضمہ با ہے وہ جمع ہے بَوَار کی معنی وہی افتادہ زمین-)

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ بَوَارِ الْاَيِّمِ:- بے خاوند والی عورت کے نہ پوچھے جانے سے (کوئی اس سے نکاح کرنا نہ چاہے) خدا کی پناہ- بَارَتِ السُّوْقُ سے نکلا ہے یعنی بازار ایند ہو گئی کوئی وہاں کا مال نہیں خریدتا-

اِنَّ دَاوٗدَ سَاَلَ سُلَيْمَانَ وَهُوَ يَبْتَارُ عِلْمَهٗ:- حضرت داؤد پیغمبر نے حضرت سلیمان علیہما السلام سے ان کا امتحان لینے کو ایک سوال کیا-

كُنَّا نَبُوْرُ اَوْلَادَنَا بِحُبِّ عَلِيٍّ:- ہم اپنی اولاد کی آزمائش کیا کرتے تھے ان کو حضرت علی سے محبت ہے یا نہیں (کیونکہ حضرت علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے جس کو ان سے محبت نہیں وہ کم بخت بے ایمان ہیں-)

حَتّٰی وَاللّٰهِ مَانَحْسِبُ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ يُبْتَارُبِهٖ اِسْلَامُنَا:- یہاں تک کہ قسم خدا کی ہم یہ سمجھتے تھے یہ ایسی چیز ہے جس سے ہماری مسلمانی کا امتحان ہوتا ہے-

كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْبُوْرِيْ:- بورے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (کیونکہ وہ کھانے پینے پہننے کی چیز نہیں ہے- امامیہ کے نزدیک کھانے پینے پہننے کی چیزوں پر سجدہ ناجائز ہے- بوریا کو بوری اور باریہ اور وریا کہتے ہیں)-

مترجم:- کہتا ہے جس مسجد میں کپڑے کا فرش ہوتا ہے تو میں اکثر اس پر اپنا بوریا بچھا کر نماز پڑھتا ہوں بعض سنت جماعت حضرات خواہ مخواہ مجھ پر طعن کرتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ ہم ایسی نماز کیوں نہ پڑھیں جو سب کے نزدیک جائز ہو اسی میں زیادہ احتیاط ہے- آنحضرتؐ سے کپڑے پر بھی نماز پڑھنا منقول ہے مگر فرائض کا کپڑے پر پڑھنا ثابت نہیں ہے گو صحابہ سے منقول ہے آنحضرتؐ کی عادت شریف یہ تھی یا تو مٹی پر نماز پڑھتے یا بوریے پر- سَاَلْتُهٗ عَنِ السُّجُوْدِ عَلَى الْبُوْرِيَاءِ میں نے ان سے پوچھا بوریے پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

حَرِيْقُ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ:- بویرہ کا ہر طرف سے جلنا (بویرہ ایک موضع ہے مدینہ میں وہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے جو ان کی بدعہدی کی وجہ سے جلائے گئے)-

بَارْقَلِيْط يافَارْقَلِيْط:- عبرانی لفظ ہے یعنی سراہنے والا یا سراہا گیا (عربی میں حَامِدٌ مُحَمَّدٌ مَحْمُوْدٌ- یہ سب آنحضرتؐ کے نام ہیں)-

بُؤْسٌ: سختی-

بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ:- ہائے سمیہ کے بیٹے عمار بن یاسر کی سختی (مصیبت) تجھ کو باغی گروہ مار ڈالے گا (مراد معاویہ کا گروہ ہے)-

بَوْصٌ: آگے بڑھنا' دوڑنا' بھاگنا' چھپ جانا' گم ہونا-

اِنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِيْ حُجْرَةٍ قَدْ كَادَ يَنْبَاصُ عَنْهُ الظِّلُّ:- آپ ایک حجرے میں بیٹھے اور سایہ آگے بڑھ رہا تھا کم ہو رہا تھا-

اِنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ يَّسْتَعْمِلَ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ فَبَاصَ مِنْهُ:- حضرت عمر نے سعید بن عاص کو کہیں کا حاکم (گورنر) کرنا چاہا وہ بھاگ گئے روپوش ہو گئے (حکومت کو پسند نہ کیا)-

ضَرَبَ اَزَبَّ حَتّٰى بَاصَ:- ازب (شیطان) کو مارا یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلا-

بَاعٌ يابُوْعٌ:- دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ-

اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّيْ بَوْعًا اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً:- جب کوئی بندہ مجھ سے ایک باع نزدیک ہوتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں (یہ حدیث قدسی ہے پروردگار کا آنا اور جلد آنا اس سے ثابت ہوتا ہے)-

بَوْغَاءٌ: نرم زمین' ریتلی' کمینہ آدمی' احمق' کام کا خراب ہونا-

بَوْغَاءُ الطِّيْبِ:- خوشبو کی مہک-

تَبَوُّغٌ:- غلبہ کرنا-

تَلُفُّهٗ فِي الرِّيْحِ بَوْغَاءُ الدِّمَنِ (اس عبارت میں قلب ہو گیا ہے اصل میں یوں ہے:

تَلُفُّهُ الرِّيْحُ فِيْ بَوْغَاءِ الدِّمَنِ:- یعنی آندھی اس کو لے جا کر گوبریلی نرم زمین میں لپیٹ دیتی ہے-

تَلُفُّهُ الدِّمْنَةُ الْبَوْغَاءُ مُعْتَمِدًا (یہ ایک حضرمی شخص کے قصیدے کا مصرعہ ہے) اس کو گھر کے سامنے کی گوبریلی نرم زمین لپیٹے ہوئے ہے اور اس ارادے سے آیا ہے-

اِنَّمَا هِيَ سِبَاخٌ وَّ بَوْغَاءٌ:- مدینہ کی زمین یا تو کھاری ہے یا نرم ریتلی ہے-

بَوْقٌ: برائی اور جھگڑا لانا-

بَائِقَةٌ:- سختی بلا- بَوَائِقُ جمع ہے-

بُوْقٌ: نرسنگا قونا-

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ:- بہشت میں وہ شخص نہ جائے گا جس کے ہمسایہ کو اس کی تکلیفوں سے امن نہ ہو-

مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَ عَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَ اَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَ سَیَقِلُّوْنَ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ:- جو شخص حلال مال کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے یا جو نیک عمل کرے وہ سنت کے طریق پر (بدعتوں سے بچار ہے معلوم ہوا جو عمل سنت کے مطابق نہ ہو وہ فائدہ نہ دے گا) اور لوگ اس کی آفتوں سے بے ڈر ہوں (کسی کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ اس سے تکلیف پہنچے گی) وہ بہشت میں داخل ہوگا ایک شخص بولا اس وقت میں تو ایسے لوگ بہت ہیں (جو حلال مال کھاتے ہیں کسی کو نہیں ستاتے) آپ نے فرمایا ہاں آج تو ایسے لوگ بہت ہیں لیکن میرے بعد کے زمانوں میں ایسے لوگ کم ہوں گے (دوسری روایت میں یوں ہے و سیکون فی قرون بعدی میرے بعد کے زمانوں میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو حلال مال کھائیں گے سنت پر چلیں گے-خلق خدا کو بلا وجہ شرعی نہ ستائیں گے)-

مترجم:- کہتا ہے پہلی روایت میں جو آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگ میرے بعد کے زمانوں میں کم ہوں گے یہ فرمانا کیسا صحیح اور درست نکلا- ہمارے زمانہ میں تو لاکھ آدمیوں میں بھی ایک آدمی ایسا نہیں ملتا جو ان تینوں باتوں کا جامع ہو اکثر تو حرام اور مشتبہ مال کھاتے ہیں' کوئی کوئی حلال مال کھاتا ہے تو بدعتوں میں گرفتار ہے سنت کی پابندی نماز وغیرہ نیک اعمال میں نہیں کرتا کوئی سنت پر بھی چلتا ہے لیکن دوسرے مسلمانوں کو ستاتا ہے' ان کو تنگ کرتا ہے' ان کی غیبت کرتا ہے' ان کو حقیر اور اپنے تئیں افضل اور اعلیٰ جانتا ہے- اس حدیث سے اتباع سنت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی نکلا کہ ہر عمل خیر میں طریقۂ سنت کی پیروی ضروری ہے ورنہ اس کا نتیجہ آخرت میں کچھ عمدہ نہ ہوگا اور سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی ان عبادات اور ریاضت شاقہ اور چلّوں سے بہتر ہے جو سنت کے موافق نہ ہوں' افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو اپنے پیغمبر کی پیروی چھوڑ کر دوسرے درویشوں اور فقیروں کی پیروی کرتے ہیں' کہیں چلّے کرتے ہیں' کہیں ضربیں اور نعرے لگاتے ہیں' کہیں ترک حیوانات کرتے ہیں تعویذ گنڈے عملیات تسخیرات فال کشی کی فکر میں رہتے ہیں' کہیں رات بھر میں سو سو دوگانے ادا کرتے ہیں' کہیں ایک شب میں کبھی ایک رکعت میں قرآن ختم کر ڈالتے ہیں' کہیں آنحضرتؐ کے اوراد اور وظائف مسنونہ کو چھوڑ کر دلائل الخیرات یا مجمع الحسنات یا درود اکبر یا حزب البحر یا دعائے سیفی یا گنج العرش یا عمل چار شنبہ پر رات دن جمے رہتے ہیں- ہر چندان کا بھی پڑھنا ثواب سے خالی نہیں ہے مگر اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی سورج کی روشنی چھوڑ کر ایک چراغ کی روشنی پر قناعت کرے یا ایک عمدہ اور جاری نہر کو چھوڑ کر ایک چھوٹے گڑھے سے گدلا پانی لے آنحضرتؐ کے اوراد وظائف میں جو برکت اور ثواب اور اجر اور تاثیر ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی ولی یا درویش کے اوراد و وظائف میں حاصل ہونے کی امید نہیں ہے **لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ** ہمارے زمانے میں سنت پر عمل کرنا تو کیا سنت پر چلنے سے نام کے مسلمانوں کو ایک نفرت سی ہوگئی ہے معاذ اللہ اس کا درجہ تو کفر تک پہنچتا ہے- جمعہ کی نماز میں عمدا وہ سورتیں جو آنحضرتؐ پڑھا کرتے تھے (سورہ منافقون اور سورہ جمعہ) اسی طرح عید کی نماز میں سورہ قاف اور سورہ قمر جو آنحضرتؐ پڑھا کرتے تھے ہرگز نہیں پڑھتے' ان کو سمجھاؤ بھی تو نہیں سمجھتے' اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے-

بَلْ بُوْقًا:- ایک نرسنگاہ بنالو (جیسے یہودی کیا کرتے ہیں نماز کے لئے اس کو پھونک دیتے ہیں)-

یَنَامُ عَنِ الْحَقَائِقِ وَ یَسْتَیْقِظُ لِلْبَوَائِقِ:- سچی اور عمدہ باتوں سے تو وہ سوتا (غافل) رہتا ہے اور شر اور فساد کے لئے بیدار (جاگتا مستعد) رہتا ہے-

بَوْقٌ: جماع کرنا' گول کرنا' بیچنا' مول لینا' چشمہ یا ندی کو لکڑی وغیرہ سے پانی نکالنے کے لئے کھودنا-

اِنَّھُمْ یَبُوْکُوْنَ حِسْیَ تَبُوْکَ بِقِدْحٍ:- وہ تبوک کے چشمہ کو ایک تیر سے کرید رہے ہیں-

مَازِلْتُمْ تَبُوْكُوْنَهَا بَوْكًا:- تم برابر اس کو کریدتے رہے۔

اِنَّ بَعْضَ الْمُنَافِقِيْنَ بَاكَ عَيْنًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ فِيْهَا سَهْمًا:- بعض منافقوں نے ایک چشمہ کو کھودا جہاں آنحضرتؐ نے ایک تیر رکھ دیا تھا۔

رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ وَذَكَرَ امْرَاَةً اَجْنَبِيَّةً اَنَّكَ تَبُوْكُهَا فَاَمَرَ بِحَدِّهٖ:- عمر بن عبد العزیز خلیفہ کے پاس ایک شخص لایا گیا اس نے ایک بیگانی عورت کا تذکرہ کر کے دوسرے شخص سے کہا تھا تو اس کو چودتا ہے انہوں نے حکم دیا اس کو حد قذف لگاؤ (کیونکہ زنا کی تہمت وہ لگا چکا گو اس نے صراحتاً زنا کا لفظ نہیں کہا)۔ اصل میں بَوْک گدھے یا چارپایوں کی لگن کو کہتے ہیں۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ غُلَامٌ تَبُوْكُ يَتِيْمَتَكَ فِيْ حِجْرِكَ فَكَتَبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ اِلَى ابْنِ حَزْمٍ اَنِ اضْرِبْهُ الْحَدَّ:- ایک شخص نے دوسرے قرشی شخص سے کہا بھلا یہ کیا بات ہے تو یتیم لڑکی کو جو تیری پرورش میں ہے چودتا ہے تو سلیمان بن عبد الملک خلیفہ نے ابن حزم کو لکھا اس کو حد قذف لگاؤ۔

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَتْ لَهٗ بُنْدُقَةٌ مِّنْ مِّسْكٍ فَكَانَ يَبُلُّهَا ثُمَّ يَبُوْكُهَا:- عبد اللہ بن عمر کے پاس مشک کی ایک گولی تھی وہ اس کو پانی سے تر کرتے پھر دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں رکھ کر اس کو پھراتے۔

بَوْلٌ: پیشاب اَبْوَال جمع۔

مِبْوَلَةٌ:- پیشاب دان۔

بَالٌ:- حال، شان، دل۔

مَنْ نَّامَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ:- جو شخص صبح تک سوتا رہا (نماز کے لئے نہیں اٹھا) تو شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا (بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر غالب ہو گیا میں کہتا ہوں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)۔

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّيْطَانُ بِرِجْلِهٖ فَبَالَ فِيْ اُذُنِهٖ:- جب وہ سو جاتا ہے تو شیطان ایک پاؤں اپنا اٹھا کر اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے (جیسے کتا ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرتا ہے)۔

لَايَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ:- کوئی تم میں سے اپنے نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے۔

يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ:- عورت کی طرح پیشاب کر رہے ہیں۔

يَبُوْلُ قَائِمًا:- کھڑے کھڑے پیشاب کرتے تھے۔

لَا تَبُلْ قَائِمًا:- کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر۔

اَلْبَوْلُ قَائِمًا اَحْصَنُ لِلدُّبُرِ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) کھڑے رہ کر پیشاب کرنا، دبر کو خوب روکے رہتا ہے (اس میں سے باؤ سرے نہیں پاتی)۔

خَرَجَ يُرِيْدُ حَاجَةً فَاتَّبَعَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ تَنَحَّ فَاِنَّ كُلَّ بَائِلَةٍ تَفِيْخُ:- آنحضرتؐ حاجت کے لئے نکلے آپ کے صحابیوں میں سے کوئی آپ کے پیچھے چلے آپ نے فرمایا سرک جا، ہر پیشاب کرنے والے کی باؤ سرتی ہے۔

فَهَلَّا نَاقَةً شَصُوْصًا اَوْ اِبْنَ لَبُوْنٍ بَوَّالًا (اسلم کو جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کا ایک اونٹ پر لاد رہے تھے تو کہنے لگے) بے دودھ کی اونٹنی لینی تھی یا دو برس کا بہت پیشاب کرنے والا اونٹ لینا تھا (یعنی خراب اونٹ جو بہت بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لادنے سے گھڑی گھڑی پیشاب کر دیتا ہے)۔

كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَ تُقْبِلُ وَ تُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ:- مسجد نبوی میں کتے پیشاب کرنے آیا جایا کرتے لیکن لوگ (پاک کرنے کے لئے) وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ کیونکہ مسجد کی زمین اس وقت کچی تھی سوکھے سے پاک ہو جاتی۔ (ابن اثیر نے کہا فی المسجد تقبل و تدبر سے متعلق ہے نہ تبول سے مگر یہ تفسیر بے معنی ہے کیونکہ اگر باہر پیشاب کرتے تھے تو اس کے ذکر کی کیا ضرورت تھی)۔

كَانَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ قَطِيْفَةٌ بَوْلَانِيَّةٌ:- امام حسن اور امام حسین کے لئے ایک چادر تھی بولانی (یعنی بولان کی

بنی ہوئی جو ایک مقام کا نام ہے' عرب کہتے ہیں وہاں بدوی لوگ حاجیوں کا اسباب چرایا کرتے- بولان کا درہ ہندستان کی سرحد پر بھی مشہور ہے-)

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَایُبْدَأُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ:- جو شان والا کام اللہ جل جلالہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے وہ ناقص رہے گا (یا تو پورا نہ ہوگا یا اس میں برکت نہ ہوگی یا اس کا انجام اچھا نہ ہوگا یا آخرت میں وہ کچھ کام نہ آئے گا)-

فَمَا اَلْقٰى لَهٗ بَالًا:- اس نے ادھر دل ہی نہیں لگایا متوجہ ہو کر سنا ہی نہیں-

اِنَّهٗ كَرِهَ ضَرْبَ الْبَالَةِ:- کانٹا مارنا برا سمجھا (شکاری سے کہتے ہیں اب کے کانٹا مار جو مچھلی نکلے وہ اتنے کو میں نے لی' اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)-

مَابَالُ الرَّضَاعِ:- رضاع کا کیا حال ہے-

مَابَالُ اَقْوَامٍ:- ان لوگوں کا کیا حال ہے-

بُوْلَسُ[1] یابَوْلَسُ:- دوزخ میں ایک قید خانہ ہے-

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ حَتّٰى يَدْخُلُوْا سِجْنًا فِیْ جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهٗ بُوْلَسُ:- غرور کرنے والے قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح (حقیر اور چھوٹے) بن کر حشر کئے جائیں گے یہاں تک کہ دوزخ کے ایک قید خانہ میں جس کا نام بولس ہے داخل ہو جائیں گے-

بُوْنٌ:[2] فرق اور فضیلت اسی طرح بُوْنٌ مسافت فاصلہ فَلَمَّا اَلْقَى الشَّامُ بَوَانِيَهٗ عَزَلَنِیْ وَاسْتَعْمَلَ غَيْرِیْ (یہ خالد بن ولیدؓ نے کہا) جب شام نے اپنی پسلیاں ڈال دیں تو حضرت عمر نے مجھ کو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا-

اَلْقَتِ السَّمَاءُ بَرْكَ بَوَانِيْهَا:- آسمان نے جتنا کچھ پانی اس میں تھا سب ڈال دیا-

اِنَّ رَجُلًا نَذَرَاَنْ يَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ:- ایک شخص نے یہ منت مانی کہ بوانہ میں (جو ایک ٹیلہ ہے ینبوع کے پرے) ایک اونٹ نحر کرے-

باب الباء مع الهاء

بَهْ بَهْ: ایک کلمہ ہے جو کسی بات یا چیز کو بڑا سمجھ کر یا اس کو پسند کر کے کہتے ہیں یعنی بَخٍ بَخٍ کے معنی میں ہے (صاحب نہایہ نے کہا صحیح مسلم میں ہے بَهْ بَهْ اِنَّكَ لَضَخْمٌ مگر بُخٍ بُخٍ کے معنی یہاں نہیں بنتے کیونکہ بَهْ بَهْ کا کلمہ بطور انکار کے فرمایا- بَخٍ بَخٍ انکار کے محل میں نہیں کہتے-)

بَهَاءٌ: مانوس ہو جانا' سمجھنا' خالی کرنا-

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَحْلِفُ عِنْدَ الْمَقَامِ فَقَالَ اَرَى النَّاسَ قَدْ بَهَئُوْا بِهٰذَا الْمَقَامِ:- عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک شخص کو دیکھا جو مقام ابراہیم کے پاس قسم کھا رہا تھا اس کے چہرے پر کچھ رعب نہ تھا تو انہوں نے کہا میں دیکھتا ہوں اب لوگوں کو اس مقام سے انس ہو گیا (وہاں رہتے رہتے دل میں اس کی عظمت اور ہیبت جاتی رہی)-

عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ بَهَأُوْا بِهٖ وَاسْتَخَفُّوْا عَلَيْهِ اَحَادِيْثَ الرِّجَالِ (یہ میمون بن مہران تابعی کا قول ہے) اللہ کی کتاب تو اپنے اوپر لازم کر لے کیونکہ لوگوں نے اس سے انس حاصل کر لیا (اس کی عظمت ان کے دلوں میں کم ہو گئی) اور لوگوں کی باتوں کو اس کے خلاف ہلکا سمجھا (یعنی قرآن کے خلاف بھی کوئی بات کہے تو اس کو کوئی بڑا امر نہ سمجھا) (ایک روایت میں بَهَوْا بِهٖ ہے بغیر ہمزہ کے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح نہیں ہے)-

بَهْتٌ یابَهْتٌ یابُهْتَانٌ:- کسی پر جھوٹ باندھنا-

بَهْتٌ:- حیران ہونا' حیران کرنا-

بُهْتٌ:- جھوٹ-

بَهُوْتٌ:- بہت جھوٹ باندھنے والا-

وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ

---

[1] اس کو باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب نہایہ اور مجمع کا مسامحہ ہے-(م)

[2] صاحب نہایہ نے کہا اس لغت کو باب الباء مع النون میں ذکر کرتا تھا مگر یہاں اس لیے بیان ہوا کہ یہ لغت بہ صیغہ جمع ہی مستعمل ہے اور جمع میں بظاہر باہے مع الواو-(م)

اَرْجُلِهِنَّ:- اور جھوٹ نہیں بولیں گے جس کو وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان باندھ کر لائیں (یعنی دوسرے کے نطفہ کو اپنے خاوند کا نطفہ نہیں کہیں گے)-

وَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ:- یعنی غیبت اسی کو کہتے ہیں کہ آدمی سچی بات دوسرے کی نسبت اس کی پیٹھ پیچھے کہے جو اگر اس کے منہ پر کہتا تو اس کو بری لگتی اور اگر وہ بات دوسرے کی نسبت کہے جو اس میں نہ ہو تب تو اس نے بہتان کیا (جو معاذ اللہ غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے)-

وَ مَنْ بَاهَتَ فِیْ ذٰلِکَ:- جس نے اس میں جھوٹ باندھا-

اِنَّهُمْ قَوْمٌ بُهُتٌ:- (عبداللہ بن سلام نے کہا یارسول اللہ یہودی بڑے جھوٹ باندھنے والے لوگ ہیں) یہ جمع ہے بَهُوْت کی جیسے صَبُوْرٌ کی جمع صُبُرٌ ہے)-

مَنْ بَاهَتَ مُؤْمِنًا اَوْ مُؤْمِنَةً حَبَسَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ طِیْنَةِ خَبَالٍ:- جس نے مسلمان مرد یا مسلمان عورت پر بہتان کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو پیپ اور خون کی کیچڑ میں قید کرے گا- (معاذ اللہ کیا سخت عذاب ہوگا مسلمانو ڈرو کسی مسلمان پر جھوٹا طوفان نہ لگاؤ)-

(طوفان جو مترجم پر کئے جاتے ہیں کہ میں اولیاء اللہ کا منکر ہوں ائمہ مجتہدین کو برا کہتا ہوں' شفاعت اور کرامات کا منکر ہوں- حاشا اللہ یہ سب دروغ بیفروغ ہیں)-

بَهْجٌ یا بَهْجَةٌ:- خوشی' حسن خوبی' آراستگی-

فَاِذَا رَاَی الْجَنَّةَ وَ بَهْجَتَهَا:- جب وہ بہشت اور وہاں کی بہار زیب و زینت دیکھے گا-

رَجُلٌ بَهِیْجٌ یا بَهِجٌ:- ہمیشہ خوش رہنے والا-

تَبْهِیْجٌ:- اچھا کرنا-

اِبْهَاجٌ:- خوش نما ہونا-

مُبَاهَجَةٌ:- مقابلہ فخر-

تَبَهُّجٌ:- خوش ہونا-

اِبْتِهَاجٌ اور اِسْتِبْهَاجٌ:- خوش ہونا-

بَهْرٌ: تونگری' دوری' دوستی' رنج' ہلاکت' بہتان' روشنی' غلبہ' تعجب-

بُهْرٌ:- بیچا بیچ کشادہ زمین' سانس پھول جانا-

اَبْهَرُ:- گردن کی رگ یا پیٹھ کی رگ جو دل سے ملی ہے-

بَاهِرٌ:- روشن-

مُبَاهَرَةٌ:- فخر کرنا-

اِبْتِهَارٌ:- جھوٹا دعویٰ کرنا کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کیا حالانکہ نہیں کیا اور گالی دینا' دعا میں عاجزی کرنا' پوری کوشش کرنا-

اِنْبِهَارٌ:- سانس چڑھنا' دم پھولنا-

عَرَضَ لِیْ بُهْرٌ حَالَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ الْکَلَامِ:- میری سانس پھول گئی' میں بات نہ کر سکا-

اِنَّهٗ سَارَ حَتّٰی ابْهَارَّ اللَّیْلُ:- وہ چلے یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی بعض نے کہا ابْهَارَّ اللَّیْلُ کا معنی یہ ہے کہ تارے اچھی طرح کھل گئے رات روشن ہو گئی-

فَلَمَّا اَبْهَرَ الْقَوْمُ اِحْتَرَقُوْا:- جب دوپہر دن ہوا تو لوگ (مارے گرمی کے) جل گئے-

صَلٰوةُ الضُّحٰی اِذَا بَهَرَتِ الشَّمْسُ الْاَرْضَ:- چاشت کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج زمین پر اپنی روشنی پھیلا دے (دھوپ زمین کو گرم کر دے یعنی ۹ بجے کا وقت بھی نماز نفل دن کو آنحضرتؐ سے منقول ہے) لیکن اشراق کی نماز جو سورج نکلتے ہی بعض لوگ پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے بعض نے کہا اشراق وہی چاشت کی نماز ہے-

قَالَ عَبْدُ خَیْرٍ لِعَلِیٍّ اُصَلِّی الضُّحٰی اِذَا بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَا حَتّٰی تَبْهَرَ الْبُشَیْرَاءُ:- عبد خیر نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا میں چاشت کی نماز اس وقت پڑھ لوں جب سورج نکل آئے انہوں نے کہا نہیں جب تک روشن نہ ہو جائے (خوب چمکنے نہ لگے دھوپ میں گرمی پیدا نہ ہو)-

اِنْ خَشِیْتَ اَنْ یَّبْهَرَکَ شُعَاعُ السَّیْفِ:- اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تیری آنکھ چکا چوند کر دے گی-

وَقَعَ عَلَیْهِ الْبُهْرُ:- اس کی سانس پھول گئی (دم چڑھ

گیا)-

اِنَّهٗ اَصَابَهٗ قَطْعٌ اَوْ بُهْرٌ:- اس کی سانس چڑھنے لگی-

رُفِعَ اِلٰی عُمَرَ غُلَامٌ اِبْتَهَرَ جَارِيَةً فِیْ شِعْرٍ:- حضرت عمر کے پاس ایک چھوکرا لایا گیا جس نے شعر میں ایک چھوکری کی نسبت یہ کہا کہ میں نے اس سے زنا کیا ہے (ابن اثیر نے کہا اِبْتِهَار ایسا دعویٰ جھوٹا کرنا اگر سچا کرے تو وہ ابتیار ہے)-

اَلْاِبْتِهَارُ بِالذَّنْبِ اَعْظَمُ مِنْ رُكُوْبِهٖ:- گناہ پر خوش ہونا یا جھوٹا دعویٰ کرنا گناہ کرنے سے بدتر ہے کیونکہ وہ اپنی خوشی گناہ سے ظاہر کرتا ہے اگر قدرت پاتا تو ضرورت کرتا گویا اس نے وہ گناہ کیا اور اس کے ساتھ جھوٹ بھی بولا- پردہ غیرت اور حیا پھاڑ ڈالا-

فائدہ:- بعض بے حیاؤں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی زنا کاری کو فخریہ طور پر بیان کرتے ہیں کہ میں نے فلاں سے ایسا کیا ویسا کیا معاذ اللہ یہ کہنا ان کا اس گناہ سے بھی سخت تر ہے فوراً توبہ کرنا چاہئے-

لَوْ اَتَاهَا اَحَدُكُمْ مَا اَبْهَرَهٗ ذٰلِكَ:- اگر تم میں سے کوئی اس درخت کے پاس آتا تو اس کو اچھا نہ لگتا (کیونکہ اس میں کانٹے بہت تھے سایہ بھی کم)-

اِنَّ ابْنَ الصَّعْبَةِ تَرَكَ مِأَةَ بُهَارٍ فِیْ كُلِّ بُهَارٍ ثَلَاثَةُ قَنَاطِيْرَ ذَهَبٍ وَّ فِضَّةٍ:- ابن صعبہ (یعنی طلحہ بن عبیداللہ) نے مرنے کے بعد تین بہار سونے چاندی کے چھوڑے ہر بہار میں تین تین قنطار سونے چاندی کے تھے (ایک قنطار سو رطل کا ہوتا ہے تو بہار تین سو رطل کا ہوا)-

بَهْرَجَةٌ: باطل کرنا، لغو کرنا-

دِرْهَمٌ بَهْرَجٌ:- کھوٹا روپیہ-

اِنَّهٗ بَهْرَجَ دَمَ ابْنِ الْحَارِثِ:- ابن حارث کا خون باطل کر دیا- (یعنی مدر اور ضائع نہ دیت دلائی نہ قصاص)-

اَمَّا اِذْ بَهْرَجْتَنِیْ فَلَا اَشْرَبُهَا اَبَدًا:- جب تو نے مجھ کو خالی چھوڑ دیا سزا نہیں دی تو میں بھی اب کبھی شراب نہ پیوں گا-

اِنَّهٗ اُتِیَ بِجِرَابِ لُؤْلُؤٍ بَهْرَجٍ:- وہ کھوٹے موتیوں کی ایک تھیلی لے کر آیا بعض نے کہا بُهْرِجَ ہے یہ صیغہ مجہول یعنی اس موتی کی جو سیدھا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ سے لایا گیا اس لئے کہ محصول نہ دینا پڑے، جن لوگوں نے کہا اصل میں یہ نبھلہ ہندی لفظ تھا فارسی میں اس کو نبھرہ کہنے لگے پھر عربی میں بَهْرَج ہو گیا انہوں نے غلطی کی- ہندی میں نبھلہ کھوٹے یا خراب کے معنی میں کوئی لفظ نہیں ہے-

بَهْزٌ: ہانکنا، ڈھکیلنا، نکالنا، گھونسے لگانا، لاتیں لگانا-

اُتِیَ بِشَارِبٍ فَخُفِقَ بِالنِّعَالِ وَ بُهِزَ بِالْاَيْدِیْ:- ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی اس کو جوتے پڑے گھونسے لگے-

بِهْشٌ:- گوگل، خوشباش، کسی چیز کی طرف دوڑنا، خوشی، اشتیاق-

كَانَ يُدْلِعُ لِسَانَهٗ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ فَاِذَا رَاٰی حُمْرَةَ لِسَانِهٖ بَهَشَ اِلَيْهِ:- امام حسن علیہ السلام کو آنحضرتؐ اپنی زبان نکال کر دکھلاتے وہ آپ کی سرخی دیکھ کر خوش ہوتے-

وَ اِنَّ اَزْوَاجَهٗ لَتَبْتَهِشْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِبْتِهَاشًا:- اس کی بی بیاں اس وقت خوشیاں منائیں گی-

هَلْ بَهَشْتُ اِلَيْكَ:- کیا وہ سانپ تیری طرف لپکا تھا (تجھ کو کاٹنے کے لئے)-

مَا بَهَشْتُ لَهُمْ بِقَصَبَةٍ:- میں تو ایک سینٹھا نرکل بھی لے کر ان کی طرف نہیں بڑھتا (ان کے ہٹانے کو لڑنا اور جنگ کرنا کجا یہ ابوبکر صحابی کا قول ہے وہ معاویہ اور حضرت علی کسی کی جانب شریک نہیں ہوئے)-

اَمِنْ اَهْلِ الْبَهْشِ اَنْتَ:- کیا تو حجاز کا رہنے والا ہے (حجاز کو بہش کہا کیونکہ یہ درخت وہاں بہت پیدا ہوتا ہے)-

اِنَّ اَبَا مُوْسٰی لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْبَهْشِ:- ابوموسیٰ اشعری حجاز والوں میں سے نہیں تھے-

لَمَّا سَمِعَ بِخُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ بَهْشٍ فَتَزَوَّدَهٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَيْهِ:- ابوذر غفاریؓ نے جب آنحضرتؐ کی پیغمبری کی خبر سنی تو انہوں نے

تھوڑی سی کوگل نشہ کے طور پر لی اور آپ کے پاس آن پہنچے۔

اِجْتَوَیْنَا الْمَدِیْنَةَ وَانْبَهَشَتْ لُحُوْمُنَا:۔ مدینہ کی ہوا ہم کو ناموافق ہوئی، ہمارے گوشت کالے بدشکل ہو گئے۔ عرب لوگ کالے بدشکل لوگوں کو کہتے ہیں وُجُوْهُ الْبُهْشِ۔

بَهْلٌ یا بَهْلَةٌ:۔ لعنت، پھٹکار، تھوڑا مال، آسان۔

بَهْلًا:۔ بمعنی مَهْلًا یعنی ٹھہرو آہستہ چلو۔

مُبَاهَلَه:۔ ایک دوسرے پر لعنت پھٹکار کرنا۔

مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَیْئًا فَلَمْ یُعْطِهِمْ کِتَابَ اللّٰهِ فَعَلَیْهِ بَهْلَةُ اللّٰهِ:۔ جو شخص لوگوں کے کسی کام کا اختیار رکھتا ہو (عام خدمت اور حکومت پر مامور ہو یعنی پبلک سرونٹ ہو) پھر اللہ کی کتاب پر نہ چلے تو اس پر خدا کی پھٹکار۔

مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ اِنَّ الْحَقَّ مَعِیْ:۔ جو شخص چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں میں حق پر ہوں (مباہلہ یہ ہے کہ کسی اختلافی مسئلہ میں طرفین جمع ہوں اور یوں دعا کریں یا اللہ جو شخص ہم میں سے ناحق ہو اس پر لعنت کر۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مباہلہ اس طرح ہے تو اپنی انگلیاں مخالف کی انگلیوں میں ڈالے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِنْ کَانَ فُلَانٌ جحَدَ الْحَقَّ وَ کَفَرَ بِهٖ فَاَنْزِلْ عَلَیْهِ حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ وَ عَذَابًا اَلِیْمًا:۔ اور مباہلہ کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے)۔

اَلَّذِیْ بَهَلَهٗ بُرَیْقٌ:۔ جس پر لعنت کی اس کا نام بریق تھا۔

اِبْتِهَالٌ:۔ دونوں ہاتھ لمبے کرنا اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ سوال کرنا۔

اَلْاِبْتِهَالُ اَنْ تَبْسُطَ یَدَیْکَ وَ ذِرَاعَیْکَ اِلَی السَّمَاءِ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَکَ:۔ ابتہال یہ ہے کہ ہاتھوں اور بانہوں کو آسمان کی طرف اٹھائے سر سے بھی اونچا کرلے۔

بَهَالِیْلُ:۔ بہلول کی جمع ہے یعنی خوش رو ہنس مکھ (بعض نے کہا سردار نیک روش نیک خصال)۔

ثُمَّ ابْتَهِلْ بِاللَّعْنَةِ عَلٰی قَاتِلِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ:۔ امیر المومنین کے قاتل پر پھر خوب لعنت کر۔

بَهْمَةٌ: بکری، گائے، بھیڑ کا بچہ۔

بَهْمٌ بُهُمٌ بِهَامٌ:۔ جمع ہے۔

بُهْمَةٌ:۔ سخت مشکل کام، بہادر مرد جس پر کوئی غالب نہ ہو سکے۔ بڑا پتھر لشکر اس کی جمع بُهَمٌ ہے۔

تَبْهِیْم:۔ اقامت کرنا۔

اِبْهَامٌ:۔ انگوٹھا، گول گول بات کہنا۔

بَهِیْم:۔ کالا بھجنگ، ایک رنگ۔ بُهْمٌ جمع۔

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عُرَاةً حُفَاةً بُهْمًا:۔ قیامت کے دن لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں ایک رنگ حشر کئے جائیں گے۔ (ایک رنگ سے مراد یہ ہے کہ سب صحیح اور سالم اور تندرست ہوں گے یہ نہیں کہ کوئی لولا کوئی لنگڑا کوئی کانا کوئی اندھا)۔

فِیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ:۔ کالے مشکی یک رنگ گھوڑوں میں۔

شِیْعَتُنَا الْبُهْمُ:۔ ہمارا گروہ جن کو کوئی نہیں پہچانتا۔

وَالْبُهْمَ الصَّافِّیْنَ:۔ اور صف باندھنے والے لشکر۔

اَلْاَسْوَدُ الْبَهِیْمُ:۔ کالا بھجنگ یک رنگ گھوڑا یا کتا۔

عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْمَهِیْمِ کَاَنَّهٗ مِنْ سَاسَمٍ:۔ تم ایسے کتے کو مار ڈالو جو بالکل کالا ہو گیا آبنوس سے بنا ہے اس کی دونوں آنکھوں پر دو سفید چکے ہوں (اس قسم کا کتا اکثر شریر اور کٹنا ہوتا ہے بعض نے کہا نہ شکار کے کام پڑآتا ہے نہ گھر کی حفاظت کے کیونکہ اکثر سوتا رہتا ہے اور بھونکتا بھی نہیں۔

کَانَ اِذَا نَزَلَ بِهٖ اِحْدَی الْمُبْهَمَاتِ کَشَفَهَا:۔ حضرت علیؓ کے سامنے جب کوئی پیچیدہ مشکل مسئلہ پیش ہوتا تو آپ اس کو کھول دیتے (حل کر دیتے جواب شافی دیتے)۔

یَکْرَهُ الْحَرِیْرُ الْمُبْهَمُ لِلرِّجَالِ:۔ خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے۔

قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُبْهَمَةٌ عَلَی الْاِیْمَانِ:۔ مسلمانوں کے دل ایمان سے ٹھنسا ٹھنس ہیں۔

اٰیَةٌ مُبْهَمَةٌ:۔ یہ آیت عام ہے یا مطلق ہے یا گول گول

ہے۔

مُحَرَّمٌ مُبْهَمٌ:- جو چیز بالکل حرام ہے کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔

تَجلُوْ دُجُنَّاتِ الدَّيَاجِيْ وَالْبُهَمِ:- تو اندھیری راتوں کی تاریکیوں کو روشن کر دیتا ہے مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

اَبْهِمُوْا مَا اَبْهَمَ اللّٰهُ فِيْ حَلَائِلِ اَبْنَائِكُمْ:- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیٹوں کی جوروں کو مطلقاً حرام کیا ہے (یہ قید نہیں لگائی کہ جن سے تمہارے بیٹوں نے دخول کیا ہو جیسے ربائب میں قید لگائی کہ جن کی ماؤں سے دخول کیا ہو) تم بھی اس کو مطلق رکھو (یہاں مبہم سے مجمل مراد نہیں بلکہ مطلق غیر مقید مراد ہے)۔

وَتَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رُعَاءَ الْاِبِلِ وَالْبُهْمِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ:- اور تو ننگے پاؤں ننگے بدن اونٹ بھیڑ بکری کے بچے چرانے والوں (یعنی گنواروں دیہاتیوں مفلسوں) کو دیکھے گا لمبی لمبی عمارتیں ٹھونک رہے ہیں ایک روایت میں یوں ہے۔

رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهُمِ:- یعنی اونٹ چرانے والوں کالے لوگوں کو خطابی نے کہا:

بُهُمٌ:- جمع ہے بَهِيْمٍ کی یعنی مجہول بے نام ونشان)۔

اِنَّ بَهْمَةً مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ:- آنحضرتؐ کے سامنے سے ایک بھیڑ یا بکری کا بچہ نکل گیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ:- اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ چاہتا۔

مَا وَلَدَتْ قَالَ بَهْمَةً قَالَ اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً:- کیا جنی؟ اس نے کہا مادہ جنی۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کے بدل ایک بکری ذبح کر (اس سے معلوم ہوا کہ بَهْمَة بھیڑ کی مادیوں کو کہتے ہیں مگر لغت کی رو سے بہمہ عام ہے نر اور مادہ دونوں کو کہہ سکتے ہیں)۔

وَلَنَا بُهَيْمَةٌ:- ہمارے پاس ایک چھوٹی بھیڑ ہے۔

بَهِيْمَه:- ہر چار پائے چرنے والے جانور کہیں گے (جیسے گائے بکری بیل اونٹ بھیڑ وغیرہ اس لئے کہ وہ ابہم ہے یعنی بات نہیں کر سکتا)۔

اَبْهَمُ:- اور اَبْكَمُ گونگا۔

بَهَائِمُ:- بہیمہ کی جمع ہے۔

بَهْنٌ: خوش ہونا۔

اِبْتِهَانٌ:- کے بھی یہی معنی ہیں۔

اَنَّهُمْ خَرَجُوْا بِدُرَيْدِ بْنِ الصِّمَّةِ يَبْتَهِنُوْنَ بِهٖ يا يَتَبَهَّنُوْنَ بِهٖ:- وہ درید بن صمہ کو لے کر نکلے اس کی وجہ سے خوشی کر رہے تھے (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے:- يَتَبَهْنَسُوْنَ بِهٖ تَبَهْنُس کا معنی اکڑ کر چلنا مٹک کر شیر کی چال بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔ بعض نے کہا صحیح يَتَيَمَّنُوْنَ بِهٖ ہے اس کے سبب سے نیک فال لیتے تھے اس کو مبارک سمجھتے تھے)۔

اِبْهَنُوْا بِهَا اٰخِرَ الدَّهْرِ:- میری صحبت کی وجہ سے اخیر زمانہ تک خوشی کرتے رہو۔

بَهَاءٌ: خوبی حسن چمک۔

مُبَاهَاةٌ:- فخر کرنا۔

اِبْهَاءٌ:- خالی کرنا ویران کرنا۔

يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ:- ان کے سبب سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

بَاهٰى بِهِمْ:- ان کے سبب سے یعنی ان کے ماہ رمضان میں عبادت کی وجہ سے فخر کیا۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ:- قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے (وہ کہے گا میری مسجد نہایت عمدہ اور مزین اور مشین ہے وہ کہے گا میری مسجد بہت آراستہ ہے)۔

يَتَبَاهَوْنَ بِالْمَسَاجِدِ:- مسجدوں پر فخر کریں گے۔ (ہر ایک اپنی مسجد کی عمارت اور زینت پر ناز کرے گا دوسرے کی مسجد کو حقیر جانے گا۔

يَتَبَاهَوْنَ بِاَكْفَانِهِمْ:- اپنے اپنے کفنوں پر فخر کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُبَاهِيْ بِالْعَبْدِ الْمَلَائِكَةَ:- اللہ تو بندے

سے فرشتوں پر فخر کرتا۔

فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ:۔ آپ نے اس میں دودھ دوہا روانی کے ساتھ (جھر جھر) یہاں تک کہ اس کی چکنائی (ملائی) اوپر آ گئی۔

تَنْتَقِلُ الْعَرَبُ بِاَبْهَائِهَا اِلٰى ذِى الْخَلَصَةِ:۔ عرب لوگ اپنے گھروں سمیت ذی الخلصہ کی طرف چل دیں گے (پھر بت پرستی شروع کریں گے)۔

اَبْهُوا الْخَيْلَ فَقَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا:۔ اب گھوڑوں کو ننگی پیٹھ چھوڑ دو (زین وین اتار ڈالو) کیونکہ لڑائی نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے (یعنی جنگ ختم ہو گئی) (یہ جملہ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے سنا جب مکہ فتح ہو گیا تو فرمایا نہیں تم برابر جہاد کرتے رہو گے یہاں تک کہ اخیر میں جو مسلمان بچ رہیں گے وہ دجال سے لڑیں گے)۔

باب الباء مع الياء

بَيْتٌ: کوٹھری' گھر۔

اَبْيَاتٌ اور بُيُوْتٌ جمع اَبَابِيْت اور بُيُوْتَاتٌ اور اَبَايَاوَات جمع الجمع۔

بُيَيْتٌ:۔ چھوٹا گھر۔

بَشِّرْ خُدَيْجَةَ بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ:۔ خدیجہ کو بہشت میں ایک خولدار موتی یا زمرد کا گھر ملنے کی خوشخبری سناؤ۔

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدِفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ:۔ (یہ حضرت عباس کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو انہوں نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا ہے) آپ کا گھرانہ جو خود آپ کی بزرگی کی گواہی دیتا ہے اس نے خندف میں سے بالائی حصہ گھیر لیا ہے' دوسرے گھرانے اس کے نیچے ہیں کمر بندوں کی طرح یہ ان پہاڑوں کی طرح جو تلے اوپر ہوتے ہیں (خندف الیاس بن مضر کی بیوی تھی جو قریش کا جداعلیٰ ہے۔ اس کا بیٹا مدرکہ تھا وہ بھی قریش کا جداعلیٰ ہے عرب کے ملک میں یہ بات مانی گئی ہے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد کے چوٹی عدنان تھے اور عدنان کی نزار اور نزار کی مضر اور مضر کی خندف اور خندف کی مدرکہ اور مدرکہ کی قریش اور قریش کی حضرت محمدؐ غرض حضرت محمدؐ کا خاندان سارے عرب کے خاندانوں سے اشرف اور اعلیٰ تھا)۔

تَزَوَّجَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَيْتٍ قِيْمَتُهٗ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا:۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہے آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا گھر کے کچھ سامان پر جو پچاس درہم کی مالیت کا ہوگا۔

كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيْفِ:۔ (ابوذر) اس زمانہ میں تو کیا کرے گا جب (لوگ بہت مارے جائیں گے) ایک قبر کی جائے ایک غلام کے بدل ملے گی (اتنی جائے کی قلت ہو گی) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ گھر خالی اور ویران ہو کر اتنے سستے ہوں گے کہ ایک غلام کے بدل ایک گھر مل جائے گا یا گھر میں غلام کے سوا کوئی آزاد خبر گیراں نہ رہے گا یا قبر کن غلام کے سوا اور کوئی نہ ملے گا۔

لَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِىْ عِيْدًا:۔ (میری قبر کو عیدگاہ نہ بنانا (کہ عید کی طرح وہاں ہر سال جماؤ کیا کرو۔ بعض نے کہا یہ اعتبار سے نکلا ہے یعنی عادتی مقام نہ کر لینا بلکہ اس کا ادب اور لحاظ قائم رکھنا اور صحیح مطلب یہ ہے کہ عید کی طرح میری زیارت نہ ٹھہرا لینا کہ خواہ مخواہ ہر سال جیسے حج یا عید میں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں اس طرح میری قبر پر بھی جمع ہوا کریں اور اس کے آگے جو فرمایا کہ تمہارا درود مجھ کو پہنچ جاتا ہے تم کہیں بھی رہو اس کی تائید کرتا ہے۔ جب آنحضرتؐ کی قبر شریف پر سالانہ جماؤ عید کی طرح منع ہو تو دوسرے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی قبور پر سالانہ جماؤ جس کو عرس کہا کرتے ہیں کیونکر جائز ہوں گے خصوصا جب دوسرے بدعات اور منکرات بھی اس میں کئے جائیں۔ قاضی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر مظہری میں عرس کی ممانعت صاف بیان کر دی ہے اور اس کے بدعت ہونے میں شک نہیں)۔

لَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا:۔ تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ (بلکہ گھروں میں سنت اور نفل پڑھتے رہو فرض مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرو)۔

لَاصِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ:- جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا (بلکہ فاقہ ہوگا)-

هٰذَا اَمْرٌ بُیِّتَ بِلَیْلٍ:- یہ امر تو رات سے ٹھہرالیا گیا تھا-

کَانَ لَا یُبَیِّتُ مَالًا وَّلَا یُقَیِّلُهٗ:- آنحضرتؐ کے پاس پیسہ آتا تو ایک رات بھی اس کو اپنے پاس نہ رکھتے نہ دوپہر دن تک (بلکہ آتے ہی فوراً تقسیم کردیتے)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدِّیَارِ یُبَیِّتُوْنَ:- آنحضرتؐ پوچھے گئے ایک گھر والوں پر اگر رات کو حملہ کیا جائے- یہ تَبْیِیْتٌ سے نکلا ہے یعنی شبخون مارنا-

بَیَات:- کا بھی یہی معنی ہے-

اِذَا بُیِّیْتُمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَایُنْصَرُوْنَ:- اگر تم پر رات کو کافر آن کر گریں (شبخون ماریں) تو یہ کہو حٰم لا ینصرون (اسی سے رات کے اندھیرے میں مسلمان کی پہچان ہو جائے گی)-

لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ:- نہ تم کو رات کو رہنے کا ٹھکانا ملا نہ رات کا کھانا (شیطان اپنے چیلے چاپڑوں سے کہتا ہے یعنی دونوں سے محروم ہوئے اب یہاں سے چل دو)-

رَخَّصَ لَهُمْ فِی الْبَیْتُوْتَةِ اَنْ یَّرْمُوْا یَوْمَ النَّحْرِ:- آنحضرتؐ نے اونٹ چرانے والوں کو اس کی اجازت دی کہ وہ رات کو منا میں نہ رہیں یوم النحر میں رمی کرلیں (پھر بارہویں تاریخ اگر گیارہویں اور بارہویں کی رمی کرلیں)-

لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَارَحِمٍ:- کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات کو اکیلا نہ رہے مگر جب کہ وہ اس کا خاوند ہو یا (محرم) رشتہ دار ہو-

مِنْ طَعَامِ بَیْتِهَا:- اپنے خاوند کے گھر کے کھانے میں سے-

ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ:- پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس رہے تھے (یا جو تمہارے پاس رہ چکے تھے آسمان کو چڑھ جاتے ہیں)-

هٰذَا بَیْتُهٗ حَیْثُ تَرَوْنَ:- حضرت علی کا تو یہ گھر ہے جہاں تم دیکھ رہے ہو) ایسے قرب اور منزلت پر ان کے حق میں بدگمانی کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے-

فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ بُیُوْتِهِمْ:- اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عرب کے بہترین قبیلے میں رکھا-

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ:- اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جب لوگ جمع ہوں- سید نے کہا یہ شامل ہے مساجد اور مدارس اور رباطات سب کو-

فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ:- ابوطلحہ شب کو اپنی بی بی کے پاس رہے اس سے صحبت کی صبح کو غسل کیا-

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا:- یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام) تو ان سے پلیدی دور کردے ان کو پاک کردے (اس حدیث سے امامیہ نے اہل بیت کی عصمت عن الخطا پر دلیل لی ہے- مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ خطائے اجتہادی رجس نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے خصوصا جب سید المعصومین سے بھی صادر ہوئی ہو مثلاً اساری بدر وغیرہ میں- دوسرے رجس سے پاک کرنے کی دعا اسی وقت کی جاتی ہے جب کچھ نہ کچھ رجس ہو ورنہ دعا بیکار اور لغو ہو جاتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ آخرت میں ان کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک اٹھا- ان کے گناہ اور خطائیں سب معاف کردے- علمائے اہل سنت میں سے صاحب دراساۃ اللبیب نے ائمہ اثنا عشر کی معصومیت کو تسلیم کیا ہے مگر یہ معصومیت گناہوں سے مراد ہے نہ کہ خطائے اجتہادی سے کیونکہ وہ گناہ نہیں ہے-

بِیَاحٌ: ایک قسم کی مچھلی-

اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْکَ کَذَا وَ کَذَا اَوْ بِیَاحٌ مُّرَبَّبٌ:- تجھ کو کون سی چیز پسند ہے فلاں فلاں یا مچھلی تیار کی ہوئی (مصالحہ وغیرہ لگا کر خوش ذائقہ پکی ہوئی)-

بَیْدَ: بمعنی غیر اور عَلٰی اور مِنْ اَجْلِ اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْشٍ:- میں سارے عرب لوگوں میں فصیح ہوں کیونکہ میں قریش میں سے ہوں (یا اتنی بات ہے کہ میں قریش میں سے ہوں)-

بَیْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا:- صرف اتنی بات

ہے کہ یہود اور نصاری کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی (ایک روایت میں بَائِدَ اَنَّھُمْ ہے-بَائِدَ کے معنی بھی وہی ہیں جو بَیْدَ کے ہیں-ایک روایت میں بِاَیْدٍ ہے یعنی ہم نے اس زور وقوت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم کو عطا فرمائے گا ان سے پہلے بہشت میں جائیں گے)-

بَیْدَاءُ کُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ فِیْهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ:-وہ بیدا یہی ہے جہاں تم آنحضرتؐ پر جھوٹ بنارہے ہو (اصل میں بیدا مکان کو بولتے ہیں یہاں بید اسے ایک مقام مراد ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الْبَیْدَاءِ:-بیدا میں نماز پڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ غصب کیا گیا تھا' ذات الجیش بھی اسی بیدا کو کہتے ہیں:-جعفر جب وہاں پہنچتے تو جلدی سے پار ہو جاتے اور جب تک آنحضرتؐ کے فرودگاہ پر نہ پہنچتے نماز نہ پڑھتے)-

اِنَّ قَوْمًا یَغْزُوْنَ الْبَیْتَ فَاِذَا نَزَلُوْا بِالْبَیْدَاءِ بَعَثَ اللّٰهُ جِبْرِیْلَ فَیَقُوْلُ یَابَیْدَاءُ اَبِیْدِیْهِمْ فَیُخْسَفُ بِهِمْ:-کچھ لوگ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے کے لئے آئیں گے جب مکہ کے قریب بیدا میں اتریں گے تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو بھیجے گا وہ (آن کر) کہیں گے ارے بیدا ان کو ناپید کردے-ہلاک کر دے پھر بیدا ان کو لے کر دھنس جائے گا سب ہلاک ہو جائیں گے)-

اَلْاُمَمُ الْبَائِدَةُ:-جو امتیں ہلاک ہو گئیں-

فَاِذَاهُمْ بِدِیَارٍ بَادَ اَهْلُهَا:-وہ ایسے ملک میں پہنچے جہاں کے رہنے والے سب ہلاک ہو گئے تھے-

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ (بہشت کی حوریں کہیں گی) ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی مرنے والی نہیں-

بَیْدَرٌ: کھلیان (اس کا ذکر باب الباء مع الدال میں گذر چکا ہے)

بَیْذَقٌ: پیدل اصل میں یہ فارسی لفظ پیادہ تھا اس کو عربی بنا لیا-

وَجَعَلَ اَبَا عُبَیْدَةَ عَلَی الْبَیَاذِقَةِ:-ابوعبیدہ کو انہوں نے پیدل فوج کا سردار کیا-(ایک روایت میں عَلَی السَّاقَةِ ہے یعنی اس فوج کا جو پیچھے اخیر میں رہتی ہے (ریرگارڈ) ایک میں عَلَی الشَّارِفَةِ ہے یعنی ان لوگوں کا جو مکہ پر چڑھائی کریں)-

بَیْرَحَاءَ:-(اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں گذر چکا ہے)-

بَیَازِر: موٹی لاٹھیاں-یہ بَیْزَرَةٌ کی جمع ہے-

بَیْسَانَ: ایک بستی ہے شام میں-

بِیْشَه: ایک وادی ہے یمامہ کے رستے میں وہاں شیر بہت رہتے ہیں-سعید علیہ الرحمہ گلستاں میں کہتے ہیں:

ہر بیشہ گماں مبرکہ خالی ہست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

بِیْشَیَارَجْ: (اصل میں فارسی لفظ ہے پیش آوردہ اس کو عربی بنالیا) کھانے سے پہلے کچھ شربت یا میوہ وغیرہ جو تنقل کے لئے مہمان کے سامنے لاتے ہیں-

اَلْبِیْشَیَارَجَاتُ تُعَظِّمُ الْبَطْنَ:-یہ کھانے سے پہلے جو تفکہات لائے جاتے ہیں ان سے پیٹ بڑھ جاتا ہے بعض بیشیارج کو فیشفارج بھی کہتے ہیں-

بَیْضَةٌ: مرغ کا انڈا' خصیہ' خود' بیچ کا مقام' صدر مقام' جماؤ کا مقام' دارالحکومت' مستقر-

لَا تُسَلِّطْ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ:-یا اللہ مسلمانوں پر غیر مسلمان دشمن (مثلاً مشرک' یہود' نصاری' جین' چینی وغیرہم) ایسا مسلط مت کر جو ان کا انڈا پھوڑ دے (ان کا صدر مقام جہاں سے اسلام نکلا ہے) لے کر بالکل ان کو تباہ او برباد کر دے-(یہ دعا آپ کی قبول ہو گئی-مسلمانی مکہ اور مدینہ سے شروع ہوئی وہی مسلمانوں کا انڈا ہے-چند کافر بہت بار مسلمانوں پر غالب ہوئے مگر حجاز کے ملک کو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا وہ آج تک مسلمانوں کے قبضہ میں ہے-تاتاریوں نے گو بغداد کو تباہ کیا مگر بغداد مسلمانوں کا انڈا نہ تھا البتہ اس وقت کا دارالحکومت تھا جیسے ہمارے زمانے میں قسطنطنیہ ہے-اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب جنہوں نے

حجاز کا ملک فتح کر لیا تھا اور کئی سال تک اس پر قابض رہے وہ مسلمان تھے اسی طرح ترکوں نے حجاز پر اس وقت حکومت کی جب وہ مسلمان ہو چکے تھے)۔

فائدہ:- جنگ طرابلس المغرب جو ۱۹۱۱ء میں ہوئی اور اس میں اطالیا نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر بم پھینکنا چاہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکومت انگلشیہ کو مسلمان کا حامی بنا دیا اور اس دولت کی قوت وزور سے اطالیا نے سہم کر یہ واہی ارادہ فسخ کر دیا- اب جو جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے یورپ میں ہو رہی ہے اور جس میں ترکی اور جرمن اور آسٹریا ایک فریق اور انگلش اور روس اور فرانس اور اطالیا فریق ثانی ہیں اور تیسرا برس شروع ہو چکا ہے مگر اب تک یہ جنگ جاری ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ملک حجاز کو تباہی سے بچا لیا ہے- انگلش، روس، فرانس اور اطالیا نے بالاتفاق یہ اشتہار دیا ہے کہ مقدمات مقدسہ پر کوئی حملہ نہ کریں گے- یہ تائید الٰہی اور تاثیر دعائے نبوی نہیں تو اور کیا ہے-

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ جِئْتَ بِهِمْ بَيْضَتَكَ:- پھر آپ اپنے عزیزوں، کنبے والوں پر ان کو لے کر آئے (یعنی ان کو مارنے اور قتل کرنے کے لئے)-

لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ:- چور پر اللہ کی پھٹکار ایک انڈا چراتا ہے پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (شاید پہلے اللہ تعالیٰ نے چوری کا نصاب مقرر نہ فرمایا ہوگا یہ حدیث اسی وقت کی ہے پھر اللہ سبحانہ نے آنحضرتؐ کو بتلا دیا ہوگا کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے- بعض نے کہا بیضہ سے اس حدیث میں خود مراد ہے یعنی جو جنگ میں سر پر رکھتے ہیں تاکہ تیر اور تلوار کے زخم سے سر محفوظ رہے اس کی مالیت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہے بلکہ اس سے زیادہ)-

هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ:- خود ٹوٹ گیا-

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَ الْاَبْيَضَ:- مجھ کو اللہ تعالیٰ نے سرخ اور سفید دونوں خزانے عنایت فرمائے (سرخ سے مراد سونا اور سفید سے چاندی، ایران کے ملک میں چاندی کا زیادہ رواج تھا اور شام کے ملک میں سونے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں ملکوں کو مسلمان فتح کر لیں گے وہاں کے خزانوں پر قبضہ کر لیں گے)-

كَانَتْ لَهُمُ الْبَيْضَاءُ وَالسَّوْدَاءُ وَ فَارِسُ الْحَمْرَاءُ وَالْجِزْيَةُ الصَّفْرَاءُ:- اجاڑ اور آباد زمین انہی کی تھی اور لال ایران اور زرد جزیہ (سونا جو خراج میں آتا وہ بھی انہی کا تھا)-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْمَوْتُ الْاَبْيَضُ وَالْاَحْمَرُ:- قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سفید موت اور لال موت دونوں نہ پھیل جائیں (سفید موت سے ناگہانی موت جس میں بیماری وغیرہ کچھ نہ ہو اور لال موت سے لڑائی میں مارا جانا مراد ہے)-

سُئِلَ عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ:- جو کو گیہوں کے بدل (کم وبیش) بیچنا کیسا ہے یہ ان سے پوچھا گیا (انھوں نے یعنی سعد نے اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ ان کے نزدیک دونوں ایک جنس ہیں مگر دوسرے علماء نے اس کو جائز رکھا ہے- بعض نے کہا سلت بھی ایک قسم کا گیہوں ہے)-

فَخِذُ الْكَافِرِ فِى النَّارِ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ:- دوزخ میں کافر کی ران اتنی بڑی ہو جائے گی جیسے بیضاء، ایک پہاڑ کا نام ہے-

يَاْمُرُنَا اَنْ نَصُوْمَ الْاَيَّامَ الْبِيْضَ:- آنحضرتؐ ہم کو ایام بیض چاندنی کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے (یعنی نفل روزہ ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو)-

فَنَظَرْنَا فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابِهٖ مُبَيِّضِيْنَ:- ہم نے دیکھا تو ناگہاں آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب سفید کپڑے پہنے ہوئے آرہے ہیں-

فَرَاٰى رَجُلًا مُّبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ:- انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے چلا آتا ہے، اس کے سبب سے چمکتی ریتی کی چمک مٹ رہی ہے کیونکہ وہ آڑا جاتا ہے تو آنکھ ریتی پر نہیں پڑ سکتی- ایک روایت میں مُبَيَّضًا ہے معنی وہی ہے)-

فَلَمَّا ارْتَفعَتِ الشَّمْسُ وَ ابْيَاضَّتْ:- جب سورج بلند اور سفید ہو گیا-

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ:- یا اللہ میرا منہ اس دن سفید رکھ جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے کچھ کالے سیاہ-

بَيْضَةُ الْاِسْلَامِ:- اسلام کی جماعت' اس کا صدر مقام-

اَللَّيَالِي الْبِيْضُ:- تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں راتیں-

وَعَنِ السُّنبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ:- آپ نے اناج کی بال بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ اور زرد نہ ہو (یہ یقین ہو جائے کہ اب اناج پر کوئی آفت نہ آئے گی)-

اَوَّلُ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:- پہلی زکوٰۃ جس نے آنحضرتؐ کے چہرے کو خوش کیا-

كَنْزُ اٰلِ كِسْرٰى فِي الْاَبْيَضِ:- کسریٰ والوں کا خزانہ اس کے سفید محل میں ہے-

بَيْضَاءَ:- ایک قسم کا سفید بنسی گیہوں ہے (بعض نے کہا تازہ جو بے پوست اور سورج کو بھی کہتے ہیں اور ایک مقام کا بھی نام ہے)-

بَاضَتِ الدُّجَاجَةُ:- مرغی نے انڈے دیئے-

بَاضَ الْحَرُّ:- بہت گرمی پڑی-

بَيْعٌ: بیچنا' خریدنا-

مُبَايَعَةٌ:- باہم خرید و فروخت کرنا' بیعت کرنا- (یعنی ہاتھ ملانا)-

بَيِّعٌ اور بَايِعٌ:- بیچنے والا خریدنے والا-

اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا:- بائع اور مشتری (خریدنے والا) دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے (چاہیں تو معاملہ رکھیں' چاہیں توڑ ڈالیں گو ایجاب و قبول ہو چکا ہو) جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (مجلس نہ بدلیں' جہاں مجلس بدل گئی اب فسخ کا اختیار نہیں رہا)-

نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ:- ایک معاملہ میں دو معاملہ کرنے سے منع فرمایا (ایک بیع میں دو بیع سے مثلاً کوئی کہے اگر تو نقد خریدتا ہے تب تو میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپیہ کو بیچا اگر ادھار خریدتا ہے تو پندرہ کو بیچا یا یوں کہے میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیس روپیہ کو بیچا- اس شرط پر کہ تو اپنا کپڑا دس روپیہ کو میرے ہاتھ بیچے)-

لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ:- کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے خرید فروخت پر خرید و فروخت نہ کرے (یعنی ابھی بائع اور مشتری جدا نہیں ہوئے کہ اسی مجلس میں ایک تیسرا شخص آ کر بائع سے کہنے لگے کہ میں تجھ کو اس سے زیادہ قیمت دیتا ہوں یا مشتری سے کہنے لگے میں اس سے کم قیمت پر ایسا ہی مال یا اسی قیمت پر اس سے بہتر مال تجھ کو دیتا ہوں)-

كَانَ يَغْدُوْ فَلَا يَمُرُّ بِسَقَّاطٍ وَّلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ:- وہ صبح کو جاتے اور کوئی پرانی دھرانی چیزیں بیچنے والا یا کچھ اور بیچنے والا ملتا تو اس کو سلام کرتے-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْاَرْضِ:- زمین کو بٹائی پر دینے سے آپ نے منع فرمایا-

لَا تَبِيْعُوْهَا:- زمین کو بٹائی پر نہ دو (یعنی زمین کا کرایہ نہ کھاؤ بلکہ مسلمان بھائی کو بے کرایہ دو' اکثر علما نے نقدی کرایہ پر زمین دینے کو جائز رکھا ہے اور بعض نے بٹائی پر بھی جائز رکھا ہے)-

اَلَا تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ:- کیا مجھ سے اسلام پر بیعت نہیں کرتے- (بیعت بھی ایک طرح کی بیع ہے یعنی دوسرے کے ہاتھ اپنے تئیں بیچ دینا' اس کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لینا)-

كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعُ نَفْسِهٖ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُهْلِكُهَا:- ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے اور اپنے تئیں بیچتا ہے (اگر اللہ کے ہاتھ بیچا تو) آزاد کرتا ہے (اگر شیطان کے ہاتھ بیچا) تو تباہ کرتا ہے (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے اور اپنے تئیں مول لیتا ہے اور اپنے مالک سے پھر یا اس کو آزاد کرتا ہے یا برباد کرتا ہے)-

بَايَعْتُهٗ فَوَعَدْتُهٗ فَنَسِيْتُهٗ فَذَكَرْتُهٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ:- میں نے آنحضرتؐ سے ایک معاملہ کیا

(خرید فروخت کا) پھر میں نے آپ سے کچھ وعدہ کیا لیکن بھول گیا تین دن کے بعد مجھ کو اپنے وعدے کا خیال آیا (میں آنحضرتؐ کے پاس گیا) آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو حیران پریشان کر دیا۔

اَتَبِیْعُ اللَّبَنَ وَ تَقْبِضُ الثَّمَنَ:۔ لونڈی تو دودھ بیچتی ہے اور تو قیمت لیتا ہے۔

وَ یَتْبَعُ الْبَیِّعُ مَنْ بَاعَهٗ:۔ خریدار اس کے پیچھے لگے جس نے اس کے ہاتھ چوری یا غصب کا مال بیچا۔ (اس سے اپنے دام وصول کرے)۔

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ:۔ دیہاتی کا مال شہر میں رہنے والا نہ بیچے (بلکہ اسی کو بیچنے دے کیونکہ شہر والا شہر کے حالات سے واقف ہے ممکن ہے کہ وہ مہنگا بیچے اگر دیہاتی خود بیچتا تو شاید شہر والوں کو وہ مال سستا مل جاتا۔ بعض نے کہا یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب شہر والوں کا نقصان ہوتا ہو اگر نقصان نہ ہوتا ہو تو کچھ قباحت نہیں)۔

لَا یُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِهِ الْکَلَاءُ یا لِیُبَاعَ بِهِ الْکَلَاءُ:۔ ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اس غرض سے نہ بیچے کہ وہاں کی گھاس محفوظ رہے یا گھاس بھی بک جائے (کیونکہ جب وہاں پانی نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لاسکیں گے یا لائیں گے تو پانی کے ساتھ گھاس کے بھی دام ان کو دینا پڑیں گے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنگل کی گھاس میں ہر ایک مسلمان کا حصہ ہے اور یہ کہ اس کا روکنا اور بیچنا جو ہمارے زمانہ میں اسلامی حکومتوں نے بھی اختیار کیا ہے ممنوع ہے)۔

فَیُرِیْدُ مِنِّی الْبَیْعَ لَیْسَ عِنْدِیْ:۔ وہ چاہتا ہے میں اس کے ہاتھ ایسی چیز بیچوں جو میرے پاس نہیں ہے۔[1]

لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَیْعٌ:۔ قرض اور بیع دونوں مل کرنا درست نہیں (مثلاً کوئی شخص دوسرے کو اس شرط پر قرض دے کہ وہ اس کے ہاتھ کوئی چیز کم قیمت پر بیچے یا اس سے کوئی چیز زیادہ قیمت پر مول لے جس قدر قیمت زیادہ ہے گویا وہی قرض کا سود ٹھہرے)۔

وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ:۔ نہ یہ درست ہے کہ بیع میں دو شرطیں کرے (یعنی ایک معاملہ میں دو معاملے جس کا ذکر اوپر گذر چکا۔ یا یہ کہ مثلاً کپڑا ان شرطوں پر بیچے کہ میں اس کو دھو دوں گا اور سی دوں گا)۔

نَهٰی عَنْ رِبْحِ مَالَمْ یُضْمَنْ:۔ جو چیز اپنے ذمہ پر نہ آئی ہو (مثلاً ایک چیز خریدی لیکن ابھی وہ بائع ہی کے پاس ہے مشتری کے قبضے میں نہیں آئی (اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (اس کو ہمارے زمانہ میں سٹہ کہتے ہیں یہ شریعت کی رو سے بالکل منع ہے لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور سٹہ کی بدولت تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں)۔

اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْخِیَارُ لِلْمُشْتَرِیْ:۔ اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو (یعنی مقدار مال مبیعہ یا ثمن یا شرط خیار یا میعاد وغیرہ میں (اور گواہ نہ ہوں) تو بائع کا قول حلف سے معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار ہوگا کہ بائع کے حلف پر راضی ہو یا جس بات کا انکار کرتا ہے اس پر حلف کرے اگر مشتری بھی حلف کر لے تو اب یا تو ایک دوسرے کی بات مان لے یا بیع فسخ کر دی جائے)۔

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْاَرْضِ لِتُحْرَثَ:۔ زمین کو کھیتی کے لئے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا (اس کا ذکر اوپر گذر چکا)۔

مَا اُبَالِیْ اَیَّکُمْ بَایَعْتُ:۔ مجھے کچھ پرواہ نہ تھی تم میں سے کسی سے معاملہ کرتا (کیونکہ اس وقت سب لوگ ایمان دار تھے ہر ایک کا اعتبار تھا)۔

نَهٰی عَنْ بِیْعَتَیْنِ:۔ آپ نے دو طرح کی بیعوں سے منع فرمایا (بعض نے بَیْعَتَیْنِ پڑھا ہے)۔

لَا بَیْعَ بَیْنَهُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا:۔ جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں ان کی بیع لازم نہ ہوگی (بلکہ ایک کی مرضی پر فسخ ہو سکتی ہے)۔

---

[1] مثلاً بھاگا ہوا غلام یا پرایا مال یا پرندہ ہوا میں یا مچھلی دریا میں یا مال خریدشدہ جس پر ابھی قبضہ نہیں ہوا۔ (م)

بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ:- بائع اور مشتری اصل حال کھول دیں (بیان کردیں کہ بیع میں یہ عیب ہے یا ثمن میں یہ نقص ہے)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ:- کھجور کی بیع سے آپ نے منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے (پختگی پر نہ آ جائے)-

اَيَبِيْعُكَ اَهْلُكَ:- بریرہ کیا تیرے مالک تجھ کو بیچ ڈالیں گے-

نَهٰى اَنْ يُبْتَاعَ الْمُهَاجِرِيُّ:- باہر والے کی طرف سے شہر والا وکیل ہو کر خرید فروخت نہ کرے-

بَايَعْنَاهُ عَلَى الْمَوْتِ:- ہم نے مرجانے پر آپ سے بیعت کی (یعنی لڑکر مرجائیں گے بھاگیں گے نہیں)-

اَلصَّلٰوةُ فِي الْبِيْعَةِ:- گرجا میں نماز پڑھنا (بِيْعَةٌ جمع بِيَعٌ ہے-)

نَتَبَايَعُ بِاَمْوَالِ النَّاسِ:- ہم لوگوں کے مال و اسباب بیچ دیا کرتے تھے (دلال تھے)-

فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا بِحَبْلٍ:- اگر پھر چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک رسی کے بدل سہی (شاید وہ دوسرے کے پاس جا کر درست ہو جائے)-

اُبْسُطْ يَدَكَ فَلِاُ بَايِعَكَ يا فَلِاُبَايِعُكَ:- اپنا ہاتھ لاؤ تاکہ میں تم سے بیعت کروں یا میں تم سے بیعت کرتا ہوں-

لَمْ يُبَايِعْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِالثَّمَنِ:- عمرو بن عاص نے جو معاویہ سے بیعت کی تو قیمت لے کر (کہتے ہیں معاویہ نے اس شرط پر عمرو بن عاص سے بیعت لی کہ وہ ملک مصر ان کے حوالہ کریں گے (یہ امامیہ کی روایت ہے)-

اِذَا اَنْتَ بَايَعْتَ فَقُلْ لَّا خِلَابَةَ:- جب تو کوئی چیز بیچے تو کہہ دے بھائی فریب اور دغا کا کام نہیں ہے-

اَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ:- بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے-

بَيْغٌ: جوش مارنا' ہلاک ہونا-

تَبَيُّغٌ:- جوش مارنا-

عَلَيْكُمْ بِالْحِجَامَةِ لَا يَتَبَيَّغْ بِاَحَدِكُمُ الدَّمُ فَيَقْتُلَهُ:- پچھنے لگانا لازم کرلو ایسا نہ ہو تم میں سے کسی پر خون غلبہ کرے اور اس کو مار ڈالے-

اِبْغِنِيْ خَادِمًا وَّلَا يَكُوْنُ قَحْمًا فَانِيًا وَلَا صَغِيْرًا ضَرَعًا فَقَدْ تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ:- میرے لئے ایک لونڈی ڈھونڈھ جو نہ بالکل بوڑھی پھونس ہو نہ بالکل چھوٹی' کم سن اس لئے کہ میرا خون جوش مار رہا ہے-

لِكَيْلَا يَتَبَيَّغَ عَلَى الْفَقِيْرِ فَقْرُهٗ:- تاکہ فقیر پر اس کی فقیری جوش نہ مارے-

بَيْنٌ: جدائی اور ملاپ اور دوری اور زیادتی-

بِيْنٌ:- کنارہ حد-

بَيَانٌ:- فصاحت' زبان آوری-

اِبَانَةٌ:- جدا کرنا-

تَبْيِيْنٌ:- ظاہر ہونا اور ظاہر کرنا-

تَبَيُّنٌ:- ظاہر ہونا-

اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا:- بعض تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے جیسے جادو سے ایک بے حقیقت چیز سچ مچ وہی چیز معلوم ہوتی ہے اسی طرح عمدہ تقریر بھی حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتی ہے-

اِنَّ اللّٰهَ نَصَرَ النَّبِيِّيْنَ بِالْبَيَانِ:- اللہ نے پیغمبروں کی مدد بیان سے کی (یعنی حسن تقریر سے)-

اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ:- اللہ نے قرآن میں ہر چیز کا بیان اتارا-

كَسْبُ الْحَرَامِ يَبِيْنُ فِي الذُّرِّيَّةِ:- حرام کی کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے-

تَبَيَّنَ زِنَا الزَّانِيَةِ:- چھنال کا چھنیلا پن کھل جائے-

اَلْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ:- فحش بکنا' گالی گلوچ اسی طرح زبان درازی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں-

اَعْطَاكَ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ:- اللہ تعالیٰ نے تجھ کو توراۃ عنایت فرمائی اس میں ہر چیز کا بیان ہے (ساری ضرورت کی باتیں کھول دی ہیں)-

اَلَا اِنَّ التَّبْيِيْنَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعُجْلَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ:-

سن لو اطمینان اور سوچ سمجھ کر دریافت کر کے کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی بے قراری شیطان کی طرف سے ہے۔

مَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ وَّ اُبِيْنَ مِنْهُ فَهُوَ مَيِّتٌ :- زندہ جانور سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے اور جدا کر دیا جائے تو وہ مردار ہے۔

اَوَّلُ مَا يُبِيْنُ عَلٰى اَحَدِكُمْ فَخِذُهٗ :- قیامت کے دن سب سے پہلے جو آدمی کا حال کھولے گی (کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کئے ہیں) وہ اس کی ران ہو گی۔

هَلْ اَبَنْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِثْلَ الَّذِیْ اَبَنْتَ هٰذَا :- کیا تو نے اپنے ہر ایک لڑکے کو ایسا ہی دیا جیسے اس لڑکے کو دیا ہے۔

عرب کہتے ہیں :-

اَبَاتَهٗ بِمَالٍ :- اس کو خاص علیحدہ کر کے ایک مال دیا۔

كُنْتُ اَبَنْتُكِ بِنَخْلٍ :- میں نے خاص تجھ کو کچھ درخت کھجور کے دیئے تھے۔

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ حَتّٰى يَبِنَّ :- جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لیں (ان کا بیاہ ہو جائے ایک روایت میں حَتّٰى يَمُتْنَ ہے یہاں تک کہ وہ مر جائیں یعنی جیتے تک ان کو پالے)۔

حَتّٰى بَانُوْا یا حَتّٰى مَاتُوْا :- یہاں تک وہ جدا ہو گئے (شادی کر کے) یا مر گئے۔

اِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنْكَ (عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی نے پوچھا ایک شخص نے اپنی عورت کو آٹھ طلاقیں دیں لوگ کہتے ہیں) وہ بائن ہو گئی (طلاق بائن پڑ گئی جس کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی مگر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک طلاق رجعی پڑے گی)۔

اَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ :- پینے میں سانس لیتے وقت گلاس یا پیالہ کو اپنے منہ سے الگ رکھ (ایسا نہ ہو پیالہ میں منہ یا ناک سے کچھ نکل کر گرے اور دوسروں کو اس کے پینے میں کراہت آئے)۔

لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ :- آنحضرتؐ لمبے بے ڈول نہ تھے یعنی تاڑ کی طرح بدنما لمبے تڑنگے۔

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ :- ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے اتنے میں یا اسی اثنا میں۔

بَيْنَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ جَالِسٌ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ :- امیر المومنین علیؓ محمد بن حنفیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اس اثنا میں۔

فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ :- آپ نے اس کو اتنی بکریاں دیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں۔

فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا :- اس کی بدکاری کھل گئی (ثابت ہو گئی گواہی یا مشاہدہ سے)۔

اَبْيَنُ :- ایک گاؤں ہے یمن میں (بعض نے کہا عدن)۔

اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ :- اچھی معتبر گواہی جھوٹی قسم سے زیادہ ماننے کے قابل ہے (یعنی اگر مدعا علیہ نے انکار پر قسم کھالی پھر مدعی کو سچے معتبر گواہ مل گئے تو ان کی گواہی مان لی جائے گی اور مدعی علیہ کی قسم کا کوئی اعتبار نہ ہو گا)۔

اَلْبَيِّنَةُ اَوْ حَدًّا یا اَوْ حَدٌّ :- گواہی لا ورنہ تیری پیٹھ پر حد پڑے گی۔

اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ :- یا اللہ سچی بات کھول دے۔ (یعنی اصل حقیقت کو کیونکہ شریعت تو ظاہر پر حکم دے گی)۔

بَيَّنَ اللّٰهُ الْخَلْقَ مِنَ الْاَمْرِ :- اللہ تعالیٰ نے عالم خلق کو امر سے جدا کیا (اس کا امر قدیم ہے اور خلق حادث ہے۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ......) لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا - ایک بات منہ سے بک دیتا ہے سوچتا نہیں (اس کا انجام کیا ہو گا)۔

اِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا :- اگر بائع اور مشتری دونوں سچ بولیں گے جو کچھ اصل حال ہے وہ بیان کر دیں گے تب تو ان کی سوداگری میں برکت ہو گی۔

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ :- آپس میں ملاپ کرا دینا۔

بَيٌّ : کمینہ پاجی۔

حَيَّاكَ اللّٰهُ وَ بَيَّاكَ :- حضرت آدمی کے بیٹے ہابیل جب مارے گئے تو سو برس تک انہوں نے سب چیزیں (عیش و عشرت کی) اپنے اوپر حرام کر لیں (ہنسے تک نہیں) پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے

تم کو سلام کہلا بھیجا ہے تو بَیَّاکَ تابع ہے حَیَّاکَ کا (بعض نے کہا بَیَّاکَ کے معنی اللہ تم کو ہنستا رکھے۔ بعض نے کہا یہ اصل میں بَوَّاکَ تھا یعنی تم کو بہشت میں جگہ دے۔)

تَبْیِیٌّ اور تَبْیِیَّۃٌ:۔ بیان کرنا واضح کرنا۔

هَیُّ بْنُ بَیٍّ:۔ معلوم نہیں وہ کون ہے۔

هَیَّانُ بْنُ بَیَّانٍ:۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

باب الباء المفردة

لَعَلَّکَ بِذٰلِکَ فَقَالَ لَعَمْ اَنَا بِذٰلِکَ:۔ شاید تو خود ہی اس واقعہ میں مبتلا ہوا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں میں ہی خود اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں۔

مَنْ بِکِ:۔ تجھ سے کس مرد نے جماع کیا۔

اَنَا بِهَا:۔ میں نے یہ کام کیا ہے۔

فَبِهَا وَ نِعِمَتْ:۔ جس نے جمعہ کے دن صرف وضو کر لیا تو اس نے رخصت پر عمل کیا (کیونکہ سنت غسل ہے) اور یہ اچھی بات ہے یعنی رخصت پر عمل کرنا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ:۔ اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ:۔ میں اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔

اَکْثَرَ عَلَیْکُمْ بِالسُّوَالِ[1] وَهُوَ یَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ فَلَمْ اَزَلْ اَسْجُدُبِهَا:۔ (ان تینوں حدیثوں میں "بے" بمعنی "فِیْ" ہے)۔

کُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِیْ:۔ میں اپنے پیٹ کو بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ لگا رہتا (یہاں "بے" بمعنی "من اجل" کے ہے)۔

مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ لَکَ[2] بِمِثْلِ ذٰلِکَ:۔ دونوں میں با زائدہ ہے۔

عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ[3] اور اَرْغَمَ اللّٰهُ بِکَ:۔[4] میں بھی با زائدہ ہے۔

وَبِیَ الْمَوْتُ:۔ مجھ پر موت آ پڑی ہے۔

اَجِدُبِیْ قُوَّةً:۔ میں اپنے میں طاقت پاتا ہوں۔ (ایک روایت میں اَجِدُنِیْ قُوَّةً ہے یعنی میں اپنے تئیں طاقت ور پاتا ہوں۔ محیط میں ہے کہ بائے زائدہ چھ مقاموں میں آتی ہے۔ فاعل میں وجوباً جیسے اسمع بهم و ابصر اور جوازاً فاعل کفی میں جیسے کفی بالله شهیدا اور ضرورت شعری میں دوسرے مفعول میں جیسے ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکه اور مبتدا میں جیسے بحسبک درهم اور خبر منفی میں جیسے لیس زید بقائم اور حال منفی میں یعنی جس کا عامل منفی ہو اور تاکید میں جیسے جاء زید بنفسه یا بعینه)۔

❀ ❀ ❀

---

[1] اس نے تم پر سوالات میں زیادتی کی۔ وہ حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کر رہا ہے۔ میں ہمیشہ اس میں سجدہ ریز رہا۔ (م)

[2] میں نے اس مسئلے میں کل تمہیں کیا کہا تھا؟ (م)

[3] قریش سے چمٹ جا۔ (م)

[4] اللہ تجھے رسوا کرے۔ (م)

ت

کتاب التاء

باب التاء مع الهمزة

تَاءٌ- تیسرا حرف ہے حروفِ تہجی میں سے عبرانی، سریانی اور کلدانی زبانوں میں اس کو تاء کہتے ہیں اور اس کو صلیب کی صورت پر لکھتے ہیں- یہ حرف عربی زبان میں تانیث کی علامت ہےاور وصفیت سے اسمیۃ کی طرف نقل کرنے کے لئے' اور واحد کو جنس سے تمیز دینے کے لئے اور تاکید صفت اور مبالغہ کے لئے اور تاکید جمع کے لئے- اور تاء مفردہ اوائل اسماء اور ان کے اواخر میں متحرک ہوتی ہے- اسی طرح اوائل افعال میں اور ان کے اواخر میں ساکن اور متحرک دونوں ہوتی ہے اور اللہ کے شروع میں بمعنی قسم آتی ہے اور یہ خاص ہے اللہ سے- اور بعض نے تالرحمٰن اور تربی بھی جائز رکھا ہے اس کی جمع تَاءَ ات ہے-

تَا- اسم اشارہ ہے واحد مونث کے لئے- جیسے "ذا" واحد مذکر کے لئے- اس کا تثنیہ تَانِ وَ تَیْنِ اور جمع اُولَاءِ برخلاف قیاس- جب اس میں کاف خطاب لگائیں گے تو کہیں گے تَاکَ و تِیکَ و تِلْکَ-

حدیث میں ہے کَیْفَ تِیکُمْ یعنی یہ (عائشہ) کیسی ہے اَب-

تَأدٌ- یہ اصل میں وَأدٌ تھا-

تَأدَکُمْ- ٹھہرو دم لو- ایک روایت میں تَیْدَکُمْ بہ فتحہ و کسرہ تا ہے- ہمزے کو یا سے بدل دیا یہ تُؤدَۃٌ سے نکلا ہے- یعنی آہستگی، سنجیدگی، سوچ سمجھ کر کام کرنا-

اِتَیِدًا اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰہِ- ذرا دم لو، ٹھہرو، میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں-

صَلِّ عَلَیَّ تُؤدَۃً- مجھ پر ٹھہر ٹھہر کر درود بھیج-

تَأرٌ- ڈانٹنا، چلانا-

اَتْأرَ- گھور کر دیکھا-

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَاَتْأرَ اِلَیْہِ النَّظَرَ- ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کو گھور کر دیکھا-

تَأتَأۃٌ- یا تَأتَأ- تا نکالنے میں تردد کرنا- جنگلی آدمی کا اکڑ کر چلنا- نر بکرے کو بلانے کی آواز-

تِیْتَاءٌ- جس کو جماع کے وقت [illegible]ت ہو جائے یا قبل از دخول انزال ہو جائے-

تَأزٌ- جڑ جانا، اتام ہو جانا، نزدیک ہونا-

تَأقٌ- بھر جانا، غصہ یا رنج سے بھر جانا، شر کی طرف جلدی کرنا-

اَتْأقَ- بھر دینا-

تَئِقٌ- جو شر کی طرف جلدی کرے-

تَأقَۃٌ- سخت غصہ اور جلدی-

فَیَمُرُّ الرَّجُلُ کَشَدِّ الْفَرَسِ التَّئِقِ- بعض آدمی پل صراط پر سے اس طرح گزر جائے گا، جیسے جوان تازہ دم، خوش مزاج گھوڑا جلد بھاگتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ تَئِقٌ وَّ اَنَا مَئِقٌ فَکَیْفَ نَتَّفِقُ- تم غصے سے بھرے ہو اور میں رو دینے والا، پھر دونوں مل کر کیونکر رہ سکتے ہیں (یعنی مجھ میں غصہ اٹھانے کی طاقت نہیں اور تم غصہ روک نہیں سکتے- پھر دونوں کی یکجائی کیونکر ہو سکتی ہے؟)

اَتْأقَ الْحِیَاضَ بِمَوَاتِحِہٖ- حوضوں کو اپنے چرخوں

سے بھر دیا-

تِئْمَةٌ- عورت کی بکری جس کا دودھ وہ دوہتی ہو-

تِئْمٌ اور تُؤْمٌ اور تَئِيْمٌ- جڑواں آنولہ جانولہ-

اِتَّآمٌ- تئمہ کو ذبح کرنا-

تَوْأَمٌ- آنولہ جانولہ- اس کی جمع تَوَائِم اور تُؤَام ہے-

مِتْأَمٌ اور مِتْئَامٌ- وہ عورت جو ہمیشہ جڑواں بچہ جنتی ہو-

تَأْيٌ- سبقت کرنا-

باب التّاء مع البَاء

تَبٌّ- یا تَبَبٌ یا تَبَابٌ یا تَبِيْبٌ- ہلاکت' تباہی' ابولہب مردود نے آنحضرتؐ سے کہا:

تَبًّا لَكَ سَآئِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا- سارے دن تیری تباہی ہو' کیا اسی لئے تو نے ہم کو اکٹھا کیا تھا؟ (مردود نے آخرت کی بھلائی کو کوئی چیز نہیں سمجھا)-

حَتّٰى اسْتَتَبَّ لَهٗ مَا حَاوَلَ فِيْ اَعْدَآئِكَ- تیرے دشمنوں کے باب میں جو اس کا ارادہ تھا وہ پورا ہو گیا-

تَابُوْتٌ- صندوق اور جسم کے اعضاء جیسے دل' جگر' دماغ وغیرہ-

وَذَكَرَ سَبْعًا فِي التَّابُوْتِ- اور سات بدن کے اعضاء کا نام لیا (کہ ان میں نور عطا فرمایا- پٹھے' گوشت' خون' بال' کھال' چربی' ہڈی' (ایک روایت میں مغز بھی ہے)-

تِبْرٌ- سونے چاندی کا ڈلا جو کان سے نکلا ہوا بھی اس کو گلایا نہ ہو گلانے کے بعد اس کو ذہب اور فضہ کہتے ہیں-

تَبْرٌ- بہ فتحہ تا' توڑنا اور ہلاک کرنا-

تَتْبِيْرٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

تَبَارٌ- ہلاکت-

اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَ عَيْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَ عَيْنُهَا- سونا سونے کے بدل خواہ ڈلا ہو' (اس پر سکہ نہ پڑا ہو) یا سکہ پڑا ہو- اسی طرح چاندی چاندی کے بدل ڈلا ہو یا سکہ پڑا ہو- عَجْزٌ حَاضِرٌ وَ رَاْيٌ مُّتَبَّرٌ سردست عاجزی اور تباہ کرنے والی رائے-

لَيْسَ فِي التِّبْرِ زَكٰوةٌ- سونے یا چاندی کے ڈلے میں زکوٰۃ نہیں ہے' جب تک اس پر سکہ نہ پڑے (یہ امامیہ کی روایت ہے)-

تَبْعٌ- یا تَبَاعَةٌ- پیروی' تابعداری-

تَبِعَةٌ یا تَبَاعَةٌ- برا نتیجہ یا مطالبہ' حق دعوے-

تَبِيْعٌ- مددگار' دعوے دار' گائے کا بچہ ایک سال کا-

فِيْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعٌ- ہر تیس گایوں میں ایک گوسالہ زکوٰۃ کا دینا ہو گا- عرب لوگ کہتے ہیں:

بَقَرَةٌ مُّتْبِعٌ اور شَاةٌ مُّتْبِعٌ اور جَارِيَةٌ مُّتْبِعٌ- یعنی گائے بچہ سمیت اور بکری بچہ سمیت اور لونڈی بچہ سمیت-

اِشْتَرٰى مَعْدِنًا بِمِائَةِ شَاةٍ مُّتْبِعٍ- ایک کان سو بکریوں کے بدل مول لی' ہر ایک بکری کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا-

كُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ- میں طلحہ بن عبید اللہ کا خدمت گار تھا-

اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتَّبِعْ- جب تم میں سے کسی کو ایک مال دار شخص کا حوالہ دیا جائے تو حوالہ قبول کر لے' بعض نے فَلْيَتْبَعْ بہ تخفیف تا روایت کیا ہے- بعض نے اِذَا اتُّبِعَ خطابی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اور یہ امر استحبابا ہے نہ کہ وجوبا-

مَا الْمَالُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ تَبِعَةٌ مِّنْ طَالِبٍ وَّلَا ضَيْفٍ- وہ کون سا مال ہے جس میں کسی کا حق دینا نہیں پڑتا نہ مانگنے والے کا نہ مہمان کا- لَا تَجْعَلْ لَكَ عِنْدِيْ تَبِعَةً اِلَّا وَهَبْتَهَا- تو میرے اوپر اپنا کوئی حق (مظلمہ) باقی مت رکھ' اس کو بخش دے-

اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا يَتَّبِعَنَّكُمْ- تم قرآن کے پیچھے لگو اس کی پیروی کرو' اس کو امام اور پیشوا بناؤ اور قرآن تمھارا پیچھا نہ کرے (اس طرح کہ اس کو پس پشت ڈال دو' اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دو (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن تمھارے پیچھے نہ لگے- یعنی آخرت میں پروردگار کے سامنے تم پر دعویٰ نہ کرے کہ انھوں نے میرا حق ادا نہیں کیا (مجھ کو سمجھ کر نہیں پڑھا' نہ میرے احکام پر عمل کیا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں شاید ہی کوئی ایسا مسلمان ہو' جس کا پیچھا قرآن

آخرت میں نہ کرے گا- کوئی مسلمان اس وقت میں پورا پورا عمل قرآن پر نہیں کرتا- الا ماشاء اللہ شاید چند افراد ہوں باقی اکثر مسلمانوں کا تو یہ کام ہے کہ قرآن کی ایک عمدہ سنہری جلد بنوا کر ریشم کے غلاف میں رکھ دیتے ہیں اور کبھی کبھی اس کے الفاظ طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں نہ معنی سے غرض ہے نہ مطلب سے نہ عمل سے- بہت ہوا تو ماہ رمضان میں ایک ختم فرفر کرا دیا' یا کوئی مر گیا تو اس کے سوم یا دہم یا چہلم میں دو چار ختم کرا دیئے' واہ! واہ! کیا قرآن اسی لئے اترا تھا- قرآن تو ایک قانون الٰہی ہے جس کو خوب سمجھ کر استاد سے سبقاً سبقاً پڑھنا اور اس پر عمل کرنا لازمۂ اسلام ہے)-

بَيْنَا اَنَا اَقْرَأُ اٰيَةً فِيْ سِكَّةٍ مِّنْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِيْ اَتْبِعْ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عُمَرُ فَقُلْتُ اُتْبِعُكَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ- ابن عباسؓ نے کہا میں مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا اتنے میں پیچھے سے ایک آواز میں نے سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے- ابن عباس اس کی سند بیان کر (تو نے یہ آیت کس سے سیکھی ہے؟) مڑ کر جو دیکھتا ہوں تو حضرت عمرؓ ہیں- میں نے کہا میں آپ کو ابی بن کعبؓ کا حوالہ دیتا ہوں (قرآن کے بڑے چار قاریوں میں سے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہی سے قرآن سیکھنے کا حکم دیا تھا) ان سے پوچھ لیجئے' یہ آیت میں نے انہی سے سیکھی ہے-

تَابِعْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ- ہم کو نیکیوں میں ان کا پیرو بنا دے (جو نیک کام انھوں نے کئے ہم بھی کریں)-

تَابَعْنَا الْاَعْمَالَ فَلَمْ نَجِدْ فِيْهَا اَبْلَغَ مِنَ الزُّهْدِ- ہم نے سب نیک عملوں کو جانچا' تقویٰ اور پرہیزگاری اور دنیا سے نفرت کے برابر کوئی عمل نہیں پایا- (جب دنیا کی طرف رغبت نہ ہوگی تو آدمی ہمیشہ ان کاموں میں مصروف رہے گا جو آخرت میں کام آئیں گے)-

لَاتَسُبُّوْا تُبَّعًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ- تبع (یمن کے بادشاہ) کو برا نہ کہو اسی نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف چڑھایا- كَانَ لَهَا تَابِعٌ مِّنَ الْجِنِّ- اس عورت پر ایک جن عاشق تھا- اسی طرح پری اگر جن پر عاشق ہو تو اس کو تابعہ کہیں گے- اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ- جنازوں کے پیچھے چلنا- اِتَّبَعَ جَنَازَةً- ایک جنازے کے پیچھے گئے-

ایک روایت میں "تَبِعَ" ہے-

فَكَانَ يَتَّبِعُ الْحُوْتَ- وہ مچھلی کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے- اِتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ- میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا' آپ حاجت کے لئے نکلے تھے- ایک روایت میں تَبِعْتُ ہے-

فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ- مغیرہ بن شعبہ پانی کی چھاگل لے کر آپ کے پیچھے چلے-

اَتْبِعْ وُضُوْءَكَ بَعْضَهٗ بَعْضًا- وضو سب ایک ساتھ کر ایک کے پیچھے ایک- یہ نہیں کہ منہ دھو لیا پھر ٹھہر گئے اور دیر کے بعد ہاتھ دھوئے-

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ- جو جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے- ایک روایت میں فَلْيَتْبَعْ ہے-

بہ تخفیف تا اَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُوْنَهٗ تو ہمارا پروردگار ہے پھر اس کے ساتھ ہو لیں گے (پروردگار بہشت میں ان کو پہنچا دے گا)-

فَلَمَّا رَاٰنِيْ وَلّٰى فَاتَّبَعْتُهٗ- جب اس نے مجھ کو دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا' میں اس کے پیچھے لگا ایک روایت میں فَاَتْبَعْتُهٗ ہے-

يُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰى خَفِيَ- آنحضرتؐ حضرت عباسؓ کی طرف برابر اپنی نگاہ لگائے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے چھپ گئے- اُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً- بدر کے کنویں والوں پر آخرت میں خدا کی پھٹکار پڑی (جیسے دنیا میں مارے گئے' ذلیل ہوئے) ایک روایت میں اَتْبِعْ اَصْحَابَ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً ہے یعنی کنویں والوں پر لعنت کر ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى پھر ایک اور آنسو آپ نے نکالا فَاتَّبَعَهُمْ وَ اَتْبَعَهُمْ اس نے ان کی پیروی کی' ان کی چال پر چلا- فَتَبِعَتْهُ اِبْنَةُ حَمْزَةَ- حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپ کے پیچھے لگ گئی- فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِيَّاهُ- آپ نے پانی منگوا کر پیشاب کے مقام پر ڈال دیا (اس کو دھویا نہیں'

چونکہ کچی زمین تھی)۔

فَتَتَبَّعُ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ۔ خون کے مقاموں پر اس کو پھرائے۔ اصل میں فَتَتَبَّعُ تھا' باب تفعل سے ایک 'ت' تخفیف کے لئے گرا دی' ایک روایت میں فَتَتَّبِعُ ہے باب افتعال سے ایک میں فَتَتْبَعُ ہے تَبِعَ یَتْبَعُ سے۔

هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ۔ کیا اذان دینے والا اپنا منہ (داہنے بائیں طرف) پھرائے۔

فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ۔ میں بلالؓ کے منہ کی پیروی کرنے لگا (ان کی طرح داہنے بائیں طرف منہ پھرانے لگا)۔

لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ۔ کسی نے ان کے فدیہ کے وجوب میں اتفاق نہیں کیا۔ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ۔ میں نے قرآن کی تلاش کی (گو آنحضرتؐ ہی کے عہد میں قرآن لکھا جا چکا تھا' مگر حضرت زید بن ثابتؓ نے ان مختلف پرچوں کو بھی دیکھنا اور جمع کرنا شروع کیا جو صحابہؓ نے اپنے اپنے پاس آنحضرتؐ سے سن کر لکھ لئے تھے اس خیال سے کہ شاید اس میں کوئی نئی قرأت ہو)۔

تَابَعَ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْوَحْيَ۔ پھر تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ پر وحی کا تار باندھ دیا۔ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ۔ پھر وحی پے در پے آنے لگی۔ مَا شَبِعَ مِنْ بُرٍّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا۔ آنحضرتؐ نے گیہوں کی روٹی پے در پے تین راتوں تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِهِمْ وَ كَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِّكَافِرِهِمْ۔ قریش کے مسلمان مسلمانوں کے سردار ہیں اور قریش کے کافر کافروں کے سردار ہیں (مطلب یہ ہے کو قریش کے قبیلوں کو عرب کے دوسرے قبیلوں پر ہر حال میں فضیلت ہے)۔

فَاجْعَلْ اَتْبَاعَنَا مِنَّا۔ ہمارے تابعین کو بھی ہم میں سے کر دے (ہماری طرح ان کو شرف اور بزرگی عطا فرما) يُتْبِعَانِ مَا فِي بُطُوْنِ النِّسَآءِ۔ یہ دونوں عورتوں کے پیٹ کا پیچھا کرتے ہیں۔ (حمل گرا دیتے ہیں) وَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَّا يَتْبَعُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا۔ جو لوگ تم میں مردپیشہ ور ہیں نہ ان کے عیال ہیں نہ ان کے پاس مال ہے۔ ایک روایت میں لَا يَبْتَغُوْنَ ہے (یعنی وہ اہل اور مال کے طالب نہیں ہیں)۔

فَلَمَّا رَاٰهُ اَتْبَعَهُ جب ان کو دیکھا تو ان کے ساتھ ہو لئے ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ پھر جمعہ پڑھ کر ہم لوٹتے تو سایہ ڈھونڈتے ہوئے۔ ایک روایت میں نَتَتَبَّعُ ہے۔

فَقُلْتُ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ۔ میں نے کہا میں آپ کے ساتھ ہوں گا (یہیں رہ کر اپنا اسلام ظاہر کروں گا) فَيَتَتَبَّعُ مَوَاضِعَ اَصَابِعِهِ۔ ابوایوبؓ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم جب برتن میں سے کھانا کھا کر بچا ہوا کھانا ان کو بھیج دیتے' تو وہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر انہی مقاموں میں سے کھاتے' جہاں آنحضرت صلعم کی انگلیاں پڑی ہوتیں (زہے قسمت حضرت ابوایوبؓ کی کہ ان کو آنحضرت صلعم کا جھوٹا کھانا ملتا)۔

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ لوگ بھلائی (اسلام) اور برائی (کفر) دونوں زمانوں میں قریش کے تابع ہیں (ہمیشہ سرداری اور خلافت قریش میں رہے گی) تَتَبَّعِيْ بِهَا اٰثَارَ الدَّمِ۔ اس پھوئے کو ان مقاموں پر پھرا جہاں جہاں خون کا نشان ہو۔

تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ۔ لوگوں نے کھٹا کھٹ طلاق دینا شروع کر دی۔ اِذَا اُعْتِقَ تَبِعَهٗ مَالُهٗ۔ جب غلام لونڈی آزاد کئے جائیں تو ان کا مال بھی انہی کے ساتھ رہے (اپنا مال بھی لے جائیں یہ حکم استحباباً ہے اگر مالک نہ چاہے تو آزادی تک کا سب مال ان سے لے سکتا ہے)۔

تَتَابَعَ بِيْ۔ مجھ پر پل پڑتا ہے' بار بار مجھ کو ستاتا ہے۔ اَلسَّكْرَانُ يَتَتَابَعُ۔ مست اپنی تئیں گرا دیتا ہے۔ اَنْ تُتَابِعُوْا فِي الْكِذْبِ بار بار جھوٹ بولو اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ لَا تَتْبَعُ۔ جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے' نہ یہ کہ جنازہ پیچھے رہے (تم آگے چلو)۔ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ۔ حج کے ساتھ عمرہ کرو' عمرے کے ساتھ حج۔ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ۔ تم اگلے لوگوں کی چالوں پر چلو گے۔ اَلَانَ الْكَلَامَ وَ تَابَعَ الصِّيَامَ۔ جس نے نرمی سے بات کی اور پے در پے روزے رکھے۔ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَا لُهٗ۔ مردے کے ساتھ اس کے گھر والے جاتے ہیں' اس کے مال جاتے ہیں۔ (جیسے غلام لونڈی' سواری کے جانور وغیرہ) فَلَمْ يَخْفَ عَلَيَّ التَّابِعُ مِنَ الْمَتْبُوْعِ۔ پاجی اور

شریف کوئی سمجھ پر چھپا نہیں رہا- مَا یَخْشٰی تِبَاعَتَهٗ- وہ اس کے خراب نتیجہ سے کچھ نہیں ڈرتا- اِتَّبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا- گناہ کے پیچھے اسی قسم کی کوئی نیکی کر لے' وہ اس کو مٹا دے گی- (مثلاً واہیات بک بک کی تو اس کے بعد کچھ ذکر الٰہی کر لے- کسی کو سخت سست کہا تو اس کے ساتھ کچھ احسان کر دے)-

اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ (یہ صحابہؓ کی طرف خطاب ہے) یعنی دوسرے لوگ تمھارے تابع ہیں (وہ تمھاری پیروی کریں گے اس لئے تم کو بڑی احتیاط لازم ہے کہ کوئی برا کام تم سے سرزد نہ ہو)- وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَکَ- جو اس طرح سے نہ آئے (بن مانگے) اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگا مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِیْهِ- جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے چھپے ہوئے عیب کے پیچھے لگے' (اس کو کھولنا اور فاش کرنا چاہے) لَا تَتَبَّعُوْا عَوْرَاتِهِمْ- ان کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے مت لگو- فَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ- اس عبادت کے دن دوسرے لوگ یہود اور نصاریٰ ہمارے پیچھے ہو گئے- (ہم ان سے پہلے جمعہ کے دن عبادت کرتے ہیں اور یہود ہفتہ کے دن' نصاریٰ اتوار کے دن)

اَلرُّوْحُ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ- جان کے پیچھے پیچھے ہی بینائی بھی جاتی ہے- (اس لئے آنکھ مردے کی بند کر دیا کرو کھلی رہنے میں کیا فائدہ ہے)-

تُبَّعٌ- یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا- ستر تبع گزرے ہیں ان میں ایک مومن تھا' کامل بن ملکی-

تَبْلٌ- دشمنی کینہ' کسی کو دیوانہ و مفتون کرنا' عشق و محبت کا دل کو بیمار کر دینا-

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِی الْیَوْمَ مَتْبُوْلٌ- سعاد (میر معشوقہ) جدا ہو گئی' اس لئے آج میرا دل پریشان اور بیمار ہے-

تَبَالَةُ- ایک مشہور شہر ہے یمن میں-

تَوَابِل- گرم مصالح' کباب وغیرہ-

تَبَنٌ یاتَبَانَةٌ- عقل مند اور باریک بین ہونا-

تَتْبِیْنٌ- عقل مندی اور باریک بینی' موشگافی کرنا-

تُبَّانٌ- جانگیا-

تِبْنٌ- گھاس-

اَلتِّبْنُ یُطَیَّنُ بِهِ الْمَسْجِدُ- گھاس (مٹی میں ملا کر) اس سے مسجد لیپی جائے- اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ یَتْبَنُ فِیْهَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ- آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس میں چترا پن کرتا ہے (عقل مندی کی بات سمجھتا ہے) مگر اس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے-

مترجم:- کہتا ہے' یہ باریک بینی اور عقل مندی کچھ کام نہیں آتی ایسی عقل سے جو گمراہی کی طرف لے جائے' خدا کی پناہ مانگنا چاہیئے- تمام اہل کلام اور معقولی اور فلسفی لوگ اسی مرض میں مبتلا ہیں' سیدھی طرح اللہ اور رسول کے ارشاد کو تسلیم نہیں کرتے اس میں طرح طرح کی تاویلیں اور شگافیاں کرتے ہیں- مبارک ہیں وہ لوگ جو سیدھے سادے' بھولے بھالے اللہ اور رسولؐ کے ارشاد پر جان قربان کرنے والے ہیں' من تمسک بدین العجائز فهو الفائز .... حَتّٰی تَبَنَّتُمْ- یہاں تک کہ تم نے باریک بینی کی اور دوسری طرح فتوے دینے لگے- صَلّٰی رَجُلٌ فِیْ تُبَّانٍ وَّ قَمِیْصٍ- ایک شخص نے جانگیا اور کرتے میں نماز پڑھی- اِنَّ عَمَّارًا صَلّٰی فِیْ تُبَّانٍ وَقَالَ اِنِّیْ مَمْنُوْکٌ- عمار بن یاسر نے جانگیا پہن کر نماز پڑھی' کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی شکایت ہے- اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ- عمرو بن معدی کرب نے کہا میں دودھ کا بڑا کاسہ (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) پی جاتا ہوں-

تِبْنٌ- سب سے بڑا شاہ کاسہ جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے- اس کے بعد سَحْن جو دس کو سیر کر دے- اس کے بعد عُسٌّ جو تین چار کو سیر کر دے- اس کے بعد قَدَحٌ جو دو آدمیوں کو سیر کر دے- اس کے بعد قَعْبٌ جو ایک آدمی کو سیر کر دے- اس کے بعد غُمَر ہے-

کَانَ یَلْبَسُ رِدَاءً مُتَبَّنًا بِالزَّعْفَرَانِ- عمر بن عبدالعزیزؒ ایسی چادر پہنتے تھے جس کا رنگ زعفران کے رنگ کے مشابہ ہوتا-

بَابُ التَّاءِ مع التَّاءِ

تَتْرٰی- متفرق اور پریشان- یکے بعد دیگرے-

لَا بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ تَتْرٰی- رمضان کی قضا

متفرق کر کے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی لگا تار رکھنا ضروری نہیں)

باب التاء مع الجیم

تَجْرٌ- یا تِجَارَۃٌ-سوداگری کرنا-

اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ-سوداگر لوگ قیامت کے دن گنہگار ہو کر اٹھیں گے' مگر جو سوداگر اللہ سے ڈرتا رہا ہوگا (دغا بازی ماپ تول کی کمی' جھوٹ' جھوٹی قسم سودخواری وغیرہ سے بچا رہا ہو)-

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ-ایمان دار سچا سوداگر قیامت کے دن پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا-

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ-بہشت میں پہلے سچا سوداگر جائے گا-مَنْ یَّتَّجِرُ عَلٰی ھٰذَا کون اس پر سوداگری کرتا ہے؟ (اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تو دہرا ثواب کمائے-یہ تجارت سے ہے نہ کہ اجر سے) مَنْ وَّلِیَ یَتِیْمًا لَّہٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکْہُ حَتّٰی تَاْکُلَہُ الصَّدَقَۃُ-جو شخص کسی یتیم کے مال کا متولی ہو جائے تو اس میں سوداگری کرے اس کو بے کار پڑا رہنے نہ دے' ایسا نہ ہو کہ سالانہ زکوٰۃ اس کو کھا کر تمام کر دے-

"تُجْرٌ" "تَاجِرٌ" کی جمع ہے-

تِجْفَافٌ- گھوڑے کی آہنی پوشش جو لڑائی میں اس کو زخمی ہونے سے بچائے-

اَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا-سارے فقیری کا سامان تو تیار کر (کیونکہ فقیری بہت مشکل ہے ہزاروں بلاؤں میں آدمی گرفتار ہو کر فقیری سے نکل جاتا ہے-جھوٹے فقیر بھیک مانگنے والے اور لوگوں کو ٹھگنے والے دنیا میں بہت ہیں' پر سچے فقیر بہت کم ہیں)-

تُجَاہَ- سامنے' مقابل-

وَطَائِفَۃٌ تُجَاہَ الْعَدُوِّ-ایک ٹکڑی دشمن کے سامنے رہے-

باب التاء مع الحاء

تَحْتٌ- نیچا-جمع تَحُوْتٌ ہے-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَھْلِکَ الْوُعُوْلُ وَ تَظْھَرَ التُّحُوْتُ-قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ شریف لوگ مر جائیں گے اور سفلے کمینے بڑھ جائیں گے (غلبہ حاصل کریں گے چڑھ جائیں گے' اعلیٰ مرتبہ پائیں گے)-بعض نے کہا تظھر التحوت کا مطلب یہ ہے کہ زمین کے خزانے کھل جائیں گے-اِنَّ مِنْھَا اَنْ تَعْلُوَ التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ-قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سفلے شریفوں پر غالب آئیں گے (بیچارے شریف اور سید اور خاندانی لوگ کمزور محتاج اور غریب ہو جائیں گے اور کمینے پاجی مجہول النسب' دو غلے' زور دار اور مال دار ہوں گے' حکومت کریں گے-فَمَاتَ تَحْتَ لَیْلَۃٍ شب کو ایک حادثہ کی وجہ سے مر گیا-

تُحْفَۃٌ یا تُحَفَۃٌ-ہدیہ' حصہ-

تُحْفَۃُ الصَّائِمِ الدُّھْنُ وَ الْمُجْمَرُ-روزہ دار کا تحفہ خوشبودار تیل (عطر) اور خوشبو کی دھونی (کیونکہ روزہ دار ان چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے) اَلطِّیْبُ تُحْفَۃُ الصَّائِمِ-روزہ دار کا تحفہ خوشبو ہے تُحْفَۃُ الْکَبِیْرِ وَ صُمْتَۃُ الصَّغِیْرِ-کھجور بڑے آدمی کے لئے تحفہ ہے اور بچے کو چپ کرانے والی ہے (جہاں بچہ رویا ایک کھجور اس کو دے دی تو کھا کر چپ ہو جاتا ہے) تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ-مومن کے لئے موت تحفہ ہے (کیونکہ دنیا کی تکالیف اور جھگڑوں سے نجات پا کر آرام اور راحت حاصل کرتا ہے-دوسری حدیث میں ہے کہ موت مومن کے لئے راحت ہے-اَتْحِفْنِیْ بِضِیَافَتِہٖ-میری مہمانی کر کے مجھ کو عزت دی اَوَّلُ مَا یُتْحَفُ بِہِ الْمُؤْمِنُ یُغْفَرُ لِمَنْ یَّمْشِیْ خَلْفَ جَنَازَتِہٖ-پہلا تحفہ جو مومن کو دیا جاتا ہے' وہ یہ ہے کہ جو اس کے جنازے کے پیچھے چلے اس کی مغفرت ہوتی ہے-

تَحِیَّۃٌ[1]- سلام دعا کورنش آداب تسلیمات مجرا-

[1] اصل میں اس کا مادہ حیوت ہے تو باب الحاء مع الیاء اس کا اصلی مقام ہے مگر صاحب نہایہ نے بمتابعت لفظی یہاں بیان کر دیا-(م)

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ- سب طرح کی کورنشیں اور تسلیمیں اورآداب اور مجرا اللہ کے لئے ہے-

حَیَّاکَ اللّٰہُ- اللہ تجھ کو سلامت رکھے- حَیَّاکُمَا اللّٰہُ مِنْ کَاتِبَیْنِ- تم دونوں لکھنے والوں کو خدا سلامت رکھے' یا خدا کی طرف سے تم پر سلام-

بابُ التاء مع الخاء

تَخِذَ- لینا' بمعنی اَخَذَ ہے ماضی تَخِذَ مضارع یَتْخَذُ- قرآن میں لَتَخِذْتَ اور لَا اتَّخَذْتَ دونوں قرأتیں ہیں-

اِتِّخَاذُ- لینا اسی تَخِذَ سے نکلا ہے- زہری نے کہا اَخذ سے-

تَخْمٌ- زمین کی نشانی' حد فاصل-

تَخُوْم- کے بھی یہی معنیٰ ہیں-

مَلْعُوْنٌ مَنْ غَیَّرَ تُخُوْمَ الْاَرْضِ- جو شخص زمین کی نشانیوں اور علامات حدود کو بدل دے وہ ملعون ہے (کیونکہ اس میں فساد کا اندیشہ ہے' دوسرا راستہ چلنے والوں کو تکلیف دینا ہے) وَاَرِی تُنَاخِمُ دَارَہٗ میرا گھر اس کے گھر سے ملا ہوا ہے-

بابُ التاء مع الرّاء

تُرَابٌ- مٹی' خاک-

تِرْبٌ- ہمزاد ہم عمر- جمع اَتْرَابٌ ہے-

تَرَابٌ- گوشت کے وہ ٹکڑے جو زمین پر گر پڑیں اور خاک آلودہ ہو جائیں-

اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ- خوشامدیوں کے منہ پر مٹی ڈالو (یعنی ان کو محروم کرو- کچھ مت دو' مقداد نے ظاہری معنی مراد رکھے- حضرت عثمانؓ کی ایک شخص خوشامد کرنے لگا- انھوں نے اس کے منہ پر مٹی ڈال دی)-

اِذَا جَآءَ مَنْ یَّطْلُبُ ثَمَنَ الْکَلْبِ فَامْلَاْءُ کَفَّہٗ تُرَابًا- جب کوئی شخص کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اس کی مٹھی مٹی سے بھر دے (کیونکہ کتے کا بیچنا درست نہیں- مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو)- فَجَعَلَ یَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَھْرِہٖ وَیَقُوْلُ قُمْ یَا اَبَا تُرَابٍ- آنحضرتؐ حضرت علیؓ کی پیٹھ پر سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے' ابوتراب اٹھ' (یعنی مٹی والے)-

مجمع البحرین میں ہے کہ ''ابوتراب'' آپؓ کی کنیت اس لئے ہوئی' کہ آپ ساری زمین کے سردار ہیں اور حجت ہیں' اللہ کی زمین پر یعنی زمین والوں پر-

یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا اَیْ مِنْ شِیْعَۃِ عَلِیٍّ- کاش میں تراب ہوتا (یعنی حضرت علیؓ کے گروہ میں ہوتا- یہ امامیہ کی روایت ہے) عَلَیْکَ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ- تو دیندار عورت اختیار کر' تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (تجھ پر محتاجی آئے) تَرِبَتْ یَدَاکَ اِذَا لَمْ اَعْدِلُ فَمَنْ یَّعْدِلُ- تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے' اگر میں ہی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا- تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ- تیرے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے (یہ عرب کا محاورہ ہے اس سے بددعا مقصود نہیں ہے- بعض نے کہا یہ تعریف کے مقام پر کہتے ہیں (لَا اُمَّ لَکَ لَا اَبَ لَکَ لِلّٰہِ دَرُّکَ) تَرِبَ جَبِیْنُہٗ- اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو- (یعنی گر پڑے بعضوں نے کہا یہ دعا ہے اکثر سجدے میں رہے) تُرِبَ نَحْرُکَ تیری دگدگی خاک آلودہ ہو (یعنی تو شہید ہو- پھر ایسا ہی ہوا اور پھر شہید ہوا) اَمَّا مُعَاوِیَۃُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَّا مَالَ لَہٗ- معاویہ تو بالکل ننگا محتاج ہے' اس کے پاس پیسہ نہیں بَلْ اَنْتَ تَرِبَتْ یَدَاکَ- نہیں تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (کیونکہ تو حق بات کو پوچھنے میں عیب سمجھتی ہے اور اس نے پوچھا کیا کہ دین کی بات جس کو پوچھنا ضروری تھا' پوچھی) تُرْبَۃُ اَرْضِنَا- یہ ہماری زمین کی مٹی ہے (اپنے ملک کی مٹی ہر آدمی کے لئے شفاء ہے- اسی طرح مسلمان کا تھوک- بعض نے کہا' خاص مدینہ طیبہ کی مٹی اور آنحضرتؐ کا تھوک مراد ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر آدمی ایسا کر سکتا ہے کہ کلمہ کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے' پھر مٹی اسے لگا کر زخم یا درد کے مقام پر پھیرے اور یہ دعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا[1] ایک روایت میں یُشْفٰی بِھَا سَقِیْمُنَا

[1] اللہ کے نام کے ساتھ' ہماری زمین کی مٹی ہے' ہمارے بعض کی تھوک کے ساتھ تاکہ ہمارے بیمار کو شفا ملے ہمارے رب کے حکم کے ساتھ- (م)

ہے) یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَکَ - افلح اپنے منہ کی خاک آلودہ ہونے دے (افلح کیا کرتے تھے' سجدے کے وقت زمین پر پھونک مارتے' تاکہ مٹی نہ لگے) - لَیُوْجَرُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا التُّرَابَ - مومن کو ہر مباح کام میں بھی ثواب ملتا ہے (جب نیت بخیر ہو) مگر بے فائدہ عمارت بنانے میں (اس میں ثواب نہیں بلکہ وہ وبال ہے) - وَلَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ - اب ہم اس پیسہ کو سوائے عمارت کے اور کہاں خرچ کریں - وَلَا یَمْلَاءُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ - آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ رہتا ہے حرص نہیں جاتی) - لَئِنْ وَلِیْتُ بَنِیْ اُمَیَّةَ لَاَنْفُضَنَّهُمْ نَفْضَ الْقَصَّابِ التُّرَابَ الْوَذِمَةَ - حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ کو بنی امیہ پر حکومت ملی تو میں ان کو جھٹک کر (ایسا صاف پاک کر دوں گا) جیسے قصائی گوشت کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو جھاڑ پونچھ کر صاف کرتا ہے -

خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ یَوْمَ السَّبْتِ - اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتہ کے دن بنایا - تُرْبَةٌ مقبرہ کو بھی کہتے ہیں -

اَتْرِبُوا الْكِتٰبَ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ - خط کو لکھ کر اس پر مٹی ڈالو' ایسا کرنے سے مطلب براری کی زیادہ امید ہے فَلْیُتَرِّبْهُ - خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑ کے (یا تواضع اور عاجزی کے ساتھ خط لکھے) كَانَ يُتَرِّبُ الْكِتَابَ - خط پر مٹی ڈالتے تھے -

تَرْبَاءُ - بھی بمعنی تراب ہے -

تَرِیْبَةَ - سینے کی اوپر کی پسلیاں جو ٹھڈی کے نیچے ہوتی ہیں -

کُنَّا بِتُرُبَان - ہم تربان میں تھے (جو ایک مقام کا نام ہے بہت شاداب مدینہ سے پندرہ میل پر) "تُرَبَة" ایک وادی کا نام ہے' مکہ سے دو دن کی راہ پر - اِرْجِعُوْا اِلَی الَّذِیْ کُنْتُمْ تُرَابًا - جب جانوروں کا حساب و کتاب ہو لے گا تو ان سے کہا جائے گا "اب جیسے تم تھے (یعنی مٹی) وہی ہو جاؤ -

تُرَاثٌ - میراث' ترکہ (اصل میں وُرَاثٌ تھا - واؤ کو ت سے بدل دیا - اصل مقام اس کا باب الواؤ مع الراء ہے گر صاحب نہایہ نے برعایت لفظی یہاں بیان کر دیا) -

اِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ تُرَاثِیْ - تیری ہی طرف میرا ٹھکانا ہے اور تو ہی میرا ترکہ لے گا -

تَرْجٌ - چھپ جانا - اور وہ جنگل جس میں شیر ہوں -

تَرِجٌ - مشکل اور مشتبہ ہونا -

تُرُنْجٌ اور تُرُنْجَةٌ - مشہور میوہ ہے (یعنی لیموں) -

اُتْرُنْجٌ اور اُتْرُجٌّ اور اُتْرُجَّةٌ - بھی وہی میوہ ہے (یہ باب الالف میں گزر چکا ہے) - نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ الْمُتَرَّجِ - آنحضرتؐ نے ریشمی ڈھڈہاتے سرخ کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا -

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ - اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی مثال ہے (جس کا ظاہر بھی خوش رنگ اور باطن بھی مزیدار) -

تَرْجَمَةٌ یا تَرْجُمَةٌ - ایک زبان سے دوسری زبان میں لے جانا تفسیر کرنا' کسی شخص کے حالات بیان کرنا (بیاگرافی لائف) ہر کتاب کا شروع -

قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ یا تَرْجَمَانِهٖ یا تُرْجُمَانِهٖ - اپنے ترجمان سے کہا -

تَرْجَمَان - وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں بیان کر کے سمجھائے - اس کی جمع تَرَاجِمَة اور تَرَاجِمِیْن ہے -

اَلْاَئِمَّةُ تَرَاجِمَةُ وَحْیِکَ - امام تیری وحی کا ترجمہ اور تفسیر کرنے والے ہیں - اَلْاِمَامُ یُتَرْجِمُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی - امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مترجم ہوتا ہے (یہ دونوں روایتیں امامیہ کی ہیں) اُتَرْجِمُ لَهٗ - میں ابن عباسؓ کو عربی زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کا مطلب سمجھاتا جاتا تھا (جو فارسی بولتے تھے - بعض نے کہا - ابن عباسؓ کی بات کو پکار کر یا اس کی شرح کر کے لوگوں کو سنا' یا سمجھا دیتا تھا' جو اژدحام (بھیڑ بھاڑ) یا اختصار کی وجہ سے اچھی طرح سن یا سمجھ نہیں سکتے تھے) - لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمِیْنَ - ہر حاکم کے لئے مترجموں کی ضرورت ہے (ایک روایت میں بہ صیغہ تثنیہ ہے یعنی دو مترجموں کی' کہ اگر ایک غلط ترجمہ کرے تو دوسرا اس کی غلطی بیان کر دے) تَرْجَمَةُ بَابٍ - باب کی شرح مثلاً باب الصلوٰۃ' باب

الطہارۃ وغیرہ-

تَرَحٌ-رنج اور غم-یہ فَرَحٌ کی ضد ہے-اور تَرِحٌ بسکون را'محتاج' فقیری-

مَا مِنْ فَرْحَةٍ اِلَّا وَتَبِعَهَا تَرْحَةٌ-ہر خوشی کے بعد ایک رنج لگا ہوا ہے(جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ دنیا میں توام ہیں شادی وغم اور اسی میں پروردگار کی بڑی حکمت ہے-اگر دنیا میں نری وخوشی ہی خوشی ہوتی یا نری تکلیف ہی تکلیف تو آدمی کی زندگی اور صحت قائم نہیں رہتی' خوشی میں روح کو انبساط ہوتا ہے اور رنج میں انقباض دونوں امر حیات اور صحت باقی رکھنے کے لئے اعتدال کے ساتھ ضروری ہیں جیسے رنج زیادہ ہونے سے آدمی مر جاتا ہے ویسے ہی خوشی بھی بہت ہونے سے شادی مرگ ہو جاتی ہے)-

تَرٌّ: یا تَرَارَةٌ یا تُرُوْرٌ-موٹا پر گوشت ہونا-

تَارٌّ-موٹا' فربہ-

رَبْعَةٌ مِّنَ الرِّجَالِ تَارٌّ-میانہ قد پر گوشت-تَرْتِرُوْهُ وَمَزْمِزُوْهُ-ابن مسعودؓ کے پاس ایک بدمست شخص لایا گیا انھوں نے کہا' اس کو ہلاؤ جلاؤ(ایک روایت میں تَلْتِلُوْهُ ہے اس کے بھی معنی ہلاؤ)-اَلتُّرَّ اَلتُّرَّ حُمْرَانُ مُدِّ الْمِطْمَرَ حُمْرَانُ-دیکھ ڈوری پر وہ ڈوری کھینچ-تُرَاءَ مِطْمَرُ وہ ڈوری جو معمار (داڈر) کھینچ کر اس سے دیوار وغیرہ عمارت کا سیدھا پن دیکھتے ہیں لَمْ اُتَرْتِرْ-میں لرزا نہیں-

تَرْزٌ-سوکھنا' سخت ہو جانا-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ التُّرَازُ-قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ ناگہانی موت بہت نہ ہو جائے-

وَاشْتَرَطَ اَنْ لَّا يَاْخُذَ تَمْرَةً تَارِزَةً-یہ شرط لگائی کہ سوکھی سخت کھجور نہیں لے گا-(ہر ڈول کے بدل ایک اچھی تازی کھجوروں گا-بیت کو بھی تارز کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھ کر سخت ہو جاتا ہے)-

تَرَاصَةٌ- مضبوط اور پائدار ہونا-

لَوُزِنَ رَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وَخَوْفُهُ بِمِيْزَانٍ تَرِيْصٍ مَازَادَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ-اگر مسلمان کی امید اور اس کا ڈر دونوں ایک ٹھیک ترازو سے تولے جائیں(جس میں یا نسہ نہ ہو) تو دونوں پلڑے برابر رہیں گے' کمی بیشی نہ ہوگی(مطلب یہ ہے کہ حق تعالٰی کی رحمت سے ناامیدی اور مایوسی' اسی طرح حق تعالٰی سے بے خوف ہو جانا دونوں کفر ہیں اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَاءِ)-[1]

اِتْرَاص-ٹھیک کرنا-عرب لوگ کہتے ہیں:

اَتْرِصْ مِيْزَانَكَ فَاِنَّهٗ شَائِلٌ-اپنا ترازو برابر کر' وہ ایک طرف سے اٹھا ہوا ہے-

تَرَعٌ- برائی میں جلدی کرنا' کسی کام میں خوشی سے گھس پڑنا' پھر جانا' جلدی سے غصہ ہو جانا-

تَرْعٌ-پھیرنا' موڑنا-

تَتْرِيْعٌ-بند کرنا-

اِتْرَاعٌ-بھر دینا-

تَتَرُّعٌ-جلدی کرنا-

وَانْصِبِ الْخَيْمَةَ عَلَى التُّرْعَةِ-اونچے چمن پر ڈیرہ لگا-

اِنَّ مِنْبَرِيْ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ-میرا منبر بہشت کی بلند منبر کیاریوں میں سے ایک کیاری پر ہے یا بہشت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ پر ہے یا بہشت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر ہے-بعض نے کہا "تُرْعَةٌ" سریانی لفظ ہے-مطلب یہ ہے کہ یہاں عبادت کرنا بہشت کی کیاری ملنے کا سبب ہے-ایک روایت میں عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرْعَةِ الْحَوْضِ یعنی حوض کوثر کے نالوں میں سے ایک نالے پر ہے-(نالہ) منبع جہاں سے حوض کا پانی نکل کر بہتا ہے)-

فَرَمَى الْاَنْصَارِيَّ بِسَهْمٍ فَتَرَعَهٗ-اس مشرک نے انصاری کو(جو نماز پڑھ رہا تھا) ایک تیر مارا' انصاری نے اس کو سرکا دیا ہٹا دیا' نکال ڈالا(لیکن نماز نہ توڑی نہ اپنے رفیق کو جگایا-اسی طرح تین تیر کھائے-نماز کے بعد اس کو جگایا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ سب خونا خون-اس نے پوچھا تو نے پہلے تیر میں

---

[1] ایمان خوف وامید کے درمیان ہے-(م)

مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا انصاری نے کہا' قرآن کی ایک سورت پڑھ رہا تھا اس کا توڑنا مجھ کو اچھا نہیں لگا'' (سبحان اللہ! صحابہؓ کی نماز کا کیا کہنا' ان کی ایک رکعت ہماری تمام عمر کی نماز سے درجہ میں بڑھ کر ہے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا' نہ وہ نجاست جو نمازی کے بدن یا کپڑے پر نماز شروع کرنے کے بعد آن پڑے کچھ ضرر کرتی ہے)-

فَاَخَذْتُ بِخِطَامِ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَعَنِيْ- میں نے آنحضرتؐ کی اونٹنی کی نکیل تھام لی- آپ نے جلدی سے مجھ کو منع نہیں کیا یا مجھ کو پھیرا اور موڑا نہیں- فَتَرَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا- ہم نے حوض میں سے ایک ڈول بھرا اَلْمُنْتَرِعَاتُ وَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ- برائی کی طرف جلدی کرنے والیاں اور حملہ کرنے والیاں وہی نفاق کرنے والیاں ہیں- هَلْ تَرَعَکَ غَيْرُهٗ اس کے سوا اور بھی کسی نے تجھ کو بھڑکایا-

تَرَف- چین اور آسائش سے بسر کرنا' دنیا کی لذتوں میں ڈوبے رہنا-

تُرْفَةٌ- آرام اور آسائش کی زندگی اور تحفہ ہدیہ-

اِتْرَاف- چین اور آسائش کی وجہ سے پھول جانا- سرکشی اور نافرمانی پر اصرار کرنا-

اٰوْهِ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِيْفَةٍ يُسْتَخْلَفُ عِتْرِيْفٍ مُتْرَفٍ- ہائے محمد کے بچوں کا ایک ناپاک دنیا کے مزوں میں ڈوبے ہوئے خلیفہ کی وجہ سے کیا حال ہونا ہے (مراد یزید مردود ہے جس نے آنحضرتؐ کی آل کو تباہ و برباد کیا- ایسی ایسی مصیبتیں ان پر ڈالیں جن کے لکھنے سے قلم تھراتا ہے)-

مِنْ جَبَّارٍ مُتْرَفٍ- ایک ظالم عیش میں ڈوبے ہوئے سے-

تَرْقُوَةٌ- ہنسلی (فارسی میں چنبر گردن) جمع تراقی ہے-

يَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ- وہ قرآن پڑھیں گے' لیکن ہنسلیوں کے نیچے نہیں اترے گا- بس حلق تک رہے گا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کے الفاظ زبان سے پڑھیں گے' اس پر عمل نہیں کریں گے تو ان کو قرآن پڑھنے کا کچھ ثواب نہیں ملے گا- ہمارے زمانہ میں بھی اہل بدعت نے خوارج مردود کی پیروی اختیار کی ہے- قرآن کے لفظ پڑھ لیتے ہیں' اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں نہ اس کے معنی میں غور کرتے ہیں نہ عمل کرنے کی نیت سے پڑھتے ہیں- اللہ ان لوگوں سے بچائے رکھے) دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا- اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ اس کی ہنسلی تک اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ- وہ سویرے صبح کو تریاق ہے (تریاق وہ دوا جو زہر کا اثر دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے)- اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ تِرْيَاقًا- عالیہ (مدینہ کے اطراف میں گاؤں) کے عجوہ (کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے' ہمارے زمانہ میں شاید اس کو شبلنی کہتے ہیں) میں تریاق ہے- مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ شَرِبْتُ تِرْيَاقًا- اگر میں تریاق پیوں تو پھر مجھ کو کسی کام کے کرنے میں باک نہیں (تریاق کو آپ نے مکروہ جانا' کیونکہ اس میں سانپ وغیرہ حرام چیزیں شامل ہوتی ہیں- ابن اثیر نے کہا اس میں شراب شامل ہوتی ہے وہ حرام ہے اور نجس- اگر تریاق میں یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر اس کے استعمال میں قباحت نہیں- بعض نے ہر حال میں مکروہ جانا ہے- کیونکہ حدیث مطلق ہے)-

فائدہ:- اوپر گزر چکا کہ شراب کی نجاست ظاہری پر کوئی دلیل نہیں ہے اور جب شراب دوسری دواؤں میں مل کر اپنا اثر کھودے تو اس کے استعمال میں قباحت نہیں- ایک طائفہ اہل حدیث کا یہی قول ہے- اس صورت میں یہ حدیث تقویٰ پر محمول ہوگی-

مَا اُبَالِيْ مَا اَتَيْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً اَوْقُلْتُ شِعْرًا- مجھ کو کوئی (برا) کام کرنے کی پرواہ نہ ہوگی اگر میں تریاق پیوں یا گنڈا لٹکاؤں یا شعر کہوں (طیبی نے کہا مراد جاہلیت کے گنڈے اور تعویذ ہیں- اسی طرح شعر سے بھی مراد وہ شعر ہے جس میں فسق و فجور یا کفر کے مضامین ہوں)-

تَرْک- چھوڑ دینا-

تَرِيْكَةٌ- شتر مرغ کا انڈا' بال بچے جن کو آدمی چھوڑ کر مر جائے-

تَرِكَةٌ- مال و اسباب جو میت چھوڑ جائے-

اِنَّهٗ جَاءَ اِلٰى مَكَّةَ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ- حضرت ابراہیم

مکہ آئے اپنے بال بچے دیکھنے کو (یعنی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کو) تِرِکَتَهٗ یہ کسرۂ را بھی ہو سکتا ہے۔

وَاَنْتُمْ تَرِیْكَةُ الْاِسْلَامِ وَ بَقِیَّةُ النَّاسِ - تم لوگ اسلام کے ترکہ اور آدمیوں کے باقی ماندہ ہو اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰے تَرَائِکَ فِیْ خَلْقِهٖ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں چند اگلی باتیں (غفلت' دنیا میں استغراق' آرزو کی درازی) باقی رکھی ہیں۔

تَرِیْكَة - شتر مرغ کے انڈے اور اس رمنہ کو بھی کہتے ہیں جس سے لوگ غافل ہوں وہاں چرایا نہ کرتے ہوں۔

فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ - جس نے نماز کو (عمداً) ترک کیا (گو اس کے فرض ہونے کا اقرار کرتا ہو) وہ کافر ہو گیا (ہمارے امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے- اور شافعی نے کہا' ترک نماز پر اس کو قتل کریں گے' لیکن نماز جنازہ اس پر پڑھیں گے اور مسلمانوں کے ساتھ اس کو دفن کریں گے- بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ نماز کی فرضیت کا انکار کر کے ترک کرے' ایسا شخص تو بالاتفاق کافر ہے- اسی طرح وہ شخص جو نماز کو نری اٹھ بیٹھ بے فائدہ سمجھے وہ بھی بالاتفاق کافر ہے) اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ مَّنْ تَرَکَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَکَ - تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو جس میں اگر کوئی دسواں حصہ ان باتوں کا ترک کرے' جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے بجالائے) جب بھی وہ ہلاک ہو گا اور ایک زمانہ (آخری) ایسا آئے گا کہ اس میں اگر کوئی دسواں حصہ بھی ان باتوں کا بجالائے جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے اس سے نہ ہو سکیں) تو بھی وہ نجات پائے گا (فتنی نے کہا حکم دی گئی باتوں سے مستحباب اور سنن مراد ہوں تو بہتر ہے- میں کہتا ہوں مستحبات اور سنن کو مامور بہا نہیں کہتے اور نہ ان کے ترک سے آدمی ہلاک ہو سکتا ہے- اس لئے فتنی کی تفسیر صحیح نہیں ہے- آنحضرت ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں بوجہ بعد زمانۂ نبوت نجات کے لئے یہ بھی کافی ہو گا کہ آدمی منجملہ فرائض اور واجبات سے دسواں حصہ ہی بجالائے بشرطیکہ موحد ہو اور اصول ایمان کا انکار نہ کرتا ہو)۔

تَرَکَ دِیَةَ اَهْلِ الذِّمَّةِ - ذمی کی دیت اپنے حال پر رہنے دی (یعنی چار ہزار درہم جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھی' اس وقت مسلمان کی دیت آٹھ ہزار درہم تھی تو ذمی کی نصف دیت تھی- حضرت عمرؓ نے مسلمان کی دیت بارہ ہزار درہم کر دی اور ذمی کی دیت وہی قائم رکھی تو ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی تہائی ہو گئی)- لَایَابَا سَعِیْدٍ قَدْ تَرَکَ مَا تَعْلَمُ - نہیں ابو سعید مروان نے وہ بات چھوڑ دی جس کو تم جانتے ہو (یعنی عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کو)۔

اَلتَّارِکُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ - اپنے دین کو چھوڑنے والا' جماعت سے الگ ہو جانے والا (مرتد)- هَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْا لِیْ اُمَرَائِیْ - تم میرے امیروں کا پیچھا چھوڑو گے یا نہیں (ان کی بدگوئی اور مخالفت سے باز آتے ہو یا نہیں)- مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ - (عبدالقیس کے قاصد جانے کے بعد) آنحضرتؐ نے عصر کے بعد ایک نفل دوگانہ ترک نہیں کیا (یہ دوگانہ آپ کا خاصہ تھا- دوسرے لوگوں کا عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا غروب آفتاب تک منع ہے)- اَطْعَمَ خُبْزًا وَّ لَحْمًا حَتّٰی تَرَکُوْهُ - آپ نے لوگوں کو روٹی گوشت کھلایا اتنا کہ وہ چھوڑ کر چل دیئے (شکم سیر ہو گئے)۔

تُرْک - ایک قوم ہے یافث بن نوح کی اولاد میں۔

قُبَّةٌ تُرْکِیَّةٌ - ایک ترکی ڈیرہ (یعنی چھوٹا خیمہ)- اِئْذَنْ لِیْ فَلْنَتْرُکْ لِاِبْنِ اُخْتِنَا - آپ اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے (حضرت عباسؓ) کو فدیہ معاف کر دیں (عبدالمطلب کی والدہ انصار میں سے تھیں)- مَنْ تَرَکَ الدَّعْوَةَ - جو شخص دعوت و ضیافت میں نہ آئے- اِنْ اَتْرُکْ فَقَدْ تَرَکَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ - (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) اور میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی ہو سکتا ہے- کیونکہ مجھ سے جو بہتر تھے (یعنی آنحضرتؐ) انھوں نے بھی کسی کو خلیفہ نہیں بنایا' (یعنی صاف صراحت کے ساتھ ورنہ اشارہ تو حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کی طرف کیا کہ ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا)- فَمَا رَاَیْتُهٗ تَرَکَ الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ - میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے پر ظہر سے پہلے دو نفل رکعتوں کو ترک کیا ہو (فتنی نے کہا یہ دوگانہ شاید وقتی سنتوں

کے علاوہ تھا)۔

تِرَةٌ۔ نقص، الزام۔

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ۔ جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے (بے فائدہ بک بک لگا تا رہے) تو اس کو نقصان ہوگا۔ مَنِ اغْتَابَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تِرَةٍ بَيْنَهُمَا۔ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بغیر کسی الزام کے ناحق غیبت کرے وہ شیطان کا ساجھی ہے۔

تُرَّةٌ۔ باطل، جھوٹ، غلط، واہیات۔

تُرَّهَاتٌ۔ اس کی جمع ہے۔

اَخَذْنَا فِيْ تُرَّهَاتِ الْبَسَابِسِ وَخَزْ عُبَيْلَاتِ الْوَسَاوِسِ۔ ہم کو واہیات بے فائدہ جنگلوں میں لے گیا اور بیہودہ وسوسوں اور خیالات میں پھنسا دیا (یہ عرب لوگوں کی ایک مثل ہے)۔

تَرْمُدُ۔ ایک مقام کا نام ہے، بنی اسد کے ملک میں۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِحُصَيْنِ بْنِ نَضْلَةَ الْاَسَدِيِّ كِتَابًا اَنَّ لَهٗ تَرْمُدَ وَ كُتَيْفَةَ۔ آنحضرت صلعم نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے ایک سند لکھ دی کہ ترمد اور کتیفہ دونوں اس کی جاگیر ہیں (بعض نے ترمد کے بدلہ ثرمد پڑھا ہے)۔

تِرْمِذُ۔ ایک مشہور شہر ہے خراسان میں، امام ترمذی صاحبِ سنن وہیں کے تھے۔

تَرِيَّةٌ۔ وہ زردی یا خاکی رنگ جو حائضہ عورت پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد دیکھے۔ بعض نے کہا کہ سفیدی جو پاکی کے وقت دیکھے۔ بعض نے کہا وہ چیتھڑا جو عورت اپنے مقام مخصوص پر رکھتی ہے۔ حیض اور طہر پہچاننے کے لئے۔

كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَ الصُّفْرَةَ وَ التَّرِيَّةَ شَيْئًا۔ ہم حیض سے پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد تیرگی اور زردی اور سفیدی وغیرہ کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے (یعنی اس کو حیض نہیں گنتے تھے)۔

بابُ التاء مع السّينُ

تَسْخَنٌ۔ (اس کو باب السین مع الخاء میں ذکر کرنا تھا) موزہ۔

اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى التَّسَاخِيْنِ۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ موزوں پر مسح کر لیں۔ تَمَسَّحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَ التَّسَاخِيْنِ۔ عماموں اور موزوں پر مسح کرلو۔

تِسْعٌ يَاتِعْسَةٌ۔ نو عورتیں یا نو مرد۔

تَاسُوْعٌ۔ نویں تاریخ۔ بعض نے کہا عاشورہ۔

لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ تَاسُوْعًا۔ اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو محرم کی نویں تاریخ روزہ رکھوں گا۔ (کیونکہ یہود دسویں تاریخ محرم کی روزہ رکھتے ہیں، میں ان کی مخالفت کروں گا۔ بعض نے کہا "تاسوع" سے خود دسویں تاریخ مراد ہے اور آنحضرتؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ آپؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور فرمایا "نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى" ہم موسیٰ کے زیادہ حق دار ہیں۔" اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ مجھ کو میرے پروردگار نے نو باتوں کا حکم دیا۔ (حالانکہ حدیث میں دس باتیں مذکور ہیں، مگر دسویں بات گویا نو باتوں کا مجموعہ ہے) عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً۔ اذان کے انیس کلمے سکھلائے (یعنی ترجیع سمیت) كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ وَهُنَّ تِسْعٌ۔ آپ اپنی سب عورتوں کے پاس گھوم آتے، وہ نو تھیں۔ (یعنی بیویاں اور دو لونڈیاں ماریا در ریحانہ)۔ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ۔ مجھ کو میرے پروردگار نے نو بیویوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا (یعنی نکاح دائمی، تو آپ کے پاس نو بیویوں سے زیادہ کبھی جمع نہیں ہوئیں)۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں۔ (اس حدیث سے حصر مقصود نہیں ہے، ان ناموں کے سوا اور بہت سے نام حدیث اور قرآن میں وارد ہیں بعض نے کہا اللہ کے ہزار نام ہیں۔)

تَسْنِيْمٌ۔ بہشت کی ایک لطیف شے ہے جو شراب کے اوپر

ڈالی جائے گی- بعض نے کہا ایک نہر ہے جو ہوا میں بہتی ہے (اس لغت کو باب السین مع النون میں ذکر کرنا تھا)-

بابُ التاء مع العینُ

تَعَبُ -تھک جانا-

اِتْعَابٌ -تھکانا-

وَمَا لا فَلا تُتْعِبُهُ نَفْسَکَ - جو تیری قسمت میں نہیں اس کے لئے اپنی جان مت تھکا-

تَعْتَعَةٌ -گھبرانا' پریشان کرنا' بات کرنے میں عاجز ہونا-

حَتّٰی یُؤْخَذَ لِلضَّعِیفِ حَقُّهٗ غَیْرَ مُتَعْتَعٍ -ضعیف ناتواں کا حق بےاس کے پریشان کئے ہوئے وصول کیا جائے گا

نَطَقْتُ بِالْاَمْرِ حِیْنَ تَتَعْتَعُوْا - (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں نے اس وقت گفتگو کی جب لوگ گفتگو نہ کر سکے (عاجز ہو گئے)- مَا قُدِّمَتْ اُمَّةٌ لَمْ یُؤْخَذْ لِضَعِیفِهَا مِنْ قَوِیِّهَا بِحَقِّهٖ غَیْرَ مُتَعْتَعٍ - وہ قوم کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی' جس میں کمزور کا حق زور آور سے بغیر پریشان کئے نہ لیا جائے اَلَّذِیْ یَقْرَاءُ الْقُرْاٰنَ وَ یَتَعْتَعُ لَهٗ اَجْرَانِ - جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھے اس کو دہرا ثواب ملے گا (اور جو شخص قرآن کا ماہر ہو' اس کا درجہ تو بہت بڑا ہے)-

تَعُرٌّ - چیخنا-

تَعَرٌّ -لڑائی بھڑکنا-

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ - جو شخص رات کو چونک اٹھے-

مَاطَمَا الْبَحْرُ وَ قَامَ تِعَارٌ - جب تک سمندر اونچا ہوا کرے اور "تِعَار" جو ایک پہاڑ ہے قائم رہے-

تَعْسٌ -ہلاک ہونا' گر پڑنا' پھسل جانا' گھٹنا' بعض نے کہا تَعْسٌ منہ کے بل گرنا' اور نَکْسٌ سر کے بل گرنا-

تَعِسَ مِسْطَحٌ - مسطح اوندھا گرا' تباہ ہوا (کیونکہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے میں وہ بھی شریک ہوا تھا- یہ اس کی ماں نے اس کو بددعا دی)- تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ انْتَکَسَ وَ اِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ - اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ کپڑوں کا بندہ (یہ اس کا ترجمہ ہے جو ایک روایت میں عَبْدُ الْخَمِیْصَةِ بھی ہے- یعنی چادر کا بندہ مراد وہ شخص ہے جو اپنی قدرت سے زیادہ عمدہ عمدہ کپڑے بنانا چاہے' رات دن اسی فکر میں رہے) منہ کے بل گرے' پھر سر کے بل الٹ جائے (تباہ ہو) اگر اس کو کانٹا چبھے تو کوئی اس کا کانٹا نہ نکالے (اتنی بھی مدد نہ کرے کیونکہ وہ بندۂ زر ہے اس کو کسی سے محبت نہیں)-

تِعْهِنُ . یاتُعُهِنُ یاتِعَهِنُ - ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان-

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتِعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْیَا - آنحضرتؐ اس وقت تعہن میں تھے اور دوپہر کو سقیا میں آرام کرنے والے تھے- (بعض نے قَابِلَ السُّقْیَا پڑھا ہے یعنی تعہن میں تھے جو سقیا کے سامنے یعنی مقابل ہے)-

تَعْضُوْضٌ - کالی کھجور جو بہت میٹھی ہوتی ہے-

وَاَهْدَتْ لَنَا قَوْطًا مِنَ التَّعْضُوْضِ - ہم کو کالی کھجور کا ایک تھیلہ بھیجا اَتُسَمُّوْنَ هٰذَا التَّعْضُوْضَ - کیا تم اس کو تعضوض کہتے ہو؟ (اس لغت کو باب العین مع الضاد میں ذکر کرنا تھا)-

بابُ التاء مع الغین

تَغْبٌ یاتَغْبَةٌ -بگڑ جانا خراب ہونا- عرب لوگ کہتے ہیں:-

غَبَّ الشَّیْءُ - یہ چیز خراب ہو گئی غَیَّبَ الذِّئْبُ الْغَنَمَ - بھیڑیے نے بکریوں کو تباہ کر دیا لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ شَهَادَةَ ذِیْ تَغْبَةٍ - اللہ تعالیٰ بدکار بدمعاش کی گواہی قبول نہیں کرتا-

تَغِرَّةٌ - (اس لغت کو باب الغین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) ڈرنا-

فَلَا یُبَایَعُ هُوَ وَلَا الَّذِیْ بَایَعَهٗ تَغِرَّةً اَنْ یُّقْتَلَا - نہ تو اس شخص سے بیعت ہو گی' نہ اس سے جس نے اس سے بیعت کی' کیونکہ دونوں کے مارے جانے کا ڈر ہے (تابع اور متبوع دونوں پیٹیں گے' کیونکہ بغیر صلاح اور مشورے عمائد ملک کے خلافت اور بادشاہت نہیں ہو سکتی)- اَیُّمَا رَجُلٍ بَایَعَ اٰخَرَ فَاِنَّهٗ لَا یُؤَمَّرُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا تَغِرَّةً اَنْ یُّقْتَلَا - جب ایک شخص (بغیر صلاح اور مشورے کے) دوسرے سے بیعت کر لے تو دونوں میں سے کوئی امیر نہیں ہو سکتا- کہیں دونوں مار نہ ڈالے جائیں-

باب التاء مع الفاء

تَفَثٌ - میل کچیل یا پریشانی دور کرنا (بعضوں نے کہا محرم احکام کھولنے پر جو کام کرتا ہے' جیسے ناخن و مونچھ کتروانا' بغل کے بال نکالنا' زیر ناف کے بال مونڈنا وغیرہ)-

فَتَفَثَتِ الدِّمَاءُ مَکَانَهٗ - خونوں نے اس کی جگہ لتھیڑ دی- اَلتَّفَثُ حُقُوْقُ الرَّجُلِ مِنَ الطِّیْبِ - تفث خوشبو استعمال کرنے کے حقوق کو کہتے ہیں-

تَفَثٌ - پریشان حالی-

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ - یعنی اپنی پریشان حالی دور کریں- ازہری نے کہا یہ تفسیر نضر کے سوا اور کسی نے نہیں کی-

تُفٌّ - تھوتھو-

اصل میں "تُفٌّ" ناخن کی میل کو کہتے ہیں-

اُفٍّ وَّتُفٍّ وَ قَصُوْا فِیْ رَجُلٍ لَّهٗ عَشْرٌ - اف ہے تھو ہے ان پر' اس شخص کو برا کہنے لگے (یعنی حضرت علیؓ کو) جن کے دس فضائل (دس کیا سینکڑوں فضائل) ہیں-

تَفْلٌ - تھوتھو کرنا' جس میں کچھ تھوک بھی نکلے- (یہ بَزْق سے کم ہے لیکن نَفْث سے زیادہ نَفْث کے بعد پھر نفخ ہے یعنی پھونکنا جس میں بالکل تھوک نہ نکلے)-

تَفَلٌ - بدبودار ہونا - خوشبو کا استعمال چھوڑ دینا- یہاں تک کہ جسم یا کپڑوں میں سے بری بو آنے لگے-

كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهٗ ثُمَّ تَفَلَهٗ - جب سورۂ فاتحہ ختم کرتے تو تھوک منہ میں جمع کر کے اس پر تھوک دیتے- نووی نے کہا' برکت کے لئے جیسے اسماء حسنی کے وصوون سے برکت لیتے ہیں (یعنی قرآن شریف کی آیات یا اسمائے الٰہی رکابی یا کاغذ پر لکھ کر ان کو دھو کر وہ پانی پیتے ہیں- اکثر زعفران سے لکھتے ہیں)- اَلتَّفَلُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا - مسجد میں (جب زمین کچی ہو) تھوکنا ایک خطا ہے) اگر تھوکے تو) اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی میں دبا دے (تاکہ دوسرے لوگوں کو ایذا نہ ہو' گھن نہ آئے)-

لَهُمْ تَفَلٌ - ان میں سے بُری بو آتی تھی- وَهُنَّ تَفِلَاتٌ - وہ بدبودار تھیں مِنَ الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْثُ التَّفِلُ - آنحضرتؐ سے پوچھا (حاج) حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا پریشان حال (میلا کچیلا بال بکھیرے) بدبودار- وَلْيَخْرُجْنَ اِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ - اگر عورتیں باہر نکلیں (کام کاج' ضرورت سے) تو یونہی سادے طور سے نکلیں (یعنی بن خوشبو لگائے بن بنے سنورے)- قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تُتْفِلُ الرِّيْحَ - دھوپ میں سے اٹھ جا وہ آدمی کو بدبودار کر دیتی ہے (کیونکہ پسینہ لاتی ہے اور بُری بو بدن اور کپڑوں سے پھوٹ نکلتی ہے)- فَتَفَلَ فِيْهِ - آپ نے اس میں تھوک دیا- فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا - بائیں طرف تین بار تھوتھو کرے (اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے)-

تَفَهٌ یا تَفُوْهٌ - کم ہونا' خسیس ہونا' ذہنی ہونا' احمق ہونا' بے مزہ ہونا' اسی سے ہے:-

تَافِهٌ - حقیر' ذلیل' تھوڑا-

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِهُ يَنْطِقُ فِیْ اَمْرِ الْعَامَّةِ - آنحضرتؐ سے پوچھا "رویبضہ" کون ہے؟ آپ نے فرمایا ایک چھوٹا حقیر آدمی' جو قوم کے بڑے کاموں میں گفتگو کرے (مصلح قوم بنے' چھوٹا منہ بڑی بات)- لَا يَتْفَهُ وَلَا يَتَشَانُّ - نہ حقیر ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (یہ قرآن کا وصف بیان کیا)- لَا يُقْطَعُ الْيَدُ فِی الشَّیْءِ التَّافِهِ - حقیر چیز کے چرانے میں (جس کی مالیت ربع دینار سے کم ہو)- ہاتھ نہ کاٹا جائے- اِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْفَاجِرِ فَاِنَّهٗ يَبِيْعُكَ بِالتَّافِهِ - بدکار کی دوستی سے بچارہ' وہ تو تجھ کو ایک حقیر چیز کے بدلہ بیچ ڈالے گا-

تَفَاءٌ - گرم ہونا' غصہ ہونا-

تَفِيْئَةٌ اور تَفِيَّةٌ - زمانہ اور وقت-

دَخَلَ عُمَرُ وَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى تَفِئَةِ ذٰلِكَ یا تَفِيَّةِ ذٰلِكَ - حضرت عمرؓ اندر آئے اور آنحضرت سے باتیں کیں' پھر ابوبکر بھی اسی وقت (ان کے بعد ہی) اندر آئے-

باب التاء مع القاف

تِقْدَةٌ- دھنیا' زیرہ-

وَعَدَّ فِیْهَا التِّقْدَةَ- ان دانوں میں جن میں زکوٰۃ واجب ہے دھنیے کو بھی شمار کیا (بعض نے تَقِدَةٌ پڑھا ہے)-

تِقْرِدَةٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

اِتَّقَفَ- ٹھہر گیا- اصل میں اِوْتَقَفَ تھا وُقُوف سے-

وَوَقَّفَ حَتّٰی اتَّقَفَ النَّاسُ کُلُّهُمْ- انھوں نے لوگوں کو ٹھہرایا وہ سب ٹھہر گئے (اس کو باب الواو میں ذکر کرنا تھا)-

تِقْنٌ- طبیعت' معاش کا سامان' حاذق' ہوشیار-

اِتْقَانٌ- مضبوط کرنا-

تَتْقِیْنُ الْاَرْضِ- غلیظ پانی زمین میں دینا کہ اس میں زور آ جائے-

وَخَلَقَ التِّقْنَ یَوْمَ الثَّلٰثَاءِ- منگل کے دن کھانے اور جینے کے سامان پیدا کیے-

تُقَاةٌ- پرہیز گاری' بچاؤ' ڈر- اصل میں وُقَاةٌ تھا- اسی طرح تقویٰ اصل میں وَقْوٰی تھا- کُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اتَّقَیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- جب لڑائی سخت ہوتی خون ریز' تو ہم کیا کرتے' آنحضرت صلعم کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ دشمن کے سامنے آگے رہتے اور ہم آپ کے پیچھے- سبحان اللہ آپ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا؟)

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُتَّقٰی بِهٖ وَ یُقَاتَلُ مِنْ وَّ رَائِهٖ- امام کیا ہے لوگوں کی سپر ہے' لوگ اپنا بچاؤ اس سے کرتے ہیں اس کے پیچھے رہ کر جنگ کرتے ہیں- مَنِ اتَّقٰی عَلٰی ثَوْبِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ اکْتَسٰی- جس شخص نے نماز میں اپنا کپڑا (گرد و غبار وغیرہ سے) بچایا' اس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا (ورنہ اللہ کی عبادت میں وہ کپڑے کا خیال کیوں رکھتا کپڑا کیا چیز ہے جان تک اس پر تصدق کرنا چاہیے)-

تَقِیٌّ- پرہیز گار' اور امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے کیونکہ اللہ نے ان کو مامون کے شر سے بچایا-

اٰلِیْ کُلُّ تَقِیٍّ- ہر پرہیز گار میری آل ہے- هَلْ لِلسَّیْفِ مِنْ تَقِیَّةٍ قَالَ نَعَمْ تَقِیَّةٌ عَلٰی اَقْذَاءٍ وَ هُدْنَةٌ عَلٰی دَخَنٍ- تلوار کا کچھ بچاؤ بھی ہوگا؟ فرمایا' ہاں بچاؤ ہوگا' لیکن خرابیوں کے ساتھ اور صلح ہوگی مگر دل میں میل رکھ کر (نفاق کے ساتھ)-

اَلتَّقِیَّةُ- اس کو بھی کہتے ہیں کہ آدمی اپنا اعتقاد عزت یا جان جانے کے ڈر سے چھپائے (یہ اہل سنت اور امامیہ سب کے نزدیک جائز ہے- قرآن میں ہے: وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗ اور اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً- اور حضرت عمارؓ نے تقیہ کیا تھا اور محمد بن مسلمہ نے بھی)-

باب التاء مع الکاف

تُکَاَةٌ- بروزن هُمَزَةٌ بہت تکیہ لگانے والا-

لَآ اٰکُلُ مُتَّکِئًا- میں فرش پر بیٹھ کر اطمینان سے نہیں کھاتا جیسے دنیا دار بسیار خواروں کی عادت ہوتی ہے کہ نرم گدہ بچھا کر اس پر چارزانو بیٹھ کر بڑے اطمینان سے کھاتے ہیں- لٰكِنِّیْ اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَّ اٰکُلُ بُلْغَةً- لیکن میں پھرتی سے بیٹھتا ہوں (یعنی اکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر اور سرین اوٹھا کر) اور تھوڑا سا کھانا (جو زندگی قائم رکھے) کھا لیتا ہوں- (بعض لوگوں نے مُتَّکِئًا کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ تکیہ لگا کر یا ایک طرف ٹیک دے کر نہیں کھاتا' یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب لوگ مُتَّکِئٌ اس کو کہتے ہیں جو ایک فرش پر اطمینان کے ساتھ بیٹھا ہو)-

(اس حدیث کی رو سے بعض نے تکیہ یا ہاتھ پر ٹیک دے کر یا ایک طرف جھک کر کھانا مکروہ رکھا ہے اگرچہ امام جعفر صادقؒ سے منقول ہے' قسم خدا کی آنحضرتؐ نے اس سے منع نہیں کیا- بہرحال سنت یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر کھا لے اور شکم سیر ہو کر نہ کھائے- بلکہ تہائی یا آدھا پیٹ کھائے)- وَ اِنَّهُمْ لَیُزَاحِمُوْنَ عَلٰی تُکَاءِنَا- فرشتے ہمارے بچھونے پر ہجوم کریں گے- مَا اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ قُبِضَ- آنحضرتؐ نے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا' کبھی فرش پر اطمینان سے بیٹھ کر (یا تکیہ لگا کر ٹیک دے کر) کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا- لَا تَتَّکِاْ فِی الْحَمَّامِ فَاِنَّهٗ

يُذْهِبُ شَحْمَ الْكُلْيَتَيْنِ - حمام میں ایک طرف ٹیک دے کر مت بیٹھ ایسا کرنے سے گردوں کی چربی تحلیل ہو جاتی ہے - هٰذَا الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِيُّ - یہ سفید رنگ گورے جو فرش پر اطمینان سے بیٹھے ہیں - اَلتُّكَأَةُ مِنَ النِّعْمَةِ - بچھونا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے (آج کل اہل مکہ اور مدینہ ان دو نعمتوں میں غرق ہو رہے ہیں - فِرَاشٌ طَيِّبٌ وَّ طَعَامٌ طَيِّبٌ - فرش عمدہ ہو اور کھانا عمدہ ہو) - هُوَ تُكَأً بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ - وہ پروردگار کے سامنے بیٹھیں گے' جب تک کہ پروردگار حساب سے فارغ ہو -

باب التاء مع اللام

تَلْبِيْبٌ - کسی کے کپڑے سینے پر اکٹھا کرنا - پھر اس کو کھینچنا جیسے لڑائی جھگڑے میں کرتے ہیں' عرب لوگ کہتے ہیں:

لَبَّبَهٗ يا اَخَذَ بِتَلْبِيْبِهٖ يا بِتَلَابِيْبِهٖ - اس کے کپڑے اس کی دگدگی پر جوڑ کر اس کو کھینچا -

مُتَلَبَّبٌ - ہار کا مقام گلے میں - فَاَخَذْتُ بِتَلْبِيْبِهٖ وَ جَرَرْتُهٗ - میں نے ان کے کپڑے ان کے سینے پر جوڑ کر ان کو کھینچا فَاَخَذْتُ بِتَلَابِيْبِ عُمَرَ فَجَذَبْتُهٗ اِلَيْهَا - حضرت فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ کے کپڑے پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹا - صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَلَبِّبًا - آنحضرتؐ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اس کو سینہ پر لا کر باندھ لیا تھا -

تَلْتَلَةٌ - سختی' جلد بازی' بہت ہلنا ہلانا' جانور کو سختی سے ہانکنا -

تَلْتَلَةٌ - وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے' بچے تتلاتے ہیں' اس کی جمع تَلَاتِلُ ہے -

اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ تَلْتِلُوْهُ (عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث میں ہے) ایک شرابی آپ کے پاس لایا گیا' فرمایا اس کو ہلاؤ' چھیڑو' بو سونگھو (تاکہ معلوم ہو اس نے شراب پی ہے یا نہیں) -

تَلَدٌ یا تُلْدٌ یا تَالِدٌ - پرانا مال جو تیرے پاس پیدا ہوا ہو (اس کی ضد طَارِفٌ ہے یعنی نیا مال جو دوسرے سے ہاتھ آئے) -

اَلُ حٰمٓ مِنْ تِلَادِيْ - وہ سورتیں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے میرے پرانے مال ہیں (یعنی سب سے پہلے مکہ میں میں نے ان کو یاد کیا تھا) - فَهِيَ لَهُمْ تَالِدَةٌ بَالِدَةٌ - خلافت تو ان کا پرانا مال ہے - اِنَّهَا اَعْتَقَتْ عَنْ اَخِيْهَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ تِلَادًا مِّنْ تِلَادِهَا یا تِلَادًا مِّنْ اَتْلَادِهَا - حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی طرف سے اپنے پرانے بردوں میں سے ایک بردہ آزاد کیا (کیونکہ وہ سوتے سوتے گزر گئے تھے) - اِنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى جَارِيَةً وَّ شَرَطَ اَنَّهَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِيْدَةً - ایک شخص نے ایک لونڈی خریدی اس شرط پر کہ وہ عرب کی پیدائش ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ عجم میں پیدا ہوئی تھی' لیکن اوائل عمر ہی میں اس کو عرب لے آئے تھے وہیں جوان ہوئی تو اس نے اس کو پھیر دیا - مَنْ بَاعَ تَالِدًا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَلَفًا - جو شخص اپنی پرانی جائداد بیچ ڈالے (بے ضرورت روپیہ اڑائے) اللہ تعالیٰ اس کے مال پر ہلاکت ڈالے گا - اَئِمَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَتَمَنَّوْا بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادَ - وہ امام جو خدا کی طرف سے مقرر ہوں گے' ان کی برکت سے پرانے مالوں کی آرزو کرو گے - عَلَيْكَ بِالتِّلَادِ وَ اِيَّاكَ كُلَّ مُحْدَثٍ لَّا عَهْدَ لَهٗ وَلَا اَمَانَةَ وَلَا مِيْثَاقَ - اپنے قدیمی یار کو مت چھوڑ اور نئے یار سے بچارہ' جس کے نہ عہد کا اعتبار ہو' نہ ایمان کا نہ اقرار کا -

تَلْعَةٌ - پانی بہنے کا راستہ اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف (بعض نے کہا تَلْعَةٌ بلند اور پست زمین دونوں کو کہتے ہیں) اِنَّهٗ كَانَ يَبْدُوْ اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ - آپ انہی ٹیلوں پر جایا کرتے - فَيَجِيْءُ مَطَرٌ لَّا يُمْنَعُ مِنْهُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ - ایسا مینہ برسے گا کہ کسی نالے کی دم بے پانی کے نہ رہے گی (یعنی ہر طرف پانی ہی پانی ہو جائے گا) - لَيَضْرِبَنَّهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى لَا يَمْنَعُوْا ذَنَبَ تَلْعَةٍ - مسلمان ان کو ایسا ماریں گے کہ وہ کسی نالہ کی دم کو نہ بچا سکیں گے وَ اَدْحَضَتِ التِّلَاعَ - مینہ نے نالوں کو پھسلواں کر دیا - لَقَدْ اَتْلَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ اِلٰى اَمْرٍ لَّمْ يَكُوْنُوْا اَهْلَهٗ فَوُقِصُوْا دُوْنَهٗ - اپنی گردنیں ایسے کام کی طرف اٹھائیں جس کے لائق نہ تھے آخر گردنیں ٹوٹ گئیں اور مطلب بھی حاصل نہیں ہوا - تَدَهْدُهُ الْبَلَاءِ اِلَى الْمُؤْمِنِ

اَسْرَعُ مِنْ تَدَهْدُهِ السَّيْلِ مِنْ رَأْسِ التَّلْعَةِ - بلائیں مومن پر اس سے بھی جلدٹل جاتی ہیں جتنی جلد سیلاب کا پانی نالے کی بالائی جانب سے بہتا ہے۔

تِلْعَابَةٌ - (اس کو باب اللام مع العین میں ذکر کرنا تھا) یاتَلْعَابَةٌ یاتِلِعَّابَةٌ یاتِلِعْيَبَةٌ بہت ٹھٹھا کرنے والا - زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّيْ تِلْعَابَةٌ تِمْرَاحَةٌ اُعَافِسُ وَ اُمَارِسُ - نابغہ کا بیٹا (عمرو بن عاص) یہ سمجھا کہ میں ایک کھلنڈرا کمسن عورتوں کا شیفتہ ہوں[1] (مجھ کو امور مملکت اور انتظام سلطنت میں کچھ دخل ہی نہیں ہے)۔ كَانَ عَلِيٌّ تِلْعَابَةً فَاِذَا فُزِعَ اِلَى ضِرْسٍ حَدِيْدٍ - حضرت علیؓ ظریف باِمذاق وخوش مزاج آدمی تھے، مگر جب کوئی ڈر کرآپ کی پناہ لیتا تو گویا اس نے ایک کرارے سخت فولادی شخص کی پناہ لی یا ایک فولادی پہاڑ کی پناہ لی (اب کسی کو کیا مجال کہ اسے ستائے، بعض نے ضرس حدید بہ کسرۂ ضاد روایت کیا ہے یعنی فولادی پہاڑ یا داڑھ۔)

ف - ہمیشہ بہادر اور شجیع آدمیوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ امن کے وقت بڑے ہنس مکھ، خوش مزاج، ظریف اور ملنسار ہوتے ہیں اور جنگ کے وقت آفت کے پرکالے، یہ نہیں کہ ہر وقت چڑچڑے، چرکاندھے، بات بات پر کاٹ کھانے والے، ایسے لوگ دل کے محض بودے ہوتے ہیں اور صرف تھان کے ترے۔

تِلْكَ - ذٰلِكَ - کا مونث ہے یعنی اسم اشارۂ مونث ہے اور لام بعد کے لئے اور کاف خطاب کا ہے۔

تِلْكَ بِتِلْكَ - یعنی سورۂ فاتحہ میں جو دعا ہے وہ اس آمین کی وجہ سے قبول ہوتی ہے یا آمین اس کا ایک جز ہے (بعض نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ اشارہ ہے امام کی نماز کی طرف، یعنی تمھاری نماز امام کی نماز کے تابع ہے - بعض نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ سے یہ مقصود ہے کہ تم ہر رکن امام کے بعد ادا کرو اور امام کے بعد اس سے فارغ ہو، امام کی ایک ذرا سی تقدیم اس کا بدل وہ تاخیر ہو جائے گی، جو تم فارغ ہونے میں کرو گے)۔

تَلٌّ - ٹیلہ، گرنا گرانا، اوندھا پچھاڑنا گردن اور منہ کے بل لٹا ڈالنا۔

اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَتُلَّتْ فِيْ يَدِيْ - زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں ڈال دی گئیں - فَتَلَّهٗ فِيْ يَدِهٖ - آپ نے وہ پینے کا پیالہ (جس میں دودھ یا شربت تھا) اس لڑکے کے ہاتھ میں ڈال دیا (جب اس نے بائیں طرف کے بوڑھے لوگوں کو پہلے دینا منظور نہیں کیا (کہتے ہیں یہ لڑکے ابن عباس تھے)۔ وَتَرَكُوْكَ لِمَتَلِّكَ - تجھ کو تیرے گزرنے کے مقام میں چھوڑ دیا - قرآن میں ہے وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ اس کو پیشانی کے بل گرایا - فَجَاءَ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَتَلَّهَا - ایک بڑی کوہان والی اونٹنی لائے اس کو بٹھایا - حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ - یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا - اَلْقَاتِلُ يُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ - خونی کو رسی سمیت (جس سے وہ بندھا ہو) مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیں گے۔

تَلْوٌ - پیچھے جانا، پیروی کرنا، چھوڑ دینا۔

تِلَاوَةٌ - پڑھنا۔

اِتِّلَاءٌ - پیچھے لگانا، آگے بڑھ جانا۔

اَتْلَتِ النَّاقَةُ - اونٹنی نے اپنی اولاد چھوڑی۔

لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ (اصل میں وَلَا تَلَوْتَ تھا واؤ کو یے سے بدل دیا کہ دریت کا ہم وزن ہو جائے) یعنی نہ تو خود سمجھا نہ تو نے سمجھ دار کی پیروی کی (بلکہ بے وقوف باپ دادوں اور جاہل خاندان والوں کی پیروی کی) اور صحیح وَلَا اَتْلَيْتَ ہے جیسے اوپر گزر چکا - (بعض نے کہا وَلَا تَلَيْتَ کے معنی یہ ہیں نہ تو نے کچھ پڑھا) - ایک روایت میں وَلَا اَتْلَيْتَ ہے، تو یہ بددعا ہوگی اس کے لئے یعنی تیری اونٹنیاں لاولد مر جائیں ان کی نسل ہی نہ رہے - يَتْلُوْنَ اٰيَاتِهٖ وَيَتَفَقَّهُوْنَ فِيْهِ - قرآن کی آیتوں کو پڑھتے ہیں، ان کا مطلب سمجھتے ہیں (ان پر عمل کرتے ہیں یہ امام محمد باقرؒ کا قول ہے - آپ فرماتے ہیں قسم خدا کی قرآن کی تلاوت یہ نہیں ہے کہ آیتوں کا زبانی یاد کر لینا حروف اور الفاظ اور اخماس اور اعشار (اور رکوع) منضبط کرنا - بلکہ تلاوت یہ ہے کہ آیتوں کے مضامین میں غور وفکر کرنا، قرآن کے احکام پر عمل کرنا)۔

مترجم:- کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ہزاروں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جو قرآن کی تلاوت اس طرح کرتا ہو بلکہ الفاظ کا رٹنا بس اسی کو تلاوت قرار دیا ہے حالانکہ یہ تلاوت نہیں ہے- جیسے امام صاحب نے فرمایا فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْهُ- جب وحی کی حالت موقوف ہوئی- ایک روایت میں فَلَمَّا اُجْلِیَ عَنْهُ- ہے یعنی جب وحی کی حالت دور ہوگئی- مَا اَصْبَحْتُ اَتْلِیْهَا- میں اپنا حق تجھ پر باقی نہیں رکھنے کا یعنی ابھی میرا قرضہ دے دے- عرب لوگ کہتے ہیں اَتْلَیْتُ حَقِّیْ عِنْدَهٗ- میں نے اپنا حق اس پر باقی رکھا- اُتْلَیْتُهٗ- میں نے معاف کر دیا- تَلِیْتُ لَهٗ تَلِیَّةٌ یا تُلَاوَۃٌ اس کا کچھ قرض باقی رہ گیا ہے-

تَلانَ- (اصل میں اَلْاٰنَ تھا' شروع میں تے کو زیادہ کیا اور ہمزہ گرا دیا جیسے اَلْحِیْنَ میں تحِیْن کہتے ہیں)- اِذْهَبْ بِهٰذِهٖ تَلانَ مَعَکَ اب ان تینوں باتوں کا جواب اپنے ساتھ لے کر جا (یہ ابن عمرؓ نے اس شخص سے کہا جس نے حضرت عثمانؓ کو برا کہا تھا)-

بابُ التاء مع الميم

تَمْتَمَةٌ- بات کرنے میں تے اور میم کی سی آواز نکالنا' یا ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے-

تِمْثَالٌ- مورت پتلی (اس کو باب المیم مع الثاء میں ذکر کرنا تھا)-

یَجِیْءُ مَعَهٗ تِمْثَالُ الْجَنَّةِ- دجال آئے گا اس کے ساتھ بہشت کی تصویر ہوگی- ایک روایت میں بِمِثَالِ الْجَنَّةِ ہے یعنی بہشت کی تصویر اپنے ساتھ لائے گا (ظاہر میں بہشت ہوگی اور حقیقت میں دوزخ ہوگی- کیونکہ اس میں جانا عاقبت خراب کرنا ہے)- وِسَادَۃً فِیْهَا تَمَاثِیْلُ- ایک تکیہ جس میں مورتیں تھیں- اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْکَنَائِسَ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِیْلِ- ہم نصاریٰ کے گرجوں میں مورتوں کی وجہ سے نہیں جاتے- (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک نصرانی نے آپ کو کھانے کی دعوت دی- اس سے معلوم ہوا کہ گرجا میں مورتیں نہ ہوں تو وہاں جانا اور نماز پڑھنا منع نہیں)- کَانَ لَنَا تِمْثَالُ طَائِرٍ ہمارے پاس ایک چڑیا کی تصویر تھی- سِتْرٌ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ- پردے پر مورتیں بنی تھیں' (یہ مورتیں جاندار کی ہوں گی اس لئے آپ ناراض ہوئے یا اس وجہ سے کہ دیوار اور پتھر اور مٹی پر کپڑا منڈھنا منع ہے- دوسری حدیث میں ہے اللہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں کو کپڑا اُڑھائیں اب وہ لوگ شرمندہ ہوں جو قبروں پر چادریں اُڑھاتے ہیں- زندے تو ننگے پھرتے ہیں' سردی کھاتے ہیں ان کی تو خبر نہیں لیتے اور قبروں اور مشہدوں اور علموں اور جھنڈوں پر کمخواب اور زربفت اُڑھاتے ہیں-)

تَمْرٌ- سوکھی کھجور- جمع تَمَرَاتٌ ہے-

عَیْنُ التَّمْرِ- ایک مقام کا نام ہے-

اَسَدٌ فِیْ تَامُوْرَتِهٖ- شیر ہے اپنے ڈربہ میں (یا شیر کا دل رکھتا ہے)- کَانَ لَا یَرَی بِالتَّتْمِیْرِ بَأْسًا- گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھجور کی طرح سکھا کر اگر محرم (احرام والا) رکھ لے' تو اس میں کوئی قباحت نہیں- بَیْتٌ لَاتَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَهْلُهٗ- جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا کھانا تیار نہیں ہوتا اور بھوک لگ آتی ہے' کھجور موجود ہو تو بھوک لگتے ہی اس کو کھا سکتے ہیں)-

تِمْرَاحَةٌ- خوش' مگن' پھولا ہوا (اس کو باب المیم مع الراء میں ذکر کرنا تھا)-

تِمْرَاخَةٌ (خائے معجمہ سے بھی ہو سکتا ہے) یعنی مزاح کرنے والا-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اِنِّیْ تِلْعَابَةٌ تِمْرَاحَةٌ- نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص ان کی ماں فتنہ پردازی اور فساد میں مشہور تھیں- ''نبغ'' کے معنی ظاہر ہونا) یہ سمجھا کہ میں ایک کھیل کود کرنے والا خوش و خرم مگن آدمی ہوں (مجھ کو بھلا حکومت اور انتظام سلطنت سے کیا واسطہ؟)-

تَمٌّ یا تِمَامٌ یا تِمَامَةٌ- پورا ہونا قصد کرنا' ایک کام کو چلائے جانا-

اِتْمَامٌ- پورا کرنا' دینا-

تَتْمِیْمٌ- پورا کرنا' لٹکانا-

تَمِیْمَةٌ- چتکبرے (سیاہ سفید) مہرے جو جوڑ کر عرب لوگ نظر نہ لگنے کے لئے بچوں کے گلے میں لٹکاتے-

مجمع البحرین میں ہے تَمِیْمَۃٌ تعویذ کو بھی کہتے ہیں جو آدمی پر لٹکایا جائے۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ میں اللہ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں یا اپنی جان کو ان کی پناہ میں دیتا ہوں (یعنی اس کے سب کلمے پورے ہیں' ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں یا اس کے کلمے پورا فائدہ دینے والے ہیں یا پورا بچانے والے ہیں اس کو جو ان کی پناہ میں آئے)۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ۔ اے پرودگار اس پوری دعوت کے صاحب' پوری دعوت اذان کو فرمایا' کیونکہ وہ اللہ کی عبادت کی دعوت ہے جو سب دعوتوں سے بڑھ کر ہے)۔ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اور اس نماز کے صاحب جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے (اب کسی دین سے منسوخ نہیں ہوسکتی۔ بعض نے کہا پوری دعوت یعنی حجت قائم کرنے میں اور نماز کے لئے آنا واجب کرنے میں پوری ہے۔ بعض نے کہا پوری سے یہ غرض ہے کہ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا' یا اس میں تمام عقائد پوری طرح سے موجود ہیں۔ مثلاً توحید' رسالت اللہ کی عظمت وغیرہ) کَانَ یَقُوْمُ لَیْلَۃَ التَّمَامِ یا تمام بکسرۂ تا یعنی آنحضرت ﷺ ہر مہینے کی چودھویں شب میں عبادت کرتے (اس کو تمام اس لئے کہا کہ چاند اس شب میں پورا ہو جاتا ہے۔ بعض نے کہا لَیْلَۃُ التِّمَام بکسرۂ تا وہ رات جو سال بھر میں سب سے بڑی ہوتی ہے)۔ اَلْجَذَعُ التَّامُّ التَّمُّ یُجْزِیٔ۔ (قربانی میں) پورے ایک سال کی بھیڑ پورے بدن کی کافی ہے (ایک روایت میں اَلتَّامُّ التَّمَمُ ہے معنی وہی ہیں) بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ۔ اللہ کی پوری لعنت لے کر۔ فَخَرَجْتُ وَ اَنَامُتِمٌّ (یہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا قول ہے) میں اس وقت نکلی جب پورے دنوں سے تھی (نو مہینے کا پیٹ تھا)۔ مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ۔ جو شخص صبح تک روزے کی نیت نہ کرے بلکہ بے روزہ صبح کرے' وہ بھی اپنا روزہ پورا کرلے (شام تک کچھ کھائے پیے نہیں رمضان کا احترام کرے)۔ تِمَّ عَلٰی صَوْمِکَ اپنا روزہ چلائے جا' قائم رکھ اِنْ تَمَمْتَ عَلٰی مَا تُرِیْدُ یا اِنْ تَمَّمْتَ اگر تو جو چاہتا ہے وہی کئے جائے۔ فَتَتَامَّتْ اِلَیْہِ۔ قریش کے لوگ کثرت سے پے در پے ان کے پاس آئے۔ اَلتَّمَائِمُ وَ الرُّقٰی مِنَ الشِّرْکِ گنڈے اور منتر شرک کی باتیں ہیں (اگر یہ سمجھے کہ گنڈہ اور منتر خود کوئی اثر رکھتا ہے' یعنی اللہ کے بے حکم تب تو حقیقۃً مشرک اور کافر اور اسلام سے خارج ہوگیا۔ جیسے دوا کے نسبت کوئی یہ اعتقاد رکھے وہ بھی کافر ہے اور جو یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے اثر کرتا ہے تب حقیقۃً مشرک نہیں ہوا' مگر مشرکوں کا سا کام اس نے کیا کیونکہ گنڈے لٹکانا اور منتروں سے جھاڑ پھونک کرنا مشرکوں کا طریق تھا۔ ہمارے بعض علماء نے بچوں کے گلے میں ہر طرح کے گنڈے اور تعویذ لٹکانا مکروہ رکھا ہے۔ اور طیبیؒ نے کہا مراد وہ گنڈے اور منتر ہیں جو جاہلیت اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہوں مثلاً ان میں شیاطین اور کافروں کے نام لئے جاتے ہوں یا شرک کے مضامین ہوں۔ مثلاً غیر اللہ سے مدد مانگنا' ان سے تندرستی چاہنا اگر اسمائے الٰہی یا قرآن کی آیات یا احادیث کی دعائیں ہوں' تو ایسے تعویذ لٹکانا یا مکان پر لگانا جائز ہے)۔ مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَکَ۔ جس نے گنڈا لٹکایا اس نے شرک کیا (مشرکوں کا سا کام کیا)۔ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً۔ اگر میں گنڈا لٹکاؤں تو پھر کوئی برا کام کرنے کی مجھ کو پرواہ نہ رہے گی (کیونکہ سب سے برا کام شرک ہے جب وہی کرلیا تو اب اس سے کم برے کاموں کی کیا پرواہ رہے گی) مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَۃً فَلَا اَتَمَّ اللّٰہُ لَہٗ۔ جس نے گنڈا یا تعویذ لٹکایا اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے۔

ابن اثیر نے کہا ان کافروں کا یہ اعتقاد تھا کہ گنڈے سے ضرور شفا ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے اس کو شرک فرمایا کیونکہ وہ اس گنڈے سے تقدیر الٰہی کو روکنا چاہتے تھے اور غیر خدا سے بلا دفع کرنے کی درخواست کرتے تھے' حالانکہ بلا' درد اور مصیبت کا دفع کرنے والا اللہ ہے (جو کوئی خدا کے سوا کسی پیر یا ولی یا پیغمبر یا امام یا درویش کو مشکل کشا' بلا کا دور کرنے والا بیماری اور دکھ سے چنگا کرنے والا سمجھے' وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہے۔ اللہ کے بے حکم کوئی کچھ نہیں کرسکتا وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے البتہ اگر یہ سمجھے کہ ولی یا پیغمبر یا امام یا پیر بہ حکم خداوندی مدد کرسکتے ہیں یا بیماری کو رفع کرسکتے ہیں دوا کی طرح تو وہ مشرک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ ان کو ہر جگہ اور ہر مقام میں

حاضر و ناظر اور سننے والا نہ جانے- قرآن میں ہے وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ط یعنی میں اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو چنگا کر دیتا ہوں اور مردے کو جلا دیتا ہوں)- وَعَقْدُ التَّمَائِمِ اور گنڈوں میں گرہیں دینا ان کو لٹکانا- وَ اِنَّ غُلَامًا بَيْنَ كِسْرٰى وَ هَاشِمٍ لَاَكْرَمُ مَنْ نِيطَتْ عَلَيْهِ التَّمَائِمُ- ایک لڑکا کسریٰ اور ہاشم کے درمیان' ان سب میں زیادہ عزت دار ہے جن پر تعویذ باندھے گئے (یہ ابو الاسود نے امام زین العابدینؒ کی تعریف میں کہا) امام حسنؑ نے معاویہ کے جواب میں' جب یہ شعر پڑھا-

بِتَجَلُّدِیْ لِلشَّامِتِیْنَ اُرِیْهِمُ
اِنِّیْ لِرَیْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ

یعنی میں ملامت کرنے والوں اور عیب کرنے والوں کے مقابلہ میں اپنی مضبوطی دکھلا کر یہ ثابت کرتا ہوں کہ میں زمانے کے حوادث سے بے قرار نہیں ہوتا- علی الفور یہ شعر پڑھا:

وَاِذَا الْمَنِيَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا
اَلْفَيْتَ كُلَّ تَمِيْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

(محیط میں ہے کہ یہ ابو ذویب شاعر کی بیت ہے-) یعنی جب موت اپنے پنجے مار دے اس وقت ہر ایک گنڈے اور تعویذ کو تو بے فائدہ پائے گا-

سعدیؒ نے یہی مضمون لے کر یوں کہا ہے "چوں مخبط شد اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج"[1]

اَلْكَفَنُ الْمَفْرُوْضُ ثَلٰثَةُ اَثْوَابٍ تَامٌّ- فرض کفن' یعنی تین کپڑوں کا پورا کفن ہے (اس سے زیادہ اور کپڑے بڑھانا جیسے عمامہ اور قمیض اور اوپر کی ایک چادر' یہ سب بدعت ہیں)- لَمَّا نَفَرْتُ مِنْ مِّنًى نَوَيْتُ الْمُقَامَ بِمَكَّةَ فَاَتْمَمْتُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ جَاءَ نِیْ خَبَرٌ مِّنَ الْمَنْزِلِ فَلَمْ اَدْرِ اُتِمُّ اَمْ اَقْصُرُ فَقَصَصْتُ الْقِصَّةَ عَلٰى اَبِى الْحَسَنِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَى التَّقْصِيْرِ- عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں' میں نے منیٰ سے کوچ کیا تو مکہ میں ٹھہرنے کی نیت کر لی اور نماز پوری پڑھی پھر گھر سے ایک خبر آئی (تو میں نے جانا چاہا اب مجھ کو شک ہوا کہ نماز پوری پڑھوں یا قصر کروں؟ میں نے یہ قصہ جناب امیر سے بیان کیا- آپ نے فرمایا' پھر قصر شروع کر دے- بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ- جو لوگ اندھیروں میں نماز کے لئے مسجدوں کو جاتے ہیں' ان کو یہ خوشی کی خبر سنا دے کہ قیامت کے دن ان کو پوری روشنی ملے گی- فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ اس کی نماز پوری ہو گئی- ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِاَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ- اخیر تک کہہ کر سو کا عدد پورا کرے- كَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ- آنحضرتؐ اللہ اکبر کو بڑھا کر نہیں کہتے تھے (یعنی نماز میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ کے لفظ میں یا اکبر کے لفظ میں مد کرتے ہیں)- وَ اِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا لِاَرْبَعٍ- اگر اس نے ایک رکعت جو اور پڑھی اس سمیت پوری چار رکعتیں ہوئیں- لَيْسَتِ التَّمِيْمَةُ مَا يُعَلَّقُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ وَلٰكِنَّ التَّمِيْمَةَ مَا عُلِّقَ قَبْلَهٗ- گنڈا تعویذ جس کو تمیمہ کہتے ہیں (اور اس کا لٹکانا منع ہے) وہ ہے جو بلا اترنے سے پہلے لٹکایا جائے (اور یہ اعتقاد ہو کہ اس کے لٹکانے سے بلا نہ آئے گی) لیکن جو تعویذ بلا اترنے کے بعد لٹکایا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اسی طرح جس تعویذ میں اسمائے الٰہی یا آیات قرآنی یا ادعیہ ماثورہ لکھے ہوں اس کا بھی لٹکانا منع نہیں ہے- کیونکہ یہ شرک نہیں ہے- خود اللہ ہی کے کلمات سے پناہ لینا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں اور اصحابؓ سے ایسے تعویذوں کا لٹکانا منقول ہے)-

تَمَنٌّ- ایک مقام کا نام ہے- یعنی ہرشی کی گھاٹی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے-

وَهِىَ بِمَكَانٍ مِّنْ تَمَنٍّ بِسَفْحِ هَرْشٰى- وہ تمن میں تھیں جو ہرشے کے نشیبی جانب یا ہرشے کے عرض میں ہے- ہرشی ایک گھاٹی ہے جحفہ کے قریب-

[1] جب بیماری حد اعتدال سے تجاوز کر جائے تو پھر نہ پرہیز اثر کرتا ہے نہ علاج (م)

باب التاء مع النون

تُنُوْءٌ یاتِنَاءَ ۃٌ-مقیم ہونا' رہنا-

اَلتَّانِیُٔ-کسان' کاشتکار' گاؤں کا رہنے والا-

اِبْنُ السَّبِیْلِ اَحَقُ بِالْمَاءِ مِنَ التَّانِیُٔ-مسافر کو (کنویں یا چشمے سے) پانی لینے کا حق وہاں کے رہنے والے سے زیادہ ہے (کیونکہ وہاں کا باشندہ تو دوسرے وقت بھی پانی لے سکتا ہے' مسافر تو جانے والا ہے اس کو پانی نہ ملے تو سخت تکلیف ہوگی)-لَیْسَ لِلتَّانِیَۃِ شَیْءٌ جو جماعت اپنی بستی میں رہے (مجاہدین کے ساتھ نہ جائے) اس کو لوٹ کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملے گا-مَنْ تَنَاءَ فِیْ اَرْضِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَیْرُوْزَھُمْ وَ مِھْرَجَانَھُمْ حُشِرَمَعَھُمْ- جو شخص ایران میں رہے اور پارسیوں کی طرح نو روز اور مہرگان (شروع جاڑے) کی عید کرے اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا-(اسی طرح کوئی ہندوستان میں رہے اور ہندوؤں کی رسمیں دیوالی' ہولی' تل سنکرات وسہرہ' رام نومی' جنم اشٹمی وغیرہ میں شریک ہو اس کا بھی حشر انہیں کافروں کے ساتھ ہوگا-معاذ اللہ اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے' ان مسلمانوں کے لئے جو ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہوں اور مسلمان بادشاہوں کے لئے جو نوروز کی عید کیا کرتے ہیں)-

تِنْبَلٌ یاتِنْبَالٌ یاتُنْبُوْلٌ- چھوٹا' ست' اہدی اصل میں یہ ترکی زبان کا لفظ ہے-اس کی جمع تَنَابِیْلُ اور تَنَابِلَۃٌ ہے کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں یَمْشُمُوْنَ مَشْیَ الْجِمَالِ الزُّھْرِ یَعْصِمُھُمْ ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِیْلُ-وہ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو پاؤں پھیلا کر ہر درخت میں سے کھاتے ہوئے چلیں (یعنی آہستہ آہستہ) ان کو مار بچاتی ہے-جب کالی چھوٹی چھوٹی چڑیاں گاتی ہیں-

تُنُوْخٌ- مقیم ہونا ٹھہرنا-

اِنَّہٗ اٰمَنَ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنْ یَّھُوْدَ فَتَنَخُوْا عَلَی الْاِسْلَامِ- عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے یہودی ایمان لائے' اور ایمان پر ثابت قدم رہے' ایک روایت میں فَتَنَخُوْا ہے پہلے نون پھر خائے معجمہ یعنی اسلام میں پکے ہوگئے-

تَنْدُوَۃٌ (یہ صاحب مجمع البحار نے باب التاء مع النون میں لکھا ہے اور لغت میں نہیں ملتا-البتہ ثُنْدُءَ ۃٌ یاثُنْدُءۃٌ یاثُنْدُوَۃٌ مرد کے پستان پر جو گوشت ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں اور حدیث میں جو آیا ہو فَاِنْ جُدِعَتْ ثُنْدُءَ تُہٗ یہاں ثُنْدُءَۃٌ سے ناک کا سرا مراد ہے جہاں تک گوشت ہوتا ہے یہ بھی ثائے مثلثہ سے ہے-جیسے کتاب الثاء میں مذکور ہوگا مگر صاحب مجمع نے اس کو بتائے فوقانی اس باب میں لکھا ہے-)

تَنُّوْرٌ- تنور جس میں روٹی پکاتے ہیں یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے "تن" کہتے ہیں دھوئیں کو اور نور کے معنی آگ (بعض نے کہا اصل میں تَنْوُوْرٌ تھا-پہلے واؤ کو ہمزہ کے بدلا پھر ہمزہ کو نون سے اور نون کو نون میں ادغام دے دیا تَنُّوْرٌ ہوگیا-تَنُّوْرٌ سطح زمین کو بھی کہتے ہیں-اور پانی کے بہے کو بھی)-

قَالَ لِمَنْ عَلَیْہِ ثَوْبٌ مُّعَصْفَرٌ لَوْ اَنَّ ثَوْبَکَ فِیْ تَنُّوْرِ اَھْلِکَ اَوْ تَحْتَ قِدْرِھِمْ کَانَ خَیْرًا لَّکَ-ایک مرد کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنے تھا-آپؐ نے فرمایا کاش تیرا یہ کپڑا تیرے گھر والوں کے تنور میں ہوتا یا دیگ میں تلے' تو تیرے لئے بہتر ہوتا-(یہ سن کر وہ شخص گیا اس کپڑے کو جلا دیا-حالانکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اس کپڑے کی قیمت کو اپنے گھر والوں کی روٹی میں یا لکڑی میں خرچ کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا)-

فَلْتَاْتِہٖ وَ اِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ-جب خاوند اپنی جورو کو صحبت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہیئے' گو تنور پر روٹی پکا رہی ہو (بشرطیکہ یہ روٹی خاوند کا مال ہو' کیونکہ اس نے ایسے وقت میں بلا کر اپنا نقصان آپ پسند کیا-)

تَنُوْفَۃٌ- پٹپر اجاڑ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ آدمی-بعض نے کہا دور دراز-

سَافَرَ رَجُلٌ بِاَرْضٍ تَنُوْفَۃٍ-ایک شخص نے ایک اجاڑ یا دور دراز زمین میں سفر کیا-

تَنُّوْمَۃٌ- ایک پھل دار درخت ہے-بعض نے کہا شاہدانہ کا درخت یعنی کلونجی کا-

تِنٌّ- ہم عمر برابر والا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِنِّیْ وَ تِرْبِیْ (عمار کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ میرے

ہم عمر اور ہم سن ہیں-

تِنٌّ اور تِرْبٌ- دونوں کا ایک ہی معنیٰ ہے-

اَتْنَانٌ اور اَتْرَابٌ- جمع ہے-

تِنِّیْنٌ- اژدہا اور بڑی مچھلی' عجائب المخلوقات میں ہے کہ تِنِّیْنٌ یعنی اژدہا ایک موذی سانپ ہے اس کے دانت بھالے کی انیوں کی طرح ہوتے ہیں- کھجور کے جھاڑ برابر قد و قامت آنکھیں سرخ بہت سے جانوروں کو نگل جاتا ہے جنگل کے سب جانور اس سے ڈرتے ہیں اسی طرح دریا کے-

اِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ تِنِّيْنًا- اللہ تعالیٰ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدہا مسلط کرے گا' (وہ اس کو ڈسیں گے اور کاٹیں گے)-

تِنَاوَةٌ یاتِنَايَةٌ- درس تدریس چھوڑ دینا' کھیتی باڑی کرنا-

كَانَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَاَضَرَّتْ بِهِ التِّنَاوَةُ- حمید بن ہلال عالم تھے مگر درس تدریس کے چھوڑ دینے اور کھیتی باڑی میں لگ جانے سے ان کو نقصان پہنچا (ایک روایت میں بِنَاوَةٌ ہے بائے موحدہ سے' یعنی شرف اور بزرگی نے ان کو نقصان پہنچایا)-

باب التاء مع الواو

تَوْبٌ یاتَوْبَةٌ یامَتَابٌ یاتَابَةٌ یاتَتْوِبَةٌ- گناہ سے باز آنا یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا-

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ- گناہ پر شرمندہ ہونا یہی توبہ ہے- تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وہ خداوند بندوں کی توبہ قبول کرنے والا' ان کے گناہ بخشنے والا ہے- اَلتَّوْبَةُ يَجْمَعُهَا سِتَّةُ اَشْيَاءَ توبہ میں چھ باتیں ہونا چاہئیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) پچھلے گناہ پر شرمندگی' اگر فرض ترک ہوگیا ہو تو اس کا اعادہ' مظلوم کو بدلہ دینا' جن سے جھگڑا ہوا ہو ان سے معافی حاصل کرنا' آئندہ کے لئے عزم مصمم کرنا کہ اب گناہ نہ کروں گا' اللہ کی عبادت میں اپنے تن بدن کو کھپانا جیسے پہلے گناہوں میں موٹا کیا تھا- عبادت کی تلخی نفس کو چکھانا جیسے گناہ کا مزہ اس کو چکھایا تھا- نَبِيُّ التَّوْبَةِ وَ الرَّحْمِ آنحضرتؐ توبہ اور رحم کے پیغمبر ہیں- (حضرت موسیٰؑ کی شریعت میں گناہ کی سزا ملنا ضروری تھا ہندوؤں کے مذہب میں بھی کرنی کا ثواب یا عذاب ملنا ضروری ہے اور توبہ سے سزا معاف نہیں ہوتی- ہماری شریعت میں توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے' آپ کی ذات بابرکات سے سب پر اللہ کا رحم ہوا' اگلی امتوں کی طرح عام عذابوں سے بچ گئے' جیسے خسف و مسخ وغیرہ)- مَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا جو شخص پچھم کی طرف سے سورج نکلنے سے پیشتر توبہ کرے' اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا (کہتے ہیں قیامت کے قریب تین دن تک سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا- اور صحیح یہ ہے کہ ایک دن ایسا ہوگا پھر معمول کے موافق پورب کی طرف سے نکلا کرے گا)- فَاِنْ تَابَ لَمْ يُقْبَلْ اب اگر (چوتھی بار میں) توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی (مراد یہ ہے کہ صرف زبان سے توبہ کرے اور دل میں پھر شراب پینے کی نیت ہو' ایسی توبہ تو خود ایک گناہ ہے- جیسے حضرت رابعہ فرماتی ہیں- ہمارا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے- اگر دل سے توبہ کرے' اخلاص کے ساتھ اور گناہ پر نادم ہو تو وہ ضرور قبول ہوگی' گو ستر بار ہر روز وہی گناہ کرے) فَاسْتَتَابَهُمْ عُمَرُ غَيْرًا بْنُ النَّوَّاحَةِ حضرت عمرؓ نے ان سب مرتدوں سے توبہ کرائی' سوائے ابن نواحہ کے (اس کی توبہ منظور نہیں کی قتل کا حکم دیا- کیونکہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے لوگوں کو دعوت دیتا تھا-)

فائدہ:- ہم سمجھتے تھے کہ مسیلمہ کذاب کے تابع اور معتقد دنیا میں نہیں رہے مگر دبستان مذاہب سے معلوم ہوا کہ اس کے تابعدار اس کے مصنف کے زمانہ تک موجود تھے جو مسیلمہ کو سچا پیغمبر جانتے تھے دنیا بھی عجب بھیڑیا دھسان ہے- کہئے مسیلمہ کا کون سا کلام اس لائق تھا کہ اس کو پیغمبر سمجھا جائے- لاحول ولا قوۃ الا باللہ-

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ- جو شخص حرص سے توبہ کرے اللہ اس کو معاف کرے گا یا اس پر تخفیف کرے گا اُسْطُوَانَةُ التَّوْبَةِ- توبہ کا ستون (جو مسجد نبوی میں تھا بعض صحابہ اس کے پاس توبہ کیا کرتے تھے اس لئے اس کا نام توبہ کا

ستون ہو گیا)-

تَوَّابٌ - بہت توبہ کرنے والا یہ بندہ ہے اور بہت توبہ قبول کرنے والا یہ پروردگار ہے-

تَابُوْت - توراۃ کا صندوق (بعض نے کہا اس میں دس نصیحتیں لکھی ہوئی رکھی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کی تھیں' بعضوں نے کہا' کچھ تبرکات تھے جیسے عصا کے ٹکڑے ٹوٹے پھوٹے' تختیاں توراۃ کی- جَعَلَكُمُ اللّٰهُ تَابُوْتَ عِلْمِهٖ - اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے علم کا تابوت بنایا (یہ آنحضرتؐ نے اہل بیت کے حق میں فرمایا-) ثَلٰثٌ لَّا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ - تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نہیں دیتا-

تُوَيْتَات - تویت بن حبیب کی اولاد جیسے حُمَيْدَات حمید کی اولاد یا اُسَامَات اسامہ کی اولاد' یہ ابن عباسؓ نے تحقیر کی راہ سے کہا-

تَوْجٌ - تاج پہننا' انگلی' سوجن میں گھس جانا-

تَاجٌ - وہ جو بادشاہوں کے سر پر رکھنے کے لئے سونے اور جواہر سے بنایا جاتا ہے-

تَوَّجْتُهٗ - میں نے اس کو تاج پہنایا-

اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ - عمامے عرب لوگوں کے تاج ہیں (کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے سر رہتے' کوئی کوئی صرف ٹوپی رکھتے)-

اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ وَ يُعَصِّبُوْهُ - مدینہ والوں نے ارادہ کیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج رکھیں (اس کو سردار بنائیں' سرداری کا پیٹھا اس کے سر پر لپیٹیں)- تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمَلِكِ - اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں بادشاہی تاج پہنائے گا- هٰكَذَا تِيْجَانُ الْمَلَائِكَةِ - فرشتوں کے عمامے ایسے ہی ہوتے ہیں (جب وہ انسانی صورت میں نمودار ہوں) وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ - اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا- اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا - اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا-

تَوْرٌ - چھوٹا پیالہ یا پیتل یا پتھر کا لوٹا جس میں پانی پیتے ہیں- کبھی اس سے وضو بھی کرتے ہیں' کبھی اس میں کھانا بھی کھا لیتے ہیں-

اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِيْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ - میں ایک کونڈے یا ڈول یا چھاگل میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا- اُتِيَ بِطَشْتٍ اَوْ تَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ - ایک طشت یا ایک لوٹا پانی کا لایا گیا-

اَوْ حِفِيْهِ فِيْ تَوْرٍ - اس مشک کو ایک کونڈے میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈال (یہ حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنی بیوی سے وفات کے وقت کہا)-

تُوْسٌ - طبیعت' خلقت-

كَانَ تُوْسِي الْحَيَاءُ - میری طبیعت میں شرم تھی (عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ مِنْ تُوْسِ صِدْقٍ وہ سچائی کے اصل میں سے ہے)-

تَوْقٌ - بروزن شَوْقٌ معنی بھی وہی ہیں جو شوق کے ہیں-

مَالَكَ تَتَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَّ تَدَعُنَا - آپ کو کیا ہوا ہے' قریش کی لڑکیاں کرتے ہیں اور ہم کو (یعنی بنی ہاشم کی لڑکیوں کو) چھوڑ دیتے ہیں- (ایک روایت تَنَوَّقُ ہے نون سے' یعنی آپ قریش میں شادی کرنا اچھا سمجھتے ہیں' پسند کرتے ہیں' اور بنی ہاشم جو قریش کا افضل ترین خاندان ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں ہاشم آنحضرتؐ کے دادا تھے- آپ نے کنبے میں شادی کرنا پسند نہیں فرمایا اور قریش کے دور تر خاندانوں میں شادی کرنا پسند کیا جو سراسر حکمت اور دانائی پر مشتمل تھا کیونکہ کنبے میں شادی کرنا طباً خوب نہیں ہے اور بعض بیوقوف کم علم اسی کو اچھا سمجھتے ہیں- چچا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی کی بیٹیوں پر جان دیتے ہیں)- اِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهٗ مَالَكَ تَنَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَ تَدَعُ سَائِرَهُمْ - ایک عورت نے آنحضرت صلعم سے کہا آپ کو کیا ہوا ہے آپ قریش ہی کی عورت کرتے ہیں' عرب کے دوسرے قبیلوں کی نہیں کرتے (یہ آپ کی عین دانائی اور حکمت تھی اپنی قوم اور ملک کی عورت سے جیسی راحت ہوتی ہے وہ دوسرے ملک اور قوم کی عورت سے نہیں ہوتی افسوس ان جوان طبیعت بیوقوفوں پر جو اپنی نیشن (قوم) چھوڑ کر غیر قوم میں شادی کرتے ہیں پھر ساری عمر پچھتاتے ہیں اور سر پیٹتے ہیں-

بنی ہاشم کی عورت جو آپ نہ کرتے اس میں وہی حکمت تھی جو ابھی بیان ہوئی)۔

كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَّقَةً۔ آنحضرت کی اونٹنی بہت عمدہ تھی (اور صحیح مُنَوَّقَةً ہے نون سے یعنی تعلیمیافتہ مؤدب تھی)۔

تِوَلَةٌ۔ محبت کا ٹوٹکہ جو عورتیں اپنے خاوند کا دل ملانے کے لئے کیا کرتی ہیں (اس میں حب کا تعویذ اور دھاگہ وغیرہ سب آ گیا' کیونکہ یہ جادو میں داخل ہے)۔

اَلتِّوَلَةُ شِرْكٌ۔ محبت کا گنڈا اور تعویذ اور منتر کرنا شرک ہے (یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں اس قسم کے عملیات میں شرکیہ مضامین ضرور ہوا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا مطلب آپ کا یہ ہے کہ اگر ٹوٹکہ کرنے والا یہ سمجھے کہ عمل کے زور سے خدا کی تقدیر رک جائے گی' تو وہ مشرک ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ آیات قرآنی اور ادعیۂ ماثورہ سے حب کا عمل کرنا یا حب کا تعویذ یا نقش لکھنا شرک نہیں ہو سکتا غایة مافی الباب یہ ہے کہ مکروہ ہوگا)۔

قَالَ اَبُوْجَهْلٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَرَادَ بِقُرَيْشٍ التِّوَالَةَ۔ ابوجہل کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے قریش پر مصیبت لانا چاہی ہے (مردود یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو بھیج کر قریش پر وہ مہربانی کی کہ سارے عالم میں ان کا نام روشن ہو گیا ورنہ قریش کو پوچھتا کون تھا)۔ اَفْتِنَا فِيْ دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ وَ تَشْرَبُ الْمَاءَ فِيْ كَرْشٍ لَمْ تَثَّغِرْ قَالَ تِلْكَ عِنْكَ الْفَطِيْمُ وَ التَّوْلَةُ وَ الْجَذَعَةُ (ابن عباسؓ سے کہا) ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو درخت چرتا ہے اور پانی ایسے پیٹ میں پیتا ہے جس میں ابھی دانت نہیں نکلے (یعنی کھانے کے دانت) یا ابھی دودھ کے دانت نہیں گرے انھوں نے کہا ہمارے نزدیک تو یہ وہ بکری کا بچہ ہے جس کا دودھ چھٹا ہو اور تولہ اور ایک سال کا بچہ۔ خطابی نے کہا یوں ہی مروی ہے۔

تَوْلَةٌ۔ اور صحیح تِنْوَةٌ ہے۔ بکری کے بچہ کا جب دودھ چھڑا دیا جائے وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے رہے تو اس کو تِلْوٌ اور تِلْوَةٌ کہتے اور ماں کو مُتْلٍ اس کی جمع مَتَالِيْ ہے۔

تُوْمٌ۔ لہسن بروزن و معنی ثُوْم ہے۔

تُوْمَةٌ۔ موتی یا انتی جس میں بڑا موتی پڑا ہو۔ بالی۔

اَتَعْجِزُ اِحْدٰلكُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ تُوْمَتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ۔ کیا تم عورتوں میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کر سکتی (اگر سچے موتی نہ ملیں) تو چاندی کے دو موتی بنا لے یا چاندی کی دو انتیاں پہن لے (کانوں میں ڈال لے) اس کی جمع تُوْمٌ اور تُوَمٌ ہے وَ رَضْرَاضُهُ التُّوْمُ اس کی کنکریاں موتی ہیں (یہ حوض کوثر کا ذکر ہے)۔

تَوٌّ۔ اکیلا طاق۔

اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَالسَّعْيُ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ۔ کنکریاں طاق ماری جاتی ہیں (یعنی سات) اور صفا مروہ کی دوڑ بھی اور طواف کے پھیرے بھی طاق ہی ہیں (بعضوں نے استجمار سے استنجاء مراد رکھا ہے)۔ فَمَا مَضَتْ اِلَّا تَوَّةٌ حَتّٰى قَامَ الْاَحْنَفُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ صرف ایک گھڑی گزری تھی کہ احنف اپنی مجلس سے کھڑا ہو گیا۔

تَوًى۔ ہلاکت تباہی بربادی۔

ذٰلِكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ۔ ایسے شخص پر کوئی تباہی نہیں' یا کوئی نقصان نہیں (اگر ایک دروازہ چھوڑ دے تو دوسرے دروازے سے بہشت میں جا سکتا ہے)۔ تَوِيَ الْمَالُ روپیہ تباہ ہو گیا۔ اَطْوَاهُ اللّٰهُ اللہ اس کو تباہ کرے فَاِنْ تَوِيَ اگر ہلاک ہو جائے اَلْقَصْدُ مَثْرَاةٌ وَّ الصَّرْفُ مَتْوَاةٌ میانہ روی (کفایت شعاری) سے دولت بڑھتی ہے اور اڑانے سے ہلاکت ہوتی ہے۔ (آخر میں کوڑی کوڑی سے محتاج ہو جاتا ہے)۔ اَلسَّلَفُ فِي اللَّحْمِ يُعْطِيْكَ مَرَّةً السَّمِيْنَ وَمَرَّةً التَّاوِيَ۔ جب تو گوشت میں سلم کرے تو کبھی تجھ کو موٹا تازہ گوشت ملے گا' کبھی خراب نکما فَمَا تَوِيَ فَعَلَيَّ جو نقصان ہو وہ مجھ پر ہے جِهَادُ الْمَرْاَةِ اَنْ تَصْبِرَ عَلٰى تَوَى عورت کا جہاد یہی ہے کہ خاوند کی ایذا دہی پر صبر کرے۔

مترجم:- کہتا ہے کہ خاوند کی ایذا دہی پر صبر کرنے والی عورتوں کے برابر جہان بھر میں نہیں ہیں۔ خاوند ان بیچاریوں کو مارتے پیٹتے ہیں' نان و نفقہ برابر نہیں دیتے' ان کی کمائی ان کے

ذاتی مال' زر وزیور چھین کر کھا جاتے ہیں' مگر وہ اف تک نہیں کرتیں ایک حرف شکایت کا زبان پر نہیں لاتیں' نہ قاضی یا حاکم کے پاس فریاد کرتی ہیں- ساری عمر ایک ڈربہ میں بند رہتی ہیں- ایسی عورتوں کا درجہ آخرت میں نہایت بلند ہوگا اور ان کے بہشتی ہونے میں کوئی شک نہیں- مکہ مدینہ اور تمام بلاد عرب اور فارس میں یہ حال ہے کہ عورتیں اپنی ذاتی دولت واموال میں سے ایک دمڑی بھی خاوند کو نہیں دیتیں' نہ خاوند ان کا ذاتی مال لے سکتا ہے اگر ایک دن بھی ان کا معینہ مصرف نہ دو تو اسی وقت قاضی کے پاس فریاد کر کے یا تو مصرف لیتی ہیں یا طلاق کرا لیتی ہیں-

بابُ التاء مع الهاء

تَهَمٌ- بدل جانا' بگڑ جانا' حیران ہونا' ہوا کا رک جانا' گھمس ہونا-

اَتْهَمَ- تہامہ میں اوتر آیا آب وہوا نا موافق ہوئی-

تِهَامَةٌ- مکہ اور حجاز کی شمالی بستیاں- سیوطیؒ نے کہا ذات عرق سے سمندر اور جدہ تک- بعض نے کہا ذات عرق سے لے کر مکہ کے پرے دو منزل تک' اس کے بعد غور ہے اور مدینہ منورہ نہ تہامہ ہے نہ نجد- کیونکہ وہ غور سے بلند ہے اور نجد سے پست ہے-

جَاءَ رَجُلٌ بِهٖ وَضَحٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُنْظُرْ بَطْنَ وَادٍ لَا مُنْجِدٍ وَلَا مُتْهِمٍ- ایک شخص کو برص تھا وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا- آپ نے فرمایا' ایک نالے میں جا' جو نہ نجد میں ہو نہ تہامہ میں (یعنی دونوں کے بیچ میں سرحد پر ہو) نجد وہ ملک ہے جو عذیب سے ذات عرق اور یمامہ اور یمن تک ہے- ابن اثیر نے کہا مُتْهِمٌ وہ مقام جس کا پانی تہامہ تک بہتا ہے- زَوْجِیْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ- میرا خاوند تو تہامہ کی رات کی طرح ہے- (یعنی کوئی تکلیف نہیں دیتا) جیسے تہامہ کی رات کوئی تکلیف نہیں دیتی' نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم (مگر تہامہ کا دن تو بہت گرم ہوتا ہے دھوپ ایسی سخت کہ معاذ اللہ)-

اِنَّهٗ حَبَسَ فِیْ تُهْمَةٍ- آنحضرت صلعم نے ایک شخص کو گمان پر قید رکھا (گو اس پر پورا ثبوت نہ تھا- یعنی ثبوت حاصل ہونے کے انتظار میں جیسے زیر تفتیش قیدی ہوتے ہیں)-

تُهْمَةٌ یا تُهَمَةٌ- اتہام یعنی کسی شخص پر کوئی عیب لگانا-

هُمْ عَدُوُّنَا وَ تُهَمَتُنَا- وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر عیب لگانے والے ہیں- اِتَّهِمُوْا رَأْيَكُمْ- یہ سہل بن سعد کا قول ہے- جب حضرت علیؓ کی خلافت میں لڑائی کی ٹھہری' اور سہل نے جنگ میں توقف کیا تو لوگوں نے ان پر ملامت کی' سہل کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ پر کیا عیب لگاتے ہو' اپنی رائے پر عیب رکھو دیکھو حدیبیہ میں اگر میں آنحضرتؐ کی رائے کے خلاف کر سکتا تو کافروں سے خوب لڑتا- میری رائے یہی تھی' مگر ہم نے آنحضرتؐ کی متابعت کی اور اپنی رائے کا کچھ خیال نہیں کیا آخر اس کا انجام بخیر ہوا ایسے ہی اس وقت بھی جنگ میں جلدی نہ کرو ذرا توقف کرو' سوچو- اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ انْمَاثَ فِیْ قَلْبِهِ الْاِيْمَانُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ- جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے- شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّهَمَ اللّٰهَ فِیْ قَضَائِهٖ- سب میں برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی تقدیر پر عیب رکھے (اس کی قضا کو برا سمجھے' حالانکہ وہ بڑا حکیم ہے' اس کی ہر ایک قضا حکمت اور مصلحت سے بھری ہوئی ہے-)

تَهَنٌ- سونا-

اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ تَهِنَ- اب یہ پکار دے کہ بندہ سو گیا تھا (اس وجہ سے مغالطہ ہوا اور وقت سے پہلے اذان دے دی- بعض نے کہا تَهِنَ اصل میں تَهِمَ تھا- مطلب وہی ہے- یعنی گرمی اور گھمس کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا' سمجھا کہ وقت آ گیا میم کو نون سے بدل دیا-)

تَهْوٌ- غافل ہونا-

تِهْوَاءٌ- ایک ٹکڑا ایک حصہ-

باب التاء مع الياء

تَيْحٌ- تیار ہونا' تقدیر میں ہونا' جھکنا-

اِتَاحَةٌ- تیار کرنا' مقدر کرنا-

مُتَاحٌ - جو امر تقدیر میں ہو۔

مِتْیَاحٌ - بہت حرکت کرنے والا' جو امر مقدر ہو۔

اَتَاحَ اللّٰهُ لَهُ الشَّرَّ - اللہ اس کی تقدیر بری کرے' اس کی خرابی کا سامان کرے۔ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاُتِیْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانَ - میں اپنی قسم کھاتا ہوں ان کی قسمت میں وہ بلا رکھوں گا کہ ان کے عقل مند شخص کو بھی حیران کر دے گی (بیوقوف کا تو ذکر کیا ہے)۔ اُتِیْحَتْ بَعْدَ مُوْسٰی فِتْنَةً عَمْیَاءَ حِنْدَسٌ - حضرت موسیٰ کے بعد ایک سخت تاریک بلا قسمت میں لکھی گئی کَمَدٌ مُّتِیْحٌ وَّهَمٌّ مُّهِیْجٌ - ایک پھیلا ہوا (عریض) رنج ہے اور ایک جوش مارنے والا صدمہ ہے (یہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی وفات پر فرمایا)۔

تَیْخٌ - متیخہ (لکڑی) سے مارنا۔

مِتْیَخَةٌ - لکڑی' عصا۔

تَیْدٌ - نرمی ملائمت۔

تَیْدَکَ زَیْدًا - زید پر نرمی کر۔

تَیَرَانٌ - جوش مارنا' بڑی موجیں اٹھنا۔

اِتَارَةٌ - ایک کے بعد ایک لوٹانا۔

تَیَّارٌ - سمندر کی موج۔

تَارَ تَیَرَانًا - دریا نے موج ماری۔

ثُمَّ اَقْبَلَ مُزْبِدًا کَالتَّیَّارِ - پھر سمندر کی موج کی طرح پھین اٹھاتا ہوا آیا۔

تَارَةٌ - ایک بار۔

تَیْرَانِیُّ - لغت کا ایک عالم تھا اس کا نام محمد بن عبداللہ نحوی ہے۔ رَجُلٌ تَیَّارٌ - مغرور متکبر شخص - تَارَةً بَعْدَ تَارَةٍ - بار بار جیسے مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اور کَرَّةً بَعْدَ کَرَّةٍ۔

تَیَزَانٌ - مرجانا۔

تَیْزٌ - غلبہ کرنا۔

تَیَّازٌ - پست قد' غلیظ' سخت۔

تَیْسٌ - بکرا یا ہرنا یا مینڈھا' جاہل بیوقوف۔

تَتْیِیْسٌ - تابعدار کرنا' مسخر کرنا۔

تِیْسِیْ - ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ کسی بات کو جھٹلانے اور باطل کرنے کے لئے کہتے ہیں۔

تِیْسِیْ جَعَارِ اور تِیْسِیْ جَعَارِ - دونوں ایسے مقام پر کہتے ہیں' جب کسی کو جھٹلانا منظور ہوتا ہے۔ (تو جھوٹا ہے گو)۔

رُوْعِیْ جَعَارِ - نامرد اور بھگوڑے کے لئے کہتے ہیں۔

جَعَارِ بجو کا نام ہے یہ جَاعِرَةٌ سے معدول ہے جیسے قَطَامِ قَاطِمَةٌ سے حذر کہتے ہیں۔ ہگنے کو' بجو بہت ہگتا ہے اس لئے اس کا نام "جَعَارِ" ہوا۔

وَاللّٰهِ لَاُتَیِّسَنَّهُمْ عَنْ ذٰلِکَ - قسم خدا کی میں تو ان کو اس بات سے پھیر دوں گا اور ان کی بات باطل کر دوں گا۔ وَلَا تَیْسٌ اِلَّا مَاشَاءَ الْمُصَدِّقُ - زکوٰۃ میں نر یعنی بکرا نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیل دار نر جانور لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو)۔ لِیْ تَیْسٌ اُکْرِیْهِ - میرے پاس ایک بکرا ہے جس کو میں کرایہ پر چلاتا ہوں۔

تَیْعٌ یا تَیَعٌ یا تَیَعَانٌ - نکلنا' بہنا' گلنا' جانا' توڑنا' طے کرنا' مشتاق ہونا' جلدی کرنا۔

اَتَاعَ - قے کی۔

تَتَیَّعَ - جلدی کی۔

تَتَایَعَ فِی الشَّرِّ - بن سوچے سمجھے برے کام میں گر پڑا۔ فِی التِّیْعَةِ شَاةٌ - تیعہ یعنی کم سے کم والے نصاب مثلاً پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔ لَا تَتَایَعُوْا فِی الْکِذْبِ کَمَا یَتَتَایَعُ الْفِرَاشُ فِی النَّارِ - جھوٹ میں اتنی جلدی مت کرو جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں (بن سوچے سمجھے بے ضرورت جھوٹ مت بولو)۔ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تعالٰی وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِنْ رَاٰی رَجُلٌ مَّعَ اِمْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَیَقْتُلُهٗ تَقْتُلُوْنَهٗ وَ اِنْ اَخْبَرَ یُجْلَدُ ثَمَانِیْنَ اَفَلَا یَضْرِبُهٗ بِالسَّیْفِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِالسَّیْفِ شَا اَرَادَ اَنْ یَّقُوْلَ شَاهِدًا فَاَمْسَکَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ یَّتَتَایَعَ فِیْهِ الْغَیْرَانُ وَ السَّکْرَانُ - جب یہ آیت اتری وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ تو حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے (خزرج قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھے (تو

کیا کرے؟) اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ بھی (جان کے بدلے جان) اس کو مار ڈالو گے- اگر چھوڑ دے اور لوگوں سے بیان کرے (کہ فلاں مرد نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے تو تم لوگ اس کو (حدقذف کے) اسی کوڑے مارو گے کیونکہ گواہ نہیں ہیں) یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا' تلوار کی گوا (آپ نے ہی کا حرف نہیں فرمایا) کافی ہے- آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تلوار کی گواہی بس ہے' پھر آپ ٹھہر گئے اور یوں فرمایا اگر غیرت والے اور نشہ باز لوگ خون کرنے میں جلدی نہ کریں (یہ ڈر نہ ہوتا) (شرط کا جواب محذوف ہے یعنی تو میں یہ حکم دیتا کہ تلوار کی شہادت کافی ہے (اب ہماری شریعت کی رو سے اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھے' لیکن وہ کسی فعل شنیعہ میں مصروف نہ ہو اور اس کو مار ڈالے تو اس سے قصاص کیا جائے گا لیکن اگر فعل شنیعہ میں مصروف ہو تو قصاص نہ ہو گا- قانون دانوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے- سخت اشتعال طبع کی حالت میں جو کوئی قتل کرے تو وہ قتل عمد نہیں ہے اور اس میں قتل کی سزا نہ دی جائے گی)- اِنَّ عَلِیًّا اَرَادَ اَمْرًا فَتَتَایَعَتْ عَلَیْهِ الْاُمُوْرُ فَلَمْ یَجِدْ مُنْزَعًا- حضرت علیؓ نے ایک امر کا ارادہ کیا' مگر دوسرے امور ان پر آ کر ایسے پڑ گئے (جیسے جنگ جمل اور جنگ خوارج اور جنگ صفین) کہ وہ ان میں سے نکل نہ سکے (سارا خلافت کا زمانہ انہی جھگڑوں میں گزر گیا جو تدابیر آپ نے اصلاح دین اور دنیا کے لئے سوچی تھیں وہ نہ کر سکے)- نَعُوْذُ بِکَ اَنْ تَتَایَعَ بِنَا اَهْوَاؤُنَا دُوْنَ الْهُدَی الَّذِیْ جَاءَ مِنْ عِنْدِکَ- ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہماری خواہشیں نکل کر اس ہدایت سے روک دیں جو تیرے پاس سے آئی ہے (یعنی نفس کی خواہش شریعت کی پیروی پر غالب آئے)-

تِیفَاقٌ (یہ باب الواو مع الفاء میں ذکر کرنا تھا) یا تُوْفَاقٌ' برابر' مقابل' آمنے سامنے- هُوَ بَیْتٌ فِی السَّمَاءِ تِیفَاقَ الْکَعْبَةِ یَعْنِی الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ- آسمان پر ایک گھر ہے خانہ کعبہ کے مقابل یعنی بیت المعمور-

تَیْکَ- گٹھری' جوالق-

تُیُوْکٌ تَائِکٌ- یعنی احمق ہونا-

تِیْکَ- مرکب ہے تی سے اور کاف خطاب سے اس کی تصغیر تَیَّاکَ ہے-

تَیْمٌ یا تَتْیِیْمٌ- غلام بنا دینا' تابعدار کر دینا-

تِیمَةٌ یا تِئْمَةٌ- جو بکری چالیس پر زائد ہو اور دوسرے نصاب تک نہ پہنچے- یا جو بکری قحط کے زمانہ میں کاٹی جائے یا دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہو' جنگل میں نہ چرتی ہو-

تَیْمَاءُ- ایک بستی ہے شام میں-

اَلتِّیمَةُ لِصَاحِبِهَا- تیمہ بکری اس کے مالک ہی کے پاس رہے گی- (اس پر زکوٰۃ دینا نہ ہو گی) فَاَجْلَا هُمْ اِلٰی تَیْمَاءَ اَوْ اَرِیْحَاءَ- حضرت عمرؓ نے ان یہودیوں کو تیما یا اریحا میں جلاوطن کیا (یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں ملک شام میں)

مُتَیَّمٌ- محبت کے دام میں گرفتار' ذلیل اور خوار-

کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے مُتَیَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ یُفْدَ مَکْبُوْلٌ- محیط میں حدیث کو یوں لکھا ہے- اَلتِّیمَةُ لِاَهْلِهَا معنی وہی ہیں جو اوپر گزرے-

تِیْنٌ- انجیر

تَیَّانٌ- انجیر فروش-

تَانِ کَالْمَرَّتَانِ- حدیث میں ایسا ہی مروی ہے- لیکن صحیح یوں ہے تَانِکَ الْمَرَّتَانِ- یہ دونوں خصلتیں دو بار دو خصلتوں کے برابر ہیں- اَلتِّیْنُ الْمَدِیْنَةُ وَ الزَّیْتُوْنُ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ وَ طُوْرِسِیْنِیْنَ الْکُوْفَةُ- قرآن شریف میں سورۃ وَالتِّیْنِ میں تِیْنِ سے مراد مدینہ ہے اور زیتون سے بیت المقدس' اور طور سینین سے کوفہ (اور البلد الامین سے مکہ مراد ہے-)

مَتَانَةٌ- جہاں انجیر بویا جاتا ہے-

تِیْنَا- ایک لغت ہے سَیْنَا میں جیسے کہتے ہیں' طور تینا بجائے طور سینا کے (محیط میں ہے کہ انجیر تین طرح کا ہوتا ہے- سفید' سرخ' سیاہ' سفید سب سے اعلیٰ قسم ہے-)

تِیْهٌ- تکبر کرنا غرور کرنا' حیران پریشان ہونا' راہ گم کرنا-

اِتَاهَةٌ- گمراہ کرنا' راستہ بھلا دینا-

اِنَّکَ امْرَأٌ تَائِهٌ- تو مغرور آدمی ہے' ناٹا' گھمنڈی'

فَتَاهَتْ بِهٖ سَفِیْنَتُهٗ- اس کی کشتی بے راہ چلی گئی- یَتِیْهِ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ- مشرق کی طرف کے کچھ لوگ صحیح راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کریں گے- (ہندوستان مدینہ سے مشرق کی جانب ہے تمام مذہبی خرابیاں اسی ملک سے پیدا ہوئیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں)- مَا اَحْسَنَ تَوَاضُعَ الْاَغْنِیَاءِ لِلْفُقَرَاءِ وَ اَحْسَنُ مِنْهُ تِیْهُ الْفُقَرَاءِ عَلَی الْاَغْنِیَاءِ اِتِّکَالًا عَلَی اللّٰهِ- مال داروں کا فقیروں کے سامنے عاجزی کرنا کیسا اچھا امر ہے- اس سے بھی اچھا یہ ہے کہ فقیر مال داروں پر تکبر کریں' اللہ پر بھروسہ رکھیں- (سچا فقیر وہی ہے جس کو مال دار کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو نہ اس کی خوشامد کرے' البتہ نیک اور صالح لوگوں سے گو وہ محتاج ہوں' بتواضع پیش آئے' دنیاداروں سے متکبر اور بے پرواہ رہے- جیسے کہتے ہیں اَلتَّکَبُّرُ مَعَ الْمُتَکَبِّرِیْنَ عِبَادَةٌ- مغروروں سے غرور کرنا عبادت ہے-)

مترجم:- کہتا ہے جب اس کتاب کا چھپنا شروع ہوا تو میں نے ایک دنیا دار کو یہ لکھا کہ اگر تم سے کچھ اعانت ہو سکے تو کرو- یہ حال سن کر ایک صاحب نے مجھ کو لکھا کہ وہ دنیا دار تم سے صاف نہیں ہیں' وہ ہرگز اعانت نہ کریں گے- میں نے ان کو جواب دیا کہ کیا خوب ہوا گر وہ کچھ اعانت نہ کریں میرا بھروسا اللہ پر ہے نہ کہ زید و عمر کی اعانت پر- آخر اللہ تعالیٰ نے بلا منت غیر اپنے خزانۂ غیب سے اس کتاب کا مصرف طباعت پورا کرا دیا- والحمد للہ حمداً کثیراً-

تِیْهِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ- وہ جنگل جس میں بنی اسرائیل مصر سے نکل کر پھنس گئے تھے-

مُوْسٰے مَاتَ فِی التِّیْهِ- حضرت موسیٰ اسی جنگل میں گزر گئے-

تَیْهُوْرٌ- نرم برابر زمین' نالہ کے بالائی حصے اور پہاڑ کے درمیان کی زمین' مغرور متکبر آدمی- ہموار زمین-

بِهٖ تَیْهُوْرٌ- وہ مغرور ہے-

تَیًّا- تا کی تصغیر ہے-

مَنْ یَّعْرِفُ تَیًّا- اس چھوٹی لڑکی کو کوئی پہچانتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک دبلی سوکھی لڑکی کے لئے فرمایا- ان کے صاحب زادے نے کہا' یہ آپ کی بیٹی ہے)- تَیًّا مِنَ التَّوْفِیْقِ خَیْرٌ مِّنْ کَذَا مِنَ الْعَمَلِ- ایک کاڑی (تنکا) اٹھایا اور کہا اتنی ذرا سی توفیق اتنے بہت عمل سے بہتر ہے (یہ کسی اگلے شخص کا کلام ہے)- کَیْفَ تِیْکُمْ- اب یہ کیسی ہے؟ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کو پوچھا' جب وہ بیمار تھیں اور مردودوں نے ان پر طوفان جوڑا تھا خدا ان سے سمجھے- آنحضرتؐ کے دل میں بھی کچھ شبہہ پیدا ہو گیا تھا اور آپ حجرے کے باہر ہی باہر رہ کر کھڑے کھڑے حضرت عائشہؓ کی مزاج پرسی فرما کر چلے جاتے' ان کے پاس نہ آتے-)

تم الجزء الثالث ویتلوه الجزء الرّابع ان شاء اللّٰه تعالٰی اوله حرف الثّاء

ث

کتاب الثاء ث

باب الثاء مع الهمزة

ثا: چوتھا حرف ہے حروف تہجی میں سے اس کا عدد حساب جمل میں ۵۰۰ ہے۔

ثَأَبَ یا ثُئِبَ: سست ہونا اور سستی سے بلاقصد منہ کا کھل جانا۔

تَثَأَّبَ اور تَثَاؤُبٌ: جماہی لینا۔

ثُؤَبَاءُ: جماہی۔

ثَأَبٌ: بھی اسی معنے میں آیا ہے۔

اَثْأَبٌ: ایک درخت ہے جنگل کے درختوں میں سے۔

اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللّٰهِ: جماہی شیطان کی طرف سے ہے (چونکہ بہت کھانے اور سستی کی وجہ سے ہوتی ہے) اور چھینک اللہ کی طرف سے ہے (چونکہ چھینک سے دماغ کی صفائی ہوتی ہے)۔ فَاِذَا قَالَ مَاضَحِکَ الشَّیْطٰنُ جب زور سے جماہی لے منہ بند نہ کرے' ہاہا کی آواز نکالے تو شیطان ہنستا ہے' منہ میں گھس جاتا ہے' اس پر ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے۔)

ثَأْثَأَةٌ: پیاسا ہونا' سیراب ہونا' تھم جانا' سیراب کرنا' پیاسا کرنا' بجھا دینا' ہٹا دینا' روک دینا۔

تَثَأْثَأَ: سفر کا ارادہ کر کے پھر ٹھہر گیا' ڈر گیا۔

ثَأْثَاءٌ: بکرے کا بکری کو جفتی کے لئے بلانا۔

ثَأْجٌ: بکری کا آواز کرنا۔ چیخنا۔

ثُؤَاجٌ: بکری کی آواز۔

لَاتَأْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی رَقَبَتِکَ شَاةٌ لَّهَا ثُؤَاجٌ: دیکھ قیامت میں اس طرح نہ آئیو کہ گردن پر بکری لدی ہو' وہ میمیں کر رہی ہو۔ اِنَّ لَهُمُ الثَّائِجَةُ چلانے والی بکری وہ لے لیں۔

ثَأْدٌ: تری' رطوبت' ٹھنڈک۔

ثَأِدَ: تر ہونا' ٹھنڈا ہونا۔

ثَادَاءُ: لونڈی۔

قَالَ عُمَرُ فِیْ عَامِ الرَّمَادَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَجْعَلَ مَعَ کُلِّ اَهْلِ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِثْلَهُمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ لَایَهْلِکُ عَلٰی نِصْفِ شِبَعِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ لَوْفَعَلْتَ ذٰلِکَ مَا کُنْتَ فِیْهَا بِابْنِ ثَادَاءَ: جس سال قحط ہوا جانور مر گئے حضرت عمرؓ نے کہا' میں نے یہ چاہا کہ ہر گھر میں جتنے لوگ ہیں اتنے ہی لوگوں کا اور کھلانا ان پر لازم کر دوں' کیونکہ آدمی آدھا پیٹ کھانے سے مرتا نہیں (بلکہ اور چاق و چست رہتا ہے اس طرح سب پل جائیں گے) لوگوں نے ان سے کہا' تم ایسا کرو تو لونڈی زادے نہ ہو گے (یعنی بخیل اور عاجز یا احمق عورت کے جنے ہوئے نہ ہو گے)۔

ثَأْجٌ: چیخنا۔

ثَتَّاجٌ: شیر۔

ثَوَائِجُ: چیخنے والیاں۔

ثَأْرٌ: خون کا بدلہ چاہنا۔ خونی کو مارنا' دشمن جس کا خون کرنا منظور ہو' کینہ۔

یَالِثَأْرَاتِ الْحُسَیْنِ: امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لینے

والا - اَنَا لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَوْتُوْرُ الثَّائِرُ: یارسول اللہؐ اس نے میرا نقصان کیا ہے (میرے عزیز کو مارا ہے) میں اس سے بدلہ لوں گا (اس کو ماروں گا) - يَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ: اے عثمانؓ کے خون کا بدلہ چاہنے والو یا اے عثمانؓ کے قاتلو! - لَاتَغْمِدُوْا سُيُوْفَكُمْ مَنْ اَعْدَائِكُمْ فَتُوْتِرُوْا ثَارَكُمْ: اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواریں نیام میں مت کرو، ایسا کرو گے تو دشمن کو موقع دو گے وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے گا - وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا: ایسا کر ہم اسی سے بدلہ لیں، جس نے ہم پر ظلم کیا (نہ کہ ایک کے قصور کا بدلہ دوسرے سے لیں، جیسے جاہلیت والوں کا دستور تھا) - مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ: جو شخص سانپوں کو چھوڑ دے اس ڈر سے کہ اس سے بدلہ لیا جائے گا (دوسرا سانپ آ کر اس کو کاٹے گا) - اِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ يَطْلُبُ بِدَمِ الْحُسَيْنِ وَ يَقُوْلُ نَحْنُ اَهْلُ الدَّمِ وَ طُلَّابُ الثَّارَةِ: جب اللہ کے حکم سے ایک شخص کھڑا ہوگا جو امام حسینؓ کے خون کا بدلہ چاہے گا اور کہے گا، ہم خون والے ہیں اور بدلہ چاہنے والے (شاید مراد مختار ہو جس نے قاتلین امام حسینؓ سے خوب بدلہ لیا) - بِكُمْ يُدْرِكُ اللّٰهُ ثَارَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ: اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ہر مومن کے خون کا بدلہ لے گا - اَشْهَدُ اَنَّكَ ثَارُ اللّٰهِ وَ ابْنُ ثَارِهٖ: میں گواہی دیتا ہوں، تم وہ شخص ہو جس کے خون کا دعوے دار اللہ تعالیٰ ہے اور ایسے ہی شخص کے بیٹے ہو - اَرِنِیْ فِیْ عَدُوِّیْ ثَارِیْ: میرا بدلہ جو میرے دشمن سے لے وہ مجھ کو دکھلا دے (زندگی ہی میں میں اس کی تباہی دیکھ لوں) - مَنْ تَرَكَ قَتْلَ الْحَيَاتِ خَشْيَةَ الثَّارِ: جو شخص اس ڈر سے کہ بدلہ لیا جائے گا سانپوں کا مارنا چھوڑ دے -

ثَأَطٌ: بدبودار ہونا -

ثُؤَاطٌ: زکام -

ثَأْطَاءُ: احمق عورت، لونڈی -

ثَأْطَةٌ: کالی کالی کیچڑ -

ثَأْطٌ حَرْمَدٌ: کالی بدبودار کیچڑ - عرب میں ایک مثل ہے ثَأْطَةٌ مُدَّتْ بِمَاءٍ: ایک تو کالی کیچڑ دوسرے اوپر سے پانی (یہ اس وقت کہتے ہیں جب کسی احمق کو کوئی منصب مل جاتا ہے اور اس کی حماقت اور بڑھ جاتی ہے جیسے کریلا اور نیم چڑھا -

ثُؤْلُوْلٌ: دانہ تبوڑی، گڈا، رسولی، گھنڈی، پھنسی -

كَاَنَّهٗ ثَاٰلِيْلُ: مہر نبوت گویا بوڑی کی طرح تھی (چھوٹے چھوٹے دانے، گھنڈی یا مسہ کی طرح) -

ثَاٰیٌ: بگاڑ، فساد، خرابی -

وَرَاَبَ الثَّاٰیَ: اور حضرت صدیقؓ نے فساد کی اصلاح کی - رَاَبَ اللّٰهُ الثَّاٰیَ: اللہ اس کی وجہ سے فساد کی اصلاح کرے - ثَاٰبَيْنَهُمْ: ان میں فساد کرا دیا - عَظُمَ الثَّاٰیُ بَيْنَهُمْ: ان میں بڑا فساد ہو گیا - اَثْاٰیٌ اِثْنَاءٌ: کشت و خون کیا، زخمی کیا -

ثَأَطٌ: بدبودار ہونا (جیسے ابھی گذرا) -

اِبْنُ الثَّأْطَاءِ: لونڈی کا جنا -

ثَأْطَةٌ: ایک کیڑا ہے ڈنک مارنے والا -

بابُ الثاء مع الباء

ثَبٌّ: اطمینان سے بیٹھنا، پورا ہونا -

جَارِيَةٌ ثَابَّةٌ: بمعنی جَارِيَةٌ شَابَّةٌ یعنی جوان چھوکری -

ثَبَاتٌ یا ثُبُوْتٌ: ٹھہرنا، ہمیشہ ہونا، دلیل سے معلوم ہونا، ثابت ہونا، ہمیشہ کرنا، مواظبت کرنا -

ثَبُتَ ثَبَاتَةً وَ ثُبُوْتَةً: بہادر اور شجاع تھا -

تَثْبِيْتٌ اور اِثْبَاتٌ: ثابت کرنا، اچھی طرح پہچانا -

اِثْبَاتٌ: جدا نہ ہونا، سست کر دینا ایسا کہ حرکت نہ کر سکے (یعنی زخمی کر کے یا مار کے) -

فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ: میں نے اس کو برچھا مار کر ٹھہرا دیا (اب وہ حرکت نہیں کر سکتا) -

لِيُثْبِتُوْكَ: (جو قرآن میں ہے) تجھ کو مار کر بے حرکت کر دیں یا قید کر دیں -

ثَوَابِتُ: وہ ستارے جو سبعہ سیارے کے علاوہ ہیں -

دَاءٌ ثُبَاتٌ: وہ بیماری جو ہلنے نہ دے -

اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ: جب صبح ہو تو ان کو یعنی

پیغمبر صاحب کو مضبوط رسی سے باندھ لو' قید کرلو۔ (یہ قریش کے کافروں نے رات کو دار الندوہ میں مشورہ کیا تھا)۔ ثُمَّ جَاءَ الثَّبتُ اَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ: پھر گواہی آئی کہ وہ دن رمضان کا تھا۔ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَّلَا ثَبَتٍ: بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے بِلَاثَبَتٍ وَّلَا بَيِّنَةٍ: بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے۔ لَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ: ابوذرؓ نے یہ نہیں بیان کیا کہ ہر ایک پیغمبر کون کون سے آسمان پر تھے۔ فَاسْتَثْبِتْ لِيْ مِنْهُ: میرے لئے ان سے اس حدیث کی مضبوطی کرلو پھر پوچھ لو (ان کو یہ شبہ ہوا کہ شاید یہ حدیث آنحضرتؐ کی نہ ہو' بلکہ حکمت کی کتابوں میں انھوں نے دیکھی ہو اور بھول چوک سے آنحضرتؐ کی طرف نسبت کردی ہو' یہ نہیں کہ انھوں نے ان کو جھوٹا سمجھا)۔ ثَبَّتَنِيْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ: معمر نے اس حدیث کو عروہ سے مضبوط کیا (یعنی زہری سے سن کر)۔ وَكَانَ ذَاثَبَتٍ: وہ مضبوطی والا تھا۔ ثُمَّ سَلُوْالَهُ بِالتَّثْبِيْتِ: پھر ان کے لئے مضبوط رہنے کی دعا کرو (یعنی سوالات کے جوابات ٹھیک طور سے دینے کے لئے' فتنی نے کہا اس حدیث سے تلقین میت کا ثبوت نہیں ہوتا مگر اس میں کوئی قباحت نہیں' کیونکہ تلقین ذکر الٰہی ہے اور میت اور حاضرین کو اعتقادی باتوں کا سنانا ہے' ان کے لئے دعا کرنا ہے یہ سب اچھی باتیں ہیں اور بہت سے علماء نے تلقین میت کو مستحب رکھا ہے اور اس کے اثبات میں ایک حدیث نقل کی ہے' جس کی اسناد صحیح نہیں ہے مگر اس کی تائید دوسری روایتوں سے ہوتی ہے' اسی طرح میت کے پاس قرآن پڑھنا مستحب رکھا ہے اگر سارا قرآن پڑھا جائے تو اچھا ہے۔)

مؤلف:۔ کہتا ہے جب تک حدیث صحیح سے کسی امر دینی کا ثبوت نہ ہو اس وقت تک اس کے کرنے میں ثواب کجا بلکہ عذاب کا ڈر ہے کیونکہ اس کا کرنا بدعت شرعی ہوگا۔ مگر حدیث تلقین کے راوی جب صحابہؓ اور تابعینؒ ہیں' تو گو اس کی اسناد ضعیف ہی سہی تلقین کا وجود قرون ثلثہ میں پایا گیا' پس وہ بدعت شرعی نہ ہوگی اور اس کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اب قرأت قرآن کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں۔ یہ مسئلہ اختلافی ہے مگر محققین اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو پہنچ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہی امید ہے۔

ثُبَةٌ: جماعت' گروہ۔

ثَبْتٌ: سچا' ثقہ۔

ثَبَتٌ: دلیل اور حجت کو بھی کہتے ہیں۔

ثَبْتٌ: بہادر' مضبوط دل والا سوار۔

اَثْبَاتٌ: ثقات' معتبر لوگ' سچے (یہ جمع ہے ثَبَتٌ کی)۔

ثَبَجٌ: میانی' بیچ کی' نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ' بیچ کا مقام' صدر مقام' کندھے اور پشت کا درمیانی حصہ۔

ثَبْجٌ: چھپالینا' اچھی طور پر صاف بات نہ کہنا۔

ثَبْجٌ اور ثُبُوْجٌ: گوٹ مار کر انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا

تَثْبِيْجٌ بمعنی ثَبْجٌ ہے۔

اِثْبِجَاجٌ: بھر جانا' موٹا ہونا' لٹک جانا۔

ثَبَجَةٌ: متوسط شخص' نہ رذیل' نہ شرف اعلیٰ درجہ کا۔

خِيَارُ اُمَّتِيْ اَوَّلُهَا وَ اٰخِرُهَا وَبَيْنَ ذٰلِكَ ثَبَجٌ اَعْوَجُ لَيْسَ مِنْكَ وَلَسْتَ مِنْهُ: میری امت میں بہتر وہ لوگ ہیں جو شروع میں ہیں (صحابہ اور تابعینؒ) اور جو اخیر میں ہوں گے (امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ان دونوں کے بیچ میں ایک ٹیڑھا کج گروہ ہے (خارجی' رافضی' بدعتی' مشرک) نہ وہ میرا ہے نہ میں اس کا ہوں۔ وَ اَلْضلُوا الثَّبَجَةَ: زکوٰۃ میں بیچ کا مال دو نہ اعلیٰ درجہ کا نہ ادنیٰ درجہ کا۔ يُوْشِكُ اَنْ يُرَى الرَّجُلُ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِيْنَ: وہ زمانہ قریب ہے جب ایک آدمی بیچوں بیچ مسلمانوں میں سے (یا مسلمانوں کے شرفاء اور عمائد میں سے) دیکھا جائے گا۔ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ: اس سمندر کے بیچوں بیچ یا بڑے گہرے مقام میں سوار ہو رہے ہیں۔ كُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ فَتَقْتُ بِهٖ ثَبَجَ بَحْرٍ: جب میں عروہ سے کسی مسئلہ میں حکم چاہتا (یا ان گفتگو کرتا) تو گویا ایک سمندر کے بیچ کا حصہ چیرتا (یہ عروہ کے کثرت علم کی تعریف ہے)۔ وَعَلَيْكُمْ الرِّوَاقَ الْمُضَنَّبَ فَاضْرِبُوْا ثَبَجَهٗ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ رَاكِدٌ فِيْ كَسْرِهٖ: ڈوریوں دار خیمہ لازم کرلو' اور

اس کے بیچوں بیچ کو (پہلے) لگاؤ اس لئے کہ شیطان (سانپ وغیرہ) اس کے کنارے میں جم جاتا ہے (جب سب کھول ڈالو گے اور بیچ کا حصہ بھی کھڑا کر دو گے تو سانپ بچھو وغیرہ خود نکل جائیں گے)- فَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اُثَیْبِجَ فَھُوَ لِھِلَالٍ: اگر اس عورت کا بچہ اونچے کندھے اور پشت کا پیدا ہوا تو وہ ہلال کا نطفہ ہے- (محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے فَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اُثَیْبِجَ حَمَشَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِزَوْجِھَا وَ اِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جَمَالِیًا خَدْلَجَ السَّاقَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ فَھُوَ لِلَّذِیْ (مِیتَ بِهٖ)- اُثَیْبِجٌ تصغیر ہے اَثْبَجٌ کی - اَثْبَجٌ بڑے پیٹ والے کو بھی کہتے ہیں مُتَقَاذِفَاتِ اَثْلَجُھَا اس کی موجیں ایک کو ایک مارتی اور پھینکتی ہے-

اِثْبِجْرَارٌ: ڈر سے کانپنا حیران ہونا' ضعیف ہو جانا' پیٹھ پھیر کر لوٹ آنا' ٹھونگ مارنا' اٹھ بھاگنا' بہنا-

ثِبْجَارَةٌ: وہ گڑھا جو پرنالے کا پانی گرنے سے پڑ جاتا ہے-

ثَبْرٌ: سمندر کا اتر جانا' روکنا' نا امید کرنا' ہنکانا' کشادہ ہونا' ورم کرنا-

ثَبِرَتِ الْبَثْرَةُ: پھنسی پھوٹ گئی-

ثُبُوْرٌ: ہلاکت-

مُثَابَرَةٌ: مداومت' مواظبت (ہمیشہ ایک کام کرنا)-

اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ: میں ہلاکت کی دعوت سے تیری پناہ میں آتا ہوں- مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ: جو شخص سنت کی ہر روز بارہ رکعتیں پڑھا کرے (ان پر مداومت کرے)- اَتَدْرِیْ مَاثَبَرَ النَّاسَ- تم جانتے ہو اللہ کی اطاعت سے لوگوں کو کس چیز نے روکا (یا کون سی چیز اللہ کی اطاعت کرنے میں دیر کراتی ہے)- فَاِذَا ھِیَ قَدْ ثَبَرَتْ دیکھا تو معاویہؓ کا زخم کھل گیا ہے- وَ اُخِذَ مَاتَحْتَ مَثْبِرِھَا فَغُسِلَ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ: (حکیم بن حزام کعبہ میں پیدا ہوئے وہ ایک چڑے پر اٹھالئے گئے) اور ان کی ماں کا فرش جس پر بچہ گرا تھا زمزم کے حوض میں دھویا گیا-

مَثْبِرٌ: جہاں بچہ گرے-

اَشْرِقْ ثَبِیْرُ: اے ثبیر! چمک جا- (یعنی دھوپ سے تاکہ ہم مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہوں- مشرکوں کا یہی دستور تھا وہ مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے' جب پہاڑوں پر دھوپ پھیل جاتی- آنحضرتؐ سے پہلے روانگی کا حکم دیا- ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے-)

ثَبِیْرُ: ایک پہاڑ کا نام مزدلفہ میں' جو منیٰ کو جانے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے-

ثُمَّ اَفِضْ حِیْنَ یُشْرِقُ لَکَ ثَبِیْرُ: پھر اس وقت لوٹ جب ثبیر دھوپ سے چمک جائے (یہ ثبیر مکہ کا پہاڑ ہے کرمانی نے کہا مکہ میں پانچ پہاڑوں کا نام ثبیر ہے)- کَبْشُ اِسْمٰعِیْلَ تَنَاوَلَهٗ جِبْرِیْلُ مِنْ قُلَّةِ ثَبِیْرٍ: حضرت اسماعیلؑ کا مینڈھا حضرت جبرئیلؑ نے ثبیر کی چوٹی پر سے لیا (بعض روایتوں میں ہے کہ بہشت سے لے کر آئے)-

ثَبْطٌ: روک دینا' دیر کرانا' سوج جانا' ٹھہرا دینا-

تَثْبِیْطٌ: روک دینا-

کَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ثَبِطَةً: ام المومنین سودہؓ ایک بھاری بھرکم عورت تھیں (ایک روایت میں ثَبْطَةً ہے بہ سکون با)

اِنْ ھَمَمْتُ بِصَالِحٍ ثَبَّطَنِیْ: اگر میں اچھی بات کا قصد کرتا ہوں تو مجھ کو روک دیتا ہے-

ثَبْنٌ یا اِثْبَانٌ: کپڑے کا کنارہ موڑنا یا سینا' اس میں کوئی چیز اٹھانے کے لئے تھیلے میں ڈالنا-

اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ بِحَائِطٍ فَلْیَاْکُلْ مِنْهُ وَلَا یَتَّخِذْ ثِبَانًا: جب کوئی تم میں سے کسی میوے کے باغ پر گزرے تو اس میں سے کھائے اور تھیلہ نہ بنائے (یعنی لاد کر نہ لے جائے)-

باب الثاء مع الجیم

ثَجٌّ یا ثُجُوْجٌ: بہنا' بہانا-

اِنْثِجَاجٌ: بہنا-

ثَجَّاجٌ: خوب برسنے والا-

ثِجَّةٌ: وہ باغ جس میں پانی کے حوض ہوں-

ثَجِیْجٌ: بہاؤ' سیل-

اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ: افضل حج وہ ہے جس میں لبیک کو پکار کر کہنا ہو اور قربانی کا خون بہانا:- فَحَلَبَ فِیْہِ ثَجًّا: آپ نے اس میں خوب رواں دودھ دوہا- انی اثجہ ثجا: میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں- (یعنی استحاضہ کا خون ہر وقت رواں رہتا ہے' پانی کی طرح بہتا رہتا ہے)-

اَلْبَحْرُ الْمَوَّاجُ وَالْمَطَرُ الثَّجَّاجُ: موج مارتا ہوا سمندر اور موسلا دھار مینہ- اِنَّہٗ کَانَ مِثَجًّا: عبداللہ بن عباس بڑے مقرر بات کرنے والے آدمی تھے ان کا کلام پانی کی طرح رواں رہتا تھا- اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدً اثَجَّہٗ بِالْبَلَاءِ: جب اللہ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس پر بلاؤں کا مینہ برساتا ہے (امتحان کرتا ہے کہ کہیں محبت میں خام تو نہیں ہے)-

اِکْتَظَّ الْوَادِیْ بِثَجِیْجِہٖ: نالہ بہا (سیل کے پانی سے بھر گیا)-

ثَجْرٌ: سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملانا' بہانا-

تَثْجِیْرٌ: کشادہ کرنا' بہانا' نرم ہونا' لٹک جانا-

اِنْثِجَارٌ: بہ معنی اِنْفِجَارٌ ہے یعنی بہنا-

ثُجْرَۃٌ: بیچوں بیچ سینہ کا یا میدان کا-

اِنَّہٗ اَخَذَ بِثُجْرَۃِ صَبِیٍّ بِہٖ جُنُوْنٌ وَقَالَ اُخْرُجْ اَنَا مُحَمَّدٌ: آنحضرتؐ نے ایک آسیب زدہ کا جو بچہ تھا' سینہ تھاما اور فرمایا چل نکل جا میں محمدؐ ہوں (پھر اس کی بھلا کیا مجال تھی' جو نہ نکلتا آپ کے غلاموں سے آسیب اور شیطان بھاگ جاتے ہیں- امام ابن تیمیہؒ کی مجلس میں آسیب زدہ کو لاتے تو اچھا ہو جاتا- یہ حدیث شریف کی برکت تھی- حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ جن کا مزار کچھوچھہ میں ہے' ان کے مزار پر جانے سے اب تک آسیب زدوں کو فائدہ ہوتا ہے' اس کا تجربہ کئی صلحاء نے کیا ہے)-

لَا تَثْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا: سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملا کر مت بھگوؤ (کیونکہ ایسا کرنے سے نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے)- بعض نے کہا- ثَجِیْرٌ: انگور کا گاڑھا شیرہ جو نیچے رہ جائے-

ثُجْلَۃٌ: پیٹ کی بڑائی' جیسے صُقْلَۃٌ سر کی چھوٹائی-

وَلَمْ تُزْرِ بِہٖ ثُجْلَۃٌ: پیٹ کی بڑائی میں ان پر کچھ عیب نہیں ہوا- ایک روایت میں نُحْلَۃٌ ہے یعنی دبلے پنے سے-

باب الثاء مع الخاء

ثِخَنٌ یا ثُخُوْنَۃٌ یا ثَخَانَۃٌ: موٹا ہونا' سخت ہونا-

اِثْخَانٌ: ناتواں کرنا' بے طاقت کر دینا' زور توڑ دینا- کسی کام کو بہت کرنا اس میں مبالغہ کرنا-

وَکَانَ قَدْ اُثْخِنَ: ابوجہل زخموں سے چور ہو کر بالکل بے طاقت ہو گیا تھا (انصار کے دو لڑکوں معاذ اور معوذ نے اس کو تلواریں مار مار کر گرا دیا تھا)- اَوْطَاکُمْ اِثْخَانُ الْجَرَاحَۃِ: تم کو زخموں کی کثرت نے روند ڈالا- لَمْ اَنْشَبْھَا حَتّٰی اَثْخَنْتُ عَلَیْھَا: میں نے ان کو مہلت نہ دی یہاں تک کہ ان کو لاجواب کر دیا- اَثْخَنْتُھَا غَلَبَۃً: میں ان پر غالب ہو گئی ان کو خاموش کر دیا- فَاَثْخَنَ کُلٌّ مِّنْھُمَا صَاحِبَہٗ: ابوعبیدہ اور ولید ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا (یعنی غزوۂ بدر میں' پھر حضرت حمزہؓ اور علیؓ نے اپنے اپنے حریف کو مار کر ولید کو بھی آن کر مار لیا اور حضرت ابوعبیدہؓ کو اٹھا لائے)-

بابُ الثاء مع الدال

ثَدَّاءٌ: ایک گھاس ہے جو گرمی میں سوکھ جاتی ہے اور جاڑوں میں سرسبز ہوتی ہے-

ثَدْغٌ: پھوڑنا جیسے شدخ ہے-

اِنْثِدَاغٌ: پھوٹ جانا-

ثَدْقٌ: کوشش کرنا' بہنا-

ثَادِقٌ: ایک گھوڑے کا نام تھا جو منقذ بن طریف کا تھا-

اِنْثِدَاقٌ: لٹک جانا-

ثَدَنٌ: بدبودار ہونا' موٹا ہونا-

ثَدِنٌ یا مَثْدُوْنٌ یا مُثَدَّنٌ: ناقص الخلقت-

فِیْھِمْ رَجُلٌ مُثَدَّنُ الْیَدِ یا مَثْدُوْنُ الْیَدِ: ان خارجیوں میں ایک مرد کا ہاتھ چھوٹا ہوگا (ناقص الخلقت) ایک

روایت میں مُؤتَنُ الْیَدِ ہے- یہ یَتْنٌ سے نکلا ہے' یَتْنٌ کہتے ہیں بچہ کے پاؤں' سر اور ہاتھوں سے پہلے نکلنا' پیدا ہوتے وقت یہ ایک عیب ہے ہندوستان کی عورتیں تو ایسے بچہ کو منحوس سمجھتی ہیں)-بعض نے کہا مُثْدَنٌ مقلوب ہے- یہ اصل میں ثُنْدُوَۃٌ سے نکلا ہے ثُنْدُوَۃٌ کہتے ہیں سر پستان (بھٹنی کو ثَدْیٌ یا ثِدْیٌ یا ثَدْی - پستان' چھاتی - اس کی جمع اَثْدِ اور ثُدِیٌّ (مرد اور عورت دونوں کی چھاتی کو ثَدْیٌ کہہ سکتے ہیں- بعض نے مرد کی چھاتی کو ثُنْدُوَۃٌ کہیں گے جیسے بکری اور گائے کی چھاتی کو ضَرْعٌ اور اونٹنی کی چھاتی کو خَلْفٌ اور کتیا کی چھاتی کو طَبْیٌ کہتے ہیں)-

اِمْرَاَۃٌ ثَدْیَاءُ: بڑی چھاتی والی عورت- ذُو الثُّدَیَّۃِ چھوٹی چھاتی والا (یہ ایک خارجی کا لقب تھا' اس کا نام ترملہ تھا جنگ نہروان میں مارا گیا- اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح چھوٹا تھا- ایک روایت میں ذُو الْیُدَیَّۃِ ہے یعنی چھوٹے ہاتھ والا)-

ثُدَیَّۃٌ: تصغیر ہے ثَدْیٌ کی-بعض نے کہا ثُنْدُوَۃٌ کی-

ذُو الثُّدَیَّتَیْنِ: ایک شخص کا لقب ہے-

مِنْهَا مَاتَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَ مِنْهَا دُوْنَ ذٰلِکَ: کچھ کرتے تو چھاتیوں تک پہنچتے تھے اور کچھ اس سے بھی چھوٹے یا کچھ اس سے نیچے- ثُمَّ وَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ: پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا- مَاتَ فِی الثَّدْیِ: حضرت ابراہیم (آنحضرتؐ) کے صاحب زادے شیر خوارگی میں گزر گئے) ابھی دودھ بھی نہیں چھٹا تھا کہ آخرت کا سفر اختیار کیا' اللہ تعالٰی کی اسی میں حکمت تھی کہ آپ کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا)-

بابُ الثاء مع الراء

ثَرْبٌ: ملامت کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا-

تَثْرِیْبٌ: ملامت کرنا' کپڑا لپیٹنا-

اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَضْرِبْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اس کو حد لگائے (پچاس کوڑے مارے) اور ملامت نہ کرے (حد لگانے کے بعد پھر زبان سے برا بھلا کہنا' جھڑکی' ملامت پر اکتفا نہ کرے بلکہ حد لگائے)-(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا)-

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ کَالْاَثَارِبِ: آنحضرتؐ نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا' جب سورج آنتوں کی چربی کی طرح ہو جائے (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)-

ثَرْبٌ: وہ چربی باریک جو آنتوں اور معدے پر ہوتی ہے' اس کی جمع ثُرُوْبٌ اور اَثْرُبٌ اور اَثَارِبُ جمع الجمع ہے-

اِنَّ الْمُنَافِقَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتّٰی اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ کَثَرْبِ الْبَقَرَۃِ صَلَّاهَا: منافق عصر کی نماز میں دیر کرتا ہے-جب سورج گائے کی باریک جھلی کی طرح رہ جاتا ہے- اس وقت نماز پڑھتا ہے-

یَثْرِبُ: مدینہ منورہ کا نام ہے (یہ عمالقہ میں سے ایک شخص کا نام تھا- آنحضرتؐ جب مدینہ میں آئے تو آپ نے اس نام کو برا جانا اور طیبہ اس کا نام رکھا-)

ثَرْثَرَۃٌ: جدا کرنا' پھوڑنا' بک بک لگانا (بہت باتیں کرنا)-

اَبْغَضُکُمْ اِلَیَّ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَیْقِهُوْنَ: سب سے زیادہ مجھ کو ناپسند بہت باتیں کرنے والے بک بک لگانے والے لوگ ہیں- (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو خواہ مخواہ بے ضرورت دنیا کمانے کے لئے باتیں بنائیں' جیسے بھانڈ نقال' داستان گو اور مسخرے وغیرہ)-

ثَرْثَارٌ: کہتے ہیں نہر کو-

اَهْلُ الثَّرْثَارِ یُخَوِّفُنَا بِالْجُوْعِ مَادَامَ ثَرْثَارُنَا یَجْرِیْ: ثرثار والے ہم کو بھوک سے ڈراتے ہیں' جب تک ہماری ثرثار بہہ رہی ہے (یہ ثرثار والے وہ لوگ تھے جو گیہوں کا میدہ لے کر اس کی روٹی پکاتے' اس سے استنجا کرتے)-

اَبْعَدُکُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ: بہت دور مجھ سے وہ لوگ ہیں جو بدخلق ہیں' بہت باتیں کرنے والے-

ثَرْدٌ: توڑنا' ڈبونا' ہلکا مینہ' پھوار-

ثَرِیْدٌ: روٹی شوربے میں چور کر جو کھانا تیار کریں-

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ: حضرت عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر- (ثرید سب کھانوں سے افضل ہے کیونکہ اول تو مقوی دوسرے زود ہضم)- فَاَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا قَدْ ثَرَدَتْهُ بِزَعْفَرَانٍ: انھوں نے اپنی اوڑھنی لی' جس کو زعفران سے رنگا تھا (زعفران کے رنگ میں ڈبویا تھا)- مَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الثَّرِيْدِ وَ بَارَكَ اللّٰهُ لِاُمَّتِيْ فِي الثَّرْدِ وَ الثَّرِيْدِ: ثرید سے زیادہ پسند مجھ کو کوئی کھانا نہیں ہے اللہ میری امت کو اس میں برکت دے- كُلْ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ غَيْرَ مُثَرِّدٍ: وہ جانور کھا جس کے گلے کی رگیں کٹ جائیں- ایسا نہ کر کہ بغیر رگیں کاٹے مار ڈالے-

تَثْرِيْدٌ: کے معنی یہ بھی آئے ہیں کہ بن رگیں کاٹے جانور کو مار ڈالنا (ایک روایت میں غَيْرَ مُثَرَّدٍ بہ فتحہ را بہ صیغۂ مفعول ہے یعنی وہ جانور مت کھا جو بن رگیں کاٹے مارا جائے- ایک روایت میں كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ ہے یعنی ہر وہ چیز جو رگوں کو کاٹ دے اور بن رگیں کاٹے نہ مارے)- اِنْ كَانَ مَارَمُوْرًا فَكُلُوْهُ وَاِنْ ثُرِّدَ فَلَا (ایک اونٹ کو لوگوں نے لکڑی سے نحر کیا- سعید نے کہا) اگر خون زمین پر بہا' تب تو اس کو کھاؤ' اور اگر بن خون بہے وہ مر گیا تو مت کھاؤ (کیونکہ وہ مردار ہے موقوذہ ہے)-

ثَرٌّ: یا ثَرُوْرَةٌ یا ثَرَارَةٌ یا ثُرُوْرٌ: بہت ہونا' دودھ یا پانی کا جدا کرنا' پراگندہ کرنا' کشادہ' بکی (بسیار گو)-

ثَرَّرَ الْمَكَانَ تَثْرِيْرًا: گھر کو تر کیا (گیلا کیا)-

ثَرَّةٌ: برچھے کی مار جس سے بہت خون نکلے-

عَيْنٌ ثَرَّارَةٌ: چشمہ خوب پانی بہانے والا- نَاقَةٌ ثَرَّةٌ اونٹنی بہت دودھ دینے والی- سَحَابٌ ثَرٌّ ابر بہت پانی والا- غَاضَتْ لَهَا الدِّرَّةُ وَ نَقَصَتْ لَهَا الثَّرَّةُ (ایسا قحط ہوا کہ) اس سال دودھ خشک ہو گیا (جانوروں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا) اور چشمہ (پانی کا) گھٹ گیا (اس میں بالکل کم پانی رہ گیا)-

ثَرَمٌ: کھنڈا ہونا' ٹوٹے ہوئے دانت والا ہونا-

ثَرْمٌ: کھنڈا کرنا-

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِالثَّرْمَاءِ: آپ نے کھنڈی بکری کی قربانی سے منع فرمایا- اِنَّهٗ كَانَ اَثْرَمَ: فرعون کھنڈا تھا- اَثْرَمَهُ اللّٰهُ اللہ اسے کھنڈا کرے- اس کے دانت توڑے-

ثَرَاءٌ: مال و دولت بڑھ جانا-

ثَرِيَ: متمول ہونا-

اَثْرٰى: مال دار ہو گیا-

ثَرْوَانٌ: مال دار مرد-

ثَرْوٰى: مال دار عورت-

ثَرْوَةٌ: کثرت مال کی یا شمار کی-

ثَرِيٌّ: کثیر' بسیار' بہت-

مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا بَعْدَ لُوْطٍ اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ: اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کے بعد جتنے پیغمبر بھیجے ہر ایک کی قوم والے بہت تھے (ایک حضرت لوطؑ اس ملک میں پردیسی تھے' وہاں ان کے کنبے والے نہ تھے' اسی واسطے فرمایا لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْاٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ)- يَمْلِكُ مِنْ وُّلْدِكَ بِعَدَدِ الثُّرَيَّا: تمہاری اولاد میں اتنے لوگ بادشاہ ہوں گے جتنے ثریا ستارے شمار میں ہیں (اشفا میں ہے کہ ثریا گیارہ تارے ہیں جو آنکھ سے برابر نظر نہیں آتے پر دوربین سے صاف دکھائی دیتے ہیں یہ آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا)- اِنَّكَ اَثْرَيْتَ وَ اَمْشَيْتَ (حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنے بھائی حضرت اسحاقؑ سے کہا) تم تو مال دار ہو گئے اور تمہارے جانور بھی بہت ہیں- صِلَةُ الرَّحِمِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْاَثَرِ- ناطہ جوڑنا مال دولت کو بڑھاتا ہے (عمر کو بھی بڑھاتا ہے) موت کو پیچھے ہٹاتا ہے (ایک روایت میں مَنْسَأَةٌ لِلْاَجَلِ ہے معنی وہی ہیں- فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَاطَارَ وَ مَابَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ- جو پیس کر اس پر پھونک مارتے جو (بھوسا) اڑنے والا ہوتا وہ اڑ جاتا' جو رہ جاتا اس کو گوندھ لیتے (روٹی پکاتے' آٹا چھلنی میں چھاننا یا میدہ اور روا نکالنا آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا)- فَاُتِيَ بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَبِهٖ فَثُرِّيَ: ستو لے کر آئے' تو آپ نے حکم دیا (اور) وہ بھگوئے گئے- اَنَا اَعْلَمُ

بِجَعْفَرَ اِنَّهُ اِنْ عَلِمَ ثَرَّاهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ اَطْعَمَهُ: میں جعفر بن ابی طالب کا حال خوب جانتا ہوں' اگر ان کو معلوم ہو جائے گا تو ایک بارگی (سب ہی ستو) بھگو کر (لوگوں کو) کھلا دیں گے (کچھ نہ رکھیں گے کیونکہ جعفر بڑے سخی آدمی تھے۔ اسی طرح ان کے فرزند عبداللہ بن جعفر بھی بڑے سیر چشم اور باہمت تھے رضی اللہ عنہما)۔ فَاِذَا كَلْبٌ يَّاْكُلُ الثَّرٰى: دیکھا تو ایک کتا (پیاس کی وجہ سے) کیچڑ کھا رہا ہے (کیچڑ میں ذرا تری ہوتی ہے' اسی کو چاٹ چاٹ کر پیاس بجھا رہا ہے)۔ وَالشَّجَرَ وَ الثَّرٰى عَلٰى اَصْبَعٍ: درخت اور نمناک مٹی ایک انگلی پر لے گا۔ فَبَيْنَا هُوَ فِىْ مَكَانٍ ثَرِيَانٍ: اتنے میں حضرت موسیٰ جو ایک نمناک (مرطوب) مقام میں تھے۔

اَرْضٌ ثَرْيَا: نمناک زمین۔

اِنَّهُ كَانَ يُقْعِىْ فِى الصَّلٰوةِ وَ يُثَرِّىْ: عبداللہ بن عمرؓ (بڑھاپے میں بیماری کی وجہ سے) کیا کرتے کہ دونوں سجدوں کے درمیان اقعا کرتے (اکڑوں بیٹھتے) اور ہاتھ زمین ہی پر رکھے رہتے (یعنی پہلا سجدہ کر کے دونوں ہاتھ زمین سے نہ اٹھاتے' اکڑوں بیٹھ جاتے اسی طرح دوسرا سجدہ کرتے)۔

''محیط المحیط'' میں ہے تَثْرِيَةٌ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں ہاتھ نمناک زمین پر رکھنا۔ ''نہایہ'' میں ہے یہ ثریٰ سے ماخوذ ہے کیونکہ صحابہؓ اکثر زمین ہی پر نماز پڑھتے' فرش بچھا کر نماز پڑھنے کا دستور نہ تھا۔

ثُرَيْرٌ: ایک مقام کا نام ہے حجاز میں۔

باب الثاء مع الطاء

ثَطٌّ: کھوسا' جس کی ڈاڑھی نہ ہو صرف ٹھوڑی کے تلے دو چار بال ہوں۔ مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الثِّطَاطُ: یہ ان بے ڈاڑھی والے سرخ لوگوں نے کیا کیا؟ ایک روایت میں بجائے ثِطَاطٌ کے نَطَانِطُ ہے یہ جمع ہے نَطْنَاطٌ کی' یعنی لمبا۔

فَرَاٰهُ اَشْغٰى ثَطًّا: حضرت عثمانؓ کے پاس عامر بن عبدالقیس لائے گئے' دیکھا تو وہ اشغی ہیں اور کھوسے (اشغی کہتے ہیں اس کو جس کے دانت اوپر تلے ناہموار ہوں)۔

ثَطِأَ: احمق ہونا۔

ایک عورت بچے کو نچا رہی تھی اور یہ شعر پڑھ رہی تھی۔

ذُؤَالُ يَا بْنَ الْقَوْمِ يَا ذُؤَالَه
يَمْشِى الثَّطَا وَ يَجْلِسُ الْهَبَنْقَعَهْ

(آنحضرتؐ نے فرمایا۔ (اری نیک بخت) ذؤال مت کہہ وہ تو سب درندوں میں بدتر ہے) شعر کے معنی یہ ہیں ''ارے بھیڑیے سردار کے بیٹے ارے بھیڑیے بچوں کی طرح چلتا ہے اور ہبنقعہ کی طرح بیٹھتا ہے (ہبنقعہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھے' اور انگلیوں کی نوکیں زمین سے لگائے' بعض نے کہا' اکڑوں بیٹھنا رانیں ملا کر اور پاؤں کھول کر۔ ہبنقعہ احمق کو بھی کہتے ہیں' جو عورتوں سے بات چیت کرنے کا دیوانہ ہو۔)

باب الثاء مع العين

ثَعْبٌ: بہنا' بہانا۔

وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا: اس کا زخم خون بہا رہا ہوگا۔

صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا: حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا (معلوم ہوا کہ اس حال میں بھی نماز پڑھ لینی چاہئے گو کپڑے اور بستر بھی خون آلود ہوں' بدن سے خون بہہ رہا ہو اور بعض بزرگوں سے جو اس حال میں نماز موقوف رکھنا منقول ہے' ان کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی)۔

سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَاءِ: پانی بہنے کے مقاموں سے پانی بہہ نکلا مجمع البحرین میں ہے کہ: مَثَاعِبٌ: جمع ہے مَثْعَبٌ کی: یعنی حوض

فَقَطَعْتُ نَسَاهُ فَانْثَعَبَتْ جَدِيَّةُ الدَّمِ: میں نے اس کی ران کی رگ کاٹ دی' خون اوپر ابھر آیا۔ وَاِنْ سَالَ مِثْلَ الْمَثْعَبِ: اگرچہ حوض کی طرح بہے۔

ثَعْجَرَةٌ: بہانا۔

مُثْعَنْجِرٌ: بہنے والا۔

يَحْمِلُهَا الْاَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ: اس کو سبز گہرا اٹھاتا ہے۔

مُثْعَنْجَرٌ: بہ فتحہ جیم بیچوں بیچ سمندر کا پانی جو بہت گہرا ہوتا ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ نے کہا' فَاِذَا عِلْمِیْ بِالْقُرْاٰنِ فِیْ عِلْمِ عَلِیٍّ کَالْقَرَارَۃِ فِی الْمُثْعَنْجَرِ: مجھ کو جو قرآن کا علم ہے' وہ حضرت علیؓ کے علم کے مقابلہ میں ایسا نکلا' جیسے ایک چھوٹا کنٹھہ (پانی کا گڑھا) سمندر کے بازو (کہاں سمندر اور کہاں ایک گڑھا' اب جو لوگ علم میں شیخین کو حضرت علیؓ پر فضیلت دیتے ہیں' ان کو عبداللہ بن عباسؓ کے جو قرآن اور حدیث کے بڑے عالم تھے' اس قول میں غور کرنا چاہیئے۔ اس میں کچھ شک نہیں شیخین کا بھی علم دین بہت وسیع تھا۔ مگر یہ کہ ان کا علم حضرت علیؓ کے علم سے زیادہ تھا' اس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفاء میں جو دلائل اس پر قائم کئے ہیں' ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے حضرت علیؓ کے اقوال کا پورا استیعاب نہیں کیا ہے۔ اگر یہ سب اقوال جمع کئے جائیں' تب شیخین کے اقوال سے بہت بڑھ جاتے ہیں اور حضرت عمر کا یہ قول کہ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا' ہمارے مطلوب کو پورا ثابت کرتا ہے)۔

ثَعْدٌ: تر کھجور یا گدر کھجور جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو اور نرم ہو گئی ہو۔

یَنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَ اَشْلٍ مِّنْ لَحْمٍ وَّ یَنَالُوْنَ مِنْ اَسْقِیَۃٍ قَدْ عَلَاھَا الطُّحْلُبُ: پکی کھجور اور گدر کھجور اور حلوان کے گوشت کے ٹکڑے کچھ لوگ اڑا رہے تھے پرانی مشکوں سے جن پر کائی جم گئی تھی' شراب یا پانی پی رہے تھے۔

بعض نے ثعد کے معنی بالائی (ملائی) رکھے ہیں۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی (فارسی میں ملائی کو کف شیر' اور سر شیر کہتے ہیں۔ عربی میں زبدہ)۔

ثَعْرٌ: ایک قسم کا زہری گوند۔

ثُعْرُوْرٌ: (ککڑی) بونا پھنسی' چھوٹی ککڑی' ثَعَارِیْر جمع ہے۔

یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الثَّعَارِیْرُ: کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے' وہ اس طرح بڑھیں گے جیسے ککڑیاں بڑھتی ہیں (ان کا نشوونما جلد ہو گا' یا ایسے سفید ہو جائیں گے' جیسے طرثوث کا سرا۔ طرثوث ایک بھاجی ہے مائل بہ سرخی۔)

ثَعٌّ: قے کرنا۔

ثَعْثَعَۃٌ: پے در پے متلی ہونا۔

اِنْثِعَاعٌ: منہ سے قے نکلنا' ناک سے خون۔

اَتَتْہُ اِمْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا بِہٖ جُنُوْنٌ فَمَسَحَ صَدْرَہٗ وَ دَعَالَہٗ فَثَعَّ ثَعَّۃً فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِہٖ جِرْوٌ اَسْوَدُ: ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی میرا یہ بچہ باولا (دیوانہ) ہے۔ آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی' تب اس نے قے کی۔ اس کے پیٹ میں سے کتے کا ایک کالا بچہ نکلا[1] (معاذ اللہ یہ شیطان ہو گا یہ صورت کتے کے یا پیٹ میں کتے کے زہر سے یہ بلا پیدا ہو گیا ہو گا)۔

ثَعْلٌ: بکری یا گائے یا اونٹنی کا زائد تھن ہونا (یہ ایک عیب ہے)۔ لَیْسَ فِیْھَا ضَبُوْبٌ وَّلَا ثَعُوْلٌ: نہ ان میں کوئی ایسی بکری ہے جس کے دودھ نکلنے کا مقام تنگ ہو نہ ایسی بکری ہے جس کا تھن زائد ہو۔

ثَعْلَبٌ: لومڑی' سوراخ جس میں سے مینہہ کا پانی نکلے۔

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا حَتّٰی یَقُوْمَ اَبُوْلُبَابَۃَ یَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِہٖ بِاِزَارِہٖ: یا اللہ ہم پر پانی برسا' اتنا برسا کہ ابولبابہ کھڑا ہو کر اپنی کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اَرْضٌ مُّثْعَلِبَۃٌ: جس زمین میں لومڑیاں بہت ہوں۔

دَاءُ الثَّعْلَبِ: ایک بیماری ہے جس میں بال جھڑ جاتے ہیں۔

عِنَبُ الثَّعْلَبِ: مکوہ (کامونی) مشہور دوا ہے۔

بابُ الثاء مع الغینْ

ثَغْبٌ: گڑھے یا نالہ میں جو پانی بچ رہے' ذرا سا رہ جائے۔

مَاشَبَّھْتُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بِثَغْبٍ ذَھَبَ صَفْوُہٗ وَبَقِیَ کَدَرُہٗ: جو دنیا باقی رہی ہے اس کی مثال میں

---

[1] جِرْوٌ ہر چھوٹی چیز کو بھی کہتے ہیں مثلاً چھوٹا پھل، ریزہ وغیرہ للہذا پلّے کے معنی لینا ضروری نہیں۔ (مصحح)

اور کچھ نہیں دیتا یہی مثال ہے جیسے بچا ہوا نالے کا پانی' اچھا اچھا تو بہہ گیا اور غلیظ میلا کچیلا رہ گیا- بعض نے کہا:

ثَغَبٌ: بہ تحقیق وہ گڑھا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو' اس میں برسات کا پانی جمع ہو جاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا اور اخیر کا تھوڑا حصہ باقی ہے- مگر چودہ سو برس کے قریب گزر رہے ہنوز دنیا اپنے حال پر ہے تو معلوم ہوا کہ دنیا کی مدت لاکھوں برس کی ہے نہ کہ سات ہزار برس کی- جیسے بعض ضعیف روایتوں میں ہے- میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایتیں بنی اسرائیل سے لی گئی ہیں-)

فُثِئَتْ بِسُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءِ ثَغَبٍ: گڑھے یا کنٹے کے صاف پانی سے اس کی تیزی توڑی گئی (یعنی اس میں ملا دیا گیا)-

ثَغْرٌ: سوراخ کرنا' سوراخ بند کرنا' وہ مقام جہاں سے دشمن کے آنے کا ڈر ہو' ملک کی سرحد' چوکی- سامنے کے دانت- دانت توڑنا- دانت گرنا-

اَثْغَرَ الْغُلَامُ: بچے نے دانت توڑے' دانت نکالے-

ثُغْرَةٌ: دگدگی' سوراخ' گوڑے اور اونٹ کے سینہ کے اوپر کا گڑھا راستہ-

فَلَمَّا مَرَّ الْاَجَلُ قَفَلَ اَهْلُ ذٰلِكَ الثَّغْرِ: جب مدت گزر گئی' تو وہ چوکی والے لوٹ کر آئے- وَقَدْ ثَغَرُوْا مِنْهَا ثُغْرَةً وَّاحِدَةً: اس میں انھوں نے ایک سوراخ کر لیا- تَسْتَبِقُ اِلٰى ثُغْرَةِ ثَنِيَّةٍ: گھاٹی کے سوراخ تک آگے بڑھ جائے- اَمْكَنْتَ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ: تو نے دگدگی کا بیچوں بیچ تمام لیا- مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ سینے کی دگدگی سے- بَادِرُوْا ثُغَرَ الْمَسْجِدِ مسجد کے رستوں کی طرف لپکو یا مسجد کی بلندیوں پر- يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّعَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ اِذَا اثَّغَرَ: وہ یہ پسند کرتے تھے کہ بچے کو اس وقت نماز سکھلائیں جب اس کے دودھ کے دانت گر جائیں (یا کھانے کے دانت نکل آئیں)- لَيْسَ فِيْ سِنِّ الصَّبِيِّ شَيْءٌ اِذَا لَمْ يَثَّغِرْ: بچے کا دانت توڑنے میں کوئی دیت لازم نہ ہوگی جب کہ اس کے دانت گرے نہ ہوں (یعنی دودھ کے دانت ہوں)- اَفْتِنَا فِيْ دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ فِيْ كَرِشٍ لَمْ يَثَّغِرْ: ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو گھاس چرتا ہے اور ابھی اس کے دانت نہیں ٹوٹے (دودھ کے دانت ہیں)- اِنَّهٗ وُلِدَ وَهُوَ مُثَّغِرٌ: وہ جب پیدا ہوا تھا تو دانت نکل آئے تھے-

ثَغَامَةٌ: ایک قسم کی سفید گھاس (فارسی میں اس کو درمنہ کہتے ہیں)-

كَاَنَّ رَاْسَهٗ ثَغَامَةٌ: گویا ان کا سر ثغامہ تھا یعنی بالکل سفید-

ثُغَاءٌ: بکری کا آواز کرنا- ممیانا-

ثَاغِيَةٌ: بکری-

مَالَهٗ ثَاغِيَةٌ وَّلَا رَاغِيَةٌ: نہ اس کے پاس بکری ہے نہ اونٹنی- عَمَدْتُ اِلٰى عَنْزٍ لِاَذْبَحَهَا فَثَغَتْ فَسَمِعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُغْوَتَهَا فَقَالَ لَا تَقْطَعْ دَرًّا وَّلَا نَسْلًا: میں ایک بکری کی طرف گیا کہ اس کو ذبح کروں (کیونکہ میں سمجھا کہ آپ بھوکے ہیں) اس نے آواز کی' آنحضرت ﷺ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کہ دودھ کا جانور اور جننے کا جانور مت کاٹ-

باب الثاء مع الفاء

ثُفَّاءٌ: رائی یا حب الرشاد (ہالون)-

مَاذَا فِي الْاَمَرَّيْنِ مِنَ الشِّفَاءِ: دو کڑوی چیزوں میں کتنی تندرستی ہے- ایلوے اور حب الرشاد (سپندان) میں-

اُثْفِيَّةٌ: چولھے کا پتھر-

مِثْفٰى: وہ مرد جس کی تین بیویاں مرگئی ہوں یا زیادہ-

اَثَا فِي الْاِسْلَامِ ثَلٰثَةٌ الصَّلٰوةُ و الزَّكٰوةُ وَ الْوَلَايَةُ: اسلام کے چولھے کے تین پتھر ہیں' نماز اور زکوٰۃ اور امامت (یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے ان کے نزدیک اماموں کا پہچاننا بھی اصول ایمان میں داخل ہے)-

ثَفْرٌ: ہانکنا-

اِسْتِثْفَار: لنگوٹ کسنا-

اِنَّهٗ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ اَنْ تَسْتَثْفِرَ: آپ نے مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم دیا- (یہ "ثَفْرٌ" سے نکلا ہے

(یعنی دمچی)۔ فَاِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ طِوَالٍ كَاَنَّهُمُ الرِّمَاحُ مُسْتَثْفِرِيْنَ ثِيَابَهُمْ: یکا یک ہم نے کیا دیکھا، برچھوں کی طرح لانبے لانبے لوگ لنگوٹ کسے ہوئے۔ فَاَقْعٰى وَ اسْتَثْفَرَ: سرین کے بل بیٹھا اور دم اندر کر لی دونوں پاؤں کے درمیان۔ فَاِنْ رَأَتْ دَمًا شَبِيْبًا اِغْتَسَلَتْ وَاحْتَشَتْ وَاسْتَثْفَرَتْ فِيْ كُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ: اگر مستحاضہ تازہ خون دیکھے تو ہر نماز کے وقت غسل کر لے اور ایک پھاہہ فرج میں رکھ لے اور لنگوٹ باندھ لے۔

ثُفْرُوْق: کھجور کی ڈالی۔

اِذَا حَضَرَ الْمَسَاكِيْنُ عِنْدَ الْجِدَاذِ اُلْقِيَ لَهُمْ مِنَ الثَّفَارِيْقِ: جب کھجور کاٹتے وقت مسکین لوگ آ جائیں تو ان کے سامنے کچھ شاخیں ڈال دی جائیں (جن میں کھجوریں لگی ہوں)۔

ثُفْلٌ: دانہ، تلچھٹ۔

مَنْ كَانَ مَعَهُ ثُفْلٌ فَلْيَصْطَنِعْ: جس کے پاس غلہ ہو، وہ تیار کرے (روٹی پکائے)۔ اِنَّ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنَ الثُّفْلِ مِمَّا يَقْتَاتُ الرَّجُلُ: صدقہ فطران غلوں میں سے نکالا جا سکتا ہے۔ جس کو لوگ کھاتے ہیں (جیسے جو، جوار، گیہوں، چاول، راگھی اور باجرا وغیرہ)۔ كَانَ يُحِبُّ الثُّفْلَ: آپ کو ثفل (ثرید) پسند تھا (ترمذیؒ نے کہا کہ یہاں ثفل سے وہ کھانا مراد ہے جو دیگ میں نیچے بچ رہے (تہہ دیگی) فائق میں ہے کہ "ثفل" اصل میں تلچھٹ کو کہتے ہیں۔ یہ تلچھٹ تیل کا ہو یا شیرے کا یا شوربے کا یا شربت کا یا شراب کا یا اور کسی پتلی چیز کا۔ پھر جو چیز پی نہیں جاتی، اس کو بھی ثفل کہنے لگے، جیسے روٹی وغیرہ۔ طیبی نے کہا ثفل سے حدیث میں تہہ دیگی مراد ہے)۔ تَكُوْنُ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الثَّفَالِ: تو اس فتنے میں منٹھس (بطی الحرکت بھاری) اونٹ کی طرح ہو۔ كُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ: میں ایک منٹھے اونٹ پر سوار تھا۔ وَ تَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ دَقَّ الرَّحٰى بِثِفَالِهَا: فتنے اور فساد ان کو اس طرح پیسیں گے جیسے چکی ثفال پر یا ثفال سے مل کر پیستی ہے۔

ثِفَال: بکسرۂ ثا، وہ چمڑہ جو چکی کے نیچے بچھاتے ہیں تاکہ آٹا اس پر گرے، یا چکی کا نیچے کا پتھر (پاٹ) (بعض نے کہا کہ نیچے کے پاٹ کو ثُفال بہ ضمۂ ثا کہتے ہیں)۔ اِسْتَحَارَ مَدَارُهَا وَاضْطَرَبَ ثِفَالُهَا. اس کا کھونٹا حیران ہو رہا ہے اور اس کا نیچے کا پتھر ہل رہا ہے (وہ برابر نہیں گھومتی)۔ غَسَلَ يَدَيْهِ بِالثِّفَالِ اپنے دونوں ہاتھ لوٹے سے دھوئے۔

ثَافِلُ اَصْغَرُ اور ثَافِلُ اَكْبَرُ: دو پہاڑ ہیں، مکہ کی راہ میں۔ یزید ملعون جب مکہ سے لوٹ کر گیا تو یہ شعر پڑھنے گا:

اِذَا جَعَلْنَا ثَافِلاً يَمِيْنًا

فَلَا نَعُوْدُ بَعْدَهٗ سِنِيْنًا

یعنی جب ہم نے ثافل کو داہنی طرف کیا (مکہ سے لوٹے) تو اب ہم برسوں پھر وہاں نہیں آئیں گے (اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، اس کو پھر مکہ آنا نصیب ہی نہ ہوا۔ اپنی حکومت کے چوتھے ہی سال واصل جہنم ہوا۔ اس کے بیٹوں کو بھی سلطنت نہ ملی، مروان تخت پر بیٹھ گیا اور یزید کی بیوی کو نکاح میں لایا۔ اس کے بیٹے کو گالی دی۔ آخر اس کی ماں نے مروان کو فرش فروش اور تکیوں میں دبا کر مار ڈالا، وہ بھی یزید سے مل گیا)۔

ثَفْنٌ: دھکیلنا، پیچھے سے آنا۔

ثَفَنٌ: موٹا اور سخت ہونا۔

ثَفِنَةٌ: ہر جاندار کے وہ مقامات جو زمین پر لگتے لگتے سخت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اونٹ کا گھٹنا پٹھا وغیرہ اور آدمی کا گھٹنا اور کولھا وغیرہ (اس کی جمع ثَفِنَاتٌ ہے)۔

كَانَ اَنَسٌ عِنْدَ ثَفِنَةِ نَاقَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: انسؓ جس سال حج وداع ہوا آنحضرتؐ کی اونٹنی کے گھٹنے یا اور کسی سخت مقام کے پاس تھے۔ كَاَنَّهَا ثَفِنُ الْاِبِلِ: خارجیوں کے ہاتھ گویا اونٹ کے سخت مقامات تھے۔ رَاٰى رَجُلًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ مِثْلُ ثَفِنَةِ الْبَعِيْرِ فَقَالَ لَوْلَمْ تَكُنْ هٰذِهٖ كَانَ خَيْرًا: ایک شخص کو دیکھا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) گھٹہ تھا، جیسے اونٹ کا گھٹہ ہوتا ہے (سجدہ کرتے کرتے اور زور سے پیشانی زمین پر لگاتے لگاتے وہاں کی کھال سخت ہو گئی تھی، نشان پڑ گیا تھا) فرمایا اگر یہ

گھٹہ نہ ہوتا تو بہتر ہوتا (کیونکہ اس میں ریا کا ڈر ہے۔ لوگ بڑا عابد سمجھیں اگر ریا کی نیت نہ ہو اور خود بخود یہ گھٹہ پڑ جائے تب کچھ قباحت نہیں)۔ كَانَ ذُو الثَّفِنَاتِ امام زین العابدینؒ کے جسم مبارک پر جابجا گھٹے تھے (کثرت عبادت سے یہ گھٹے پڑ گئے تھے آپ ان کو کٹوا ڈالتے پھر پڑ جاتے)۔ فَحَمَلَ عَلَى الْكَتِيْبَةِ فَجَعَلَ يَثْفِنُهَا: لشکر پر حملہ کیا اس کو ہٹانے لگے (ایک روایت میں يَفْنُهَا ہے فن سے، اس کے معنی بھی ہٹانے کے ہیں)۔ وَلَا مُثَافَنَةَ اور صحبت نہیں ہے۔ (یہ ثَافَنْتُهُ سے نکلا ہے یعنی میں اس کے ساتھ بیٹھا)۔ مُثَافَنَةُ اَهْلِهَا: اس کے گھر والوں سے صحبت رکھنا۔

بابُ الثاء مع القاف

ثَقْبٌ: پھاڑنا، سوراخ کرنا۔

ثُقُوْبٌ: چمکنا، روشن ہونا، مہکنا، نافذ ہونا۔

تَثْقِيْبٌ: سوراخ کرنا، روشن کرنا۔

نَحْنُ اَثْقَبُ النَّاسِ اَنْسَابًا: ہم نسب کی رو سے سب لوگوں میں نورانی اور روشن ہیں۔

اِنْ كَانَ لَمِثْقَبًا: عبداللہ بن عباسؓ بڑے صاحب الرائے آدمی تھے یا بڑے علم والے تھے۔ ثَقَبْتُ النَّارَ یا اَثْقَبْتُهَا میں نے آگ روشن کی۔

ثُقُوْب یا ثِقَاب: باریک باریک چھپٹیاں جن سے آگ روشن کریں۔ اِنَّ عَلٰى كُلِّ ثَقْبٍ مِنْ اَثْقَابِهَا مَلَكًا يَحْفَظُهَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَ الدَّجَّالِ: مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر جو نافذ ہے ایک فرشتہ ہے جو ان کو طاعون اور دجال سے بچاتا ہے۔ (ایک روایت میں نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا ہے: معنی وہی ہیں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بچانے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر سکتے ہیں۔ مگر بحکم الٰہی مِثْقَبٌ برمے کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی سوراخ کرنے کا آلہ۔)

ثَقْفٌ: کونچا دینا، غالب ہونا، پکڑ پانا۔

ثَقْفٌ اور ثَقَفٌ اور ثَقَافَةٌ: ہلکا پھلکا، عقل مند، ہوشیار۔

تَثْقِيْفٌ: سیدھا کرنا، تعلیم اور تہذیب سکھانا۔

مُثَاقَفَةٌ اور ثِقَاف: لڑنا، بحث کرنا۔

ثَقَاف: عقل مند عورت۔

وَهُوَ غُلَامٌ لَقِنٌ ثَقِفٌ: وہ ایک لڑکا تھا زود فہم عقل مند۔ ثَقِفٌ اور ثَقُفٌ اور ثَقْفٌ تینوں طرح سب کے معنی عقل مند۔

اِنِّیْ حَصَانٌ فَمَا اُكَلَّمُ وَ ثَقَافٌ فَمَا اُعَلَّمُ: میں پاک دامن ہوں، مجھ پر کوئی بات نہیں لگا سکتا۔ اور عقل مند ہوں مجھ کو کوئی سکھا نہیں سکتا۔

ثَقَّاف: لڑنے والا، جلاد۔

وَ اَقَامَ اَوَدَهُ بِثِقَافِهٖ: انھوں نے اس کی کجی اس ہتھیار سے دور کی، جس سے برچھا سیدھا کیا جاتا ہے۔ اَمَا لَيُسَلَّطَنَّ عَلَيْكُمْ غُلَامٌ ثَقِيْفٌ ذَيَّالٌ مَيَّالٌ: تم پر ایک ہلکا پھلکا مغرور ظالم چھوکرا مسلط کیا جائے گا (اس سے مراد یزید ہے، بعضوں نے کہا حجاج بن یوسف ثقفی) ثقیف ایک مشہور قبیلہ ہے)۔ فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّ مُبِيْرٌ ثقیف قبیلہ میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا (مختار بن عبیدہ ثقفی) اور ایک ہلاکو خون خوار (حجاج بن یوسف)۔ مَسْجِدُ ثَقِيْفٍ کوفہ کی مسجد۔ اِذَا مَلَكَ اثْنَا عَشَرَ مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ كَعْبٍ كَانَ الثَّقَفُ وَ الثِّقَافُ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ: جب بنی عمرو بن کعب کے بارہ آدمی حکومت کریں گے تو قیامت تک لڑائی اور مار دھاڑ رہے گی۔

ثِقَلٌ یا ثَقَالَةٌ: بھاری ہونا۔

ثَقْلٌ: بوجھ کا اندازہ کرنا۔

ثَقَلٌ: مسافر کا سامان، بیماری کا زیادہ ہونا۔

تَثْقِيْلٌ: بھاری کرنا، بھاری بوجھ ڈالنا اِثْقَالٌ بھی وہی ہے۔

اَثْقَلَتِ الْمَرْاَةُ: عورت کا پیٹ کھل گیا (حمل نمایاں ہو گیا)۔

ثَاقَلَ: ثقیل کھانا کھایا۔

اِثَّاقَلَ: دیر کی۔

اِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِیْ: میں تم میں دو بھاری یا نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، ایک تو اللہ کی کتاب دوسرے میرے اہل بیت (بعض

نے کہا ان کو ثقلین اس لئے کہا کہ ان پر عمل کرنا مشکل اور بھاری ہے- بعض نے کہا اس لئے کہ ان دونوں سے دین کی اصلاح اور درستی اور آبادی ہوتی ہے جیسے ثقلین، یعنی جن اور انس سے دنیا کی آبادی ہے- غرض آنحضرتؐ کی اس نصیحت اور وصیت پر صرف وہ اہل حدیث عامل ہیں جو قرآن اور اہل بیت کرام دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں- ان کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے- خارجی اور ناصبی اور مقلدین اور نام کے اہل حدیث نے اہل بیت کو چھوڑ دیا، اب خارجی اور ناصبی تو معاذ اللہ اہل بیت کے دشمن بن گئے ان کو برا کہنے لگے، اور مقلدوں نے کیا کیا کہ زبانی اہل بیت کی محبت کی ڈینگ مارتے ہیں لیکن عملاً ذرا بھی اہل بیت کی طرف توجہ نہیں ان کی کتابوں میں جہاں دیکھو ابوحنیفہ اور شافعی اور مزنی اور ابویوسف اور محمد بن حسن اور زفر کے اقوال بھرے ہوئے ہیں- میں نے آج تک کسی حنفی یا شافعی کو نہیں دیکھا جو امام جعفر صادقؒ یا امام باقرؒ یا دوسرے ائمۂ اہل بیت کے اقوال تلاش کرے اور ان پر چلے- ان مقلدوں کا جہل اس درجہ پہنچ گیا ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ اہل بیت کرام کے اقوال اور افعال جمع کرے یا ان کے اجتہاد پر چلے تو اس کو شیعہ کہتے ہیں کیا خوب- اگر یہی تشیع ہے تو خدا ہم کو شیعہ ہی رکھے، اسی طریق پر مارے ہمارے ملک دکن میں مولانا حسن الزماں محمد چشتی نظامی محدث نے بڑی محنت اور جان فشانی سے ایک کتاب ''احیاء المیت فی فقہ اہل بیت'' تالیف کی تھی، مگر افسوس ہے کہ وہ کتاب پوری نہ چھپنے پائی، اور مولانا نے سفر آخرت اختیار کیا- اب محبین اہل بیت کرام کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پوری چھپوا کر شائع کریں- خیر یہ تو نام کے سنیوں کا حال ہوا، اب رافضیوں کو دیکھیے، انھوں نے اہل بیت کو تو لیا لیکن قرآن کو پس پشت ڈال دیا سچے سنی وہی ہیں جو اللہ کی کتاب پر چلتے ہیں- پھر حدیث شریف پر جو سردار اہل بیت کا ارشاد ہے- پھر اہل بیت کے اقوال و افعال پر اور اہل بیت کے اقوال اور اجتہادات کو دوسرے فقہا اور مجتہدین کے اقوال اور اجتہادات پر مقدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ صحابہ بھی اگر کسی مسئلہ میں مختلف ہوں، تو حضرت علی کا قول اختیار کرتے ہیں کیونکہ آپ کو دہری فضیلت حاصل ہے صحابی بھی ہیں اور اہل بیت یعنی اصحاب کساء میں بھی ہیں)-

يَسْمَعُهَا مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ: قبر کے عذاب کے وقت مردہ جو چیختا ہے تو اس کو پورب اور پچھم کے درمیان جتنے جاندار ہی سب سنتے ہیں، ایک جن اور آدمی نہیں سنتے (اس لئے کہ اگر سنیں تو ایمان بالغیب نہ رہے)- **بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ:** آنحضرتؐ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا- **حُجَّ بِهٖ فِي ثَقَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** سائب کو آنحضرتؐ کے سامان اور زنانہ کے ساتھ حج کرایا گیا- **ظَنُّوْا اَنَّهُمْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ:** وہ سمجھے کہ ہم آپ پر بار ہیں (ہمارا رہنا آپ کو شاق ہے)- **لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری زیادہ ہوگئی- **فَثَقُلَتْ** آپ کی ران بھاری ہوگئی- **مَخَافَةَ اَنْ يُّثْقِلَ:** اس ڈر سے کہیں لوگوں پر بار نہ ہو- **لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ:** منافقوں پر کوئی نماز فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے (کیونکہ یہ وقت سونے اور استراحت کے ہوتے ہیں)- **لَا تَتَثَاقَلْ عَنِ الصَّلٰوةِ:** نماز میں ابدی پنامت کرو (یعنی سستی اور دیر مت کرو)- **اَلثَّقَلُ الْاَكْبَرُ:** اللہ کی کتاب- **اَلثَّقَلُ الْاَصْغَرُ:** اہل بیت کرام علیہم السلام- **ثَقَّلَ اللّٰهُ مِيْزَانَهٗ:** اللہ اس کا پلہ بھاری کرے (یعنی نیکیوں کا پلہ، معلوم ہوا کہ آخرت میں اعمال حقیقۃً تولے جائیں گے کیونکہ وہ مجسم ہو جائیں گے، جیسے قبر میں اعمال مجسم ہو کر نمودار ہوں گے)- **اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَهْلاً وَّ ثَقَلاً وَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اَهْلَ بَيْتِي:** ہر پیغمبرؑ کے گھر والے اور بال بچے ہوتے ہیں اور یہ لوگ یعنی علی اور فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرے گھر والے اور بال بچے ہیں (یا اللہ ہم ان ہی کے غلام اور خادم ہیں، ہم کو قبر اور حشر میں انہی کی خدمت میں رکھ)-

مِثْقَالٌ: وزن، تول کم ہو یا زیادہ، لیکن شرع میں مثقال بیس قیراط کا اور ہر قیراط تین جو کا، جو تین چاول کا ہے اور عرف

میں ایک دینار کو مثقال کہتے ہیں اور دس درھم کے سات مثقال ہوتے ہیں اس حساب سے ہر مثقال ایک درھم اور ۵/۱ درھم کا ہوا اور ہر درھم بیالیس جو کا۔ لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِیْمَانٍ: جس کے دل میں چیونٹی برابر ایمان ہو وہ دوزخ میں نہیں جانے کا (یعنی اس مقام میں جہاں کافر اور منافق رہیں گے)۔ ذَرَّةٌ چھوٹی چیونٹی (بعض نے کہا سو چیونٹیاں ایک جو کے ہم وزن ہوتی ہیں اور ذرہ اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا میں باریک باریک اڑتا ہے)۔ فِیْ اُذُنِهٖ ثِقَلٌ اس کے کان بھاری ہیں، یعنی کم سنتا ہے۔ فَمَا وَجَدْتُ ثِقَلَ شَیْءٍ: میں نے کسی چیز کا بوجھ نہیں پایا۔ ثِقْلَةُ الشَّیْءِ کسی چیز کا وزن۔

بابُ الثاء مع الکاف

ثَکْلٌ یا ثَکَلٌ یا ثُکْلٌ: عورت کا بچہ مر جانا۔

ثَاکِلَةٌ اور ثِکْلٰی اور ثَکُوْلٌ اور ثَکْلَانَةٌ: وہ عورت جس کا بچہ گزر گیا ہو۔

اَثْکَلَهَا اللّٰهُ: اللہ اس عورت کو ثکلی کرے، اس کا بچہ مر جائے۔

ثُکْلٌ: موت اور ہلاکت، محبوب یا فرزند کا گم ہو جانا۔

ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ: تیری ماں تجھ کو گم کرے (تو مر جائے) اس سے مقصود بددعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک محاورہ ہے، جو عرب لوگ خفگی کے وقت کہتے ہیں، جیسے تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ[1] قَامَتْ فَجَاوَبَهَا نُکُدٌ مَّثَاکِیْلُ: مثاکیل مثکال کی جمع ہے مِثْکَالٌ وہ عورت جس کی سب اولاد مرگئی ہو، یا اکثر گزر گئی ہو۔ نہایہ میں ہے کہ مِثْکَال وہی ثِکْلٰی یعنی جس عورت کا بچہ مر گیا ہو۔ لَا تَدْعِیْ بِذُلِّ وَّلَا ثُکْلٍ یوں نہ کہو وا ذُلَّاہُ ایک روایت میں بویل ہے یعنی وَا وَیْلَاہُ وَا ثُکْلَاہُ۔ ثَکِلَتْکِ اُمُّکِ سُنَّةُ اَبِی الْقَاسِمِ: ارے تیری ماں تجھ پر روئے، یہ جو میں نے کیا یہ تو آنحضرتؐ کی سنت ہے۔ وَ اثُکْلَیَاہُ ہائے موت۔ وَاثُکْلَ اُمَیَّاہُ ہائے ماں کی خرابی۔ وَ اثُکْلَیَاہُ بھی کہہ سکتے ہیں۔

ثَکْمٌ یا ثَکَمٌ: ڈھونڈھنا، لازم کر لینا، اقامت کرنا، بیان کرنا، کھول دینا۔

ثَکَمُ الطَّرِیْقِ: متوسط راستہ، بیچ کا راستہ فَاِنَّهُمَا ثَکَمَا لَکَ الْحَقَّ: ابوبکر اور عمرؓ نے تو تمہارے لئے سچائی کا راستہ کھول دیا (اسی رستہ پر چلے جاؤ۔ یہ بی بی امّ سلمہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا)۔ اِنَّ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ ثَکَمَا الْاَمْرَ فَلَمْ یَظْلِمَاهُ: ابوبکر اور عمرؓ تو سچی بات پر جمے رہے یا سچے راستہ پر چلے ظلم نہیں کیا۔ (اِدھر اُدھر نہیں مڑے)۔

ثُکْنَةٌ: جھنڈا، نشان، ہار، قبر، آگ کا گڑھا۔ فوجوں کے جماؤ کا مقام، نیت۔ اس کی جمع ثُکَنٌ ہے۔ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثُکَنِهِمْ: لوگ اپنی نیتوں پر حشر کئے جائیں گے (یعنی مرتے وقت جو ان کی نیت تھی ایمان یا کفر کی اسی حالت پر اٹھیں گے یا جس نشان اور جھنڈے کے ساتھ وہ مریں، اگر کافروں کے ساتھ مریں تو کفر پر، مسلمانوں کے ساتھ مریں تو اسلام پر)۔ یَدْخُلُ الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ عَلٰی ثُکَنِهِمْ: بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اپنے اپنے جھنڈے لے کر آتے ہیں۔ کَاَنَّهُمَا خُحِثَ مِنْ حِضْنِیْ ثُکْنٌ: گویا میری گود سے ثکن اٹھ گیا (ثکن ایک پہاڑ ہے حجاز میں)۔

اُثْکُوْنٌ: شاخ۔

خَلِّ لَهٗ عَنْ ثُکْنِ الطَّرِیْقِ: اس کے لئے راستہ کے مڑاؤ چھوڑ دے۔

بابُ الثاء مع اللام

ثَلْبٌ: ملامت کرنا، عیب لگانا، ہانکنا، دور کرنا، دھتکارنا، گالی دینا۔

ثَلَبٌ: میلا ہونا، سٹ جانا۔

ثِلْبٌ: وہ اونٹ جس کے بڑھاپے سے دانت گر گئے ہوں۔

مَثَالِبُ: عیوب (یہ مناقب کی ضد ہے)۔

یہ مَثْلَبَةٌ کی جمع ہے، بمعنی عیب۔

---

[1] تیرا ہاتھ خاک آلود ہو۔

لَهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ الثِّلْبُ وَ النَّابُ: زکوٰۃ کے جانوروں میں سے بوڑھا دانت ٹوٹا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی وہ رکھ لیں (یعنی ایسے جانور زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے)- اِنَّکَ جَرَّبْتَنِیْ فَوَجَدْتَنِیْ لَسْتُ بِالْغُمْرِ الضَّرْعِ وَلَا بِالثِّلْبِ الْفَانِیْ (عمرو بن عاص نے معاویہ کو لکھا) تم تو مجھ کو آزما چکے ہو' تم نے دیکھا نہ میں جاہل ناتواں ہوں نہ بوڑھا پھونس ہوں- اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْاِثْلِبُ: بچہ اسی کا ہوگا جو عورت کا خاوند یا مالک ہے اور بدکار کے لئے مٹی یا پتھر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں بِفِیْهِ الْاَثْلَبُ اس کے منہ میں مٹی)- رَجُلٌ ثِلْبٌ: عیب والا آدمی-

ثَلْثٌ: تہائی مال لینا' تیسرا ہونا' تین یا تیس کا عدد پورا کرنا-

تَثْلِیْثٌ: کھجور کا تیسرا حصہ پک جانا- شراب کو اتنا پکانا کہ تہائی حصہ جل جائے- تین خداؤں کا قائل ہونا (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ' بیٹا' روح القدس- اصل میں یہ ہند کے مشرکوں سے نکلی ہے وہ بھی کہتے ہیں ذات الٰہی تین پیکروں میں ظاہر ہوئی- برہما' بشن' شیو)-

ثَالُوْثٌ: تین کا ایک ہونا- جس کے نصاریٰ قائل ہیں:

ثَلٰثَةٌ: تین مرد-

ثَلٰثٌ: تین عورتیں-

ثَلَاثَاءُ یا ثُلُوْثٌ: منگل کا روز-

ثُلُثٌ: تیسرا حصہ-

ثُلَاثٌ: تین' تین-

مُثَلَّثٌ: وہ شراب جس کے دو حصے جل گئے ہوں اور وہ سطح جس کو تین خط محیط ہوں- △

ثُلَاثِیٌّ: وہ کلمہ جس میں تین حرف اصلی ہوں-

وَلٰکِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوا اللّٰهَ تَعَالٰی: دو دو بار' تین تین بار میں پیو اور اللہ کا نام لو- دِیَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثًا: قتل شبہ عمد کی دیت تین طرح کے جانوروں سے ہوگی (یعنی ۳۳ حقے (تین برس کے اونٹ جو چوتھے میں لگے ہوں) ۳۳ جذعے (جو چار سال کے ہوکر پانچویں میں لگے ہوں) ۳۳ ثنیہ (جو پانچ سال کے ہوکر چھٹے میں لگے ہوں)- قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ: قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی تہائی قرآن کا مضمون اس میں ہے کیونکہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں- معرفت ذات مقدس' معرفت صفات و اسماء اور معرفت احکام- اور قل ہو اللہ میں معرفت ذات اور تقدیس بوجہ احسن موجود ہے' یا قل ہو اللہ کے پڑھنے میں تہائی قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے- یہیں سے بعض حافظوں نے یہ نکالا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے وقت تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہیں- مگر اس کی اصل حدیث شریف سے کچھ نہیں ہے اور اسی وجہ سے مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے' حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ہو اللہ کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے- میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص ہر رکعت میں ایک سورت پڑھ کر قل ہو اللہ کو بھی پڑھا کرتا' آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا' تو بار بار قل ہو اللہ کیوں پڑھتا ہے اس نے کہا' اس سورت سے مجھ کو بہت محبت ہے- اس میں پروردگار کی ذات و صفات کا بیان ہے- آنحضرتؐ نے فرمایا' یہ تیری محبت جو اس سورت سے تجھ کو ہے' تجھ کو بہشت میں لے جائے گی- بعض نے کہا قرآن میں یا قصص ہیں یا احکام یا ذات وصفات الٰہی کا بیان ہے اور قل ہو اللہ آخر امر پر مشتمل ہے تو وہ تہائی قرآن ہوا)-

شَرُّ النَّاسِ اَلْمُثَلِّثُ: بدترین آدمی وہ ہے جو تین شخصوں کو تباہ کرتا ہے (یعنی جو بادشاہ یا حاکم کے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چغلی کھائے اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا' گناہ گار کیا' دنیا میں عزت کھوئی' چغل خور بنا بھائی مسلمان کو تباہ کیا' بادشاہ اور حاکم کو تباہ کیا اور اس کو ظلم میں پھنسایا)- (حضرت عمرؓ نے ابوہریرہؓ کو معزول کیا' پھر ان کو خدمت دینا چاہی تو انھوں نے کہا اَخَافُ ثَلٰثًا وَ اثْنَیْنِ مجھے تین اور دو باتوں کا ڈر ہے (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پانچ باتیں کیوں نہیں کہتے؟ ابوہریرہؓ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ وہ بات کہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور بغیر علم کے فیصلہ کروں اور میری پیٹھ پر مار پڑے اور میری عزت پر گالیاں پڑیں' اور میرا مال جرمانہ میں لیا جائے)-

ثَلٰثٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ: تین آدمیوں کو دہرا ثواب ملے گا- فَاَعْطَانِی الثُّلُثَ الْاٰخِرَ: اللہ تعالیٰ نے امت کا آخری تیسرا حصہ بھی مجھ کو مرحمت فرمایا (یعنی اس کو بھی دائمی عذاب نہ ہوگا' بلکہ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نجات ہو گی)- ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَایَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا: جب یہ تینوں باتیں ظاہر ہوں گی' تو کسی کا اس وقت ایمان لانا اس کو فائدہ نہ دے گا (آخری بات سورج کا پچھم سے نکلنا ہے)- وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثِ: اور تیسری بات سے سکوت کیا (کہتے ہیں' تیسری بات یہ تھی کہ حضرت اسامہؓ کی فوج کا سامان کر دینا- بعض نے کہا کہ آپ کی قبر کو عید نہ بنانا (عید کی طرح وہاں سالانہ مجمع میلہ ٹھیلہ نہ کرنا) اس حدیث سے صاف عرس کی ممانعت نکلتی ہے جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا ہے- اولیاء اللہ کی قبروں پر سالانہ مجمع کرتے ہیں- میلہ لگاتے ہیں- اور لطف یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کا کوئی عرس نہیں کرتا- جو ہند کے اولیاء اللہ سے کہیں افضل ہیں)- اَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ: میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا (یعنی مجھ سمیت کل تین شخص مسلمان ہوئے تھے- یہ سعد کا قول ہے شاید ان کو اور لوگوں کے اسلام کی خبر نہ ہوئی ہوگی جیسے حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ وغیرہ- بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو آزاد اور بالغ تھے)- وَ بِالثُّلُثِ وَ ثُلُثِهٖ فِیْ وَصِیَّةِ الزُّبَیْرِ: اور زبیرؓ کی وصیت میں جو ثلث مال کی تھی پھر اس ثلث کا ثلث عبداللہ بن زبیرؓ کی اولاد کو دلایا تھا (چونکہ وہ کثیر الاولاد تھے)- فَوْقَ ثَلٰثٍ مِنًی: منیٰ کے تین دنوں سے زیادہ قَالَ اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا: تین بار آپ نے یہی فرمایا' دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا- اَعَادَهَا ثَلٰثًا: تین بار یہی کلمہ فرمایا لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَیْكَ ثَلٰثًا: (تین بار آنحضرتؐ نے معاذ کو پکارا اور) معاذ نے تین بار لبیک وسعدیک یارسول اللہؐ کہا- وَ اِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ ثَلٰثًا: آنحضرتؐ جب کسی قوم کے پاس جاتے تو تین بار ان کو سلام کرتے (ایک بار تو اذن کے لئے دوسرے جب اندر جاتے' تیسرے جب رخصت ہوتے)- اَفَاضَ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ: تین بار اپنے

اوپر پانی بہایا- وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ: تین باتوں میں میری رائے حکم الٰہی کے موافق ہوئی (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے- اگرچہ اور باتوں میں بھی' جن کی تعداد پندرہ تک پہنچتی ہے' ان کی رائے حکم الٰہی کے موافق ہوئی' مگر یہ تین باتیں اہم تھیں' اس لئے ان کا ذکر کیا)- ثَلٰثَةٌ لَّایُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ: تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات تک نہیں کرے گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بات کرتا ہے اور معتزلہ اور اہل کلام کا رد ہوا)- (ان پر بہت غصہ ہو گا کیونکہ بڑھاپے میں عقل کامل ہو جاتی ہے' شہوت ضعیف ہو جاتی ہے' باوجود اس کے حرام کاری کرنا سخت بے حیائی ہے- معلوم ہوا کہ اس میں خوف الٰہی مطلق نہیں ہے- اسی طرح حاکم کو کسی کا ڈر نہیں وہ کیوں مداہنت کرے' اسی طرح غریب محتاج ہو کر پھر کیوں معاصی کرے- بقول شخصے فرعون بے سامان کبر زشت داز گدایاں زشت تر)- هٰذِهِ الثَّلٰثُ دَرَجَاتٌ: یہ تینوں سیڑھیاں ہوئیں (معلوم ہوا کہ منبر کی تین سیڑھیاں رکھنا مستحب ہے)- مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلٰثًا: جو شخص مکہ سے ہجرت کر گیا تھا وہ حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا تھا (پھر مدینہ میں اس کو جانا ضروری تھا- جس ملک سے آدمی ہجرت کرے پھر وہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے)- اَلثُّلُثُ وَ الثُّلُثُ كَثِیْرٌ: تہائی مال کی وصیت کر یا تہائی مال کافی ہے تہائی مال بہت ہے- مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اِثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَلٰثَةٍ: (مسلم کی روایت میں یوں ہی ہے اور بخاری کی روایت میں بِثَالِثٍ ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے) یعنی جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو' وہ ایک تیسرا شخص اور لے جائے اس کو بھی کھلائے (بعض نے کہا کہ مسلم کی روایت کا بھی مطلب یہی ہے یعنی فَلْیَذْهَبْ بِمَنْ یُّتِمُّ ثَلٰثَةً: اس کو بھی ساتھ لے جائے جو تین کا عدد پورا کر دے- میں کہتا ہوں مسلم کی روایت کے ایک معنی اور ہو سکتے ہیں یعنی جس کے پاس اپنے گھر والوں کے علاوہ دو باہر کے آدمیوں کا کھانا ہو' وہ دو کے بدلہ تین لے جائے)- فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ: ہم کو تین باتوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے (اس روایت میں دو ہی باتیں مذکور ہیں' تیسری بات امام نسائی کی

روایت میں ہے یعنی سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہم کو ملیں)۔ **هَلَكَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِي بِثَلٰثٍ**: (حضرت عائشہؓ نے کہا) ام المومنین خدیجہؓ میری شادی سے تین برس پہلے گزر گئیں (یہاں شادی سے دخول اور صحبت مراد ہے نہ کہ عقد' کیونکہ حضرت عائشہؓ کا عقد حضرت خدیجہؓ کے مرنے کے ڈیڑھ سال بعد ہوا)۔ **يُتَوَفّٰى لَهٗ ثَلٰثٌ**: جس کے تین بچے گزر جائیں (دوسری روایت میں دو اور ایک بچہ میں بھی یہی فضیلت مذکور ہے' اگر کفر کی حالت میں گزر گئے ہوں یا بچوں کے بچے گزر جائیں تو اس میں اختلاف ہے)۔ **لَمْ يَتَكَلَّمْ اِلَّا ثَلٰثَةٌ**: بچپن میں تین ہی آدمیوں نے بات کی (مگر دوسری روایت میں اوروں کا بھی بات کرنا مذکور ہے۔ جیسے حضرت یوسفؑ کا گواہ' فرعون کی آیا کا بیٹا' شاید اس وقت تک آنحضرتؐ کو ان لوگوں کا حال نہ بتلایا گیا ہوگا)۔ **ثَلٰثٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ**: تین آدمیوں کو دہرا ثواب ہے (اس سے حصر مقصود نہیں ہے)۔ **ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ**: تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں (حالانکہ اس میں پانچ باتیں مذکور ہیں۔ مگر تین باتیں درحقیقت ایک ہی بات ہیں' وہ کیا ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کو نہ ستانا' اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہنا' اس کا ایمان سے باہر نہ ہونا' توحید کی شہادت کے ساتھ نبوت کی شہادت بھی ضروری ہے)۔ **زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ**: (آنحضرت ﷺ کے وقت میں جمعہ کی دو اذانیں تھیں' ایک جب امام منبر پر بیٹھتا' دوسری نماز شروع ہوتے وقت لیکن حضرت عثمانؓ نے) تیسری اذان زوراء پر بڑھا دی (زوراء ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔ **ضَلَّ اَصْحَابُ الثَّلٰثَةِ**: جو شخص ایمان کی چاروں باتوں کو نہ مانے' تین ہی کو مانے' یا جو شخص چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ کو نہ مانے بلکہ اگلے تینوں ہی خلفاء کو مانے وہ گمراہ ہو گیا۔ **لَعَلَّكَ تَرٰى اَنَّهٗ مِثْلُ الثَّلٰثَةِ**: کیا تو عمار کو ان تین آدمیوں کے برابر سمجھتا ہے۔ **اَلنَّصَارٰى مُثَلِّثُوْنَ غَيْرُ مُوَحِّدِيْنَ**: نصاریٰ تثلیث والے ہیں توحید والے نہیں ہیں۔ **اَلْحُمّٰى الْمُثَلَّثَةُ**: وہ بخار جو تیسرے دن چڑھا کرے (جیسے حمی الربوع جو چوتھے دن چڑھا کرے)۔

ثَلْخٌ: لتھڑ جانا۔ (گائے کا) گوبر کرنا۔ ہگنا۔

تَثْلِيْخٌ: لتھیڑنا' گوبر میں آلود کرنا۔

ثَلْدٌ: پتلا ہگنا' بعض نے کہا' ہاتھی کی لید سے خاص ہے۔ دست ہگنا۔

ثَلْجٌ: برف' یا برف برسانا۔

اِثْلَاجٌ: کھودتے کھودتے کیچڑ تک پہنچ جانا' موقوف ہو جانا' خوش کرنا۔

ثُلَاجِيٌّ: بہت سفید۔

ثَلْجٌ اور **ثُلُوْجٌ**: خوش ہونا' مطمئن ہونا۔

اِثْلَاجٌ: برف برسانا۔

حَتّٰى اَتَاهُ الثَّلْجُ وَ الْيَقِيْنُ: یہاں تک کہ آپ کے دل کو اطمینان اور یقین حاصل ہو گیا۔ **وَثَلِجَ صَدْرُكَ** تیرا سینہ ٹھنڈا ہو گیا (بے قراری جاتی رہی)۔ **اُعْطِيْكَ مَاتَثْلُجُ اِلَيْهِ**: میں تجھ کو وہ چیز دوں گا' جس سے تجھ کو اطمینان ہو جائے۔ **وَاغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ**: میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو ڈال (کیونکہ یہ پانی صاف ستھرا غیر مستعمل ہوتا ہے)۔ **مَنْ لَعَنَ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ عِنْدَ شُرْبِ الْمَاءِ حَشَرَهُ اللّٰهُ ثَلِجَ الْفُؤَادِ**: جو شخص پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ وعلیٰ آباء السلام کے قاتل پر لعنت کرے گا۔ (یہ قاتل شمر العین تھا یا سنان بن انس نخعی یا خولی) اللہ تعالیٰ حشر کے وقت اس کو برف کی طرح دل ٹھنڈا اٹھائے گا۔ اطمینان قلب کے ساتھ اس کا حشر ہوگا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مگر مجھ کو اس کی صحت میں شبہ ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ حضرت امام حسینؓ کا قاتل بالاتفاق ملعون ہے' مگر ہماری شریعت میں لعنت کرنا باعث اجر اور ثواب نہیں سمجھا گیا ہے۔ شیطان سب سے زیادہ ملعون ہے۔ اگر کوئی دن بھر اس پر لعنت کرتا رہے تو کیا یہ تسبیح وتہلیل کی طرح موجب ثواب ہوگا؟)۔ **مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَهُوَ ثَلِجُ الْفُؤَادِ**: جو شخص کسی مسلمان کی مشکل دور کرے گا وہ اپنی قبر سے ٹھنڈے دل نکلے گا۔

ثَلَّاجٌ: برف بیچنے والا-

مَاءٌ ثَلِجٌ: ٹھنڈا پانی-

ثَلَطٌ: پتلا ہگنا' اونٹ یا بیل وغیرہ کا گوبر کرنا-

فَبَالَتْ وَ ثَلَطَتْ: اس نے پیشاب کیا' پتلا گوبر نکالا (نہایہ میں ہے کہ ثلطا کثر اونٹ اور گائے اور ہاتھی کے ہگنے میں استعمال کیا جاتا ہے)- كَانُوْا يَبْعُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تَثْلِطُوْنَ ثَلْطًا: صحابہ تو مینگنی کی طرح (خشک) اجابت کرتے تھے (کیونکہ کم کھاتے تھے) اور تم تو خوب گوبر ہگتے ہو (طرح طرح کے کھانے وہ بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہو)-

ثَلْغٌ: کچلنا-

اِذًا يَّثْلَغُوْا رَاْسِيْ كَمَا تُثْلَغُ الْخُبْزَةُ: جب تو وہ میرا سر روٹی کی طرح کچل ڈالیں گے- وَ اِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ فَيَثْلَغُ بِهَا رَاْسَهٗ: وہ پتھر لے کر اس کی طرف جھکتا ہے اس کا سر کچل ڈالتا ہے-

ثَلْعٌ: بعین مہملہ کے بھی یہی معنی ہیں-

اِنْثِلَاغٌ: کچل جانا' پختہ ہو جانا-

اَلْثَلْغِيْ: مرد-

مُثَلَّغٌ: جو کھجور پختہ ہو کر درخت سے گرے اور پھٹ جائے-

ثَلٌّ: گرانا' مٹی نکالنا' ہلاک کرنا-

ثَلَلٌ: ہلاکت-

ثَلَّةٌ: بکریوں کا گلہ-

ثُلَّةٌ: آدمیوں کا گروہ-

لَاحِمٰى اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ ثَلَّةِ الْبِيْرِ: تین چیزوں کے سوا اور کسی چیز میں جگہ محفوظ نہیں ہو سکتی (کہ دوسرا کوئی وہاں آنے یا کھیتی کرنے یا عمارت بنانے نہ پائے) ان تین چیزوں میں سے ایک وہ کنواں ہے جو ایسی زمین میں بنایا جائے' جس کا کوئی مالک نہیں' تو ایسے کنویں والے کے لئے اتنی جگہ محفوظ کر دی جائے گی' جتنے میں وہ اس کنویں کی مٹی وغیرہ ڈالے- لَهُمْ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ عَلٰى دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ وَثُلَّتِهِمْ: وہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہیں ان کی بستیاں اور مال اور جماعت سب پناہ میں ہیں- لَمْ تَكُنْ اُمُّهٗ بِرَاعِيَةِ ثَلَّةٍ: اس کی ماں بکریوں کا گلہ چرانے والی نہ تھی- اِذَا كَانَتْ لِلْيَتِيْمِ مَاشِيَةٌ فَلِلْوَصِيِّ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ ثَلَّتِهَا[1] وَ رِسْلِهَا: اگر یتیم بچہ کے جانور ہوں تو ولی کو ان کا اون اور دودھ استعمال کرنا درست ہے (کیونکہ اس میں یتیم کا کوئی نقصان نہیں- مگر بہتر یہ ہے کہ دودھ اور اون کو بھی اگر محتاج نہ ہو تو فروخت کر کے یتیم کے مال میں جمع کر دے)- كَادَ يُثَلُّ عَرْشِيْ: قریب تھا کہ میرا تخت یا گھر گرا دیا جائے (میری عزت جاتی رہے' یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں فرمایا- جب ایک شخص نے وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا- مطلب یہ ہے کہ شروع شروع میں مجھ کو ایسا ڈر ہوا کہ ابھی تباہ اور ذلیل ہوتا ہوں' پھر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا اور مجھ کو بچا لیا- سبحان اللہ جب حضرت عمرؓ کا باوصف اس عدالت' تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ حال ہوا ہو تو دوسرے بادشاہوں اور حاکموں کا کیا حال ہونا ہے ان کو خدا سے ڈرنا چاہئے)-

ثَلَلْتُ: میں نے گرا دیا-

اَثْلَلْتُ: میں نے بنا لیا-

ثَلْمٌ: رخنہ ڈالنا' کنارہ توڑ دینا-

ثَلَمٌ اور اِنْثِلَامٌ: رخنہ دار ہونا' کنارہ ٹوٹا ہونا-

ثُلْمَةٌ بمعنی ثَلَمٌ: رخنہ شدہ و عیب دار' سوراخ جو پیالے یا رکابی میں ٹوٹنے سے پیدا ہو جاتا ہے-

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ: پیالہ جہاں سے ٹوٹا ہو وہاں سے پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اس پر منہ اچھی طرح نہیں جمتا- احتمال ہے کہ منہ کٹ جائے' یا پانی باہر بہہ کر بدن یا کپڑا تر ہو جائے یا اس مقام پر کوئی کیڑا وغیرہ ہو وہ منہ میں چلا جائے)-

اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثَلِمَ فِي الْاَسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا يَسُدُّهَا شَيْءٌ: جب دین کا عالم مرجاتا ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پیدا ہو

---

[1] یہاں ثلہ سے مجازاً اون مراد لیا' جیسے کہتے ہیں کہ کساء جید الثلہ اس کملی کا اون عمدہ ہے-(م)

جاتا ہے جو کسی چیز سے بند نہیں ہوتا (سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دوسرا کوئی دین کا عالم اسی طرح کا کھڑا کر دے)۔

بابُ الثاء مع المیم

ثَمْدٌ یا ثَمَدٌ: تھوڑا پانی' جیسے ثِمَادٌ ہے۔
مَاءٌ ثَمْدٌ: وہ پانی جو کنویں یا گڑھے میں جمع کر لیا جائے یا جاڑے میں رہے گرمی میں سوکھ جائے۔ ثَمَدَتْهُ النِّسَاءُ عورتوں نے اس کی منی جماع کرا کر تمام کر دی۔ رَجُلٌ مَّثْمُوْدٌ: وہ آدمی جس کا سائل لوگ مال لے کر سب تمام کر دیں' یا عورتیں اس کی منی کو تمام کر دیں۔
ثَمُوْدُ: اگلے عرب کا ایک قبیلہ تھا۔ صالحؑ پیغمبر ان ہی کی طرف بھیجے گئے تھے۔
اِثْمِدٌ: سرمہ کا پتھر۔
مَنْ لَّمْ يَأْخُذِ الْعِلْمَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ يَمَصُّ الثِّمَادَ وَيَدَعُ النَّهْرَ الْعَظِيْمَ: جو شخص اللہ کے پیغمبر سے دین کا علم حاصل نہ کرے وہ ایک تھوڑا سڑا پانی تو چوستا ہے (جو قطرہ قطرہ نکلتا ہے) اور بڑی نہر کو چھوڑ دیتا ہے (یا ٹمٹماتے چراغ کو لئے پھرتا ہے اور آفتاب کا اس سے مقابلہ کرتا ہے' ایسا شخص احمق اور بے وقوف ہے)۔ اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ: اثمد کا سرمہ آنکھوں میں لگاؤ وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے۔ وَ اَفْجَرَلَهُمُ الثَّمَدَ: اور آنحضرتؐ نے ان کے لئے ایک تھوڑے سے پانی کو رواں کر دیا (بہت کر دیا)۔ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَمَدٍ: آپ حدیبیہ کے پرلے سرے پر جہاں تھوڑا سا پانی تھا جا کر اترے۔ سُقْتُهٗ اِلٰى اَرْضِ ثَمُوْدَ: میں اس کو ثمود کے ملک تک ہانک لے گیا (یہ ملک تبوک کے قریب ہے)۔
ثَمْرٌ یا ثِمَارٌ: پھل' میوے۔
ثَمَرَةٌ: ایک پھل' جیسے ثَمْرَةٌ ہے۔ جمع ثُمُرٌ ہے اس کی جمع اَثْمَارٌ ہے۔ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثِيْرٍ: پھل' میوے اور کھجور کے گودے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (یہاں ثمر سے مراد وہ میوہ ہے جو درخت پر لگا ہو۔ نہایۃ میں ہے "ثمر" کہتے ہیں پکی تازی کھجور یعنی رطب کو جب تک وہ درخت میں لگی ہو۔ جب درخت سے اس کو کاٹ کر اتار لیں اور گودام میں رکھیں تو پھر اس کو "تمر" کہیں گے۔ زَاكِيًا نَبْتُهَا ثَامِرًا فَرْعُهَا: اس کا اگنا پاکیزہ' اس کی شاخ میوہ دار (میوہ بھی کیسا پکا ہوا) عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرٌ ثَامِرٌ وہ درخت جس کا میوہ پختہ ہو گیا ہو۔ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا (یعنی اس کے فرزند کو۔ فرزند کو بھی ثمرہ کہتے ہیں' کیونکہ وہ باپ کا پھل ہے)۔ مَاتَسْئَالُ عَمَّنْ ذَبُلَتْ بَشَرَتُهٗ وَ قُطِعَتْ ثَمَرَتُهٗ: اس کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا جسم سوکھ گیا ہو اور اس کی نسل کٹ گئی (عورتوں کے کام کا نہیں رہا)۔ فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ: اس نے ان کو اپنے ہاتھ کی ارد دے ڈالی (یعنی بیعت کر لی) اور دل کا پھل حوالے کیا (یعنی سچا اقرار کیا)۔ اِنَّهٗ اَخَذَ بِثَمَرَةِ لِسَانِهٖ: انھوں نے اپنی زبان کا کنارہ تھاما۔ فَاُتِيَ بِسَوْطٍ لَّمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ: ایک کوڑا لایا گیا جس کا پھندنا نہیں کاٹا گیا تھا۔ اِنَّهٗ اَمَرَ بِسَوْطٍ فَدُقَّتْ ثَمَرَتُهٗ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حکم دیا' ایک کوڑے کا پھندنا کوٹا گیا' (تاکہ نرم ہو جائے اور زیادہ مار نہ لگے)۔ هَلْ عِنْدَكِ قِرًى قَالَتْ نَعَمْ خُبْزٌ خَمِيْرٌ وَّلَبَنٌ ثَمِيْرٌ وَحَيْسٌ جَمِيْرٌ: معاویہؓ نے ایک چھوکری سے پوچھا' تیرے پاس مہمانی کا سامان ہے؟ کہنے لگی' ہاں ہے خمیری روٹی' بالائی دار دودھ' جما ہوا حیس (حیس کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی نکال کر اس کو گھی اور سکھائے ہوئے دودھ میں ملا کر اس کا حلوہ بنانا)۔ نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ: درخت کا پھل بیچنے سے آپ نے منع فرمایا۔ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ: تازی کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے آپ نے منع فرمایا' درخت پر جو پختہ کھجور ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے۔ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ: میں نے اس کی مزدوری کا مال بڑھایا۔
ثَمَرٌ: مال و زر کو بھی کہتے ہیں۔
اِسْتِثْمَارُ الْمَالِ تَمَامُ الْمُرُوَّةِ: مال کو بڑھانا (یعنی خیرات کرنا) مروت کو پورا کرنا ہے۔
ثُمُرٌ: بہ ضمہ ثا مال و زر کو بھی کہتے ہیں۔

اُمُّکَ اَعْطَتْکَ مِنْ ثَمْرَةِ قَلْبِهَا: تیری ماں نے اپنے دل کا پھل تجھ کو دیا۔

ثَمْغٌ: سفیدی میں سیاہی ملا دینا۔تر کرنا۔رنگنا۔

ثَمْغَةُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی چوٹی۔

اِنْ حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ اِنَّ ثَمْغًا وَ صِرْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ وَ كَذَا وَ كَذَا جَعَلَهٗ وَقْفًا: (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ان پر کوئی حادثہ ہو (موت آ جائے) تو ثمغ اور ابن اکوع کا صرمہ اور فلاں فلاں مال یہ سب وقف ہیں (ثمغ اور صرمہ ابن اکوع دونوں کھجور کے باغ اور حضرت عمرؓ کی ملک تھے)۔

ثَمْلٌ: اقامت کرنا ٹھہرنا' فریاد رسی کرنا' کھلانا' پلانا' کھانا۔

ثَمَلٌ: مست ہونا۔

ثُمَالٌ: پھین' بالائی۔

ثِمَالٌ: اپنی قوم کا حامی' فریاد رس۔

فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الثُّمَالُ: آپ نے اس میں خوب بہتا ہوا دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ پر پھین آ گیا (چکنائی اوپر آ گئی بالائی جم گئی)۔ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ: یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچاؤ (یہ ابوطالب کے ایک بڑے قصیدے کا مصرعہ کا ہے جو انھوں نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا تھا)۔فَاِنَّهَا ثِمَالُ حَاضِرَتِهِمْ: وہ ان لوگوں میں جو حاضر ہیں' ان کی پشت پناہ ہے۔فَاِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ: دیکھا تو حضرت حمزہؓ نشہ میں چور ہیں۔فَضَرَبَ بِالثَّمْلَةِ فِيْ صَدْرِهٖ وَقَالَ اَعْبَدٌ اَعْبَدُ مِنِّيْ: (حضرت عمرؓ اپنے اونٹ پر خارشت کا روغن مل رہے تھے' اتنے میں ایک شخص نے کہا' تم اگر اپنے غلام سے کہتے تو وہ یہ کام کر دیتا)۔انھوں نے کیا کیا کہ وہ روغن ملنے کا چیتھڑا اٹھا کر اس کے سینے پر مارا اور کہا "کیا کوئی غلام مجھ سے بھی زیادہ غلامی کرنے والا ہے؟" (یعنی میں سب سے بڑھ کر اپنے مالک کا غلام ہوں)۔اِنَّهَا انْطَلَقَتْ اِلٰى اَبِيْهَا وَهُوَ ثَمِلٌ: حضرت خدیجہؓ اپنے والد کے پاس گئیں' وہ نشہ میں مست تھے۔

فَثَمَلْتِيْهِ: پھر تو اس کو درست کر لے۔

(پوری روایت نہایہ میں یوں ہے جائته امراة جليله فحسرت عن ذرا عيها وقالت هذامن احتراش الضباب فقال عمر لواخذت انصب فورتيه ثم دعوت بمكتقه فثملته كان ثبع فَسِرًا! لَيُهَا مُنْطَوِىَ الثَّمِيْلَةِ (عبدالملک نے حجاج سے کہا' میں نے تجھ کو دونوں عراق کا ایک بارگی والی کر دیا) اب ہلکا پیٹ ہو کر وہاں جا۔

ثَمٌّ: روندنا' درست کرنا' اکٹھا کرنا۔

ثَمَّ: وہاں (اسم اشارہ ہے بعید کے لئے۔ جیسے هٰنَا اسم اشارہ ہے قریب کے لئے۔یعنی یہاں)۔

ثُمَّ: حرف عطف ہے مع الترتیب والتراخی (بعض نے کہا کہ ثم میں ترتیب زمانی ضروری نہیں ہے۔ جیسے حدیث میں ہے ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى: حالانکہ دوسری سب روایتوں میں ہے کہ آپ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے ملے تھے' اس کے بعد حضرت موسیٰ سے)۔كُنَّا اَهْلَ ثَمِّهٖ وَ رَمِّهٖ: ہم اس کے اصلاح کرنے والے اور مرمت کرنے والے تھے' (محدثین اس کو بہ ضمہٗ ثا اور را روایت کرتے ہیں۔یعنی اَهْلَ ثُمِّهٖ وَ رُمِّهٖ تو ثُمٌّ: کہتے ہیں گھر کے سامان کو اور رُمٌّ مرمت کو۔بعض نے کہا اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ہم ان کے متولی اور ان کے کام درست کرنے والے تھے' محیط میں ہے جَعْجَعَ بِى الدَّهْرُ عَنْ ثَمِّهٖ وَ رَمِّهٖ: زمانہ نے مجھ کو قلیل اور کثیر سب سے روک دیا)۔مَالَهٗ ثُمٌّ وَّ رُمٌّ یا لَا يَمْلِكُ ثُمًّا وَّلَا رُمًّا: نہ اس کے پاس گھر کا سامان ہے نہ گھر کی درستی ہے۔اُغْزُوْا وَالْغَزْوُ حُلْوٌ خَضِرٌ قَبْلَ اَنْ يَّصِيْرَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا ثُمَّ حُطَامًا: جہاد کرو اور جہاد شریں اور سبز ہے اس سے پہلے کہ تمام ہو جائے' پھر پرانا ہو جائے' پھر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

ثُمَام: ایک کمزور گھاس ہے۔

يُنَقِّيْ مَاثَمَّ: وہاں پر جو نجاست وغیرہ ہو اس کو صاف کرے۔مَنْ تَعَاطٰى مَاثَمَّ هَلَكَ: جو شخص اس مقام کا طالب ہو وہ تباہ ہوا (یعنی ذات الٰہی کی معرفت چاہے)۔وَالْمَسْجِدُ فِيْمَا ثَمَّهٗ۔اور مسجد اس جگہ وہاں ہے۔فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ ضَحّٰى: آپ نے اس کو لٹایا اور ذبح شروع کیا۔ پھر بسم اللہ کہی' اور قربانی کی۔ثُمَّ ادْعُهُمْ صحیح ثُمَّ کا نہ ہونا ہے۔

کیونکہ یہ تفسیر ہے ان تینوں باتوں کی' ابوداؤد کی روایت میں ثُمَّ کا لفظ نہیں ہے۔ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: تین بار ایسا ہی کیا (یعنی نیند سے اٹھے' مسواک کی' وضو کیا) آگے جو سِتَّ رَکْعَاتٍ ہے وہ بیان ہے ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ کا ثُمَّ اِنْ کَانَ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ[1] اس سے یہ نکلتا ہے آپ تہجد گزاری کے بعد قربت کرتے۔بعض نے کہا کہ یہاں ثُمَّ تراخی اخبار کے لئے ہے نہ تراخی زمانی کے لئے۔قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اخیر تک ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ: مطلب یہ ہے کہ آپ وهزم الاحزاب وحدهٗ: کے بعد دعا کرتے' پھر یہی ذکر کرتے۔بعض نے کہا ثُمَّ یہاں واؤ کے معنی میں ہے۔قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ: ثم جلس ابن عباس کا کلام ہے ثَمَّتِ الشَّاةُ: بکری ثمامہ چر گئی۔اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ: آخر تک اس حدیث میں ثم تراخی اخبار کے لئے ہو نہ کہ تراخی زمان اور رتبہ کے لئے' کیونکہ بعد کا گناہ پہلے سے بڑا ہے۔

ثَمَنٌ: مالیت' روپیہ' اشرفی' قیمت مقررہ۔

ثُمْنٌ: مال کا آٹھواں حصہ لینا' یا آٹھواں شخص ہونا۔

ثَمَانِیَةٌ: آٹھ مرد۔

ثَمَانٍ: آٹھ عورتیں۔

ثَامِنٌ: آٹھواں شخص۔

ثُمُنٌ: آٹھواں حصہ۔

ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ: اپنے باغ کا مول مجھ سے کرلو۔

خُذْ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ فَقَالَ بِالثَّمَنِ ابوبکرؓ نے عرض کیا آپ میری ایک سانڈنی لے لیجئے آپ نے فرمایا' میں قیمت دے کر لوں گا (مفت نہیں لوں گا)۔

باب الثاء مع النون

ثُنْدُوَةٌ یاثُنْدُوَةٌ: مرد کی چھاتی۔

کَانَ عَارِیَ الثُّنْدُوَتَیْنِ: آنحضرتؐ کی چھاتیاں پر گوشت نہ تھیں' یا ان پر زیادہ بال نہ تھے۔ اِذَا جُدِعَتْ ثُنْدُوَتُهٗ فَنِصْفُ الْعَقْلِ: جب ناک کا سرا (نرمۂ بینی) کاٹ ڈالا جائے' تو آدھی دیت دینا ہوگی۔

ثَنْطٌ: چیرنا۔

لَمَّامَدَّ اللّٰهُ الْاَرْضَ مَادَتْ فَثَنَطَهَا بِالْجِبَالِ: جب اللہ تعالےٰ نے زمین کو پھیلایا وہ ہلنے اور جھولے کھانے لگی۔آخر پہاڑوں سے اس کو چیرا (پہاڑ اس میں اتارے تاکہ وہ بھاری ہو جائے اور حرکت کرنے میں جھولے نہ کھائے۔ایک روایت میں فَنَطَهَا ہے ایک میں فَثَبَّطَهَا ہے یعنی اس کو بھاری کیا روک دیا)۔

ثُنَّةٌ: ناف اور پیڑو کے درمیان۔

اِنَّ اٰمِنَةَ قَالَتْ لَمَّا حَمَلَتْ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَاوَجَدْتُهٗ فِیْ قَطَنٍ وَّلَا ثُنَّةٍ: آمنہؓ آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں جب آپ میرے پیٹ میں تھے تو آپ کا بوجھ مجھ کو معلوم ہی نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں۔ سَدَدْتُ رُمْحِیْ لِثُنَّتِهٖ: میں نے اپنا ہتھیار حضرت حمزہؓ کے پیڑو پر لگایا۔فَشَقَّ مَا بَیْنَ صَدْرِهٖ اِلٰی ثُنَّتِهٖ: اس نے آپ کے سینے اور پیڑو کے بیچ میں چیرا۔وَبَلَغَ الدَّمُ ثُنَنَ الْخَیْلِ: (نہاوند میں ایسی جنگ ہوئی) خون گھوڑوں کے پاؤں یا ہاتھوں کے آخر میں جو بال ہوتے ہیں وہاں تک آ گیا۔فَاَضَعُهَا فِیْ ثُنَّتِهٖ: میں نے اپنا حربہ ان کے پیڑو پر جمایا۔

ثَنْیٌ: موڑنا' ایک کو دوسرے پر الٹنا' روکنا۔

تَثْنِیَةٌ: دو کرنا' تعریف کرنا۔

ثَنَاءٌ: تعریف کرنا۔

تَثَنِّیْ: مڑنا جیسے انثناء ہے۔

ثَنِیٌّ: وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو۔یا وہ اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو۔لَاثِنٰی فِی الصَّدَقَةِ: زکوٰۃ ایک سال میں دوبار نہیں لی جائے گی یا صدقہ میں رجوع نہ ہو سکے گا۔نَهٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ: آپ نے استثنا سے منع فرمایا۔مگر جب مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ معلوم ہو۔ (کیونکہ جب مستثنیٰ منہ یا مستثنیٰ مجہول ہو تو جھگڑا ہو گا۔مثلاً کوئی یوں کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی مگر اس میں سے کچھ نہیں بیچی' یا غلہ کا یہ ڈھیر بیچا مگر دوسرا اس میں سے نکال لوں گا۔یا کچھ نکالا لوں

---

[1] پھر اگر اپنی کسی بیوی سے طلب حاجت ہوتی۔(م)

گا- بعض نے کہا مزارعت کا استثنا مراد ہے- مثلاً نصف یا ثلث پیداوار میں سے من یا دو من غلہ مستثنیٰ کرے)- مَنِ اسْتَثْنٰی فَلَهُ ثُلْيَاهُ: جو شخص استثناء کرے وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے فلاں شخص کے مجھ پر سو روپے ہیں مگر دس کم نوے روپے دینا ہوں گے)- لَا ثُنْيَا فِي الْهِبَةِ: ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے- مَنْ اَعْتَقَ اَوْطَلَّقَ ثُمَّ اسْتَثْنٰی فَلَهُ ثُنْيَاهُ: جس نے آزاد کیا یا طلاق دی پھر استثنا کیا تو وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے' میں نے اس کو تین طلاق دی مگر ایک کم دی تو دو طلاق پڑیں گی' یا میں نے ان غلاموں کو آزاد کیا سوا اس فلاں غلام کے تو وہ فلاں غلام آزاد نہ ہوگا- نہایۃ میں ہے یہاں "ثنیا" سے شرط بھی مراد ہو سکتی ہے مثلاً یوں کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے تو جب تک وہ اس سے بات نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی- یہ جمہور فقہا کے مذہب کے موافق ہے اور محققین اہل حدیث کے نزدیک جب تک طلاق سنت کے موافق اس طہر میں نہ دے' جس میں وطی نہ کی ہو تو طلاق نہیں پڑتی اسی طرح طلاق مشروط یا معلق میں بھی ان کا اختلاف ہے- امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ اگر وہ شرط طلاق کے مناسب ہو' مثلاً یوں کہے تو فلاں سے بات کرے گی یا اس کو اپنے گھر آنے دے گی یا اس کے گھر جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر شرط پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن اگر شرط طلاق سے مناسبت نہ رکھتی ہو' مثلاً یوں کہے' تو اگر آم کھائے تو تجھ کو طلاق ہے اور شرط پائی گئی تب بھی طلاق نہ پڑے گی- بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلاق معلق اور مشروط ہر طرح کی لغو ہے اسی طرح اگر دو یا تین طلاق ایک بارگی دے دے یا ایک ہی طہر میں یا حیض کی حالت میں تو صرف ایک طلاق پڑے گی- بعض کے نزدیک ایک بھی نہیں پڑے گی- اگر حیض کی حالت میں طلاق دی لیکن پہلی دو صورتوں میں ایک طلاق رجعی پڑ جائے گی)- كَانَ لِرَجُلٍ نَاقَةٌ نَّجِيْبَةٌ فَمَرِضَتْ فَبَاعَهَا مِنْ رَّجُلٍ وَاشْتَرَطَ ثُنْيَاهَا: ایک شخص کے پاس ذات والی اونٹنی تھی' وہ بیمار ہوئی تو اس نے بیچ ڈالی لیکن یہ شرط کر لی کہ اس کے سری پائے میں لوں گا- اَلشُّهَدَاءُ ثَنِيَّةُ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ: شہید لوگ اللہ کے مستثنیٰ ہیں' اس کی مخلوق ہیں (یعنی نفخ صور کے وقت سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے' مگر شہید لوگ)- كَانَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهٗ وَهِيَ بَارِكَةٌ مَثْنِيَّةٌ بِثِنَايَيْنِ: حضرت عمرؓ اپنے اونٹ کو نحر کرتے وہ بیٹھا ہوتا' دو رسیوں سے بندھا ہوتا-

ثِنَايَة: وہ رسی جس سے اونٹ کا ہاتھ باندھ دیتے ہیں- فَاَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّقَ لَكُمْ اَثْنَاءَهٗ: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دین کی رسی کے دونوں کنارے تھامے اور جہاں سے مڑ مڑ گئی تھی' (ٹوٹنے کو تھی) وہاں باندھ دیا (گرہ دے دی) مضبوط کر دیا)- كَانَ يُثْنِيْهِ عَلَيْهِ اِثْنَاءً اس کپڑے کو موڑ لیتے (دہرا کر لیتے' کیونکہ بہت لانبا چوڑا تھا)- لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُتَثَنِّيْ: آنحضرتؐ لانبے ڈھانڈھ نہ تھے (بلکہ میانہ قامت تھے)- صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى: رات کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہیں (ہر دوگانہ کے بعد تشہد پڑھے سلام پھیرے)- اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَ ثِنَاؤُهَا نَدَامَةٌ وَثِلَاثُهَا عَذَابٌ: حکومت اور سرداری شروع میں ملامت ہے (حاکم کیسا بھی اچھا ہو لوگ ایک نہ ایک عیب اس کا بیان کرتے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت میں دو شخصوں کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے پھر جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے وہ مخالف بن جاتا ہے اور طرح طرح کے عیب لگاتا ہے) اس کے بعد دوسرا درجہ ندامت اور شرمندگی ہے (جب وہ چھن جاتی ہے بعض تو اس ندامت اور شرمندگی سے جان دے دیتے ہیں) اور تیسرا درجہ قیامت کا عذاب ہے (لعنت ایسی حکومت اور عہدے پر' غریب رہ کر جینا سو درجہ ایسی حکومت سے بہتر ہے

کجا من شکر این نعمت گزارم
کہ زور مردم آزادی ندارم[1]

يَكُوْنُ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ: شروع بھی برائی کا ان ہی سے ہو اور خاتمہ بھی برائی کا ان ہی پر ہو (یعنی کافروں پر انھوں ہی نے ہم کو بیت اللہ کے طواف سے روکا' یہ گناہ ان پر

---

[1] میں اس نعمت کا بھی کیسے شکر ادا کروں کہ میں لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچاتا- (م) اس شعر میں آزادی کے بجائے آزاری بہتر ہے۔

ہوا' اب لڑائی بھی ان ہی کو شروع کرنے دو-) هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيُ سورۂ فاتحہ سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں کم سے کم دو بار پڑھی جاتی ہیں' یا ہر روز کئی بار پڑھی جاتی ہیں کم سے کم سترہ بار فرضوں میں' یا اس لئے کہ وہ دو بار اتری ہے' ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں' یا اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں' اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے ہے- بلکہ ایک قرأت میں یوں بھی ہے- غَيْرِ المغضوب عليهم وغَيْرِ الضّالين: تو ساتواں لفظ "غیر" ہوگا- بعض نے کہا مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پروردگار کی ثنا اور صفت ہے پھر دعا)- عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيُ: تم نے سورۂ انفال کو جو مثانی میں سے تھی (یہاں مثانی سے وہ سورتیں مراد ہیں جو ذات المئین سے کم ہیں اور مفصل سے بڑی- بعض نے کہا سارا قرآن مثانی ہے کیونکہ ہر جگہ رحمت کے ساتھ عذاب کا ذکر لگا ہوا ہے)- مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُقْرَاَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ بِالْمَثْنَاةِ لَيْسَ اَحَدٌ يُغَيِّرُهَا: قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ (لوگ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر) ٹھمری گائیں گے' کوئی اس کو موقوف نہ کرے گا)- نہایہ میں ہے کہ مَثْنَاة کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا' انھوں نے کہا اللہ کی کتاب کے سوا اور کتابوں سے جو کچھ لکھا جائے- بعض نے کہا "مَثْنَاة" وہ کتاب ہے جو یہود کے علماء نے بنائی تھی اور ان میں برخلاف اللہ کی کتاب کے جو مضامین چاہے درج کئے تھے- میں کہتا ہوں "مثناۃ" میں مثنویاں' غزلیں اور شعر شاعری' قصے افسانے' ناولیں' عشقیہ مضامین سب داخل ہیں اور مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کے قریب قرآن و حدیث کا تو درس چھوڑ دیں گے اور ان واہیات میں مشغول ہوں گے' ہمارے زمانہ میں بالکل یہی حال ہے)- اَمَرَ بِالثَّنِيَّةِ مِنَ الْمَعْزِ: قربانی میں آپ نے دو برس کی بکری کا حکم دیا جو تیسرے برس میں لگی ہو-

ہمارے امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ثَنِيَّةٌ سے مراد وہ بکری ہے' جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو' اور گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں میں لگی ہو اور اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو اور نر کا بھی یہ حکم ہے' نر کو ثَنِیٌّ کہیں گے-

مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمَرَارِ حُطَّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ: جو شخص مرار کی گھاٹی پر (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) چڑھ جائے گا اس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہوئے تھے (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہؓ رات کے وقت اس گھاٹی پر پہنچے تھے' حدیبیہ کو جا رہے تھے اور یہ گھاٹی بڑی دشوار گزار تھی)- اَنَا بْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا: (یہ حجاج ظالم کا قول ہے) میں مشہور شخص کا بیٹا ہوں اور گھاٹیوں پر چڑھنے والا (یعنی سخت اور مشکل کاموں کا پورا کرنے والا)- مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَهٗ: جو شخص نماز کے بعد پاؤں موڑے (یعنی تشہد کی وضع پر بیٹھا ہو) یوں کہے- مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّثْنِيَ رِجْلَهٗ: جو شخص نماز کے بعد اپنا پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی نماز کا قعدہ بدلنے سے پہلے) یوں کہے تو مطلب وہی ہے جو اگلی حدیث کا ہے اور لفظ ایک دوسرے کے مخالف ہیں) لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا: اس کا سامنے کا دانت نہیں توڑا جائے گا- كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ: اس نے ایک جوان چھوکری کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا-

ثَنَایَا: سامنے کے چاروں دانت' اوپر کے دو نیچے کے-

فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ: اس نے جو ہاتھ کھینچا تو سامنے کا دانت اس کا نکال لیا- يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ ثَنِيَّتِهِ الْعُلْيَا: مکہ میں بالائی گھاٹی سے (جنۃ العلے پر سے) داخل ہو' اور نشیبی گھاٹی سے جو باب شبکہ کے پاس ہے نکل جائے- اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا: تم نے اس کی برائی بیان کی- ثَنَاءٌ عام ہے مدح و ذم دونوں کو شامل ہے' گو اکثر استعمال اس کا مدح میں ہے- فَاُثْنِيَ عَلَيْهِ خَيْرًا: اس کی بھلائی بیان کی (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ اچھے اور نیک لوگ اس میت کی تعریف کریں نہ کہ فاسق اور فاجر لوگ وہ تو فاسق اور فاجر کی بھی تعریف کرتے ہیں)- مَنْ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ: جو شخص حلف کرے اور اس کے بعد انشاء اللہ نہ کہے- فَالَّتِيْ ثِنْتَيْنِ: جو دو تھے- حَتّٰى ثَنّٰى عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ چار بار وہی کہا- فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا: وہ اپنے پیٹ میں مڑ گیا- نَحْنُ الْمَثَانِي الَّتِيْ اَعْطَاهَا اللّٰهُ نَبِيَّنَا: ہم (یعنی اہل بیت

کرامؓ) مثانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبرؐ کو عنایت کی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ آنحضرتؐ نے ہم کو رکھا' فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن اور دوسرے عِتْرَتْ (یعنی میرے اہل بیت) مگر افسوس ہے کہ امت میں سے بعض نے تو قرآن کو چھوڑ دیا' اس کو ''بیاض عثانی'' قرار دیا اور بعض نے اہل بیت کو چھوڑ دیا' الفتوں کو امام بنایا)-اَلْوُضُوْءُ مَثْنٰی مَثْنٰی: وضو کے اعضاء دو دو بار دھونے چاہئیں یا وضو میں دو عضو کا دھونا ہے دو کا مسح کرنا (امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ وضو میں ہر ایک عضو کو دو بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے اور دو عضو یعنی منہ اور ہاتھوں کا دھونا ہے اور دو عضو یعنی سر اور پاؤں کا مسح کرنا)- اَثْنِ عَلٰی رَبِّکَ: اپنے پروردگار کی تعریف کر-لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ: میں تیری پوری تعریف نہ کرسکتا-مَنْ اُتِیَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَلْیُکَافِ عَلَیْهِ فَاِنْ عَجَزَ فَلْیُثْنِ: اگر کوئی شخص بھلائی کرے تو اس کا بدلہ کرے اور کچھ نہ ہو سکے تو اس کی تعریف کرے (زبان ہی سے اس کا شکریہ ادا کرے- افسوس ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ لوگ بھلائی کے بدل برائی کرتے ہیں اور جو شخص احسان کرے اسی کے دشمن بن جاتے ہیں' اس کو برا کہنے لگے ہیں- مجھ کو اس کا تجربہ کئی مسلمانوں پر ہوا ہے' اللہ رحم کرے اور ان کو نیک توفیق دے)- فَاَیْنَ اَهْلُ ثُنْوَی اللّٰهِ: لوگ کدھر گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا-ثُنْوٰی اور ثُنْیَا دونوں کے معنی استثنا-

ثَنَوِیَّةٌ: ایک فرقہ ہے جو دو خداؤں کا قائل ہے- ایک بھلائی کا (جس کو یزدان کہتے ہیں) دوسرا برائی کا (جس کو اہرمن کہتے ہیں) بعض کہتے ہیں نور کا خالق یزدان ہے اور ظلمت کا اہرمن- ان لوگوں میں بعض سے میں ملا ہوں' وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ ''یزدان ہی نے اہرمن کو پیدا کیا مگر اہرمن اس سے باغی ہو کر خود مختار بن بیٹھا' اور دونوں میں جنگ جاری ہے جو قیامت تک رہے گی-'' بعض کہتے ہیں نور اور ظلمت دونوں قدیم ہیں اسی قسم کی خرافات باتیں بناتے ہیں' سچ یہ ہے کہ انھوں نے سچے خدا کو اور اس کی صفات کو اب تک نہیں پہچانا- وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے جو اپنی ایک مخلوق کے مقابل یا دوسرے کسی کے مقابل عاجز ہو)-مَکَّةُ یَاْتِیْهَا رِزْقُهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَ اَسْفَلِهَا وَالثَّنِیَّةِ: مکہ میں روزی اوپر تلے گھاٹی میں سے آتی ہے- حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ: انھوں نے بغیر استثناء کے (بے انشاء اللہ کہے) قسم کھائی کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے-اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ: تو نے جیسے خود اپنی تعریف کی ہے ویسا ہی ہے- فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْ کَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ: یکا یک میں (قبر سے اٹھ کر) موسیٰ پیغمبر کو دیکھوں گا- اب میں نہیں جانتا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا ہے- فرمایا: فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا ماشاء اللہ[1] اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی: اذان کے کلمے دو دو بار کہے جائیں-فَقَالَ الثَّانِیَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ: دوسری بار پھر کہا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ: یعنی جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے جانے سے ڈرتا ہوگا' آخرت کا یقین رکھتا ہوگا' اس کو دو باغ ملیں گے-

باب الثاء مع الواو

ثَوْبٌ یَاثُوْبُ: لوٹنا' جمع ہونا کپڑا کتان کا ہو یا روئی کا یا اون کا یا ریشم کا بھر جانا یا بھرنے کے قریب ہونا' پانی حوض میں جمع ہونا-

ثَوَبَانٌ: تندرستی کی طرف آنا- دبلے پن کے بعد موٹا ہو جانا-

تَثْوِیْبٌ بمعنی ثَوْبٌ: اور پیش کرنا' مزدوری دینا' مؤذن کا لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا- حی علی الصّلوٰة: کہہ کر یا فجر کی اذان میں الصّلوٰة خیر مّن النّوم کہنا- دوبارہ دعا کرنا یا اذان کے بعد پھر لوگوں کو آواز دینا- الصّلوٰة ایها المؤمنون کہہ کر تکبیر کہنا- فرض کے بعد دو رکعت سنت پڑھنا'

1 جو کچھ ارض و سما میں ہے سب کا سب بے ہوش ہو کر گر پڑے گا-(م)

کپڑا اٹھا کر مدد کے لئے بلانا۔

اِثَابَۃٌ اور اِثْوَابٌ: جسمانی صحت پھر لوٹ آنا' چنگا ہو جانا' بھر دینا' مزدوری دینا۔

تَثَوُّبٌ: فرض کے بعد نفل پڑھنا' ثواب کمانا۔

اِسْتِثَابَۃٌ: لوٹانے کی درخواست کرنا' بدلہ مانگنا۔

ثَائِبٌ: سخت آندھی' جو بارش سے پہلے ہوتی ہے۔سمندر کا وہ پانی جو گھٹاؤ (جزر) کے بعد بڑھے۔

ثَوَابٌ: اعمال کا بدلہ برا ہو یا بھلا (لیکن اکثر اس کا استعمال آخرت کے بہتر بدلہ میں ہوتا ہے اور کبھی برے بدلہ میں بھی' جیسے هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ:[1] اور جزا کو ثواب اس لئے کہتے ہیں کہ محسن اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور ثواب شہد اور شہد کی مکھی کو بھی کہتے ہیں اور ثواب ایک شخص کا بھی نام تھا جو ہر ایک کی بات مان لینے اور اطاعت کرنے میں شہرۂ آفاق تھا۔کہیں سفر پر گیا تھا' مدت تک اس کی خبر نہ آئی' اس کی بیوی منت مانی کہ اگر وہ لوٹ آیا تو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر اس کو مکہ میں لاؤں گی جب وہ لوٹ کر آیا تو بیوی نے اپنی یہ منت اس سے بیان کی۔اس نے کہا جو منت تو نے مانی ہے وہ پوری کر۔اس روز سے یہ مثل ہوگئی)۔اَطْوَعُ مِنْ ثَوَابٍ: یعنی ثواب سے بھی زیادہ مطیع اور تابعدار۔لِلّٰهِ ثَوَبَاهُ: یعنی اس کی بھلائی اور بزرگی بڑی ہے۔

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوهَا: (جب نماز کی تکبیر ہو تو اطمینان کے ساتھ آؤ (یہ نہیں کہ دوڑتے ہوئے) (تثویب کے اصلی معنی یہ ہیں کہ فریادی فریاد کرتا ہوا آئے اور اپنے کپڑے سے اشارہ کرے تاکہ لوگ اس کو دیکھیں' پھر دعا کو تثویب کہنے لگے۔بعض نے کہا یہ ثَابَ "یَثُوْبُ" سے نکلا ہے۔تو "تثویب" کے معنی یہ ہوں گے کہ دوبارہ نماز کے لئے پکارنا۔یعنی ایک بار تو اذان سے پکارتے ہیں' پھر دوبارہ مؤذن آکر کہے کہ نماز تیار ہے چلو یا اَلصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ کہہ کر مسجد ہی میں سے پھر پکارے' یا فجر کی اذان میں حی علی الصلوة کے بعد الصَّلٰوة خیر مّن النوم کہے یہ سب تثویب میں داخل ہے)۔اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اُثَوِّبَ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِىْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ: آنحضرتؐ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں صبح کی نماز کے سوا اور کسی نماز میں تثویب نہ کروں (یعنی اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فجر کی اذان کے سوا اور کسی اذان میں نہ کہوں)۔اِنَّ عَمُوْدَ الدِّيْنِ لَا يُثَابُ بِالنِّسَاءِ اِنْ مَالَ: دین کا ستون اگر جھک جائے تو عورتیں اس کو دوبارہ سیدھا نہیں کر سکتیں (یہ بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا' جب وہ بصرہ کو جانے لگیں)۔فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوْبُوْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لوگ آنحضرتؐ کے پاس لوٹ کر آنے لگے۔لَاأَعْرِفَنَّ اَحَدًا اِنْتَقَصَ مِنْ سُبُلِ النَّاسِ اِلٰى مَثَابَاتِهٖ شَيْئًا: میں کسی کو ایسا نہ دیکھوں جو لوگوں کے عام رستوں سے کچھ زمین لے کر اپنے گھروں میں ملا لے (یعنی راستہ کی زمین اپنے گھر میں شامل کر دے)۔اِلَىَّ كَانَ يَسْتَجِمُّ مَثَابَةَ سَفَهِهٖ: کیا احنف میرے پاس آکر اپنی حماقت کا گھر جوڑ رہا تھا (یہ حضرت عائشہؓ نے اس وقت فرمایا جب احنف نے ان کی ہجو کی)۔اَجِدُنِىْ اَذُوْبُ وَلَا اَثُوْبُ: میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ روز بروز' گھلتا جاتا ہوں اور صحت کی طرف نہیں لوٹتا (یہ عمرو بن عاصؓ نے مرض موت میں کہا)۔اَثِيْبُوْا اَخَاكُمْ اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ثَوَابٌ کے معنی بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا لیکن اکثر اس کا استعمال اچھے میں ہوتا ہے۔كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا: آنحضرتؐ ہدیہ قبول کرتے اور اس کا بدلہ عطا کرتے۔فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا: ہمارے بدن پھر پہلے حال میں آگئے (موٹے تازے ہو گئے)۔ثَوْبِىْ حَجَرُ: ارے پتھر میرے کپڑے دے (یہ حضرت موسیٰؑ نے اس وقت کہا جب پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا تھا)۔اَرْضَعَتْنِىْ وَ اَبَاهَا ثُوَيْبَةُ: مجھ کو اور اس کے باپ (یعنی حضرت حمزہؓ کو) ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (تو ان کی لڑکی میری بھتیجی ہوئی' ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی)۔حَتّٰى اِذَا قَضَى

[1] کیا کفار کو ان کے (برے) اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؟(م)

التَّثْوِیْبُ: جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے-

ثَوَّبَ: آواز سے پکارا-

مَنْ لَّبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ: جو شخص شہرت اور ناموری کا (فخر کی نیت سے) کپڑا پہنے' اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور رسوائی کا کپڑا پہنائے گا- دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا: (ابوسعید خدریؓ جب مرنے لگے) انھوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہن لئے پھر یہ حدیث آنحضرتؐ کی بیان کی کہ مردہ انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے گا (بعض نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جیسے حال اور خیال میں مرے گا ویسے ہی حال اور خیال میں اٹھے گا)- اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَالَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ: جو شخص ایسے امر سے اپنی سیری ظاہر کرے جو اس کو نہ دی گئی ہو (مثلاً ایک کوڑی پاس نہ ہو اور کہے مجھ کو فلاں نے اتنا روپیہ دیا' یا اتنا روپیہ دے رہا تھا میں نے قبول نہیں کیا) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنے (کیونکہ اس نے دو جھوٹ بولے ایک تو اپنے پاس اس چیز کا ہونا بیان کیا' جو اس کے پاس نہیں ہے' دوسرے دینے والے پر بہتان کیا- بعض نے کہا کچھ لوگ ایسا کرتے کہ قمیض کی آستین دہری رکھتے' تاکہ لوگ یہ جانیں کہ وہ دو قمیض تلے اوپر پہنے ہوئے ہیں' تو یہ دو کپڑے فریب کے ہوئے)-

ثُوَبَاءُ: جماہی' یہ تلیین ہے ثُؤَبَاءُ کی جو اوپر گزر چکا-

مَنْ سَمِعَ شَيْئًا مِّنَ الثَّوَابِ: جو شخص ثواب کی بات سنے- سُئِلَ الشَّافِعِيُّ عَنِ التَّثْوِيْبِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فَقَالَ مَانَعْرِفُهٗ: امام شافعیؒ سے پوچھا گیا یہ جو لوگ اذان اور اقامت کے بیچ میں تثویب کرتے ہیں (پھر لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہیں اور یوں کہتے ہیں الصّلوٰة حاضرة یا الصّلوٰة ایها المؤمنون یا الصّلوٰة واجب الوتر یا الصّلوٰة سنّة التّراویح رحمکم الله یا الصّلوٰة واجب العید: اس کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم تثویب کو نہیں پہچانتے (یعنی مشروع نہیں ہے بلکہ بدعت ہے)- اِنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ مَسْجِدًا فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ اُخْرُجْ بِنَامِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مسجد میں گئے' وہاں مؤذن نے تثویب کی تو انھوں نے اپنے ساتھی سے کہا' چلو اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور کہیں نماز پڑھ لیں گے- صاحبو! دیکھو صحابہؓ کو بدعت سے کیسی نفرت تھی کہ جس مسجد میں کوئی بدعت دیکھی وہاں نماز تک پڑھنا گوارا نہیں کیا- تثویب سے یہی مراد ہے کہ اس کمبخت موذن نے اذان کے بعد پھر الصّلوٰة ایها المؤمنون کہہ کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا- ارے بیوقوف اذان خود بلاوا ہے پھر اب دوبارہ کیوں بلاتا ہے؟)- اِتَّسِعِيْ فِيْ فِجَاجِكِ وَ اتْرَعِيْ فِيْ مَثَابِكِ: اپنے راستوں کو کشادہ کر اور بیچ میں سے بھر جا-

ثَيِّبَةٌ: وہ مرد یا عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو-

لَايَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ ثَيِّبٍ: کوئی مرد رات کو اجنبی ثیبہ عورت کے پاس نہ رہے (کیونکہ گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہے اور کنواری میں اتنا ڈر نہیں ہوتا' وہ مردوں سے ڈرتی ہے اور اپنے تئیں بے عزتی کے ڈر سے بچائے رکھتی ہے)- لَهَامَا اَثَابَهَا سَيِّدُهَا: لونڈی کا ہے جو اس کا مالک اس کو دے- ثَوْبَانُ: مشہور صحابی ہیں- كَانَ يَجْمَعُ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ: آپ احد کے شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے (یعنی دو دو کو ایک ہی قبر میں رکھتے)-

ثَوْجٌ: ٹوکرا یا بٹی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی' مٹی چونا اٹھانے کی-

ثَوْخٌ: گھس جانا-

ثَوْرٌ: یا ثُؤُوْرٌ یا ثَوَرَانٌ: جوش میں آنا' جوش مارنا' اڑنا' کودنا' حملہ کرنا-

تَثْوِيْرٌ: جوش دلانا' بحث کرنا' غور کرنا-

ثَوْرٌ: بیل اور بڑا ٹکڑا قروت کا' اس کی جمع اَثْوَارٌ اور ثِوَرَةٌ اور ثِيَارٌ اور ثِيَرَةٌ اور ثِيْرَانٌ ہے-

اِنَّهٗ اَكَلَ اَثْوَارَ اَقِطٍ: آپ نے قروت (جمے ہوئے دودھ کے ٹکڑے کھائے)- تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ

مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ: جس کھانے کی آگ لگی ہو (آگ سے پکا ہو یا گرم کیا گیا ہو) اس کو اگر کھاؤ تو وضو کرو اگرچہ قروت کا ٹکڑا ہی ہو۔ اَتَيْتُ بَنِيْ فُلَانٍ فَاَتَوْنِيْ بِثَوْرٍ وَّ قَوْسٍ وَّ كَعْبٍ: میں فلاں لوگوں کے پاس گیا، انھوں نے قروت اور بچی ہوئی کھجور اور تھوڑا گھی میرے سامنے رکھا۔ صَلُّوا الْعِشَاءَ اِذَا سَقَطَ ثَوْرُ الشَّفَقِ: عشا کی نماز اس وقت پڑھو جب شفق کی تیزی (اس کی سرخی کا پھیلاؤ) موقوف ہو جائے (اندھیرا ہو جائے)۔ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَثُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ: میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھوٹ رہا تھا۔ بَلْ هِيَ حُمَّى تَثُوْرُ: نہیں یہ تو بخار ہے جو جوش مار رہا ہے (ایک روایت میں تَفُوْرُ ہے)۔ مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيُثَوِّرِ الْقُرْاٰنَ: جو شخص علم کا طالب ہو وہ قرآن میں غور کرے (اس میں سب علم موجود ہیں، یعنی اجمالاً تمام علوم کی طرف اشارہ ہے اور اصل مقصود قرآن کا جو علم ہے اس کا تفصیل کے ساتھ بیان ہے)۔ وَ يَسْتَثِيْرُ مَا فِيْهَا مِنَ الْفَوَائِدِ: اس میں جو فائدے ہیں ان کا نکالے۔ اِنَّهٗ كَتَبَ لِاَهْلِ جُرَشٍ بِالْحِمٰى حَمَاهُ لَهُمْ لِلْفَرَسِ وَالرَّاحِلَةِ وَالْمُثِيْرَةِ: آپ نے جرش (بہ ضمہ جیم وفتحہ راء یمن کا ایک پرگنہ) والوں کے لئے زمین محفوظ ہونے کی سند لکھ دی، گھوڑے اور اونٹ اور بیل کے لئے مُثِيْرَة سے مراد گائے بیل ہیں کیونکہ وہ اثارہ کرتے ہیں۔ یعنی ہل چلاتے ہیں، زمین کھودتے ہیں (دکن میں ناگر کہتے ہیں اور فارسی میں قلبہ رانی)۔ جَاءَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ: ایک شخص پریشان حال بکھرے بال والا آیا۔ يَقُوْمُ اِلٰى اَخِيْهِ ثَائِرًا فَرِيْصَتُهٗ: اپنے بھائی مسلمان کی طرف رگ پھلا کر (غصہ میں) اٹھے۔ اصل میں فریصہ کہتے ہیں اس گوشت کو جو پہلو اور کندھے کے بیچ میں، ڈر یا غصہ میں یہ پھڑکنے لگتا ہے۔ یہاں گردن کی رگ اور پٹھا مراد ہے۔ حَرَّمَ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ: آنحضرتؐ نے مدینہ کا حرم عیر سے ثور تک قرار دیا (عیر تو مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے لیکن ثور تو مکہ میں ہے، شاید راوی نے غلطی کی، دوسری روایت میں مَا بَيْنَ عَيْرٍ وَّ اُحُدٍ ہے۔ یا یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی قرار دی، جتنی مسافت مکہ میں عیر سے ثور تک ہے۔)

مترجم:۔ کہتا ہے، اب جن صاحبوں نے مکہ کے سوا اور کہیں کی زمین حرم مقرر کرنے کو شرک قرار دیا ہے (مثلاً محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسماعیل شہید وغیرہما) وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں، اور مشہور روایت میں یہی ہے، عیر سے ثور تک۔ تو یہ غلطی نہیں ہو سکتی حافظ ابو محمد بصری نے کہا۔ احد کے پیچھے ایک چھوٹا گول پہاڑ ہے اس کو ثور کہتے ہیں اور ہمیشہ سے اہل مدینہ اس کو پہچانتے چلے آئے ہیں۔ (فَكَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا جی اللہ نے مجھ کو اچھا کر دیا اور جادو کا اثر دور کر دیا تو اب مجھ کو برا معلوم ہوا کہ لوگوں میں ایک شر پھیلاؤں (ایک روایت میں اُثِيْرَ ہے معنی وہی ہیں)۔ كَادُوْا يَتَثَاوَرُوْنَ: ایک دوسرے پر حملہ کرنے کو تھے۔ فَثَارَ الْحَيَّانِ: دونوں قبیلے (اوس اور خزرج) اٹھ کھڑے ہوئے۔ (لڑنا چاہتے تھے)۔ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَثَارَهٗ: اس پر بیٹھ گئے۔ پھر اس کو اٹھایا (کھڑا کیا)۔

ثُوَّارٌ: بہادر لوگ۔

اَثَارَ بِهِ النَّاسُ: لوگ اس پر پل پڑے۔

غَارُ ثَوْرٍ: وہ غار جس میں آنحضرتؐ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ ہجرت کے وقت چھپ رہے تھے۔

اَبُوْ ثَوْرٍ: عمرو بن معدیکرب کی کنیت ہے۔ وہ ایک بچھڑے کا گوشت کھا جاتے اور اوپر سے شراب کی ایک مشک پی لیتے تھے۔

بُرْجُ ثَوْرٍ: ایک برج ہے آسمان میں، بیل کی شکل پر۔ حضرت سفیان ثوری مشہور امام ہیں اہل سنت کے اور اولیائے کبار میں سے ہیں۔ امامیہ کا یہ کہنا کہ وہ ہشام بن عبدالملک کی پولیس میں تھے اور حضرت زید بن علی بن حسین کے قتل یا ایذا دہی میں شریک تھے، محض غلط اور بہتان ہے، وہ معاصر تھے امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے، لیکن علم حدیث میں امام ابوحنیفہؒ سے کہیں زیادہ دستگاہ رکھتے تھے۔ محدثین کے نزدیک وہ بڑے ثقہ اور حافظ گنے جاتے ہیں اور فقہا کے نزدیک بڑے فقیہ)۔

ثَوْلٌ: احمق ہونا، دیوانگی شروع ہونا، بہا دینا، شہد کی مکھیوں کی جماعت

اِنْثِيَالٌ: جمع ہو جانا۔

تَثَوُّلٌ: بھی وہی معنی رکھتا ہے۔

اِنْثَالَ عَلَيْهِ النَّاسُ: لوگ ان پر اکٹھا ہو گئے' گر پڑے-
لَابَاْسَ اَنْ يُّضَحِّيَ بِالثَّوْلَاءِ: ثولا بکری کی قربانی کرنے میں کوئی قباحت نہیں (ثولاء وہ بکری جس کی گردن اکڑ گئی ہو یا دیوانی ہو کر بکریوں سے الگ گھومتی رہے)- سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ مَسِّ ثُوْلِ الْاِبِلِ فَقَالَ لَايَتَوَضَّاءُ مِنْهُ: عطاء سے پوچھا گیا' اگر کوئی اونٹ کا ذکر عضو تناسل چھوئے تو کیا پھر وضو کرے؟ انھوں نے کہا نہیں-
ثُوْل: ایک لغت ہے' اصل میں ثِيل کہتے ہیں اونٹ کے ذکر کی تھیلی کو یا خود ذکر کو-
ثُؤْلُوْل: بتوڑی رسولی جو بدن پر نکلے- ثَآلِيل اس کی جمع ہے-
ثُوَاءٌ یا ثُوِیٌّ: ٹھہرنا' اترنا' مرجانا- اسی طرح اِثْوَآء ہے-
وَعَلٰى نَجْرَانَ مَثْوٰى رُسُلِيْ: نجران کے نصاریٰ پر میرے سفیروں کو ٹھہرانا' ان کی مہمانی کرنا ضروری ہے- اَصْلِحُوْا مَثَاوِيَكُمْ: اپنے مکانوں کو درست رکھو' صاف پاک- بِاُمِّ مَثْوَایَ: گھر والی کے ساتھ (یعنی جس عورت کے گھر میں میں رات کو رہا تھا اسی کے ساتھ صحبت کی تھی- مراد بھٹیاری ہے نہ کہ بیوی- جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کاری حرام کی ہے؟ وہ کہنے لگا' نہیں میں نہیں جانتا)-
تَثْوِيَتُهٗ: میں نے اس کی ضیافت کی-
رُبْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ الْمُثْوِيْ: آنحضرت ﷺ کے برچھے کا نام مثوی تھا (کیونکہ وہ دشمن کو ٹھہرا دیتا ایک ہی مار میں بے حس وحرکت کر دیتا)-
ثُوَيَّة: ایک مقام کا نام ہے' کوفہ میں-
لَايَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحَوِّجَهٗ: مہمان کو یہ درست نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرا رہے کہ اس کو تنگ کر دے-
ثَوِیٌّ: مہمان-
اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ مَثْوَایَ وَاجْعَلْنِيْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِيْ كُلِّ مَثْوًى وَّ مُنْقَلَبٍ: یا اللہ اپنے پاس میرا ٹھکانا بڑا کر اور مجھ کو ہر ٹھکانے اور ہر لوٹانے میں حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل کے ساتھ رکھ- اَشْكُوْ اِلَيْكُمْ طُوْلَ الثَّوَاءِ فِيْ قَبْرِيْ: میں قبر میں مدت سے رہتے رہتے عاجز ہو گیا ہوں' اس کا شکوہ تم سے کرتا ہوں- اِنَّكُمْ اَثْوِيَاءُ مُؤَجَّلُوْنَ: تم دنیا میں ایک مدت معین کے لئے مہمان ہو- اَلثَّوِيَّةُ لَيْسَتْ مِنْ عَرَفَةَ: ثویہ عرفات سے خارج ہے (اس کی حد ہے)- اَلثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّرَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ: جب ثیب مرد ثیبہ عورت سے زنا کر (یعنی دونوں کی شادی ہو چکی ہو) تو سو کوڑے لگائیں' پھر پتھروں سے مار ڈالیں-

بابُ الثاء مع الهاء

ثَهْتٌ یا ثُهَاتٌ: آواز کرنا-
ثَهْلٌ: زمین پر پھیل جانا-
ثَهْوٌ: حماقت-
ثَهْوَد: گبرو' پورے اعضاء والا موٹا لڑکا-

بابُ الثاء مع الياء

ثَيْتَلَةٌ: عقل مندی کے بعد بیوقوف ہو جانا-
ثَيْتَلٌ: نامرد اور چیتل' یعنی پہاڑی بیل یا پہاڑی بکرا-
فِي الثَّيْتَلِ بَقَرَةٌ: اگر محرم شخص چیتل کا شکار کرے' تو ایک گائے فدیہ میں دے-
محیط میں ہے کہ ثَيْتَل موٹے آدمی کو' جس میں بھلائی کا گمان کرے-
ثَيْخٌ: درم یا نرم چیز میں گھس جانا' جیسے ثَوْخٌ جو اوپر گزرا-
ثَيْلٌ: اونٹ کے ذکر کی تھیلی یا خود اس کا ذکر اور ایک قسم کی بوٹی ہے اس کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں گرہ دار اس کو نجم اور نجیل بھی کہتے ہیں- بطور نفع کے اس کا استعمال ہوتا ہے- عام لوگ اس کو تیَنَ کہتے ہیں اور عرق الانجیل اور یہ تحریف ہے نجیل کی- طبرستان والے اس کو بندواش کہتے ہیں-
اَيْثَلُ: بڑا اونٹ-
ثَيِّنٌ: دریا سے موتی نکالنے والا یا موتی چھیدنے والا آلہ-
ثَاهَةٌ: اصل میں ثَيَهَةٌ تھا مسوڑھا-
ثِيَةٌ: بکریوں کا مقام' جہاں وہ رات کو رہتی ہیں-

کتاب الجیم ج

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ج- پانچواں حرف ہے حروف تہجی میں سے- عبرانی زبان میں اس کو جیمل کہتے ہیں اور سریانی میں جومل کیونکہ اس کی صورت خط فنیقی میں اونٹ کے کوہان یا گردن کے مشابہ تھی' جیم کے عدد حساب جمل میں تین ہیں-

جِئْ جِئْ- ایک آواز ہے جس سے اونٹ کو پانی پینے کے لئے بلاتے ہیں-

جَأْبٌ- مال کمانا' اور غلیظ گدھا یا گورخر اور گیرو-

جَأْبُ الصَّبْرِ- بڑے صبر والا-

جُؤَابَةٌ اور جُؤُوْبَةٌ- منہ بدشکل ہونا-

جَأْبَزَةٌ- بھاگنا' دوڑنا-

جَأْثٌ- خبر کا نقل کرنا-

جُؤُوْثٌ- ڈر جانا-

جَأْثٌ- اٹھتے وقت بھاری ہونا-

فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ- میں اس سے ڈر کر خوف زدہ ہو گیا یہاں تک کہ گر گیا- جُئِفَ اور جُثَّ ڈر گیا بمعنے جُئِثَ-

جُؤْجُؤٌ- کشتی یا پرندے کا سینہ یا سینہ کی ہڈیاں جمع جَآجِئُ ہے-

كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى مَسْجِدِهَا كَجُؤْجُؤِ سَفِيْنَةٍ اَوْ نُعَامَةٍ جَاثِمَةٍ اَوْ كَجُؤْجُؤِ طَائِرٍ فِىْ لُجَّةِ بَحْرٍ- میں گویا اس کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں جیسی کشتی کا سینہ یا شتر مرغ بیٹھا ہوا یا جیسے سمندر کے بڑی پانی میں پرندے کا سینہ-

حَتّٰى اَتٰى عَارِىَ الْجَاٰجِىْ وَالْقَطَنِ- یہاں تک کہ وہ سینہ اور پشت برہنہ آیا- بعضے نسخوں میں حَتّٰى اٰتِىَ ہے تو معنی یہ ہوگا میں برہنہ سینہ اور برہنہ پشت ہو کر آؤں گا-

خُلِقَ جُؤْجُؤُ اٰدَمَ مِنْ كَثِيْبِ ضَرِيَّةٍ- آدمؑ کا سینہ ضریہ کے ٹیلہ سے بنایا گیا (ضریہ ایک کنواں ہے حجاز میں)-

يَنْبَغِىْ لِمَنْ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ اَنْ يُّلْصِقَ جُؤْجُؤَهٗ بِالْاَرْضِ- جو کوئی شکر کا سجدہ کرے وہ اپنا سینہ زمین سے لگا دے-

فَضَرَبَتْ بِجُؤْجُؤِهَا حَوْلَ الْجَبَلِ- آخر کشتی نے اپنا سینہ (جودی پہاڑ کے گرد لگا دیا) کھڑ گئی-

جَأْجَأْتُ بِالْاِبِلِ- اونٹ کو میں نے پانی پینے کے لئے بلایا-

جُؤَارٌ- یا جَأْرٌ- آواز سے دعا کرنا' گڑگڑا کر فریاد کرنا-

كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى لَهٗ جُؤَارٌ اِلٰى رَبِّهٖ- جیسے میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے مالک سے فریاد کر رہے ہیں (زور زور سے لبیک کہہ رہے ہیں- اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بعد از موت بھی اعمال خیر کرتے رہتے ہیں اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ مرتے ہی انقطاع اعمال ہو جاتا ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد جو اعمال خیر کیے جائیں وہ نامہ اعمال میں نہیں لکھے جاتے نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے)-

بِبَقَرَةٍ لَّهَا جُؤَارٌ- ایک گائے لے کر جو بھیں بھیں کر

رہی ہو گی- ایک روایت خُوَارٌ ہے وہی مشہور ہے-
خَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ- تم رستوں اور جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے-
جَأْشٌ- دل' نفس-
فَيَمْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهٗ- یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک طرح کی تسلی ہو جاتی-
رَابِطُ الْجَاشِ- مضبوط دل والا بہادر-
غُضُّوا الْاَبْصَارَ فَاِنَّهٗ اَرْبَطُ لِلْجَاْشِ- نگاہیں نیچی رکھوایا کرنے سے دل زیادہ مضبوط رہتا ہے (جنگ کے وقت بزدلی نہیں آتی)-
جُؤْوَةٌ یا جَأْىٌ- کمیت رنگ ہونا اس طرح جُؤْوَةٌ روکنا بند کرنا' سینا' درست کرنا ڈھانپنا چھپانا-
وَتَجْأَى الْاَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ حِيْنَ يَمُوْتُوْنَ- اور زمین ان کے (یعنی یاجوج ماجوج کے) مردوں سے بدبو دار ہو جائے گی- جَوِیَ الْمَاءُ میں ایک لغت ہے یعنی پانی بدبو دار ہو گیا باہمزہ محفوظ ہے تو- كَتِيْبَةٌ جَاوَاءُ بَيِّنَةُ الْجَائِيْ یا بَيِّنَةُ الْجُؤْوَةِ- سے ماخوذ ہے یعنی سیاہ لشکر جس کی سیاہی نمود ہو مراد زرہوں کی سیاہی ہے یا سِقَاءٌ لَّا يَجْأَىٰ شَيْئًا- یعنی مشک جو کچھ نہیں تھامتی سب بہا دیتی ہے- اس صورت میں مطلب یہ ہو گا کہ زمین ان کی لاشوں سے کالی ہو جائے گی یا ان کے پیپ لہو گوشت وغیرہ کو پیئے گی نہیں بلکہ نکال کر پھینک دے گی یا سَمِعْتُ سِرًّا فَمَا جَأَيْتُهٗ سے یعنی میں نے ایک بھید سنا پھر اس کو چھپایا نہیں تو مطلب یہ ہو گا کہ زمین ان کی لاشوں سے چھپ جائے گی میں کہتا ہوں اخیر معنی یہاں نہیں بنتا کیونکہ جَأْىٌ اور جُؤْةٌ اور جُؤْوَةٌ کے معنی چھپانے کے آئے ہیں نہ چھپنے کے البتہ دوسرا معنی اور تیسرا صحیح ہو سکتا ہے-
حَلَفْتُ لَئِنْ عُدْتُمْ لَنَصْطَلِمَنَّكُمْ بِجَاوَاءَ تَرْدِيْ حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ- میں نے قسم کھا لی ہے اگر پھر تم ایسی شرارت کرو گے تو ہم تم کو ایسے لشکر سے کاٹ ڈالیں گے جس کے کناروں پہ سوار دوڑ رہے ہوں گے- یہ عرب لوگ کہتے ہیں- اَحْمَقُ لَا يَجْأَىٰ مَرْغَهٗ- احمق ہے اپنے منہ کا لعاب نہیں پیتا (یعنی روکتا بک بک کئے جاتا ہے)-
لَاَنْ اَطَّلِيَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطَّلِيَ بِالزَّعْفَرَانِ- اگر میں ہانڈی کی کالک مل لوں تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ زعفران ملوں-
جِئَاءٌ اور جِوَاءٌ اور جِئَاوَةٌ- ہانڈی کا ڈھکن یا چینی چمڑے کی ہو یا چھال کی یا کپڑے کی لیکن وہ کپڑا جس سے پکڑ کر ہانڈی اتارتے ہیں اس کو جِعَالَه کہتے ہیں یہ محیط میں ہے-
جَائِیٌ- کاٹنا-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْبَاءِ

جَبْءٌ یا جِبَاءٌ یا جُبُوْءَةٌ یا جَبَأٌ- چھپ جانا' ہٹ جانا' برا جاننا' نکلنا-
فَلَمَّا رَاَوْنَا جَبَأُوْا مِنْ اَخْبِيَتِهِمْ- جب ہم کو دیکھا تو اپنے ڈیروں سے نکل آئے-
مَنْ اَجْبٰى فَقَدْ اَرْبٰى- جس نے کھیت کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے بیچ ڈالا تو اس نے سود کھایا (یعنی سود کھانے کی طرح گناہ گار ہوا)-
جَبَأٌ- جاب بیچا یعنی مزہ گیرد-
جَابِئٌ- ٹیری-
جُبَّائِيَّه- ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے جو منسوب ہے ابو علی جبائی کی طرف پہلے امام ابو الحسن اشعری اسی کی شاگردی کرتے تھے پھر اس کو چھوڑ کر اہل سنت کے طریق کو اختیار کیا-
وَاَجْبَاْ بِشُعَاعِهٖ ظُلْمَةَ الْعَطَشِ- اور اس کی شعاع سے پیاس کی تاریکی چھپا دے-
جَبَأْتُ عَنِ الرَّجُلِ- میں اس کے پاس سے سرک گیا پیچھے ہٹ گیا-
جَبَأَتْ عَلَيْهِ الْحَيَّةُ- سانپ اپنے بل میں سے اس پر آ نکلا-
اِجْبَاءٌ- کھمبے بہت ہونا-
جُبَّاءٌ- نامرد بزدل-

جَبٌّ - کاٹنا یا ذکر اور خصیے کاٹنا - اسی سے ہے مَجْبُوْبٌ جس کے یہ اعضا کٹے ہوں -

جَبَاب - سخت قحط -

جُبَاب - قحط ہدر یعنی ساقط جس کا کوئی مطالبہ نہ کرے -

جُبٌّ - کنواں یا وہ کنواں جس کی مینڈ (حصار) نہ ہو صرف کچا گڑھا ہو -

جُبُّ الطَّلْعَةِ - کھجور کے خوشے کا غلاف -

جَبُوْبَه - ڈھیلا -

جَبُوْبٌ - سخت زمین -

جُبَّه - مشہور کپڑا ہے جس کی آستینیں کٹی ہوتی ہیں اور کپڑوں کے اوپر پہنتے ہیں -

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُجِبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَهِيَ حَيَّةٌ - عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) کیا کرتے اونٹوں کے کوہان کاٹ لیتے وہ زندہ ہوتے -

اِجْتَبَّ اَسْنِمَةَ شَارِفَيْ عَلِيٍّ - حضرت حمزہؓ نے حضرت علیؓ کی بوڑھی دو اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے (جب وہ نشہ میں تھے) ایک روایت میں جَبَّ - اور ایک میں اَجَبَّ ہے معنی وہی ہے -

نَهٰى عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ - کٹی ہوئی مشک میں نبیذ بھگونے سے آپ نے منع فرمایا - نہایہ میں ہے مَجْبُوْبَه وہ مشک ہے جس کا سر کاٹ ڈالا ہو اور اس کے نیچے کا بھی سرا (جس سے پانی ڈالتے ہیں) نہ ہو - عربی میں نیچے کے سرے کو عَزْلَاءَ کہتے ہیں -

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُبِّ - آنحضرتؐ نے جب سے منع کیا لوگوں نے کہا جُبّ کیا چیز ہے - ایک عورت کہنے لگی جب وہ مشک جو تلے اوپر سی دے جائے عرب لوگ اس میں نبیذ بھگوتے یہاں تک کہ وہ نبیذ ہی کے لئے خاص اور مستعمل ہو جاتی سخت ہو کر اس کی مسامات بند ہو جاتے اس کو مَجْبُوْبَه بھی کہتے -

فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ - آنحضرتؐ نے مابورخصی کے قتل کا حکم دیا جب اس پر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی دیکھا تو وہ مجبوب ہے (یعنی اس کا ذکر کٹا ہوا ہے) -

اِنَّهٗ جَبَّ غُلَامًا لَّهٗ - اس نے اپنے ایک غلام کو ہجڑا بنایا -

اَلْاِسْلَامُ يَجُبُّ مَا قَبْلَهٗ وَ التَّوْبَةُ تَجُبُّ - اسلام کفر کے زمانہ کے گناہ سب کاٹ دیتا ہے (مٹا دیتا ہے) اس طرح توبہ بھی گناہوں کو کاٹ دیتی ہے -

اَلْمُتَمَسِّكُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ اِذَا جَبَّبَ النَّاسُ عَنْهَا كَالْكَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ - جب لوگوں نے اللہ کے حکم پر چلنا چھوڑ دیا ہو (اس سے بھاگ اٹھے ہوں) اور کوئی اس پر چلے تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے جہاد میں بھاگنے والے کے بعد حملہ کرنے والے کو -

اِنَّ رَجُلًا مَرَّ بِجَبُوْبِ بَدْرٍ - ایک شخص بدر کے ڈھیلوں پر سے یا سخت زمین پر سے گذرا -

رَاَيْتُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَ يَسْجُدُ عَلَى الْجَبُوْبِ - آنحضرتؐ کو میں نے دیکھا آپ سخت زمین یا ڈھیلوں پر سجدہ کر رہے تھے -

دُفِنَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقِيْ اِلَيْهِمْ بِالْجَبُوْبِ وَ يَقُوْلُ سُدُّوا الْفُرَجَ - حضرت ام کلثوم آنحضرتؐ کی صاحب زادی دفن کی گئیں تو آنحضرتؐ ڈھیلے اٹھا اٹھا کر لوگوں کو دینے لگے اور فرمانے لگے سوراخوں کو بند کرو -

اِنَّهٗ تَنَاوَلَ جَبُوْبَةً فَتَفَلَ فِيْهَا - آنحضرتؐ نے ایک ڈھیلہ اٹھایا اس پر تھوکا -

عَنَّتْ لِيْ عِكْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ - ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلہ مار کر اس کو روک دیا -

اِمْرَاَةٌ قَبَّاءُ جَبَّاءُ - لاغر شکم چھوٹی چھوٹی پستان والی عورت (پوری حدیث نہایہ میں یوں ہے وفی حدیث بعض الصحابة وسئل عن امراة تزوج بها كيف وجد تها فقال كالخير من امراة قباء جباء قالوا وليس ذلك خير قال ماذك بادفا للضجيع ولا

روی للرضیع یعنی لاغر شکم- چھوٹی پستان والی عورت اچھی نہیں ہے اس کے ساتھ لیٹو تو گرم نہیں کرتی بچہ کا پیٹ نہیں بھرتی- دودھ کم دیتی ہے)-

جُعِلَ فِیْ جُبِّ طَلْعَةٍ- (آنحضرتؐ پر جو جادو کیا گیا تھا اس کا سامان) کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا گیا تھا-

جُبَّتَان مِنْ حَدِیْدٍ- دو جبے لوہے کے ایک روایت میں جنتان ہے یعنی دو زرہیں لوہے کی-

لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ- آنحضرتؐ نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں-

جُبُّ یُوْسُفَ- وہ اندھا کنواں جس میں حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا- وہ طبریہ سے بارہ میل پر ہے-

جُبَّ الْحُزْنِ- ایک وادی دوزخ میں ہے یعنی رنج و غم کا کنواں-

جِبْتٌ- بت' کاہن' جادوگر' جادو جس میں بھلائی نہ ہو جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے' شیطان-

مِنَ الْجِبْتِ اَلطِّیَرَۃُ- بدشگونی شیطانی کام ہے-

اَلطِّیَرَۃُ وَالْعِیَافَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ- بدشگون لینا اور پرندوں کے آواز اور گذر وغیرہ سے حالات بتلانا اور گٹیاں مارنا یا رمل زائچہ وغیرہ کھینچ کر آئندہ کے حالات بتلانا) یہ سب شیطانی کام ہیں یا جادو میں داخل ہیں یا شرک کے اعمال ہیں خدا محفوظ رکھے-

فائدہ:- رمل' جفر' نجوم ان سب سے آئندہ کے حالات اور وقائع بتلانا نرا ڈھکوسلا ہے جو جھوٹے بدمعاش لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے اور دوسروں کو ڈرانے ان کا مال ٹھگنے اور ڈرانے کے لئے اختیار کیا ہے افسوس ہے کہ جاہل ان بدمعاشوں کے پھندے میں گرفتار ہو جاتے ہیں' حدیث اور قرآن پر چلنے والے ایسے ہتھکنڈوں میں کبھی نہیں آ سکتے -

اَلْجِبْتُ وَ الطَّاغُوْتُ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ- جبت اور طاغوت فلاں فلاں شخص ہیں-

اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجِوَا بِیْتَ وَ الطَّوَاغِیْتَ- یا اللہ جادوگروں اور شیطانوں پر لعنت کر-

جُبْجُبٌ- ہموار برابر زمین جو دشوار گزار نہ ہو-

جَبْجَبَ الرَّجُلُ- سیاحت کی-

تَجَبْجَبَ مِنْهُ- اس سے مانوس نہیں ہوا-

جَبَاجِبُ- ڈھول-

نَادَی الشَّیْطَانُ یَا اَصْحَابَ الْجَبَاجِبِ- شیطان نے آواز دی اے جباجب والو' یہاں جباجب سے منیٰ کے مقامات مراد ہیں کیونکہ قربانیوں کی اوجھڑیاں پچوڑھیاں وہاں ڈالی جاتی ہیں- یہ جمع ہے جَبْجَبَۃٌ کی یعنی اوجھڑی جس میں گوشت کاٹ کر رکھتے ہیں یا چربی جو گلا کر اوجھڑی میں رکھی جائے یا اونٹ کے پہلو کی کھال جس میں گوشت رکھا جائے-

جُبْجُبَةٌ فِيْهَا نَوًى مِّنْ ذَهَبٍ- ایک زنبیل چمڑے کی جس میں گٹھلی برابر سونا تھا (گٹھلی ایک وزن ہے)-

اِنْ مَّاتَ شَیْءٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَاجْعَلْ جِلْدَهٗ جَبَاجِبَ یا فَخُذْ جِلْدَهٗ فَاجْعَلْهُ جَبَاجِبَ یُنْقَلُ فِیْهَا التُّرَابُ- اگر کوئی اونٹ مر جائے تو اس کی کھال کے تھیلے بنا ڈال جن میں مٹی بھر کر ڈھوئی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا درست ہے-)

جَبْذٌ- کھینچنا- بعض نے کہا یہ قلب ہے جَذْبٌ کا- محیط میں ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ جَبْذٌ ایک علیحدہ صحیح لغت ہے-

جُنْبُذٌ- گل انار یا گل سرخ-

جُنْبُذَہ- قبہ اس کو فارسی میں گنبد اور ہندی میں گمبذ کر لیا ہے-

فَجَبَذَ فِیْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ- ایک شخص نے مجھ کو پیچھے سے کھینچا-

جَبْرٌ یا جُبُوْرٌ یا جِبَارَةٌ- باندھنا' جوڑنا' جڑنا' نیکی کرنا ظلم زبردستی کرنا-

اَلْجَبَّار- اللہ کا ایک نام ہے یعنی جو چاہے وہ زور سے کرانے والا- بعض نے کہا اپنی مخلوقات پر بلند-

نَخْلَةٌ جَبَّارَةٌ- کھجور کا بڑا لمبا درخت-

یَا اَمَةَ الْجَبَّارِ- اور جبار کی لونڈی- یہ اس عورت کو کہا جو خوشبو لگائے زینت کئے اکڑتی بکڑتی بڑے ٹھٹے اور اچھے وضع سے جا رہی تھی-

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْهَا قَدَمَهٗ- یہاں تک کہ جبار یعنی پروردگار اپنا قدم اس میں یعنی دوزخ میں رکھ دے گا اس وقت وہ کہے گی بس بس میں بھر گئی' بعض نے کہا قدم سے یہاں مراد کفار اور فجار ہیں کیونکہ اللہ نے قدیم سے ان کو دوزخ ہی کے لئے بنایا تھا جیسے مومنین کہ بہشت کے لئے- بعض نے کہا جبار سے ہر متکبر مغرور مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے دوزخ نے کہا میں تین شخصوں کے لئے مامور کیے گئی- ایک تو جو کوئی اللہ کے سوا دوسرا خدا ٹھہرائے- دوسرے جو کوئی مغرور گھمنڈی ہو تیسرے جو مورت بنائے- (یعنی جاندار کی)-

کَثَافَةُ جِلْدِ الْکَافِرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ- کافر کی کھال دوزخ میں چالیس ہاتھ موٹی ہو جائے گی ہاتھ بھی کون سا ایک لمبے شخص کا ہاتھ- یا بادشاہ کا ہاتھ- قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں جبار عجم کا ایک بادشاہ تھا اس کا ہاتھ بہت لمبا پورا تھا-

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا جَبَّارَةٌ- جانے دو اس کو چھوڑ دو وہ بڑی مغرور ہے (مگری)-

وَجَبَّارِ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطَرَاتِهَا- اور جوڑنے والا دلوں کا ان کی اصل فطرت پر یعنی توحید اور ایمان پر دلوں کو قائم رکھنے والا-

فِیْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَ الْمَجْبُوْرُ وَ ابْنُ السَّبِیْلِ- ان میں کوئی تو اپنی خوشی سے سمجھ کر ساتھ ہوگا کوئی زبردستی مجبوری سے کوئی مسافر ہوگا-

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَ الْمَلَکُوْتِ- پاک ہے وہ عظمت اور بادشاہت والا یا جبر اور قہر والا' بادشاہت والا-

ثُمَّ یَکُوْنَ مُلْکٌ وَّ جَبْرُوَّةٌ یا جَبَرُوْتٌ- پھر بادشاہت اور زور و جبر کا زمانہ آئے گا- جَبْرُوَّةٌ یا جُبْرُوَّةٌ یا جَبْرُوْتٰی یا جُبْرُوَّةٌ یا جِبْرِیَاءُ یا جِبْرِبَّةٌ یا جِبْرِیَّةٌ یا جَبَرِیَّةٌ- سب کے ایک معنی ہیں یعنی زور اور قہر اور زبردستی جیسے جَبَرُوْتٌ کے معنی ہیں-

اَلْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیَعِزَّ- زبردستی سے عزت حاصل کرنے کو حاکم بن بیٹھے-

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ- بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے (جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا نہ ہو اور دن کے وقت یہ حادثہ ہو) تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا- اسی طرح اگر کان یا کنواں اپنی ملک میں کھدائے اور اس میں کوئی ہلاک ہو جائے تو تاوان لازم نہ ہوگا-

وَالنَّارُ جُبَارٌ- آگ بھی جبار یعنی ہدر ہے اس سے جو نقصان ہو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا بشرطیکہ آگ سلگانے والا کوئی بے احتیاطی نہ کرے مثلاً ایک شخص نے آگ اپنی ملک میں سلگائی اور آندھی سے چنگاری اڑ کر کہیں آگ لگ گئی تو اس کا تاوان لازم نہ ہوگا-

اَجْبُرُهُمْ وَ اَتَاَلَّفُهُمْ- میں ان کی اصلاح کرتا ہوں ان کا دل ملاتا ہوں (ان کو روپیہ پیسہ اس لئے دیتا ہوں کہ وہ دل سے اسلام کی طرف مائل ہو جائیں)-

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ- چرنے والا جانور (جو چھٹا ہوا چر رہا ہو) اگر کسی کو نقصان پہنچا تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا-

وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ- میری مصیبت اور نقصان کی تلافی کر یعنی جو کچھ رنج یا نقصان ہوا ہے اس کا نعم البدل کر دے اور مجھ کو سیدھے رستہ پر چلا-

وَجِبْرِ یَائِیْ- قسم میرے عظمت اور دبدبہ اور قہر کی-

لَقِیَ مِنْهُ الْجَبْرِیَّةَ- اس کو تکبر کرتا ہوا پایا-

مَا اَرَادَ بِکَ جَبَّارٌ سُوْءً اِلَّا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِشَاغِلٍ اَوْرَمَاهُ بِقَاتِلٍ- جب کوئی ظالم تجھ سے برائی کرنا چاہے گا تو اللہ اس کو کسی مصیبت میں پھنسا دے گا یا قاتل کو اس پر مسلط کرے گا وہ قتل کیا جائے گا-

لَا تَکُوْنُوْا عُلَمَاءَ جَبَّارِیْنَ- مغرور عالم مت بنو اپنے علم پر فخر کرنے والے بلکہ علم کے ساتھ عاجزی اور انکساری

اور تواضع اپنا شیوہ رکھو۔

اِیَّاکُمْ وَالتَّجَبُّرَ عَلَى اللّٰهِ۔ اللہ کے قرب پر بھروسہ کر کے لوگوں سے غرور مت کرو (یہ سمجھ کر ہم بڑے عابد زاہد ہیں اور ہم کو اللہ کا قرب حاصل ہے دوسرا بندگان خدا پر تفوق مت جتاؤ وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے دم بھر میں تم کو مردود کر دے گا اور جن کو تم حقیر سمجھتے ہو ان کو اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ جان پدر اگر تو ہم بخفتی ازاں بہ کہ در پوستین خلق افتی۔[1] اب یہ اقوال جو منقول ہیں لوائی ارفع من لواء محمد یا پنجۂ باپنجۂ خدا دارم من چہ پروائی مصطفیٰ دارم کفر[2] کے کلمات ہیں اللہ ایسی بے ادبیوں سے محفوظ رکھے اگر کسی اچھے شخص سے یہ کلمات نقل کئے جائے ہیں تو سمجھنا چاہئے کہ اس پر افترا اور بہتان ہے اس نے ہرگز ایسا نہ کہا ہوگا البتہ اگر دیوانگی یا جنون یا جذب کی حالت میں اس سے ایسے کلمے نکل گئے ہوں گے تو وہ اور بات ہے لیکن حالت صحو میں اس نے استغفار کیا ہوگا۔ بعض نے ان کلمات کی تاویل بھی کی ہے مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ تاویل کی ضرورت اللہ و رسول کے کلام میں واقع ہوتی ہے جو خطا سے معصوم ہیں باقی لوگوں کے کلمات میں تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کالائی بد بریش خاوند[3] انہی کے منہ پر مار دینا چاہئے۔

اِنَّ عَبْدًا لَّمْ یَتَجَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا تَجَبَّرَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ جو بندہ اللہ کے قرب پر مغرور ہوگا وہ اللہ کے رسول پر گویا غرور کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ ہم بھی کوئی چیز ہیں اور پیغمبر کے بن توسل ہم کو بارگاہ پروردگار میں رسائی ہے یہ خیال تباہ کرنے والا ہے بغیر پیغمبر کی غلامی اور کفش برداری کے خدا کا تقرب مسلمانوں کو حاصل نہیں ہو سکتا اور کتنا بھی تقرب حاصل ہو جائے مگر پیغمبر صاحب کے قرب کی سامنے تمہارا تقرب بے حقیقت رہے گا)۔

جِبْرَئِیْلَ یا جَبْرَئِیْلَ یا جِبْرِیْلَ یا جَبْرَائِیْلَ۔ مشہور فرشتے ہیں جو وحی لانے پر مامور ہیں۔ یہ لفظ عبری ہے اس کا معنی اللہ کا بندہ۔

هُوَ الَّذِیْ لَمْ یُغْلِقْ بَابَهٗ دُوْنَهُمْ فَیَاْكُلُ قَوِیُّهُمْ ضَعِیْفَهُمْ وَلَمْ یَجْبُرْهُمْ فِیْ بُعُوْثِهِمْ فَیَقْطَعُ نَسْلَ اُمَّتِیْ۔ اچھا حاکم وہ ہے جو اپنا دروازہ رعیت سے بند نہ کرے (ہر ایک رعیت کو اپنے تک آنے اور پہنچنے دے چوکی پہرہ ان کے روکنے کو نہ رکھے۔ (یہ صفت اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر ختم کر دی تھی ایک ایک بڑھیا آپ تک پہنچتی اور اپنا عرض حال کرتی۔ آپ کے بعد چند ہی بادشاہ ایسے خدا ترس رعیت پرور گذرے ہیں باقی اکثر بادشاہ تو خدا کی پناہ ایسے مغرور ہیں کہ رعیت تو کیا عرضی تک بھی ان تک پہنچنا دشوار ہے' اور تو اور بادشاہوں کے وزیر اور امیر اور ادنیٰ ادنیٰ عہدہ دار ایسے مغرور ہیں کہ غریبوں کی رسائی ان تک نہیں ہو سکتی اور نہ ہی عام مجمعوں میں جیسے عید یا جمعہ میں تشریف لاتے ہیں ہر وقت عورتوں کی طرح پردہ نشین رہتے ہیں اور خلق اللہ کی نظر سے محجوب بعض بادشاہ تو ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے عرضی دینا اور عرض حال بھی کرنا داخل جرم رکھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ) ورنہ زبردست کمزور کو کھا جائے گا اور جہاد میں جانے کے لئے جبر نہ کرے (کہ خواہ مخواہ سب مسلمان جہاد میں جائیں) ایسا کر کے میری امت کی نسل کاٹ دے۔

لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ۔ بندے (جمادات کی طرح) بالکل مجبور نہیں ہیں نہ بالکل قادر ہیں (اپنے افعال کے آپ خالق جو چاہیں بدون ارادہ اور مشیت الٰہی کے کر لیں) بلکہ بیچ بیچ میں ان کا حال ہے (یہی مذہب اہل حدیث کا ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے مگر یہ اختیار ظاہری ہے اور اللہ کے ارادہ اور مشیت کے سامنے وہ مجبور ہیں ان سے وہی کام سرزد ہوگا جو اللہ تعالیٰ

1. لخت جگر! اگر تو سویا رہتا تو اس سے بہتر تھا کہ تو لوگوں کو غیبت کرے۔ (م)
2. میرا جھنڈا محمدؐ کے جھنڈے سے بلند ہو یا (یہ شعر کہ) میرا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہے اب مجھے مصطفیٰ ﷺ کی کیا ضرورت ہے۔ (م)
3. برا کپڑا خاوند کی داڑھی پر (از راہ حقارت۔م)

نے ازل سے ان کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔
فَائِدَہ: - یہ امام جعفر صادق کا قول ہے اور اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو تصرف فی الکائنات کا اختیار دے دیا تھا یہی تو تفویض ہے جو ہند کے مشرک برہما، بشن اور شیو کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں امام صاحب نے اس اعتقاد کو باطل کیا اور تفویض کی نفی کی- جَبْرِیَۃ وہ فرقہ جو بندے کو (کنکر پتھر کی طرح) بالکل مجبور کہتا ہے (یہ بھی ایک صریح غلطی ہے کیا رعشہ کی حرکت میں اور اختیاری حرکت میں کوئی فرق نہیں- قَدْرِیَّہ وہ فرقہ جو بندے کو بالکل قادر اپنے افعال کا خالق سمجھتا ہے تفویض کے یہی معنی ہیں-

جَبَرَ اللّٰہُ وَھْنَکُمْ - اللہ تعالیٰ نے تمہارے ضعف کی تلافی کر دی-

مُجَبِّرٌ - جو ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑتا ہے-

جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ - مشہور صحابی ہیں محبّ اہل بیت (ایک بار میں نے آپ کو خواب میں دیکھا جیسے وہ وضو کر رہے ہیں اور آنحضرتؐ سامنے ایک بلند پہاڑی پر تشریف رکھتے ہیں اس پہاڑ پر اور بھی کئی آدمی تھے میں نے ان سے پوچھا آپ کون صاحب ہیں؟ کہنے لگے میں جابر بن عبداللہ انصاری ہوں، میں نے کہا سبحان اللہ آپ تو آنحضرتؐ کو خوب پہچانتے ہیں بھلا بتلایئے تو ان لوگوں میں جو سامنے پہاڑی پر ہیں آنحضرتؐ کون سے ہیں انھوں نے کہا دیکھو وہ سفید عمامہ باندھے ہوئے میں نے دور ہی سے آپ کی زیارت کی لیکن قرب نصیب نہیں ہوا قرب کیسے ہو کہاں ہم گناہ گار ناپاک اور کہاں وہ خدا کا محبوب مقدس اور پاک ﷺ)-

جَابِرُ جُعْفِیُّ - ایک شیعی راوی ہے اہل سنت اس کو ضعیف بلکہ کذاب کہتے ہیں اور امامیہ اس کو ثقہ اور عالم جانتے ہیں- وہ کہتا تھا مجھ کو امام محمد باقر سے ستر ہزار حدیثیں پہنچی- زہیر نے کہا وہ کہتا تھا پچاس ہزار حدیثیں مجھ کو ایسی یاد ہیں کہ میں نے ان میں سے ایک بھی کسی سے بیان نہیں کی پھر ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا یہ انہی پچاس ہزار میں سے ہے- امام محمد باقر سے کہنے لگا میں آپ پر صدقے آپ نے میرے اوپر اسرار کا بوجھ لاد دیا جو میں کسی سے بیان نہیں کر سکتا مگر کبھی وہ میرے دل میں ایسا زور کرتے ہیں کہ میں دیوانہ کی طرح ہو جاتا ہوں امام نے فرمایا ایسی حالت میں تو جبانہ (جنگل) کی طرف جا وہاں ایک گڑھا کھود اس میں سر لٹکا کر کہتا رہ محمد بن علی باقر نے مجھ سے یہ بیان کیا (اس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی سنے بھی نہیں اور تیرے دل کا بخار نکل جائے)-

لَایَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا الْمَجْبُوْرُ - مجمع البحرین میں ہے کہ بعض نے مجبور حائے حطی سے، بعض نے مخبور خائے معجمہ سے روایت کیا ہے اور اخیر ہی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے یعنی وہی رضاعت باعث حرمت ہے جو معلوم اور مشہور ہو-

اَلْمَسْحُ عَلَی الْجَبَائِرِ - ٹلکلیوں پر مسح کرنا- یہ جبیرہ یا جبارہ کی جمع ہے-

یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ - اے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے والے-

جَبَرْتُ الْیَتِیْمَ - میں نے یتیم کو دیا-

جَبْلٌ - پیدا کرنا، طبیعت میں رکھنا، جبر کرنا، کیچڑ بنانا-

جَبَلٌ - پہاڑ، سردار، بخیل-

جِبِلَّۃٌ - جماعت-

جُبُلَّۃٌ - کثرت-

جِبِلٌّ - خلقت-

جَبِیْلَۃ - قبیلہ-

کَانَ رَجُلًا مَّجْبُوْلًا - عبداللہ بن مسعود موٹے گٹھے ہوئے آدمی تھے-

اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَمِنْ خَیْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَیْہِ - میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بات پر اس کی فطرت ہوئی اس کی بھلائی چاہتا ہوں-

مَالَکَ اَجْبَلْتَ - تجھ کو کیا ہوا بس ٹھہر گیا رک گیا- یہ اَجْبَلَ الْحَافِرُ سے ماخوذ ہے (یا اَجْبَلَ الشَّاعِرُ سے جب شاعر کلام سے رک جائے اور کچھ نہ کہہ سکے)- جب کھودنے والا پہاڑ تک یا ایسے پتھر تک پہنچ جائے جس میں کدال کام

نہیں کرتی۔

فَکَسٰی بَیْنَ الْجَبَلَیْنِ۔ مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں ان کے درمیان بہیانے ڈھانپ لیا۔ (کعبہ ڈوب گیا)۔

وَاجَبَلَاہُ۔ ہائے میرے پہاڑ (یعنی پہاڑ کی طرح مضبوط اور سخت سردار۔)

اِنِّیْ وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ۔ میں پہاڑ پر پیدا ہوا۔ (یعنی جبل شمر پر)۔

فِی السَّھْلِ یَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِی الْجَبَلِ۔ کھیتی نرم ہموار زمین میں ہوتی ہے نہ کہ پہاڑ میں۔

جُبَلُ۔ ایک بستی ہے دجلہ کے کنارے پر۔

جُبْنٌ۔ یاجُبُنٌ یاجَبَانَۃٌ۔ نامردی، بزدلی، بوداپن۔

فَلَمَّا کُنَّا بِظَھْرِ الْجَبَّانِ۔ جب ہم جنگل کی بلندی میں پہنچے۔

جَبَّانٌ اورجَبَّانَۃٌ۔ جنگل اور مقبرہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر جنگل میں بنایا جاتا ہے۔

جَبَانٌ اور جَبِیْنٌ۔ نامرد اور بزدل مرد ہو یا عورت۔

جُبْن اور جُبُنٌ اور جُبُنٌّ۔ جمے ہوئے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

مَاءُ الْجُبْنِ۔ دودھ کو پھاڑ کر یا جما کر اس کا پانی نکال لیتے نہایت مصفّی خون اور مرطب بدن ہے معدے کو طاقت بخشتا ہے۔

نَاتِیَ الْجَبِیْنِ۔ بلند پیشانی بعض نے کہا جبین وہ مقام جو ابرو کے بال اگنے کی جگہ تک ہے تو ہر آدمی میں دو جبین ہیں جو چہرے کے دونوں طرف ہیں۔

اُتِیَ بِجُبُنَّۃٍ۔ آپ کے پاس جما ہوا دودھ لایا گیا۔ (دودھ بکری کے بچے کے معدے کی رطوبت سے جماتے ہیں معلوم ہوا کہ وہ بھی پاک ہے عربی میں اس کو اِنْفَحہ کہتے ہیں)۔

اِنَّکُمْ لَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُبَخِّلُوْنَ وَ تُجَھِّلُوْنَ۔ تم تو (اے اولاد) نامرد بناتے ہو بخیل بناتے ہو جاہل بناتے ہو۔

اَلْوَلَدُ مَبْخَلَۃٌ مَجْبَنَۃٌ۔ اولاد آدمی کو بخیل اور بزدل (نامرد) کر دیتی ہے (اولاد کے لئے مال جوڑتا ہے بخیلی کرتا ہے لڑائی میں جانے سے دل چراتا ہے اولاد کی محبت میں دین کا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ یا لوگوں سے جہالت کرتا ہے)۔

اَجْبَنْتُہٗ۔ میں نے اس کو نامرد پایا یا نامرد سمجھا۔

جَبَّنْتُہٗ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔

لَاتُجْزِیْ صَلٰوۃٌ لَایُصِیْبُ الْاَنْفُ فِیْھَا مَایُصِیْبُ الْجَبِیْنَ۔ وہ نماز درست نہ ہوگی جس میں ناک کو وہ چیز نہ لگے جو دونوں جبینوں کو لگتی ہے (مطلب یہ ہے کہ سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین سے لگانا ضرور ہے)۔

اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ یَوْمَ الْعِیْدِ عَلٰی مَنْ خَرَجَ اِلَی الْجَبَّانَۃِ۔ عید کی نماز اس پر ہے جو جنگل کی طرف نکلے۔

اَبْرِزْ اَنْتَ وَھُوَ اِلَی الْجَبَّانِ۔ تو اور وہ دونوں جنگل کو جاؤ۔

جَبْہٌ۔ پیشانی پر مارنا، بری طرح پیش آنا، سامنے آجانا۔

جَبْھَۃٌ۔ ذلت، رسوائی، اور پیشانی جہاں پر سجدہ کرتے ہیں، اور رجاعت، اور چاند، اور گھوڑے۔

لَیْسَ فِی الْجَبْھَۃِ صَدَقَۃٌ۔ گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے۔ بعض نے کہا جَبْھَہ گھوڑوں خچروں غلام لونڈی سب کو کہتے ہیں ان میں کسی میں زکوۃ نہیں ہے۔

قَدْ اَرَاحَکُمُ اللّٰہُ مِنَ الْجَبْھَۃِ وَ السَّجَّۃِ وَ الْبَجَّۃِ۔ اللہ نے تم کو ذلت اور رسوائی سے (یا جبہ ایک بت کا نام ہے اس کی پرستش سے) اور دودھ پانی ملا کر پینے سے (یا سجہ بھی ایک بت کا نام ہے اس کی پوجے سے) اور اونٹ کا خون پینے سے نجات بخشی، راحت دلائی۔ (جبہ ان لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو کسی کی دیت اٹھانے یا تاوان دینے میں کوشش کر رہے ہوں اور جس کے پاس جائیں وہ ان کی بات نہ ماننے سے شرم کرے)۔

فَقَالُوْا عَلَیْہِ التَّجْبِیَۃُ۔ (آنحضرتؐ نے یہودیوں سے پوچھا تمہارے نزدیک زنا کی سزا کیا ہے) انہوں نے کہا مرد اور عورت دونوں کا منہ کالا کرنا اور اونٹ یا گدھے پر (اس طرح بٹھا کر کہ ایک کا منہ ادھر ہو ایک کا ادھر) تشہیر کرنا۔

جَبْوَۃٌ یاجَبَاوَۃٌ۔ اکٹھا کرنا، تحصیل کرنا۔

جَبًا۔ حوض یا کنوے سے پانی نکالنے کا مقام یا اس کے

گرد اگر جومٹی وغیرہ ہوتی ہے یا مینڈ۔

مَنْ اَجْبَا فَقَدْ اَرْبٰی - جس نے کھیتی کو پختہ ہو جانے سے پہلے بیچا اس نے سود کھایا۔ (یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے جَبْءٌ میں، مگر صاحب مجمع نے اس کو یہاں ذکر کیا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا اصل میں یہ لفظ مہموز ہے مگر روایت بغیر ہمزہ کے ہے شاید یہ راوی کی تحریف ہو یا اَرْبٰی کا قافیہ ملانے کے لئے ہمزے کو گرا دیا۔ بعض نے کہا اَجْبٰی ناقص یائی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اپنے اونٹ کو زکوٰۃ کے تحصیل دار سے چھپا دیے تاکہ زکوٰۃ نہ دینا پڑے۔ بعض نے کہا بیع عینہ مراد ہے یعنی مثلاً ایک شخص کے ہاتھ ادھار ایک چیز سو روپیہ کو بیچنا پھر پچھتر روپیہ نقد دے کر اس سے خرید لینا یہ بیع سود خواروں نے ایجاد کی ہے)۔

فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَبَاهَا - آنحضرتؐ اس کنوے کی مینڈ پر بیٹھے۔ جِبَابَہ بکسرۂ جیم۔ جو پانی حوض میں جمع کیا جائے۔

جَبیٌ یا جِبَایَۃٌ۔ جمع کرنا۔

تَجْبِیَۃٌ - ہاتھوں کو گھٹنوں یا زمین پر رکھ کر اوندھا ہونا، سر جھکانا (یعنی رکوع یا سجدہ)۔

اِنَّهُمْ اشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُعْشَرُوْا وَلَا یُحْشَرُوْا وَلَا یُجَبُّوْا فَقَالَ لَكُمْ اَنْ لَّا تُعْشَرُوْا وَلَا تُحْشَرُوْا وَلَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَّیْسَ فِیْهِ رُكُوْعٌ - ثقیف کے لوگوں نے یہ شرط لگائی (اس شرط سے اسلام قبول کیا) کہ ہم سے دسواں حصہ پیداوار کا (زکوٰۃ میں) نہ لیا جائے اور جہاد کے لئے ہم کو نہ نکالا جائے اور اوندھے نہ کئے جائیں (یعنی رکوع اور سجدہ ہم سے نہ کرایا جائے مطلب یہ ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے) آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا یہ دو شرطیں منظور کہ تم سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا نہیں لیا جائے گا، جہاد کے لئے تم کو نہیں نکالیں گے مگر (یہ نہیں ہو سکتا کہ نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ دین کیا کام کا جس میں رکوع اور سجود اللہ کی عبادت نہ ہو۔ جابرؓ نے کہا آنحضرتؐ کو یہ معلوم تھا کہ جب ثقیف کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے (اسلام کا نور ان کے دل میں سما جائے گا) تو پھر زکوٰۃ بھی دیں گے، جہاد بھی کریں گے اس لئے آپ نے ان دو شرطوں کو منظور کر لیا مگر نماز کے ترک کی اجازت نہ دی اس لئے کہ نماز کا وقت تو ہر روز پانچ بار آتا ہے اور زکوٰۃ سال بھر میں ایک بار دی جاتی ہے اور جہاد کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔

فَیَقُوْمُوْنَ فَیُجَبُّوْنَ تَجْبِیَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ قِیَامًا لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - (عبداللہ بن مسعودؓ نے قیامت اور نفخ صور کا ذکر کیا اور کہا) پھر لوگ کھڑے ہوں گے اور ایک بارگی ایک شخص کی طرح کھڑے کھڑے پروردگار کے سامنے جھک جائیں گے (رکوع آداب بجا لائیں گے۔ بعضوں نے کہا سجدے میں گر پڑیں گے)۔

فَاِذَا اَنَا بِتَلٍّ اَسْوَدَ عَلَیْهِ قَوْمٌ مُّجَبُّوْنَ یُنْفَخُ فِیْ اَدْبَارِهِمْ بِالنَّارِ - یکایک میں نے ایک کالا ٹیلہ (بٹہ) دیکھا اس پر کچھ لوگ اوندھے پڑے تھے ان کی گانڈوں میں آگ پھونکی جا رہی تھی۔

كَانَتِ الْیَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مُجَبِّیَّةً جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ - یہودی کہتے تھے جب کوئی مرد اپنی عورت سے اس کو اوندھا کر کے صحبت کرے تو لڑکا احول (یعنی ترچھی آنکھ کا) پیدا ہوتا ہے (جو ایک کو دو دیکھتا ہے)۔

كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا - اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ اشرفی نہ روپیہ محصول میں کچھ نہ لوگے یہ اِجْتِبَاء سے ماخوذ ہے جس کا معنی ذرائع آمدنی سے مال کی تحصیل کرنا۔ یا چننا، منتخب کرنا۔ اسی سے مجتبیٰ آنحضرتؐ کا لقب ہے اور مصطفیٰ یعنی چنے گئے اور منتخب کئے گئے تمام آدمیوں میں سے۔ اِجْتِبَا کا معنی اختراع اور تراش لینے کے بھی آئے ہیں جیسے لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا میں۔

نَبَطِیٌّ فِیْ جِبْوَتِهٖ - خراج جوڑنے اور تحصیل کرنے میں اس کی حالت نبطی کی سی ہے (نبط ایک قوم ہے عجمیوں کی)۔

اِنَّهٗ اجْتَبَاهُ لِنَفْسِهٖ - آپ نے اس کو خاص اپنے لئے چن لیا۔

بَیْتٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُّجَبَّاۃٍ - حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ

سے پوچھا بہشت میں قصب کا گھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خول دار موتی کا ایک گھر-

ابن وہب نے مُجَبَّأَةٍ کا یہی معنی کیا ہے خول دار مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی- خطابی نے کہا ہوسکتا ہے کہ یہ لفظ مقلوب ہو اور جوب سے نکلا ہو جس کے معنی کاٹنے کے ہیں اور جوب اس گڑھے کو بھی کہتے ہیں جو پتھر یا لکڑی میں کیا جائے اس میں پانی اکٹھا ہوتا ہے-

میں :- کہتا ہوں جَبَّى الرَّجُلُ- کے معنی لغت میں یہ آئے ہیں کہ آدمی اوندھا ہو گیا بشکل رکوع اس کی مناسبت موتی سے نہیں نکلتی تو یقیناً یہ اور کوئی لفظ ہوگا جس کو راوی نے تحریف کر دیا-

جَابِیُ -تحصیل دار' اور ٹڈی-

جَابِیَه -ایک بستی کا نام ہے-

بَابُ الْجِيمِ مَعَ التَّاءِ

جَتٌّ - ٹٹولنا کہ جانور موٹا ہے یا دبلا- بعض نے کہا اصل میں جَسٌّ تھا سین کو تاء سے بدل دیا-

جَتْرٌ - چھاتا' چھتری شہیہ' یہ معرب ہے چتر کا-

جَبْتَرٌ - ٹھگنا' پست قد آدمی-

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الثَّاءِ

جَثٌّ - ڈرنا' کاٹنا' جڑ سے اکھیڑنا' مارنا-

اِجْتِثَاثٌ - جڑ سے اکھیڑنا-

فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَاءَ نِیْ بِحِرَاءَ فَجَثِثْتُ مِنْهُ - کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا میں اس کی وجہ سے ڈرایا گیا یا فَجُثِثْتُ مِنْهُ - میں اس سے ڈر گیا- یہ جَثَّ يَجُثُّ سے نکلا ہے بمعنی ڈر گیا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ''میں اپنی جگہ سے اکھیڑ ڈالا گیا'' - ایک روایت میں فَجُئِثْتُ ہے- اس کا ذکر اوپر گذر چکا-

مَا نَرٰى هٰذِهِ الْكَمْأَةَ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِي اُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ فَقَالَ بَلْ هِيَ مِنَ الْمَنِّ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا یہ جو کھنبے (کوکرمتا) کا درخت ہے ہم سمجھتے ہیں یہ وہی درخت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے کشجرة خبيثة اجتثت من فوق الارض[1] آپ نے فرمایا واہ واہ کھنبی تو من میں سے ہے (جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا)-

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُثَّتِهٖ - یا اللہ زمین کو اس کے جسم سے جدا رکھ-

جَثْجَاثٌ - ایک زرد درخت ہے کڑوا خوشبو دار اس میں بابونہ کی طرح پھول ہوتے ہیں-

وَ عَرَصَاتُ جَثْجَاثٍ - اور جثجاث کے میدان- عرب کے ایک شاعر نے اپنے اونٹنی کی تعریف میں یہ مصرعہ کہا تَرْعَى الْعِرَارَ الْغَضَّ وَ الْجَثْجَاثَا - (یعنی وہ اونٹنی تازی عرار اور جثجاث چرتی ہے عرار بھی ایک زرد رنگ کی خوشبو دار گھاس ہے) اب اس کو دوسرے مصرعہ کے لئے کوئی قافیہ نہ سوجھا تو کم بخت کیا کہنے لگا وَ اُمَّ عَمْرٍو وَ طَالِقْ ثَلٰثًا[2] ام عمرو اس کی جورو تھی لوگوں نے کہا بھلا ام عمرو نے کیا قصور کیا جو تو نے اس کو طلاق دے دی کہنے لگا میں کیا کروں وہ قافیہ میں آ گئی ایسے ہی شاعروں کے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ[3]

جَثْمٌ یا جُثُوْمٌ - زمین سے لگ جانا - اپنی جگہ سے نہ ہلنا' سینے کے بل گرنا-

نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ - آپ نے جانور کو باندھ کر اس کو تیروں (گولیوں) وغیرہ سے مارنے سے منع فرمایا (جیسے جاہل بے رحم لوگ کیا کرتے ہیں- بے زبان پرندوں کو باندھ کر ان کو نشانہ بناتے ہیں- یہ عام ہے ہر جانور کو شامل ہے مگر اکثر

[1] مانند اس خبیث درخت کے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھیڑا جائے۔(م)

[2] اور ام عمرو کو تین طلاق۔(م)

[3] اور شعرا کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ وہ ہر وادی میں حیران پھرتے ہیں۔(م)

پرندوں اور خرگوش وغیرہ میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے)۔

فَلَزِمَهَا حَتّٰى نَجَثَّمَهَا - وہ اس کے ساتھ ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر چڑھ بیٹھا۔

اَلشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِهٖ - شیطان اس کے دل پر جم گیا ہے۔

فِيْ جُسْمَانِ اِنْسٍ - آدمی کے جسم میں۔

اَلشَّيْطَانُ يَدِيْرُ ابْنَ اٰدَمَ بِكُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا اَعْيَاهُ جَثَمَ لَهٗ عِنْدَ الْمَالِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ - شیطان آدمی کو ہر طرح گھماتا رہتا ہے (جس طرح کا ناچ چاہتا ہے نچاتا ہے) جب کوئی آدمی شیطان کو تھکا ڈالتا ہے (اس کو عاجز کر دیتا ہے اس کے داؤں میں نہیں آتا) تو وہ کیا کرتا ہے مال دولت آنے پر اس کے پاس جم جاتا ہے اس کی گردن تھام لیتا ہے۔

مترجم:- نے کئی آدمیوں کو دیکھا جو بڑے عابد زاہد شب بیدار تہجد گذار تھے' اتفاق سے ان کو دولت مل گئی تو سارا تقوی اور زہد بھول گئے- دنیا میں ایسے مشغول ہوئے کہ دین کے کاموں کا ذرا بھی خیال نہ رہا-

رَجُلٌ جَثَّامَةٌ يا جُثَمٌ - بڑا سونے والا-

جُثُوٌّ يا جَثْيٌ - ناقص واوی ہو یا ناقص یائی- گھٹنوں کے بل بیٹھنا- یا انگلیوں کی نوکوں پر کھڑا ہونا-

مِنْ اٰدَابِ الدُّعَاءِ الْجُثُوُّ - دعا کے آداب میں یہ بھی ہے کہ آدمی دو زانو بیٹھے (جیسے نماز میں بیٹھتا ہے)-

مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ - جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح آوازیں نکالے (نوحہ کرے چیخے چلائے) تو وہ دوزخ میں سے ہے-

جُثَا اور جُثًا اور جِثًا - جُثوة کی جمع ہے- یہ معنے پتھروں کا ڈھیر یا مٹی کا ڈھیر جیسے جُثْيٌ ہے-

مَنْ دَعَا يَا لِفُلَانٍ فَاِنَّمَا يَدْعُوْ اِلٰى جُثَا النَّارِ - جو شخص نام لے کر میت پر روئے کہے ہائے فلانے شخص! تو وہ دوزخ کے ڈھیر کی طرف بلاتا ہے-

اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًى كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا - قیامت کے دن لوگوں کی جماعتیں ہو جائیں گی ہر جماعت اپنے پیغمبر کے پیچھے ہوئے گی' ایک روایت میں جُثِيًّا ہے بتشدید یا- یہ جَاثٍ کی جمع ہے یعنی گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے یا پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہونے والے-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ لِلْخُصُوْمَةِ بَيْنَ يَدَيِ عَزَّوَجَلَّ - (حضرت علی نے فرمایا) میں سب سے پہلے دونوں زانوؤں کے بل بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا (فریاد کروں گا کہ لوگوں نے میرے ساتھ ایسی ایسی بدسلوکی کی)-

حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا - دوزخ کے گرداگرد زانوؤں کے بل بیٹھے ہوں گے-

فَجَثَتْ فَتَاةٌ - ایک جوان عورت دونوں زانوؤں کے بل بیٹھی-

رَاَيْتُ قُبُوْرَ الشُّهَدَآءِ جُثًا - میں نے شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیروں کی طرح-

فَاِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ - جب ہم کو پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ایک مٹھا لے لیتے-

اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مُجَبِّيَةً - میں بعض نے مُجَثَّاةً پڑھا ہے یعنی دونوں زانوؤں کے بل اوندھا کر کے (یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے)-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْحَاءِ

جَحٌّ - بچھانا' یا جح کھانا- جح کہتے ہیں خربوزے یا حنظل کو-

اَجَحَّتِ الْمَرْاَةُ - عورت کے جننے کا وقت آن پہنچا-

مَرَّبَا مْرَاَةٍ مُجِحٍّ - ایک عورت پر سے گذرا جس کی زچگی کا وقت نزدیک آ لگا تھا-

اِنَّ كَلْبَةً كَانَتْ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُجِحًّا فَعَوٰى جِرَاؤُهَا فِيْ بَطْنِهَا - بنی اسرائیل میں ایک کتی جننے کے قریب تھی اس کا بچہ اس کے پیٹ ہی میں بھونکنے لگا (آواز کرنے لگا)-

جَحْجَحٌ یا جَحْجَاحٌ - سخی' سردار- جَحَاجِحَةٌ - اس کی جمع ہے- سیف ذی یزن کی حدیث میں ہے بيض مغالبة غلب جحاجحة-

اَمُسْتَاصِلَةٌ اَمْ مُجَحْجِحَةٌ - کیا نابود کرنے والی ہے یا کنے والی ہے۔ بعض نے کہا یہ لفظ مقلوب ہی اصل میں مُحَجْحِجَةٌ بتقدیم حائے مہملہ بر جیم معجمہ تھا۔

جَحْجَحْتُ - میں ایک بات کہنا چاہتا تھا مگر نہیں کہی باز آ گیا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

جَحْدٌ یاجُحُوْدٌ - جان بوجھ کر انکار کرنا' جھٹلانا۔

جَحْدَلَةٌ - پچھاڑنا' باندھنا' بھرنا' جوڑنا محتاجی کے بعد مال دار بن جانا۔ جمالی (شترباں) ہونا' جانور کرایہ پر چلانا۔

رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنَّ رَاْسِيْ قُطِعَ وَهُوَ يَتَجَحْدَلُ وَ اَنَا اَتْبَعُهُ - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور وہ لوٹتا پوٹتا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں تو يَتَجَحْدَلُ کا معنی یہ ہوگا وہ بچھڑ رہا ہے مگر یہ معنی یہاں نہیں بنتا۔ معلوم ہوا کہ راوی کی غلطی ہے اس نے بجائے يَتَدَحْرَجُ کے يَتَجَحْدَلُ کر دیا۔

جَحْرٌ - سوراخ میں گھس جانا' آنکھ کا بیٹھ جانا' دیر کرنا۔

جُحْرٌ - سوراخ' بل' اس کی جمع جِحَرَةٌ اور اَجْحَارٌ اور اَجْحِرَةٌ ہے۔ عام لوگ جُحْر کو معنی دبر استعمال کرتے ہیں۔

لَيْسَتْ عَيْنُهُ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا جَحْرَاءَ - دجال کی آنکھ نہ اٹھی ہوگی نہ اندر گھسی ہوگی۔ بعض نے اس کو جَخْرَاءَ پڑھا ہے جیم معجمہ پھر خائے معجمہ سے۔ اس کے معنی آگے آتے ہیں۔

اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ حَرُمَ الْجُحْرَانُ - بہ ضمہ نون اور بہ کسرۂ نون دونوں طرح مروی ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہوگا کہ حیض کی حالت میں عورت کی فرج حرام ہے۔ جحران فرج کو کہتے ہیں اور جب نون مکسور ہو تو یہ تثنیہ ہوگا جحر کا۔ یعنی دونوں سوراخ (فرج اور دبر) حرام ہوں گے۔ ابن جوزی نے کہا کہ کسرہ کی روایت غلط ہے کیونکہ دبر تو ہمیشہ سے حرام ہی ہے حیض کی حالت میں اس کا حرام ہونا کیا معنی۔ بعض نے کہا حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ دبر کا سوراخ تو پہلے ہی سے حرام ہے جب حیض آیا تو دونوں حرام ہو گئے۔

اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَعْضِ حُجَرِهٖ - ایک سوراخ سے آنحضرتؐ کے کسی حجرے میں جھانکا (یہ جھانکنے والا مروان تھا جس کو آپ نے مدینہ سے نکلوا دیا تھا)۔

فَلُدِغَ اَبُوْبَكْرٍ مِنَ الْجُحْرِ - ابوبکر صدیقؓ کو (غار ثور میں) ایک سوراخ سے ڈنک مارا گیا (جس میں انہوں نے اپنا پاؤں لگا دیا تھا)۔

لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ - (تم بھی اگلی امتوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال چلو گے) اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی ان کے پیچھے پیچھے گھس جاؤ گے (یعنی اپنی عقل اور فہم سے کام لینا چھوڑ دو گے بس نصاریٰ کی تقلید پر جان دو گے۔ آپ کا ارشاد بالکل پورا ہوا۔ ہمارے زمانہ میں تو مسلمانوں نے کھانے پینے پہننے گھر کی آرائش زیب و زینت معاشرت کے کل امور میں نصاریٰ کی تقلید اختیار کر لی ہے اور یہ نہیں سوچتے کہ کون سا کام ان کا قابل تقلید ہے اور کون سا قابل رد و انکار۔ نہ اس میں فکر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کی آب و ہوا اور مزاج ان کاموں کو مقتضی ہے یا نہیں۔)

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْجُحْرِ - کوئی تم میں سے (زمین کے) سوراخ میں پیشاب نہ کرے (کیونکہ شاید اس میں کوئی زہریلا جانور ہو وہ نکل کر کاٹ لے)۔

(کہتے ہیں سعد بن عبادہ نے ایک سوراخ میں پیشاب کیا اس میں جن رہتے تھے۔ انہوں نے سعد کو قتل کر ڈالا۔ ایک لونڈی نے سوراخ میں پیشاب کیا۔ جن اس پر چڑھ بیٹھا وہ بیمار ہوگئی۔ ایک بزرگ نے اس جن سے کہا کیوں اس لڑکی کو ستاتا ہے۔ چھوڑ دے۔ وہ کہنے لگا اس کو تو مار کر چھوڑوں گا اس لئے کہ میں نے نماز پڑھنے کے لئے مصلّٰی بچھایا تھا اس نے ایک دم آن کر اس پر پیشاب کر دیا)۔

فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ - اس کے دونوں کان کے دونوں سوراخوں میں۔

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ یا لَا يُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ - مومن کو ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں مارا جاتا۔ (پہلے ڈنک میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے پھر ایسا کام نہیں

کرتا جیسے کہتے ہیں دودھ کا جلا مٹھا (چھاچ) پھونک پھونک کر پیتا ہے)۔

مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ- آزمودہ را آزمودن جہل است۔[1]

بَالَ فِي الْجُحْرِ- سوراخ میں پیشاب کیا۔

جَحْشٌ- کھال چھیلنا۔

اِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ- آنحضرتؐ گھوڑی پر سے گر پڑے آپ کے ایک طرف کا جسم چھل گیا (اللہ نے بچا دیا اور زیادہ ضرب نہیں آئی)۔

بُعْدًا لَكُنَّ وَ سُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُجَاحِشُ- (جب قیامت کے دن آدمی کے اعضا اس کے خلاف گواہی دیں گے تو وہ کہے گا) چلو دور ہو میں تمہارے ہی لئے تو بچاؤ کرتا رہتا تھا۔ اپنے برے اعمال سے مکر گیا تھا کہ تم کو تکلیف نہ پہنچے)۔

فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْسَرُ- آپ کے بائیں طرف کا جسم چھل گیا۔ (جحش گدھے کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جحش حضرت زینب کے والد کا بھی نام تھا)۔

جُحُوْظٌ- آنکھ باہر نکل آنا یا آنکھ بڑی ہونا' ٹکٹکی لگانا' گھورنا۔

تَجْحِيْظٌ- گھورنا۔

جَاحِظٌ- معتزلہ کا ایک عالم گذرا ہے جو بڑا ادیب بھی تھا۔

وَاَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ جُحَّظٌ تَنْتَظِرُوْنَ الْعَدْوَةَ- تم اس دن آنکھیں نکالے ہوئے فساد کے منتظر تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

جَحْفٌ- کھال چھیلنا' کھودنا' اکٹھا کرنا' لات مارنا' باہر نکالنا' مائل ہونا' گیند کھیلنا' اچک لے جانا۔

اِجْحَاف- اٹھانا' لے جانا' ہلاک کرنا' نزدیک ہونا۔

خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَاِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَارْفُضُوْهُ- سرکاری منصب یومیہ ماہوار سالانہ ششماہی جب تک منصب رہے (یعنی شریعت کے موافق امام برحق عطا کرے) تو لو پھر جب قریش کے لوگ بادشاہت کے لئے تلواریں چلائیں (ایک دوسرے سے لڑیں) تو اس کو چھوڑ دو۔ (کسی فریق کے ساتھی نہ بنو اپنی گذر اور طرح سے کر لو۔ مثلاً تجارت' صنعت' زراعت وغیرہ سے)۔

اِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ اَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ- میں نے ان لوگوں کے لئے معاشیں مقرر کیں جن کو احتیاجوں نے فقیر بنا دیا (ان کے پاس مال متاع نہیں رہا)۔

اِنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاجْتَحَفَ ابْنَتَهَا زَيْنَبَ مِنْ حُجْرِهَا- عمار بن یاسرؓ بی بی ام سلمہ کے پاس گئے وہ ان کے دودھ بھائی تھے اور ان کی بیٹی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا۔

وَقَّتَ لِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ- آپ نے شام والوں کا میقات جحفہ مقرر کیا۔ (یہ ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان رابغ کے قریب)۔

فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ- اس بخار کو تو جحفہ میں بھیج دے۔ (اس زمانہ میں وہاں یہودی رہتے تھے۔ کہتے ہیں آپ کی دعا کا اثر اب تک باقی ہے جو کوئی جحفہ کا پانی پئے اس کو بخار آتا ہے)۔

سَيْلٌ جُحَافٌ- بہیا[2] جو سب بہا لے جائے۔

اِنْ بَسَطْتُ وَ بَسَطُوْا اَجْحَفْتُ بِهِمْ- اگر میں اسراف کروں وہ بھی اسراف کریں تو میں ان کو نقصان پہنچانے والا ہوں گا۔

اَجْحَفَ بِعَبْدِهٖ- اپنے غلام کو ایسے کام کی تکلیف دے جو اس سے نہ ہو سکے۔

جَحْمٌ- سلگانا' کھولنا' باز رہنا' شعلے مارنا۔

كَانَ لِمَيْمُوْنَةَ كَلْبٌ يُقَالُ لَهٗ مِسْمَارٌ فَاَخَذَهٗ دَاءٌ يُقَالُ لَهُ الْجُحَامُ فَقَالَتْ وَارَحْمَتَا لِمِسْمَارٍ- ام المؤمنین

---

1. جسے آزمالیا ہوا سے دوبارہ آزمانہ محض جہالت ہے۔ (م)
2. سیلاب۔

میمونہ کے پاس ایک کتا تھا اس کا نام مسمار تھا اس کو جحام کی بیماری ہوگئی (جحام ایک بیماری ہے جو کتے کے سر میں ہو جاتی ہے آنکھیں سوج جاتی ہیں) وہ کہنے لگیں ہائے بیچارہ مسمار رحم کے قابل ہے۔

جَحِیم - دوزخ کیونکہ اس میں بہت سخت آگ ہے سخت شعلہ مارنے والی آگ کو جو ایک گڑھے میں ہو اس کو جحیم کہتے ہیں۔ جحمہ بھی اسی کے معنی میں ہے۔

جَحْمَةُ الْاَسَدِ - یعنی شیر کی آنکھ چونکہ وہ آگ کی طرح چمکتی اور سرخ ہوتی ہے۔

جَاحِمٌ - بہت گرم مکان۔

اَجْحَمَ - باز رہا۔

جَحْمَرٌ - بڑھیا' اس طرح جَحْمَرِشٌ اس کی تصغیر جُحَیْمِرٌ آتی ہے شین تصغیر میں گر جاتی ہے۔

اِنِّیْ امْرَأَةٌ جُحَیْمِرٌ - میں بوڑھی عورت ہوں۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْخَاءِ

جَخْجَخَةٌ - پکارنا' چلانا' گرانا' جماع کرنا۔

اِذَا رَدْتَ الْعِزَّ فَجَخْجِخْ فِیْ جُشَمٍ - اگر تو عزت چاہتا ہے تو جشم قبیلے کو پکار' ان میں شریک ہو جا۔ (جشم ایک قبیلہ ہے بنو حارث کا) - جَخْجِخْ صیغہ امر ہے جَخْجَخَةٌ سے بفتحہ جیم معجمہ وسکون خائے معجمہ وکسرۂ معجمہ وسکون خائے معجمہ۔

جَخٌّ - لیٹنا' جماع کرنا' نماز میں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھنا۔

كَانَ اِذَا سَجَدَ جَخَّ - آنحضرتؐ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے' ایک روایت میں جَخّٰی ہے۔

جَخَرٌ - کنوے کا منہ بڑا کرنا' بدبودار ہونا' بڑا ہونا - خالی ہونا۔

جَخْرَاءُ - وہ عورت جس کی فرج بدبودار ہو۔

عَیْنٌ جَخْرَاءُ - چیپڑ والی آنکھ۔

عَیْنُ الدَّجَّالِ لَیْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا جَخْرَاءَ - دجال کی آنکھ نہ اٹھی ہوگی نہ چیپڑ والی (بالکل چھوٹی اور تنگ)۔

جَخْفٌ - فخر کرنا' اترانا' سو جانا' خرانٹے لینا' ڈرانا۔

جَخَّافٌ - مغرور۔

فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ جَخْفًا جَخْفًا - حضرت عمرؓ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے فخر زمانہ ہو فخر زمانہ ہوا ایک روایت میں جَفْخًا جَفْخًا ہے - یہ مقلوب ہے۔

نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى سَمِعْتُ جَخِیْفَهٗ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ یَتَوَضَّأْ - آنحضرتؐ بیٹھے بیٹھے سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خرانٹے کی آواز سنی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

جَخْوٌ - اوندھا کرنا۔

تَجْخِیَه - نماز میں بازو پسلیوں سے اور پیٹ زمین سے جدا رکھنا' جھک جانا۔

اِذَا سَجَدَ جَخّٰی - آپ سجدے میں تجخیہ کرتے۔

كَالْكُوْزِ مُجَخِّیًا - جیسے جھکا ہوا کوزہ (اس میں پانی نہیں رہتا - یہ مثال اس دل کی دی جس میں نیک بات نہیں تھمتی)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الدَّالِ

جَدْبٌ - قحط سالی' خشکی' عیب کرنا۔

اَجْدَبَ الْقَوْمُ - ان لوگوں پر قحط ہوا۔

اَرْضٌ جَدْبٌ - قحط زدہ زمین یا خشک اور سخت جو پانی نہ چوسے - اس کی جمع اَجْدُبٌ - پھر اس کی جمع اَجَادِبُ ہے۔

وَكَانَتْ فِیْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ - اس میں کچھ زمینیں خشک اور سخت تھیں جنھوں نے پانی روک رکھا - (پیا نہیں) خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اَجَارِدُ ہے یعنی صاف پٹپر جن میں روئیدگی نہ ہو۔ بعض نے اَحَادِبُ حائے حطی سے روایت کیا ہے یعنی اونچی اور بلند زمینیں - صاحب نہایہ نے کہا صحیحین میں اَجَادِبُ ہے جیم معجمہ سے۔

هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَ اَجْدَبَتِ الْبِلَادُ - اونٹ جانور مر گئے اور بستیاں قحط زدہ ہو گئیں۔

وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ - اور دوسری قحط زدہ ہے یہ ضد ہے

خَصْبَۃٌ کی۔

اِنَّہٗ جَدَبَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔ عشا کی نماز کے بعد گپ شپ کرنا (نقلیں حکایتیں داستان سننا) برا جانا معیوب رکھا (کیونکہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی بلکہ صبح کی نماز بھی وقت پر ادا نہ ہونے کا ڈر ہوگا)۔

اِذَا کَانَتِ الْاَرْضُ مُجْدِبَۃً فَانْجُوْا عَلَی الدَّوَابِّ۔ جب زمین قحط زدہ ہو تو جانوروں کو اس پر سے تیز لے جاؤ (جلدی وہاں سے گذر جاؤ۔)

جَدَثٌ۔ قبر۔ اس کی جمع اَجْدَاثٌ ہے۔

فِیْ جَدَثٍ یَّنْقَطِعُ فِیْ ظُلْمَتِہٖ اٰثَارُھَا۔ قبر میں جس کی تاریکی سے اس کے نشان مٹ جائیں گے۔

نُبَوِّئُھُمْ اَجْدَاثَھُمْ۔ ہم ان کو ان کی قبروں میں اتار دیں گے، وہاں جگہ دیں گے۔

جَدْحٌ۔ ستو پانی میں گھولنا۔

اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا۔ اتر ہمارے لئے ستو گھول۔

مِجْدَحٌ۔ سہ شاخہ کفچہ جس سے شربت وغیرہ ملاتے ہیں۔

جَدَحُوْا بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ شِرْبًا وَّبِیْئًا۔ انھوں نے اپنے اور میرے لئے ایک زہریلا شربت ملایا۔

لَقَدِ اسْتَسْقَیْتُ بِمَجَادِیْحِ السَّمَآءِ۔ میں نے آسمان کی کارتیوں (منازل نجوم جن کو دیکھ کر عرب لوگ یہ کہتے تھے کہ اب پانی برسے گا) سے پانی چاہا (اب ضرور پانی برسے گا)۔

مَجَادِیْحُ۔ جمع ہے مِجْدَحٌ کی۔ وہ ایک ایسی کارتی (منزل) ہے جس کو عرب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ خطا نہیں کرتی ضرور اس سے پانی برستا ہے (یہ تین ستارے ہیں سہ شاخہ کفچہ کی طرح) بعض نے کہا وہ دبران ہے (جو چاند کی ایک منزل ہے وہاں پانچ ستارے اکٹھے ہیں) حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ان منزلوں سے میں نے پانی چاہا کیونکہ یہ تو کفر اور جاہلیت کی رسم ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کا استغفار اور پروردگار کی بارگاہ میں گڑگڑانا یہ ان ساری منزلوں کے برابر ہے جن سے عرب لوگ پانی چاہا کرتے تھے۔

جُدْجُدٌ۔ کنواں جس میں بہت پانی ہو اور ایک چھوٹا پرندہ ٹڈی کے برابر ہوتا ہے رات کو بہت آواز کرتا ہے۔ بعض نے کہا پپیا (صرصر) کو کہتے ہیں۔

فَاَتَیْنَا عَلٰی جُدْجُدٍ مُتَدَمِّنٍ۔ ہم ایک کنوے پر پہنچے جس کے گرد لید اور گوبر کی سبزی تھی۔ ابو عبید نے کہا صحیح عَلٰی جُدٍّ ہے۔ جد کہتے ہیں اس کنوے کو جو اچھے سبز تر، تازہ مقام پر واقع ہو۔

فِی الْجُدْجُدِ یَمُوْتُ فِی الْوَضُوْءِ قَالَ لَابَاْسَ بِہٖ۔ اگر جدجد وضو کے پانی میں گر کر مر جائے تو کچھ قباحت نہیں (کیونکہ اس میں خون نہیں ہوتا)۔

جَدٌّ۔ کاٹنا، کوشش کرنا، بڑا ہونا، نصیب، سعادت، تونگری، عظمت، مال داری، دادا، نانا۔

جِدٌّ۔ ٹھیک، درست، سچی طور سے کہنا (یہ ہزل کی ضد ہے) کوشش کرنا، یقینی ہونا، انتہا درجے کا ہونا، نہر کا کنارہ۔

جُدٌّ۔ کنارہ، مٹاپا، کنواں جو سبز تر و تازہ مقام میں ہو، سمندر کا کنارہ۔

تَعَالٰی جَدُّکَ۔ تیری عظمت اور بزرگی بہت بلند ہے۔

لَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔ تیرے سامنے تونگر کی تونگری کچھ کام نہ آئے گی (بلکہ نیک اعمال کام آئیں گے) یا اس کا نصیبہ یا اس کا دادا نانا کچھ کام نہیں آئے گا۔ بعض نے بکسرۂ جیم پڑھا ہے یعنی کوشش کرنے والی کی کوشش کچھ کام نہ آئے گی۔

وَ اِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ۔ کیا دیکھتا ہوں دنیا میں جو تونگر لوگ تھے وہ روک دیئے گئے ہیں (بہشت میں جانے سے)۔

دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ۔ نئے کپڑے منگوائے۔

اَصْحَابُ الْجَدِّ۔ نصیبے والے، وجاہت والے۔ بعض نے کہا حکومت والے۔

کَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَرَاَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَ اٰلِ عِمْرَانَ جَدَّ فِیْنَا۔ جب کوئی شخص ہم میں سے سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران پڑھ لیتا (ان کو تفسیر اور شان نزول وغیرہ سمیت یاد

کر لیتا) تو اس کا درجہ بڑا ہوتا (وہ عالم گنا جاتا)۔

اِذَا جَدَّ فِي السَّفَرِ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ۔ آنحضرتؐ کو جب جلدی سفر کرنا منظور ہوتا تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے (اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو سفر میں جمع کو جائز نہیں رکھتے)۔

جَدَّ یَجِدُّ یَاجِدُّ جَدَّبِهِ الْاَمْرُ یَاَجَدَّبِهِ الْاَمْرُ یَاجَدَّ فِيْهِ یَا اَجَدَّ فِيْهِ۔ ان سب کے ایک معنی ہیں یعنی کوشش کی، اہتمام کیا۔

لَئِنْ اَشْهَدَنِي اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اُجِدُّ يَامَا اَجِدُّ يَا مَا اُجُدُّ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنحضرتؐ کے ساتھ مشرکوں کے کسی جنگ میں حاضر کیا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیسی کوشش کرتا ہوں (کیسی بہادری سے لڑتا ہوں)۔

حَتّٰی اِشْتَدَّ النَّاسَ الْجِدُّ۔ لوگوں پر جہاد کے لئے کوشش کرنا (سفر کرنا) سخت ہوا۔

هٰذَا جَدُّكُمْ۔ (یہ مدینہ کے یہودیوں نے آنحضرتؐ کو آتے دیکھ کر انصار سے کہا) انصاری لوگو یہ تمہارا حاکم یا تمہارا نصیبہ یا تمہارا بزرگ یا بڑا صاحب نصیب آن پہنچا۔

كَتَبَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِي الْجَدِّ۔ کوفہ والوں نے دادا کے باب میں لکھا (جب باپ نہ ہو تو اس کو ترکے میں سے کیا ملے گا)۔

نَهٰى عَنْ جَدَادِ اللَّيْلِ۔ رات کو کھجور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ رات کو مسکین اور فقیر نہیں آسکتے دن کو کاٹیں تو کچھ ان کو بھی مل جاتی ہے)۔

اَوْصٰى بِجَادِّ مِائَةِ وَسَقٍ لِلْاَشْعَرِيِّيْنَ وَ بِجَادِّ مِائَةِ وَسَقٍ لِلشَّبِيْبِيِّيْنَ۔ اشعری لوگوں کے لئے اتنے درختوں کی وصیت کی جن میں سے سو وسق کھجور کاٹی جائے اور ایسی ہی چیز لوگوں کے لئے۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فَلَهٗ جَادُّ مِائَةٍ وَّ خَمْسِيْنَ وَسَقًا۔ جو شخص جہاد کے لئے گھوڑا تیار رکھے اس کو ایک سو پچاس وسق کھجور کے کٹاؤ کے موافق درخت دیے جائیں گے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے)۔

اِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ۔ میں نے تجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیئے تھے۔ (یہ ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)۔

نَحَلَنِيْ اَبِيْ جَادَّ عِشْرِيْنَ۔ میرے والد نے مجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیئے تھے۔ (ابو بکر صدیقؓ نے حالت صحت میں حضرت عائشہؓ کو اتنے کھجور کے درخت دیئے تھے مگر ان کا قبضہ نہیں کرایا تھا تو مرض موت میں یہ فرمایا کہ ان درختوں میں دوسرے وارثوں کا بھی حصہ ہے۔

مِنْ كُلِّ جَادِّ عَشَرَةٍ۔ ہر اتنے درختوں میں جن میں سے دس وسق کھجور کاٹی جائے۔

عَلٰى جَدَدِ السَّلَامَةِ۔ سلامتی کے راستہ پر۔

جَدَّلَهٗ۔ اس کے لئے کاٹ دیا۔

يُسْلِفُنِيْ اِلَى الْجِدَادِ۔ کھجور کے کٹاؤ کے زمانہ تک مجھ کو قرض دے۔

يَجُدُّوْنَ۔ کاٹتے ہیں۔

لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا۔ کوئی تم میں سے ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کی چیز دل لگی ہنسی کے طور پر لے پھر سچ مچ اس کو رکھ لے (یعنی جد کے طور پر تو ہازل اور لاعب کے بعد وہ جادّ ہوا)۔

اَجِدُّكُمَا لَا تَقْضِيَانِ كِرَاءَكُمَا۔ کیا سچ کہتے ہو (یا تم کو قسم ہے) تم اپنا کرایہ نہیں دینے کے۔

لَايُضَحّٰى بِجَدَّاءَ۔ ایسی مادہ بکری قربانی نہ کرے جس کا دودھ بیماری کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو۔ کہتے ہیں تَجَدَّدَ الضَّرْعُ تھن سوکھ گیا۔

جَدَّاءَ۔ وہ عورت جس کی پستان چھوٹی ہوں۔

اِنَّهَا جَدَّاءُ۔ وہ عورت چھوٹے پستان والی ہے۔

جُدَّ ثَدْيَا اُمِّكَ۔ خدا کرے تیرے ماں کی پستان کاٹی جائیں۔

كَانَ لَايُبَالِيْ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَكَانِ الْجَدَدِ۔ ہموار

زمین پر نماز پڑھنے میں پرواہ نہیں کرتے- بعض نے جَدَدْ کے معنی باریک ریت کے کئے ہیں-

فَوَحِلَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِیْ جَدَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ- عقبہ بن ابی معیط کا گھوڑا ایک ہموار زمین میں کیچڑ میں پھنس گیا-

كَانَ يَخْتَارُ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجُدِ اِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ- وہ نہر کے کنارے اگر ہو سکے تو نماز پڑھنا پسند کرتے-

جُدٌّ اور جُدَّہ- نہر یا سمندر کا کنارہ (پورٹ بندر ساحل)-

جُدَّہ- ایک شہر کا نام جو مکہ کے راستہ میں ہے عام لوگ اس کو جَدَّہ بفتحہ جیم کہتے ہیں کس لئے کہ وہاں حضرت حوا کی قبر ہے جو سب لوگوں کی دادی ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے اور قبر بھی جعلی اور مصنوعی ہے-

وَ اِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَنْ يَمِيْنِيْ- بڑے بڑے کھلے راستے میری داہنی طرف ہیں- (جَوَادُّ جمع ہے جَادَّہ کی- جادّہ کہتے ہیں راستہ کو- بعض نے کہا بڑے راستے شاہراہ کو جس میں دوسرے راستے جا کر ملتے ہیں)-

وَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ- یکا یک میں بڑے راستوں میں تھا-

مَا عَلٰى جَدِيْدِ الْاَرْضِ- روئے زمین پر جو ہے یا نہیں ہے-

جَدِيْدٌ- موت کو بھی کہتے ہیں- اور بڑے نصیب والے کو' موٹی گدہی (مادیان) کو' نئی چیز کو-

كُلُّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٌ اِلَّا الْمَوْتُ- ہر نئی چیز مزے دار ہے موت کے سوا-

مترجم:- کہتا ہے جن کو معلومات حاصل کرنے کا شوق ہے ان کو موت بھی مزے دار معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہاں عالم آخرت کی باتیں کھلیں گی-

لَوْ كَانَ اَحَدُكُمْ اِحْتَرَقَ بَيْتُهٗ مَا رَضِيَ حَتّٰى يُجِدَّهٗ یا يُجَدِّدَهٗ- اگر تم میں سے کسی کا مکان جل جائے تو وہ اس وقت تک خوش نہیں ہو گا جب تک اس کو پھر نئے سرے سے نہ بنا لے-

اَجَدُّ وَ اَجْوَدُ مِنْ عُمَرَ- عمر سے زیادہ صاحب نصیب اور سخی-

كَامْرَارِ الْحَدِيْدِ عَلَى الطَّسْتِ الْجَدِيْدِ- جیسے نئی طست پر لوہا پھراؤ-

تَعَالٰى جَدُّهٗ- اس کا فیض بلند ہے یا اس کی حکومت عالی ہے-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ دِيْنَهَا- اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اخیر پر (اس امت میں سے) ایک شخص ایسا پیدا کرے گا جو دین کو تازہ کر دے گا (جو جو بدعتیں لوگوں نے نکالی ہوں گی ان کو رد کرے گا' بیان کر دے گا' سچا سیدھا طریقہ سنت کا قائم کرے گا)-

(فَائِدَہ- ہر فرقہ اپنے طریق کے علماء اور مشائخ کو اپنے اپنے زعم میں مجدد قرار دیتا ہے- اور اللہ تعالیٰ کو بخوبی معلوم ہے کہ درحقیقت اس دین میں ہر صدی کے آخر میں کس کس کی ذات مجدد ہوئی ہے- بظاہر جس عالم نے صدی کے آخر میں قرآن اور حدیث کی اشاعت کی ہو' بدعات کو مٹایا ہو' وہی مجدد ہے- دوسری صدی کے آخر پر امام شافعی اور تیرھویں صدی کے آخر پر نواب ابو الطیب نور اللہ مرقدہ کی ذات معلوم ہوتی ہے اور بارہویں صدی کے آخر پر امام شوکانی یا شاہ ولی اللہ صاحب کی ذات فیض آیات واللہ اعلم باحوال عبادہ يجتبى من يشاء و يهدى اليه من ينيب- ہنسی تو ان نیم تر مولویوں پر آتی ہے جو اپنے قلم یا زبان سے اپنے تئیں مجدد قرار دیتے ہیں اور سب سے زیادہ ہنسی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر آتی ہے جنہوں نے ماشاء اللہ نہ حدیث پڑھی نہ حدیث کی سند کسی محدث مستند سے لی- جو آپ کے دل میں آتا ہے وہ تکبندی کے طور پر حدیث و قرآن کے معنی کر لیتے ہیں- آپ لکھتے ہیں کہ کس نے میرے سوا اس صدی یعنی چودہویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے- سبحان اللہ! راس کے معنی اس حدیث میں شروع کے آپ ہی نے لئے ہیں مگر مجددیت تو آپ کی شان کا تنزل ہے' آپ تو فرماتے ہیں میں مہدی ہوں' حارث ہوں' حراث ہوں' عیسیٰ ہوں' امام الزماں ہوں' مثیل عیسیٰ ہوں' عیسیٰ سے افضل ہوں' نبی ہوں' رسول ہوں' محمد مصطفےٰ ہوں- (بروزی طور پر) مالک کن فیکون ہوں (یعنی خدا ہی ہوں یا شریک خدا-

اعاذنا اللّٰه من تلك الدعاوى الكاذبة والاقاويل الفاسدة)-

اَتْعَسَ اللّٰهُ جُدُوْدَكُمْ - اللہ تعالیٰ تمہارے نصیبے خراب کرے-

عَيْبُكَ مَسْتُوْرٌ مَا اَسْعَدَ جَدُّكَ - تیرا عیب ڈھنکا ہوا ہے تو کیسا خوش نصیب ہے-

اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَجُدَّ فِيْ جِهَازِهٖ - جب کوئی مر جائے تو اس کی تجہیز تکفین میں جلدی کر-

فُلَانٌ مُحْسِنٌ جِدًّا - فلاں شخص پرلے سرے کا نیک ہے-

اَسْقِنَا مَطَرًا جِدًّا طَبَقًا - ہم پر زور کا عام پانی برسا-

اَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِيْ يُمْشٰى بِهٖ عَلٰى جَدَدِ الْاَرْضِ - میں تیرے اس نام پاک کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کو لے کر زمین پر چلتے ہیں-

مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ - جس نے قبر کو نیا کیا اس کی مرمت کی (اس پر گلاوہ یا چونہ کاری کی یا قبر کو کھود کر اس میں سے لاش نکالی) یا مورت (جاندار کی) بنائی یا بدعت نکالی وہ اسلام سے باہر ہو گیا-

جَدِيْدَان - رات اور دن-

جَدْرٌ - پھل نکلنا' پتے نکلنا' دیوار کی آڑ میں چھپ جانا-

جَدِيْرٌ اور جَدِرٌ - لائق' سزاوار-

جِدَارٌ - دیوار جیسے حائط ہے-

اِحْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ - آنحضرتؐ نے زبیر سے فرمایا پانی کو اس وقت تک (اپنے باغ میں روکے رکھ) جب تک وہ مینڈوں تک آ جائے-جدر سے مراد یہاں وہ مینڈ ہے جو چمن یا باغ کے گرد اٹھائی جاتی ہے- ایک روایت میں جُدُر ہے یعنی دیواروں تک' ایک روایت میں جُذُر ہے اس کے معنی آگے آتے ہیں-

اَخَافُ اَنْ يَّدْخُلَ قُلُوْبَهُمْ اِنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ - میں ڈرتا ہوں کہیں قریش کے دل میں اور کچھ آئے اگر میں حطیم کو کعبہ میں شریک کر دوں-

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْجَدْرِ اَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ - میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا حطیم کعبہ میں داخل ہے فرمایا ہاں-

جُدُرَاتُ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ کی دیواریں' یہ جدر کی جمع ہے جو جدار کی جمع ہے-

لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ - دیواروں پر کپڑا وغیرہ نہ منڈھو- (یہ تکبر والوں کا شیوہ ہے)-

تَلَالَاءُ فِي الْجُدُرِ - دیواروں میں چمک رہی تھی-

اَلْكَمْاَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ - کھنبی گویا زمین کی چیچک (ستیلا) ہے- (جیسے چیچک بدن کا فضلہ ہے ایسے ہی کھنبی زمین کا فضلہ ہے جو بن بوئے' بن پانی دیئے خود بخود اگ آتی ہے گویا کہنے والے نے کھنبی کی برائی کی آنحضرتؐ نے اس کا رد کیا فرمایا نہیں کھنبی تو اللہ کی عنایت ہے من کی طرح ہے جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اترتا تھا-)

اَتَيْنَا عَبْدَاللّٰهِ فِيْ مُجَدَّرِيْنَ وَ مُحَصَّبِيْنَ - ہم عبداللہ کے پاس ایسی جماعت میں آئے جن میں کچھ لوگوں کو چیچک نکلی تھی' کچھ کو حصبہ (حصبہ کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے دانوں کو وہ بھی ایک قسم کی چیچک ہے اس کو ہندی میں کھسرا کہتے ہیں)-

ذُوالْجَدْرِ - ایک چراگاہ ہے مدینہ سے چھ میل پر وہیں سے آنحضرتؐ کی اونٹنیاں ڈاکو لوٹ لے گئے تھے-

يُصَلِّيْ فِي الْمِنٰى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ - آپ منیٰ میں بغیر سترے کے نماز پڑھ رہے تھے (سامنے دیوار وغیرہ کوئی آڑ نہ تھی)-

جَدَسٌ - ایک شاخ ہے قبیلہ لخم کی-

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ جَادِسَةٌ قَدْ عُرِفَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَهٗ حَتّٰى اَسْلَمَ فَهِيَ لِرَبِّهَا - جس شخص کی کوئی بنجر (غیر آباد) زمین ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں اس کی کہلاتی تھی پھر وہ مسلمان ہو گیا تو وہ زمین اسی کی رہے گی-

جَادِسَه - اوجاڑ' ویران زمین اس کی جمع جوادس ہے-

جَدْعٌ - قید کرنا' ناک یا کان یا ہاتھ یا ہونٹ کاٹنا- بعض نے کہا جدع خاص ہے ناک کاٹنے کے لئے-

جَدْعًا لَّهٗ - اس کی ناک کٹے یا اس کو بھلائی نہ ہو (ان

الفاظ سے عرب لوگ بددعا کرتے ہیں)۔

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِجَدْعَاءَ - نکٹی یا کنکٹی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔

هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ - تم کوئی جانور نکٹا یا کنکٹا پیدا ہوتے دیکھتے ہو (لوگ اس کو نکٹا یا کنکٹا کر دیتے ہیں اسی طرح ہر آدمی میں ابتدائے افرینش سے توحید اور ایمان کی قابلیت ہوتی ہے لیکن ماں باپ عزیز و اقربا اس کو مشرک اور کافر بنا دیتے ہیں۔)

خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءَ - آپ نے اپنی کنکٹی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ سنایا۔ (بعض نے کہا آپ کی اونٹنی کنکٹی نہ تھی بلکہ جدعاء اس کا نام تھا۔)

اِسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعُ الْاَطْرَافِ حَبْشِيٌّ - تم حاکم کی بات سنو اور مانو (جو شریعت کے خلاف نہ ہو) گو تم پر ایک حبشی اعضا کٹا ہوا غلام حاکم بنایا جائے (یعنی امام وقت کی طرف سے وہ نائب ہو یا امام وقت اس کو حاکم مقرر کرے تو اس کی بھی اطاعت کرنا ضروری ہے ورنہ امام کی مخالفت لازم آئے گی جو حرام ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر حبشی غلام خلیفہ یا امام ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو کیونکہ خلافت اور امامت سوا قریشی کے لئے خلافت کا خاص ہونا اس وقت ہے جب خلافت اہل حل و عقد کے مشورے سے قائم ہو لیکن اگر کوئی غیر قریشی بلکہ غلام نکٹا یا کنکٹا بھی زور زبردستی اور غلبہ سے حاکم بن جائے تو اس کی بھی اطاعت کرنا چاہئے اس کی مخالفت بھی حرام ہے گو وہ فاسق ہو جب تک صریح کفر اختیار نہ کرے۔ فقہائے حنفیہ کا یہی قول ہے انہوں نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے۔

میں:- کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے ورنہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت یزید کے ساتھ بغاوت ہوگی حالانکہ یزید قریشی بھی تھا جو حرام ہے، صحیح مذہب یہ ہے کہ خلافت اور امامت سوا قریشی کے لئے اور کسی کے واسطے نہیں ہو سکتی اور اس پر صحابہ کا اجماع ہے اگر غیر قریشی زور زبردستی سے خلیفہ بن جائے تو جب تک کوئی قریشی خلافت کے لئے کھڑا نہ ہو اس کی اطاعت کرنا چاہئے لیکن اگر کوئی قریشی خلافت کے لئے کھڑا ہو جائے تو سب مسلمانوں کو قریشی کے جھنڈے کے تلے جمع ہو کر غیر قریشی کو معزول کرنا چاہئے اس طرح اگر قریشی خلیفہ بھی فسق و فجور اختیار کرے احکام شرعی کو بدل دے نماز ترک کر دے اس کی حکومت سے دین میں خلل آنے کا ڈر ہو یا استبداد اختیار کرے یعنی خود رائے علماء اور فضلاء سے مشورہ لینا چھوڑ دے تو اس سے لڑنا اور اس کو معزول کرنا درست بلکہ باعث اجر اور ثواب ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول تو یزید سے بیعت ہی نہیں کی تھی' دوسرا یزید نے استبداد برابر اختیار کیا تھا یعنی شخصی حکومت' تیسرا اس نے فسق و فجور' شرب خمر' زنا وغیرہ اختیار کیا تھا' چوتھا اموال بیت المال کو اپنی ذاتی خواہشات میں اوڑا رہا تھا' پانچواں اس نے خلاف معاہدہ جو اس کے باپ کے ساتھ ہوا تھا کیا' مستحق خلافت کا حق تلف کر کے خود خلیفہ بن بیٹھا' چھٹا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بیوی سے سازش کر کے ناحق زہر دلوا دیا اس ڈر سے کہ معاویہ کے بعد از روئے معاہدہ خلافت ان کی طرف جانے والی تھی۔ بھلا ایسا نالائق شخص کیسے خلیفہ شرعی اور امیر المؤمنین ہو سکتا ہے اسی لئے امام از روئے قواعد اسلام دین کی حفاظت کے لئے اس کے مخالف ہوئے اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اب جو کوئی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی اور طاغی قرار دیتا ہے اس کا حشر بھی یزید ہی کے ساتھ ہوگا اور ہم منتظر ہیں کہ وہ قیامت کے دن آنحضرتؐ کو اپنا منہ کیسے دکھلائے گا۔ ہم تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر فدا ہیں خدا ہم کو برزخ اور حشر میں انہی کے غلاموں میں رکھے)۔

جِيْئَ بِاَبِيْ مُجَدَّعًا - (جابر کہتے ہیں) میرے باپ کی لاش لائی گئی ان کے اعضا کاٹ ڈالے گئے تھے (کافروں نے غصہ سے کاٹ ڈالے تھے)۔

يَاغُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ - ارے پاجی (بیوقوف جاہل احمق) (یہ ابوبکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے کہا) اور گالی دی۔

مُجَادَعَةٌ - جھگڑنا' گالی گلوچ کرنا-

اِذَا اَوْعٰی جَدْعًا - جب پورا کاٹ ڈالے-

اَلْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ - اجدع شیطان ہے- یہاں اجدع سے مراد یہ ہے کہ اس کی حجت اور دلیل کٹ گئی ہے-

سُوْرَۃُ اَنْفَالٍ فِیْھَا جَدْعٌ - انفال کی سورت ناک کاٹنے والی ہے (اس میں منافقوں اور مشرکوں کی خوب مذمت (لیوڑی) کی ہے-)

جَذْفٌ - کاٹنا-

تَجْدِیْفٌ - ناشکری کرنا-

لَا تُجَدِّفُوْا بِنِعِمِ اللّٰہِ - اللہ کے نعمتوں کی ناشکری نہ کرو یا ان کو کم نہ سمجھو-

شَرُّ الْحَدِیْثِ اَلتَّجْدِیْفُ - اللہ جو دے اس کو کم سمجھنا یا ناشکری کرنا سب سے بری بات ہے-

قَالَ مَاشَرَا بُھُمْ قَالَ الْجَدَفُ - حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا جن پیتے کیا ہیں؟ اس نے کہا جو پانی ڈھانک کر نہ رکھا جائے یا شربت یا پانی کا پھین- کوڑا کچرا جو پھینک دیا جاتا ہے- بعض نے کہا جَدَف ایک گھاس ہے یمن میں جو کوئی اس کو کھالے اس کو پانی پینے کی احتیاج نہیں ہوتی - جَدْف کے معنی ہاتھ مارنے کے بھی آئے ہیں-

مِجْدَاف - کشتی چلانے کی لکڑی-

جَدَف - قبر کو بھی کہتے ہیں- جیسے جَدَث-

جَدْلٌ - مضبوط بٹنا' گرانا' ہرن کا بچہ' بال میں دانہ نکل آنا-

تَجْدِیْلٌ - گرانا-

مُجَادَلَۃٌ اور جِدَالٌ - جھگڑا کرنا' بحث کرنا-

جَدِیْلٌ - باگ یا رسی جو اونٹ کے گلے میں ڈالی جاتی ہے-

اَجْدَل - باز-

مَجْدُوْل - باریک بٹا ہوا-

مَجْدُوْلُ الْخَلْقِ - جس کے اعضا متناسب اور مضبوط ہوں-

جَدْوَلٌ - چھوٹی نہر یا لکیر جو صفحہ کے گرد کی جاتی ہے-

مَا اُوْتِیَ قَوْمُ الْجَدَلَ اِلَّا ضَلُّوْا - جن لوگوں کو جھگڑے کی عادت ہوگئی وہ گمراہ ہوئے (یہاں جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ خواہ مخواہ ناحق کو حق بتانا نہ وہ جھگڑا جو حق ثابت کرنے کے لئے نیک نیتی سے کیا جائے وہ تو اچھا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ)-

مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ - جو لوگ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے ان کو جھگڑے کی عادت ہو جاتی ہے (وہ گمراہی کو ہدایت ثابت کرتے ہیں)-

لَقَدْ اُعْطِیْتُ جَدَلًا - اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بات بنانے کی اور ایک امر کو ثابت کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے-

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ - میں اس وقت سے خاتم النبین تھا (یعنی اللہ نے میرے لئے ختم نبوت تجویز کر دیا تھا) کہ آدم کا کیچڑ کا پتلا زمین پر پڑا ہوا تھا - یہ جَدَالہ سے نکلا ہے جَدَالہ کہتے ہیں روئے زمین کو-

وَھُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ - وہ دھوپ میں پڑا ہوا تھا-

اَرَاکَ مُجَدَّلًا تَحْتَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ - میں تم کو آسمان کے ستاروں کے تلے پڑا ہوا (مقتول) پاتا ہوں (یہ حضرت علیؓ نے طلحہؓ سے فرمایا ان کی لاش پر کھڑے ہو کر' اور آپ رو دیئے-)

مَا مَرَّ عَلَیْکَ جَدَّلْتَہٗ - جو تجھ پر سے گذرے تو اس کو گرادے-

اَلْعَقِیْقَۃُ تُقْطَعُ جُدُوْلًا لَایُکْسَرُلَھَا عَظْمٌ - عقیقہ کے گوشت کے پارچے بنائے جائیں اور ہڈی نہ توڑی جائے (ہڈیوں کو علیحدہ گاڑ دیں) یہ جَدْلٌ یا جِدْلٌ کی جمع ہے بمعنی عضو-

کَتَبَ فِی الْعَبْدِ اِذَا غَزَا عَلٰی جَدِیْلَتِہٖ لَا یَنْتَفِعُ مَوْلَاہُ بِشَیْءٍ مِّنْ خِدْمَتِہٖ فَاَسْھِمْ لَہٗ - حضرت عمرؓ نے غلام کے باب میں لکھا جب وہ اپنے مالک سے الگ ہو کر اور مالک اس سے کوئی خدمت نہ لے تو مال غنیمت میں اس کا بھی حصہ لگا- جَدِیْلَۃ کے معنی اصلی حالت یا کونا یا طریق-

قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰى جَدِيْلَتِهٖ - مجاہد نے (عَلٰى شَاكِلَتِهٖ کی تفسیر میں) کہا اپنے طریق پر - بعض نے عَلٰى جَدِيْلَتِهٖ کی جگہ عَلٰى حَدِّ يَلِيْهِ نقل کیا ہے یہ تصحیف ہے مگر معنی اس کا بھی قریب قریب وہی ہے -

قَالَ الْبَرَاءُ جَدْوَلًا - برار نے (سَرِيًّا کی تفسیر میں) کہا یعنی چھوٹی نہر - جَدْوَل کی جمع جَدَاوِل ہے -

اَلْجِدَالُ فِي الْحَجِّ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ بَلٰى وَاللّٰهِ - حج میں جدال یہ ہے کہ آدمی خواہ مخواہ کسی کی بات کرائے کہے لَا وَاللّٰهِ یا قسم کھائے بَلٰى وَاللّٰهِ کہے -

عُنُوقُ الْجَنَّةِ خُطُمُهَا جَدِيْلُ الْاُرْجُوَانِ - بہشت کے اونٹنیوں کی نکیل سرخ رنگ کی باگ ہوگی -

جَنْدَلٌ - پتھر - اس کی جمع جَنَادِل ہے -

جَنَدِلٌ - وہ مقام جہاں پتھر ہوں -

جَدْوَل - نجوم کے حساب کو بھی کہتے ہیں -

لَا اِعْتِبَارَ بِالْجَدْوَلِ فِيْ حِسَابِ الشَّهْرِ - مہینے کے حساب میں جدول کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی تقویم اور نجوم کا بلکہ رویت پر مدار ہے) (یہ فقہاء کا قول ہے) -

عِلْمُ الْجَدَلِ - علم کلام کو کہتے ہیں جس میں مخالفین سے بدلائل عقلیہ ونقلیہ بحث کی جاتی ہے - سلف نے اس علم کو بہت برا جانا ہے کیونکہ آدمی اس کی وجہ سے شبہوں میں پڑ جاتا ہے - امام شافعیؒ فرماتے ہیں شرک کے سوا کوئی گناہ بھی کرے وہ اس سے بہتر ہے کہ علم کلام حاصل کرے - امام احمدؒ فرماتے ہیں علماء کلام بے دین اور زندیق ہیں -

مترجم :- کہتا ہے ہم کو عقل سے اتنا معلوم کر لینا کافی ہے کہ اس عالم کا کوئی پیدا کرنے والا اور سنبھالنے والا ہے وہی خدا ہے اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا - ورنہ دونوں خدا نہ ہوں گے - خدا تو وہ ہے جو سب سے بلند اور سب کا خالق اور مالک ہو اس کا برابر والا کوئی نہ ہو اس کے بعد پیغمبر صاحب کی نبوت عقل اور خبر متواتر سے معلوم کر لیتے ہیں' اب پیغمبر صاحب نے جو باتیں فرمائیں اور اللہ کی صفات بتلائیں ان سب کو آنکھ بند کر کے بلا تاویل اور تحریف مان لیتے ہیں کیونکہ پیغمبر صاحب صادق ومصدوق اور سب سے زیادہ اللہ کے پہچاننے والے تھے بس یہی طریقہ اہل حدیث کا ہے اور یہی اسلم ہے - اب ہر بات میں عقلی ڈھکوسلے نکالنا اور چون وچرا کرنا اپنے تئیں چاہ ضلالت میں جھونکنا ہے اللہ محفوظ رکھے -

جَدْوٌ - حاجت چاہنا' مانگنا -

جَدْوٰى - عطا -

مَايُجْدِىْ - کچھ کام نہیں آتا' کچھ فائدہ نہیں دیتا -

جَادِىْ - مانگنے والا' اور دینے والا -

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا غَدَقًا وَجَدًا طَبَقًا - اے اللہ ہم پر زور کا پانی اور عام ساری زمین پر چھا جانے والا برسا -

جَدَا لُعَطِيَّةِ - عطا کا عام ہینہ -

لَيْسَ لِشَيْءٍ غَيْرِ تَقْوٰى جِدًا - سوا تقوٰی اور پرہیز گاری کے اور کسی نیت سے وہ کچھ دینے والے نہیں (یعنی ہر عطا میں ان کے تقوٰی اور خدا ترسی ملحوظ ہے) -

وَقَدْ عُرِفُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدَ مَرْوَانَ مَالٌ يُجَادُوْنَهٗ عَلَيْهِ - مدینہ والوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ مروان کے پاس کچھ مال نہیں ہے جو اس سے مانگیں -

جَدَ الدَّهْرِ - اخیر زمانہ تک جیسے اَبَدَ الدَّهْرِ -

جَدْىٌ - مانگنا - ایک سال سے کم کا بکرا - مادہ کو عَناق کہیں گے - (اَجْدِ اور جِدَاءٌ اور جِدْيَانٌ جمع ہے اسی طرح جَدَايَا - محیط میں ہے کہ جَدْى اور جِدَايَا - فصیح نہیں) -

فَجَاءَ بِجَدْيٍ وَّجِدَايَةٍ - بکرا اور ہرنی لایا (یہ عام لوگ کہتے ہیں) -

اُتِيَ بِجَدَايَا وَضَغَا بِيْسَ - ہرنیاں اور ککڑیاں آپ کے پاس تحفہ لائی گئیں -

رَمَيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو فَقَطَعْتُ نَسَاهُ فَانْثَعَبَتْ جَدِيَّةُ الدَّمِ - (سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا) میں نے بدر کے دن سہیل بن عمرو کو ایک تیر لگایا اس کی وہ رگ کاٹ دی جو سرین سے لے کر ایڑی تک آتی ہے (عربی میں جس کو نسا کہتے ہیں) ایک ہی ایکا خون پھوٹ کر بہنے لگا - (جَدِيَّہ پہلے بار کا خون جو زخم سے پھوٹ کر نکلے - محیط میں ہے جدیہ بہنے والا

خون- ایک روایت میں فَانْبَعَثَتْ ہے- ایک میں فَاتَّبَعَتْ ہے)-

رُمِیَ طَلْحَةُ یَوْمَ الْجَمَلِ بِسَهْمٍ فَنَلَلَّ فَخِذَهٗ اِلٰی جَدِیَّةِ السَّرْجِ- طلحہ بن عبیداللہ کو جنگ جمل میں ایک تیر مارا گیا (مروان نے مارا تھا) ان کی ران کو چھید کر زین کے گدالے تک (جو زین کے نیچے جانور کی پشت پر رہتا ہے) پہنچا-

اُتِیَ بِدَابَّةٍ سَرْجُهَا نُمُوْرٌ فَنَزَعَ الصُّفَّةَ یَعْنِی الْمِیْثَرَةَ فَقِیْلَ الْجَدَیَاتُ نُمُوْرٌ فَقَالَ اِنَّمَا یُنْهٰی عَنِ الصُّفَّةِ- ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور سواری کا لایا گیا اس کا زین چیتے کی کھالوں کا تھا' انہوں نے کیا کیا زین پوش اتار ڈالا- لوگوں نے کہا اندر جو گدیلے ہیں وہ بھی چیتے کی کھالوں کے ہیں انھوں نے کہا صرف زین پوش کی ممانعت ہے (کہ وہ چیتے کی کھال کا نہ ہو کیونکہ وہ اوپر رہتا ہے گدیلے اگر اس کے ہوں تو قباحت نہیں وہ اندر ڈھپے رہتے ہیں-

ضَعِ الْجَدْیَ قِفَاکَ وَصَلِّ- جدی تارے کو (جو قطب کے پاس ہے- اسی سے قبلہ کی شناخت ہوتی ہے) اپنے پیچھے کر اور نماز پڑھ (یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہے جہاں سے کعبہ دکھن ہے)- بعض جُدَیّ پڑھا ہے بہ تصغیر- کیونکہ جَدْی ایک برج کا نام ہے-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الذَّالِ

جَذْبٌ- کھینچنا' گذرنا' چوس لینا' دودھ چھوڑانا' دودھ کم ہونا-

جَذَبٌ- کھجور کے گابھے- یہ جَذَبَةٌ کی جمع ہے-

کَانَ یُحِبُّ الْجَذَبَ- آنحضرتؐ کھجور کے گابھہ کو پسند کرتے تھے (جس کو جُمَّار کہتے ہیں)-

یَجْذُبُ لِسَانَهٗ- وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے (اس کو نکال کر پھینک دینا چاہتے تھے)-

مَجْذُوْبٌ- وہ درویش جو حق تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو کر تن بدن اور دنیا کی بھلائی برائی سے غافل ہو جائے ایسے درویش سے فیض کم ہوتا ہے-

فَائِدَہْ- مجذوب کی شناخت بہت مشکل ہے حیدر آباد اور کثر ممالک میں بیوقوف لوگ ہر دیوانہ اور پاگل کو مجذوب سمجھتے ہیں اگر ایسا ہو تو سرکاری پاگل خانے تمام مجذوبوں سے پر ہیں- مجذوب کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اس کے پاس بیٹھتے ہی دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے' بدن کے رونگٹے خوف الٰہی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں' کبھی قلب ذاکر ہو جاتا ہے' نماز کھڑی ہو تو سچے مجذوب ضرور جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں' گانجہ' بھنگ' شراب وغیرہ مسکرات سے پرہیز رکھتے ہیں- جب سو جائیں تو ان کے قلب سے ایک حرکت محسوس ہوتی ہے' کبھی اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے- سَالِک وہ درویش جو محبت الٰہی کے ساتھ ہوشدار ہو' شریعت پر قائم ہو حتیٰ کہ سنت اور مستحب پر بھی مداومت کرتا ہو ایسے درویش سے فیض اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور عمدہ درویش وہ ہے جو ابتدا میں مجذوب ہو کر پھر سالک ہو گیا ہو کبھی کبھی ان پر پھر جذب کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور زبان سے حالت بے ہوشی میں ایسے کلمے نکال بیٹھتے ہیں جو ظاہر شریعت کے خلاف ہوتے ہیں پھر ہوش میں آ کر اس سے استغفار کرتے ہیں-

اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ جَذَبَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ- جب سورج نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کو گھسیٹتے ہیں-

جُوْذَابٌ- ایک کھانا ہے جو شکر' چاول اور گوشت سے پکتا ہے یعنی تنجن- محیط میں ہے کہ جُوْذَابَہ ایک تنوری روٹی ہے جس پر گوشت کی چربی ٹپکتی جاتی ہے اس کے کھانے میں سالن کی احتیاج نہیں پڑتی-

جَذٌّ- جلدی کرنا' توڑنا' کاٹنا-

جُذُّوْهُمْ جَذًّا- ان کافروں کو کاٹ ڈالو بالکل کاٹ ڈالو-

فَنْزَتُ اِلَی الصَّنَمِ فَکَسَرْتُهٗ اَجْذَاذًا- میں بت پر لپکا اس کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا-

جُذَاذٌ- چورہ' ریزہ-

اُصُوْلُ بِیَدٍ جَذَّاءَ- کیا میں کٹے ہوئے ہاتھ سے حملہ کروں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ

میرا ساتھ نہ دیں جنگ کے لئے مستعد نہ ہوں، میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں اس کے شروع میں یہ ہے فَطَفِقْتُ اَرْتَاِیْ بَیْنَ اَنْ اَصُوْلَ بِیَدٍ جَذَّاءَ اَوْ اَصْبِرَ عَلٰی ظُلْمَةٍ عَمْیَاءَ میں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ کٹے ہوئے ہاتھ سے (یعنی تن تنہا) ان پر حملہ شروع کروں یا اندھادھندہ تاریکی پر صبر کروں)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَاكُلُ جَذِيْذَةً قَبْلَ اَنْ تَغْدُوَ فِیْ حَاجَتِهٖ - وہ صبح کو کام کاج کے لئے نکلنے سے پیش تر ستو کا گھونٹ پی لیتے (ناشتہ کر لیتے)۔

اَمَرَ نُوْفًا الْبِكَالِيَّ اَنْ يَّاخُذَ مِنْ مِّزْوَدِهٖ جَذِيْذًا - حضرت علیؓ نے نوف بکالی سے کہا میرے توشہ دان میں سے تھوڑا ستو لا۔

رَاَيْتُ عَلِيًّا يَّشْرَبُ جَذِيْذًا حِيْنَ اَفْطَرَ - میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ افطار کے وقت ستو پی رہے تھے۔

فَلَمَّا حَضَرَ جُذَاذُ النَّخْلِ يا جِذَاذُ النَّخْلِ يا جَذَاذُ النَّخْلِ يا جدَادُ النَّخْلِ - جب کھجور کٹنے کا وقت آیا۔

جَذَّ اللّٰهُ دَابِرَهُمْ - اللہ تعالیٰ ان کے آخری شخص کو بھی کاٹ دے (یعنی سب کے سب تباہ ہو جائیں ان کا پچھلا شخص بھی باقی نہ رہے)۔

نَهٰى عَنِ الْجُذَاذِ - قربانی میں کان کٹے جانور سے منع فرمایا۔

جُذَاذَات - ریزے۔

جُذَّان - ایک قسم کا نرم پتھر ہے۔

جُذَّةٌ - بمعنی شَیْءٌ ہے۔

غَيْرُ مَجْذُوْذ - جو کبھی موقوف نہ ہو اور تمام نہ ہو۔

جَذْرٌ - کاٹنا، جڑ۔

جَذْرٌ اور جِذْرٌ - دونوں جڑ کو کہتے ہیں اور علم حساب میں ہر عدد کو کہتے ہیں جس کو فی نفسہ ضرب دینے سے وہ عدد حاصل ہو جائے۔ مثلاً سو کا جذر دس ہے اور چار کا دوسولہ کا چار۔ اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَذْرَ زبیر تو پانی کو روکے رکھ۔ یہاں تک کہ درخت خوب پانی پی لیں یا پانی درختوں کی جڑ تک پہنچ جائے۔ ایک روایت میں حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ ہے دال مہملہ سے اس کی معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

نَزَلَتِ الْاَمَانَةُ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ - ایمان داری یا امانت داری لوگوں کے دلوں کے جڑ پر اتری (یعنی فطرت سے ان میں رکھی گئی)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْجَذْرِ قَالَ هُوَ الشَّاذَرْوَانُ الْفَارِغُ مِنَ الْبِنَاءِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ - میں نے آپ سے پوچھا جذر کیا ہے؟ فرمایا پایے (بنیاد) کا وہ حصہ جو کعبہ کے گرد خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو تازیر بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ گویا خانہ کعبہ کی ازار ہے۔

جَذْعٌ - جانور کو بن چارے پانی کے روک رکھنا۔

جِذْعٌ - کھجور کا تنہ ڈالا۔

جَذَعٌ - پانچویں برس میں جو اونٹ لگا ہو اور دوسرے برس میں جو گائے بکری لگی ہو اور چوتھے برس میں جو گھوڑا لگا ہو۔ بعض نے کہا جو گائے تیسرے برس میں لگی ہو اور جو بھیڑ برس بھر کی ہو گئی ہو۔ ازہری نے کہا جَذَعٌ بکری ایک برس کی۔ اور بھیڑ آٹھ مہینے کی۔ اور جَذَع نوجوان کو بھی کہتے ہیں۔

يَالَيْتَنِیْ فِيْهَا جَذَعًا - ورقہ بن نوفل نے کہا کاش میں تمہاری پیغمبری کے وقت نوجوان ہوتا (جذعا خال ہے باضمار مستقر یا باضمار کان مگر دوسرا قول ضعیف ہے)۔

ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ وَ الثَّنِيِّ مِنَ الْمَعْزِ - ہم نے آنحضرت کے ساتھ ایک برس کی بھیڑ اور دو برس کی (جو تیسرے میں لگی ہو) بکری قربانی کی۔

وَ عِنْدِیْ جَذَعٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ - میرے پاس ایک برس کی ایک بکری ہے جو دوسرے میں لگی ہے اور گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (موٹی تازی ہے)۔

كَانَ جِذْعٌ - ایک لکڑی تھی مسجد میں جس پر ٹیک لگا کر آپ خطبہ پڑھا کرتے۔

جَذَعَمَةٌ - چھوٹا۔ کم سن۔

اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ اَنَا جَذَعَمَةٌ - (حضرت علیؓ نے کہا) ابوبکر صدیقؓ اس وقت مسلمان ہوئے جب میں چھوٹا کم سن تھا

(نہایہ میں یہ ہے کہ یہ اصل میں جذعٌ تھا میم زائد ہے اور ہاء مبالغہ کے لئے جیسے عَلَّامَۃٌ فَھَّامَۃٌ وغیرہ)-

جَذْفٌ- جلدی کرنا' چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا' کاٹنا-

مِجْذَاف- کشتی کھینے کی لکڑی جیسے مِجْدَاف ہے دال مہملہ ہے-

اِنَّ طَعَامَھَا الرِّمَّۃُ وَ شَرَابُھَا الْجَذَفُ- ان کا کھانا بوسیدہ ہڈیاں اور ان کا پانی پھین کا جو پانی ڈھانکا نہ جائے (یہ ایک لغت ہے جَدَف میں جس کا بیان اوپر گذر چکا)-

جَذَلٌ- خوش ہونا-

جُذُوْل- کھڑا ہونا' سیدھا ہونا-

جِذْلٌ یا جَذْلٌ- درخت کی جڑ ناٹ یا وہ لکڑی جو اونٹ کے کھجانے کے لئے ان کے تھان میں کھڑی کر دیتے ہیں- (جُذَیْل اسی کی تصغیر ہے- محیط میں ہے کہ جِذْل درخت کے جڑ کو کہتے ہیں جس کی شاخیں وغیرہ گر گئی یا کاٹ ڈالی گئی ہوں-)

یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذٰی فِیْ عَیْنِ اَخِیْہِ وَلَا یُبْصِرُ الْجِذْلَ فِیْ عَیْنِہٖ- تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکہ تو دیکھتا ہے (ذری سی بات میں اس کا عیب بیان کرتا ہے) اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا- (یہ انجیل مقدس کی ایک آیت کا مضمون ہے)-

ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَۃٍ فَتَعَلَّقَ بِہٖ زِمَامُھَا- پھر وہ اونٹنی ایک درخت کی جڑ پر سے گذری اس کی نکیل اس میں اٹک گئی (تو رک کر کھڑی ہو رہی)-

اِنَّہٗ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ- انہوں نے ایک اونٹ کا خون لکڑی سے بہایا- (لکڑی سے اس کو نحر کر دیا)-

اَنَا جُذَیْلُھَا الْمُحَکَّکُ وَ عُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ (حباب بن منذر نے کہا جب خلافت کے باب میں مشورہ ہو رہا تھا) میں اس امر کا وہ لکڑ ہوں جس سے کھجلی دفع کی جاتی ہے (اونٹ اس سے کھجلا کر اپنی خاشت رفع کرتے ہیں) اور کھجور کا وہ درخت ہوں جس کو میوے کے بوجھ سے ٹیک لگاتے ہیں تاکہ وہ گرے نہیں (مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صائب الرائے آدمی ہوں میری رائے لے کر لوگ ہر ایک مشکل کو دفع کرتے ہیں)-

غَاصَّ عَلٰی جِذْلِ شَجَرَۃٍ- ایک درخت کی جڑ چوس رہا ہو-

مَا تُعْطِیْنَا الْجَذَلَ- تم ہم کو تھوڑا سا مال بھی نہیں دیتے- طیبی نے کہا بہت سا مال نہیں دیتے اور صاحب مجمع البحار نے بھی انہیں کی تقلید کی مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی-

جَذْمٌ- کاٹنا-

جُذَام- ایک مشہور بیماری ہے جس میں اعضا سڑ گل جاتے ہیں-

جِذْمٌ- جڑ' بنیاد-

جَدِیْمَہ- ایک قبیلہ ہے-

کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَشَھُّدٌ یا لَیْسَتْ فِیْھَا شَھَادَۃٌ فَھِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ- جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے یا جذامی ہاتھ کی طرح ہے-

مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِیءٍ بِیَمِیْنٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ مَجْذُوْمٌ- جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے لنجا ہو کر ملے گا (ہاتھ پاؤں بریدہ جذامی ہو کر)-

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ نَسِیَہٗ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ اَجْذَمُ- جس شخص نے قرآن سیکھا (یاد کیا) پھر اس کو بھول گیا (پڑھنا چھوڑ دے کر) تو وہ اللہ سے لنجا یا جذامی ہو کر ملے گا- بعض نے کہا بے دلیل یا بھلائی سے خالی ہو کر-

فَائِدَہ- اگر قرآن حفظ یاد ہو تو بھول جانے سے یہ مراد ہوگا کہ حفظ نہ رہے بھلا دے- بعض نے کہا بھول جانے سے یہ مراد ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے-

مَنْ نَکَثَ بَیْعَتَہٗ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ اَجْذَمُ یا مَنْ نَکَثَ صَفْقَۃَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَی اللّٰہِ اَجْذَمَ- جو شخص امام سے بیعت ہو کر پھر اس کو (بلا وجہ شرعی) توڑ ڈالے وہ اللہ سے ہاتھ کٹا ہوا ملے گا یا لنجا ہو کر یا جذامی ہو کر-

اِنْجَذَمَ اَبُوْسُفْیَانَ بِالْعِیْرِ- ابوسفیان قافلہ لے کر الگ ہو گیا (ایک طرف سے نکل کر مکہ کو چل دیا)-

اِنَّ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ طَالَ عَلَیْھِمِ الْجَذْمُ وَ الْجَذْبُ-

مدینہ والوں پر ایک مدت سے غلہ کی رسد بند ہوگئی ہے۔

قَالَ لِمَجْذُوْمٍ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْتُکَ۔ ثقیف کے بھیجے ہوئے لوگ جو آئے تھے ان میں ایک شخص جذامی تھا آپ نے اس سے فرمایا جا لوٹ جا میں نے تجھ سے بیعت لے لی (آپ نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا۔ زبان سے فرما دیا کہ میں تجھ سے بیعت لے چکا)۔

اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَھَا مَعَ یَدِہٖ فِی الْقَصْعَۃِ وَقَالَ کُلْ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَ تَوَکُّلًا عَلَیْہِ۔ آپ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیالے میں اپنے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسہ اور اعتماد ہے (جو کچھ اس کی تقدیر اور مشیت میں ہے وہ ہوگا چھوت کوئی چیز نہیں ہے اور اگلی روایت میں جو آپ نے جذامی سے بیعت نہ کی وہ اس ڈر سے کہ کہیں ضعیف الیقین والے کو جذام ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ جذامی سے ہاتھ ملایا اس وجہ سے یہ بیماری مجھ کو لگ گئی۔ ایسے ضعیف الایمان لوگوں کو جذامی سے الگ ہی رہنا بہتر ہے۔ بعض نے کہا آپ نے اس کو اس لئے پھیر دیا کو دوسرے لوگ اس کو دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں ان میں عجب اور غرور پیدا نہ ہو اس لئے کہ اس جذامی کو دوسرے لوگوں کا حال دیکھ کر (کہ ان کا بدن کیسا صاف ہے) رنج نہ پیدا ہو۔

فَائِدَۃ۔ ہمارے زمانہ میں ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کر لیا ہے کہ بعض بیماریاں متعدی (کان ٹی جس) ہیں جیسے جذام طاعون آتشک سل وغیرہ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ نرا وہم ہی وہم ہے۔ مشاہدہ اور تجربہ اس کے خلاف کہتا ہے بہت سے طاعون کے بیماروں کو لوگوں نے اپنی گود میں بٹھایا ہے نہلایا ہے دھلایا ہے ان کے جسم کو ہاتھ لگایا ہے مگر ان کو طاعون نہیں ہوا اور بہت سے لوگ جو ڈر کر ایسے مریضوں سے علیحدہ رہتے تھے وہ بیماری میں مبتلا ہو گئے پس جو کچھ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا وہی حق ہے۔

فِرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَکَ مِنَ الْاَسَدِ یا اُھْرُبْ مِنَ الْمَجْذُوْمِ ھَرْبَکَ مِنَ الْاَفْعٰی۔ جذامی سے ایسا بھاگ جیسے شیر یا اژدہے سے بھاگتا ہے۔

وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَۃَ حِقْبَۃً۔ اور ہم دونوں جذیمہ ابرش بادشاہ کے دو رفیقوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے (ان رفیقوں کا نام مالک اور عقیل تھا ان کا قصہ مشہور ہے۔)

لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ یا اِلَی الْمُجَذَّمِیْنَ۔ جذامی لوگوں کی طرف نظر نہ جماؤ۔ (ان کو برابر دیکھے نہ جاؤ) کیونکہ تمہارے دل میں نفرت پیدا ہوگی اور اس کو رنج ہوگا۔

اَرْبَعٌ لَّا یَجُزْنَ فِی الْبَیْعِ وَلَا لِلنِّکَاحِ اَلْمَجْنُوْنَۃُ وَ الْمَجْذُوْمَۃُ وَ الْبَرْصَاءُ وَ الْعَفْلَاءُ۔ چار قسم کی عورتیں ہیں نہ ان کی بیع جائز ہوگی نہ نکاح جائز ہوگا (یعنی مشتری یا ناکح اس قسم کے عورت کی بیع یا نکاح فسخ کر سکتا ہے) ایک دیوانی دوسری جذامی تیسری کوڑھن چوتھی بند سوراخ والی (جس سے دخول نہ ہو سکے) (اہل حدیث کے نزدیک اگر خاوند میں بھی عورت ان عیبوں میں سے کوئی عیب پائے یعنی جذام یا برص یا جنون یا نامردی یا آتشک یا سوزاک تو قاضی کے پاس فریاد کرے وہ نکاح فسخ کر دے گا)۔

فَعَلَا جِذْمَ حَائِطٍ۔ (وہ اذان دینے کے لئے) دیوار کی ایک حصے یا ایک ٹکڑے پر چڑھ گئے۔

لَمْ یَکُنْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا وَلَہٗ جِذْمٌ بِمَکَّۃَ۔ یہاں مدینہ میں قریش کا ایسا آدمی کوئی نہیں جس کے کنبے والے مکہ میں نہ ہوں (وہ اس کی جائداد اور عیال واطفال کی محافظت کرتے ہیں ایک میں ہی تھا جس کا کوئی عزیز مکہ میں ایسا نہ تھا)۔

اُتِیَ بِتَمْرٍ مِّنْ تَمْرِ الْیَمَامَۃِ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقِیْلَ الْجُذَامِیُّ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِی الْجُذَامِیِّ۔ آنحضرتؐ کے پاس یمامہ کی کھجور لائی گئی آپ نے پوچھا یہ کھجور کیسی (اس کا نام کیا ہے) لوگوں نے عرض کیا جذامی آپ نے فرمایا اللہ جذامی میں برکت دے (جذامی کھجور کی ایک قسم ہے جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔)

وَقَدْ عَصَیْتُکَ بِرِجْلِیْ وَلَوْ شِئْتَ وَ عِزَّتِکَ وَ جَلَالِکَ لَجَذَمْتَنِیْ۔ میں نے اپنے پاؤں سے تیری نافرمانی کی ہے قسم ہے تیرے جلال اور بزرگی کی اگر تو چاہے تو مجھ کو لنجا کر دے۔ (میرے پاؤں بے کار کر دے کاٹ دے)۔

جَذْوٌ یا جُذُوٌّ - سیدھا کھڑا ہونا - یا پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہونا - اِجْذَاءٌ کے معنی بھی یہی ہیں -

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ - منافق کی مثال صنوبر کے سیدھے درخت کی سی ہے - (کبھی جھکتا ہی نہیں جھکا تو گیا -)

جُذْوَہ - انگارہ یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں ایک طرف آگ ہو -

فَجَذَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ - اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا -

دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ جَذَا مِنْخَرَاهُ وَ شَخَصَتْ عَيْنَاهُ - میں عبدالملک ابن مروان کے پاس گیا اس کے نتھنے کھنچ گئے تھے' آنکھیں پتھرا گئی تھیں (مرنے کے قریب تھا) -

مَرَّ بِقَوْمٍ يُجْذُوْنَ حَجَرًا - کچھ لوگوں پر سے گذرے جو پتھر اٹھا رہے تھے -

وَهُمْ يَتَجَاذَوْنَ مِهْرَاسًا - وہ ایک بڑا پتھر (زور آزمانے کے لئے) اٹھا رہے تھے -

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الرَّاءِ

جُرْاَةٌ یا جُرَةٌ یا جَرَاءَةٌ یا جَرَائِيَةٌ یا جَرَايَةٌ - سب کے معنی بہادری کے ہیں -

تَجْرِيْئٌ - بہادر کرنا' کسی کام کرنے پر مستعد بنانا -

يُرِيْدُ اَنْ يُجَرِّئَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ - انہوں نے چاہا کہ لوگوں کو شامیوں سے لڑنے پر مستعد اور آمادہ کریں ایک روایت میں يُجَرِّبَهُمْ ہے یعنی ان کو شام والوں پر غضب ناک کریں غصہ دلائیں -

مَاالَّذِيْ جَرَّأَصَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ - (ایک روایت میں مَنِ الَّذِيْ ہے تو مَنْ بمعنی ما ہے یا مَن سے حاطب بن ابی بلتعہ مراد ہے) تیرے صاحب کو خون خواری پر (لوگوں کے قتل پر) کس چیز نے آمادہ کیا -

لٰكِنَّهٗ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا - انھوں نے جرأت کی (حدیث بیان کرنے میں) اور ہم لوگوں نے نامردی کی -

وَ قَوْمُهٗ جُرَأَءُ عَلَيْهِ - آپ کے قوم والے آپ پر شیر ہو گئے تھے' آپ کا ڈر ان کو نہیں رہا تھا - ایک روایت میں حِرَاءٌ عَلَيْهِ ہے یعنی آپ پر غضب ناک تھے -

اِنَّكَ لَجَرِيْئٌ - تم تو بہادر ہو (یعنی آنحضرتؐ سے فتنوں کے پوچھنے میں تم بہادر تھے - اس لئے اب بھی ان کے بیان کرنے میں بہادری کرو گے - مقصود ان کی تعریف کرنا ہے یا ان پر انکار کرنا کہ تم حدیث بیان کرنے میں بڑے بے خطر ہو -)

اِنَّكَ لَجَرِيْئٌ - تو تو بہادر ہے (کہ پروردگار کے ساتھ شرک کرتا ہے پھر اسی سے پانی مانگتا ہے (یہ آپؐ نے ابوسفیان سے فرمایا) -

مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ - ایسی جرأت آنحضرتؐ سے عرض کرنے کی کون کر سکتا ہے البتہ اسامہ کر سکتے ہیں (جو آپ کے محبوب تھے) -

لَاتَبْتَلِيْنِيْ بِجُرْاَةٍ عَلٰى مَعَاصِيْكَ - مجھ کو اس طرح مت آزما کہ گناہوں پر مجھ کو جرأت ہو جائے (بے کھٹکے کیا کروں) -

جَرَبٌ - خارشتی ہونا' خارشت' کھجلی' زنگ لگنا -

تَجْرِيْبٌ اور تَجْرِبَةٌ - آزمانا -

فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جُرُبَّانِهٖ - میں نے ہاتھ آپ کے (قمیض کے) گریبان میں ڈالا -

وَالسَّيْفُ فِيْ جُرُبَّانِهٖ - اور تلوار اپنے غلاف میں تھی -

كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَ اَذْرُحَ - حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح میں (یہ دونوں گاؤں ہیں شام کے ملک میں - دونوں میں تین منزل کا فاصلہ ہے - مجمع البحار میں بجائے جرباء کے جربٰی لکھا ہے - نہایہ میں ہے کہ جَرْبَةُ ایک دوسرا گاؤں ہے ملک مغرب میں -)

اَمَرَنِيْ اَنْ اَضَعَ عَلٰى كُلِّ جَرِيْبٍ كَذَا - مجھ کو ہر جریب پر اتنا دہارہ لگانے کا حکم دیا - اصل میں جریب میدان کو کہتے ہیں پھر ایک محدود قطعہ زمین کو کہنے لگے یعنی ساٹھ ہاتھ لمبی اور ساٹھ ہاتھ چوڑی زمین کو (جس کو ہندی میں بیگھہ کہتے ہیں) اس کی جمع اَجْرِبَةٌ اور جُرْبَانٌ (بعض نے کہا ہر ملک کی جریب جداگانہ ہے جیسے صاع' رطل اور گز وغیرہ - کتاب المساحت میں

ہے کہ چھ جو کے عرض کو انگل اور چار انگل کو مٹھی اور چار مٹھی کو ہاتھ اور دس ہاتھ کو قصبہ اور دس قصبہ کو اشل اور اشل کو اشل میں ضرب دیں تو حاصل ضرب جریب ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ جریب کے ۱۰/۱ کو قفیز کہتے ہیں اور قفیز کے ۱۰/۱ کو عشیر)۔

کَمَثَلِ جُرَابٍ ۔ تلوار کے غلاف کی طرح۔

جُرَاب ۔ وہ چمڑے کا غلاف جس میں تلوار نیام سمیت رکھی جاتی ہے اس کو جِرِبَّان اور جُرُبَّان اور جُرُبَانَ بھی کہتے ہیں۔

جِرَاب ۔ بالکسر توشہ دان' یا قبیلہ۔

وَزَوَّدَنَا جِرَابًا ۔ ہم کو توشہ کے لئے ایک تھیلہ اور زیادہ دیا۔

وَحَشَوْنَا الْجُرُبَ ۔ ہم نے تھیلے بھر لئے جُرُبٌ جمع ہے جِرَابٌ کی۔ اسی طرح جُرُبٌ اور اَجْرِبَةٌ اور جَرَارِيْب یہ سب جراب کی جمع ہیں۔

كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ ۔ وہ بت خانہ جل کر ایسا ہو گیا جیسے خارشتی والا اونٹ ہوتا ہے (جس پر کالا روغن ملتے ہیں)۔

دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ ۔ اس کو کھجلی کا کرتہ پہنایا جائے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ سارے بدن پر اس کے کھجلی کی بیماری لگا دی جائے گی)۔

سَعَةُ الْجُرُبَّانِ وَنَبَاتُ الشَّعْرِ فِي الْاَنْفِ اَمَانٌ مِّنَ الْجُذَامِ ۔ کرتے کا گریبان کشادہ ہونا اور بالوں کا ناک میں اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔

بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ ۔ بہ فتحہ را جنگ آزمودہ بہادر۔

مُجَرِّبٌ ۔ بہ کسرۂ را آزمانے والا ۔ اور شیطان کا لقب بھی ہے۔

جِرِّيْثٌ ۔ بام مچھلی جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہے۔

اِنَّهٗ اَبَاحَ اَكْلَ الْجِرِّيْثِ ۔ بام مچھلی کا کھانا درست رکھا۔ ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اس کے کھانے سے منع کرتے تھے۔

جُرْثُمَةٌ ۔ یا جُرْثُوْمٌ ۔ جڑ ۔ یا وہ مٹی جو درخت کی جڑوں پر جمع ہو جاتی ہے۔

اَلْاَسَدُ جُرْثُوْمَةُ الْعَرَبِ فَمَنْ اَضَلَّ نَسَبَهٗ فَلْيَاْتِهِمْ ۔ اسد کا قبیلہ عرب لوگوں کی جڑ ہے (سب طرف سے لوگ آ کر اس میں شامل ہو جاتے ہیں)۔ پھر جس کو اپنا خاندان معلوم نہ ہو وہ آ کر اس میں شریک ہو جائے۔

تَمِيْمٌ بُرْثُمَتُهَا وَ جُرْثُمَتُهَا ۔ تمیم قبیلہ اس کا پنجہ اور اس کی جڑ ہے۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَقَحَّمَ جَرَاثِيْمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ فِي الْجَدِّ ۔ جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ دوزخ کے ٹیلوں میں گھسے وہ دادا کے باب میں قطعی حکم دے (یہ حضرت علی کا قول ہے۔ مطلب آپ کا یہ ہے کہ دادا کے باب میں کوئی صریح حکم قرآن اور حدیث میں نہیں ہے اس لئے اس کا قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے)۔

لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِنَاءَ الْكَعْبَةِ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ جَرَاثِيْمُ ۔ جب عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کو (گرا کر) نئے سرے سے بنانا چاہا اس وقت مسجد میں جابجا ٹیلے ٹبے (اونچی اونچی ٹیکریاں) تھے۔

وَعَادَ لَهَا النَّقَادُ مُجْرَنْثِمًا ۔ ایک روایت میں مُتَجَرْثِمًا ہے یعنی چھوٹی چھوٹی بکریاں اس سال میں (جو قحط کا سال تھا) اکٹھی ہو گئیں اس لئے کہ جنگل میں چارہ نہ تھا اگر چارہ ہوتا تو الگ الگ چرتی رہتیں۔

جَرْجٌ ۔ بے قراری' پریشانی' اضطراب ڈھیلا ہونا' سخت پتھریلی زمین' پیچا پیچ راستہ۔

وَقُتِلَتْ سَرَاوَتُهُمْ وَ جَرِجُوْا ۔ ان کے سردار مارے گئے اور وہ پریشان ہو گئے۔ ایک روایت میں وَ جُرِحُوْا ہے یعنی زخمی ہو گئے۔ یہی روایت مشہور ہے۔

جَرْجَرَةٌ ۔ غٹ غٹ پینے کی آواز جو حلق سے نکلتی ہے۔

اَلَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ ۔ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کر کے اتارتا ہے' بعضوں نے نَارُ جَهَنَّمَ پڑھا ہے تو معنی یہ ہوگا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرتی ہے۔

جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ ۔ اونٹ نے بڑبڑ کر کے اپنی

گردن زمین پر رکھ دی (آنحضرتؐ سے شکایت کی اپنے مالکوں کی کہ چارہ برابر نہیں دیتے اور محنت بہت لیتے ہیں - سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے کہ جانور بھی آپ سے فریاد کرتے تھے)-

یَاتِی الْجُبَّ فَیَکْتَازُ مِنْهُ ثُمَّ یُجَرْجِرُ قَائِمًا - مٹکے کے پاس آتا ہے کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا ہے-

قَوْمٌ یَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ جَرَاجِرَهُمْ - کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا (دل پر اس کا اثر نہ ہوگا صرف زبان سے الفاظ رٹ لیں گے)-

جِرْجِرٌ اور جِرْجِیْرٌ اور جَرْجَرٌ - مشہور بھاجی ہے (ساگ)-

حَتّٰی یَنْبُتَ فِیْ قَعْرِهَا الْجِرْجِیْرُ - یہاں تک کہ اس کی تہ میں جرجیر (بھاجی) اُگ آئے گی (یعنی دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی)-

اَلْهِنْدَبَاءُ لَنَا وَ الْجِرْجِیْرُ لِبَنِیْ اُمَیَّةَ - کاسنی ہم لوگوں کے لئے ہے اور جرجیر، بنی امیہ کے لئے (یعنی بن ہاشم کاسنی کو پسند کرتے ہیں اور بنی امیہ جرجیر کو)-

جَرْجَمَةٌ - پینا، گرنا، کھانا-

ثُمَّ جَرْجَمَ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ - پھر ایک کو دوسرے پر گرا دیا-

قَالَ طَالُوْتُ لِدَاوٗدَ اَنْتَ رَجُلٌ جَرِیٌّ وَ فِیْ جِبَالِنَا هٰذِهٖ جَرَاجِمَةٌ یَحْتَرِبُوْنَ النَّاسَ - طالوت بادشاہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے عرض کیا آپ ایک بہادر آدمی ہیں اور ہمارے ان پہاڑوں میں کچھ چور (لٹیرے) رہتے ہیں جو لوگوں کے مال کو لوٹ لیتے ہیں (محیط میں ہے جَرَاجِمَه ایک قوم ہے عجم کے جزیرہ میں یا شام کے نبطی لوگ-)

جَرْحٌ - زخمی کرنا، کمانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، گواہ پر سوالات کر کے اس کا سچ جھوٹ آزمانا، کسی پر اعتراض کرنا، زخمی ہونا-

جُرْحٌ اور جَرَاحَةٌ - زخم، گوشت کا چیرنا-

جَرَاحِیٌّ اور جَرَّاحٌ - زخم کی دوا کرنے والا-

اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ - بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا-

کَثُرَتْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ وَ اسْتَجْرَحَتْ - اب حدیثیں بہت پھیل گئی ہیں اور بگڑ گئی ہیں (ان کی اصلاح اور راویوں کی جرح کی ضرورت ہے تاکہ صحیح حدیثیں، ضعیف اور موضوع سے الگ ہو جائیں)-

وَعَظْتُکُمْ فَلَمْ تَزْدَادُوْا عَلَی الْمَوْعِظَةِ اِلَّا اسْتِجْرَاحًا - (عبدالملک بن مروان نے کہا) لوگو! میں نے تم کو نصیحت کی پر نصیحت سے تو اور تمہاری حالت خراب ہوگئی (پہلے سے زیادہ عیب دار ہو گئے)-

بِهٖ جِرَاحٌ - اس کو زخم تھا-

یُصَلُّوْنَ فِیْ جِرَاحَاتِهِمْ - ہمیشہ سے صحابہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے (زخموں کی وجہ سے نماز کو ترک نہیں کیا- فتنی نے کہا یعنی جب خون نہ بہتا ہو-

میں: - کہتا ہوں اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں - خون سے وضو ٹوٹنے میں کلام ہے-)

فِیْهَا الْجِرَاحَاتُ وَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ - اس میں زخموں کی دیت کے احکام اور یہ کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ لئے جائیں گے اس کا بیان تھا-

جَارِحَه - عضو - اس کی جمع جَوَارِح ہے-

مَنْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ - جس کو پھوڑا یا زخم ہو-

جَرْدٌ - چھلکا اتارنا، بال نکالنا، ننگا کرنا، ڈھنکنا، سونتنا-

اِنَّهٗ کَانَ اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ - آپ برہنگی کی حالت میں نورانی اور چمک دار تھے، آپ کا جسم مبارک پر نور تھا- (محیط میں ہے کہ مُتَجَرَّدٌ بفتحہ را مصدر میمی ہے بمعنی برہنگی اور ننگا پن اور بکسرۂ را جسم کو کہتے ہیں جُرْدَہ اور مُجَرَّد کے بھی یہی معنی ہیں)-

کَانَ اَبْیَضَ الْمُتَجَرَّدِ - آپ کا پنڈا (جسم) سفید تھا-

اِنَّهٗ اَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ - آپ کے بدن پر بال نہ تھے یعنی سارے بدن پر (جیسے بعض آدمیوں کے ہوتے ہیں بلکہ آپ کا جسم صاف بن بال تھا) مگر سینہ سے زیر ناف تک بال تھے-

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ - بہشتی لوگ بن بال کے بن ڈاڑھی مونچھ کے ہوں گے-

اِنَّهٗ اَخْرَجَ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ فَقَالَ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- انسؓ نے دو پرانی جوتیاں جن پر بال نہیں رہے تھے نکالیں اور کہنے لگے یہ دونوں جوتیاں آنحضرتؐ کی ہیں- (زہے قسمت ان لوگوں کی جنہوں نے ان جوتیوں کی زیارت کی- اگر ہم کو ملیں تو ہم بھی سر اور آنکھوں پر رکھیں- یا اللہ بہشت میں تو بھی ہم کو آپ کی کفش برداری نصیب کر یہ ہمارے لئے ہزاروں حور اور قصور سے بہتر ہے-) ایک روایت میں جَرْدَا وَيْنِ ہے- شاید تے کو مبالغہ کے لئے زیادہ کیا کیونکہ جرواء خود مؤنث ہے اَجْرد کا-

قَلْبٌ اَجْرَدُ فِيْهِ مِثْلُ السِّرَاجِ يُزْهِرُ- ایک وہ دل ہے جو بری خصلتوں سے (جیسے حسد، کبر، بغض، مکر وفریب سے) خالی ہے اس میں چراغ کی طرح ایمان کا نور چمک رہا ہے-

تَجَرَّدُوْا بِالْحَجِّ وَاِنْ لَّمْ تُحْرِمُوْا- حاجیوں کی مشابہت کرو یعنی ان کی سی وضع رکھو گو تم نے حج کا احرام نہ باندھا ہو-

تَجَرَّدَ بِالْحَجِّ- حج مفرد کی نیت کی (یعنی قرآن یا تمتع نہیں کیا)-

جَرِّدُوا الْقُرْاٰنَ لِيَرْبُوْا فِيْهِ صَغِيْرُكُمْ وَلَا يَنْاٰى عَنْهُ كَبِيْرُكُمْ- قرآن کو علیحدہ رکھو (اس میں حدیث تفسیر وغیرہ مت ملاؤ یا اعراب، نقطوں، نشانوں اور علامتوں وغیرہ سے اس کو خالی رکھو یا کتب آسمانی میں سے صرف قرآن پر قناعت کرو دوسری کتابوں میں مت مشغول ہو) تا کہ تمہارے کم سن بچے اس کی پڑھائی میں بڑے ہوں اور بڑی عمر والے اس کی تلاوت سے کنارہ کشی نہ کریں-

حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُهُمْ لُصُوْصًا جَرَّادِيْنَ- ان خارجیوں کا آخری گروہ چوروں کا رہ جائے گا جو لوگوں کو ننگا کریں گے (ان کے کپڑے لے چھین لیں گے)-

لَاُجَرِّدَنَّكَ كَمَا يُجْرَدُ الضَّبُّ[1] (حجاج ظالم مردود نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو گھوڑ پھوڑ کی طرح ننگا کروں گا (تیری کھال نکال لوں گا جیسے گوہ کو بھونتے وقت اس کا چمڑا نکالتے ہیں)-

جَارُوْد- سخت قحط کا سال-

جَارُوْدِيَه- ایک فرقہ ہے شیعہ میں سے-

وَبِهَا سَرْحَةٌ سُرَّتَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا- وہاں ایک درخت ہے جس کے تلے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے نہ اس کے پتے کبھی گرے نہ وہ میوے سے خالی ہوا- ایک روایت میں وَلَمْ تُجْرَدْ ہے یہ جُرِدَتِ الْاَرْضُ سے نکلا ہے یعنی زمین کو ٹڈیوں نے ننگا کر دیا اس کا سبزہ سب کھا گئیں-

اَلسَّوِيْقُ يَجْرُدُ الْمِرَّةَ وَ الْبَلْغَمَ جَرْدًا- ستو پت اور بلغم کو بالکل نکال دیتا ہے-

لَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا جَرْدُ هٰذِهِ الْقَطِيْفَةِ- (ابوبکر صدیقؓ نے کہا) ہمارے پاس مسلمانوں کے مال یعنی بیت المال کی کوئی چیز نہیں ہے بجز اس پھٹی پرانی چادر کے-

جَرْدُ قَطِيْفَةٍ یعنی قَطِيْفَةٌ جَرْدٌ- پرانی چادر (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)-

كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ جَرْدُ بُرْدٍ خُطْمِيَّةٍ وَ جَرْدُ قَطِيْفَةٍ اِنْجَرَدَ خَمْلُهَا- حضرت فاطمہؓ کا مہر ایک خطمی چادر تھی پرانی اور ایک دوسری پرانی چادر جس کا سرا جونا (پرانا) ہو گیا تھا-

رَاَيْتُ اُمِّيْ فِي الْمَنَامِ وَ فِيْ يَدِهَا شَحْمَةٌ وَعَلٰى فَرْجِهَا جُرَيْدَةٌ- (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا) میں نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں چربی کا ایک ٹکڑا ہے اور اس کے فرج پر (شرم گاہ پر) ایک پرانا چیتھڑا ہے-

اِئْتِيْنِيْ بِجَرِيْدَةٍ- میرے پاس ایک کھجور کی ڈالی لا-

جَرِيْدَه- ڈالی، اس کی جمع جَرِيْدٌ ہے-

كُتِبَ الْقُرْاٰنُ فِيْ جَرَائِدَ- قرآن ڈالیوں پر لکھا گیا (کیونکہ کاغذ اس وقت کم ملتا تھا)-

اَوْصٰى بُرَيْدَةُ اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ قَبْرِهٖ جَرِيْدَةٌ- بریدہ

---

[1] ایک روایت میں لَاَجْرُدَنَّكَ یعنی میں تیرا سارا مال اسباب چھین کر تجھ کو ننگا کر دوں گا-

نے یہ وصیت کی کہ ان کی قبر پر ایک ہری ڈالی لگا دی جائے (کیونکہ آنحضرتؐ نے ایک قبر پر دو ڈالیاں لگا دی تھیں اور فرمایا تھا جب تک یہ نہ سوکھیں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو)۔

ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَةً - پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری ڈالی لی۔

تَجَرَّدَ لِاِحْرَامِهٖ - آپ نے احرام باندھنے کے کپڑے اتارے۔

لِاَنَّهٗ جُرِّدَ مِنْ ثِیَابِهٖ - حضرت حمزہ کے کپڑے اتار لئے گئے تھے (شہادت کے بعد کافروں نے ان کو ننگا کر دیا تھا)۔

اَلْجَرَادُ مِنْ صَیْدِ الْبَحْرِ - ٹڈی دریا کے شکار میں داخل ہے (یعنی جیسے دریا کا شکار احرام والے کو درست ہے ایسے ہی ٹڈی کا بھی شکار حالت احرام میں درست ہے یا جیسے دریا کا جانور بغیر ذبح کے درست ہے ایسے ہی ٹڈی بھی ذبح کئے بغیر حلال ہے یا ٹڈی کی پیدائش مچھلیوں سے ہوتی ہے)۔

اَلْجَرَادُ نَثْرَةُ حُوْتٍ - ٹڈی مچھلی کی چھینک ہے۔

نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے بھی ٹڈی کھائی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ٹڈی نہیں کھاتے تھے)۔

سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ - آپ سے پوچھا گیا ٹڈی کھانا کیسا ہے؟ فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں (ایسا ہی آپ نے گوہ یعنی گوڑ پھوڑ کے باب میں فرمایا دونوں جانور حلال ہیں مگر حنفیہ نے ٹڈی کو درست رکھا ہے اور گوڑ پھوڑ کو حرام یا مکروہ کہا ہے ان کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ گوڑ پھوڑ تو عربوں کی عام غذا تھی چنانچہ فردوسی کہتا ہے۔

زشیر شتر خوردن و سوسمار: - عرب را بجائے رسید است کار[1]

اور آنحضرتؐ نے طبعی نفرت کی وجہ سے اس کو نہیں کھایا نہ یہ کہ وہ حرام تھا اور دوسرے صحابہ نے فراغت کے ساتھ آپ کے دستر خوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے۔)

فَخَرَّ عَلَیْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ - حضرت ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیاں گریں (یعنی سونے کے ٹکڑے ٹڈی کی شکل پر گرے)۔

یُقَالُ لَهٗ الْجَرَادَةُ - اس گھوڑے کا نام جرادہ تھا۔

كُتِبَ فِی الْجَارُوْدِ - حضرت عمرؓ نے جارود (بشر بن عمرو صحابی) کے باب میں لکھا یعنی ان کی گواہی کے مقدمہ میں جو قدامہ پر انہوں نے دی تھی کہ قدامہ نے شراب پی ہے۔

جَلَدَهٗ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوَ اَرْبَعِیْنَ - دو ڈالیوں سے چالیس ماریں یا کچھ ایسی ہی لگائیں (دونوں کو ملا کر مارا تو اسی ماریں ہو گئیں یا ہر ایک سے چالیس چالیس ماریں لگائیں)۔

كَانَتْ فِیْهَا اَجَارِدُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ - کچھ زمینیں صاف پٹپر بن گھاس کے تھیں جنھوں نے پانی کو روک رکھا۔

اِنَّكُمْ فِیْ اَرْضٍ جَرْدِیَّةٍ - تم ایسی زمین میں ہو جہاں سبزہ نہیں (روئیدگی نہیں)۔

فَرَمَیْتُهٗ عَلٰی جُرَیْدَاءِ مَتْنِهٖ - میں نے اس کو پیٹھ کے بل پھینک مارا - چت کر دیا۔

فَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ - دونوں جرادوں نے اس کو گانا سنایا (یہ دونوں رنڈیاں تھیں مکہ میں جو خوش آواز اور گانے میں مشہور تھیں)۔

اَرْضٌ مَجْرُوْدَةٌ - خالی پٹپر زمین جس پر روئیدگی نہ رہی ہو ٹڈیوں نے اس کو کھا لیا ہو۔

جَرْدَلَةٌ - گرنے کے قریب ہونا۔

فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَ مِنْهُمْ مَنْ یُّجَرْدَلُ - ایک روایت میں فَمِنْهُمُ الْمُجَرْدَلُ ہے یعنی ان میں کوئی دوزخ میں گرنے کے قریب ہوگا - ایک روایت میں فَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی اس کے بدن کے ٹکڑے آنکڑوں سے کٹ جائیں گے' بعض نے اَلْمُجَرْذَلُ روایت کیا ہے زائے معجمہ اور جیم سے - یہ وہم ہے۔

---

[1] اونٹ کا دودھ پینے اور گوہ (یا سانڈھا) کھانے سے عرب کے کام (حکومت وغیرہ) بکھر کر رہ گئے۔ (م)

جَرْذٌ- موترا-

جُرَذٌ- بڑا چوہا- اس کی جمع جُرْذَانٌ ہے یا جِرْذَانٌ

اُمُّ جِرْذَان اور جَرَاذِیْن- ایک قسم کی کھجور ہے-

اَرْضٌ جَرِذَةٌ- چوہے والی زمین-

اَرْضُنَا كَثِيْرَةُ الْجُرْذَانِ- ہماری زمین میں چوہے بہت ہیں- (جاحظ نے کہا جُرَذ اور فَار میں ایسا فرق ہے جیسے گائے اور بھینس میں)-

جَرٌّ- چلتے چلتے چرنا یا چلتے چلتے چرنا' زچگی کے دن بڑھ جانا' قصور کرنا-

جَرِيْرَةٌ- قصور-

يَا مُحَمَّدُ بِمَ اَخَذْتَنِيْ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ- اے محمدؐ تم نے مجھ کو کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے قسم کھائے دوستوں کے جرم میں (یہ شخص بنی عقیل میں سے تھا جو ثقیف کے حلیف تھے- ثقیف نے آنحضرتؐ سے بد عہدی کی اور مسلمانوں کو قید کر لیا آخر یہ شخص ان کے فدیہ میں دیا گیا- گو اس شخص نے یہ کہا کہ میں مسلمان ہو گیا تھا مگر قید ہو جانے کے بعد آپ نے اس کا یہ قول مسلم نہیں رکھا' فرمایا جس وقت تو اپنے نفس کا خود مالک یعنی آزاد تھا اس وقت اسلام کا کلمہ کہتا تو کامیاب ہوتا- بعض نے کہا آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہو گا کہ یہ دل سے مسلمان نہیں ہوا اور لوگوں کو ایسا کرنا درست نہیں (یعنی باوجود اسلام لانے کے اس کی تصدیق نہ کرنا اس کو کافروں کے پاس بھیج دینا ان کے حوالے کرنا)-

ثُمَّ بَايَعَهُ عَلٰى اَنْ لَّا يَجُرَّ عَلَيْهِ اِلَّا نَفْسَهٗ- پھر اس نے آپ سے بیعت کی اس شرط پر کہ میرے قصور میں بس میں ہی پکڑا جاؤں (باپ یا بھائی یا دوسرے عزیزوں سے میرے قصور کا مواخذہ نہ ہو)-

لَاتُجَارِّ اَخَاكَ وَلَا تُشَارِّهٖ- اپنے بھائی پر قصور کا مواخذہ مت ڈال اور اس سے برائی نہ کر (بعض نے کہا تُجَارِّ کا معنی یہ ہے کہ اس کا حق دینے میں ٹالم ٹولا نہ کر- بعض نے لَا تُجَارِ بہ خفت را روایت کیا ہے یعنی اس کے ساتھ ہار جیت نہ کر-)

طَعَنْتُ مُسَيْلَمَةَ وَمَشٰى فِي الرُّمْحِ فَنَادَانِيْ رَجُلٌ اَنْ اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ فَلَمْ اَفْهَمْ فَنَادَانِيْ اَلْقِ الرُّمْحَ مِنْ يَّدَيْكَ- میں نے مسیلمہ (کذاب) کو برچھا مارا' برچھا لگا ہوا وہ چلا اور میں پیچھے پیچھے برچھا تھامے ہوئے تو ایک شخص نے مجھ کو آواز دی اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ- میں اس کا مطلب نہیں سمجھا' اس نے پھر آواز دی ارے برچھا چھوڑ دے (اس کو برچھا لگا ہوا جانے دے)-

اَجِرَّلِيْ سَرَاوِيْلِيْ- میرا پائجامہ رہنے دے میں اس کو کھینچتا رہوں (اس کو پہنے پہنے چلتا رہوں- بعض نے اَجِرْلِيْ بہ خفت را روایت کیا ہے اِجَارَةٌ سے یعنی میرے بدن پر رہنے دے- ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں ادغام غیر حجاز والوں کی بولی ہے اور اگلی حدیث میں اظہار یہ حجاز والوں کی بولی ہے-)

لَا صَدَقَ فِي الْاِبِلِ الْجَارَّةِ- ان اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جو کام کاج محنت مزدوری کرتے ہوں (نکیل پکڑ کر چلائے جاتے ہوں-)

مَعَهٗ فَرَسٌ حَرُوْنٌ وَ جَمَلٌ جَرُوْرٌ- ان کے ساتھ ایک خندہ گھوڑا اور ایک شریر اونٹ تھا-

لَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَيْهَا يَعْنِيْ زَمْزَمَ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ حَتّٰى يُؤَثِّرَ الْجَرِيْرُ بِظَهْرِيْ- اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم پر پل پڑیں گے (پھر تم زمزم کا پانی کھینچ ہی نہ سکو گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ یہاں تک پانی نکالتا کہ رسی کا نشان میری پیٹھ پر پڑ جاتا-

مَا مِنْ عَبْدٍ يَّنَامُ بِاللَّيْلِ اِلَّا عَلٰى رَاْسِهٖ جَرِيْرٌ مَّعْقُوْدٌ- جو بندہ رات کو سوتا ہے اس کے سر پر ایک گرہ دی ہوئی رسی رہتی ہے-

اَيْنَ اَسِمُ؟ قَالَ فِيْ مَوْضِعِ الْجَرِيْرِ مِنَ السَّالِفَةِ- میں اپنے اونٹوں پر کہاں داغ لگاؤں؟ فرمایا جہاں رسی رہتی ہے گردن کے آگے کے حصے پر-

خَلُّوْا بَيْنَ جَرِيْرٍ وَ الْجَرِيْرِ- جریر بن عبداللہ کو اس کی باگ دے دو-

مَنْ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ وِتْرٍ اَصْبَحَ وَ عَلٰى رَاْسِهٖ

جَرِیْرٌ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا - جو شخص وتر نہ پڑھے اور صبح ہو جائے تو اس کے سر پر ستر ہاتھ کی رسی ہوگی۔

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَجُرُّ الْجَرِیْرَ فَاَصَابَ صَاعَیْنِ مِنْ تَمرٍ فَتَصَدَّقَ بِاَحَدِھِمَا - ایک شخص رسی کھینچا کرتا تھا (پانی بھرا کرتا تھا) اس کو دو صاع کھجور کی اجرت میں ملے اس نے ایک صاع خیرات کر دیا۔

ھَلُمَّ جَرًّا - اسی طرح چلے آؤ یا اسی طرح کھینچتے آؤ یہ محاورہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ برابر ایسا ہی کرتے رہو یا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَۃً وَّ عَلٰی مَجَرِّ بَیْتِیْ سِتْرًا - میں نے اپنی کوٹھری کے دروازے پر ایک کملی لگائی اور چھجے پر ایک پردہ لٹکایا۔

اَلْمَجَرَّۃُ بَابُ السَّمَاءِ - مجرہ وہ سفیدی جو آسمان پر دکھائی دیتی ہے (یعنی کہکشان) آسمان کا دروازہ ہے۔

خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِہٖ وَھِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِھَا - (جرہ بالکسر جانور کا معدہ۔ بعض نے کہا معدے میں سے جو غذا جانور نکالتا ہے پھر منہ میں لا کر اس کو چباتا ہے۔ یعنی جگالی) آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ سنایا' وہ زور سے جگالی کر رہی تھی۔

اِجْتَرَّ - جگالی کی۔

فَضَرَبَ ظَھْرَ الشَّاۃِ فَاجْتَرَّتْ وَ دَرَّتْ - آنحضرتؐ نے بکری کی پیٹھ پر مارا وہ جگالی کرنے لگی اور دودھ دینے لگی۔

لَایَصْلُحُ ھٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّایَحْنِقُ عَلٰی جِرَّتِہٖ - یہ خلافت اور حکومت اسی کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے (بلکہ بردبار' حلیم اور رحم دل ہو)۔

اِنَّہٗ حَارٌّ جَارٌّ یا حَارٌّ بَارٌّ یہ حَارٌّ - کا جوڑ ہے' کچھ معنی نہیں رکھتا جیسے کہتے ہیں گرم ورم چیز ویز۔

نَھٰی عَنْ نَبِیْذِ الْجِرَارِ - ٹھلیوں کے نبیذ سے آپ نے منع فرمایا۔

جَرَّۃٌ - مٹی کی ٹھلیا - جَرٌّ اور جِرَارٌ اس کی جمع ہے یہاں وہ ٹھلیاں مراد ہیں جو روغنی ہوں کیونکہ ان میں جو نبیذ رکھا جائے وہ بہت جلد تیزی اور نشہ پیدا کرتا ہے۔

غَطُّوا الْجِرَارَ - گھڑوں کو ڈھانپ دو۔

اِنَّ لِیْ جَرَّۃً فِیْ جَرٍّ - گھڑوں میں میرا ایک گھڑا ہے۔

رَاَیْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ عِنْدَ جَرِّ الْجَبَلِ - میں نے آپ کو احد کے دن پہاڑ کے نشیبی حصہ میں دیکھا (یعنی اتار میں)۔

سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ - بام مچھلی کھانا کیسا ہے ان سے پوچھا گیا جس کو جِرِّیْث بھی کہتے ہیں یعنی مارماہی (اس پر چھلکہ نہیں ہوتا - یہ امامیہ کے نزدیک حلال نہیں۔ جمہور اہل سنت کے نزدیک حلال ہے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَنْھٰی عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ وَ الْجِرِّیْثِ - حضرت علیؓ بام مچھلی کے کھانے سے منع کرتے تھے (کیونکہ وہ سانپ کے مشابہ ہوتی ہے مگر یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہوگی اس لئے کہ قرآن میں اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ ہے' یہ دریا کے ہر جانور کو حلال کرتا ہے' اکثر ائمہ کا یہی قول ہے)۔

دَخَلَتِ النَّارَ مِنْ جَرَّا ھِرَّۃٍ - ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔

فَاِنَّمَا تَرَکَھَا مِنْ جَرَّایَ - اس نے میری وجہ سے اس کو چھوڑ دیا۔ بعض نے مِنْ جَرَّایَ کی جگہ مَجْرَایَ روایت کیا ہے یہ تخفیف ہے مِنْ جَرَّایَ کی۔

قَتَلَ بِجَرِیْرَۃِ نَفْسِہٖ فَقُتِلَ - خود قصور کیا دوسرے کو ناحق قتل کیا اس کے قصاص میں قتل کیا گیا۔

خَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَائَہٗ - غصے میں نکلے چادر گھسیٹتے ہوئے (پوری طرح اوڑھا بھی نہیں کیونکہ نماز کی جلدی تھی)۔

اَلْقَتْلُ قَدِ اسْتَجَرَّ - کشت و خون بہت سخت ہو گیا۔

ضَمَانُ الْجَرِیْرَۃِ - قصور کا تاوان یہ اس پر واجب ہوتا ہے جو کوئی اپنے ذمہ دوسرے کی دیت دینا قبول کرے مثلاً زید عمرو سے کہے کہ تو میری مدد کر دشمنوں کو مجھ سے دفع کر میں تیری طرف سے دیت دوں تو میری طرف سے دے اور زید اس کو قبول کرے۔

مَسْجِدُ جَرِیْرٍ - ایک مشہور مسجد ہے کوفہ میں۔

فَقَلَّدْتُ السَّیْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّہٗ - میں نے تلوار لٹکائی

پھر کیا دیکھتا ہوں (میرا قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے) میں اس کو زمین پر کھینچ رہا ہوں۔

جَرْزٌ - کھانا' مارڈالنا' کاٹ دینا' جڑ سے اکھاڑ ڈالنا۔

جَرُزَ - موٹا ہونا' سخت ہونا۔

جُرَازٌ - عمدہ کاٹنے والی تلوار۔

جَرَازٌ - ایک بوٹی ہے۔

اَتٰی عَلٰی اَرْضٍ جُرُزٍ یا جَرْزٍ - ایک اجاڑ زمین پر آئے جہاں پانی اور سبزہ نہ تھا۔

لَتُوجَدَنَّ جُرُزًا لَّایَبْقٰی عَلَیْهَا مِنَ الْحَیْوَانِ اَحَدٌ - زمین اجاڑ رہ جائے گی اس پر کوئی جاندار نہیں رہے گا۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ اللِّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ وَ الْجِرْزِ یُصَلّٰی فِیْهَا اَمْ لَا - میں نے ان سے پوچھا لومڑیوں کے کھالوں کے کپڑے اور جرز میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جِرْز - بالکسر عورتوں کا لباس جو اونٹ کے بالوں اور بکریوں کے کھالوں کا ہوتا ہے۔

جَرْسٌ - بات کرنا' چاٹنا' ہلکی آواز نکالنا۔

مَاسَمِعْتُ لَهٗ جَرْسًا - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) میں نے اس کی آواز نہیں سنی اور جب حِسًّا کے بعد بولتے ہیں تو جیم کو کسرہ دیتے ہیں یوں کہتے ہیں مَاسَمِعْتُ لَهٗ حِسًّا وَّلَا جِرْسًا میں نے نہ اس کی آہٹ سنی نہ آواز۔

جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ - اس کی مکھی نے عرفط چاٹا ہوگا (عرفط ایک درخت ہے جس میں سے بدبودار گوند نکلتا ہے)۔

فَیَسْمَعُوْنَ صَوْتَ جَرْسِ طَیْرِ الْجَنَّةِ - وہ بہشت کے پرندوں کی آواز سنیں گے (یعنی ان کے چونچوں کی آواز جو کھاتے وقت نکلتی ہے)۔

فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ یَدِبُّوْنَ وَ یُخْفُوْنَ الْجَرْسَ - لوگ آئے چپکے چپکے چلتے ہوئے پاؤں کی آواز چھپاتے ہوئے۔

اَرْضٌ خُصْبَةٌ جَرِسَةٌ - ہری بھری زمین کھنکھناتی ہوئی یہ صَلْصَالٌ کی تفسیر ہے۔

وَکَانَتْ مُجَرَّسَةً - آنحضرتؐ کی اونٹنی سواری آزمودہ تھی۔

مُجَرَّس - شخص آزمودہ کار' خبردار۔

قَدْ جَرَّسَتْکَ الدُّهُوْرُ - تم کو زمانہ نے ہوشیار تجربہ کار کردیا ہے ایک روایت میں جَرَّشَتْکَ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

لَاتَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جَرَسٌ - فرشتے سفر میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے پاس گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں رہتا ہے اور چلنے میں آواز دیتا ہے۔)

صَلْصَلَةُ الْجَرَسِ - گھنٹے کی آواز۔

جَرْشٌ - سخت چیز کھانے کی آواز' سانپ کی کینچلی سے نکلنے کی آواز' ہلکا دوڑنا' کھجلانا' چھیلنا' ملنا۔

جِرِشّٰی - نفس۔

جُوَارِش - میٹھی دوا جو یونانی حکیم بناتے ہیں اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔

لَوْ رَاَیْتُ الْوُعُوْلَ تَجْرُشُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا مَاهِجْتُهَا - اگر میں جنگلی بکریوں کو اس کے دونوں کناروں میں کھاتے اور چرتے دیکھوں تو بھی ان کو نہ چھیڑوں (کیونکہ آنحضرتؐ نے وہاں کا شکار حرام کیا ہے ایک روایت میں تَجْرُسُ ہے سین مہملہ سے ایک میں تَخْرُشُ ہے)۔

جُرَش - یمن کا ایک پرگنہ ہے۔

جَرَش - ایک شہر ہے شام میں۔

اَتَاهُ بِجَرْشٍ مِّنَ اللَّیْلِ - اخیر رات میں اس کے پاس آیا۔

مِلْحٌ جَرِیْشٌ - جو نمک اچھی طرح نہ کوٹا گیا ہو۔

جَرْضٌ - گلا گھونٹنا۔

جَرَضٌ - غصہ اور غم کے ساتھ مشکل سے تھوک نکلنا' جان کا حلق تک آجانا' اچھو ہونا۔

حَالَ الْجَرِیْضُ دُوْنَ الْقَرِیْضِ - شعر گوئی کو غم اور غصہ نے روک دیا۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

اَلَمُ الْمَضَضِ وَ غُصَصُ الْجَرَضِ - درد کا رنج اور حلق میں اٹکنے کی تکلیفیں۔

هَلْ یَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ

وَ غُصَصَ الْجَرَضِ - یہ جوانی کی نزاکت والے اور کچھ نہیں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ پریشانی کی گھبراہٹ اور حلق میں اٹک (جانے) کی تکلیف آن پہنچے۔

جَرْعٌ یاجَرَعٌ - پانی کا نگلنا۔

تَجْرِیْعٌ - نگلوانا' گھونٹ گھونٹ پلانا۔

جَرَّعَهٗ غُصَصَ الْغَیْظِ - اس کو غصہ کے گھونٹ پلائے۔

جُرْعَه - ایک گھونٹ۔

جَرْعَه - ایک بار پانی پینا۔

مَابِهٖ حَاجَةٌ اِلٰی هٰذِهِ الْجُرْعَةِ - اس کو اس گھونٹ کی کوئی احتیاج نہیں - ایک روایت میں اَلْجَرْعَةِ ہے بفتحہ جیم۔

قِیْلَ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ تَجَرَّعَ فَقَالَ اِنَّمَا یَتَجَرَّعُ اَهْلُ النَّارِ - امام حسن سے کہا گیا گرمی کے دنوں میں تجرع کرو (گھونٹ گھونٹ پیو) انہوں نے کہا تجرع تو دوزخی لوگ کریں گے - انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا یتجرعهٗ ولا یکادیسیغهٗ[1]

فَاَفْلَتُّ مِنْهُ بِجُرَیْعَةِ الذَّقَنِ - میں ہلاکت کے قریب پہنچ کر بچ نکلا۔

جُرَیْعَه - (تصغیر ہے جرعہ کی نہایہ میں ہے) بمعنی آخری سانس جس کے بعد موت ہوتی ہے (دم واپس)۔

وَ کَرِّیْ عَلَی الْمُهْرِ بِالْاَجْرَعِ - (عباس بن مرداس کا مصرعہ ہے) یعنی میرا حملہ اجرع میں بچھیرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

اَجْرَعُ - کھلا ہوا میدان دشوار گذار۔

بَیْنَ صُدُوْرِ جِرْعَانَ - ریتی کے ٹیلوں میں یا دشوار گذار میدانوں میں - (یہ جرعہ کی جمع ہے)۔

جَرْعَه اور جَرْعَاءَ - صاف اچھی ریتی کا میدان یا دشوار گذار زمین یا ٹیلہ جس کے ایک طرف ریت ہو ایک طرف پتھر۔

جِئْتُ یَوْمَ الْجَرَعَةِ - میں جرعہ کے دن آیا - یہ جرعہ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب' وہاں بڑا فتنہ ہوا تھا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں انھوں نے سعید بن عاص کو وہاں کا حاکم کر کے بھیجا لیکن کوفہ والے اس پر راضی نہیں ہوئے اور سعید بن عاص کو بیرنگ واپس کر دیا ابوموسیٰ اشعری کو اپنا حاکم بنالیا' اور حضرت عثمان کو اطلاع دی انہوں نے منظور کر لیا۔

نُوْقٌ مَجَارِیْعٌ - وہ اونٹنیاں جن میں دودھ کم رہ گیا ہو چند گھونٹ دودھ کے ہوں۔

لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا جُرْعَةٌ - دنیا میں سے بس ایک گھونٹ باقی ہے (باقی سارا زمانہ گذر گیا)۔

مترجم: - کہتا ہے چودہ سو برس کے قریب گذرے مگر ہنوز یہ گھونٹ تمام نہیں ہوا - جب ایک گھونٹ کا زمانہ اس قدر طویل ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ یہ گھونٹ کب تک رہتا ہے تو ساری دنیا کا زمانہ یقیناً لاکھوں برس کا ہوگا۔

جَرْفٌ - سب لے لینا' صاف کرنا۔

سَیْلٌ جُرَافٌ - وہ سیلاب جو سب بہا لے جائے کچھ نہ چھوڑے۔

جَارِفٌ - مرگ عام' منحوس بلا آفت۔

جُرْفٌ اور جُرُفٌ - کگاڑ' کراڑہ' ندی کا کنارہ جو ہر وقت کٹتا اور گرتا رہتا ہے۔

مِجْرَفَه - پھاوڑا۔

اِنَّهٗ کَانَ یَسْتَعْرِضُ النَّاسَ بِالْجُرُفِ - ابوبکر صدیقؓ لوگوں کا حال جرف میں پوچھا کرتے یا جرف میں بن مانگے اور بن پوچھے ان کو دیتے۔

جُرُفٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

طَاعُوْنٌ جَارِفٌ - طاعون تباہ کر دینے والا (یہ عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں واقع ہوا تھا)۔

لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ اِلَّا بَیْتٌ یُکِنُّهٗ وَ ثَوْبٌ یُوَارِیْهِ وَ جِرَفُ الْخُبْزِ - آدمی کا مال وہی ہے ایک کوٹھری جو اس کو چھپائے (سردی گرمی بارش سے بچائے) اور کپڑا جو اس کا ستر

---

[1] اسے گھونٹ گھونٹ لیں گے مگر اسے نگل نہ سکیں گے۔ (م)

ڈھانکے اور روٹی کے چند ٹکڑے (بس اس قدر کافی ہے اور باقی سب فضولیات ہیں آدمی کو چاہئے کہ جب یہ تینوں چیزیں مل جائیں تو خدا کا شکر بجا لائے زیادہ کی ہوس نہ کرے نہ کسی دنیا دار کی خوشامد کرے)-

جِرَف -(جمع ہے جِرْفَةٌ کی) یعنی روٹی کا ٹکڑا-

جُرُفُ نَهْرٍ -ندی کا کراڑہ-

عَلٰی جُرُفِ جَهَنَّمَ -دوزخ کے کگار پر-

جَرَفَ الدَّهْرِ مَالَهٗ -زمانہ نے اس کا مال تباہ کر دیا-

جَرْمٌ -کاٹنا' برانگیختہ کرنا-

جِرْمٌ -جسم' رنگ' آواز' حلق-

جُرْمٌ اور اِجْرَامٌ اور جَرِيْمَةٌ -گناہ' قصور-

لَا جَرَمَ -ضرور-

جَرِيْم -گناہ گار-

اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَّنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ -سب سے بڑا قصوروار مسلمانوں کا وہ مسلمان ہے جو ایک چیز کو پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو جائے (گویا اس نے پوچھ کر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اگر نہ پوچھتا تو وہ حلال رہتی- اس حدیث کا موقع آنحضرتؐ کی حیات تک تھا کیونکہ آپ کی وفات پر وحی موقوف ہوگئی' کسی حلال چیز کے حرام ہونے کا ڈر نہیں رہا-)

يُرِيْدُ تَجَرُّمَ ذٰلِكَ الْقَرْنِ -آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائے گا- ایک روایت میں تَخَرُّمُ ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہے-

لَا جَرَمَ لَاَفُلَّنَّ حَدَّهَا -میں ضرور اس کی دھار کند کر دوں گا-

اِتَّقُوا الصُّبْحَةَ فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ مَنْتَنَةٌ لِلْجِرْمِ -صبح کے سونے سے بچو اس سے شہوت بجھ جاتی ہے اور جسم میں عفونت پیدا ہوتی ہے-

كَانَ حَسَنَ الْجِرْمِ -اس کا جسم خوبصورت تھا یا خوش آواز تھا-

وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِيْمَةِ وَالنَّارَ مِنَ الْوَثِيْمَةِ -قسم ہے اس خدا کی جس نے کھجور کا درخت ایک گٹھلی سے نکالا اور پتھر سے آگ نکالی-

مَنْ اَجْرَمَ اِلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ -جس نے حضرت محمدؐ کی آل کا قصور کیا- ان کا حق تلف کیا-

بَنِيْ جِرْم -ایک قبیلہ ہے-

جَرْمَزَةٌ -سمٹ جانا' اکٹھا ہونا' لوٹنا' بھاگنا-

جُرْمُوْزٌ -ہاتھ' پاؤں' حوض' بھیڑیا- اس کی جمع جَرَامِيْز ہے-

اِنَّهٗ كَانَ يَجْمَعُ جَرَامِيْزَهٗ وَ يَثِبُ عَلَى الْفَرَسِ -حضرت عمرؓ اپنے ہاتھ پاؤں کو سمیٹ کر گھوڑے پر کود جاتے (سبحان اللہ آپ کی مستعدی بڑھاپے کی حالت میں اور سپاہ گری آپ کی- نالائق اولاد ہم لوگ ہیں جو کچھ بزرگوں نے ملک و مال کمایا تھا وہ بھی کھو دیا- اپنی ذات سے تو پیدا کرنا کجا)-

لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِيْزَكَ فَوَثَبْتَ -کاش تو اپنے ہاتھ پاؤں جوڑ کر کود جاتا-

جَرْمَزَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ -ابن عباسؓ کا غلام (عکرمہ) بھاگ نکلا' ہٹ گیا- (صحیح فتویٰ نہ دے سکا- یہ شعبی کا قول ہے)-

اَقْبَلْتُ مُجْرَمِّزًا حَتّٰى اقْعَنْبَيْتُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَسَنِ -میں ہاتھ پاؤں جوڑے اور سمیٹے ہوئے آیا اور امام حسن بصری کے سامنے بیٹھ گیا- (مُجْرَمِّزًا اصل میں مُجْرَنْمِزًا تھا اِجْرِنْزَام سے نون کو میم سے بدل کر میم کو میم میں ادغام دے دیا-)

اِبْنُ جُرْمُوْز -حضرت زبیر کا قاتل ہے کم بخت نے جب آپ سو رہے تھے آپ کا گلا کاٹ لیا-

جَرَنٌ - پینا-

جُرُوْنٌ -عادت کر لینا-

اِجْرَانٌ -غلہ کا کھلیان میں اکٹھا کرنا-

اِنَّ نَاقَتَهٗ تَلَحْلَحَتْ عِنْدَ بَيْتِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَ اَرْزَمَتْ وَوَضَعَتْ جِرَانَهَا -آنحضرتؐ کی اونٹنی (جب آپ

ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے) ابوایوب انصاری کے گھر پر اڑ گئی اور آواز کرنے لگی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ (جران گردن کے اندر کا جانب۔ محیط میں ہے کہ جران اونٹ کی گردن سرے سے لے کر نحر کے مقام تک یعنی مذبح سے منحر تک)۔

حَتّٰی ضَرَبَ الْحَقُّ بِجِرَانِہٖ۔ یہاں تک کہ حق نے اپنی گردن رکھ دی (یعنی دین حق قائم اور پائدار ہو گیا۔ دین کو اونٹ سے تشبیہ دی اونٹ جب کہیں ٹھہر جاتا ہے آرام لیتا ہے تو گردن زمین پر دراز کر دیتا ہے)۔

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ حَتّٰی یُؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ۔ پھل اور میوے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جب تک وہ کھلیاں (کھلے) میں (کاٹ کر) نہ رکھا جائے۔ (اگر درخت پر لگا ہوا میوہ یا پھل یا اناج کوئی چرا کر لے جائے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا لیکن دوسری کوئی سزا جو حاکم مناسب سمجھے دے سکتا ہے)۔

جَرِیْن۔ کھلیان اس کی جمع جُرُنٌ ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ جُرُنٌ مِّنْ تَمَرٍ۔ ان کے لئے کئی کھلیان تھے کھجور کے۔

کَانُوْ یَشْتَرِطُوْنَ قُمَامَۃَ الْجُرُنِ۔ وہ شرط لگاتے تھے کہ کھلیانوں کی جھاڑن جھوڑن (جو نیچے بچ رہتا ہے) ہم لیں گے۔

فَوَضَعَا جُرُنَھُمَا عَلَی الْاَرْضِ۔ دونوں اونٹوں نے اپنی گردنیں زمین پر رکھ دیں (جران کی بھی جمع جُرُن آتی ہے)۔

فَاِذَا ضَمَّہُ الْجَرِیْنُ۔ جب کھلیان نے اس کو اکٹھا کر لیا' جوڑ لیا ملا لیا۔

فَدَلَکَتْ بِجِرَانِھَا الْقَبْرَ وَھِیَ تَرْغُوْا۔ اس نے اپنی گردن قبر سے رگڑی اور آواز کر رہی تھی۔

جُرْھُمْ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں' حضرت اسماعیلؑ کی شادی اسی قبیلے میں ہوئی تھی۔

جِرْوٌ۔ بحرکات ثلثہ جیم' چھوٹی چیز' انار ہو یا خربوزہ یا ککڑی اس کی جمع اَجْرٌ جو اصل میں اَجْرُوٌ تھا اور اَجْرِیَۃٌ اور اَجْرَاءٌ ہے۔

اُتِیَ بِقِنَاعٍ جِرْوٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک طبق ککڑی یا انار کا لایا گیا۔

اُھْدِیَ لَہٗ اَجْرٌ زُغْبٌ۔ آپ کو ککڑیاں تحفہ دی گئیں جن پر نرم نرم روئیں تھے۔

وَقَعَ فِیْ نَفْسِہٖ جِرْوُ کَلْبٍ۔ آپ کے دل میں کتے کے پلے کا خیال آیا۔

جَرْیٌ یا جَرَیَانٌ یا جِرْیَۃٌ۔ بہنا' گذرنا' واقع ہونا۔

تَجْرِیَہ۔ وکیل بنا کر بھیجنا۔

اِجْرَاءٌ۔ بہنا' جاری کرنا' نافذ کرنا۔

مُجَارَاۃٌ۔ گفتگو کرنا' کسی کے ساتھ موافقت کرنا دشمن کی بعض باتیں مان لینا کہ آئندہ اس کی غلطی ظاہر ہو۔

فَارْسَلُوْا جَرِیًّا۔ انھوں نے ایک وکیل بھیجا۔

قُوْلُوْا بِقَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ۔ تم جو کہتے ہو وہ کہو ایسا نہ کہو کہ شیطان کے وکیل بن جاؤ' یا جرأت دلا دے شیطان تم کو (میری تعریف کرتے کرتے' مجھ کو حد سے بڑھا دو' بندے کو خدا کی طرح کر دو جیسے بعض مولوی قصائد نعتیہ میں آنحضرتؐ کی تعریف ایسی کرتے ہیں جس سے پروردگار کی شان میں بے ادبی ہو جاتی ہے)۔

اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ۔ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا نامۂ اعمال بند ہو جاتا ہے (اس پر مہر کر دی جاتی ہے' اب اگر کوئی نیک عمل برزخ میں کرے تو اس کا ثواب نامۂ اعمال میں نہیں لکھا جاتا کیونکہ مرتے ہی ثواب اور عقاب کا کھاتہ فرشتے بند کر دیتے ہیں) مگر تین باتوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہتا ہے ایک ان میں صدقہ جاریہ ہے۔ (یعنی ایسا وقف جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً دین کا مدرسہ بنایا جائے' مسجد یا پل یا سرا مسافر خانہ بنا جائے کنواں بنا جائے' دین کی کتاب تالیف یا ترجمہ یا طبع کرا جائے' بعض اہل حدیث نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اموات سے دعا کا سوال کرنا جائز نہیں (یعنی یہ

کہ وہ زائر کے مطلب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں نہ یہ کہ خود میت سے دعا کی جائے کہ آپ ہم کو فرزند دو یا روپیہ دو یا دولت دو یا عمر دراز کر دو یا بیماری سے چنگا کر دو یہ تو شرک ہے کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے) کیونکہ ان کے اعمال منقطع ہو گئے ہیں حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے ان کی قبروں پر دعا کا سوال کر سکتے ہیں اسی طرح خواب میں۔ اعمال کے انقطاع سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد ان کا کوئی عمل نامۂ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے۔ احادیث صحیحہ سے انبیاء کے عمل بعد از موت ثابت ہیں اور اولیاء اللہ سے بعد از موت بھی طرح طرح کے فیوض اور برکات ہونا متواتر منقول ہے۔ ثابت بنانی کے قبر میں جھانکا تو دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنی والدہ کی قبر پر جا کر کہا اماں اسی وقت پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ اور اس خلجی سلطان کا علاج کراؤ جس نے مجھ کو تنگ کر دیا ہے' یہ واقعہ عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان مارا گیا۔

اَلْاَرْزَاقُ جَارِيَةٌ - معاشیں برابر مل رہی ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ - جو شخص علم اس لئے حاصل کرنا چاہے کہ عالموں سے مقابلہ کرے ان سے ہمسری اور برابری جتائے بحث اور گفتگو کرے تاکہ لوگوں میں اپنی فوقیت ظاہر ہو۔

تَتَجَارٰى بِهِمِ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ - خواہشیں اور آرزوئیں ان میں ایسی پھیلیں گی جیسے کلب کی بیماری بیمار میں پھیل جاتی ہے (کلب وہ بیماری ہے جو دیوانے کتے کو ہو جاتی ہے جس کو کاٹ کھائے اس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے پھر وہ جس کو کاٹے اس کو بھی۔ غرض یہ بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے اس کا زہر سارے بدن میں فوراً سرایت کر جاتا ہے اللہ محفوظ رکھے)۔

اِذَا اَجْرَيْتَ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ اَجْزَأَعَنْكَ - پیشاب کے بعد جب تو ذکر پر پانی بہا دے بس یہ کافی ہے۔ (اب کہ ذکر کا نچوڑنا یا سونتنا یا ڈھیلا سکھاتے پھرنا' پائجامہ ہاتھ میں لئے ادھر ادھر ٹہلنا' کھنکھارنا' تلے اوپر ہونا یہ سب جاہلوں کے کام ہیں' بعض نے کہا استبرا بہتر ہے تاکہ جو قطرہ ذکر میں رہ گیا ہو وہ نکل جائے۔)

اَمْسَكَ اللّٰهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ - اللہ نے پانی کا بہنا روک دیا۔

وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا الْجِرْيَةَ وَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ جِرْيَةِ الْمَاءِ - حضرت زکریا کا قلم پانی کی روانی پر غالب آیا کھڑا رہ گیا دوسرے سب قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ گئے۔

كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى - اس کے بعد پھر کوئی گھوڑا دوڑ میں اس کا مقابلہ نہ کر سکتا۔

اَلشَّيْطَانُ يَجْرِىْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ - شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں رینگتا ہے (کیونکہ شیطان جنوں میں سے ہے اور ایک جسم لطیف ہے اس کا رینگنا اور رگوں میں سما جانا عقل کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھو ریاح کس طرح پیٹ میں سما جاتے ہیں اور پھرتی ہیں۔

وَجَرَتِ السُّنَّةُ بَيْنَهُمَا - لعان کرنے والے جو رو خصم میں جدائی ہو جانا ہمیشہ کے لئے شریعت ہو گئی۔

جِرِّيٌّ - بام مچھلی یا جس مچھلی پر پوست نہ ہو۔

تَجْرِىْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ - اپنے اپنے عملوں کے موافق پل صراط پر سے گذریں گے۔

قَدْ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ اَجْرَى الْخَيْلَ - آنحضرتؐ نے اسامہ بن زید سے آگے نکل جانے کی شرط کی اور گھوڑوں کو دوڑایا۔

جَرَى الْقَلَمُ بِمَافِيْهِ - قلم اسی طرح پر چلا جو لوح محفوظ میں قرار پا چکا تھا۔

جَرٰى عَلَيْهِ الْقَلَمُ - اس کی تقدیر میں جو لکھا تھا وہی ہوا۔

يَسْتَقْبِلُ جِرْيَتَهٗ - پانی کے بہاؤ پر منہ کرے۔

جَارِيَه - جوان لڑکی' یا لونڈی - (طیبی نے کہا جاریہ وہ لڑکی جو جوان نہ ہوئی ہو- مصباح المنیر میں ہے کہ اصل میں جاریہ جوان لونڈی کو کہتے ہیں پھر ہر لونڈی کو کہنے لگے گو وہ بوڑھی ہو- کرمانی نے کہا جاریہ جوان عورت- محیط میں ہے جاریہ جوان عورت یا خادمہ جوان اور عام لوگ جاریہ لونڈی کو

کہتے ہیں جوان ہو یا بوڑھی اور اکثر جاریہ کا استعمال کم سن عورت میں کیا جاتا ہے جیسے غلام کا کم سن مرد میں۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الزَّاءِ

جَزْءٌ۔ بانٹنا۔قناعت کرنا۔

اِجْزَاءٌ اور اِجْتِزَاءٌ۔کفایت کرنا۔

تَجْزِیَۃٌ۔تقسیم کرنا۔

جُزْءٌ۔ٹکڑا۔حصہ جس سے کوئی چیز مرکب ہو۔

مَنْ قَرَأَ جُزْءَہٗ مِنَ اللَّیْلِ۔ جو شخص رات کو اپنا حصہ قرآن کا پڑھے۔

اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًامِنَ النُّبُوَّۃِ۔اچھا خواب پیغمبری کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔(کیونکہ زمانہ نبوت آپ کا ۲۳ برس تھا ان میں چھ مہینے تک آپ کو خواب میں وحی آئی پھر بیداری میں فرشتے کو دیکھا ایک روایت میں ہے' پینتالیس ٹکڑوں میں سے۔ایک میں چالیس ٹکڑوں میں سے۔پہلی روایت اس پر محمول ہے کہ آپ پر تریسٹھواں برس سالم نہیں گذار۔اور دوسری روایت اس پر کہ آپ کی عمر شریف ساٹھ ہی برس کی ہوئی۔(ایک روایت میں ایسا ہی ہے) تو زمانہ نبوت کل بیس برس رہتا ہے۔

اَلْھَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ نیک روشنی اور اچھا چال چلن اور خوش وضعی پیغمبری کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (یعنی پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیغمبری تقسیم کے قابل ہے یا جس میں یہ خصلت ہو اس میں پیغمبری کا ایک جز ہے کیونکہ پیغمبری کسب ریاضت اور اسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت اور موہبت ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّۃَ مَمْلُوْکِیْنَ عِنْدَ مَوْتِہٖ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ غَیْرُھُمْ فَدَعَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاھُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَھُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَیْنِ وَ اَرَقَّ اَرْبَعَۃً۔ایک شخص نے کیا کیا کہ مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اس کے پاس ان غلاموں کے سوا اور کچھ مال نہ تھا آخر آنحضرتؐ نے ان غلاموں کو بلا بھیجا ان کے تین حصے کئے۔(قیمت کے لحاظ سے اگر وہ غلام سب برابر ہی قیمت کے تھے تو دو دو غلاموں کے تین حصے ہو گئے) پھر آپ نے قرعہ ڈالا جن دو غلاموں پر قرعہ آیا ان کو تو آزاد کر دیا باقی چار کو (بدستور) غلام رکھا۔(ہمارے امام احمد بن حنبل' شافعی اور مالکؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور کہا کہ چھے غلاموں کا تیسرا تیسرا حصہ آزاد ہو جائے گا باقی دو حصوں کی آزادی کے لئے ان سے محنت مزدوری کرائی جائے گی)۔

وَلَنْ تُجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔اب تیرے بعد اور کسی کے لئے یہ کافی نہ ہوگا کہ ایک برس کی بکری قربانی کرے جو دوسرے برس میں لگی ہو۔

لَیْسَ شَیْءٌ یُّجْزِئُ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کا کام دے مگر دودھ ہم غذا ہی ہم پانی۔

جَزَأَتِ الْاِبِلُ بِالرُّطَبِ عَنِ الْمَاءِ۔(عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹ تازی کھجور کھا کر پانی سے بے پرواہ ہو گیا۔

مَا اَجْزَأَ مِنَّا الْیَوْمَ اَحَدٌ کَمَا اَجْزَ أَفْلَانٌ۔ ہماری طرف سے آج کوئی شخص ہم کو ایسا کام نہیں آیا جیسے فلاں شخص کام آیا۔

اُتِیَ بِقِنَاعِ جُزْءٍ۔آنحضرتؐ کے پاس کھجور کا ایک طبق لایا گیا۔(کھجور کو مدینہ والے جزء کہتے ہیں کیونکہ وہ غذا کے لئے کافی ہوتی ہے اور صحیح بِقِنَاعِ جِزْءٍ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔)

اَیُجْزِئُ اَنْ یَّمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ۔کیا سر کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے۔بعض نے اَیَجْزِیُ روایت کیا ہے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔

یُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ وَ یُجْزِئُہُ التَّیَمُّمُ مَا لَمْ یُحْدِثْ۔ ہم میں سے ہر ایک کو ایک وضو اسی طرح تیمم اس وقت تک کافی ہے جب تک حدث نہ ہو۔

اَلشَّاۃُ تُجْزِئُ یا تَجْزِیُ۔بکری کافی ہوگی۔

ثُمَّ لَا تَرٰی اَنَّهَا تُجْزِئُکَ - پھر تو یہ نہیں سمجھتا کہ وہ تجھ کو کافی ہوگی-

لَاتَجْعَلُ لِلشَّیْطَانِ جُزْءًا - اپنی نماز میں شیطان کا ایک حصہ نہ لگا (شیطان کا حصہ یہ ہے کہ نماز پڑھ کر خواہ مخواہ داہنی طرف سے لوٹ کر جانا واجب سمجھے' اگر اس کو واجب نہ سمجھے تو داہنی طرف سے لوٹنے کے افضل ہونے میں کلام نہیں- اس قول سے یہ نکلا کہ کسی امر مباح یا مستحب کو واجب اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا شیطانی اغوا ہے اللہ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کہ خبط ہو گیا ہے مباح اور مستحب تو ایک طرف- بعض بدعت کے کاموں کو یا مختلف فیہ کاموں کو رسم و رواج کی وجہ سے انہوں نے واجب کر رکھا ہے' اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ ان کاموں کو نہ کرے تو اس کو مطعون کرتے ہیں- مثلاً مجلس میلاد' قیام عند ذکر الولادۃ' مرثیہ خوانی' انگلیاں چومنا' عید کا مصافحہ یا معانقہ' ہر نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا' خطبہ میں صحابہ' خلفاء اور بادشاہ وقت کا ذکر کرنا' دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا' سوم' دہم' چہلم' فاتحہ' اعراس' نیازات' صندل' چراغاں' حال قال' گانا بجانا' کسی امام کی ہر مسئلہ میں تقلید کرنا' اذان کے بعد پھر تثویب کرنا' الصلوۃ کہہ کر لوگوں کو پکارنا- یہ سب کام ایسے ہیں کہ بعض ان میں سے بدعت اور مکروہ ہیں بعض جائز بعض مختلف فیہ- اب ان کو لازمی اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا شیطانی اغوا ہے- حفظنا اللہ منہ-

یُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکَعَاتٌ - اس کے لئے چند رکعتیں کافی ہیں-

جَزَاءً لِعُمْرَةِ النَّاسِ - یہ عمرے کا بدل ہے-

وَ اَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّأَهَا ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ - لیکن خیبر سو اس کے تین حصے کیے (کیونکہ خیبر کچھ بدون جنگ کے فتح ہوا' کچھ جنگ سے- جو جنگ سے فتح ہوا اس میں $\frac{1}{5}$ حصہ پیغمبر صاحب کا تھا اور جو بدون جنگ کے وہ فئی خاص آپ کا تھا' اس لحاظ سے تقسیم یوں قرار پائی کہ کل خیبر کے تین حصے کئے جائیں دو حصے تو مسلمانوں کے اور ایک حصہ آپ کا)-

عِنْدِیْ مُصْحَفٌ مُجَزَّیٌ بِاَرْبَعَةِ اَجْزَاءٍ - میرے پاس ایک قرآن ہے لکھا ہوا جس کے چار حصے ہیں-

اَوْصَافُ الْحَقِّ لَا تَتَبَعَّضُ بِتَجْزِیَةِ الْعَدَدِ فِیْ کَمَالِهٖ - اللہ تعالیٰ کی صفتیں متعدد ہونے سے اس کی ذات میں تعدد پیدا نہیں ہوتا (کیونکہ یہ سب صفتیں ایک ہی ذات مقدس کی ہیں)-

جَزْرٌ - نحر کرنا' کھال نکالنا' سمندر کا گھٹ جانا' کاٹنا-

جَزُوْرٌ - اونٹ یا اونٹنی-

جَزَّارٌ - قصاب-

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الْمَجْزِرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ - کمیلے میں (جہاں جانور نحر ہوتے ہیں کٹتے ہیں) اور مقبرہ میں آپ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا-

اِتَّقُوْا هٰذِهِ الْمَجَازِرَ فَاِنَّ لَهَا ضَرَاوَةً کَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ - ان کمیلوں سے بچو (ہر وقت وہاں نہ جاؤ' جانوروں کا کٹنا نہ دیکھتے رہو) اس کی لت (عادت) ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی لت (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ جانوروں کا نحر اور ذبح دیکھتے دیکھتے دل سخت ہو جاتا ہے' بے رحمی دل میں سما جاتی ہے- بعض نے کہا کمیلوں سے بچے رہنا اس سے یہ مراد ہے کہ گوشت کھانے کی عادت نہ کرلو وہ شراب کی طرح منہ سے لگ جاتا ہے تو پھر چھٹتا نہیں- گوشت کے بغیر کھانا نہیں کھایا جاتا- اسی لئے بزرگوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ ہر روز گوشت نہیں کھاتے کبھی دال پر اکتفا کرتے ہیں' کبھی ترکاری پر کبھی سرکہ پر' کبھی کھجور پر' کبھی ستو پر اور قواعد طبی بھی اسی کو مقتضی ہیں کہ ہر روز گوشت کھانے سے جگر کی خرابی پیدا ہوتی ہے)-

لَا اُعْطِیَ مِنْهَا شَیْئًا فِیْ جَزَارَتِهَا - قربانی کے جانور کا کوئی ٹکڑا میں قصاب کو اجرت میں نہیں دوں گا-

اَرَاَیْتَ اِنْ لَقِیْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّیْ اَجْتَزِرُ مِنْهَا - بتلایئے اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکریاں پاؤں تو ان میں سے ایک بکری (کھانے کے لئے) کاٹ لوں-

لَاَجْزِرَنَّکَ جَزْرَ الضَّرَبِ - (یہ حجاج مردود نے حضرت انسؓ سے کہا) میں تجھ کو گاڑھے شہد کی طرح نکال

باہر کروں گا (گاڑھا شہد آسانی سے نکل آتا ہے- مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مار ڈالوں گا تیرا کام تمام کردوں گا' اب نہ حجاج رہا نہ انسؓ رہے لیکن حجاج پر قیامت تک پھٹکار اور انسؓ پر رحمت پروردگار برستی رہے گی)-

مَاجَزَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ فَكُلْ- جس دریائی جانور سے سمندر ہٹ جائے (وہ خشکی میں رہ کر مر جائے) اس کو کھا-

اَلْجَزْرُ وَالْمَدُّ- سمندر کا گھٹاؤ بڑھاؤ (جوار بھاٹ' اس کی وجہ دریافت کرنے میں اگلے حکیم بالکل عاجز رہے' کہتے ہیں کہ ارسطو نے اسی رنج میں بحر اوریب میں ڈوب کر جان دی- حال کے حکیم کہتے ہیں کہ یہ چاند کی کشش سے ہوتا ہے-)

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ- شیطان اس بات سے تو اب ناامید ہوگیا کہ جزیرہ میں لوگ اس کی پوجا کریں (جزیرہ عرب طول میں حضر ابوموسیٰ سے انتہائی یمن تک اور ریگستان پیرلن سے انتہائی سماوہ تک عرض میں- بعض نے کہا طول عدن سے لے کر عراق تک اور عرض جدہ سے شام تک' عرب کا ملک گو پورا جزیرہ نہیں ہے کیونکہ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چوطرف پانی ہو مگر جزیرہ نما ہے کیونکہ اس کے تین جانب پانی ہے' ایک طرف خلیج فارس' دوسری طرف بحر سوڈان اور تیسری طرف دجلہ اور فرات- یہ حدیث بظاہر اس حدیث کے خلاف پڑتی ہے- جس میں یہ ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ذی الخلصہ کے گرد عورتیں چوتٹر نہ مٹکائیں گی اور اس حدیث کے کہ میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں میں مل جائیں گے یا بت پوجنے لگیں گے اور مطابقت یوں کی ہے کہ اس حدیث میں مراد وہ زمانہ ہے جب تک زور و شور کے ساتھ عرب کے ملک میں توحید قائم رہے' یا عرب سے خاص مدینہ طیبہ مراد ہے' یہ امام مالکؒ سے منقول ہے-

میں:- کہتا ہوں دوسری حدیث میں تو امت کے کئی قبیلوں کا ذکر ہے ہوسکتا ہے کہ عرب کے سوا دوسرے ملک کے مسلمانوں کا یہ حال ہو جائے جیسے ہند میں اکثر نام کے مسلمان بھوانی اور شیخ صدو کی پوجا کرتے ہیں اور پہلی حدیث میں اس زمانہ کا ذکر ہے جب قیامت بالکل قریب آ لگے گی اور اس حدیث میں اس زمانہ تک کا ذکر ہے جب تک قیامت کے علاماتِ کبریٰ ظاہر نہ ہوں گے-)

حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَيُصْطَلَمُوْنَ- یہاں تک کہ تم ان کو جزیرۂ عرب میں پہنچا دو وہاں کاٹ ڈالے جائیں گے-

فَنَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ- تین اونٹ نحر کئے- جزائر جمع ہے جَزُوْر کی- مگر یہ جمع نادر ہے مشہور جُزُر ہے اور جزائر جزیرہ کی جمع مستعمل ہے-

طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ- پرندے جن کی گردنیں اونٹ کے گردنوں کی طرح ہوں گی-

اِنَّ عُمَرَ اَعْطٰى رَجُلًا شَكَا اِلَيْهِ سُوْءَ الْحَالِ ثَلَاثَةَ اَنْيَابٍ جَزَائِرَ- ایک شخص نے حضرت عمر سے اپنی سقیم الحال (محتاجی) کی شکایت کی تو آپ نے اس کو تین اونٹ دیئے-

اَجْزِرْنَا- ایک بکری ہم کو دے کاٹنے کے لئے-

يَارَاعِيَ اَجْزِرْنِيْ شَاةً- ارے گڈریے! ایک بکری کاٹنے کے لئے ہم کو دے-

اَجْزِرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً- آنحضرتؐ کو کاٹنے کے لئے ایک بکری دے-

اَبْشِرْ بِجَزْرَةٍ سَمِيْنَةٍ- ایک کاٹنے کے لئے موٹی بکری لے خوش ہو جا-

اَجْزَرْتُ الْقَوْمَ- میں نے ان لوگوں کو کاٹنے کے لئے ایک بکری دی-

فَاِنَّمَا هِيَ جَزْرَةٌ اَطْعَمَهَا اَهْلَهٗ- یہ تو کاٹنے کی بکری ہوئی جو اس نے اپنے گھر والوں کو کھلائی- (قربانی نہ ہوئی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)-

جَزْرَةٌ- کاٹنے کی بکری- اس کی جمع جَزَر آتی ہے-

حَتّٰى صَارَتْ حِبَالُهُمْ لِلثُّعْبَانِ جَزَرًا يَاجَزْرًا- ان جادوگروں کی رسیاں اژدہے کے لئے بکریاں ہوگئیں وہ سب کو ہڑپ کر گیا-

لَاتَاْخُذُوْا مِنْ جَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ- زکوۃ میں لوگوں نے جو جانور کھانے کے لئے تیار کئے ہوں وہ نہ لو- مشہور

روایت حزرات ہے حائے حطی سے یعنی عمدہ عمدہ مال نہ لو۔

لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ- میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا - اسی حدیث پر جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ملک میں نہ رہنے دیا جائے البتہ مسافرت کے طور پر وہاں آ سکتے ہیں مگر تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور امام شافعی نے کہا اس حدیث میں جزیرہ عرب سے مکۂ مدینہ اور یمامہ مراد ہے نہ یمن اور دوسرے بلاد عرب اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو حرمین شریفین یعنی مکہ اور مدینہ میں ہرگز نہ آنے دینا چاہئے -

جَزَائِرِ خَالِدَات - چھ جزیرے منتہائے مغرب میں -

جَزٌّ - کاٹنا' کاٹنے کا وقت آن پہنچنا' سوکھنا -

جَزَاز اور جِزَاز - کھیت یا کھجور کاٹنے کا وقت - جیسے جَدَاد - بعض نے کہا جَدَادُ کھجور سے خاص ہے اور جَزَازُ عام ہے کھجور کھیت وغیرہ سب کو شامل ہے -

اَنَا اِلٰى جَزَازِ النَّخْلِ - میں کھجور کے کٹنے تک - مشہور روایت جَدَادِ النَّخْلِ ہے -

وَ اِنْ دَخَلَ حَلْقَكَ جِزَّةٌ فَلَا تَضُرُّكَ - اگر روزے میں تیرے حلق میں کوئی کٹا ہوا بال وغیرہ چلا جائے جو کاٹنے میں اڑتا ہے تو کچھ ضرر نہ ہوگا (روزہ نہ جائے گا -)

جِزَّہ اور جُزَازَہ - جو کاٹتے وقت گرتا ہے یا اڑتا ہے جیسے قُصَاصَۃٌ ہے جِزَّہ کی جمع جِزَزٌ آئی ہے -

يَقُوْمُ وَلِيُّهٗ عَلٰى اِصْلَاحِهَا وَ يُصِيْبُ مِنْ جِزَزِهَا وَرِسْلِهَا وَ عَوَارِضِهَا - یتیم کا ولی اس کے جانوروں کی نگرانی کرے اور بال جو کاٹے جائیں اور دودھ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اسی طرح ان جانوروں سے جو مرنے لگیں اور ان کا کاٹ ڈالنا ضروری پڑے' ان کے گوشت وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن اگر ولی محتاج نہ ہو اور ان چیزوں کو بھی بیچ کر ان کی قیمت یتیم کے مال میں جمع کرا دے تو افضل ہوگا -

لَا اَجُزُّهَا فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَ يَاخُذُهَا - میں اس کے بال نہیں کاٹتا کیونکہ آنحضرتؐ اس کو لمبا کرتے تھے' اس پر ہاتھ پھیرتے تھے (تو آپ کے ہاتھ کی برکت اس کے بالوں پر ہے) اس حدیث سے اور دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے آثار صالحین سے برکت لینے کا جواز نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ جاہل متعصب ہے -)

مُجَزِّزْ مُدْلَجِیْ - قیافہ شناس تھا آنحضرتؐ کے زمانہ میں -

كَانَ اَبِىْ يُحْفِىْ رَاْسَهٗ اِذَا جَزَّهٗ - میرے والد جب سر کے بال کٹواتے تھے تو ان کو جڑوں سے کٹواتے تھے -

مِجَزٌّ اور مِقَصٌّ - کتری قینچی -

مَنْ اَخَذَ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَ شَارِبِهٖ كُلَّ جُمُعَةٍ وَقَالَ حِيْنَ يَاخُذُ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَّمْ يَسْقُطْ مِنْهُ حِصَّةٌ وَّلَا جُزَازَةٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ بِهَا عِتْقَ نَسَمَةٍ وَلَمْ يَمْرَضْ اِلَّا مَرَضَهُ الَّذِىْ يَمُوْتُ - جو شخص اپنے ناخون اور مونچھیں ہر جمعہ کو کترائے اور کتراتے وقت یوں کہے بسم اللّٰہ و باللّٰہ وعلی سنۃ محمّد و آل محمّد[1] تو جو ٹکڑا ناخون کا یا کترا ہوا بال گرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدل ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے لئے لکھے گا اور وہ کبھی بیمار نہ ہوگا مگر اسی بیماری سے جس میں موت لکھی ہو گی -

جَزْعٌ - کاٹنا' طے کرنا -

جَزَعٌ - بےصبری کرنا' رونا دھونا' ڈرنا -

اِنَّهٗ وَقَفَ عَلٰى مُحَسِّرٍ فَقَرَّعَ رَاحِلَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَزَعَهٗ - آنحضرتؐ بطن محسر میں (جو ایک وادی ہے مزدلفہ کے قریب) ٹھہرے اور اپنی اونٹنی کو مارا وہ دوڑی یہاں تک کہ آپ اس کے پرے نکل گئے اس کو طے کر گئے -

جِزْعُ الْوَادِیْ - اس کا آخری حصہ -

ثُمَّ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ - پھر آپ نے صفرا وادی کو طے کیا

---

[1] اللہ کے نام اور اسی کے اذن سے اور محمدؐ اور آل محمدؐ کی سنت پر - (م)

(یعنی جنگ بدر میں)۔

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ اِلٰی هُنَیْمَةٍ فَتَجَزَّعُوْهَا - لوگ بکریوں کی طرف گئے ان کو بانٹ لیا۔

وَ اِلٰی جُزَیْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَیْنَنَا - اور ایک بکریوں کے چھوٹے سے منڈے کی طرف مڑے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں (یہ جزعہ کی تصغیر ہے)۔

جِزْعَه - ہر تھوڑی چیز کو کہیں گے (ابن فارس نے کہا یہ جَزِیْعَه ہے یعنی بکریوں کا چھوٹا سا منڈا' ابن اثیر نے کہا حدیث میں تو ہم نے جُزَیْعَه ہی سنا ہے یہ تصغیر۔)

اَتَانِی الشَّیْطٰنُ فَقَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا یَاْتِی الْاَنْصَارَ فَیُتْحِفُوْنَهٗ مَابِهٖ حَاجَةٌ اِلٰی هٰذِهِ الْجُزَیْعَةِ (مقداد بن اسود نے کہا) شیطان میرے پاس آیا (میرے دل میں کہنے لگا) محمدؐ تو انصاریوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ ان کو تحفے پیش کرتے ہیں (کھانے کھلاتے ہیں) ان کو اس ذرے سے دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ صحیح مسلم کی روایت میں جزعہ ہے بغیر تصغیر کے بعض نے اس کو جُرعہ پڑھا ہے یعنی گھونٹ بھر دودھ کی)۔

اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لَّهَا مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ - حضرت عائشہؓ کا ایک ہار جو ظفار کے نگینوں کا تھا ٹوٹ کر گر گیا (یہ جمع ہے جزعہ کی یعنی یمنی نگینہ جس میں سیاہی اور سفیدی ملی ہوتی ہے عرب لوگ اکثر آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں)۔

اِنَّهٗ کَانَ یُسَبِّحُ بِالنَّوَی الْمُجَزَّعِ - ابو ہریرہؓ رگڑی ہوئی گٹھلیوں پر کھجور کے تسبیح کرتے (یعنی تسبیح کا شمار ان گٹھلیوں سے کرتے۔ اس سے تسبیح (سبحہ کا) رکھنے کا جواز نکلا گو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ سے تسبیح رکھنا منقول نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ تسبیح نہ رکھے اس میں ریا کا ڈر رہتا ہے۔ بعض نے کہا وہ اللہ کی یاد دلاتی اس وجہ سے اس کا رکھنا بہتر ہے ایک حدیث بھی اس باب میں نقل کرتے ہیں نعم المذکر السبحة مگر وہ ثابت نہیں ہے۔)

لَمَّا طُعِنَ جَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُجَزِّعُهٗ - حضرت عمرؓ جب زخمی کیے گئے تو عبداللہ بن عباس ان کو تسلی اور تشفی دینے لگے۔ بعض نے یُجْزِعُهٗ پڑھا ہے یعنی ان کو جزع اور بے قراری کی نسبت دینے لگے کہنے لگے ان کا یہ فعل جزع ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرا جزع کچھ خاص میرے نفس کے لئے نہیں ہے بلکہ تم لوگوں کے لئے ہے' ان کو معلوم ہو گیا جو فتنے اور فساد ان کے بعد ہونے والے تھے۔

تَخَتَّمُوْا بِالْجَزْعِ الْیَمَانِیِّ - یمنی نگینہ جو سیاہ اور سفید ہوتا ہے انگوٹھی پہنو۔

جَزْق - بن ناپ تول یوں ہی بیچنا یا خریدنا۔

جُزَاف (معرب ہے گزاف کا) اندازہ کرنا' بیع میں نہ ناپنا' نہ تولنا۔ تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بہ گزاف کا معنی صرف ہوس اور تخیل سے بغیر استحقاق اور لیاقت کے کوئی فعل کرنا۔

جَزَّاف - صیاد۔

جزْفه - جانوروں کا منڈہ۔

اِبْتَاعُوا الطَّعَامَ جُزَافًا - اناج یوں ہی ڈھیر لگا ہو۔ بن ناپے تولے خریدا۔

نَهٰی اِذَا اشْتَرَوْا جُزَافًا اَنْ یَّبِیْعُوْهُ فِیْ مَکَانِهِمْ - جب غلہ یوں ہی بن ناپے تولے خریدیں تو اسی جگہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالنے سے منع فرمایا یعنی قبضہ سے پہلے بیچ ڈالنا منع ہے)۔

مَا کَانَ مِنْ طَعَامٍ سُمِّیَتْ بِهٖ کَیْلًا فَلَا یَصْلُحُ مُجَازَفَةً - جس اناج کا ناپ تجھ سے مقرر کیا جائے (یعنی یہ کہا جائے کہ اتنے صاع یا مد ہے تو اس کا یوں ہی خریدنا اچھا نہیں)۔

لَا تَشْتَرِلِیْ مِنْ مُجَازِفٍ شَیْئًا - یوں ہی ڈھیری لگا کر بیچنے والے سے میرے لئے کچھ مول نہ لینا۔

جَزْلٌ - کاٹ کر دو ٹکڑے کر دینا۔

جَزَالَةٌ - فصاحت' سنجیدگی' متانت۔

اِنَّهٗ یَضْرِبُ رَجُلًا بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُهٗ جِزْلَتَیْنِ - دجال ایک شخص کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دے گا۔

جِزْلَه - ٹکڑا۔

لَمَّا انْتَهٰی اِلَی الْعُزّٰی لِیَقْطَعَهَا فَجَزَلَهَا بِاثْنَتَیْنِ - خالد بن ولید عزیٰ کو (جو ایک درخت تھا مشرک اس کو پوجتے

تھے) کاٹنے گئے تو کاٹ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ۔ ان میں ایک عورت جو پورے بدن کی یا زوردار بات کرنے والی تھی کہنے لگی۔

اِجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا جَزْلًا۔ میرے لئے موٹی موٹی لکڑیاں اکٹھا کرو۔

مَا تُعْطِیْنَا الْجَزْلَ۔ (عیینہ بن حصن نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم ہم کو مال کا کچھ بھی نہیں دیتے۔

اَجْزَلْتُ لَهُمْ۔ میں نے ان کو بہت دیا۔

جَزْمٌ۔ کاٹنا۔ قسم کا پورا کرنا' قطعی کرنا کسی کام کا' حرف کو ساکن کرنا۔ جزم کی علامت کا تبوں میں یہ ہے ''ڈ'' بہ صورت دال کے۔

اَلتَّکْبِیْرُ جَزْمٌ وَّالتَّسْلِیْمُ جَزْمٌ۔ اللہ اکبر کی رے اور رحمۃ اللہ کی ہا کو جزم دینا چاہئے (نہ حرکت) یا دونوں کو بغیر مد اور شد کے ادا کرنا چاہئے مختصر طور سے نہ جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ اکبر میں اللہ کے لفظ کو مد دیتے ہیں یا اکبار کہتے ہیں اسی طرح السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں سلام کے الف یا اللہ کے الف کو دراز کرتے ہیں۔

یَبْنِیْ عَلَیْهِ وَ یَاْخُذُ بِالْجَزْمِ۔ اس پر بنا کر لے اور جتنی نماز یقینی ہوا سی کو لے۔

جَذِیْمَه۔ ایک بادشاہ کا نام تھا۔

جَزَاءٌ۔ بدلہ دینا' کافی ہونا۔

لَا تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔ اب تیرے بعد کسی کی طرف سے یہ قربانی کافی نہ ہوگی۔

قَدْ کُنَّ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَحِضْنَ فَاَمَرَهُنَّ اَنْ یَّجْزِیْنَ۔ آنحضرتؐ کی بیبیوں کو بھی حیض آتا تھا کیا آپ نے ان کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

اَتَجْزِیْ اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا۔ کیا ہم میں سے کوئی اپنے نماز کی قضا پڑھے۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَیْرًا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک بدلہ دے یا اس کی اگلی نیکی کا بدلہ دے۔

اِذَا اَجْرَیْتَ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ جَزَاً عَنْکَ۔ جب پیشاب پر تو نے پانی بہا دیا (یعنی ذکر کو پانی سے دھو ڈالا) بس کافی ہو گیا (طہارت کا حق ادا ہو گیا اب ذکر ملنا یا نچوڑنا یا ڈھیلہ سکھاتے پھرنا ضروری نہیں)۔

اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِهٖ۔ روزہ خاص میرے لئے رکھا جاتا ہے میں ہی خود اس کا بدلہ دوں گا (روزے کی تخصیص اس لئے کی کہ اور عبادات میں ریا ہو سکتی ہے۔ لیکن روزہ پر سوا اللہ کے یا روزہ دار کے اور کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ ابن اثیر نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری عبادتیں جیسے نماز حج صدقہ اعتکاف دعا قربانی ہدی وغیرہ مشرک اپنے معبودان باطل کے لئے بھی کیا کرتے برخلاف روزے کے کہ اس میں کسی مشرک سے یہ منقول نہیں ہوا کہ اس نے غیر خدا کے لئے روزہ رکھا ہو بلکہ روزے کی عبادت شریعت الٰہی سے نکلی ہے اس وجہ سے وہ خالص خدا ہی کے لئے ہوا اور خدا ہی اس کا اجر دے گا۔

میں:۔ کہتا ہوں ہند کے مشرکوں نے روزے کو بھی خاص خدا کے لئے نہ رکھا بلکہ مولا علی کا بھی روزہ رکھنے لگے' اس کو مشکل کشا کا روزہ کہتے ہیں لعنۃ اللہ علیہم فتنی نے کہا ہند کے کافر ابواس رکھتے ہیں جو روزے کی طرح ہے۔)

لَیْسَ عَلٰی مُسْلِمٍ جِزْیَةٌ۔ جب ذمی کافر مسلمان ہو جائے تو چڑھے ہوئے دنوں کی بابت اس سے جزیہ نہ لیا جائے گا نہ اس کی زمین سے خراج لیا جائے گا۔

جِزْیَه۔ جو ٹیکس جو حاکم اسلام کافروں پر لگاتا ہے کہ سال میں ہر ایک کا فرا تنا روپیہ بیت المال میں داخل کرے۔

اِشْتَرٰی مِنْ دِهْقَانٍ اَرْضاً عَلٰی اَنْ یَّکْفِیَهٗ جِزْیَتَهَا۔ عبداللہ بن مسعود نے ایک زمیندار سے زمین خریدی اس شرط پر کہ اس سال کا جزیہ جو چڑھا ہوا تھا وہ زمیندار ادا کرے۔ بعض نے کہا اِشْتَرٰی کا معنی کرایہ پر لیا مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَنْ عَقَدَ الْجِزْیَةَ فِیْ عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنْهُ ذِمَّتُهٗ۔ جس نے جزیہ دینا اپنے گردن پر لازم کر لیا اب اس کی حفاظت کا ذمہ اس پر نہ رہا (بلکہ مسلمانوں پر اس کی حفاظت کا ذمہ آ گیا۔)

فَاَمَرَهُنَّ اَنْ یَّجْزَیْنَ۔ آپ نے ان کو حکم دیا وہ بدل کر دیں۔

مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا - جب کوئی مسلمان زمین جزیہ والی خرید ے (یعنی خراجی زمین تو خراج جو چڑھا ہوا ہو وہ اس کو دینا ہوگا)۔

اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ - یا طور کی بیہوشی اس بیہوشی کا بدل ہو گئی (اس لئے قیامت میں وہ یعنی حضرت موسیٰ بے ہوش نہ ہوں گے۔ فتنی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت موسیٰ زندہ ہیں گو وہ ہماری دنیا سے غائب ہیں)۔

اُبَايِعُ النَّاسَ فَاُجَازِيْهِمْ - میں لوگوں سے بیعت لوں گا اس کا بدل ان کو دوں گا یا حق پر عمل کرنے کے لئے ان پر زور ڈالوں گا۔

يَضَعُ الْجِزْيَةَ - حضرت عیسیٰؑ جزیہ موقوف کر دیں گے (یا ایمان لاؤ یا قتل ہو)۔

اِنَّ دِهْقَانًا اَسْلَمَ عَلٰى عَهْدِهٖ فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَقَمْتَ فِيْ اَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَاْسِكَ وَ اَخَذْنَاهَا مِنْ اَرْضِكَ وَ اِنْ تَحَوَّلْتَ عَنْهَا فَنَحْنُ اَحَقُّ بِهَا - ایک کسان زمیندار حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمان ہو گیا آپ نے اس سے فرمایا اگر تو اپنی زمین پر قابض رہے جب تو ہم تیری ذات کا ٹیکس (جو فی راس ہر کافر پر لگایا جاتا ہے) نہیں لیں گے (کیونکہ مسلمان سے ذات کا ٹیکس نہیں لیا جاتا) مگر زمین کا خراج (لگان) لیں گے اور اگر تو زمین چھوڑ دے گا تب ہم اس زمین کے زیادہ حقدار ہوں گے وہ مسلمانوں کی ملک سمجھی جائے گی)۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ لَهٗ كَاتِبٌ وَّ مُتَجَازٍ - ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا۔ اس کا ایک منشی تھا اور ایک تقاضا کرنے والا جو لوگوں پر تقاضا کر کے قرضے وصول کرتا۔

تَجَازَيْتُ دَيْنِیْ عَلَيْهِ - میں نے اپنے قرضہ کا اس پر تقاضا کیا۔

اَلْمَلٰٓئِكَةُ اَجْزَاءٌ جُزْءٌ لَّهٗ جَنَاحَانِ وَ جُزْءٌ لَّهٗ ثَلٰثَةٌ وَّ جُزْءٌ لَّهٗ اَرْبَعَةٌ - فرشتے کئی قسم کے ہیں ایک قسم دو پنکھ والے ہیں اور ایک تین پنکھ والے ایک چار پنکھ والے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ السِّيْنِ

جَسَدٌ - جسم، بدن یا وہ جسم جو رنگ دار ہو، زعفران خشک خون گو سالۂ بنی اسرائیل۔

جِسَادٌ - زعفران۔

اِنَّ امْرَاَتَهٗ لَيْسَ عَلَيْهَا اَثَرُ الْمَجَاسِدِ - اس کی عورت پر رنگین کپڑوں کا نشان نہیں ہے، یہ جمع ہے مُجْسَدٌ کی یعنی وہ کپڑا جو زعفران یا کسم میں رنگا گیا ہو اور خوب ڈہڈہا تا رنگ ہو۔

جَسْرٌ - پل بڑا لمبا تڑنگا، اونٹ بہادر، دراز قامت، اَجْسُرٌ اور جُسُوْرٌ جمع ہے۔

جَسَارَةٌ - بہادری۔

عَلَيْهِ جِسْرٌ - دوزخ پر ایک پل ہوگا (یعنی پل صراط)۔

اِتَّخَذَ جِسْرًا یا اُتُّخِذَ جِسْرًا - دوزخ پر پل بنا لے گا یا دوزخ کا پل بنایا جائے گا (لوگ اس پر سے گذریں گے)۔

فَوَقَعَ عُوْجٌ عَلٰى نِيْلِ مِصْرَ فَجَسَرَهُمْ سَنَةً - عوج بن عوق مصر کے دریائے نیل پر (مرکر) گر پڑا لوگ اس پر سے سال بھر تک گذرتے رہے اس کو پل بنا لیا۔

اُجْسُرْ جَسَّارُ - ارے بہادر بہادری کر (یہ شعبی اپنی تلوار سے کہتے تھے)۔

فَوَقَعَ عَلٰى جِسْرِ الْكُوْفَةِ - کوفہ کے پل پر کھڑے ہوئے۔

جَسٌّ - چھونا بمعنی مَسٌّ۔ بعض نے کہا ہاتھ سے چھونا حال دریافت کرنے کے لئے، جیسے کہتے ہیں جَسَّهُ الطَّبِيْبُ اور جَسَّ الشَّاةَ - یعنی حکیم نے اس کو ہاتھ لگایا حرارت اور برودت پہچاننے کے لئے اور بکری کو ٹٹولا موٹی ہے یا دبلی۔

جَاسَّهٗ - بمعنی حَاسَّهٗ۔

جَوَاسٌّ - جمع ہے بمعنی حَوَاس۔

جَاسُوْسٌ - دشمن کی خبر لانے والا یا بری خبر رکھنے والا جیسے حَاسُوْسٌ اچھی خبر رکھنے والا۔

لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا - نہ جاسوسی کرو نہ حاسوسی۔ بعض نے کہا جاسوسی دوسرے کے لئے ٹوہ لگانا اور حاسوسی خود اپنے

لئے یا جاسوسی عورت کی ٹوہ لگانا اور جاسوسی باتیں سننا- بعض نے کہا دونوں کے معنی ایک ہیں-

اَنَا الْجَسَّاسَةُ - میں جساسہ ہوں- ایک جانور ہے جس کو تمیم داری نے سمندر کے ایک جزیرہ میں دیکھا تھا یہ دجال کی خبریں پہنچایا کرتا تھا اس کا جاسوس تھا- درحقیقت ایک شیطان تھا بصورت جانور کے- اور دوسری روایت میں ہے فَاِذَا بِامْرَاَةٍ یعنی میں نے ایک عورت دیکھی شاید یہ عورت دجال کی دوسری جاسوس ہوگی یا وہی جانور کبھی عورت کی شکل بن جاتا ہوگا)-

فَجَسَّهَا رَجُلٌ بِيَدِهٖ - ایک شخص نے اس کو ہاتھ سے چھوا- ایک روایت میں فَحَسَّسَهَا ہے-

يُصَلِّيْ حَيْثُ شَاءَ وَلَا يَتَجَسَّسُ - جہاں چاہے وہاں نماز پڑھ لے ٹٹولتا نہ پھرے-

قُبْلَةُ الرَّجُلِ اِمْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ - مرد کا اپنی عورت کو بوسہ دینا ہاتھ لگانا ملامست میں داخل ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے اَوْلَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ -

تَجْسِيْسٌ - کھوج کرنا-

اَلنَّاسُ جَوَاسِيْسُ الْعُيُوْبِ فَاحْذَرُوْهُمْ - لوگ عیبوں کے کھوج لگانے والے ہیں (ہر شخص کا عیب ٹٹولتے رہتے ہیں) ان سے بچے رہو- (یہ خصلت ہمارے زمانہ کے مسلمانوں میں آ گئی ہے کہ ایسی کہ خدا کی پناہ جہاں کسی کا ذرا سا عیب سنا یا دیکھا بس الم نشرح کر دیا مگر علم و فضل اور ہنر دیکھتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں' اپنے بھائی مسلمان کی تعریف سے گونگے ہو جاتے ہیں- خاک پڑے ایسی مسلمانی پُر چشم بد اندیش بر کندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر صد عیب اگر داری- دیک ہنر دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر[1] ایک جاسوسی دوسرا حسد تیسرا فضیلت کا اخفا یہ صفتیں مسلمانوں کے لوازم ذات میں سے ہو گئی ہیں اللہ ان پر رحم کرے ان کو نیک توفیق دے)-

جِسْمٌ - بدن-

جَسِيْمٌ - موٹا-

جُسَامٌ اور جُسَامَةٌ - موٹا پاؤں-

تَجْسِيْمٌ - موٹا کرنا-

اِمْرَاَةٌ جَسِيْمَةٌ - ایک موٹی عورت-

جَسِيْمٌ سَبْطٌ - لمبے قد والے' سیدھے بال والے یا متناسب الاعضا (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے)-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الشِّيْنِ

جَشَاءٌ یا جُشُوْءٌ یا جُشَاءٌ - اٹھ کھڑا ہونا- دم چڑھنا- جی متلانا-

جَشَاَتِ الرُّوْمُ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ - حضرت عمرؓ کے زمانہ میں نصاریٰ اٹھ کھڑے ہوئے لڑنے کے لئے چلے-

فَجَشَاَ عَلٰى نَفْسِهٖ - اپنے اوپر تنگی کی-

رَاٰى رَجُلًا يَتَجَشَّأُ - ایک شخص کو دیکھا ڈکار لے رہا تھا یہ جُشَاءٌ سے نکلا ہے یعنی وہ آواز جو بہت پیٹ بھر جانے پر نکلتی ہے-

فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ - پھر کھانا کدھر جائے گا (جب بہشتی لوگ پاخانہ پیشاب نہ کریں گے) فرمایا ایک ڈکار سے سب ہضم ہو جائے گا (فضلہ ہوا میں اڑ جائے گا کیونکہ بہشت کی غذائیں لطیف اور نورانی ہوں گی ہوا کی طرح ان کا فضلہ بھی ہوا ہی ہوگا)-

اِذَا تَجَشَّاْتُمْ فَلَا تَرْفَعُوْا جُشَائَكُمْ اِلَى السَّمَاءِ - جب تم ڈکار لو تو ڈکار کی آواز آسمان تک نہ اٹھاؤ (بلکہ منہ بند کر کے آہستہ سے ڈکار لو)-

اَطْوَلُكُمْ جُشَاءً فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُكُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - تم میں جو لمبی ڈکار لینے والا ہے وہی قیامت کے دن بہت دیر تک بھوکا رہنے والا ہے-

جَشْبٌ - بدمزہ ہونا' روکھا ہونا' سخت اور غلیظ ہونا- خراب کرنا' تباہ کرنا' لے جانا-

كَانَ يَاْكُلُ الْجَشْبَ مِنَ الطَّعَامِ - آنحضرتؐ روکھا یا

---

[1] مخالفت کی آنکھ ہمیشہ عیب تلاش کرتی ہے اور اس کی نظر میں دوسرے کی ساری خوبیاں سو فیصد عیب ہیں جبکہ اگر تم میں ایک ہی نیکی ہو تو دوست کو عیوب کی بجائے وہی ایک نیکی اور اچھائی ہی ہر طرف نظر آتی ہے۔ (م)

بے مزہ یا سخت کھانا کھا لیتے۔

كَانَ يَاتِيْنَا بِطَعَامٍ جَشِبٍ - اگر وہ ہمارے پاس بے مزہ کھانا لاتے۔

لَوْ وَجَدَ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ جَشِبَتَيْنِ لَاَجَابَ - اگر گوشت کی ایک موٹی ہڈی اس کو ملنے والی ہو یا بکری کے بدمزہ دو کھر ملنے والے ہوں تو ضرور آئے (پر جماعت کے لئے مسجد میں نہیں آتا) ایک روایت میں مِرْمَاتَيْنِ خَشِبَتَيْنِ ہے یعنی دو سوکھے کھر بکری کے - ابن اثیر نے کہا ہم نے تو جو پڑھا ہے اور جو اہل حدیث میں متداول اور معروف ہے وہ مِرْمَا تَيْنِ حَسَنَتَيْنِ ہے - یعنی دو اچھے کھر -

میں: - کہتا ہوں میں نے بھی یہی پڑھا ہے اور استادوں سے بھی یہی سنا ہے -

جَشْرٌ - جانوروں کو چرانے کے لئے نکالنا' چھوڑ دینا' نکلنا سینہ یا آواز کا سخت ہوگا -

لَا يَغُرَّنَّكُمْ جَشَرُكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ - تمہارے جانور وغیرہ جو چراگاہ میں لے جانے کے لئے نکلتے ہیں اور رات کو وہیں چراگاہ میں رہتے ہیں وہ تم کو نماز کے باب میں دھوکا نہ دیں یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اس حالت میں نماز کا قصر کرنے لگو کیونکہ یہ سفر نہیں ہے -

يَا مَعَاشِرَ الْجُشَّارِ لَا تَغْتَرُّوْا بِصَلٰوتِكُمْ - اے چرواہو تم نماز کے باب میں دھوکہ نہ کھانا (ایسا نہ ہو کہ تم چراگاہ میں رہنا سفر سمجھو اور نماز کا قصر کرنے لگو) -

وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ - بعض لوگ ہم میں سے اپنے جانوروں میں تھے جو چراگاہ میں چرنے کے لئے گئے تھے -

مَنْ تَرَكَ الْقُرْاٰنَ شَهْرَيْنِ لَمْ يَقْرَاْهُ فَقَدْ جَشَرَهٗ - جس شخص نے دو مہینے تک قرآن کو چھوڑ دیا نہیں پڑھا وہ قرآن سے دور پڑ گیا غائب ہو گیا -

اِبْعَثْ اِلَيَّ بِالْجَشِيْرِ اللُّؤْلُؤِيِّ - موتیوں کا تھیلہ میرے پاس بھیج دے (یہ حجاج ظالم نے اپنے عامل کو لکھا تھا -)

جَشٌّ - پیسنا' توڑنا' مارنا' جھاڑنا' صاف کرنا -

سَمِعَ تَكْبِيْرَةَ رَجُلٍ اَجَشِّ الصَّوْتِ - ایک مرد کی تکبیر سنی جس کی آواز بہت سخت تھی -

جُشَّةٌ - سختی -

اَشْدَقُ اَجَشُّ الصَّوْتِ - کشادہ منہ والا - سخت آواز والا -

اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ بِجَشِيْشَةٍ - آنحضرتؐ نے اپنی ایک بی بی کا ولیمہ حلیم پر کیا - (جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کو پیس ڈالیں پھر آٹا ہانڈی میں چڑھائیں پھر اوپر سے گوشت یا کھجور ڈالیں اور اس کو پکائیں اس کو شیشہ بھی کہتے ہیں) -

فَعَمَدْتُ اِلٰى شَعِيْرٍ فَجَشَّتُهٗ - وہ جو کی طرف اٹھیں اس کو پیس ڈالا - کرمانی نے کہا جَشَّتُهٗ تجشیہ سے نکلا ہے تجشیہ کہتے ہیں موٹا پیسنے کو -

میں: - کہتا ہوں یہ غلطی ہے کرمانی کی - تجشیہ لغت میں کہیں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ناقص یائی ہے جیسے کرمانی نے سمجھا بلکہ یہ مضاعف ہے اور تمام ائمہ لغت نے اس کی صراحت کی ہے -

مِجَشٌّ اور مِجَشَّةٌ - بمعنی چکی -

كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ الْجَرِّيِّ وَ الْجِرِّيْثِ وَ الْجَشَّاءِ - حضرت علیؓ مارماہی' بام مچھلی اور تلی کے کھانے سے منع کرتے تھے - (نہایہ میں ہے کہ جشّاء تلی کو کہتے ہیں -)

میں: - کہتا ہوں لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی -

مَا اٰكُلُ الْجَشَّاءَ مِنْ شَهْوَتِهَا وَلٰكِنْ لِيَعْلَمَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَنَّهَا حَلَالٌ - (ابن عباس نے کہا) میں کچھ تلی کو خواہش سے نہیں کھاتا بلکہ اس لئے کھاتا ہوں کہ میرے گھر والے جان لیں کہ وہ حلال ہے -

جَشَعٌ - حرص کرنا' طمع کرنا' کسی کی جدائی پر رونا' رنج کرنا -

اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَشِعْنَا - آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے صحابہ کہتے ہیں یہ سن کر ہم رونے لگے -

فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ سن کر معاذ روئے آنحضرتؐ کی جدائی کا رنج کر کے (آنحضرتؐ نے معاذ کو یمن کی طرف روانہ کیا اور فرمایا

اب شاید تو میری مسجد اور قبر پر سے گذرے گا یعنی اب زندگی میں میری تیری ملاقات نہ ہوگی ایسا ہی ہوا اور معاذ آنحضرتؐ کی جدائی کا خیال کر کے رو دیے)۔

اَخَافُ اِذَا حَضَرَ قِتَالٌ جَشِعَت نَفْسِیْ فَكَرِهَت الْمَوْتَ۔ میں ڈرتا ہوں جب لڑائی کا وقت آئے تو میرا نفس زندگی کی حرص کر کے کہیں موت کو برا سمجھے۔

لَا جَشِعٌ وَّلَا هَلِعٌ۔ مسلمان نہ حریص ہوتا ہے نہ تڑپنے والا (ہائے وائے کرنے والا یا طمع کرنے والا لالچی)۔

اِنِّیْ لَاَلْحَسُ اَصَابِعِیْ حَتّٰی اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّرَانِیْ خَدَمِیٌّ فَیَرٰی اَنَّ ذٰلِکَ مِنَ التَّجَشُّعِ۔ امام ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں (کھانے کے بعد) اپنی انگلیوں کو چاٹتا ہوں (کیونکہ یہ سنت ہے پیغمبر صاحبؐ کی) یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوتا ہے کہ میرے نوکر چاکر مجھ کو ایسا کرتے دیکھ کر یہ نہ کہیں کہ یہ بڑا لالچی ہے (حریص ہے کہ انگلیوں میں جو کھانا لگا رہ گیا اس کو بھی نہیں چھوڑتا)۔

مُجَاشِعٌ۔ نام ہے۔

جَشْمٌ۔ تکلیف کرنا۔ محنت اٹھا کر کوئی کام کرنا۔ تَجَشُّمٌ کا بھی یہی معنی ہے۔

تَجْشِیْمٌ۔ کسی کو تکلیف دینا کہ کوئی کام جس طرح ہو سکے کرے۔

مَهْمَا تُجَشِّمُنِیْ فَاِنِّیْ جَاشِمٌ۔ جب تو مجھ کو تکلیف دے تو میں تکلیف اٹھانے پر راضی ہوں۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ حُبَّسٌ مَا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ۔ اونٹ تو دبلے کئے ہوئے جانور ہیں پیاس پر صبر کرنے والے ہیں کتنا ہی بوجھ ڈالو وہ اٹھا لیتے ہیں۔

لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهٗ۔ میں آپ کی ملاقات کے لئے تکلیف اٹھاتا (ہجرت کر کے مدینہ چلا جاتا (یہ ہرقل بادشاہ روم نے کہا)۔

وَلَمْ یُجَشِّمْنَا اِلَّا یُسْرًا۔ ہم کو اسی کام کی تکلیف دی جو آسان تھا۔

جُشَمٌ۔ ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الصَّادِ

جَصٌّ۔ چونا گچ کرنا، آہ آہ کرنا۔

تَجْصِیْصٌ۔ بچہ کا آنکھ کھولنا۔ بھر دینا، چونہ لگانا۔

نَهٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْمَیِّتُ۔ قبر کو گچ کرنے سے (پختہ کرنے سے) منع فرمایا اسی طرح اس پر عمارت بنانے سے۔

جُصَاجِصٌ۔ سفید ہموار جگہ۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الضَّادِ

جَضٌّ۔ اکڑ کر ناز سے چلنا، حملہ کرنا۔

تَجْضِیْضٌ۔ دوڑنا، حملہ کرنا۔

جَضْدٌ۔ کوڑے مارنا۔

جِضَمٌّ۔ جس کی پسلیاں اور کمر موٹی ہوں۔

تَجَضُّمٌ۔ منہ سے پکڑنا۔

جَاضِمٌ۔ بڑا کھاؤ، اس کی جمع جُضُمٌ ہے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الظَّاءِ

جَظٌّ۔ اَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَظٍّ مُسْتَكْبِرٍ۔ ہر ایک جظ (مغرور گھمنڈی) دوزخ میں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جظ کے کیا معنی؟ آپ نے فرمایا موٹا ڈانڈ کا چنگا (جو مال حرام کھا کھا کر خوب چربی دار طیار بنا ہو)۔

جَظٌّ۔ دوڑنا، پست قد، اور موٹا ہونا، ہانکنا، پچھاڑ دینا جماع کرنا۔

اِجْظَاظٌ۔ تکبر، غرور۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْعَیْنِ

جَعْبٌ۔ تیردان بنانا، الٹنا جمع کرنا، پچھاڑنا۔

تَجْعِیْبٌ۔ پچھاڑنا۔

اِنْجِعَابٌ اور تَجَعُّبٌ۔ پچھڑ جانا۔

تَجَعْبِیٌ۔ اژدحام کرنا، ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا۔

جُعْبِیٌ۔ سرخ چیونٹی۔

جَعْبَةٌ - تیردان یعنی ترکش -
فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ جَعْبَتِهِ - ایک تسمہ اپنے تیردان میں سے نکالا -
وَجِعَابُهُمْ - ان کے تیردان' یہ جعبہ کی جمع ہے -
جَعْبَاء - بڑی پیٹ والی ناتواں عورت اور گانڈ -
جَعْبَرَةٌ - پچھاڑنا -
جَعْبَرٌ - پست قد' غلیظ -
جَعْبَرِيَّه - پست قد' بدشکل عورت -
جَعْبَلَةٌ - جلدی -
جَعْثَبَهُ - حرص' لالچ -
جَعْثَلٌ - اکھلکھرا سخت مزاج' تندخو -
سِتَّةٌ لَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مِنْهُمُ الْجَعْثَلُ - چھ آدمی بہشت میں نہیں جائیں گے ان میں ایک جعثل ہے' لوگوں نے پوچھا جعثل کیا؟ فرمایا کڑ واسخت مزاج - بعض نے کہا یہ مقلوب ہے جَثْعَلٌ کا یعنی بڑے پیٹ والا - جوہری نے کہا صحیح لفظ عثجل ہے معنی وہی یعنی بڑے پیٹ والا -
جِعْثِمٌ - صلیاں (ایک بھاجی ہے) کی جڑیں -
تَجَعْثُمٌ - انقباض' ایک کے اندر ایک گھس جانا -
جُعْثُمِيَّات - کمانیں -
جُعْثُوْمٌ - موٹا ذکر -
جِعْثِنٌ - ایک مشہور بھاجی ہے بروزن و معنی جعثم -
وَيَبِسَ الْجِعْثِنُ - (حدیث میں ہے) جعثن سوکھ گئی -
جَعْجَعَةٌ - ہلانا' بٹھانا' بیٹھنا' تنگ کرنا' روکنا' قید کرنا -
جَعْجَاعٌ - تنگ اور سخت جگہ' جنگ کا میدان' زمین یا قحط زدہ زمین -
فَاَخَذْنَا عَلَيْهِمَا اَنْ يُّجَعْجِعَا عِنْدَ الْقُرْاٰنِ وَلَا يُجَاوِزَاهُ - ان دونوں سے یہ شرط لی کہ قرآن پر ٹھہر جائیں اس سے آگے نہ بڑھیں -
جَعْجِعْ بِحُسَيْنٍ وَّ اَصْحَابِهٖ - (عبیداللہ بن زیاد ملعون نے عمر بن سعد ملعون کو لکھا) امام ہمام والا مقام جناب حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور آپ کے ساتھ والوں کو قید کر لے ان پر تنگی کر ان کو کہیں جانے نہ دے -
جَعْدٌ - گھونگھر بال والا' سخی' بخیل' مضبوط بدن کا پست قد' حقیر -
اِنْ جَاءَتْ بِهٖ جَعْدًا - اگر اس کا بچہ گھونگھر بال والا پیدا ہو -
مَا فَعَلَ النَّفَرُ السُّوْدُ الْجِعَادُ - وہ کالے کالے پست قد لوگ کدھر گئے (یہ آپ نے ابوذر غفاری سے پوچھا) -
عَلٰى نَاقَةٍ جَعْدَةٍ - ایک مضبوط گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پر -
اَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ - موسیٰ پیغمبر تو ایک گٹھے ہوئے بدن کے آدمی تھے - یہاں جعد سے گھونگھر بال والے مراد نہیں ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ سیدھے بال والے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی صفت میں جَعْد سے یہی مراد ہے اور احتمال ہے کہ جَعْد سے تھوڑے گھونگھر بال والے مراد ہوں یعنی قَطَطْ اور سَبْط کے درمیان' قَطَط سخت گھونگھر بال والا جیسے حبشی ہوتا ہے اور سَبْط بالکل سیدھے بال والا - اور دَجّال کی صفت میں جو جَعْد کا لفظ آیا ہے اس سے پست قد حقیر مراد ہے یا بخیل -
جُعْدُبَةٌ - حباب' بُلّہ' بڑبڑا' مکڑی کا گھر -
لَقَدْ رَاَيْتُكَ بِالْعِرَاقِ وَاِنَّ اَمْرَكَ كَحَقِّ الْكَهُوْلِ اَوْ كَالْجُعْدُبَةِ - (ایک روایت میں كَالْكُعْدُبَةِ ہے) یہ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا میں نے تم کو عراق میں دیکھا اس وقت تمہاری حکومت مکڑی کے گھر کی طرح یا حباب نقش برآب کی طرح تھی (یعنی بالکل ضعیف اور کمزور) -
جَعْرٌ - ہگنا' آواز کرنا -
جِعَارٌ - وہ رسی جو کنوے میں اترنے والا اپنی کمر میں باندھ لیتا ہے -
جَاعِرَة - کون گانڈ' دبر کا حلقہ -
جَاعِرَتَان - چوتڑ کے دونوں کنارے یا گوشت کے لوتھڑے گدھے کے جو دم کی جڑ میں دونوں طرف ہوتے ہیں -
اِنَّهٗ وَسَمَ الْجَاعِرَتَيْنِ - آپ نے گدھے کے دونوں جاعروں پر داغ دیا (نشان لگایا) -

کَوٰی حِمَارًا فِیْ جَاعِرَتَیْه - گدھے کے دونوں جاعروں پر داغ دیا-

قَاتَلَکَ اللّٰهُ اَسْوَدَ الْجَاعِرَتَیْنِ - (عبدالملک ابن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے' دو کالے جاعرے والے-

کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ دَعُوا الصَّرُوْرَةَ بِجَهْلِه وَ اِنْ رَمٰی بِجَعْرِه فِیْ رَحْلِه - جاہلیت کے زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے صرورہ کو اس کی جہالت میں چھوڑ دو گو وہ سوکھا گوہ اپنے بستر پر پھینکے - صَرُوْرَہ وہ مرد یا عورت جس نے حج نہ کیا ہو یا وہ مرد جو نکاح نہ کرے عورتوں کی صحبت سے متنفر ہو- جعر وہ گوہ جو سوکھ کر گانڈ میں اٹک رہتا ہے یا سوکھ کر نکلتا ہے-

اِنِّیْ مِجْعَارُ الْبَطْنِ - میں سوکھے پیٹ والا ہوں-

اِیَّاکُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مِجْعَرَةٌ - صبح کو سونے سے بچے رہو اس سے خشکی پیدا ہوتی ہے-

نَهٰی عَنْ لَوْنَیْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجُعْرُوْرِ وَ لَوْنِ حُبَیْقٍ - دو قسم کی کھجور زکوٰۃ میں دینے سے یا لینے سے آپ نے منع فرمایا ایک جعرور دوسری لون حبیق' جعرور ایک قسم کی ردی چھوٹی چھوٹی کھجور ہے جو بدمزہ اور خراب ہوتی ہے-

اِنَّهٗ نَزَلَ الْجِعِرَّانَةَ - آپ جعرانہ میں اترے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب حرم کے حد سے باہر- بعضوں نے جعرانہ بہ تخفیف را بھی کہا ہے اہل عراق جعرانہ بتشدید را کہا کرتے ہیں اور اہل حجاز تخفیف را کذا فی مجمع البحرین-

جَعَارِ - بجو کا نام ہے چونکہ وہ بہت ہگا کرتا ہے-

تِیْسِیْ جَعَارِ یاغِیْثِیْ جَعَارِ - اس وقت کہتے ہیں جب کسی بات کا جھٹلانا یا رد کرنا منظور ہوتا ہے-

رُوْغِیْ جَعَارِ - اس وقت کہتے ہیں جب کوئی نامرد بزدل بھاگنے لگتا ہے یا عاجزی کرنے لگتا ہے-

زَکٰوةُ النَّخْلِ وَتُتْرَکُ اُمُّ جُعْرُوْرٍ - کھجور کی زکوٰۃ میں ام جعرور نہ لی جائے گی (ام جعرور یعنی خراب ردی کھجور)-

جِعْرِیٰ - گانڈ اور گالی بھی ہے-

جعسٌ - ہگنا-

جُعْسُوْسٌ - بونا' حقیر' کم ذات' اس کی جمع جَعَاسِیْس ہے-

سَاَلَنِیْ اَنْ اُخْلِیَ مَکَّةَ لِجَعَاسِیْسِ یَثْرِبَ - صلح حدیبیہ میں جب آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے مشرکوں کے پاس بھیجا تو وہ ابوسفیان کے پاس جا کر اترے اس سے گفتگو کی' مشرکوں نے ابوسفیان سے پوچھا تمہارے چچازاد بھائی کیا پیغام لائے؟ اس نے کہا وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے کم ذات حقیر لوگوں کے لئے مکہ خالی کر دوں (ان کو بلا مزاحمت آنے دوں)-

اَتُخَوِّفُنَا بِجَعَاسِیْسِ یَثْرِبَ - تم مجھ کو مدینہ کے کم ذات لوگوں سے ڈراتے ہو-

جَعْظٌ - دھکیلنا-

اِجْعَاظٌ - بھاگنا - دھکیلنا-

جَعْظٌ - اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنے تئیں بڑا سمجھے' خود پسند ہو یا بدخلق کڑوے مزاج والا' بدزبان ہو یا جو کھاتے وقت غصہ کیا کرے- اسی طرح جِنْعَاظ اور جنعاظه وہ شخص جو کھاتے وقت غصے ہوا کرے-

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ جَظٍّ جَعْظٍ - کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں ہر ایک مغرور خود پسند یا بدخلق-

جِعْظَانٌ - بونا-

جِنْعَاظٌ - احمق کھاؤ-

جِنْعِیْظٌ - کھانا کھاتے وقت غصہ کرنے والا-

جَعْظَرَةٌ - پیٹھ موڑ کر بھاگنا' آہستہ دوڑنا-

اَهْلُ النَّارِ کُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ - دوزخی ہر ایک اکلکھر' بدمزاج یا پیٹو غلیظ بہت کھانے والا یا پست قد گھمنڈی' اکڑ کر چلنے والا یا بکی یا مغرور یا روپیہ جمع کرنے والا بخیل ہے-

جَعْفٌ - گرانا' کاٹنا-

اِنْجِعَافٌ - اکھڑ جانا' گر جانا-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِیَةِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِنْجِعَافُهَا مَرَّةً - منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (نہ اس کے پتے جھڑتے ہیں نہ اس پر خزاں آتی ہے' بس ایک

ہی بار پرانا ہو کر گر جاتا ہے)۔

مَرَّ بِمُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّهُوَ مُنْجَعِفٌ - آپ مصعب بن عمیر پر سے گذرے وہ قتل ہو کر گرے پڑے تھے۔

جُعْفِيٌ - ایک قبیلہ کا نام ہے۔

جَعْفَرٌ - چھوٹی نہر یا بڑا واسع کشادہ - امام جعفر صادق مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑے ثقہ' فقیہ اور حافظ تھے' امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے شیخ ہیں اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شبہ ہو گیا کہ وہ اپنی صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے اور یحییٰ بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں فِيْ نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ مُجَالِدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ[1] حالانکہ مجالد کو امام صاحب کے سامنے کیا رتبہ ہے ایسی ہی باتوں کی وجہ سے تو اہل سنت بدنام ہوتے ہیں کہ ان کو ائمہ اہل بیت سے کچھ محبت اور اعتقاد نہیں ہے' اللہ تعالیٰ امام بخاری پر رحم کرے - مروان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ کرتے ہیں۔

جَعْفَرُ بَرْمَكِيٌ - ہارون رشید کا خاص محبوب اور ان کا وزیر تھا۔

جَعْفَرُ طَيَّارٌ - حضرت علیؓ کے بھائی تھے - جنگ موتہ میں بڑی بہادری سے شہید ہوئے - آنحضرتؐ ان کو بہت چاہتے تھے۔

اَبُوْ جَعْفَرٍ - امام محمد باقر علیہ السلام۔

جَعْفَرِيَّه - ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔

جَعْفَلَةٌ - کسی کو یہ کہنا میں تجھ پر صدقے یہ اختصار ہے جُعِلْتُ فِدَاکَ کا۔

جَعْلٌ - بنانا، رکھنا، ایک کے اوپر ایک ڈالنا، کر دینا، گمان کرنا۔

جُعْلٌ اور جَعِيْلَةٌ اور جَعَالَةٌ - اجرت' مزدوری' حق السعی' رشوت۔

ذُكِرَ عِنْدَهُ الْجَعَائِلُ فَقَالَ لَا اَغْزُوْ عَلٰى اَجْرٍ وَّ اَبِيْعُ اَجْرِيْ مِنَ الْجِهَادِ - عبداللہ ابن عمرؓ سے ذکر آیا مزدوریوں پر جہاد کرنے کا یعنی اجرت ٹھہرا کر دوسرے کی طرف سے جہاد میں جانا' انہوں نے کہا میں اجرت پر جہاد نہیں کرتا نہ میں جہاد کے ثواب کو بیچتا ہوں - جَعَائِلُ جَعِيْلَه کی یا جَعَاله کی جمع ہے۔

حَتّٰى يَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا - جب تک ہماری کچھ اجرت نہ ٹھہرائیں۔

جَاعِلٌ - دینے والا بنانے والا۔

مُجْتَعِلٌ - لینے والا۔

اِنْ جَعَلَهٗ عَبْدًا اَوْ اَمَةً فَغَيْرُ طَائِلٍ وَ اِنْ جَعَلَهٗ فِيْ كُرَاعٍ اَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَأْسَ - اگر اجرت میں غلام ٹھہرایا لونڈی ٹھہرائی تب تو وہ لغو ہے اور جو ایسی چیز ٹھہرائی جو جہاد میں کارآمد ہے جیسے ہتھیار یا گھوڑے وغیرہ تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

جَعِيْلَةُ الْغَرَقِ سُحْتٌ - ڈوبا ہوا مال نکالنے کی اجرت ٹھہرانا حرام ہے (کیونکہ اس میں دھوکہ ہے معلوم نہیں وہ مال نکلتا ہے یا نہیں - اسی طرح ہر عقد جس میں خطرہ یا شک یا تردد ہو ہماری شریعت میں فاسد ہے جیسے اڑتے ہوئے جانور کی یا دریا میں تیرتے ہوئے جانور کی بیع یا زندگانی کا بیمہ ٹھہرانا (لائف انشورنس) جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا ہے یا اور کسی طرح کا بیمہ مثلاً آگ میں جل جانے یا دریا میں ڈوب جانے کا یا رستہ میں تلف ہو جانے کا یا غنیم کے قبضہ میں آ جانے کا یا دشمن سے محفوظ رہنے کا یا لاٹری وغیرہ یہ سب حرام اور سُحت میں داخل ہیں)۔

كَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ بِاَنْفِهٖ - جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے گوہ ڈھلکاتا ہے (اس کو گول کر کے لڑھکاتا ہے)۔

يَجْعَلُ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ - اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے - (یعنی حقیقۃً اس کو گدھے کی صورت میں مسخ کر دے یا گدھے کی طرح احمق اور بیوقوف بنا دے)۔

اِجْعَلْ قَوْلَكَ بِالْيَمَنِ - اگر مگر کو یمن میں پھینک دے

[1] ان (جعفر) کے متعلق مجھے تردد ہے ان کی نسبت مجھے مجالد راوی پسند ہے۔

(اور سنت کی پیروی کر یعنی حدیث پر عمل کر اس پر عمل کرنے کے لئے لغو اور بیکار بہانے مت نکال باتیں مت بنا کہ اگر ایسا ہوا اگر ویسا ہوا لوگوں کا ہجوم ہو وہ مجھ کو مجبور کر دیں تو کیا کروں)۔

يَجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ نَفْسًا فَيُعَذِّبُهٗ بِهَا - اللہ تعالیٰ ہر مورت کے بدل ایک شخص پیدا کرے گا جو مورت بنانے والے کو تکلیف دے گا یا ہر مورت کے بدل ایک جان مورت بنانے والے میں پیدا ہوگی اس کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ - شاید اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے یا بھلائی (مفعول محذوف ہے)

يَجْعَلُوْنَ فِيْهِ الْوَدَكَ - اس میں چربی رکھتے تھے۔ ایک روایت یُجْمِلُوْنَ ہے یعنی گلاتے تھے۔

اِجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً - تم اپنی فرض نماز اکیلے اکیلے چپکے سے پڑھ لو اور امیروں کے ساتھ جو نماز پڑھو اس کو نفل کر ڈالو (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک نماز دوبار پڑھی جائے تو پہلی فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل۔ بعض نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے جس کو چاہے فرض رکھے اور جس کو چاہے نفل رکھے۔

اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ - اپنی کچھ نماز گھروں میں بھی رکھو یعنی سنت اور نفل گھر میں پڑھا کرو بعض نے کہا کبھی کبھی فرض نماز بھی گھروں میں پڑھو تا کہ عورتیں بچے بیمار وغیرہ جو مسجد میں نہیں آ سکتے تمہاری اقتدا کر لیا کریں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو شخص جماعت میں اس وجہ سے نہ آئے کہ دوسری جماعت قائم کرنا چاہتا ہو گو وہ چھوٹی ہو تو ان پر جماعت میں شریک نہ ہونے کا گناہ نہ ہوگا۔

لَا يَجْعَلْ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ يَرٰى اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ - کوئی تم میں اپنی نماز کا کوئی حصہ شیطانی نہ کرے یوں سمجھ کر کہ نماز سے فارغ ہو کر خواہ مخواہ داہنی جانب جانا چاہئے (بلکہ کبھی داہنی جانب جائے کبھی بائیں جانب اگر ہمیشہ داہنی ہی جانب مڑے تب بھی کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ ایسا کرنا واجب اور ضروری نہ سمجھے۔ طیبی نے کہا جو شخص کسی مستحب کام پر اصرار کرے اور رخصت پر کبھی عمل نہ کرے تو شیطان نے اس کو گمراہ کر دیا۔ اب جو کوئی بدعت پر اصرار کرے وہ کتنا بڑا گمراہ ہوگا۔ سمجھ لینا چاہئے)۔

مترجم:- مثلاً تیجہ دسواں چہلم نیاز فاتحہ مجلس میلاد گیارہویں بارہویں انگلیاں اذان میں چومنا قیام تعظیمی مرثیہ خوانی جھنڈے شدے علم وغیرہ امور کو کرنا لازم سمجھے نہ کرنے والے کو مطعون کرے اس کو شیطان نے کیسا گمراہ کر دیا ہے اس سے اوپر کر شیطان کا تسلط اس پر ہے جو مستحبات مندوبات اور سنن کا ادا کرنا واجب کی طرح لازم سمجھے اور نہ کرنے والے کو ملامت کرے مثلاً رفع یدین نہ کرنے والے یا آمین بالجہر نہ کہنے والے کو یا دستر خوان پر نہ کھانے والے کو یا بیعت توبہ نہ کرنے والے کو کیونکہ یہ سب امور مستحب اور مندوب ہیں اگر کسی نے نہ کیا تو اس پر کچھ ملامت نہیں اسی طرح تقلید مذہب معین کو جو بدعت ہے کوئی واجب اور لازم سمجھے اور غیر مقلدوں کو گمراہ جانے اس پر بھی شیطان کا تسلط بے حد ہے۔

میں:- کہتا ہوں بالفرض اگر تقلید مذہب معین جائز یا مستحب بھی ہو جب بھی اس کو واجب کہنے والا سخت گمراہ ہوگا کیونکہ واجب وہی چیز ہوتی ہے جس کو اللہ اور رسول واجب کریں۔ علماء کا یہ منصب نہیں کہ کسی چیز کو واجب کر دیں۔ ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں پر عمل کیا جائے۔)

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا - اور اس سے فائدہ اٹھانا ہم میں باقی اور مورث رکھ۔

يَجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا - اگر کوئی احرام کی حالت میں بجو کو مارے تو ایک مینڈھا فدیہ دے۔

لِلْغَازِيْ اَجْرُهٗ وَ لِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَ اَجْرُ الْغَازِيْ - غازی کو اس کا ثواب ملے گا اور جس نے غازی کو اجرت دے کر جہاد کرایا اس کو اس کا بھی ثواب ملے گا (روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا) اور غازی کا بھی ثواب ملے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِيْ جُحْرِهٖ - اللہ تعالیٰ گوہ کے کیڑے کو اس کے سوراخ میں عذاب کرتا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ جعل ایک چھوٹا کیڑا ہے خنفسا سے بڑا کالا بہت

کالا اس کے پیٹ پر ذرا سرخی ہوتی ہے لوگ اس کو ابو جعران کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھا گوہ اپنے سوراخ میں اکٹھا کرتا ہے)۔

جَعَلَتْنِی یَهُوْدُ حِمَارًا- یہودی لوگ مجھ کو گدھا بنا ڈالتے۔

جِعَةٌ- جو کا شراب۔

نَهٰی عَنِ الْجِعَةِ- آپ نے جو کے شراب سے منع کیا (ہمارے ملک میں اس کو بیر کہتے ہیں یہ شراب اکثر گرم ملکوں اور گرم موسم میں پیا جاتا ہے)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْفَاءِ

جَفْأٌ- گرا دینا' پھینک دینا' اوندھا کرنا۔

جُفَاءٌ- پھین' کوڑا کچرا۔

خَلَقَ الْاَرْضَ السُّفْلٰی مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ- اللہ تعالیٰ نے نیچے والی زمین کو اس پھین اور کوڑے کچرے سے بنایا (جو پانی پر آ گیا تھا) پہلے سب پانی ہی پانی تھا اس میں سے بخار نکلا وہ ہوا ہوگئی پھر بخار بخار سے ٹکرایا تو آگ پیدا ہوئی' پانی پر پھین جما اور کوڑا کچرا وہ زمین ہوگیا- ایک طائفہ فلاسفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرآن شریف سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے وَ کَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ[1] لیکن عرش پانی سے بھی پہلے تھا اور پروردگار کی ذات مقدس اس سے بھی پہلے تھی' وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا)۔

اِنْطَلَقَ جُفَاءٌ مِنَ النَّاسِ- کچھ جلد باز یا آگے دال لوگ چل دیئے- ابن اثیر نے کہا ہم نے تو صحیحین میں یوں پڑھا ہے اِنْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ یعنی کچھ ہلکے پھلکے لوگ چل دیئے یہ جمع ہے خَفِیْفٌ کی- ترمذی کی روایت میں سَرَعَانُ النَّاسِ ہے یعنی جلد باز لوگ- مَتٰی تَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَةُ قَالَ مَالَمْ تَجْتَفِئُوْا بَقْلًا- مردار ہم کو کب تک حلال ہے؟ فرمایا جب تک تم کوئی بھاجی نہ اکھیڑ سکو (یعنی کوئی ترکاری بھاجی ساگ پات بھی کھانے کو نہ ملے)۔

حَرَّمَ الْحُمُرَ الْاَهْلِیَّةَ فَجَفَأُوا الْقُدُوْرَ- آنحضرتؐ نے بستی کے گدھے حرام کیے تو لوگوں نے ہانڈیاں الٹا دیں (جن میں گدھے کا گوشت چڑھایا تھا- ایک روایت میں فَاَجْفَأُوا الْقُدُوْرَ ہے ابن اثیر نے کہا یہ شاذ لغت ہے جیسے کَفَأُوْا اور اَکْفَأُوْا- محیط میں ہے کہ یہ لغت مجہول ہے)۔

جَفْرٌ- بڑا ہونا- کھانے کے لائق ہو جانا' بدن کی منی سب نکل جانا کثرت جماع سے۔

کَانَ یَشِبُّ فِی الْیَوْمِ شَبَابَ الصَّبِیِّ فِی الشَّهْرِ فَبَلَغَ سِتًّا وَّهُوَ جَفْرٌ- (آنحضرتؐ کی دایا حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) آنحضرتؐ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا لڑکا ایک مہینہ میں بڑھتا ہے- چھ مہینے میں آپ خاصے زور دار کھانا کھانے کے قابل ہو گئے' اصل میں جفر بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جب وہ چار مہینے کا ہو کر اپنی ماں سے جدا ہو جائے چرنے اور کھانے لگے۔

فَخَرَجَ اِلَیَّ ابْنٌ لَّهٗ جَفْرٌ- اس کا ایک لڑکا میری طرف نکلا جس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا۔

فِی مُحْرِمٍ یُّصِیْبُ الْاَرْنَبَ جَفْرَةٌ- اگر احرام والا شخص خرگوش مار ڈالے تو ایک بکری کا بچہ بدل دے (اس کی قربانی کرے)۔

یَکْفِیْهِ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ- اس کو حلوان کا دست کافی ہے (یعنی کم خوراک ہے- یہ اس کی تعریف کی)۔

صُوْمُوْا وَوَفِّرُوْا اَشْعَارَ کُمْ فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ- روزے رکھو اور بالوں کو بڑھاؤ یہ منی کو سکھا دیتا ہے (شہوت ٹوٹ جاتی ہے)۔

اَلصَّوْمُ مَجْفَرَةٌ- روزہ منی کو سکھا دیتا ہے- (جماع کی خواہش کم کر دیتا ہے)۔

عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ مَجْفَرَةٌ- روزہ اپنے اوپر لازم کر لے اس سے منی کی پیدائش کم ہو جائے گی- یا منی سوکھ جائے گی (جب منی کی تولید گھٹ گئی تو جماع کی خواہش بھی کم ہو

---

[1] اور اس کا عرش پانی پر تھا- اس آیت سے صاحب کتاب کا استدلال مذکورہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں صرف یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا مگر یہ دعویٰ کہ ''اس سے بخار نکلا' بخار بخار سے ٹکرایا تو...... الخ'' بلا دلیل ہے- (م)

جائے گی)۔

رَأی رَجُلًا فِی الشَّمْسِ فَقَالَ قُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمایا دھوپ سے اٹھ جا دھوپ میں بیٹھنا آدمی کو سکھا دیتا ہے یا اس سے شہوت جاتی رہتی ہے۔

اِیَّاکُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ۔ صبح کے سونے سے پرہیز کرو اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔

اِیَّاکَ وَ کُلَّ مُجْفِرَةٍ۔ ہر ایک ایسی عورت سے پرہیز کر جس کے جسم سے بری بو آتی ہو۔ یہ اِجْفَار سے نکلا ہے یعنی بدبودار ہونا۔ بعض نے کہا مجفرہ سے موٹی عورت مراد ہے۔ کہتے ہیں امرأۃ مجفرۃ الجنبین یعنی موٹے پہلوؤں والی عورت۔

مَنِ اتَّخَذَ قَوْسًا عَرَبِیَّةً وَّ جَفِیْرَهَا نَفَی اللّٰهُ عَنْهُ الْفَقْرَ۔ جو شخص عربی کمان اور تیروں کا ترکش رکھے اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی دور کر دے گا۔ محیط میں ہے جفیر لکڑی کا ترکش جس میں چمڑا نہ ہو یا چمڑے کا ترکش جس میں لکڑی نہ ہو۔

فَوَجَدْنَاهُ فِیْ بَعْضِ تِلْکَ الْجِفَارِ۔ پھر ہم نے اس کو ایک گڑھے میں پایا۔ جِفَار جُفْرہ کی جمع ہے بمعنی اور بوزن جفرہ۔

جُفْرَ۔ اس کنوے کو کہتے ہیں جس کی بندش نہ ہوئی ہو۔

جُفْرَہ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے اطراف میں جس کو جفرہ خالد بھی کہتے ہیں۔ منسوب ہے خالد بن عبداللہ بن اسید کی طرف۔

اَمْلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْجَفْرَ وَالْجَامِعَةَ۔ آنحضرتؐ نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو دو کتابیں لکھوا دیں ایک جفر دوسری جامعہ۔ (ایک کتاب تو بکری کے کھال پر لکھی تھی دوسری بھیڑ کی کھال پر۔ اور اس میں قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں وہ سب مجملاً لکھوا دی تھیں۔ سید شریف نے شرح مواقف میں نقل کیا کہ جفر اور جامع دو کتابیں تھیں حضرت علی کے پاس جن میں ازروئے قواعد علم حروف وتکسیر بڑے بڑے حوادث کا بیان تھا جو قیامت تک ہونے والے تھے اور آپ کی اولاد میں جو امام گذرے وہ انہی کتابوں کو دیکھ کر اکثر امور کی خبر دیتے اور انہی کتابوں سے نقل کرتے۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا میرے پاس جفر ابیض ہے۔ زید ابن ابی اعلاء نے پوچھا اس میں کیا ہے؟ فرمایا زبور داؤد کی' توراۃ موسیٰ کی' انجیل عیسیٰ کی' ابراہیم کے صحیفے' حلال وحرام' حضرت فاطمہ کا مصحف اور وہ باتیں جن کی وجہ سے لوگ ہمارے محتاج ہوں ہم ان کے محتاج نہ ہوں اور میرے پاس جفر احمر بھی ہے اخیر تک۔ کتاب قبول العہد میں جو امام رضا علیہ السلام نے مامون رشید خلیفہ کو لکھی تھی یہ مرقوم ہے کہ تو نے خلافت کے مستحق کو پہچانا اور تیرے باپ دادا نے نہیں پہچانا تھا میں نے تیری طرف سے یہ التماس قبول کیا (مامون نے امام رضا سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ مسند خلافت پر متمکن ہو جائیے میں اپنے تئیں معزول کر دیتا ہوں چونکہ خلافت آپ کا اور آپ کے آباؤ اجداد کا حق تھا مگر جفر اور جامعہ دونوں کتابوں سے یہ نکلتا ہے کہ مساوات کی خلافت چلنے والی نہیں) ایک امام صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت اور نبوت دونوں ہمارے خاندان میں جمع کرنے والا نہیں۔ حضرت علم الہدیٰ سید مرتضیٰ سے خلیفہ وقت نے ہاتھ ملایا اور تعریضاً کہا میں تمہاری انگلیوں سے خلافت کو بو سونگھتا ہوں انہوں نے کہا خلافت کی نہیں بلکہ نبوت کی خوشبو ہے۔

مؤلف کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے بنی فاطمہ کے لئے آخرت کے درجے خاص فرمائے اور دنیا کی حکومت اور سلطنت ان کی قسمت میں نہیں رکھی امام حسین علیہ السلام کے عہد سے اب تک مساوات کو کبھی خلافت عامہ نصیب نہیں ہوئی اور ایرے غیرے پنچ کلیاں ہمیشہ خلافت اور حکومت کے مزے لوٹتے رہے یہاں تک کہ آخری زمانہ ۱۲۰۰ھ میں مولانا اسمٰعیل شہید نور اللہ مرقدہ نے حضرت سید احمد بریلوی کی خلافت قائم کرنا چاہی تھی مگر منشاء خداوندی نہ تھا سید صاحب مع تمام رفقا کے کفار افاغنہ اور سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ محیط میں ہے کہ علم جفر اور علم تکسیر ایک ہی ہے۔ یعنی سائل کے سوال کے حروف میں تصرف اور تغیر اور تبدل کر کے اس کے سوال کا جواب نکالنا۔

میں :- کہتا ہوں یہ سب روایتیں غیر صحیح ہیں۔ نہ حضرت

علیؓ کے پاس کوئی کتابیں موسوم بہ جفر و جامع تھیں اور نہ آپ کو آئندہ کے حوادث کا تفصیلی علم دیا گیا تھا- صحیح روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھ کو آنحضرتؐ سے سوا قرآن کے اور اس صحیفہ کے کچھ نہیں پہنچا- اس صحیفہ میں چند دیت اور زکوٰۃ کے احکام تھے لاغیر اور اگر آپ کو واقعات آئندہ کا تفصیلی علم دیا گیا ہوتا تو آپ کبھی خلافت اختیار نہ کرتے- نہ معاویہ سے جنگ کرتے نہ یہ فرماتے کہ اگر میں بنی امیہ پر غالب ہوا تو ان کو جھاڑ پھونچ کر صاف کر دوں گا اور اگر یہ علم آپ کی اولاد میں ہوتا تو امام حسین علیہ السلام کوفہ اور کربلائے معلٰی کا قصد کیوں اور ابن زیاد بدنہاد اور نحس عمر بن سعد کے ہاتھوں سخت سخت مصیبتیں کیوں اٹھاتے- یہ چند جھوٹے کذاب لوگوں کی روایتیں ہیں- جن پر بعض علماء نے دھوکہ کھایا اور انھوں نے ان کو سچ کہا اور تعجب تو شیخ ابن عربیؒ سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر میں ذلک الکتاب سے کتاب الجفر اور والجامعہ مراد رکھی ہے- سبحان اللہ یہ عجب تفسیر ہے! ظن غالب ہے کہ یہ کسی کا الحاق اور تصرف ہے اور ایسے الحاقات اور تصرفات بے دینوں نے بزرگوں کی کتابوں میں بہت کیے ہیں-)

اَتُقَلْقِلُ تَقَلْقُلَ الْقِدْحِ فِی الْجَفِیْرِ الْقَارِغِ- تو ایسی گڑبڑ کرتا ہے جیسے خالی ترکش میں تیر کھڑبڑ کرتا ہے-

جَفِیْرٌ عَبْدِیُّ- حدیث کے ایک راوی کا نام ہے-

جَفٌّ- جمع کرنا' خشک ہونا' ایک جگہ اقامت کرنا-

تَجْفِیْفٌ- سکھانا-

جُعِلَ فِیْ جُفِّ طَلْعَةِ ذَکَرٍ- وہ جادو کا سامان ایک تر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا- (ایک روایت میں فِیْ جُبِّ طَلْعَةٍ ہے معنی وہی ہے)-

جَفَّتِ الْاَقْلَامُ وَ طُوِیَتِ الصُّحُفُ- قلم سوکھ گئے اور کتابیں لپیٹ دی گئیں (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا وہ سب لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا)-

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَائِنٌ- (قیامت تک) جو ہونے والا تھا اس کو قلم لکھ کر سوکھ گیا-

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ- جو کچھ تجھ پر گذرنے والا ہے وہ لکھ کر قلم سوکھ گیا-

اَلْجَفَاءُ فِیْ هٰذَیْنِ الْجُفَّیْنِ رَبِیْعَةَ وَ مُضَرٍ- سختی اور بے رحمی ان دونوں گروہوں میں ہے ربیعہ اور مضر میں (دونوں مشہور قبیلے ہیں)-

کَیْفَ یَصْلُحُ اَمْرُ بَلَدٍ جُلَّ اَهْلِهٖ هٰذَانِ الْجُفَّانِ- بھلا اس بستی کا کام کیونکر درست ہوگا جہاں کے اکثر باشندے ان دونوں گروہ کے ہوں گے-

مَاکُنْتُ لِاَدَعَ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَ جُفَّیْنِ یَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ- میں تو مسلمانوں کو اس حال میں چھوڑنے والا نہیں ہوں کہ ان کے دو گروہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں مارے (لیکن خدا کی مرضی میں کیا دخل ہے' مسلمانوں کے کئی گروہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں)-

جُفَّاتٌ- دو گروہ بنی بکر اور بنی تمیم-

لَانَفَلَ فِیْ غَنِیْمَةٍ حَتّٰی تُقْسَمَ جَفَّةً- لوٹ میں سے انعام نہیں ملے گا جب تک سب تقسیم نہ ہو جائے (ایک روایت میں حتی تقسم علی جفتہ ہے- یعنی یہاں تک کہ اپنے گروہ پر' یعنی لشکر والوں پر تقسیم نہ ہو جائے)-

قِیْلَ لَهُ النَّبِیْذُ فِی الْجُفِّ قَالَ اَخْبَثُ وَ اَخْبَثُ- پوچھا گیا نبیذ چمڑے کے ڈول میں بنانا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا بہت برا بہت برا-

جُفٌّ- چمڑے کا برتن جو باندھا نہیں جاتا- بعض نے کہا مشک کو نیچے سے کاٹ کر ڈول کے طور پر جو بنا لیا جاتا ہے- بعض نے کہا کھجور کی لکڑی کو کرید کر اس کا برتن جو بناتے ہیں-

فَجَاءَ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ- ایک گھوڑے پر سوار آیا جس پر تجفاف پڑا تھا- تجفاف زرہ کے طور پر ہوتا ہے جو گھوڑے پر ڈال دیا جاتا ہے تاکہ جنگ میں اس کو صدمہ نہ پہنچے اس کی جمع تجافیف آتی ہے-

اِنَّهٗ کَانَ عَلٰی تَجَافِیْفِهِ الدِّیْبَاجُ- ان کی زرہوں پر دیباج لگا تھا (دیباج ایک ریشمی کپڑا ہے)

فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا- فقیری کے لئے سامان تیار کر-

جَفلٌ – پوست نکالنا' چھیلنا' الگ کرنا' ڈالنا' ہلانا' ہانکنا' دفع کرنا' گرادینا' کھودڈالنا' بھاگنا' پریشان ہونا' جلدی کرنا۔

لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَہٗ – جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ کی طرف بھاگے۔

فَنَعَسَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَتّٰی کَادَیَنْجَفِلُ عَنْھَا – آنحضرتؐ اپنی اونٹنی پر اونگھنے لگے قریب تھا کہ آپ اس پر سے گر پڑیں۔

مَایَلِیْ رَجُلٌ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ النَّاسِ اِلَّا جِیْئَ بِہٖ فَیَنْجَفِلُ یافَیُجْفَلُ عَلٰی شَفِیْرِ جَھَنَّمَ – جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا متولی ہو (کوئی عام خدمت اس کے سپرد ہو مثلاً بادشاہ ہو یا کوتوال یا قاضی (جج) یا تحصیلدار پھر اس میں خیانت کرے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئیں گے) وہ دوزخ کے کنارے پر سے اس کے اندر گر پڑے گا یا گرا دیا جائے گا۔

ذَکَرَ النَّارَ فَاجْفَلَ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ – امام حسن بصریؒ نے دوزخ کا ذکر کیا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے (ایسی ہیبت طاری ہوئی)۔

اِنَّ رَجُلًا یَھُوْدِیًّا حَمَلَ اِمْرَأَۃً مُّسْلِمَۃً عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ جَفَلَھَا ثُمَّ تَجَثَّمَھَا لِیَنْکِحَھَا فَاُتِیَ بِہٖ عُمَرُ فَقَتَلَہٗ – ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کو گدھے پر سوار کیا جب مدینہ سے باہر نکل گیا تو اس کو (گدھے پر سے) گرا دیا پھر اس پر چڑھ بیٹھا اس سے جماع کرنے کو آخر وہ یہودی حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو قتل کرڈالا (یہ قتل تعزیراً ہوگا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو پھر کوئی مسلمان عورتوں کی عزت پر دست درازی نہ کرے)۔

اٰتِی الْبَحْرَ فَاَجِدُہٗ قَدْ جَفَلَ سَمَکًا کَثِیْرًا – میں سمندر پر آتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں سمندر نے بہت سی مچھلیاں کنارے پر ڈال دی ہیں۔

اِنَّہٗ جُفَالُ الشَّعْرِ – دجال کے جسم پر بہت بال ہوں گے۔

رَاَیْتُ قَوْمًا جَافِلَۃً جِبَاھُھُمْ یَقْتُلُوْنَ النَّاسَ – میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی پیشانیوں پر بال کھڑے ہوئے تھے یا پیشانیوں پر ان کے بال تھے (جیسے نصاریٰ کی وضع ہے وہ لوگوں کو قتل کررہے تھے)۔

وَاللّٰہِ لَا یَبْلُغُ عَمَلُہُ الطَّائِفَ اِذَا اَجْفَلَ – خدا کی قسم اس کا عمل طائف تک نہیں پہنچے گا جب وہ کوشش کرے۔

فَیُجْفِلُوْنَ النَّاسَ اِجْفَالَ الْغَنَمِ – وہ لوگوں میں اس طرح بھاگ کر آئیں گے جیسی بکریاں بھاگ نکلتی ہیں۔

جَفْنٌ – باز رکھنا' روکنا' نحر کرنا' پیالہ میں گوشت کھلانا' آنکھ کا پوٹا اوپر کا ہو یا نیچے کا' تلوار کا نیام' انگور کی جڑ' یا شاخ۔

جِفْنٌ – تلوار کا نیام۔

جَفْنَۃٌ – پیالہ' چھوٹا کنواں' سخی آدمی' انگور۔

تَجْفِیْن اور اِجْفَان – بہت جماع کرنا۔

اَنْتَ الْجَفْنَۃُ الْغَرَّاءُ – تو سفید پیالہ ہے (یعنی سخی ہے لوگوں کے سامنے کھانے کا پیالہ رکھتا ہے۔ سفید سے یہ مطلب ہے کہ اس میں چربی اور گھی بھرا رہتا ہے۔ جَفْنَۃٌ کی جمع جِفَانٌ اور جَفَنَاتٌ آتی ہے۔)

نَادِیَا جَفْنَۃَ الرَّکْبِ – پکارا سواروں کے پیالے (یعنی سواروں کے کھلانے والے یا سواروں کے پیالہ والے)۔

اِغْتَسَلَ فِیْ جَفْنَۃٍ – ایک بڑے پیالے (کونڈے میں) غسل کیا۔

وَھُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَۃٍ – چاند اس وقت آدھے پیالے کی طرح تھا۔

اِنْکَسَرَ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ فَجَفَّنَھَا – زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی گر گئی (مرنے لگی) آپ نے اس کو نحر کر کے اس کا گوشت پیالہ میں کھلا دیا۔

سُلُّوْا سُیُوْفَکُمْ مِنْ جُفُوْنِھَا – اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو (یہ جَفْنٌ کی جمع ہے جیسے اَجْفَان اور اَجْفُنٌ ہے)۔

کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ – اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا۔

جَفَاءٌ – یاجَفْوَۃٌ یاجِفْوَۃٌ – سخت ہونا' بے مروت ہونا' بھاری ہونا' دور ہونا' آرام نہ پانا۔

كَانَ يُجَافِيْ عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ لِلسُّجُوْدِ- سجدے میں آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے-
إِذَا سَجَدْتَ فَتَجَافَا- جب تو سجدہ کرے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھ- (عرب لوگ کہتے ہیں جفا یعنی دور ہوا- اور اَجْفا یعنی دور کیا-)
اِقْرَأُ والْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْفُوْا- قرآن پڑھتے رہو اس سے دور مت ہو (اس طرح کہ پڑھنا چھوڑ دو)-
غَيْرُ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ- نہ تو اس میں غلو کرنے والا ہو نہ تقصیر کرنے والا- ابن اثیر نے کہا جفا کا معنی یہ بھی ہے ناطہ پروری اور احسان کو ترک کرنا-
اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ- فحش گوئی بدزبانی جفا میں داخل ہے-
مَنْ بَدَا جَفَا- جو شخص جنگل میں جا کر رہا (گنوار بن گیا) اس کا دل سخت ہو گیا (کیونکہ جنگل میں لوگوں کی صحبت کم رہتی ہے تو حسن معاشرت اور خوش خلقی کی عادت جاتی رہتی ہے-)
لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ- آنحضرتؐ سخت مزاج نہیں ہیں اور نہ اپنے لوگوں کو ذلیل سمجھنے والے نظر حقارت سے دیکھنے والے- بعض نے مَہین بفتحہ میم روایت کیا ہے یعنی حقیر نہیں ہیں بلکہ عزت والے ہیں)-
لَا تَزْهَدَنَّ فِيْ جَفَاءِ الْحِقْوِ- تہبند کو موٹا چھوٹا رکھنے سے نفرت مت کرو' آرام طلبی اور خوش پوشاکی کی عادت مت ڈالو-
خَرَجَ جُفَاءٌ مِّنَ النَّاسِ- کچھ جلد باز لوگ نکل کھڑے ہوئے-
إِذَا جَلَسَ يَتَجَافٰى وَلَا يَتَمَكَّنُ مِنَ الْقُعُوْدِ- مسبوق جب بیٹھے تو زمین سے اٹھا رہے اطمینان سے نہ بیٹھے (کیونکہ اس کو کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز ادا کرنا ہے)-
اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْيَمِيْنِ مِنَ الْجَفَاءِ- داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا آداب شریعت سے دور ہونا ہے-
تَجَافَوْا عَنِ الدُّنْيَا- دنیا سے دور رہو-
يَتَجَافٰى عَنْهُ الْعَذَابُ مَا دَامَتْ رُطْبَةً- جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اُس سے عذاب دور رہے گا-
جَفَوْتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ- میں قیامت کے دن اس کو دور کر دوں گا-
اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَهْلُ الْجَفَاءِ مِنَ النَّاسِ- یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو سخت دل ہیں یا بے ادب گنوار ہیں-
يَمُوْتُ الْعَالِمُ فَيَذْهَبُ بِمَا يَعْلَمُ فَتَلِيْهِمُ الْجُفَاةُ فَيَضِلُّوْنَ وَ يُضِلُّوْنَ- عالم مر جائے گا اور علم اپنے ساتھ لے جائے گا پھر اس کے قائم مقام جفا والے ہوں گے' وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے- مجمع البحرین میں ہے جفا والوں سے یہ مراد ہے کہ رائے پر چلنے والے (حدیث کو چھوڑ دینے والے)-
زَادُ الْمُسَافِرِ الْحُدَاءُ وَ الشِّعْرُ مَا لَيْسَ فِيْهِ جَفَاءٌ- مسافر کا توشہ گانا ہے اور شعریں پڑھنا جن میں جفا نہ ہو یعنی خلاف شرع اور فحش مضامین نہ ہوں-
اَلْاِبِلُ فِيْهِ الشَّقَاءُ وَالْجَفَاءُ- اونٹوں میں مشقت اٹھانا ہے اور سختی سہنا-
جَفِيٌّ- گرانا-
لَسْتُ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمَجْفِيْ- نہ میں ظالم ہوں نہ مظلوم-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْقَافِ

جَقٌّ- بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا)-
جَقَّه- بوڑھی اونٹنی-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْكَافِ

جَكْرٌ- الحاح کرنا' غصہ کرنا-
اِجْكَارٌ- بیع میں الحاح کرنا-
جُكَيْرَه- حاجت' لجاجت-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ اللَّامِ

جَلْأٌ- یا جَلْأً یا جَلَاءَةٌ- پچھاڑ دینا' پھینک مارنا-
جَلْبٌ- یا جَلَبٌ- ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا- درآمد

(امپورٹ) ڈرانا' جمع کرنا' کمانا' ڈانٹنا' جھڑکنا' قصور کرنا-

لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ - جلب اور جنب درست نہیں ہے (جنب کی تفسیر آگے آئیگی) جلب دو امروں میں ہوتا ہے- ایک تو زکوۃ میں دوسرا گھوڑ دوڑ کی شرط میں- زکوۃ کا جلب یہ ہے کہ ایک تحصیلدار ایک مقام پر اترے اور جانور والوں کو حکم دے کہ اپنے اپنے جانور لے کر اس کے پاس حاضر ہوں' آپ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں جانور والوں کو تکلیف ہوگی خود تحصیلدار کو وہاں جانا چاہئے جہاں جانور رہتے ہوں وہاں جا کر زکوۃ وصول کر لینا چاہئے- شرط کا جلب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے ایک آدمی رکھے وہ اس کو ڈانٹتا اور جھڑکتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جائے- وَ يَقُودُ الْجَيْشَ ذَا الْجَلَبِ - اور آوازوں والے لشکر کو اپنے پیچھے لائے (یہ جمع ہے مُجْلِبَةٌ کی بمعنی آواز)-

سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ - مردوں کی آواز سنی-

لَاتَلَقَّوُا الْجَلَبَ - تجارتی قافلہ سے آگے جا کر مت ملو (اس کو بستی میں آنے دو بستی میں آ کر وہ اپنا مال بازار کے نرخ سے بیچیں- آگے جا کر ان سے نرخ ٹھہرا لینا اور مال مول لے لینا یہ درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں کبھی بستی والوں کا نقصان ہوتا ہے کبھی قافلہ والوں کا ان کو بستی کے نرخ کی خبر نہیں ہوتی)-

اَرَادَ اَنْ يُغَالِطَ بِمَا اَجْلَبَ فِيهِ - آپ کا مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو مغالطہ دیں اس مقصد میں جس کے لئے وہ جمع ہوئے تھے-

اَجْلَبُوا عَلَيْهِ - جمع ہوئے اس پر-

اَجْلَبَهُ - اس کی مدد کی-

اَجْلَبَ عَلَيْهِ - اس کو آواز دی' برانگیختہ کیا' ابھارا-

اِنَّكُمْ تُبَايِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰى اَنَّ الْعَرَبَ وَ الْعَجَمَ مُجْلِبَةٌ - تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم دونوں سے اکٹھا لڑو- (ایک روایت میں مجلبة ہے یائے تحتانی سے)-

كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْجُلَّابِ - آپ جب جنابت کا غسل کرتے تو گلاب کی طرح کوئی خوشبو منگواتے- (ایک روایت جِلَاب بے حائے حطی سے یعنی اتنا بڑا برتن پانی کا جس میں دودھ دوہتے ہیں)-

قَدِمَ اَعْرَابِيٌّ بِجَلُوْبَةٍ فَنَزَلَ عَلٰى طَلْحَةَ فَقَالَ طَلْحَةُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ - ایک گنوار سوداگری کا مال لے کر آیا اور طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اترا (اس نے خواہش کی کہ طلحہ میرا مال بیچ دیں- طلحہ نے کہا آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا ہے کہ بستی والا جنگل والے کا مال بیچے (اس کا دلّال بنے بلکہ خود اس کو بیچنے دے)-

جَلُوْبَه - وہ مال جو دوسرے ملک سے آئے فروخت کے لئے (ایک روایت میں حَلُوْبَه ہے حائے حطی سے یعنی دودھیل اونٹنی لے کر آیا)-

لَا يَدْخُلُوْا مَكَّةَ اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ - مشرکوں نے یہ شرط لگائی کہ مسلمان جب مکہ میں آئیں تو ہتھیار غلاف میں رکھ کر لائیں-

جُلُبَّان - چمڑے کا تھیلہ جس میں تلوار نیام سمیت اور دوسرے ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین کے پچھاڑی لٹکا دیتے ہیں- بعض نے جُلُبَّان روایت کیا ہے-

تُؤْخَذُ الزَّكٰوةُ مِنَ الْجُلُبَّانِ - جلبان میں زکوۃ لے جائے گی- وہ ایک غلہ ہے ماش کی طرح اس کو خلّر بھی کہتے ہیں-

مَنْ اَحَبَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيُعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا - جو شخص ہم لوگوں یعنی اہل بیت رسالت سے محبت رکھے وہ فقیری کا لباس تیار رکھے- (یہ حضرت علی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اہل بیت کی محبت اس وقت سچی ہوگی جب دنیا و مافیہا سے بیزار ہو' مولیٰ کا طلب گار ہو جیسے ان بزرگوں کا شیوہ تھا-

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال ست و جنوں[1]

جِلْبَاب - ازار اور چادر- بعض نے کہا اوڑھنی اس کی جمع

---

[1] اگر تو دین و دنیا دونوں چاہتا ہے تو یہ محض بے وقوفی' حماقت اور نادانی ہے-(م)

جَلَابِیب ہے۔

لِتُلْبِسَهَا صَاحِبَهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ اگر اس کے پاس دوپٹہ (چادر) نہ ہو اور عید آ جائے تو اس کی سہیلی (ہمجولی) اپنی (فاضل) چادر اس کو اڑھا دے اور عید گاہ میں لے جائے۔ یا اپنی ازار اس کو پہنا دے اگر اس کے پاس ازار نہ ہو۔ وجہ یہ ہے کہ عید کے دن آنحضرتؐ نے حکم دیا ہے کہ سب عورتیں بھی عید گاہ میں آئیں۔ یہاں تک کہ کنواری، پردہ نشین اور حیض والی بھی۔ حیض والی نماز نہ پڑھے لیکن دعا میں حاضر رہے۔

لَابَأْسَ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الْجَلَبَ۔ مال درآمد کے بیچنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی جب بیوپاری خود بازار میں آ جائے اور نرخ وغیرہ معلوم کر لے تب اس کا مال بیچ دینے میں کوئی قباحت نہیں)۔

اِنَّ الْحَطَّا بِيْنَ وَ الْمُجْتَلِبَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا حَلَالًا۔ لکڑھاروں اور غلہ لانے والوں نے آنحضرتؐ سے اجازت مانگی آپ نے ان کو بن احرام باندھے مکہ میں آنے کی اجازت دی (کیونکہ وہ روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اگر احرام باندھنا ہر بار ضروری ہو تو ان کو سخت تکلیف ہو گی)۔

اِذَا صَارَ التَّلَقِّيْ اَرْبَعَ فَرَاسِخَ فَهُوَ جَلَبٌ۔ جب چار فرسخ کے فاصلہ سے جا کر ملے (یعنی ابھی بستی پہنچنے میں چار فرسخ باقی ہوں) تو وہ جلب ہے (جو منع ہے البتہ جو اس سے کم فاصلہ رہ جائے تو قافلہ سے جا کر ملنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ چار فرسخ سے کم فاصلہ میں بیوپاریوں کو نرخ وغیرہ معلوم ہو جاتے ہیں)۔

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّ الْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ۔ جو شخص دوسرے ملکوں سے غلہ لے کر آئے اللہ اس کو روزی دے گا۔ (کیونکہ وہ خلق خدا کی جان بچاتا ہے ان کو راحت پہنچانا چاہتا ہے) اور جو کوئی غلہ روک رکھے (کہ جب گراں ہو گا اس وقت بیچوں گا) وہ ملعون ہے۔

جُلْبَةٌ۔ وہ کھال جو زخم اچھا ہو جانے کے بعد جڑتی ہے۔

وَاجْلُبْنِيْ اِلٰى كُلِّ عَمَلٍ اَوْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ۔ ہر عمل یا قول یا فعل جس سے (پروردگار) تیرا قرب حاصل ہو اس کی طرف مجھ کو کھینچ لے (مجھ کو اس کی توفیق دے)۔

مَنْ اَلْقٰى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيْبَةَ لَهٗ۔ جو شخص شرم و حیا کا برقعہ اٹھا دے (علانیہ فسق و فجور کرے، رنڈی بازی، شراب خوری) اس کی برائی کرنا غیبت نہ ہو گی (برائی کرنے والے پر کوئی گناہ نہ ہو گا)۔

جَلَجٌ۔ صبح کی شروع روشنی۔

جَلَجَةٌ۔ کھوپری یا سر۔ جَلَجٌ اس کی جمع ہے۔

بَقِيْنَا نَحْنُ فِيْ جَلَجٍ لَّا نَدْرِيْ مَا يُصْنَعُ بِنَا۔ ہم لوگ چند راس رہ گئے ہیں (چند نفر) معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ بعض نے کہا جلج کے معنی حباب یعنی ہم ایک ضیق میں پھنس گئے ہیں دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے۔

خُذُوْا مِنْ كُلِّ جَلَجَةٍ مِّنَ الْقِبْطِ كَذَا وَ كَذَا۔ ہر قبطی کافر سے فی نفر یا فی راس اتنا جزیہ لے (یہ حضرت عمرؓ نے مصر کے گورنر کو لکھا تھا)۔

وَاِنَّا بَعْدُ فِيْ جَلَجَتِنَا۔ مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی حضرت عمرؓ نے ان سے کہا تم نے ابوعبداللہ کنیت کیوں نہیں رکھی؟ انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے میری کنیت ابو عیسیٰ رکھی، حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ کی بات اور تھی، آنحضرتؐ کے تو اگلے اور پچھلے قصور سب بخش دیئے گئے تھے مگر ہم تو اپنی ضیق (تنگی، مصیبت اور بلا) میں مبتلا ہیں (اس روز سے مغیرہ کی کنیت مرنے تک یہی ابوعبداللہ رہی۔ ہر چند ابوعیسیٰ بھی کنیت رکھنا جائز ہے۔ امام ترمذی کی کنیت ابوعیسیٰ تھی مگر چونکہ اسلام کا زمانہ حضرت عمرؓ کے وقت میں نیا تھا تو آپ نے اس کنیت کو مناسب نہ سمجھا ایسا نہ ہو کوئی وہم کرے کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کے بھی کوئی باپ تھے حالانکہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے)۔

جَلْجَلَةٌ۔ زور سے آواز کرنا، گرجنا، ہلانا، ڈرانا، ملانا، گھونگھرو لٹکانا۔

وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ فِي الْجُلْجُلَانِ۔ جلجلان میں زکوٰۃ

کا بیان کیا، جلجلان تل یا دھنیا کی طرح ایک دانہ، محیط میں ہے کہ جلجلان دھنیے کا دانہ-

كَانَ يَدَّهِنُ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِدُهْنِ جُلْجُلَانٍ- عبداللہ بن عمر احرام باندھنے کے وقت جلجلان کا تیل لگاتے-

فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ- وہ قیامت تک زمین میں گھستا اور دھنستا ہوا رہے گا- (ایک روایت میں يَتَلَجْلَجُ ہے یعنی پھرتا رہے گا)-

فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ- میں نے گھونگھرو کو جھانک کر دیکھا جو چاندی کا بنا ہوا تھا اور بی بی ام سلمہ نے اس میں آنحضرتؐ کے موئے مبارک تبرکاً رکھے تھے جس کو نظر وغیرہ لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو ان بالوں کو دھو کر اس کو پلاتیں-

لَاتَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُلٌ- فرشتے سفر میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے)-

اِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلْجَلُ فِي الْجَوْفِ- دل حق کی تلاش میں پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے-

جَلَحٌ- سر کے بال دونوں طرف سے کھل جانا، یا سر مونڈنا-

جُلْحٌ یا جُلَّحٌ- بن سینگ والی گائیں یا بکریاں یا جَلْحَاءُ- کی جمع ہے-

اَجْلَحُ- وہ شخص جس کے سر کے بال دونوں طرف سے جھڑ گئے ہوں- یہ اَصْلَعُ سے کم ہے اور اَنْزَعُ سے زیادہ-

لَيْسَ فِيها عُقْصَاءُ وَرَاجُلْحَاءُ- ان میں کوئی پیچیدہ سینگوں والی جس کے سینگ اندر کی جانب مڑے ہوئے ہیں اس کی مار نہیں لگتی اور بن سینگ والی نہ ہوگی-

حَتّٰى يُقْتَصَّ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ- یہاں تک کہ بن سینگ والی کا قصاص سینگ والی سے لیا جائے گا-

لَادَعَنَّكِ جَلْحَاءَ- میں تجھ کو (اے رومیہ) بن قلعے یعنی غیر محفوظ کر دوں گا (دشمن تجھ کو فتح کر لیں گے)-

مَنْ بَاتَ عَلٰى سَطْحٍ اَجْلَحَ فَلَا ذِمَّةَ لَهٗ- جو شخص رات کو ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر یا روک (کٹہرہ وغیرہ) نہ ہو اس کا کوئی ذمہ نہیں (کہ وہ گرنے سے محفوظ رہے

گا)-

يَا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ- اے جلیح ایک عمدہ کام ہے (جلیح اس شخص کا نام تھا جس کو پکارا تھا-)

اِنِّيْ لَاَكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ اَرٰى جَبْهَتَهٗ جَلْحَاءَ- میں اس کو برا سمجھتا ہوں آدمی کے لئے اس کی پیشانی صاف چکنی دیکھوں (اس پر سجدے کا نشان نہ ہو یا وہاں پر بال نہ ہوں)-

جَلْخٌ- بھر دینا، گرا دینا، جماع کرنا، کھینچنا-

اِجْلِخَاخٌ- ناتواں ہونا، بازوؤں کو سجدے میں پسلیوں سے جدا رکھنا-

فَاِذَا بِنَهْرَيْنِ جِلْوَاخَيْنِ- ناگاہ دو کشادہ نہریں نظر پڑیں-

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِاَبْطَحَ جِلْوَاخٍ بِاَسْفَلِهٖ نَخْلٌ- کاش میں جانوں کہ میں ایک رات کشادہ میدان میں بسر کروں گا جس کے نشیب میں کھجور کے درخت ہوں-

جُلَاخٌ- جو بہیا نالہ بھر دے-

جَلْخٌ- چھری تیز کرنے کا آلہ-

جَلْدٌ- کوڑے مارنا، کھال پر صدمے پہنچانا، زبردستی کرنا- جماع کرنا، ڈسنا-

جَلَدٌ- زور، قوت-

لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ جَلَدَهُمْ- تاکہ مشرک لوگ ان کی قوت اور سختی دیکھ لیں-

كَانَ اَجْوَفَ جَلِيْدًا- حضرت عمرؓ بڑے پیٹ والے بہادر آدمی تھے- یا زور آور دل والے-

رُدُّوا الْاَيْمَانَ عَلٰى اَجَالِدِهِمْ- قسمیں خود ان کی ذاتوں پر ڈالو (غیر شخص کو قسم دینے سے کیا فائدہ ہو، گو وہ ان میں شریک ہو گیا ہو یہ اَجْلَادٌ کی جمع ہے-

اَجْلَادٌ- آدمی کے جسم اور مجموع اعضا کو کہتے ہیں-

فُلَانٌ عَظِيْمُ الْاَجْلَادِ يَاعَظِيْمُ التَّجَالِيْدِ- (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ بڑے بڑے اعضا والا ہے- دکن کے محاورہ میں بڑے ڈانڈ کا کہتے ہیں-

كَانَ اَبُو مَسْعُوْدٍ تُشْبِهُ تَجَالِيْدُهُ بِتَجَالِيْدِ عُمَرَ- ابومسعودؓ کے اعضا حضرت عمرؓ کے اعضا کے مشابہ تھے-

قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا- کچھ لوگ ہمارے ہی ذات کے ہوں گے ہمارے ہی قوم کے-(یعنی مسلمان-یا عربی)-

حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِاَرْضٍ جَلْدَةٍ- جب ایک سخت زمین میں پہنچے-

وَحِلَ بِیْ فَرَسِیْ وَ اِنِّیْ لَفِیْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ- ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کیچڑ میں مجھ کو لے جا رہا ہے حالانکہ میں سخت زمین میں تھا-

كُنْتُ اَدْلُوْ بِتَمْرَةٍ اَشْتَرِطُهَا جَلْدَةً- حضرت علی نے کہا میں ایک سوکھی عمدہ کھجور پر ایک ڈول نکالتا-

فَجُلِدَ بِالرَّجُلِ نَوْمًا- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے یہ خواہش کی میں آپ کے ساتھ تہجد پڑھوں گا- آپ نے لمبی نماز پڑھی وہ نیند کے مارے گر گیا-

كُنْتُ اَتَشَدَّدُ فَیُجْلَدُبِیْ- میں حملہ کیا کرتا تھا پھر نیند کی وجہ سے گر جاتا-

كَانَ مُجَالِدٌ یُجْلَدُ- مجالد پر جھوٹ کی نسبت کی جاتی تھی- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ یُجْلَدُ بِكُلِّ خَيْرٍ فلاں شخص پر ہر ایک نیکی کا گمان کیا جاتا ہے-

فَنَظَرَ اِلٰی مُجْتَلَدِ الْقَوْمِ فَقَالَ اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ- آنحضرتؐ نے اس جگہ پر نگاہ کی جہاں تلوار چل رہی تھی فرمایا اب تندور گرم ہوا-

جِلاد- تلوار سے مارنا-

جَلّاد- کوڑے مارنے والا' گردن کاٹنے والا-

اَیُّمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَّدُهُ- جس مسلمان کو میں نے گالی دی یا اس پر لعنت کی یا اس کو کوڑے سے مارا- جَلَّدُہ اصل میں جَلَدْتُهُ تھا- تے کو دال سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام دے دیا یہ بھی ایک لغت اور مشہور روایت ہے-

جَلْدَتُهُ حُسْنُ الْخُلُقِ یُذِیْبُ الْخَطَایَا كَمَا تُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ- خوش خلقی گناہوں کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج جمے ہوئے پانی کو (جو سردی سے جم جاتا ہے)-

جَلَدَ عُمَرُ اَبَابَكْرَةَ الصَّحَابِیَّ- حضرت عمرؓ نے ابوبکرہؓ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائے (کیونکہ انہوں نے اور ان کے تین بھائیوں نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی تہمت لگائی تھی- تین گواہوں نے برابر شہادت دی لیکن ایک گواہ نے صاف زنا کی شہادت نہیں دی بلکہ یہ کہا کہ مغیرہ اور وہ عورت دونوں ایک چادر میں تھے اور مغیرہ جب باہر نکلے تو ان کی سانس پھول رہی تھی ہر چند قرائن سے صاف یقین ہوتا تھا کہ مغیرہ بدکاری کے مرتکب ہوئے مگر چونکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جب تک چاروں گواہ دخول کو اس طرح نہ دیکھیں جیسے سلائی سرمہ دانی میں جاتی ہے اس وقت تک زنا کی حد نہیں لگ سکتی اور گواہی دینے والوں پر حد قذف لازم آتی ہے- اس لئے حضرت عمرؓ نے روئداد مقدمہ پر نظر کر کے قواعد شرعیہ کے موافق حکم دیا وہ اس میں مجبور تھے- مغیرہ نے اس سے بڑھ کر سخت سخت ظلم اور بیدادیاں کی ہیں اور معاویہ کی حکومت میں صدہا آدمیوں کو ستایا اور ایذائیں دی ہیں مگر چونکہ مغیرہ صحابی تھے لہٰذا اہل سنت ان کی صحابیت کی حرمت کر کے ان سے سکوت کرتے ہیں اور ان کا امر اللہ کے سپرد کرتے ہیں)-

لَا یَجْلِدُ اِمْرَاَتَهُ ضَرْبَ الْعَبْدِ ثُمَّ یُجَامِعُهَا- اپنی عورت (بیوی) کو غلام کی طرح کوئی نہ مارے پھر اس سے صحبت کرے (کیونکہ یہ نہایت بدنما ہے- غلام لونڈی کی طرح بیوی کو مارنا پھر تھوڑی دیر بعد اس کو پیار کرنا چومنا چاٹنا' اس سے صحبت کرنا)-

فَاجْتَلَدَتْ هِیَ وَ اُخْرَاهُمْ- آگے والے مسلمان (گھبراہٹ میں) پیچھے والوں سے لڑنے لگے (ان کو کافر سمجھے- آپس میں یہ تلوار چل گئی یہ شیطان کا اغوا تھا)-

لَا یَجْلِدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةٍ- کوئی شخص (حد شرعی کے سوا اور کسی قصور میں) دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے- (ایک روایت میں لَا یُجْلَدُ اَحَدٌ بصیغہ مجہول ہے- یعنی کسی کو دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے جائیں)-

وَلَا جِلْدِ مُخْبَاَةٍ- نہ کوئی چھپی ہوئی کھال بھی ایسی

دیکھی (یعنی کسی پردہ نشین عورت کی جیسی سہل کی کھال عمدہ اور لطیف ہے' ان کو نظر لگائی)-

وَ یُنْزَعُ الْجُلُوْدُ- شہیدوں کے جسم پر سے اونی چادریں کملیاں اتار لی جائیں (اسی طرح لوہا ہتھیار وغیرہ باقی کپڑوں میں اسی طرح خون میں لتھڑے دفن کر دیئے جائیں)-

حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَکُمْ وَ تَجْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِکُمْ- یہاں تک کہ تم اپنے امام کو مار ڈالو اور آپس میں تلواریں چلاؤ-

نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ- درندوں کی کھالیں پہننے سے منع فرمایا-

اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَطَعَ- جب ان میں سے کسی کی کھال کو (جو پہنے ہوتا یا بدن کی کھال کو) پیشاب لگ جاتا تو اس کو کاٹ ڈالتا (پانی سے دھونا پاک نہ کرتا)-

جُلُوْدِیْ- کھالیں بیچنے والا- یہ نسبت شاذ ہے جمع کی طرف جیسے کُتُبِیْ کتابوں والا-

مُجَلِّدٌ- جلد باندھنے والا- (صحاف)-

مُجَلَّدٌ- جلد بندھا ہوا-

تَجَلُّدٌ- خواہ مخواہ اپنے تئیں سخت اور بہادر ظاہر کرنا-

جُلَذٌ- اندھا چوہا-

اِجْلِوَّاذٌ- جلد بھاگنا' لمبا ہونا' دراز ہونا-

اِجْلِوَّذَ الْمَطَرُ- پانی دیر میں ختم ہوا-

جَلْزٌ- لپیٹنا' بٹنا' چھین لینا' لمبا کرنا' جلد بھاگنا-

اُحِبُّ اَنْ اَتَجَمَّلَ بِجَلَازِ سَوْطِیْ- مجھ کو پسند ہے کہ میں اپنے کوڑے کے پھندنے سے خوبصورتی بتلاؤں- خطابی نے کہا' یحییٰ بن معین نے اس کو بِجَلَانِ روایت کیا ہے وہ غلط ہے-

جِلْوَازٌ- قاضی کا امین یا کوتوال-

جِلْوَزٌ- گولی' بہادر' موٹا آدمی-

جَلْسٌ- اونچی زمین-

جُلُوْسٌ- بیٹھنا-

جَلَسَ- بیٹھا یا اونچی زمین پر گیا جس کو نجد کہتے ہیں-

اِنَّهٗ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْجَبَلِیَّةِ غَوْرِیَّهَا وَ جَلْسِیَّهَا- آنحضرتؐ بلال بن حارث کو جبلیہ کی کانیں مقطعہ کے طور پر دیں- خواہ نشیبی زمین میں ہوں خواہ بلند زمین میں- مشہور روایت مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّةِ ہے قبلیہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب- بعض نے کہا فرع کا پرگنہ ہے-

بِزَوْلَةٍ وَّ جَلْسٍ- ایک ہلکی پھلکی اور گھر میں بیٹھنی والی عورت کے ساتھ- محیط میں ہے زَوْلَه وہ عورت جو خفیفہ ظریفہ شوخ آفت کا پرکالہ ہو-

اِمْرَاَةٌ جَلْسٌ- (عرب لوگ کہتے ہیں) گھر میں بیٹھنے والی عورت (جو باہر نہ نکلتی ہو)-

وَ اِنَّ مَجْلِسَ بَنِیْ عَوْفٍ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ- بنی عوف کے مجلس والے اس کے سامنے تھے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں دَارِیْ تَنْظُرُ اِلٰی دَارِ فُلَانٍ میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے- مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے)-

فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ- تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو یہ جالس کی جمع ہے-

اَخَذَ بِیَدِیْ فَاَجْلَسَنِیْ- میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو بٹھلایا-

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ- (اگر میں ایک انگارے پر بیٹھوں جو میرے گوشت تک جلا دے تو) یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھوں (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر پر بیٹھ کر فحش باتیں کرے یا برا فحش کام کرے یا پیشاب یا پاخانہ کے لئے بیٹھے)-

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے مومنوں کی قبور کی تعظیم نکلتی ہے- اسی طرح اس حدیث سے جس میں آپ نے ایک شخص کو جوتیاں اتارنے کا حکم دیا جو قبروں پر جوتیاں پہن کر جا رہا تھا-

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ یُجْلَسُ- گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں جب وہ بٹھلائے جاتے تھے- (یہ اِجْلَاس سے ہے بمعنی بٹھلانا- بعض نے یَجْلِسُ تَجْلِیْس سے روایت کیا ہے معنی وہی ہے-)

فَجَلَسْتُ فَخَلٰی عَامًا- میں بیٹھا رہا قرض ادا نہیں کیا

ایک سال گذر گیا-(ایک روایت میں فَجَلَسَتْ نَخْلِیْ عَامًا ہے- ایک سال میری کھجور بیٹھ گئی یعنی کم پیدا ہوئی- ایک روایت میں خَنَسَتْ ہے- یعنی دیر سے پیدا ہوئی- ایک میں خَاسَتْ ہے یعنی بگڑ گئی)-

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ- نیک ہمنشین کی مثال-

حَتّٰی اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ- جب اس کا بیٹھنا لمبا ہوا یعنی دیر تک بیٹھا-

اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ- جب تم کسی طرح نہیں مانتے بیٹھنا ہی چاہتے ہو-

جَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ- آپ میرے بچھونے پر اس طرح سے بیٹھ گئے جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہو (شاید یہ واقعہ قبل از نزول حجاب کا ہے- بعض نے کہا آنحضرتؐ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ کے لیے اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تھا کیونکہ آپ اپنے نفس پر پورے قادر تھے اور کسی پیر یا مرشد یا مشائخ کو درست نہیں ہے کہ اجنبی مریدنی سے خلوت کرے یا بے حجاب اس کو اپنے سامنے بلائے)-

تَجْلِسُ فِیْ صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ- نماز میں مرد کی بیٹھک کی طرح بیٹھتیں-

وَ اَجْلَسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ- میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا-

هَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ- اپنے باوا یا میا کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا (پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں)-

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ جَالِسًا- آنحضرتؐ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے- (بعض نے اس دوگانہ کا انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ رات کی نماز وتر پر ختم کرو اور حق یہ ہے کہ آپ نے یہ دوگانہ ہمیشہ نہیں پڑھا' کبھی کبھی پڑھا بیان جواز کے لئے)-

لَاَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی جَمْرَةٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ- اگر ایک انگارے پر بیٹھے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے- (یعنی پائخانہ پیشاب کے لئے)-

فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ- اپنے سامنے مجھ کو بٹھلایا- (مجمع البحرین میں ہے کہ جلوس نیچے سے اوپر جانا' اور قعود اوپر سے نیچے کو تو سوتے شخص کو اِجْلِسْ کہیں گے اور کھڑے شخص کو اُقْعُدْ- اور کبھی جلوس بمعنی قعود بھی آتا ہے)-

میں:- کہتا ہوں جلوس عام ہے یا کھڑے بیٹھنے یا لیٹنے سے اور قعود خاص ہے یعنی کھڑے سے بیٹھنا-

لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ الدَّوَابِّ مَجَالِسَ- جانوروں کی پیٹھ اپنی مجلس مت بناؤ (کہ ہر وقت ان پر سوار رہو بیچاروں کو آرام نہ لینے دو)-

جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا- جب اس کے دونوں رانوں کے بیچ میں بیٹھے (یعنی دخول کرے)-

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ- جو شخص میری یاد کرے میں اس کا ہمنشین ہوں (یہ حدیث قدسی ہے سبحان اللہ اپنے مالک کی ہم نشینی کتنا بڑا اشرف ہے پھر تنہائی سے کیا ڈر ہے- مالک ہمارا ہر وقت ہمارے ساتھ ہے- ایک بزرگ سے پوچھا تم تنہائی میں پریشان کیوں نہیں ہوتے- انہوں نے کہا میں تنہا کہاں ہوں ایک تو میرا مالک میرا ہم نشین ہے دوسرا دو فرشتے کراماً کاتبین دائیں بائیں میرے ساتھ ہیں)-

یَارُوْحَ اللّٰهِ لِمَنْ نُجَالِسُ فَقَالَ مَنْ یُّذَکِّرُکُمُ اللّٰهَ رُؤْیَتُهٗ- یا عیسیٰ ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں فرمایا جس کے دیکھنے سے تم کو اللہ کی یاد آئے (اس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے' قرآن اور حدیث کے مطالب معلوم ہوں' اس کے اعمال سے تم کو آخرت کی رغبت ہو- ہر آدمی کو لازم ہے کہ صحبت بغیر فائدہ کے نہ کرے یا تو دنیا کا فائدہ اور حظ ہو جیسے مالدار یا حسین یا خوش آواز کی صحبت یا آخرت کا فائدہ ہو جیسے عالم اور درویش کامل کی صحبت)-

جِلْظَاءٌ- سخت زمین-

اِذَا اضْطَجَعْتُ لَا اَجْلَنْظِیْ- جب میں لیٹتا ہوں تو چت دونوں پاؤں اٹھا کر نہیں لیٹتا- ابن اثیر نے کہا اِجْلَنْظَاءٌ اور اِجْلَنْظَیْتُ دونوں طرح مستعمل ہے- یعنی مہموز اللام اور

ناقص یا ئی دونوں طرح۔

جَلَعٌ۔ دونوں ہونٹ نہ ملنا' دانت کھلے رہنا' یا شرمگاہ کھلی رکھنا۔

جُلُوْعٌ۔ کھول دینا' یا فحش بکنا' بے شرم ہونا۔

کَانَ اَجْلَعَ فَرِجًا۔ زبیرؓ کے ہونٹ نہیں ملتے (سامنے دانت نمایاں رہتے) بڑے سرین والے آدمی تھے۔ بعض نے کہا بیٹھنے میں ان کی شرمگاہ کھل جاتی۔

جَلِیْعٌ عَلٰی زَوْجِهَا حَصَانٌ مِّنْ غَیْرِہٖ۔ اپنے خاوند سے بے شرم سارا بدن اس کے سامنے کھول دیتی ہے (تا کہ اس کی شہوت کو ترقی ہو) لیکن غیروں سے پاک دامن چھپانے والی (یہ ایک عورت کی صفت ہے)۔

جَلْعَبٌ۔ یا جِلْعَابَۃٌ یا جَلْعَبٰی یا جَلْعَبَاءٌ۔ سخت دل شریر' لمبا تیز نگاہ والا۔

کَانَ رَجُلًا جَلْعَابًا۔ سعد بن معاذؓ ایک لمبے قد کے آدمی تھے (اصل میں جَلْعَبَہ لمبی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں جِلْحَابًا ہے۔ معنی وہی ہے)۔

جَلْعَدٌ۔ سخت مضبوط۔

جَلْعَادٌ۔ سخت مضبوط اونٹ۔

فَحَمَلَ الْهَمَّ کِنَازًا جَلْعَدًا۔ اس نے فکر اور رنج کو ٹھوس اور سخت ہو کر اٹھالیا۔

جَلْفٌ۔ چھیلنا' کاٹنا' اکھاڑنا' مارنا۔

جَلَفٌ۔ جلیف یعنی سخت دل ہونا۔

اَعْرَابِیٌّ جِلْفٌ۔ گنوار لٹھ' بے وقوف' سخت دل۔

فَجَاءَہٗ رَجُلٌ جِلْفٌ۔ ایک احمق بیوقوف شخص آپ کے پاس آیا (اصل میں جلف اس بکری کو کہتے ہیں جس کی کھال نکال لی گئی ہو اور ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے ہوں' اور مشہور کو بھی جلف کہتے ہیں احمق شخص کو گویا اس سے تشبیہ دی)۔

اِنَّ کُلَّ شَیْءٍ سِوٰی جِلْفِ الطَّعَامِ وَظِلِّ ثَوْبٍ وَّ بَیْتٍ یَّسْتُرُ فَضْلٌ۔ ہر چیز دنیا کے سوا ایک سوکھی روٹی کے اور کپڑے اور گھر کے جو آدمی کو چھپالے (بارش اور سردی سے بچائے) فضول ہے۔ (بے ضرورت ہے تو ضروری یہی تین چیزیں ہیں۔ بھوک کے وقت ایک ٹکڑا روٹی کا۔ ستر ڈھانپنے کے لئے ایک کپڑا۔ سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑ۔ جب یہ تینوں چیزیں اللہ تعالیٰ دے دے تو اب زیادہ کی ہوس کرنا' دنیاداروں کی خوشامد کرنا حماقت اور نادانی ہے۔ ایک روایت میں جَلَفِ الطَّعَامِ ہے یہ جمع ہے جِلْفَۃٌ کی۔ یعنی روٹی کا ٹکڑا۔ بعض نے کہا جِلْفُ الطَّعَامِ سے کھانے کا برتن مراد ہے۔

رَجُلٌ اَصَابَتْ مَالَہٗ جَالِفَۃٌ۔ ایک اس شخص کو سوال کرنا درست ہے۔ جس کے مال پر آفت آئی (سارا مال تلف ہو گیا)۔

جَالِفَہ۔ قحط کا سال جس میں آدمی کا سارا مال تباہ ہو جائے۔

شَجَّۃٌ جَالِفَۃٌ۔ ایسا زخم جو کھال چیر کر گوشت تک پہنچے مگر اندر تک نہ جائے اس کے مقابل جائفہ ہے جو اندر تک پہنچ جائے۔

اَلِقْ دَوَاتَکَ وَ اَطِلْ جِلْفَۃَ قَلَمِکَ۔ دوات میں روشنائی ڈال دے اور قلم کا میدان لمبا رکھ۔

تَجْلِیْف۔ تباہ کرنا' برباد کرنا۔

جَلْفَطَۃٌ۔ یا جَلْفَظَۃٌ۔ کشتی کی درزیں رسی' چیتھڑوں یا روغن سے بند کرنا۔

لَا اَحْمِلُ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی اَعْوَادٍ نَجَرَهَا النَّجَّارُ وَ جَلْفَطَهَا الْجِلْفَاطُ۔ میں مسلمانوں کو ان لکڑیوں پر سوار نہیں کرتا جن کو بڑھئی نے تراشا اور جلفاط نے درست کیا۔

جِلْفَاط یا جِلْفَاظ یا جِلِنْفَاظ۔ کشتی ساز' اس کی درزیں بند کرنے والا۔

جَلْقٌ۔ مونڈنا۔ بمعنی خَلْقٌ' دانت کھول دینا' منجنیق مارنا' بری تربیت کرنا۔

جُوَالِق یا جُوْلَق۔ ٹوکرہ یا توبڑہ۔

اَنْتَ قَاتِلُ اَخِیْ یَا جُوَالِقُ قَالَ نَعَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ حضرت عمرؓ نے لبید سے فرمایا ارے جوالق تو ہی میرے بھائی کا (زید بن خطاب کا جنگ یمامہ میں) قاتل ہے اس نے کہا جی ہاں امیر المؤمنین (لبید چھوٹا ٹوکرہ چونکہ اس کا نام لبید تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کو جُوَالِقُ کہا کیونکہ لبید جوالق ہی کو کہتے ہیں)۔

جَلَلٌ۔ بڑا کام' یا آسان سہل کام۔

جَلَالٌ اور جَلَالَۃٌ – بڑائی' بزرگی' اور پاکیزگی –

جَلٌّ – جھول –

جَلَّالَہ – وہ جانور جو پلیدی کھائے اس کو جالّہ بھی کہتے ہیں –

جلّ – بڑا بزرگ –

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ – اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہیں یعنی بڑے مرتبے والا – بزرگی والا – فضل کرنے والا – بعض نے کہا جَلَال صفات سلبیہ میں سے ہے جیسے مخلوق نہ ہونا' متغیر نہ ہونا اور اِکْرَام صفات وجود میں سے ہے – جیسے علم قدرت وغیرہ – بعض نے کہا جَلَال صفات قہر میں سے ہے اور جَمَال صفات رحم میں سے ہے – اسی سے ہیں اسمائے جلالی (جیسے قہار جبار وغیرہ اور اسمائے جمالی جیسے رحمٰن' رحیم کریم علیم وغیرہ) –

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ – وہ لوگ کہاں ہیں جو میری بزرگی اور عظمت کے خیال سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے (یعنی محض خدا و رسول کی خوشنودی کے لئے (نہ دنیاوی غرض سے) –

اَسْأَلُکَ بِجَلَالِکَ – میں تیری بزرگی کا صدقہ تجھ سے سوال کرتا ہوں –

اَلِظُّوْا بِیَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ – یا ذاالجلال والاکرام کہنا لازم کرلو اکثر اس کلمے کا ورد کہو –

میں کہتا ہوں چند کلمے میں نے بڑے سریع التاثیر پائے ایک تو یا ذاالجلال والاکرام' دوسرا لا حول ولا قوۃ الا باللہ تیسرا یا حی یا قیوم برحمتک استغیث' چوتھا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین' پانچواں یا ارحم الراحمین چھٹا حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم[1]

فَائِدَہ – ہمارے خاندان میں ایک ورد چلا آتا ہے جس کو میں نے راز میں رکھا خاص خاص اشخاص کو بتاتا رہا میں عام مسلمان بھائیوں کے نفع کے لئے اس کو اب فاش کئے دیتا ہوں – جو کوئی اس کو رات اور دن بلا تعداد اور بلا تعیین وقت پڑھا کرے تو اس کو غنا' تونگری' عزت دنیوی اور فلاح اخروی حاصل ہوگی اور اللہ چاہے تو سب بلاؤں سے محفوظ رہے گا – وہ ورد یہ ہے – اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم' سبحان الملک القدوس' استغفر اللہ' لا الہ الا اللہ' لا حول ولا قوۃ الا باللہ' یا رافع یا معز یا غنی یا مغنی' یا ذاالجلال والاکرام' یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا ارحم الراحمین' لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین' حسبنا اللہ و نعم الوکیل' نعم المولیٰ و نعم النصیر' یہ کل پندرہ کلمے ہیں –

اَجِلُّوا اللّٰہَ یَغْفِرْ لَکُمْ – اللہ کی بزرگی بیان کیا کرو (اکثر یا ذاالجلال والاکرام کہا کرو) وہ تم کو بخش دے گا –

جَلِیْلٌ – (بھی اللہ کا نام ہے یعنی) بزرگ' بڑے مرتبہ والا' بعض نے کہا جلیل یعنی کامل الصفات اور کبیر کامل الذات اور عظیم دونوں کو شامل ہے –

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ – یا اللہ میرا سارا گناہ بخش دے چھوٹا ہو یا بڑا – بعض نے جُلّہ بہ ضمہ جیم پڑھا ہے معنی وہی ہے –

جُلٌّ – بڑا یا اکثر –

جُلُّ الْکِتَابِ – کتاب کی جلد' یا کتاب کا تھیلہ – جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَالَہٗ دِقٌّ وَّلَا جِلٌّ – اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوٹی نہ بڑی –

اَخَذْتُ جِلَّۃَ اَمْوَالِھِمْ – میں نے ان کے بڑے بڑے یا عمر والے اونٹ لیے – یا ان کے مالوں کا بڑا حصہ لے لیا –

تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً قَدْ تَجَالَّتْ (جابر نے کہا) میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی عمر زیادہ ہوگئی تھی –

نِسْوَۃٌ قَدْ تَجَالَلْنَ – چند عورتیں جو بڑی عمر تک پہنچ گئی

---

[1] تراجم – اے بزرگ و برتر ذات! تیرے حکم کے سوا کچھ کیا جا سکتا ہے نہ کسی سے بچا جا سکتا ہے' اے زندہ اور قائم رکھنے والے' تیری رحمت سے میں مدد کا طالب ہوں' تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' تو پاک ہے' میں ہی ظالم ہوں' اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے' مجھے اللہ ہی کافی ہے' اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اسی پر میرا اعتماد ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے – (م)

تھیں۔

فَجَاءَ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ - ابلیس ایک بوڑھے عمر والے کی صورت میں آیا۔

قَامَتْ اِمْرَأَةٌ جَلِیْلَةٌ - ایک بڑے مرتبہ والی عورت کھڑی ہوئی۔

فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰی حَاجَتَهٗ - اس عورت پر چڑھ بیٹھا اپنی خواہش پوری کی۔

نَهٰی عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَةِ وَ رُکُوْبِهَا - آنحضرتؐ نے نجاست خور جانور کے کھانے سے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا۔ یہ جِلّه سے نکلا ہے بمعنی مینگنی۔

نَهٰی عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ - نجاست خور جانور کا دودھ پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے جانور کا دودھ بیماریاں پیدا کرتا ہے اول سے دودھ میں ہزارہا کرم ہوتے ہیں اور نجاست خور کے دودھ میں تو معاذ اللہ کرموں کی بھرمار ہوتی ہے)۔

فَاِنَّمَا قَذِرَتْ عَلَیْکُمْ جَالَّةُ الْقُرٰی - تم کو گاؤں کی نجاست کھانے والی بری معلوم ہوئی۔

فَاِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ اَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْیَةِ - میں نے اس کو گاؤں کی نجاست کھانے والیوں کی وجہ سے حرام کیا۔ جَوَّالٌ جمع ہے جَالَّةٌ کی۔

لَاتَصْحَبْنِیْ عَلٰی جَلَّالٍ - نجاست خور جانور پر مجھ کو اپنے ساتھ مت رکھ۔ ابن اثیر نے کہا جَلَّالَة حلال ہے اگر اس کے گوشت میں بدبو نہ آتی ہو اور اس پر سوار ہونا اس لئے منع ہوا کہ اس کے منہ اور جسم پر نجاست ہوتی ہے ایسا نہ ہو وہ سوار سے لگے یا اس کا پسینہ سوار کے کپڑوں سے لگے۔

اِنْتَقَطْتُ شَبَکَةً عَلٰی ظَهْرِ جَلَّالٍ - میں نے ایک جال جلال کے رستہ میں پایا۔ جَلَّال اس رستہ کا نام ہے جو نجد سے مکہ کو آتا ہے۔

لَعَلَّ الَّذِیْ مَعَکَ مِثْلَ الَّذِیْ مَعِیْ فَقَالَ وَ مَا الَّذِیْ مَعَکَ قَالَ مُجَلَّةُ لُقْمَانَ - (سوید ابن صامتؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ) شاید آپ کے پاس بھی وہ (کتاب) ہے جو میرے پاس ہے آپ نے پوچھا تیرے پاس کیا ہے وہ کہنے لگا لقمان کی کتاب، عرب لوگ کتاب کو مَجَلَّة کہتے ہیں۔

اُلْقِیَ اِلَیْنَا مَجَالٌّ - ہمارے سامنے کتابیں ڈالی گئیں یہ مَجَلَّة کی جمع ہے۔

اِنَّهٗ جَلَّلَ فَرَسًا لَّهٗ سَبَقَ بُرْدًا عَدَنِیًّا - ایک گھوڑا آپ کا جو شرط جیتا تھا آپ نے اس کو عدن کے چادر کی جھول پہنائی۔

کَانَ یُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقَبَاطِیَّ - آپ قربانی کے جانوروں کو بھی قباطی کی جھولیں پہناتے (قباطی ایک سفید باریک مصری کپڑا تھا)۔

اَللّٰهُمَّ جَلِّلْ قَتَلَةَ عُثْمَانَ خِزْیًا - یا اللہ عثمان کے قاتلوں پر رسوائی کا پردہ یا جھول ڈال دے (یہ حضرت علیؓ نے دعا کی)۔

وَابِلًا مُجَلِّلًا - یا اللہ ایسا زور کا مینہ برسا جو زمین کو سبزی کی چادر پہنا دے (ساری زمین تختۂ زمردین بنا دے)۔

اَلْقَتْلُ جَلَلٌ مَاعَدَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ - سب کا مارا جانا سہل ہے (کوئی بڑی مصیبت نہیں) سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔

کُلُّ مُصِیْبَةٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ - آپ کے بعد ہر ایک مصیبت بے حقیقت اور آسان ہے (یعنی آپ کی وفات ایسی سخت مصیبت ہے کہ اس کے مقابلہ میں دوسری مصیبتیں محض بے حقیقت ہیں۔)

یَسْتُرُ الْمُصَلِّیَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فِیْ مِثْلِ جُلَّةِ السَّوْطِ - نمازی کی آڑ ہر ایک چیز کرتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو اور کوڑے برابر موٹی ہو۔

اِنَّ عِنْدِیْ فَرَسًا اُجِلُّهَا کُلَّ یَوْمٍ فَرَقًا مِّنْ ذُرَّةٍ اَقْتُلُکَ عَلَیْهَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا اَقْتُلُکَ عَلَیْهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ - (ابی بن خلف مردود حضرتؐ سے کہنے لگا) میرے پاس ایک گھوڑا ہے میں اس کو سولہ رطل (آٹھ سیر) جواری روز کھلاتا ہوں اس پر سوار ہو کر تم کو قتل کروں گا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خدا نے چاہا تو میں تجھ کو اسی پر قتل کروں گا (پھر ایسا ہوا کہ جنگ احد میں وہ آپ کے سامنے آ پہنچا اور آپ کو جنگ کے لئے پکارا، دوسرے صحابہ نے اس کے مقابل

ہونا چاہا لیکن آپ خود بذات خاص اس کے مقابل ہوئے اور ایک برچھا اس مردود کو مار دیا وہ اسی زخم میں تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا)-

اَلا لَیْتَ شَعْرِیْ هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً بِوَادٍ وَّ حَوْلِیْ اِذْخَرٌ وَّ جَلِیْلٌ- (حضرت بلالؓ نے بخار کی حالت میں یہ شعر پڑھے) کاش میں مکہ کی وادی میں ایک رات گزاروں اور میرے گرد اگرد اذخر اور جلیل ہو (اذخر ایک مشہور خوشبودار گھاس ہے اور جلیل مشہور بھاجی ہے جس کو ثمام بھی کہتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں جانا اور وہاں ایک رات گذارنا نصیب ہوگا یا نہیں- میں نے اس مضمون کو اردو میں یوں منظوم کیا ہے: کاش میں مکہ کی وادی میں گزاروں ایک رات گرد میرے ہو جلیل اذخر نبات)-

فَعَسَّمْتُ جِلَالَهَا- میں نے ان کی جھولیں محتاجوں کو بانٹ دیں-

فَتَجَلَّلُوْهُ بِالسُّیُوْفِ- اس کو چوطرف سے تلواریں مارنا شروع کیں-

اَمْرٌ مُجَلِّلٌ- یہ امر عام ہے (محیط ہوگیا ہے)-

اَجَلَّهٗ- اس کو بہت دیا-

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوٰی عَلٰی مَادَقَّ وَ جَلَّ- اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو جانتا ہے (سب پر اس کا علم محیط ہے جزئی ہو یا کلی- اس سے ان احمق فلاسفہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں معاذ اللہ کہ اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا- ارے بیوقوفو! جزئیات کو کس نے بنایا؟ اسی نے پھر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو نہ جانے یہ کیا بات ہے- اِلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ سن لو اس نے جس کو پیدا کیا ہے اس کو جانتا ہے وہ بڑا باریک بین خبردار ہے-)

اَمْرُهُمْ یُجَلُّ عَنْ وَصْفٍ- ان کے کام کی توصیف نہیں ہوسکتی-

وَاِنَّ الْمُصَابَ بِکَ لَجَلِیْلٌ- آپ کی وفات کی مصیبت بہت بڑی ہے-

وَقْتُ الْفَجْرِ حِیْنَ یَنْشَقُّ اِلٰی اَنْ یَّتَجَلَّلَ الصُّبْحُ- فجر کا وقت پوں پھٹنے سے اس وقت تک ہے کہ سورج کی روشنی آسمان پر چڑھ جائے-

اَلْاِمَامُ کَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ بِنُوْرِهَا لِلْعَالَمِ- امام سورج کی طرح ہے جو اپنے نور سے سارے عالم کو ڈھانپ لیتا ہے-

اِنَّ الْقَلْبَ لَیَتَجَلْجَلُ فِی الْجَوْفِ لِیَطْلُبَ الْحَقَّ فَاِذَا اَصَابَهٗ اطْمَاَنَّ- دل پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے حق کی تلاش میں جب حق بات کو پالیا تو مطمئن ہوجاتا ہے-

میں:- کہتا ہوں اس حدیث کو جَلْجَلَةٌ میں ذکر کرنا تھا نہ جَلَلٌ میں اور یہ صاحب مجمع البحرین کا مسامحہ ہے- اس حدیث میں اس شخص کا قلب مراد ہے جو حق کا طالب اور متلاشی ہو ایسے شخص کو جہاں حق بات معلوم ہوجاتی ہے وہ فوراً اس کو قبول کرلیتا ہے اور اپنے باطل اور ناحق خیال سے توبہ کرتا ہے لیکن جو شخص شیطان اور نفس کا تابع ہو وہ حق بات معلوم ہوجانے کے بعد بھی اس کو قبول نہیں کرتا اور خواہ مخواہ کٹ حجتی کرکے اپنے باطل خیال پر جمے رہتا ہے-

کَانَ یَکْرَهُ اَنْ یُّجَلَّلَ التَّمْرَ- کھجور کو تھیلے میں بند کر کے بیچنا برا سمجھتے تھے (کیونکہ اس کی اچھائی اور برائی خریدار کو معلوم نہیں ہوتی)-

فَعَلْتُهٗ مِنْ جَلَالِکَ- (یعنی من اجلک جل ثناؤک) تیری تعریف حد سے زیادہ ہے بیان نہیں ہوسکتی-

بَیْنَ الْجَلَالَتَیْنِ فِی الْاَنْعَامِ- سورۂ انعام میں جہاں اللہ اللہ دوبار آیا ہے ان کے بیچ میں دعا قبول ہوتی ہے- یعنی رسل اللہ' اللہ اعلم-

جَلَمٌ- کاٹنا-

جَلَمٌ- نشتر' یا قینچی کا ایک پلڑا' دونوں کو جَلَمَیْن کہتے ہیں-

جُلَامَه- بمعنی قُلَامه- کترن-

فَاَخَذْتُ مِنْهُ بِالْجَلَمَیْنِ- میں نے قینچی کے دونوں پلڑوں سے کچھ بال کتر ڈالے-

لَیْسَ کُلُّ اَحَدٍ یَجِدُ الْجَلَمَ- ہر ایک شخص کو قینچی

تھوڑے ملتی ہے- متنبی شاعر کہتا ہے

من اية الطرق ياتى نحوک الكرم
اين المحاجم يا کافور و الجلم

جُلْمُوْدٌ- یا جَلْمُوْدٌ- بڑا پتھر-

فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ- ہم نے اس کو حرہ کے بڑے بڑے پتھر مارے- ایک روایت میں جَلَامِيْذ ہے ذال معجمہ سے- حرہ مدینہ کا پتھریلا میدان-

جُلْهُقٌ- غلہ، جولاہا-

جُلَاهِقٌ- غلیل-

جُلْهُمٌ- موٹی چوہیا-

جَلْهَمَةٌ- وادی کا کنارہ، یا دہانہ-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ اَبَا سُفْيَانَ فِى الْاِذْنِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ مَاكِدْتَ تَاذَنُ لِىْ حَتّٰى تَاذَنَ لِحِجَارَةِ الْجُلْهُمَتَيْنِ قَبْلِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ الصَّيْدِ فِىْ جَوْفِ الْفِرَا- ایک روز ایسا ہوا کہ ابوسفیان کو آپ نے اپنے پاس آنے کی اجازت دینے میں دیر کی (دوسرے لوگوں کو اس سے پہلے بلایا اور شرف باریابی بخشا) وہ کیا کہنے لگا آپ مجھ کو اس وقت تک اجازت دینے والے نہ تھے کہ اس وادی کے دونوں کناروں کے پتھروں کو بھی مجھ سے پہلے اجازت دے چکتے- آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا (ابوسفیان) سب شکار گورخر کے پیٹ میں سما گئے ہیں (گورخر بہت بڑا جانور ہوتا ہے اس کو شکار کیا تو گویا سارے جانوروں کا شکار کیا- مطلب آپ کا یہ تھا کہ تم سب لوگوں سے بڑھ کر عزت دار ہو اور جب میں نے تم ہی کو دیر میں بلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بلانے کی کوئی شکایت نہ رہے گی-

جَلَاءٌ یا جَلْوٌ- الگ الگ ہونا، صیقل ہونا، کھول دینا- صاف بیان کرنا-

جَلْوَة اور جُلْوَة اور جِلْوَة اور جِلَاءٌ- دولہن کو دولہا کے سامنے لانا-

جَلًّى- آگے کے بال کھل جانا- یا آدھے سر کے- فائق میں ہے جَلَحٌ اس سے کم ہے اور جَلَهٌ اس سے زیادہ ہے، محیط میں ہے کہ جَلًّى صَلَعٌ سے کم ہے-

فَجَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوْا- آنحضرتؐ نے جنگ تبوک میں صاف صاف لوگوں سے بیان سے بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانے والے ہیں، (اور جنگوں میں آپ صاف بیان نہیں فرماتے تھے کہ کہاں کا قصد رکھتے ہیں- اس سے مطلب یہ تھا کہ تبوک ایک دور دراز مقام ہے) لوگ اچھی طرح سفر کی تیاری اور اپنے گھروں کا بندوبست کر لیں (راستہ میں تکلیف نہ اٹھائیں ان کو فکر اور تردد نہ ہو، ایک روایت میں فَجَلّٰى ہے بہ تشدید لام معنی وہی ہے)-

فَجَلَى اللّٰهُ یا فَجَلَّى اللّٰهُ لِىْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ- اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کھول دیا (میں اس کو دیکھنے لگا اور کافروں سے اس کے پورے حالات بیان کرنے لگا)-

حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ- یہاں تک کہ سورج صاف اور روشن ہو گیا (گہن جاتا رہا)-

اِنَّهٗ اَجْلَى الْجَبْهَةِ- امام مہدی کھلی پیشانی ہوں گے (آپ کے آگے کے سر پر بال کم ہوں گے، پیشانی کشادہ معلوم ہوگی دجال کے بھی نسبت یہی لفظ دوسری حدیث میں آیا ہے)-

اِنَّهَا كَرِهَتْ لِلْمُحِدِّ اَنْ تَكْتَحِلَ بِالْجِلَاءِ- بی بی ام سلمہ نے سوگ والی عورت کے لئے اثمد سرمے کا لگانا مکروہ رکھا ہے- ابن اثیر نے کہا حُلَاءٌ حائے حطی سے- کہتے ہیں پتھر کو پتھر پر رگڑنے سے جو سرمہ سا نکلتا ہے وہ یہاں مراد نہیں ہے-

تُبَايِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰى اَنْ تُحَارِبُوا الْعَرَبَ وَ الْعَجَمَ مُجْلِيَةً- تم حضرت محمدؐ سے اس امر پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم سب سے ایسی لڑائی لڑو گے جو تم کو مال اور وطن دونوں سے بے دخل کر دے (نہ دولت رہے نہ ملک نہ مال نہ وطن- بالکل تباہ اور برباد ہو جاؤ اس شخص کو یہ خبر نہ تھی کہ عرب اور عجم سب مسلمانوں کے زیر نگیں آ جائیں گے اور ان کے اقبال اور دولت کا ستارہ ساری زمین پر چمکنے لگے گا)-

خَيَّرَ وَ فْدَبُزَاخَةَ بَيْنَ الْحَرْبِ الْمُجْلِيَةِ وَ السِّلْمِ الْمُخْزِيَةِ- ابوبکر صدیقؓ نے بزاخہ کے قاصدوں سے کہا، یا تو

ایسی لڑائی لڑو جو تم کو تمہارے ملک و مال سے جدا کر دے نہ مال رہے نہ اولاد نہ وطن یا ذلت کی صلح اختیار کرو-

جَلاءَعَنِ الْوَطَنِ- دیس کے باہر ہو یا دیس کے باہر کیا لازم اور متعدی دونوں آیا ہے-

اِجْلاءٌ- دیس نکالا کرنا-

يَرِدُ عَلَيَّ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِي فَيُجْلَوْنَ عَنِ الْحَوْضِ- میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ (قیامت کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے (اس امید سے کہ آپ ان کو اس کا پانی پلائیں) لیکن وہ وہاں سے نکال دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو نکال دیں گے- آنحضرتؐ فرمائیں گے' یہ میرے اصحاب ہیں- فرشتے کہیں گے تم کو معلوم نہیں؟ ان لوگوں نے جو گن تمہارے بعد کئے؟ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو امت کے اعمال کی تفصیلی اطلاع نام بنام نہیں دی جاتی بلکہ اجمالی اطلاع دی جاتی)-

كَرِهَ اَنْ يَّجْلِيَ امْرَأتَهُ شَيْئًا ثُمَّ لَا يَفِيْ بِهِ- انھوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہ آدمی اپنی بیوی کو کچھ دینے کا وعدہ کرے پھر اپنے وعدے کو پورا نہ کرے- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَلَا الرَّجُلُ امْرَأتَهُ وَصِيْفًا یا جَلَى الرَّجُلُ امْرَأتَهُ وَصِيْفًا- مرد نے اپنی جورو کو ایک بردہ دیا (لونڈی یا غلام)-

فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ- میں کھڑا ہوا یہاں تک کہ بے ہوشی مجھ پر طاری ہوگئی- اصل میں تَجَلَّلَنِيْ تھا ایک لام کو الف سے بدل دیا جیسے تَظَنَّنَ کو تَظَنّٰى اور تَمَطَّطَ کو تَمَطّٰى کہتے ہیں- بعض نے کہا یہ جَلَاءٌ سے نکلا ہے یعنی مجھ پر بے ہوشی نمایاں ہوئی-

اَنَا بْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا- میں مشہور معروف شخص (پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنے والا) بڑا تجربہ کار پختہ آدمی ہوں- ابن جلا کہتے ہیں مشہور معروف یا سردار کو' بعض نے کہا جلا ایک شخص کا نام تھا' اور اصل میں ماضی کا صیغہ ہے- سیبویہ نے کہا اس شعر میں بھی ماضی کا صیغہ ہے اور معنی یہ ہے میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس نے کاموں کو روشن اور نمایاں کر دیا یعنی بڑے نامی گرامی کارگذار شخص کا بیٹا ہوں-

اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا جِلِيًّانًا مِّنَ اللّٰهِ- میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں اللہ نے اس کو مجھ پر کھول دیا-

فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ- پھر پروردگار ان پر تجلی فرمائے گا (یعنی ظاہر ہوگا ان کو دکھلائی دے گا ضَاحِكًا ہنستا ہوا- اس حدیث میں رویت الٰہی اور ضحک صفت الٰہی دونوں کا ثبوت ہے- جہمیہ اور منکرین صفات کی ایسی حدیثوں سے جان نکلتی ہے اور دور دراز قیاس تاویلات کرتے ہیں اور نام کے سنیوں کا عجب حال ہے رویت الٰہی کو تو تسلیم کرتے ہیں اور ضحک و تعجب وغیرہ دوسری صفات کا انکار کرتے ہیں)-

فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ- ان سے دیس چھوڑ دینے کے باب میں رائے لی-

وَ نَزَلَ مَنْ نَزَلَ عَلَى الْجَلَاءِ- کوئی ان میں سے یہ شرط قبول کر کے (قلعہ سے) اتر آیا کہ وہ دیس کے باہر چلا جائے گا-

اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ- میں تم کو اس سرزمین سے نکال باہر کروں-

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا مِنَ الْجَلَاءِ- مسلمان ہو جاؤ جلا وطن ہونے سے بچ جاؤ گے-

جَلَاءَ حُزْنِيْ- میرا رنج دور کرنے والا-

تَحَدَّثُوْا فَاِنَّ الْحَدِيْثَ جَلَاءٌ لِّلْقُلُوْبِ- حدیث بیان کرو' حدیث شریف سے دلوں کی صیقل ہوتی ہے (غفلت کا زنگ ان پر سے اتر تا ہے' سبحان اللہ کیا میں تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے' دردانہ درج مصطفٰے ہے-)

اَلسِّوَاکُ مَجْلَاةٌ لِّلْبَصَرِ- مسواک کرنے سے نگاہ روشن ہوتی ہے (بینائی میں ترقی ہوتی ہے)-

غَيْرَ مُجْلِيْنَ عَنْ وِرْدِهٖ- پانی پر سے ہانکے نہ جائیں گے اور مشہور روایت غَيْرَ مُحَلَّئِيْنَ ہے جیسے آگے مذکور ہوگی-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْمِيْمِ

جَمْجَمَةٌ- ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے' چھپانا- ہلاک کرنا-

جُمْجُمَةٌ- لکڑی کا پیالہ' کھوپری- اس کی جمع

جَماجِم ہے-

اَلْاَزْدُ کَاهِلُهَا وَ جُمْجُمَتُهَا- ازد کا قبیلہ اس کا کندھا اوراس کا سر ہے-(اس کی کھوپری کی طرح ہے)-

اُتِیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجُمْجُمَةٍ- آنحضرتؐ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ لایا گیا-

دَیْرُ الْجَمَاجِم- ایک مقام ہے عراق میں جہاں ابن اشعث اورحجاج کی جنگ ہوئی تھی وہاں پیالے بنتے ہیں- بعض نے کہا اس لئے کہ وہاں بہت لوگ مارے گئے تھے ان کی کھوپریاں پڑی تھیں-

رَاٰی رَجُلًا یَّضْحَکُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَمْ یَشْهَدِ الْجَمَاجِم- طلحہ نے ایک شخص کو ہنستے دیکھا تو کہا شاید یہ جنگ جماجم میں شریک نہیں ہوا (یعنی اس جنگ میں حاضر ہوتا تو جیسے سرداراور قاری لوگ اس میں بکثرت مارے گئے ان کو دیکھتا تو رنج کے مارے کبھی نہ ہنستا)-

جَمَاجِمُ- سرداروں کو بھی کہتے ہیں-

اَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ- کھوپری کی طرح یا لکڑی کے پیالے کی طرح بتلایا-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِهٖ- میں پہلا وہ شخص ہوں جس کی کھوپری پر سے زمین شق ہوگی یعنی سب سے پہلے میں قبر سے نکلوں گا-

اِیْتِ الْکُوْفَةَ فَاِنَّ بِهَا جُمْجُمَةُ الْعَرَبِ- کوفہ میں جاوہاں عرب کے سردار جمع ہیں-

یَجْعَلُوْنَ الْجَمَاجِمَ فِی الْحَرْثِ- ہل کی لکڑیوں سے کھیتی کرتے ہیں-

جَمْحٌ- یاجُمُوْحٌ یاجماحٌ- تیز بھاگنا' ایک طرف جھک جانا-

فَرَسٌ جَمُوْحٌ- جو اپنے سوار کو بگٹٹ لے کر بھاگے لوٹنے کا نام نہ لے-

جَمَحَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا- عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل بھاگی (میکے میں چل دی)-

اِنَّهٗ جَمَحَ فِیْ اَثَرِهٖ- وہ اس کے پیچھے بگٹٹ بھاگا-

فَطَفِقَ یُجَمِّحُ اِلَی الشَّاهِدِ النَّظَرَ- انہوں نے گواہ کی طرف برابر گھورنا شروع کیا- بعض نے کہا تجمِیح لغت عرب میں کوئی لفظ مستعمل نہیں ہے اور یہ راوی کا وہم ہے- صحیح تَحْمِیْج ہے بہ تقدیم حائے حطی- یعنی آنکھ کھول کر برابر کسی کو دیکھتے رہنا-

جَمْدٌ- یاجُمُوْدٌ- جم جانا' خشک ہو جانا' بخیل ہونا' ثابت ہونا-

جَمَاد- بے جان جیسے مٹی' پتھر' لوہا وغیرہ-

اِذَا وَقَعَتِ الْجَوَامِدُ فَلَا شُفْعَةَ- جب حدیں قائم ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہ رہے گا- یہ جمع ہے جَامِد کی-

یُصَلِّیْ عَلَی الْجَمَدِ- جمے ہوئے پانی پر یا برف پر نماز پڑھے-

اِنَّا مَا نَجْمُدُ عِنْدَ الْحَقِّ- ہم کسی کا حق دینے میں بخیلی نہیں کرتے-

وَقَبْلَنَا سَبَّحَ الْجُوْدِیُّ وَ الْجُمُدُ- ہم سے پہلے جودی پہاڑ اور جمد اللہ کی تسبیح کر چکا ہے- جمد ایک مشہور پہاڑ ہے- بعض نے حمد روایت کیا ہے-

جُمْدَان- ایک پہاڑ ہے مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر-

سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ- چلو چلو یہ جمدان ہے دیکھو جن لوگوں نے اللہ کی یاد پر اکتفا کیا (ماسوی اللہ خیال چھوڑ دیا) وہی آگے بڑھ گئے-

جُمَادَی الْاُوْلٰی اور جُمَادَی الْاُخْرٰی- دونوں مہینوں کے نام ہیں-

جَمَدَتْ عَیْنُهٗ- اس کی آنکھ میں پانی نہیں رہا یعنی سخت دل ہوگیا یا بے مروت ہوگیا-

جَمْرٌ- انگارے- جَمْرةٌ کی جمع ہے-

جَمْرَةٌ- کنکری' اس کی جمع جَمَرَاتٌ اور جِمَارٌ ہے-

جَمْرَة- چھوٹی پھنسی' جلانے والے کو بھی کہتے ہیں-

اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ- جب تو ڈھیلوں سے پاکی کرے تو طاق ڈھیلوں سے کر (معلوم ہوا کہ ڈھیلوں سے

پاک کرنا کچھ ضروری نہیں ہے صرف پانی سے بھی کافی ہے اسی طرح صرف ڈھیلوں سے بھی، لیکن ڈھیلوں سے پاک کر کے پھر پانی سے پاک کرنا بہت افضل اور اعلیٰ ہے) (ابن اثیر نے کہا منیٰ میں جو تین مقام ہیں جن پر کنکریاں مارتے ہیں ان کو بھی جَمْرَہ کہتے ہیں، کیونکہ وہ کنکریوں سے ہے یعنی جَمْرات مارے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ وہاں کنکریاں جمع رہتی ہیں)۔

اِنَّ اٰدَمَ رَمٰی بِمِنٰی فَاَجْمَرَ اِبْلِیْسُ بَیْنَ یَدَیْهِ۔ آدم علیہ السلام نے منیٰ میں کنکریاں ماریں تو شیطان ان کے سامنے سے بھاگا۔ یہ اجمار سے ہے بمعنی جلدی بھاگنے کے۔

لَا تُجَمِّرُوا الْجَیْشَ فَتَفْتِنُوْهُمْ۔ لشکر کے لوگوں کو (بے ضرورت) مورچوں میں جمع کر کے مت رکھو ان کو بلا میں مت ڈالو کیوں کہ جب مدت تک اپنے گھر بار سے جدا رہیں گے تو بدکاری کریں گے یا نکل بھاگیں گے۔

اِنَّ کِسْرٰی جَمَّرَ بَعُوْثَ فَارِسٍ۔ کسریٰ (شاہ ایران) نے ایران کے لشکروں کو جمع کیا ہے۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ النَّاسُ اَجْمَرُ مَا کَانُوْا۔ میں مسجد میں گیا وہاں لوگ بہت جمع تھے۔

اَجْمَرْتُ رَأْسِیْ اِجْمَارًا شَدِیْدًا۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا) میں نے اپنے سر کے بالوں کو خوب مضبوط جوڑا، چوٹی بنائی۔

جَمِیْرَہ۔ ذوابہ یعنی چوٹی۔

اَلضَّافِرُ وَ الْمُلَبِّدُ وَ الْمُجْمِرُ عَلَیْهِمِ الْحَلْقُ۔ احرام والا شخص اگر چوٹی باندھ لے یا بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا لے یا بالوں کو جوڑے ان کا جوڑا باندھ لے تو اس پر سر منڈانا لازم ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھولتے وقت اس کو بال کترانا کافی نہ ہوگا)۔

لَاُلْحِقَنَّ کُلَّ قَوْمٍ بِجَمْرَتِهِمْ۔ میں ہر ایک قوم کو ان کی جماعت میں ملا دوں گا۔

کُنَّا اَلْفَ فَارِسٍ لَا نَسْتَجْمِرُ وَلَا نُحَالِفُ۔ ہم ایک ہزار سوار اپنے قبیلے کے تھے ہم دوسرے قبیلوں سے جمع ہونے کی خواہش نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ہم کو دوسروں کے مدد کی ضرورت نہیں پڑتی۔ نہ ہم کسی سے مخالفہ کرتے ہیں (یعنی دوستی) اور مدد کا معاہدہ)۔

جَمْرَہ۔ ہزار سوار کو بھی کہتے ہیں۔ ابن اثیر نے کہا عرب میں تین جمرے ہیں عبس اور نمیر اور طہار ابن کعب۔ قاموس میں ہے عرب کے جمرات یہ ہیں بنوضبہ بن اداا اور بنو الحارث بن کعب اور بنو نمیر ابن عامرؓ صحاح میں ہے۔ جس قبیلے کے لوگ جمع ہو جائیں اور سب مل کر یک دل ہوں اور دوسروں سے دوستی نہ کریں تو اس کو جمرہ کہیں گے۔ محیط میں ہے کہ جَمْرہ اس قبیلے کو کہیں گے جس میں ایک ہزار یا تین سو سوار ہوں۔

اِذَا اَجْمَرْتُمُ الْمَیِّتَ فَجَمِّرُوْهُ ثَلٰثًا۔ جب تم میت کے کپڑوں کو دھونی دو (خوشبو کی) تو تین بار دھونی دو۔

اِجْمَار اور تَجْمَار۔ دھونی دینا یعنی بخور۔

نَعِیْم مُجْمِرُ۔ ایک صحابی تھے جو آنحضرت کی مسجد میں عود کی دھونی دیا کرتے۔

وَ مَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ۔ ان کی دھونیاں عود کی ہوں گی۔ مَجَامِر جمع ہے مُجْمَرْ کی بضمہ میم اور مِجْمَرْ کی بکسرۂ میم، تو مُجْمَر بالضم وہ چیز جس کے لئے آگ تیار کی جائے اور مِجْمَر بالکسر وہ ظرف یا جگہ جہاں آگ رکھی جائے اور حدیث میں جو مَجَامِر آیا ہے۔ وہ پہلے لفظ کی جمع ہے لیکن محیط میں ہے کہ بضمہ میم اور بکسرہ میم دونوں سے انگیٹھی مراد ہوتی ہے اور خود وہ چیز بھی جس کی دھونی دی جائے۔ یعنی عود۔ طیبی نے جو کہا کہ مَجَامِر جمع ہے مَجْمَرْ کی بفتحہ میم تو لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

فَاِنَّمَا یَسْأَلُ جَمْرًا۔ وہ شخص اپنے لئے انگارہ مانگتا ہے (یعنی وہ چیز جو مانگتا ہے قیامت میں اس کے لئے ایک انگارہ بن جائے گی اور اس سے عذاب دیا جائے گا)۔

جَمْرَةٌ اَطْفَاهَا اللّٰهُ۔ یہ خود معاویہ نے یا دوسرے کسی شخص نے معاویہ کے سامنے جناب امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہا جب آپ کی شہادت کی خبر آئی یعنی ایک انگارہ تھا

جس کو اللہ نے بجھا دیا حالانکہ امام حسن علیہ السلام کی ذات بابرکات آپ رحمت تھی جس کی وجہ سے خود معاویہ آتش جنگ سے بچ گئے ورنہ جل کر راکھ ہو جاتے۔

فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ - آپ کے پاس کھجور کا گابھ (جو سفید سفید سفید چربی کی طرح ہوتا ہے) لایا گیا - ابن اثیر نے کہا جُمَّارٌ جُمَّارَةٌ کی جمع ہے یعنی کھجور کا گابھ - محیط میں ہے جُمَّارٌ کی جمع جُمَّارَات آتی ہے۔

كَأَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سَاقِهٖ فِيْ غَرْزِهٖ كَأَنَّهَا جُمَّارَةٌ - گویا میں آپ کی پنڈلی رکاب میں دیکھ رہا ہوں - کھجور کے گابھ کی طرح (سفید سفید چمکدار)۔

جَمَرَاتُ الْمَنَاسِكِ - حج کے جمرے وہ تین ہیں: جمرۂ اولیٰ، جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ عقبہ۔

نَهٰى اَنْ تُتَّبَعَ الْجَنَازَةُ بِمِجْمَرَةٍ - جنازے کے پیچھے عود دان لے جانے سے آپ نے منع فرمایا (چونکہ اس میں آگ ہوتی ہے اور آگ میت کے ساتھ رکھنا نامناسب ہے اور دوسری حدیث میں قبر پر چراغ لگانے سے بھی آپ نے منع فرمایا بلکہ قبر پر چراغ لگانے والوں پر لعنت فرمائی - خود میت بھی آگ اور چراغ وغیرہ سے ناراض ہوتی ہے[1] باوجود اس کے ہمارے زمانہ کے بدعتیوں کو خبط ہو گیا ہے وہ اولیاء اللہ اور صلحا کی قبروں پر عود دان رکھتے اور چراغاں کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور ان اولیاء اللہ کی خوشی چاہتے ہیں حالانکہ ثواب کے بدل لعنت اور پھٹکار ملتی ہے اولیاء اللہ خوشی کے بدل ان کو کوستے اور برا کہتے ہیں - ایک بزرگ کی قبر پر ان بدعتیوں نے قوالوں کا راگ کرایا اور خوب غل مچایا، اس بزرگ نے خواب میں ایک شخص سے کہا خدا کے واسطے ان نالائقوں کو یہاں سے نکالو یہ ہمارا مغز چاٹ گئے)۔

اَمَا وَ الْبَيْتِ الْمُفْضِيْ اِلَى الْبَيْتِ وَ الْمُزْدَلِفَهِ وَالْخِفَافِ اِلَى التَّجْمِيْرِ لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهٗ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِيْنَ خَلِيْجَ الْمَنِيَّةِ - قسم خانہ کعبہ کے مالک کی جو بیت المعمور تک پہنچتا ہے اور مزدلفہ اور ان تیز اور ہلکے اونٹوں کے مالک کی جو لوگوں کو کنکر مارنے کے لئے جاتے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتا، یا موت کی ندی پر لے جاتا ان کو شربت موت پلاتا (یہ حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے آپ کو خلافت دینے میں دیر کی)۔

يَاْتِيْ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ - ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا (ایسی تکلیف پائے گا) جیسے انگارے کو مٹھی سے تھامنے والا (دیندار خداترس موحد حق پرست متبع سنت کے چار طرف سے بیدین اور بدعتی لوگ دشمن ہوں گے، اس کو ستائیں گے، طرح طرح کے بہتان اس پر لگائیں گے۔

مترجم: - کہتا ہے ہمارے آقا نے جیسا فرمایا تھا اس کا ظہور میں اس زمانہ میں دیکھ رہا ہوں باوجودیکہ میرے مزاج میں جنگ و جدل اور تکرار نہیں ہے، خاموشی اور گوشہ نشینی میرا شعار ہے مگر بدعتی ناحق مجھ سے حسد اور عداوت کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہتان مجھ پر لگاتے ہیں - اللہ ان کو ہدایت کرے۔

جَمْزٌ - دوڑنا، جانا، ٹھٹا کرنا، کودنا۔

فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ - جب پتھروں کی تکلیف اس نے اٹھائی تو بھاگا۔

مَا كَانَ اِلَّا الْجَمْزُ - جنازے کے ساتھ چلنا جمز تھا یعنی ایک ہلکی دوڑ - محیط میں ہے کہ جمز خضر سے کم اور عَنَقْ سے زیادہ ہوتا ہے اور جَمَزٰی بھی اسی چال کو کہتے ہیں یعنی ذرا لپک کر چلنے کو۔

يَرُدُّوْنَهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ كُفَّارًا جَمَزٰى - ان کو ان کے دین سے پھرا دیں گے، کفر کی طرف لپکتے ہوئے۔

[1] جب اسے میت تسلیم کر کے منوں مٹی تلے دفنا دیا تو اسے احساس و شعور کہاں؟ مرنے والا تو دنیا سے منقطع ہو چکا ہے لہٰذا قبر پر خلاف شرع کا مرتکب خود اپنے اعمال سیۂ کا جواب دہ ہوگا۔ (م)

اَلنَّاقَةُ تَعْدُو الْجَمْزیٰ- (عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹنی جمزی کی چال دوڑ رہی ہے-

اِنَّہٗ تَوَضَّاَ فَضَاقَ عَنْ یَدَیْہِ کُمَّا جُمَازَۃٍ کَانَتْ عَلَیْہِ- آپ نے وضو کیا تو بنیائن کی آستین جو آپ پہنے تھے تنگ ہوئیں (اوپر نہ چڑھ سکیں) ابن اثیر نے کہا جُمَّازہ اونی بنیائن جس کی آستینیں تنگ ہوتی ہیں-

جَمْسٌ- جم جانا- بمعنی جَمْدٌ ہے-

اِنْ کَانَ جَامِسًا- اگر گھی جما ہوا ہو (جس میں چوہا گر جائے) جَمْسٌ جما ہوا- اسی طرح جُمْسٌ ہے اور جُمْسَۃٌ کی جمع ہے-

جُمْسَۃٌ- گدر کھجور جو سب طرف سے پک گئی ہو لیکن ابھی اندر سے سخت ہو گلی نہ ہو-

لَفُطُسٌ خُنُسٌ بِزُبُدٍ جُمْسٍ- چھوٹی چپٹی ٹھوس کھجوریں جمے ہوئے گھی کے ساتھ- بعض نے جُمُسٌ برفع سین روایت کیا اس صورت میں فُطُسٌ کی صفت ہوگی اور جُمُس کا معنی سخت چمکدار ہوگا-

جَامُوْس- بھینس- جَوَامِیْس جمع ہے-

جَمَاسِیَّہ- سردرات جس میں پانی جم جائے-

جَامَاست- یہود کی ایک کتاب تھی جس کو انھوں نے جلا دیا-

جَمْشٌ- ہلکی پست آواز' مونڈنا' انگلیوں کے کنارے سے دودھ دوہنا' عورتوں سے دل لگی کرنا-

جَمِیْش- وہ جگہ جہاں سبزہ اور گھاس نہ ہو-

جَمَّاش- عورتوں کو چھیڑنے والا-

جُمُوْش- نورہ جس سے بال گر جائیں-

اِنْ لَقِیْتَھَا نَعْجَۃً تَحْمِلُ شَفْرَۃً وَّ زِنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِیْشِ فَلَا تَھِجْھَا- اگر تو مسلمان بھائی کی ایک دنبی ایسی زمین میں پائے جہاں سبزی تک نہ ہو (کچھ کھانے کو نہ ملے) اور تیرے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کے لئے چقماق ہو جب بھی اس کو مت چھیڑ (کیونکہ وہ پرایا مال ہے اور پھر مسلمان بھائی کا مال بغیر اس کی اجازت کے اس پر تصرف کرنا درست نہیں)-

تَجْمِیْشُ- چھوکری کے ساتھ چھیڑ چھاڑ' کھیل کود' غزل خوانی-

جَمْعٌ- جوڑنا' ملانا' صحبت کرنا-

جِمَاعٌ- صحبت کرنا اسی طرح مُجَامَعَۃٌ ہے-

اِجْمَاع اور اِجْتِمَاع- اتفاق- اللہ تعالیٰ کا ایک نام جَامِعٌ ہے- یعنی وہ سب مخلوقات کو حساب کے لئے قیامت کے دن جمع کرے گا- بعض نے کہا جامع سے یہ مراد ہے کہ اس نے متضاد اور متخالف چیزوں کو ایک ساتھ جوڑ دیا ہے مثلاً اربع عناصر کو جسم اور جان کو قوی جاذبہ اور دافعہ کو اجماع اصطلاح شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ تمام مجتہدین امت ایک امر پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف منقول نہ ہو صحابہ کا اجماع تو بالاتفاق حجت ہے اور صحابہ کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ اجماع معلوم ہو بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہ حجت ہے یا نہیں-

اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ- میں جامع کلمے دیا گیا (یعنی قرآن جس کے الفاظ تھوڑے اور معانی اور مطالب بے شمار ہیں)-

کَانَ یَتَکَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ- آنحضرتؐ ایسے کلمے ارشاد فرمایا کرتے جو جامع ہوتے (الفاظ تھوڑے معانی بہت)-

کَانَ یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ- آنحضرتؐ جامع دعائیں پسند کرتے (جن میں دینی اور دنیوی مقاصد سب آ جائیں الفاظ تھوڑے ہوں معانی بہت جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار یا اللھم انی اسالک خیر الدنیا و خیر الآخرۃ یا اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرۃ[1] یا وہ دعائیں مراد ہیں جن میں

[1] الٰہی! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما- یا اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں- یا اللہ! میرے تمام معاملات کا انجام بہتر بنا دے اور مجھے دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما دے- (آمین)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور سوال کے آداب اور مطالب سب موجود ہوں)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ لَّاحَنَ النَّاسَ كَيْفَ لَا يَعْرِفُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ - مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو لوگوں کو سمجھانے والا (نصیحت کرنے والا) ہو اور جامع کلموں کو نہ پہچانتا ہو (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے)۔ کرمانی نے کہا جوامع الکلم سے قرآن اور حدیث مراد ہے (یعنی ایسا واعظ کس کام کا جس کو قرآن اور حدیث کا علم نہ ہو)۔

أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ - آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمے اور خاتم کلمے عنایت فرمائے (یعنی قرآن اور حدیث)۔

اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهٗ اِذَا زُلْزِلَتْ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا مجھ کو ایک جامع سورت پڑھا دیجئے۔ آپ نے اس کو سورۂ اذا زلزلت پڑھا دی۔ (اس سورت میں یہ مذکور ہے کہ برائی کا بدلہ برائی ہے اور بھلائی کا بدلہ بھلائی' رتی برابر بھلائی یا برائی بیکار جانے والی نہیں' تو آدمی کو لازم ہے جہاں تک ہو سکے بھلائی کرے اور برائی سے بچا رہے)۔

اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةً - نماز کے لئے آؤ جس حال میں کہ وہ جمع کرنے والی ہے تو جامعۃً حال ہے الصَّلٰوۃ سے۔

حَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ - مجھ کو ایسی بات بتلایئے جو بہت باتوں کی جامع ہو آپ نے فرمایا جہاں تک تیرا علم پہنچ سکے تو اللہ سے ڈرتا رہ (تقویٰ اور خوفِ خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے جس آدمی کو خدا کا ڈر ہو اس سے نیکیاں ہی سرزد ہوں گی اگر کبھی نفس اور شیطان کے اغوا سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو توبہ اور استغفار کرے گا وہ برائی نامۂ اعمال سے مٹا دی جائے گی)۔

جِمَاعُ الْفَضْلِ - فضیلت کا مجموعہ۔

اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ - شراب گناہوں کا مجموعہ ہے یا گناہوں کا ٹھکانا ہے (جہاں نشہ ہوا پھر ہزاروں گناہ سرزد ہوں گے)۔

اِتَّقُوْا هٰذِهِ الْاَهْوَاءَ فَاِنَّ جِمَاعَهَا الضَّلَالَةُ - ان خواہشوں سے بچے رہو ان کا مجموعہ گمراہی ہے (جہاں آدمی نفس کی خواہش کا تابع ہوا بس گمراہی میں پڑ گیا۔ ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی مولویوں کا نفس یہ کہتا ہے کہ جو مسئلہ ہم نے بیان کیا اسی کی تائید کئے جاؤ گو معلوم ہو گیا کہ وہ خطا تھا' کیونکہ خطا کا اقرار کرنے سے عوام میں ہماری وقعت کم ہو جائے گی۔ کسی مولوی کو اپنے برابر والا یا اپنے سے اعلیٰ نہ کہو بلکہ ہر ایک کی نسبت یہ کہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا میری شاگردی کرنے کے لائق ہے' ابھی دس برس تک میں اس کو پڑھاؤں' پیر صاحب اور درویش صاحب اپنی کرامتیں اور خرق عادات لوگوں میں بیان کرتے ہیں اور اپنے پیر کو سب پیر پر تفوق دیتے ہیں۔ مریدوں کو اور دوسرے درویشوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

هِيَ الْجُمَّاعُ وَ الْقَبَائِلُ الْاَفْخَاذُ - شعوب سے مراد اسی آیت میں وجعلنا کم شعوبا وقبائل جماع ہے یعنی نسب اور خاندان کا پہلا سرا۔ اور قبیلوں سے افخاذ اس کی شاخیں مراد ہیں مثلاً خزیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارۃ ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم ایک فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے غرض شعب خاندان کا ابتدائی اور سب سے اعلیٰ شخص۔

كَانَ فِيْ جَبَلِ تِهَامَةَ جُمَّاعٌ غَصَبُوا الْمَارَّةَ - تھامہ کے پہاڑ میں کئی قبیلوں کا ایک گروہ تھا جو رستہ چلتے مسافروں کو لوٹ لیتا۔

كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ - جیسے چوپایہ پورے اعضا کا چوپایہ جنتی ہے۔ (کنکٹا یا نکٹا نہیں جنتی)۔

اَلْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ - عورت جو بچہ پیٹ میں لئے ہو مر جائے یا کنواری مر جائے۔

اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ بِجُمْعٍ لَمْ تُطْمَثْ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ - جو عورت کنواری رہ کر مر جائے اس کو حیض نہ آیا ہو تو وہ بہشت میں جائے گی۔

اِنِّيْ مِنْهُ بِجُمْعٍ - میں اپنے خاوند عجاج سے ابھی تک

کنواری ہوں (اس نے میری بکارت نہیں توڑی دخول نہیں کیا)۔

رَأَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ كَأَنَّهُ جُمْعٌ- میں نے مہر نبوت کو (جو آنحضرتؐ کے پشت پر تھی) دیکھا جیسے بند مٹھی، دوسری روایت میں یوں ہے کبوتر کے انڈے یا چھپر گھٹ کی گھنڈی کی طرح۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ فَلَمَّا انْصَرَفَ دَرَأَ جُمْعَةً مِنْ حَصَى الْمَسْجِدِ- مغرب کی نماز پڑھی- جب فارغ ہوئے تو مسجد کے کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ضَرَبَهُ بِجُمْعٍ لَقِهٖ- یعنی مٹھی بند کرکے اس کو مارا۔

لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ- اس کو دوسرا حصہ ملے گا- یعنی دو پیادوں کا مجموعہ- بعض نے کہا جمع سے لشکر مراد ہے یعنی سارے لشکر کا حصہ مال غنیمت میں سے ملے گا۔

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ وَابْتَعْ بِهَا جَنِيبًا- ایسا کرو کہ اس کھجور (جس میں اچھی بری سب ہوتی ہے) کو نقد روپیوں کے بدل بیچ ڈالو پھر روپیوں کے بدل عمدہ کھجور خرید لو- (اس سے حدیث سے حیلہ کے جواز پر دلیل لی ہے مثلاً ایک کپڑا ادھار دوسو کو بیچ کر پھر سو روپیہ نقد خرید کرلے- امام شافعیؒ اور بعض علماء نے اس کو جائز رکھا ہے اس کو بیع عینہ کہتے ہیں اور اکثر علماء نے اس کو حرام کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیع سود خواروں نے نکالی ہے۔

میں :- کہتا ہوں اس زمانہ میں جواز کا فتویٰ دینا انسب ہے کیونکہ کوئی قرض حسنہ نہیں دیتا اور خلق اللہ کو حوائج ضروری میں کمال وقت ہوتی ہے اس کا بیان آگے آئے گا)۔

بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ- آنحضرتؐ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ کر دیا (مزدلفہ جمع اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ملے تھے- بعض نے کہا اس لئے کہ وہاں دو نمازیں مغرب اور عشا جمع کی جاتی ہیں)۔

جَمْعَهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ يَا جَمْعَهُ لَكَ صَدْرَكَ يا جَمْعَهُ لَكَ صَدْرُكَ- تینوں طرح یہ جملہ مروی ہے- یعنی تیرے سینہ میں قرآن اکٹھا کر دینا تو ہمارا کام ہے (تو جلدی نہ کر)۔

مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ- جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا- یہ اجماع سے ہے یعنی ٹھان لینا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَعْتُ الرَّأيَ یا اَزْمَعْتُ الرَّأيَ یا عَزَمْتُ عَلَيْهِ سب کا معنی ایک ہے یعنی میں نے ٹھان لیا مضبوط اور قطعی ارادہ کر لیا۔

اَجْمَعْتُ صِدْقَهُ- میں نے سچ بولنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔

مَالَمْ أُجْمِعْ مُكْثًا- جب تک قطعی اقامت کا ارادہ نہ کروں۔

اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ جَمِيعَ اللَّأْمَةِ- مشرکوں میں سے ایک شخص جو پورے ہتھیار لگائے تھا۔

اِنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ- امام حسن بصریؒ نے انس بن مالکؓ سے اس وقت سنا جب وہ اچھے زوردار تھے (یعنی بہت بوڑھے نہیں ہوئے تھے ان کے ہوش وحواس سب درست تھے)۔

اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ الْمَدِينَةِ بِجُوَاثَى- مدینہ کے بعد جہاں سب سے اول جمعہ کی نماز پڑھی گئی وہ جواثی تھا، (جو بحرین کا ایک گاؤں ہے- اس حدیث سے گاؤں اور دیہات میں جمعہ پڑھنے کا جواز نکلا، اہل حدیث اسی کے قائل ہیں کہ ہر مقام میں نماز جمعہ پڑھ لینا چاہئے- بشرطیکہ جماعت ہو- یعنی ادنیٰ درجہ دو آدمی ہوں ایک امام ایک مقتدی اور دوسرے فقہا نے جو شرطیں لگائی ہیں کہ شہر ہو، امام، حاکم اسلام ہو، کم سے کم چالیس مقتدی یا تین مقتدی ہوں ان کی دلیلیں قوی نہیں ہیں- ابن اثیر نے کہا جمعہ کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں)۔

كُنَّا نُجَمِّعُ- ہم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔

اِنَّهُ وَجَدَ اَهْلَ مَكَّةَ يُجَمِّعُوْنَ فِي الْحِجْرِ

فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِکَ- معاذ بن جبلؓ نے مکہ والوں کو دیکھا وہ حطیم میں جمعہ پڑھتے تھے (زوال سے پہلے) تو ان کو اس سے منع کیا (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جمعہ کی نماز زوال آفتاب سے پیشتر پڑھ لینا درست نہیں لیکن محققین اہل حدیث نے اس کو جائز رکھا ہے خصوصاً جب گرمی کی شدت ہو یا کوئی عذر ہو)-

فَجَمَعَهُمَا جَمِيْعًا- دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا-

وَكَانَ اَنَسٌ فِيْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَ اَحْيَانًا لَا- انس بن مالکؓ کبھی اپنے مکان میں (جو بصرے سے چھ میل پر تھا) جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے' ظہر پڑھ لیتے (جب جماعت نہ ہوتی یا شہر میں جا کر جمعہ ادا کرتے) کرمانی نے کہا چونکہ ان کا مکان بصرے سے دور تھا اس لئے جمعہ ان پر واجب نہ تھا-

میں :- کہتا ہوں اس تفسیر کی کیا ضرورت ہے جمعہ ہر مقام پر شہر ہوں یا گاؤں ہر صحیح سالم تندرست شخص پر واجب ہے بشرطیکہ جماعت میسر ہو اور کوئی عذر جیسے آندھی بارش کیچڑ وغیرہ نہ ہو)-

جَمَّعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ- علی بن عبداللہ ابن عباسؓ نے گہن کی نماز جماعت سے پڑھائی (ان کا لقب سجاد تھا یہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے خلفائے عباسیہ سب ان کی اولاد میں تھے' جس شب حضرت علیؓ شہید ہوئے اسی شب میں یہ پیدا ہوئے)-

فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ- جمعہ کے دن اس پر جمعہ کی نماز واجب ہے مگر جو بیمار ہو (وہ گھر میں ظہر پڑھ لے اس کو جمعہ کے لئے حاضر ہونا ضرور نہیں)-

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ اُدْخِلَ فِي الْجَنَّةِ وَ اُخْرِجَ- سب دنوں میں بہتر جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے- اسی دن آدم پیدا کئے گئے اور اسی دن بہشت میں داخل کئے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی-

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا- اچھی طرح پورے طور سے ہنستے ہوئے-

كَانَ اِذَا مَشٰى مَشٰى مُجْتَمِعًا- آنحضرتؐ جب چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے (اعضا کو سنبھالے ہوئے چستی اور چالاکی کے ساتھ نہ یہ کہ سستی سے اعضا کو لٹکائے ڈھیلا کئے ہوئے)-

اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا- تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کا مادہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے- جمع کی تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ کی ہے کہ نطفہ جب رحم میں گرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس نطفہ سے کوئی آدمی پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اڑ کر عورت کے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ پھر چالیس دن کے بعد خون بن کر عورت کے رحم میں اترتا ہے- بعض نے کہا جمع سے یہ مراد ہے کہ چالیس دن تک یہ نطفہ رحم میں ٹھہرا رہتا ہے اس کا خمیر ہوتا رہتا ہے چالیس دن کے بعد اعضا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے-

فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا- مجھ سے ایک جامع بات فرما دیجئے-

سُمِّيَ الْقُرْاٰنُ بِجِمَاعِهِ السُّوَرَ- قرآن کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ سورتوں کو جمع کرتا ہے بعض نے بِجَمَاعَةِ السُّوَرِ پڑھا ہے یعنی سورتوں کے مجموعہ کا نام قرآن ہے-

وَلَا جِمَاعَ لَنَا فِيْمَا بَعْدُ- اب اس کے بعد ہماری تمہاری ملاقات اور یکجائی نہ ہوگی-

فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ- میں نے اپنے کپڑے پہنے یعنی باہر نکلنے کے کپڑے' لوگوں سے ملاقات کرنے کے ازار چادر عمامہ وغیرہ-

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ مَجْمَعَ مَا بَيْنَ عُنُقِيْ وَ كَتِفِيْ- آپ نے اپنا ہاتھ میرے اس مقام پر مارا جہاں گردن اور کندھا ملا ہے (گردن اور کندھے کے جوڑ پر)-

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ- جہاں پر دو سمندر ملے ہیں (فارس اور روم کے)-

لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ تَحْتَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ- اللہ کے رسولؐ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب حضرت علیؓ نے ابوجہل ملعون کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا- آپ کا مطلب یہ تھا کہ دونوں میں موافقت نہیں ہوسکتی تو کہیں حضرت فاطمہ شوہر کو ناراض کرنے کی وجہ سے گناہ میں مبتلا نہ ہوجائیں- بعض نے کہا یہ آپ نے بطریق پیشن گوئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دے دی ہوگی کہ یہ دونوں عورتیں حضرت علیؓ کے نکاح میں ایک وقت میں جمع ہونے والی نہیں اور ایسا ہی ہوا اور اصل یہ ہے کہ اس وقت تک حضرت علیؓ بے معاش اور بے بضاعت تھے، حضرت فاطمہ اور حسنین کو بھی آرام اور راحت کے ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے تو ایسی حالت میں دوسری بیوی لانا بالکل خلاف مصلحت تھا-

جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ- آنحضرتؐ نے ظہر عصر اور مغرب عشا میں جمع کیا (دو دونمازوں کو ایک وقت میں ادا کیا) جب نہ خوف تھا نہ بارش تھی-

دوسری روایت میں یوں ہے نہ سفر تھا- ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایسا کیا- آپ کا مطلب یہ تھا کہ امت کو تکلیف نہ ہو (ضرورت کے وقت دونمازوں کو ملا کر پڑھ لیں) اہل حدیث اور امامیہ نے انہی حدیثوں کے رو سے دونمازوں کا بلاعذر جمع کرنا جائز رکھا ہے لیکن الگ الگ پڑھنا افضل ہے کیونکہ آنحضرتؐ کی عادت شریف یہ تھی کہ ہر نماز کو الگ الگ اپنے وقت میں پڑھا کرتے تھے اور اقامت میں جمع آپ نے شاذ و نادر کیا ہے البتہ سفر میں جمع کرنا آپ سے بکثرت منقول ہے اور اسی لئے اکثر علماء اہل سنت نے جیسے شافعی اور امام احمد ہیں سفر اور بارش اور بیماری میں جمع جائز رکھا ہے، اور امام ابوحنیفہؒ نے بجز سفر حج کے وہ بھی صرف دو مقاموں میں (عرفات اور مزدلفہ میں صرف ایک ہی دن) اور کہیں جمع جائز نہیں رکھا ہے-

میں: - کہتا ہوں جس کو استحاضہ یا سلسل البول یا بواسیر بادی یا خونی کی بیماری ہو اس کا وضو دیر تک نہ تھمتا ہو تو اس کے لئے جمع کرنا بالاتفاق اکثر علمائے اہل سنت اور نیز علمائے امامیہ جائز کہتے ہیں اور امامیہ نے اپنی کتابوں میں بتواتر جمع بین الصلوتین ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے نقل کیا ہے اور اس میں تقیہ کا بھی احتمال نہیں تو اس کے عدم جواز کا قائل ہونا اور اہل بیت کی پیروی نہ کرنا ایک عجیب امر ہے)-

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ قَاتِلُهٗ فِي النَّارِ- کافر اور اس کا قتل کرنے والا دونوں دوزخ میں اکٹھے نہیں ہوں گے بلکہ جو مسلمان جہاد میں کافر کو قتل کرے وہ ضرور بہشت میں جائے گا (بشرطیکہ جہاد شرعی اور حسب شرائط شرع ہو جن کا بیان آگے آئے گا، اگر چند روز کے لئے گناہوں کی وجہ سے اس کو عذاب بھی ہو تو وہ اس طبقہ میں جہاں کافر رکھے جائیں گے نہیں رہے گا بلکہ اعراف وغیرہ میں یا دوزخ کے اوپر کے طبقہ میں یا دوزخ کے کنارے پر وہ رکھا جائے گا)-

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ- کافر اور اس کا قتل کرنے والا مومن جو قتل کے بعد اسلام پر قائم رہا (اس کا خاتمہ اسلام پر ہوا) دونوں دوزخ میں ایک مقام پر جمع نہ ہوں گے بعض نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یوں ہے **لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ مُؤْمِنٌ قَتَلَهٗ كَافِرٌ ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ**- یعنی کافر اور وہ مومن جس کو کافر نے قتل کیا پھر وہ کافر مسلمان ہوگیا دونوں دوزخ میں جمع نہ ہوں گے بلکہ دونوں بہشت میں جائیں گے- اس صورت میں یہ حدیث اس حدیث کے ہم مضمون ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان دو شخصوں پر ہنس دے گا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور وہ دونوں بہشتی ہوں گے-

لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا- (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) اگر ایسا ہوتا (ہماری بیوی نے یہ بدعت کی ہوتی) تو ہم اس کے ساتھ نہ رہتے (بلکہ اس کو طلاق دے دیتے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاسقہ بدکار عورت کو طلاق دے دینا

لازم ہے جیسے تارکۃ الصلوٰۃ کو)۔

وَ اِذَا کُنْتَ فِیْ قَرْیَۃٍ جَامِعَۃٍ۔ جب تو ایسے گاؤں میں ہو جہاں جماعت ہوتی ہو (وہاں امیر اور قاضی ہو)۔

جَمَعَ رَجُلٌ عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ۔ اپنے کپڑے درست کر لئے۔

فَجَمِیْعُ مَالِہٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَّ مِأَتَا اَلْفٍ۔ ان کا سارا مال پچاس ملین (پانچ کروڑ) اور دو لاکھ کا ہوا۔ شاید یہ مقدار تقسیم کے وقت آمدنی سے ہوگئی ہوگی کیونکہ اوپر جو قیمتیں مذکور ہوئیں وہ سب ملا کر صرف ۳۸ ملین اور چار لاکھ ہوتے ہیں ہر ایک بی بی کو ایک ایک ملین اور دو لاکھ ملے (یعنی بارہ لاکھ)۔

جَمَعَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ۔ آنحضرتؐ نے اپنے ماں باپ دونوں مجھ پر جمع کر دیئے (یہ سعد بن ابی وقاص نے کہا جنگ احد کے دن کافر اس پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے جس پر آنحضرتؐ معدودے چند اپنے اصحاب کے ساتھ تھے۔ سعد تیر مار مار کر ان کو ہٹا رہے تھے۔ اس وقت آنحضرتؐ نے سعد سے فرمایا ارم یا سعد فداک ابی و امی۔ سعد تیر مار میرے باپ تجھ پر صدقے (سبحان اللہ سعد تو پیغمبر کے ایسے جان نثار تھے اور ان کا نالائق بیٹا عمر بن سعد ایسا نکلا کہ ری کی حکومت کی طمع میں امام حسین کو شہید کرایا۔ بقول شخصے ولی کے گھر شیطان پیدا ہوا)۔

لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْمَوْتَتَیْنِ۔ اللہ آپ پر دو موتوں کو اکٹھا نہیں کرنے کا (یہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کیا جو کہتے تھے ابھی پھر آنحضرتؐ زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے اس کے بعد سب انتظام کر کے وفات پائیں گے)۔

کَیْفَ الْاَمْرُ اِذَا لَمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ۔ جب کسی خلیفہ پر لوگ جمع نہ ہوں اس وقت کیا کرنا چاہئے۔

فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ۔ اگر لوگوں میں اتفاق نہ ہو اور کوئی امام نہ ہو (تو اس وقت اپنے نفس کو لے اور ایک گوشۂ تنہائی میں رہ کر اللہ کی یاد کرتا رہ دوسروں سے غرض مت رکھ۔

مترجم:۔ کہتا ہے یہ ہمارا وقت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی شرعی امام نہیں اور ہر ایک شتر بے مہار کی طرح اپنے ہوائے نفس پر چلتا ہے۔ مولویوں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر اور تضلیل کے سوا ان کا کوئی شغل نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرائیں ان میں پھوٹ ڈالتے ہیں اس وقت میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اور سب فرقوں سے الگ رہنا بہتر ہے اور یہی حکم آنحضرتؐ نے دیا ہے)۔

اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَقَفِیَّانِ۔ خانۂ کعبہ کے پاس ثقیف قبیلے کے دو شخص جمع ہوئے۔

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ۔ میری ساری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی (یعنی یہ نہ ہوگا کہ امت کے تمام لوگ گمراہ ہو جائیں ہر زمانہ میں اہل حق بھی قائم رہیں گے)۔

اَجْمَعُہٗ مِنَ الرِّقَاعِ۔ میں پرچوں پر سے اس کو جمع کرنے لگا (یعنی متفرق قطعوں پر سے آنحضرتؐ کی وفات تک قرآن کا یہی حال تھا کہ متفرق طور سے پرچوں اور چمڑوں اور ہڈی کے ٹکڑوں پر لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت میں اس کو کئی صحیفوں میں جمع کرایا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں ان سب صحیفوں سے ایک مصحف لغت قریش میں جمع کیا اور ان کی نقلیں کرا کر ہر ایک ملک میں روانہ کیں' اب رہی سورتوں کی ترتیب تو بعض ترتیب تو آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اور کچھ صحابہ نے اپنی رائے اور اجتہاد سے رکھی۔ فتنی نے نقلاعن الکرمانی جو کہا قرآن اسی ترتیب پر آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھا سوا سورہ براءۃ کے کہ وہ آخر میں اتری اور آپ نے اس کا مقام بیان نہیں کیا' یہ صحیح نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ترتیب سور میں کسی صحابی کا مصحف مختلف نہ ہوتا حالانکہ ایک روایت میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آپ کے مصحف میں سور کی ترتیب باعتبار نزول تھی غرض آیات کی ترتیب تو آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اس لئے اس کا خلاف کرنا جائز نہیں اور سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے ان میں تقدیم اور تاخیر کرنے

میں کوئی قباحت نہیں)-

مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَيْرُ اَرْبَعَةٍ- آنحضرتؐ کی جب وفات ہوئی اس وقت سارے قرآن کے حافظ چار شخصوں کے سوا کوئی نہ تھا (تھوڑے تھوڑے قرآن کے حافظ تو سینکڑوں تھے-بعض نے کہا سارے قرآن کے حافظ پندرہ شخص تھے' منجملہ ان کے خلفائے راشدین بھی تھے اور یہ قول باعتبار اپنے علم کے کہا گیا ہے غرض اس روایت سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ صحابہ میں سارے قرآن کا حافظ کوئی نہ تھا)-

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ- جو مال علیحدہ علیحدہ ہو وہ خواہ مخواہ- زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اکٹھا نہ کیا جائے' اسی طرح جو مال یک جا ہو وہ زکوٰۃ لازم ہونے کے ڈر سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے- (مثلاً بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی ہوں تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اب زکوٰۃ کا تحصیلدار ان کو یک جا کر کے چالیس میں سے ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے یا چالیس بکریاں ایک شخص کی ہوں وہ ان کو جدا جدا کرے بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی بتلائے تاکہ زکوٰۃ لازم نہ آئے)-

فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى جَمِيْعًا- دونوں نے مل کر نماز پڑھی یا اس نے پڑھی- یعنی ایک شخص نے راوی کو شک ہے-

لَمْ يَجْمَعْ سَيْفَيْنِ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ- اللہ تعالیٰ دو تلواریں اس امت پر اکٹھا نہیں کرنے کا (کہ بیرونی دشمن بھی ان پر آن پڑے اور آپس میں بھی ان کے تلوار چل رہی ہو جب ایک بات ہوگی تو دوسری نہ ہوگی)-

مترجم:- کہتا ہے اس حدیث کی تصدیق اس وقت ہو چکی ہے جب معاویہ اہل شام کو لے کر حضرت علیؑ سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم نے یہ موقع عمدہ سمجھ کر شام پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا-

اِنَّ الْجِنَّ يُجَامِعُهَا- جن اس عورت سے جماع کرتے ہیں-

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ- جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے- یعنی اس جماعت سے جو قرآن و حدیث کی پابند ہو (اسی کے حق میں یہ وعید ہے)- طیبی نے کہا جماعت سے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں-

صَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا- آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی (دونوں عشا کے وقت میں)-

سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ- (میدان حشر میں جو لوگ جمع ہیں) وہ آج جان لیں گے کون لوگ عزت سے رہیں گے-

اَخَوَى الدِّيْنِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَ عَلَيْهِ- دیندار بھائی جو محبت پر ملے جلے رہیں اور محبت ہی پر جدا ہوں- یعنی پیٹھ پیچھے غیبت میں بھی ایک دوسرے کے دوست رہیں نہ یہ کہ منہ پر دوست پیٹھ پیچھے دشمن)-

وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ- یہ تہتر فرقے سب دوزخی ہیں (یعنی دوزخ میں چند روز ان کو سزا ملے گی- نہ یہ کہ کافروں اور مشرکوں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) صرف ایک فرقہ ان میں سے بہشتی ہے وہ جماعت کا فرقہ ہے (اہل سنت جماعت کا جو حدیث و قرآن کا تابع اور صحابہ اور تابعین کا ہم اعتقاد ہے ان کی روش پر چلنے والا ہے)-

سُمِّيَتِ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً لِاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ فِيْهَا خَلْقَهٗ لِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَّ وَصِيِّهٖ فِي الْمِيْثَاقِ- جمعہ کا نام جمعہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن اپنی مخلوقات کو جمع کیا تاکہ ان سے حضرت محمدؐ اور آپ کے وصی کی ولایت کا عہد لے لے اس دن کا نام جمعہ رکھا-

حَمِدْتُ اللّٰهَ بِجَوَامِعِ الْحَمْدِ- میں نے اللہ کی تعریف کی ایسی تعریف جو جامع ہے-

مِنْهُنَّ جَامِعٌ مُّجْمِعٌ وَّ رَبِيْعٌ مُّرْبِعٌ وَّ كَرْبٌ مُّقْمِعٌ وَ غُلٌّ قَمِلٌ- عورتوں میں کوئی تو تمام خوبیوں کو جمع کرنے والی' ارزانی اور بھلائی لانے والی ہے' کوئی ایک بچہ کو پالنے والی دوسرے کو پیٹ میں رکھنے والی ہے' کوئی سخت بدخو خاوند کو

تباہ کرنے والی ہے، کوئی جوؤں کا بھرا ہوا طوق ہے (جس سے چھٹکارا ممکن نہیں نہ چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے چین آتا ہے جیسے قیدی کے گلے میں ایسا طوق ہو جس میں جوئیں پڑ جائیں تو بے چارہ کیا کر سکتا ہے (اس طوق کو گلے سے نکال بھی نہیں سکتا)۔

خُذْ بِمُجَامِعِ كَفَنِيْ - میرا پورا کفن لے لے۔

وَ عِنْدَهُ الْجَامِعَةُ فَقِيلَ لَهُ وَمَا الْجَامِعَةُ قَالَ صَحِيفَةٌ طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - امام ابوعبداللہ نے فرمایا ہمارے پاس جامعہ ہے، لوگوں نے پوچھا جامعہ کیا؟ فرمایا ایک کتاب ہے جس کا طول آنحضرتؐ کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے۔ جَامِعَه طوق کو بھی کہتے ہیں۔

جَمْعِ قِلَّتْ - تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور جَمْعِ كَثْرَتْ - دس سے بے انتہا کو کہتے ہیں۔

اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ اَفْعِلَةٌ فِعْلَةٌ - یہ جمع قلت کے اوزان ہیں جمع تکسیر میں سے باقی اوزان جمع کثرت ہیں۔ جمع سالم جمع قلت ہے۔ بعض نے کہا عام ہے۔

میں:- کہتا ہوں جمع قلت کا استعمال دس سے زیادہ پر اسی طرح جمع کثرت کا استعمال دس سے کم پر بھی آتا ہے اور اس کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

جَمَّعَ النَّاسُ - لوگوں نے جمعہ ادا کیا جیسے عَيَّدَ النَّاس لوگوں نے عید کی نماز ادا کی۔

فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ - سب بیٹھ کر نماز پڑھو صحیح اَجْمَعُوْنَ ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے بعض نے کہا اَجْمَعِيْنَ بھی ہو سکتا ہے اس طرح کہ وہ حال ہو مصباح المنیر اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور الفاظ تاکید معرفہ ہیں۔

میں:- کہتا ہوں کبھی حال معرفہ بھی آتا ہے جیسے فاوردها العراک ولم يزدها میں ایک قول یہ بھی ہے کہ العراک حال ہے مگر یہ بھی مؤول بنکرہ ہے یعنی ارسلها معترکۃ تو صحیح یہی ہے کہ یہ غلطی ہے۔

مَا ادَّعٰى اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ اَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا كَذَّبَ وَمَا جَمَعَهُ وَ حَفِظَهُ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَ الْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهٖ - امام ابوجعفر محمد باقرؒ نے فرمایا جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے سارا قرآن جس طرح اترا تھا (یعنی بہ ترتیب نزول) جمع اور یاد کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس طرح پر اس کو یاد اور جمع حضرت علیؓ اور آپ کے بعد اماموں کے سوا اور کسی نے نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں گو حضرت علیؓ نے اس طرح پر کہ قرآن کو جمع کیا ہو مگر نہ آپ نے اور نہ آپ کے بعد دوسرے اماموں نے اس کی اشاعت مناسب سمجھی ورنہ وہ قرآن اب تک دنیا کے کسی حصہ میں ضرور موجود ہوتا خصوصاً حضرات امامیہ کے پاس ضرور متداول ہوتا اور پڑھا جاتا اور جب خود حضرت علیؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں اسی قرآن کو قائم رکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی یہ قرآن صحیح اور مکمل تھا گو سورتوں کی تقدیم اور تاخیر اس میں ہوگئی ہو یہ اور بات ہے۔

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ يَا عَلِيُّ اَلْقُرْاٰنُ خَلْفَ فِرَاشِيْ فِي الصُّحُفِ وَ الْحَرِيْرِ وَ الْقَرَاطِيْسِ فَخُذُوْهُ وَ اَجْمَعُوْهُ وَلَا تُضَيِّعُوْهُ كَمَا ضَيَّعَتِ الْيَهُوْدُ التَّوْرٰاةَ فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ وَجَمَعَهُ فِيْ ثَوْبٍ اَصْفَرَ ثُمَّ خَتَمَ عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَ لَا اَرْتَدِيْ حَتّٰى اَجْمَعَهُ وَ اِنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْهِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ حَتّٰى جَمَعَهُ وَ اَخْرَجَهُ اِلَى النَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ وَ كَتَبَهُ قَالَ لَهُمْ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ كَمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوْا هٰذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَنْ تَرَوْهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ اَنْ اُخْبِرَكُمْ كَيْفَ جَمَعْتُ الْقُرْاٰنَ -

آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا علی قرآن میرے بچھونے کے پیچھے رکھا ہے کچھ کتابوں میں ہے، کچھ ریشمی کپڑوں پر، کچھ متفرق کاغذوں پر، دیکھو اس قرآن کو سنبھالو اور جمع کرو اور تلف مت ہونے دو جیسے یہودیوں نے توراۃ کو تلف کر دیا۔ یہ سن کر حضرت علیؓ گئے اور سارے اجزائے قرآن کو لے کر ایک زرد کپڑے میں لپیٹا پھر اس پر مہر کر دیا اور

فرمانے لگے میں تو اب چادر بھی نہیں اوڑھوں گا جب تک اس کو جمع نہیں کرلوں گا یہاں تک کہ کوئی شخص آپ کے ملاقات کے لئے آتا تو آپ بن چادر اوڑھے اس سے ملنے کے لئے نکلتے خیر آپ نے قرآن کو جمع کرلیا اور لکھ ڈالا پھر لوگوں کے پاس لے کر آئے اور کہنے لگے دیکھو یہ اللہ کی کتاب ہے اور ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح اللہ نے اس کو حضرت محمدؐ پر اتارا میں نے اس کو دو تختوں میں جمع کیا ہے (دو گتوں میں) لوگ کہنے لگے ہمارے پاس تو مصحف موجود ہے کہ اس میں سارا قرآن جمع ہے ہم کو اس کی کوئی احتیاج نہیں- یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا قسم خدا کی اب تم آج کے بعد اس قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے میرا فرض یہ تھا کہ تم کو قرآن جمع کرنے کی خبر کردوں-

میں:- کہتا ہوں یہ روایت اگر صحیح ہو تو حضرت علیؓ نے جو قرآن مرتب کیا وہ یہی قرآن تھا نہ اس سے زیادہ اگر حضرت علیؓ نے کوئی ایسا قرآن جمع کیا ہوتا جس میں کچھ وہ سورتیں یا آیتیں بھی ہوتیں جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں تو ضرور آپ کے خاص خاص اصحاب اور معتقدین ان کو یاد رکھتے- بلکہ ان کی صدہا اور ہزار ہا نقلیں کر کے اپنے لوگوں میں پھیلاتے رہتے- اقل درجہ حضرت علیؓ اپنی خلافت میں اس موجودہ قرآن کے آخر میں ان کو بڑھا دیتے تا کہ اللہ کا کلام دنیا سے مفقود نہ ہونے پائے اور جب آپ نے ایسا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا مرتب کیا ہوا قرآن یہی قرآن تھا جو سب لوگوں میں متداول اور معروف ہے اور اسی لئے آپ نے اس کی اشاعت کی ضرورت نہ سمجھی اور یہ عجیب بات ہے کہ منجملہ صحابہ اور تابعین کے بہت سے اشخاص ایسے تھے جن کو حضرت علیؓ سے ایک خاص الفت اور محبت تھی جیسے ابوذرؓ عمارؓ جابرؓ مقداد وغیرہم انھوں نے کیوں اس قرآن کی نقلیں نہیں لیں اور حضرت علیؓ نے ان کو اس کی نقل عنایت نہ فرمائی؟

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَدِیْنَةِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمُدَّةٍ قَدْرُهَا سَبْعَةُ اَیَّامٍ بَعْدَ وَفَاتِهٖ- حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدینہ میں سات دن میں قرآن جمع کیا-

خُذْبِمَا اَجْمَعَ عَلَیْهِ اَصْحَابُکَ وَ اتْرُکِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ- وہ بات اختیار کر جس پر تیرے ساتھیوں نے اتفاق کیا ہو اور شاذ غیر مشہور بات کو چھوڑ دے-

جَمْلٌ- جمع کرنا- گلا-

جَمَالٌ- خوبروئی-

جَمَلٌ- اونٹ- اَجْمَال اور اَجَامِلُ اور جَمَائِلُ اور جِمَالٌ اور جَامِلٌ اور جُمْلٌ جِمَالَةٌ اور جمالات جمع ہے- اور جَمَلٌ کشتی کی رسی کو بھی کہتے ہیں-

کِتَابٌ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَهْلِ النَّارِ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ- اس کتاب میں بہشتی اور دوزخی لوگوں کے نام ہیں اور اخیر پر ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے (ٹوٹل) نہ ان میں بیشی ہوسکتی ہے نہ کمی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَلْتُ الْحِسَابَ میں نے حساب جوڑ دیا تو اجمال جمع کا عمل ہے جو علم حساب کا پہلا عمل ہے اور اختصار کو بھی کہتے ہیں اور گول گول بات کہنے کو بھی-

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا وَ بَاعُوْهَا وَ اَکَلُوْا اَثْمَانَهَا- اللہ تعالیٰ کی پھٹکار یہودیوں پر جب ان پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے کیا کیا کہ چربی کو گلایا پھر اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی-

یَاْتُوْنَنَا بِالسِّقَاءِ یَجْمُلُوْنَ فِیْهِ الْوَدَکَ- ہمارے پاس مشک لاتے ہیں اس میں چربی گلاتے ہیں- ایک روایت میں یَحْمِلُوْنَ ہے حائے حطی سے اکثر لوگوں نے یَجْمُلُوْنَ روایت کیا ہے-

بِیْرِ جَمَلٍ- ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب-

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا قَعَدَ الْجُمَلَاءُ عَلَی الْمَنَابِرِ یَقْضُوْنَ بِالْهَوٰی وَ یَقْتُلُوْنَ بِالْغَضَبِ- تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب موٹے فربہ لوگ منبروں پر بیٹھ کر اپنی خواہش کے موافق حکم دیں گے اور غصے سے لوگوں کو قتل کریں گے (نہ اللہ کا دین پھیلانے کو اور شرک مٹانے کو)-

جُمَلَاءُ- جَمِیْلٌ کی جمع ہے اصل میں جَمِیْل گلی

ہوئی چربی کو کہتے ہیں جب آدمی میں چربی آتی ہے تو وہ بھلا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے خوبصورت کو بھی جمیل کہنے لگے- بعض نے حسن اور جمال میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن چہرے کی خوبصورتی اور جمال اعضا کا سڈھول ہونا اور ملاحت دونوں کو شامل ہے-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا- اگر اس عورت کا بچہ گندم گون یا کالا یا راکھی رنگ گھونگھر بال والا موٹا پیدا ہو-

هَمَّ النَّاسُ بِنَحْرِ بَعْضِ جَمَائِلِهِمْ- لوگوں نے اپنے کچھ اونٹ نحر کر ڈالنے کا قصد کیا- (بعض نے کہا جَمَائِلُ جَمَالَةٌ کی جمع ہے- اور جَمَالَةٌ جَمَلٌ کی جیسے رَسَائِل رِسَالَةٌ کی-

لِكُلِّ اُنَاسٍ فِيْ جَمَلِهِمْ خُبُرٌ- ہر گروہ اپنے اونٹ کو خوب پہچانتا ہے- ایک روایت میں جُمَيْلِهِمْ بہ تصغیر ہے- یہ ایک مثل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قوم جو اپنے میں کسی کو سردار مقرر کرتی ہے تو کچھ سمجھ کر ہی کرتی ہے- ایک روایت میں فِيْ بَعِيْرِهِمْ ہے-

اُءَ خِذُ جَمَلِيْ- یہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا کیا میں اپنے اونٹ کو قید کر سکتی ہوں (یعنی اپنے خاوند پر کوئی ایسا ٹوٹکہ کر سکتی ہوں کہ وہ دوسری عورت سے صحبت نہ کر سکے)-

اِنَّهٗ اَذِنَ فِيْ جَمَلِ الْبَحْرِ- آپ نے جمل البحر کھانے کی اجازت دی- جمل البحر سمندر کی ایک بڑی مچھلی جو اونٹ کے مشابہ ہوتی ہے-

يَتَّخِذُ اللَّيْلَ جَمَلًا- رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (یعنی رات بھر جاگتے تھے یا چلتے تھے جب کوئی رات بھر عبادت کرے بالکل نہ سوئے یا رات بھر چلتا رہے تو کہتے ہیں اس نے رات کو اونٹ بنا لیا- یعنی اونٹ کی طرح اس پر سوار رہا بالکل نہیں سویا)-

لَقَدْ اَدْرَكْتُ اَقْوَامًا يَتَّخِذُوْنَ هٰذَا اللَّيْلَ جَمَلًا يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ وَ يَلْبَسُوْنَ الْمُعَصْفَرَ- میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (رات بھر جاگتے اور عبادت کرتے تھے) وہ نبیذ پیتے تھے (کھجور کا شربت) اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے-

ثُمَّ عَرَضَتْ لَهٗ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ جَمْلَاءُ- پھر آپ کے سامنے ایک عورت حسین اور خوبصورت آئی- (جَمْلَاءُ ایسا مؤنث ہے جس کا مذکر اس کے لفظ سے نہیں آیا جیسے دِيْمَةٌ هَطْلَاءُ تو اَجْمَلُ اور اَهْطَلُ مستعمل نہیں ہے)-

جَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ جَمْلَاءَ- ایک حسین پورے اعضا کی اونٹنی لے کر آیا- (جمال کا اطلاق ظاہری خوبصورتی اور باطنی خوبی دونوں پر ہوتا ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ- اللہ تعالی صاحب جمال ہے- یعنی اوصاف کاملہ سے موصوف ہے یا حسن کی کل باتیں اُس کی ذات مقدس میں موجود ہیں-

فَائِدَه- جہمیہ اور منکرین صفات نے اس حدیث کا بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خبر واحد ہے اس پر بھروسہ نہیں ہو سکتا' اللہ کی طرف جمال کی نسبت نہیں کر سکتے- اے بیوقوفو! جب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں آنکھیں منہ سب شریعت سے ثابت ہیں تو جمال میں کیا شک ہے بیشک وہ صاحب جمال ہے آخرت میں اس کا حسن و جمال دیکھ کر سب مؤمن فریفتہ ہوں گے اور اس کے دیدار سے ایسی خوشی ہو گی کہ دوسری بہشت کی سب نعمتیں بے حقیقت ہو جائیں گی مگر یہ کمبخت جہمیہ اور معتزلہ اس نعمت عظمٰی سے محروم رہیں گے- دوسری حدیث میں ہے کہ دجال کانا ہو گا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے- یہ بھی اشارہ ہے اس کے جمال کی طرف' مؤمنین کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جس پروردگار نے ایسے جمیل اور حسین انسان اور جانور پرند اور چرند پیدا کئے ہیں وہ جب اپنے تئیں کسی صورت میں ظاہر کرے گا تو وہ صورت کیسی حسین اور جمیل ہو گی- زمخشری صاحب کشاف جو پکا معتزلی ہے وہ ان باتوں کا انکار کرتا ہے اور اہل حدیث پر مضحکہ اڑاتا ہے مگر آخرت میں اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیسی غلطی پر تھا اور اللہ اور رسول نے جو فرمایا وہ سراسر حق اور واقعی تھا اس میں تاویل اور تحریف کی

ضرورت نہ تھی اور وہ جمال کو پسند بھی کرتا ہے-

حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ- مجاہدؒ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجُمَّلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ- جُمَّلُ- کشتی کا رسا- اسی طرح جَمَلُ بھی- بعض نے کہا آیت میں جَمَلُ سے اونٹ ہی مراد ہے-

نَفَعَتْنِیْ اَیَّامَ الْجَمَلِ- جنگ جمل کے دنوں میں اس سے مجھ کو کیا فائدہ ہوا- مراد وہ جنگ ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کی ہمراہیوں میں بصرے کے دروازے پر ہوئی- اس جنگ میں حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں اس لئے اس کا نام جنگ جمل ہو گیا-

اَجمِلُوْا فِی الطَّلَبِ- دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرو (آخرت کا خیال مقدم رکھو تھوڑی سی مختصر کوشش دنیا کے لئے بھی اگر کرو تو قباحت نہیں ہے مگر پورا دل اس میں نہ لگاؤ کہ آخرت کی پرواہ نہ رہے)-

اِحلِقْ فَاِنَّہٗ یَزِیْدُ فِیْ جَمَالِکَ- سرمنڈا اس سے تیری خوبصورتی بڑھے گی-

حَلْقُ الرَّأْسِ مُثْلَۃٌ لِّاَعْدَائِکُمْ وَ جَمَالٌ لَّکُمْ- سرمنڈانا اور لوگوں کے لئے مثلہ ہے مگر تمہارے لئے جمال ہے-

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْجَمَالَ وَ التَّجَمُّلَ- اللہ تعالیٰ خوبصورتی اور خوبصورت بننے کو پسند کرتا ہے-

حِسَابُ الْجُمَّلِ- ابجد کا حساب-

اَسْلَمَ اَبُوْ طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ- ابو طالب مرتے وقت اسلام لائے اور انہوں نے انگلیوں سے ایسا اشارہ کیا جو حساب جمل میں ۶۳ کے لئے موضوع ہے-

میں:- کہتا ہوں امامیہ نے بہت سی حدیثیں ابو طالب کے مسلمان ہو جانے کی نقل کی ہیں مگر اہل سنت کی صحیح روایتوں میں یوں ہے کہ ابو طالب نے مرنے تک اسلام نہیں قبول کیا آخری کلمہ جو انہوں نے مرتے وقت کہا وہ علی دین عبدالمطلب تھا- اسی لئے آنحضرتؐ نے ان پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی بلکہ حضرت علیؓ سے فرمایا ان کو جا کر ایک گڑھے میں دفنا دے' چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا واللہ اعلم-

مُجَامَلَۃٌ- لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا-

عَلَیْکُمْ بِمُجَامَلَۃِ اَھْلِ الْبَاطِلِ- تم کو باطل اور ناحق دین والوں سے بھی خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا چاہئے' ان کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے گفتگو کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ ان کو کافر' مردود' جہنمی کہہ کر ان سے لڑائی مول لینا)-

جَمَّال- اونٹ والا' شتربان-

جُمْلَۃٌ- مجموعہ' کلام کا ایک فقرہ جس پر سکوت ہو سکے-

جَمٌّ- اور جُمُوْمٌ جمع ہونا' بہت ہونا' بھرنا-

جَمُّ الْفَرَسِ جَمَامًا- گھوڑے کو مادہ پر چڑھانا یا اس پر سواری کرنا چھوڑ دیا گیا ایسے ہی اَجَمَّ الْفَرَسُ ہے-

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّ خَمْسَۃَ عَشَرَ یَاثَلَاثَۃَ عَشَرَ جَمَّ الْغَفِیْرِ- میں نے عرض کیا رسول اللہ دنیا میں کتنے رسول آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا تین سو پندرہ یا تین سو تیرہ ایک جم غفیر یعنی بہت سارے- بعض نے کہا صحیح یوں ہے جَمًّا غفیرًا-

میں:- کہتا ہوں کہ دونوں صحیح ہیں جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَاءُ وْ اجَمًّا غَفِیْرًا اور جَمُّ الْغَفِیْرِ اور جَمَّ الْغَفِیْرَۃِ اور اَلْجَمَّ الْغَفِیْرِ اور جَمَّاءَ الْغَفِیْرِ اور جَمَّاءَ الْغَفِیْرَۃِ اور اَلْجَمَّاءَ الْغَفِیْرَۃِ اور جَمَّاءَ غَفِیْرَۃً اور بِجَمَّاءِ الْغَفِیْرِ وَالْغَفِیْرَۃِ- یعنی بہت سارے سب کے سب آئے- جَمٌّ کا معنی بہت سارے اور غفیر ڈھانپنے والا یعنی بڑی جماعت- محیط میں ہے جَاءُوا الْجَمَّ الْغَفِیْرَ- یعنی سب آئے- وضیع شریف کوئی ان میں کا باقی نہ رہا-

حُبًّا جَمًّا- بڑی محبت' بہت الفت-

اِنَّ اللّٰہَ لَیَدْنِیَنَّ الْجَمَّاءَ- اللہ تعالیٰ بے سینگ والے جانور کو (سینگ والے سے) بدلہ دلائے گا-

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِیَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ الْمَسَاجِدَ جُمًّا- ہم کو حکم ہوا شہروں اور مکانوں کو کنگورے دار بنانے کا اور مسجدوں کو بے کنگورے (اب لوگوں نے الٹا کر لیا ہے ہر مسجد میں کنگورے دیواروں پر بناتے ہیں اور مکانوں کی

دیواریں خالی رکھتے ہیں)۔

اَمَّا اَبُوْبَکْرِ بْنُ حَزْمٍ فَلَوْ کَتَبْتُ اِلَیْهِ اِذْبَحْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ شَاةً لَرَاجَعَنِیْ فِیْهَا اَقْرَنَاءُ اَمْ جَمَّاءُ۔ (عمر بن عبدالعزیز نے کہا) ابوبکر بن حزم کا تو یہ حال ہے اگر میں ان کو لکھوں کہ مدینہ والوں کے لئے ایک بکری کاٹو تو وہ پھر پوچھیں گے کہ سینگ والی بکری یا بے سینگ والی (یعنی ان کے مزاج میں بڑی احتیاط ہے)۔

جَمّآءَ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے مدینہ سے تین میل پر۔

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُمَّةٌ۔ آنحضرتؐ کے سر مبارک پر کندھوں تک بال تھے (یعنی کانوں کی لو سے بھی نیچے۔ کندھوں پر پڑے ہوئے اگر کانوں کی لو تک ہوں تو اس کو عربی میں لِمّه کہتے ہیں جُمّه سے کم وَفْرہ ہے۔

وَقَدْ وَفَتْ لِیْ جُمَیْمَةٌ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا جب میں آنحضرتؐ کے گھر میں آئی اس وقت میرے بال بہت ہو کر کندھوں تک ہو گئے تھے (یعنی بیماری سے بال گر جانے کے بعد دوبارہ بال اگ کر یہاں تک پہنچے تھے)۔

وَاَنَا مُجَمَّةٌ۔ میرے بال کندھوں تک تھے۔ جیسے چھوٹے بچوں کے ہوتے ہیں۔

کَاَنَّمَا جُمِّمَ شَعْرُهٗ۔ گویا آپ کے بال کندھوں تک تھے۔ ایک روایت میں حُمِّمَ ہے حائے حطی سے اس کا ذکر آگے آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُجَمِّمَاتِ مِنَ النِّسَاءِ۔ اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی طرح پٹے رکھیں (بالوں کو لمبا نہ ہونے دیں)۔

لَوْلَا جُمَّتُهٗ۔ اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے (کندھوں تک حالانکہ خود آنحضرتؐ نے کندھوں تک بال رکھے ہیں مگر اس حدیث میں اس کی برائی کی شاید وہ ناز اور تکبر کی نیت سے ایسا کرتا ہوگا)۔

اِجْتَاحَتْ جَمِیْمَ الْیُبْسِ۔ سوکھی زمین کی جمیم کو بھی تباہ کر دیا۔ جمیم ایک گھاس ہے جو لمبی ہو کر بالوں کی طرح ہو جاتی ہے۔

رَمٰی اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَفَرْ جَلَةٍ وَّقَالَ دُوْنَکَهَا فَاِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ۔ (طلحہ نے کہا) آنحضرتؐ نے ایک بہی دانہ میری طرف پھینکا اور فرمایا یہ لے اس سے دل کو تسکین اور تفریح ہوتی ہے۔

فَاِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ الْمَرِیْضِ۔ تلبینہ (آٹے یا بھوسی کا ہریرہ) بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے (رنج کم کرتا ہے)۔

فَاِنَّهَا مُجَمَّةٌ لَّهَا یا مُجِمَّةٌ لَّهَا۔ وہ اس کو تسلی دے گا (آرام بخشے گا رنج اور تکلیف کم کرے گا یہ جَمَام سے ہے بمعنی راحت و آرام)۔

هُوَ وَاسِعُ الْمَجَمِّ۔ وہ کشادہ سینہ کا آدمی ہے۔

فَقَدْ جَمُّوْا۔ وہ آرام پا گئے ان کا شمار بڑھ گیا۔

فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً۔ لوگ پانی پر پہنچے آرام سے سیراب ہو کر۔

لَاَصْبَحْنَا غَدًا حِیْنَ نَدْخُلُ عَلَی الْقَوْمِ وبنا جَمَامَةٌ۔ کل صبح کو ہم جب ان لوگوں کے پاس پہنچیں گے تو خوب آرام سے شکم سیر۔

بَلَغَهَا اَنَّ الْاَحْنَفَ لَامَهَا فِیْ شِعْرٍ فَقَالَتْ لَقَدِ اسْتَفْرَغَ حُلْمَ الْاَحْنَفِ هِجَاؤُهٗ اِیَّایَ اَلِیْ کَانَ یَسْتَجِمُّ مَثَابَةَ سَفَهِهٖ۔ حضرت عائشہ کو خبر پہنچی کہ احنف نے ایک شعر میں ان پر ملامت کی ہے تو انہوں نے کہا احنف نے جو میری ہجو کی تو عقل سے خالی ہو گیا وہ کیا میرے لئے اپنی حماقت کا خزانہ جوڑ رہا تھا (جمع کر رہا تھا)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَجِمَّ لَهُ النَّاسُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّ اُمَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جمع ہو کر کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے ایک روایت میں یَسْتَخِمُّ ہے خائے معجمہ سے۔ یعنی کھڑے کھڑے ان کی بو بدل جائے (پسینہ آ کر)۔

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ الْوَحْیُ اَجَمُّ مَا کَانَ۔ آنحضرتؐ کا جب انتقال ہوا اس

وقت وحی بہت کثرت سے آ رہی تھی۔

مَالُ اَبِیْ زَرْعٍ عَلَی الْجُمَمِ مَحْبُوْسٌ - ابوزرع کا مال دیت مانگنے والوں میں رکا ہوا ہے۔ یہ جمع ہے جُمَّۃٌ کی جمہ وہ جماعت جو دیت مانگنے آئے۔

جُمَّانِیٌ - لمبے پٹوں والا یا رشا ئیل بڑی داڑھی والا۔

جَمامًا وَّ قُوَّۃً - راحت اور طاقت۔

لَا یُجَاوِزُنِیْ ظُلْمُ ظَالِمٍ وَّلَوْ نَطْحَۃٌ مَّا بَیْنَ الْقَرْنَاءِ اِلَی الْجَمَّاءِ - کسی ظالم کا ظلم میرے سامنے نہیں چلے گا یہاں تک کہ سینگ دار جانور کی ایک مار بے سینگ والی کو (اس کا بھی تدارک میں کروں گا)۔

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لَاتُبْنٰی جُمًّا - مسجدیں بن کنگوروں کے نہ بنائی جائیں (یہ اگلی حدیث کے مخالف ہے۔ اور شاید کنگوروں سے یہاں مینار مراد ہوں)۔

لَایَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ حَاضَتْ اَنْ تَتَّخِذَ قُصَّۃً وَّلَا جُمَّۃً - جو عورت حیض والی ہو جائے (یعنی جوان ہو جائے) اس کو ببری نکالنا یا پٹے رکھنا درست نہیں (کیونکہ یہ مردوں کی مشابہت ہے)۔

وَکَانَ یَنْھٰی عَنْ اُولٰئِکَ الْجُمَّانِیْنَ - وہ ان بال والوں سے منع کرتے تھے (ان کو صدقہ دینے سے) ایک روایت میں مَجَانِیْن ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مراد مخالفین ہے۔

لَوْصَبَبْتُ الدُّنْیَا بِجَمَّاتِھَا عَلَی الْمُنَافِقِ اَنْ یُّحِبَّنِیْ مَا اَحَبَّنِیْ - اگر تو دنیا بھر کا مال منافق پر بہا دے اس لئے کہ مجھ سے محبت رکھے جب بھی وہ مجھ سے محبت نہ رکھے گا میرا مخالف ہی رہے گا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے اسی مضمون کی دوسری مرفوع حدیث ہے کہ علیؓ سے وہی محبت رکھے گا جو مومن ہو اور علیؓ سے بغض وہی رکھے گا جو منافق ہو)۔

جَمَّہ - وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے۔ اور اس کی جمع جَمَّات ہے۔ محیط میں ہے کہ جَمَّہ وہ کنواں جس میں بہت پانی ہو۔

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا - خداوندا تو جب بخشنے والا ہے تو سب گناہ بخش دے گا یا بہت لوگوں کو بخش دے گا۔ اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے وَ اَیُّ عَبْدٍ لَّکَ لَا اَلَمَّا اور کون بندہ تیرا ایسا ہے جس نے کوئی قصور نہ کیا ہو۔

جُمَّانٌ - موتی یا چاندی کے موتی بنے ہوئے۔

یَتَحَدَّرُ مِنْہُ الْعَرَقُ مِثْلُ الْجُمَّانِ - ان میں سے پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔

اِذَا رَفَعَ رَاسَہٗ تَحَدَّرَ مِنْہُ جُمَانُ اللُّؤْلُؤِ - جب سر اٹھاتے تو اس میں سے موتی کے دانے ٹپکتے۔

کَاَنَّھَا مِنْ حُسْنِھَا جُمَانٌ - وہ حسن کی وجہ سے گویا موتی کا دانہ ہے۔

وَتُضِیْءُ فِیْ وَجْہِ الظَّلَامِ مُنِیْرَۃً کَجُمَانَۃِ الْبَحْرِیِّ سُلَّ نِظَامُھَا - وہ اندھیرے میں اس طرح چمکتی ہے جیسے دریائی موتی جن کی لڑی نکال لی گئی ہو۔ (یہ لبید کا شعر ہے ایک گائے کی تعریف میں)۔

جَمْھَرَۃٌ - جمع کرنا۔

جَمْھُوْر - اونچا ٹیلہ۔ اکثر لوگ، بڑی جماعت، اچھی عورت۔ جَمَاھِیر جمع۔

اِنَّا لَانَدَعُ مَرْوَانَ یَرْمِیْ جَمَاھِیْرَ قُرَیْشٍ بِمَشَاقِصِہٖ - ہم مروان کو نہیں چھوڑنے والے کہ وہ قریش کی جماعتوں پر اپنے تیر چلاتا رہے۔

اُھْدِیَ لَہٗ بُخْتَجٌ ھُوَ الْجُمْھُوْرِیُّ - ابراہیم نخعی کو کسی نے بختج بھیجا یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو حلال ہے جس کو جمہوری کہتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں۔

جَمْھِرُوْا قَبْرَہٗ - اس کی قبر پر مٹی کا ڈھیر کر دو (گلاوہ نہ کرو نہ گچکاری)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ النُّوْنِ

جَنَاءٌ یا اِجْنَاءٌ - جھکنا کبڑا ہونا۔

اِنَّ یَھُوْدِیًّا زَنٰی بِامْرَاَۃٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِھَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ یُجْنِیْءُ عَلَیْھَا یا یُجَانِیْءُ عَلَیْھَا - ایک یہودی مرد نے ایک عورت سے زنا کیا آنحضرتؐ نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم

دیا (جب پتھروں سے مار پڑنے لگی تو مرد نے عورت پر جھکنا شروع کر دیا (اس کو پتھروں کی مار سے بچانے کے لئے)-

اَبْیَضَ اَجْنَاءَ خَفِیْفَ الْعَارِضَیْنِ- (حضرت اسحاق پیغمبر کا حلیہ یہ تھا) سفید رنگ کبڑے ہلکے رخساروں والے- بعض نے کہا اَجنا کا معنی گردن جھکی ہوئی-

کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَبْیَضَ نَحِیْفًا خَفِیْفَ الْعَارِضَیْنِ اَجْنَأَ- ابو بکر صدیقؓ سفید رنگ دبلے پتلے پچکی گال والے جھکے ہوئے آدمی تھے-

مُجْنأ یا مُجنًا- ڈھال یا کمان کیونکہ وہ جھکی ہوئی ہوتی ہے-

جَنْبٌ- دھکیلنا' دفع کرنا' ہٹانا' دور کرنا-

جُنُوبٌ- اتری ہوا چلنا-

جَنَابَۃٌ- نجس ہونا-

جُنُبٌ- ناپاک جس کو نہانے کی حاجت ہو-

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ جُنُبٌ- فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں جنبی ہو (یعنی رحمت کے دورہ کرنے والے فرشتے جو محبت سے مومنوں کے پاس آیا کرتے ہیں اور جنبی سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو اکثر ناپاکی کی حالت میں رہا کرتا ہو' جنابت کا غسل نہ کرتا ہو' ناپاک رہنے کی اس نے عادت کر لی ہو-

اَلْاِنْسَانُ لَایُجْنِبُ یا لَایَجْنُبُ- آدمی جنبی کے چھو جانے سے جنبی نہیں ہوتا' اس طرح کپڑا یا پانی یا زمین بھی جنبی کے ہاتھ لگانے سے نجس نہیں ہوتی- مثلاً جنبی پانی میں ہاتھ ڈال دے تو وہ پانی نجس نہ ہوگا یا کپڑے میں جنبی کا پسینہ لگ جائے یا حائضہ عورت کا تو وہ کپڑا ناپاک نہ ہوگا جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے اَلْمُؤْمِنُ لَایَنْجَسُ مومن ناپاک نہیں ہوتا گو وہ جنبی ہو یا حائضہ ہو یعنی اس کا بدن اور پسینہ وغیرہ ناپاک نہیں ہے)-

اِنَّ الْمَاءَ لَایُجْنِبُ- پانی جنبی نہیں ہوتا (گو جنبی اس میں ہاتھ ڈال دے' دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ کپڑے میں ہاتھ ڈال کر اس سے جنابت کا غسل کرتے رہے- اہل حدیث نے اسی وجہ سے مستعمل پانی کو پاک اور پاک کرنے والا کہا ہے اور جو لوگ اس کو ناپاک کہتے ہیں ان کے پاس کوئی قوی دلیل نہیں ہے البتہ اگر مستعمل پانی کا کوئی وصف بدل جائے تب تو وہ نجس ہوگا)- لَا یَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ الْقُرْاٰنَ حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں (لیکن جو لڑکی قرآن سیکھتی ہو جو حیض کی حالت میں بھی سبق ناغہ نہ کرے اس کے لئے قرآن پڑھنا جائز رکھا ہے)-

لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ- نہ تو زکوٰۃ کے مال کو تحصیل دار اپنی فرودگاہ تک منگوائے نہ مال والے اپنے تحصیل دار سے دور لے جائیں کہ اس کو وہاں تک جانا پڑے اور بعض نے جنبی کی وہی تفسیر کی ہے جو اوپر جَلَبَ کی بحث میں گذر چکی-

کَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُمْنٰی وَ الزُّبَیْرُ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُسْرٰی- خالد بن ولید لشکر کے میمنہ میں اور زبیر بن عوام میسرہ میں تھے (جب آنحضرتؐ مکہ کو فتح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے)-

ھُنَّ مُقَدِّمَاتٌ وَّ مُجَنِّبَاتٌ وَّ مُعَقِّبَاتٌ- باقیات صالحات (یعنی سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر) آگے بھیجنے والے ہیں اور شیطان سے یا گناہوں سے) دور رکھنے والے اور پیچھے سے بھی ثواب پہنچانے والے ہیں (یعنی مرنے کے بعد بھی)-

وَعَلٰی جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ دَاعٍ- پل صراط کے دونوں طرف ایک بلانے والا ہوگا-

وَ یُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَ الرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ- ایمان داری اور ناطہ دونوں بھیجے جائیں گے وہ پل صراط کے دونوں طرف کھڑے ہو جائیں گے (کیونکہ امانت داری اور ناطہ پروری دونوں ایسی اعلیٰ صفتیں ہیں جو ہر مومن کے لئے ضروری ہیں اور تمام شریعتوں میں ان کی تاکید ہے)-

مَرَّ بِجَنَبَاتِ اُمِّ سُلَیْمٍ- آپؐ ام سلیمؓ کے کناروں پر گذرے-

عَلَیْکُمْ بِالْجَنَبَۃِ فَاِنَّھَا عَفَافٌ- عورتوں سے الگ

رہنا اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ہر وقت عورتوں کی صحبت میں مت بیٹھو) اس سے آدمی پاک رہتا ہے (بدکاری اور گناہوں سے بچا رہتا ہے)۔

رَجُلٌ ذُوْجَنْبَةٍ۔ (عرب لوگ اس مرد کو کہتے ہیں) جو لوگوں کی صحبت سے الگ رہے (یعنی گوشہ نشین ہو)۔

اِسْتَكْفُوْا جَنَابَيْهِ۔ دونوں طرف سے آپ سے مانگنے لگے (یہ تثنیہ ہے جناب کا۔ اصل میں جناب کہتے ہیں جانب، صحن، احاطہ اور بارگاہ کو اب یہ تعظیم کے لئے نام سے پہلے استعمال ہونے لگا ہے جیسے جناب رسول کریمؐ)۔

اَجْدَبَ بِنَا الْجَنَابُ۔ ہمارے گرداگرد سب خشک سالی ہوگئی (قحط پڑ گیا)۔

اَهْلُ جَنَابِ الْهَضْبِ۔ جناب الہضب کے لوگ (یہ ایک مقام کا نام ہے)۔

ذَاتُ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ۔ پسلی کی بیماری میں شہادت کا ثواب ہے (ذات الجنب[1] ایک سخت بیماری ہے جس میں پسلی کے اندر ایک دمل ہو جاتا ہے اکثر آدمی اس سے ہلاک ہو جاتا ہے)۔

اَلْمَجْنُوْبُ شَهِيْدٌ۔ اس کا بھی وہی معنی ہے۔

مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ۔ (قسط بہت سی بیماریوں کے لئے مفید ہے) ان میں سے ایک ذات الجنب ہے (قسط ایک دوا ہے)۔

قَطَعَ جَنْبًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک بڑی ٹکڑی کاٹ دی یا ان کا مطلب کاٹ دیا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا فَعَلْتَ فِيْ جَنْبِ حَاجَتِيْ تو نے میرے کام کے بارے میں کیا کیا' امام بخاری کی روایت میں فَقَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنی اللہ نے ان کی جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا (جو ہماری خبریں ان کو پہنچاتے تھے)۔

فَاِذَا الرَّحَا يَطْحَنُ وَ التَّنُّوْرُ مَمْلُوْءٌ جُنُوْبَ شِوَاءٍ۔ ایک شخص کو بھوک لگی کھانے کو کچھ نہ تھا وہ جنگل میں گیا اور پروردگار سے دعا کی کیا دیکھ رہا ہے چکی میں آٹا پس رہا ہے اور تندور میں گوشت کے ٹکڑے بھرے ہوئے ہیں جو بھن رہے ہیں۔

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِهَا جَنِيْبًا۔ ملوان کھجور (اچھی بری) روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیہ دے کر جنیب کھجور خرید لے۔ جنیب کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے۔

اِنَّ الْاِبِلَ جُنِّبَتْ قِبَلَنَا الْعَامَ۔ اس سال ہماری طرف اونٹ بیائے نہیں (ان کا دودھ ہی نہیں ہوا یا کم ہوا)۔

اٰكُلُ مَا اَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبَةِ۔ میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعض نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعض نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

اَلْجَانِبُ الْمُسْتَغْرِ زُيْثَابُ مِنْ هِبَتِهٖ۔ مسافر پردیسی جو تحفہ لاکر اس سے زیادہ کا طالب ہو تو اس کو بدل دینا چاہئے (یعنی اس کے تحفہ کا بدل کرنا ضرور ہے)۔

عَلٰى جَانِبِ الْخَبَرُ۔ جو مسافر کہیں سے آئے وہ خبر بیان کرے۔

هُمْ اَجْنَابُ النَّاسِ۔ وہ مسافر لوگ ہیں (یہ جُنُب کی جمع ہے بمعنی پردیسی)۔

فَاَصَبْتَ جَنْبَهٗ۔ تو نے اس کی پھلو کو صدمہ پہنچایا۔ ایک روایت میں جَبَّتَهٗ ہے یعنی دل کے دانے کو۔

لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَ غَيْرُكَ۔ علی میرے اور تیرے سوا کسی کو جنب رہ کر اس مسجد سے گذرنا درست نہیں (اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور حضرت علی کا دروازہ مسجد ہی میں تھا اور سب دروازے آپ نے بند کرادیئے تھے)۔

مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ جب تک کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔ جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ۔ اپنی مسجدوں کو بچاؤ یا دور رکھو۔

تَوَضَّأُوْا مِنْ سُؤْرِ الْجُنُبِ۔ جب آدمی کے جھوٹے

---

[1] اردو میں "نمونیہ" کہتے ہیں۔

پانی سے وضو کر لو (کیونکہ جنب کا جھوٹا پانی ناپاک نہیں ہے)۔

اَضَعُ جَنْبِیْ وَ اَنَامُ - میں اپنا پہلو زمین پر رکھتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔

بِاِسْمِکَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ - تیرا نام لے کر میں نے اپنا پہلو زمین پر رکھا۔

اُوْذِیَ فِیْ جَنْبِکَ - پروردگار تیری اطاعت میں ان کو تکلیف پہنچی یا تیرے کام میں۔

اَنَا جَنْبُ اللّٰهِ - یہ حضرت علیؓ کا قول ہے میں اللہ کا مقرب ہوں۔

نَحْنُ جَنْبُ اللّٰهِ - ہم اہل بیت رسالت اللہ کے نزدیک والے ہیں۔

فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ - اللہ کی ذات میں یا اس کے کام میں۔

عَاصِفَةٌ جَنَابِيَّةٌ - اتری آندھی۔

جَنِيْبَه - کوتل جانور جو سامنے چلایا جاتا ہے اسکی جمع جَنَائِبُ ہے۔

يَقُوْدُوْنَ جَنَائِبَ مِنْ نُوْرٍ - نور کے کوتل جانور کھینچ رہے ہوں گے۔

طَوْعُ الْجَنَابِ - وہ گھوڑا جو منہ کا نرم ہو سہل سے کھینچتا ہے۔

اَلْجَارُ الْجُنُبُ - جو پڑوسی غیر ہو اپنا رشتہ دار نہ ہو۔

اٰكُلُ مَا اَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبَةِ - میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعض نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعض نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

اَلصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ - رفیق ہم پہلو۔

تَجْنِيْبٌ - دور ہونا، دور کرنا۔

جُنْبُذَةٌ - گنبد، قبہ۔

فِيْهَا جَنَابِذُ مِنْ لُؤْلُؤٍ - بہشت میں موتی کے گنبد ہوں گے۔ یہ جمع ہے جَنْبَذَة یا جُنْبُذَہ کی۔

جُنْحٌ یا جِنْحٌ - ٹکڑا، حصہ یا تاریکی یا شروع کرنا بازو۔

جُنُوْحٌ - مائل ہونا - جھکنا۔

اِجْنَاحٌ - مائل ہونا، مائل کرنا - ایسے ہی اِسْتِجْنَاح لازم اور معتدی دونوں طرح آیا ہے۔

اَمَرَ بِالتَّجَنُّحِ فِی الصَّلٰوةِ - آنحضرتؐ نے نماز میں یہ حکم دیا کہ سجدہ کرتے وقت اپنے بازوؤں کو زمین سے جدا رکھے اسی طرح پہلو سے، صرف ہتھیلیوں کو زمین پر لگائے ان پر زور دے تو دونوں بازو پرندوں کے پنکھوں کی طرح ہو جائیں گے (جب وہ اڑتے ہیں) یہ ماخوذ ہے جناح سے جو پرندے کے پنکھ کو کہتے ہیں۔

اِذَا صَلّٰى جَنَّحَ - آپ جب نماز پڑھتے تو سجدے میں دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے۔

يُجَنِّحُ فِیْ سُجُوْدِهٖ - اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ - طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پنکھ بچھا دیتے ہیں (کہ ان کو روندتا ہوا چلے، یا پنکھ بچھانے سے یہ مراد ہے کہ طالب علم کی تعظیم کرتے ہیں اس کے سامنے تواضع سے پیش کرتے ہیں یا مجلس علم میں اترتے ہیں) اڑنا چھوڑ دیتے ہیں یا طالب علم پر سایہ کرتے ہیں۔

میں:- کہتا ہوں مراد وہ طالب علم ہے جو خاص پروردگار کی رضا مندی اور آخرت کی بہبودی کے لئے دین کا علم حاصل کرتا ہو یعنی قرآن اور حدیث اور ان کے لوازم کا لیکن منطق، فلسفہ اور دنیاوی علوم پڑھنے والا طالب علم اس میں داخل نہیں ہے۔ اسی طرح وہ طالب علم بھی جو دین کا علم کسی دنیاوی غرض سے یا بحث و مباحثہ فخر و تکبر دوسرے عالموں سے مقابلہ اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے پڑھے)۔[1]

تُظِلُّهُمُ الطَّيْرُ بِاَجْنِحَتِهَا - پرندے اپنے پنکھوں سے ان پر سایہ کریں گے۔

[1] لیکن اس کے برعکس اگر کوئی طالب علم دنیاوی سائنسی علوم وفنون کو دینی و انسانی فلاح و بہبود کے لیے حاصل کرے تو وہ قطعاً اس فضیلت میں شریک ہے۔(م)

كَانَ وَقِيْذَ الْجَوَانِحِ - آپ کے سینہ کی پسلیاں ٹوٹی ہوئیں تھیں (یعنی اکثر ملول اور محزون رہتے - محیط میں ہے کہ جوانح سینہ کے پاس کی پسلیاں جیسے ضُلُوْع پشت کی پسلیاں - یہ جمع ہے جَانِحَةٌ کی -

اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ فَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ - جب رات کا پہلا حصہ آ جائے یا تاریکی شروع ہو تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو ان کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں -

وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ - رات کی تاریکی شروع ہو گئی -

اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ - جب رات کا پہلا ٹکڑا آ جائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو (باہر نہ پھرنے دو ایک روایت میں فَاَسْكِتُوْا صِبْيَانَكُمْ ہے یعنی ان کو ایک جگہ ٹھہرا دو) -

يَابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ - یہ آپ نے عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب کو کہا' ان کے والد جعفر ابن ابی طالب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے' ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے تھے - آنحضرتؐ نے خواب میں ان کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں ان کا لقب اس روز سے ذوالجناحین ہو گیا یعنی دو پنکھ والے -

لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ - آنحضرتؐ نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا تو ان کے چھ سو پنکھ تھے -

وَهَوْلًا وَّ اَجْنِحَةً - اور ڈراؤنی چیزیں اور پنکھ (یہ فرشتوں کے پنکھ تھے اگر ابوجہل آنحضرتؐ کے قریب جاتا تو اس کے تکے بوٹیاں اڑا ڈالتے (آدمی کا جَنَاح اس کے بغل سے لے کر بازو تک) -

وَمَا يَجْنَحُ اِلَيْهِ نُفُوْسُهُمْ - جدھر ان کے دل مائل ہوں -

فَاجْتَنَحَ عَلٰى اُسَامَةَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ - آنحضرتؐ نے بیماری میں اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو اسامہ پر جھکے ہوئے ٹیکا لگائے ہوئے مسجد میں تشریف لائے -

اِنِّيْ لَاَجْنَحُ اَنْ اٰكُلَ مِنْهُ - مجھ کو یتیم کا مال کھانا گناہ معلوم ہوتا ہے - یہ جُنَاح سے ماخوذ ہے بمعنی گناہ -

اِنَّ لِكُلِّ مَلَكٍ مِّنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَ مَنْ حَوْلَهٗ اَرْبَعَةَ اَجْنِحَةٍ اَمَّا جَنَاحَانِ فَعَلٰى وَجْهِهٖ مَخَافَةَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الْعَرْشِ فَيُصْعَقُ وَ اَمَّا جَنَاحَانِ فَيَطِيْرُ بِهِمَا - (وہب بن منبہ نے کہا) عرش اٹھانے والے فرشتوں اور ان کے گرد و پیش فرشتوں کے چار چار پنکھ ہیں' دو پنکھ تو منہ پر ہیں اس لئے کہ عرش پر نظر پڑ کر بے ہوش نہ ہو جائیں اور دو پنکھ اڑنے کے لئے -

میں :- کہتا ہوں فتنی نے جو بعض سے نقل کیا کہ فرشتوں کے پنکھ سے اصلی پنکھ جو پرندے میں ہوتا ہے وہ مراد نہیں ہے کیونکہ کسی پرند کے دو پنکھ سے زیادہ تین پنکھ بھی نہیں ہوتے بھلا چھ سو پنکھ کیسے ہو گئے تو پنکھ ایک صفت ہے صفات ملائکہ میں سے جو بن دیکھے سمجھ میں نہیں آتی یہ کلام صحیح نہیں ہے دو پنکھ اللہ تعالیٰ نے پرندوں میں پیدا کئے ہیں اور فرشتوں کا قیاس ان پر نہیں ہو سکتا نہ فرشتوں کو ہم نے دیکھا ہے تو کوئی امر اس سے مانع نہیں کہ ان کی خلقت ایسی ہے جس میں تین چار پانچ چھ سو پنکھ تک ہوں اور وہب بن منبہ کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے اور جب قامت زیادہ طویل ہو تو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھ سو کیا ہزار پنکھ لگ سکتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے صفات کی تاویلات کرتے ہیں اب فرشتوں کے اعضا کی بھی تاویل کرنے لگے حالانکہ فرشتے مخلوق اور حادث اور اجسام لطیفہ ہیں ان کے اعضا کی تاویل کی کیا ضرورت ہے -

خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ مُخْتَلِفَةً وَّ قَدْرَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کئی شکل کے ہیں اور آنحضرتؐ نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا ان کے چھ سو پنکھ تھے آسمان سے لے کر زمین تک بھر دیئے تھے (بھلا جب اتنی بڑی قامت ہو تو چھ سو پنکھ کیا چھ لاکھ پنکھ بھی ہو سکتے ہیں) -

كَانَ مُجَنِّحًا فِيْ سُجُوْدِهٖ - آنحضرتؐ سجدے میں

اپنی کہنیاں زمین سے اٹھا کر رکھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پرندے کی پنکھ کی طرح کر لیتے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَ لَهٗ بِيَدَيْهِ جَنَاحَيْنِ يَطِيْرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاءُ - اللہ تعالیٰ نے جعفر بن ابی طالبؓ کو ان کے ہاتھوں کے بدل (جو جنگ موتہ میں کاٹ ڈالے گئے تھے) دو پنکھ دیئے ہیں وہ بہشت میں جہاں چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔

جَنَاح - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا بھی نام تھا - لَا سَبْقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ - اصل حدیث یہیں تک ہے لیکن اَوْ جَنَاحٍ اس میں بڑھا دیا گیا یعنی آگے بڑھنے کی شرط کسی میں نہیں ہونی چاہئے مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے یا پنکھ میں۔ اصل حدیث میں تین ہی چیزیں مذکور تھیں - تیر اور اونٹ اور گھوڑا لیکن ایک جھوٹے شخص نے بادشاہ کی خاطر سے جو کبوتر اڑایا کرتا تھا - اس حدیث میں او جناح کا لفظ بڑھا دیا - لعنۃ اللہ علیہ۔

فَيُصْفِقُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ حَتّٰى يَلْتَقِيَ جَوَانِحُهٗ - کافر کی قبر اس پر جڑ جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں دونوں طرف پہنچ کر مل جائیں گی۔

جُنْدٌ - فوج، لشکر، گروہ، شہر۔

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ وَ مَاتَنَاكَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ - روحوں کی بھی (ابتدائے خلقت میں جھنڈ کے جھنڈ تھے) پھر جو روحیں آپس میں اس وقت پہچان رکھتی تھیں (ان میں معرفت اور دوستی تھی) وہ دنیا میں بھی آ کر ایک دوسرے سے مل گئیں (ان میں باہمی الفت ہو گئی) اور جو روحیں اس وقت ایک دوسرے سے انجان اور الگ تھیں (ان میں اتحاد نہ تھا) وہ دنیا میں بھی آ کر الگ الگ رہیں (مطلب یہ ہے کہ تعلق جسمانی کے بعد جن ارواح میں اتحاد ہوتا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ عالم ارواح میں بھی قبل از تعلق بہ جسم ان میں یگانگت اور دوستی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اچھے اچھوں سے دوستی کرتے ہیں برے بروں سے

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز[1]

اس حدیث سے اس مذہب کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے کہ ارواح اجسام سے پہلے پیدا کی گئی تھیں جمہور علماء کا یہی قول ہے)۔

سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَكُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً - وہ زمانہ قریب ہے جب تم مسلمانوں کے جدا جدا کئی جھنڈ ہو جائیں گے (ایک جھنڈ شام میں، ایک یمن میں اور ایک حجاز میں)۔

فَلَقِيَهٗ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ - شہروں کے سردار آ کر حضرت عمرؓ سے ملے (مراد شام کے شہر ہیں وہ پانچ تھے فلسطین، اردن، دمشق، حمص، قنسرین یعنی ان شہروں میں جو مسلمان مجاہدین رہتے تھے ان کے رئیس اور سردار حضرت عمرؓ سے آ کر ملے)۔

سَتَرْنَا الْبَيْتَ بِجُنَادِيٍّ اَخْضَرَ فَدَخَلَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَلَمَّا رَاٰهُ خَرَجَ - ہم نے گھر پر اودی سبز کپڑا منڈھا تھا (در و دیوار پر کپڑا لگایا تھا)۔ ابو ایوب انصاریؓ جو وہاں آئے تو دیکھ کر واپس چلے گئے (انہوں نے دیواروں اور چھت پر کپڑا منڈھنا برا سمجھا چونکہ حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے)۔

كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ - یہ واقعہ اجنادین کے دن کا ہے۔

اَجْنَادِيْنَ - ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔

جَنَدٌ - یمن کا ایک قلعہ ہے - بعض نے کہا کہ ایک شہر ہے ملک یمن میں۔

جُنْدُبٌ یا جِنْدَبٌ یا جُنْدَبٌ - ایک قسم کی ٹڈی یا ٹڈا بعض نے کہا جندب پپیا جو رات کو سیٹی کی سی آواز نکالتا ہے یکساں نکالے جاتا ہے اور ٹڈی کی طرح کودتا ہے اس کو قُبُوْط بھی

[1] ہر جنس کا پرندہ اپنی جنس کے پرندہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔ کبوتر کبوتر کے ساتھ اور باز باز کے ساتھ۔

کہتے ہیں-

فَجعَلَ الْجَنادِبُ يَقَعْنَ فِيْهِ- ٹڈوں نے اس میں گرنا شروع کیا-

كَانَ يُصَلِّى الظُّهرَ وَ الْجَنادِبُ تَنْقُزُ مِنَ الرَّمْضَاءِ- آپؐ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ گرمی کی شدت سے ٹڈے کودتے رہتے-

اُمُّ جُنْدُب- بلا' آفت' ظلم-

جَنْدَ عٌ- آفت' بلا' مصیبت' زمین کے موذی جانور-

اِنِّیْ اَخافُ عَلَيْكُمُ الْجَنادِعَ- میں تم پر بلاؤں سے ڈرتا ہوں-

ذَاتُ الْجَنادِعِ- آفت' مصیبت' بلا-

جُنَيْدِ عٌ- بلی-

جَنْزٌ- جمع کرنا' ڈھانپنا-

جَنازَہ یا جِنازَہ- میت مع چارپائی- بعض نے کہا بکسرہ جیم میت اور بہ فتحہ جیم چارپائی یا بالعکس-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ امْرَأتَان فَرُمِيتْ فِيْ جَنازَتِهَا- ایک شخص کی دو جوروئیں تھیں ایک مرگئی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رُمِيَ فِيْ جَنازَتِهٖ یا طُعِنَ فِيْ جَنازَتِهٖ- جب اس کے مرنے کی خبر دیتے ہیں)-

اِذَا جَنَّزْ تُمُوْهَا فَآذِنُوْنِیْ- امام حسن بصریؒ نے کہا) جب تم اس کی لاش کو تخت پر رکھو تو مجھ کو خبر کرو-

رَاَيْتُ اِبْنَالِّاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ فَطِيْم ذَرَجَ فَطُعِنَ فِيْ جَنازَةِ الْغُلَامِ فَمَاتَ- امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے ایک لڑکے کو میں نے دیکھا جس کو عبداللہ فطیم کہتے تھے انہوں نے چلتے چلتے قضا کی یعنی وہ مرگئے' ایک روایت میں فِيْ جَنَانِ الْغُلَامِ ہے' ایک میں فِيْ حَيٰوةِ الْغُلَامِ ہے-

جَنائِزُ- جنازہ کی جمع ہے-

جَنَزَہٗ- اس کو چھپالیا-

جَنَفٌ- ایک طرف جھک جانا' ظلم کرنا' کسی کا حق تلف کرنا-

اَجْنَفَ- ظلم لے کر آیا جیسے اَلَامَ ملامت کی بات لایا-

مَا تَجَانَفْنَا الْاِثْمَ- ہم نے عمداً گناہ نہیں کیا کسی کا حق نہیں مارا-

اِنَّا نَرُدُّ مِنْ جَنَفِ الظَّالِمِ مِثْلَ مَا نَرُدُّ مِنْ جَنَفِ الْمُوْصِیْ- ہم ظالم کے ظلم کو اسی طرح دفع کرتے ہیں جیسے وصیت کرنے والے کے ظلم کو رد کرتے ہیں (یعنی ایسی وصیت جس میں وارثوں کی حق تلفی ہو اس کو باطل اور لغو کرتے ہیں)-

يُرَدُّ مِنْ صَدَقَةِ الْجَانِفِ فِیْ مَرَضِهٖ مَا يُرَدُّ مِنْ وَصِيَّهِ الْمُجْنِفِ عِنْدَ مَوْتِهٖ- بیماری کی حالت میں ظلم کرنے والے کی خیرات اسی طرح رد کی جائے گی جیسے اس کی وصیت مرتے وقت- (جَانِفٌ اور مُجْنِفٌ دونوں کا ایک معنی ہے- بعض نے کہا جانف خاص ہے وصیت میں ظلم کرنے والے سے اور مجنف ہر وہ شخص جو حق تلفی کرے حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جائے)-

مَا تَجانَفْنَا فِيْهِ لِاِثْمٍ- (حضرت عمرؓ نے لوگوں کے ساتھ رمضان کا روزہ کھول لیا یہ سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکل آیا تو فرمایا ہم اس کی قضا کرلیں گے) ہم نے عمداً اس میں کوئی گناہ نہیں کیا-

جَنْفَاءُ- ایک چشمہ ہے بنی فزارہ کا-

جَبْقٌ- منجنیق سے پتھر مارنا' منجنیق ایک ہتھیار ہے جس سے دشمن پر پتھر برساتے ہیں-

اِنَّهٗ نَصَبَ عَلَى الْبَيْتِ مُنْجَنِيْقَيْنِ وَوَكَّلَ بِهِمَا جَانِقَيْنِ فَقَالَ اَحَدُ الْجَانِقَيْنِ عِنْدَ رَمْيِهٖ خَطَّاوَةٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ اَعْدَدْتُهَا لِلْمَسْجِدِ الْعَتِيْقِ- حجاج ظالم نے بیت اللہ پر دو منجنیقیں لگائیں اور ان پر دو سنگ اندازوں کو مقرر کیا (جن کو منجنیق چلانے میں مہارت تھی ایک سنگ انداز اور دوسرا سنگ زر و بر اور شغال) پتھر چلاتے وقت یہ شعر پڑھنے لگا اس کا ترجمہ یہ ہے ''یہ منجنیق بڑے عمدہ اونٹ کی طرح ہے میں نے اس کی پرانی مسجد (کعبۃ اللہ) کے لئے تیار کیا ہے- ارے ظالم تجھ پر ہزار لعنت تو کس منہ سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے-''

وُضِعَ اِبْرَاهِيْمُ فِیْ مُنْجَنِيْقٍ- ابراہیمؑ کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں پھینک دیا' شیطان نے یہ ترکیب بتلائی تھی-

جَنٌّ یاجُنُوْنٌ یاجَنَانٌ - چھپانا' ڈھانپنا' تاریک ہونا' چھپ جانا' دیوانہ ہونا' جن یا آسیب چڑھ جانا-

جِنٌّ - ایک مخلوق ہے جو فرشتوں سے اتر کر آگ سے پیدا ہوئی ہے- یہ اسم جمع ہے اس کا واحد جِنِّیٌ اور جمع جِنَّةٌ ہے-

جَنِیْن - جو بچہ پیٹ میں ہو اس کی جمع اَجِنَّةٌ ہے-

جَنَّةٌ - باغ' بہشت' اس کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں گھنے ہوئے درخت ہیں جو ہر چیز کو چھپائے ہوئے ہیں-

جَنَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ - جب رات نے اس کو چھپا لیا یعنی اندھیری چھا گئی-

بَابُ ذِکْرِ الْجِنِّ وَ ثَوَابِهِمْ - جنات کا بیان اور اس کا کہ جنوں کو بھی ان کے نیک اعمال کا ثواب ملے گا (امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ جنون کا ثواب یہی ہے کہ عذاب سے بچ جائیں لیکن اہل حدیث اور امام مالکؒ اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ جنوں کو بھی بہشت ملے گی اور وہاں کی نعمتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولمن خاف مقام ربه جنتان اور فرمایا ولکل درجات مما عملوا یہ جن اور انس دونوں کو شامل ہے-

مترجم:- کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ نکلا ہے جو جنات اور شیاطین کے وجود کا انکار کرتا ہے- یہ فرقہ کافر ہے کیونکہ جن اور شیاطین کا وجود آیات متعددہ قرآنی اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور صدہا ہزارہا اشخاص نے جنوں کو دیکھا ہے اور ان کے افعال اور تصرفات مشاہدہ کئے ہیں- یہ امر عقلاً محال معلوم ہوتا ہے کہ اتنے آدمی سب جھوٹے ہوں اگر یہ لوگ فلاسفہ کی تقلید سے جنوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں تو فلاسفہ سب عقول' ملائکہ اور نفوس کے قائل تھے یہاں تک کہ شیخ بوعلی ابن سینا ان کا پیر مرشد کہتا ہے کہ جن ایک ہوائی حیوان ہے جو اشکال مختلفہ میں ظاہر ہو سکتا ہے اور اگلے فلاسفہ سے منقول ہے کہ جن اور شیاطین بھی نفوس بشریہ ہیں جو بدن سے جدا ہو کر باعتبار خیر اور شر کے جن یا شیطان ہو جاتے ہیں' ابو وہب نے کہا جنوں کی اولاد ہوتی ہے وہ کھاتے پیتے ہیں اور شیخ بدرالدین شبلی نے ایک خاص کتاب جنوں کے حالات میں لکھی ہے اس کا نام آکام المرجان فی احکام الجان ہے اور میرے بھائی مولوی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جنہوں نے خاص آنحضرتؐ سے سنی تھی (ان کا نام شاہ سکندر بیان کیا تھا یا کچھ ایسا ہے خوب مجھ کو یاد نہیں ہے) اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے جنوں کو دیکھا ہے ان سے حدیث سنی ہے اور ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنویؒ بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے آیا کرتے تھے بہر حال جنوں کے وجود کا انکار کرنا تکذیب ہے قرآن اور حدیث کی اور کفر صریح ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے رکھے- ابن عربی نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس پر کہ جن کھاتے پیتے نکاح کرتے ہیں ان کی اولاد ہوتی ہے-

مترجم:- کہتا ہے میں اس مقام پر چند آیات قرآنی لکھے دیتا ہوں جن سے جنوں کا وجود صراحتاً ثابت ہوتا ہے اور احادیث تو بے شمار ہیں اور اجماع امت اس کے علاوہ

(۱) یا معشر الجن و الانس الم یاتکم رسل منکم الآیة- (الانعام: ۱۳۰)

(۲) قال عفریت من الجن انا آتیک به قبل ان تقوم من مقامک الآیة- (النمل: ۳۹)

(۳) کان من الجن ففسق عن امر ربه الآیة- (الکهف: ۵۰)

(۴) ومن الشیاطین من یغوصون له و یعملون عملا دون ذلک الآیة- (الانبیاء: ۸۲)

(۵) والشیاطین کل بناء و غواص الآیة

(۶) حق علیهم القول فی امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس الآیة- (فصلت: ۲۵)

(۷) اولئک الذین حق علیهم القول فی امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس الآیة- (الاحقاف: ۱۸)

(۸) و اذا صرفنا الیک نفرا من الجن

یستمعون القران الآیة- (الاحقاف: ۲۹)
(۹) خلق الانس من صلصال کالفخار و خلق الجان من مارج من نار الآیة- (الرحمان: ۱۴. ۱۵)
(۱۰) یا معشر الجن والانس ان استطعتم أن تنفذو الآیة- (الرحمان: ۱۶)
(۱۱) فبای آلاء ربکما تکذبان- (الرحمن: ۴۷)
(۱۲) لم یطمثهن انس قبلهم ولاجان- (الجن: ۱)
(۱۳) قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن الآیة- (الجن: ۶)
(۱۴) و انه کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن الآیة-
(۱۵) من الجنة والناس- (الناس: ۶)
(۱۶) وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون- (الحجر: ۲۷)
(۱۷) والجان خلقناه من قبل من نار السموم-
مذکورہ بالا آیات میں سے کسی ایک آیت کا انکار بالاتفاق کفر ہے تو اتنی آیات اور احادیث متواترہ اور اجماع قطعی کا انکار کیونکر کفر نہ ہوگا-

لَیْلَةُ الْجِنِّ- وہ رات جس میں جن آپ کے پاس آئے تھے دین کی باتیں سیکھنے کے لئے- یہ کئی راتیں تھیں کسی میں عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے کسی میں نہ تھے انہوں نے لمبے لمبے آدمیوں کی طرح (جیسے زط کے لوگ ہوتے ہیں) دیکھے-

وَلِیَ دَفْنَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اِجْنَانَهٗ عَلِیٌّ وَ الْعَبَّاسُ- آنحضرتؐ کے دفن اور قبر میں چھپانے کا کل کام حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے کیا غسل بھی انہوں نے اور شقران نے دیا کہتے ہیں اسامہ بھی غسل میں شریک تھے)

جُعِلَ لَهُمْ مِنَ الصَّفِیْحِ اَجْنَانٌ- آسمان سے ان کے لئے پردے مقرر کئے گئے-

اَجْنَانٌ- جمع ہے جَنَنٌ کی یعنی پردہ اور جَنَنٌ قبر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ مردے کو چھپا لیتی ہے-

نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ- سفید رنگ کے پتلے سانپوں کے قتل سے آپ نے منع فرمایا' یا ان سانپوں کے قتل سے جو باریک ہلکے گھروں میں رہتے ہیں کیونکہ یہ سانپ کاٹتے نہیں ہیں' نہ کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسی طرح سبز رنگ کے پتلے سانپ جو درختوں پر پھرتے ہیں- یا سمندر کے سانپ' باقی کالا ناگ یا دہامن' یا کوڑیالہ یا دومنہ والا یا دم بریدہ دو ٹیکے والا یہ سب زہریلے ہیں ان کو فوراً مار ڈالنا چاہئے-

اِنَّ فِیْهَا جِنَّانًا کَثِیْرَةً- زمزم کے کنارے میں باریک سانپ بہت ہیں (آپ نے ان کے قتل کا حکم دیا کنوے کا پانی صاف رہنے کے لئے نہ اس لئے کہ ان میں زہر ہے اور اسی لئے دوسرے مقاموں میں ان کے قتل سے منع فرمایا)-

جِنَّانُ الْجِبَالِ- پہاڑوں کے جن یعنی فسادی شیطانی آدمی-

جُنَّةٌ- ڈھال سپر-

قَطَعَ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ- ایک سپر کی قیمت میں آپ نے چور کا ہاتھ کاٹا (اس کی قیمت پانچ درھم تھی یا ربع دینار)-

قَلَبْتَ لِابْنِ عَمِّکَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ- (یہ عبداللہ ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ کو لکھا) تم نے اپنے چچازاد بھائی کے لئے سپر الٹ دی (یہ ایک مثل ہے اس مقام پر کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے دوست کی دوستی چھوڑ دے اس کے ساتھ رعایت اور مروت جو ہمیشہ کیا کرتا تھا نہ کرے-

وُجُوْهُهُمْ کَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ- ان کے (یعنی ترکوں کے) منہ ایسے ہوں گے جیسے تہ بر تہ سپر (سپر پر ایک چمڑا اور چڑھا دیں اس کو موٹا کرنے کے لئے تو اس کو مُطرقہ کہتے ہیں اسی طرح جوتی کو بھی جس میں دو یا تین تلے ملا کر سیے جائیں-

فَعْلٌ مُطْرَقَةٌ- کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کے منہ تھا بڑھو بڑ غلیظ ہوں گے)-

نَعْلِیْ وَ مَجَنِّیْ - میری جوتی میری سپر۔
اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ - روزہ سپر ہے (گناہوں کی' یا شیطان کے حملہ کی یا دوزخ کے آگ کی)۔
کَانُوْا جُنَّةً - یہ بچے جو مر گئے دوزخ کی سپر ہیں۔
اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ - امام سپر ہے جس کے سایہ امن میں لوگ دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ بعض نے کہا امام جس کام کا حکم کرے اور کوئی اس کو بجالائے تو بجالانے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اگر امام کا حکم ناحق ہوگا تو سارا گناہ اسی کو گردن پر رہے گا مثلاً امام کسی کے قتل کا حکم دے اور کوئی قتل کر ڈالے تو قاتل پر کچھ گناہ نہ ہوگا بعض نے کہا اگر امام کا حکم برخلاف شرع ہو تو بجالانے والا بھی گنہگار ہوگا اور امام کے حکم کی اطاعت اسی وقت لازم ہے جب وہ شرع کے موافق ہو اور یہی قول صحیح ہے۔

مترجم: - کہتا ہے اگر امام ظلم سے کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے تو ہرگز اس کو قتل نہ کرنا چاہئے گو خود قتل ہو جائے۔
کَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ - ان دو شخصوں کی مثال جو لوہے کی زرہیں پہنے ہوں۔ ایک روایت میں جُبَّتَانِ ہے بائے موحدہ سے۔ یعنی لوہے کے دو چغے پہنے ہوں۔
تُجِنُّ بَنَانَهٗ - اس کی پوریں تک چھپا لیتی ہے (انگلیاں تک چھپ جاتی ہیں) ایک روایت میں تُحِزُّ ثِيَابَهٗ ہے یہ راوی کی غلطی ہے۔
نَهٰی عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ - جن یا آسیب کے لئے جانور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (عرب کے مشرکوں کا قاعدہ تھا اور ہند کے مشرکوں کا بھی اب تک معمول ہے کہ کوئی مکان بنا چکنے کے بعد یا اس کا پایہ ڈالنے پر یا کنواں کھودنے پر یا اس میں سے پانی نکلنے پر ایک جانور کاٹتے ہیں اور ان کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان یا آسیب کا نقصان نہ پہنچے گا۔ آنحضرتؐ نے ایسے ذبیحوں سے منع فرمایا)۔
مترجم: - کہتا ہے کنواں کھوتے وقت دکن میں خواجہ خضر کے نام کا بکرا ذبح کرتے ہیں' یہ بھی ان ذبائح میں داخل اور ممنوع ہے اگر خواجہ خضر کے نام پر ذبح کریں تب تو وہ جانور قطعی حرام ہوگا اور اگر خداوند کریم کے نام پر ذبح کریں اور یہ اعتقاد ہو کہ خواجہ خضر نقصان یا موت سے بچا لیں گے تب بھی ایسا اعتقاد رکھنے والا مشرک ہوگا اور اس کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہوگا۔
اَيَشْتَكِیْ اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ - کیا (ماعز جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) بیمار ہے یا دیوانہ ہے (یہ آنحضرتؐ نے ماعز کے گھر والوں سے پوچھا)۔
لَوْ اَصَابَ ابْنُ اٰدَمَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ لَجُنَّ - اگر آدمی کی ہر خواہش پوری ہو جائے تو وہ مستی اور غرور سے دیوانہ ہو جائے (اسی طرح اگر ہر ایک دعا کسی کی قبول ہو جائے)۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُنُوْنِ الْعَمَلِ - یا اللہ میں اس کام سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے آدمی کو جنون پیدا ہو یعنی عجب اور تکبر۔
هٰذَا مُصَابٌ وَ اِنَّمَا الْمَجْنُوْنُ الَّذِیْ يَضْرِبُ بِمَنْكِبَيْهِ وَيَنْظُرُ فِیْ عِطْفَيْهِ وَ يَتَمَطّٰی فِیْ مِشْيَتِهٖ - یہ کم عقل ہے (یا اس کی عقل میں فتور ہو گیا ہے) مجنون وہ شخص ہے جو اپنے کندھے ہلاتا رہے اور دونوں طرف دیکھتا جائے اور چلتے چلتے اکڑتا اور ہاتھوں کو لمبا کرتا رہے۔
كَانَ يَخِرُّ رِجَالٌ مِّنْ قَامَتِهِمْ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ حَتّٰی يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ مَجَانِيْنَ - کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے کھڑے گر جاتے تھے عرب لوگ ان کو دیوانہ کہتے' ایک روایت میں مَجَانُوْنَ ہے' یہ روایت شاذ ہے جیسے یہ قرأت وَمَا تَتْلُوا الشَّيَاطُوْنَ شاذ ہے مجانین مجنون کی جمع ہے۔
جَنَانٌ - دل۔
اَلْاِيْمَانُ تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ - ایمان تین چیزوں کا مجموعہ ہے: دل سے یقین کرنا' زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے فرائض کا بجالانا۔
جِنَان - جمع ہے جَنَّةٌ کی بمعنی بہشت۔
وَلٰكِنَّهَا جِنَانٌ - بہشت کئی باغوں کا نام ہے ایک باغ

تھوڑے ہے (کہ تیرا بیٹا وہاں مل جائے گا)۔

جَنَّةُ الْمَعْلٰی۔ مکہ کا قبرستان۔

جَنَّةُ الْبَقِیْعِ۔ مدینہ کا قبرستان۔

اَبِیْ جُنُوْنٌ۔ کیا میں دیوانہ ہوں۔ (یہ اس شخص نے آنحضرتؐ سے کہا جو غصے میں بھرا ہوا تھا اور آنحضرتؐ نے اس کو اعوذ باللہ من الشیطان الرّجیم پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ شاید یہ شخص بالکل جاہل لٹھ گنوار تھا یا منافق تھا)۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ جَنَّتَیْنِ۔ بہشت میں دو باغ ہیں۔

لَمَّا اَلْقٰی مُوْسَی الْعَصَا صَارَتْ جَانًّا فِی الْاِبْتِدَاءِ ثُمَّ صَارَتْ ثُعْبَانًا فِی الْاِنْتِهَاءِ۔ حضرت موسیٰؑ نے جب عصا ڈال دیا تو پہلے وہ ایک پتلا سانپ ہو گیا پھر آخر میں اژدہا بن گیا۔ اسی لئے قرآن شریف میں اس کے لئے تین لفظ آئے ہیں۔ حَیَّةٌ اور جَانٌّ اور ثُعْبَانٌ یعنی دوڑ میں حَیَّہ تھی اور چھپنانے میں جَانّ اور نگل جانے میں ثعبان سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ جَنَّةِ اٰدَمَ اَمِنْ جِنَانِ الدُّنْیَا کَانَتْ اَمْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ کَانَتْ مِنْ جِنَانِ الدُّنْیَا تَطْلُعُ فِیْهَا الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَلَوْ کَانَتْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَةِ لَمْ یَدْخُلْهَا اِبْلِیْسُ وَمَا خَرَجَ مِنْهَا اٰدَمُ اَبَدًا۔ امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ آباء السلام سے پوچھا گیا آدم کی بہشت کیا دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھی یا آخرت کے باغوں میں سے تھی؟ آپ نے فرمایا وہ دنیا کا ایک باغ تھی (کسی ستارے پر جو ہمارے نظام شمسی میں ہے جیسے زہرہ مشتری وغیرہ) اس میں سورج اور چاند نکلتا تھا اگر آخرت کا باغ ہوتی تو ابلیس وہاں نہ جا سکتا نہ آدم وہاں سے کبھی نکلتے۔[1]

یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ اَهُمَا الْیَوْمَ مَخْلُوْقَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ رَاَی النَّارَ لَمَّا عُرِجَ بِهٖ اِلَی السَّمَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمًا یَقُوْلُوْنَ اِنَّهُمَا الْیَوْمَ مُقَدَّرَتَانِ غَیْرُ مَخْلُوْقَتَیْنِ فَقَالَ مَا اُولٰٓئِکَ مِنَّا وَلَا نَحْنُ مِنْهُمْ مَنْ اَنْکَرَ خَلْقَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَقَدْ کَذَّبَ النَّبِیَّ وَ کَذَّبَنَا وَلَیْسَ مِنْ وَّلَایَتِنَا عَلٰی شَیْءٍ وَّ یُخَلَّدُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ ابو الصلت ہروی نے حضرت امام رضا علیہ وعلیٰ آباہ السلام سے پوچھا آنحضرتؐ کے صاحب زادے مجھ کو بتلایئے کیا بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں آج کے دن موجود ہیں؟ فرمایا ہاں آنحضرتؐ معراج میں بہشت میں تشریف لے گئے تھے اور آپ نے دوزخ کو بھی دیکھا تھا میں نے کہا بعض لوگ تو کہتے ہیں بہشت اور دوزخ آئندہ پیدا ہوں گے اب نہیں ہیں۔ فرمایا یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں نہ ہم کو ان سے کوئی تعلق ہے جس نے بہشت اور دوزخ کے وجود کا انکار کیا اس نے پیغمبر کو اور ہم اہل بیت رسالت کو جھٹلایا۔ وہ ہماری ولایت میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہے گا (اسی طرح جس نے جن یا آسمان یا ملائکہ یا شیاطین کے وجود کا انکار کیا وہ بھی کافر ہے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا) امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سرخ یاقوت کا ایک محل دیکھا جس کے باہر سے اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی تھیں اس میں موتی اور زمرد کے کئی مکان تھے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا اس کا جو کوئی اچھا کلام کہے (خوش اخلاق ہو نرمی سے بات کرے) ہمیشہ روزہ رکھے اور محتاجوں کو کھانا کھلائے اور رات کو تہجد پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں یہ سن کر حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت میں بھلا کس کو ان باتوں کی طاقت ہے آپ نے فرمایا علی نزدیک آ جا وہ نزدیک گئے آپ نے فرمایا اچھا کلام کہنے سے۔ سبحان اللہ و الحمدللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہنا مراد ہے' ہمیشہ روزہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ سارے رمضان کے روزے رکھے کوئی روزہ ناغہ نہ کرے' کھانا کھلانے سے یہ

---

[1] یہ دعویٰ بلا دلیل ہے اور اس میں بحث و تمحیص فضول ہے۔ (م)

مطلب ہے کہ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کر کے اتنا کمائے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنا منہ نہ کھولیں' سوال نہ کریں' رات کو تہجد پڑھنے سے یہ مقصود ہے کہ عشا کی نماز پڑھے جب لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ سو رہتے ہیں-

اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ عَلٰى صُوَرِ اَبْدَانِهِمْ لَوْ رَاَيْتَهٗ لَقُلْتَ فُلَانٌ- مومنوں کی روحیں بہشت میں انہی صورتوں پر ہوں گی جو دنیا میں ان کے جسم کی تھیں اگر تو ان میں سے کسی کو دیکھے تو کہہ دے گا یہ فلاں شخص ہے (تو مرنے کے بعد روح کو ایک جسم برزخی بعینہٖ دنیا کے جسم کے شکل پر ملتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ارواح میں ایک دوسرے کی شناخت کیونکر ہو- مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث میں بہشت سے دنیاوی کوئی باغ مراد ہے جہاں پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے-

مترجم:- کہتا ہے ممکن ہے کہ یہ بہشت ہمارے ہی نظام شمسی میں زہرہ یا مشتری یا مریخ یا زحل یا اور کسی ستارے پر ہو وہاں قیامت تک مومنوں کی روحیں رکھی جاتی ہوں- مجمع البحرین میں ہے کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے منقول ہے کہ بہشت آسمان میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے اور پل صراط زمین سے آسمان تک ہے-)

يَا مُوْسٰى اِتَّخِذْنِيْ جُنَّةً لِلشَّدَائِدِ- اے موسیٰ مجھ کو سختیوں اور بلاؤں کی سپر بنا (ہر بلا اور مصیبت سے میری پناہ مانگ)-

لَا يُطَوِّلَنَّ اَحَدُكُمْ شَعْرَ اِبِطَيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهٗ مِجَنًّا يَسْتَتِرُ بِهٖ- کوئی تم میں سے اپنے بغل کے بال لمبے نہ کرے' کیونکہ شیطان ان بالوں کو اپنی ڈھال بناتا ہے (ان کی آڑ میں چھپا رہتا ہے)-

جَنَاجِنُ- سینہ کی ہڈیاں-

جِنْجِنٌ اور جِنْجِنَةٌ- یہ بھی اسی معنی میں ہے- اور یہ جناجن کا مفرد ہے-

مَنْجَنُوْن- چرخ پانی کھینچنے کا-

جَنَّةٌ بُرُوْقَان یا بُرتقان- پہلے یہ درخت پرتگال کے ملک میں ہوتا تھا اس لئے اس کا نام برتقان رکھا گیا عام لوگ اس کو بُرُوْقَان کہتے ہیں اس کا پھل کھٹہ مٹھا ہوتا ہے-

جُنْهِيٌّ- ایک بیل ہے جس کو خیزران یا اسطوس کہتے ہیں- نرم خوشبودار' فرزدق شاعر امام زین العابدین کی تعریف میں کہتا ہے فِيْ كَفِّهٖ جُنْهِيٌّ رِيْحُهٗ عَبِقٌ مِنْ كَفِّ اَرْوَعَ فِيْ عِرْنِيْنِهٖ شَمَمٌ- ان کی ہتھیلی میں جنہی ہے جس کی خوشبو ہے جس کی ناک اوپر سے اٹھی ہوئی ہے (جو سردار اور شریف لوگوں کی نشانی ہے)-

جَنْيٌ یا جَنًى یا جَنَايَةٌ- درخت سے میوہ توڑنا-

جِنَايَةٌ- قصور کرنا' جرم کرنا-

لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ- ہر ایک قصور کا مواخذہ قصور کرنے والے ہی سے ہوگا (اس باپ یا بیٹے یا دوسرے عزیزوں سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا- قانون عقلی کا بھی یہ منشا ہے)-

لَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ- باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہوگا-

لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ- تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہوگا (جیسے جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ باپ کے قصور میں بیٹے کو اور بیٹے کے قصور میں باپ کو پکڑ لیتے تھے اور سزا دیتے تھے- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا-

هٰذَا جَنَايَ وَ خِيَارُهٗ فِيْهِ اِذْ كُلُّ جَانٍ يَّدُهٗ اِلٰى فِيْهِ- یہ میوہ میرا چنا ہوا ہے عمدہ عمدہ میوہ بھی اسی میں سے ہے جب دوسرے چننے والے کا ہاتھ اس کے منہ کی طرف جاتا تھا (وہ عمدہ عمدہ کھالیتا اور برا سرا لے کر آتا- یہ حضرت علی کا قول ہے اصل میں یہ ایک مثل ہے اس وقت سے نکلی جب خذیمہ نے اپنے بھانجے اور دوسرے لوگوں کو میوہ چننے کے لئے بھیجا' دوسرے لوگوں نے تو کیا کیا اچھا اچھا خود کھا گئے برا سرا لے کر آئے اور جذیمہ کا بھانجہ عمدہ عمدہ سب اپنے ماموں کے پاس

لے کر آیا اور یہ جملہ کہنے لگا اس وقت سے یہ مثل ہو گئی' حضرت علیؓ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے مسلمانوں کے مال میں سے کچھ کھا نہیں لیا اب اسی کے مفید کاموں میں لگایا اور اپنے محل میں صرف کیا)۔

جَنا - وہ میوہ جو چنا جائے اس کی جمع اجن آتی ہے جیسے عصا کی اَعْصٍ آتی ہے۔

اُهْدِیَ لَهٗ اَجْنٍ زُغْبٌ - آپ کو تازہ ککڑیاں چنی ہوئیں تحفہ بھیجی گئیں' مشہور روایت اَجْرٍ ہے جیسے اوپر باب الجیم مع الراء میں گذر چکا۔

فَدَعَاهُ فَجَنَّا عَلَيْهِ - ابو بکر صدیقؓ نے ابو ذر غفاریؓ کو دیکھا ان کو بلایا اور ان پر جھک گئے (ان سے سرگوشی کی) یہ جَنَا یَجْنُوْ سے ہے بعض نے کہا جَنَأَ یَجْنَأُ سے ابن اثیر نے کہا حَنَا بھی ہو سکتا ہے حائے حطی سے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْوَاوِ

جَوْبٌ - کاٹنا' پھاڑنا۔

تَجْوِيْبٌ - جیب بنانا۔

مُجَاوَبَةٌ - جواب دینا جیسے اِجَابَةٌ ہے' اللہ کا ایک نام مجیب بھی ہے یعنی دعا اور سوال قبول کرنے والا' دینے والا۔

مَنْ يَّدْعُوْنِیْ فَاسْتَجِيْبُ لَهٗ - کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں' اس کی حاجت پوری کروں۔

اِجَابَةُ الدَّاعِیْ - دعوت قبول کرنا - کرمانی نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور وہاں خلاف شرع باتیں اور ریشمی فرش فروش وغیرہ گانا بجانا ناچ رنگ وغیرہ نہ ہوں' دوسری دعوتیں قبول کرنا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

اَجِبْ رَبَّکَ - اپنے پروردگار کا بلاوا قبول کر۔ (مطلب یہ ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرنے کو آیا ہوں)۔

اَجِبْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ - امیر المؤمنین نے تم کو یاد کیا ہے چلو حاضر ہو۔

فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ - آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا۔

فَيُجِيْبُنِیْ مَلَکٌ - مجھ کو ایک فرشتہ جواب دے گا۔ ایک روایت میں فَيَجِيْئُنِیْ مَلَکٌ ہے یعنی ایک فرشتہ میرے پاس آئے گا۔

حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ یا حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَدِيْنَةَ مِثْلَ الْجَوْبَةِ - مدینہ ایک گول گڑھے کی مانند ہو گیا (گرداگرد ابر بیچ میں کھلا ہوا)۔

فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ یا فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى صَارَ كَالْاِكْلِيْلِ - مدینہ سے ابر ہٹ گیا اور تاج کی طرح ہو گیا (گول گرد وہ بیچ میں خالی)۔

اَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ - آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جو چیتوں کی کھالیں پہنے ہوئے تھے۔

اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسْطَهٗ وَ اَدْخَلْتُهٗ فِیْ عُنُقِیْ - میں نے ایک پھٹی پرانی بدبودار کھال لی اس کو بیچ میں سے چیر کر اپنے گلے میں ڈال لیا (یہ حضرت علی کا قول ہے)۔

وَ اَمَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنْ اَنْمَارٍ فَجَوْبُ اَبٍ وَّ اَوْلَادُ عِلَّةٍ - انمار میں سے یہ قبیلہ کے لوگ ایک باپ سے تراشے گئے ہیں (ایک باپ کی اولاد ہیں) مائیں الگ الگ ہیں۔

اِنَّمَا جِيْبَتِ الْعَرَبُ عَنَّا كَمَا جِيْبَتِ الرَّحَاءُ عَنْ قُطْبِهَا - (ابو بکر صدیقؓ نے سقیفہ کے دن کہا) ہم لوگوں سے تو عرب اس طرح پھاڑے گئے ہیں جیسے چکی کا کاٹ کھونٹے سے۔ مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ عرب کے مرکز اور بیچا بیچ ہیں اور سارے عرب ان کے حوالی موالی گرداگرد ہیں۔

جَوَّابُ لَيْلٍ سَرْمَدٍ - بڑی لمبی رات کا کاٹنے والا (راتوں کو سفر کرنے والا بہادر دلیر)۔

اَیُّ اللَّيْلِ اَجْوَبُ دَعْوَةً قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْغَابِرِ اَجْوَبُ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا رات کے کون سے حصہ میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا آدھی رات گذر جانے پر جو حصہ باقی رہتا ہے اس میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔

فَسَمِعْنَا جَوَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَاِذَا بِطَائِرٍ اَعْظَمَ مِنَ النَّسْرِ- ہم نے آسمان سے اترنے کی پھڑ پھڑاہٹ سنی کیا دیکھتے ہیں گدھ سے بھی بڑا ایک پرندہ ہے-

جَوَابٌ- پرندے کے گرنے کی آواز-

وَ اَبُوْ طَلْحَةَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحُجْفَةٍ- (جنگ احد میں) ابوطلحہ انصاریؓ آنحضرتؐ پر ایک سپر کی آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو آپ کو (کافروں کا) کوئی تیر لگ جائے-

فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَهُ الْجِبَالُ- تکبیر اس زور سے کہی کہ پہاڑوں نے جواب دیا (یعنی گونج اٹھے)-

اَسَاءَ سَمْعًا فَاَسَاءَ اِجَابَةً- اس کا سننا بھی برا ہے جواب دینا بھی برا-

اَنْسَكُ النَّاسِ اَنْصَحُهُمْ جَيْبًا- سب لوگوں میں زیادہ عابد وہ ہے جو امانتدار ہو (جس کا روپیہ لے اس کو برابر ادا کرے وعدہ خلافی اور بے ایمانی نہ کرے)-

رَجُلٌ نَاصِحُ الْجَيْبِ- امانت دار ایماندار مرد-

فَاَجَابَهُ مَنْ كَانَ فِيْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ اَرْحَامِ النِّسَاءِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ- جتنے لوگ اپنے باپوں کی پشت اور ماؤں کے پیٹ میں تھے (یعنی قیامت تک پیدا ہونے والے تھے اور ان کی قسمت میں حج تھا) انہوں نے جواب دیا لبیک کہہ کر-

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُّعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا اَوْ يُدَّخَرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اِمَّا اَنْ يُّكَفَّرَ لَهٗ مِنْ ذُنُوْبِهٖ- جو مسلمان کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو جلدی سے دنیا میں ہی اس کا مطلب پورا ہوتا ہے یا آخرت کے لئے اٹھا رکھی جاتی ہے (وہاں مطلب پورا ہوگا) یا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (بہر حال مومن کی دعا اللہ تعالیٰ ضائع نہیں ہونے دے گا)-

اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ- جب اس نام کو لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے-

لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ- میں تو بلانے والے کے ساتھ ہو لیتا (حضرت یوسفؑ کی طرح مجھ سے صبر نہ ہو سکتا)-

يُجِيْبُ الدَّعْوَةَ وَهُوَ صَائِمٌ- آپ روزے کی حالت میں بھی دعوت قبول کر لیتے (وہاں تشریف لے جاتے پھر یا روزہ کھول ڈالتے (بقول شخصے کفارہ یمین سہل و آزردن دل دوستان جہل) یا دعوت کرنے والے کو دعا دے کر چلے آتے- ہمارے زمانہ میں بعض جاہل ایسے نکلے ہیں جو اپنے تئیں اہل حدیث میں بڑا متقی اور پرہیزگار خیال کرتے ہیں- ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی دعوت میں نہیں جاتے یا بن کھائے وہاں سے اٹھ کر خفا ہو کر چلے آتے ہیں' بھائی مسلمانوں کا دل دکھاتے ہیں- ارے بھائیو! نرمی' ملائمت اور محبت سے نصیحت کرو' دل دکھانا اچھا نہیں' تم اہل حدیث اس وقت بنو گے جب اخلاق اور عادات اور معاشرت میں بھی آنحضرتؐ کی پیروی کرو گے' صرف آمین بالجہر اور رفع یدین سے تم اہل حدیث نہیں ہو سکتے- کبر اور نفسانیت اور غصہ کو توڑو' تواضع اور انکسار اختیار کرو)-

اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ- جب تم میں سے کسی کو کھانے کی ضیافت (دعوت) دی جائے تو قبول کرے (اس حدیث سے بعض نے دعوت کا قبول کرنا واجب کہا کیونکہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے جب تک کوئی قرینہ وجوب کے مخالف نہ ہو بہر حال سنت ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں)-

لَا تُوَافِقُوْا سَاعَةً تُسْاَلُ فِيْهَا فَيُسْتَجِيْبُ- (اپنے تئیں کوسا نہ کرو) ایسا نہ ہو وہ وقت ایسا ہو جس میں کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے-

جَوْثٌ- قبہ' بکری کا اوجھڑا-

جَوْثَةُ- ایک مقام کا نام ہے یا قبیلہ کا-

جَوَاثٰى- ایک گاؤں ہے بحرین میں جہاں مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلے جمعہ ادا کیا گیا تھا-

اَصَابَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوْثَةٌ- آنحضرتؐ کو احتیاج ہوئی- ایک روایت میں اسی طرح ہے مگر یہ راوی کی غلطی ہے صحیح خَوْبَةٌ ہے-

جَوْحٌ- ہلاک کرنا' جڑ سے اکھیڑ ڈالنا' خربوزہ-

اِجْتِيَاحٌ- ہلاک کرنا-

اِنَّ اَبِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّجْتَاحَ مَالِیْ - میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا مال تلف کر ڈالے (یعنی بیجا صرف کرتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں - یعنی مال کی کیا حقیقت ہے تیری ذات بھی اسی کی ہے - مطلب یہ ہے کہ باپ کی ہر حال میں خبر گیری اور اس کو نان ونفقہ دینا ضرور ہے)۔

اَعَاذَکُمَ اللّٰہُ مِنْ جَوَایِحِ الدَّھْرِ - اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی آفتوں سے محفوظ رکھے (بچائے رکھے)۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَ وَضْعَ الْجَوَایِحَ - ایک روایت میں ہے - وَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَایِحِ - کئی سال کے میووں کے بیچنے سے منع فرمایا (چونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں ان سالوں میں میوہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور کتنا پیدا ہوتا ہے) اور آپ نے آفت ارضی اور سماوی سے جو نقصانات میوہ خریدنے والوں کو ہوں ان کو مجرا دیا یا مجرا دینے کا حکم دیا - امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک یہ امر وجوب کے لئے ہے۔

وَشَفَا جَاحَ صَدْرِیْ - میرے سینہ کی خلش کو اچھا کر دیا -

فِتْنَۃٌ مُّبِیْرَۃٌ جَائِحَۃٌ - فتنہ تباہ کرنے والا برباد کرنے والا -

جَیْحُوْنُ وَ سَیْحُوْنُ وَ النِّیْلُ وَ الْفُرَاتُ مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ - جیحون' سیحون' نیل اور فرات بہشت کی نہریں ہیں (جیحون ایک دریا ہے جو خراسان کے ملکوں پر گذر کر خوارزم میں آتا ہے وہاں سے بحیرہ کاسپین میں گر جاتا ہے)۔

جَیْحَانُ اَحَدُ الْاَنْھُرِ الثَّمَانِیَۃُ الَّتِیْ خَرَقَھَا جِبْرِیْلُ بِاِبْھَامِہٖ - جیحان ان آٹھ ندیوں میں سے ہے جن کو حضرت جبرئیلؑ نے اپنے انگوٹھے سے پھاڑ ڈالا -

جَیْحَانُ ھُوَ نَھْرٌ بِبَلْخٍ - جیحون بلخ میں ایک نہر ہے (جو ایران اور توران کی حد ہے)۔

جَوْدَۃٌ یا جُوْدَۃٌ - عمدہ ہونا' بہتر ہونا -

جُوْدٌ - سخاوت کرنا -

جَوَاد - سخی' تیز رو گھوڑا -

جُوَاذٌ - پیاس -

جَوْد - زور کا مینہ -

اِجَادَۃٌ - عمدہ خبر لانا' عمدہ بات کہنا -

تَجْوِیْدٌ - اچھا کرنا' عمدہ کرنا -

مُجَاوَدَۃٌ - سخاوت میں فخر کرنا -

بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لِلْمُضَمَّرِ الْمُجِیْدِ - اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کو اتنا دور کر دے گا جتنی دور تیار کیا ہوا تیز رو گھوڑے والا ستر برس میں جائے -

وَمِنْھُمْ مَنْ یَّمُرُّ کَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ - بعض لوگ پل صراط پر سے عمدہ تیز رو گھوڑوں کی طرح گذر جائیں گے - اَجَاوِیدْ اَجْوَاد کی جمع ہے اَجْوَاد جمع ہے جواد کی -

اَلتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ الْحَمْلِ عَلٰی عِشْرِیْنَ جَوَادًا - سبحان اللہ کہنا بیس عمدہ گھوڑے لوگوں کو للہ سواری کے لئے دینے سے بہتر ہے -

فَسِرْتُ اِلَیْہِ جَوَادًا - میں تیز رو گھوڑے کی طرح اس کی طرف چلا - بعض نے کہا مراد سیرا جوادا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں - سِرْنَا عَقَبَۃً جَوَادًا ہم دور کی گھاٹی تک گئے -

وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِیَۃٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ - جو کوئی کسی طرف سے آیا اس نے یہی بیان کیا کہ خوب بارش ہوئی -

تَرَکْتُ اَھْلَ مَکَّۃَ وَقَدْ جِیْدُوْا - میں نے مکہ والوں کو اس حال میں چھوڑا کہ ان پر خوب بارش ہو چکی تھی -

فَاِذَا اِبْنُہٗ اِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ - دیکھا تو آپ کے صاحب زادے ابراہیم دم چھوڑ رہے ہیں (مرنے کے قریب ہے)۔

تَجَوَّدْ تُّھَالَکَ - میں نے اس میں سے عمدہ چن کر تمہارے لئے رکھی -

وَ اِذَا اَنَا بِجَوَّادٍ - یکا یک میں بڑے رستوں میں تھا - یہ حدیث بحث جدد میں مذکور ہو چکی ہے اور وہی اس کا مقام تھا

مگر صاحب نہایہ نے ظاہر لفظ کے لحاظ سے یہاں بھی بیان کر دی ہے۔

وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ۔ آنحضرتؐ کے بہت سخی ہونے کا وقت رمضان میں ہوتا تو اجود ما یکون' کان کا اسم ہے اور فی رمضان خبر ہے اور ما مصدر یہ ہے یعنی کان کونہ اجود کا ئنا فی رمضان۔ بعض نے اجود کو منصوب پڑھا ہے اس صورت میں وہ کان کی خبر ہوگی اور اسم کان کا ایک ضمیر مستتر ہو گی جو آنحضرتؐ کی طرف پھرتی ہے۔ بعض نے ما کو موصولہ یا موصوفہ بھی کہا ہے۔

اَجْوَد وَ اَجَدَّ حَتّٰى انْتَهٰى۔ سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ محنت کرنے والے مرتے دم تک۔

بِسَيْرِ الرَّاكِبِ الْجَوَادَ۔ اس سوار کی چال سے جو عمدہ تیز گھوڑے پر سوار ہو تو جواد مفعول بہ ہے راکب کا۔

جُوْدِیْ۔ ایک پہاڑ ہے جزیرہ دجلہ اور فرات میں وہیں حضرت نوحؑ کی کشتی ٹھہری تھی۔

وَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَ اَجْوَدَ۔ یہ گلے لگانا سب سے اچھا تھا بہت اچھا تھا۔

مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ۔ اچھے شہ سوار کی مسافت۔

جُدْ تَسْلَمْ۔ زمزم کھودنے میں محنت کر تو سلامت رہے گا کوئی نقصان تجھ کو نہ پہنچے گا۔

جَيِّدٌ۔ اصل میں جَيْوِدٌ تھا یعنی عمدہ' اس کی جمع جِيَادٌ ہے۔

اِنْ كُنْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْمَخْلُوْقِ فَاِنَّ الْجَوَادَ الَّذِیْ يُؤَدِّیْ مَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَ الْبَخِيْلُ الَّذِیْ يَبْخَلُ بِمَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْخَالِقِ فَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ اَعْطٰى وَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ مَّنَعَ۔ امام حسن علیہ السلام طواف کر رہے تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا جواد کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا اگر تو مخلوق میں پوچھتا ہے کہ جواد کون ہے تو جواد وہ ہے جو فرض حقوق ادا کرے (مثلاً زکوٰۃ' نفقہ اہل وعیال و اقارب وغیرہ) اور بخیل وہ ہے جو ان حقوق کو ادا نہ کرے اور اگر تو خالق میں پوچھتا ہے تو وہ ہر حال میں جواد ہے دے یا نہ دے (کیونکہ اگر اس نے دیا تو اپنا مال دیا اور اگر نہ دیا تو بندے کا کوئی حق اس کے ذمہ پر نہ تھا (یعنی بندے کا کوئی قرض اس پر نہیں آتا تھا)۔

اِمَامُ جَوَاد۔ محمد بن علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام کا لقب ہے جو بارہ اماموں میں سے ہیں' ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۰ھ میں انتقال فرمایا آپ کی عمر شریف کل پچیس برس دو مہینے اٹھارہ دن کی ہوئی اور اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم کے پاس دفن ہوئے' کہتے ہیں جب آپ کی عمر دس سال کی تھی اس وقت تیس ہزار مسئلے آپ سے پوچھے گئے آپ نے سب کا برابر جواب دیا۔

وَ اَخْلَفْتَنَا مَخَايِلَ الْجَوْدِ۔ اور تو نے ایک کے پیچھے ایک خوب برسنے والے ابر بھیجے۔

مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ۔ یہ کیا عمدہ ہے (جس کا ثواب اتنا بڑا ہے)۔

وَالَّذِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ۔ اس سے پہلے جو ہے وہ اس سے بھی عمدہ ہے (یعنی وضو کے بعد اشهد ان لا اله الا الله وحده الخ کہنا)

كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَ اَجْوَدُ۔ یہ دعا زندوں کے لئے کیسی ہے انھوں نے کہا عمدہ اور نہایت عمدہ۔

مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَ اَجْوَدُهٗ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ۔ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے پوچھا سب سے بڑھ کر سخی کون ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا سب بڑھ کر سخی پروردگار ہے پھر سارے آدمیوں میں زیادہ سخی میں ہوں اور میرے بعد زیادہ سخی وہ ہے جس نے (دین کا) ایک علم حاصل کیا پھر اس کو لوگوں میں پھیلا دیا (تعلیم اور تدریس یا تالیف اور تصنیف اور ترجمہ اور طبع وغیرہ سے) قیامت کے دن ایسا شخص اکیلا ایک امیر بن کر آئے گا (یعنی ایک جماعت کو لئے ہوئے جس کا وہ امیر ہوگا۔ دوسری روایت میں یوں ہے يُبْعَثُ اُمَّةً وہ ایک امت بن کر اٹھے

گا- اللہ کی قدرت سے یہ کچھ بعید نہیں ہے کہ ایک کے ہزاروں کردے ہزاروں کو ایک کردے)-

جَوْرٌ- جھک جانا' ظلم کرنا-

جِوَارٌ- پناہ چاہنا' ہمسایہ بننا جیسے جِوَارٌ ہمسایہ بننا' اعتکاف کرنا-

مُجَاوَرَةٌ- کہیں پڑا رہنا مثلاً کعبہ کے پاس یا قبر کے پاس-

غَيْظُ جَارَتِهَا- سوکن کو غصہ دلانے والی (یعنی حسن و جمال کی وجہ سے سوکن اس سے جلتی ہے)-

كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِيْ- میں دو سوکن عورتوں کا شوہر تھا-

لَايَغُرُّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمَ وَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ- حضرت عمرؓ نے اپنی صاحب زادی ام المؤمنین حفصہؓ سے کہا) تو کہیں دھوکا نہ کھانا اس بھرّے میں نہ آنا تیری سوکن یعنی حضرت عائشہ آنحضرت کو تجھ سے زیادہ محبوب اور تجھ سے بڑھ کر خوبصورت اور گوری چٹی ہیں (تو ان کی ریجھہ نہ کر کہ جس طرح وہ آنحضرتؐ سے پیش آتی ہیں اس طرح تو بھی پیش آئے تیری بات اور ان کی بات اور)-

كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ- مجھ کو اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچائے رکھ-

عَزَّ جَارُكَ- جس نے تیری پناہ لی وہ عزت والا ہو (اس کو کوئی ذلیل نہیں کرسکتا)-

وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ- اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا-

اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ- میں تمہارا بچانے والا ہوں-

جَار- ایک شہر کا بھی نام ہے سمندر کے کنارے-

وَيُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ- مسلمانوں میں ایک ادنیٰ شخص بھی (جیسے غلام یا لونڈی یا عورت) کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کی طرف سے اس کو پناہ ملے گی (کوئی اس کو مار نہ سکے گا- یہ اسلام کی عزت رکھنے کے لئے ہے)-

كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ- جیسے تو ایک دریا کو دوسرے دریا سے روکتا ہے (دونوں کو ملنے نہیں دیتا)-

اُحِبُّ اَنْ تُجِيْرَا بُنَيَّتِيْ بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ- میں یہ چاہتا ہوں کہ پچاس آدمیوں میں جن سے تم قسم لینا چاہتے ہو ایک میری بیٹی کو قسم نہ دو اس کو قسم سے معاف کردو ایک روایت میں تُجِيْزَ ہے زائے معجمہ سے- یعنی اس کو قسم نہ کھانے کی اجازت دو-

وَذَكَرَ جِوَارَةً- اور اس کی ہمسائیگی کا ذکر کیا- فتنی نے کہا جِوَارَةٌ بکسرۂ جیم زیادہ فصیح ہے-

وَ يَسْتَجِيْرُوْنَكَ- وہ تیری پناہ چاہتے ہیں-

اِجَارَةٌ- اجرت یا کرایہ پر دینا-

اِسْتِيْجَار- اجرت یا کرایہ پر لینا-

جِوَارُ اَبِيْ بَكْرٍ- ابوبکر صدیق کی پناہ-

وَكَذَا اَمَانُ النِّسَاءِ وَ جِوَارُهُنَّ- عورتوں کا امن دینا اور پناہ دینا ایسا ہی ہے-

قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ- (ام ہانیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا علی) ایک شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے (آنحضرتؐ نے فرمایا) قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ- ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی (کوئی اس کو مار نہیں سکتا بےفکر رہو)-

لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ- مجھ کو ظلم پر گواہ مت بنا- امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک ایک اولاد کو دوسرے سے زیادہ دینا اسی حدیث کے رو سے حرام ہے- اور دوسرے اماموں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ اور عاصم کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا تھا اور اسی لئے ایک روایت میں یوں ہے اَشْهِدْ عَلَيْهِ غَيْرِيْ میرے سوا اور کسی کو اس پر گواہ کرلے-

وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا- یہ تو ہمارے رستہ سے مڑ کر دوسری طرف جانا ہے-

حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ النُّطْفَتَيْنِ لَا يَخْشٰى اِلَّا جَوْرًا- آدمی دریائے مشرق اور مغرب کے بیچ سوار رہ کر

پھرے گا اس کو کوئی ڈر اس کے سوا نہ ہوگا- کہیں رستہ بھول نہ جائے (باقی لوٹ پوٹ مار کوٹ کا کوئی ڈر نہ ہوگا- ایک روایت میں لَا یَخْشٰی جَوْرًا ہے یعنی اس کو کسی ظالم کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا)-

کَانَ یُجَاوِرُ بِحِرَاءَ- آنحضرتؐ نبوت سے پہلے حرا پہاڑ میں رہا کرتے (کئی کئی رات وہاں اکیلے تنہائی میں بسر کرتے)-

کَانَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ- آنحضرتؐ رمضان کے اخیر کی دس راتوں میں اعتکاف کیا کرتے-

اِنَّ لِیْ جَارَۃً فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ- میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کو جلانے کے لئے جھوٹ موٹ بیان کروں کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ دیا ہے (جو حقیقت میں نہیں دیا) تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا- ایک پڑوسن دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے (کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے دل کو رنج ہوگا- دنیا میں کوئی غریب ہے کوئی امیر' غریب اپنی حیثیت کے موافق کوئی تحفہ لائے تو خوشی سے اس کو قبول کرنا چاہئے اس کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے- مباش در پے آزار و ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست-

حَارٌّ جَارٌّ- گرم انگار ہے (یہ صاحب مجمع البحار نے یہاں بیان کر دیا حالانکہ یہ اس کا مقام نہ تھا جَارٌّ صرف حَارٌّ کا تابع ہے جیسے کہتے ہیں سامان وامان روٹی ووٹی)-

جَوْرَبٌ- جراب چمڑے کی ہو یا کپڑے کی-

جَار- ہمسایہ- جِیْرَان جمع ہے-

کُلُّ اَرْبَعِیْنَ دَارًا جِیْرَانٌ مِّنْ بَیْنِ الْیَدَیْنِ وَ الْخَلْفِ وَ الْیَمِیْنِ وَ الشِّمَالِ- چالیس گھروں تک چاروں طرف سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں ہمسایہ ہیں-

عَلَیْکُمْ بِحُسْنِ الْجِوَارِ- ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا لازم سمجھ لو (یہ ایک ایسا امر ہے جس کی ہر شریعت میں تاکید ہے جو شخص اپنے ہمسایوں کو خوش اور راضی رکھے اسی کی زندگی آرام سے گذرتی ہے ورنہ زندگی تلخ ہو جاتی ہے)-

حُسْنُ الْجِوَارِ یَعْمُرُ الدَّارَ- ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گھر آباد رہتا ہے (ورنہ تباہی ہوتی ہے گھر ویران ہو جاتا ہے علماء نے کہا اچھا سلوک کرنے سے صرف یہ مراد نہیں کہ ان کو تکلیف نہ دے بلکہ ان کی تکلیف دہی پر صبر کرے برائی کے بدلے ان پر احسان کرے' ابتدا بالسلام کرے' بیمار ہوں تو ان کے پوچھنے کو جائے' مراسم تعزیت اور تہنیت میں شریک ہو ان کے پردے (زنانے میں) نہ جھانکے کوئی چیز ضرورت کی مانگیں تو دے اگر دیوار پر کڑیاں رکھنا چاہیں تو اجازت دے یہ نہ کہے کہ بیچ میں میری رکھو پرنالہ یا موری نکالنا چاہیں تو منع نہ کرے)-

اَحْسِنُوْا جِوَارَ النِّعَمِ- نعمتوں کی ہمسائیگی کا شکر ادا کرو-

مَازَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ- ہمیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بھی بنا دیں گے (اس کو ترکہ میں سے بھی کچھ حصہ دلائیں گے)-

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِہٖ یا بِسَقَبِہٖ- ہمسایہ اپنے نزدیک کے مکان کا زیادہ حقدار ہے (اس کو حق شفعہ ہے اگر وہ لینا چاہے تو غیر شخص نہ لے سکے گا)-

لَا تُجَارُ حَرْمَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اَھْلِھَا- کسی عورت کو اپنے گھر میں پناہ دینا رکھ لینا بغیر ان لوگوں کی اجازت کے درست نہیں-

فَھُوَ جَارٌ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ- وہ اللہ کا کلام سنے اس کو امن ہے (کوئی اس کو نہ مارے گا)-

جَارَ فِیْ حُکْمِہٖ- فیصلہ کرنے میں اس نے ظلم کیا (ایک فریق کی بیجا رعایت کی دوسرے فریق پر ستم کیا)-

جَارَ عَنِ الطَّرِیْقِ- ٹھیک رستہ سے سرک گیا-

اَلْحَاکِمُ الْجَائِرُ- ظالم حاکم-

اَئِمَّۃُ الْجَوْرِ- ظالم بادشاہ-

وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ جِھَادًا اِلَّا الْحَجُّ وَ

اَلْعُمْرَةُ وَ الْجِوَارُ- میں نہیں جانتا کہ اس زمانے میں کہیں جہاد ہو مگر حج اور عمرہ اور اعتکاف (انہی میں جہاد کا ثواب ہے)-

فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِیْ- جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا-

اِيَّاكَ اَعْنِیْ وَ اَسْمَعِیْ يَا جَارَه- یہ ایک مثل ہے عربی زبان کی' اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی شخص کو سنانے کے لئے کوئی بات کہی جاتی ہے مگر اس کا مخاطب کرنا ممکن نہیں ہوتا یہ مخاطب ایک شخص ہوتا ہے اور مقصود خطاب سے دوسرے لوگ ہوتے ہیں-

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِاِيَّاكَ اَعْنِیْ وَ اَسْمَعِیْ يَاجَارَ- کا یہی مطلب ہے یعنی قرآن میں ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں خطاب پیغمبرؐ صاحب کو ہے اور مقصود امت کے لوگ ہیں-

يَامَنْ يُّجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ- اے وہ جو پناہ دیتا ہے اور اس سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا-

اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الْعَذَابِ- اللہ اس کو عذاب سے بچائے رکھے-

مُسْتَجَار- کعبہ کی وہ دیوار کا حصہ جو باب کعبہ کے مقابل ہے اس کو مستجار اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اس سے لپٹ کر دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں-

جُوَيْرِيَة- جاریہ کی تصغیر ہے اور امہات المؤمنین میں سے ایک بی بی کا نام ہے جو بہت خوبصورت اور ملیح تھیں-

نَهْرُ جُوَيْر- ایک گاؤں کا نام ہے مدائن کے متعلقات میں سے- مصباح المنیر میں ہے کہ جار ہمسایہ' شریک' پناہ دینے والا اور پناہ مانگنے والا' حلیف' ناصر' خاوند اور بیوی سب کو کہتے ہیں- جَارَہ اور جَارِیہ بیوی کو بھی کہتے ہیں اور جارَہ سوکن کو بھی-

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنَامُ بَيْنَ جَارِيَتَيْهِ- ابن عباسؓ اپنی دونوں بیبیوں کے بیچ میں سوتے ایک کو اس طرف لٹاتے اور دوسری کو اس طرف-

جَوْزٌ يَاجُؤُزٌ يَاجَوَازٌ يَامَجَازٌ- بڑھ جانا' طے کرنا' جائز ہونا' نافذ ہونا' ممکن ہونا-

تَجْوِيْزٌ- نافذ کرنا' قرار دینا' رائج کرنا-

مُجَاوَزَةٌ اور جَوَازٌ- آگے بڑھ جانا' مواخذہ نہ کرنا' جائز رکھنا-

اِنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِیَّ فَقَالَتْ اِنِّیْ رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ جَائِزَ بَيْتِیْ قَدِ انْكَسَرَ فَقَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ غَائِبَكِ فَرَجَعَ زَوْجُهَا ثُمَّ غَابَ فَرَاَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْهُ وَوَجَدَتْ اَبَا بَكْرٍ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ يَمُوْتُ زَوْجُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ قَصَصْتِهَا عَلٰى اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ لَكِ- ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی ناٹ (جس پر آڑی لکڑیاں رہتی ہیں) ٹوٹ گئی- آپ نے فرمایا جو شخص تیرا غائب ہے اس کو اللہ حاضر کر دے گا (وہ لوٹ کر آئے گا) ایسا ہی ہوا اس کا خاوند لوٹ کر آ گیا پھر وہ کہیں چل دیا اور عورت نے ویسا ہی خواب دوبارہ دیکھا پھر آنحضرتؐ کے پاس آئی لیکن آپ نہیں ملے ابوبکرؓ ملے اس نے یہ خواب ان سے بیان کیا انہوں نے کہا تیرا خاوند مر جائے گا پھر اس عورت نے یہی خواب آنحضرتؐ کے پاس جا کر بیان کیا آپ نے پوچھا کیا تو نے یہ خواب کسی اور سے بیان کیا تھا اس نے کہا جی ہاں فرمایا پس وہی تعبیر ہے جو اس نے دی (یعنی تیرا خاوند مر جائے گا)-

اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِثْلَ قِطْعَةِ الْجَائِزِ- یکایک انہوں نے ایک سانپ ناٹ کے ٹکڑے کی طرح دیکھا- (اتنا موٹا)-

وَ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّ لَيْلَةٌ وَّ مَازَادَ فَصَدَقَةٌ- مسافر کی مہمانی ایک رات دن تک تو دستور ہے (جو ضرور ہے تین رات دن تک مستحب ہے) اس سے زیادہ خیرات ہے (چلتے وقت بھی اس کو اتنا خرچ دینا چاہئے کہ ایک منزل تک کافی ہو جائے اس کو جیزہ یا جائزہ کہتے ہیں)-

اَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِمَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ- جو لوگ

دوسرے ملکوں سے (اپنی اپنی قوم کی طرف سے) پیغام لاتے ہیں ان کو اسی طرح خرچہ دیتے رہنا جیسا میں دیتا رہا (ان کی مہمانی کرنا مسلمان ہوں یا کافر)۔

فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ جَائِزَتَهٗ۔ اپنے مہمان کی دستور کے موافق (یعنی ایک دن ایک رات) خاطر داری کرے (اگر تین دن تک مہمانی کرے تو پہلے دن تو تکلف کے ساتھ اچھا کھانا جہاں تک مقدور ہو کھلائے (دوسرے تیسرے دن ماحضر سامنے رکھے تکلف کی حاجت نہیں)۔

اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اُجِیْزُکَ۔ عباس چچا کیا میں تم کو عنایت نہ کروں تم کو عطیہ نہ دوں۔

تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو دل میں آئیں' زبان سے نہ نکالیں نہ ہاتھ پاؤں سے ان پر عمل کریں یعنی وسوسوں پر مواخذہ نہ ہوگا۔

کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ وَکَانَ مِنْ خُلُقِی الْجَوَازُ۔ میں دنیا میں لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا (خرید و فروخت معاملہ) میری عادت چشم پوشی اور درگذر کی تھی (برے روپیہ بھی لے لیتا تھا سختی سے تقاضا نہیں کرتا تھا محتاج کو معاف کر دیتا تھا)۔

اَسْمَعُ بُکَاءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ۔ میں نماز میں بچہ کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا (چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتا ہوں اس خیال سے کہ اس کی ماں کو جو جماعت میں شریک ہے پریشانی نہ ہو۔ یہ اخلاق تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے۔ آپ کی ذات مبارک رحمۃ اللعالمین تھی ایک ایک عورت اور بچے کا آپ کو خیال تھا زبان سے اہل حدیث ہونے کا دعویٰ سہل ہے جب تک آپ کے اخلاق اور عادات کی پیروی نہ کی جائے آدمی کبھی اہل حدیث نہیں ہو سکتا)۔

تَجَوَّزُوْا فِی الصَّلٰوةِ۔ نماز ہلکی اور مختصر پڑھو۔ (یعنی جماعت کی نماز مطلب یہ ہے کہ قرأت مختصر کرو تا کہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہوا کیلے اگر نماز پڑتا ہو تو جتنا چاہے طول دے سکتا ہے۔ ہمارے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نہایت مختصر نماز پڑھا کرتے کہ لوگوں کو ان پر تعجب ہوتا' بعض بیوقوفوں کی عادت ہے کہ جماعت کی نماز میں سنت کے خلاف طول دیا کرتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو جلدی جلدی نماز پڑھ لیتے ہیں یہ شیطان کے پیرو اور پیغمبر صاحب کے مخالف ہیں۔ مختصر کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ رکوع' سجدہ' قومہ اور قعدہ وغیرہ برابر ادا نہ کرے کیونکہ تعدیل ارکان تو اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہی سورتیں یا ان کے برابر والی سورتیں نماز میں پڑھے جو آنحضرتؐ سے ہر نماز میں ماثور ہیں' اس پر بھی اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو بہت مختصر سورتیں پڑھ کر نماز ختم کر دے۔

یَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ۔ کپڑے ہلکے رکھتے۔

فَاَکُوْنَ اَنَا وَ اُمَّتِیْ اَوَّلَ مَنْ یُّجِیْزُ عَلَیْهِ۔ سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پل صراط پر سے گذریں گے۔

لَاتُجِیْزُوْا الْبَطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا۔ کنکریلا میدان (صفا مروہ کے بیچ میں) دوڑ کر طے کرو (اب وہاں دو سبز میل نشان کے لئے دونوں طرف لگا دیئے ہیں)۔

لَا اُجِیْزُ الْیَوْمَ عَلٰی نَفْسِیْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّیْ۔ میں آج کے دن اپنے اوپر کوئی گواہ منظور نہیں کروں گا مگر خود اپنے میں سے۔

قَبْلَ اَنْ تُجِیْزُوْا عَلَیَّ۔ اس سے پہلے کہ تم مجھ کو قتل کرو۔

وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْهَا۔ کنواری لڑکی کا اذن یہی ہے کہ خاموش رہ جائے (جب اس سے نکاح کی اجازت چاہیں) اگر زبان سے انکار کرے (کہ مجھ کو یہ نکاح منظور نہیں ہے) تب اس پر جبر نہیں ہو سکتا (کسی ولی کو بالجبر نکاح کسی عورت کا درست نہیں گو باپ یا دادا ہو اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک کنواری چھوکری کا نکاح فسخ کر دیا جس کے باپ نے اس کے خلاف مرضی اس کا نکاح کر دیا تھا۔ یہ مذہب غلط ہے کہ باپ اپنی کنواری لڑکی کا نکاح جبراً

کر سکتا ہے البتہ اگر کنواری لڑکی نابالغہ ہو تو اس کا باپ اس کا نکاح کر سکتا ہے مگر بلوغ کے بعد اگر وہ ناراض ہو تو قاضی نکاح فسخ کر سکتا ہے۔

اِذَا بَاعَ الْمُجِیْزَانِ فَالْبَیْعُ لِلْاَوَّلِ وَ اِذَا نَکَحَ الْمُجِیْزَانِ فَالنِّکَاحُ لِلْاَوَّلِ - اگر اجازت یافتہ دو شخص ایک ہی چیز کو بیع کریں (ایک ایک کے ہاتھ دوسرا دوسرے کے ہاتھ تو جس نے پہلے بیع کی ہے اس کی بیع نافذ ہوگی اسی طرح اگر نکاح کے دو ولی ہوں یا دو شخصوں کو نکاح کر دینے کی اجازت ہو اور دونوں اس عورت کا نکاح پڑھا دیں' ایک ایک سے دوسرا دوسرے سے تو جس نے پہلے نکاح پڑھایا اسی کا نکاح نافذ ہوگا - اگر دونوں نے ایک ساتھ ہی وقت میں بیع یا نکاح کر دیا تو قرعہ ڈالیں گے اور جس کے نام قرعہ نکلے گا اس سے بیع یا نکاح نافذ کر دیں گے - بعض نے کہا بیع میں تو وہ شیء آدھی آدھ ہر خریدار کو ملے گی لیکن نکاح میں دونوں کا عقد باطل ہوگا)۔

اِنْ کَانَ مُجِیْزًا وَکَفَلَ لَکَ غُرْمَ - اگر وہ غلام ماذون تھا (اس کے مالک نے اس کو تجارت کا اذن دیا تھا) اور وہ قیمت کا ضامن ہوا ہے تو بے شک اس کو تاوان دینا ہوگا -

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ - آدھی رات پر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے - (جوز کے معنی بیچا بیچ)۔

رَبَطَ جَوْزَهٗ اِلٰی سَمَاءِ الْبَیْتِ اَوْ جَائِزَ الْبَیْتِ - اپنی کمر گھر کے چھت یا ناٹ سے باندھ دی -

فِیْهَا حَیَّاتٌ اَمْثَالَ اَجْوَازِ الْاِبِلِ - دوزخ کے نالوں اور میدانوں میں اتنے اتنے بڑے سانپ ہیں جیسے اوسط درجہ کے اونٹ (یہاں اوسط سے مراد بڑے ہیں' یعنی بڑے بڑے اونٹوں کے برابر)۔

ذُوالْمَجَازِ - عرفات کے پاس ایک مقام کا نام ہے وہاں جاہلیت کے زمانہ میں بڑے بڑے بازار لگا کرتے -

حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ سَائِرِهَا - حم کا وہی حکم ہے جو دوسری سورتوں کا ہے یعنی اس کے معنی بھی اسی طرح پوشیدہ ہیں جیسے دوسرے مقطعات قرآنی کے یعنی اسرار اللہ ہیں -

ثُمَّ اَجَازَا - پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے ایک روایت میں ثُمَّ جَازَا ہے -

مَا کَادَتِ الصَّلٰوةُ تَجُوْزُهَا - نماز اس سے تجاوز نہیں کرتی تھی (یعنی اس مسافت سے جو مسجد کی دیوار اور آنحضرتؐ میں رہتی)۔

عَرَضَنِیْ فَلَمْ تُجِزْنِیْ - میرے والد نے مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا کہ مجاہدین میں مجھ کو بھی شریک کر لیں لیکن آپ نے منظور نہیں کیا (میری کم سنی کی وجہ سے)۔ وَ عَرَضَنِیْ وَ اَنَا ابْنُ خَمْسَةَ عَشَرَ فَاَجَازَنِیْ - پھر میرے والد نے دوبارہ مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا (مجاہدین میں شریک کرنے کے لئے) اس وقت میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا (مجھ سے بیعت لے لی) یا مجاہدین کے ساتھ میرا بھی حصہ شریک کر دیا -

جَائِزَہ - معمول تنخواہ' انعام' عطیہ' پیش کش سب کو کہتے ہیں -

لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ - قرآن ان کی ہنسلی کے نیچے نہیں اترے گا (بس حلق ہی میں رہ جائے گا دل پر کچھ اثر نہیں کرے گا)۔

لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ - ان کلموں سے یعنی اس علم سے یا کلام سے کوئی نیک یا بد باہر نہیں ہو سکتا وہ سب پر محیط ہے یا مطلب یہ ہے کہ اس کے کلموں سے یعنی جو اس نے وعدے اور وعید کیے ہیں کوئی بچ نہیں سکتا' ہر ایک پر پورے ہوں گے -

اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ - جب ختنہ ختنہ سے مل جائے (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے دخول ہو جائے)۔

مَا کَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا - منبر اور مسجد کی دیوار میں (اتنا فاصلہ رہتا کہ بکری اس میں سے مشکل سے جا سکتی بلکہ نہ جا سکتی)۔

اَلْمَرْاَةُ لَاتَمْلِکُ مَا جَاوَزَ نَفْسَهَا - عورت اپنے نفس سے زیادہ کی مالک نہیں ایک روایت میں لَاتُمَلِّکُ

ہے۔

مَجَازًا اِلٰی حَاجَتِہٖ ۔اپنے مطلب نکالنے کا رستہ۔

اَلْاِمَامُ النَّجْمُ الْھَادِیْ فِیْ غَیَاھِبِ الدُّجٰی وَ اَجْوَازِ الْبُلْدَانِ الْقِفَارِ ۔امام کیا ہے اندھیرے کی تاریکیوں میں اور خالی بستیوں کے بیچا بیچ مقاموں میں ایک راہ دکھانے والا ستارہ ہے۔

لَوْ جَازَلَہٗ ذٰلِکَ لَجَازَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ۔اگر یہ اس کے لئے درست ہوتا تو خدا کے رسول کے لئے (بطریق اولیٰ) درست ہوتا۔

لَا اُجِیْزُ فِی الطَّلَاقِ اِلَّا رَجُلَیْنِ ۔میں طلاق (کے ثبوت کے لئے) دو مردوں کی شہادت ضرور جانتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ تَجَوَّزْ عَنِّیْ یا تَجَاوَزْ عَنِّیْ ۔یا اللہ میرے گناہوں سے درگذر کر۔

جَوْزُ ۔اخروٹ۔

جَوْزِ مَاثِلُ ۔دھتورہ۔

جَوْزَاءَ ۔ایک ستارہ کا نام ہے اور ایک برج کا۔

تَبِیْنُ بِرَاسِ الْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِیْ وِزْرٌ عَلَیْہِ وَ عُقُوْبَۃٌ ۔عبداللہ بن حسن سے کسی نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اتنے طلاق دے جتنے ستارے آسمان میں ہیں انہوں نے کہا وہ جوزا کے سرے پر جو تین تارے ہیں ان سے بائن ہو جائے گی اور باقی طلاق مرد پر بوجھ اور عذاب قیامت کے دن ہوں گے (قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہو گا کہ تو نے خلاف شرع اتنی طلاقیں کیوں دیں؟ اہل حدیث کے نزدیک جب کوئی ایک بارگی تین طلاق یا ہزار طلاق دے دے ایک ہی طلاق رجعی پڑے گی۔بعض کے نزدیک کچھ نہ پڑے گی۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑے گی اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی اور وہ عورت بغیر حلالہ کے اگلے خاوند کے لئے درست نہیں ہو سکتی)۔

اِذَا طَلَعَ ھِلَالُ شَوَّالٍ نُوْدِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَنِ اغْدُوْا اِلٰی جَوَائِزِکُمْ فَھُوَ یَوْمُ الْجَائِزَۃِ ۔جب شوال کا چاند نکلتا ہے (اور مسلمان رمضان شریف کے روزوں سے فارغ ہوتے ہیں) تو مسلمانوں کو آواز دی جاتی ہے (یعنی آسمان پر پروردگار کی طرف سے) اب صبح کو اپنے اپنے انعام لو تو عید الفطر کا دن انعام کا دن ہے' اس دن روزہ داروں کو پروردگار کی طرف سے عیدی ملتی ہے وہ کیا ہے دوزخ سے خلاصی اور بہشت کی نعمتیں)۔

اَلْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَایَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ اِلَّا مُجْتَازَیْنَ ۔حائضہ اور جنبی مسجد میں نہ آئیں مگر گذر کر جا سکتے ہیں (اگر دوسری طرف سے رستہ نہ ہو)۔

جَوْسٌ ۔کسی بات کی ٹوہ لگانا' گھس جانا' گھورنا۔

جَوْسَۃُ النَّاظِرِ ۔برابر پے در پے دیکھنا' ایک روایت میں جَثَّۃُ النَّاظِرِ ہے۔

جَاسُوْا ۔گھس آئے۔

جَوْشٌ ۔ ساری رات چلنا۔ (جَوْش یا جُوْش آدمی کے سینہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے جاش ہے بمعنی سینہ)۔

فَجَاشَتْ ۔بلند ہوئی' پھیل گئی۔

جَوْشَنُ ۔بمعنی سینہ' اسی سے ہے دُعَاءُ الْجَوْشَنِ ایک دعا ہے۔

جَوْظٌ ۔اکڑ کر چلنا' بے صبری کرنا۔

اَھْلُ النَّارِ کُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ ۔ہر کھاؤ موٹا' مغرور' دوزخی ہے' بعض نے کہا جَوَّاظ وہ جورو پیہ جوڑے کسی کو نہ دے۔بعض نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا۔

جَوْعٌ ۔یا مَجَاعَۃٌ ۔بھوک لگنا۔ (جُوْعٌ بضم جیم بھی بمعنی بھوک ہے)۔

اَنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ ۔شیر خوارگی کا وہی زمانہ ہے جب دودھ کی بھوک ہو (یعنی صغر سن میں کیونکہ بڑے آدمی کی بھوک بغیر کھانا کھائے نہیں جاتی اور وہ بھوک کی حالت میں کھانے کی تلاش کرتا ہے نہ صرف دودھ کی)۔

وَاَنَا سَرِیْعُ الْاِسْتِجَاعَۃِ ۔مجھ کو روز کی بھوک جلد لگتی تھی۔

قَالَا اَلْجُوْعُ ۔دونوں نے عرض کیا ہم کو بھوک نے گھر

سے نکالا - یعنی کھانے کی تلاش میں گھر سے نکلے ہیں)۔

اِذَا کَانَ بِالْمَدِیْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِکَ فَلَا تَبْلُغُ الْمَسْجِدَ - جب مدینہ منورہ میں قحط پھیلے گا بھوک کے مارے تو اپنی بستر پر سے اٹھ کر مسجد تک نہ جا سکے گا۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعِ - بھوک سے تیری پناہ وہ بڑی ہمخوابہ ہے۔

بَیْتٌ لَّا تَمْرَ فِیْهِ جِیَاعٌ اَهْلُهٗ - جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (جیاع جائع کی جمع ہے یعنی بھوکا)۔

جَوْف - بیچ میں سے خالی ہونا' کھوکھلا ہونا' پیٹ' اندر' باطن' دل' شرم گاہ' نرم ہموار زمین۔

اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ - شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے اندر (یعنی چڑیوں کے قالب میں)۔

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ - سب وقتوں سے زیادہ قرب بندے کو اپنے مالک سے رات کے حصے کے اخیر بیچا بیچ میں ہوتا ہے۔ (رات کے دو حصے اس کا نصف ثانی بارہ بجے سے صبح تک ہے اور نصف اول چھ بجے شام سے بارہ بجے رات تک تو پہلا بیچا بیچ ۹ بجے شب کو ہوتا ہے اور دوسرا یعنی آخری بیچا بیچ تین بجے کا وقت ہوا تو آخر جوف کی صفت ہے' مطلب یہ ہے کہ تین بجے رات کا وقت بہت مقبولیت کا وقت ہے اس وقت بندے کو عبادت میں اپنے مالک کا کمال قرب حاصل ہوتا ہے)۔

اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ یا جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرَ - کس وقت دعا کی شنوائی (اجابت) زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا رات کے اخیر بیچا بیچ میں (ابن اثیر نے کہا یعنی اخیر تہائی میں وہ رات کے چھ حصوں میں سے پانچواں حصہ ہے یعنی دو بجے سے چار بجے تک کا وقت)۔

فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَّا یَتَمَالَکُ - جب شیطان نے آدم کا پتلہ اندر سے خالی کھوکھل پایا تو سمجھ گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو ضبط نہیں کر سکے گی (کھانے پینے دوسرے خواہشوں پر اس سے صبر نہ ہو سکے گا)۔

کَانَ عُمَرُ اَجْوَفَ جَلِیْدًا - حضرت عمرؓ بڑے پیٹ والے سخت آدمی تھے۔

لَا تَنْسَوُا الْجَوْفَ وَمَا وَعٰی - پیٹ کا اور جو پیٹ میں جائے (کھانا پینا وغیرہ) اس کا خیال رکھو (مطلب یہ ہے کہ حلال حرام کا خیال رکھو۔ بعض نے کہا جوف سے قلب اور جو اس میں جائے اس سے معرفت الٰہی مراد ہے۔ بعض نے کہا جوف سے پیٹ اور شرم گاہ مراد ہیں۔ سارے گناہوں کا سر چشمہ یہ تین مقام ہیں' پیٹ اور شرم گاہ اور زبان ان تینوں کا جو کوئی خیال رکھے شرع کا تابعدار ان کو بنادے بس وہ کامل ہو گیا)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الْاَجْوَفَانِ - سب سے زیادہ مجھ کو تم پر جن چیزوں کا ڈر ہے وہ دونوں کھوکھل (پھوخل) ہیں پیٹ اور شرم گاہ کا۔

فَجَافَتْنِیْ - وہ میرے پیٹ تک پہنچ گئی۔

جُوْفُوْهُ - ایک اونٹ کنوے میں گر گیا تھا تو مسروق نے کہا اس کے پیٹ پر مارو (برچھے یا تیر سے یہی اس کی زکوٰۃ ہے)۔

فِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ - جو زخم اندر تک پہنچے (مثلاً پیٹ یا دماغ کے اندر تک اس میں تہائی دیت دینا ہوگی)۔

مَامِنَّا اَحَدٌ لَوْ فُتِّشَ اِلَّا فُتِّشَ عَنْ جَائِفَةٍ اَوْ مُنَقِّلَةٍ - (حذیفہ نے کہا) ہم میں سے ہر ایک کا یہ حال ہے کہ اگر اس کا کھوج کیا جائے (اس کا عیب ڈھونڈھا جائے تو اس میں ایسا زخم (عیب) نظر آئے گا جو اندر تک پہنچ جاتا ہے یا ہڈی کو سرکا دیتا ہے یعنی ہر ایک میں ایک بڑا عیب نکلے گا)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ الْبَیْتَ وَ اَجَافَ الْبَابَ - آنحضرتؐ خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بند کر لیا۔

اَجِیْفُوْا اَبْوَابَکُمْ - اپنے دروازے بند رکھو۔

اَکَلْتُ رَغِیْفًا وَّ رَأْسَ جُوَافَةٍ فَعَلَی الدُّنْیَا الْعَفَاءُ - میں نے ایک روٹی اور مچھلی کا سر کھا لیا اب دنیا کم بخت فنا ہو جائے (چولہے میں جائے جہنم)۔

جُوَافَةٌ - ایک قسم کی خراب مچھلی۔

فَتَوَقَّلَتْ بِنَا الْقِلَاصُ مَنْ اَعَالِی الْجُوْفِ - جوف

کی بلندی کی طرف سے جوان اونٹنیاں ہم کو لے کر چڑھ دوڑیں- یہاں جوف ایک قطعہ زمین کا نام ہے بعض نے کہا جوف سے وادی کا نشیبی حصہ مراد ہے-

لِبَنِیْ غُطَیْفٍ بِالْجَوْفِ- بنی غطیف کا جوف میں جوف سے مراد نرم ہموار زمین یا ایک وادی کا نام ہے یمن میں' ایک روایت میں بالجُرُفِ ہے-

یَغْنِیْ جُوْفًا- یعنی عقل سے خالی' جوف اجوف کی جمع ہے-

مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ- خول دار موتی کا-

لَیْسَ عَلَیْکَ مَضْمَضَةٌ وَّلَا اِسْتِنْشَاقٌ لِاَنَّهُمَا مِنَ الْجَوْفِ- تجھ پر کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا لازم نہیں کیونکہ منہ کے اندر اور ناک کے اندر دونوں جوف میں داخل ہیں- یہ امامیہ اور حنفیہ کے مذہب پر ہوگا امامیہ اور حنفیہ کے نزدیک وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا فرض نہیں ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور غسل میں حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے-

مَنْ اَجَافَ مِنَ الرِّجَالِ عَلٰی اَهْلِهٖ بَابًا اَوْ اَرْخٰی سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ الصَّدَاقُ- جو مرد اپنی جورو کو لے کر دروازہ بند کر لے یا پردہ لٹکا لے (یعنی خلوت صحیحہ ہو جائے) تو اس پر پورا مہر واجب ہو گیا (صحبت کرے یا نہ کرے' یہ حنفیہ کے نزدیک ہے اور ہمارے نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہ ہوگا)-

جُوَالِقٌ- یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس کو باب الجیم مع اللام میں ذکر کرنا تھا چنانچہ ہم اسی باب میں اس کا ذکر کر آئے ہیں یہاں پھر دوبارہ بمتابعت صاحب مجمع یہ لفظ لکھ دیا گیا- ٹوکرہ اس کی جمع جَوَالِقُ بفتح جیم-

جَوْلٌ- گھومنا' پسند کرنا' ہٹ جانے کے بعد پھر حملہ کرنا' اسی طرح جُوْلٌ اور جُؤُوْلٌ اور جَوَلَانٌ اور جِیَلَانٌ اور جِیَلَالٌ یہ سب مصدر ہیں-

کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَةٌ- مسلمانوں کو کچھ شکست سی ہوئی (ان میں سے بعض لوگ بھاگ نکلے لیکن پھر حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر لوٹ آگے اور کافروں پر حملہ کیا ان کو شکست دی)-

فَاجْتَالَتْهُمُ الشَّیَاطِیْنُ- شیطانوں نے ان کو نچایا- (یعنی گمراہ کیا' ایک روایت میں فَاخْتَالَتْهُمْ ہے حائے حطی سے ان کا ذکر آگے آئے گا)-

لِلْبَاطِلِ جَوْلَةٌ ثُمَّ یَضْمَحِلُّ- جھوٹ شروع شروع میں خوب پھیل جاتا ہے (ہانڈی کے جوش کی طرح) پھر مٹ جاتا ہے (یعنی جھوٹے دین کو اوائل میں خوب فروغ ہوتا ہے اخیر میں پھیکا پڑ جاتا ہے اور سچا دین آہستہ آہستہ بڑھتا ہے لیکن روز بروز اس کو قوت ہوتی جاتی ہے جیسے دین اسلام کا حال ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات تک ۲۳ سال میں کل ایک لاکھ چند ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے حواری آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے تک صرف معدودے چند تھے بڑھتے بڑھتے ان کے اتباع کروڑوں تک پہنچ گئے- مسیلمہ کذاب کے پیرو تھوڑے ہی دنوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئے تھے مگر آخر کیا انجام ہوا اس کا دین چونکہ باطل تھا ایسا مٹ گیا کہ اب ایک پیرو بھی اس کا نظر نہیں آتا- یہود' نصاریٰ' ہنود' پارسی اور بدھ ان کے مذہب اپنے اپنے زمانہ میں ٹھیک اور سچے تھے اس لئے اب تک باقی ہیں)-

اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَةً وَّ لِاَهْلِ الْحَقِّ جَوْلَةً- جھوٹ بات جلد کود پڑتی ہے (لوگ اس طرف جلد مائل ہو جاتے ہیں) اور اخیر میں حق والوں کا غلبہ ہوتا ہے- بعض نے کہا یہاں بھی جَوْلَةٌ کے وہی معنی ہیں شکست اور ہزیمت کے یعنی اہل حق شیطانی لوگوں سے مغلوب ہو جاتے ہیں' اس کی دلیل آخر میں یہ ہے کہ آثار مٹ جاتے ہیں' سنتیں مر جاتی ہیں' بدعتیں پھیل جاتی ہیں' سنت پر چلنے والوں کی تعداد قلیل رہ جاتی ہے' سب دینوں کا یہی حال ہوا ہندوؤں' مجوسیوں اور بودھ کے اصل دین میں خالص توحید تھی لیکن اب شرک میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ قلیل افراد اور مسلمانوں کا بھی یہی حال ہو گیا ہے اللہ رحم کرے-

اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ- یکا یک گھوڑا بھڑ کنے لگا-

كَانَ اِذَا دَخَلَ اِلَيْنَا لَبِسَ مِجْوَلًا - آنحضرتؐ جب ہمارے پاس آتے تو صدر یہ پہن لیتے، بعض نے کہا مِجوَل سے چھوٹی زرہ مراد ہے۔

وَنَسْتَجِيْلُ الْجَهَامَ - ہم خالی بادلوں کو (جن کا پانی برس چکا ہو) گھومتا ہوا دیکھتے (ہوا ان کو اِدھر اُدھر لے جاتی) ایک روایت میں نَسْتَخِيْلُ ہے خائے معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

لَيْسَ لَكَ جُوْلٌ - تجھ میں عقل نہیں ہے، اصل میں جُوْل کنوے کی مینڈ کو کہتے ہیں وہ ہر چیز کو کنوے میں گرنے سے روکتی ہے۔ عقل کو بھی جول کہا وہ بھی آدمیوں کو خرابی اور ہلاکت سے روکتی ہے۔

جَوَالُ الْقَرْيَةِ - گاؤں کے نجاست خور جانور - (اس کا ذکر جلل میں ہو چکا ہے)۔

جَالُوْت - ایک ظالم بادشاہ تھا جس کو حضرت داؤدؑ نے مارا۔

جَوَائِلُ الْاَوْهَامِ - جو وہم دل میں پھرتے رہتے ہیں۔

مَالَهٗ جُوْلٌ وَّجَالٌ - نہ اس میں عقل ہے نہ ہمت۔

جَوْنٌ - کالا ہونا - سفید ہونا، دن۔

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ جَوْنِيَّةٌ - میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ ایک سفید یا سیاہ چادر اوڑھے تھے، بعض نے کہا یہ نسبت ہے بنی جون کی طرف جواز دقبیلہ کی ایک شاخ ہے۔

عَلَيْهِ جِلْدُ كَبْشٍ جُوْنِيٍّ - ایک کالے مینڈھے کی کھال پہنے تھے (یہ حضرت عمرؓ کا ذکر ہے جب آپ شام کے ملک میں گئے تھے)۔

اِنَّ الشَّمْسَ جَوْنَةٌ - آفتاب سفید ہے یا سرخ۔

جَوْنَةُ الْعَطَّارِ - عطر فروش کا ڈبہ۔

اِلَى الْكُلَّيْبَةِ جُوْنًا لِتَسْتَعِيْنَ بِهَا عَلٰى مَاتَمِ الْحُسَيْنِ - ایک کالی چڑیا جو پتھر کھاتی ہے اس لئے بھیجی کہ امام حسینؓ پر ماتم کرنے کے لئے اس سے مدد لی جائے۔

جُوَى - پیٹ کی بیماری، عشق و محبت کی سوزش۔

لِاَنْ اَطَّلِيَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطَّلِيَ بِزَعْفَرَانٍ - (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں ہانڈی کے ڈھکن کی کالک مل لوں تو یہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ زعفران ملوں۔

فَاجْتَوُا الْمَدِيْنَةَ - مدینہ میں آ کر ان کو پیٹ کی بیماری ہوگئی یا مدینہ کی ہوا ان کو ناموافق آئی۔

مَا اَخْرَجَ هٰذَا مِنْكَ اِلَّا جَوًى - یہ ہائے ہائے جو تم کرتے ہو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے ہے جو عشق و محبت کی سوزش ہے (یہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے کہا وہ جب گھر میں آتے تو آہ آہ کرتے۔)

فَتَجْوَى الْاَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ - زمین ان یا جوج ماجوج کی لاشوں کی بدبو سے بدبودار ہو جائے گی۔

اِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ جَوَّانِيًّا وَّ بَرَّانِيًّا فَمَنْ يُّصْلِحْ جَوَّانِيَّهٗ يُصْلِحِ اللّٰهُ بَرَّانِيَهٗ وَمَنْ يُّفْسِدْ جَوَّانِيَّهٗ يُفْسِدِ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهٗ - ہر آدمی کا ایک باطن ہے ایک ظاہر جو کوئی اپنے باطن کو درست کرے گا (اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اپنی نیت صاف رکھے گا) تو اللہ تعالےٰ اس کا ظاہر بھی درست کر دے گا اور جو کوئی اپنا باطن خراب کرے گا (خلق اللہ کو دھوکا دینے کے لئے ظاہر میں متقی بنے گا اندر فاسق فاجر) تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی خراب کر دے گا (ایک نہ ایک دن اس کی بد باطنی اور بدنیتی کھل جائے گی لوگوں میں ذلیل و خوار ہوگا)۔

جَوَانِيَّةُ - ایک مقام ہے احد پہاڑ کے پاس۔

ثُمَّ فَتَقَ الْاَجْوَاءَ وَشَقَّ الْاَرْجَاءَ - پھر جووں کو چیرا کناروں کو پھاڑا۔

جَوٌّ - کہتے ہیں اس خالی جگہ کو جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے۔

فَنُوْدِىَ مِنَ الْجَوِّ - جو سے ان کو آواز دی گئی۔

يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ فِى الْجَوِّ - جو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں (تسبیح کرتے ہیں)۔

حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ - جب وہ جو میں پہنچا یعنی دائرہ افق۔

اِنِّیْ قَدِ اجْتَوَیْتُ الْمَدِیْنَةَ- مجھ کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی یا مدینہ میں رہنا مجھ کو برا معلوم ہوا (یہ ابوذر غفاری کا قول ہے جب حضرت عثمان سے اوران سے شکررنجی ہوگئی تھی)-

جَوَارِشْ - ایک مرکب دوا ہے جو معجون کی طرح ہوتی ہے اورتقویت ہضم اوردفع ریاح کے لئے دی جاتی ہے اس کی بہت سی قسمیں ہیں جو قرابادین میں مرقوم ہیں' جوارش اور معجون میں فرق یہ ہے کہ جوارش کا قوام پتلا ہوتا ہے اوروہ خوش ذائقہ ہوتی ہے اوراکثر ہضم غذا کے لئے دی جاتی ہے اور معجون کا قوام غلیظ ہوتا ہے وہ مختلف امراض کے لئے دیا جاتا ہے-

جَوْءَۃ - سامنا کرنا - اسی سے جاہ ہے بمعنی مرتبہ-

وَ جَاهُکَ اَعْظَمُ الْجَاهِ- تیرا مرتبہ سب سے بڑا- (اور عالی شان) مرتبہ ہے-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْهَاءِ

جَهْبَذٌ - یا جَهْبِذٌ - کھوٹا کھرا پرکھنے والا اسکی جمع جہابذہ ہے-

جَهْجَهَةٌ- للکارنا' ڈانٹنا کسی کام سے باز رکھنے کے لئے-

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ عَدَا عَلَیْهِ ذِئْبٌ فَانْتَزَعَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ فَجَهْجَاءَهُ الرَّجُلُ - اسلم قبیلے کے ایک شخص کی بکریاں تھیں بھیڑیا آیا اوراس کی ایک بکری نکال لے چلا اس شخص نے بھیڑے کو جھڑکا للکارا- اصل میں جَهْجَهَهٗ تھا دوسری ہاء کو ہمزہ سے بدل دیا-

لَا تَذْهَبُ اللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ- راتوں کا سلسلہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہیں گے یا جہجل جیسے دوسری روایت میں ہے یاجَهْجَاهَه-

جَهْدٌ- کوشش کرنا' طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا-

مُجَاهَدَہ اور جِهَاد- ایک دوسرے کے مقابل کوشش کرنا کافروں سے اللہ کی رضامندی اس کا سچا دین پھیلانے کے لئے لڑنا-

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ- جب مکہ فتح ہوگیا تو اب ہجرت نہیں رہی (یعنی ہجرت کا وجوب جاتا رہا اس لئے کہ مکہ دارالاسلام ہوگیا (صرف جہاد یعنی کافروں سے لڑائی اور جہاد کی نیت باقی ہے وہ قیامت تک باقی رہیں گے جیسے دوسری حدیث میں ہے اَلْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ جس دن سے اللہ نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس دن سے برابر جہاد قیامت تک باقی رہے گا یہاں تک کہ میری امت کا اخیر حصہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوکر) دجال سے لڑے گا-

فَائِدَۃ - اختلاف ہے اس میں کہ اب بھی دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا واجب ہے یا نہیں؟ بعض نے کہا اب مستحب ہے اسی طرح ان بلاد سے ہجرت کرنا جہاں فسق وفجور' بدعات اور معاصی کا علانیہ ارتکاب ہوتا ہو وہ بھی مستحب ہے-

فَائِدَۃ - یہ جو فرمایا جہاد کی نیت اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد شرعی بحسب شرائط میسر نہ ہوسکے یا اس کا موقع نہ ملے تو جہاد کی نیت رکھے اس کے لئے تیار رہے کیونکہ جہاد بھی نماز روزے کی طرح اسلام کا ایک رکن ہے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اورنیت یعنی اخلاص فی النیۃ - مطلب یہ ہے کہ خالص خدا کی خوشنودی کے لئے جہاد کرنا نہ روپیہ پیسہ یا ملک و مال و حکومت حاصل کرنے کے لئے-

مترجم:- کہتا ہے بعض ناواقف کم علم مولویوں نے جہاد کی شرائط اوراس کی حقیقت اور مصلحت پر غور نہ کرکے ہر ایک جنگ وفساد اورخون ریزی کو جہاد سمجھا ہے- یہ ان کی نادانی ہے معلوم ہوا کہ وہ شرائط جہاد سے واقف نہیں ہیں ان مولویوں کے فتوی پر اعتبار نہ کرنا چاہئے' جہاد کو ابتداءً شروع کرنے کے لئے از روئے شرع محمدی اور قرآن وحدیث کی شرائط ہیں منجملہ ایک بڑی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا امام ایک قرشی عادل شخص ہو اگر بنی فاطمہ میں سے ہو تو اور زیادہ عمدہ ہے بغیر امام قرشی کے جھنڈے کے تلے رہ کر جہاد نہیں ہوسکتا

اور یہ بھی ایک بڑی شرط ہے کہ مجاہدین دارالحرب سے باہر رہتے ہوں' ان کفار کے ملک اور امان میں نہ ہوں جن پر جہاد کرنا چاہتے ہیں' یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے ان کافروں کو جن پر جہاد کا ارادہ ہو امام کی طرف سے ایک باقاعدہ نوٹس دیا جائے کہ یا تو اسلام لائیں یا جزیہ دینا قبول کریں اگر وہ اسلام قبول نہ کریں نہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کی مدد پر بھروسہ کر کے ان سے لڑنا چاہئے لیکن عورتوں' بچوں' بوڑھے پھونس' درویشوں اور راہبوں سے ہرگز تعرض نہ کرنا چاہئے- یہ بھی ضروری ہے کہ اس لڑائی کا مقصد نہ تو ملک گیری ہو نہ تحصیل مال و دولت نہ تحصیل حکومت و سلطنت بلکہ صرف اللہ کی توحید پھیلانا اور شرک مٹانا اور لوگوں کی اصلاح اور درستی اور امن وامان قائم کرنا ہو-

اَجْتَهِدُ رَاْیِیْ - میں اپنی رائے کوشش کے ساتھ قائم کروں گا (یعنی جس مسئلہ میں نہ قرآن کا حکم ملے گا نہ حدیث کا اس میں قیاس کروں گا' اس حدیث سے صاف یہ ثابت ہوا کہ قیاس اسی وقت کرنا چاہئے جب قرآن یا حدیث میں وہ مسئلہ نہ ملے ورنہ قرآن یا حدیث کے موجود ہوتے ہوئے قیاس کرنا شیطانی کام ہے)-

اَوَّلَ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ - سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا اس نے خدا کا حکم ہوتے ہوئے اس کو نہ سنا اور اپنی رائے پر چلا آخر مردود ہوا-

اِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ - اگر مجتہد اس مسئلہ میں جس میں اس کو قرآن اور حدیث کا حکم نہ ملے قیاس اور اجتہاد کرے پھر اس سے غلطی ہو تب بھی اس کو ایک اجر ملے گا (کیونکہ اس کی نیت بخیر تھی جب وہ مسئلہ اس کو قرآن و حدیث میں نہ ملا تو پھر قیاس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا- ہم اگلے تمام مجتہدوں کو' جیسے امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ وغیرہ ہیں پروردگار کے مقبول بندے اور ماجور اور مثاب سمجھتے ہیں- جن مسئلوں میں ان کا قیاس حدیث کے خلاف ہو تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کو وہ حدیث نہیں ملی ورنہ ہرگز حدیث کو چھوڑ کر وہ قیاس نہ کرتے' خصوصاً امام اعظمؒ کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے ان کا تو قول یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے اسی طرح صحابی کا قول بھی-

شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ - ایک بکری تھی جس کو ضعف ناتوانی اور لاغری نے سب بکریوں سے پیچھے کر دیا تھا (وہ ناطاقتی کے مارے دوسری بکریوں کے برابر چل نہ سکتی ابن اثیر نے کہا جَهْد اور جُهْد کئی حدیثوں میں آیا ہے دونوں کے معنی طاقت اور کوشش' بعض نے کہا بضمہ جیم بمعنی طاقت اور بفتحہ جیم مشقت)-

اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ - کون سی خیرات افضل ہے؟ فرمایا وہ خیرات جو کم مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے موافق نکالے-

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ - تیری پناہ بلا کی سختی اور مشقت سے (مراد وہ بلا ہے جس میں آدمی مرنا پسند کرتا ہے بعض نے مفلسی کے ساتھ عیال داری)-

وَ النَّاسُ فِیْ جَیْشِ الْعُسْرَةِ مُجْهِدُوْنَ - تنگی کی جنگ یعنی جنگ تبوک میں جب مسلمان بہت نادار تھے لوگ مشقت اٹھا رہے تھے (نہ سواری تھی نہ خرچ راہ)-

جُهِدَ الرَّجُلُ - وہ مرد تکلیف میں پڑ گیا-

جُهِدَ النَّاسُ - لوگوں پر قحط آن پڑا-

مُجْهِدٌ - مشقت میں گرفتار-

اَجْهَدَ دَابَّتَهٗ - اپنے جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا-

رَجُلٌ مُّجْهِدٌ - ناتواں جانور والا-

اَجْهَدَهٗ - اس کو مشقت میں ڈال دیا-

اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا - جب عورت کے چاروں کونوں کے بیچ میں بیٹھا پھر اس پر زور لگایا (اس کو دھکیلا یعنی دخول کیا تو غسل واجب ہو گیا گو انزال نہ ہو مگر ایک جماعت صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ غسل جب ہی واجب ہو گا جب انزال ہو اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے انما الماء من الماء)-

فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ - خدا

کی قسم میں آج تجھ کو نہیں ستاؤں گا اگر تو کوئی بھی چیز میرے مال میں سے اللہ کے واسطے لے لے ایک روایت میں لا اَحْمَدُکَ ہے یعنی اگر تو آج مجھ سے للّٰہ کچھ نہ مانگے تو میں تیری تعریف نہیں کروں گا (مطلب یہ ہے کہ مانگ اور لے جا اسی میں میری خوشی ہے)۔

لَا یُجْهِدُ الرَّجُلُ مَالَهٗ ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْأَلُ النَّاسَ۔ کوئی تم میں ایسا نہ کرے کہ اپنا مال سب خرچ کر ڈالے پھر لوگوں سے سوال کرتا پھرے (بلکہ اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر خرچ کرے)۔

حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْدَ۔ جبرئیلؑ نے مجھ کو اتنا دبوچا (اپنی طاقت بھر زور کیا' کیونکہ اس وقت جبرئیلؑ بشری صورت میں تھے تو بشر کے مقدور بھر زور کیا) ایک روایت میں حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدُ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ایسا دبوچا کہ میں بہت ہی تنگ ہوگیا انتہا درجہ کی تکلیف مجھ کو ہوئی۔

فَاجْهَدْ عَلَیَّ جَهْدَکَ۔ (اب جا) تو جو میرا بگاڑ کر سکتا ہے کر۔

اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ۔ عامر تو اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والا ہے غازی ہے' بعض نے کہا مجاہد جاہد کی تاکید ہے دونوں کے ایک معنی ہیں' ایک روایت میں اِنَّهٗ لَجَاهَدَ مَجَاهِدَ یعنی عامر نے تو بڑے مشکل کاموں کو اپنی کوشش سے پورا کیا۔

وَ تَتْرُکُ الْجِهَادَ۔ تم جہاد نہیں کرتے (یعنی باغیوں سے مقابلہ وہ بھی جہاد ہے)۔

اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ یُّجَاهِدُ۔ سب لوگوں میں کون افضل ہے؟ فرمایا جو جہاد کرتا ہے۔

لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِیْ۔ اس کو کوئی چیز اس کے گھر سے نہ نکالے سوائے میری راہ میں جہاد کرنے کے۔ یعنی خالص نیت سے صرف جہاد فی سبیل اللہ کے لئے گھر سے نکلا ہو نہ مال کی طمع نہ اور کسی دنیاوی غرض سے۔

فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَّجَهْدٌ۔ ان کو قحط آ لگا اور سخت تکلیف پڑی' ایک روایت میں جُهْدٌ بضمۂ جیم ہے۔

عَلٰی لَاوَائِهَا وَ جَهْدِهَا یا جُهْدِهَا۔ وہاں کی بلا اور مصیبت پر۔

فَاَصَابَنَا جَهْدٌ۔ ہم کو بھوک کی تکلیف ہوئی۔

اِذَا اجْتَهَدَ فِی الْیَمِیْنِ۔ جب زور کی قسم کھاتے۔

اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَ اِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ۔ ہم تو اپنے اوپر مشقت ڈال کر تیز چلتے تھے اور آپ کو کچھ پرواہ نہ ہوتی۔

اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ۔ بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس پر جہاد کرے (گناہ سے اس کو باز رکھے)۔

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الْاَکْبَرِ۔ اب ہم چھوٹے جہاد (یعنی کافروں کے ساتھ لڑنے) سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آئے (اب نفس سے جہاد کریں گے) یہ حدیث تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے مگر اس کی صحیح سند مجھ کو نہیں ملی۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ وَ اَلْسِنَتِکُمْ۔ کافروں سے مال سے جہاد کرو اور جان سے اور زبان سے (زبان سے جہاد یہ ہے کہ اسلام پر جو وہ عیب لگائیں ان کو جواب دو' شرک اور کفر کی مذمت اور ہجو کرو' مخالفین اسلام جو کتابیں لکھیں ان کا رد کرو' پادریوں کی طرح ہر ایک سڑک اور مجمع میں اسلام کی وعظ کرتے رہو' اسلام کی حقیقت اور خوبی بیان کرتے رہو تاکہ سننے والے اسلام کی طرف مائل ہوں۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تبلیغ اور اشاعت اسلام سے بالکل چشم پوشی کر لی ہے)۔

فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ۔ جا اپنے ماں باپ ہی میں جہاد کر (یعنی انہی کی خدمت گذاری میں مصروف رہ)۔

جَهْدُ الْبَلَاءِ اَنْ یُّقَدَّمَ الرَّجُلُ فَیُضْرَبُ عُنُقُهٗ صَبْرًا وَّالْاَسِیْرُ مَادَامَ فِیْ وَثَاقِ الْعَدُوِّ وَ الرَّجُلُ یَجِدُ عَلٰی بَطْنِ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا۔ آنحضرتؐ نے جهد البلاء کی (جس سے آپ نے پناہ مانگی) یہ تفسیر کی ہے کوئی آدمی بندھا ہوا ہو اس کی گردن ماری جائے (کولڈ بلڈ) وہ کچھ نہ کر سکتا ہو مجبور ہو یا قیدی جو دشمن کے پنجے میں گرفتار ہو یا وہ مرد جو اپنی جورو کے پیٹ پر غیر مرد کو پائے۔

رَبِّ لَاتَجْهَدْ بَلَائِیْ - مالک میری بلا سخت نہ کر۔
اَلْوَصِیَّةُ بِالرُّبْعِ جَهْدٌ - چوتھائی مال کی وصیت انتہا ہے (باقی وارثوں کے لئے چھوڑ دینا چاہئے)۔[1]
وَاجْهَدْ اَنْ تَبُوْلَ - زور سے پیشاب کر۔
مِنْ غَيْرِ اَنْ تُجْهِدَ نَفْسَکَ - اپنے اوپر تکلیف اٹھائے بغیر۔
اَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ - افضل جہاد نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔
اِجْتِهَادِ شَرْعِیْ - کسی مسئلہ میں حکم شرعی بہ غلبہ ظن حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا۔
مُجْتَهِدْ - جو کسی مسئلے کا حکم شرعی اس کے تمام دلائل سمیت جانتا ہو اگر اکثر احکام مع ان کے دلائل کے جانتا ہو تو وہ مجتہد مطلق ہے ورنہ جس مسئلے کے تمام دلائل کو منضبط کر لے اس میں وہ مجتہد ہے اب اس مسئلہ میں اس کو کسی مجتہد کی تقلید درست نہ ہوگی۔
بَلَغَ مَجْهُوْدِیْ - یہ کام میری طاقت کے انتہائی درجہ کو پہنچ گیا۔
اَلْمِسْكِيْنُ اَجْهَدُ مِنَ الْفَقِيْرِ - مسکین فقیر سے بھی زیادہ برے حال والا۔
بِاَرْضِ جَهَادٍ - سخت پتھر زمین میں۔
جَهْرٌ - پکارنا' ظاہر کرنا' کھول دینا' بہت سمجھنا' بن راہ پہچانے چلنا' آمنے سامنے بلا حجاب کسی کو دیکھنا' صاف کرنا' بڑا سمجھنا۔
مَنْ رَاٰهُ جَهْرَةً - جو کوئی آنحضرت کو دیکھتا اس کی نگاہ میں آپ بڑے دکھائی دیتے (یہ عظمت الٰہی کا ظہور تھا)۔
رَجُلٌ جَهِيْرٌ - وہ شخص جو نظروں میں بڑا معلوم ہو۔
اِذَا رَاَيْنَاكُمْ جَهَرْنَاكُمْ - جب ہم تم کو دیکھتے ہیں تو ہم کو تمہارے تن و توش پہلے نظر آتے ہیں۔
جَهَرَتِ الْجَيْشَ - تو نے لشکر کو بہت سمجھا۔
وَجَدَ النَّاسُ بِهَا بَصَلًا وَّ ثُوْمًا فَجَهَرُوْهُ - لوگوں نے خیبر میں پیاز اور لہسن پائے اسی کو نکال کر کھانے لگے۔ یہ
جَهَرْتُ الْبِئْرَ سے نکلا یعنی میں نے کنوے کو صاف کیا اس کا کوڑا کچرا' مٹی وغیرہ نکال ڈالا۔
اِجْتَهَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ - (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اپنے والد کی تعریف میں) یعنی انہوں نے عمدہ اور پاکیزہ پانی پر جو مٹی وغیرہ پڑ گئی تھی اس کو نکال ڈالا۔
كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ - میری ساری امت بخشی جائے گی مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں (یا اپنے گناہوں کو ڈھیٹ پنے سے لوگوں پر کھولتے ہیں' فخریہ بیان کرتے ہیں' ایک روایت میں اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ ہے معنی وہی ہے۔
اِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ كَذَا وَ كَذَا - ایسا ایسا کرنا گناہ کھولنے میں داخل ہے' ایک روایت میں من الْجِهَارِ ہے معنی وہی ہے۔
لَاغِيْبَةَ لِفَاسِقٍ وَّلَا مُجَاهِرٍ - فاسق اور علانیہ گناہ کرنے والے کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے (یعنی اس کی غیبت کرنا گناہ نہ ہوگا' مجاہر وہ فاسق جو گناہ کے کام کھلم کھلا کرے اور اللہ کے احکام کی عظمت اس کے دل سے جاتی رہی ہو)۔
اِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُجْهِرًا - حضرت عمرؓ پکار کر بات کرنے والے آدمی تھے۔ جوہری نے کہا مِجْهَرٌ بکسرۂ میم جس کی عادت پکار کر بات کرنے کی ہو۔
فَاِذَا امْرَاَةٌ جَهِيْرَةٌ - ناگاہ ایک عورت ملی جو بلند آواز والی تھی' بعض نے کہا جہیرہ سے یہ مراد ہے کہ حسینہ اور خوش منظر تھی۔
نَادٰی بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِیٍّ - حضرت عباسؓ نے اپنی بلند آواز سے پکارا۔
جَهْوَرَ بِصَوْتِهٖ - زور سے آواز دی۔
اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ - قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خیرات کرنے والا (اس میں

---

[1] صحیح احادیث کے مطابق زیادہ سے زیادہ ثلث ۱/۳ تک وصیت کی جا سکتی ہے۔ (م)

کوئی برائی نہیں اگر ریا کی نیت نہ ہو)۔

لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ زَكٰوةٌ۔ جواہرات (جیسے یاقوت الماس زمرد وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

فِي تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ تُعْرَفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ۔ انقلابات میں آدمیوں کی حقیقت کھلتی ہے کہ شریف ہیں یا پاجی، بندۂ غرض ہیں یا سچے دوست کیونکہ اچھے وقت میں سب دوستی جتاتے ہیں۔

مترجم:۔ کہتا ہے کہ اس کا تجربہ جیسا مجھ کو ہوا ہے شاید ویسا کسی کو ہوا ہو جب میں مدارالمہام حیدرآباد کی پیشی میں اور ان کا معتمد اور امین تھا تو میرے مکان پر اتنے لوگوں کو مجمع رہتا کہ میں تنگ آ جاتا پھر جب میں معرض عتاب میں آیا اور اس عہدے سے علیحدہ ہو گیا تو فوراً لوگوں نے آنا چھوڑ دیا۔ سب کے سب ہوا کے آشنا تھے اور بے حد محبت کا دعوٰی کرتے تھے یہ سارا دعوٰی جھوٹ اور ابلہ فریبی نکلا۔

لَوْقَاسَ الْجَوْهَرَ الَّذِيْ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُ اٰدَمَ بِالنَّارِ كَانَ ذٰلِكَ اَكْثَرَ نُوْرًا۔ اگر ابلیس اس جوہر کو دیکھتا جس سے آدم پیدا کئے گئے (یعنی نورالٰہی کو جو ان میں تھا) تو آگ سے بڑھ کر اس کو روشن پاتا مگر اس نے صرف خاک کو دیکھا اور نور پر نظر نہ پڑی اس لئے اس کا قیاس غلط نکلا اور مردود ہوا۔

جَوْهَرِیْ۔ مشہور لغت کا عالم ہے جس کی کتاب صحاح تمام لغت عرب کی کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے، اس کا نام اسمٰعیل بن حماد تھا، صاحب قاموس نے جن کا نام محمد بن یعقوب فیروزآبادی ہے اپنی کتاب کے اکثر مطالب صحاح ہی سے لئے ہیں جیسے بیضاوی نے تفسیر کشاف سے باوجود اس کے صاحب صحاح پر اپنا فخر جتایا ہے اور اس کی غلطیاں نکالی ہیں حالانکہ خود بدولت نے بھی غلطیاں کی ہیں۔

معصوم بجز خداوند جل جلالہٗ وعلا کے کوئی نہیں ہے۔

حافظ عبدالغنی نابلسی نے کیا خوب کہا ہے "من قال قد بطلت صحاح الجوهری لما اتی القاموس هو المفتری قلت اسمه القاموس وهو البحران يفخر فمعظم فخره بالجوهر"۔[1]

كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَ يُسِرُّ فِي الظُّهْرَيْنِ۔ آنحضرتؐ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرأت پکار کر کرتے اور ظہر اور عصر میں آہستہ۔

جَهْرِیْ۔ وہ نماز جس میں پکار کر قرأت کی جاتی ہے۔

جَهْزٌ۔ زخمی کا کام تمام کر دینا، اس کو مار ڈالنا۔

تَجْهِيْز۔ تیار کرنا سامان کا خواہ مسافری کا سامان ہو یا دولہن کا یا میت کا۔

جِهَاز۔ سامان مسافر کا ہو یا میت کا یا دولہن کا۔

مَنْ لَّمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا۔ جس نے نہ خود جہاد کیا نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان تیار کیا۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا۔ کیا اس بیماری کا انتظار کر رہے ہیں جو صحت خراب کر دے یا اس موت کے منتظر ہیں جو جلدی سے کام تمام کر دے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْهَزَ عَلَى الْجَرِيْحِ۔ یعنی زخمی کو مار ڈالا اس کا کام تمام کر دیا۔

لَا يُجْهَزُ عَلٰى جَرِيْحِهِمْ۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے) یعنی باغیوں میں جو لوگ زخمی ہوں ان کو قتل نہ کیا جائے۔

اَتٰى عَلٰى اَبِيْ جَهْلٍ وَّهُوَ صَرِيْعٌ فَاَجْهَزَ عَلَيْهِ۔ عبداللہ بن مسعودؓ ابوجہل کے پاس آئے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا انھوں نے اس کا کام تمام کر دیا گردن ہی کاٹ لی۔

فَاَمَرَ بِجِهَازِهٖ فَاُحْرِقَ۔ انھوں نے حکم دیا چونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دیا گیا (شاید ان کی شرع میں جانوروں کا جلانا جائز ہوگا)۔

وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِیْ شَيْئًا۔ میں نے اپنے سفر کا کوئی سامان تیار نہیں کیا۔

فَجَهَّزْتُ اِلَى الشَّامِ۔ میں نے اپنے گماشتوں کو

[1] جس نے یہ دعویٰ کیا کہ "قاموس" کے آ جانے سے جوہری کی "صحاح" کی وقعت ختم ہوگئی ہے، اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر قاموس سمندر ہونے کے ساتھ فخر کرے تو اس کے فخر کی بنیاد جوہر (قیمتی موتی) سے متعار ہے۔(م)

سامان وغیرہ دے کر شام کو روانہ کرنا چاہا۔
مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا۔ جس نے غازی کا سامان تیار کر دیا (ہتھیار‘ راہ خرچ‘ سواری وغیرہ)۔
اِذَا اَخَذَ الْحَاجُّ بِجَهَازِهٖ۔ جب حاجی اپنا سامان کر لے۔
اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَخُذْ فِيْ جَهَازِهٖ وَ عَجِّلْهُ۔ جب کوئی مر جائے تو اس کے کفن دفن کا سامان کر اور جلدی کر۔
فَاَعِدُّوا الْجَهَازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ۔ سفر دور دراز کے لئے سامان تیار کرو۔
اَلَا لَاتُجْهَزُوْا عَلٰى جَرِيْحٍ وَّلَا تَتْبَعُوْا مُدْبِرًا۔ جو زخمی ہو جائے اس کو قتل نہ کرو جو پیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ کرو (یہ حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں فرمایا)۔
جَهْشٌ۔ گھبرا کر رونے کا قصد کر کے بھاگنا۔
فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ۔ میں نے رو دینے کا قصد کیا‘ ایک روایت میں فَجَهِشْتُ ہے۔
فَجَهِشْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ہم رونی صورت بنا کر آنحضرتؐ کے پاس بھاگے۔
فَاَجْهَشْتُ يَا فَجَهِشْتُ۔ وہ رونی بن کر چلیں یا وہ رونے کی نیت کر کے بھاگیں۔
جَهْضٌ۔ غالب ہونا‘ روکنا‘ دور کرنا‘ الگ کرنا۔
فَجَاهَضَنِيْ عَنْهُ اَبُوْ سُفْيَانَ۔ ابوسفیان نے اس شخص کو مارنے سے مجھ کو روک دیا یا ہٹا دیا۔
فَاَجْهَضُوْهُمْ عَنْ اَثْقَالِهِمْ۔ انہوں نے ان کو ان کے سامان سے ہٹا دیا۔
اِجْهَاض۔ پھسلانا۔
فَاَجْهَضَتْ جَنِيْنَهَا۔ اس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا۔
جَهِيْض۔ کچا بچہ جس میں جان پڑ گئی ہو۔
طَلَبْنَا الْعَدُوَّ حَتّٰى اَجْهَضْنَاهُمْ۔ ہم دشمنوں کے پیچھے لگے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ان کے مقامات سے ہٹا دیا۔
جَهْلٌ يا جَهَالَةٌ۔ بے علمی نادانی۔

تَجَاهُلٌ۔ جان بوجھ کر اپنے تئیں جاہل بنانا۔
اِسْتِجْهَال۔ کسی کو جاہل کہنا۔
تَجْهِيْل۔ جاہل بنانا۔
جَهْلٌ بَسِيْطٌ۔ ایک بات کا نہ جاننا۔
جَهْلٌ مُّرَكَّبٌ۔ ایک بات کا نہ جاننا اور پھر یہ سمجھنا کہ ہم جانتے ہیں۔
اِنَّكُمْ لَتُجَهِّلُوْنَ۔ تم اپنے باپ دادوں کو جاہل بناتے ہو۔
مَنِ اسْتَجْهَلَ مُؤْمِنًا فَعَلَيْهِ اِثْمُهٗ۔ جو شخص کسی مومن کو بہکا کر یا غصہ دلا کر اس سے جہالت کا کام کرائے تو گناہ اسی پر ہوگا۔
وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ ان کو قومی پچ نے جاہل بنا دیا۔
اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا۔ بعض علم جہل کی طرح برا ہے (جیسے علم نجوم علم سحر کہانت علم شعبدات یا علم کلام یا علم منطق زائد از ضرورت فلسفۂ الہیات وغیرہ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عالم ان باتوں میں دخل دے جن کو وہ نہ جانتا ہو اور ہمہ دانی کا دعوی کرے تو ایسا شخص جاہل بنے گا لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا)۔
اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ۔ ابوذر تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کے زمانہ کا اثر باقی ہے (جاہلیت کا زمانہ عربوں کا وہ زمانہ جو اسلام سے پہلے گذرا ہے جب نہ ان کو دین و ایمان کی خبر تھی نہ اللہ و رسول سے واقف تھے بس لڑائی جھگڑا لوٹ مار خون ریزی فخر و افتخار شعر و شاعری یہی ان کا پیشہ رہا تھا)۔
وَ مَجَاهِلُ تَضِلُّ فِيْهَا الْاَحْلَامُ۔ ایسے میدان جن میں عقلیں حیران ہو جاتی ہیں (جہاں رستہ کا کوئی نشان ہی نہیں ہوتا صحرائے لق و دق)۔
خَلَقَ اللّٰهُ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْاُجَاجِ ظُلْمَانِيًّا فَقَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهُ اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے جہالت کو کھارے سمندر

سے پیدا کیا اس سے فرمایا پیٹھ پھیر تو اس نے پیٹھ پھرا دی پھر فرمایا منہ سامنے کر تو اس نے نہ کیا فرمایا تو غروری ہے اور اس پر لعنت کی۔

اِذَا رَاَيْتُمُ الشَّيْخَ يَتَحَدَّثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَحَادِيْثِ الْجَاهِلِيَّةِ فَارْمُوْا رَاسَهٗ بِالْحَصٰى۔ جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو جمعہ کے دن جاہلیت کی باتیں کر رہا ہے تو اس کے سر پر کنکریاں پھینکو (اس پر خاک ڈالو)۔

فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجَهْلَاءِ۔ یہ تاکید ہے جاہلیت کی جیسے لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ اور يَوْمٌ اَيْوَمُ۔

جَهْمٌ۔ منہ تُھتا کر سامنے آنا' ترشروئی۔

وَنَسْتَحِيْلُ الْجَهَامَ۔ ہم وہی بادل ابر و یکھتے جو پانی سے خالی ہو چکا ہوتا' ایک روایت میں نَسْتَجِيْلُ ہے جیم سے یعنی خالی ابروں کو ادھر ادھر گھومتا دیکھے' ایک روایت میں نَسْتَخِيْلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی ہم خالی ابروں میں بھی پانی کا گمان کرتے کیونکہ پانی کی بڑی احتیاج تھی جیسے مثل ہے بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں۔

بِجَهَامٍ۔ تو میرے پاس خالی ابر لایا (یعنی ایسا دین لے کر آیا جس میں کچھ بھلائی نہیں جیسے خالی ابر سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

اِلٰى عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِيْ۔ کیا مجھ کو ایسے دشمن کے حوالے کرتا ہے جو ترش روئی سے مجھ سے پیش آئے۔

فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ۔ لوگوں نے منہ بنا کر مجھ کو دیکھا۔

عَظِّمُوْا اَصْحَابَكُمْ وَلَا يَتَجَهَّمْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔ اپنے دوستوں کی تعظیم کرو اور آپس میں ترش روئی سے نہ ملو (بلکہ ہنس مکھ خندہ پیشانی سے ملو)۔

وَلَا جَهَامَ عَارِضُهَا۔ یعنی یا اللہ وہاں کا سفید ابر پانی سے خالی مت کر۔

جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ۔ ایک گمراہ شخص تھا جو صفات اللہ کا انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان نہیں اور عرش کو اس کی ذات سے وہی نسبت ہے جو عرش کو نہ وہ اوپر ہے نہ نیچے نہ آگے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔ غرض اللہ کی تنزیہ میں اس کو ایسا مبالغہ تھا کہ معاذ اللہ کو اس نے معدوم اور لاشئ بنا دیا تھا۔ اہل حدیث اس کے زمانہ میں اس کے بڑے مخالف ہوئے اور اس کے بعد بھی ہر زمانہ میں اس کے پیروؤں کا رد کرتے چلے آ رہے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی ان جہمیہ کا زور ہو گیا تھا مگر علمائے اہل حدیث نے متعدد رسالے اور کتابیں لکھ کر ان کا خواب رد کیا او بڑی جامع کتاب ان کے رد میں کتاب الانتہاء فی الاستواء ہے جس میں کتاب و سنت اور اقوال صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین اور صوفیاء کرام سب سے اللہ کا استوا بر عرش مجید ثابت کیا ہے ایک مدراسی مولوی نے اس کتاب پر کچھ اعتراضات کئے تھے اس کا جواب مفصل مولانا شیخ احمد بن عیسےٰ بن ابراہیم نے دیا ہے اور وہ مصر میں چھپ گیا ہے اس میں مدراسی مولوی کی خوب خبر لی گئی ہے۔

جَهَنَّمُ۔ عجمی لفظ ہے اس کا معنی آخرت کی آگ' بعض نے کہا عربی لفظ ہے اس کا معنی گہرا گڑھا چونکہ دوزخ بھی بہت گہری ہے اس لئے اس کو جہنم کہا' بعضوں نے کہا یہ عبرانی لفظ ہے اصل گہنام تھا مگر عرب لوگ کہتے ہیں بِيْرٌ جِهِنَّامٌ یا رَكِيَّةٌ جِهِنَّامٌ گہرا کنواں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی لفظ ہے' نہایہ میں ہے کہ جہنم آخرت کی آگ کا نام ہے۔

فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ۔ ان کو جہنمی کہیں گے (نہ تحقیر کی راہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان یاد دلانے کے لئے تاکہ اور زیادہ خوش ہوں)۔

يُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ۔ ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔ چاہئے تھا جَهَنَّمِيِّيْنَ کہنا کیونکہ وہ مفعول ثانی ہے يُسَمُّوْنَ کا مگر روایت یوں آئی ہے اَلْجَهَنَّمِيُّوْنَ واو سے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْيَاءِ

جَيْئٌ يا جَيْئَةٌ يا مَجِيْئٌ۔ آنا' جانا۔

جَاءَ بِهٖ۔ اس کو لایا جیسے اَجَاءَهٗ ہے۔

جَايَاَنِيْ فَجُوْتُهٗ۔ وہ میرے پاس آتا جاتا رہا لیکن میں آنے جانے میں اس پر غالب ہوا۔

مَاجَاءَتْ حَاجَتُكَ۔ تیری حاجت کے موافق نہیں

ہوئی۔

جِئْتُ شَيْئًا - میں نے ایک کام کیا۔

تَجِيئُ - سینا۔

جَنَّاءٌ - بہت آنے والا۔

جَيْئَةٌ - پیپ اور خون اور ایک بار آنا۔

جِيئَة - وہ مقام جہاں پانی جمع ہو اور آنا۔

تَجِيئُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - نیک اعمال قیامت کے دن آئیں گے (یعنی بقدرت الٰہی مجسم ہوکر' جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قبر میں بھی نیک اعمال ایک خوبرو کی شکل میں نظر آئیں گے)۔

اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الْجُمُعَةُ - جب تم میں سے کسی پر جمعہ کا دن آجائے۔

لَا يَجِيئُ بِشَيْئٍ تَكْرَهُوْنَهُ - ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔

مَاجَاءَ اللّٰهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ - ایک مرد کا اللہ کے پاس گائے لے کر آنا جو بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی۔

مَجِيْئٌ مَّاجَاءَ بِكَ - کوئی بڑی بات تم کو لے کر آئی ہے یعنی کسی اہم مطلب سے آئے ہو۔ بعض نے مَجِيْئُ مَا پڑھا ہے بغیر تنوین کے۔

اِذَا تَلَقَّانِيْ بِبَاعٍ جِئْتُهُ اَسْرَعَ - جب بندہ ایک بام میری طرف آتا ہے تو میں اور جلد اس کی طرف آتا ہوں۔

اَجَائَتْنَا الْمَضَائِقُ الْوَعِرَةُ - ہم کو سخت تکلیفیں لے کر آئی ہیں یا سخت تکلیفوں نے ہم کو لاچار کر دیا ہے۔

كَيْفَ يُجَاءُ بِهَا - آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا جہنم کو کیونکر لے آئیں گے؟ انہوں نے کہا ستر ہزار فرشتے اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے ستر ہزار باگیں تھامے ہوئے ایک باران کے ہاتھ سے نکل جائے گی لیکن اگر وہ چھوڑ دیں تو سب کو جلا کر خاک کر ڈالے معاذ اللہ۔

جَيْبٌ - گریبان لگانا - عام لوگ جیب اس کو کہتے ہیں جو کپڑے کے ایک طرف اندر سے سی جاتی ہے اس کا منہ باہر رہتا ہے۔

جَابَ الْبِلَادَ - شہروں کو طے کیا۔

جَيْبٌ - دل اور سینہ کو بھی کہتے ہیں۔

حَافَّتَاهُ الْيَاقُوْتُ الْمُجَيَّبُ - اس کے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے ہوں گے۔ بخاری کی ایک روایت میں اَللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ یعنی خولدار موتی ہے ایک روایت میں اَلْمُجَوَّبُ ہے یعنی تراشا ہوا۔

اَنْسَكُ النَّاسِ اَنْصَحُهُمْ جَيْبًا - سب سے بڑھ کر عابد وہ ہے جو امانت دار ہو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ نَاصِحُ الْجَيْبِ - یعنی امین ہے۔

شَقُّ الْجُيُوْبِ - گریباں پھاڑنا' کھولنا۔

اِجْتِيَاب - پہننا۔

جَيْحَان - یا جَيْحُوْن - ایک نہر ہے بلخ کے پاس جیسے اوپر گذرا۔

جَيْتَرٌ - پست قد - بونا آدمی۔

جَيْثَلُوْط - ایک گالی ہے یعنی جھوٹی بکنے والی۔

جَيَدٌ - گردن لمبی یا خوبصورت' باریک ہونا۔

جِيْدٌ - گردن یا گردن کا وہ مقام جہاں ہار پہنتے ہیں۔

كَاَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ - آنحضرتؐ کی گردن گویا ایک پتلی کی گردن تھی (یعنی صاف چمکتی ہوئی)۔

جِيَاد - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں' بعض نے اس کا نام اجیاد رکھا ہے۔

جَيْذَر - ایک بھاجی ہے۔

جَيْرٌ - چونا گچ۔

مَرَّ بِصَاحِبِ جَيْرٍ قَدْ سَقَطَ فَاَعَانَهُ - ایک چونے والے کو دیکھا وہ گر پڑا تھا اس کی مدد کی۔

جَيَّار - بھی گچ اور چونا کو کہتے ہیں۔

جَيْرِ - بکسرۂ را کلمۂ ایجاب ہے جیسے نَعَمْ ہاں۔

جِيْرَة - جار کی جمع ہے یعنی ہمسایہ۔

جَيَرَ - قطر۔

جِيْزَة - ایک شہر کا نام ہے مصر میں دریائے نیل پر۔

جَيْشٌ یا جُيُوْشٌ یا جَيَشَانٌ - بے قراری اضطراب'

جوش مارنا- فَمَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ- پھر وہ برابر جوش مارتا رہا' سیراب کرتا رہا- وَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ- اور منبر پر سے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ ہر پرنالہ جوش مار کر بہ نکلتا (یعنی خوب بارش ہونے لگتی)-

جَيْشٌ -لشکر کو بھی کہتے ہیں جس میں کم سے کم چار سو یا چار ہزار آدمی ہوں-

جَيْشٌ -ایک لمبی گھاس ہے-

تَجْيِيْشٌ -لشکر جمع کرنا-

اِلَّا جَاشَ مِنْهَا جَانِبٌ -ایک فساد ایسا آنے والا ہے کہ اس کا ایک کنارہ تھمے گا تو دوسرا کنارہ جوش مارنے لگے گا' ایک طرف دھیما ہوگا تو دوسری طرف تیز ہو جائے گا-

دَامِغُ جَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ- باطلوں کے جوشوں کو یا باطلوں کو فوجوں کو دبا دینے' دفع کرنے والے' توڑنے والے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی صفت بتلائی)-

فَتَجَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ- اس گوشت سے آپ کے اصحاب کو متلی ہونے لگی (اٹھ اٹھ کر حلق تک آنے لگا)-

كَانَ نَفْسِيْ جَاشَتْ- میرا دل دھڑکنے لگا-

فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ عَامِرٌ- عامر نے ان پر فوجی مدد چاہی-

يَا عَلِيُّ لَا تُصَلِّ فِيْ ذَاتِ الْجَيْشِ -علی ذات الجیش میں نماز مت پڑھ (یہ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں حضرت عائشہؓ کا ہار وہیں گر پڑا تھا' کہتے ہیں قیامت کے قریب سفیانی اپنا لشکر وہاں لے کر آئے گا اللہ اس کو دھنسا دے گا-

اِيَّاكَ اَنْ تَقْذِفَ بِمَا جَاشَ فِيْ صَدْرِكَ- جو بات تیرے سینہ میں جوش مارے اس کو باہر مت نکال دے- (بلکہ سوچ کر بات منہ سے نکال)-

غَضُّوا الْاَبْصَارَ فَاِنَّهٗ اَرْبَطُ لِلْجَاشِ- آنکھیں نیچی رکھو اس سے دل مضبوط رہتا ہے (یعنی لڑائی میں)-

جَيْضٌ يا جَيْصٌ - مائل ہونا' منحرف ہونا' مڑ جانا-

فَجَاضَ النَّاسُ جَيْضَةً يا فَجَاضَ الْمُسْلِمُوْنَ جَيْضَةً- لوگ یا مسلمان ایک بارگی مڑ گئے (بھاگ نکلے) ایک روایت میں فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً ہے حائے حطی اور صاد مہملہ سے-

اِرْتَدَّ النَّاسُ اِلَّا ثَلٰثَةٌ سَلْمَانُ وَ اَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ قُلْتُ فَعَمَّارٌ قَالَ كَانَ جَاضَ جَيْضَةً- حضرت علیؓ کی طرف سے لوگ پھر گئے' مگر تین شخص سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود میں نے کہا اور عمار بن یاسر انہوں نے (یعنی امام ابوجعفر نے) کہا وہ بھی ذرا مڑ گئے تھے (پھر راہ راست پر آ گئے)-

جَيْفٌ - بدبودار ہونا' جل جانا-

اَتُكَلِّمُ نَاسًا قَدْ جَيَّفُوْا- کیا آپ ایسے لوگوں سے بات کرتے ہیں جو مر کر بدبودار ہو گئے (عرب لوگ کہتے ہیں حَافَتِ الْمَيْتَةُ اور جَيَّفَتْ اور اِجْتَافَتْ یعنی مردہ بدبودار ہو گیا)-

جِيْفَةٌ - وہ مردار جس میں بدبو ہو گئی ہو-

فَارْتَفَعَتْ رِيْحُ جِيْفَةٍ- ایک مردار کی بدبو اٹھی-

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ جِيْفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ- میں تم سے کسی کو ایسا نہ جانوں کہ رات کا مردار اور دن کا قطرب رہے' قطرب ایک کیڑا ہے جو دن بھر گھومتا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ دن بھر دنیا کے دھندوں میں مصروف رہے اور رات بھر مردار کی طرح پڑا سوتا رہے)-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَيَّافٌ- کفن چور بہشت میں نہیں جائے گا (اس کو جَيَّاف اس لئے کہا کہ وہ مرداروں کے کپڑے چراتا ہے اس کو نَبَّاش بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ قبر کھودتا ہے کفن نکالنے کے لئے)-

اِلَّا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ- جس مجلس میں اللہ کی یاد نہ ہو (لغویات باتیں ہوتی رہیں) وہاں سے جب لوگ اٹھیں گے تو ان کی مثال یہ ہے جیسے گدھی کے مردار پر سے اٹھے-

اَلْجِيَفُ كُلُّهَا سَوَاءٌ اِلَّا جِيْفَةٌ قَدْ جَيَّفَتْ- سب مردار برابر ہیں (ان سے پانی نجس نہیں ہوتا مگر جو مردار پانی

کو بدبودار کر دے)-

جَیَظَانٌ - اکڑ کر چلنا - اسی سے جَیَّاظ ہے اکڑ کر چلنے والا -

جَیْعَمٌ - بھوکا -

جِیْلٌ - آدمیوں کی ایک قسم مثلاً ترک ایک جیل ہے اور عرب ایک جیل ہے، ہند ایک جیل ہے حبش ایک جیل ہے، فرنگ ایک جیل ہے اور ہم عصر اور انسان کی عمر اور سو برس -

جَیِّلٌ - سخت دل، نافرمان -

مَا اَعْلَمُ مِنْ جِیْلٍ کَانَ اَخْبَثَ مِنْکُمْ - میں آدمیوں کی کوئی قسم تم سے بڑھ کر خبیث نہیں پاتا - بعض نے کہا ہر قوم جس کی زبان جدا ہو اس کو جیل کہیں گے - (مثلاً ہندوستان میں تلنگے ایک جیل ہیں، مرہٹے دوسری جیل ہیں، بنگالی تیسرے جیل ہیں، کنڑے چوتھے جیل ہیں وعلٰی ہذا القیاس - شیخ عبدالقادر جیلی مشہور بزرگ ہیں اور ہمارے مذہب یعنی حنابلہ کے پیشوا اور امام ہیں -

مترجم :- کہتا ہے میں نے آپ کو خواب میں دیکھا اور یہ عرض کیا کہ اس زمانہ کے فقرا جیسے ہیں ان کا حال آپ کو معلوم ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ آپ میری بیعت بلا واسطہ قبول فرمائیے یہ سن کر آپ مجھ کو ایک ڈیرے میں لے گئے اس میں کئی کتابیں رکھی تھیں آپ نے ایک مجلد کتاب ان میں سے اٹھا کر مجھ کو عنایت فرمائی میں نے خواب ہی میں اس کو کھول کر دیکھا تو وہ صحیح بخاری تھی اس خواب کی تعبیر بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی - اللہ تعالٰی نے میرے ہاتھ سے صحیح بخاری کا ترجمہ تمام کرایا اور اس کو مقبول فرمایا - یا اللہ حضرت پیر و مرشد شیخ عبدالقادر جیلانی کے طفیل سے اس کتاب کو بھی مقبول فرما دے -

جِیْلَاهَنْک - سیاہ تربد کے بیج اور اس کے چھلکے یعنی زر و تربد جو ہندی ہوتا ہے -

جِیْمٌ - جیم لکھنا جیسے تَجْیِیْمٌ ہے، جیم بیاج کو بھی کہتے ہیں -

جِیُوْلُوْجِیَا - علم طبقات الارض (جیالوجی) یہ لفظ یونانی ہے، جی کہتے ہیں زمین کو اور لوغوس کلام کو -

جِیَاءٌ - ہانڈی کا سرپوش -

جِیَّةٌ - وہ پانی جو نشیب میں جمع ہو جائے -

مَرَّ بِنَهْرٍ جَاوَرَ جِیَّةً مُنْتِنَةً - ایک ندی پر سے گذرے جس کے قریب ایک بدبودار پانی کا گڑھا تھا -

وَتَرَ کُوْکَ بَیْنَ قَرْنِهَا وَالْجِیَّةِ - تجھ کو اس کے کنارے اور پانی کے جماؤ کے بیچ میں چھوڑ دیا -

جِیٌّ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان -

❀ ❀ ❀

کتاب الحاء ح

حا - حروف تہجی میں سے چھٹا حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد آٹھ ہے- اصطلاح علم حدیث میں ''ح'' اشارہ ہے تحویل کی طرف یعنی ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل ہونے کا-

بابُ الحاء مع الالف

حَاءٌ - اونٹ کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں-

لَاحَاءٌ وَّلَا سَاءٌ - ایک مثل ہے' یعنی نہ اچھا نہ برا نہ مرد نہ عورت-

حَاءَ حَاءَ بِالتَّيْسِ - بکروں کو بلایا (پانی پینے کے لئے)-

حَاشَا - ایک کانٹے دار درخت ہے-

بابُ الحاء مع الباء

حِبٌّ یا حُبٌّ - محبت کرنا' دوستی کرنا' جیسے اِحْبَابٌ ہے-

تَحَبُّبٌ - دوستی ظاہر کرنا-

حَبٌّ - دانہ-

تَحْبِیْبٌ - کھیت میں دانہ آجانا-

مَحَابَّةٌ اور حِبَابٌ - دوستی-

تَحَابٌّ - ایک دوسرے سے دوستی رکھنا-

اِسْتِحْبَابٌ - پسند کرنا' اچھا جاننا-

حَبَابٌ - شبنم' پانی کا حباب جو اوپر اٹھتا ہے- جیسے حَبَبٌ ہے-

وَ یَفْتَرُّ عَنْ مِّثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بارش کے اولے ہوتے ہیں اس طرح ہنستے تھے' یعنی آپ کے دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور چمکدار تھے-

یُلْقِیْ اِلَیْھِمِ الْحُبُوْبَ - ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے پھینکتے تھے-

یَصِیْرُ طَعَامُھُمْ اِلٰی رَشْحٍ مِّثْلَ حَبَابِ الْمِسْکِ - بہشتیوں کا کھانا ایک پسینہ ہو کر نکلے گا' جیسے مشک کے دانے ہوتے ہیں- (یعنی خوشبودار' اس میں بدبو نہ ہوگی' جیسے دنیا کے پاخانہ اور پیشاب میں ہوتی ہے)-

طِرْتَ بِعُبَابِھَا وَ فُزْتَ بِحَبَابِھَا - (یہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم تو اسلام کے عالی مرتبہ تک اڑ گئے اور تم نے اسلام کا صاف اور پاک پانی پیا - اسلام کا جہاں گہرا اور خالص پانی تھا وہاں تک پہنچ گئے-

اَلْحُبَابُ شَیْطَانٌ - حباب تو شیطان کو کہتے ہیں (اور سانپ کو بھی کہتے ہیں' اس لئے آنحضرتؐ نے اس نام کو مکروہ سمجھا)-

فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ - پھر وہ لوگ اس طرح اگیں گے' جیسے ترکاری یا پھول کا بیج ندی کے کوڑے کرکٹ میں اگتا ہے (وہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس کو پانی اور کھاد ملتی ہے)-

نہایہ میں ہے کہ حِبنہ بکسرۂ حا' ترکاری' بھاجی اور پھولوں کے بیج کو کہتے ہیں اور حَبَّہ بہ فتحہ حا' گیہوں یا جو کے

دانہ کو اور جو اس کے مانند ہو جیسے مسور، جوار، چنا وغیرہ- بعض نے کہا حِبّہ سے اس حدیث میں خرفہ کی بھاجی مراد ہے کیونکہ وہ جلد اگ آتی ہے- عربی میں اس کو بَقْلَةُ الْحَمْقَاء کہتے ہیں،

مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ- اپنے محبوب کے پاس سے-

• اِنَّهَا حِبَّةُ اَبِيْکَ- (آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؓ نے فرمایا) عائشہ تیرے باپ کی چہیتی ہے (یہ آپ نے حضرت فاطمہؓ سے اس وقت فرمایا، جب انھوں نے دوسری بیویوں کی طرف سے حضرت عائشہؓ کا شکوہ کیا- حضرت فاطمہ تو اپنے پدر بزرگوار کی عاشق زار تھیں- انھوں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سن کر کہا اب میں حضرت عائشہ کے مقدمہ میں کبھی نہیں بولوں گی)-

وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلٰى ذٰلِکَ اِلَّا اُسَامَةُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اس بات کی جراٴت کون کر سکتا ہے اسامہؓ کے سوا جو آنحضرتؐ کا چہیتا ہے (اسامہؓ حضرت زیدؓ کے بیٹے تھے جو آنحضرتؐ کے متبنّٰی تھے- آپ اسامہؓ کو بہت چاہتے تھے)-

نَهَانِيْ حِبِّيْ- مجھ کو میرے دوست نے منع کیا ہے-

فَآثَرْتُ حِبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ- (حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ سے کہا جب انھوں نے یہ شکایت کی کہ، آپ نے حضرت اسامہ کی ماہوار مجھ سے زیادہ کیوں رکھی؟ کہ اسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ آنحضرتؐ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اس لئے) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر مقدم رکھا-

بعض نے دونوں کو حُبِّيْ بہ ضمہ حا پڑھا ہے یعنی میں نے آنحضرتؐ کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا-

عَلَيْکُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ- تم اس کالے دانے (یعنی کلونجی) کو لازم کرلو (وہ ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا)-

هُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ- اُحد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اُحد کے لوگ یعنی انصار ہم سے محبت رکھتے ہیں اور ہم ان سے محبت رکھتے ہیں- بعض نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جمادات و نباتات میں بھی اللہ تعالیٰ نے نفس رکھا ہے اور وہ محبت و عداوت کے محل ہو سکتے ہیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ کھجور کی لکڑی آنحضرتؐ کی جدائی پر روئی تھی اور پتھر آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور درخت آپ کے بلانے سے چلے آتے تھے- بعض نے کہا اُحد کے پہاڑ سے یہاں مدینہ طیبہ مراد ہے، کیونکہ جب کوئی مدینہ آتا ہے تو پہلے اس کو اُحد کا پہاڑ نظر پڑتا ہے)-

اُنْظُرُوْا حُبَّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ- دیکھو انصار کھجور سے کیسی محبت رکھتے ہیں (ایک روایت میں اُنْظُرُوْا کا لفظ نہیں ہے صرف اتنا ہے حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرُ یعنی انصار کی محبوب کھجور ہے)-

کَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ- دو کلمے اللہ کو پسند ہیں (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ)-[1]

اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ- اللہ کی راہ میں محبت کرنا (نہ کہ کسی دنیوی غرض سے) ایمان کا ایک جز ہے (اور رسول اللہ کی محبت یہ ہے کہ ہر بات میں آپ کی پیروی کرے، یہ نہیں کہ صرف محبت کا دم بھرے یا طبعی محبت رکھے، کیونکہ طبعی محبت تو ابو طالب کو بھی آپ کے ساتھ تھی مگر ان کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا)-

حَتّٰى اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (کوئی تم میں سے اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا) جب تک اپنے باپ، بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے)-

فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ فَاَحِبَّ- اللہ اس سے محبت رکھتا ہے، تو

---

[1] اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، پاک ہے اللہ جو عظمت والا ہے-(م)

بھی اس سے محبت رکھ۔

اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ (میرے پاس تو قیامت کے لئے کوئی سامان نہیں ہے) صرف یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپؐ نے یہ سن کر فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا' جس سے محبت رکھے۔

اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَ اَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ۔ میں اس سے (یعنی امام حسنؓ سے) محبت رکھتا ہوں' یا اللہ تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو کوئی اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ' (سبحان اللہ' امام عالی مقام کے ساتھ محبت رکھنے سے آدمی خدا کا محبوب بن جاتا ہے)۔

لَاشَیْءَ اَحَبَّ اِلَیْہِ الْمَدْحَ۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اس نے اپنے بندوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی ثناء اور صفت کریں اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے)۔

فَذَکَرَ حُبَّہٗ وَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّ اَیْمَنَ۔ پھر یہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ کو ام ایمن اور ان کے فرزند (اسامہ) سے جو محبت تھی۔

اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ ثُمَّ صَبَرَ۔ جب میں اپنے بندے کو اس کی آنکھیں لے کر (اندھا کر کے) آزماؤں' پھر وہ صبر کرے۔

اِذَا اَحَبَّ لِقَاءِیْ۔ جب مجھ سے ملنا پسند کرے یعنی موت کو۔

اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تو قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درجہ اور مرتبہ میں اس کے برابر ہوگا)۔

عَلَامَۃُ حُبِّ اللّٰہِ۔ اللہ کی محبت کی نشانی (یعنی اللہ کی محبت بندے کے ساتھ یا بندے کی محبت اللہ کے ساتھ یا بندوں کی محبت ایک دوسرے کے ساتھ جو خالص خدا کے لئے ہو)۔

حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہٗ۔ یہاں تک کہ میری محبت اس کو گھیر لیتی ہے (میرے حکموں کے سوا وہ کسی کا حکم نہیں سنتا)۔ اس کا سننا میں ہوتا ہوں (اس کا دیکھنا میں) اس کا ہاتھ میں (یعنی وہ میری یاد اور دھیان میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ سوائے میرے نہ وہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے' نہ دھیان کرتا ہے)۔[1]

اُحِبُّ الْقَیْدَ۔ میں خواب میں یہ دیکھنا کہ پاؤں میں بیڑی پڑی ہے پسند کرتا ہوں (کیوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی شریعت کے حکموں پر چلے گا' گناہوں سے باز رہے گا اور گلے میں طوق دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ دوزخیوں کا تمغہ ہے)۔

فَمَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَۃَ اِلَّا یَوْمَئِذٍ۔ مجھ کو حکومت اور ریاست اسی دن پسند آئی۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ۔ پھر آپ کو تنہائی (خلوت) اچھی لگنے لگی (یہ نبوت سے پہلے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ دنیا کے تعلقات اور فضولیات سے دل پھر جائے اور خدا کی محبت سے دل بھر جائے)۔

یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ الْعَسَلَ۔ آپ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

کَانَ یُحِبُّ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔ آپ میٹھی چیز سرد کو پسند کرتے تھے۔

اَلْمُؤْمِنُ حُلْوٌ یُحِبُّ الْحُلْوَ۔ مومن شریں ہے شیرینی کو پسند کرتا ہے۔

مَحَابًّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَ تَفَرَّ قَالَہٗ۔ اور وہ شخص جنھوں نے خالص خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھی' اسی محبت پر اکٹھے ہوئے اور اسی محبت پر جدا ہوئے (یعنی حاضر و غائب ایک دوسرے کے دوست رہے' نہ یہ کہ منہ پر دوستی اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں)۔

---

[1] یعنی اس کے تمام اعضاء میرے حکم کے تابع ہو کر متحرک ہوتے ہیں۔ (م)

لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ- جب کسی مرد اور عورت میں محبت ہو تو ان دونوں کی محبت بڑھانے کے لئے ہم نے نکاح سے بہتر کوئی بات نہیں دیکھی (نکاح سے عشق اور زیادہ ہو جاتا ہے اور زنا سے دشمنی پیدا ہوتی ہے)-

اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ- یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی محبت مجھ کو عنایت فرما- یعنی یہ کہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے یا میں تجھ سے محبت کرنے لگوں (اسی طرح حُبُّ مَنْ یُّحِبُّکَ کے بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں)-

حَتّٰی تَحَابُّوْا- یہاں تک کہ آپس میں دوست بن جاؤ!

حَتّٰی یُحِبُّ لِاَخِیْهِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِهٖ- (آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا) جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو (یعنی مال اور عزت اور آبرو' دین و دنیا کی بھلائی کا' جیسے اپنے لئے خواستگار ہو' ویسا ہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اس کا خیر خواہ رہے اگر اپنے مسلمان بھائی کا اپنے برابر خیر خواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ ہو اس سے حسد رکھے تو پھر تو ایمان ہی سے گیا گزرا- اللہ اپنی پناہ میں رکھے)-

اَلْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ- جو لوگ میرے جلال اور بزرگی پر نظر ڈال کر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (یعنی خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ کہ کسی دنیوی غرض سے)-

فَجَعَلُوْا یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّحِبَّهُ اللّٰهُ- صحابہؓ نے کیا کیا کہ آنحضرتؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے بدنوں پر پھیرنے لگے (اس طرح اظہارِ محبت کیا) آپ نے فرمایا' جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ اس سے محبت کرے تو وہ سچائی کو لازم کرلے (مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری تعظیم اور تکریم سے اللہ کی محبت کا درجہ نہیں ملے گا جب تک کہ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرے (ہمارے زمانہ میں بے وقوف لوگوں نے آنحضرتؐ کی محبت بس یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کا نام سنا تو انگلیاں چوم لیں- میلاد شریف پڑھوا دیا- ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہو گئے- قبر شریف پر گئے تو قبر کو بوسہ دے لیا' وہاں پیشانی رگڑ دی اور نہ کسی سنت سے غرض ہے نہ فرض سے بلکہ سنت پر چلنے والے سے عداوت رکھتے ہیں- اس کو وہابی دشمن دین سمجھتے ہیں- معاذ اللہ کہاں سے کہاں ہو رہے- آنحضرتؐ نے اس حدیث میں صاف بتا دیا کہ ایسی ظاہری باتوں سے کچھ نہیں ہوتا- اگر اللہ اور رسولؐ کی محبت کا دعویٰ ہے تو شریعت کی پیروی اختیار کرو- قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ)-

اَحَبُّ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَ اَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا- آنحضرتؐ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہؓ تھیں اور مردوں میں ان کے شوہر یعنی حضرت علیؓ (ایک روایت میں ہے کہ بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہؓ تھیں اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت صدیق اکبرؓ تھے)-

فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ- جس نے عربوں سے محبت رکھی' اس نے میری وجہ سے ان سے محبت رکھی (کیونکہ میں بھی عربی ہوں)-

حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ- دانہ بال میں (یہ ایک بے معنی کلام ہے) بنی اسرائیل نے شرارت اور تمسخر کی راہ سے اس کو کہنا شروع کیا' جب ان کو حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ)-

مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ- ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت کی جانا پسند نہیں ہے (یعنی ان دنوں میں عبادت کرنا اس کو بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ پسند ہے)-

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ- یا اللہ تیری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھ کو محبوب ہو' اس کو لے کر آ (وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے- پھر حضرت علیؓ آئے اور آپ کے ساتھ کھایا)-

اس حدیث سے روافض نے حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر دلیل لی ہے- ادھر بعض متعصبین اہل سنت نے خواہ مخواہ اس حدیث کو موضوع بنانے کی کوشش کی ہے- حالانکہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے- اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے- ہم کہتے ہیں کہ ''اَحَبِّ خَلْقِکَ'' کو ''خلافت'' سے کیا واسطہ؟ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت علیؓ حضرت صدیقؓ سے افضل ہوں گے' مگر خلافت مسلمانوں کے مشورے سے قائم ہوتی ہے- اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خلیفہ سارے جہان کے مسلمانوں سے افضل ہو- (مترجم)

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ- جو شخص (مرتے وقت جب زندگی سے مایوس ہو جائے) اللہ سے ملنا پسند کرے' اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے-

کَانَ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتٰبِ فِیْمَالَمْ یُؤْمَرْ فِیْهِ بِشَیْءٍ- جس باب میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے (بعض نے کہا یہ امر ابتدائی زمانہ اسلام میں تھا- جب تک آپ کو امید تھی کہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آئیں گے- جب انھوں نے عناد اور مخالفت پر کمر باندھی' تو پھر آپ ہر باب میں ان کی مخالفت پسند کرنے لگے)-

صِلَةُ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ- ناطا جوڑنے سے عزیزوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے-

اِجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ- یا اللہ تیری محبت مجھ کو اس سے بھی زیادہ ہو' جتنی مجھ کو اپنے نفس سے محبت ہے-

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ- اللہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے ان کو آزماتا ہے (آفتیں اور بلائیں بھیج کر)-

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَّمْ یَضُرَّهٗ ذَنْبٌ- جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا (کیونکہ وہ گناہ کرتا ہی نہیں' اگر کبھی شامت نفس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے تو فوراً استغفار کرتا ہے اور استغفار سے اور زیادہ ترقی درجات اور محبت ہوتی ہے)-

مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتَهٗ وَ خَالَفَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهُوَ کَذَّابٌ وَ کِتَابُ اللّٰهِ یُکَذِّبُهٗ- (امام حسن بصریؒ نے فرمایا) جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور آنحضرتؐ کی سنت کے خلاف کرے وہ جھوٹا ہے اور اللہ کی کتاب اس کو جھوٹا بتلاتی ہے-

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مِنَ الْخَیْرِ مَا یُعَجَّلُ- جو نیک کام جلد کیا جائے' اللہ اس کو پسند کرتا ہے-

لَا تَرَوْنَ مَا تُحِبُّوْنَ حَتّٰی تَخْتَلِفَ بَنُوْ فُلَانٍ- تم جو پسند کرتے ہو (یعنی امام مہدی کا نکلنا) وہ اس وقت تک نہ دیکھو گے جب تک کہ فلانے کی (یعنی حضرت عباسؓ کی) اولاد میں اختلاف نہ ہو (جب ان میں اختلاف ہو گا' ان کی حکومت جاتی رہے گی تو سفیانی پیدا ہو گا پھر امام مہدیؑ ظاہری ہوں گے)-

حُبُّ عَلِیٍّ حَسَنَةٌ لَا یَضُرُّ مَعَهَا سَیِّئَةٌ- حضرت علیؓ سے محبت رکھنا ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے کوئی گناہ ضرر نہ کرے گا اس حدیث کا تتمہ یہ ہے:-

وَ بُغْضُ عَلِیٍّ سَیِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ- یعنی حضرت علیؓ سے بغض رکھنا ایسا گناہ ہے' جس کے ہوتے کوئی نیکی کام نہ آئے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ حدیث فریقین میں مشہور ہے حالانکہ اہل سنت کی کتابوں میں مجھ کو یہ حدیث اس لفظ سے نہیں ملی- البتہ اس کے معنی صحیح ہیں' کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَّلَا یُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ- یعنی حضرت علیؓ سے منافق محبت نہیں کرے گا اور مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا اور ایک روایت میں ہے کہ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ- یعنی جس نے علیؓ سے محبت رکھی' اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علیؓ سے بغض رکھا' اس نے مجھ سے بغض رکھا (اور ظاہر ہے کہ پیغمبرؐ سے بغض رکھنے والا کافر ہے' اس کی کوئی نیکی کام نہ آئے گی)-

حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ- مشہور صحابی ہیں-

حَبُّ الرَّشَادِ- رائی-

حَبِجَ - خوب کھا کر موٹا ہونا - بدہضمی سے پیٹ پھول جانا - تخمہ ہونا -

اِنَّا لَا نَمُوْتُ حَبَجًا عَلٰی مَضَاجِعِنَا كَمَا يَمُوْتُ بَنُوْ مَرْوَانَ - ہم پیٹ پھول کر اپنے بستروں پر نہیں مرتے' جیسے مروان کے بیٹے مرتے ہیں (یہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قول ہے - مطلب یہ ہے کہ مروان کے خاندان کی طرح ہم دنیا کے حریص اور کھانے پینے والے' پیٹ پر جان تصدق کرنے والے نہیں ہیں) -

حَبَّذَا - بہ معنی نِعْمَ یعنی اچھا ہے -

حَبْرٌ - اچھا کرنا' رنگین کرنا -

حَبْرَةٌ اور حَبْرٌ اور حُبُوْرٌ - خوش کرنا' خوش ہونا' عیش کرنا -

فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَ السُّرُوْرِ - پھر بہشت میں جو نعمت اور خوشی ہے اس کو دیکھے گا -

اَلنِّسَاءُ مَحْبَرَةٌ - عورتیں خوشی کی چیز ہیں -

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَ سِبْرُهٗ - دوزخ سے ایک شخص باہر نکلے گا جس کا رنگ و روپ' حسن و جمال بالکل مٹ گیا ہوگا (شکل بگڑ گئی ہوگی) -

لَحَبَّرْتُهَا لَكَ تَحْبِيْرًا - (اگر میں جانتا کہ آپ میری قرأت سن رہے ہیں) تو میں خوب عمدگی سے (اچھی آواز بنا کر) اس کو پڑھتا -

مَا هٰذَا الْحَبِيْرُ وَهٰذَا الْعَبِيْرُ وَ هٰذَا الْعَقِيْرُ - (حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرتؐ سے نکاح کیا تو اپنے والد کو ایک عمدہ جوڑا پہنایا' ان کو خوشبو لگائی اور ایک اونٹ نحر کیا - وہ نشہ میں تھے' جب ہوش آیا تو کہنے لگے) یہ نقشین چادر کیسی؟ یہ خوشبو کیسی؟ یہ قربانی کیسی؟

بُرْدٌ حَبِيْرٌ اور بُرْدُ حِبَرَةٍ - نقشین بیلدار چادر (جو یمن میں بنا کرتی تھی) -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا الْخَمِيْرَ وَ اَلْبَسَنَا الْحَبِيْرَ - شکر اللہ کا جس نے ہم کو خمیر کھلایا اور حبیر پہنایا -

حِيْنَ لَا اَلْبَسُ الْحَبِيْرَ - جب میں حبیر نہیں پہنتا تھا' (یعنی بیلدار نقشی چادر یمن کی) -

رَاَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ - میں نے سد سکندری کو نقشی چادر کی طرح دیکھا -

كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ - آنحضرتؐ کو سب کپڑوں میں پہننے کے لئے یمن کی نقشی چادر بہت پسند تھی (کیونکہ وہ میل خوری اور مضبوط ہوتی ہے) -

اَحْبَار - جمع ہے حَبْر یا حِبْر کی' یعنی عالم' مولوی فاضل - سورۂ مائدہ کو سورۂ اَحبار بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں اَحْبَارُ کا لفظ آیا ہے - جیسے جریر شاعر کہتا ہے - لَا يَقْرَاٰنِ بِسُوْرَةِ الْاَحْبَارِ (یعنی دونوں وعدہ خلاف ہیں) دونوں سورۂ مائدہ نہیں پڑھتے (جس کے شروع ہی میں عہد اور اقرار پورا کرنے کا حکم ہے) -

حِبْرُ الْاُمَّةِ - امت کے فاضل ابن عباسؓ کا لقب ہے (اسی طرح بَحْرُ الْاُمَّةِ یعنی علم کے دریا) - كَعْبُ الْاَحْبَارِ ایک تابعی کا لقب ہے جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں اسلام لائے تھے -

اِنَّ الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ هَزْلًا بِذَنْبِ بَنِيْ اٰدَمَ - حباریٰ (ایک چڑیا ہے جو چگنے کے لئے بڑی بڑی دور نکل جاتی ہے) دبلی ہو کر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مر جاتی ہے (ان کے گناہوں کی شامت سے پانی نہیں برستا' بے چارے جانور بھی تباہ ہو جاتے ہیں - (حباریٰ کو اردو میں سرخاب کہتے ہیں) -

كُلُّ شَيْءٍ يُحِبُّ وَلَدَهٗ حَتّٰى الْحُبَارٰى - ہر جانور کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے' یہاں تک کہ حباریٰ کو بھی - (حالانکہ وہ احمق چڑیا مشہور ہے - جب بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے' اس کو کھلاتی ہے' اڑنا سکھاتی ہے) -

سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدِ حِبَرَةٍ - آنحضرتؐ پر وفات کے بعد ایک نقشی چادر ڈال دی گئی تھی (آپ کی نعش کو اس سے چھپا دیا تھا) -

كُلَّ دُوْنَ وَصْفِهٖ تَحْبِيْرُ اللُّغَاتِ - اللہ تعالیٰ کی

تعریف بیان کرنے سے الفاظ گو ان کو کتنا ہی آراستہ کیا جائے قاصر ہیں (کیسے ہی فصیح الفاظ ہوں مگر اس کی تعریف ادا ہونا مشکل ہے "خاموشی از ثنائے تو حدّ ثنائے تست")۔[1]

مَنْ عَزّٰی حَزِیْنًا کُسِیَ فِی الْمَوْقِفِ حُلَّۃً یُحْبَرُبِھَا یا یُحَبَّرُبِھَا - جو شخص کسی غمزدہ کی تسلی کرے گا' اس کو قیامت کے دن ایک جوڑا پہنا کر خوش کیا جائے گا یا جوڑا پہنا کر وہ آراستہ کیا جائے گا۔

لَابَأْسَ بِاَکْلِ الْحُبَارٰی - حباریٰ کا گوشت کھانا کچھ برا نہیں (یعنی حلال ہے)۔

لَا یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا کَانَ مُحْبُوْرًا - رضاعت وہی حرام کرتی ہے جو محبور ہو (محبور کو راوی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا ماں جو پالتی ہے یا دایہ جو نوکر رکھی جاتی ہے یا لونڈی جو خریدی جاتی ہے۔ بعض نے کہا محبور یہاں بمعنی معلوم ہے' یعنی جس رضاعت کا علم ہو' لوگ اس سے واقف ہوں اسی سے حرمت ثابت ہوتی ہے)۔

حِبْرٌ - سیاہی کو بھی کہتے ہیں (یعنی روشنائی جس سے لکھتے ہیں)۔

مِحْبَرَۃٌ یا مَحْبَرَۃٌ یا مُحْبَرَۃٌ - دوات۔

حَبْسٌ یا مَحْبَسٌ - روکنا' قید کرنا' اللہ کی راہ میں وقف کرنا۔

اِنَّ خَالِدًا جَعَلَ اَدْرَاعَہٗ وَ اَعْتُدَہٗ حُبُسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ - خالدؓ نے تو اپنے زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

حَبَسْتُ اور اَحْبَسْتُ - دونوں کے معنی میں نے وقف کر دیا اور حُبْس بالضم اسم مصدر ہے بمعنے مالِ وقف۔

لَاحَبْسَ بَعْدَ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ - جب سورۂ نساء اتر چکی (عورتوں اور مردوں کے حصے مقرر ہو چکے) تو اب کوئی مال وارثوں سے روکا نہیں جا سکتا (اب جاہلیت کی رسم نہیں چل سکتی کہ سارا مال مرد لے لیتے تھے' عورتیں بیچاری محروم رہ جاتی تھیں یا عورتوں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے)۔

حَبِّسِ الْاَصْلَ وَ سَبِّلِ الثَّمْرَۃَ (اے عمر ایسا کر کہ اصل باغ کو تو اپنی ملک میں روک رکھ اور اس کا ثمرہ (میوہ) وقف کر دے (جس کا جی چاہے کھائے)۔

ذٰلِکَ حَبِیْسٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ - یہ اللہ کی راہ میں (مجاہدین پر) وقف کر دیا گیا ہے۔

جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِطْلَاقِ الْحُبُسِ - حضرت محمد صلی اللہ علی والہ وسلم ان سب روکی ہوئی چیزوں کے چھوڑ دینے کا حکم لے کر آئے (یعنی عرب لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو پابندیاں کر رکھی تھیں۔ مثلاً سائبہ بحیرۂ حام وغیرہ پر کوئی سواری نہ کرے' بوجھ نہ لادے' آنحضرتؐ نے تشریف لا کر یہ سب قیدیں اڑا دیں' ہر طرح کی آزادی ملی)۔

لَا یُحْبَسُ دَرُّکُمْ - تمہارے دودھ والے جانور روکے نہ جائیں (یعنی چرنے پھرنے سے اس طرح کہ خواہ مخواہ ان جانوروں کو پکڑ کر زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لایا جائے)۔

وَلٰکِنْ حَبَسَھَا حَابِسُ الْفِیْلِ - اس اونٹنی کو حرم میں جانے سے اسی خداوند نے روک دیا جس نے ابرہہ کا ہاتھی روک دیا تھا۔ جو کعبہ کو ڈھانے آیا تھا)۔

اِنَّہٗ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ عَلَی الْحُبُسِ - آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جو (پیادہ ہونے کی وجہ سے) رک گئے تھے۔ (سواروں کے ساتھ نہیں چل سکے تھے)۔ (ایک روایت میں عَلَی الْحُبَّسِ ہے۔ اس صورت میں یہ حابس کی جمع ہوگی نہ کہ حبیس کی کیونکہ فَعِیْلٌ کی جمع فُعُلٌ آتی ہے نہ کہ فُعَّلٌ - زمخشری نے کہا یہ حُبُس ہے بہ تخفیف باء بہ معنی پیدل لوگ' کیونکہ وہ دیر میں چلنے کی وجہ سے سواروں کو روکے رہتے ہیں)۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ حُبَّسٌ مَّا جَشِمَتْ - اونٹ دبلے

---

[1] تیری حمد و ثناء سے خاموشی اختیار کرنا ہی تیری حمد و ثنا ہے۔ (م)

پتلے جانور ہیں- پیاس پر صبر کرنے والے ہیں' جتنا ان پر بوجھ ڈالا جائے وہ اٹھا لیتے ہیں- ایک روایت میں:

خُنَّسٌ - ہے جو جمع خَانِسٌ کی' یعنی پیچھے رہ جانے والے (مطلب یہ ہے کہ پانی پینے میں جلدی نہیں کرتے)-

اَیْنَ حِبْسُ سَیَلٍ فَاِنَّهٗ یُوْشِکُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ نَارٌ تُضِیْئُ مِنْهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی- سَیَلٌ کا کٹھ کہاں ہے وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں سے ایک آگ نکلے گی' جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی-

حِبْس -لکڑی یا پتھر کا روک (کٹھ) جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور لوگ پانی پینے اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں اکٹھا ہوتے ہیں (بعض نے کہا حِبْسَ سَیَلٍ ایک مقام کا نام ہے بنی سلیم کی پتھریلی زمین میں' بعض نے کہا یہ لفظ حُبْسُ سَیَلٍ ہے)-

ذَاتُ حَبِیْس -مکہ میں ایک مقام ہے-

حَبِیْس - ایک مقام ہے رقہ میں وہاں صفین کے شہیدوں کی قبریں ہیں-

لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا - شاید صفیہ ہم کو روک رکھے گی (یعنی حیض سے پاک ہونے تک)-

مَا اَرَانِیْ اِلَّا حَابِسَتَکُمْ - میں سمجھتی ہوں کہ تم کو روک رکھوں گی-

نَدَّ بَعِیْرٌ فَحَبِسَهٗ - ایک اونٹ بدک نکلا پھر اس کو روک دیا- (یعنی تیر مار کر اس کو ٹھہرا دیا)-

اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَیَّ - یا اللہ سورج کو میرے لئے روک رکھ-

فَکَرِهْتُ اَنْ یَّحْبِسَنِیْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہیں یہ سونا مجھ کو (اللہ کی یاد میں) حائل ہو' اس لئے میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دیا (نہ دنیا کا مال متاع رہے گا نہ اس کا خیال آئے گا)-

اِنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ - مالدار لوگ بہشت میں جانے سے روک دیئے جائیں گے (کیونکہ ان سے حساب فہمی ہوگی -محتاج لوگ ان سے پہلے بے کھٹکے بہشت میں جا دھمکیں گے)-

حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ - انھوں نے اپنے تئیں اللہ کے لئے روک دیا (مراد راہب لوگ ہیں جن کو نصاریٰ حبیس (مانک) کہتے ہیں)-

اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ - اب دوزخ میں وہی رہ جائے گا جس کو قرآن نے وہاں روک دیا ہے (یعنی قرآن کی رو سے اس کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے)-

اِحْتَبَسَ بَوْلُهٗ - اس کا پیشاب رک گیا' یا

اُحْتُبِسَ روک دیا گیا-

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ الْحَبِیْسِ - آنحضرتؐ نے حبیس کے پھیر دینے کا حکم دیا (یعنی اس مال کے دے دینے کا جس کو جاہلیت کے زمانہ میں کافر لوگ روک رکھتے تھے اور وارثوں کو نہیں دیتے تھے)-

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ - یا اللہ میں ان گناہوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دعا کو روک لیتے ہیں (جن کی شامت کی وجہ سے دعا تجھ تک نہیں پہنچنے پاتی - امام زین العابدینؒ نے فرمایا' وہ گناہ یہ ہیں- بدنیتی' خبث باطن' مسلمان بھائیوں سے نفاق کرنا' اذان کا جواب نہ دینا' فرض نماز میں دیر کرنا یہاں تک کہ وقت گزر جائے)-

اَلذُّنُوْبُ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَاءِ - وہ گناہ جن سے بارش رک جاتی ہے- (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان یوں کیا ہے- حاکموں کا ظلم و ستم' جھوٹی گواہی' اخفائے شہادت' زکوٰۃ نہ دینا' ظلم کی مدد کرنا یعنی ظالم کی کمک' محتاجوں پر دل سخت کر لینا' ان پر رحم نہ کرنا)-

اِحْتَبَسْتُ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے-

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا وقف کر دے (کہ مجاہدین اس سے کام لیں) یا اللہ کی راہ میں (کسی ناکہ کو روکنے کے لئے) اس گھوڑے سے کام لے-

اَلْجَاْتُنَا مَحَابِسُ الْعُسْرَةِ - ہم کو تنگدستی کی قیدوں

نے لا چار کر دیا (یہ استسقاء کی دعا میں وارد ہے)۔

حَبْشٌ یا حُبَاشَةٌ - جمع کرنا -

حَبَشٌ - ایک قوم ہے جو کالے ہوتے ہیں اس کو حَبَشَہ بھی کہتے ہیں مفرد حُبَشِیٌّ ہے -

اِنَّ قُرَیْشًا جَمَعُوْا لَکَ الْاَحَابِیْشَ - قریش نے آپ سے لڑنے کے لئے متفرق قبیلوں کے لوگوں کو جمع کیا ہے (محیط میں ہے کہ اَحَابِیْش قریش' کنانہ' خزیمہ اور خزاعہ کے لوگ جو حبشی پہاڑ پر جمع ہوئے تھے اور انھوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم دشمن کے مقابل سب مل کر ایک رہیں گے جب تک رات تاریک اور دن روشن رہے اور حبشی پہاڑ قائم رہے' اس وجہ سے ان لوگوں کو "اَحَابِیش" کہنے لگے -

نہایہ میں ہے کہ اَحَابِیْش قارہ کے چند قبیلے جو بنی لیث سے مل گئے تھے' جب قریش سے وہ جنگ کر رہے تھے - بعض نے کہا اَحَابِیْش جمع ہے اُحْبُوْش یا اُحْبُوْشَۃ کی' یعنی وہ جماعت جس کے لوگ ایک قبیلے سے نہ ہوں) -

وَ اِنْ عَبْدًا حَبَشِیًّا (میں تم کو اللہ سے ڈرنے' حاکم کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں (گو وہ حاکم ایک حبشی غلام ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام کی خلافت تسلیم کر لو' کیونکہ خلافت شرعی بجز قرشی کے دوسرے ذات والے کی صحیح نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خلیفہ اپنا نائب کسی حبشی غلام کو بھی مقرر کرے اور کہیں کا حاکم بنا کر بھیجے تو اس کی اطاعت کرو بغاوت اور سرکشی نہ کرو کیونکہ یہ بغاوت درحقیقت خلیفہ سے بغاوت ہے) -

فِیْهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ - آپ کی انگوٹھی میں ایک نگینہ تھا حبش کا (یعنی جزع یا عقیق کا جو یمن اور حبش میں پیدا ہوتا ہے) -

اِنَّهٗ مَاتَ بِالْحُبْشِیِّ - وہ حبشی میں مر گئے - حبشی بہ ضم حا وسکون با وکسرہ شین وتشدید یا - ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب اور جوہری نے کہا وہ ایک پہاڑ ہے مکہ کے نشیبی جانب میں -

تُوُفِّیَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ - ایک نیک بخت شخص حبش کا رہنے والا گزر گیا -

اَلْحُبْشِیَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِیَّةُ - یہ حبشی عورت کون؟ یہی سمندر والی یا کوئی اور (فَاطِمَۃ بنت ابی حبیش ایک صحابیہ عورت کا نام تھا - انھوں نے ہی بی بی ام سلمہؓ سے حیض کی حدیث پوچھی تھی - امام محمد باقرؒ نے فرمایا ان کو سات برس تک استحاضہ رہا تھا) -

حَبْطٌ یا حُبُوْطٌ - باطل ہونا' اکارت جانا -

اِحْبَاطٌ - باطل کرنا' ضائع کرنا -

حَبَطٌ - جانور کا پیٹ بہت کھانے سے پھول جانا یا اس کے پیٹ میں بہت کھانے سے درد ہونا -

اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ - اللہ اس کے اعمال اکارت کر دے گا -

اِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ - ربیع جو چارہ اگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے پیٹ پھلا کر یا مار ڈالنے کے قریب کر دیتا ہے (ایک روایت میں خَبَطًا ہے خائے معجمہ سے' یعنی بے قرار کر کے) -

خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْ تَحْبِطَ عَمَلُهٗ - بہ فتحہ یا باب عَلِمَ سے یا بہ کسرہ با باب ضَرَبَ سے' یعنی مسلمان کو اپنے اعمال کے تلف ہو جانے کا ڈر -

مَنْ تَرَکَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ - جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی' اس کا عمل اکارت ہو جائے گا (یعنی ثواب نہ ملے گا' یا کم ملے گا - بعض نے کہا مراد وہ شخص ہے جو عصر کی فرضیت کا انکار کرے وہ تو کافر ہو جائے گا - اس کے سارے اعمال خیر لغو ہو جائیں گے) -

اِنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ - عامر بن اکوع کا عمل لغو ہو گیا - (کیونکہ اس نے خود اپنے آپ کو زخمی کیا اور اسی زخم سے مر گیا) -

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْاَعْمَالِ - میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس گناہ سے جو نیک عملوں کو بے کار کر دے -

اَحْبَطْتَ عَمَلَکَ - تو نے اپنا عمل ضائع کر دیا (یعنی

اپنی قسم جھوٹی کی)۔

حَبَنْطٰی -غصہ میں بھرا ہوا یا پست قد' بڑے پیٹ والا-

اِحْبِنْطَاءٌ - پیٹ پھول جانا-

يَظِلُّ مُحْبَنْطِأً عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ - (کچا بچہ) غصہ میں بھرا ہوا بہشت کے دروازے پر اٹکا رہے گا (بہشت کے اندر جانے سے رکا رہے گا)-

حَبْقٌ یا حَبِقٌ یا حُبَاقٌ - گوز لگانا' پادنا' مارنا-

نَهٰى عَنْ لَوْنِ الْحُبَيْقِ اَنْ يُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ - زکوٰۃ میں لون الحبیق کھجور لینے سے آپ نے منع فرمایا (وہ ایک قسم کی ردی کھجور ہے-منسوب ہے ابن حبیق کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا)-

حُبَيْقٌ اور نُبَيْقٌ اور ذَوَاتُ الْعُنَيْقِ اور نَبَاتُ حُبَيْقٍ - یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں-

نَهٰى عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَ عَذْقِ الْحُبَيْقِ - (ابو حاتم نے کہا مجھ سے اصمعی نے بیان کیا کہ امام مالکؒ یہ حدیث بیان کرتے تھے) کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جعرور اور مصران' الفارہ اور عذق بن حبیق زکوٰۃ میں نہ لے- یہ سب کھجور کی خراب قسمیں ہیں-

حِبِقَّةٌ - پست قد-

كَانُوْا يَحْبِقُوْنَ فِيْهِ - (قرآن میں جو آیا ہے وَ تَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرِ اس کی تفسیر یوں کی ہے) وہ مجلس میں گوز مارتے تھے-

حَبْكٌ - باندھنا' مضبوط کرنا' اچھا بننا' کاٹنا' مارنا-

حِبَاكٌ - راستہ-

حُبُكٌ - حباک کی جمع ہے راستے-

اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَبِكُ تَحْتَ دِرْعِهَا فِي الصَّلٰوةِ - حضرت عائشہؓ کرتے کے نیچے اپنی ازار کو نماز میں مضبوط باندھتی تھیں-

لَاَصْبَحْتَ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَّ وَالِدًا - رَسُوْلَ مَلِيْكِ النَّاسِ فَوْقَ الْحَبَائِكِ - (یہ عمرو بن مرہ نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا ہے یعنی) آپ اپنی ذات اور اپنے والد کے رو سے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آدمیوں کے خداوند کے رسولؐ ہیں جو آسمان کے رستوں کے اوپر ہے-

رَأْسُهٗ حُبُكٌ یا شَعْرُهٗ حُبُكٌ - دجال کے بال گھونگریالے ٹوٹے ٹوٹے پیچیدہ ہوں گے جیسے تھما ہوا پانی یا ریتی جو ہوا سے پیچیدہ ہو جاتے ہیں- ایک روایت میں مُحَبَّكُ الشَّعْرِ ہے معنی وہی ہیں-

حَبْلٌ - رسی یا رسی سے باندھنا' جال میں پھانسنا یا جال بچھانا-

حَبَلٌ - غصہ ہونا' حاملہ ہونا-

كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ - اللہ کی کتاب ایک رسی ہے یعنی نور ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے (عرب لوگ نور کو رسی اور دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں جیسے قرآن میں ہے خیط ابیض سفید دھاگہ' یعنی نور کی دھاری)-

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ - وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے (یعنی اس کا عہد اور اقرار یا ہدایت کا نور یا عذاب سے امان)-

عَلَيْكُمْ بِحَبْلِ اللّٰهِ - تم اللہ کی رسی (یعنی قرآن) کو تھامے رہو-

وَبَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ حِبَالٌ - ہم میں اور ان لوگوں میں عہود اور اقرارات تھے-

فِيْ حَبْلِ جِوَارِكَ - تیری پناہ کی سرحد میں (عرب لوگوں کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے' ان میں جب کوئی سفر کرنے لگتا تو ہر ایک قبیلے کے سردار سے جس کی سرحد سے اس کو گزرنا ہوتا ایک اقرار کر لیتا اور اس کی وجہ سے جب تک اس کی سرحد میں رہتا اس کو امن ملتا' اسی کو حبل جوار کہتے)-

يَاذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ - اے مضبوط رسی والے (بعض نے کہا صحیح ذَا الْحَيْلِ ہے یعنی سخت قوت والے- مگر اہل حدیث کی روایت حَبْلِ ہے' بائے موحدہ سے)-

اِنْقَطَعَتْ بِىَ الْحِبَالُ - میرے سفر کرنے کے سامان

سب جاتے رہے (نہ توشہ ہے نہ سواری ایک روایت میں جِبَالُ ہے یعنی پہاڑوں نے مجھ کو روک دیا' اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا)-

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ- میں نے راستے میں کوئی لمبی ریتی نہیں چھوڑی جس پر نہ ٹھہرا (بعض نے کہا کہ ریتی میں حِبَالُ جیسے زمین میں جِبَالُ یعنی ریت کے ٹیلے)-

صَعِدْنَا عَلٰى حَبْلٍ- ہم ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے-

وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ- اور ریت میں پیدل چلنے والوں کا راستہ اس نے سامنے رکھا (بعض نے کہا حَبْلِ مُشَاۃ سے ان کی صف یا ان کا جمع ہو کر چلنا مراد ہے گویا ان کو ریت کے پہاڑ سے تشبیہ دی)-

كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ اَرْخٰى لَهَا- جب ریت کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے پر پہنچتے تو اس کی باگ ڈھیلی کر دیتے-

فَضَرَبْتُهٗ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ- میں نے گردن کے اس مقام پر مارا جہاں پر چادر رہتی ہے (بعض نے کہا حَبْلُ الْعَاتِقِ کندھے اور گردن کے درمیان- بعض نے کہا وہ ایک رگ کا نام ہے جیسے حَبْلُ الْوَرِيْدِ گردن کی رگ)-

يَغْدُو النَّاسُ بِحِبَالِهِمْ فَلَا يُوْزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ يَّخْطِمُهٗ- لوگ صبح کو اپنی رسیاں لے کر نکلیں گے اور ہر ایک اونٹ کی ناک میں رسی ڈال کر اس کا مالک بن جائے گا (ایک روایت میں بِجِمَالِهِمْ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)-

فَاِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ- یکا یک کیا دیکھتا ہوں وہاں موتی کے ٹیلے ہیں (ایک روایت میں جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ ہے- یعنی موتی کے گنبد (قبے))-

حَبَائِلُ- جمع ہے حِبَالَةٌ کی اور حِبَالَةٌ جمع ہے حَبْلٌ کی-

اَتَوْكَ عَلٰى قُلُصٍ نَوَاجٍ مُّتَّصِلَةٍ بِحَبَائِلِ الْاِسْلَامِ- جوان پکارتی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے' جو اسلام کی رسیوں سے (عہدوں سے) جکڑی ہوئی تھیں-

اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ- عورتیں شیطان کے جال ہیں (پھندے ہیں جن سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے)-

وَ يَنْصِبُوْنَ لَهُ الْحَبَائِلَ- ان کے لئے جال بچھاتے ہیں- (پھندے لگاتے ہیں) اِنَّ نَاسًا مِّنْ قَوْمِيْ يَتَحَبَّلُوْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا- (میری قوم کے کچھ لوگ بجو کے لئے جال لگاتے ہیں پھر (اس کو پھانس کر) کھاتے ہیں-

وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَ وَرَقُ السَّمُرِ- ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا صرف ببول کا پھل اور اس کے پتے تھے- نہایہ میں ہے:

حُبْلَةٌ- سمر کا پھل جو لوبیہ کے مشابہ ہوتا ہے' بعض نے کہا جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل- منتہی الارب میں ہے کہ سمر طلح کا درخت' طلح جنگل کے بڑے درخت کو کہتے ہیں یعنی ببول-

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحَبْلِ اَوِ الْحُبْلَةِ- ہمارے پاس کھانے کو سوائے حبل یا حبلة کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا (یہ راوی کا شک ہے کہ حبل کہا یا حُبْلَه- معنی وہی ہیں جو اوپر گزر چکے)-

اَلَسْتَ تَرْعٰى مَعْوَتَهَا وَ حُبْلَتَهَا- کیا تو اس کی کونپل اور پھل نہیں چراتا-

وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ (انگور کے درخت کو کرم مت کہو) لیکن عنب اور حبلہ کہو-

حَبَلَةٌ- انگور کی جڑ یا شاخ-

لَمَّا خَرَجَ نُوْحٌ مِّنَ السَّفِيْنَةِ غَرَسَ الْحَبَلَةَ- جب حضرت نوحؑ پیغمبر کشتی سے نکلے' تو انگور کی بیل لگائی-

فَقَدَ حَبَلَتَيْنِ كَانَتَا مَعَهٗ- (جب حضرت نوحؑ کشتی سے نکلے تو) دو انگور کے دانے گم ہو گئے' جو ان کے پاس تھے (فرشتے نے کہا' ان کو شیطان لے گیا)-

كَانَتْ لَهٗ حَبَلَةٌ تَحْمِلُ كُرًّا- انسؓ کی ایک بیل تھی انگور کی جس میں سے ایک کر انگور نکلتے (کر ایک پیمانہ ہے اہل عراق کا جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے)-

نَهٰى عَنْ حَبَلِ الْحَبَلَةِ - حمل کا حمل بیچنے سے آپؐ نے منع فرمایا (یعنی کوئی اپنے اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچے کو بیچے' کیونکہ اس میں دھوکا ہے- معلوم نہیں کہ اس اونٹنی کا بچہ پیدا بھی ہوتا ہے یا نہیں' پھر کیا معلوم وہ نر جنتی ہے یا مادہ- اس کو بیع نتاج النتاج بھی کہتے ہیں- بعض نے کہا حبل الحبلہ سے یہ مراد ہے کہ بیع میں یہ میعاد مقرر کرے' جب تک وہ جنے پھر اس کا پیٹ کا بچہ جنے- یہ میعاد مجہول ہے' اس لئے اس نے منع فرمایا)-

وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ - پیٹ گرا دیتے ہیں-

لَا حَتّٰى يَغْزُوَ مِنْهَا حَبَلُ الْحَبَلَةِ (جب مصر کا ملک فتح ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ اس کو تقسیم کر لیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا) یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہاں کی اولاد کی اولاد بڑی ہو کر جہاد نہ کرے (مطلب یہ ہے کہ تقسیم کو حضرت عمرؓ نے جائز نہیں رکھا' ایسے مجہول امر پر اس کو معلق کر دیا)-

اِنَّهٗ مُحَبَّلُ الشَّعْرِ - دجال کے بال کی رسیوں کی طرح چوٹیاں ہوں گی-

اِنَّهٗ اَقْطَعَ مُجَّاعَةَ بْنِ مُرَارَةَ الْحُبَلَ - آنحضرت ﷺ نے مجاعہ بن مراد کو حبل کا مقطعہ دیا (یہ ایک مقام ہے یمامہ میں)-

لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحْبُلَهٗ - اگر اپنی رسیاں لے کر جائے-

وَ اَنْ تُوْطَاَ الْحُبَالٰى - حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا (یعنی جو حاملہ عورتیں جہاد میں قید ہو کر آئیں' وہ جب تک جنیں نہیں ان سے جماع کرنا منع ہے)

اُحْبُوْلَةٌ - جال' دام-

فَوَجَدْنَاهُ فِيْ حِبَالِ اللّٰهِ - ہم نے اس کو اللہ کی رسیوں میں جکڑا ہوا پایا (یعنی بیمار)-

مَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَلِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ اِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الْحَبَائِلِ - استبراء کے بعد جو ذکر سے تری نکلے وہ شیطان کے پھندوں میں سے ایک پھندا ہے-

اَلْاِمَامُ مَطْرُوْدٌ عَنْهُ حَبَائِلُ اِبْلِيْسَ وَ جُنُوْدُهٗ - امام سے شیطان کے پھندے اور اس کے لشکر والے دفع کئے جاتے ہیں-

اَلنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ - عورتیں شیطان کا جال ہیں-

كَانَتْ لَهٗ حَبَلَةٌ اَفَتَدْرِيْ مَا الْحَبَلَةُ قُلْتُ لَا قَالَ الْكَرْمُ - ان کے پاس ایک حَبَلَه تھا' تم جانتے ہو کہ حَبَلَه کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے کہا انگور-

حَنْبَلُ - پست قد-

حِبْلٌ - عالم' عقل مند' مکار-

حَبُوْلُ - آفت-

حَبِيْلُ - شیر بہادر-

حُبْلِيْلُ - ایک کیڑا ہے جو مر کر مہینہ کے بعد زندہ ہو جاتا ہے-

حَبَنٌ یا حُبْنٌ - پھوڑوں کی بیماری' پیٹ کی ایک بیماری جس کو استسقاء زقی بھی کہتے ہیں-

اُمُّ حُبَيْنٍ - ایک کیڑا ہے جس کا پیٹ بڑا ہوتا ہے' گرگٹ-

اَحْبَنُ - جس کو حبن کی بیماری ہو-

رَاٰى بَلَالًا قَدْ خَرَجَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اُمَّ حُبَيْنٍ - آنحضرت نے بلال کو دیکھا' ان کا پیٹ نکلا ہوا تھا- فرمایا' ام حبین (یہ مزاح سے فرمایا)-

اِنَّ رَجُلًا اَحْبَنَ اَصَابَ اِمْرَاَةً فَجُلِدَ بِاُثْكُوْلِ النَّخْلَةِ - ایک شخص نے جس کو استسقاء کی بیماری تھی (پیٹ میں ورم ہو گیا تھا) ایک عورت سے زنا کیا' اس کو ایک کھجور کی شاخ سے مارا (سو کوڑے اس لئے نہیں لگائے کہ کہیں مر نہ جائے کیونکہ ناتواں تھا)-

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَ قُدَادًا (ایک شخص نے ڈکار لی دوسرے شخص نے پوچھا تو نے اس کھانے پر کسی کو بلایا تھا اس نے کہا نہیں' وہ بولا) تب تو اللہ اس کھانے کو تیرے پیٹ کا ورم اور درد بنائے-

يَرْجِعُوْنَ زُبًّا حُبْنًا - دوزخ کے لوگ اوپر کا بدن ہلکا

نیچے کا بھاری اور پیٹ پھولے ہوئے لوٹیں گے۔

لَاتُصَلُّوْا صَلٰوۃَ اُمِّ حُبَیْنٍ - ام حبین کی طرح نماز مت پڑھو (یعنی جلدی جلدی سے سجدے کر کے، جیسے کو اٹھونگیں مارتا ہے)۔

اِنَّهٗ رَخَّصَ فِیْ دَمِ الْحُبُوْنِ - پھوڑے، پھنسی میں سے جو خون کپڑے پر لگ جائے وہ معاف ہے (یعنی نماز کی حالت میں، تو نماز فاسد نہ ہوگی)۔

اُتِیَ بِرَجُلٍ اَحْبَنَ - آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کو استسقاء کی بیماری تھی۔

حَبْوٌ - سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے۔

اِحْتِبَاء - ایک کپڑے یا ہاتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹ کو ملا کر پیٹھ سے جکڑ لینا (عرب لوگوں کے پاس دیوار وغیرہ کچھ ٹیکنے کو نہ ہوتی، تو وہ اس شکل سے بیٹھا کرتے۔ طیبی نے کہا اِحْتِبَاءٌ یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے تلوے زمین پر لگا کر بیٹھے اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں)۔

نَهٰی عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ - ایک کپڑے میں احتباء (گوٹ مار کر بیٹھنے) سے آپ نے منع فرمایا ہے (یہ اس صورت میں ہے جب آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو کیونکہ بسا اوقات اس میں ستر کھل جاتا ہے)۔

رَاَیْتُهٗ مُحْتَبِیًا بِیَدِهٖ - میں نے ان کو دیکھا اپنے ہاتھ سے احتباء کئے ہوئے۔

اَلْاِحْتِبَاءُ حِیْطَانُ الْعَرَبِ - احتباء اہل عرب کی دیواریں ہیں (کیونکہ اکثر وہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں وہاں دیوار ٹیک لینے کو نہیں ملتی تو احتباء کر لیتے ہیں)

نَهٰی عَنِ الْحَبْوَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْاِمَامُ یَخْطُبُ - جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا (چونکہ اس طرح بیٹھنے سے آدمی کو نیند آ جاتی ہے)۔

نَبَطِیٌّ فِیْ حِبْوَتِهٖ - اپنی عطا میں وہ نبطی ہے (مشہور روایت فِیْ جِبْوَتِهٖ ہے جیم سے، جو کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)۔

اَیْنَ الْحِلْمُ فَقَالَ عِنْدَ الْحُبَا (احنف سے جنگ میں پوچھا گیا) حلم کہاں گیا، انھوں نے کہا حلم حبا میں ہوتا ہے (یعنی عطا اور داد و دہش میں۔ مطلب یہ ہے کہ صلح کی حالت میں حلم اچھی چیز ہے جنگ میں حلم کا کیا موقع ہے وہاں تو غصہ کام دیتا ہے)۔

لَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا - اگر لوگوں کو معلوم ہوتا، عشا اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کا جو ثواب ہے تو گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے آتے۔

نَکَحْتُ عَلٰی صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ - میں نے مہر یا کچھ عطیہ پر نکاح کیا۔

اِنَّ حَابِیًا خَیْرٌ مِّنْ زَاهِقٍ - وہ تیر جو کمزور سے نشان کے اس طرف گرے لیکن گھسٹتا ہوا وہاں تک پہنچ جائے، اس تیر سے بہتر ہے جو نشانے کے پرے نکل جائے (یہ ایک مثال ہے حاکموں کی، ایک حاکم سست اور ضعیف ہے مگر انصاف پسند ہے حق پر چلتا ہے، دوسرا حاکم قوی اور زور آور ہے مگر ظالم اور ناحق پسند تو پہلا حاکم دوسرے سے بہتر ہے۔ ابن اثیر نے کہا اگر تیر زمین پر گر کر نشان تک پہنچ جائے تو اس کو خازن اور ناسق کہیں گے۔ اگر زور کی وجہ سے نشان کے پرے نکل جائے تو اس کو زاهق کہیں گے)۔

کَاَنَّهُ الْحَبَلُ الْحَابِیُ - گویا وہ ایک بھاری بھرکم اونچا پہاڑ ہے۔

حَبِیٌّ یا حُبِیٌّ - گاڑھا تہہ بر تہہ ابر یا جو پہاڑ کی طرح چوڑا ہو۔

اَلَا اَحْبُوْکَ - کیا میں تجھ کو عطا نہ کروں۔

حُبَا - بالضم والکسر، عطیہ اور حُبِیٌّ جمع ہے یعنی عطایا۔

فَحَلُوْا اِلَی الْحُبَا - مجھ کو بخشش دلوائی۔

بَیْعُ مُحَابَاۃٍ - اصلی قیمت سے کم پر بیچنا۔

اَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَ اَقْرَبُهُمْ حَبْوَۃً زُوَّارُ وَلَدِیْ عَلِیٍّ - سب میں بلند درجے والے اور عالی منزلت والے وہ لوگ ہیں

جو میرے فرزند علی کی زیارت کریں گے۔

اَلْعَقْلُ حِبَاءٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْاَدَبُ كُلْفَةٌ۔ عقل اللہ کا عطیہ ہے (اس میں کسب کو دخل نہیں) البتہ ادب تکلیف اٹھانے سے حاصل ہوتا ہے۔

نَهٰى عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

صَلٰوةُ الْحُبْوَةِ۔ جعفر بن ابی طالب کی نماز کو کہتے ہیں۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو صلوٰۃ الحبوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک عطیہ ہے پیغمبر صاحب کا اور یہ نماز فریقین میں مشہور ہے۔ میں کہتا ہوں شاید امامیہ کے نزدیک یہ نماز مشہور ہو گی مگر اہل سنت کی کتابوں میں تو صحیح سند سے یہ نماز کہیں منقول نہیں ہے)۔

بابُ الحاء مع التاء

حَتٌّ۔ گرنا، چھیلنا، کھرچنا۔ جیسے حَكٌّ اور قَشْرٌ ہے۔

تَحَاتَّ وَرَقُهٗ۔ جس کے پتے گر گئے ہوں۔

تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ۔ اس کے گناہ جھڑ جائیں گے۔

حُتَّ عَنْهُ قِشْرَهٗ۔ اس کا پوست چھیل ڈال۔

يَنْحَتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ۔ اس کی ناک سے مٹی جھڑ رہی ہو گی۔

اُحْتُتْهُمْ يَا سَعْدُ۔ ان کو پھیر دے اے سعد!

فَحَتَّهٗ بِعَصًا۔ لکڑی سے اس کو کریدا (معلوم ہوا کہ تیمم میں ہاتھ کو غبار لگنا ضروری ہے)۔

حُتِّيْهِ۔ اس کو کھرچ ڈال۔

تَحُتُّ الذُّنُوْبَ۔ نماز گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے یا کھرچ ڈالتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ "حتّ" پتھر یا لکڑی سے کھرچنا اور قرص انگلیوں سے ملنا رگڑنا)۔

حَتّٰى۔ حرف جر ہے بمعنی اِلٰى اور كَيْ اور اِلَّا یعنی انتہائے غایت اور تعلیل اور استثناء کے لئے۔

فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ (جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی مسلمان کی طرف اشارہ کرے، گو ازراہ تمسخر ہی ہو) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، گو اپنے سگے بھائی کے ساتھ ایسا کرے (جب تک اس کو نہ چھوڑے)۔

لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔ فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں (کیونکہ صبح ہو جانے پر پھر شوہر کو اس کی احتیاج نہیں رہتی اور نافرمانی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے)۔

فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ نَائِمًا۔ آنحضرتؐ سوتے رہے اور پانی نہ ملا یہاں تک کہ صبح ہو گئی آپ سوتے ہی رہے۔

اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا۔ اس کے وہ گناہ جو اس نماز کے بعد دوسری نماز تک ہوں گے وہ بخش دیے جائیں گے (مراد صغیرہ گناہ ہیں)۔

حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ۔ کو زیر زبر اور پیش تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

حَتَّى اللُّقْمَةَ یا حَتَّى اللُّقْمَةُ۔ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدَاءِ الْوَحْيِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ۔ آپ نے شروع وحی سے لے کر وہاں تک کے حالات بیان کئے جب بہشتی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں گے۔

حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (انھوں نے اذن لیا اور اندر آئے) یہاں تک کہ آنحضرتؐ کے پاس آ کر بیٹھے۔

فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا مَا التَّشْدِيْدُ۔ ہم نے تو صبح تک کوئی بات نہ دیکھی، خیریت رہی، وہ سختی کیا ہے؟ (یعنی اس سے مراد وحی تھی یا کوئی عذاب؟ اگر وحی تھی تو وہ کس باب میں اتری؟ آپ نے فرمایا، دَین (قرض) کے باب میں)۔

حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ (اس نیک بندی پر سختی رہی، میں بھی تکبیر اور تسبیح کرتا رہا، تم بھی کرتے رہ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مشکل رفع کر دی۔

حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ- اس حدیث میں حَتّٰی پانچ بار آیا ہے پہلا' چوتھا اور پانچواں بمعنی گئی ہے- دوسرا اور تیسرا قضیہ شرطیہ پر آیا ہے-

حَتّٰی یَنْتَصِرَ (مظلوم کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے) جب تک ظالم سے بدلہ نہ لے (یعنی زبان سے اس کو برا نہ کہے' ہاتھ سے اس کو ستائے نہیں مارے نہیں)-

اِنْصَبَّ قَدَ مَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰی فِیْهِ- جب آپ کے دونوں پاؤں نالے کے نشیب میں اترتے تو آپ اکڑتے دوڑتے چلتے اور جب بلندی پر چڑھتے تو معمولی طور سے چلتے-

تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ کَرَاهِیَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ- تم بہتر آدمی اس کو پاؤ گے جو اس امر کو بہت مکروہ سمجھتا ہو' یہاں تک کہ اس میں مبتلا ہو جائے- (لوگ زبردستی اس کو خلیفہ بنا دیں) اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا-

حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ قَصِیْرٌ (میں نے تم سے اتنی باتیں بیان کیں) کہ مجھ کو ڈر ہو گیا' کہیں تم نہ سمجھو یا بھول جاؤ دیکھو دجال پست قد ہو گا (حالانکہ وہ بڑے تن و توش کا آدمی ہے مگر ممکن ہے کہ قد اس کا پست ہو اور خوب موٹا چوڑا چکلا ہو یا نکلتے وقت اللہ تعالیٰ اس کی صورت بدل دے)-

حَتّٰی لَوْ کَانَ فِیْ مَقَامِیْ سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ- اگر آنحضرتؐ اس وقت اس جگہ ہوتے جہاں اس وقت میں ہوں تو بازار والے آپ کی آواز سنتے (اتنا پکار کر آپ نے بیان کیا)-

حَتّٰی سَقَطَ خَمِیْصَتُهٗ- یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی- (ہلنے کی وجہ سے)-

فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ- میں آپ کے پاس پہنچا' اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ بیدار ہوئے-

وَلِکَذَا وَلِکَذَا حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ- میری امت کے لوگ سفارش کریں گے گروہوں کی اور ایسے لوگوں کی یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو جائیں گے (یعنی اس حد تک سفارش کریں گے کہ میری امت کے سب لوگ بہشت میں داخل ہو جائیں گے)-

حَتَدٌ- خالص ہونا' اپوٹ ہونا-

حُتُوْدٌ- قیام کرنا' ٹھہرنا-

اَزْکَاهُمْ مَحْتِدًا- اصل اور طبع میں سب سے بہتر-

فُلَانٌ مِنْ مَحْتِدِ صِدْقٍ- وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے-

مَا اَجِدُ مِنْهُ مَحْتِدًا- میں اس سے کوئی چارہ کار نہیں پاتا-

فِیْ دَوْحَةِ الْکَرَمِ مَحْتِدُهٗ- آپ کی جڑ سخاوت کے پیڑ میں ہے یا آپ کی طبیعت سخاوت کے درخت سے نکلی ہے-

حَتْفٌ- موت-

وَ کَانَ فِیْهِ حَتْفُهٗ- اس میں اس کی موت ہوئی-

مَنْ مَّاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ- اللہ کی راہ میں اگر کوئی اپنی موت سے بن مارے بن لڑے مر جائے تب بھی اس کو شہید کا درجہ ملے گا (کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا تھا)- ابن اثیر نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں

مَاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ- جب کوئی اپنے بچھونے پر بن مارے اور بے زخمی ہوئے خود بخود مر جائے کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جب آدمی خود بخود مرتا ہے تو اس کی روح ناک کی راہ سے نکل جاتی ہے اور جب زخمی ہو کر مارا جاتا ہے تو زخم کی راہ میں سے روح نکلتی ہے- ابن جوزی نے کہا- جان' ناک اور منہ دونوں میں سے نکلتی ہے' تو ناک کا ذکر تغلیبا کیا اور یہ توجیہ بہتر ہے اس لئے کہ ایک حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جان ناک سے نکلتی ہے-

مَامَاتَ مِنَ السَّمَکِ حَتْفَ اَنْفِهٖ فَلَا تَاْکُلُهٗ- جو مچھلی خود بخود مر جائے (او تیر آئے' جس کو طافی کہتے ہیں) اس کو مت کھا-

اَلْمَرْءُ یَاْتِیْ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ- آدمی کی موت اوپر سے آ جاتی ہے-

اَلْجَبَانُ یَجِیْءُ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ- نامرد کی موت اوپر

سے آ جاتی ہے (اس کی نامردی اور احتیاط اس کو بچا نہیں سکتی)۔

حَتْفُهَا تَحْمِلُ ضَانٌ بِاَظْلَافِهَا - یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی آدمی اپنی ہی سوء تدبیر سے بلا میں گرھ جائے- ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی جنگل میں بھوکا تھا' کھانے کو کچھ نہ تھا' اتفاق سے ایک بکری ملی مگر چھری نہ تھی' جس سے اس کو کاٹتا' اتنے میں بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدی' اندر سے ایک چھری نکل آئی اور اس نے اسی چھری سے اس کو کاٹ کر چٹ کیا-

حَتْکٌ یا حَتَکَانٌ - چلنا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلد چلنا -کھودنا -توجہ کرنا-

حَوْتَکٌ -پست قد' اور ایک شخص کا نام تھا-

حَوْتَبِیٌّ -شترمرغ کا بچہ' ہر چھوٹی چیز-

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي الصُّفَّةِ وَ عَلَيْهِ الْحَوْتَكِيَّةُ - آنحضرت ﷺ صفہ میں چھوٹا عمامہ باندھے ہوئے برآمد ہوتے-

حَوْتَكِيَّةٌ - عربوں کا چھوٹا عمامہ (بعض نے کہا یہ منسوب ہے-حوتک کی طرف' جو ایک شخص کا نام تھا' وہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرتا تھا)-

وَ عَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حَوْتَكِيَّةٌ (صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہی ہے اور مشہور جَوْنِيَّةٌ ہے اگر حَوْتَكِيَّةٌ کی روایت صحیح ہو تو اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی یعنی حوتک کی چادر آپ پر تھی-

حَتْمٌ- فیصلہ کرنا لازم کرنا-

اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ - وتر واجب نہیں ہے (یعنی فرض نمازوں کی طرح بلکہ سنت ہے)-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَحْتَمَ - اگر اس کا بچہ کالا بھجنگ پیدا ہوا-

مَنْ اَكَلَ وَتَحَتَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص کھانا کھائے اور روٹیوں کے ریزے جو دسترخوان پر گریں ان کو بھی کھالے' وہ بہشت میں جائے گا (کیونکہ اس نے روٹی کی عزت کی اور غرور نہیں کیا- دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرو اور اسی لئے سنت ہے کہ اگر روٹی سامنے آ جائے اور ابھی سالن نہ رکھا گیا ہو تو روٹی کھانا شروع کردے)-

حُتَامَةٌ -روٹی کے ریزے جو خوان پر گریں-

حَاتِمٌ -ایک مشہور سخی شخص تھا- یعنی حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج اس کی سخاوت ضرب المثل ہے-

حَتْنٌ- سخت ہونا-

حِتْنٌ - بہ معنی قِرْنٌ یعنی برابر والا' ہمسر' جوڑ- عرب لوگ کہتے ہیں-

هُمَا حِتْنَانِ - یعنی هُمَا سِيَّانِ دونوں برابر والے ہیں-

تَحَاتَنُوْا - برابر برابر ہو گئے-

اَفَحِتْنُهٗ فُلَانٌ - کیا اس کا برابر والا فلاں شخص ہے؟

حَتِيٌّ- سینا مضبوط کرنا' بٹنا-

حَاتِيٌّ - بہت پینے والا-

اِنَّهٗ اَعْطٰے اَبَا رَافِعٍ حَتِيًّا وَّ عُكَّةَ سَمْنٍ - آپ نے ابو رافع کو گوگل کے ستو دیئے اور گھی کی ایک کپی دی-

اَتَيْتُهٗ بِمِزْوَدٍ مَّخْتُوْمٍ فَاِذَا فِيْهِ حَتِيٌّ - میں آپ کے پاس توشہ دان لایا جس پر مہر کی ہوئی تھی' دیکھا تو اس میں گوگل کے ستو تھے-

بابُ الحاء مع الثاء

حَثٌّ - ترغیب دینا' برانگیختہ کرنا' ابھارنا-

حَثِيْثٌ -جلد' تیز-

حُثَاثٌ -جلدی' ذرا سی نیند-

فَجَهَّزْنَا اَحَثَّ الْجَهَازِ - ہم نے جلدی سے کچھ تیاری کر لی-

زَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِيْ بِهَا - اس کا خاوند مجھ کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے-

يَسْتَحِثُّنِيْهَا - مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتا ہے- ایک روایت میں يَسْتَحْسِنُهَا ہے-

اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِیْ - میں نے اپنے گھوڑے کو چھیڑا - (اس کو دوڑانا چاہا) -

حَثُّوا الْمُطِیَّ - اونٹنیوں کو تیز کرنا چاہا (صاحب مجمع البحار سے اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے' انھوں نے تکملہ میں حَثٌّ کے معنی کرید نے کے رکھے ہیں اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے فَحَثَّهُ بِعَصًا یعنی آنحضرتؐ نے دیوار کو ایک لکڑی سے کریدا حالانکہ یہ فَحَتَّهُ ہے تائے فوقانی سے جیسے پہلے گزر چکا اور لغت میں حَثٌّ کے معنی کرید نے کے نہیں آئے ہیں -)

حَثْحَثَةٌ - بمعنی حَثٌّ برانگیختہ کرنا' مضطرب ہونا' جلدی کرنا -

کَاَنَّمَا حُثْحِثَ مِنْ حِضْنَیْ ثَکَنٍ - جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا -

حُثْحُوْثٌ - جلد باز' بخیل -

حَثَلٌ - پیٹ بڑا ہونا -

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ - قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو آخر میں کوڑے کچرے کی طرح رہ جائیں گے (یعنی خراب برے لوگوں پر) -

حُثَالَةٌ - کہتے ہیں بھوسے چھلکے ہر خراب چیز کو -

کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ - اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خراب کمینے لوگوں میں رہ جائے گا؟

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَبْقٰی فِیْ حَثْلٍ مِنَ النَّاسِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ خراب برے لوگوں میں رہ جاؤں -

وَارْحَمِ الْاَطْفَالَ الْمُحْثَلَةَ - ان بچوں پر رحم کر جن کو اچھا دودھ نہیں ملا یا اچھی غذا نہیں ملی (یہ اِحْثَال سے نکلا ہے یعنی ماں کا اپنے بچہ کو اچھی طرح دودھ نہ پلانا یہاں تک کہ اس کا حال خراب ہو جائے' پیٹ بڑھ جائے) -

وَلٰکِنْ حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ یُعَیِّرُوْنَ زُوَّارَ قُبُوْرِنَا کَمَا تُعَیَّرُ الزَّانِیَةُ بِزِنَاهَا - چند خراب لوگ رہ جائیں گے جو ہماری قبروں کے زائرین پر ایسا عیب رکھیں گے جیسے زانیہ عورت پر اس کی بدکاری کی وجہ سے عیب رکھتے ہیں -

حَثْوٌ - مارنا' پھینکنا -

حَثْیٌ - اس کے بھی وہی معنی ہیں -

اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ - خوشامدیوں جھوٹی تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (ان کو کچھ نہ دو بیرنگ نکال دو - بعض نے کہا حقیقۃً مٹی ڈالنا مراد ہے) -

کَانَ یَحْثِیْ عَلٰی رَأسِهٖ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ - آنحضرتؐ غسل میں اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے -

ثَلٰثُ حَثَیَاتِ رَبِّیْ - میرے مالک کے چلوؤں میں سے تین چلو (ابن اثیر نے یہاں تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ ''چلو'' سے مراد کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کف ہے نہ حثی ہے - میں کہتا ہوں یہ طریقہ سلف محدثین کے خلاف ہے وہ اس قسم کی حدیثوں کو اس کے ظاہر پر رکھتے ہیں اور اس کی اصلی مراد خدا کو تفویض کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے لئے وجہ اور ید اور عین اور قدم اور اصبع اور حثی اور حفنہ سب کچھ ہے جیسے اس کی ذاتِ مقدس کو سزاوار ہے لیکن ہم ان کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے) -

فَحَثٰی بِکَفَّیْهِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا - پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے چلو لیا - ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا' یارسول اللہ اور زیادہ کیجئے (یعنی اور زیادہ بیان فرما دیجئے) -

یَحْثُوْ عَلَیْکُنَّ - تم کو چلو بھر بھر کر دے گا (یعنی تم پر خوب سخاوت کردے گا) -

فَتَقَا وَلَتَا حَتّٰی اسْتَحَثَتَا - حضرت زینبؓ اور حضرت عائشہؓ میں خوب گفتگو ہوئی' یہاں تک کہ ایک نے دوسری پر مٹی پھینکی - (جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے منہ پر مٹی مارتی ہیں) -

وَاِنْ یَّکُنْ مَا تَقُوْلُ یَابْنَ الْخَطَّابِ حَقًّا فَاِنَّهٗ لَنْ یَّعْجِزَ اَنْ یَّحْثُوَ عَنْهُ تُرَابَ الْقَبْرِ وَ یَقُوْمَ - (جب حضرت عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں اختلاف ہوا کہ آنحضرتؐ کو دفن کریں یا نہیں - حضرت عمر کہتے تھے کہ آپ پھر اٹھیں گے اور منافقوں کی گردن ماریں گے' آپ کو دفن نہ کرو تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ) اگر خطاب کے فرزند تمہارا کہنا سچ ہے تو حضرت یہ بھی کر سکتے ہیں کہ قبر کی مٹی اپنے اوپر سے ہٹا کر باہر

نکل آئیں اور کھڑے ہو جائیں۔

فَجَعَلَ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ - حضرت ایوب (ان سونے کی ٹڈیوں کو) چلو بھر بھر کر اپنے کپڑے میں پھینکنے لگے۔

فَإِذَا حَصِيرٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ الذَّهَبُ مَنْثُورًا نَثْرَ الْحَثَا - یکا یک سامنے ایک بوریے پر سونا اس طرح پھیا ہوا تھا جیسے باریک باریک تنکے (یا گھاس)۔

إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْثِيَ - تجھ کو یہ کافی ہے کہ سر پر (پانی کے) چلو ڈالے (معلوم ہوا کہ غسل میں بدن کا ملنا فرض نہیں ہے نہ کلی کرنا اور نہ ناک میں پانی ڈالنا)۔

خَلِيفَةٌ يَّحْثِي يا يَحْثُوْ - وہ خلیفہ مٹھی یا چلو بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا (کیونکہ بے شمار مال ہاتھ آئے گا)۔

فَاحْثُ يافَاحْثِ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ - اچھا تو ایسا کر (جب کسی طرح نہیں مانتیں، نوحہ کئے جاتی ہیں تو) ان کے مونہوں پر مٹی ڈال دے۔

فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ - وہ کھانے میں سے لپ بھر بھر کر لینے لگا (اپنے کپڑے یا برتن میں ڈالنے لگا)۔

فَيَحْثُوا فِي وُجُوْهِهِمْ - ان کے مونہوں پر چھڑکے گا (یعنی مشک وغیرہ خوشبوئیں)۔

فَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ - آپ نے مٹی اٹھا کر اس پر ڈالی (یعنی میت پر)۔

يَكْفِيْهِ أَنْ يَّحْثُوَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلٰثَ حَثَوَاتٍ عَلٰى رَأْسِهِ - اس کو یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈال لے (محیط میں ہے کہ حثی اور ھَیل مٹی ڈالنا مگر فرق یہ ہے کہ حثی میں مٹی اٹھانا پڑتی ہے اور ھَیل میں یونہی ڈالنا، تو شخص قبر سے دور ہوتا ہے وہ ''حثی'' کرتا ہے اور جو قبر کے کنارے پر ہو وہ ''ہیل'' کرتا ہے۔

حَثَا يَحْثُوْ - باب نصر ینصر سے ہے اور حثٰی یَحْثِيْ باب ضرب یضرب سے معنی ایک ہیں۔

بابُ الحاء مع الجیم

حَجْبٌ یا حِجَابٌ - ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا۔

حَاجِبٌ - دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبُ اور حَوَاجِيْبُ ہے۔

حِيْنَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ - جس وقت سورج پردے میں چھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔

إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ - اللہ بندے کو بخش دیتا ہے (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو) جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا، آڑ کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشے جانے کی کوئی توقع نہیں ہے)۔

حِجَابُهُ النُّوْرُ - اللہ کے مبارک چہرے پر پردہ ہے وہ کیا ہے نور (اگر کہیں چہرے سے حجاب اٹھا دے تو ساری دنیا جل کر بھسم ہو جائے)۔

عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ - یہ کعبہ کے کلید بردار تھے جن کو ہمارے زمانہ میں شیبی کہتے ہیں۔ کیونکہ کعبہ کی حجابت ان کی سپرد تھی، یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔

قَالَتْ بَنُوْ قُصَيٍّ فِيْنَا الْحِجَابَةُ - بنوقصی کہنے لگے کہ ہم لوگوں کا کام کعبہ کی دربانی کی خدمت میں ہے (ہم اس کے محافظ ہیں کھولتے اور بند کرتے ہیں)۔

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ - علم اللہ تعالیٰ کا حجاب ہے (یعنی بغیر علم کے خدائی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ - سودہ اس سے پردہ کر۔

حَجَبَةُ الْبَيْتِ - بیت اللہ کے دربان۔

اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ - آیت حجاب، یعنی پردہ کی آیت کا حال سب سے زیادہ جاننے والے۔

إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ - جب سورج کا کنارہ نکل آئے۔

مَاحَجَبَنِيْ مُنْذُ أَسْلَمْتُ - جب سے میں اسلام لائی مجھ کو نہیں روکا (یعنی جو میں نے مانگا وہ مجھ کو دیا، یا مجھ کو مردوں کی مجلس میں جانے سے نہیں روکا)۔

فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ - (آخر جب شیطان مجبور ہو

گیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کونچا نہ دے سکا تو) اس نے اس جھلی پر کونچا مارا (جس کے اندر بچہ رہتا ہے- ابن جریر کی روایت میں یوں ہے کہ جب مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو جنا تو وہ کہنے لگیں "رب انی اعیذ ھابک و ذرّیتھا من الشیطان الرجیم"[1] تو ایک پردہ ڈال دیا گیا اور شیطان نے اس کو کونچا مارا- دوسری روایت میں یوں ہے کہ مریمؑ کی والدہ نے ان کی ولادت کے وقت یہ دعا پڑھی- آخر مریم پر ایک پردہ ڈال دیا گیا اور شیطان نے اس کو کونچا مارا- اب یہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان کا کونچا ولادت کے وقت ہوتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمیشہ شیطان عین ولادت ہی کے وقت کونچا دیتا ہے- ورنہ حضرت مریمؑ کی والدہ نے تو یہ دعا ان کی ولادت کے بعد پڑھی تھی پھر اس کا اثر ماقبل پر کیسے پڑ سکتا ہے؟ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ولادت کے دن ہر مولود کو کونچا دیتا ہے' کسی کو عین وقت ولادت پر' کسی کو ذرا اس کے بعد- ابن جریر کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے' اس میں یوں ہے کل بنی آدم یمسه الشیطان یوم ولدته امه-[2]

اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدَا کُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ- اگر تم عورتوں میں سے کسی عورت کا غلام مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ اس سے پردہ کرے (یہ حکم استحباباً ہے کیونکہ جب مکاتب کے پاس بقدر ادائے بدل کتابت جائداد ہو تو اس کی آزادی قریب ہے- اس لحاظ سے وہ شخص اجنبی کی طرح ہوا گو جب تک وہ بدل کتابت ادا نہ کرے غلام رہے گا اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے- اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس کی صراحت موجود ہے)-

فَاحْتَجَبَ مِنْ حَاجَتِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ- جو شخص حاکم ہو کر لوگوں کی کاربرآری نہ کرے' چھپا رہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی کاربرآری سے چھپا رہے گا (اس کے مطالب پورے نہ ہونے دے گا یا قیامت کے دن وہ پروردگار کے دیدار سے محروم رہے گا)-

مَنِ اطَّلَعَ الْحِجَابَ وَاقَعَ مَاوَرَاءَهٗ- جس شخص نے پردے کے پرے سر اٹھا کر جھانکا (یعنی مر گیا) وہ پردے کے پرے پڑ گیا (یعنی مرنے کے بعد جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ سب کھل جائیں گی)-

مُحَمَّدٌ حِجَابُ اللّٰهِ- آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کے حجاب یعنی اس کے ترجمان ہیں' اس کے ارشادات اور احکامات بیان کرنے والے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں-

حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمُکَارِهِ وَ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ- بہشت ان باتوں سے ڈھانک لی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں' اور دوزخ ان باتوں سے جن کی نفس کو خواہش ہے-

کُلُّمَا حَجَبَ اللّٰهُ عِلْمَهٗ عَنِ الْعِبَادِ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عَنْهُمْ- جن باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں دیا' بندے ان کے جاننے سے معاف کئے گئے ہیں-

اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ- آپ کی ابروئیں باریک اور پتلی تھیں-

حَاجِبُ بْنُ زُرَارَةَ- ایک شخص تھا جس نے کسریٰ کے پاس اپنی کمان گروی رکھی تھی' اس کے بیٹے نے وہ کمان چھڑا کر آنحضرتؐ کو ہدیہ دی آپ نے ایک یہودی کے ہاتھ چار ہزار درہم کو بیچ ڈالی-

حِیْنَ یَغِیْبُ حَاجِبُهَا- جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے-

لِاَنَّهٗ یَصِیْرُ اِلَی الْحَجَبَةِ- کیونکہ وہ قربانی کعبہ کے دربانوں کو مل جاتی ہے-

عِبَادُکَ الْمُحْتَجِبُوْنَ بِغَیْبِکَ- تیرے وہ بندے جو تیرے غیب میں پوشیدہ ہیں' مراد فرشتے ہیں-

حَجٌّ- آنا' قصد کرنا' دلیل اور بحث میں غالب آنا' باز

---

[1] اے پروردگار میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں-(م)

[2] ہر بنی آدم کو شیطان چھوتا ہے جب اس کی ماں اسے جنتی ہے-(م)

رہنا اور اصطلاح شرع میں چند اعمالِ مخصوصہ کا نام ہے جو مکہ میں کئے جاتے ہیں اور وہ ایک رکن ہے اسلام کے پانچ رکنوں میں سے-

اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا- لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو-

حَجَّةٌ یا حِجَّةٌ - ایک بار حج کرنا-

حَاجٌّ - جو شخص مکہ کا حج کر آیا ہو-

حُجَّاجٌ - "حَاجٌّ" کی جمع ہے-

حَاجَّةٌ - وہ عورت جو حج کر آئی ہو- اس کی جمع حَوَاجٌّ ہے-

ذُوالْحِجَّةِ - حج کا مہینہ جو ذی القعدہ کے بعد آتا ہے-

لَمْ یَتْرُكْ حَاجَّةً وَّلَا دَاجَّةً - نہ کسی حاجی کو چھوڑا نہ اس کے نوکر چاکر کو-

هٰؤُلَاءِ الدَّاجُّ وَلَیْسُوْا بِالْحَاجِّ - یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر خدمت گار مددگار ہیں حاجی نہیں ہیں-

اِنْ یَّخْرُجْ وَ اَنَا فِیْکُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ - اگر کہیں دجال اس وقت نکلا' جب میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو (پھر کیا ہے) میں اس سے بحث کرلوں گا- (دلیل سے اس پر غلبہ حاصل کر لوں گا شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی' اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا ہو گا کہ دجال آخری زمانہ میں قیامت کے قریب نکلے گا اس سے پہلے امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر اس کو قتل کریں گے)-

فَجَعَلْتُ اَحُجُّ خَصْمِیْ - میں اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرنے لگا یعنی بحث کر کے-

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ - یااللہ میری سند دنیا اور آخرت میں مضبوط اور قائم رکھ (سند سے مراد ایمان ہے)-

اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰی - آدم اور موسیٰ نے (عالم ارواح میں) بحث کی-

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ - دوزخ اور بہشت میں بحث ہوئی (ہر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگی)-

اَلْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ - قرآن آخرت میں لوگوں سے بحث کرے گا (کہ مجھ کو چھوڑ کر دوسری کتابوں میں مشغول ہو گئے یا جس طرح ادب کے ساتھ مضمون اور مطلب میں غور کر کے اس کے حکموں پر عمل کر کے پڑھنا تھا' اس طرح نہیں پڑھا)-

فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَام - آخر آدمؑ پر بحث میں حضرت موسیٰ پر غالب آئے (ان کو کچھ جواب نہ بنا)-

کَانَتِ الضَّبُعُ وَ اَوْلَادُهَا فِیْ حِجَاجِ عَیْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْعَمَالِیْقِ - عمالقہ کے ایک شخص کے آنکھ کے کوئے (یعنی اس گول ہڈی میں جو آنکھ کے گرد ہوتی ہے اور جس کو حدقہ کہتے ہیں) میں بجو اور اس کے بچے سما گئے (اتنے بڑے قد و قامت کے لوگ تھے)-

فَجَلَسَ فِیْ حَجَاجِ عَیْنَیْهِ کَذَا وَکَذَا نَفَرًا - اس مچھلی کے آنکھ کے کوئے میں اتنے آدمی بیٹھ گئے-

اِحْتَجَّا بِحَدِیْثِ اِمَامَةِ جِبْرَئِیْلَ - دونوں نے اس حدیث سے دلیل لی' جس میں جبرئیلؑ کی امامت اور آنحضرتؐ کے مقتدی ہونے کا ذکر ہے-

لَقِیَ اللّٰهَ لَاحُجَّةَ لَهٗ - وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس نجات کا کوئی وثیقہ نہ ہوگا (یا وہ کوئی عذر نہ کر سکے گا)-

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ - قرآن شریف یا تو تیری سند بنے گا (تجھ کو نجات دلائے گا) یا تیرے مقابلہ میں سند بنے گا (تجھ کو عذاب میں گرفتار کرائے گا)-

حَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً - آنحضرتؐ نے ایک ہی حج کیا (یعنی ہجرت کے بعد دسویں سال میں' جس کو "حج وداع" کہتے ہیں ہجرت سے پہلے آپؐ نے مکہ میں بھی ایک حج کیا تھا یا دو حج کئے تھے)-

یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ - بڑے حج کا دن (یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ یا نو تاریخ کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج اصغر- یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نویں تاریخ ذی الحجہ کی اگر

جمعہ کے دن پڑے تو وہ حج اکبر ہے' اس کی سند کچھ نہیں ہے البتہ بعض ضعیف روایتوں میں آیا ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آ پڑے تو اس سال کے حج میں زیادہ ثواب ہے)۔

مَحَجَّةُ الطَّرِيْقِ - بڑا راستہ یا بیچوں بیچ راستہ۔

لَجَّ فَحَجَّ - اس نے کسی طرح نہ مانا' آخر حج کیا۔

لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ - (جو شخص ہر رات کو سو آیتیں پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن) قرآن اس کے خلاف بحث نہیں کرے گا۔

اَلِهٰذَا حَجٌّ - کیا اس بچہ کا بھی حج درست ہوگا (فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا)۔

اَلزَّهْرَاوَانِ يُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا - دو چمکتی سورتیں (یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن) اپنے لوگوں کی طرف سے (جنھوں نے ان کو یاد کیا ہوگا یا ان کی تلاوت کرتے رہے ہوں گے) بحث کریں گی (ان کو عذاب سے چھڑوائیں گے)۔

اَلْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ يا اَلْحَجُّ يَوْمَ عَرَفَةَ - حج عرفہ کے دن ہے یا عرفہ کے دن حج ہے کیونکہ عرفہ کے دن ہی عرفات میں ٹھہرتے ہیں' جو حج کا بڑا رکن ہے۔

لَمْ يُخْلِ اللّٰهُ خَلْقَهُ مِنْ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ اَوْ كِتَابٍ مُنَزَّلٍ اَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ اَوْ مَحَجَّةٍ قَائِمَةٍ - اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو خالی نہیں چھوڑتا' یا تو ان میں پیغمبر ہوتا ہے فرستادہ یا کتاب ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اتری ہوئی' یا لازمی حجت (یعنی امام) یا صاف سیدھا راستہ (یعنی شریعت)۔

حَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ - مشہور ظالم ہے جس نے ہزاروں اچھے اور نیک لوگوں کو ناحق قتل کیا - عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا اور کعبے پر منجنیق لگائی۔

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْجُوْجًا بِاَبِیْ طَالِبٍ - کیا آنحضرتؐ ابو طالب سے بحث میں مغلوب ہو گئے تھے؟

كَانَتَا ابْنَتَيْنِ لِلَاحِجَ - حضرت سارہ ابراہیمؑ کی والدہ اور حضرت ورقہ لوطؑ کی والدہ دونوں بہنیں) اج کی بیٹیاں تھیں (اج نبی تھے لیکن رسول نہ تھے)۔

حَجْرٌ - یا حُجْرَانٌ - روکنا منع کرنا۔

مَحْجُوْرٌ - وہ شخص جس کو قاضی معاملات کرنے سے روک دے۔

حَجْرٌ یا حُجْرٌ - گود کو بھی کہتے ہیں اور حرام کو بھی۔

حِجْرٌ - عقل۔

حَجَرٌ - پتھر۔

حِجْرٌ - وہ دیوار جو کعبہ کے مغربی جانب گول اٹھی ہے جس کو حطیم بھی کہتے ہیں اور ثمود کا ملک جو شام اور مدینہ کے درمیان واقع تھے۔

قَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ - آنحضرتؐ نے حجر والوں سے فرمایا یعنی ان صحابہ سے جو حجر کے ملک پر گزر رہے تھے۔

لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ - جب آپ حجر پر سے گزرے (یعنی جہاں قوم ثمود بستی تھی)۔

كَانَ لَهُ حَصِيْرٌ يَّبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَ يَحْجُرُهُ بِاللَّيْلِ - ایک روایت میں يَحْتَجِرُهُ ہے۔ یعنی آنحضرتؐ کے پاس ایک بوریا تھا جو دن کو آپ بچھاتے اور رات کو خاص اپنے لئے رکھتے (یا مسجد میں اس کی آڑ کر کے ایک جگہ اپنے لئے محفوظ کر لیتے' عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَجَرْتُ الْاَرْضَ یا اِحْتَجَرْتُهَا - جب زمین پر مینار وغیرہ اٹھا کر اس کو محفوظ کر لیں۔ بعض نے کہا - يَحْتَجِرُهُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کو حجر کی طرح کر لیتے - ایک روایت میں يَحْتَجِزُهُ ہے زائے معجمہ سے' یعنی اس کی آڑ کر لیتے)۔

اِحْتَجَرَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ اَوْ بَصِيْرٍ - آپ نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی چھال یا بوریے کا بنا لیا۔

لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا - تو نے ایک کشادہ چیز کو یعنی اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا۔

فَمَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَ انِيَ الْحُجَرِ - آنحضرتؐ (اپنی بیویوں کے) حجروں پر سے گذرے۔

تَحَجَّرَ جُرْحُهُ لِلْبُرْءِ - جب ان کا زخم جڑ کر سخت ہو گیا (یعنی پتھر کی طرح سخت ہو گیا - اس میں درد نہ رہا) اچھا

ہونے لگا-

تَحَجَّرَ كَلْمُهٗ- ان کا زخم سخت ہو گیا-

مَنْ نَّامَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ- جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر نہ ہو (نہ کٹہرا' یعنی کوئی روک نہ ہو) تو اس کے بچاؤ کا کوئی ذمہ نہ رہا (اس نے اپنے تئیں آپ ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ ہے- یعنی اس پر کوئی آڑ نہ ہو' ایک میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجِىً ہے معنی وہی ہیں)-

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَحْجُرَ عَلَيْهَا- (یہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قول ہے) میں نے چاہا کہ حضرت عائشہؓ پر حجر کروں (یعنی ان کو تصرفات سے روک دوں ان کا کوئی معاملہ جیسے بیع اور شرا اور ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہو)- عرب لوگ کہتے ہیں:

حَجَرَ الْقَاضِىْ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالسَّفِيْهِ- قاضی نے نابالغ اور کم عقل پر حجر کر دیا- (یعنی اپنے مال میں کوئی تصرف کرنے سے ان کو روک دیا)-

هِىَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِ وَلِيِّهَا- وہ یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی گود یعنی اس کی پرورش میں ہو-

يَتَّكِئُ فِىْ حَجْرِىْ- میری گود میں ٹیکا دیتے (اور میں حائضہ ہوتی- آپ اسی حالت میں قرآن پڑھا کرتے)-

فَاَجْلَسَهٗ فِىْ حَجْرِهٖ- اس کو آپ کی گود میں بٹھا دیا-

وَ رَاْسُهٗ فِىْ حُجْرِ اِمْرَاَةٍ- آپ کا سر ایک عورت کی گود میں ہوتا-

يَلِيَانِ الْحِجْرَ- جو حطیم کے قریب ہیں-

عَائِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً يا حَجْزَةً- حضرت عائشہؓ مردوں سے الگ ہو کر یا آڑ کر کے طواف کرتیں-

اِذَا رَاَيْتَ رَجُلًا يَّسِيْرُ مِنَ الْقَوْمِ حَجْرَةً- جب تو کسی شخص کو دیکھے' لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک طرف کو اکیلا جا رہا ہے-

لِلنِّسَاءِ حَجْرَتَا الطَّرِيْقِ- عورتیں رستے کے دونوں کناروں پر چلیں (مرد بیچ رستے میں چلیں)-

اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ وَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيْحَ فِىْ حَجَرَاتِهٖ- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) یعنی حکومت اللہ ہی کی ہے' تو اس لوٹ کو جانے دے جو ادھر ادھر سے ہوئی (یعنی اکا دکا جو دائیں یا بائیں طرف سے آ کر تیری پوٹلی وغیرہ اڑا لے گیا' اس لوٹ کا ذکر نہ کر اصل بڑے مال کا حال کہہ- یہ ایک مثل ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی شخص کا مال تلف ہو جائے پھر اس کے بعد وہ چیز تلف ہو جو اس سے بڑھ کر ہے- اصل میں یہ امرو القیس شاعر کا ایک شعر ہے ؎

فَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيْحَ فِىْ حَجَرَاتِهٖ
وَلٰكِنْ حَدِيْثًا مَّا حَدِيْثُ الرَّوَاحِلِ

یعنی اس لوٹ کو چھوڑ اس کا ذکر نہ کر جو ادھر ادھر سے تجھ پر ہوئی' اونٹوں کا تو حال کہہ' ان کا کیا ہوا (وہ تو کہیں نہ لٹے)-

اِذَا نَشَاَتْ حَجْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَمَتْ- جب حجر کی طرف سے ابر اٹھے' پھر شام کی سمت پھیل جائے-

فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ- یہ تو ایک بھرپور پانی کا چشمہ ہے (یعنی ایسا ابر خوب برسے گا- حجر یمامہ کے ملک کا بڑا شہر ہے بعض نے حِجْرِيَّةٌ بہ کسرۂ حا پڑھا ہے- اس صورت میں منسوب ہو گا- ''حجر'' کی طرف' جو ثمود کے ملک کو کہتے ہیں)-

تَبِعَهٗ اَهْلُ الْحَجَرِ وَ الْمَدَرِ- جنگل والے اور بستیوں والے سب دجال کے پیرو ہو جائیں گے-

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ- بچہ اسی کو ملے گا جس کی زوجہ یا لونڈی ہے اور حرام کار کو پتھر (یعنی اس کو کچھ نہیں ملے گا- جیسے کہتے ہیں' تیرے پاس کیا ہے خاک پتھر. بعض نے کہا ''للعاھر الحجر'' سے یہ مراد ہے کہ حرام کار کو رجم کریں گے- صاحب نہایہ نے کہا' اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر حرام کار کو رجم نہیں کرتے)-

تَلَقّٰى جِبْرَئِيْلَ بِاَحْجَارِ الْمِرَاءِ- آنحضرتؐ حضرت جبرئیلؑ سے ''احجار المراء'' میں ملے (یعنی قبا میں) (مجاہد نے یہی تفسیر کی)-

يَسْتَسْقِىْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ- احجار الزیت کے پاس پانی برسنے کی دعا کر رہے تھے (یہ ایک مقام کا نام ہے

مدینہ میں)۔

لَقَدْ مِيتَ بِحَجَرِ الْأَرْضِ - (احنف بن قیس نے حضرت علیؓ سے کہا جب معاویہ نے عمرو بن عاص کو اپنی طرف سے حکم مقرر کیا) آپ پر تو زمین کا پتھر پھینکا گیا (یعنی عمرو بن عاص بڑے دانشمند اور پولیٹیکل آدمی ہیں وہ ابو موسیٰ اشعریؓ کو دام میں لے آئیں گے' ابو موسیٰؓ ان کے مقابلہ کے نہیں ہیں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی طرف سے عبداللہ بن عباسؓ کو حکم مقرر کیجئے - حضرت علیؓ نے احنف کی رائے کے موافق عبداللہ بن عباسؓ کو حکم مقرر کرنا چاہا مگر یمن کے لوگوں نے نہ مانا اور اس امر پر اصرار کیا کہ حکم ان ہی میں کا ایک شخص ہو - آخر حضرت علیؓ نے بہ مجبوری ابو موسیٰ اشعریؓ ہی کو حکم کر دیا - احنف نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا کہ عمرو بن عاص نے ان کو دھوکا دیا اور یہ واقعہ مشہور ہے)۔

لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا حَجْرَاءَ - دجال کی آنکھ نہ پھولی ہوگی نہ سخت پتھر کی طرح (ایک روایت میں حَجْرَاءَ ہے بہ تقدیم جیم پر حائے حطی اس کا معنی اوپر گزر چکا ہے)۔

مَزَاهِرُ وَ عُرْمَانُ وَ مِحْجَرٌ وَّ عُرْضَانُ بِحُجَرٍ - ایک گاؤں کا نام ہے - بعض نے کہا کہ باغ یا وہ چراگاہ جو محفوظ ہو' یا درخت کے گرد جو باڑ لگائی جاتی ہے -

لَاشُدُّ الْحَجَرَ - پتھر باندھ لیتا (یعنی پیٹ پر بھوک کی شدت سے)۔

رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ عن حَجَرٍ - ہم نے اپنے پیٹ پر سے ایک ایک پتھر کھولا -

نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ - حجر اسود بہشت میں سے اترا' وہ بہت سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا -

صَلّٰى فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ - آنحضرتؐ نے اپنے حجرے میں نماز پڑھی (یعنی بوریے کے اندر رہ کر' جس کو آپ حجرے کی طرح کر لیتے یہاں حضرت عائشہؓ کا حجرہ مراد نہیں ہے) لوگ اس کے باہر رہ کر آپؐ کی اقتدا کر رہے تھے -

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ فَحَجَرَهَا مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَسِتِّيْنَ - اللہ نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا - یہ چھ دن تین سو ساٹھ میں سے کاٹ لئے -

هُوَ فِيْ حِجْرِهٖ - وہ ان کی حمایت میں تھے -

دُفِنَ فِي الْحِجْرِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الثَّالِثَ عَذَارٰى بَنَاتُ اِسْمَاعِيْلَ - حطیم میں رکن ثالث کے پاس حضرت اسماعیلؑ کی کنواری لڑکیاں دفن ہیں (وہیں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی بھی قبر ہے - حضرت اسمٰعیلؑ کا گھر بھی وہیں تھا)۔

بَيْنَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آنحضرتؐ کی گود میں تھے -

حَجْرَزٌ - کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے البتہ حَجَارِزُ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے -

حَجْزٌ - یا حِجَازَةٌ یا حِجِيْزٰى روکنا' منع کرنا' دفع کرنا -

اِنَّ الرَّحِمَ اَخَذَتْ بِحُجْزَةِ الرَّحْمٰنِ - ناطے نے پروردگار کا وہ مقام تھاما جہاں ازار باندھتے ہیں (بعض نے اس کی تاویل کی ہے یعنی پروردگار سے پناہ لی' اس کے سامنے عاجزی کی' بعض نے کہا ''رحم'' رحمان سے مشتق ہے جیسے دوسری حدیث (میں ہے کہ رحم رحمان کی ایک شاخ ہے تو رحم گویا پروردگار کے نام پاک کا بیچ کا حصہ تھامے ہوئے ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَجَزَ الرَّجُلُ بِالْاِزَارِ - جب ازار کو مضبوط کمر پر کس لے (پھر اس کے معنی مطلق پناہ لینے اور تھامنے اور تعلق کرنے کے ہو گئے -

وَالنَّبِيُّ اٰخِذٌ بِحُجْزَةِ اللّٰهِ - پیغمبر اللہ کی کمر تھامے ہوئے ہے (یعنی اس کی مدد پر بھروسہ کئے ہوئے ہے)۔

مِنْهُمْ مَّنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ - بعض کی دوزخ کی آگ کمر تک پہنچے گی -

فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ - میں تمھاری کمریں تھامے ہوئے ہوں (لیکن تم پروانوں کی طرح آگ میں گرے جاتے ہو)۔

كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ اِذَا كَانَتْ مُحْتَجِزَةً - آنحضرتؐ اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرتے (بوس و کنار لپٹانا) وہ حائضہ ہوتی، جب کہ وہ ازار باندھے ہوتی (کیونکہ حیض کی حالت میں صرف جماع کرنا منع ہے)۔

عَمِدْنَ اِلٰى حُجَزِ مَنَاطِقِهِنَّ (انصار کی عورتوں نے کیا کیا جب سورۂ نور کی آیت اتری) تو اپنے اپنے کمر بندھن کے کپڑوں کو لیا (پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں) (ابوداؤد کی روایت میں بجائے حُجَز کے حُجُوْز یا حُجُوْر ہے۔ خطابی نے کہا "حجور" رائے مہملہ سے اس کے تو کوئی معنی یہاں نہیں بنتے۔ البتہ حجوز زائے معجمہ سے "حُجَز" کی جمع الجمع ہوسکتی ہے۔ زمخشری نے کہا "حُجُوز" حِجز کی جمع ہے بمعنی حُجزہ۔ ابن اثیر نے جامع الاصول کی شرح میں کہا "حُجُوْر" بہ رائے مہملہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، وہ "حجر" کی جمع ہے بہ معنی گود۔ مطلب یہی ہے کہ اپنے گود کے کپڑوں کو پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں)۔

رَاٰى رَجُلًا مُحْتَجِزًا بِحَبْلٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ - ایک شخص کو احرام کی حالت میں کمر پر ایک رسی باندھے ہوئے دیکھا۔

هُمْ اَشَدُّنَا حُجَزًا - وہ یعنی بنوامیہ مصیبت اور سختی پر بڑے صبر کرنے والے ہیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

وَلِاَهْلِ الْقَتِيْلِ اَنْ يَّنْحَجِزُوْا الْاَدْنٰى فَالْاَدْنٰى - مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ قصاص کے دعوے سے باز آجائیں (دیت پر راضی ہوجائیں)۔ (یہ حق قریب تر وارث کا ہے پھر اس کا جو اس کے بعد قریب تر ہو اگر منجملہ ورثاء کے ایک وارث بھی گو وہ عورت ہو قصاص معاف کر دے تو قصاص ساقط ہوجائے گا اور دیت لازم ہوگی)۔

اَيَلَامُ ابْنُ ذِهٖ اَنْ يَّفْصِلَ الْخُطَّةَ وَيَنْتَصِرَ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَزَةِ - کیا اس کا بیٹا (یعنی میرا بیٹا) اس بات پر ملامت کیا جائے گا کہ ظالم کی بات کھول کر بیان کر دے اور روکنے والوں کی آڑ میں رہ کر ظالم سے بدلہ لے (روکنے والوں سے یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو ظلم سے روکتے ہیں اور حق و باطل کا فیصلہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ الْكَلَامَ لَايُحْجَزُ فِي الْعِكْمِ - بات گٹھری میں باندھ کر نہیں رکھی جاتی۔

اَنْ تَجْعَلَ الدَّهْنَاءَ حِجَازًا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ تَمِيْمٍ - دہنا کو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان حد فاصل کر دیجئے۔

حِجَازٌ - وہ رسی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور ہر ایک چیز جو کمر پر باندھی جائے۔ ("ملک حجاز" کو بھی حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ "نجد" اور "تہامہ" کے درمیان یا نجد اور "سراۃ" کے درمیان حائل ہے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہ پہاڑوں یا سنگلاخوں سے گھرا ہوا ہے۔)

تَزَوَّجُوْا فِي الْحِجْزِ الصَّالِحِ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ - اچھے خاندان میں نکاح کرو اس لئے کہ رگ چپکے سے گھس آتی ہے (برے خاندان کا اثر اولاد میں آجاتا ہے)۔

فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا - اس عورت نے اپنے نیفہ میں سے خط نکالا (دوسری روایت میں ہے جوڑے میں سے)۔

فَمَا احْتَجَزُوْا - وہ باز نہ آئے (حذیفہ کے والد کو قتل ہی کر ڈالا)۔

لَايَحْجُزُهٗ لَيْسَ الْجَنَابَةَ - آپ کو قرآن پڑھانے سے اور ہمارے ساتھ گوشت کھانے سے کوئی چیز نہ روکتی مگر جنابت۔

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهٗ - آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روکنے لگے (وہ حضرت عائشہؓ کو مارنے دوڑے، اس بات پر کہ انھوں نے آنحضرتؐ پر آواز بلند کی تھی)۔

وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ تُسَاوِي الْكَعْبَةَ - اس کی ازار باندھنے کا مقام کعبے برابر اونچا تھا۔

خُذُوْا بِحُجْزَةِ هٰذَا الْاَنْزَعِ - اس شخص کی کمر کو

تھامے رہو جس کے سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہیں ہیں (مراد حضرت علیؓ ہیں)۔

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اَخَذَ بِحُجْزَةِ هَادٍ فَنَجَا - اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے ہدایت کرنے والے کی کمر تھامی (یعنی اس کی پیروی کی) اور نجات پا گیا۔

اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ - (آخر زمانہ میں) ایمان سمٹ کر ملک حجاز میں آ جائے گا (جیسے شروع میں ملک حجاز سے پھیلا تھا۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ مدینہ طائف وغیرہ شہر ہیں۔)

حَجَفٌ - چمڑے کی ڈھالیں' جن میں لکڑی اور پشتہ وغیرہ نہ ہو۔ اس کا مفرد حَجَفَةٌ ہے۔

مُحَاجَفَةٌ - معارضہ اور مقابلہ۔

اِحْتِجَافٌ - چھڑانا' جمع کرنا۔

اِنْحِجَافٌ - عاجزی کرنا' تضرع۔

حُجَافٌ - بدہضمی سے اسہال۔

فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَیْتِ كَالْحَجَفَةِ - وہ بیت اللہ کے گرد سپر کی طرح طوق بن گئی۔

ثَمَنُ الْمِجَنَّةِ حَجَفَةٌ - مجنہ یعنی ڈھال کی قیمت - حَجَفَةٍ بجر بدل ہے مجنّہ سے۔

حَجْلٌ - ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا۔

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ - بہترین گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں پر سفیدی ہو (نہایہ میں ہے کہ تحجیل صرف ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی سفیدی سے نہ ہوگی' جب تک ایک پاؤں یا دونوں پاؤں پر بھی سفیدی نہ ہو۔ محیط میں ہے کہ سفیدی دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ میں یا صرف دونوں پاؤں میں یا صرف ایک پاؤں میں ہوتی ہے اور صرف دونوں ہاتھوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر صرف ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو تو اس کو گھوڑے والے ''ارجل'' کہتے ہیں۔ اور ایسے جانور کو منحوس سمجھتے ہیں' بشرطیکہ اس کی پیشانی پر سفیدی نہ ہو)۔

اُمَّتِی الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ - میری امت کے لوگ (قیامت کے دن) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ (یہ سفیدی وضو کا نور ہوگی)۔

اِنَّ اللُّصُوْصَ اَخَذُوْا حِجْلَیْ اِمْرَاَتِیْ - چوروں نے میری بیوی کی دونوں پازیب لے لیں۔

قَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ مَوْلَانَا فَحَجَلَ - آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ سے فرمایا تو ہمارا مولیٰ ہے (آزاد کیا ہوا غلام) وہ (خوشی کے مارے) ایک پاؤں پر کود کر چلنے لگے۔

اَجِدُ فِی التَّوْرَاةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَوْبَشَ الثَّنَایَا یَحْجِلُ فِی الْفِتْنَةِ (کعب احبارؓ نے کہا) میں توراۃ شریف میں یہ مضمون پاتا ہوں کہ قریش کا ایک شخص جس کے سامنے کے دانت کھلے ہوں گے فتنہ وفساد میں اکڑ کر چلے گا (فتنہ وفساد سے خوش ہوگا)۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ یَحْجِلُ - اتنے میں ابو جندلؓ بیڑی میں کودتا ہوا آیا (وہ مسلمان ہو گیا تھا تو کافروں نے بیڑی ڈال کر قید کر کے اس کو رکھا۔ صلح حدیبیہ کے وقت وہ بھاگ کر آنحضرتؐ کے پاس آ گیا لیکن آپؐ نے شرائط صلح کے موافق اس کو پھر کافروں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد پھر بھاگا اور ابو بصیرؓ کے ساتھیوں میں شامل ہو گیا۔ ان کا قصہ مشہور ہے)۔

كَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ - آنحضرتؐ کی مہر نبوت ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

حَجَلَةٌ - کہتے ہیں' اس گھر کو جو دولہن کے لئے قبہ کی طرح بنایا جاتا ہے' اس پر پردے وغیرہ لٹکا کر آراستہ کرتے ہیں۔ بعض نے ''مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ'' کے معنی یہ کئے ہیں۔ کبک[1] کے انڈے کی طرح۔

كَاَنَّ خَاتَمَهٗ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)۔ (بعض نے ''زرّ الحجلۃ'' بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ پڑھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ رِز بالکسر لغت میں

---

[1] ایک مشہور پرندہ ہے کبوتر کے برابر' اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے' اس کو دجاج البر کہتے ہیں۔ (م)

دور کی آواز کو کہتے ہیں- اور رزّ بالفتح کہتے ہیں مضبوط کرنے یا زخمی کرنے کو- البتہ عرب لوگ کہتے ہیں "رَزَّتِ الْجَرَادَةُ" ٹڈی نے اپنی دم زمین میں گھسیڑی انڈے دینے کے لئے- مگر رزّ کے معنی خود انڈے کے نہیں آئے)-

اَغْرُوْا النِّسَاءَ يَلْزَمْنَ الْحِجَالَ- عورتوں کو چھوڑ دو وہ اپنے گھروں میں پڑی رہیں-

لَيْسَ لِبُيُوْتِهِمْ سُتُوْرٌ وَّلَا حِجَالٌ- ان کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ چھپر کھٹ تھے-

فَاصْطَادُوْا حَجَلًا- انھوں نے کبک کا شکار کیا (یہ "حَجَلَةٌ" کی جمع ہے-

قَدْ جَعَلُوْا طَعَامِیْ كَطَعَامِ الْحَجَلِ (یا اللہ میں قریش کو دعوت دیتا ہوں' بلاتا ہوں) مگر انھوں نے میرا کھانا کبکوں کے کھانے کی طرح کر دیا (کبک (چکور) کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک ایک دانہ ٹھہر ٹھہر کر کھاتا ہے اچھی طرح نہیں کھاتا- مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ بھی میری دعوت اچھی طرح قبول نہیں کرتے کوئی کوئی ان میں سے شاذ و نادر ہی اسلام قبول کرتا ہے)-

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ- یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے- یعنی سفید پیشانی' سفید ہاتھ پاؤں والوں کو حشر کے میدان میں کھینچنے والے-

عُقُوْلُهُمْ كَعُقُوْلِ رَبَّاتِ الْحِجَالِ- ان کی عقلیں ان عورتوں کی عقلوں کی طرح ہیں جو چھپر کھٹ والیاں ہیں-

حَجْمٌ- اونچا ہونا' بڑھ جانا' چوسنا' روکنا-

اِنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ اُحُدٍ كَاَنَّهٗ بَعِيْرٌ مُحَجُوْمٌ- حضرت حمزہؓ احد کے دن اچھے اونچے اونٹ کی طرح نکلے-

لَايَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا- ایسا کپڑا ہو جو عورت کی ہڈیوں (تناسب اعضاء) کا ابھار ظاہر نہ کرتا ہو (یعنی باریک چست کپڑا نہ ہو' جس میں سے عورت کے گوشت اور استخوان کا اٹھاؤ بڑھاؤ دکھائی دے)-

كَانَ يَصِيْحُ الصَّيْحَةَ يَكَادُ مَنْ سَمِعَهَا يَصْعَقُ كَالْبَعِيْرِ الْمَحْجُوْمِ (عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمرؓ کا حال بیان کیا) وہ ایسی آواز نکالتے تھے کہ ان کی چیخ سے آدمی بیہوش ہونے کے قریب ہو جاتا' جیسے منہ بندھا اونٹ-

حِجَامٌ- وہ چیز جو مست اونٹ کے منہ پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی کو کاٹے نہیں-

فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ (آنحضرتؐ نے احد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا "کون اس کو لیتا ہے اس شرط پر کہ اس کا حق ادا کرے" یہ سن کر) سب لوگ پیچھے ہٹے (اس کے لینے سے ڈرے)-

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ- پچھنا لگانے والے اور جس کو لگایا گیا' دونوں کا روزہ ٹوٹ جانے کے قریب ہو گیا (کیونکہ لگانے والے کے حلق میں احتمال ہے کہ کچھ خون وغیرہ چلا جائے اور جس کو لگایا گیا' وہ ناتوانی کی وجہ سے شاید روزہ پورا نہ کر سکے- بعض نے کہا یہ بد دعا ہے ان کے لئے' یعنی ان کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا- گویا انھوں نے روزہ ہی نہیں رکھا)-

اِعْلَقْ فِيْهِ مِحْجَمًا- ایک محجم اس میں لٹکا دے (محجم بکسرۂ میم وہ ظرف جس میں حجامت کا خون اکٹھا ہوتا ہے اور نشتر کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع مَحَاجِمُ ہے)-

لَعْقَةُ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَةُ مِحْجَمٍ- شہد کا ایک چٹاؤ یا نشتر کا ایک چھاؤ-

اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ- سب نے یہی کہا کہ پچھنے لگوا- (خون نکلوا ڈال کیونکہ خون زیادہ ہونے سے غضب' شہوت اور قوائے نفسانی میں ترقی ہوتی ہے اور قوائے ملکی مغلوب رہتے ہیں)-

غَسْلُ مَحَاجِمِهٖ- ان مقاموں کا دھونا جہاں پر حجامت کی جاتی ہے- یہ جمع ہے- مَحْجَمٌ بہ فتح میم کی-

حِجَامَةٌ- بہ کسرۂ حاء پچھنے لگانے کا پیشہ-

حَجَّام- پچھنے لگانے والا-

حَجْنٌ- موڑنا' کھینچ لینا' روکنا' پھیرنا-

حَجْنٌ- اقامت کرنا' بخیلی کرنا-

يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ- آنحضرتؐ حجر اسود کو اپنی

ٹیڑھی منہ کی لکڑی چھوا دیتے۔

كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ - وہ حاجیوں کا مال ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے چرایا کرتا (اس میں اٹکا کر ان کی چیزیں گھسیٹ لیتا اگر کہیں صاحب مال دیکھ لیتا تو یہ بہانہ کرتا کہ لکڑی میں اٹک کر چلی آئی)۔

وَجَعَلَتِ الْمَحَاجِنُ تُمْسِكُ رِجَالًا - ٹیڑھے منہ کی لکڑیاں کچھ لوگوں کو اٹکالیں گی (یعنی قیامت کے دن)۔

تُوضَعُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ - قیامت کے دن ناطہ لایا جائے گا اس میں چرخہ کے تکلے کی طرح کجی ہوگی۔

مَا اَقْطَعَكَ الْعَقِيْقَ لِتَحْتَجِنَهُ - عقیق کا مقطعہ تجھ کو اس لئے نہیں دیا کہ تو اس کو اپنا مال سمجھ کر جوڑے (غریبوں کو فائدہ نہ پہنچائے)۔

اِنَّهُ كَانَ عَلَى الْحَجُوْنِ كَئِيْبًا - آپ حجون پہاڑ پر غمگین بیٹھے ہوئے تھے (حجون ایک اونچا پہاڑ ہے مکہ میں شعب الجزارین کے پاس۔ بعض نے کہا وہ ایک کج مقام کا نام ہے مکہ میں)۔

اَحْجَنَ ثُمَامُهَا - مکہ کی ثمام کے پتے نکل آئے (ثمام ایک مشہور گھاس ہے)۔

حَجًى - کنارہ، کونا۔

اَحْجَاءٌ - ''حَجًى'' کی جمع، اطراف وجوانب اور نواحی۔

حِجًى - بکسرۂ حا - عقل۔

اُحْجِيَّةٌ یا اُحْجُوَّةٌ - چیستان، معما۔

اَحَاجِىُّ - ''اُحْجِيَّه'' کی جمع ہے۔

مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ حِجًى فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ - جو شخص ایسی چھت پر سو جائے جس پر روک نہ ہو - (منڈیر یا کٹھرا وغیرہ) اس کی حفاظت کا ذمہ نہ رہا (بعض نے اس حدیث میں حَجًى بہ فتحہ حا پڑھا ہے - ایک روایت میں ''حِجَارٌ'' ہے - جیسے اوپر گزر چکا -)

حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ قَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ - یہاں تک کہ تین شخص اس کی قوم کے عقل والے کھڑے ہوں اور کہیں بے شک فلاں شخص محتاج ہو گیا ہے اب اس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔

مَا كَانَ فِىْ اَنْفُسِنَا اَحْجٰى اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ مُذْمَاتَ - جب سے وہ مر گیا تو ہمارے دلوں میں دجال ہونے کا وہ زیادہ سزاوار نہ رہا (ورنہ موت سے پیشتر اس کے دجال ہونے کا گمان غالب تھا)۔

اِنَّكُمْ مَعَاشِرُ هَمْدَانَ مِنْ اَحْجٰى حَيٍّ بِالْكُوْفَةِ - تم لوگ ہمدان کے قبیلہ والو! کوفہ میں سب قبیلوں کے لوگوں سے زیادہ عقل مند ہو۔

مَاهِىَ بِمُغِدٍّ فَيَسْتَحْجِىَ لَحْمُهَا - اس اونٹنی کو طاعون کا عارضہ نہ تھا کہ اس کا گوشت بگڑ جاتا (سڑ جاتا)۔

فَحَجَتْهَا الرِّيْحُ - اس کشتی کو ہوا بہا لے گئی۔

اِنَّ اَمْرَكَ كَالْجُعْدُبَةِ اَوْ كَالْحَجَاةِ - تمہارا کام (ضعف اور ناتوانی میں) پانی کے بلبلے یا حباب کی طرح ہے۔

حَجَا - پانی کے بلبلے - حجاۃ اس کا مفرد ہے۔

قَدْ تَكَنّٰى وَ تَحَجّٰى فَقَتَلْتُهُ - اس نے آڑ لی (یا اپنی کنیت بیان کی جیسے لڑائی میں اپنی بہادری دکھانے اور جتانے کے لئے بیان کرتے ہیں) اور گن گن کرنا شروع کیا میں نے اس کو مار ڈالا (بعض نے کہا ''تَحَجّٰى'' کے معنی یہ ہیں کہ پردے میں چھپ گیا تو یہ ''حَجَاةٌ'' سے نکلا ہے، جس کے معنے پردے کے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں اِحْتَجَاهُ یعنی اس کو چھپا لیا)۔

وَيَخْتِلُ ذٰلِكَ عَلٰى ذِى الْحِجٰى - یہ عقل والے کو بھی فریب دیتا ہے۔

فَرَاَيْتُ اَنَّ الصَّبْرَ عَلٰى هَاتَا اَحْجٰى - میں نے اس بات پر صبر کرنا زیادہ لائق سمجھا۔

بابُ الحاء مع الدال

حَدْءٌ - پھیرنا۔

حَدْءٌ - مدد کرنا، ظلم سے روکنا، مل جانا، التجا کرنا، غصہ ہونا۔

حِدَاَةٌ - بروزن عِنَبَةٌ - چیل - اس کی جمع حِدَاءٌ اور حِدَانٌ ہے -

خَمسٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَ الْحَرَمِ وَعَدَّ مِنهَا الْحِدَأَ - پانچ جانور ہیں جو حل اور حرم ہر جگہ مار ڈالے جائیں گے' ان میں سے ایک چیل کو بیان فرمایا (اس لئے کہ وہ ستاتی ہے ہاتھ میں سے چیزا چک لے جاتی ہے)-

حِدَةٌ - اکیلا ہونا -

کہتے ہیں: عَلٰى حِدَتِهٖ - یعنی اپنے اکیلے ہونے پر - اصل میں وَحْدٌ تھا -

فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلٰى حِدَةٍ - میں نے ان کو ایک جدا گانہ قبر میں رکھا (یعنی اکیلا)-

اِجْعَلْ كُلَّ نَوْعٍ مِّنْ تَمْرِكَ عَلٰى حِدَةٍ - ہر ایک قسم کی کھجور الگ الگ کر کے رکھ -

حَدَبٌ - کبرا ہونا' ٹیلہ' ٹبہ' موج -

اَحْدَبُ اور حَدِبٌ - کبڑا -

حَدْبَاءُ - کبڑی -

كَانَتْ لَهَا اِبْنَةٌ حُدَيْبَاءُ - اس کی ایک بیٹی تھی کبڑی - یہ تصغیر ہے حَدْبَاءُ کی -

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ - یا جوج ماجوج ہر ٹیلے سے پھوٹ نکلیں گے -

يَتَّقُوْنَ كُلَّ حَدَبٍ وَّ شَوْكٍ - (قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے) ہر بلندی اور کانٹے سے بچتے جائیں گے (گویا منہ ہاتھ اور پاؤں کے کام کرے گا)- کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

يَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ تَرْفَعُهَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيطٌ وَّ تَزْيِيلٌ

وہ دن جس روز زمین کے ٹیلوں کو ریت کی چمک اونچا کرتی اور پست کرتی ہے اور اسی میں یہ شعر بھی ہے -

كُلُّ ابْنِ اُنْثٰى وَ اِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهٗ
يَوْمًا عَلٰى اٰلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُوْلٌ

ہر ایک عورت کا بیٹا اگرچہ مدت تک سلامت رہے آخر ایک دن کبڑے آلے پر اٹھایا جائے گا - (بعض نے یہ ترجمہ کیا ہے آخر ایک دن سخت حالت پر اٹھایا جائے گا (یعنی مرے گا)-

وَ اَحْدَبُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ - سب سے زیادہ مہربان مسلمانوں پر - (یہ حضرت علیؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی تعریف بیان کی)-

حَدِبَ عَلَيْهِ عَمُّهٗ - ان کے چچا ان پر مہربان ہوئے -

يَعْلَمُ اللّٰهُ مَوْضِعَ النُّشُوِ وَالْعَقْلِ وَ الشَّهْوَةِ لِلسِّفَادِ وَالْحَدَبِ عَلٰى نَسْلِهَا - اللہ تعالیٰ ایک مچھر کے ہر مقام کو جانتا ہے' جہاں سے اس کی تربیت ہوگی اور جہاں اس کی عقل ہے اور جہاں جماع کی خواہش ہے اور جہاں اپنی اولاد پر شفقت ہے -

حُدَيْبِيَةُ - ایک بستی ہے مکہ کے قریب وہاں کے کنویں کا نام حدیبیہ تھا' پھر بستی کا نام ہو گیا -

حِدْبَارٌ - دبلی اونٹنی' قحط کا سال -

اَللّٰهُمَّ خَرَجْنَا اِلَيْكَ حِيْنَ اعْتَكَرَتْ عَلَيْنَا حَدَابِيْرُ السِّنِيْنَ - یا اللہ ہم تیرے پاس اس وقت نکلے جب قحط کی دبلی اونٹنیوں نے ہم پر ہجوم کیا -

حَدَابِيْرُ - جمع ہے حِدْبَارٌ کی - وہ اونٹنی جس کی پیٹھ کی ہڈی دبلے پن سے کھل گئی ہو اور پٹھے کی ہڈیاں نکل آئی ہوں (یہ حضرت علیؓ نے استسقاء کی دعا میں فرمایا)-

سَاَحْمِلُكَ عَلٰى صَعْبٍ حَدْبَاءَ حِدْبَارٍ يَنِخُّ ظَهْرُهَا - (ابن اشعث نے حجاج کو لکھا) میں تجھ کو ایک خندی کبڑی دبلی اونٹنی پر سوار کروں گا جس کی پیٹھ آواز کرتی ہوگی (مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مشکلات میں پھنساؤں گا)-

حَدَثٌ - پاخانہ کرنا' نئی بات نکالنا' پھٹا' نجاست حکمی -

حُدُوْثٌ اور حَدَاثَةٌ - نئی بات ہونا -

اِحْدَاثٌ - پیدا کرنا' نکالنا' پاخانہ پھرنا' صیقل کرنا -

تَحَدُّثٌ اور تَحْدِيْثٌ - بات بیان کرنا -

حَادِثٌ اور حَدِيْثٌ - نئی بات' نئی چیز جو ہمیشہ سے نہ ہو - یہ ضد ہے قدیم کی -

حَدِیْث - اصطلاح شرع میں آنحضرتؐ کے قول یا فعل یا تقریر کو کہتے ہیں - اور ''اثر'' صحابی کے قول یا فعل یا تقریر کو - اسی طرح تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کو اور کبھی اثر کو حدیث اور حدیث کو اثر کہتے ہیں -

فَوَجَدَتْ عِنْدَهٗ حُدَّاثًا - (حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے پاس آئیں) تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی آدمی باتیں کر رہے ہیں (ایک روایت میں اَحْدَاثًا ہے یعنی چند جوان آدمی آپ کے پاس پائے) -

یَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَیَضْحَکُ اَحْسَنَ الضِّحْکِ وَ یَتَحَدَّثُ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ - اللہ تعالیٰ ابر کو بھیجتا ہے، وہ بہت اچھی ہنسی ہنستا ہے (اس کی ہنسی چمک ہے) اور بہت اچھی بات کرتا ہے (اور اس کی بات گرج ہے) (بعض نے کہا ہنسی سے زمین کا کھلنا پھول پھلاری نکالنا اور بات کرنے سے لوگوں کی باتیں مراد ہیں جو وہ پیک (پیداوار) کی نسبت کرتے ہیں) -

قَدْ کَانَ فِیْ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - اگلی امتوں میں محدث لوگ گزرے ہیں - اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہو تو وہ حضرت عمرؓ ہوں گے (محدث اس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے، یعنی روشن ضمیر - اس کا گمان صحیح نکلتا ہے اس کی رائے اکثر درست نکلتی ہے) -

لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکَ بِالْکُفْرِ لَهَدَمْتُ الْکَعْبَةَ وَ بَنَیْتُهَا - اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا - (بلکہ ان کے کفر کا زمانہ پرانا ہو چکا ہوتا، اسلام کو ایک مدت دراز گزر گئی ہوتی) تو میں کعبہ کو گرا کر از سر نو بناتا (بعض نے حَدَثَانُ پڑھا ہے) -

حَدِیْثُ عَهْدِهِمْ بِکُفْرٍ - ان کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ ہے -

اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَهْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ - میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے (یعنی نومسلم ہیں) ان کا دل ملاتا ہوں (تاکہ داد و دہش کی وجہ سے احسان مند ہو کر دل سے مسلمان ہو جائیں) -

اُنَاسٌ حَدِیْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ - کچھ لوگ جو ابھی نوعمر ہوں گے -

حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ - نوجوان کم عقل (مراد خارجی ہیں - ظاہر میں اچھی بات کہیں گے یعنی قرآنی آیتوں سے دلیل لیں گے مگر آیتوں کے معنی اپنی خواہش کے مطابق کر لیں گے اور آنحضرتؐ اور صحابہؓ کی تفسیر کا کچھ لحاظ نہ کریں گے - حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان خارجیوں کو بدترین خلق سمجھتے کیونکہ ان کم بختوں نے کیا کیا تھا کہ جو آیتیں مشرکوں اور کافروں کے باب میں نازل ہوئی ہیں، ان کو مسلمانوں پر چیپتے تھے - ابن طاہر فتنی نے کہا: ان سے بدتر وہ لوگ ہیں جو ان آیتوں کو جو یہود کے باب میں نازل ہوئی ہیں، علمائے امت محمدیہ پر چیپتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی نجاست سے زمین کو پاک کرے - باوجود اس کے صحابہؓ اور تابعینؒ نے ان خارجیوں کو کافر نہیں کہا اور ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کا ذبیحہ جائز رکھا، ان کی گواہی قبول کی - کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا ''واہ! کفر ہی سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے (وہ تو گناہ کرنے والے کو بھی مومن نہیں سمجھتے بلکہ کافر کہتے ہیں)'' پھر پوچھا کیا منافق ہیں؟ فرمایا کہ ''منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں مگر وہ تو رات دن عبادت میں مصروف رہتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو آفت میں پڑ کر اندھے بہرے ہو گئے (ان کو حق بات نہیں سوجھتی بس اپنی سمجھ پر اترا کر گمراہ ہو گئے ہیں'') مؤلف کہتا ہے ہمارے زمانے میں بھی چند رکابیہ، نیچریہ، مرزائیہ، قادیانیہ، وجودیہ، چکڑالویہ اور ثنائیہ فرقے ایسے نکلے ہیں جو قرآن کی آیتوں کی تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کی پابندی نہیں کرتے - ان میں کچھ تو کافر ہیں جو اصول اسلام یا متواترات کو انکار کرتے ہیں کچھ مسلمان ہیں مگر گمراہ - جیسے وہ رکابی جو مکروہ یا حرام یا مختلف فیہ کاموں کو شرک قرار دے کر بات بات پر مسلمان کو مشرک کہہ دیتے ہیں، ائمۂ دین کی توہین کرتے ہیں - جو آیتیں یا حدیثیں بتوں کے

باب میں وارد ہیں ان کو انبیاءؑ، اولیاء اللہ اور ملائکہ پر بھی چیپ دیتے ہیں اور کہتے کیا ہیں کہ لفظ عام ہے، سب کو شامل ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ کے اثر سے معلوم ہوا کہ خوارج بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک گمراہی سے بچائے رکھے۔ اور صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے طریق پر قائم رکھے۔

مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثْنَا بَعْدَہٗ۔ تم نہیں جانتے ہم نے آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں؟

اَحْدَثُ بِہٖ عَھْدًا۔ سب سے نزدیک اس سے ملنے والا۔

حَدِیْثُ النَّفْسِ۔ دل کی باتیں، وسوسے خیالات۔

کِتَابُنَا اَحْدَثُ۔ ہماری کتاب نئی تازہ اتری ہے، (یعنی قرآن حکم)۔

زَعَمَتْ اِمْرَاَتِیَ الْاُوْلٰی اَنَّھَا اَرْضَعَتْ اِمْرَاَتِیَ الْحُدْثٰی۔ میری پہلی بیوی نے بعد کی بیوی کو (یعنی جس سے بعد میں نکاح کیا) دودھ پلا دیا۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔ جس نے وہاں دین میں نئی بات نکالی یا نئی بات کو مدد دی (اس سے راضی ہوا)۔ (نہایہ میں ہے یعنی بدعت پر راضی ہوا، بدعتی کی حمایت کی، اس کو دشمنوں سے بچایا، سکوت اختیار کیا، اس کا باوجود قدرت ہونے کے انکار نہیں کیا، ان سب پر آنحضرتؐ نے لعنت فرمائی)۔

اِیَّاکُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ۔ نئے کاموں سے جو دین میں نکالے جائیں بچے رہو (نہایہ میں ہے مراد وہ کام ہیں جن کی دلیل قرآن وحدیث اور اجماع امت سے نہ ہو)۔

لَمْ یُقْتَلْ مِنْ نِسَائِھِمْ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ کَانَتْ اَحْدَثَتْ حَدَثًا۔ بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کوئی قتل نہیں کی گئی مگر ایک عورت جس نے ایک نئی بات کی تھی (آنحضرتؐ کو زہر دیا تھا)۔

حَادِثُوْا ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ بِذِکْرِ اللّٰہِ۔ ان دلوں کو اللہ کی یاد سے جلا دو (صاف کرو صیقل کرو)۔

فَاَخَذَنِیْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو سلام کیا مگر آپؐ نے جواب نہ دیا)۔ مجھ کو اگلے اور پچھلے رنجوں نے لے ڈالا (میں فکر میں پڑ گیا (عرب لوگ کہتے ہیں)

حَدَثَ الشَّیْءُ حُدُوْثًا۔ یعنی یہ بات نئی پیدا ہوئی (مگر حدیث میں حَدُثَ بہ ضمۂ دال مروی ہے تاکہ قَدُمَ کا جوڑ ہو جائے)۔

اَحَدَثَ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ۔ کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا۔

لَا یَزَالُ فِی الصَّلٰوۃِ مَالَمْ یُحْدِثْ۔ برابر نماز ہی میں رہے گا (یعنی نماز کا ثواب اس کو ملتا رہے گا) جب تک وضو نہ ٹوٹے (یعنی گوز نہ لگائے)۔

یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَالَمْ یُحْدِثْ۔ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کو حدث نہ ہو۔

لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ۔ وضو جب ہی واجب ہوتا ہے، جب حدث ہو (اگر حدث نہ ہو تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے)۔

مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ۔ عورتوں نے جو نئی باتیں نکالیں (کہ زیور اور خوشبو سے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں۔ اگر آنحضرتؐ کے عہد میں عورتیں ایسا کرتیں، تو آپ ان کو مسجدوں میں جانے سے منع کر دیتے)۔

لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ۔ ان دو رکعتوں میں دنیا کا کوئی خیال نہ لائے (اگر آخرت کا خیال ہو یا قرآن کے معنی اور مطالب کا، تو کچھ ضرر نہیں۔ حضرت عمرؓ نماز میں لشکروں کی تیاری کا خیال کرتے اور یہ کچھ ضرر نہ کرتا کیونکہ دینی کام تھا۔ میں کہتا ہوں بہتر یہ ہے کہ نماز میں اپنے مالک حقیقی کا تصور رہے کہ میں اس کے سامنے کھڑا ہوں اور وہ میری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے اور میرے دل کے خیال سے بھی مطلع ہے۔ اسی استغراق میں نماز پوری کرے اور حضرت عمرؓ کے اثر کی تاویل کی ہے کیونکہ نماز کو لشکروں کی تیاری سے کوئی مناسبت نہیں۔ گو وہ دینی کام ہو، اگر بے اختیاری سے کوئی

خیال دنیاوی امور کا آ جائے تو اس کو دفع کرے' اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے- اب جو فضیلت اس حدیث میں وارد ہے' اس کو وہ خیال مانع ہوں گے یا نہیں' جو بے اختیاری سے آ جائیں' اس میں علماء کا اختلاف ہے- بعض نے کہا یہ فضیلت جب ہی حاصل ہو گی' جب دونوں طرح کے خیالات نہ آئیں- یعنی نہ اختیاری نہ اضطراری)-

لِاَنَّهٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ (پانی برسنے لگا' تو آپ نے بدن پر سے کپڑا اہٹا دیا' تا کہ وہ پانی بدن کو لگے' فرمایا) یہ ابھی تازہ تازہ اپنے مالک کے پاس سے آیا ہے (اس کو گناہ گار ہاتھوں نے نہیں چھوا نہ اس زمین سے ملا جس پر گناہ کئے جاتے ہیں اس حدیث سے علو اور فوقیت باری تعالٰی کا ثبوت اور جہمیہ ملاعنہ کا رد ہوتا ہے)-

اِنَّمَا کَرِهَ لِمَنْ اَحْدَثَ- قبر پر بیٹھنا آپ نے اس کے لئے مکروہ رکھا جو وہاں حدث کرے- یعنی پاخانہ یا پیشاب (اس حدیث سے مومنین کی قبور کا احترام نکلتا ہے)-

وَ اِنَّ حَدَثَهٗ لَا یُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِیْنَ- اللہ تعالٰی کی جو صفات حادثہ ہیں (جیسے خلق اور رزق اور کلام وغیرہ) وہ مخلوق کی صفات حادثہ کے مشابہ نہیں ہیں (کیونکہ پروردگار کی ذات نہ کسی ذات کے مشابہ ہے نہ اس کی کوئی صفت مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے- یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت اور جماعت کا' رحمہم اللہ تعالٰی- اب یہ کہنا کہ اللہ تعالٰی کی کل صفات قدیم ہیں- گویا صفات اضافیہ کا انکار کرنا ہے اور متاخرین متکلمین' فلاسفہ اور معتزلہ کی تقلید سے اس آفت میں پڑ گئے ہیں' البتہ یہ صحیح ہے کہ صفات حقیقیہ جیسے علم اور قدرت اور حیات وغیرہ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں)-

اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَّ یَهُوْدِیَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا- آنحضرتؐ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت دونوں لائے گئے انھوں نے زنا کیا تھا-

کَانَ اِذَا صَلّٰی فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ- آنحضرتؐ جب فجر کی سنتیں پڑھ چکتے' تو اگر میں جاگتی ہوتی' تو مجھ سے باتیں کرتے (ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ تہجد پڑھنے کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے آپ ان سے باتیں کرتے' اور دونوں روایتوں میں کوئی تخالف نہیں کیونکہ آپ کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے ہوں گے- ابن عربی نے کہا تہجد اور صبح کی سنتوں کے درمیان' یا صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان خاموش رہنا افضل نہیں ہے- البتہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک خاموش رہنا افضل ہے- میں کہتا ہوں جو آنحضرتؐ نے کیا وہی سنت اور وہی افضل ہے- تہجد کے بعد اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اپنے گھر والوں سے باتیں کرنا سنت ہے- اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ذرا لیٹ جانا- امام ابن حزمؒ نے تو یہ کہا ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنت پڑھ کر نہ لیٹے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہو گی، سبحان اللہ کیا اتباع سنت ہے- گو امام ابن حزمؒ کا یہ قول دلیل کی رو سے راجح نہیں ہے مگر ان کے اقوال دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر اتباع سنت میں غرق تھے- شیخ ابن عربیؒ نے ان کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ نے ان سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے میں غرق اور غائب ہو گئے- رضی اللہ عنہ و عن اتباعہ)-

حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ- (حذیفہؓ نے کہا) آنحضرتؐ نے ہم سے (امانت کے باب میں) دو حدیثیں بیان کیں-

اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَ عَنْ اُمِّیْ- کیا میں تم سے اپنے اور اپنی ماں کے حالات بیان نہ کروں؟

اِیَّاکُمْ وَ اَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَؓ- (معاویہؓ نے کہا) تم ذرا حدیثوں سے بچے رہو (ان کی تصحیح کرو) اگر وہ حدیثیں قبول کر لو جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مشہور تھیں (کیونکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ حدیث بیان کرنے سے بہت ڈرتے تھے- وہی حدیث بیان کرتے' جو صحیح ہوتی)-

قَدْ تُحُدِّثَ بِنَحْوِهٖ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ- ابو رافع سے ایسی ہی حدیث روایت کی گئی ہے-

کُنَّا نَحَدَّثُ اَنَّ اُسَامَةَ- ہم سے یہ حدیث بیان کی

جاتی تھی کہ اسامہؓ-

اِنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ - اس نے دین میں نئی بات نکالی- (تقدیر کا انکار کیا)-

اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ - میرے چھوٹے بیٹے (یہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا) نئی بات ہے (انھوں نے شاید آنحضرت کو صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے نہ دیکھا ہوگا' اس لئے انکار کیا اور اس کو نئی بات قرار دیا- مگر دوسرے صحابہؓ کی روایتوں سے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ثابت ہے اور اثبات مقدم ہے نفی پر- بعض نے کہا' عبداللہ بن مغفل کا مطلب یہ ہے کہ قنوت میں وہ وہ دعائیں پڑھنا جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہیں' ایک نئی بات ہے)-

اَحَادِیْث - جمع ہے اُحْدُوْثَةٌ کی- احدوثہ بمعنی حدیث ہے-

اِتَّقُوْا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ - مجھ سے حدیث کی روایت کرنے سے بچے رہو' وہی حدیث روایت کرو' جس کو تم جانتے ہو (تم کو خوب یقین ہو کہ وہ حدیث میری ہے)-

وَلَا یُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا - برے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے-

اَلرُّؤْیَا ثَلٰثَةٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ - خواب تین طرح کے ہوتے ہیں- ایک ان میں سے نفسانی خیال (جیسے کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھچھڑے ہی نظر آتے ہیں)-

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ - بنی اسرائیل سے حدیثیں روایت کرو کچھ حرج نہیں (اس کا یہ مطلب نہیں ہے وہ جھوٹی حدیثیں ان سے نقل کرو بلکہ ان حدیثوں کے نقل کرنے کی اجازت دی جن کی صحت کا گمان ہو گو وہ بلا سند بیان کریں- کیونکہ مدت دراز گزرنے کی وجہ سے سند بیان کرنا ان کے لئے دشوار ہے)-

وَقَالَ قَوْمٌ بِطَهَارَةِ الْحَدَثَیْنِ مِنْهُ - ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ کا پیشاب اور پاخانہ دونوں پاک تھے (قاضی عیاض نے کہا' اسی طرح آپ کا خون اور سارے فضلات طاہر تھے)-

حَدِیْثُهُمْ حَدِیْثُ اَوَّلِهِمْ - ان میں جو کوئی پہلے بات کرتا ہے وہی بات کرتا رہتا ہے (دوسرا کوئی اس کی بات کو کاٹ کر بیچ میں نہیں بولتا' جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے)-

مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا (اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیال معاف کر دیئے ہیں) جو ان کے دلوں میں گزریں (لیکن منہ سے نہ نکالیں' نہ ان پر عمل کریں- مراد وہ وسوسے ہیں جو دل میں آتے ہیں' پھر پانی کی طرح بہہ جاتے ہیں لیکن جو خیال دل میں جم جائے اور آدمی اس پر اعتقاد کر لے' تو اس پر مواخذہ ہوگا)-

حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا یَفْهَمُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ یُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ - آدمیوں سے وہی حدیثیں بیان کیا کرو جن کو وہ سمجھ سکیں (ان کی عقل اور استعداد کے موافق) کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور رسول جھٹلائے جائیں (ان سے دین کی وہ باتیں بیان نہ کرو' جن کا سمجھنا مشکل ہے اور سمجھ میں نہ آئیں تو وہ جھٹلانے لگیں- تم بھی گناہ گار بنو کیونکہ تم اس تکذیب کے باعث بنے)-

اِنْ شِئْتَ لَمْ اُحَدِّثْ بِهٰذَا - (عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) اگر تمھاری مرضی یہ ہو کہ میں یہ حدیث بیان نہ کروں' تو نہیں بیان کروں گا (عمارؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ حدیث غلط ہے یا ان کو اس میں شک تھا بلکہ حضرت عمرؓ امیر المومنین تھے ان کی اطاعت لازم تھی' اس وجہ سے حضرت عمارؓ نے یہ کہا)-

تَبْعَثُنِیْ اِلٰی قَوْمٍ یَّكُوْنُ بَیْنَهُمْ اَحْدَاثٌ وَّلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ - تم مجھ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتے ہو' جن میں نئے نئے جھگڑے اور مقدمے پیدا ہوتے ہیں اور میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا-

اَحْدَاث جمع ہے حَدَث کی- حَدَث اور حَدَثَانٌ اور حَادِثَةٌ اور حُدْثٰی سب کے ایک معنی ہیں- یعنی ایک نیا امر' نیا واقعہ' نیا مقدمہ-

اِنَّ اَوْصِیَاءَ مُحَمَّدٍ مُحَدِّثُوْنَ - آنحضرتؐ کے وصی

سب محدث ہوں گے (یعنی جبرئیلؑ ان سے بات کریں گے گو جبرئیلؑ ان کو دکھائی نہ دیں گے)۔

اِنَّ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ مُحَدَّثِیْنَ مِنْ غَیْرِ نُبُوَّۃٍ۔ ہر امت میں ایسے لوگ ہیں جو محدث ہیں مگر پیغمبر نہیں ہیں (ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک نکلتی ہے)۔

اَیَّتُھَا الْمُحَدِّثَۃُ۔ ''اے محدثہ'' (یہ خطاب حضرت فاطمہ زہراؓ کی طرف ہے)۔

لَجَعَلْتُکَ حَدِیْثًا لِمَنْ خَلْفَکَ۔ میں تجھ کو تیرے بعد والوں کے لئے عبرت بناتا (ایسی سخت سزا دیتا)۔

لَمْ اَرَ شَیْئًا اَحْسَنَ دَرْکًا وَّلَا اَسْرَعَ طَلَبًا مِّنْ حَسَنَۃٍ مُّحْدَثَۃٍ لِذَنْبٍ قَدِیْمٍ۔ میں نے نئی نیکی سے بڑھ کر پرانے گناہ کو زیادہ پانے والی اور جلد ڈھونڈھ کر اس کو پیٹ دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

لَا یُحَدِّثُ اَمَانَۃَ الْاَصْدِقَاءِ وَلَا یَکْتُمُ شَھَادَۃَ الْاَعْدَاءِ۔ مومن کی صفت یہ ہے کہ دوستوں کی امانت یعنی راز کی بات بیان نہیں کرتا (ان کو فاش نہیں کرتا) اور دشمنوں کی گواہی کو نہیں چھپاتا (دشمن کے مقابلہ میں بھی سچی گواہی دیتا ہے یہ نہیں کہ اس کو چھپا لے تاکہ دشمن کا نقصان ہو)۔

حَدِیْثُ السِّنِّ۔ کم سن نوجوان (اگر سِنّ کا لفظ نکال ڈالیں تو حَدَثٌ کہیں گے۔ اس کی جمع اَحْدَاث یعنی نوجوان کم سن)۔

اَلْعِلْمُ یَکْسِبُ الْاِنْسَانَ الطَّاعَۃَ فِیْ حَیٰوتِہٖ وَ جَمِیْلَ الْاُحْدُوْثَۃِ بَعْدَ وَفَاتِہٖ۔ علم سے انسان کو زندگی میں اطاعت اور عبادت کی توفیق ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر رہتا ہے۔

لَا اٰسَنُ الْحَدَثَانَ۔ میں موت سے بے ڈر نہیں ہوں۔

اَلْاَرْوَاحُ یُصِیْبُھَا الْحَدَثَانُ اِلَّا رُوْحَ الْقُدُسِ۔ سب جانوں کو نیند، غفلت اور حادثے پیش آتے ہیں مگر پاکیزہ جان کو (یعنی حضرت جبرئیلؑ کو)۔

خُذُوْا بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ۔ نئے حکم کو لو پھر جو اس سے نیا ہو (یعنی جس مسئلہ میں مختلف حدیثیں وارد ہوں تو بعد والی حدیث پر عمل کرو۔ اگر تاریخ معلوم ہو سکے۔ کیونکہ پہلی والی حدیث منسوخ ہوگئی ہوگی)۔

حَدْجٌ۔ مارنا، باندھنا، گھورنا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَی مَیِّتِکُمْ حِیْنَ یَحْدِجُ بِبَصَرِہٖ فَاِنَّمَا یَنْظُرُ اِلَی الْمِعْرَاجِ۔ کیا تم اپنے مردے کو نہیں دیکھتے جب وہ (مرتے وقت) اپنی نظر جماتا ہے وہ سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر آسمان پر جانا ہوگا)۔

حَدِّثِ النَّاسَ مَا حَدَجُوْکَ بِاَبْصَارِھِمْ۔ لوگوں سے اس وقت تک باتیں کرو (وعظ و نصیحت) جب تک وہ تیری طرف نظر جمائے رہیں۔ (تیری باتیں سننے کے مشتاق رہیں)۔

حَجَّۃٌ ھٰھُنَا ثُمَّ احْدِجْ ھٰھُنَا حَتّٰی تَفْنٰی۔ اس جگہ ایک حج کر لے پھر سامان کس (یعنی جہاد کی تیاری کر) یہاں تک کہ فنا ہو جائے (بوڑھا ہو جائے یا مر جائے)۔

وَالْمَرْکَبُ حِدْجٌ۔ سواری محافہ کی ہے (جس میں عورتیں چڑھتی ہیں)۔

کَاَنِّیْ اَخَذْتُ حَدَجَۃَ حَنْظَلٍ فَوَضَعْتُھَا بَیْنَ کَتِفَیْ اَبِیْ جَھْلٍ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا) جیسے میں اندرائن کا ایک کچا سخت پھل لیا اور اس کو ابوجہل کے دونوں کندھوں کے بیچ میں رکھ دیا۔

اَحْدَجَ الشَّجَرَۃُ۔ اندرائن کے درخت میں پھل نکلے۔

حَدٌّ۔ روکنا، منع کرنا، سرحد مقرر کرنا، سزا دینا، غصہ ہونا، جدا کرنا، تیز کرنا، سوگ کرنا۔

حُدُوْدُ اللّٰہِ۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (مثلاً چوری میں ہاتھ کاٹنا، تہمت میں اسی کوڑے لگانا، زنا میں رجم یا سو کوڑے لگانا، رہزنی میں قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا) یا اللہ کے ٹھہرائے ہوئے احکام (جیسے ترکے کے حصے، طلاقوں کی تعداد اور نکاحوں کی تعداد وغیرہ)۔

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَیْنَ الْحَدَّیْنِ حَدِّ الدُّنْیَا وَحَدِّ الْاٰخِرَۃِ لَمَمٌ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) وہ گناہ ہے جس میں نہ دنیا

کی کوئی سزا مقرر ہو (جیسے رجم یا جلد یا قطع یا حبس) نہ آخرت کی (مثلاً قتل، والدین کی نافرمانی، سود خواری کہ ان میں آخرت کی سزائیں مقرر ہیں) ان دونوں کے بیچ میں جو گناہ ہو (جیسے اجنبی عورت کو بہ شہوت دیکھنا، اس کا بوسہ لینا، مساس کرنا، امرد کو بہ شہوت دیکھنا، ان کا بوسہ لینا مساس کرنا، پتنگ اڑانا، شطرنج چوسر گنجفہ وغیرہ کھیلنا، گانا بجانا - ایک طائفہ علماء کے نزدیک -[1]

حَدُّ الْمَرِيضِ اَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ - بیمار کو کون سی بیماری تک، یعنی کس حد تک جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کس حد پر جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے؟ (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب ایک روایت میں ''جِدُّ الْمَرِيضِ'' ہے جیم معجمہ سے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کوشش کرنا) -

اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ - میں نے ایک ایسا جرم کیا ہے جس میں سزا واجب ہوتی ہے، تو مجھ کو سزا دیجئے -

اِقَامَةُ حَدٍّ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً - اللہ کی مقرر کی ہوئی ایک حد قائم کرنا، چالیس راتوں کی برسات سے بہتر ہے (اس لئے کہ برسات سے شکم سیری ہوتی ہے اور حد جاری ہونے سے لوگوں کی جان اور عزت اور زندگی محفوظ رہتی ہے) -

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ - جو شخص کوئی حد کا گناہ کرے (مثلاً زنا، چوری، قذف وغیرہ) پھر اللہ اس کا گناہ ڈھانپے رکھے اور معاف کر دے تو وہ بڑا اکرم کرنے والا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حدی گناہ کا بھی چھپانا اس کے اظہار سے بہتر ہے - اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرے تو معافی کی امید ہے) -

فَيُحَدُّ لِي حَدًّا - پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی (کہ ایسے ایسے گناہ گاروں کی شفاعت کر دو یا فلاں فلاں گناہ گاروں کی - اس حدیث کے شروع میں یہ مذکور ہے کہ میدان حشر کی تنگی، سختی اور حرارت سے لوگ تنگ ہو کر آپ کی سفارش چاہیں گے اور آخر میں یہ مذکور ہے کہ آپ کئی گروہوں کو دوزخ سے نکالیں گے - دونوں میں منافاۃ نہیں کس لئے کہ جس وقت تک آپ بارگاہ احدیت میں سجدہ کر کے شفاعت کا اذن حاصل کریں گے، اس وقت تک کچھ لوگ تو میدان حشر ہی میں محبوس رہیں گے اور کچھ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے) -

لَايَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ - کسی عورت کو (اپنے خاوند کے سوا) دوسری کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں -

اَلْحِدَّةُ تَعْتَرِيْ خِيَارَ اُمَّتِيْ - تیزی اور نیک کام میں جلدی یا دین میں سختی میری امت کے اچھے لوگوں میں ہوگی (مطلب یہ ہے کہ غصہ، زود رنجی اور تیزی اگر اللہ کے واسطے ہو تو وہ بہتر ہے - دین کی حرارت اور حدت، قوت ایمان کی دلیل ہے اور مداہنت اور صلح کل، نفاق اور بے ایمانی کی) -

خِيَارُ اُمَّتِيْ اَحِدَّاءُهَا - میری امت کے بہتر لوگ وہی ہیں جن میں دین کی حدت ہو (کافروں پر ان کو غصہ ہو - جس بات سے اسلام یا مسلمانوں کی توہین ہوتی ہو، اس کو کبھی گوارا نہ کریں، گو جان جائے، مال جائے، عزت جائے، پر دین میں خلل نہ آئے اور دین دار لوگ محفوظ رہیں) -

كُنْتُ اُدَارِيْ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ بَعْضَ الْحِدِّ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں حضرت ابوبکرؓ کی بعض تیزی کو نرمی کے ذریعہ ٹال دیتا (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مزاج میں ذرا تیزی اور زود خشمی تھی، حضرت عمرؓ ان سے مداراۃ کر کے ان کا غصہ ٹال دیتے - یہ خصلت اکثر ایمان داروں میں ہوتی ہے کہ ان کو غصہ جلدی آ جاتا ہے مگر جلد زائل بھی ہو جاتا ہے - ان کا دل آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے (ایک روایت میں ''بَعْضَ الْجِدِّ'' ہے جیم سے جو ہزل کے مقابل ہے، ایک روایت میں ''بَعْضَ الْجَدِّ'' ہے بہ فتحہ جیم بمعنی حظ) -

عَشْرٌ مِنَ السُّنَّةِ وَعَدَّ فِيهَا الْاِسْتِحْدَادَ - دس

[1] ایک طائفہ کی قید اس لئے لگائی کہ بعض علماء نے گانا بجانا جائز رکھا ہے اور اس مسئلہ میں طرفین سے مستقل کتابیں اور رسالے لکھے گئے ہیں - (م)

باتیں سنت ہیں' ان میں سے ایک زیر ناف کے بال لینا بھی آپ نے بیان کئے (یعنی استرے سے مونڈنا)۔

اَمْهِلُوْا کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَ تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ۔ ذرا دم لو فرصت دو تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہیں وہ کنگی کر لے اور جس کا خاوند چل دیا تھا (گھر میں نہ تھا) وہ صفائی کر لے (مقام مخصوص کے بال وغیرہ صاف کر لے (نووی نے کہا کہ زیر ناف کے بال استرے سے مونڈھنا افضل ہے بہ نسبت نور لگانے یا اکھیڑنے کے اور بہتر یہ ہے کہ قبل اور دبر دونوں کے بال صاف کرے۔ طیبی نے کہا عورتیں استرے سے نہیں مونڈتیں تو ان کے استحداد سے بالوں کا اکھیڑنا مراد ہے)۔

اِنَّهُ اِسْتَعَارَ مُوْسٰی لِیَسْتَحِدَّبِهٖ۔ حضرت حبیبؓ نے جب کافر ان کو قتل کرنے لگے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال مونڈنے کے لئے (کیونکہ وہ کافروں کے پاس قید تھے ان کو یہ برا معلوم ہوا کہ قتل کے وقت ان کے زیر ناف کے بال نمود ہوں)۔

اِنَّ قَوْمَنَا حَادُّوْنَا لَمَّا صَدَّقْنَا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔ (عبداللہ بن سلامؓ نے کہا) ہمارے قوم کے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے' جب سے ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کی۔

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ۔ ہر حرف کی ایک انتہا ہے (جہاں تک آدمی پہنچتا ہے۔ دوسری روایت میں ''مُطَّلَعٌ'' ہے یعنی چڑھنے کا مقام یہ حدیث صفت قرآن میں وارد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ظاہر اور باطن قرآن ہر ایک کا ایک منتہیٰ اور مقصد ہے۔ مثلاً ظاہر قرآن کا مقصد یہ ہے کہ آدمی شان نزول' عربیت' ناسخ و منسوخ' اعراب وقوف وغیرہ سے واقف ہو اور باطن قرآن کا یہ مقصد ہے کہ دل کی سختی دور ہو' ہر وقت پروردگار کا حضور ہو' قلب یاد الٰہی سے پرنور ہو)۔

تَقِیْسُ الْمَلٰئِکَةُ بِالْحَدَّادِیْنَ۔ (یہ صحابہؓ نے ابوجہل سے کہا' جب وہ مردود کہنے لگا کہ ''دوزخ کے داروغہ انیس ہیں تو ہم میں سے سو آدمی ان کو ہٹا کر دوزخ سے نکل جائیں گے) کیا تو فرشتوں کو دنیا کی جیلوں کی طرح سمجھتا ہے (ایک فرشتہ ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے کافی ہے (بعض نے کہا ''حَدَّادِیْنَ'' سے لوہار مراد ہیں)۔

اَرٰی حَدَّهُمْ کَلِیْلًا۔ میں تو ان کی دھار کند دیکھتا ہوں (یعنی ان کی قوت کم ہے)۔

لِیُحِدِّ السِّکِّیْنَ۔ چھری تیز کر لے۔

حَدٌّ کَلِیْلٌ۔ کند دھار جس سے برابر نہ کٹے۔

طَرْفٌ کَلِیْلٌ۔ ضعیف نگاہ۔

مَا یُحِدُّوْنَ اِلَیْهِ النَّظَرَ۔ آپ کے صحابہؓ تیز نگاہ سے آپ کو نہیں دیکھتے (بوجہ آپ کی ہیبت اور رعب کے نظر آپ پر نہیں جما سکتے)۔

وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهٖ۔ اپنی داہنی کہنی کو ران پر جدا کر کے رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے علیحدہ رکھا چمٹایا نہیں) بعض نے یوں پڑھا ہے: وَحَدُّ مِرْفَقِهِ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهٖ۔ یعنی آپ کی داہنی کہنی آپ کی ران پر تھی۔

اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ کیا تو اللہ کی حدوں میں سے ایک حد دور کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے' (یہ آپؐ نے حضرت اسامہؓ سے فرمایا۔ علماء نے کہا ہے کہ جب حد کا مقدمہ امام تک پہنچ جائے' اس وقت مجرم کی سفارش کرنا حرام ہے لیکن اس سے پہلے جائز ہے اگر مجرم شریر نہ ہو' ورنہ شریروں پر رحم کرنا' دوسری غریب مخلوق پر ظلم کرنا ہے اور تعزیز میں ہر حال میں سفارش کرنا درست ہے۔ یعنی خواہ مقدمہ حاکم تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو)۔

اِنَّهُ اَتٰی حَدًّا (جس نے پردہ اٹھا کر گھر میں جھانکا) اس نے سزا کا کام کیا۔

اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ۔ اپنے غلام لونڈیوں پر اللہ کی حدیں قائم کرو (ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ مولا اپنے غلام اور لونڈی کو حد مار سکتا ہے مگر امام ابوحنیفہؒ نے اس کے خلاف یہ کہا ہے حد لگانا خاص امام اور حاکم کا کام ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِکُلِّ شَیْءٍ حَدًّا وَجَعَلَ عَلٰی مَنْ تَعَدَّی الْحَدَّ حَدًّا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد مقرر کی ہے اور جو شخص اس حد سے بڑھ جائے' اس کی یہی سزا مقرر کی ہے۔

لِلصَّلٰوةِ اَرْبَعَةُ آلَافِ حَدٍّ- نماز کی چار ہزار حدیں ہیں-

اَقَمْتُمْ حُدُوْدَهٗ- تم نے اس کی حدیں قائم کیں، یعنی احکام اور شرائع-

يُضْرَبُ الْحُدُوْدُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ- حدیں امام کے سامنے لگائی جائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ ''حادٌّ'' آنحضرتؐ کا نام ہے توراۃ شریف میں، کیونکہ جو کوئی آپؐ کے دین سے مخالفت کرے گا، آپ اس سے مخالفت کریں گے گو وہ رشتہ دار ہو)-

لَا يَزَالُ الْإِنْسَانُ فِيْ حَدِّ الطَّائِفِ مَا فَعَلَ كَذَا- جب تک آدمی ایسا کرتا رہے تو اس کو طواف کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا-

مَنْفِيٌّ عَنْهُ الْاَقْطَارُ مُبْعَدٌ عَنْهُ الْحُدُوْدُ- اللہ تعالیٰ کے نہ کنارے ہیں نہ حدیں ہیں-

حُدُوْدُ الْإِيْمَانِ- شہادتین کا اقرار نماز زکوٰۃ روزہ حج (امام ابوعبداللہ کے سامنے ایک مرد مومن کا ذکر آیا جس میں حِدَّتْ (یعنی غصہ تیزی) تھی- آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے جب مومنوں کو پیدا کیا تو ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا- وہ چلے گئے، وہاں کا دھواں ان کو لگ گیا، یہی حِدَّتْ ہے اور کافروں کو جب پیدا کیا، ان کو بھی دوزخ میں جانے کا حکم دیا، لیکن وہ نہیں گئے، اس لئے ان میں تحمل اور وقار ہے- امام محمد باقرؒ سے پوچھا گیا کہ مومن میں تیزی کیوں سب سے زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ قرآن کی عزت اس کے دل میں ہوتی ہے اور خالص ایمان اس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ اللہ کا مطیع اور مصدق بندہ ہوتا ہے اور اکثر مومن کی تیزی اور حرارت اس امر پر ہوتی ہے جو خلاف شرع ہو- اسی طرح اس کا غصہ اس پر ہوتا ہے جو خلاف شرع کام کا ارتکاب کرے نہ کہ ہر شخص پر یا ہر موقع پر)-

حَدْرٌ- موٹا ہونا، غلیظ ہونا، سوج جانا، سو جانا، اترنا، اوپر سے نیچے ڈھکیلنا، جلدی کرنا-

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ-[1] جب اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے اور جب تکبیر کہے تو جلد جلد کہہ-

فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَحَدَّرَ فِيْهِمَا- آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں اختصار کیا (جلدی سے فارغ ہو گئے)-

رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ يَايَتَحَدَّرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ- میں نے دیکھا برسات کا پانی آپؐ کی ڈاڑھی پر ٹپک رہا تھا-

ضَرَبَ رَجُلًا ثَلَاثِيْنَ سَوْطًا كُلُّهَا يَبْضَعُ وَ يَحْدُرُ- حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے مارے ہر کوڑے سے کھال پھٹ رہی تھی اور سوج رہی تھی-

وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَحْدَرُ شَيْئٍ- ہمارے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو بہت موٹا اور غلیظ تھا-

رَغِيْفٌ حَادِرٌ- پوری روٹی-

كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلَ غُلَامًا حَادِرًا- عبداللہ بن حارث بن نوفلؓ ایک موٹے تازے گٹھے بدن کے لڑکے تھے-

اِنَّ اَبْرَهَةَ كَانَ رَجُلًا قَصِيْرًا حَادِرًا فَحْدَاحًا- ابرہہ (جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھی لے کر آیا تھا) ایک پست قد، غلیظ، ٹھنگنا آدمی تھا-

اِنَّ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ كَانَ عَلٰى بَعِيْرٍ لَّهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا حَدْرَاهَا- ابی ابن خلف ایک سانڈنی پر سوار تھا، اور کہہ رہا تھا کسی نے ایسی موٹی تازی اونٹنی دیکھی ہے؟

حَدْرَاءُ تانیث ہے اَحْدَرُ کی، جس کے پٹھے اور رانوں پر گوشت ہو اور کمر باریک ہو-

اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ- (حضرت علیؓ نے جنگ خیبر میں یہ رجز پڑھا) میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدرہ رکھا- (حیدرہ شیر کو کہتے ہیں چونکہ اس کی گردن موٹی ہوتی ہے- حالانکہ ان کی ماں نے ان کا نام ''اَسَدْ'' رکھا تھا مگر چونکہ اَسَدْ اور حَيْدَرَهْ کا ایک ہی مطلب ہے اس

---

[1] مجمع البحرین میں ہے کہ ایک روایت میں فاحذر ہے ذال معجمہ سے مگر یہ روایت مجھ کو نہیں ملی- زمخشری نے کہا فاخدر ہے خائے معجمہ ہے- (م)

لئے یہ کہنا صحیح ہوا کہ میرا نام حیدرہ رکھا تھا- بعض نے کہا نہیں' ان کی ماں نے حیدرہ ہی ان کا نام رکھا تھا' اس وقت والد آپ کے موجود نہ تھے جب وہ آئے تو انھوں نے علیؓ نام رکھا (صدقے اس نام پاک کے)-

اَلْاَذَانُ تَرْتِیْلٌ وَ الْاِقَامَۃُ حَدْرٌ- اذان آہستہ آہستہ ہے اور اقامت جلدی جلدی-

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَبِیْ وَ الْمَاءُ یَنْحَدِرُ عَلٰے عَاتِقِہٖ- گویا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں' پانی ان کے کندھے پر ٹپک رہا تھا-

اُحْدُرْ ذٰلِکَ اِلَیْنَا- اس کو ہمارے پاس بھیج دو-

حَدْسٌ - گمان کرنا' اٹکل لگانا' قصد کرنا' کشتی میں غالب آنا' جلدی چلنا-

لَایَنَا لُہٗ حَدْسُ الْفِطَنِ- اس پروردگار تک عقل مند کا گمان یا وہم نہیں پہنچ سکتا-

حَدْقٌ - گھیر لینا' گرداگرد ہو جانا' دیکھنا-

اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ- فلاں شخص کے باغ میں پانی برسا (حدیقہ وہ باغ جس کے گرد حصار ہو اور کبھی کھجور کے چند جھاڑوں کو بھی حدیقہ کہتے ہیں' گو ان کے گرد احاطہ نہ ہو- اس کی جمع حَدَائِقُ ہے)-

فَحَدَقَنِیْ یا فَحَدَّقَنِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِھِمْ- اپنی اپنی آنکھوں سے مجھ کو گھورنے لگے-

اَحْدَاقَ بِہِ النَّاسُ -لوگوں نے آپ کو گھیر لیا-

نَزَلُوْا فِیْ مِثْلِ حَدَقَۃِ الْبَعِیْرِ- ایسے ملک میں اترے جو اونٹ کی آنکھ کی طرح تروتازہ اور شاداب تھا (آنکھ میں اللہ نے تری رکھی ہے- سارے بدن میں خشکی ہو' مگر آنکھ میں ضرور تری رہے گی' اسی طرح اگر سارے بدن میں مغز نہ رہا ہو لیکن آنکھ میں ضرور رہے گا اس لئے تروتازہ اور شاداب ملک کو ''حدقہ'' سے تشبیہ دی- اصل میں حَدَقَۃ آنکھ کے کالے ٹپے کو کہتے ہیں- مجمع البحرین میں ایک حدیث نقل کی ہے:

حَدَقَۃُ الْعَیْنِ ھِیَ سَوَادُھَا الْاَعْظَمُ- آنکھ کا حدقہ وہ بڑا کالا ٹپا ہے)-

حَدْلٌ - ظلم سے ایک طرف جھک جانا-

حَدَلٌ -ایک کندھا اونچا ایک نیچا ہونا' ظلم کرنا-

رَجُلٌ عَلِمَ فَحَدَلَ- ایک وہ شخص جس نے جان بوجھ کر ظلم کیا-

حُدَیْلَۃُ-ایک قبیلہ ہے انصار کا-

حَدْمٌ یا حَدَمٌ- آگ کا خوب بھڑکنا-

اِحْتِدَامُ کے بھی یہی معنی ہیں-

یُوْشِکُ اَنْ تَغْشَاکُمْ دَوَابِیُ ظُلَلِہٖ وَ احْتِدَامُ عِلَلِہٖ- قریب ہے کہ تم کو اس کے سائبانوں کی ظلمت اور اس کی بیماریوں کی بھڑک ڈھانک لے گی-

حَدْوٌ یا حُدَاءٌ یا حِدَاءٌ- بلند آواز سے اونٹوں کو چلانے کے لئے گانا-

حَادِیٌ- گا کر اونٹ چلانے والا اس کی جمع حُدَاۃٌ ہے-

لَابَاسَ بِقَتْلِ الْحِدَوْ وَ الْاِفْعَوْ- چیل اور سانپ کو مار ڈالنے میں (حالت احرام میں) کوئی قباحت نہیں-

حِدَوْ -اصل میں حِدَاءٌ تھا جو جمع ہے حِدَأۃٌ کی' ہمزہ وقف میں ساکن ہو کر الف ہو گیا- پھر الف کو واؤ' سے بدل دیا-

اِنْ اَرَمْطَمِعِیْ فَحِدَوٌّ تَلَمَّعُ- اگر میں اپنی طمع پر غور کروں تو گویا میں ایک اچک لے جانے والی چیل ہوں (کسی طرح میری نیت نہیں بھرتی- چیل کی طرح ہر ایک مال کے نوچنے کھسوٹنے کے لئے مستعد ہوں- یہ حضرت لقمان کا قول ہے)-

حِدَوٌّ- میں الف کو واؤ سے بدلا' پھر اس کو مشدد کر دیا بعض نے کہا' اہل مکہ چیل کو ''حِدَوٌّ'' ہی کہتے ہیں-

اَلْحِدَاۃُ تَقُوْلُ کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا اللّٰہُ- (کعب احبارؓ نے کہا) چیل یہ کہتی ہے کہ اللہ کے سوا سب مٹ جانے والے ہیں-

فَمَرَّتْ بِہٖ حُدَیَّاۃٌ- اس گلوبند کو ایک چیل نے دیکھا جو اس پر سے گزری-

كُنْتُ اَتَحَدَّى الْقُرَّاءَ- میں قاریوں کو تلاش کرتا پھرتا تھا (تاکہ ان کو قرآن سناؤں)-

تَحْدُوْنِىْ عَلَيْهَا- تم مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتے ہو-

بابُ الحاء مع الذال

حَذٌّ- کاٹنا- جیسے جَذٌّ ہے-

اَصُوْلُ بِيَدٍ حَذَّاءَ- کیا میں چھوٹے ہاتھ سے حملہ کروں (جو میرے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا ایک روایت میں جَذَّاءَ ہے یعنی کٹے ہاتھ سے حملہ کروں؟)-

وَوَلَّتْ حَذَّاءَ- اور دنیا ہلکی پھلکی جلدی جلدی پیٹھ موڑ کر چلی-

حَذَرٌ یا حِذْرٌ یا مَحْذُوْرَةٌ- پرہیز کرنا-

تَحْذِيْرٌ- ڈرانا' تنبیہ کرنا-

وَمَا يُحْذَرُ یا وَمَا يُحَذَّرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَى التَّقَاتُلِ وَالْعِصْيَانِ- اس باب میں قتل اور گناہ پر اصرار کرنے سے ڈرانے کا ذکر ہے-

مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ- جو تکلیف اب ہے اس سے اور آئندہ جس کے ہونے کا ڈر ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں)-

نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ- جس چیز سے تو ڈرتا تھا' وہی تجھ پر اتر آئی-

لَا يُغْنِىْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ- تقدیر سے بچنا کچھ کام نہیں آتا-

اَلْحِذْرُ السِّلَاحُ- قرآن میں جو آیا ہے ''وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ'' تو حذر سے مراد ہتھیار ہے' یعنی اپنا بچاؤ لئے رہو' ایسا نہ ہو کہ دشمن دھوکے سے آن پڑے' یہ تفسیر امام باقرؒ سے منقول ہے-

حَذْفٌ- گرانا' دور کرنا' مختصر کرنا' مارنا' کاٹنا-

حَذَفٌ- ایک پرندہ ہے یا چھوٹی بطخیں یا چھوٹی کالی بکریاں' جن کے نہ کان ہوتے ہیں نہ دم' وہ یمن کی طرف سے آتی ہیں-

لَا تَتَخَلَّلُكُمُ الشَّيٰطِيْنُ كَاَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ- (صفوں میں مل کر کھڑے ہو) ایسا نہ ہو کہ تمھارے بیچ میں شیطان کالی چھوٹی بکریوں کی بیٹیوں کی طرح گھس آئیں (ایک روایت میں كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ ہے)-

حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ- سلام کو مختصر کرنا سنت ہے (اس کا لمبا کرنا جیسے جاہلوں کی عادت ہے' خلاف سنت ہے دوسری روایت میں ہے:

اَلتَّكْبِيْرُ جَزْمٌ وَ السَّلَامُ جَزْمٌ- یعنی تکبیر اور سلام دونوں کو تخفیف اور اختصار کے ساتھ ادا کرنا چاہیے)-

فَتَنَاوَلَ السَّيْفَ فَحَذَفَهُ بِهٖ- تلوار لے کر اس سے اس کو مارا-

فَحَذَفَهُ بِعَصًا فِيْهِ اَجَلُهٗ- اس کے ایک لاٹھی ماری اسی میں اس کی موت تھی (ایک روایت میں فَخَذَفَهٗ[1] ہے خائے معجمہ سے یعنی لکڑی انگلیوں سے پھینک کر ماری)-

وَاحْذِفْ فِى الْاُخْرَيَيْنِ- اخیر کی دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے چھوٹی کر-

حُذَيْفَةُ- مشہور صحابی ہیں' حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا حاکم بنایا تھا-

حَذْفَرَةٌ- بھرنا-

حِذْفَارٌ اور حُذْفُوْرٌ- جانب' گوشہ' بلندی-

حَذَافِيْرٌ- جمع ہے-

فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَا فِيْرِهَا- گویا دنیا پوری مع سب اطراف و جوانب کے اس کے لئے جوڑ دی گئی-

اَلْخَيْرُ بِحَذَا فِيْرِهٖ فِى الْجَنَّةِ- ساری بھلائی بہشت میں موجود ہے-

فَاِذَا نَحْنُ بِالْحَيِّ قَدْ جَاءُوْا بِحَذَا فِيْرِهِمْ- یکایک اس قبیلے کے سب لوگ آن پہنچے-

---

[1] ''خذف'' کے معنی مارنے اور پھینکنے دونوں آئے ہیں- یعنی ضرب اور رمی- (م)

حَذْقٌ یا حِذْقٌ یا حَذَاقٌ یا حِذَاقٌ یا حَذَاقَةٌ یا حِذَاقِةٌ - پہچاننا' سیکھنا' ماہر ہونا' کاٹنا' کھٹا ہونا -

اِنَّہٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَۃٍ یَتْبَعُھَا حُذَاقِیٌّ - آپ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے' اس کا بچہ اس کے پیچھے چل رہا تھا -

فَمَا مَرَّبِیْ نِصْفُ شَھْرٍ حَتّٰی حَذِقْتُہٗ - آدھا مہینہ بھی نہیں گزرا کہ میں اس میں ماہر ہو گیا (میں نے اس کو اچھی طرح حاصل کر لیا) -

حَجَّامٌ حَذِقٌ - یہ پچھنے لگانے والا ماہر ہے (یعنی حجامت میں کامل ہے) -

حَاذِقٌ بَاذِقٌ جیسے حَسَنٌ بَسَنٌ بطریق اتباع کہتے ہیں -

حَذَقَ الْخَلُّ - سرکہ خوب کھٹا ہو گیا -

حَذْلٌ - جھکنا' کرتے یا ازار کا کنارہ -

حُذْلٌ - کرتے یا ازار کا کنارہ' کمر بند کے نیچے کا حصہ یا نیفے کے نیچ کا حصہ - ایسا ہی حُذْلَۃٌ ہے - عرب لوگ کہتے ہیں -

ھُوَ فِیْ حُذْلِ اُمِّہٖ - وہ اپنی ماں کی گود میں ہے -

حَذَلٌ - ایک غلہ ہے -

حُذَلٌ - نیفہ یا دامن کا کنارہ - جیسے "حُذْنٌ" ہے -

مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْ کُلْ مِنْ غَیْرِ اَخْذٍ فِیْ حَذْلِہٖ شَیْئًا - جو شخص باغ میں جائے (اور بھوکا ہو) تو (گرا پڑا میوہ) اس میں سے کھا سکتا ہے - مگر اپنے پلو (دامن) میں کچھ نہ لے (یعنی اٹھا کر نہ لائے) -

ھَاتِیْ حُذْلَکَ - اپنا دامن اٹھا (پھر آپ نے اس میں روپیہ ڈال دیا) -

حَذْمٌ - کاٹنا' جلدی کرنا -

اِذَا اَقَمْتَ فَاحْذِمْ - جب تو تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ' (اذان کی طرح اس کو مت بڑھا - ایک روایت میں فَاخْذِمْ ہے خائے معجمہ سے) -

حُذْنٌ - نیفہ یا دامن کا کنارہ -

مِنْ غَیْرِ اَخْذٍ فِیْ حُذْنِہٖ (ترجمہ ابھی گزر چکا ہے) -

حَذْوٌ یا حِذَاءٌ - اندازہ کرنا' کاٹنا' ماپنا' پہنانا' پھینکنا' دینا -

حَذْیٌ - کاٹنا' پھاڑنا -

اِحْذَاءٌ - دینا' عطا کرنا -

فَاَخَذَ قَبْضَۃً مِّنْ تُرَابٍ فَحَذَابِھَا فِیْ وُجُوْہِ الْمُشْرِکِیْنَ - آپؐ نے خاک کی ایک مٹھی لی اور اس کو مشرکوں کے منہ پر پھینکا -

لَتَرْکَبُنَّ سَنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَذْ وَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ - تم ان لوگوں کے طریقوں (چالوں) کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی یہود و نصاریٰ) جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے -

یَعْمَدُوْنَ اِلٰی عُرْضِ جَنْبِ اَحَدِھِمْ فَیَحْذُوْنَ مِنْہُ الْحُذْوَۃَ مِنَ اللَّحْمِ - ان میں سے کسی کے پہلو کے ایک جانب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گوشت کا ایک پارچہ کاٹ لیتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں) -

مَعَھَا حِذَاؤُھَا وسِقَاؤُھَا - اس کے ساتھ تو اس کی جوتی اور اس کا مشکیزہ موجود ہے (یعنی اونٹ کو پکڑنے کی ضرورت نہیں' اس کا پاؤں جوتا ہے ہزاروں کوس جا سکتا ہے اور پانی کی پیاس پر اس کو صبر دیا گیا ہے - اس کے پیٹ میں ایک ظرف ہے جس میں آٹھ نو دن تک کا پانی وہ بھر لیتا ہے اور پیاس کے وقت اس کو کام میں لاتا ہے' گویا مشکیزہ بھی ساتھ ہے) -

لَا اَرٰی عَلَیْکَ حِذَاءً - میں تیرے پاس جوتا نہیں دیکھتا -

مَا احْتَذَی النِّعَالَ - اس نے جوتے نہیں پہنے -

یُصَلِّیْ وَ اَنَا حِذَاءَ ہٗ یا حِذَاؤُہٗ - آپؐ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کے برابر مقابل ہوتی -

تَحْتَذِی السِّبْتَ - تم گائے کے صاف کئے ہوئے چمڑے یعنی نری کے جوتے پہنتے ہو -

اِنَّمَا ھُوَ حِذْیَۃٌ مِّنْکَ (ذکر کیا ہے؟) وہ بھی تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے -

حِذْیَۃٌ - وہ گوشت کا پارچہ جو لمبا کاٹ لیا جائے -

اِنَّمَا فَاطِمَۃُ حِذْیَۃٌ مِنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا یَقْبِضُھَا- فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے- اس کو جس بات سے تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے-

اَحْذِفْرَا شَیْھَا مَحْشُوٌّ بِحُذْوَۃِ الْحَذَّائِیْنَ- حضرت فاطمہؓ کے دو بچھونوں میں سے (جو ان کے جہیز میں دیئے گئے تھے) ایک بچھونے میں موچیوں کے چمڑوں کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے (یعنی وہ ٹکڑے جو چمڑا کاٹتے وقت زمین پر گرتے ہیں' ان کو موچی پھینک دیتے ہیں)-

اِنَّ الْھُدْھُدَ ذَھَبَ اِلٰی خَازِنِ الْبَحْرِ فَاسْتَعَارَ مِنْہُ الْجَذْیَۃَ فَجَاءَ بِھَا فَاَلْقَاھَا عَلَی الزُّجَاجَۃِ فَفَلَقَھَا (کہتے ہیں) ہدہد اس فرشتے کے پاس گیا جو دریا پر معین ہے اور اس سے ہیرے کا ایک ٹکڑا مانگ کر لایا' اس کو شیشے پر ڈالا وہ کٹ گیا (ہیرا تمام پتھروں کو کاٹ دیتا ہے' یعنی الماس)-

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِیِّ اِنْ لَّمْ یُحْذِکَ مِنْ عِطْرِہٖ عَلِقَکَ مِنْ رِیْحِہٖ- نیک صحبتی کی مثال عطار کی سی ہے اگر وہ اپنے عطر میں سے تجھ کو کچھ نہ دے' تب بھی اس کی خوشبو تجھ تک پہنچ جائے گی (بہر حال اس کی صحبت میں فائدہ ہی فائدہ ہے)-

فَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی وَیُحْذَیْنَ- عورتیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں فوج کے ساتھ رہتیں) وہ زخمیوں کی دوا دارو کرتیں اور ان کو لوٹ کے مال میں سے کچھ انعام کے طور پر دیا جاتا-

قَالُوْا اَلْحُذْیَا یَااَلْحُذَیَّا مَا اَصَبْتَ مِنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ قُلْتُ اَلْحُذْیَا یَااَلْحُذَیَّا شَتْمٌ وَّسَبٌّ- (ہرماز کہتے ہیں کہ میں ایک فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا جب لوٹ کر پھر فوج میں گیا) تو فوج کے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے' کہو امیر المومنین سے تم کو کیا انعام ملا؟ میں نے کہا گالی گلوچ انعام ملی (شاید حضرت عمرؓ نے ان کو سخت سست کہا ہوگا)-

حُذْیَا یا حُذَیَّا- وہ انعام جو اچھی خبر لانے والے کو دیا جاتا ہے-

ذَاتُ عِرْقٍ حَذْوُ قَرْنٍ- ذات عرق (جو اہل عراق کا میقات ہے) قرن کے برابر واقع ہے (جو نجد والوں کا میقات ہے دونوں کا فاصلہ حرم سے برابر برابر ہے)-

یَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْاِمَامِ بِحِذَاءِہٖ- اگر ایک ہی مقتدی ہو تو وہ امام کے برابر اس کے داہنی طرف کھڑا ہو (اس طرح کہ اپنا بایاں پاؤں امام کے داہنے پاؤں سے اور بایاں کندھا اس کے داہنے کندھے سے ملا کر کھڑا ہو' نہ آگے نہ پیچھے)-

وَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ کَفَّیْہِ- اپنی دونوں کف، آن کی دونوں کف کے برابر رکھے- عرب لوگ کہتے ہیں:

بَیْتِیْ حَذْوَ بَیْتِہٖ یاحُذْوَۃُ بَیْتِہٖ یاحِذْۃُ بَیْتِہٖ- سب کے ایک معنی ہیں- یعنی میرا گھر اس کے گھر کے برابر واقع ہے-

لَایُصَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ بِحِذَاءٍ- جنازے کی نماز جوتا پہن کر نہ پڑھی جائے-[1]

لَاتُصَلِّ عَلَی الْجَنَازَۃِ بِنَعْلٍ حَذْوٍ- جنازے پر سیا ہوا جوتا پہن کر نماز مت پڑھ-

لَمْ یُحْذِنِیْ- مجھ کو کچھ انعام نہیں دیا-

بابُ الحاء مع الراء

حِرٌ- چوت' شرم گاہ' فرج- اصل میں حِرْحٌ تھا' کیونکہ اس کی جمع اَحْرَاحٌ ہے اور حِرُوْنٌ بھی مستعمل ہے-

یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَ الْحَرِیْرَ- شرم گاہ اور ریشمی کپڑے کو حلال کر لیں گے (ایک روایت میں یَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ ہے جو ایک ریشمی کپڑا ہے)-

یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَ الْخَمْرَ- زنا اور شراب خواری کو حلال کریں گے (حلال کام کی طرح کوئی ان کے کرنے والوں پر عیب نہ کرے گا)-

حَرْبٌ- لڑنا' جنگ کرنا-

---

[1] صحیح احادیث کے مطابق جس طرح دوسری نمازوں میں جوتا پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے اس طرح نماز جنازہ بھی جوتوں سمیت ادا کی جا سکتی ہے بشرطیکہ جوتا پاک صاف ہو- (م)

حَرَبٌ-لوٹ لینا' ننگا کر دینا' جرمانہ کرنا' غصہ ہونا-

وَ اِلَّا تَرَکْنَا هُمْ مَحْرُوْبِیْنَ-ان کو لوٹ لاٹ کر ننگا کر کے چھوڑ دیں گے-

طَلَاقُهَا حَرِیْبَةٌ-اس عورت کو طلاق دینا لوٹ لینا ہے (کیونکہ اس کی اولاد ہے' جب ماں کو طلاق ہو جائے گی' تو بچے تباہ ہو جائیں گے-گویا لٹ گئے)-

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ-لوگوں کو لوٹ لینے والا' ننگا کر دینے والا-

لَمَّا رَاَیْتُ الْعَدُ وَّقَدْ حَرِبَ-جب میں نے دشمن کو دیکھا وہ غصے ہو گیا ہے-

حَتّٰی اُدْخِلَ عَلٰی نِسَاءِہٖ مِنَ الْحَرَبِ وَ الْحُزْنِ مَا اَدْخَلَ عَلٰی نِسَاءِیْ-یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو بھی غصہ اور غم دلاؤں' جیسے اس نے میری عورتوں کو دلایا-

فَخَلَّفَتْنِیْ بِنِزَاعٍ وَّ حَرَبٍ-اس نے مجھ کو جھگڑے اور غصے میں پیچھے چھوڑا-

فَاِنَّ اٰخِرَهٗ حَرْبٌ-قرض کا انجام جھگڑا ہے' جنگ ہے جیسے کہتے ہیں"القرض مقراض المحبة"[1]

اِیَّاکُمْ وَ الدَّیْنَ فَاِنَّ اَوَّ لَهٗ هَمٌّ وَ اٰخِرَهٗ حَرْبٌ-تم قرض سے بچے رہو' قرض شروع میں تو فکر ہے اور اخیر میں جھگڑا اور فساد ہے-

یُرِیْدُ اَنْ یُّحَرِّبَهُمْ-عبداللہ بن زبیرؓ نے یہ چاہا کہ ان کو غصہ آئے (اور شام والوں سے لڑنے پر مستعد ہو جائیں-ایک روایت میں یُجَرِّبَهُمْ ہے' تجربہ سے-یعنی ان کو آزمانا چاہا-)

وَ دَخَلَ مِحْرَابًا لَّهُمْ-عروہ بن مسعودؓ ان کے ایک بلند مقام پر گئے (اصل میں محراب کہتے ہیں صدر مجلس کو' اسی سے ہے مسجد کی محراب-کیونکہ وہ صدر مقام میں ہوتی ہے)-

کَانَ یَکْرَهُ الْمَحَارِیْبَ-انسؓ بلند مقاموں کو ناپسند کرتے تھے (یعنی مجلس کے بلند اور صدر نشین مقاموں کو' کیونکہ وہاں بیٹھنا گویا دوسرے لوگوں پر اپنی علو شان دکھانا ہے)-

فَابْعَثْ عَلَیْهِمْ رَجُلًا مِّحْرَابًا-ان پر ایسے شخص کو بھیجتا ہوں جو لڑائی کا فن خوب جانتا ہو یا جنگ میں شہرۂ آفاق ہو (ایک روایت میں مِحْرَابًا ہے' معنی وہی ہیں)-

مَا رَاَیْتَ مِحْرَابًا مِّثْلَهٗ-میں نے حضرت علیؓ کی طرح کوئی جنگی آدمی نہیں دیکھا (آپ جنگی فنون میں بڑے ماہر ہے' بڑے بڑے پہلوانوں اور بہادروں کو آپ نے نیچا دکھایا' آسانی سے مار لیا)-

اُخْرُجُوْا اِلٰی حَرَائِبِکُمْ-اپنے اپنے مالوں کی طرف نکلو! جن سے زندگی قائم رہتی ہے (آدمی کا گزر اوقات ان پر ہوتا ہے بعض نے اِلٰی حَرَائِثِکُمْ روایت کیا ہے' اس کا ذکر آگے آتا ہے-)

اَصْحَابُ الْحِرَابِ-ہتھیاروں کی کثرت کرنے والے-

تُرْکَزُلَهُ الْحَرْبَةُ-آپ کے لئے برچھی گاڑی جاتی-(یعنی سترہ کے لئے)-

وَحَمْنَةُ تُحَارِبُ-اور حمنہ بنت جحش جوام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں' وہ لڑنے لگیں (یعنی اپنی بہن کی خاطر حضرت عائشہؓ کو متہم کرنے لگیں' حالانکہ حضرت زینبؓ سے جب آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کا حال دریافت کیا تو انھوں نے سوکن ہونے کے باوجود حضرت عائشہؓ کو پاک دامن ہی کہا)-

وَ اَقْبَحُهَا حَرْبٌ-سب ناموں میں برا نام حرب ہے (اس کے معنی جنگ اور فساد کے ہیں اسی طرح مرّہ جس کے معنی تلخ کے ہیں اور شیطان کی کنیت بھی ابومرّہ ہے)-

رَجُلٌ حَرْبٌ-جنگی بہادر آدمی-

قَوْمٌ حَرْبٌ-لڑنے والے لوگ' یا جن میں آپس میں عداوت اور دشمنی ہو-

---

[1] یعنی قرض محبت کے لیے قینچی کی مانند ہے-(م)

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ - جو کوئی حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حسنین علیہم السلام سے لڑے' میں اس سے لڑوں گا (تو ان کا دشمن گویا آنحضرت کا دشمن ہے)-

کَانَ عَلِیٌّ یُکَسِّرُ الْمَحَارِیْبَ اِذَا رَاٰهَا فِی الْمَسْجِدِ - حضرت علیؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے (مسجد میں محراب بنانا خلاف سنت ہے- اب اکثر لوگوں نے اس کو اختیار کرلیا ہے- الا ماشاء اللہ- ایک جماعت اہل حدیث نے چند مسجدیں مطابق سنت کے بنائی ہیں- جن میں نہ محراب ہے نہ منبر' صرف جمعہ کے دن لکڑی کا منبر رکھا جاتا ہے پھر اٹھا دیا جاتا ہے)-

مجمع البحرین میں ہے کہ محراب اس بالا خانہ کو کہتے ہیں جو مسجد میں بنی اسرائیل کے لوگ بنایا کرتے تھے اور وہ ایک اونچا مقام ہوتا- اسی لئے عالی شان محل کو بھی محراب کہتے ہیں اور محراب مسجد کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر امام اکیلا کھڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے زیادہ شان دار اور اشرف ہوتا ہے-

اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ طُعْمَ الْحَرَبِ - یا اللہ اس کو لٹ جانے کا مزہ چکھا-

اَلْمُؤْمِنُ یُصْبِحُ وَ یُمْسِیْ عَلٰی ثُکْلٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یُصْبِحَ اَوْ یُمْسِیَ عَلٰی حَرَبٍ - اگر مومن صبح اور شام اولاد کے مرنے کے غم میں مبتلا ہو تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ صبح یا شام کرے' اس حال میں کہ وہ کسی کو لوٹتا ہے (یعنی مسلمان کا مال لوٹتا ہے)-

اَشْکُوْ اِلَیْکُمْ دَارًا اَنْفَقْتُ فِیْهَا حَرِیْبَتِیْ وَ صَارَ سُکَّانُهَا غَیْرِیْ (میت بزبان حال یوں کہتی ہے) دیکھو میرا شکوہ یہ ہے کہ جس گھر میں میں نے اپنا مال لگایا' اب اس میں دوسرے لوگ رہتے ہیں-

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَکُمْ - جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا (یہ آپ نے اہل بیت سے فرمایا)-

حِرْبَاءٌ - گرگٹ جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے-

حَرْثٌ - کھیتی کرنا' مال کمانا' جمع کرنا' کھوج کرنا' ہل چلانا' (ناگر کرنا)-

اُحْرُثْ لِدُنْیَاکَ کَاَنَّکَ تَعِیْشُ اَبَدًا وَ اَعْمَلْ لِاٰخِرَتِکَ کَاَنَّکَ تَمُوْتُ غَدًا - دنیا کے کام اس طرح کر جیسے تو ہمیشہ جئے گا (اس لئے جلدی اور حرص کی کوئی ضرورت نہیں آج نہیں تو کل کرلیں گے) اور آخرت کے کام اس طرح کر جیسے تو کل مرنے والا ہے (تو جلدی جلدی نیک کام کرلینا چاہئے یا اچھی طرح دل لگا کر' جیسے دوسری حدیث میں ہے- نماز ایسی پڑھ جیسے کوئی آخری نماز رخصت کے وقت پڑھتا ہے یعنی خوب خشوع اور خضوع کے ساتھ- بعض نے کہا' اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ کر جیسے تو دنیا میں ہمیشہ رہنے والا ہے تاکہ اگر تو مرجائے' تو وہ کام تیری اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو فائدہ دے اور آخرت کے کام اس طرح دل لگا کر حضور قلب کے ساتھ کر' جیسے تو کل مرنے والا ہے- بہرحال اس حدیث میں دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کی ترغیب ہے اور ان بے وقوف کوتاہ اندیش لوگوں کا رد ہے جو دنیا کے بڑے بڑے اہم مطالب اور مقاصد کے حاصل کرنے میں یہ سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں کہ دنیا میں چند روز رہنا ہے- بعد از سر من فیکون شد شدہ باشد- ارے بیوقوفو! کیا تمھاری قوم اور نسل بھی تمھارے ساتھ ہی فنا ہونے والی ہے اگر تم مرگئے تو تمھاری قوم اور نسل تو اس سے فائدہ اٹھائے گی' گویا قومی ہمدردی اور بندگان خدا کی خیرخواہی کی عمدہ تعلیم اس حدیث میں کی گئی ہے)-

اُحْرُثُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ - اس قرآن کو کھودتے رہو- (یعنی اس کے مطالب و معانی میں ہمیشہ غور کرتے رہو' ان کی درس و تدریس کرتے رہو)-

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ اَلْحَارِثُ - سب سے زیادہ سچا نام حارث ہے (کیونکہ حارث کے معنی کمانے والا- اور ہر ایک آدمی کو کمانا ضرور ہے)-

اُخْرُجُوْا اِلٰی مَعَایِشِکُمْ وَحَرَائِثِکُمْ - اپنے اپنے دھندوں اور کمائیوں کی طرف نکلو (''حرائث'' حرثیہ کی جمع ہے- خطابی نے کہا ''حَرَائِثُ'' سے دبلے اونٹ مراد ہیں

ایک روایت میں وَ حَوَائِبُكُمْ ہے' جیسے اوپر گزر چکا)-

حَرَثْنَاهَا يَوْمَ بَدْرٍ - (معاویہ نے انصار سے پوچھا کہ تمھارے پانی لادنے کے اونٹ کہاں گئے؟ مطلب یہ تھا کہ تم کسان لوگ ہو گویا ان پر تعریض کی انھوں نے کہا (''ہم نے بدر کے دن ان کو دبلا کر ڈالا'' انصار نے یہ ایسا جواب دیا کہ معاویہ دم بخود رہ گئے' خوب شرمندہ ہوئے کیونکہ بدر کے دن معاویہ کے کئی بزرگ مارے گئے تھے)-

وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ - آپ ایک چادر اوڑھے تھے (حُرَيْثِيْ منسوب ہے حریث کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا بعض نے خَمِيْصَةٌ جَوْنِيَّةٌ روایت کیا ہے- جیسے اوپر گزر چکا)-

كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ - میں آنحضرتؐ کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا (امام بخاری کی روایت میں فِيْ خِرَبٍ ہے- یہ جمع ہے خِرْبَةٌ کی' بہ معنی ویرانہ اور کھنڈر)-

اِحْتِرَاثٌ - کمانا-

يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ - اس کا نام حارث ہوگا- وہ کھیتی کرنے والا ہوگا (اور اس کا نام منصور بھی ہوگا' یا منصور اس کی صفت ہے- یعنی مدد کیا گیا- یہ شخص امام مہدی کا مددگار ہوگا)-

حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ - حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھے- اور حارث بن سراقہ اور حارث بن قیس صحابی ہیں-

حُوَرِيْثٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے ملک شام ہیں-

حَرَجٌ - گناہ' تنگی' آنکھ سے کچھ نہ سوجھنا' مل جانا' حرام ہونا-

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اسرائيل ولا حرج - بنی اسرائیل سے جو باتیں سنی ہوں ان کو بیان کرو' کچھ حرج نہیں (گویا بلا سند بیان کریں' کیونکہ زمانہ بہت طویل گزرا' ان کے پاس سند کہاں سے آئی؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے جھوٹے غلط قصے جو قرآن وحدیث کے مخالف ہوں' وہ نقل کرو بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی روایتیں اگر نہ بیان کرو تو کچھ جرم نہیں ہے برخلاف قرآن و حدیث نبوی کے' کہ ان کا بیان کرنا اور دوسروں کو پہنچانا ضروری اور لازم ہے کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ ہے ''بَلِّغُوْا عَنِّيْ'' یعنی یہ میری باتیں دوسروں کو پہنچاؤ!)-

فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهَا - اس سانپ پر تنگی کرے (اس سے کہہ دے اب نہ نکلنا' اگر پھر نکلے گا تو ہم تجھ پر حملہ کریں گے اور تجھ کو قتل کریں گے- دوسری روایت میں ہے' اس سے کہہ دے میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا نہ دو' ہمارے سامنے مت آؤ' اگر باوجود ایسا کہنے کے پھر نکلے تو اس کو مار ڈالو' وہ سانپ ہے یا کافر جن ہے مسلمان جن نہیں ہے)-

نووی نے کہا' یوں کہے- میں تجھ پر اللہ اور پچھلے دن کی قسم دے کر تنگی ڈالتا ہوں کہ اب نہ نکلنا' نہ ہم کو تنگ کرنا-

اِرْمِ وَلَا حَرَجَ - اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں (معلوم ہوا کہ حج کے ان اعمال میں ترتیب فرض نہیں ہے اور جس نے ترتیب کو لازم رکھا ہے' وہ کہتا ہے حرج سے مراد گناہ ہے)-

كَرِهْتُ اَنْ اُحَرِّجَكُمْ - مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ تم کو' سختی اور تنگی میں ڈالوں (ایک روایت میں اُخْرِجَكُمْ ہے یعنی تمھارا نکالنا مجھ کو برا معلوم ہوا)-

اَكْثِرُوْا عَلَيْهَا مِنَ التَّحْرِيْجِ - ان کو خوب تنگ کرو (کہ مسلمان کو ترک کلام تین دن سے زیادہ درست نہیں ہے' تم نے عبداللہ بن زبیرؓ سے بات کرنا کیوں چھوڑ دی' اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عائشہؓ نے جان بوجھ کر تین دن سے زیادہ کیسے چھوڑا؟ کیونکہ حضرت عائشہؓ ان سے ملی نہیں' ملاقات ہونے پر تین دن سے زیادہ ترک کلام اور سلام منع ہے)-

اَرَادَ اَنْ لَّا يُحَرِّجَ اُمَّتَهٗ - (آپ نے جو دو نمازوں کو ملا کر پڑھا) اس سے یہ مطلب تھا کہ اپنی امت پر سختی نہ ہو- (ان کو آسانی ہو جائے' اگر کوئی ضروری کام ہو یا بیماری کا عذر ہو تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں' افسوس ہے کہ حنفیہ نے اس آسانی سے فائدہ نہیں اٹھایا' حالانکہ امامیہ نے اپنی کتابوں

میں متواتر روایتوں سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے جمع بین الصلوتین نقل کیا ہے اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی ابن عباسؓ سے بہ صحت منقول ہے- باوجود اس کے حضرت اہل بیت رسالت کے طریق کو نہ لینا اور امام ابوحنیفہؒ کے طریق پر جمے رہنا ایک عجیب امر ہے)-

نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ- ہم صفا و مروہ کے بیچ میں پھیرے کرنا برا جانتے تھے (یعنی گناہ سمجھتے تھے- اس کے رد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ یوں فرمایا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا)-

تَحَرَّجُوْا- پرہیز کرو!

تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّاْكُلُوْا مَعَهُمْ- انھوں نے اپنے اوپر تنگی کی' یتیموں کے ساتھ کھانا کھانا باعث گناہ سمجھا- عرب لوگ کہتے ہیں تَحَرَّجَ فُلَانٌ- جب وہ کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے گناہ اور تنگی سے نکل جائے-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ- یا اللہ میں ان دونوں ناتوانوں (عورت اور یتیم) کے حقوق کو حرام کرتا ہوں (جو کوئی ان کا حق مار لے گا' اس نے حرام کام کیا)- عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرِّجْ عَلَيَّ ظُلْمَكَ- اپنا ظلم مجھ پر حرام کر!

حَرِّجْهَا يَا اَحْرِجْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ- ایک طلاق دے کر اس عورت کو حرام کر ڈال-

حَتّٰى تَرَكُوْهُ فِيْ حَرَجَةٍ- یہاں تک کہ آپ کو درختوں کے ایک جھنڈ میں چھوڑ دیا-

نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ فِيْ مِثْلِ الْحَرَجَةِ- میں نے ابوجہل کو جھنڈ جھاڑوں کی طرح دیکھا (یہ معاذ بن عمرو کا قول ہے)-

اِنَّ مَوْضِعَ الْبَيْتِ كَانَ فِيْ حَرَجَةٍ وَّ عِضَاهٍ- خانۂ کعبہ کا مقام جھنڈ درختوں اور کانٹے دار جھاڑوں میں تھا-

لَا يَحْرَجُ- اس کا دل تنگ نہیں ہوتا (عرب لوگ کہتے ہیں' حَرَجَ فُلَانٌ جب کسی کام کے کرنے میں ڈرے)-

وَلَا يَكُوْنُ مِنْكُمْ مُحْرِجُ الْاِمَامِ- تم میں کوئی ایسا نہ کرے کہ امام کو اس کام میں پھنسا دے' جس کو وہ برا جانتا ہے (مثلاً اچھے آدمیوں کی چغلی اس سے کھائے' وہ چغلی کو سچ سمجھ کر ان پر لعنت کرے)-

مَنْ نَزَلَ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْاِمَامِ فَهُوَ مُحْرِجُ الْاِمَامِ- جو امام کے پاس اس رتبہ کو پہنچ جائے کہ امام اس کی بات سنے' وہی امام کا مُحْرِج ہے یعنی اس کو آفت میں ڈالنے والا' گناہ میں پھنسانے والا (اگر وہ جھوٹی شکایت لوگوں کی کرے جیسے کہتے ہیں' ہرکہ شہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید)-

حُرْجُوْجٌ- لمبی اونٹنی یا دبلی اونٹنی یا جاندار-

قَدِمَ وَفْدُ مَذْحِجٍ عَلٰى حَرَاجِيْجَ- مذحج قبیلے کے ایلچی لمبی لمبی اونٹنیوں پر آئے-

حَرْجَمَةٌ- الٹ پلٹ کرنا-

اِحْرِنْجَامٌ- ایک کام کا قصد کرکے پھر اس سے باز آ جانا اکٹھا ہونا' ہجوم کرنا- عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرْجَمْتُ الْاِبِلَ فَاحْرَنْجَمَتْ- میں نے اونٹوں کو لوٹا' وہ ایک ایک لوٹ گئے' اکٹھا ہو گئے-

وَ الذِّيْخَ مُحْرَنْجِمًا- اس قحط نے بجو تک کو منقبض اور ترش رو کر دیا (یعنی ایسا سخت قحط تھا کہ اس کا اثر درندوں تک بھی پہنچا)-

اِنَّ فِيْ بَلَدِنَا حَرَاجِمَةً- ہمارے شہر میں چور ہیں- ابن اثیر نے کہا یہ غلطی ہے' صحیح جَرَاجِمَةٌ ہے' جیسے اوپر گزر چکا-

حَرْدٌ- قصد کرنا' روکنا' سوراخ کرنا' غصہ ہونا' اکیلا ہونا' بوجھل ہونا-

فَرُفِعَ لِيْ بَيْتٌ حَرِيْدٌ- مجھ کو ایک اکیلا گھر (سب گھروں سے الگ) اٹھا کر بتلایا گیا-

حَرِيْدٌ اور وَحِيْدٌ اور فَرِيْدٌ- سب کے ایک معنی ہیں یعنی اکیلا' یکہ و تنہا' لوگوں سے الگ- عرب لوگ کہتے ہیں:-

تَحَرَّدَ الْجَمَلُ- اونٹ الگ ہو گیا (یعنی دوسرے اونٹوں کے ساتھ نہیں بیٹھا)-

حَرَدَ عَلٰی قَوْمِہٖ - اپنی قوم سے جدا ہو کر چل دیا' اکیلا جا کر اترا-

وَقَطَعْتُ مَحْرِدَھَا - میں نے ایک ٹکڑا اس میں سے کاٹ لیا-

وَالَّذِیْنَ یَغْضِبُوْنَ لِمَحَارِمِیْ اِذَا اسْتُحِلَّتْ کَالنَّمِرِ اِذَا حَرِدَتْ - (جن لوگوں کو عرش کا سایہ ملے گا' ان میں) وہ لوگ ہیں جو حرام کاموں کے حلال کئے جانے پر ایسے غصے ہوتے ہیں جیسے چیتا غصہ ہوتا ہے (کہتے ہیں چیتے کا غصہ بہت سخت ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا ہے)-

حَرٌّ - گرم ہونا' سخت ہونا' حریرہ پکانا-

حُرٌّ - آزاد-

تَحْرِیْرٌ - آزاد کرنا' صاف خوش خط لکھنا-

مَنْ فَعَلَ کَذَا فَلَہٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ - جو شخص ایسا ایسا کرے اس کو ایک آزاد کئے ہوئے بردے کے برابر ثواب ملے گا (یعنی جتنا ثواب بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرَّ الْعَبْدُ یَحُرُّ حَرَارًا - غلام آزاد ہو گیا-

فَلَہٗ اَجْرُ مَنِ اشْتَرَی الْمُحَرَّرَ - (جو کوئی سورۂ نسا پڑھے) اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے ایک غلام کو خرید کر کے آزاد کر دے-

فَاَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ الْمُحَرَّرُ - میں آزاد کیا ہوا ابو ہریرہ ہوں-

شِرَارُکُمُ الَّذِیْنَ لَایُعْتَقُ مُحَرَّرُھُمْ - تم میں برے وہ لوگ ہیں جن کا آزاد کیا ہوا بردہ آزاد نہیں ہوتا (کسی طرح اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے' آزاد کر کے پھر اس سے خدمت لیتے ہیں جب وہ الگ ہونا چاہتا ہے تو کہتے ہیں یہ ہمارا غلام ہے (پھر غلامی کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں)-

حَاجَتِیْ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِیْنَ (عبداللہ بن عمرؓ نے معاویہؓ سے کہا) میرا مطلب یہ ہے کہ تم محررین کو ان کی تنخواہ دے دو! (محررین سے مراد وہ لوگ ہیں جو دوسرے ملک والے مسلمان ہو گئے تھے' ان کو موالی بھی کہتے ہیں ان لوگوں کے نام دفتر میں نہیں لکھے جاتے تھے' بلکہ اپنے اپنے مالکوں کے ذیل میں یہ تنخواہ پاتے تھے- عبداللہ ابن عمرؓ نے معاویہ سے سفارش کی کہ ان کی تنخواہیں دلوا دو' ایسا نہ ہو ان کا دل اسلام سے پھر جائے اور کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا' آپؐ کے پاس جب کچھ مال آتا' تو پہلے ان لوگوں کو دیتے)-

اَوَّلَ مَا جَاءَ بَدَاءَ بِالْمُحَرَّرِیْنَ - میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا' آپ کے پاس جو کچھ مال آتا تو پہلے محررین سے شروع کرتے (ان کو دیتے)-

کَانَ عَلٰی عَائِشَۃَ مُحَرَّرٌ - حضرت عائشہؓ پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا-

مَنِ اعْتَبَدَ الْمُحَرَّرَ - جو شخص آزاد کئے ہوئے بردے کو پھر غلام بنا لے-

اَفَمِنْکُمْ عَوْفُ الَّذِیْ یُقَالُ فِیْہِ لَاحُرٌّ بِوَادِیْ عَوْفٍ - کیا تمہارے ہی قبیلہ میں عوف ہے جس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ عوف کی وادی میں کوئی آزاد شخص نہیں ہے (عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان ایک شخص تھا عرب میں بڑا صاحب رعب اور صاحب ہمت' جس کو وہ پناہ دیتا' پھر اگر بادشاہ بھی اس کو مانگتا تو وہ نہ دیتا- اس کے زمانے میں عرب میں یہ مثل ہو گئی تھی کہ عوف کے ملک میں کوئی آزاد نہیں ہے- یعنی جتنے لوگ وہاں رہتے ہیں سب عوف کے لونڈی غلاموں کی طرح ہیں)-

قَالَ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَاَرُدَّنَّ کُنَّ حَرَائِرَ - حضرت عمرؓ نے ان عورتوں سے کہا جو مسجد کو جایا کرتیں' میں تم کو آزاد عورتیں بناؤں گا (صاحب نہایہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم پر گھر میں رہنا لازم کر دوں گا کیونکہ پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہوا تھا نہ لونڈیوں کے لئے- میں کہتا ہوں پردے کا یہ مطلب کہاں تھا کہ نماز کے لئے مسجد میں نہ جاؤ یا ضرورت سے بازار میں نہ جاؤ- آنحضرتؐ کی بیویاں اور صاحبزادیاں پردے کا حکم اترنے کے بعد بھی کام کاج کے لئے باہر نکلتیں مسجدوں میں

نماز کے لئے حاضر ہوتیں- حضرت عائشہؓ نے تو آنحضرتؐ کے بعد حج کیا اور جنگ جمل میں بصرہ تک تشریف لے گئیں- حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے ترکہ طلب کیا اور ان سے گفتگو کی تو حضرت عمرؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ یہ عورتیں لونڈیاں تھیں جو بغیر ساتر لباس پہنے مسجدوں میں آئیں آپ نے فرمایا- میں تم کو آزاد بناؤں گا یعنی تم کو بھی آزاد عورتوں کی طرح مسجدوں میں ساتر لباس پہن کر آنا ہوگا- واللہ اعلم بالصواب-

اِنَّهٗ بَاعَ مُعْتَقًا فِیْ حَرَارِهٖ- حجاج نے ایک بردے (غلام) کو آزاد ہونے کے بعد بیچا- (کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں۔

قَنْوَاءُ فِیْ حُرَّتَیْهَا لِلْبَصِیْرِ بِهَا!
عِتْقٌ مُّبِیْنٌ وَّ فِی الْخَدَّیْنِ تَسْهِیْلٌ

لمبی ناک والی اس کے کانوں سے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے- اس کے رخسار بھرے ہوئے ہیں (یعنی برابر نہ کہ پھولے ہوئے)- تو حُرَّتَیْنِ سے دو کان مراد ہیں-

یَقِیْکَ حَرَّمَا اَنْتِ فِیْهِ مِنَ الْعَمَلِ یَا حَارَّ مَا اَنْتِ فِیْهِ مِنَ الْعَمَلِ- (حضرت علیؓ نے جناب فاطمہ زہراؓ سے کہا، تم آنحضرتؐ کے پاس جاؤ اور آپ سے ایک غلام مانگو) جو ان کاموں کو مشقت سے تم کو بچائے یا اس سخت اور محنت کے کاموں سے بچائے جو تم کرتی ہو-

وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّهَا- (ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے جو حضرت عثمانؓ کا قریبی رشتہ دار تھا، شراب پی- حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا تم اس کو کوڑے لگاؤ! حضرت علیؓ نے جناب امام حسنؓ کو حکم دیا کہ ولید کو کوڑے لگاؤ! آپ نے فرمایا) اجی حضرت جو شخص خلافت کے مزے لوٹتا ہے، اسی کو اس کی سختی بھی اٹھانے دیجئے (یعنی خلافت کی لذت تو حضرت عثمان اٹھائیں اور کوڑے وغیرہ لگانے کو ہم مامور کئے جائیں، یہ کیا بات ان ہی کو لگانے دیجئے- حضرت علیؓ یہ سن کر خفا ہوئے اور عبداللہ بن جعفر سے کہا، تم ولید کو کوڑے مارو! انھوں نے کوڑے لگائے)-

حَتّٰی اُذِیْقَ نِسَاءَهٗ مِنَ الْحَرِّ مِثْلَ مَا اَذَاقَ نِسَاءِیْ- جب تک میں اس کی عورتوں کو بھی ویسا ہی نہ جلاؤں (یعنی ذہنی اذیت نہ دوں) جس طرح اس نے میری عورتوں کو جلایا-

فِیْ كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰی اَجْرٌ- ہر جگر (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے میں، جس میں گرمی ہو (یعنی پیاس یا زندگی) ثواب ملے گا-

فِیْ كُلِّ كَبِدٍ حَارَّةٍ اَجْرٌ- (اس کے بھی وہی معنی ہیں)-

فِیْ كُلِّ كَبِدٍ حَرّٰی رَطْبَةٍ اَجْرٌ- ہر گرم اور تر جگر (کو ٹھنڈا کرنے) میں اجر ملے گا (مطلب یہ ہے کہ ہر جانور کو جو زندہ ہو یا پیاسا ہو، پانی پلانے میں ثواب ہے- جب جانور پیاسا ہوتا ہے تو جگر میں تری آ جاتی ہے- بعض نے کہا، تری سے زندگی مراد ہے کیونکہ مردے کا جگر خشک ہوتا ہے)-

اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ یَوْمَ الْیَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ- یمامہ کی جنگ میں قرآن کے قاریوں کا سخت قتل ہوا (یعنی اس دن بہت سے قرآن کے قاری مارے گئے- ایک روایت میں اِسْتَجَرَّ ہے جیم مجمہ ہے، یعنی قتل نے بہت سے قاریوں کو لے لیا- مطلب وہی ہے کہتے ہیں اس جنگ میں سات سو قاری مارے گئے اور پانچ سو دوسرے لوگ)-

مَا دَخَلَ جَوْفِیْ مَا یَدْخُلُ جَوْفَ حَرَّانِ كَبِدٍ- میرے پیٹ میں وہ نہیں گیا جو گرم کلیجے کے جوف میں جاتا ہے-

حَرَّانِ- بروزن فَعْلَانِ صیغۂ مبالغہ ہے حَرٌّ سے اور حَرّٰی اس کا مونث ہے-

حَمِسَ الْوَغَا وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ- جنگ سخت ہو گئی اور موت (کا بازار) گرم ہو گیا-

لَاخَمْسَ اِلَّا جَنْدَلُ الْاَحَرِّیْنَ- (معاویہؓ نے جنگ صفین میں اپنے ساتھیوں کی تنخواہوں میں پانچ پانچ سو کا اضافہ کیا جب جنگ شروع ہوئی تو حضرت علیؓ کے ساتھی ان

سے کہنے لگے) پانچ سو دانسو کچھ نہیں ملیں گے' البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر تم کو ملے گا (یعنی ناکام ہو کے مارے جاؤ گے)- (خطابی نے کہا جبہ عرنی سے روایت ہے کہ' ہم جمل کے دن حضرت علیؓ کے ساتھ تھے' آپ نے جتنا مال فوج میں تھا وہ سب تقسیم کر دیا- ہم میں سے ہر ایک آدمی کو پانچ پانچ سو روپے ملے' انہی میں سے ایک شخص صفین کے روز کہنے لگا

قُلْتُ لِنَفْسِیَ السُّوْءَ لَا تَفِرِّیْنَ
لَا خَمْسَ اِلَّا جَنْدَلُ الْاَحَرِّیْنَ

میں نے اپنے دل سے کہا' بھاگو نہیں یہاں پانچ سو نہیں ہیں البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر ہے)-

اَحَرِّیْنَ- جمع ہے حَرَّۃٌ کی' برخلاف قیاس جیسے ثُبِیْنَ اور قُلِیْنَ ثُبَۃٌ اور قُلَۃٌ کی' بعض نے کہا یہ اَحَرَّۃٌ کی جمع ہے-

فَکَانَتْ زِیَادَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعِیْ لَا تُفَارِقُنِیْ حَتّٰی ذَھَبَتْ یَوْمَ الْحَرَّۃِ- (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے (اونٹ کی قیمت میں جو سونا) مجھ کو زیادہ دیا تھا' وہ ہمیشہ (برکت کے لئے) میرے پاس رہتا کبھی جدا نہ ہوتا- مگر حرہ کے دن وہ میرے پاس سے جاتا رہا (حرہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) (یزید طعون نے مسلم بن عقبہ کے ماتحت ایک فوج کثیر اہل مدینہ پر بھیجی تھی' جس میں بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے اور حرم محترم کی بے حرمتی ہوئی' اسی دن کو حرہ کا دن کہتے ہیں)-

فَیَضْرِبُ بِحَدِّہٖ عَلٰی حَرَّۃٍ- تلوار کی دھار پتھر پر مار دے (تاکہ اس کی دھار کند ہو جائے' اور کسی کو اس سے مار نہ سکے- یہاں حرہ سے پتھر مراد ہے)-

اَعْجَزَ عَلَیْکَ اِلَّا حُرُّ وَجْھِھَا- (ایک شخص نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا- آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تجھے منہ کے علاوہ اور کہیں مارنا نہیں ہوسکتا-

حُرُّ الْوَجْہِ- چہرے کا سامنے کا رخ-

حُرُّ الدَّارِ- مکان کا بالکل درمیانی حصہ یا مکان کا عمدہ مقام- (اس طرح حُرُّ الْاَرْضِ اور حُرُّ الْفَاکِھَۃِ یا حُرُّ الْبَقْلِ یا حُرُّ الطِّیْنِ میوے یا ترکاری یا مٹی کی عمدہ قسم)-

ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْھِہٖ- پھر اس کے چہرے پر کچھ مار لگائے-

مَا رَاَیْتُ أَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ اِلَّا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَرَّ حُسْنًا مِّنْہُ- میں نے آنحضرتؐ کے مشابہ امام حسنؓ سے زیادہ کسی کو نہیں- اتنی بات تھی کہ آنحضرتؐ کا حسن ان سے بھی بڑھ کر تھا-

ذُرِّیْ وَ اَنَا اَحِرُّ لَکِ- تو آٹے کو صاف کر (اس کا بھوسا ہوا میں اڑا دے) میں تیرے لئے حریرہ بناؤں (حریرہ مشہور غذا ہے جو آٹے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے بعض نے کہا آٹے اور دودھ سے)-

اَحَرُوْرِیَّۃٌ اَنْتِ- (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا' کیا حائضہ عورت نمازوں کی قضا پڑھے؟ انھوں نے فرمایا) تو حَرُوْرِیْ تو نہیں (حَرُوْرِی ایک گروہ تھا خارجیوں کا جو حرورا میں جمع ہوئے تھے- حرورا ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب حضرت علیؓ نے ان کو مارا اور قتل کیا- ابن اثیر نے کہا خارجیوں کا تشدد اور غلو دین کے بارے میں مشہور ہے- حضرت عائشہؓ نے اس عورت کے سوال پر یہ خیال کیا کہ کہیں یہ عورت بھی انہی میں سے نہ ہو)-

حَرُوْرٌ- شدید گرمی کو بھی کہتے ہیں-

یُسْتَحَلُّ الْحِرُّ وَالْحَرِیْرُ- عورت کی فرج اور ریشمی پوشاک حلال کر لی جائے گی-

(حِرٌّ اصل میں حِرْحٌ تھا' جیسے اوپر گزر چکا- بعض نے اَلْحِرُّ بہ تشدید را پڑھا ہے' وہ صحیح نہیں ہے- ایک روایت میں اَلْخَزُّ ہے' وہ ایک ریشمی کپڑا ہے مشہور-)

فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ- آزاد عورتوں سے نکاح کرے (کیونکہ لونڈی اولاد کی تعلیم و تربیت کیا خاک کرے گی' وہ خود بے ادب اور بے تعلیم ہوتی ہے)-

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا قُلْتُ وَمَا لَابَتَاھَا قَالَ مَا اَحَاطَتْ بِہِ الْحَرَّتَانِ- آنحضرت ﷺ نے مدینہ کے

دونوں لابتوں کے بیچ میں حرم مقرر کیا- میں نے پوچھا "لابتوں" سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا- دونوں پتھریلے کنارے (جن میں ایک کو حَرَّةُ وَاقِمٍ کہتے ہیں' دوسرے کو حَرَّةُ لَیْلٰی)-

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرّٰی - افضل صدقہ یہ ہے کہ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرے (اس کو پانی پلائے)-

اَلطِّیْنُ الْحُرُّ یُجْعَلُ عَلٰی دَمِ الْمَیِّتِ الَّذِیْ لَایَنْقَطِعُ - خالص مٹی مردے کے خون پر رکھی جائے جب کہ وہ بند نہ ہوتا ہو' (اس سے بند ہو جائے گا)-

فَقَرَّبَ اِلَیْنَا حَرِیْرَةً - حضرت علیؓ ہمارے سامنے حریرہ رکھا (مجمع البحرین میں ہے- بعض نے کہا' حریرہ وہ ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بہت سا پانی ڈال کر ایک ہانڈی میں آگ پر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اس پر آٹا چھڑک دیں- اگر صرف آٹے ہی کا بنائیں اور اس میں گوشت نہ ہو تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں) (یہ دن نحر کا تھا ہم نے کھایا اور عرض کیا- امیر المومنین! اب تو خداوند کریم نے بہت دولت دی ہے' اتنی تنگی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا (عبداللہ بن اویس) میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے "خلیفہ کو اللہ کے مال میں سے صرف دو پیالے لینا درست ہے- ایک پیالہ اپنے کھانے کے اور دوسرا لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے"- باقی کل دولت مسلمانوں کے کاموں میں صرف کی جائے-)

حَرْزٌ - حفاظت کرنا' جوڑنا' جمع کرنا-

فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ - میرے بندوں کو پہاڑ طور پر جمع کر- (ایک روایت میں فَحَزِّبْ ہے- معنی وہی ہیں دوسری روایت میں فَحَوِّزْ ہے- یعنی ان کو اس رستہ سے ہٹا کر طور پہاڑ پر لے جا)-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ حِرْزٍ حَارِزٍ - یا اللہ ہم کو محفوظ اور مضبوط پناہ میں کر دے (قیاس یہ تھا کہ حِرْزٍ مُحْرِزٍ کہتے' کیونکہ اس کا فعل اَحْرَزَ آیا ہے لیکن حدیث میں یوں یہ مروی ہے-)

حِرْزٌ مَّنِیْعٌ یا حِرْزٌ حَصِیْنٌ یا حِرْزٌ حَرِیْزٌ - مضبوط پناہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ شروع رات میں وتر پڑھ لیتے اور کہتے وَاحَرْزَا وَابْتَغِی النَّوَافِلَا - دوسری روایت میں ہے یوں کہتے اَحْرَزْتُ نَھْبِیْ وَابْتَغِی النَّوَافِلَ - مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنا سرمایہ محفوظ اور اجر حاصل کر لیا (یعنی وتر ادا کر کے) اب نفل نمازیں چاہتا ہوں (یعنی اگر آنکھ کھلی تو نفل پڑھوں گا- یہ ایک مثل ہے جس کو عرب لوگ اس وقت کہتے- جب کوئی شخص اپنا مطلب حاصل کر کے پھر اور زیادہ کا طلب گار ہو)-

لَا تَاْخُذُوْا مِنْ حَرَزَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ شَیْئًا - زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ عمدہ چوکھے مالوں میں سے کچھ نہ لیا کرو (یہ جمع ہے حَرْزَةٌ یا حَرَزَةٌ کی اور مشہور روایت حَزَرَات ہے بہ تقدیم رائے معجمہ بر رائے مہملہ)-

خَرَجْتُ اِلٰی جَبَلٍ لِاَحْرُزَہٗ - میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا' اس کو جمع کرنے یا محفوظ کرنے کے لئے (ایک روایت میں لِاَحُوْزَہٗ ہے یہ حِیَازَةٌ سے ہے بہ معنی جمع کرنا)-

حِرْزُ الْاُمِّیِّیْنَ - آنحضرتؐ اُمی لوگوں (یعنی عربوں) کے پشت پناہ تھے (تا کہ شیطان کے شر سے یا عجمی لوگوں کے حملہ سے محفوظ رہیں- بعض نے کہا کہ اللہ کے عذاب سے' کیونکہ قرآن میں ہے "وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَ اَنْتَ فِیْھِمْ")-

حِرْزٌ - تعویذ کو بھی کہتے ہیں-

کَانَ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطٰنِ - یہ اس کے لئے شیطان سے محفوظ رکھنے والا ہو گا-

لِاَحْرُزَہٗ مِنَ الْقَتْلِ - تا کہ میں اسے مارے جانے سے بچاؤں-

حَرْسٌ یا حِرَاسَةٌ - نگہبانی - چرانا-

حَرَسٌ - ایک مدت دراز تک جینا-

لَاقَطْعَ فِیْ حَرِیْسَةِ الْجَبَلِ - اگر پہاڑ پر کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو اس کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا- (کیونکہ پہاڑ کی چیز محفوظ نہیں ہے)-

سُئِلَ عَنْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ فِيْهَا غُرْمٌ حُرُمٌ مِّثْلُهَا وَجَلَدَاتٌ نَكَالاً فَاِذَا اٰوى بِهَا الْمُرَاحُ فَفِيْهَا الْقَطْعُ- آپ سے پوچھا گیا' اگر کوئی پہاڑ کی چیز چرا لے؟ آپ نے فرمایا اس کی قیمت کے برابر تاوان دے اور چند کوڑے سزا کے لئے کھائے- البتہ اگر وہ چیز اپنے مقام میں لا کر رکھی جائے (مثلاً بکریاں اپنے تھان میں آ جائیں) پھر وہاں سے کوئی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا-

حَرِيْسَةٌ- اس بکری کو کہتے ہیں جو رات کو اپنے تھان کے سوا اور کسی مقام میں رہ جائے یا وہ بکری جو رات کو چرا لی جائے اہل عرب کہتے ہیں.

فُلَانٌ يَأْكُلُ الْحَرَسَاتِ- یعنی وہ لوگوں کے لوٹ کے مال چرا لیتا ہے-

اِحْتِرَاسٌ- کسی جانور کا چراگاہ سے چرا لینا-

اِنَّ غِلْمَةً لِّحَاطِبٍ اِحْتَرَسُوْا نَاقَةً رَجُلٍ فَانْتَحَرُوْهَا- حاطب کے غلاموں نے ایک شخص کو اونٹنی چرا لی اور اس کو نحر کر ڈالا-

ثَمَنُ الْحَرِيْسَةِ حَرَامٌ لِعَيْنِهَا- چوری کی چیز کی قیمت بالکل حرام ہے (یعنی جیسے چوری کا مال کھانا حرام ہے اسی طرح اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے)-

اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ- اگر فوج کی اس ٹکڑی میں رہے جو دشمن کی نگہبانی کرتی ہے (یعنی لشکر کے آگے رہتی ہے جس کو بکٹ پہرہ کہتے ہیں- پہلے دشمن سے اسی کی مڈبھیڑ ہوتی ہے- یہ ٹکڑی مقدمہ الجیش کا ایک جز ہوتی ہے- ساقۃ الجیش پیچھے کی فوج دشمن کے حملہ کے وقت مقدمہ والوں کو اور لوٹتے وقت ساقہ والوں کو زیادہ اندیشہ رہتا ہے- مطلب یہ ہے کہ امام جس ٹکڑی میں رہنے کا حکم دے اس میں رہے کوئی عذر نہ کرے)-

وَاَصْدَقُهَا حَارِسٌ- سب ناموں میں سچا "حارس" ہے (یعنی کمانے والا' کیونکہ احتراس کے معنی کمائی کے بھی آئے ہیں' مشہور روایت حارث ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

قُصَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ- معاویہؓ ایک گچھا بالوں کا لیا جوان کی محافظ سپاہ (شاہی گارڈ) کے ہاتھ میں تھا-

حَرَسِيٌّ- مفرد ہے حُرَّاس اور حَرَس اور اَحْرَاس کا یہ تینوں جمع کے صیغے ہیں' یعنی بادشاہ کے وہ سپاہی جو اس کی حفاظت کرتے ہیں-

لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَّحْرُسُنِيْ- کاش کوئی نیک بخت مرد میری نگہبانی کرتا (رات کو میرے چوکی پہرہ پر رہتا' اس حدیث سے خوف کے وقت چوکی پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے اور یہ حدیث اس وقت کی ہے' جب یہ آیت نہیں اتری تھی- واللہ یعصمک من الناس[1] کرمانی نے کہا' آپ نے جو چوکی پہرہ مقرر کیا' تو یہ توکل کے خلاف نہیں ہے- اس لئے کہ توکل اسباب کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسباب حاصل کر کے مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ پر اعتماد کرنے کا نام ہے)-

مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ- آنحضرتؐ کے چوکی داروں میں سے-

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَرِسُ- یا اللہ میری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں سے میں حفاظت کر سکتا ہوں اور جہاں سے حفاظت نہیں کر سکتا-

حَرْشٌ- گوہ کا شکار کرنا (وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ گوہ کے سوراخ پر جا کر لکڑی وغیرہ باہر سے مارتے ہیں یا ہاتھ سے پھٹ پھٹ کرتے ہیں- وہ سمجھتا ہے کہ سانپ آ گیا اور دم باہر نکال کر سوراخ کے منہ پر آ جاتا ہے' اس وقت اس کا سوراخ گرا کر بند کر دیتے ہیں- پھر اس کو پکڑ لیتے ہیں)-

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ بِضِبَابٍ اِحْتَرَشَهَا- ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس چند گوہ لایا- جن کو اس نے شکار کیا تھا- (اصل میں اِحْتِرَاشٌ کے معنی کھانے اور جمع کرنے کے ہیں)-

وَتُحْتَرَشُ بِهِ الضِّبَابُ- اور کھجور سے گوہ کا شکار ہوتا

---

[1] اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں (دشمنوں) سے بچائے گا-(م)

ہے) گوہ کھجور کا پسند کرتا ہے)۔

مَا رَاَيْتُ رَجُلًا يَنْفِرُ مِنَ الْحَرُوْشِ مِثْلَهٗ (میں نے معاویہ کے مانند کسی کو مکر و فریب سے نفرت کرتے نہیں دیکھا۔

نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ آنحضرتؐ نے جانوروں کو ایک دوسرے پر ابھارنے سے (ان کو لڑانے سے) منع فرمایا (جیسے اونٹوں اور ہاتھیوں اور مینڈھوں اور مرغوں اور بٹیروں کو لوگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے باتفاق علماء)۔

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا مِنْ نَفْقِهَا مِثْلَ فَشِيْشِ الْحَرَائِشِ۔ میں اس کو دونوں رانوں کے درمیان اس کی چادر کے کونے سے ایسی آواز سن رہا تھا جیسے سانپوں کے چلنے سے سنائی دیتی ہے۔

حَرَائِشُ جمع ہے حَرِيْشَةٌ کی۔ یہ ایک سانپ ہے۔ بعض نے کہا حریش ایک دریائی جانور کا نام ہے۔ بعض نے کہا گینڈے کو حریش کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حریش ایک کیڑا ہے بہت سے پاؤں والا' وہ اکثر کان میں گھس جاتا ہے اور پاؤں سے پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں' جب تک گرم لوہے سے داغا نہ جائے (میں کہتا ہوں ہندی میں اس کو کمگلا اور کمل کیڑا کہتے ہیں اور حریش بہت کھاؤ اونٹ کو بھی کہتے ہیں۔)

وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔ (شیطان اس سے مایوس ہو گیا کہ عرب کے جزیرے میں اس کی پرستش کی جائے۔ اس لئے کہ توحید لوگوں کے دلوں میں جم گئی) اب یہی کرے گا کہ ان کو آپس میں ایک دوسرے پر ابھارے گا (لڑائی اور فساد کرائے گا۔ یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ذی الخلصہ کے گرد عرب کی عورتیں پھر چوتڑ مٹکائیں گی یا لات اور عزے پھر نہ پوجے جائیں گے کیونکہ یہ علامات قرب قیامت کی ہیں اور اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک ختم ہو جائے گا۔ (طیبی نے کہا بت کا پوجنا گویا شیطان کو پوجنا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے حکم سے کیا جاتا ہے)۔

فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں (جب حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے پہلے احرام کھول ڈالا) تو میں آنحضرتؐ کے پاس گیا اس نیت سے (کہ ان کی شکایت کر کے) آنحضرتؐ کا غصہ ان پر کراؤں۔

اِنَّ رَجُلًا اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ دَنَانِيْرَ حُرْشًا۔ ایک شخص نے دوسرے شخص سے نئی اشرفیاں لیں جن پر سکوں کے حرفوں کی سختی تھی یہ اَحْرَشُ کی جمع ہے بہ معنی سخت اور کھرا۔

فَلَمَّا جَاءَ اَبِيْ حَرَّشَهٗ عَلَيَّ۔ جب میرا باپ آیا تو اس کو مجھ پر غصہ دلایا۔

حَرْشَفٌ۔ چھوٹی مچھلیاں اور چھوٹی چڑیاں اور ناتواں اور بوڑھے پیدلوں کی جماعت۔

اِحْرِنْشَاقٌ۔ تیار ہونا۔

حُرْشُفٌ۔ سخت زمین۔

اَرٰى كُتَيْبَةَ حَرْشَفٍ۔ میں چھوٹے چھوٹے کمزور پیدلوں کا ایک گروہ دیکھتا ہوں۔

حَرْصٌ۔ پھاڑ ڈالنا' پوست نکالنا۔

حِرْصٌ۔ ریجھ جانا' طمع کرنا۔

تَحْرِيْصٌ۔ ابھارنا' طمع دلانا۔ جیسے تَرْغِيْبٌ رغبت دلانا' ابھارنا۔

اَلْحَارِصَةُ۔ وہ زخم جس سے کھال چر جائے (اہل عرب کہتے ہیں:

حَرَصَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ۔ دھوبی نے پٹخ پٹخ کر کپڑا پھاڑ ڈالا۔

اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ۔ جو کام تجھ کو مفید ہو (خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں اور اس میں کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو) اس کی حرص کر (یہ حدیث علم اخلاق کا ایک مجموعہ ہے۔ حاصل علم اخلاق کا یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی عیش اور راحت سے گزارے' اس کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ہر ایک کام سوچ کر کرے جس کام میں دنیا یا آخرت یا دونوں کا نقصان ہو' یا

نقصان ہونے کا خطرہ ہو اس سے باز رہے اور جس کام میں کوئی ضرر کا خطرہ نہ ہو بلکہ اس سے فائدہ متصود ہو اس کو بجا لائے - رات دن ایسے ہی کاموں میں مصروف رہے)-

حَرِیْصٌ - لالچی اور بخیل (اس کی جمع حُرَّاصٌ اور حُرَصَاءُ اور حِرَاصٌ آئی ہے)-

وَ تُتْرَکُ لِلْحَارِصِ کَذَا - حارص کے لئے اتنا میوہ چھوڑ دیا جائے - (یہاں حارص سے باغ کا نگہبان مراد ہے - یعنی حَارِسٌ کَذَا فی مجمع البحرین -)

سَتَحْرُصُوْنَ - تم عنقریب حرص کرو گے (کرمانی نے کہا یہ کسرۂ را بھی ہو سکتا ہے' یعنی باب ضرب یضرب اور سمع یسمع دونوں سے آیا ہے -)

حَرَضٌ - جسم بگڑ جانا' عقل جاتی رہنا' بے طاقت ہو جانا' رنج اور بیماری کا پرانا ہو جانا -

مَامِنْ مُؤْمِنٍ یَّمْرَضُ مَرَضًا حَتّٰی یُحْرِضَہٗ - کوئی مسلمان ایسا نہیں' جو بیمار ہو ایسی بیماری کہ اس کو دبلا کر دے اس کا جسم گلا ڈالے؛ عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْرَضَہُ الْمَرَضُ - بیماری نے اس کو گلا ڈالا' ناتوان کر دیا -

فَھُوَ حَرَضٌ یا حَارِضٌ - وہ بالکل گل گیا ہے (مرنے کے قریب ہو گیا ہے)-

رَأَیْتُ مُحَلَّمَ بْنَ جَثَامَۃَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ کَیْفَ اَنْتُمْ فَقَالَ بِخَیْرٍ وَّ وَجَدْنَا رَبًّا رَّحِیْمًا غَفَرَلَنَا فَقُلْتُ لِکُلِّکُمْ فَقَالَ لِکُلِّنَا غَیْرِ الْاَحْرَاضِ - (عوف بن مالکؓ نے کہا) میں نے محلم بن جثامہ کو خواب میں دیکھا' ان سے پوچھا تم کیسے ہو؟ انھوں نے جواب دیا اچھے ہیں خیریت سے اور ہم نے اپنے پروردگار کو بڑا مہربان پایا' اس نے ہمارے گناہوں کو بخش دیا - میں نے کہا' کیا تم سب بخش دیئے گئے؟ انھوں نے کہا ہاں ہم سب بخشے گئے مگر وہ لوگ جو احراض تھے (میں نے کہا احراض کون لوگ؟ انھوں نے کہا جن کی طرف لوگ انگلیاں اٹھاتے تھے یعنی برائی یا بدکاری' ایذا رسانی' فسق و فجور میں مشہور تھے یا جو بے دھڑک گناہ کیا کرتے تھے -

انھوں نے اپنے تئیں تباہ کر ڈالا یا جن کے اعتقاد میں خلل تھا (یعنی بد مذہب مثلاً رافضی خارجی اور معتزلی وغیرہ)-

وَ الْاِحْرِیْضِ - اور احریض میں' یعنی کسم میں -

حُرُضٌ - ایک وادی کا نام ہے احد پہاڑ کے پاس یا اشنان (مجمع البحرین میں ہے کہ حُرُض یا حُرْض اشنان کو کہتے ہیں چونکہ وہ میل نکال ڈالتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے)-

حُرَاضٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب - کہتے ہیں "عزّے" بت وہیں تھا -

حَارَضَ عَلَی الْاَمْرِ - ہمیشہ اس کام کو کرتا رہا (جیسے وَاکَبَ اور وَاصَبَ سب کے ایک معنی ہیں)-

حَرْفٌ - پھیرنا' موڑنا' کمانا' کنارہ -

تَحْرِیْف - کلام کو بگاڑنا' بے ٹھکانے کر دینا -

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَحْرُفٍ کُلُّھَا کَانٍ شَافٍ - قرآن عرب کے سات لغتوں پر اترا ہے' جس لغت کو پڑھے وہ کافی ہے اور شافی (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر لفظ میں سات لغتیں ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلوں کے محاورات کے موافق اترا ہے - کہیں قریش کا محاورہ ہے کہیں ہذیل کا' کہیں ہوازن کا' کہیں یمن کا اور بعض لفظوں میں سات طرح کی قرأتیں بھی ہیں' بلکہ دس طرح کی بھی' جیسے مالک یوم الدین اور عَبَدُ الطَّاغوت میں - بعض نے کہا سات حرفوں سے ساتوں مشہور قرأتیں مراد ہیں - مگر یہ قول صحیح نہیں ہے - ابن مسعودؓ نے کہا - سات حرفوں سے یہ مراد ہے کہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف دوسرا لفظ رکھے' جیسے کوئی اَقْبِلْ کہے یا ھَلُمَّ یا تَعَال سب کے ایک معنی ہیں -

اَھْلُ الْکِتَابِ لَا یَاْتُوْنَ النِّسَاءَ اِلَّا عَلٰی حَرْفٍ - اہل کتاب ہمیشہ ایک ہی کروٹ پر صحبت کرتے ہیں -

حَرْف - کہتے ہیں دبلی اونٹنی کو بھی' کیونکہ وہ لاغری کی وجہ سے حرف تہجی کی طرح ہوتی ہے -

اِنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّؤُوْنَۃِ اَھْلِیْ وَ شُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِنْ

هٰذَا وَ یَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ جب خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے کہ میرے قوم والے جانتے ہیں) میرا جو پیشہ تھا' اس کی کمائی میرے گھر والوں کو کافی تھی (اچھی طرح میری گزر ہوتی تھی) اب میں مسلمانوں کے کام میں لگا دیا گیا (لوگوں نے مجھ کو خلیفہ بنایا) تو ابوبکر کی آل اولاد اب اسی مال میں سے (یعنی بیت المال میں سے) کھائے گی اور ابوبکر مسلمانوں کی خدمت کرے گا؛ (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ یَحْتَرِفُ لِعِیَالِہٖ وَ یَحْرِفُ - وہ اپنے بال بچوں کے لئے کماتا ہے بعض نے کہا وَ یَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے تجارت بھی کریں گے' یعنی بیت المال سے جو روپیہ میں اپنے اور گھر والوں کے ضروری خرچ کے لئے لوں گا' اتنا ہی یا اس سے زیادہ تجارت کر کے اس میں پھر داخل کر دوں گا - یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کمال عنایت اور شفقت تھی مسلمانوں پر ورنہ حاکم پر تجارت کرنا کچھ واجب نہیں ہے - اس قول سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو کوئی کسی مال کا اہتمام اور بندوبست کرتا ہو' وہ ضرورت کے موافق اپنے اخراجات کے لئے اس میں سے لے سکتا ہے' بشرطیکہ حاکم بالا دست نے اس کی اجرت مقرر نہ کر دی ہو ورنہ اس سے زیادہ لینا حرام ہوگا) -

اَخَوَانِ یَحْتَرِفُ اَحَدُھُمَا وَ الْاٰخَرُ یَتَعَلَّمُ - دو بھائی تھے' ان میں سے ایک محنت کر کے روٹی کماتا اور دوسرا طالب علم تھا علم حاصل کرتا تھا -

لَحِرْفَةُ اَحَدِھِمْ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ عَیْلَتِہٖ - ایک شخص کو پیشہ ور بنا دینا (روٹی کمانے کے لائق کر دینا) مجھ کو دشوار معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مفلس کو کچھ دے کر مال دار بنا دینا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیشہ ور ہونا میرے دل پر ان کی محتاجی سے زیادہ گراں ہے کیونکہ محتاجی تو دم بھر میں رفع ہو سکتی ہے' لیکن کیا فائدہ جب آدمی پیشہ ور نہ ہوا تو جتنا اس کو ملے گا وہ کھا کر اس کو بھی تمام کر دے گا پھر محتاج کا محتاج' اسی واسطے عقل مند وہ شخص نہیں جو اپنی اولاد کے لئے مال متاع بہت سا چھوڑ جائے بلکہ عقل مند وہ ہے جو ان کو اچھے ہنر اور اچھے پیشے سکھا کر روٹی کمانے کے لائق کر جائے - بعض نے لَحُرْفَةُ اَحَدِکُمْ بہ ضمہ حا پڑھا ہے یعنی تم میں سے ایک کا محروم ہونا اس کی مفلسی سے بڑھ کر مجھ پر شاق ہے) -

اِنِّیْ لَاَرَی الرَّجُلَ یُعْجِبُنِیْ فَاَقُوْلُ ھَلْ لَہٗ حِرْفَةٌ فَاِنْ قَالُوْا لَاسَقَطَ مِنْ عَیْنِیْ - میں ایک شخص کو دیکھ کر پسند کرتا ہوں (اس کی صورت سیرت اچھی معلوم ہوتی ہے) پھر میں پوچھتا ہوں' یہ کیا پیشہ (دھندا) کرتا ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں کوئی پیشہ نہیں کرتا تو وہ میری نظر سے گر جاتا ہے (میری نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے - اس لئے کہ جب کوئی پیشہ نہیں کرتا تو لامحالہ دوسروں کا دست نگر ہوگا' ان سے سوال کرے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہے) افسوس ہمارے زمانہ میں لوگوں نے یہ چال اختیار کی ہے کہ مولوی' ملا' درویش اور شاہ صاحب بن جاتے ہیں اور حلال کا کوئی پیشہ نہیں سیکھتے' اب مریدوں اور شاگردوں کی روٹیوں پر ان کا گزر ہوتا ہے' وہ ان کی خاطر سے نہ حق بات کہہ سکتے ہیں نہ بری باتوں پر ان کو ملامت کر سکتے ہیں - لیجئے دنیا اور آخرت دونوں تباہ - لاحول ولاقوۃ الا باللہ - مولوی اور درویش وہی قابل عزت اور عظمت ہیں جو محنت کر کے اپنی روٹی کماتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں خالص خدا کی رضامندی کے لئے مصروف رہتے ہیں' نہ ان کو کسی بادشاہ یا امیر کی پرواہ ہے نہ کسی مرید اور شاگرد کی تلاش ہے -

مُحَارَفٌ - وہ شخص جو بے ہنر ہو اس کو روٹی نہ ملے یا جو روٹی کمانے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں) -

حُوْرِفَ کَسْبُ فُلَانٍ - فلاں شخص کو معاش کی بڑی تنگی ہے -

سُلِّطَ عَلَیْھِمْ مَوْتُ طَاعُوْنٍ ذَفِیْفٍ یُحَرِّفُ الْقُلُوْبَ - ان پر برباد کرنے والے طاعون کی موت ڈالی گئی جو دلوں کو پھیر دیتا ہے - (ایک روایت میں یُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ ہے یا یَحُوْفُ الْقُلُوْبَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا) -

اٰمَنْتُ بِمُحَرِّفِ الْقُلُوْبِ - میں اس خدا پر ایمان لایا جو دلوں کو پھیرنے والا جھکانے والا ہے-

وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا - سفیان نے اپنی کف کو جھکا کر بتایا-

قَالَ بِیَدِهٖ فَحَرَّفَهَا - ہاتھ سے اشارہ کیا' اس کو آڑا پھرایا (یہ قتل کا اشارہ ہے)-

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ فَیُحَارِفُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِهَا فَتَکُوْنَ کَفَّارَةً لِّذُنُوْبِهٖ - مومن کی موت پیشانی پر پسینہ آنے سے ہو جاتی ہے' اس سے اس کی آزمائش ہوتی ہے (یا اس سے اس پر سختی ہوتی ہے) تو اس کے گناہوں کا اتار ہو جاتا ہے- (اصل میں مُحَارَفَةٌ کہتے ہیں محراف سے زخم کو عمق ناپنے کو- محراف وہ سلائی جو زخم کے اندر چلا کر دیکھتے ہیں)-

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُحَارَفُ عَلٰی عَمَلِهٖ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ - بندے کو اس کے عمل کے موافق اچھا یا برا بدلہ ملتا ہے؛ (عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا تُحَارِفْ اَخَاکَ بِالسُّوْءِ - اپنے بھائی کو برا بدلہ مت دے اور:

اَحْرَفَ الرَّجُلُ - اس مرد نے بدلہ لیا-

فَهُمَا فِیْ حَرْفِ جَهَنَّمَ - وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں (اب گرے' اب گرے) ایک روایت میں فِیْ جُرُفِ جَهَنَّمَ ہے معنی وہی ہیں-

فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا - ہم ان قدمچوں (کھڈیوں) پر سے مڑ جاتے (تاکہ قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو) (بعض نے ترجمہ کیا ہے ہم اس بیت الخلاء سے مڑ جاتے' یعنی اس میں پاخانہ نہ کرتے' باہر رہ کر کر لیتے)-

ثُمَّ انْحَرَفَ - پھر آپ پھر گئے' مڑے لوٹنے کے لئے-

فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ، فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِهٖ - جو بھائی کمائی کرتا تھا اس نے شکایت کی (کہ میرا دوسرا بھائی کچھ نہیں کماتا' بیٹھے بیٹھے بے محنت روٹی اوڑاتا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا' شاید تجھ کو اسی کے طفیل سے رزق ملتا ہو-

اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ خَمْسَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ حَرْفًا - اذان اور اقامت دونوں کو ملا کر پنتیس کلمے ہیں (یعنی ۳۵ جملے) مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ نے یہ حدیث روایت کی ہے-

سُئِلَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ کَذَبَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَلٰکِنَّهٗ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی حَرْفٍ وَّاحِدٍ - یعنی آپ سے پوچھا گیا' لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اترا ہے؟ فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اترا ہے (دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف راویوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے-)

تَحْرِیْفُ الْغَالِیْنَ - غلو کرنے والوں کی تحریف کو (غالی وہی شخص ہے جو دین کی باتوں میں حد شرع سے آگے بڑھ جائے تو بدعتی لوگ غالی ہیں- یعنی اللہ کی کتاب اور حدیث رسول اللہ ﷺ میں معنی مقصود سے بڑھ جاتے ہیں یہی گویا تحریف ہے-)

مُحَارَفٌ - وہ شخص جو کسب نہ کرے' اس کی ضد مبارک ہے' حدیث میں ہے:

لَاتَشْتَرِ مِنْ مُّحَارَفٍ فَاِنَّ صَفْقَتَهٗ لَابَرَکَةَ فِیْهَا - محارف سے کچھ مول نہ لے' اس کے معاملہ میں برکت نہ ہو گی-

حَرِیْفٌ - وہ شخص جو ہم پیشہ ہو یا معاملہ کرے-

دُلَّنِیْ عَلٰی حَرِیْفٍ یَشْتَرِیْ لِیْ مَتَاعًا وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ - ایک معاملہ کرنے والا (یعنی جس کو خرید و فروخت میں دخل ہو) مجھ کو بتلا دے وہ میرے لئے سامان خریدے اور مسلمانوں کے لئے کمائی کرے-

حَرْقٌ - رگڑنا' کھسنا' جلنا' جلانا-

تَحْرِیْقٌ اور اِحْرَاقٌ - جلانا-

تَحَرُّقٌ اور اِحْتِرَاقٌ - جل جانا-

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ - آپ نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیئے-

اَحْرَقَ الْمُسْلِمِیْنَ - مسلمانوں کو جلا دیا' تباہ کر دیا-

ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ - مسلمان کی گمی ہوئی چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی اگر کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز اس

نیت سے لے لے کہ اس کا مالک بن جائے تو وہ اس کو دوزخ میں لے جائے گی)۔

اَلْحَرَقُ وَالْغَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ۔ جل جانا اور ڈوب جانا اور اچھو ہو کر مرنا شہادت ہے (یعنی شہادت کا ثواب ان موتوں میں ملے گا)۔

اَلْحَرِقُ شَهِيْدٌ۔ آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے (ایک روایت میں اَلْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِحْتَرَقْتُ۔ میں جل گیا (یعنی تباہ ہو گیا۔ یہ اس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی کلمہ اس شخص نے بھی کہا تھا' جس نے رمضان میں دن کو عمداً جماع کیا تھا)۔

اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اُهْلِكَ قُرَيْشًا۔ میرے پاس وحی آئی کہ قریش کے لوگوں کو تباہ کروں۔

فَلَمْ يَزَلْ يُحَرِّقُ اَعْضَاءَ هُمْ حَتّٰى اَدْخَلَهُمْ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ خَرَجُوْا مِنْهُ۔ ان کے اعضاء برابر جلاتے رہے یہاں تک کہ اسی دروازے میں داخل کر دیا جہاں سے وہ نکلے تھے۔

اِنَّهُ نَهٰى عَنْ حَرْقِ النَّوَاةِ۔ آپؐ نے کھجور کی گٹھلی کو گھسنے سے منع فرمایا یا جلانے سے (گویا کھجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم دیا یا اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی خوراک ہے بھیڑ' بکری اور اونٹ وغیرہ کی)۔ (ایک قرأت یوں بھی ہے لَنَحْرِقَنَّهٗ یعنی ہم اس گوسالہ کو گھس ڈالیں گے (سوہان سے رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں گے)۔ مشہور قرأت لَنُحَرِّقَنَّهٗ ہے یعنی اس کو جلا ڈالیں گے)۔

شَرِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الْمُحْرَقَ مِنَ الْخَاصِرَةِ۔ آنحضرت ﷺ نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا پانی پیا۔

خَيْرُ النِّسَاءِ الْحَارِقَةُ۔ بہتر عورت وہ ہے جس کی فرج تنگ ہو یا جو پرشہوت ہو۔ شہوت کی وجہ سے اپنے دانت پیس رہی ہو۔

عَلَيْكُمْ مِنَ النِّسَاءِ بِالْحَارِقَةِ۔ تم ایسی عورت کرو جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت کے غلبہ سے دانت کو دانت پر رگڑ رہی ہو (محیط میں ہے کہ حارقہ وہ عورت جو جماع کراتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہے۔ سیوطی نے ابن جوزی سے ایسا ہی نقل کیا ہے یعنی عورتوں سے کروٹ سے جماع کرو)۔

حَرِيْقَةٌ۔ پانی کو جوش کر کے اس پر آٹا چھڑک کر بناتے ہیں۔

وَجَدْتُهَا حَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً۔ میں نے اس کو پرشہوت یا تنگ فرج' رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا۔

يَحْرُقُوْنَ اَنْيَابَهُمْ غَيْظًا وَّحَنَقًا۔ اپنے دانتوں کو غصے اور کینے سے پیستے ہیں۔

دَخَلَ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ حَرْقَانِيَّةٌ۔ آنحضرتؐ جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو آپؐ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے (زمخشری نے کہا حَرْقَانِیٌّ منسوب ہے حَرَق کی طرف' جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ اس میں الف اور نون زیادہ کر دیا اور حَرْق اور حَرَق دونوں جلنے کے معنی میں آئے ہیں لیکن وہ حَرَق جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے پٹخنے سے پڑ جاتا ہے' وہ بفتحۂ زا ہے۔ محیط میں ہے کہ حَرْق اس سوراخ کو کہتے ہیں جو جلنے سے کپڑے میں پڑ جاتا ہے اور حَرَق وہ سوراخ جو جلنے سے یا کپڑے کو پٹخنے سے پڑ جائے)۔

اَمَّا عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ فَقَدْ غَرَّنِيْ بِعِمَامَةِ الْحَرْقَانِيَّةِ السَّوْدَاءِ۔ (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا) عدی بن ارطاۃ نے تو مجھ کو اپنے جلے ہوئے کالے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ مَّا احْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا کہ یہ ایک معجزہ تھا جو آپؐ کے زمانہ تک رہا)۔

اَمَرَ اَنْ يُّحَرَّقَ بِمَا سِوَاهُ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ۔ (حضرت عثمانؓ جب قرآن لکھوانے سے فارغ ہوئے) تو اس کے علاوہ جن جن ورقوں یا کتابوں میں قرآن

لکھا ہوا تھا' اس کے جلا ڈالنے کا حکم دیا (ایک روایت میں یُخَرِّق ہے بہ خائے معجمہ یعنی چاک کرڈالنے کا)۔

مترجم:- آگ میں جلا دینا یا چاک کر کے اس کو ایک پاک مقام میں دفن کر دینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں ہے جیسے اہل تشیع نے سمجھا ہے اور اس وجہ سے حضرت عثمانؓ پر طعن کیا ہے۔ انھوں نے تو بہ نیت خیر یہ کام کرایا جس کا اجر عظیم ان کو ملے گا۔ اس لئے کہ اگر حضرت عثمانؓ ان صحیفوں کو بھی رہنے دیتے تو رفتہ رفتہ قرآن کے مختلف نسخے پھیل جاتے اور توراۃ اور انجیل کی طرح قرآن کا بھی حال ہو جاتا۔

حُرَقَاتُ - ایک قبیلہ کا نام ہے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْحَرَقِ - میں آگ میں جل جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

اَحْرِقْهُمَا - (ایک شخص کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر آیا تو آپؐ نے فرمایا) ان کو جلا ڈال (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ ان کو بیچ ڈال یا کسی کو ہبہ کر دے کیونکہ مال کو ضائع اور برباد کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اس شخص نے ان کپڑوں کو تنور میں جھونک دیا۔ اس وقت آپؐ نے انکار فرمایا اور کہا تو نے کسی اور کو یہ کپڑے کیوں نہ پہنا دیئے)۔

حَرِّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ - جو کوئی مال غنیمت میں چوری کرے اس کا مال جلا دو (یہ تعزیر بالمال کی اصل ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

حُرَاقَةٌ - وہ چیز جس میں چقماق سے آگ نکالنے کے وقت آگ گرتی ہے (مثلاً روئی' سن وغیرہ)۔

اِنَّ عَلِیًّا حَرَّقَ قَوْمًا اِرْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ - جناب امیر المومنین علی مرتضیٰؓ نے ان لوگوں کو جلا دیا جو اسلام سے پھر گئے تھے (اسی طرح ان لوگوں کو جنھوں نے لواطت کی تھی)۔ حالانکہ آگ سے عذاب دینا منع ہے مگر حضرت علیؓ نے تعزیر و تنبیہ اور دوسروں کو زجر او رعبرت دلانے کے لئے ایسا حکم دیا جو خلیفہ کے لئے جائز ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کمبخت لوگ سبائی تھے جو عبداللہ بن سبا یہودی کے بہکانے سے حضرت علیؓ کو خدا سمجھتے تھے۔ معاذ اللہ۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ نے ان کو جلانا شروع کیا تو کہنے لگے اب تو ہمیں یقین ہو گیا کہ آپ خدا ہیں کیونکہ آگ کا عذاب خدا ہی دیتا ہے۔

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرٌ - بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی سوختگی۔

(یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔ بویرہ اس مقام کا نام تھا جہاں یہودیوں کا ایک قبیلہ ''بنی نضیر'' آباد تھا)۔

حَرْقَفَةٌ - سرین کی ہڈی' نرگدھے کا مادہ گدھی کے سرین کی ہڈیاں پکڑنا (اس پر چڑھنے کے لئے)۔

فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَ عُرُضُ رُكْبَتَيْهِ وَ حَرْقَفَتَيْهِ وَ مَنْكِبَيْهِ وَ عُرُضُ وَجْهِهٖ مُنْسَحٍ - (آنحضرتؐ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے وہ بدکا اور آپؐ ایک سخت زمین پر گر پڑے) دیکھا تو آپؐ بیٹھے ہوئے ہیں' آپؐ کے گھٹنوں اور سرین کی ہڈیوں اور کندھوں اور منہ کی کھال چھل گئی ہے)۔

تَرَانِیْ اِذَا دَبِرَتْ حَرْقَفَتِیْ - تو مجھ کو دیکھے گا جب میرے سرین کی ہڈی گل جائے گی (یعنی بیماری سے پڑے)۔

حَرْکٌ یا حَرَکَةٌ - ہلنا' چلنا (یہ سکون کی ضد ہے) حق نہ دینا اس سے باز رہنا۔

حَرَاکٌ' حَرَکَةٌ اور حَرْکٌ - ہم معنی اور مترادفات ہیں۔

حَارِکٌ - کندھے کا اونچا مقام۔

حَارِکُ النَّاقَةِ - اونٹنی کی پشت۔

مُحْتَرِکٌ - جو ہر وقت اپنی اونٹنی پر سوار رہے۔

تَحَرُّکٌ - حرکت کرنا - تَحْرِیْکٌ - ہلانا' حرکت دینا۔

الزَّکٰوةُ فِی الْمَالِ الصَّامِتِ الَّذِیْ یَحُوْلُ عَلَیْهِ الْحَوْلُ وَ اِنْ لَمْ یُحَرَّکْ - اگر مال اپنے حال پر قائم رہے اس کو تجارت وغیرہ کر کے بڑھایا نہ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

حَرِمٌ یا حَرِیْمٌ یا حِرْمَانٌ یا حِرْمٌ یا حِرْمَةٌ یا حَرِمَةٌ یا حَرِیْمَةٌ۔محروم کرنا' نہ دینا۔

حُرْمٌ اور حُرْمَةٌ اور حَرَامٌ۔حرام ہونا' منع ہونا۔

كُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحْرِمٌ۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کو ستانا' ایذا دینا حرام ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مُحْرِمٌ۔مسلمان اسلام کی وجہ سے بچا ہوا ہے (یعنی اس کی جان اور مال محفوظ ہے)۔

اَلصِّیَامُ اِحْرَامٌ۔روزہ رکھنا احرام باندھنا ہے (جیسے احرام میں بہت سی باتیں منع ہوتی ہیں' ایسے ہی روزے میں بھی کھانا پینا جماع کرنا منع ہو جاتا ہے)۔

روزہ دار کو مُحْرِمٌ بھی کہتے ہیں۔ایک شاعر نے کہا ہے۔

"قَتَلُوا ابْنَ عَفَّانَ الْخَلِیْفَةَ مُحْرِمًا"

(عفان کے بیٹے کو جو خلیفہ تھے' اس حال میں شہید کر دیا کہ وہ روزہ دار تھے)۔

قسم کھانے والے کو بھی مُحْرِمٌ کہتے ہیں کیونکہ وہ قسم کھا کر بعض حلال باتیں اپنے پر حرام کر لیتا ہے۔

اَلرَّجُلُ یُحْرِمُ فِی الْغَضَبِ۔ اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں قسم کھا بیٹھے۔

فِی الْحَرَامِ كَفَّارَةُ یَمِیْنٍ۔اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے (مثلاً اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت نہ ہو یا یوں کہے' یہ اللہ کا کام کرنا مجھ پر حرام ہے یا یہ چیز کھانا مجھ پر حرام ہے تو قسم کا کفارہ دے کیونکہ حلال کو حرام کر لینا بھی ایک طرح کی قسم ہے' جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ"[1]

پھر فرمایا: قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ۔[2]

اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَ حَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا۔آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے ایلا کیا (قسم کھائی میں تمھارے پاس نہ جاؤں گا) پھر (کفارہ دے کر) حرام کو حلال کر لیا۔

اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ۔اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے (ابن عباسؓ نے کہا یہ کہنا محض لغو ہے اور دوسری روایت میں ان سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔)

كُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ وَ حُرْمِهٖ۔میں آنحضرت ﷺ کی اس حالت میں خوشبو لگاتی جب آپ احرام نہ باندھے ہوتے اور اس وقت لگاتی جب آپ احرام باندھنا چاہتے۔

حِرْمٌ۔بہ کسرۂ حا' وہ شخص جو احرام باندھے ہو (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ حِرْمٌ اور اَنْتَ حِلٌّ یعنی تو احرام باندھے ہے اور تو حلال ہے)۔

اَحْرَمَ الرَّجُلُ۔ اس شخص نے حج یا عمرے کا احرام باندھا یا حرم کی سرحد میں داخل ہوا یا حرام مہینوں میں' وہ چار ہیں ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب۔تَحْرِیْمُهَا التَّكْبِیْرُ نماز کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے (کیونکہ تکبیر کہنے کے بعد نماز کے منافی افعال اور اقوال سب حرام اور منع ہو جاتے ہیں اسی لئے اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر احرام کہتے ہیں)۔

لَا یَسْئَلُوْنِیْ خُطَّةً یُّعَظِّمُوْنَ فِیْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا۔وہ مجھ سے جو ایسی بات چاہیں گے جس میں اللہ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی (مثلاً خانۂ کعبہ' حرم احرام ماہ حرام وغیرہ کی) تعظیم اور تکریم ہوگی' تو میں اس کو منظور کر لوں گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی عظمت ہماری شرع میں قائم رکھی ہے' مثلاً کعبہ حجر اسود' صفا و مروہ اور حرم وغیرہ' ان چیزوں کی تعظیم کرنا کفر نہیں ہے بلکہ ایمان اور تقوے کی نشانی ہے۔انبیاء اور اولیاء اور صالحین کی قبریں بھی ان ہی چیزوں میں داخل ہیں)۔

لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔ایک روایت میں یوں ہے اِلَّا مَعَ ذِیْ حُرْمَةٍ مِّنْهَا۔عورت بغیر محرم

---

[1] اے نبیؐ! جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال ٹھہرایا ہے آپ اسے حرام کیوں کر رہے ہیں؟ (م)

[2] یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر قسم پوری کرنا واجب کر دیا ہے۔(م)

کے سفر نہ کرے (یعنی سفر میں عورت کے ساتھ یا تو اس کا خاوند ہو یا اور کوئی ایسا شخص ہو جس سے نکاح حرام ہے- مثلاً باپ' بیٹا' بھائی' چچا' ماموں وغیرہ' سفر کی مقدار بعض کے نزدیک تین دن کی راہ ہے تو اس سے کم مسافت پر عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے- اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ جس کو عرف میں سفر کہیں وہ سفر ہے گو تین دن سے مسافت کم ہو- امام شافعیؒ نے کہا اگر راستہ میں امن ہو تو عورت بغیر محرم کے بھی سفر کر سکتی ہے- ایک روایت میں یوں ہے' عورت ایک دن کی راہ کا بھی بغیر محرم کے سفر نہ کرے- ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین دن سے زیادہ کا-)

لَا یَدْخُلُ عَلَیْهَا اِلَّا وَ مَحْرَمٌ- کوئی شخص عورت کے گھر میں نہ جائے' مگر جو اس کا محرم ہو (یعنی عورت کا محرم ہو- مثلاً باپ' بھائی' بیٹا' چچا' ماموں وغیرہ- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا محرم وہاں موجود ہو' مثلاً باپ' بھائی وغیرہ جب اس عورت کے گھر میں جانا درست ہے' اسی طرح اگر اس کا خاوند موجود ہو تو بطریق اولیٰ جانا درست ہوگا- امام شافعیؒ نے کہا اور اگر دوسری معتبر عورتیں وہاں موجود ہوں یا جانے والے کی بیوی بھی ساتھ ہو تو جانا درست ہے-)

فِیْ حُرُمِ الْحَجِّ- حج کے مقاموں میں (بعض نے حُرَمٌ بہ فتحہ را روایت کیا ہے- یعنی ممنوعات اور محرمات حج میں)-

لَاجُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُنَّ فِی الْحُرُمِ- ان جانوروں کو اگر کوئی حرمت والے مقاموں میں مار ڈالے تو اس پر کچھ گناہ نہیں' (بعض نے فِی الْحَرَمِ روایت کیا ہے یہ اور زیادہ صاف ہے- حَرَمٌ- وہ مقام جہاں شکار کھیلنا' وہاں کے درخت اکھیڑنا' وہاں کے جانوروں کو چھیڑنا منع ہے- جیسے مکۂ معظمہ کا حرم یا مدینہ طیبہ کا حرم- اور حل باقی مقامات جہاں شکار وغیرہ درست ہے-

اِذَا اجْتَمَعَتْ حُرْمَتَانِ طُرِحَتِ الصُّغْرٰی لِلْکُبْرٰی- جب دو حرمتیں جمع ہو جائیں (مثلاً ایک کام میں ایک شخص خاص کا ضرر ہے اور ہزاروں آدمیوں کا فائدہ ہے تو فائدہ عام کا کام اختیار کریں گے اور چھوٹی حرمت کا خیال نہ کریں گے- مثلاً ایک کام مکروہ ہے لیکن اس کے منع کرنے سے یہ ڈر ہے کہ لوگ شرک یا کفر میں گرفتار ہو جائیں گے تو اس محل میں سکوت اور اغماض کرنا بہتر ہوگا- مثلاً ایک کام مستحب ہے لیکن اس کے کرنے سے عوام میں فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے تو اس کا نہ کرنا بہتر ہو گا) تو چھوٹی حرمت کو نظر انداز کریں گے بڑی حرمت سے بچنے کے لئے-

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَةَ مُحَرَّمَةٌ- تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ صورت یعنی چہرے پر مارنا حرام ہے یا صورت یعنی چہرے کو اللہ نے حرمت دی ہے-)

حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ- میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے (اب اس کے دو معنی ہیں- بعض نے یہ کہا' یعنی میں ظلم سے پاک اور برتر ہوں میرا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا- چونکہ ساری مخلوقات میری ملک ہے اور ظلم کہتے ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنے کو اور اس کی تائید میں ایک حدیث بھی وارد ہے- گو اس کو سند میں کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کو عذاب کرے تو وہ ظالم نہ ہوگا اور اکثر علمائے اہل حدیث اور محققین کا یہ قول ہے کہ ظلم کہتے ہیں وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّهٖ[1] کو اور ظلم ممکن ہے اللہ کو اس پر قدرت ہے لیکن بہ نظر وعدہ الٰہی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ[2] وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ[3] اس کا وقوع ممتنع ہے اور یہی مذہب صحیح ہے)-

فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ- وہ اللہ جل جلالہٗ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے-

فَتَحَرَّمَ بِلَبَنِهَا- وہ اس کے دودھ کی وجہ سے اس پر حرام

---

1. کسی چیز کو اس کے محل سے ہٹا دینا ظلم ہے-(م)
2. بلاشبہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرماتا-(م)
3. میں (اللہ) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں-(م)

گا- بعض کہتے ہیں کہ شکار مطلقاً محرم کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کے لئے نہ کیا گیا ہو)-

حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ - اللہ نے کعبہ کو اسی دن سے حرمت والا کر دیا جس دن آسمان اور زمین کو بنایا (اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس وقت کعبہ کہاں تھا اور دوسری حدیث میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اس کو حرام کیا- اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے طوفان کے ایک مدت کے بعد کعبے کو اسی بنیاد پر بنایا جہاں پر حضرت آدمؑ نے بنایا تھا اور اس کی اگلی حرمت از سر نو قائم کی جو لوگوں کے دلوں سے جاتی رہی تھی- اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جس دن آسمان اور زمین بنائے اسی دن سے لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا کہ ابراہیمؑ بحکم الٰہی یا آدمؑ بحکم الٰہی اس کو حرام کہیں گے)-

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ - سات رشتے نسبی حرام کئے گئے- اسی طرح سات رشتے سسرالی (نسبی سات رشتے تو اس آیت میں مذکور ہیں **حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ** آخر تک، اور سسرالی سات رشتے بیوی کی بہن، پھوپی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، ماں، بیٹی)-

اُحَرِّمُ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ - میں مدینہ کو حرم مقرر کرتا ہوں- جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرم کیا تھا (اور امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے کہ امام حسینؑ کا بھی حرم ہے چاروں طرف سے پانچ فرسخ تک، ایک روایت میں ایک ایک فرسخ ہر طرف، ایک روایت میں ۲۵ ہاتھ سر کی طرف سے اور پچیس ہاتھ پاؤں کی طرف سے- امام جعفر صادقؓ سے مروی ہے کہ امام حسینؑ کا حرم چار میل تک ہے)-

لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَّا اَعْظَمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ - لوگ ہمیشہ خیریت کے ساتھ رہیں گے جب تک (اس حرمت کو) قائم رکھیں گے-

اِذَا تَزَوَّجَ مُحْرِمَةً وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ - (بعض نے **مُحَرَّمَةً** بعض نے محرمۃ پڑھا ہے- اوّل صورت میں یہ معنی ہوں گے) ''کوئی شخص احرام والی عورت سے نکاح کر لے اس کو خبر نہ ہو'' (اور دوسری اور تیسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ) ''کوئی شخص اس عورت سے بے خبری میں نکاح کرے جس سے نکاح حرام ہے''-

حُرِمَهَا فِى الْاٰخِرَةِ - وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا (مگر جب توبہ کر لے)-

بَعَثَ اِلَیَّ بِقَصْعَةٍ لَّمْ يَاْكُلْ مِنْهَا فَقَالَ اَحَرَامٌ - (آپ نے ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک پیالہ کھانے کا بھیجا، خود اس میں نہیں کھایا- انھوں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے (یعنی آپ پر اس کا کھانا حرام ہے- ابوایوبؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ مطلقاً حرام ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ ابوایوبؓ کے پاس اس کو کیسے بھیجتے)-

اِنِّىْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ - میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا (اہل حدیث اور شافعی اور مالکی کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ کے حرم کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ کے حرم کا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے اس میں خلاف کیا ہے)-

فِى الْحَرَامِ يُكَفِّرُ - جو کوئی کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے، وہ کفارہ دے (یعنی قسم کا کفارہ)-

مَنْ حُرِمَهَا - جو شخص اس میں عبادت کرنے سے محروم رہے (وہ بڑے ثواب سے محروم رہا)-

اَهْلُ بَيْتِىْ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ - میرے اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام ہے-

اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا - مردار کا صرف کھانا حرام ہے-

حَرَّمْتُ الْخَمْرَ - میں نے شراب کو حرام کر لیا ہے (یعنی میں نہیں پیتا)-

وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ - خدا کی قسم ہم نے ان کو محروم کر دیا (اس سے روک دیا)-

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ - مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (وہ یہ ہے کہ ان کی طرف بدنظر نہ کرے، ان کی عزت اور خاطرداری کرے، ان کے کام کاج کر دے، ان پر احسان کرے)-

حَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ - جو قرآن شریف میں آیا ہے اس

ہو گیا-

حَرَّمَتْهُنَّ اٰيَةٌ وَّ اَحَلَّتْهُنَّ اٰيَةٌ-(ابن عباسؓ سے پوچھا گیا اگر کوئی دو لونڈیوں کو جو آپس میں بہنیں ہوں ایک ساتھ رکھے تو اس کا کیا حکم ہے' انھوں نے کہا) ایک آیت سے تو اس کی حرمت نکلتی ہے (اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ سے) اور دوسری آیت سے حلت نکلتی ہے (اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے)-(ابن عباسؓ نے یہ بھی کہا کہ جَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ جو آزاد عورتوں میں حرام ہے تو اس کی علت یہ نہیں ہے کہ ان میں آپس میں قرابت ہے ورنہ ایک بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا جیسے ماں کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہو سکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قرابت ہے' ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قرابت نہیں ہو سکتی' اس وجہ سے لونڈیوں میں ''جمع بین الاختین'' جائز ہو گیا-)

فَاَرْسَلَ اِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً- انھوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی-

اَلَّذِيْنَ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ تُبْعَثُ عَلَيْهِمُ الْحِرْمَةُ- جن لوگوں پر قیامت آئے گی' یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہو گی (حلال و حرام کی کچھ قید نہ رکھیں گے- زنا اور لواطت میں مصروف رہیں گے- بعض نے کہا حِرْمَةٌ جانوروں کی شہوت سے خاص ہے- اہل عرب کہتے ہیں:

اِسْتَحْرَمَتِ الشَّاةُ- یعنی بکری نر کو چاہتی ہے-

كَانَ عِيَاضُ ابْنُ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيُّ حِرْمِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عیاض بن حمار مجاشعی آنحضرتؐ کے حرمی تھے (جب وہ حج کو آتے تو آنحضرتؐ کے کپڑے پہن کر طواف کرتے' آپ ہی کا کھانا کھاتے- عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے' اسی کا کھانا کھاتے' اس کی حرمی کہتے' یہ منسوب ہے حرم کی طرف- نہایہ میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے- اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو یوں کہیں گے:

ثَوْبٌ حَرَمِيٌّ- حرم کا کپڑا-

حَرِيْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا- کنویں کا احاطہ (جہاں پر کنویں والا مٹی وغیرہ ڈالے اور کوئی دوسرا وہاں کنواں نہیں کھود سکتا) چالیس ہاتھ ہے (یعنی ہر طرف چالیس چالیس ہاتھ بعض نے کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو چاروں طرف چالیس ہاتھ ہوا- اس حدیث سے حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حوض وہ دردہ ہو اس کا پانی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا)-

حَرَامِيٌّ- عوام کی اصطلاح میں چور کو کہتے ہیں- اس کی جمع حَرَامِيَّةٌ ہے-

فِيْ حَرِيْمِ نَخْلِهٖ- اس کے درخت کے احاطے میں-

حُرِمْتَ عَلَيْنَا دُعَاؤُهٗ- مشہور روایت بہ فتحہ حا اور ضمہ را ہے- حُرِمَتْ بھی ہو سکتا ہے مگر مروی نہیں ہے-

حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ- یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس کے لئے حرام کر دے گا (اب یہ ان حدیثوں کے خلاف نہ ہو گی' جن میں بعض گناہ گاروں کا دوزخ میں جانا' پھر شفاعت سے نکالے جانا مذکور ہے-)

بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ- میرے بندے نے جلدی کی اپنے آپ کو خود ہی مار لیا' میں نے اس پر بہشت حرام کر دی ہے (یعنی بغیر عذاب کے بہشت میں جانا حرام کر دیا- یا مراد وہ شخص ہے جو خودکشی کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہو گا یا یہ بطور تغلیظ فرمایا)-

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا- مسلمان کی جان اور مال کی حرمت توڑنا ایسا ہے جیسے اس دن کی اس شہر اس مہینے میں حرمت توڑنا- ایک حدیث میں ہے:

اَلْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكَ- (آپ نے کعبہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ) مومن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے-

لٰكِنَّا حُرُمٌ- لیکن ہم لوگ حرام باندھے ہوئے ہیں-

اَلَا اِنَّا حُرُمٌ- خبردار ہو جا ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں (اس وجہ سے تیرے شکار کا تحفہ واپس کر دیا- باقی ہم تجھ سے ناراض نہیں ہے شاید اس نے یہ شکار آنحضرتؐ کے لئے کیا ہو

کے معنی بعض نے وَاجِبٌ رکھے ہیں- یہ حَرُمَ بمعنی وَجَبَ سے ہے تو ترجمہ یوں ہوگا- جس بستی کو ہم تباہ کر دیں اس کا پھر لوٹ کر دنیا میں نہ آنا لازمی اور ضروری ہے-

حُرْمَةٌ- اس کو بھی کہتے ہیں، جس کا اہتمام کرنا واجب ہو اور اس میں کوتاہی حرام ہو اور اصطلاح عوام میں عورت کو بھی حُرْمَةٌ کہتے ہیں-

حَرِيْمٌ- عورتوں کو اور کنبے والوں کو جو آدمی کی حمایت کرتے ہیں (اس کی جمع حُرُمٌ اور اَحْرُمٌ اور اَحَارِيْمُ آئی ہے)-

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ- یعنی جو اللہ تعالیٰ کے فرائض اور حراموں کی عظمت کرے (مطلب یہ ہے کہ فرائض بجا لائے اور حرام کاموں سے بچا رہے- محیط میں ہے کہ حُرُمٰتِ اللّٰهِ میں وہ سب چیزیں داخل ہیں، جن کی ہتک حرمت منع ہے- یعنی جن کی تعظیم ہماری شریعت میں قائم رکھی گئی ہے- مثلاً صفا و مروہ، حجر اسود، کعبہ، حرم، قبور انبیاء اور اولیاء اور صالحین اور مومنین- اور سب سے زیادہ حرمت مومن کی ہے خصوصاً اس مومن کی جو صالح اور متقی اور عالم باعمل ہو)-

لَا تَحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَا اَحْرَمْتَنِيْ- جو چیز تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس کی برکت سے مجھ کو محروم مت کر اور جس چیز سے تو نے مجھ کو محروم کیا ہے (یعنی مجھ کو نہیں دی) اس کے شوق میں مجھ کو مت مبتلا کر-

اَعْرَابِيٌّ مُحَرَّمٌ- ایک اکھڑ دیہاتی-

دِمَاؤُكُمْ وَ اَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ- تمہارے مال اور تمہارے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں (یعنی کسی کے مال یا جان کو نقصان پہنچانا حرام ہے- بعض نے کہا اپنا مال اور جان بھی خود اپنے اوپر اسی طرح حرام ہے یعنی مال کو بے فائدہ برباد نہ کرنا چاہئے، اسی طرح جان کو ناحق کھوانا یا بلاوجہ خطرے میں ڈالنا)-

فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ- (میں نے آپ کے قربانی کے جانوروں کے گلے کے ہار بٹے، آنحضرتؐ نے ان کو مکہ روانہ کر دیا) پھر آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی (اس سے ابن عباسؓ کے قول کا رد ہوا کہ کوئی مکہ کو ہدی بھیجے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حالت احرام میں حرام ہیں)-

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ- جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے (توحید پر یقین رکھتا ہو، اسی طرح رسالت اور دوسرے اصول شرع کا انکار نہ کرتا ہو) اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کو حرام کر دے گا (یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور مشرکوں کے لئے موضوع ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا)-

صَيْدُ وَجٍّ حُرُمٌ- وج کا شکار کرنا حرام ہے (وج طائف کے پاس ایک مقام کا نام ہے، شاید آنحضرتؐ نے اس کو کسی مصلحت سے محفوظ کر دیا ہوگا)-

مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ- جو شخص ثواب سے محروم رہا-

اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ- عمارت میں حرام کا پیسہ خرچ کرنے سے بچے رہو (ایسی عمارت ضرور تباہ ہوگی)-

حَرُمَتِ الصَّلٰوةُ عَلَى الْحَائِضِ یا حُرِّمَتِ الصَّلٰوةُ- حائضہ عورت پر نماز حرام ہے-

لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ- اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان سے باز رہنے کے برابر کوئی پرہیز گاری نہیں ہے-

اَلْجُنُبُ الْمَيِّتُ يُغْسَلُ غُسْلًا وَّاحِدًا لِاَنَّهُمَا حُرْمَتَانِ اِجْتَمَعَتَا فِيْ حُرْمَةٍ وَّاحِدَةٍ- مردہ اگر جنبی مرا ہو تب بھی اس کو ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ دو فرض یا دو تکلیفیں، ایک فرض یا ایک تکلیف میں جمع ہو گئیں-

اَلَا اِنَّ بَكَّةَ حَرَامٌ حَرَّمَهَا اللّٰهُ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ- دیکھو مکہ حرمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حرمت والا کیا ہے، وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی صرف ایک ساعت دن میں حلال کیا گیا تھا (پھر ویسا ہی حرام ہو گیا)-

حَرْمَدٌ- کالی مٹی بہت کالی-

فَرَاٰى مَغَارَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فِيْ عَيْنِ ذِيْ خُلُبٍ وَّثَاْطٍ حَرْمَدٍ- اس نے آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ

جب وہ ڈوبتا ہے دیکھی ایک کائی دار چشمے اور کالی کیچڑ میں (یہ تبع کا شعر ہے)۔

حَرَنَ یا حُرُوْنٌ یا حُرَانٌ یا حِرَانٌ - جانور کا اڑ جانا' قیمت میں کمی بیشی نہ کرنا۔

کَمَا یَخْلَعُ الْحَرُوْنَ لِجَامَهٗ - جیسے شریر (اڑیل) گھوڑا اپنی لگام نکال ڈالتا ہے۔

حَرَّانٌ - ایک مشہور بستی ہے' اس کی نسبت حَرْنَانِیٌّ ہے اور عام لوگ حَرَّانِیٌّ کہتے ہیں - (امام ابن تیمیہ جو پیشوائے اہل حدیث ہیں اور جن کی جلالت و امامت پر اکثر علمائے حدیث کا اتفاق ہے' اسی شہر کی طرف منسوب ہیں)۔

حَرْیٌ - کم ہونا۔

اِحْرَاءٌ - کم کرنا۔

تَحَرِّیْ - سوچنا' تلاش کرنا' قصد کرنا۔

فَمَا زَالَ جِسْمُهٗ یَحْرِیْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِهٖ - حضرت صدیقؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد روز بروز لاغر ہوتے جاتے تھے (کیونکہ حضورؐ کی مفارقت کا ان کو حد درجہ صدمہ تھا) یہاں تک کہ آپؐ سے مل گئے۔

حِرَاءٌ عَلَیْهِ قَوْمُهٗ - آپ کی قوم کے لوگ قریش آپ پر غصے تھے۔

اِنَّ هٰذَا لَحَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکِحَ - یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر کسی لڑکی کا پیغام بھیجے تو نکاح ہو جائے۔

حَرِیٌّ بِکَذَا - (عرب لوگ کہتے ہیں) وہ اس کام کے لائق ہے (ایسا ہی حَرٰی اور حَرا اور اَحْرٰی سب کے معنی لائق - جیسے جَدِیْرٌ اور خَلِیْقٌ' لیکن حَرِیٌّ کا تثنیہ اور جمع آتا ہے اور مؤنث بھی - حَرِیَّةٌ اور حَرٰی مذکر اور مونث اور تثنیہ اور جمع سب میں استعمال کیا جاتا ہے)۔

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ یَدْعُوْ فِیْ شَبِیْبَتِهٖ ثُمَّ اَصَابَهٗ اَمْرٌ بَعْدَ مَا کَبِرَ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَهٗ - جب کوئی شخص جوانی میں اللہ کی یاد کرتا رہے' اس سے دعا مانگتا رہے پھر بڑھاپے میں اس پر کوئی مصیبت آئے تو اس کی دعا قبول ہونے کے لائق ہے۔

بِالْحَرِیِّ اَنْ یَّکُوْنَ کَذَا - (عرب لوگ کہتے ہیں) ایسا ہونے کے لائق ہے۔

حِرَاءٌ - ایک پہاڑ ہے مکہ میں (جس کو اب لوگ جبل نور کہتے ہیں) وہاں آنحضرتؐ نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔

تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ - شب قدر ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

لَا تَتَحَرَّوْا بِالصَّلٰوةِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَ غُرُوْبَهَا - سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت نماز کا قصد نہ کرو یا قصد کر کے اس وقت نماز نہ پڑھو (اگر آنکھ اس وقت کھلے جب سورج نکل رہا ہو تو فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نے قصد کر کے نماز میں تاخیر نہیں کی - بعض نے کہا ہے کہ دیر کرے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے - اسی طرح جب ٹھیک دوپہر ہو تو اس وقت بھی قصداً نماز نہ پڑھے' لیکن امام مالکؒ اس کو جائز رکھا ہے اور امام شافعیؒ نے خاص جمعہ کے دن دوپہر کے وقت نماز جائز رکھی ہے۔

مسروقؒ تابعی ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھ رہے تھے - کسی نے کہا اس وقت تو دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ پھر تو اس وقت نماز عمدہ چیز ہے جس سے دوزخ سے پناہ ملتی ہے)۔

لَمْ یَکُنْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یُقَرِّبُهٗ بِحَرَاهُ - زید بن خالد اپنی بارگاہ میں اس کو مقرب نہیں کرتے تھے۔

لَا اَرَاکَ بِحَرَایَ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) میں تجھ کو اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں (تو حَرا جناب کے معنی میں ہے)۔

تَحَرّٰی اِذَا طَلَبَ مَا هُوَ الْاَحْرٰی - جب اس کام کو کرنا چاہے جو شایان ہے تو سوچے۔

فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا - میں برابر ادھر توجہ کرتا گیا (ازار کو اونچا کرتا گیا)۔

فَالْحَرِیُّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْهُ کَفَافًا - اس سے برابر سرابر چھوٹ جانا غنیمت ہے (یعنی خلافت اور حکومت ایک بار گراں

ہے اور اس کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد اگر ثواب ملے نہ عذاب تب بھی غنیمت ہے)۔

رَمَاهُ اللّٰهُ بِاَفْعٰى حَارِيَةٍ - اللہ تعالیٰ اس پر پرانا بوڑھا سانپ جس کو افعی کہتے ہیں مسلط کرے۔

حَارِيَةٌ - وہ افعی جو بوڑھا ہو کر اور بھی زیادہ زہریلا ہو گیا ہو اس قسم کا سانپ بڑا خبیث سخت زہریلا ہوتا ہے)۔

كَانَ يَتَحَنَّثُ بِحِرَاءَ - آنحضرتؐ حراء پہاڑ میں عبادت کرتے (حراء بہ کسرۂ را اور مد ایک مشہور پہاڑ ہے مکہ کے پہاڑوں میں سے)۔

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤَنُ - جو شخص میانہ روی اختیار کرے گا (اعتدال کی راہ چلے گا اسراف اور فضول خرچی سے بچا رہے گا) اس پر سب سامان ہلکے رہیں گے (وہ ہر ایک ضرورت کو آسانی سے پورا کرلے گا)۔

حَرُوْرَاءَ - ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب (خارجی لوگ وہیں جمع ہوئے تھے)۔

اَلْحَرُوْرِيُّ هُوَ الَّذِىْ يَبْرَأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ - حروری وہ شخص ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیزار ہو اور ان کے کفر کا قائل ہو (معاذ اللہ! اس پاجی کو دل میں شرمانا چاہئے کہ جو شخص مسلمانوں کا امیر اور اسلام کا حامی ہو، جب وہی کافر ہوا تو تجھ کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا؟)۔

مَحْرِيٌّ اور مَحْرَاةٌ اور مَحْرِيٌّ - سب کے ایک ہی معنی ہی یعنی لائق۔

بابُ الحاء مع الزاء

حَزْبٌ - پہنچنا، سخت ہونا، یکایک آ پڑنا، دبوچ لینا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَحَزَّبَ الْقَوْمُ - لوگ کئی گروہ ہو گئے (ان میں پھوٹ پڑ گئی، کئی جماعتیں ہو گئیں)۔

حَازِبٌ - وہ کام یا شغل جو تجھ پر آن پڑے۔

طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبِىْ مِنَ الْقُرْاٰنِ - میرا حزب قرآن کا آ پہنچا (حزب کہتے ہیں قرآن یا اور کسی وظیفہ کے کسی حصہ کو، جس کا پڑھنا آدمی روزانہ مقرر کرے)۔

اصل میں حِزْبٌ کے معنی پانی پلانے کی باری کے ہیں۔

سَاَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْاٰنَ - میں نے آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا، تم کس قدر قرآن روز پڑھا کرتے ہو؟ (معمولاً اس کی مقدار کتنی ہوتی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اَهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَ زَلْزِلْهُمْ - یا اللہ ان فوجوں کو شکست دے، ان کے پاؤں اکھیڑ دے۔

يَوْمُ الْاَحْزَابِ - غزوۂ خندق کا دن (اس کو یوم الاحزاب اس لئے کہتے ہیں کہ ابوسفیان اس جنگ میں عرب کے مختلف قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا - اکہتے ہیں قریش کے کافر دس ہزار تھے اور تھامہ اور غطفان کے ایک ہزار اور ہوازن اور بنوقریظہ اور بنونضیر ان کے علاوہ تھے - بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جن کی تعداد پندرہ سو یا سترہ سو تھی فتح دی، کافروں پر ایک آندھی بھیجی اور وہ پریشان ہو کر بھاگ نکلے)۔

وَ تُحَزِّبُهُمْ لِهُلْكَةٍ - تم ان کو ہلاک کرنے کے لئے جمع کرتے ہو۔

كَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى يا اِذَا حَزَبَهٗ مُهِمٌّ صَلّٰى - آنحضرت ﷺ پر جب کوئی فکر کا کام آ پڑتا تو آپ نماز شروع کر دیتے (کیونکہ نماز یاد الٰہی ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے تمام فکریں دور ہو جاتی ہیں اور نماز میں دعا بھی ہوتی ہے)۔

نَزَلَتْ كَرَائِهُ الْاُمُوْرِ وَ حَوَازِبُ الْخُطُوْبِ - بری کمزور باتیں اور سخت مصیبتیں آ پڑیں۔

يُرِيْدُ اَنْ يُّحَزِّبَهُمْ - (عبداللہ بن زبیرؓ چاہتے تھے کہ ان کو اپنے گروہ میں کرلیں یا ان کو مضبوط اور قوی کریں یا ان کے کئی گروہ کر دیں۔

وَطَفِقَتْ حَمْنَةُ تُحَازِبُ لَهَا - اور حمنہ نے اپنی بہن کی طرف داروں میں شریک ہونا شروع کیا - مشہور روایت

تُحَارِبُ بہ رائے مہملہ ہے یعنی اپنی بہن کے حمایت میں لڑنا شروع کیا (وہ بھی بہتان لگانے والوں میں شریک ہو گئیں - ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کو چھوڑ دیں تو ان کی بہن پر آنحضرتؐ کا التفات بہت ہو جائے گا' ان کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مدعی سست گواہ چست)-

وَ تَحَازَبَتْ - اور گروہ گروہ ہو گئے-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُدَّنِىْ اِنْ حُزِبْتُ - یا اللہ تو میرا بچاؤ ہے اگر میں لڑائی میں دبایا جاؤں (ایک روایت میں حُرِبْتُ ہے رائے مہملہ ہے)-

حَزْرٌ - اندازہ کرنا' آنچنہ کرنا' تخمینہ کرنا' ترش رو ہونا' کھٹا ہونا-

لَا تَاْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ اَنْفَسِ النَّاسِ شَيْئًا - (آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ کے تحصیل دار سے فرمایا) دیکھو! لوگوں کے ان مالوں میں سے جن کو وہ دلوں سے پسند کر کے اپنے لئے رکھ چھوڑتے ہیں کچھ نہ لینا (یعنی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز چن کر زکوٰۃ میں نہ لینا' بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا حَزَرَاتٌ جمع ہے حَزْرَۃٌ کی بمعنی عمدہ چیز جو آدمی پسند کر کے اپنے لئے رکھے)-

لَا تَاْخُذُوْا حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ - لوگوں کے مالوں میں سے بہتر اور عمدہ چیزیں (زکوٰۃ میں) مت لو-

حَتّٰى يُحْزَرَ - جب تک اس کا اندازہ (تخمینہ) نہ کیا جائے - (مَا يُوْزَنُ سے یہی مراد ہے - کیونکہ میوہ جب درخت پر ہو تو اس کا تولنا ممکن نہیں - بعض نے حَتّٰى يُحْرَزَ روایت کیا ہے - جب تک وہ کھلے (کھلیان) میں اکٹھا نہ کیا جائے)-

حَزْوَرَۃٌ - ایک مقام کا نام ہے صفا اور مروہ کے درمیان - وہاں بازار لگا کرتے تھے-

اَلْمَنْحَرُ مَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَهِىَ الْحَزْوَرَةُ - قربانی کرنے کا مقام صفا اور مروہ کے درمیان یعنی حزورہ ہی کہتے ہیں - کہتے ہیں کہ وکیع بن سلمہ نے ایام جاہلیت میں وہاں ایک عالی شان محل بنایا تھا' لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے - اس محل میں ایک لونڈی کو رکھا تھا جس کا نام حزورہ تھا اس کے نام سے یہ مقام موسوم ہو گیا شافعی نے کہا بعض لوگ اس کو حَزْوَرَّہ بہ تشدید کہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے-

حَزٌّ - کاٹنا یا گوشت کاٹنا-

اِلَّا حَزَّلَهٗ حُزَّةً - مگر اس کے لئے ایک گوشت کا مچہ کاٹ دیتا-

اِحْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - آپ نے بکری کے شانے میں گوشت کاٹ کر کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (بعض نے کہا حَزٌّ کہتے ہیں اس کاٹنے کو جس سے چیز دو ٹکڑے نہ ہو جائے) کہتے ہیں:

حَزَزْتُ الْعُوْدَ اَحُزُّهٗ حَزًّا - میں نے لکڑی کو کاٹا-

اَلْاِثْمُ حَوَازُّ الْقُلُوْبِ - گناہ دل پر اثر ڈالنے والے ہیں (جو دل میں چبھتے ہیں) یہ جمع ہے حَازٌّ کی - (ایک روایت میں حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے - بہ تشدید واو - یعنی گناہ دل پر چھا جانے والا غالب آنے والا ہے - ایک روایت میں حَزَّازُ الْقُلُوْبِ ہے - یہ مبالغہ ہے حَزٌّ کا)-

وَفُلَانٌ اٰخِذٌ بِحُزَّتِهٖ[1] - فلاں شخص اس کا گوشت تھامے ہوئے ہے - یعنی گردن پکڑے ہوئے ہے-

لَقِيْتُ عَلِيًّا بِهٰذَا الْحَزِيْزِ - میں حضرت علی سے اس اوتار میں ملا (اس کی جمع حُزَّانٌ آتی ہے) کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحُزَّانُ وَالْمِيْلُ - جب زمین کے اوتار (نشیبی حصے) اور مینار روشن ہو جاتے ہیں-

حَزَازَۃٌ - درد دل جو غصے یا تکلیف سے ہو - اس کی جمع حزازات ہے - محیط میں ہے:

حَزَّازٌ - جو چیز دل میں چبھے اور دل کا درد اور کھانا جو پیٹ میں ترش ہو جائے-

حَزْقٌ - گوز لگانا' نچوڑنا' کھینچنا' باندھنا' دبانا-

[1] ایک روایت میں بِحُجْزَتِهٖ ہے یعنی اس کی کمر تھامے ہوئے ہے - (م)

لَا رَأْیَ لِحَازِقٍ - اس شخص کی رائے کچھ نہیں ہے جس کا جوتا تنگ ہو اس کا پاؤں دبا رہا ہو-

لَا یُصَلِّیْ وَھُوَ حَاقِنٌ اَوْ حَاقِبٌ اَوْ حَازِقٌ - آدمی اس وقت نماز نہ پڑھے جب پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو یا اس کا جوتا تنگ ہو پاؤں دبا رہا ہو (کیونکہ ایسی حالتوں میں اطمینان اور خشوع نہ ہو سکے گا جو نماز کا جزو اعظم ہے)-

کَاَنَّھُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ - سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے پرندوں کے دو جھنڈ صف باندھے ہوئے (ایک روایت میں خرقان ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)-

کَانَ یُرَقِّصُ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَیْنَ وَ یَقُوْلُ حُزُقَّۃٌ حُزُقَّہ تَرَقَّ عَیْنَ بَقَّۃَ - آنحضرتؐ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو نچا رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے "ارے حزقہ حزقہ ارے عین بقّہ اوپر چڑھ یہ سن کر وہ چڑھے یہاں تک کہ اپنے پاؤں آپ کے سینہ مبارک پر رکھے)-

حُزُقَّہ - ناتوان جو ضعف سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو- (بعض نے کہا پست قامت بزرگ شکم- عَیْنُ بَقَّہ یعنی مچھر کی آنکھ مطلب یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والا - یہ پیار سے فرمایا-)

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَاَرِنَّ وَ اَشِرْنَ وَ لَعِبْنَ الْحُزُقَّۃَ - چند چھوکریاں جمع ہوئیں' انھوں نے خوشی منائی' اترائیں "حُزُقَّہ" کھیلیں (یہ ایک کھیل ہے بچوں کا)-

حَزْقٌ عَیْرٍ حَزْقٌ عَیْرٍ فَقَدْ بَقِیَتْ مِنْھُمْ بَقِیَّۃٌ - (جب حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے خارجیوں کو قتل کر ڈالا تو واپس آ کر کہنے لگے' اب خوش ہو جایئے ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا' تو آپ نے فرمایا) یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے اب بھی ان میں سے کچھ لوگ باقی ہیں (مطلب یہ ہے کہ ابھی خارجیوں کا کام تمام نہیں ہوا' جیسے تم سمجھے ہو) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' گدھے کا پاد گدھے کا پاد یا گوز خر گوز خر (یعنی جو تم کہتے ہو وہ ایک لغو اور غلط بات ہے)-

حَزْلٌ - جمع ہونا جیسے اِحْزِءْ لَالٌ - عرب لوگ کہتے ہیں:
اِحْزَالَّ الْبَعِیْرُ - جب وہ اونچا ہو جائے-

وَعُمَرُ مُحْزَئِلٌّ فِی الْمَجْلِسِ - حضرت عمر اپنے اعضاء سمیٹے ہوئے مجلس میں بیٹھے تھے (بعض نے کہا اکڑوں بیٹھے تھے (جیسے کوئی جلدی میں کرتا ہے)-

حَزْمٌ - باندھنا' لگام کسنا' ہوشیاری کرنا' سخت یا بلند زمین-

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ - حزم کیا ہے بدگمانی کرنا (یعنی کسی پر بھروسہ نہ کرنا' بلکہ اپنی چوکسی رکھنا - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمانوں کی نسبت بدگمانی کرے کیونکہ یہ بموجب نص قرآنی منع ہے اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ[1] بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آدمی کو ہوشیار رہنا چاہئے' اپنی جان و مال کی حفاظت کا بخوبی بندوبست کرنا چاہئے - کیونکہ دل کا حال بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا - ممکن ہے کہ ظاہر میں ایک آدمی اچھا اور نیک معلوم ہو مگر اس کے دل میں بے ایمانی اور خیانت بھری ہو' جیسے سعدیؒ فرماتے ہیں:

نگہدار و آں شوخ در کیسہ در
کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بر[2]

لَاخَیْرَ فِیْ حَزْمٍ بِغَیْرِ عَزْمٍ - اگر صرف ہوشیاری ہو اور ہمت اور جرأت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں (کیونکہ ایسا آدمی دنیا کا کوئی اہم کام پورا نہ کر سکے گا - ہر بات میں وہ ڈرتے ہی ڈرتے اپنی عمر تمام کر دے گا - نہیں پوری چوکسی کر کے پھر اللہ تعالٰے کے بھروسے پر کام شروع کر دینا چاہئے' ہرچہ بادا باد کشتی در آب انداختیم'[3]

اَخَذْتَ بِالْحَزْمِ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ کیا کرتے

---

[1] بہت زیادہ گمان سے اجتناب کرو-

[2] اس کی اس طرح حفاظت کر جس طرح موتی کو جیب میں رکھ کر اس کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ تم ساری مخلوق کو جیب کترا دیکھتے ہو۔(م)

[3] ہم نے کشتی دریا میں ڈالی دی ہے اب جو ہو سو ہو۔(م)

اس خیال سے کہ کہیں تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائیں وہ جلد ہی عشاء کے بعد وتر پڑھ لیتے تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) تم نے ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا۔

مَارَأَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاکُنَّ۔ میں نے عقل اور دین میں نقصان والیوں میں سے ہوشیار شخص کی عقل کھونے والا تم عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (آدمی کتنا بھی ہوشیار اور محتاط ہو وہ عورتوں کے چرتر میں آ جاتا ہے' ان کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے)۔

سُئِلَ مَاالْحَزْمُ فَقَالَ تَسْتَشِیْرُ اَھْلَ الرَّایِ ثُمَّ تُطِیْعُھُمْ۔ آپ سے پوچھا گیا ''حزم'' کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو عقل مند لوگوں سے مشورہ لے پھر ان کی بات مانے (ان کی رائے پر عمل کرے' اگر عمل نہ کرے تو صرف مشورہ لینے سے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوگا)۔

نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ بِغَیْرِ حِزَامٍ۔ آنحضرتؐ نے بغیر کمر بند کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کمر بند سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو کمر پر باندھ لیا جاتا ہے' یہ حکم اس وقت آپ نے دیا تھا جب لوگ صرف تہبند باندھتے تھے' پاجامہ کا رواج نہ تھا۔ اگر تہبند پر کمر بند نہ باندھا جائے تو کبھی ستر کھل جاتا ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے)۔

نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ حَتّٰی یَحْتَزِمَ۔ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ بغیر کمر باندھے کوئی نماز پڑھے۔

اَمَرَ بِالتَّحَزُّمِ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں کمر باندھنے کا حکم دیا۔

فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ۔ (ایک جہاد میں کچھ لوگ روزہ دار تھے کچھ بے روزے) جن لوگوں کا روزہ نہ تھا' انھوں نے کمر کسی (اور سارا کام کاج کیا روزہ داروں کو تکلیف نہ دی)۔

حُزْمَۃُ عَلٰی ظَھْرِہٖ۔ لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر۔

حُزْنٌ۔ رنج۔ غم۔ صدمہ۔

کَانَ اِذَا حَزَنَہٗ اَمْرٌ صَلّٰی۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی رنج پیش آتا' تو آپ نماز شروع کر دیتے (سبحان اللہ خدا کی یاد ہر رنج کی دوا ہے) اہل عرب کہتے ہیں:

حَزَنَنِیْ اور اَحْزَنَنِیْ۔ فلاں شخص نے مجھ کو رنج دیا میں محزون ہوں' اور مُحْزَنٌ نہیں کہتے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یُحَزِّنُہٗ۔ جو شخص جہاد کو جاتا ہے تو شیطان اس کو رنج دلاتا ہے (دل میں ڈالتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر کیوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے)۔

اَرَادَ اَنْ یُّغَیِّرَسْمَ جَدِّہٖ حَزْنٍ وَ یُسَمِّیَہٗ سَھْلًا فَاَبٰی وَقَالَ لَا اُغَیِّرُ اِسْمًا سَمَّانِیْ بِہٖ اَبِیْ قَالَ سَعِیْدٌ فَمَا زَالَتْ فِیْنَا تِلْکَ الْحُزُوْنَۃُ۔ سعید کے دادا کا نام حزن تھا (حزن کہتے ہیں سخت اور دشوار گزار بنجر زمین کو)۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام بدل کر سہل رکھنا چاہا (سہل حزن کی ضد ہے یعنی ملائم اور ہموار زمین جہاں آدمی کو آرام ملے) لیکن انھوں نے منظور نہ کیا' کہنے لگے میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے (معلوم نہیں اس وقت ان کو کیا سوجھی' یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ تھا' ارے آنحضرتؐ پر لاکھوں باپ تصدق ہیں اگر ہفتاد پشت نے ہمارا ایک نام رکھا ہو اور آنحضرتؐ اس کو بدلنا چاہیں تو ہم فوراً بدل ڈالیں۔ باپ دادا کے نام کا ذکر تک نہ کریں) سعید کہتے ہیں پھر اس کی سزا یہ ملی کہ ہمارے خاندان میں برابر سختی رہی (ہمیشہ ایک نہ ایک مصیبت میں مبتلا ہوتے رہے اور پیغمبر صاحب کا کہنا نہ سنو)۔

کَرِہَ الْحَزْنَ۔ آپ نے حزن نام برا جانا (کیونکہ اس کے معنی سخت اور ناملائم کے ہیں)۔

وَلَا یَحْزُنُکَ اللّٰہُ یاوَلَا یُحْزِنُکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرے گا (ایک روایت میں وَلَا یُخْزِیُکَ اللّٰہُ ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔

مَحْزُوْنُ اللِّھْزِمَۃِ۔ لہزمہ سخت تھا (لہزمہ اس ہڈی کو کہتے ہیں جو کان کے تلے اٹھی ہوتی ہے یعنی جبڑے کی ہڈی)۔

اَحْزَنَ بِنَا الْمَنْزِلُ۔ ہماری وجہ سے گھر سونا ہو گیا۔ (اداس ہو گیا) یا مقام سخت ہو گیا یا اس مقام نے ہم پر سختی سوار کر دی کیونکہ ہم وہاں اترے۔

حَزَنٌ۔ بہ فتحہ حا و زا بہ معنی حُزْنٌ ہے حُزَانَۃٌ آدمی کے اہل و عیال۔

حَزْوٌ - پرندوں کو ڈانٹنا' کہانت (پیشین گوئی) کرنا' اندازہ -

تَحَزِّیْ کے بھی وہی معنی ہیں جو حَزْوٌ کے ہیں -

کَانَ حَزَّاءً - ہرقل بادشاہ روم پیشین گو تھا (اپنے گمان سے آئندہ واقع ہونے والی بات بتا تا تھا) -

نہایہ میں ہے کہ ایسے شخص کو حَازِیْ بھی کہتے ہیں - یہ حَزَوْتُ الشَّیْءَ اَحْزُوْهُ سے نکلا ہے اور جو کوئی کھجور کا اندازہ کرے اس کو بھی حَازِیْ کہتے ہیں اور حَزَّاءٌ نجومی کو بھی کہتے ہیں - کرمانی نے کہا ہرقل علم نجوم جانتا تھا اور اسی علم سے اس کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اس وقت پیدا ہوئے جب علویین کا قران برج عقرب میں ہوا -

کَانَ لِفِرْعَوْنَ حَازٍ - فرعون کے پاس بھی ایک نجومی یا کاہن تھا -

حَزَاءٌ یا حَزَاْةٌ - ایک بوٹی ہے کرفس کے مشابہ لیکن اس کا پتہ ذرا چوڑا ہوتا ہے' اس کا ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینا معدے کو فائدہ بخشتا ہے -

اَلْحَزَاْةُ یَشْرَبُهَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلطُّشَّةِ - حزاءة کو عقل مند عورتیں زکام کے لئے پیتی ہیں -

یَشْتَرِیْهَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِیَةِ وَالْاِقْلَاتِ - اس کو عقل مند عورتیں آسیب دور کرنے اور بچوں کی موت کو دفع کرنے کے لئے خریدتی ہیں (ان کا خیال یہ تھا کہ حزاءة کا بخور لینے سے آسیب بھاگ جاتا ہے یعنی عرب کی جاہل عورتوں کا یہ اعتقاد تھا کہ زکام کی بیماری جنون کے سبب پیدا ہوتی ہے) -

حَزْوَرٌ یا حَزَوَّرٌ - وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو (گبرو پٹھا) -

حَزَاوِرَةٌ - حَزْوَرٌ کی جمع ہے -

کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلْمَانًا حَزَاوِرَةً - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اس حال میں کہ ہم گبرو پٹھے تھے -

کُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ اَرْنَبًا - میں ایک گبرو پٹھا تھا (جوانی کے قریب) تو میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا -

حَزْوَرَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں باب حناطین کے پاس -

اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ مِنْ مَکَّةَ - انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ مکہ میں 'حَزْوَرَہ' میں ٹھہرے ہوئے تھے -

حَزْیٌ - بہ معنی حَزْوٌ ہے -

تَحْزِیَةٌ - میوے کا اندازہ کرنا -

اَحْزٰی - بلند ہوا' ڈرا' جان لیا -

بابُ الحاء مع السين

حَسْبٌ یا حِسْبَانٌ یا حُسْبَانٌ یا حِسَابٌ یا حِسْبَةٌ یا حِسَابَةٌ - گننا' شمار کرنا -

مَحْسَبَةٌ اور مَحْسِبَةٌ اور حِسْبَانٌ کے معنی گمان کرنے کے بھی آئے ہیں - اس کا فعل حَسِبَ یَحْسِبُ ہے - اللہ تعالیٰ کا ایک نام حَسِیْبٌ بھی ہے - یعنی کافی - یہ اَحْسَبَنِیْ سے نکلا ہے - یعنی مجھ کو کافی ہوا - عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَبْتُهٗ اور حَسَّبْتُهٗ میں نے اس کو اتنا دیا کہ وہ بس بس کرنے لگا (یعنی راضی اور خوش ہوگیا) -

یَحْسِبُکَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ - تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کفایت کرتا ہے - ایک روایت میں بِحَسْبِکَ ہے معنی وہی ہیں -

اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی - اب تو حَسَبُ مال داری ہے اور کرم پرہیزگاری کا نام ہے (اصل میں حسب باپ دادا کی شرافت کا نام تھا - حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مال دار آدمی' گو اس کے باپ دادا شریف نہ ہوں' شریف گنا جاتا ہے' اس کی عزت کی جاتی ہے اور مفلس محتاج آدمی گو اس کے باپ دادا کیسے بھی شریف ہوں' اس کی کوئی عزت نہیں کرتا) -

طیبی نے کہا حَسَبُ آدمی کے فضائل اور اس کے باپ دادا کے فضائل کو اور کرم تمام وجوہ خیر اور شرف کا جمع کرنا - تو آنحضرتؐ نے اس حدیث میں لوگوں کے رسم و رواج کے موافق ان دونوں لفظوں کے معنی بیان فرمائے - لوگوں کے

نزدیک جو مال دار اور صاحب ثروت ہو وہی صاحب حسب گنا جاتا ہے اور اسی کی عزت کرتے ہیں- لیکن اللہ کے نزدیک کریم یعنی بزرگ اور شریف وہی ہے جو پرہیز گار ہو- جیسے قرآن میں ہے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ-[1]

مؤلف کہتا ہے جو اہل اللہ ہیں وہ اب بھی کسی دنیا دار کی اس کی دولت کے سبب تعظیم اور تکریم نہیں کرتے اور عالم باعمل اور درویش اور سید کی بے انتہا تعظیم کرتے ہیں)-

حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَ كَرَمُهٗ خُلُقُهٗ- آدمی کا حسب اس کی دین داری ہے (بے دین اور فاسق کو صاحب حسب نہ کہیں گے) اور کرم آدمی کے اخلاق اور عادات ہیں-

حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَ مُرُوَّتُهٗ خُلُقُهٗ- آدمی کا حسب اس کا دین ہے اور مروت اچھے اخلاق کا نام ہے-

حَسَبُ الرَّجُلِ نَقَاءُ ثَوْبَيْهِ- آدمی کا حسب (دنیا داروں کے نزدیک) یہ ہے کہ اس کے دونوں کپڑے (پاجامہ اور چادر) صاف ستھرے ہوں (کیونکہ یہ دلیل ہے اس کے غنا اور تونگری کی- ہمارے زمانہ میں بھی تعظیم اور تکریم لباس ہی پر رہ گئی ہے)-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمِيْسَمِهَا يَا لِحُسْنِهَا- عورت سے اس کے حسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے وَحَسَبِهَا اور اس کی مال داری کی وجہ سے (بعض نے کہا حَسَبٌ سے یہاں اچھے اخلاق مراد ہیں)-

اِذْخَيَّرْتَنَا بَيْنَ الْمَالِ وَ الْحَسَبِ فَاِنَّا نَخْتَارُ الْحَسَبَ- (ہوازن کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب آپ ہم کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ ہم یا تو مال و اسباب (جو مسلمانوں نے لوٹ لیا تھا) واپس لے لیں یا اچھے امر کو اختیار کریں، تو ہم اچھے ہی کام کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ہمارے قیدی واپس دے دیجئے کیونکہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو قید سے چھڑانا بہ نسبت مال و اسباب حاصل کرنے کے کہیں اچھا ہے- بعض نے کہا حَسَبٌ سے یہاں مراد اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کا شمار ہے- یہ حِسَابٌ سے نکلا ہے- کیونکہ عربوں کی عادت تھی کہ فخر کے وقت اپنے باپ دادا کے فضائل اور مناقب شمار کرتے)-

اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ- میری امت میں چار باتیں رہیں گی، جو جاہلیت کی باتیں ہیں- حَسَبْ پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر طعن و تشنیع کرنا-

كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ- (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا) بھلا یہ تو بتاؤ! اس پیغمبرؐ کا نسب یعنی خاندان تم میں کیسا ہے؟

يُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهٖ- وہ اپنی قوم کے عالی خاندانوں میں سے بھیجا جائے گا (تاکہ اس کی فہمائش کا لوگوں پر اثر پڑے)-

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا- جو شخص ایمان کے ساتھ خالص خدا کی رضامندی کے لئے رمضان کے روزے رکھے (اصل میں احتساب کے معنی شمار کرنا جب کوئی عمل خالص خدا کے لئے کیا جائے، اس میں ریا اور دکھاوے کی نیت نہ ہو اسی وقت وہ نیک اعمال میں محسوب ہوتا ہے اور نہ وہ حساب میں شریک ہوتا بلکہ الٹا وبال ہوتا ہے-

حِسْبَةٌ- اسم ہے بمعنی احتساب-

عِدَّةٌ- بمعنی اعتداد (فرض احتساب اور حسبہ اعمال صالحہ میں اسی کا نام ہے کہ خالص خدا کی رضامندی ملحوظ رکھے اور ناموری وغیرہ دنیا کے اغراض اس میں شامل نہ ہوں)-

اِحْتَسِبُوْا اَعْمَالَكُمْ فَاِنَّ مَنْ اِحْتَسَبَ عَمَلَهٗ كُتِبَ لَهٗ اَجْرُ عَمَلِهٖ وَ اَجْرُ حِسْبَتِهٖ- اپنے نیک اعمال خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرو جو محض خلوص کے ساتھ نیک کام کرے گا اس کا کام لکھ لیا جایا کرے گا اور خلوص کا ثواب بھی (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھا جائے گا (مزید برآن)-

مَنْ مَّاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحْتَسَبَهٗ- جس شخص کا بچہ مر جائے، وہ اس مصیبت کو صبر کر کے اپنے نیک اعمال میں شریک کرا لے-

---

[1] بے شک اللہ کے نزدیک سب سے معزز تم میں سے وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے-(م)

اہل عرب کہتے ہیں: اِحْتَسَبَ فُلَانٌ اِبْنًالَهُ - جب کسی کا جوان بچہ مر جائے اور اگر صغیر سنی میں مر جائے تو کہتے ہیں:

اِفْتَرَطَ فُلَانٌ اِبْنَهُ - صاحب نہایہ نے کہا احتساب کا لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے-

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ - تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (تمھارے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے)-

كَانَ الْحُمُسَ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ - قریش کے لوگ دوسرے ملک والوں کو (جو حج یا طواف کے لئے آتے) اپنے کپڑے ثواب کی نیت سے دیتے (وہ قریش کے کپڑے پہن کر طواف کرتے)-

اِنْ شَاءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ - حضرت عائشہؓ یہ کر سکتی ہیں اگر چاہیں کہ اللہ محض ثواب کے لئے تیرے ساتھ سلوک کریں (مگر ولاء ان کو نہیں ملے گی)-

اَنْفَقَ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا - جس شخص نے خرچ کیا اور اس کی نیت کسی واجب یا مستحب حق کو ادا کرنے کی ہے (یعنی ضروری اور نیک کاموں میں خرچ کیا نہ کہ لہو ولعب اور ذاتی عیش وعشرت میں)-

اِحْتَسَبُوْا وَ صَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ - انھوں نے خالص خدا کی رضامندی کے لئے عمل کیا اور صبر کیا نہ عقل اور دانش مندی کی وجہ سے (عرض کیا' پروردگار یہ کیسے ہوگا؟ جب ان میں عقل اور دانش مندی نہیں رہے گی؟ ارشاد ہوا کہ میں اپنی دانائی اور علم میں سے ان کو ایک حصہ دوں گا)-

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا - جو رمضان کے مہینے میں بہ حالت ایمان خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے قیام کرے (قیام رمضان سے مراد تراویح کی نماز ہے)-

فَتَحْتَسِبُهُ - وہ عورت اپنے بچے کو جو مر گیا اللہ تعالیٰ کے پاس اپنی امانت سمجھے (اس کے ثواب اور اجر کی متوقع رہے)-

وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَهُ - تجھ کو وہی ملے گا جس کی تو نے امید رکھی-

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا - جس نے سات برس تک خالص خدا کے لئے (نہ ماہوار کی طمع سے) اذان دی-

فَيَمْكُثُ فِيْهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا - وہ وہاں صبر کر کے اپنے تئیں خدا کے سپرد کر کے ٹھہرا رہے-

اِشْتَرٰى فَتَاهُ بِكَذَا دِرْهَمًا وَ بِالْحَسَبِ وَ الطِّيْبِ - ایک غلام اتنے روپیوں کے بدل اور احسان اور خوشی کے ساتھ خریدا (یعنی طلحہ نے اس کو رضامندی اور خوشی طرفین کے ساتھ مول لیا - یہ بیعنامہ کا مضمون تھا) - یہ حَسَّبْتُهُ سے نکلا ہے بمعنی اَكْرَمْتُهُ - بعض نے کہا یہ حُسْبَانَةٌ سے ماخوذ ہے جو چھوٹے گدے کو کہتے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّبْتُ الرَّجُلَ - میں نے اس کو تو شک پر بٹھلایا-

مَاحَسَّبُوْا ضَيْفَهُمْ - انھوں نے اپنے مہمان کی خاطر داری نہیں کی (یا جب تک اپنے مہمان کی خاطر داری کرتے رہیں)-

كَانُوْا يَتَحَسَّبُوْنَ الصَّلٰوةَ فَيَجِيْئُوْنَهَا بِلَادَاعٍ - صحابہ نماز کی فکر میں رہتے تھے بن بلائے یونہی نماز کے لئے آجاتے تھے (ایک روایت میں فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی نماز کے وقت کو دیکھتے رہتے تھے)-

يَتَحَسَّبُوْنَ الْاَخْبَارَ - خبروں کی ٹوہ لگاتے رہتے تھے (یعنی لڑائیوں میں دشمن کی نقل وحرکت اور مقام اور تعداد اور سامان وغیرہ سب باتوں کی خبر لینے میں مصروف رہتے جو بڑا ضروری امر ہے)-

لَا تَجْعَلْهَا حُسْبَانًا - یا اللہ اس ہوا کو عذاب مت کر-

اِحْتَسَبْتُ الْمُتَوَفّٰى - میں نے میت پر ثواب کی امید رکھی' صبر کر کے-

حَسَبٌ - وہ عمدہ کام جو خود کسی شخص نے یا اس کے باپ دادا نے کیا ہو - اس کو حَسَبٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ افتخار کے وقت شمار کیا جاتا ہے اور حَسْبٌ بہ سکون سین - اس کا شمار کرنا - اور عَدٌّ شمار کرنا - اور عَدَدٌ شمار کیا گیا-

وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ - اور ان کا محاسبہ اللہ پر ہے (یعنی ان کے دلوں کا معاملہ خدا کے سپرد ہے - ہمارا کام ظاہر کو

دیکھنا اور اس کے موافق عمل کرنا ہے)۔

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ۔ شاید میرے مالک کی رحمت گناہوں کے شمار پر آئے (جتنے گناہ اتنی ہی رحمتیں) بقول امیر

مجرموں کو دیکھ کر آغوش رحمت میں امیر
بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ۔ میں نے ان پر جو قرض تھا اس کا حساب کیا۔

حَسْبُكَ مُنَا شَدَتُكَ رَبَّكَ۔ بس بس آپ نے اپنے مالک سے جتنی دعا کی وہ کافی ہے (یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا جب غزوۂ بدر کی رات کو آپؐ نے بڑے الحاح اور عاجزی کے ساتھ دعا کی۔ اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کو آنحضرتؐ سے زیادہ وعدۂ خداوندی پر اطمینان تھا، نہیں بلکہ آنحضرتؐ کا مقصود اس قدر الحاح کے ساتھ دعا کرنے سے یہ تھا کہ صحابہ خوب مطمئن ہو جائیں کیونکہ آنحضرتؐ کا ایک بار دعا کرنا حصول مطلوب کے لئے وہ کافی سمجھتے تھے۔ بھلا اتنے بار کی دعا وہ بھی ایسے الحاح اور عاجزی کے ساتھ کیونکر رد ہو سکتی ہے)۔

بِحُسْبَانٍ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى۔ ایک کھونٹی (یعنی قطب پر) وہ گھوم رہے ہیں، جیسے چکی کی کھونٹی ہوتی ہے، اس کے گھومنے پاٹ گھومتا ہے۔ (ابن عباسؓ نے کہا "حُسْبَان" سے حساب مراد ہے یعنی متعین اوقات پر وہ گھومتے ہیں وہ وقت مقررہ پر ٹھیک ہر منزل میں آتے ہیں کبھی ایک لحظہ کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی۔ سبحان اللہ، یہ خدائی انتظام اور بشری انتظام میں فرق ہے۔ بشر کتنا بھی انتظام کرے کسی نہ کسی دن ضرور کچھ خلل ہو جاتا ہے)۔

فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا وَّ تَرَكَ خُطْبَتَهٗ۔ ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اس کے پائے آہنی (لوہے کے) تھے (آپ اس پر بیٹھ گئے) اور خطبہ چھوڑ دیا (کیونکہ اسلام کی تعلیم میں دیر نہ کرنا چاہئے، وہ خطبہ پر مقدم ہے)۔ (ایک روایت میں حَسِبْتُ کی جگہ خِلْتُ ہے۔ معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں بِكُرْسِيِّ خَشَبٍ ہے یعنی لکڑی کی ایک کرسی لائی گئی۔ ایک روایت میں خُلْبٍ ہے، یعنی خرمے کی چھال کی۔ مجمع میں ہے کہ ٹھیک روایت حَسِبْتُ ہے اور شاید وہ کرسی کالی لکڑی کی ہوگی تو راوی نے اس کو لوہا سمجھا)۔

لَاتَحْسَبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَاتَحْسِبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَا۔ آنحضرتؐ نے "لَاتَحْسِبَن" بہ کسرۂ سین فرمایا نہ بہ فتحہ سین۔ یعنی یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمہارے لئے ذبح کیا (گویا ہم نے تمہارے لئے تکلیف کی ایسا خیال مت کرو)۔

حَسْبَ مَا ذَكَرَهٗ۔ جیسا اس نے بیان کیا اسے موافق کہتے ہیں۔

حَسْبَ الْحُكْمِ۔ حکم کے موافق اور فتحہ سین یعنی حَسَبُ الْحُكْمِ بھی درست ہے۔

حَسْبُ ابْنِ اٰدَمَ لُقَمَاتٌ۔ آدمی کو (زندگی قائم رکھنے کے لئے) چند لقمے کافی ہیں (بہت کھانے کی ضرورت نہیں نہ بہت سامان کی)۔

اَحْسِبُهٗ قَالَ تَوَاضُعًا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے بطور تواضع یہ ارشاد فرمایا۔

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ وَ عَائِشَةُ۔ سارے جہان کی عورتوں کے بدل تجھ کو حضرت مریم اور حضرت عائشہ کی فضیلت پہچاننا کافی ہے (اگر اور عورتوں کی فضیلت نہ پہچانے تو نہ پہچانے کیونکہ یہ دونوں تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں)۔

حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔ بس یہ عنایت حق تعالٰے کی میرے لئے کافی ہے۔ اب اس صدمہ کا کوئی غم نہیں رہا۔

اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ۔ میں تجھ سے اپنی اس مصیبت کا اجر چاہتا ہوں۔

حَسْبُكَ الْاٰنَ۔ بس اب پڑھنا موقوف کر۔

حِسْبَةٌ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی کہتے ہیں۔

حَسِيْبُهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے (اس کے اعمال کے موافق اس کو بدلہ دینے والا ہے ظاہر میں تو ہم اس کو اچھا سمجھتے ہیں)۔

اِذَا مَسَّ جِلْدَکَ الْمَاءُ فَحَسْبُکَ - جب (غسل میں) تیرے بدن سے پانی چھو جائے' تو وہ تجھ کو کافی ہے (یعنی بدن کا ملنا اور رگڑنا فرض نہیں ہے- امام مالکؒ کے نزدیک یہ فرض ہے' اور ایک جماعت محدثین بھی انہی کے ساتھ متفق ہے)-

لَاحَسَبَ اَبْلَغَ مِنَ الْاَدَبِ - کوئی شرف ادب سے بڑھ کر نہیں ہے-

اَلْمُؤْمِنُ یُبْتَلٰی عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ - مومن کی آزمائش اتنی ہی ہوتی ہے جیسا اس کا دین ہے (جس قدر دین و ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش سخت ہوتی ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ فَالْاَمْثَلُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ -[1]

مَنْ سَبَقَتْ اَصَابِعُهٗ لِسَانَهٗ حُسِبَ لَهٗ - اگر تسبیح پڑھتے وقت انگلیاں زبان سے آگے بڑھ جائیں (مثلاً کوئی دو بار سبحان اللہ کہے اور انگلیوں سے تین یا چار دانے ہٹالے) تو اس کو دانوں کے شمار میں ثواب ملے گا (دانوں ہی کے شمار کے موافق نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ - یا اللہ جہاں سے مجھ کو گمان ہے وہاں سے اور جہاں سے گمان نہیں وہاں سے مجھ کو روزی دے (جیسے قرآن میں ہے وَ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ)-[2]

نَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ - ہم آپ کے انگلیوں کے شمار کو دیکھ رہے تھے (یعنی آپ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ فرما رہے تھے' ہم دیکھ رہے تھے کہ کہاں تک آپ انگلیوں پر شمار کرتے ہیں)-

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَایَعْلَمُ حُسَانَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ - سب کاموں میں افضل بڑے بڑے اونٹ دودھیل (اللہ کی راہ میں) بخشنا ہے (صدقہ دینا) ان کے ثواب کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا-

حَسَدٌ یا حُسُوْدٌ یا حَسَادَةٌ - ہونسنا' جلنا' رشک کرنا- (جس کو غِبْطَةٌ کہتے ہیں- محیط میں ہے کہ حسد اور غبطہ (رشک) میں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے شخص کے زوال نعمت کی خواہش ہوتی ہے اور رشک صرف اس نعمت کی آرزو کرنے کو کہتے ہیں)-

لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ یا فِی اثْنَیْنِ - ہر بات کے لئے حسد کرنا برا ہے مگر دو باتوں دو خصلتوں پر حسد ہوسکتا ہے (یعنی رشک)-

حَسْدَلٌ - چچڑی یا جوں-

حَسْرٌ - کھولنا-

حُسُوْرٌ - کھل جانا - جیسے اِنْحِسَارٌ ہے-

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی' یہاں تک کہ فرات کی ندی ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گی (یعنی سونے کا خزانہ اس میں سے نمود ہوگا)-

فَحَسَرَ ثَوْبَهٗ مِنَ الْمَطَرِ - آپ نے اپنا کپڑا کھول دیا تا کہ بارش کا پانی بدن پر گرے-

فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَیْنِ وَ صَلّٰی - جب سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) تو دو سورتیں پڑھیں اور نماز پڑھی (یہ راوی کی غلطی ہے' صحیح یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ گہن جاتا رہا سورج صاف ہوگیا)-

حَتّٰی حُسِرَ عَنْهَا - (آپ نماز میں کھڑے رہے) یہاں تک کہ سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) (طیبی نے کہا آپ نے سورج گہن میں بردے آزاد کرنے کا حکم دیا- اسی طرح ہر ایک صدقہ کا حکم ہے جو خوف کے وقت کرنا چاہئے کیونکہ صدقہ اور خیرات کرنا بلیات اور عذاب کو دفع کرتا ہے)-

فَحَسَرَ مَنْ ذِرَاعَیْهِ - آپ نے اپنی دونوں بانہیں

---

[1] سب سے سخت آزمائش کا سامنا انبیاء کو ہوتا ہے پھر جوان سے نچلے درجے کا ہے' پھر جوان سے نچلے درجے کا ہے-(م)

[2] اور وہ (اللہ) اسے ایسی جگہ سے رزق مہیا کرے گا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی-(م)

کھول دیں۔

فَتَحَسَّرَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ۔ وہ کھلے منہ اس کے سامنے بیٹھی۔

مَا مِنْ لَیْلَةٍ اِلَّا مَلَکٌ یَّحْسُرُ عَنْ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْکَلَالَ۔ ہر شب کو ایک فرشتہ مجاہدین کے جانوروں کی تھکن دور کرتا ہے (ایک روایت میں یَحُسُّ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا۔ مسجدوں کو کھلا ہوا بناؤ! (ان پر برج، گنبد اور کنگورے وغیرہ بنانا ضروری نہیں۔ ایک روایت میں جُمًّا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ امام سیوطیؒ نے کہا یہ حدیث کامل ابن عدی اور تاریخ ابن عساکر میں یوں ہے۔

اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَّ مُقْنِعِیْنَ۔ یعنی مسجدوں کو ننگے سر رہ کر اور سر ڈھانپ کر بناؤ (اصل میں حُسَّرٌ جمع ہے حَاسِرٌ کی۔ حاسر اس کو کہتے ہیں جس پر نہ زرہ ہو نہ خود کیونکہ مسلمانوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کی مسجدیں کھلی دیواروں کی ہوں ان پر کنگورے اور برج وغیرہ نہ ہوں)۔

کَانَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ یَوْمَ الْفَتْحِ عَلَی الْحُسَّرِ۔ ابوعبیدہ بن الجراحؓ جس دن مکہ فتح ہوا، ان لوگوں کی کمانڈ کرتے تھے جو بلا زرہ اور بلا خود تھے۔

فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَکَسَرْتُهٗ وَ حَسَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لیا اور درخت کی ڈالی کو توڑ کر اس کا پوست نکالا۔ (یہ حَسَرْتُ الْغُصْنَ سے نکلا ہے یعنی شاخ کا پوست نکالا بعض نے خَشَرْتُهٗ روایت کیا ہے، یعنی اس کو چھیل کر باریک اور نرم کیا۔)

حَشَرَةٌ۔ اس چھلکے کو کہتے ہیں جو دانہ پر ہوتا ہے۔

اُدْعُوا اللّٰهَ وَلَا تَسْتَحْسِرُوْا۔ اللہ سے دعا کرتے رہو تھک کر بیٹھ نہ جاؤ (ناامید نہ ہو جاؤ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے، دوسرے مومن کی دعا ضائع نہیں جاتی، دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں اس کا فائدہ ملے گا)۔

وَلَا یَحْسِرُ صَابِحُهَا۔ اس کا پانی پلانے والا نہیں تھکتا (کیونکہ وہ اس کو زمین پر کھلے پانی پر لے جاتا ہے کنویں سے بھر کر پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

اَلْحَسِیْرُ لَا یُعْقَرُ۔ جو جانور (غازی کا) ماندہ ہو جائے (کام نہ دے سکے) تو اس کو زخمی نہ کیا جائے (اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لے گا) بلکہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔)

حَسَرَ اَخِیْ فَرَسًا لَهٗ بِعَیْنِ التَّمْرِ۔ میرے ایک بھائی نے اپنا ایک گھوڑا عین التمر میں (جو ایک مقام کا نام ہے) تھکا ڈالا (تو حسر لازم اور متعدی دونوں آیا ہے اور اَحْسَرَ متعدی ہے)۔

یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ یُّسَمّٰی اَمِیْرَ الْعُصَبِ اَصْحَابُهٗ مُحَسَّرُوْنَ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص نکلے گا جس کو امیر العصب (جماعتوں کا سردار) کہیں گے، اس کے ساتھی حقیر گنے جائے گے، لوگ ان کو ستائیں گے (یا وہ خستہ اور راندہ ہوں گے)۔

بَطْنُ مُحَسِّرٍ۔ ایک نالہ ہے منا اور مزدلفہ کے درمیان اس کو مُحَسِّرٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا۔

فَلَمْ اَرَ یَسْتَجِیْبُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ۔ (کوئی اس طرح نہ کہے کہ میں نے پروردگار سے بہت دعا کی) میں نہیں سمجھتا وہ میری دعا قبول کرے گا اور تھک کر بیٹھ رہے (دعا کرنا چھوڑ دے)۔

اِسْتِحْسَارٌ۔ کہتے ہیں دعا اور سوال سے باز رہنے کو۔

حَسَرْتُهٗ۔ میں نے اس کو تیز کیا۔

حَتّٰی تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهٖ۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دور ہو گیا۔

حُسَّرٌ۔ بے ہتھیار لوگ نہتے۔

حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ۔ اپنی ران پر سے لنگی سرکا دی (ران کھول دی)۔

حَسْرَةٌ۔ افسوس اور رنج۔

اَلْاِحْسَارُ اَلْفَاقَةُ۔ احسار کے معنی محتاجی۔

یَالَهَا حَسْرَةً عَلٰی کُلِّ ذِیْ غَفْلَةٍ۔ ہائے افسوس ہر غفلت کرنے والے پر (آخرت میں کیسا پشیمان ہوگا)۔

حَسَرْتُ الْعِمَامَةَ مَنْ رَأْسِیْ - میں نے عمامہ سر پر سے اتار لیا (سر کھول دیا)-

تَحَسُّرٌ - افسوس اور رنج-

اِنْحَسَرَتِ الْاَفْهَامُ - عقلیں تھک کر ماندہ ہوگئیں جیسے کَلَّتِ الْعُقُوْلُ - حَاسِرٌ مرد بے ہتھیار جس پر زرہ اور خود نہ ہو-

حَسِرٌ - درماندہ' افسوس کرنے والا-

حَسٌّ - قتل کرنا' استیصال کرنا' جلا ڈالنا' جاننا' ادراک کرنا حواس سے معلوم کرنا-

حِسٌّ اور اِحْسَاسٌ - حواس سے معلوم کرنا' آہٹ پانا-

حَاسَّةٌ - دیکھنے' سننے' سونگھنے' چکھنے اور چھونے کی قوت- اس کی جمع حَوَاسّ ہے- جو پانچ ہیں- باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ اور لامسہ-

مَتٰی اَحْسَسْتَ اُمَّ مِلْدَمٍ - تو نے بخار کب پایا (کب سے تجھ کو بخار معلوم ہوا؟)-

فَسَمِعَ حِسَّ حَیَّةٍ - ایک سانپ کی سرسراہٹ سنی (اس کے رینگنے کی آواز محسوس کی)-

اِنَّ الشَّیْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ - شیطان بہت آہٹ پانے والا بہت چاٹنے والا ہے-

لَاتَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا - ٹوہ نہ لگاؤ تفتیش نہ کرو (یہ حدیث کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)-

هَلْ حَسْتُمَا مِنْ شَیْءٍ - تم نے کچھ آہٹ پائی (کوئی چیز دیکھی)-

اصل میں حَسَسْتُمَا تھا- ایک سین تخفیف کے لئے گرا دی-

حَسَسْتُ اور اَحْسَسْتُ - میں نے آہٹ پائی- (دونوں کے معنی ایک ہیں)-

فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ الْحِسَّ - ستو درد کو مٹا دیتا ہے (یعنی زچگی کے درد اور تکلیف کو)-

حُسُّوْهُمْ بِالسَّیْفِ حَسًّا - ان کو تلوار سے نیست و نابود کر دو (کاٹ ڈالو) جیسے قرآن میں ہے "اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ"[1] عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّ الْبَرْدُ الْكَلَاءَ - پالے (سردی) نے گھاس کو جلا ڈالا (تباہ کر دیا)-

لَقَدْ شَفٰی وَ حَاوَحَ صَدْرِیْ حَسُّكُمْ اِیَّاهُم بِالنِّصَالِ - میرے سینے کے ٹھوکوں کو اس سے تسلی ہوگئی جو تم نے ان کو تیر مار مار کر تمام کر دیا (یعنی میرے دل کی بھڑاس نکل گئی)-

كَمَا اَذَا لُوْكُمْ حَسًّا بِالنِّصَالِ - جیسے انھوں نے تم کو تیر مار مار کر تباہ کیا تھا-

اِذَا حَسَّهُ الْبَرْدُ فَقَتَلَهٗ - ٹڈی کو جب سردی لگی' سردی نے اس کو مار ڈالا-

فَبَعَثْتُ اِلَیْهِ بَجَرَادٍ مَّحْسُوْسٍ - میں نے آپ کے پاس ایک ٹڈی بھیجی جو سردی سے مر گئی تھی- (بعض نے کہا مَحْسُوْسٌ سے یہ مراد ہے کہ آگ پر بھنی ہوئی-)

اِدْفِنُوْنِیْ فِیْ ثِیَابِیْ وَلَا تَحُسُّوْا عَنِّیْ تُرَابًا - مجھ کو میرے کپڑوں میں گاڑ دو اور مجھ پر سے مٹی مت جھٹکو-

عرب لوگ کہتے ہیں: حَسَّ الدَّابَّةَ - جانور پر سے مٹی جھاڑی-

یَحُسُّ عَنْ ظُهُوْرِ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ - (ہر رات کو ایک فرشتہ) غازیوں کے جانوروں کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑ کر ان کی تکان رفع کرتا ہے (سبحان اللہ جہاد کے جانوروں کی یہ فضیلت ہے تو مجاہدین کا کیا درجہ ہوگا؟)-

وَضَعَ یَدَهٗ فِی الْبُرْمَةِ لِیَاْكُلَ فَاحْتَرَقَتْ اَصَابِعُهٗ فَقَالَ حَسِّ - آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہانڈی میں ڈالا کھانے کے لئے' آپ کی انگلیاں جلنے لگیں' فرمایا "حَسِّ" (یہ وہ کلمہ ہے جسے عرب لوگ دفعتہً کوئی تکلیف پہنچنے پر کہتے ہیں- ہماری زبان والے اُفویا اُف کہتے ہیں)-

---

[1] جب تم اللہ کے حکم سے انہیں خوب کاٹ رہے تھے-(م)

اَصَابَ قَدَمُهٗ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَسِّ - ان کا پاؤں آنحضرتؐ کے پاؤں پر پڑا' آپ نے فرمایا ''حَسِّ'' (افو)-

قُطِعَتْ اَصَابِعُ طَلْحَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْکَ الْمَلٰئِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ - طلحہؓ کی انگلیاں احد کے دن کاٹی گئیں (کافروں نے آنحضرت ﷺ پر وار کیا تھا لیکن طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر روک لیا' ان کی انگلیاں کٹ گئیں ایک ہاتھ بے کار ہو گیا) انھوں نے (درد کی وجہ سے) حَسِّ کہا- آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو (تلوار لگتے وقت) بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اٹھا لیتے لوگ دیکھتے رہتے-

كَانَتْ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ فَطَلَبْتُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ اَوْ يُعْطِيْنِيْ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا مِنْ حَسِّيْ وَ بَسِّيْ - (ایسا ہوا) میری ایک چچازاد بہن تھی اس سے صحبت کا خواستگار ہوا' وہ کہنے لگی' ہرگز نہیں جب تک تو مجھے سو اشرفیاں نہ دے- آخر میں نے جہاں سے بنا اِدھر اُدھر سے سو اشرفیاں تلاش کیں (عرب لوگ کہتے ہیں-

جِئْ بِهٖ مِنْ حَسِّکَ وَ بَسِّکَ - یعنی اِدھر اُدھر جہاں سے بنے لے کر آ یا جہاں سے چاہے لے کر آ)-

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَحِسُّ لِلْمُنَافِقِ - مومن منافق پر رحم کرتا ہے اس کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے (وہ جانتا ہے یہ مومن ہے) عرب لوگ کہتے ہیں-

حَسَسْتُ یا حَسِسْتُ لَهٗ - مجھ کو اس پر رقت آئی-

فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یا فَلَمَّا اَحَسَّ - جب آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا (یعنی میرا پیچھے پیچھے آنا)-

اَسْقٰى فَرَسَهٗ وَ اَحَسَّهٗ - اپنے گھوڑے کو پانی پلایا اس کی مالش کی (کھریرا چلایا)-

مَنْ اَحَسَّ الْفَتَى الدَّوْسِيَّ - جس نے یا کسی نے دوس کے جوان کو دیکھا ہے؟ (دوس ایک قبیلہ ہے مشہور)-

سَنَةٌ حَسُوْسٌ - قحط کا سال (جو سب کھا جائے)-

مِحَسَّةٌ - کھریرا (جس سے جانور کی مالش کرتے ہیں)-

فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ - جب ابوبکرؓ نے آپ کی حرکت اور چلنے کی آواز سنی (آہٹ پائی)-

حَسْفٌ - جاری ہونا' صاف کرنا' ہنکانا' رانوں میں صحبت کرنا' کاٹنا' سانپ کا کینچلی چھوڑنے کی آواز نکالنا-

يَا اَسْلَمُ حُتَّ عَنْهُ قِشْرَهٗ قَالَ فَاَحْسِفُهٗ ثُمَّ يَاكُلُهٗ - (حضرت عمرؓ اپنے غلام اسلم سے کہتے تھے) اسلم کھجور پر سے چھلکا صاف کرو! اسلم نے کہا میں اس کو صاف کر دیتا تھا (پوست نکال ڈالتا تھا) اس وقت وہ کھاتے - عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَفْتُ التَّمْرَ - بہ معنی حَتَتُّ یعنی اس کا پوست نکال کر اس کو صاف کیا-

رَاَيْتُ جِلْدَهٗ يَتَحَسَّفُ تَحَسُّفَ جِلْدِ الْحَيَّةِ - میں نے دیکھا ان کی کھال اس طرح نکلتی تھی جیسے سانپ کی کینچلی نکلتی ہے-

حَسَکٌ - غصہ ہونا' جانور کا دانہ چبانا-

حَسَکٌ - ایک قسم کی گھاس ہے- اس کے پتے کے پاس ایک کانٹا سہ شاخہ سخت ہوتا ہے-

حَسَكَةٌ - ''حَسَکٌ'' کا مفرد (محیط میں ہے حَسَکٌ جنگ کا ایک ہتھیار ہے (یعنی سہ شاخہ گوکھرو) جو لوہے وغیرہ سے بنا کر میدان جنگ میں بچھا دیتے ہیں- اس پر آدمی یا گھوڑا چلے تو اس کے پاؤں میں گھس جاتا ہے)-

حَسِکٌ اور حَسِیْکٌ - غضب ناک-

تَيَاسَرُوْا فِي الصَّدَاقِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطِي الْمَرْاَةَ حَتّٰى يَبْقٰى ذٰلِکَ فِيْ نَفْسِهٖ عَلَيْهَا حَسِيْكَةٌ - مہر کم رکھا کرو! (اتنا کہ مرد کو اس کا ادا کرنا ناگوار نہ ہو کیونکہ (جب مہر گراں ہوتا ہے تو) مرد عورت کو ادا کرتا ہے لیکن اس کے دل میں عورت پر غصہ رہتا ہے-

حَسِيْكَةٌ - عداوت' دشمنی' کینہ-

اَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ بَلْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ فَحَسَکٌ اَمْرَاسٌ - بلحارث بن کعب قبیلے کے یہ لوگ تو ایک کانٹا ہیں

تجربہ کار (جنگ آزمودہ بڑے لڑنے والے) کانٹے سے یہ مراد ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں بڑے سخت ہیں' ان کو زیر کرنا دشوار ہے-

اِنَّکُمْ مُصَرَّ دُوْنَ مُحَسَّکُوْنَ - تم تو باندھے گئے اور کانٹے لگائے گئے ہو (یعنی بخیل اور ممسک ہو روپیوں کو تھیلیوں میں بند کر کے رکھا ہے' جو کوئی مانگے اس کو کاٹنے آتے ہو' کانٹے کی طرح اس کو ستاتے ہو)-

حُسَیْکَۃٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں' وہاں یہودی رہا کرتے تھے-

فَوَقَعَتْ حَسَکَۃُ النِّفَاقِ فِی قُلُوْبِ الْقَوْمِ - نفاق کا کانٹا ان لوگوں کے دلوں میں پڑ گیا-

حَسْمٌ - جڑ سے کاٹنا' کاٹ کر بھون دینا خون بند کرنے کے لئے-

اِنَّهُ کَوَاهُ فِیْ اَکْحَلِهٖ ثُمَّ حَسَمَهٗ - آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ کی ہفت اندام کی رگ پر داغ دیا پھر اس کو آگ سے بھون ڈالا-

اِقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ - اس کا (یعنی چور کا) ہاتھ کاٹ ڈالو- پھر اس کو تل دو (تاکہ اس کا خون بند ہو جائے)-

عَلَیْکُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ مَحْسَمَۃٌ لِلْعِرْقِ - تم روزہ رکھنا لازم کر لو اس سے شہوت کی رگ کٹ جاتی ہے-

فَلَهٗ مِثْلُ تُوْرِ حِسْمَا - وہاں حسما کی طرح ٹیلے (لمبے چھوٹے ٹکڑے) ہیں-

حُسُوْمًا - پے درپے یا منحوس-

لَاتَجْعَلْ بَرْدَهٗ عَلَیْنَا حُسُوْمًا - اس کی سردی ہم پر منحوس مت کر-

حُسَامٌ - کاٹنے والی تلوار-

حُسْنٌ - خوبصورتی' جمال-

حَاسِنٌ اور حَسَنٌ اور حَسِیْنٌ اور حُسَانٌ اور حُسَّانٌ - خوبصورت مرد-

حَسَنَۃٌ اور حَسْنَاءُ اور حُسَّانَۃٌ - خوبصورت عورت-

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ - احسان یہ ہے کہ اللہ کی پرستش اس طرح (ادب اور حضور قلب کے ساتھ کرو) جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے (ابن اثیر نے کہا احسان سے یہاں اخلاص مراد ہے اور یہ ایمان اور اسلام کے صحت کی شرط ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسلام کا کلمہ زبان سے پڑھے یا کوئی نیک کام کرے لیکن اس میں اخلاص نہ ہو' تو اس کا ایمان صحیح ہوگا نہ وہ محسن کہلائے گا-

کُنَّا عِنْدَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ فَسَمِعَ تَوَلْوُلَ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِیَ تُنَادِیْهِمَا یَا حَسَنَانِ یَا حُسَیْنَانِ فَقَالَ الْحِقَا بِاُمِّکُمَا - (حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں) ایسا ہوا کہ ایک بار ہم ایک اندھیری سخت تاریک رات میں آنحضرتؐ کے پاس تھے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہم بھی وہی تھے- اتنے میں آپ نے حضرت فاطمہؓ کا شور سنا' وہ پکار رہی تھیں ''یا حسنان یا حسینان'' آپ نے فرمایا جاؤ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ (حسنان اور حسینان بطریق تغلیب کہا' جیسے عمران ابوبکر اور عمر کو' اور شمسان اور قمران چاند سورج کو)-

اُذْکُرْ مَقْتَلَ بَسْطَامَ بْنَ قَیْسٍ عَلَی الْحَسَنِ - (ابو رجاء نے کہا' جن کی عمر ایک سو اٹھائیس برس کی ہوئی) مجھ کو بسطام بن قیس کا حسن پر مارا جانا یاد ہے (حسن ایک ریت کا ٹیلہ ہے مشہور)-

قَامَ اِلٰی شَنٍّ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ - آپ ایک پرانی مشک کی طرف اٹھے اور اچھی طرح وضو کیا (یہ دوسری روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں اس طرح ہے کہ آپ نے ہلکا وضو کیا کیونکہ ہلکا وضو آداب اور سنن کے ساتھ اس وضو سے کہیں بہتر ہے جس میں خلاف سنت مبالغہ ہو)-

فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوۃِ - صفوں کا قائم کرنا نماز کا حسن ہے (یعنی اس کی وجہ سے نماز کامل ہوتی ہے) دوسری روایت میں یوں ہے:

سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ - صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قائم کرنے

میں داخل ہے (یعنی اس کا ایک جز ہے)-
رَجُلٌ حُسَّانٌ -خوبصورت مرد-
فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ - اس کا اسلام اچھا ہوا (یعنی شرک سے پاک اخلاص کے ساتھ)-
اَمَّا مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلَا يُؤْخَذُبِهَا - جو شخص اچھی طرح چلے (یعنی نفاق اور شرک سے بچا رہے) اس پر ان اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا (جو اس نے کفر کی حالت میں کئے-نووی نے کہا اس پر اجماع ہے کہ اسلام لانے سے کفر کے زمانے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں-)
اِلَّا وَيُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ -مگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو کہ وہ رحیم وکریم ہے سب گناہ معاف کر دے گا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرتے وقت آدمی کو اپنے مالک کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اس کے رحم وکرم کا امیدوار رہنا نجات کی دلیل ہے اور حالت صحت میں خوف اور رجاء دونوں بہتر ہیں)-
فَتُطَهَّرَ فَتُحْسِنَ الطُّهُوْرَ - پھر تو وضو کرے اور اچھا وضو سنن اور آداب کے ساتھ یا تو نجاست سے طہارت کرے' پھر اچھا وضو کرے-
اَحْسِنْ اِلَيْهَا -تو اس عورت (یعنی غامدیہ کے پاس جس نے آنحضرتؐ کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا تھا) اچھا سلوک کر (اس کو ستا نہیں اس خیال سے کہ اس نے حرام کاری کی اور ہم کو بدنام کیا)-
حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا - یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آئے (یعنی بلند ہو جائے اور خوب چمکنے لگے)-
لَا يَدْرِىْ حَسَنٌ مَّنْ هِىَ -حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں وہ عورت کون تھی-
خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً -تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں -
اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلَى حِسَانِ الْوُجُوْهِ - اپنی غرض ان لوگوں کے پاس لے جاؤ جن کے چہرے خوبصورت ہوں (کیونکہ ظاہری حسن وجمال باطنی حسن وجمال کا نمونہ ہے-اکثر بدصورت آدمی بدخلق بھی ہوتا ہے-بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ وجاہت والے صاحب قدرت ہوں ان کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرو)-
فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ - اس کا کفن اچھا کرے (یعنی پاکیزہ سفید اور صاف کپڑے کا کفن دے یا اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کفن میں اسراف کرے- شال دوشالے کمخواب کا کفن دے کیونکہ دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ گراں قیمت کفن مت دو)-
حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ - (مسلمانوں کے ساتھ) اچھا گمان رکھنا ایک اچھی عبادت ہے (جس پر ثواب اور اجر ملے گا)-
حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّاٰتُ الْمُقَرَّبِيْنَ - اچھے عام لوگوں کی نیک باتیں (جو ان کے حق میں گناہ نہیں ہیں) مقرب اور نزدیک والوں کے لئے برائیاں ہیں (بقول شخصے "نزدیکان رابیش بود حیرانی")-
يُحْسِنُ الرَّجَاءَ - اللہ سے اچھی امید رکھے (کہ وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ہے سب گناہ بخش دے گا)-
وَلَبِسَ اَحْسَنَ ثِيَابِهٖ - اپنے اچھے کپڑے پہنے (یعنی سفید پاکیزہ جمعہ کے دن' یہ سنت ہے)-
فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَحْسَنِ النَّاسِ - میں نے دیکھا ایک شخص جو سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت تھا (یعنی حضرت یوسفؑ اور سب لوگوں سے مراد آنحضرتؐ کے سوا دوسرے لوگ کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ تمھارے پیغمبر سب پیغمبروں سے زیادہ خوش آواز اور سب سے زیادہ خوش رو تھے اور ہر پیغمبر خوش آواز اور خوش رو بھیجا گیا ہے)-
اَلْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِىْءُ مِنَ الْخِيَانَةِ يَنْتَظِرُ مِنَ اللّٰهِ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ -مسلمان بندہ جو چور نہ ہو وہ اللہ سے دو میں سے ایک بھلائی کا انتظار کرتا رہتا ہے (یا تو موت آئے گی تو اللہ کے پاس بہتر سے بہتر سامان ملے گا یا زندہ رہے گا تو روزی ملے گی- دین کے ساتھ صاحب دولت اور اہل وعیال بنے گا-

حُسْنٰی - ایک باغ کا نام تھا جو حضرت فاطمہ پر وقف کیا گیا تھا-

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا سُئِلَ مَا هٰذَا الْاِحْسَانُ فَقَالَ اَنْ یُّحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَلَا یُكَلِّفَهُمَا اَنْ یَّسْئَلَانِهٖ شَیْئًا مِمَّا یَحْتَاجَانِ اِلَیْهِ - آپ سے پوچھا گیا - اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے "وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا" تو احسان سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ ان کے ساتھ اچھی طرح گزارہ کرے (ادب اور عاجزی سے پیش آئے کوئی سخت کلمہ منہ سے نہ نکالے) اور ان کو کسی چیز کے مانگنے کی ضرورت نہ آنے دے (بلکہ بغیر سوال کے ان کی تمام ضروریات کا بندوبست رکھے)-

حَسِّنْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَكَ - قرآن خوش آوازی کے ساتھ پڑھ-

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ - قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو-

لِكُلِّ شَیْءٍ حِلْیَةٌ وَحِلْیَةُ الْقُرْاٰنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ - ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے-

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ - اللہ تعالےٰ خوش آواز کو پسند کرتا ہے-

حَسُّوْنٌ - ایک چھوٹی چڑیا ہے خوش آواز - اس کو ابوالحسن بھی کہتے ہیں-

حَسْوٌ - چسکی لے لے کر پینا-

تَحْسِیَةٌ اور اِحْسَاءٌ اور مُحَاسَاةٌ - چسکی لے کر پلانا-

مَنْ تَحَسّٰی - جو شخص گھونٹ گھونٹ پیے-

مَااَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ - جس شراب کا ایک فرق (ایک پیمانہ ہے سولہ رطل کا) نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے-

حُسْوَةٌ اور حَسْوَةٌ - دونوں کہہ سکتے ہیں - محیط میں ہے کہ بہ فتحہ حا زیادہ فصیح ہے اور نہایہ میں ہے کہ حُسْوَةٌ گھونٹ اور حَسْوَةٌ ایک بار گھونٹ لینا-

اِذَا اَخَذَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ - جب آپ کو بخار آتا تو حریرہ بنانے کا حکم دیتے (کیونکہ وہ سریع الھضم جید الغذا ہے)-

نہایہ میں ہے حَسَاءٌ وہ حریرہ جو آٹے، پانی اور گھی سے بنایا جائے - کبھی اس میں شرینی بھی ڈالی جاتی ہے-

وَحَسُو و الْمَرَق - حضرت علیؓ اور آنحضرتؐ نے کھانا کھایا اور شوربا گھونٹ گھونٹ پی گئے-

مَا التَّلْبِیْنَةُ قَالَ الْحَسُوُّ بِاللَّبَنِ - تلبینہ کیا ہے؟ کہا حریرہ دودھ کے ساتھ-

حِسْیٌ یاحَسْیٌ - پانی کا جوہر جو نرم مرطوب زمین میں کھود لیتے ہیں-

ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءُ مِنْ حِسْیِ بَنِیْ حَارِثَةَ - وہ گئے ہمارے لئے بنی حارثہ کے جہرے سے میٹھا پانی لانے کے لئے-

اِنَّهُمْ شَرِبُوْا مِنْ مَاءِ الْحِسْیِ - انھوں نے جہرے کا پانی پیا - نہایہ میں ہے:

حِسْیٌ - بہ کسرۂ حا چھوٹا گڑھا جس میں پانی نکل آئے (بعض نے کہا حِسْیٌ وہاں ہوتا ہے جہاں نیچے کی زمین پتھریلی ہو اور اوپر ریت ہو تو ریت بارش کا پانی چوس لیتی ہے اور پتھریلی زمین پر وہ جمع رہتا ہے)-

هَلْ حَسْتُمَا مِنْ شَیْءٍ - (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

حسس - میں خطابی نے کہا یہ حَسِیْتُ الْخَبَرَ سے نکلا ہے، میں نے اس کو جان لیا (بعض نے کہا: حَسْتُمَا اصل میں حَسَسْتُمَا تھا - ایک سین کو یا سے بدل دیا پھر وہ یا گر گئی - اسی طرح حَسِیْتُ بھی اصل میں حَسِسْتُ تھا - ایک سین کو یا سے بدل دیا واللہ اعلم:-

بابُ الحاء مع الشّین

حَشْحَشَةٌ یاتَحَشْحُشٌ - اٹھنے کے لئے حرکت کرنا، متفرق ہو جانا - (عرب لوگ کہتے ہیں:-

سَمِعْتُ حَشْحَشَةً وَّ خَشْخَشَةً - میں نے لوگوں کے سرکنے کی آواز سنی-

دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَعَلَيْنَا قَطِيفَةٌ فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ تَحَشْحَشْنَا فَقَالَ مَكَانَكُمَا- (حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم ایک چادر اوڑھے پڑے تھے- (آپ کو دیکھ کر) ہم نے حرکت کی (اٹھنا چاہا) آپؐ نے فرمایا- ٹھہرو اپنی جگہ رہو-

حَشْدٌ- پورا اگ آنا، جلدی سے بلانے پر آ جانا، ایک کام کے لئے جمع ہونا، اکٹھا کرنا-

اِحْشِدُوْا يا اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ- تم اکٹھا ہو جاؤ یا لوگوں کو جمع کرو میں ابھی تم کو قرآن کی تہائی پڑھ کر سناؤں گا (مراد سورۂ اخلاص ہے، وہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے)-

حَشْدٌ- لوگوں کی جماعت-

اِحْتَشَدَ الْقَوْمُ- لوگ جمع ہوئے، تیار ہوئے-

مَحْفُوْدٌ مَّحْشُوْدٌ- آنحضرتؐ کی لوگ خدمت کرتے تھے آپ کے پاس جمع ہوتے تھے (یعنی آپ مخدوم اور مرجع خلائق تھے)-

اِنِّیْ اَخَافُ حَشْدَهٗ- (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کی نسبت فرمایا، یوں تو وہ خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کے گروہ سے ڈرتا ہوں- (یعنی بنی امیہ سے، ایسا نہ ہو کہ ان کی خلافت میں بنی امیہ کو بہت قوت حاصل ہو جائے- ساری حکومتیں انہی کو مل جائیں کیونکہ حضرت عثمانؓ کنبہ پرور ہیں- جو ڈر حضرت عمرؓ نے ظاہر کیا تھا وہی ہوا- حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں تمام عہدوں پر بنی امیہ کو مامور کیا- آخر لوگ ناراض ہوئے اور فتنہ پردازوں نے بغاوت کر دی- جس کے بعد آج تک پھر مسلمان متفق نہیں ہوئے)-

حَاشِدٌ- مستعد اور تیار جو خستہ اور ماندہ نہ ہو- اس کی جمع حُشَّدٌ ہے-

حُشَّدٌ وَّ رُفَّدٌ- مستعد اور خوب دینے والے (لوگوں سے سلوک کرنے والے)-

اَمِنْ اَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَ الْمَخَاطِبِ- کیا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو فوج جمع کر سکتے ہیں، لوگوں کو خطبہ سناتے ہیں، (لکچر دیتے ہیں)- عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَدَلَهٗ- یعنی اس کی ضیافت اچھی کی-

فَلَمَّا حَشَدَ النَّاسُ قَامَ خَطِيْبًا- جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے-

حَشْرٌ- باریک کرنا، جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شہر بدر کرنا، ہلاک کرنا، تباہ کرنا، جلاوطن ہونا-

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً وَعَدَّ فِيْهَا وَ اَنَا الْحَاشِرُ- میرے کئی نام ہیں ان میں سے ایک آپ نے حاشر فرمایا (یعنی لوگ میدان حشر میں آپ کے پیچھے چلیں گے کیونکہ آپ کا دین آخری دین ہے یا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اٹھوں گا اور لوگ میرے بعد اٹھیں گے، میرے قدم پر)-

اِنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ جِهَادٍ اَوْنِيَّةٍ اَوْحَشْرٍ- اب ہجرت کا تو زمانہ جاتا رہا (گزر گیا جب سے مکہ فتح ہوا) مگر جہاد (قیامت تک باقی ہے یا اگر جہاد میسر نہ ہو تو) جہاد کی نیت اور ملک سے چلے جانا (جب وہاں بدعات ہوں یا فسق وفجور) یا لڑائی کے لئے اٹھ کھڑے ہونا (جب کافر چڑھائی کریں)-

نَارٌ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ- ایک آگ جو لوگوں کو حشر کی زمین کی طرف (یعنی ملک شام کی طرف) لے جائے گی-

وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ- باقی ماندہ لوگوں کو آگ اکٹھا کر دے گی، ہانک لے جائے گی-

وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ- (آخری زمانہ میں مدینہ بالکل ویران ہو جائے گا- سب لوگ وہاں سے نکل جائیں گے)- آخر میں دو گڈریے نکلیں گے (بعض نے کہا اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے- ایک زمانہ میں مدینہ کے اکثر باشندے وہاں سے چل دیئے تھے مگر پھر دوبارہ آباد ہوا)-

اٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ- اخیر میں جس کا حشر ہوگا (یعنی اخیر میں وہ مرے گا- بعض نے کہا اخیر میں جو مدینہ میں آئے گا)-

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ- تین طرح پر لوگوں کا حشر ہوگا (یہ حشر وہ ہے جو قیامت کے قریب مدینہ سے

ملک شام کی طرف ہوگا- نہ آخرت کا حشر' اس لئے کہ آخرت میں تو سب پا پیادہ ہوں گے' جیسے دوسری حدیث میں ہے-بعض نے کہا آخرت میں کئی حشر ہوں گے' ایک تو قبر سے نکلتے وقت اس وقت تو سب پا پیادہ ہوں گے' دوسرے اس کے بعد اس میں بعض کو سواریاں ملیں گی' بعض پیدل ہی چلیں گے- غرض اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر کی کیا مراد ہے)-

نَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ - ایک آگ جو لوگوں کو حشر گاہ میں لے جائے گی (یعنی ملک شام کی طرف- بعض نے کہا اس آگ سے ریل مراد ہے اور اس کا ظہور اس زمانہ میں ہو رہا ہے کیونکہ یہ ریل شام کے ملک سے حجاز کی طرف بن رہی ہے واللہ اعلم)-

اِنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا يُعْشَرُوْا وَلَا يُحْشَرُوْا - ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے انھوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا تھا کہ ان سے زکوٰۃ نہ لی جائے (یعنی دہ یکی) اور جہاد کے لئے وہ نہ بلائے جائیں- (آنحضرتؐ نے یہ شرط قبول کر لی اور فرمایا عنقریب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے جہاد بھی کریں گے- انھوں نے یہ شرط بھی چاہی کہ نماز معاف ہو جائے لیکن آپ نے یہ شرط منظور نہیں کی اور فرمایا ''وہ دین کس کام کا جس میں نماز نہ ہو''- بعض نے کہا لَا يُحْشَرُوْنَ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے مال زکوٰۃ کے تحصیل دار کے پاس نہیں لائیں گے بلکہ تحصیل داران کے ٹھکانوں پر جا کر زکوٰۃ وصول کر لے- نجران والوں نے بھی یہی شرط کی تھی-)

اَنْ لَا يُحْشَرُوْا وَلَا يُعْشَرُوْا - (ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا-)

لَا يُعْشَرْنَ وَلَا يُحْشَرْنَ - عورتوں سے دہ یکی نہ لی جائے نہ ان کو جہاد کے لئے بلایا جائے (کیونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے)-

لَمْ يَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ - اس بلی کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ زمین کے کیڑے کھا لیتی (حشرات الارض سے زمین کے چھوٹے جانور مراد ہیں- (جیسے گوہ و چوہا وغیرہ- بعض نے کہا زمین کے وہ کیڑے جو زہریلے نہیں ہوتے)-

حَشَرَةٌ - اس کا مفرد ہے-

لَمْ اَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْاَرْضِ تَحْرِيْمًا - حشرات الارض کی حرمت میں نے نہیں سنی (جیسے گوہ' جنگلی چوہا وغیرہ- یہ سب حلال ہیں)-

فَكَسَرْتُهٗ وَ حَشَرْتُهٗ - میں نے ایک پتھر لے کر اس کو توڑا اور باریک نرم کیا-

يُحْشَرُ النَّاسُ اِثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ ثَلٰثٌ عَلٰى بَعِيْرٍ - لوگ حشر کئے جائیں گے- کسی اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی پر تین-

يَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَ الْخَنَازِيْرِ - آگ ان کو بندروں اور سوروں کے ساتھ حشر کرے گی-

حَشْرَجَةٌ - موت کا خراٹا-

وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَ حَشْرَجَ الصَّدْرُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ - (موت کو تو ہر شخص ناپسند کرتا ہے میرا مطلب یہ ہے) جب ٹکٹکی بندھ جائے (آنکھیں پتھرا جائیں) اور سینے میں دم اٹک کر خرخر شروع ہو (یعنی موت کا خراٹا ہونے لگے) اس وقت جو کوئی اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا- (حضرت عائشہؓ اپنے والد بزرگوار کے پاس اس وقت گئیں جب وہ مرنے کے قریب تھے اور یہ شعر پڑھا:

لَعَمْرُكَ مَا يُغْنِى الثَّرَاءُ وَلَا الْغِنٰى
اِذَا حَشْرَجَتْ يَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ

قسم آپ کی عمر کی نہ مال داری کچھ کام آتی ہے نہ تونگری' جب خراٹا شروع ہو جائے اور سینہ تنگ ہو جائے' (انھوں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے)-

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ کی یہی قراءت ہے[1])-

[1] قرأت مشہورہ میں اس طرح ہے۔ '' وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ. ''(م)

حَشٌّ - سوکھ جانا شل ہو جانا، دَورنا، سلگانا، ہلانا، کاٹنا، درست کرنا، بڑھانا، دینا، گھانس ڈالنا -

وَ اِذَا عِنْدَهٗ نَارٌ يَحُشُّهَا - کیا دیکھتا ہوں، اس کے پاس آگ ہے وہ اس کو سلگا رہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:-

حَشَشْتُ النَّارَ - میں نے آگ سلگائی)-

وَيْلُ اُمِّهٖ مِحَشُّ حَرْبٍ لَوْ كَانَ مَعَهٗ رِجَالٌ - (آنحضرتؐ نے ابوبصیر کے حق میں فرمایا) ارے اس کی ماں کو خرابی، اگر اس کے ساتھ لوگ ہوتے تو یہ لڑائی بھڑکانے والا ہے-

مِحَشٌّ - وہ پھکنی لوہے کی جس سے آگ سلگاتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں:-

حَشَّ الْحَرْبَ - اس نے جنگ بھڑکا دی یعنی آتش جنگ) بہادر شخص کو بھی مِحَشٌّ کہتے ہیں-

نِعْمَ مِحَشُّ الْكَتِيْبَةِ - فوج کو لڑائی کے لئے بھڑکانے والا کیا اچھا ہے-

وَ اَطْفَاءَ مَاحَشَّتْ يَهُوْدُ - (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا یہود نے جو آتش جنگ سلگائی تھی اور انھوں نے بجھا دی-

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِيْ بِمِحَشَّةٍ - آنحضرت ﷺ میرے پاس آئے (یہ حضرت زینبؓ کہتی ہیں) اور مجھ کو آگ ہلانے کی لکڑی سے مارا-

كَمَا اَزَالُوْكُمْ حَشًّا بِالنِّصَالِ - جیسے تم کو تیروں سے سلگا کر ہٹایا-

كَانَ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يَحُشُّ عَلَيْهَا - وہ بکریوں کے اپنے ایک چھوٹے گلے (منڈے) میں تھا جس کے لئے گھاس کاٹا کرتا تھا (بعض نے کہا صحیح يَهُشُّ ہے- یعنی لکڑی سے مار کر پتے جھاڑتا تھا- جیسے قرآن میں ہے وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ[1]

رَاٰى رَجُلًا يَحْتَشُّ فِي الْحَرَمِ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کی سوکھی گھاس کاٹ رہا تھا-

جَاءَتِ ابْنَةُ اَبِيْ ذَرٍّ عَلَيْهَا مِحَشُّ صُوْفٍ - حضرت ابوذرؓ کی بیٹی آئیں وہ ایک پرانی کملی اوڑھے ہوئی تھیں (جس میں گھاس وغیرہ باندھتے ہیں)-

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ - دیکھو ان پاخانوں میں جن اور شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں (یہ حُشٌّ سے نکلا ہے جو اصل میں باغ کو کہتے ہیں، پھر پاخانے کو کہنے لگے، اس لئے کہ عرب لوگ اکثر باغوں میں پاخانہ کیا کرتے تھے)-

فَجَاءَتْ بِحَشِيْشَةٍ - وہ حشیشہ لے کر آئی (حشیشہ وہ کھانا جو گیہوں سے پیس کر بناتے ہیں اور اس میں گوشت یا کھجوریں ڈالتے ہیں)-

حَشِيْشَةٌ - بھنگ کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ دُفِنَ فِيْ حَشِّ كَوْكَبٍ - حضرت عثمانؓ حش کوکب میں دفن کئے گئے (یہ ایک باغ تھا مدینہ میں بقیع سے باہر، کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا)-

اَدْخَلُوْنِي الْحَشَّ فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰى قَفَيَّ - مجھ کو باغ میں لے گئے اور تلوار میری پیٹھ پر رکھی (حَشٌّ یا حُشٌّ کی جمع حِشَّانٌ اور حشوش اور حشون آتی ہے)-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلٰى فِيْ حِشَّانٍ - آنحضرت ﷺ نے باغوں میں پاخانہ کیا-

نَهٰى اَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِيْ مَحَاشِّهِنَّ - آپ نے عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع فرمایا (یہ جمع ہے مَحَشَّةٌ کی یعنی دبر (کون)-

مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ - عورتوں کی کونین (دبر) تم پر حرام ہیں-

نَهٰى عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ حُشُوْشِهِنَّ - عورتوں کی دبر میں آپ نے جماع کرنے سے منع فرمایا (اکثر اہل سنت اور امامیہ کا یہی قول ہے- لیکن بعض صحابہ اور ائمہ سے اس کی اباحت منقول ہے- ان کی دلیل اللہ تعالٰی کا یہ قول ہے "فَاْتُوْا

---

[1] میں اس (لاٹھی) کی مدد سے اپنے ریوڑ کے لئے پتے جھاڑتا ہوں-(م)

حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ یعنی اَیْنَ شِئْتُمْ- وہ کہتے ہیں یہ حدیثیں ضعیف ہیں' اس لئے نص قرآنی کا معارضہ نہیں کر سکتیں)-

فَلَمَّا مَاتَ حَشَّ وَلَدُھَا فِیْ بَطْنِھَا- جب اس کا پہلا خاوند مر گیا تو بچہ سوکھ کر پیٹ میں رہ گیا (یہ عورتوں نے حضرت عمرؓ سے کہا' جب ایک عورت کا خاوند مر گیا تھا' اس نے چار مہینے دس دن عدت کر کے دوسرے سے نکاح کر لیا اور ساڑھے چار مہینے میں بچہ جنا- آپ نے عورتوں کو بلا کر دریافت کیا' یہ کیا بات ہے؟)-

عرب کے باشندے کہتے ہیں-

اَحَشَّتِ الْمَرْاَۃُ فَھِیَ مُحِشٌّ -عورت کے پیٹ کا بچہ سوکھ گیا-

حُشٌّ- کہتے ہیں اس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں مر جائے-

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی تَبُوْکٍ فَقَالَتْ لَہٗ اُمُّہٗ اَوْ اِمْرَاَتُہٗ کَیْفَ بِالْوَدِیِّ فَقَالَ الْغَزْوُ اَنْمٰی لِلْوَدِیِّ فَمَا مَاتَتْ مِنْہُ وَدِیَّۃٌ وَّلَا حَشَّتْ- ایک شخص نے (آنحضرتؐ کے ساتھ) جنگ تبوک میں جانا چاہا' اس کی ماں یا بیوی کہنے لگی' اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی کون خبر لے گا؟ اس نے جواب دیا' جہاد کرنے سے تو درخت اور زیادہ بڑھیں گے (آخر وہ شخص جہاد میں گیا' خدا کی قدرت دیکھو) ایک درخت بھی نہیں مرا نہ سوکھا (سب تروتازہ رہے)-

فَانْفَلَقَتِ الْبَقَرَۃُ مِنْ جَازِرِھَا بِحُشَاشَۃِ نَفْسِھَا- گائے قصائی کے پاس سے اپنی بچی ہوئی جان لے کر بھاگ نکلی-

حُشَاشَۃٌ- وہ رمق یعنی تھوڑا سا حصہ جان کا جو کسی بیمار اور زخمی میں باقی رہ جائے-

حَشَّفَ یَدُہٗ- اس کا ہاتھ شل ہو گیا-

اَیَصْلُحُ مَکَانُ الْحُشِّ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا- کیا پاخانے کی زمین کو مسجد بنا سکتے ہیں؟

لَبِئْسَ حَشَاشُ نَارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ- تم آتش جنگ کے برے ایندھن ہو- کذا فی مجمع البحرین-

حَشَفٌ- خراب کھجور سوکھی ہوئی-

حَشْفٌ- سوکھی روٹی-

رَاٰی رَجُلًا عَلَّقَ قِنْوَ حَشَفٍ تَصَدَّقَ بِہٖ- ایک شخص کو دیکھا جس نے ایک خراب کھجور کا خوشہ خیرات کے طور پر (مسجد میں) لٹکا دیا' (تاکہ مسکین لوگ کھائیں' جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسجد ہی میں رہتے تھے)-

فِی الْحَشَفَۃِ الدِّیَۃُ- اگر کوئی سپاری (ذکر کا سرا جہاں تک ختنہ ہوتا ہے) کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہو گی-

مَالِیْ اَرَاکَ مُتَحَشِّفًا- کیا سبب ہے میں دیکھتا ہوں تم پرانی ازار پہنے ہو یا اونچی سمٹی ہوئی (ازار کو اچھی طرح لٹکاؤ! انھوں نے کہا ہمارے صاحب یعنی آنحضرتؐ ایسی ہی ازار پہنتے تھے- یہ سوال جواب ابان بن سعید اور حضرت عثمانؓ میں ہوا)-

حَشَفَۃٌ- مفرد ہے حَشَفٌ کا' یعنی ایک خراب کھجور-

سَمِعْتُ حَشَفَۃً- میں نے ایک خفیف حرکت سنی-

حَشَفَۃٌ- اس چٹان کو بھی کہتے ہیں جو سمندر میں پانی سے اوپر اٹھی ہوئی ہو-

اَحَشَفًا وَّسُوْءَ کَیْلَۃٍ- ایک تو خراب کھجور اوپر سے تول میں فرق (یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں "کڑوا کریلا اوپر سے نیم چڑھا"-)

لَاتَدَعْ اُمَّتِیَ السَّحُوْرَ وَلَوْ عَلٰی حَشَفَۃٍ- میری امت سحری کھانا نہ چھوڑے' کچھ نہ ملے تو ایک خراب کھجور ہی سہی-

حَشْکٌ- بہت پھلنا' جمع ہونا' جمع کرنا-

حَشَکٌ- چھاتی میں بہت دودھ بھر جانا' زور سے کھنچنا-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ قَبْلَ حَشَکِ النَّفْسِ- یا اللہ! میری سانس زور سے کھنچے جانے سے پہلے مجھ کو بخش دے (یعنی موت سے پہلے)-

حَشْمٌ- شرمندہ کرنا' سخت سست سنانا-

حَشَمٌ- غصہ ہونا-

حُشُوْمٌ- ڈھونڈھنا' منقبض ہونا' کھانا' موٹا ہونا-

شَکَوْا اِلَیْہِ اِنَّ لَھُمْ عِیَالًا وَّحَشَمًا- انھوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی' ان کے بال بچے نوکر چاکر ہیں-

حَشَمٌ - اصل میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو اس کے لئے غصہ ہوں یا وہ ان کے لئے غصہ ہو مثلاً نوکر چاکر غلام خدمت گار ہمسائے وغیرہ - ''خدَمٌ'' اس سے خاص ہے (یعنی نوکر چاکر لونڈی غلام)-

اِنِّیْ لَاَحْتَشِمُ اَنْ لَّا اَدَعَ لَهٗ یَدًا - مجھے اس سے شرم آتی ہے کہ میں چور کے لئے ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں-

اَحْتَشِمُ - یہ حِشْمَةٌ سے نکلا ہے - بہ معنی حیا اور شرم (عرب لوگ کہتے ہیں:-

هُوَ یَتَحَشَّمُ الْمَحَارِمَ - وہ شخص حرام کاموں کے کرنے میں شرم کرتا ہے یعنی ان سے بچتا ہے)-

جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهٗ - عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے متعلقین کو جمع کیا (یعنی بچوں، خادموں اور غلاموں وغیرہ کو)-

یَحْتَشِمُهُمْ وَ یَحْتَشِمُوْنَهٗ - وہ ان کا لحاظ کرتا ہے اور وہ اس کا لحاظ کرتے ہیں-

حَشَنٌ - کثرت استعمال سے دودھ کا میل لگ جانا-

حِشْنَةٌ - کینہ اور عداوت-

مِنْ حِشَانَةٍ - ایک بدبو دار مشک سے (عرب لوگ کہتے ہیں:-

حَشِنَ السِّقَاءُ یَحْشَنُ - جب مشک بدبو دار ہو جائے - (ایک مدت تک نہ دھونے کی وجہ سے)-

حُشَّانٌ - مدینہ کے محلوں میں سے ایک محلہ کا نام تھا - قبور شہداء کے رستے پر-

تَحَشَّنَ الرَّجُلُ - اس نے کمایا-

اِحْشَأَنَّ اِحْشِئْنَانًا - غصے ہوا-

حَشْوٌ - بھرنا-

حَشَا - اندر کے اعضاء (جیسے دل، جگر، شش وغیرہ)-

ثُمَّ شَقَّابَطْنِیْ وَ اَخْرَجَا حُشْوَتِیْ - پھر ان دونوں فرشتوں نے میرا پیٹ چیرا اور آنتیں نکالیں (یا جو پیٹ کے اندر برے اخلاق اور خراب خواہشیں تھیں، جیسے مکر و فریب، حسد و بغض وغیرہ ان کو نکال ڈالا؛ نہایہ میں ہے:-

حُشْوَةٌ اور حِشْوَةٌ - بہ ضمہ اور کسرۂ حا آنتوں کو کہتے ہیں)-

اِنَّ حُشْوَتَهٗ خَرَجَتْ - آپ کے اندر کی چیزیں نکل گئیں-

مَحَاشِی النِّسَاءِ حَرَامٌ - عورتوں کے دبر حرام ہیں (یہ جمع ہے مِحْشَاةٌ کی مِحْشَاةٌ کہتے ہیں پیٹ کے سب سے نیچے کے مقام کو جہاں کھانا رہتا ہے اس سے دبر مراد لیا - بعض نے کہا یہ مِحْشٰی کی جمع ہے - یعنی وہ کپڑا جو عورتیں اپنی سرین یا پستان پر اس کو بڑا کرنے کے لئے باندھتی ہیں - یہ بھی کنایہ ہے دبر سے)-

فَاِنْ رَاَتْ شَیْئًا اِحْتَشَتْ - اگر مستحاضہ عورت کچھ خون وغیرہ دیکھے تو اپنی شرم گاہ میں کوئی چیز جیسے روئی وغیرہ رکھ لے (تا کہ خون باہر نہ بہے اور کپڑے خراب نہ ہوں)-

حَشْوٌ - روئی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اندر بھری جاتی ہے-

مَنْ یَّعْذُرُنِیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّیَاطِرَةِ یَتَخَلَّفُ اَحَدُهُمْ یَتَقَلَّبُ عَلٰی حَشَایَاهُ - میرے سامنے ان موٹے موٹے چوتڑ والوں کا کون عذر بیان کرتا ہے، یہ لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ جاتے ہیں - اپنے بستروں پر لوٹتے رہتے ہیں-

حَشَایَا جمع ہے حَشِیَّةٌ - کی بہ معنی فرش-

لَیْسَ اَخُو الْحَرْبِ مَنْ یَّضَعُ خُوْرَ الْحَشَایَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ - وہ شخص جنگی (سپاہی) نہیں ہے جو نرم نرم بچھونے (اور تکیے) دائیں بائیں طرف رکھے (اس سے جنگ کی تکلیفیں کیسے سہی جائیں گی)-

فَاُحْرِقَ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ - بوریا جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا-

وَاحْشِ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ بِصَلٰوةِ اللَّیْلِ - فجر کی دو سنتوں کو رات کی نماز میں گھسیڑ دے (یعنی تہجد رات کے اخیر میں ادا کر، اس طرح کہ تہجد سے فارغ ہوتے ہی صبح صادق ہو جائے اور تو فجر کی سنتیں پڑھ لے)-

اَلْحَائِضُ یَحْتَشِیْ بِالْكُرْسُفِ - حائضہ عورت

شرمگاہ میں پھاہا رکھے۔

حَشّٰی ۔ پیٹ کے اندر کی چیزیں ۔ سانس پھول جانا ۔ مشک میں اندر کی طرف دودھ کی تہہ جم جانا' کنارہ' کونا ۔

خُذْمِنْ حَوَاشِیْ اَمْوَالِھِمْ ۔ زکوٰۃ میں ان کے چھوٹے چھوٹے جانور لے (یہ جمع ہے حَاشِیَۃٌ کی ۔ یعنی کنارہ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ عمدہ عمدہ جانور زکوٰۃ میں نہ لے' جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)۔

اِتَّقِ کَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ ۔ ان کے عمدہ مالوں سے بچا رہ۔

کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَاشِیَۃِ الْمَقَامِ ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے کنارے میں نماز پڑھتے (یعنی طواف کا دوگانہ وہاں ادا کرتے)۔

لَوْکُنْتُ مِنْ اَھْلِ الْبَادِیَۃِ لَنَزَلْتُ مِنَ الْکَلَاءِ الْحَاشِیَۃِ ۔ اگر میں جنگل والوں میں سے ہوتا تو گھاس کے کنارے پر رہتا ۔

مَالِیْ اَرَاکِ حَشْیَاءَ رَابِیَۃً ۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ کو دیکھتا ہوں ۔ تیری سانس پھول رہی ہے' دم چڑھ رہا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَشٍ وَّ حَشْیَانٌ یا اِمْرَأَۃٌ حَشِیَۃٌ وَّ حَشْیَا ۔ جس کا دوڑنے سے دم چڑھنے لگے یا غصے میں باتیں کرنے سے سانس پھول جائے۔

وَلَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِھَا ۔ وہاں کے مومن کو بھی نہ چھوڑے اس کو ایذا دینے سے پرہیز نہ کرے۔

فَحَاشَاہُ مِنَ الْوَصْمِ ۔ وہ عیب سے پاک ہے۔

حَاشَا اور حَشٰی اور حَاشَ ۔ سب کے ایک معنی ہیں ۔ یعنی پاک ہے۔

حَاشَا لِلّٰہِ ۔ معاذ اللہ ۔

حَاشَا ۔ استثناء کے لئے بھی آتا ہے ۔ جیسے:

قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا یا حَاشَا زَیْدٍ ۔ لوگ کھڑے ہوئے زید کے سوا ۔

اُسَامَۃُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَاحَاشَا فَاطِمَۃَ ۔ یعنی اسامہ بن زید سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے' بجز فاطمہ کے۔

لَا اَدْرِیْ اَیَّ الْحَشَا اَخَذَ ۔ میں نہیں جانتا وہ کس جانب گیا ۔

باب الحاء مع الصاد

حَصْبٌ ۔ کنکر مارنا' چیچک نکلنا ۔

اِنَّہٗ اَمَرَ بِتَحْصِیْبِ الْمَسْجِدِ ۔ آنحضرتؐ نے مسجد میں کنکریاں بچھانے کا حکم دیا (کیونکہ کنکریوں کی وجہ سے کیچڑ نہیں ہونے پاتی ۔ نمازیوں کے کپڑے اور بدن تھوک وغیرہ سے آلودہ نہیں ہوتے ۔ یہ اس زمانہ میں تھا جب مسجد کا صحن کچا ہوتا تھا)۔

اِنَّہٗ حَصَّبَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ ھُوَ اَغْفَرُ لِلنُّخَامَۃِ ۔ مسجد میں کنکریاں بچھوائیں اور فرمایا ان کی وجہ سے بلغم وغیرہ (جو لوگ تھوکتے ہیں) اچھی طرح چھپ جاتا ہے ۔ (لوگ تھوک کر کنکریوں میں دبا دیتے ہیں) (دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے ۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دبا دے ۔ کنکریوں میں چھپا دے)۔

نَھٰی عَنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ ۔ نماز میں کنکریوں کو برابر کرنے سے آپ نے منع فرمایا (اس وقت لوگ کنکریوں پر نماز پڑھتے کوئی فرش وغیرہ نہ ہوتا تو سجدہ کرتے وقت ہاتھ سے کنکریوں کو برابر کرتے تاکہ پیشانی اور ناک میں وہ چبھیں نہیں ۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ ایک فعل عبث ہے نماز میں ۔ نہایہ میں ہے کہ اگر دوبار ایسا کرے تو نماز باطل ہو جائے گی)۔

اِنْ کَانَ لَابُدَّ مِنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فَوَاحِدَۃً ۔ اگر کنکریوں کا برابر کرنا ایسا ہی ضروری ہو' جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو خیر ایک بار کر سکتا ہے۔

فَاَخْرَجَ مِنْ حَصْبَائِہٖ فَاِذَا یَاقُوْتٌ اَحْمَرُ ۔ آنحضرتؐ نے حوض کوثر کی تہہ سے کنکریاں وغیرہ نکالیں' دیکھا وہ سرخ یاقوت کی کنکریاں تھیں (سبحان اللہ اس کے پاس نہ الماس کی کمی ہے نہ یاقوت کی' نہ پکھراج کی' نہ نیلم کی' نہ زمرد کی'

اگر چاہے تو سب پتھروں کو دم بھر میں الماس اور یاقوت کر دے)۔

یَالَخُزَیْمَةَ حَصِّبُوْا - اے خزیمہ کے لوگو! محصب میں ٹھہرو۔ (مُحَصَّبْ ایک کنکریلا مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان - منیٰ سے لوٹتے وقت وہاں اترنا اور ٹھہرنا مستحب ہے۔ اس کو ابطح بھی کہتے ہیں)۔

لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ[1] - محصب میں اترنا کچھ ضروری نہیں یا محصب میں سونا (کیونکہ آنحضرتؐ ایک ساعت کے لئے وہاں اترے تھے، مگر لوگوں کے لئے اس کو سنت نہیں کیا - جس کا جی چاہے وہاں اترے اور جس کا جی نہ چاہے نہ اترے - حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ محصب میں اترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے۔)

مُحَصَّبْ - اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر منیٰ میں کنکریاں مارتے ہیں - اسی طرح ''حصاب'' بھی۔

رَایٰ رَجُلَیْنِ یَتَحَدَّثَانِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَحَصَبَهُمَا - (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے) دو آدمیوں کو دیکھا کہ باتیں کر رہے ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے، تو ان پر کنکریاں ماریں (ان کو خاموش کرنے کے لئے)۔

اِنَّهُمْ تَحَاصَبُوْا فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی مَا اُبْصِرَ اَدِیْمُ السَّمَاءِ - لوگوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکیں، یہاں تک کہ آسمان نہیں دکھائی دیتا تھا (اتنی گرد اڑی)۔

اَصَابَکُمْ حَاصِبٌ - (حضرت علیؓ نے خارجیوں سے فرمایا) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا (تم بچنے والے نہیں)۔

اَتَیْنَا عَبْدَاللّٰهِ فِیْ مُجَدَّرِیْنَ وَ مُحَصَّبِیْنَ - ہم عبداللہ کے پاس آئے، ہم میں سے کچھ لوگوں کو چیچک اور سیتلا نکل آئی تھی۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ لَیْلَةُ الْحَصْبَةِ - جب محصب میں اترنے کی رات آئی۔

فَحَصَّبُوا الْبَابَ - دروازے پر کنکریاں ماریں (اس خیال سے کہ شاید آنحضرتؐ تراویح کے لئے نکلنا بھول گئے)۔

فَاَهْوٰی اِلَی الْحَصْبَاءِ یُحَصِّبُهُمْ - کنکریوں کی طرف جھکے ان کو کنکریاں مارنے کو۔

اُحْصُبْ وُجُوْهَهَا - ان کے منہ پر کنکریاں مارو۔

وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَّسَعْنَا اَیْدِیْنَا بِالْحَصْبَاءِ - ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کر لئے (نہ وضو کیا نہ پانی سے ہاتھ دھوئے حالانکہ ہم نے گوشت روٹی کھایا تھا)۔

حَاصِبٌ - آندھی۔

حَصَبٌ - ایندھن۔

فَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ - آپ نے محصب میں ایک نیند لی (محصب سے وہی مقام مراد ہے جو منیٰ اور مکہ کے راستہ میں ملتا ہے - آنحضرتؐ نے مغرب اور عشاء وہیں پڑھی - اس کے بعد ذرا دیر سو رہے - مجمع البحرین میں ہے - لیلۃ الحصبہ ایام تشریق کے بعد ہوتی ہے تو یوم الحصب چودھواں دن ذی الحجہ کا ہے اور اس پر دلیل لی حضرت علیؓ کے قول سے کہ جس تمتع کرنے والے کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھے، اگر یہ نہ ہو سکے تو یوم الحصبہ کی صبح کو اور دو دن اس کے بعد روزہ رکھے - عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَصِبَ فُلَانٌ یا حَصِبَ جِلْدُهٗ - جب اس کے چیچک نکل آئے۔

حَصْحَصَةٌ - کھلنا، ظاہر ہونا، قرار پکڑنا، ثابت ہونا، ہلانا جمانے کے لئے۔

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِیْ یَدِیْ جَمْرَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُحَصْحِصَ کَعْبَتَیْنِ - (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے ہلاؤں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا - اس سے

---

[1] یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے - (م)

کہ چوسر کے پانسے ہلاؤں (چوسر کھیلوں) چوسر کھیلنا حرام ہے اس کو اکثر صحابہؓ نے مکروہ رکھا ہے۔ مگر عبداللہ بن مغفلؓ اپنی بیوی کے ساتھ چوسر کھیلا کرتے بغیر شرط کے اور سعید بن مسیّب نے بھی اس کی اجازت دی جب شرط نہ ہو۔ میں کہتا ہوں شطرنج کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر بغیر شرط کے کھیلی جائے محض تفریح طبع کے لئے' تو اس میں اختلاف ہے لیکن شرط لگا کر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر یا شطرنج میں ایسا مصروف رہے کہ نماز کا وقت مکروہ یا فوت ہو جائے یا جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی چوسر یا شطرنج سب کے نزدیک ایک شیطانی کام اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر کے مہرے مورت ہوں' تب بھی ان کا رکھنا حرام ہے کیونکہ وہ مجسم مورتیں ہیں جن کی حرمت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ صرف بچیوں کی گڑیاں مورتوں کی تعریف میں نہیں آتیں کیونکہ حضرت عائشہؓ گڑیاں سے کھیلا کرتی تھیں اور آنحضرتؐ نے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔ اسی طرح گانا اور بجانا تفریح کے طبع کے لئے مختلف فیہ ہے اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ گانے والی جوان اجنبی عورت یا مرد خوبصورت نہ ہو' ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ البتہ اپنی لونڈی یا بیوی یا کوئی محرم عورت گائے بجائے تو اس کا سننا بھی بعض صحابہ سے منقول ہے اور اکثرؒ نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اور احناف نے ہر قسم کے مزامیر کو بجز دف کے حرام رکھا ہے اور ایک جماعت محدثین نے دوسرے مزامیر کو بھی دف پر قیاس کیا ہے اور مباح قرار دیا ہے)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِعِنِّیْنٍ فَاَدْخَلَ مَعَهٗ جَارِیَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَهٗ مَا صَنَعْتَ قَالَ فَعَلْتُ حَتّٰی حَصْحَصَ فِیْهَا فَسَاَلَ الْجَارِیَةَ فَقَالَ لَمْ یَصْنَعْ شَیْئًا فَقَالَ خَلِّ سَبِیْلَهَا یا مُحَصْحِصُ - سمرہ بن جندبؓ (جو معاویہؓ کی طرف سے حاکم تھے) ان کے پاس ایک نامرد شخص لایا گیا (جو اپنی بیوی سے صحبت نہیں کرسکتا تھا' انھوں نے معاویہ کو لکھا کہ اس بارے میں کیا کیا جائے؟ انھوں نے جواب میں لکھا کہ ایسا کرو بیت المال کے پیسے سے ایک لونڈی خرید و اور اس شخص کی آزمائش کرو۔ سمرہ نے معاویہ کے حکم کے موافق) ایک لونڈی کو اس کے ساتھ سلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص سے پوچھا کہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا' میں نے خوب ہلایا یہاں تک کہ تھم گیا (یعنی ذکر کو فرج میں خوب حرکت دی یہاں تک کہ انزال ہوگیا) پھر انھوں نے لونڈی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی' اس نے کچھ نہیں کیا۔ آخر سمرہ نے اس شخص سے کہا چل ہلانے والے اپنی جورو کو آزاد کر (میاں اور بیوی میں جدائی کرا دی)۔

حَصْدٌ یا حَصَادٌ یا حِصَادٌ - کاٹنا - مرجانا - خوب بٹے جانا -

اَحْصَدَ الزَّرْعُ - کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا -

اِسْتَحْصَدَ - غصہ ہوا اور بمعنی اَحْصَدَ ہے -

نَهٰی عَنْ حِصَادِ اللَّیْلِ - رات کو کھیت یا میوہ کاٹنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں یہ نیت ہوتی ہے کہ محتاج لوگ اس وقت نہیں آئیں گے۔ بعض نے کہا رات کو ڈر رہتا ہے کہیں کوئی زہریلا جانور ایذا نہ پہنچائے)۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصِدُوْهُمْ حَصْدًا - جب تم کل صبح ان سے اس لئے ملو کہ ان کو کاٹ کر تمام کر دو (خوب قتل کرو)۔

وَهَلْ یَكُبُّ النَّاسَ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ - بھلا لوگوں کو ناکوں کے بل دوزخ میں کون سی باتیں ڈالیں گی' یہی ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں (جن میں کفر و شرک' جھوٹ و بہتان اور غیبت ہو)۔

حَتّٰی نَسْتَحْصِدَ یا تُسْتَحْصَدَ - یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جائے' جیسے سوکھا ہوا کھیت یا ایک بارگی کاٹنے کے لائق ہو جائے اور جڑ سے نکال لیا جائے -

یَاْكُلُوْنَ حَصِیْدَهَا - اس کا کٹا ہوا کھاتے ہیں -

حَصِیْدٌ - بہ معنی مَحْصُوْدٌ ہے -

حَصْرٌ - تنگی کرنا - روکنا - گھیر لینا -

حَصَرٌ - دل تنگ ہونا - بخیلی کرنا - پڑھتے پڑھتے رک جانا - بات نہ کرسکنا - عورت سے صحبت نہ کرسکنا -

اَلْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَایَحِلُّ حَتّٰی یَطُوْفَ - جو شخص

حج یا عمرے سے روک دیا جائے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک طواف نہ کر لے۔

اِحْصَارٌ۔ کہتے ہیں روکنے اور قید کرنے کو۔

فَلَمَّا رَاَتْ عَلِيًّا جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِرَتْ وَ بَكَتْ۔ جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے بازو بیٹھے ہیں (ان کو معلوم ہوا کہ میرا نکاح ان سے ہونا ہے تو وہ دم بخود رہ گئیں اور رو دیں' ان کو اس وجہ سے رنج ہوا کہ حضرت علیؓ کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ تھا۔ ایک مفلس شخص سے میں بیاہی گئی)۔

فَرَفَعَتِ الرِّيْحُ ثَوْبَهٗ فَاِذَا هُوَ حَصُوْرٌ۔ (آنحضرت کی لونڈی ماریہ کو لوگ ایک قبطی سے متہم کرتے تھے' آپ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اس قبطی کو قتل کر دیں) اتفاق سے ہوا چلی اس کا کپڑا اٹھ گیا' دیکھا تو وہ حصور ہے (حصور اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو' یا اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ ہو۔ اس حدیث میں حصور سے مجبوب مراد ہے یعنی ذکر کٹا۔ اس قبطی کے ذکر اور خصیے سب کٹے ہوئے تھے۔ محض ہیجڑا تھا اس وجہ سے حضرت علیؓ نے اس کو چھوڑ دیا معلوم ہوا شریر لوگ ناحق اس بیچارے پر اتہام لگاتے تھے کہ وہ ماریہ سے ملوث ہے)۔

اَفْضَلُ الْجِهَادِ وَ اَجْمَلُهٗ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُصُرِ۔ عورتوں کے لئے بہتر اور عمدہ جہاد حج مبرور ہے (جس میں کوئی خطا یا لغزش نہ ہو' جس کے بعد پھر آدمی گناہوں سے باز رہے) اس کے بعد بوریوں پر جمے رہنا (اپنے گھروں میں پڑے رہنا' اللہ کی یاد کرنا)۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ۔ فتنے گمراہی کی باتیں دلوں کو ایسا گھیر لیتی ہیں جیسے بوریا گھیر لیتا ہے۔ بعض نے کہا ''حصیر'' سے یہاں وہ رگ مراد ہے جو پہلو سے پیٹ تک جاتی ہے۔ بعض نے کہا حصیر ایک نقشی نہایت خوبصورت کپڑا ہے جب اس کو پھیلاؤ تو دل میں کھب جاتا ہے' فتنوں کو اس سے مشابہت دی' وہ بھی دلوں میں کھب جاتے ہیں۔

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُّعَاوِيَةَ كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْهُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لَيْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعَقِصِ۔ (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) میں نے معاویہ سے بڑھ کر بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔ لوگ جب ان کے پاس آتے تو گویا ایک کشادہ وسیع میدان کے کناروں پر آئے (ان کا دل کشادہ اور بڑے دینے والے آدمی تھے) وہ اس بخیل بدخلق کی طرح نہ تھے (یہ عبداللہ بن زبیر کی طرف اشارہ کیا)۔

وَقَدْ حَلَّ سُفْرَةً مُّعَلَّقَةً فِيْ مُؤَخَّرَةِ الْحِصَارِ۔ ایک دسترخوان کو کھولا جو حصار کے اخیر میں لٹک رہا تھا (حصار ایک قسم کا تکیہ یا گدہ جس کے دونوں کنارے اونچے کر کے اونٹ پر ڈال دیتے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَصَرْتُ الْبَعِيْرَ۔ میں نے اونٹ پر حصار رکھا۔

حِصَارٌ۔ بالکسر پناہ کو کہتے ہیں جس کی آڑ میں دشمن سے حفاظت ہو۔

وَفِيْ يَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ۔ آنحضرتؐ کے ہاتھ میں مخصرہ تھا (مخصرہ کوڑا یا لکڑی جس کو آدمی ہاتھ میں رکھتے ہیں)۔

فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ۔ میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دئے ہوئے نکلا۔

حَاصَرْتُ الْعَدُوَّ۔ میں نے دشمن کو گھیرایا۔

حَصِيْرٌ۔ قید خانہ کو بھی کہتے ہیں۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کے نزدیک اگر بیماری حج کرنے سے روک دے تو اس کو اِحْصَارٌ کہیں گے۔ اگر دشمن وغیرہ روک دے تو اس کو صَدٌّ کہیں گے)۔

هَلَكَ الْمُحَاصِيْرُ وَ نَجَى الْمُقَرَّبُوْنَ۔ محاصیر تباہ ہوئے میں نے پوچھا محاصیر کیا؟ فرمایا جلدی کرنے والے لوگ۔

حَصٌّ۔ مونڈنا لے جانا' دور کرنا' حصہ ملنا۔

مُحَاصَّةٌ - حصہ رسد تقسیم کرنا۔

فَجَاءَ تْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ - ایک برس ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا (یعنی قحط کا سال جو سب مال ختم کر گیا)۔

اِنَّ ابْنَتِيْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا وَ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اُرَجِّلَهَا بِالْخَمْرِ فَقَالَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ رَأْسِهَا الْحَاصَّةَ - ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا - میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں لوگ کہتے ہیں شراب لگا کر اس کے سر میں کنگی کر' انھوں نے کہا' اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ اس پر بالخورہ کی بیماری بھیجے گا (جس سے بالکل بال گر کر پھر پیدا ہی نہ ہوں گے)۔

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ - (ہوا یہ کہ معاویہ نے غسان کے ایک شخص کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا اور اس کے جان کی تین دیتیں (اس کے وارثوں کے لئے) ٹھہرا دیں (یعنی یہ کہا کہ اگر تو مارا گیا تو تین گنا دیت ہم دیں گے) اس سے یہ کہا کہ تو وہاں پہنچتے ہی شارہ روم کے سامنے اذان دے دینا! اس نے ایسا ہی کیا - روم کے سرداروں نے اس کو مار ڈالنا چاہا لیکن شاہ روم نے منع کیا اور کہا معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ میں دغا کر کے اس کو مار ڈالوں (کیونکہ ایلچی کا مارنا بڑی دغا بازی ہے) تو وہ اس کے بدلہ جتنے لوگ ہم میں سے امن لے کر اس کے ملک میں گئے ہیں ان کو مار ڈالے خیر وہ شخص لوٹ کر (مع الخیر) معاویہؓ کے پاس آیا' معاویہؓ نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے) تو بچ کر نکل بھاگا مگر دم کٹ گئی' (اس نے کہا ہرگز نہیں دم بالوں میں موجود ہے - یہ ایک مثل ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ - (جب کوئی آدمی ہلاکت کے موقع پر پہنچ کر پھر بچ نکلتا ہے) بچ کر نکل بھاگا' مگر دم کٹ گئی۔

لَايُحَصُّ شَعِيْرَةٌ - ایک جو بھی کم نہ ہوگا۔

ثُمَّ يَقْطَعُهَا اَحْصَاءً - یہ تحریف ہے' صحیح اَعْضَاءً ہے۔

اِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْاَذَانَ اَدْبَرَ وَلَهُ حُصَاصٌ - شیطان جب اذان سنتا ہے تو پیٹھ موڑ کر دم ہلاتا ہوا کان کھڑے کر کے بھاگتا ہے' یا زور سے بھاگتا ہے یا پادتا ہوا بھاگتا ہے (یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے کیونکہ شیطان ایک جسم ہے اس کے دم اور کان وغیرہ سب ہوں گے اور پادتا بھی ہوگا - اب جس احمق نے شیطان کے وجود کا انکار کیا ہے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیتا ہے؟)۔

وَلَا تُحَاصِّنَا بِذُنُوْبِنَا - ہمارے گناہوں کے موافق عذاب کا ایک حصہ ہمارے لئے مت ٹھہرا (بلکہ اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دے)۔

حُصٌّ - زعفران یا ورس یا موتی۔

يَوْمٌ اَحَصُّ - صاف دن (جس میں ابر وغیرہ نہ ہو)۔

حَصْفٌ - دور کرنا' پختہ عقل ہونا - (جیسے حَصَافَةٌ ہے)۔

اَحْصَفَ - جلدی سے گزر گیا ایک کام کو مضبوط کیا۔

لَايُمْضِيْ اَمْرَ اللّٰهِ اِلَّا بَعِيْدُ الْغِرَّةِ حَصِيْفُ الْعُقْدَةِ - (حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا) اللہ کا وہ حکم چلائے جو غافل نہ ہو اور پختہ عقل پختہ تدبیر والا ہو۔

حَصَفٌ - کھجلی' خارش۔

حَصْلٌ - غلہ کو کھلیان میں اکٹھا کرنا۔

حَصَلٌ - فوطوں میں پتھری پڑنا' مٹی یا کنکر کھانا۔

حُصُوْلٌ یا مَحْصُوْلٌ - حاصل ہونا' ثابت ہونا' ٹھہرنا' پائے جانا' مالک ہونا' جوڑنا' محفوظ کرنا۔

بِذَهَبَةٍ لَّمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا - کچھ سونا بھی ابھی مٹی میں سے صاف نہیں کیا گیا تھا۔

تَحْصِيْلٌ - حاصل کرنا' پوست میں سے مغز نکالنا یا بالی میں سے گیہوں نکالنا۔

حَوْصَلَةٌ - پرندے کا پوٹا جس میں کھانا بھر لیتا ہے۔

حَيْصَلٌ - بیگن' بادنجان۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْحَوَاصِلِ الَّتِيْ تُصَادُ بِبِلَادِ الشِّرْكِ - میں نے پوچھا حواصل کا کیا حکم ہے؟ جس کا شکار مشرکوں کے ملک میں کیا جاتا ہے۔

حَوَاصِلُ - ایک مشہور پرندہ ہے - اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے یہ ملک مصر میں بہت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید رنگ دوسرے سیاہ رنگ' لیکن سیاہ رنگ بدبودار ہوتا ہے۔

حَاصِلٌ اور مَحْصُوْلٌ- دونوں کے ایک معنی ہیں-یعنی خلاصۂ کلام اور اصل مطلب (بعض نے کہا حاصل یہ ہے کہ اجمال کے بعد تفصیل کرے اور محصول اس کا عکس یعنی تفصیل کے بعد اجمال-

مَحْصُوْلٌ-اس کو بھی کہتے ہیں جو حاکم اموال تجارت یا زراعت پر مقرر کرتا ہے یعنی لگان اور ٹیکس کو جیسے حَصِیْلَةٌ-

حِصْلِبٌ- مٹی-

وَحِصْلِبُهَا الصُّوَارُ-بہشت کی مٹی مشک ہوگی-

حُصْنٌ- عورت کا پاک دامن ہونا' شوہر والی ہونا' حاملہ ہونا-

حَصَانَةٌ-روکنا-

حَصِیْنٌ-محفوظ' روکا گیا-

اَحْصَنَ-نکاح کرلیا' اسی سے ہے-

مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَةٌ-یعنی جس مرد یا عورت کا نکاح ہو چکا ہے-

حِصَانٌ- نر گھوڑا یا عمدہ گھوڑا (نہایہ میں ہے کہ شرعاً اِحْصَانٌ یہ ہے کہ آدمی مسلمان' پاک دامن' آزاد ہو نکاح کر چکا ہو)-

مُحْصِنٌ اور مُحْصَنٌ-مرد کو کہیں گے-

مُحْصِنَةٌ اور مُحْصَنَةٌ-عورت کو کہیں گے-

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَةٍ- (یہ حضرت حسان نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن سنجیدہ ان پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا-

تَحَصَّنَ فِیْ مِحْصَنٍ-ایک محل یا قلعہ میں اس نے پناہ لی-

لَمْ تُحْصَنْ یا لَمْ تُحْصِنْ-ابھی وہ محصنہ نہیں ہوئی-

حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ-ایک نر گھوڑا بندھا ہوا تھا-

اَلْحِصْنُ الْحَصِیْنُ- مضبوط اور مستحکم قلعہ اور مشہور کتاب ہے جزری محدث کی' جس میں آنحضرتؐ کی دعائیں جمع ہیں-

اَسْاَلُکَ بِدِرْعِکَ الْحَصِیْنَةِ- میں تیری مضبوط زرہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں-

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ- یا اللہ! میری شرم گاہ کو بچائے رکھ (حرام کاری اور بدکاری سے)-

حَصِّنُوْا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّکٰوةِ-اپنے مالوں کو زکوۃ دے کر بچائے رکھو (تلف ہونے اور ضائع ہو جانے سے)-

حَصْوٌ-روکنا-

حَصِیَتِ الْاَرْضُ-زمین میں کنکریاں بہت ہو گئیں-

حَصْیٌ- کنکریاں مارنا-

اِحْصَاءٌ-گننا' یاد کرنا' سمجھنا-

مُحْصِی- یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- کیونکہ اس نے ہر شئے کو اپنے علم میں محفوظ کر لیا ہے اور ہر ایک کا شمار وہ جانتا ہے چھوٹی ہو یا بڑی-

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ- جو شخص ان ناموں کو یاد کر لے یا ان پر ایمان رکھے یا اللہ کی کتاب اور احادیث میں سے ان کو نکالے' وہ بہشت میں جائے گا (بعض نے کہا احصا سے یہ مطلب ہے کہ ان ناموں کا تصور رکھے- مثلاً اللہ سمیع ہے یعنی سب کچھ سنتا ہے تو اس کا احصا یہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گناہ کی منہ سے نہ نکالے- اسی طرح بصیر ہے یعنی سب کچھ دیکھتا ہے' اس کا اَحْصَا یہ ہے کہ کوئی کام خلاف شرع اور فسق و فجور کا نہ کرے)-

لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ- میں تیری تعریف کا حوصلہ نہیں رکھتا یا تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا-

اَکُلَّ الْقُرْاٰنِ اَحْصَیْتَ-کیا سارا قرآن تجھ کو یاد ہے-

اَحْصِهَا حَتّٰی نَرْجِعَ- جب تک ہم لوٹیں اس کی حفاظت کر-

اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَ اعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ-سیدھی روش رکھو حق پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے کہ پوری پوری سیدھی روش رکھو (بلکہ کچھ نہ کچھ قصور تم سے ضرور ہو جائے گا) اور یہ جان لو کہ تمہارے نیک کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے (تو نماز کا ضرور خیال رکھو' اس کو وقت پر آداب اور شرائط کے ساتھ ادا کرو- بعض نے کہا لَنْ تُحْصُوْا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس استقامت کا ثواب شمار نہ کر سکو گے' اتنا بے حساب ثواب ہے)-

اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا - یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے جن کو میں محفوظ رکھتا ہوں (تمہارے نامۂ اعمال میں لکھواتا جاتا ہوں' تا کہ ان کا پورا پورا بدلہ تم کو ملے)۔

مَا اُحْصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں شمار نہیں کر سکتا جتنی بار میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ سنا (یعنی بہت بار سنا)۔

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَاَحْصَاهُ - جو شخص خانۂ کعبہ کا اچھی طرح آداب اور سنن کے ساتھ طواف کرے اور سات پھیرے کرے یا سات دن پے در پے کرے۔

لَاتُحْصِي فَيُحْصِيَ - تو روپیہ پیسہ مت جوڑ رکھ' ایسا کرے گی تو اللہ بھی جوڑ رکھے گا (تجھ کو بے حساب نہ دے گا) یا روپیہ پیسہ گن گن کر فقیر کو نہ دے' یونہی بے شمار خیرات کر۔ اگر ایسا کرے گی تو اللہ بھی تجھ کو گن گن کر تھوڑا تھوڑا دے گا یا آخرت میں گن گن کر تیرے اعمال کا حساب لے گا۔

بَيْعُ الْحَصَاةِ - وہ بیع یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں یہ طے پائے کہ جب ایک فریق دوسرے کی طرف کنکری اٹھا کر پھینکے تو بیع لازم ہوگئی۔ بعض نے کہا یہ ہے کہ آدمی بکریوں کے گلہ پر کنکر مارے' جس بکری کے کنکر لگے وہی بک گئی۔

اَحْصِهِمْ عَدَدًا - ان کو گن گن کر ہلاک کر (یعنی ان سب کو تباہ کر)۔

لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ - اگر گننے والا اس کو گننا چاہے تو گن لے۔

اَحْصُوْا كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ - گنو تو کتنے لوگ ان میں اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں (یعنی مسلمان ہیں)۔

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ - آپ نے اس پر سات کنکریاں ماریں۔

يُكَبِّرُ بِكُلِّ حَصَاةٍ - ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے ہیں۔

هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَا اَلْسِنَتِهِمْ - آدمیوں کو اوندھا دوزخ میں کون سی بات گرائے گی۔ یہی ان کی زبانوں کی تیزیاں۔ (مشہور روایت حَصَائِدُ ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

حَدِيْثًا لَّمْ تُحْصِهِ - جس بات کو تو بخوبی نہیں جانتا۔

حَصٰى - عقل کو بھی کہتے ہیں۔

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلعم مَالَا اُحْصِيْ - میں نے آنحضرتؐ کو یہ اتنے بار کرتے دیکھا' جن کو شمار نہیں کر سکتا۔ (یعنی مسواک)

اَحْصُوْا شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ - شعبان کے دن یاد رکھو' گنتے جاؤ! رمضان (کی آمد) معلوم کرنے کے لئے۔

وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا - ہم کیونکر ان کا شمار نہیں کر سکتے (یعنی بخوبی شمار کر سکتے ہیں)۔

باب الحاء مع الضاد

حَضْبٌ - الٹنا' اٹھانا' لکڑیاں لگانا' روشن کرنا۔

حَضَبٌ - جلانے کی لکڑی۔

حَطَبٌ وَ امْرَاَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهٖ - ایک عورت اپنی ہانڈی تلے آگ سلگا رہی تھی۔

حَضْجٌ - زیادتی کرنا' سلگانا' مارنا۔

فَهِمَتْ بَغْلَتُهٗ مَا اَرَادَ فَانْحَضَجَتْ - (جنگ حنین میں آنحضرتؐ نے مشرکوں پر کنکریاں مارنا چاہیں) آپ جس خچر پر سوار تھے وہ آپ کا ارادہ سمجھ کر (غصے سے) بھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

اِنْحَضَجَ - یعنی غصے سے اپنے تئیں زمین پر دے مارا' اور

اِنْحَضَجَ مِنَ الْغَيْظِ - یعنی غصے سے پھٹ گیا)۔

لَادَعُهُمَا فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّنْحَضِجَ فَلْيَنْحَضِجْ - ابوالدرداءؓ نے کہا' میں تو عصر کے بعد دو نفل رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گا' جس کا جی چاہے کہ غصے سے پھٹ جائے وہ پھٹ جائے۔

حَضْجَرَةٌ - بھرنا۔

حَضَاجِرٌ - بجو کا نام ہے۔

حُضْجُوْرٌ - موٹا۔

حِضَجْرٌ- بڑے پیٹ والا-

حَضْحَضَةٌ- حرکت کی آواز-

سَمِعْتُ حَضْحَضَةَ الْمَاءِ- میں نے پانی کے حرکت کی آواز سنی-

حَضَرٌ- گھر میں رہنا یہ ضد ہے سَفَرٌ کی-

حُضُوْرٌ اور حَضَارَةٌ- حاضر رہنا-

ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ- پھر گھوڑے کی دوڑ کی طرح (عرب لوگ کہتے ہیں-

اَحْضَرَ الْفَرَسُ-[1]

اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ بِاَرْضِ الْمَدِيْنَةِ- آپ نے حضرت زبیرؓ کو ان کے گھوڑے کی دوڑ کے برابر مدینہ میں زمین بطور مقطعہ دے دی تھی-

فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا اَوْ مُحْضِرًا- میں تیز چلا یا دوڑتا چلا-

لَايَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ- شہر والا دیہات والے کا مال نہ بیچے (اس کا دلال نہ بنے' بلکہ خود اس کو بیچنے دے- بعض نے کہا لوگ دیہات سے غلہ وغیرہ لے کر بستی میں آتے تھے' بستی والے کیا کرتے تھے' ان سے کہتے تھے تم اپنا مال ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم مہنگا بیچ دیں گے- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں بستی والوں کو تکلیف دینا ہے- نہایہ میں ہے کہ یہ ممانعت کھانے پینے کی چیزوں میں ہے لیکن دوسری چیزوں کی ممانعت میں شک ہے- بعض نے کہا' ممانعت عام ہے ہر قسم کے مال واسباب کو شامل ہے)-

كُنَّا بِحَاضِرٍ يَّمُرُّبِنَا النَّاسُ- ہم پانی کے ایک چشمہ پر تھے لوگ ہمارے اوپر سے گزرا کرتے تھے (جہاں سے پانی پھوٹتا ہے- یعنی چشمہ کو ''منہل'' اور ''محضر'' کہتے ہیں- ان کی جمع ''مناہل'' اور ''محاضر'' آتی ہے- اور کبھی ''حاضر'' کے معنی اس جگہ کے آتے ہیں جہاں لوگ رہتے ہیں- یعنی مَحْضُوْرٌ کے معنی میں)-

وَقَدْ اَحَاطُوْا بِحَاضِرٍ فَعْمٍ- انھوں نے ایک قبیلے کو گھیر لیا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا (اس میں کثرت سے لوگ تھے)-

هِجْرَةُ الْحَاضِرِ- اس مکان سے ہجرت-

تَحْضُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ حَاضِرَةٌ- اللہ کی طرف سے میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت آتی رہتی ہے-

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ- صبح کی نماز میں فرشتے شریک اور حاضر رہتے ہیں-

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ- دیکھو ان پاخانوں میں جن شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں-

مَا بِحَضْرَتِكُمْ- جو ماحضر ہو (یعنی تکلف نہ کرو جو موجود ہو وہ سامنے رکھو)-

كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ- ہم ایک پانی کے قریب تھے-

وَالسَّبْتُ اَحْضَرُ اِلَّا اَنَّ لَهٗ اَشْطُرًا- (آنحضرتؐ نے دنوں کا ذکر کیا فرمایا) ہفتہ کا دن بہت برا ہے مگر اس میں برائی کے ساتھ بھلائی بھی ہے-

بعض نے اَخْضَرُ بہ خائے معجمہ روایت کیا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ حَلَبَ الدَّهْرَ اَشْطُرَهٗ- فلاں شخص نے زمانہ کی بھلائیاں برائیاں سب دیکھیں-

كُفِّنَ فِىْ ثَوْبَيْنِ حَضُوْرِيَّيْنِ- آنحضرتؐ کو حضور کے دو کپڑوں میں کفن دیا گیا (حضور ایک بستی ہے یمن میں)-

حَضِيْرٌ- ایک میدان کا نام ہے-

فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ- وہ دوڑنے لگا میں بھی دوڑا-

فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ- میں دوڑتا ہوا نکلا-

حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ- جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں (جو مسجد کے دروازے پر آنے والوں کے نام اور وقت لکھتے جاتے ہیں (یہ کراماً کاتبین کے سوا دوسرے فرشتے ہیں ان کا کام یہی ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے آنے والوں کو لکھا کریں)-

---

[1] گھوڑے کا تیز دوڑنا-(م)

هُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ - یا بہ کسرۂ حایا بہ ضمۂ حایا بِحُضْرِ الْعَدُوِّ - یعنی دشمن کے سامنے۔

اَسْرَعُوْا اِلٰی حَضَائِرِهِمْ - جلدی سے اپنے خرمنوں کی طرف چلے (یعنی کھجور کے کھلیان کی طرف)۔

اِسْتَحْضَرَ دَابَّتَهٗ - اپنے جانور کو منگوایا یا حاضر کیا۔

اِذَا احْتُضِرَ الْمَرْءُ وُجِّهَ كَمَا يُوَجَّهُ فِي الْقَبْرِ - جب آدمی مرنے کے قریب ہو تو اس کا منہ ادھر پھرا دیں جس طرف قبر میں پھرایا جاتا ہے (یعنی قبلہ کی طرف)۔

كُلُّ شَيْءٍ حَاضِرٌ - سب چیز تیار اور موجود ہے (محیط میں ہے کہ یہ مُوَلَّد لوگوں کا محاورہ ہے۔ یعنی حاضر کو بہ معنی تیار استعمال کرنا)۔

مَحْضَرٌ - وہ کاغذ جس پر لوگوں کی گواہیاں لکھی جائیں۔

حَسَنُ الْمُحَاضَرَةِ - وہ شخص جو علم مجلس خوب جانتا ہو' صحبت کے آداب میں ماہر ہو۔

حُضُوْرٌ - حاضر کی جمع۔

حَضِيْرَةٌ - وہ مقام جہاں لوگ بات چیت اور دل بہلانے کے لئے جمع ہوا کریں (یعنی کلب) یا وہ میدان جس میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔

حَضَرِیٌّ - شہری (یہ ضد ہے بَدَوِیٌّ کی یعنی گنوار کی)۔

حَضْرَمَةٌ - بات میں غلطی کرنا' ملانا' خلط ملط کرنا۔

يَسِيْرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضَرَ مَوْتَ - ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلا جائے گا۔ (کوئی اس کو نہ چھیڑے گا راستہ میں ایسا امن ہوگا)۔

حَضَرِ مَوْتُ - بہ فتحہ میم یا بہ ضمہ میم' ایک شہر کا نام ہے عدن کے پورب کی طرف اور صحیح یہ ہے کہ حضر موت ایک قطعۂ ملک ہے جس میں کئی شہر ہیں ''مُکلّی'' اس کا ساحل ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنکریاں ماری گئی تھیں' وہ مر گئے اس لئے اس کا نام ''حضر موت'' ہوا۔ بعض نے کہا حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر نے وہیں انتقال فرمایا اور وفات کے وقت انہوں نے کہا ''حَضَرَ الْمَوْتُ'' اس وجہ سے اس کا یہی نام مشہور ہو گیا۔

كَانَ يَمْشِيْ فِي الْحَضْرَمِيِّ - آپ حضر موت کی جوتی پہن کر چلتے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

فِيْ لِسَانِهٖ حَضْرَمِيَّةٌ - اس کی زبان میں لکنت ہے۔ (یعنی ہکلا پن)۔

حَضٌّ - ترغیب دینا' ابھارنا' برانگیختہ کرنا۔

تَحْضِيْضٌ - ابھارنا' رغبت دینا۔

جَاءَ تْهُ هَدِيَّةٌ فَلَمْ يَجِدْلَهَا مَوْضِعًا فَقَالَ ضَعْهُ بِالْحَضِيْضِ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ - آنحضرتؐ کے پاس کچھ (کھانا) تحفہ آیا' آپ نے اس کے رکھنے کے لئے کوئی (میز یا تخت وغیرہ اونچی) جگہ نہ پائی' تو فرمایا نیچے ہی (زمین پر) رکھ دے۔ میں تو (اللہ کا) غلام (بندہ) ہوں غلام کی طرح کھانا کھاتا ہوں (زمین پر بیٹھ کر)۔

حَضِيْضٌ - پستی (اس کا مقابل اوج ہے)۔

مَا عِنْدَهٗ حَضَضٌ وَّلَا بَضَضٌ - اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ اِلٰی حَضِيْضٍ - اس پہاڑ کے پتھر دامن میں گر پڑے (یعنی پہاڑ کے نشیب میں جہاں زمین ہوتی ہے)۔

اِنَّ الْعَدُوَّ بِعُرْعُرَةِ الْجَبَلِ وَنَحْنُ بِالْحَضِيْضِ - دشمن تو پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور ہم نیچے زمین پر ہیں۔

حُضٌّ اور حِضِّيْضٰی اور حُضَيْضٰی - سب کے وہی معنی ہیں جو حَضٌّ کے ہیں۔

فَاَيْنَ الْحِضِّيْضٰی - پھر ابھارنا کہاں گیا؟

لَابَاْسَ بِالْحُضَضِ - رسوت کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

كَاَنَّهٗ يَطْلُبُ دَوَاءً اَوْ حُضَضًا - جیسے وہ دوا کا طالب ہے یا رسوت کا۔

لَابَاْسَ اَنْ يَّكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالْحُضَضِ یا بِالْحَضَضِ - روزہ دار کو رسوت آنکھوں میں لگانا کچھ منع نہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُ عَلَى الْحَضِيْضِ وَ يَنَامُ عَلَى الْحَضِيْضِ - زمین ہی پر کھاتے تھے اور زمین ہی پر سوتے تھے۔

حروف تحضیض چار ہیں: هَلَّا اور اَلَّا اور لَوْلَا اور لَوْمَا-
مُحَاضَّة- ایک دوسرے کو رغبت دلانا- تَحَاضُّوْنَ اسی سے ہے-
حَضْنٌ- گود میں لینا' پالنا' انڈے سینا-
اِنَّهٗ خَرَجَ مُحْتَضِنًا اَحَدَابْنَیْ اِبْنَتِهٖ- آنحضرتؐ برآمد ہوئے اپنے ایک نواسے کو گود میں لئے ہوئے (امام حسنؓ یا امام حسینؓ کو)-
حِضْنٌ- پہلو کو کہتے ہیں (ہر آدمی میں دو "حضن" ہوتے ہیں)-
اَخْرُجُ بِذِمَّتِکَ لَا اَنْفُذُ حِضْنَیْکَ- میں تیری پناہ میں نکلوں گا- تیرے پہلو میں نہیں چھوڑوں گا-
کَاَنَّمَا حُثْحِثَ مِنْ حِضْنَیْ ثَکَنٍ- جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا-
عَلَیْکُمْ بِالْحِضْنَیْنِ- تم لشکر کے دونوں کنارے سنبھالے رہو-
عَجِبْتُ لِقَوْمٍ طَلَبُوا الْعِلْمَ حَتّٰی اِذَانَالُوْا مِنْهُ صَادُوْا حُضَّانًا لِاَبْنَاءِ الْمُلُوْکِ- ان لوگوں پر مجھ کو تعجب ہوتا ہے جو علم کو طلب کرتے تھے' جب علم کو حاصل کیا تو (بجائے اس کے کہ لوگوں کو تعلیم کریں یا اس پر عمل کریں) بادشاہزادوں کے اتالیق بن گئے (ان کی پرورش کرنے لگے' ان کی صحبت میں رہنے لگے)-
حُضَّانٌ- "حَاضِنٌ" کی جمع ہے- یعنی پرورش کرنے والا' کھلانے والا (اسی سے "حَاضِنَةٌ" ہے یعنی کھلایہ دایہ)-
حَضَانَةٌ- حُضَّانٌ کا مصدر ہے-
یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّحْضُنُوْنَا مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ- یہ انصاری بھائی چاہتے ہیں کہ ہم کو خلافت سے علیحدہ کر دیں (خود خلیفہ بنیں یہ حَضَنْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ سے نکلا ہے- یعنی میں نے اس شخص کو کام سے علیحدہ کیا)-
اِنَّ نُعَیْمًا یُرِیْدُ اَنْ یَّحْضُنَنِیْ اَمْرَ اِبْنَتِیْ- (نعیم کی بیوی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) نعیم چاہتا ہے کہ میری بیٹی کا مقدمہ (شادی وغیرہ کا) خود کر لے (مجھ سے کوئی رائے وغیرہ نہ لے یہ سن کر آپ نے نعیم سے فرمایا' اس کو علیحدہ مت کر' اس سے مشورہ لے)-
لَاتُحْضَنُ زَیْنَبُ عَنْ ذٰلِکَ- (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) زینب اس سے علیحدہ نہیں رکھی جائے گی (بلکہ اس کی بھی رائے لی جائے گی)-
فِیْ اَعْنُزٍ حَضَنِیَّاتٍ- چند بکریوں میں جو "حضن" کی ہوں- (حضن ایک پہاڑ ہے نجد میں وہاں کی بکریاں مشہور ہیں- بعض نے کہا لال کالی بکریاں مراد ہیں- بعض نے کہا حضون وہ بکری جس کا ایک تھن دوسرے تھن سے بڑا ہو- علی بن محمد حُضَیْنِیْ حدیث کا راوی ہے- اسی طرح اسحاق حضینی امام رضا کا خادم تھا)-

باب الحاء مع الطاء

حَطْأٌ- مارنا' گوز لگانا' جماع کرنا-
فَحَطَاءَ فِیْ حَطْأً- آپ نے مٹھی سے ایک مار لگائی-
حَطَاءَ بِکَ اِذْتَشَا وَرْتُمَا- جب تم نے مشورہ کیا تو اس نے تمہاری رائے سے تم کو ہٹا دیا-
حَطْبٌ- لکڑیاں جمع کرنا' چغل خوری کرنا' مدد کرنا' اغوا کرنا-
اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبُ- میں جلانے کی لکڑیوں کے لئے حکم دوں وہ جمع کی جائیں یا توڑی جائیں-
تَحْطِیْبٌ اور اِحْتِطَابٌ- بھی لکڑیاں جمع کرنا-
حَمَّالَةُ الْحَطَبِ- چغل خور' لگانے بجھانے والی-
حَاطِبُ اللَّیْلِ- وہ شخص جو اچھی بری سب طرح کی باتیں کرے یا اپنی کتاب میں صحیح اور غلط سب طرح کی روایتیں بھر دے-
حَاطِبُ بن ابی بلتعه- مشہور صحابی ہیں-
حَطَّابٌ- لکڑہارا-
اَرْضٌ حَطِیْبَةٌ- وہ زمین جہاں لکڑی بہت ہو-
عَائِذٌ مِمَّا احْتَطَبْتُ عَلٰی ظَهْرِیْ- میں ان گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی پیٹھ پر اکٹھا کئے ہیں یا

لادے ہیں-

حَطَّابَۃ- وہ لوگ جولکڑیاں چنتے ہیں-

حَطٌّ- اوپر سے نیچے اترنا' نرخ گھٹ جانا' کم کردینا' معاف کردینا' چھوڑ دینا-

حِطَّۃٌ اور حِطِیْطٰی- اسم مصدر ہے (اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کوحکم دیا تھا کہ ''حِطَّۃٌ'' کہتے ہوئے جاؤ یعنی ہمارے گناہ اتار دے' معاف کردے- ان کو ٹھٹھا سوجھا وہ کیا کہنے لگے-حِنطَۃٌ فِیْ شَعِیْرۃٍ یعنی گیہوں جو میں-

اَلْحَطِیْطَۃُ- وہ رقم جوقرضہ یا قیمت میں سے کم کردی جائے-

حُطَّ حَطًّا یاحِطَّ حَطًّا یاحَطَّ حَطًّا- سب طرح صحیح ہے یعنی معاف کردے-

مَنِ ابْتَلَاہُ اللّٰہُ فِیْ جَسَدِہٖ فَھُوَلَہٗ حِطَّۃٌ-جس شخص کو اللہ جسم کی کسی بیماری میں مبتلا کرے تو وہ اس کے لئے گناہوں کا اوتار (کفارہ) ہوگی-

فَقَالَ بِیَدِہٖ فَحَطَّ وَرَقَھَا- (آنحضرتؐ ایک سوکھے درخت کی ٹہنی کے نیچے بیٹھے) اور ہاتھ سے ایسا کیا کہ اس کے پتے جھاڑ دیئے-

اِذَا حَطَطْتُم الرِّحَالَ فَشُدُّوا السُّرُوْجَ- جب تم کجاوے (اونٹوں پر سے) اتار چکے (حج کرچکے) تو اب زین کسو (جہاد کی تیاری کرو)-

فَحَطَّتْ اِلَی الشَّابِ- وہ عورت جوان کی طرف جھکی- (اس کو پسند کیا گو وہ مفلس تھا)-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تُسَمّٰی فِی التَّوْرٰاۃِ حَطُوْطًا- توراۃ شریف میں نماز کو حطوط فرمایا ہے (یعنی گناہوں کو اتارنے والی)-

حَطْمٌ- توڑنا-

اَیْنَ دِرْعُکَ الْحُطَمِیَّۃُ- تیری وہ زرہ کہاں گئی جو تلواروں کو توڑ دیتی ہے؟ (ایسی مضبوط ہے کہ تلوار اس پر پڑتی ہے تو ٹوٹ جاتی ہے- بعض نے کہا ''حطمیہ'' سے مراد یہ ہے کہ چوڑی اور بھاری- بعض نے کہا یہ منسوب ہے حطمہ بن محارب کی طرف جو زرہیں بنایا کرتا تھا یہ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا' جب انہوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں شادی کا سامان کروں)-

شَرُّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَۃُ- برا چرواہا وہ ہے جو اونٹوں پر ظلم کرتا ہے سختی کرتا ہے (چرواہے سے آپ کی مراد بادشاہ اور حاکم ہے اور اونٹوں سے آدمی)-

حُطَمَۃٌ اور حُطَمٌ- ظالم چرواہا-

کَانَتْ قُرَیْشٌ اِذَا رَاَتْہُ فِیْ حَرْبٍ قَالَتْ اِحْذَرُوا الْحُطَمَ اِحْذَرُوا الْقُطَمَ- جب قریش کے لوگ حضرت علیؓ کو جنگ میں دیکھتے تو کہتے ''اس ظالم سے بچو اس کاٹنے والے سے بچو-'' (سبحان اللہ! حضرت علیؓ کی شجاعت اور سپاہ گری ایسی ہی تھی)-

قَدْ لَفَّھَا اللَّیْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ- رات نے اس کو ایک ظالم ہانکنے والے کے ساتھ ڈھانپ لیا-

حُطَمَۃُ- دوزخ کا ایک طبقہ ہے (بعض نے کہا وہ چوتھا بلند ہے- اس کو حطمۃ اس لئے کہا کہ آگ وہاں بہت جوش پر ہے گویا ایک کو ایک توڑ رہی ہے- جیسے دریا میں ایک موج دوسری موج کو توڑ دیتی ہے)-

رَأَیْتُ جَھَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا- میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے-

تَدْفَعَ مِنْ مِّنیً قَبْلَ حَطْمَۃِ النَّاسِ- منیٰ سے لوٹ جائیں اس سے پہلے کہ لوگوں کا ہجوم ہو' ایک کو ایک ہٹائے اور توڑے-

اِذًا یَحْطِمُکُمُ النَّاسُ- اس وقت لوگ تم کو پیس ڈالیں گے' کچل دیں گے-

حَطِیْمٌ- کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور دروازے کے درمیان ہے یا حجر اسود اور زمزم کے درمیان- یا مقام ابراہیم اور دروازے کے درمیان اور مشہور یہ ہے کہ حطیم اس خالی جگہ کو کہتے ہیں جو میزابِ رحمت کے تلے کعبہ سے باہر چھوڑ دی گئی ہے- اس کو حطیم اس لئے کہا کہ توڑ کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی- بعض نے کہا اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ طواف کے

کپڑے وہاں ڈال جاتے' وہ پڑے پڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے- بعض نے کہا حطیم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ عرب لوگ جب کسی بات پر قسم کھا کر عہد و پیمان کرتے تو ایک کوڑا یا جوتی یا کمان اس عہد کی یادگار میں وہاں رکھ دیتے)-

بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ یابَعْدَ مَا حَطَمْتُمُوْهُ- جب لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا (سارے گھر کی فکریں اس پر ڈال کر)-

فَجَعَلَ يَتَحَطَّمُ عَلَيْهِ غَيْظًا- وہ لگا غصہ سے اس پر جوش مارنے-

كُنَّا نَخْرُجُ سَنَةَ الْحَطْمَةِ- ہم قحط کے سال نکلتے-

قَالَ لِلْعَبَّاسِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ- آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا ابوسفیان کو اس مقام پر کھڑا کرو' جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے (اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہوگا اور ابوسفیان پر رعب پڑے گا) ایک روایت میں:

عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ- ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے- ایک روایت میں:

عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ ہے- یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہو ایک کو ایک روندرہا ہو)-

حُطَامُ الدُّنْيَا- دنیا کا مال واسباب-

حُطَامٌ- سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے-

حَطَّامٌ- شیر جیسے **حَطُوْمٌ** ہے-

حَاطُوْمٌ- قحط کا سال-

اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطِّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ- آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ پر اتری' اس کو پہلے منہ پر پھرایا کیونکہ وہ سب اعضاء سے اشرف ہے)-

لَاسَهْمَ لِلْحَطِمِ- اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا' جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو-

حَطْوٌ- زور سے ملانا-

اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَفَايَ فَحَطَانِيْ حَطْوَةً- آنحضرتؐ نے میری قفا (پشت گردن) تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) (بعض نے **حَطَانِيْ حَطْأً** روایت کیا ہے- اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں)-

باب الحاء مع الظاء

حَظْرٌ- منع کرنا' روکنا-

لَايَلِجُ حَظِيْرَةَ الْقُدْسِ مُدْمِنُ خَمْرٍ- جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ بہشت میں نہیں جا سکتا (حظیرۃ القدس سے مراد بہشت ہے- اصل میں حظیرہ اس احاطہ کو کہتے ہیں جس میں بکریوں کا مندہ اونٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں' ان کو ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے)-

لَاحِمٰى فِي الْاَرَاكِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَرَاكَةٌ فِيْ حِظَارِيْ- پیلو کے درخت محفوظ نہیں ہو سکتے- ایک شخص نے کہا یہ درخت میری زمین میں ہے (یعنی جس کو میں نے آباد کیا ہے' مطلب یہ ہے کہ گو زمین تو نے آباد کی ہے اس وجہ سے تو اس کا مالک ہو گیا مگر جو درخت پیلو کے اس میں پہلے سے موجود تھے' ان کا تو مالک نہیں ہو سکتا' کیونکہ وہ جانوروں کے عام چراگاہ تھے)-

لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ- (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے لئے دعا فرمایئے میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں' ارشاد ہوا) تو نے تو دوزخ سے مضبوط آڑ کر لی (اب دوزخ کی آگ تجھ تک نہیں پہنچ سکتی)-

يَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ عَلَى الْمُسَاقِيْ سَدَّ الْحِظَارِ- زمین کا مالک مساقاۃ کرنے والے پر یہ شرط لگا سکتا ہے کہ باغ کی دیوار بند رکھے یا باڑ لگائے) حظار اس باڑ کو کہتے ہیں جو باغ کے گرد لگائی جاتی ہے)-

لَايُحْظَرُ عَلَيْكُمُ النَّبَاتُ- تم پر روک نہیں ہو سکتی

جہاں چاہو وہاں کھیتی کرو۔
وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا - پروردگار کی دین رک نہیں سکتی۔
مَحْظُوْرٌ - حرام کو کہتے ہیں۔
حَظَرْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس کو حرام کر دیا۔
كِتَابُ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ - اس کتاب میں حرام و حلال کا بیان ہے۔
كَانَ يَجْعَلُهٗ فِيْ حَظِيْرَةٍ مِّنْ قَصَبٍ يَحْبِسُهٗ فِيْهَا - (جو شخص ایلا کرتا پھر طلاق نہ دیتا (بیچاری عورت کو تکلیف دینے کے لئے) تو حضرت علیؓ اس کو سینٹھوں کے ایک احاطہ میں قید کر دیتے۔
اَلثَّابِتُ عَلٰى سُنَّتِيْ مَعِيَ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ - جو شخص میری سنت پر قائم رہے (تکلیفوں پر صبر کرے) وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔
حَظِيْرَةُ الْمَحَارِيْبِ - بیت المقدس۔
فَقَدْ اَحْظَرَ عَلٰى نَفْسِهِ الرِّزْقَ - اس نے اپنے اوپر روزی بند کر دی۔
اَنْ يُّحْظَرَ لَهَا حِظَارٌ - اس کے لئے ایک باڑ بنائی جائے۔
حَظٌّ - نصیبہ - بخت - قسمت - مزہ اٹھانا - سرور اور خوشی۔
مِنْ حَظِّ الرَّجُلِ نَفَاقُ اَيِّمِهٖ وَمَوْضِعُ حَقِّهٖ - آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کے خاندان کی بے شوہر عورت سے نکاح کرنے کی لوگ رغبت کریں اور اس کا روپیہ جس کے ذمہ آتا ہو اس کے لئے مکر جانے کا موقع نہ ہو یعنی کامل دستاویز اور ثبوت رکھتا ہو)۔
مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ - جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے وہی اس کا حصہ ہے (یعنی اگر عبادت کی نیت سے آئے تو ثواب پائے گا - اگر دنیوی غرض سے آئے تو ثواب نہیں مل سکتا)۔
فَذٰلِكَ حَظُّهٗ - (اگر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور لغو کام کرے مثلاً لوگوں کی گردنیں پھاندے' ان کو ایذا دے) تو اس کا حصہ یہی ہے۔
لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ - ہر آدمی کے لئے جو دوزخ میں جانا لکھا ہے تو بخار اس کا بدل ہو جائے گا (بخار گویا دوزخ کی آگ کا بدل ہو جائے گا)۔
مَنْ اَرَادَ بِالْعِلْمِ الدُّنْيَا فَهُوَ حَظُّهٗ - جو شخص دین کا علم حاصل کرے' اس سے دنیا کمانا چاہے گا تو اس کا نصیب وہی ہوگا (آخرت میں اجر نہیں ملے گا)۔
مَنْ اَنْشَدَ شِعْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهِيَ حَظُّهٗ - جو شخص جمعہ کے دن شعر شاعری کرے تو اس کا حصہ وہی ہوگا (یعنی اس کو ثواب نہ ملے گا)۔
اِحْتِظَاظٌ - بہ معنی مزہ اٹھانے کے (عربی زبان میں مستعمل نہیں ہے' عوام میں مشہور ہے - البتہ مَحْظُوْظٌ اور حَظِيْظٌ مستعمل ہے بمعنی صاحب نصیب اور متمول -)
حَظْوٌ - مزہ اٹھانا۔
اِحْظَاءٌ - مزہ دینا' احسان کرنا۔
اِحْتِظَاءٌ - مزہ اٹھانا۔
حَظْوَةٌ اور حُظْوَةٌ اور حُظَيَّةٌ - چھوٹا تیر بے پیکاں جس سے بچے کھیلتے ہیں۔
فَحَظَانِيْ بِهَا حَظَيَاتٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ - (طلحہ نے جوتی لی) اس سے مجھ کو چند بار مارا (ایک روایت میں طائے مہملہ سے ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔
حَظَاهُ بِالْحَظْوَةِ جیسے عَصَاهُ بِالْعَصَا - اس کو لکڑی سے مارا۔
فَاَيُّ نِسَاءٍ وَ كَانَ اَحْظٰى مِنِّيْ - (آنحضرتؐ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھ سے صحبت کی) پھر آپ کی کون سی بیوی مجھ سے زیادہ صاحب نصیب تھی (تو ان جاہلوں کا خیال باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ شوال میں اگر نکاح کیا جائے تو عورت و مرد میں محبت نہیں ہوتی)۔
وَمَا يُقَرِّبُ مِنْكَ وَ يُحْظِيْ عِنْدَكَ - (یا اللہ میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے (اس کی وجہ سے مجھ کو تیرا اقرب حاصل ہو) اور میری مراد پوری کرے یا

مجھ کو مزا دے-

باب الحاء مع الفاء

حَفْدٌ - پھرتی سے کام کرنا' جلد کرنا' خدمت کرنا-

حَافِدٌ - خدمت گار- اس کی جمع حَفَدَۃٌ خدمت گاران-

حَفِیْدٌ - نواسا' پوتا-

مَحْفُوْدٌ مَّحْشُوْدٌ لَّا عَابِسٌ وَّلَا مُفَنِّدٌ - آنحضرتؐ مخدوم تھے (لوگ آپؐ کے فرمان کی فوراً تعمیل کرتے) اور مرجع خلائق (آپ کے پاس لوگ جمع ہوتے) نہ آپ ترش رو تھے نہ بے فائدہ بک بک کرنے والے-

وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ - ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے لپکتے ہیں-

اَخْشٰی حَفَدَہٗ - (حضرت عمرؓ نے کہا! حضرت عثمانؓ بے شک خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کی کنبہ پروری سے ڈرتا ہوں (وہ اپنے عزیز و اقارب کی بہت پاس داری اور حمایت کرتے ہیں)-

یَحْفِدُوْنَ فِیْ مَصَالِحِکُمْ - وہ تمہاری بہتریوں کے لئے کوشش کرتے ہیں-

تُقْتَلُ حَفَدَتِیْ بِاَرْضِ خُرَاسَانَ - میرے نواسے خراسان کے ملک میں مارے جائیں گے (مراد امام رضا علیہ السلام ہیں)-

حَفْر - دودھ کے دانت گرنا' کھودنا' انتہا تک جاننا' دبلا کرنا' جماع کرنا' دانت خراب ہو جانا' ان میں کیڑا لگ جانا- جیسے حَفَرٌ ہے-

وَتَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بِنَدَ امَتِکَ عِنْدَ الْحَافِرِ ثُمَّ لَاتَعُوْدُ اِلَیْہِ اَبَدًا - (میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا' توبہ نصوح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گناہ پر شرمندہ ہونا' گناہ ہوتے ہی) اور شرمندگی کے ساتھ فوراً اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہنا' پھر وہ گناہ کبھی نہ کرنا- (عرب لوگ "عندالحافر" یا "عندالحافرۃ" کو فوراً کے معنی میں استعمال کرتے ہیں کیونکر "حافر" گھوڑے کو کہتے ہیں اور گھوڑا ان کے نزدیک سب مالوں میں نفیس ہے- وہ ہمیشہ نقد بیچا جاتا ہے- چنانچہ کہتے ہیں:

اَلنَّقْدُ عِنْدَ الْحَافِرِ - یعنی گھوڑے کے پاس نقد روپیہ موجود ہے)-

اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ یُتْرَکُ عَلٰی حَالَتِہٖ حَتّٰی یُرَدَّ اِلٰی حَافِرَتِہٖ - یہ کام اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اپنی پہلی بنا پر آ جائے-

اَمُؤَاخَذُوْنَ بِھَا عِنْدَ الْحَافِرِ - کیا فوراً ان کاموں پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟

حَفْرُ اَبِیْ مُوْسٰی - ابوموسیٰ کے کنویں (جو انہوں نے بصرہ سے مکہ تک کھدوائے تھے)-

حُفَرٌ - ایک مقام کا نام ہے ذوالحلیفہ اور طل کے درمیان-

حَفِیْرٌ - قبر-

حَفِرٌ - ایک نہر کا نام ہے اردن میں- وہاں نعمان بن بشیر اترے تھے-

حَفَّارٌ - گورکن-

مِحْفَرٌ اور مِحْفَارٌ اور مِحْفَرَۃٌ - کدال یا سبل یا پکاس (متنبی شاعر کہتا ہے:

اَلشِّعْرُ مَیْدَانٌ وَّ الشُّعَرَاءُ فُرْسَانٌ فَرُبَّمَا اتَّفَقَ تَوَارُدُ الْخَوَاطِرِ کَمَا قَدْ یَقَعُ الْحَافِرُ عَلَی الْحَافِرِ - یعنی شعر ایک میدان ہے اور شاعر لوگ گھوڑے کے سوار ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے ایک ہی شعر دو شاعروں کے دل میں آ جاتا ہے' جیسے کبھی ایک گھوڑے کی سم وہیں پڑتی ہے جہاں دوسرے گھوڑے کی سم پڑ چکی ہے)-

تُؤَدِّیْکَ اِلٰی حُفْرَتِکَ - وہ تجھ کو تیرے گڑھے (قبر) تک پہنچا دے گی-

اَلرِّھَانُ فِی الْحَافِرِ - گھوڑے میں شرط کرنا درست ہے (اسی طرح ہر سم والے جانور مثلاً گدھے خچر وغیرہ میں)-

لَاسَبْقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست نہیں' مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں-

حَفْزٌ - ہلانا' برانگیختہ کرنا' پیچھے سے دھکیلنا' جماع کرنا'

مارنا گھیرا دینا' جلدی میں ڈالنا۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ حَفْزُ الْمَوْتِ - قیامت کی ایک نشانی ناگہانی موت بھی ہے (بہت لوگ مرگ مفاجات میں مبتلا ہوں گے)۔

وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ - ان کی سانس پھول گئی (جلدی جلدی چلنے لگی چونکہ وہ رکوع کی حالت میں دوڑتے ہوئے صف میں آ کر مل گئے)۔

اِحْتَفَزَ لِاَمْرٍ - ایک کام کے لئے کمر کسی تیار ہوا۔

وَهُوَ مُحْتَفِزٌ - آپ جلدی کی حالت میں بیٹھے تھے (یعنی اکڑوں نہ اطمینان سے)۔

وَفِيْ فَخِذَيْهِ جَنَاحَانِ يَحْفِزُ بِهِمَا رِجْلَيْهِ - براق کی دونوں رانوں میں دو پنکھ تھے ان کی وجہ سے وہ اپنے پاؤں جلد جلد چلاتا تھا۔

فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ - آپ کھجور تقسیم کرنے لگے اور جلدی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے (مستعجل اور مستوفز اور محتفز (سب کے ایک معنی ہیں - یعنی اکڑوں بیٹھے تھے' جلدی اٹھنا چاہتے تھے)۔

ذُكِرَ عِنْدَهُ الْقَدَرُ فَاحْتَفَزَ - ابن عباسؓ کے سامنے تقدیر کا ذکر آیا تو وہ گھبرا گئے (رنجیدہ ہوئے - بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ اپنی سرین پر بیٹھ گئے' جیسے اٹھنا چاہتے تھے)۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ اِذَا جَلَسَتْ وَ اِذَا سَجَدَتْ وَلَا تُخَوِّيْ كَمَا يُخَوِّي الرَّجُلُ - عورت جب نماز پڑھے تو جلسہ اور سجدہ میں سمٹ کر رہے اور مرد کی طرح نہ پھیلائے (یعنی جیسے مرد سجدے میں اپنا پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھتا ہے اور بازو پہلو سے جدا رکھتا ہے)۔[1]

كَانَ يُوَسِّعُ لِمَنْ اَتَاهُ فَاِذَا لَمْ يَجِدْ مُتَّسَعًا تَحَفَّزَ لَهُ تَحَفُّزًا - احنف کیا کرتے تھے کہ جو کوئی ان کے پاس آتا اس کے لئے جگہ کشادہ کرتے - اگر کشادگی کا موقع نہ ہوتا تو خود سمٹ جاتے تاکہ وہ فراغت سے بیٹھ جائے۔

فَاحْتَفَزْتُ - میں سمٹ گیا (چھوٹا ہو کر - موری میں سے گھس گیا)۔

لَاتَلَثَّمْ وَلَا تَحْتَفِزْ - نماز میں منہ پر گھونگٹ مت ڈال اور نہ اعضا کو سمیٹ (یہ حکم مرد کے واسطے ہے اور عورت کے لئے اس کے خلاف حکم ہے)۔

فَهِيَ تَحْتَفِزُ بِالْغِنَاءِ سُكَّانَهَا - وہ مال دار بنا کر اپنے رہنے والوں کو ہانک رہی ہے (یعنی دنیا)۔

حَفْشٌ - بہنا' دوڑنا' ہاتھوں کو زمین پر مارنا' جمع ہونا' چھیلنا' نکالنا' ہانکنا۔

هَلَّا قَعَدَ فِيْ حِفْشِ اُمِّهٖ - اپنی ماں کے قطی (چھوٹا صندوقچہ) میں کیوں نہ بیٹھ رہا (پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں' یہاں حفش سے مراد اس کا چھوٹا گھر ہے - یہ آپ نے ابن لتبیہ سے فرمایا جو زکوٰۃ کا تحصیلدار تھا' جب لوٹ کر آیا تو بعض چیزوں کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملی ہیں)۔

دَخَلَتْ حِفْشًا - (جاہلیت کے زمانے میں عورت جب حائضہ ہوتی تو) ایک چھوٹی کوٹھری میں چلی جاتی (اور برے سے برے اپنے کپڑے پہن لیتی)۔

حِفْظٌ - پہرہ دینا' نگہبانی کرنا' یاد کر لینا۔

اِحْفَاظٌ - غصہ دلانا۔

اِحْتِفَاظٌ - غصہ ہونا۔

اَرَدْتُ اَنْ اُحْفِظَ النَّاسَ - میں نے یہ چاہا کہ لوگوں کو غصہ دلاؤں۔

فَبَدَرَتْ مِنِّيْ كَلِمَةٌ اَحْفَظَتْهُ - میری زبان سے ایک کلمہ جلدی میں ایسا نکلا کہ ان کو غصہ آ گیا۔

فَلَمَّا اَحْفَظَ الْاَنْصَارِيَّ - جب انصاری شخص کو غصہ دلایا (بعض نے کہا وہ زہری کا کلام ہے)۔

لَايَحْفَظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو کوئی ان ناموں کو یاد کر لے وہ بہشت میں جائے گا (اس کی شرح ''احصاہا'' میں گزر چکی ہے)۔

---

[1] کسی صحیح حدیث میں مرد وزن کی نماز میں فرق مذکور نہیں۔(م)

حَفِظْتُهُ كَمَا اَنَّكَ هٰنَا - میں نے اس کو ایسا یاد رکھا' جیسے یہ بات کہ تو اس جگہ موجود ہے (یعنی محسوس امر کی طرح مجھ کو اس کا یقین ہے)۔

ذَكَرَ اَشْيَاءَ حَفِظْتُهَا اَوْلَا اَحْفَظُهَا - آپ نے کئی باتیں بیان کیں (اس میں سے) کچھ مجھ کو یاد ہیں کچھ یاد نہیں رہیں (بعض نے کہا یہ شک ہے- یعنی میں نہیں جانتا کہ مجھ کو یاد رہیں یا نہیں یاد رہیں-)

اَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ اِنْسَانٍ - (یہ علی بن مدینی راوی کا شک ہے- یعنی سفیان بن عینیہ سے پوچھا گیا' تم نے جب یہ حدیث عمرو سے سنی) تو اس سے پہلے تم نے یہ حدیث اور کسی سے یاد کی تھی؟

مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا - جو شخص میری امت کی چالیس حدیثیں یاد کر کے پہنچا دے (یہ حدیث ضعیف ہے' مگر فضائل اعمال میں ایسی حدیثوں کو قبول کیا ہے- بعض نے کہا کہ چالیس حدیثوں کو یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ مع اسناد اور مع معرفۃ رواۃ اور معرفۃ صحت وضعف ان کو یاد کر لے- دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کو علم کی حد فرمایا)-

كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ - وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک ایک چیتھڑا بھی اس کپڑے کا اس کے تن پر رہے گا-

مَنْ حَفِظَهَا يَا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا - جو شخص نمازوں کی محافظت کرے (یعنی ان کو بھلائے نہیں اور جملہ شرائط اور آداب کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرے)-

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ - تو میری جان کو بھی اسی طرح محفوظ رکھ' جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے-

اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ - تو اللہ کے حکموں کا خیال رکھ (فرائض کو بجا لا اور حرام کاموں سے بچا رہ) اللہ کو اپنے سامنے پائے گا (یعنی وہ تجھ کو دنیا اور آخرت دونوں کی آفتوں سے محفوظ رکھے گا)-

اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ - یا اللہ! عباس کی اولاد کو محفوظ رکھ اور ان کی نسل میں خلافت باقی رکھ-

وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ - جن لوگوں کو اللہ نے تحریف سے بچائے رکھا' انہوں نے جان لیا-

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ - وہ فرشتے اللہ کے حکم سے اس کو بچاتے رہتے ہیں-

لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ - وضو پر وہی محافظت کرتا ہے (ہر وقت باوضو رہتا ہے جو مومن ہو)-

اِحْتَفِظُوْا بِكُتُبِكُمْ - اپنی کتابوں کو محفوظ رکھو-

اِنْ اَسْعَدَ الْقَلْبُ بِالرِّضَاءِ نَسِيَ التَّحَفُّظَ - جب آدمی قضائے الٰہی سے راضی ہو جاتا ہے تو پھر احتیاط اور چوکسی چھوڑ دیتا ہے' بھول جاتا ہے-

مِنْ دَعَائِمِ النِّفَاقِ الْحَفِيْظَةُ - نفاق کے ستونوں میں ایک غصہ بھی ہے-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يَا عَلَى الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ - یا اللہ! آلِ محمدؐ میں جو امانت کے محفوظ رکھنے والے ہیں یا جن کو تو محفوظ رکھے (برائیوں سے) ان پر اپنی رحمت اتار (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد ائمہ اہلبیتؑ ہیں کیونکہ انہوں نے دین اور شریعت کو محفوظ رکھا)-

حَفٌّ - سوکھ جانا' بالوں کا بے روغن ہونا' گھوڑے کے دوڑنے کی آواز' مونڈنا' گروانا' گھیر لینا-

فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ - وہ فرشتے اپنے پنکھوں سے ان کو گھیر لیتے ہیں (ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں)-

مَنْ حَفَّنَا اَوْ رَفَّنَا فَلْيَقْتَصِدْ - جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے یا ہم سے محبت رکھے تو بیچ کی چال چلے (میانہ روی اختیار کرے' افراط وتفریط اور غلو ومبالغہ سے بچے (عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالَهٗ حَافٌّ وَّلَا رَافٌّ -

اور کہتے ہیں:

ذَھَبَ مَنْ کَانَ یَحُفُّهٗ وَ یَرُفُّهٗ- اب اس کا کوئی سراہنے والا' پیچ کرنے والا نہیں رہا)-

اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِکَةُ- ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں-

ظَلَّلَ اللّٰهُ مَکَانَ الْبَیْتِ ضَمَامَةً فَکَانَتْ حِفَافَ الْبَیْتِ- اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ جہاں تھا' وہاں پر ابر کا سایہ کر دیا- وہ کعبہ کے گرداگرد ہو گیا (محیط میں ہے کہ حِفَاف بہ کسرہ حا مصدر ہے اور بمعنی جانب بھی آتا ہے)-

حِفَافُ الْجَبَلِ- پہاڑ کے دونوں کنارے-

کَانَ اَصْلَعَ لَهٗ حِفَافٌ- حضرت عمرؓ کے سر کے بال گر گئے تھے' بیچ میں سر کھلا تھا' گرداگرد بال تھے-

لَمْ یَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰی حَفَفٍ- آنحضرتؐ نے کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ تنگی ہی میں عمر گزاری- (بعض نے کہا حَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والوں کے موافق کھانا ہو اور ضَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والے بہت ہوں کھانا تھوڑا ہو)-

ھُوَ حَافُ الْمَطْعَمِ- (عراق کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا' آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اب تک) خشک غذا کھاتے ہیں (آپ کی طاقت کیسے قائم رہے گی؟)-

کَیْفَ وَجَدْتَ اَبَا عُبَیْدَةَ قَالَ رَاَیْتُ حُفُوْفًا- تم نے ابوعبیدہ بن جراح کو کس حال میں دیکھا؟ انہوں نے کہا تنگی اور ضیق میں (باوجود یکہ فوج عظیم کے سردار تھے اور ایک بڑے ملک کے حاکم تھے مگر گزران اس طرح کرتے تھے جیسے بہت غریب لوگ کرتے ہیں' مسلمانوں کا ابتدا سے یہی وتیرہ رہا انہوں نے سادی غذاؤں پر قناعت کی' موٹا جھوٹا لباس پہن لیا- اس وجہ سے اپنے دشمنوں پر غالب آئے جو عیش و نشاط میں مصروف رہتے تھے' پھر جب مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی روش چھوڑ دی' عیش و نشاط اور مکلفات میں مصروف ہوئے تو دشمنوں نے ان سے سب کچھ چھین لیا جو ان کے بزرگوں نے خون بہا کر کمایا تھا)-

حَفَّ بَعْضُهُمْ- بعض نے گھیر لیا (ایک روایت میں حَضَّ ہے یعنی برانگیختہ کیا- ایک میں حَطَّ ہے یعنی ایک نے دوسرے کو گھٹایا' اترنے کے لئے اشارہ کیا)-

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِهِ- بہشت تو ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں- (محنت' مشقت' عبادت اور جہاد کی تکالیف وغیرہ' جب یہ باتیں اختیار کرو' نفس کی خواہشات اور اس کی تمناؤں کو ختم کرو' تب کہیں بہشت تک رسائی ہو گی- ایک روایت میں حُجِبَتْ ہے)-

حُفَّتِ الدُّنْیَا بِالشَّهَوَاتِ یا حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ- دنیا یا دوزخ شہوتوں (خواہشوں) سے گھری ہوئی ہے- (جب خواہش پرستی کرتے رہو گے تو دوزخ تک رسائی ہو گی)-

حَفِیْفٌ- درخت کے پتے ہلنے یا گھوڑے کے دوڑنے کی آواز-

مَحِفَّةٌ- محافہ شدہ-

حَفْلٌ- جمع ہونا' بہت ہونا' بھر کر ہونا-

حُفُوْلٌ اور حَفِیْلٌ بھی حَفْلٌ کے مترادف ہیں-

مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً وَ رَدَّھَا فَلْیَرُدَّ مَعَھَا صَاعًا- جو شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھنوں میں دودھ بھر دیا گیا ہو (جانور کے مالک نے اس کو کئی روز سے نہ دوہا ہو اس خیال سے کہ دودھ بہت سا جمع ہو جائے اور خریدار دھوکا کھائے اس کو بہت دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت پر خرید لے) اور اس کو پھیر دے (جب خریدار کو معلوم ہو کہ بائع نے اس کو چکمہ دیا) تو ایسا کرے وہ جانور واپس کر دے' اس کے ساتھ ایک صاع (غلہ یا کھجور) بھی دے (تاکہ بائع کے دودھ کی قیمت ادا ہو جائے)-

اَلنَّھْیُ لِلْبَایِعِ اَنْ لَّا یُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَ کُلَّ مُحَفَّلَةٍ- بائع کو اس کی ممانعت کہ اونٹنی کے تھنوں میں دودھ جمع کر لے یا اور کسی جانور کے تھنوں میں (جیسے بکری' گائے' بھینس وغیرہ) جس کا دودھ جمع کیا جا سکتا ہو-

لِلّٰهِ اُمٌّ حَفَلَتْ لَهٗ وَ دَرَّتْ عَلَیْهِ- بڑی شان والی ہے وہ ماں جس نے عمر کے لئے دودھ اپنی چھاتی میں بھرا پھر ان کو پلایا (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف کی)-

ھِیَ حَافِلٌ- وہ بہت دودھ والی ہے-

حُفَّلًا بِطَانًا - دودھ بھری ہوئیں پیٹ پھولی ہوئیں-
وَ دَفَقَتْ فِيْ مَحَافِلِهَا - اور جمع ہونے کی جگہوں میں بہہ گئی-
مَحَافِلُ - جمع ہے مَحْفِلٌ کی- یعنی مجمع - اسی طرح-
مُحْتَفَلٌ - جمع ہونے کا مقام-
تَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ - (قیامت کے قریب اچھے اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور کچرا (کوڑا) رہ جائے گا جیسے کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے (یعنی برے لوگ رہ جائیں گے)-
لَا يَحْتَوِيْهِ مُحْتَفِلٌ - اس کو اچھا مستعد آدمی بھی نہیں گھیر سکتا-
اِحْتَفَلَ - مبالغہ کیا اچھی طرح کیا-
اَلْمَوَاطِنُ الْحَفِلَةُ - لوگوں سے بھرے ہوئے مقامات (ایک روایت میں حَفِيْلَةٌ ہے' معنی وہی ہیں)-
اَلْعَرُوْسُ تُكْتَحِلُ وَ تَحْتَفِلُ - دلہن سرمہ لگائے اور اپنے آپ کو آراستہ اور تیار کرے-
نَهٰى عَنِ التَّصْرِيَةِ وَ التَّحْفِيْلِ - (دونوں کے ایک معنی ہیں) یعنی جانور کے تھن میں دودھ جمع کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ دھوکا دینا ہے)-
مُصَرَّاةٌ بہ معنی مُحَفَّلَةٌ-
حَفْنٌ - دونوں ہتھیلیاں بھر کر لینا-
حَفْنَةٌ - ایک لب دونوں ہتھیلیاں بھر کر-
اِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِّنْ حَفَنَاتِ اللّٰهِ - ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے لبوں میں سے ایک لب ہیں (یعنی باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر پروردگار کی عظمت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے اس کی ایک لب ہیں- دوسری روایت میں حَثْيَةٌ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّنَا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں- اہل حدیث نے اس قسم کی احادیث میں تاویل نہیں کی بلکہ ان کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے بغیر تشبیہ اور تکییف کے اور یہی مذہب راجح ہے)-
اَهْدٰى اِلَيْهِ مَارِيَةَ مِنْ حَفْنٍ - مقوقس (اسکندریہ کے بادشاہ) نے ماریہ قبطیہ کو حفن سے لے کر آنحضرتؐ کے پاس بطور تحفہ کے بھیجا (حفن ایک بستی کا نام ہے ملک مصر میں)-
حُفْنَةٌ - بہ ضمہ حاء بہ معنی حَفْنَةٌ- (بعض نے کہا مٹھی' اور حُفْنَةٌ گڑھے کو بھی کہتے ہیں)-
حَفْوٌ - دینا اور نہ دینا' جڑ سے نکالنا' خوب تراشنا' احسان کرنا' ننگے پاؤں چلنا-
اِحْفَاءٌ - مبالغہ کرنا' خوب تراشنا' بہت پوچھنا' بہت مانگنا-
اِنَّ عَجُوْزًا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَسَاَلَهَا فَاَحْفٰى وَقَالَ اِنَّهَا كَانَتْ تَاْتِيْنَا فِيْ زَمَنِ خَدِيْجَةَ - ایک بڑھیا آنحضرتؐ کے پاس آئی آپ نے اس کا حال پوچھا اور اچھی طرح پرسش کی' فرمانے لگے یہ بڑھیا ہمارے پاس خدیجہؓ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی-
اِنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ - صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا اور بہت پوچھا (انتہا کر دی)-
تَحَفِّيْ - کوشش کرنا-
حَفِيُّ الْاَلْطَافِ - بڑی مہربانیاں کرنے والا (بعض نے خَفِيُّ الْاَلْطَافِ پڑھا ہے یعنی پوشیدہ طور پر احسان کرنے والا)-
فَاَنْزَلَ اُوَيْسَانِ الْقَرَنِيَّ فَاَحْتَفَاهُ - اویس قرنی کو اتارا ان کی خاطر کی (حال پوچھا)-
اِنَّ الْاَشْعَثَ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ بِغَيْرِ تَحَفٍّ - اشعث بن قیس نے حضرت علیؓ کو سلام کیا انہوں نے مختصر جواب دیا (مزاج پرسی وغیرہ کچھ نہیں کی)-
لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰى كِدْتُ اُحْفِيْ فَمِيْ - میں نے مسواک لازم کر لی (کثرت سے مسواک کرنا شروع کیا) یہاں تک کہ قریب تھا میرے دانت نہ رہیں خالی منہ رہ جائے (دانت گھس جائیں)-
اَمَرَ اَنْ تُحْفَى الشَّوَارِبُ یا اَنْ نُحْفِيَ الشَّوَارِبَ - آپ نے حکم دیا مونچھوں کو خوب کتروانے کا-
اَحْفُوا الشَّوَارِبَ یا اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا

اللِّحیٰ- مونچھوں کو خوب کترواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو (مسلمانوں نے آنحضرتؐ کی پیروی چھوڑ کر کافروں کا شیوہ اختیار کیا ہے یعنی داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا- خصوصاً ترک اور ایرانیوں نے تو داڑھی منڈانا لازم کرلیا ہے- ان میں شاذ و نادر ہی اشخاص داڑھی والے نظر آتے ہیں' اب مونچھوں کا کتروانا یہ ہے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے- امام مالکؒ نے کہا ''مونچھ منڈانا مثلہ ہے' ایسا کرنے والے کو سزا دینا چاہئے'' حقیقت میں مونچھ منڈانے سے آدمی بدصورت ہو جاتا ہے' اسی طرح مونچھیں بہت بڑھانے سے' سنت کا طریق یہ ہے کہ مونچھ اتنی کتروائے کہ ہونٹ کا کنارہ کھلا رہے- بعض نے کہا جڑ سے کتروانا افضل ہے اور ڈاڑھی بالکل چھوڑ ہی دے یا ایک مٹھی سے جو زیادہ ہو وہ کتروا ڈالے- بعض نے کہا ایک مشت اور دو انگشت سے جو زیادہ ہو اس کو کتروا سکتا ہے- اور امامیہ کے نزدیک ایک مٹھی سے زیادہ داڑھی رکھنا مکروہ ہے لیکن ڈاڑھی منڈانا بالاتفاق حرام یا مکروہ ہے)-

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحْتُفِيْنَا اِذًا- (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدمؑ سے فرمائے گا اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ نکال! وہ عرض کریں گے' پروردگار کتنے آدمی نکالوں؟ تب ارشاد ہوگا ہر سینکڑے میں سے ننانوے آدمی! صحابہؓ نے عرض کیا) یا رسول اللہ ﷺ پھر تو ہم مٹ گئے (بالکل برباد ہوگئے)-

اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَ اَحْفَا بِيَدِهٖ- ان کو بالکل کاٹ کر پھینک دو (قتل کر ڈالو) اور آپ نے اپنا ہاتھ جھکایا (صاف کرنے کا اشارہ کیا)-

كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَيَّ وَيُخْفِيَ عَنِّيْ- میں نے ابن عباس کو لکھا کہ مجھ کو لکھو (نصیحت کرو) مگر بعض باتیں رہنے دو (جن کے سننے کی میں طاقت نہیں رکھتا! بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے' خوب لکھو تو عَنِّیْ بمعنی عَلَیَّ ہو گا ایک روایت میں يُخْفِيَ عَنِّيْ ہے خائے معجمہ سے' یعنی اس کتابت کا حال مخفی رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو)-

اِحْفَاءٌ- کے معنی دینے اور نہ دینے دونوں کے آئے ہیں-

اِنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَهٗ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَهٗ حَفَوْتَ- ایک شخص نے آنحضرتؐ کے پاس تین بار سے زیادہ چھینکا' تو آپ نے فرمایا- بس اب تو نے ہم کو روک دیا (کیونکہ تین بار کے بعد پھر چھینک کا جواب دینا ضروری نہیں ہے)-

اِنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ السَّلَفِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ الزَّاكِيَاتُ فَقَالَ لَهٗ اَرَاكَ قَدْ حَفَوْتَنَا ثَوَابَهٗ- ایک شخص نے اگلے لوگوں میں سے کسی کو سلام کیا' اس نے جواب میں یہ کہا' وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الزاکیات تب' یہ شخص بولا واہ تم نے تو ہمارے سلام کا ثواب ہی کھو دیا (کیونکہ جواب اس سے بہتر دیا یا تم نے سارا ثواب لوٹ لیا)-

لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا- یا تو دونوں جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے یا دونوں پہن کر چلے (مگر ایک جوتی پہن کر اور ایک ننگا پاؤں رکھ کر چلنا اچھا نہیں- کیونکہ اس طرح کرنے میں پاؤں میں موچ آ جانے اور پھسلنے کا ڈر ہوتا ہے اور بدتمیزی بھی ہے)-

مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَانُكُمْ بِهَا- (مردار کب حلال ہے؟) جب صبح کچھ نہ پاؤ شام کچھ نہ پاؤ اور کوئی ترکاری (یا میوہ) بھی زمین پر نہ پاؤ' تو پھر تمہیں اختیار ہے (مردار کھا سکتے ہو)-

ایک روایت میں مَالَمْ تَحْتَفُوْا ہے بغیر حمزہ کے' ایک میں مَالَمْ تَجْتَفِئُوْا ہے جیم معجمہ سے' ایک میں مَالَمْ تَحْتَفُوْا ہے- ایک میں مَالَمْ تَحْتَفُّوْا ہے-

اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا- تم ننگے پاؤں' ننگے بدن' بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے-

اِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ- اگر میں شہر آؤں گا تو تجھ سے اس بات کو خوب پوچھوں گا-

رَاَيْتُهٗ بِكَ حَفِيًّا- میں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ تجھ پر مہربان ہیں (تیرے حال پر توجہ فرماتے ہیں)-

حَفْيَاءُ- ایک موضع ہے مدینہ سے کئی میل پر-

حَتّٰى حَفِيَتْ رِجْلَاهُ فَحَمَلَهٗ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى

كَاهِلِهِ اِلٰى فَمِ الْغَارِ - (ہجرت کی رات میں آنحضرتؐ انگلیوں کی نوکوں پر پنجوں کے بل چلے تا کہ مشرک قدموں کا نشان نہ پاسکیں) یہاں تک کہ آپ کے پاؤں تھک گئے (کیونکہ آپؐ ننگے پاؤں تھے' اور آپ کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی دوسرا رات کا وقت' زمین پتھریلی اور شاید رستہ بھی بھول گئے ہوں' یا عمداً دوسرے چکر کے راستے سے گئے ہوں' چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ رات بھر چلتے رہے) آخر حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو اپنے کاندھے پر بٹھا کر غار کے منہ تک لے گئے۔

وَسَتُنْبِئُكَ اِبْنَتُكَ النَّازِلَةُ بِكَ فَاَحْفِهَا السُّؤَالَ - آپ کی صاحبزادی جو آپ کے پاس آتی ہیں آپ کو خبر کردیں گی' آپ ان سے خوب پوچھئے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)۔

كَانَ اَبِيْ يُحْفِيْ رَاْسَهُ اِذَا جَزَّهُ - میرے والد جب سر کے بال تراشتے تو جڑ سے تراشتے۔

بابُ الحاء مع القاف

حَقَبٌ - پیشاب یا پاخانہ رک جانا - اسی طرح:

حَقَنٌ - پیشاب روکنا۔

لَا رَاْيَ لِحَاقِبٍ وَّلَا لِحَاقِنٍ - پاخانہ یا پیشاب جس کا رکا ہوا اس کی رائے کچھ نہیں (کیونکہ ایسی حالت میں اس کی فکر صائب نہیں ہوسکتی)۔

نَهٰى عَنْ صَلٰوةِ الْحَاقِبِ وَالْحَاقِنِ - آنحضرتؐ نے پیشاب یا پخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَقِبَ اَمْرُ النَّاسِ - لوگوں کے کام رک گئے - یہ حَقِبَ الْمَطَرُ سے نکلا ہے - یعنی پانی رک گیا۔

رَكِبْتُ الْفَحْلَ فَحَقِبَ - میں اونٹ پر چڑھا' پھر اس کا پیشاب رک گیا (بعض نے کہا: حَقَبٌ کہتے ہیں اس رسی کو جو اونٹ کی کمر پر باندھی جاتی ہے - یہ رسی اس کے ذکر پر لگ جاتی ہے تو اس کا پیشاب بند ہوجاتا ہے تو حَقِبَ - کے معنی یہ ہیں کہ رسی اس کے ذکر پر لگ گئی)۔

ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ - پھر ایک تسمہ اسی رسی میں سے نکالا جو اونٹ کے پٹھے پر باندھی جاتی ہے یا پالان کے آخری حصہ یعنی حقیبہ میں سے (یا حقیبہ وہ تھیلی جو پالان کے آخر میں رہتی ہے اس میں آدمی اپنا توشہ وغیرہ رکھتا ہے)۔

فَخَرَجَ بِيْ اِلٰى غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مُرْدِفِيْ عَلٰى حَقِيْبَةِ رَحْلِهِ - (حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں میں یتیم تھا' عبداللہ بن رواحہ میری پرورش کرتے تھے) وہ غزوۂ موتہ میں مجھ کو اپنے ساتھ اونٹ کے حقیبہ پر بٹھا کر نکلے۔

فَاَحْقَبَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَلٰى نَاقَةٍ - عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کرلیا۔

اَحْقَبَ زَادَهُ خَلْفَهُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ - اپنا توشہ اونٹنی پر اپنے پیچھے حقیبہ پر رکھا۔

اَلْاِمَّعَةُ فِيْكُمُ الْيَوْمَ الْمُحْقِبُ النَّاسَ دِيْنَهٗ يَاالَّذِيْ يَحْقِبُ دِيْنَهُ الرِّجَالُ - امعہ آج تم میں وہ شخص ہے جو اپنے دین کو لوگوں کے تابع بناتا ہے (جس طریقہ پر لوگ چلیں وہ بھی چلتا ہے' اندھا دھند ان کی تقلید کرتا ہے' خود کچھ نہیں سوچتا نہ غور و فکر کرتا ہے)۔

كَانَ نُفُجَ الْحَقِيْبَةِ - زبیر کے سرین اونچے اٹھے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِنْتَفَجَ جَنْبَا الْبَعِيْرِ - اونٹ کے دونوں پہلو اٹھ گئے۔

اَحْقَبُ - نصیبین کے جن جو آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک کا نام تھا - کہتے ہیں یہ پانچ جن تھے - خسا - مسا - شاصہ - باصہ - احقب۔

وَاَعْبَدُ مَنْ تَعَبَّدَ فِي الْحِقَبِ - جن لوگوں نے سال بہ سال عبادت کی ان سب میں زیادہ عبادت کرنے والا۔

حِقَبٌ - جمع ہے حِقْبَةٌ بہ کسرہ حا کی' بمعنی سال اور حُقُبٌ بہ ضمہ حا اسی سال کا ہوتا ہے - اس کی جمع حِقَابٌ اور اَحْقَابٌ اور اَحْقُبٌ آتی ہے۔

وَكُنَّا كَنَدْ مَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً - ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے؟ (جذیمہ کے مصاحبوں کا قصہ مشہور ہے)۔

اِحْتَقَبَ - کمایا - حَقَائِبُ جمع ہے حَقِيْبَةٌ کی -
حدیث میں ہے: يُقَاصَانِ بِحَقَائِبِ الْبِيْرِ -[1]
(اسماعیل بن حقبہ حدیث کا راوی ہے) -
حَقْحَقَةٌ - جانور کو بہت چلانا یہاں تک کہ تھک جائے -
شَرُّ السَّيْرِ الْحَقْحَقَةُ - بہت برا چلنا یہ ہے کہ آدمی تھک جائے یا جانور کو اتنا چلائے کہ وہ خستہ ہو جائے -
بعض نے کہا حَقْحَقَةٌ یہ ہے کہ ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے' پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے یا جانور کو اسی طرح چلائے یہ جملہ مطرف نے بھی اپنے بچے سے کہا تھا - ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی عبادت کس کام کی' جس کے بعد آدمی بالکل خستہ ہو جائے ایسی عبادت کرنی چاہئے جو آسانی کے ساتھ ہمیشہ ہو سکے -
حِقْدٌ یا حَقْدٌ یا حَقِيْدَةٌ - دل میں کینہ رکھنا - چھپی دشمنی -
حَقَدٌ - پانی کا رک جانا' کان میں سے بال نکلنا' بند ہو جانا چربی دار ہونا - جمع حُقُوْدٌ اور حَقَائِدُ اور اَحْقَادٌ ہے -
حَقُوْدٌ - بڑا کینہ رکھنے والا -
حَقْرٌ یا حُقْرِيَّةٌ یا مُحَقَّرَةٌ - ذلیل ہونا' ذلیل کرنا -
تَحْقِيْرٌ - ذلیل کرنا -
اِسْتِحْقَارٌ - ذلیل جاننا' ذلیل سمجھنا -
حَاقُوْرَةٌ - چوتھا آسمان -
حُقَارَةٌ - ذلت -
عَطَسَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرْتَ وَ نَقِرْتَ - ایک شخص آپ کے پاس چھینکا' آپ نے فرمایا تو ذلیل اور خوار ہوا -
لَا يَحْقِرُهٗ - اس کو حقیر نہ سمجھے' غرور نہ کرے -
تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ بِصَلٰوتِهِمْ - تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر جانو گے -
سَيَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْقِرُوْنَ - تم عنقریب شیطان کی اطاعت کرو گے ان گناہوں میں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو (مثلاً فتنہ وفساد اور خانہ جنگی وغیرہ) -
لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَةٍ - کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو حقیر نہ سمجھے (اس کے بھیجے ہوئے حصہ کو نظر حقارت سے نہ دیکھے منہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اس کی حقارت ہوتی ہو) -
اِتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوْبِ - ایسے گناہوں سے بچو جن کو تم چھوٹا اور حقیر سمجھتے ہو (ایسا نہ ہو جناب احدیت کو وہی ناگوار ہوں اور تم ہلاک ہو جاؤ) -
حِقْفٌ - ٹیڑھی' ریتی' لانبی (اس کی جمع اَحْقَافٌ اور حِقَافٌ اور حُقُوْفٌ اور حَقَائِفُ اور حِقَفَةٌ ہے) -
عرب لوگ کہتے ہیں: اِحْقَوْقَفَ الشَّيْءُ - جب کوئی شئے ٹیڑھی ہو جائے -
حُقُوْفٌ - سونے کے لئے جھک جانا -
فَاِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ - دیکھا تو ایک ہرن ٹیڑھا ہو کر سو رہا ہے -
فِيْ تَنَائِفَ حِقَافٍ یا فِيْ تَنَائِفَ حَقَائِفَ - خشک ریتلے میدانوں میں (بعض نے کہا:
حِقْفٌ - قبہ کو بھی کہتے ہیں اور قرآن میں اَحْقَافٌ سے قوم عاد کے گنبد مراد ہیں مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی) -
حَقٌّ - غلبہ کرنا' واجب کرنا' بیچ سر میں مار لگانا' یقین کرنا' ثابت ہونا' اونٹ کا چوتھے سال میں لگنا -
حِقَّةٌ - بھی "حَقٌّ" سے ہے' وہ اونٹ جو تین سال کا ہو کر چوتھے سال میں لگے -
حَقٌّ - اللہ کا نام بھی ہے کیونکہ حقیقۃً موجود وہی ہے باقی سب چیزوں کا وجود مثل عدم کے ہے جو زوال پذیر ہے -
حَقٌّ - باطل کی ضد ہے -
مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ - جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت

---

[1] ان دونوں کو کنویں کے ڈولوں پر قیاس کیا جاتا ہے - (م)

نہیں بن سکتا)۔

اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ۔ امانت دار پکا امانت دار۔

وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ۔ اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے (حق سے مراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس ثواب کا وعدہ اپنے بندوں سے کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا لیکن حق کے یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شئے واجب یا لازم ہے جس کے خلاف وہ نہیں کر سکتا۔ اس کو تو سب قدرت ہے چاہے تو تمام مومنوں کو آگ میں ڈال دے اور سب کافروں کو بہشت میں بھیج دے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ایسا نہ ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا بھی تردد ہوا جو دعا میں اس طرح کہنا مکروہ جانتے ہیں: اَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ یا بِحَقِّ مُوْسٰی یا بِحَقِّ عِیْسٰی۔ مگر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق سے ان دعاؤں میں وہی مراد ہو جو اوپر ہم نے بیان کیا' یعنی ثواب موعود یا حق سے حرمت مقصود ہو)۔

اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ۔ میرے بعد پھر حق عمر کے ساتھ رہے گا (جو بات وہ کہیں گے حق ہوگی)۔

لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا لَبَّیْکَ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا۔ میں تیری اطاعت اپنے اوپر لازم کر لیتا ہوں جو سراسر حق ہے میں تیری اطاعت بندگی اور غلامی کے ساتھ کرتا ہوں (حضرت محمد ﷺ گو بڑے شان والے پیغمبر تھے مگر اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام تھے۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ[1] ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے' اب افسوس ان جاہلوں پر ہے جو کہتے ہیں حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا حبیب اور خلیل اور پیغمبر کہو! مگر بندہ اور غلام نہ کہو! حالانکہ اللہ کی بندگی اور غلامی کا تو آنحضرتؐ نے جا بجا اقرار کیا ہے اور آپ نے صاف صاف اپنی امت کو وصیت کر دی ہے کہ کہیں حضرت عیسیٰؑ کی طرح تم مجھ کو چڑھا نہ دینا' میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔

اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کا حق دلا دیا ہے اب وارث کے لئے وصیت جائز نہ ہوگی۔

اَلصَّلٰوةُ وَاللّٰهِ اِذًا وَّلَا حَقَّ۔ نماز' ہاں خدا کی قسم جو شخص نماز کو چھوڑ دے اس کا اسلام میں کچھ حصہ نہ رہا (یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا جب وہ زخمی پڑے تھے لوگوں نے نماز کے لئے انہیں جگایا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے "خیر! خدا کی قسم نماز کا حق تو میں ادا کر لوں گا' مگر کیا اس کے بعد اور کوئی حق مجھ پر نہیں ہے؟ نہیں مجھ پر ہزاروں حقوق ہیں جن کو میں ادا نہیں کر سکتا)۔"

لَیْلَةُ الضَّیْفِ حَقٌّ فَمَنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِهٖ ضَیْفٌ فَهُوَ عَلَیْهِ دَیْنٌ۔ مہمان کی مہمانی شب میں کرنا لازم اور ضروری ہے' جس شخص کے گھر میں یا زمین میں کوئی مہمان صبح کرے تو اس کی مہمانی اس پر قرضہ ہے (یعنی مروت کے لحاظ سے ضرور اور لازم ہے اور جو کوئی مہمانی نہ کرے اس کی آدمیت میں خلل ہے)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَهٗ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَاْخُذَ قِرٰی لَیْلَتِهٖ مِنْ زَرْعِهٖ وَ مَالِهٖ۔ اگر کوئی شخص شب میں کسی قوم کے پاس جا کر اترے' پھر صبح ہو جائے اور کوئی اس کی مہمانی نہ کرے' تو اس کی مدد ہر مسلمان پر لازم ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک شب کی مہمانی کے موافق اس کے کھیت یا جائداد میں سے لے سکتا ہے (گو اس کا اذن نہ ہو کیونکہ وہ اپنا حق وصول کر سکتا ہے۔ خطابی نے کہا یہ اس شخص کے لئے ہے' جس کو ہلاکت کا ڈر ہو' اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں وہ دوسرے کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے سکتا ہے مگر اتنا جس سے زندگی قائم رہ سکے اب اگر اس نے اتنا مال لے کر صرف کیا تو اس کا عوض ادا کرنا اس پر لازم ہوگا' یا نہیں؟ اس بارے میں فقہا کا اختلاف ہے اور ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ لازم نہ ہوگا)۔

مَاحَقُّ امْرَئٍ مُّسْلِمٍ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ عِنْدَهٗ۔ ہر مسلمان مرد کے لئے اس سے زیادہ

---

[1] میں اقرار کرتا ہوں کہ بے شک محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (م)

ہوشیاری کی کوئی بات نہیں کہ وہ دو راتیں اس طرح نہ گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں، معلوم نہیں موت کس وقت آ جائے۔ اس حدیث میں وصیت سے یہ مراد ہے کہ آدمی کو کسی کا دینا ہو یا کسی کی امانت اس کے پاس ہو یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اس پر واجب ہو تو اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ایسا نہ ہو کہ دفعۃً مر جائے اور زبان سے کہنے کا موقع نہ ملے۔ باقی وارثوں کے لئے وصیت کرنا وہ تو میراث کی آیت سے منسوخ ہو گیا۔ البتہ غیر وارث کے لئے ثلث مال تک اگر وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ بھی لکھ کر رکھ چھوڑے)۔

فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ فِيْ وَلَدٍ - دو آدمی آئے وہ دونوں ایک بچہ میں جھگڑ رہے تھے (ایک کہتا تھا اس بچہ کی پرورش میرا حق ہے، دوسرا کہتا تھا نہیں میرا حق ہے)۔

مَنْ يُحَاقُّنِيْ فِيْ وَلَدِيْ - میرے بچے کے مقدمہ میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے۔

اَتُحَاقُّنِيْ بِخُطْئِكَ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ سے فرمایا) کیا تو مجھ سے اپنے گناہ کے بارے میں جھگڑتا ہے؟۔

اِنَّ لَهٗ كَذَا وَ كَذَا لَا يُحَاقُّهٗ فِيْهَا اَحَدًا - اس کو اتنا اتنا ملے گا کوئی اس سے اس میں جھگڑا نہ کرے۔

مَتٰى مَاتَغْلُوْا فِي الْقُرْاٰنِ تَحْتَقُّوْا - تم کب تک قرآن میں تکرار کرتے رہو گے، وہ کہے میں حق پر ہوں یہ کہے میں حق پر ہوں۔

اِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحِقَاقِ فَالْعَصَبَةُ اَوْلٰى - جب عورت جوانی کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا عصبہ (مثلاً باپ، دادا، چچا، بھائی اس کا زیادہ حق دار ہے (وہی اس کا ولی ہوگا، اور جب تک نابالغ رہے تو ماں کی پرورش میں رہے گی۔ وہی زیادہ حق دار ہے)۔

اصل میں حِقَاق کے معنی جھگڑا۔ یعنی ہر فریق کا یہ کہنا کہ میں حق پر ہوں اور یہاں اس سے مراد جوانی ہے کیونکہ بچپن میں آدمی خصومت کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ نَصُّ الْحِقَاقِ سے یہ مراد ہے کہ اس حد کو پہنچ جائے جب اس پر اللہ اور لوگوں کے حقوق واجب ہوتے ہیں۔ وہ بھی جوانی ہی کی طرف اشارہ ہے۔ بعض نے کہا ''نص الحقاق'' سے مراد یہ ہے کہ عورت اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی شادی بیاہ تصرف وغیرہ اپنے حق میں جائز اور نافذ ہو۔ یہ بھی جوانی ہی میں ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ''نَصَّ الْحَقَائِقِ'' ہے، مطلب وہی ہے۔

فُلَانٌ حَامِي الْحَقِيْقَةِ - (عرب لوگ اس جملہ کو اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے لوگوں کی، جن کی حمایت اس پر واجب ہو حمایت کر سکے)۔

لَايَبْلُغُ الْمُؤْمِنُ حَقِيْقَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى لَايَعِيْبَ مُسْلِمًا بِعَيْبٍ هُوَ فِيْهِ - کوئی آدمی ایمان کی کنہہ اور حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک دوسرے مسلمان کا وہ عیب بیان کرنا نہ چھوڑے جو خود اس میں موجود ہو۔ (جیسے انجیل شریف میں ہے ''دوسرے کی آنکھ کا تنکہ دیکھتے ہو، اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے؟''

مرا پیر دانائے مرشد شہاب
دو اندر زفرمود برروئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش
دوم آنکہ بر غیر بدبیں مباش[1]

مِنْ وَّرَاءِ حِقَاقِ الْعُرْفُطِ - عرفط کے نوجوان درختوں کے پیچھے سے۔

مَا اَخْرَجَنِيْ اِلَّا مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ - (ابوبکر صدیقؓ ٹھیک دوپہر کو مسجد کی طرف نکلے لوگوں نے پوچھا تم اس وقت کیوں نکلے؟ انہوں نے کہا مجھ کو حقیقی اور سخت بھوک نے نکالا۔ (یعنی کھانے کی تلاش میں نکلا ہوں۔ بعض نے کہا یہ ''حَاقِ يَحِيْقُ'' سے بہ تخفیف قاف ہے، یعنی بھوک کے گھیر لینے

---

[1] میرا پیر بڑا عقلمند ہادی اور چمکنے والا ستارہ ہے۔ اس نے دریا کے کنارے مجھے دو نصیحتیں کی ہیں ایک یہ کہ اپنے آپ میں اترایا نہ کرو اور دوسری یہ کہ دوسروں کو بری نظر سے نہ دیکھا کرو۔ (م)

کی وجہ سے نکلا ہوں)۔

وَتَخْتَقُوْنَهَا اِلٰی شَرَقِ الْمَوْتٰی - تم نماز میں اتنی دیر کرو گے ایسے تنگ وقت میں پڑھو گے جتنا وقت مردے کو اُچھو ہونے سے اس کے مرنے تک ہوتا ہے (جب اس کی سانس اٹک جاتی ہے یہ عین موت کے قریب ہوتا ہے مشہور روایت تَخْنِقُوْنَهَا ہے - خائے معجمہ سے' اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

لَیْسَ لِلنِّسَاءِ اَنْ یَّحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ - عورتوں کو بالکل بیچ رستے سے نہ چلنا چاہئے (بلکہ ایک کنارے سے)۔

مَاحَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَتّٰی اسْتَغْنَی الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ - بنی اسرائیل پر عذاب کا وعدہ اس وقت پورا ہوا جب مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو لے کر بے پرواہ ہو گئیں (مرد لواطت میں اور عورتیں مساحقہ (چپٹی) میں مصروف ہو گئیں)۔

لَقَدْ تَلَافَیْتُ اَمْرَکَ وَھُوَ اَشَدُّ انْفِضَاجًا مِّنْ حُقِّ الْکُھُوْلِ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تیرا کام درست کیا جب وہ مکڑی کے جالوں سے بھی زیادہ بودا اور کمزور تھا۔

اِنَّهٗ زَرَعَ کُلَّ حُقٍّ وَّلُقٍّ - اس نے ہر نرم اور بلند زمین میں کھیتی کی (سب آباد کر دی)۔

اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ - مگر اسلام کے حق سے (جیسے کسی کا خون کرے یا حد کا کام کرے' مثلاً زنا وغیرہ یا کسی کا مال تلف کر دے یا نماز چھوڑ دے)۔

اَلْوُضُوْءُ حَقٌّ وَّسُنَّةٌ - (اذان کے لئے) وضو کرنا ضروری سنت ہے۔

فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ - اللہ کا حق اور زیادہ پورا کرنے کے لائق ہے۔ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم کیا جائے گا بلکہ جہاں حق اللہ اور حق العباد جمع ہوں تو پہلے حق العباد ادا کیا جاتا ہے' اس لئے کہ بندے محتاج ہیں اور اللہ غنی ہے مطلب یہ ہے کہ جب تو بندوں کا حق ادا کرنے کا خیال رکھتا ہے تو اللہ کا حق ادا کرنے کا ضرور خیال ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کا احسان بندوں کے احسانات سے کہیں زیادہ ہے)۔

اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَ کُلُّنَالَکَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ - بندوں کی ساری باتوں میں یہ بات بہت بجا اور بہت درست ہے کہ پروردگار جو تو عنایت فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (کُلُّنَالَکَ عَبْدٌ بیچ میں جملۂ معترضہ ہے' یعنی ہم سب تیرے بندے ہیں)۔

اَحَقًّا عَلَی الْاِمَامِ - کیا آپ سمجھتے ہیں امام پر یہ حق ہے؟

فَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَکُمْ - تب تمہارا دعویٰ قاتل پر ثابت ہو جائے گا تم اس سے قصاص یا دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے۔

اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوةِ - مال میں زکوۃ کے سوا اور بھی حقوق ہیں (مثلاً ضرورت کی چیزیں ہانڈی' برتن' کلہاڑی' سل' پھاوڑا' دست پناہ' چھلنی' توا' آگ' پانی' وغیرہ مانگنے پر دینا مہمان کی خاطر داری کرنا' ایک دن ایک رات تک)۔

اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ - سب وقتوں سے زیادہ بندے کی دعا قبول ہونے کا وقت رات کا پچھلا درمیانی حصہ ہے۔

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ - اونٹ کا جو حصہ زمین میں ہے وہ اس کو دو (ساعت بہ ساعت اس کو چھوڑ دیا کرو تا کہ زمین میں چرتا رہے اپنا پیٹ بھر لیا کرے گا اور قحط کے دنوں میں اونٹ پر سفر کرو تو قحط زدہ مقامات سے جلد نکل جاؤ تا کہ اونٹ دبلے نہ ہونے پائیں (سبحان اللہ شریعت محمدی نے کوئی بات نہیں چھوڑی' جانوروں تک کی بھی راحت رسانی کی تجویزیں اس میں کی گئی ہیں اور آنحضرتؐ کا وجود باوجود جس طرح آدمیوں کے لئے رحمت تھا اسی طرح جانوروں کے لئے بھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا)۔

اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ - جب کوئی ان سے حق بات کہتا ہے تو اس کو قبول کر لیتے ہیں' (نصیحت کرنے سے ناراض نہیں ہوتے)۔

ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا وَ رِقَابِهَا - پھر اللہ کا جو حق ان جانوروں کی پیٹھ اور گردن میں ہے ان کو نہیں

بھولا (پیٹھ میں حق یہ ہے کہ تھکے ماندہ شخص کو سوار کر لینا' گردنوں میں حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح پرورش کرنا ان کے کھانے پینے کی فکر رکھنا' طاقت کے موافق ان سے محنت لینا اور ان پر بوجھ لادنا)-

حَاقَقْتُهٗ فَحَقَقْتُهٗ - میں نے اس سے جھگڑا کیا' پھر میں غالب آیا جیسے خَاصَمْتُهٗ فَخَصَمْتُهٗ-

حَقَّ الطَّرِيْقَ - راستہ پر چلا-

حَقٌّ - موت-

اَلْاِقَامَةُ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ - اقامت یعنی تکبیر امام کا حق ہے (جب امام نماز کے لئے اٹھے یا نکلے اس وقت تکبیر کہی جائے)-

اَسْأَلُکَ بِکُلِّ حَقٍّ هُوَ لَکَ - میں تیرے ان حقوق کے وسیلے سے جو تیرے بندوں پر ہیں سوال کرتا ہوں-

وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْکَ - اور مانگنے والوں کا جو حق تجھ پر ہے اس کے وسیلے سے (اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے)-

اَلْعَيْنُ حَقٌّ - نظر بد لگنا سچ ہے (واقعی اس سے اثر ہوتا ہے' اب تو ''مسمریزم'' کا جو عمل نکلا ہے اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ان لوگوں کا خیال باطل نکلا جو حدیث کے خلاف اثرات نظر بد کو ایک ڈھکوسلا سمجھتے تھے)-

حَقٌّ - کے کئی معنی آتے ہیں' ایک تو حکمت کے ساتھ پیدا کرنے والا' دوسرا وہ چیز جو حکمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہو یا بنائی گئی ہو تیسرا صحیح اعتقاد اور قول جو واقع کے مطابق ہو یا وہ قول اور فعل جو وقت اور مصلحت کے موافق ہو' چوتھا واجب اور لازم پانچواں مضبوط اور مستحکم چھٹا یقین اور اذعان- ساتواں حقیقت اور ماہیت-

لَاتُدْرِکُهُ الْعُقُوْلُ بِمُشَاهَدَةِ الْعِيَانِ وَلٰکِنْ تُدْرِکُهُ الْعُقُوْلُ بِحَقَائِقِ الْاِيْمَانِ - اللہ تعالیٰ کو عقلیں آنکھوں سے دیکھ کر نہیں دریافت کر سکتیں (اور محسوسات کی طرح) بلکہ ایمان کی حقیقتیں پہچان کر (اس ایمان کی ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جاتا ہے جیسے اس بات پر کہ ایک دو کا یا دو چار کا نصف ہے- ایک بزرگ فرماتے ہیں اگر کوئی کہے کہ تجھ کو اس امر کا یقین ہے کہ فلاں شخص تیرا باپ تھا تو میں کہوں گا نہیں' مگر اس امر پر مجھ کو پورا یقین ہے کہ ہمارا پروردگار موجود ہے اور اس نے اپنی طرف سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور قیامت اور شریعت کی سب باتیں برحق ہیں- اس قسم کا یقین ایمان کا نور ہے جو سچے مومنوں کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے- اہل بدعت اور اہل باطل کو یہ یقین ساری عمر نصیب نہیں ہوتا)-

اِذَا اسْتُحِقَّتْ وَلَايَةَ اللّٰهِ - جب تو اللہ تعالیٰ کی ولایت کا سزاوار ہوتا ہے-

لَاتَتَعَرَّضُوْا لِلْحُقُوْقِ - بلاوجہ اپنے آپ کو اللہ یا لوگوں کے حقوق میں مت پھنساؤ (یعنی ایسے کام مت اختیار کرو' جن میں لوگوں کے حقوق تم پر پیدا ہوں بلکہ ایسے کاموں سے بھاگتے رہو' اگر زبردستی پھنس جاؤ! مثلاً کوئی زبردستی تم کو عدالت کا حاکم کردے تو صبر کرو اور اللہ سے مدد مانگو)-

حَقَلٌ - حقلہ ہونا (یہ ایک بیماری ہے جو اونٹ یا گھوڑے کو ہو جاتی ہے- گھاس کے ساتھ مٹی کھا جانے سے پیدا ہوتی ہے- جس کی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتا ہے)-

مُحَاقَلَةٌ - زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینا' یا کھیتی کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے پیشتر بیچ ڈالنا یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کرنا یا گیہوں کو جو بالی کے اندر ہوں صاف گیہوں کے بدل اندازہ کر کے بیچ ڈالنا-

نَهٰی عَنِ الْمُحَاقَلَةِ - آنحضرتؐ نے محاقلہ سے منع فرمایا (اس کے معنی اوپر گزر چکے)-

مَاتَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِکُمْ - تم اپنے کھیتوں کو کیا کرو گے (یہ حَقَلٌ سے نکلا ہے- بمعنی کھیتی کرنا-

کَانَتْ فِيْنَا اِمْرَأَةٌ تَحْقِلُ عَلٰی اَرْبِعَاءَ لَهَا سِلْقًا - ہم میں ایک عورت تھی جو اپنی نالیوں پر چقندر بوتی تھی (یا شلجم)-

اَکْثَرُهُمْ حَقْلًا - سب سے زیادہ کھیتی والے (مجمع البحرین میں ہے کہ مُحَاقَلَةٌ کی تفسیر ایک روایت میں یوں آئی

ہے کہ سوکھی کھجور کو تر کھجور کے بدل یا تازے انگور کو منقی کے عوض بیچنا اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کمی یا بیشی کا احتمال ہے)۔

حَوْقَلَ - بوڑھا ہو گیا' جماع کے قابل نہیں رہا۔

حَیْقَلٌ - جس میں بھلائی نہ ہو۔

حَقْنٌ - باز رکھنا' روکنا' محفوظ رکھنا۔

حَاقِنٌ - جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔

حَقْنَۃٌ - ایک درد ہے پیٹ کا۔

حُقْنَۃٌ یا اِحْتِقَانٌ - "ایک عمل" جس کو ڈاکٹر اینما کہتے ہیں (یعنی دوا مقعد کی راہ سے ڈالنا)۔

لَا رَایَ لِحَاقِنٍ - یہ ایک مثل ہے جس کا پیشاب رکا ہوا ہو وہ کیا رائے دے گا؟ وہ تو بے قرار اور مضطرب ہو گا۔

لَایُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ وَھُوَ حَاقِنٌ یا حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ - کوئی تم میں پیشاب روکے ہوئے نماز نہ پڑھے جب تک (پیشاب کر کے) ہلکا نہ ہو جائے (کیونکہ نماز کا بڑا جز خشوع اور خضوع ہے اور ایسی حالت میں کیا خشوع خضوع ہو سکتا ہے)۔

فَحَقَنَ لَہٗ دَمَہٗ - اس کا خون محفوظ رکھا (اس کو مارے جانے سے بچایا)۔

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَ ذَاقِنَتِیْ - آنحضرتؐ نے میری دگدگی اور ٹھڈی کے درمیان وفات پائی (میں آپؐ کا سر اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی)۔

اَلْاِیْمَانُ یُحْتَقَنُ بِہِ الدَّمُ - ایمان سے جان بچتی ہے۔

مِحْقَنَۃٌ - عمل کا آلہ۔

حَقْوٌ - وہ مقام جہاں ازار باندھتے ہیں۔ اس کی جمع اَحْقٍ اور اَحْقَاءٌ اور حُقِیٌّ اور حِقَاءٌ ہے۔

حَقْوٌ - ازار کو بھی کہتے ہیں۔

اَعْطَی النِّسَاءَ اللَّاتِیْ غَسَلْنَ ابْنَتَہٗ حَقْوَہٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَھَا اِیَّاہُ - آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنا تہہ بند دیا اور فرمایا یہ ان کے کفن کا اندر کا کپڑا کرو (تاکہ ان کے جسم سے لگا رہے اور اس کی برکت سے ان کو فائدہ ہو)۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ - رحم (یعنی رشتہ ناتا) کھڑا ہوا اور پروردگار کا "حقو" تھام لیا (نہایہ میں ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل ہے کیونکہ رحم کو رحمان کی ایک شاخ قرار دیا اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے' جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ - یعنی میں نے اس کی پناہ لی)۔

مؤلف:- کہتا ہے یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور سلف نے اس قسم کی حدیثوں میں تاویل نہیں کی بلکہ ان کو اپنے ظاہر پر رکھا اور یہ کہا ہے کہ پروردگار کی آنکھ' ہاتھ' چہرہ' قدم' ساق اور حقو سب کچھ ہیں' مگر جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہیں اور یہی طریقہ اسلم ہے۔

تَعَاھَدُوْا ھَمَانِیْکُمْ فِیْ اَحْقِیْکُمْ - اپنی ہمیانیوں کو کمر میں محفوظ رکھو (ہمیان وہ تھیلی جس میں روپے رکھتے ہیں)۔

لَاتَزْھَدْنَ فِیْ جَفَاءِ الْحَقْوِ - موٹی ازار پہننے سے نفرت نہ کرو (یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں سے فرمایا تاکہ ان کی پردہ پوشی کامل طریقہ پر ہو سکے)۔

مَاحَسَدْتُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَی الطَّسْاَۃِ وَ الْحَقْوَۃِ - (شیطان کہتا ہے) میں نے آدمی کی کسی بیماری پر اتنا حسد نہیں کیا' جتنا ہیضے اور پیٹ کے درد پر کیا (کیونکہ اس بیماری میں شہادت کا درجہ اس کو ملتا ہے)۔

بابُ الحاء مع الکاف

حَکْأٌ - باندھنا (جیسے اِحْتِکَاءٌ ہے)۔

اِحْکَاءٌ - چبھنا۔

فِی الْحُکَاۃِ مَا اُحِبُّ قَتْلَھَا - حکئہ کا مار ڈالنا میں پسند نہیں کرتا (وہ ایک جانور ہے۔ چھپکلی کے مشابہ جو ایذا نہیں دیتا۔ بعض نے کہا "چھپکلی" ہی کو کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں :۔ کہ حَکَاءَۃٌ حفہ کا زبہ مدہمزہ)۔

حَکْوٌ - ظلم کرنا' بدسلوکی کرنا' ضبط کرنا۔

حَکْرٌ - مستقل ہونا - روکنا۔

اِحۡتِکَارٌ اور تَحَکُّرٌ- غلہ کا رکھ چھوڑنا اس نیت سے کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے-

مَنِ احۡتَکَرَ طَعَامًا- جس نے کھانے کی چیزیں روک رکھیں-

نَهٰی عَنِ الۡحُکۡرَةِ- احکار سے منع فرمایا-

حُکۡرٌ- کے بھی وہی معنی ہیں-

اِنَّهٗ کَانَ یَشۡتَرِیۡ الۡعِیۡرَ حُکۡرَةً- حضرت عثمانؓ قافلے کا سب غلہ خرید لیتے یا یوں ہی ڈھیر لگا کر خرید لیتے-

اِذَا وَرَدۡنَ الۡحَکَرَ الۡقَلِیۡلَ فَلَا تَطۡعَمۡهُ- جب کتے تھوڑے سے پانی پر (جو گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے) آتے جاتے ہیں (اس میں سے پانی پیتے رہیں) تو وہ پانی مت پی (اس لئے کہ قلیل پانی میں احتمال ہے کہ ان کا زہر سرایت کر گیا ہو گو وہ ناپاک نہ ہو گا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)-

مَنِ احۡتَکَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ- جو شخص انکار کرے وہ گنہگار ہے (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ غلہ کی گرانی کے وقت بہت سا غلہ خرید کر کے اس نیت سے رکھ چھوڑے کہ جب اور گراں ہو گا تو بیچیں گے' اگر اس کے گاؤں یا کھیت سے غلہ آئے یا ارزاں میں خریدے اور اس کو رکھ چھوڑے یا گرانی میں اس نیت سے خریدے کہ اسی وقت اس کو بیچ ڈالے گا' تو یہ احتکار نہ ہو گا نہ وہ گناہ گار ہو گا)-

لَاَنۡ یَّلۡقَی اللّٰهَ الۡعَبۡدُ سَارِقًا اَحَبُّ اِلَیۡهِ مِنۡ اَنۡ یَّلۡقَی اللّٰهَ وَقَدِ احۡتَکَرَ الطَّعَامَ- اگر بندہ چور ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ احتکار کرنے والا ہو کر ملے' اس نے غلہ کا احتکار کیا ہو-

اَلۡجَالِبُ مَرۡزُوۡقٌ وَّ الۡمُحۡتَکِرُ مَلۡعُوۡنٌ- غلہ باہر سے لانے والا روزی دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اس کو برکت دے گا' چونکہ وہ خلق اللہ کی آسائش اور پرورش چاہتا ہے' اور غلہ روک رکھنے والا ملعون ہے- (مجمع البحرین میں ہے کہ ارزانی میں چالیس دن تک غلہ روک رکھنا احتکار ہے اور مہنگائی اور قحط میں تین دن تک روک رکھنا بھی احتکار ہے اور گیہوں، جو، انگور، کھجور، گھی اور تیل کو مزید فائدہ کی غرض سے روکنے میں خاص احتکار ہے- میں کہتا ہوں اس کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک اناج جس کو لوگ کھاتے ہوں' اس کا روک رکھنا احتکار ہے- جیسے چاول- جوار- باجرہ- سانوان- کودون- منڈوان اور روغن دانہ وغیرہ وغیرہ-

مَرَّ بِالۡمُحۡتَکِرِیۡنَ فَاَمَرَ بِحُکۡرَتِهِمۡ اَنۡ تُخۡرَجَ اِلٰی بَطۡنِ الۡاَسۡوَاقِ حَیۡثُ تَنۡظُرُ الۡاَبۡصَارُ اِلَیۡهَا- آنحضرتؐ احتکار کرنے والوں پر گزرے- فرمایا ان لوگوں نے جو غلہ روک کر رکھا ہے اس کو بازاروں کے درمیان نکال کر لاؤ جہاں پر سب لوگ اس کو دیکھیں (اور ان لوگوں پر لعنت پھٹکار کریں)-

حَکۡرٌ- گھی شہد جس کو بچے چاٹتے ہیں-

حَکٌّ- رگڑنا' ملنا' کھجانا' چھیلنا- (عرب لوگ کہتے ہیں)-

مَاحَکَّ جِلۡدَکَ مِثۡلُ ظُفۡرِکَ- تیری کھال کو تیرے ہی ناخن کی طرح کوئی نہیں کھجا سکتا (مطلب یہ ہے کہ اپنی مدد آپ کرو' اپنی فکر آپ کرو! دوسروں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا بڑی غلطی ہے)-

اَلۡاِثۡمُ مَاحَاکَ فِیۡ نَفۡسِکَ وَ کَرِهۡتَ اَنۡ یَّطَّلِعَ عَلَیۡهِ النَّاسُ- گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا ہو اور تو لوگوں کو اس کی خبر ہو جانا پسند نہ کرتا ہو-

اَلۡاِثۡمُ مَاحَکَّ فِیۡ الصَّدۡرِ وَ اِنۡ اَفۡتَاکَ الۡمَفۡتُوۡنُ- گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتویٰ دے دے کہ یہ گناہ نہیں ہے-

اِیَّاکُمۡ وَالۡحَکَّاکَاتِ فَاِنَّهَا الۡمَاثِمُ- تم ان باتوں سے بچے رہو جو دل کھجلاتی ہیں (یعنی دل پر اثر کرتی ہیں) وہی گناہ ہیں-

حَتّٰی اِذَا تَحَاکَّتِ الرُّکَبُ قَالُوۡا مِنَّا نَبِیٌّ وَ اللّٰهِ لَا اَفۡعَلُ- (ابوجہل لعین کہنے لگا) جب گھٹنے گھٹنوں سے لگ گئے (یعنی ہم اور بنی ہاشم شرف وفضیلت میں برابر ہو گئے) تو اب بنی ہاشم (اپنی فضیلت یوں جتانے لگے) کہنے لگے ہم میں ایک پیغمبر ہوا (تم کو یہ شرف کہاں ملا؟) خدا کی قسم میں تو کبھی

ماننے والا نہیں (نہ مان کم بخت اپنا منہ کالا کر)-

اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ - میں اس مقدمہ کی وہ لکڑی ہوں جس سے خارش زدہ اونٹ اپنے آپ کو رگڑ کر اپنی کھجلی دفع کرتے ہیں (یعنی بڑے بڑے اہم کاموں میں میری رائے سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں میری طرف رجوع کرتے ہیں) کتاب الجیم میں بھی اس کی تفسیر گزر چکی ہے)-

اِذَا حَكَّكْتُ قُرْحَةً دَمَّيْتُهَا - (یہ عمرو بن عاصؓ کا قول ہے) جب میں کسی زخم کو کھجاتا ہوں تو اس کو خون آلودہ کر دیتا ہوں (یعنی ہر کام میں اس کی انتہا کو پہنچ جاتا ہوں)-

اَمَرَ بِدَفْنِ حِكَّةٍ يَّلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِهَا - حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بچوں کے ایک کھلونے کو جس کو "حکہ" کہتے ہیں (وہ ہڈی سے رگڑ کر مورت کے طور پر بنایا جاتا ہے) گاڑ دینے کا حکم دیا (بچے کیا کرتے ہیں اس کو اٹھا اٹھا کر دور پھینکتے ہیں جو کوئی جا کر اس کو لے لے وہ جیت لیتا ہے)-

حِكَّةٌ - خارش اور کھجلی کو بھی کہتے ہیں- مگر "حکہ" سوکھی کھجلی اور "جرب" وہ کھجلی جو دانوں کے ساتھ ہو-

حُكْمٌ - فیصلہ کرنا - پھر جانا فساد سے روکنا-

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے کیونکہ وہ بڑا قاضی اور فیصلہ کرنے والا ہے- بعض نے کہا اس لئے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے- بعض نے کہا اس لئے کہ وہ حکمت والا ہے- حکمت کہتے ہیں موجودات کی حالت نفس الامر کے موافق پہچاننے کو- صاحب نہایہ نے کہا حکمت افضل اشیاء کی معرفت افضل علوم سے اور حکیم اس کو بھی کہتے ہیں جو باریک باریک کاریگریاں کرے اور نادر نادر چیزیں بنائے-

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ - یعنی قرآن تمہارے لئے اور تمہارے اوپر حکومت کرنے والا ذکر ہے- (بعض نے کہا حکیم کے معنی یہاں "محکم" کے ہیں یعنی جس میں اختلاف اور اضطراب نہیں ہے بعض نے کہا اس میں حکمتیں اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں)-

قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں نے مفصل کی سورتیں آنحضرتؐ ہی کے زمانہ میں پڑھ لی تھیں- (بعض نے کہا محکم سے مراد یہاں وہ ہے جو متشابہ کی ضد ہو)-

اِنَّهٗ كَانَ يُكْنٰى اَبَالْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَ كَنَّاهُ بِاَبِيْ شُرَيْحٍ - ابوشریح کی کنیت پہلے ابوالحکم تھی آنحضرتؐ نے فرمایا حکم تو اللہ کا نام ہے اور ان کی کنیت ابوشریح رکھی-

اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ - ایک وہ آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) (مجمع البحار میں ہے کہ "مُحْكَمَاتٌ" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف ہو اور "متشابہات" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف نہ ہو)-

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ - اللہ نے اس کو حکمت دی (یہاں حکمت سے مراد قرآن ہے)-

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالْكِتَابَ - اللہ نے اس کو حکمت دی (یعنی دانائی اور عقل یا علم یا کاموں کو مضبوطی اور درستی سے کرنا یا فکر سلیم جس میں خطا نہ ہو- کتاب سے مراد قرآن ہے)-

حکمت اس علم کو بھی کہتے ہیں جس میں ہر موجود کے احوال اور خصائص اور حقیقت اور ماہیت سے بحث کی جاتی ہے جہاں تک بشری طاقت کام کرتی ہے اسی طرح انسان کے مفید اور مضر باتوں کی اور اصلاح تمدن اور زندگی کی آسائش کے ساتھ گزارنے کے اصول و تدابیر کی اس میں تعلیم ہوتی ہے حکیم اس شخص کو کہیں گے جو یہ علم جانتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو اگر عمل نہ کرے تو وہ حکیم نہیں ہے صرف عالم ہے- انبیاء کا مرتبہ حکیموں سے بڑھ کر ہے اور انبیاء کے بعد پھر سب سے اعلیٰ مرتبہ حکیموں کا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حکیموں کا علم انہی باتوں تک پہنچتا ہے جو محسوس اور عقل انسانی کی حدود میں ہیں اور انبیاؑ ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جو حس اور عقل کی رسائی سے برتر ہیں-

وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ - میں اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں (تیرے ہی سامنے اپنے مقدمہ لے جاتا ہوں نہ جاہلیت والوں کی طرح بتوں یا کاہنوں کے سامنے)-

وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ - ان میں ایک شخص ہے

جس کا نام حکیم ہے (بعض نے کہا حکیم سے حکمت والا مراد ہے)۔

یَنْزِلُ حَکَمًا عَدْلًا - حضرت عیسیٰ (قیامت کے قریب) حاکم بن کر اتریں گے انصاف کریں گے (یعنی شریعت محمدی کے موافق حکم دیں گے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور وہ زندگی میں آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اور مالکؒ نے کہا کہ وہ تینتیس کی عمر میں مر گئے' مرنے سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے یا حقیقتاً مر جانا مراد ہو تو اللہ تعالیٰ اخیر زمانہ میں پھر ان کو زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا کیونکہ حضرت عیسیٰ کے قیامت کے قریب اترنے میں متواتر حدیثیں وارد ہیں۔

مؤلف:- کہتا ہے کہ اکثر علماء کا کیا بلکہ کل علمائے امت محمدی یہاں تک کہ علمائے نصاریٰ کا بھی اس پر اجماع ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور متواتر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے' جزیہ موقوف کر دیں گے' صلیب توڑ ڈالیں گے' سوروں کو مار ڈالیں گے اور مالکؒ کا یہ قول شاذ ہے اور عجب نہیں کہ راوی کو اس میں شبہ ہو گیا ہو' اس نے غلطی سے مالک کے کلام کا یہ مطلب سمجھا ہو اگر یہ قول ثابت بھی ہو تو وہ تاویل کرنا ضروری ہے جو اوپر منقول ہوئی اور اگر مالک وہ بات کہیں جو صحیح حدیثوں کے برخلاف ہو تو ان کا قول ہرگز تسلیم کے لائق نہ ہوگا' جیسے اور علماء کا جو خطا سے معصوم نہیں ہیں۔ بہرحال مالک نے اس امر کا انکار نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب پھر دنیا میں آئیں گے۔ اب جو شخص نزول عیسیٰ کا منکر ہو وہ بدعتی اور گمراہ ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے اور افسوس اس پنجابی کے حال پر جو اپنے کو عیسیٰ کہتا ہے' کبھی مریم' کبھی مثیل عیسیٰ' کبھی مرد بنتا ہے' کبھی عورت۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت کرے اور اس کے اغوا سے ہر ایک مسلمان کو محفوظ رکھے، وہ یقیناً ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے جن کے ظاہر ہونے کی خبر آنحضرتؐ دے چکے ہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ باجی نے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ۷۰۹ھ میں اتریں گے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ روایت غلط تھی اس کی غلطی ظاہر ہو چکی کیونکہ اس وقت جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں' رجب کی دوسری تاریخ یوم دو شنبہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت عیسیٰ نہیں اترے نہ ابھی تک شام اور قسطنطنیہ پر نصاریٰ قابض ہوئے ہیں' گو مسلمانوں کی اکثر حکومتیں دوسروں نے چھین لی ہیں اور باستثنائے سلطان روم اور شاہ ایران مسلمانوں کا کوئی مختار بادشاہ نہیں رہا ہے۔

فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ بَلْ عَلٰی حُکْمِکَ - تو ایسا کر قلعہ کے کافروں کو اپنے حکم پر اتار اللہ کے حکم پر مت اتار (یعنی ان سے یوں کہہ اگر تم اس امر پر راضی ہے کہ میں جو تمہارے بارے میں مناسب سمجھوں گا ویسا حکم دوں گا' تب تو اتر آؤ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم اللہ کے حکم پر اترتے ہیں تو یہ شرط منظور نہ کر' اس لئے کہ اللہ کا حکم تجھے کیا معلوم)۔

وَ ذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْھِمْ - یہ اس لئے کہ سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے یہودیوں کے بارے میں حکم دیا تھا (وہ حکم یہ تھا کہ ان میں کے جوان مرد قتل کر دیئے جائیں' بچے عورتیں' لونڈی غلام بنیں)۔

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحُکْمًا یا لَحِکْمَۃً - بعض اشعار حکمت کے بھی ہوتے ہیں (جن میں مفید مضامین ہوتے ہیں' دانائی کی باتیں' نصیحتیں وغیرہ۔ تو عموماً ہر شعر کو برا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرتؐ نے بھی اشعار سنے ہیں' چنانچہ ایک بار حسانؓ نے آپ کو اشعار سنائے)۔

اَلصَّمْتُ حُکْمٌ وَّ قَلِیْلٌ فَاعِلُہٗ - خاموشی حکمت ہے لیکن اس کے کرنے والے کم ہیں (اکثر لوگ بے ہودہ اور بے ضرورت بکواس کیا کرتے ہیں اور بعض تو غیبت' بہتان' فحش گوئی اور دروغ بیانی میں بھی باک نہیں کرتے)

نیا موزد بہائم از تو گفتار
تو خاموشی بیاموز از بہائم[1]

---

[1] جانور تم سے بولنا (گفتگو کرنا) نہیں سیکھ سکتے تو پھر تم جانوروں سے خاموش رہنا ہی سیکھ لو۔ (م)

اَلْخِلَافَةُ فِیْ قُرَیْشٍ وَ الْحُکْمُ فِی الْاَنْصَارِ - خلافت اور حکومت تو قریش کے لوگوں میں رہے گی لیکن فیصلہ کرنا انصار میں ہوگا - (اکثر فقہاء انصاری صحابہ ہوئے ہیں - جیسے معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت وغیرہم)-

بِکَ حَاکَمْتُ - میں اپنا مقدمہ تیرے سامنے لاتا ہوں، تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں یا تیری ہی مدد کے بھروسہ پر میں مخالفوں سے بحث اور تقریر کرتا ہوں-

اِنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُحَکَّمِیْنَ یا لِلْمُحَکِّمِیْنَ - بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جن کو کافر لوگ کہیں یا تو تم کافر ہو جاؤ یا قتل ہو، وہ قتل ہونا گوارا کریں پر کفر پر راضی نہ ہوں یا بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جو اپنے نفس سے آپ انصاف کرتے ہیں (بری باتوں سے نفس کو روکتے ہیں "من آنم کہ من دانم" سب بندگان خدا سے زیادہ اپنے تئیں گناہ گار اور قصوروار سمجھتے ہیں، کبر وغرور نہیں کرتے، اتراتے نہیں)-

لَا یَنْزِلُهَا اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدٌ اَوْ مُحَکَّمٌ فِیْ نَفْسِهٖ - بہشت میں ایک گھر ہے، اس میں وہی شخص جانے پائے گا جو پیغمبر ہو یا صدیق یا شہید یا وہ شخص جس کو دو باتوں میں اختیار دیا گیا ہو، مرنا قبول کرے یا کفر کرنا، اور وہ مرنا قبول کرے مگر کفر پر راضی نہ ہو-

فَاَحْکَمَ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ - اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا (یہ اَحْکَمْتُ سے نکلا ہے بمعنی مَنَعْتُ (بعض نے کہا: حَکَمْتُ الْفَرَسَ یا اَحْکَمْتُهٗ یا حَکَّمْتُهٗ سے - یعنی میں نے گھوڑے کو روک لیا-)

مَا مِنْ اٰدَمِیٍّ اِلَّا وَفِیْ رَأْسِهٖ حَکَمَةٌ - ہر ایک آدمی کے سر پر ایک حَکَمَةٌ ہے (حکمہ لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کی ناک پر رہتا ہے اور اس کی ٹھڈی کے تلے جس طرح جانور اس کی وجہ سے سوار کی مخالفت نہیں کر سکتا اسی طرح جب اللہ چاہتا ہے تو آدمی کو بھی اس کی وجہ سے برائی سے روک دیتا ہے)-

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَ اللّٰهُ حَکَمَتَهٗ - بندہ جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ اور بڑھا دیتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں:-

فُلَانٌ عَالِی الْحَکَمَةِ - وہ شخص عالی شان ہے-

وَ اَنَا اٰخِذٌ بِحَکَمَةِ فَرَسِهٖ - میں آپ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھا-

حَکِّمِ الْیَتِیْمَ کَمَا تُحَکِّمُ وَ لَدَکَ - یتیم کو بھی بری باتوں سے اسی طرح بچا جس طرح اپنی اولاد کو بچاتا ہے (اس کی تعلیم وتربیت میں بھی اپنی اولاد کی طرح کوشش کر) (بعض نے کہا اس کی جائداد کی اصلاح کے لئے اسی طرح فکر کر جس طرح اپنی اولاد کی جائداد میں اصلاح اور درستی کرتا ہے)-

فِیْ اَرْشِ الْجِرَاحَاتِ الْحُکُوْمَةُ - زخموں کی دیت میں حکومت کرنا چاہئے (یعنی جن زخموں کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حاکم یہ کرے کہ اگر ایسا زخم کسی صحیح سالم غلام کو پہنچایا جاتا تو اس کی قیمت کتنی کم ہو جاتی، اسی نسبت سے دیت دلائے - مثلاً ایک غلام کی قیمت سو روپے تھی، اگر اس کو ایسا زخم لگتا تو اس کی قیمت نوے روپیہ رہ جاتی تو دیت کا دسواں حصہ زخمی کرنے والے کو دینا ہوگا)-

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی حَکَمَ وَحَاءَ - میں اپنی امت کے ان لوگوں کی شفاعت کروں گا جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ حکم اور حاء قبیلوں کی بھی شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلے بڑے شریر مشہور تھے)-

فَقَدْ اَحْکَمَ اللّٰهُ مِنْهُ - اللہ تعالیٰ نے اس کو جہاد میں آنے سے روک دیا-

نَطَقُوْا فَکَانَ نُطْقُهُمْ حِکْمَةً - اولیاء اللہ بات کرتے ہیں تو حکمت کی بات کرتے ہیں (جو دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہوتی ہے)-

لَیْسَ کُلَّ کَلَامِ الْحِکْمَةِ اَتَقَبَّلُ - میں حکمت کی ہر بات قبول نہیں کرتا (بلکہ بات کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہوں اگر اس کی نیت میری رضا جوئی کی ہے، تب اس کی بات قبول ہوتی ہے، اس پر ثواب ملتا ہے)-

اَدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّمْلَاءَ قَلْبِیْ عِلْمًا وَّ حُکْمًا - میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ میرا دل علم اور حکمت سے بھر

دے-

حِکَمٌ جمع ہے حِکْمَۃٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ حکمت دوقسم کی ہے ایک عملی جس کا تعلق عمل سے ہے- جیسے علم اخلاق، تدبیر منزل، علم حساب، علم المعادن، علم الارض، علم الحرب، سیاست مدن، طب، جرثقیل، کیمیا، علم الماء، علم الہواء، علم البرق، علم البخار، علم المناظر، علم المثلث والمساحۃ، علم الزراعت و التجارۃ وغیرہ- دوسری حکمت نظری، جس کا تعلق صرف علم سے ہے- مثلاً آٹھوں موجودات کا علم کہ وہ کیا ہیں خدائے تعالےٰ، فرشتے، نفس، ہیولیٰ، صورت، جسم، عرض، مادہ- میں کہتا ہوں کہ ایک موجود رہ گیا، یعنی جن)-

کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا-حکمت کی بات مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ہے، جہاں وہ اس کو پائے، وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (یعنی مسلمانوں کو علم حاصل کرنے میں سب قوموں سے زیادہ کوشش کرنا چاہئے وہ ان کا سرمایہ ہے- افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان علوم وفنون حاصل کرنے میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں حالانکہ یہ ان کے بزرگوں کی میراث تھی جس کے حاصل کرنے میں ان کو دوسرے سب لوگوں سے زیادہ سبقت کرنا تھی، یہ جو فرمایا جہاں وہ اس کو پائے، اس میں یہ تعلیم ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنی چاہئے، کوئی کافر یا ذلیل سے ذلیل شخص کے پاس بھی اگر علم کی کوئی بات ہو تو ہم کو اس کا شاگرد بن کر وہ بات سیکھ لینی چاہئے)-

اَلْکَلِمَۃُ الْحَکِیْمَۃُ ضَالَّۃُ الْحَکِیْمِ-حکمت کی بات حکیم کی کھوئی ہوئی چیز ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حَکِیْم یا حَکَمٌ یا خَالِد یا مَالِک یا ضَرار یہ نام رکھنے مکروہ ہیں کیونکہ یہ جاہلیت کے زمانوں کے نام تھے- حکیم بن حزامؓ مشہور صحابی ہیں اور اُمُّ الحکم معاویہؓ کی بہن تھیں)-

لَاحَکِیْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَۃٍ- حکیم جب ہی ہوتا ہے جب تجربہ ہو (صرف علم سے کچھ نہیں ہوتا)-

حَکْیٌ-بات کرنا-

حِکَایَۃٌ-نقل کرنا، مشابہت کرنا، گرہ مضبوط کرنا اور چغلی کھانا-

مُحَاکَاۃٌ-مشابہت-

فَحُکِیَ نَبِیًّا ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ-ایک پیغمبر کی نقل بیان کی، جس کو اس کی قوم نے مارا تھا-

مَا سَرَّنِیْ اَنِّیْ حَکَیْتُ فُلَانًا وَ اِنَّ لِیْ کَذَا وَ کَذَا- مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں فلاں شخص کی نقل کروں (جیسے بھانڈ کیا کرتے ہیں یا تھیٹر والے) گو مجھ کو اتنا اتنا مال دیا جائے-

بعض نے کہا یہ مُحَاکَاۃٌ سے ہے بہ معنی غیبت یعنی میں کسی کی غیبت کو پسند نہیں کرتا گو مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دیا جائے- طیبی نے کہا مُحَاکَاۃٌ بھی غیبت میں داخل ہے جو حرام ہے وہ کیا ہے کسی کی نقل کرنا- مثلاً لنگڑاتے ہوئے یا سر جھکائے ہوئے منہ ٹیڑھا کرنا-

اَلَا اَحْکِیْ لَکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ-کیا میں تم کو آنحضرتؐ کا وضو نہ بتلاؤں (یعنی جس طرح آنحضرتؐ وضو کرتے تھے اسی طرح وضو کر کے)-

کُلُّ کُفُوٍ مَّا جِدٌ مَّا خَلَا حَاکِیٍ اَوْ حَجَّامٍ- ہر ذات والا اچھا ہے سوا بت تراش اور چغل خور کے (بعض نے کہا حَاکِیٌ سے چغل خور اور بھانڈ مراد ہے اور حَجَّامٌ سے پچھنے لگانے والا-)

باب الکاف مع اللام

حَلِ حَلِ یا حَلْ یا حَلِ حَلْ -ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ اونٹ کو ہانکنے کے وقت یا اس کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں-

حَلْأٌ- سرمہ لگانا، مارنا، پچھاڑنا، چھیلنا-

تَحْلِئَۃٌ اور تَحْلِیْئٌ- روکنا دور کرنا ہانک دینا-

یَرِدُ عَلَیَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَھْطٌ فَیُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ - قیامت کے دن کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (حوض کوثر سے پینے کے لئے) لیکن وہ حوض پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو دھکیل دیں گے) (ایک روایت میں

فَيُحَلَّوْنَ ہے معنی وہی ہیں' ایک میں فَيُحَلَّوْنَ ہے' ایک میں فَيُجْلَوْنَ ہے جلا وطن سے-)

سَاَلَ وَفْدًا مَا لِاِبِلِكُمْ خِمَاصًا قَالُوْا حَلَّاَنَا بَنُوْ ثَعْلَبَةَ فَاَجْلَاهُمْ - (حضرت عمر کے پاس لوگ کہیں سے پیغام لے کر آئے) انہوں نے پوچھا' کہو تمہارے اونٹوں کو کیا ہوا بھوکے معلوم ہوتے ہیں- کہنے لگے بنو ثعلبہ نے ہم کو ہانک دیا (ہمارے اونٹوں کو پانی تک نہیں پینے دیا) آخر حضرت عمر نے بنو ثعلبہ کو ان کے ملک سے باہر نکال دیا-

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِىْ حَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ بِذِىْ قَرَدٍ - (سلمہ ابن اکوع نے کہا) میں آنحضرتؐ کے پاس آیا' آپ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو ہانک دیا تھا (جو آنحضرتؐ کے اونٹ لے کر بھاگ گئے تھے)-

حَلَّيْتُهُم اصل میں حَلَّاءْ تُهُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا برخلاف قیاس جیسے قَرَأْتُ میں قَرَيْتُ کہتے ہیں-

غَيْرُ مُحَلَّئِيْنَ عَنْ وِرْدٍ- پانی پر آنے سے ہانکے نہ جائیں گے (بعض نے غَيْرُ مُجْلَيْنَ روایت کیا ہے اِجْلَاءٌ سے بمعنی ملک بدر کرنا)-

حَلْبٌ یا حَلَبٌ یا حِلَابٌ - دودھ دوہنا-

حَلَبٌ اور حُلُوْبٌ - جمع ہونا-

مَالَهٗ حَلَبٌ وَّلَا جَلَبٌ - نہ اس کے پاس اونٹنیاں ہیں نہ اونٹ-

وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ- دودھ والے جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر (جہاں پینے کے لئے وہ لائے جائیں) ان کا دودھ دوہا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)-

قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى - اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر دودھ بہہ رہا تھا- دوڑ رہی تھی (اپنے بچہ کو قیدیوں میں ڈھونڈ رہی تھی)-

فَاِنْ رَضِىَ حِلَابَهَا اَمْسَكَهَا - اگر اس جانور کے دودھ پر راضی ہو جائے (یعنی جتنا دودھ دوہ دے) تو اس کو رکھ لے-

حِلَابٌ - اس برتن کو بھی کہتے ہیں جس میں دودھ دوہا جاتا ہے-

كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ بَدَاَ بِشَىْءٍ مِّثْلَ الْحِلَابِ- آنحضرت ﷺ جب غسل کرتے تو پہلے ایک برتن لیتے' اتنا بڑا جیسا دودھ دوہنے کا برتن ہوتا ہے- امام بخاری نے حِلَابٌ کو ایک قسم کی خوشبو سمجھا- بعض نے کہا' ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جُلَّابٌ ہے جو معرب ہے بہ معنی گلاب کی خوشبو- مگر گلاب و غسل کے شروع میں استعمال کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ پانی سے بہہ جائے گا- دوسرا صحیح بخاری کے کل نسخوں میں یہ لفظ بہ حائے حطی روایت کیا گیا ہے- کرمانی نے کہا ''جلاب'' کی روایت غلط ہے)-

فَاَجِئْنِىْ بِالْحِلَابِ - میں دودھ لے کر آتا-

اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ - دودھ والا جانور زکوٰۃ میں لینے سے بچارہ-

وَلَا حَلُوْبَةَ فِى الْبَيْتِ - گھر میں کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی-

اَبْغِنِىْ نَاقَةً حَلْبَانَةً رَكْبَانَةً - میرے لئے ایک اونٹنی ڈھونڈھ جو دودھ دیتی ہو اور سواری کے کام بھی آئے-

اَلرَّهْنُ مَحْلُوْبٌ - جو جانور گروی ہو تو گرویدار (یعنی مرتہن) اس کا دودھ دوہ سکتا ہے (اور اپنے استعمال میں لا سکتا ہے یہ اس کا عوض ہوگا جو مرتہن اس جانور کا دانہ چارہ اور اس کی داشت اور نگرانی کرے گا- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتہن کو اپنی محنت اور نگرانی کے معاوضہ میں شئی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا درست ہے اور یہ ربوا میں داخل نہیں- مثلاً مکان مرہونہ میں مرتہن بغرض حفاظت اور نگرانی رہ سکتا ہے اور یہ عوض ہوگا اس کا جو مرتہن اس مکان کی صفائی اور درستی اور مرمت میں خرچ کرے)-

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّبِيْرَ - اور ابر سے ہم پانی چاہیں-

كَانَ اِذَا دُعِىَ اِلٰى طَعَامٍ جَلَسَ جُلُوْسَ الْحَلَبِ - آنحضرتؐ جب کھانے کے لئے بلائے جاتے تو اس

طرح بیٹھتے جیسے کوئی دودھ دوہنے کے لئے بیٹھتا ہے (یعنی گھٹنوں کے بل)-

اُحْلُبْ فَكُلْ - اکڑوں بیٹھ رکھا-

لَاتَسْقُوْنِیْ حَلَبَ اِمْرَأةٍ - عورت کا دوہا ہوا دودھ مجھ کو مت پلاؤ (کیونکہ اہل عرب میں عورتوں کا دودھ دوہنا معیوب ہے- ابن جوزی نے کہا ابراہیم حربی نے کہا عورتیں جب دودھ دوہتی ہیں تو کبھی ان کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو وہ اچھی طرح طہارت نہیں کرتیں' ان کے ہاتھ یا کپڑے میں پیشاب لگ جاتا ہے اور وہی ہاتھ یا کپڑا جانور کے تھن پر لگا دیتی ہیں' اس لئے آپ نے عورتوں کے دوہے ہوئے دودھ سے نفرت کی- سبحان اللہ ہمارے آقا کے مزاج میں کتنی نفاست اور طہارت تھی- افسوس ان مسلمانوں پر ڈھیرنیوں اور چمارنیوں کے ہاتھ لگی ہوئی سیندھی پیتے ہیں یہ تو گو در گو ہے ایک تو سیندھی خود حرام دوسرے اس کی پلانے والی میلی کچیلی نجس ناپاک عورت جس کو دیکھ کر ہی نفرت پیدا ہوتی ہے)-

هَلْ يُوَافِقُكُمْ عَدُوُّكُمْ حَلَبَ شَاةٍ نَثُوْرٍ - کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر ٹھہر سکتا ہے جتنی دیر میں ایک کھلے تھن والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے- (''نَثُوْر'' وہ بکری جس کے تھن کا سوراخ کشادہ ہو اور دودھ کی دھار اس میں سے موٹی نکلے)-

ظَنَّ اَنَّ الْاَنْصَارَ لَا يَسْتَحْلِبُوْنَ لَهٗ - سعد بن معاذ یہ سمجھے کہ انصاری لوگ ان کی مدد کے لئے جمع نہ ہوں گے-

عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْلَبَ الْقَوْمُ یا اِسْتَحْلَبَ الْقَوْمُ - جب لوگ جمع ہو جائیں (اصل میں اِحْلَابٌ کے معنی دودھ دوہنے میں مدد کرنا)-

رَأَيْتُ عُمَرَ يَتَحَلَّبُ فُوْهُ فَقَالَ اَشْتَهِیْ جَرَادًا مَقْلُوًّا - میں نے عمرؓ کو دیکھا' ان کی رال بہنے کو تھی منہ میں پانی آ گیا تھا' کہنے لگے جی چاہتا ہے بھنی ہوئی ٹڈی کھاؤں-

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی الْحُلْبَةِ لَا شْتَرَوْهَا وَلَوْ بِوَزْنِهَا ذَهَبًا - اگر لوگ جانیں جو فائدہ میتھی میں ہے تو سونا دے کر اس کے ہموزن خرید کریں- (مؤلف کہتا ہے حقیقت میں میتھی بڑی فائدہ مند چیز ہے میں تو ساری ترکاروں میں میتھی کی بھاجی بہت پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ رافع قبض' مدر بول دافع درد بواسیری ہے- بعض نے کہا ''حلبہ'' ایک جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل ہے اور عرفج اور قتاد کو بھی حلبہ کہتے ہیں)-

اَحْلَبَ الرَّجُلُ - جب اس کی اونٹنی مادہ جنے (جیسے اَجْلَبَ الرَّجُلُ - جب اس کی اونٹنی نر جنے)-

اَلْاِسْلَامُ يَسِيْرُ الْمِضْمَارِ جَامِعُ الْحَلْبَةِ - اسلام کے دین کا میدان (جہاں پر دوڑ ہوتی ہے) چھوٹا ہے (یعنی دنیا) اور سب گھوڑوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی قیامت کے دن)-

يُسَمَّى الَّذِیْ يَلِی السَّابِقَ فِی الْحَلْبَةِ مُصَلِّیَ - جو گھوڑا آگے بڑھ جانے والے گھوڑے کے نزدیک ہی ہوتا ہے (شرط میں اس کو مُصَلِّی کہتے ہیں (کیونکہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھوں کے محاذی رہتا ہے)-

مَحْلَبٌ - دودھ دوہنے کا مقام-

حَلْتٌ - مونڈنا' ادا کرنا-

حِلِّيْتٌ اور حِلْتِيْتٌ اور حِلْتِيْتٌ اور حِلْتِيْثٌ - ہینگ-

حَلْجٌ - گوز لگانا' ذرا ذرا چلنا' روئی میں سے بنولے نکال کر اس کو صاف کرنا (اسی سے ''حَلَّاجٌ'' یعنی روئی صاف کرنے والا- حسین بن منصور حلاج یا منصور بن حلاج تمیمی ایک شخص گزرا ہے جو الوہیت کا دعویٰ کرتا تھا- ''اناالحق'' کہتا تھا- آخر علماء کے فتوے سے قتل کیا گیا)-

دَعْ مَا تَحَلَّجَ فِیْ صَدْرِكَ وَ تَخَلَّجَ - جو چیز تیرے سینے میں چبھے اور خلش پیدا کرے اس کو چھوڑ دے (یعنی جس چیز میں شک ہو کہ درست ہے یا نادرست' اس کا چھوڑ دینا بہتر ہے)-

لَايَتَحَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ طَعَامٌ - تیرے دل میں کوئی کھانا نہ چبھے (یعنی جو کھانا حلال ہے' جیسے مرغی وغیرہ) اس کے کھانے میں تردد مت کر- ایک روایت میں لَايَتَخَلَّجَنَّ ہے خائے معجمہ سے)-

حَتّٰی تَرَوْهُ یَحلِجُ فِیْ قَوْمِهٖ - یہاں تک کہ اس کو دیکھوا پنی قوم کی محبت میں جلدی کر رہا ہے (ایک روایت میں یَخْلِجُ ہے)-

مِحْلَجْ - وہ لکڑی جس سے روئی دھنکتے ہیں-

حَلْسٌ - برابر بارش ہوتی رہنا' زکوٰۃ میں جانور کے بدل نقد پیسہ لینا-

حَلَسٌ - جھول اڑھانا' اقامت کرنا-

عَدَّمِنْهَا فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ - ان فتنوں میں سے ایک احلاس کا فتنہ شمار کیا- (یہ حِلْسٌ کی جمع ہے- یعنی وہ کملی جو پالان کے تلے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے- جیسے یہ کملی اونٹ کی پیٹھ پر برابر پڑی رہتی ہے ویسے ہی یہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں برابر قائم رہے گا)-

جِبْرِیْلُ سَاقِطٌ کَالْحِلْسِ الْبَالِیْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ - جبریلؑ خدا کے ڈر سے پرانی کملی کی طرح پڑے ہوئے ہیں (ایک روایت میں کَالْحِلْسِ اللَّاطِیْءِ ہے- یعنی چپکی ہوئی کملی کی طرح)-

کُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِکُمْ - اپنے گھروں کی کملیاں بن جاؤ (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں پڑے رہو باہر نہ نکلو)-

کُنْ حِلْسَ بَیْتِکَ حَتّٰی تَأْتِیَکَ یَدٌ خَاطِیَةٌ اَوْ مَنِیَّةٌ قَاضِیَةٌ - اپنے گھر کی کملی بنا رہ' یہاں تک کہ گنہگار ہاتھ تجھ پر آن پڑے (کوئی ظالم آ کر تجھ کو قتل کر ڈالے) یا موت جو فیصلہ کرے (قصہ ہی چکا دے)-

قَامَ اِلَیْهِ بَنُوْ فَزَارَةَ فَقَالُوْا یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَحْنُ اَحْلَاسُ الْخَیْلِ فَقَالَ نَعَمْ وَ نَحْنُ فُرْسَانُهَا - بنی فزارہ کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا - اے خلیفہ رسول ہم تو گھوڑوں کی پیٹھوں کے نرے ہیں (یعنی ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں- یہ انہوں نے شیخی سے کہا اپنی سپاہ گری جتانے کو) حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور ہم لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں (تم سائیس ہو جو گھوڑے کی خدمت کرتے ہو)-

اِسْتَحْلَسْنَا الْخَوْفَ - ہم کو تو ڈر لازم ہو گیا (ہر وقت خوف کی حالت رہتی ہے)-

عَلَیَّ مِائَةُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا - (حضرت عثمانؓ نے جنگ عسرۃ میں کہا: جب مسلمانوں کو سواری اور خرچہ کی بڑی تکلیف تھی) سو اونٹ مع ان کی جھولوں اور پالانوں کے میں دیتا ہوں (آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کی اس ہمت کو دیکھ کر فرمایا مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدُ - یعنی عثمان پر اب کچھ نقصان نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی نفل عبادت نہ کریں کیونکہ یہ عبادت تمام نفل عبادتوں کے واسطے کافی ہو گئی - یا عثمان کو اب کوئی برا عمل جو اس کے بعد کریں' کچھ نقصان نہ کرے گا (کیونکہ یہ نیکی ان کی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گئی اور بہشت کے سزاوار بن گئے - اب اگر بالفرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہو جائے گی اس پر کوئی مواخذہ نہ ہو گا)-

اَلَمْ تَرَالْجِنَّ وَ اِبْلَاسَهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ وَ اَحْلَاسِهَا - کیا تو نے جنوں کو اور ان کی ناامیدی کو اور اپنی اونٹنیوں اور کملیوں سے مل جانے کو نہیں دیکھا (مطلب یہ ہے کہ جن جابجا متفرق ہو گئے ہیں' اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہو کر چل دیئے ہیں اب آسمان کی خبر لانے سے ناامید ہو گئے ہیں گویا ان کا جو کام تھا وہ بند ہو گیا اپنے اپنے ٹھکانوں کو چل دیئے)-

مُحْلَسٌ اَخْفَافُهَا شَوْکًا مِّنْ حَدِیْدٍ - ان کے سموں میں لوہے کے کانٹے جوڑ دیئے جائیں گے (تاکہ وہ اپنے مالکوں کو روندیں جو دنیا میں زکوٰۃ نہیں دیتے تھے)-

فِیْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا - برے سے برے کپڑوں میں (خراب کپڑوں کو حِلْسٌ قرار دیا' جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں)-

کُنْ حِلْسَ الْبُیُوْتِ مِصْبَاحَ اللَّیْلِ - گھر کی کملی اور چراغ بن جا (یعنی گھر ہی میں پڑا رہ باہر مت نکل)-

کُنْ حِلْسًا مِّنْ اَحْلَاسِ الْبُیُوْتِ - گھر کی کملیوں میں سے ایک کملی بن جا-

حَلِسٌ - بہادر' دلیر-

حَلْفٌ یا حِلْفٌ یا حَلِفٌ یا مَحْلُوْفٌ یا مَحْلُوْفَةٌ یا مَحْلُوْفَاءَ - قسم کھانا-

مَحَالَفَةٌ - آپس میں قول و قرار' عہد پیمان کرنا-

اِنَّهٗ حَالَفَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ - آنحضرتؐ نے قریش کے مہاجرین اور انصار میں عہد و پیمان کرادیا (یعنی بھائی چارہ دوستی اور محبت کا عہد)۔

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا مَرَّتَيْنِ - آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ہمارے گھر میں دو بار بھائی چارہ کرایا۔

لَاحِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں وہ معاہدہ نہیں ہے جو جاہلیت کے زمانے میں ہوا کرتا تھا (ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور غارت کرنے کے لئے تیسرے قبیلے سے دوستی اور عہد کرتا' اسلام میں ایسی دوستی اور عہد سے ممانعت ہوئی لیکن اب بھی اگر مظلوم کی مدد کرنے' یا حق بات کو جاری کرنے کے لئے مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے معاہدہ کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے)۔

وَجَدْنَا وَلَايَةَ الْمُطَيِّبِيْ خَيْرًا مِّنْ وَّلَايَةِ الْاَحْلَافِيْ - (حضرت ابن عباسؓ نے کہا) ہم نے تو مطیبی یعنی ابوبکر صدیقؓ کی حکومت کو احلافی یعنی حضرت عمرؓ کی حکومت سے بہتر پایا (اس کا قصہ یہ ہے کہ عبد مناف کے بیٹوں نے عبدالقادر کے لوگوں سے بعض کام لینے چاہے' جیسے کعبہ کی دربانی' حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ۔ عبدالدار کے لوگوں نے انکار کیا' اب ہر فریق نے اپنے دوست قبیلوں سے معاہدہ کیا۔ چنانچہ عبدالدار کی طرف جو قبائل تھے ان کو احلاف کہتے تھے۔ وہ چھ قبیلے تھے' عبدالدار' جمح' مخزوم' عدی' کعب' سہم۔ حضرت عمرؓ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ ادھر عبد مناف کے لوگوں نے کیا کیا' ایک پیالہ خوشبو سے بھرا ہوا لائے اور اپنے دوست قبیلے والوں سے کہا' اس میں ہاتھ ڈبو کر عہد کرو۔ تین قبیلے ان کے شریک ہوئے اسد' زہرہ اور تیم۔ انہوں نے ہاتھ ڈبوئے اور مسجد میں عہد موکد کیا' ان کو مُطَيِّبِيْن کہنے لگے' یعنی خوشبو لگائے گئے۔ ابوبکر صدیقؓ ان لوگوں میں تھے)۔

لَمَّا صَاحَتِ الصَّائِحَةُ عَلٰى عُمَرَ قَالَتْ وَ اسَيِّدَ الْاَحْلَافِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ وَالْمُحْتَلَفَ عَلَيْهِمْ يَعْنِي الْمُطَيِّبِيْنَ - جب رونے والی عورت حضرت عمرؓ پر یوں رونے لگی "ہائے احلاف کے سردار!" تو ابن عباسؓ نے کہا' بے شک اور ان لوگوں کے بھی سردار جن کے مقابلہ میں حلف لیا گیا تھا' یعنی مطیبین کے (عبداللہ بن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بعد پھر دو فریق کہاں رہے۔ حضرت عمرؓ جیسے احلافی گروہ کے سردار تھے ویسے ہی مطیبین کے بھی سردار تھے کیونکہ دونوں فریق مومن تھے اور آپ امیر المومنین تھے)۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا - جو شخص سمجھ بوجھ کر ایک کام پر قسم کھائے' پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے۔

اُحَالِفُكَ مُنْذُ الْيَوْمِ - میں آج کے دن تم سے قسم کھا رہا ہوں (اور تم مجھ کو منع نہیں کرتے' حالانکہ تم نے آنحضرتؐ سے اس کی ممانعت سنی ہے)۔

مَا اَمْضٰى جَنَانَهٗ وَ اَحْلَفَ لِسَانَهٗ - اس کا دل کیسا مضبوط ہے' اس کی زبان کیسی تیز ہے؟

اَنَا الَّذِيْ فِي الْحُلَفَاءِ - (عتبہ بن ربیعہ جب جنگ بدر میں عبیدہؓ بن حارث کے سامنے آیا اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے تو کہنے لگا) میں وہ ہوں جو حلفاء میں رہتا ہے (حلفاء ایک مشہور بھاجی ہے۔ بعض نے کہا بانس بن' مطلب یہ ہے کہ میں شیر ہوں کیونکہ شیر سایہ اور ٹھنڈ کی وجہ سے بانسوں کے جنگل میں رہتا ہے)۔

اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ - جب تو وہ قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا۔

اِنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا - بنی کنانہ نے قریش کے لوگوں سے معاہدہ کیا۔

لَاتَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ - اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ (نہ خدا کے سوا اور کسی مخلوق کی۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے۔ جس نے غیر خدا کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے اَفْلَحَ وَ اَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ۔ تو شاید یہ اس ممانعت سے پہلے کی ہے اور دوسرا یہ کہ یہ قسم نہیں ہے بلکہ محاورہ ہے عرب کا جو بغیر ارادہ قسم کے زبان سے نکل جاتا ہے اور ایسی

قسم لغو ہے جیسے ہندوستان میں بھی لوگ عام بول چال میں یوں کہتے ہیں: اجی نہیں تمہارے سر کی قسم' تمہاری جان کی قسم اور ایسا کہنے سے ان کا قصد قسم کھانے کا نہیں ہوتا- شریعت میں اسی قسم کا اعتبار ہے جو عمداً اور قصداً تعظیم کی نیت کے ساتھ کھائی جائے اور اسی کو حلف کہتے ہیں- ایسی قسم اللہ کے سوا اور کسی کی کھانا منع ہے مثلاً جیسے ہمارے زمانہ میں بعض گمراہ لوگ اپنے پیر یا استاد کی قسم کھاتے ہیں یا پیغمبرؐ کی یا اور کسی ولی کی- البتہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے)-

مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ - جو کوئی شخص جھوٹ موٹ بھی اسلام کے سوا اور کسی دین کو اختیار کرنے کی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں اور پھر وہ کام کرے گو اس کی نیت یہودی ہو جانے کی نہ ہو) تب وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اس نے کہا (یعنی یہودی ہو جائے گا اس لئے کہ زبان سے اس نے خود کو یہودی قرار دیا اور اسلام کے لئے جیسے دل کی تصدیق شرط ہے ویسے ہی زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے)-

مجمع البحار میں ہے اگر لات وعزیٰ کی قسم کھائے اور دل میں ان کی تعظیم کی نیت ہو تو کافر ہو جائے گا اور جو تعظیم کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہوگا مگر گنہگار ہوگا اس لئے کہ جھوٹ بولا کیونکہ جو چیز معظم نہ تھی' قسم کھا کر اس کو معظم کیا- امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس کو اختیار کیا ہے کہ صرف لات وعزیٰ کی قسم کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا- اس کا مطلب یہی ہے کہ جب ان کی تعظیم کی نیت نہ ہو مگر اس وقت بھی یہ ظاہراً کفر ہے گو عند اللہ کفر نہ ہو اور اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی لات وعزیٰ کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے یعنی تجدید ایمان کرے اور پورا بیان اس کا ہم نے کتاب المہدی میں کیا ہے-

وَالْحَلِيفَيْنِ - دو قبیلے جو باہم عہد رکھتے ہیں (یعنی اسد اور غطفان)-

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ حَلَفَ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ - عبداللہ بن عمرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے (کیونکہ وہ واقعہ حرہ میں گم ہو گیا اس کی نعش بھی نہیں ملی اور آنحضرتؐ کو بھی اس کے دجال ہونے کا گمان تھا- یہاں سے یہ نکلتا ہے کہ جس امر کا گمان غالب ہو آدمی اس کے بارے میں قسم کھا سکتا ہے- مثلاً کوئی اپنے باپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ پائے کہ اس کے اتنے روپیہ فلاں شخص کے پاس جمع ہیں تو وہ اس پر قسم کھا سکتا ہے)-

بِالْحِلْفِ الْفَاجِرِ - جھوٹی قسم کے ساتھ-

لَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں کوئی نیا عہد و پیمان نہ نکالو (جیسا جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور فتنہ مچانے کے لئے تیسرے سے عہد و پیمان کرتا لیکن جو عہد پیمان مظلوم کی مدد یا نیک کام کے لئے ہو وہ تو اسلام کی وجہ سے اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا)-

بِجَرِيرَةِ حُلَفَاءِكَ - تیرے حلفاء کے قصور میں (تو پکڑا گیا ہے)-

حُلَفَاءُ - حلیف کی جمع ہے- یعنی وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کیا گیا ہے-

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - جو شخص لات وعزیٰ کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے' (از سر نو تجدید ایمان کرے' لات وعزیٰ کی طرح وہ سب چیزیں ہیں جن کی مشرکین تعظیم اور عبادت کیا کرتے تھے اور ہماری شریعت میں ان کی تعظیم مطلقاً نہیں رہی لیکن اگر ہماری شریعت میں بھی ان کی تعظیم باقی رہی ہو- مثلاً کوئی حجر اسود یا کعبہ یا زمزم یا مقام ابراہیم یا صفا و مروہ کی قسم کھائے' اسی طرح اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ یا مومنین کی یا ان کی قبروں کی' تو وہ کافر نہ ہوگا گو گنہگار ہوگا- ابن اثیر نے کہا ایسی قسموں میں کفارہ لازم نہ ہوگا بلکہ استغفار کافی ہے)-

اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ - دیکھو میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا ہوں-

ذُو الْحُلَيْفَةِ - ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل دور پر-

حَلْقٌ - حلق پر مار لگانا (جیسے فَاذٌ دل پر مار لگانا) بھرنا' اندازہ کرنا' کاٹنا' مونڈنا-

تَحْلِيقٌ - حلقہ کرنا' مونڈنا' بلند ہونا-

كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ- آنحضرتؐ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج سفید اور بلند ہوتا- (اس میں زردی نہ آتی)-

حَلَّقَ الطَّائِرُ فِىْ كَبِدِ السَّمَاءِ يافِىْ جَوِّ السَّمَاءِ- پرندہ آسمان میں چڑھ گیا (ازہری نے کہا شروع دن میں تحلیق کے معنی سورج کا بلند ہونا اور اخیر دن میں نیچے گرنا)-

مُحَلِّقٌ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ- اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُحَلِّقَاتِ- جو پرندے آسمان میں اڑ رہے ہوں (ابھی پکڑے نہ گئے ہوں) ان کی بیع سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں وہ پرندہ پکڑا جاتا ہے یا نہیں اسی طرح مچھلی کی بیع دریا میں یا میوے کی بیع درخت پر جب وہ کچا ہو یا گیہوں یا چاول یا اناج کی بیع جب وہ بالی میں ہو اور پختہ نہ ہوا ہو منع ہے)-

فَهَمَمْتُ اَنْ اَطْرَحَ نَفْسِىْ مِنْ حَالِقٍ- میں نے قصد کیا اپنے تئیں اونچے پہاڑ سے گرادوں (خودکشی کرلوں)-

فَبَعَثَتْ اِلَيْهِمْ بِقَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَحَبَ النَّاسُ فَحَلَّقَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ اِلَىَّ وَقَالَ تَزَوَّدْ مِنْهُ وَاطْوِهٖ- حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کی قمیص لوگوں کے پاس بھیجی، وہ اس کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے (آنحضرتؐ کو یاد کرکے- سبحان اللہ!

در نمازم خم ابروئے تو یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بہ فریاد آمد[1]

ابوبکر صدیقؓ نے وہ قمیص اٹھا کر میری طرف پھینکی اور کہا اس کو تہہ کر کے رکھ دے-

نَهٰى عَنِ الْحِلَقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ- نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا (ایک روایت میں عَنِ التَّحَلُّقِ ہے جوہری نے کہا حَلْقَةٌ کی جمع حَلَقٌ ہے بہ فتحہ حا- بعض نے کہا مفرد حَلَقَةٌ ہے- بعض نے کہا دونوں صحیح ہیں حَلْقَةٌ اور حَلَقَةٌ لیکن شیبانی نے کہا حَلَقَةٌ تو حَالِقٌ کی جمع آئی ہے اور مفرد نہیں آیا)-

لَاتُصَلُّوْا خَلْفَ النِّيَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِيْنَ- سوتے ہوئے شخصوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہ ان لوگوں کے پیچھے جو حلقہ باندھے بیٹھے ہوں-

اَلْجَالِسُ وَسَطَ الْحَلْقَةِ مَلْعُوْنٌ- حلقہ کے بیچ میں (مرکز کی طرح) بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض آدمیوں کی طرف اس کی پیٹھ ہوگی وہ برا مانیں گے، اس پر لعنت کریں گے برا بھلا کہیں گے)- (طیبی نے کہا مراد یہ ہے کہ کوئی شخص وہاں آئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہوں اور یہ حلقہ میں جگہ نہ پا کر ان کے بیچ میں جا کر بیٹھ جائے، تو اس سے آپ نے منع فرمایا- بعض نے کہا بھانڈ مراد ہے جو بیچ میں بیٹھ کر نقلیں کرتا ہے لوگوں کو ہنساتا ہے یا شعبدے دکھاتا ہے)-

لَاحِمٰى اِلَّا فِىْ ثَلَاثٍ وَ ذَكَرَ مِنْهَا حَلْقَةَ الْقَوْمِ- تین مقام محفوظ ہو سکتے ہیں، ان میں سے ایک لوگوں کا حلقہ بیان کیا (ان کو یہ حق ہے کہ کسی کو گردنیں پھاند کر اندر نہ آنے دیں)-

نَهٰى عَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ- سونے کے چھلے پہننے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی مردوں کو)-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ- جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا ایک چھلہ پہنائے، وہ اس کو سونے کا چھلہ پہنائے (محبوب سے مراد بیٹا بیٹی، بیوی وغیرہ ہے اور بعض نے عورتوں کے لئے بھی سونا پہننا درست نہیں رکھا ہے)-

فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَ حَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامَ وَالَّتِىْ تَلِيْهَا وَ عَقَدَ عَشْرًا- آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا وزن ہوگیا اور آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنایا- انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی کا، یعنی دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ یہ ہے کہ کلمے کی انگلی کی نوک انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنائے)-

---

[1] مجھے نماز میں تیرے بھوئے کا خم یاد آیا تو میری حالت ایسی عجیب ہوگئی کہ محراب مجھ سے فریاد کرنے لگی- (م)

مَنْ فَکَّ حَلْقَةً فَکَّ اللّٰهُ عَنْهُ حَلْقَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ - جو شخص دنیا میں کسی بردے کو آزاد کرے (اس کے گلے سے حلقہ غلامی نکال ڈالے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک حلقہ نکال ڈالے گا (یعنی جن مصیبتوں میں وہ پھنسا ہوگا ان میں سے ایک مصیبت کو اس سے دفع کر دیا جائے گا)-

وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْوَاءُ وَالْبَیْضَاءُ وَالْحَلْقَةُ - جتنی اشرفیاں' روپے اور ہتھیار ہیں وہ سب آنحضرتؐ کے ہیں (بعض نے کہا حلقہ سے زرہ مراد ہے)-

اِنَّ لَنَا اَغْفَالَ الْاَرْضِ وَالْحَلْقَةَ - جو زمینیں خالی ہیں (بنجر یا افتادہ) اور ہتھیار یہ سب ہمارے ہیں-

تُنْزَعُ مِنْکُمُ الْحَلْقَةُ - تم سے ہتھیار لے لئے جائیں گے-

لَیْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ اَوْ حَلَقَ - وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو (مصیبت کے وقت) چلائے یا بال منڈائے-

لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْحَالِقَةَ وَ السَّالِقَةَ وَ الْخَارِقَةَ - آں حضرتؐ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو (مصیبت کے وقت) بال منڈا ڈالتی ہیں' چلا چلا کر روتی ہیں (نوحہ کرتی ہیں) کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں (بعض نے کہا:

حَالِقَةٌ - سے وہ عورت مراد ہے جو اپنے منہ کے روئیں کو زینت کے لئے منڈاتی ہے-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ - یا اللہ حج اور عمرے میں سر منڈانے والوں کو بخش دے (تین بار آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار بال کترانے والوں کے لئے' تو حج اور عمرے میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہوگا- باقی اور اوقات میں بال رکھنا افضل ہے اور سر منڈانا بھی جائز ہے لیکن بعض نے سر منڈانا مکروہ رکھا ہے کیونکہ وہ خارجیوں کی نشانی ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ - ان کی نشانی منڈھے ہوئے بال ہیں-

دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْبَغْضَاءُ وَهِیَ الْحَالِقَةُ - تم میں بھی اگلی امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آ لگی وہ کیا ہے آپس کی دشمنی دیکھو یہ خصلت تباہ کرنے والی ہے (اس کی وجہ سے ساری قوم تباہی میں پڑ جائے گی)-

اِنَّهٗ قَالَ لِصَفِیَّةَ عَقْرٰی حَلْقٰی - آنحضرت ﷺ نے ام المومنین صفیہؓ کو فرمایا (جب ان کو عین کوچ کے قریب حیض آ گیا تھا) خدا اس کو زخمی کرے اس کے حلق میں درد پیدا کرے (اکثر روایتوں میں یوں ہی ہے اور لغت کی رو سے یوں مشہور ہے عَقْرًا حَلْقًا اور تعجب کے مقام پر بھی کہا جاتا ہے اسی طرح منحوس اور موذی عورت کے لئے بھی)-

مؤلف:- کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ عقر سے بانجھ ہونے کے معنی میں مستعمل ہو' اسی طرح حلقی بہ معنی ''محلوقہ'' اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا ''اری بانجھ سر منڈی'' مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی اور اس فقرہ سے بددعا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اہل عرب خفگی کے وقت عورتوں کو ایسا کہتے ہیں-

لَمَّا نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ کُنَّا نَعْمِدُ اِلَی الْحُلْقَانَةِ فَنَقْطَعُ مَا ذَنَّبَ مِنْهَا - جب شراب حرام ہوئی تو ہم کیا کرتے تھے' اس گدر کھجور میں سے جس کی دو تہائی پک جاتیں اتنی نکال کر پھینک دیتے جتنی پکی ہوتی (اور باقی کا نبیذ بناتے' کیونکہ گدر اور پکی کھجور دونوں کو ملا کر ان کی نبیذ بنانے سے آپ نے منع فرمایا تھا اس لئے کہ اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے- نہایہ میں ہے کہ کھجور دم کی طرف سے پکنی شروع ہوتی ہے' اس کو تذنوبہ کہتے ہیں جب آدھی پک جاتی ہے تو اس کو مُجَزَّعٌ اور جب دو تہائی پک جاتی ہے تو اس کو حلقان کہتے ہیں)-

مَرَّ بِقَوْمٍ یَّنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ - کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو مسکہ اور گدر کھجور کھا رہے تھے (بعض نے کہا ثَعْدٌ وہ کھجور گدر- جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو یا بالکل پک گئی ہو یعنی رطب- بعض نے کہا نرم گدر کھجور)-

حَتّٰی یَاْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ - یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا کڑہ تھام لے گا-

تَهْوِیْ بِیَدِهَا اِلٰی حِلْقِهَا یا حِلَقِهَا - اپنے ہاتھ کو چھلے کی طرف جھکاتی تھی یا بالیوں یا چھلوں کی طرف (ایک روایت میں حَلْقِهَا ہے یعنی اس مقام کی طرف جہاں طوق پہنا جاتا ہے)-

سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ - خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے

(کیونکہ صحابہؓ کے زمانے میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت سے سرمنڈاتے تھے اور ان خارجی مردودوں نے ہمیشہ ہر وقت سرمنڈانا لازم کر لیا تھا- بعض نے کہا "تحلیق" سے مراد داڑھی اور سر اور سارے بدن کے بالوں کا منڈانا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خوارج ڈاڑھیاں نہیں منڈاتے تھے- بعض نے کہا تحلیق سے مراد خون ریزی ہے اور قتل عام- یہ تو خارجیوں کا اصلی کام تھا- انہوں نے سارے مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل سمجھ رکھا تھا- بس اپنے ہی گروہ کو مسلمان سمجھتے تھے جیسے ہمارے زمانے میں بعض نام کے مسلمان فروعی ادنیٰ باتوں پر مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھ لیتے ہیں اور غور نہیں کرتے کہ حقیقت میں شرک کیا چیز ہے- نووی نے کہا اس حدیث سے بعض نے یہ دلیل لی ہے کہ بے ضرورت سرمنڈانا مکروہ ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نشانی ہر کام ہو سکتا ہے حرام ہو یا مباح- مگر ہمارے علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر بالوں کی خدمت اور نگرانی کر سکتا ہو یعنی کنگی تیل وغیرہ تب تو بال رکھنا مستحب ہے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو سرمنڈانا افضل ہے)-

مؤلف:- کہتا ہے نووی کا یہ کلام مسلم نہیں ہے- جب آنحضرتؐ نے خارجیوں کی ایک دنیاوی نشانی بتلائی تو اس کا اقل درجہ ہے کہ وہ فعل مکروہ ہو کیونکہ گمراہ لوگوں کی مشابہت کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا دنیاوی بات نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ حج اور عمرے اور دوسری حالتوں کے علاوہ سرمنڈانا مکروہ ہے اور اس سے آدمی کا چہرہ بدنما بھی معلوم ہوتا ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اگر بالوں کی خدمت نہ ہو سکے تو ان کو کترواکر چھوٹے چھوٹے رکھے جڑ سے گھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں جو خدمت ہو سکے تو بالاتفاق بالوں کا رکھنا بہتر اور سنت ہے اور جس شخص نے بال منڈانا لازم کر لیا ہے یا خواہ مخواہ لوگوں کو سرمنڈانے کی ترغیب دیتا ہے وہ جاہل ہے-

سِیْمَاھُمُ التَّحَالُقُ - خارجیوں کی نشانی سرمنڈانا ہے (انہوں نے سرمنڈانا اپنا شعار کر لیا تھا تاکہ لوگ ان کو بڑا زاہد پرہیزگار اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس لئے عبادت بھی بہت کرتے تھے رات دن قرآن خوانی اور تہجد گزاری میں مصروف رہتے مگر کیا فائدہ ایمان کا اصلی رکن ان میں نہ تھا- یعنی اللہ اور رسول کی محبت- جن لوگوں کو رسول اللہؐ نے مومنین کا پیشوا بنایا تھا وہ ان کو کافر سمجھتے تھے)-

حَلَاقِیْمُهُمْ - ان کے حلقوں میں (یعنی قرآن ان کے حلقوں میں رہ جائے گا' نیچے نہیں اترے گا- طیبی نے کہا خارجیوں کی نشانی جو تحلیق بتلائی اس سے غرض یہ ہے کہ وہ سر کے بال مونڈھنے میں مبالغہ کریں گے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سرمنڈانا برا ہے کیونکہ اگر اچھی بات کو گمراہ لوگ اختیار کر لیں تو وہ بری نہیں ہو جاتی جیسے خارجیوں کا نماز اور روزہ اچھی طرح ادا کرنا بیان فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا برا ہے- بعض نے کہا تحلیق سے یہ مراد ہے کہ وہ حلقے باندھ باندھ کر لوگوں کو بٹھلائیں گے- اسی طرح تحالق سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کا سرمونڈیں گے)-

اِنَّکُمْ اَھْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُوْنِ - تم تو ہتھیاروں اور قلعوں والے لوگ ہو-

مَرَّ مُعَاوِیَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ - معاویہ ایک حلقہ پر گزرے (یعنی لوگوں پر جو ایک دائرہ میں گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے)-

نَھَانَا عَنِ الْحِلَقِ - ہم کو حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا (یعنی جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے)-

وَ اَنْ یَّتَحَلَّقُوْا قَبْلَ الْجُمُعَةِ - اور اس سے منع فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے ہم حلقے باندھ کر بیٹھیں (طیبی نے کہا کیونکہ یہ ہیئت نمازیوں کی ہیئت کے خلاف ہے اور اکثر حلقوں میں لوگ بات چیت کرتے ہیں تو خطبہ نہ سنیں گے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مذاکرۂ علمی کے لئے بھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے- جمعہ کے دن آدمی کو مسجد میں جاتے ہی تحیۃ المسجد کا دوگانہ پڑھنا چاہئے اس کے بعد ذکر الٰہی کرتا رہے اور خطبہ سننے کے لئے خاموش بیٹھے یا سنت اور نفل پڑھے- البتہ نماز کے بعد پھر حلقہ باندھ کر بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے)-

فَرَاٰنَا حِلَقًا عِزِیْنَ - آپ نے ہم کو دیکھا ہم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں-

فَصَاغَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةٍ - آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی' چاندی کا چھلہ -

مَحَالِقُ - کھر کھرے سخت کمبل جن سے بال اکھڑ جائیں -

اِتَّقُوا الْحَالِقَةَ - اس خصلت سے بچو جو دین ایمان کو مونڈ ڈالتی ہے (تباہ کر دیتی ہے) -

كَأَنِّيْ بِهِمْ حِلَقٌ يَتَحَدَّثُوْنَ - میں نے مردوں کو دیکھا وہ حلقے حلقے باندھے باتیں کر رہے ہیں -

اِنَّهُ ابْنُ مَنْ حَلَقَ رُؤُسَ مَنْ تَرَوْنَ - وہ اس شخص کا بیٹا ہے جس نے ان لوگوں کا جن کو تم دیکھتے ہو سر مونڈھا (یعنی قتل کیا) -

حَوْلَقَةٌ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا - جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا -

حَلْقَمَةٌ - گلا کاٹنا یعنی نرخرہ (نلا) -

حُلْقُوْمٌ - حلق - اس کی جمع حَلَاقِيْمُ -

يَمْنَعُ النَّاسَ فِيْ اَمْصَارِهِمْ وَيَأْمُرُ بِهَا فِيْ حَلَاقِيْمِ الْبِلَادِ - حجاج ظالم شہروں میں تو لوگوں کو جمعہ پڑھنے سے روکتا ہے (کہتا ہے جب تک میں نہ نکلوں کوئی جمعہ نہ پڑھے اور شہروں کے آخری کنارے میں جمعہ کا حکم دیتا ہے - یہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے) -

حَلَكٌ - بہت کالا ہونا - جیسے حُلْكَةٌ ہے -

وَ تَرَكَتِ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا - (ایسا سخت قحط ہوا) اونٹنی کو جلا کر کوئلہ کر دیا - (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَسْوَدُ حَالِكٌ - یعنی کالا بھجنگ' بہت کالا) -

حَلٌّ - کھولنا' توڑنا -

حُلُوْلٌ - اترنا -

حِلٌّ - حلال ہونا' آدمی کا احرام سے باہر آنا - حرم کے علاوہ اور دوسرے مقامات -

طَيَّبْتُهُ لِحِلِّهِ وَ حِرْمِهِ - میں نے آنحضرت ﷺ کے اس وقت خوشبو لگائی' جب آپ احرام نہیں باندھے تھے (حلال تھے) اور جس وقت آپ احرام باندھنے لگے (دوسری روایت میں یوں ہے -

لِاِحْلَالِهِ حِيْنَ حَلَّ - احرام سے باہر آتے وقت جب آپ نے احرام کھولا عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حِلٌّ - وہ شخص جو احرام نہ باندھے ہو) -

اَحَلَّ الرَّجُلُ - احرام کھل گیا یا حرم کی سرحد سے نکل کر حل میں آ گیا یا حلال مہینوں میں داخل ہوا -

اَحِلَّ بِمَنْ اَحَلَّ بِكَ - جو شخص احرام کا خیال نہ کر کے حلال شخص کی طرح تجھ سے لڑے تو بھی اس سے حلال بن جا (اس کا مقابلہ کر یا جو شخص تیری حرمت بگاڑنا چاہے تو بھی اس کی حرمت بگاڑ) -

مَنْ حَلَّ بِكَ فَاحْلِلْ بِهِ - جو شخص تیری وجہ سے (تجھ کو مار کر یا تجھ سے لڑ کر) حلال بن جائے تو بھی اس کی وجہ سے حلال بن جا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے اگر کوئی درندہ یا چور وغیرہ تجھ پر حملہ کرے تو بھی اس پر حملہ کرنے میں اس کو دفع کرنے میں دریغ مت کر گو تو احرام باندھے ہو) -

حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ - (عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا چاہئے' وہ کہا کرتے تھے جب صفر کا مہینہ آیا تو اب) عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ درست ہوا -

لَسْتُ اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَّهِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ - میں زمزم کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا البتہ پینے والے کو اجازت ہے پئے -

وَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ - مکہ میرے لئے صرف ایک گھڑی دن کے لئے حلال کیا گیا (یعنی فتح کے دن جب آپ زور کے ساتھ اس میں داخل ہوئے بغیر احرام کے) -

تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ - نماز کی تحریم تکبیر ہے (جب یہ تکبیر کہی تو نماز کے منافی سب کام حرام ہوئے جیسے بات کرنا' ہنسنا' کھانا پینا) اور اس کی تحلیل سلام ہے (جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو اب سب کام جو نماز کے منافی ہیں حلال ہو گئے (اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جیسے تکبیر تحریمہ فرض ہے ویسے ہی لفظ سلام بھی مگر حنفیہ نے اوّل کو تو فرض

رکھا ہے اور دوسرے کو فرض نہیں رکھا)۔

لَایَمُوْتُ لِمُؤْمِنٍ ثَلٰثَةٌ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں (اور وہ صبر کرے) تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول مراد ہے وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے یا دوزخ میں نہ جائے ایک روایت میں فَيَلِجَ النَّارَ)۔

مَنْ حَرَسَ لَيْلَةً مِّنْ وَّرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَطَوِّعًا لَمْ يَأْخُذْهُ الشَّيْطٰنُ وَلَمْ يَرَ النَّارَ تَمَسَّهُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ جو شخص ایک رات بھی اپنی خوشی سے (ثواب سمجھ کر) مسلمانوں کے عقب میں پہرہ دے (دشمن کو تاکتا رہے) تو شیطان اس کو پکڑ نہ سکے گا اور وہ دوزخ کی آگ کو اپنے بدن سے چھوتی ہوئے بھی نہیں دیکھے گا مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (اس پر سے گزر جائے گا)۔

وَقُعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ۔ ان کا زمین پر گرنا کم ہے۔

قُوْمِيْ اِلَيْهَا فَتَحَلَّلِيْهَا۔ (حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کی نسبت یوں کہا اس کا (پلو) دامن کتنا لمبا ہے۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی) اٹھ اس سے معاف کرا' (اللہ اکبر۔ اتنی ذرا سی بات بھی غیبت میں داخل ہوئی۔ غیبت سخت گناہ ہے جو بندوں کا حق ہے بن معاف کرائے ساقط نہیں ہو سکتا۔ دوسرے بڑے بڑے گناہ' جیسے لواطت' زنا' شراب خواری اللہ کے حق ہیں جو توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن غیبت ان سب سے زیادہ سخت ہے۔ پر ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے اس سے پرہیز کرنا بہت کم کر دیا ہے' اللہ رحم کرے)۔

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ مِّنْ اَخِيْهِ فَلْيَسْتَحِلَّهُ۔ جس شخص پر ان کے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو جو ظلم سے اس نے لے لیا ہو (مثلاً اس کا مال دغا اور فریب سے یا جبراً یا چوری سے لے لیا ہو یا اس کی غیبت کی ہو یا اس کو برا کہا ہو یا اس کو ناحق ستایا ہو یا اس کی بیوی یا لونڈی پر نظر بد کی ہو یا اس سے فعل شنیعہ کیا ہو) تو وہ (دنیا ہی میں) اس سے معاف کرا لے۔

حِلًّا اُمَّ فُلَانٍ۔ ارے فلاں کی ماں اپنی قسم کھول ڈال (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک عورت سے فرمایا جس نے قسم کھالی تھی کہ میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کروں گی)۔

حِلًّا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْمَا تَقُوْلُ۔ (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے کہا) اے امیر المومنین! آپ جو فرماتے ہیں اس (قول) سے اپنے آپ کو آزاد کرو (یعنی ایسا کرو کہ آپ کا کلام صحیح ہو جائے اور کسی کو ایذا بھی نہ ہو)۔

ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ۔ جب اس کافر کی طاقت جاتی رہی تو اس نے میرا بھینچنا چھوڑ دیا (یہ ابوقتادہ کا کلام ہے)۔

وَ اَتَحَلَّلُ۔ (حضرت انس سے لوگوں نے کہا تم نے جو آنحضرتؐ سے سنا ہے اس میں سے کچھ ہم سے بیان کرو) انھوں نے کہا کچھ بیان کروں (اور کچھ نہ بیان کروں)۔

سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا عمل کہ قرآن کی تلاوت سرے سے شروع کرے' پھر ختم کر کے پھر شروع کر دے (جیسے مکہ کے قاری کیا کرتے ہیں۔ جب قرآن شریف ختم کرتے ہیں تو پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمٓ (البقرہ) مفلحون تک پڑھتے ہیں)۔ (بعض نے کہا حال مرتحل سے یہ مراد ہے کہ غازی ایک جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد شروع کرے)۔

اَحِلُّوا اللّٰهَ يَغْفِرْ لَكُمْ۔ شرک کی تنگی سے نکل کر توحید کی فراغت میں آؤ' اللہ تعالیٰ تمھارے گناہ بخش دے گا (ایک روایت میں اَجِلُّوا اللّٰهَ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کرو)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی (حلالہ یہ ہے کہ کسی عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اب کوئی شخص اس سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وطی کر کے پھر اس کو طلاق دے دے گا تاکہ وہ عورت اگلے شوہر کے لئے پھر حلال ہو جائے)۔

لَا اُوْتٰى بِحَالٍّ وَّلَا مُحَلِّلٍ اِلَّا رَجَمْتُهٗ۔ میرے

پاس جب کوئی ایسا شخص آئے گا، جس نے حلالہ کیا ہو یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہو تو میں دونوں کو سنگسار کروں گا (یہ کسی صحابی کا قول ہے انھوں نے تشدید کے طور پر یہ کہا تاکہ لوگ حلالہ کرنے اور کرانے سے باز رہیں)۔

لَاتَحِلُّ لَهُ اِلَّا مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ۔ (کسی نے مسروقؒ سے پوچھا، اگر ایک لونڈی کسی کے نکاح میں ہو، وہ اس کو دو طلاق دے دے اس کے بعد خرید لے تو کیا وہ اس کو حلال ہوگی؟ انھوں نے کہا) نہیں حلال نہیں ہوگی مگر جب اسی طریق سے حلال ہو جس طریق سے حرام ہوئی تھی (یعنی اس لونڈی سے کوئی دوسرا نکاح کرے اور اس کو دو طلاق دے)۔

اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ۔ (بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو اپنے ہمسایہ کی جورو یا لونڈی سے زنا کرے (اگرچہ زنا ہر ایک عورت سے گناہ ہے مگر ہمسایہ اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا فرض ہے)۔

اِنَّهُ يَزِيْدُ فِي الْحَلَالِ۔ حضرت عیسیٰؑ (جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کام زیادہ کریں گے (نکاح کریں گے آپ کی اولاد ہوگی، حضرت عیسیٰؑ نے آسمان کی طرف اٹھائے جانے تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ تجرد، توکل اور درویشی میں بسر کی)۔

فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهِ اِلَّا مَاتَ۔ قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ اتریں گے تو) جس کافر کو آپ کے سانس کی خوشبو پہنچے گی، وہ مر جائے گا اس کا مرنا واجب ہو جائے گا۔

لَايَحِلُّ۔ بہ معنی يَجِبُ کے ہے۔ جیسے وَ حَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ میں حَرَامٌ بمعنی وَاجِبٌ کے ہے (جیسے پہلے حق تعالےٰ نے آپ کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا اسی طرح مارنے کا معجزہ عنایت ہوگا۔ دجال جب آپ کی خبر سنے گا تو ڈر کی وجہ سے بھاگتا پھرے گا باب لد کے پاس جو ملک شام میں ہے، آپ اس کو پالیں گے اور وہ مردود آپ کے دم کے اثر سے فوراً واصل جہنم ہوگا)۔

حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ۔ اس کے لئے میری سفارش واجب ہوگئی (یا میری سفارش اس پر اتر آئے گی، اس کو ڈھانپ لے گی)۔

لَايَحُلُّ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ۔ بیمار تندرست کے پاس نہ اترے (اس لئے کہ کہیں تندرست بیمار ہو جائے تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ گئی حالانکہ بیماری لگنا (عدویٰ ہماری شریعت میں کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَايُنْحَرُ حَتّٰى يَبْلُغَ مَحِلَّهٗ۔ ہدی کا جانور نحر نہ کیا جائے جب تک اپنے ٹھکانے تک (یعنی حرم تک) یا اپنے وقت تک (یعنی یوم النحر تک) نہ پہنچے) تو مَحِلٌّ زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے)۔

هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔ (آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے، پوچھا کچھ کھانے کو تمھارے پاس ہے؟ انھوں نے کہا کچھ نہیں تھوڑا گوشت نسیبہ لونڈی نے جو اس کو صدقہ میں ملا تھا ہم کو تحفہ کے طور بھیجا ہے اور آپ تو صدقہ کھا نہیں سکتے؟) فرمایا، وہی گوشت لا دو! صدقہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ گیا (یعنی جب نسیبہ تک پہنچا تو صدقہ پورا ہوگیا۔ اب نسیبہ نے جو ہم کو بھیجا تو اس کی حیثیت ہدیہ کی ہوگئی لہٰذا اس کا کھانا ہمارے لئے درست ہے)۔

اِنَّهُ كَرِهَ التَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا۔ عورتوں کو اپنا بناؤ سوائے اپنے ٹھکانے کے (یعنی خاوند اور محرم مردوں کے علاوہ) دوسرے مردوں کے سامنے ظاہر کرنا برا سمجھا۔

خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ۔ بہت کفن یمنی جوڑا ہے۔

حُلَّةٌ۔ دو کپڑے ایک قسم کے۔

لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَ اَعْطَيْتَهٗ مُعَافِرِيَّكَ اَوْ اَخَذْتَ مُعَافِرِيَّهٗ وَ اَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَّ عَلَيْهِ حُلَّةٌ۔ اگر تم ایسا کرتے کہ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنی لنگی اس کو دے دیتے یا اس کی لنگی تم لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دے دیتے تو تمھارا بھی جوڑا ہو جاتا اس کا بھی جوڑا ہو جاتا (اب تو نہ تمھارا جوڑا مکمل ہے نہ اس کی چادر ایک وضع کی اور لنگی دوسری وضع کی، دونوں

بے جوڑ- ہوا یہ تھا کہ انھوں نے دو چادریں ایک قسم کی خریدیں اور دو چادریں دوسری قسم کی اور ہر ایک میں سے ایک فرد اپنے پاس رکھی ایک اپنے غلام کو دی کیونکہ انھوں نے آنحضرتؐ سے یہ سنا تھا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو- اس لئے بے جوڑ لباس انھوں نے گوارا کیا مگر حدیث کے خلاف کرنا پسند نہ کیا- آفریں صد آفریں صحابہؓ کرام کی متابعت پر)-

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَدِ ائْتَزَرَ بِاَحَدِهِمَا وَارْتَدٰى بِالْاُخْرٰى- ایک شخص کو چادروں کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا' ایک کی اس نے لنگی کی تھی اور دوسرے کی چادر-

فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ- ایک سرخ جوڑے میں (یہ خالص سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں)-

عَلٰى عَبْدِهٖ حُلَّةٌ وَّ عَلَيْهِ حُلَّةٌ- ان کا غلام ایک جوڑا پہنے تھا اور خود بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھے (میں نے اس کا سبب پوچھا کیونکہ یہ رسم ورواج کے خلاف ہے- اکثر قاعدہ یہ ہے کہ میاں بھاری قیمت کے کپڑے پہنتے ہیں اور لونڈی غلام' نوکر چاکر ہلکی قیمت کے)-

اِنَّهٗ بَعَثَ ابْنَتَهٗ اُمَّ كَلْثُوْمٍ اِلٰى عُمَرَ لَمَّا خَطَبَهَا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبِيْ يَقُوْلُ لَكَ هَلْ رَضِيْتَ الْحُلَّةَ- حضرت علیؓ نے اپنی صاحب زادی حضرت ام کلثوم کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا' جب حضرت عمرؓ نے ان کا پیغام دیا (یعنی ان کے ساتھ نکاح کر دیا) اور صاحبزادی سے کہا تم حضرت عمرؓ سے کہنا اس جوڑے سے تم خوش ہو (جوڑے سے مراد بیوی کو لیا- جیسے قرآن میں ہے' "هن لباس لكم و انتم لباس لهن"[1] اب رافضی لوگ جو حضرت عمرؓ کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں وہ اس حدیث میں غور کریں' اگر حضرت عمرؓ معاذ اللہ حضرت علیؓ کے نزدیک ظالم' غاصب اور برے ہوتے تو کبھی آپ اپنی عزیز صاحبزادی کو جو آنحضرت ﷺ کی نواسی تھیں' ان کی زوجیت میں نہ دیتے اور نہ ایسے کلمات محبت آمیز ان کی نسبت فرماتے- اگر یہ کہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کے طور پر یہ فرمایا تو خیر- مگر بیٹی کو ان کے نکاح میں تقیہ کے طور پر دینا کیا معنی؟ کسی کی مجال تھی کہ شیر خدا کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی نواسی کو جبری طور پر لے لیتا- یہ ساری افترا پردازی محض بے وقوفی اور کم عقلی پر مبنی ہے جس پر ادنیٰ ادنیٰ اطفال دبستان بھی قہقہہ لگائیں گے اور تعجب تو ان بے حیاؤں' بے شرموں اور دیوثوں پر آتا ہے جو معاذ اللہ اہل بیت علیہم السلام سے اس واقعہ پر یہ نقل کرتے ہیں اَوَّلُ فَرْجٍ غُصِبَ مِنَّا-[2] بھلا اہل بیت علیہم السلام کیا ان نامردوں کی طرح بے غیرت اور بے حیا تھے' لعنت خدا کی ان پر- اہل بیت علیہم السلام میں کن کا خون تھا' آنحضرتؐ کا اور حضرت علیؓ کا جو شجاعت' بہادری' جلادت اور سپاہ گری میں ساری دنیا سے بڑھ کر تھے- دیکھو امام حسینؑ نے اپنا اور اپنے سارے عزیز واقربا بلکہ اطفال خوردسال کا بھی مرنا گوارا کیا مگر یزید ملعون کے سامنے ذلت کے ساتھ حاضر ہونا یا اس کی اطاعت اور غلامی کرنا گوارا نہ کیا- تعجب تو صاحب مجمع البحرین پر آتا ہے- اس مرد خدا نے کتاب الالف میں بذیل لغت اسا یہ لکھ مارا کہ حضرت عمرؓ جب بیوی ام کلثوم کے ساتھ صحبت کا قصد کرتے تو ایک جِنّی ان کی صورت پر نمودار ہوتی' وہ اس سے صحبت کرتے- جیسے حضرت آسیہ سے فرعون جب صحبت کرنا چاہتا تو ایک شیطانی ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور اس سے مقاربت کرتا- ارے ظالم کہاں وہ ظالم اور کافر فرعون اور کہاں امیر المومنین حضرت عمرؓ جن کی ذات بابرکات پر آج تک مسلمانوں کو فخر ہے- تجھ کو یہ جھوٹا قصہ لکھتے وقت شرم بھی نہ آئی' لاحول ولا قوۃ الا باللہ- اور پھر طرہ یہ کہ ایسے جھوٹے قصہ کو امام حسنؑ کو طرف منسوب کیا- لعنة الله على الكاذبين-)

فَجَاءَ بِفَصِيْلٍ مُّخَلَّلٍ- (زکوٰۃ کا تحصیل دار) ایک اونٹ کا پاٹھا لے کر آیا جو بالکل دبلا تھا (اس کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں)- (ایک روایت میں مَخْلُوْلٍ ہے خائے معجمہ سے- معنی وہی ہیں)-

---

[1] وہ (عورتیں) تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو- (م)

[2] پہلی شرمگاہ جو ہم سے غصب کی گئی- ام کلثومؓ کا حضرت عمرؓ سے نکاح مراد ہے- (م)

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ یَمْنَعُ رَحْلَهٗ فَامْنَعْ حِلَالَکَ۔ (یہ عبدالمطلب کی دعا ہے جو انھوں نے اس وقت کی جب اصحاب فیل کعبہ کو ڈھانے آئے تھے) اے بارخدایا آدمی اپنے گھر کو بچاتا ہے (جہاں تک ہوسکتا ہے) تو بھی اپنے گھر میں (یعنی حرم میں) رہنے والوں کو بچا۔

اِنَّھُمْ وَجَدُوْا نَاسًا اَحِلَّةً۔ انھوں نے چند لوگوں کو پایا جو حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھتے تھے) یہ حلال بہ فتحۂ حا یا حلال بہ کسرۂ حا کی جمع ہے۔

لَمْ تُخَوِّنْهُ الْاَ حَالِیْلُ۔ اس کو تھنوں نے کمزور اور دبلا نہیں کیا (مطلب یہ ہے کہ اس کا دودھ نہیں دوہا گیا تو وہ موٹی تازی ہے یہ اِحْلِیْلٌ کی جمع ہے جو ذکر' فرج اور تھن سب کے سوراخ کو کہتے ہیں)۔

اَحْمَدُ اِلَیْکُمْ غَسْلَ الْاِحْلِیْلِ۔ میں تم سے ذکر کو دھونے کی تعریف کرتا ہوں۔

اِنَّ حَلْ لَتُوْطِی النَّاسَ وَ تُؤْذِیْ وَ تَشْغَلُ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ (عرفات سے لوٹتے وقت جب لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے) اونٹ کو حل حل کہہ کر ڈانٹنا (تاکہ تیز چلے) لوگوں کو کچل دیتا ہے' تکلیف دیتا ہے اللہ کی یاد سے باز رکھتا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس وقت اونٹ کو ڈانٹنا اور خواہ مخواہ تیز چلانا تکلیف دہ ہے تو اس سے باز رہنا چاہیے۔ اللہ کی یاد میں مصروف رہ کر آہستہ ہی آہستہ چلانا بہتر ہے تاکہ کسی بندۂ خدا کو ایذا نہ پہنچے)۔

فَلَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ۔ حضرت علیؓ اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتے جب تک آنحضرتؐ حلال نہ ہوں (کیونکہ انھوں نے احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرتؐ نے کی تھی)۔

لَمْ اَکُنْ حَلَلْتُ۔ میں (مکہ پہنچتے وقت) حلال نہیں ہوا تھا (کیونکہ میں نے تمتع نہیں کیا تھا بلکہ قران کیا تھا)۔

یَقْبَلُوْا ثَمْرَةَ حَائِطِیْ وَ یُحَلِّلُوْا اَبِیْ۔ میرے باغ کا میوہ لے لیں اور میرے باپ کو (قرضہ کے بار سے) سبکدوش کریں۔

اِذَا قَضٰی دُوْنَ حَقِّهٖ اَوْ حَلَّلَهٗ۔ (صحیح وَحَلَّلَهٗ ہے واو عطف سے یعنی) جب پورا قرضہ ادا نہ کرے کچھ معاف کرالے کچھ ادا کرے۔

فَلْیُحَلِّلْهُ الْیَوْمَ۔ آج اس حق سے نکل جائے (ادا کر کے یا معاف کرا کے۔ معاف کرانے میں تفصیل کا بیان کرنا ضرور نہیں ہے۔ بعض نے کہا ضروری ہے)۔

اِذَا بَلَغَتِ الصَّھْبَاءَ حَلَّتْ۔ جب وہ صہبا (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچیں تو حیض سے پاک ہوئیں۔

فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَحُلُّوْھُمْ یا مَحُلُّوْھُمْ۔ جب ایک گھڑی رات گزر جائے اس وقت ان کو چھوڑ دو۔

اَحْرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحَلَّلْ اَوْ کِیَتُھُنَّ۔ مجھ پر سات ایسی مشکیں بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے ہوں (ان کے پانی میں لوگوں کے ہاتھ نہ لگے ہوں)۔

تَحَلَّلْتُھَا۔ میں اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

لَا یَحِلُّ مِنْهُ شَیْءٌ حَرَامٌ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّهٗ۔ کوئی شے جو احرام میں حرام تھی اس پر حلال نہ ہوگی' جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے۔

اَلشَّیْطَانُ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِیْ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے' شیطان اس کے کھانے پر قادر ہو جاتا ہے (کھانے والے کے ساتھ شیطان بھی اس میں سے کھاتا ہے۔ اس میں کوئی عقلی استبعاد نہیں' اکثر محدثین' فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے کہ حقیقتاً شیطان کا کھانا مراد ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے)۔

ھٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ ھٰذَا الْمَنْزِلُ۔ (دونوں کے ایک معنی ہیں)۔

مَحِلٌّ۔ بہ کسرۂ حا اور بہ فتحۂ حا دونوں طرح مستعمل ہے۔

قَبْلَ حِلِّهٖ۔ اس کا وقت آنے یا واجب ہونے سے پیشتر۔

تَحُلُّ الشَّفَاعَةُ یا تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ۔ اس کی سفارش واقع ہوگی یا اس کی سفارش کی اجازت دی جائے گی۔

ثُمَّ لَا اَحِلُّ لَھَا عُقْدَةً حَتّٰی اَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ۔ میں تو

اپنی اونٹنی کی کوئی گرہ نہیں کھولوں گا (جو چلانے کے لئے باندھی ہے یعنی کہیں نہیں اتروں گا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں)۔

اَلْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ - اللہ کے حرم کو حلال کرنے والا' وہاں کے درخت کاٹنے والا یا وہاں کے جانور مارنے والا' وہاں خون خرابہ کرنے والا' بن احرام باندھے داخل ہونے والا۔

اَلْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ - میری اولاد کی ایذا رسانی کو روا رکھنے والا (ان کو مارنے والا یا ستانے والا)۔

اَلتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ - میری سنت کو ترک کرنے والا (ان دونوں پر آپ نے لعنت کی- طیبی نے کہا کہ آنحضرتؐ کی سنت کو اگر اہانت کرکے ترک کرے تو وہ کافر ملعون ہے اور اگر سستی اور کاہلی سے ترک کرے تو اس پر لعنت تغلیظاً ہے وہ صرف گناہ گار ہوگا)۔

قَبْلَ اَنْ یَّحِلَّ - زکوٰۃ کے وجوب کا وقت آنے سے پہلے۔

فَلَمْ یَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَهٗ اِلَّا الشِّرْکَ - کوئی گناہ اس کو چارطرف سے گھیر نہیں سکتا' اس کو تباہ اور برباد نہیں کر سکتا سوائے شرک کے۔

مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ - اے اللہ! تو جہاں مجھ کو روک دے گا وہیں میں حلال ہو جاؤں گا (احرام کھول دوں گا)۔

مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ فَقَدْ حَلَّ - جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو جائے یا لنگڑا ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو وہ احرام سے باہر آ سکتا ہے (گو اس نے احرام باندھتے وقت یہ شرط نہ کی ہو)۔

فَتَلَقَّا هَا رَجُلٌ فَتَحَلَّلَهَا - ایک مرد اس سے ملا اور صحبت کی اس سے- (ایک روایت میں میں فَتَجَلَّلَهَا ہے جیم سے یعنی اس سے جھول ہو گیا- مطلب یہ ہے کہ اس سے جماع کیا)۔

اَهْلُ الْحَلِّ وَ الْعَقْدِ - ہر قوم کے عقلمند اور مدبر لوگ جن کی طرف اس قوم والے ہر ایک مشکل میں رجوع کرتے ہیں' ابن اثیر نے کہا' جیسے اکابر' علما' فضلاء اور سرداران فوج وغیرہ۔

اَحَلَّتْهُمَا اٰیَةٌ وَّ حَرَّمَتْهُمَا اٰیَةٌ - دو لونڈیاں جو بہنیں ہوں' ان دونوں کا رکھنا ایک آیت وَ اَنْ تَجْمَعُوا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ[1] کی رو سے حرام ہے' اور ایک آیت اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ[2] کی رو سے حلال ہے۔

وَلَمْ تَحِلَّ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ - یعنی لوٹ کے مال مجھ سے پہلے کسی پیغمبرؑ کے لئے درست نہیں ہوئے (بلکہ لوٹ کے مال کو ایک جگہ اکٹھا کرتے' پھر آسمان سے آگ اترتی وہ اس کو جلا دیتی)۔

اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ - میرے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے (مجمع البحرین میں ہے کہ بیوی کو حَلِیْلَةٌ اور شوہر کو حَلِیْلٌ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتا ہے یا ہر ایک دوسرے پر اترتا ہے یا ہر ایک دوسرے کی ازار کھولتا ہے)۔

فَحَلِّنِیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ - مجھ کو جہاں تو روکے وہیں میرا احرام کھول دے۔

مَنْ اَکَلَ مِنَ الْحَلَالِ الْقُوْتِ صَفَا قَلْبُهٗ وَرَقَّ وَ دَمَعَتْ عَیْنَاهُ وَلَمْ یَکُنْ لِدَعْوَتِهٖ حِجَابٌ - جو شخص حلال روزی کھائے گا اس کا دل صاف اور نرم ہوگا' آنکھوں میں آنسو رہیں گے' اس کی دعا میں کوئی آڑ نہ ہوگی (سیدھی پروردگار تک پہنچے گی)۔

مُحَلِّلٌ - ایک تو نکاح میں ہوتا ہے- یعنی حلالہ کرنے والا' جس کا ذکر اوپر ہو چکا- ایک گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے' یعنی تیسرا شخص جو دونوں شرط کرنے والوں کے درمیان رہتا ہے وہ اگر جیت جائے تو شرط کا روپیہ لے لیتا ہے اور اگر ہار جائے تو کچھ نہیں دیتا۔

---

[1] تم پر دو بہنوں کا جمع کرنا (حرام ہے)۔(م)

[2] یا جو تمہاری ملک یمین ہیں (وہ تمہارے لیے حلال ہیں)۔(م)

ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهٗ وَقَالَ حَلْ - پھر اپنی اونٹنی کو اٹھایا اور حل کہا- (اس کلمہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

لَمْ يَحُلَّ فِي الْاَشْيَاءِ - پروردگار نے کسی چیز میں حلول نہیں کیا-

تَحْلِيْلٌ - گلانا' حلال کرنا-

حِلْمٌ - بردباری' درگزر کرنا' معاف کرنا-

حَلْمٌ - خواب دیکھنا' لڑکے کا جوان ہونا-

حُلْمٌ - خواب-

حُلُمٌ - خواب میں جماع کرنا-

حَلَمٌ - خراب ہو جانا' کیڑے یا جوئیں پڑ جانا-

حَلِيْمٌ - اللہ تعالٰے کے ناموں میں سے ایک نام ہے' (یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر جلدی غصہ نہیں کرتا' جیسے ہلکے مزاج والوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی ادنیٰ بات پر بھی مشتعل اور برانگیختہ ہو جاتے ہیں-)

لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَ النُّهٰى - (جماعت کی نماز میں) میرے قریب (یعنی صف اوّل میں) وہ لوگ تم میں سے رہیں جو عقل و تمیز والے ہیں یا جو بردبار' متین اور عقل مند ہیں-

حُلُوْمُهُمْ كَحُلُوْمِ الْاَطْفَالِ - ان کی عقلیں بچوں کی عقلوں کی طرح ہوں گی-

لَمْ تَكُنِ الْاَحْلَامُ مِنْ قَبْلُ وَ اِنَّمَا حَدَثَتْ - پہلے لوگوں کو خواب نظر نہیں آتے تھے' پھر خواب دکھائی دینے لگے-

حَلِيْمَةُ سَعْدِيَّةٌ - آنحضرتؐ کی انا تھیں-

اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا - (آنحضرتؐ نے حضرت معاذؓ کو) یہ حکم دیا (کہ جزیہ میں) ہر جوان مرد سے (سالانہ) ایک اشرفی لی جائے-

غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ حَالِمٍ يا مُحْتَلِمٍ - جمعہ کے دن نہانا ہر جوان مرد پر واجب ہے-

اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ - اچھا اور نیک خواب اللہ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے-

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ - پریشان خوابوں کے گچھے-

مَنْ تَحَلَّمَ كُلِّمَ اَنْ تَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ - جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے (جو نہ دیکھا ہو مگر کہے کہ میں نے دیکھا) تو اس کو قیامت کے دن دو جو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا (اور یہ اس سے نہ ہو سکے گا- آخر عذاب ہو گا حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا' اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اس لئے کہ خواب نبوت کا ایک جز ہے اور اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے جو بندوں پر جھوٹ باندھنے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلَمَ - خواب دیکھا - اور:

تَحَلَّمَ - جھوٹا خواب بنالیا-

حَلَمْتُ اَنْ قُطِعَ رَأْسِيْ - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے (وہ ڈھلکتا جا رہا ہے' میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں' نووی نے کہا' شاید آنحضرت کو یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ پریشان خواب ہے یا شیطان کا کھیل ہے ورنہ خواب کی تعبیر دینے والے کہتے ہیں اگر خواب میں اپنا سر کٹا دیکھے تو دیکھنے والے کی حالت میں تغیر ہو گا یا اپنے بالا دست حاکم سے جدائی ہو گی یا حکومت جاتی رہے گی- البتہ اگر دیکھنے والا غلام ہو تو آزاد ہو گا یا بیمار ہو تو صحت یاب ہو گا یا قرض دار ہو تو قرض ادا ہو گا یا حج نہ کیا ہو تو حج کرے گا یا مغموم اور رنجیدہ ہو تو اس کا رنج وغم دور ہو گا)-

فِيْهِ اِنَاءَةٌ وَّحِلْمٌ - اشج میں آہستگی اور بردباری یا عقل ہے-

مَجْلِسُ حِلْمٍ - عقل مندی کی ایک مجلس (ایک روایت میں بہ ضمہ حا ہے)-

يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ - آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی (بلکہ جماع سے- نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہوسکتا' اس لئے کہ وہ شیطان کا کھیل ہے)-

فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا احْتَلَمَتْ - عورت کو بھی اگر احتلام ہو' تو کیا اس کو غسل کرنا چاہئے؟ (احتلام خواب میں جماع کی لذت حاصل کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو)-

اَوَتَحتَلِمُ الْمَرْاَةُ- کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ (ام المومنین ام سلمہؓ کو تعجب ہوا کیونکہ ہر عورت کو احتلام نہیں ہوتا- شاذ و نادر کسی عورت کو ہوتا ہے)-

لَاحِلْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ- بردباری یا عقل آدمی میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو (زمانہ کا سرد و گرم جھیلا ہو اس پر واقعات گزر رہے ہوں)-

لَاحَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ- عقل مند جب ہی ہوگا جب لغزشیں ہوں اور ٹھوکریں کھائے (تو آئندہ کے لئے آدمی ایسی باتوں سے پرہیز کرتا ہے' بقول شخصے' بن کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا ''بسیار باید تا پختہ شود خامے بہ''[1])

تَدَعُ الْحَلِيْمَ حَيْرَانَ- عقل مند آدمی کو حیران پریشان بنا کر چھوڑ دے گا-

حَلَمَةُ الثَّدْيِ- چھاتی کی بھٹنی-

حَلَمَةٌ- چھوٹی یا بڑی جوں-

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْهٰى اَنْ تُنْزَعَ الْحَلَمَةُ عَنْ دَابَّتِهٖ- حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے منع کرتے تھے کہ ان کی سواری کے جانور کی جوں یا چچڑی نکالی جائے (یعنی احرام کی حالت میں)-

فِيْ حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ رُبْعُ دِيَتِهَا- عورت کی چھاتی کی بھٹنی اگر کوئی کاٹ ڈالے تو چوتھائی دیت دینا ہوگی-

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ- بھٹنی نے خوب دودھ بہایا (بعض نے کہا حَلَمَةٌ ایک بھاجی ہے)-

قَضٰى فِي الْاَرْنَبِ يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ بِحُلَّامٍ- حضرت عمرؓ نے اس خرگوش کے بدلہ میں جس کو احرام والا شخص مار ڈالے ایک بکری کا بچہ دینے کا حکم دیا-

حُلَّانٌ- بکری کا بچہ (ایک روایت میں اگلی حدیث کے سلسلہ میں بحُلّان ہے- معنی وہی ہیں)-

ذُبِحَ عُثْمَانُ كَمَا يُذْبَحُ الْحُلَّانُ- حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے اس طرح ذبح کر ڈالا' جیسے بکری کا بچہ ذبح کرتے ہیں (کیا معنی کہ ان کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا)-

نَهٰى عَنْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ- آنحضرتؐ نے کاہن کی شیرینی سے (یعنی جو اس کو اجرت کے طور پر ملے نقدی ہو یا جنس کی شکل میں) منع فرمایا (کیونکہ وہ ایک حرام کام کی اجرت ہے تو حرام ہوگی' جس طرح قحبہ عورت کی خرچی- کاہن وہ شخص جس کے پاس جن یا شیطان آتے ہوں' اس کو خبریں دیتے ہوں جیسے کشف اور سطیح- کاہن آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھے یا وہ علامات اور پوچھنے والے کے حالات پر غور کر کے کسی بات کی پیشین گوئی کرے- اس کو ''عراف'' بھی کہتے ہیں- فال کھولنے والا اور چور کو دریافت کرنے والا' گمی ہوئی چیز کا ٹھکانہ بتانے والا یہ سب عراف ہیں- کاہن' عراف اور نجومی ان سب کی اجرت حرام ہے)-

حَلْوٌ یا حُلْوَانٌ یا حَلَاوَةٌ- شیریں ہونا' میوے کا پک جانا-

حُلْوٌ- میٹھا-

حَلَاوَةٌ یا حُلَاوَةٌ- مٹھائی-

كَانَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ الْعَسَلَ- آنحضرتؐ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے-

اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ- شہد سے زیادہ میٹھا لطیف اور مزیدار-

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ- وہ ایمان کی شیرینی پائے گا-

اَلدُّنْيَا قَدْ تَنَدَّتْ وَ اَحْلَوْلَتْ- دنیا نئی ہوگئی اور بہت شیریں ہوگئی-

حَرَامٌ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ اَنْ تَجِدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا- تمہارے دلوں پر ایمان کی شیرینی حرام ہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے نفرت کریں (اور آخرت سے رغبت' اس وقت ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی)-

حَلْيٌ- زیور پہنانا' آراستہ کرنا' شیریں ہونا' حاصل کرنا-

---

[1] ابھی مزید کوشش کرو تاکہ خامیاں اچھی طرح دور ہو جائیں- (م)

حَلِيَتِ الدُّنْيَا فِيْ اَعْيُنِهِمْ - دنیا ان کی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوئی -

وَحَلِيٌّ وَّ اَقَاحٌ - حلی اور بابونہ - (حلی ایک قسم کی گھاس ہے - جب تک تر رہتی ہے تو اس کو نَصِيٌّ کہتے ہیں جب سوکھ جاتی ہے تو حَلِي کہتے ہیں - جب سفید ہو جاتی ہے تو اس کو طَرِيْفَةٌ کہتے ہیں) -

فَسَلَقَنِيْ لِحُلَاوَةِ الْقَفَا - مجھ کو گدی کے عین وسط سے لٹا دیا (کسی طرف جھکا یا نہیں) -

محیط میں ہے کہ حَلَاءٌ سوکھی گھاس اور خَلَاءٌ ہری گھاس -

وَهُوَ نَائِمٌ عَلٰى حَلَاوَةِ الْقَفَا - خضر گدی کے بیچا بیچ پر (یعنی چت پڑے ہوئے) سو رہے تھے -

مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ - (آنحضرتؐ نے ایک شخص کو لوہے کا چھلہ پہنے دیکھا فرمایا) مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے (دوزخ میں دوزخیوں کو لوہے کے طوق اور بیڑیاں پہنائے جائیں گے - بعض نے کہا لوہے کو دوزخیوں کا زیور اس لئے کہا کہ اس میں بدبو ہوتی ہے -)

حَلْيٌ - ہر ایک زیور کو کہتے ہیں - اسی طرح حِلْيَةٌ لیکن حَلْيٌ کی جمع حُلِيٌّ یا حِلِيٌّ آتی ہے' اور حِلْيَةٌ کی حِلًى جیسے لِحْيَةٌ کی لِحًى اور کبھی حُلًى بھی کہتے ہیں' بہ ضمہ حا -

حِلْيَةٌ - صورت اور صفت کو بھی کہتے ہیں اور ہیئت' شکل' اعضاء اور رنگ وغیرہ کو - (نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو پیتل کا چھلہ پہنے دیکھا تو فرمایا - مجھ کو کیا ہوا میں تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں کیونکہ بت اکثر پیتل کے بناتے ہیں اور اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لوہے یا پیتل کے زیور پہننا مکروہ ہے - اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ' کچھ تو بھی ڈھونڈھ کر لا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی - تو یہ مبالغہ کے طور پر ہے - یعنی کوئی شئے بھی ذرا بھی قیمتی لے کر آ - اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی لے کر آ' جیسے کہتے ہیں' اجی کچھ تو دو خاک کی ایک مٹھی ہی سہی - بعض نے اس حدیث سے یہ دلیل کی ہے کہ لوہے کا زیور پہننا حرام نہیں ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے) -

مَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ - جو شخص اپنے تئیں اس بات سے آراستہ کرے جو اس کو نہیں (مثلاً عالموں کا لباس پہن کر مولوی بنے اور علم وغیرہ کچھ نہیں ہے یا صوفیوں کی وضع بنا کر درویش اور زاہد بنے' یا شیخی سے یہ بیان کرے کہ میرے پاس فلاں فلاں سامان موجود ہے یا میں روز ایسے ایسے لطیف اور عمدہ کھانے کھاتا ہوں' حالانکہ اس کو خشک روٹی کا بھی مقدور نہ ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے (قمیص میں دوہری آستینیں لگا لے تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہے) -

اِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ - (ابو ہریرہؓ کیا کرتے تھے کہ ہاتھوں کو بازوؤں تک اور پاؤں کو آدھی پنڈلی تک دھوتے تھے - یعنی وضو میں' اور کہتے تھے) قیامت کے دن زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو پہنچے -

يَبْلُغُ الْحِلْيُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ - زیور وہیں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے -

تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ - صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو (یعنی زیورات میں سے بھی تصدق کرو یہ بطریق استحباب ہے کیونکہ زیور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے) -

فَحَنَّيْتُهُمْ عَنْهُ - میں نے پانی پر سے ان کو ہانک دیا) یہ بھی ایک روایت ہے' بغیر ہمزہ کے اور لغت کی رو سے فَحَلَّاْتُهُمْ صحیح ہے' جیسے اوپر گزر چکا) -

لَايُحْلٰى مِنْهُ بِطَائِلٍ - اس سے کوئی فائدہ نہیں -

لَمْ يَحْلَ مِنْهُ بِطَائِلٍ - اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا -

عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ حِلْيٌ فِيْ عَيْنِيْ - میری آنکھ میں شیریں ہے اور:

حَلْيٌ فِيْ لَمِيْ - میرے منہ میں شیریں ہے -

لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ - زیور جن کو عورتیں پہنتی ہیں' ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (کیونکہ وہ دوسرے ضروری سامان کی طرح ہے - مثلاً کھانے پینے کے برتن' سواری کے گھوڑے

وغیرہ)۔[1]

فَطَارَ الْحُلِيُّ وَالْحُلَلُ مِنْ جَسَدِهٖ۔ (جب آدمؑ نے اس ممنوع درخت میں سے کھایا) تو بہشتی زیورات اور جوڑے سب ان کے جسم پر سے اڑ گئے (غائب ہو گئے اور وہ ننگے رہ گئے)۔ مجمع البحرین میں ہے:

حُلْوَاءٌ۔ بالمد اس کی جمع ہے حَلَاوِيٌّ بہ تشدید یا اور حلوی بالقصر کی جمع حَلَاوِیْ ہے)۔

فَهُوَ لِحُلْوَانِهِمْ هَاضِمٌ۔ وہ ان کے حلوے کو ہضم کر جاتا ہے (یعنی ان کی شیریں کلامی کا کوئی اثر اس کے دل پر نہیں رہتا)۔

حُلْوَانُ۔ ایک شہر ہے عراق میں بغداد سے پانچ منزل

باب الحاء مع المیم

حَمَاءٌ۔ کائی نکالنا۔

حَمْأٌ اور حَمَأٌ۔ پانی میں کائی مل جانا۔

حَمِیَ عَلَيْهِ۔ اس پر غصے ہوا۔

حَمْأٌ اور حَمَأٌ اور حَمًا اور حَمْوٌ۔ خاوند کا عزیز جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ۔

حَمَأٌ اور حَمْأَةٌ۔ کائی کالی مٹی۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِئَةٍ۔ جیسے دانہ کائی میں جمتا ہے (ایک روایت میں حَمِيْلَةٍ ہے یعنی پانی جو کچرا کوڑا بہا کر لاتا ہے)۔

فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔ کائی دار چشمے میں۔

حَمْتٌ۔ بہانا۔

حَمَتَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَتَهٗ۔ اللہ اپنی رحمت اس پر بہائے۔

حَمْتٌ۔ بگڑ جانا' سڑ جانا۔

حُمُوْتَةٌ۔ سخت گرمی اس کی ماضی حَمُتَ ہے۔

فَإِذَا حَمِيْتٌ مِّنْ سَمَنٍ۔ دیکھا تو گھی کا ایک کپہ ہے (کرمانی نے کہا حَمِيْتٌ وہ چمڑے کا تھیلہ جس پر بال نہ ہوں۔ موٹے آدمی کو بھی اس سے مشابہت دیتے ہیں)۔

اُقْتُلُوا الْحَمِيْتَ الْاَسْوَدَ۔ کالے کتے کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا' جب اس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے)۔

تَحْمِيْجٌ۔[2] تیز نظر گھورنا۔

مَالِيْ اَرَاكَ مُحَمِّجًا۔ مجھ کو کیا ہے' میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں تو گھور رہا ہے یا تیری آنکھ کھلی رہ گئی ہے) جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے۔ محیط میں ہے کہ تَحْمِيْجٌ آنکھ کے اندر بیٹھ جانے کو بھی کہتے ہیں اور دبلا ہونے کو اور غصے سے چہرہ کا رنگ بدل جانے کو)۔

اِنَّ شَاهِدًا كَانَ عِنْدَهٗ فَطَفِقَ يُحَمِّجُ اِلَيْهِ النَّظَرَ۔ ایک گواہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے قریب تھا انہوں نے اس کو گھورنا شروع کیا (بعض نے غلطی سے اس کو بہ تقدیم جیم سمجھا ہے۔ لیکن زمخشری نے کہا وہ بھی ایک لغت ہے)۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُؤُسِهِمْ مُحَمِّجِيْنَ۔ یعنی ٹکٹکی باندھنے والے اور ایک طرف کو نظر جمائے ہوئے سر جھکائے ہوئے۔

حَمْحَمَةٌ۔ دانہ دیکھ کر گھوڑے کا ہنہنانا۔ (نہایہ میں ہے کہ "حمحمہ" صہیل سے کم آواز گھوڑے کی)۔"

قَامَتْ تُحَمْحِمُ۔ گھوڑی کھڑی ہو گئی ہنہناتی ہوئی۔

حَمْدٌ یا مَحْمِدٌ یا مَحْمَدٌ یا مَحْمِدَةٌ یا مَحْمَدَةٌ۔ تعریف کرنا۔ شکر کرنا۔ راضی ہونا۔ حق ادا کرنا۔ بدلہ دینا۔

اَحْمَدُاللّٰهَ اِلَيْكَ۔ میں تیرے پاس اللہ کی تعریف یا اس کا شکر کرتا ہوں۔

حَمِيْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی

---

[1] صحیح احادیث کے مطابق زیورات کی زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ ملاحظہ ہو: ابوداؤد (۱۵۶۳۔۱۵۶۵) نسائی (۲۴۳۴) وغیرہ۔(م)

[2] اس کا مجرد "حمج" ہے۔ مگر وہ مستعمل نہیں ہے صرف باب تفعیل سے مستعمل ہے۔(م)

تعریف کیا گیا- بہ معنی محمود- حمد عام ہے اور شکر خاص ہے' کیونکہ حمد صفات ذاتیہ اور داد و دہش دونوں پر ہوتی ہے اور شکر صفاتِ ذاتیہ پر نہیں ہوتا بلکہ داد و دہش' نعمت اور احسان پر' بعض نے کہا حمد بھی ایک طرح سے خاص ہے کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے اور شکر ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ بہت سے اعضاء سے ہوسکتا ہے-

اَلْحَمْدُ رَأسَ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّا يَحْمَدُهٗ- تعریف کرنا شکر کی چوٹی ہے- اللہ کا شکر اس بندے نے نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی- (جیسے اخلاص ایمان کی چوٹی ہے)-

سُبْحٰنَکَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِکَ -تو پاک ہے' تیری تعریف کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یا تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں-

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِیْ -تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں سب لوگوں میں مشہور وممتاز ہوں گا)-

وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَ عَدْتَهٗ- یا اللہ! حضرت محمد ﷺ کو وہ مقام عنایت کر جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کا شکریہ ادا کریں (یعنی شفاعت کا مقام' شفاعت ہی کی وجہ سے لوگوں کو میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات ملے گی اور وہ سب آپ کے شکر گزار ہوں گے)-

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَيْکَ اللّٰهَ- بعد حمد وثناء کے میں تیرے ساتھ ہو کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں (الی کے معنی یہاں مع کے ہیں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا شکر تجھ سے بیان کرتا ہوں)-

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ- اللہ کی جو کوئی تعریف کرے تو وہ سنتا ہے (اس کی دعا قبول کرتا ہے' اس کی خواہش پوری کرتا ہے یہ نہیں کہ اس کی تعریف کرنا بے کار ہو)-

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ- پروردگار! ہماری دعا قبول فرمایا ہماری عبادت قبول کر' تیرا شکر اس بات پر کہ تو نے ہم کو اپنی عبادت یا حمد کی توفیق دی-

اَحْمَدُ اِلَيْكُمْ غَسْلَ الْاِحْلِيْلِ- یعنی ذکر یا دبر کا دھونا' اس کی تعریف تم سے بیان کرتا ہوں-

حُمَادَيَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْوَافِ- عورتوں کی انتہائی خوبی یہ ہے کہ ان کی نگاہ نیچی ہو (شرگیں ہوں عرب لوگ کہتے ہیں:

حُمَادَاکَ اَنْ تَفْعَلَ اور قُصَارَاکَ اَنْ تَفْعَلَ- یعنی انتہا یہ ہے کہ تو ایسا کرے گا' حد درجہ یہ ہے کہ تو یہ کرے گا)-

فَحَمِدَاللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَيْهِ- اللہ کی تعریف کی' اس کی ستائش بیان کی (بعض نے کہا' حمد کے معنی خوبیاں بیاں کرنا اور ثنا یہ کہ برائیوں اور عیبوں سے اس کو پاک کہنا)-

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ -تعریف کیا گیا بزرگی والا-

اَنَا مُحَمَّدٌ- میں تعریف کیا گیا ہوں (یعنی اچھی خصلتوں والا ہوں جو قابل ستائش ہیں- ابن عربی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں' اسی طرح حضرت محمد کے بھی ہزار نام ہیں اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں ہوا تھا[1] اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو)-

اَحْمَدُ لِلّٰهِ عَلٰی صَادِقٍ- میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میرا صدقہ چور کے ہاتھ میں گیا (اگر چور سے بھی بدتر کسی شخص کے ہاتھ میں جاتا تو کیا کرتا؟)-

لَايُبْدَأُ فِيْهِ بِحَمْدِاللّٰهِ- جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے' یعنی اس کے ذکر سے- اس صورت میں اس کا اور دوسری حدیث کا' جس میں لَايُبْدَأُ بِاِسْمِ اللّٰهِ ہے' ایک ہی مطلب ہو گا- بعض نے کہا لَايُبْدَأُ بِاِسْمِ اللّٰهِ کی روایت ثابت نہیں ہے جب بھی ''حمد اللہ'' سے یہاں ذکر اللہ مراد ہوگا کیونکہ آپ نے ہرقل کو جو نامہ لکھا تھا' اس کے شروع میں صرف بسم اللہ ہے)-

---

[1] حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں حضرت محمدؐ سے پہلے محمد نامی کچھ افراد کا ذکر کیا ہے-(م)

اَنْ يَّأْكُلَ الْاُكْلَةَ فَلْيَحْمَدْهُ - ایک لقمہ کھائے اور اللہ کا شکر کرے-

وَالْقِرَاْةَ بِالْحَمْدُلِلّٰهِ - آپ نماز میں قرأت الحمدللہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ آہستہ سے کہتے تھے)-

اُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ - اس کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے (یہ بشارت بالکل صحیح نکلی- مسلمان ہر نماز میں بار بار ''الحمدللہ'' پڑھتے ہیں بلکہ ساری نماز اللہ کی تعریف سے پر ہے)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الْوَاصِلِ الْحَمْدِ بِالنِّعَمِ وَالنِّعَمِ بِالشُّكْرِ - سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہے جو نعمتوں کے ساتھ تعریف ملاتا ہے (یعنی پہلے نعمتیں دیں پھر اپنی تعریف کرائی اور پھر شکر کے ساتھ نعمتیں ملائیں- یعنی جب بندوں نے شکر کیا تو اور زیادہ نعمتیں دیں)-

اَلْمَيِّتُ يُبْدَأُ بِيَدَيْهِ فَيَغْسِلُهَا بِثَلٰثِ حَمِيْدِيَّاتٍ بِمَاءِ السِّدْرِ - میت کے پہلے دونوں ہاتھ تین بڑے لوٹوں سے دھلائیں جن میں بیری کا پانی ہو-

حَمِيْدٌ - بڑا لوٹا-

حَمِيْدَةٌ - امام موسیٰ کاظم کی والدہ کا نام تھا- ان کا لقب مُصَفَّاةٌ بھی تھا-

مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مشہور بیٹے ہیں- حضرت عثمان غنیؓ کے قتل میں وہ شریک تھے لیکن انہوں نے قتل نہیں کیا صرف داڑھی ان کی پکڑی تھی- آخر اس جرأت کی ان کو سزا ملی- عمرو بن عاصؓ نے ان کو مصر میں قتل کیا اور ان کی نعش بھی گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دی- اس کے علاوہ جو حکایتیں رافضی بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے منحرف تھے یا حضرت علیؓ کو بلافصل خلیفہ جانتے تھے یہ سب غلط ہیں- البتہ حضرت علیؓ نے ان کی پرورش کی تھی کیونکہ ان کی والدہ اسماءؓ بنت عمیس سے حضرت علیؓ نے نکاح ثانی کیا تھا-

حَمْرٌ - چھلکا اتارنا' پوست نکالنا' مونڈھنا' غصہ ہونا' گدھے کی طرح نادان ہو جانا-

اَحْمَرُ - سرخ-

بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ - میں گورے اور کالے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (یعنی عجم اور عرب سب لوگوں کی طرف- بعض نے کہا' جن اور آدمی مراد ہیں)-

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ - مجھ کو دونوں خزانے دیئے گئے سرخ اور سفید (سرخ روم کا خزانہ وہاں سونے کا سکہ بہت رائج تھا اور سفید ایران کا خزانہ وہاں چاندی کا سکہ بہت رائج تھا)-

غَلَبَتْنَا عَلَيْكَ هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ - ان سرخ لوگوں نے ہم کو تمہاری طرف سے مجبور کر دیا (یعنی عجمی لوگ آپ کے مزاج میں دخیل ہو کر ہم پر غالب ہو گئے ہیں- یہ لوگوں نے حضرت علی سے کہا تھا- اہل عرب غیر ممالک کے لوگوں کو ''حمراء'' اور ''حمر'' اور ''حمران'' کہتے ہیں)-

اَهْلَكَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ - ان عورتوں کو دو چیزوں نے ہلاک کر دیا جو سرخ ہیں ایک تو زعفران اور دوسرے سونے نے یعنی زیور اور خوشبو پر مرتی ہیں)-

اَصْفَرَانِ - بھی سونے اور زعفران کو کہتے ہیں اور اَحْمَرَانِ گوشت اور شراب کو بھی کہتے ہیں- جیسے اَبْيَضَانِ پانی اور دودھ کو اور اَسْوَدَانِ پانی اور کھجور کو-

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِىْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ - اگر تم جانو کہ اس امت کے کتنے لوگ لال موت سے (یعنی قتل سے) مریں گے؟

مَوْتٌ اَحْمَرُ - سخت موت کو بھی کہتے ہیں-

كُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب جنگ بہت سخت ہو جاتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ ہم لوگوں سے آگے تھے اور دشمن کے سامنے ہم آپ کی آڑ میں رہتے- سبحان اللہ! آفریں صد آفریں' آپ کی شجاعت اور بہادری پر)-

اَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ - ہم پر قحط کا سال آیا کیونکہ قحط

کے دنوں میں آسمان کے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں)۔

خُذُوْا شَطْرَ دِيْنِكُمْ مِنَ الْحُمَيْرَاءِ - اپنا آدھا حصہ دین کا 'حمیرا سے سیکھو (یعنی حضرت عائشہؓ سے آنحضرتؐ پیار کی راہ سے کبھی حضرت عائشہؓ کو حمیرا کہا کرتے کیونکہ وہ سرخ وسفید تھیں' آدھا دین ان سے حاصل کرو- اس لئے کہ دین کے نصف احکامات مردوں سے متعلق ہیں نصف عورتوں سے' تو عورتوں کے متعلق احکامات ام المومنینؓ سے حاصل ہوئے- تو گویا آدھا دین حاصل ہوا)۔

خَرَجَتْ فِيْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ - حلیمہؓ سعدیہ (آنحضرتؐ کو لے کر) اس سال نکلیں جو قحط کا سال تھا- اس نے اونٹوں کو دبلا کر دیا تھا (چارہ کی کمی کے سبب)۔

اَرَاکَ اَحْمَرَ قَرِفًا - میں تجھ کو ڈھڈھاتا سرخ دیکھتا ہوں-

اَلْحُسْنُ اَحْمَرُ - خوبصورتی تو سرخی ہی میں ہے (یا خوبی یہ ہے کہ آدمی مشقت اور تکلیف میں صبر کرے' یا خوبصورتی موت ہے یعنی عاشق کے لئے)۔

فَوَضَعَتْهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِّنْ جَرِيْدٍ - انہوں نے اس کو ڈالیوں کی ایک تپائی پر رکھا (تین لکڑیوں کو بیچ میں سے باندھ باندھ کر سہ پائی بنالیں تو اس کو 'حمارہ'' کہتے ہیں)۔

قَدِمْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ عَلٰى حُمُرَاتٍ - ہم مزدلفہ کی رات میں آنحضرتؐ کے پاس گدھوں پر سوار ہو کر آئے-

حِمَارٌ - گدھا- حُمُرٌ - حمار کی جمع ہے- حُمُرَاتٌ - حمار کی جمع الجمع ہے-

كَانَ يَرُدُّ الْحَمَّارَةَ مِنَ الْخَيْلِ - جو لوگ گدھے پر سوار ہوتے تھے (جہاد میں) ان کو گھوڑے سواروں میں شامل نہیں کرتے تھے (ان کو اسپ سواروں کا حصہ نہیں ملتا تھا) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑے گدھوں کی طرح محض لدّو ہوتے' دوڑ نہ سکتے ان کے سواروں کو اسپ سواروں کا حصہ نہ ملتا)۔

كَانَتْ لَنَادَا جِنٌّ فَحَمِرَتْ مِنَ الْعَجِيْنِ - ہمارے گھر میں ایک بکری پلی ہوئی تھی' وہ آٹا کھا کھا کر بیمار ہو گئی-

حَمَرٌ - ایک بیماری ہے جو جانور کو بہت دانہ کھلانے سے پیدا ہو جاتی ہے-

يُقْطَعُ السَّارِقُ مِنْ حِمَارَةِ الْقَدَمِ - چور کا پاؤں ٹخنے پر سے کاٹا جائے-

كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ مِنْ حِمَارَةِ الْقَدَمِ - اپنے پاؤں ٹخنے پر سے دھوتے تھے (محیط میں ہے کہ ''حمارہ'' قدم کا وہ حصہ جو اونچا ہے' انگلیوں کے اوپر اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہ تخفیف راہے لیکن نہایہ اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بہ تشدید میم ہے)۔

فِيْ حَمَارَّةِ الْقَيْظِ - سخت گرمی میں (اور بہ تخفیف را بھی آیا ہے' اس کی جمع حَمَارُّ ہے)۔

نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ حُمَّرَةٌ - ہم آنحضرت کے ساتھ اترے (اتنے میں ایک حمرہ آئی (حمرہ ایک پرندہ ہے چڑیا کی طرح- طیبی نے کہا اس کا سر سرخ ہوتا ہے- منتہی الارب میں ہے کہ حُمَرَةٌ بہ تخفیف میم بھی مستعمل ہے)۔

مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ - اجی آپ کیا ذکر کر رہے ہیں ایک بڑھیا کا جس کے (دانت گر کر) سرخ سرخ مسوڑھے رہ گئے تھے (یعنی حضرت خدیجہؓ کا یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے کہا' جب آپ حضرت خدیجہؓ کو یاد کر رہے تھے)۔

اُسْكُتْ يَابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ - ارے لال چوت والی کے بچے چپ رہ (اصل میں ''عجان'' وہ مقام ہے جو قبل اور دبر کے بیچ میں ہوتا ہے- اہل عرب میں گالی دیتے وقت یہ کلمہ بولا جاتا ہے- یہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کہا جو موالی میں سے تھا- یعنی عجمیوں میں سے- کہتے ہیں لایفرق بین الهجان والهجين و بين العجان والعجين- اس کو اچھے برے کی تمیز نہیں' اصیل اور کم ذات اور چوت اور آٹا دونوں میں فرق نہیں کرتا)۔

وَاِيَّاکَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتُفْتِنَ - مسجد کو لال

زرد رنگوں سے مت رنگ' ایسا کر کے لوگوں کو بلا میں ڈالے کہ وہ اس کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی طرف نماز میں متوجہ ہوں)۔

حُمْرُ النَّعَمِ - سرخ سرخ چار پائے یعنی عمدہ جانور یا سرخ سرخ اونٹ - (عرب میں یہ سب دنیا کے مال و اسباب میں بہتر شمار کئے جاتے ہیں)۔

حُمْرُ الْوُجُوْہِ - سفید منہ سرخی آمیز (جو بہترین رنگ ہے یعنی گلابی)۔

رَبْعَةً اَحْمَرَ - آنحضرتؐ میانہ قامت' سرخ رنگ تھے (سرخی سے مراد گندم گوں رنگ ہے - جیسے دوسری روایت میں ہے اور حافظ شیرازی نے جو ایک غزل میں سیہ چردہ سے آپؐ کے رنگ کو تعبیر کیا ہے - یہ غلط ہے اور بے ادبی کا ارتکاب ہے)۔

اِحْمَرَّ الشَّجَرُ - درخت سوکھ گیا۔

لَجَعَلَتْنِی یَھُوْدُ حِمَارًا - یہود مجھ کو گدھا بنا دیتے - (یعنی جادو کے زور سے یا گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے یا جادو کر کے میری عقل و حواس کو خراب کر دیتے' میں گدھے کی طرح نادان ہو جاتا)۔

اَلْاَحَامِرَہ - گوشت' شراب' خوشبو۔

حَامِر - گدھے والا۔

حَمَّارَہ - گدھے والے (جیسے بَغَّالَہ خچر والے اور جَمَّالَہ اونٹ والے اور فَیَّالَہ ہاتھی والے اور ثَوَّارَہ بیل والے اور خَیَّالَہ گھوڑے والے)۔

ھُوَ اَکْفَرُ مِنْ حِمَارٍ - (یہ ایک مثل ہے - حمار ایک شخص تھا' چالیس برس تک خدا کا قائل رہا - اس کے دسوں بیٹے شکار کو نکلے اور بجلی گر کر ہلاک ہو گئے - اس روز سے غصہ میں آ کر کافر ہو گیا - آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا)۔

حِمَارِیَّہ - فرائض کا مشہور مسئلہ ہے' اس کو حَجَرِیَّہ اور یَمِیَّہ بھی کہتے ہیں۔

حُمَرٌ اور حَوْمَرٌ - املی (تمر ہندی)۔

اُحَیْمِرُ ثَمُوْدَ - ثمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کو زخمی کیا' اس کا نام قدار بن سالف تھا۔

لَوْحَمَلْنَا الْحَمِیْرَ عَلَی الْخَیْلِ - اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں۔

حِمَارَان - وہ پتھر جن پر دودھ سکھایا جاتا ہے۔

مِحْمَرٌ - کم ذات گھوڑا۔

رَأَیْتُہٗ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ - میں نے آپ کو سرخ جوڑا پہنے دیکھا (سرخ رنگ کا لباس مرد پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے' کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز' کوئی کہتا ہے اگر دھاریدار ہو' یا اس کا سوت رنگا گیا ہو' تب جائز ہے - بعض نے کہا سرخ رنگ صرف کسم کا مردوں کے لئے منع ہے' دوسرے سرخ رنگ جائز ہیں - ابن جریر طبری نے کہا مطلقاً جائز ہے مگر ثقاہت اور مروت کے خلاف ہے - نووی نے کہا جمہور صحابہ اور تابعین کسم کے رنگ کو بھی مرد کے لئے جائز سمجھتے ہیں' مگر بعض نے تنزیہاً مکروہ رکھا ہے)۔

اَلْفَقْرُ ھُوَ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ - محتاجی ایک سخت موت ہے۔

اَھْلَکَ الرِّجَالَ الْاَحْمَرَانِ - مردوں کو دو سرخ رنگ کی چیزوں نے خراب کیا' گوشت اور شراب نے۔

سَیُصِیْبُنِیْ مِنَ الْحُمَیْرَاءِ مَالَمْ یَعْلَمِ النَّاسُ مِنْ صَنِیْعِھَا - (امام حسنؓ سے امامیہ نے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا) مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ ایذا پہنچے گی' جو لوگوں کو ان کا حال دیکھ کر معلوم نہیں ہوئی (یعنی جس کی لوگوں کو ان سے توقع نہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ اس طرح سے پیش آئیں گے)۔

فَاِنَّہٗ اِسْمٌ یُّبْغِضُہُ اللّٰہُ - (امام ابوعبداللہ نے فرمایا) حمیراء وہ نام ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا (تو نے اپنی بیٹی کا نام حمیراء رکھا ہے' اس کو بدل دے)۔

یَحْمُوْرُ - گورخر۔

حِمْیَرُ - ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا۔

حَمْزٌ - تیزی' کاٹنا' تیز کرنا۔

حَمَازَةٌ - سخت اور مشکل ہونا - کھٹا ہونا -

رُمَّانٌ حَامِزٌ یا حَامِضٌ - کھٹا انار -

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَحْمَزُهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا' کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا جو سخت اور مشکل ہو (جس میں تکلیف اور مشقت زیادہ ہو - یہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح ہر شخص کی حالت جدا ہے' کسی پر روزہ سخت ہوتا ہے' کسی پر جہاد بہت سخت ہوتا ہے - تو ہر شخص کے لئے وہی عمل افضل ہوگا' جو اس کے لئے بہت سخت ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ حَامِزُ الْفُؤَادِ یا حَمِیْزُ الْفُؤَادِ - وہ مضبوط دل کا آدمی ہے) - (محیط میں ہے کہ حامز الفواد کے معنی یہ ہیں کہ تیز ذہن' ظریف) -

كَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِیْهَا - انسؓ کہتے ہیں کہ) آنحضرتؐ نے میری کنیت ایک بھاجی پر رکھ دی' جس کو میں چنا کرتا تھا (اس بھاجی میں تیزی تھی' تو آپؐ نے اسی مناسبت سے انسؓ کی کنیت "ابوحمزہ" رکھ دی) -

حَمْزَةٌ - ایک بھاجی کا نام ہے جو زبان کو کاٹتی ہے -

شَرِبَ شَرَابًا فِیْهِ حَمَازَةٌ - ایک شربت پی جس میں تیزی تھی (زبان کو لگتی تھی) -

حَمْزَةُ - آنحضرتؐ کے چچا کا نام ہے جن کی قبر احد میں ہے' وہ جنگ احد میں شہید ہوئے - بڑے بہادر تھے -

حَمْسٌ - بھوننا' غصہ دلانا -

حَمَسٌ - دین میں یا لڑائی میں سخت ہونا -

حَمَاسَةٌ - بہادری' سختی -

تَحْمِیْسٌ اور اِحْمَاسٌ - غصہ دلانا' برانگیختہ کرنا -

هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ فَمَا بَالُهٗ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ - یہ شخص تو قریش میں سے ہے - تو حرم سے باہر کیوں نکلا؟ - (اہل قریش کو "حمس" کہتے تھے جو اَحْمَسُ کی جمع ہے' بہ معنی سخت اور تیز' یہ لوگ بھی اپنے دین میں بڑے سخت تھے' ان کی عادت تھی کہ جب حج کرتے تو مزدلفہ سے آگے نہ جاتے اور دوسرے تمام لوگ آگے جا کر عرفات میں ٹھہرتے یہ مزدلفہ ہی میں پڑے رہتے اور کہتے' ہم اہل اللہ ہیں اس لئے اللہ کے حرم سے باہر نہیں جاتے - دوسری بیوقوفی یہ کرتے کہ حج سے جب لوٹ کر آتے تو گھروں میں دروازوں سے نہ جاتے بلکہ اوپر سے پھاند کر' یا کسی اور طرف سے آتے - اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ان دونوں باتوں کا رد فرمایا) -

اَحَامِسُ بھی اَحْمَسُ کی جمع ہے - بمعنی بہادر اور دلیر -

حَمِسَ الْوَغٰى وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ - جنگ سخت ہوگئی اور موت کا بازار گرم ہوگیا -

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَمُسْكٌ اَحْمَاسٌ - فلاں لوگ تو آزاد اور بہادر ہیں -

دِیْوَانُ الْحَمَاسَةِ - اشعار کا مجموعہ ہے جس کو ابوتمام نے تالیف کیا ہے' اس میں عرب شعراء کے منتخب اشعار جمع ہیں -

حَمِیْسٌ - تنور -

حَمْشٌ - جمع کرنا' غصہ دلانا' برانگیختہ کرنا -

حُمُوْشَةٌ - باریکی -

حَمَشٌ - غصہ ہونا' سخت ہونا -

اِنْ جَاءَ بِهٖ حَمْشَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْكٍ - اگر اس عورت کا بچہ پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو' تب تو شریک کا نطفہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَمْشُ السَّاقَیْنِ یا اَحْمَشُ السَّاقَیْنِ - یعنی پتلی اور باریک پنڈلیوں والا) -

كَاَنِّیْ بِرَجُلٍ اَصْلَعَ اَصْمَعَ حَمْشَ السَّاقَیْنِ قَاعِدٌ عَلَیْهَا وَهِیَ تُهْدَمُ - جیسے میں دیکھ رہا ہوں ایک گنجا (جس کی چندیا پر بال نہ ہوں) چھوٹے چھوٹے کان والا پتلی پنڈلیوں والا کعبہ پر بیٹھا ہے وہ گرایا جا رہا ہے (یعنی قیامت کے قریب ایسا ہوگا) -

فِیْ سَاقَیْهِ حُمُوْشَةٌ - آنحضرتؐ کی پنڈلیاں پتلی تھیں -

فَاِذَا رَجُلٌ حَمْشُ الْخَلْقِ - یکا یک ایک شخص دکھائی دیا' جس کے اعضاء دبلے پتلے تھے -

رَأَیْتُ عَلِیًّا یَوْمَ صِفِّیْنَ وَھُوَ یُحْمِسُ اَصْحَابَ- میں نے حضرت علیؓ کو صفین کے دن دیکھا' آپ اپنے لوگوں کو غصہ دلا رہے تھے ان کو جنگ پر ابھار رہے تھے- (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَمِشَ الشَّرُّ-شر اور فساد بہت سخت ہو گیا)-

اَحْمَشْتُ النَّارَ- میں نے آگ بھڑکا دی-

رَأَیْتُ اِنْسَانًا یُحْمِشُ النَّاسَ- میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو غصہ کے ساتھ لوگوں کو ہانک رہا تھا-

اُقْتُلُوا الْحَمِیْتَ الْاَحْمَشَ- اس موٹے تازے غصہ ناک شخص کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان کو کہا' گویا اس کی خدمت کی)-

وَلَا حَمِیَّةَ تُحْشِمُکُمْ-تم میں حمیت بھی نہیں ہے جو غصہ دلائے-

حَمْصٌ-حُمُوْصٌ -سمٹ جانا' ورم دب جانا-تھم جانا-

کَانَ لَهُ ثُدَیَّةٌ مِّثْلَ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اِذَا مُدَّتِ امْتَدَّتْ وَ اِذَا تُرِکَتْ تَحَمَّصَتْ- ذوالثدیہ (خارجیوں کے گروہ میں تھا) اس کا ایک پستان عورت کی طرح تھا- اس کو کھینچتے تو لمبی ہو جاتی اور جب چھوڑ دیتے تو سمٹ جاتی)-

حَمِیْصَۃٌ-چوری کی بکری-

حَمِّصٌ-چنا-

حِمْصٌ-ایک شہر ہے شام میں-

حَمْضٌ - کھٹا ہونا (جیسے حُمُوْضَۃٌ ہے)-

حَمْضٌ -نمکین اور کڑوی بھاجی' وہ اونٹ کا میوہ ہے جس کو وہ شیریں بھاجی کھاتے کھاتے اس سے نفرت کر کے کھاتا ہے' گویا تبدیل ذائقہ کرتا ہے-

اَحْمِضُوْا- (عبداللہ بن عباسؓ لوگوں سے کہتے جب وہ حدیث و قرآن کے سیکھنے سے فارغ ہو کر بات چیت کرنا چاہتے) اچھا اب نمکین کھاؤ (تھوڑی دیر باتیں کر کے دل بہلاؤ ظرافت اور حکایت میں مشغول ہو)-

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَۃٌ وَلِلنَّفْسِ حَمْضَۃٌ- کان تو پھینک دینے والا ہے (یعنی سن لیتا ہے' پھر اس کو محفوظ نہیں رکھتا اور دوبارہ سننا چاہتا ہے) اور نفس میں خواہش ہے (جیسے اونٹ کو نمکین اور کڑوی بھاجی کی خواہش ہوتی ہے)-

وَ اَبْقَلَ حَمْضُھَا-مکہ کی کڑوی بھاجی نکل آئی-

بَیْنَ سَلَمٍ وَ اَرَاکٍ وَ حُمُوْضٍ وَ عَنَاکِبَ-سلم اراک اور کڑوی بھاجی اور ریتی کے درمیان (سلم اور اراک دونوں درخت ہیں)-

سُئِلَ عَنِ التَّحْمِیْضِ-عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا' تحمیض جائز ہے؟ (انہوں نے کہا' تحمیض کیا؟ لوگوں نے کہا عورت کے دبر میں جماع کرنا- انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے؟ اہل عرب کہتے ہیں-

اَحْمَضْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ- میں نے اس شخص کو اس کام سے پھرا دیا کہ یہ ماخوذ ہے اَحْمَضَتِ الْاِبِلُ سے یعنی اونٹ میٹھی میٹھی بھاجیاں کھا کر اس سے نفرت کر کے اب کڑوی اور کھلی بھاجی کھانے لگے-

تَحْمِیْضٌ - کے معنی ران میں بھی جماع کرنے کے آئے ہیں)

حَمْطٌ-پوست نکالنا-

تَحْمِیْطٌ-سایہ کرنا' چھوٹا کرنا' خفیف مار لگانا-

تَحَمُّطٌ-کینہ رکھنا-

حِمْیَاطٌ یا حِمْیَاطٰی- ہمارے پیغمبر صاحب کا نام ہے اگلی آسمانی کتابوں میں (مجمع البحار میں حَمَّطَایَا لکھا ہے)-

حُمْقٌ یا حُمُقٌ یا حَمَاقَۃٌ- بیوقوف ہونا-

تَحْمِیْقٌ-احمق بنانا-

یَنْطَلِقُ اَحَدُکُمْ فَیَرْکَبُ الْحَمُوْقَۃَ-تم میں سے ایک شخص جاتا ہے اور حماقت کی خصلت پر سوار ہوتا ہے (یعنی بیوقوفی کا کام کرتا ہے)-

نہایہ میں ہے کہ ''حمق'' اور ''حماقت'' یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے موقع پر نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا حالانکہ اس کی خرابی جانتا ہو (یعنی جان بوجھ کر بے موقع بات کہنا' یا کسی چیز کو بے محل کہنا)-

لَوْلَا اَنْ یَّقَعَ فِیْ اُحْمُوْقَۃٍ مَّا کَتَبْتُ اِلَیْهِ- (ابن

عباسؓ نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ نجدہ حروری حماقت میں پڑ جائے گا تو میں اس کو خط نہ لکھتا۔

اَرَأَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ - بھلا بتلا اگر وہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا کام کرنے لگے۔

اِسْتَحْمَقَ الرَّجُلُ - احمق ہوگیا۔

اِسْتَحْمَقْتُهٗ - میں نے اس کو احمق بیوقوف پایا۔ (جیسے اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ - اونٹ سانڈنی ہوگیا (تیز دوڑنے لگا) کرمانی نے کہا:

عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ - کا مطلب یہ ہے کہ وہ رجعت کرنے سے عاجز رہ گیا' یا اس کی عقل جاتی رہی تو یہ طلاق میں مخل نہ ہوگا)۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ - میں نے ابن عباس سے کہا' یہ بوڑھا احمق معلوم ہوتا ہے (جس نے چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں کہیں تھیں (یعنی تکبیر تحریمہ اور تشہد اولیٰ سے قیام کی تکبیر سمیت۔ معلوم ہوا کہ اس وقت ان تکبیرات کا رواج زیادہ نہ تھا' بعض لوگ کہتے ہوں گے' بعض نہ کہتے ہوں گے جب تو اس شخص کو خبر نہیں ہوئی کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں و باستثنائے تکبیر تحریمہ کہ وہ فرض ہے)۔

یَنْبَغِیْ لِلْمُسْلِمِ مُجَانَبَةُ الْاَحْمَقِ فَاِنَّهٗ لَا یُشِیْرُ عَلَیْکَ بِخَیْرٍ - مسلمان کو احمق سے پرہیز کرنا لازم ہے (اس کی صحبت سے بھاگنا چاہئے ''ز جاہل گریزندہ چوں تیر پاش'') وہ کبھی بہتر بات (اور صائب رائے) نہ دے گا (بلکہ ایسی اصلاح دے گا کہ اور آدمی آفت میں گرفتار ہو)۔

زَوِّجُوْا الْاَحْمَقَ وَلَا تُزَوِّجُوا الْحَمْقَاءَ فَاِنَّ الْاَحْمَقَ یَنْجُبُ وَالْحَمْقَاءُ لَاتَنْجُبُ - احمق مرد سے نکاح کر دو لیکن احمق عورت سے نکاح مت کرو کیونکہ احمق نجیب ہوتا ہے اور احمق عورت نجیب نہیں ہوتی (اکثر بدکار رہوتی ہے' ہر شخص اس کو پھسلا لیتا ہے)۔

اَلنَّوْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ حُمْقٌ - عصر کے بعد سونا حماقت ہے (اس سے عقل میں فتور آتا ہے)۔

اَلْبَقْلَةُ الْحَمْقَاءُ - خرفہ کا ساگ۔

حَمْلٌ یا حُمْلَانٌ - اٹھانا' خیانت کرنا' اغوا کرنا' حلم کرنا' حاملہ ہونا' لادو دینا' ضامن ہونا' حفظ کرنا' نقل کرنا' عمل کرنا' ایک چیز کو دوسری چیز کا حکم دینا۔

تَحَمُّلٌ - دوسرے کی شہادت یا روایت کو اٹھانا اور کسی شخص سے بیان کرنے کے لئے۔

اَلْحَمِیْلُ غَارِمٌ - ضمانت دار ذمہ دار ہے (یعنی کفیل اور ضامن' جس کی کفالت یا ضمانت کرے اس کا ذمہ دار ہے' اس کو دینا ہوگا)۔

کَانَ لَا یَرَیٰ بَأْسًا فِی السَّلَمِ بِالْحَمِیْلِ - عبداللہ بن عمرؓ بیع سلم میں ضمانت لینے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے (یعنی مسلم الیہ سے اگر ضمانت لے لی جائے کہ وقت پر مال ادا کر دے گا تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

یَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ - (وہ مسلمان جو دوزخ سے نکالے جائیں گے) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے کچرے میں اگتا ہے' جلد جلد بڑھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم بہت جلد حالت اصلی پر آ کر صاف وشفاف اور بے داغ ہو جائیں گے)۔

کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِیْ حَسَائِلِ السَّیْلِ - جیسے دانہ ندی کے بہاؤ میں اگ آتا ہے (حمائل' حمیل کی جمع ہے' حمیلہ تلوار کے تسمہ کو بھی کہتے ہیں اور چھوٹے مصحبہ کو بھی حمائل عرف عام میں کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اکثر گلے میں لٹکا لیا جاتا ہے)۔

یُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِیْهِ ضَغْطَةً تَزُوْلُ مِنْهَا حَمَائِلُهٗ - مومن قبر میں ایسا دبوچا جائے گا کہ اس کے فوطوں کی رگیں اپنے مقام سے سرک جائیں گی (دوسری روایت میں یوں ہے پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں گی' یا اللہ! تو ہی مالک ہے اور تیرا ہی آسرا ہے تو ہی ہر مشکل میں ہماری فریاد سننے والا اور رحم کرنے والا ہے)۔

اَلْحَمِیْلُ لَایُوَرَّثُ اِلَّا بِبَیِّنَةٍ - جو طفلک معصوم دارالاسلام میں لایا جائے (اس کے ماں باپ یا عزیز واقربا کا حال معلوم نہ ہو' یا جو مجہول النسب ہو) پھر کوئی بربنائے قرابت

اس کے ترکے کا دعویٰ کرے تو بغیر گواہوں کے اس کی تصدیق نہ کی جائے گی اور جب تک کسی کی وراثت ثابت ہو' اس کا ترکہ اس کے موالی ہی لیں گے)-

لَاتَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً- سوال کرنا تین آدمیوں کے لیے درست ہے- ایک تو اس شخص کے لئے جس نے ضمانت کا بوجھ اٹھایا ہو (مقتولین کی دیت کا ضامن ہو گیا ہو یا اور کسی قرضہ کا اور اس کی ساری جائداد اس میں پھنس جائے)-

وَدِدْتُ اَنِّیْ تَرَکْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ مِنَ الْاِثْمِ- مجھے آرزو رہ گئی کہ میں کعبہ کو عبداللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا اور اس کے گرانے اور بنانے کے گناہ کا بوجھ ان ہی پر رہتا (یہ عبدالملک بن مروان نے کہا- ارے خبیث اگر تو کعبہ کو عبداللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا تو اس سے کیا بہتر تھا- عبداللہ بن زبیرؓ اس کے توڑنے میں گنہگار نہیں ہوئے کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ کی مرضی کے موافق جو حضرت عائشہؓ سے انہیں معلوم ہوئی تھی' اس کو بنا دیا- اور تو گنہگار رہوا' اس لئے کہ اول تو بغیر ضرورت کے کعبہ کی عمارت کو توڑا' دوسرے محض ضد اور نفسانیت کی وجہ سے اس کو پیغمبر ﷺ کی رائے کے خلاف کر دیا)-

تَحَمَّلْتُ بِعَلِیٍّ عَلٰی عُثْمَانَ فِیْ اَمْرٍ- میں نے ایک امر میں حضرت علیؓ کی سفارت حضرت عثمانؓ سے کرائی-

اِذَا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ اِنْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَی السُّوْقِ فَتَحَامَلَ- ہم لوگوں کو جب خیرات کرنے کا حکم دیا جاتا' تو ہم میں سے کوئی کیا کرتا (جب اس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا) بازار میں جاتا اور وہاں حمالی کر کے یعنی اجرت پر بوجھ اٹھا کر کچھ پیدا کرتا' پھر اس کو خیرات کرتا (سبحان اللہ ایسی ہی خیرات مقبول ہے' جو محنت مزدوری حلال کی کمائی سے کی جائے)-

کُنَّا نُحَامِلُ عَلٰی ظُهُوْرِنَا- ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھایا کرتے (مزدوری کرتے)-

اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتُهُ فَتَصَدَّقْتُ بِهٖ- جب وہ جانور بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گیا (بڑا ہو گیا) تو میں نے اس کو کاٹا اور خیرات کر دیا-

اَرْسَلَنِیْ اَصْحَابِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ- (حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کہا) مجھ کو میرے دوستوں نے آنحضرتؐ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا-

مَا اَنَا حَمَلْتُکُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ حَمَلَکُمْ- میں نے تم کو سوار نہیں کیا (کہ میری قسم جھوٹی ہو) بلکہ اللہ نے تم کو سواری دی-

وَاسْتَثْنَیْتُ حُمْلَانَهٗ- (حضرت جابرؓ نے کہا کہ میں نے وہ اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا) اور مدینہ پہنچنے تک اس پر سوار رہنے کی شرط کر لی (معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط درست ہے- لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا' یہ حدیث ان پر حجت ہے)-

هٰذَا الْحِمَالُ لَاحِمَالَ خَیْبَرَ- یہ بوجھ بہتر ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ (جو کھجور کا ہوتا ہے' یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب صحابہ مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلے میں مٹی پتھر وغیرہ اٹھا رہے تھے- مطلب یہ ہے کہ خیبر کی بار برداری اس کام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے' وہ دنیا کا ایک مال ہے جو قابل زوال ہے اور یہ بوجھ جس کے اٹھانے میں تم اپنی جانیں کھپا رہے ہو اور اس کا جو اجر آخرت میں ملے گا' وہ ساری دنیا سے افضل ہے- بھلا خیبر کی کھجوروں کا تھیلہ کیا حقیقت رکھتا ہے)-

حِمَالٌ- بالکسر یا تو مصدر ہے' جس کے معنی اٹھانے کے ہیں' یا جمع ہے حِمْل بالکسر کی' یعنی بوجھ-

فَاَیْنَ الْحِمَالُ- لادنے کی منفعت کدھر گئی (بعض نے کہا ضمانت کدھر گئی؟)-

مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا- جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے (یعنی مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (بلکہ کافر مطلق ہے' اگر اور کسی دشمنی یا وجہ سے اٹھائے تو یہ تغلیظاً فرمایا' تاکہ لوگ مسلمانوں کی خون ریزی سے پرہیز کریں- اس حدیث میں وہ شخص داخل نہیں ہے

جو امام وقت کے ساتھ ہو کر اہل بدعات یا بغاۃ پر ہتھیار اٹھائے کیونکہ اس کا اذن تو خود قرآن شریف سے ثابت ہے)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا - جب پانی دو پکھال ہو تو وہ نجاست نہ اٹھائے گا - یعنی نجاست کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دے گا (مطلب یہ ہے کہ نجس نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں صاف لَمْ يَنْجِسْ ہے - شافعیہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے مگر قلتین کی مقدار کیا ہے اس میں بڑی بحث ہے اور حنفیہ کی طرف سے اس حدیث میں بڑے بڑے اشکالات کئے گئے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان اشکالوں کو مان بھی لیں تب بھی قلتین کا مذہب دہ دردہ کے مذہب سے کہیں قوی رہتا ہے، جس پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی اور صحیح تر مذہب اہل حدیث کا ہے کہ ہر پانی پاک ہے، جب تک نجاست کی وجہ سے اس کا کوئی وصف نہ بدلے، قلیل ہو، یا کثیر اور آخر میں حنفیہ اور شافعیہ کو بھی یہی قول اختیار کرنا پڑتا ہے - کیا معنی اگر دو پکھال پانی میں، دو ہی پکھال پیشاب یا پاخانہ ڈال دیئے جائیں - یا وہ دردہ حوض میں اتنا ہی پیشاب یا پاخانہ ملا دیا جائے، تو کیا حنفیہ اور شافعیہ اس کو پاک کہیں گے، اس سے وضو اور غسل جائز سمجھیں گے؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ)۔

لَاتُنَاظِرُوْهُمْ بِالْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ حَمَّالٌ ذُوْ وُجُوْهٍ - ان گمراہ فرقوں سے قرآن کی آیتیں لاکر بحث نہ کرو، اس لئے کہ قرآن مختلف معانی کا حامل اور ذو معنی ہو سکتا ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے - حقیقت میں قرآن مجمل ہے اور اس کی تفسیر حدیث شریف ہے - بغیر حدیث کے جو کوئی صرف قرآن سے دین حاصل کرنا چاہے تو وہ ہدایت کے بجائے سخت گمراہی میں جا پڑے گا - خارجی، رافضی اور معتزلہ تمام گمراہ فرقے قرآن ہی سے سند لیتے ہیں اور اپنے مشرب کے موافق آیتوں کا مطلب نکالتے ہیں - ان میں اور اہل سنت میں یہی فرق ہے کہ اہل سنت قرآن کے معنی حدیث رسول اللہؐ، صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفاسیر کے موافق کرتے ہیں اور احادیث اور اقوال صحابہ اور تابعین ایسے صاف ہیں کہ ان میں ان گمراہ فرقوں کی دال نہیں گلنے پاتی - اسی لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان گمراہ فرقوں پر حدیث کے تیر چلاؤ!)۔

لِاَنَّهَا كَانَتْ حَمُوْلَةَ النَّاسِ - بستی کے گدھوں کو آپ نے اس لئے حرام کر دیا کہ لوگ ان پر بوجھ لادتے ہیں (اگر ان کا کھانا جائز کر دیا جاتا، تو لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی)۔

حَمُوْلَةٌ - بہ فتحہ حا، جس پر لوگ بوجھ لادیں، جیسے: رَكُوْبَةٌ - جس پر سواری کریں۔

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ - جو اونٹ غلہ لاتے ہیں، ان کا تو شمار نہیں وہ لغو ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ حُمُوْلَةٌ يَاْوِیْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ - جس کے ساتھ کھانے (سامان خورد ونوش) کے بارہوں اور وہ سیر ہو کر منزل میں رہتا ہو، تو وہ رمضان کا روزہ رکھے، جہاں پر رمضان شروع ہو جائے - (کیونکہ ایسے شخص کو روزے میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہر ضروری شے اس کے پاس موجود ہے) (محیط میں ہے:

حُمُوْلَةٌ جمع ہے حِمْلٌ بالکسر کی، یعنی بوجھ اور تا تاکید جمع کے لئے اور نہایہ میں ہے:

حُمُوْلٌ - بغیر تا کے وہ اونٹ ہیں جن پر ہودے لگے ہوں خواہ ان میں عورتیں ہوں، یا:

وَ اَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ - اور بار بردار جانوروں کی بوجھ لادنے میں مدد کرے۔

حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ - میں نے ایک شخص کو للہ گھوڑے پر سوار کر دیا (یعنی اس کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا)۔

فَحَمَلَهَا فِیْ نَفْسِهٖ - انہوں نے اس کو اپنے دل میں رکھا (غصہ ہو کر)۔

وَاحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ - ان کو قوم نوازی (کے جذبہ) نے غصہ دلایا (ایک روایت میں اِجْتَحَلَتْهُ ہے یعنی جاہل بنا دیا)۔

يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا - لادنے میں اس کی مدد کرے۔

حَمَلَ عَلٰى مِائَةٍ وَّ اَعْطٰى مِائَةً - سو اونٹ پر سوار کر دیا، سو اونٹ دیئے (یعنی مجاہدین کو کہ ان پر سوار ہو کر جہاد کریں)۔

كَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتَهُمْ - آپ کو یہ برا معلوم ہوا کہ بوجھ لادنے کے جانور فنا ہو جائیں (اس لئے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا)-

لَااَجِدُ حَمُوْلَةً - میرے پاس تو بار برداری کے جانور نہیں ہیں-

اَتَخَافَانِ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَا يُطَاقُ - (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حذیفہؓ سے کہا) کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ تم نے عراق کی زمینوں پر طاقت سے زیادہ دہارہ مقرر کیا ہے؟ (یعنی دہارہ سنگین ہے)-

حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُمَّلُ يَتَنَاثَرُ - میں آنحضرتؐ کے پاس اٹھا کر لایا گیا (شاید بیماری ہوں گے خود نہ چل سکتے ہوں گے) جوئیں (سارے سر میں) پھیل رہی تھیں-

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ - لگانے بجھانے والی چغل خور- (مراد ام جمیل ہے' ابولہب کی بیوی اور معاویہؓ کی پھوپھی)-

وَنَحْمِلُهُمَا - ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ کو) سوار کرتے ہیں (ساری بستی میں پھراتے ہیں ذلیل کرنے کے لئے) (ایک روایت میں وَ نُحَمِّمُهُمَا ہے- یعنی ان کے منہ کوئلہ سے کالے کرتے ہیں)-

حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ حَمَائِلِهِمْ - یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کاٹ ڈالنے کا قصد کیا-

فَحَمَلْتُ بِهٖ حَمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مجھے بہت برا معلوم ہوا' میں آنحضرتؐ کے پاس آیا-

اَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ - تو اس پر حملہ کرے-

حَمْلٌ - بہ فتحہ حا - جو عورت کے پیٹ میں ہو-

حِمْلٌ - بہ کسرہ حا - جو پیٹھ پر ہو-

حَمَلٌ - بکری کا بچہ جو پہلے سال میں ہو-

مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ - جو شخص تین بار (کاندھے دے کر) جنازہ اٹھائے-

غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذِهٖ - اپنے پیٹ کے کسی حصے کو ران پر نہیں رکھا (بلکہ پیٹ کو ران سے بالکل جدا رکھا - یعنی سجدے میں)-

وَلَقَدْ حُمِلَتْ عَلَيَّ مِثْلُ حُمُوْلَةِ الرَّبِّ - مجھ پر بھی ویسا ہی بوجھ ڈالا گیا' جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر (شب معراج میں) ڈالا تھا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ هٰذِهٖ حُمْلَانُكَ - یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ سب تیرا سامان ہے-

اَنْ لَايَتَحَمَّلَ عَلَى الْاَصْدِقَاءِ - مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنے دوستوں پر سارا بوجھ نہ ڈالے (بلکہ کچھ بوجھ اپنے اوپر بھی رکھے) (ایک روایت میں اَنْ لَا يَتَحَامَلَ لَهُمْ ہے- یعنی ان کے لئے تکلف نہ کرے' اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالے- مجمع البحرین میں ہے کہ حَمَلٌ بہ فتحہ حا اور میم حَامِلٌ کی جمع بھی ہے- اسی سے یہ ہے:

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اور حَمَلَةُ الْعَرْشِ - یعنی قرآن اٹھانے والے فرشتے اور عرش اٹھانے والے فرشتے)-

اِنَّ هٰهُنَا عِلْمًا جَمًّا لَوْاَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً - (حضرت علیؓ نے کہا) یہاں علم تو بہت ہے' اگر میں اس کو اٹھانے والے پاؤں (جو یاد رکھ سکیں) تو بتلا دوں-

لَمْ اَجِدْ حَمَالَةً يَتَحَمَّلُوْنَهٗ - میں نے ایسی کوئی بات نہیں پائی جس کو وہ لوگ اٹھائیں (نقل کریں)-

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰى شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ - جو شخص کسی مومن کو جوتی کا ایک تسمہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا' اس کو ایک تیز سانڈنی پر سوار کرے گا-

حَمْلَقَةٌ - آنکھیں کھول کر گھورنا-

حِمْلَاقُ الْعَيْنِ - آنکھ کے پلک کا اندر کا حصہ یا سفیدی - حَمَالِيْقُ جمع ہے-

فَمَسَحَ بِاِصْبَعَيْهِ حَمَالِيْقَ عَيْنَيْهِ - اپنی انگلیوں سے آنکھ کے نیچے کے مقاموں کو جو سرمہ سے کالے ہو جاتے ہیں' پونچھا-

حَمٌّ - روشن کرنا' سلگانا' گلانا' گرم کرنا' مقدر کرنا' فکر

میں ڈالنا' قصد کرنا-

حُمَّ الْاَمْرُ - اس کام کا فیصلہ ہو گیا' یا یہ کام قریب آ گیا-

حَمَمٌ - کالا ہونا' کوئلہ ہونا' گرم ہونا-

تَحْمِيمٌ - ڈاڑھی نکلنا' سر کے بال اگ آنا' کوئلہ سے کالا کرنا' حمام کرنا-

مَرَّ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمٍ مَّجْلُوْدٍ - ایک یہودی پر سے گزرے جس کا منہ کوئلہ سے کالا کیا تھا' اس کو کوڑے لگائے گئے تھے-

حُمَمَةٌ - کوئلہ - اس کی جمع حُمَمٌ ہے-

نَهٰى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِهٖ - کوئلہ سے استنجا کرنے کو آپ نے منع فرمایا (کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے) معلوم نہیں کہ کوئلہ ان کی خوراک کیونکر بنتا ہے شاید ان کے جانوروں کی خوراک ہو' گوبر اور لید کی طرح' یا خوراک سے کوئی اور طریقہ منفعت مراد ہو)-

اِذَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِيْ بِالنَّارِ حَتّٰى اِذَا صِرْتُ حُمَمًا فَاسْحَقُوْنِيْ - جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا' پھر جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں' تو اس کو پیس ڈالنا-

خُذِيْ مِنِّيْ اَخِيْ ذَا الْحُمَمَةِ - میری طرف سے میرے کالے بھائی کو لے لے-

كَانَ اِذَا حَمَّمَ رَاْسُهٗ بِمَكَّةَ خَرَجَ وَاعْتَمَرَ - جب ان کا سر مکہ میں کالا ہو جاتا (اس پر بال اگ آتے) تو نکل کر عمرہ کر لیتے (محرم کے مہینہ کا انتظار نہ کرتے' بلکہ ذی الحجہ ہی میں عمرہ بھی کر لیتے)-

كَاَنَّمَا حُمِّمَ شَعْرُهٗ بِالْمَاءِ - جیسے پانی سے ان کا سر کالا کیا گیا ہے (کیونکہ جب بال پریشان ہوتے ہیں تو ان کی سیاہی نمودار نہیں ہوتی' پانی سے دھوئے جائیں تو کالک نمودار ہو جاتی ہے' ایک روایت میں جُمِّمَ ہے' جیم معجمہ سے' یعنی پانی سے بالوں کا جوڑا بندھ گیا ہے)-

اَلْوَافِدُ فِي اللَّيْلِ الْاَحَمِّ الْاَسْوَدِ - کالی بھجنگ رات میں آنے والا-

طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَ مَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ حَمَّمَهَا اِيَّاهَا - عبدالرحمٰن نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (اہل عرب متعہ دینے کو تَحْمِيم کہتے ہیں)-

اِنَّ اَقَلَّ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا هَمًّا اَقَلُّهُمْ حَمًّا - سب سے کم فکر اور رنج دنیا میں ان لوگوں کو ہے جن کے پاس سامان (مال و متاع) کم ہے (جتنا دنیا کا سامان زیادہ ہو اتنی ہی فکر زیادہ ہوتی ہیں - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - دنیا بھی کیا خراب چیز ہے - بقول شاعر

اگر دنیا نباشد درد مندیم
وگر باشد بہ فکرش پائی بندیم

جِئْنَاكَ فِيْ غَيْرِ مُحِمَّةٍ - ہم تمہارے پاس کسی ضروری حاجت کے لئے نہیں آئے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحَمَّتِ الْحَاجَةُ - جب وہ لازم اور ضروری ہو جائے زمخشری نے کہا:

اَحَمَّ الشَّيْءُ - کے معنی' نزدیک آ گئی - اس کا وقت آن پہنچا)-

اِذَ الْتَقَى الزَّحْفَانِ وَعِنْدَ حُمَّةِ النَّهَضَاتِ - جب دو فوجیں گتھ جائیں اور جب تکلیفوں کی شدت ہو-

حُمَّةٌ - ہر چیز کا بڑا حصہ (اصل اس کی حَمٌّ سے ہے بہ معنی حرارت یا حُمَّةُ السِّنَانِ سے ہے - بمعنی بھالے کی نوک)-

مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ الْحُمَّةِ - عالم کی مثال گرم چشمہ کی سی ہے (جس میں نہا کر بیمار لوگ شفا پاتے ہیں - اسی طرح عالم سے پوچھ کر دل کی بیماریوں کی دوا کرتے ہیں)-

اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ حَمَّةِ زُغَرَ - زغر کے چشمہ کا حال بیان کرو (زغر ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)-

كَانَ يَغْتَسِلُ بِالْحَمِيْمِ - گرم پانی سے غسل کرتے تھے-

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ - جہاں پر آدمی غسل کرتا ہو (یعنی حمام یا غسل خانہ) وہاں پیشاب نہ کرے-

(ابن اثیر نے کہا مراد وہ حمام یا غسل خانہ ہے جہاں پانی بہنے کا راستہ نہ ہو یا زمین سخت ہو وہاں پیشاب کرنے سے یہ خیال ہو کہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر اس کے جسم یا کپڑوں پر پڑ جائیں گی)۔

اِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْبَوْلَ فِي الْمُسْتَحَمِّ - حمام میں پیشاب کرنا برا سمجھتے تھے۔

اِنَّ بَعْضَ نِسَائِهِ اِسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمُّ مِنْ فَضْلِهَا - آنحضرتؐ کی ایک بی بی نے جنابت سے غسل کیا، پھر آنحضرتؐ تشریف لائے، ان کے غسل سے جو پانی بچا تھا، اس سے غسل کرنے لگے۔

كُنَّا بِاَرْضٍ وَبِئَةٍ مُحَمَّةٍ - ہم ایک ملک میں تھے جو وبائی اور بخاری تھا (یعنی وہاں لوگوں کو بخار بہت آتا تھا - شاید ملیریس، مرطوب، کثیف اور نشیبی ملک ہو گا) (یہ حُمّٰی سے نکلا ہے بہ معنی بخار)۔

حِمَاءُ - موت یا موت کی قضا و قدر (یہ حُمَّ كَذَا سے نکلا ہے، یعنی ایسا مقدر تھا)۔

هٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِيَتْ - یہ موت کی تقدیر تھی جو پوری ہو گئی۔

كَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ اِلَى الْاُتْرُجِّ وَالْحَمَامِ الْاَحْمَرِ - آنحضرتؐ کو ترنج اور سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا اچھا معلوم ہوتا تھا (ابو موسیٰ نے ہلال بن علاء سے نقل کیا کہ:

حَمَامٌ اَحْمَرُ - سے سیب مراد ہے اور کہا کہ یہ معنی میں نے کسی اور سے نہیں سنے)۔

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَ حَامَّتِيْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ - یا اللہ! یہ میرے گھر والے اور خاص لوگ ہیں، ان سے پلیدی دور کر دے!

حَامَّةٌ - آدمی کے خاص عزیز و اقربا، دوست وغیرہ (ایسے ہی حَمِيْمٌ - دل سوز دوست عزیز وغیرہ)۔

اِنْصَرَفَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْ وَّفْدِ ثَقِيْفٍ اِلٰى حَامَّتِهٖ - ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے ان میں سے ہر شخص اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں میں لوٹ گیا۔

اِذَا بُيِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ - جب تم پر کافر شب خون ماریں، تو تم یہ کہو "حٰمٓ لا ينصرون" یعنی یا اللہ ان کو مدد نہیں ملے گی (بعض نے کہا، جن سورتوں کے شروع میں "حم" ہے ان کو دوسری صورتوں پر فضیلت ہے، تو اس جملہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ کی رحمت اور مدد مسلمانوں کے لئے جلد اترے - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کافر تم پر شب خون ماریں تو تم "حم" کہو ان کی مدد نہ ہو گی - اللہ تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے گا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ شب خون کے وقت تم اپنے لوگوں کو دشمن کے لوگوں سے پہچاننے کے لئے یہ شعار (مخفی اصطلاح) مقرر کرو۔

تُذَكِّرُنِيْ حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ - تو مجھ کو حم ایسے وقت میں یاد دلاتا ہے جب نیزہ چل رہا ہے (جنگ ہو رہی ہے - یہ شریح نے محمد بن طلحہ سے کہا، یوم الجمل میں محمد بن طلحہ جو کوئی ان کو مارنے آتا، اس کو حم کی قسم دیتے آخر شریح نے ان پر حملہ کیا، محمد بن طلحہ نے ہر چند حم کی قسم دی مگر شریح نے نہ چھوڑا، مار ہی ڈالا اور یہ مصرعہ پڑھا - ابن عباس نے کہا، حم اللہ کا نام ہے)۔

وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ - اور دو سورتیں ان سورتوں میں سے جن کے سرے پر "حٰمٓ" ہے۔

فَجَعَلْنَا التَّحْمِيْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ - ہم نے سنگسار کرنے کے بدلہ منہ کالا کرنا، کوڑے مارنا اختیار کیا۔

تَوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ - ام المومنین ام حبیبہ کا ایک عزیز فوت ہو گیا۔

كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ - گویا حمام میں جا رہا ہے (بالکل سردی اور ہوا محسوس نہیں ہوئی، یہ آنحضرتؐ کی دعا کی برکت تھی، جب لوٹ کر آیا تو سردی معلوم ہوئی)۔

عَادُوْا حُمَمًا - کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔

اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ - میرے دل میں ایسا خیال گزرتا ہے کہ کوئلہ بن جانا اس سے بہتر مجھ کو معلوم ہوتا ہے (مگر یہ خیال گزرنا اس سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے - مراد وہ شیطانی وسوسے ہیں جو شیطان

گمراہ کرنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے' یہ وسوسے اب تک کبھی میرے دل میں بھی گزرتے ہیں' مگر آنحضرت کی حدیث یاد کر کے مجھ کو تسلی رہتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ایسے وسوسے گزرنا خالص ایمان کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کی دشمنی کو وسوسے ہی میں روک دیا' اس سے زیادہ اس کو کوئی قدرت اپنے ایمان دار بندوں پر نہیں دی)۔

سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ- آدم کی اولاد نکالی مثل کالے کوئلے کے۔

لَمْ يَتْرُكْ حَمِيْمًا-کوئی دل سوز عزیز نہیں چھوڑا۔

حَمَّمَ الْفَرْخُ- اب چوزے کے پر نکل آئے (یعنی ترغیب کے بعد' ترغیب کہتے ہیں زرد پر نکلنے کو)۔

ذَاتُ حُمًّى- بخار والی۔

لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا- ہمارے خاص خاص (بڑے) گناہ۔

اَلْعَالِمُ كَالْحَمَّةِ- عالم گرم چشمے کی طرح ہے (مؤلف کہتا ہے یہ گرم چشمہ کئی مقاموں میں ہے' ایک تو طبریہ میں' دوسرے ملک ہند میں سوہنا نامی مقام پر جو نواح دہلی میں ہے' تیسرا بیدر کے قریب دکن میں)۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَشْفٰى بِمَاءِ الْحَمَّامَاتِ- حمام کے پانی سے علاج کرنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی یہ سمجھ کر کہ حمام کے پانی سے شفا ہوگی' حالانکہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے- دوا اور حمام وغیرہ سے کیا ہوتا ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ حمام کے پانی سے مراد مشہور حمام ہے' نہ کہ "حمہ"' یعنی گرم چشمے کا پانی' اس سے آپ نے منع نہیں فرمایا اور صدوق کے کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے)۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِيْلُهٗ سَبِيْلُ الْمَاءِ الْجَارِيْ اِذَا كَانَ لَهٗ مَادَّةٌ- حمام کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہے۔

لَا بَاْسَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيْمِ- گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

حَمِيْمٌ- گرم اور سرد دونوں معنوں میں آتا ہے۔

قِيْلَ لِلْحَسَنِ طَابَ حَمِيْمُكَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْحَمِيْمَ الْعَرَقُ- امام حسنؓ سے کہا گیا آپ کا حمیم اچھا ہوا انہوں نے کہا' ہاتھ تیرے کی تجھ کو معلوم نہیں کہ "حمیم" پسینے کو کہتے ہیں۔

حُمَّ الرَّجُلُ فَهُوَ مَحْمُوْمٌ- آدمی کو بخار آ گیا' اس کو بخار ہے۔

اَحَمَّهُ اللّٰهُ- اللہ اس پر بخار ڈالے۔

حَمْنٌ- چھوٹی چھوٹی جوئیں (جیسے حَمْنَانٌ ہے)۔

كَمْ قَتَلْتَ مِنْ حَمْنَانَةٍ- تو نے کتنی جوئیں ماریں' نہایہ میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جوں کو قَمْقَامَةٌ کہیں گے' اس سے بڑی کو حَمْنَانٌ- اس سے بڑی کو قُرَاد- اس سے بڑی کو حَلْمَه اس سے بڑی کو غَلٌّ اور طَلْحٌ- ایک قسم کے چھوٹے انگور کو بھی جو طائف میں ہوتا ہے حَمْنَانٌ کہتے ہیں)۔

اَرْضٌ مَحْمَنَةٌ یا مُحْمِنَةٌ- وہ زمین جہاں جوئیں بہت ہوں۔

حَمْنَة بِنْتِ جَحْشٍ- ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں اور حضرت عائشہؓ کے واقعۂ افک میں شریک تھیں۔

حَمْوٌ- حرارت یا خاوند کا بھائی' عزیز باپ وغیرہ جیسے حَمًا اس کا مؤنث حَمَاةٌ یعنی خاوند کی عزیز عورت مثلاً دیورانی' جٹھانی' نند وغیرہ- محیط میں ہے کہ عورت کے باپ یا بھائی یا چچا کو بھی حَمْوٌ کہتے ہیں اس کی جمع اَحْمَاءٌ ہے' مغرب میں ہے کہ اَحْمَاءٌ خاص خاوند کے عزیزوں کو کہتے ہیں۔

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِمُغَيَّبَةٍ وَ اِنْ قِيْلَ حَمُوْهَا اَلَا حَمُوْهَا الْمَوْتُ- کوئی شخص اس عورت کے ساتھ جس کا خاوند حاضر نہ ہو' تنہائی نہ کرے- لوگوں نے کہا اگر خاوند کا رشتہ دار ہو (مثلاً خسر- دیور- جیٹھ وغیرہ) فرمایا اس کی تنہائی سے تو موت بہتر ہے (اس کی تنہائی تو غیر شخص کی تنہائی سے بھی زیادہ مضر ہے- سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غیر شخص کو تو ایک بارگی غیر عورت کا پھسلا لینا یا اس پر ہاتھ ڈالنا مشکل پڑے گا' مگر دیور' جیٹھ وغیرہ آسانی سے اس کو قابو میں لے آئیں گے- ہر چند خسر محرم ہے مگر اس کی تنہائی کو بھی بہو کے ساتھ آپ نے ناپسند

نہیں فرمایا- اب جان لینا چاہئے کہ اس حدیث میں تنہائی کی ممانعت ہے لیکن اگر دوسری عورتیں وہاں موجود ہوں یا خاوند حاضر ہو' تب یہ لوگ عورت کے پاس جا سکتے ہیں اور پردہ شرعی اسی قدر ہے کہ ہاتھ اور منہ اور دونوں قدموں کے سوا اور سب اعضاء کو عورت ان لوگوں سے چھپائے رہے' البتہ خسر کا حکم اور محارم کا سا ہے اس کے سامنے سر یا سینہ عورت کھول سکتی ہے- نووی نے کہا اس حدیث میں حَمو سے مراد خاوند کے دوسرے عزیز ہیں' باپ اور بیٹوں کے علاوہ)-

اٰجَرْتُ رَجُلًا مِنْ اَحْمَائِیْ- میں نے اپنے سسرالی رشتہ داروں میں سے ایک شخص کو نوکر رکھا-

یَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِیْنَ سَنَةً- اس رنج کی سختی چالیس برس اٹھائے گا-

حَمْیٌ یا حِمَايَةٌ یا مَحْمِيَةٌ- روکنا' دفع کرنا' مدد کرنا' پرہیز کرنا-

حِمْيَةٌ- پرہیز-

حُمَیَّا- غصہ کی سختی-

حَمِيَّةٌ- غیرت-

حُمَّةٌ- ڈنک' زہر-

رَخَصَ فِی الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ- آنحضرتؐ نے سانپ بچھو وغیرہ کے منتر کرنے کی اجازت دی (یعنی ہر ڈنک دار جانور کے ڈنک کا منتر کرنے کی اجازت دی' جس کے ڈنک میں زہر ہو- مراد وہی منتر ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں- اگر منتر میں شرک و کفر کے الفاظ ہوں تو کسی حال میں درست نہیں' ایسے منتر کرانے سے مر جانا سو درجہ مسلمان کے لئے بہتر ہے)-

وَ تُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ دَابَّةٍ[1]- ہر جانور کا زہر نکال لیا جائے گا-

لَا رُقْيَةَ اِلَّا عَنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ- منتر یا بدنظری سے ہے یا ڈنک مارنے سے (یعنی ان دو چیزوں میں منتر زیادہ مفید ہوتا ہے- یہ مطلب نہیں ہے کہ اور بیماریوں کے لئے منتر نہیں ہو سکتا)-

لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ- چراگاہ کا محفوظ رکھنا کسی کو جائز نہیں' مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو (یا جو رسولؐ کا قائم مقام ہو' جیسے خلیفہ اور امام- جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک قبیلہ کا رئیس کیا کرتا' ایک کتے کو بھونکواتا اور جہاں تک اس کی آواز پہنچتی اتنی زمین کو خاص اپنے جانوروں کے لئے محفوظ کر لیتا- اس میں اور کوئی شخص نہ چرا سکتا' تو آنحضرتؐ نے اس بری رسم کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ میں ہر ایک شخص اپنے جانوروں کو چرانے کا مجاز ہے البتہ اللہ اور رسولؐ کے لئے کوئی چراگاہ محفوظ ہو سکتی ہے' جیسے جہاد کے گھوڑوں اور جانوروں کے لئے یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے اور حضرت عمرؓ نے نقیع کو ایسے ہی جانوروں کے لئے محفوظ کر لیا تھا-

لَا حِمٰى فِی الْاَرَاكِ فَقَالَ اَبْيَضُ اَرَاكَةٌ فِیْ خِطَارِیْ- پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اس کو کھا سکتا ہے- مراد وہ درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) یہ سن کر ابیض بولا ایک پیلو کا درخت میری زمین میں ہے- دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ سے پوچھا گیا' پیلو کا درخت محفوظ ہو سکتا ہے؟ فرمایا اتنا حصہ محفوظ ہو سکتا ہے جہاں تک اونٹوں کے منہ نہ پہنچیں' یعنی بالائی حصہ جو جانوروں کے کام نہیں آ سکتا یا مطلب یہ ہے کہ پیلو کے وہ درخت محفوظ ہو سکتے ہیں' جو آبادی سے دور یا ایسے دشوار گزار مقامات پر واقع ہوں کہ وہاں تک جانور نہ جا سکتے ہوں- ابن اثیر نے کہا کہ یہ درخت جس کو ابیض نے پوچھا تھا احتمال ہے کہ پہلے سے اس کی مملوکہ زمین میں موجود ہو' ایسا درخت اس کی ملک نہیں ہو سکتا' گو زمین اس کی ملک میں آ گئی ہو لیکن وہ درخت جو کوئی اپنی مملوکہ زمین میں بوئے وہ بالاتفاق مالک کے لئے محفوظ ہو گا)-

عَتَبْنَا عَلَيْهِ مَوْضِعَ الْغَمَامَةِ الْمُحْمَاةِ- (حضرت

[1] یعنی حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد اس قدر امن و امان قائم ہو جائے گا کہ زہریلے جانوروں کا زہر بھی اللہ تعالیٰ ختم فرما دیں گے- (م)

عائشہ نے کہا) ہم کو حضرت عثمانؓ پر غصہ آیا کہ انہوں نے اس مقام کو محفوظ کیا جو ابر کے پانی سے سرسبز ہوتا ہے (ایسے مقام کی پیداوار میں سب لوگوں کا حصہ ہے)۔عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْمَيْتُ الْمَكَانَ فَهُوَ مُحْمًى - میں نے جگہ کو محفوظ کرلیا اب وہ محفوظ ہے۔

هٰذَا الشَّيْءُ حِمًى - یہ محفوظ چیز ہے (رز روڈ انگریزی زبان میں)۔

حَمَيْتُهُ حِمَايَةً - میں نے اس کی حمایت کی (یعنی حملہ سے محفوظ رکھا۔حملہ کرنے والے کو دفع کیا)۔

اَلْاٰنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ - اب تنور گرم ہوا (خوب لڑائی شروع ہوئی)

وَ قِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ - ان لوگوں کی ہانڈی تو گرم ہے: اُبل رہی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کی عزت اور شوکت باقی ہے)۔

فَحَمِيَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَفًا - ان کو حمیت اور غیرت اس بات سے آ گئی۔

اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ - (یہ حضرت زینب کا قول ہے)۔ میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کان سے جو سنوں اور آنکھ سے جو دیکھوں اسی کو بیان کرتی ہوں' یہ نہیں کرتی کہ ان پر جھوٹ بولوں یعنی جھوٹ کہہ دوں کہ میں نے ایسا سنا ہے یا دیکھا ہے)۔

لَا بُقْيَا لِلْحَمِيَّةِ بَعْدَ الْجَرَائِمِ - جب آدمی حرام کام کرنے لگا تو پھر حمیت کہاں رہی۔

يُقَاتِلُ حَمِيَّةً - اور آدمی حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے (جیسے کوئی شخص اس کی عزت لینا چاہے خواہ یہ عزت شخصی ہو یا قومی یا ملکی)۔

فَحَمِيَ الْوَحْيُ - پھر وحی پے در پے (یعنی کثرت سے) آنے لگی۔

مَنْ حَامَ حَوْلَ الْحِمٰى - جو شخص محفوظ مقام کے گرد پھرے (وہاں اپنے جانوروں کو چرائے - وہ کچھ عجب نہیں کہ محفوظ مقام میں گھس جائے - مطلب یہ ہے کہ مباح کاموں میں مبالغہ کرنا اور عیش وعشرت کی عادت ڈالنا خوب نہیں ہے۔ ایسا آدمی رفتہ رفتہ حرام کام بھی کرنے لگتا ہے)۔

ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى - مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (کوئی اس کو بے وجہ شرعی ستا نہیں سکتا)۔

مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ اَحْمُوْهُ - جو شخص اپنا دین نہ بدلے (اسلام پر قائم رہے) اس کی حمایت کرتے رہو۔

حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ - میں نے ان لوگوں کو پانی سے روک دیا (پینے اور پلانے نہ دیا)۔

لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ - ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے (جہاں پر دوسروں کے جانے کی یا شکار کرنے کی یا جانور کو چرانے کی ممانعت ہوتی ہے) اور اللہ کی محفوظ جگہ حرام کام ہیں (ان کے کرنے کی ممانعت ہے)۔

اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے (ایسی دنیا نہیں دیتا جس کی وجہ سے وہ پروردگار سے غافل ہوجائے دنیا کا وہ مال واسباب جن سے آدمی خدا کی رضامندی کا طلب گار رہے' درحقیقت دنیا نہیں ہے)۔

حَامٌ - وہ نر اونٹ جس کے پوتے پر سواری شروع ہوگئی ہو (عرب زمانہ جاہلیت میں ایسے اونٹ کو آزاد کر دیتے' پھر اس سے سواری نہ لیتے)۔

اَحْمٰى - محفوظ مقام جہاں کوئی نہ جا سکے۔

لَمْ يُدْخِلِ الْجَنَّةَ حَمِيَّةٌ غَيْرُ حَمِيَّةِ حَمْزَةَ - کوئی حمیت بہشت میں نہیں لے جائے گی' سوا حمزہ کی حمیت کے۔(ان کو اس وقت حمیت آئی جب ابوجہل نے آنحضرتؐ کو گالیاں دی تھیں یا جب اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر ڈالی گئی تھی - یہ محض خاندانی حمیت تھی کیونکہ حمزہؓ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے)۔

جَعَلَ اِثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى - آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ کے گرد بارہ میل تک محفوظ کر دیا (کوئی وہاں شکار نہ کرے وہاں کے درخت نہ کاٹے)۔

اَلْقَرْضُ حِمَی الزَّکٰوۃِ - قرض زکوٰۃ کی روک ہے (جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی، یا جس آدمی کے پاس نصاب زکوٰۃ موجود ہو لیکن وہ قرض دار ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی)-

عَجِبْتُ لِمَنْ یَّحْتَمِیْ مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَۃَ الدَّاءِ کَیْفَ لَایَحْتَمِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ مَخَافَۃَ النَّارِ - مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے اور دوزخ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا-

حِمْیَاطَا - آنحضرت ﷺ کا نام ہے- اگلی کتابوں میں یہودیوں نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ حرام کاموں سے منع کریں گے-

بابُ الحاء مع النون

حَانُوْت - شراب کی دوکان جیسے حَالَۃٌ یا ہر دوکان یا پیشہ اس کی جمع حَوَانِیْت اور حَانَات - (اہل عراق شراب کی دوکان کو مَاخُوْر کہتے ہیں- اس کی جمع مَوَاخِیْر ہے)-

اِنَّہٗ حَرَّقَ بَیْتَ رُوَیْشِدِ الثَّقَفِیِّ وَکَانَ حَانُوْنًا تُعَاقَرُ فِیْہِ الْخُمَرُ وَ تُبَاعُ - حضرت عمرؓ نے رویشد ثقفی کا گھر جلا دیا، وہ شراب (ساز) کی دوکان (کی مانند) تھا جہاں (طرح طرح کی) شراب بنا کرتی اور بیچی جاتی-

حَنْتَمٌ - سبز لاکھی گھڑے-

حَنْتَمَۃَ - سبز لاکھی گھڑا (پھر ہر گھڑے کو کہنے لگے، جو مٹی کا پکا کر بنایا جائے- ایسے برتن میں آنحضرتؐ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا- اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں نشہ جلد آ جاتا ہے)-

اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَۃَ بَعَجَتْ لَہُ الدُّنْیَا مِعَاھَا - (عمرو بن عاصؓ نے کہا) حنتمہ کے بیٹے کے لئے دنیا نے اپنی آنتیں چیر کر رکھ دیں (حنتمہ حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ کا نام تھا- وہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اور ابوجہل کی چچازاد بہن تھیں)-

نَھٰی عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِی الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ - آنحضرتؐ نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن اور چوبیں برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا-

حِنْثٌ - گناہ یا نیکی، باطل سے حق کی طرف جانا یا حق سے باطل کی طرف، قسم توڑنا-

تَحَنُّثٌ - راتوں کو عبادت کرنا-

اَلْیَمِیْنُ حِنْثٌ اَوْ مَنْدَمَۃٌ - قسم کھانے کے بعد یا اس کا توڑنا ہے یا شرمندہ ہونا (اگر نہ توڑے تو شرمندہ ہوگا کہ ناحق قسم کھا کر ایک لذت سے محروم رہا)-

مَنْ مَّاتَ لَہٗ ثَلَاثَۃٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ - جس شخص کے تین بچے خوردسال مر جائیں (اصل میں حنث گناہ یا طاعت کو کہتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ اس عمر تک پہنچنے سے پہلے جب ان پر قلم جاری ہو یعنی ان کے گناہ اور نیکیاں لکھی جائیں)-

کَانَ یَاْتِیْ حِرَاءَ فَیَتَحَنَّثُ فِیْہِ - آنحضرتؐ حرا میں آیا کرتے (جو ایک پہاڑ ہے مکہ سے قریب) اور وہاں عبادت کیا کرتے (حق تعالیٰ کا دھیان گیان- اصل میں تَحَنُّث کے معنی گناہ سے نکلا، جیسے تَاَثَّمَ تَحَرَّجَ یعنی وہ کام کیا جس کی وجہ سے گناہ سے نکل گیا)-

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ - اگر حضرت سلیمانؑ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم جھوٹی نہ ہوتی-

کُنْتُ اَتَحَنَّثُ یا اَتَحَنَّث - میں گناہ اپنے اوپر سے اتارتا تھا-

کُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِھَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ - میں جاہلیت کے زمانہ میں ان کاموں کو عبادت اور موجب قربت الٰہی سمجھتا تھا-

وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰی نَذْرِیْ - میں اپنی قسم سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتی-

تَکْثُرُ فِیْھِمْ اَوْلَادُ الْحِنْثِ - ان میں زنا کی اولاد بہت ہوگی (ایک روایت میں اَلْخِبْثِ ہے)-

حَنْجَرَۃٌ - حلق- اس کی جمع حَنَاجِرٌ-

ضَرَبَ حَنْجَرَۃَ رَجُلٍ فَذَھَبَ صَوْتُہٗ - ایک شخص کے حلق پر مار لگائی، اس کی آواز نکلنی موقوف ہوگئی (فرمایا پوری

دیت دینا ہوگی)۔

بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ - دل حلق تک آ گئے (یعنی ڈر کی وجہ سے - اردو کا محاورہ اس طرح ہے کہ کلیجے منہ تک آ گئے)۔

لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ - ان لوگوں کا قرآن حلق سے آگے نہیں بڑھے گا (اللہ تک نہیں چڑھنے کا) یا حلق کے نیچے نہیں اترے گا (دل تک نہیں پہنچے گا)۔

حَنْجَرَۃٌ - حلقوم جس میں سانس آتی جاتی ہے یعنی نرخرہ اور جس نلی میں سے کھانا پانی اترتا ہے اس کو مَرِیٔ کہتے ہیں۔

حِنْدِسٌ - اندھیری رات' تاریکی (اس کی جمع حَنَادِس ہے۔

حَنْدَسَ اللَّیْلُ - رات اندھیری ہوگئی۔

کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ - ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ایک تاریک بہت اندھیری رات میں بیٹھے ہوئے تھے۔

وَقَامَ اللَّیْلَ فِیْ حِنْدِسِہٖ - رات کی تاریکی میں کھڑی ہوئی۔

حَنْذٌ یا تَحْنَاذٌ - ایک گڑھے میں گرم پتھر اوپر سے رکھ کر بھونا۔

اُتِیَ بِضَبٍّ مَّحْنُوْذٍ - ایک بھنا ہوا گھوڑ پھوڑ (گوہ) آپ کے پاس لائے۔

بِعُجِلٍ حَنِیْذٍ - ایک بھنا ہوا بچھڑا۔

عَجَّلْتَ قَبْلَ حَنِیْذِھَا بِشَوَاءِ ھَا - تو نے جلدی سے مہمانی کر دی اور دم پخت اور بھونے ہوئے گوشت کا انتظار نہیں دکھلایا (عربوں کے نزدیک جلدی مہمانی کر دینا جو ماحضر ہو وہ سامنے رکھ دینا تعریف کی بات ہے - یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی مسئلہ کا فوراً جواب دے دے' اوقات گزاری نہ کرے۔ مجمع البحار میں ہے کہ گھوڑ پھوڑ کے حلال ہونے پر علماء کا اجماع ہے صرف اصحاب ابوحنیفہ سے اس کی کراہت منقول ہے' بعض سے حرمت بھی منقول ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ حرمت کی روایت کسی سے صحیح ہوئی ہو - انتھی

نقلا عن الطیبی - عرب لوگ کہتے ہیں۔

خُبْزٌ سَمِیْذٌ وَّجَدْیٌ حَنِیْذٌ - میدے کی روٹی اور دم پخت حلوان)۔

حَنَاذٌ - سورج کا ایک نام ہے۔

حَنَذَ الْفَرَسَ - یہ ہے کہ گھوڑے کو دوڑا کر اس کو دھوپ میں کھڑا کر دیا اوپر سے دہری جھول ڈال دی تا کہ اس کو پسینہ آ جائے - یہ ماخوذ ہے حَنَاذُ الْخَیْلِ سے۔

حَنْذٌ - ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔

حَنْرٌ - بنانا یا موڑنا۔

حَنِیْرَۃٌ - بن چلہ کی کمان یا ہر ٹیڑھی چیز - اس کی جمع حَنَائِرٌ ہے۔

لَوْصَلَّیْتُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْحَنَائِرِ مَا نَفَعَکُمْ حَتّٰی تُحِبُّوْا اٰلَ الرَّسُوْلِ - (حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا) اگر تم اتنی نمازیں پڑھو کہ جھک کر کمانوں کی طرح جاؤ' تب بھی تم کو فائدہ نہ ہوگا - جب تک آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہ رکھو گے (مطلب یہ ہے کہ بغیر محبت خدا و رسول کثرتِ عبادت سے فائدہ نہ ہوگا - خارجی لوگ عبادت بہت کرتے تھے مگر آں حضرت کے اہل بیت سے دشمنی رکھتے تھے آخر مردود اور مخذول ہوئے - حب اہل بیت درحقیقت حب پیغمبر اور حب خدا ہے' حب خدا اور رسولؐ کے ساتھ تھوڑی سی عبادت بھی نجات کے لئے کافی ہے)۔

حَنْشٌ - ہانک دینا' پھیر دینا' شکار کرنا۔

حَنَشٌ - مکھی' سانپ' حشرات الارض' چھپکلی' گرگٹ وغیرہ۔

حَتّٰی یُدْخِلَ الْوَلِیْدُ یَدَہٗ فِیْ فَمِ الْحَنَشِ - یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے گا (کسی زہریلے جانور کا زہر نہ رہے گا' یہ اس وقت ہوگا جب دجال مارا جا چکا ہوگا اور دنیا میں از سر نو امن و امان قائم ہوگا)۔

اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ حَنَشٍ - دونوں کالے پتھریلے میدانوں کے بیچ میں جتنے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) ہیں ان کی قسم کھاتا ہوں۔

حَنَطٌ - ٹھنڈی سانس لینا' سرخ ہونا-

حَنَطٌ - وقت آ جانا-

حُنُوْطٌ - کھیت کاٹنے کا وقت آ جانا - رِمْثٌ سفید اور پختہ ہو جانا - رمث ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے-

تَحْنِيْطٌ - خوشبو لگانا-

حُنُوْطٌ - خوشبو جو مردوں کے بدن یا کپڑوں میں لگائی جاتی ہے-

وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ - ثابت بن قیسؓ نے (جب مسیلمہ کذاب سے جنگ درپیش تھی) اپنی رانیں کھولیں وہ خوشبو لگا رہے تھے (مرنے کی تیاری کر رہے تھے' آفریں صحابۂ کرام کی شجاعت پر)-

اَیُّ الْحِنَاطِ اَحَبُّ اِلَيْکَ قَالَ الْكَافُوْرُ - میت کی کون سی خوشبو تم پسند کرتے ہو (عطانے) کہا کافور-

اِنَّ ثَمُوْدَ لَمَّا اسْتَيْقَنُوْا بِالْعَذَابِ تَكَفَّنُوْا بِالْاَنْطَاعِ وَ تَحَنَّطُوْا بِالصَّبْرِ لِئَلَّا يَجِيْفُوْا وَ يُنْتِنُوْا - قوم ثمود کو جب یقین ہو گیا عذاب کا (اب بچنے والے نہیں) انہوں نے چمڑوں کے کفن پہن لئے اور ایلوا بدن پر مل لیا تا کہ سڑیں نہیں اور بدبودار نہ ہوں-

حَنَّطَ ابْنَ عُمَرَ - ابن عمرؓ کو خوشبو لگائی-

لَا تُحَنِّطُوْا - خوشبو نہ لگاؤ!

لَا تُسَلِّمْ وَلَدَکَ حَنَّاطًا فَاِنَّهٗ يَحْتَكِرُ الطَّعَامَ عَلٰی اُمَّتِیْ - اپنے بچہ کو بنئے (گیہوں بیچنے والے) کے سپرد مت کرو وہ میری امت پر غلہ کا احتکار کرے گا (احتکار کے معنی اوپر گزر چکے ہیں "حکر" میں)-

حُنْظُبٌ یا حُنْظَبٌ یا حُنْظُبَاءٌ یا حُنْظَبَاءٌ - بعض نے حُنْظُبٌ طائے مہملہ سے نقل کیا ہے:- ٹڈا یا خنافس کا نر (خنافس' خنفسہ کی جمع ہے' ایک کالا کیڑا بدبودار)-

سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ قَتَلْتُ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبًا فَقَالَ تَصَدَّقْ بِتَمْرَةٍ - ایک شخص نے سعید بن مسیّب سے پوچھا' میں نے (احرام کی حالت میں) ایک جوں کو مار ڈالا - یا یوں کہا ایک حنظب کو' انہوں نے کہا - ایک کھجور خیرات کر دے-

(حنظب کے معنی ٹڈا)-

مَنْ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حُنْظَبَانًا وَهُوَ مُحْرِمٌ تَصَدَّقَ بِتَمْرَةٍ اَوْ تَمْرَتَيْنِ - جو شخص جوں یا حنظب کو مار ڈالے احرام کی حالت میں' تو ایک یا دو کھجور خیرات کرے-

حَنَفٌ - جھکنا-

حَنَفٌ - سیدھا ہونا - پاؤں ٹیڑھا ہونا-

تَحَنُّفٌ - حضرت ابراہیمؑ کے دین پر ہونا' بتوں کی پرستش سے الگ ہونا' عبادت کرنا-

حَنِيْفٌ - اسلام کی طرف مائل یا جو حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر قائم ہو یا جو یہود اور نصاریٰ کے طریق کے مخالف ہو یا مسلمان یا گناہوں سے پاک (جیسے اس حدیث میں خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ - میں نے اپنے بندوں کو گناہوں سے پاک و صاف پیدا کیا (پھر دنیا میں آ کر وہ گناہوں میں آلودہ ہو گئے)-

بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ السَّهْلَةِ - میں سیدھی اور آسان شریعت دے کر بھیجا گیا-

قَالَ اِنِّیْ اَحْنَفُ - وہ کہنے لگا میں احنف ہوں (یعنی ایک پاؤں کی انگلیاں دوسرے پاؤں کی طرف گئی ہیں)-

وَكَانَ حَنَفِيًّا - ان کی تلوار حنفی تھی (یہ منسوب ہے احنف بن قیس کی طرف اور قیاس یہ تھا اَحْنَفِيًّا)-

دِيْنُ مُحَمَّدٍ حَنِيْفٌ - حضرت محمد ﷺ کا دین سیدھا (عقل کے مطابق اور صحیح درست ہے)-

اَحَبُّ دِيْنِكُمْ اِلَی اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ - سب دینوں میں اللہ کو دین حنیف پسند ہے (جس میں سچی توحید ہو بت پرستی اور شرک کا شائبہ نہ ہو)-

اَلسِّوَاکُ مِنَ الْحَنِيْفِيَّةِ - مسواک کرنا دین حنیف میں سے ہے (یعنی اس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے)-

اَبُوْ حَنِيْفَةَ - مشہور مجتہد ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرنے والوں کو "حَنَفِیْ" کہتے ہیں-

حَنِيْفَةُ - ایک قبیلہ ہے عرب میں-

حَنَقٌ - سخت غصہ ہونا-

لَایَصْلُحُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّتِهٖ- یہ خلافت اسی شخص کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ کرے (عرب لوگ کہتے ہیں:

مَایَحْنَقُ عَلٰی جِرَّةٍ وَمَا یَکْظِمُ عَلٰی جِرَّةٍ- یعنی اس کا دل صاف ہے- حسد اور بغض اور مکر و فریب نہیں رکھتا (اصل میں جِرَّة اس کو کہتے ہیں' جو اونٹ جگالی کرتے وقت پیٹ سے نکالتا ہے اور اِحْنَاق پیٹ کا لگ جانا)-

اِحْنَاقٌ- پیٹ کا لگ جانا-

اَحْنَقَ الرَّجُلُ- کینہ در ہوا-

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ یَثْرِبَ وَ اِنَّهٗ حَنِقٌ عَلَیْکُمْ- (یہ ابوجہل کا قول ہے) محمدؐ مدینہ میں جا کر ٹھہرے' ان کو تم پر بہت غصہ تھا-

مَاکَانَ ضَرَّکَ لَوْمَنَنْتَ وَ رُبَّمَا مَنَّ الْفَتٰی وَ هُوَ الْمُغِیْظُ الْمُحْنَقُ- (یہ قتیلہ کا شعر ہے) اگر تو احسان کرتا تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوتا' کبھی جواں مرد اس وقت میں احسان کرتا ہے جب اس کو غصہ دلایا جاتا ہے-

اِحْنَاقٌ- غصہ دلانا-

مُحْنَقٌ- جس کو غصہ دلایا گیا-

وَازْدَادُوْا حَنَقًا- اور زیادہ ان کو غصہ آیا-

حَنَکٌ- گھوڑے کے منہ میں رسی ڈالنا' سمجھنا' مضبوط کرنا- سمجھ دار کرنا-

تَحْنِیْکٌ- کچا چبا کر بچہ کے منہ میں دینا-

حَنَکٌ- ٹھوڑی کے نیچے-

اِحْتِنَاکٌ اور تَحَنُّکٌ- ڈھاٹا باندھنا-

لَمَّا وَلَدَتْهُ وَ بَعَثَتْ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَ تَمْرًا وَّ حَنَّکَهٗ بِهٖ- جب ام سلیم کے بچہ پیدا ہوا تو اس کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا' آپ نے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی (کرمانی نے کہا بچہ کو پیدا ہونے کے وقت کھجور یا کوئی میٹھی چیز چٹانا مستحب ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ چٹانے والا کوئی نیک اور صالح آدمی ہو اور چٹاتے وقت بچہ کے لئے دعا کرے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بچہ کو نیک لوگوں کے پاس لے جانا مستحب ہے اور جس دن پیدا ہوا اسی دن نام رکھ دینا بھی درست ہے اور نام نیک اور صالح لوگوں سے رکھوانا بہتر ہے)-

اِنَّهٗ کَانَ یُحَنِّکُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ- آنحضرتؐ انصار کے بچوں کی تحنیک کرتے (یعنی کچا چبا کر ان کے منہ میں دیتے)-

قَدْ حَنَّکَتْکَ الْاُمُوْرُ- (طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم کو تو دنیا کے واقعات نے تجربہ کار بنا دیا (ہوشیار کر دیا)-

وَالْعِضَاهُ مُسْتَحْنِکًا- درخت جڑ سے اکھڑا ہوا-

اَسْوَدُ حَانِکٌ- بہت کالا- جیسے "اَسْوَدُ حَالِکٌ"-

حَنٌّ- روکنا' پھیرنا' مشتاق ہونا' آواز نکالنا' رحم کرنا- (جیسے حَنَانٌ ہے)-

فَحَنَّ الْجِذْعُ اِلَیْهِ- (مسجد میں ایک کھجور کی کڑی تھی آنحضرتؐ اس پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا کرتے تھے' جب منبر تیار کیا گیا تو آپ اس پر چڑھے) اس کڑی نے آواز نکالنا شروع کیا (آپ کے فراق میں رونے کی سی آواز نکالی- یہ حَنِیْنٌ سے ماخوذ ہے)-

حَنَّ قِدْحٌ لَیْسَ مِنْهَا- یہ ایسے پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہم جنس پانسوں میں سے نہیں ہے (آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے قسم کا ہے- یہ حضرت عمرؓ نے کہا جب ولید بن عقبہ کہنے لگا' کیا میں قریش کے لوگوں میں مارا جاؤں گا- نہایہ میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں خاندان میں سے ہوں اور وہ اس میں سے نہ ہو- یا ایسی بات کا دعویٰ کرے جو اس میں نہ ہو)-

وَاَمَّا قَوْلُکَ کَیْتَ وَ کَیْتَ فَقَدْ حَنَّ قِدْحٌ لَیْسَ مِنْهَا- (یہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو لکھا) تمہارا یہ کہنا کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں تو یہ اس پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہم جنس پانسوں میں سے نہیں ہے-

لَاتَتَزَ وَّ جَنَّ حَنَّانَةً وَّلَا مَنَّانَةً- ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے پہلے خاوند کی طرف مائل ہو' اس کا رونا

روتی ہو (کیونکہ وہ تجھ سے محبت نہ کرے گی) اور جو بات بات پر احسان جتاتی ہو (اوچھی کم ظرف)۔

وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَاَتَّخِذَنَّهُ حَنَانًا۔ (ورقہ بن نوفل ادھر سے گزرے جہاں پر امیہ بن خلف حضرت بلالؓ کو تکلیف دے رہا تھا صرف وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے تو یہ منظر دیکھ کر ورقہ نے کہا (خدا کی قسم! اگر تم اس کو مار ڈالو گے تو میں اس کی قبر کو خدا کی رحمت اترنے کا مقام سمجھوں گا (یعنی اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبر کی طرح اس کی قبر کو متبرک سمجھوں گا' اس پر ہاتھ پھیروں گا؛ اس روایت میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ورقہ بن نوفل تو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی گزر گئے تھے' اور بلال کو تو اس وقت تکلیف دی گئی' جب وہ مسلمان ہو چکے تھے اس لئے شاید راوی نے غلطی سے کسی اور شخص کے بجائے ورقہ کا نام لے دیا)۔

اِتَّخَذْتُمُ الْوَلِيْدَ حَنَانًا۔ (آنحضرت ﷺ بی بی ام سلمہ کے پاس گئے' وہاں ایک بچہ تھا جس کا نام ولید تھا۔ آپؐ نے فرمایا) تم نے یہ نام ولید محبت اور شفقت سے نہیں رکھا' اس کا نام بدل دو (دوسری روایت میں ہے کہ ولید فرعون کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ غرض آپ نے ولید نام کو پسند نہیں فرمایا)۔

حَنَانَيْکَ يَا رَبِّ۔ پروردگار! میں تیری رحمت ایک کے بعد ایک مانگتا ہوں (متواتر تیری رحمتیں چاہتا ہوں)۔

حَنَّانٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بہت رحم اور شفقت کرنے والا۔

اِنَّ هٰذِهِ الْكِلَابَ الَّتِيْ لَهَا اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ مِنَ الْجِنِّ۔ یہ چار آنکھوں والے کتے جن میں سے ہیں (جن ایک قبیلہ ہے جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَجْنُوْنٌ مَّحْنُوْنٌ۔ دیوانہ ہے' کبھی کبھی ہوش آتا ہے پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا' جن کالے کتے۔ محیط میں ہے کہ جن خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے کتے یا جن اور انس کے درمیان ایک مخلوق ہے' اور عالم الجن دوسرا عالم' جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین عالم ہیں ایک عالم الجن۔ دوسرے عالم الحن۔ اور تیسرے عالم البن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں، میں کہتا ہوں کہ ہند کے مشرک اس کو کلجگ کہتے ہیں۔

اَلْكِلَابُ مِنَ الْحِنِّ فَاِذَا غَشِيَتْكُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ فَاَلْقُوْا لَهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا۔ کتے حن میں سے ہیں' جب کھاتے وقت وہ تمھارے آس پاس آ جائیں' تو ان کو بھی (تھوڑا کھانا) ڈال دو' کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے۔ ان کا بھی دل ہے۔

بِهٖ حِنَّةٌ۔ اس کو جنون ہے (جیسے بِهٖ جِنَّةٌ دونوں کے ایک معنی ہیں)۔

حُنَيْنٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جو نواح طائف میں واقع ہے' اس مقام پر ۸ھ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔

حَنُوْنٌ۔ مہربان۔

حُنَيْنُ بْنُ اِسْحَاق۔ بڑا حکیم گزرا ہے۔

وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَقَالَ الْحَنَّانُ هُوَ الَّذِيْ يُقْبِلُ عَلٰى مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ وَالْمَنَّانُ هُوَ الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالنَّوَالِ قَبْلَ السُّوَالِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ ''حنان'' اور ''منان'' کے کیا معنی ہیں (جو اللہ کے نام ہیں انھوں نے کہا) حنان وہ جو اس شخص پر متوجہ ہو جو اس سے رو گردانی کرے اور منان وہ جو مانگنے سے پہلے دے (بن مانگے عطا کرے)۔

رَجَعَ بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے عرب ہیں' حنین نامی ایک موچی تھا' اس نے موزے کی ایک جوڑی بنائی جس کو ایک گنوار مول لینے آیا' بڑی دیر تک قیمت کے بارے میں گفتگو کرتا رہا پھر چھوڑ کر چل دیا۔ حنین کو اس کے اس طرز عمل پر غصہ آیا اس نے کیا ترکیب کی وہ جوڑا لے کر اس گنوار کی راہ میں جدھر سے وہ اپنے گھر جانے والا تھا' ایک ایک موزہ کسی قدر فاصلے سے راستہ میں ڈال دیا اور خود کمین گاہ میں پوشیدہ ہو رہا۔ جب وہ گنوار وہاں پہنچا تو ایک موزہ پڑا دیکھ کر کہنے لگا یہ موزہ بالکل حنین کے موزے کے مشابہ ہے اگر اس کا جوڑ بھی ہوتا تو میں لے لیتا آگے بڑھ کر دیکھا تو دوسرا بھی پڑا

ہے جب تو وہ اونٹ سے اترا اور اس کو باندھ کر پہلا موزہ لینے گیا۔ حنین نے کیا کیا' جھٹ کمین گاہ سے نکل اونٹ پر سوار ہوا اور' یہ جادہ جا' گنوار جب لوٹ کر آیا تو اونٹ ندارد صرف ایک موزہ پڑا ہوا ہے۔ ناچار دونوں موزے لے کر اپنے گھر آیا' لوگوں نے پوچھا کیا لایا؟ تو کہنے لگا بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ۔ حنین کے دو موزے ملے اور کچھ نہیں۔ اس روز سے مثل مشہور ہوگئی' جب کوئی سفر سے بے نیل مرام آتا ہے تو کہتے ہیں رَجَعَ بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حنین ایک سخت آدمی تھا اس نے اپنے آپ کو اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا بنایا اور عبد المطلب کے پاس دو لال موزے پہنے ہوئے آیا' ان کو چچا چچا کہہ کر بولا کہ میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں' انھوں نے کہا ارے جا بھی' میں تجھ میں ہاشم کا حلیہ نہیں پاتا' وہ آخر لوٹ کر چل دیا اور لوگوں سے کہنے لگا رَجَعَ حُنَيْنٌ بِخُفَّيْهِ اس روز سے یہ مثل مشہور ہوگئی۔

تَحَنَّنُوْا عَلٰى اَيْتَامِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمان یتیموں پر رحم کرو۔

لَا يَحِنُّ اَحَدُكُمْ حَنِيْنَ الْاَمَةِ۔ تم میں سے کوئی لونڈی کی طرح رونے کی آواز نہ نکالے یا کوئی لونڈی کی طرح اپنے گھر جانے کا مشتاق نہ ہو۔

قُلُوْبُ شِيْعَتِنَا تَحِنُّ اِلَيْنَا۔ ہمارے گروہ کے لوگوں کے دل ہمارے مشتاق ہوں گے۔

حَنَّةُ۔ حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام تھا جو عمران کی بیوی تھیں۔

حَنَانَةٌ۔ نجف کے پاس ایک مقام ہے۔

حِنَةٌ۔ عداوت اور دشمنی۔

لَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِی الظِّنَّةِ وَالْحِنَةِ۔ جس پر تہمت ہو یا جس سے دشمنی ہو اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

حِنَةٌ۔ ایک لغت ہے اِحْنَةٌ میں بہ معنی عداوت۔

اِلَّا رَجُلٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ حِنَةٌ۔ مگر وہ شخص جو اپنے بھائی مسلمان سے دشمنی رکھتا ہو۔

مَابَيْنِىْ وَ بَيْنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ۔ مجھ میں اور عرب لوگوں میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔

لَقَدْ مَنَعَتْنِىَ الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِى الْحِنَاتِ۔ مجھ کو دشمنوں پر قدرت پانے سے روک دیا (یہ معاویہ کا قول ہے)

حَنْوٌ۔ موڑنا' پھیرنا۔

حُنُوٌّ۔ مہربانی' شفقت کرنا۔

حِنَايَةٌ۔ موڑنا جھکانا۔

لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ۔ کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ (رکوع کے لئے) نہ جھکاتا (حَنَا يَحْنُوْ یا حَنَا يَحْنِىْ سے نکلا ہے دونوں کے ایک معنی ہیں)۔

اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَحْنَا۔ (نہایہ میں ہے وَلْيَجْنَا اگر حائے حطی سے ہے تو اس کے معنی جھکا دے اور اگر جیم سے ہے تو اس کے معنی اوندھا ہو جائے' دونوں کا مطلب قریب قریب ہے۔ اور ہم نے اس لفظ کو صحیح مسلم میں جیم سے اور کتاب الجمع للحمیدی میں حائے حطی سے پڑھا ہے' پورا ترجمہ یوں ہے کہ) جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو اپنی بانہوں کو اپنی رانوں پر بچھا دے اور پیٹھ جھکا دے۔

فَرَاَيْتُهٗ يَحْنِىْ عَلَيْهَا يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔ میں نے اس یہودی کو دیکھا وہ عورت پر جھکا جاتا تھا' اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا (خطابی نے کہا يَجْنِىْ بھی مروی ہے' جیم معجمہ سے اور محفوظ يَحْنِىْ ہے حائے حطی سے حَنَا يَحْنُوْ حُنُوًّا سے)۔

لَا يَحْنِىْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِىْ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ۔ میرے بعد تم پر وہی لوگ مہربانی کریں گے جو صابر ہوں گے (یہ حَنَا عَلَيْهِ يَحْنُوْا سے اور اَحْنٰى يُحْنِىْ سے نکلا ہے)۔

اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ الْحَانِيَةِ عَلٰى وَلَدِهَا كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ بدل گیا ہو (محنت کرتے کرتے' کوٹتے پیٹتے پکاتے) اولاد پر مہربان ہو (اولاد کی پرورش کے خیال سے ان کی محبت سے دوسرا نکاح نہ کرے) قیامت کے دن دونوں اس طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا)۔

اَحْنَاهُ عَلٰی وَلَدٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ - (قریش کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں) اولاد سے بڑی محبت کرنے والیاں اور خاوند کا بڑا خیال رکھنے والیاں-

اِیَّاکَ وَالْحَنْوَةَ وَالْاِقْعَا - نماز میں حنوۃ اور اقعا سے بچارہ (حنوۃ کہتے ہیں اس کو کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکائے اور پیٹھ کو کمان کی طرح کر دے اور اقعا کتے کی نشست)-

لَوْصَلَّیْتُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْحَنَایَا - اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمانوں کی طرح (خم) ہو جاؤ (یہ حَنِیَّةٌ یا حَنِیٌّ کی جمع ہے فعیل بہ معنی مفعول' یعنی جھکی ہوئی' مڑی ہوئی)-

فَحَنَتْ لَهَا قَوْسَهَا - انھوں نے اپنی کمان کو موڑا' یعنی اس میں چلہ لگایا کیونکہ چلہ لگانے سے کمان مڑتی ہے) اور: حَنَّتْ بہ تشدید نون بھی ہو سکتا ہے' یعنی کمان میں آواز نکلی-

فَاِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِیَةٍ - جہاں نالے کا موڑ ہے وہاں کچھ قبریں دکھائی دیں-

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَةٍ - (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) یعنی وہ شراب نالے کے موڑ پر سرد پانی میں ملایا گیا (موڑ پر پانی اکثر صاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے)-

اِنَّ الْعَدُوَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ کَمَنُوْا فِیْ اَحْنَاءِ الْوَادِیْ - حنین کے دن دشمن نالے کے مڑاؤ میں چھپ رہا-

مَلَائِمَةٌ لِاَحْنَائِهَا - اس کے موڑوں کے لئے نرم-

فَهَلْ یَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا حَوَانِیَ الْهَرَمِ - جوانی کی رونق والے کیا اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ بڑھاپے کی ٹیڑھا کرنے والیاں ان پر آن پڑیں (یعنی وہ پیری کے منتظر ہیں)-

اَیَنْحَنِیْ لَهٗ - کیا جب اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ (فرمایا نہیں) کیا اس سے گلے ملے (فرمایا نہیں) کیا اس سے ہاتھ ملائے؟ فرمایا' ہاں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کے وقت جھکنا جیسے عجمی لوگوں کا معمول ہے' خلاف سنت ہے- صرف السلام علیکم کہنا اور ہاتھ ملانا بس یہی سنت ہے- نووی نے کہا کہ گلے ملنا یا چہرے پر بوسہ دینا مکروہ ہے مگر جو سفر سے آئے اس سے گلے مل سکتا ہے اور اس کے چہرے پر بوسہ دے سکتا ہے- جیسے آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالبؓ کے ساتھ کیا تھا- نووی نے یہ بھی کہا کہ گو بعض اہل علم اور اہل صلاح نے بھی سلام کے وقت جھکنا اختیار کر لیا ہے مگر ان کا یہ فعل ہرگز قابل استناد نہیں ہے)-

اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْعِطْرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّسَاءُ وَالْحِنَا - چار باتیں پیغمبروںؑ کی سنت ہیں' خوشبو لگانا' مسواک کرنا' عورتیں رکھنا اور مہندی لگانا (یعنی مہندی کا خضاب کرنا) محیط میں ہے:

حِنَّاءٌ - بہ تشدید نون مشہور درخت ہے اس کے پتے انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں- دور سے بہت اچھی خوشبو دیتی ہے' (یعنی مہندی) مگر بہ تخفیف نون لغت کی رو سے صحیح نہیں ہے' مجمع البحرین میں ہے کہ بہ تخفیف نون بھی ایک لغت ہے اور اس حدیث میں علماء کے تین قول ہیں' ایک یہ کہ صحیح اَلْخِتَانُ ہے راوی نے غلطی سے اس کو اَلْحِنَا کر دیا- اور ختنہ بے شک پیغمبروں کی سنت ہے- حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے اب تک چنانچہ حضرت عیسیٰؑ مختون پیدا ہوئے تھے' دوسرا یہ کہ اَلْحَیَاءُ ہے یعنی شرم' تیسرا یہ کہ اَلْحِنَا ہے اور یہ تصحیف ہے' اس کی دلیل یہ ہے کہ مہندی یا تو ہاتھ پاؤں کو لگنا مراد ہوگا یا بالوں میں' ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانا تو مرد کے لئے بہتر نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو پوشیدہ ہو- رہا بالوں کا خضاب مہندی سے کرنا' تو اس کا رواج اگلی امتوں میں بالکل نہ تھا اور کسی اگلے پیغمبر سے یہ منقول نہیں ہوا کہ وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے- میں کہتا ہوں کہ تصحیف کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ دعویٰ کہ مہندی کا خضاب اس امت کے لئے خاص ہے' اس پر کوئی دلیل نہیں ہے انتہی)-

اِلَّا وَضَعَ عَلَیْهِ الْحِنَّاءَ - آپ کے جہاں پر کوئی درد یا زخم ہوتا تو اس پر مہندی لگاتے-

وَلَا تَحَنَّیْ - مستحاضہ عورت مہندی نہ لگائے (اصل میں تَتَحَنّٰی تھا' ایک تے کو تخفیف کے لئے گرا دیا- ایک روایت

میں وَلَا تَحَیِّیْ ہے یعنی تحیۃ المسجد نہ پڑھے- ایک میں وَلَا تَحْتَبِیْ ہے- ایک میں وَلَا تُحَبِّیْ ہے یعنی گوٹ مار کر یا گھٹنوں پر نہ بیٹھے)-

لَا بَصِیْرَۃَ لَہٗ فِیْ اَحْنَائِہٖ- اس کو اپنی اطراف اور جوانب پر کچھ خیال نہیں ہے-

اَحْنَی النَّاسِ ضُلُوْعًا عَلَیْکَ- سب سے زیادہ تجھ پر مہربان-

باب الحاء مع الواو

حَوْبٌ یا حُوْبٌ یا حَابٌ یا حُوْبَۃٌ یا حِیَابَۃٌ- گناہ گاری-

اِحْوَابٌ- گناہ گار ہونا-

تَحْوِیْبٌ- اونٹ کو ڈانٹنا-

تَحَوُّبٌ- رنجیدہ ہونا' دردمند ہونا' ہائے ہائے کرنا جیسے اِسْتِحْوَابٌ ہے-

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ- پروردگارا! میری توبہ قبول فرما' میرا گناہ بخش دے-

اِغْفِرْلَنَا حَوْبَنَا یا حُوْبَنَا- ہمارے گناہ بخش دے-

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حَوْبًا- سودخواری ستر گناہ ہے (یا ستر طرح کے گناہوں پر شامل ہے)-

تَوْبًا تَوْبًا لَا تُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا- لوٹ کر آئے لوٹ کر آئے کوئی گناہ ہم پر مت چھوڑ (سب معاف کر دے) یا توبہ توبہ کوئی گناہ ہمارا باقی مت رکھ-

اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْحَوْبَ فِیْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالصُّوْفِ- سختی اور گناہ گاری اونٹ اور بکری والوں میں ہے (یعنی قبائل کے لوگوں میں' جو جنگل میں رہتے ہیں یہ اکثر اجڈ اور سخت دل ہوتے ہیں)-

اَلَکَ حَوْبَۃٌ- (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی' آپؐ نے فرمایا) تیرے پاس گناہ کا سامان ہے (یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کی اگر تو نگرانی چھوڑ دے تو گناہ گار ہو- مثلاً اہل وعیال' ماں اور نانی وغیرہ) عرب لوگ کہتے ہیں-

تَحَوَّبَ مِنَ الْاِثْمِ- گناہ سے بچایا' گناہ اپنے اوپر سے اتار دیا (جیسے تَحَنُّثٌ)-

اِتَّقُوا اللّٰہَ فِی الْحَوْبَاتِ- اللہ سے ان محتاج عورتوں کے مقدمہ میں ڈرتے رہو (جن بے چاریوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں' وہ ہر بات میں تمھاری محتاج ہیں ان پر رحم کرو اور بے وجہ ان کو نہ ستاؤ!) یہاں حَوْبَۃٌ کے معنی احتیاج کے ہیں مضاف محذوف ہے یعنی ذات الحوبات-

اِلَیْکَ اَرْفَعُ حَوْبَتِیْ- میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں-

اِنَّ طَلَاقَ اُمِّ اَیُّوْبَ لَحَوْبٌ- (ابوایوب نے اپنی بیوی ام ایوب کو طلاق دینا چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا) ام ایوب کو طلاق دینا تو ایک گناہ ہے یا ایک وحشت اور جہالت کا کام ہے (ام ایوب بڑی نیک اور پارسا عورت تھیں' وہ اپنے شوہر کو بھی نیکی کی طرف توجہ دلاتی تھیں' ایسی عورت کا چھوڑ دینا بے شک ایک بدنصیبی اور جہالت ہے)-

مَازَالَ صَفْوَانُ یَتَحَوَّبُ رِحَالَنَا مُنْذُ اللَّیْلَۃِ- رات سے صفوان ہمارے کجاووں کے پاس روتا چلاتا رہا (دعا کرتا رہا)-

حَوْبَۃٌ اور حَیْبَۃٌ- رنج اور غم کو بھی کہتے ہیں-

حَیْبَۃٌ عَلٰی خَیْبَۃٍ- نامرادی پر رنج-

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ حَوْبًا حَوْبًا- لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' اپنے مالک کا شکر کرنے والے' ارے چل ارے چل (یہ اونٹ کی طرف خطاب ہے- حَوْبٌ کہہ کر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں' جیسے اونٹنی کو حل کہہ کر)-

فَعَرَفَ اَنَّہٗ یُرِیْدُ حَوْبَاءَ نَفْسِہٖ- تب انھوں نے پہچان لیا کہ وہ خاص اپنے دل کی جان مراد لیتے ہیں-

حَوْبَاءُ- روح-

اَیَّتُکُنَّ تَنْبَحُھَا کِلَابُ الْحَوْاَبِ- تم میں سے کون سی بی بی ہے جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟ (حواب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان- حضرت عائشہؓ جنگ

جمل میں وہیں جا کر ٹھہری تھیں، وہاں کے کتے ان پر بھونکے تھے- یہ حدیث آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے- آپ نے پیش تر سے خبر دے دی تھی کہ ایک بی بی میری، خلیفۂ وقت سے لڑنے جائیں گی اور حواب میں جا کر ٹھہریں گی اور وہاں کے کتے ان پر بھونکیں گے- کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ جب مقام حواب میں پہنچیں، تو انھوں نے اسی حدیث کو یاد کر کے واپس آنا چاہا مگر تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا- آخر بصرہ پہنچیں اور وہاں جنگ میں مبتلا ہوئیں)-

اَلْحَقَ اللّٰهُ بِهِمُ الْحَوْبَةَ- اللہ نے ان پر محتاجی ڈال دی-

اَوَّلُ شَهَادَةٍ بِالزُّوْرِ فِي الْاِسْلَامِ شَهَادَةُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا حِيْنَ انْتَهَوْا اِلٰى مَاءِ الْحَوْاَبِ فَنَبَحَهُمْ كِلَابُهَا- (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) پہلی جھوٹی گواہی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی، وہ ستر آدمیوں کی گواہی تھی، جب لوگ حواب کے چشمہ پر پہنچے تو وہاں کے کتے ان پر بھونکے، (ان کی صاحبہ یعنی حضرت عائشہؓ نے لوٹ آنے کا قصد کیا، کہنے لگیں، میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم میں سے ایک بی بی پر حواب کے کتے بھونکیں گے، وہ میرے وصی علی بن ابی طالب سے لڑنے کے لئے نکلے گی، آخر ستر آدمیوں نے ان کے سامنے گواہی دی کہ یہ چشمہ حواب کا چشمہ نہیں ہے اور یہ گواہی پہلی جھوٹی گواہی تھی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی- معاذ اللہ! ان جھوٹوں نے حضرت عائشہؓ کو مغالطہ دے کر لڑا دیا ورنہ آپ لوٹ آتیں اور جنگ جمل واقع نہ ہوتی، کہتے ہیں عین جنگ شروع ہوتے وقت حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ کو بھی وہ حدیث یاد دلائی جو آنحضرتؐ نے ان سے فرمائی تھی کہ "ایک روز تم علیؓ سے لڑو گے"، انھوں نے بھی یہ حدیث یاد کر کے میدان جنگ سے لوٹ جانا چاہا، مگر اتنی دیر میں مروان اور چند دوسرے جذباتی نوجوانوں نے جنگ شروع ہی کر دی اور مروان نے ایک تیر مارا جس سے حضرت طلحہؓ شہید ہوئے جو آنحضرتؐ کے بڑے جان نثار صحابی اور عشرۂ مبشرہ میں سے تھے- پھر تو دونوں طرف کے لوگ لڑ پڑے اور جو تقدیر میں لکھا تھا وہ پورا ہوا:

(غَفَرَلَهُمُ اللّٰهُ وَ رَضِيَ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)-

حَوْثٌ- گردگھومنا-

مُحَاوَتَةٌ- پھسلانا، فریب دینا، مشورہ کرنا-

حُوْتٌ- مچھلی (بعض نے کہا بڑی مچھلی کو حوت اور چھوٹی کو سمک کہیں گے)-

بُرْجِ حُوْت- ایک برج ہے آسمان میں-

صَاحِبُ الْحُوْتِ- حضرت یونسؑ کا لقب ہے- ان کو مچھلی نگل گئی تھی-

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ- (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یوں ہی ہے اور مشہور روایت جَوْنِيَّةٌ ہے، یعنی کالی چادر حُوَيْتِيَّةٌ کے معنی نہیں معلوم ہوئے، ایک روایت میں حَوْتَكِيَّةٌ ہے، یہ نسبت ہے حَوْتَک کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا یا معنی یہ ہی کہ چھوٹی چادر، کیونکہ حَوْتَكِيٌّ اس شخص کو کہتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو)-

حَوْجٌ- محتاج ہونا- جیسے اِحْتِيَاجٌ اور اِحْوَاجٌ ہے-

تَحْوِيْجٌ- کج کرنا، اپنا طریقہ چھوڑ دینا-

اِنَّهُ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ وَقَالَ لَا اَدَعُ فِيْ نَفْسِيْ حَوْجَاءَ مِنْ اَسْعَدَ- آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہؓ کو داغ دیا اور فرمایا میں اسعد سے اپنے دل کی کوئی خواہش اٹھا نہیں رکھوں گا (جہاں تک ممکن ہوگا ان کی دوا کروں گا)-

اِنْ تَسْجُدْ بِالْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِكَ حَوْجَاءُ- (قتادہ نے کہا) اگر تو (سورۂ حم سجدہ میں) دوسری آیت کے اخیر (یعنی لَا يَسْاَمُوْنَ) پر سجدہ کرے تو تیرے دل میں کوئی خلش نہ رہے گی (بہ نسبت اس کے کہ پہلی آیت کے اخیر یعنی تَعْبُدُوْنَ پر سجدہ کرے، کیونکہ سجدہ کی تاخیر میں کوئی قباحت نہیں اور تقدیم جائز نہیں ہے)-

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا وَاجَةٍ اِلَّا اَتَيْتُ- یا رسول اللہؐ میں نے دل کی کوئی خواہش اور آرزو باقی نہیں رکھی (تمام گناہ کئے ہیں سر سے پاؤں تک گناہوں میں مبتلا ہوں، واجہ اتباع ہے حاجہ کا، جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی پروردگار میں بھی

ایسا ہی ہوں کہ کوئی گناہ میں نے باقی نہیں چھوڑا جو نہ کیا ہو، اب تیری بخشش کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے)۔

اِنْطَلِقْ اِلٰی هٰذَا الْوَادِیْ فَلَا تَدَعْ حَاجًا وَّلَا حَطَبًا وَّلَا تَأْتِنِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا - تو ایسا کر' اس جنگل میں جا اور کوئی کانٹا اور سوکھی جلانے کی لکڑی مت چھوڑ (اس کو کاٹ کر لا اور بیچ) پندرہ دن تک میرے پاس مت آ (ہر روز یہی کرتا رہ - سبحان اللہ' آنحضرتؐ نے اس کو ایک پیشہ پر لگا دیا اور سوال کے لئے ہاتھ پھیلانے سے روک دیا)۔

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اِقْبَالُهٗ عَلٰی حَاجَتِهٖ - آدمی کی سمجھ داری یہ ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کر لے (استنجا یا کھانے پینے کی) پھر نماز پڑھے (تاکہ نماز میں دل اور طرف نہ لگا رہے)۔

حَاجَةٌ کی جمع حَاجٌ ہے - جیسے رَاحَةٌ کی رَاحٌ اور حَاجٌ کے علاوہ حَاجَاتٌ اور حِوَجٌ اور حَوَائِجُ بھی آئی ہے - جیسے عَادَةٌ کی عَوَائِدُ؛ عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالِیْ فِیْهِ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ یا مَالِیْ فِیْهِ حُوَیْجَاءُ وَلَا لُوَیْجَاءُ - یعنی مجھ کو اس کی کوئی ضرورت یا کوئی احتیاج نہیں اور کہتے ہیں:

مَافِیْ صَدْرِیْ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ - میرے دل میں اب کوئی شک نہیں رہا - اور کہتے ہیں:

کَلَّمْتُهٗ فَمَارَدَّ حَوْجَاءَ وَلَا لَوْجَاءَ - میں نے اس سے گفتگو کی' لیکن اس نے اچھا برا کچھ جواب ہی نہیں دیا - جیسے کہتے ہیں:

فَمَارَدَّ بَیْضَاءَ وَلَا سَوْدَاءَ - اس کے بھی یہی معنی ہیں -

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ - جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا (فریب' دغا بازی' غیبت' اتہام' گالی گلوج) نہ چھوڑے' تو اللہ تعالیٰ کو کیا احتیاج ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (کیونکہ کھانا پینا تو آدمی کے لئے جب وہ روزہ دار نہ ہو' مباح ہے اور یہ باتیں ہمیشہ حرام ہیں' اس نے کیا کیا کہ مباح کام کو تو چھوڑا اور حرام میں پڑ گیا' اس کی مثال ایسی ہی ہوئی جس طرح ایک شخص مینہ سے ڈر کر بھاگا اور نالے کے نیچے کھڑا ہو گیا یا بچھو سے ڈر کر اژدھے کے منہ میں گھس گیا)۔

مَنْ لَّمْ یَمْنَعْهُ مِنَ الْبَیْتِ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ - جو شخص کھلی ضرورت کے سوا کعبہ جانے سے رکا رہے (کھلی ضرورت یہ کہ خوراک اور سواری کا خرچ نہ ہو - مطلب یہ ہے کہ بلا معقول عذر مکہ جانے اور حج کرنے سے باز رہے)۔

اِنْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَةٍ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ - میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک کام کے لئے چلا' انھوں نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی پاخانہ کیا)۔

اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے کام میں رہ گئے (آپؐ کے ساتھ نہ جا سکے' وہ کام یہ تھا کہ آپؐ کی صاحبزادی بیمار تھیں لہٰذا آپؐ حضرت عثمانؓ کو مدینہ ہی میں چھوڑ گئے ان کی تیمارداری کے لئے اور غزوہ میں ساتھ نہ لیا)۔

لَا یَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ - اعتکاف کرنے والا' حاجت ہی کے لئے نکلے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ)۔

اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ - تم کو حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے (حاجت عام ہے ہر ایک ضرورت کو شامل ہے اور بعض نے اس کو پاخانہ سے خاص کیا ہے - میں کہتا ہوں اور بھی ایسی ضرورتیں ہیں کہ ان کی وجہ سے عورتوں کو گھر سے نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے - مثلاً کوئی سودا لانے والا نہ ہو اور بھوک پیاس لگے' یا گھر میں آگ لگ جائے یا کوئی دشمن ایسا آ جائے جس سے بھاگنے کی ضرورت پڑے' مثلاً چور' سانپ' اژدہا وغیرہ)۔

قَامَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَاَتٰی حَاجَتَهٗ - آنحضرتؐ رات کو اٹھے اور رفع حاجت کے لئے گئے (زہری نے کہا حاجت سے پیشاب پاخانہ مراد ہے)۔

کَانَ اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَةِ - آپ جب پاخانہ کرنا چاہتے -

حَوْذٌ - گھیر لینا' محافظت کرنا' جلد چلانا -

فَمَنْ فَرَّغَ لَهَا قَلْبَهٗ وَحَاذَ عَلَیْهَا بِحُدُوْدِهَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ - جو شخص نماز کے لئے اپنے دل کو (دنیا کے خیالوں اور وسوسوں سے) خالی کرے اور نماز پر تمام شرائط اور آداب کے

ساتھ محافظت کرے' وہ مومن ہے۔

كَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَذِيًّا - خدا کی قسم! حضرت عمرؓ بڑے دانش مند سیاسی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے)۔

اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ - (جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں جماعت سے نماز نہ ہو) تو شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔

اَغْبَطُ النَّاسِ الْمُؤْمِنُ الْخَفِيفُ الْحَاذِ - سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ مسلمان ہے جو ہلکی پیٹھ رکھتا ہو (زیادہ اہل وعیال کا بوجھ نہ رکھتا ہو' فراغت قلب کے ساتھ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا ہو ؎

آں کسی کہ بخانہ نیم نانے دارد
در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نہ خادم کس بود نہ مخدوم کسے
انصاف بکن کہ چہ خوش جہانے دارد[1]

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ فِيهِ الرَّجُلُ بِخِفَّةِ الْحَاذِ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ اَبُو الْعَشَرَةِ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا' اس آدمی پر رشک کریں گے' جس کی پیٹھ ہلکی ہوگی (جو زیادہ ذمہ داریاں اور اہل وعیال نہ رکھتا ہوگا)۔ جیسے ان دنوں میں اس پر رشک کرتے ہیں جو دس بچوں کا باپ ہو۔

غَمِيرُ حَوْذَانٍ - حوذان سے ڈھکا ہوا (حوذان ایک بھاجی ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں)۔

حَوْرٌ - لوٹنا' ترقی کے بعد تنزل' اینڈ ہونا (جس مال کی نکاسی نہ ہو) حیران ہونا' دھونا' سفید کرنا۔

حَوَرٌ - آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب گہری ہونا یا کالی آنکھ ہونا (اس سے حُوْرٌ ہے جو جمع ہے حَوْرَاءُ کی' یعنی کالی آنکھ والیاں)۔

اَلزُّبَيْرُ ابْنُ عَمَّتِي وَ حَوَارِيٌّ مِنْ اُمَّتِي - زبیرؓ میرے پھوپی کے بیٹے ہیں اور میرے حواری ہیں میری امت میں

(حواری کے معنی خاص دوست اور مددگار' جیسے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو بھی حواری کہتے تھے)۔ بعض نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو حواری اس لئے کہتے تھے کہ وہ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کرتے تھے۔ بعض نے کہا وہ رئیس تھے ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے' بعض نے کہا اس لئے کہ وہ لوگوں کے دل سفید یعنی نورانی کیا کرتے تھے)۔

اَلْخُبْزُ الْحُوَّارٰى - سفید میدہ کی روٹی (محیط میں ہے کہ حُوَّارٰی میدہ سفید (نہایہ میں ہے جو کئی بار چھانا جائے)۔

اِلَّا كَانَ لَهٗ اَصْحَابٌ مِّنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَ اَصْحَابٌ - حواری اور اصحاب کے ایک معنی ہیں یعنی رفیق' ساتھی اور مددگار۔

اَلنَّقِيُّ الْحُوَّارٰى - میدہ سفید۔

حَوْرَانِيَّةٌ - ایک شہر کا نام ہے' ملک شام میں۔

حُوَارِيَّاتٌ - گوری سفید عورتیں۔

تَحَاوُرٌ اور مُحَاوَرَةٌ - آپس میں گفت وشنید کرنا' دو یا زیادہ آدمیوں کا۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ - بہشت میں کالی آنکھ والی عورتوں کا جمگھٹا (مجمع) ہے۔

تَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ - ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں بڑھاؤ کے بعد گھٹاؤ سے (عزت میں ہو یا مال و متاع میں یا اہل وعیال میں۔ بعض نے کہا کام بن کر بگڑ جانے سے یا جماعت میں شریک ہو کر پھر نکل جانے سے۔ اصل میں۔ حَوْرَ بَعْدَ الْكَوْرِ کہتے ہیں عمامہ باندھ کر پھر توڑنے کو۔ ایک روایت میں بَعْدَ الْكَوْنِ ہے' مطلب وہی ہے۔)

حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهٖ - جب تک تمہارے بیٹے' جس کے لئے تم نے ان کو بھیجا ہے اس کا جواب لے کر آئیں (یا ناامید ہو کر آ جائیں)۔

يُوْشِكُ اَنْ يُّرَى الرَّجُلُ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِيْنَ قَرَاً

---

[1] جو شخص گھر میں آدھا نان رکھتا ہو اور شہر کے کسی کنارے اس کی رہائش بھی ہو اور وہ کسی کا خادم ہو نہ مخدوم تو انصاف سے بتاؤ پھر اس سے بھی خوش قسمت کوئی ہو سکتا ہے؟ (م)

اَلْقُرْاٰنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَہٗ وَ اَبْدَاہُ لَا یَحُوْرُ فِیْکُمْ اِلَّا کَمَا یَحُوْرُ صَاحِبُ الْحِمَارِ الْمَیِّتِ - وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمانوں کے بڑے خاندان سے ایک شخص کو دیکھو گے جس نے قرآن آنحضرتؐ کی زبان پر پڑھا ہوگا' وہ اس کو دوبارہ پڑھے گا اور پڑھائے گا لیکن کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا - نہ تم کو کچھ فائدہ دے گا' جیسے مردار گدھے کا مالک' مردار گدھے سے کوئی فائدہ نہیں کما سکتا -

فَلَمْ یُحِرْ جَوَابًا - اس نے کوئی جواب نہیں دیا -

مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ حَارَ عَلَیْہِ - جو شخص دوسرے شخص کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا - دوسری روایت میں یوں ہے -

فَقَدْ بَاءَ بِہٖ اَحَدُھُمَا - یعنی دونوں میں سے ایک کافر ہو چکا' (جس شخص کو کافر کہا' وہ اگر حقیقتاً کافر ہے' ورنہ کہنے والا - اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہئے جو ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہہ دیتے ہیں' جب تک اچھی طرح کفر اور شرک کا یقین نہ ہو' کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہنا چاہئے - اہل حدیث نے اس باب میں بڑی احتیاط کی ہے اور اہل قبلہ' یعنی روافض' خوارج' معتزلہ وغیرہم کی تکفیر نہیں کی - نووی نے کہا' یہ حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مسلمان کو کافر کہنا درست سمجھے' ایسا شخص سو کافر ہو چکا - یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر مسلمان کو کافر کہنے کا گناہ لوٹ آئے گا اور ایک عیب اس پر لگ جائے گا - مؤلف کہتا ہے جو شخص اصول اسلام کا منکر ہو مثلاً ملائکہ' جن اور شیاطین یا حشر اجساد یا معجزات انبیاء یا بہشت یا دوزخ کا یا آیات قرآنی کی ایسی تاویلیں کرے' جیسے باطنیہ لوگ کیا کرتے تھے - مثلاً شیطان سے قوت بہیمیہ مراد لے اور فرشتے سے قوت ملکیہ اور درفت سے شہوت نفس' تو ایسا شخص بالاتفاق کافر ہے اور اس کے بارے میں جو شک کرے یا اس کو اہل قبلہ میں سے قرار دے وہ بھی کافر ہے - اس پر تمام سلف کا اجماع ہے اور ہمارے زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جس کو نیچری کہتے ہیں - اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو حدیث شریف کو واجب العمل نہ سمجھے' بلکہ تمام احادیث کو ناقابل اعتبار خیال کر کے صرف قرآن شریف کو لے لے - اے اللہ! ایسے لوگوں سے بچائے رکھنا - یہ دجال کے پیش خیمہ ہیں اور عنقریب دنیا میں دجال آنے والا ہے) -

لَوْ عَیَّرْتُ رَجُلًا بِالْوَضْعِ لَخَشِیْتُ اَنْ یَّحُوْرَ بِیْ دَاؤُہٗ - اگر میں کسی شخص کو کمینہ کہہ کر گالی دوں تو مجھ کو ڈر ہے کہ اس کی برائی خود مجھ پر ہی لوٹ آئے (میں ہی کمینہ ہو جاؤں) -

ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ - وہ سمجھا کہ قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا -

کَوٰی اَسْعَدَ عَلٰی عَاتِقِہٖ حَوْرَاءَ - آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو گول داغ لگایا' ان کے کندھے پر -

فَحَوَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْدَۃٍ - آنحضرتؐ نے ایک لوہے کو پھیرا اور پھر وہیں لے آئے تو داغ دائرہ کی شکل میں گول بن گیا' اسی سے ہے محور' یعنی وہ خط جس پر کوئی چیز گھومتی ہے -

وَفِیْ رُکْبَتَیْہِ حَوْرَاءُ - (آنحضرتؐ کو جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا' میں نے جب دیکھا تھا) تو اس کے دونوں گھٹنوں پر ایک سفید داغ تھا (قاعدہ ہے کہ داغ کا مقام سفید پڑ جاتا ہے) لوگوں نے دیکھا تو وہ داغ اس کے گھٹنوں پر موجود تھا -

وَ الْکَبْشُ الْحَوَرِیُّ - اور سفید مینڈھا (جو دوسرے برس میں لگا ہو کیونکہ یہ عمدہ مال ہوتا ہے جو زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا) -

دَعْ مُحَاوَرَۃَ مَنْ لَّاعَقْلَ لَہٗ - جس شخص میں عقل نہ ہو اس سے گفتگو مت کر -

فَلَمْ یُحِرْ لِلْحُسَیْنِ - اس نے امام حسینؓ کو کوئی جواب نہیں دیا (یہ اَحَارَ سے نکلا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

کَلَّمْتُہٗ فَمَا اَحَارَ جَوَابًا - میں نے اس سے بات کی' لیکن اس نے جواب ہی نہیں دیا -

حُوَار - اونٹنی کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے' جب ماں سے جدا ہو جائے تو اس کو فَصِیْل کہیں گے -

حُوْر - ہلاکت (یہ جمع ہے حَائِرٌ کی' یا اَحْوَرُ اور حَوْرَاءُ کی) -

حَوْزٌ - جمع کرنا' ملا لینا' تیز ہانکنا یا نرم ہانکنا' آہستہ چلنا' مالک ہونا' جماع کرنا-

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَمِيْعُ الْاَمَّامَةِ كَانَ يَحُوْزُ الْمُسْلِمِيْنَ - ایک مشرک جو پورا ہتھیار بند تھا مسلمانوں کو ہانک رہا تھا (ان کا پیچھا کر رہا تھا)-

اِلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ - گناہ دلوں کو سمیٹ لیتا ہے ان پر غالب آ جاتا ہے' ان کا مالک بن جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ شمر نے اس حدیث کو اسی طرح بہ تشدید واؤ روایت کیا ہے اور مشہور حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے' جیسے اوپر گزر چکا)-

فَتَحَوَّزَ كُلٌّ مِّنْهُمْ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً - ان میں سے ہر شخص الگ الگ ہو گیا اور ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی (ایک روایت میں فَتَجَوَّزَ ہے جیم معجمہ سے' یعنی جلدی جلدی ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی)-

فَحَوِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ - میرے بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا (ایک روایت میں فَجَوِّزْ ہے)-

وَمَا يُؤْمِنُكَ اَنْ يَّكُوْنَ بَلَاءٌ اَوْ تَحَوُّزٌ - (یہ حضرت عمرؓ نے خندق کے دن حضرت عائشہؓ سے کہا) تم کو کیا اطمینان ہے آج کوئی بلا آئے یا لوگ ایک طرف کو چل دیں)-

وَقَدِ انْحَازَ عَلٰى حَلْقَةٍ نَشِبَتْ فِیْ جِرَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ - ابو عبیدہ ایک زرہ کے چھلہ پر اوندھے ہو گئے' جو احد کے دن آنحضرتؐ کے زخم میں گھس گیا تھا (پوری طاقت سے دانتوں سے پکڑ کر اس کو باہر نکالا)-

كَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَزِيًّا - قسم خدا کی حضرت عمرؓ بڑے دانش مند پولیٹکل آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا- ایک روایت میں اَحْوَذِيًّا ہے ذال معجمہ سے)-

فَحَمٰى حَوْزَةَ الْاِسْلَامِ - انہوں نے اسلام کے ناکوں کو محفوظ کیا (یعنی حدود اور نواحی کو) عرب لوگ کہتے ہیں-

فُلَانٌ مَّانِعٌ لِحَوْزَتِهٖ - وہ اپنی حد کا محافظ ہے یا اپنی جائداد کا-

فَمَا تَحَوَّزَلَهٗ مَنْ فِرَاشِهٖ - (آنحضرتؐ عبداللہ بن رواحہؓ کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے) آپ ان کے بستر سے نہیں سرکے' (صدر مقام سے نہیں ہٹے کیونکہ بیمار کی عیادت میں یہی سنت ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو- اگر آپ علیحدہ جا کر بیٹھتے تو عبداللہ بن رواحہ کو اپنا بستر چھوڑ کر وہاں آنا پڑتا)-

وَ اَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ قَدْ حَازَهَا - آپ صفیہؓ کو لے کر آئے ان کو چن لیا (مال غنیمت میں سے)-

مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ - آپ نے اس مال کو خاص اپنے لئے نہیں جوڑا (بلکہ تمہارے لئے ہی رکھا)-

تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثُلُثَ مِيْرَاثِ عَتِيْقِهَا وَ لَقِيْطِهَا - عورت اپنے آزاد کئے ہوئے بردے کے اور جس کو اس نے رستہ میں پڑا پا کر پال لیا ہو اس کے تہائی مال کی مستحق ہو گی (فتنی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)-

حَتّٰى تَحُوْزَهٗ اِلٰى رَحْلِكَ - یہاں تک کہ تو اس کو اپنی فرودگاہ پر لے جائے (اپنے ٹھکانے اور رہنے کے مقام پر)-

مَا حَوْزُنَا - ہمارا ٹھکانا کہاں ہے؟ (جہاں کا قصد ہے)-

اَلْاِمَامُ مِنَّا مَنْ مَّنَعَ حَوْزَتَهٗ - امام ہم لوگوں میں وہ ہے جو اپنے ملک کو محفوظ رکھے (یعنی اسلامی ملکوں کو کافروں سے بچائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے)-

حَيِّزٌ - مکان یا اس کے متعلقات اور جوانب-

اِنْحَاذَ عَنْهُ - اس سے عدل کیا-

حُوْزِيٌّ - عقلمند' سیاسی' مدبر-

حَوْسٌ - گھومنا' ڈھونڈھنا' گھس جانا (جیسے جَوْسٌ ہے)

حَوَسٌ - بہادر ہونا-

تَحَوُّسٌ - بہادری کرنا-

فَحَاسُوا الْعَدُوَّ ضَرْبًا - دشمن کو گھس گھس کر ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارا' یا پے در پے ان پر مار لگائی (عرب لوگ کہتے ہیں-

رَجُلٌ اَحْوَسُ - بہادر آدمی-

بَلْ تَحُوسُکَ فِتْنَةٌ - فتنہ تجھ کو اپنے اوپر چڑھا لے گا' تجھ سے مل جائے گا (یہ حضرت عمرؓ نے ابوالعدلیس سے کہا)-

رَاٰی فُلَانًا وَهُوَ يَخْطُبُ اِمْرَاَةً تَحُوسُ الرِّجَالَ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے رہا تھا جو مردوں میں گھومتی رہتی (اس پر بدکاری کا قوی گمان تھا)-

اَلَمْ اَرَجَارِيَةَ اَخِيكِ تَحُوسُ النَّاسَ - کیا میں نے تیرے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو مردوں میں گھستی پھرتی ہے (ان کے ساتھ خلا ملا کرتی ہے- یہ حضرت عمرؓ نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے فرمایا) ایک روایت میں تَجُوسُ النَّاسَ ہے جیم معجمہ سے' معنی وہی ہیں-

وَاِنَّهٗ يَحُوسُ ذَرَارِيَّهُمْ - دجال ان کے بال بچوں میں گھس پڑے گا-

فَجَعَلَ فَتًى مِّنْهُمْ يَتَحَوَّسُ فِيْ كَلَامِهٖ فَقَالَ كَبِّرُوْا كَبِّرُوْا - (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس کچھ لوگ آئے) ان میں سے ایک جوان شخص بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگا (حالانکہ اس سے زیادہ بزرگ لوگ ان میں موجود تھے) عمر بن عبدالعزیز نے کہا: بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو' بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو (بزرگوں کو بات کرنے دو!)-

عَرَفْتُ فِيْهِ تَحَوُّسَ الْقَوْمِ - میں نے اس میں قوم کی بہادری اور جرأت دیکھی (ایک روایت میں تَحَوُّشْ ہے شین معجمہ سے)-

يَتَحَوَّسُ وَيَتَمَكَّثُ حَتّٰى يَاْتِيَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا - مرد (جب صحبت کرے) تو عورت سے اچھی طرح اختلاط کرے اور ٹھہرا رہے (انزال کو روکے) تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی انزال ہو (ورنہ عورت کی خواہش پوری نہ ہوگی)-

حَوْشٌ - چار طرف سے آنا' جمع کرنا' ہانکنا-

تَحْوِيْشٌ - جمع کرنا-

مُحَاوَشَةٌ - ترغیب' تحریص-

تَحَوُّشٌ - علیحدہ ہو جانا' شرم کرنا-

تَحَاوُشٌ - بیچ میں کرنا-

اِتْحِيَاشٌ - جمع ہونا' بھاگ جانا' پرواہ کرنا-

وَلَمْ يَتَتَبَّعْ حُوْشِيَّ الْكَلَامِ - وحشی اور مشکل کام کے پیچھے نہیں لگا (بعض نے کہا یہ حوش کی طرف منسوب ہے جو جنوں کا شہر ہے)- عرب لوگ کہتے ہیں-

رَجُلٌ حُوْشِيُّ الْفُؤَادِ - یہ وحشی دل کا آدمی ہے-

مَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَقْتُلُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَنْحَاشُ لِمُؤْمِنِهِمْ - جو شخص میری امت کے لوگوں کو مارنے کے لئے نکلے نہ اچھے کو چھوڑے نہ برے کو اور مومن کے مارنے سے نہ گھبرائے یا اس سے نہ بھاگے (بلا تحقیق و تفتیش مسلمانوں کا قتل شروع کر دے)-

وَاِذَا بِبَيَاضٍ يَّنْحَاشُ مِنِّيْ وَ اَنْحَاشُ مِنْهُ - یکایک ہی ایک سفیدی معلوم ہوئی' وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی میں اس سے بھاگ رہا تھا-

اِذَا عِنْدَهٗ وِلْدَانٌ فَهُوَ يَحُوْشُهُمْ وَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ - اس کے پاس بچے ہیں' وہ ان کو جمع کر رہا ہے' ان کی اصلاح کر رہا ہے-

اِنَّ رَجُلَيْنِ اَصَابَا صَيْدًا قَتَلَهٗ اَحَدُهُمَا وَ اَحَاشَهُ الْاٰخَرُ عَلَيْهِ - دو شخصوں نے ایک شکار پکڑا' ایک نے تو اس کو قتل کیا اور دوسرے نے اس کو قاتل کی طرف بھگایا (گھیر کر اس کے پاس لایا)-

رَاٰی كَلْبًا فَقَالَ اَحِيْشُوْهُ عَلَيَّ - ایک کتا دیکھا تو کہا اس کو گھیر کر میرے پاس لاؤ!-

قَلَّ اِنْحِيَاشُهٗ - اس کا حرکت کرنا اور تصرف کرنا کم ہو گیا-

فَعَرَفْتُ فِيْهِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ - میں نے اس میں علیحدگی اور شرم دیکھی یا فطرت اور دانائی (نہایہ میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں-

اِحْتَوَشَ الْقَوْمُ عَلٰى فُلَانٍ[1] - جب اس کو اپنے بیچ

---

[1] لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے- (م)

میں کرلیں (اور تَحَوَّشُوْا یعنی علیحدہ ہو گئے ہٹ گئے)۔

حَاشَ لِلّٰهِ - بہ معنی معاذ اللہ یعنی اللہ پاک ہے - اس قیاس پر حَاشَ لَکَ نہیں کہتے بلکہ حَاشَاکَ اور حَاشَالَکَ کہتے ہیں۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَاشِيَةِ الْمُقَامِ - آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے (حاشیہ ہر ایک چیز کا کنارہ اسی سے ہے حاشية الثوب اور حاشية الكتاب اور حاشية النسب چچا اور ان کی اولاد)۔

مَنْ تَلِنْ حَاشِيَتُهُ يَعْرِفْ صَدِيْقُهُ مِنْهُ الْمَوَدَّةَ - جس کا حاشیہ نرم ہوگا اس کا دوست اس کی محبت پہنچانے گا۔

مُرِيْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ اَنْ يَّسْتَنْجِيْنَ بِالْمَاءِ وَيُبَالِغْنَ فَاِنَّهُ مُطَهِّرٌ لِّلْحَوَاشِيْ وَ مُذْهِبٌ لِلْبَوَاسِيْرِ - مسلمان عورتوں سے کہہ کہ پانی سے استنجا کریں اور اچھی طرح کریں کیونکہ پانی مقعد کے کناروں کو صاف کر دیتا ہے بواسیر کو دور کرتا ہے (جب مقعد کے کنارے خوب صاف نہیں کئے جاتے تو مادہ کی عفونت کی وجہ سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ - زکوٰۃ میں چھوٹے جانور لے (جیسے ابن مخاض اور ابن لبون)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُرِيْدُ عَذَابَ اَهْلِ الْاَرْضِ لَا يُحَاشِيْ مِنْهُمْ اَحَدًا - اللہ تعالیٰ زمین والوں کو عذاب دینا چاہتا ہے ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

مُحَاشَاة - مستثنیٰ کرنا نکال ڈالنا۔

حَوْصٌ - سینا گرد پھرنا تنگی کرنا تنگ ہونا۔

ثُمَّ قَالَ حُصْهُ - پھر (درزی سے) کہا اس کو سی دے۔

كُلَّمَا حِيْصَتْ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّكَتْ مِنْ اٰخَرَ - جب ایک طرف سے سیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتا ہے۔

حَوْصَاءَ - ایک مقام کا نام ہے وادی القریٰ اور تبوک کے درمیان - آنحضرتؐ تبوک کو جاتے وقت وہاں ٹھہرے تھے ابن اسحاق نے کہا یہ ضاد معجمہ سے ہے۔

عَيْنٌ حَوْصَاءُ - تنگ آنکھ۔

حَوَصٌ - آنکھ کی تنگی۔

حَوْصَلَةٌ - پرندے کا معدہ (پوٹا) پیٹ کے نیچے کا حصہ مثانہ تک۔

يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا كَحَوَاصِلِ الْحِمَامِ - وہ کبوتر کے پوٹوں کی طرح (کالا) خضاب کریں گے (اس حدیث سے بعض نے کالا خضاب مکروہ رکھا ہے)۔

حَوْضٌ - حوض بنانا جمع کرنا۔

تَحْوِيْضٌ - گرد گھومنا۔

اِسْتِحْوَاضٌ - جمع ہونا حوض بنانا۔

لَمَّا ظَهَرَلَهَا مَاءُ زَمْزَمَ جَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ - حضرت ہاجرہ کے سامنے جب زمزم کا پانی نمودار ہوا تو وہ اس کا حوض بنانے لگیں (اس خیال سے کہ کہیں پانی بہہ کر ختم نہ ہو جائے) ایک روایت میں تُحَوِّطُهُ ہے یعنی اس کے گرد مینڈ اٹھانے لگیں۔

فَتَحْفِنُ - چلو بھر بھر کر لینے لگیں (ایک میں فَتَحْفِرُ ہے یعنی گڑھا کھودنے لگیں)۔

اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا - قیامت کے دن ہر پیغمبر (اور اس کی امت کے لئے) ایک حوض ہوگا۔

مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ - قیامت کے دن میرا یہ منبر حوض کوثر پر رکھ دیا جائے گا (یا حوض پر ایک منبر رکھا جائے گا میں اس پر بیٹھوں گا)۔

حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ - میرا حوض قیامت کے دن ایک مہینے کی راہ تک ہوگا۔

اِنْ لَّمْ تَجِدْ مَوْضِعًا فَلَا تُجَاوِزِ الْحِيَاضَ عِنْدَ وَادِيْ مُحَسِّرٍ - اگر کہیں جگہ نہ ملے تو وادی محسر کے حوضوں سے آگے مت بڑھ۔

اَنَا ابْنُ ذِي الْحَوْضَيْنِ - (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں دو حوض والوں کا بیٹا ہوں (یعنی عبدالمطلب اور ہاشم کا دونوں قحط کے زمانہ میں غریبوں کے لئے کھانے کا حوض بنایا کرتے تھے)۔

حَوْضُ الْحِمَارِ - (گالی ہے) یعنی بودا نامرد!-

حَوْطٌ - حفاظت کرنا - بچانا' خاطرداری کرنا-

حَاطَ - اترا-

حُطْ حُطْ - خیال رکھ' حفاظت کر-

تَحْوِيْطٌ - دیوار بنانا گرداگرد-

اِحَاطَةٌ - گھیر لینا-

اُحِيْطَ بِهٖ - ہلاک ہوا-

مَا اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَ يَغْضَبُ لَكَ - آپ اپنے چچا ابو طالب کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے (کافروں کی ایذا سے آپ کو بچاتے تھے) آپ کی وجہ سے غصہ کرتے (بلکہ لڑنے کے لئے مستعد ہوتے - چنانچہ اپنے قصیدہ میں کفار قریش کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم محمد کو یونہی حوالے کر دیں گے' ابھی تو ہم نے ان کے لئے تیر اور برچھے نہیں چلائے-")

وَتُحِيْطُ دَعْوَتُهٗ مِنْ وَّرَائِهِمْ - اس کی دعا سب طرف سے ان کو گھیر لے گی-

حَاطَهٗ اور اَحَاطَ بِهٖ - اس کو گھیر لیا-

اَحَطْتُ بِهٖ عِلْمًا - میں اس کو خوب جانتا ہوں-

وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا - اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے (یعنی ہر چیز کو خوب بہ طور کمال جانتا ہے)-

فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَ عَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ - دیکھا تو آپ ایک باغ میں ہیں ایک کمل اوڑھے ہوئے-

حَائِط - اس باغ کو کہتے ہیں جس کے گرد حصار کی دیوار ہو - اس کی جمع حَوَائِطُ ہے-

عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ - دن کو باغ والے اپنے باغوں کی خود حفاظت کریں (ان کو جانوروں سے بچائیں' جانوروں والے ذمہ دار نہ ہوں گے - البتہ رات کو جانوروں والوں پر لازم ہے کہ اپنے جانوروں کو روک کر رکھیں کسی کے باغ یا کھیت میں نہ جانے دیں' ورنہ نقصان کا بدلہ دینا ہو گا)-

يَحُوْطُهُمْ بِنَصِيْحَتِهٖ - خلوص کے ساتھ ان کی نگہبانی کرے-

وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِيْ - میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا-

خُذْ بِالْحَائِطَةِ لِدِيْنِكَ - اپنے دین کے کاموں میں احتیاط پر عمل کر (مثلاً ایک کام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے تو اس کا نہ کرنا یہی احتیاط ہے مثلاً مس ذکر سے وضو ٹوٹنے میں اختلاف ہے تو دوبارہ وضو کر لینا یہی احتیاط ہے)-

اَنَا اَحُوْطُ حَوْلَهٗ - میں تو اس کے گرد پھر رہا ہوں (یعنی اسی فکر میں ہوں)-

وَاجْعَلْنِيْ فِيْ حِيَاطَتِكَ - مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھ-

حِيَاطَةُ الْاِسْلَامِ - اسلام کی حفاظت-

كُنْتُ اَحُوْطُهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ - میں آنحضرتؐ کے لئے ان کی حفاظت کرتا تھا-

هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ حِيْطَةً مِّنْ وَّرَآئِهٖ - آدمی کے کہنے والے اس کو سب لوگوں سے زیادہ ہر طرف سے بچانے والے ہیں-

وَهُوَ يَعْمَلُ فِيْ حَائِطٍ لَهٗ - امام عبداللہ اپنے ایک باغ میں کام کر رہے تھے-

حَائِطٌ - اصل میں حَاوِطٌ تھا واو یاء ہو گئی اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیا - اس کی جمع حِيْطَانٌ بھی آئی ہے-

اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ - گوٹ مار کر بیٹھنا (جیسے عرب کے لوگ بیٹھا کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر حلقہ کر لیتے ہیں' یا ایک کپڑے سے دونوں پنڈلیاں کمر پر سے لے جا کر باندھ لیتے ہیں) عربوں کی دیواریں ہیں (جس طرح دیوار سے ٹیک لگا کر آدمی بیٹھتے ہیں تقریباً اسی طرح اس میں بھی ٹیک ہو جاتی ہے' گویا زمین کی کرسی ہے)-

كَانَ لِفَاطِمَةَ سَبْعُ حَوَائِطَ - حضرت فاطمہؓ کے سات باغ تھے-

بَحْرٌ مُحِيْطٌ - بحر او قیانوس-

حَوْف - کنارے پر ڈال دینا' خبر گیری کرنا' حاجت پوری کرنا-

سُلِّطَ عَلَیْھِمْ مَوْتٌ طَاعُوْنٌ یَحُوْفُ الْقُلُوْبَ - ان پر طاعون کی ایسی موت ڈالی جائے گی جو دلوں کو ہلا دے گی' (خوف کی وجہ سے بھاگنے لگیں گے) یہ حَافَه سے نکلا ہے' بہ معنی جانب اور کنارہ- اس کی جمع حَافَّاتٌ بہ تشدید فا اور حَافٌ آتی ہے- بعض نے یُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ باب تفصیل سے روایت کیا ہے- معنی وہی ہیں- محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے-

سُلِّطَ عَلَیْھِمْ طَاغُوْتٌ یُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ - یعنی ان پر ایک شیطان مسلط کیا جائے گا' جو دلوں کو ہلا دے گا-

حَوَّفَ الْقُلُوْبَ وَ خَوَّفَھَا - دلوں کو ہلا دیا اور ڈرا دیا-

لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ نَزَلَ النَّاسُ حَافَةَ الْاِسْلَامِ - جب حضرت عمرؓ قتل کیے گئے تو لوگ اسلام کے کنارے پر جا اترے (یعنی مسلمانوں پر ہر چہار طرف سے مصیبتیں آنا شروع ہوئیں' حضرت عمرؓ کی ذات کیا تھی گویا مسلمانوں کا بچاؤ تھی)-

کَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَ عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ فِی الْبَحْرِ فَجَلَسَ عَمْرٌو عَلٰی مِیْحَافِ السَّفِیْنَةِ فَدَفَعَهٗ عُمَّارَةُ - عمارہ بن ولید اور عمرو بن العاص دونوں سمندر میں سوار ہوئے' عمرو کشتی کے کنارے پر بیٹھے تھے' عمارہ نے کیا کیا' ان کو دھکیل دیا- (ایک روایت میں مِنْحَافِ ہے)-

تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَیَّ حَوْفٌ - جب آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا' اس وقت میں حوف پہنے تھی (حوف وہ کپڑا جس میں آستینیں نہیں ہوتیں چھوٹی بچیاں اس کو پہنتی ہیں- بعض نے کہا چمڑے کے تسموں کو ملا کر لڑکی کو کپڑوں کے اوپر پہناتے ہیں' اسی کا نام حوف ہے محیط میں ہے کہ چمڑے کے چار چار انگل کے تسمہ بنا کر اس بچی کو پہناتے ہیں جو جوان نہ ہوئی ہو' اس کو خوف کہتے ہیں- مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ میں نکاح کے وقت بہت کم سن تھی)-

حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ - اس حوض کے دونوں کناروں پر موتی کے قبے ہیں-

فَیَنْبُتُوْنَ فِیْ حَافَّتَیْهِ - وہ اس کے دونوں کناروں پر اگیں گے (نشو و نما پائیں گے)-

عَلَیْکُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِیْقِ - عورتو! تم راستہ کے کنارے کنارے چلنا لازم کرلو! (تاکہ مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو)-

حَوْقٌ - جھاڑنا' ملنا' چکنا کرنا-

حَاقَ بِهٖ - اس کو گھیر لیا-

تَحْوِیْقٌ - تنگ کرنا' ٹیڑھا کرنا' کاٹ دینا-

حُوَاقَةٌ - کوڑا کچرا-

سَتَجِدُوْنَ اَقْوَامًا مَحُوْقَةٌ رُؤُسُھُمْ - (ابوبکر صدیقؓ نے جب مجاہدین کو شام کی طرف روانہ کیا تو کہا) تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے سر بیچ میں سے منڈے ہوں گے (یعنی گول گردے کی طرح چار طرف بال بیچ میں سے صاف چکنے)-

حَوْلٌ - گھومنا' گزرنا' پورا ہونا' بدل جانا' ٹیڑھا ہونا- ہوشیاری' قوت' قدرت' گردا گرد' سال' بچاؤ' حیلہ-

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ - (یہاں حَوْلَ کے معنی حرکت کے ہیں) یعنی حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے (بعض نے کہا یہ حِیْلَةٌ سے ہے یعنی برائی دفع کرنے کا حیلہ اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے- مؤلف کہتا ہے اس کلمہ کی شرح خود حدیث میں موجود ہے- یعنی گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا' اللہ ہی کی توفیق سے ہے)-

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَ بِکَ اَحُوْلُ - یا اللہ! تیری ہی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن کو) دفع کرتا ہوں (یا حرکت کرتا ہوں یا حیلہ کرتا ہوں)-

بِکَ اُصَاوِلُ وَبِکَ اُحَاوِلُ - اس کے بھی یہی معنی ہیں-

وَنَسْتَحِیْلُ الْجَھَامَ - اور ہم ابر کی حرکت کو دیکھتے رہتے ہیں (ایک روایت میں نَسْتَجِیْلُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

فَحَالُوْا اِلَی الْحِصْنِ - وہ قلعہ میں جا کر ٹھہرے (یعنی بھاگ کر اور اپنی جگہ چھوڑ کر) ایک روایت میں فَجَالُوْا ہے جَوْلَانٌ سے-

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَحَالَ الشَّیْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ - جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا اپنے مقام سے سرک جاتا ہے (یا بھاگنے کی تیاری کرتا ہے)-

مَنْ اَحَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص اپنا دین بدل دے (یعنی کفر کو چھوڑ کر اسلام اختیار کر لے) وہ بہشت میں جائے گا-

فَاحْتَا لَتْهُمُ الشَّیٰطِیْنُ - شیطانوں نے ان کا حال بدل ڈالا-

فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا - پھر وہ ڈول بدل کر چرسہ (بڑا ڈول) ہو گیا-

اُحِیْلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلٰثَ اَحْوَالٍ - نماز میں تین بار تبدیلیاں ہوئیں-

رَاَیْتُ خَذْقَ الْفِیْلِ اَخْضَرَ مُحِیْلًا - میں نے ہاتھی کا لینڈ سبز رنگ بدلتا ہوا دیکھا-

نَهٰی اَنْ یُّسْتَنْجٰی بِعَظْمٍ حَائِلٍ - آنحضرتؐ نے گلی ہوئی (بوسیدہ) ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا-

حَائِلٌ - کے معنی متغیر اور مُحِیْلٌ جن پر ایک سال گزر چکا ہو حَوْلٌ سے ماخوذ ہے بہ معنی سال-

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ مُلْقِحٍ وَّ مُحِیْلٍ - تیری پناہ ہر حاملہ کرنے والے اور ہر بانجھ سے-

مُحِیْلٌ - اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہوا - عرب لوگ کہتے ہیں-

اَحَالَتِ النَّاقَةُ - یعنی اونٹنی خالی ہے (اس کو حمل نہیں ہے)-

اَحَالَ الرَّجُلُ اِبِلَهٗ - اس نے اپنے اونٹوں کو خالی رکھا (گابھن نہیں کرایا)-

وَالشَّاءُ عَاذِبٌ حِیَالٌ - بکریاں گابھن نہ تھیں (ان کو حمل نہ تھا)-

حَائِلٌ - وہ عورت جس کو حمل نہ ہو-

حَابِلٌ - وہ عورت جس کو حمل ہو-

اِنَّ جِبْرِیْلَؑ اَخَذَ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدْخَلَ فَافِرْعَوْنَ - حضرت جبرئیل نے کیا کیا (جب فرعون غرق ہوا) سمندر کی کیچڑ (نرم نرم مٹی جو تہہ میں ہوتی ہے' بعض نے کہا کالی کالی کیچڑ) اس کے منہ میں گھسیڑ دی (اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس وقت آہ و زاری کرے اور پروردگار کو اس پر رحم آ جائے) سبحان اللہ ہمارا مالک جب اس قدر رحم فرمانے والا ہے کہ فرعون جیسے کافر' گردن کش اور مغرور پر' جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا' اس کے رحم و کرم کی توقع ہوتی ہے' تو ہم گنہگار اس کے رحم و کرم سے کیونکر محروم رہیں گے)-

حَالُهُ الْمِسْکُ - حوض کوثر کی کیچڑ مشک ہے-

اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا - یا اللہ ہمارے اردگرد (جنگلوں اور کھیتوں میں) پانی برسا' ہم پر نہ برسا-

تُلْقِیْ حَوَالَیْنَا - ہمارے اردگرد برسا-

حَوَالَیْهِ - حَوَالَهٗ - حَوْلَیْهِ - حَوْلَهٗ - سب کے معنی گردا گرد' آس پاس - جوہری نے کہا:

حَوَالِیْهِ - بہ کسرۂ لام درست نہیں ہے-

اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ نَزَلُوْا فِیْ مِثْلِ حُوَلَاءِ النَّاقَةِ مِنْ ثِمَارٍ مُّتَهَدِّلَةٍ وَّ اَنْهَارٍ مُّتَفَجِّرَةٍ - یہ ہمارے بھائی کوفہ والے ایسے ملک میں اترے ہیں جو اونٹنی کی حولاء کے مانند ہے' میوے لٹکے ہوئے' نہریں بہتی ہوئیں (''حولاء'' وہ جھلی جس کے اندر زرد پانی ہوتا ہے اور پر سرخ اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں' وہ پیدائش کے وقت اونٹنی کے پیٹ سے بچہ کے ساتھ نکلتی ہے)-

قَلِّبَانِیْ فَاِنَّکُمَا لَتُقَلِّبَانِ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُّقِیَ کَیَّةَ النَّارِ - (معاویہؓ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا) میری کروٹ بدلو! تم ایسے شخص کو پلٹاؤ گی جو بڑا عاقل زمانہ ساز ہے' اگر وہ آگ کے داغ سے بچایا گیا (یعنی اگر دوزخ کے عذاب سے نجات ملی' تب تو میں بڑا ہنرمند' عاقل اور زمانہ ساز آدمی ہوں اور اگر عذاب میں پڑ گیا تو پھر میری عقلمندی اور زمانہ

سازی سب بے کار ہے)- ایک روایت میں حُوَّلِيًّا قُلَّبِيًّا آیا ہے معنی وہی ہیں-

وَكَانَ حُوَّلًا قُلَّبًا- وہ بڑا چترا زمانہ ساز (زمانہ کے ساتھ نبھا کرنے والا) تھا-

فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَ يُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ- ان کافروں نے (جب اوجھڑی آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی) ہنسنا اور ایک نے دوسرے پر جھکنا شروع کیا-

فِي الْاَرْضِ الْمُسْتَحِيْلَةِ- ٹیڑھی اور ترچھی زمین میں-

اِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ مِنِّيْ- میرے اور مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہو جاتے ہیں (یعنی جب برسات ہوتی ہے تو میرے اور مسجد کے درمیان پانی کے نالے چلتے ہیں ان کی وجہ سے میں مسجد تک نہیں جا سکتا)-

اَلَّذِيْ حَالَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ- ہمارے اور آسمان کی خبر میں جو چیز حائل ہوئی-

وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيٰطِيْنِ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ- شیطانوں اور آسمان کی خبروں میں روک ہو گئی ہے-

صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا- دو نمازیں ہیں جو اپنے وقت معمول (افضل وقت) سے سرکائی جاتی ہیں-

يُحَوِّلُ الْمَاءَ- پانی کو ہٹا رہا تھا (یعنی کنویں سے نکال رہا تھا)-

كَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقَامَ لَهٗ- آپ کے آس پاس جو رئیس اور سردار لوگ تھے وہ سب آپ کے مطیع ہو گئے تھے (ایک غسان کا رئیس مطیع نہیں ہوا تھا)-

حَوَّلَ رِدَاءَ هٗ- آپ نے استسقاء کی نماز میں چادر کو الٹا (اس طرح سے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا بایاں کنارہ نیچے کا تھاما اور بائیں ہاتھ میں چادر کا داہنا کنارہ نیچے کا اور پیٹھ کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پلٹا تو جو کنارہ داہنے ہاتھ میں تھا وہ داہنے کندھے پر آ گیا اور جو بائیں ہاتھ میں تھا وہ بائیں کندھے پر آ گیا اور چادر کا داہنا کنارہ بایاں اور بایاں داہنا' اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہو گیا- اس طرح سے چادر کو الٹنے سے دراصل یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حق تعالیٰ موسم کو بھی اسی طرح پلٹ سکتا ہے اور تعجب ہے حنفیہ پر کہ صحیح حدیث وارد ہونے کے باوجود' انہوں نے چادر کا الٹنا استسقاء میں مستحب نہیں رکھا اور اندازہ اور قیاس سے ایک وجہ بیان کر دی' ایسی اٹکل پچو باتیں دین میں کیا کام آ سکتی ہیں)-

يُحَوِّلُ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ- اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے (یعنی گدھے کی طرح اس کو نادان بنا دے) خطابی نے کہا اگر اس امت میں مسخ ہو سکتا ہے' تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول رہ سکتی ہے)-

يَرْفَعُوْنَ رُؤُسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِيْ صُوْرَتِهٖ- جب مومن اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ پھر اپنی (اگلی) صورت میں پلٹ گیا ہے (یعنی جس صورت میں پہلے انہوں نے اس کو دیکھا تھا' اہل حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے' جیسی اس کی ذات مقدس کے لائق ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے اور قیامت میں ایک صورت میں ظاہر ہو گا پھر دوسری صورت میں جیسے اس صحیح حدیث سے ثابت ہے اور متکلمین خواہ مخواہ ایسی حدیثوں کی تاویل کے درپے ہو گئے ہیں اور جہمیہ نے تو اس قسم کی حدیثوں کا انکار ہی کر دیا ہے- ان کا پیشوا جہم بن صفوان تو قرآن شریف میں بھی تصرف کرنا اور استوا کی آیتیں قرآن سے مٹا ڈالنا چاہتا تھا- خذلہم اللہ تعالیٰ)-

حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ- میں نے اپنی بیوی سے گذشتہ رات میں دوسری طرف سے جماع کیا (یعنی دبر میں دخول کیا یا پشت کی طرف سے فرج میں)-

اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَيْلِ الشَّدِيْدِ- یا اللہ! بڑی طاقت والے-

اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا حَوِّلُوْا مَقْعَدِيْ اِلَى الْقِبْلَةِ- (لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بیان کیا کہ بعض لوگ قبلہ کی طرف شرم گاہ کرنا (پیشاب یا پاخانہ میں) برا سمجھتے ہیں- آپ نے فرمایا) سچ! کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اچھا میری چوکی قبلہ کی طرف

کر دو (معلوم ہوا کہ یہ کراہت صحرا اور میدان میں ہے جہاں پاخانہ کا کوئی مقام بنا ہوا نہ ہو لیکن شہر اور بستی میں یا اس بیت الخلاء میں جو بنا ہوا ہو' قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ - یا اللہ! تیری پناہ تیری تندرستی پلٹ جانے سے (یعنی جو تندرستی اور سلامتی تو نے ہم کو عطا فرما دی ہے' اس میں کمی اور انحطاط سے ہم پناہ چاہتے ہیں)۔

حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ - تو آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں حائل ہے یا تو نے دلوں کے گرد حرکت کی' ان کو گھیر لیا۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ - لاحول ولاقوۃ الا باللہ' بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حَوْل کے معنی حرکت کے یا قدرت کے دونوں ہو سکتے ہیں اور صدوق نے کتاب التوحید میں روایت کیا ہے کہ حول کے معنی یہاں تحویل اور انتقال کے ہیں۔

حَاوَلْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس کا قصد کیا۔

حَوَالَةٌ اور اِحَالَةٌ - قرضہ دوسرے پر اتار دینا (اب مدیون کو محیل اور رب الدین کو محتال اور محتال لہ اور جس پر اتارا اس کو محتال علیہ کہیں گے)۔

رَجُلٌ مُحْتَالٌ - حیلہ باز آدمی ہے۔

فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا - ہم میں سے کوئی حیلہ کرتا (کوشش اور سعی کرتا)۔

اِسْتَحَالَ - محال ہو گیا ناممکن ہو گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ[1] (یہ اس وقت کہنا چاہئے جب آدمی پر کوئی مصیبت آئے اور نعمت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ)۔[2]

وَيَصُدُّنِيْ عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْكَ - میں جو تیرے پاس کرنے کا قصد کرتا ہوں اس سے مجھ کو روکتا ہے۔

مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ - (یا اللہ!) مومن کا مرتبہ تیرے پاس کیا ہے؟

لَمْ يَسْبِقْ لَهٗ حَالٌ - پروردگار کی جو صفات ذاتیہ ہیں جیسے سمع' بصر' علم' قدرت' حیواۃ وغیرہ) ان میں کوئی ایک دوسرے سے پہلے نہیں ہیں (بلکہ سب اس کی ذات کی طرح قدیم اور ازلی ہیں)۔

تَحْوِيْلٌ - محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ ایک سند چھوڑ کر دوسری سند بیان کرنا - اس کا اشارہ ح ہے۔

حَوْلَقَةٌ - لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا - جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا حَمْدَلَةٌ الحمد للہ کہنا - عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا - لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے گناہ سے بغیر اس کے بچائے بچ نہیں سکتے' اور اس کی عبادت اس کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتے۔

حَوْمٌ - گرد گھومنا' ہمیشہ ایک چیز پر جمے رہنا' پیاسا ہونا' قصد کرنا' منڈلانا۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ بَهَائِمَنَا الْحَائِمَةَ - اے اللہ! ہمارے چوپایوں پر جو پیاسے ہو کر پانی کے لئے گھوم رہے ہیں' رحم کر!

مَاوَلِيَ اَحَدٌ اِلَّا حَامَ عَلٰى قَرَابَتِهٖ - جہاں کسی کو حکومت ملی' اس نے اپنے رشتہ داروں پر عنایت شروع کی (اکثر حاکم اور والی ایسا ہی کیا کرتے ہیں لیکن شاذ و نادر بعض ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے انصاف کیا اور اپنے رشتہ داروں کی کوئی حمایت نہیں کی اور ایسے تو بہت ہی کم ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے رشتہ داروں کو مطلق کوئی خدمت نہیں دی' جیسے حضرت عمر فاروقؓ)۔

كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحَوْمَانَةِ - گویا وہ سخت زمین میں پہاڑ ہیں۔

كَانَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ يَحُوْمُ وَلَا يَرِدُ - عمر بن ابی ربیعہ (شاعر) منڈلاتا تھا لیکن پانی پیتا نہ تھا (مطلب یہ ہے کہ شعروں میں رندی اور فسق و فجور کی باتیں کرتا مگر ان کاموں کو نہ کرتا اور از یں قبیل حافظ شیرازی کا کلام بھی ہے'

[1] ہر حالت میں خدا کا شکر ہے۔(م)
[2] تمام تعریفیں اس اللہ کریم کے لئے ہیں جس کی نعمت (توفیق) سے تمام نیکیاں انجام پاتی ہیں۔(م)

ظاہر میں رندانہ مگر خود حافظ صاحب کو کہتے ہیں کہ وہ بڑے متقی' پرہیزگار اور درویش تارک الدنیا تھے- واللہ اعلم)-

حَوَايَةٌ يَاحَيٌّ- جمع کرنا' مالک ہونا' مشتمل ہونا-

اِنّ ابْنِیْ هٰذَا كَانَ بَطْنِیْ لَهٗ حِوَاءً- یہ میرا بچہ جس کے لئے میرا پیٹ ظرف تھا (وہ اس میں رہتا تھا)-

فَوَأَلْنَا اِلٰى حِوَاءٍ ضَخْمٍ- ہم نے کچھ جھنڈ مکانوں میں پناہ لی جو پانی پر بنے ہوئے تھے- گنجان تھے-

حِوَاءٌ- وہ گھر جو پانی پر بنے ہوں' ایک دوسرے سے ملے ہوئے- اس کی جمع اَحْوِيَةٌ ہے-

وَيُطْلَبُ فِي الْحِوَاءِ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَمَا يُوْجَدُ- بڑے گاؤں میں کوئی لکھنے والا ڈھونڈیں گے تو نہیں ملے گا-

كَانَ يُحَوِّيْ وَرَاءَهٗ بِعَبَاءَةٍ اَوْ كِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا- آپ حضرت صفیہؓ کے لئے (اونٹ پر) کمبل کا ایک گدا بناتے پھر ان کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے (نہایہ میں ہے کہ تَحْوِيَة اس کو کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کے گرداگرد ایک کمبل کا دائرہ بنائیں پھر اس پر سوار ہو جائیں (دائرہ بنانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اس کا کوہان چھپے نہیں' پیٹھ برابر سطح ہو جائے) اس کا اسم حَوِيَّةٌ ہے اور جمع حَوَايَا ہے-

رَأَيْتُ الْحَوَايَا عَلَيْهَا الْمَنَايَا فَوَاضِحُ يَثْرِبَ تَحْمِلُ الْمَوْتَ النَّاقِعَ- میں نے اونٹوں کے اوپر گول گدے دیکھے' ان پر موتیں ہیں (یعنی مرنے والے اور مارنے والے لوگ سوار ہیں) مدینہ کے پانی کھینچنے والے اونٹ بڑی موت لادے ہوئے ہیں)-

وَلَدَتْ جَدْيًا اَسْفَعَ اَحْوٰى- وہ ایک بچہ جنی جو سرخ سیاہ تھا-

خَيْرُ الْخَيْلِ الْحُوُّ- بہتر گھوڑے کمیت سیاہ رنگ ہیں- (یعنی تیلیا کمیت' جن کی سرخی پر سیاہی ہوتی ہے)-

حُوّ- جمع ہے اَحْوٰی کی-

اَيْنَ مَا تَحَاوَتْ عَلَيْكَ الْفُضُوْلُ- (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا' یا رسول اللہ! جب میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کر دوں پھر تو اور کوئی خرچ مجھ پر لازم نہیں ہے- آپ نے فرمایا) جو مال تیرے پاس ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے' وہ کہاں جائے گا؟ (یعنی اس کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر' غریبوں کے ساتھ سلوک کر- یہ حکم استحبابا ہے) ایک روایت میں تَحَاوَأَتْ ہے ہمزہ سے یہ شاذ لغت ہے-

حَتّٰى حَكَمَ وَحَاءَ- (میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں) یہاں تک کہ حکم اور حاء کی بھی میں شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو بڑے شریر مشہور تھے)-

حَوَايَا- آنتیں-

تَحَوّٰى- لپٹ گیا-

حَائِرٌ- وہ پانی جس کے بہنے کا راستہ نہ ہو-

حَوَّاءَ- حضرت آدمؑ کی بیوی کا نام تھا- (مجمع البحرین میں ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں' پھر انہیں کے قریب دفن کی گئیں- یہ جو مشہور ہے کہ جدہ میں حضرت حواؑ کی قبر ہے' اس کی کوئی اصل نہیں ہے)-

حَوٌّ- ظاہر-

لَوٌّ- مخفی- (عرب لوگ کہتے ہیں-

فُلَانٌ لَا يَعْرِفُ الْحَوَّ مِنَ اللَّوِّ- فلاں شخص ظاہر بات کو مخفی بات سے تمیز نہیں کرتا-)

حُوَّةُ الْوَادِيْ- وادی کا کنارہ-

حَوِيٌّ- چھوٹا حوض- (محیط میں ہے کہ حَوَّاءَ اَحْوٰى کا مونث ہے اور حُوَّاءَ ایک بھاجی ہے جس کی بیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے' اس کا رنگ بھیڑیے کا سا ہوتا ہے- میدانی نے کہا' عرب لوگ حَوَّ کو بہ معنی نَعَمْ اور لَوَ کو بہ معنی لا استعمال کرتے ہیں)-

حَيَّةٌ- سانپ (کیونکہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے' یا اس لئے کہ وہ مدت تک زندہ رہتا ہے)-

تَحْوِيَة- قبضہ کرنا-

تَحَوِّيْ- منقبض ہونا' گول ہونا-

حَاوِيْ- گھیرنے والا- ایک مشہور طب کی کتاب کا نام

ہے جو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے-

بابُ الحاء مع الیاء

حَیْبَۃٌ یا حَوْبَۃٌ - رنج اور غم' ذلت اور محتاجی حال-

لَمَّا مَاتَ اَبُوْلَھَبٍ اُرِیَہٗ بَعْضُ اَھْلِہٖ بِشَرِّ حِیْبَۃٍ - جب ابولہب مرگیا' تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اس کو خواب میں دیکھا برے حال میں (ایک روایت میں خَیْبَۃٍ ہے خائے معجمہ سے- یعنی بڑی نامرادی اور محرومی میں- اس خواب کا تتمہ یہ ہے کہ اس نے خواب ہی میں ابولہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں' مگر پیر کے دن عذاب میں کچھ تخفیف ہوتی ہے' اتنا سا پانی (یعنی جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے بیچ گھائی میں آ جائے) مجھ کو پینے کے لئے مل جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت محمدؐ کی پیدائش کی خبر سن کر ثویبہ کو اس خوشی میں آزاد کر دیا تھا- کرمانی نے کہا' اس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمالِ صالحہ سے اتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہو جائے گی مگر دوزخ سے نجات نہیں ہو سکتی- مؤلف کہتا ہے کرمانی کا یہ استدلال عجیب ہے' کیونکہ اول تو مومنین کا خواب کوئی حجت شرعی نہیں ہو سکتا- پھر ابولہب کے گھر والوں کا خواب جو کافر تھے کیونکر حجت ہو سکتا ہے- دوسرے اس استدلال کے لئے صحیح حدیث ابو طالب کی موجود تھی' وہ کافی تھی- ایک کافر کے خواب سے دلیل لینے کی کوئی حاجت نہ تھی اور بعض عالموں نے اس روایت سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے ان پر بھی یہی اعتراض ہوتا ہے اور اسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مجلس میلاد کے جواز پر دوسری حدیثوں سے دلیل لی اور اس خواب سے استدلال نہیں کیا)-

حَیْدٌ یا حَیَدَانٌ یا مَحِیْدٌ یا حُیُوْدٌ یا حَیْدَۃٌ یا حَیْدُوْدَۃٌ - علیحدہ ہو جانا' جھک جانا' عدول کرنا-

تَحْیِیْدٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا' ایک کونے میں رکھنا- جیسے مُحَایَدَۃٌ اور حِیَادٌ ہے-

فَطَارَ طَائِرٌ فَحَادَتْ - ایک پرندہ اڑا (اس کو دیکھ کر گھوڑا بدکا اور) راہ سے الگ ہو گیا (مڑ کر دوسری طرف چلا)-

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حِیْدِیْ حَیَادِ - جب لڑنے کا وقت آیا تو تم کہنے لگے حَیَادِ الگ ہو جا (یہ ایک مثل ہے زبان عرب میں اور خطاب آفت کی طرف کیا جاتا ہے' پھر ہر ایک موقع پر کہنے لگے- جب کسی شخص کو علیحدہ رہنے کی ترغیب دیتے ہیں- جوہری نے کہا یہ عربوں کے اس قول کی طرح ہے فِیْحِیْ فَیَاحِ - اے فیاح (جو ایک غار کا نام ہے) کشادہ ہو جا)-

ھِیَ الْجَعُوْدُ الْکَنُوْدُ الْحَیُوْدُ الْمَیُوْدُ - (یہ حضرت علیؓ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا- یعنی دنیا انکار کرنے والی ناشکری علیحدہ ہو جانے والی حرکت کرنے والی ہے (کوئی اس مردود سے دل نہ لگائے' اس کو ایک حال پر قرار نہیں آج اس کے پاس کل دوسرے کی گود میں جا کر بیٹھتی ہے)-

فَحِدْتُ عَنْہُ فَاغْتَسَلْتُ - میں آپ سے علیحدہ ہو گیا' اور غسل کیا-

حِمَارٌ حَیَدٰی - کلیل کرنے والا گدھا-

وَحِیْدٌ مَّالَہٗ حِیْدٌ - وہ یگانہ روزگار ہے' اس کا کوئی نظیر نہیں-

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ کُنْتُمْ حَیَدٰی - جب جنگ کا وقت آیا تو تم کلیل کرتے ہوئے بھاگے (لڑنے سے جان چڑائی)-

اَلْحَائِدِیْنَ عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ - اللہ تعالیٰ کے دین سے الگ ہو جانے والے-

مَالَکَ یَا وَحِیْدُ اَمِنَ الْمَوْتِ تَحِیْدُ - اے وحید تجھ کو کیا ہو گیا ہے' موت سے بھاگتا ہے (قرآن میں ہے "ذٰلِکَ مَا کُنْتَ مِنْہُ تَحِیْدُ"[1] وہاں بھی یہی معنی ہیں)-

اِنَّ اللّٰہَ اَحَادَ عَنْہُ فِی النَّارِ حُلَّتَیْنِ - اللہ نے دوزخ میں اس سے دو چیزوں کو دور کیا (پاؤں میں بیڑیاں نہ پڑیں گی اور گلے میں طوق نہ ڈالا جائے گا)-

---

1. یہی ہے وہ جس سے تو فرار اختیار کرتا تھا- (م)

حَیْدَرٌ - شیر-

حَیْدَرَۃٌ - شیر' ہلاکت-

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ حَیْدَرَۃُ بَابُھَا - میں علم کا شہر ہوں اور حیدرہ (یعنی جناب علی مرتضیٰؓ) اس کا دروازہ ہیں (جو دروازے کی طرف سے آئے گا وہی شہر میں داخل ہوگا مطلب یہ کہ دین کا علم بغیر اتباع اور محبت اہل بیت کے حاصل نہیں ہو سکتا)-

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَۃَ - (یہ حضرت علیؓ کا رجز ہے جو آپ نے جنگ خیبر میں مرحب یہودی کے مقابلہ پر پڑھا تھا- جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدرہ یعنی شیر رکھا تھا) میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدرہ رکھا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں ہی تیرا قاتل ہوں چونکہ مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر اس کو ہلاک کر رہا ہے)-

حَیْرٌ یا حَیْرَۃٌ یا حَیَرٌ یا حَیَرَانٌ - ایک چیز کو دیکھ کر بے ہوش ہونا' رستہ بھول جانا-

تَحْیِیْرٌ - حیرت میں ڈالنا-

تَحَیُّرٌ - حیران ہونا' گھومنا' جمع ہونا' بھر جانا' ایک جگہ ٹھہر جانا-

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ - ایک مرد تو پریشان حیران ہے- بَائِرٌ اتباع ہے حائر کا- جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی-

فَیَذْھَبُ حَیْرِیَّ دَھْرٍ یا حِیْرِیَّ دَھْرٍ یا حَیْرِیْ دَھْرٍ یا حَیْرِیَ دَھْرٍ یا حَارِیَّ دَھْرٍ - جب تک دنیا رہے اس وقت تک اس کا اجر چلتا رہتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں-

لَا اٰتِیْہِ حَارِیَّ دَھْرٍ یا حِیَرَ دَھْرٍ - اب میں جب تک زمانہ کی مدت ہے اس کے پاس نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)-

تَحَارُ فِیْہِ الْقَطَا - وہاں قطا (جو ایک پرندہ ہے تیز پرواز) بھی حیران ہو جاتا ہے-

فَیُجْعَلُ فِیْ مَحَارَۃٍ اَوْ سُکُرُّجَۃٍ - اس کو کسی سیپی یا اچاردانی میں رکھیں-

حَارَۃٌ - وہ محلہ جہاں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں-

حِیْرَۃٌ - مشہور شہر تھا کوفہ کے عقب میں (اس وقت تک ایک گاؤں کی حیثیت سے موجود ہے)-

حِیْرَتَانِ - حیرہ اور کوفہ یہ تغلیب ہے- جیسے شَمْسَان اور قَمَرَان چاند اور سورج کے لئے (نہایہ میں ہے کہ حِیْرَۃٌ ایک مشہور محلّہ ہے نیشاپور میں)-

حَائِرُ الْحُسَیْنِ - امام حسینؓ کے روضہ کا احاطہ-

عَمِلَ لِاِبْرَاھِیْمَ حَیْرًا وَّ جَمَعَ فِیْہِ الْحَطَبَ - ابراہیمؑ کے لئے اس نے ایک احاطہ بنوایا اور اس میں جلانے کی لکڑیاں جمع کیں-

حَدَّثَنِیْ قَبْلَ الْحَیْرَۃِ بِعَشْرِ سِنِیْنَ - بارہویں امام کے غائب ہونے سے دس برس پہلے اس نے مجھ سے بیان کیا- حیرت امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا غائب ہونا-

حَیْزُوْمٌ - سینہ' کمر- اس کی جمع حَیَازِیْمُ ہے (اور حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے)-

اُقْدُمْ حَیْزُوْمُ - ارے حیزوم آگے بڑھ-

اُشْدُدْ حَیَازِیْمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیْکَا

(یہ شعر حضرت علیؓ نے اس صبح کو پڑھا جس میں آپ شہید ہوئے) اپنی کمریں موت کے لئے باندھ لے (تیار ہو جا) کیونکہ موت ضرور آنے والی ہے اور جب موت تیرے مقام میں آن پڑے تو اضطراب نہ کر (اس لئے کہ اضطراب سے کوئی فائدہ نہیں' موت رکنے والی نہیں تو دل کو مضبوط رکھنا اور راضی برضا رہنا چاہئے)-

حَیْسٌ - ملانا اور اس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے-

اِنَّہٗ اَوْلَمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ بِحَیْسٍ - آپؐ نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ حیس سے کیا (معلوم ہوا کہ ولیمہ میں گوشت کا ہونا ضروری نہیں بلکہ ہر ایک نمکین اور شیریں کھانے پر ولیمہ ہو سکتا ہے)-

فَحَاسُوْا حَيْسًا - پھرانہوں نے حیس بنایا-

لَایُحِبُّنَا الْكَعُ وَلَا الْمَحْيُوْسُ - ہم لوگوں سے یعنی اہل بیت سے' وہ محبت نہ رکھے گا جو کمینہ' کم ذات ہوگا اور وہ جس کا باپ غلام اور ماں لونڈی ہو (مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کے مخالف اور دشمن وہی ہوں گے جو پاجی یا لونڈی اور غلام زادے ہیں)-

حَيْشٌ - گھبرانا یا گھبرا دینا - بدک کر بھاگنا-

اِنَّ قَوْمًا اَسْلَمُوْا فَقَدِمُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِلَحْمٍ فَتَحَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ وَ قَالُوْا لَعَلَّهُمْ لَمْ يُسَمُّوْا فَسَالُوْهُ فَقَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَكُلُوْا - کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں گوشت لے کر آئے آپ کے اصحابؓ نے دلوں میں اس گوشت سے نفرت کی اور کہنے لگے' شاید انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو- آپؐ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ لو اور کھاؤ (کیونکہ مسلمان کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہئے کہ اس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوگا اور تحقیقات کی ضرورت نہیں- اس پر بھی وہم دور کرنے کے لئے کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے- ایک روایت میں فَتَجَيَّشَتْ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)-

مَاهٰذَا الْحَيْشُ وَالْقِلُّ - (حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زید سے کہا جب مرتد لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے وہ بلائے گئے) یہ اضطراب اور لرزہ کیسا؟ (یعنی گھبراتے کیوں ہو بے تامّل لڑو)-

اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِشَ نَخْلٍ - آنحضرت ﷺ گنجان (گھنے) درختوں میں کھجور کے تشریف لے گئے (وہاں حاجت پوری کی) صاحب مجمع البحار نے اس باب میں اَلْحَيَاشُ اور حُشُتُ اور اَحْشُتُ کا ذکر کیا ہے- یہ مسامحہ ہے کیونکہ ان کا مادہ حوش ہے-

حَيْصٌ - عدول کرنا' ہٹ جانا - ایک کونے میں چلے جانا (جیسے حَيْصَةٌ اور حُيُوْصٌ اور مَحِيْصٌ اور مَحَاصٌ اور حَيْصَانٌ ہے (محیط میں ہے کہ حلفاء (شرکاء جنگ) جب لڑائی میں ہٹ جائیں یا پسپا ہو جائیں تو ان کو حَاصُوْا کہیں گے اور اگر حرفاء (دشمن جن سے مقابلہ ہو) پسپا ہو جائیں' تو ان کو اِنْهَزَمُوْا کہیں گے)-

فَحَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً - مسلمان پسپا ہو گئے' ان کے پاؤں اکھڑ گئے (بھاگ نکلے) (ایک روایت میں فَجَاضَ جَيْضَةً ہے- جیسے پہلے گزر چکا)-

لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ حَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً قَالُوْا قُتِلَ مُحَمَّدٌ - جب احد کا دن ہوا تو مسلمان ایک بارگی بھاگ نکلے' کہنے لگے حضرت محمد ﷺ شہید ہوئے (یہ خبر شیطان نے اڑا دی تھی' آپ شہید نہیں ہوئے تھے' بلکہ زخم کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے آپؐ کے سر مبارک اور رخسار پر چوٹ آ گئی تھی اور سامنے کے نیچے کے دانتوں میں سے داہنا دانت بھی شہید ہو گیا تھا جس کی وجہ سے خون جاری تھا)-

فَحَاصَ النَّاسُ - لوگ جھک پڑے یا بھاگ نکلے-

حَيْصَةٌ مِّنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ - یہ فتنہ کی دوڑوں میں سے ایک دوڑ ہے (جو ہماری طرف آ گئی)-

هُوَ الْمَوْتُ نُحَايِصُهٗ وَلَا بُدَّ مِنْهُ - (مطرف بن عبداللہ طاعون کے زمانہ میں نکل بھاگے' لوگوں نے ان سے کہا یہ کیا کرتے ہو- چونکہ طاعون سے ڈر کر بھاگنا منع ہے' انہوں نے کہا) طاعون کیا ہے موت ہے' موت سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں (ہر آدمی چاہتا ہے حتی المقدور موت سے بچا رہے)-

جَعَلْتُمْ عَلَيْهِ الْاَرْضَ حَيْصَ بَيْصَ - تم نے زمین کو اس پر حیص بیص کر دیا (یعنی اس کو فکر اور تردد میں ڈال دیا) عرب لوگ کہتے ہیں-

وَقَعَ فِيْ حَيْصَ بَيْصَ - وہ تردد (یعنی چہ کنم میں پڑ گیا (بعض حَيْصٍ بَيْصٍ بعض حِيصِ بِيْصِ بعض حِيْصٍ بِيْصٍ بھی کہتے ہیں سب لغات آئی ہیں)-

مَحِيْصٌ - چھٹکارا' بھاگنے کی جگہ-

حَيْضَاءُ - بے شرم عورت-

حَيْضٌ - وہ خون جو جوان عورت کے رحم سے نکلتا ہے حالت صحت مزاج میں معمول کے موافق - اگر غیر معمولی طور پر

نکلے تو وہ بیماری ہے‘ جس کو ’’استحاضہ‘‘ کہتے ہیں-

حَائِضٌ اور حَائِضَةٌ - وہ عورت جس کو حیض آتا ہے جیسے مُرْضِعٌ اور مُرْضِعَةٌ - دودھ پلانے والی عورت اور طَالِقٌ اور طَالِقَةٌ - طلاق والی عورت - (عرب لوگ کہتے ہیں-

حَاضَتِ الْمَرْأَةُ تَحِيْضُ حَيْضًا وَ مَحِيْضًا - عورت کو حیض آ گیا-

لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ - جو عورت جوان ہو جائے (حیض کی عمر کو پہنچ جائے) اب اس کی نماز بغیر سر بندھن کے (دوپٹہ کے) درست نہیں-

حَائِضٌ - کی جمع حُيَّضٌ اور حَوَائِضُ ہے-

تَحَيَّضِيْ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ سِتًّا اَوْ سَبْعًا - اللہ جانتا ہے یا اللہ نے تجھ کو بتلایا تو ایسا کر کہ چھ دن یا سات دن حیض کے سمجھ لے (اکثر عورتوں میں حیض کی مدت یہی ہوتی ہے)-

اِنَّ حِيْضَتَکِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِکِ - تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی ہے-

حِيْضَةٌ - بہ کسرۂ حا اسم مصدر ہے اور حَيْضَةٌ کے معنی ایک بار حیض آنا (یعنی حیض کی ایک باری)-

لَيْتَنِيْ کُنْتُ حِيْضَةً مُلْقَاةً - (حضرت عائشہؓ نے فرمایا) کاش میں (آدمی نہ ہوتی) حیض کا ایک لتہ ہوتی جو پھینک دیا جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ حِيْضَةٌ اور مَحِيْضَةٌ حیض کا لتہ - اس کی جمع مَحَائِضُ ہے)-

تُلْقٰى فِيْهَا الْمَحَائِضُ - بضاعہ کے کنوئیں میں حیض کے لتے ڈالے جاتے ہیں-

اِنَّ فُلَانَةَ اسْتُحِيْضَتْ - فلاں عورت کو استحاضہ ہو گیا-

اِنِّيْ امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ - میں ایک عورت ہوں‘ جس کو استحاضہ کی بیماری ہے (صاحب مجمع البحار سے مسامحہ ہوا‘ انہوں نے حوض کو اس باب میں لکھا‘ حالانکہ حوض اجوف واوی ہے وہ دوسرے باب سے ہے اور حیض اجوف یائی ہے)-

فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا - حیض کی شدت کی حالت میں-

تُصِيْبُهٗ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ - اس کو حیض کا خون لگ جائے-

اِنَّ حِيْضَتَکِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِکِ - (بعض نے اس کو بہ فتحہ حا بھی پڑھا ہے - طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ) تیرا ہاتھ نجس نہیں ہے‘ یا تیرا حیض تیرے اختیار میں نہیں ہے-

اِنَّمَا ذٰلِکَ عِرْقٌ وَّ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ - یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے‘ حیض نہیں ہے (ایک روایت میں بِالْحِيْضَةِ ہے بہ کسرۂ حا)-

يُخْرِجُوْنَ الْحُيَّضَ مِنَ الْبُيُوْتِ - یہودی لوگ حائضہ عورتوں کو (حیض آتے وقت گھروں سے نکال دیتے (کرمانی نے کہا جانوروں کو بھی حیض آتا ہے‘ جیسے بجو‘ چمگاڈر‘ خرگوش‘ کتیا‘ اونٹنی کو) (میں کہتا ہوں ایک امامیہ مذہب والے کہنے لگے کہ خرگوش حرام ہے چونکہ اس کو حیض آتا ہے‘ وہاں انخان نامی ایک سنی بیٹھے ہوئے تھے‘ انہوں نے کہا حیض تو بکری کو بھی آتا ہے اور اگر حیض نجاست کی وجہ سے حرمت کی علت ہو تو پاخانہ یا پیشاب بھی جو جانور کرے وہ بھی حرام ہونا چاہئے اور دوسرا یہ کہ جب وہ جانور حیض سے پاک ہو اس حالت میں کیوں حرام ہو)-

فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ[1] (بہ کسرۂ حا یہی مشہور ہے اس روایت میں اور بہ فتحۂ حا بھی ہوسکتا ہے)

ذَوَاتِ الْخُدُوْدِ وَالْحُيَّضَ - (آنحضرتؐ نے عید کے دن سب عورتوں کو نکلنے اور عید گاہ میں جانے کا حکم دیا یہاں تک کہ) پردے والیوں اور حیض والیوں کو بھی (حیض والیاں نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعا میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی جماعت کو بڑھائیں)-

ثَلٰثُ حِيَضٍ - بہ کسرۂ حا اور فتحۂ یا حیض کی جمع ہے-

فَاِذَا اَقْبَلَ حَيْضُکِ یا حِيْضُکِ - جب تیرا حیض آئے (ایسے ہی دوسری روایت میں فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُکِ

---

[1] میں نے اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے-(م)

یعنی تیرے حیض کے دن آ جائیں۔

یُلْقٰی فِیْھَا الْحِیَضُ وَالنَّتْنُ - بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لتے اور بدبودار گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں (ہوتا یہ تھا کہ کنواں نالہ کے نشیب میں بہاؤ کی جانب واقع تھا' لوگ اس کے پاس اترتے پھر یہ چیزیں بہہ کر اس میں چلی جاتیں)۔

اِتَّقِ الْحِیْضَۃَ - حیض سے بچ (یعنی حیض کی حالت میں صحبت نہ کر)۔

رَفَعَتْھَا حَیْضَتُھَا فَاِنَّھَا تَنْتَظِرُ تِسْعَۃَ اَشْھُرٍ - جس عورت کا حیض بند ہو جائے وہ نو مہینے عدت کرے (نو مہینے تک ٹھہری رہے کیونکہ اس مدت میں یا تو بہ سبب پیدائش اولاد عدت ختم ہو جائے گی یا عدم پیدائش اولاد کی صورت میں یہ یقین ہو جائے گا کہ حیض بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے' ایسی حالت میں تین مہینے بجائے تین حیض کے ہیں)۔

اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْعَارِیَۃِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ ثَلٰثٌ وَّ اَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ عَشَرَۃُ اَیَّامٍ فَاِذَا زَادَ فَھِیَ مُسْتَحَاضَۃٌ - کنواری یا شوہر دیدہ عورت کے حیض کا زمانہ کم سے کم تین دن میں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اس سے زیادہ اگر خون آئے تو وہ مستحاضہ ہے (یعنی اس کو استحاضہ کی بیماری ہے) (یہ حدیث کئی صحابہؓ سے مروی ہیں لیکن سب طریقے ضعیف ہیں کوئی بھی حجت لینے کے لائق نہیں)۔

وَعِدَّتُھَا حَیْضَتَانِ - لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ - میں حائض اور جنبی کے واسطے مسجد میں آنا جائز نہیں رکھتا۔

لَا یَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ - حائض اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

حَیْعَلَۃٌ - حیّ علی الصلوٰۃ یا حیّ علی الفلاح کہنا۔

حَیْعَلَتَیْنِ - یہی دونوں کلمے۔

حَیْفٌ - ظلم کرنا۔

تَحَیُّفٌ - کم کرنا۔

حَائِفٌ - ظالم - اس کی جمع حَافَّۃٌ اور حُیَّفٌ ہے۔

حَتّٰی لَا یَطْمَعَ شَرِیْفٌ فِیْ حَیْفِکَ - کوئی شریف تجھ سے رعایت کی طمع نہ کرے (یعنی اپنی شرافت کی وجہ سے وہ یہ نہ چاہے کہ تو اس کی جانب داری کرے گا اور پھر وہ اس وجہ سے ظلم پر کمربستہ ہو)۔

اَنَّا مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَشْھَدُ عَلٰی حَیْفٍ - ہم پیغمبر لوگ ظلم کے اوپر گواہ نہیں بنتے (مثلاً کوئی ایک لڑکے کو وہ مال دے جو دوسرے لڑکوں کو نہ دے یا خلاف سنت نکاح کرے یا طلاق دے یا سود کا معاملہ کرے)۔

اَلْحَیْفُ فِی الْوَصِیَّۃِ مِنَ الْکَبَائِرِ - وصیت میں بے اعتدالی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے (مثلاً ایسی وصیت جس سے وارثوں کی حق تلفی ہو)۔

حَیْقٌ یا حُیُوْقٌ یا حَیَقَانٌ - گھیر لینا' لازم ہونا' اترنا۔

اَخْرَجَنِیْ مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ یا حَیْقِ الْجُوْعِ - مجھ کو بھوک کی ضرورت نے باہر نکالا۔

تَخَوَّفَ مِنَ السَّاعَۃِ الَّتِیْ مَنْ سَارَ فِیْھَا حَاقَ بِہِ الضُّرُّ - اس ساعت سے ڈرو جس میں اگر کوئی سفر کرے تو اس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَیْکٌ - مٹکنا' تبختر' چبھنا' اثر کرنا' کاٹنا' کھٹکنا۔

اَلْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ - گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (چھپے آدمی کو برا معلوم ہو' دل میں رنج اور افسوس پیدا کرے) اہل عرب کہتے ہیں۔

مَا یَحِیْکُ کَلَامُکَ فِیْہِ - تیری بات اس پر اثر نہیں کرتی۔

فَمَا حِیَاکَتُھُمْ یا حِیَاکَتُکُمْ ھٰذِہٖ - یہ تمہارا مٹکنا ہے۔

رَجُلٌ حَیَّاکٌ - بڑا مٹکنے والا' اترا کر چلنے والا ہے۔

حِیَاکَۃٌ حَوْکٌ - سے بھی آیا ہے' جس کے معنی بننا۔

حَائِکٌ - جولاہا (اس کی جمع حَاکَۃٌ اور حَوَکَۃٌ)۔

ذُکِرَ الْحَائِکُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَ اِنَّہٗ مَلْعُوْنٌ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الَّذِیْ یَحُوْکُ الْکِذْبَ عَلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ - امام ابو عبداللہ کے پاس جولاہے کا ذکر آیا' کسی نے کہا وہ ملعون ہے' آپ نے فرمایا' جولاہا ملعون نہیں ہے بلکہ حائک جو ملعون ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے

رسول پر جھوٹ بنے (افترا کرے)۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ اَكْفَاءٌ لِبَعْضٍ اِلَّا الْحَائِكَ وَالْحَجَّامَ۔ مسلمان سب ایک دوسرے کے جوڑ ہیں (ہر مسلمان شریف ہے اور مسلمان عورت کا کفو ہے) مگر جولاہا اور پچھنے لگانے والا۔

حَيْلٌ۔ قوت اور طاقت۔ بہ معنی حَوْلٌ ہے۔

حُيُوْلٌ۔ تغیر۔

حَالَتِ الْفَرَسُ۔ گھوڑی نر کی طلب گار ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْحَيْلِ الشَّدِيْدِ۔ اے خداوند! قوت والے۔

فَصَلّٰى كُلٌّ مِّنَّا حِيَالَهٗ۔ ہر شخص نے اپنے منہ کے سامنے نماز پڑھ لی۔

حَيْلٌ حَيْلٌ۔ بکری کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

كَانَ فِرَاشِيْ حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میرا بچھونا آنحضرت کی جائے نماز کے بازو تھا (صاحب مجمع البحار نے مسامحہ کیا جو اس باب میں حَالَ اور يَحْتَالُ کو ذکر کیا وہ اجوف واوی ہے حَوْلٌ سے جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے)۔

لَاحَيْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ایک لغت ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں۔

حَيْنٌ۔ وقت نزدیک آنا۔ (جیسے حَيْنُوْنَةٌ ہے)۔

اذان کی حدیث میں ہے:

كَانُوْا يَتَحَيَّنُوْنَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ۔ لوگ نماز کا وقت (اندازہ سے) معلوم کر لیتے (اس وقت اذان کا دستور نہ ہوا تھا)۔

حَانَتِ الصَّلٰوةُ۔ نماز کا وقت آ پہنچا۔

عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ۔ لوگوں میں پھوٹ کے وقت (ایک روایت میں خَيْرِ فُرْقَةٍ ہے یعنی بہتر گروہ پر)۔

لَاتَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَهَا۔ طلوع آفتاب کے قریب نماز کا وقت (مقرر) نہ کرو۔ یا نماز کے لئے سورج نکلنے کا انتظار نہ کرو۔

تَحَيَّنُوْا نُوْقَكُمْ۔ اپنی اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کا وقت ٹھہرالو (ہر روز ایک بار اسی وقت پر دوہا کرو)۔

كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ۔ ہم سورج ڈھلنے کے منتظر رہتے (یعنی کنکریاں مارنے کے لئے)۔

هٰذَا حِيْنُ الْمَنْزِلِ۔ یہ اترنے کا وقت ہے (ایک روایت میں خَيْرُ الْمَنْزِلِ ہے یعنی یہ اترنے کا اچھا مقام ہے)۔

حَيَّنَهٗ تَحْيِيْنًا۔ اس کا وقت مقرر کیا' یا اس کی ہلاکت کا ارادہ کیا (اس صورت میں یہ حَيْنٌ سے ماخوذ ہوگا۔ بہ معنی ہلاکت اور موت کا وقت) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِذَا حَانَ الْحَيْنُ حَارَتِ الْعَيْنُ۔ جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو آنکھ حیران ہو جاتی ہے۔

حَائِنَةٌ۔ آفت اور مصیبت۔

حَانَةٌ۔ شراب خانہ (حَانَاتٌ اس کی جمع ہے)۔

حَيٰوةٌ۔ زندگی (جیسے مَحْيَا)۔

حَيَاءٌ۔ شرم۔

اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ حیاء ایمان کا ایک جز ہے (کیونکہ ایمان کے دو حصے ہیں۔ اوامر بجالانا اور نواہی سے باز رہنا۔ حیاء اور شرم بھی آدمی کو نواہی سے باز رکھتی ہے' اس لئے ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ۔ اپنے بھائی کو حیاء کے باب میں نصیحت کر رہا تھا (اس کو حیاء اور شرم بہت تھی' یہ نصیحت کر رہا تھا کہ اس قدر حیاء مت کیا کر)۔

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فَاِنَّ الْحَيَاءَ لَايَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔ حیاء سے بھلائی ہی پیدا ہوگی (اور نیک بات سے باز رہنا' حیاء نہیں ہے بلکہ عجز ہے۔ عمران بن حصین صحابی اس پر خفا ہوئے کہ وہ تو حدیث شریف بیان کر رہے تھے دوسرا شخص لگا حکیموں کا قول بیان کرنے' حکیموں کا قول کوئی حجت نہیں ہے' اسی طرح مجتہدوں یا فقیہوں کا قول۔ حدیث کے مقابلے میں کسی مجتہد کا قول لانا

مناسب نہیں، اگر صحابہؓ کرام سنتے تو ایسا ہی غصہ کرتے جیسے عمران نے کیا)۔

اِنَّکَ لَتَسْتَحْیِیْ یالَتَسْتَحِیْ۔ (دو یاؤں سے یا ایک یا سے) یعنی تو شرم کرتا ہے۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ۔ (اگلے پیغمبروں پر جو کلام اترا تھا، اس میں سے یہ فقرہ اب تک لوگوں میں باقی ہے) جب تو بے شرم ہو جائے تو جو جی چاہے کر (یہ امر تہدید اور توبیخ کے لئے ہے، جیسے کہتے ہیں جب تجھے خدا کا ڈر ہی نہیں تو پھر جو جی چاہے کر۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کام کا کرنا موجب شرم نہ ہو مثلاً وہ اچھا ہو تو اس کو بے دھڑک کر اور جاہلوں کی ملامت سے مت ڈر۔ مثلاً بیوہ کا نکاح ثانی کرنا، جوتوں سمیت نماز پڑھنا، دو نمازوں کو جمع کرنا، بازار سے سودا خود اٹھا کر لے آنا، اپنا جوتا یا کپڑا خود سی لینا، پیوند دار کپڑا پہننا، حدیث شریف پر عمل کرنا، مجتہدین کا جو کلام حدیث کے خلاف ثابت ہو اس کو ترک کرنا اور پائتابہ یا عمامہ پر مسح کر لینا)۔

حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ۔ ہمارا پروردگار بڑی شرم والا پردہ پوش ہے (تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے، کسی مسلمان کی پردہ دری نہ کرنا چاہئے)۔

اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ۔ چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں اور ان میں سے حیاء یعنی شرم کا بھی بیان کیا اور خوشبو لگانا (معطر رہنا، بعض نے حنا روایت کیا ہے یعنی مہندی لگانا۔ طیبی نے کہا، شاید یہ تصحیف ہے کیونکہ مردوں کو ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا حرام ہے۔ البتہ ڈاڑھی میں مہندی کا خضاب کرنا مسنون ہے، مگر یہ اگلے پیغمبروں کا طریق نہ تھا)۔

مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ۔ میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہے (یعنی زندگی میں جو اعمال خیر کروں وہ بھی خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور مروں بھی ایمان اور توحید پر)۔

اَلْمَحْیَا مَحْیَاکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ۔ (یہ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا) زندگی بھی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے مرنے کے ساتھ ہے (یعنی زندگی اور موت کسی حال میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے ہی شہر میں رہوں گا اور مروں گا بھی تو تمہارے ہی شہر میں)۔

وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰی۔ دوسرے نے شرم کی (آنحضرتؐ سے یا لوگوں سے یا مجلس سے اٹھ کر چلے جانے سے)۔

لَایَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْیٍ۔ جو شخص علم حاصل کرنے میں شرم کرے، اس کو کبھی علم حاصل نہ ہوگا (کیونکہ وہ بیوقوف ہے، شرم برے کام میں کرنا چاہئے نہ کہ تحصیل علم میں، ہر ایک شخص کو خواہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ یا کمسن یا کافر یا فاسق ہو اگر ایسی ایک بات معلوم ہو جو ہم کو معلوم نہیں ہے، تو بلا تامل اس کے شاگرد بن کر ہم کو وہ حاصل کرنا چاہئے)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَایَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ۔ سچی بات میں اللہ تعالیٰ شرم نہیں کرتا (یعنی اس میں شرم کرنے کا اس نے حکم نہیں دیا)۔

ثُمَّ یُحَیّٰ اَوْ یُخَیَّرُ۔ پھر اس کو سلام کر کے رخصت کیا جائے یا اختیار دیا جائے۔

مَنْ اَحْیٰی مَوَاتًا فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ۔ جو شخص کسی بنجر زمین کو (جو کسی کی ملک نہ ہو) آباد کرے، تو وہ (خود) اس کا زیادہ حقدار ہے۔

اَحْیُوْا مَا بَیْنَ الْعِشَائَیْنِ۔ مغرب اور عشاء کے درمیان عبادت کرتے رہو یا جاگتے رہو (ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت ہو جائے)۔

شَدَّ مِیْزَرَہٗ وَ اَحْیَا لَیْلَۃً۔ اپنا تہہ بند مضبوط باندھتے اور شب بیداری کرتے۔

یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ۔ آپ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج تیز ہوتا (صاف سفید اس میں زردی نہ آئی ہوتی)۔

حَیَّاکَ اللّٰہُ وَ بَیَّاکَ۔ (فرشتوں نے حضرت آدم سے کہا) اللہ تعالیٰ تم کو زندہ اور سلامت رکھے (یا خوش و خرم رکھے یا تم پر سلامتی رکھے)۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ - ساری کورنشیں اور آداب اللہ ہی کے لئے ہیں (یعنی تمام انواعِ تعظیم)۔

تَمَامُ تَحِيَّاتِكُمُ الْمُصَافَحَةُ - تمہاری تحیت کا کمال مصافحہ ہے (بس مصافحہ سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ کرنا چاہئے مثلاً معانقہ یا بوسہ وغیرہ)۔

حَيَّاهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو زندہ یا خوش وخرم رکھے۔

اَسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا وَّ حَيًا رَبِيعًا - ہم پر ایسا پانی برسا جو ہماری تکلیف رفع کرے اور ایسی بارش جس سے ارزانی ہو جائے۔

يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَا - ان دوزخیوں پر زندگی کا پانی بہایا جائے گا (مشہور روایت مَاءُ الْحَيٰوةِ ہے)۔

فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيَا يَا فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ - وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے۔

عَيْنُ الْحَيٰوةِ - آبِ حیات جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور حضرت یوشعؑ کی مچھلی وہی پانی پڑنے سے زندہ ہو گئی تھی' کہتے ہیں یہ پانی ظلمات میں ہے' جہاں سکندر نے جانے کا قصد کیا تھا اور خضر ان کے رہنما تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را[1]

مگر یہ سب قصے اور کہانیاں ہیں' جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور خود خضر کی نسبت ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ مر گئے واللہ اعلم)۔

اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ - زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

لَا اٰكُلُ السَّمِيْنَ حَتّٰى يُحْيَا النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُحْيَوْنَ - (یہ حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو فربہ گوشت (چربیدار) اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں پر خوب بارش نہ ہو یا وہ زندہ نہ ہو جائیں (یعنی آباد اور خوش وخرم سبحان اللہ خلیفہ ہو تو ایسا ہو' ایسے خلیفہ اور حاکم کو فوج کی کیا ضرورت ہے ساری رعیت اس کی فوج ہے)۔

كَرِهَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا اَلدَّمَ وَالْمَرَارَةَ وَالْحَيَاءَ وَالْغُدَّةَ وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالْمَثَانَةَ - بکری میں سات چیزوں کو آپ نے مکروہ سمجھا (ان کا کھانا اچھا نہیں) خون' پھیپھڑا (جس میں صفرا جمع رہتا ہے)، فرج، غدود، ذکر، خصیے اور مثانہ۔

فَدَنَوْتُ مِنْهُ لِاَرْكَبَهٗ فَاَنْكَرَنِيْ فَتَحَيَّا مِنِّيْ - (آنحضرتؐ نے معراج کی حدیث میں فرمایا) میں براق کے نزدیک گیا اس پر سوار ہونے کے لئے تو اس نے مجھ کو نیا اور اجنبی پا کر مجھ سے شرم کی (یعنی جھجکا)۔

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - نماز کی طرف آؤ اور کامیابی کی طرف آؤ۔ یا نماز کی طرف جلدی آؤ اور کامیابی جلد حاصل کرو۔

وَاِذَا ذُكِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ - جب اچھے اور نیک لوگوں کا تذکرہ آئے تو پہلے حضرت عمرؓ سے پہل کرو (آپ نیکوں کے سردار تھے' دنیا میں کوئی نیکی اس سے زیادہ نفس پر شاق نہیں ہے کہ اپنے اور اپنے عزیزوں کا کچھ خیال نہ کرے اور غیروں کی راحت رسانی اور آرام دہی مقدم رکھے اپنے اور پرائے سب کے مقابل حق بات کہے۔ یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں بدرجۂ کمال موجود تھی)۔ یہ کلمہ حَيَّ اور هَلًا دو کلموں سے مرکب ہے۔ حَيَّ کے معنی ''آ'' اور هَلًا یا هَلًا ''جلدی کر''۔

سَمِعْتُ الْحَيَّ يَتَحَدَّثُوْنَ - میں نے اپنے قبیلہ سے سنا' وہ باتیں کر رہے ہیں (اب عرب کے لوگ حَيَّ حَيَّ اس موقعہ پر کہتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا سامنے دکھا ہو تو کہتے ہیں حَيَّ حَيَّ یعنی کھانا شروع کرو!)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُسْاَلُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ عَنْ حَيَّةِ اَهْلِهٖ - آدمی سے اس کے سب گھر والوں کی پرسش ہوگی' یہاں تک کہ جو جانور زندہ اس کے گھر میں ہے (مثلاً گائے' بکری' گھوڑا' گدھا' بلی' طوطا وغیرہ) ان کی بھی پرسش ہوگی (کہ تو

---

[1] خضر سکندر کو آبِ حیات پلائے بغیر واپس لے آئے۔ (م)

نے اس کے کھانے پینے کی خبر رکھی یا نہیں؟)۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حَیٌّ بھی ہے یعنی زندہ اور قَیُّوْمٌ سب کو سنبھالنے والا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ وَمِنْ حَیٰوتِکَ لِمَوْتِکَ - اپنی صحت میں بیماری کے لئے سامان کر اور زندگی میں موت کے لئے (موت کے بعد پھر کوئی کام نہیں آئے گا' لہٰذا جو کچھ توشۂ آخرت کے لئے درکار ہے وہ اپنی زندگی ہی میں جمع کر لے)۔

اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا حَتّٰی یَضَعَ فِیْھِمَا خَیْرًا - اللہ تعالیٰ بڑا شرم کرنے والا' کرم کرنے والا ہے - اس کو شرم آتی ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو خالی پھیر دے' جب تک ان میں کچھ بھلائی نہ رکھے - (مطلب یہ ہے کہ مومن کا اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ پھیلانا خالی نہیں جاتا یا تو دنیا ہی میں مراد پوری ہوتی ہے یا پھر آخرت میں اس کا اجر ملے گا)۔

اِذَا ذُکِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَیَّ ھَلًا بِعَلِیٍّ - جب نیکیوں کا ذکر آئے تو پہلے حضرت علیؓ کا ذکر کرو (آپ تمام اولیاء کے سردار تھے' چنانچہ آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں)۔

یَحْیٰی - (علیہ السلام) مشہور پیغمبر ہیں' وہ حضرت عیسیٰؑ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

❀❀❀

خ

کتاب الخاء خ

خ- ساتواں حرف ہے حروف تہجی میں سے' حساب جمل میں اس کا عدد چھ سو ہے-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْبَاءِ

خَبْأٌ- ڈھانپنا' چھپانا-

تَخْبِئَةٌ- چھپانا-

اِخْتِبَاءٌ- چھپنا-

خَبْأٌ اور خَبِيٌّ اور خَبِيْئَةٌ- پوشیدہ چیز-

قَدْ خَبَأْتُ لَکَ خَبْأً- آنحضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا) میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے (یعنی دل میں ٹھان لی ہے دیکھیں تو بتاتا ہے یا نہیں)- ایک روایت میں خَبَأْتُ لَکَ خَبِيْئًا ہے-

اِبْتَغُوا الرِّزْقَ فِيْ خَبَايَا الْاَرْضِ- کھیتی میں اپنی روزی تلاش کرو' کھیتی کو خبایا الارض اس لئے کہتے ہیں کہ بیج زمین میں ڈال کر اس کو چھپا دیتے ہیں-

اِزْرَعْ فَاِنَّ الْعَرَبَ کَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِهٰذَا الْبَيْتِ تَتَبَّعْ خَبَايَا الْاَرْضِ وَادْعُ مَلِيْکَهَا لَعَلَّکَ يَوْمًا اَنْ تُجَابَ وَ تُرْزَقَا- (عروہ بن زبیر نے کہا) کھیتی کر کیونکہ عرب اس شعر کو پڑھا کرتے تھے زمین میں بیج کو چھپانا اسی کو اختیار کر اور زمین کے مالک سے دعا کرتا رہ شاید وہ ایک دن تیری دعا قبول کرے اور تجھ کو روزی دے-

اِخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللّٰهِ خِصَالًا اِنِّيْ لَرَابِعُ الْاِسْلَامِ وَکَذَا وَ کَذَا- (حضرت عثمان نے کہا) میں نے اپنے مالک کے پاس چند نیک کام جمع کر رکھے ہیں (وہی ان کو خوب جانتا ہے اور مجھ کو ان کا بدلہ ملنے کی پوری توقع ہے) میں وہ شخص ہوں مسلمانوں میں چوتھا شخص (مجھ سے پہلے صرف تین شخص مسلمان ہوئے تھے) اور فلاں بات فلاں بات-

وَلَفَظَتْ لَهٗ خَبِيْئَهَا- اور زمین نے اپنی چھپی ہوئی چیز ان کے لئے نکال دی (یعنی کھیتی یا خزانے' یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا)-

لَمْ اَرَ کَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ- میں نے آج کے دن کی طرح (کوئی خوبصورت بدن) نہیں دیکھا پردے والی کنواری لڑکی کی بھی کھال ایسی (نازک اور خوش رنگ اور عمدہ) نہیں دیکھی)-

وَاَمَرَ الْحُيَّضَ اَنْ يَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَالْمُخَبَّاةَ- آنحضرتؐ نے عید کے دن حائضہ اور پردہ والی عورت کو بھی نکلنے کا (عیدگاہ میں جانے کا) حکم دیا اور حیض والی عورتوں کو نماز کی جگہ سے الگ رہنے کا- ابن اثیر نے کہا یہ حکم اس لئے دیا کہ بے فائدہ مردوں سے کیوں مڈبھیڑ کریں نہ اس وجہ سے کہ حائضہ کو عیدگاہ میں جانا حرام ہے کیونکہ عیدگاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو ثواب کے مجمعوں اور وعظ و علم کے جلسوں میں شریک ہونا مستحب ہے-

اَبْغَضُ کَنَائِنِيْ اِلَيَّ الطُّلَعَةُ الْخُبَأَةُ- میری سب بہوؤں میں (بیٹوں کی جوروؤں میں) میں اس بہو کو بہت ناپسند کرتا ہوں جو اکثر نکلے کبھی چھپ جائے-

مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْئٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْخَبْأِ- اللہ کو وہ

عبادت بہت پسند ہے جو پوشیدہ ہو۔

هٰذَا مِنَ الْمُخَبَّيَاتِ مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ - یہ ان پوشیدہ باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھ کو سکھلائیں۔

خِبَاءٌ - بروزن کِسَاءٌ خیمہ اس کی جمع اَخْبِیَۃٌ ہے۔

ضَعُوْا اِلَیَّ الْمَاءَ فِی الْخِبَاءِ - میرے لئے ڈیرے میں پانی رکھو۔

اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَۃَ - آنحضرتؐ حضرت فاطمہؓ کے گھر پر آئے۔

خَبٌّ - لمبا ہونا' بلند ہونا' دوڑنا' روکنا' مکر کرنا' جوش مارنا' بہکانا۔

تَخْبِیْبٌ - فریب دینا' بگاڑ دینا۔

اِخْبَابٌ - دوڑانا۔

خَبٌّ - مکار' فریبی' دغا باز۔

کَانَ اِذَا طَافَ خَبَّ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ جب طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں پویہ چلتے (ذرا دوڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے جس کو رمل کہتے ہیں)۔

مَادُوْنَ الْخَبَبِ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا جنازہ لے کر کون سی چال چلیں فرمایا) ذرا پویہ سے کم۔

هَلْ تَخُبُّوْنَ اَوْ تَصِیْدُوْنَ - کیا تم دوڑتے ہو یا شکار کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ بکریاں چرانے والے کو پانی پلاتے وقت ان کے پیچھے دوڑنا نہیں پڑتا اور اونٹ والے کو دوڑنا پڑتا ہے)۔

لَمَّا رَکِبَ الْبَحْرَ اَخَذَ هُوَ خِبٌّ شَدِیْدٌ - جب حضرت یونسؑ سمندر میں سوار ہوئے تو دریا کو بڑا جوش آیا۔

خِبٌّ اور خِبَابٌ - بکسرۂ خا جوش مارنا' حرکت اور اضطراب کرنا۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَّلَا خَائِنٌ - بہشت میں وہ نہیں جائے گا جو مکار چغل خور یا خائن چور ہو۔

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَّالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ - مومن سادہ دل کریم ہوتا ہے اور بدکار مکار بخیل ہوتا ہے۔

خَبٌّ - بفتحۂ خا اور خِبٌّ بکسرۂ خا مکار' فریبی' دغا باز اور چغل خور کو کہتے ہیں۔ یعنی جوڑ کو۔

مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَۃً اَوْ مَمْلُوْکًا عَلٰی مُسْلِمٍ فَلَیْسَ مِنَّا - جو شخص کسی مسلمان کی جورو یا لونڈی کو بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یہ تغلیظا فرمایا تاکہ مسلمان ایسی حرکتوں سے باز رہیں)۔

خَبَّابٌ - مشہور صحابی ہیں ارت کے بیٹے۔

خَبْتٌ - کشادہ اور نرم زمین۔ اَخْبَاتٌ اور خُبُوْتٌ اس کی جمع ہے۔

خَبِیْتٌ - حقیر چیز۔

اِخْبَاتٌ - نرم ہموار زمین میں جانا' عاجزی اور تواضع کرنا' گڑگڑانا۔

وَاجْعَلْنِیْ لَکَ مُخْبِتًا - تو مجھ کو عاجزی کرنے والا گڑگڑانے والا کر دے۔

فَیَجْعَلُهَا مُخْبِتَۃً مُّنِیْبَۃً - وہ اس کو عاجزی کرنے والی اللہ کی طرف رجوع ہونے والے بنادے۔

اِنْ رَاَیْتُ نَعْجَۃً تَحْمِلُ شُفْرَۃً وَّ زِنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِیْشِ فَلَا تَهِجْهَا - اگر تو ایک مینڈھی دیکھے جو چھری اور آگ کی پتھری (چقماق) لئے خبت الجمیش میں جا رہی ہے (یعنی کباب لگانے کے کل سامان کے ساتھ) تو بھی اس کو مت چھیڑ۔ (خبت الجمیش ایک جنگل کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ جمیش اصل میں اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کچھ نہ اگے)۔

تَغَیَّرَ وَخَبُثَ - (جب ابو عامر راہب کو یہ خبر پہنچی کہ انصار نے آنحضرتؐ سے بیعت کر لی تو اس کا مزاج) بدل گیا (جھنجھلایا) اور بگڑ اٹھا۔

خَبِیْتٌ اور خَبِیْثٌ اور خَتِیْتٌ - سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی حقیر اور خسیس اور ذلیل۔

اِنَّهَا سَاعَۃٌ تَکُوْنُ فِیْهَا الْخَبَتَۃُ - (مکحول نے ایک شخص کو عصر کے بعد سوتا ہوا پایا اس کو ایک لات لگائی اور کہنے لگے) اس وقت سونے سے شیطان دیوانہ بنا دیتا ہے۔ اصل میں یہ لفظ خَبَطَۃ تھا طائے مہملہ سے لیکن مکحول کی زبان میں لکنت تھی

انہوں نے طا کے بدل تا کہا' محیط میں ہے کہ خَبْتَۃ اور خِبْتَۃ تو اضع اور عاجزی-

خَبُثَ اور خَبَاثَۃٌ یاخَبَاثِیَۃٌ - پلید ہونا ناپاک ہونا-

اِخْبَاثٌ - پلیدوں کو یار بنانا یا پلید مال کمانا یا پلیدی سکھلانا-

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خَبَثًا - جب پانی دو پکھال ہو جائے تو پھر نجاست نہیں اٹھائے گا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوگا- جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے)-

نَهٰی عَنْ کُلِّ دَوَاءٍ خَبِیْثٍ - آنحضرتؐ نے ہر پلید دوا سے منع کیا یا بدذائقہ اور بدمزہ دوا سے (پلید حرام دوا جیسے شراب' سور' مردار وغیرہ اور بدذائقہ دوا سے اس لئے منع کیا کہ بیمار کو اس سے کراہت پیدا ہوتی ہے)-

مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِیْثَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا - جو شخص اس پلید درخت میں سے کھائے (یعنی پیاز لہسن گندنا میں سے' حافظ نے مولی کو بھی اس پر قیاس کیا ہے) وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے (جب تک بدبو اس کے منہ میں باقی ہے وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے)-

مَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَّثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ وَّکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ - رنڈی کی خرچی پلید ہے' کتے کی قیمت پلید ہے' پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے (دوسری روایت میں نجومی اور پنڈت کی شیرینی کا بھی ذکر ہے- اسی طرح فال کھولنے والی کی اجرت ان سب کو آنحضرتؐ نے پلید یعنی حرام فرمایا لیکن پچھنے لگانے کی اجرت کو اکثر علماء نے مکروہ سمجھا ہے حرام نہیں رکھا' کیونکہ پچھنے لگانا ایک مباح کام ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حجام کو اجرت دی- اگر حرام ہوتی تو آپ کیوں دیتے اب اگر رنڈی یا نجومی اپنی کمائی کو لے جا کر اس کے بدلے کوئی چیز خریدی تو وہ کمائی بائع کے حق میں حلال سمجھی جائے گی کیونکہ تبدل ملک سے اس کا حکم بدل جاتا ہے اسی طرح اگر رنڈی یا نجومی وہ مال کسی کو ہبہ کرے یا رنڈی اور نجومی مر جائے اور وہ مال بطور وراثت کسی کے ہاتھ آئے تب بھی حلال سمجھا جائے گا- البتہ اگر رنڈی یا نجومی اس حرام کمائی میں سے کسی کو کچھ کھلانا چاہے اور کھانے والے کو معلوم ہو کہ یہ اسی حرام کمائی کا ہے تو اس کا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ حرام مال ہے اب اگر حرام مال حلال مال میں مل جائے تو اگر حرام غالب ہے تو اس کا حکم حرام کا ہوگا- اگر حلال غالب ہے تو وہ مال مشتبہ ہے اس سے بھی پرہیز کرنا تقویٰ ہے اور اگر حرام و حلال دونوں برابر ہیں تب بھی حرمت کو ترجیح ہوگی- بعض نے کہا حلت کو بعض نے کہا وہ بھی مشتبہ ہوگا-

مترجم:- کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر مال مشتبہ ہیں اور خالص حلال کمائی جس میں کوئی شبہ ہو بہت کم ہے میں تو اکثر یہ کیا کرتا ہوں کہ مشتبہ مال ادائے قرض میں دے دیا کرتا ہوں مثلاً سو روپیہ کسی سے قرض لے لئے تو اب وہ روپیہ حلال ہیں اس کی ادائیگی میں وہ سو روپیہ دے دیئے جو بطور مشتبہ ہمارے پاس تھے اسی طرح مال مشتبہ کو دوسرے مصارف میں اٹھاتا ہوں جو علاوہ کھانے پینے اور پہننے کے پڑتے ہیں جیسے مکانات کے ٹیکس کرایہ ریلوی اجرت' تار برقی اور پوسٹ اجرت اخبارات وغیرہ میں اور حلال مال کو اپنی خوراک اور پوشاک میں صرف کرتا ہوں اس پر بھی بہت سے اموال حرام اور شبہ کے کہ ہم نے اپنے اوپر خرچ کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی کے طالب ہیں وہ ارحم الراحمین ہے)-

فَاَصْبَحَ یَوْمًا وَّهُوَ خَبِیْثُ النَّفْسِ - ایک دن صبح کو ہرقل (شاہ روم) بدمزاج تھا (چڑچڑا اس کی طبیعت صاف نہ تھی)-

لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ - کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا مزاج خبیث ہے (یعنی متلاتا اور سست اور گراں ہے' آپ نے خبث کے لفظ کو برا جانا گو اس کا معنی عرب کے محاورہ میں گرانی مزاج بھی ہے)-

لَا یُصَلِّیَنَّ الرَّجُلُ وَهُوَ یُدَافِعُ الْاَخْبَثَیْنِ - کوئی تم میں سے پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے نماز نہ پڑھے (کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں دل نہیں لگے گا) ایک روایت میں وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ ہے مطلب وہی ہے-

كَمَا تَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ - جیسے بھٹی (سونے اور چاندی کے) میل کو نکال ڈالتی ہے - بعض نے اَلْخُبَثَ بضمہ خا اور سکون با پڑھا ہے -

لَادَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ - (آنحضرت ﷺ سے عداء بن خالد نے ایک بردہ خریدا تو آپ نے یوں لکھا) اس میں نہ بیماری (عیب) ہے نہ حرام فروشی (مثلاً وہ آزاد شخص ہو یا امان لے کر آیا ہو اس کو زبردستی غلام بنالیا ہو) اور نہ دغا بازی (مثلاً بھاگنے والا یا فسق و فجور کرنے والا ہو) -

يَاخِبْثَةُ - (یہ حجاج مردود نے انسؓ کو کہا) اے خبثہ یعنی خبیث، مردود خود تمام جہاں کا خبیث تھا برے اخلاق کو بھی خِبثہ کہتے ہیں -

كَذَبَ مَخْبَثَانُ - خبیث جھوٹ بولا، نہایہ میں ہے کہ مخبثانُ مبالغہ پر دلالت کرتا ہے اور مذکر اور مونث دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، مگر محیط میں ہے کہ عورت کے لئے مخبثانہَ کہتے ہیں -

خَبَاثِ كُلَّ عِيْدَانِكِ مَضَضْنَا فَوَجَدْنَا عَاقِبَتَهُ مُرًّا - (امام حسن بصریؒ نے دنیا کے حق میں فرمایا) ارے خبیث تیری ہر ایک شاخ کو ہم نے چبایا اخیر میں اس کا انجام تلخ ہی پایا (کیا عمدہ اور حکیمانہ کلام ہے مجھ کو بھی ابتدائے عمر میں ایک مدت تک یہی خیال رہا کہ دنیاوی لذات بھی اچھے ہیں مگر بعد میں جب عمر زیادہ ہوئی اور تجربہ اور غور وفکر میں ترقی ہوئی تو معلوم ہوا کہ دنیا کی لذت اس قابل نہیں کہ اس کو لذت کہا جائے بلکہ ہر ایک لذت میں اندر تلخی بھری ہوئی ہے اوپر سے ملمع کی طرح ایک لذت کا غلاف چڑھا ہوا ہے، سادہ دل نادان آدمی اس کو لذت سمجھ کر دھوکے میں آجاتا ہے پھر جب تلخی نمود ہوتی ہے تو نادم اور شرمندہ ہوتا ہے دیکھو سب سے بڑھ چڑھ کر دنیاوی لذتیں یہ ہیں مزے دار عمدہ مرغن اور شیریں کھانے، سرد اور ٹھنڈی شربت اور پانی خوب صورت عورتیں، نشہ اب ہر ایک کی تلخی کو ملاحظہ فرمایئے، مزے دار اور شیریں اور مرغن کھانوں سے جگر اور معدہ ضعیف ہو جاتا ہے، آدمی قبض، بواسیر، تولنج اور بخار کے عوارض میں گرفتار رہتا ہے - سرد برف کے پانیوں اور شربتوں سے اخیر میں دانت گر جاتے ہیں گلے سوج جاتے ہیں، معدے کی طاقت کم ہو جاتی ہے، مسوڑھوں میں ہمیشہ درد اور ورم ہوتا رہتا ہے، کبھی لقوہ عارض ہوتا ہے، خوبصورت عورتیں معاذ اللہ کثرت جماع اور عیاشی بے انتہا عوارض اور بیماریاں پیدا کرتی ہے، عمر کم ہو جاتی ہے، دماغی قوی کمزور ہو کر آدمی دیوانہ اور پاگل بن جاتا ہے، سوزاک اور آتشک جذام میں مبتلا ہوتا ہے - پناہ بخدا، نشہ تو تمام خرابیوں اور بیماریوں کی جڑ ہے، نشہ باز آدمی کسی کام کا نہیں رہتا، ساری کمائی اس میں جاتی ہے جورو بچے فاقے مرتے ہیں اخیر میں خود بھی جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر راہیٔ عالم بقا ہوتا ہے اور اکثر فالج، رعشہ اور استسقاء کی تکلیفیں اٹھاتا رہتا ہے - ایسی زندگی سے موت بھلی لاحول ولا قوۃ الا باللہ) -

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ - میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطانوں اور شیطانیوں یعنی بھتنوں اور بھتنیوں سے شریر دیوؤں اور شریر پریوں سے - بعض نے یوں پڑھا ہے - مِنَ الْخُبْثِ بہ سکون با ترجمہ یہ ہوگا تیری پناہ پلید کام اور پلید خصلتوں سے (پائخانہ جاتے وقت اس دعا کے پڑھنے کا اس لئے حکم دیا کہ آدمی پائخانہ میں ذکر الٰہی نہیں کر سکتا اور وہ مقام اکثر نجس ہوتا ہے، شیطان اور پلید ایسے ہی مقاموں میں جمع ہوتے ہیں) -

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ - تیری پناہ پلید نجس خبیث مخبث سے مخبث وہ شخص جس کے یار و مددگار سب خبیث ہوں یا جو لوگوں کو بری اور خبیث باتوں کی تعلیم کرے -

فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ - آخر بدر میں جو کافر مارے گئے ان کی لاشیں ایک اندھے ناپاک پلید کرنے والے کنوئے میں ڈال دی گئیں -

اِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ - جب برائی بہت ہو جائے (فسق و فجور کا بازار گرم ہو تو بروں کے ساتھ اچھے بھی تباہ ہوں گے) بعض نے کہا خبث سے زنا مراد ہے یا اولاد زنا -

اُتِيَ بِرَجُلٍ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ وُجِدَ مَعَ اَمَةٍ يَخْبُثُ

بِهَا - آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کے اعضاء میں نقصان تھا (سلیم الاعضا نہ تھا) اور بیمار تھا وہ ایک لونڈی سے برا کام کرتے ہوئے دیکھا گیا-

اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ - اس خبیث کو دیکھو (یہ انہوں نے حاکم وقت کو کہا جب وہ خلاف سنت کام کر رہا تھا' معلوم ہوا کہ حاکم اگر خلاف شرع کام کرے تو اس پر انکار کرنا درست ہے)-

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ - اس کے معنی اوپر گذر چکے ہیں-

لَا تُعَوِّدُوا الْخَبِيْثَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ - شیطان کو اپنے نفسوں پر عادت مت دلاؤ (اس کے بہکانے میں مت آؤ ورنہ اس کو عادت ہو جائے گی وہ ہر وقت بہکایا کرے گا)-

لَا يُبْغِضُنَا اِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وِلَادَتُهٗ - اہل بیت سے وہی دشمنی رکھے گا جس کی پیدائش ناپاک ہو گی (کم بخت ولدالحیض ہو گا یا نطفۂ شیطان)-

خَبِجَ - پادنا' گوز لگانا-

خَبَجٌ - پاد' گوز-

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَّى الشَّيْطَانُ وَلَهٗ خَبَجٌ - جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے- ایک روایت میں حَبَجٌ حائے مہملہ سے ہے یعنی پیٹ پھولا ہوا-

مَنْ قَرَأَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ خَرَجَ الشَّيْطَانُ وَ لَهٗ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ - جو شخص آیۃ الکرسی (اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم اخیر تک) پڑھے تو شیطان گدھے کی طرح گوز لگاتا ہوا نکل جاتا ہے (اس کے پاس سے چلا جاتا ہے)-

خَبْخَبَةٌ - پیٹ لٹک جانا' فریب دینا-

خَبْخِبُوْا عَنْكُمْ مِنَ الظَّهِيْرَةِ - (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی دوپہر کو ذرا ٹھنڈا ہونے دو-

اِبِلٌ مُخَبْخَبَةٌ - موٹے اچھے اونٹ یا بہت اونٹ-

تَخَبْخَبَ الرَّجُلُ - اس کا بدن لٹک گیا (سٹاپے کے بعد دبلا ہو گیا)-

بَقِيْعُ الْخَبْخَبَةِ - ایک مقام ہے مدینہ میں-

خَبَرٌ - حکایت' نقل اور اہل حدیث کی اصطلاح میں حدیث کو کہتے ہیں-

خُبْرٌ اور خِبْرَةٌ - آزمانا' چکھا کرنا-

خِبْرٌ اور خُبْرٌ اور خِبْرَةٌ اور خُبْرَةٌ اور مَخْبَرَةٌ اور مَخْبُرَةٌ - کسی چیز کی حقیقت (ماہیت) معلوم کرنا - اسی سے ہے اللہ تعالیٰ کا نام خَبِيْرٌ کیونکہ وہ ہر چیز کی حقیقت جانتا ہے یا ما کان اور ما یکون سے خبردار ہے-

بَعَثَ عَيْنًا مِنْ خُزَاعَةَ يَتَخَبَّرُ لَهٗ خَبَرَ قُرَيْشٍ - آنحضرتؐ نے خزاعہ قبیلہ کے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ قریش کی خبر معلوم کرے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں تَخَبَّرَ وَ اِسْتَخْبَرَ - یعنی خبر دریافت کی لوگوں سے پوچھی)-

نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ - آنحضرتؐ نے بٹائی سے منع کیا (یعنی نصف یا ربع پیداوار یا اس کے ایک حصے پر معاملہ کرنا)-

خُبْرَہ - حصہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے مُخَابَرَہ نکلا ہے' بعض نے کہا یہ خَيْبَرُ سے ماخوذ ہے چونکہ آنحضرتؐ نے خیبر والوں سے یہی معاملہ کیا تھا کہ آدھی پیداوار وہ لیں' آدھی آپ کو دیں- بعض نے کہا یہ خبار سے نکلا ہے یعنی نرم زمین-

فَدُفِعْنَا فِيْ خَبَارٍ مِنَ الْاَرْضِ - ہم ایک نرم زمین میں پھینکے گئے- نووی نے کہا مخابرۃ اور مزارعت میں یہ فرق ہے کہ مخابرہ میں تخم عامل کا ہوتا ہے نہ مالک زمین کا اور مزارعت میں تخم مالک زمین کا ہوتا ہے-

لَوْ تَرَكْنَا الْمُخَابَرَةَ - کاش ہم مخابرہ نہ کرتے (تو بہتر ہوتا) کیونکہ آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا-

لَا نَرٰى بِالْخِبْرِ يا بِالْخُبْرِ بَأْسًا - ہم مخابرہ میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے' نووی نے کہا مشہور بکسرۂ خا ہے-

وَنَسْتَخْلِبُ الْخَبِيْرَ - اور خبیر (جو ایک گھاس ہے) ہم چھیل رہے تھے- (اِسْتِخْلَاب کھرپے (مِنْجَل) سے چھیلنا اسی سے ہے مخلب یعنی کھرپا (گھاس چھیلنے کا ہتھیار درانتی) نہایہ میں ہے کہ خبیر اونٹ کے بال اور کھیت وغیرہ کو بھی کہتے ہیں)-

لَا اٰكُلُ الْخَبِيْرَ - میں سالن لگی ہوئی روٹی نہیں کھاتا-

خُبْرَہ اور خَبِیْر- نانخورش (سالن) کو بھی کہتے ہیں' بعض نے کہا خَبِیْر گوشت وغیرہ-

اُخْبُرْ طَعَامَکَ- (عرب لوگ کہتے ہیں) اپنے کھانے کو چکنا کر' اور کہتے ہیں اَتَانَا بِخُبْزَۃٍ وَّلَمْ یَاْتِنَا بِخُبْرَۃٍ- روٹی تو لے کر آیا مگر سالن ندارد-

فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ- (جب تم میں سے کوئی کسی مسلمان بھائی سے محبت رکھے) تو اس کو خبر کر دے کہ مجھ کو تجھ سے محبت ہے (اس کی نصیحت قبول کرے اگر وہ اس کا کوئی عیب بیان کرے تو خفا نہ ہو بلکہ خوش ہو- دوست وہی ہے جو اپنے دوست کو اس کی بری بات سے خبر کر دے ورنہ ہر بات کو بجا اور درست کہنے والا دوست نہیں ہے بلکہ خوشامدی تباہ کرنے والا ہے)-

حَدَّثَنَا کُلَّہٗ بِالْخَبَرِ- سفیان نے ہم سے یہ ساری حدیث اخبرنا کہہ کر بیان کی نہ عن عن کے ساتھ-

مَا اَعْلَمُ اَنَّکِ اَرْضَعْتِیْنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِیْنِیْ- میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا نہ تو نے مجھ کو (آج تک) خبر دی' تائے تانیث کے بعد ایک یا کو بڑھا دیا ہے-

لَا تُخْبِرْنَا- (ابن عاص نے پوچھا ارے حوض والے یہ تو بتا اس حوض پر درندے جانور (پانی پینے کو) آتے ہیں یا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا) ہرگز مت بتائیو- (چونکہ ہر پانی پاک ہے جس کا کوئی وصف نہ بدلا ہو ایسے سوالات کی ضرورت نہیں)-

اَعْمَی اللّٰہُ عَلٰی ھٰذَا خُبْرَہٗ- اللہ تعالیٰ نے اس کا علم اندھا کر دیا (یعنی اس کو بے علم بنا دیا)-

عَلَی الْخَبِیْرِ بِھَا سَقَطْتَ- تیرا سابقہ اس شخص سے پڑا جو اس بات سے واقف ہے (یعنی تو نے واقف کار سے پوچھا جو اس بات کو جانتا ہے)-

اِرْتَضَاہُ اللّٰہُ بِخُبْرَتِہٖ- اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو اپنا علم دینے کے لئے پسند فرمایا-

خَیْبَرُ- ایک مشہور بستی ہے مدینہ سے چار منزل پر اور درۂ خیبر ایک درہ (وادی) ہے ہندوستان اور افغانستان کی سرحد پر- مجمع البحرین میں ہے کہ مخابرہ میں کوئی قباحت نہیں اور آنحضرتؐ نے تنازع کی وجہ سے اس سے منع کیا تھا-

وَجَدْتُ النَّاسَ اُخْبُرْ تَقْلَہٗ- (یہ ابوالدرداء کا قول ہے) میں نے لوگوں کو ایسا پایا جہاں تو ان کی آزمائش کرے ان کو برا سمجھے گا-

خَبْزٌ- مارنا' تیز ہانکنا' روٹی پکانا' روٹی کھلانا-

خُبْزٌ- روٹی-

خَبَّازٌ- نانبائی' نان فروش-

اِخْتِبَازٌ- روٹی بنانا-

خُبَّازٰی یا خُبَازٰی- مشہور بھاجی ہے لعاب دار اس کا پھول سفید سرخی آمیز ہوتا ہے-

خُبْزَۃُ الْمُسَافِرِ- مسافر کی روٹی جو گرم راکھ پر ڈال کر الٹ پلٹ کی جاتی ہے- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری زمین کو ایک روٹی بنا دے گا جس کو مومن کھائیں گے-

خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً- ایک ٹکیا-

فَیَدْعُوْہُ خُبْزَۃً- وہ سر کو کچل کر ایک روٹی کی طرح کر دیں گے-

خَبْطٌ- پتے جھاڑنا' زور سے مارنا' روندنا' بے راہ چلنا' بے ترتیب چلنا-

نَھٰی اَنْ یُّخْبَطَ شَجَرُھَا- آنحضرتؐ نے مکہ اور مدینہ کے درختوں کے پتے جھاڑنے سے منع فرمایا (یعنی جہاں تک حرم ہے وہاں کے درختوں کے)-

خَبَطٌ- نہایہ میں ہے بہ فتحۂ با اور خا' وہ پتے جو درخت سے جھاڑے جائیں جیسے مَخْبُوْطٌ ہے-

فَاَصَابَھُمْ جُوْعٌ فَاَکَلُوا الْخَبَطَ- (ابوعبیدہؓ ایک لشکر لے کر نکلے راہ میں کھانے کو کچھ نہ رہا) بھوک لگی تو درختوں کے پتے کھا گئے (اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا' بعض نے کہا خبط ایک مقام کا نام ہے جہینہ قبیلہ کا جہاں آنحضرتؐ نے یہ لشکر بھیجا تھا)-

لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ بِھٰذَا الْجَبَلِ اَحْتَطِبُ مَرَّۃً وَ اَخْتَبِطُ اُخْرٰی- (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے خود اپنے تئیں اس پہاڑ میں دیکھا کبھی تو جلانے کی لکڑیاں چنتا کبھی (چارے کے لئے)

درختوں کے پتے جھاڑتا۔

فَضَرَبَتْهَا ضَرَّتُهَا بِمِخْبَطٍ فَاَسْقَطَتْ جَنِيْنًا۔ اس کی سوکن نے پتے جھاڑنے کی لکڑی سے اس کو مارا اس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا (اس کا حمل ساقط ہو گیا)۔

هَلْ يَضُرُّ الْخَبَطُ فَقَالَ لَا اِلَّا كَمَا يَضُرُّ الْعِضَاۃَ الْخَبْطُ۔ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا کیا رشک سے بھی کچھ نقصان ہوتا ہے (رشک وہ کہ دوسرے کی نعمت کی تمنا کرے مگر اس کا زوال نہ چاہے اور حسد یہ کہ اس کا زوال چاہے) آپ نے فرمایا نہیں ایسا نقصان ہوتا ہے جیسے جنگلی درخت کا پتے جھاڑنے میں (یعنی خفیف نقصان ہوتا ہے ذرا ثواب میں کمی آ جاتی ہے مگر بالکل تباہی نہیں ہوتی جیسے جنگلی درخت کے پتے جھاڑو تو کچھ نقصان تو ہوتا ہے مگر درخت جڑ سے نہیں مٹتا پھر پتے نکل آتے ہیں)۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مرتے وقت مجھ سے کھیلے مجھ کو پاگل بنا دے (میں کلمہ توحید نہ پڑھ سکوں)۔

لَا تَخْبَطُوْا خَبْطَ الْجَمَلِ۔ اونٹ کے پاؤں پہلے نہ اٹھاؤ (یعنی سجدے سے اٹھتے وقت)۔

خَبَّاطُ عَشْوَاتٍ۔ اندھیروں میں چلنے والا (روشنی بھی ساتھ نہ ہوا ایسا آدمی کہیں کنوے میں گر پڑے گا یا کسی درندہ جانور پر جا پڑے گا، غرض ہلاک ہوگا)۔

يَخْبِطُ فِيْ عَمْيَاءَ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ اندھے پن میں خبط کر رہا ہے جب کوئی جہالت کا کام کرے، اور کہتے ہیں يَخْبِطُ خَبْطَ عَشْوَاءَ وَ يَرْكَبُ مَتْنَ عَمْيَاءَ۔ وہ اندھی اونٹنی کی طرح بے راہ چلتا ہے اور اندھے جانور کی پشت پر سوار ہے۔

قَدْ كُنْتَ تَقْرِي الضَّيْفَ وَ تُعْطِي الْمُخْتَبِطَ۔ (ابن عامر سے مرض موت میں لوگ کہنے لگے) تو تو مہمان کی مہمانداری کرتا تھا اور جس شخص سے جان پہچان نہ ہو اس سے سلوک کرتا تھا (بے سابقہ معرفت لوگوں کو دیتا، اس کو مشابہت دی رات کے وقت پتے جھاڑنے والے سے)۔

خَبْطٌ۔ کہتے ہیں بے انتظامی کے ساتھ کوئی کام کرنا یا بے معنی بے ترتیب بے مناسبت باتیں کرنا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ خَبْطٌ ہاتھوں کا مارنا جیسے رخ پاؤں مارنا، خبط ایک مقام کا بھی نام ہے جیسے آپ روایت میں كَانَ اَبِيْ يَنْزِلُ الْحِصْبَةَ قَلِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ خَبْطٍ وَّ حِرْمَانَ۔ یعنی میرے باپ محصب میں تھوڑی دیر ٹھہرتے وہ خبط اور حرمان کے پاس ہے۔

خَبْلٌ۔ خراب کرنا، قید کرنا، روکنا، تقصیر کرنا، بے قرار ہونا، دیوانہ ہونا، شل ہونا۔

اِخْبَالٌ۔ عاریت دینا۔

اِنْ تَسْتَخْبِلْ يُخْبِلْ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اگر تو اس سے کچھ مانگے تو وہ بخیلی کرے۔

مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ۔ جو شخص قتل کیا جائے یا اس کے اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے (مثلاً ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا آنکھ پھوڑ دی جائے)

خَبَلَ الْحُبُّ قَلْبَهٗ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) عشق نے اس کا دل بگاڑ دیا۔

رَجُلٌ خَبِلٌ یا مُخْتَبِلٌ۔ جو شخص قتل کیا جائے یا اس کا کوئی عضو بیکار کر دیا جائے۔

بَنُوْ فُلَانٍ يُّطَالِبُوْنَ بِدِمَاءٍ وَّ خَبْلٍ۔ فلاں قبیلہ والے اپنے خون اور نقصان کا دعوی کر رہے ہیں۔

خَبَلٌ اور خُبْلٌ۔ جنون اور دیوانگی۔

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْخَبْلُ۔ قیامت کے سامنے فساد ہو گا (کشت و خون آب و ہوا کی خرابی)۔

شَكَتْ اِلَيْهِ رَجُلًا صَاحِبَ خَبْلٍ يَاْتِيْ اِلٰى نَخْلِهِمْ فَيُفْسِدُهٗ۔ انصارؓ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ایک مفسد شخص ان کے کھجور کے درختوں پر آتا ہے ان کو خراب کر ڈالتا ہے۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص شراب پیے (اور توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت کے دن) دوزخیوں کے پیپ لہو کی تلچھٹ (جو

ان کے زخموں سے ٹپکے گی) پلائے گا- اصل میں خبال کہتے ہیں فساد اور خرابی کو جیسے قرآن میں ہے مَازَادُوْکُمْ اِلَّا خَبَالًا -[1] خواہ یہ فساد افعال میں ہو یا اقوال میں یا عقول میں یا اجسام میں-

وَبِطَانَةٌ لَّاتَالُوْ اُخْبَالًا - اور ایک ہمراز رفیق جو اس کے خرابی میں کمی نہیں کرتا-

جِئْتُ لِاَکْسِرَ مَسْجِدَ الْخَبَالِ - (کچھ لوگوں نے خواہ مخواہ ضد سے کوفہ کے پشت پر ایک مسجد بنائی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) میں اس لئے آیا ہوں کہ فساد کی مسجد توڑ دوں (جیسے آنحضرتؐ نے مسجد ضرار کو توڑا اور جلا دیا تھا)-

خَبْنٌ - یاخِبَانٌ - موڑنا' سینا' چھپانا-

مَنْ اَصَابَ بِفِیْهِ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَیْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ - جو شخص (پرائے باغ میں سے) جب اس کو حاجت ہو (مثلاً سخت بھوکا ہو) منہ سے کچھ کھالے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں (اس کو کچھ سزا نہ ہوگی مرتا کیا نہ کرتا بشرطیکہ کپڑے میں چھپا کر کچھ نہ لے جائے)- اصل میں خُبْنَہ کہتے ہیں ازار کے تہ اور کپڑے کے کنارے کو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَخْبَنَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص اپنی پلو میں کچھ چھپالے (ازار کا پلو ہو یا چادر کا) محیط میں ہے کہ خُبْنَہ اس کو بھی کہیں گے جو کھانا آدمی اپنے بغل یا آستین میں چھپالے-

فَلْیَاکُلْ مِنْهُ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَةً - اس میں سے (یعنی گرے پڑے میوے میں سے) کھالے لیکن کپڑے میں چھپا کر نہ لے جائے- (بعض نے اس حدیث کو عام رکھا ہے مضطر اور غیر مضطر کے لئے اور باغ میں سے کھانا لینا درست رکھا ہے' بعض نے اسکو مضطر سے خاص کیا ہے-فتنی نے کہا اگر یہ حدیث مضطر سے خاص ہوتی تو گرے پڑے کی قید بیکار ہو جاتی ہے کیونکہ مضطر کو تو درخت سے توڑ کر بھی کھانا درست ہے)-

خَبْوٌ - یاخُبُوٌّ - ٹھہر جانا' بجھ جانا' قرآن میں ہے کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِیْرًا - جب ان کی لو بجھ جائے گی ہم اس کو اور بھڑکا دیں گے-

اِخْبَاءٌ - بجھا دینا-

خِبَاءٌ - خیمہ' ڈیرہ-

فَامَرَ بِخِبَائِهٖ فَقُوِّضَ - پھر آپ نے اپنے ڈیرے کو اکھیڑنے کا حکم دیا وہ اکھیڑا گیا' نہایہ میں ہے کہ خِبَاءٌ عربوں کا گھر جو اونٹ یا بکری کے اون کا ہوتا ہے' دو چوبہ اور سہ چوبہ اس کی جمع اَخْبِیَةٌ ہے-

اَهْلُ خِبَاءٍ اَوْ اَخْبَاءٍ - یہ راوی کی شک ہے کہ مفرد کا صیغہ کہا یا جمع کا-

شَهَادَةُ الْمُخْتَبِیْ - چھپ کر گواہ بننے والے کی گواہی' باقی حدیث اس باب کی خبأ میں شروع باب میں گذر چکی ہیں' نہایہ اور مجمع میں ہے کہ خِبَاءٌ بالوں کا نہیں ہوتا اور مجمع البحرین میں ہے کہ بالوں کا بھی ہوتا ہے-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ التَّاءِ

خَتٌّ - پے در پے نیزہ مارنا اور ایک مقام کا نام ہے-

خَتَتٌ - سستی' کاہلی' بدن کی ناتوانی-

اِنَّهُ اخْتَاتَ لِلضَّرْبِ حَتّٰی خِیْفَ عَلَیْهِ - شمر نے کہا روایت یوں ہی ہے' اور مشہور اَخَتَّ ہے' اِخْتَاتٌ سے بمعنی شرم کرنا' منتہی الارب میں ہے اَخَتَّ فُلَانًا اس کا حصہ کم کیا-

مُخْتَتِیْ یامُخِتٌّ - چھوٹا' منکسر بننے والا یہ خَتِیْتٌ سے ہے بہ معنی خسیس' اور حقیر-

خُتَّی - ایک شہر کا نام ہے باب الابواب میں-

خَتْرٌ - یاخُتُوْرٌ - بگڑنا' خراب ہونا' دغا کرنا-

خَاتِرٌ اور خَتَّارٌ اور خَتِیْرٌ اور خُتُوْرٌ اور خِتِّیْرٌ - دغا باز' فریبی-

مَاخَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَیْهِمُ الْعَدُوُّ - جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے (دغا بازی) تو دشمن ان پر غالب کر دیا جاتا ہے (میں نے بچشم خود معائنہ کیا ۱۸۵۷ء میں نانا راؤ تا

---

[1] وہ تمہیں نقصان میں ہی دھکیلیں گے-(م)

نیتا اور اس کے ساتھیوں نے انگریزوں کے ساتھ عہد کر کے پھر دغا بازی سے ان کو مار ڈالا آخر اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو ان پر غالب اور مسلط کر دیا اور اس کی نظیریں تاریخ میں سینکڑوں ہیں- نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ نے بھی عہد شکنی کی آخر دشمن اس پر غالب آئے)-

اَلْعَاقِلُ غَفُوْرٌ وَّ الْجَاهِلُ خَتُوْرٌ- عقل مند خطاؤں کو معاف کرتا ہے اور جاہل دغا بازی کرتا ہے (آخر خود ذلیل اور خوار ہوتا ہے)-

خَتْلٌ یا خِتَلَاقٌ- فریب کرنا' مکاری کرنا-

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُعَطَّلَ السُّيُوْفُ مِنَ الْجِهَادِ وَ اَنْ تُخْتَلَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ- قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تلواریں بیکار رکھی جائیں گی کوئی ان سے جہاد نہیں کرے گا اور دین کے پردے میں دنیا حاصل کی جائے گی (ظاہر میں دین داری دکھلائیں گے بڑے درویش پیر مرشد مولوی مقدس بنیں گے تاکہ لوگ ان کے معتقد ہوں اور دل میں دنیا کمانا مقصود ہوگا' ایں ہمہ شکل از برائے اکل[1] لعنت خدا کی ایسے مولویوں اور مشایخوں پر جو اپنی تقدس کی روٹی کھائیں اور جاہلوں کو دام فریب میں لائیں- سچے فقیر اور مولوی کی میں ایک نشانی بتائے دیتا ہوں اس سے تمیز کر لو اگر وہ فقیر یا مولوی محنت مزدوری کر کے اپنی روٹی کماتا ہے اور دنیا داروں کی ذرا بھی زیادہ خاطر داری یا ان سے ملنے کی فکر نہیں کرتا تب تو وہ سچا مولوی اور فقیر ہے ورنہ جو فروش گندم نما ہے خدا اس کی صحبت سے بچائے رکھے)-

خَتَلَ الذِّئْبُ الصَّيْدَ- (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) بھیڑیے نے فریب دیا یعنی جانور کو پکڑنے کے لئے چھپ کر بیٹھا-

يَخْتَلُّ مِنْ اَبْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا- آپ چھپ کر ابن صیاد کی کوئی بات سننا چاہتے تھے-

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِلْاِسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ- کچھ طالب العلم ایسے ہیں جو علم کو زبان درازی اور فریب کے لئے سیکھتے ہیں (تاکہ لوگوں میں اپنی لیاقت ظاہر ہو جاہلوں کو دھوکا دیں بڑے مولوی کہلائیں)-

يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَهُ- وہ چھپ کر ایک شخص کے فکر میں تھا اس کو برچھا مارے' ابراہیم بن محمد ختلی حدیث کا ایک راوی ہے-

خَتْمٌ- اخیر تک پہنچنا' ساری کتاب پڑھ یا لکھ ڈالنا' مہر کرنا' فارغ ہونا-

اٰمِيْنُ خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- آمین کیا ہے گویا پروردگار کی مہر ہے (جیسے خط پر مہر کر دو تو کوئی کھول نہیں سکتا' اس طرح آمین کہنے والے کو کوئی ستا نہیں سکتا ہر آفت اور بلا سے محفوظ رہتا ہے)-

نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ- آنحضرتؐ نے انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (یعنی بلا ضرورت محض زیب و زینت کے لئے) مگر اس شخص کے لئے جو حکومت رکھتا ہو (اس کو کاغذوں پر مہر کرنے کی ضرورت پڑتی ہو' طیبی نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور انگوٹھی پہننا جائز ہے یا محمول ہے اس شخص پر جو بے فائدہ اور بے ضرورت محض زیب و زینت کے لئے پہنے)-

نَهٰى اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ هٰذِهٖ اَوْ فِيْ هٰذِهٖ- آنحضرتؐ نے مجھ کو منع کیا کہ میں اس انگلی (یعنی بیچ کی انگلی) اور اس انگلی (اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہنوں (کراہت مردوں کے لئے ہے عورتوں کو ہر انگلی میں پہننا درست ہے)-

فِيْ اَعْنَاقِهِمِ الْخَوَاتِيْمُ- ان کے گردنوں میں ہار ہوں گے (نشانی کے لئے' یہاں خواتیم سے سونے وغیرہ کے وہ زیور مراد ہیں جو گردن میں پہنائے جاتے ہیں)-

يَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ- وہ کیا کرتا تھا (ہر رکعت میں اپنی قرأت) قل ھو اللہ پر ختم کرتا (یعنی اخیر میں قل ھو اللہ پڑھ لیتا)-

---

[1] یہ شکل وصورت (حالت) صرف پیٹ بھرنے کے لئے اختیار کر رکھی ہے-(م)

فَطَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَہٗ- آنحضرتؐ نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی (یہ انگوٹھی سونے کی تھی جو پہلے آپ نے پہنی تھی پھر نکال ڈالی اور زہری نے اس روایت میں وہم کیا جو چاندی کی انگوٹھی نکال کر پھینک دینے کا ذکر کیا حالانکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ چاندی کی انگوٹھی آپ وفات تک پہنے رہے جس کے نگینہ پر یہ نقش تھا- محمد رسول اللّٰہ)-

نَھٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ- آنحضرتؐ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا- (نووی نے کہا لیکن چاندی کی انگوٹھی بالاتفاق مردوں کے لئے جائز ہے اور بعض نے بے ضرورت کے اس کا پہننا بھی مکروہ رکھا ہے لیکن بادشاہ اور حاکم کے لئے جائز رکھا ہے)-

اُنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمٌ- دیکھ ایک انگوٹھی ہی سہی- (وہی لے کر آ)-

اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ- نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر مہر کر دے گا (اس میں ایمان کا نور نہ جا سکے گا کفر جم جائے گا)-

لَاتَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّہٖ- دیکھ مہر کو ناحق نہ توڑ (یعنی حرام طور پر ازالہ بکارت مت کر)-

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ اَمَانَتَکَ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ- میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (بعض نے کہا امانت سے آدمی کے بال بچہ مال اسباب جن کو وہ وطن میں چھوڑ جاتا ہے مراد ہے)-

اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ خَوَاتِمَہٗ- میں جامع کلمے (جن کے لفظ تھوڑے ہوں معنی بہت) اور آخری کلمے (یعنی قرآن جو اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو دنیا میں اترا) دیا گیا-

اُعْطِیْتُ خَوَاتِیْمَ الْبَقَرَۃِ- میں سورۂ بقر کی اخیر کی آیتیں (یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے اخیر تک) دیا گیا-

فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ- میں نے مہر نبوت کو دیکھا (وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح آپ کے کندھے پر تھی- ایک روایت میں ہے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب آپ پیدا ہوئے تو فرشتے نے آپ کو پانی میں تین غوطے دیئے پھر سفید حریر کی ایک تھیلی نکالی اس میں ایک مہر تھی وہ آپ کے کندھے پر لگا دی- بعض نے کہا یہ پیدائش کے ساتھ ہی آپ کے کندھے پر تھی ایک روایت میں ہے اس میں یہ لکھا تھا تو جدھر چاہے ادھر جا تجھ کو اللہ کی مدد ہے)-

وَالْقِرَاْءَۃُ بِالْخَوَاتِیْمِ- سورتوں کی آخری آیتیں پڑھنا-

ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِمَ- پھر آپ نے سورۂ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں- (یعنی انَّ فی خلق السمٰوات سے اخیر تک)-

خَاتَمٌ- بہ فتحہ تا اور کسرۂ تا دونوں آنحضرتؐ کے نام ہیں-

خَتَمَ اللّٰہُ حَتّٰی لَاتَعْقِلَ وَلَا تَعِیَ خَیْرًا- اللہ نے مہر کر دی اب نہ تجھے عقل رہے گی نہ تو اچھی بات کو یاد رکھے گا (ذہن اور حافظہ دونوں خراب ہو گئے)-

قَالَ لِمَنْ عَلَیْہِ خَاتَمُ شَبَہٍ مَالِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ- ایک شخص کو پیتل کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ میں سے بتوں کی بو پاتا ہوں (بت اکثر پیتل کے بنائے جاتے ہیں) اور ایک شخص کو خاتم حدید لوہے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ کو دوزخیوں کا گہنا پہنے دیکھتا ہوں-

التَّخَتُّمُ بِالْیَاقُوْتِ یَنْفِی الْفَقْرَ- یاقوت کی انگوٹھی پہننا محتاجی کو دور کرتا ہے (نہایہ میں ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو شاید یاقوت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہو کہ اس کا پہننے والا مال دار ہو جائے یا مطلب یہ ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی والا مال دار ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ اس کو بیچ ڈالے)-

میں:- کہتا ہوں ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے اسناد میں محمد بن عبداللہ شیبانی کذاب اور وضاع ہے- ابن عدی اور ابن حبان نے کہا یہ حدیث باطل ہے اسی طرح یہ حدیث تَخَتَّمُوْا بِالْعَقِیْقِ فَاِنَّہٗ یَنْفِی الْفَقْرَ یہ بھی باطل اور موضوع ہے-

اَللّٰھُمَّ اَسْتَوْدِعُکَ خَاتِمَۃَ عَمَلِیْ- یا اللہ میں اپنا

آخری عمل تیرے سپرد کرتا ہوں۔

مَنْ خُتِمَ لَهُ بِقِيَامِ لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص کا آخری کام شب بیداری اور شب میں عبادت ہو پھر وہ مرجائے تو بہشت پائے گا۔

اَسْلَمَ دَرَاهِمَ فِيْ خَمْسَةِ مَخَاطِيْمَ حِنْطَةٍ اَوْشَعِيْرٍ۔ ایک شخص نے روپیہ دے کر گیہوں یا جو کے پانچ مخاتیم کے لئے سلم کی (مخاتیم سے یہاں اناج کے تھیلے مراد ہیں جن پر مہر کر دی جاتی ہے اور ان کا وزن معین ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرتؐ کی مہر نبوت ایک سیب کی طرح تھی۔ واللہ اعلم۔

خَوَاتِيْمُ۔ اصطلاح جفر میں ان سات حرفوں کو کہتے ہیں جو ملا کر نہیں لکھے جاتے یعنی ا د ذ ر ز و لا۔

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ۔ کتاب کا آخری حصہ۔

خَتْنٌ۔ کاٹنا' ختنہ کرنا۔

خُتُوْنٌ اور مُخَاتَنَةٌ۔ دامادی کا رشتہ لگنا۔

خَاتُوْنُ۔ شریف عورت۔ اس کی جمع خَوَاتِيْنُ ہے۔

خِتَانٌ۔ ختنہ کرنا۔

اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں ختنے مل جائیں (یعنی حشفہ فرج میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو' اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعض صحابہ اس طرف گئے ہیں کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا) ختنہ ساتویں دن مستحب ہے' امام مالک اور اکثر علماء کے نزدیک ختنہ سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے۔ مرد اور عورت دونوں کا ختنہ سے مقصود یہ ہے کہ جماع کی لذت کم ہو جائے یا پیشاب کے بعد طہارت اچھی طرح ہو سکے۔

فَقَالَ لَهُ خَتَنُهُ اِنَّ لَكَ فِيْ غَنَمِيْ مَا جَاءَتْ بِهِ قَالِبَ لَوْنٍ۔ حضرت موسیٰؑ سے ان کے ختن (سسر نے حضرت شعیبؑ) کہنے لگے جو بکری ہمارے یہاں بے رنگ پیدا ہو (ماں باپ کے رنگ کے خلاف) وہ بھی تیری ہے۔ عرب لوگ ختن کہتے ہیں جورو کے رشتہ داروں کو' اس کی جمع اَخْتَانٌ آتی ہے جیسے خاوند کے رشتہ داروں کو اَحْمَاءٌ کہتے ہیں اور صِهْرٌ اور اَصْهَارٌ دونوں کو شامل ہے یعنی سسرالی رشتہ دار۔

خَاتَنَهُ۔ اس سے سسرالی رشتہ کیا۔

عَلِيٌّ خَتَنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت علیؓ آنحضرتؐ کے داماد تھے۔

اَيَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى شَعْرِ خَتَنَتِهٖ۔ کیا آدمی اپنے خوش دامن (ساس) کے بال دیکھ سکتا ہے (گو اس کا محرم تو ہے مگر قرآن میں ولا یبدین زینتھن میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان میں داماد کا ذکر نہیں ہے' اس لئے ابن جبیر نے کہا میں اس کی اجازت نہیں دیتا)۔

وُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتُوْنًا مَقْطُوْعَ السُّرَّةِ۔ آنحضرتؐ ختنہ کئے ہوئے آنول کٹے ہوئے پیدا ہوئے (ایک روایت ایسی ہی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ شق صدر کے وقت فرشتوں نے آپ کا ختنہ کیا تھا' تیسری روایت میں ہے کہ عبدالمطلب نے ساتویں دن آپ کا ختنہ کیا' کعب احبار نے کہا تیرہ پیغمبر مختون پیدا ہوئے ہیں، مجمع البحرین میں ہے کہ چودہ پیغمبر حضرت آدمؑ حضرت شیثؑ اور حضرت نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ اور حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت سلیمانؑ اور حضرت زکریاؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کے پیغمبر اور حضرت محمد ﷺ)۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الثَّاءِ

خَثْرٌ۔ مزاج بھاری ہونا' جی متلانا' غلیظ ہونا۔

خَثْرٌ۔ گھر میں ٹھہرے رہنا' شرم کرنا۔

اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَاثِرُ النَّفْسِ۔ آنحضرتؐ کا (ایک دن) صبح کے وقت مزاج

---

[1] عقیق (موتی) کی انگوٹھی پہنا کرو یہ فقر دور کرنے والی ہے۔ (م)

بھاری تھا (یعنی خوش اور ہلکے نہ تھے)۔

مَالِیْ اَرٰی ابْنَکِ خَاثِرَ النَّفْسِ - (آنحضرتؐ نے ام سلیم سے فرمایا) آج کیا ہے تیرا بچہ خوش مزاج نہیں ہے (بلکہ اداس معلوم ہوتا ہے) انھوں نے کہا اس کی چڑیا مرگئی۔

ذَکَرْنَا لَهُ الَّذِیْ رَاَیْنَا مِنْ خُثُوْرِهٖ - تم نے اس کی بد مزاجی جو دیکھی تھی بیان کی۔

خُثَارَةُ النَّفْسِ - مزاج کی گرانی - محیط میں ہے کہ خُثَارَہ بچا ہوا دودھ کا حصہ جو غلیظ ہو جاتا ہے - عرب لوگ کہتے ہیں ذَهَبَ صَفْوُهٗ وَ بَقِیَ خُثَارَتُهٗ - اچھا اچھا صاف تو ختم ہو گیا اور غلیظ تلچھٹ رہ گیا۔

خَثْلٌ - بڑے پیٹ والا۔

خَثْلَةٌ اور خُثْلَةٌ - ناف اور مثانے کے درمیان کا مقام یعنی پیڑو۔

اَحَبُّ صِبْیَانِنَا الْعَرِیْضُ الْخَثْلَةُ - ہم کو بہت پسند اپنے بچوں میں وہ ہیں جن کے پیڑو اچھے کشادہ ہیں۔

خَثْیٌ - جانور کا گوبر کرنا۔

خِثْیٌ - جانور کا گوہ - محیط میں ہے کہ خِثْیٌ گائے اور ہاتھی کے گوبر کو کہیں گے - نہایہ میں ہے کہ اصل میں خِثْیٌ گائے کے گوبر کو کہتے تھے پھر اونٹ کی مینگنی کو بھی کہنے لگے چنانچہ ابوسفیان کی حدیث میں ہے فَاَخَذَ مِنْ خِثْیِ الْاِبِلِ فَفَتَّهٗ اونٹ کی مینگنی لی اس کو چورا کیا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْجِیْمِ

خَجٌّ - دھکیلنا، چیرنا، جماع کرنا، پاؤں سے مٹی اڑانا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ السَّکِیْنَةَ وَهِیَ رِیْحٌ خَجُوْجٌ فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَیْتِ - اللہ تعالیٰ نے سکینہ کو بھیجا وہ ایک زور کی ہوا ہے (آندھی ہے تیزی کے ساتھ آئے اور کج ہو کر نکل جائے) اس نے خانہ کعبہ کو طوق کی طرح گھیر لیا ایک روایت میں فَتَطَوَّتْ مَوْضِعَ الْبَیْتِ ہے یعنی خانہ کعبہ کے مقام کو لپیٹ لیا۔

اَلسَّکِیْنَةُ رِیْحٌ خَجُوْجٌ - یہ طبرانی کی روایت ہے۔

فَکَاَنَّهٗ خَجُوْجٌ - گویا وہ تیز آندھی ہے۔

کَانَ فِیْ سَفِیْنَةٍ اَصَابَتْهَا رِیْحٌ فَخَجَّتْهَا - وہ ایک کشتی میں سوار تھا تیز ہوا نے اس کشتی کو موڑ دیا (پھرا دیا)۔

خَجَلٌ - شرم کرنا، دہشت پانا، چپ ہو جانا، بھاری ہونا، لمبی اور گنجان ہونا، حیران ہونا۔

اِذَا جُعْتُنَّ دَقَعْتُنَّ وَ اِذَا شَبِعْتُنَّ خَجِلْتُنَّ - جب تم بھوکی ہوتی ہو (محتاج) تو مٹی میں منہ لگا دیتی ہو اور جب سیر ہوتی ہو تو سست ہو جاتی ہو یا حیران رہ جاتی ہو یا اکڑا اپنا کرنے لگتی ہو (اتراتی ہو) غرور کرتی ہو)۔

فَاَتٰی عَلٰی وَادٍ خَجِلٍ - وہ ایک نالے میں آیا جو بہت سرسبز اور گنجان تھا (وہاں گھاس خوب لمبی اور گنجان تھی)۔

خَجِلَ الْوَادِیْ وَالنَّبَاتُ - (یہ عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں) جب وہاں خوب گھنے جھاڑ ہوں اور مکھیاں شور مچا رہے ہوں۔

خَجِلٌ - شرمندہ، نادم۔

خَجَالَةٌ - بہ معنی شرمندگی جو عوام استعمال کرتے ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ صواب خَجْلَةٌ یا خَجَلٌ ہے۔

فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ - ایسا کرنا مہمان کو شرمندہ کرتا ہے (یعنی مہمان سے پہلے کھانے سے ہاتھ اٹھا لینا)۔

خَجْیٌ - چلنے میں پاؤں سے مٹی اڑانا، شرم کرنا۔

اِخْجَاءٌ - بہت جماع کرنا۔

خَجْرَاءُ - وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔

تَخْجِیَةٌ - جھکانا۔

کَالْکُوْزِ مُخَجِّیًا - بہ تقدیم خا بر جیم ایک روایت میں ایسا ہی ہے اور مشہور بہ تقدیم جیم بر خا ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَدَبٌ - مارنا، کاٹنا، جھوٹ بولنا۔

خِدَبٌّ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّهٗ رَاعِیْ غَنَمٍ - حضرت عمرؓ لمبے بھاری بھرکم آدمی تھے جیسے چرواہے ہوتے ہیں۔

وَبَیْنَ نِسْعَیْهِ خِدَبًّا مُلْبِدًا - اس کے دونوں تسموں کے درمیان ایک بھاری موٹی چیز ہے اس پر خوگیر پڑی ہوئی ہے

(مراد اس کا کوہان ہے یا پٹھا)۔

لَاُنْكِحَنَّ بَبَّه جَارِيَةً خِدَبَّه- میں ببّہ کا (یعنی بچہ کا) ایک موٹی چھوکری سے بیاہ کروں گی (یہ کہہ کر وہ اپنے بچے کو کھلا رہی تھی)۔

فِيْ لِسَانِهٖ خَدَبٌ- وہ زبان دراز ہے۔

سَيْفٌ خَدِبٌ- کاٹنے والی تلوار۔

خَدَّابٌ- بمعنی کَذَّابٌ یعنی جھوٹا۔

خَدْبٌ- دودھ بہت دوہنا۔

خَيْدَبٌ- کھلا رستہ۔

اَخْدَبُ- لمبا۔

خِدَاجٌ- نقصان' مدت پوری ہونے سے پہلے زچگی ہونا۔

خَدِيْجٌ اور مُخْدَجٌ- ناقص اور ناتمام۔

كُلُّ صَلٰوةٍ لَيْسَتْ فِيْهَا قِرَاءَةٌ فَهِيَ خِدَاجٌ- جس نماز میں قرأت نہ ہو وہ ناقص ہے۔

كُلُّ صَلٰوةٍ لَّا يُقْرَأُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ- جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

خَدَجَتِ النَّاقَةُ- (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹنی نے وقت سے پہلے بچہ جنا گو اس کے اعضا پورے ہو گئے ہوں اور اَخْدَجَتِ النَّاقَةُ اس وقت کہتے ہیں جب ایسا بچہ جنے جس کے اعضا پورے نہ ہوئے ہوں' گو حمل کی مدت پوری ہو- حدیث (كُلُّ صلٰوةٍ لا يقرأ فيها الخ) میں ذات کا لفظ محذوف ہے- یعنی ذات خداج نقصان والی ہے یعنی ناقص ہے یا مبالغہ کے طور پر مصدر کا اطلاق کر دیا' جیسے کہتے ہیں زَيْدٌ عَدْلٌ یا فَاِنَّمَا هِيَ اِقْبَالٌ وَّ اِدْبَارٌ- اور زکوٰۃ کی حدیث میں ہے فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعٌ خَدِيْجٌ- ہر تیس گایوں میں ایک برس کی ایک گائے ہے جو ناقص الخلقت گائے کی طرح چھوٹی ہوتی ہے یعنی بہ نسبت ثنی اور رباعی کے۔

اِنَّهٗ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخْدَجٍ سَقِيْمٍ- آنحضرتؐ کے پاس ایک ناقص الخلقت شخص لایا گیا جو بیمار بھی تھا۔

اِنَّهٗ مُخْدَجُ الْيَدِ- وہ ذو الثدیہ ناقص ہاتھ والا ہوگا (لنجا ہوگا)۔

تُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَلَا تُخْدِجِ التَّحِيَّةَ لَهُمْ- تو ان کو سلام کرے اور سلام میں کمی نہ کرے (بلکہ پورا سلام کرے)۔

خَدِيْجَه- آنحضرتؐ کی پہلی بیوی کا نام تھا پہلے وہ ابو ہالہ کے نکاح میں تھیں ان سے دو لڑکے پیدا ہو چکے تھے ہالہ اور عتیق' پھر آنحضرتؐ نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چالیس برس چھ مہینے کی تھی اور آنحضرتؐ کی عمر اکیس سال کی تھی' ان کے بطن سے آنحضرتؐ کی چار لڑکیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ ہوئیں اور ایک صاحب زادہ قاسم نامی پیدا ہوئے اور بعض کہتے ہیں تین صاحب زادے قاسم' طیب اور طاہر لیکن تین صغرسن میں گزر گئے' مجمع البحرین میں ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ ایمان لائے اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ مگر یہ صحیح نہیں ہے مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے اور بچوں میں حضرت علیؓ اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ- ایک روایت میں یوں ہے کہ قاسم' رقیہ' زینب اور ام کلثوم آنحضرتؐ کی نبوت ملنے سے پہلے پیدا ہوئے تھے اور نبوت کے بعد طیب' طاہر اور فاطمہ' ایک روایت میں ہے کہ نبوت کے بعد صرف حضرت فاطمہ پیدا ہوئیں واللہ اعلم۔

خَدٌّ- نشان کرنا' زمین میں خندق بنانا اس کو چیرنا۔

تَخْدِيْدٌ- کم ہونا' دبلا ہونا' کر جانا' دبلا کر دینا۔

اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ- کھائی والے (خندق والے) یہ نجران کے نصاریٰ تھے' زرعہ بن کعب ذونواس حمیری جو یمن کا بادشاہ تھا اس نے ان سے کہا تم نصرانی مذہب چھوڑ کر یہودی ہو جاؤ انھوں نے نہ مانا' تب اس نے ایک خندق کھودی اس میں آگ روشن کی اور ایک ایک کر کے ان کو اس میں چھوڑ دیا- اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر سورۂ بروج میں فرمایا اور ان نصرانیوں کو مومنین فرمایا چونکہ اس وقت مذہب عیسوی وہی سچا مذہب تھا- اُخْدُوْد کی جمع اَخَادِيْد آئی ہے۔

اَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَجْرِيْ فِيْ غَيْرِ اُخْدُوْدٍ- بہشت کی نہریں بن نالیوں کے بہہ رہی ہیں (دنیا کی ندیوں کی طرح نہیں ہیں جو نالی کے اندر بہتی ہیں)۔

خُدُّ الْعَذْرَاءِ-شہر کوفہ کا لقب ہے-

خَدٌّ-رخسارہ (گال) کو بھی کہتے ہیں-

خُدُوْدٌ-(جمع ہے خَدٌّ کی) بمعنی طریقت اور جماعت اور لمبی نالی-

خُدَّۃٌ-لمبا گدھا' جمع اس کی خُدَدٌ ہے-

مِخَدَّہ-تکیہ' جمع اس کی مَخَادٌّ ہے-

يُخِدَّانِ الْاَرْضَ بِاَقْدَامِهِمَا- دونوں اپنے پاؤں سے زمین کو چیرتے ہوئے (یعنی منکر اور نکیر جو قبر میں آئیں گے)-

لَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ مُضْغَةُ لَحْمٍ اِلَّا تَخَدَّدَتْ- شیطان کے منہ پر گوشت کا کوئی لوتھڑا ایسا نہیں رہے گا جو پھٹ نہ جائے (تڑخ نہ جائے)-

خَدْرٌ- حیران ہونا' گلہ سے الگ ہو جانا' پردے میں رکھنا' اقامت کرنا-

خَدَرٌ-سن ہونا-

خِدْرٌ-پردہ-

تَخْدِيْر-سن کرنا شل کرنا-

مُخَدِّرٌ- وہ دوا جو تخدیر کرے جیسے افیون بھنگ تمباکو وغیرہ-

خَدِرُوْہ-عضو جو سن ہو گیا ہو-

خُدُرٌ-شب' تاریک-

كَانَ اِذَا خُطِبَ اِلَيْهِ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ اَتَى الْخِدْرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا خَطَبَكِ اِلَيَّ فَاِنْ طَعَنَتْ فِي الْخِدْرِ لَمْ يُزَوِّجْهَا- آنحضرتؐ کی صاحب زادی سے نکاح کرنے کا جب کوئی پیغام دیتا تو آپ کیا کرتے اس پردے کے پاس آتے جو گھر کے ایک کونے میں پڑا رہتا ہے اور اس میں کنواری لڑکیاں رہتی ہیں اور فرماتے فلاں شخص نے میرے پاس تیرا پیغام بھیجا ہے اگر وہ یہ سن کر پردے کے اندر بھاگ جاتی تو آپ اس کا نکاح نہ کرتے-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر وہ پردے میں کونچا مارتی' دوسری روایت میں یوں ہے اگر وہ یہ سن کر پردے کو ٹھونگا مارتی (گویا یہ ناراضی کی نشانی ہوتی' اگر سکوت کرتی تو رضامندی سمجھی جاتی)-

خَادِرٌ-شیر جو اپنے گوی میں رہتا ہے- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَدَرَ الْاَسَدُ یا اَخْدَرَ شیر اپنے گوی میں چلا گیا-

اِنَّهٗ رَزَقَ النَّاسَ الطِّلَاءَ فَشَرِبَهٗ رَجُلٌ فَتَخَدَّرَ- حضرت عمرؓ نے لوگوں کو طلا پلایا-طلا انگور کا وہ شیرہ جو پک کر اس کے دو تہائی جل گئے ہوں) ایک شخص نے جو پیا اس کو نشہ ہو گیا (یعنی اعضا میں سستی آ گئی نہ وہ نشہ جو شراب میں ہوتا ہے)-

خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَقِيْلَ لَهٗ مَا لِرِجْلِكَ قَالَ اِجْتَمَعَ عَصَبُهَا قِيْلَ لَهٗ اذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَبَسَطَهَا-عبداللہ بن عمرؓ کا پاؤں سن ہو گیا لوگوں نے پوچھا تمہارے پاؤں کو کیا ہوا؟ انھوں نے کہا اس کے پٹھے جڑ گئے' لوگوں نے کہا تم کو جو شخص سب لوگوں میں زیادہ محبوب ہو اس کو یاد کرو-انھوں نے کہا یا محمدؐ! اسی وقت پاؤں پھیلایا (پاؤں کھل گیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ غائب کی ندا مطلقاً منع نہیں ہے نہ وہ شرک ہے جیسا کہ بعض تشدید والے سمجھتے ہیں' محیط میں ہے کہ عربوں کا یہ اعتقاد تھا کہ جس کا کوئی عضو سن ہو جائے اور وہ جس سے زیادہ محبت رکھتا ہو اس کا نام لے تو وہ عضو کھل جاتا ہے اور یہ مضمون خود حدیث میں وارد ہے جس کو جزری نے حصن حصین میں ذکر کیا ہے کہ جس کا پاؤں سن ہو جائے وہ احب الناس کو یاد کرے-دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کا پاؤں سن ہوا تو انھوں نے کہا یا رسول اللہؐ[1])-

خَدَرُ الرِّجْلِ وَالْيَدِ-جس کے ہاتھ پاؤں سن ہوں-

اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى تَخْرُجَ الْبِكْرُ مِنْ خِدْرِهَا- آنحضرتؐ نے ہم کو عید کے دن نکلنے کا حکم دیا یہاں تک کہ فرمایا کنواری لڑکی بھی اپنے پردے سے نکلے (اور عیدگاہ کو جائے تاکہ مسلمانوں کی جماعت زیادہ معلوم ہو کافروں پر

---

[1] اس مفہوم کی کوئی ایک روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ (م)

رعب پڑے)۔

اِشْتَرَطَ اَنْ لَّا يَاْخُذَ ثَمَرَةً خَدِرَةً۔ انھوں نے شرط کرلی کہ سڑی ہوئی کھجور جواندر سے کالی ہو نہیں لیں گے۔

حَتّٰى تَخْرُجَ الْحُيَّضُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ۔ (عید کے دن) حیض والی عورتیں پردہ نشین بھی نکلیں (عیدگاہ کو جائیں)۔

خُدْرَہ۔ انصار کا ایک قبیلہ ہے اسی میں سے ہیں ابوسعید خدری۔ امام زین العابدین نے فرمایا کہ ابوسعید خدریؓ آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے تھے اور سیدھے رستہ پر تھے۔

خَدْشٌ۔ چھیلنا' عیب کرنا' پھاڑنا۔

تَخْدِيْشٌ۔ خوب پھاڑنا۔

خَدْشَةٌ۔ کھال کا چھلنا' اور وہ زخم جس میں سے خون نہ بہے اور کبھی اعتراض اور شبہ کو بھی خدشہ کہتے ہیں کیونکہ وہ قلب کو چھیلتا ہے۔ تسکین نہیں ہوتی۔

تَخْدِشُ شُهَاهِرَةٌ۔ ایک بلی اس کو نوچ رہی تھی۔

فَخُدِشَ شِقُّهٗ يا جُحِشَ شِقُّهٗ۔ آپ کے ایک جانب کا جسم چھل گیا۔

فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَّ مَخْدُوْشٌ وَّ مَكْدُوْسٌ۔ کوئی تو صحیح سالم رہ کر پل صراط سے پار ہو جائے گا اور کسی کا جسم چھل جائے گا (زخمی ہو گا لیکن پار ہو جائے گا) اور کوئی دوزخ میں گر پڑے گا (وہ گیا گذرا یا اللہ بچائیو تیرا ہی آسرا ہے)۔

جَاءَتْ مَسَالَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ۔ جو شخص پیشہ رکھ کر سوال کرے گا) اس کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ کے زخم بنیں گے (اس کا منہ چھلا ہوا ہو گا)۔

خُدُوْش۔ جمع ہے خدش کی' مجمع البحرین میں ہے کہ خدش کَدْح سے زیادہ اور خمش سے کم ہے۔

فِيْهِ كُلُّ شَيْءٍ حَتّٰى اَرْشُ الْخَدْشِ۔ اس میں سب چیزوں کا بیان ہے یہاں تک کہ کھال چھیلنے کی دیت کا بھی بیان ہے۔

فَاِذَا اَثَرُ السِّكِّيْنِ خُدُوْشًا فِيْ حَلْقِهٖ۔ (حضرت ہاجرہ نے جب سنا کہ ان کے بیٹے اسمٰعیل کو باپ ذبح کر رہے ہی وہ دوڑتی گئیں) دیکھا تو ان کے حلق پر چھری کے کچھ کھونچے نمود ہیں (وہ یہ دیکھ کر گھبرائیں اور بیمار ہو گئیں (ایک بیٹا تھا وہ بھی ایسا لاڈلا) اور اسی بیماری میں گذر گئیں۔

خِدَاش۔ بکسرۂ خا ایک شخص کا نام ہے۔

خَدْعٌ یا خِدْعٌ۔ فریب دینا' داؤں کرنا اسی سے ہے۔

مُخْدَعٌ۔ خزانہ کیونکہ وہ چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ یا خُدْعَةٌ یا خُدَعَةٌ۔ یعنی لڑائی ایک ہی داؤں سے ختم ہو جاتی ہے جو داؤں کھاتا ہے مارا جاتا ہے اب اس کو بچنے کا موقع نہیں رہتا یا لڑائی درحقیقت مکر وفریب کا نام ہے جس کی تدبیر غالب آئی وہی جیتا' فوج ولشکر سے بھی کچھ نہیں ہوتا اگر تدبیر عمدہ نہ ہو' یا لڑائی لوگوں کو دھوکے میں ڈالتی ہے' فریب دیتی ہے وہ جاتے اور خیال سے ہیں اور وہاں مارے جاتے ہیں' دل کی مراد پوری نہیں ہوتی' یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب نعیم بن مسعود کو اس لئے بھیجا کہ وہ قریش' غطفان اور یہود میں جو تینوں مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک ہو گئے تھے بگاڑ کرا دے۔ افسوس کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے چودہ سو برس پہلے جو حکمت جنگ کی بیان فرمائی اس کو مسلمانوں نے چھوڑ دیا' دوسروں نے اختیار کر لیا وہ اسی حکمت پر چلتے ہیں انھوں نے کیا کیا اوّل دنیا کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی' ایک ایک کے دوست بن کر اس کو دوسرے سے علیحدہ کیا پھر دونوں کو چٹ کیا۔ ان کمبخت مسلمانوں کو یہ عقل نہیں آتی کہ کہیں سب یہود یا پارسی ناتھ بھی تمہارے دوست اور بہی خواہ ہو سکتے ہیں اور افسوس تو ان مسلمانوں پر ہوتا ہے جو یہودیوں اور پا نارتھیوں کو اپنے گھر یا ریاست کا مختار بناتے ہیں' ارے بعض تو تمہارے جانی دشمن ہیں البتہ نصاریٰ غنیمت ہیں ان کو مسلمانوں سے تعصب نہیں' یا اللہ بچائیو' اوران بیوقوف مسلمانوں سے ہم کو الگ رکھیو۔

صَلٰوتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا۔ عورت کی نماز اپنے خزانہ کی کوٹھری میں (کوٹھری میں پڑھنے سے افضل ہے)۔

فَيَخْدَعُوْنَ الْاَلْبَابَ۔ وہ عقلوں کو دھوکا دیں گے یعنی عقل والوں کو۔

تَكُوْنُ قَبْلَ السَّاعَةِ سِنُوْنَ خَدَّاعَةٌ۔ قیامت سے

پہلے کچھ سال ایسے آئیں گے جو لوگوں کو فریب دیں گے (بارش ہوگی مگر پیداوار نہ ہوگی یا بارش کم ہوگی یا بے ہنگام ہوگی مثلاً شروع شروع میں خوب ہوئی لوگوں نے تخم ڈال دیا اب بارش رک گئی ساری پیداوار جل کر خراب ہوگئی)۔

اِحْتَجَمَ عَلَى الْاَخْدَ عَيْنِ وَالْكَاهِلِ - آپؐ نے گردن کی دونوں رگوں اور دونوں کندھوں کے بیچ میں پچھنے لگائے۔

قَحَطَ السَّحَابُ وَ خَدَعَتِ الضِّبَابُ وَ جَاعَتِ الْاَعْرَابُ - ابر نے پانی نہیں برسایا اور گھوڑ پھوڑ چھپ گئے (کیونکہ لوگ قحط کی وجہ سے ان کو پکڑنے کے پیچھے لگے) اور جنگل کے رہنے والے (دیہاتی لوگ) بھوکے ہوگئے۔

اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ قَالَ ادْخُلِ الْمُخْدَعَ - اس نے کہا (یا رسول اللہ اگر فتنہ کے زمانہ میں جب مسلمان آپس ہی میں لڑنے لگیں) کوئی میرے گھر میں گھس آئے آپ نے فرمایا تو چور کوٹھری میں (جس میں خزانہ مال متاع رہتا ہے) چلا جا (یعنی بہرحال اپنے تئیں بچالے لیکن اس سے مقابلہ مت کر) فتنی نے کہا جنگ میں کافروں سے مکر اور فریب کرنا بالاتفاق درست ہے (مثلاً ان کو ایسے مقام پر گھیر کر لانا جہاں پر فوج چھپی ہوئے ہو یا سرنگ تیار ہو یا ان کے آپس میں پھوٹ کرا دینا یا ان کے افسران فوج اور سپاہیوں کو ملا لینا (مگر عہد کر کے عہد شکنی درست نہیں کیونکہ یہ دغا بازی ہے اور وہ کسی طرح اسلام میں جائز نہیں ہے البتہ ان کو اطلاع دے کر اب ہم میں اور تم میں عہد نہیں رہا یا عہد ٹوٹ گیا' جنگ کرنا درست ہے۔

اَلنَّجَاةُ اَنْ لَّا تُخَادِعُوا اللّٰهَ فَيَخْدَعكُمْ - تمہاری نجات اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے فریب نہ کرو (ظاہر میں پرہیز گاری دل میں چوری) لوگوں نے کہا اللہ سے کیونکر فریب کرے گا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کام کا حکم دیا اس کو بجالائے لیکن اللہ کی رضا مندی کے سوا اور کچھ نیت ہو یعنی ریا کی اس سے بچو' ریا کیا ہے شرک ہے' ریا کرنے والو کو قیامت کے دن چار ناموں سے پکاریں گے یا کافر' یا فاجر' یا غادر' یا خاسر' تیرا عمل بیکار گیا' تیرا ثواب مٹ گیا اب آج تجھ کو کچھ نہیں ملے گا تو نے جس کے لئے یہ کام کیا تھا اسی سے اپنا ثواب مانگ۔

هَيْهَاتَ لَا يُخْدَعُ اللّٰهُ عَنْ جَنَّتِهِ - بھلا یہ کہاں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فریب دے کر کوئی بہشت حاصل کرے (وہ تو دلوں کے حال سے بھی واقف ہے (اس سے فریب کہاں چل سکتا ہے)۔

اِيَّاكَ وَالْخَدِيْعَةَ - مکر اور فریب سے بچارہ۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَاحِبِ خَدِيْعَةٍ - یا اللہ مکار سے تیری پناہ۔

اَللّٰهُمَّ خَدِّعْ عَنْهُمْ سُلْطَانَهٗ - یا اللہ اس کا زور ان پر پھاڑ ڈال (اس کا زور توڑ دے)۔

رَجُلٌ خُدَعَةٌ - وہ مرد جو دوسروں کو فریب دے۔

رَجُلٌ خُدْعَةٌ - جس کو لوگ فریب اور چکمہ دیں۔

دِيْنَارٌ خَادِعٌ - کھوٹی اشرفی۔

اِنْخَدَعَتِ السُّوْقُ - بازار پھیکی پڑگئی۔

خَدَّاعٌ - بڑا مکار۔

خَدَلَ - موٹا ہونا۔

خَدْلٌ - موٹا پر گوشت۔

وَالَّذِیْ رُمِيَتْ بِهٖ خَدْلٌ جَعْدٌ - جس شخص کے ساتھ یہ عورت بدنام کی جاتی ہے وہ پر گوشت پنڈلیوں والا گھونگھر بال والا ہے' کرمانی نے کہا خَدِلٌ اور خَدَّلٌ بھی مروی ہے۔

خَدَلَّجٌ - موٹا پر گوشت۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ - دیکھو اگر اس کا بچہ موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

خِدْمَةٌ یا خِدْمَةٌ - تابعداری' اطاعت۔

خَادِمٌ - تابعدار نوکر مرد ہو یا عورت۔

خَادِمَةٌ - خدمت کرنے والی عورت خُدَّامٌ اور خَدَمٌ جمع ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّ خَدَمَتَكُمْ - شکر اللہ کا جس نے تمہارا رشتۂ اتفاق توڑ دیا - اصل میں خَدَمَةٌ گول تسمہ جو اونٹ کے پاؤں میں باندھ دیا جاتا ہے' خَدَمه خلخال (پازیب) کو بھی کہتے ہیں۔

لَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَدَمِ نِسَاءِ كُمْ شَيْءٌ - ہم میں اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں میں کوئی چیز حائل نہ رہے - خَدَمٌ جمع ہے خَدَمَةٌ کی اسی طرح خِدَامٌ بھی -

كُنَّ يَدْلَجْنَ بِالْقِرَبِ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ يَسْقِيْنَ اَصْحَابَهٗ عَارِيَةً خِدَامُهُنَّ - عورتیں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے لا رہی تھیں اور (جنگ احد میں) آپ کے اصحاب کو پانی پلا رہی تھیں ان کی پازیبیں کھلی ہوئی تھیں (مرد دیکھ رہے تھے) -

اِنَّهٗ كَانَ عَلٰى حِمَارٍ وَ عَلَيْهِ سَرَاوِيْلُ وَخَدَمَتَاهُ تَذَبْذَبَانِ - سلمان فارسیؓ ایک گدھے پر سوار تھے پائجامہ پہنے تھے ان کی دونوں پنڈلیاں (یا پائجامہ کے پائنچے) ہل رہے تھے -

اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا - میں ان کی پنڈلیوں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا (یعنی ان عورتوں کی جو مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں) -

اِسْاَلِيْ اَبَاکِ خَادِمًا يَقِيْکِ حَرَّمَا اَنْتِ فِيْهِ - (حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا) تم اپنے والد سے ایک لونڈی یا غلام مانگ لو وہ تم کو اس تکلیف سے بچا دے جس میں تم ہو (یعنی گھر کے کام کاج' کوٹنا' پیسنا' پکانا وہ کرلے) -

طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ - اپنی جورو کو طلاق دیا اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (متعہ سے مراد وہ سلوک ہے جو خاوند عورت سے کرتا ہے جب اس کو صحبت سے پہلے طلاق دے دے) -

خِدْنٌ یا خَدِيْنٌ - دوست - آشنا -

مُخَادَنَةٌ - دوستی لگاؤ -

فَشَرُّ خَلِيْلٍ وَّ الْاَمُ خَدِيْنٍ - برا دوست اور کمینہ آشنا ہے - خِدْنٌ - چغل خور -

لَايَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ الْغِنَاءِ الَّذِيْ يُخَادِنُ عَلَيْهِ - گویے کی گواہی درست نہیں جو گا گا کر لوگوں کو دوست بناتا ہے ان کو اپنے پاس جماتا ہے -

خَادَنْتُ الرَّجُلَ - میں نے اس سے دوستی کرلی -

خَدْيٌ - دوڑنا -

اِخْدَاءٌ - تھوڑا تھوڑا چلنا -

تَخْدِيْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَّهِيَ لَاهِيَةٌ - پاؤں پر دوڑتی ہے اور وہ غافل ہے -

خُدَيْوِیْ - بادشاہ' وزیر اور سردار اب مصر کے حاکم کو کہتے ہیں -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الذَّالِ

خَذْءٌ - یا خُذُوْءٌ یا خَذَاءٌ - عاجزی کرنا اطاعت کرنا - اِسْتِخْذَاءٌ کا بھی یہی معنی ہے -

خَذْعٌ - کاٹنا جیسے تَخْذِيْعٌ ہے -

فَخَذَعَهٗ بِالسَّيْفِ - اس کو تلوار سے کاٹا یا تلوار سے مارا' نہایہ میں ہے خَذْعٌ گوشت کا کاٹنا بغیر جدا کئے -

خَذْفٌ - دونوں کلمے کی انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنا' یا لکڑی کی گوپھن بنا کر اس سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا (جیسے بچے کھیلا کرتے ہیں) -

نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ - آنحضرتؐ نے خذف سے منع کیا (کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور نقصان کا ڈر ہے کسی کی آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جاتی ہے) -

عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ - خذف کی کنکریوں کے برابر (حج میں) کنکریاں مار -

لَمْ يَتْرُکْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوْفٍ وَّ مِخْذَفَةً - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ایک ان کا کرتہ اور ایک توبرہ چھوڑا (آپ پکے درویش تھے نہ آپ نے شادی کی نہ کوئی گھر بنایا نہ دنیا کا کوئی سامان جمع کیا) مجمع البحرین میں ہے کہ خذف یہ ہے کہ کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کے جانب رکھے اور کلمے کی انگلی سے اس کو پھینک کر مارے - امام موسیٰ کاظم سے ایسا ہی مروی ہے -

خَذْقٌ - ہگنا' بیٹ کرنا' بعض نے کہا باز کا بیٹ کرنا' جانور کو آنکس سے مارنا تاکہ جلدی چلے -

مَخْذَقَه - مقعد' گانڈ -

اُذْکُرْ خَنْدَقَهٗ - معاویہ سے پوچھا تم ہاتھیوں کا آنا یاد ہے جو کعبہ کو گرانے کے لئے آئے تھے انھوں نے کہا) مجھ کو ہاتھی کا لینڈ یاد ہے - اس روایت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ معاویہ عام الفیل کے بیس برس بعد پیدا ہوئے انھوں نے اس کا لینڈ کہاں سے دیکھا' صحیح روایت یہ ہے کہ قباث بن اشیم سے پوچھا تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ' انھوں نے کہا بڑے تو رسول اللہ ﷺ ہیں (ادب سے انھوں نے اپنے تئیں آنحضرتؐ سے بڑا کہنا پسند نہ کیا) البتہ عمر میں میں آپ سے زیادہ ہوں اور میں نے ہاتھی کا لینڈ دیکھا جو سبز تھا' اس کا رنگ بدل گیا تھا - ایک روایت میں خَذَقَ الطَّائِرِ ہے تو مراد ابابیل کی بیت ہوگی جو اصحاب الفیل کو مارنے کے لئے بھیجے گئے تھے' صاحب البحار نے اس باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے - رَامَ الْمُتَخَذْلِقُوْنَ - حالانکہ یہ مسامحہ ہے صحیح اَلْمُتَحَذْلِقُوْنَ ہے حائے حطی سے - یہ حذلقہ سے نکلا ہے بہ معنی بڑ مارنا' عقل مندی دکھلانا جو چیز اپنے پاس نہیں ہے اس کو کہنا ہے -

خَذْلٌ - یا خَذْلَانٌ یا خِذْلَانٌ - کسی کو دشمن کے سپرد کر دینا اس کی مدد نہ کرنا' محروم کرنا' ذلیل و خوار کرنا' پیچھے رہ جانا -

اَلْمُؤْمِنُ اَخُوا الْمُؤْمِنِ لَایَخْذُلُهٗ - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس کو چھوڑ نہ دے (بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد اور حمایت کرے) -

اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - یا اللہ جو کوئی حضرت محمدؐ کے دین کو ذلیل کرنا چاہے تو اس کو ذلیل کر -

لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ - جو کوئی ان کو ذلیل کرنا چاہے گا یا ان کی مدد چھوڑ دے گا تو ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (بلکہ اللہ تعالی ان کی حفاظت کرے گا - مراد اہل حدیث اور اہل سنت کا گروہ ہے ہر زمانہ میں اس گروہ کو مٹانے کے لئے مخالفوں نے بہت کوشش کی مگر یہ گروہ نہ مٹا اور قیامت تک رہے گا - ہمارے زمانہ میں تو اللہ کی تائید سے اہل حدیث کی جماعت روز بروز رو بہ ترقی ہے اور مخالفین کی تعداد گھٹتی جاتی ہے) -

خِذْلَانٌ - اشاعرہ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو گناہ کرنے کی قدرت دے' یا اس کو گناہ سے نہ بچائے -

خَذْمٌ - جلدی سے کاٹنا' پنجہ مارنا' کٹ جانا -

تَخْذِیْمٌ - کاٹنا -

اِخْذَامٌ - تھم جانا - نشہ کرنا -

خُذَامَه - قطعہ' ٹکڑا -

خَذِمٌ - کاٹنے والی جیسے خَذُوْمٌ ہے -

کَاَنَّکُمْ بِالتُّرْکِ وَقَدْ جَاءَ تُکُمْ عَلٰی بَرَاذِیْنَ مُخَذَّمَةِ الْاٰذَانِ - گویا تم ترکوں سے مقابلہ کر رہے ہو وہ ترکی گھوڑوں پر جن کے کان کٹے ہیں سوار تم سے لڑنے کو آئے ہیں (یہ پیشین گوئی آپ کی سچی ہوئی ترکوں نے عربوں سے جنگ کی اور خلافت عباسیہ کو تباہ کیا) نہایہ میں ہے کہ تلوار کو مِخْذَمٌ کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹتی ہے -

اِذَا اَذَّنْتَ فَاسْتَرْسِلْ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاخْذِمْ - جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کہہ اور جب تکبیر کہہ تو جلدی جلدی' ایک روایت میں فَاحْذِمْ ہے حائے حطی سے -

اُتِیَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ وَهُوَ اَمِیْرٌ عَلَی الْعِرَاقِ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ قَدْ قَطَعُوا الطَّرِیْقَ وَ خَذَمُوْا بِالسُّیُوْفِ - عبدالحمید کے پاس جو عراق کے حاکم تھے تین شخص لائے گئے جنھوں نے رہزنی کی تھی اور لوگوں کو تلوار سے مارا تھا -

بِمَوَاسِیَ خَذِمَةٍ - تیز کاٹنے والے استروں سے -

فَضَرَبَا حَتّٰی جَعَلَا یَتَخَذَّمَانِ الشَّجَرَةَ - دونوں وار کرنے لگے اور درخت کو (جو بیچ میں حائل تھا) کاٹنا شروع کر دیا -

مِخْذَمٌ - آنحضرتؐ کی ایک تلوار کا نام تھا کذا فی مجمع البحرین -

خَذٰی - ڈھیلا ہونا' لٹک جانا -

اِسْتِخْذَاءٌ - عاجزی کرنا -

اِذَا کَانَ الشَّقُّ اَوِ الْخَرْقُ اَوِ الْخَذَارُ فِیْ اُذُنِ الْاُضْحِیَّةِ فَلَا بَاْسَ - اگر قربانی کے جانور کا کان چرا یا پھٹا ہو یا لٹکا ہو تو کوئی قباحت نہیں -

خُذَیٌّ - گدھا چونکہ اس کے کان لٹکے ہوتے ہیں -

رَأَیْتُ اَبَابَکْرٍ بِالْخَذَوَاتِ - میں نے ابوبکر صدیقؓ کو خذوات میں دیکھا وہ ایک مقام کا نام ہے-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الرَّاءِ

خَرْءٌ - یا خَرَاءَةٌ یا خِرَاءَةٌ یا خُرُوْءٌ - پائخانہ کرنا' ہگنا- عرب لوگ کہتے ہیں خَرِئَتْ بَیْنَھُمُ الضَّبُعُ - بجو نے ان کے درمیان ہگ دیا- یعنی ان میں آپس میں دشمنی ہوگئی-

خُرْءٌ یا خَرَا - گوہ' جیسے خُرْآنٌ اور خِرَاءٌ ہے مَخْرَاةٌ اور مَخْرَأَةٌ اور مَخْرُأَةٌ - پائخانہ یا مقعد (گانڈ)-

اِنَّ نَبِیَّکُمْ یُعَلِّمُکُمْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی الْخِرَاءَةِ - تمہارے پیغمبر تم کو ہر بات سکھلاتے ہیں یہاں تک کہ ہگنا بھی- ایک روایت میں بہ فتحہ خاء ہے' لوذی نے کہا خِرَأَةٌ بہ کسرۂ خا مد کے ساتھ پائخانہ پھرنا اور بغیر ھا کے یعنی خِرَاءٌ یا خَرَاءٌ - گوہ-

یُدَھْدِہُ الْخُرَا بِاَنْفِہٖ - اپنی ناک سے گوہ دھکیلتا ہے (کھانے کے لئے بل میں لے جاتا ہے)- مجمع البحرین میں ہے کہ مَخْرُوْءَةٌ اور مَخْرَوَةٌ اور مَخْرُوَةٌ - پائخانہ کا مقام (مقعد)-

اَمَرَ بِرَجُلٍ فَلُوِّثَ فِیْ مَخْرُوَةٍ - ایک شخص کو حکم دیا اس پر گوہ پھینکا گیا-

خَرْبٌ - گانڈ پر مارنا' یا گانڈ مارنا' سوراخ کرنا' چیرنا- ویران کرنا' چور ہونا' چرانا' ویران ہونا-

خَرَبٌ - کان چیرنا-

تَخْرِیْبٌ اور اِخْرَابٌ - خراب کرنا' ویران کرنا' برباد کرنا-

اَلْحَرَمُ لَایُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ یا خَرُبَةٍ یا خُرْبَةٍ - حرم اس کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا عیب یا چوری یا قصور کر کے بھاگا ہو' ایک روایت میں بِخِزْیَةٍ ہے یعنی شرم اور رسوائی کا کام کر کے یا بِخَزْیَةٍ یعنی ایک رسوائی کا کام کر کے' ایک روایت میں بِخَرْبَةٍ یعنی قصور کر کے' اصل میں خَرْبَہ اور خِرْبَہ اونٹ کی چوری کو کہتے تھے پھر ہر چوری اور قصور کو کہنے لگے-

خَرِبُ الْمَدِیْنَةِ یا خِرَبُ الْمَدِیْنَةِ - مدینہ کے کھنڈر-

مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِخْرَابُ الْعَامِرِ وَ عِمَارَةُ الْخَرَابِ - قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ آباد مقاموں کا ویران ہونا اور ویران کا آباد ہونا' یا اچھے آباد مقام کو ویران کرنا ویران کو آباد کرنا جیسے مسرف اور عیش پسند امیروں کی عادت ہوتی ہے کہ مکان ہوتے ہوئے اپنے بزرگوں کے آباد گھروں کو منحوس سمجھ کر خالی اور ویران کر دیتے ہیں اور ویران مقاموں کو آباد' وہاں نئے نئے گھر بناتے ہیں-

کَانَ فِیْہِ نَخْلٌ وَّ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَ خَرِبٌ یا خِرَبٌ یا خَرِبٌ یا حَرْثٌ - اس جگہ کھجور کے درخت تھے مشرکوں کی قبریں تھیں' کھنڈر تھے یا کھیت تھے-

فِیْ اَیِّ الْخُرْبَتَیْنِ یا فِیْ اَیِّ الْخُرْزَتَیْنِ یا فِیْ اَیِّ الْخُصْفَتَیْنِ - (ایک شخص نے پوچھا عورتوں کے دبر (گانڈ) میں جماع کرنا کیسا ہے فرمایا) جس سوراخ میں دونوں سوراخوں میں سے تو چاہے (یعنی خواہ فرج میں دخول کرو یا دبر میں اپنی بیوی یا لونڈی سے ہر طرح اختیار ہے' ایک سنی صاحب شیعہ صاحب سے کہنے لگے کہ تمہارے یہاں وطی فی الدبر درست ہے انہوں کہا خود قرآن میں ہے فاتوا حرثکم انی شئتم' سنی صاحب کہنے لگے حرث کے لفظ سے خود معلوم ہوتا ہے کہ فرج مراد ہے اور دبر تو فرث یعنی پلیدی ہے' شیعہ صاحب نے کہا اچھا تو بغل یا ران میں اگر جماع کرے تو اس کو بھی سنی حرام کہیں گے کیونکہ وہ حرث نہیں ہے- تب سنی صاحب لاجواب ہو گئے)-

مُؤَلِّفْ: - کہتا ہے امام شافعیؒ جو پہلے حلت وطی فی الدبر کے قائل تھے انہوں نے بھی امام محمدؒ کو اسی تقریر سے الزام دیا اور اصل یہ ہے کہ جیسے جمہور اہل سنت کے نزدیک وطی فی الدبر ناجائز ہے اسی طرح جمہور امامیہ بھی اس کو ناجائز کہتے ہیں اور سنیوں کا یہ اعتراض شیعوں پر کہ ان کے نزدیک وطی فی الدبر جائز ہے محض لغو ہے اس لئے کہ بعض اکابر اہل سنت اور صحابہ سے بھی اس کا جواز منقول ہے)-

کَاَنِّیْ بِحَبْشِیٍّ مُخَرَّبٍ - گویا میں ایک حبشی کو دیکھ رہا ہوں جس کا کان چھیدا ہوا ہے (اس کان میں سوراخ ہے)-

يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ - کعبہ کو دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔

كَاَنَّهٗ اَمَةٌ مَّخَرَّبَةٌ - جیسے وہ لونڈی ہے کان چھیدی ہوئی' نہایہ میں ہے کہ کان میں جو سوراخ کیا جائے یعنی ثُقْبَہ اس کو خُرْبَہ کہتے ہیں بہ ضمہ خائے معجمہ۔

يُقَلِّدُهَا خُرَّابَةً - (عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا اگر کوئی قربانی کے جانور کی تقلید کرنا چاہے اور جوتی لٹکانے میں بخیلی کرے) انہوں نے کہا تو شہ دان کا چھلہ لٹکا دے۔

خُرَابَةٌ یا خُرَّابَہ - جو چھلہ پتھر اور خرما کی چھال سے گول بنایا جاتا ہے اس میں ایک سوراخ کر کے رسی باندھ دیتے ہیں اور تار گول سوراخ کو خربہ کہیں گے۔

وَلَا سَتَرَتِ الْخَرَبَةَ - اس نے عیب نہیں چھپایا (یعنی ستر)۔

اَنَا الْخَرُّوْبَهُ وَ سَكَتَتْ - (حضرت سلیمانؑ جہاں نماز پڑھتے وہاں ہر روز ایک درخت اگ آتا وہ اس سے پوچھتے تو کون سا درخت ہے وہ کہتا میں فلانا درخت ہوں فلانے ملک میں اگتا ہوں بیماری کی دوا ہوں جب آپ کے حکم سے درخت کاٹا جاتا اور ایک تھیلی میں رکھ کر اس پر لکھ دیا جاتا کہ یہ فلاں بیماری کی دوا ہے اخیر میں نیوتہ اگا خشخاش کا درخت' بعض نے کہا اور ایک درخت ہے اس کا پھل سیب کی طرح بکٹھا ہوتا ہے' بعض نے کہا خرنوب کا درخت ہے اس کا پھل سیب کی طرح ہوتا ہے لیکن بدمزہ آپ نے اس سے پوچھا تو کون سا درخت ہے کہنے لگا) میں خروبہ ہوں اور خاموش ہو رہا (حضرت سلیمانؑ نے کہا اب یہ مسجد ویران ہوگی اور میری بادشاہت جاتی رہے گی' اس کے چند روز بعد ہی حضرت سلیمانؑ کی وفات ہوئی)۔

خُرَيْبَةٌ - ایک محلہ ہے بصرہ میں۔

خَرِبَتْ خَيْبَرُ - خیبر ویران ہوا یا ویران ہو (یہ پیشین گوئی ہے یا بددعا' کرمانی نے کہا بطور تفاول کے آپ نے یہ فرمایا کیونکہ یہودی لوگ سبل' پھاؤڑا' کدال وغیرہ لے کر نکلے تھے جو گرانے کے سامان ہیں)۔

وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ - دجال ایک کھنڈر پر گذرے گا۔

خِرْبِزٌ - خربوزہ' جس کو بطیخ کہتے ہیں۔

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْخِرْبِزِ - میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ تازی کھجور اور خربوز ملا کر کھاتے (یہ عین حکمت تھی کھجور خربوزہ کی اصلاح ہے جیسے منقی سیب کی)۔

خَرْبَشَةٌ - بگاڑنا' خراب کرنا۔

كَانَ كِتَابُ فُلَانٍ مُخَرْبَشًا - اس کا لکھا ہوا بگڑا ہوا تھا' نہایہ میں ہے کہ خَرْبَشَہ اور خَرْمَشَہ بگاڑنا' مشوش کرنا۔

خَرْبَصَةٌ - خوب چرنا' لے جانا' ایک چیز کو دوسری چیز سے تمیز دینا' جوان عورت پر گوشت۔

مَنْ تَحَلّٰى ذَهَبًا اَوْ حَلّٰى وَلَدَهٗ مِثْلَ خَرْبَصِيْصَةٍ - جو شخص سونا پہنے یا اپنے لڑکے کو پہنائے گو خربصیصہ کے برابر۔ (خربصیصہ ریتی میں جو چھوٹا ذرہ چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے ٹڈے کی آنکھ کی طرح)۔

اِنَّ نَعِيْمَ الدُّنْيَا اَقَلُّ وَ اَصْغَرُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ خَرْبَصِيْصَةٍ - دنیا کی نعمتیں اللہ کے نزدیک خربصیصہ سے بھی زیادہ کم اور حقیر ہیں' محیط میں ہے کہ خربصیصہ زیور کا ایک دانہ' جیسے عرب لوگ کہتے ہیں: مَا عَلَيْهَا خَرْبَصِيْصَةٌ اس عورت کے جسم پر ایک خربصیصہ بھی نہیں ہے یعنی کچھ زیور نہیں ہے' اردو میں یوں کہتے ہیں ایک چاندی کا چھلہ تک نہیں ہے۔

خَرْبَقَةٌ - جلدی چلنا' گوز لگانا' چیرنا' کاٹنا' بگاڑنا۔

خَرْبَقٌ - کٹکی۔

خِرْبَاقُ - ایک صحابی کا نام تھا جن کو ذوالیدین بھی کہتے تھے۔

خَرْتٌ - سوراخ کرنا' پہچاننا۔

خِرِّيْتٌ - ملک کو خوب پہچاننے والا۔

خُرْتَهٌ - سوراخ - روزن۔

كَاَنَّمَا اَتَنَفَّسُ مِنْ خُرْتِ اِبْرَةٍ - (عمرو بن عاص مرتے وقت کہنے لگے ایسا معلوم ہوتا ہے) جیسے میں سوئی کے ناکہ میں سے سانس لے رہا ہوں' یعنی سانس کا رستہ ایسا تنگ ہو گیا ہے سانس اٹک رہی ہے۔

فَاسْتَأجَرَ رَجُلًا هَادِيًا خَرِّيْتًا - ایک شخص کو اجرت پر ٹھہرایا جو رستہ بتانے والا، جنگل کے رستے خوب پہچاننے والا تھا، بعض نے کہا کہ سوئی کے ناکے کے برابر جو رستہ تھا اس کو بھی پہچاننے والا (یہ شخص بنی دیل قبیلے کا تھا ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کے وقت اس کو رستہ بتانے کے لئے مقرر کیا تھا) - مجمع البحرین میں ہے اس کی جمع خراریت ہے -

سَمِيْعٌ لَا يُخَرَّتُ - اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتا ہے بغیر سوراخ کے (یعنی اس کے کان اور کان کے سوراخ ہماری طرح نہیں ہیں) -

خُرْثِيٌّ - گھر کا سامان -

خَرْثَاءُ - موٹی گوشت لٹکی ہوئی -

خِرْثَاءُ - لال چیونٹی -

جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ وَ خُرْثِيٌّ - آنحضرتؐ کے پاس قیدی آئے اور گھر کے سامان (چکی چولہا چوکی وغیرہ) -

خَرْجٌ یا خُرْجٌ - پیداوار، محصول جو بادشاہ یا زمین کا مالک لیتا ہے آمدنی، جیسے خَرَاجٌ یا خِرَاجٌ یا خُرَاجٌ - بحرکات ثلثہ برخائے معجمہ -

خُرَاجٌ - بہ ضمۂ خاء دنبل یا ورم

خُرْجٌ - خورجی اور خرجہ کو بھی کہتے ہیں -

خُرُوْجٌ اور مَخْرَجٌ - نکلنا -

تَخْرِيْجٌ اور اِخْرَاجٌ - نکالنا -

مُخَارَجَةٌ - وہ معاملہ جو مالک غلام سے کرتا ہے کہ ہر مہینے اتنا دیا کرے -

خَارِجٌ - نکلنے والا اور جس کا قبضہ جائیداد پر نہ ہو -

اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ - آمدنی اسی کو ملے گی جو جائیداد کا ضامن اور جواب دار ہے مثلاً ایک غلام خریدا اس کو کام میں لگایا کچھ منفعت کمائی اب اس میں ایسا عیب نکلا جو بائع نے مشتری کو نہیں بتلایا تھا اور مشتری نے اس عیب کی وجہ سے وہ غلام بائع کو پھیر دیا تو مشتری اپنی قیمت بائع سے واپس لے لے اور غلام کی کمائی جو مشتری کے پاس ہوئی وہ مشتری ہی کی ہوگی، کس لئے کہ وہ اس غلام کا ضامن اور جواب دار تھا اگر وہ ہلاک ہو جاتا تو اسی کا نقصان ہوتا، شریح جو کوفہ کے قاضی تھے، انہوں نے ایک مقدمہ میں ایسا ہی فیصلہ کیا کہا عیب دار غلام کو پھیر دے اور جو کچھ اس نے کمائی کی ہے وہ ضمان کی وجہ سے تیری ہی ہے -

طَيِّبٌ رِيْحُهَا طَيِّبٌ خَرَاجُهَا - ترنج کی بو بھی عمدہ ہے اور اس کا مزہ بھی عمدہ ہے، مزے کو گویا خراج سے تشبیہ دی جو زمین سے حاصل ہوتا ہے -

يَتَخَارَجُ الشَّرِيْكَانِ وَ اَهْلُ الْمِيْرَاثِ - کسی جائیداد کے شرکا جو تقسیم نہ ہوئی ہو اسی طرح ترکہ کے وارث جو تقسیم نہ ہوا ہو آپس میں اپنا حصہ دوسرے شریک یا وارث کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں گو اپنے حصے کی مقدار معلوم نہ ہو یا اس پر قبضہ نہ ہوا ہو مگر اجنبی شخص کے ہاتھ اس وقت تک نہیں بیچ سکتے جب تک جائیداد کی مقدار معلوم اور معین اور اس پر قبضہ نہ ہو جائے، عطا نے اس کی تفسیر یوں روایت کی ہے کہ شرکاء تخارج کر سکتے ہیں مثلاً مال شرکت میں سے ایک شریک دس دینار نقد لے لے اور دوسرا دس دینار کا مقابلہ لے لے جو کسی پر قرض ہوں -

فَاخْتَرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ - کئی کھجوریں اپنے تیر دان میں سے نکالیں -

اِنَّ نَاقَةَ صَالِحٍ كَانَتْ مُخْتَرَجَةً - حضرت صالحؑ کی اونٹنی (جو ان کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی) مخترجہ تھی (یعنی بختی اونٹ کی طرح) -

دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ يَوْمَ الْخُرُوْجِ فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاثُوْرٌ عَلَيْهِ خُبْزُ السَّمْرَاءِ وَ صَحْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَّ مِلْبَنَةٌ - سوید ابن غفلہ نے کہا میں عید کے دن حضرت علیؓ کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں ان کے سامنے ایک دسترخوان رکھا ہے اس پر گیہوں کی روٹی بن چھنے آٹے کی دہری ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں خطیفہ ہے (ہریرہ دودھ اور آٹے کا) اور ایک چمچہ ہے - (سبحان اللہ کیا حکیمانہ غذا تھی آنحضرتؐ اور صحابہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے، جس کو خشکار کہتے ہیں، طبّاً یہی روٹی سریع الہضم اور عمدہ غذا ہے - اور حواری یعنی میدہ کی روٹی سخت مضر، مسدد اور باعث قولنج اور بواسیر ہے مگر ہمارے زمانہ

کے امیر اور امرا جاہل محض وہ میدہ کی روٹیاں گلگلے اور پوڑیاں بڑے مزے سے اڑایا کرتے ہیں' کھا لینا تو سہل ہے لیکن فضلہ نکالنا مشکل ہے۔ بقول شخصے

توان بحلق فرد بردن استخوان درشت
ولے شکم بدر دچوں بہ پیچد اندر ناف[1]

قدم الخروج قبل الولوج پر ان کو کچھ التفات نہیں ہے' چوہے کی طرح چوہے دان میں پھنس جاتے ہیں پھر اپنی بے عقلی پر روتے' چلاتے اور بلبلاتے ہیں)۔

لَایُخرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ - (طاعون جہاں ہو وہاں سے نکلنا اس حالت میں منع ہے) جب بھاگنے کی نیت سے نکلے (اگر کوئی اور ضرورت کی وجہ سے نکلے تو وہ گنہگار نہ ہوگا)۔

کَانَ لِاَبِیْ بَکْرٍ غُلَامٌ یُخْرِجُ - ابوبکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا وہ ان کو روزانہ آمدنی دیا کرتا (انہوں نے اس پر تین صاع غلہ یا کھجور کے روزانہ مقرر کر دیئے تھے ایک بار وہ کاہن کی اجرت میں جو کھانا ملا تھا لے کر آیا۔ ابوبکرؓ نے اس کو کھا لیا جب ان کو معلوم ہوا کہ یہ کھانا کہانت کی اجرت کا تھا تو قے کر کے نکال ڈالا)۔

بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرتؐ مدینہ کی طرف نکلے۔

خَوَارِجُ - ایک فرقہ ہے گمراہ فرقوں میں سے۔ ان کی سات شاخیں ہیں اباضیہ، محکمیہ، جیسیہ' ازارقہ' بخدات' صفریہ اور عجادرہ۔ یہ سب گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں' عبداللہ بن عمرؓ ان کو تمام مخلوقات سے بدتر کہتے' اس لئے کہ انہوں نے ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتری تھیں' مسلمانوں پر چیپ دیا اب جو کوئی امام اور حاکم اسلام کے مقابلہ میں بغاوت کرے اس کو بھی خارجی کہتے ہیں۔

مُؤَلِّفُ:- کہتا ہے جو کوئی شرک اصغر کے کاموں پر مسلمانوں کی تکفیر کرے یا ان کو قتل کے لائق سمجھے یا ان کو قتل کرے وہ بھی خارجی ہے گو ظاہر میں اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرے۔ شرک اصغر یہ ہے کہ آدمی توحید کا عقیدہ رکھ کر بعض ایسے کام کرے جو مشرک کیا کرتے ہیں مثلاً باپ دادا کی قسم کھانا' قبروں پر روشنی کرنا' قبر کو بوسہ دینا' قبر پر غلاف چڑھانا' تعزیہ بنانا' عبدالحسین یا عبدالنبی' یا عبدالغوث' اس قسم کے نام رکھنا' غیر خدا کی ندا کرنا مثلاً یارسول اللہ' یاعلی' یا حیدر کرار بشرطیکہ ان کو قادر مختار نہ جانے بلکہ صرف محبت کی وجہ سے پکارے وغیرہ وغیرہ۔

اَوَ مُخْرِجِیَّ - کیا وہ مجھ کو نکال دینے والے ہیں۔

یَأْخُذُ عَلَیْھَا خَرْجًا - وہ اس پر اجرت لے۔

کَذَّابَیْنِ یُخْرِجَانِ بَعْدِیْ - (دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی میرے بعد ان کو عروج ہوگا ورنہ وہ آپ کی حیات میں نکل چکے تھے)۔

مِنْ بِیْرٍ خَارِجَۃٍ یا مِنْ بِیْرٍ خَارِجَۃُ یا مِنْ بِیْرٍ خَارِجَۃَ - یعنی اس کنویں سے جو باغ کے باہر تھا' یا خارجہ کے کنویں سے (جو ایک شخص کا نام ہے)۔

خَرَجَ بِہٖ خُرَاجٌ - اس کنویں کو ایک پھوڑا نکل آیا۔

یَخْرُجُ مِنْ اَصْلِھِمَا النَّھْرَانِ - اس کے جڑ میں سے دو نہریں نیل اور فرات کی نکلتی ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہاں بھی دنیا کی نیل اور فرات کی طرح دو نہریں ہیں جن کا نام یہی ہے' بعض نے کہا ان نہروں کا مادہ سدرۃ المنتہی سے آ کر پہاڑوں میں رکھا گیا اور یہ نہریں ان میں سے پھوٹیں)۔

نُرِیْدُ اَنْ نَّحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَی النَّاسِ - ہم نے یہ چاہا حج کریں پھر خارجی مذہب اختیار کریں۔

فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ بُرَّۃٍ فَاَخْرِجْ - جس کے دل میں گیہوں کے ایک دانہ برابر ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لے۔

مَاتَقَرَّبَ عَبْدٌ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ - اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ بندے کے لئے اس کے کلام سے زیادہ کچھ نہیں ہے جو اس میں سے نکلا ہے (یعنی تلاوت قرآن سے بڑا ذریعہ تقرب خداوندی کا ہے' بعض نے کہا منہ کی ضمیر بندے

---

[1] تم سخت ہڈی کو گلے سے نیچے تو اتار لو گے مگر پھر تمہارے پیٹ میں درد اور مروڑ اٹھیں گے۔ (م)

کی طرف پھرتی ہے یعنی جو بندے کی زبان سے نکلتا ہے مراد ذکر الٰہی قرآن ہے)-

وَ اَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ- ہماری خورجیاں اس سے بھری ہوئی تھیں-

یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ- چار آدمی دوزخ سے نکلیں گے (اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے پھر حکم ہو گا ان کو دوزخ میں لے جاؤ)-

خَارَجَ غُلَامَهُ- اس نے اپنے غلام پر ایک محصول مقرر کیا (کہ روزانہ یا ماہانہ اتنا دیا کرو)-

خَرَجَ فَظَنَّ اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ- آپ صفوں میں سے نکلے اس وقت آپ کو خیال آیا کہ عورتوں کو میری آواز نہیں پہنچی-

مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا- اب اس سے چھٹکارے کی کیا صورت ہے-

فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوُوا الصُّحُفَ- جب (جمعہ کے دن) امام باہر نکلے (خطبہ سنانے کو) اس وقت (لکھنے والے فرشتے) تختیوں کو لپیٹ دیتے ہیں (اس حدیث سے نکلتا ہے کہ امام کو ایک علیحدہ مقام میں رہنا مستحب ہے اور صرف خطبہ شروع کرتے وقت مسجد میں آنا چاہئے)-

خَارِجَةُ بْنُ جِمنَانِ- ایک شخص کا نام تھا جو عمرو ابن عاص کے مشابہ تھا صورت میں وہ ان کے دھوکے میں مارا گیا (عمرو بن عاص بچ گئے اسی طرح معاویہ بھی کچھ زخمی ہو کے بچ گئے، لیکن حضرت علیؓ کی قضا آن پہنچی تھی آپ شہید ہوئے، یہ تین مردود خارجیوں نے صلاح کی تھی کہ معاویہ اور عمرو بن عاص اور علیؓ کو مار ڈالیں تو قصہ جھگڑا تمام ہو)-

خَرَاجُ مَقَاسَمَةٍ- بٹائی جس کا رواج اگلے زمانہ میں تھا-

خَرَاجُ تَوْظِيفٍ- نقدی ٹھہراؤ جس کا رواج اب اکثر حکومتوں میں ہے-

يَوْمُ الْخُرُوْجِ- قیامت کو بھی کہتے ہیں-

فَخَارَجَهُمْ عَلٰى اَنْ يَتْرُكَ الْاَرْضَ لَهُمْ- آپ نے خیبر کے یہودیوں سے یہ معاملہ کیا کہ زمین وہی رکھیں (اس میں جوتے بوئیں) اور آدھا حصہ پیداوار کا دیا کریں-

اِذَا دَخَلْتَ الْمَخْرَجَ- جب تو پائخانہ جائے-

رَجُلٌ مَّاتَ فِيْ بِيْرِ مَخْرَجٍ- ایک شخص پائخانہ کے سنڈاس میں گر کر مر گیا-

ذُكِرَ الْخَوَارِجُ عِنْدَ عَلِيٍّ- حضرت علیؓ کے سامنے خارجیوں کا ذکر آیا (کیا وہ کافر ہیں؟ فرمایا کفر سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے پھر کہا کیا منافق ہیں؟ فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں یہ تو اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں، صبح اور شام اسی کی یاد میں رہتے ہیں، انہیں ان لوگوں پر آفت آئی، شیطان نے بہکا دیا، اندھے اور بہرے ہو گئے (کسی کی بات نہیں سنتے، بس جو اپنے لوگ کہیں اسی کو مانتے ہیں، دوسرے مسلمانوں کی نہ تقریر سنتے ہیں نہ ان کی کتابیں دیکھتے ہیں یہ بھی ایک جہالت اور بے عقلی ہے)-

خَرْدَلَةٌ- کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، پھینکنا، گرنا، رائی کا داد-

فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ وَ مِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ يَا الْمُخَرْذَلُ يَا الْمُجَرْدَلُ- (پل صراط پر) گذرنے والوں سے کوئی تو اپنے (برے) عمل کی وجہ سے ہلاک ہو گا اور کوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا یا دوزخ میں گرا دیا جائے گا، کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے لَحْمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مَعْفُوْرٌ خَرَادِيْلٌ- لوگوں کا گوشت جو مٹی میں ملا ہوا ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ہے-

وَ مِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ يَا يُخَرْذَلُ يَا يُجَرْدَلُ- یعنی کوئی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا کوئی ہلاکت کے قریب ہو جائے گا-

جَرْدَلَةٌ ہلاکت کے قریب پہنچنا-

مِثْقَالَ حَبَّةٍ اَوْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ- ایک دانہ یا ایک رائی کے برابر ایمان، طیبی نے کہا یہ قلت کی تمثیل ہے حقیقتاً وزن مراد نہیں ہے کیونکہ ایمان جسم نہیں ہے-

میں:- کہتا ہوں قیامت میں ایمان بھی اور اعمال کی طرح اگر مجسم ہو تو کیا بعید ہے، ایمان سے یہاں ثمرۂ ایمان مراد ہے یعنی یقین، اور اطمینان قلبی-

خُرْدِيْقٌ- شوربا یہ معرب ہے خورد یگ کا-

دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ

كَانَ يَبِيْعُ الْخَرْدِيْقَ - آنحضرتؐ کو ایک غلام نے دعوت دی جو شوربا بیچا کرتا تھا (وہ ہمیشہ آنحضرتؐ کی دعوت کیا کرتا آپ قبول فرماتے) فراء شاعر کہتا ہے ؎

قَالَتْ سُلَيْمٰى اشْتَرِ لَنَا دَقِيْقًا
وَاشْتَرْ شُحَيْمًا نَتَّخِذْ خَرْدِيْقًا

سلیمی نے کہا تھوڑا آٹا ہمارے لئے اور چربی مول لے ہم شوربا بنائیں گے۔

خَرٌّ یا خُرُوْرٌ - اوپر سے نیچے گذرنا۔

خَرِيْرٌ - آواز کرنا' خرانٹے لینا۔

بَايَعْتُهٗ عَلٰى اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا - میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ جب گروں گا تو (اسلام پر قائم رہ کر) یعنی ایمان ہی پر مروں گا یا ہر معاملہ درستی کے ساتھ کروں گا نہ میں غبن کروں گا نہ کسی کو غبن کرنے دوں گا۔

اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ - اس کے گناہ گر جائیں گے ایک روایت میں جَرَتْ خَطَايَاهُ ہے یعنی وضو کے پانی کے ساتھ بہ جائیں گے۔

خَرَرْتَ مِنْ يَّدَيْكَ - تو اپنے ہاتھوں آپ گرا (یعنی قصور کیا اس کی وجہ سے ذلیل ہوا سزا پائی' بعض نے کہا تو شرمندہ ہوا' جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَرَرْتُ عَنْ يَّدِيْ - یعنی میں شرمندہ ہوا۔

مَنْ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ سَمِعَ خَرِيْرَ الْكَوْثَرِ - جو شخص اپنی انگلیاں کانوں میں گھسیڑے وہ کوثر کی آواز سنے گا (یعنی کوثر کے جوش کی آواز کی طرح ایک آواز اس کے کان میں آئے گی)۔

وَاِذَا اَنَا بِعَيْنٍ خَرَّارَةٍ - میں یکا یک ایک جوش مارنے والے چشمے پر پہنچا۔

خَرَّارٌ - ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے قریب - وہاں آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا تھا۔

فَخَرَّ عَلَيْهِ رَجُلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ - حضرت ایوب پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک بڑا گچھا اوپر سے آ گرا۔

يَخِرُّ فِيْهَا اَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - (قرآن کی ایک آیت کی تاویل آدمی اپنی رائے اور خواہش سے کرتا ہے اور) اس کی وجہ سے اتنا نیچے گر جاتا ہے اس سے بھی زیادہ جتنی زمین آسمان سے نیچے ہے۔

خَرْخَرَةٌ - خرانٹا جو سوتا ہوا آدمی نکالتا ہے یا جس کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔

خَرْزٌ - ستالی ڈال کر سینا۔

يَخْرُزَانِ فِيْ بَيْتٍ - ایک گھر میں جوتہ سی رہے تھے یا موزہ۔

خَرَزٌ - نگینہ الماس کا ہو یا یاقوت کا یا عقیق کا یا اور کسی جواہر کا یا کانچ کا۔

خُرْزَةٌ - لشکر' اس کی جمع خُرَزٌ ہے۔

خَرِيْزٌ - ایک درد ہے جس میں سوئیاں کو نچنے سا معلوم ہوتا ہے۔

مِخْرَزٌ - ستالی' جوتہ سینے کا آلہ۔

سَافِرْ بِمِخْرَزِكَ - اپنے جوتے سینے کا آلہ سفر میں ساتھ رکھ۔

خَرَسٌ - گونگا ہونا' خاموش ہونا' ابر کا بن آواز ہونا اسی طرح پہاڑ کا۔

هِيَ صُمْتَةُ الصَّبِيِّ وَ خُرْسَةُ مَرْيَمَ - کھجور بچوں کو چپ کرانے کی چیز ہے (جب وہ روئے ایک کھجور دے دی تو خاموش ہو رہتے ہیں) اور حضرت مریمؑ کی اچھوانی ہے (اچھوانی وہ کھانا جو زچہ کو زچگی کے بعد دیا جاتا ہے)۔

خُرْسٌ - وہ کھانا زچگی کے وقت لوگوں کو کھلایا جائے۔

اَفِيْ عُرْسٍ اَوْ خُرْسٍ اَوْ اِعْذَارٍ - (حضرت حسان بن ثابتؓ کو جب کوئی دعوت دیتا تو پوچھتے) کیا شادی کی دعوت ہے یا زچگی کی یا ختنہ کی (بس ان تینوں میں سے کوئی دعوت ہوتی تو قبول کرتے ورنہ قبول نہ کرتے)۔

لَا وَلِيْمَةَ اِلَّا فِيْ خَمْسٍ وَعَدَّ مِنْهَا الْخُرْسَ - دعوت پانچ طرح کی ہے اور ان میں سے ایک زچگی کی دعوت کو بیان کیا۔

وَلَوْ شِئْتَ لَاَخْرَسْتَنِيْ - اگر تو چاہتا تو مجھ کو گونگا بنا

دیتا (میں زبان کے گناہ نہ کرسکتا)۔

خُرَاسَان - ایک مشہور ولایت ہے بلاد عجم میں۔

خُرسِيٌ یا خُرَاسِيٌ یا خُرَاسَانِيٌ - تینوں طرح نسبت آئی ہے۔محیط میں خُرَاسِنِيٌّ اور خُرسَنِيٌّ کو بھی زیادہ کیا ہے۔

خَرِسٌ - مشہور۔

خَرَّاسٌ - مشہور بیچنے والا یا بنانے والا - خُرُوْسٌ جمع ہے خَرِسٌ -

خَرِشٌ - ٹھونسا دینا' مارنا' کمانا -

اِنَّهٗ اَفَاضَ وَهُوَ يَخْرِشُ بَعِيْرَهٗ بِمِحْجَنِهٖ - ابوبکر صدیقؓ (عرفات سے) لوٹے وہ اپنے اونٹ کو ٹیڑھے منہ کی چھڑی سے مار رہے تھے۔

لَوْ رَاَيْتُ الْعِيْرَ تَخْرِشُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا مَسِسْتُهٗ - اگر میں گورخر دیکھوں جو مدینہ کے دونوں کناروں میں کھانا ڈھونڈ رہا ہوتو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں (کیونکہ مدینہ حرم ہے مکہ کی طرح' بعض نے کہا خَارَشَةٌ خراشا سے ماخوذ ہے بمعنی لینے اور حاصل کرنے کے۔ایک روایت میں تَجُوشُ جیسے اوپر گذر چکا - حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ تَجْرِسَ ہے جرس سے بمعنی کھانے کے۔

كَانَ اَبُوْ مُوْسٰى يَسْمَعُنَا وَنَحْنُ نُخَارِشُهُمْ فَلَا يَنْهَانَا - ابوموسیٰ اشعری سنتے رہتے' ہم گاؤں والوں سے اپنی مہمانی کا کھانا زبردستی لیتے وہ ہم کو منع نہ کرتے۔

مِخْرَشَةٌ اور مِخْرَاشٌ - وہ لکڑی جس سے موچی چمڑے پر لکیر کرتا ہے اس کو مِخَطٌّ بھی کہتے ہیں اور مِخْرَشٌ اور مِخْرَاسٌ ٹیڑھے منہ کی لکڑی کو بھی کہتے ہیں۔

ضَرَبَ رَاْسَهٗ بِمِخْرَشٍ - اس کے سر پر ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے مارا۔

خَرْشٌ - گھر کا کم قیمت سامان' جمع خُرُوْشٌ ہے۔

خُرَاشَه - چورہ جو کسی چیز کے چھیلنے یا رگڑنے میں گرے۔

تَخَارَشَتِ الْكِلَابُ - کتے ایک دوسرے پر بھڑک اٹھے (لڑنے کے لئے چلے)۔

خَرْصٌ - جھوٹ بولنا - گمان سے ایک بات کہنا' اندزہ کرنا' انچنہ کرنا' بند کردینا' درست کرنا۔

خَرَصٌ - بھوکا ہونا سردی کے ساتھ۔

تَخْرِيْصٌ - سوراخ کرکے جوڑنا۔

اِخْتِرَاصٌ - جھوٹ بولنا۔

خِرْصٌ - چھلہ' نیزہ' تھیلی۔

خَرَّاصٌ - جھوٹا' کذاب۔

خُرْصٌ - شاخ' نیزہ' چھلہ' اس کی جمع خُرْصَانٌ ہے۔

اَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلُهٗ خُرْصًا مِّنَ النَّارِ - جو عورت اپنے کان میں سونے کا بالا ڈالے تو اتنا ہی بالا آگ کا اس کے کان میں پہنایا جائے گا (نہایہ میں ہے کہ یہ اس وقت کی حدیث ہے جب عورتوں کو بھی سونا پہننے کی ممانعت تھی بعد اس کے یہ ممانعت منسوخ ہوگئی اور عورتوں کو سونا پہننا درست ہوگیا' بعض نے کہا وہ عورت مراد ہے جو زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

مُؤَلِّفُ:- کہتا ہے یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اول تو زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے[1] دوسرے اگر آنحضرتؐ کا یہ مطلب ہوتا تو سونے کی تخصیص کیوں فرماتے' تو صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے' بعض نے کہا مراد وہ عورت ہے جو فخر اور تکبر کی راہ سے پہنے' اس صورت میں حدیث منسوخ نہ ہوگی۔

فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ - کوئی عورت چھلہ اور انگوٹھی (صدقہ کے طور پر) ڈالنے لگی (جب آپ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو صدقہ کی ترغیب دی)۔

اِنَّ جُرْحَ سَعْدٍ بَرَاَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ اِلَّا كَالْخُرْصِ - سعد کا زخم چنگا ہوگیا ایک چھلہ کے برابر باقی رہا۔

اَمَرَ بِخَرْصِ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ - آنحضرتؐ نے کھجور اور انگور کا انچنہ کرنے کا حکم دیا (یعنی اندازہ کرنے کا کہ کس قدر

---

[1] زیورات اگر حد نصاب کو پہنچ جائیں تو ان کی زکاۃ نکالنا ضروری ہے۔حوالہ جات پیچھے گذر چکے ہیں۔(م)

میوہ درختوں پر سے نکلے گا)- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں کَمْ خِرْصُ اَرْضِکَ- تیری زمین کے پیداوار کا کیا تخمینہ ہے-

اِنَّهٗ کَانَ یَاْکُلُ الْعِنَبَ خَرْصًا- آنحضرتؐ انگور کو خرص کے طور پر کھاتے (یعنی گچھہ منہ میں رکھ لیتے پھر باریک ٹہنیاں اس کے منہ سے نکال کر پھینکتے) ایک روایت میں خَرْطًا ہے معنی وہی ہے یا یہ معنی ہے کہ سونت کر کھاتے اس کو ٹہنیوں سے جدا کر کے-

بَابُ خَرْصِ التَّمَرِ- اس باب میں کھجور کے انچنہ (اندازے) کا بیان ہے-

رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا- آپ نے اندازہ کر کے عرایا کی اجازت دی (عرایا یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک یا دو یا چند درخت کھجور کے کسی مسکین کو دے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے تنگ ہو کر ان درختوں کے میوے کا اندازہ کر کے اتنے ہی خشک میوے کا بدل ان درختوں کے میوے کو مسکین سے خرید لے)-

تُخْرَصُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُهٗ زَبِیْبًا- انگور کا انچنہ کر لیا جائے پھر جتنا انچنہ کیا جائے اسی حساب سے منقی (سوکھا انگور) زکوٰۃ میں دیا جائے-

اُخْرُصُوْهَا یا اِخْرِصُوْهَا- اس کا انچنہ (اندازہ) کر لو (کہ کتنی کھجور نکلے گی)-

کُنْتُ خَرِصًا- میں بھوکا تھا سردی کا مارا ہوا-

خَارِصٌ- کا بھی یہی معنی ہے-

اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَ دَعُوا الثُّلُثَ- جب تم اندازہ کرو تو (جتنا زکوٰۃ کا مقدار ٹھہرے اس کے) دو تہائی لو ایک تہائی مالک مال کو چھوڑ دو (یہ احتیاطاً ہے اس لئے کہ شاید اندازہ میں غلطی ہوئی ہو اور حنفیہ نے مطلق انچنہ کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں سود حرام ہونے سے پہلے کی ہیں اور عتاب کی حدیث جس میں اندازے کا ذکر ہے ان کا رد کرتی ہے کیونکہ عتاب فتح مکہ کے دنوں میں اسلام لائے تھے اور سود اس سے پہلے حرام تھا)-

خَرْطٌ- سونتنا' چھیلنا' چھوڑنا' جماع کرنا' گوز لگانا' دست لانا' خوشہ منہ میں ڈال لینا پھر ٹہنیاں منہ سے نکا کر پھینکنا-

کَانَ یَاْکُلُ الْعِنَبَ خَرْطًا- اس کے معنی ابھی گذر چکے ہیں-

اِنَّکَ لَخَرُوْطٌ- (ایک شخص کو حضرت علیؓ کے پاس لے کر آئے جس کی امامت سے لوگ ناراض تھے مگر وہ امام بن جاتا تھا آپ نے فرمایا) تو بڑا اجڈ جاہل آدمی ہے-

خَرُوْطٌ- اصل میں اس کو کہتے ہیں جو حماقت کے ساتھ بہادری کرے' خواہ مخواہ ہر بات میں کود پڑے اپنے تئیں مشکلات میں پھنسائے-

فَاخْتَرَطَ سَیْفَهٗ- اپنی تلوار سونت لی (نیام سے نکال لی)-

خَرَطَ عَلَیْنَا الْاِحْتِلَامُ- (حضرت عمرؓ نے اپنے کپڑے میں منی دیکھی تو فرمایا) اجی یہ احتلام تو ہم پر چھوڑ دیا گیا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں-

خَرَطَ دَلْوَهٗ فِی الْبِئْرِ- اپنا ڈول کنوے میں چھوڑ دیا-

خَرِطَ الْبَازِیَ- باز چھوڑا-

خَرَطْتُ الْعُوْدَ- میں نے لکڑی کو سونتا-

خَرَّاطٌ- لکڑی کو تراشنے والا برابر اور چکنا کرنے والا' اردو میں خرادنا کہتے ہیں-

خَرْطُ الْقَتَادِ- قتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اس کا سونتنا مشکل ہے' اس طرح مشکل کام کو خرط القتاد کہتے ہیں-

خَرِیْطَ- تھیلی-

خَرْطٌ- جھوٹ کو بھی کہتے ہیں-

خَرْطَمَةٌ- سونڈ پر یا ناک پر مارنا' ناک بھوں چڑھانا' غصہ ہونا-

خُرْطُوْم- سونڈ ناکڑا' تیز شراب جو جلدی نشہ کرے-

خِفَافُهُمْ مُخَرْطَمَةٌ- دجال کے ساتھی جو لوگ ہوں گے ان کے جوتوں کی نوکیں مڑی ہوئی ہوں گی ایسے جوتے پہنے ہوں گے جیسے بعض ملکوں میں بنتے ہیں ان کے سرے مڑے

ہوئے)-

خَرَاطِيْمُ الْقَوْمِ - قوم کے سردار اور عمائد-

خَرْعٌ - چیرنا-

خَرْعٌ - ضعیف ہونا' دہشت پانا' ٹوٹ جانا-

خَرَاعَةٌ اور خُرُوْعٌ - جوڑوں کا ڈھیلا اور نرم ہونا' پھٹ جانا' چر جانا' ریزہ ریزہ ہو جانا-

اِخْتِرَاعٌ - چیرنا' نئی نکالنا' پیدا کرنا-

اِنَّ الْمُغِيْبَةَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِ زَوْجِهَا مَا لَمْ تَخْتَرِعْ مَالَهٗ - جس عورت کا شوہر غائب ہو (اس کا پتہ نہ معلوم ہو کہاں ہے) تو خاوند کی جائداد میں سے اس کو خرچہ دیا جائے گا جب تک وہ اس کو تباہ نہ کرے یا اس میں خیانت نہ کرے-

لَوْسَمِعَ اَحَدُكُمْ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ لَخَرِعَ - اگر تم میں سے کوئی قبر کا دبوچنا سنے تو دہشت میں آ جائے-

لَوْلَا اِنَّ قُرَيْشًا تَقُوْلُ اَدْرَكَهُ الْخَرَعُ لَقُلْتُهَا - (ابوطالب مرتے وقت کہنے لگے) اگر قریش کے لوگ یہ نہ کہیں کہ ابوطالب ڈر گیا (دہشت پا گیا) تو میں کلمہ (لا الہ الا اللہ) کہہ لیتا-

لَايُجْزِیْ فِی الصَّدَقَةِ الْخَرِعُ - زکوٰۃ میں ناتواں کمزور جانور دینا درست نہیں (یا دودھ پیتا ہوا کم عمر)-

خِرْوَعٌ - ایک درخت ہے اس کا پتہ چکنا اس کے پھل میں سے تیل نکلتا ہے' سدد اور قولنج کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ وہ مسہل اور مزلق ہے (ہندی میں اس کو ارنڈی اور فارسی میں بیدا اور انجیر کہتے ہیں)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اخْتَرَعَ الْخَلْقَ بِمَشِيَّتِهٖ - شکر اس اللہ کا جس نے مخلوقات کو اپنی مشیت سے پیدا کیا-

خَرْفٌ - چننا جیسے مَخْرَفٌ اور خَرَافٌ اور خِرَافٌ - پوناس (خریف) کا پانی پڑنا' سٹھیا جانا' بیوقوف ہو جانا-

خَرَفٌ اور خَرَافَةٌ - بوڑھا ہونا' دہشت پانا' سٹھیا جانا-

اِخْرَافٌ - کھجور کاٹنے کا وقت آ جانا-

مُخَارَفَه - فصل خریف پر معاملہ کرنا-

تَخْرِيْفٌ - بیوقوف بنانا-

عَائِدُ الْمَرِيْضِ عَلٰى مَخَارِفِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ - بیمار پرسی کرنے والا جب تک لوٹے گویا وہ بہشت کے کھجور کے باغوں میں ہے-

مَخَارِفُ - جمع ہے مَخْرَفَهٗ کی وہ روش جس کے دونوں طرف کھجور کے درخت ہوں بعض نے کہا مَخْرفَهٗ رستہ تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ بہشت کے رستوں پر ہے' دوسری روایت میں یوں ہے اگر چہ شام کو عیادت کرے' اس سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جنھوں نے شام کو عیادت کرنا مکروہ جانا ہے-

تُرِكْتُمْ یاتَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ مَخْرَفَةِ النَّعَمِ - میں نے تم کو اونٹوں کے چلنے کے رستے پر چھوڑا ہے (یعنی صاف اور کشادہ رستے پر)-

اِنَّ لِیْ مَخْرَفًا وَّ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُهٗ صَدَقَةً - میرا ایک باغ ہے کھجور کا میں نے اس کو خیرات کر دیا (اللہ کی راہ میں دے ڈالا)-

فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا - میں نے اس کے بدل کھجور کا ایک باغ مول لیا' بعض نے مِخْرفًا روایت ہے' کرمانی نے کہا مِخْرَاف اور مَخرِف باغ-

عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِیْ خِرَافَةِ الْجَنَّةِ - بیمار پرسی کرنے والا بہشت کے میوے چن رہا ہے ایک روایت میں عَلٰى خُرْفَةِ الْجَنَّةِ ہے ایک روایت میں لَهٗ خَرِيْفٌ فِی الْجَنَّةِ ہے یعنی اس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے گا-

اَلنَّخْلَةُ خُرْفَةُ الصَّائِمِ - کھجور روزہ دار کا میوہ ہے- (روزہ اسی پر کھولنا مستحب ہے)-

اِنَّهٗ اَخَذَ مِخْرَفًا فَاَتٰى عِذْقًا - آپ نے ایک کھلیان لیا (جہاں میوہ کاٹ کر اکٹھا کیا جاتا ہے) اور عذق کے پاس آئے (عذق کھجور کی ڈالی)-

اِنَّ الشَّجَرَ اَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ - درخت میوہ چننے والے سے دور ہے-

وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ - اس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے گا-

مِخْرَف - زنبیل کو بھی کہتے ہیں جس میں کھجور رکھی جاتی ہے-

خُرْفَةُ الْجَنَّةِ - بہشت کا باغ-

بُوْعِدَ مِنَ النَّارِ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا - وہ دوزخ سے ساٹھ برس کے رستہ پر دور کیا جائے گا (پہلے عرب لوگ فصل خریف سے سال کا حساب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے سن ہجری قائم کیا-

فُقَرَاءُ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا - میری امت کے محتاج لوگ مال داروں سے چالیس برس پہلے بہشت میں چلے جائیں گے (مال داروں سے حساب وکتاب ہوتا رہے گا' معاذ اللہ مال کیا ہے وبال جان ہے' دنیا میں الگ فکر اور تشویش رہی اور آخرت میں اس کا محاسبہ دینا پڑا)-

اِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَدْعُوْنَ مَالِكًا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا - دوزخ والے مالک کو (جو دوزخ کا داروغہ ہے) چالیس برس تک پکارتے رہیں گے (وہ جواب نہ دے گا)-

مَابَيْنَ مَنْكِبَيِ الْخَازِنِ مِنْ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ خَرِيْفٌ - دوزخ پر فرشتے مقرر ہیں' ان کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک برس کی راہ ہے (اتنے جسامت رکھتے ہیں)-

لٰكِنْ غَذَا هَالَبَنٌ خَرِيْفٌ - اس کو چکنے دودھ کی غذا ملی ہے' دودھ اکثر فصل خریف میں چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانوروں کو ہرا چارہ ملتا ہے- بعض نے کہا خریف سے تازہ دودھ مراد ہے-

اِذَا رَاَيْتَ قَوْمًا خَرَفُوْا فِىْ حَائِطِهِمْ - جب تو لوگوں کو دیکھے میوہ چننے کے وقت وہ اپنے باغ میں رہ گئے ہیں جیسے صَافُوا' گرمی میں رہ گئے اور شَتَوْا' سردی میں رہ گئے' اور اَخْرَفَ اور اَصَافَ اور اَشْتٰى کے معنی یہ ہیں کہ خریف میں گیا یا گرمی میں یا سردی میں-

ذَوْدٌ نَاتِىْ عَلَيْهِنَّ فِىْ خُرُفٍ - وہ اونٹ جو خریف کی فصل میں ہم ان کو پکڑ لیتے ہیں (ان پر چڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا مسلمان کی گمی ہوئی چیز دوزخ کی چنگاری ہے)-

اِنَّمَا اَبْعَثُكُمْ كَالْكِبَاشِ تَلْتَقِطُوْنَ خِرْفَانَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ - (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا) میں تم کو مینڈھے (عالم فاضل) بنا کر بھیجتا ہوں تا کہ تم بنی اسرائیل کے نوجوان اور نادانوں کو چن لو)-

مَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثُ خُرَافَةٍ - (حضرت عائشہؓ سے کسی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کروانھوں نے کہا) کیا حدیث بیان کروں خرافہ کی حدیث بیان کروں (خرافہ ایک شخص تھا بنی عذرہ کا اس کو جن اٹھا کر لے گئے تھے' وہ جنوں کے عجیب عجیب قصے بیان کرتا لوگ اس کو جھٹلاتے' جب سے عربوں کا محاورہ یہ ہو گیا کوئی لغو اور واہی دوراز قیاس بات کہے تو اس کو حدیث خرافہ کہتے ہیں' اسی سے ہے خرافات یعنی واہی' بے معنی اور نامعقول باتیں- ایک حدیث میں ہے کہ خرافہ کا واقعہ سچا تھا' معانی الاخبار میں ہے کہ خریف ستر برس کا ہوتا ہے' ایک روایت میں ہے خریف ہزار عام کا اور ہر عام ہزار برس کا' ایک روایت میں ہے میں نے آپ سے پوچھا خریف کیا ہے فرمایا ایک کونا ہے بہشت کا جہاں سوار چالیس برس تک چلتا رہے گا)-

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا - جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر خریف کی راہ دوزخ سے دور کر دے گا-

خُرُوْفٌ - بھیڑ کا نر بچہ اس کی جمع خُرْفَانٌ-

خَرْفَجَةٌ - کسی چیز کو بہت لے لینا-

خُرْفُجٌ اور خُرَافِجٌ اور خِرْفَاجٌ - چین اور آرام' عیش وعشرت-

خُرَفِجٌ - موٹا-

اِنَّهٗ كَرِهَ السَّرَاوِيْلَ الْمُخَرْفَجَةَ - انھوں نے کشادہ ازاروں کو برا سمجھا (جن کے پائینچے پشت قدم تک آ جائیں) عرب لوگ کہتے ہیں عَيْشٌ مُخَرْفَجٌ بڑی کشادہ اور آرام کی زندگی-

خَرْقٌ - جھوٹ بولنا' مخراق سے کھیلنا' جھوٹ بنانا' طے کرنا' پھاڑنا' چیرنا' تراش لینا-

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِشَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ - آنحضرتؐ

نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان پھٹا ہو یا اس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

كَاَنَّهُمَا خِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ يا خُرْقَانِ يا خِرْقَانِ - (سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی) جیسے پرندوں کے دو جھنڈ قطار باندھے ہوئے۔

فَجَاءَتْ خِرْقَةٌ مِّنْ جَرَادٍ - ٹڈیوں کا ایک جھنڈ آن پہنچا (اس نے ان کا شکار کیا ان کو بھونا)۔

اَلرِّفْقُ يُمْنٌ وَ الْخُرْقُ شُؤْمٌ - نرمی اور ملایمت مبارک ہے اور جہالت اجڈ پنا منحوس ہے۔

تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ - تو کسی کاری گر کی مدد کرے یا ایسے شخص کے لئے کچھ بنا دے جو کوئی کام ہنر نہ جانتا ہو محض گاؤدی ہو بے ہنرا۔

فَكَرِهْتُ اَنْ اَجِيْئَهُنَّ بِخَرْقَاءَ مِثْلِهِنَّ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ایک اور عورت ان کی طرح پھوہڑ بے ہنر لے کر آؤں (جیسے میری بہنیں تھیں)۔

فَجَاءَتْ خَرِقَةً مِّنَ الْحَيَاءِ - (جب حضرت فاطمہؓ کا آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے نکاح کر دیا تو ان کو بلایا) وہ شرماتی ہوئیں یا دہشت زدہ حیران پریشان ہو کر آئیں' دوسری روایت میں ہے مارے شرم کے وہ اپنی چادر میں الجھتی اور گرتی آئیں۔

فَرَقَعَ فَخَرِقَ - وہ گر کر مر گیا۔

اَلْبَرْقُ مَخَارِيْقُ الْمَلٰئِكَةِ - بجلی کیا ہے فرشتوں کے کوڑے ہیں۔ یہ مخراق کی جمع ہے۔

مِخْرَاقٌ - کپڑے کو لپیٹ کر اس کا کوڑا بنا کر بچے ایک دوسرے کو مارتے ہیں' ابن عباس نے کہا بجلی نور کا کوڑا ہے جس سے فرشتے بادلوں کو ڈانٹتے ہیں (کہ ادھر چلو اُدھر چلو جہاں حکم ہوتا ہے)۔

فَاِنَّ السَّيْفَ وَ الشَّتْمَ مِخْرَاقُ لَاعِبٍ - (جاہلوں کا قاعدہ ہے جب حجت' دلیل اور بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو مار دھاڑ پر مستعد ہوتے ہیں' تلوار اٹھاتے ہیں گالیاں دیتے ہیں) تلوار اور گالی کھیلنے والے کا مخراق ہے۔

اِنَّ اَيْمَنَ وَفِتْيَةً حَلُّوْا اُزُرَهُمْ وَ جَعَلُوْهَا مَخَارِيْقَ - ایمن اور چند نوجوانوں نے کیا کیا اپنی ازاریں کھول کر ان کے کوڑے بنائے (اور لگے ایک دوسرے کو مارنے) آنحضرتؐ نے فرمایا (یہ کیسے بے شرم ہیں) نہ ان کو اللہ سے شرم ہے نہ اس کے رسول سے انھوں نے پردہ کیا' ام ایمن (جو آپ کی کھلائی تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں (اللہ تعالےٰ ان کا گناہ بخش دے) آپ نے کچھ دیر کے بعد ان کے لئے بخشش کی دعا فرمائی۔

عِمَامَةٌ خُرْقَانِيَّةٌ - کپڑا لپیٹ کر جو عمامہ باندھا جائے جیسے گاؤں والے باندھتے ہیں ایک روایت میں حَرْقَانِيَّةٌ ہے بہ فتحہ وضمہ حائے حطی۔

خَرْقَاءُ - ایک عورت ریطہ بنت سعد کا لقب ہے۔

مَعَهُ مَخَارِيْقُ - اس کے ساتھ ریشمی کپڑا تھا۔

مُخَارِقٌ - بڑا گویا تھا مشہور ہارون رشید کے زمانہ میں۔

اَخْرَقُ - احمق۔

خَرْمٌ - کاٹنا' کم ہونا' کم کرنا' تجاوز کرنا' سوئی کا ناکہ توڑنا' وعدہ خلاف کرنا۔

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَةٍ خَرْمَاءَ - میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ لوگوں کو ایک اونٹنی پر بیٹھے خطبہ سنا رہے تھے جس کا کان چھدا ہوا تھا۔

اَخْرَمُ - وہ جس کے کان میں سوراخ ہو یا اس کے ناک کی نوک کاٹ ڈالی گئی ہو۔ خرماء اس کا مؤنث ہے۔

كَرِهَ اَنْ يُّضَحّٰى بِالْمُخَرَّمَةِ الْاُذُنِ - آپ نے کان کٹی بکری کی قربانی کرنا مکروہ سمجھا' یہاں مخرمہ سے کان کٹی مراد ہے یا وہ بکری جس کے کان میں بہت سوراخ ہوں یا جس کا کان کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہو۔

فِي الْخَرَمَاتِ الثَّلٰثِ مِنَ الْاَنْفِ الدِّيَةُ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهَا ثُلُثُهَا - ناک کے تینوں پردوں میں پوری دیت لازم ہوگی' ہر ایک میں تہائی دیت۔

مَاخَرَمْتُ مِنْ صَلٰوةِ رَسولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا - (جب کوفہ والوں نے حضرت عمرؓ سے سعد کے نماز کی شکایت کی تو انھوں نے کہا) میں تو آنحضرتؐ جیسی نماز پڑھتا تھے اس میں کوئی کمی نہیں کی -

لَمْ اَخْرِمْ مِنْهُ حَرْفًا - میں نے ایک حرف بھی اس میں سے کم نہیں کیا -

لا اَخْرُمُ عَنْهَا - میں اس میں کمی نہیں کروں گا -

يُرِيْدُ اَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ - آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائے گا (یعنی اس زمانے والے سب گذر جائیں گے) سو برس پر ان میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا' (آپ کا مطلب یہ نہیں تھا کہ سو برس کے آخر پر دنیا میں کوئی نہ رہے گا قیامت آجائے گی) -

كِدْتُ اَنْ اَكُوْنَ السَّوَادَ الْمُخْتَرَمَ - میں تو قریب تھا اس گروہ میں ہو جاؤں جو تباہ اور برباد ہو گیا -

خُرَيْم - ایک ٹیلہ ہے مدینہ اور روحا کے درمیان آپ بدر سے لوٹتے وقت اسی پر سے ہو کر آئے تھے -

حَيْثُ تَعْلَمُ مِنْ مَخَارِمِ الطُّرُقِ - (ہجرت کے سفر میں ابا دس اسلمی آپ پر سے گذرے' انھوں نے آپ کو اور ابوبکرؓ کو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور ایک رستہ بتلانے والا ساتھ کر دیا' اس سے کہہ دیا) تو جو رستے پہاڑوں اور ریتوں کے جانتا ہے ان میں سے ان کو لے جا - یہ مخرم بہ کسرہ راہ کی جمع ہے' بعض نے کہا مخرم وہ مقام ہے جہاں پر پہاڑ کی بینی ختم ہو -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْنِيْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ - اللہ کا شکر اس نے مجھ کو برباد شدہ گروہ میں سے نہیں کیا -

لَا يَأْمَنُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّخْتَرَمَ - آدمی موت یا تباہی سے بے ڈر نہیں ہو سکتا (موت کا کھٹکہ ہر وقت لگا ہے مگر غفلت کا پردہ چھایا ہوا ہے اسی میں کچھ اللہ تعالٰے کی حکمت ہے ورنہ دنیا کا قائم رہنا دشوار ہو جائے) -

خُرَّمِيَّةُ - وہ گروہ جو تناسخ کا اور اباحت کا قائل ہے یہ ماخوذ ہے خُرَّمْ سے یعنی جو عیش وعشرت میں خوش ہو -

خَرْنَبَاءُ - ایک مقام کا نام ہے ملک مصر میں -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الزَّاءِ

خَزَبٌ - موٹا ہونا' سوج جانا -

خَزَجٌ - موٹا ہونا -

خُزْخُزٌ - سخت پٹھے والا -

خُزَخِزٌ اور خُزَاخِزٌ - قوی' زور آور -

خَزْخَزَ الْمَاءُ - پانی پر سبزی آ گئی (کائی چھا گئی) -

خَزْرٌ - گوشہ چشم سے دیکھنا' بھاگنا -

خَزَرٌ - آنکھ کا چھوٹا ہونا - احول ہونا -

تَخْزِيْرٌ - تنگ کرنا -

حَبَسَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَزِيْرَةٍ - (عتبان نے) آنحضرتؐ کو حلیم کھانے کے لئے روک رکھا' خزیرہ گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو پانی میں ڈال کر جوش دیں جب وہ پک جائے تو اس پر آٹا چھڑک دیں اگر گوشت نہ ہو تو اس کو عصیدہ کہیں گے - بعض نے کہا خزیرہ آٹے اور چربی کا حریرہ' بعض نے کہا اگر آٹا ہو تو حریرہ ہے اگر بھوسی ہو تو وہ خزیرہ ہے - بعض نے کہا خزیرہ دودھ سے بنتا ہے -

كَاَنِّيْ بِهِمْ خُنْسُ الْاُنُوْفِ خُزْرُ الْعُيُوْنِ - گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں چپٹی ناکیں چھوٹی چھوٹی آنکھیں -

فَصَعِدَ عَلٰى خَيْزُرَانِ السَّفِيْنَةِ - (شیطان حضرت نوحؑ کی کشتی میں گھس گیا' آپ نے فرمایا ارے دشمن خدا کے نکل) آخر وہ کشتی کے سکان پر چڑھ گیا' ہر جھکی ہوئی مڑی ہوئی شاخ کو بھی خیزران کہتے ہیں' محیط میں ہے کہ خیزران ایک ہند کا درخت ہے اس کی جمع خَيَازِرُ ہے اور خیزران ہر نرم لکڑی' نیزے' کڑبی اور نرکل کو بھی کہتے ہیں' اسی سے شاعر کہتا ہے كَاَنَّ عِظَامَهَا مِنْ خَيْزُرَانٍ - اس کی ہڈیاں (ایسی نرم ہیں) جسے خیزران کی ہیں' اور فرزدق شاعر نے امام زین العابدین کی ہتھیلی کی تعریف میں کہا ہے خَيْزُرَانٌ رِيْحُهٗ عَبِقٌ - ان کے ہتھیلی خیزران ہے جس کی خوشبو مہک رہی ہے (خیزران بید کے درخت کو بھی کہتے ہیں) -

خَیزُوْر - بھی وہی خیزران -

خَزُوْرٌ - جوان، قوی، سخت -

خِنْزِیْرٌ - سؤر - خَنَازِیر اس کی جمع

خَنَازِیْر - ایک بیماری بھی ہے جو حلق میں ہوتی ہے -

خَرَجَتْ بِجَارِیَةٍ لَهَا خَنَازِیْرُ فِیْ عُنُقِهَا - ایک لونڈی لے کر نکلی اس کے گلے میں خنازیر کے زخم تھے -

لَا تُنَاکِحُوا الزَّنْجَ وَالْخُزَرَ - زنگیوں اور خزر سے نکاح نہ کرو - خزر ایک قوم ہے ترکوں کی یافث بن نوح کی اولاد میں -

اِلْحَظُوا الْخَزَرَ وَاطْعَنُوا الشَّزْرَ - (یہ حضرت علیؓ نے جنگ صفین میں فرمایا) یعنی گوشۂ چشم سے یا آنکھ کو چھوٹا کر کے دیکھو اور داہنے بائیں برچھے چلاؤ -

خَیزُرَان - مہدی باللہ خلیفہ کی ماں کا بھی نام تھا جو لونڈی تھی اور امام محمد بن علی جواد کی والدہ کا بھی نام تھا وہ بھی ام ولد تھیں - قبط میں سے جہاں کی ماریہ قبطیہ آنحضرتؐ کی حرم تھیں -

خَزٌّ - ٹھونسا، مارنا، اور ایک کپڑا ہے جو اون اور ریشم ملا کر بنا جاتا ہے، اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی کہتے ہیں -

نَهٰی مِنْ رُکُوْبِ الْخَزِّ وَالْجُلُوْسِ عَلَیْهِ - آپ نے خز پر سواری کرنے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا، نہایہ میں ہے کہ اگر خز سے وہ کپڑا مراد ہو جس میں اون اور ریشم دونوں ہوتے ہیں تب تو یہ نہی تنزیہی ہوگی کیونکہ اس خز کا پہننا مباح ہے صحابہ اور تابعین نے اس کو پہنا ہے اور جو خز سے صرف ریشمی کپڑا مراد ہو تب یہ نہی حرمت کے لئے ہوگی اس لئے کہ خالص ریشمی کپڑا مردوں کو پہننا حرام ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے یَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ اس میں وہی خالص ریشمی کپڑا مراد ہے - ایک روایت میں یُسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ ایک روایت میں یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَحَ ہے، یعنی شرم گاہ کو حلال کر لیں گے (مطلب یہ ہے کہ زنا کچھ عیب نہ سمجھیں گے) -

بُرْنُسًا مِنْ خَزٍّ - ایک لمبی ٹوپی خز کی -

مجمع البحرین میں ہے کہ خز ایک دریائی جانور ہے، اس کی اون سے کپڑے بنائے جاتے ہیں - حدیث میں ہے اَلْخَزُّ کِلَابُ الْمَاءِ - خز پانی کے کتے ہیں -

خُزَزٌ - نر خرگوش جمع خُزَّانٌ - خَزَّازٌ، خز بیچنے والا جیسے بَزَّازٌ کپڑا بیچنے والا -

مَخَزَّةٌ - خرگوشوں کا مقام -

خَزْعٌ - کاٹنا، پیچھے رہ جانا -

تَخْزِیْعٌ - کاٹنا -

تَخَزُّعٌ - پیچھے رہ جانا -

اِنَّ کَعْبَ ابْنَ الْاَشْرَفِ عَاهَدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یُقَاتِلَهٗ وَلَا یُعِیْنَ عَلَیْهِ ثُمَّ غَدَرَ فَخَزَعَ مِنْهُ هِجَاءَهٗ لَهٗ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ - کعب بن اشرف نے (جو یہودیوں کا سردار تھا) آنحضرتؐ سے یہ عہد کیا کہ آپ سے نہیں لڑے گا اور نہ آپ کے مقابلہ میں (دشمن کی مدد کرے گا) لیکن اس نے عہد شکنی کی اور آنحضرتؐ کی ہجو کرنے لگا (یا اس کی ہجو نے جو اس نے آنحضرتؐ کی اس کا عہد کاٹ دیا) آخر آپؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا -

فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ تَخَزَّعُوهَا - انھوں نے اس کو بانٹ لیا ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، اسی سے ہے خزاعہ جو ایک قبیلے کا نام ہے کیونکہ وہ مکہ میں جدا جدا رہتے تھے اور جیسے عرب لوگ کہتے ہیں تَخَزَّعْنَا الشَّیْءَ - ہم نے اس کو بانٹ لیا تقسیم کر لیا - مجمع البحرین میں ہے کہ پہلے جرہم قبیلہ مکہ میں آباد تھا انھوں نے شرارت شروع کی تو اللہ تعالےٰ نے ان پر بیماری بھیجی اور خزاعہ قبیلہ کو ان پر غالب کیا انھوں نے جرہم کو مار کر نکال دیا اس کے بعد خزاعہ قبیلہ کا قبضہ بیت اللہ پر رہا یہاں تک کہ قصی بن کلاب پیدا ہوا اس نے خزاعہ والوں کو حرم سے نکالا اور بیت اللہ پر اپنا قبضہ کیا -

خُزَعْبِلٌ یا خَزَعْبَلٌ یا خُزَعْبِیْلٌ - باطل اور لغو -

خُزَعْبِیْلَةٌ - مسخرہ پن کی بات کرنے والا -

خَزَعْلَةٌ - لنگڑانا جیسے خَزَعَالٌ -

خَزْفٌ - ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا -

خَزَفٌ - ٹھیکرا -

خَزَّاف - کمہار -

اَلتَّدَلُّکُ بِالْخَزَفِ يُبْلِي الْجَسَدَ - ٹھیکرے سے بدن کا ملنا بدن کو پرانا کرتا ہے -

خَزْقٌ - کونچنا، مارنا، گھس جانا، پار نکل جانا -

كُلْ مَا خَزَقَ وَ اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ - (عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم بی گانسی کا تیر جس میں لوہے کی نوک نہیں ہوتی عربی میں اس کو معراض کہتے ہیں) اس سے شکار مارتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ جانور میں نوک کی طرف سے گھس جائے تو اس کو کھا اور اگر عرض کی طرف سے پڑے (اور جانور اس کی چوٹ سے مر جائے) تو اس کو مت کھا -

سَهْمٌ خَازِقٌ يَا خَاسِقٌ - (عرب لوگ کہتے ہیں) تیر گھس جانے والا -

فَاِذَا كُنْتُ فِي الشَّجْرَاءِ خَزَقْتُهُمْ بِالنَّبْلِ - جب میں گنجان جھاڑی میں ہوتا تھا ان کو تیر سے مارتا -

لَا تَاْكُلْ مِنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ اِلَّا اَنْ يَّخْزِقَ - معراض کا شکار مت کھا مگر جب وہ جانور میں (نوک کی طرف سے) گھس جائے -

خَزَقَ الطَّائِرُ - (عرب لوگ کہتے ہیں) پرندے نے بیٹ کی -

اِخْتَزَقَ السَّيْفَ - تلوار سونت لی -

خَزْلٌ - کاٹنا، روکنا -

خَزَلٌ - پیٹھ ٹوٹ جانا -

تَخَزُّلٌ - بھاری ہو کر چلنا -

اِخْتِزَالٌ - اپنی اکیلی رائے پر چلنا، کاٹنا، چوری کرنا -

وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِّنْكُمْ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْتَزِنُوْنَا مِنْ اَصْلِنَا - تم میں سے ایک گروہ نکلا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہم کو جڑ سے کاٹ دے یعنی اکیلا کر دے ہماری جماعت سے ہم کو الگ لے جائے -

اَرَادُوْا اَنْ يَّخْتَزِلُوْهُ دُوْنَنَا - ان کا مطلب یہ تھا کہ اس کو ہم سے جدا کر کے اکیلا کر دیں -

اِنْخَزَلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ مِّنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ - عبداللہ بن ابی اس جگہ سے اکیلا ہو کر نکل گیا -

اَلَّذِيْ مَشٰى فَخَزِلَ - جو شخص چلا بھاری پن کے ساتھ (یعنی اتراتا ہوا) -

مَشْيَةُ الْخَيْزَلٰى يَا مَشْيَةُ الْخَوْزَلٰى - ناز و انداز کی چال اترا کر چلنا -

لَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ دُوْنَكَ - ان کی حاجتیں تجھ تک پہنچنے سے مت کاٹ (یعنی ان کی مرادیں اور حاجتیں پوری کر) -

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الدُّنْيَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اخْتَزَلَهَا مِنْ اَيَّامِ السَّنَةِ - اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں بنایا پھر ان چھ دنوں کو تین سو ساٹھ دنوں میں سے سال کے نکال لیا (تو سال کے تین سو چون دن رہ گئے) -

اِخْتَزَلَ مَنْزِلَهَا مِنْ دَارِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ - اس کا گھر امام ابو عبداللہ کے محل سے علیحدہ کر دیا - جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اِنْخَزَلَ الشَّيْءُ یہ چیز کٹ گئی علیحدہ ہو گئی -

اِنْخَزَلَ عَنَّا وَ اعْتَزَلَ - ہم سے علیحدہ اور جدا ہو گیا -

خَزْمٌ - سوراخ کرنا، پرونا، اونٹ کی ناک میں چھلہ ڈالنا -

تَخْزِيْمٌ - اونٹ کی ناک میں چھلہ ڈالنا یا سوراخ کرنا چھلہ ڈالنے کے لئے -

لَا خِزَامَ وَلَا زِمَامَ فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں ناک میں چھلے ڈالنا یا ہنسلی میں سوراخ کرنا (جانوروں کو تکلیف دینا) نہیں ہے (جیسے بنی اسرائیل کیا کرتے تھے جب جانوروں کی ناک چھیدنا منع ہوا تو آدمی کی ناک چھیدنا کہاں سے جائز ہو گا - جیسے ہند کی عورتیں کیا کرتی ہیں) -

وَ اَنَّهٗ خُزِمَ اَنْفُهٗ بِخِزَامَةٍ - زن کی ناک میں ایک چھلہ ڈالا جاتا -

مُرْهُمْ اَنْ يُّعْطُوا الْقُرْاٰنَ بِخَزَامِهِمْ - ان کو حکم دے کہ اپنی ناک کے چھلے قرآن کو دے دیں (یعنی ہر بات میں قرآن کی پیروی کریں) ایک روایت میں يَعْطُوْا بہ فتحہ یا ہے تو

ترجمہ یہ ہوگا قرآن کو اچھی طرح پورے طور سے سنبھالیں جیسے اونٹ نکیل پکڑ کر تھاما جاتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَصْنَعُ صَانِعَ الْخَزْمِ وَ یَصْنَعُ کُلَّ صَنْعَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ خزم کے درخت سے جو رسی بنائی جاتی ہے اس کے بنانے والے کا بنانے والا ہے اور ہر کاری گری اور صنعت کا بھی بنانے والا ہے' خزم ایک درخت ہے جس کی ڈاڑھی یا پتوں سے رسیاں بناتے ہیں اور مدینہ میں ایک بازار کا نام بھی' محیط میں ہے خزم گوگل کی پتوں بولتے ہیں۔

سُوْقُ الْخَزَّامِیْنَ۔ وہاں رسیاں بٹنے والے رہتے ہوں گے' مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی بندوں کا خالق ہے اور بندوں کے افعال کا بھی وہی خالق ہے اور رد ہے معتزلہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں۔

یَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامِہٖ۔ ایک آدمی کو رسی میں کھینچ رہا تھا (جیسے اونٹ کو کھینچتے ہیں)۔

خَزْنٌ۔ جوڑنا' جمع کرنا' بدبودار ہونا جیسے خُزُوْنٌ۔

خَازِنٌ۔ خزانچی۔

خِزَانَہ۔ جوڑنا' اور دل عیال اطفال' عوام اصطلاح میں جہاں پر کوئی چیز محفوظ رکھی جائے جیسے مخزن' گودام۔

خَزِیْنَۃٌ۔ جہاں پر روپیہ اشرفی وغیرہ رکھے جائیں' خَزَائِنُ اس کی جمع ہے۔

مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ۔ رات کو کیا کیا خزانے اترے یعنی رحمت کے یا عذاب کے یا کسرٰی اور قیصر کے خزانے مراد ہیں۔

اُوْتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ۔ میں زمین کے خزانے دیا گیا۔

خَزَائِنُ اللّٰہِ۔ اللہ کے اسرار اور پوشیدہ علوم۔

یَخْزُنُ لِسَانَہٗ اِلَّا مِمَّا یَعْنِیْہِ۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھے مگر اس بات سے جو کام آئے (یعنی وہی بات زبان سے نکالے جس میں فائدہ ہو)۔

خَازِنٌ۔ زبان کو بھی کہتے ہیں۔

خَزَنَ لِسَانَہٗ۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھا (لوگوں کے عیب بیان کرنے سے)۔

خَزْیٌ۔ رسوائی ذلت جیسے خِزْیٌ ہے۔

خَزَایَۃٌ اور خَزًی۔ شرمندگی' ندامت۔

مُخَازَاۃٌ۔ ذلیل و خوار اور شرمندہ کرنا۔ جیسے اِخْزَاءٌ ہے۔

مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی۔ اے قاصدو تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (یعنی اپنی خوشی سے مسلمان ہوگئے قید اور قتل کی رسوائی سے بچ گئے)۔

غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَادِمِیْنَ۔ نہ رسوا نہ شرمندہ۔

لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِخَزْیَۃٍ۔ حرم مجرم قصوروار کو پناہ نہیں دیتا نہ اس کو جو شرم کا کام کر کے بھاگا ہو۔

فَاَصَابَتْنَا خِزْیَۃٌ لَمْ تَکُنْ فِیْھَا بَرَدَۃٌ اَتْقِیَا وَلَا فَجَرَۃٌ اَقْوِیَاءَ۔ ہم کو ایسی رسوائی ہوئی (ہم ایسی خصلت کے مرتکب ہوئے) نہ اس میں ہم نیک پرہیز گار رہے نہ بالکل بدکار زوردار)۔

وَلَا تُخْزُوا الْحُوْرَ الْعِیْنَ۔ بڑی آنکھوں والی حوروں کو شرمندہ نہ کرو (جہاد میں کوتاہی کر کے کیونکہ حوریں تم کو دیکھ رہی ہیں' اگر نامردی اور بوداپن کرو گے تو تمہاری حوریں جو بہشت میں تمہارے لئے رکھی گئی ہیں دوسری حوروں میں شرمندہ ہوں گی)۔

خِزْیٌ۔ کا معنی ہلاکت اور بلا میں پڑنا بھی آیا ہے۔

اَخْزَاہُ اللّٰہُ۔ اللہ اس کو ذلیل و خوار کرے۔ ایک روایت میں خَزَاہُ اللّٰہُ یعنی اللہ اس پر قہر کرے (یعنی شراب پینے والے پر)۔

مَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو کبھی فضیحت (رسوا) نہیں کرے گا ایک روایت میں مَا یُحْزِنُکَ اللّٰہُ ہے اللہ تعالےٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرے گا۔

اَلسِّلْمُ الْمُخْزِیَہ۔ ذلت کی صلح (جو دشمن سے دب کر ہو)۔

اَللّٰھُمَّ اخْزِ عَبْدَکَ فِیْ بِلَادِکَ۔ یا اللہ اپنے بندے کو اپنے شہروں میں فضیحت کر یا ہلاک اور تباہ کر۔

وَلَمْ يُخْزِهِمْ فِي بُعُوْثِهِمْ - ان کو ان کے لشکروں میں ذلیل نہیں کیا (یعنی پورے سامان اور مناسب تعداد میں ان کو روانہ کیا نہ یہ کہ بے سرو سامان یا کم تعداد میں اور دشمن سے لڑ کر ذلت اٹھائی)-

مُخْزِيَةٌ - بری خصلت' مُخْزِيَاتٌ اس کی جمع اسی طرح مَخَازِیُ بری خصلتیں اور بری عادتیں-

ذُوْ مَخْزِيَةٍ فِي الدِّيْنِ - دین میں بری خصلت والا-

اَلْكَاذِبُ عَلٰى شَفَاةِ مَخْزَاةٍ - جھوٹا شخص ذلت کے کنارے کھڑا ہے (اب ذلیل ہوا اب خوار ہوا)-

خَزِيْنٌ - بدبودار گوشت-

خَزْنَهُ - جو جوڑ کر رکھا جائے جیسے روپیہ پیسے وغیرہ-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ السِّيْنِ

خسأً یا خُسُوْءٌ - تھک جانا' دور ہونا' ذلت کے ساتھ چپ رہنا' ڈانٹنا' دتکارنا' ہش ہش کرنا-

مُخَاسَاةٌ - آپس میں پتھر بازی-

اِنْخِسَاءٌ - دور ہونا-

فَخَسَأْتُ الْكَلْبَ - میں نے کتے کو للکارا' ڈانٹا' دور کیا-

اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ - چلو کم بختو اس میں پرے رہو بات نہ کر (چپ رہو خبردار)-

خَاسِئٌ - ذلیل رانده درمانده-

اِخْسَاءٌ فَلَنْ تَعْدُ وَ قَدْرَكَ - ابے جا تو اپنے حوصلے سے بڑھ نہیں سکتا (یہ آنحضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا تھا' بعض نے ابے چپ یا دُت)-

وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ - میرے شیطان کو ہانک دے (مجھ سے دور کر دے)-

خَسْرٌ - یا خَسَرٌ یا خُسُرٌ یا خُسْرَانٌ یا خَسَارٌ یا خَسَارَةٌ - رستہ گم کرنا' ہلاک ہونا' سوداگری میں ٹوٹا ہونا' تول کم کرنا' ضائع کرنا-

تَخْسِيْرٌ - نقصان دینا' راستہ بھلا دینا' ہلاک کرنا-

اِخْسَارٌ - تول میں فرق کرنا-

خَنَاسِرَه - کمینے' پاجی لوگ-

خِنْسِيْرٌ - بخیل' کمینہ-

خَسٌّ - حقیر کرنا' حقیر ہونا' کم کرنا' کم ہونا-

اَرَادَ اَنْ يَّرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهٗ - (ایک جوان عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا) وہ چاہتا ہے کہ اس کا کمینہ پن میری وجہ سے رفع کرے (یعنی اس کو میری وجہ سے عزت اور شرافت پیدا ہو)-

خَسِيْسٌ - دنی اور حقیر کم ذات کو کہتے ہیں-

خَسِيْسَه اور خَسَاسَة - پاجی پن جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رَفَعْتُ خَسِيْسَتَهٗ یا رَفَعْتُ مِنْ خَسِيْسَتِهٖ - میں نے اس کا پاجی پن اٹھا دیا یعنی اس کو شرف اور بزرگی دی-

اِنْ لَّمْ تَرْفَعْ خَسِيْسَتَنَا - اگر ہماری حقارت کو تم نے رفع نہیں کیا-

مِنْ اَخَسِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ - بہشتیوں میں ادنیٰ درجہ والے-

خَسٌّ - ایک خوشبودار گھاس ہے مشہور-

اِسْتَخَسَّهٗ - اس کو خسیس سمجھا-

خَسْفٌ - زمین میں گھس جانا' دھس جانا' سورج اور چاند یا صرف چاند کا گہن' پھوڑنا پھاڑنا' کاٹنا' گر جانا' کم ہو جانا' دبلا ہو جانا-

خَسَفَتِ الشَّمْسُ - سورج گہنایا-

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ - سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا-

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ الذِّلَّةَ وَسِيْمَ الْخَسْفَ - جو شخص جہاد چھوڑ دے گا' اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور نقصان اس کے لازم ہو جائے گا (کیا سچی حدیث ہے جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑ دیا ذلیل اور خوار ہو گئے)-

خَسَفَ لَهُمْ عَيْنَ الشِّعْرِ - امرالقیس نے شاعروں کے لئے شعر کا چشمہ کھودا (اسی نے شعر گوئی کا رستہ آسان کر دیا تو سب شاعروں میں اس کا درجہ بڑا ہے)-

اَخْسَفْتَ اَمْ اَوْ شَلْتَ - تو نے خوب گہرا پانی نکالا یا تھوڑا سا پانی-

خَسِيْفٌ - کہتے ہیں اس کنوے کو جس میں خوب گہرا پانی ہو اور پتھروں میں کھودا جائے-

فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْسِفَ بِقَوْمٍ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَنْ قَلِّبْ ذٰلِكَ الْعِرْقَ - جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو دھنسانا چاہتا ہے تو اس فرشتے کو (جو کوہ قاف کی رگ پر متعین ہے) حکم دیتا ہے کہ اس رگ کو الٹ دے (تب وہ ملک دھنس جاتا ہے)-

يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّ مَسْخٌ وَّ قَذْفٌ - میری امت میں دھنسنا اور صورت بدلنا او پتھر برسنا ہوتا رہے گا-

سَامَهٗ خَسْفًا - اس کو ذلیل کیا مغلوب کیا-

خَسًا - طاق-

هٰذَا خَسًا وَّ هٰذَا زَكًا - (عرب لوگ کہتے ہیں) یہ طاق ہے اور یہ جفت ہے-

مَا اَدْرِيْ كَمْ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَسًا اَمْ زَكًا - میں نہیں جانتا میرے باپ نے مجھ سے آنحضرتؐ کی کتنی حدیثیں بیان کیں طاق عدد میں یا جفت عدد میں-

اَلْعَدَدُ اِمَّا خَسًا وَّ اِمَّا زَكًا - جیسے العدد اما فرد و اما زوج، عدد یا طاق ہے یا جفت-

خَسًا - اصل میں خَسَوٌ تھا، یہ ناقص واوی ہے اس کی جمع اَخَاسِيْ ہے لیکن خَسِيٌّ ناقص یائی اس سے تَخَاسِيْ ہے یعنی کنکریاں ایک دوسرے کو مارنا-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الشِّيْنِ

خَشْبٌ - ملانا، صاف کرنا، تیز کرنا، صیقل کرنا، بے سوچے شعر کہنا-

خَشَبٌ - لکڑی اس کی جمع خَشَبٌ اور خُشُبٌ اور خُشْبَانٌ ہے-

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لَهٗ اِنْ شِئْتَ جَمَعْتُ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ دَعْنِيْ اُنْذِرْ قَوْمِيْ - (جب آنحضرتؐ کو قریش کے لوگوں نے بہت تنگ کیا تو) حضرت جبرئیل آنحضرتؐ سے کہنے لگے اگر آپ کہیئے تو میں مکہ کے دونوں طرف کے دو پہاڑوں (یعنی جبل بوقبیس اور جبل احمر) کو ان پر چپکا دوں (وہ اس میں پچی ہو کر رہ جائیں) آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں، مجھ کو اپنی قوم کو ڈرانے دو، سبحان اللہ آپ کی ذات رحمتہ للعالمین تھی-

اَخْشَبُ - (نہایہ میں ہے کہ) ہر غلیظ سخت پہاڑ کو کہتے ہیں-

لَا تَزُوْلُ مَكَّةُ حَتّٰى يَزُوْلَ اَخْشَبَاهَا - مکہ مٹنے والا نہیں (قیامت تک آباد رہے گا) یہاں تک کہ اس کے دونوں طرف کے پہاڑ نہ سرکیں-

عَلٰى حَرَاجِيْجَ كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ - لمبی اونٹنیوں پر سوار گویا وہ پہاڑیاں تھیں-

كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحَوْمَةِ - گویا وہ سخت زمین کی پہاڑیاں ہیں-

اَلْوُضُوْءُ فِي الْمِخْضَبِ وَ فِي الْخَشَبِ يَا فِي الْخُشُبِ - کڑے میں یا لکڑے کے برتن یا برتنوں میں وضو کرنے کا بیان-

عُمُدُهٗ خُشُبُ النَّخْلِ - اس کے ستون کھجور کی لکڑیوں کے تھے-

لَا يَمْنَعُ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرُزَ خُشُبَهٗ يَا خَشَبَةً - کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں گاڑنے سے (ان پر چھت ڈالنے سے) منع نہ کرے (اکثر لوگوں نے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن طحاوی کی روایت میں یوں ہے لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے کیونکہ اس میں مکان کا کوئی نقصان نہیں بلکہ دیوار کی اور زیادہ حفاظت ہے- اب مسلمانوں میں ایسی نفسانیت پھیل گئی ہے کہ معاذ اللہ اگر کوئی ہمسایہ دیوار کے پیچھے مکان بنانا چاہتا ہے تو اس بیچارے کو اپنی دیوار پر عملہ نہیں رکھنے دیتے- کہتے ہیں سیری

(حد فاصل) چھوڑ تم دوسری دیوار اٹھاؤ حالانکہ سیری چھوڑنے میں دونوں کو خرابی ہے اکثر وہاں کچرا کوڑا جمع ہوتا ہے اور عفونت پھیلتی ہے دوسرے پانی برابر نہیں بہتا اور دونوں کی دیواروں کو ضرر ہوتا ہے)۔

خُشُبٌ بِاللَّيْلِ صُخُبٌ بِالنَّهَارِ - (ان منافقوں کا حال یہ ہے) رات کو لکڑیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں دن کو (بازاروں اور رستوں میں) چلاتے پھرتے ہیں۔

خُشُبُ - ایک وادی کا بھی نام ہے' مدینہ سے ایک رات کی راہ پر' بعض اس کو ذُو خُشُبُ کہتے ہیں۔

وَكَانَ يُسَمِّي الْخَشَبَ الْخُشْبَانَ - (کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی کی زبان بوجہ ان کے عجمی ہونے کے سمجھ میں نہیں آتی تھی) وہ خَشَبُ کو خُشبان کہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ روایت منکر ہے کیونکہ خُشبَان خَشَبُ کی جمع عربوں کی زبان میں مستعمل اور صحیح ہے: اس صورت میں سلمانؓ کا کہنا فصیح ٹھہرانا کہ غیر فصیح)۔

كَانَ يُصَلِّي خَلْفَ الْخَشَبِيَّةِ - عبداللہ بن عمرؓ خشبی لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے:

خشبیہ ایک فرقہ ہے شیعوں میں سے جو مختار بن ابی عبید کے ہمراہ تھے' بعض نے کہا ان کو خشبیہ اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے اس لکڑی کو جس پر امام زید بن علی بن حسین علیہم السلام سولی دیئے گئے تھے حفاظت میں رکھا تھا' مگر یہ توجیہ عمدہ نہیں اس لئے کہ امام زیدؒ کو عبداللہ بن عمرؓ کے مرنے کے بہت دنوں بعد سولی دی گئی تھی' اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیعی یا خارجی یا معتزلی کے پیچھے جن کی اہل حدیث نے تکفیر نہیں کی نماز پڑھ لینا درست ہے' اس طرح ہر بدعتی کے پیچھے' اسی طرح متعصب مقلدین کے پیچھے گو کراہت میں کلام نہیں۔

اِخْشَوْ شِبُوْا وَ تَمَعْدَدُوْا - سخت اور کھر کھرے رہو (یعنی موٹے جھوٹے کپڑے پہنو غذا بھی سادی اور سخت کھاؤ جیسے تمہارے باپ دادا اگلے عربوں کی عادت تھی' سپاہیانہ گذر اوقات کرتے تھے) معد بن عدنان (اپنے دادا) کے طرز پر رہو (وہ جنگی صحرائی آدمی تھا یہ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو نصیحت کی' افسوس کہ مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کا طرز چھوڑ کر خوش خوراک اور خوش پوشا کی اختیار کی' عیش و عشرت میں پڑ گئے عورتوں کی طرح زیب و زینت کرنے لگے' باریک باریک چکن' جالیاں اور ململ پہننے لگے۔ اے چھٹے منہ ان عادات او خصائل پر مسلمانی کا دعوٰی کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ تمہارے مخالفین تم پر ہنستے ہیں اور باریک کپڑے پہنے ہوئے تمہیں دیکھ کر قہقہے اڑاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ زنانے ہیں مرد نہیں' مرد ہوتے تو زین نو بیٹ وغیرہ موٹے کپڑے پہنتے)۔

خَشْخَشَةٌ - کسی چیز کے دوسری چیز سے رگڑنے کی آواز جیسے ہتھیاروں یا زیور وغیرہ کی لڑکھڑاہٹ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔

خَشْخَشَ النَّبَاتُ - گھاس سوکھ گئی۔

خَشْخَاشٌ - ایک مشہور درخت ہے۔

مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا بِلَالٌ - میں جب بہشت میں گیا تو میں نے وہاں ایک آواز کھڑکھڑاہٹ کی سنی پوچھا کون ہے؟ فرشتوں نے کہا بلال ہیں (تو بلال تم کیا عمل کرتے ہو انھوں نے عرض کیا میں جب وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد دو رکعتیں تحیۃ الوضو کی پڑھ لیتا ہوں' آپ نے فرمایا جب ہی تم کو یہ درجہ ملا)۔

خَشْرٌ - دستر خوان پر کچھ بچا ہوا چھوڑنا' حرص کرنا۔

خَشَرٌ - نامردی سے بھاگنا۔

خَاشِرٌ - دنی اور پست ہمت۔

اِذَا ذَهَبَ الْخِيَارُ وَ بَقِيَتْ خُشَارَةٌ كَخُشَارَةِ الشَّعِيْرِ - جب اچھے لوگ چلے جائیں اور بھوسا رہ جائے جیسے جو کا بھوسا۔

خَشْرَمٌ - شہد کی مکھیوں کا گروہ یا بھڑوں کا گروہ۔

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْسَلَكُوْ خَشْرَمَ دَبْرٍ لَسَلَكْتُمُوْهُ - تم اگلے لوگوں کے رستوں پر چلو گے دست بہ دست یہاں تک کہ اگر وہ لوگ شہد کی مکھیوں یا زنبوروں کے (چھتے) مقام پر چلے ہیں تم بھی چلو

گے (مطلب یہ ہے کہ تم غور و فکر اور عقل سے کام لینا چھوڑ دو گے یہود اور نصاریٰ کی اندھا دھند تقلید شروع کر دو گے' ہمارے زمانہ میں بالکل یہ حال ہے مسلمان لباس اور اکل و شرب اور تمام امور میں جو معاشرت سے متعلق ہیں[1] نصاریٰ کی پیروی کر رہے ہیں اور کچھ غور نہیں کرتے کہ یہ امور ان کے ملک' طبیعت اور آب و ہوا کے مناسب ہیں یا نہیں' اور طرہ یہ ہے کہ جو سامان خریدتے ہیں وہ بھی غیر ملک کا بنا ہوا' حکومت یوں گئی اب جو کچھ کمائی یا بزرگوں کی بچی بچائی دولت رہ گئی تھی وہ بھی دوسروں کی نذر ہو رہی ہے' غرض ہند کے مسلمان خسر الدنیا والاخرۃ ہو رہے ہیں' اللہ رحم کرے)۔

خَشٌّ - اندر جانا' تھوڑی بارش۔

خِشَاش - اونٹ کی ناک میں جو لکڑی ڈالتے ہیں۔

اِنَّ امْرَاَۃً رَبَطَتْ ھِرَّۃً فَلَمْ تُطْعِمْھَا وَ تَدَعْھَا تَاْکُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ - ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا نہ اس کو کھانے کو دیا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی (آخر بلی بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گئی اللہ تعالٰی نے اس عورت کو دوزخ میں ڈالا - یہ بے رحمی کی سزا اس کو ملی' ایک روایت میں خَشِیْشِ الْاَرْض ہے معنی وہی ہے' ایک روایت میں حَشِیْش ہے حائے حطی سے جو سوکھی گھاس کو کہتے ہی مگر یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بلی گھاس نہیں کھاتی' بعض نے خُشَیْش' بعض نے خُشَیّش روایت کیا ہے جو تصغیر ہے خَشَاش کی' بعض نے کہا خَشَاش بہ فتحہ خا چھوٹے چھوٹے پرندے)۔

لَمْ یَنْتَفِعْ بِیْ وَلَمْ یَدَعْنِیْ اَخْتَشّ مِنَ الْاَرْضِ - نہ مجھ سے فائدہ اٹھایا (مجھ کو ذبح کر کے کھایا) اور نہ مجھ کو چھوڑا کہ میں زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔

ھُوَ اَقَلُّ فِیْ اَنْفُسِنَا مِنْ خَشَاشَۃٍ - وہ ہمارے دلوں میں زمین کے کیڑوں مکوڑوں سے بھی کم ہے (اتنی بھی اس کی قدر و منزلت نہیں)۔

فِیْ اَنْفِہٖ خِشَاشٌ مِّنْ ذَھَبٍ - اس کی ناک میں سونے کی کاڑی تھی (یہ ابوجہل کا اونٹ تھا آنحضرتؐ نے قربانی کے لئے اس کو بھیجا تا کہ مشرک لوگ جلیں)۔

فَانْقَادَتْ مَعَہُ الشَّجَرَۃُ کَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوْشِ - درخت آپ کا ایسا تابعدار جیسے ناک میں لکڑی ڈالا ہوا اونٹ۔

خُشُّوْا بَیْنَ کَلَامِکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - اپنے باتوں کے درمیان لا الہ الا اللہ کو گھسیڑتے جاؤ (یعنی بیچ میں اکثر کلمۂ توحید پڑھا کرو تا کہ فضول تقریروں اور بیہودہ باتوں کا کفارہ ہو جایا کرے)۔

فَخَرَجَ رَجُلٌ یَّمْشِیْ حَتّٰی خَشَّ فِیْھِمْ - ایک شخص نکلا اور چلتے چلتے ان میں گھس گیا۔

خُشَاشُ الْمِرْآۃِ وَالْمَخْبَرِ - (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) یعنی دبلے ہلکے پھلکے جسم والے۔

وَعَلَیْہِ خُشَاشَتَانِ - ان پر دو چادریں تھیں ایک روایت میں خَشَّشْتَانِ ہے یعنی کھڑکنے والی دو چادریں جیسے نئے کپڑے جو چکنے اور کلف دار ہوتے ہیں کھڑ کھڑ کرتے ہیں۔

فَاَصَبْتُ خُشَشَاءَہٗ - (میں نے احرام کی حالت میں ایک ہرن کو تیر مارا) وہ کان کے پیچھے جو اٹھی ہوئی ہڈی ہوتی ہے اس پر لگا۔

خَشِیْشُ الْحَیَّۃِ - سانپ کی سرسراہٹ۔

خَشَّاءٌ - وہ زمین جہاں کیچڑ ہو اور کنکر یلی ہو اور جہاں شہد کی مکھیاں ہوں۔

فَسَمِعْتُ خَشْخَشَۃَ السِّلَاحِ - میں نے ہتھیاروں کی کھڑ کھڑاہٹ سنی' ذکر صاحب مجمع البحرین فی ھذا الباب وقد ذکرنا' من قبل۔

خَشْعَۃٌ - وہ بٹہ جو زمین سے ملا ہوا ہو' اس کی جمع خُشَعٌ ہے' بعض نے کہا مُرَم کا بٹہ (یعنی سخت مٹی کا' نہ اس کو پتھر کہہ

---

[1] بلکہ اب تو مسلمان معیشت' سیاست' تعلیم و ثقافت ہر میدان میں کفار (یہود و نصاریٰ) کی مشابہت کر رہے ہیں جس کے نقصانات کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں۔ (اللھم اھدنا اجمعین)۔ (م)

سکیں نہ مٹی)-

خِشْعَه - وہ بچہ جو ماں کا پیٹ چیر کا نکالیں جب ماں مر گئی ہو-

خُشُوْعٌ - بمعنی خضوع عاجزی اور فروتنی - بعض نے کہا خُشُوْع آواز اور نگاہ میں ہوتا ہے جیسے خضوع بدن میں' کلیات میں ہے خضوع دل کی عاجزی اور آہ وزاری' اور خشوع ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے عاجزی ظاہر کرنا کہتے ہیں-

اِذَا تَوَاضَعَ الْقَلْبُ خَشَعَتِ الْجَوَارِحُ - جب دل میں تواضع ہوگا تو اعضا میں خشوع ہوگا-

كَانَتِ الْكَعْبَةُ خُشْعَةً عَلَى الْمَاءِ فَدُحِيَتْ مِنْهَا الْاَرْضُ - کعبہ پانی پر ایک ٹیلہ (بٹہ) تھا اسی سے زمین پھیلائی گئی (یعنی ابتداء آفرینش عالم میں زمین ایک بٹہ کی طرح پانی پر تیر رہی تھی اللہ تعالیٰ نے اسی کو پھیلا دیا' ایک روایت میں خَشَفَةٌ ہے یعنی وہ پتھر کا بٹہ جو زمین پر اٹھ آتا ہے' ابن جوزی نے کہا لال ٹیلہ' ایک روایت خَشَفَةٌ حائے حطی اور فا سے اس کا ذکر اوپر گذر چکا' محیط میں ہے کہ خَشَفَه وہ ٹیلہ نرم پتھر کا جس کے گرد اگر د نرم زمین ہو یا دریا میں جو پتھر کا بٹہ اٹھا ہوا ہوتا ہے-

اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَشِعْنَا - آنحضرتؐ نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس سے منہ پھیر لے یہ سنتے ہی ہم عاجزی کرنے لگے (رونی صورت بنالی' ایک روایت میں خشعنا ہے - یعنی ہم ڈر گئے گھبرا گئے)-

لَايُقِيْمُ صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ - رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ برابر نہیں کرتا - (رکوع اور سجدہ اطمینان کے ساتھ ٹھہر کر نہیں کرتا)-

خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِيْ - تیرے لئے میرے کان اور آنکھ عاجزی کر رہے ہیں-

خَشَعَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَ دُعَائِهٖ - اپنی نماز اور دعا میں خشوع کیا یعنی دل لگا کر نماز پڑھی اور دعا کی-

لَوْخَشَعَ قَلْبُهٗ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهٗ - (ایک شخص کو آنحضرتؐ نے دیکھا نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا تھا تو فرمایا) اگر اس کا دل خشوع کرتا تو اس کے اعضا بھی خشوع کرتے - (قاعدہ ہے جب نماز میں دل مالک کی طرف متوجہ ہوتا ہے نمازی یہ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے کہ میں اس شہنشاہ کے سامنے کھڑا ہوں جو میری ہر ایک حرکت بلکہ دل کے خیال کو بھی دیکھ رہا ہے تو دل پر پروردگار کی ایک ہیبت چھا جاتی ہے اور سارے اعضا مردے کی طرح بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں)-

اَلْخُشُوْعُ اَنْ لَّا يَلْتَفِتَ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا وَّلَا يَعْرِفَ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ - حضرت علیؓ نے فرمایا نماز میں خشوع یہ ہے کہ داہنے بائیں طرف نگاہ نہ دوڑائے (سجدے کے مقام پر نظر جمائے رہے) اور یہ نہ پہچانے کہ اس کے داہنے طرف کون ہے بائیں طرف کون ہے-

فَقَالَ بِخُشُوْعِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ - خشوع کے ساتھ اللہ اکبر کہا (اس اللہ اکبر کی تاثیر ہی اور ہوتی ہے دل اس کی آواز سے پھٹ جاتے ہیں-

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک بار منبر پر آ کر اتنا ہی کہا لا الہ الا اللہ سامعین سب بے ہوش ہو گئے' دوسرے لوگ دیر سے وعظ و نصیحت کر رہے تھے مگر سامعین پر کچھ اثر نہیں ہوتا تھا)-

خُشَّعٌ - خاشع کی جمع ہے-

خَشُوْعٌ - ایک نہر ہے ملک ماوراء النہر میں-

خَشْفٌ - آواز کرنا جیسے خَشَفَةٌ جلدی چلنا' پھوڑنا' پھینک دینا-

خَشَفٌ - خارشتی ہونا-

خُشُوْفٌ اور خَشَفَانٌ - رات کو چلنا' زمین میں گھس جانا' جم جانا' سخت ہونا' غائب ہونا-

سَيْفٌ خَاشِفٌ - کاٹنے والی تلوار-

خُشْفٌ - خراب اون-

خَشْفٌ - سخت برف-

خَشُوْفٌ - ہر کام میں گھسنے والا بہادر دلیر-

قَالَ لِبِلَالٍ مَا عَمَلُكَ فَاِنِّيْ لَا اَرَانِيْ اَدْخُلُ

الْجَنَّةَ فَاسْمَعُ الْخَشْفَةَ فَانْظُرُ اِلَّا رَاَيْتُکَ - بلال تم کیا عمل کرتے ہو میں جب جنت میں گیا میں نے ایک کھڑکھڑاہٹ سنی دیکھا تو تم ہو۔

خَشْفَه - حس وحرکت آہٹ۔

فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمِیْ - میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سنی۔

اِنَّهَا کَانَتْ خَشَفَةً عَلَی الْمَاءِ - کعبہ ایک پتھر کا بٹہ تھا پانی پر۔

لَوْ کُنْتَ قَتَلْتَهُ کَانَتْ ذِمَّةً خَاشَفْتَ فِیْهَا - اگر تو اس کو قتل کر ڈالتا تو گویا تو نے اپنے اقرار کو توڑا (عہد شکنی کا گناہ تجھ پر ہوتا)۔

خَاشَفَ اِلَی الشَّرِ - (عرب لوگ کہتے ہیں) اس نے برائی کی طرف جلدی کی۔

وَلِیْ خِشْفَانٌ - میرے پاس ہرن کا ایک بچہ تھا۔

خُشَّاف - چگادڑ۔

خَشْمٌ - ناک توڑنا۔

خَشَمٌ - بدبودار ہونا' ناک پھیلی ہونا۔

خِشْمٌ - عزت' آبرو۔

خُشَامٌ - شیر بڑی ناک والا۔

خُشْمَهُ - نشہ۔

خَیْشُوْم - ناک کا اوپر کا حصہ (بانسہ)

اَخْشَمُ - جس کی ناک بند ہو اس کو خوشبو بدبو کا احساس نہ ہو۔

لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَهُوَ اَخْشَمُ - اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی ناک بند ہو گی۔

خُشَام - بھی بمعنی اَخْشَم آتا ہے۔

اِنَّ مَرْجَانَةَ وَلِیْدَتَهُ اَتَتْ بِوَلَدِ زِنًا فَکَانَ عُمَرُ یَحْمِلُهُ عَلٰی عَاتِقِهِ وَیَسْلِتُ خَشَمَهُ - حضرت عمرؓ کی لونڈی مرجانہ نے زنا سے ایک بچہ جنا حضرت عمرؓ اس بچہ کو اپنے کاندھے پر اٹھاتے اور اس کی ناک کی رینٹ پونچھتے۔

فَدَقَّ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا خَیْشُوْمَهُ - اللہ نے اس کی ناک کا بانسہ توڑ ڈالا' صدوق نے کہا خیشوم وہ پردہ جو دونوں نتھنوں کے درمیان حائل ہے۔

اَلْخِضَابُ یُلَیِّنُ الْخَیَاشِیْمَ - خضاب ناک کے بانسوں کو نرم کر دیتا ہے۔

خَشُنَ - یاخَشَانَةً یامَخْشَنَةً یاخُشُوْنَةً - سخت۔

تَخْشِیْن - سخت کرنا۔

فَاِذَا بِکَتِیْبَةٍ خَشْنَاءَ - اچانک ایک سخت لشکر نمود ہوا (یعنی بہت سامان اور ہتھیار والا)۔

اِخْشَوْشَنَ - خوب سخت ہوا یا سخت لباس پہنا۔

اِخْشَوْشِنُوْا - موٹے سخت کپڑے پہنا کرو۔

نِشْنِشَةٌ مِنْ اَخْشَنَ - پہاڑ کا ایک پتھر ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ کو کہا)۔

اُخَیْشِنٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ - اللہ کے باب میں بہت سخت۔

ذَنِّبُوْا خِشَانَهُ - سخت زمین میں سخت نالیاں بنائیں۔

اِذْجَاءَهُ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّیَابِ - اتنے میں ایک شخص آیا جو سخت اور کھر کھرے (موٹے) کپڑے پہنے تھا۔

اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ - بدن بھی سخت منہ بھی سخت۔

خَشُنَ - سخت ہوا۔

مَنْزِلٌ خَشِنٌ - بڑا سخت مقام ہے' یہ کنایہ ہے تکلیف اور سختی کی زندگی سے۔

خُشُنٌ - جمع ہے خَشِنٌ کی - یعنی سختی۔

رَجُلٌ اَخْشَنُ - بے مروت سخت مزاج کا آدمی' اکل کھرا جگ سے برا۔

خَشْیٌ - یا خِشْیٌ یا خَشْیَةٌ یا خَشَاةٌ یا مَخْشَاةٌ یا مَخْشِیَةٌ یاخَشْیَانٌ - ڈرنا' بچنا' امید رکھنا' جاننا' برا سمجھنا۔

حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ اَسْهَلَ لَکَ عِنْدَ نُزُوْلِهِ - (ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا تم نے موت کی بہت دعا کی) یہاں تک کہ مجھ کو امید ہے جب موت تم پر آئے گی تو بہت آسان ہو گی۔

دَافَعَ النَّاسَ وَ حَاشٰی بِھِمْ - (جب خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی لڑائی میں جھنڈا سنبھالا تو) لوگوں کو ہٹایا ان کو بچا دیا (یعنی دشمن کی ضرب سے الگ ہو گئے)۔

خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ - مجھے اپنی جان کا ڈر ہو گیا (کہاں مر جاتا ہوں یہ وحی کی شدت اور رعب کی وجہ سے آپ کو ڈر ہوا) بعض نے کہا آپ کو یہ ڈر ہوا یہ کوئی بیماری تو نہیں ہے یا آسیب تو نہیں ہے۔

یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ - ڈرتے ہوئے کہیں قیامت آ گئی ہو اس میں اشکال یہ ہوتا ہے کہ قیامت کی تو کئی نشانیاں مقرر ہیں وہ ابھی ظاہر نہیں ہوئی تھیں پھر آپ کو قیامت کا کیونکر ڈر ہوا' بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ شاید اس وقت تک آپ کو قیامت کی نشانیاں نہ بتلائی گئی ہوں مگر یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ سورج گہن کا واقعہ ۱۰ ہجری میں ہوا تھا' بعض نے کہا یہ راوی نے اپنے گمان سے کہا کہ آپ کو قیامت کا ڈر ہوا یہ جواب بھی عمدہ نہیں ہے۔ صحیح جواب یہ ہے کہ گو قیامت کی نشانیاں مقرر ہیں مگر اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ان نشانیوں سے پہلے ہی جب چاہے قیامت قائم کر دے۔ دوسری توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ ساعت سے قیامت مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں پر عذاب اترنے کا وقت اور ان کے ہلاک ہونے کا زمانہ اور یہ ہر وقت ممکن ہے اس لئے سورج گہن جو ایک خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے اس کو دیکھ کر آپ خدا کے عذاب سے ترساں اور لرزاں ہوئے)۔

خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْکُمْ - مجھ کو ڈر ہوا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے (یعنی تہجد میں جماعت اور مسجد کی شرط نہ ہو جائے کیونکہ شب معراج میں پانچ نمازیں طے ہو گئی تھیں اس سے زیادہ فرض نہیں ہو سکتی تھیں)۔

وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ - دو جدا جدا مالوں کو زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھا نہ کیا جائے (اس کی تفسیر کتاب الجیم میں گذر چکی ہے)۔

خَشَوْا اَنْ یُّقْتَطِعُوْا - وہ ڈرے کہیں دشمن ان کو اپنے لوگوں سے کاٹ نہ دے (مار کر جدا کر دے)۔

خَشِیَ اَنْ یَّقُوْلَ عُثْمَان - وہ ڈرے کہیں آپ ابوبکر اور عمر کے بعد عثمان کا نام نہ لے دیں (کہ وہ سب سے افضل ہیں تو انھوں نے کہا پھر آپ فرمایا میں تو مسلمانوں میں کا ایک شخص ہوں یہ حضرت علیؓ نے عاجزی اور انکساری کی راہ سے فرمایا بزرگوں کا یہی شیوہ ہے' اپنے تئیں سب سے حقیر جانتے ہیں)۔

فَخَشُوْا عَیْنَھَا - وہ اس کے نظر سے ڈرے۔

اِنْ کُنْتُ اَخْشٰی عَلٰی اَحَدٍ فَلَمْ اَکُنْ اَخْشٰی عَلَیْکَ - اگر مجھ کو ڈر تھا کہ کسی کے گھر میں ایسا خلاف شرع کام کیا جائے گا تو تم سے یہ ڈر نہ تھا (تمہاری نسبت مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ تمہارے گھر میں ایسے خلاف شرع کام ہوں گے)۔

لَاتَخْشَیْنَ - تم ڈرو نہیں یہ عورت اور اس کے ساتھیوں کی طرف خطاب کیا۔

خَشْیَۃَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَہٗ - اس ڈر سے کہ کہیں بائع فسخ بیع نہ کرے (یعنی اس نیت سے کہ بائع یا مشتری فسخ عقد نہ کر سکے جلدی سے اس مجلس سے سرک جانا اور اٹھ جانا بہتر نہیں ہے۔ اس سے صاف نکلتا ہے کہ حدیث میں تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو خیار مجلس کو ثابت نہیں کرتے حالانکہ اس میں سراسر طرفین کی بہتری اور بہبودی ہے)۔

لَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ یَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِلَتْ لَنَا - ہم کو یہ ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا صلہ دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو (دنیا کی یہ نعمتیں اور لذتیں دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو عنایت فرمائیں) سبحان اللہ صحابہ پر دین داری اور خدا ترسی ختم تھی' طیبی نے کہا جو کوئی دنیا کی نعمتوں میں غرق ہو کر خدا کو بھول جائے' دینی احکام کو بالائے طاق رکھے' دنیاوی مصالح پر جان دے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کو نیکیوں کا بدلہ حق تعالیٰ نے اس کو دنیا ہی میں دے دیا اب آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں رہا لیکن جو کوئی اللہ کی نعمتوں سے لذت اٹھائے اور خود بھی کھائے' غریبوں کو کھلائے اور دین کے احکام پر قائم رہے دینی مصلحت کو دنیاوی فائدے پر مقدم رکھے اور دنیا سے دین کے کام درست کرے تو اس کے لئے ہم دنیا اور ہم آخرت ربنا آتنا فی

الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار)۔

عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ - جو آنکھ خوف خدا سے روئے۔

فَخَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا - ایسا نہ ہو میں ڈرا کہیں شیطان تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ ڈالے (کہ آنحضرتؐ اتنی رات کو ایک غیر عورت کے ساتھ جا رہے ہیں اور اس بدگمانی کی وجہ سے تمہارا ایمان جاتا ہے۔ فتنی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ علما اور مشائخین کو تہمت کے امور سے بچنا چاہئے اور اگر کہیں ایسا موقع ہو تو رفع تہمت کے لئے اس کی شرح کر دیں تاکہ دوسرے عوام لوگ ان کی تقلید کر کے ناجائز امور میں گرفتار نہ ہوں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ خشیۃ اور خوف لغت کے رو سے ایک ہیں مگر اہل باطن کے نزدیک خشیۃ کا مرتبہ بڑا ہے جو بزرگوں کو حاصل ہوتا ہے' ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کی ہیبت ایسی طاری ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ سے بچے رہتے ہیں اور اسی لئے فرمایا انما یخشی الله من عباده العلماء۔[1]

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الصَّادِ

خِصْبٌ - ارزانی ہونا' اچھی طرح زندگی گذارنا۔

اَخْصَبَتِ الْاَرْضُ - زمین میں خوب پیک ہوئی ہے' یہ ضد ہے جَدَبَتْ کی' یعنی گرانی ہے پیک بالکل نہیں ہے۔

اَخْصَبُ الْقَوْمُ - لوگ اچھے حال میں ہیں' کھاتے پیتے۔

مَکَانٌ مُخْصِبٌ وَ خَصِیْبٌ - یہ مقام ارزانی کا مقام ہے یا یہاں پیداوار اچھی ہے قحط نہیں ہے۔

اَرْضٌ خِصْبَةٌ یا خَصِبَةٌ - سستا ملک ہے۔

خِصَابٌ - کھجور کا درخت۔

وَ اِنَّمَا کَانَتْ عِنْدَنَا خَصَبَةٌ نَعْلِفُهَا اِبِلَنَا وَ حَمِیْرَنَا - ہمارے پاس خراب قسم کی کھجور تھی جو ہم اپنی اونٹوں اور گدھوں کو چارے میں کھلاتے۔ بعض نے کہا خِصَاب وہ کھجور کا درخت ہے جس میں بہت میوہ آئے۔

اِذَا سَافَرْتُمْ بِاَرْضِ الْخِصْبِ - تم ایسے ملک میں سفر کرو جہاں پیک اچھی ہو' چارے پانی کی کثرت ہو۔

لَایَخْصَبُ خِوَانٌ لَامِلْحَ فِیْهِ - جس خوان پر نمک نہ ہو وہ اچھا عیش کا خوان نہیں۔

اَخْصَبَ اللّٰهُ الْمَوْضِعَ - اللہ اس مقام کو آباد کرے (وہاں خوب پیک ہو)۔

خَصَرٌ - ٹھنڈا ہونا۔

مُخَاصَرَه - ہاتھ میں ہاتھ دے کر چلنا' یا ساتھ چلنا۔

تَخَصُّرُ - کمر پر ہاتھ رکھنا۔

اِخْتِصَارٌ - ہاتھ میں چھڑی لینا' کلام میں سے کچھ حذف کر کے اس کو مختصر کرنا' اگر حذف نہ کرے تو اس کو اقتصار کہیں گے' کمر پر ہاتھ رکھنا۔

خِصَارٌ - ازار۔

خَرَجَ اِلَی الْبَقِیْعِ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ لَهُ - آنحضرتؐ بقیع کی طرف تشریف لے گئے آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔

اَلْمُتَخَصِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ - ایک روایت میں اَلْمُخْتَصِرُوْنَ ہے یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے چہروں پر جو اپنے نیک اعمال پر ٹیکا دئے ہوں گے نور ہوگا' درر اور محیط میں ہے کہ مُتَخَصِّرُوْنَ سے رات کو نماز پڑھنے والے مراد ہیں کیونکہ جب وہ ہاتھ باندھے باندھے تھک جاتے ہیں تو کمر پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔

میں:- کہتا ہوں یہ توجیہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔

فَاِذَا اَسْلَمُوْا فَاسْاَلْهُمْ قُضُبَهُمُ الثَّلٰثَةَ الَّتِیْ اِذَا تَخَصَّرُوْا بِهَا سَجَدَ لَهُمْ - جب وہ مسلمان ہو جائیں تو ان سے وہ تینوں چھڑیاں مانگ لے جن کو لے کر وہ نکلتے تھے تو لوگ

---

[1] بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صاحب علم ہی ڈرتے ہیں۔ (م)

ان کو سجدہ کرتے تھے (یہ چھڑی گویا شاہی نشان تھی لوگ اس کو دیکھ کر سجدہ کرتے تھے اور فرمانبرداری ظاہر کرتے)۔

وَاخْتَصَرَ عَنَزَتَهٗ - اپنی برچھی کو چھڑی بنایا۔

يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ - اپنی چھڑی سے زمین کرید رہے تھے۔

مِخْصَرَہ - چھڑی یا کوڑا جس پر ٹیکا لگائیں اس کی جمع مخاصِرُ ہے۔

نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا - آنحضرتؐ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا - دوسری روایت میں مُتَخَصِّرًا ہے اس کا بھی یہی معنی ہے' بعض نے کہا مختصراً کا یہ مطلب ہے کہ لکڑی پر ٹیکا دے' بعض نے کہا سورت کی آخری آیتیں پڑھنا جیسے اکثر ناواقف ہمارے زمانہ میں کیا کرتے ہیں - بعض نے کہا سجدے کی سورت پڑھنا اور سجدے کی آیت چھوڑ جانا۔

نَهٰى عَنِ اخْتِصَارِ السَّجْدَةِ - آنحضرتؐ نے سجدے کے اختصار سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ سورت کی وہی آیتیں پڑھے جن میں سجدہ ہے باقی آیتیں چھوڑ دے یا سجدہ والی سورت کی سب آیتیں پڑھے اور سجدے کی آیت چھوڑ دے یا سجدے کی آیت پڑھ کر آگے بڑھ جائے اور سجدہ نہ کرے)۔

اَلْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ - نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کا آرام لینا ہے (دوزخیوں سے مراد یہودی ہیں' مطلب یہ ہے کہ یہودی نماز میں ایسا کیا کرتے ہیں اور وہ اہل نار ہیں یا قیامت کے دن میدان حشر میں ایسا کریں گے یعنی کھڑے کھڑے تھک کر کمر پر ہاتھ رکھ لیں گے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ دوزخ میں ان کو کمر پر ہاتھ رکھنے سے آرام ہوگا کیونکہ دوزخیوں کو دوزخ میں کبھی آرام نصیب نہ ہوگا)۔

اَلْخَصْرُ فِي الصَّلٰوةِ - نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔

يَلْعَبَانِ تَحْتَ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ - اس کے کمر کے تلے دو اناروں سے (یعنی اس کی چھاتیوں سے) کھیل رہے تھے' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ عورت کے سرین بہت بڑے تھے جب وہ چت لیٹتی تو سرین (چوتڑ) زمین سے اتنے اٹھے رہتے کہ اس کے تلے سے انار نکل جاتا اور دونوں بچے دو اناروں سے اس طرح کھیلتے کہ ایک ادھر سے انار پھینکتا دوسرا ادھر سے۔

فَاَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصَرَةِ - ذوالخویصرہ ایک شخص کا لقب تھا' بعض نسخوں میں عبداللہ بن ذی الخویصرہ ہے لیکن اکثر نسخوں میں عبداللہ ذوالخویصرہ ہے تو عبداللہ اس کا نام تھا اور ذوالخویصرہ لقب تھا۔

اِخْتَصَرَهٗ نُعَيْمٌ - نعیم نے اس روایت کو مختصر بیان کیا ہے۔

فَخَرَجَ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ - مروان سے مخاصرت کئے ہوئے چلے' نہایہ میں مخاصرت کے معنی یہ لکھے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر چلے اور ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کی کمر پر ہو۔

وَ اَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ - خوب کوکھیں پھولی ہوئیں (چر کر کھا پی کر)۔

فَاَصَابَنِيْ خَاصِرَةٌ - میرے کمر میں درد شروع ہوا - بعض نے کہا گردے کا درد مراد ہے۔

اِنَّ نَعْلَهٗ كَانَتْ مُخَصَّرَةً - آنحضرتؐ کا جوتا بیچ میں سے باریک اور پتلا تھا - عرب لوگ کہتے ہیں: كَشْحٌ مُخَصَّرٌ پتلی کمر۔

رَجُلٌ مُخَصَّرٌ - یعنی پتلی کمر والا۔

خَصْرٌ - پاؤں کا درمیانی حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا جس کو اخمص کہتے ہیں اور کمر یعنی وہ باریک حصہ جسم کا جو سرین کے اوپر ہوتا ہے اس کی جمع خُصُوْرٌ ہے۔

تُوْضَعُ الْجَرِيْدَةُ لِلْمَيِّتِ دُوْنَ الْخَاصِرَةِ - مردے کی قبر پر کھجور کی شاخ اس کی کمر کے قریب لگائی جائے۔

خِنْصَرٌ - چھنگلیا' اس کی جمع خناصر ہے۔

خَصٌّ اور خُصُوْصٌ اور خُصُوْصَةٌ اور خُصُوْصِيَّةٌ اور خَصُوْصِيَّةٌ اور خِصِّيْصٰى اور خِصِّيْصَاءُ اور خِصِّيَّةٌ اور تَخِصَّةٌ - خاص کرنا فضیلت دینا۔

خُصُوصٌ - خاص ہونا' اپنے لئے کوئی چیز لے لینا-
خَصَاصٌ اور خَصَاصَةٌ اور خَصَاصَاءُ-محتاج ہونا-
تَخْصِيصٌ - خاص کرنا-
وَهُوَ يُصْلِحُ خُصًّا لَّهُ - وہ اپنا جھونپڑا درست کر رہے تھے-
خُصٌّ - وہ گھر جو لکڑی بانس کڑبی وغیرہ سے بنا لیا جائے- اس کو خص اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں خصاص یعنی روزن' سوراخ رہتے ہیں-
فَاَلْقَمَ عَيْنَهُ خَصَاصَةَ الْبَابِ - اس نے کیا کیا دروازے کی ڈرار پر اپنی آنکھ لگا دی (اس میں سے جھانکنے لگا)-
كَانَ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ - کچھ لوگ نماز میں کھڑے کھڑے مارے بھوک کے (ناتوانی سے) گر پڑتے تھے-
بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَكَذَا وَكَذَا وَ خُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ - چھ چیزوں سے پہلے جلدی جلدی نیک عمل کرلو ان میں دجال کا بیان کیا یہاں تک کہ فرمایا اور اپنی خاص حالت سے پہلے یعنی موت سے پہلے (جس کا اثر ہر انسان کی ذات خاص پر ہوتا ہے اور تصغیر کا صیغہ تحقیر کے لئے کیونکہ موت کا واقعہ بہ نسبت ان واقعوں کے جو اس کے بعد ہونے والے ہیں حشر و نشر حساب کتاب وغیرہ بہت حقیر ہے) بعض نے کہا خویصہ سے مراد گھر بار بال بچوں کی فکر ہے-
وَلَكَانَ عَلَيْهِ بِخُوَصِيَّةٍ - اپنے فائدے کے کام میں مصروف ہوتا ان کاموں میں جن کا فائدہ عام لوگوں (پبلک) کو ہے' یہ کیوں اپنا وقت صرف کرتا-
وَخُوَيْصَتُكَ اَنَسٌ - آپ کا خاص خادم انسؓ ہے (اس کے لئے بھی دعا فرمایئے) تصغیر اس واسطے کی کہ انسؓ اس وقت کمسن تھے-
هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْاَيَّامِ قَالَتْ لَا - آنحضرتؐ (نفل روزوں کے لئے) کچھ دنوں کو خاص کرتے انھوں نے کہا نہیں (صرف شعبان میں آپ بہ نسبت اور مہینوں کے نفل روزے زیادہ رکھتے کیونکہ سفر وغیرہ کی وجہ سے آپ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی فرصت نہ ملتی تو ان سب کو شعبان میں جمع کر لیتے)-
اِنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً - خاص مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں-
فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِهٖ - وہ انھوں نے خاص آنحضرتؐ کو پلایا' دوسرے مہمانوں کو نہیں پلایا- اس حدیث سے یہ نکلا کہ آدمی کسی مہمان کو کوئی مخصوص کھانا بھی کھلا سکتا ہے جو دوسرے مہمانوں کے سامنے اس نے نہ رکھا ہو)-
خَاصَّةُ اَحَدِكُمْ - تم میں سے کسی کی خاص بات یعنی موت-
خَصَّ رَسُوْلَهٗ بِخَاصَّةٍ - اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے ایک خاص حکم رکھا ان کو مال غنیمت یا فئ حلال رکھا-
لَاتَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَهٗ - (عبادت کے لئے شب جمعہ کو اور روزے کے لئے) جمعہ کے دن کو خاص نہ کرو (بلکہ اگر جمعہ کے دن روزہ رکھو تو پنجشنبہ یا ہفتہ کے دن بھی روزہ رکھ لو' اس حدیث سے یہ نکلا کہ صلوٰۃ الرغائب جو خاص شب میں پڑھی جاتی ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ علماء نے اس کو مکروہ سمجھا ہے' امام سیوطی نے کہا صلوٰۃ الرغائب کی فضیلت میں جو حدیث نقل کی جاتی ہے وہ موضوع او باطل ہے اس طرح مغرب کے بعد بارہ رکعتیں نفل پڑھنے کی حدیث بھی موضوع ہے اور عوام اس کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں)-
لَايَؤُمُّ رَجُلٌ فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ - کوئی شخص امام بن کر خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور مقتدیوں کے لئے ملا کر دعا کرے مثلاً نماز میں جو دعا پڑھے اس میں جمع کا صیغہ کہے- جیسے اللھم اغفرلنا وارحمنا[1] اور یوں نہ

---

[1] الٰہی! ہم سب کو بخش دے اور ہم سب پر رحم فرما-

کہے اللھم اغفرلی[1] بعض نے کہا مراد دعائے قنوت ہے جس کو سن کر مقتدی آمین کہتے جاتے ہیں' اس میں مفرد کا صیغہ کہنا خیانت ہے تو دعائے قنوت میں یوں پڑھے اللھم اھدنا فیمن ھدیت و عافنا فیمن عافیت،[2] باقی وہ دعا جو شروع نماز میں یا دونوں سجدوں یا تشہد میں پڑھی جاتی ہے اس میں مفرد کا صیغہ کہنا درست ہے خود آنحضرتؐ سے ثابت ہے کہ آپ شروع میں اللھم باعد بینی و بین خطایای اخیر تک پڑھتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی-

بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ سلام کے بعد جو امام دعا کرے اس میں جمع کا صیغہ کہے اور مفرد کا صیغہ کہنا جیسے اللھم اغفرلی وغیرہ جاہلوں کا شیوہ ہے' بعض نے کہا تخصیص سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ دوسروں کے لئے نفی کرے جیسے ایک گنوار نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں یوں دعا کی تھی اللھم ارحمنی و محمداً ولا ترحم معنا احداً[3] یہ بالاتفاق حرام اور منع ہے-)

وَيَخُصُّنَا بِخِصِّيْصًا - ہم کو ایک خاص بات سے خاص کرے-

عَلَيْكُمْ خَاصَّةَ الْيَهُوْدِ - یہودیو! جو تم کو خاص لازم ہے-

اِخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ - خاص ہمارے لئے نہ دوسرے لوگوں کے لئے-

اَلْخُصُّ لِمَنْ اِلَيْهِ الْقِمْطُ - جھونپڑا اسی کا ہوگا جس کی طرف رسی باندھنا ہے (یعنی جو اس کو باندھ بوندھ کر تیار کرے)-

خَصْفٌ - سینا' ٹانکنا-

خِصَافٌ - بچہ جننا-

تَخْصِيْفٌ - بدخلق ہونا آدھے بال بوڑھے آدھے کالے ہونا-

فَمَرَّ بِبِيْرٍ عَلَيْهَا خَصَفَةٌ فَوَقَعَ فِيْهَا - ایک کنوے پر سے گذرا اس پر کھجور کا بوریا (جو کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے) ڈھنکا تھا وہ کنوے میں گر گیا (کیونکہ اس کی بینائی میں قصور تھا)-

كَانَ لَهٗ خَصَفَةٌ يَحْجُرُهَا وَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا - آنحضرتؐ کے پاس کھجور کی چھال کا ایک بوریا تھا' آپ کبھی اس کا حجرہ بنا لیتے اور کبھی اس پر نماز پڑھتے (حجرہ بنا لیتے یعنی اس کو مسجد میں کسی جگہ کھڑا کر کے ایک آڑ کر لیتے کہ دوسرے لوگ ادھر سے گذر نہ سکیں)-

اِنَّهٗ كَانَ مُضْطَجِعًا عَلٰى خَصَفَةٍ - آپ ایک کھجور کے بورے پر لیٹے ہوئے تھے-

اِنَّ تُبَّعًا كَسَا الْبَيْتَ الْمُسُوْحَ فَانْتَفَضَ الْبَيْتُ وَ مَزَّقَهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ ثُمَّ كَسَاهُ الْخَصَفَ فَلَمْ يَقْبَلْهُ ثُمَّ كَسَاهُ الْاَنْطَاعَ فَقَبِلَهَا - تبع حمیری (جو یمن کا بادشاہ تھا) اس نے پہلے کعبے کو کمل کا غلاف پہنایا (یعنی موٹے کمل کا جو بالوں سے بنایا جاتا ہے (کعبہ کو لرزہ ہوا اس نے وہ غلاف پھاڑ ڈالا پھر موٹے کپڑے کا غلاف پہنایا اس کو بھی کعبہ نے قبول نہیں کیا' آخر چمڑوں کا غلاف پہنایا اس کو کعبہ نے قبول کیا) اس حدیث میں خَصَفٌ سے مراد موٹا کپڑا ہے گویا اس کو بوریے سے مشابہت دی جو کھجور کے چھال سے بنا جاتا ہے-

وَهُوَ قَاعِدٌ يَّخْصِفُ نَعْلَهٗ - آپ بیٹھے ہوئے اپنا جوتہ ٹانک رہے تھے-

خَاصِفُ النَّعْلِ - جوتا ٹانکنے والے (یہ حضرت علیؓ کی صفت ہے) سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صاحب اپنے ہاتھ سے اپنا جوتا ٹانک لیتے' کپڑا سی لیتے' حضرت علی مرتضیٰؓ بھی ایسے ہی

---

1. الٰہی! مجھے (اکیلے کو) بخش دے-
2. یا اللہ! ہمیں ان کے ساتھ ہدایت سے نواز جنہیں تو نے ہدایت بخشی ہے اور ہمیں ان کے ساتھ عافیت عطا فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی ہے-
3. یا اللہ! مجھ پر اور محمدؐ پر رحم فرما ہمارے علاوہ کسی اور پر رحم نہ فرما-(م)

کرتے اور ایک ہمارے زمانہ کے مسلمان ہیں جن کو اپنے ہاتھ سے وضو کرنا بھی دشوار ہے بھلا بازار سے سودا لے آنا یا کوئی چیز اٹھا کر لے چلنا' اس میں تو ان کی عزت جاتی ہے ناک کٹ جاتی ہے مگر غلامی کرنے میں ان کو کچھ غیرت نہیں آتی یہ عجیب عزت ہے دنیا میں کوئی بے عزتی اور بدنصیبی اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ آدمی کسی شخص کا محکوم ہو اس کا تابعدار بن کر اپنی زندگی گذارے)۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِيْ
مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

(یہ حضرت عباسؓ کا شعر ہے آنحضرتؐ کی تعریف میں)
یعنی اس سے پہلے آپ سایوں میں بسر کرتے تھے اور ایسے مقام یعنی بہشت میں جہاں پتے جوڑے جاتے ہیں (مراد حضرت آدم کا واقعہ ہے' جب انھوں نے اپنے جسم میں بہشت کے پتے چپکا لیے تھے)۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْحَمَّامَ فَعَلَيْهِ بِالْغَشِيْرِ وَلَا يَخْصِفُ - جب کوئی تم میں سے حمام میں جائے تو جانگیا (ازار) پہن لے اور شرم گاہ پر ہاتھ نہ رکھے (یعنی شرم گاہ کو چھپانے کے لئے)۔

لَابَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْخَصَفَةِ - کھجور کے بوریے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

خَصَّافٌ - جوتا ٹانکنے والا - (موچی)

خَصْلٌ - یا خِصَالٌ بڑھ جانا' غالب ہونا - کاٹنا -

تَخْصِيْلٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا -

خَصْلَةٌ - عادت اچھی ہو یا بری' یا اچھی عادت اور خوشہ اور تیر نشان پر پڑنا -

خُصْلَةٌ - خوشہ کانٹے دار لکڑی' بالوں کا گچھہ -

فَاِذَا اَصَابَ خَصْلَةً قَالَ اَنَابِهَا اَنَابِهَا - عبداللہ تیر لگاتے تھے جب نشانہ پر لگتا تو کہتے وہ مارا وہ مارا' اصل میں خصل کا معنی تیر اندازی میں غالب ہونا -

تَخَاصَلَ الْقَوْمُ - تیروں کی شرط کی -

كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ خِصَالِ النِّفَاقِ - اس میں نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہوگی -

عَشْرُ خِصَالٍ - دس خصلتیں -

مُنْطَوِى الْخَصِيْلَةِ كَمِيْشُ الْاِزَارِ - خصیلہ و بلا ازار اور پراٹھی مضبوط بندھی ہوئی -

خَصِيْلَه - بازو وں رانوں پنڈلیوں پر جو گوشت ہوتا ہے -

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِيْ تِسْعُ خِصَالٍ اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَمَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَمَا اضْطُرُّوْا اِلَيْهِ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ وَالطِّيَرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّفَكُّرِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَالَمْ يُظْهَرْ بِلِسَانٍ اَوْيَدٍ - نو باتیں اللہ تعالے نے میری امت کو معاف کر دی ہیں' (ان پر آخرت میں مواخذہ نہ ہوگا) ایک تو چوک دوسرے بھول تیسرے نادانستگی (بے علمی کی وجہ سے کوئی کام کر بیٹھنا) چوتھے ناطاقتی (ایک کام کی طاقت ہی نہ ہو مثلاً کوئی روزہ نہ رکھ سکے' بیماری یا ناتوانی کی وجہ سے) پانچویں لاچاری (مثلاً بھوک سے مر رہا ہو اور حرام مردار کھالے) چھٹی زبردستی (کوئی شخص جبر سے اس کو شراب پلا دے یا کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کرے) ساتویں بدشگونی (گو دوسری حدیث میں اس کو شرک کہا ہے لیکن یہ بڑا شرک نہیں جس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور بہت کم آدمی اس سے بچتے ہیں اکثر لوگ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہہ بیٹھتے ہیں یہ مکان ہم کو منحوس ہوا' یہ شادی نامبارک ہوئی) آٹھویں اللہ کی مخلوقات میں فکر کرتے وقت دل میں جو وسوسہ آئے (شیطان دل میں برے خیالات ڈالتا ہے کہتا ہے اجی یہ راز کسی پر نہیں کھلا' کوئی نہیں جانتا خدا کی مرضی کیا ہے' شریعتیں وغیرہ سب آدمیوں نے بنالی ہیں اور خدا پر چیپ دی ہیں بھلا خدا سے کوئی مل سکتا ہے کیا خدا کسی سے بات کرتا ہے) نویں حسد (کسی کی ترقی دینی یا دنیوی پر آدمی کو رشک آہی جاتا ہے اور بعض دلوں کو دوسرے کی ترقی ناگوار بھی ہوتی ہے) بشرطیکہ زبان یا ہاتھ سے اپنا حسد ظاہر نہ کرے (مثلاً اس شخص کو جس کی ترقی سے ناراض ہے برا کہنے لگے' گالیاں دینے لگے یا ہاتھ پاؤں سے اس کو ستا مارے تب تو حسد کا گناہ اس پر لکھ دیا جائے گا اور سزا کے لائق ہوگا)۔

خَیْرُ خِصَالِ الرِّجَالِ شَرُّ خِصَالِ النِّسَاءِ- مردوں کی بہتر خصلتیں (مثلاً شجاعت سخاوت) عورتوں کے حق میں بری خصلتیں ہیں (کیونکہ عورت اگر بہادر اور دیدہ دلیر ہوگی تو غیر مردوں سے ملنے ان سے آشنائی اور دوستی لگانے میں اس کو کچھ باک نہ ہوگا' اسی طرح اگر سخی ہوگی تو مرد کی کمائی محفوظ نہ رکھے گی سب دے دلا کر پٹپڑ کر دے گی) اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت اپنے محل اور موقع پر شجاعت یا سخاوت نہ کرے بلکہ مراد بے محل سخاوت اور شجاعت ہے جیسے کہتے ہیں حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ' باقی عورت اپنے ذاتی مال میں سے یا خاوند کی اجازت اور مرضی سے جو سخاوت کرے وہ تو ہر حال میں اچھی ہے-

خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِیْنَ صِیَامُهُمْ وَ قِیَامُهُمْ- مسلمانوں کی دو باتیں نماز اور روزہ مؤذنوں کے گرنوں میں لٹکی ہوئی ہیں (مؤذن ان کے ذمہ دار ہیں کیونکہ اکثر عورتیں اور عوام مرد بھی اذان کے اعتبار پر روزہ کھول لیتے ہیں نماز پڑھ لیتے ہیں)-

خَصْمٌ- جھگڑے میں غالب آنا' دشمن' مقابل' فریق' اس کی جمع خُصُوْمٌ ہے-

خُصُوْمٌ اور خَصِیْمٌ اور خَصِمٌ- جھگڑنے والا' لڑنے والا جیسے مُخَاصِمٌ ہے-

اَرَاکَ سَاهِمَ الْوَجْهِ اَمِنْ عِلَّةٍ قَالَ لَا وَلٰکِنِ السَّبْعَةُ الدَّنَانِیْرُ الَّتِیْ اُتِیْنَابِهَا اَمْسِ نَسِیْتُهَا فِیْ خُصْمِ الْفِرَاشِ فَبِتُّ وَلَمْ اَقْسِمْهَا- بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر (رنگ بدلا ہوا) ہے کیا کچھ بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں (بیماری نہیں ہے) بات یہ ہے کہ وہ سات اشرفیاں جو کل میرے پاس آئیں تھیں میں ان کو بچھونے کے کونے یا کنارے میں بھول گیا اور رات گذر گئی میں نے ان کو تقسیم نہیں کر دیا (تو ایک رات بھی بے ضرورت جو دنیا کا مال اسباب میرے پاس رہ گیا اس فکر سے میرے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے' ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے کہ پیغمبر کو دنیا کا مال متاع جوڑ کر رکھنے سے کیا علاقہ؟ سبحان اللہ! جو لوگ آنحضرتؐ کی نبوت میں شک کرتے ہیں ان کے شک رفع کرنے کے لئے یہ حدیث کافی ہے' ایسے خصائل بجز سچے پیغمبر کے کسی جھوٹے مکار شخص میں نہیں ہو سکتے)-

لَا یُسَدُّ مِنْهُ خُصْمٌ اِلَّا انْفَتَحَ عَلَیْنَا مِنْهُ خُصْمٌ اٰخَرُ- یہ عجیب مقدمہ ہے اس میں ایک کنارہ بند ہوتا ہے تو دوسرا کنارہ اس کا ہم پر کھل جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ کسی طرح فساد رفع نہیں ہوتا' کوئی صورت صلح اور اتفاق کی نہیں نکلتی' یہ سہل بن سعد نے تحکیم کے بعد کہا جب اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا)-

مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِیْ خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَتْ- تمہارے اس مقدمہ میں جب ہم نے کوئی کنارہ درست کرنا چاہا تو وہ اور زیادہ بہہ نکلا (بعوض فساد بند ہونے کے اور زیادہ فساد پھوٹ نکلا)-

خَصْمَانُ- مدعی اور مدعی علیہ-

وَبِکَ خَاصَمْتُ- تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہوں (تو جو دلیلیں مجھ کو سوجھا تا ہے انہی سے مخالفین کی بحث میں قائل کرتا ہوں یا تیری ہی تائید سے دشمنوں سے جنگ کرتا ہوں)-

اَلَدُّ الْخِصَامِ- سخت جھگڑالو' بڑا لڑنے والا- لڑاکا-

اِخْتَصَمَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ- بہشت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا (یہ جھگڑا حقیقتاً تھا اللہ تعالیٰ نے بہشت اور دوزخ کو زبانیں دی ہیں بعض نے تاویل کی ہے)-

فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی- اوپر والے کس باب میں جھگڑتے ہیں (یعنی فرشتے)-

اَلْخَصْمُ الْمُتَحَوِّصُ- وہ دشمن جو خواہ مخواہ حق بات کو رد کرنا اور اپنے فریق مقابل کو مشکل میں پھنسانا اس کو منظور ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر دنیا طلب مولویوں کی عادت ہے کہ اپنی بات کی پچ کئے جاتے ہیں اور دوسرا سچی بات کہے جب بھی اس کو نہیں مانتے- لم اور لا نسلم کیے جاتے ہیں- فتنی نے کہا جو شخص قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر نئی راہوں کی طرف اور فلاسفہ

اور سوفسطائیہ کی طرح عقلی ڈھکوسلے یا لفظی مناقشے پیش کرے اور ہر بات میں شک اور شبہے نکالے۔

اِذَا خَاصَمَکُمُ الشَّیْطَانُ فَخَاصِمُوْا بِمَا ظَهَرَ اكُمْ مِنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ - جب شیطان تم سے جھگڑا کرے (تمہارے دل میں شبہے ڈالے) تو تم بھی اس سے اللہ کی وہ قدرت جو ظاہر ہے بیان کر کے جھگڑا کرو یعنی اس کے وجود کی دلیلیں پیش کرو' بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر خدا نہ ہوتا تو اتنا بڑا یہ کارخانہ اس حکمت اور خوبی کے ساتھ کیونکر چلتا نہ کسی بات کا انتظام ہوتا نہ پابندی اوقات ہوتی)۔

خِصَاءٌ - خصیے نکال لینا۔

اِخْصَاءٌ - خصی کرنا' ایک ہی علم سیکھنا' عرب لوگ کہتے ہیں اَجْهَلُ مِنْ خَاصِی الْصَّیْرِ گدھے کو خصی کرنے والے سے زیادہ جاہل ہے۔

اَغْفَلُ مِنْ خَاصِی الْمُخَنَّثِیْنَ - مخنثوں کو خصی کرنے والے سے بھی زیادہ غافل ہے۔ ہوا یہ کہ سلیمان بن عبدالملک نے اپنے عامل کو لکھا اَحْصِ مَنْ عِنْدَکَ مِنَ الْمُخَنَّثِیْنَ یعنی جتنے مخنث تیرے علاقہ میں ہوں ان کا شمار کر۔ اتفاق سے اَحْصِ کی حا پر ایک نقطہ لگ گیا تھا اس نے اس کو اَخْصِ پڑھا اور سب کو خصی کر ڈالا' اس روز سے یہ مثل ہو گئی۔

خُصْیَةٌ - فوطہ' اس کی جمع خُصًی اور خِصًی ہے۔

خَصِیٌّ - جس کے فوطے نکال لئے گئے ہوں۔ اس کی جمع خِصْیَةٌ اور خِصْیَانٌ ہے۔

فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِکَ اَوْذَرْهُ - بات تو یہ ہے کہ ہر ایک امر اللہ کی تقدیر سے ہوتا ہے اب اس پر تجھ کو اختیار ہے خصی بن جا یا رہنے دے۔ ایک روایت میں فَاخْتَصِر ہے یعنی سکوت اور تسلیم اختیار کر۔

لَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَیْنَا - اگر آپ اس کی اجازت دیتے تو ہم خصی بن جاتے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خصیے نکلوا ڈالتے کیونکہ یہ حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا کھا کر اپنی شہوت اڑا دیتے یا عورتوں سے بالکل الگ رہتے)۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰی - جو شخص خصی بنے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلمانوں کے طریق پر نہیں ہے)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْخَصِیِّ یَبُوْلُ - میں نے پوچھا خصی جو پیشاب کرے۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْخِصْیَانِ - میں نے خصی لوگوں کو پوچھا' ابوعبیدہ نے کہا میں نے خِصْیَہ بکسرۂ خا بہ معنی فوطہ کے نہیں سنا' تثنیہ خِصْیَانِ آیا ہے باسقاط تا اور خِصْیَتَان بھی۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الضَّادِ

خَضْبٌ - رنگنا' سبز ہونا' سبزی نکلنا۔

بَکٰی حَتّٰی خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصٰی - روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں' (یا رنگ گئیں اس طرح سے کہ روتے روتے آنکھوں سے خون نکلنے لگا اور کنکریاں رنگیں ہو گئیں)۔

اَجْلِسُوْنِیْ فِیْ مِخْضَبٍ فَاغْسِلُوْنِیْ - مجھ کو ایک لگن میں بٹھاؤ اور نہلاؤ۔

لَمْ یَخْضِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے خضاب نہیں کیا (کیونکہ آپ کو سفیدی بہت کم تھی۔)

رَاَیْتُ اَبَا جَعْفَرَ یَخْتَضِبُ بِالْحِنَّاءِ - میں نے امام باقرؒ کو دیکھا وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔

یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا الْحَوَاصِلِ الْحِمَامِ - اس کا خضاب کریں کہ کالا کبوتروں کے پولوں کی طرح۔

کَانَ یَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ - مہندی اور وسمہ کا خضاب کرتے تھے (یعنی صرف مہندی یا صرف وسمہ کا کیونکہ دونوں کے ملانے سے تو بال سیاہ ہو جاتے ہیں[1] اور بعض نے سیاہ خضاب بھی جائز رکھا ہے لیکن ایک حدیث میں ہے اِجْتَنِبُوا السَّوَادَ یعنی کالا خضاب کرنے سے بچے رہو اور ممکن

---

[1] اس توجیہہ کی ضرورت نہیں اس لئے کہ حدیث کے ظاہری الفاظ پر دوسری احادیث شاہد ہیں کہ مہندی اور وسمہ دونوں کے اختلاط سے بالوں کو رنگنا مستحب بلکہ افضل ہے۔ (م)

ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہو۔

خِضَابٌ - رنگ۔

خَضْخَضَةٌ - ہلانا، ہاتھ سے منی نکالنا۔

خَضْخَاضٌ - ایک دوا جو خارشتی اونٹوں پر ملی جاتی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِّنَ الزِّنَا وَ نِكَاحُ الْاَمَةِ خَيْرٌ مِّنْهُ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا زلق لگانے (ہاتھ سے ذکر کو دبا دبا کر منی نکالنا) کیسا ہے انھوں نے کہا یہ زنا سے بہتر ہے (کیونکہ زنا گناہ عظیم ہے گو زلق لگنا بھی طبًا بہت برا ہے اس سے آدمی نامرد ہو جاتا ہے) اور لونڈی سے نکاح کرنا اس سے بہتر ہے (یعنی اگر آزاد عورت سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو لونڈی بیاہ لے یا لونڈی خرید لے اگر اولاد پیدا ہونے سے اندیشہ کرتا ہو تو عزل کر سکتا ہے)۔

فَخَضْخَضَ لَهٗ فَشَرِبَهٗ - انھوں نے ہلایا پھر پی لیا۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَ نِكَاحُ الْاِمَاءِ خَيْرٌ مِّنْهُ - میں نے پوچھ زلق لگانا کیسا ہے انھوں نے کہا یہ تو فواحش (بڑے بے شرمی کے) کاموں میں سے ہے اور لونڈی سے نکاح کر لینا اس سے بہتر ہے۔

خَضْدٌ - توڑنا یا موڑنا۔

اَلسَّفَرُ وَ خَضْدُهٗ - سفر اور اس کی تھکان - اصل میں خضد کہتے ہیں نرم چیز کے توڑنے کو اس طرح کہ ٹوٹے نہیں اور کبھی کاٹنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

تَقْطَعُ بِهٖ دَابِرَهُمْ وَ تَخْضِدُ بِهٖ شَوْكَتَهُمْ - اس سے ان کی دم کاٹ دے (ان کا آخری شخص بھی ہلاک ہو جائے کوئی نہ بچے) اور ان کی شوکت توڑ دے (ان کی شان اور عزت مٹ جائے)۔

حَرَامُهَا عِنْدَ اَقْوَامٍ بِمَنْزِلَةِ السِّدْرِ الْمَخْضُوْدِ - اس کا حرام مال بعض لوگوں کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے بیری کا کانٹا نکالی ہوئی (حلوائے بے دودھ مزے سے اس کو اڑاتے ہیں)۔

يُرَشِّحُوْنَ خَضِيْدَهَا - اس کے ٹوٹے ہوئے کو جوڑتے ہیں (یعنی اس کی خرابی کو درست کرتے ہیں)۔

بِالنِّعَمِ مَخْنُوْذٌ وَ بِالذَّنْبِ مَخْضُوْدٌ - نعمتوں میں غرق دم کٹا ہوا (یعنی بے حجت اور بے دلیل)۔

تَاْتِيْهِمْ ثِمَارُهُمْ لَمْ تُخْضَدْ - ان کے میوے ان کے پاس اس طرح آتے ہیں کہ ان میں گھٹاؤ یا دباؤ نہیں ہوتا (یعنی تازے تازے خوب شگفتہ آتے ہیں - بعض نے لَمْ تَخْضِدْ روایت کیا ہے یعنی مرجھائے نہیں ہوتے یہ خَضَدَتِ الثَّمَرَةُ سے نکلا ہے یعنی میوہ رکھے رکھے سوکھ گیا، مرجھا گیا۔

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يُجِيْدُ الْاَكْلَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمِخْضَدٌ - ایک شخص کو دیکھا جو اچھی طرح کھا رہا تھا کہنے لگے یہ مخضد ہے یعنی بہت کھانے والا یا جلد کھانے والا۔

اِنَّ ابْنَ عَمِّكَ هٰذَا لَمِخْضَدٌ - تمہارے چچا کا یہ بیٹا بڑی جلدی کھانے والا ہے یا بڑا کھاؤ ہے۔

خَضْرٌ - کاٹنا۔

خَضَرٌ - سبز ہونا، لہلہانا۔

تَخْضِيْرٌ - سبز کرنا، برکت دینا۔

مُخَاضَرَةٌ - سبز میوہ پکنے سے پہلے بیچ ڈالنا۔

اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اِسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَ اِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ - جو چارہ ربیع اگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ تو جانور کو (پیٹ پھلا کر) مار ڈالتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے مگر وہ جانور جو ہری ہری دوب کھائے اور جب کوکھیں پھول جائیں تو سورج کی طرف منہ کرے اور (جگال کرتے کرتے) ہگے موتے پھر چرے (تو ایسا جانور محفوظ رہتا ہے اس کی جان بچ جاتی ہے مگر جو جانور حرص سے خوب کھائے اور ہضم کرنے کے لئے جگالی

ل بلکہ نہی تحریمی ہے اس لئے کہ صرف سیاہ خضاب (وسمہ) سے رنگنے کے جواز میں کوئی صحیح حدیث منقول نہیں۔ (م)

پاپخانہ پیشاب نہ کرے وہ ہلاک ہو جاتا ہے) دیکھو یہ دنیا کا مال سبز ہرا بھرا شیرین ہے (نظروں میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر جو آدمی حرص کر کے اس کو لینا شروع کرے اور حلال حرام کی قید اٹھا دے اس کے لئے تباہی دھری ہوتی ہے بقول شخصے۔

ہمہ اندر زمن بتواین است
کہ توطفلی و خانہ رنگین است[1]

اور یہ دنیا کا مال اس مسلمان کا اچھا رفیق ہے جو اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کی مدد کرے۔

اَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ - دنیا شیریں اور ہری بھری ہے (تروتازہ اور شیریں ظاہر میں لیکن اس کے اندر زہر بھرا ہوا ہے یا دنیا سبز ہرے میوے کی طرح ہے جو جلدی سے خراب ہو جاتا ہے سوکھ جاتا ہے۔

اَلْغَزْوُ حُلْوٌ خَضِرٌ - جہاد شیریں اور ہرا بھرا ہے (اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے، اگر مارے گئے تو بہشت ملی جو زندہ رہے تو غازی ہوئے، مال غنیمت ہاتھ آیا جو حلال طیب ہے)۔

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْھِمْ فَتٰی ثَقِیْفِ الذَّیَّالَ یَلْبَسُ فَرْوَتَھَا وَ یَاْکُلُ خَضِرَتَھَا - (جب حضرت علیؓ لوگوں کی بے وفائی سے تنگ آ گئے تو یوں دعا کی) یا اللہ ان پر ثقیف کے ایک مغرور جوان کو مسلط کر دے (مراد حجاج بن یوسف ثقفی ہے) جو دنیا کا نرم اور اچھا کپڑا پہنے اور عمدہ ہرا بھرا کھانا کھائے (مطلب یہ کہ عیاش اور خود پسند ہو۔ یہ دعا جناب مرتضوی کی قبول ہوئی ان پر حجاج مسلط ہوا، کہتے ہی کہ جس سال آپ نے یہ دعا کی اس سال حجاج پیدا ہوا)۔

تَجَنَّبُوْا مِنْ خَضْرَائِکُمْ ذَوَاتِ الرِّیْحِ - ان ہری ترکاریوں سے بچو جن میں بدبو ہوتی ہے (جیسے پیاز، لہسن گندنا اور جوان کے مشابہ ہے مطلب یہ ہے کہ کچا ان کو مت کھاؤ اگر پکا کر کھائے جب بو جاتی رہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

نَھٰی عَنِ الْمُخَاضَرَۃِ - آنحضرتؐ نے سبز ہرے میووں کے (جو ابھی کچے ہوں) بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ شاید میوے پر کوئی آفت آ جائے اور خریدار کا روپیہ مفت برباد ہو)۔

اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ مِخْضَارٌ - یہ شرط لگائی کہ سبز کچی کھجور جو گر پڑے وہ اس کو نہ ملے گی۔

لَیْسَ فِی الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَۃٌ - سبز ترکاریوں اور میووں میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔

اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ - ایک ہانڈی آپ کے سامنے لائی گئی جس میں کچی ترکاریاں تھیں۔

اِیَّاکُمْ وَ خَضْرَاءَ الدِّمَنِ - تم اس سبزے سے بچو جو گندی جگہوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (حالانکہ ایسے مقاموں کا درخت خوب زوردار اور ہرا بھرا ہوتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اس عورت سے نکاح نہ کرو جو صورت اچھی رکھتی ہو مگر اس کی سیرت خراب ہو برے اور نجس خاندان کی ہو۔

مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کَتِیْبَۃِ الْخَضْرَاءِ - آنحضرتؐ ایک کالا لشکر لئے ہوئے نکلے (کالے لشکر سے یہ مراد ہے کہ لوہے میں غرق چونکہ لوہا کالا ہوتا ہے تو اس کو کالا لشکر کہا اور عرب لوگ خضرۃ کا اطلاق سیاہی پر بھی کرتے ہیں گو اصل معنی خضرۃ کا سبز ہے)۔

اِنَّہٗ تَزَوَّجَ امْرَاَۃً فَرَاٰھَا خَضْرَاءَ فَطَلَّقَھَا - انھوں نے ایک عورت سے نکاح کیا دیکھا تو وہ کالی تھی اس کو طلاق دے دیا۔

اُبِیْدَتْ خَضْرَاءُ قُرَیْشٍ - قریش کی سبزی یعنی ان کی جماعت تباہ کر دی گئی۔

فَاَبِیْدُوْا خَضْرَاءَ ھُمْ - ان کی جماعت تباہ کر دو۔

مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ لَھْجَۃً مِّنْ اَبِیْ ذَرٍّ - ابوذرؓ سے بڑھ کر سچی زبان کے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا نہ زمین نے اس سے بڑھ کر سچے آدمی کو اٹھایا۔

خَضْرَاءَ - آسمان اور غبراء زمین۔

وَ اِبَادَۃُ خَضْرَائِھِمْ - ان کی جماعتوں کا برباد کرنا۔

مَنْ خُضِّرَ لَہٗ فِیْ شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْہُ - جس کو کوئی نعمت

---

[1] تم دنیا میں اس طرح ہو جس طرح تم کسی رنگین اور جگمگاتے گھر میں ایک بچے کی طرح ہو۔ (م)

دی جائے (اللہ تعالیٰ اس کو عنایت کرے کوئی معاش ماہوار یا جاگیر یا منصب وغیرہ تو اس کو تھامے رہے (لگے لگائے ذریعہ رزق کو نہ چھوڑے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے)۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَخْضَرَلَهٗ فِي اللَّبِنِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى يَبْنِيَ - اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی برائی چاہتا ہے تو اینٹ مٹی میں عمارت بنانے کی اس کو توفیق دیتا ہے (وہ اپنی کمائی بے ضرورت تعمیرات میں صرف کرتا ہے)۔

كَانَ اَخْضَرَا الشَّمْطِ - آنحضرتؐ کے سفید بال (خوشبو وغیرہ لگانے سے) سبز ہو گئے۔

اَلْبَحْرُ الْاَخْضَرُ - سبز سمندر (گو کہ پانی کا کوئی رنگ نہیں ہے مگر آفتاب کے شعاع سے یہ سمندر سبز معلوم ہوتا ہے اس لئے اس کو بحر اخضر کہتے ہیں - اسی طرح بحر احمر اور بحر اسود وغیرہ)۔

اَلْخَضِرُ - مشہور بزرگ ہیں جن سے ملنے کے لئے حضرت موسیٰؑ گئے تھے اور ان کا قصہ قرآن میں مذکور ہے' ان کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر ان کو ولی کہتے ہیں' بعض فرشتہ ان کا نام بلیاء ہے اور کنیت ابو العباس' بعض نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے اس طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ خضر مر گئے یا اب تک زندہ ہیں' امام بخاری اور ایک طائفہ علماء اس طرف گئے ہیں کہ خضر آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے ہی مر گئے تھے ورنہ وہ آنحضرتؐ کے پاس ضرور حاضر ہوتے مگر اکثر علماء اور حضرات صوفیہ اس طرف گئے ہیں کہ خضرؑ زندہ ہیں - نووی نے کہا حضرات صوفیہ اور صالحین کا ان کی حیات پر اتفاق ہے اور بہت سے بزرگوں نے ان سے ملاقات کی ہے ان کی حکایتیں مشہور ہیں اور خضرؑ نوحؑ کی اولاد میں سے ہیں' ان میں اور حضرت نوحؑ میں سات پشت کا فاصلہ ہے ان کے والد بادشاہ تھے واللہ اعلم۔

وَ اِنَّهَا خَضِرَةٌ - ان کا رنگ سبز پڑ گیا ہے دبلے پنے سے یا ان کے شوہر عبدالرحمٰن کے مارنے کی وجہ سے۔

بَابُ الْخُضْرِ فِي الْمَنَامِ - اگر خواب میں سبز رنگ کی چیزیں دیکھے۔

هٰذَا الْمَالُ خَضِرٌ حُلْوٌ - یہ دنیا کا مال ہرا بھرا اور شیریں ہے' ایک روایت میں خَضِرَةٌ ہے معنی وہی ہے۔

كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ - اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے سبز کپڑے پہنائے گا۔

لَيْسَ فِي الْخُضَرِ يا فِي الْخُضْرِ زَكٰوةٌ - ہری ترکاریوں یا میووں میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی (جیسے کھیرا ککڑی خربوزہ آم وغیرہ میں)۔

فَمَا اَقْبَحَ الْخَضْرَاءُ وَالْغَبْرَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - آسمان اور زمین کیسے برے ہیں یا رسول اللہ - مجمع البحرین میں ہے (خضر کا نام ایلیا بن لمکان بن قامع بن ارخشد ابن سام بن نوح' بعض نے کہا الیاس بن لمکان بن ارفخشد ابن سام بن نوح' بعض نے کہا ایلیا بن عامیل بن شالخین بن اریا بن علقما بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم' بعض نے کہا ارمیا بن حلشا جو ہارون کے خاندان میں تھے' اور صحیح یہ ہے کہ ان کا نام بلیا بن لمکان تھا جیسے اوپر گذرا' اور منقول ہے کہ انھوں نے آب حیات پی لیا اس وجہ سے وہ دجال کے نکلنے تک زندہ رہیں گے' اور دجال جس شخص کو مار کر جلائے گا وہ وہی شخص ہیں واللہ اعلم۔

خَضْرَمَةٌ - بیچ بیچ میں کرنا نہ اِدھر نہ اُدھر۔

خِضْرِمٌ - بہت پانی والا کنواں یا سمندر یا دریا اور ہر چیز جو بہت ہو یا سخی یا سردار اس کی جمع خَضَارِمٌ اور خَضَارِمَةٌ اور خِضْرِمُون ہے۔

مُخَضْرَمٌ - وہ شخص جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہو۔

خَطَبَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ مُخَضْرَمَةٍ - آنحضرتؐ نے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ایک کان کٹی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ پڑھا - نہایہ میں ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کے لوگ اپنے جانوروں کے کان کترا کرتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ اوس مقام سے نہ کاٹو جہاں جاہلیت کے زمانہ میں کاٹا کرتے تھے۔

اِنَّ قَوْمًا بُيِّتُوْا لَيْلًا وَ سِيْقَتْ نَعَمُهُم فَادَّعُوْا اَنَّهُمْ مُسْلِمُوْنَ وَ اَنَّهُمْ خَضْرَمُوْا خَضْرَمَةَ الْاِسْلَامِ - کچھ لوگوں پر رات کو چھاپہ مارا گیا ان کے جانور ہانک لئے گئے (مسلمانوں نے چھاپہ مارا جانور لوٹ لئے) پھر وہ دعویٰ کرنے

لگے کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کا زمانہ ہم نے پالیا ہے-
رَجُلٌ مُخضَرَمُ النَّسَبِ- وہ شخص (جس کا نسب ثابت نہیں بلکہ) دوغلہ ہے-
لَحْمٌ مُخضَرَمٌ- اس گوشت کا حال معلوم نہیں نر کا ہے یا مادہ کا-
مخضرم- وہ شاعر جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہو کذا فی مجمع البحرین-
خَضَعَ- گردن جھکی ہونا-
خُضُوْعٌ- عاجزی، فروتنی، ذلت، انکسار، سکون، ساکن کرنا- بعض نے کہا خضوع جسم میں ہوتا ہے جیسے خشوع قلب میں یا نگاہ میں یا اصوات اور حرکات میں-
خُضُوْعٌ اور خَاضِعٌ- عاجز منکسر المزاج- اس کی جمع خُضُعٌ ہے-
خُضَعَةٌ- جو ہر شخص سے تواضع اور انکسار کرے-
نَهٰی اَنْ یَّخْضَعَ الرَّجُلُ لِغَیْرِ امْرَأَتِهٖ- آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا کہ آدمی اپنی جورو کے سوا دوسری اجنبی عورت سے پیار کی باتیں کرے (کیونکہ ایسا کرنے سے اس عورت کے دل میں بری خواہش پیدا ہونے کا احتمال ہے)-
اِنَّ رَجُلًا مَرَّ فِیْ زَمَانِهٖ بِرَجُلٍ وَّ امْرَأَةٍ وَقَدْ خَضَعَا بَیْنَهُمَا حَدِیْثًا فَضَرَبَهٗ حَتّٰی شَجَّهٗ فَاهْدَرَهٗ عُمَرُؓ- حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایسا ہوا ایک مرد غیر عورت کے ساتھ پیار کی باتیں کر رہا تھا (بڑی نرمی اور محبت سے) ایک شخص نے اس مرد کے سر پر مار لگائی اس کو زخمی کر دیا- حضرت عمرؓ نے اس کے زخم کا کوئی بدلہ نہیں دلایا (کیونکہ وہ ایک ناجائز کام کر رہا تھا رستے میں اور ایسی حالت میں ہر ایک مسلمان اس کو تنبیہ کر سکتا تھا)-
خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ- اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سن کر عاجزی کرنے لگتے ہیں، ایک روایت میں خُضَّعًا ہے وہ خاضع کی جمع ہے (مراد فرشتے ہیں، احکام الٰہی صادر ہوتے وقت فرشتے مارے ڈر کے پرندے کی طرح اپنی پنکھ بچھا دیتے ہیں اور لرزنے لگتے ہیں، ان کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ معلوم نہیں کیا ارشاد صادر ہوتا ہے یا قیامت کا حکم دیا جاتا ہے، جب ارشاد صادر ہو چکتا ہے تو ماتحت کے فرشتے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھتے ہیں کیا حکم صادر ہوا وہ کہتے ہیں حق ارشاد ہوا بجا اور درست ہے جب ان کو تسلی ہوتی ہے یعنی معمولی احکام صادر ہوئے کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے- اس حدیث میں صاف یہ صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز ہے فرشتے اس کو سنتے ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں خَضَعْتُهٗ فَخَضَعَ میں نے اس کو تھمایا وہ تھم گیا-
اِنَّهٗ کَانَ اَخْضَعَ- وہ جھکے ہوئے شخص تھے (یعنی زبیرؓ)-
وَخَضَعَ کُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِکُمْ- ہر ایک مغرور تمہاری فضیلت کے سامنے جھک گیا (اس کو دبنا پڑا)-
خَضَلٌ- تر ہونا، گیلا ہونا جیسے اِخْضِلَال ہے-
اِخْضَالٌ- تر کرنا-
اِنَّهٗ خَطَبَ الْاَنْصَارَ فَبَکَوْا حَتّٰی اَخْضَلُوْا لِحَاهُمْ- آنحضرتؐ نے انصاریوں کو خطبہ سنایا وہ رو دیے یہاں تک کہ اپنی ڈاڑھیاں تر کر لیں-
یَاعُمَرَ الْخَیْرِ جُزِیْتَ الْجَنَّةَ- ایک گنوار نے حضرت عمر کی یوں تعریف کی) اور نیک آدمی عمر تجھ کو بہشت کا بدلہ ہے- بَکٰی عُمَرُ حَتّٰی اخْضَلَّتْ لِحْیَتُهٗ- یہ سن کر آپ رو دیے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر ہو گئی-
بَکٰی حَتّٰی اخْضَلَّ لِحْیَتُهٗ- نجاشی رونے لگا یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی تر ہو گئی-
خَضِّلِیْ قَنَازِعَکَ- اپنے بال کے لٹوں کو (گچھوں کو) تر کر لے (یعنی تیل پانی سے ان کو) بھگو لے (تا کہ بالوں کی پریشانی جاتی رہے)-
مُخْضَوْضِلَةٌ اَغْصَانُهَا- اس کی ڈالیاں خوب گیلی ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں: اِخْضَوْضَلَ الشَّیْءُ اِخْضِیْضَالًا یہ چیز خوب تر ہو گئی-
خَضَلٌ یا خَضِلٌ- موتی کو بھی کہتے ہیں جو صاف چمک دار ہو-

خَضِلٌ - اچھی آرام کی گذران -

یَوْمُ خُضُلَّةٍ - عیش و آرام کا دن -

تَزَوَّجَنِیْ هٰذَا عَلٰی اَنْ یُّعْطِیَنِیْ خَضْلًا نَبِیْلًا - اس نے مجھ سے اس سے مہر پر نکاح کیا تھا کہ مجھ کو صاف شفاف بڑا موتی دے گا -

دُرَّةٌ خَضِلَةٌ - ایک صاف چمک دار موتی -

خَضَمٌ - کاٹنا' کھانا - بعض نے کہا خَضَمٌ منہ بھر کر کھانا اور قَضَمٌ اس سے کم ہے' چنانچہ ایک اعرابی نے کہا هٰذَا بَلَدٌ مُّقْضِمٌ وَّ لَیْسَ بِبَلَدٍ مُّخْضِمٍ - یہ شہر منہ بھر کھلانے والا نہیں ہے بلکہ اس سے کم (یعنی یہاں ارزانی نہیں ہے -) بعض نے کہا خَضْمٌ ہری اور تر چیز کا کھانا جیسے ککڑی کھیرا' اور قَضْم سوکھی چیز کا -

فَقَامَ اِلَیْهِ بَنُوْ اُمَیَّةَ یَخْضِمُوْنَ مَالَ اللّٰهِ خَضْمَ الْاِبِلِ نَبْتَةَ الرَّبِیْعِ - بنوامیہ اس طرف کھڑے ہوئے اور اللہ کے مال کو اس طرح منہ بھر کر کھانے لگے جیسے اونٹ ربیع کی پیداوار کو کھاتا ہے خوب منہ بھر بھر کر -

تَاْكُلُوْنَ خَضْمًا وَّ نَاْكُلُ قَضْمًا - تم تو منہ بھر بھر کر کھاتے ہو اور ہم تھوڑا تھوڑا کھاتے ہیں -

وَاخْضَمُوْا فَسَنَقْضِمُ - (ابو ہریرہ مروان پر سے گذرے وہ ایک عمارت بنوا رہا تھا انھوں نے کہا خوب مضبوط عمارتیں بنواؤ اور لمبی لمبی آرزوئیں کرو) اب منہ بھر بھر کر کھاؤ قریب ہے وہ زمانہ جب تھوڑا تھوڑا کھائے گا (یعنی تمہاری سلطنت جاتی رہے گی' ایسا ہی ہوا بنی امیہ کا خاتمہ پچھاور پر ایک سو سال میں ہو گیا اور سلطنت عباسیوں کو ملی' رہے نام اللہ کا کسی قوم کی بادشاہت دنیا میں ہمیشہ نہیں رہی) -

بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ زَوْجُ الْمَرْاَةِ الْمُسْلِمَةِ خُضَمَةٌ حُطَمَةٌ - عورت کا وہ خاوند برا ہے جو منہ بھر کر کھانے والا پیٹو ہو یا جو منہ بھر کر کھانے والا ہو اور اپنے کاموں کا بندوبست نہ کر سکے (نالائق ہو) -

اَلدَّنَانِیْرُ السَّبْعَةُ نَسِیْتُهَا فِیْ خُضْمِ الْفِرَاشِ - میں سات اشرفیاں بچھونے کے کونے میں بھول گیا -

میں :- کہتا ہوں لغت میں خُضْم کے معنی کونے کے نہیں آئے اور یہ راوی کی غلطی ہے صحیح خصم بصاد مہملہ ہے جیسے اوپر گذر چکا -

نَقِیْعُ الْخَضِمَاتِ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں -

خِضَمٌّ - سخی' سردار یا بڑا دریا -

یَاْكُلُوْنَ مَالَ اللّٰهِ خَضْمًا - اللہ کا مال خوب منہ بھر بھر کر ڈھستے ہیں -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الطَّاءِ

خَطْأٌ - پھینک دینا -

خَطَأٌ - چوک جانا' اس کی ضد صواب -

خِطْأٌ اور خَطَاْءَةٌ - گناہ کرنا' غلطی کرنا -

تَخْطِئَه - کسی کی خطا بیان کرنا -

اِخْطَاءٌ - خطا کرنا -

قَتِیْلُ الْخَطَاءِ - جو شخص خطا سے مارا جائے اس کی دو صورتیں ہیں ایک خطا فی الفعل مثلاً ایک شیر کو مارنا چاہتا تھا اتفاق سے گولی ایک آدمی کو لگ گئی یا ایک شخص کو جس کے قتل کرنے کی نیت نہ ہو ایک تھپڑ یا گھونسہ یا بید لگائے اتفاق سے وہ مر جائے یا چلتے چلتے نادانستہ اس پر پیر رکھ دے وہ مر جائے دوسری خطا فی المحل وہ یہ کہ آدمی کو دور سے شیر یا بھڑیا سمجھ کر مارے یہ قتل خطا ضد ہے قتل عمد کی یعنی دیدہ و دانستہ بقصد قتل کسی کو مارنا اور اس کا ہلاک ہو جانا' اب خواہ یہ قتل آلہ جارحہ مثلاً تلوار تیر جمبیہ بندوق وغیرہ سے ہو یا پتھر' لوہے اور موٹی لکڑی وغیرہ سے ہو جس سے آدمی غالباً مر جاتا ہے' خواہ کنویں میں گرا کر یا آگ میں جلا کر یا زہر دے کر مارے ہر حال میں وہ قتل عمد ہے اور چونکہ نیت ایک مخفی امر ہے اس لئے علماء نے قاتل کے فعل کو اس کی نیت پر دلیل قرار دیا ہے مثلاً جب آلہ جارحہ تیر یا تلوار یا برچھے یا بندوق یا بھاری پتھر یا موٹے لٹھ سے کسی پر حملہ کرے تو یہی سمجھا جائے گا کہ قاتل کی نیت قتل کی تھی اور وہ قتل عمد ہو گا اور اگر بید یا کوڑے یا جوتے یا لات یا پتلی چھڑی سے کسی پر حملہ کرے اور اتفاق سے وہ مر جائے تو یہ قتل خطا گنا

جائے گا اور امام ابوحنیفہؒ نے دوسرے تمام اماموں کے برخلاف عمد اور خطا کے بیچ میں ایک قتل شبہ عمد نکالا ہے اور وہ پتھر یا بھاری چیز مثلاً موٹی لکڑی وغیرہ سے مارنے کو عمد نہیں کہتے بلکہ شبہ عمد کہتے ہیں لیکن بندوق یا توپ یا تفنگچہ وغیرہ سے جو قتل ہو وہ بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک قتل عمد ہے اس لئے کہ بندوق' توپ اور تفنگچہ آلہ جارحہ ہے جو گوشت کو چیر دیتا ہے اور پھاڑ ڈالتا ہے صرف وزن کے سبب سے نہیں مارتا البتہ غلیل سے اگر مارے تو وہ حنفیہ کے نزدیک قتل عمد نہ ہوگا اور دوسرے اماموں کے نزدیک اگر غلیل اتنی بھاری ہو جس کے ضرب سے آدمی غالباً مر جاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا ورنہ قتل خطا ہوگا - امام مالکؒ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ شبہ عمد کیا ہے قتل دو ہی طرح کا ہے عمد یا خطا-

عرب لوگ کہتے ہیں خَطِئَ فِیْ دِیْنِہٖ خِطْأً - جب کوئی گناہ کی بات کرے- اور اَخْطَأَ فُلَانٌ جب کسی شخص سے غلطی ہو جائے اس کا قول یا فعل صواب نہ ہو' بعض نے کہا خَطِئَ جب کہیں گے جب عمداً غلط بات کہے یا کرے اور اَخْطَأَ جب عمداً نہ کہے بلکہ اس کو صواب سمجھ کر کہے یا کرے-

تَلِدُہٗ اُمُّہٗ فَیَحْمِلْنَ النِّسَاءُ بِالْخَطَّائِیْنِ - دجال کو اس کی ماں جب جنے گی اس وقت عورتیں گناہ گاروں کو اپنے پیٹ میں اٹھائیں گی (جو پیدا ہو کر دجال کی پیروی اختیار کریں گے یہ اس لغت پر ہے جیسے کہتے ہیں اکلونی البراغیث)[1]

خَطَّأَ اللّٰہُ نَوْءَ ھَا اَلَا طَلَّقَتْ نَفْسَھَا - (ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اختیار دے (چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے چاہے خاوند کے پاس رہنا اختیار کرے) وہ کیا کرے اپنے خاوند سے یوں کہے تجھ پر تین طلاق ہیں ابن عباسؓ نے کہا) اللہ تعالیٰ نے اس کی کارتی غلط کر دی اس نے اپنے تئیں کیوں نہیں طلاق دے لیا (اصل میں نوء کہتے ہیں ستاروں کے جمع آنے کو جن سے عرب لوگ بارش کی پیشین گوئی کیا کرتے تھے)-

عرب لوگ کہتے ہیں اَخْطَاءَ نَوْئُکَ - تمہاری کارتی نے غلطی کی (یعنی تمہارا قیاس غلط نکلا' پانی وانی کچھ نہ پڑا' یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو اس کی کوشش بے کار جائے' ایک روایت میں خَطَّأَ اللّٰہُ نَوْءَ ھَا ہے اس کا ذکر آگے آئے گا-

اِنَّ اللّٰہَ خَطَّأَ نَوْءَ ھَا - (حضرت عثمانؓ سے بھی کسی نے یہی مسئلہ پوچھا' انھوں نے بھی یہی کہا جو ابن عباسؓ نے کہا) اللہ نے اس کی کارتی غلط کر دی (یعنی اس کا جو مطلب تھا اپنے خاوند سے الگ ہو جانا وہ اللہ تعالیٰ نے پورا ہونے نہ دیا)-

وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِھَا کُلَّ خَاطِئَۃٍ مِّنْ نَبْلِھِمْ - (لوگوں نے کیا کیا ایک شخص کی مرغی لی اس کو نشانہ بنایا اور) مرغی والے سے کہا کہ جو تیر ہمارا نشان پر نہ لگے وہ تیرا ہے-

فَاَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتّٰی اُدْرِکَ بِرِدَائِہٖ - آنحضرتؐ نے سورج گہن کے دن (گھبراہٹ میں) کسی بی بی کا کرتہ اپنی چادر کے بدلہ لے لیا چوک کر' پھر آپ کے پاس آپ کی چادر لے کر گئے (کرتہ واپس لائے- ایک روایت میں فَخَطَا بِدِرْعٍ یہ خَطْوٌ سے ہے یعنی کرتہ لے کر چلے-

اِلْبَسْ مَاشِئْتَ مَا اَخْطَأَتُکَ خَصْلَتَانِ سَرَفٌ وَّ مَخِیْلَۃٌ - جو تیرا جی چاہے وہ پہن بشرطیکہ دو خصلتیں تجھ سے دور رہیں ایک تو اسراف دوسرا تکبر (اگر تکبر اور غرور نہ ہو تو عمدہ لباس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ بہتر ہے تاکہ لوگ درویش او زاہد نہ سمجھیں بقول شخصے درویش صفت باش وکلاہ تتری پوش-)

اِغْفِرْ خَطَایَایَ وَعَمَدِیْ - میرے وہ گناہ جو بھول چوک سے ہوئے اور جو قصداً کئے سب کو بخش دے-

اَصَبْتَہٗ بَعْضًا وَّ اَخْطَأْتَ بَعْضًا - (آنحضرتؐ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا جب انھوں نے خواب کی تعبیر بیان کی) تم نے کچھ تعبیر ٹھیک دی کچھ غلط- (وہ غلطی یہ تھی کہ انھوں نے گھی اور شہد دونوں کی تعبیر قرآن سے کی حالانکہ ایک سے

---

[1] یعنی فاعل ظاہر خواہ تثنیہ' جمع ہو خواہ واحد فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ آئے گا مگر شاذ و نادر اس کے برعکس بھی منقول ہے یعنی فاعل جمع (جو فعل کے بعد ظاہر ہو) کے لئے فعل جمع آ جائے جیسے یَحْمِلْنَ النِّسَآءُ اور اَکَلُوْنِی الْبَرَاغِیْثُ یتعاقبون فیکم ملائکۃ. (م)

قرآن دوسرے سے حدیث بیان کرنا چاہئے تھا یا غلطی یہ تھی کہ انھوں نے جلدی کر کے خود تعبیر کرنا شروع کر دیا چاہئے یہ تھا کہ آنحضرتؐ کو تعبیر بیان کرنے دیتے پھر آنحضرتؐ نے باوصف ابوبکر صدیقؓ کے اصرار اور قسم دلانے کے ان کی غلطی بیان نہیں کی کیونکہ ایسے امور کا افشا مناسب نہ سمجھا اور قسم کھلانے والے کی قسم کو سچا کرنا اس وقت بہتر ہے جب اس میں کسی خرابی کا اندیشہ نہ ہو' بعض نے کہا ابوبکرؓ کی غلطی یہ تھی کہ انھوں نے تیسرے شخص کی نسبت یہ بیان کیا کہ پھر وہ رسی جڑ گئی اور وہ اوپر چلے گئے حالانکہ حضرت عثمانؓ کی جو خلافت ٹوٹی پھر نہیں جڑی بلکہ وہ شہید ہوئے اور جناب علیؓ مرتضٰی خلیفہ ہوئے۔

میں:- کہتا ہوں یہ غلطی نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت عثمانؓ خلافت کی رسی توڑنے والے تھے- ان کا یہ قصد ہوگیا تھا کہ خلافت سے اپنے تئیں الگ کر لیں مگر انھوں نے صبر کیا اور خلافت نہ چھوڑی یہاں تک کہ شہید ہوئے تو رسی جڑ جانے سے یہی مراد ہے)۔

مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ- جو شخص غلہ خرید کر روک رکھے (یعنی مہنگائی اور گرانی کے وقت میں اس نیت سے کہ جب اور مہنگا ہوگا تو بیچوں گا) تو وہ گناہ گار ہے-

يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ- میرے بندو تم گناہ کرتے ہو-

خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا- جس گناہ کی طرف آنکھ سے دیکھا وہ نکل گیا-

اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ- مگر اس کے گناہ گر جاتے ہیں-

اُخْطِئُنَهَا رَجُلٌ- ایک شخص کو چوک سے کھجور نہ ملی-

كُلُّ بَنِىْ اٰدَمَ خَطَّاؤُنَ- سب آدمی خطا کار ہیں-

لَوْلَمْ تُخْطِئُوْا لَجَاءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ- اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے (پھر اس سے بخشش چاہیں گے وہ بخشے گا کیونکہ بغیر اس کے صفت غفاری کا ظہور نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالےٰ یہ چاہتا ہے کہ اس کی تمام صفات کا ظہور ہو اور اسی لئے دنیا میں اسلام اور کفر دونوں قدم بقدم چل رہے ہیں اور ہادی اور مضل دونوں کا ظہور ہو رہا ہے)۔

كُلُّ بَنِىْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ- ہر آدمی خطا وار ہے اور بہتر خطا وار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں (خطا کے بعد اپنے مالک کی طرف رجوع ہوتے ہیں' اس سے گڑگڑا کر معافی مانگتے ہیں' بزرگوں نے کہا ہے کہ جو عبادت اور نیکی غرور اور تکبر پیدا کرے اس سے سو درجہ وہ گناہ بہتر ہے جس کے بعد عاجزی، نیاز، توبہ اور استغفار ہو-)

كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ فَجَاءَ نِبِىْ فَخَطَانِىْ خَطْوَةً- میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ایک دروازے کی آڑ میں چھپ گیا' آپ میرے پاس آئے اور ایک مار میرے دونوں کندھوں کے بیچ میں لگائی یا ایک چپت لگائی (یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس کو خُطُوٌ میں ذکر کرنا تھا جو ناقص وادی ہے)-

مَنْ قَالَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ بِرَائِيهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ- جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی عقل سے کوئی بات کہی (اور آنحضرتؐ اور صحابہ کی تفسیر کا خیال نہ کیا) اس نے اگر ٹھیک بھی کہا جب بھی غلطی کی (کیونکہ اس کا اصول سرے سے غلط تھا اور جو چیز غلط پر مبنی ہو وہ غلط ہے- تمام گمراہ فرقوں کا یہی قاعدہ ہے کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرکے خراب ہو رہی ہیں اگر حدیث شریف اور صحابہ کی پیروی تفسیر میں لازم جانیں تو کبھی گمراہ نہ ہوں)-

اَلرَّجُلُ يَاْتِىْ جَارِيَتَهٗ وَهِىَ طَامِثٌ خَطَأً- کوئی چوک کر اپنی لونڈی سے اس حالت میں صحبت کرلے جب وہ حائضہ ہو-

خَطَبٌ یا خِطْبَةٌ یا خِطِّيْبٰى- شادی کا پیغام دینا' تقریر کرنا' خطبہ سنانا-

خَطَابَةٌ- خطیب ہونا-

نَهٰى اَنْ يَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ- آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام بھیجے (یعنی جہاں اس نے شادی کا پیغام دیا ہو وہاں پیغام بھیجے البتہ اگر اس کا پیغام نامنظور ہوگیا ہو تو پھر یہ اپنا

پیغام بھیج سکتا ہے' بعض نے کہا یہ ممانعت اس حال میں ہے جب مرد اور عورت دونوں ایک پیغام پر راضی ہو گئے ہوں' مہر بھی ٹھہر گیا ہو اب صرف عقد باقی ہو لیکن اس سے پہلے اگر پیغام بھیجے تو قباحت نہیں۔

خِطْبَہ - بہ کسرۂ خا شادی کا پیغام اور خُطْبَہ بضمہ خا لکچر اور تقریر۔

اِنَّہٗ لَحرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّخْطَبَ - وہ تو اس لائق ہے کہ اگر کہیں شادی کا پیغام بھیجے تو اس کا پیغام منظور کیا جائے۔

خَطَّبَ اور اَخْطَبَ - دونوں کا معنی پیغام قبول کیا۔

مَاخَطْبُکَ یا مَاشَانُکَ - تمہارا مطلب کیا ہے کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو۔

جَلَّ الْخَطْبُ - یہ تو بڑا کام ہو گیا' بڑی شان والا کام ہے۔

اَلْخَطْبُ یَسِیْرٌ - (حضرت عمرؓ نے ابر کے دن میں یہ سمجھ کر کہ غروب ہو گیا روزہ کھول لیا فرمایا) یہ مقدمہ سہل ہے' آسان ہے کچھ مشکل نہیں' صرف ایک روزہ قضا کا رکھ لیں گے۔

اَمِنْ اَھْلِ الْمَحَاشِدِ وَ الْمُخَاطِبِ - کیا تو محفل والوں میں اور خطبہ سنانے والوں میں سے ہے (یعنی تو ان لوگوں میں ہے جو لوگوں کو جمع کرتے ہیں ان کو لکچر سنا کر فتنہ اور فساد پر برانگیختہ کرتے ہیں)۔

خَطَبَ عَلِیٌّ - حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا۔

تَرَکَ عَلِیٌّ الْخِطْبَۃَ - (جب آنحضرتؐ نے اس پیغام سے اپنی ناراضی ظاہر فرمائی) تو حضرت علیؓ نے یہ پیغام چھوڑ دیا۔

فَمَا کَانَ مِنْ خُطْبَتِھِمَا مِنْ خُطْبَۃٍ اِلَّا نَفَعَ - ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ دونوں نے (آنحضرتؐ کی وفات پر) جو خطبہ دیا اس سے فائدہ ہی فائدہ ہوا (حضرت عمرؓ بڑے سیاسی اور پولیٹیکل سردار تھے انھوں نے پہلے اس خیال سے کہ کہیں اسلام کے مخالفین ایک دم کوئی فساد نہ کر بیٹھیں' آنحضرتؐ کی وفات کو چھپا لیا[1] اور فرمایا کہ آپ زندہ ہیں اور عنقریب اٹھ کر منافقوں کی گردنیں اڑائیں گے' جب ایک گونہ اطمینان ہو گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے اصل حال لوگوں پر کھول دیا' اور آنحضرتؐ کی وفات ظاہر کر دی)۔

بَابُ تَفْسِیْرِ تَرْکِ الْخِطْبَۃِ - پیغام چھوڑ دینے کے نسبت عذر بیان کرنا (تاکہ عورت کے ولی کے دل میں کوئی رنج نہ رہے)۔

وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ - آپ نے اس سے بھی منع کیا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دے (تو لا زائد ہے اگر لَایَخْطُبُ برفعہ با پڑھیں تب معنی یہ ہو گا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے اگر بہ جر با پڑھیں تب نہی کا صیغہ ہو گا معنی وہی ہے۔)

لَایَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ - کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ اس کا نکاح ہو جائے (پھر تو پیغام بھیجنے کا موقع ہی نہیں رہا) یا وہ پیغام چھوڑ دے (تب یہ پیغام بھیج سکتا ہے' بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر اس لئے پیغام نہ بھیجے کہ خود اس سے نکاح کرے یہاں تک کہ وہ اس پیغام کو چھوڑ دے تو حتی کی کے معنی میں اور اَوْ اِلٰی کے معنی میں ہے)۔

وَ اَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا - میں لوگوں کی طرف سے اس وقت بات کروں گا جب (وہ مارے ڈر کے) خاموش ہوں گے (یعنی قیامت کے دن ان کی طرف سے پروردگار کی بارگاہ میں عذر معذرت اور عرض معروض کروں گا' دوسرے کسی کو اس کی جرأت نہ ہو گی۔

خِطْبَۃٌ - بکسرۂ خا مرد کی طرف سے شادی کا پیغام اور اِخْتِطَاب عورت کے ولی کی طرف سے پیغام۔

---

[1] انہوں نے قصداً نہیں چھپایا بلکہ حقیقتاً حضرت عمرؓ یہ سمجھ رہے تھے کہ آپؐ فوت نہیں ہوئے مگر جب ابوبکرؓ نے قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں تو عمرؓ کو یقین ہو گیا کہ آپؐ فوت ہو چکے ہیں اور عمرؓ نے اپنے سابقہ دعوے سے رجوع کر لیا۔ (م)

خَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ خُطْبَةً - آپ نے منبر پر خطبہ پڑھا-

عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ - آنحضرتؐ نے ہم کو نکاح کا خطبہ یوں سکھلایا الحمدلله نحمده و نستعينه اخیر تک' علماء نے کہا ہے کہ نکاح کا خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہئے کیونکہ آنحضرتؐ سے کوئی خطبہ بیٹھ کر پڑھنا منقول نہیں ہوا البتہ حج میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ سنایا کیونکہ اونٹ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں' اب تک مہذب لوگوں میں یہی قاعدہ ہے کہ ہمیشہ لکچر کھڑے ہو کر دیا کرتے ہیں اور آنحضرتؐ کی سنت بھی یہی ہے اور جن لوگوں نے اس کو نصاریٰ کا طریق سمجھا ہے وہ جاہل ہیں-

اَخْطَبَ الرَّجُلُ - وہ خطیب ہو گیا (لکچرار)-

خَطِيْبُ وَفْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ - مسلمانوں کی طرف سے جو پیغام لاتے ہیں ان کے سردار' اصل میں خطیب القوم وہ شخص جو کسی جماعت میں بڑا ہو اور بادشاہ اور حاکم سے وہی غرض معروض کرے-

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ - ہم کو آنحضرتؐ نے وعظ سنایا-

خَطِيْبُ الْاَنْبِيَاءِ - حضرت شعیبؑ کو کہتے ہیں وہ بڑے فصیح اور بلیغ شخص تھے-

خَطَّابِيَه - ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں میں سے جو اپنے ہم مذہب لوگوں کے فائدے کے لئے جھوٹی گواہی دینا درست جانتا ہے-

سَأَلَهُ رَجُلٌ اُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ فَقَالَ خَطَّابِيَّةٌ - ایک شخص نے پوچھا کیا میں مغرب میں اتنی دیر کروں کہ تارے گہن جائیں؟ کہا تو خطابیہ میں سے ہے-

خَطْرٌ یا خَطَرَانٌ یا خَطِيْرٌ - دم اٹھانا اور گرانا داہنے بائیں رانوں پر مارنا (یہ اونٹ اس وقت کرتا ہے جب خوب کھا پی کر سیر ہوتا ہے) برچھا اٹھانا اور جھکانا مارنے کے لئے' مٹک کر چلنا-

خُطُوْرٌ - دل میں کوئی بات گذرنا' یا بھولنے کے بعد یاد آنا-

وَاللّٰهِ مَا يَخْطُرُ لَنَا جَمَلٌ - قسم خدا کی کوئی اونٹ ہمارا دم نہیں ہلاتا تھا (ایسا سخت قحط تھا کہ جانور سب دبلے ہو کر ان کی دمیں لٹک گئی تھیں)-

وَاللّٰهِ لَقَدْ قَتَلْتُهُ وَ اِنَّهُ لَاَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ جِلْدَةٍ مَّا بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلٰكِنْ لَّا يَخْطِرُ فَحْلَانِ فِيْ شَوْلٍ - (عبدالملک بن مروان نے جب عمرو بن سعید کو قتل کیا تو کیا کہنے لگا) قسم خدا کی میں نے اس کو مار ڈالا اور وہ مجھ کو اس پوست سے بھی زیادہ عزیز تھا جو میرے دونوں آنکھوں کے بیچ میں ہے مگر بات یہ ہے کہ دو نر اونٹ ایک اونٹنی پر دم نہیں ہلا سکتے (اس سے جماع کرنے کے لئے بلکہ جو زبردست ہو گا وہ دوسرے کو مار کر ہٹا دے گا)-

فَخَرَجَ يَخْطِرُ بِسَيْفِهٖ - مرحب یہودی اپنی تلوار ہلاتا ہوا (بڑے ناز اور تکبر سے) نکلا (اس کو دعویٰ تھا کہ مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا آخر شیر بیشۂ شجاعت حضرت علی مرتضیٰؓ نے اس مردود کو ایک ہی ضرب میں واصل جہنم کیا)-

خَضَّارَةٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ - (یہ حجاج مردود نے اس منجنیق کی تعریف میں کہا جو اس نے کعبہ پر لگائی تھی) ایسی جلد داہنے بائیں مارتی ہے جیسے زبردست ذات والا اونٹ اپنی دم جلدی جلدی ہلاتا ہے-

(میں:- کہتا ہوں اگر حجاج مردود کوئی ایک فائرنگ مشین گن کو دیکھتا جو اس زمانہ میں ایجاد ہوئی ہیں تو اپنی منجنیق کو بازیچہ اطفال خیال کرتا)-

حَتّٰى يَخْطِرَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ - یہاں تک کہ شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے- ایک روایت میں يُخْطِرَ ہے اِخْطَار سے یعنی آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں آ کر اس کو دوسرے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے-

فَيُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَا لِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ - پھر اپنی جان اور مال دونوں کو خطرے میں ڈالے اور کوئی چیز لے کر نہ لوٹے (یعنی جان اور مال دونوں اللہ کی راہ میں تصدق ہوں-)

اَلَا رَجُلٌ يُّخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ - کیا کوئی شخص ہے جو اپنی جان خطرے میں ڈالے (یعنی جہاد کے لئے نکلے)۔

لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ - کیونکہ اس میں خطرہ ہے (پیداوار ہو یا نہ ہو)۔

دُرَّةٌ خَطِيْرَةٌ - قدر والا موتی' یہ خَطَرٌ سے نکلا ہے بہ معنی قدر و منزلت۔

قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُّصَلِّيْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ - ایک دن آنحضرتؐ نماز پڑھتے کھڑے تھے اتنے میں آپ کے دل میں کچھ خیال آیا منافق کیا کہنے لگے آپ کے دو دل ہیں (اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی تکذیب کی)۔

اَلَاهَلْ مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّةِ فَاِنَّ الْجَنَّةَ لَاخَطَرَ لَهَا - دیکھو بہشت حاصل کرنے کے لئے کون مستعد ہوتا ہے (کمر باندھتا ہے اپنا کپڑا اٹھا کر) اس لئے کہ بہشت کی ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہے (کوئی نعمت یا کوئی دولت بہشت کا بدلہ نہیں ہوسکتی اگر ساری دنیا کا مال و اسباب جمع کریں تو بہشت کے ایک کوزے کی قیمت نہ ہوگا کیونکہ دنیا فانی ہے اور بہشت ہمیشہ باقی ہے)۔

فَكَانَ لِعُثْمَانَ مِنْهُ خَطَرٌ وَلِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَطَرٌ - حضرت عثمانؓ کو بھی اس میں حصہ ملا اور عبدالرحمٰن بن عوف کو بھی (دونوں کو فائدہ ہوا)۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاءِ يَعْنِي الْمَجُوْسَ قَدْ اَخْطَرُوْا لَكُمْ رِثَّةً وَّ مَتَاعًا وَّ اَخْطَرْتُمُ الْاِسْلَامَ فَنَافِحُوْا عَنْ دِيْنِكُمْ - ان پارسیوں نے تمہارے پاس مٹیریل مال و اسباب (دنیا کا) گرو رکھا اور تم نے اپنا دین اسلام ان کے پاس گرو کر دیا تو اپنے دین کی حمایت کرو (اس کو بچاؤ مال و اسباب پر لات مارو)۔

جُرُّوْا لَهُ الْخَطِيْرَ مَا انْجَرَّ - عمار کے لئے رسی کھینچو جہاں تک کھینچ سکے (یعنی جہاں تک ممکن ہو ان کی پیروی کرو)۔

اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ قَدْرًا اَلَّذِيْ لَايَرٰى لِلدُّنْيَا خَطَرًا - سب لوگوں میں بڑی قدر والا وہ ہے جو دنیا کی کوئی قدر نہ سمجھے (بلکہ دنیا کو حقیر اور بے حقیقت سمجھے' دنیا داروں کی وقعت اس کی آنکھ میں بالکل نہ ہو' سچے فقیر کی بھی پہچان یہی لکھی ہے کہ وہ دین دار عالموں اور درویشوں کی تو تعظیم و تکریم ان کے مرتبہ کے موافق کرے پر دنیا دار امیروں اور نوابوں کی طرف ذرا بھی اس سے زیادہ مخاطب نہ ہو جتنا عام محتاج لوگوں کی طرف ہوتا ہے نہ دنیا کی وجہ سے ان کی کچھ بھی تعظیم و تکریم اور خاطر داری کرے)۔

مَا اَجَلَّ خَطَرُكُمْ - تمہارا درجہ کتنا بڑا ہے۔

مَا اَنَا وَمَا خَطَرِيْ - میں کیا اور میرا مرتبہ کیا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے میں کیا چیز ہوں)۔

لَيْسَ لِلْمَرْاَةِ خَطَرٌ وَلَا لِصَالِحَتِهِنَّ - عورت کی قدر و منزلت نہیں ہے نہ اس کی جوان میں نیک بخت ہے اس کی قدر یہی سونا اور چاندی ہے۔

اَحَبُّ الْخَطْرِ فِيْمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ وَ اَبْغَضُ الْخَطْرِ فِي الطُّرُقَاتِ - اکڑ کر' اترا کر ناز کے ساتھ چلنا جنگ کی صفوں میں عمدہ ہے اور رستوں میں اس طرح چلنا برا ہے۔

مَنْ زَارَ اَخَاهُ فِي اللّٰهِ وَلِلّٰهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَخْطِرُ بَيْنَ قَبَاطِيْ مِنْ نُوْرٍ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات اللہ کی راہ میں اور اللہ کے واسطے کرے گا (نہ دنیا کی غرض سے) وہ قیامت کے دن نور کے سفید کپڑوں میں اتراتا ہوا اور مٹکتا ہوا آئے گا۔

اَلْخَطَرَاتُ لَاتَحُدُّهٗ - اللہ تعالیٰ کو خطرے اور خیالات نہیں گھیر سکتے وہم بھی نہیں گھیر سکتا (بلکہ اس کی شان یہ ہے اے برتر از خیال و قیاس گمان و وہم - وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم[1])۔

اَوْ خَطَرَبِهَا مِنِّيْ خَطَرَاتٌ - یا جو میرے دل میں اس کے سبب سے وسوسے گذرے۔

خَاطَرَ بِنَفْسِهٖ - اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا یا اپنی رائے پر نازاں ہوا جیسے اِسْتَبَدَّ بِرَاْيِهٖ بس اپنی عقل پر چلا۔

---

[1] اے بزرگ و برتر! تو ہر خیال و گمان سے اور ہر اس چیز سے بلند و بالا ہے جو ہم نے سنی یا پڑھی ہے۔ (م)

بِئْسَ الْخَطَرُ لِمَنْ خَاطَرَ اللّٰهَ - اس شخص کے لئے بڑا خطرہ ہے جس نے اللہ کے مقابلہ میں اپنی تئیں خطرے میں ڈالا (شرک اور کفر میں مبتلا ہوا اس کی عبادت سے غافل رہا-)

رَجُلٌ خَطِيْرٌ - شریف اور مرتبہ والا آدمی-

خَطَرٌ - قدر اور منزلت-

خَطْرَفَةٌ - جلدی چلنا' یا قدم بڑھا کر رکھنا' مارنا' لٹک جانا-

وَ اِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَ التَّخَطْرُفَ مِنَ الْاِنْقِحَامِ وَ التَّكَلُّفِ - سیدھے چلے جانا بڑے بڑے قدم رکھ کر یا حد سے گذر کر اپنے تئیں آفت میں جھونکنا اور تکلیف میں ڈالنا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں-

تَخَطْرَفَ الشَّيْءَ - جب کوئی اس سے بڑھ جائے گذر جائے- جوہری نے کہا-

خَطْرَفَ الْبَعِيْرُ - ظائے معجمہ سے ایک لغت ہے خَذْرَفَ میں اس کا معنی جلدی جلدی چلا بڑے بڑے قدم رکھ کر-

خَطٌّ - لکھنا' جماع کرنا' تھوڑا کھانا' نشان کرنا' سبزہ رخسارے پر آنا کھودنا-

تَخْطِيْطٌ - لکیریں کرنا' تھوڑا کھانا-

اِخْتِطَاطٌ - سبزہ گالوں پر آنا' لکیریں پڑنا-

خَاطٌّ - جادوگر' رمال کیونکہ وہ لکیریں کرتا ہے-

كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ عَلِمَ مِثْلَ عِلْمِهٖ - دوسری روایت میں یوں ہے: فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ - پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (حضرت ادریس یا حضرت دانیال علیہما السلام) لکیریں کیا کرتے (یعنی ریت میں اس لئے اس علم کو علم رمل کہتے ہیں) اب جو کوئی ان کی طرح لکیریں کرے تو وہ ان کی طرح (آئندہ ہونے والی بات) جان لے گا یا اس کی لکیریں صحیح ہوں گی (لیکن ان کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں رہا اور یہ علم دنیا سے اٹھ گیا اس لئے ہم کو ایسا کرنا جائز نہیں- حربی نے کہا یہ علم بھی کہانت کی ایک قسم ہے جو ہماری شریعت میں حرام ہو گئی- ابن اثیر نے کہا علم رمل تو ایک مشہور علم ہے (جیسے علم تکسیر اور جفر) اور لوگوں نے اس علم میں متعدد کتابیں لکھی ہیں جو اب تک موجود ہیں اور اکثر اس علم سے دل کی بات پہچان لیتے ہیں اور دوسری ہونے والی باتیں اور ان کا پہچاننا ٹھیک ہوتا ہے' ابن عباسؓ نے کہا خط سے حدیث میں مراد یہ ہے عربوں میں جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے وہ یہ تھا کہ کوئی بھی حاجت والا آتا اور اس علم والے کے سامنے شرینی کے طور پر کچھ رکھتا (نقد یا جنس) وہ کہتا بیٹھ میں تیرے لئے لکیریں کرتا ہوں پھر ایک لڑکا سلائی لے کر آتا اور نرم زمین میں بے گنتی جلدی جلدی لکیریں کرتا پھر ان کو ایک سرے سے مٹنا شروع کرتا اگر اخیر میں دو لکیریں رہ جاتیں تو یہ علامت اس کی ہوتی تھی کہ حاجت والا اپنے مطلب میں کامیاب ہو گا' اگر ایک لکیر رہ جاتی تو یہ ناکامی کی علامت ہوتی-

میں:- کہتا ہوں فال کھولنا بھی اسی قسم میں سے جیسے ہمارے زمانہ کے ملا اور درویش جاہلوں کو ٹھگ کر ان کے لئے فال کھولتے ہیں کہیں خانوں پر ان سے انگلیاں رکھواتے ہیں کہیں لکیریں کرواتے ہیں کہیں قرآن میں کہیں دیوان حافظ میں فال دیکھتے ہیں اور شیعوں نے جو استخارہ تسبیح پر نکالا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اس لئے کہ اخیر میں دو دو دانے اسقاط کرتے جاتے ہیں اگر ایک دانہ رہ جاتا ہے تو کہتے ہیں استخارہ اچھا آیا اور اگر دو رہ جاتے ہیں تو کہتے ہیں اس کا انجام اچھا نہ ہو گا' اسی طرح بعض شیعہ ذات الرقاع کا استخارہ کرتے ہیں' پرچوں پر افعل لاتفعل کہتے ہیں یہ اس کے مشابہ ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ تیروں پر فال کھولا کرتے' بہر حال ہماری شریعت میں یہ سب فعل لغو کر دیئے گئے اور جفر' نجوم' رمل اور فال ان سب علموں کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا حرام کر دیا گیا اور اصل یہ ہے کہ یہ سب علم بے کار ہیں کیونکہ ان سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یقینی نہیں ہوتی اور اکثر غلط نکلتی ہے اور صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ اکثر ٹھیک نکلتی ہے بالکل ٹھیک نہیں ہے میں نے جفر، نجوم اور رمل والوں کا اکثر امتحان لیا ہے اور ان کی باتوں کو بالکل جھوٹ پایا ہے' ایک بڑے رمال صاحب جن کو لوگ بے نظیر جانتے تھے اور دل کی بات بتلا دینے کا دعوی

کرتے تھے جلسۂ عام میں بڑے ذلیل اور خوار ہوئے اور میرے دل کی بات نہ بتلا سکے' ہمارے زمانہ میں تو کوئی شخص ابن صیاد کے رتبہ کا بھی نظر نہیں آیا جس نے آنحضرتؐ کے دل کی بات کچھ لگتی لگاتی تو بتلا دی تھی اور کہہ دیا تھا ھوالدخ اور یہی وجہ ہے کہ حکماء نے ان علموں کو یعنی جفر، نجوم اور رمل وغیرہ کو حکمت سے خارج کر دیا ہے کیونکہ یہ علم درحقیقت علم نہیں ہیں بلکہ نرے ڈھونگ ہیں اور ہماری شریعت میں جس استخارے کی اصل ہے وہ یہی ہے جو حصن حصین میں منقول ہے کہ دعا پڑھ کر سو رہے اللہ تعالیٰ اس کو کسی نہ کسی طرح بتلا دے گا یا اگر وہ کام اس کے حق میں اچھا ہے تو اس کی توفیق دے گا ورنہ روک دے گا اس مقام پر یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم نجوم جس کا سیکھنا حرام ہے وہ علم ہے جس سے آئندہ ہونے والی باتیں معلوم ہونے کا دعوٰی کیا جاتا ہے باقی رہا ستاروں کا علم جس سے جہاز رانی کی جاتی ہے اور راستہ پہچانا جاتا ہے اس کا سیکھنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

ذَهَبَ بِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ فَدَعَا بِطَعَامٍ قَلِیْلٍ فَجَعَلْتُ اُخَطِّطُ لِیَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - (عبداللہ ابن انیس کہتے ہیں) آنحضرتؐ مجھ کو اپنے گھر پر لے گئے اور تھوڑا سا کھانا منگوایا (اس وقت وہی موجود ہوگا) میں کھانے میں لکیریں کرتا رہا میرا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ سیر ہو جائیں (اس لئے ظاہر میں لکیریں کر کے آنحضرتؐ کو یہ دکھلاتا کہ میں کھا رہا ہوں)۔

اَیُلَامُ ابْنُ هٰذِهٖ اَنْ یَّفْصِلَ الْخُطَّةَ - کیا اس کا بیٹا اس کام پر ملامت کیا جائے گا کہ جب اس کو کوئی حادثہ پیش آئے (کوئی مشکل مقدمہ) تو وہ اس کا فیصلہ کرے خطہ بضمہ خا حال' کام، مقدمہ اور رائے۔

لَایَسْئَالُوْنِیْ خُطَّةً یُّعَظِّمُوْنَ فِیْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا - یہ قریش کے کافر مجھ سے جب کسی ایسے امر کی درخواست کریں گے جس میں اللہ تعالےٰ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو (مثلاً خانہ کعبہ کی یا حرم کی) تو میں ان کی درخواست منظور کرلوں گا۔

اِنَّهٗ قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْا - دیکھو انھوں نے تم پر ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے تو اس کو مان لو۔

اِنَّهٗ وَرَّثَ النِّسَاءَ خِطَطَهُنَّ دُوْنَ الرِّجَالِ - آنحضرتؐ نے عورتوں کو جداگانہ اور خاص مقطعے دیئے (زمین کے ٹکڑے جن پر نشان کر دیئے گئے تھے) ان میں مردوں کی مداخلت نہیں رکھی - یہ جمع ہے خطۃ بکسرۂ خا کی - یعنی مقطم جس کے حدود پر خط کر دیا جاتا ہے۔

خِطَطُ الْبَصْرَةِ وَ الْکُوْفَةِ - بصرے اور کوفہ کی حدود۔

فَاَخَذَ خَطِّیًّا - پھر اس نے ایک خط کا برچھا لیا۔

خَطّ - وہ کنارا سمند کا جو عمان اور بحرین کے پاس ہے وہاں برچھے اچھے بنتے ہیں - شرح السنۃ میں ہے کہ اصل میں برچھے ہند کے ملک میں اچھے ہوتے ہیں لیکن ہندوستان کے سوداگر لوگ انہیں خط پر لاتے جو عرب کا بندر ہے وہاں سے عرب کے سارے ملکوں میں جاتے۔

حَتّٰی سُمِعَ غَطِیْطُهٗ اَوْ خَطِیْطُهٗ - یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی - خطیط اور غطیط دونوں کے معنے قریب قریب ہیں سونے میں جو آواز نکلتی ہے۔

خَطَّ اللّٰهُ نَوْءَ هَا - اللہ اس کی کارتی سوکھی کرے اصل میں یہ خطیطہ سے ماخوذ ہے' خطیطہ اس زمین کو کہتے ہیں جو ایسی دو زمینوں کے درمیان واقع ہو جن پر بارش ہو اور اس پر بارش نہ ہو۔

نَرْعَی الْخَطَائِطَ وَ نَرِدُ الْمَطَائِطَ - ہم خالی زمینوں پر جن پر بارش نہیں ہوئی تھی چرا رہے تھے یا راستوں میں چرا رہے تھے اور پانی کے کنٹوں پر جا رہے تھے (یعنی پلا رہے تھے)۔

فِی الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَیَّاتٌ کَسَلَاسِلِ الرَّمْلِ وَ کَالْخَائِطِ بَیْنَ الشَّقَائِقِ - پانچویں زمین میں اتنے اتنے لمبے سانپ ہیں جیسے ریتی کی زنجیریں ہوتی ہیں اور جیسے پہاڑوں کی شگاف میں رستے ہوتے ہیں۔

فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ - میں نے برچھے کے نیچے کی طرف جو لوہا لگا رہتا ہے اس سے زمین پر لکیر کی یعنی اس کو زمین پر لگا دیا اور اوپر کی انی ہاتھ میں چھپالی تا کہ کسی کو برچھ کی چمک نہ دکھلائی دے' دوسری روایت میں فحططت ہے حائے

حطی سے تو ترجمہ یوں ہوگا میں نے اس کے نیچے کا لوہا زمین سے لگا دیا (تا کہ برچھ نیچا رہے اور کسی کو دور سے نظر نہ آئے۔)

خَطَّ خِطَطًا - آنحضرتؐ نے کئی لکیریں کیں۔

اِذَا اخطأ الْقَاضِیُ فِیهِنَّ خُطَّةً - جب قاضی ان میں سے کوئی خصلت چھوڑ دے۔

خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے زمین پر لکیریں کیں (یعنی ہمارے سمجھانے کے لئے)۔

فَخُطَّ لِیْ مَسْجِدًا - آپ میرے لئے مسجد کا مقام معین کر دیجئے (اس پر نشان کر دیجئے تا کہ میں ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کروں (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے)۔

یَخُطُّ بِرِجْلَیْهِ فِی الْاَرْضِ - آپ اپنے پاؤں سے زمین پر لکیر کر رہے تھے۔ (ناطاقتی کی وجہ سے ان کو اٹھا نہیں سکتے تھے نہ ان پر زور دے سکتے تھے بلکہ دو صاحبوں پر آپ ٹیکا دئے ہوئے مشکل سے چلے تو پاؤں آپ کے زمین پر گھسٹ رہے تھے' وہ دونوں صاحب حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ تھے یہ مرض موت کا ذکر ہے)۔

لَاصُوْرَةَ وَلَا تَخْطِیْطَ وَلَا تَحْدِیْدَ - اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت نہیں (یعنی مخلوقات کی طرح کوئی معین صورت نہیں بلکہ جس صورت میں چاہے وہ جلوہ کر سکتا ہے) نہ اس میں خط ہیں (یعنی اضلاع جیسے جسم میں ہوتے ہیں) نہ اس میں حد یں ہیں (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں ہے اہل سنت کی کتابوں میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس سے صورت یا خط یا حد کی نفی نکلتی ہو بلکہ کئی حدیثوں میں صورت کا لفظ اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت کیا گیا ہے)۔

اِنَّ قَوْمًا یَّصِفُوْنَ اللّٰهَ بِالصُّوْرَةِ وَ التَّخْطِیْطِ - بعض لوگ اللہ تعالےٰ کے لئے صورت اور خطوط ثابت کرتے ہیں۔

مَسْجِدُ الْكُوْفَةِ خِطَّةُ اٰدَمَ - کوفہ کی مسجد آدمؑ کی نشان کی ہوئی ہے۔ یا خَطَّهٗ آدَمُ' یعنی آدمؑ نے اس کا نشان کیا تھا۔

خَطْفٌ - اچک لے جانا۔

خَطَفَانٌ - جلدی چلنا۔

اِخْتِطَاف - بمعنی خطف۔

اَخْطَفَتْهُ الْحُمّٰی - اس کا بخار جاتا رہا۔

لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ اَبْصَارِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ - لوگ اپنی نگاہیں نماز میں اوپر اٹھانے سے باز رہیں (یعنی نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھیں) ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔ (اندھے بن جائیں گے)۔

اِنْ رَاَیْتُمُوْنَا تَخْتَطِفُنَا الطَّیْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا - اگر تم دیکھو کہ ہمارا گوشت پرندے اچک اچک لے جا رہے ہیں (یعنی ہم مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اڑائیں) جب بھی تم اپنی اس جگہ سے نہ سرکنا (یہ آپ نے عبداللہ بن جبیر اور ان کے ساتھیوں سے احد کے دن فرمایا) ایک روایت میں تَخْطِفُنَا ہے ایک میں تَخَطَّفُنَا ہے۔

فَخَطَّفَتْ رِدَائَهٗ - ان گنواروں نے یا درخت نے آپ کی چادر اچک لی۔

اِذَا یَخْطَفُکُمُ النَّاسُ - اس وقت تو لوگ تم کو اچک لے جائیں گے (تم پر ہجوم ہوگا)۔

تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ - ان کے عملوں کے موافق لوگوں کو اچک لیں گے (آگے اس کی تفصیل ہے کہ کافر تو کٹ کر دوزخ میں گر پڑے گا ہلاک ہوگا اور گناہ گار کوئی چھل چھلا کر بچ کر جائے گا' کوئی دوزخ میں گر پڑے گا پھر وہاں سے نجات پائے گا)۔

فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَّ خَطْفَةً - اس وقت جنات پھیل پڑتے ہیں اور (جو پائیں وہ) اچک لے جاتے ہیں۔

یَخْطَفُهَا الْجِنِّیُ - اس کو جن اچک لیتا ہے۔ (فرشتوں سے سن کر بھاگ آتا ہے)۔

یَخْتَطِفُوْنَ السَّمْعَ - سنی ہوئی بات اڑا لیتے ہیں۔

نَهٰی عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْخَطْفَةِ - آنحضرتؐ نے اس

جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو نشانہ بنایا ہو (اس کو ایک مقام پر باندھ کر لٹکایا ہو لوگ اس پر تیروں یا گولیوں کا نشانہ لگائیں) اسی طرح اس گوشت کے کھانے سے جو زندہ جانور کے بدن سے کاٹ لیا گیا ہو (جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اونٹ کا کوہان یا دُنبے کی چکتی کاٹ کر کھایا کرتے' بعض نے کہا خُطفه سے یہ مراد ہے کہ بھیڑیا جو جانور کا کوئی عضو کاٹ کر لے گیا ہو پھر لوگ اس کو پالیں تو اس کے کھانے سے منع فرمایا)-

لَاتُحَرِّمُ الْخُطْفَةُ وَالْخُطْفَتَانِ- جیسے لاتحرم المصة والمصتان ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی (یعنی رضاع کی حرمت)-

فَجَشَّتُهُ وَجَعَلَتْهُ خَطِيْفَةً لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ام سلیمؓ نے جو کو کوٹا اور اس کا ہریرہ آنحضرتؐ کے لئے بنایا- (خطیفہ دودھ آٹا ملا کر بنایا جاتا ہے گاڑھا گاڑھا لوگ اس کو چاٹ چاٹ کر کھاتے ہیں)-

فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَّ مِلْبَنَةٌ- ان کے سامنے ایک پیالہ رکھا تھا اس میں خطیفہ تھا اور ایک چمچہ-

نَفَقَتُكَ رِيَاءً وَّ سُمْعَةً لِلْخُطَّافِ- جو تو دکھلانے اور لوگوں کے سنانے کو (اپنی ناموری اور شہرت کے لئے) خرچ کرے وہ شیطان کے لئے ہے (اس میں کچھ ثواب نہ ہوگا شیطان کو خُطَّاف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرشتوں کی بات اچک لیتا ہے- بعض نے خطاف بضمہ خا روایت کیا ہے تو یہ خاطف کی جمع ہوگا' اور خطاف کوڑے کو بھی کہتے ہیں-

لَاَنْ اَكُوْنَ نَفَضْتُ يَدِيْ مِنْ قُبُوْرِ بَنِيَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مَنْ اَنْ يَّقَعَ مِنْ بِيْضِ الْخُطَّافِ فَيَنْكَسِرَ- اگر میں اپنے بیٹوں کو قبروں میں گاڑ کر ہاتھ جھٹکوں تو یہ مجھ کو اس سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خطاف کے انڈے اوپر سے گر کر ٹوٹ جائیں (خطاف ایک چڑیا ہے کالے رنگ کی یہ عبداللہ بن مسعودؓ نے رحم اور شفقت کی راہ سے کہا-)

فِيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ- وہاں آنکڑے اور کوڑے ہوں گے (ٹیڑھے منہ کے جو گناہ گناروں اور کافروں کو گھسیٹ لیں گے)-

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْخُطَّافِ- آپ نے خطاف کے مارنے سے منع فرمایا' مجمع البحرین میں ہے کہ خطاف بہ ضمہ خا و تشدید طا ایک مشہور چڑیا ہے جس کو زوار الهند کہتے ہیں اور عصفور الجنتہ بھی' یہ چڑیا دور دراز سفر کرتی ہے اس لئے کہ آدمیوں کے پاس رہنا چاہتی ہے- حیٰوۃ الحیوان میں ہے کہ حضرت آدمؑ جب جنت سے نکالے گئے تو ان کو وحشت ہوئی اللہ نے خطاف کو بھیجا وہ ان کے پاس رہنے لگی ان کی وحشت دور کرنے کے لئے-

تَسْبِيْحُ الْخُطَّافِ قِرَأتُهُ اَلْحَمْدُ- خطاف سورۂ فاتحہ پڑھتی ہے یہی اس کی تسبیح ہے-

خَطَلٌ- بڑبڑ کرنا' بیہودہ' بہت باتیں کرنا-

اَخْطَلَ- بیہودہ بکا-

تَخَطَّلَ- اترکر چلا-

خَاطِلٌ- بہ معنی بَاطِلٌ ہے-

فَرَكِبَ بِهِمُ الزَّلَلَ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الْخَطَلَ- ان کے ساتھ غلطی پر سوار ہوا اور بیہودہ بات کو ان کے لئے اچھا بتلایا-

خَطْلَاءُ- لمبی چھاتیوں والی عورت-

اُذُنٌ خَطْلَاءُ- لٹکا ہوا کان-

خَطِلٌ- احمق بے وقوف- ایسے ہی ذوالخطل-

خَطْمٌ- ناک پر مارنا-

خِطَامٌ- مہار جو ناک میں ڈالی جاتی ہے-

تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَا مُوْسٰى وَ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ فَتُجَلِّيْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا وَ تَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ- (قیامت کے قریب) ایک جانور زمین میں سے نکلے گا (وہ ایک فرشتہ ہوگا بہ صورت جانور کے) اس کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی ہوگی اور حضرت سلیمان کی مہر' وہ کیا کرے گا مومن کا منہ تو لاٹھی سے روشن کر دے گا اور کافر کے ناک پر لکیر کر دے گا (یعنی نشان کر دے گا' یہ خَطَمْتُ الْبَعِيْرَ سے ہے یعنی میں نے اونٹ پر نشان کیا ناک سے لے کر ایک رخسارے تک خط کر دیا)-

تَاْتِيَ الدَّابَّةُ الْمُؤْمِنَ فَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ تَاْتِي الْكَافِرَ فَتَخْطِمُهٗ- وہ جانور (دابۃ الارض) مسلمان کے

پاس آئے گا تو اس کو سلام کرے گا اور کافر کے پاس آ کر اس کے منہ پر نشان کر دے گا۔

وَاَمَّا الْكَافِرُ فَتَخْطِمُهُ بِمِثْلِ الْخُمَمِ الْاَسْوَدِ۔ لیکن کافر، اس کے ناک پر کالے کوئلہ کی طرح نشان کر دے گا۔

فَخَطَمَ لَهٗ اُخْرٰی دُوْنَهَا۔ پھر ایک اور خطام اس پر ڈال دے گا۔ نہایہ میں ہے کہ خِطَام اس رسی کو کہتے ہیں جو چھال یا بال سے بنائی جاتی ہے اس کے ایک کنارے کو چھلہ کی طرح کر کے دوسرا کنارہ اس میں باندھ دیتے ہیں وہ حلقہ کی طرح ہو جاتی ہے پھر وہ اونٹ کی ناک پر موڑ کر رکھ دی جاتی ہے لیکن وہ لمبی ڈوری باریک جو اونٹ کی ناک میں ڈالی جاتی ہے اس کو زمام کہتے ہیں۔

يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا هُمْ خِيَارُ مَنْ يَنْحَتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ۔ اللہ تعالیٰ بقیع غرقد (مدینہ کے قبرستان) میں سے ستر ہزار ایسے آدمیوں کو اٹھائے گا جو ان سب لوگوں میں بہتر ہوں گے جن کے ناک پر سے مٹی سرکے گی (یعنی زمین پھٹ کر وہ اس میں سے نکلیں گے)۔

مِنْ خَطْمِهَا۔ اس کی ناک سے۔

لَايُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ وَ ثَوْبُهٗ عَلٰى اَنْفِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَطْمُ الشَّيْطَانِ۔ کوئی شخص ناک پر کپڑا رکھ کر نماز نہ پڑھے یہ شیطان کی خطام ہے۔

لَمَّا مَاتَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ عُمَرُ لَايُكَفَّنُ اِلَّا فِيْمَا اَوْصٰى بِهٖ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا وُضِعَتِ الْخُتُمُ عَلٰى اُنُفِنَا۔ جب ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہو گئی تو حضرت عمرؓ نے کہا خدا کی قسم ان کو وہی کفن دیا جائے گا جس کی انھوں نے وصیت کی ہے (انھوں نے مرتے وقت کہا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں کفن دے دینا اور نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو دے دینا کیونکہ مردے کے بہ نسبت زندے کو نئے کپڑے کی زیادہ حاجت ہے) یہ سن کر عائشہؓ نے کہا خدا کی قسم ہماری ناکوں پر ابھی نکیلیں (مہاریں) نہیں ڈالی گئیں ہیں۔ (یعنی تم ہمارے کچھ مالک نہیں بن گئے ہو کہ ہم ہر بات تمہاری مان لیں)۔

مَاتَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ اِلَّا وَ اَنَا اَخْطِمُهَا۔ میں جب کوئی بات کرتا تو بڑی مضبوطی کے ساتھ (خوب احتیاط سے ایسا نہ ہو مجھ سے غلطی ہو جائے)۔

خَبَأْتُ لَكُمْ خَطْمَ شَاةٍ۔ میں نے تمہارے لئے بکری کی ایک سری چھپا رکھی ہے (اصل میں خطم کا معنی پرندے کی چونچ اور ہر جانور کی ناک اور منہ کا آگے کا حصہ)۔

شَغَلَنِيْ عَنْكَ خَطْمٌ۔ مجھے ایک اہم کام نے مشغول رکھا، (میں جلدی سے تیرے پاس نہ آ سکا) بعض نے کہا خطم کا معنی روکنا یعنی ایک کام نے مجھ کو روک رکھا تھا۔

كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ۔ آنحضرتؐ اپنا سر خطمی سے دھوتے تھے (خطمی ایک مشہور نبات ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے)۔

وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ۔ اور آپ جنبی ہوتے اس پر اکتفا کرتے یعنی اس پانی پر جس سے خطمی دھوتے اور جنابت کے غسل کی نیت کر لیتے، اب خاص غسل کے لئے پھر دوسرا پانی سر پر نہ ڈالتے (جیسے بعض لوگوں کو عادت ہے کہ سر کی کھلی یا خطمی دھو کر پھر غسل کی نیت سے علیحدہ سر پر پانی ڈالتے ہیں)۔

بِخِطَامِهٖ اَوْ بِزِمَامِهٖ۔ نکیل تھامی یا باگ (راوی کو شک ہے)۔

اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ۔ ابوسفیان کو وہاں کھڑا کرو جہاں پہاڑ کی بینی ختم ہوئی ہے (یعنی کنارے پر، ایک روایت میں حَطْمِ الْجَبَلِ حائے حطی سے جیسے اوپر گذر چکا ہے، ایک روایت میں عِنْدَ خَطْمِ الْخَيْلِ ہے۔ یعنی جہاں سواروں کی مڈبھیڑ ہوتی ہے)۔

قَدْ خَطِمَ اَنْفُهٗ۔ اس کی ناک پر نشان ہو گیا ایک روایت میں حُطِمَ اَنْفُهٗ ہے حائے حطی سے تو معنی یہ ہوگا اس کی ناک ٹوٹ گئی۔

غَسْلُ الرَّاْسِ بِالْخِطْمِيِّ يَنْفِي الْفَقْرَ۔ خطمی سے سر دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے۔

كَانَ خِطَامُ جَمَلِهٖ لِيْفًا۔ آنحضرتؐ کے اونٹ کی نکیل کھجور کے چھال کی تھی۔

تُوُفِّيَ عُفَيْرٌ سَاعَةَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَطَعَ

خِطَامَهُ ثُمَّ مَرَّ يَرْكُضُ حَتّٰى اَتٰى بِيْرَبِنِيْ خُطْمَةَ بِقُبَا فَرَمٰى بِنَفْسِهٖ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهٗ - جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی سواری کا گدھا جس کو عفیر کہتے تھے اپنی خطام تڑا کر دوڑتا ہوا بھاگا اور بیر خطمہ پر جو قبا میں ہے اپنے تئیں ڈال دیا وہیں اس کی قبر ہوگئی' خطمہ انصار کا ایک خاندان ہے عبداللہ بن مالک بن اوس کی اولاد -

مَخْطِمٌ یا مِخْطَمٌ - آدمی کی ناک -

خَطْوٌ - پاؤں کھول کر چلنا - دور کرنا -

تَخْطِيَةٌ - کسی کو خطا وار بنانا' دور کرنا -

تَخَطِّيٌ - پھاندنا' تجاوز کرنا -

خُطْوَةٌ - دو قدم کا درمیانی فاصلہ - خُطُوَات اور خُطَوَات اور خُطْوَات جمع -

خَطْوَۃ - بمعنی خُطْوَۃ اور ایک بار قدم اٹھانا اور پیمائش کے حساب میں خطوہ چھ قدم کا ہوتا ہے -

رَاٰى رَجُلًا يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ - ایک شخص کو دیکھا جو لوگوں کی گردنیں پھاند رہا تھا (یعنی ان کی گردنیں دو قدم کے بیچ میں کرتا پھاند جاتا) -

وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ - اور مسجدوں کی طرف بہت قدم اٹھانا -

خُطُوَاتُ الشَّيْطَانِ - شیطان کی راہیں اس کے مذہب اور طریقے' کرمانی نے کہا امام کو جمعہ کے دن گردنیں پھاندنا درست ہے اسی طرح اس شخص کو جس کو کوئی جگہ بدون گردنیں پھاندے خالی نہ ملے کیونکہ یہ لوگوں کا قصور ہے کہ انھوں نے اپنے آگے خالی جگہ چھوڑ کر پیچھے کی جگہ بھر لیں اور سنت یہ ہے کہ شروع سے صفیں پوری بھرتے ہوئے آگے اور کوئی جگہ خالی نہ چھوڑے تاکہ بعد میں آنے والے کو پھاندنے کی ضرورت ہی نہ پڑے (کرمانی نے کہا یہ فعل یعنی گردنیں پھاندنا مکروہ تحریمی ہے' بعض نے کہا تنزیہی) -

لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً - کوئی قدم نہ اٹھائے گا -

بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا - خیرات میں جلدی کرو اس لئے کہ بلا خیرات سے آگے نہیں بڑھ سکتی (اس کو لانگھ نہیں سکتی) -

قَصَّرَ اللّٰهُ خَطْوَكَ - اللہ تیری چال کم کر دے -

يَخْطُوْ فِيْ مَشْيِهٖ - اپنی چال میں اترا رہا تھا -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الظَّاءِ

خُظُوٌّ - ٹھوس ہونا -

لَحْمُهٗ خَظًا بَظًا - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اس کا گوشت ٹھوس ہے (یعنی لٹکتا ہوا تھل تھل نہیں ہے) -

خَاظِي الْبَضِيْعِ - ٹھوس گوشت والی (یہ سجاح کی صفت ہے جو مسیلمہ کذاب کی جورو تھی اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا آخر کو مسیلمہ سے شادی کر لی اور دونوں کا جوڑ ہو گیا اس کی حکایت مشہور ہے) -

فَرَسٌ خَظِ بَظِ - گٹھے ہوئے گوشت کا گھوڑا -

اِمْرَأَةٌ خَظِيَةٌ بَظِيَةٌ - عورت گٹھی ہوئی بدن کی -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْفَاءِ

خُفُوْتٌ - ٹھہر جانا' تھم جانا' خاموش ہو جانا' ناگہاں مر جانا -

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَافِتِ الزَّرْعِ يَمِيْلُ مَرَّةً وَ يَعْتَدِلُ اُخْرٰى - ایک روایت میں كَمَثَلِ خَافِتَةِ الزَّرْعِ ہے ایک میں خَامِةِ الزَّرْعِ ہے' یعنی مومن کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جو ابھی چھوٹی اور کمزور ہو (لمبی اور پختہ نہ ہوئی ہو) وہ کبھی جھک جاتی ہے (جب زور کی آندھی چلتی ہے یا پانی نہیں ملتا) پھر سیدھی ہو جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن پر دنیا کی آفتیں اور مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ ان کو جھیل لیتا ہے اور صبر کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور وہ خوش و خرم ہو جاتا ہے برخلاف کافر اور بے ایمان کے' وہ کیا کرتا ہے کہ جہاں سخت مصیبت آئی بس اپنی جان کھو بیٹھتا ہے' خودکشی کر لیتا ہے) -

نَوْمُ الْمُؤْمِنِ سُبَاتٌ وَ سَمْعُهٗ خُفَاتٌ - مومن کا سونا

کیا ہے اونگھ ہے (اس کو غفلت کی نیند نہیں آتی) اور اس کا سننا آہستہ ہے (یعنی چپکے چپکے سے باتیں کرتا ہے نہ زور زور سے چلا کر)-

سَمْعُهٗ خُفَاتٌ وَفَهْمُهٗ تَارَاتٌ - مسلمان کا سننا آہستہ ہے اور سمجھنا بار بار ہے (ہر ایک معاملہ سے اس کو سمجھ آتی جاتی ہے)-

رُبَّمَا خَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقِرَاَتِهٖ وَ رُبَّمَا جَهَرَ - آنحضرتؐ کبھی تو آہستہ قرأت کرتے اور کبھی پکار کر-

اُنْزِلَتْ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِی الدُّعَاءِ - یہ آیت کہ صلوٰۃ میں نہ پکار نہ آہستہ پڑھ دعا کے باب میں اتری ہے (یعنی دعا بیچ کی آواز سے کیا کر نہ بالکل آہستہ نہ بہت زور سے چلا کر، بعض نے کہا مراد نماز کی قرأت ہے)-

كَانَ يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُخَافَتَةً - (جنازے کی نماز میں سورۂ فاتحہ آہستہ سے پڑھتے تھے)-

نَظَرْتُ اِلٰی رَجُلٍ كَادَ يَمُوْتُ تَخَافُتًا - میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ خاموشی کے ساتھ مرنے کے قریب تھا-

تَخَافُتٌ - کا معنی بہ تکلف اپنے تئیں خاموش کرنا بے قراری نہ کرنا-

خَفَتَ فَصَارَ كَالْفَرْخِ - بالکل ناتوان چوزے کی طرح ہو گیا تھا-

خُفُوْتُ اَطْرَافِیْ - میرے اعضا کا سکون-

مَاتَ خُفَاتًا مِّنَ الْهَوْلِ - ہول کے مارے ناگہانی مر گیا-

خَفْجٌ - جماع کرنا، تھکن سے پنڈلی کا بیمار ہو جانا-

خَفَجٌ - اونٹ کی ایک بیماری ہے-

فَاِذَا هُوَ يَرَی التُّيُوْسَ تَنِبُّ عَلَی الْغَنَمِ خَافِجَةً - وہ کیا دیکھتا ہے بکرے بکریوں پر چڑھ رہے ہیں آواز کر رہے ہیں، ابن اثیر نے کہا جافخۃً بھی ہو سکتا ہے-

میں :- کہتا ہوں فجخ کے معنی فخر اور تکبر کے آئے ہیں اسی سے ہے جفّاخ بہ معنی متکبر اور مغرور-

خَفْرٌ - پناہ دینا، حفاظت کرنا، بچانا، عہد شکنی کرنا، دغا کرنا، عہد پورا کرنا-

خَفَرٌ اور خَفَارَةٌ - شرم کرنا-

خَفِيْرٌ - حامی اور بچانے والا، راستہ میں نگہبانی کرنے والا، اب تک عرب میں قاعدہ ہے کہ مسافر اجرت دے کر حفاظت کے لئے ایک شخص کو اپنے ساتھ لیتا ہے جو اپنی سرحد سے بہ حفاظت اس کو پار کر دیتا ہے اس کو خفیر کہتے ہیں-

خُفَارَهٗ اور خُفْرَهٗ اور خِفَارَهٗ - ذمہ لینا نگہبانی کا اقرار کرنا-

اِخْفَار - عہد شکنی کرنا، ذمہ توڑ ڈالنا-

مَنْ صَلَّی الْغَدَاةَ فَاِنَّهٗ فِیْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرَنَّ اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ - جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ (دن بھر) اللہ کی حمایت میں ہے تو اللہ کی حمایت مت توڑو (اس کو مت ستاؤ ورنہ اللہ تعالےٰ تم کو سزا دے گا کیونکہ اس نے جس شخص کی حمایت کا ذمہ لیا تھا تم نے اس کو چھیڑا)-

مَنْ ظَلَمَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ اَخْفَرَ اللّٰهَ - جس شخص نے کسی مسلمان پر ظلم کیا (اس کا حق مارا اس کو ناحق ستایا) تو اس نے اللہ کا ذمہ توڑا (اللہ نے جس کو اپنی حفاظت میں لیا تھا، اس کو چھیڑا اب اللہ اس سے ضرور بدلہ لے گا)-

مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَهُوَ فِیْ خَفْرَةِ اللّٰهِ - جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (اللہ ان کا نگہبان ہے)-

اَلدُّمُوْعُ خُفَرُ الْعُيُوْنِ - آنسو آنکھوں کی پناہ ہیں (یعنی جب اللہ کے ڈر سے آنکھوں سے آنسو نکلیں تو آنکھیں دوزخ سے بچی رہیں گی)-

حَيٌّ خَفِرٌ - حیادار اور بہت شرم والا ہے-

غَضُّ الْاَطْرَافِ وَخَفِرُ الْاَعْرَاضِ - نیچی نگاہ والیاں اپنی عزتیں بچانے کے لئے شرم کرنے والیاں - ایک روایت میں اعراض بہ کسرۂ ہمزہ ہے-

فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ - اللہ کی امان اور ذمہ کو نہ توڑو (اس میں خیانت نہ کرو)-

يَخْرُجُ الْبَعِيْرُ بِغَيْرِ خَفِيْرٍ - اونٹ بغیر خفیر کے نکلے گا (راہ میں ایسا امن و امان ہوگا کہ خفیر کی ضرورت نہ رہے گی) خفیر وہ شخص جو رستہ میں حفاظت کا ذمہ لے کر قافلہ یا مسافر کے ساتھ نکلتا ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا-

كَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَكَ - ہم کو برا معلوم ہوا کہ تمہارا ذمہ توڑیں تم نے جس کو پناہ دی ہے اس کو ستائیں-

فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا - جس نے مسلمان کا ذمہ توڑا (مثلاً ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اور دوسرے مسلمان نے اس کو چھڑانا چاہا)-

فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ - کیونکہ اگر تم اپنے ذموں کو توڑو (تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اللہ کا ذمہ توڑو- اس لئے جب کسی کافر کو امان دو تو یوں کہو میں نے تیرا ذمہ لیا اور یوں نہ کہو تو اللہ کے ذمہ میں ہے)-

خَفَّرَ - ذمہ توڑا-

اِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ نُصِرَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ - جب ذمہ توڑا جائے (عہد شکنی کی جائے) تو مسلمانوں کے مقابلہ میں مشرکوں کی مدد ہوگی (اللہ ان کو غالب کر دے گا اور دغا باز مسلمان ذلیل و خوار ہوں گے- اس حدیث کا تجربہ متواتر ہو چکا ہے اور ۱۸۵۷ء میں جن مسلمانوں نے دغا سے نصاریٰ کو مارا' عہد کا خیال نہ کیا آخر وہ خود ذلیل و خوار اور دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے- نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کے ساتھ عہد کر کے پھر ان کو دغا سے مار ڈالا- آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ملک و مال اور عزت سب برباد اور آج تک ان کی اولاد بھیک مانگتی پھرتی ہے)-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يَّكُوْنُ خَفِيْرًا لِّيْ مِنْ نِقْمَتِهٖ - سب تعریف اس پاک پروردگار کی ہے ایسی تعریف جو اس کے عذاب سے میری خفیر ہو (مجھ کو بچائے)-

خَفْشٌ - مارنا-

خَفَشٌ - ناتواں اور کمزور ہونا' آنکھ چھوٹی ہونا' بینائی کم ہونا' یا رات کو دیکھنا دن کو نہ دیکھنا- اسی سے ہے خُفَّاش بہ معنی چمگادڑ' چونکہ اس کو دن کو دکھائی نہیں دیتا رات کو دیکھتی ہے اور اَخْفَش تین نحویوں کا لقب ہے اکبر' اوسط اور اصغر-

كَاَنَّهُمْ مِعْزًى مَّطِيْرَةٌ فِيْ خَفَشٍ - گویا وہ ناتواں بکریاں ہیں بارش میں (بارش اور سردی میں بکری بالکل سکڑ کر ضعیف اور ناتوان بن جاتی ہے)-

قَاتَلَكَ اللّٰهُ اُخَيْفِشَ الْعَيْنَيْنِ - (عبدالملک ابن مروان نے حجاج کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے چھوٹی آنکھوں والے- اُخیفش اخفش کی تصغیر ہے-

خَفْضٌ - آہستہ چلنا' جھکانا' ذلیل کرنا' اقامت کرنا' اللہ تعالیٰ کا ایک نام خَافِض بھی ہے' یعنی بڑے بڑے گردن کشوں اور مغروروں کو نیچا دکھانے والا ذلیل کرنے والا-

اِنَّ اللّٰهَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَ يَرْفَعُهٗ - اللہ تعالیٰ پلڑے کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (جس کو چاہتا ہے بہت روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے)-

يَرْفَعُ اَقْوَامًا وَ يَخْفِضُ اٰخَرِيْنَ - بعض لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے بعض کا کم کرتا ہے (کسی کو ترقی کسی کو تنزلی' کسی کو اقبال کسی کو ادبار)-

فَرَفَعَ فِيْهِ وَ خَفَضَ - آپ نے دجال کو کبھی بڑھایا کبھی گھٹایا (اس کے فتنہ اور فساد کو بڑا بیان کیا اور اس کی ذات کو ذلیل کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دجال کا حال بیان کرتے وقت کبھی آواز کو بلند کیا کبھی آہستہ کیا یعنی پکار کر بیان فرماتے پھر آرام لینے کے لئے آہستہ گفتگو کرتے-

فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَدِيْنَةَ بَهَشَ اِلَيْهِمُ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ يَبْكُوْنَ فِيْ وُجُوْهِهِمْ فَاَخْفَضَهُمْ ذٰلِكَ - جب بنی تمیم کے قاصد مدینہ میں داخل ہوئے تو عورتیں اور بچے ان کے سامنے روتے ہوئے پہنچے اس سے وہ نرم ہو گئے' ابوموسیٰ نے کہا صحیح فَاَحْفَظَهُمْ ہے یعنی ان کو اس پر غصہ آیا-

وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ - اور آنحضرتؐ ان کو دھیما کر رہے تھے (ان کا غصہ

فرد کر رہے تھے)۔

اِذَا خَفَضْتِ فَاشِمِّیْ - جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو تھوڑا سا کاٹ (کاٹنے میں مبالغہ مت کر)۔ خَفض عورتوں کے لے جیسے خِتَان مردوں کے لئے اور ختنہ کرنے والے کو خَافِض بھی کہتے ہیں۔

خَفِضِیْ عَلَیْکِ - ذرا اپنے تئیں سنبھال (اتنا رنج مت کر)۔

بِیَدِہِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَ یَرْفَعُ - اس کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (کسی کو زیادہ دیتا ہے کسی کو کم) جیسے تولنے والا ترازو کے پلڑے جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے۔

خَفٌّ - یا خِفَّۃٌ یا خَفَّۃٌ - ہلکا ہونا۔

اِنَّ بَیْنَ اَیْدِیْنَا عَقَبَۃً کَئُوْدًا لَا یَجُوْزُھَا اِلَّا الْمُخِفُّ - ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گذار گھاٹی ہے اس کو وہی پار کرے گا جو ہلکا ہوگا (گناہوں کا بوجھ اس کے سر پر نہ ہوگا یا دنیا کا زیادہ ساز و سامان نہ رکھتا ہوگا)۔

نَجَا الْمُخِفُّوْنَ - جو لوگ ہلکے ہیں (دنیا کا زیادہ بکھیڑا نہیں رکھتے) انھوں نے ہی چھٹکارا پایا۔ (کیونکہ ان کو حساب و کتاب کی دقت نہ ہوگی)۔

لَمَّا اسْتَخْلَفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَزْعَمُ الْمُنَافِقُوْنَ اَنَّکَ اسْتَثْقَلْتَنِیْ وَ تَخَفَّفْتَ مِنِّیْ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا (ان کو مدینہ میں چھوڑ گئے) تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ منافق لوگ کہتے ہیں آپ نے مجھ کو گراں سمجھا (اپنے ساتھ رکھنا آپ پر بار ہوا) آپ کو برا معلوم ہوا اس لئے آپ مجھ کو مدینہ میں چھوڑ کر) ہلکے اور سبکدوش ہو گئے (دوسری روایت میں یوں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں' آپ نے فرمایا علی تم اس سے خوش نہیں ہو تم کو میرے ساتھ وہ نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو کوہ طور کو جاتے وقت بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے ویسے ہی تم بھی میرے بھائی ہو اور میں تم کو مدینہ میں اپنا خلیفہ کر کے جاتا ہوں)۔

اِنَّہٗ کَانَ خَفِیْفَ ذَاتِ الْیَدِ - عبداللہ بن مسعود بالکل ہلکے پھلکے تھے (یعنی دنیا کا مال و اسباب زیادہ نہیں رکھتے تھے)۔

خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِہٖ وَ اَخْفَافُھُمْ حُسَّرًا - آپ کے اصحاب میں سے جوان اور ہلکے پھلکے لوگ (جن کے پاس دنیا کا ساز و سامان نہ تھا) یوں ہی بے ہتھیار نکل کھڑے ہوئے۔ ایک روایت میں خِفَافُھُمْ ہے' ایک میں اَخِفَّاؤُھُمْ ہے معنی وہی ہے یہ سب خفیف کی جمعیں ہیں۔

خِفٌّ - بمعنی خفیف۔

خُفٌّ - موزہ اونٹ کا پاؤں' اس کی جمع اَخْفَاف اور خِفَاف ہے۔

خَفِیْفُ الْیَدِ - چور۔

قَدْ دَنَا مِنِّیْ خُفُوْفٌ مِنْ بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ - تم لوگوں میں سے میرے ہلکے ہونے کا وقت نزدیک آن پہنچا (یعنی میری وفات قریب آ گئی)۔

قَدْ کَانَ مِنِّیْ خُفُوْفٌ - میں جلدی چلا۔

لَمَّا ذُکِرَلَہٗ قَتْلُ اَبِیْ جَھْلٍ اِسْتَخَفَّہُ الْفَرَحُ - جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر آپ کو دی گئی تو آپ خوشی کے مارے اچھل پڑے (کیونکہ وہ مردود دشمن خلائق تھا اور اپنی قوم کو برباد کرنا چاہتا تھا)۔

لَاتَغْتَابَنَّ عِنْدِی الرَّعِیَّۃَ فَاِنَّہٗ لَایُخْفِیْ - میرے سامنے رعیت کی غیبت مت کیا کرو مجھ کو ایسی باتوں سے غصہ نہیں آتا (یہ عبدالملک نے اپنے مصاحبوں سے کہا اور سچ کہا جو مصاحب بادشاہ کے پاس رعیت کی برائی کیا کریں وہ بدخواہ ملک ہیں ان کو فوراً باہر کرنا چاہئے' نمک حلال اور خیر خواہ وہ لوگ ہیں جو بادشاہ اور رعیت میں محبت پیدا کریں نہ وہ جو نفرت اور عداوات ڈالیں۔

ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید
حیف باشد کہ جزنکو گوید[1]

كَانَ اِذَا بَعَثَ الْخُرَّاصَ قَالَ خَفِّفُوْا الْخَرْصَ فَاِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ - آنحضرتؐ جب انچنہ کرنے والوں کو بھیجتے (یعنی میوہ اور پیداوار کا اندازہ کرنے والوں کو) تو فرماتے دیکھو ہلکا انچنہ کرنا (یعنی جتنا میوہ واقعی نکلنے والا ہو اس سے کم آنکنا) اس لئے کہ میوے میں سے کچھ مفت غریبوں کو کھانے کے لئے دیا جاتا ہے کچھ کی وصیت کی جاتی ہے-

خَفِّفُوْا عَلَى الْاَرْضِ - (سجدے میں) زمین پر ہلکے رہو (یعنی سارا بوجھ بدن کا پیشانی پر نہ ڈالو کہ اس پر نشان پڑ جائے' ایک روایت میں خِفُّوْا ہے-

اِذَا سَجَدْتَّ فَتَخَافَّ - جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی نرمی سے زمین پر رکھ (اس پر زور نہ دے' ایک روایت میں فَتَجَافَّ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

لَاسَبَقَ اِلَّا فِيْ خُفٍّ اَوْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ - تین چیزوں میں آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست ہے ایک اونٹ میں دوسری تیر میں تیسری گھوڑے میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے اس میں بھی ہر ایک مسلمان کو یہ فکر کرنی چاہئے کہ ہماری بندوق اور توپ سب سے زیادہ دور مارے اور جلد مارے)-

نَهٰى عَنْ حِمَى الْاِرَاكِ اِلَّا مَالَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ - آنحضرتؐ نے پیلو کے درخت کو محفوظ کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ وہ اونٹوں کا چارہ ہے غریبوں کو تکلیف ہوگی) مگر اتنا حصہ پیلو کا جہاں اونٹ کا منہ نہیں پہنچ سکتا (اوپر کا حصہ) محفوظ ہو سکتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ عامۂ خلائق کے احتیاج کی جو چیزیں مثلاً جنگل کی گھاس لکڑیاں پانی وغیرہ ان کو محفوظ کرنا یا ان کا تعہد کسی کو دینا درست نہیں' مسلمان حاکموں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس میں رعایا کو سخت تکلیف ہوگی- ہمارے زمانہ میں مسلمان حاکموں نے بھی دوسروں کی تقلید سے ان چیزوں کا ٹھیکہ دینا اور ان کا محاصل کھانا اختیار کیا ہے حالانکہ یہ ہماری شرع میں منع ہے)-

غَلِيْظَةُ الْخُفِّ - غلیظ پاؤں والی (حالانکہ خف اونٹ کے پاؤں کو کہتے ہیں مگر مجازاً آدمی کے قدم کو بھی خف کہہ دیا)-

خُفِّفَ عَلٰى دَاوُدَ الْقُرْاٰنُ - حضرت داوٗدؑ پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا (وہ جانور پر زین لگانے سے پہلے اس کو تمام کر لیتے (یہ ان کا معجزہ تھا' طیبی نے کہا یہ طی زمان تھا جسے طی مکان- بعض کے لئے اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے اور ہم اس کو بغیر فیض الٰہی کے سمجھ نہیں سکتے-

میں:- کہتا ہوں ہم میں سے کسی کو یہ درست نہیں ہے کہ قرآن کو جلد جلد پڑھ ڈالے' دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بہتر نہیں ہے)-

وُضُوْءً اخَفِيْفًا - ہلکا وضو کیا (ایک ایک بار اعضا کو دھویا یا پانی عادت سے کم بہایا-)

يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو - عمرو اس کو ہلکا بیان کرتے تھے- (یعنی خفیف دھویا یا ایک ہی بار دھویا' مگر پورے عضو کو دھویا)-

اِذَا اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ - جب تو کسی کو اچھے کام کرتے دیکھے تو یوں کہہ عمل کئے جاؤ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ لے گا اور جلدی کر کے ہلکا نہ بن (جلد یہ قیاس قائم نہ کر لے کہ وہ ولی اور خدا کا مقبول بندہ ہے ممکن ہے کہ اس کا خاتمہ برا ہو یا وہ ریا کی نیت رکھتا ہو)-

دوسری روایت میں ہے فَلَا تُزَكُّوْا عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا (اللہ کے نزدیک کسی کو مقبول اور پاک بندہ نہ سمجھو اور حضرت عثمان بن مظعون کو ایک عورت نے بہشتی قرار دیا تھا تو آنحضرتؐ نے اس پر انکار کیا اور فرمایا تجھ کو کیا معلوم قسم خدا کی میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا قرآن میں ہے وما ادری

---

[1] جب بادشاہ نے وزیر کے مشورے پر ہی عمل کرنا ہے تو اس (وزیر) پر افسوس ہے کہ وہ خلاف خیر بات کرے- (م)

مایفعل بی ولا بکم[1] ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ ہم کسی شخص کو قطعی طور سے بہشتی یا اللہ کا مقبول بندہ یا اس کا ولی یا محبوب نہیں کہہ سکتے البتہ جن لوگوں کو اللہ یا اس کے رسول نے قطعی بشارت بہشت کی دی ہے جیسے عشرہ مبشرہ' امام حسن و امام حسین اور حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ بلال وغیرہ ان کو بہشتی کہہ سکتے ہیں' زرکشی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صرف کسی کے اچھے اعمال دیکھ کر ان کی نسبت عمدہ قیاس قائم نہ کر لے جب تک اس کو اچھی طرح نہ آزما لے کہ وہ شریعت کا پورا پیرو ہے یا نہیں' معلوم ہوا کہ کثرت ریاضت و عبادت اور اعمال خیر اسی وقت فائدہ دیتے ہیں جب آدمی اعتقاد اور عمل دونوں میں شریعت محمدی یعنی کتاب و سنت کا پیرو ہو ورنہ ہندو اور نصرانی درویش بے حد ریاضتیں اور محنتیں کرتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے' قرآن اور حدیث کی پیروی کے ساتھ تھوڑی سی عبادت میں آدمی وہ درجہ پاسکتا ہے جو خلاف شرع چلنے والوں کو عمر بھر کی ریاضت اور محنت میں بھی میسر نہیں آتا)۔

وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ- آپ کو وہ بہت پسند تھا جو لوگوں پر ہلکا ہو یعنی آسان عمل' معلوم ہوا کہ رخصت پر چلنا کوئی برا امر نہیں ہے اور جن لوگوں نے تلفظ رُخَص سے منع کیا ہے ان کا کلام بے دلیل ہے۔

اَخَفُّ الْحُدُوْدِ- سب سزاؤں میں ہلکی۔

فِىْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَ اَحْلَامِ السِّبَاعِ- پرندوں کی طرح ہلکا پن (جدھر جی میں آیا ادھر اڑ گئے- سوچتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں) اور درندوں کے اخلاق (ہر ایک کو پھاڑ کھانا چاہتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ خفیف العقل اور کثیر الغضب ہوں گے)۔

يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ- آپ نماز میں بچے کا رونا سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے- (چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتے- سبحان اللہ آنحضرتؐ کو اپنی امت سے کیسی الفت اور محبت تھی)۔

كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ- دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں (یعنی مختصر ہیں آدمی جلدی سے اس کو پڑھ لیتا ہے لیکن اعمال کے ترازو میں بھاری ہوں گے' ان کا ثواب بہت ملے گا' اللہ کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)[2]۔

كَانَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ- آنحضرتؐ ہم کو ہلکی نماز پڑھنے کا حکم دیتے' ہلکی سے یہ غرض نہیں ہے کہ رکوع اور سجدہ وغیرہ برابر نہ کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سورتیں چھوٹی پڑھے بہت لمبی قرأت نہ کرے کہ لوگوں کو تکلیف ہو جیسے دوسری روایت میں ہے- **مَا رَاَيْتُ اَخَفَّ صَلٰوةً مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَتَمَّهَا**- میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ ہلکی اور اس پر پوری نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا (ہلکی سے مطلب ہے کہ مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھتے اور لمبی لمبی دعائیں نماز میں نہ کرتے اور پوری سے یہ مطلب ہے کہ تمام ارکان' سنن اور آداب نماز کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرتے اور رکوع اور سجدے میں اور دونوں سجدوں کے درمیان اور رکوع سے سر اٹھا کر بقدر تین تسبیح کے توقف کرتے' ہمارے زمانہ میں اکثر لوگوں نے اللہ ان کو نیک توفیق دے یہ عادت کر لی ہے کو دونوں سجدوں کے بیچ میں اسی طرح رکوع سے سر اٹھا کر بالکل توقف نہیں کرتے اور بعض تو غضب ہی کرتے ہیں کہ ایک سجدے سے سر اٹھا کر پورا بیٹھے بھی نہیں بلکہ پرندے کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں' میں نہیں سمجھتا کہ ایسی نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہے نماز تو ثواب کے لئے ہے ایسی نماز سے تو اور عذاب کا خوف ہے' بعض بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کہ نفل رکعتیں جتنی زیادہ پڑھوا تنا ہی ثواب زیادہ ہوگا اور بے تمیزی سے جلدی جلدی بہت سی رکعتیں پڑھ لیتے ہیں' کیا اس سے فائدہ؟ اگر تم دو رکعتیں آداب و شرائط اور اطمینان کے ساتھ خضوع اور خشوع سے پڑھو تو وہ ایسی سو رکعتوں سے بہتر ہیں جن کو بے احتیاطی کے ساتھ خلاف سنت ادا کرو- نماز کوئی کھیل تھوڑا ہے کہ جس نے جلدی سے ادا کر لیا یا بہت سا ادا کر لیا وہ تعریف کے قابل ہوا)۔

---

[1] اور میں (محمدؐ) بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کچھ ہوگا۔(م)

[2] میں اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہوں' میں عظمت والے رب کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔(م)

اَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاُخَفِّفُ - میں نماز میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں (تا کہ اس کی ماں پریشان نہ ہو) سید نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر امام کسی شخص کی آہٹ پائے جو نماز میں شریک ہونا چاہتا ہو تو رکوع کو لمبا کر سکتا ہے تا کہ وہ رکعت پالے اس لئے کہ جب دنیاوی اغراض سے نماز کو لمبا اور چھوٹا کرنا جائز ہوا تو دینی غرض کے لئے بطریق اولیٰ جائز ہوگا مگر امام مالک نے اس کو مکروہ جانا ہے-

مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلٰوتِهٖ لَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ لَا وَاللّٰهِ - جو شخص نماز کو خراب کرے (اس کو آداب اور شرائط کے ساتھ ادا نہ کرے یا وقت پر نہ پڑھے اس کو بے حقیقت اور ہلکا سمجھے) وہ کبھی قسم خدا کی حوض کوثر پر نہ آ سکے گا (فرشتے اس کو آنے نہیں دیں گے پیاس سے تڑپتا رہے گا)-

اِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا تَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلٰوةِ - ہم اہل بیت کی سفارش اس شخص کے لئے نہ ہوگی جو نماز کو ذلیل اور ہلکا سمجھے (اس کا خیال نہ رکھے) یہ امام جعفر صادقؓ نے فرمایا-

تَخَفَّفُوْا تَلْحَقُوْا - گناہوں سے ہلکے رہو تم بھی اگلے بندوں سے مل جاؤ گے-

اِسْتَخْفَفْتُهَا - میں نے اس کو ہلکا پایا' ایک روایت میں اِسْتَحْقَقْتُهَا ہے دو قافوں سے یعنی میں نے اس میں خوب تامل کیا' خوب غور کیا' اس کو لائق پایا-

اَلرِّهَانُ فِي الْخُفِّ - اونٹ دوڑانے میں شرط کر سکتے ہیں-

لَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتُكَ خُفًّا اِلَّا كُتِبَ لَكَ كَذَا - تیری سانڈنی جب کوئی قدم اٹھائے گی تو تیرے لئے اتنا ثواب لکھا جائے گا-

صَدَقَةُ الْخُفِّ - اونٹ کی زکوٰۃ-

سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ - اللہ کی کتاب موزوں پر مسح کرنے سے آگے کی ہے (یعنی موزوں پر مسح آنحضرتؐ نے سورۂ مائدہ اترنے کے بعد کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن میں جو پاؤں دھونے یا اس پر مسح کرنے کا حکم ہے یہ اس حالت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں' امامیہ نے اس کے معنی یہ کئے ہیں قرآن کا حکم موزوں پر مسح کرنے سے مقدم ہے یعنی زیادہ واجب الاتباع ہے چونکہ ان کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے حالانکہ یہ ان کا ظلم ہے متواتر روایتوں سے موزوں پر مسح آنحضرتؐ سے منقول ہے)-

لَمْ يُعْرَفْ لِلنَّبِيِّ خُفٌّ اِلَّا خُفًّا اَهْدَاهُ لَهُ النَّجَاشِيُّ - آنحضرتؐ کے پاس کوئی موزہ ہو یہ معلوم نہیں ہوا سوا اس موزے کے جو نجاشی نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا-

لَوْلَا الْخِفَافُ اِلَى التَّجْمِيْرِ - اگر اونٹ کنکریاں مارنے کے لئے نہ جاتے-

خَفْقٌ - حرکت کرنا' ہلنا' غائب کرنا' چوڑی چیز سے مارنا' آواز دینا' غائب ہونا-

اَيُّمَا سَرِيَّةٍ غَزَتْ فَاَخْفَقَتْ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ - فوج کے جو ٹکڑی جہاد کرے لیکن خالی لوٹ کر آئے (اس کو لوٹ کا مال نہ ملے) تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا-

اِخْفَاق - کا معنی لڑائی میں سے خالی لوٹ کر آنا کچھ لوٹ میں نہ ملنا' اونگھ کے وقت سر ہلانا' پرندے کا پنکھ مارنا-

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ خَفْقَةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَ اِدْبَارٍ مِّنَ الْعِلْمِ - دجال اس وقت نکلے گا جب دین مضطرب اور ضعیف ہو جائے گا (بے دینی اور الحاد اور نیچریت کا غلبہ ہوگا) دین کا علم پیٹھ موڑ لے گا (لوگ قرآن اور حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے دنیا کمانے کی فکر میں غرق ہوں گے)-

كَانُوْا يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ - صحابہ عشا کی نماز کا انتظار یہاں تک کرتے تھے کہ نیند کے غلبہ سے ان کی ٹھوڑیاں سینوں پر گر پڑتی تھی یا ان کے سر اونگھ سے ہلنے لگتے تھے-

اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ - جب مردے کو دفن کر کے لوگ لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے- کرمانی نے کہا اس حدیث سے جوتوں سمیت قبروں کے درمیان جانا درست نکلتا ہے اور دوسری روایت میں جو ہے ارے دو جوتیوں والے اپنی جوتیاں اتار تو یہ کراہت پر محمول ہے-

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے بھی سماع موتی کا ثبوت ہوتا ہے[1] محققین اہل حدیث سب اس کے قائل ہیں لیکن معتزلہ اور چند حنفی فقیہوں نے اس کا انکار کیا ہے جن کا قول احادیث صحیحہ کے برخلاف لائق تسلیم نہیں ہے-

فَضَرَبَهُمَا بِالْمِخْفَقَةِ- حضرت عمرؓ نے کوڑے سے (دُرے سے) ان کو مارا-

سُئِلَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفْقُ وَالْخِلَاطُ- ان سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے کہا ذکر کو فرج میں غائب کر دینے سے یعنی دخول سے اور عورت مرد کے مل جانے سے یعنی جماع سے-

مَنْكِبَا اِسْرَافِيْلَ يَحُكَّانِ الْخَافِقَيْنِ- اسرافیل علیہ السلام کے دونوں کندھے آسمان زمین سے لڑکھڑاتے ہیں رگڑا کھاتے ہیں یا مشرق اور مغرب سے لڑکھڑاتے ہیں-

خَوَافِقُ السَّمَاءِ- چاروں سمتیں جدھر سے چاروں ہوائیں نکلتی ہیں-

كَانَتْ رُؤُسُهُمْ تَخْفِقُ خَفْقَةً اَوْ خَفْقَتَيْنِ- ان کے سر ایک بار یا دو بار نیند سے ہل جاتے تھے-

مَنْ لَّمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ اَوِ الْخَفْقَةِ الْوُضُوْءَ- جس شخص نے سر ہلانے یا اونگھنے سے وضو کرنا لازم نہیں سمجھا-

مَامِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ- مجاہدین کی ٹکڑی یا فوج کی ٹکڑی جو خالی لوٹ کر آئی اس کو لوٹ کا مال نہ ملے-

مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ- آسمان اور زمین کے کناروں میں-

اِذَا ظَبْيٌ خَافِقٌ- ایک ہرنی دیکھی جو نیند سے جھک گئی تھی (اونگھ رہی تھی)-

رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ- کالے جھنڈے جو ہل رہے ہوں گے-

وَلَمْ يَكُنْ اِلَّا كَلَمْحَةٍ مِّنْ خَفْقَةٍ اَوْ وَمِيْضٍ مِّنْ بَرْقَةٍ- اونگھ کا ایک جھونکا یا بجلی کی ایک چمک اتنا زمانہ نہیں گذرا-

اِمَامُ الْجَمَاعَةِ اَسْمَعَ خَفْقَ نِعَالِهٖ- امام نے اپنے جوتیوں کی آواز سنائی-

خَفَقَ قَلْبُ الرَّجُلِ خَفَقَانًا- آدمی کا دل گھبرا رہا ہے مضطرب ہو رہا ہے-

مَا اَطْرَدَ الْخَافِقَانِ- جب تک زمین کے دونوں کنارے مشرق اور مغرب باقی رہیں-

سَقْيًا مُتَتَابِعًا خُفُوْقُهٗ- ایسا پانی کہ اس کی حرکت پے در پے رہے (یعنی برابر برستا رہے)-

رَاَيْتُ اَبَا جَعْفَرٍ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ مُّخْفِقٌ وَّهُوَ مُحْرِمٌ- میں نے امام محمد باقر کو دیکھا وہ احرام کی حالت میں ایک چمکتی چادر پہنے تھے' یہ خَفَقَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ سے ماخوذ ہے-

خَفَقَ الطَّائِرُ- پرندہ اڑ گیا-

خَنْفَقِيْقٌ- تیز سانڈنی-

خَفِيْقُ الرِّيْحِ- ہوا کی آواز-

خَفْوٌ- ہلکی چمک بجلی کی-

خِفَاءٌ یا خُفْيَةٌ یا خِفْيَةٌ- چھپ جانا-

خَفِيٌّ اور خُفِيٌّ- ظاہر کرنا' باہر نکالنا-

اِخْفَاءٌ- چھپانا' چھپ جانا' ظاہر کرنا-

تَخْفِيَةٌ- چھپانا-

خَفِيَ عَلَيْهِ- یہ بات اس پر پوشیدہ رہی-

خَفِيَ لَهٗ- یہ بات اس پر کھل گئی-

اِخْتِفَاءٌ- ظاہر کرنا' کھولنا-

اِسْتِخْفَاءٌ- چھپ جانا-

سَاَلَ عَنِ الْبَرْقِ اَخَفْوًا اَمْ وَمِيْضًا- بجلی کو پوچھا ہلکی چمک تھی یا زور کی-

مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفُوْا بَقْلًا- جب تک صبح یا شام تم کو پینے کو دودھ بھی نہ ملے یا ترکاری نہ نکال

---

[1] یعنی جب اللہ چاہے میت کو کوئی بات سنا دے ورنہ یہ مطلب نہیں کہ میت ہر وقت سن سکتی ہے یا وہ جواب بھی دیتی ہے جیسے جاہل لوگوں کا نظریہ ہے- ارشاد باری تعالیٰ ہے "وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ"- (اے نبی!) آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے- (م)

سکو' یہ اِخْتِفَاء سے ہے بمعنی اظہار کے جو ضد ہے اخفا کی' ایک روایت میں تَجْتَفِئُوْا ایک میں تَحْتَفِئُوْا ہے جیسے اوپر گزر چکا-

كَانَ يُخْفِيْ صَوْتَهٗ بِاٰمِيْنَ - آمین آہستہ سے کہتے تھے- ایک روایت میں يَخْفِيْ بفتحہ یا خَفِی يَخْفِيْ سے معنی وہی ہے-

اَكَادُ اُخْفِيْهَا - میں بھی ایک قرأت اَكَادُ اَخْفِيْهَا ہے-

اِنَّ الْحَزَاَةَ تَشْتَرِيْهَا اَكَا لِيْسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْاِقْلَاتِ - حزات (جو ایک بوٹی ہے) اس کو چتری عورتیں جنوں کے لئے اور اولاد کے نہ جینے کے لئے خریدتی ہیں-

لَاتُحْدِثُوْا فِي الْقَرَعِ فَاِنَّهٗ مُصَلَّى الْخَافِيْنَ - جو ٹکڑا زمین کا بیچ میں صاف ہوتا ہے (اس کے گرداگرد گھاس ہوتی ہے) اس میں پاخانہ نہ کرو وہ جنوں کے نماز کی جگہ ہے-

لَعَنَ الْمُخْتَفِيَ وَ الْمُخْتَفِيَةَ - آنحضرتؐ نے کفن چور مرد اور کفن چور عورت پر لعنت کی-

مَنِ اخْتَفٰى مَيِّتًا فَكَاَنَّمَا قَتَلَهٗ - جس نے مردے کا کفن چرایا تو گویا اس کو قتل کیا' (اتنا گناہ اس پر ہوگا جتنا قاتل پر ہوتا ہے)-

اَلسُّنَّةُ اَنْ تُقْطَعَ الْيَدُ الْمُسْتَخْفِيَةُ - اسلام کا طریق یہ ہے کہ چور یا کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے- وَلَا يُقْطَعُ الْيَدُ الْمُسْتَعْلِيَةُ - اور جو شخص زور زبردستی سے کوئی چیز چھین لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (بلکہ اس کو دوسری سزا دی جائے گی)-

سَقَطْتُ كَاَنِّيْ خِفَاءٌ - میں اس طرح گر پڑا جیسے کملی گر جاتی ہے' ایک روایت میں جُفَاء ہے بمعنی غُشَاءٌ بہیا کا کچرا کوڑا پھین جو اوپر رہتا ہے-

وَالرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ - آنحضرتؐ اس وقت (مکہ میں) چھپے ہوئے تھے (کافروں کے فتنے کے ڈر سے آپ ایک مکان میں پوشیدہ رہتے تھے-)

اَخْفِ عَنَّا - (سراقہ بس تو یہ کر) ہمارا حال پوشیدہ رکھ (جو کوئی ادھر سے ہمارے جانے کا حال پوچھے تو اس سے بیان نہ کر)-

خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ - بہتر یاد الٰہی وہ ہے جو پوشیدہ ہو (پوشیدہ سے مراد یہ ہے کہ زبان سے اتنا آہستہ ذکر کرے کہ خود ہی سنے دوسرے لوگ نہ سنیں؛ صوفیہ نے کہا ہے ذکر خفی یہ ہے کہ دل سے اللہ کو یاد کرے زبان تک نہ ہلائے مگر علماء ظاہر نے اس کو معتبر رکھا' بعض نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جہاں تک آدمی پوشیدہ رہے اس کا نام مشہور نہ ہو وہی اس کے لئے بہتر ہے ناموری اور شہرت کوئی عمدہ چیز نہیں ہے-

اِنَّ مَدِيْنَةَ قَوْمِ لُوْطٍ حَمَلَهَا جِبْرِيْلُ عَلٰى خَوَافِيْ جَنَاحِهٖ - حضرت لوطؑ کی قوم کے شہر (سدوم) کو حضرت جبرئیلؑ نے اپنے پنکھ کے چھوٹے پروں پر اٹھا لیا (چھوٹے پروں کو خَوَافِيْ اور بڑے پروں کو قَوادِم کہتے ہیں)-

وَمَعِيَ خَنْجَرٌ مِّثْلُ خَافِيَةِ النَّسْرِ - میرے پاس ایک خنجر تھا گدھ کے پر برابر یعنی چھوٹا سا-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ - اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار مالدار پوشیدہ ہو (اللہ تعالیٰ نے جو اس کو کھانے کو دیا ہو اس کو آرام سے کھا کر اپنے گھر میں عبادت الٰہی میں مصروف رہے دنیاداروں اور امیروں کے دربار اور ملاقات سے بچا رہے' ایک روایت میں اَلْحَفِيَّ ہے حائے حطی سے یعنی مہربان اور رحم دل ہو' ناطہ والوں اور غریبوں سے سلوک کرتا ہو' بعض نے کہا غنی سے مراد مالدار نہیں ہے بلکہ دل کا تونگر مراد ہے یعنی دنیا کی پرواہ اور خواہش نہ رکھتا ہو-

اِنَّهٗ خَفِيَ عَلَيْهِمْ مَكَانُهَا - شجرۃ الرضوان کا مقام لوگوں پر چھپ گیا (ان کو بہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون سا درخت تھا آخر کو یوں ہی ایک درخت اپنے گمان سے معین کر لیا' جب حضرت عمرؓ نے سنا کہ لوگ اس کی زیارت کو آتے جاتے ہیں تو اس کو کٹوا ڈالا' کٹوا ڈالنے کی دو وجہیں تھیں' ایک تو یہ کہ شرک کا زمانہ قریب گذرا تھا حضرت عمرؓ کو ڈر ہوا کہیں رفتہ رفتہ جاہل لوگ اس کی پرستش نہ کرنے لگیں' جیسے ہندو مشرک پیپل تلسی وغیرہ درختوں کی پرستش کرتے ہیں' دوسری یہ کہ وہ درخت

بالیقین معین نہیں ہوا تھا حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ یہ دوسرا کوئی درخت ہو اور لوگ ناحق اس کو متبرک سمجھیں جو متبرک نہیں ہے اور غلطی میں گرفتار رہیں)۔

اَلْخَائِنُ مَنْ لَّایَخْفٰی لَهٗ طَمَعٌ۔ خائن وہ شخص ہے جس کی لالچ کھلی نہ ہو (ظاہر میں بڑی قناعت اور بے پرواہی دکھلائے اندر ہی اندر لوگوں کا مال ہضم کرے)۔

کَاَنَّهَا تُخْفِیْ ذٰلِکَ۔ انھوں نے یہ کلام آہستہ کہا (کہ صرف اس عورت نے سنا دوسرے حاضرین نے نہیں سنا یعنی یہ کہ خون کے مقام پر وہ خوشبو لگا)۔

وَهُوَ مُسْتَخْفٍ۔ اس وقت امام حسن بصریؒ (حجاج ظالم کے ڈر سے) پوشیدہ رہتے تھے۔

تَصَدَّقَ اِخْفَاءً حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا اَنْفَقَ یَمِیْنُهٗ۔ اتنا چھپا کر خیرات کی کہ بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہیں ہوئی جو داہنے ہاتھ نے خرچ کیا (یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا ترجمہ یہ ہے کہ بائیں طرف اس کے جو لوگ بیٹھے ہوں ان تک کو خبر نہ ہو)۔

فَمَاخَفِیَ عَلَیْکُمْ مِنْ شَاْنِهٖ فَلَیْسَ یَخْفٰی عَلَیْکُمْ۔ اگر تم پر دجال کا کوئی حال پوشیدہ رہے (تم دھوکے میں آجاؤ) تو یہ تو تم پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا (کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار معاذ اللہ کانا نہیں ہے کیونکہ کانا ہونا ایک عیب ہے اور وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔

مَاتَخْفٰی مِشْیَتُهَا مِنْ مِّشْیَتِهٖ۔ ان کی چال سے تمیز نہیں ہوسکتی (یعنی دونوں کی چال ڈھال بالکل ملتی جلتی تھی)۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْقَافِ

خَقٌّ۔ بمعنی شق زمین کی دڑاڑ اس کی جمع اَخْقَاقٌ اور خُقُوْقٌ اس کی جمع اَخَاقِیْقُ ہے۔

خَقِیْقٌ۔ آواز، عرب لوگ کہتے ہیں خَقَّ الْفَرْجُ جب جماع کے وقت عورت کی فرج آواز دے۔

فَوَقَصَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ فِیْ اَخَاقِیْقِ جُرْذَانٍ۔ اس کی اُنٹنی نے اس کو پھینک دیا چوہوں کے دڑاڑوں میں، نہایہ میں ہے اَخَاقِیْقُ اُخْقُوْقٌ کی جمع ہے جیسے اَخَادِیْدُ اُخْدُوْدٌ کی، اور خَقَّ فِی الْاَرْضِ اور خَدَّ فِی الْاَرْضِ دونوں کے ایک معنی ہیں، بعض نے کہا یہ لَخَاقِیْقُ ہے اس کا مفرد لُخْقُوْقٌ ہے۔

لَاتَدَعْ خُقًّا مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا لَقًّا اِلَّا زَرَعْتَهٗ۔ زمین کا کوئی سوراخ اور کوئی شگاف نہ چھوڑ اس میں کھیتی کر۔

خُقٌّ۔ سوکھا گڑھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ اللَّامِ

خَلَأً یا خِلَأً یا خُلُوْءٌ۔ بیٹھ جانا، اڑ جانا۔

اِنَّهٗ بَرَکَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالُوْا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَ مَاذَاکَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰکِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِیْلِ۔ ایسا ہوا صلح حدیبیہ میں آنحضرتؐ کی اونٹنی جس کا نام قصوا تھا (وہ نہایت عمدہ اور تیز رو سانڈنی تھی) ایک ہی ایکا بیٹھ گئی، (چلنے سے رک گئی اڑ گئی) لوگ کہنے لگے دیکھو قصوا اڑ گئی آپ نے فرمایا نہیں قصوا نہیں اڑی اور اس کی عادت اڑنے کی نہیں ہے مگر اس کو اس نے روک دیا جس نے ہاتھی کو روک دیا تھا (یعنی ابرہہ کے ہاتھی کو جس کا نام محمود تھا جو کعبہ ڈھانے کی غرض سے آ رہا تھا)۔

خِلَأٌ۔ خاص اونٹنی کے اڑنے کو کہتے ہیں جیسے اَلْحَاحُ اونٹ کے اڑنے کو اور حِران گھوڑے وغیرہ ہر جانور کے اڑنے کو، صحاح میں ہے کہ خَلَأَ الْجَمَلُ نہیں کہیں گے بلکہ اَلَحَّ الْجَمَلُ اور حَرَنَ الْفَرَسُ یعنی اونٹ اڑ گیا اور گھوڑا اڑ گیا ایک روایت میں خَلَتِ الْقَصْوَاءُ ہے یہ مخفف ہے خَلَأَتْ کا۔

کُنْتُ لَکَ کَاَبِیْ زَرْعٍ فِی الْاُلْفَةِ وَالرِّفَاءِ لَا فِی الْفُرْقَةِ وَالْخِلَاءِ۔ (عائشہ) میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لئے (ابو زرع اپنی بیوی ام زرع کو بہت چاہتا تھا لیکن اخیر میں اس نے ام زرع کو چھوڑ دیا تھا) یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں۔

مَا خَلَأَتْ وَلَا حَرَنَتْ۔ یہ گھوڑی نہ اڑی نہ رک گئی۔

خَلَاُکُمْ ذَمٌّ۔ تم سے برائی دور ہوگئی (تمہارا عذر معقول ہے)۔

خَلَا - کلمۂ استثناء ہے جیسے مَا خَلَا -

خَلْبٌ یا خِلَابٌ یا خِلَابَةٌ - باتیں بنا کر کسی کو دھوکہ دینا اس کا دل ملا لیا جیسے ٹھگ کیا کرتے ہیں - عرب لوگوں میں ایک مثل ہے اِذَا لَمْ تَغْلُبْ فَاخْلُبْ - جب تو جنگ کر کے غالب نہ ہو سکے تو باتیں بنا کر اپنا کام نکال لے (یعنی مکر و فریب سے کام نکال لے) -

قَعَدَ عَلٰی کُرْسِیِّ خُلْبٍ قَوَائِمُهٗ مِنْ حَدِیْدٍ - (آنحضرتؐ خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا آپ منبر پر سے اترے اور) ایک کرسی پر بیٹھ گئے جو خرما کی چھال سے بنی ہوئی تھی اس کے پائے لوہے کے تھے (محیط میں ہے کہ خُلْبٌ اور خُلُبٌ کھجور کا گابھا اس کا مغز یا پوست یا اس کی رسی جو باریک بنی جائے (باند کی طرح) اور چپچپاتی کیچڑ یا کالی کیچڑ) -

وَاَمَّا مُوْسٰی فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ - موسیٰ علیہ السلام گھونگھر بال والے گندم گوں آدمی ہیں ایک لال اونٹ پر سوار جس کی نکیل کھجور کے رسی کی ہے' اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عالم برزخ میں روح کو ایک اور جسم ملتا ہے جو صورت اور شکل میں اس کے دنیاوی جسم کی طرح ہوتا ہے یا یہ روح خود اپنی دنیاوی جسم کی شکل پر بن جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو ایک روح کی شناخت دوسری روح سے ناممکن ہوتی) -

بِلِیْفِ خُلْبَةٍ - چھال یعنی اس کی رسی -

کَانَ لَهٗ وِسَادَةٌ حَشْوُهَا خُلْبٌ - آپ کے پاس ایک تکیہ یا گدہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی -

یَرُدُّ اِلَیْهَا اِنْ کَانَ خَلَبَهَا - اگر مرد نے عورت کو فریب دیا ہو تو اس کا مہر واپس کر دے -

لَا خِلَابَةَ - مکر اور فریب کا معاملہ نہیں ہے (یعنی اگر تو مجھ کو اس بیع میں دھوکا دے تو یہ بیع لازم نہ ہوگی میں معاملہ فسخ کر دوں گا یا مجھ کو فسخ کرنے کا اختیار ہے) ایک روایت میں لَا خِیَابَةَ ہے ایک میں لَا خِذَابَةَ شاید اس کے زبان سے لام کا حرف نہ نکلتا ہوگا' تتلا ہوگا تو وہ لام کو یے یا ذال کہنے لگا -

نَهٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ - آنحضرتؐ نے ہر ایک پنجہ والے پرندے منع فرمایا یعنی جو پنجہ سے شکار کرتا ہو مثلاً باز بحری شکرہ الو چیل گدھ وغیرہ -

اِنَّ بَیْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ - تھن دودھ بھرے ہوئے جانوروں کا بیچنا ایک طرح کا فریب دینا ہے (یعنی جانور کا دودھ نہ دوہنا اس کے تھن میں دودھ بھرنے دینا جب خوب بھر جائے تو اس کو بیچنا یہ فریب دینا ہے اس لئے کہ مشتری اس کو بہت دودھ والا جانور سمجھ کر مہنگے داموں میں مول لے گا) -

اِذَا لَمْ تَغْلُبْ فَاخْلُبْ - جب تو اپنے زور سے غالب نہ ہو سکے تو حیلہ اور فریب کر (یعنی تدبیر سے کام لے تدبیر تلوار اور تیر سے بڑھ کر ہے) -

اَللّٰهُمَّ سَقْیًا غَیْرَ خُلَّبٍ بَرْقُهَا - یا اللہ ایسے ابر سے پانی برسا جس کی چمک فریب دینے والی نہ ہو -

خُلَّبٌ - اس ابر کو کہتے ہیں جو چمکے اور گرجے پانی برسنے کی امید دے لیکن پھر نہ برسے اور کھل جائے -

کَانَ اَسْرَعَ مِنْ بَرْقِ الْخُلَّبِ - دھوکہ دینے والے ابر کی چمک سے بھی زیادہ تیز تھا (دھوکہ دینے والا ابر پانی سے خالی ہوتا ہے تو ہلکے پن کی وجہ سے بہت جلد حرکت کرتا ہے) -

نَسْتَخْلِبُ الْخَبِیْرَ - ہم خبیر کو (جو ایک گھاس ہے) کھرپے سے کھرچ رہے تھے -

فِیْ عَیْنٍ ذِیْ خُلُبٍ - ایک کالے کیچڑ والے چشمہ میں (یہ تبع کے شعر میں ہے اس سے ابن عباس نے یہ دلیل لی کہ قرآن شریف میں فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ صحیح ہے یعنی سیاہ کیچڑ والے چشمہ میں سورج ڈوبتا ہے حضرت عمر کہتے تھے نہیں فِیْ عَیْنٍ حَامِیَةٍ صحیح ہے یعنی گرم چشمہ میں -

خُلَّبٌ - اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو وعدہ کرے مگر پورا نہ کرے گویا وہ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے -

لَیْسَ تَبَاعُدُهٗ تَکَبُّرًا وَّلَا عَظْمَةً وَّلَا دُنُوُّهٗ خَدِیْعَةً وَّلَا خِلَابَةً - مسلمان آدمی کا دور رہنا تکبر اور بڑائی کی وجہ سے نہیں ہوتا اور نہ اس کا نزدیک آنا مکر اور فریب کی نیت سے ہوتا

ہے (بلکہ مسلمان ان صفات سے یعنی مکر وفریب اور تکبر وغرور سے پاک ہوتا ہے۔

خَلْجٌ۔ کھینچ لینا' چھین لینا' اشارہ کرنا' ہلانا' مشغول کرنا' مارنا' جماع کرنا۔

خَلَجٌ۔ ہڈیوں میں درد ہونا تھکن یا بیماری کی وجہ سے۔

اِنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةً فَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَأَةِ وَجَهَرَ خَلْفَهٗ قَارِئٌ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَنِيْهَا۔ آنحضرتؐ نے ایک نماز پڑھی اس میں پکار کر قرأت کی اور آپ کے پیچھے (مقتدیوں میں سے) ایک شخص نے بھی قرأت کی تو آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا میں یہ سمجھا جیسے کوئی میرا قرآن چھینے لیتا ہے (مجھ کو پڑھنا مشکل ہو گیا اس روز سے آپ نے یہ حکم دیا کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت گویا اس کی قرأت ہے وہ قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لے کیونکہ بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز درست ہی نہیں ہوتی) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ امام کے پیچھے قرأت منع ہے کیونکہ آپ نے پکار کر پڑھنے پر انکار فرمایا نہ پڑھنے پر بلکہ حدیث سے الٹا ہی نکلتا ہے کہ صحابہ آنحضرتؐ کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے۔

لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ۔ کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پھر وہاں سے ہٹا دیے جائیں گے (فرشتے ان کو پکڑ کر کھینچ لیں گے وہاں سے دور کر دیں گے)۔

يَخْتَلِجُوْنَهٗ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ۔ بہشت کے دروازے پر اس کو کھینچ لیں گے۔

فَاخْتَلَجَهَا مِنْ حَجْرِهَا۔ عمار نے اس کو بی بی ام سلمہ کی گود سے چھین لیا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِاَشْطَانِهَا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو اس کی رسیاں کھینچنے والی بنایا۔

تَنَكَّبَ الْمَخَالِجَ عَنْ وَضَعِ السَّبِيْلِ۔ چھوٹی چھوٹی گلیوں کو بڑے رستے (شاہراہ سے) جدا کر دیا' ہٹا دیا۔

حَتّٰى تَرَوْهُ يَخْلِجُ فِيْ قَوْمِهٖ۔ یہاں تک کہ تم اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کرتا ہے' ایک روایت میں يَخْلِجُ ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

فَحَنَّتِ الْخَشَبَةُ جَنِيْنَ النَّاقَةِ الْخُلُوْجِ۔ وہ لکڑی رونے کی آواز اس طرح نکالنے لگی جیسے وہ اونٹنی جس کا بچہ اس سے چھین لیا جائے روتی ہے۔

نَاقَةٌ خُلُوْجٌ۔ وہ اونٹنی جس کا بچہ اس کے پاس سے ہٹا دیا جائے' اس کا دودھ کم ہو جائے۔

اُخْتُلِجُوْا۔ وہ میرے پاس سے ہٹا دیے گئے۔ مجھ سے چھین لئے گئے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُخْتَلِجًا فَسَوَّكَ اَنْ لَّا تَكْذِبَ فَانْسُبْهُ اِلٰى اُمِّهٖ۔ جب آدمی اپنے ددھیال سے نکال لیا گیا ہو (اس کا باپ بالیقین معلوم نہ ہو کون ہے) اور تو چاہے کہ جھوٹ نہ بولے تو اس کو اس کے ننھیال کی طرف نسبت دے (اس کی ماں کا بیٹا کہہ کیونکہ ماں کا بیٹا ہونا یقینی ہے)۔

لَايَخْتَلِجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ۔ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے (جب تک اس کی حرمت کا یقین نہ ہو' شک اور شبہ کی وجہ سے اس کے کھانے میں تردد مت کر' مطلب یہ ہے کہ ہندوؤں کی طرح اسلام میں کھانے پینے کا پرہیز نہیں ہے کہ ذرا کسی کا ہاتھ لگ گیا تو کھانا چھوت ہو گیا بلکہ مسلمان ہر قوم کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے بشرطیکہ یہ یقین نہ ہو کہ اس میں کوئی حرام چیز ملائی گئی ہے یا نجس برتنوں میں پکایا گیا ہے' اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی کافر حرام چیز پکائے مثلاً گلا گھونٹی مرغی یا مردار یا سور یا کھانے میں شراب ملائے تو اس کو بھی کھا لے)۔

اِنْ تَخَلَّجَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ۔ اگر تیرے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اس کو چھوڑ دے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا کیا محرم شکاری جانور کا گوشت کھا سکتا ہے' مطلب یہ ہے کہ کچھ کھانا فرض تھوڑی ہے اگر دل میں کوئی کھانا کھٹکے تو نہ کھائے اپنے تئیں شک اور تردد میں پھنسانا کیا ضروری ہے یہ اس حدیث کے موافق ہے کہ حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور دونوں کے بیچ میں شبہ کی

چیزیں ہیں جو کوئی ان سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچایا اخیر تک)۔

مَا اخْتَلَجَ عِرْقٌ اِلَّا وَيُكَفِّرَ اللّٰهُ بِهٖ - کوئی رگ جو پھڑ کے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے گناہ معاف کرے گا۔

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ اَبَا مَرْوَانَ كَانَ يَجْلِسُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا تَكَلَّمَ اخْتَلَجَ بِوَجْهِهٖ فَرَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ كُنْ كَذٰلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ - حکم بن ابی العاص بن امیہ جو مروان کا باپ تھا وہ کیا کرتا آنحضرتؐ کے پیچھے بیٹھتا، جب آپ کوئی بات کرتے تو وہ اپنی ٹھڈی اور ہونٹ ہلاتا (آنحضرتؐ کی نقل کرتا آپ سے مذاق کرتا معاذ اللہ) ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرتؐ نے اسی چال میں اس کو دیکھ لیا فرمایا ایسا ہی رہ تو وہ مرتے دم تک اسی حال میں رہا (اس کے منہ اور ٹھڈی میں رعشہ پیدا ہوگیا - اہل اللہ سے ہنسی ٹھٹھہ کرنے کی سزا ملی، ایک روایت میں یوں ہے دو مہینے تک اسی حال میں رہا پھر ذرا افاقہ ہوا تو مرگی کا عارضہ ہوگیا پھر افاقہ ہوا تو رعشہ پیدا ہو گیا اس کا گوشت گل گیا طاقت سلب ہوگی غرض اسی حال میں مرا اس کا بیٹا مروان بموجب الولد سر لابیہ باپ سے بڑھ کر نکلا اس کے کرتوت سے حضرت عثمانؓ شہید ہوئے مسلمانوں میں وہ فتنہ پھیلا کہ آج تک اس کا نتیجہ بدا ٹھا رہے ہیں طلحہ کو اسی نے شہید کیا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جو ایسے لوگوں کو خلیفہ رسول سمجھیں اور آنحضرتؐ کے محبوب خاص اور نواسے شہزادے امام حسینؓ کو باغی اور طاغی قرار دیں اگر یہی اسلام ہے تو ایسے اسلام کو دور ہی سے سلام ہے)۔

اِنَّ نِسْوَةً شَهِدْنَ عِنْدَه عَلٰى صَبِيٍّ وَّقَعَ حَيًّا يَتَخَلَّجُ - چند عورتوں نے شریح قاضی کے پاس ایک بچہ پر گواہی دی کہ وہ زندہ گرا ہل رہا تھا۔

تَخَلَّجَ فِيْ مِشْيَتِهٖ خَلَجَانَ الْمَجْنُوْنِ - اس طرح ہلتا ہوا چلا جیسے دیوانہ ہلتا ہوا چلتا ہے۔

اِنَّ فُلَانًا سَاقَ خَلِيْجًا لَّهٗ مِنَ الْعُرَيْضِ - اس نے ایک نہر نکالی عریض سے (عریض ایک نالہ ہے مدینہ کے قریب) محیط میں ہے کہ خَلِيْج جغرافیہ والوں کی اصطلاح میں سمندر کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو دور تک خشکی میں چلا جائے (جیسے خلیج فارس، اسکندرونہ، خلیج سویس وغیرہ)۔

كَانَ ثَمَّهٗ خَلِيْجٌ - وہاں ایک گہرا نالہ تھا۔

لَايَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ - تیرے دل میں ایسا کوئی کھانا نہ چبھے جس میں تو نصاریٰ کی مشابہت سمجھے (یعنی کھانے پینے میں نصاریٰ یا اور کسی دوسرے قوم والوں کی مشابہت سے کچھ نہ ڈرنا چاہئے کیونکہ کھانا پینا پہننا وغیرہ دین سے کچھ تعلق نہیں رکھتا، مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب کے پکائے ہوئے کھانے بشرطیکہ وہ کوئی حرام چیز نہ پکائیں یا ان کے یہاں جو اقسام کھانے کی تیار کی جاتی ہیں ان سب کا کھانا مسلمانوں کو درست ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے اگر تو ایسا کرے گا تو نصاریٰ کی مشابہت کرے گا کیونکہ نصاریٰ کے درویش (راہب) ہر شخص کا کھانا کھانے میں تامل کرتے ہیں جیسے ہندو تامل کرتے ہیں)۔

لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ لَاَوْرَدْتُّ الْمُخَالِفِيْنَ خَلِيْجَ الْمَنِيَّةِ - اگر آنحضرتؐ نے مجھ سے ایک عہد نہ کیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اتارتا (ان کا کام تمام کر دیتا - اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں اور اس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُوْنُ فِيْ صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَخْتَلِجُ فِيْ صَدْرِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ فَتَسْكُنَ اِلٰى صَوَاحِبِهَا فِيْ صَدْرِ الْمُؤْمِنِ - (حضرت علیؓ نے فرمایا حکمت کی بات (یعنی علم) جہاں ہو وہاں سے حاصل کر یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے میں شرم کرے اگر کافر کے پاس ہو تو اسی سے حاصل کرے مراد دنیوی علوم وفنون ہیں) بات یہ ہے کہ منافق کے دل میں حکمت کی بات کھٹکتی رہتی ہے یہاں تک کہ نکل کر حکمت کی دوسری باتوں کے ساتھ مل کر مومن کے دل میں آ کر ٹھہر جاتی ہے دم لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن کا سینہ علم کا خزانہ ہے مومن ہر

طرف سے علم حاصل کر کے اپنے سینہ کو علم کا گنجینہ بنا تا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے- منافق کیا کرتا ہے اگر علم کی کوئی بات حاصل بھی کر لیتا ہے تو اس پر عمل نہیں کرتا نہ وہ اس کے دل میں جمتی ہے آخر اس کے دل میں سے نکل کر مومن کے دل میں جا کر قرار پکڑتی ہے)-

اِخْتِلَاجُ - ایک بیماری ہے یعنی پھڑکنا-

خَلَجَتْهُ اُمُوْرُ الدُّنْيَا - دنیا کے کاموں نے اس کو مشغول کر دیا' پھنسا دیا-

تَخَالَجَ فِيْ صَدْرِيْ مِنْهُ شَيْءٌ - اس کی طرف سے مجھے کچھ شبہ ہے-

هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلَنْجِ تَقْشِرُهُ لِحَاءً عَنْ لِحَاءٍ حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى جَوْهَرِهٖ - جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرتا ہو (خود کوئی جوہر نہ رکھتا ہو) اس کی مثال خلنج کی سی ہے (جو ایک درخت ہے) تو اس کو چھیلتا جاتا ہے ایک پوست کے اندر دوسرا پوست (مغز کا نام نہیں) بڑی مشکل سے کہیں مغز تک پہنچتا ہے-

خُوْلَنْجَانُ - ایک مشہور دوا ہے' حریری نے کہا فِيْ صِحَافِ الْخَلَنْجِ خلنج کے پیالوں میں-

خَلْخَلَةٌ - حرکت کرنا' پھوکل ہونا-

تَخَلْخُلُ - ضد ہے تکاثف کی یعنی پھوکل ہونا- (اجزا کا الگ الگ ہونا بیچ میں خال جگہیں ہونا)-

بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ - ان کی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں' خلخل کی جمع ہے وہ ایک زیور ہے جو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں جیسے خلخال-

خَلْدٌ - یا خُلُوْدٌ - ٹھہرنا' اقامت کرنا' ہمیشہ رہنا' باقی رہنا' چپک جانا' مل جانا-

اِخْلَادٌ - مائل ہونا' جھک جانا-

مَنْ دَانَ لَهَاوَا اَخْلَدَ اِلَيْهَا - جو شخص دنیا کا بندہ ہو جائے' اس کی طرف جھک جائے اسی سے قرآن میں اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ یعنی زمین کی طرف جھکا یہ سمجھا کہ مجھ کو ہمیشہ زندہ رہنا ہے یا ارض سے دنیا مراد ہے یا برے کام-

خُلُوْدٌ لَّا مَوْتَ - تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے تم کو موت نہیں آئے گی یہ خالد کی جمع ہے-

خَلَدَةٌ - بالا اسی سے ہے وِلْدَانٌ مخلَّدُوْنَ یعنی چھوکرے کانوں میں بالے پڑے ہوئے' بعض نے کہا ہمیشہ اسی حال میں رہنے والے' یعنی ہمیشہ امرد ہی بے ریش و بردت رہنے والے-

خَلَدٌ - دل-

خُلْدٌ - بہشت-

دَارُ الْخُلْدِ - آخرت-

خَلْسٌ - یا خِلِّيْسٰى - اچک لے جانا جیسے خَطْفٌ اور اِخْتِلَاسٌ ہے-

نَهٰى عَنِ الْخَلِيْسَةِ - آپ نے اس جانور کے کھانے سے منع فرمایا جو درندے کے منہ سے (مثلاً شیر بھیڑیے چیتے بور بچے کے منہ سے) چھڑایا جائے اور ذبح کرنے سے پہلے مر جائے-

لَيْسَ فِي النُّهْبَةِ وَلَا فِي الْخَلِيْسَةِ قَطْعٌ - جو مال لوٹ لیا جائے یا زبردستی اچک لیا جائے اس میں ہاتھ نہ کاٹ جائے گا' ایک روایت میں وَلَا فِي الْخُلْسَةِ ہے معنی وہی ہے-

سُئِلَ عَنِ الْخَلْسِ - آپ سے پوچھا گیا زبردستی چھین لینے کا کیا حکم ہے-

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ مَرَضًا حَابِسًا اَوْ مَوْتًا خَالِسًا - نیک اعمال میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم کو ایسی بیماری آ لگے جو نیک عمل کرنے سے روک دے یا اچانک موت آن پڑے (غفلت میں تم کو لے کر چل دے اس وقت پچھتاتے رہ جاؤ)-

سِرْ حَتّٰى تَأْتِيَ فَتَيَاتٍ قُعْسًا وَّ رِجَالًا طُلْسًا وَّ نِسَاءً خُلْسًا - تو چلا جا یہاں تک کہ ایسی عورتوں سے ملے جن کے سینے ابھرے ہوئے ہیں اور ایسے مردوں سے جن کے رنگ خاکی ہیں (گرد آلود) اور ایسی عورتوں سے جو گندم گوں ہیں یا سانولی- یہ خلس سے نکلا ہے بمعنی گندم گونی-

صَبِيٌّ خِلَاسِيٌّ - یعنی سانولا لڑکا نہ گورا نہ کالا گیہواں

رنگ' عرب لوگ کہتے ہیں خَلَسَتْ لِحْيَتُهٗ اس کی ڈاڑھی کھچڑی ہوگئی (کچھ سفید کچھ کالی)-

هٰذَا اَوَانٌ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ - اب وہ وقت آن پہنچا جب علم روک دیا جائے گا (یعنی نبوت کا خاتمہ ہوا اب آسمان سے وحی آنی بند ہو جائے گی)-

هُوَ اِخْتِلَاسٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ - نماز میں ادھر ادھر نگاہ ڈالنا شیطان کا اچکا پن ہے (وہ آدمی کی نماز میں سے ایک حصہ یعنی خضوع خشوع اچک لے جاتا ہے)-

لَا يُقْطَعُ الْمُخْتَلِسُ - اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا-

اَلزَّعَارَةُ وَهِيَ الْخُلْسَةُ - زعارة یعنی اچک لے جانا-

وَاَخْلَسْتَ الزَّهْرَاءَ - آپ نے زہراء کو بھی اچک لیا (یعنی ان کو بھی اپنے پاس بلا لیا یہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد فرمایا آنحضرت کی طرف خطاب کیا)-

خَلْسَةٌ - ایک بار اچکنا' مجمع البحرین میں ہے کہ اختلاس پوشیدہ ایسا مال اچک لینا جو محفوظ اور بند نہ ہو اور استلاب علانیہ چھین کر بھاگنا لڑائی نہ کرنا-

خَلْصٌ - ایک مقام کا نام ہے-

خِلْصٌ - دوست بمعنی خِلٌّ اور صَدِيْقٌ ہے-

خَلَاصٌ - رہائی اور چھٹکارا-

خَلُوْصٌ اور خَالِصَةٌ - اپوٹ نِتھرا صاف بے آمیزش ہونا-

اِخْلَاصٌ - صاف کرنا بے ریا کام کرنا خالص خدا کی رضامندی کے لئے جیسے تَخْلِيْصٌ ہے-

خُلَاصَةُ یا خِلَاصَه - صاف کیا ہوا گھی اور مختصر چنا ہوا کلام-

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ - قل ھو اللہ احد' کیونکہ اس میں خالص خدا کی صفات کا ذکر ہے اور کوئی بیان نہیں یا جو کوئی اس کو پڑھے اس نے خالص توحید کی-

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَوْمُ الْخَلَاصِ قَالَ يَوْمَ يَخْرُجُ اِلَى الدَّجَّالِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَّ مُنَافِقَةٍ فَيَتَمَيَّزُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْهُمْ وَ يَخْلُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ - لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ خلاص کا دن کون سا دن ہے؟ فرمایا وہ دن جب مدینہ سے ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کے پاس چل دیں گے (جو مدینہ کے باہر ٹھہرا ہوگا) اور سچے مسلمان منافقوں سے جدا ہو جائیں گے' ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے (معلوم ہوا کہ منافق اس امت میں ہمیشہ باقی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کا شریک ہو جائے گا جس شخص کو دل سے خدا اور رسول پر ایمان نہ ہو اس کو عاقبت کا ڈر نہ ہو لیکن ظاہر میں برادری کے ڈر سے یا دوسرے مسلمانوں کے شرم سے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرے وہ منافق ہے- ہمارے زمانہ میں اس قسم کے نام کے مسلمان کثرت سے ہو گئے ہیں' خصوصاً جب سے نیچریت اور الحاد کا بازار علی گڑھی تعلیم کے طفیل سے گرم ہوا ہے اللہ رحم کرے) اس گروہ کے بعض افراد تو ایسے ہیں جن میں کچھ شرم و حیا باقی ہے اور وہ اپنے الحاد کو چھپائے رکھتے ہیں اور شرما شرمی سے مسلمانوں کے ساتھ نماز روزے میں شریک ہو جاتے ہیں اور بعض افراد تو ایسے دیکھنے میں آئے کہ ان کو علانیہ مسلمانوں سے نفرت ہے وہ جس گاؤں یا بستی میں جاتے ہیں شریف خاندانی اور ذی علم مسلمانوں سے ملاقات تک نہیں کرتے لیکن اگر کوئی ٹٹ پونجیا چتھ کار ہاف کا سٹ ہی سہی وہاں ہو تو اس سے ضرور ملتے ہیں اس کے ساتھ صحبت گرم رکھتے ہیں' خدا و رسول اور قرآن سے ان کو کچھ غرض نہیں' نماز روزے کا یہ حال ہے کہ پیدائش سے لے کر وفات تک نماز کو جانتے بھی نہیں کیا چیز ہے رمضان کا مہینہ آئے اور چلا جائے آن کو خبر بھی نہیں ہوتی' عید اور جمعہ کی نماز تک کو وہ مسجد میں آنا عار سمجھتے ہیں' یہ لوگ مسلمان کیسے ہیں' پکے کافر ہیں اور جو کوئی ان کو مسلمان سمجھے یا مسلمانوں کی طرح ان کے جنازے کی نماز پڑھے یا ایصال ثواب یا فاتحہ کرے یا مسلمانوں کے مقبرے میں ان کو گاڑے' اس کے بھی اسلام میں گفتگو ہے' ہائے مسلمانوں کی کم بختی وہ ایسے افراد کو مسلمانوں میں شریک کرتے ہیں اگر ان کو کوئی عالی عہدہ مل جائے تو چند جھوٹے مسلمان جو حقیقت میں منافق ہیں جمع ہو کر ان کو مبارک باد دیتے ہیں' ان کے سامنے اڈرس پیش کرتے

ہیں ان کے ترقی اور اعزاز کو اسلام کے نیشن کی ترقی اور اعزاز خیال کرتے ہیں-

فَلْيَخْلُصْ هُوَ وَوَلَدُهٗ لِيَتَمَيَّزَ مِنَ النَّاسِ - وہ اور اس کا لڑکا الگ ہو جائے-

خَلَصُوْا نَجِيًّا - الگ ہو کر صلاح کرنے لگے-

اِنَّهٗ قَضٰى فِيْ حُكُوْمَةٍ بِالْخَلَاصِ - حضرت علیؓ نے ایک مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا کہ مشتری اپنی ثمن بائع سے پھیر لے جب وہ چیز جو بیچی گئی تھی ایک اور شخص کی ملک نکلی-

قَضٰى فِيْ قَوْسٍ كَسَرَهَا رَجُلٌ بِالْخَلَاصِ - شریح قاضی نے ایک کمان میں جس کو ایک شخص نے توڑ ڈالا تھا یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس کی قیمت بھر دے-

عَلٰى اَرْبَعِيْنَ اُوْقِيَةٍ خِلَاصٍ - چالیس اوقیہ کھری پر (جن میں کھوٹ نہ ہو)-

فَلَمَّا خَلَصْتُ بِمُسْتَوًى - جب میں ایک ہموار میدان میں پہنچا-

فَلَمَّا خَلَصْتُ - جب میں دوسرے آسمان پر پہنچا' عرب لوگ کہتے ہیں خَلَصَ فُلَانٌ اِلٰى فُلَانٍ - فلاں شخص فلاں شخص کے پاس پہنچ گیا-

خَلَصَ - کا معنی نجات پایا بھی آیا ہے-

اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ - میں اس پیغمبر تک پہنچ سکوں گا (یہ ہر قل کا کلام ہے)-

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِى الْخَلَصَةِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دوس قبیلے کی عورتیں ذی الخلصہ پر اپنے چوتڑ نہ مٹکائیں گی (ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا یمن میں- مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب پھر لوگ اسلام سے پھر کر مشرک بن جائیں گے اور ان کی عورتیں اس بت خانہ کا طواف کر کے اپنے چوتڑ وہاں مٹکائیں گی' کرمانی نے کہا خلصہ ایک بت خانہ تھا فارس میں اس کو کعبہ یمانی کہتے تھے گویا اس کعبہ کی نقل بنائی تھی' نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے جریر بن عبداللہ کو بھیج کر اس بت خانہ کو غارت کرایا تھا)-

فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ - وہ اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا (ان میں نکل بھاگے گا- ایسا نہ ہو اس کا نام مجاہدین میں شمار کیا جائے اور جہاد کے لیے اس کو جانا پڑے)-

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُّخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيْلَ مَا اِخْلَاصُهَا قَالَ اَنْ تَحْجِزَهٗ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ - جس نے خلوص سے لا الہ الا اللہ کہا وہ بہشت میں جائے گا لوگوں نے کہا خلوص کا کیا معنی؟ آپ نے فرمایا خلوص یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان سے رکا رہے (یہ کلمۂ توحید اس کو حرام کاموں سے روکے' اگر صرف کلمہ زبان سے پڑھتا ہے لیکن بے خوف وخطر حرام کام کرتا رہتا ہے تو اس میں خلوص نہیں ہے)-

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ - مگر تیرے اخلاص والے بندوں پر میرا زور نہیں چلے گا- امام غزالی نے کہا جو شخص بہشت کے حظوظ حاصل کرنے اور دوزخ کی تکلیفوں سے بچنے کے لئے عبادت کرتا ہے وہ مخلصین میں نہیں ہے بلکہ علتی ہے لیکن اس کی یہ نسبت مخلص ہے جو دنیا کی نقد اور فانی لذات کا خواہاں ہے-

میں:- کہتا ہوں کئی صوفیہ نے اسی طرح امام غزالی کے موافق کہا ہے لیکن مجھ کو اس سے اتفاق نہیں ہے ہر کوئی عبادت آخر کسی غرض کے لئے کرتا ہے بے غرض عبادت کرنے کا جو دعویٰ کرے وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے يدعون ربهم خوفاً وطمعاً' ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے: دوزخ سے ڈر کر اور بہشت کی خواہش سے' البتہ یہ صحیح ہے کہ اخلاص کے درجات ہیں' اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی خالص دیدار الٰہی اور قرب حضرت شاہنشاہی کا خواہاں ہو کیونکہ یہ بہشت کی نعمتوں میں سب سے اعلیٰ نعمت ہے مؤمنین کو حاصل ہو گی اور یہ بھی ایک درجہ ہے کہ آدمی دنیا کی فانی لذتوں سے منہ موڑ کر آخرت کی باقی اور پائدار لذتیں مثلاً حور وقصور و غلمان وغیرہ کا طالب ہو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اس لئے کہ جب آدمی بہشت کا خواہاں ہوا تو گویا دیدار الٰہی کا بھی خواہاں ہوا اس لئے کہ بہشت کی لذتوں میں بڑی لذت یہی ہو

گی' یا اللہ تو ہم کو اور اپنے سب مومن بندوں کو اس نعمت سے شرف فرما- آمین-

مجمع البحرین میں ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ آدمی نیک عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا خواہاں ہو نہ شہرت چاہے نہ ناموری نہ لوگوں کی تعریف اور ثناء یہ سب باتیں اس کے نزدیک محض لغو اور بے حقیقت ہوں- ایک بزرگ سے منقول ہے ان سے کسی نے کہا تم کو ریا کا ڈر نہیں ہے انھوں نے کہا اللہ کے سوا ہے کون جس کو میں ریا کروں گا- عارفین خدا اللہ تعالیٰ کے دھیان میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ ان کو سوا خدا کے کچھ سوجھتا ہی نہیں تو وہ ریا کس کے لئے کریں گے- وحدت شہود کے یہی معنی ہیں کہ جیسے تارے آفتاب نکلنے کے بعد دکھلائی نہیں دیتے گو موجود رہتے ہیں اسی طرح اللہ کے سوا اور سب چیزیں نظر سے اور دل سے غائب غلہ ہو جائیں-

معانی الاخبار میں ہے کہ مخلص وہ ہے جو بندوں سے کسی بات کا طالب نہ ہو اور جو کچھ اس کو مل جائے اس پر خوش اور مگن رہے اور جب اس کے پاس کوئی چیز بچ رہے تو اللہ کی راہ میں اس کو دے ڈالے)-

اِنِّیْ لَا اَخْلُصُ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ مِنْ اِزْدِحَامِ النَّاسِ - میں لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے حجر اسود تک نہیں پہنچ سکتا-

وَلَمْ یَخْلُصْ اِلَی الصَّعِیْدِ - اور مٹی تک نہیں پہنچ سکے-

خَلْطٌ - ملا دینا' جیسے مَزْجٌ بعض نے کہا مَزْجٌ خاص ہے ان چیزوں سے جو رقیق ہوں جیسے پانی شراب وغیرہ اور خلط عام ہے-

لَاخِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ -[1] نہ جانوروں کو ملا دینا چاہئے نہ گڑھے میں لے جانا چاہئے کہ زکوٰۃ کے تحصیل دار کی ان پر نظر نہ پڑے (ملا دینے سے جانور والوں کی یہ غرض ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کم دینا پڑے مثلاً ہر چالیس بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک زکوٰۃ کی ایک بکری واجب ہے- اب تین شخص جن کے پاس چالیس بکریاں ہوں یہ کریں کہ زکوٰۃ کا تحصیل دار جب آئے تو اپنی بکریاں ملا کر اکٹھی کر دیں تاکہ ایک یہ بکری زکوٰۃ میں لے جائے اگر الگ الگ رکھتے تو تین بکریاں لے جاتے)-

وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ - اگر مال دو آدمیوں کا ایک جگہ ملا ہوا ہو تو وہ اپنے حصہ رسد کے موافق زکوٰۃ ایک دوسرے سے مجرا لیں (مثلاً ایک شریک کی چالیس گائیں تھیں ایک کی تیس اور دونوں کے جانور ملے جلے تھے اور زکوٰۃ کے تحصیل دار نے ایک مسنہ لیا ایک تبیعہ (تبیعہ ایک سال کی بچھیری جو دوسرے سال میں لگی ہو اور مسنہ اچھی پوری گائے) تو مسنہ والا اس کی قیمت کا ۷/۳ اپنے شریک سے پھیر لے اس طرح تبیعہ والا ۷/۴ اپنے شریک سے' اسی طرح اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور زکوٰۃ والا دو بکریاں سو والے کی لے لے تو وہ ۳/۱ ان کی قیمت کی پچاس بکریوں والے شریک سے مجرا لے اور زکوٰۃ والا پچاس والے بکریوں میں سے دو بکریاں لے لے تو وہ ۳/۲ ان کی قیمت کے سو والے شریک سے مجرا لے-

نَهٰى عَنِ الْخَلِيْطَيْنِ اَنْ يُّنْبَذَا - آنحضرتؐ نے دو طرح کے میووں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا (مثلاً گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر یا منقی اور تازے انگور کو ملا کر یا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگو لے کیونکہ اس میں نشہ جلدی سے آ جاتا ہے' اب امام مالک اور احمد نے ایسے نبیذ کو مطلقاً حرام رکھا ہے گو اس میں نشہ نہ آئے اور اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے- لیکن بعض علماء نے اس کو جائز رکھا ہے جب تک اس میں نشہ پیدا نہ ہو اور نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے-)

مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا اِلَّا اَهْلَكَتْهُ - جس مال میں زکوٰۃ مل جائے (یعنی اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا مال اسی میں ملا رہے) تو وہ مال تباہ ہو جائے گا (مالک مال کو

[1] محیط میں ہے کہ وراط یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بکریاں کسی اپنے دوست کو دے دے بیس اپنے پاس رکھے تاکہ زکوٰۃ کا تحصیلدار زکوٰۃ نہ لے سکے کیونکہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے-(م)

نقصان ہوگا اس کا تجربہ ہو چکا ہے' بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ کا تحصیل دار زکوٰۃ کے مال میں خیانت کرے اور اس کا کوئی حصہ اپنے مال میں شریک کرلے بیت المال میں داخل نہ کرے تو اس کا مال تلف ہو جائے گا' وہ زکوٰۃ کا روپیہ جو اس نے چوری سے رکھ لیا ہے اس کے مال کو بھی تلف کر دے گا)۔

اَلشَّرِيْكُ اَوْلٰى مِنَ الْخَلِيْطِ وَالْخَلِيْطُ اَوْلٰى مِنَ الْجَارِ - شفعہ میں شریک کا حق خلیط پر مقدم ہے اور خلیط کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے (مطلب یہ ہے کہ شریک کے ہوتے ہوئے خلیط کو شفعہ کا حق نہ ہوگا اور خلیط کے ہوتے ہوئے ہمسایہ کو حق نہ ہوگا - شریک وہ جو جائداد بیعہ میں حصہ دار ہو اور خلیط وہ جو جائداد کے خارجی حقوق میں مثلاً رستے ہی یا پانی لینے میں شریک ہو)۔

رَجَعَ الشَّيْطَانُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ - شیطان لوٹ کر آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے لتھیڑنا چاہتا ہے (ادھر ادھر کے دنیاوی خیالات اس کے دل میں ڈالتا ہے' نماز کو خراب کرتا ہے)۔

مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفْقُ وَالْخِلَاطُ - آپ سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے آپ نے فرمایا ذکر کو فرج میں گھسیڑنے اور غائب کرنے اور جورو مرد کے ملنے سے (یعنی جماع سے)۔

لَيْسَ اَوَانَ يَكْثُرُ الْخِلَاطُ - یہ بہت جماع کرنے کا وقت نہیں ہے۔

وَكَانَ الْمُدَّعِيْ حُوَّلًا قُلَّبًا مِخْلَطًا مِزْيَلًا - (دو شخص معاویہ کے پاس آئے ایک نے دوسرے پر مال کا دعویٰ کیا لیکن) مدعی بڑا الپاٹیا بات پٹنے والا اور دھوکہ دینے والا چترا نکلا۔

مِخْلَطٌ - اس شخص کو کہتے ہیں جو چیزوں کو ملا کر لوگوں پر ملتبس کر دے ان کو دھوکہ دے۔

وَ اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَالَهُ خِلْطٌ - ہم میں سے ایک اس طرح کا (سوکھا) پاخانہ کرتا جیسے بکری کرتی ہے (سوکھی مینگنیاں) اس میں لپٹا و چپک بالکل نہ ہوتی (کیونکہ وہ جو کی خشک روٹی کھاتے تھے یا درختوں کے پتے اس لئے پاخانہ میں تری اور لتھڑا پن نہ ہوتا)۔

اَمَّا اَنَا فَلَا اَخْلِطُ حَلَالًا بِحَرَامٍ - (ایک شخص نے اپنی جورو کو حیض کی حالت میں تین طلاق دے دیں شریح قاضی نے کہا) میں تو حرام اور حلال کو نہیں ملاؤں گا (یعنی اس حیض کی جس میں اس نے طلاق دیا عدت میں محسوب نہیں کروں گا کیونکہ اس کے کچھ حصے میں وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حلال تھی کچھ حصہ میں حرام)۔

وَظَنَّ النَّاسُ اَنْ قَدْ خُوْلِطُوْا وَمَا خُوْلِطُوْا وَلٰكِنْ خَالَطَ قَلْبَهُمْ هَمٌّ عَظِيْمٌ - لوگ یہ سمجھیں کہ ان کی عقل میں فتور آ گیا ہے حالانکہ فتور نہیں آیا بلکہ ان کے دلوں میں ایک بڑی فکر بیٹھ گئی ہے (وہ کیا آخرت کی فکر اس لئے دنیا دار لوگ ان کو دیوانہ سمجھتے ہیں)۔

اِخْتَلَطَ فِيْ اٰخِرِهٖ - اخیر میں اس کی عقل میں فتور آ گیا تھا (جیسے بڑھاپے میں اکثر آدمیوں کی عقل سٹھیا جاتی ہے)۔

كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ - ہم کو آنحضرتؐ کے زمانہ میں ملوان کھجور ملا کرتی (یعنی اچھی بری سب ملی جلی مخلوط)۔

بَيْعُ الْخِلْطِ - ملوان کھجور کی بیع۔

مُهِلُّوْنَ بِالْحَجِّ لَايَخْلِطُهٗ شَيْءٌ - حج کا احرام باندھنے والے اس میں اور کچھ (عمرہ) نہیں ملانے والے' ایک روایت میں مُهِلِّيْنَ ہے۔

خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ - تیرا کام سب گول مول ہو گیا (یعنی شیطان کبھی تجھ کو ٹھیک بات بتلاتا ہے کبھی غلط)۔

مِنْ خُلَّاطِ السُّوْءِ - خلاط بہ ضمۂ خا و تشدید لام جمع ہے خالط کی اور خلاط بکسرۂ خا اور تخفیف لام مصدر ہے خَالَطَ کا معنی مل جانا جیسے اِخْتِلَاط اور خَلِط اور خُلْط اور خُلْطَةٌ اور خِلِّيْطٰى اور خُلَّيْطٰى ہیں سب کے معنی مل جانا۔

خُلِّطَ عَلَيْهِ الْاَمْرُ - اس کا کام سب گول مال ہو گیا۔

اَخْلَاطٌ - سب قسم کے لوگ ملے جلے اچھے برے، نیک معاش بدمعاش یا مختلف قوموں اور قبیلوں کے لوگ-

اِذَا خَالَطَ وَجَبَ الْغُسْلُ - جب مرد عورت سے مل گیا (دخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا-

مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيْطٌ وَّ تَزْيِيْلٌ - چمکنے والے ریتیوں کا ملا دینا اور ہٹا دینا-

اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ - مومن وہ ہے جو لوگوں سے خلط رکھے (ملتا جلتا رہے) اور ان کی ایذا دہی پر صبر کرے، (کسی کو نہ ستائے یہ بہت بڑا درجہ ہے جو انبیا اور صدیقین کو حاصل ہوتا ہے عام لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے عزلت اور گوشہ گیری بہتر ہے)-

وَلَا يُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ - اس کے علم میں گمان اور شک کا نام نہیں (بلکہ اس کا علم سارا یقینی ہے وہ جزئیات اور کلیات سب کو بہ تحقیق جانتا ہے کیونکہ اس نے سب کو بنایا ہے اور سب چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں وہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ جانے یہ عجیب بات ہے، صاحب البیت ادری بما فی البیت)-[1]

مُخَلِّطٌ - امامیہ کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو حضرت علیؓ سے محبت رکھے مگر ان کے دشمنوں پر تبرا نہ کرے اور اس کو بھی کہتے ہیں جس کا ایک مذہب نہ ہو کبھی کچھ اعتقاد رکھے کبھی کچھ-

خَلَّطَ فِيْ كَلَامِهٖ - پریشان تقریر کی گڑ بڑ یعنی بیہودہ بکا-

خِلْطٌ مِّلْطٌ - وہ شخص جس کا نسب صاف نہ ہو-

رَجُلٌ خِلْطٌ - بیوقوف شخص-

خَلَاطَةٌ - فساد عقل، بیوقوفی-

خُلَطَاءُ - شریک جمع ہے خلیط کی-

خَلْعٌ - اتارنا، نکالنا جیسے نَزْع- بعض نے کہا نَزْع جلدی سے نکالنا اور خَلْع مہلت اور آہستگی کے ساتھ نکالنا-

خُلْعٌ - عورت سے کچھ مال ٹھہرا کر اس کے بدل اس کو طلاق دینا- ایسے یہ مُخَالَعَةٌ ہے-

لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ - جب مدینہ والوں نے یزید کی بیعت سے نکل جانا چاہا (اس کی بیعت توڑنا چاہی) ہوا یہ کہ مدینہ والوں نے یزید کے فسق و فجور کا حال سن کر صلاح و مشورے کے لئے ایک مجلس کی اس میں عبداللہ بن عمرؓ کو بھی بلا بھیجا اور بعد صلاح و مشورے کے یہ قرار دیا کہ یزید کی بیعت توڑ دی جائے اس وقت تو عبداللہ بن عمرؓ خاموش رہے لیکن مجلس سے اٹھ کر اپنے گھر آ کر انھوں نے اپنے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ میں تو یزید سے بیعت کر چکا ہوں میں تو اس کی بیعت نہیں توڑوں گا اور جو کوئی یزید کی بیعت توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت کرے اس سے مجھے کوئی تعلق نہیں ہے، یزید کو جب یہ خبر پہنچی تو اس نے بماتحتی مسلم بن عقبہ ایک لشکر بھیج کر مدینہ والوں کو تباہ کیا، صدہا ہزارہا آدمیوں کو قتل کایا حرم محترم کی بے حرمتی کرائی، اس واقعہ کو واقعۂ حرہ کہتے ہیں جس کی آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے خبر دے دی تھی، صرف عبداللہ بن عمر اور ان کے متعلقین محفوظ رہے چونکہ انھوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی، یزید کے بعد پھر عبداللہ بن عمرؓ نے نہ مروان سے بیعت کی نہ عبداللہ بن زبیرؓ سے نہ امام حسینؓ سے، اس لئے کہ کسی پر لوگوں کا اتفاق نہیں ہوا تھا جب امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے اور عبدالملک بن مروان کی خلافت جم گئی اور سب کا اتفاق اس پر ہو گی اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے بیعت کر لی)-

مَنْ خَلَعَ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ لَا حُجَّةَ لَهٗ - جو شخص مسلمان بادشاہ یا خلیفہ کی اطاعت سے (بلا وجہ شرعی) نکل جائے (ناحق بغاوت اور سرکشی پر کمر باندھے) وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملے گا کہ اس کو (عذاب سے بچنے کے لئے) کوئی دلیل نہ ہو گی-

وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوْا خَلِيْعًا لَّهُمْ فِيْ

[1] گھر کے مالک پر گھر کے احوال مخفی نہیں-(م)

الْجَاهِلِيَّةِ - ہذیل قبیلے نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو خلیع کر دیا تھا (یعنی اس کی حفاظت سے دست بردار ہو گئے تھے) عرب میں قاعدہ تھا کہ کسی شخص سے عہد کر کے اس کی حفاظت کے ذمہ دار بن جاتے تھے اگر وہ کوئی قصور کرتا تو اس کا تاوان بھرتے اس شخص کو حلیف کہتے پھر جب اس سے الگ ہو جاتے جو عہد کیا تھا وہ توڑ دیتے تو اس کو خلیع کہتے' امام اور خلیفہ بھی جب معزول ہو جائے تو اس کو خلیع کہتے ہیں گویا خلافت کا جامہ اس پر سے اتار لیا گیا-

اِنَّ اللّٰهَ سَيُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا وَ اِنَّكَ تُلَاصُ عَلٰى خَلْعِهِ - اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے گا اور لوگ تجھ سے یہ چاہیں گے اس کا اتارنا (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا مراد خلافت کا کرتہ ہے)-

اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ - میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنی ساری جائداد سے باہر ہو جاؤں (سب خیرات کر دوں) توبہ میں یہ بھی ہے اس کا معنی یہ ہے کہ توبہ کا ایک جز میں نے یہ بھی قرار دیا ہے یا توبہ قبول ہونے کا شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ سارا مال اپنا خیرات کر دیتا ہوں-

تَخَلَّعَ فِي الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ - نشہ لانے والی شراب پینے میں مصروف ہو گیا' غرق ہو گیا' اس کی عادت کر لی-

فَكَانَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ خَلِيْعٌ - ایک شخص ان میں آزاد تھا' پینے کھانے والا یا شہدہ خبیث جس سے اس کے عزیز واقربا سب بیزار تھے سب نے اس کو الگ کر دیا تھا-

اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ - خلع کرنے والی عورتیں وہی منافق عورتیں ہیں (مراد وہ عورتیں ہیں جو صرف خواہش نفسانی سے بلاضرورت اور بلاوجہ معقول اپنے خاوند سے الگ ہونا اور دوسرا خاوند کرنا چاہیں)-

خَالِعٌ - اس عورت کو کہیں گے جو خلع کرے اب اس میں اختلاف ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے یا طلاق بائن ہے بہرحال خلع کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی البتہ نیا عقد کر سکتا ہے کبھی خلع کو طلاق بھی کہتے ہیں-

اِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلٰى زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ اِخْلَعْهَا - ایک عورت نے اپنے خاوند سے شرارت کی حضرت عمرؓ نے اس کے خاوند سے فرمایا تو اس کو طلاق دے دے-

مِنْ شَرِّمَا اُعْطِيَ الرَّجُلُ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ - آدمی کو جو باتیں دی جاتی ہیں (خدا کی طرف سے اس کے دل میں ڈالی جاتی ہیں) ان میں دو بہت بری ہیں ایک تو لالچ ہائے ہائے کرانے والی (رات دن آدمی اس کی وجہ سے رنج ہی میں رہتا ہے کتنا ہی مال و دولت ملے مگر نیت نہیں بھرتی طمع میں گرفتار رہتا ہے' دوسرے لوگوں پر حسد کرتا ہے) دوسری نامردی دل نکال دینے والا (ذرا سی بات میں اس کا دل دہل جاتا ہے' سینہ دھڑ دھڑ کرنے لگتا ہے گویا دل باہر نکلا پڑتا ہے- حقیقت میں آنحضرتؐ نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا کمبخت طمع اور بزدلی سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے یہی طمع او بزدل جب کسی قوم میں سما جاتی ہے بس وہ ذلیل ہو جاتی ہے' دوسری قومیں اس پر غالب ہو جاتیں ہیں طمع ہی کی وجہ سے آدمی اپنے بھائیوں سے حسد کرنے لگتا ہے' اس سے نااتفاقی پھیلتی ہے اور نااتفاقی قوم کے خرابی کی جڑ ہے اب اس پر طرہ بزدلی آج کل ہند کے مسلمانوں میں یہ دو خصلتیں کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہیں- اس قسم کے مسلمان اگر صدیوں تک تعلیم پاتے رہیں گے اور ہر ایک ان میں فیلسوف کامل ہو جائے گا تو بھی جب تک نااتفاقی اور بزدلی کو ترک نہ کریں گے اور عمدہ اخلاق اختیار نہ کریں گے کتابوں کی ورق گردانی اور ایم اے' بی اے' ال ال ڈی بننے سے ان کو کبھی فلاح قومی نصیب نہ ہوگی)-

نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ - جو تیری نافرمانی کرے اس کو ہم نکال دیتے ہیں' اس سے ہم الگ ہو جاتے ہیں-

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ - اپنی جوتیاں اتار ڈال (یہ اللہ تعالٰے نے حضرت موسٰیؑ سے فرمایا تھا' اہل سنت کی اکثر روایتوں میں یہ ہے کہ وہ جوتیاں مردار گدھے کی کھال کی تھیں' امام جعفر صادقؒ سے بھی یہی منقول ہے' شیعہ کہتے ہیں کہ امام نے یہ تقیہ کے طور پر سنیوں سے ڈر کر تفسیر کی اور سعد بن عبداللہ

قمی نے قائمؒ سے اس کی تفسیر پوچھی تو انھوں نے فرمایا کہ نَعْلَیْکَ سے مراد حضرت موسیٰ کی بیوی ہے ان کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ محبت اپنے دل سے نکال کیونکہ اگر جوتیاں مراد ہوتیں تو حضرت موسیٰ کی نماز ان میں جائز تھی یا نہیں اگر جائز تھیں تو اس وادی میں ان کو پہن کر جانا کیوں منع ہوا اگر ناجائز تھی تو حضرت موسیٰ پر یہ الزام آتا ہے کہ ان کو اتنا سا مسئلہ بھی معلوم نہ تھا اور انھوں نے اپنی نماز خراب کی-

میں :- کہتا ہوں قائم سے یہ روایت صحیح نہیں ہے اگر نعل سے بیوی مراد ہوتی تو اللہ تعالیٰ بہ صیغۂ مفرد نعلک فرماتا نہ بصیغۂ تثنیہ کیونکہ حضرت موسیٰ کی دو بیبیاں نہ تھیں اور جس وقت یہ حکم ہوا اس وقت تک حضرت موسیٰ پیغمبر ہی نہیں ہوئے تھے اس کے علاوہ نماز یہودیوں کے مذہب میں جوتیاں اتار کر ادا کی جاتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہودی جوتیاں اتار کر نماز پڑھتے ہیں تم اس کے خلاف کرو جوتیوں سمیت نماز پڑھو اور کوئی وجہ نہیں کہ امام جعفر صادق قرآن کی تفسیر میں تقیہ کرتے یہ کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا کہ جس کی وجہ سے ان کو مخالفین کی ایذا دہی کا ڈر ہوتا اس لئے یہ ساری تقریر جو صاحب مجمع البحرین نے کی ہے محض افترا پردازی معلوم ہوتی ہے-

خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ- اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی-

خَلِیْعِیُ- ایک شاعر تھا مشہور-

خَلَاعَةٌ- ہتک اور عزت ریزی-

خِلْعَةٌ- وہ لباس جو عزت کے طور پر آدمی کو پہنایا جائے-

خِلْعَةٌ اور خُلْعَةٌ- بہتر مال کو بھی کہتے ہیں-

خَلِیْعَه- آزاد عورت-

خَلْفٌ- پیچھے اور بعد آنے والا گروہ' غلط بات' نالائق لڑکا-

خِلَافَةٌ اور خِلِیْفٰی- قائم مقام ہونا-

خَلَفٌ- قائم مقام' اچھا' نیک لڑکا' عوض اور بدل-

خُلُوْفٌ اور خُلُوْفَةٌ- بدبو دار ہونا' بگڑ جانا' پہاڑ پر چڑھ جانا' پیوند لگانا-

یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ- اس علم کو پیچھے آنے والے گروہ میں سے اچھے اور نیک لوگ اٹھائیں گے (غلو کرنے والوں کی تحریف کو میٹیں گے اور غلط کاروں کی غلطیوں کو رفع کریں گے اور جاہلوں کی تاویلوں کا رد کریں گے یعنی ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایسے نیک اور اچھے عالموں کو پیدا کرے گا جو غلو اور تشدد کرنے والوں کا رد کریں گے اور سچی اور حق بات کو ظاہر کر دیں گے نہ افراط کریں گے نہ تفریط)-

نہایہ میں ہے کہ خَلَفٌ اور خَلْفٌ ہر پیچھے آنے والے کو کہتے ہیں مگر بہ تحریک لام کا استعمال اچھے شخص کے لئے کیا جاتا ہے اور بہ تسکین لام نالائق اور برے شخص کے لئے-

سَیَکُوْنُ بَعْدَ سِتِّیْنَ سَنَةً خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ- ساٹھ برس کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوں گے جو نماز کو تباہ کریں گے (یہ یزید کے حکومت کا زمانہ ہے اس کے بعد اکثر خلفائے بنی امیہ ایسے ہی گذرے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے اور کوئی کوئی ان میں سے تو ایسا بدمعاش نکلا کہ نشہ میں نماز پڑھاتا تھا لاحول ولاقوۃ الا باللہ)-

ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهٖ خُلُوْفٌ- اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے-

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ کُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا- یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عنایت فرما (جتنا وہ خرچ کرے اتنا ہی مال اس کو اور دے- عرب لوگ کہتے ہیں- خَلَفَ اللّٰهُ لَکَ خَلَفًا بِخَیْرٍ اور اَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَیْکَ خَیْرًا- یعنی اللہ تجھ کو نیک بدل دے- بعض نے کہا اَخْلَفَ اللّٰهُ وہاں کہیں گے جس چیز کا بدل ہو سکتا ہے جیسے مال اور اولاد وغیرہ کے تلف میں اور خَلَفَ اللّٰهُ وہاں کہیں گے جس کا بدل نہیں ہو سکتا جیسے ماں باپ کے مر جانے پر اور کبھی خَلَفَ اللّٰهُ عَلَیْکَ وہاں کہتے ہیں جب کسی شخص کا کوئی عزیز مر جاتا ہے-

وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ- اس کے بعد تو اس کی جانشینی کر (یہ میت کی دعا میں آنحضرتؐ نے فرمایا یعنی اس کے مر جانے پر تو

اس کا کام کاج چلا)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ - تم میری سنت اور خلفاء راشدین (ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور حسن بن علی رضی اللہ عنھم) کی سنت کو اپنے اوپر لازم کرلو (حالانکہ خلفائے راشدین کا فعل سنت نہیں ہوسکتا مگر اس کو بھی سنت اس لئے کہ خلفاء راشدین بہت سے ایسے سنتوں کو بجالائیں گے جن کا علم لوگوں کو نہ ہوگا کہ وہ آنحضرتؐ کی سنت ہیں تو ان کو مجازاً خلفاء کی سنت کہہ دیا، بعض نے کہا وہ کام جو خلفائے راشدین نے اپنے اجتہاد اور رائے سے نکالے ان کو بھی آپ نے سنت فرمایا اس خیال سے کہ آئندہ لوگ ان کی مخالفت نہ کریں اور دین میں خرابی نہ پڑے۔

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا عَضُوْضًا - خلافت راشدہ جس میں سراسر دین داری اور حق پرستی ہوتی ہے تیس برس تک رہے گی پھر تو کٹنی بادشاہت ہے (دین اور استحقاق سے کوئی غرض نہ رہے گی جو زبردست ہوا وہ حاکم بن بیٹھا، اس حدیث کے رو سے معاویہ اور ان کے بعد والے حاکم سب بادشاہ گنے جائیں گے نہ کہ خلیفہ۔

لَايَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِيْزًا اِلٰى اثْنَیْ عَشَرَ خَلِيْفَةً - اسلام کا دین بارہ خلیفوں کے زمانہ تک عزت کے ساتھ رہے گا (ان خلیفوں کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور امامیہ نے بارہ اماموں کو مراد لیا ہے اور اہل سنت کے علماء کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ، اللہ ہی کو معلوم ہے کہ یہ بارہ خلیفہ کون کون تھے بہرحال پانچ خلیفہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی تو ان بارہ میں سے تھے اب سات باقی رہے ممکن ہے کہ وہ فاصلہ کے ساتھ پیدا ہوں اور ان میں سے کچھ گذر گئے ہوں کچھ باقی ہوں، امام مہدی علیہ السلام سے بارہ کی تعداد پوری ہو جائے، بعض نے کہا یہ بارہ خلیفے وہ ہیں جو امام مہدی کی اولاد میں ان کے بعد ہوں گے واللہ اعلم)۔

اَلْخِلَافَةُ فِیْ قُرَيْشٍ - خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی (یہ حدیث متواتر ہے اور اس پر صحابہ اور تمام مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی کی خلافت جائز نہیں ہے البتہ غیر قرشی قرشی خلیفہ کا نائب اور صوبہ ہوسکتا ہے)۔

فَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ - اللہ تعالیٰ تم کو حکومت دینے والا ہے (دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو)۔

تَسْمَعُنِیْ اُخَالِفُكَ - تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کرتا ہوں: ایک روایت میں اُحَالِفُکَ حائے حطی سے ہے یعنی تجھ سے قسم کھاتا ہوں۔

لَوِ اسْتَخْلَفْتُ - کاش میں خلیفہ کر جاؤں یا اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو بہتر ہو (اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حذیفہؓ کی تصدیق کرنا اور عبداللہ بن مسعودؓ جو کہیں اس کو مان لینا حذیفہؓ تو آنحضرتؐ کے خاص راز دار تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ دین کے بڑے عالم تھے)۔

تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِلْغَازِیْ اَنْ يُّخْلِفَ نَفَقَتَهٗ - اللہ نے غازی کے لئے یہ ذمہ لیا ہے کہ اس کا سب خرچہ واپس دلائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهُ - یا اللہ ابوسلمہؓ سے بہتر مجھ کو خاوند عنایت فرما۔ (یہ بیوی ام سلمہؓ نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد دعا کی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو تمام جہاں سے بہتر خاوند عنایت فرمایا وہ آنحضرت ﷺ کی بیوی بنیں)۔

فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَاخَلَفَهٗ عَلَيْهِ - وہ اپنے بچھونے کو جھٹک لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں اس کے بعد کیا چیز اس کے بچھونے پر آ گئی (شاید کوئی زہریلا کیڑا آن کر بیٹھ گیا ہو اور بن جھاڑے اس پر لیٹ جائے تو وہ کاٹ کھائے)۔

فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهٗ - ان کے پیچھے ہی عبداللہ بن زبیر اندر پہنچے۔

وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِيْنَ - جو لوگ اس کے مرے پیچھے (دنیا میں) باقی رہ گئے ہیں ان میں تو اس کا جانشین بن (ان کی حفاظت کر، ان کا کام چلا جیسے میت اپنی زندگی میں کام چلاتا تھا)۔

وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِیْ عَقِبِهٖ - (یا اللہ تو عباسؓ اور ان کے فرزند کو بخش دے) اور خلافت ان کے پس ماندوں میں قائم رکھ (یہ دعا آنحضرتؐ کی قبول ہوئی، عباسیوں نے کئی

سو برس تک خلافت کی اخیر خلیفہ مستعصم باللہ ہلاکو خاں کے ہاتھ سے مارا گیا' سارا بغداد لوٹا گیا جلایا گیا' ہزاروں آدمی مارے گئے اس روز سے خلافت کا نام ونشان جاتا رہا اور ہر ایک مسلمان حاکم بجائے خود خود مختار بن بیٹھا اور انا ولا غیری کا دعوٰی کرنے لگا)۔

قَدْ خَلَفَهُمْ فِىْ ذُرِّيَّاتِهِمْ - دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں آن پہنچا۔

اَخْلَفْتَ غَازِيًا فِىْ اَهْلِهٖ بِمِثْلِ هٰذَا - تو نے ایک غازی کے پیٹھ پیچھے ان کے جورو بچوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔

كُلَّمَا نَفَرْنَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ - جہاں ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے نکلے) تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ کر بکرے کی سی آواز نکالتا ہے'نبیب کہتے ہیں اس آواز کو جو بکرا بکری پر چڑھتے وقت نکالتا ہے۔

فَخَلَفَتْنِىْ بِنِزَاعٍ وَّ حَرَبٍ - میرے پیچھے لڑتی غصہ کرتی رہ گئی - اگر خَلَّفَتْنِىْ بہ تشدید لام ہو تو ترجمہ یوں ہو گا مجھ کو لڑتا بھڑتا غصہ کرتا چھوڑ گئی۔

خَيْرُ الْمَرْعٰى الْاَرَاكُ وَالسَّلَمُ اِذَا اَخْلَفَ كَانَ لَجِيْنًا - بہترین چارہ (اونٹوں کا) اراک اور سلم ہے جب دوبارہ پتے نکالتا ہے تو اس کا کوٹ کر آٹے میں ملا کر اچھا چارہ بنتا ہے (عرب لوگ اس کو لجین بہ فتحہ لام کہتے ہیں اور لُجین بہ ضمہ لام چاندی کو کہتے ہیں)۔

حَتّٰى اٰلَ السُّلَامٰى وَ اَخْلَفَ الْخُزَامٰى - یہاں تک کہ ہڈیوں میں مغز آ گیا اور خزامٰی (ایک درخت ہے اس میں خوشبودار پھول ہوتے ہیں) میں پتے نکل آئے یہ خِلْفَةٌ سے نکلا ہے - یعنی وہ پتہ یا پھل جو اگلے پتے اور پھل کے بعد نکلے۔

اَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِىْ - کیا میں اپنی ہجرت کو خراب کر کے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مکہ میں مروں گا چونکہ صحابہ نے آنحضرتؐ کی رفاقت اختیار کی تھی اور مکہ کو اللہ کے واسطے چھوڑ کر مدینہ میں ہجرت کی تھی اس لیے وہ مکہ میں مرنا برا سمجھے)۔

اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِىْ - کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی دوسرے صحابہ آپ کے ساتھ مدینہ میں جائیں گے اور میں مکہ میں پڑا رہوں گا وہیں مر جاؤں گا)۔

لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ - تو شاید زندہ رہے (اور اللہ تیری وجہ سے بعض کو فائدہ پہنچائے بعض کو نقصان) ایسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاصؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدت تک زندہ رہے' عراق کا ملک انھوں نے فتح کیا' بہت سا مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا' کافروں کا خوب نقصان کیا۔

فَخَلَّفَنَا فَكُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ - ہم کو پیچھے کر دیا' ہم چاروں کے اخیر میں تھے۔

حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ - پرندہ ان کے فوج کی ٹکڑیوں پر سے گذرے گا تو ان سے آگے نہ بڑھ سکے گا (یہ نہ ہو گا کہ پرندہ ساری فوج سے آگے نکل جائے اور فوج اس کے پیچھے رہ جائے اس قدر بے شمار فوج ہو گی)۔

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ - نماز میں صفیں برابر کرو آگے پیچھے مت رہو ایسا کرو گے تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ پڑ جائے گی (کیونکہ اختلاف ظاہری اختلاف باطنی کا سبب پڑے گا' دوسری روایت میں ہے صفیں برابر رکھو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے قائم کرنے کا ایک جز ہے' افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے نماز میں صف برابر کرنے کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے کوئی آگے رہتا ہے کوئی پیچھے' سنت یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کا بایا پاؤں دوسرے کے داہنے پاؤں سے اور داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے اور کندھا کندھے سے ملا رہے' بیچ میں کوئی خالی جگہ نہ چھوٹے اور جب تک آگے کی صف پوری نہ بھر لے اس وقت تک پیچھے کی صف میں کوئی کھڑا نہ ہو - بعض اماموں کے نزدیک اگر آگے کی صف میں جگہ ہوتے ہوئے کوئی پیچھے کھڑا ہو تو اس کی نماز درست ہی نہ ہو گی اور مکروہ تو سب کے نزدیک ہو گی)۔

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ - اپنی صفیں برابر رکھو نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے مونھوں میں اختلاف ڈال دے گا (محبت کے بدلے آپس میں بغض ونفاق پھیلے گا یا قیامت کے دن تمہارا منہ پیچھے کی طرف کر دے گا یا تمہاری صورتیں دنیا ہی مسخ کر دے گا معاذ اللہ- طیبی نے کہا دلوں سے منہ مراد ہیں یعنی ہر ایک کی رائے اور مت جدا گانہ ہو جائے گی اتفاق کے بدل اختلاف پڑے گا)-

اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ - جب وعدہ کرے تو خلاف کرے کبھی پورا نہ کرے (یہ منافق کی نشانی ہے)-

خُلْف - بہ ضمہ لام اسم مصدر ہے بہ معنی وعدہ خلافی -

خِلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ - روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور پسندیدہ ہے-

خِلْفَه اور خُلُوْف - منہ کی بو بدل جانا (اصل میں خلفه اس روئیدگی کو کہتے ہیں جو دوسری روئیدگی کے بعد ہو پھر اس بو کو کہنے لگے جو دوسری بو کے بعد پیدا ہو)-

لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ - ترجمہ وہی ہے-

وَمَا اَرَبُكَ اِلٰى خُلُوْفِ فِيْهَا - تجھے عورت کے منہ کی بو سونگھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا روزہ دار کو اپنی عورت کا بوسہ لینا درست ہے)-

لَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يَتْرُكْ اَهْلَهٗ خُلُوْفًا - ہم جانتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اپنے گھر والوں کو بے وارث اور بے وسیلہ نہیں چھوڑا' عرب لوگ کہتے ہیں حَيٌّ خُلُوْفٌ یہ قبیلہ بن مردوں کا ہے- یعنی اس میں نری عورتیں ہی عورتیں ہیں-

لَنَتْرُكَنَّهَا خُلُوْفًا - ہم اس قبیلہ کو بن مردوا کر دیں گے (اس کے مرد سب مار ڈالیں گے نری عورتیں رہ جائیں گی)-

وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ - ہمارے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں (غائب ہیں یہاں موجود نہیں ہیں)-

فَاَتَيْنَا الْقَوْمَ خُلُوْفًا - ہم ان لوگوں کے پاس آئے دیکھا تو نری عورتیں ہی عورتیں ہیں-

اِنَّ عَيَالَنَا لَخُلُوْفٌ - ہمارے بال بچے غائب ہیں-

وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا - بہ نصب یہ حال ہے جو قائم مقام خبر کے ہے معنی وہی جو اوپر گذر چکے' کرمانی نے کہا خلوف خالف کی جمع ہے بہ معنی پانی کے لئے گیا ہو یا غائب یعنی ہمارے مرد پانی لانے کو گئے ہوئے ہیں یا غائب میں ہم کو یہاں چھوڑ گئے ہیں-

اَلدِّيَةُ كَذَا وَ كَذَا خَلِفَةً - دیت میں اتنی حاملہ اونٹنیاں دینا ہوں گی-

خَلِفَة - پیٹ والی اونٹنی اس کی جمع خَلِفَاتٌ اور خَلَائِف ہے-

خَلِفَتْ - حاملہ ہوئی-

اَخْلَفَتْ - بدل گئی-

ثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ اَحَدُكُمْ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ - تین آیتیں ایسی ہیں اگر کوئی ان کو پڑھے تو وہ اس کے لئے تین گابھن موٹی بڑی اونٹنیوں سے بہتر ہیں-

لَمَّا هَدَمُوْهَا ظَهَرَفِيْهَا مِثْلُ خَلَائِفِ الْاِبِلِ - قریش کے لوگوں نے جب کعبہ کو گرایا (اس کو دوبارہ بنانے کے لئے) تو اس کے نیچے (نیو میں) اتنے بڑے بڑے پتھر نکلے جیسے پیٹ والی اونٹنیاں-

فَتَرَكْتُ اَخْلَافَهَا قَائِمَةً - میں نے ان کے تھن اٹھے ہوئے چھوڑ دئے- یہ خلف کی جمع ہے بہ معنی تھن، بعض نے کہا تھن کا وہ مقام جو دودھ دوہنے والا انگلیوں سے تھامتا ہے-

لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكَ بِالْكُفْرِ لَبَنَيْتُهَا عَلٰى اَسَاسِ اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفَيْنِ فَاِنَّ قُرَيْشًا اِسْتَقْصَرَتْ مِنْ بِنَائِهَا - (عائشہ) اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گذرا ہوتا تو میں کعبہ کو اس پایہ پر اٹھاتا جو حضرت ابراہیمؑ نے رکھا تھا اور اس میں دو پشتیں رکھتا (دو دروازے تو ہر دروازے کے مقابل ایک پشت ہوتی) کیونکہ

قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا - ایک روایت میں خِلْفَیْن بہ کسرۂ خا ہے یعنی دو کنگورے چھاتیوں کی طرح -

وَجَعَلْتُ لَهٗ خِلْفًا - اس میں پیچھے کی طرف بھی ایک دروازہ رکھتا یا ایک کنگورہ اس میں بناتا (گنبد) -

ثُمَّ اُخَالِفُ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ - پھر میں پیچھے کی طرف سے ان کی طرف جاتا (جو نماز کے لئے مسجد میں نہیں آئے) ان کے گھر جلا دیتا - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے میں ظاہر میں تو نماز قائم کرتا (ان کو معلوم ہوتا میں مسجد میں ہوں) اور غفلت میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دیتا' بعض نے یوں ترجمہ کیا میں جماعت سے پیچھے رہ جاتا اور ان لوگوں کے پاس جا کر ان کے گھر جلا دیتا' نووی نے کہا یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والے منافق لوگ تھے کیونکہ مومن کی یہ شان نہیں کہ ایک ہڈی کی طمع میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہونا چھوڑ دے اور نماز سے عشا کی یا جمعہ کی نماز یا ہر نماز مراد ہے -

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے تعزیر بالنّار کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے -

مَامِنْ رَجُلٍ یُّخَالِفُ اِلَی امْرَأَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاهِدِیْنَ - جو کوئی مجاہد کے پیچھے (جب وہ جہاد کے لئے گیا ہوا ہو) اس کی جورو کے پاس جائے -

وَخَالَفَ عَنَّا عَلِیٌّ وَالزُّبَیْرُ - اور (سقیفہ میں جہاں خلافت کا مشورہ ہو رہا تھا) حضرت علی اور زبیرؓ ہمارے پیچھے رہ گئے (یعنی سقیفہ میں نہیں آئے' ان کا نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرتؐ کی وفات کے رنج والم میں غرق اور آپ کی تجہیز و تکفین کی فکر میں تھے باوجود اس کے حضرت علیؓ کو یہ ناگوار ہوا کہ ان کے بغیر شریک کئے لوگوں نے اتنے بڑے کام کا فیصلہ کر لیا اور شروع شروع میں چھ مہینے تک انھوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت نہیں کی جب حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے ابوبکر صدیقؓ کو اپنے گھر بلا کر معذرت کی اور ان سے بیعت کر لی اب ابوبکر صدیقؓ کی بیعت پر کل صحابہ کا اجماع ہو گیا سوائے ایک سعد بن عبادہ کے جو انصار کے رئیس تھے وہ خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں مر گئے) رافضی جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کے طور پر ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کر لی تھی یہ بالکل عقل سلیم اور قیاس کے برخلاف ہے' اگر تقیہ منظور ہوتا تو شروع ہی سے بیعت کر لیتے اتنے دنوں خاموش کیوں بیٹھے رہتے' علاوہ اس کے ابوسفیان قریش کا رئیس اس وقت موجود تھا اس نے حضرت علیؓ سے کہا دیکھو خلافت قریش کے ایک ذلیل خاندان میں چلی گئی اس وقت اگر تم اٹھ کھڑے ہو تو میں یہ میدان سوار اور پیادہ فوج سے بھر دیتا ہوں لیکن حضرت علیؓ نے لڑنا اور مخالفت کرنا گوارا نہ کیا ایسی حالت میں تقیہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی - بات یہ ہے کہ رافضی خود بزدلے اور نامردے لوگ ہیں اور المرء یقیس علی نفسه[1] حضرت علی شیر خدا کی جن کی شجاعت اور بہادری سارے ملک عرب میں مسلم تھی اور بڑے بڑے بہادر آپ کا لوہا مان گئے تھے اپنی طرح سمجھتے ہیں' لاحول ولا قوۃ الا باللہ -

اِنَّ رَجُلًا اَخْلَفَ السَّیْفَ یَوْمَ بَدْرٍ - ایک شخص نے بدر کے دن اپنی تلوار پر ہاتھ ڈالا - اس کو نکالنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ ترکش پر پڑا' عرب لوگ کہتے ہیں - خَلَفَ لَهٗ بِالسَّیْفِ جب پیچھے سے آن کر تلوار مارے -

وَجَدْتُ عُمَرَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخْلَفَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ - (میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا) دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے ہیں میں بھی ان کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا انھوں نے مجھ کو اپنے پیچھے سے گھما کر داہنی طرف کر لیا (جیسے آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عباسؓ کو داہنی طرف کر لیا تھا) -

فَاَخْلَفَ بِیَدِهٖ وَ اَخَذَ یَدْفَعُ الْفَضْلَ - آپ اپنا ہاتھ پیچھے لے گئے اور فضل بن عباس کا منہ (اس عورت کی طرف سے) پھیرنے لگے -

---

[1] آدمی اپنے نفس پر (دوسروں کو) قیاس کرتا ہے - یعنی اپنے جیسا سمجھتا ہے - (م)

قَالَ لَهٗ اَعْرَابِیٌّ اَنْتَ خَلِیْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاقَالَ فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الْخَالِفَةُ بَعْدَهٗ - ایک گنوار شخص ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا کہنے لگا کیا تم رسول خدا ﷺ کے خلیفہ ہو- (خلیفہ کہتے ہیں قائم مقام اور جانشین کو اس کی جمع خلفاء اور خلائف ہے) انھوں نے کہا نہیں' تب اس نے پوچھا پھر کون ہو؟ کہنے لگے میں آنحضرتؐ کے بعد پیچھے رہ جانے والا ہوں (میری قسمت ایسی نہ تھی کہ آپ کے ساتھ جاتا پیچھے رہ گیا ہوں)-

خَالِفَه - اس شخص کو کہتے ہیں جس میں کچھ بھلائی اور تونگری نہ ہو یہ ابوبکر صدیقؓ نے براہ تواضع فرمایا' آفرین صد آفرین ان پر' بعض نے کہا خَالِفَه وہ جو بہت خلاف ہو-

اِنِّیْ لَاحْسِبُکَ خَالِفَةَ بَنِیْ عَدِیٍّ - (جب سعید بن زیدؓ مسلمان ہوگئے تو خطاب حضرت عمرؓ کے والد نے یا اور کسی نے ان کے گھر والوں میں سے ان سے کہا) میں سمجھتا ہوں تم بالکل بنی عدی کے خلاف ہو یا پیچھے رہ جانے والے بے خبر شخص ہو تم میں کوئی بھلائی اور عمدہ وصفت بنی عدی کی نہیں ہے-

اَیُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ خَالِفَتِهٖ - جو مسلمان کسی غازی کی قائم مقامی کرے اس کے بعد اس کے گھر والوں کی خبر رکھے جن کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے-

لَوْ اَطَقْتُ الْاَذَانَ مَعَ الْخِلِّیْفٰی لَاَذَّنْتُ - اگر خلافت کے کام اس قدر کثرت کے ساتھ مجھ کو نہ ہوتے اور میں اذان دے سکتا تو میں خود ہی اذان دیا کرتا (اذان دینے کی ایسی فضیلت ہے)-

خِلِّیْفٰی - بمعنی خلافت مگر اس میں کثرت کا معنی ہے جیسے رِمِّیَّا اور دِلِّیْلا ہے-

خَلِیْفَه - ایک پہاڑ کا بھی نام ہے مکہ میں-

مَنْ تَحَوَّلَ مِنْ مِّخْلَافٍ اِلٰی مِخْلَافٍ فَعَشْرُهٗ وَصَدَقَتُهٗ اِلٰی مِخْلَافِهِ الْاَوَّلِ اِذَا حَالَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ - جو کوئی ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں چلا جائے تو اس کا عشر اور صدقہ اس پہلے ضلع میں لیا جائے گا وہیں شریک رہے گا جب اس پر ایک سال پورا گذر جائے-

مِنْ مِّخْلَافِ خَارِمٍ وَّ یَامٍ - خارم اور یام (دونوں قبیلے ہیں) کے پرگنوں میں سے-

وَبَعَثَ کُلًّا مِّنْهُمَا اِلٰی مِخْلَافٍ - ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک پٹی کا حاکم کیا-

تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ ہمارے پیچھے رہ گئے-

اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰی تُخَلِّفَکُمْ - جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (اگر بیٹھے ہو) یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے کر دے (یعنی آگے نکل جائے) اکثر علما کے نزدیک یہ حکم ابتدا میں آپ نے دیا تھا پھر منسوخ کر دیا' بعض نے کہا منسوخ نہیں ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ حکم وجوباً ہے یا استحباباً اور علت یہ ہے کہ جنازہ دیکھ کر موت یاد آتی ہے اور موت ایک ہول ناک امر ہے اور قاعدہ ہے کہ ہول کے وقت آدمی اپنی حالت بدل دیتا ہے بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاتا ہے' بعض نے کہا اگر جنازہ مسلمان کا ہے تو یہ کھڑا ہونا اس کی تعظیم کے لئے ہے اگر کافر کا ہے تو اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی تعظیم کے لئے ہے مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آپ نے قیام تعظیمی سے منع فرمایا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ عجمیوں کی طرح (ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے) مت کھڑے ہوا کرو' اس پر بھی بعض علماء نے دین دار عالم یا متشرع درویش کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز رکھا ہے اور نہی کو تنزیہ کے لئے سمجھا ہے یا یہ مطلب رکھا ہے کہ ہر کس و ناکس کے لئے کھڑا نہ ہوا کرو' اس کی عادت نہ کر لو جیسے ہند کے جنوبی ملکوں میں دستور ہے' حیدرآباد میں تو ایسے جاہل مسلمان بستے ہیں کہ اگر کوئی ان کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہو تو برا مانتے ہیں ناراض ہوتے ہیں- ہائے جہالت بھی کیا بری شے ہے اگر ذرا بھی دین کا علم رکھتے تو نہ کھڑے ہونے سے خوش ہوتے اور کھڑے ہونے سے منع کرتے جیسے آنحضرت ﷺ نے منع کیا اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذؓ جب آئے تو آپ نے انصار سے فرمایا قوموا الی سید کم تو اس سے قیام تعظیم تصور نہ تھا بلکہ سعد زخمی اور ناتوان تھے' مطلب یہ تھا کہ کھڑے ہو اور ان کو سواری

پر سے اتار لو۔ اگر تعظیم کے لئے قیام مقصود ہوتا تو یوں فرماتے قوموا لِسَیّدِ کُمْ۔[1]

اَلْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ۔ (اشتمال اور) التحاف اور توشیح یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے یعنی جو کنارہ داہنے کندھے پر ہو اس کو بائیں بغل کے نیچے اور جو بائیں کندھے پر ہو اس کو داہنے بغل کے نیچے سے لے جا کر دونوں کناروں کو سینے پر باندھ لے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ رکوع کرتے وقت نمازی کی نگاہ اپنے ستر پر نہ پڑے اور رکوع یا سجدے میں کپڑا اگرے نہیں۔

خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔ دونوں کندھوں پر جو دونوں کنارے تھے ان میں مخالفت کی (یعنی وہی توشیح جس کا ذکر ابھی گذرا)۔

اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا۔ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (وہ جہاد کے لئے ہمارے ساتھ نہیں آئے)۔

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ خَلْفَ عَاصِمٍ۔ عاصم کے گئے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا (یعنی لعان کا حکم اترا)۔

فَخَالِفُوْهُمْ۔ تم یہود اور نصاریٰ کا خلاف کرو۔ (وہ خضاب نہیں کرتے تم خضاب کرو)۔

خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِىْ نِعَالِهِمْ۔ تم یہودیوں کا خلاف کرو (جوتوں سمیت نماز پڑھو) وہ جوتے پہنے ہوئے نماز نہیں پڑھتے۔ ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اہل کتاب سے ہر ایک رسم و رواج میں مخالفت کرنا بہتر ہے کیونکہ اسلام ایک علیحدہ نیشن ہے ہم ان کے مقلد کیوں بنیں اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آپ اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے وہ اس زمانہ کی ہے جب اسلام مغلوب تھا اور مشرکین مسلمانوں پر غالب تھے تو آپ اہل کتاب کا دل ملانے کے لئے مشرکوں کی بہ نسبت اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند فرماتے تھے' پھر جب سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت دی تو اب نہ مشرکوں کی موافقت کی احتیاج رہی نہ اہل کتاب کی موافقت کی۔ ہم کو ہر ایک بات میں اپنی علیحدہ وضع مقرر کرنا چاہئے' ہماری نیشن کی عزت اسی میں ہے اور بڑے بے شرم ہیں وہ لوگ جو ہر ایک بات میں اہل کتاب کی تقلید کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کی نیشن ان کی نیشن میں غرق ہو جائے۔

وَلَمْ يُذْكَرْ اَنَّ اَحَدًا خَالَفَ اَبَابَكْرٍ۔ دادا کو باپ کی طرح ترکہ دلانے میں ابوبکرؓ کا خلاف کسی صحابی سے منقول نہیں ہوا (بلکہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر سکوت کیا گویا اجماع سکوتی ہو گیا)۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ۔ جب عید کا دن ہوتا تو آپ عید گاہ کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے پلٹ کر آتے (تاکہ دونوں رستوں کے لوگ مسلمانوں کی شوکت کو دیکھیں۔ وہاں کی مخلوقات ان کی عبادت کے گواہ بن جائیں' دونوں رستے آباد اور درست رہیں)۔

وَلَا تَعِدْهُ فَتُخْلِفَهُ۔ وعدہ کر کے پھر اس کا خلاف نہ کر اسی خیال سے کہ شاید وعدہ پورا نہ ہو سکے اس کے ساتھ ان شاء اللہ ملا لینا ضروری ہے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے وعدہ کرتے وقت یہ نیت نہ رکھ کہ اس کے خلاف کرے گا کیونکہ یہ منافقوں کا شیوہ ہے۔ جمہور علماء وعدے کو پورا کرنا مستحب سمجھتے ہیں اور اس کا خلاف کرنا سخت مکروہ جانتے ہیں اور بعض علماء نے واجب کہا اور وہی صحیح ہے کیونکہ قرآن میں اس کے لئے امر کا صیغہ وارد ہے اور وعدے کا خلاف کرنا منافق کی نشانی قرار دی گئی ہے)۔

اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ وَ اَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ وَ اَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ۔ تین طرح کے کام ہیں ایک تو وہ جن کا اچھا ہونا صاف صاف معلوم ہے (اس میں کسی کا اختلاف نہیں) اس کو بجالا (جیسے نماز، روزہ، صدقہ، خیرات، رحم، شفقت، صبر وغیرہ) دوسرے وہ جس کا برا ہونا صاف صاف معلوم ہے (سب کے نزدیک وہ کام برا ہے مثلاً زنا، چوری،

---

[1] قوموا لسید کم اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ جبکہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے: قوموا إلى سيد كم اپنے سردار کی طرف لپکو۔ یعنی آگے بڑھ کر انہیں سواری سے نیچے اتارو چونکہ وہ زخمی تھے۔ (م)

شراب خواری، قمار بازی، جھوٹ، غیبت، طوفان ظلم و تعدی، ناحق ایذا دہی) اس سے بچارہ- تیسرے وہ کام جس میں اختلاف ہے (کوئی اس کو جائز کہتا ہے کوئی ناجائز مثلاً مجلس میلاد' اموات سے توسل' قبروں پر جا کر دعا کرنا) اس کو خدا کے سپرد کر (نہ اس کو جائز کہہ نہ ناجائز اور اس کام سے الگ رہ' احتیاط اور تقویٰ یہی ہے- بعض نے کہا ما اختلف فیہ سے مراد متشابہ آیتیں ہیں یا قیامت وغیرہ ان کا علم اللہ ہی کے سپرد کر خواہ مخواہ ان کی تفسیر اپنے دل سے مت کر)-

اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ -تم سے پہلے جو لوگ گذر چکے وہ اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے (جب ان میں نا اتفاقی پیدا ہوئی تو دشمن غالب آئے ان کو تباہ اور برباد کر دیا- طیبی نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو کفر اور بدعت تک پہنچائے لیکن فروعات مسائل میں اختلاف کرنا اور اظہار حق کے لئے مناظرہ کرنا اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے-

میں:- کہتا ہوں مراد آنحضرتؐ کی اس اختلاف سے وہ اختلاف ہے جس سے دشمنی پیدا ہو اور اس کی وجہ سے قوم پر خرابی آئے' دشمن غالب ہو جائیں محبت' اتفاق اور ہمدردی کے ساتھ جو اختلاف ہو وہ ضرر نہیں کرتا جیسے صحابہ اور تابعین کا طریق تھا کوئی رفع یدین کرتا کوئی نہ کرتا' کوئی آمین پکار کر کہتا' کوئی آہستہ' کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا' کوئی ناف پر' کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھتا' کوئی بیس رکعت' کوئی جوتے اتار کر نماز پڑھتا' کوئی جوتے سمیت اور اس اختلاف کے ساتھ آپس میں وہ ہمدردی اور محبت تھی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر جان دیتا تھا اس کو اپنا بھائی سمجھتا تھا' اب ہمارے زمانہ میں اس کو اللہ کا غضب سمجھنا چاہیے' مسلمانوں پر یہ آفت آئی ہے کہ جہاں ایک ذرا سے مسئلہ میں اختلاف ہوا تو لگے دوسرے کو کافر اور فاسق کہنے اس کی جان کے دشمن بن گئے بلکہ کافروں کے ساتھ ہو کر اس کو نقصان پہنچانے کی فکر میں ہو گئے یہ صریح بے ایمانی ہے اور اللہ اور اس کا رسول ایسے نام کے مسلمانوں سے سخت بیزار ہے' میں نے اپنی آنکھ سے بعض لکھے پڑھے لوگوں کو دیکھا' معلوم نہیں ان کی عقل پر کیا پردہ پڑا ہے کہ وہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو مسلمانوں کے زمرے سے خارج سمجھتے ہیں اور یہ غور نہیں کرتے کہ اگر حدیث پر عمل کرنے والے مسلمان نہ ہوں تو تمام صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین ۴۰۰ ہجری تک جب تک تقلید شخصی کا رواج نہ تھا زمرۂ اہل اسلام سے خارج ہوئے جاتے ہیں' بالفرض تقلید شخصی جائز یا واجب بھی ہو تب بھی اس کے تارک کافر یا فاسق نہیں ہو سکتے اس لیے کہ یہ وجوب اختلافی ہوگا جیسے وتر کا وجوب یا ایفائے وعدے کا وجوب اور واجب اختلافی کا ترک کرنے والا ہرگز قابل ملامت نہیں ہو سکتا' اسی طرح بعض اہل حدیث میں سے جاہل اور ان پڑھ لوگ حنفی اور شافعی لوگوں کو اہل اسلام سے خارج سمجھ کر ان سے اخوت اسلامی کا برتاؤ نہیں کرتے- جہاں تک ہو سکتا ہے ان سے دشمنی کرتے ہیں اماموں اور مجتہدوں کے حق میں ناشائستہ اور بد تہذیبی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں یہ دونوں فریق سخت سزا دہی کے اور لعنت ملامت کے قابل ہیں' حنفی اور شافعی غایت درجہ یہ ہے کہ ایک بدعت میں گرفتار ہیں وہ بھی بدعت اختلاف اور بدعت اختلافی کی وجہ سے آدمی کافر یا فاسق نہیں ہو سکتا جیسے کوئی مجلس میلاد کرے یا بزرگوں کی زیارت کے لئے سفر کرے ایسا شخص بالاتفاق مسلمان اور ہمارا بھائی ہے' بہرحال اب تو بھی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہئے جب چار طرف سے ان کو ملحدوں نے گھیر لیا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام دنیا میں باقی نہ رہے ایسے سخت وقت میں جتنے مسلمان اصول اسلام کے قائل ہیں مثلاً خدائے واحد کو مانتے ہیں' رسالت کو برحق سمجھتے ہیں' فرشتوں اور اللہ کی کتابوں کو مانتے ہیں' حشر اجساد اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں' ان کو آپس میں بھائیوں کی طرح برتاؤ کرنا چاہئے اور ایک کو دوسرے کی مدد اور ہمدردی کے لئے مستعد رہنا چاہئے البتہ جو لوگ اصول اسلام کا انکار کرتے ہوں مثلاً نیچری اور دہری وغیرہ ان کو جماعت اسلام سے خارج کر دینا چاہئے اور کافروں کی جماعت میں شریک سمجھنا چاہئے' تمام علمائے امت محمدی کو اس زمانہ میں یہ اصول متحضر رکھنا اور عوام کو اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے)-

فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ- اس کی پسلیاں الٹ پلٹ ہو جائیں گی (ادھر کی پسلیاں ادھر آ جائیں گی ایسا قبر دبوچے گی)-

اَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ- میں اختلاف کو برا جانتا ہوں (یعنی وہی اختلاف جو نفسانیت کی راہ سے ہو اور ایک دوسرے کی تضلیل یا تفسیق کی طرف مؤدی ہو جیسے ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں)-

يَخْتَلِفُ اِلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ- جو بنی قریظہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا-

اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِىْ شَىْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ- جب تم قرآن میں کچھ اختلاف کرو (یعنی اعراب اور حرکات وسکنات وغیرہ میں جیسے حجاز اور بنی تمیم وغیرہ کے محاوروں میں اختلاف ہے)-

فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا- ہم نے آپس میں اختلاف کیا' کہ ہر کلمہ ۳۳ بار کہنا چاہئے یا کل ۳۳ بار یا سینکڑے کو تکبیر سے پورا کرنا چاہئے یا اور کسی کلمہ سے-

هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِىْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ- اللہ نے یہی جمعہ کا دن یہود اور نصاریٰ کے لئے مقرر فرمایا تھا لیکن انھوں نے اختلاف کیا (یہود نے ہفتہ کا دن پسند کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن ہم مسلمانوں کو اللہ نے اسی دن کی توفیق دی جو اس نے عبادت کے لئے مقرر کیا تھا- بعض نے کہا اللہ نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن عبادت کا مقرر کریں تو یہود نے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے ٹھہرایا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن پسند کیا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے عالم کی خلقت شروع کی اور مسلمانوں نے جمعہ کا دن اختیار کیا اس لئے کہ اللہ نے جمعہ ہی کے دن آدمی کو بنایا)-

سَاَلْتُ رَبِّىْ عَنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِىْ- میں نے پروردگار سے پوچھا میرے صحابہ جو اختلاف کریں (یعنی مسائل فروعیہ میں تو یہ اختلاف مضر نہیں ہے جس صحابی کی تقلید کرو ممکن ہے)-

اِخْتِلَافُ اُمَّتِىْ رَحْمَةٌ- میری امت کا اختلاف (یعنی مسائل قیاسی میں مجتہدوں کا اختلاف) رحمت ہے اس کی وجہ سے لوگوں پر آسانی ہوگی سارے سر کا مسح نہ ہو سکا تو چوتھائی سر کا کر لیا یا اس سے بھی کم کا' ظہر عصر مغرب عشاء کو علیحدہ علیحدہ نہ پڑھ سکے تو دو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا' موزوں کا مسح جب تک چاہے بلاتحدید اور توقیت کرتے رہے جیسے امام مالک کا قول ہے' کنز العمال میں اس حدیث کو یوں بھی روایت کیا ہے اِخْتِلَافُ عُلَمَاءِ اُمَّتِىْ رَحْمَةٌ مگر یہ روایت صحیح نہیں معلوم ہوتی' نہ اس کی سند کا حال معلوم ہے)-

خَلَفَ فَمُهٗ- اس کے منہ کی بدبو بدل گئی-

نَوْمَةُ الضُّحٰى مَخْلَفَةٌ لِّلْفَمِ- دن چڑھے سونا منہ کو بدبودار کرتا ہے-

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً- خلافت (میرے بعد) تیس برس تک ہے' ابوبکر صدیقؓ کی دو برس تین مہینے نو دن' حضرت عمرؓ کی ساڑھے دس برس پانچ دن' حضرت عثمانؓ کی بارہ دن کم بارہ برس' حضرت علیؓ کی تین مہینے کم پانچ برس' امام حسنؓ کی ۴۰ ہجری میں اخیر رمضان سے لے کر نصف جمادی الاولیٰ ۴۱ ہجری تک یہ سب ملا کر تیس برس ہوئے-

اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّىْ- اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں (تو یہ بھی ہو سکتا ہے) مجھ سے جو بہتر تھے (ابوبکر صدیقؓ) وہ خلیفہ کر گئے تھے- نووی نے کہا خلافت کئی طرح سے صحیح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ خلیفہ خود کسی کو خلیفہ بنا دے' دوسرا یہ کہ اہل حل وعقد' یعنی علماء' عمائد اور امراء اپنی رائے سے کسی کو خلیفہ مقرر کریں- تیسرا یہ کہ خلافت مشورے پر چھوڑ دی جائے' جیسے حضرت عمر نے کہا تھا اور خلیفہ مقرر کرنا مسلمانوں پر فرض ہے-

میں:- کہتا ہوں یہ ایسا فرض ہے کہ صحابہ نے اس کو آنحضرتؐ کی تجہیز وتکفین پر مقدم کیا تھا اور افسوس ہے کہ مسلمان اس زمانہ میں اس ضروری فرض کو ترک کر رہے ہیں بلکہ اس کی کچھ پرواہ تک نہیں کرتے اور فضول باتوں کے لئے ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں کسی نے گانا سن لیا تو بس اس کو فاسق کہہ دیا' کسی نے شادی یا عید یا خوشی کی رسم میں باجہ بجوایا تو

اس کو بدعتی قرار دے کر اس سے ملاقات ترک کر دی ان بیوقوفوں کو اتنی خبر نہیں ہے کہ گانا یا بجانا تو ایک طائفہ علماء کے نزدیک جائز ہے مگر تم جو فرض کو ترک کر رہے ہو اس پر شرمندہ نہیں ہوتے - دوسرے کی آنکھ کا تنکہ دیکھتے ہو پر اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا' واہ کیا انصاف ہے اس پر دعوے مسلمانی کیا زیب دیتا ہے -

اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَأُوْهُ - اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ کر جاؤں پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب ہوگا (اس لئے کہ تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی اور پیغمبر کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے) تم ایسا کرو کہ حذیفہ جو حدیث تم سے بیان کرے اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ بن مسعودؓ قرآن میں جو پڑھائے اس کو پڑھو (ان کی قرأت صحیح ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ کی زبان سے قرآن سیکھا تھا اور اسی لئے جب حضرت عثمانؓ نے سب لوگوں سے ان کے مصحف لے لئے تو عبداللہ نے اپنا مصحف نہیں دیا اس لئے کہ ان کو اس کی صحت پر پورا اطمینان تھا) -

فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اِخْتِلَافًا - آج تم لوگوں میں خود سخت اختلاف ہے (مراد وہ فتنے ہیں جو صحابہ میں ہوئے) -

مَامِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ - جو کوئی بیٹھ رہنے والوں میں سے کسی مہاجر کے گھر والوں میں اس کا قائم مقام بنے (اس کے گھر کے کام کاج کرے) -

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ - تو پرانا کرے (کپڑے کو پہن کر) اور اللہ اس کے بدل دوسرا کپڑا تجھ کو پہنائے -

اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ - آنحضرتؐ (جب غزوۂ تبوک میں جانے لگے تو) عبداللہ ابن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے مدینہ میں) اپنا خلیفہ کر گئے (اور حضرت علیؓ کو خلیفہ نہیں کیا حالانکہ ان کو بھی مدینہ میں چھوڑ گئے تھے' اس لئے کہ گھر کے سب کاروبار ان کے سپرد کئے تھے - اب شیعہ کا استدلال اس حدیث سے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰی حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر صحیح نہ ہوگا کیونکہ ابن ام مکتومؓ کو حضرت علیؓ کے ہوتے ہوئے آپ نے اپنا خلیفہ کیا' معلوم ہوا کہ حدیث سے خلافت بلافصل مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تشبیہ ہے حضرت موسیٰ اور ہارون کے ساتھ جیسے حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو کوہ طور جاتے وقت اپنا جانشین کیا تھا ویسا یہ آنحضرتؐ نے بھی تبوک کو جاتے وقت اپنے گھر والوں کی حفاظت اور نگرانی کے لئے حضرت علیؓ کو اپنا جانشین بنایا البتہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے الا انه لا نبی بعدی[1] اور اسی لئے محققین اہل حدیث نے تفضیل شیخین میں جمہور کی مخالفت کی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے نزدیک کون افضل ہے کیونکہ نصوص متعارض ہیں - اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى[2] سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے اور لو کان بعدی نبی لکان عمر[3] سے حضرت عمرؓ کی فضیلت' اب اللہ ہی اور اس کا رسول خوب جانتا ہے کہ کون ان تینوں میں افضل ہے) -

فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا - ایک وہ شخص جو لوگوں کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر ان سے کچھ مانگا لیکن انھوں نے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص ان لوگوں میں سے ان سے آگے بڑھ گیا اور پوشیدہ جا کر مانگنے والے کو کچھ دے دیا - ایک روایت میں فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ عَلٰى اَعْيُنِهِمْ یعنی ان کی نگاہوں سے آگے بڑھ گیا اور تنہائی میں اس کو جا کر کچھ دیا -

وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ - اور ہر غائب

---

[1] البتہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا - (م)
[2] اللہ کے نزدیک تم میں سب سے متقی شخص ہی سب سے معزز ہے - عنقریب ایسا شخص اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا - (م)
[3] اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا - (م)

چیز پر بہتری کے ساتھ میرا خلیفہ بن (یعنی اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا وہ)-

وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا- اس سے بہتر مجھ کو بدل دے-

وَاخْتَلَفَ- عبیدہ اور ولید میں ضربین مختلف ہوئیں یعنی ہرایک نے دوسرے کو زخمی کیا-

اِنَّ فِیْنَا اَهْلِ الْبَیْتِ فِیْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلًا- ہم اہل بیت کے لوگوں میں ہر زمانہ میں یعنی ہر گروہ میں جو ہمارے بعد آئیں گے چند اچھے شخص پیدا ہوں گے' عرب لوگ اچھے لڑکے کو خَلَفُ صِدْقٍ کہتے ہیں بہ فتحہ لام' اور برے نالائق لڑکے کو خَلْفُ سُوْءٍ باسکان لام-

شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَهَا اَخْلَافٌ کَاَخْلَافِ الْبَقَرِ- بہشت میں ایک درخت ہے اس کے تھن گائے کے تھنوں کی طرح ہیں-

یُخَلِّفُ ثَمَنَهٗ عِنْدَ ثِقَةٍ- اس ہدی کی قیمت ایک معتبر ایمان دار شخص کے پاس چھوڑ دے (وہ اس سے ویسا ہی جانور خرید کر مکہ میں قربانی کے لئے بھیج دے) بِلَا اِخْتِلَافِ الذَّاتِ وَلَا اخْتِلَافِ الْمَعْنٰی اس کی ذات میں اختلاف نہیں ہے نہ ماہیت میں-

مَنِ اخْتَلَفَ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَصَابَ اِحْدَی الثَّمَانِ- جو شخص مسجد میں (نماز کے لئے) آتا جاتا رہے اس کو آٹھوں بہشتوں میں سے ایک بہشت ملے گی-

کُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَی ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی- میں ابن لیلیٰ کے پاس آتا جاتا رہتا-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَلِیْفَةُ فِی السَّفَرِ- یا اللہ میرے سفر میں جانے پر میرے گھر بار بال بچوں میں تو ہی میرا خلیفہ ہے (تو ہی ان کا محافظ ونگہبان ہے)-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَابِعَ الْخُلَفَاءِ- تم پر سلام ہے اے چوتھے خلیفہ (یہ حضرت خضرؑ نے حضرت علیؓ سے فرمایا جب وہ آنحضرتؐ کے ساتھ مدینہ کے ایک رستہ میں جارہے تھے)-

خَلْقٌ- پیدا کرنا اندازہ کرنا- عرب لوگ کہتے ہیں خَلَقْتُ الْاَدِیْمَ ثُمَّ فَرَیْتُهٗ میں نے چمڑے کا اندازہ کرلیا پھر اس کو کاٹ ڈالا-

خَلَقٌ اور خُلُوْقَةٌ- چکنا' ہموار کرنا' پرانا ہونا-

خَلَقٌ- پرنا' اس کی جمع اَخْلَاقٌ ہے-

خُلُقٌ- عادت' طبیعت' خصلت' وہ قوت جس سے افعال بہ سہولت صادر ہوں بن سوچے اور فکر کیے ہوئے' اس کی جمع بھی اَخْلَاقٌ ہے-

خَالِقٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سب اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اس نے پیدا کرنے سے پہلے ان کا اندازہ کرلیا تھا یعنی تقدیر-

هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ- خارجی لوگ سب آدمیوں اور جانوروں میں بدتر ہیں' بعض نے کہا خلق اور خلیقۃ دونوں کا ایک معنی ہے' یعنی سب مخلوقات میں بدتر ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ خارجی تمام مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل جانتے ہیں اور جن سے اسلام نکلا انھی کو کافر سمجھتے ہیں- آنحضرتؐ کے آل اولاد ہی کے دشمن ہیں کمبخت خدا غارت کرے)-

لَیْسَ شَیْءٌ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ- اعمال کے ترازو میں خوش خلقی سے زیادہ کوئی نیکی بھاری نہ ہوگی (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)-

اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ- جو بات اکثر لوگوں کو بہشت میں لے جائے گی وہ خوش خلقی اور پرہیز گاری ہے (خوش خلقی سے خلقت خدا خوش ہوتی ہے اور پرہیز گاری سے پروردگار کی خوشی ہوتی ہے جب یہ دونوں باتیں آدمی میں ہوئیں تو پھر کیا ہے بیڑا پار ہے)-

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا- مومنین میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہو-

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ- آدمی خوش خلقی کی وجہ سے اس شخص کا مرتبہ پاتا ہے جو روزہ رکھتا ہو اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہو-

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ - میں اس لئے (پیغمبر بنا کر) بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں (شریعت محمدی کیا ہے تمام اچھے اخلاق کا مجموعہ ہے جن سے آدمی کی دنیا اور آخرت دونوں بن جاتی ہیں- بعض بیوقوف کم عقل شریعت کی باتوں کی حکمت اور غایت تک نہیں پہنچ سکتے تو ان کو بے ضرورت سمجھتے ہیں اگر نظر غائر سے دیکھیں تو شریعت محمدی کی سب باتیں عقل سلیم اور فطرت مستقیم کے موافق ہیں اور ہم نے کتاب ہدیۃ المہدی میں ان حکمتوں کو بیان کر دیا ہے- تمام حکما' فلاسفہ اور اگلے عقل مند لوگ اس پر متفق ہیں کہ دنیا میں دو ہی علم ایسے ہیں جن کی آدمی کو سخت ضرورت ہے باقی علوم وفنون صرف تفریح طبع ہیں' ایک علم اخلاق دوسرے علم طب' کیونکہ آدمی دو چیزوں سے مرکب ہے روح اور جسم روح کی حفظ صحت اور تکمیل علم اخلاق سے ہوتی ہے اور جسم کی صحت اور تکمیل علم طب سے- شریعت محمدی بالذات تکمیل روح کے لئے آئی ہے اور قرآن اور احادیث میں یہ علم بھرا ہوا ہے اور کہیں کہیں احادیث میں طب کے مسائل بھی مذکور ہیں- ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے بچوں کے لیے ان دونوں علموں کی تعلیم ضروری اور مقدم سمجھیں' یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم اخلاق یا علم طب اس وقت آدمی کو مفید ہوتے ہیں جب ان پر عمل کرے اور ان کے قواعد کے موافق اپنی زندگی گذارے ورنہ صرف پڑھ لینے یا کتابوں کے ورق الٹنے سے آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایسا آدمی جاہل سے بھی بڑھ کر قابل ملامت اور سرزنش ہے کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اپنے تئیں تباہ کیا' ایک حکیم سے پوچھا حکمت کس کو کہتے ہیں' اس نے کہا علم اور عمل دونوں کو' اب جو شخص علم رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا وہ حکیم نہیں ہے اور نہ وہ عزت اور عظمت کے لائق ہے- ہمارے زمانہ میں بعض نوجوان کم عقل مسلمانوں کو یہ خبط ہو گیا ہے کہ تعلیم کی ترقی پر وہ جان دیتے ہیں اس میں شب و روز مصروف ہیں لیکن تربیت اور تحسین اخلاق کی طرف ان کو مطلق توجہ نہیں ہے اس قسم کی تعلیم خود متعلمین اور نیز حکومت کے حق میں سم قاتل سے کم نہیں ہے' اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بدمعاش خونی آدمی کو ہتھیاروں سے مسلح کر دیا وہ اور زیادہ ڈاکہ اور خون ریزی کرے گا یا ایک مکار خائن شخص کو بچنے کی بہت سی تدبیریں سکھا دیں وہ اور زیادہ خیانت' چوری اور مردم آزاری کرے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ)-

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ - آنحضرتؐ کا خلق قرآن تھا' (تمام افعال' عادات اور اطوار آپ کے قرآن کے موافق تھے) بس قرآن اور صحیح بخاری اگر آدمی سمجھ کر پڑھ لے اور ان پر عمل کرے تو کافی ہے' اب زیادہ کتابوں کی ضرورت نہیں ہے یہی دو کتابیں وہ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ معتبر اور صحیح ہیں' بعض نے اس حدیث کے معنی یہ کیے ہی کہ قرآن میں آپ کا صاحب اخلاق حمیدہ ہونا مذکور ہے جیسے فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ [1]

مَنْ تَخَلَّقَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ نَّفْسِهٖ شَانَهُ اللّٰهُ - جو شخص لوگوں کو اپنا ایسا خلق دکھلائے جو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس کے نفس میں نہیں ہے (مثلاً دل میں تو حسد' تکبر' خیانت' چوری' بے صبری' حرص اور طمع بھری ہو مگر لوگوں میں اپنے نیک نفسی' عاجزی' بے طمعی' دیانت اور امانت ظاہر کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو عیب دار کر دے گا- (اس کا عیب ایک نہ ایک دن لوگوں پر کھول دے گا دنیا بھی عجب پرکھیا ہے اچھا آدمی آخر اچھا ہی رہتا ہے اور مرنے کے بعد بھی قیامت تک لوگ اس کی ثنا اور تعریف کرتے رہتے ہیں مگر جھوٹا خائن بے ایمان آدمی کتنی ہی پرہیز گاری جتلائے آخر لوگوں پر اس کا حال کھل جاتا ہے)-

خَلْقًا وَّ خُلُقًا - صورت اور سیرت-

لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے (بس دنیا ہی میں ان کو جو ملا وہ ملا)-

---

[1] یقیناً (آپؐ) بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہیں- (م)

وَاَمَّا طَعَامٌ لَمْ يُصْنَعْ اِلَّا لَكَ فَاِنَّكَ اِنْ اَكَلْتَهٗ اِنَّمَا تَاْكُلُ مِنْهُ بِخَلَاقِكَ - لیکن وہ کھانا جو خاص تیرے واسطے تیار کیا جائے اگر تو اس میں سے کھائے تو اپنے دین کا ایک حصہ دے کر اس کو کھاتا ہے (یعنی اس کا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ دین فروشی ہے یہ ابی بن کعبؓ نے اس شخص سے کہا جس کو انھوں نے قرآن پڑھایا تھا اور اس نے ان کے لئے کھانا تیار کیا تھا' امام احمدؒ اور ایک طائفہ علماء کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست نہیں اور امام ابوحنیفہؒ اور ایک طائفہ علماء نے اس کو جائز رکھا ہے)۔

اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ - یہ سب بنا ہوا ہے (یعنی جھوٹ ہے)۔

فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَ اَنَا اَخْلُقُ اَدِيْمًا - حضرت علیؓ اندر آئے اس وقت میں ایک چمڑا بیت رہی تھی (اس کا اندازہ کر کے اس کو کاٹنے والی تھی)۔

اَبْلِيْ وَ اَخْلِقِيْ - پرانا کر' پھاڑ' ایک روایت میں اَخْلِفِيْ ہے فا سے یعنی اس کے بدل دوسرا کپڑا پہن۔

اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ - یہ تو پرانا ہے۔

وَ اِنْ كَانَ خَلِيْقًا - بے شک زید بن حارثہ امارت کے لائق تھا۔

اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ - جو تم نے بنایا (مورت تیار کی) اب اس کو زندہ بھی کرو (اس میں جان بھی ڈالو یہ ان سے نہ ہو سکے گا اور اس پر عذاب ہوگا)۔

ذَهَبَ يَخْلُقُ - وہ چلا پیدا کرنے (مورت بنانے حالانکہ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے) فتنی نے کرمانی سے نقل کیا ہے اس حدیث سے تصویر کی حرمت ثابت ہوتی ہے خواہ چھت پر ہو یا دیوار پر یا فرش پر خواہ جس کی تصویر ہو وہ شخص دنیا میں ہو یا نہ ہو (یعنی صرف فرضی تصویر ہو جب بھی ناجائز ہے)۔

فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهَا - جب اس کی مورت بنانے لگا۔

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ - جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا (اس کو سجدہ نہیں کرتا ایسا تو کہاں کا بڑا آیا' اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دو ہاتھ ہیں جیسے اس کی ذات پاک کو لائق ہیں کیونکہ اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ درست نہیں ہو سکتا' دوسری آیت میں بھی فرمایا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ' دوسرا یہ کہ قدرت سے تو سب پیدا ہوئے ہیں یہاں تک کہ شیطان بھی پھر حضرت آدمؑ کو فضیلت کیا ہوئی اور یہاں ان کی فضیلت بیان کرنا منظور ہے' ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالےٰ نے اپنے دست خاص سے تیار کیں ایک آدمؑ کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا' دوسری تورات شریف اپنے ہاتھ سے لکھی' تیسری جنۃ العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے' سبحان اللہ معلوم نہیں پچھلے متکلمین کو کیا ہو گیا ہے ہاتھ اور منہ سب کی تاویل کئے جاتے ہیں اور تعجب تو کرمانی' فتنی اور ابن حجر پر ہوتا ہے کہ باوصف علم حدیث رکھنے کے ان متکلمین کے دام فریب میں پھنس گئے اور سلف کے برخلاف واہی تاویلیں کرنے لگے' امام ابوحنیفہؒ نے صاف ان متکلمین پر رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ید کی تاویل قدرت سے اور من کی تاویل ذات سے نہیں کرنا چاہئے یہ قدریہ اور معتزلہ کا طریق ہے اب جو اپنے آپ کو حنفی کہے اور پھر ابوحنیفہؒ کی اصول عقائد میں مخالفت کرے اس کو کیا سمجھنا چاہئے سوا اس کے کہ وہ جھوٹا ہے اور درحقیقت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے)۔

خَلَقَ اٰدَمَ بِيَدِهٖ - آدم علیہ السلام کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا۔

بَابُ تَخْلِيْقِ السَّمٰوٰتِ - اللہ تعالیٰ کا آسمانوں کو پیدا کرنا اس باب میں اس کا بیان ہے۔

اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ - سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا کرنے والا' حالانکہ پیدا کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں ہے مگر یہ جمع بالفرض ہے یا خلق کا معنی یہاں نقشہ بنانے کا ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خِيَارِهِمْ - اس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا (یعنی جن و انس کو) پھر مجھ کو بہتر مخلوق میں رکھا یعنی انس میں۔

عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ یا خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ - ایک

آدمی کی عادت اور طبیعت پر یا ایک آدمی کی پیدائش پر (یعنی سب بہشتیوں کی سیرت ایک ہی طرح کی ہوگی ان میں آپس میں بغض وحسد نہ ہوگا یا سب کی صورت ایک طرح کی ہوگی، یعنی سب گورے نورانی صورت اور سب کے قد ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے برابر ہوں گے)۔

اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَّ خُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ - ہر دین والوں کی ایک غالب خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی غالب خصلت حیا اور شرم ہے' (تو جس میں حیا اور شرم نہیں اس میں اسلام کی اصلی خصلت نہیں ہے)۔

اِذَا نَظَرَ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ - جب اس کی طرف نظر ڈالے جو دولت اور حسن صورت میں اس سے بڑھ کر ہو۔

اَلْمَعْرُوْفُ وَالْمُنْکَرُ خَلِیْقَتَانِ - اچھی اور بری خصلت یا اچھا و برا کام دونوں اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں (خیر وشر سب کا خالق وہی ہے) برا کام کہتا ہے مجھ سے بچے رہو لیکن لوگ ہیں کہ اس سے لپٹے جاتے ہیں۔

وَاَمَّا مُعَاوِیَةُ فَرَجُلٌ اَخْلَقُ مِنَ الْمَالِ - معاویہ تو ننگا ہے اس کے پاس ٹکا نہیں دوسری روایت میں یوں ہے واما معاویة فصعلوک معاویہ تو مفلس ہے' قلاچ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں حَجَرٌ اَخْلَقُ چکنا پتھر جو صاف رہے اس پر کوئی چیز اثر نہ کرے۔

لَیْسَ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا مَالَ لَهٗ اِنَّمَا الْفَقِیْرُ الْاَخْلَقُ الْکَسْبِ - حقیقت میں فقیر وہ نہیں ہے جس کے پاس دنیا کا مال واسباب نہ ہو (وہ تو بادشاہ ہے) بلکہ فقیر وہ ہے جس کی کمائی ایک ہی حال پر قائم رہے اس میں کبھی نقصان یا گھاٹا نہ ہو' (کیونکہ نقصان اور گھاٹا اگر ہو اور اس پر صبر کرے تو ثواب پائے گا' مطلب یہ ہے کہ فقیری اور محتاجی دنیا کی محتاجی نہیں ہے دنیا تو چند روزہ ہے میرے بعد فقیر اور بادشاہ دونوں یکساں ہیں بلکہ درحقیقت محتاج وہ ہے جس کو آخرت میں کچھ ثواب نہ ملے ہمیشہ دنیا میں اس کی عیش وعشرت سے گذرے اس کی آمدنی میں بھی کوئی خسارہ نہ ہوا ہو ایسا آدمی آخرت میں بے نصیب ہوگا تو درحقیقت مفلس اور محتاج وہی ہے)۔

کُتِبَ لَهٗ فِی امْرَاَةٍ خَلْقَاءَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَکَتَبَ اِلَیْهِ اِنْ کَانُوْا عَلِمُوْا بِذٰلِکَ یَعْنِیْ اَوْلِیَاءَ هَا فَاَغْرِمْهُمْ صَدَاقَهَا لِزَوْجِهَا - عمر بن عبدالعزیز کو ان کے عامل نے ایک عورت کے مقدمہ میں لکھا جس کی فرج کا سوراخ بند تھا (اس سے جماع نہ ہو سکتا تھا) انھوں نے جواب میں لکھا اگر اس عورت کے وارثوں کو اس کا علم تھا (کہ اس کی فرج کا سوراخ بند ہے اور اس پر بھی انھوں نے اس کا نکاح کر دیا) تو وہ اس مہر کے ضامن ہوں گے جو خاوند نے دیا ہے (اس قدر روپیہ خاوند کو ان سے دلایا جائے گا)۔

خَلُوْقٌ - ایک مرکب خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے اس کا رنگ اکثر سرخ یا زرد ہوتا ہے' بعض حدیثوں سے مرد کے لئے بھی اس کی اباحت ثابت ہے اور بعض حدیثوں سے ممانعت نکلتی ہے لیکن ممانعت کی حدیثیں زیادہ ہیں اور شاید یہ ناسخ ہیں ان حدیثوں کی جن سے اباحت نکلتی ہے' وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ خلوق خاص عورتوں کی خوشبو ہے تو اس کو لگانے میں گویا عورتوں سے مشابہت کرنی ہے۔

میں:- کہتا ہوں شادی میں دولہا زرد یا سرخ خوشبو لگا سکتا ہے جو اباحت خاص دولہا کے لئے ہے نہ اوروں کے لئے اور یہی وجہ ہے کہ اب تک ہند میں مہندی کی رسم ہے یعنی دولہا کو نکاح کے قریب مہندی لگاتے ہیں' اس کے کپڑے زرد زعفران سے رنگتے ہیں جس کو مانجھ کہتے ہیں اور جن لوگوں نے اس کو ہندوؤں کی رسم قرار دے کر منع کیا ہے ان کو اس کی خبر نہیں کہ آنحضرتؐ کے عہد میں اس کا رواج تھا چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف پر یہی رنگ دیکھ کر آپ نے سبب پوچھا تو انھوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے۔ بعض نے کہا عبدالرحمٰن نے خود یہ خوشبو نہیں لگائی تھی بلکہ دلہن کے ساتھ جسم اور کپڑے کے لگنے سے ان پر اس خوشبو کا نشان پڑ گیا تھا مگر اس تاویل کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

وَاَنَا مُخَلَّقٌ - مجھ پر زرد خوشبو لگی ہوئی تھی۔

تَخَلُّق - زرد خوشبو لگائی -

رَأی عَلَیْهِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَکَ امْرَأَةٌ - ایک شخص پر زرد خوشبو دیکھی اس سے پوچھا کیا تیری عورت ہے (یعنی اگر تیری عورت ہے اور اس کی خوشبو تیرے بدن یا کپڑے سے لگ گئی ہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے تو معذور ہے) -

اَلْعَمُوْدُ الْمُخَلَّقُ - ستون خوشبو لگا ہوا -

وَلَا یَخْلُقُ مِنْ کَثْرَةِ الْوُجُوْدِ - وہ خداوند موجودات کی کثرت سے کبھی پرانا نہیں ہوتا - (بلکہ ہمیشہ ایک ہی حال پر ہے اس کو تغیر نہیں ہے) -

اَلْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ - زرد خوشبو میں لتھڑا ہوا (یعنی ہمیشہ بے ضرورت ایسی خوشبو لگانے والا کیونکہ یہ تکبر، غرور اور رعونت کی نشانی ہے اور عورتوں کی مشابہت ہے) -

هُوَ کَالْجَمَلِ الْمُخَلَّقِ - وہ اچھے پورے اونٹ کی طرح تھا (یعنی ابو جہل لعین) -

وَاخْلَوْلَقَ بَعْدَ تَفَرُّقٍ - ابر پہلے تو ٹکڑے ٹکڑے تھا پھر جمع ہو گیا برسنے کے لائق ہو گیا -

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَغَشَّاکُمْ سَحَابُهٗ وَ اَحْدَقَ بِکُمْ رَبَابُهٗ وَاخْلَوْلَقَ بَعْدَ تَفَرُّقٍ - موت کے بادل نے تم کو ڈھانک لیا ہے اور موت کے ابروں نے تم کو گھیر لیا ہے اور پہلے الگ الگ تھے اب سب اکٹھے ہو گئے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں خَلُقَ اور اَخْلَقَ بِہٖ اور هٰذَا مُخَلَّقَةٌ لِّذٰلِکَ یعنی وہ اس کے لائق ہے -

وَلٰکِنَّهُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ - سورج گہن اور چاند گہن اللہ کے مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں (ان کو عالم کے کون اور فساد میں کوئی دخل نہیں ہے جیسے نجومی لوگ خیال کرتے ہیں) -

لَاتَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تَرْقَعِیْهِ - کسی کپڑے کو پرانا مت سمجھ جب تک اس میں پیوند نہ لگائے (تو کپڑے میں پیوند لگانا آنحضرتؐ اور سلف صالحین کا طریقہ ہے، حضرت عمرؓ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے) -

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ النَّارَ اَلْحَدِیْثَ - اللہ نے بہشت کو دوزخ سے پہلے اور اطاعت کو معصیت سے پہلے اور رحمت کو غضب سے پہلے اور خیر کو شر سے پہلے اور زمین کو آسمان سے پہلے اور حیات کو موت سے پہلے اور سورج کو چاند سے پہلے اور نور کو ظلمت سے پہلے پیدا کیا (یہ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے) -

وَتَحْشُوْهَا الْقَابِلَةُ بِالْخَلُوْقِ - دائی اس میں خوشبو بھردے -

قِیَامُ اللَّیْلِ تَمَسُّکٌ بِاَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ - رات کو عبادت کرنا پیغمبروں کی صفت ہے -

اَکْرَهُ اَنْ اَتَّخِذَ ذٰلِکَ خُلُقًا - میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی عادت کر لوں -

مِنْ صِفَاتِ اَهْلِ الدِّیْنِ حُسْنُ الْخُلُقِ - دین داروں کی صفت خوش خلقی ہے، دوسری حدیث میں اس کی تعریف یوں کی ہے کہ مزاج نرم رکھے، ہر ایک سے جھک کر عاجزی سے ملے، بات ملائمت کے ساتھ کرے، ہنس مکھ رہ کر لوگوں سے ملے -

خَلَقْتُ الْخَیْرَ وَ اَجْرَیْتُهٗ عَلٰی یَدَیْ مَنْ اُحِبُّ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ وَ اَجْرَیْتُهٗ عَلٰی یَدَیْ مَنْ اُرِیْدُهٗ - میں نے خیر کو پیدا کیا اور جس کے ہاتھوں میں نے چاہا اس کو چلایا (اس سے خیر کا کام کرایا) اور میں ہی نے برائی کو پیدا اور جن کے ہاتھوں میں چاہتا ہوں اس کو چلاتا ہوں -

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّعَادَةَ وَالشَّقَاوَةَ - اللہ ہی نے نیک بختی اور بد بختی بنائی -

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ - سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا -

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ - پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا -

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ - پہلے اللہ تعالےٰ نے لوح اور قلم کو بنایا -

خَلٌّ - سوراخ کرنا، خلال خاص کرنا، کم ہونا، دبلا ہونا،

سرکہ دوست-

خِلٌّ یا خُلٌّ - خاص دوست یا جانی دوست جیسے خَلِیْل یہ خِلّةٌ سے نکلا ہے بہ معنی محبت اور برادری خُلَّة کا بھی وہی معنی ہے-

خَلَّةٌ - خصلت' عادت' احتیاج - عرب لوگ کہتے ہیں اَلْخَلَّةُ تَدْعُوْ اِلَی السَّلَّةِ یعنی احتیاج آدمی کو چوری پر مجبور کرتی ہے-

خُلُوْلَةٌ اور خِلَالَةٌ - بھی دوستی-

خَلَلٌ - خراب ہونا' جدا ہونا' دو چیزوں کے درمیان جو جگہ خالی ہو-

اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ ذِیْ خُلَّةٍ مِّنْ خُلَّتِهٖ - میں ہر ایک دوست کی دوستی سے الگ ہوتا ہوں (خالص خدا ہی کی دوستی رکھتا ہوں یہ مرتبہ بہت اعلیٰ ہے جو انبیا اور خاص خاص اولیاء کو حاصل ہوتا ہے' مطلب یہ ہے کہ کسی دوست سے دلی تعلق اور محبت بجز خدا کے نہیں رکھتا یا کسی دوست پر بجز خدا کے مجھ کو اعتماد نہیں ہے یا بجز خدا کے کسی دوست پر میں اپنی حاجت پیش نہیں کرتا)-

لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا - اگر میں (بجز خدا کے) کسی بشر کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر صدیقؓ کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی اور محبت جو ان کے ساتھ ہے وہ دوسروں کی محبت اور دوستی سے بڑھ کر ہے (یعنی اسلامی دوست اور محبت ان کی سب سے زیادہ ہے)-

اَلْمَرْءُ بِخَلِیْلِهٖ یا عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ - آدمی اپنے دوست کے ساتھ رہے گا یا دوست کے مذہب ملت پر ہوگا (تو سمجھ کر دوستی کرو کافر اور فاسق سے دوستی نہ لگاؤ ورنہ تم بھی اس کے ساتھ خراب ہوگے) دوستی سے مراد دلی دوستی ہے نہ ظاہر داری اور خوش اخلاقی یہ تو ہر ایک کے ساتھ ضرورت سے کر سکتا ہے البتہ جہاں دین کا نقصان ہوتا ہو وہاں نرمی اور خوش اخلاقی بھی منع ہے- اللہ تعالیٰ مومنین کی صفت بیان فرماتا ہے اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ اور اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ - یعنی کافروں پر سخت اور تند غصیلے اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ' رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ مومنوں پر رحم دل نرمی کرنے والے-

یَا وَیْحَهَا خُلَّةً لَوْ اَنَّهَا صَدَقَتْ - ارے خراب دوستی کاش وہ سچی ہوتی-

فَیُهْدِیْهَا فِیْ خُلَّتِهَا - اپنے دوستوں میں اس کو تحفہ دے-

فَیُفَرِّقُهَا فِیْ خَلَائِلِهَا - آپ اس کے گوشت کو حضرت خدیجہؓ کی دوست عورتوں میں تقسیم کرتے-

اَللّٰهُمَّ سَادَّا الْخَلَّةِ - یا اللہ احتیاج کو رفع کرنے والے محتاج کی حاجت پوری کرنے والے-

اَللّٰهُمَّ اسْدُدْ خَلَّتَهٗ - یا اللہ اس میت کے جن جن کاموں میں خلل رہ گیا ہو (اس کا مطلب پورا نہ ہوا ہو) تو اس کو بھر دے (پورا کر دے' اس کا نقصان رفع کر دے)-

فَوَاللّٰهِ مَاعَدَا اَنْ فَقَدْ نَاهَا اِخْتَلَلْنَاهَا - خدا کی قسم اس کے جانے کی دیر تھی کہ ہم کو اس کی احتیاج پڑی (پھر ہم اس کو ڈھونڈھنے اور طلب کرنے لگے)-

عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یُخْتَلُّ اِلَیْهِ - تم اپنے اوپر علم کو لازم کرلو معلوم نہیں کب اس کی احتیاج ہوتی ہے (کوئی علم ایسا نہیں جو بے کار ہو کبھی نہ کبھی اس کی ضرورت پڑتی ہے)-

اُتِیَ بِفَصِیْلٍ مَّخْلُوْلٍ - ایک اونٹ کا بچہ لایا گیا جس کی زبان پر لکڑی لگی ہوتی تھی (جس کو خِلَال کہتے ہیں وہ اس لئے لگاتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے' بعض نے کہا مخلول سے موٹا مراد ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے' حاملہ اونٹنی کے بچہ کو خَلٌّ کہتے ہیں کیونکہ وہ خلال کی طرح دبلا اور نقیہ ہوتا ہے' حریری کہتا ہے وَلِیْ مِنْهُ سُلَالَةٌ کَاَنَّهٗ جَلَالَةٌ اس سے میرا ایک بچہ ہے خلال کی طرح دبلا پتلا نقیہ-

کَانَ لَهٗ کِسَاءٌ فَدَکِیٌّ فَاِذَا رَکِبَ خَلَّهٗ عَلَیْهِ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس فدک کی ایک کملی تھی جب آپ سوار ہوتے تو اس کے دونوں کنارے لکڑی یا لوہے سے جوڑ کر اوڑھ لیتے - (سبحان اللہ باوجود یہ کہ آپ ملک حجاز' عرب اور شام کے حاکم تھے)-

خَلَّلْتُهٗ بِالرُّمْحِ - میں نے برچھے سے اس کو کونچا-

فَتَخَلَّلُوْهُ بِالسُّيُوْفِ مِنْ تَحْتِيْ - لوگوں نے امیہ بن خلف کو (جس کے بچانے کے لئے میں اس پر اوندھا ہو گیا تھا) نیچے سے تلواریں کونچ کونچ کر مار ڈالا (یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا قول ہے) اوپر سے اس لئے نہ مار سکے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اس پر جھک گئے تھے-

اَلتَّخَلُّلُ مِنَ السُّنَّةِ - دانتوں میں خلال کرنا سنت ہے (کیونکہ اس میں دانتوں کی صفائی ہے)-

تَخَلُّلْ اور تَخْلِيْل - دونوں کا معنی خلال کرنا اور کبھی بالوں یا ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر انگلیاں ڈالنے کو بھی کہتے ہیں جیسے وضو میں کرتے ہیں-

مَاتَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ فَلْيَأْكُلْ - جو کھانا وغیرہ خلال کرنے سے نکلے اس کو تھوک دے اور جو زبان پھرا کر نکالے وہ کھا جائے (کیونکہ خلال سے جو نکلتا ہے کبھی اس میں خون ملا ہوتا ہے- طیبی نے کہا اگر زبان سے جو نکالے اس میں بھی خون ملے ہونے کا یقین ہو تو اس کا بھی نگل جانا حرام ہوگا)-

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُتَخَلِّلِيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ فِي الْوُضُوْءِ وَالطَّعَامِ - میری امت کے جو لوگ وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں ان پر اللہ رحم کرے یا ان پر رحم کرے گا (کیونکہ وہ صفائی اور طہارت کی تکمیل چاہتے ہیں)-

خَلِّلُوْا بَيْنَ الْاَصَابِعِ لَا يُخَلِّلُ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا النَّارَ - انگلیوں میں خلال کرو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آگ نہیں ڈالے گا (وہ دوزخ کی آگ سے بچیں گی)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ الْكَلَامَ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ الْكَلَأَ بِلِسَانِهَا - اللہ تعالیٰ اس مرد کو پسند نہیں کرتا جو بڑا زبان دراز (بکی بہت باتیں بنانے والا) ہو تو باتوں کو اس طرح لپیٹے (چپڑ چپڑ باتیں کرے) جیسے گائے گھاس کو زبان سے جلد جلد لپیٹ لپیٹ کر کھاتی ہے (زبان درازی اور طلاقت لسانی کوئی عمدہ چیز نہیں ہے گو بعض دنیادار احمق لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہیں ایسا آدمی اکثر جھوٹا اور حیلہ باز ہوتا ہے)-

يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ - دجال شام اور عراق کے درمیان رستے سے نکلے گا- (یعنی اس راہ میں سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے' ایک روایت میں مِنْ حَلَّةٍ ہے حائے مہملہ سے یعنی شام اور عراق کی جانب اور سمت سے' ایک روایت میں مِنْ حِلّهٖ ہے یعنی اپنے اترنے کے مقام سے' ایک روایت میں مِنْ حَلَّةَ ہے تو حلہ کسی مقام کا نام ہے شام اور عراق کے درمیان' بعض نے کہا حلہ پتھریلا اور ناہموار مقام)-

يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ - درختوں کے اندر سے گھس آئیں گے-

خَلَّةٌ اور خَصْلَةٌ - دونوں کا ایک معنی ہے یعنی عادت اور صفت-

مَاهٰذَا بِاَوَّلِ مَا اَخْلَلْتُمْ بِيْ - یہ پہلا مرتبہ نہیں ہے جو تم نے مجھ کو کمزور کر دیا (بلکہ کئی بار میری مدد نہ کر کے مجھ کو خراب اور کمزور کر دیا ہے)-

اِنَّا نَلْتَقِطُ الْخَلَالَ - ہم گدر کھجوریں چن رہے تھے خَلَال جمع ہے خَلَالَةٌ کی وہ کھجور جس کا پکنا شروع ہو گیا ہو-

اَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ - میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں کے درمیان فتنے اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں (پے در پے بہت سے' اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بہت فتنے ہوں گے)-

سَدُّوا الْخَلَلَ - صفوں میں جو خالی جگہیں رہ جائیں ان کو بھر دو (جب پہلی صف پوری بھر جائے اس وقت دوسری صف شروع کرو)-

خَلَّتَانِ لَايُحْصِيْهِمَا مُسْلِمٌ - دو خصلتیں ایسی ہیں جو کوئی مسلمان ان کو بجالائے گا ان کا خیال رکھے گا-

ضَنِيْنٌ بِخَلَّتِهٖ - (یہ مومن کی حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا-

خِلَّةٌ - جو چیز دانتوں میں رہ جا ــــ

خِلَال - وہ چیز جو دانتوں میں ڈال کر اس سے صفائی کریں-

نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِالْخِلَالِ - جبریلؑ خلال کرنے کا حکم لے کر آئے اس کی جمع اَخِلَّۃٌ ہے-

خَلِیْلُ بْنُ اَحْمَدَ - مشہور نحوی ہے-

خُلُوٌّ یا خَلَاءٌ - خالی ہونا' مرجانا' گذرجانا' چھوڑ دینا کسی کے ساتھ تنہائی کرنا جیسے خَلْوٌ اور خَلْوَۃٌ ہے-

تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً قَدْ خَلَا مِنْھَا - میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی بہت عمر گذر گئی ہے (یعنی جہاں دیدہ اور بوڑھی ہے)-

فَلَمَّا خَلَا سِنِّیْ وَ نَثَرْتُ لَہٗ ذَا بَطْنِیْ - جب میری عمر گذر چکی (میں بوڑھی ہوگئی جوانی ڈھل گئی) اور میں نے اپنا یہ پیٹ اس کے لئے پھیلا دیا (اس سے اولاد جنی)-

اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ مُخْلِیًا بِہٖ - کیا تم میں سے ہر شخص چاند کو اکیلے اکیلے نہیں دیکھ سکتا (ہر شخص اس کو اس طرح دیکھ سکتا ہے گویا اس کے ساتھ تنہائی ہے' یہی مثال ہے پروردگار کے دیدار کی ہر ایک مومن اس کو فراغت کے ساتھ بغیر اڑچن اور ہجوم کے دیکھے گا)-

لَسْتُ لَکَ بِمُخْلِیَۃٍ - میں کچھ اکیلی تو آپ کے پاس ہوں نہیں (بلکہ آپ کی تو بہت سی بیبیاں ہیں اس لئے اگر میری بہن بھی آپ کے نکاح میں آئے تو مجھ کو رنج کا ہے کا ہے)- نہایہ میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَاَۃٌ مُخْلِیَۃٌ یہ عورت بے شوہر ہے' یہاں مخلیہ سے یہ معنی مراد نہیں ہے (بلکہ ام حبیبہ کا مطلب یہ ہے کہ کچھ میں نے آپ کو بیبیوں سے خالی تو پایا نہیں یعنی میں اکیلی آپ کی بیوی تھوڑے ہوں ماشاء اللہ آپ کی بہت سی بیبیاں ہیں ان میں اگر ایک میری بہن بھی ہوئی تو رنج کی کیا بات ہے بلکہ خوشی ہے کہ میری بہن کو بھی آپ کی زوجیت کا شرف حاصل ہو)-

اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ لِلّٰہِ وَ تَخَلَّیْتُ - (معاویہ قشیری نے پوچھا اسلام کی نشانی کیا ہے فرمایا تو یوں کہے) میں نے اپنا منہ اللہ کی رضامندی کے لئے زمین پر رکھ دیا (اس کے حکموں کو مان لیا) اور شرک سے جدا ہوگیا (معبودان باطل سے بیزار اور علیحدہ ہوگیا)-

اَنْتَ خِلْوٌ مِّنْ مُّصِیْبَتِیْ - تم پر وہ مصیبت تھوڑی ہے جو مجھ پر پڑی ہے-

خِلْوٌ - کا معنی فارغ البال فکروں سے پاک اور تنہا-

اِذَا کُنْتُ اِمَامًا اَوْ خِلْوًا - جب تو امام ہو یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہو (یعنی منفرد ہو)-

اِذَا اَدْرَکْتَ مِنَ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَاخْلِ وَجْھَکَ وَضُمَّ اِلَیْھَا رَکْعَۃً - اگر تو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائے (ایک رکعت امام پڑھ چکا ہو اس وقت پہنچے) تو جب امام سلام پھیرے تو اکیلا رہ کر ایک رکعت اور ملالے (گویا جمعہ مل گیا ظہر پڑھنے کی حاجت نہیں اگر ایک رکعت بھی امام کے ساتھ نہ ملے تب جماعت میں شریک ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد ظہر کی چار رکعتیں پڑھے) بعض نے فَاخْلِ وَجْھَکَ کا یہ معنی کیا ہے کہ اپنے تئیں آڑ میں چھپائے کسی کو معلوم نہ ہو کہ تیری ایک رکعت جاتی رہی ہے یا اپنے سامنے کسی چیز کی آڑ کر لے کیونکہ لوگ جمعہ پڑھ کر ایک بارگی لوٹیں گے تو تیرے سامنے سے نہ گذریں-

فَخَلّٰی عَنْھُمْ اَرْبَعِیْنَ عَامًا ثُمَّ قَالَ اخْسَئُوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنَ - (جب دوزخی لوگ داروغہ کو پکاریں گے کہیں تمہارا مالک ہمارا فیصلہ کر دے تو بہتر ہے کاش ہم مر جائیں اس عذاب سے چھوٹ جائیں- وہ کیا کرے گا) چالیس برس تک ان کی طرف سے منہ پھیر لے گا جیسے کچھ سنتا ہی نہیں ان کو بکنے دے گا) چالیس برس کے بعد یہ جواب دے گا چلو دور ہو اسی میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو-

فَخَلَوْا فَقَالَ عُثْمَانُ - دونوں تنہائی میں گئے تب حضرت عثمانؓ نے کہا-

یَسْتَحْیُوْنَ اَنْ یَّتَخَلَّوْا فَیُفْضُوْا اِلَی السَّمَاءِ - کچھ لوگ اس میں شرم کرنے لگے کہ آسمان کے نیچے اپنا ستر کھول کر پائخانہ کریں-

لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا - وہاں کی ہری گھاس نہ کاٹی جائے

(گھاس جب تک گیلی اور ہری رہے اس کو خلا کہتے ہیں پھر جب سوکھ جائے تو وہ حشیش ہے) طیبی نے کہا امام شافعی نے حرم کی مٹی اور پتھر بھی دوسرے مقاموں میں لے جانا مکروہ رکھا ہے البتہ زمزم کا پانی تبرک کے طور پر لے جا سکتا ہے۔

كَانَ يَخْتَلِي لِفَرَسِهٖ - عبداللہ بن عمرؓ اپنے گھوڑے کے لئے ہری گھاس کاٹتے تھے' عمرو ابن مرہ کی حدیث میں ہے إِذَا اخْتُلِيَتْ فِي الْحَرْبِ هَامُ الْاَكَابِرِ - جب جنگ میں رئیسوں کے سر کاٹے جائیں' امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا اگر آٹا شراب کی تلچھٹ میں گوندھا جائے (یا شراب کا خمیر اس میں ملایا جائے یا کسی اور نشہ آور چیز مثلاً سیندھی تاڑی وغیرہ کا) انھوں نے کہا اگر تلچھٹ نشر کرتا ہے تب اس آٹے کی روٹی نہ کھانی چاہئے (ہمارے زمانہ میں بھی بہت سے علماء نے یہی فتوے دیا ہے اور نان پاؤ کھانے سے منع کیا ہے کیونکہ اس کے خمیر میں شراب سیندھی تاڑی ڈالی جاتی ہے مگر محققین اہل حدیث کہتے ہیں کہ شراب ناپاک نہیں ہے صرف حرام ہے اور جب روٹی پک گئی تو شراب مفقود ہوگئی آگ پر جل گئی اب روٹی حلال ہے) یہ امام مالک کا فتوی اصمعی نے معتمر بن سلیمان سے بیان کیا تو انھوں نے یہ شعر پڑھا

رَاٰی فِيْ كَفِّ صَاحِبِهٖ خَلَاةً
فَتُعْجِبُهٗ وَ يُفْزِعُهُ الْجَرِيْرُ

یعنی اونٹ نے (جو بھڑک کر نکل بھاگا تھا) اپنے مالک کے ایک ہاتھ میں ہری ہری دوب دیکھی اور دوسرے ہاتھ میں رسی ہری گھاس تو اس کو پسند آئی لیکن رسی دیکھ کر گھبرا گیا' مطلب معتمر کا یہ ہے کہ شراب کے خمیر کی روٹی بہت عمدہ اور ملایم پھولی ہوئی تو ہوتی ہے اس کے کھانے کو جی چاہتا ہے مگر ادھر امام مالکؒ کے فتوے کا ڈر ہے کہیں یہ روٹی حرام نہ ہو۔

كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ لِزَوْجَتِهٖ اَنْتِ خَلِيَّةٌ فَكَانَتْ تَطْلُقُ مِنْهُ - جاہلیت کے زمانہ میں خلیۃ طلاق تھا یعنی جب کوئی اپنی عورت سے کہتا اَنْتِ خَلِيَّةٌ تو وہ مطلقہ ہو جاتی - اسلام میں بھی یہ لفظ طلاق کا کنایہ سمجھا جاتا ہے اگر طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق پڑ جائے گی۔

فَقَالَتْ لَا اَرْضٰی حَتّٰی تَقُوْلَ خَلِيَّةٌ طَالِقٌ - ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میری مثال تو بیان کر یعنی مجھ کو کسی جاندار سے تشبیہ دے - اس نے کہا تو ہرنی ہے تو کبوتری ہے) وہ کہنے لگی میں تو خوش نہیں ہوں گی جب تک تو یوں نہ کہے تو بندھن سے چھٹی ہوئی ہے تو بن مہار ہے (عورت نے اپنے خاوند کو فریب دینا چاہا اس کا مطلب یہ تھا کہ خاوند ان الفاظ کو کہہ دے اور اس پر طلاق پڑ جائے' خاوند تھے بھولے بھالے میاں' انھوں نے عورت کی خواہش کے موافق یہ الفاظ کہہ دیئے اب مقدمہ حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا عورت یہ کہتی تھی کہ مجھ پر طلاق پڑ گئی لیکن حضرت عمرؓ نے اس کے خاوند سے فرمایا اپنی عورت کا ہاتھ پکڑ کر لے جا وہ تیری جورو ہے کیونکہ خاوند کی نیت طلاق کی نہ تھی اور ایسے الفاظ سے اسی وقت طلاق پڑتی ہے جب طلاق کی نیت ہو)۔

كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ فِي الْاُلْفَةِ وَالْوَفَاءِ لَا فِي الْفُرْقَةِ وَالْخَلَاءِ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں (یعنی میں ابوزرع کی طرح تجھ کو طلاق دینے والا نہیں)۔

فَهُمْ كَلَّمُوْنِيْ فِيْ خَلَايَا لَهُمْ - انھوں نے مجھ سے ان مقاموں کی نسبت گفتگو کی جہاں شہد کی مکھیاں اپنے پیٹ خالی کرتی ہیں - (شہد اگلتی ہیں چھتے لگاتی ہیں - ان کی درخواست یہ تھی کہ یہ مقامات ان کے لئے محفوظ کر دئے جائیں دوسرے لوگ وہاں کا شہد نہ لے سکیں)۔

فِيْ خَلَايَا الْعَسَلِ الْعُشْرُ - شہد کے چھتوں میں دسواں حصہ لیا جائے گا۔

وَخَلَاكُمْ ذَمٌّ مَالَمْ تَشْرُدُوْا - تم سے برائی اتر گئی جب تک بھاگو نہیں' عرب لوگ کہتے ہیں اِفْعَلْ ذٰلِكَ وَ خَلَاكَ ذَمٌّ - یہ کام کر تجھ پر کوئی برائی نہیں (یعنی کچھ عیب نہیں ہو سکتا تو معذور ہے)۔

اِنَّكَ تُنْهٰی عَنِ الْغَنِيِّ وَ تَسْتَخْلِيْ بِهٖ - تو اوروں کو تو بری بات سے منع کرتا ہے اور تنہائی میں برا کام کرتا ہے۔

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبری کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگری کنند[1]

لَا یَخْلُوْ عَلَیْھِمَا اَحَدٌ بِغَیْرِ مَکَّۃَ اِلَّا لَمْ یُوَافِقَاہُ - مکہ کے سوا اور کسی ملک میں اگر کوئی پانی اور گوشت پر اکتفا کرے دوسری غذا نہ کھائے تو کبھی موافق نہ آئیں گے (اس کو نقصان ہوگا بیمار ہو جائے گا مگر مکہ مکرمہ کی ہوا میں اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ نرے گوشت اور پانی پر آدمی گذر کر سکتا ہے۔

مُؤَلِفُ :- کہتا ہے ایک امر کا تجربہ تو مجھ کو بھی ہوا ہے' مدینہ طیبہ میں میں نے کئی دنوں تک نری کھجور پر گذر کی اور پیچش وغیرہ کچھ نہیں ہوا' اگر ہندوستان میں ایک وقت بھی کوئی پیٹ بھر کر کھجور کھائے تو بیمار ہو جاتا ہے)-

فَاسْتَخْلَاہُ الْبُکَاءُ - اس کو اکیلے رونا آ گیا - عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلٰی فُلَانٌ عَلٰی شُرْبِ اللَّبَنِ - وہی اکیلا دودھ پی گیا -

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ - پھر آپ کو تنہائی پسند ہو گئی -

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ - جب جماعت کی تکبیر ہو اور تم میں سے کسی کو پائخانہ لگے (تو وہ حاجت کے لئے چلا جائے اور جماعت کا ترک اس کے لئے جائز ہے)-

اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ - آپ جب پائخانہ میں جانے لگتے (کیونکہ پائخانہ میں ذکر الٰہی درست نہیں ہے - بعض نے اس کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا اور پائخانہ میں ذکر الٰہی کرنا درست رکھا ہے' بعض نے کہا دل سے ذکر کرنا درست ہے -

میں :- کہتا ہوں فتاویٰ قنیہ جو حنفیہ کی فقہ کی معتبر کتاب ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ پائخانہ میں قرآن پڑھنا درست ہے حالانکہ آنحضرتؐ نے استنجا کی حالت میں سلام کا جواب تک نہیں دیا جیسے صحیح حدیث سے ثابت ہے)-

اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتِمَہٗ - آپ جب پائخانہ جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار ڈالتے (اس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا' اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ایسی انگشتری جس میں اللہ یا رسول کا نام کندہ ہو اس کو پائخانہ میں نہ لے جائے یا ایسا کرے کہ اس کا نقش اندر کی طرف مٹھی میں بند کر لے - اگر کسی کا نام محمد ہو اور وہ انگشتری پر کندہ ہو تب اس کا پائخانہ میں لے جانا مکروہ نہ ہوگا' بعض نے کہا مکروہ ہوگا کیونکہ آپ کا نام نامی ہر حال میں واجب التعظیم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ کراہت اس پائخانہ میں ہے جو آبادی میں بنا ہوتا ہے یا جنگل میں بھی یا ہر جگہ لیکن ظاہر یہی ہے کہ ہر حال میں مکروہ ہے -

لِیَتَقَدَّمْ اَحَدُکُمْ وَ ذَھَبَ الْخَلَاءَ - تم میں سے کوئی امامت کے لئے آگے یہ کہہ کر وہ پائخانہ کو گئے اس کے آگے جو ہے فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تو یہ علت ہے لِیَتَقَدَّمُ کی اور ذَھَبَ الْخَلَاءُ بیچ میں جملہ معترضہ ہے -

لَایَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ رَحْمٍ مَّحْرَمٍ - کوئی شخص کسی بیگانی عورت سے تنہائی نہ کرے مگر جب اس کا کوئی محرم رشتہ دار موجود ہو (یا اس کا خاوند موجود ہو وہ بھی محرم کے قائم مقام ہے' یہ تنہائی حرام ہے اگر ایسا چھوٹا بچہ موجود ہے جس سے شرم نہیں ہو سکتی تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے طیبی نے کہا خوبصورت بے ریشہ لڑکا بھی عورت کا حکم رکھتا ہے اس کے ساتھ بھی تنہائی درست نہیں جب تک تیسرا شخص موجود نہ ہو)-

اَلَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّھِمْ - جو شخص لوگوں کے رستے یا ان کے سایہ لینے کی جگہ میں پاخانہ کرے -

اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ تَخَلّٰی - جب رات کو بیدار ہوتے تو پائخانہ میں جاتے -

اِذَا کَانَ اَحَدُنَا خَالِیًا - جب کوئی ہم میں سے اکیلا تنہا ہو (تو فرمایا اللہ سے زیادہ شرم کرنا چاہئے - فتنی نے کہا خلوت میں ضرورت سے ننگا ہونا درست ہے اور بے ضرورت مکروہ یا حرام ہے -

اِنَّ اللّٰہَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِہٖ وَ خَلْقُہٗ خِلْوٌ مِنْہُ - اللہ اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور مخلوق اس کی اس سے جدا ہے (اس

---

[1] مولوی حضرات محراب و منبر پر تو بڑے جلوے دکھاتے ہیں مگر جب لوگوں سے الگ ہوتے ہیں تو کچھ اور ہی کام کرتے ہیں۔ (م)

حدیث سے ان لوگوں کا خیال باطل ہوا جو معاذ اللہ حلول اور اتحاد کے قائل ہیں کہتے ہیں اللہ ہم میں ہے اور ہم اللہ میں ہیں۔ تمام سلف صحابہ اور تابعین کا یہی اعتقاد تھا کہ اللہ کی ذات بائن عن خلقہ علیٰ عرشہ[1] ہے)۔

فَيُخَلِّيْنِيْ اَدُوْرُ مَعَهٗ - وہ مجھ کو چھوڑ دیتا ہے میں اس کے ساتھ گھومتا رہتا ہوں (جدھر وہ جاتا ہے میں بھی ادھر جاتا ہوں)۔

لَاتُخَلِّنِيْ مِنْ يَّدِكَ - مجھ کو اپنی نعمت سے خالی مت رکھ (محروم مت کر)۔

خَلّٰى عَنْهُمْ - ان کو چھوڑ دیا۔

خَلْوَتِ صَحِيْحَهْ - جورو مرد کی تنہائی جہاں جماع سے کوئی امر مانع نہ ہو۔

سَتَعْقِبُوْنَ مِنِّيْ جُثَّةً خَلَاءً - تم میرا جسم عنقریب جان سے خالی دیکھو گے (یعنی میں مارا جاؤں گا یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

خَوَالِي الْاَعْوَامِ - سنین گذشتہ۔

خَلَا - حرف جر ہے جیسے حاشا اور خلا کے بعد جو لفظ آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْمِيْمِ

خَمْدٌ یا خُمُوْدٌ - بجھ جانا۔

اِخْمَادٌ - بجھا دینا۔

خَامِدُوْنَ - مرے ہوئے، بجھے ہوئے۔

فَاِذَا خَمَدَتْ - جب وہ آگ دھیمی ہو جائے گی، اس کی لپٹ کم ہو جائے گی۔

خَمَدَ الْمَرِيْضُ - بیمار بے ہوش ہو گیا یا مر گیا۔

خَمَدَتِ الْحُمّٰى - بخار دب گیا۔

خَمْرٌ - ڈھانپنا، چھپانا، شراب پلانا، خمیر ملانا۔

خَمَرٌ - چھپ جانا۔

تَخْمِيْرٌ - خمیر ملانا، چھپانا۔

مُخَامَرَةٌ - ملانا، فریب کرنا بیع میں، اقامت کرنا، مل جانا، گھس جانا، چھپ جانا۔

اِخْمَار - چھپ جانا کینہ رکھنا، چھپا لینا، خمیر کرنا، غافل کرنا، عطا کرنا۔

تَخَمُّرٌ - اوڑھنی اوڑھنا (سر بندھن)۔

خِمَارٌ - بکسرۂ خا سر بندھن جس سے عورت اپنے بال چھپاتی ہے۔

خَمَارٌ - بہ فتحہ خا، لوگوں کی کثرت۔

خُمَارٌ - بہ ضمۂ خا سر گھومنا جو شراب پینے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

خَمِّرُوا الْاَنَاءَ وَ اَوْكِئُوا السِّقَاءَ - پانی یا دودھ کا برتن ڈھانپ دو اور مشک پر ڈانٹ لگا دو (تاکہ کیڑا وغیرہ اس میں نہ جا سکے)۔

هَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ - (آنحضرتؐ کے پاس دودھ کا برتن لایا گیا فرمایا) تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا اگر ڈھکنے کے لئے کچھ نہ ملتا۔

لَاتَجِدُ الْمُؤْمِنَ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلَاثٍ فِيْ مَسْجِدٍ يَعْمُرُهٗ اَوْ بَيْتٍ يَخْمُرُهٗ اَوْ مَعِيْشَةٍ يُدَبِّرُهَا - مسلمان کو ہمیشہ تین کاموں میں سے ایک میں تو مصروف پائے گا یا تو مسجد کی تعمیر (یا مرمت آبادی) کر رہا ہو گا یا گھر کو چھا رہا ہو گا (اس کی درستی اور اصلاح میں مشغول ہو گیا) یا روٹی کمانے کی فکر میں ہو گا (مطلب یہ ہے کہ مسلمان وہی ہے جو اپنے وقت کو بیکار لہو و لعب اور کھیل کود میں ضائع نہیں کرتا بلکہ آخرت کی یا دنیا کی اصلاح میں اپنا وقت صرف کرتا ہے اور جن کاموں میں نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا مثلاً مرغ بازی، پتنگ بازی، ناچ رنگ وغیرہ ان سے بچا رہتا ہے)۔

نَلْتَمِسُ الْخَمَرَ - ہم کوئی سر چھپانے کی جگہ ڈھونڈتے تھے (جیسے درخت مکان وغیرہ)۔

---

[1] (اللہ) اپنی مخلوق سے جدا اور عرش پر مستوی ہے۔ (م)

فَابْغِنَا مَكَانًا خَمَرًا - ایک ایسی جگہ ہم کو تلاش کر دو جہاں آڑ ہو (سایہ ہو گنجان درخت ہوں)-

حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ - یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جس پر گنجان درخت ہیں یعنی بیت المقدس کا پہاڑ-

يَا اَخِيْ اِنْ بَعُدَتِ الدَّارُ مِنَ الدَّارِ فَاِنَّ الرُّوْحَ مِنَ الرُّوْحِ قَرِيْبٌ وَطَيْرُ السَّمَاءِ عَلٰى اَرْفَةِ خَمَرِ الْاَرْضِ تَقَعُ - (سلمان فارسیؓ نے ابوالدرداء صحابی کو لکھا جو ان کو شام کے ملک کی طرف بلاتے تھے) بھائی جان اگرچہ میرا گھر تمہارے گھر سے دور ہے (بعد مکانی ہے) مگر جان تو جان سے نزدیک ہے (قرب روحانی حاصل ہے) اور آسمان کا پرندہ اس زمین پر اترتا ہے جہاں خوب پیداوار ہو) آب و دانہ کی افراط ہو' سرسبز و شاداب ہو' سلمان کا مطلب یہ تھا کہ میں جس ملک میں ہوں وہ خوب آباد اور سرسبز ہے میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا)-

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ اَخْمَرُ مَا كَانُوْا - میں مسجد میں گیا وہاں خوب مجمع تھا (بہت لوگ جمع تھے)- عرب لوگ کہتے ہیں دَخَلَ فِيْ خَمَارِ النَّاسِ وہ لوگوں کے جماؤ میں (جتھے میں) گھس گیا-

اَكُوْنُ فِيْ خَمَارِ النَّاسِ - میں لوگوں کے جتھے میں (چھپا ہوا) رہوں گا (کوئی مجھ کو پہچان نہ سکے گا)-

نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ - ذرا مسجد میں سے سجدہ گاہ مجھ کو اٹھا دے- (یہ آنحضرتؐ نے بیوی ام سلمہؓ سے فرمایا وہ حیض کی حالت میں تھیں' خمرہ وہ چھوٹا ٹکڑا بوریے کا یا کھجور کے پتوں سے بنا ہوا جس پر سجدے میں آدمی کا سر فقط آ سکتا ہے' ایک روایت میں یوں ہے کہ چوہے نے چراغ کی بتی کھینچ کر آنحضرتؐ کے اس خمرہ پر ڈال دی جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درھم برابر وہ جل گیا' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خمرہ بڑے کو بھی کہتے ہیں' ابن اثیرؒ نے شرح جامع الاصول میں کہا کہ خمرہ سجدہ گاہ جس پر ہمارے زمانہ میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں-

میں:- کہتا ہوں اس حدیث سے سجدہ گاہ رکھنا مسنون ٹھہرا اور جن لوگوں نے اس سے منع کیا ہے اور رافضیوں کا طریق قرار دیا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے- میں تو کبھی کبھی اتباع سنت کے لئے پنکھ جو بوریے سے بنا ہوتا ہے بجائے سجدہ گاہ کے رکھ کر اس پر سجدہ کرتا ہوں اور جاہلوں کے طعن و تشنیع کی کچھ پرواہ نہیں کرتا- ہمیں سنت رسول اللہ سے غرض ہے کوئی رافضی کہے یا کوئی خارجی پڑا بکا کرے)- بعض نے ناولینی الخمرۃ من المسجد کے یہ معنی کئے ہی کہ آپ مسجد میں تھے اور بیوی ام سلمہ سے فرمایا کہ مجھ کو سجدہ گاہ اٹھا کر دے دے چونکہ آپ اعتکاف میں تھے اس لئے مسجد کے باہر نہ جا سکے-

اِنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفِّ وَالْخِمَارِ - آنحضرتؐ موزے اور عمامہ پر مسح کر لیتے تھے- (اہل حدیث نے ہر طرح عمامہ پر مسح جائز رکھا ہے خواہ سارا مسح عمامہ پر کرے یا تھوڑے سے سر پر کر کے باقی مسح عمامہ پر پورا کرے)-

مَا اَشْبَهَ عَيْنَكَ بِخِمْرَةِ هِنْدٍ - (عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا) تمہاری آنکھ ہندہ سے کیسی مشابہ ہے جب وہ اوڑھنی اوڑھتی تھی-

اِنَّ الْعَوَانَ لَاتُعَلَّمُ الْخِمْرَةَ - آزمودہ کار دیرینہ عورت کو اوڑھنی اوڑھنا تھوڑا سکھاتے ہیں (وہ تو اس کو خوب جانتی ہے- یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی دانش مند آدمی کو کوئی عقل کی بات بتلائے)-

مَنِ اسْتَخْمَرَ قَوْمًا اَوَّلُهُمْ اَحْرَارٌ وَّ جِيْرَانٌ مُسْتَضْعَفُوْنَ فَاِنَّ لَهٗ مَا قَصَرَ فِيْ بَيْتِهٖ - جس شخص نے زبردستی ان لوگوں کو غلام بنا لیا جو اصل میں آزاد تھے یا ان ناتوان لوگوں کو جنھوں نے اس کی پناہ لی تھی (یعنی جاہلیت اور کفر کے زمانہ میں) تو وہ اسلام کے زمانہ میں بھی ان پر قابض رہے گا جن کو اس نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا (غلام بنا کر ان سے خدمت لے رہا تھا' مطلب یہ ہے کہ اسلام کے زمانہ میں اب نئی تحقیقات ہو کر وہ آزاد نہ ہو سکیں گے بلکہ جاہلیت کے زمانہ سے اگر وہ غلاموں کے طور پر رہے تھے تو اب بھی غلام ہی

رہیں گے)۔

مَلَّكَهٗ عَلٰی عُرُبِهِمْ وَ خُمُوْرِهِمْ - اس نے اس کو عربوں اور گاؤں والوں دیہاتیوں کا مالک بنا دیا (وہ اس کے رعایا بن گئے طرح طرح کے محصولات اور ٹیکس اس کو دینے لگے)۔

اِنَّهٗ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَهُ اللّٰهُ - سمرہ بن جندب نے انگور کا شیرہ (جس سے شراب بنایا جاتا ہے اس شخص کے ہاتھ) بیچا (جو اس کو شراب بناتا تھا) حضرت عمرؓ نے (یہ سن کر) کہا اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کرے (انگور کے شیرے کو مجازاً اس لحاظ سے کہ وہ شراب ہونے والا تھا خمر کہہ دیا - یہ بھی مکروہ ہے کہ جو شخص شراب بناتا ہو اس کے ہاتھ شیرہ بیچے اور یہ مراد نہیں ہے سمرہ بن جندبؓ نے شراب بیچا کیونکہ وہ ایک صحابی تھے۔ شراب بیچنے کی حرمت سے واقف تھے)۔

لَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ - اس کا سر مت ڈھانپو (تاکہ احرام کی نشانی قائم رہے اور قیامت کے دن وہ لبیک پکارتا ہوا اٹھے)۔

يَخْمِرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ - ہانڈی اور تندور کو چھپا دے۔

هَلَّا خَمَّرْتَهٗ - تو نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا (کیونکہ شیطان ڈھانپا ہوا برتن نہیں کھولتا اور وبا اور طاعون کے اثرات سے ڈھانپا ہوا کھانا پانی محفوظ رہتا ہے' حال کے اصبا اور حاذق ڈاکٹروں کی تشخیص سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وبا اور طاعون کے کیڑے ہوا میں اڑ کر جاتے ہیں اور دوسرے مقام یا ملک میں بھی وبا اور طاعون پھیلاتے ہیں اس لئے برتن کا ڈھانپنا عین حکمت ہے اور جو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تھا اطباء کی تشخیص میں بھی وہی صحیح اور درست نکلا)۔

اَلْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ - شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے (اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اور چیزوں سے شراب نہیں بنتا بلکہ مدینہ طیبہ میں اس وقت یہی پانچ شراب رائج ہوں گے آپ نے ان کو بیان فرما دیا' یعنی انگور کھجور جو جوار شہد جیسے دوسری حدیث میں فرمایا اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ یعنی شراب ان دو درختوں سے بنتا ہے کھجو اور انگور سے اور اس کی دلیل دوسری صحیح حدیث ہے کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور لغت میں بھی خمر عام ہے ہر نشہ لانے والے شراب کو کہتے ہیں یعنی جو عقل کو ڈھانپ لے عقل میں مل جائے اور حضرت عمرؓ نے بھی یہی فرمایا کہ اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (نشہ لائے)۔

فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ - سر ڈھانپے اور سوار ہو جائے (گو اس نے ننگے سر جانے کی منت مانی تھی کیونکہ عورت کو سر چھپانا فرض ہے اور گناہ کے کام کی منت لغو ہے اور پیدل چلنے کی منت رنج ہے لیکن شاید اس کو پیدل چلنے کی طاقت نہ ہو گی)۔

وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَالَيَّتَيْنِ - وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھی فرمایا بس ایک پیچ دو پیچ نہ کر (تاکہ مردوں کے عمامہ کے مشابہ نہ ہو جائے)۔

اَمَرَهَا اَنْ يَّجْعَلَ الْخِمَارَ عَلٰی رَاْسِهَا وَ تَحْتَ حَنَكِهَا - آپ نے عورت کو حکم دیا کہ سر بندھن اپنے سر پر ڈالے اور ٹھوڑی کے تلے بس ایک ہی پھیرا رکھے (تاکہ مردوں کی مشابہت نہ ہو' دوسرا یہ کہ کئی پھیرے کرنا اسراف میں داخل ہے)۔

شَقَّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ - بعض نے خُمْرًا بہ سکون میم بھی پڑھا ہے یعنی اس کو پھاڑ کر ان عورتوں کے سر بندھن کر دے جن کا نام فاطمہ ہے (فاطمہ بیس صحابی عورتوں کا نام تھا لیکن مشہور ترین تین ہیں - ایک تو فاطمہ زہراؓ آنحضرتؐ کی صاحب زادی' دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ' تیسری فاطمہ بنت حمزہؓ - اس حدیث میں یہی تین عورتیں مراد ہیں)۔

خَمَّرَهٗ عُمَرُ بِالثَّوْبِ - حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا (جب آپ پر وحی کی حالت طاری ہوئی اور یعلی بن امیہ کو بلا کر یہ حالت دکھلائی کیونکہ وہ وحی کی حالت دیکھنے کے مشتاق تھے اور آنحضرتؐ کی رضامندی حضرت عمرؓ نے معلوم کر لی ہو گی اس میں یہ فائدہ بھی تھا کہ یعلی کا ایمان قوی ہو جائے)۔

وَخَمَّرَ اَنْفَهٗ - عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے اپنی ناک ڈھانپ لی' مردود بڑا لطیف مزاج بنا' آنحضرتؐ کی سواری میں گدھا تھا اس کی گرد جو اڑی تو عبداللہ نے ناک بھوں چڑھائی بھلا یہ گرد کہیں نصیب ہوتی ہے؟

آرزو دارم کہ خاک آں قدم
طوطیائے چشم سازم دم بدم[1]

كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ - (حسان نے آنحضرتؐ سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے ہجو کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا واہ وہ تو میرا بھائی ہے اس کی ہجو گویا میری ہجو ہوگی' حسان نے عرض کیا نہیں میں آپ کو ہجو میں سے اس طرح نکال لوں گا) جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے ابوسفیان کی ہجو میں یہ شعر کہا

وان سنام المجد من آل هاشم
بنو بنت مخزوم ووالدک العبد

یعنی بزرگی اور شرف کے کوہان ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹے ہیں' بنت مخزوم سے مراد فاطمہ بنت عمر بن عائذ ہی جو حضرت عبداللہ آنحضرتؐ کے والد ماجد اور ابوطالب کی والدہ تھیں اور ابوسفیان کا باپ حارث تھا' حارث سمیہ بنت موہب کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور موہب بنی عبدمناف کا غلام تھا اس لئے حسانؓ نے یوں ہجو کی کہ تیرا باپ تو غلام تھا البتہ حضرت امیر حمزہ اور حضرت صفیہ شریفوں میں ہیں کیونکہ ان کی والدہ ہالہ بنت وہب بن عبدمناف تھیں زہرہ کی اولاد میں اسی لئے حسانؓ نے آگے یہ شعر کہا

ومن ولدت ابناء زهرة منهم
كرام ولم يقرب عجائزک المجد

یعنی اور بزرگی کے کوہان زہرہ کے بیٹوں کی اولاد ہے اور تیرے بڈھیوں کے پاس تو شرافت پھٹکی بھی نہیں بڈھیوں سے مراد سمیہ ہے جو ابوسفیان کی دادی تھی-

لَا اٰكُلُ الْخَمِيْرَ - میں خمیری روٹی نہیں کھاتا-

خَامَرَ بَاطِنَهٗ - اس کے دل میں سما گیا-

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ - ہر نشہ لانے والا شراب ہے یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے' اس پر ائمہ ستہ نے لفظاً اور معنیً اتفاق کیا ہے اور صاحب ہدایہؒ نے جو یحییٰ بن معین سے اس کا ضعف نقل کیا ہے تو یہ قول یحییٰ بن معین کا کسی نے نقل نہیں کیا' معلوم نہیں صاحب ہدایہؒ نے کہاں سے لکھ مارا ہے اور قاموس میں ہے کہ صحیح یہی ہے کہ خمر عام ہے اور انگور کے شیرے سے خاص نہیں اس لئے کہ جب شراب حرام ہوی اس وقت مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا-

حُرِّمَ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ - خمر تو فی ذاتہ حرام ہے اور دوسرے مشروبات اس قدر کہ نشہ لائیں' صاحب ہدایہؒ نے اسی حدیث سے امام ابوحنیفہؒ کی دلیل لی کہ شراب انگور سے خاص ہے اور دوسرے شرابوں کا جو یا جوار یا چاول یا کھجور سے بنیں اتنا پینا مباح رکھا ہے جس سے نشہ نہ ہو' مگر اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں کہ ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے اور تھوڑا یا بہت ہر طرح اس کا پینا حرام ہے' امام عبداللہؒ نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا اَلْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ اَلْعَصِيْرُ مِنَ الْكَرْمِ وَالنَّقِيْعُ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِرْزُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالنَّبِيْذُ مِنَ التَّمَرِ - شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے عصیر تازے انگور سے اور نقیع سوکھے انگو (منقیٰ) سے اور تبع شہد سے اور مرز جو سے اور نبیذ کھجور سے-

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاِسْمِهَا - اللہ تعالیٰ نے خمر کو اس کے نام کی وجہ سے حرام نہیں کیا بلکہ اس کے اثر مادر انجام کی وجہ سے' تو جس چیز کا اثر خمر کا اثر ہو وہ خمر ہے-

كَانَ اُبَيٌّ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ يَضَعُهَا عَلَى الطَّنْفَسَةِ - ابیؓ سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے اس کو چادر پر رکھ لیتے-

مترجم:- کہتا ہے میں بھی اکثر ایسا کرتا ہوں کہ جب فرش پر نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہوں تو ایک بوریے کا ٹکڑا یا پنکھ سجدے

---

[1] میری آرزو ہے کہ ان کے قدم کی خاک کا میں بار بار سرمہ لگاؤں۔ (م)

کے مقام پر رکھ لیتا ہوں' اگر چہ ہمارے مذہب میں کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے پر بہتر یہ ہے کہ مٹی یا بوریے پر سجدہ کرے-

اَلسُّجُوْدُ عَلَى الْاَرْضِ فَرِيْضَةٌ وَعَلَى الْخُمْرَةِ سُنَّةٌ- زمین پر سجدہ کرنا فرض ہے اور سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا سنت ہے-

لَاتُمْسِكْ بِخَمَرِكَ وَ اَنْتَ تُصَلِّيْ- کسی آڑ پر ٹیکا مت دے نماز میں-

خَمَرَبِه- بفتحین جو چیز تجھ کو چھپالے' ٹھیکرا ہو یا پہاڑ یا درخت-

سَاَلْتُكُمْ تَلْتَمِسُوْا لِيْ خَمْرَةً فَاَلْقَيْتُمُوْنِيْ عَلٰى جَمْرَةٍ- میں نے تو تم سے یہ خواہش کی کہ میرے لئے شراب ڈھونڈو تم نے مجھ کو ایک انگارے پر ڈال دیا-

خَمَّارٌ- شراب فروش-

خمارہ- شراب کی دوکان-

خَمْسٌ- پانچواں حصہ لینا' یا پانچ کا عدد اپنی ذات سے پورا کرنا' پانچ مؤنث چیزیں-

كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ- اور آنحضرتؐ جمعرات کے دن سفر کرنا (جہاد کے لئے یا اور کوئی نیک کام کے لئے) پسند کرتے تھے (کیونکہ جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ تک اٹھائے جاتے ہیں- بعض نے کہا یوم الخمیس سے آپ فال نیک لیتے تھے کیونکہ خمیس لشکر کو بھی کہتے ہیں گویا فتح ہوگی اور مال غنیمت ہاتھ آئے گا اس میں سے پانچواں حصہ اللہ ورسول کا ہوگا-

مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ- (یہ خیبر کے یہودیوں نے کہا) یعنی محمدؐ مع لشکر آن پہنچے- لشکر کو خمیس اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں مقدمہ' ساقہ' میمنہ' میسرہ' قلب یا غنیمت کے مال کے پانچ حصے اس میں کئے جاتے ہیں-

اِنَّ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءَ- میرے پانچ نام ہیں (اس سے حصر مقصود نہیں ہے' احوذی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں اس طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بھی ہزار نام ہیں)-

اُعْطِيْتُ خَمْسًا- پانچ باتیں خاص مجھ کو ملیں (آپ کے خصوصیات بہت ہیں مگر شاید جب یہ حدیث فرمائی اس وقت دوسری خصوصیات کا آپ کو علم نہ ہوا ہوگا)-

هُمْ اَعْظَمُنَا خَمِيْسًا- ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے-

رَبَعْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ خَمَسْتُ فِي الْاِسْلَامِ- (عدی بن حاتم نے کہا میں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں لشکر کشی کی) جاہلیت کے زمانہ میں تو چوتھائی حصہ لیا (اس زمانہ میں لوٹ کے مال میں سے سردار کو یہی حصہ ملا کرتا تھا) اور اسلام کے زمانہ میں پانچواں حصہ لیا-

اِيْتُوْنِيْ بِخَمِيْسٍ اَوْ لَبِيْسٍ- میرے پاس پانچ ہاتھ کا کپڑا یا پہنا ہوا کپڑا لاؤ' امام بخاری کی روایت میں خمیص صاد مہملہ سے ہے یعنی چھوٹا کمبل-

خُذْمِنِّيْ غُلَامَيْنِ خُمَاسِيَّيْنِ- مجھ سے دو غلام پانچ پانچ بالشت قد والے لیلے (نہایہ میں ہے کہ خُمَاسِيٌّ کا مؤنث خُمَاسِيَةٌ مستعمل ہے اور سداسی اور سباعی مستعمل نہیں ہے' محیط میں ہے کہ غَلَامٌ سُدَاسِيٌّ یا سُبَاعِيٌّ نہیں کہیں گے اس لئے کہ چھ بالشت کا جب قد ہو جائے تو وہ پورا مرد ہے پھر اس کو غلام نہیں کہیں گے)-

سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنِ الْمُخَمَّسَةِ- شعبی سے فرائض کا مسئلہ جس کو مخمسہ کہتے ہیں پوچھا گیا (اس کو مخمسہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پانچ صحابہ نے اختلاف کیا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے- صورت مسئلہ یہ ہے ام اخت جد)-

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ یا خَمْسَةٍ- اسلام کی بنا پر پانچ ستونوں پر ہے-

فَاِنْ لَّمْ يَبْرَاْ فِيْ ثَلٰثٍ خَمْسٍ- اگر تین دن میں اچھا نہ ہو جائے تو پانچ دن تک کرے (پانی کی نہر میں غوطہ لگائے)-

اِنَّكَ وَ اَبَاكَ مِنْ شُرْطَةِ الْخَمِيْسِ- تو اور تیرا باپ تو ہمارے نامی گرامی لشکر میں سے ہے (یعنی قیامت کے دن ہمارے خاص لوگوں میں سے ہوگا' شرطہ اس لشکر کو کہتے ہیں جو سب سے پہلے لڑنے کے لئے تیار ہو' شُرْطِيٌّ پولیس کا افسر کوتوال-

خَمْشٌ یا خُمُوْشٌ- نوچنا' چھیلنا' کھرونچا مارنا' تھپڑ

مارنا' کوئی عضو کاٹ ڈالنا' مارنا-

مَنْ سَاَلَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَتْ مَسْئَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ- جو شخص مال دار رہ کر سوال کرے گا اس کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ میں کھڑونچا ہوگا یا کھڑونچے ہوں گے خموش جمع بھی ہے خمش کی-

فَقَالَ خَمْشًا- (یہ بددعا ہے) خدا کرے تیرا منہ چھلے' اس پر کھڑونچا لگے جیسے جدعًا اور قطعًا تیری ناک کٹے-

كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ خُمَاشَاتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ- جاہلیت کے زمانہ میں ہم میں اور ان میں جھڑپا جھڑپی رہتی تھی (ہم ان کو زخمی کرتے تھے وہ ہم کو ہم ان کا مال لوٹ لیتے تھے وہ ہمارا)-

سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخُمَاشِ- امام حسن بصری سے پوچھا گیا اس آیت کی کیا تفسیر ہے برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے انھوں نے کہا اس سے وہ زخم مراد ہیں جن میں قصاص نہیں ہوتا-

اِقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَّ خُمُوْشٍ- شریح قاضی نے کوڑے کی مار کا بدلہ دلایا اسی طرح کھڑونچے کا (یعنی اس زخم کا جس کی دیت مقرر نہیں ہے)-

يَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ- اپنا منہ نوچ رہے ہیں چھیل رہے ہیں-

فِيْ وَجْهِهٖ خُدُوْشٌ اَوْ خُمُوْشٌ- یہ راوی کی شک ہے کہ خموش کا لفظ کہا یا خدوش کا معنی ایک ہے-

كَانَ فِيْ سَاقَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ- آنحضرتؐ کی پنڈلیاں ذرا باریک تھیں (موٹی اور پر گوشت نہ تھیں)-

خَمْصٌ یا خُمُوْصٌ- ورم بیٹھ جانا' باریک شکم ہونا' بھوک لگنا' پیٹ خالی کرنا-

مَخْمَصَةٌ-شدت کی بھوک-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ- آنحضرتؐ کے دونوں اخمص خالی تھی ان میں جوف نہ تھا جو چلتے میں زمین سے الگ رہتا' اخمص پاؤں وہ مقام جو ایڑی اور پنجہ کے بیچ میں ہوتا ہے-

رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا- میں نے دیکھا آنحضرتؐ بہت بھوکے ہیں- ایک روایت میں خَمَصًا ہے بہ فتحہ میم اور خا معنی وہی ہے' عرب لوگ کہتے ہیں-

خُمْصَانٌ اور خَمِيْصٌ- اس شخص کو جس کا پیٹ خالی اور بھوکا ہو- خمیص کی جمع خِمَاصٌ آئی ہے-

كَالطَّيْرِ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّ تَرُوْحُ بِطَانًا- پرندوں کی طرح جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں (اللہ ان کو روزی دیتا ہے وہ کچھ سمیٹ کر نہیں رکھتے)-

خِمَاصُ الْبُطُوْنِ خِفَافُ الظُّهُوْرِ- خالی پیٹ اور ہلکی پیٹھ والے (یعنی ظلم اور حرام کے پیسے سے ان کا پیٹ خالی اور اس کے بوجھ اور گناہ سے ان کی پیٹھ ہلکی)-

وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ جَوْنِيَّةٌ- آپ ایک کالی کملی اوڑھے ہوئے تھے (کتاب الجیم میں یہ حدیث گذر چکی ہے)-

اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ- میری یہ (نقشی) چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ (اس کی سادی کملی مجھ کو لا دو' کہتے ہیں آنحضرتؐ کے پاس دو چادریں آئی تھیں' ایک سادی اور ایک بیل بوٹے کی آپ نے سادی ابوجہم کو دی اور نقشی آپ نے اوڑھی' پھر نماز میں آپ کا خیال اس کے نقش و نگار پر گیا آپ نے نماز کے بعد وہ نقشی چادر ابوجہم کو بھجوا دی اور سادی چادر ان سے واپس منگوا کر خود اوڑھی)-

فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ- سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے اخمص میں دو انگارے رکھ دئے جائیں گے (ان کی گرمی سے دماغ پکے گا' معاذ اللہ ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص ابوطالب ہوں گے جنھوں نے آنحضرتؐ کی پرورش کی اور آپ کی جان کی حفاظت کے لئے بڑی تکلیف اور سختی اٹھائی مگر مرتے وقت اپنے باپ دادا کے دین پر رہے اور ایمان نہ لائے)-

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاجَ وَالطَّلْقَ وَالْخَمَايِصَ- آنحضرتؐ نے سبز چادر اور طلق اور

کالی چادریں (اون کی) پہنیں۔

فَإِذَا رَأَيْتَهُ قَدْ خَمِصَ وَجْهُهٗ - جب تو دیکھے اس کا منہ بیٹھ گیا (سوکھ گیا)۔

خَمْطٌ - خوشبو دار ہونا' بدبو دار ہونا' کھٹا' کڑوا کسیلا بھوننا' مشک میں بھرنا۔

خَمْطٌ - غصہ ہونا' مغرور ہونا' جیسے تَخَمُّطٌ اس کا بھی یہی معنی ہے۔

أُكُلٍ خَمْطٍ - بدمزہ کسیلے میوے بعض نے کہا خمط پیلو کا پھل۔

فَتَخَمَّطَ عُمَرُ - (رفاعہ بن رافع نے کہا پانی پانی سے ہے یعنی غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب منی نکلے یہ سن کر) حضرت عمرؓ غصے ہوئے (ان کا مذہب یہ ہوگا جو جمہور علماء کا ہے کہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے)۔

خَمْلٌ - حاشیہ' کنارا' سرا جو نرم تانے کا ہوتا ہے' شترمرغ کا پر۔

خُمُوْلٌ - چھپ جانا' گمنام ہونا۔

جَهَّزَ فَاطِمَةَ فِيْ خَمِيْلٍ وَ قِرْبَةٍ وَّ وِسَادَةِ اَدَمٍ - آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کے جہیز میں یہ چیزیں دیں' ایک چادر حاشیہ دار یا کالی چادر اور ایک مشک اور ایک چمڑے کا تکیہ۔

لَهَا خَمْلٌ - اس کا سرا تھا۔

كِسَاءٌ لَهَا خَمْلٌ - حاشیہ دار کملی۔

جَارِيَةٌ عَلٰى خَمْلَةٍ - ایک چھوکری حاشیہ دار چادر اوڑھے ہوئی - بعض نے کہا عَلٰى خَمِيْلَةٍ ہے یعنی نرم ہموار زمین پر گذرا اس چھوکری سے صحبت کی - محیط میں ہے کہ خمیلہ وہ مقام جہاں گنجان درخت ہوں۔

دِثَارٌ مُخْمَلٌ - ابرہ حاشیہ دار۔

وَارْفَعْ بِهٖ بَعْدَ الْخَمَالَةِ - اور اس کی وجہ سے گمنامی کے بعد نامور کیا۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا خَامِلًا - اللہ کی یاد آہستگی سے کرو یا عاجزی اور تضرع سے۔

خُمَالِيْ - دوست صادق۔

خُمَالَه - شترمرغ کا پر۔

خِمْلَةٌ - بھید' باطنی خصلت۔

خِمْلَاتٌ - جمع خملۃ' اسرار اور عیوب۔

اَلدُّنْيَا تَرْفَعُ الْخَمِيْلَ وَتَضَعُ الشَّرِيْفَ - دنیا کمینے گمنام آدمی کو بڑھاتی ہے اور شریف کو گھٹاتی ہے

(اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالاں
طوق زریں ہمہ در گردن خری بینم)[1]

اَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ - آپ نے کالی چادر میں اپنے ساتھ مجھ کو بھی اندر کر لیا۔

خَمٌّ - جھاڑنا' صاف کرنا' دھونا' بدبو دار ہونا جیسے خُمُوْمٌ تعریف کرنا' رونا۔

خُمٌّ - گڑھا' مرغیوں کا ٹاپہ' تہ خانہ۔

مِخَمَّةٌ - جھاڑو۔

اَفْضَلُ النَّاسِ الصَّادِقُ اللِّسَانِ اَلْمَخْمُوْمُ الْقَلْبِ - سب لوگوں میں بہتر وہ ہے جو زبان کا سچا' دل کا صاف ہو (حسد اور بغض اور کینے سے پاک ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں خَمَمْتُ الْبَيْتَ - میں نے گھر میں جھاڑو دے دی صاف کر دیا۔

وَعَلَى الْمُسَاقِيْ خَمُّ الْعَيْنِ - جو شخص باغ کو مساقات پر لے (یعنی پیداوار میں سے ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرائے اس کی خدمت اور نگرانی کے عوض میں) وہی چشمہ (یا کنویں) کو بھی صاف کرائے۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْتَخِمَّ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا - جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے کھڑے کھڑے بودار ہو جائیں (ان کو پسینہ آ جائے کھڑے کھڑے اس میں سے بو نکلے) یہ طحاوی کا قول ہے اور بعض نے يَسْتَجِمَّ جیم سے روایت کیا ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

غَدِيْرُ خُمٍّ - ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے درمیان'

[1] گھوڑا زین کے نیچے زخمی ہو گیا اور قیمتی ہار گدھے کی گردن میں ڈال دیا گیا - (اب الٹا زمانہ ہے - (م)

وہاں ایک چشمہ بھی ہے' آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں حضرت علیؓ کی نسبت وہیں فرمایا تھا **من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ**[1] طیبی نے کہا غدیر خم جحفہ سے تین میل پر ہے وہاں پر ایک گڑھا ہے اور جھاڑ بہت ہیں' اصمعی نے کہا غدیر خم نہایت بد ہوا مقام ہے وہاں جو پیدا ہو وہ جوانی کو بھی نہیں پہنچا البتہ اگر دوسرے کسی مقام پر چلا گیا تو خیر۔

لَحْمٌ مُّخِمٌّ - بدبودار سڑا گوشت۔

خَمَّانٌ اور خِمَّان - ذلیل کمینے لوگ' خراب مال۔

خِمِيْمٌ - ممدوح۔

خُمْخُمَةٌ - چھوٹا پیالہ۔

اَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْخُمْخُمَةِ - اور مشہور روایت جُمْجُمَه ہے جیم سے جیسے اوپر گذرا۔

خُمّٰی - ایک پرانا کنواں ہے مکہ میں۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ النُّوْنِ

خَنَبٌ - ناک کی بیماری' ضعف ناتوانی' لنگڑا پن' ہلاکت۔

خَنْبَةٌ - فساد تباہی' جیسے خَنَابَةٌ خِنَّابَتَانِ دونوں طرف کے داہنے بائیں نتھنے۔

فِي الْخِنَّابَتَيْنِ اِذَا اخْرِمَتَا فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ ثُلُثُ دِيَةِ الْاَنْفِ - جب نتھنے کاٹ ڈالے جائیں تو ہر ایک میں ناک کی تہائی دیت دینا ہوگی۔

خُنْبُجَةٌ - یہ معرب ہے خنبک کا' اس کی جمع خنابج' منکہ جس میں شراب بھر کر زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔

خَنْثٌ - ٹھٹا کرنا' مشک کا منہ باہر کو موڑ کر اس میں سے پانی پینا اگر اندر کی طرف موڑے تو وہ قَبْعٌ ہے۔

اِخْتِنَاثٌ اور خَنَّثٌ - دونوں بمعنی خَنْثٌ ہے یعنی مشک کو باہر کی طرف موڑ کر اس میں سے پانی پیا۔

نَهٰی عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ - مشکوں کا منہ موڑ کر ان میں سے پانی پینے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں کیڑا پتنگا منہ میں چلے جانے کا ڈر ہے شاید کوئی زہریلا جانور اندر بیٹھا ہو وہ منہ میں کاٹ کھائے علاوہ اس کے ایسا کرنے سے مشک میں بری بو پیدا ہو جائے گی اور کبھی پانی زور سے نکل کر پینے والے کا بدن اور کپڑا بھگو دے گا اور کبھی اچھو ہو جائے گا' دوسری حدیث میں اس کی اجازت بھی آئی ہے اور شاید ممانعت کی حدیث بڑی مشک سے خاص ہو۔

كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الْاِدَاوَةِ وَلَا يَخْتَنِثُهَا - مشکیزے سے پانی پیتے لیکن اس کو موڑتے نہیں۔

فَانْخَنَثَ فِيْ حُجْرِيْ فَمَا شَعَرْتُ حَتّٰی قُبِضَ - آنحضرتؐ وفات کے قریب میری گود میں دھرے ہو گئے (موت کی وجہ سے اعضا میں تشنج ہو گیا جوڑ ڈھیلے ہو گئے) مجھ کو خبر تک نہ ہوئی یہاں تک آپ کی روح پرواز کر گئی۔

لَانَرٰی اَنْ نُّصَلِّيَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ - ہم تو مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھتے - قسطلانی نے کہا مخنث بہ فتحہ نون وہ جس کی کون مارتے ہیں اور بہ کسرۂ نون جس کے اعضا میں عورتوں کی طرح نرمی اور لچک ہو اور یہ امر کبھی خلقۃً ہوتا ہے اور کبھی عمل کر کے اس کو زنانہ بناتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے ہیجڑے ان کے فوطے اور عضو تناسل کاٹ ڈالتے ہیں یا شہوت کی رگ کو مسل دیتے ہیں وہ نامرد بن جاتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِيْنَ - اللہ کی لعنت مخنثوں پر' اس حدیث میں وہی مخنث مراد ہیں جو عمل کر کے زنانے بنائے جائیں۔

طَوَی الثَّوْبَ عَلٰی اَخْنَائِهٖ - کپڑے کو اس کی شکنوں پر تہ کر لیا۔

خَنِثٌ - زنانہ جس کے اعضا نرم ہوں ایسے ہی خُنَثٌ ہے۔

خُنْثٰی - وہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوں۔

خَنْجَرٌ - دو دھار کی چھری جو مشہور ہتھیار ہے۔

---

[1] جس کا میں دوست' علی بھی اس کا دوست' یا اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی کر اور جو علی سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔(م)

اَخَذَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَوْمَ حُنَیْنٍ اَوْ خَیْبَرَ خَنْجَرًا- ام سلیم نے جنگ حنین یا خیبر میں ایک خنجر لیا (کہنے لگیں اگر کوئی کافر میرے پاس آیا تو اس کا پیٹ چیر ڈالوں گی' سبحان اللہ ایک زمانہ میں مسلمان عورتوں کی یہ بہادری اور شجاعت تھی جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج وہ کرتیں' مجاہدین کا کھانا وہ پکاتیں اگر کافر سخت حملہ کرتے تو جنگ بھی کرتیں- خولہ بنت ازور نے جنگ یرموک میں کیسی کیسی بہادریاں کیں ہیں کہ مردوں کے بھی دانت کھٹے کر دیئے)-

خَنْدَفَةٌ- ایک قسم کی چال دونوں پاؤں کھول کر یا جلدی. جلدی دوڑ کر چلنا-

یَالَخِنْدِفَ- زبیرؓ نے ایک شخص کو سنا پکار رہا تھا ارے خندف کہاں؟ یہ سن کر وہ تلوار لے کر نکلے اور کہنے لگے اُخَنْدِفُ اِلَیْکَ اَیُّھَا الْمُخَنْدِفُ اے دوڑنے والے میں بھی تیرے پاس دوڑ کر آتا ہوں- اصل میں خندف لقب ہے لیلی بنت عمران کا جو الیاس بن مضر کی جورو تھی اور یہ جداعلیٰ ہے قریش کا' خندف فخر اور تکبر میں شہرۂ آفاق تھی جیسے حریری کہتا ہے ع خندف فجز ھا والخنساء بشعر ھا-

خَنْدَقٌ- مشہور ہے وہ نالہ جو قلعوں اور شہروں کے گرداگرد کھودا جاتا ہے-

غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ- جنگ خندق جو ہجرت کے چوتھے سال ہوئی' اس میں ابوسفیان تمام قبائل عرب کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا-

جَعَلَ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ- اس میں اور دوزخ میں ایک خندق کا فاصلہ کر دے گا جس کی گہرائی اتنی ہوگی جتنی دور زمین سے آسمان ہے-

خَنْدَقٌ- ایک نہر کا بھی نام ہے کوفہ میں-

خَنَزٌ یا خُنُوْزٌ- بدبودار ہونا' سڑ جانا-

خَنَازٍ- بدبودار عورت-

لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ مَا خَنِزَ اللَّحْمُ- اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے گوشت نہ سڑتا (انھوں نے کیا شروع کیا' اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن شکار کرنا یا من اور سلوی کو سینت رکھنے سے منع فرما دیا تھا لیکن وہ سینت کر رکھنے لگے تب سے گوشت سڑنا شروع ہو گیا' طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب انھوں نے گوشت سینت کر رکھا تو وہ سڑا اگر نہ سینتے تو گوشت کا ہے کو سڑتا جیسے کہتے ہیں نہ باسی بچے نہ کتا کھائے)-

اُسْکُتْ یَاخُنَّازُ- ارے گرگٹ چپ رہ (یہ حضرت علیؓ نے اس خارجی سے فرمایا جس نے آپ کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا)-

خِنْزَبٌ- ذَاکَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ- یہ ایک شیطان ہے جس کو خنزب کہتے ہیں (جو نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے بہ فتحہ خا اور زا' اور بہ ضمہ خا و فتحہ زا' اور بہ کسرۂ خا اور کسرۂ زا' اور بہ کسرۂ خا اور فتحہ زا' چاروں طرح منقول ہے یہ اس شیطان کا لقب ہے' اصل میں خنزب کہتے ہیں گوشت کے بدبودار پارچہ کو)-

خُنْزُوَانَه- غرور اور تکبر' نخوت' بعض نے کہا وہ مکھی جو اونٹ کی ناک پر بیٹھتی ہے وہ اپنی ناک اٹھاتا ہے اس کو اڑانے کے لئے' پھر تکبر اور غرور کے لئے اس کا استعارہ ہوا جیسے کہتے ہیں وہ تو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا' یعنی بڑا مغرور ہے-

خَنَسٌ- لوٹنا' پیچھے ہٹنا' سمٹ جانا' پیچھے کرنا' چھپانا بند کرنا-

فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰهَ خَنَسَ- (شیطان بندے کے دل میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے) جب وہ اللہ کی یاد کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے-

خَنَّاسٌ- شیطان کا نام ہے کیونکہ وہ گمراہ کر کے آفت میں پھنسا کے آپ چل دیتا ہے' غائب ہو جاتا ہے وہی مثل بھس میں چنگی دے کر جمالو الگ کھڑی-

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ فَتَخْنِسُ بِالْجَبَّارِیْنَ فِی النَّارِ- دوزخ سے ایک گردن نمود ہوگی وہ گھمنڈی مغرور لوگوں کو لے کر دوزخ میں غائب ہو جائے گی' ایک روایت میں فَتَخْنِسُ بِھِمُ النَّارَ ہے معنی وہی ہے-

فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ اِنْخَنَسْتُ- جب آپ نماز میں مشغول ہوئے تو میں پیچھے سرک گیا-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلْعَمْ لَقِیَهُ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ - ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرتؐ ان سے مدینہ کے ایک رستے میں ملے ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں آپ کو دیکھ کر پیچھے رہ گیا' ایک روایت میں اِخْتَنَسْتُ ہے معنی وہی ہے' ایک روایت میں فَانْتَجَشْتُ ہے' ایک میں فَانْتَجَسْتُ سین مہملہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا-

اَتَیْتُ ابْنَ عُمَرَ فَخَنَسَ عَنِّیْ اَوْ حَبَسَ - میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا وہ پیچھے سرک گئے یا رک گئے (مجھ سے ملے نہیں)-

وَخَنَسَ اِبْهَامَهُ فِی الثَّالِثَةِ - تیسری بار میں آپ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا (اس لئے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے' ایک روایت میں وَحَبَسَ اِبْهَامَهُ ہے مطلب وہی ہے)-

کَانَ لَهُ نَخْلٌ فَخَنَسَتِ النَّخْلُ - جابرؓ کے پاس کھجور کے درخت تھے ایک سال پھل نکالنے میں درخت پیچھے ہٹ گئے (یعنی بار آور نہیں ہوئے پیوند کا کچھ اثر نہیں ہوا)-

فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ - میں غائب ہو جانے والوں کی قسم کھاتا ہوں (یعنی ستاروں کی کیونکہ وہ دن کو غائب ہو جاتے ہیں رات کو نمودار ہوتے ہیں' بعض نے کہا پانچ سیارے تارے مراد ہیں یعنی مشتری' مریخ' زحل' عطارد' زہرہ)-

میں:- کہتا ہوں اگلے نجوم والوں نے سات تاروں کو سیارہ قرار دیا تھا' چاند' سورج' مشتری' مریخ' زحل' عطارد' زہرہ' اب تحقیق سے معلوم ہوا کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور زمین ایک سیارہ ہے دوسرے سیاروں کی طرح سورج کے گرد گھومتی ہے اور ان سات سیاروں کے سوا دوربین کے ذریعہ سے اور سیارے بھی دریافت ہوئے ہیں جیسے جونس سیریز ہرشل وغیرہ- اگلے حکیموں کے پاس زمانہ حال کی طرح دوربین نہ تھی انھوں نے آنکھ سے صرف سات ہی سیارے دریافت کئے تھے جیسے اگلے حکیموں نے امریکہ نہیں دیکھا تھا وہ زمین کے ربع ہی کو معمور اور مسکون سمجھتے تھے اور تین طرف سمندر میں غرق جانتے تھے مگر پانچ سو برس کے قریب ہوئے ہیں کہ امریکا دریافت ہوا اور اگلے حکیموں کا قول جو ربع مسکون کے ہی قائل تھے غلط اور باطل ٹھہرا' معلوم ہوا کہ نصف کے قریب زمین معمور ہے اور نصف سمندر میں ڈوبی ہوئی ہے-

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا خُنْسَ الْاُنُفِ - تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے ناکوں کے بانسے بیٹھے ہوئے اور نتھنے چوڑے چوڑے ہوں گے (مراد ترک ہیں ان کی ناکیں اکثر ایسی ہی ہوتی ہیں)-

وَعَقَارِبُ اَمْثَالُ الْبِغَالِ الْخُنْسِ - (دوزخ میں) بچھوا تنے بڑے بڑے ہوں گے جیسے خچر چوڑے چوڑے نتھنے والے-

وَاللّٰهِ لَفُطُسٌ خُنْسٌ بِزُبْدٍ جَمْسٍ یَغِیْبُ فِیْهَا الضِّرْسُ - خدا کی قسم ٹھوس ٹھوس کھجوریں جمع ہوئے گھی کے ساتھ ان میں کچلی غائب ہو جاتی ہے (یعنی نرمی اور ملایمت اور خوش مزگی کی وجہ سے خوب منہ بھر کر کھائی جاتی ہیں دانت ان کے اندر ڈوب کر غائب ہو جاتے ہیں)-

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ خُنَّسٌ مَّا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ - اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے' پیچھے رہنے والے' جو بوجھ ان پر لادو اس کے اٹھانے والے ہیں' ایک روایت میں حُبُسٌ ہے رک رہنے والے-

خَنَسْتُهُ فَخَنَسَ - میں نے پیچھے ہٹایا وہ ہٹ گیا-

اِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّیْطَانُ - جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو (کونچہ مار کر) پیچھے ہٹا دیتا ہے' بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے' صحیح نَخَسَهُ الشَّیْطَانُ ہے یعنی شیطان اس کو کونچہ مارتا ہے جیسے دوسری روایت میں صاف طعن کا لفظ موجود ہے اب یہ ضروری نہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی کونچہ مارے کبھی عین تولد کے وقت کونچہ مارتا ہے کبھی تولد کے ذرا دیر بعد' غرض ولادت کے دن ضرور کونچہ لگاتا ہے جیسے ابن جریر کی روایت میں اس کی صداقت موجود ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مریم کی والدہ نے جب مریم کو جننے کے بعد شیطان سے پناہ چاہی تو ان کی دعا کی اثر سے مریم کیونکر محفوظ رہیں کیونکہ دعا کا اثر مابعد پر ہوتا ہے نہ ماقبل پر اور یہ اعتراض اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اس حدیث کے دوسرے طرق اور الفاظ پر معترض کو اطلاع نہ تھی-

خَنْعٌ - فسق و فجور' نرمی کرنا' عاجزی کرنا-

تَخْنِیعٌ - کاٹنا -

اِخْنَاعٌ - عاجزی کرانا -

خَانِعٌ - بدکار مفعول -

خُنُوعٌ - ذلت اور خواری -

اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ تَسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ - سب ناموں میں (اللہ کے نزدیک) ذلیل اور خوار یہ نام رکھنے والا ہے ملک الاملاک یا ملک الملوک (یعنی شہنشاہ امپرر کیونکہ شہنشاہ پروردگار جل شانہ ہے دوسرا کوئی شہنشاہ نہیں ہوسکتا اور جو کوئی بیوقوفی سے اپنے تئیں شہنشاہ یا امپرر کہلائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعض دنیا کے بادشاہوں نے یہ لقب اپنے لئے اختیار کیا ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑا ذلیل اور خوار ہوگا' مرتے ہی سب شہنشاہی ناک کی راہ سے نکل جائے گی اور شہنشاہ حقیقی کے غضب میں گرفتار ہوگا ہمارے زمانہ کے بادشاہ تو خیر فقیروں نے بھی اپنے تئیں شاہ کہلانا شروع کیا ہے کوئی ان سے پوچھے کہ صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین میں ہزاروں فقراء اور تارک الدنیا گذرے ہیں ان میں کسی کو بھی شاہ صاحب کا لقب دیا گیا ہے؟ اول تو یہ لقب فقراء کے لئے نہایت نازیبا اور خلاف سنت ہے' دوسرا طرہ یہ کہ شاہ سے بڑھ کر اب بعض فقراء اپنے تئیں شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے کہ وہ بجائے عزت کے پروردگار کی بارگاہ میں سخت ذلت اٹھائیں گے) امام نووی نے کہا اَخْنَعُ سے مراد افجر ہے' یعنی جس کا نام شہنشاہ ہو وہ فاجر اور بدکار ترین ہے' ایک روایت میں اَنْخَعَ ہے' نخع کہتے ہیں سخت خون ریزی کو -

وَشَمَّرْتَ اِذَا خَنَعُوْا - (یہ حضرت علیؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی تعریف میں کہا) یعنی جب لوگوں نے فسق و فجور اختیار کیا تو تم نے کمر ہمت باندھی اور بدکاروں کو سخت سزا دی' مرتدوں کو قتل کیا - کرمانی نے کہا شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے -

خَنَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمَلِکِهٖ - ہر چیز اپنے مالک کے سامنے عاجزی اور اظہار تابعداری کر رہی ہے (کوئی بزبان قال کوئی بزبان حال) -

خَنَفٌ - سینہ یا پیٹ کا ایک طرف سے نکل آنا دوسرے طرف سے بیٹھ جانا -

خُنُوْفٌ - غصہ ہونا -

خِنَافٌ - جانور کا منہ پھرانا اپنے سوار کی طرف یا مہار سے ناک موڑنا -

اَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا اَحْرَقَ بُطُوْنَنَا التَّمْرُ وَ تَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ - آنحضرتؐ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے کھجور نے ہمارے پیٹ جلا دیئے اور کتان کے موٹے اور خراب کپڑے جو ہم پہنتے تھے وہ پھٹ گئے (اب نہ ہمارے پاس کھانا ہے نہ کپڑا (خُنُفٌ جمع ہے خَنِیْف کی ایک قسم کا موٹا کپڑا جو خراب کتان سے بنا جاتا ہے) -

وَمَذْقَةٍ کَطُرَّةِ الْخَنِیْفِ - اور دودھ کا ایک گھونٹ کتان کے گچھہ کی طرح -

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ خُنُفٌ - اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں -

خُنُفٌ - جمع ہے خُنُوْف کی' یعنی وہ اونٹنی جو چلتے وقت اپنے ہاتھ کا کھر داہنے یا بائیں طرف پھرائے -

کَیْفَ تَحْلُبُهَا اَخَنْفًا اَمْ مَصْرًا اَمْ فَطْرًا - تو اونٹنی کا دودھ کس طرح دوہتا ہے چار انگلیاں لگا کر انگوٹھے کی مدد سے یا تین انگلیوں کے نوکوں سے یا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے -

خَنِقٌ یا خَنْقٌ - گلا گھونٹنا جیسے تَخْنِیْقٌ ہے -

سَیَکُوْنُ اُمَرَاءُ عَلَیْکُمْ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِیْقَاتِهَا وَ یَخْنُقُوْنَهَا اِلٰی شَرَقِ الْمَوْتٰی - قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر ایسے لوگ حاکم ہوں گے جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور اس کا گلا گھونٹیں گے یہاں تک کہ مردے کے آخری اچھو یا ٹھسکے کے موافق وقت رہ جائے گا (آخری اچھو مردے کو بالکل موت کے قریب ہوتا ہے اس کا تھوک گلے میں رک جاتا ہے) -

یَخْنُقُ نَفْسَهٗ - اپنا گلا گھونٹے -

فَخَنَقَهٗ خَنْقًا یا خَنِقًا - اس کا گلا گھونٹا -

وَعَلَیْهِ دِرْعٌ ضَیِّقَةٌ خَنِقَةٌ - اس پر ایک تنگ زرہ ہے جو اس کا گلا گھونٹے دیتی ہے -

وَخَنَّقَهٗ - تنگی سے اس کا گلا گھونٹ رہی ہے -

اَلْمُنْخَنِقَةُ - جو جانور گلا گھٹ کر مرے-

اَلْمُنْخَنِقَةُ هِيَ الَّتِيْ اِنْخَنَقَتْ بِخِنَاقِهَا حَتّٰى تَمُوْتَ - مخنقہ وہ جانور جو اپنا گلا پھنسالے اور گھٹ کر مر جائے-

خِنَاق - بکسر خا گلا اور رسی جس سے پھانسی دی جائے اور خُناق بہ ضمۂ خا گلا اور ایک بیماری ہے گلے کی-

اِخْتِنَاقُ الرَّحِمِ - ایک رحم کی بیماری ہے حیض رکنے سے یا اور کوئی اوعن میں ہونے سے پیدا ہوتی ہے رحم میں تشنج ہوتا ہے اور مرگی کے سے آثار مریض پر پیدا ہوتے ہیں-

مُخَنَّقٌ - گلے کا وہ مقام جہاں رسی ڈال کر پھانسی دیتے ہیں-

اُطْلُبْ لِنَفْسِکَ اَمَانًا قَبْلَ اَنْ تَأْخُذَ الْاَظْفَارُ وَ يَلْزَمُکَ الْخِنَاقُ - اپنے لئے اس وقت بچاؤ ڈھونڈھ جب موت اپنے ناخون تجھ میں گھسیڑ دے اور پھانسی کی رسی تیرے گلے سے لپٹ جائے-

مِخْنَقَه - ہار یا طوق کیونکہ وہ گلے کے گرد رہتا ہے-

خَنٌّ - کاٹنا، لے لینا، ناک میں رونا، یا ہنسنا، ناک میں باتیں کرنا جیسے خَنْخَنَةٌ اور خُنَّةٌ ناک سے غن غن کرنا-

اَخَنٌّ - جو ناک سے باتیں کرے-

خِنَان اور خُنَانٌ - پرندے کے حلق کی بیماری یا اونٹ کا زکام-

يُسْمَعُ خَنِيْنُهٗ فِي الصَّلٰوةِ - آپ کے باریک آواز میں رونے کی آواز نماز میں سنی جاتی تھی- نہایہ میں ہے کہ خَنِيْن وہ باریک آواز رونے کی جو ناک سے نکلے- اور حَنِيْنُ وہ باریک آواز رونے کی جو منہ سے نکلے-

فَغَطّٰى اَصْحَابُهٗ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ - آپ کے اصحاب نے اپنے منہ ڈھانک لئے اور رونے کی آواز ان میں سے نکل رہی تھی-

اِنَّکَ تَخِنُّ خَنِيْنَ الْجَارِيَةِ - (حضرت علیؓ نے ہمارے امام مرشد جناب امام حسنؓ سے فرمایا) تم تو ایسا روتے ہو جیسے چھوکری روتی ہے (آپ نہایت مہربان رحم کرنے والے رقیق القلب منکسر المزاج تھے، تمام اخلاق نبوی کوٹ کوٹ کر آپ میں بھرے گئے تھے، آپ نے دنیا کی حکومت پر لات ماری، خلافت معاویہ کو دے دی، پر مسلمانوں کی خون ریزی گوارا نہ کی، ہمارے وسیلہ بارگاہ پیغمبرؐ صاحب میں دو ہی شخص ہیں ایک جناب امام حسن علیہ السلام اور دوسرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جو آپ ہی کی اولاد میں سے ہیں)-

فَاَخْبَرَهُمُ الْخَبَرَ فَخَنُّوْا يَبْكُوْنَ - خالد نے ان سے حال بیان کیا وہ ناک میں سے آواز نکال کر رونے لگے-

قَامَ بِالْبَابِ لَهٗ خَنِيْنٌ - دروازے پر کھڑے ہوئے رونے کی سی آواز نکال رہے تھے-

وَلٰكِنْ كُوْنُوْا عَلٰى مَخَنَّتِهٖ - حضرت عائشہؓ نے کہا تم احنف بن قیس کے رستے پر رہو- اصل میں مخنہ دلیل اور طریق اور وسط دار اور احاطہ دار اور ناک کو کہتے ہیں، ہوا یہ تھا کہ احنف نے حضرت عائشہؓ پر واقعہ جمل کی وجہ سے چند ابیات میں ملامت کی حضرت عائشہؓ خود بڑی شاعرہ تھیں انھوں نے بھی احنف کا جواب شعروں میں یہ دیا آپ کا آخری شعر یہ ہے

وَلَا تنطقن فِيْ اُمَّةٍ بِالخنا
حنيفية قد كان بعلي رسولها

ارے احنف ایسے پاکیزہ اور سیدھی پر راہ پر چلنے والی امت کے حق میں فحش باتیں مت نکال جس امت کے پیغمبر میرے خاوند تھے- حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا احنف عربی زبان کیا جانے وہ تو غیر ملکی غلاموں کی اولاد ہے اور میں اپنے فرزندوں کی نالائقی کا شکوہ بارگاہ الٰہی میں کرتی ہوں، آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے

ولا تنسين فِي اللّٰه حق امومتي
فانک اولى الناس ان لا تقولها

ارے احنف تو میرا مادری حق مت فراموش کر تجھ کو تو ایسا کلام نہ کہنا سب سے زیادہ سزاوار تھا-

فَسَمِعْتُ خَنِيْنَهٗ وَهُوَ يَدْعُوْ - (امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں ایک رات میرے والدؒ نے دیر کی میں ان کے ڈھونڈ ھنے کو مسجد میں آیا دیکھا تو وہ سجدے میں ہیں اور) رونے کی آواز نکال کر دعا کر رہے ہیں-

تَخَنْخَنَ - ناک میں باتیں کیں-

مَخْنُوْنٌ - بہ معنی مَجْنُوْنٌ - دیوانہ-

خَنِیٌّ - کاٹنا-

خِنیٌ - فحش گوئی جیسے اِخْنَاءٌ ہے-

اَخْنَی الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ تُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ - سب سے بدترین نام اللہ کے نزدیک اسی شخص کا ہے جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے' بعض نے کہا یہ اَخْنٰی عَلَیْہِ الدَّھْرُ سے ہے یعنی زمانہ نے اس کو تباہ اور برباد کر دیا-

اَخْنَی الْاَسْمَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ - سب ناموں میں زیادہ فحش قیامت کے دن-

مَنْ لَّمْ یَدَعِ الْخَنَا وَالْکِذْبَ فَلَا حَاجَۃَ لِلّٰہِ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَ شَرَابَہٗ - (جو شخص روزہ رکھ کر) فحش گوئی اور جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو (فاقہ کرنے سے کیا فائدہ) اللہ کو اس کی کچھ احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پانی چھوڑ دے-

مَاکَانَ سَعْدٌ لِیُخْنِیَ بِابْنِہٖ فِیْ شِقَّۃٍ مِّنْ تَمْرٍ - سعد ایسے نہیں ہیں کہ اپنے بیٹے کو کھجور کے ٹکڑے پر دے دیں اپنا ذمہ توڑ دیں-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْوَاوِ

خَوْبٌ - محتاج ہونا' بھوکا ہونا' بارش نہ ہونا-

نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخَوْبَۃِ - ہم تیری پناہ مانگتے ہیں حاجت مندی اور مفلسی سے' عرب لوگ کہتے ہیں-

اَصَابَتْھُمْ خَوْبَۃٌ - جب ان لوگوں کا سارا مال تلف ہو جائے کچھ نہ رہے-

اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَوْبَۃٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنِّیْ طَعَامًا - آنحضرتؐ کو ضرورت ہوئی آپ نے مجھ سے غلہ قرض لیا-

خَوْتٌ - باز کا شکار پر گرنا' عہد شکنی' وعدہ خلافی کرنا-

خَوَّاتٌ - بن جبیر انصاری ایک صحابی کا نام تھا-

فَسَمِعْنَا خَوَاتًا مِنَ السَّمَاءِ - ہم نے آسمان سے ایک بڑے پرندے کی جھڑجھڑاہٹ کی سی آواز سنی-

خَوَّاتٌ - بہادر اور جری شخص کو بھی کہتے ہیں-

خَوْثٌ - ایک روایت میں یوں ہے اَصَابَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَوْثَۃٌ - خطابی نے کہا یہ محفوظ نہیں ہے اور صحیح خَوْبَۃٌ ہے بائے موحد سے اور قتبی نے غلطی کی جو اس کو خَوْت کے تحت بیان کیا تائے فوقانی سے' محیط میں ہے کہ خَوْثٌ کا معنی ڈھیلا ہونا' بھر جانا' عرب لوگ کہتے ہیں-

خَوِثَ بِہٖ - اس سے مانوس ہو گیا اور خَوَاثٌ بمعنی جنون استعمال کرتے ہیں-

خَوْثَاءُ - نازک اندام' کمسن عورت-

خَوْخٌ - شفتالو' اس کا مفرد خَوْخَۃٌ' اور روشن دان' ایک قسم کا سبز کپڑا' دریچہ جو دو مکانوں کے درمیان آمدورفت کے لئے لگایا جائے اس پر دروازہ نصب کیا جائے' بعض نے کہا جس پر دروازہ نصب نہ ہو صرف منفذ کر دیا جائے-

لَایَبْقٰی فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا سُدَّتْ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ - مسجد میں کوئی دریچہ نہ رہنے پائے سب بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر صدیقؓ کا دریچہ رہنے دو' دوسری روایت میں یوں ہے مگر علیؓ کا دریچہ رہنے دیا جائے-

رَوْضَۃُ خَاخٍ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بارہ میل پر' بعض نے رَوْضَۃُ حَاجٍ پڑھا ہے یہ غلط ہے-

ثُمَّ خَوَقَ فِیْمَا بَیْنَھُمَا کُوَّۃً ضَخْمَۃً شِبْہَ الْخَوْخَۃِ - پھر ان گڑھوں کے درمیان ایک سوراخ کیا جو روشن دان (موکھ) کی طرح تھا-

خَوْرٌ - پست زمین' دریا کی شاخ جہاں سے پانی دریا میں گرتا ہے اور ایک مقام کا نام ہے نجد میں اور ایک وادی کا نام ہے-

خُوْرٌ - فسادی عورتیں-

خُوْرَۃٌ - بہترین عمدہ-

خَوْرٌ - خوران پر مارنا' بیل کا آواز کرنا-

یَحْمِلُ بَعِیْرًا لَہٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَۃً لَھَا خُوَارٌ - ایک اونٹ کو لادے ہوگا جو بڑبڑا رہا ہوگا یا ایک گائے کو جو بھائیں

بھائیں کررہی ہوگی۔

خُوَار - گائے کی آواز۔

فَخَرَّ يَخُورُ كَمَا يَخُورُ الثَّوْرُ - امیہ بن خلف گرا بیل کی طرح آواز نکالتا ہوا۔

لَنْ تَخُورَ قُوًى مَادَامَ صَاحِبُهَا يَنْزِعُ وَ يَنْزُوْ - جو شخص اتنی قوت رکھتا ہو کہ کمان کھینچ سکے (تیر مارے) اور وہ گھوڑے پر کود کر چڑھ سکے وہ ناتوان اور کمزور نہیں یہ خَارَ يَخُورُ سے نکلا ہے یعنی ضعیف ہوا کمزور ہوگیا۔

اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ خَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ - (حضرت صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) کیا جاہلیت کے زمانہ میں تو تم سرکش اور سخت تھے اسلام میں آ کر ناتوان اور کمزور ہوگئے (آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا حضرت صدیقؓ نے کہا میں ان سے لڑوں گا' حضرت عمرؓ نے یہ رائے دی کہ تم کو تالیف قلوب چاہئے تب حضرت صدیقؓ نے یہ فرمایا)۔

وَلَيْسَ اَخُوا الْحَرْبِ مَنْ يَّضَعُ خُوْرًا الْحَشَايَا عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ - (عمرو بن عاصؓ نے کہا) وہ شخص جنگی نہیں ہے جو داہنے اور بائیں نرم نرم چیزوں سے بھرے ہوئے تکیے اور بچھونے رکھے (وہ تو آرام طلب ہوگیا اور جنگی سپاہی وہ لوگ ہیں جو عیش وعشرت کو پسند نہیں رکھتے' موٹا کھانا روکھا سوکھا اور سخت بچھونا ان کو کافی ہے)۔

خَارَ يَخُورُ خُوَرًا - بیل نے آواز کی۔

خَارَ يَخُورُ خَوْرًا - اس کے دبر پر مارا۔

خَارَ يَخُورُ يَاخوِرَ يَخْوَرُ خَوَرًا - ضعیف اور ناتواں ہوگیا۔

خَارَتْ قُوَّتُهٗ - اس کی قوت جاتی رہی۔

خُوْرٰى - نیک عورت یہ مؤنث ہے اَخْيَرُ کا۔

رَجُلٌ خُوْرٰى - نیک مرد۔

خَوَّارَه - گانڈ' کھجور جو بہت پھل دیتی ہو' دودھیل اونٹنی' عرب لوگ کہتے ہیں نَاقَةٌ خَوَّارَةٌ اور نِيَاقٌ خُوْرٌ - دودھیل اونٹنیاں۔

وَاِنْ خُوْرِبْتُمْ خُرْتُمْ - اگر تم سے جنگ کی جاتی ہے تو کمزور ہوجاتے ہو۔

اَرْضٌ خَوَّارَةٌ - نرم زمین' ہموار۔

خَوْزٌ - عادت کرنا۔

خَازْ بَازْ - مکھی' اونٹ کے گردن کی بیماری۔

بِلَى خُوْزُ - ایک قوم ہے جو خست اور دناءت میں مشہور ہے اور ایک ولایت کا نام ہے جس کو خوزستان کہتے ہیں۔

حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا اَوْ كِرْمَانَ - یہاں تک کہ خوز اور کرمان سے لڑو' کرمانی نے کہا دونوں شہر کے نام ہیں' میں کہتا ہوں دونوں ولایت ایران میں مشہور ہیں۔

خَوَصٌ - آنکھ بیٹھ جانا۔

تَخْوِيْصٌ - پہلے اشرافوں سے شروع کرنا پھر کمینوں کو دینا' سونے کے پتروں سے آراستہ کرنا' لے لینا۔

خُوْصٌ - کھجور کے پتے' خُوْصَةٌ اس کا مفرد۔

فَفَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِذَهَبٍ - ان کا چاندی کا ایک گلاس گم ہوگیا جس پر سونے کے پتر جڑے ہوئے تھے کھجور کے پتوں کی طرح۔

مَثَلُ الْمَرْاَةِ الصَّالِحَةِ مَثَلُ الْقَاجِ الْمُخَوَّصِ بِالذَّهَبِ - نیک بخت عورت کی مثال اس تاج کی سی ہے جس پر سونے کے پتر جڑے ہوں۔

عَلَيْهِ دِيْبَاجٌ مُّخَوَّصٌ بِالذَّهَبِ - اس پر دیبا لگا تھا جس پر سونے کے پترے جڑے تھے۔

اِنَّ الرَّجْمَ اُنْزِلَ فِي الْاَحْزَابِ وَكَانَ مَكْتُوْبًا فِيْ خُوْصَةٍ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَاَكَلَتْهَا شَاتُهَا - رجم کی آیت سورۂ احزاب میں اتری تھی اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں کھجور کے پتے پر لکھی ہوئی تھی ان کی بکری اس کو کھا گئی۔

تَرَكْتُ الثُّمَامَ قَدْ خَاصَ - میں نے ثمام کو (جو ایک گھاس ہے) دیکھا اس کے پتے نکل آئے - حدیث میں اس طرح مروی ہے اور صحیح اَخْوَص ہے - عرب لوگ کہتے ہیں اَخْوَصَتِ النَّخْلَةُ کھجور کے پتے نکل آئے۔

كَانَ يَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَ يُخَوِّصُ لِقَوْمٍ - حضرت علیؓ

بعض کو بہت مال دیتے تھے بعض کو کم دیتے تھے - عرب لوگ کہتے ہیں خَوِّصْ یا تَخَوَّصْ مَا اَعْطَاکَ - جو کچھ دے وہ تھوڑا ہی سہی وہ لے لے-

خَوْصَاءُ - گرم ہوا' اور وہ بکری جس کی ایک آنکھ کالی ہو ایک سفید-

خَوْضٌ - ڈوبنا' پانی پر لانا' ملانا' گھولنا' گھس جانا' بلانا' مصروف ہونا-

رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیْ مَالِ اللّٰہِ - بہت سے لوگ جو اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں (اس کو فضول اور بیجا کاموں میں اوڑاتے ہیں یا مال کے کمانے میں حرام حلال کا خیال نہیں رکھتے - کرمانی نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا مال (پبلک پراپرٹی) آپ کھا جاتے ہیں اور مسلمانوں پر تقسیم نہیں کرتے جیسے ہمارے زمانہ کے مسلمان بادشاہ اور رئیس ہیں)-

فَخَاضَ النَّاسُ - لوگوں نے گفتگو شروع کی-

اِنْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخْضِیَهَا الْبَحْرَ - اگر آپ ہم کو حکم فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں گھسیڑ دیں) تو گھسیڑ دیں گے گو ہم نے ابتدا میں جب آپ سے بیعت کی تھی یہ شرط لگائی تھی کہ مدینہ پر کوئی آپ کا دشمن آئے گا تو اس سے لڑیں گے مگر جب ہم آپ پر ایمان لائے آپ کو اللہ کا پیغمبر سمجھا تو اب جو حکم آپ دیں گے ہم بسر و چشم اس پر عمل کریں گے)-

مَخَاضَہ - وہ پانی جس میں سے سوار اور پیدل گذر سکیں-

مَخَاض - دردزہ-

مَخِیْض - مسکہ یا دہی جس کو لَبَنٌ جَامِضٌ بھی کہتے ہیں-

خَوَّاضٌ - بہت گھسنے والا-

یَخُوْضُ الرَّجُلُ بِرِجْلَیْهِ الْمَاءَ خَوْضًا - آدمی اپنے دونوں پاؤں پانی میں ڈبو کر چلے-

خُضْتُ الْغَمَرَاتِ - میں جنگوں میں شریک ہوا-

خَوْفٌ یا خِیْفٌ یا مَخَافَةٌ یا خِیْفَةٌ - ڈرانا' امید رکھنا-

تَخْوِیْف - ڈرانا جیسے اِخَافَة-

نِعْمَ الْمَرْءُ صُهَیْبٌ لَوْلَمْ یَخَفِ اللّٰہَ لَمْ یَعْصِہٖ - صہیبؓ کیا اچھا آدمی ہے اگر اس کو اللہ کے عذاب کا ڈر نہ ہو جب بھی وہ گناہ نہیں کرے گا (یہ اولیاء اللہ کا درجہ ہے وہ پروردگار کی اطاعت اور عبادت اس کی محبت کی وجہ سے کرتے ہیں نہ صرف اس کے عذاب سے ڈر کر' گو ڈر ان کو بھی ہوتا ہے' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر صہیبؓ کو عذاب کا ڈر نہ ہوتا تب بھی وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرتا تو جب اس کو ڈر ہے تو کیونکر نافرمانی کرے گا)-

اَخِیْفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ اَنْ تُخِیْفَکُمْ - (زہریلے) کیڑوں کو ڈراتے رہو (جہاں نکلیں ان کو فوراً مار ڈالو) اس سے پہلے کہ وہ تم کو ڈرائیں-

یُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ - اللہ تعالیٰ سورج گہن سے (جو اس کے قدرت کی نشانی ہے) اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (کیونکہ وہ قیامت کو یاد دلاتا ہے قیامت کے قریب بھی اسی طرح سورج تاریک ہو جائے گا - کرمانی نے جو کہا کہ اس حدیث سے اہل ہیئات کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ سورج گہن اور چاند گہن دونوں عادی امر ہیں جو اپنے معین اوقات پر ہوتے ہیں' یہ تقریر صحیح نہیں ہے' اہل ہیئات کا کہنا صحیح ہے اور تجربہ اور مشاہدے سے یہ امر ثابت ہے کہ کسوف اور خسوف کے اوقات معین ہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں ملک میں اتنا گہن لگے گا فلاں ملک میں اتنا' حدیث سے اہل ہیئات کا رد مقصود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر کرنا ہے' اس میں کیا شک ہے کسوف اور خسوف اس کے قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں دوسرا قیامت کو یاد دلاتے ہیں)-

اَخَافُ اَنْ یَکُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَکَهٗ عَلٰی نَفْسِہٖ - میں ڈرتا ہوں شاید اس نے یہ شکار اپنے کھانے کے لئے پکڑا ہو (نہ ہمارے کھانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فکلوا مما امسکن علیکم وہ جانور کھالے جو تمہارے لئے پکڑیں)-

غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِیْ عَلَیْکُمْ - اکثر روایتوں میں ایسا ہے اور بعض روایتوں میں بحذف نون ہے یہ نون وقایہ کا

ہے جو فعل کے بعد آتا ہے لیکن افعل التفضیل کے بعد بھی مشابہت فعل کی وجہ سے لے آئے۔ بعض نے کہا اصل میں اخوف لی تھا لام کو نون سے بدل دیا' معنی یہ ہے کہ دجال سے زیادہ مجھ کو دوسری باتوں کا تم پر ڈر ہے۔

اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ الْاَئِمَّةُ الْمُضِلُّوْنَ۔ سب سے زیادہ جس سے مجھ کو اپنی امت پر ڈر ہے وہ گمراہ کرنے والے حاکموں (بادشاہوں اور رئیسوں کا جو بے دین ہوں ان کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں آدمی بددین ہو جائیں گے' بعض نے کہا ائمہ سے پیشوایان دین یعنی علما اور مشائخین مراد ہیں۔ حقیقت میں یہ دونوں فرقے بڑے بڑے خوفناک ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بلا پھیل گئی ہے مولوی مشائخ اپنے علم اور تقدس کی روٹیاں کھانے لگے ہیں اور اپنے ساتھ حسن عقیدت قائم رکھنے کے لئے اور مریدوں کا اعتقاد بڑھانے کے لئے ہزاروں طرح کے مکر اور فریب کرتے ہیں۔ خلاف شرع باتوں پر مریدوں اور معتقدوں کی خاطر سے سکوت کرتے ہیں' جانتے ہیں اگر ان کو منع کریں گے تو وہ ہم سے پھر جائیں گے پھر یہ تر نوالے کہاں سے ہاتھ آئیں گے' لعنت خدا کی ایسی مولویت اور مشائخیت پر' آنحضرت کو اسی بلا کا بڑا ڈر تھا جو اب عام ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ ان مولویوں اور مشائخوں کو اپنا ڈر عنایت کرے اور نیک توفیق دے روٹی کمانے کے لئے دنیا کے ذرائع کیا کم ہیں اور ہماری شریعت کے اگلے پیشوا سب ایک ایک پیشہ' حرفت اور زراعت وتجارت کر کے اپنی روٹی پیدا کرتے تھے اور خالصاً لوجہ اللہ عامۂ خلائق کو بلا خوف وخطر اور بلا لحاظ وپاس دنیا داران نصیحت کیا کرتے' ان کو نہ کسی دنیادار کی خفگی سے غرض تھی نہ خوشی سے)۔

مَنْ نَظَرَ اِلٰی اَخِیْهِ نَظْرَةً یُخِیْفُهٗ۔ جو شخص کسی مسلمان کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھے۔

لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ۔ میں شروع نبوت کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں ڈرایا گیا اس حال میں کہ میرے ساتھ اور کوئی ڈرایا نہیں جاتا تھا (کیونکہ اور کوئی مسلمان اور میرا شریک حال نہ تھا)۔

مَا اَخْوَفُ مَا اَخَافُ۔ سب چیزوں میں جن سے میں ڈرتا ہوں زیادہ ڈر کی کیا چیز ہے (پھر آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا یہ چیز ہے' حقیقت میں زبان ہی تمام برائیوں اور آفتوں کی جڑ ہے)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ خَافَةِ الزَّرْعِ۔ مومن کی مثال کھیت کے بال کی طرح ہے' مشہور روایت خَامَةُ الزَّرْعِ' اس کا ذکر آگے آئے گا۔

فَیَقُوْلُ خِفْتُ النَّاسَ۔ پھر وہ کہے میں لوگوں سے ڈرا' فتنی نے اس حدیث غیر الدجال اخوفنی علیکم کے تحت میں کہا کہ مراد خوارج اور ظالمین کے فتنے ہیں اور ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں ایک مفتری کذاب کا فتنہ پھیلا ہے جس کے فتنے کو ہر ایک آدمی جو دین سے ذرا واقفیت رکھتا ہو برا سمجھے گا بھلا عقلا اور دین داروں کا تو کیا ذکر شیخ کی مُراد اس فتنہ سے مہدی لوگوں کا فتنہ تھا جو سید محمد جونپوری کو مہدی برحق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی آمد ورفت' آخر اسی قوم کے لوگوں نے شیخ کو اوجین اور سارنگ پور کے درمیان شہید کیا۔

میں :۔ کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں بھی انھی لوگوں نے مولوی محمد زماں خاں صاحب کو جو ایک عالم متشرع متبع سنت دین دار تھے حیدر آباد میں خاص مسجد میں بحالت تلاوت قرآن شہید کیا اور یہ اس وجہ سے کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک کتاب موسوم بہ ہدیہ مہدویہ ان کے رد میں تالیف کی تھی اور ہمارے ہی زمانہ میں ایک شخص نمود ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا تھا اس نے کیا فتنہ نکالا کہ معاذ اللہ ہزاروں مسلمانوں کو ملحد بے دین بنا دیا گویا قرامطہ اور باطنیہ کے اتحاد کو ازسرنو تازہ کیا اور ایک شخص نمود ہوا ہے جو اب تک زندہ ہے وہ علاوہ دعوی مہدویت کے مسیحیت اور نبوت اور وحی سب باتوں کا مدعی ہے اور بہت سے نادان اور کم علم لوگ اس کے دام مکر اور فریب میں پھنس گئے ہیں یا اللہ تو سچے مسلمانوں کو ان سب فتنوں سے محفوظ رکھ بجاہ نبیک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خَوْقٌ۔ چھلہ' بالا۔

خَوَقٌ۔ کشادگی۔

خَوْقَاءُ۔ احمق عورت عرب لوگ کہتے ہیں خَاقَ

الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ - جب اس طرح اس سے جماع کرے کہ ذکر کے حرکت کی آواز نکلے -

اَلْخَاقِ بَاقِ - فرج میں ذکر کے حرکت کی آواز -

خَاقِ بَاقِ - فرج -

اَخْوَق - کانا، خارشتی -

صَفَازَةٌ خَوْقَاءَ - وسیع میدان -

اَمَا تَسْتَطِيعُ اِحْدَا كُنَّ اَنْ تَأْخُذَ خَوْقًا مِّنْ فِضَّةٍ فَتَطْلِيْهِ بِزَعْفَرَانِ - کیا تم میں سے کوئی عورت اتنا بھی نہیں کر سکتی کہ چاندی کا ایک چھلہ لے اس پر زعفران لتھیڑے -

خَوْلٌ یا خِيَالٌ - انتظام کرنا، بندوست اور نگہداشت کرنا -

خَوْلَةٌ - ہرنی -

خَالٌ - ماموں، اس کی جمع اَخْوَالٌ اور اَخْوِلَةٌ اور خُئُولٌ اور خُئُولَةٌ ہے، عرب لوگ کہتے ہیں -

اَنَا خَالُ هٰذَا الْفَرَسِ - میں اس گھوڑے کا مالک ہوں -

خَالَه - ماں کی بہن -

خَائِلُ - نگہبان -

هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ - وہ تمہارے بھائی (تمہاری طرح آدمؑ کی اولاد) اور تمہارے تابعدار بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا زیردست بنایا (ورنہ وہ اور تم برابر دونوں آدم علیہ السلام کی اولاد ہو) -

خَوَلُ - خائل کی جمع ہے، یہ تخویل سے نکلا ہے بہ معنی تملیک یا رعایت -

اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ - تمہارے غلام لونڈی نوکر چاکر تمہارے بھائی ہیں، خولکم مبتدائے مؤخر اور اخوانکم خبر مقدم ہے مطلب یہ ہے کہ ان پر شفقت اور رحم کرو، ان سے خوش خلقی سے پیش آؤ، اسی حدیث میں یہ ہے کہ جو تم کھاؤ وان کو کھلاؤ اور جو تم پہنو وہ ان کو پہناؤ، اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ حکم استحباباً ہے یا وجوباً -

كَانَ عِبَادُ اللّٰهِ خَوَلًا - اللہ کے بندے غلام اور تابعدار ہو جائیں گے (یعنی بنی امیہ خلق اللہ سے بطور غلاموں کے سلوک کریں گے) -

اَنَّهُ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ - آنحضرتؐ نصیحت کر کے ہماری نگہبانی اور محافظت کرتے تھے (تاکہ ہم خراب نہ ہونے پائیں) بعض نے کہا صحیح يَتَحَوَّلُنَا ہے حائے حطی سے یعنی ہماری خوشی اور نشاط کا حال دیکھ کر ہم کو نصیحت کرتے مطلب یہ ہے کہ نصیحت میں اتنا طول نہ فرماتے کہ ہم اکتا جائیں، اصمعی نے يَتَخَوَّنُنَا روایت کیا ہے یعنی ہمارا خیال رکھتے ہماری نگہبانی کرتے -

دَعَا خَوَلِيَّهُ یا خَوَلِيَّهُ - اپنے شترخانہ کے داروغہ کو بلایا، محیط میں ہے کہ خولی مال کا محافظ یا باغوں کا داروغہ، عرب لوگ کہتے ہیں هُمَا اِبْنَا خَالَةٍ وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں اور یوں نہیں کہتے هُمَا اِبْنَا عَمَّةٍ کیونکہ پھوپھی کے بیٹے کا تو ماموں زاد بھائی ہوتا ہے نہ پھوپھی زاد -

مُخْوِلٌ اور مُخْوَلٌ - جس کے ماموں شریف اور نیک ہوں جیسے مُخَالٌ اس طرح مُعَمٌّ جس کے چچا شریف اور نیک ہوں - مُعِمٌّ مُخْوِلٌ جس کے چچا اور ماموں دونوں شریف اور نیک ہوں -

تَخْوِيْلُ - دینا، عطا کرنا -

لَا نَخُوْلُ عَلَيْكَ - ہم تمہارے اوپر غرور نہیں کرنے کے (بلکہ تمہاری اطاعت کریں گے) یہ حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) یہ خَالَ يَخُوْلُ اور اِخْتَالَ يَخْتَالُ سے ہے یعنی تکبر کیا اور تکبر کرتا ہے -

هُوَ ذُوْمَخِيْلَةٍ - وہ گھمنڈی ہے یعنی مغرور اور متکبر -

اَدِمْ مَا خَوَّلْتَنَا - جو تو نے ہم کو عطا فرمایا ہے یا جس چیز کا تو نے ہم کو مالک بنایا ہے وہ ہمیشہ ہمارے پاس قائم رکھ (یعنی دے کر پھر چھین نہ لے) -

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ خَوَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ - (اصل میں سب آدمی آزاد ہیں) لیکن اللہ نے ایک کو دوسرے کا مملوک بنا دیا -

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا خَوَّلَكُمْ - اللہ سے ڈرتے رہو لونڈی

غلاموں کے مقدمہ میں جن کا مالک اللہ نے تم کو بنا دیا ہے۔

خَوْلَانٌ - ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

خَوْمَانٌ - زمین کا ناموافق ہونا۔

خَامٌ - جمع ہے خَامَةٌ کی اصل میں خَوْمة تھا یعنی مولی یا خراب بدہوا زمین یا پودا مولی کا جو کھیت میں پہلے اگتا ہے' یا تروتازہ درخت' محیط میں ہے کہ خام کچے کو بھی کہتے ہیں اور نرے پانی کو اور اس لکڑی اور پتھر کو جو تراشے نہ گئے ہوں۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ - مومن کی مثال ایسی ہے جیسے نیا پودھا جو کھیت میں اگا ہو (وہ ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے' نرمی اور ملایمت کی وجہ سے ٹوٹتا نہیں اسی طرح مومن پر بھی آفتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کرتا ہے اور حق تعالیٰ کے فضل و کرم کی امید نہیں توڑتا یہاں تک کہ آفتیں دور ہو جاتی ہیں اور پھر خوش و خورم ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے۔

مَسْجِدُ الْخَوَامِيْنِ - مدینہ کے اطراف میں ایک مسجد ہے۔

خَامٌ - وہ چمڑا جو دباغت نہ کیا گیا ہو۔

خَوْنٌ یا خِيَانَةٌ یا خَانَةٌ یا مَخَانَةٌ - خیانت کرنا' عہد شکنی کرنا' ضعف اور ناتوانی۔

تَخْوِيْنٌ - خائن بنانا۔

تَخَوُّنٌ - کم کرنا۔

اِخْتِيَانٌ - خیانت کرنا۔

خَانٌ - دکان' سرائے' مسافر خانہ اس کی جمع خانات' خان بادشاہ کو بھی کہتے ہیں۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ - پیغمبر کی یہ شان نہیں کہ چوری کی آنکھ مارے (یعنی دل میں کچھ رکھے اور ظاہر میں کچھ کرے جب آدمی نے زبان روک لی اور آنکھ سے اشارہ کیا تو یہ بھی خیانت ہوئی)۔

اِنَّهٗ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ - آنحضرتؐ نے خائن چور مرد اور خائنہ چور عورت کی گواہی منظور نہیں کی) یہاں خیانت اور چوری سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ لوگوں کی امانت میں اس نے خیانت کی ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرائض اگر وہ بجا نہ لاتا ہو تب بھی وہ خائن ہے چنانچہ دین کے احکام کو بھی اللہ نے امانت فرمایا انا عرضنا الا مانة علی السمٰوات و الارض[1] اور ان کے بجا نہ لانے کو خیانت قرار دیا جیسے فرمایا لا تخونوا اللّٰه والرسول و تَخُونُوا اماناتكم)۔[2]

نَهٰى اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَيْلًا لِئَلَّا يَتَخَوَّنُهُمْ - آنحضرتؐ نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے اور اپنے گھر والوں کی چوریاں تاکنے سے منع فرمایا' اصل میں تخول کا معنی کم ہونا گھٹنا گویا اپنی جورو کا گھٹاؤ چاہتا ہے۔

مَخَافَةَ اَنْ يُّخَوِّنَهُمْ - اس ڈر سے کہیں ان کو خائن نہ بنائے۔

يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ - خیانت کریں گے کوئی ان پر بھروسہ نہ کرے گا۔

قُرِّبَ اِلَيْهِ خِوَانٌ یا خُوَانٌ - آپ کے سامنے دستر خوان رکھا گیا' یہاں خوان سے مراد دستر خوان ہے' اصل میں خوان اس چوکی یا میز کو کہتے ہیں جس پر کھانا رکھ کر مالدار اور عیش پسند لوگ کھاتے ہیں تاکہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے۔

مَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ - آنحضرتؐ نے چوکی یا میز پر کبھی نہیں کھایا' ثعالبی نے کہا اگر چوکی یا میز پر کھانا رکھا ہو تب اس کو مائدہ کہیں گے اگر کھانا نہ رکھا ہو تو اس کو خوان کہیں گے' بعض نے کہا جب کھانا اس پر رکھا ہو تب خوان کہیں گے اور مائدہ عام ہے اگر دستر خوان پر بھی کھانا رکھا جائے اس کو بھی کہیں گے۔

فَاِذَا اَنَا بِاَخَاوِيْنَ عَلَيْهَا لُحُوْمٌ مُّنْتِنَةٌ - یکایک میں نے چند خوان دیکھے ان پر بدبودار گوشت رکھے ہوئے تھے۔

لَمْ تُخَوِّنْهُ الْاَحَالِيْلُ - اس کو دودھ نکلنے کے سوراخوں نے دبلا نہیں کیا (یعنی باوجود یہ کہ بہت دودھ دیتی ہے لیکن موٹی

---

[1] یقیناً ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا۔ (م)

[2] اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ (م)

تازی ہے)۔

يَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَّ مَلَاذَةً وَ يُعَابُ قَائِلُهُمْ وَ اِنْ لَّمْ يَشْغَبْ - خیانت کے ساتھ ایک کی ایک آڑ میں رہ کر باتیں کرتے ہیں ان میں بات کرنے والے پر عیب لگایا جاتا ہے گو وہ کچھ فساد نہ کرے۔

لَاتَخُنْ مَنْ خَانَکَ - جو شخص تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر بلکہ برائی کے بدلے نیکی کر' یہ حسن خلق کی تعلیم ہے علماء نے کہا ہے یہ حکم استحباباً ہے اور اگر کسی شخص نے اس کا حق یا مال ظلم سے دبا لیا ہو اور حاکم کے ذریعہ سے بوجہ نہ ہونے شہادت یا ثبوت کے چارہ جوئی ممکن نہ ہو تو مظلوم کو یہ درست ہے کہ اپنے حق یا مال کے موافق ظالم کا حق یا مال دبا لے اگر اس پر قدرت پائے مگر افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کرے اور خیانت کا بدلہ امانت داری سے کرے۔

لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی - اگر حضرت حواؑ حضرت آدمؑ سے خیانت نہ کرتیں (اور شیطان کے اغوا سے ان کو ممنوع درخت کھانے کی ترغیب نہ دیتیں تو کوئی عورت خیانت نہ کرتی (انہی کی رگ نے ہر عورت میں خیانت کا مادہ پیدا کر دیا)۔

حَتّٰی اَنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَامُؤْمِنُ وَ هٰذَا يَا كَافِرُ - ایک خوان پر کھانے کے لئے لوگ جمع ہوں گے تو وہ (یعنی دابۃ الارض جو قیامت کے قریب نکلے گا) کہہ دے گا یہ مومن ہے یہ کافر ہے' ایک روایت میں اَهْلَ الْاُخْوَانِ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِيَانَةِ - اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے (جو ضد ہے امانت کی)۔

اِذَا ئْتُمِنَ خَانَ - جب اس کے پاس امانت رکھائیں تو خیانت کرے۔

خَوَّانٌ - شیر اور بہت خیانت کرنے والا اور ربیع الاول کا مہینہ جیسے خُوَّانٌ۔

خُوَّةٌ - بھائی پنا' یہ ایک لغت ہے اُخُوَّةٌ میں اس کے ذکر کا یہاں موقع نہ تھا' مگر صرف صاحب مجمع اور نہایہ کی متابعت سے ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا' صاحب نہایہ نے کہا ہم نے صرف لفظ کے لحاظ سے اس باب میں ذکر کر دیا ورنہ یہاں اس کے ذکر کا موقع نہ تھا۔

فَاَخَذَ اَبَاجَهْلٍ خُوَّةٌ فَلَا يَنْطِقُ - ابوجہل سست ہو گیا کچھ بول نہ سکا۔

خَوًى - خالی ہونا' بہت بھوکا ہونا۔

خُوَاءٌ اور خَوَايَةٌ اور خَيٌّ اور خُوِيٌّ - سب کا معنی خالی ہونا۔

تَخْوِيَه - سجدے میں پیٹ کا زمین سے جدا رکھنا اسی طرح بازوؤں کا پسلیوں سے۔

كَانَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى - آنحضرتؐ جب سجدہ کرتے تو تخویہ کرتے (پیٹ کو زمین سے جدا رکھتے اونچا رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے علیحدہ)۔

اِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ فَلْيُخَوِّ وَ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ - جب مرد سجدے کرے تو تخویہ کرے اور عورت سجدہ کرے تو سمٹ جائے یعنی پیٹ زمین سے لگا دے اور ہاتھ پسلیوں سے ملا دے' بعض نے اس حدیث میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف اور عورت مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں کیا)۔

خَوّٰى بِيَدَيْهِ - اپنے ہاتھ زمین سے اور بازو پسلیوں سے جدا رکھے۔

فَسَمِعْتُ كَخَوَايَةِ الطَّائِرِ - میں نے پرندے کی پھڑ پھڑاہٹ کی سی آواز سنی۔

فَاِذَا هُمْ بِدِيَارٍ خَاوِيَةٍ عَلٰى عُرُوْشِهَا - یکایک وہ ایسے گھروں میں پہنچے جن کے چھت گرے ہوئے تھے یہ خَوَى الْبَيْتُ سے نکلا ہے یعنی گھر خالی ہو گیا یا گر گیا۔

نَخْلٌ خَاوِيَةٌ - کھجور کے درخت جڑ سے اکھڑے ہوئے۔

كَانَ عَلِيٌّ يَتَخَوّٰى كَمَا يَتَخَوَّى الْبَعِيْرُ الضَّامِرُ عِنْدَ بُرُوْكِهٖ - حضرت علیؓ سجدے میں تخویہ کرتے جیسے دبلا اونٹ بیٹھتے وقت کرتا ہے (یعنی پیٹ کو زمین سے جدا اور کہنیوں کو زمین سے اٹھا ہوا رکھتے شیر کی طرح زمین پر بچھا نہیں

دیئے-

مِنْ لُؤْلُؤٍ مُخَبَّاۃٍ-خول دار موتی کا بنا ہوا-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْیَاءِ

خَیْبَۃٌ- محرومی' نقصان' محتاجی' ناشکری' ناامیدی نامرادی-

تَخْیِیْبٌ- ناامید کرنا' نامراد کرنا' جیسے اِخَابَۃٌ ہے-

مَنْ فَازَبِکُمْ فَقَدْ فَازَ بِالْقَدْحِ الْاَخْیَبِ- جو شخص تم پر فتح پائے اس نے جوئے میں وہ پانسہ پایا جس میں کچھ نہیں ملتا' جوئے کے تین پانسے ہیں سفیح اور منیح اور وغد-

خُیْبَۃٌ لَکَ- خدا کرے تو نامراد ہو (اپنی مقصود کو نہ پہنچے)

یَاخَیْبَۃَ الدَّھْرِ- ارے زمانہ کی خرابی' عرب لوگوں کا قاعدہ تھا کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی یا سفر یا جنگ میں مطلب حاصل نہ ہوتا تو یہ کلمے کہتے اور زمانہ کو برا کہتے' آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا- اس لئے کہ زمانہ کا خالق اور مالک اور پھرانے والا اللہ ہے سب کام اس کے حکم اور ارادے سے ہوتے ہیں زمانہ کچھ نہیں کرسکتا-

خِبْتَ وَ خَسِرْتَ- تو جب مراد ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا (اس لئے کہ جس کو تو نے پیغمبر سمجھا تھا وہ ظالم اور خائن نکلا اور ظالم اور خائن سچا پیغمبر نہیں ہوسکتا تو اس کا تابعدار تباہ اور برباد ہوا' بعض نے خِبْتُ وَ خَسِرْتُ بہ تائے متکلم روایت کیا ہے یعنی جب میں نے پیغمبر ہو کر عدل وانصاف کو چھوڑ دیا اور ظلم وخیانت اپنا شیوہ کیا تو میں تباہ ہوا' اب پیغمبری کہاں سے باقی رہے گی؟

خَیَّبْتَنَا- تم نے ہم کو تباہی اور نقصان میں ڈالا نہ تم ممنوع درخت میں سے کھاتے نہ ہم بہشت سے نکالے جاتے' ان آفتوں میں کیوں گرفتار ہوتے-

خَیْرٌ- اچھا ہونا' نیک ہونا' نیکی اور بھلائی تو خیر ضد ہے شر کی-

خِرْتَ- تو اچھا ہوا-

خَائِرٌ اور خَیْرٌ- نیک اور اچھا-

خَارَ اللّٰہُ لَکَ- اللہ نے جو تیرے لئے بہتر تھا وہ تجھ کو دیا-

خِیْرَۃٌ- بہ سکون یا اسم مصدر ہے بمعنی بھلائی اور نیکی اور خِیَرَۃٌ بہ فتحہ یا بمعنی اختیار-

مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِہٖ- حضرت محمد ﷺ کے اچھے بندے ہیں اس کے مخلوقات میں سے یا اللہ کے چنے ہوئے برگزیدہ بندے ہیں-

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ- آنحضرتؐ ہم کو ہر بات میں استخارہ کرنا سکھلاتے (یعنی اللہ تعالےٰ سے اس میں بھلائی چاہنا)-

مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ اِسْتِخَارَۃُ اللّٰہَ وَمِنْ شَقَاوَتِہٖ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ- آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرے اور بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ- یا اللہ میں تجھ سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں کیونکہ تو ہر کام کا انجام جانتا ہے (یہ استخارہ کی دعا خیرتک حصن حصین میں منقول ہے اور اہل سنت کے نزدیک یہی ایک استخارہ کا طریق ہے جو کتاب مذکور میں بیان کیا ہے- امامیہ کے نزدیک اور طریق بھی ہیں جیسے تسبیح کا استخارہ یا ذات الرقاع' مجمع البحرین میں ہے کہ ہر کام کے عزم کے وقت بار بار یہ کلمہ زبان سے کہے اللھم انی استخیرک خیرۃ فی عافیۃ پھر اس کے بعد مشورہ کرے جو اس کے حق میں بہتر ہوگا وہی مشورہ میں قرار پائے گا) طیبی نے کہا استخیرک بعلمک کا معنی یہ ہے کہ میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے علم کی مدد لیتا ہوں-

خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ- میرا کام بھلا کردے اور جو میرے حق میں بہتر ہو وہی میرے لئے اختیار کر-

خَیْرُ النَّاسِ خَیْرُھُمْ لِنَفْسِہٖ- جو شخص اچھا ہے (لوگوں سے بھلائی کرتا ہے) وہ اپنے ساتھ اچھائی کرتا ہے

کیونکہ جب لوگوں سے بھلائی کرے گا تو لوگ بھی اس کے ساتھ بھلائی کریں گے۔

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ۔ تم میں اچھا وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو (مثل مشہور ہے اول خویش بعدہٗ درویش جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک نہ کرے گا وہ باہر والوں سے کیا سلوک کرے گا)۔

رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَمْ اَرَمِثْلَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا تو بہشت کے برابر کوئی اچھی چیز میں نے نہیں دیکھی اور دوزخ کے برابر کوئی بری چیز میں نے نہیں دیکھی۔

يَكْفِىْ مَنْ هُوَ اَوْفٰى شَعْرًا مِّنْكَ اَوْ خَيْرًا مِّنْكَ۔ اتنا پانی ان کو تو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بال رکھتے تھے یا تم سے بہتر تھے۔

اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں باتوں کا اختیار دیا ہے (منافقوں کے لئے استغفار اور دعا کرنے کا یا نہ کرنے کا اب یہ آیت ما کان للنبی والذین آمنوا مع ان یستغفروا للمشرکین مشرکوں کے باب میں ہے نہ منافقوں کے باب میں، بعض نے کہا یہ آیت اس وقت تک نہیں اتری تھی)۔

تَاْتِى الْاِبِلُ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ عَلَيْهِ۔ اونٹ اس حال میں آئیں گے جیسے پوری طاقت اور فربہی اور صحت کے ساتھ دنیا میں تھے۔

عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ۔ اچھے حال پر جس طرح دنیا میں تھے (خوب آباد اور میوہ دار)۔

فَيَخْرُجُ رَجُلٌ خَيْرُ النَّاسِ۔ ایک شخص نکلے گا جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا (بعض نے کہا یہ خضرؑ ہوں گے)۔

اَوْ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ۔ کیا اچھی چیز (مال و دولت) سے برائی پیدا ہوگی (چونکہ مال کو اللہ تعالیٰ نے خیر فرمایا ہے جیسے اس آیت میں وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ اور حدیث میں اس کو برکات الارض فرمایا ہے اس لئے ان کو تعجب ہوا کہ خیر سے شر یعنی برائی کیونکر پیدا ہوگی)۔

خَيْرُ نِسَاءِ هَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَاءِ هَا خَدِيْجَةُ۔ ساری عورتوں میں بہتر حضرت مریمؑ (یعنی بنی اسرائیل کی عورتوں میں) اور ساری عورتوں میں بہتر حضرت خدیجہؓ (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

اَلسَّجْدَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا۔ اس وقت ایک سجدہ ساری دنیا کا مال خرچ کرنے سے بہتر ہوگا (کیونکہ یہ قیامت کے قرب کا ذکر ہے جب مال و دولت کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کا خواہاں نہ رہے گا)۔

عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ۔ بہترین گروہ پر مراد حضرت علیؓ کا گروہ ہے، ایک روایت میں عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ ہے یعنی لوگوں میں پھوٹ پڑنے کے وقت۔

يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ۔ خلق اللہ جو کلام پڑھتے ہیں اس میں جو بہتر ہے (یعنی قرآن) اس کو پڑھیں گے ایک روایت میں مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ہے، یعنی حدیث بیان کریں گے۔

فَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ۔ تو خیر کی تعبیر (جس کو میں نے خواب میں دیکھا) وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی یعنی غزوۂ بدر ثانی میں جب مسلمانوں کو یہ کہہ کر ڈرایا گیا تھا کہ تم سے لڑنے کے لئے ایک فوج کثیر جمع ہوئی ہے انھوں نے کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل[1] اللہ نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔

وَاللّٰهُ خَيْرٌ۔ اللہ کا ثواب، اس کی راہ میں مارا جانا دنیا کی زندگی اور دنیا کے مال متاع سے بہتر ہے۔

فِىْ حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ۔ حذیفہ کو ہمیشہ یہ رنج رہا کہ ان کے باپ کو مسلمانوں نے مار ڈالا یا وہ اپنے باپ کے قاتل کے لئے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتے رہے۔

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَاْتِىْ بِهِمْ مُقَيَّدًا بِالسَّلَاسِلِ۔

---

[1] ہمیں اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔ (م)

بہت اچھے وہ لوگ ہیں جو زنجیروں میں باندھ کر ان کو لے کر آئیں گے (یعنی دارالاسلام میں قید ہو کر آئیں گے پھر اللہ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمائے گا سو ان کے حق میں ان کے گرفتار کرنے والے ایک نعمت عظمیٰ ہوں گے اس لئے کہ اگر وہ ان کو گرفتار کر کے دارالاسلام میں نہ لاتے تو ان کو اسلام کی نعمت نہ ملتی)۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ - تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھائے۔

خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَكْثَرُهُمْ نِسَاءً - اس امت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی بیبیاں بہت ہوں تو آنحضرتؐ ساری امت سے بہتر ہوئے اس لئے کہ آپ کی نو بیبیاں ایک وقت میں تھیں اور امت میں کسی کی ایک وقت میں چار بیبیوں سے زیادہ نہیں ہو سکتیں، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ جو صحابہ زیادہ بیبیاں رکھتے تھے وہ حضرت صدیقؓ وغیرہ سے افضل ہو جائیں گے کیونکہ مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جب دوسری فضیلتوں میں برابر ہوں تو ایک وجہ فضیلت تکثر ازواج بھی ہوگی اور یہ اعتراض بھی نہ ہوگا کہ خلفائے عباسیہ اور دوسرے بادشاہان ہند اور دکن نے سو سو دو دو سو خواصین اور بیبیاں رکھی ہیں تو وہ سب سے افضل ہوں گے کیونکہ لونڈیوں کا حکم بیبیوں کا سا نہیں ہو سکتا اور بیبیاں چار سے زائد درست نہیں ہو سکتیں پس جن بادشاہوں نے سو سو یا دو دو سو بیبیاں رکھی ہیں وہ درحقیقت زنا کار اور حرام کرتے ہیں ان کے لئے فضیلت کہاں سے آئی وہ تو حرام کار بدکار اور فاجر ہیں۔

خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ - دو بکریوں سے بہتر ہے کیونکہ قربانی میں گوشت کی عمدگی مطلوب ہے نہ گوشت کی کثرت، البتہ آزاد کرنے میں دو بردوں کا آزاد کرنا ایک بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ - یہ ذکر تمہارے لئے ایک خادم سے بہتر ہے (کیونکہ خادم کے وجود سے مخدوم میں کوئی قوت یا فضیلت حاصل نہیں ہوتی اور اس ذکر سے تم میں خود قوت پیدا ہوگی اور ثواب آخرت علاوہ)۔

لَا يَقُوْلُ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى - یوں نہ کہے میں یونسؑ سے بہتر ہوں (یعنی اپنے تئیں یا مجھ کو یونس پیغمبرؑ سے افضل نہ کہے، دوسری صورت کی توجیہ یوں کی ہے کہ شاید اس وقت تک آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہوگا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہوگا کہ مجھ کو بھی حضرت یونس پر اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ ان کی تحقیر یا اہانت نکلے کیونکہ کسی پیغمبر کی تحقیر یا توہین کفر ہے)۔

مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ فَقَدْ كَذَبَ - جس نے یہ کہا میں یونس سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے کیونکہ غیر پیغمبر گو کیسا ہی بڑے درجہ کا ولی اور عالم اور نیک ہو پیغمبر کے درجہ کو نہیں پہنچتا، اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ نبوت کا درجہ ولایت سے بڑھ کر ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے۔

لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى - مجھ کو موسیٰ سے افضل نہ کہو۔

لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ - پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (ان دونوں حدیثوں کی بھی توجیہ وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے) بعض نے کہا لاتخیرونی کا مطلب یہ ہے کہ کثرت عمل یا محنت یا عبادت کی وجہ سے مجھ کو حضرت موسیٰ پر فضیلت مت دو کیونکہ یہ فضیلت اس سبب سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور عنایت کی وجہ سے ہے۔

يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کو یوں کہہ کر پکارا اے بہترین تمام مخلوقات کے! آپ نے فرمایا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں (یعنی اپنے زمانہ میں ابراہیمؑ سارے مخلوقات سے بہتر تھے یا تواضع کی راہ سے آپ نے یہ فرمایا یا اس وقت تک آپ کو علم نہ ہوا ہوگا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں)۔

ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُ - میں اس کی یاد اس جماعت میں کروں گا جو اس کی جماعت سے بہتر ہے، اس حدیث سے بعض نے یہ دلیل لی ہے کہ فرشتے مومنین سے افضل ہیں حالانکہ یہ استدلال صحیح نہیں اس لئے کہ جماعت الٰہی میں پیغمبروں کی ارواح اور ملائکہ مقربین بھی ہیں۔

وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ - بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے (یہ ادب کے طور پر فرمایا ورنہ برائی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے' خالق خیر وشر وہی ایک ذات الٰہی ہے اسلام کا یہی اعتقاد ہے اور مجوسی دو خالق ثابت کرتے ہیں ایک خیر کا خالق اس کو یزداں کہتے ہیں اور ایک شر کا خالق اس کو اہرمن کہتے ہیں)۔

كَادَ الْخَيِّرَانِ اَنْ يَّهْلِكَا - قریب تھا کہ دو بہت نیک آدمی ہلاک ہو جائیں (ان کی نیکیاں برباد ہو جائیں مراد ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں جب ان دونوں نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنی آوازیں بلند کیں ایک کہتے تھے کہ قعقاع کو سردار بنایئے دوسرے کہتے تھے اقرع کو بنایئے)۔

خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ - انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ۔

اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا - تو ہی نفس کا اچھا پاک کرنے والا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تیرے سوا اور بھی کوئی نفس کو پاک کر سکتا ہے۔

فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرِ - اس میں جو بھلائی تھی وہ دیکھی' ایک روایت میں مِنَ الحبر ہے یعنی خوشی دیکھی۔

خَيْرُ يَوْمٍ - یعنی ہفتہ کے دنوں میں بہتر دن ورنہ سال کے دنوں میں عرفہ کا دن افضل ہے بعض نے جمعہ کو عرفہ کے دن سے بھی افضل کہا ہے۔

فَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا - اس کی تعریف کی۔

وَ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ - اور جورو اس کی جورو سے بہتر۔ معلوم ہوا کہ بہشت کی عورتیں آدم زاد عورتوں سے افضل ہیں اور اس میں اختلاف ہے۔

مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرٌ - کسی کو اس سے بہتر بخشش نہیں ملی۔

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ - مقتول کے وارث کو دو باتوں میں اختیار رہو گا (یا تو دیت ہے یا قصاص)۔

هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ - یہ تیری بہتر قربانی ہے جو اخیر میں کی (کیونکہ پہلی بکری گو صورۃً قربانی تھی مگر درحقیقت قربانی نہ تھی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)۔

خَيْرُ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ - سب تابعین میں بہتر ایک شخص ہے جس کا نام اویس ہے (یعنی اللہ کے نزدیک' اب جو بعض نے سعید بن مسیب کو افضل التابعین کہا ہے تو وہ علم دین کے لحاظ سے)۔

لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ خَيْرٍ - جس امت کے تم بدترین شخص سمجھے گئے (اور اسی وجہ سے مارے گئے لٹکائے گئے) وہ اچھی امت تھی (یعنی حجاج اور بنی امیہ کی جماعت سے تمہاری جماعت اچھی تھی - یہ عبداللہ بن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیر کے نعش کے پاس آ کر کہا جس کو حجاج نے سولی پر لٹکنے دیا تھا' ایک روایت میں یوں ہے لامۃ سوء بری امت تھی یہ راوی کی غلطی ہے)۔

خَيْرُهُمْ اُوَيْسٌ - اویس ان میں سے بہترین شخص ہے' حضرت عمرؓ نے ان سے دعا کی درخواست کی اور یہ کچھ عجیب نہیں' مفضول سے دعا کی خواہش کر سکتے ہیں جیسے آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کی۔

عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خَيْرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ - شام کی سرزمین میں رہنا لازم کر لو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہتر یا برگزیدہ زمین ہے (اگر وہاں نہ رہ سکو تو یمن میں رہو)۔

فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ - پانی سے وضو کرنا بہتر ہے (یعنی واجب ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ پانی ہوتے ہوئے تیمم بھی جائز ہے)۔

خَيْرُ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا - سورۂ فلق اور ناس دونوں بہتریں سورتیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں (یعنی استعاذہ کی غرض سے)۔

خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا - مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے (جو عورتوں کی صف سے دور ہوتی ہے) اور بدترین صف آخری صف ہے (جو عورتوں سے قریب ہوتی ہے)۔

رَكْعَتَانِ مِنَ الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا - فجر کی سنت کی دو رکعتیں ساری دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہیں (کیونکہ دنیا کا مال و متاع فانی ہے اور ان رکعتوں کا اجر ہمیشہ قائم رہے گا)۔

فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ - سنت نبوی پر عمل کرنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو وہ بدعت حسنہ ہو' تو پائخانہ کے آداب کی رعایت رکھنا یا فجر کی سنت کے بعد ذرا لیٹ جانا ایک رہا (یا مدرسہ بنانے یا ہزاروں نیازیں اور مجلس میلاد کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے)۔[1]

خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ - سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے افضل ہے (کیونکہ ذکر الٰہی تمام نیکیوں کا مقصود اصلی ہے اور پھر سب اذکار میں لا الہ الا اللہ افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)۔

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَاقُلْتُ فِيْهِ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ - بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور اس دن سب سے بہتر دعا جو میں نے کی اور مجھ سے پہلے اگلے پیغمبروں نے وہ یہ دعا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ اگرچہ یہ کلمہ ذکر ہے مگر جو ذکر الٰہی میں مشغول رہے گا حق تعالیٰ اس کی خواہش سے بڑھ کر اس کو دے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے اس لئے دعا بھی ہوئی۔

فَجَاءَ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَهٗ مِنْ شَرٍّ - یہ بہتری اللہ تعالیٰ لایا اب اس کے بعد برائی ہوگی' بہتری سے مراد آنحضرتؐ کی نبوت ہے اور اسلام کا ظہور اور غلبہ اس کے بعد برائی اور فتنہ' گمراہی اور بدعات کا ظہور ہے۔

كُنْ خَيْرَ ابْنَيْ اٰدَمَ - تو آدم کے دونوں بیٹوں میں اچھے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا کسی پر حملہ نہ کر قتل ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ - میں تم کو اچھی اور بری بات بتلاؤں۔

اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ - نیکی کے خزانہ میں ان خزانوں کی کنجیاں ہیں۔

اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ - میں نماز ہوں پروردگار فرمائے گا تو اچھی ہے۔

تَرِبَتْ يَدَاكَ خَيْرٌ - اس کا معنی کتاب التاء میں گذر چکا۔

اَعْطِهٖ جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا - اس کو اچھا چنا ہوا اونٹ چار برس کا دے دے (گو اس کا حق اس سے کم درجہ کا اونٹ ہے' معلوم ہوا اگر قرض دار اپنی خوشی سے قرض خواہ کو اس کے قرضہ سے بڑھ کر دے تو اس کا لینا منع نہیں)۔

لَخُيِّرَ اُنَيْسٌ - انیس کو پنچ نے بہتر کہا (ان کی ایک شخص سے شرط ہوئی کہ جو شخص شاعری میں افضل ہو وہ اونٹوں کا ایسا مندہ دے جو اس شخص کے پاس تھا آخر انیس کو پنچ نے بہتر کہا انھوں نے وہ مندہ اس سے لے لیا' عرب لوگ کہتے ہیں نَافَرْتُهٗ فَنَفَرْتُهٗ اور خَايَرْتُهٗ فَخِرْتُهٗ یعنی میرے اس کے شرط ہوئی پھر میں اس پر غالب آیا۔

اَلْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا - بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں (اس مجلس سے اٹھ نہ جائیں وہاں سے چلے نہ جائیں یہ خیار مجلس کہلاتا ہے)۔

اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ - مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی جائے کہ بایع یا مشتری یا دونوں کو اتنے دن تک اختیار ہے خواہ بیع قائم رکھیں خواہ فسخ کر ڈالیں تو یہ اختیار مجلس کے بدل جانے سے فوت نہ ہوگا اس کو خیار الشرط کہتے ہیں ایک خیار العیب ہے کہ شئی مبیعہ میں کوئی عیب نکلے تو مشتری کو اختیار ہوتا ہے کہ اس کو واپس کر دے اور بیع فسخ کر ڈالے۔

اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا - مگر جس بیع میں بایع مشتری کو یا مشتری بایع کو ایجاب وقبول کے بعد اختیار دے کہ چاہو تو بیع فسخ کر ڈالو مگر وہ کہے نہیں میں بیع قائم رکھتا ہوں تو اب خیار مجلس نہ رہے گا اکثر ائمہ اور فقہاء اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے کہ خیار مجلس بایع اور مشتری دونوں کو رہتا ہے' مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خیار ثابت نہیں کیا وہ اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہے یعنی جب تک اختیار ہے کہ ایجاب کے بعد قبول نہ ہوا ہو اور یہ عجیب تاویل

---

[1] بلکہ حدیث نبویؐ ہے ''ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے۔'' اس لئے بدعتی امور میں ثواب تو کجا الٹا گناہ ہوگا۔ (م)

ہے گویا حدیث کا ابطال ہے کیونکہ صرف ایجاب سے تو عقد ہی پورا نہیں ہوتا اس کے بعد تو قبول کا انتظار کرنا تکمیل عقد کے لئے ضروری ہے اس کا بیان کرنا شارع کے کلام کو فضول کرنا ہے اور لطف یہ کہ اہل حدیث کے راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کا مطلب تفرق بالا بدان سمجھا چنانچہ ان سے مروی ہے کہ جب وہ بیع کو لازم کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم چلے جاتے تا کہ فریق ثانی کو فسخ کا موقع نہ رہے۔

لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ - تم میں اذان وہ لوگ دیں جو نیک ہوں کیونکہ مؤذن کے اعتماد پر لوگ روزہ افطار کر لیتے ہیں' سحری کھاتے ہیں' سحری موقوف کر دیتے ہیں' نمازیں ادا کرتے ہیں اس لئے وہ امین اور نیک ہونا چاہئے - بعض نے کہا اس لئے کہ اذان بلند مقامات پر دی جاتی ہے تو نیک شخص لوگوں کے عورات پر نظر نہیں ڈالے گا۔

خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو قرضہ اچھی طرح ادا کریں (وعدے پر دیں اور پورا حق دیں بلکہ کچھ زائد)۔

بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ - تم کو یہ کافی ہے کہ تمہارا شمار اچھوں میں ہو اب سب سے اچھا ہونا اس کی ہوس کیا ضروری ہے!۔

مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا - آنحضرت ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا (یا یہ منظور کیجئے یا یہ) تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہو (ورنہ گناہ سے آپ بالکل کنارہ کش رہتے)۔

كُنَّا نُخَيِّرُهُ بَيْنَ النَّاسِ - ہم ان کو آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں سے بہتر کہتے۔

ثُمَّ يُخَيَّرُ - پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے (چاہے دنیا میں رہنا قبول کرے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے)۔

فَظَنَنْتُ اَنَّهُ خُيِّرَ - میں سمجھ گئی کہ آنحضرت کو بھی (اور پیغمبروں کی طرح) اختیار دیا گیا (لیکن آپ نے آخرت اختیار فرمائی)۔

ثُمَّ يَتَخَيَّرُ - پھر اختیار کرے۔

تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ - اپنے نطفوں کے لئے بہتر عورت تلاش کرو (یعنی شریف اور خاندانی عورت سے نکاح کرو تا کہ اولاد صالح اور نیک پیدا ہو یہ امر استحباباً ہے)۔

خَيَّرَ فِيْ ثَلٰثٍ - تین باتوں میں اختیار دیا ان میں سے کوئی بات منظور کریں۔

اِنَّهَا خُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا - بریرہ (جب آزاد ہوئی تو اس) کو اختیار دیا گیا چاہے اپنے خاوند کے پاس (جو غلام تھا) رہے یا نکاح فسخ کر ڈالے۔

خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَسْأَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ - انھوں نے مجھ کو لاچار کر دیا دو باتوں میں سے وہ ایک بات کریں گے یا تو فحش سوالات مجھ سے کریں گے (اتنا مانگیں گے کہ میں دے نہ سکوں گا) یا مجھ کو بخیل بنائیں گے۔

اِنَّ صَبِيَّيْنِ تَخَايَرَا فِي الْخَطِّ اِلَى الْحَسَنِ - دو لڑکوں نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ فیصلہ کرانا چاہا کہ کس کی تحریر بہتر ہے۔

بَلْ كَانَ مُخَيَّرًا - بلکہ آپ کو اختیار تھا کہ دو امروں میں جو چاہیں وہ کریں (یعنی جس باب میں کوئی حکم الٰہی نہ اترا ہو)۔

خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - میرے لئے جو امر بہتر ہو وہ تجویز فرمائیے یا رسول اللہ (ﷺ)۔

مَا اَجِدُلِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ - (جب قیامت میں غلام لونڈی کو مارنے کا مجھ سے بدلہ لیا جائے گا تو) میں اپنے اور ان کے لئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ ان سے جدا ہو جاؤں ان کو آزاد کر دوں (نہ غلام لونڈی میرے پاس رہیں نہ میں مواخذہ اخروی میں گرفتار ہوں)۔

وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا - میں نے ان سے اس باب میں ثواب اور اجر سنا' ایک روایت میں خَيْرًا ہے یعنی مرفوع حدیث سنی۔

خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ - بہتر

لوگوں میں وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے بہتر بعض نے کہا مسافروں میں یہ سب سے بہتر ہے اور دوسرا ان میں سب سے بہتر ہے جو اپنے نفس کی اصلاح میں مصروف ہیں اور تیسرا ان سب میں بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔

مِمَّالَهُ الْخِيَرَةُ - بہ کسرۂ خاو سکون یا خَارَ اللّٰهُ لَکَ سے ہے۔

هُمْ خِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ - وہ اس کی مخلوقات کے بہتر لوگوں میں سے ہیں۔

خَيْرُ الدُّعَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - سب دعاؤں میں بہتر لا الٰہ الا اللہ ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ - مخلوق کو پیدا کر کے مجھ کو بہترین مخلوق میں رکھا۔

لَاَنْ يَّقِفَ خَيْرٌ - اگر وہ کھڑا رہے (سامنے سے نہ گذرے) تو یہ بہتر ہے۔

خَيَّرَ اَزْوَاجَهٗ - آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں کو اختیار دیا چاہے دنیا اختیار کریں اور مجھ سے طلاق لے لیں اور چاہیں تو آخرت اختیار کریں اور میرے پاس رہیں فقر و فاقہ پر شکایت نہ کریں۔

خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ - آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔

اِذَا حَضَرْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا - جب تم کسی مسلمان کے جنازے میں جاؤ تو اس کے حق میں بہتر بات کہو (کہ وہ اچھا آدمی تھا بڑا بھلا آدمی تھا اور اس کی برائی نہ کرو یا یوں کہو یا اللہ اس کو بخش دے اس کی مغفرت فرما اس کو عذاب سے بچا اس پر رحم کر)۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا - اللہ اس کو اچھا بدلہ دے۔

لَيْسَ الْخَيْرُ اَنْ يَّكْثُرَ مَالُکَ وَوَلَدُکَ وَلٰكِنَّ الْخَيْرَ اَنْ يَّكْثُرَ عَمَلُکَ الحديث - خیر یہ نہیں ہے کہ تیری دولت اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرے نیک اعمال زیادہ ہوں۔

يَاسَيِّدِيْ اَخْبِرْنِيْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا اے میرے سردار مجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی بتلایئے (تو آپ نے جواب میں یوں لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَمَّا بَعْدُ! جو کوئی لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کا خواہاں ہوگا اللہ اس کو لوگوں سے بچالے گا (یعنی لوگوں کی ایذا اور تکلیف دہی سے بچالے گا کوئی بھی اس کو نقصان اور ضرر نہ پہنچا سکے گا) اور جو کوئی اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے گا تو اللہ اس کو لوگوں کے ذمہ سپرد کر دے گا (اس کی حمایت چھوڑ دے گا اور اپنی ذمہ داری اس سے ہٹالے گا)۔

اَنَا الْخِيَرَةُ ابْنُ الْخِيَرَتَيْنِ - میں بہتر ہوں اور بہتروں کی اولاد ہوں (دو بہتر عرب اور فارس، اور بنی ہاشم عربوں میں بہتر، یہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)۔

اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ - مجھ کو دونوں کاموں میں اختیار ہے۔

اِنَّ الْخَيْرِيَّ لَطِيْفٌ - خطمی بہت عمدہ چیز ہے۔

خَايِرْ بَيْنَنَا - ہم دونوں میں بتلایئے کون بہتر ہے (یہ دو لڑکوں نے حضرت علیؓ سے کہا)۔

مَنِ اسْتَخَارَ اللّٰهَ رَاضِيًا بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ خَارَ اللّٰهُ لَهٗ - جو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے (یعنی اللہ تعالیٰ سے بہتری طلب کرے) اس کی قضا پر راضی رہ کر تو اللہ اس کے واسطے بہتر کرے گا (یعنی اس کے حق میں جس چیز کو بھی مقدر کرے (اس پر راضی رہے) وہ چیز اس کے لئے بہتر ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے وہ اچھا ہی کرتا ہے)۔

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ - نماز بہتر ہے سونے سے (اس میں فضیلت ہے سونے میں کوئی فضیلت نہیں اس لئے کہ یہ عبادت کا وقت ہے سونے کا وقت نہیں اور یہ الفاظ فجر کی اذان میں کہے جاتے ہیں)۔

خَيْتَعُوْرٌ - شیطان کا نام ہے۔

ذٰلِکَ ذِيْبُ الْعَقَبَةِ يُقَالُ لَهُ الْخَيْتَعُوْرُ - یہ گھاٹی کا

بھیڑیا ہے جس کو ختیعور کہتے ہیں' اصل میں خَیتَعُوْرٌ اس کو کہتے ہیں جو ایک حالت پر نہ رہے گھڑی گھڑی غائب اور مضمحل ہو جائے یا جس کی کوئی حقیقت نہ ہو جیسے سراب کہ دور سے آب معلوم ہوتی ہے' بعض نے کہا خَیتَعُوْر کے معنی آفت اور مصیبت' بعض نے کہا غول بیابانی کے معنی ہیں۔

مترجم:- کہتا ہے حال کے حکیم کہتے ہیں کہ غول بیابانی کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے یعنی وہ کوئی شیطان نہیں ہے' بلکہ ایک مادہ فارسفوسی ہے جو زمین سے مشتعل ہوتا ہے اور دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ چراغ روشن ہے جب وہ اس کے پاس جاتے ہیں اور قریب ہو جاتے ہیں تو وہ مادہ دب کر دوسری جگہ روشن ہو جاتا ہے' اسی طرح مسافر اس کے پیچھے چل کر رستہ گم کر دیتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ ہم کس راستے میں آ گئے اور حیرت کی نظر سے چاروں طرف دیکھنے لگتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ اب کدھر جائیں۔

خَیْسٌ یا خَیَسَانٌ - جھوٹ بولنا' عہد شکنی کرنا۔

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ - میں اپنا عہد نہیں توڑتا' عرب لوگ کہتے ہیں خاس بِعَھْدِہٖ اپنا عہد توڑا۔

خَاسَ بِوَعْدِہٖ - اپنا وعدہ خلاف کیا۔

اِنَّهٗ بَنٰی سِجْنًا فَسَمَّاهُ الْمُخَیَّسَ - حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قید خانہ (جیل محبس) بنایا' اس کا نام مخیس بہ فتحہ یا' یا بہ کسرہ یا رکھا اور یہ شعر کہا

بَنَیْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَیَّسًا بَابًا حَصِیْنًا وَّ اَمِیْنًا کَیِّسًا - میں نے نافع کے بعد (جو پہلے جیل کا نام تھا اور وہ بانسوں کا بنا ہوا تھا اس میں سے قیدی نکل بھاگے تھے) مخیس بنایا اس کا دروازہ مضبوط' اور داروغہ عقل مند ہے' اصل میں تَخْیِیْسٌ ذلیل کرنے کو کہتے ہیں' تو جیل لوگوں کو ذلیل کرنے والا ہے اگر بہ کسرہ یا مخیس پڑھیں اور اگر بہ فتحہ یا پڑھیں تو معنی یہ ہوگا کہ ذلت اور رسوائی کا مقام۔

اِنِّیْ لَمْ اَکِسْکَ وَلَمْ اَخِسْکَ - میں نے تم کو نہ گھٹایا (تمہاری عزت کو نہ میں نے کم کیا) نہ تم سے وعدہ خلافی کی (تم سے جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا) یا نہ تمہاری ذلت کی یہ

معاویہ نے جناب امام حسین علیہ السلام کو لکھا تھا۔

قَدْ نَوَّقَهٗ وَ خَیَّسَهٗ - اس اونٹ کو دوڑنے کے لئے تیار کیا تھا اور سواری کے لئے رام کیا تھا۔

خِیْسُ الْاَسَدِ - شیر کے رہنے کا مقام اور جگہ۔

خَاسَ اللَّحْمُ خَیْسًا - گوشت بگڑ گیا' بدبودار ہو گیا۔

خَاسَتِ الثَّمْرَۃُ - میوہ سڑ گیا۔

خَیْسَرٰی - وہ شخص جو کھانے کی دعوت میں اس ڈر سے نہ آئے کہ اس کو بھی کھلانا پڑے گا (یعنی دعوت کا بدلہ کرنا ہوگا) یہ خسارۃ سے نکلا ہے' جس کے معنی ہلاکت اور نقصان اور گمراہی کے ہیں (لفظ خَیْسَرٰی کو اس باب میں ذکر نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس کو باب الخاء مع السین میں ذکر کیا جاتا مگر یاء کو رعایت کی وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا ہے)۔

خَیْشُوْمٌ - ناک کا آخری حصہ جو دماغ سے متصل ہے۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ - شیطان اس کی ناک کے بالائی حصہ میں رات بسر کرتا ہے (جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی برے برے خواب دیکھتا ہے اور پریشان رہتا ہے' امام نووی رحمۃ اللہ نے کہا کہ حقیقتاً شیطان کا وہاں رات بسر کرنا بھی ہو سکتا ہے' یا مجازی معنی مراد ہو' یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں اخلاط رد یہ جم جاتے ہیں ان کو شیطان فرمایا (لفظ خَیْشُوْمُ کا اس باب میں ذکر نہیں چاہئے بلکہ اس کا باب الخاء مع الشین میں ذکر کرتے مگر یاء کی رعایت کی وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا)۔

خَیْطٌ - سینا' دھاگا' دھاری' شترمرغ کا جھنڈ' یا ٹڈی کا' جیسے خِیط بالکسر۔

اَدُّوا الْخِیَاطَ وَالْمِخْیَطَ - دھاگا اور سوئی بھی دے دو (مال غنیمت میں سے بغیر تقسیم کے یہ بھی اپنے پاس نہ رکھو)۔

فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ - سوئی کے ناکہ میں۔

اَلْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ - دن کی سفیدی رات کی سیاہی سے۔

اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ - مگر جیسے سوئی سمندر میں ڈبو کر نکال لو اتنی کی (یہ سمجھانے کے لئے فرمایا ورنہ وہاں اتنی

بھی کمی نہیں ہوتی)۔

مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهَا - سوئی یا اس سے بھی کم یا اس سے زیادہ۔

خَيَّاطِيَّه - ایک فرقہ ہے معتزلہ میں ہے۔

صَلِّ عَلٰى مَا كَانَ فِيْهَا مَعْمُوْلًا بِخُيُوْطِهٖ - جو سجدہ گاہ (چھوٹا مصلیٰ) دھاگوں سے بنایا جائے اس پر نماز پڑھ۔

اَخَافُ عَلٰى خَيْطِ عُنُقِيْ - مجھ کو اپنی گردن مارے جانے کا ڈر ہے۔

خَيْبَرُ - مشہور مقام ہے مدینہ سے پانچ منزل پر شام کے راستہ میں اور ایک درہ ہے سرحد ہند پر درمیان پشاور اور کابل کے (اس کا باب یہ نہ تھا مگر صرف لفظی رعایت کی وجہ سے یہاں یعنی اس باب میں بیان کر دیا گیا)۔

خَيْعَمٌ یا خَيْعَامَةٌ - برا آدمی، گانڈو، مابون۔

خَوْعَمٌ - احمق۔

لَا يُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ الْخَيْعَامَةُ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو گانڈو (مفعول) ہوگا۔

خَيْفٌ - نالے سے بلند مقام لیکن پہاڑ کا نشیبی حصہ منیٰ کی مسجد کو مسجد خیف کہتے ہیں، کیونکہ وہ پہاڑ کے نشیبی حصہ میں ہے۔

نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ - کل ہم بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے اور وہیں ٹھہریں گے (اللہ کا شکر یہ ادا کرنے کو اس لئے کہ قریش نے بنی ہاشم کو وہیں نکال دیا تھا، اس حدیث میں لفظ غداً سے (جو کہ کل کے معنی میں آتا ہے اس سے) مراد ماہ ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ ہے یہ مجازاً فرمایا جیسے گذشتہ بات کو کل کی بات کہتے ہیں، ورنہ تو حقیقت میں کل کا اطلاق اس دن پر ہوتا ہے جو آج کے بعد والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے یا آج کے قبل والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے تو حدیث میں غَدًا کے لفظ سے معنی مجازی مراد ہے)۔

مَضٰى فِيْ مَسِيْرِهٖ اِلَيْهَا حَتّٰى قَطَعَ الْخُيُوْفَ - آپ برابر اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ خیفوں کو طے کیا۔

اَخْيَفُ بَنِيْ تَيْمٍ - بنی تیم کے اخیف، یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت ہے اخیف اس کو کہتے ہیں کہ ایک آنکھ نیلگوں ہو ایک کالی، مجمع البحرین میں ہے کہ خیف ہمیشہ دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے کہتے ہیں کہ مسجد خیف میں (جو منیٰ میں ہے) ہزار پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے۔

خَيْلٌ یا خِيْلٌ یا خَيْلَةٌ یا خِيْلَةٌ یا خَالٌ یا خَيَلَانٌ یا مَخِيْلَةٌ یا مَخَالَةٌ یا خَيَالٌ یا خَيْلُوْلَةٌ - گمان کرنا، اس کا مستقبل اِخَالُ ہے، بعض نے کہا اَخَالُ ہے اور قیاس کے موافق یہی ہے۔

خَالَ الْفَرَسُ - گھوڑا لنگڑا ہو گیا۔

نَسْتَخِيْلُ الْجَهَامَ - سوکھے ابر کو (جس میں پانی نہ ہوتا) ہم برسنے والا سمجھتے۔

اِذَا رَاٰى فِي السَّمَاءِ اِخْتِيَالًا تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ - جب آسمان پر ابر نمود ہوتا بارش کے آثار ہوتے تو آپ کا رنگ بدل جاتا، (اس ڈر سے کہ شاید یہ عذاب ہو)۔

اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً اَقْبَلَ وَ اَدْبَرَ - جب پانی کا ابر آپ دیکھتے تو آگے پیچھے ہوتے (آپ کو تردد ہوتا کہ کہیں پروردگار کا عذاب نہ آیا ہو جیسا کہ اگلی امتوں پر ابر کی صورت میں پروردگار کا عذاب آیا تھا)۔

مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ - میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو (نہایہ میں ہے کہ اِخَالُ بہ کسرۂ علامت مضارع زیادہ فصیح ہے اور فتحہ قیاس کے موافق ہے)۔

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ - (بعض نے خِيَلَاءَ روایت کیا ہے یعنی) جو شخص غرور اور گھمنڈ کی راہ سے (تکبر اور گھمنڈ کے ارادے سے) اپنا کپڑا لٹکائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحم کی نگاہ سے) دیکھے گا بھی نہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ مُخْتَالٌ یا فِيْهِ مَخِيْلَةٌ وہ مغرور ہے اس میں غرور ہے۔

فَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ - جب آسمان پر ابر چھا جائے جس میں گرج اور چمک ہو یعنی برسنے والا ابر، عرب لوگ کہتے

ہیں: اَخَالَتِ السَّمَاءُ آسمان پر ابر چھا گیا-

اَلْخُيَلاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ- تکبر اور غرور گھوڑے والوں میں ہوتا ہے-

خَيْلُ- گھوڑوں اور گھوڑ سواروں کو بھی کہتے ہیں-

مِنَ الْخُيَلاءِ مَايُحِبُّهُ اللّٰهُ- بعض غرور اللہ کو پسند ہے' یعنی خیرات میں یا جہاد میں-

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمَبْدَاَ وَ الْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ- وہ بندہ برا ہے جو اپنے تئیں دوسرے سے اچھا سمجھے اور غرور کرے اور دین کے کام بھلا دے (دنیا میں پھنس کر) اور شرارت اور سرکشی کرے اور اپنی پیدائش اور انجام کو بھول جائے (کہ ایک قطرۂ ناچیز سے بنا ہے اخیر خاک ہو جائے گا اور وہ بندا بھی برا ہے جو دین کے نام پر دنیا وصول کرتا ہے یا دین میں شبہات تلاش کرتا ہے) اسی طرح وہ بندہ جس کو طمع لئے لئے پھرے اور جو بندہ خواہش پر چلے اور وہ بندہ بھی برا ہے جو دنیا کی حرص کرتا ہو-

يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ- دین داری کے پردے میں دنیا کا طالب ہو لوگوں سے فریب کرتا ہو' ظاہر میں پرہیزگار عابد زاہد بنتا ہے دل میں یہ ہے کہ روپیہ کماؤں لوگ مجھ کو بزرگ اور صالح سمجھ کر میری خدمت کریں اور جو کہوں اس کو سنیں-

لَاتَخَلْ- غرور مت کر-

اَلرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ- جس شخص کو نماز میں خیال پیدا ہوا کہ کوئی حدث دبر سے نکلا (وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بو نہ پائے)-

كُلْ مَاشِئْتَ وَالْبَسْ مَاشِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ خَلَّتَانِ سَرَفٌ وَّ مَخِيْلَةٌ- جو چاہے وہ پہن اور جو چاہے وہ کھا جب تک دو خصلتیں تجھ میں نہ ہوں ایک اسراف دوسری تکبر-

اَلْبِرَّ اَبْغِيْ لَا الْخَالَ- میں نیکی کا طالب ہوں نہ فخر اور غرور کا-

كَانَ الْحِمٰى سِتَّةُ اَمْيَالٍ فَصَارَ خَيَالٌ بِكَذَا وَخَيَالٌ بِكَذَا- محفوظ رمنہ چھ میل کا تھا' ایک خیال اس مقام پر اور ایک خیال اس مقام پر' خیال کہتے ہیں ان لکڑیوں کو جن پر کالا کپڑا ڈال کر کسان کھیت میں کھڑا کر دیتے ہیں تا کہ جانور اس کو آدمی سمجھ کر کھیت پر نہ گریں' ایک روایت میں خِيَالٌ بِاَمَّرَةٍ وَّ خَيَالٌ بِاَسْوَادِ الْعَيْنِ ہے ایک خیال امرہ میں تھا' ایک اسود العین میں یہ دونوں پہاڑ ہیں-

يَاخَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِيْ- اے اللہ کے گھوڑوں کے سوارو سوار ہو جاؤ-

عَلَيْهِ خِيْلَانٌ- آنحضرت ﷺ کے کندھے پر جو مہر نبوت تھی اس پر تل تھے یہ جمع ہے خال کی-

كَانَ الْمَسِيْحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثِيْرَ خِيْلَانِ الْوَجْهِ- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ پر بہت تل تھے-

زَيْدُنِ الْخَيْلُ- زید چابک سواران کا' جاہلیت میں یہی نام پڑ گیا تھا' چونکہ وہ گھوڑے کے بہت عمدہ سوار تھے آنحضرت ﷺ نے یہ نام بدل کر زید الخیر رکھ دیا-

سَجَدَلَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ- تجھ کو میرے ظاہر جسم اور میرے باطنی دل اور خیال نے سجدہ کیا-

يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَأْتِيْ اَهْلَهٗ وَلَا يَأْتِيْهُنَّ- آنحضرت ﷺ پر جب جادو ہوا تھا تو آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ آپ نے صحبت نہ کی ہوتی' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنی عادت کے موافق ایسا یقین ہوتا کہ اپنی بی بی سے صحبت کریں گے جب ان کے پاس جاتے تو جادو کی وجہ سے صحبت پر قادر نہ ہوتے' اسی طرح ایک کام کو سمجھتے کہ میں کر چکا ہوں حالانکہ آپؐ نے اس کو نہ کیا ہوتا-

لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ اِزَارَهٗ

خُيَلَاءُ - جو شخص بوڑھا ہو کر زنا کرتا رہے وہ بہشت میں نہیں جائے گا اور جو شخص اپنے ازار کو (یعنی تہبند کو) غرور اور تکبر کی راہ سے (یعنی تکبر کے ارادے سے) لٹکائے - (تو ایسا شخص بھی جنت میں جائے گا) -

اَلْمُؤْمِنُ لَايَظْلِمُ الْاَعْدَاءَ وَلَا يَتَخَايَلُ عَلَى الْاَصْدِقَاءِ - مومن دشمنوں پر بھی ظلم نہیں کرتا اور دوستوں پر غرور نہیں کرتا' اکثر روایتوں میں لَا يَتَحَامَلُ ہے- یعنی دوستوں کو تکلیف نہیں دیتا ان پر بار نہیں ڈالتا -

وَاَخْلَفْتَنَا مَخَايِلُ الْجَوْدِ - اور بہت برسنے والے ابر ہم پر سے نکل گئے انھوں نے پانی نہیں برسایا -

خَيْمٌ یا خَيَمَانٌ یا خُيُوْمٌ یا خُيُوْمَةٌ یا خَيْمُوْمَةٌ یا خِيَامٌ - ڈر کر لوٹ جانا' نامردی' اور بزدلی کرنا' اٹھانا' مکاری کرنا -

تَخْيِيْمٌ - خیمہ میں جانا -

اِخَامَةٌ - خیمہ کھڑا کرنا -

خَيْمَه - ڈیرہ جو مشہور ہے -

خِيْمٌ اور خِيْمَةٌ - طبیعت اور خصلت -

خَيَّامٌ - خیمہ بنانے والا -

اَلشَّهِيْدُ فِىْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ الْعَرْشِ - شہید قیامت کے دن عرش کے تلے اللہ تعالیٰ کے خیمہ میں ہوگا -

خَيَّمَ بِالْمَكَانِ - مکان میں ٹھہرا' اقامت کی -

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْتَخِيْمَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا - جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جم کر کھڑے رہیں (اس کی تعظیم اور آداب کے واسطے) ایک روایت میں يَسْتَخِمَّ ایک میں يَسْتَجِمَّ ہے جیسے اوپر گذر چکا -

❀❀❀

کتاب الدال د

دال :- حرف تہجی میں سے آٹھواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد چار ہے۔

باب الدال مع الالف

دَأْبٌ - کوشش کرنا محنت اٹھانا ہمیشہ کرنا تیز ہانکنا جیسے دَأْبٌ اور دُؤُبٌ ہے۔

اِدْأَبٌ - تھکانا - عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ - تم اپنے اوپر رات کو عبادت کو نالازم کرلو کیونکہ یہ اگلے زمانہ کے نیک شخصوں کا طریق ہے (ان کی عادت ہے)۔

دَأْبِیْ وَدَأْبُهُمْ - میری عادت اور ان کی عادت یہی رہی - اِنَّكَ تُجِيْعُهُ وَ تُدْئِبُهُ - (ایک اونٹ نے آنحضرت ﷺ کو سجدہ کیا آپ نے اس کے مالک سے فرمایا وہ یہ شکوہ کرتا ہے) تو اس کو بھوکا رکھتا ہے (برابر چارہ نہیں دیتا) اور اس کو تھکا ڈالتا ہے (اس سے سخت محنت لیتا ہے)۔

دَائِبَانِ - رات دن - اَلدَّائِبُ السَّرِيْعُ - سخت محنت کرنے والا جلد چلنے والا (یہ چاند کو فرمایا) - فَرُبَّ دَائِبٍ مُضَيِّعٍ - بعض لوگ سخت محنت کر کے اپنی محنت برباد کرنے والے ہیں (جب ان کا اعتقاد اور عمل سنت کے موافق نہ ہو تو سارا مجاہدہ بے کار ہے)۔

اَلدَّائِبُ الْمُجْتَهِدُ فِی الْعِبَادَاتِ - سخت محنت کرنے والے عبادتوں میں بہت کوشش کرنے والے (یہ امام زین العابدین کی صفت ہے کہتے ہیں کہ آپ ہر رات کو ہزار رکعت پڑھتے)۔

دَأْدَأَةٌ یا دِئْدَاءٌ - زور سے دوڑنا، کسی کے پیچھے چلنا، ڈھانپ دینا، ٹھہرا دینا، ہلانا، ہجوم کرنا۔

تَدَأْدَاءَ - ٹھہر گیا یا ہلنے لگا ڈھلک گیا، دیر کی، جھک کر چلا - ہجوم کے ایک طرف جھک گیا - نَهٰى عَنْ صَوْمِ الدَّأْدَاءِ - سخت اندھیری راتوں میں آپ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا - (وہ اخیر مہینہ کی راتیں ہیں یا ۲۵-۲۶-۲۷ رات بعض نے کہا شک کا دن مراد ہے) - لَيْسَ عُفْرُ اللَّيَالِیْ كَالدَّادِیْ چاندنی کی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں - وَبْرٌ تَدَأْدَاءَ مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ - (ایک روایت میں تَدَلّٰی ہے - یہ ابان نے ابو ہریرہؓ کی نسبت کہا یعنی ایک وبر ہے جو ابھی قدوم ضان (ایک پہاڑ کا نام ہے) سے ڈھلکتا ہوا آ گیا یا ہم پر گرا)۔

وَبْر - ایک جانور ہے بلی کے برابر اس کی دم بہت چھوٹی ہوتی ہے گھروں میں اس کو پالتے ہیں - صراح میں ہے کہ فارسی میں اس کو دنک اور ترکی میں سعور کہتے ہیں - فَتَدَأْدَأَ عَنْ فَرَسِهٖ اپنے گھوڑے سے گر گیا۔

دَأْلٌ - ناتوانی کے ساتھ چلنا، فریب دینا۔

دُؤْلُوْلٌ - آفت مصیبت - اِنَّ الْجَنَّةَ مَحْظُوْرٌ عَلَيْهَا بِالدَّاٰلِيْلِ بہشت سختیوں سے روکی گئی ہے (یعنی بڑی محنت اور کوشش سے ہاتھ آتی ہے، جیسے دوسری حدیث میں ہے حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)۔[1]

---

[1] جنت مکروہات سے ڈھانپی گئی ہے۔(م)

دُئِلٌ یا دُؤَلٌ - ایک جانور ہے نیولے کے مشابہ یا بھیڑیا' (ابوالاسود دئلی اسی کی طرف منسوب ہیں-)

باب الدال مع الباء

دَبٌّ - آہستہ چلنا جیسے بچہ چلتا ہے یا چیونٹی کی چال' سرایت کرنا-

اِدْبَابٌ - آہستہ چلانا' عدل وانصاف کرنا-

دَابَّةُ الْاَرْضِ - ایک جانور ہے جس کا طول ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اس کے پاؤں ہوں گے اور کھال پر بال ہوں گے- بعض نے کہا اس میں کئی جانوروں کی تھوڑی تھوڑی مشابہت ہوگی- قیامت کے قریب صفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور شب مزدلفہ کو اس میں سے نکلے گا- لوگ منیٰ کو جارہے ہوں گے- بعض نے کہا طائف کی زمین سے نکلے گا اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی- جو کوئی اس کو پکڑنا چاہے گا وہ پکڑ نہ سکے گا اور جو کوئی اس سے بھاگنا چاہے گا وہ بھاگ نہ سکے گا مومن کو عصا سے مارے گا اس کے منہ پر لکھ دے گا' یہ مومن ہے اور کافر پر مہر لگا دے گا اس کے منہ پر لکھ دے گا یہ کافر ہے (وہ ایک فرشتہ ہوگا جانور کی صورت میں)-

نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ - آپ نے کدو کی تونبی سے منع فرمایا (یعنی اوسین کھانے پینے سے) (کیونکہ اس میں شراب کی حرمت سے پہلے نبیذ بھگویا کرتے تھے اس میں جلدی سے تیزی آجاتی اب بھی اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک منسوخ نہیں ہے- نہایہ میں ہے کہ دُبَّاءٌ جمع ہے دُبَّاءَةٌ کی)-

يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِى الْقَصْعَةِ - آنحضرت ﷺ پیالہ کے کونوں میں سے کدو تلاش کر کے نوش فرمارہے تھے (کدو آپ کو بہت پسند تھا اور ہر مسلمان کو پسند ہونا چاہئے کیونکہ ان کے پیغمبر کو پسند تھا- امام ابویوسفؒ جو امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں ان کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ کدو آنحضرت ﷺ کو تو پسند تھا مگر مجھ کو پسند نہیں ہے انھوں نے کہا قتل کا سامان لاؤ تاکہ میں اس شخص کو قتل کروں چونکہ یہ مرتد ہوگیا ہے (یعنی کافر)' یہاں سے سمجھ لینا چاہئے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف پا کر اس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا پیر یا مرشد کی رائے پر قائم رہے اس کا کیا حکم ہوگا' اگر امام ابویوسفؒ ایسے لوگوں کو دیکھتے تو ان کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے پینے کی چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے کو کتنا مکروہ جانا اور ایسا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا)-

اَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الْاَدْبَبِ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ - آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کاش مجھ کو معلوم ہوجاتا تم میں سے کون سی بی بی بہت بال والے ایک اونٹ پر سوار ہوگی اس پر حوأب کے کتے بھونکیں گے (حَوْأَبُ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہؓ جنگ جمل میں جا کر ٹھیری تھیں)-

وَحَمَلَهَا عَلٰى حِمَارٍ مِّنْ هٰذِهِ الدَّبَّابَةِ - اس کو ان دھیمی چال چلنے والے جانوروں میں سے ایک گدھی پر سوار کر دیا- عِنْدَهٗ غُلَيِّمٌ يُدَبِّبُ ان کے پاس ایک بچہ تھا جو رینگ رہا تھا (آہستہ چل رہا تھا)-

نَتَّخِذُ دَبَّابَاتٍ يَدْخُلُ فِيْهَا الرِّجَالُ - (پوچھا قلعوں کو تم کیونکر فتح کرتے ہو انھوں نے کہا (ہم ٹاپے بناتے ہیں (لکڑی چمڑے وغیرہ کے) اس میں بیٹھ کر لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے جاتے ہیں (یہ ٹاپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر وغیرہ ماریں تو یہ محفوظ رہیں)-

یہ اگلے زمانہ کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے ایسے عمدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کیسا ہی مضبوط ہو توپوں سے اڑا دیا جاتا ہے شیل کے گولے یعنی بم قلعہ والوں پر برستے ہیں اور وہ اندر جا کر پھٹتے ہیں ہوائی جہاز (ایروپلین) ایر شپ (ایروپلین اوپر سے گولے برساتے ہیں ہزاروں آدمیوں کی جان جاتی ہے قلعہ والے خود قلعہ چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں قلعوں کے بدلہ اب زمین میں سرنگیں کھود کر ان میں بیٹھ کر لڑتے ہیں لیکن دشمن ڈائنامیٹ لگا کر سرنگ اڑا دیتا ہے اس کے آدمی سب مرجاتے ہیں)- اِتَّبِعُوْا دُبَّةَ قُرَيْشٍ وَلَا تُفَارِقُوا الْجَمَاعَةَ تم قریش کے طریقہ اور مذہب پر رہو جماعت کا

ساتھ نہ چھوڑو۔

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَیْبُوْبٌ وَّلَا قَلَّاعٌ۔ بہشت میں کٹنہ اور کوتوال نہیں جائیں گے (بعض نے کہا دیبوب کے معنے چغل خور' عرب لوگ کہتے ہیں دَبَّتْ عَقَارِبُهٗ اس کی چغلیاں چل نکلیں (یعنی ان کا اثر ہوا)۔ دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ۔ اگلی امتوں کی بیماری رفتہ رفتہ تم میں بھی سما گئی (یعنی حسد اور بغض نااتفاقی۔ دَبَّۃٌ۔ وہ مقام ہے جہاں ریت بہت ہو قُمْ یَا دَابَّةَ اللّٰهِ۔ اے خدا کے دابہ اٹھ۔ (امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین مولانا علی بن ابی طالبؓ ریت اکٹھی کر کے اس پر سر رکھ کر مسجد میں سو گئے تھے اتنے میں آنحضرت ﷺ وہاں پہنچے آپ نے ان کے پاؤں پکڑ کر ہلائے اور فرمایا اٹھو اے دابۃ اللہ۔ ایک صحابی نے عرض کیا' کیا ہم اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ نام خاص علیؓ ہی کے لئے ہے اور علیؓ ہی وہ دابۃ ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے اس آیت میں فرمایا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ۔ پھر فرمایا اے علیؓ جب زمانہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک اچھی صورت میں اٹھائے گا اور تیرے پاس نشان کرنے کا ایک ہتھیار ہوگا تو اس سے اپنی دشمنوں پر نشان کر دے گا)۔

مترجم:۔ کہتا ہے کہ یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور اسی سے بعض شیعہ رجعت کے قائل ہوتے ہیں یعنی حضرت علیؓ قیامت سے پہلے ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے۔ مفضل بن عمران نے روایت کی ہے کہ دابۃ الارض رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ظاہر ہوگا۔ امام مہدیؑ کے زمانہ میں سفیانی کے ظہور سے پہلے۔ یَعْلَقُ فِیْ رَقَبَةِ دَابَّةٍ ایک جانور کے گلے میں لٹک رہے۔ اَکْذَبُ مَنْ دَبَّ وَدَرَجَ۔ سب زندوں اور مردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

دَبِیْبُ النَّمْلِ۔ چیونٹی کا رینگنا۔

دَبَّۃٌ۔ کپا تیل یا گھی رکھنے کا۔

دُبٌّ۔ ریچھ اس کی جمع دِبَبَةٌ ہے۔

دَبْدَبَۃٌ۔ ایک قسم کی آواز۔

دُبَّةٌ۔ ریچھنی۔

دَبَاءٌ۔ ٹھہر جانا' مارنا۔

تَدْبِیْئٌ۔ ڈھنپنا' چھپانا۔

دَبْأَۃٌ۔ بھاگنا۔

دَبْجٌ۔ نقش ونگار کرنا' آراستہ کرنا جیسے تَدْبِیْجٌ ہے۔

دِیْبَاجٌ۔ وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں اس کی جمع دَیَابِیْجُ یا دَبَابِیْجُ دونوں آئی ہیں۔

کَانَ لَهٗ طَیْلَسَانٌ مُّدَبَّجٌ۔ ان کے پاس ایک چادر تھی جس کے کنارے ریشمی تھے۔

مُدَبَّجٌ۔ وہ حدیث جس کی سند میں دو ہم سن اور ہم عمر راوی ایک دوسرے سے روایت کریں۔

دَبَّاجٌ۔ دیباج بیچنے والا۔

لَاتَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ۔ باریک ریشمی کپڑا نہ پہنو نہ سنگین ریشمی کپڑا یہاں دیباج سے مراد استبرق ہے یعنی موٹا سنگین ریشمی کپڑا۔

دِیْبَاجَۃٌ۔ منہ شروع خطبہ کتاب کا کیونکہ اس کی عبارت اکثر آراستہ ہوتی ہے اور لقب ہے محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہ السلام کا جو زید یہ مذہب رکھتے تھے۔

دِیْبَاجَتَانِ۔ دونوں رخسارے۔

مجمع البحرین میں یہ حدیث نَهٰی اَنْ یُّدَبِّجَ الرَّجُلُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اس باب میں بیان کی ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکا دے (یعنی پیٹھ سے نیچا رکھے یا پیٹھ کو اس طرح سے موڑے کہ بیچ میں کوہان کی طرح اٹھی رہے حالانکہ صحیح یُدَبِّحَ ہے حائے حطی سے جیسے کہ آگے آتا ہے۔)

دَبَّحَ۔ پیٹھ پھیلا دی اور سر جھکا دیا۔

حدیث میں ہے نَهٰی اَنْ یُّدَبِّحَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ (اس کی معنی ابھی گزر چکے ہیں۔ بعض نے ذال معجمہ سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔)

دَبْرٌ۔ مر جانا' لکھنا' پیٹھ موڑنا جیسے دُبُوْرٌ ہے۔

دَبَرٌ۔ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جیسے دَبَرَۃٌ۔ (بعض نے کہا

اس کے پاؤں کا زخم-)

تَدْبِیْرٌ - بندوبست اور انتظام کرنا-

اِدْبَارٌ - پیٹھ موڑنا یہ ضد ہے اِقْبَالٌ کی-

تَدَبُّرٌ - سوچنا-

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ - جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے یعنی حاجیوں کے چلنے کا نشان جو زمین پر حج کے موسم میں پڑ جاتا ہے (بعض نے وَعَفَا الْوَبَرُ روایت کیا ہے یعنی اونٹ کے بال کثرت سے نکل آئیں (یعنے جو بال پالانوں کے رگڑے سے اڑ گئے تھے وہ پھر نکل آئیں-)

اَدْبَرْتِ وَ اَنْقَبْتِ - (حضرت عمرؓ نے ایک عورت سے کہا) تیرے اونٹ کی پیٹھ زخمی ہوگی اس کا پاؤں گھس گیا-

لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا - رشتہ ناطہ مت کاٹو' ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو- (جیسے کسی سے رنج ہوتا ہے تو اس کی طرف منہ نہیں کرتے اگر سامنے بھی آ گیا تو ادھر سے منہ پھیر لیتے ہیں- اس کی طرف پشت کرتے ہیں-)

ثَلٰثَةٌ لَّا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلٰوةً رَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا - تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا ایک تو اس شخص کو جو نماز کا وقت گزر جانے پر نماز پڑھے (بعض نے کہا دِبَار دُبُرٌ کی جمع ہے یعنی اخیر وقتوں پر) عرب لوگ کہتے ہیں-

فُلَانٌ مَا يَدْرِيْ قِبَالَ الْاَمْرِ مِنْ دِبَارِهٖ - فلاں شخص اس کام کی نہ ابتدا جانتا ہے نہ انتہا (نہ اول نہ آخر نہ سر نہ پیر)-

لَا يَاْتِي الْجُمُعَةَ اِلَّا دَبْرًا يَا دُبُرًا - یعنی جمعہ کے لئے نہیں آتے مگر جب اس کا وقت فوت ہو جاتا ہے-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا - بعض لوگ نماز اس وقت پڑھتے ہیں جب اس کا وقت گزر جاتا ہے (یا تو بالکل فوت ہو جاتا ہے یا اخیر وقت آ جاتا ہے جو مکروہ ہے)-

هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا - یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کا وقت فوت ہو جانے پر نماز پڑھتے ہیں-

لَا يَاْتِي الصَّلٰوةَ اِلَّا دَبْرِيًّا يَا دَبَرِيًّا - نماز اخیر ہی وقت پڑھتا ہے-

وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ بَاْسًا تَقْطَعُ بِهٖ دَابِرَهُمْ - ان پر ایسا عذاب بھیج کہ اخیر آدمی بھی ان کا ہلاک کر دے (سب کو تباہ برباد کر دے کوئی نہ بچے)-

اَيُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ دَابِرَتِهٖ - جو مسلمان کسی غازی کے پیچھے (جو جہاد کے لئے گیا ہو اس کے گھر بار کی خبر گیری کے لئے رہ جائے)-

كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ يَّعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا - (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو تو یہ امید تھی کہ آنحضرت ﷺ ہمارے مرنے کے بعد بھی زندہ رہیں گے (یعنی ہم آپ کے سامنے گزر جائیں گے)-

عرب لوگ کہتے ہیں: دَبَرْتُ الرَّجُلَ میں اس شخص کے مرنے پر اس کے پیچھے رہ گیا-

اَعْتَقْتُ فُلَانًا مِّنْ دُبُرٍ - میں نے اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا ہے (یہ دَبَّرْتُ الْعَبْدَ سے نکلا ہے- یعنی میں نے اس غلام کو مدبر کر دیا (اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا)-

اِنَّ فُلَانًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ - فلاں شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے پر آزاد کر دیا ہے-

اَعْتَقَ عَبْدًا عَنْ دُبُرٍ - (وہی معنے ہیں اس حدیث سے امام شافعی نے یہ دلیل لی ہے کہ مدبر کی بیع درست ہے)-

اِذَا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَسَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ - تم اپنی مسجدوں میں رنگ آمیزی نقش و نگار' بیل بوٹے کرنے لگو اور مصحفوں پر زیور چڑھاؤ سونا چاندی اسی وقت تمہاری ہلاکت ہوگی- (اسلام کی تباہی کی نشانی آپ نے یہ بتلائی کہ لوگ مسجدوں کو بے ضرورت اور فخر کے طور پر آراستہ کریں گے- اس میں نقش و رنگ آمیزی وغیرہ کریں گے اسی طرح مصحف کے اوراق پر چاندی سونا پھیریں گے- جلدیں سنہری اور روپہلی بنوائیں گے اور مسجد سے جو اصل مقصود ہے یعنی نماز باجماعت کی پابندی' سنت رسولؐ کے موافق نماز ادا کرنا- اسی طرح قرآن سے جو غرض ہے یعنی اس کے احکام پر عمل کرنا' اس کو چھوڑ دیں گے- ہائے ہمارے زمانہ میں کفر کی ایسی گرم بازاری ہے کہ پناہ بخدا اور تو اور مسلمانوں کے بعض

نام کے مولوی جو شمس العلماء بن گئے ہیں غضب کر رہے ہیں- میں نے اپنی آنکھ سے ایسے جھوٹے مولوی کی ایک کتاب دیکھی اس میں کیا لکھتا ہے کہ شریعت وہ احکام جو ہمارے حکام وقت کے قانون کے خلاف ہوں ان کو منسوخ سمجھنا چاہیئے- اس سے بڑھ کر فرمایئے کہ کفر اور الحاد کیا ہوگا' مسجدوں کی حالت نہ پوچھیئے کوئی آمین یا رفع یدین سنت کے موافق کرے تو اس کو جاہل اور متعصب حنفی مسجد والے اپنی مسجد سے نکال دیتے ہیں' وہاں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں کہو کیا مسجد تمہارے باوا کا گھر ہے نماز کی خرابی ہائے کم بختی مرغ کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں نہ رکوع سجدہ برابر کرتے ہیں نہ قعدہ اور قومہ میں سیدھے ہو کر سنت کے موافق ٹھہرتے ہیں- اذان کے بعد کہیں تھویب کرتے ہیں کہیں ترحیم کہیں تذکیر- نماز میں وہ سورتیں نہیں پڑھتے جو آنحضرت ﷺ پڑھا کرتے تھے گویا آنحضرت ﷺ سے ضد ہے- معاذ اللہ عالموں کے ہوتے ہوئے جاہل کندۂ ناتراشوں کو امام بناتے ہیں- اے پھٹے منہ قیامت کے دن تم کو ان کرتوتوں کا بدلہ ملے گا لیکن اس وقت کی ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی-

نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ اُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ- مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد پچھوا ہوا سے تباہ کئے گئے- (نہایہ میں ہے بعض نے کہا اس کو دبور اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے پشت سے آتی ہے کعبہ کا دروازہ مشرق کی طرف ہے تو پشت مغرب کو ہوتی اس لئے دبور مغربی ہوا ٹھیری)-

لِمَنِ الدَّبَرَةُ یا اَلدَّبْرَةُ- (ابوجہل نے بدر کے دن جب وہ زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہو) فتح کس کی ہوئی (اگر یوں کہیں عَلٰی مَنِ الدَّبَرَةُ- تو یہ معنے ہوں گے کس کی شکست ہوئی)-

نَهٰی اَنْ يُّضَحّٰی بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ- آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ اس بکری کی قربانی کریں جس کا کان سامنے یا پیچھے سے کاٹ کر علیحدہ نہ کیا گیا ہو بلکہ لٹکتا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو-

اَمَا سَمِعْتَهٗ مِنْ مُّعَاذٍ يُدَبِّرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- کیا تم نے اس کو معاذؓ سے نہیں سنا وہ اس کو آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے تھے ثعلب نے کہا یہ یذبرہ ہے ذال معجمہ سے یعنی اس کو خوب یاد سے بیان کرتے تھے زجاج نے کہا ذَبَرَ کے معنے پڑھا ذَبْرٌ پڑھنا-

اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبَرَ- اللہ تعالٰی نے ان (کافروں پر جو عاصمؓ کا سر کاٹنے کے لئے آئے تھے) پر ایک سائبان کی طرح شہد کی مکھیوں کا چھتہ بھیجا یا زنبوروں بھڑوں کا (کافر اس خدائی لشکر سے جان بچا کر بھاگے عاصم کی نعش محفوظ رہی)-

مَرَّتْ بِیْ دُبَيْرَةٌ فَلَسَعَتْنِیْ بِاُبَيْرَةٍ- (سکینہ کم سنی میں اپنی والدہ کے پاس آئی رو رہی تھی' ماں نے پوچھا کیوں روتی ہے' کہنے لگی ایک شہد کی چھوٹی مکھی مجھ پر سے گزری اس نے چھوٹی سوئی سے مجھ کو کاٹ لیا (یعنی ڈنک مارا)-

مَا اُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ دَبْرٰی لِیْ ذَهَبًا وَّ اِنِّیْ اٰذَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ- مجھ کو یہ نہیں پسند کہ کسی مسلمان کو ستاؤں (ایذا دوں) گو دبری برابر سونا مجھ کو ملے- دَبْرٰی ایک پہاڑ کا نام ہے) ایک روایت میں یوں ہے مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ دَبْرًا مِّنْ ذَهَبٍ- مجھ کو یہ پسند نہیں کہ پہاڑ برابر سونا مجھ کو ملے اور کسی مسلمان کو ستاؤں (یہ نجاشی بادشاہ حبش نے کہا تھا مسلمان کو بلاوجہ شرعی ایذا دینا سخت گناہ ہے- افسوس ہے کہ اگلے مسلمان پہاڑ برابر سونا ملنے پر بھی کسی مسلمان کی ایذا دہی گوارا نہیں کرتے تھے- ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمان ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے بلکہ دو حرفی خطاب کے لئے مسلمانوں کو ستاتے ہیں' اُف ہے ایسی مسلمانی پر یہ لوگ درحقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں- اللہ تعالٰی دنیا اور آخرت میں ان کا منہ کالا کرے گا- جس شخص کو اپنی نیشن' اپنی قوم' اپنے مذہب' اپنے دین' اپنے وطن والوں سے الفت نہ ہو وہ آدمی کاھے کو ہے کتے اور سور سے بھی بدتر ہے' کتے اور سور سے بھی زیادہ نجس ناپاک اور خبیث ہے-

عَلَيْكَ بِعَسَلِ الدَّبْرِ- تو اپنے اوپر مکھیوں کا شہد لازم کر لے (بعض نے یوں روایت کیا ہے بِغَسْلِ الدُّبُرِ یعنی

گانٹ کو دھونا لازم کر لے اور یہی صحیح ہے)۔

اِنِّیْ لَاُفْقِرُ الْبَکْرَ الضَّرِعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ۔ میں کمزور ناتوان اونٹ اور بوڑھی اونٹنی مانگے پر دیتا ہوں۔

لَیْسَ مِنْھَا فِیْ دُبُرِہٖ شَیْءٌ۔ اس کی پیٹھ پر کوئی زخم نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ بڑا بہادر شجیع ہے۔ جنگ میں پیٹھ موڑ کر نہیں بھاگتا تو پیٹھ پر زخم کیسے آ سکتا ہے' کل زخم سامنے ہی کی طرف ہیں)۔

دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ یا دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔ ہر نماز کے پیچھے۔

دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ۔ فرض نمازوں کے بعد۔

مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ۔ سامنے آنے والا نہ پیٹھ موڑ کر جانے والا۔

فَیَجْعَلُ اللّٰہُ عَلَیْھِمِ الدَّبَرَۃَ۔ اللہ تعالیٰ ان کو شکست دے گا۔

ثُمَّ یَتَدَابَرُوْنَ۔ پھر ایک کی طرف ایک پیٹھ کریں گے (یعنی اختلاف پیدا ہوگا ایک دوسرے سے منہ موڑے گا)۔

تَدَبَّرْتُ الْاَمْرَ۔ میں نے اس کام کا انجام سوچا۔

دَابِرُ الْقَوْمِ۔ قوم کا آخری آدمی یا قوم کی جڑ۔

دَابِرٌ۔ ایڑی کو بھی کہتے ہیں۔

شَرُّ الرَّاْیِ الدَّبَرِیُّ۔ بری رائے وہ ہے جو وقت اور موقع گزر جانے کے بعد دی جائے (ایسی بے وقت رائے کا کیا فائدہ بقول شخصے مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد[1])۔

اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ کَثِیْبًا فَلْیَسْتَدْبِرْہُ۔ اگر اور کچھ نہ ہو سکے مگر یہ کہ ریتی کا ایک ٹبہ (ٹیلہ ٹیکرہ) جماتے تو اسی کے پیچھے بیٹھے (مطلب یہ ہے کہ حاجت کے وقت کچھ نہ کچھ آڑ کر لینا ضروری ہے ایک روایت میں فَلْیُمِدَّہُ ہے یعنے اس ٹبہ کو اپنے اوپر دراز کرے)۔

دَبَّرَتِ الْحَدِیْثَ۔ اس نے اس کا ذکر اور سے بھی کیا یعنی میرے سوا دوسرے شخص سے بھی بیان کی۔

اِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ادبار السجود جو قرآن شریف میں ہے اس سے مغرب کے بعد دو رکعتیں مراد ہیں اور ادبار النجوم سے فجر سے پہلے دو رکعتیں یعنی صبح کا دوگانہ سنت کا۔

وَلَا مَقْطُوْعًا دَابِرِیْ۔ میری نسل مت کاٹ (کہ میں لاولد مروں)۔

اَلْمُوَازَرَۃُ عَلَی الْعَمَلِ تَقْطَعُ دَابِرَ الشَّیْطٰنِ۔ نیک کام پر مدد کرنا شیطان کی دم کاٹنا ہے۔

اِیَّاکُمْ وَالتَّدَابُرَ۔ ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنے (آپس میں رنج اور عداوت) سے بچے رہو۔

تَدَبُّرٌ اور تَفَکُّرٌ۔ دونوں کے معنی سوچنا' تامل کرنا' انجام کو دیکھنا۔ (بعض نے کہا تَدَبُّرٌ انجام کو دیکھنا اور تَفَکُّرٌ دلائل میں غور کرنا۔)

دِبْسٌ۔ کھجور یا انگور کا شیرہ' شہد' لوگوں کی بڑی جماعت۔

دَبْسٌ۔ ہر کالی چیز۔

تَدْبِیْسٌ۔ چھپنا چھپانا۔ جیسے تَلْبِیْسٌ ہے۔

فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَاَعْجَبَہٗ۔ (ابوطلحہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے) اتنے میں ایک چڑیا اڑی ان کو اچھا معلوم ہوا (باغ اتنا گنجان گھنا ہوا سرسبز تھا کہ چڑیا اس میں سے نکل نہ سکی۔ ابوطلحہؓ یہ حالت اپنے باغ کی دیکھ کر نماز ہی میں خوش ہوئے)۔

دُبْسِیٌ منسوب ہے دُبْس کی طرف یا دِبْس کی طرف۔ نہایہ میں ہے کہ دُبْسَۃٌ وہ رنگ جو سیاہی اور سرخی کے بیچ میں ہو۔ بعض نے کہا دُبْسِیٌ جنگلی کبوتر۔ محیط میں ہے کہ ایک چڑیا ہے مائل بہ سیاہی جو قرقر کرتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ دَبَاسِیُ اور دُبْسِیُ ایک چھوٹی چڑیا ہے)۔

اَدْبَسُ۔ ایسی رنگ کا جانور جو سیاہ اور سرخ کے بیچ میں ہو۔

دَبْقٌ۔ چپک جانا۔

دَابُوْقٌ۔ لاسا جس سے پرندوں کا شکار کرتے ہیں۔

---

[1] جو مکہ لڑائی کے بعد یاد آیا اسے اب اپنے ہی سر پر مار لو۔ (م)

حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ- یہاں تک کہ نصرانی لوگ اعماق یا دابق میں اتریں گے (دابق ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں)-

دِیْبَقِیٌّ- مصر کا ایک کپڑا ہے-

دَبْلٌ یا دُبُوْلٌ- زمین کو کھاد وغیرہ سے تیار کرنا' اصلاح کرنا' اکٹھا کرنا' پے در پے مارنا' بڑا کرنا-

دُبُوْلٌ جمع ہے دَبْلٌ کی بمعنے آفت اور مصیبت اور طاعون اور نالی-

دَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی دُبُوْلٍ كَانُوْا يَتَرَوَّوْنَ مِنْهَا- اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ نالیاں بتلا دیں جن کے پانی سے وہ سیراب ہوا کرتے تھے-

مَعَهٗ ذَهَبَةٌ فَجَعَلَهَا فِیْ دَبِيْلٍ وَّ اَلْقَمَهَا شَارِفًا لَّهٗ- (حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں زنباغ بن روح کے علاقہ پر سے گزرے وہ ہر شخص سے عشر لیا کرتا تھا- (یعنی دسواں حصہ مال کا محصول کے طور پر لے لیتا تھا) ان کے پاس کچھ سونا تھا انھوں نے کیا کیا اس کو ایک بڑے لقمہ میں رکھا اور اپنی اونٹنی کو کھلا دیا- (یعنی آٹے کے گولہ میں وہ سونا رکھ کر اونٹنی کو نگلا دیا)- یہ دَبَلَ اللُّقْمَةَ یا دَبَّلَهَا سے نکلا ہے یعنی لقمہ کو بڑا کیا اس کو جوڑا-

فَاَخَذَتْهُ الدُّبَيْلَةُ- اس کے پیٹ میں پھوڑا ہو گیا (یہ تصغیر ہے دُبْلَةٌ کی معنے دُمَّل اور پھوڑا)-

ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ- ان میں سے آٹھ کو تو پیٹ کا پھوڑا تمام کر دے گا- (بعض نے کہا دُبَيْلَةٌ سے طاعون کا ورم مراد ہے جس کو انگریزی میں پلگ کہتے ہیں-)

دَبَلَتْهُ الدَّبُوْلُ- اس کی ماں اس کو روئے (یعنی وہ مر جائے یہ بددعا ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ لَيَدْفَعُ بِالصَّدَقَةِ الدَّاءَ وَالدُّبَيْلَةَ- اللہ تعالیٰ خیرات کی وجہ سے بیماری اور طاعون کو دفع کرتا ہے-

دَوْبَلٌ- سور یا گدھے کا بچہ یا چھوٹا گدھا-

دِبْنٌ- بکریوں کا کٹھرہ جو بانس کا ہوا گر لکڑی کا ہو تو اس کو زریبہ کہیں گے' اگر پتھر کا ہو تو صِيْرَہ کہیں گے-

كَانَ يُصَلِّیْ فِی الدِّبْنِ- بکریوں کے کٹھرے میں نماز پڑھ لیتے-

دُبْنَةٌ- بڑا لقمہ بمعنے دُبْلَةٌ-

دَبَةٌ- وہ مقام جہاں ریت بہت ہو جیسے دَبَةٌ (عاصم آفندی نے کہا دُبَةٌ بھلائی کا رستہ)-

دَبَةٌ- ایک موضع ہے بدر اور اصافر کے درمیان وہاں آنحضرت ﷺ جنگ بدر میں تشریف لے گئے تھے-

دَبًی- آہستہ چلنا' چھوٹی ٹڈی جو ابھی اڑ نہ سکتی ہو-

تَدْبِيَةٌ- بنانا تیار کرنا-

مَدْبِیٌّ یا مَدْبُوٌّ- وہ مقام جس کو ٹڈوں نے اجاڑ دیا ہو-

اَرْضٌ مُّدْبَاةٌ- جہاں ٹڈیاں بہت ہوں-

كَيْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ دَبًا يَاْكُلُ شِدَادُهٗ ضِعَافَهٗ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَيْهِمُ السَّاعَةُ- (حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ) اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا ٹڈوں کی طرح زوردار کمزوروں کو کھا جائیں گے' کوئی انصاف کرنے والا نہ رہے گا قیامت تک' قیامت انھی پر آئے گی-

اَصَبْتُ دَبَاةً وَّ اَنَا مُحْرِمٌ قَالَ اِذْبَحْ شُوَيْهَةً- ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا میں نے احرام کی حالت میں ایک ٹڈی ماری- انھوں نے کہا ایک چھوٹی بکری قربانی کر-

دُبَّاءٌ- کدو- اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے-

باب الدال مع الثاء

دَثٌّ- مارنا' پھینکنا' ہٹانا-

دُثَّ فُلَانٌ- اس کے بدن میں تشنج ہو گیا-

دِثَاثٌ- خفیف بارش-

دُثَّةٌ- ہلکا زکام-

دُثَّاثٌ- پاڑدی (پرندوں کا شکاری)-

جَاءَ نِیْ رَجُلٌ بِهٖ شِبْهُ الدَّثَاثِيَةِ- ایک شخص میرے پاس آیا اس کی زبان میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تشنج ہو گیا ہے (زبان لپٹ کر رہ گئی ہے)-

دَثْرٌ- بہت سا مال و اسباب-

دِثْرٌ - جو مال کا اچھا انتظام کرے-

دُثُوْرٌ - مٹ جانا' پرانا ہونا-

ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ - مال دار لوگ سارا ثواب لوٹ لے گئے (کیونکہ مال والے صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ایسے ثواب کے کام کرتے ہیں جن کو مفلس نہیں کر سکتے - یہ جمع ہے دَثْرٌ کی - اب اس میں اختلاف ہے کہ مال دار جو اللہ کا شکر گزار ہو - وہ افضل ہے یا مفلس صبر کرنے والا - محیط میں ہے کہ دَثْرٌ میں واحد' تثنیہ اور جمع یکساں ہے - عرب لوگ کہتے ہیں - مَالٌ دَثْرٌ اور مَالَانِ دَثْرٌ اور اَمْوَالٌ دَثْرٌ - ہر ایک میں مفرد ہی کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے-)

وَابْعَثْ رَاعِیَھَا فِی الدَّثْرِ - اس کے چرواہے کو ایسے مقام میں بھیج جو سرسبز اور آباد ہو-

اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ - تم اندر کا کپڑا ہو جو بدن سے لگا رہتا ہے اور لوگ اوپر کے کپڑے ہیں جو کپڑے پر پہنے جاتے ہیں' (جیسے چادر چغہ وغیرہ مطلب یہ ہے کہ تم خاص ہو دوسرے لوگ عام ہیں-)

دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ - (آنحضرت ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپ فرماتے) مجھ پر کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو-

اِنَّ الْقَلْبَ یَدْثُرُ کَمَا یَدْثُرُ السَّیْفُ فَجَلَاءُہٗ ذِکْرُ اللّٰہِ - دل پر زنگ اس طرح سے چڑھتا ہے جیسے تلوار پر چڑھتا ہے اس کی صیقل اللہ کی یاد ہے' دل پر جو غفلت کا زنگ چڑھتا ہے وہ ذکر الٰہی سے صاف ہو جاتا ہے' دل روشن اور منور ہو جاتا ہے جیسے تلوار صیقل کرنے سے روشن ہو جاتی ہے چمکنے لگتی ہے)-

دَثَرَ مَکَانُ الْبَیْتِ فَلَمْ یَحُجَّہُ ھُوْدٌ - خانہ کعبہ گر کر اس کا نشان مٹ گیا تھا اس لئے ہودؑ پیغمبر اس کا حج نہ کر سکے-

حَادِثُوْا ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ بِذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّھَا سَرِیْعَۃُ الدُّثُوْرِ - اللہ کی یاد سے پھر دلوں کو تازہ کرو کیونکہ دلوں پر بہت جلد میل چڑھ جاتا ہے یا دل بہت جلد غافل ہو جاتے ہیں- (جہاں دنیا میں مصروف ہوئے پھر غفلت چھا جاتی ہے)-

غَزْوَۃُ دَاثِنٍ - داثن کی لڑائی (داثن ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں پہلی جنگ وہیں ہوئی تھی-)

دَثِیْنَۃُ - ایک مقام ہے عدن کے قریب-

باب الدال مع الجیم

دَجٌّ - ٹپکنا' چونا' تجارت کرنا' پردہ لٹکانا-

دُجُجٌ - سخت تاریکی' جیسے دُجَّۃٌ ہے-

لَیْلٌ دَجُوْجِیٌّ - بہت اندھیری رات-

دَجِیْجٌ اور دَجْجَانٌ - آہستہ چلنا-

دَجْدَاجَۃٌ - تاریک-

تَدْجِیْجٌ - ابر آنا' جیسے تَدَجُّجٌ ہے-

ھٰٓؤُلَآءِ الدَّاجُّ وَلَیْسُوْا بِالْحَاجِّ - یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر ہیں حاجی نہیں ہیں (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے اس وقت کہا جب کچھ لوگوں کو حج میں ایسی حالت میں دیکھا جوان کو بری لگی - دَاجٌّ گو صیغہ مفرد کا ہے مگر یہاں اس کا اطلاق جمع پر ہوا ہے جیسے مستکبرین سامرا تہجرون میں-)

ذَاکَ مَنْزِلُ الدَّاجِّ فَلَا تَنْزِلْہُ - یہ مقام یعنی منیٰ کا بایاں جانب نوکروں چاکروں' خدمت گاروں کے اترنے کا مقام ہے (جو حاجیوں کے کام کاج کرنے کے لئے آتے ہیں نہ کہ حج کی نیت سے) وہاں مت اتر-

مَاتَرَکْتُ مِنْ حَاجَۃٍ وَّلَا دَاجَۃٍ اِلَّا اَتَیْتُ - میں نے کسی حج کو جانے والے کو چھوڑا نہ کسی حج کر کے لوٹنے والے کو (ایک روایت میں ایسا ہی ہے حَاجَّۃٌ بہ تشدید جیم - محیط میں ہے کہ اس کے معنے یہ ہیں میں نے کوئی گناہ نہیں چھوڑا جو میرے دل نے چاہا یعنی سب طرح کے گناہ کئے - نہایہ میں ہے کہ مشہور روایت بہ تخفیف جیم ہے - یعنی کوئی کام نہیں چھوڑا نہ چھوٹا نہ بڑا-)

خَرَجَ جَالُوْتُ مُدَجَّجًا فِی السِّلَاحِ - (بہ کسرۂ جیم اور فتحہ جیم یعنی ہتھیاروں میں غرق ہو کر پورا ہتھیار بند ہو کر جالوت نکلا یہ دَجَّ یَدِجُّ نکلا ہے چونکہ ہتھیاروں کے بوجھ سے آدمی آہستہ چلتا ہے - دَجَّجَتِ السَّمَاءُ سے یعنی آسمان پر ابر

چھا گیا ہے' ابر آسمان کو چھپا لیتا ہے ایسے ہی ہتھیاروں نے اس کو چھپا لیا تھا۔)

اَلدَّجَاجَةُ۔ مرغا یا مرغی بحرکات ثلثہ دال لیکن فتحہ زیادہ فصیح ہے۔)

اَلدَّجَاجُ۔ مرغی یا مرغیاں۔

دَجْرٌ۔ حیران ہونا' مست ہونا' آفت میں پڑنا۔

دَاجِرَ۔ بھاگا۔

اِشْتَرِلَنَا بِالنَّوٰی دَجْرًا یا دُجْرًا یا دِجْرًا۔ ہمارے لئے گٹھلی کے بدل تھوڑا لوبیا خریدو۔ (بعض نے کہا دُجْرٌ بہ ضمۂ میم وہ لکڑی جس پر ہل (ناگر) کا لوہا باندھا جاتا ہے۔)

اَکَلَ الدَّجْرَ ثُمَّ غَسَلَ یَدَهٗ بِالثِّفَالِ۔ لوبیا کھایا پھر لوٹے سے ہاتھ دھویا۔

لَیْلَةٌ دَیْجُوْرٌ۔ اندھیری رات۔

دَجْلٌ۔ جھوٹ بولنا' جماع کرنا' سیر کرنا' اقامت کرنا۔

تَدْجِیْلٌ۔ چھپانا' سونے کا ملمع چڑھانا۔

دَجَالٌ۔ گوبر لید۔

دُجَالٌ۔ سونا' بعض نے کہا دَجَّالٌ صحیح ہے۔

اِنَّ اَبَابَکْرٍ خَطَبَ فَاطِمَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَدْتُهَا لِعَلِیٍّ وَّلَسْتُ بِدَجَّالٍ۔ ابوبکر صدیقؓ نے حضرت فاطمۃ الزہرا سے نکاح کرنے کا پیغام آنحضرت ﷺ کو بھیجا' آپ نے فرمایا میں نے علیؓ سے وعدہ کیا ہے کہ فاطمہؓ ان کو دوں گا اور (تم جانتے ہو کہ) میں جھوٹا مکار یا زمانہ ساز نہیں ہوں (میں صاف گو سیدھا سچا وعدہ کرنے والا آدمی ہوں)۔

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ مَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ۔ اخیر زمانہ میں کچھ لوگ مکار جھوٹے پیدا ہوں گے تم کو وہ حدیثیں سنائیں گے یا وہ وہ باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادوں نے (کہیں گے ہم بڑے عالم یا مشائخ ہیں اور تم کو دین کی سچی بات کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ یہ سب ان کی مکاری ہوگی در پردہ بندہ شکم ہوں گے اور ظاہر میں دین دار بنیں گے' طالب جاہ وعظمت ہوں گے نہ تابع شریعت' بعض نے کہا موضوع حدیثیں لوگوں کو سنا کر گمراہ کریں گے۔ بعض نے کہا علم کلام کی باتیں سنا کر حالانکہ سلف نے اس علم سے منع کیا ہے' امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی شرک کے سوا دوسرے سب گناہوں میں مصروف رہے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ علم کلام میں مصروف ہو۔)

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس شخص جھوٹے دجال نہ پیدا ہولیں ان میں سے ہر ایک یہ دعوٰی کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو یہ جھوٹے دجال ہوں گے جو بڑے دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے' یہ مدعی نبوت ہوں گے اور بڑا دجال مدعی الوہیت ہوگا۔ یہ چھوٹے دجال ہر ایک زمانہ میں اس امت میں گزر چکے ہیں ان میں سے ایک ہمارے زمانہ میں بھی ہے جو ملک پنجاب میں دعوٰی نبوت کر رہا ہے' بہت سے جاہل بیوقوف اس کے معتقد ہو گئے ہیں)۔

عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھا کرے) وہ (بڑے) دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اُنْذِرُکُمُوْهُ۔ آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں (کیونکہ اس کا فتنہ سخت ہوگا اور وہ کمبخت ایسے زمانہ میں ظاہر ہوگا جب لوگ قحط' گرانی اور عسرت میں مبتلا ہوں گے وہ ان کے جانوں اور مالوں پر قابض ہو جائے گا اس لئے بہت سے لوگ اس کے تابعدار بن جائیں گے گو یہ ممکن ہے کہ وہ دلوں میں اس کو جھوٹا سمجھیں مگر یہ ایمان قلبی دجال کے زمانہ میں کافی نہ ہوگا)۔

مترجم:- کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں نام کے مسلمانوں کا عجیب حال ہے وہ ذرا ذرا سے فائدہ دنیوی کے لئے ناحق کے شریک ہو جاتے ہیں اور دین وایمان اور خوف خدا کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور ان میں بہت سے ایسے ضعیف الاعتقاد

ہیں کہ ہر ایک دیوانہ اور مجنون شخص کو ولی اللہ اور مجذوب خیال کرتے ہیں اور جو کوئی ذرا بھی خرق عادت کا کوئی کام کرے اور درویشی کا مدعی ہو بس ان کے نزدیک بڑا ولی کامل اور مقرب الی اللہ گنا جاتا ہے گو اس کے اعمال اور عقائد قرآن اور حدیث کے خلاف ہوں' اس قسم کے مسلمان جب دجال کو دیکھیں گے کہ وہ جہاں چاہے وہاں پانی برستا ہے' غلہ خوب پیدا ہوتا ہے اور جو اس کے مخالف ہیں ان پر قحط طاری ہوتا ہے تو فوراً اس کے معتقد اور مرید بن جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جو مسلمان قرآن اور حدیث پر چلتے ہیں اور ہر شخص کی جو مدعی ولایت ہو اس طرح سے جانچ کرتے ہی کہ اس کے اعمال اور عقائد شرع شریف کے مطابق ہیں یا نہیں وہ کبھی دجال کے فریب میں نہیں آئیں گے گو جان یا مال کا نقصان اس مردود کی مخالفت سے پیدا ہو۔ اہل حدیث کے عقائد میں یہ ٹھہر چکا ہے کہ کوئی شخص اللہ کا ولی اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک قرآن وحدیث کا پیرو اور سنت نبوی کا عاشق نہ ہو گو وہ ہوا میں اڑتا رہے یا پانی پر زمین کی طرح چلتا ہے ان کو ان باتوں سے کوئی غرض ہی نہیں ہے بہت سے ہندو اور مشرک کافر فقیر بھی ایسے ہزاروں ڈھونگ لوگوں کو دکھاتے ہیں کیا وہ ایسا کرنے سے ولی سمجھے جائیں گے ہرگز نہیں۔

ان اولیاء ہ الا المتقون۔[1] ایک اگلے بزرگ ولی اللہ سے منقول ہے ان سے کسی نے کہا فلاں شخص ہوا میں اڑتا ہے' انھوں نے کہا چیل کوے بھی ہوا میں اڑتے ہیں پھر اس نے کہا کہ فلاں شخص پانی پر چلتا ہے انھوں نے کہا بطخ اور مرغابی بھی پانی پر چلتے ہیں ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ تم یہ دیکھو کہ وہ شریعت محمدی اور سنت مصطفوی پر قائم ہے یا نہیں اگر قائم ہے تو وہ ولی ہے گو اس سے کوئی کرامت سرزد نہ ہو کیونکہ ولایت کے لئے کرامت کا صادر ہونا ضروری نہیں بلکہ اولیا اللہ نے کرامت کو حیض الرجال کہا یعنی اس کو چھپانا چاہیے۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے (دجال کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ اس کی ایک آنکھ صاف سپاٹ یعنی کانی ہوگی اور حضرت عیسیٰؑ کو بھی مسیح کہتے ہیں اس لئے کہ آپ جس بیمار پر ہاتھ پھیر دیتے وہ بحکم الٰہی تندرست اور چنگا ہو جاتا)۔

بَعِیْرٌ مُدَجَّلٌ۔ اونٹ روغن ملا ہوا یہ دُجالَہ سے نکلا ہے یعنی وہ روغن جو اونٹوں پر ان کو خارش سے بچانے کے لئے ملتے ہیں۔

سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ۔ اخیر زمانہ میں مکار جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا یہ دعوٰی ہوگا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں (ایسے جھوٹے بہت سے امت میں گزر چکے ہیں جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی' سجاح' مختار بن عبیدہ ثقفی' طلیحہ بن خویلد اور اسحاق جس نے اپنے آپ کو گونگا بنایا تھا اور ذکرویہ یحیی او متنبی شاعر اور سید محمد جونپوری اور ایک ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے جو نبوت اور مہدویت کا دعوٰی کرتا ہے[2] فتنی نے کہا آٹھویں صدی کے اخیر میں ایک شخص پیدا ہوا (سید محمد جونپوری) بہت سے حمقاء ان کے تابع ہوگئے یہ احکامات باطلہ اور اعتقادات فاسدہ رکھتا ہے' علمائے امت محمدی کا قتل درست جانتا ہے' اور ساری امت کو کافر بتلاتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اللہ کی طرف منسوب کر دیتا ہے' سید الانبیاءؐ کی تحقیر کرتا ہے اپنے (یعنی سید محمد جونپوری کے) متبوع کو ابوبکر صدیقؓ پر فضیلت دیتا ہے بلکہ خود سید الانبیاءؐ پر' اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کرے انتہی)۔

تُبْنٰی مَدِیْنَةٌ بَیْنَ دِجْلَةَ وَ دُجَیْلٍ۔ ایک شہر بنایا جائے گا (بغداد) دجلہ اور دجیل کے درمیان۔ دجیل ایک چھوٹی ندی ہے جو دجلہ سے نکلتی ہے۔

لَایَصِلُ الدَّجَّالُ مَکَّةَ وَلَا الْمَدِیْنَةَ۔ دجال مکہ اور مدینہ میں نہیں جاسکے گا۔ (ان شہروں کے پاس جائے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کا رخ پھیر دے گا وہ اور طرف نکل جائے گا)۔

اَلدَّجَّالُ لَایُبْقِیْ سَهْلًا مِّنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَطِئَهٗ اِلَّا

[1] اس (اللہ) کے ولی صرف متقی حضرات ہیں۔ (م)

[2] مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ (م)

مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ - دجال کوئی نرم ملائم ہموار زمین نہیں چھوڑے گا (ہر جگہ جا کر بہکائے گا) مگر مکہ اور مدینہ میں نہیں جائے گا۔

لَيُزْرَ عَنَّ الزَّرْعُ بَعْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ - دجال کے نکلنے کے بعد کھیتی کی جائے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ وہ امام مہدیؑ کے بعد نکلے گا - یعنی پہلے امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا اس کے بعد دجال کا)۔

دَجْنٌ یادُجُوْنٌ - ابر چھا جانا' زور کا مینہ برسنا' تاریکی -

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِدَوَاجِنِهٖ - اللہ اس پر لعنت کرے جو اپنی گھریلو بکریوں کا مثلہ کرے (ان کو خصی بنائے ان کے ناک کان کاٹے یہ جمع ہے دَاجِنٌ کی یعنی وہ بکری جو گھر میں پلی ہوتی ہے' گھر ہی میں اس کو دانہ چارہ دیا جاتا ہے' کبھی بکری کے سوا اور جانوروں کو بھی جو گھر میں پالے جاتے ہیں دَاجِنٌ کہتے ہیں -)

كَانَتِ الْعَضْبَاءُ دَاجِنًا لَا تُمْنَعُ مِنْ حَوْضٍ وَّلَا نَبْتٍ - عضباء (آنحضرت ﷺ کی سواری کی اونٹنی) گھروں میں پلی ہوئی تھی کوئی اس کو نہ روکتا جس حوض سے چاہتی پانی پی لیتی جو گھاس چاہتی وہ چر لیتی -

تَدْخُلُ الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُ عَجِيْنَهَا - (حضرت عائشہؓ کا تو یہ حال ہے بھولی بھالی چھوکری ہیں آٹا گوندھ کر رکھتی ہیں پلیرہ بکری آ کر کھا جاتی ہے (ان میں اتنی ہوشیاری اور چترائی کہاں سے آئی)۔

يَجْلُوْ دُجُنَّاتِ الدَّيَاجِىْ وَالْبُهَمِ - اندھیری رات کی تاریکیوں کو اور مشکلوں کو رفع کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ مَسَحَ ظَهْرَ اٰدَمَ بِدَجْنَاءَ - اللہ تعالیٰ نے دجنا میں آدمؑ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا - (دجنا ایک مقام کا نام ہے بعض نے دَحْنَاءَ حائے حطی سے روایت کیا ہے)۔

اِنَّهٗ بَعَثَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ حِيْنَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَ دَجَا الْاِسْلَامُ - آپ نے عیینہ بن بدر کو اس وقت بھیجا جب لوگ تابعدار ہو گئے تھے اور اسلام پھیل گیا تھا (یہ دَجَا اللَّيْلُ سے ماخوذ ہے یعنی رات کا اندھیرا پورا ہو گیا اور ہر چیز کو چھپا لیا - عرب لوگ کہتے ہیں دَجَا اَمْرُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ - ان کا کام اس پر پورا ہو گیا یا درست ہو گیا -)

مَا رُاِىَ مِثْلُ هٰذَا مُنْذُ دَجَا الْاِسْلَامُ - جب سے اسلام پھیلا ایسا کام کسی نے نہیں کیا -

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ فِىْ اِسْلَامٍ دَاجٍ یا دَامِجٍ - جو شخص اسلام کے عصا کو چیر ڈالے (یعنی مسلمانوں میں پھوٹ ڈالے) جب وہ پورے اسلام کے طریق پر ہوں (اور آپس میں متفق ہوں) (جماعت میں پھوٹ ڈالنا ہماری شریعت میں سخت گناہ ہے - اگر پھوٹ ہو گئی ہو تو پھوٹ کو رفع کرنا اور پھر ایک جماعت کر دینا نہایت ثواب ہے -)

يُوْشِكُ اَنْ تَغْشَاكُمْ دَوَاجِىْ ظُلَلِهٖ - قریب ہے کہ اس کے سائبانوں کی تاریکیاں تم کو چھپا لیں -

فَلَمَّا تُوُفِّىَ وَشُغِلْنَا دَخَلَتْ دَاجِنٌ فَاَكَلَتْ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ - (حضرت عائشہؓ نے کہا رجم کی آیت اور بڑے شخص کو (جس کی عمر دو سال تین سال سے زیادہ ہو گو جوان ہو) دس بار دودھ پلا دینے کی آیت (جس کی وجہ سے اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے) ایک ورق پر لکھی ہوئی میرے پلنگ کے تلے تھی (جب آنحضرت ﷺ نے وفات پائی اور ہم کام میں لگ گئے تو ایک پلیر و بکری آئی وہ ورق کھا گئی (قرآن کا ورق کھا جانا کچھ عجب نہیں ہے جیسے چوہے اس کے ورق کاٹ ڈالتے ہیں اس پر پیشاب کر دیتے ہیں وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ[1] اور لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ الآیۃ[2] اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ محافظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ نہیں سکتا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مصحف تلف نہیں ہو سکتا اور بڑے شخص کو دودھ پلانے کی آیت مشہور نہیں ہے جیسے رجم کی آیت مشہور ہے جو بہت سے صحابہؓ کو یاد تھی صرف حضرت عائشہؓ سے اسی روایت میں اس کا ذکر ہے اور شاید یہ راوی کی غلطی ہو لیکن حضرت عائشہؓ کا مذہب یہی تھا کہ پردے کی

---

1. بلاشبہ ہم اس (کتاب) کی حفاظت کرنے والے ہیں - (م)
2. یہ غالب کتاب ہے جس میں باطل کی در اندازی ممکن نہیں ہے - (م)

ضرورت نہ رہنے کے لئے ان کے نزدیک بڑے شخص کو دودھ پلادینا جائز تھا)-

اَبُوْ دُجَانَۃَ -(سماک بن خرشہ) ایک صحابی تھے-

باب الدّال مع الحاء

دَحٌّ - زمین میں گاڑ دینا' جماع کرنا' گردنی دینا' دَحَّامَحًّا اصل میں دَعْهَا مَعَهَا تھا-

كَانَ لَهُ بَطْنٌ مُنْدَحٌّ - ان کا پیٹ کشادہ تھا-

دَحْوَحٌ - بڑی عورت یا اونٹنی-

بَلَغَنِيْ اَنَّ الْاَرْضَ دُحَّتْ مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ - مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کعبہ کے تلے سے پھیلائی گئی (گویا کعبہ ناف زمین ہے)-

فَنَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدُحَّ دَحَّةً - عبیداللہ سو رہے ان کو ایک بارگی پچھاڑا گیا-

دَحْدَحَةٌ یا دَحْدَاحٌ یا دَحْدَحٌ - چھوٹا پست قامت لیکن موٹا-

كَانَ قَصِيْرًا دَحْدَاحًا - ابر ہہ پست قامت موٹا آدمی تھا-

اِنَّ مُحَمَّدِيَكُمْ هٰذَا لَدَحْدَاحٌ - تمہارا محمدی ٹھنگنا موٹا آدمی ہے-

دَحْرٌ یا دُحُوْرٌ یا مَدْحَرَةٌ - ہانکنا' دور کرنا' دھکے دے کر نکال دینا - نہایہ میں ہے کہ دَحْرٌ زور سے کسی کو ذلیل کرنے کے لئے دھکیل دینا اور دَحْقٌ ہانک دینا دور کرنا-

مَا مِنْ يَّوْمٍ فِيْهِ اِبْلِيْسُ اَدْحَرُ وَلَا اَدْحَقُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ - یعنی عرفہ کے دن سے بڑھ کر اور کسی دن میں شیطان ذلت کے ساتھ نکالا گیا دور کیا گیا نہیں ہوتا - (ایک روایت میں مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ ہے مطلب وہی ہے - ایک روایت میں اَدْخَرُ ہے خائے معجمہ سے لیکن یہ صحیح نہیں ہے-)

وَيُدْحَرُ الشَّيْطٰنُ - اور شیطان دھکے دے کر نکالا جاتا ہے-

اِدْحَرْ عَنِّي الشَّيْطٰنَ - شیطان کو مجھ سے دور کر دے-

دَحْسٌ - بگاڑنا' خراب کرنا' قصائی کا ہاتھ ڈالنا بکری کی کھال نکالنے کے لئے - بھر دینا' پھسلنا' چھپانا' اونگل بیڑا نکنا-

فَدَحَسَ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ اِلَى الْاِبِطِ ثُمَّ مَضٰى وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کی کھال میں ڈالا یہاں تک کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا (کیونکہ بکری کی کھال نکالنے سے وضو نہیں جاتا نہ وہ نجس ہے تاکہ ہاتھ دھونا ضروری ہو)-

جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ مَّدْحُوْسٍ مِّنَ النَّاسِ فَقَامَ بِالْبَابِ - جریر بن عبداللہ البجلی آنحضرت ﷺ کے پاس آئے دیکھا تو آپ ایک کوٹھری میں ہیں جو لوگوں سے بھری ہوئی ہے آخر وہ دروازے پر کھڑے رہے-

وَهِيَ دِحَاسٌ - وہ گھر بھرا ہوا تھا (وہاں لوگوں کا ازدحام تھا)-

حَقٌّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّدْحَسُوا الصُّفُوْفَ حَتّٰى لَايَكُوْنَ بَيْنَهُمْ فُرَجٌ - لوگوں پر واجب ہے کہ نماز میں صفوں کو ٹھساٹھس بھر دیں بیچ میں خالی جگہیں نہ رہنے دیں- (علامہ بن حضرمی کا یہ شعر آنحضرت ﷺ نے پڑھا-

وَاِنْ دَحَسُوْا بِالشَّرِّ فَاعْفُ تَكَرُّمًا
وَاِنْ خَنَسُوْا عَنْكَ الْحَدِيْثَ فَلَاتَسِلْ

اگر وہ تیرے ساتھ اس طرح سے برائی کریں کہ تجھ کو معلوم نہ ہو یعنی پوشیدہ تو معاف کر دے اسی میں تیری عزت ہے اور اگر وہ کوئی بات تجھ سے چھپائیں تو اس کو مت پوچھ خواہ مخواہ اس کی تاک نہ لگا - ایک روایت میں دَخَسُوْا ہے خائے معجمہ سے-)

دُحَاسٌ - ایک کیڑا ہے جو مٹی میں غائب ہو جاتا ہے اس کی جمع دَحَاحِيْس آئی ہے-

دُحْسَمٌ یا دُحْسُمَانٌ یا دُحْسُمَانِيٌّ - کالا موٹا سخت آدمی-

كَانَ يُبَايِعُ النَّاسَ - آپ لوگوں سے بیعت لے رہے

تھے ان میں سے ایک شخص کالا موٹا تھا یا موٹا ہٹا کٹا-

دَحْصٌ - لات مارنا' کریدنا-

فَجَعَلَ يَدْحَصُ الْاَرْضَ بِعَقِبَيْهِ - لگا اپنی ایڑیوں سے زمین کھودنے-

دَحْضٌ - کھودنا' پھسل جانا' ڈھل جانا' غلط اور باطل ہونا جیسے اِنْدِحَاضٌ ہے-

اِدْحَاضٌ - پھسلانا' باطل کرنا' دفع کرنا-

مَدْحَضَة - بمعنی مَزَلَّة اور مَزْلَقَة - یعنے پھسلوان مقام جہاں لوگ پھسلتے ہوں-

حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ - جس وقت سورج ڈھل جاتا-

نُجَبَاءُ غَيْرُ دُحَّضِ الْاَقْدَامِ - شریف اس طرح کے نہیں جن کے پاؤں پھسلتے رہتے ہیں (بلکہ اپنی بات اور عزم پر ثابت قدم ہوں)-

دُوْنَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيْقًا ذَادَحْضٍ - جہنم کے پل کے پاس ایک پھسلوان رستہ ہے-

لَاتَزَالُ تَاْتِيْنَا بِهَنَةٍ تَدْحَضُ بِهَا فِيْ بَوْلِكَ - (یہ معاویہؓ نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا) تم ہمیشہ ایک نہ ایک بات ہمارے پاس لے کر آتے ہو اور اپنے پیشاب ہی میں اسی کی وجہ سے پھسلتے ہو (ایک روایت میں تَدْحَصُ ہے صاد مہملہ سے یعنی اپنے ہی پاؤں سے اس کو کریدتے ہو-)

فَدَاحَضَتِ التِّلَاعَ - اس بارش نے ٹیلوں کو پھسلوان بنا دیا-

كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَ الدَّحْضِ یا وَالدَّحَضِ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہ میں کیچڑ اور پھسلاہٹ میں تم کو نکالوں-

خُذْنِيْ مِنْ دَحْضِ الْمَزَلَّةِ - مجھ کو پھسلویں کے پھسلاہٹ میں پکڑے لے (یعنی شیطان کے فریب سے بچا کر گناہ میں نہ پڑنے دے میری دستگیری کر)-

اَلْحَجُّ مُدْحِضَةٌ - حج گناہ کو پھسلا دیتا ہے' اس کو مٹا دیتا ہے-

وَ اِنْ تَدْحَضِ الْقَدَمُ - اگر پاؤں پھسل جائے-

دَحْقٌ - ہانکنا' دور کرنا' جننا' قاصر ہونا-

اَدْحَرُ وَ اَدْحَقُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ - (ترجمہ دحر میں گزر چکا-)

عَمَدْتُمْ اِلٰى دَحِيْقِ قَوْمٍ فَاَجَرْتُمُوْهُ - تم نے ایک قوم کے نکالے ہوئے پر توجہ کی اس کو اپنے ملک میں پناہ دی (یہ عرب کے قبائل نے انصار سے کہا)-

سَيَظْهَرُ بَعْدِيْ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مُنْدَحِقُ الْبَطْنِ - (حضرت علیؓ نے کہا) میرے بعد تم پر ایک ایسا شخص حاکم ہوگا جس کا پیٹ کشادہ ہے (بڑا کھاؤ مراد معاویہ ہیں)-

دَاحِقٌ - غضب ناک اور احمق کو بھی کہتے ہیں' ایک قسم کی زرد کھجور کو بھی-

دَحْلٌ - کنوئیں کے اطراف میں کھودنا' خیمہ کے ایک کونے میں ہو جانا' دور ہو جانا' بھاگنا' چھپ جانا' ڈرنا' نقب جس کا منہ باہر سے تنگ ہو اور اندر سے کشادہ ہو-

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَا تَدْحَلْ فَقَدْ اٰمَنَهٗ - (حضرت عمرؓ کا پروانہ آیا اس میں یہ لکھا تھا) ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا مت بھاگ تو گویا اس کو امان دی (رمبری نے کہا لا تدحل کے معنی نبطی زبان میں مت ڈر)-

اَفَاُدْخِلُ الْمِبْوَلَةَ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ وَ ادْحَلْ فِي الْكِسْرِ - (ایک شخص نے ابوہریرہؓ سے کہا میں سرد مزاج والا آدمی ہوں) اگر پیشاب کے لئے باہر نکلوں تو ہوا لگ جاتی ہے سردی ہو جاتی ہے کیا میں پیشاب کا ظرف اپنے ساتھ کوٹھری میں لے جاؤں' انھوں نے کہا ہاں اور ڈیرے کے ایک کونے میں گھس جا جیسے سوراخ میں گھستا ہے (ایک روایت میں وَادْحُ لَهَا فِي الْكِسْرِ ہے- یعنی ڈیرے کے ایک کونے میں کشادہ مقام میں اس کو رکھ لے- محیط میں ہے کہ دَحْلٌ کی جمع اَدْحَلٌ اور اَدْحَالٌ اور دِحَالٌ اور دُحُوْلٌ اور دُحْلَانٌ آئی ہے)-

دَحْلَاءُ - تنگ منہ کا کنواں-

دَحْلَةٌ - کنواں-

دَحْمٌ - زور سے دھکیلنا' نکاح کرنا' زور سے جماع کرنا-

هَلْ يَتَنَاكَحُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ دَحْمًا دَحْمًا - (آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا) بہشت والے نکاح

کریں گے؟ فرمایا ہاں خوب خوب نکاح کریں گے یا خوب خوب عورتوں سے لگیں گے۔

اِنَّمَا تَدْحَمُوْنَهُنَّ دَحْمًا - تم عورتوں سے بہشت میں خوب لگو گے (ان سے صحبت کرو گے) بہشت میں اور کام ہی کیا ہے عیش وعشرت کھانا پینا جماع کرنا یا کبھی کبھی اپنی مالک حقیقی کا دیدار کرنا جو سب لذتوں سے بڑھ کر ہوگا- اب یہ جو انجیل مقدس میں ہے کہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی' اس کا مطلب یہ ہے کہ بہشت میں جانے سے پہلے جب تک میدان محشر میں رہیں گے۔)

دَحْمَسٌ - کالا سیاہ سرکہ کی مشک' سخت گندم گوں موٹا آدمی دِحْمِسٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

دُحْمُسٌ - تاریک۔

دُحْمُسَانٌ - احمق۔

فِیْ لَیْلَةٍ ظَلْمَاءَ دَحْمَسَةٍ - اندھیری تاریک رات میں۔

وَفِیْهِ رَجُلٌ دُحْمُسَانٌ - ان میں ایک کا ناموٹا آدمی تھا۔

دَحَنٌ - پیٹ بڑا اور قد چھوٹا ہونا۔

دَحِنٌ - مکار' خبیث' ٹھگنا' پیٹو۔

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ دَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهٗ بِنَعْمَانِ السَّحَابِ - اللہ تعالیٰ نے آدم کو دحناء کی مٹی سے پیدا کیا۔ (دحنا ایک سرزمین کا نام ہے) ایک روایت میں دَجْنَاءَ ہے جیم معجمہ سے' اور ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا نعمان سحاب میں (جو ایک وادی یا پہاڑ کا نام ہے)۔

دَحْوٌ - بڑا ہو کر نیچے لٹکنا' پھیلانا' جماع' دور کرنا۔

اَللّٰهُمَّ یَا دَاحِیَ الْمَدْحُوَّاتِ - یا اللہ پھیلانے والے ان چیزوں کے جو پھیلائی گئی ہیں (جیسے زمین وغیرہ) ایک روایت میں دَاحِیَ الْمَدْحِیَّاتِ ہے۔

لَاتَكُوْنُوْا كَقَیْضٍ بَیْضٍ فِیْ اَدَاحِیَّ - ایسے مت ہو جیسے انڈے کا چھلکہ کھلے میدان میں (اصل میں اَدَاحِیّ جمع ہے اُدْحِیٌّ کی وہ مقام ہے جہاں شتر مرغ انڈا دیتا ہے اس کی عادت ہے کہ میدان کو پاؤں سے صاف کرتا ہے پھر وہاں انڈے دیتا ہے)

فَدَحَا السَّیْلُ فِیْهِ بِالْبَطْحَاءِ - سیلاب نے وہاں کنکریاں لا کر ڈالیں۔

كُنْتُ اَلاعِبُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ بِالْمَدَاحِیْ - میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے ساتھ مداحی سے کھیلتا (مداحی چھوٹے چھوٹے پتھر گول کی گٹھلی کے برابر' عرب لوگ کیا کرتے ایک گڑھا کھودتے اور یہ پتھر مارتے اگر پتھر گڑھے کے اندر گیا جب تو جیتے ورنہ ہارے)۔

سُئِلَ عَنِ الدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ فَقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ - سعید بن مسیب سے پوچھا گیا پتھر پھینکنے کا کھیل اچھا ہے انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں (بلکہ ایک قسم کی مشق ہے جو بعض وقت کام آتی ہے مگر یہ مشق ایسے مقام پر کرنا چاہیے جہاں کسی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو)۔

كَانَ جِبْرِیْلُ یَاْتِیْهِ فِیْ صُوْرَةِ دِحْیَةِ الْكَلْبِیِّ - حضرت جبریل آنحضرت ﷺ کے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے (وہ ایک خوبصورت صحابی تھے)۔

دِحْیَةُ - فوج کا آفیسر۔

یَدْخُلُ الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ كُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دِحْیَةٍ مَعَ كُلِّ دِحْیَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ - بیت المعمور میں (جو آسمان کا کعبہ ہے) ہر روز ہزار سردار داخل ہوتے ہیں' ہر سردار کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں- (تو ہر روز چار ارب نوے کروڑ فرشتے وہاں جاتے ہیں)۔

یَوْمَ دَحْوِ الْاَرْضِ - زمین پھیلانے کے دن (پچیس ۲۵ ذیقعد امام رضا علیہ السلام اس دن روزہ سے تھے- فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن رحمت پھیلائی گئی یہاں یہ اشکال نہ ہوگا کہ آسمان زمین چھ دن میں پیدا ہوئے ہیں- پھر ۲۵ تاریخ کہاں سے آئی کیونکہ زمین پیدا ہونے کے کئی دن بعد پھیلائی گئی ہے)۔

ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهٖ - پھر زمین کو کعبے کے تلے سے پھیلایا۔

اَخَذَهُ ثُمَّ دَحَابِهٖ - اس کو پکڑ کر پھینک دیا -

باب الدال مع الخاء

دَخٌّ یا دُخٌّ - دھواں جیسے دُخَانٌ ہے -

خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ - آنحضرت ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا جس کو آپ گمان کرتے تھے کہ شاید دجال یہی ہو) میں نے تیرے لئے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے (آپ نے دل میں اس آیت کا خیال کیا یوم تاتی السّماء بدخان مّبین) ابن صیاد نے کہ وہ درخ ہے (کمبخت پوری آیت نہ بتلا سکا اڑا اڑ و کر بتلا دیا جیسے کاہنوں اور نجومیوں کی عادت ہوتی ہے' شاید آپ نے دل میں یہ آیت پڑھی ہوگی یا چپکے سے کسی صحابی کو سنائی ہوگی شیطان نے اس کو اڑا لیا اور ابن صیاد کو خبر کردی - اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو شیطان اور جن کے وجود سے منکر ہیں اور ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اولیاء اللہ کو اپنے مریدوں کے دلی حالات معلوم نہیں ہو سکتے اس لئے کہ جب ابن صیاد نے ادھوری ہی سہی دل کی بات بتلا دی تو اگر اولیاؤ اللہ کو اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے کسی کے دل کا حال معلوم ہو جائے تو مقام تعجب نہیں -[1] حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے ایک نصرانی مسلمان بن کر آیا اور اس حدیث کا مطلب پوچھا اتقوا فراسة المومنین[2] الحدیث آپ اس کو تنہائی میں لے گئے اور فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو نصرانیت سے توبہ کرے اور صدق دل سے مسلمان ہو جائے وہ یہ کرامت دیکھ کر فوراً مسلمان ہو گیا -

دَخْرٌ یا دُخُوْرٌ - چھوٹا ہونا' ذلیل اور خوار ہونا -

سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ - قریب ہے کہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے -

دَخْسٌ - گاڑنا' گھسیڑنا -

فَدَخَسَ بِیَدِهٖ حَتّٰی تَوَارَتْ اِلَی الْاِبِطِ - آپ نے اپنا ہاتھ اس کے کھال میں بغل تک گھسیڑ دیا - (ایک روایت میں فَدَحَسَ ہے جیسے اوپر گزر چکا) -

دَخْلٌ یا دُخُوْلٌ یا مَدْخَلٌ - اندر آنا' آمدنی' بیماری' عیب -

دَخَلٌ - عقل یا جسم کی خرابی' مکر' فریب' عیب -

دِخْلَةٌ - آدمی کا باطن -

دَخِیْلٌ - وہ کلمہ جو دوسری زبان کا ہو اور عربوں میں مستعمل ہو گیا ہو -

اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَایَدْرِیْ مَاخَلَفَهٗ عَلَیْهِ - جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر سونے کے لئے) جائے تو اس کو اپنی تہبند کے اندر کے کنارے سے (جو بدن سے ملا رہتا ہے) تین بار جھٹک لے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے پیچھے بچھونے پر کیا چیز آ گئی (شاید کوئی زہریلا جانور آ کر بیٹھ گیا ہو) -

یَغْسِلُ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ - وہ اپنی تہبند کا اندر کا کنارہ دھوئے یعنی جس کی نظر لگی ہو - بعض نے کہا یہاں داخلة الازار سے اس کا جسم مراد ہے یا سرین یا شرمگاہ -)

کُنْتُ اَرٰی اِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا - میں تو اس کا اسلام عیب دار دیکھتا تھا (یعنی اس میں نفاق سمجھتا تھا) -

اِذَا بَلَغَ بَنُوْ اَبِی الْعَاصِ ثَلَاثِیْنَ کَانَ دِیْنُ اللّٰهِ دَخَلًا وَعِبَادُ اللّٰهِ خَوَلًا - جب بنی امیہ کی سلطنت پر تیں برس گزر جائیں گے تو اللہ کا دین عیب دار ہو جائے گا (اس میں خلاف سنت باتیں شریک کرلیں گے) اور اللہ کے بندے غلام لونڈی بنیں گے -

دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِی الْحَجِّ - عمرہ حج میں شریک ہو گیا (یعنی عمرے کا وجوب حج کی فرضیت سے جاتا رہا) بعض نے کہا عمرے کے افعال حج میں شریک ہو گئے یعنی جب قران کرے تو

---

[1] اللہ تعالیٰ صرف اپنے انبیاء کو پوشیدہ بات کی وحی کرتا ہے اور وہ بھی جب مشیت ہو البتہ بسا اوقات نیک لوگوں کے دلوں میں اچھی بات کا القاء کر دیتا ہے جسے الہام کہتے ہیں - (م)

[2] مؤمن کی فراست سے بچو - (م)

ایک یہ طواف اور سعی حج اور عمرہ حج کے دنوں میں بھی ہو سکتا ہے' دور جاہلیت والوں کا رد کیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر سکتے ہیں-

مِنْ دُخْلَةِ الرَّحِمِ - قریبی ناطہ والوں میں سے-

اِنَّ مِنَ النِّفَاقِ اِخْتِلَافُ الْمَدْخَلِ وَالْمَخْرَجِ - یہ بھی ایک طرح کا نفاق ہے کہ آدمی کے آمدنی اور خرچ میں فرق ہو (آمدنی سے زیادہ خرچ کرے کیونکہ ایسی صورت میں قرض لینا پڑے گا اور لوگوں سے جھوٹ بولے گا' فریب کرے گا یہ سب نفاق کی خصلتیں ہیں)-

لَاتُوْذِيْهِ فَاِنَّهٗ دَخِيْلٌ عِنْدَكِ - (جب مومن کو اس کی شریر عورت تکلیف دیتی ہے تو بہشت کی حوریں کہتی ہیں) ارے اس کو مت ستا وہ تیرا مہمان ہے (چند روز کے لئے تیرے پاس آیا ہے ہمیشہ کے لئے تو ہمارے پاس رہنا ہے)-

وَكَانَ لَنَا جَارًا اَوْ دَخِيْلًا اَوْ رَبِيْطًا - وہ ہمارا پڑوس یا ہم صحبت یا ملازم تھا-

فَدُخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمٍ - ہمارے پاس گوشت لایا گیا-

وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ - تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریوں والوں کو اندر آنے دے (یعنی محفوظ رمنہ میں ان کو چرانے سے مت روک)-

مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَايُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں جائے گا (خواہ بلا عذاب یا چند روز عذاب پا کر)- (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف توحید بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے گو اور اصول اسلام کا انکار کرتا ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ توحید سب شرائط کے ساتھ باعث دخول بہشت ہے اگر کوئی پیغمبر کا انکار کرتا ہو تو گویا اس نے اللہ کا انکار کیا اور اللہ کی تصدیق میں اس کے پیغمبر کی تصدیق بھی شامل ہے اسی طرح سب ضروریات دین- بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جن کو کسی پیغمبر کی دعوت نہیں پہنچی صرف توحید کے اعتقاد پر مرے' بیشک ایسے لوگ تو ضرور بہشت میں جائیں گے کیونکہ وہ معذور تھے اور پروردگار بغیر پیغمبر بھیجے عذاب نہیں کرتا جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا-[1] بعض نے کہا صرف خدا کو واحد جاننے والے بھی کسی نہ کسی دن دوزخ سے نجات پائیں گے گو مدت دراز کے بعد ہی سہی اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں وہی رہیں گے جو مشرک اور منافق رہ کر مریں- واللہ اعلم)-

فَوَلَجْتُ دَاخِلًا لَّهُمْ - میں ان کے ایک اندرونی مکان میں گھس گیا-

كَيْفَ الدُّخُوْلُ - دخول کیوں کر ہو گا (امام ابوحنیفہ اور امام احمد کہتے ہیں کہ جب عورت مرد میں خلوت صحیحہ ہوئی تو دخول کا حکم دیا جائے گا (یعنی پورا مہر مرد کو دینا ہو گا) اور امام مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ جب مرد عورت سے جماع کر لے اس وقت پورا مہر واجب ہو گا اگر خلوت صحیحہ ہوئی لیکن مرد نے صحبت نہ کی اور طلاق دے دی تو نصف مہر دینا ہو گا)-

لَوْ دَخَلُوْهَا مَاخَرَجُوْا - اگر کہیں اس آگ میں (اپنے سردار کے کہنے پر) گھس جاتے تو پھر کبھی آگ سے (دوزخ سے) نہ نکلتے ہمیشہ اس میں رہتے- اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ مسلمان بادشاہ اور سردار کی بھی اطاعت اسی حد تک لازم ہے کہ وہ کام خلاف شرع نہ ہو اگر خلاف شرع ہو تو ہرگز اطاعت نہ کرے جیسے دوسری حدیث میں ہے **لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق** - اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ہر کام میں خواہ وہ خلاف شرع ہو حکام کی اطاعت لازم جانتا ہے' انہی بیوقوفوں نے تو امام حسین علیہ السلام کو باغی قرار دیا ہے وہ کہتے ہی یزید حاکم اور خلیفہ وقت تھا اس کی اطاعت امام حسینؓ پر لازم تھی' یہ لوگ کہتے ہیں **انما قتل الحسین بسیف جده**-[2] اور سب سے بڑھ کر احمق اور جاہل وہ شخص ہے جو بادشاہی قوانین کو رعایا کے حق میں شریعت سمجھتا ہے گو وہ قوانین

---

[1] ہم رسول بھیجنے تک عذاب نہیں دیتے- (م)

[2] حسینؓ اپنے نانا کی تلوار سے شہید ہوئے- (م)

شرع کے خلاف ہوں معاذ اللہ ایسا شخص بالاتفاق کافر اور زمرۂ اہل اسلام سے خارج ہے- بات یہ ہے کہ ہر آدمی کو دو معاملے درپیش ہیں ایک توفیما بینه وبین الناس تو دنیاوی امور ہیں بادشاہ کی اطاعت کرنا ضروری ہے اور ایک فیما بینه وبین اللّٰه اس میں قرآن و حدیث کی پیروی لازم ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے فرمایا جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو پروردگار کا ہے وہ پروردگار کو دو)-

فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا- میں پردے میں اس کے پاس چلا گیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کا جسم دیکھا)-

اَوْ اُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ- یا میں اس کو بہشت میں لے جاؤں گا-(یعنی مرتے ہی)-(کیونکہ شہید اللہ کے پاس زندہ ہے وہ مرتے ہی بہشت کی سیر کرتے ہیں یا مطلب یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء اور صدیقین اور مقربین کے ساتھ بلا حساب و کتاب بہشت میں لے جاؤں گا)-

لَا يَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ- فرشتے اس کوٹھری میں نہیں جاتے جس میں (جاندار کی) مورت ہو یا کتا یا جنبی (جس کو نہانے کی حاجت ہو) مطلب یہ ہے کہ رحمت اور برکت کے فرشتے وہاں نہیں جاتے یا جو فرشتے مومنوں کی الفت اور محبت سے ان کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں لیکن کراماً کاتبین فرشتے وہ تو اچھے اور برے کسی مقام میں آدمی سے جدا نہیں ہوتے- اسی طرح وہ فرشتے جو حکم پر مامور ہیں مثلاً جان نکالنے والے عذاب لانے والے وہ تو ضرور ہر جگہ جا کر تعمیل حکم کریں گے- مجمع البحار میں ہے کہ کتوں میں سے کھیت کا کتا اور ریوڑ کا کتا مستثنی ہے اور جنبی سے وہ جنبی مراد ہے جو نہانے میں اتنی سستی کرے کہ نماز کا وقت گزر جائے اور اپنی عادت ایسی ہی کر لے اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی بعض اوقات جنابت سے رہتے اور سب عورتوں کے پاس جا کر ایک مرتبہ غسل فرما لیتے-

فَسَاَلَهٗ عَنْ مَّدْخَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَخْرَجِهٖ وَمَجْلِسِهٖ- پھر ان سے یہ پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کا طریقہ گھر میں گھستے وقت اور نکلتے وقت اور بیٹھتے وقت کیا تھا-

سَاَلْتُ اَبِيْ عَنْ دُخُوْلِهٖ- اپنے باپ سے میں نے ان کے داخل ہونے کا وقت پوچھا-

وَسِّعْ مَدْخَلَهٗ- اس کی قبر کشادہ کر دے-

اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ يا اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ- جب میت کو قبر میں رکھتے' یا میت قبر میں رکھی جاتی-

اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ- مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے-

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اَحَدٌ بِعَمَلِهٖ- کوئی شخص اپنے اعمال کے وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا (بلکہ پروردگار کے فضل و کرم اور رحمت کی وجہ سے اب یہ حدیث اس آیت ادخلوا الجنّة بما كنتم تعملون-[1] کے خلاف نہ ہوگی کیونکہ آیت میں با معاوضہ کے لئے ہے نہ سببیت کے لئے اور حدیث میں سببیت کے لئے تو نیک اعمال کا معاوضہ بہشت ہے مگر جب اللہ چاہے اس کا فضل و کرم ہو ورنہ نیک اعمال بھی بے کار ہوں گے)-

كُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْعُقُوْدِ- معاملات میں ایک بیرونی بات جو داخل کی گئی ہو-

لَاتَدْخُلْ عَلَيَّ- (ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے کھانے میں شریک ہوا اور بہت سا کھانا کھا گیا عبداللہؓ نے کہا) اب میرے پاس نہ آئیو کیونکہ انھوں نے اس کی صحبت مکروہ جانی اس لئے کہ ایسی پرخوری کافروں کی خصلت ہے' دوسرا یہ کہ اس کے ایک کا کھانا دوسرے کئی مسکینوں کو کفایت کرتا تھا)-

اِذَا يُدْخَلُ عَلَيْهِمْ- جب تو عورت کے کنبہ والوں پر عیب لگے گا (اگر مرد اپنی عورت کو غسل دے)-

وَهُوَ لَايَعْلَمُ دُخْلَةَ اَمْرِهَا- وہ اس کا اندرونی حال نہیں جانتا تھا-

دَخَنٌ اور دُخُوْنٌ- دھواں نکلنا-

---

[1] اپنے اعمال کے عوض جنت میں داخل ہو جاؤ-(م)

دَخَنٌ - دھوئیں دار ہونا' بدخلق' خبیث ہونا' فساد' تیرہ رنگ مائل بہ سیاہی ہونا-

دُخْنَةٌ - دھواں دھار ہونا-

اِنَّهٗ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَالَ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ - آنحضرت ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا (جو آپ کی امت میں ہوگا) اس کا ظہور ایک شخص کے قدموں تلے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا (یعنی وہ اپنے آپ کو سید کہے گا) اور میری امت میں فساد عظیم پھیلائے گا- دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ ہرگز میرے لوگوں (اہل بیت) میں سے نہیں ہے- میرے لوگ وہی ہیں جو پرہیز گار' ایماندار شریعت کے پیرو ہوں- ایک روایت میں یوں ہے کہ اس فتنہ میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر' شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر- میں کہتا ہوں یہ فتنہ وہی ہے جو ایک جنٹلمین سید نے دین محمدی میں نکالا ہزاروں مسلمانوں کو قرآن و حدیث سے برگشتہ اور ملحد بنا دیا یہ شخص اپنے آپ کو سید کہتا تھا- فرشتوں' جن اور شیطان کے وجود کا وہ منکر تھا' آسمان کے وجود کا بھی انکار کرتا تھا اور باطنیہ کی طرح نصوص قطعیہ کی تاویل و تحریف اس کا شیوہ تھا' معجزات کو شعبدات کی جنس سے خیال کرتا تھا میں اس شخص سے ایک ہی بار ملا تھا اور ایک ہی گفتگو میں میں نے اس کا مبلغ علم دریافت کرلیا تھا نہ وہ علوم عربیہ میں ایک مشرقی مولوی اور عالم تھا نہ انگریزی جرمنی فرانسیسی میں وہ ایک مغربی ڈاکٹر یا پروفیسر تھا بلکہ دونوں طرف کے علوم سے عاری صرف طلاقت لسانی رکھتا تھا- اردو نگاری میں بے شک مشاق اور ماہر تھا جاہلوں کو دام تزویر میں لانا' ان کی عقائد ایمانی کو متزلزل کر دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا- اب تک اس کے معتقدین اور ثنا خواں ملک ہند میں صدہا ہزارہا موجود ہیں اور اس کو مسلمانوں کا خیرخواہ اور اسلام کا رفارمر جانتے ہیں)-

هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ - امن تو ہوگا مگر اندرونی خرابی کے ساتھ (یہ اس زمانہ کی حکومتوں کی طرف اشارہ ہے ظاہر میں امن اور صلح ہے' کشت و خون اور فساد کا بالکل انسداد ہے مگر دلوں کی خرابی بڑھ رہی ہے' ایمان کے بدلے کفر و الحاد' خلوص کے عوض ریا اور نفاق- امانت کے بدل خیانت دلوں میں سما رہی ہے- اللہ ان سب فسادوں سے سچے مومنوں کو بچائے رکھے اور ہمارا اور سب سچے مومنوں کا خاتمہ بالخیر کرے آمین)-

نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ - کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں ذرا خرابی کی ملونی ہوگی (خالص بھلائی نہ ہوگی) (لوگوں نے کہا ہے کہ برائی سے حضرت عثمانؓ کے قتل کا زمانہ اور بھلائی سے حضرت علیؓ کا زمانہ مراد ہے برائی سے خوارج کا وجود- میں کہتا ہوں کہ بھلائی کے زمانہ سے مراد صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ ہے- جب خالص کتاب و سنت پر عمل ہوتا تھا- پھر برائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب کتاب و سنت کے طرف سے لوگوں نے بالکل منہ موڑ لیا اور مجتہدین کی تقلید اندھا دھند ساری دنیا میں پھیل گئی پھر بھلائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب حدیث والوں کو اللہ نے دوبارہ زور دیا- حدیث کی اشاعت ہوئی حدیث کی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا- حدیث پر عمل دوبارہ شروع ہوا- یعنی ہمارا زمانہ لیکن اس میں ایک ذرا سی برائی بھی ملی ہوئی ہے کیا معنے؟ بعض اہل حدیث بظاہر تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر حکام وقت کی خوشامد سے حق باتوں کا اظہار نہیں کرتے- بعض کیا کرتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور سلف صالحین کا طریقہ چھوڑ کر نئے نئے معانی اور مطالب اپنی خواہش نفس کے موافق نکالتے ہیں گویا ترک تقلید کے انھوں نے یہ معنی سمجھے ہیں کہ احادیث اور آثار صحابہؓ اور تابعین کی بھی تقلید ضروری نہیں ہے جس طرح چاہو قرآن کی تفسیر کرلو- بعض اگلے اماموں اور مجتہدین اور پیشوایان دین پر جیسے امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ ہیں طعن و تشنیع کرتے ہیں- بعض اولیاء اللہ کے تذلیل اور توہین کرتے ہیں- بعض شرک و بدعت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جادہ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں' مسلمانوں کو ذرا ذرا سے مکروہ یا حرام کاموں کے ارتکاب پر کافر' مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں یہی برائی ہے جو اس بھلائی میں ملی ہوئی ہے- بعض اہل حدیث ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کی تقلید سے تو بھاگے لیکن اب ابن تیمیہ' ابن قیم' شوکانی اور مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی'

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تقلید اندھا دھند کرتے ہیں- ان کی مثال ایسی ہے فرمن المطر وقام تحت المیزاب یاصلت علی الاسعد ویلت عن النقذ-

یَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ کَهَیْئَةِ الدُّخَانِ- زمین سے دھوئیں کی طرح ایک چیز نکلتی ہے (یہ بھوک کی شدت سے ان کی آنکھوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا' آسمان دھوئیں کی طرح دکھائی دیتا تھا)-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ جَوْهَرًا ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْهِ نَظَرَ الْهَیْبَةِ فَذَابَتْ اَجْزَاؤُهٗ ثُمَّ ارْتَفَعَ مِنْهُ بُخَارٌ کَالدُّخَانِ فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمٰوٰتِ فَظَهَرَ عَلٰی وَجْهِ الْمَاءِ زَبَدٌ خَلَقَ مِنْهُ الْاَرْضَ ثُمَّ اَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ- اللہ تعالٰے نے ایک جوہر پیدا کیا پھر ہیبت کی نگاہ اس پر ڈالی تو وہ گل گیا اس میں سے ایک بخارا اٹھا دھوئیں کی طرح' اس سے آسمان بنے اور پانی پر کف جما اس سے زمین بنائی پھر پہاڑ اس میں گاڑے-

باب الدّال مع الدّال

دَدٌ- کھیل کود مدت-

دَدٍ- کھیل کرنے والا-

مَا اَنَا مِنْ دَدٍ وَلَا الدَّدُ مِنِّیْ- میں کھیل کود کرنے والا نہیں نہ کھیل کود میرا کام ہے (اب دَدٌ کی اصل دَدَیٌ تھی یا دَدَنٌ یا یا نون محذوف ہو گیا اور کبھی پورا استعمال کیا جاتا ہے- دَدَی نَدَی کی طرح-)

باب الدّال مع الرّاء

دَرْأٌ یا دَرْأَةٌ- دفع کرنا' ہٹانا' ہانکنا' ناگہاں نمود ہونا' روشن ہونا' پھیلانا' چمکنا-

مُدَارَاةٌ- ظاہر میں خاطر داری کرنا جیسے مُدَاحَاةٌ اور مُخَاتَلَةٌ ہے-

اِدْرَؤُوْا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ- شرعی حدوں کو شبہوں سے دفع کرو (سبحان اللہ کیا عمدہ قانون کی تعلیم ہے شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جانا چاہیے- انگریزی قانون کا بھی ماخذ یہی حدیث ہے اور یہ اس پر مبنی ہے کہ گناہ گار کا سزا سے بچ جانا اتنا معیوب نہیں ہے جتنا بے گناہ کا سزا پانا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْرَاءُ بِکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ- یا اللہ میں تیری مدد سے ان کی دگدگیوں میں دھکا دیتا ہوں (تو ان کے شر کو مجھ سے دور کر دے)-

اِذَا تَدَارَأْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ- جب تم رستہ میں اختلاف کرو (کہ کنارا رستہ چھوڑنا چاہیئے)-

کَانَ لَایُدَارِئُ وَلَا یُمَارِئُ- (ایک روایت میں لَایُدَارِیْ ہے دونوں طرح مستعمل ہے- بعض نے کہا اختلاف اور جھگڑوں کے معنوں میں مہموز ہے اور ظاہری خاطر دار کے معنوں میں غیر مہموز ہے- یعنی آنحضرت ﷺ جھگڑا اور ٹنٹا نہیں کرتے تھے-

فَمَا زَالَ یُدَارِئُهَا- (آنحضرت ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک چوپایہ (جانور) آیا اس نے آپ کے سامنے سے نکل جانا چاہا) آپ برابر اس کو روکتے اور ہٹاتے رہے- (ایک روایت میں یُدَارِیْهَا ہے)-

صَادَفَ دَرْءُ السَّیْلِ دَرْءٌ یَّدْفَعُهٗ- سیلاب کی ایک موج دوسرے موج کو ہٹاتی ہے- (عرب لوگ کہتے ہیں کہ سَیْلٌ دَرْءٌ جب ناگہانی ایک بہیا آ جائے جس کا گمان نہ ہو)-

دَرَءَ عَلَیْنَا فُلَانٌ- فلاں شخص دفعتہً ہم پر نمودار رہا-

اِذَا کَانَ الدَّرْءُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْهَا- اگر عورت کی طرف سے شرارت اور سرکشی ہو تو خلع میں اس سے مال لینے میں قباحت نہیں-

اَلسُّلْطٰنُ ذُوْتُدْرَاءٍ- بادشاہ بہادر اور قوت والا ہونا چاہیئے (جو دشمنوں کو دفع کرے' ڈرپوک نہ ہو اپنی ذات سے میدان جنگ میں جائے نہ یہ کہ عورتوں کی طرح اپنی محل میں چھپا رہے اور سپاہیوں کو تصدق کرتا رہے' ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے بادشاہ ایسے ہی دبڑو گھسڑ وہ ہو گئے ہیں برخلاف نصارٰی کے بادشاہوں کے اسی لئے اللہ نے ان کو تقریباً تمام دنیا کی سلطنت دے دی ہے- آنحضرت ﷺ اپنی ذات سے میدان جنگ میں تشریف لے جاتے تھے بڑے بڑے بہادر

صحابہؓ آپ کے آڑ لیتے تھے- آپ دشمنوں کے سامنے رہتے تھے- اوائل میں شاہان روم اور ایران اور افغانستان کا بھی یہی عمل تھا مگر محمد شاہ رنگیلے بادشاہ دہلی اور سلطان عبدالمجید خان والئے روم کے زمانہ سے شہزادے محل میں پرورش پانے لگے آخر جو ہوا سو ہوا- اس وقت سے آج تک روم کے ممالک چھنتے چلے جاتے ہیں اب جو کچھ ملک نصف سے بھی کم باقی رہ گیا ہے وہ بھی چراغ سحری معلوم ہوتا ہے' یہ جزا ہے عیش' کامرانی اور لذت نفسانی کی)-

وَقَدْ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ ذَا تُدْرَءٍ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا وَّلَمْ أُمْنَعِ- (یہ عباس بن مرداس کا شعر ہے) یعنی میں اپنی قوم میں زوردار اور قوت دار تھا مجھ کو کوئی چیز دی نہیں جاتی تھی اور نہ میں کسی سے روکا جاتا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں جو چاہتا وہ اپنے زور کی وجہ سے لے لیتا کوئی میری مقاومت نہیں کر سکتا تھا- اور لوگوں کی طرح نہ تھا کہ کوئی دے تو لوں)-

دَرَءَ جُمْعَةً مِّنْ حَصَا الْمَسْجِدِ وَأَلْقٰى عَلَيْهَا رِدَائَهٗ وَاسْتَلْقٰى- (حضرت عمرؓ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہو کر) مسجد کی کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی (جن کے چبنے کا خیال تھا) اور چادر بچھا کر اس پر چت لیٹ رہے (سبحان اللہ کیا سادگی حالانکہ روم' شام' ایران' مصر' حجاز' نجد اتنے بڑے ملک کے آپ بادشاہ تھے)-

يَاجَارِيَةُ اِدْرَءِیْ لِيَ الْوِسَادَةَ- اری چھوکری ذرا گدہ تو میرے لئے بچھا دے-

دَرِيْئَةٌ اَمَامَ الْخَيْلِ- چھلا ہے سواروں کے آگے (یعنے وہ چھلا جس کو برچھ سے اٹھا لیتے ہیں) نہایہ میں ہے کہ دَرِيَّةٌ بغیر ہمزہ کے وہ جانور جس کی شکاری آڑ کرتا ہے اس جانور کو چرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے' جنگلی جانور بھی آ کر اس سے مانوس ہو کر اس کے ساتھ چرنے لگتا ہے اس وقت شکاری جا کر غفلت میں اس کا شکار کر لیتا ہے- اس ملک میں پاڑدی (شکاری) پرندوں کا شکار بھی بیل کے آڑ میں کرتے ہیں-

وَلْيَدْرَءْ مَا اسْتَطَاعَ- جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے-

يَتَدَارَءُ وْنَ فِي الْقُرْاٰنِ- قرآن میں جھگڑا کریں گے ایک آیت کو دوسری آیت سے لڑائیں گے (اور جو اس کے معنی صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہیں اس کو نہ لیں گے اپنی رائے سے غلط تفسیر کریں گے)-

بِكَ نَدْرَءُ فِيْ نُحُوْرِهِمْ- تیری مار ہم ان کے سینوں میں لگاتے ہیں (یعنی دگدگیوں میں جہاں پر اونٹ کا نحر کرتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ تو ان کو ہم پر سے ہٹا دے' ان کے شر سے ہم کو بچا دے)-

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّتَدَارَءَ- قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ امامت سے بھاگیں گے ایک دوسرے کو کہے گا تم امامت کرو میں امامت کے لائق نہیں (کیونکہ نماز کے مسائل سے ناواقف اور جاہل ہوں گے یہ زمانہ بھی گزر گیا- اب اس سے بدتر زمانہ آیا ہے- امام اس شخص کو بناتے ہیں جو اجہل خلق اللہ ہو نہ قرآن صحیح پڑھ سکے نہ خطبہ حالانکہ حدیث میں ہے تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں بہتر ہوں یعنی قرآن کے قاری اور عالم فاضل ہوں' بعض علماء کا یہ قول ہے کہ اگر جماعت میں کوئی عالم فاضل موجود ہے اور لوگوں نے اس سے کم درجہ والے کو امام کیا تو کسی کی نماز صحیح نہ ہوگی)-

لَايَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَّلٰكِنْ اِدْرَءُ وْا مَا اسْتَطَعْتُمْ- مسلمان کی نماز کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرو-

يَتَدَارَءُ وْنَ الْحَدِيْثَ- اللہ کے کلام کو ایک دوسرے سے لڑائیں گے (ان کو ناسخ منسوخ کی پہچان نہ ہوئی یا صحیح تفسیر جو صحابہؓ اور تابعین سے ماثور ہے اس سے ناواقف ہوں گے) (ہمارے زمانہ میں بعض بے وقوف ایسے پیدا ہوئے جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں نسخ نہیں ہو سکتا حالانکہ خود قرآن میں موجود ہے مَاننسخ مِنْ اٰية اوننسها الآيه[1] اور بعض

---

[1] جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی دوسری لے آتے ہیں-(م)

آیتیں بالاتفاق منسوخ ہیں- جیسے ترک قتال کی آیتیں جو فرضیت جہاد سے پہلے اتری ہیں- اسی طرح یہ آیت قدموا بین یدی نجوکم صدقة- اسی طرح یہ آیت کتب علیکم الوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین- اسی طرح یہ آیت فامسکوھما فی البیوت-

اُمِرْتُ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ - مجھ کو لوگوں کی خاطر داری کرنے کا حکم ہوا- یعنی ہر ایک سے حسن خلق اور خندہ روئی کے ساتھ پیش آنے کا- ع

آسایش و دگیتی تفسیراین دو حرف ست
بادوستاں تلطف بادشمناں مدارا[1]

رَاسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ مُدَارَاةُ النَّاسِ - ایمان کے بعد عقل مندی کا بڑا کام یہ ہے کہ لوگوں کی مدارات کرے دل جوئی اور خوش خلقی کے ساتھ ان سے پیش آئے' شیرین کلامی اپنا شیوہ رکھے' دوست دشمن کے ساتھ نرمی اور ملایمت سے بات کرے-

دَرَبٌ یا دُرْبَةٌ - عادت کر لینا' خوگر ہو جانا' ماہر ہونا-

لَا تَزَالُوْنَ تَھْزِمُوْنَ الرُّوْمَ فَاِذَا صَارُوْا اِلَی التَّدْرِیْبِ وَقَفَتِ الْحَرْبُ - تم برابر نصاریٰ کو شکست دیتے رہو گے یہاں تک کہ وہ جب بھاگتے بھاگتے صبر کرنے لگیں گے اور ٹھہر جائیں گے تو لڑائی رک جائے گی (بعض نے تَدْرِیْب کو دروب سے رکھا ہے- یعنی پہاڑوں کے دروں میں چل دیں گے)-

دَرْبٌ - دروازہ' گلی تنگ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے اس کی جمع دِرَابٌ یا دُرُوْبٌ آئی ہے-

وَاَدْرَبْنَا - اور ہم روم کی سرزمین میں داخل ہوئے- نہایہ میں ہے کہ روم کے ملک میں جانے کے ہر راستہ کو درب کہتے ہیں- بعض نے کہا دَرْب بسکون راء جو راستہ نافذ نہ ہو اور بفتحہ راء جو نافذ ہو-

فَکَانَتْ نَاقَةً مُدَرَّبَةً - پھر وہ ایک اچھی سدھائی ہوئی سانڈنی ہو گئی (جو دروں اور گلیوں میں سفر کرنے سے مانوس ہو گئی بھڑکنا اور شرارت کرنا چھوڑ دیا)-

دُرْبَةٌ - عادت اور دلیری-

دُرَّابَةٌ - عادت-

دَرْجٌ - کاغذ نوشتہ-

دَرَجٌ - راستہ خط کی لپیٹ-

دَرِجَ - اپنے راستے گیا' ترقی کی' ہمیشہ تیتر کا گوشت کھایا-

اَدْرَاجَکَ یَامُنَافِقُ - (ایک منافق آنحضرت ﷺ کی مسجد میں آیا ابوایوبؓ نے اس سے کہا) چل نکل اپنا راستہ لے (جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا) یہ جمع ہے دَرَجٌ کے بمعنے راہ- عرب لوگ کہتے ہیں رَجَعَ اَدْرَاجَه اپنے رستوں میں لوٹ گیا-

تَعَرَّضِیْ مَدَارِجًا وَّ سُوْمِیْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ ھٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَاسْتَقِیْمِیْ - (یہ عبداللہ ذی البجادین نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنی سے خطاب کیا) سخت گلیوں اور راستوں سے ادھر ادھر مڑ جا اور چلتی رہ جیسے جوزا ستاروں سے مڑ جاتا ہے- دیکھ یہ ابوالقاسم (ﷺ) تجھ پر سوار ہیں سیدھی رہ (شرارت مت کر)-

لَیْسَ ھٰذَا بِعُشِّکِ فَادْرُجِیْ - یہ تیرا گھونسلا نہیں ہے یہاں سے چل دے (یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اس کام میں لگے جس کو وہ نہیں جانتا یا اس کے شان کے لائق نہیں ہے اس کی طاقت اور لیاقت سے بالاتر ہے یا جب کوئی بے وقت اطمینان سے بیٹھ رہے حالانکہ وقت محنت اور کوشش کرنے کا ہو- میں کہتا ہوں سرسید پر یہی مثل صادق آتی ہے بے شک وہ اردو کے منشی بے بدل اور پالیٹکس مین بڑے ماہر اور کامل تھے لیکن دینی علوم میں ان کو کافی مادہ نہ تھا نہ دنیوی علوم اور فنون یعنی فلسفۂ قدیمہ اور جدیدہ میں ایک بار میں نے

[1] دو جہاں کی آسائش کی تفسیر یہ دو حرف ہیں کہ دوستوں کے ساتھ شفقت سے اور دشمنوں کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آؤ- (م)

ان سے پوچھا آپ نے دینی مسائل جیسے حشرنشر وجود ملائکہ، جن اور شیطان معجزات وغیرہ میں کیوں بحث کی آپ تو صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی کے خواہان اور جویاں ہیں آپ کو دینی عقائد میں خلل ڈالنے کی کیا ضرورت داعی ہوئی؟ جواب میں فرمانے لگے میں نے ان عقائد میں اس لئے گفتگو کی کہ اس زمانہ کے تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان فلسفہ جدید حاصل کرنے کے بعد قرآن وحدیث سے بے اعتقاد ہو جاتے ہیں میں نے قرآن کو جہاں تک ہوسکا فلسفہ جدیدہ سے مطابق کر دینا چاہا تا کہ ان نئے مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں کا ایمان قرآن پر قائم رہے- میں نے عرض کیا حقیقت میں یہ بڑا کام ہے- بے ادبی معاف ہو حضور نے مشرقی تعلیم کہاں پائی ہے اور مغربی تعلیم کا پاس کس کالج یا یونیورسٹی سے حاصل کیا ہے کیونکہ یہ اہم کام اسی سے ہوسکتا ہے جو فلسفہ قدیم اور جدید اور سارے دینی علوم میں کافی مہارت رکھتا ہو جیسے وہ ایک مغربی علوم کا ڈاکٹر اور پروفیسر ہو ویسے ہی مشرقی علوم کا بھی پورا عالم اور فاضل ہو- اس پر سرسید صاحب ذرا ترش رو ہوئے میں نے بحث موقوف کرنا مناسب سمجھا اور خاموشی اختیار کی)-

اَمَّا الْمَقْتُوْلُ فَدَرَجَ وَاَمَّا الْقَاتِلُ فَهَلَكَ نَسْلُهٗ فِي الطُّوْفَانِ- (حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا آدمؑ کے کون سے بیٹے (ہابیل یا قابیل) کی نسل باقی رہی انھوں نے کہا کسی کی بھی نسل نہیں رہی) مقتول یعنی ہابیل تو گزر گیا (لاولد مارا گیا) اور قاتل قابیل کی نسل طوفان میں تباہ ہوگی (اب جتنے آدمی دنیا میں وہ حضرت شیثؑ اور حضرت نوحؑ کی اولاد ہیں)-

كُنَّ يَبْعَثْنَ بِالدِّرَجَةِ يا بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ- عورتیں حضرت عائشہؓ کے پاس ڈبیہ یا تلیدانی بھیجتیں اس میں روئی ہوتی (جوان کو شرمگاہ میں رکھی ہوتی) دِرَجَۃٌ جمع دُرج کی اور دُرْجَہ مؤنث ہے دُرج کا اصل میں دُرج کہتے ہیں اس چتھیڑے کو جو اونٹنی کے فرج میں گھسیڑ کر چند روز اس کی آنکھ اور ناک پر پٹی باندھ دیتے ہیں اس کو دردزہ کی طرح ایک درد پیدا ہوتا ہے اس وقت اس چیتھڑے کو نکال کر ایک دوسری اونٹنی کے بچہ پر خوب ملتے ہیں اس کے بعد اس کی آنکھ کھولتے ہیں وہ اس بچہ کو سونگھتی ہے اور اپنا بچہ سمجھ کر اس کو پالتی ہے اس پر مہربانی کرتی ہے-

دُرْجَہ اور دَرَجَہ- پایہ اور سیڑھی-

فَاَصْبَحَ دَرَجَاتُ الْمَدِيْنَةِ- مدینہ کے بلند اطراف- ایک روایت میں دَوْحَاتُ الْمَدِيْنَةِ ہے یعنی مدینہ کے بڑے بڑے درخت-

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِأَةَ دَرَجَةٍ- بہشت میں سو درجے ہیں (یعنی سو منزلے)-

فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَّهَا- ایک چھوٹا بیٹا اس کا ان کے پاس چلا گیا (یعنی خبیبؓ کے پاس)-

مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ- بہشت کے ایک منزل سے لے کر دوسری منزل تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں فاصلہ ہے (یعنی پانچ سو برس کی راہ)-

فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ- اللہ نے ان کے راستہ پر چوکی پہرہ مقرر کر دیا-

فِيْ دَرَجَتِيْ- وہ میرے درجہ میں (یعنی بہشت میں میرا ہمسایہ ہوگا)-

رَاٰى رُءُوْسًا مَّنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجٍ- سروں کو دیکھا جو سیڑھیوں پر نصب تھے-

دَرَجٌ- راستہ اس کی جمع اَدْرَاجٌ اور دَرَجَۃٌ سیڑھی اس کی جمع دَرَجٌ ہے- اس حدیث میں یہی مراد ہے کہ یہ سر خارجیوں یا مرتدوں یا بدعتیوں کے تھے-

فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ- وہ استدراج ہے- استدراج کہتے ہیں گناہ گار یا کافر کو جو دنیا کی ترقی اور بھلائی ہو جائے یا اس کی بات یا خواہش پوری ہو جائے گویا یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے اس کو مہلت دینا ہے جس میں اور زیادہ کفر اور شرارت کرے پھر ایک دم پکڑا جائے- جیسے اس حدیث میں ہے اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَاَذْنَبَ ذَنْبًا اَتْبَعَهٗ بِنِقْمَةٍ وَّ يُذَكِّرُهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَنْعَمَهٗ

بِنِعْمَةٍ لِيُنْسِيَهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَ يَتَمَادٰى بِهَا - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کے پیچھے ایک سزا لگا دیتا ہے (مثلاً دکھ بیماری نقصان مال وجان وغیرہ) اس کو استغفار یاد دلانے کو (تاکہ وہ اپنے گناہ پر نادم ہو اور حق تعالیٰ سے بخشش چاہے) اور جب کسی بندے کی تباہی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اور زیادہ اس کو نعمت اور آسایش دیتا ہے تاکہ استغفار بھلا دے اور وہ اسی غفلت اور غرور میں پڑا رہے۔

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرَجٍ يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلَيْهِ - کتنے بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ استدراج کرتا ہے ان کا گناہ چھپا لیتا ہے ان کو سزا نہیں ملتی۔

لَاتَسْتَدْرِجْنَا بِجَهْلِنَا - ہم کو جاہل رکھ کر استدراج میں مت پھنسا۔

اَدْرِجْنَا اَدْرَاجَ الْمُكَرَّمِيْنَ - مجھ کو عزت یافتہ لوگوں کے درجے عطا فرما (ترقی درجات کر)۔

دَرَجَ الصَّبِيُّ دُرُوْجًا - بچہ ذرا ذرا رینگنے لگا۔

اَكْذَبُ مِمَّنْ دَبَّ وَدَرَجَ - سارے زندوں اور مردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

اَدْرَجْتُ الْكِتَابَ - میں نے خط لپیٹ دیا۔

اَلْمَيِّتُ يُدْرَجُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ - مردہ تین کپڑوں میں لپیٹا جائے۔

اَدْرِجْ صَلٰوتَكَ اِدْرَاجًا - پوچھا اس کا کیا معنی ہے فرمایا رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح کہہ۔

وَاَدْرَجَهَا - اور رات کی نماز میں ادراج کیا یعنی ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی۔

تُجْعَلُ الْمَوْتٰى شِبْهَ الْمَدْرَجِ ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ وَسَطِهِمْ - مردوں کو رستے کی طرح (سیدھی لائن سے) رکھیں پھر امام نماز جنازہ کے لئے ان کے بیچ میں کھڑا ہو (جب مردے بہت سے ہوں اور الگ الگ ہر ایک پر نماز پڑھنا نہ ہو سکے)۔

فَاِنَّهَا مَدَارِجُ السِّبَاعِ - نالوں کے شکم میں رات کو نہ ٹھہرا کرو وہ درندوں کے رستے ہیں۔

دُرَّاجَه - تیتر۔

دَرَدٌ - دانتوں کا گر جانا۔

اَدْرَدُ - جس کے دانت گر گئے ہوں - دَرْدَاءُ اس کا مؤنث۔

لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُدْرِدَنِيْ - میں نے مسواک کو لازم کر لیا یہاں تک کہ میں ڈرا کہاں میرے دانت گرا دیتی ہے۔ دوسری روایت میں ہے حَتّٰى خِفْتُ لَاُدْرِدَنَّ - یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوا میں پوپلا (بے دانت) ہو جاؤں گا۔

اَتَجْعَلُوْنَ فِي النَّبِيْذِ الدُّرْدِيَّ قِيْلَ وَمَا الدُّرْدِيُّ قَالَ الرُّوْبَةُ - (امام باقر نے پوچھا) کیا تم نبیذ میں دردی ملاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا دردی کیا؟ آپ نے فرمایا روبہ (یعنی خمیر مادی جو شیرے اور نبیذ پر ڈالتے ہیں تاکہ وہ شراب بن جائے۔ اصل میں دُرْدِیْ تلچھٹ کو کہتے ہیں جو ہر پتلی چیز کے تلے بیٹھ جاتی ہے)۔

دُرَيْدُبْنُ صُمَّةَ - ایک بہادر شخص کا نام ہے جو جاہلیت کے بہادروں میں سے تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے سو جنگیں لڑیں اور کسی میں شکست نہیں کھائی۔

اَبُو الدَّارْدَاءِ - مشہور صحابی ہیں۔

دَرْدَرَ - چبایا۔

تَدَرْدُرْ - ہلنا، تھل تھل کرنا۔

لَهُ ثُدَيَّةٌ مِثْلَ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ - اس کا ایک ہاتھ چھوٹی پستان کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا (جیسے گوشت کا لوتھڑا تھل تھل کرتا ہے) اصل میں تَتَدَرْدَرُ تھا ایک تے تخفیف کے لئے گرا دی۔

دُرْدُرْ - دانتوں کا گڑھا (کھڈا) (عرب میں ایک مثل ہے۔

اَعْيَيْتَنِيْ بِاُشُرٍ فَكَيْفَ بِدُرْدُرٍ - تو نے مجھ کو جوانی میں تھکا مارا (میری نصیحت قبول نہ کی) تو بھلا اب بڑھاپے میں کیا مانے گا۔ جب دانت گر کر اس کے کھڈے نمودار ہو گئے

ہیں)-

دَرْدَرِیْ - وہ شخص جو بے ضرورت آمدورفت کرے-

دَرٌّ - خون دودھ غنیمت دودھ بہت ہونا' خوبی بھلائی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلّٰہِ دَرُّہٗ اس کی بھلائی اورخوبی بہت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے- یہ مدح اور دعا کے مقام پر کہتے ہیں- اور برائی اور مذمت کے لئے یوں کہتے ہیں لَا دَرَّ دَرُّہٗ - اس کی نیکی بہت نہ ہو)-

نَھٰی عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ - دودھیل جانوروں کے کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (چونکہ ان کے دودھ سے آدمیوں کی پرورش ایک مدت تک ہوسکتی ہے- کاٹیں گے تو دو روز میں گوشت کھالیں گے پھر کیا کھائیں گے)-

لَا یُحْبَسُ دَرُّکُمْ - دودھ والا جانور نہ روکا جائے گا (یعنی زکوٰۃ کے تحصیل دار کے پاس لانے کے لئے یا چرنے سے اس کو نہ روکیں گے اس انتظار میں کہ سب جانور جمع ہوں تو ان کا شمار کرلیا جائے)-

غَاضَتْ لَھَا الدِّرَّۃُ - اس کا دودھ بہنا کم ہوگیا-

دِرَّہ - بکسرۂ دال کوڑے کو بھی کہتے ہیں-

فَعَلَاھَا بِالدِّرَّۃِ - اس پر کوڑا اٹھایا مارنے کے لئے-

اَدِرُّوْا لِقْحَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ - مسلمانوں کی اونٹنی کو دودھیل کرو (یعنی خراج جلد بھیجو یہ حضرت عمرؓ نے اپنے عالموں کو لکھا تھا)-

دِیَمًا دِرَرًا - زورزور کے مینہ خوب برسنے والے' یہ جمع ہے دِرَّۃٌ کی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلسَّحَابِ دِرَّۃٌ - ابر خوب برس رہا ہے- بعض نے کہا دِرَرٌ بمعنے دَارٌّ ہے جیسے قِیَمٌ بمعنے قَائِمٌ دِیْنًا قِیَمًا میں-

بَیْنَھُمَا عِرْقٌ یُدِرُّہُ الْغَضَبُ - آنحضرت ﷺ کے دونوں ابرو کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھول جاتی (اس میں خون بھر جاتا جیسے چھاتی میں دودھ بھر جاتا ہے)-

رَکِبْتُ حِمَارًا دَرِیْرًا - میں ایک دوڑنے والے گٹھے ہوئے بدن کے گدھے پر سوار ہوا-

تَلَافَیْتُ اَمْرَکَ حَتّٰی تَرَکْتُہٗ مِثْلَ الْمُدِرِّ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تمہارے کام کا بندوبست کیا یہاں تک کہ اس کو کاتنے والے چرخہ کی طرح کردیا (جب وہ زور سے کاتتا ہے تو چرخہ ٹھہرا ہوا معلوم ہوتا ہے- مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارا کام جما دیا اس کو مضبوط کردیا ورنہ وہ متزلزل تھا)- (نہایہ میں ہے قتیبی نے کہا مدر سے چھوکری مراد ہے جب اس کی چھاتیاں گول ہو جائیں ان میں سے دودھ بہنے لگے' مطلب یہ ہے کہ پہلے تمہارا کام ڈھیلا لٹکا ہوا تھا میں نے اس کو درست کردیا اب وہ سخت اور مضبوط ہوگیا جوان چھوکری کی چھاتی کی طرح جس میں دودھ بھر جاتا ہے)-

کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ - جیسے موتی کی طرح چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہو (فراء نے کہا کوکب درّی بڑا ستارہ چمکتا ہوا بعض نے کہا پانچ سیاروں میں سے کوئی سیارہ)-

اِحْدٰی عَیْنَیْہِ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ - دجال کی ایک آنکھ چمکتے ستارے کی طرح ہوگی-

فَضَرَبَہٗ بِالدِّرَّۃِ - اس کو درہ سے مارا (یعنی کوڑے سے)-

مِدْرَارٌ - بہت برسنے والا-

اَلْوَدِیُّ یَخْرُجُ مِنْ دَرِیْرَۃِ الْبَوْلِ - ودی پیشاب کے بہنے سے نکلتی ہے (ودی وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکل آتا ہے)-

اِذَا انْقَطَعَتْ دِرَّۃُ الْبَوْلِ فَصُبَّ عَلَیْہِ الْمَاءِ - جب پیشاب کی ریزش موقوف ہوجائے تو اس پر پانی بہا' پانی خود قطرے کو بند کردے گا-

کَانَ مَعَ عَلِیٍّ دِرَّۃٌ لَّھَا سَبَّابَتَانِ - حضرت علیؓ کے پاس کوڑا تھا جس میں دو پھندنے تھے-

کَانَ عَلِیٌّ کُلَّ بُکْرَۃٍ یَّطُوْفُ فِیْ اَسْوَاقِ الْکُوْفَۃِ سُوْقًا سُوْقًا وَمَعَہُ الدِّرَّۃُ عَلٰی عَاتِقِہٖ - حضرت علیؓ ہر صبح کو کوفہ کی ایک ایک بازار میں پھرتے کوڑا کندھے پر لئے ہوئے-

سَقْیًا دَائِمًا غَزْرُھَا وَاسِعًا دَرُّھَا - ایسا پلانا جس کا

بہاؤ ہمیشہ رہے اور اس کا بہنا کشادہ ہو' خوب سیراب کرتا رہے-

اِجْعَلْ رِزْقِیْ دَارًّا- میری روزی خوب بہتی ہوئی کر دے (یعنی روزانہ برابر ملتی رہے کثرت کے ساتھ)-

وَدَرَّ عُرُوْقُ بَطْنِہٖ- اس کی پیٹ کی رگیں خوب بھری ہوئی تھیں جیسے چھاتیاں دودھ سے بھر جاتی ہیں-

دَرْسٌ - پڑھنا' حائضہ ہونا' جماع کرنا' کوٹنا' پرانا ہونا' پرانا کرنا' خارشتی ہونا-

دُرُوْسٌ - مٹ جانا' پرانا ہونا-

تَدْرِیْسٌ اور اِدْرَاسٌ- پڑھانا-

مُدَارَسَۃٌ- ایک دوسرے کو پڑھانا-

اِنْدِرَاسٌ - مٹ جانا-

مَدْرَسَۃٌ یا مِدْرَاسٌ- قرآن پڑھنے کا یا اور کتابیں پڑھنے کا مکان-

مُدَرِّسٌ - پڑھانے والا-

حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ- یہاں تک کہ ہم اس مکان پر پہنچے جہاں پڑھائی ہوتی تھی (یعنی یہودی تورات شریف وہاں پڑھاتے تھے اور پڑھتے تھے' یہ مِفْعَالٌ بمعنی مُفْعَلٌ سے ہے جو شاذ و نادر مستعمل ہوتا ہے- بعض نے کہا مِدْرَاسٌ سے مُدَرِّسٌ مراد ہے یعنی یہودیوں کے مدرس کے مکان پر پہنچے)-

وَ یَتَدَارَسُوْنَہٗ فِیْمَا بَیْنَھُمْ- آپس میں اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں- اس کے الفاظ کی تصحیح اور معانی میں بحث کرتے ہیں (اس روایت میں گو مسجد کا ذکر ہے مگر مراد تمام مقامات ہیں)-

جِئْنَا بَیْتَ الْمَدَارِسِ- عالم کے گھر پر آئے جو تورات پڑھا کرتا تھا' یا یہود کے مدرسہ پر آئے-

تَدَارَسُوا الْقُرْاٰنَ- قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو (ورنہ بھول جائے گا)- اصل میں دِرَاسَۃٌ کا معنی ریاضت اور کسی چیز کا ہمیشہ کرتے رہنا ہے)-

فَوَضَعَ مِدْرَاسُھَا کَفَّہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجْمِ- یہودیوں کے مدرس (عالم) نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا (ایک روایت میں فَوَضَعَ مُدَارِسُھَا ہے معنے وہی ہیں)-

یَرْکَبُوْنَ نُجُبًا اَلْیَنَ مَشْیًا مِنَ الْفِرَاشِ الْمَدْرُوْسِ- بہشتی لوگ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے جن کی چال بچھائے گئے فرش سے بھی زیادہ بے تکان ہوگی-

دُرْسَانٌ- پرانے کپڑے جیسے مَدْرُوْسٌ پرانا کپڑا یہ جمع ہے دِرْسٌ کی بہ کسرۂ را یا دَرْسٌ کی بفتحہ را کبھی تلوار اور زرہ اور خود کو بھی کہتے ہیں-

اِدْرِیْس- مشہور پیغمبر ہیں (بعض نے کہا اخنوخ کا لقب ہے جو حضرت نوحؑ کے اجداد میں سے تھے کیونکہ وہ اللہ کے احکام پڑھایا کرتے تھے' اللہ نے ان پر تیس صحیفے اتارے تھے- علم نجوم اور حساب اور اقلیدس انہی سے نکلا' کپڑوں کا سینا بھی انھوں نے نکالا- حکیم لوگ ان کو ہرمس اکبر کہتے ہیں-)

تَذَاکُرُ الْعِلْمِ دِرَاسَۃٌ- علم کا تذکرہ کرنا درست ہے-

وَلْیَکُنِ الْقُرْاٰنُ مَحْفُوْظًا مَّدْرُوْسًا- قرآن محفوظ ہونا اور پڑھا جانا چاہئے-

دَرْعٌ- گردن کی طرف سے بکری کا پوست کھینچنا' جدا کرنا' بکری کا سر کالا ہونا باقی بدن سفید ہونا یا سینہ سفید ہونا اور ران کالی ہونا-

تَدْرِیْعٌ- آگے بڑھ جانا' چلنے میں زرہ پہنانا کرتہ پہنانا-

دِرْعٌ- زرہ' عورت کا کرتہ جس کا گریبان سینہ پر ہوتا ہے اور وہ قمیض جس کا گریبان کندھے پر ہوتا ہے-

فَاِذَا نَحْنُ بِقَوْمٍ دُرْعٍ اَنْصَافُھُمْ بِیْضٌ وَّ اَنْصَافُھُمْ سُوْدٌ- یکایک ہم چت کھلے لوگوں پر پہنچے جن کے آدھے بدن کالے تھے اور آدھے سفید-

لَیَالٍ دُرْعٍ- ایسی راتیں جن کے سینے کالے تھے اور پچھے سفید (یعنی اخیر رات میں چاندنی اور اس سے پہلے اندھیرا)-

جَعَلَ اَدْرَاعَہٗ وَ اَعْتُدَہٗ حُبُسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ- خالدؓ نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں کر دیئے ہیں- (یعنی جہاد کے لئے مجاہدین کے حوالے کر دیتے ہیں)-

فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ - اس نے ایک دھاری دار چادر چرالی تھی (یعنے مال غنیمت میں تقسیم سے پہلے) آخر ویسا ہی کرتہ آگ کا اس کو پہنایا گیا -

دِرْعٌ اور دُرَاعَةٌ اور مِدْرَعَةٌ اور مِدْرَعٌ - سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی عورت کا کرتہ -

تَدَرَّعَتْ - کرتہ پہنا -

لَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِیْ هٰذِهٖ حَتّٰی اِسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا - میں نے اس کرتہ کو کئی بار ٹنکوایا اس میں پیوند لگائے یہاں تک کہ ٹانکنے والے سے میں شرما گیا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) - (مجمع البحرین کے حاشیہ میں ہے کہ یہ کرتہ بہشت کا کرتہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو عنایت فرمایا تھا اور پیغمبر صاحب نے حضرت علیؓ کو دیا' حضرت علیؓ نے امام حسنؓ کو انھوں نے امام حسینؓ کو یہاں تک کہ وہ قائم علیہ السلام (امام مہدیؑ) کو پہنچا اور ان کے پاس اب تک ہے - انتہیٰ - میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح نہیں ہے اور کتب اہل سنت میں کہیں منقول نہیں ہے اگر یہ بہشت کا کرتہ ہوتا تو نہ پھٹتا نہ میلا ہوتا کیونکہ بہشت کی چیزوں میں زوال اور تغیر نہیں ہے یقیناً یہ روایت موضوع معلوم ہوتی ہے -)

لَمْ يَتْرُكْ عِيْسٰی اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوْفٍ وَّ مِخْذَفَةً - حضرت عیسیٰؑ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنی دنیا کے سامان اور اشیاء میں سے) مگر ایک کرتہ بالوں کا اور ایک فلاخن - (جس کو عرب میں مِقْلَاع کہتے ہیں) -

دَرْقٌ - جلدی چلنا -

تَدْرِيْقٌ - نرم کرنا -

دَرَّاقٌ - تریاک اور شراب -

وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ - آپ کے ہاتھ میں سپر تھا - محیط میں ہے کہ دَرَقَہ چمڑے کی ڈھال جس میں لکڑی وغیرہ نہیں ہوتی -

دِرَقْلَه - (اس کا آگے بیان آئے گا درکل میں) -

دَرَكٌ - مل جانا' پالینا' پچھاڑی سے جو حملہ کیا جائے - تپال طبقہ -

ضَمَانُ الدَّرَكِ - جو مشتری بائع سے لیتا ہے جب وہ چیز کسی اور کی نکلے -

اِدْرَاكٌ - وقت آجانا' مل جانا' پالینا' میوہ کا پک جانا - جوان ہو جانا -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَكِ الشِّقَاءِ - میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں بدبختی آ جانے سے -

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهٗ فِيْ حَاجَتِهٖ - اگر آدمی نے قسم میں انشاء اللہ کہہ لیا تو پھر قسم نہ ٹوٹے گی اور اس کا مطلب حاصل ہوگا) کرمانی نے کہا دَرْكٌ بسکون را اور دَرَكٌ بفتحہ را دونوں طرح منقول ہے - نہایہ میں ہے کہ دَرَكٌ نیچے کا طبقہ اور دَرَجٌ اوپر کا طبقہ اسی سے کہتے ہیں -

دَرَكَاتُ جَهَنَّمَ اور دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ - یعنی دوزخ کے طبقے اور بہشت کے درجے -

فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ - دوزخ کے نیچے کے طبقے میں -

فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَاتِ الَّذِیْ يَرَاهُ نَارًا - اگر کوئی دجال کا زمانہ پائے تو اس میں چلا جائے جس کو وہ آگ دیکھتا ہو یا جو آگ اس کو دکھائی دیتی ہو (اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے اَدْرَكَنَّ نون کے ساتھ - بعض نے کہا یہ يُدْرِكَنَّ ہوگا - راوی نے غلطی سے اَدْرَكَنَّ کر دیا بعض روایتوں میں ادرکہ ہے) -

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ - جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی اس نے صبح کی نماز پالی (ائمہ ثلاثہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے لیکن حنفیہ نے بخلاف اس صحیح حدیث کے محض قیاس اور رائے سے یہ کہا ہے صبح کی نماز اس نے نہیں پائی وہ قضا پڑھے اور لطف یہ ہے کہ اس حدیث کے ایک جز پر یعنی عصر کی نماز میں انھوں نے عمل کیا ہے اور ایک جز کو چھوڑ دیا ہے' آدھی حدیث کو لیا آدھی کو چھوڑ دیا ایسی جرأت پر تعجب ہوتا ہے) -

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ - جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی (اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں' ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کے موافق بھی وقت پایا مثلاً دیوانہ سیانا ہو گیا یا حائضہ

پاک ہوگئی یا لڑکا بالغ ہوگیا اور ابھی ایک رکعت کے موافق وقت باقی تھا تو وہ نماز اس کے ذمہ واجب ہوگئی - دوسرا یہ کہ جس نے ایک رکعت بھی کسی نماز کی وقت کے اندر پالی تو اس نے گویا ساری نماز وقت پر پڑھی یعنی اس کی نماز ادا ہوگی نہ کہ قضا - تیسرا یہ کہ اگر کسی نے ایک رکعت بھی امام کے پیچھے جماعت میں پالی تو اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہوگیا - چوتھا یہ کہ جس کو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت بھی امام کے پیچھے مل گئی تو اس کا جمعہ پورا ہوگیا ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیرے دے ظہر کی چار رکعتیں پڑھنا ضروری نہیں)-

اَدْرَكْتُمْ مَّنْ سَبَقَكُمْ مِّنْ اَهْلِ الْاَمْوَالِ - اگلے مال دار لوگوں کا درجہ تم نے پالیا (اور تمہارا درجہ بعد والے نہیں پا سکتے یہ صحابہؓ کی فضیلت میں ارشاد ہوا)-

مِمَّا اُدْرِكَ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ - پیغمبری کا کلام جو لوگوں کو ملا (یعنی اگلے پیغمبروں کے کلاموں میں سے جو کلام لوگوں کو مل سکا ان میں ایک یہ کلام بھی ہے)-

مَا اَدْرَكَ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَّجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ - جس چیز پر عقد بیع ہوا اور اس کے ساتھ ایک دوسری چیز ہے جو اس سے جدا نہیں تو وہ بھی بیع میں داخل ہوگی (مثلاً مکان بیچا تو دروازے دریچے اور جو درخت اس میں ہیں وہ سب بیع میں داخل ہوں گے)-

اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَهُ رَءِ فَةٌ بِعَشِيْرَتِهِ - ان صاحب کو (یعنی آنحضرت ﷺ کو) اپنے کنبے والوں کی محبت آ گئی (وہ سمجھے کہ اب آپ مکہ ہی میں رہ جائیں گے اور مدینہ کو لوٹ کر نہیں جائیں گے وہاں کی سکونت ترک کر دیں گے)-

اُدْرِكَ مَا فَاتَهُ فِيْ يَوْمِهِ - اس دن کا وظیفہ جو اس کا ناغہ ہوگیا اس کا ثواب پالے گا -

سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ - دجال کو بعض وہ لوگ دیکھ لیں گے جنھوں نے مجھ کو دیکھا ہے (یا میرا کلام سنا ہے یعنی ان کو میرا کلام پہنچا ہے مطلب یہ ہے کہ دجال کو میری امت کے مومنین بھی دیکھیں گے اور دجال کے وقت تک میرا دین قائم رہے گا - یا رَاٰنِيْ سے یہ مراد ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا یا بعض جن صحابہ مراد ہیں جو دجال کے وقت تک زندہ رہیں گے یا ملائکہ مراد ہیں جنھوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا - دوسری حدیث میں ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس وقت سے جہاد برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال سے لڑیں گے - بعض نے کہا یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب آپ کو یہ گمان تھا کہ دجال عنقریب نکلنے والا ہے - جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو میں دوسری طرف سے اس سے بحث کرلوں گا - ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے)-

مَالَحِقَكَ مَنْ دَرَكٍ فَعَلَيَّ خَلَاصُهُ - تجھ کو جو نقصان آن پڑے (یعنی شی مبیعہ میں کسی اور کا استحقاق نکل آئے) تو اس سے مخلصی کرانا میرا ذمہ ہے -

اَدْرَكْتُ خَيْرًا مِّنِّيْ وَمِنْكَ لَايَخْتَضِبُ - میں نے اپنے سے اور تجھ سے بہتر شخص کو دیکھا (یعنی آنحضرت ﷺ کو) آپ خضاب نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ کو سفیدی بہت کم آئی تھی - انیس بیس بال سے زیادہ آپ کے ریش مبارک میں سفید نہ تھے - اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ آپ کے موئے مبارک کو کسی نے خضاب کیا ہوا دیکھا تو وہ خضاب نہ تھا بلکہ خوشبو کا رنگ اس پر چڑھ گیا ہوگا جس کو آپ بہت استعمال فرماتے تھے)-

لَوْ اَدْرَكْتُ عِكْرِمَةَ لَنَفَعْتُهُ - اگر میں عکرمہ کو پاتا تو اس کو فائدہ پہنچاتا -

قَدْ يَكُوْنُ الْيَاْسُ اِدْرَاكًا وَّالطَّمْعُ هَلَاكًا - کبھی ناامیدی سے آدمی اپنا مطلب پالیتا ہے اور طمع سے ہلاکت ہوتی ہے (جہاں سے امید نہیں ہوتی وہاں سے فائدہ پہنچتا ہے اور جہاں سے امید نفع کی ہوتی ہے وہاں سے نقصان پہنچتا ہے)-

عِشْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُ الْاِجَابَةَ - میں زندہ رہا یہاں تک کہ اپنی دعاء کی قبولیت کو پالیا -

اِسْتَدْرَكْتُ مَافَاتَ یا تَدَارَكْتُهُ - دونوں کے ایک معنے ہیں یعنی جو فوت ہوگیا تھا اس کی تلافی کی -

دَرَّاكٌ - بہت سمجھنے والا -

طَعْنٌ دَرَّاکٌ - بڑی سخت مار برچھے کی۔

دِرَکْلَةٌ یا دِرَکِلَةٌ یا دِرَقْلَةٌ - بچوں کا ایک کھیل ہے یا ایک طرح کا ناچ ہے۔ (ابن درید نے کہا یہ لفظ حبشی زبان کا ہے)۔

مَرَّ عَلٰی اَصْحَابِ الدِّرَکْلَةِ - درکلہ والوں پر گزرے۔

اِنَّهٗ قَدِمَ عَلَیْهِ فِتْیَةٌ مِّنَ الْحَبْشَةِ یُدَرْقِلُوْنَ - آنحضرت ﷺ کے پاس چند حبشی لوگ آئے جو ناچتے تھے۔

دَرْمٌ یا دَرِمٌ یا دَرَمٌ یا دَرَمَانٌ یا دَرَامَةٌ - جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلانا' برابر ہونا' دانت گر جانا۔

سَاقًا بَخَنْدَاةً وَّ کَعْبًا اَدْرَمًا - پنڈلی پر گوشت اور ٹخنہ برابر (یعنی موٹی ہے تو ٹخنہ پنڈلی سے مل گیا ہے جو مٹاپے کی نشانی ہے کیونکہ ٹخنہ اٹھا ہوا ہونا دبلے پن کی نشانی ہے۔)

اَدْرَمُ - جس کے دانت نہ ہوں۔

اِنْ دَرِمَ کَعْبُهَا عَظُمَ کَعْثَبُهَا - اگر اس کا ٹخنہ اٹھا ہوا نہ ہو اور پٹیر و بڑا ہو۔

دَارِمٌ - ایک قبیلہ بنی تمیم کا جد اعلیٰ ہے اسی کے طرف دَارِمِیُّ منسوب ہے۔

دَرْمَکَةٌ - دوڑنا' نزدیک نزدیک قدم رکھنا' چکنا کرنا' توڑنا۔

وَتُرْبَتُهَا الدَّرْمَکُ - بہشت کی مٹی میدے کی طرح سفید اور چکنی ہے۔

فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِّنَ الدَّرْمَکِ - ایک قافلہ میدے کا آیا (یعنی چھنا ہوا آٹا لے کر)۔

سَاَلَ ابْنَ صَیَّادٍ عَنْ تُرَابَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَکَةٌ بَیْضَاءُ - ابن صیاد سے پوچھا بہشت کی مٹی کیسی ہے اس نے کہا میدے کی طرح سفید ہے۔

دَرْمَکَةٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ - سفید میدہ ہے مشک (یعنی سفیدی اور نرمی میں تو میدے کی طرح ہے اور خوشبو میں مشک کی طرح)۔

دَرْمَقٌ اصل میں دَرْمَکٌ تھا کاف کو قاف سے بدل دیا۔

اَلدِّرْهَمُ یُطْعِمُ الدَّرْمَقَ وَیَکْسُو التَّرْمَقَ - روپیہ میدہ کھلاتا ہے اور نرم کپڑا پہناتا ہے۔

دَرَنٌ - میلا ہونا' لتھڑ جانا۔

اَدْرَنَ - میلا ہوا یا میلا کیا۔

اَلصَّلٰوَاتُ الْخَمْسُ تُذْهِبُ الْخَطَایَا کَمَا یُذْهِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ - پانچوں نمازیں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے۔

وَلَمْ یُعْطِ الْهَرِمَةَ وَلَا الدَّرِنَةَ - بوڑھی اور خارشتی بکری نہ دے یا بوڑھا اور خارشتی جانور زکوٰۃ میں نہ دیا جائے۔

اِذَا سَقَطَ کَانَ دَرِیْنًا - جب گر جائے تو درین ہو جائے درین سوکھی پرانی کالی گھاس - درین پرانے کپڑے کو بھی کہتے ہیں۔

دَرِیْنٌ - ایک مقام ہے۔

دِرْنِکٌ - چادر یا ایک قسم کا فرش - جیسے دُرْنُوکٌ اور دِرْنِیْکٌ اس کی جمع دَرَانِکُ اور دَرَانِیْکُ ہے۔

سَتَرْتُ عَلٰی بَابِیْ دُرْنُوْکًا - میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس کا سرا تھا۔

صَلَّیْنَا مَعَهٗ عَلٰی دُرْنُوْکٍ قَدْ طَبَّقَ الْبَیْتَ کُلَّهٗ - (عطاء نے کہا) ہم نے ابن عباسؓ کے ساتھ ایک فرش پر نماز پڑھی جو پورے گھر میں بچھا ہوا تھا (ایک روایت میں دُرْمُوْکٍ ہے۔ معنی وہی ہے)۔

دَرْهَرَمَةٌ - چمکتا تارہ' ٹیڑھے منہ کی چھری۔

فَاَخْرَجَ عَلَقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ اَدْخَلَ فِیْهِ الدَّرْهَرَهَةَ - ایک کالی پھٹکی خون کی نکالی پھر اس کے اندر چھری چلائی۔

دَرْیٌ یا دِرْیٌ یا دَرْیَةٌ یا دِرْیَانٌ یا دَرَیَانٌ یا دُرِیٌّ یا دِرَایَةٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم حاصل کر لینا' فریب دینا' کھجانا۔

مُدَارَاةٌ - خاطر داری کرنا' چکمہ دینا۔

رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ مُدَارَاةُ النَّاسِ - ایمان کے بعد پھر عقل مندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی خاطر

داری کرے (ان سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی ایذا بھی دے تو اس پر صبر کرے اس کی سخت بات کو پی جائے)-

لَایُدَارِیْ وَلَا یُمَارِیْ - (ایک روایت میں یوں ہی ہے اصل میں یُدَارِئُ تھا ہمزے سے جیسے اوپر گزر چکا ہے) یعنی آنحضرت ﷺ کسی سے ٹنٹا اور جھگڑا نہیں کرتے تھے- (بعض نے کہا مداراۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے- اور مداھنہ یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لیے دین کو چھوڑ دینا' یہ منع اور سخت گناہ ہے- جیسے ہمارے زمانہ کے مولوی اور درویش کرتے ہیں کہ امیروں او مال داروں اور حاکموں اور رئیسوں کی بری اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر ان پر سکوت کرتے ہیں اور کبھی ان کی ناراضی کے خیال سے خود بھی ان میں شریک ہو جاتے ہیں باوجود یہ کہ جانتے ہیں کہ یا باتیں خلاف شرع اور بری ہیں- بعض ان میں کیا کرتے ہیں کہ حکام وقت کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں' بدل دیتے ہیں' ان میں تاویلیں کرتے ہیں- بعض کمبخت ان احکام کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح مقدس اور غیر قابل ترمیم اور تنسیخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی احکام کا ان کو ناسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندہ خدا ان کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اجی مصلحت زمانہ یہی ہے جو ہم کرتے ہیں اگر سچی بات کہیں تو نوکری اور روزگار میں خلل آتا ہے- ہماری جماعت کے لوگ جن کے چندوں پر ہماری گزر ہے ہم سے الگ ہو جاتے ہیں اس ڈر سے ہم حق بات کو صاف صاف بیان نہیں کرتے ذرا گول مول کر دیتے ہیں- ع:-

ہم لعل بدست آید وہم یار نہ رنجد[1]

غرض یہ مولوی اور درویش بندۂ شکم اور خسیس چند روزہ دنیا کے فانی مزوں کے لئے اپنی عاقبت کو برباد کرنے والے ہیں اللہ ان کی صحبت سے بچائے رکھے-

کُنْتُ اُدَارِیْ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ بَعْضَ الْحِدَّۃِ - میں ابوبکر صدیقؓ کی بعض تیزی کو ٹال دیتا تھا (وہ غصہ دلانے والی بات کہتے تو میں پی جاتا اور صبر کرتا نرمی اور ملایمت سے پیش آتا) یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے-

کَانَ فِیْ یَدِہٖ مِدْرًی یَحُکُّ بِہٖ - آپ کے ہاتھ میں ایک پشت خار تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلاتے تھے-

مِدْرًی اور مِدْرَاۃٌ - لمبی ڈنڈی دار کنگھی جس سے پیٹھ کھجاتے ہیں اور بالوں کو بھی اس سے برابر کر لیتے ہیں-

اِنَّ جَارِیَۃً لَّہٗ کَانَتْ تَدَّرِیْ رَاْسَہٗ بِمِدْرَاھَا - ان کی ایک لونڈی پشت خار سے اپنے سر کے بال برابر کرتی- تَدَّرِیْ اصل میں تَدْتَرِیْ تھا باب افتعال سے-

مَا اَدْرِیْ اُحَدِّثُکُمْ بِشَیْءٍ اَمْ اَسْکُتُ - میں نہیں جانتا تم سے حدیث بیان کروں یا خاموش رہوں-

لَااَدْرِیْ اَھُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ - (ایک روایت میں ھُوَ الْاَوَّلُ ہے) یعنی میں نہیں جانتا یہ دوسری مرتبہ عرض کرنے والا وہی پہلا شخص تھا یا اور کوئی شخص-

مَا اَدْرٰکَ - تجھے کہاں سے معلوم ہوا' کس نے بتلایا-

مَا اَدْرِیْ اَکَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ اَوْ مِمَّنِ اسْتَثْنَاہُ اللّٰہُ اَمْ حُوْسِبَ بِصَعْقَتِہِ الْاُوْلٰی - اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰ بھی بے ہوش ہو کر اٹھے ہوں گے یا آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے (الا من شاء اللہ فرما کر) یا دنیا میں جو ان کو بے ہوشی ہوتی تھی- (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وخرّ موسیٰ صعقا-[2] وہ اس کا بدلہ ہوگئی (اب قیامت تک ان کہ بے ہوشی نہ ہوگی)-

فَلَا اَدْرِیْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَۃُ مَنْ سِوَاہُ - اب مجھ کو معلوم نہیں کہ ان کے سوا اوروں کو بھی یہ رخصت ہے یا نہیں-

وَمَا اَدْرِیْ وَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ - میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھ کو (تفصیل کے ساتھ)

---

[1] موتی بھی ہاتھ میں رہے اور دوست بھی ناراض نہ ہو- (م)

[2] اور موسیٰ علی السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے- (م)

حالات کا علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (بلکہ جتنا اللہ تعالیٰ نے آخرت کا حال بتلایا ہے اتنا ہی معلوم ہے- بعض نے کہا یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیئے اور مقامات عالیہ کی آپ کو خوشخبری دی- بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا میں آئندہ مجھ کو کیا پیش آنے والا ہے اور تم کو کیا پیش آنے والا ہے یہ مجھ کو معلوم نہیں کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے- یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک عورت نے عثمان بن مظعونؓ کے حق میں کہا تم کو بہشت مبارک ہو- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو لوگ یہ کہتے کہ آنحضرت ﷺ کو علم غیب حاصل تھا وہ جھوٹے ہیں البتہ جو بات غیب کی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ آپ کو معلوم ہو جاتی اور یہ بھی نکلا کہ جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ یا رسولؐ نے قطعی بشارت بہشت کی نہیں دی ہم اس کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے تو غوث یا قطب یا محبوب الٰہی اس قسم کے اور الفاظ کیونکر کہہ سکتے ہیں- البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گمان میں تو وہ ایسے تھے باقی واقعی حال ان کا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے)-

اَمَّا هُوَ وَاللّٰهِ هُوَ مَا اَدْرِیْ- قسم خدا کی میری گواہی تو تجھ پر میرا یہ قول ہے-

فَلَا اَدْرِیْ اَکَانَ کَذٰلِکَ اَمْ اُحْیِیَ بَعْدَ النَّفْخَةِ- اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰؑ پہلا صور پھونکے جانے کے بعد بے ہوش ہی نہیں ہوئے یا بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے (مجمع البحار میں ہے کہ پیغمبر مردے نہیں ہیں بلکہ زندے ہیں کیونکہ وہ شہیدوں سے مرتبہ میں بڑھ کر ہیں تو پہلا صور پھونکنے پر وہ بے ہوش ہو جائے گے مگر حضرت موسیٰؑ بے ہوش بھی نہ ہوں گے)-

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِیْ- اس کا ذکر باب الدال مع الواو میں آئے گا-

لَا اَدْرِیْ اَنَا مِنْهُمْ اَمْ لَا- میں نہیں جانتا میں ان لوگوں میں ہوں یا نہیں-

لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً- میں نہیں جانتا آنحضرت ﷺ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس (طحاوی نے کہا چالیس برس صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ایک روایت میں یوں ہے وہ سو برس تک ٹھہرا رہتا)-[1]

لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ- اس کو معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں رہا (کیونکہ اس زمانہ میں صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے تھے اور اکثر رات کو ازار اتار کر سوتے تھے تو احتمال ہوتا کہ شاید ہاتھ پائخانے کے مقام پر پہنچا ہو)-

باب الدّال مع الزّاء

دَزَجٌ- (یہ لفظ لغت میں نہیں ملا مگر ایک حدیث میں یوں مروی ہے اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ وَلَهٗ هَزَجٌ وَّ دَزَجٌ- شیطان پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے گنگناتا ہوا- دزج کے معنیٰ معلوم نہیں ہوئے- عرب لوگ کہتے ہیں تَهَزَّجَتِ الْقَوْسُ- کمان نے آواز نکالی جب تیر اس میں سے چھٹا- بعض نے دیزج معرب ہے دیزہ کا وہ رنگ جو دو رنگوں کے بیچ میں ہو- ایک روایت میں یوں ہے لَهٗ هَرَجٌ وَّ دَرَجٌ- یعنی دوڑتا ہوا بڑبڑاتا ہوا رینگتا ہوا- عرب لوگ کہتے ہیں دَرَجَ الصَّبِیُّ- اب بچہ رینگنے (چلنے) لگا- ایک روایت میں هَزَجٌ وَّ وَزَجٌ ہے- بعض نے کہا هَزَجٌ رونے کی آواز اور دَزَجٌ بھی رونے کی آواز مگر هَزَجٌ سے کم- واللہ اعلم-)

باب الدّال مع السّین

دَسْرٌ- مارنا، دھکیلنا، پھینک دینا، جماع کرنا-

دِسَارٌ- کیل دو نوک والا-

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ یُّؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیُٔ عِنْدَ اللّٰهِ فَیُدْسَرُ کَمَا یُدْسَرُ

[1] مؤلف کو چالیس کے استدلال کے لئے چالیس سال والی روایت بتلانا چاہئے تھا جیسے روایت میں اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا. چالیس سال- (م)

اَلْجُزُوْرُ- مجھ کو بڑا ڈر تم پر اس بات کا ہے کہ ایک مسلمان آدمی جو اللہ کے نزدیک بے گناہ ہو وہ اس طرح قتل کے لئے دھکیلا جائے گا جیسے قربانی کا جانور ذبح یا نحر کے لے دھکیلا جاتا ہے- (مطلب یہ کہ ظالم حاکم میرے بعد پیدا ہوں گے اور بے قصور مسلمانوں کا خون کریں گے جیسے یزید ملعون' حجاج مردود' تیمور لنگ اور نادر شاہ وغیر ہم)-

اِنَّمَا هُوَ اَیِ الْعَنْبَرُ شَیْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ- عنبر ایک ایسی چیز ہے جس کو سمندر دھکیل کر کنارے پر لاتا ہے (تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے)-

كَيْفَ قَتَلْتَ الْحُسَيْنَ فَقَالَ دَسَرْتُهٗ بِالرُّمْحِ دَسْرًا وَ هَبَرْتُهٗ بِالسَّيْفِ هَبْرًا- (حجاج بن یوسف ظالم شقی نے سنان بن یزید نخعی سے پوچھا) تو نے امام حسین علیہ السلام کو کیونکر قتل کیا؟ وہ (مردود) کہنے لگا میں نے آپ کو برچھے سے دھکیلا اور تلوار سے کاٹ ڈالا (واہ رے ملعون نطفۂ حرام ارے پیغمبر کے محبوب فرزند کو یوں ظلم سے قتل کرے اور پھر فخر یہ بیان کرے اس پر مسلمانی کا دعوٰی- بعض کہتے ہیں شمر ملعون نے آپ کو برچھا مارا اور سنان نے تلوار لگائی جب آپ گھوڑے پر سے گر پڑے تو خولی نے سر مبارک تن سے جدا کیا- بہرحال آپ کے قاتل یہ تینوں ملعون ہیں شمر' سنان اور خولی' یہ سب قیامت کے دن دوزخ کے کندے ہوں گے- چنانچہ خود حجاج نے سنان سے یہ سن کر کہا قسم خدا کی تم دونوں بہشت میں اکٹھے نہ ہو گے)-

رَفَعَهَا بِغَيْرِ عَمَدٍ يَّدْعَمُهَا وَلَا دِسَارٍ يَّنْتَظِمُهَا- اللہ تعالٰی نے آسمان کو بے ستون جو اس کو روکے رہے اور بے کیلے کے جو اس کو جوڑے رہے بلند کیا- دُسُرٌ کیلے دِسَارٌ کی جمع ہے-

دَسٌّ- گھسیڑنا' زمین میں گاڑنا' پوشیدہ کرنا-

تَدْسِيْسٌ- چھپانا' پوشیدہ کرنا-

دَسَّتُهٗ تَحْتَ يَدِیْ- اس کو میرے ہاتھ کے تلے چھپا دیا-

مَنْ دَسَّاهَا- (اصل میں دَسَّسَهَا تھا دوسری سین کو الف سے بدل دیا) یعنی جس کو اللہ نے گمراہ کیا یا وہ شخص تباہ ہوا جس نے اپنے نفس کو خراب کیا پوشیدہ فسق و فجور کرتا رہا- محیط میں ہے کہ مَنْ دَسَّاهَا سے بخیل مراد ہے کیونکہ وہ اپنا مال پوشیدہ کرتا رہتا ہے اس کو زمین میں گاڑتا ہے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو اچھوں میں گھسیڑ دیا حالانکہ وہ اچھا نہیں ہے' عرب لوگ کہتے ہیں: دَسَّ نَفْسَهٗ مَعَ الصّٰلِحِيْنَ وَلَيْسَ مِنْهُمْ- اپنے آپ کو نیک لوگوں میں چھپا دیا حالانکہ وہ نیک نہیں ہے-

دَاسُوْسٌ- جاسوس-

اِسْتَجِيْدُوا الْخَالَ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ- اپنا ننھیال اچھا رکھو (شریف خاندان میں نکاح کرو) اس لئے کہ رگ بڑی گھسنے والی ہے (ننھیال کا اثر اولاد میں آجاتا ہے اسی طرح باپ کا بیٹوں میں)-

مترجم:- کہتا ہے میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جن کے باپ دادا شریف تھے مگر انھوں نے ڈیریٹیوں' چمارنیوں' ذلیل عورتوں سے اولاد نکالی تو وہ اولاد بالکل خراب اور بد اخلاق نکلی جیسی زمین ویسی ہی پیداوار- عمدہ تخم بھی بری زمین میں گر کر اچھا پھل نہیں لاتا- اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ شریف خاندانی عورت پر قانع رہے ایسی اولاد کس کام کی جو باپ دادا کا نام ڈبائے-

دَسِيْسَةٌ- مکر اور فریب- دَسَائِسُ اس کی جمع ہے-

فَدَسَّ اِنْسَانًا- اس نے ایک آدمی کو دھوکا دیا-

دَسْعٌ- منہ بھر کر قے کرنا' دھکیلنا' بھرنا' بند کر دینا' بہت دینا-

اَلَمْ اَجْعَلْكَ تَرْبَعُ وَ تَدْسَعُ- کیا میں نے تجھ کو دنیا میں رئیس نہیں بنایا تھا تو چوتھا ۱/۴ لیا کرتا تھا- (یعنی ملک کے محاصل کا یا لوٹ کا چوتھائی حصہ) اور لوگوں کو بہت بہت سا مال دیا کرتا- عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ ضَخْمُ الدَّسِيْعَةِ- وہ بڑا دینے والا ہے (بہت سخی ہے)-

اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُتَّقِيْنَ اَيْدِيْهِمْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْهِمْ اَوِ ابْتَغٰى دَسِيْعَةَ ظُلْمٍ- پرہیز گار مسلمانوں کے ہاتھ ان لوگوں پر پڑتے ہیں جو ان سے سرکشی کریں یا ظلم سے

ان سے کچھ لینا چاہیں (زبردستی کچھ چھیننا-)

بَنَوُ الْمَصَانِعَ وَ اتَّخَذُوا الدَّسَائِعَ - عمارتیں بنائیں اور تنخواہیں ٹھہرائیں (لوگوں کے عطایا مقرر کی جیسے یومیہ مشاہرہ سالانہ جاگیر وغیرہ- بعض نے کہا دَسَائِعُ سے محل مراد ہیں- بعض نے کہا کھانے کے بڑے بڑے کونڈے)-

دَسْعَةٌ تَمْلَاءُ الْفَمَ - منہ بھر کرتے وضو توڑ دیتی ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) اور زمخشری نے اس کو مرفوع حدیث کر دیا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں دَسَعَ الْبَعِيْرُ بِجِرَّتِهٖ دَسْعًا - اونٹ نے منہ بھر کر اپنے پیٹ سے غذا نکالی (اونٹ جب جگالی کرتا ہے تو پیٹ سے پھر غذا منہ میں لا کر اس کو چباتا ہے)-

فَدَسَعَ يَدَهٗ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ دَسْعَتَيْنِ - آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کے کھال میں ڈالا (اس کا پوست نکالنے کے لئے)-

ضَخْمُ الدَّسِيْعَةِ - اس کو بھی کہتے ہیں جس کے دونوں کندھوں کا جوڑ پُر گوشت اور موٹا ہو- بعض نے کہا دَسِيْعَه سے گردن مراد ہے-

دَسِيْعٌ - گردن کی رگ جو کندھوں کے بیچ میں ہوتی ہے-

دَسِيْعَةٌ - طبیعت خصلت-

دَسْكَرَةٌ - شاہی محل، گانوں صومعہ برابر زمین، عیش و عشرت کا مکان-

اَذِنَ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَّهٗ - ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے محل میں آنے کی اجازت دی (وہاں ان کو اکٹھا کیا نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ خالص عربی نہیں ہے اس کی جمع دَسَاكِرُ ہے-)

دَسْمٌ - جماع کرنا، بند کرنا-

دَسَمٌ - چکنائی، میل، چربی-

دُسُوْمَةٌ - چکنائی-

اِنَّ لَهٗ دَسَمًا - دودھ میں چکنائی ہوتی ہے-

بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ - ایک میلی یا چکنی پٹی سر پر باندھے ہوئے (بعض نے کہا کالی-)

خَطَبَ النَّاسَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ دَسْمَاءُ - ایک دن آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا-

دَسِّمُوْا نُوْنَتَهٗ - اس کا چاہ ذقن کالا کرو (یعنی ٹھڈی کا گڑھا) یہ حضرت عثمانؓ نے ایک بچہ کے لئے فرمایا جس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کو نظر بہت لگا کرتی-)

لَاتَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا دَسْمًا - تم اللہ کی یاد نہ کرو مگر تھوڑی-

لَايَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا دَسِيْمًا - اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں یا اللہ کی یاد کم کرتے ہیں (یہ تَدْسِيْم سے نکلا ہے یعنی بچہ کے کان کے پیچھے کالا کر دینا تا کہ اس کو نظر نہ لگے- عرب لوگ کہتے ہیں- دَسَمَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ - بارش نے زمین کو نم کر دیا- (تری اندر تک نہیں پہنچی)-

دَسْمٌ - لومڑی یا بھیڑیے کا بچہ جو کتی سے ہو-

اُقْتُلُوْا هٰذَا الدَّسِمَ الْاَحْمَشَ - (ہندہ نے فتح مکہ کے دن کہا) اس کالے کم ذات یعنی ابوسفیان کو مار ڈالو-

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لُعُوْقًا وَّ دِسَامًا - شیطان کا ایک چٹاؤ ہے جس کو وہ چاٹتا ہے اور ایک کان بندھن ہے (جو آدمی کے کان پر لگا دیتا ہے وہ سچی اور ہدایت کی بات سنتا ہی نہیں)-

وَتَدْسِمُ مَا تَحْتَهَا - مستحاضہ عورت اپنی شرمگاہ کو بند کر دے (اس پر کپڑا وغیرہ کس دے تا کہ خون باہر نہ بہے)-

دِسَامٌ - ڈاٹ بندھن-

باب الدّال مع الشّين

دَشٌّ - ہریرہ بنانا-

دَشِيْشَه - گیہوں کا ہریرہ-

باب الدّال مع العينْ

دَعْبٌ یا دَعَابَةٌ یا دُعَابَةٌ یا مُدَاعَبَةٌ - ٹھٹھا، مذاق کرنا، مزاح کرنا، کھیلنا-

دَعْبٌ - جماع کرنا، دھکیل دینا-

كَانَ فِيهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَابَةٌ- آنحضرت ﷺ کے مزاج میں ظرافت تھی (کبھی آپ مزاح بھی کرتے، یہ دلیل ہے خوش خلقی اور صحت مزاج کی)-

فَهَلَّا بِكْرًا تُدَاعِبُهَا وَ تُدَاعِبُكَ- (جابر) تو نے کنواری عورت سے کیوں شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا (بڑا لطف اور مزہ رہتا)-

وَ ذُكِرَ لَهُ عَلِيٌّ لِلْخِلَافَةِ فَقَالَ لَوْلَا دُعَابَةٌ فِيهِ- (حضرت عمرؓ سے) ذکر آیا کیا حضرت علیؓ خلافت کے لائق ہیں؟ انھوں نے فرمایا بے شک اگر ان میں ظرافت نہ ہوتی (یعنی سب باتیں جو خلافت اور حکومت کے لئے ضروری ہیں ان میں جمع ہیں ایک ذرا مزاج میں ظرافت زیادہ ہے جو خلیفہ اور حاکم کے سزاوار نہیں کیونکہ اس سے رعب کم ہو جاتا ہے)-

اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا- تو ہم سے ہنسی مذاق کرتا ہے-

هٰذِهِ الدُّعَابَةُ اَخَّرَتْكَ اِلَى الرَّابِعَةِ- اسی ظرافت نے تو آپ کو چوتھے درجہ میں رکھا (اخیر میں تین کے بعد آپ کو خلافت ملی)-

مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَفِيهِ دُعَابَةٌ- ہر ایک مسلمان میں ظرافت ہوتی ہے-

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجِمَاعِ بِلَا رَفَثٍ- اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو جماع میں ظرافت اور خوش طبعی کرے لیکن فحش نہ بکے-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدَاعِبُ الرَّجُلَ يُرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ- آنحضرت ﷺ مزاح کرتے آدمی کا دل خوش کرنے کے لئے-

دَغْثَرَةٌ- گرانا، توڑنا-

اِنَّهٗ لَيُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهٗ- دودھ پلانے کی حالت میں عورت سے جماع کرنا بچہ کو ضعیف کر دیتا ہے وہ بڑا ہو کر جب سواری کرتا ہے تو اس کو گرا دیتا ہے (کیونکہ ناقص دودھ کا اثر اس کے قویٰ میں باقی رہتا ہے-)

دَعْثَرٌ- احمق-

دَعَجٌ- خوب کالا ہونا کشادگی کے ساتھ جیسے دُعْجَةٌ ہے-

فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ- آپ کی آنکھیں بہت کالی تھیں (یہ آنکھ کی خوبی ہے) بعض نے کہا دَعج آنکھ کی سخت کالک جو سخت سفیدی کے ساتھ ہو-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَدْعَجَ یا اُدَيْعِجَ- اگر اس کا بچہ کالی آنکھ والا پیدا ہو-

اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَدْعَجُ- ان خارجیوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک بہت کالا شخص ہوگا (بعض نے کہا کالی آنکھ والا)-

اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ مَقْرُوْنُ الْحَاجِبَيْنِ- آنحضرت ﷺ کی دونوں آنکھیں کالی اور ابروئیں پیوستہ تھیں-

لَيْلٌ اَدْعَجُ- اندھیری رات، اس کا مؤنث دَعْجَاءُ ہے-

دَغْدَعَةٌ- آہستگی کے ساتھ دوڑنا، بھر دینا، بکری کو بلانا-

دَعْدَعٌ- اجاڑ زمین جس میں پیداوار نہ ہو (یعنی خالی ہو جھاڑ وغیرہ نہ ہوں)-

ذَاتُ دَعَادِعَ وَ زَعَازِعَ- اجاڑ زمینوں اور آفتوں والی-

تَدَعْدَعَ- بوڑھوں کی چال چلا-

دُعْدَاعٌ- بونا، پست قد-

مُدَعْدَعٌ- بھرا ہوا-

يُدَعْدِعُهُمُ اللّٰهُ فِيْ بُطُوْنِ اَوْدِيَةٍ- اللہ ان کو نالوں کے نشیب میں دھکیل دے گا-

دَعَرٌ- دھواں دینا لیکن روشن نہ ہونا-

دَاعِرٌ- مفسد، شریر، خبیث-

دَعَارَةٌ اور دِعَارَةٌ اور دَعَارَّةٌ- شرارت بدخلقی، خبیث النفسی-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيَ الْغِلْظَةَ وَالشِّدَّةَ عَلٰى اَعْدَائِكَ وَ اَهْلِ الدَّعَارَةِ وَالنِّفَاقِ- (حضرت عمرؓ نے یہ دعاء کی) یا اللہ مجھ کو اپنے دشمنوں پر سخت اور شدید کر دے اور اسی طرح فساد

اور نفاق والوں پر (ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دوں)۔

كَانَ فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ دَاعِرٌ - بنی اسرائیل میں ایک ناپاک شریر شخص تھا - دَاعِرٌ کی جمع دُعَّارٌ آتی ہے -

فَاَيْنَ دُعَّارُ طَيٍّ - طی قبیلے کے فسادی لوگ یعنی لٹیرے ڈاکو کہاں گئے -

عُوْدٌ دَاعِرٌ - وہ لکڑی جو دھواں دے اور جلے نہیں -

دُعْرُوْرٌ - بخیل، کمینہ -

دَعْسٌ - بھر دینا، روندنا مارنا، دھکیلنا -

مُدَاعَسَةٌ - بھالا مارنا -

فَاِذَا دَنَا الْعَدُوُّ كَانَتِ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ حَتّٰى تَقَصَّدَ - جب دشمن نزدیک آن پہنچا تو لگے بھالے چلنے یہاں تک کہ ٹوٹ گئے -

دِعْسٌ - روئی -

دَعُوْسٌ - بہادر جری -

مَدْعُوْسٌ - ذلیل اور خوار -

دَعٌّ - زور سے دھکیلنا -

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا - جس دن دوزخ کی آگ کی طرف زور سے دھکیلے جائیں گے -

كَانُوْا لَا يُدَعُّوْنَ عَنْهُ - لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس سے دھکیلے نہ جاتے (جیسے دنیا دار امیروں کی سواری میں دھکیلے اور ہٹائے جاتے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ دُعَّهُمَا اِلَى النَّارِ دَعًّا - یا اللہ ان دونوں کو دوزخ میں دھکیل دے، خوب زور سے دھکیل -

يَدُعُّ الْيَتِيْمَ - یتیم کو دھکیل دیتا ہے (اس پر شفقت نہیں کرتا)۔

دَعْقٌ - زور سے روندنا، دوڑانا، زور سے گھسیٹنا -

حَتّٰى تَدْعَقَ الْخَيْلُ فِي الدِّمَاءِ - یہاں تک کہ گھوڑے خون میں دوڑیں گے (ایسا بڑا فتنہ ہوگا لوگ بہت مارے جائیں گے)۔

لِلْفُقَرَاءِ الْمُدْعِقِيْنَ - محتاج لوگوں کے لئے جو محتاجی کی تکلیف اٹھا رہے ہیں -

حِيْنَ تَدْعَقُ الْخُيُوْلُ فِيْ نَوَاحِرِ اَرْضِهِمْ - جب گھوڑے ان کے آمنے سامنے کی بستیوں میں زمین روندیں گے -

دَعْكٌ - پھرانا گھمانا -

دَعَكَ الْخَاتَمَ - انگشتری کو پھرایا -

دَعْلَجَةٌ - آنا جانا -

اِنَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا يُدَعْلِجَانِ بِاللَّيْلِ اِلٰى دَارِكَ - فلاں اور فلاں رات کو تمہارے گھر پر آتے جاتے ہیں -

دَعْمٌ - ٹیکا لگانا، ستون لگانا -

دِعَامٌ - بمعنی عِمَادٌ یعنی اڑانا ستون -

لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ - ہر چیز کا ایک ٹیکا (ستون کھمبا) ہوتا ہے (جس پر وہ قائم رہتی ہے)۔ (گھر کے مالک کو بھی دِعَامٌ کہتے ہیں اس لئے کہ سارے گھر کا انتظام اسی کی وجہ سے قائم رہتا ہے)۔

فَمَالَ حَتّٰى كَادَ يَنْجَفِلُ فَاَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ - وہ مڑا بھاگنے کو تھا، اتنے میں میں آ گیا اور میں نے اس کو زور دیا (تھام لیا)۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ - (مشہور روایت یوں ہی ہے، بعض نے دِعَامُ الدِّيْنِ کہا ہے) یعنی نماز دین کا ستون ہے -

شَيْخٌ كَبِيْرٌ يَدَّعِمُ عَلٰى عَصًا لَهٗ - ایک بوڑھا پھونس اپنی لکڑی پر ٹیکا دیتا ہوا -

اِنَّهٗ كَانَ يَدَّعِمُ عَلٰى عَسْرَائِهٖ - وہ بائیں بائیں ہاتھ پر ٹیکا دیتا تھا، عَسْرَاءُ مؤنث ہے اعسر کا جو بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہو -

دِعَامَةٌ لِلضَّعِيْفِ - (عمرو بن عبدالعزیز نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) وہ ناتوانوں کے ستون تھے (ہر ناتوان کمزور کو ان کے عدل و انصاف پر ٹیکا تھا کوئی اس کو ستا نہ سکتا تھا - جس دن حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو خطبہ میں بھی یہ فرمایا، میں اس لئے حاکم بنایا گیا ہوں کہ کمزور کا حق زوردار سے دلاؤں - آفرین ایسے حاکم پر)۔

دِعَامَةُ الْاِنْسَانِ الْعَقْلُ - آدمی کا ستون عقل ہے

(عقل ہی کی وجہ سے اس کے سب کام بنتے ہیں)۔

اَشْهَدُ اَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ - میں گواہی دیتا ہوں تم دین کے ستون ہو (یعنی اہل بیت کرام جو کوئی ان کا مخالف ہوا' ان سے منحرف ہوا' اس کا دین گر گیا اب کوئی نیک عمل کام نہیں آئے گا)۔

دِعَامَةُ الْإِسْلَامِ الشِّيْعَةُ - اسلام کے ستون شیعہ ہیں (یعنی جو لوگ حضرت علیؓ اور اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں)۔

دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ خَمْسٌ - اسلام کے ستون پانچ ہیں (اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانا - نماز - روزہ - زکوٰۃ - حج - اور شیعہ کہتے ہیں کہ نماز - روزہ - زکوٰۃ - حج - امامت)۔

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَمْتَ بِهِ السَّمٰوٰتِ - میں تیرے اس پاک نام کے طفیل سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے آسمانوں کو ٹیکا دیا ہے (آسمان اس کی برکت سے قائم ہیں)۔

دَعْمَصَةٌ - پانی میں کیڑے پڑ جانا۔

دُعْمُوْصٌ - کالا کیڑا جو پانی میں پیدا ہوتا ہے۔ یا وہ شخص جو ہر کام میں گھس جائے' بادشاہوں اور رئیسوں کا تقرب حاصل کر لے۔

هُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ - (جو بچے کم سنی میں مر جائیں) بہشت کے کیڑے ہوں گے (بے روک ٹوک بہشت میں آتے جاتے رہیں گے)۔

دُعَاءٌ یا دَعْوٰی - عاجزی سے مانگنا' مدد چاہنا' پکارنا' نام رکھنا' اتارنا' خواہش کرنا' دعوت کرنا' بلانا' جیسے دَعْوَةٌ اور مَدْعَاةٌ ہے۔

دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ - (آنحضرت ﷺ نے ضرار بن ازور کو ایک اونٹنی کا دودھ دوھنے کے لئے حکم دے کر فرمایا) دودھ اتارنے والے کو چھوڑ دے (یعنی تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دے - سب نہ نچوڑ لے کیونکہ یہ اور دودھ اتارے گا اور جو سب نچوڑ لے گا تو پھر تھن میں نیا دودھ مشکل سے آئے گا)۔

مَابَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ - یہ جاہلیت کے زمانہ کا پکارنا کیسا - (وہ کیا کرتے تھے مشکل اور مصیبت میں لوگوں کا نام لے کر ان کو پکارتے تھے آپؐ نے اس سے منع فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی ہدایت فرمائی ہو (امام ابن تیمیہؒ ایک جنگ میں موجود تھے مسلمان بادشاہ نے جنگ شروع ہوتے وقت یا خالد بن الولید کہا آپؒ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا یا اللہ کہہ - ہمارے زمانہ میں اس جاہلیت کے رسم کے پیرو بہت سے نام کے مسلمان ہو گئے ہیں اور مصیبت اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بزرگوں کو پکارتے ہیں کوئی "یا علی مشکل کشا" کہتا ہے - کوئی یا غوث کوئی یا مدار کوئی یا سالار کوئی یا عدروس کوئی یا حیدر کرار - ان بیوقوفوں سے کوئی پوچھے بھلا تم جو ان لوگوں کو پکارتے ہو یہ تمہارا پکارنا سنتے بھی ہیں یا نہیں اگر سنیں بھی تو بغیر اللہ کے حکم کے کچھ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا نہیں - قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے والذين تدعون من دونه لایستطیعون نصرکم ولا انفسهم ینصرون - اور ایک جگہ فرماتا ہے ولو سمعوا ما استجابو الکم یعنی جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد تو کیا اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اگر بالفرض یہ تمہاری پکار ان کے کان تک پہنچ جائے تب بھی تمہارا سوال پورا نہیں کر سکتے - اور جگہ فرماتا ہے - فلا تدعوا مع اللہ احدا - اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو - یعنی اسی کی پوجا کرو اور کسی کی پوجا نہ کرو۔

فائدہ: - دعائے شرعی یہ ہے کہ عاجزی کے ساتھ کسی کو قادر متصرف مختار جان کر پکارے' اس سے فریاد کرے اس قسم کی دعاء غیر اللہ سے شرک صریح ہے - ایسی دعا کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن صرف پکارنا جب اس اعتقاد کے ساتھ نہ ہو بلکہ پکارنے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے بغیر سب عاجز اور مجبور ہیں اور بغیر اس کے حکم کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا گو شرک نہیں ہے مگر بیوقوفی ہے اس لئے کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور اولیاء اللہ بھی ہو سکتا ہے کہ زندہ ہوں مگر وہ زندگی میں بھی اسی کے سنتے تھے جو ان کے پاس رہ کر پکارے نہ یہ کہ کوسوں یا منزلوں سے اور خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے پاس آ کر درود پڑھتا ہے تو میں سن لیتا ہوں

اور جو کوئی دور سے پڑھتا ہے تو فرشتے مجھ کو لا کر پہنچاتے ہیں پھر جب آنحضرت ﷺ دور سے نہیں سنتے تو دوسرے اولیاء کس شمار میں ہیں' اس لئے ان کا دور سے پکارنے والا محض بیوقوف اور نادان ہے جیسے زید مشرق میں ہو اور کوئی اس کو مغرب سے پکارے تو لوگ ایسے شخص کو الو اور احمق کہیں گے اور جب ہی معلوم ہو گیا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو ہم اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو کیوں پکاریں - اسی سے کیوں فریاد نہ کریں جو دور نزدیک ہر جگہ اور ہر مکان سے سنتا ہے-

فَقَالَ قَوْمٌ يَا اَلْاَنْصَارِ وَقَالَ قَوْمٌ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ- کچھ لوگوں نے انصار کو پکارا کچھ لوگوں نے مہاجرین کو پکارا- (جب ایک انصاری اور ایک مہاجر میں تکرار ہو گئی ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو پکارا ان سے مدد چاہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ ناپاک باتیں چھوڑ دو)-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ- وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو جاہلیت کی پکار پکارے (مثلاً نوحہ کے وقت کفر کے کلمات بکے یا حرام کو حلال کر لے- طیبی نے کہا جاہلیت کے عربوں کا یہ طریقہ تھا کہ دشمن کے سامنے مغلوب شخص یَالَفُلان کہہ کر پکارتا فلاں کی جگہ اس کا نام لیتا تو وہ اس کی مدد کو دوڑتا خواہ حق پر ہو خواہ ناحق پر اور اپنی قوم اور خاندان کی جا بے جا ہر طرح حمایت کرتا- آنحضرت ﷺ نے اسلام کے زمانہ میں اس خصلت سے منع فرمایا اور قومیت کے بے جا پیچ کو روک دیا کیونکہ اسلام کی وجہ سے سارے مسلمان ایک ہی قوم ہو گئے ہیں اب ہر مسلمان ہماری قوم ہے خواہ وہ مغل ہو یا پٹھان' شیخ ہو یا سید)- دَعْویٰ کا معنے کسی پر نالش کرنا' پکارنا' دُعَاءٌ فریاد کرنے کے معنی بھی آیا ہے-

تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْاُمَمُ- تم پر ساری قومیں اکٹھی ہو گئیں-

يُوْشِكُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمُ الْاُمَمُ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ عَلٰى قَصْعَتِهَا- وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے اوپر قومیں اس طرح اکٹھی ہوں گی (تم سے لڑنے کے لئے سب اتفاق کر لیں گے) جیسے کھانے والے کونڈے پر اکٹھے ہوتے ہیں-

كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُهٗ تَدَاعٰى سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى- بدن کی سی مثال ہے جہاں کوئی عضو میں بیماری آئی (کچھ درد وغیرہ ہوا) تو باقی اعضاء بھی ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں جاگنے اور بخار میں مبتلا ہونے کے لئے (گویا ایک دوسرے کو بخار اور بیماری کی دعوت دیتے ہیں)-

تَدَاعَتِ الْحِيْطَانُ- دیواریں گر جاتی ہیں یا گرنے کے قریب ہو جاتی ہیں-

كَانَ يُقَدِّمُ النَّاسَ عَلٰى سَابِقَتِهِمْ فِيْ اَعْطِيَاتِهِمْ فَاِذَا انْتَهَتِ الدَّعْوَةُ اِلَيْهِ كَبَّرَ- حضرت عمرؓ بعض لوگوں کو اگلے لوگوں پر دینے میں مقدم کرتے تھے جب ان کی باری آتی ان سے کہا جاتا امیر المومنینؓ آپ لیجئے تو تکبیر کہتے (عرب لوگ کہتے ہیں دَعَوْتُهٗ یعنی میں نے اس کو پکارا اور دَعَوْتُهٗ زَيْدًا- یعنی میں نے اس کا نام زید رکھا اور لِبَنِيْ فُلَانٍ الدَّعْوَةُ عَلٰى قَوْمِهِمْ- فلاں لوگ اپنے قوم والوں سے پہلے سرکاری معاش پاتے ہیں' یا اپنی قوم والوں سے پہلے بلائے جاتے ہیں-

لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى مَا دُعِيَ اِلَيْهِ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ- اگر میں اس امر کی طرف بلایا جاتا جس کے طرف یوسفؑ پیغمبر بلائے گئے (قید خانہ سے رہائی اور بادشاہی عہدہ کی سرفرازی) تو میں فوراً قبول کر لیتا (حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنی برأت ظاہر ہوئے تک دیر نہ لگاتا- اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور استقلال کی تعریف فرمائی)-

سَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ لَا وَجَدْتَ- آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ مسجد میں (پکار پکار کر) یوں کہہ رہا تھا' میرا لال اونٹ کس نے پایا ہے اور کون اس کے مالک کو بلاتا ہے وہ اونٹ اس کے حوالہ کرنے کے لئے- آپؐ نے فرمایا (خدا کرے) تو اس اونٹ کو نہ پائے (یہ آپ نے بد دعاء کی اس

لئے کہ مسجد میں گمی ہوئی چیز کے تلاش کرنے سے اور آواز بلند کرنے سے آپ نے منع فرما دیا تھا)۔

لَادِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں بے گانہ کی طرف اپنا نسب لگانا (غیر شخص کو اپنا باپ بنانا یا غیر قوم میں اپنے آپ کو داخل کرنا) منع ہے۔ دِعْوَۃٌ بکسرۂ دال جھوٹا نسب بیان کرنا (جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ لوگ فخر کے لئے اپنے آپ کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتے تھے اور ان کو یہ غیرت نہیں آتی تھی کہ اپنی ماں پر زنا ثابت کرتے۔ اسلام کے زمانہ میں آنحضرت ﷺ نے یہ بری رسم موقوف فرمائی اور بچہ کو نسب اس کی ماں کے شوہر یا مالک سے قرار دیا اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا)۔

لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ - جو شخص جان بوجھ کر دوسرے شخص کو اپنا باپ بتلائے (حالانکہ وہ اس کا باپ نہ ہو تو) وہ کافر ہو گیا (اگر اس کام کو جائز سمجھ کر اس نے کیا اور جو برا سمجھ کر کیا تو کافر نہیں ہوا مگر کفر کے قریب ہو گیا۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کفران نعمت سے ہے یعنی اس نے ناشکری کی کہ اپنے اصلی باپ کا احسان نہ مانا دوسرے شخص کو باپ بنالیا۔ دوسری روایت میں یوں ہے فَلَيْسَ مِنَّا یعنی ایسا کرنے والا ہم لوگوں یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے کافروں کی رسم اور عادت اختیار کرلی اور اسلامی اخلاق کو چھوڑ دیا۔)

اَلْمُسْتَلَاطُ لَايَرِثُ وَ يُدْعٰى لَهٗ وَ يُدْعٰى بِهٖ - جو شخص کسی اور کا بیٹا بن گیا (حالانکہ وہ اس کا نسبی بیٹا نہ ہو تو) وہ وارث نہ ہو گا (کیونکہ شریعت اسلام میں متبنیٰ (لے پالک بیٹا) کوئی چیز نہیں ہے اس کا کچھ حق نہیں) البتہ اس کو پکار سکتے ہیں کہ فلانے کا بیٹا یا فلانے کا باپ (مثلاً زید نے عمرو کو بیٹا بنالیا تو عمرو کو ابن زید اور زید کو ابو عمرو کہہ کر پکار سکتے ہیں)۔ مگر افضل یہ ہے کہ اس کے حقیقی باپ بیٹے کی طرف نسبت کر کے پکاریں جیسے قرآن میں ہے ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ الآیہ[1]

مَنِ ادَّعٰى قَوْمًا لَيْسَ لَهٗ مِنْهُمْ نَسَبٌ - جو شخص ایسی قوم میں ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اس کا نسب نہ ملتا ہو۔

فَاَنَا وَلِيُّهٗ فَلْاُدْعٰى لَهٗ - میں اس کا ولی ہوں وہ میری طرف منسوب کیا جائے۔

دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ - اس کو ایک بلند درجہ والی خوبصورت عورت نے بلایا (یعنی حرام کاری کے لئے یا نکاح کرنے کے لئے)۔

لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ يَالَمَّا ادَّعٰى زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتُمْ - جب زیاد بن ابیہ کے نسب کا دعویٰ کیا گیا (معاویہ نے اس کو اپنا بھائی اور ابوسفیان کا بیٹا قرار دیا) یا زیاد نے نسب کا دعویٰ کیا یعنی ابوسفیان کا بیٹا بنا) تو میں ابوبکرہ صحابی سے ملا (یہ ابوعثمان کہتے ہیں جو اس حدیث کے راوی ہیں) اور میں نے کہا یہ تم لوگوں نے کیا کیا' اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ زیاد حضرت علیؓ کی طرف سے ملک ایران کا حاکم تھا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے بیعت کی تو معاویہ نے زیاد کو ڈرایا' زیاد نے لوگوں کو خطبہ سنایا کہ کلیجے چبانے والی کا بیٹا (ہندہ کی طرف اشارہ ہے جو معاویہ کی ماں تھی اس نے جنگ احد میں حضرت امیر حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا پھر چبا نہ سکی تو تھوک دیا اور یہ غصہ اس وجہ سے تھا کہ امیر حمزہؓ نے جنگ بدر میں اس کے باپ کو مارا تھا) مجھ کو ڈراتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے ہیں۔ جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ سے بیعت کرلی تو معاویہ کو زیاد کی طرف سے بڑی فکر ہوئی اس لئے کہ ایران کے قلعے مضبوط' مستحکم اور خزانے بھرپور تھے جو زیاد کے قبضہ میں تھے وہ معاویہ سے بخوبی لڑ سکتا تھا۔ معاویہ تھے پولیٹکل آدمی انھوں نے کیا تدبیر نکالی کہ مغیرہ کو زیاد کے پاس بھیجا اور بڑی مہربانی اور محبت آمیز باتیں کہلائیں آخر مغیرہ زیاد کو لے کر معاویہ کے پاس آگئے' اس وقت معاویہ

---

[1] انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو' یہی اللہ کے نزدیک حقیقی انصاف ہے۔ (م)

نے زیاد سے کہا تو تو میرا بھائی ہے- زیاد نے نہ مانا تب معاویہ نے اپنی بہن جویریہ بنت ابی سفیان کو زیاد کے پاس بھیج دیا وہ اس کے سامنے بے پردہ ہوگئی اور اپنے بال کھول ڈالے اور کہنے لگی تو میرا بھائی ہے میرے باپ نے خود مجھ سے یہ بیان کیا تھا- آخر زیاد ابوسفیان کا بیٹا بننے پر راضی ہوگیا تب معاویہ زیاد کو لے کر جامع مسجد میں آئے اور زیاد چار گواہ بنا کر لایا انھوں نے یہ گواہی دی کہ ابوسفیان نے اس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا اور زیاد سفیان ہی کا نطفہ ہے اس وقت معاویہ نے یہ فیصلہ سنایا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہے اور میرا بھائی ہے اس پر ایک شخص نے اعتراض کیا اور کہا معاویہ تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ بچہ کا نسب ماں کے شوہر یا مالک سے لگتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں- معاویہ نے اس کو برا بھلا کہا گالیاں دیں اور گواہی کے موافق یہ حکم نافذ کر دیا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہی ہے اس کے بعد زیاد کو بصرہ کا حاکم بنایا- کرمانی نے کہا ابوبکرہ صحابی زیاد کے اخیافی بھائی تھے اس لئے ابوعثمان نے ان پر انکار کیا وہ یہ سمجھے کہ شاید ابوبکرہ بھی اس کارروائی میں شریک اور راضی تھے حالانکہ ابوبکرہؓ نے جب زیاد کی یہ کارستانی دیکھی تو اس سے ملاقات ترک کر دیا اور قسم کھالی کہ عمر بھر اس سے بات نہیں کرے گا)-

مترجم: - کہتا ہے کہ اسی زیاد کا بیٹا عبیداللہ تھا جو لشکر عظیم لے کر امام حسینؓ سے لڑا اور آپ کو شہید کرایا عبیداللہ کے کرتوت سے تو یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کا باپ حرام زادہ تھا اور معاویہ کی کارروائی بباطن صحیح تھی گو ظاہر شرع کے رو سے غلط اور خلاف قانون تھی اس روایت سے انصاف پسند لوگ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ معاویہ کس قسم کے آدمی تھے اور وہ خلفائے راشدین میں سے شمار ہونے کے قابل ہیں یا نہیں' اہل سنت کے عقائد کے کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ معاویہ دنیاوی بادشاہوں میں سے تھے نہ کہ خلفائے راشدین میں سے اس لئے کہ خلافت راشدہ امام حسن علیہ السلام پر ختم ہوگئی اور حدیث شریف کا بھی یہ مضمون ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جو لکھا ہے اما خلافة معاوية فصحيحة ثابتة بعد خلع الحسن بن علي تو یہ حدیث نبویؐ کے خلاف ہے الخلافة بعدی ثلثون سنة- اس وجہ سے ہم حضرت شیخ کا قول قبول نہیں کر سکتے اور جب معاویہ باوجود قریشی ہونے کے خلیفہ نہ ہوئے تو اور کوئی مغل یا ایرانی یا افغانی ڈاڑھی منڈا شرع کے خلاف چلنے والا کیونکر خلیفۃ المسلمین ہوسکتا ہے- غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ اگر کفر نہ کرتا تو اس کو بادشاہ اسلام کہیں گے-

اَدْعُوْکَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ - میں تجھ کو اسلام کے کلمہ کی طرف بلاتا ہوں (لا اله الا الله محمد رّسول الله کی گواہی دینے پر' ایک روایت میں بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ ہے یعنی اس کلمہ کی طرف جو اسلام کا داعی ہے-)

لَيْسَ فِي الْخَيْلِ دَاعِيَةٌ لِعَامِلٍ - زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو گھوڑوں میں کوئی دعویٰ نہیں ہے (یعنی گھوڑوں کی زکوٰۃ کا وہ مطالبہ نہیں کرسکتا کیونکہ ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ گھوڑوں کی نسل دار السلام میں بڑھے اور جنگ کے وقت گھوڑوں کی قلت نہ ہو)-

اَلْخِلَافَةُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْاَنْصَارِ - خلافت قریش میں رہے گی اور حکومت (جیسے قضاء اور نیابت اور صوبہ داری) انصار میں (اس لئے کہ ان میں فقیہ بہت ہوں گے)-

وَالدَّعْوَةُ فِي الْحَبَشَةِ - اور اذان دینا حبش کے لوگوں میں (اس لئے کہ حضرت بلالؓ حبشی تھے تو ان کا دل خوش کرنے کے لئے یہ فرمایا)-

لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ - اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ پیغمبر کی دعا نہ ہوتی (کہ مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے) البتہ صبح کو وہ شیطان بندھا ہوا رہتا (جس نے نماز میں آپ کو ستایا تھا) اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھیلتے-

سَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَشَارَةُ عِيْسٰى - میں تم سے اپنا اگلا حال بیان کروں میں اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی دعا ہوں- (انھوں نے یہ دعا کی تھی ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم

ایاتک الآیہ[1]) اور عیسیٰ پیغمبر کی خوشخبری ہوں- (جس کا بیان اس آیت میں ہے **ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد**)-[2]

مترجم:- کہتا ہے نصاریٰ نے ضد اور ہٹ دھرمی سے انجیل پاک کی اس آیت میں تحریف کر دی جس میں آنحضرت ﷺ کا نام لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی تھی اور اس کے بدلے فارقلیط کا لفظ رکھ دیا- یعنی تسلی دینے والا- بعض نے کہا اس کے بھی معنی سراہا ہوا کے ہیں اور یہی معنی محمدؐ کے بھی ہیں- برنباس کی انجیل میں صاف آنحضرت ﷺ کا نام مبارک مذکور ہے مگر پادریوں نے اس انجیل کو غیر معتبر قرار دیا اور چھپا رکھا یہ بھی ان کی ایک ہٹ دھرمی ہے جہاں اور ہٹ دھرمیاں ہیں حالانکہ برنباس خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھے ان کی انجیل تو غیر معتبر ہو اور دوسرے لوگوں کی جو حواری بھی نہ تھے ان کی انجیلیں معتبر ہوں اللہ تعالیٰ ان کو عقل سلیم دے' کوئی ان سے پوچھے کہ جب تم موسیٰ' داؤد اور ابراہیم علیہم السلام اور بنی اسرائیل کے اگلے تمام پیغمبروں کی نبوت کو مانتے ہو تو آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ جو کام حضرت محمد ﷺ نے دس برس میں کیا اس کا عشر عشیر بھی اگلے پیغمبروں نے نہیں کیا- آپ امی تھے مگر ایسا کلام آپ نے سنایا کہ اب تک بڑے بڑے عالم اور فاضل اس کا لوہا مانتے ہیں اور عرب کے تمام فصحاء اور بلغا اور شاعر پڑھے لکھے لوگ اس کی سی ایک سورت نہ بنا سکے کیا یہ باتیں ایک سمجھ دار بے تعصب شخص کو آپ کی نبوت تسلیم کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں-

لَيْسَ بِرِجْزٍ وَّلَا طَاعُوْنٍ وَّلٰكِنَّهٗ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ- (معاذ بن جبل جب طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو کہنے لگے) یہ طاعون پروردگار کا عذاب نہیں بلکہ (مومنوں کے لئے) پروردگار کی رحمت ہے- (کیونکہ اس میں جلدی سے وصال ہو جاتا ہے بہت دنوں تک بیماری کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی) اور تمہارے پیغمبرؐ کی دعا ہے آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ میری امت کو (جب تو فنا کرنا چاہے تو) برچھے کی مار اور طاعون سے فنا کر (خسف اور مسخ سے ان کو بچائے رکھ)-

فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ- کیونکہ ان کی یعنی اہل سنت کی دعا پیچھے سے ان کی حفاظت کرتی ہے-

اَكْثَرُ دُعَائِيْ وَ دُعَاءُ الْاَنْبِيَاءِ بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ- میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی عرفات میں اکثر یہ دعا رہی ہے- **لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر**- (حالانکہ یہ کلمۂ تمجید ہے مگر اس کو بھی دعا فرمایا اس لئے کہ دعا کی طرح اس ذکر میں بھی ثواب اور اجر ہے اور) دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جب بندہ میری ثنا اور تعریف میں مشغول ہو کر مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے تو میں مانگنے والوں میں سب سے زیادہ کے برابر اس کو دوں گا-)

وَيْحَكَ يَا عَمَّارُ يَدْعُوْ اِلَى اللّٰهِ وَ يَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ- ہائے افسوس عمار وہ تو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا (کہے گا امام برحق کی اطاعت کرو جو موجب رضا اور تقرب الٰہی ہے) اور لوگ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے (امام کی نافرمانی اور بغاوت کی طرف- یہ آنحضرت ﷺ نے جنگ صفین کی طرف اشارہ فرمایا جس میں عمار حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں تھے اور انھی کے طرف سے لڑ کر شہید ہوئے- معلوم ہوا حضرت علیؓ کا گروہ حق پر اور ناجی تھا اور معاویہ کا گروہ باغی اور طاغی تھا- کرمانی نے کہا لیکن معاویہ کا گروہ بھی معذور تھا ان سے اجتہاد میں خطا ہوئی)-

مترجم:- کہتا ہے یہ صریح انصاف سے چشم پوشی ہے- معاویہ نے اس حدیث کی کہ **تقتلک الفئة الباغية** یہ تاویل کی کہ باغیہ بغاء سے ہے بمعنی طلب یعنی **الطالبة لدم عثمان** نہ بغی سے بمعنی سرکشی اور بغاوت حالانکہ یہ تاویل خود

[1] اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیجے جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے..... (البقرہ:۱۲۹)

[2] الصف:۶ (م)

حدیث سے باطل ہوتی ہے کہ عمار لوگوں کو بہشت کی طرف بلائے گا اور لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بائیں گے کیونکہ طلب دم عثمان باعث دخول نار نہیں ہے بلکہ بغاوت' سرکشی اور تعجب ہے کہ معاویہ باوصف عالم' فاضل اور اہل لسان ہونے کے ایسی کھلی بات کو نہ سمجھے ہوں اس لئے کہ جہاں تک میری سمجھ کام کرتی ہے وہ یہ ہے کہ معاویہ طالب خلافت اور حکومت تھے اور انھوں نے حکومت حاصل کرنے کے لئے ایسی فاسد تاویل کی اور عام لوگوں کو دھوکے اور مغالطہ میں ڈال دیا اس پر بھی ہم ان کا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور ان کا سب وشتم نہیں کرتے نہ ان کی مدح وثنا کرتے ہیں بلکہ سکوت اولیٰ سمجھتے ہیں)-

یَقْتَتِلُ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ- دو گروہ (میری امت کے) لڑیں گے ان کا دعوٰی ایک ہی ہوگا- (دونوں فریق اسلام کا دعوٰی کریں گے یا دونوں حق پر ہونے کا اور مخالف کے باطل پر ہونے کا' یہ بھی معاویہ اور جناب امیرؓ کی جنگ کی طرف اشارہ ہے)-

رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ- پوری دعا کے صاحب' پوری اس کو اس لئے کہا کہ اسلام کے دونوں عقیدے اس میں جمع ہیں یعنی توحید اور رسالت-

اِنَّ نِسَاءً يَّدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ- بعض عورتیں راتوں کو چراغ منگوا کر خون کا رنگ دیکھتیں ہیں (کہ پاک ہوئیں یا نہیں- حضرت عائشہؓ نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ رات کو خالص سفیدی کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے ایسا نہ ہوا بھی حیض باقی ہو اور وہ اپنی آپ کو پاک سمجھ کر نماز پڑھ لیں مفت میں گناہ گار ہوں)-

كُنَّا مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ دَعْوَةٍ- ہم ایک ضیافت میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے-

نَزَلَتْ فِى الدُّعَاءِ- یہ آیت وَلَا تجهر بصلوٰتك ولا تخافت بها[1] دعا کے باب میں اتری ہے (تو صلوٰۃ سے مراد اس آیت میں دعا ہے)-

لَوْلَا اِنِّىْ نُهِيْتُ لَدَعَوْتُ بِهٖ- اگر موت کی آرزو کرنا منع نہ ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا (کیونکہ وہ بیماری کی سخت تکلیف میں مبتلا تھے)-

يَدْعُوْ عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ- اخیر تک- آنحضرت ﷺ صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو پر جو ابوجندل کے باپ تھے اور حارث بن ہشام پر جو ابوجہل کے بھائی تھے (نام لے لے کر) بددعا کرتے تھے (اس وقت یہ آیت اتری لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ[2] اخیر تک- اور فتح مکہ کے بعد یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے)-

لِكُلِّ نَبِىٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ- ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے (اور میں نے اس کو آخرت کے لئے اٹھا رکھا ہے) (طیبی نے کہا مراد وہ دعا ہے جو پیغمبر اپنی قوم کی ہلاکت کے لئے کرتے ہیں اور امت سے امت دعوت مراد ہے نہ امت اجابت- اب یہ جو منقول ہے کہ آپ نے مضر قبیلے پر بددعا کی تو یہ ان کی ہلاکت کے لیے نہ تھی بلکہ اس لئے کہ وہ شرارت سے باز آئیں توبہ کریں اور رعل اور ذکوان قبیلوں پر بددعا خاص ان پر تھی نہ ساری امت پر اور وہ بددعا قبول بھی نہیں ہوئی بلکہ یہ آیت اتری لیس لک من الامر شیء)-

اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ- اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں (تیری آنکھیں اچھی ہو جاتی ہیں لیکن صبر کرنا بہتر اور باعث مزید اجر ہے- اس حدیث سے توسل کا جواز نکلتا ہے کیونکہ اس میں یہ بھی ہے اتوجه اليك بنبيك محمد نبى الرحمة[3] اور اس پر سب علماء متفق ہیں کہ زندہ شخصوں کا جو نیک اور صالح ہوں توسل کرنا درست ہے اور مردوں کے ساتھ توسل کرنے میں اختلاف ہے- لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے

---

[1] اپنی نماز کو بلند آواز سے پڑھ نہ بالکل پوشیدہ- (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

[2] آل عمران: ۱۲۸

[3] ''میری تیری طرف تیرے نبی' نبی رحمتؐ کے ذریعے متوجہ ہوتا ہوں'' اول تو اس حدیث کی سند پر محدثین کا کلام ہے- اگر بالفرض یہ صحیح بھی تسلیم کر لیں تو اس سے دعا کروانے کا ثبوت ملتا ہے جیسے اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِىْ. آپؐ میرے لئے اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ مجھے صحت دے- (م)

کہ وہ بھی جائز ہے- امام شوکانیؒ وغیرہ محققین اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے اور عثمان بن حنیف نے یہ دعا آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد ایک شخص کو تعلیم کی تھی اس سے بھی جواز نکلتا ہے)-

دَعْوَةٌ اَرْجُوْبِهَا الْخَيْرَ- ایک دعا جس سے مجھ کو بہت مال ملنے کی توقع ہو (اس شخص نے بڑی نعمت یہی سمجھی آنحضرت ﷺ نے اس کو رد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بڑی نعمت بہشت میں داخل ہونا ہے)-

واقعہ:- حیدرآباد دکن میں ایک صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں تھے وہ بہت وظیفہ پڑھا کرتے تھے' ایک بار میں نے ان سے پوچھا آپ اتنا وظیفہ کیوں پڑھتے ہیں' انھوں نے کہا دو باتوں کا مجھ کو حق تعالیٰ سے سوال ہے- ایک یہ کہ مجھ کو اَسی لاکھ اشرفیاں مل جائیں تاکہ میں بغداد کے حوالی میں ایک نہر ہے اس کو خرید لوں- دوسری یہ کہ رئیس حیدرآباد یعنی نواب نظام الملک بہادر میرے پاس آیا جایا کریں- یہ سن کر میں نے کہا آپ تو اس لئے وظیفہ پڑھتے ہیں اور میں اس لئے پڑھتا ہوں کہ اَسی لاکھ اشرفیاں مجھ کو ہرگز نہ ملیں اور نواب نظام کبھی میرے پاس نہ آئیں اس پر ایک بڑا قہقہہ ہوا- پھر میں نے ان سے کہا مجھ کو سخت افسوس ہے کہ آپ اتنے بڑے بادشاہ سے ایسی حقیر شی اسی لاکھ اشرفیاں طلب کرتے ہیں- اجی حضرت اس کی رضامندی کا سوال کرو اَسی لاکھ اشرفیاں لے کر ہم کیا کریں گے لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہِ-

اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا- تو اللہ کا برابر والا سمجھ کر کسی کو پکارے-

دُعَاءُ دَاوُدَ اَنْ لَّايَزَالَ مِنْ ذُرِّيَتِهٖ نَبِيٌّ- (ہم کو آپ پر ایمان لانے سے) داؤد پیغمبر کی یہ دعاء روکتی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوتا رہے (یہ یہود کا جھوٹ عذر تھا- اول تو حضرت داؤد علیہ السلام ایسی دعا کیونکر کر سکتے تھے جب آپ تورات اور زبور میں آنحضرت ﷺ کی بشارت معلوم کر چکے تھے' دوم اگر بالفرض کی بھی ہو تو ان کا مطلب یہ ہوگا کہ خاتم الانبیاء کے ظہور تک نبوت ان کے خاندان میں قائم رہے اور یہ دعا پوری ہوئی)-

وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ- تجھ کو پکارنے والوں کی یعنی مؤذنوں کی آوازیں-

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ- دعا شرعی عبادت ہے (تو وہ غیر خدا سے شرک ہوگی جیسے کوئی غیر خدا کے لئے نماز پڑھے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا اس کے نام پر جانور کاٹے لیکن دعائے لغوی یعنی ندا وہ مراد نہیں ہے اس لئے کہ وہ عبادت نہیں ہے اور غیر خدا کے لئے بھی ہو سکتی ہے ایک روایت میں اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ- ہے یعنی دعا عبادت کا مغز ہے)-

قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ- کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے (سنت نبوی سے تجاوز کریں گے گھنٹوں ڈھیلہ سکھاتے پھریں گے پھر بھی قطرے کا وہم ان کا باقی رہے گا اور دعائیں لمبی چوڑی مقفّی اور مسجع ایجاد کریں گے بے محل دعائیں کریں گے یعنی جن موقعوں پر آنحضرت ﷺ سے دعا کرنا منقول نہیں ہے)-

اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ- اللہ سے دعا کرو قبول ہونے کا یقین رکھ کر یا اس کے شرائط بجا لا کر اکل حلال' صدق مقال و رعایت آداب وغیرہ-

ثَلٰثَةٌ لَّا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ- تین آدمیوں کی دعاء رد نہیں ہوتی ضرور قبول ہوتی ہے- ایک تو روزہ دار کی- (افطار کے وقت)' دوسرے بادشاہ عادل کی' تیسرے مظلوم کی- (ایک روایت میں باپ کی بیٹے کے لیے اور ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے تو وہ بطریق اولیٰ رد نہ ہوگی)-

اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ- بہتر دعاء اللہ کا شکر کرنا ہے (اس کی ثنا و صفت بیان کرنا کیونکہ قرآن میں ہے لئن شکرتم لا زیدنکم[1] تو بن مانگے اس میں مطلب حاصل

---

[1] اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں مزید نوازوں گا-

ہوتا ہے)۔

لَا یَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ - امام خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور سب مقتدیوں کے لئے۔ بعض جاہل اماموں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز کے بعد دعاء کرتے ہیں۔ اللّٰھم اغفرلی یااللّٰھم ادخلنی الجنة اس سے منع فرمایا۔ امام کو صیغۂ جمع کہنا چاہیئے جیسے اللّٰھم اغفرلنا یا اللّٰھم ادخلنا الجنة)۔

لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ - اپنے آپ کو مت کوسو (اپنے لئے بددعا نہ کرو جیسے خدا کرے میں مر جاؤں، تباہ ہو جاؤں یا میت کے حق میں بری بات مت کہو کہ اس کا وبال تم پر پڑے)۔

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ - قضاء کو پھیرنے والی دعا کے سوا کوئی چیز نہیں (مراد قضائے معلق ہے کیونکہ قضائے مبرم ٹل نہیں سکتی - یا پھیرنے سے یہ مراد ہے کہ دعا سے وہ آسان ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر صبر دیتا ہے۔ یا قضاء سے مراد وہ آفت ہے جس سے آدمی کو ڈر ہو نہ کہ قضائے ربانی)۔

وادْعُوا اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا - اللہ سے دعا کرو ہمارے بعد والوں کہ ہم میں سے کرے (یعنی ہمارے بعد جو لوگ دنیا میں آئیں وہ ہمارے طریق پر مسلمان ہوں)۔

دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یُسْتَجَابُ وَ اِنْ کَانَ کَافِرًا - مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے گو وہ کافر ہو۔ (بعض نے کہا کافر سے مراد ناشکرا ہے کیونکہ قرآن میں ہے وما دعاء الکفرین الا فی ضلٰل[1] بعض نے کہا یہ آیت کے خلاف نہیں ہے آیت سے یہ مراد ہے کہ کافروں کا دوزخ میں چلانا دعا کرنا بے کار ہوگا اس کی کچھ شنوائی نہ ہوگی)۔

اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ - مظلوم کی بددعا سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔

وَالدَّعْوَةُ فِی الْاَنْصَارِ - پکارنا مدد کرنا انصار میں ہے۔

دُعَاةٌ اِلٰی اَبْوَابِ جَهَنَّمَ - دوزخ کے دروازوں کی طرف بلانے والے۔ (مراد وہ امراء اور سردار ہیں جو لوگوں کو گمراہی کی طرف کھینچیں گے جیسے خوارج، قرامطہ وغیرہ میں گزر چکے ہیں۔)

اُدْعِیْ خَابِزَةً - ایک روٹی پکانے والی اور بلالے (ایک روایت میں اُدْعُوْنِیْ ایک میں اُدْعُنِیْ ہے۔ یعنی میرے لئے ایک روٹی بنانے والی بلالو یا بلالے۔)

اِجَابَةُ الدَّاعِیْ - دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا۔

وَلَمْ یُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰی - جس نے دعوت قبول نہیں کی وہ گنہگار رہا۔ (امام بغوی نے شرح السنة میں کہا دعوت قبول کرنا واجب ہے جیسے دعوت میں جانا لیکن کھانا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ بعض نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا مستحب ہے اور بعض بزرگوں نے دعوت قبول نہیں کی جب ان سے کہا گیا کہ سلف کے مسلمان تو دعوت قبول کرتے تھے۔ انھوں نے یہ جواب دیا کہ سلف کے مسلمان یعنی اگلے لوگ محبت اور برادری بڑھانے کے لئے دعوت کرتے تھے اور تم تو فخر اور مباہاۃ کے لئے دعوت کرتے ہو۔)

مترجم:- کہتا ہے جو مسلمان اسلامی اخوت کے راہ سے اللہ کی رضامندی کے لئے دعوت کرے اس کی دعوت قبول کرنا واجب ہے خصوصاً جب وہ ایک غریب شخص ہو لیکن ان امرا اور متکبرین کی دعوت جو فخر اور تکبر کی راہ سے ایک دوسرے پر فوقانیت جتانے کو کی جائے یا دنیوی غرض اس میں مرکوز ہو تو ایسی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعض حالات میں قبول نہ کرنا بہتر ہے، کسی بزرگ نے فرمایا التکبر مع المتکبرین۔[2] عبادت ہمارے زمانہ میں دنیا دار امیر اور نواب تو ایک طرف رہے بعض نام کے فقیروں اور درویشوں کا بھی دماغ چل گیا ہے وہ اپنے آپ کو بڑے درجہ کا شخص تصور

---

1. (حقیقی) کافروں کی دعا بے کار ہے۔ (م)
2. تکبر اہل تکبر کے ساتھ ہے۔ (م)

کرتے ہیں اور دعوت بھی انہی دنیا کے کتوں کی کرتے ہیں جن سے ان کو دنیوی منفعت حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے' ایسے لوگوں کی دعوت رد کرنا اور ان کو حقیر بنانا باعث اجر ہے- بات یہ ہے کو جو عالم یا درویش اپنی روٹی محنت سے پیدا کرتا ہے اور دنیا داروں کی پرواہ نہیں کرتا فی الحقیقت وہی عالم اور درویش واجب التعظیم ہے اور اس کی صحبت باعث بہبودی آخرت ہے اور جو عالم یا درویش اپنے علم یا درویشی کے پردے میں دنیا کا طالب اور دنیا داروں کے طرف مائل ہے اس سے دور رہنے میں آخرت کی بھلائی ہے- پروردگار ایسے ریا کار اور مکار عالموں اور درویشوں سے بچائے رکھے-

اَسْئَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ- میں ان سے یہ پوچھوں کہ کافروں کو لڑائی سے پہلے جو دعوت دی جاتی ہے یعنی اسلام کی دعوت-

حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ- جمعہ میں کسی مطلب سے حاضر ہوا-

اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ- جب تو کسی بیمار کے پاس جائے تو اس سے دعا کا طالب ہو (یعنی اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے کیونکہ بیمار کی دعا قبول ہونے کی زیادہ توقع ہے)-

مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْعُوْ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَاسَئَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِثْلَهٗ- جب کوئی مسلمان دعا کرے تو اللہ تعالےٰ یا تو اس کا سوال پورا کرے گا یا ویسی ہی درجہ کی آفت یا مصیبت جو اس پر آنے والی ہے اس کو روک دے گا- (بہرحال مسلمان کی دعا بے کار نہیں جاتی)-

مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ- بشرطیکہ گناہ کی بات کی دعا نہ کرتا ہو یا ناطہ کاٹنے کی-

مَالَمْ يَعْجَلْ یا مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ- بشرطیکہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول ہی نہیں کی (اللہ تعالیٰ کے پاس ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے بندے کو اپنے مالک سے ناامید نہ ہونا چاہیئے نہ مانگنے اور دعا کرنے سے اکتا جانا چاہئے بلکہ برابر مانگتے رہنا چاہیے اور امید قائم رکھنا چاہئے' دیکھو بڑے بڑے پیغمبروں کی دعائیں چالیس چالیس برس کے بعد قبول ہوئی ہیں)-

لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ- اللہ تعالےٰ کو اس سے زیادہ پسند کوئی بات نہیں ہے کہ اس سے دعا کی جائے (کیونکہ اس میں بندگی کا اظہار ہے تمام فقہاء اور محدثین اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور یہی حق ہے لیکن درویشوں کا ایک فرقہ اس طرف گیا ہے کہ سکوت اور رضا بقضائے الٰہی زیادہ افضل ہے)-

مترجم:- کہتا ہے یہ فرقہ صریح غلطی پر ہے- انبیاء اللہ سے زیادہ مقرب کوئی نہیں ہے اور وہ ہمیشہ دعا اور سوال کرتے رہے البتہ جو شخص ایسے مرتبہ پر پہنچ جائے کہ اس کو پروردگار اپنا ارادہ اور منشا معلوم کرا دیتا ہو تو اس کے حق میں سکوت اس وقت تک بہتر ہوگا جب تک پروردگار کا منشاء سکوت کا ہو پھر جب دعا کا منشاء ہو تو اس کے حق میں بھی دعا کرنا افضل ہوگا-

كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ- اخیر تک- آنحضرت ﷺ سختی اور مصیبت میں یہ دعا پڑھتے تھے لا الٰه الا اللّٰه العلیّ العظیم لا الٰه الا اللّٰه ربّ العرش العظیم لا الٰه الا اللّٰه ربّ السمٰوات السّبع والارض و ربّ العرش الکریم والحمدللّٰه ربّ العٰلمین (ایک روایت میں یوں ہے لا الٰه الا اللّٰه الحلیم الکریم لا الٰه الا اللّٰه ربّ السمٰوات السّبع و ربّ العرش العظیم والحمدللّٰه ربّ العٰلمین- حالانکہ یہ دعا نہیں ہے بلکہ ایک ذکر ہے مگر دوسری حدیث میں ہے کہ جو میرے ذکر میں مشغول رہ کر سوال نہ کر سکے اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا- تو دعا کا فائدہ اس سے حاصل ہوا اسی لئے اس کو دعا فرمایا- بعض نے کہا اس ذکر کے بعد جو مطلب ہو وہ پروردگار سے مانگے)-

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ- دعا عبادت کا مغز ہے (اس کا جوہر ہے باقی ارکان عبادت کے سب درجہ میں کم ہیں تو جب عبادت غیر خدا کی شرک ٹھہری تو غیر خدا سے دعا کرنا بطریق اولیٰ شرک ہوگا)-

مَنْ ذَالَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ- کون مجھ سے

دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔

اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ - جب اس نام سے اس کو پکارو تو وہ قبول کرے (مطلب پورا کرے)۔

اَسْمَعُ الدُّعَاءِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ - سب سے جلد جو دعا سنی جاتی ہے وہ دعا ہے جو رات کے درمیان میں ہو (جب لوگ سوتے ہوں اور تنہائی اور حضور میں مزہ آرہا ہو آدھی رات سے لے کر طلوع فجر تک)۔

دَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُمْنٰی وَ دَعَابِھَا - اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت اٹھائی اس سے دعا کی۔

اَلدُّعَاءُ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ یَنْزِلْ - دعا ہر حال میں مفید ہے اس بلا کے لئے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری۔

کَیْفَ الدَّعْوَۃُ اِلَی الدِّیْنِ قَالَ یَقُوْلُ اَدْعُوْکَ اِلَی اللّٰہِ وَ اِلٰی دِیْنِہٖ - (امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا) دین کی دعوت کیونکر دیں؟ انھوں نے کہا یوں کہۂ میں تجھ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ - تیری پناہ ان گناہوں سے جو دعا کو رد کر دیتے ہیں (قبول نہیں ہونے دیتے)۔ (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا وہ گناہ یہ ہیں بد نیتی' بدخصلتی' دعا کی قبولیت پر یقین نہ رکھنا' مسلمان بھائیوں سے نفاق رکھنا (ظاہر میں دوست باطن میں بدخواہ) نماز میں دیر کرنا)۔

اَلدُّعَاءَ الَّذِیْ عَلَّمَہٗ جِبْرِیْلُ لِیَعْقُوْبَ - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جو دعا حضرت یعقوب علیہ السلام کو سکھلائی (اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے ان کے دونوں بیٹوں کو ملا دیا وہ یہ ہے یامن لا یعلم احد کیف ھو الا ھو یا من سد السماء بالھواء وکبس الارض علی الماء واختار لنفسہ احسن الاسماء ائتنی بفلان بن فلان - فلاں بن فلاں کی جگہ جس کا حاضر کرنا مقصود ہو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے)۔

ھُوَ مِنِّیْ عَلٰی دَعْوَۃِ الرَّجُلِ - اس میں اور مجھ میں اتنا فاصلہ ہے جہاں تک آدمی کی آواز پہنچتی ہے۔

دَعْوٰی - کسی پر اپنا حق بیان کرنا - اس کی جمع دَعَاوِیْ بہ فتحہ وکسرۂ دال۔

اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ - گواہی (بار ثبوت) ہمیشہ مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر (جب وہ منکر ہو اور مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو' یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے قانون عدالت کی جس سے ہزاروں مسئلے نکلتے ہیں مثلاً اگر مدعی علیہ مدعی کے روپیہ کا اقرار کرے لیکن کہے کہ میں اس کو ادا کر چکا ہوں تو اب وہ ادا کا مدعی ہو جائے گا اور بار ثبوت اس پر لوٹ جائے گا اور اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعی سے قسم لی جائے گی۔

دَعِیٌّ - جو جھوٹا دعویٰ نسب کا کرے اس کی جمع اَدْعِیَاءٌ ہے اور منہ بولے بیٹے یعنی متبنیٰ کو بھی کہتے ہیں۔

باب الدال مع الغین

دَغْرٌ - ہٹانا' دبانا' ملانا' گھونٹنا' گھس آنا۔

دَغَرٌ - تابعدار رہنا' بدخلق ہونا' گھس جانا۔

لَاتُعَذِّبَنَّ اَوْلَادَکُنَّ بِالدَّغْرِ - اپنی اولاد کو ان کا حلق دبا کر تکلیف مت دو (عرب لوگوں کی عورتیں جب بچوں کو حلق کی بیماری ہوتی تو انگلی اندر ڈال کر ورم کو دباتیں اور کوئے کو اوپر اٹھا دیتیں آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور دواؤں سے علاج کرنے کا حکم دیا)۔

عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذِہِ الْعُلُقِ - تم اپنی اولاد کے حلق کا علاج اس طرح دابوں سے کیوں کرتی ہو۔

عُذْرَۃ - حلق کی بیماری۔

لَاقَطْعَ فِی الدُّغْرَۃِ - اچک لے جانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (کیونکہ وہ چوری نہیں ہے)۔

لَاقَطْعَ فِی الدِّغَارَۃِ الْمُعْلِنَۃِ - علانیہ اچک لے جانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (دوسری سزا جو امام مناسب سمجھے دی جائے گی)۔

دَاغِرٌ - ذلیل اور خوار جیسے دَاخِرٌ اور صَاغِرٌ۔

دَغْفَقَةٌ- خوب بہانا' زور سے برسنا-

فَتَوَضَّانَا كُلُّنَا مِنْهَا وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً نُدَغْفِقُهَا دَغْفَقَةً- ہم چودہ سو آدمی تھے ہم سب نے اس میں سے وضو کیا اور پانی خوب بہایا- (عرب لوگ کہتے ہیں

دَغْفَقَ الْمَاءَ- اس نے خوب پانی لنڈھایا-

فُلَانٌ فِيْ عَيْشٍ دَغْفَقٍ- وہ اچھے کشادہ عیش میں ہے (یعنی فراغت کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے)-

دَغْلٌ یا دَغَلٌ- کسی چیز میں بگاڑ کا مادہ آ جانا اصل میں دَغَلٌ گنجان جھاڑی کو کہتے ہیں کیونکہ ایسے مقام میں اکثر بدمعاش چھپے رہتے ہیں- دَغَلٌ کے معنی کینہ' بیر اور مکر و فریب بھی ہو گئے ہیں- چنانچہ حدیث میں ہے اِتَّخَذُوْا دِيْنَ اللّٰهِ دَغَلًا- انھوں نے اللہ کے دین کو مکر اور فریب کا ذریعہ بنا لیا (ظاہر میں عمامہ اور دستار ریش دم حمار سے زیادہ دراز اور دل میں مکر اور فریب' دنیا کمانے کی غرض معاذ اللہ)- عرب لوگ کہتے ہیں اَدْغَلْتُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ- میں نے اس کام کو بگاڑ دیا (اس میں فساد کا مادہ گھسیڑا)-

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالْمُدْغِلِ- مسلمان فسادی نہیں ہوتا- (بنے ہوئے کام کو بگاڑنے والا) (اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور کسی مسلمان کے کام کو بگاڑنے اور اس میں خرابی ڈالنے سے بچے رہنا چاہیے ورنہ ان کا ایمان رخصت ہو جائے گا)-

فائدہ:- میں نے سنا ہے کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ مسجد بنانا چاہتا تھا لیکن دوسرے فریق نے محض تعصب اور نفسانیت سے حکام وقت کو جو دوسرا دین رکھتے تھے اغوا کر کے مسجد کا بنانا موقوف کرا دیا اور مسجد کا پھاٹک کھدر رہا تھا اور یہ فریق بڑی خوشی سے اس کو دیکھ رہا تھا واہ ری مسلمانی۔

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر درپئے امروز بود فردائے![1]

لعنت خدا کی ایسے نام کے مسلمانوں پر-

دَغْمٌ- ڈھانپ لینا' توڑ ڈالنا' منہ کالا کرنا' ذلیل کرنا' ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑ دینا- اسی سے ہے اِدْغَامٌ یعنی ایک جنس کے دو حرفوں کو ملا دینا' مشدد کر دینا-

اِنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَدْغَمَ- آنحضرت ﷺ نے ایک مینڈھے کی قربانی کی جس کے ناک اور ٹھڈی کے تلے سیاہی تھی (باقی سفید چت کبرے مینڈھے کی)-

دُغْمٌ- سفید اور صحیح دُغْمٌ ہے عین مہملہ سے-

باب الدّال مع الفاء

دَفَاءٌ یا دُفُوْءٌ یا دَفَاءَةٌ- گرم ہونا' گرمی لگنا-

اِدْفَاءٌ اور تَدْفِئَةٌ- گرم کرنا-

اُتِيَ بِاَسِيْرٍ يُرْعَدُ فَقَالَ لِقَوْمٍ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاَدْفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَتَلُوْهُ فَوَدَاهُ- آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قیدی کو لے کر آئے وہ (سردی سے) کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا لے جاؤ اس کو اَدْفُوْهُ یعنی گرم کرو- انھوں نے کیا کیا کہ اس کو لے جا کر قتل کر دیا (وہ اَدْفُوْهُ کا معنی اُقْتُلُوْهُ سمجھے- یمن والوں کی زبان میں اِدْفَاءٌ قتل کو کہتے ہیں) آخر آپ نے اس کی دیت ادا کی-

لَنَا مِنْ دِفْئِهِمْ وَ صِرَامِهِمْ- ہم ان کے اونٹ اور بکریاں لے لیں گے اونٹوں کو دِفَاءٌ اس لئے کہا کہ ان کے بالوں سے لوگ گرم ہوتے ہیں سردی کا بچاؤ ہوتا ہے-)

ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ- آنحضرت ﷺ غسل کر کے میرے جسم سے گرمی لیتے ابھی میں نے غسل نہ کیا ہوتا (اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنبی کا جسم نجس نہیں ہے' اسی طرح اس کا پسینہ)-

اَلدِّفْءُ- گرمی' جانور کی نسل-

وَكَانَ لَا تُدْفِئُهٗ فِرَاءُ الْحِجَازِ- حجاز کی پوستینیں آپ کو گرم نہیں کرتی تھیں-

دَفْدَفَةٌ- جلدی چلنا-

---

[1] اگر مسلمانی یہی ہے جو حافظ (شیرازی) نے اختیار کر رکھی ہے تو پھر افسوس ہے اگر آخرت کے آنے کی بات صحیح ہو-(م)

وَاِنْ دَفْدَفَتْ بِهِمُ الْهَمَالِيْجُ - اگر چہ ترکی گھوڑے ان کو لے کر بھاگیں-

دَفْدَفه - ایک قسم کی دوڑ-

دَفِيْف - نرم چال-

دَفْرٌ - سینہ پر مار کر دھکیلنا' یا بدبودار ہونا-

دَفَرٌ - کیڑے پڑنا' ذلیل ہونا' بدبودار ہونا-

اَلْقِيْ اِلَيَّ ابْنَةَ اَخِيْ يَا دَفَارِ - اری بدبودار میری بھتیجی مجھ کو دے- دَفَارِ جیسے قَطَامِ- خراب بدبودار عورت' لونڈی' چھوکری کو اس سے خطاب کرتے ہیں اور دنیا کو بھی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل اور خوار ہے- دنیا کو اُمُّ دَفْرٍ بھی کہتے ہیں-

سَاَلَ كَعْبًا عَنْ وُلَاةِ الْاَمْرِ فَاَخْبَرَهٗ قَالَ وَادَفْرَاهُ وَادَفْرَاهُ - (حضرت عمرؓ نے) کعبؓ سے پوچھا آخرت میں حاکموں کا کیا حال ہوگا؟ انھوں نے بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا ہائے بدبوئے یا ہائے ذلت اور خواری (عرب لوگ کہتے ہیں دَفَرَهٗ فِيْ قَفَاهُ- اس کی گردن ناپی یعنی زور سے گردن پکڑ کر دھکیلا)-

اِنَّمَا الْحَاجُّ الْاَشْعَثُ الْاَدْفَرُ - حاجی وہی ہے جس کا سر پریشان بدن میں سے بو آ رہی ہو (میلا کچیلا)-

يُدْفَرُوْنَ فِيْ اَقْفِيَتِهِمْ دَفْرًا - دوزخیوں کو گردن پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیں گے-

اَلْقِيْ عَنْكِ الْخِمَارَ يَا دَفَارِ اَتَتَشَبَّهِيْنَ بِالْحَرَائِرِ - اے بدبودار اوڑھنی سر پر سے اتار تو آزاد بیبیوں کی طرح بنتی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی سے فرمایا)-

دَفِرٌ اور دَفِرَةٌ - بدبودار-

دَفْعٌ یا مَدْفَعٌ - زور سے ہٹانا- (بعض نے دَفْعٌ اور رَفْعٌ میں فرق کیا ہے کہ دَفْعٌ ایک امر کے آنے سے پہلے اس کے دور کرنے کو کہتے ہیں اور رَفْعٌ آنے کے بعد دور کرنے کو- مگر یہ فرق صحیح نہیں ہے دونوں صورتوں میں دَفْعٌ کا اطلاق ہوتا ہے' دینا' ادا کرنا' بچانا' جواب دینا' رد کرنا-

دَفَعَ مِنْ عَرَفَاتٍ - عرفات سے چلے (گویا اپنے آپ کو عرفات سے ہٹایا' یا اونٹنی کو وہاں سے چلایا)-

اِنَّهٗ دَافَعَ بِالنَّاسِ يَوْمَ مُؤْتَةَ - خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی جنگ جس دن ہوئی اس دن لوگوں کو بچایا- (ورنہ کافروں کا غلبہ ہو چکا تھا- مسلمانوں کے تین سردار زید بن حارثہ' جعفر طیار اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہو گئے تھے) ایک روایت میں زَافَعَ بِالنَّاسِ ہے یعنی لوگوں کو ہلاکت کے مقام سے ہٹایا-

اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا - عباسؓ اور علیؓ اگر تم چاہتے ہو تو میں آنحضرت ﷺ کو متروکہ جائداد تم دونوں کے حوالے کئے دیتا ہوں (یعنی انتظام کرنے کے لئے اور انہی مصارف میں صرف کرنے کے لئے جن میں آنحضرت ﷺ ان کو صرف کرتے تھے نہ بطور تملیک کے' کیونکہ پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا بموجب صحیح حدیث کے)-

اَوْ وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ - یا کسی چیز کو وقف کیا مگر اپنے قبضہ میں رکھا دوسرے کسی کے حوالہ نہیں کیا (تو یہ جائز ہے- کرمانی نے کہا اس سے ان حنفیوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں وقف اس وقت تک صحیح نہ ہوگا جب تک اس کا ولی کسی کو مقرر کر کے جائداد اس کو تفویض نہ کر دے)-

يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ - پہلا قطرہ خون کا گرتے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (یعنی غازی کے)-

فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ - ایک عورت اس طرح آئی جیسے کوئی اس کو دھکیل رہا ہے (یعنی جلدی جلدی دوڑتی ہوئی)-

خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَالَمْ يَاْثَمْ - تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے کنبے والوں کی حمایت کرے (دشمنوں کے مقابلہ میں ان کو بچائے) مگر جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے (یعنی ناحق بات میں اور ظلم میں ان کی مدد نہ کرے یا حمایت اسی طرح کرے جس طرح جائز ہے یہ نہیں کہ فریق ثانی کو اس کے قصور سے زیادہ سزا دے)-

مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ - دروازوں پر سے دھکیلا ہوا- (کوئی اس کی قدر و منزلت نہیں کرتا اس کو حقیر جان کر جہاں جاتا ہے وہاں سے لوگ اس کو نکال دیتے ہیں)-

فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ - آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہؓ دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یہ اس دعوت کا ذکر ہے جس میں ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو کھانے کی دعوت دی - آپؐ نے فرمایا اگر عائشہؓ کو بھی دعوت دیتا ہے تو میں آتا ہوں ورنہ نہیں اس نے منظور کیا -)

اِنَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ بِمَنْ يُصَلِّيْ مِنْ شِيْعَتِنَا عَمَّنْ لَا يُصَلِّيْ - اخیر تک - یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ میں سے جو نمازی ہیں ان کی وجہ سے بے نمازیوں کی بلا دفع کرتا ہے اسی طرح زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے نہ دینے والوں کی اور حاجیوں کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں کی اور اگر سب چھوڑ دیں (کوئی نماز نہ پڑھے کوئی زکوٰۃ نہ دے کوئی حج نہ کرے تو سب تباہ ہو جائیں سب پر عذاب اترے)-

اَلسِّلَاحُ مَدْفُوْعٌ عَنْهُ - ہتھیاروں سے اس کو نقصان نہیں پہنچے گا -

مِدْفَعٌ - توپ اس کی جمع مَدَافِعُ ہے -

دَفٌّ یا دَفِیْفٌ - آہستہ چلنا' جیسے دَبٌّ ہے -

اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهَا مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ - میں نے جو تم کو قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع کیا تھا وہ اس لئے کہ کچھ لوگ باہر والے (شہر میں) آ گئے تھے میں نے یہ چاہا کہ ان غریبوں کو کھانے کے لئے گوشت ملے - اصل میں دَافَّةٌ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو آہستہ آہستہ چل رہے ہیں' یہاں دیہاتی لوگ مراد ہیں -

قَدْ دَفَّتْ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ دَافَّةٌ - (حضرت عمرؓ نے مالک بن اوس سے کہا) تمہاری قوم کے کچھ لوگ ہلّو ہلّو (آہستہ آہستہ) ہمارے پاس آ گئے -

فَاِذَا دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنَ الْاَعْرَابِ وَجَّهَهَا فِيْهِمْ - جب باہر والے کچھ لوگ آ جاتے تو وہ خیرات کا مال ان میں خرچ کرتے -

لَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ دَافَّةً دَفَّتْ - میں ان کو خبر کر دیتا کہ کچھ لوگ آہستہ آن پہنچے -

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَجَائِبَ تَدِفُّ بِرُكْبَانِهَا - بہشت میں شریف اونٹنیاں ہیں جو اپنے سواروں کو بے تکان نرمی کے ساتھ لئے پھرتی ہیں -

طَفِقَ الْقَوْمُ يَدِفُّوْنَ حَوْلَهٗ - لوگوں نے آہستہ آہستہ آپؐ کے گرد جمع ہونا شروع کیا -

كُلْ مَا دَفَّ وَلَا تَاْكُلْ مَاصَفَّ - وہ پرندہ کھا جو اڑنے میں اپنا پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر فاختہ وغیرہ) اور وہ پرندہ مت کھا جو اڑنے میں صرف پنکھ پھیلاتا ہے اس کو ہلاتا نہیں (جیسے چیل گدھ باز وغیرہ)-

لَعَلَّهٗ يَكُوْنُ اَوْقَرَ دَفَّ رَحْلِهٖ ذَهَبًا وَّ وَرِقًا - شاید سونے اور چاندی سے اس کے کاٹھی کے کونے کو زیادہ بھاری کرنے والا ہوگا -

دَفُّ الرَّحْلِ - کاٹھی (اونٹ کے زین) کا کونہ -

فَصْلُ مَابَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ اَلصَّوْتُ وَالدُّفُّ - حلال اور حرام میں فرق آواز اور دف کا ہے (یعنی نکاح علانیہ کیا جاتا ہے اس میں لوگ جمع ہوتے ہیں آوازیں بلند ہوتی ہیں' باجہ بجتا ہے کبھی گانا بھی ہوتا ہے اور حرام چپکے چپکے پوشیدہ کیا جاتا ہے)-

دُف - بضمہ اور فتحۂ دال مشہور باجہ ہے (اور دوسرے باجوں کو بھی بعض علماء نے دف پر قیاس کیا ہے جو تشہیر نکاح کے لئے بجائے جائیں اور نکاح اور خوشی کے رسموں میں ان کا بجانا جائز رکھا ہے اور ایک جماعت علماء نے سوائے دف کے دوسرے باجوں کا بجانا ناجائز رکھا ہے -)

اِنَّهٗ دَافَّ اَبَاجَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ - عبداللہ بن مسعودؓ نے بدر کے دن ابوجہل کا کام تمام کیا - (عفراء کے بیٹوں نے تلواروں سے مار کر اس کو گرا دیا تھا کچھ جان باقی تھی عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اس کا سر ہی کاٹ لیا - خس کم جہاں پاک)-

(عرب لوگ کہتے ہیں دَافَفْتُ عَلَى الْاَسِيْرِ یا دَافَيْتُهٗ یا دَفَّفْتُهٗ - یعنی میں نے قیدی کا کام تمام کیا اس کو مار ڈالا)-

مَنْ كَانَ مَعَهٗ اَسِيْرٌ فَلْيُدَافِهٖ - جس کے پاس کوئی قیدی ہو وہ اس کو مار ڈالے (یہ خالد بن ولید نے بنی جذیمہ کے قیدیوں کے لئے حکم دیا تھا)-

فَاُعْطِیَ مُوْسٰی فَاسْتَدَفَّ بِهَا - (خبیبؓ نے جن کو مکہ کے کافروں نے قید کیا تھا اپنے قتل ہوتے وقت یہ کہا مجھ کو ایک استرہ دو میں پاکی کرلوں) آخر ان کو استرہ دیا گیا انھوں نے اس سے پاکی کی (زیرناف کے بال مونڈے) - یہ دَفٌّ سے نکلا ہے بمعنی جڑ سے اکھیڑنا -

تُغَنِّیَانِ وَ تُدَفِّفَانِ - وہ دونوں چھوکریاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں (ایک روایت میں وَ تَضْرِبَانِ زیادہ ہے یعنی ناچ رہی تھیں (یہ چھوکریاں کچھ فاحشہ نہ تھیں بلکہ گھریلو باعصمت لڑکیاں تھیں جو عید کے دن خوشی سے گا اور بجا رہی تھیں - آنحضرت ﷺ نے اس کو جائز رکھا اور منع نہیں فرمایا بلکہ ایک روایت میں ہے کہ ابوبکرؓ نے ان کو جھڑکا تو آپ نے فرمایا جانے دے ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے - مجمع البحار میں ہے کہ دُفّ بضمہٴ دال ایک گول باجا ہے چھلنی کی وضع کا ایک طرف سے منڈھا ہوا - میں کہتا ہوں اس وقت عرب میں یہی باجہ مروج تھا اور اگر طبلہ رائج ہوتا تو قیاس یہی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایسی خوشی کے مواقع پر اس سے بھی منع نہ فرماتے - بہرحال دف کے سوا دوسرے باجوں (مزامیر) کی حلت اور حرمت میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے اور ہر ایک کے دلائل مستقل کتابوں اور رسالوں میں بیان ہوئے ہیں تو اس میں تشدد اور سختی کرنا اور خواہ مخواہ نکاح یا خوشی کے رسموں میں باجے[1] بجوانے والوں کو فاسق کہنا علم اور شرارت اور تعصب ہے اللہ تعالیٰ ایسے تعصبات اور تشددات سے بچائے رکھے جو مسئلہ بین العلماء اختلافی ہو اس میں کسی فریق کو دوسرے فریق پر زبان طعن دراز کرنا بالکل نالائق اور جہالت ہے) -

سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ فِی الْجَنَّةِ - میں نے تمہاری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (یعنی خواب میں دیکھا تم بہشت میں چل رہے ہو یہ آپؐ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا -

مَوْتُ طَاعُوْنَ دَفِیْفٌ - طاعون کی موت نرم ہے -

مَا تَرَکَ اِلَّا مَابَیْنَ الدُّفَّتَیْنِ - کچھ نہ چھوڑا مگر جو دونوں دفتیوں کے بیچ میں لکھا گیا تھا (باقی سب متفرق پرچوں کو جلوا ڈالا) -

اِنْ کَانَ الطَّیْرُ دَفِیْفُهٗ اَکْثَرَ مِنْ صَفِیْفِهٖ اُکِلَ - اگر پرندے کا پنکھ ہلانا اس کے پھیلانے سے زیادہ ہو تو وہ کھایا جائے گا (یعنی حلال ہے) -

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ خَتَنَ نَفْسَهٗ بِقُدُوْمٍ عَلٰی دَفٍّ - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ آپ ایک بسولے سے کرلیا اس کو ایک تختہ پر مار کر -

دَفْقٌ یا دُفُوْقٌ - ایک بارگی نکلنا' کود کر نکلنا' زور سے پھوٹنا' قے کرنا' مار ڈالنا -

دُفَاقُ الْعَزَائِلِ - مشک کے سوراخوں میں سے زور سے بہنے والا منہ - عَزَائِلَ (اصل میں عَزَالِیُ تھا) مشک کے دھانے -

مَاءٌ دَافِقٌ - کود کر نکلنے والا پانی یعنی منی -

اَبْغَضُ کَنَائِنِیْ اِلَیَّ الَّتِیْ تَمْشِی الدِّفَقٰی - بہت ناپسند میری بہوؤں میں وہ بہو ہے جو دوڑ کر کود کر چلتی ہو -

دَفَقْتُ فِیْ مَحَافِلِهَا - محفلوں میں کود کر آئی -

اَصْبَحَ النِّیْلُ یَتَدَفَّقُ - دریائے نیل بھرپور ہو کر زور سے بہہ رہا ہے -

لَا یَجِبُ الْغُسْلُ اِلَّا مِنَ الدَّفْقِ - غسل جب ہی لازم ہے جب کود کر پانی نکلے - (یعنی منی خارج ہو) -

دَفْنٌ - ڈھانپنا' گاڑنا' چھپانا -

قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِیْنَ - دھوپ میں سے اٹھ وہ اندرونی چھپی ہوئی بیماری کو اوپر لاتی ہے - (قاموس میں ہے دَاءٌ دِفْنٌ وہ بیماری جو پوشیدہ ہونے کے بعد پھر ظاہر ہو اور اس سے سخت خرابی پیدا ہو - بعض نے کہا صحیح دَاءٌ دِفْنٌ یا دَفِیْنٌ ہے -)

وَاجْتَهَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ - میٹھے اور سیراب کرنے والے

---

[1] اس سے مراد دف اور اس سے ملتے جلتے باجے ہیں - ہمارے زمانے کے بینڈ باجے' ڈھول ڈھمکے اور طوطیاں وغیرہ مراد نہیں - (م)

پانیوں کو جو چھپے ہوئے تھے انھوں نے کھول دیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

كَانَ لَا يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْإِدْفَانِ وَ يَرُدُّهُ مِنَ الْإِبَاقِ الْبَاتِّ۔ شریح قاضی اس غلام کی واپسی کا حکم نہیں دیتے تھے جو اپنے مالک سے ایک دو روز کے لئے شہر ہی میں کہیں جا کر چھپ جائے (کیونکہ یہ ایسا عیب نہیں ہے جس سے مشتری کو واپسی کا اختیار ملے البتہ اگر قطعی شہر سے بھاگ جانے کی اس میں عادت ہو تو واپس کرا دیتے)۔

حَتّٰی يُدْفَنَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ۔ جو شخص جنازے کی نماز پڑھے پھر دفن یعنی مٹی ڈالنے تک اس کے ساتھ رہے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے (اگلے قیراط کے سوا یا اس سمیت)۔

كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ یہ ہے کہ اسی کو زمین کی کنکریوں یا ریتی میں چھپا دے (تا کہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔ یہ اس وقت کا حکم ہے جب مسجدوں کے صحن کچے اور اس میں ریتی اور کنکر بچھے رہتے تھے لیکن ہمارے زمانہ میں جب کہ مسجدوں کے صحن کچے یا پتھر کے ہوتے ہیں وہاں تھوکنا درست نہیں اگر تھوک غلبہ کر لے اور باہر نہ جا سکے تو اپنی جوتی کے تلے یا کپڑے میں تھوک لے)۔

فَادْفِنُوْنِيْ۔ مجھ کو گاڑ دینا۔

لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم مردوں کا گاڑنا چھوڑ دو گے یا دہشت میں آ کر ان کا گاڑنا بھول جاؤ گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا۔

تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ۔ قریب ہے کہ سوار کو گاڑ دے (یعنی نظر سے چھپا دے) (ایسی تیز چال ہے)۔

لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو جہاں تو مرا تھا وہیں دفن کیا جاتا۔

دَفَنْتُ الْحَدِيْثَ۔ میں نے اس بات کو چھپا دیا (کسی سے ظاہر نہیں کی)۔

مِدْفَانٌ۔ پرانی مشک۔

اِنْ رَاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا۔ اگر کوئی اچھی بات دیکھے تو اس کو گاڑ دیتا ہے (بیان نہیں کرتا) بری بات دیکھے تو فاش کر دیتا ہے (یہ دشمن کی صفت آپ نے بیان فرمائی)۔

اِدْفِنُوْا كَلَامَهٗ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ۔ اس کی بات اپنے پاؤں کے تلے گاڑ دو (کسی سے بیان نہ کرو)۔

دَفْوٌ۔ زخمی پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دینا۔

اِدْفَاءٌ۔ سینگ لمبے ہونا، کام تمام کرنا۔

اَبْصَرَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ شَجَرَةً دَفْوَاءَ تُسَمّٰى ذَاتَ اَنْوَاطٍ۔ آنحضرت ﷺ نے کسی سفر میں ایک بڑا گنجان سایہ دار درخت دیکھا جس کو لوگ ذات انواط کہتے تھے۔

اِنَّهٗ عَرِيْضُ النَّحْرِ فِيْهِ دَفًا۔ دجال چوڑے سینے والا کسی قدر جھکا ہوا ہوگا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ اَدْفٰى جھکا ہوا مرد۔ بعض نے اَدْفَاءُ مہموز کہا ہے مؤنث دُفَاءُ ہے۔)

باب الدّال مع القاف

دَقْرٌ۔ کھانے سے بھر جانا، تر و تازہ ہونا، تے کرنا، رنجیدہ کرنا، غصہ دلانا۔

قَالَ لِاَسْلَمَ مَوْلَاهُ اَخَذَتْكَ دِقْرَارَةُ اَهْلِكَ۔ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا تیرے خاندان والوں کی بدخصلت تجھ میں آ گئی۔

رَاَيْتُ عَلٰى عَمَّارٍ دِقْرَارَةً وَّ قَالَ اِنِّيْ مَمْثُوْنٌ۔ میں نے عمارؓ کو جانگیا پہنے دیکھا وہ کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے۔ دِقْرَارَةٌ کی جمع دَقَارِيْرُ ہے۔

دُقْرُوْرٌ۔ پائجامہ۔

اِنَّهٗ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِيْ دَقْرَانٍ۔ (آنحضرت ﷺ جب جنگ بدر میں جا رہے تھے) تو آپ نے صفراء وادی کو طے کیا پھر دقران میں اتر پڑے (صفراء وادی اور دقران دونوں مقام کے نام ہیں مدینہ اور مکہ کے درمیان)۔

دَقْوَرَةٌ۔ شر پھیلانا، فساد انگیزی۔

دَقْعٌ۔ مطلب براری کے لے عاجزی اور گڑگڑاہٹ۔ ذلت اور محتاجی سے خاک آلودہ ہونا۔ بری گزران پر راضی

ہونا' افلاس کو بری طرح اٹھانا۔

اِنْ کُنَّ اِذَا جُعْتُنَّ دَقِعْتُنَّ۔ تم عورتوں کی خصلت ہے جب بھوکی ہوتی ہو (پیٹ کی مار پڑتی ہے) تو عاجزی کرتی ہو۔

دَقْعَاءُ۔ مٹی۔

لَاتَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ سوال اسی شخص کو درست ہے جس کو افلاس نے مٹی سے لگا دیا ہو (بالکل محتاج ہو بچھونا تک اس کے پاس نہ ہو)۔

لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ اِلَّا فِیْ دَیْنٍ مُّوْجِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ خیرات لینا اسی وقت درست ہے جب تکلیف دینے والی قرض داری ہو یا سخت مفلسی ہو۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ۔ تیری پناہ خاک میں ملا دینی والی محتاجی سے۔

دُوْقَعَةٌ۔ مفلسی' ذلت اور خواری۔

دُقَاعٌ۔ مٹی۔

دَیْقُوْعٌ۔ سخت بھوک۔

دَقٌّ۔ مار کر توڑ ڈالنا' کوٹنا' ٹھوکنا۔

اِسْتَدِقِ الدُّنْیَا وَاجْتَھِدْ رَأْیَکَ۔ دنیا کو حقیر سمجھ اور اپنی رائے سے سوچ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ۔ یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے چھوٹے اور بڑے' قلیل اور کثیر۔

لَادَقَّ وَلَا زَلْزَلَةَ۔ ماپ میں نہ دبانا ہے نہ ہلانا ہے (دبانے کے یہ مطلب ہے کہ غلہ زیادہ سمائے اور ہلانے سے یہ کہ کم سمائے)۔

سَلْنِیْ حَتَّی الدُّقَّةَ۔ مجھ سے ہر چیز کا سوال کر یہاں تک کہ پسے ہوئے نمک کا بھی (وہ بھی مجھ ہی سے مانگ)۔ (بعض نے کہا دُقَّہ وہ نرم خاک جس کو ہوا اڑا کر لے جاتی ہے)۔

یُصَلِّیْ صَلٰوةً دَقِیْقَةً۔ ہلکی نماز پڑھتے تھے (نہ بہت لمبی چوڑی)۔

تَعْمَلُوْنَ اَعْمَالاً اَدَقَّ فِیْ اَعْیُنِکُمْ نَعُدُّھَا مِنَ الْمُوْبِقَاتِ۔ تم بعض ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں میں ہلکے ہیں (تم سمجھتے ہو کہ یہ کوئی بڑے گناہ نہیں ہیں) اور ہم ان کو ہلاک کرنے والے گناہوں میں شمار کرتے ہیں۔

فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّهٖ۔ اپنی تلوار کی دھار پر ایک پتھر مار دے (اس کی دھار توڑ دے یا مراد یہ ہے کہ لڑائی نہ کر)۔ (اس حدیث سے ابوبکرؓ نے دلیل لی کہ جب مسلمانوں کے آپس میں فتنہ ہو تو کسی فریق کی طرف ہو کر نہ لڑے اگر کوئی اس کو مارنے آئے تو مر جائے لیکن اس پر حملہ نہ کرے۔ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ خود لڑائی کی ابتدا نہ کرے لیکن اگر اس کو کوئی مارنے آئے تو اس کو دفع کر سکتا ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ جو فریق حق پر ہو اس کی مدد کرے اور باغیوں سے لڑے' قرآن شریف کی آیت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس حالت پر محمول ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ حق کس کی طرف ہے)۔

لَابَأْسَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ بِالدَّقِیْقِ۔ آٹا مل کر ہاتھ یا جسم دھونے میں کوئی قباحت نہیں (جیسے بیسن وغیرہ مل کر نہاتے ہیں)۔

اِنَّمَا یُدَاقُّ اللّٰهُ الْعِبَادَ فِی الْحِسَابِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی قَدْرِ مَا اٰتَاھُمْ مِّنَ الْعُقُوْلِ فِی الدُّنْیَا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑی باریکی سے حساب لے گا ہر ایک شخص کا اس کے موافق جتنی عقل اس کو دی تھی۔

کَفَرَ مَنْ تَبَرَّاَءَ مِنْ نَسَبٍ وَّ اِنْ دَقَّ۔ جو شخص اپنے خاندان سے الگ ہو گیا (شیخ یا مغل یا پٹھان ہو کر سید بن گیا) گو تھوڑا ہی الگ ہو وہ کافر ہو گیا (یعنی ناشکرا)۔

لَاتُبَاشِرْ دَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ بِنَفْسِکَ۔ حقیر کام اپنے ہاتھ سے مت کر (بلکہ خادموں اور نوکروں چاکروں پر چھوڑ دے) اگر ہر ایک کام خود کرے گا تو اول تو ہو نہ سکے گا' دوسرا نوکر چاکر دشمن ہو جائیں گے کہ میاں ہم پر اعتبار ہی نہیں کرتے)۔

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوْلٰی عَلٰی مَا دَقَّ وَجَلَّ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک چھوٹی اور بڑی چیز پر غالب (قادر ہے) اس کا مقابل کوئی

نہیں اسی لئے استوی علی العرش[1] میں غلبہ کے معنی صحیح نہیں کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے اپنے عرش پر غالب تھا)۔

حُمَّی الدِّقِ - ایک قسم کا خفیف بخار جو اندرونی اعضاء پر کوئی آفت آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اخیر میں آدمی کو گھلا گھلا کر مار ڈالتا ہے۔

تَدُقُّهُمُ الْفِتْنَةُ كَمَا تَدُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ - فتنہ ان کو اس طرح پیس ڈالے گا جیسے آگ سوکھی لکڑی کو۔

مُدُقٌّ - کوٹنے اور دبانے کا آلہ جیسے ہاون دستہ۔ قیاس کے رو سے مِدَقٌّ ہونا چاہئے)۔

دَقْلٌ - روکنا' محروم کرنا' ناک یا منہ یا گدی یا جبڑوں پر مارنا۔

دُقُوْلٌ - غائب ہو جانا' داخل ہونا' جیسے دُخُوْلٌ ہے۔

هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَ نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ - کیا قرآن شریف کو جلدی جلدی شعروں کی طرح پڑھنے لگے اور خراب کھجور کی طرح اس کو پھیلانے لگے (خراب کھجور خشکی اور سختی کی وجہ سے جدا جدا رہتی ہے چمٹتی نہیں)۔

مَانَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاءُهُ - ہم کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی۔

فَصَعِدَ الْقِرْدُ الدَّقَلَ - بندر پردے کی لکڑی پر چڑھ گیا (یعنی اس لکڑی پر جو کشتی میں لمبی لگاتے ہیں اس سے پردہ اٹکاتے ہیں عربی میں اس کو شِرَاع اور صَارِی کہتے ہیں۔ اس کا قصہ حیٰوۃ الحیوان میں مذکور ہے کہ امام بیہقی نے مرفوعاً روایت کیا کہ دودھ میں پانی مت ملایا کرو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو دودھ میں پانی ملا کر اس کو بیچا کرتا تھا' اس نے ایک بندر خریدا اور اس کو لے کر کشتی میں سوار ہوا جب منجدھار میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں ڈالا اس نے کیا کیا اشرفیوں کی تھیلی اٹھالی اس کو لے کر کشتی کی لمبی لکڑی پر چڑھ گیا اور تھیلی میں سے ایک ایک اشرفی دریا میں اور ایک ایک کشتی میں ڈالنے لگا۔ غرض دودھ والے کی آدھی اشرفیاں جاتی رہیں جو پانی کی قیمت تھیں وہ پانی میں گئیں صرف دودھ کی قیمت اس کے پاس رہ گئی)۔

مترجم:- کہتا ہے کہ ایک صاحب گنگا کے کنارے نہانے لگے' انھوں نے اپنے کپڑے اتار کر باہر چھوڑے اور خود پانی میں گئے' ایک بندر آیا ان کی ہمیانی جس میں سو روپے تھے اٹھا کر ایک اونچے درخت پر جو لب دریا تھا چڑھ گیا اور وہاں جا کر ہمیانی کو منہ سے کتر ڈالا اس میں سے ایک ایک روپیہ ان صاحب کو دکھا تا پھر دریا میں پھینک دیتا یہاں تک کہ سو کے سو روپے سب پھینک دیئے اس کے بعد خالی ہمیانی ان کی طرف پھینک دی اور خود چلتا ہوا یہ جا وہ جا۔

باب الدال مع الكاف

دَكْدَكَةٌ - مٹی سے بھر دینا' سوراخ بند کرنا۔

سَهْلٌ وَّ دَكْدَكٌ - ملائم ہے اور برابر ریتی بچھی ہوئی ہے (یعنی اونچی نیچی دشوار گزار نہیں ہے)۔

اِلَيْكَ اَجُوْبُ الْقُوْرَ بَعْدَ الدَّكَادِكِ - میں آپ ہی کی طرف ہموار زمینوں کے بعد پہاڑوں کو طے کرتا ہوں۔

دَكْدَكٌ اور **دِكْدِكٌ** وہی بمعنی **دَكْدَاكٌ**۔

دَكٌّ - کوٹنا' گرانا' مارنا' توڑنا' برابر کرنا۔

ثُمَّ تَدَاكَكْتُمْ عَلَيَّ تَدَاكُكَ الْاِبِلِ الْهِيْمِ عَلٰى حِيَاضِهَا - پھر تم نے مجھ پر ایسا ہجوم کیا جیسے پیاسے اونٹ اپنے حوضوں پر (پانی پینے کے لئے) کرتے ہیں۔

اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَتَدَاكَّ النَّاسُ عَلَيْهِ - حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا حال سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں یہ سنتے ہی سب لوگ ان پر جمع ہو گئے (ایک پر ایک گرنے لگے شفاعت کا بیان سننے کے لئے)۔

اِنَّا وَجَدْنَا بِالْعِرَاقِ خَيْلًا عِرَاضًا دُكًّا - ہم نے عراق میں ایسے گھوڑے دیکھے جن کی پیٹھیں چوڑی اور چھوٹی (جیسے ترکی گھوڑے ہوتے ہیں)۔

---

[1] عرش پر مستوی ہوا۔

نَاقَةٌ دَكَّاءُ - ہموار پیٹھ والی اونٹنی (جس کا کوہان اٹھا ہوا نہ ہو)-

فَدُكِكْنَ - برابر کر دیئے جائیں گے-

دُكَّةٌ - اونچا مکان اس کی جمع دُكَكٌ ہے-

فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً - دونوں ایک بارگی توڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے-

دَكْلٌ - مٹی گوندھنا' روندنا-

دُكْلَةٌ - ایک رنگ مائل بہ سیاہی جیسے برچھوں کا رنگ ہوتا ہے (حضرت علیؓ کی فضیلت میں کسی نے یہ شعر کہا ہے۔

عَلِيٌّ لَهُ فَضْلَانِ فَضْلُ قَرَابَةٍ
وَفَضْلٌ بِنَصْلِ السَّيْفِ وَالسُّمْرِ الدُّكْلِ

یعنی حضرت علیؓ میں دو فضیلتیں ہیں- ایک تو آنحضرت ﷺ سے قرابت قریبہ رکھتے تھے' دوسری تلوار کی دھار اور سیاہی مائل برچھوں کی وجہ سے (یعنی فنون سپاہی گری اور شجاعت اور بہادری میں بھی بے نظیر تھے- آپ کی ذات مجمع کمالات تھی عالم ایسے بڑے' سپاہی ایسے بڑے)-

دَكَنٌ - میلا' مائل بہ سیاہی ہونا' اوپر تلے کسی کا اسباب جمانا-

اِنَّهَا اَوْ قَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا - حضرت خاتون جنت جناب شہزادی عالم و عالمیان فاطمۃ الزہراؓ نے ہانڈیاں پکائیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے میلے اور کالے ہو گئے (حضرت فاطمہؓ بوجہ خادم نہ ہونے کے گھر کے کل کام کرتیں' چکی خود پیستیں' کھانا بھی خود ہی پکاتیں' آپ جب تک زندہ رہیں دنیا میں کوئی عیش نہیں کیا' فراغت کا زمانہ آپ نے نہیں پایا- آنحضرت ﷺ کے وفات کے چند مہینے بعد ہی دنیا سے سدھاریں اور اپنے والد بزرگوار سے مل گئیں)-

فَبَقِيَ حَتّٰى دَكِنَ - وہ کرتہ ام خالد کے پاس رہا یہاں تک کہ میلا کچیلا ہو گیا-

فَبَنَيْنَالَهُ دُكَّانًا مِّنْ طِيْنٍ يَّجْلِسُ عَلَيْهِ - ہم نے ان کے لئے ایک چبوترہ بنا دیا جس پر وہ بیٹھتے تھے- دُكَّةٌ اور دُكَّانٌ اونچی جگہ-

وَعَلٰى جَعْفَرٍ جُبَّةُ خَزٍّ دَكْنَاءُ - جعفر ایک ریشمی جبہ میلا پہنے ہوئے تھے-

ثَوْبٌ اَدْكَنُ - میلا کپڑا-

باب الدّال مع اللّام

دَلْثٌ يادَلِيثٌ - نزدیک نزدیک قدم رکھنا-

تَدَلُّثٌ اور اِنْدِلَاثٌ - بن سوچے سمجھے بڑھ جانا-

اِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَالتَّخَطُّرَ - بن سوچے سمجھے بگٹٹ چلے جانا اور بڑے بڑے قدم رکھنا-

دَلَجٌ - شروع رات میں چلنا جیسے اِدْلَاجٌ اور دَلْجَةٌ يا دُلْجَةٌ - (عرب لوگ کہتے ہیں اَدْلَجَ جب شروع رات میں چلے اور اِدَّلَجَ جب اخیر رات میں چلے- بعض نے کہا اِدْلَاج رات میں چلنے کو کہتے ہیں' شروع میں ہو یا آخر میں اور اس حدیث عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ میں یہی مراد ہے کیونکہ اس کے بعد یہ فرمایا کہ زمین رات کو طے کی جاتی ہے اور ایک شاعر نے یوں کہا ہے کہ- ع

اِصْبِرْ عَلَى السَّيْرِ وَالْاِدْلَاجِ فِى السَّحَرِ
وَفِى الرَّوَاحِ عَلَى الْحَاجَاتِ وَالْبُكَرِ

تو سحر کے وقت چلنے کو بھی اِدْلَاج کہا-)

فَاَدْلَجُوْا - پھر وہ رات کو چلے-

فَاَدْلَجْنَا لَيْلَتَنَا - ہم رات بھر چلے-

عَرَّسَ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَاَدَّلَجَ - رات کو لشکر کے پیچھے اتر پڑے پھر اخیر رات میں چلے-

مَنْ خَافَ اَدْلَجَ - جو شخص دشمن کے حملہ سے اخیر رات میں ڈرے گا وہ شروع ہی رات میں چل دے گا-

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ - کچھ سویرے صبح کو چل لو کچھ شام کو کچھ رات کو (مراد پانچوں نمازیں ہیں- فجر کی نماز صبح کا چلنا ہے اور شام کا چلنا ظہر اور عصر کی نماز ہے اور رات کا چلنا مغرب اور عشاء کی نماز ہے' مطلب یہ ہے کہ جو مسافر سارے دن یا ساری رات چلا کرے وہ تھک کر رہ جائے گا منزل مقصود کو نہ پہنچے گا برخلاف اس مسافر

کے جو تھوڑا تھوڑا روز چلا کرے وہ ایک دن ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گا- یہی حال عبادت کا بھی ہے تھوڑی تھوڑی ہر روز کرنا یہ نبہ سکتی ہے اور آدمی اسی کی وجہ سے بلند مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے مگر سارے دن یا ساری رات عبادت ہرگز نہیں نبھتی اور دو چار دن کی تو کیا فائدہ پھر تھک کر بالکل چھٹ جاتی ہے مثل مشہور ہے جو دوڑ کر چلا وہ گرا-)

فَلَقِيْنَاهُ مُدْلِجًا- ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ رات کو چل رہے تھے-

فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا- پھر عبدالرحمٰن بن ابی بکر رات ہی کو آنحضرت ﷺ اور ابو بکر صدیقؓ کے پاس سے چلے جاتے (جب آپ غار ثور میں پوشیدہ تھے)-

تُدْلِجُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُدْلِجِ -تورات کو چلنے والے کے آگے چلتا ہے (یعنی عبادت سے پہلے تو ہی اس کی توفیق دیتا ہے ورنہ بندہ کیا کر سکتا ہے)-

مُدْلَجٌ -ایک قبیلہ ہے کنانہ میں سے-

دَلْحٌ - بوجھ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا' لٹکانا-

كُنَّ النِّسَاءُ يَدْلَحْنَ بِالْقِرَبِ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ فِي الْحَرْبِ -عورتیں لڑائی میں مشکیں اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے آہستہ آہستہ چلتی تھیں- (غازیوں کو پانی پلاتی تھیں' زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج کرتی تھیں' اب ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے عورتوں کو ایک چار دیواری میں قید رکھنا شرعی پردہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ ایک رسمی پردہ ہے نہ کہ شرعی)-

وَمِنْهُمْ كَالسَّحَابِ الدُّلَّحِ -بعض فرشتے بڑے پانی والے ابر کی طرح ہیں- (عرب لوگ کہتے ہیں سَحَابٌ دَالِحٌ -بہت پانی والا ابر- اس کی جمع دُلَّحٌ ہے)-

اِنَّ سَلْمَانَ وَ اَبَا الدَّرْدَاءِ اشْتَرَيَا لَحْمًا فَتَدَالَحَاهُ بَيْنَهُمَا عَلٰى عُوْدٍ -سلمان فارسی اور ابو الدرداء نے گوشت خریدا اور ایک لکڑی پر لٹکا کر اس کے دونوں کنارے پکڑ کر لے چلے-

دَلُوْحٌ - بہت پانی والا-

دَلْدَلَةٌ -ہلانا-

تَدَلْدُلٌ -ہلنا لٹک کر تھل تھل کرنا-

دَلْدَالٌ -اضطراب اور بے قراری-

يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ الَّذِیْ يَحْمِلُ اَسْرَارَكُمْ -اے خیمہ والوں دیکھو سیئی (سیہ) ہے جو تمہارے بھید لے کر جا رہی ہے (سیئی اکثر رات کو نکلتی ہے اور سر کو بدن میں چھپا لیتی ہے تو اس شخص کو سیئی سے تشبیہ دی وہ بھی چھپ کر راز لینے کو آیا تھا)-

كَانَ اسْمُ بَغْلَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُلْدُلًا- آنحضرت ﷺ کی سواری کے خچر کا نام دلدل تھا (آپ کی وفات کے بعد کہتے ہیں کہ کنوئیں میں گر کر مر گیا)-

دَلْسٌ -مکر اور فریب' چونہ کاری' طلا کاری جیسے تَدْلِيْصٌ ہے-

دَلَسٌ - تاریکی جیسے دُلْسَةٌ ہے-

تَدْلِيْسٌ -عیب چھپانا اور اہل حدیث کی اصطلاح میں راوی کا اپنے اصلی شیخ کو چھپانا-

مُدَلِّسٌ -جو کوئی تدلیس کرے-

رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ لَوْلَمْ يَنْهَ عَنِ الْمُتْعَةِ لَا تَّخَذَهَا النَّاسُ دَوْلَسِيًّا -اللہ حضرت عمرؓ پر رحم کرے اگر وہ متعہ سے منع نہ کرتے (اس کی حرمت بر سر منبر بیان نہ فرماتے) تو لوگ متعہ کو زنا کو نے کا حیلہ بنا لیتے (اگر کوئی زنا کرتا اور جب اس سے مواخذہ کرتے تو کہتا میں نے متعہ کیا تھا اچھا ایک حیلہ اس کے ہاتھ آتا-)

لَايَجُوْزُ لِعِلَّةِ التَّدْلِيْسِ -جب کسی چیز میں کوئی عیب ہو تو بایع کو اس کا چھپانا روا نہیں (بلکہ خریدار سے کہہ دینا چاہئے اب چاہے وہ لے یا نہ لے عرب لوگ کہتے ہیں دَلَّسَ الْبَائِعُ- بیچنے والے نے عیب چھپایا)-

دَلْعٌ -باہر نکلنا- (عرب لوگ کہتے ہیں دَلَعَ لِسَانُهٗ اس کی زبان (پیاس یا تھکان کی وجہ سے) باہر نکل پڑی اور باہر نکالنا' لٹک جانا-

اِنَّهٗ كَانَ يَدْلَعُ لِسَانَهٗ لِلْحَسَنِ - آنحضرت ﷺ

حضرت امام حسنؓ کو بہلانے کے لئے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے (تاکہ وہ زبان کی سرخی دیکھ کر خوش ہوں)۔

رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ - ایک عورت نے کتے کو دیکھا جو گرمی کے دن میں پیاس کے مارے اپنی زبان باہر نکالے ہوئے تھا۔

يُبْعَثُ شَاهِدُ الزُّوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْلِعًا لِسَانَهُ فِي النَّارِ - جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اپنی زبان آگ میں لٹکائے ہوئے ہوگا۔

شَارِبُ الْخَمْرِ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَالِعًا لِسَانَهُ يَسِيْلُ لُعَابُهُ عَلٰى صَدْرِهٖ - شراب پینے والا قیامت کے دن اپنی زبان باہر لٹکائے ہوئے آئے گا اس کا لعاب اس کے سینے پر بہہ رہا ہوگا۔

يَامَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ - اے وہ خداوند جس نے صبح کی زبان آفتاب کی روشنی سے نکالی۔

اَحْمَقُ دَالِعٌ - سخت بیوقوف۔

دَلْفٌ یا دَلَفٌ یا دَلِيْفٌ یا دَلَفَانٌ - آہستہ چلنا جیسے بیڑی پہنے ہوئے شخص چلتے ہیں۔

دَبِيْبٌ - بہت ہی آہستہ چلنا۔

دَلَفَ اِلَيْهِ - جلدی سے اس کے پاس گیا۔

دِلْفٌ - شجاع اور بہادر۔

دَلُوْفٌ - موٹا اونٹ۔

دَلَفَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَسَرَ لِثَامَهٗ - آنحضرت ﷺ کے نزدیک آیا اور اپنا روپوش اٹھایا (جس سے ناک تک منہ چھپاتے ہیں)۔

وَلْيُدْلِفْ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ - ہر قبیلے میں سے ایک آدمی ان کے پاس پہنچے۔

فَدَلَفَتْ رَاحِلَتُهٗ كَاَنَّهَا ظَلِيْمٌ - آپ کی اونٹنی جلدی سے آپ کے پاس آ گئی جیسے شتر مرغ آتا ہے۔

دَلَفَتِ الْكَتِيْبَةُ فِي الْحَرْبِ - لشکر لڑائی میں آگے بڑھ گیا۔

اَبُوْ دُلَفٍ - ایک شخص کی کنیت ہے

دَلْقٌ - باہر نکلنا، پھسلا دینا، ایک بارگی بہا دینا۔

اِنْدِلَاقٌ - اپنی جگہ سے باہر نکلنا۔

يُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ - دوزخ میں ڈالا جائے گا اس کی پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی (اور وہ ان کے گرد اس طرح گھومے گا جیسے چکی کا گدھا اس کے گرد گھومتا ہے)۔

اِنْدَلَقَ السَّيْفُ مِنْ جَفْنِهٖ - تلوار اپنے نیام کے باہر نکل پڑی (اس کو کاٹ کر باہر آ گئی)۔

جِئْتُ وَقَدْ اَدْلَقَنِي الْبَرْدُ - میں آیا سردی نے مجھ کو باہر نکالا۔

وَمَعَهَا شَارِفٌ دَلْقَاءُ - حلیمہ سعدیہ آئیں ان کی سواری میں ایک اونٹنی جس کے دانت بڑھاپے کی وجہ سے گر گئے تھے اور پانی پینے میں پانی اس کے منہ سے باہر نکل آتا تھا، ایسی اونٹنی کو دَلُوْقٌ اور دِلْقَمٌ بھی کہتے ہیں۔

سَيْفٌ دَالِقٌ یا دَلْقَاءُ - جو تلوار سہل سے نیام کے باہر نکل آئے۔

هُوَ اَغْلَطُ مِنْ دَالِقٍ - وہ دالق سے بھی بڑھ کر غلطی کرنے والا ہے (دالق ایک شخص تھا عرب میں جو بہت غلطی کیا کرتا تھا)۔

اِيَّاكُمْ تُدْلِقُوْا اَلْسِنَتَكُمْ بِقَوْلِ الزُّوْرِ وَالْبُهْتَانِ - تم اپنی زبانوں کو جھوٹ اور بہتان نکالنے سے بچائے رکھو۔

دَلْكٌ - ملنا، دبانا۔

دُلُوْكٌ - ڈوبنا، ڈھل جانا - (یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے کہیں سورج کا ڈھلنا یعنی زوال مراد ہے، کہیں ڈوب جانا یعنی غروب)۔

اُعِدَّ لَكَ دَلُوْكٌ عُجِنَ بِخَمْرٍ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّكُمْ اٰلَ الْمُغِيْرَةِ ذَرْأَ النَّارِ - (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو لکھا) میں سنتا ہوں تمہارے لئے ایک بٹنہ (بدن پر ملنے کے لئے) تیار ہوا ہے جس کو شراب میں گوندھتے ہیں میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لوگ ہو (بنی مغیرہ اور بنی امیہ یہ دونوں قبیلے قریش کے شرارت اور کفر میں مشہور تھے، خالد بن

ولید بنی مغیرہ میں سے تھے)۔

اَيُدَالِكُ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَانَ مُلْفَجًا - امام حسن بصریؒ سے پوچھا کیا مرد اپنی عورت کا مہر دینے میں ٹالا ٹولا کرے؟ انھوں نے فرمایا ہاں جب نادار اور محتاج ہو۔ اَلْفَجَ اور اَفْلَسَ کے ایک معنے ہیں یعنی نادار ہوا۔

مُلْفَجٌ - بمعنی مفلس نادار اور محتاج۔

دَلِيْكٌ - ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور مسکہ سے بنتا ہے۔

تَدَلَّكَ الرَّجُلُ - اپنا بدن ملا نہانے کے وقت۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الدَّلْكِ فَقَالَ نَاكِحُ نَفْسِهٖ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ - میں نے پوچھا ذکر کو مل کر منی نکال ڈالنا کیسا ہے؟ (یعنی استمنا بالکف) انھوں نے کہا یہ تو اپنے ساتھ خود نکاح کرنا ہے' اس میں کچھ گناہ نہیں (اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے طِبًّا نہایت مضر ہے آدمی کو نامرد کر دیتا ہے)۔

دَلٌّ یا دَلَالٌ - ناز کرنا' یالاڈ کرنا۔

دَلَالَةٌ یا دُلُوْلَةٌ یا دِلِّيْلٰى - راہ بتلانا' ہدایت کرنا۔

وَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ عِنْدِهٖ اَدِلَّةً - اور آپ کے پاس سے راہ بتلانے والے نکلتے ہیں (یعنی آنحضرت ﷺ کی صحبت میں علم دین حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ بتلانے والے بن کر نکلتے ہیں' یہ حضرت علیؓ نے صحابہؓ کی صفت بیان فرمائی)۔

كَانُوْا يَرْتَحِلُوْنَ اِلٰى عُمَرَ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى سَمْتِهٖ وَدَلِّهٖ فَيَتَشَبَّهُوْنَ بِهٖ - لوگ حضرت عمرؓ کے پاس سفر کر کے آتے اور آپ کی خصلت' روش اور وضع کو دیکھتے پھر آپ کی طرح بنتے (وہی خصلتیں اور عادتیں اختیار کرتے جو حضرت عمرؓ کی تھیں۔ سبحان اللہ آپ پیشوا تھے تمام مسلمانوں کے اور مجمع تھے خصائل اور اخلاق حسنہ کے رضی اللہ عنہ وحشر نامعہٗ)۔

بَيْنَا اَنَا اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اِذْ رَاَيْتُ امْرَاَةً اَعْجَبَنِيْ دَلُّهَا - (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں) میں ایک بار بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا دفعۃً میں نے ایک عورت کو دیکھا اس کی شکل اور چال ڈھال مجھ کو اچھی لگی (یا اس کی بات مجھ کو پسند آئی)۔

اَقْرَبُ سَمْتًا وَّ دَلًّا وَّ هَدْيًا - چال ڈھال خصلت روش سب میں زیادہ مشابہ۔

فَدُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ - مجھ کو اس کی قبر تو بتلاؤ۔

دَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ - (بھولے بھٹکے کو) رستہ بتا دینا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

لَاَحَدُكُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ - بہشتی لوگوں میں ہر ایک اپنے مکان کو خوب پہچانتا ہوگا (بغیر بتلائے قیامت میں اپنے ٹھکانے چلا جائے گا کیونکہ برزخ میں ہر ایک کو اس کا ٹھکانا صبح اور شام بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے يَمْشِيْ عَلَى الصِّرَاطِ مُدِلًّا - پل صراط پر ہنسی خوشی سے اتراتا ہوا چلا جائے گا۔

تَدَلَّلَتْ عَلٰى زَوْجِهَا - اپنے خاوند پر ناز کرنے لگی۔

يَنْقَطِعُ دُوْنَ نَفَادِهِ الْاَدِلَّاءُ - اس کے ختم ہونے سے پیشتر ہی راہ بتلانے والے لوگ تھک جائیں گے۔ یہ جمع ہے اَدِلَّةٌ کی اور وہ جمع ہے دَلِيْلٌ کی۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ دَلَّ النَّاسَ عَلٰى رُبُوْبِيَّتِهٖ بِالْاَدِلَّةِ - اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پہچاننے کی دلیلیں بتلا دیں (بڑی دلیل عقل سلیم ہے اس کے بعد پیغمبر بھیجے ان کو نشانیاں دیں' انھوں نے حق تعالیٰ کی ربوبیت کھول کر بتلا دی)۔

مُدِلًّا عَلَيْكَ - تجھ پر ناز کرنے والا۔

اَلْمُدِلُّ لَا يَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهٖ شَيْءٌ - (یہاں ادلال بمعنی بھروسہ کرنے کے ہے۔ یعنی جو اپنے نیک اعمال پر بھروسہ کرے اور یہ سمجھے کہ میرے عمل مجھ کو نجات دلائیں گے اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا (بھروسہ پروردگار کے فضل و کرم پر رکھنا چاہیے۔ ہمارے اعمال کیا اور ہم کیا) دوسری حدیث میں ارد ہے کہ کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ یا رسول اللہ (ﷺ)! فرمایا اور میں بھی مگر اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے مجھ کو ڈھانپ لے تو یہ اور بات ہے۔ اللہ اکبر جب آنحضرت ﷺ ایسا ارشاد فرمائیں تو اور کسی شخص کی کیا حقیقت ہے جو اپنے نیک اعمال پر تکیہ کرے۔ خداوندا یہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال رکھتے ہوں

ہمارے پاس تو (صرف گناہ ہی گناہ ہیں) کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کہ ہم تیری بارگاہ میں پیش کریں ہم بے توشہ اور بے زاد گناہوں کا گٹھرا لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے- تو کریم اور رحیم ہے ہم ناداروں پر بھی رحم کر)-

اَلْعَابِدُ الْمُدِلُّ بِعِبَادَتِهٖ- جو عابد اپنی عبادت پر بھروسہ رکھتا ہو (وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری عبادت بھی کوئی چیز ہے اور مجھ کو ضرور اسی کی وجہ سے نجات ہوگی) اس کا انجام خراب ہے-

دَلَمٌ- کالک' سیاہی چکنائی کے ساتھ جیسے دَلاّمٌ ہے-

اَبُوْ دُلَامَةَ- ایک شخص کا نام تھا عرب میں' اس کا خچر مجمع العیوب تھا' لنگڑا' کانا' خندہ کاٹنے والا' دولتی جھاڑنے والا' غرض تمام عیب اس میں موجود تھے اسی لئے یہ مثل ہوگئی-

اَعْيَبُ مِنْ بَغْلَةِ اَبِیْ دُلَامَةَ- یعنی ابودلامہ کے خچر سے بھی زیادہ عیب دار-

اَمِیْرُکُمْ رَجُلٌ طُوَالٌ اَدْلَمُ- تمہارا سردار ایک لمبا کالا مرد ہے-

فَجَاءَ رَجُلٌ اَدْلَمُ فَاسْتَاذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اتنے میں ایک سانولا شخص آیا اس نے آنحضرت ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی (کہتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عمرؓ تھے)-

لَسَعَتْهُمْ عَقَارِبُ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الدُّلْمِ- دوزخ والوں کو اتنے بڑے بڑے بچھو کاٹیں گے جیسے کالے خچر-

دَيْلَمُ- ایک قوم کا نام ہے-

دُلَمٌ- ہاتھی-

دَلَهٌ- گھبراہٹ یا رنج سے دل کا بے قابو ہو جانا' تسلی پانا-

دَلَهٌ- حیران ہو جانا' دیوانہ ہو جانا' عشق و محبت میں یا رنج و غم میں-

تَدْلِيْهٌ- حیران کرنا' دیوانہ بنانا-

دَالِهٌ- کچے دل کا-

دَلَّهَ عَقْلِیْ- میری عقل کو پریشان کردیا-

ذَهَبَ دَمُهٗ دَلْهًا- اس کا خون ہدر (بے کار) ہوگیا-

اِنَّ الْمُدَلَّهَ لَيْسَ عِتْقُهٗ بِعِتْقٍ- جو شخص دیوانہ ہوگیا ہو (اس کی عقل عشق و محبت یا رنج و غم کی وجہ سے جاتی رہی ہو' کسی بات کا خیال اس کو نہ رہتا ہو) اس کا آزاد کرنا صحیح نہیں ہے- (بعض نے مُدَلِّهَ بصیغۂ اسم فاعل پڑھا ہے- یعنی جو شخص بے پرواہ ہو جو آئے وہ خرچ کر ڈالے)-

دَلْوٌ- ڈول کنوئیں میں ڈالنا یا کنوئیں سے نکالنا' آہستہ چلانا- نرمی اور مداراۃ کرنا' پانی پلانا' سفارش لانا-

تَدَلِّیْ- لٹک جانا' اوپر سے نیچے اترنا-

تَدْلِيَه- لٹکانا-

اِدْلَاءٌ- توسل کرنا قرابت یا حجت اور دلیل سے-

اَدْلٰی اِلَيْهِ بِمَالٍ- اس کو روپیہ دے کر اپنا کام نکالا-

تَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ- نیچے اتر آیا دو کمانوں کے فاصلہ پر' مراد حضرت جبرئیل ہیں- (بعض نے کہا دَنٰی فَتَدَلّٰی- کے معنی یہ ہیں نزدیک ہوا پھر یہ نزدیکی اور بڑھ گئی (دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا اور ضمیر آنحضرت ﷺ کی طرف پھرتی ہے' مراد وہ قرب الٰہی ہے جو شب معراج میں آپ کو بارگاہ الٰہی سے حاصل ہوا تھا-)

كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نُدْلِیْ فِيْهِ يَانُدْلِیْ فِيْهِ اَيْدِيَنَا- ہم ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے تھے-

وَلَنَا دَوَالِیُّ مُعَلَّقَةٍ- ہمارے کچے کھجور کی ڈالیاں لٹک رہی تھیں (اس انتظار میں کہ پک جائیں تو اس کو کھائیں)-

تَطَاطَأْتُ لَكُمْ تَطَاطُأَ الدُّلَاةِ- میں تو تمہارے سامنے ایسا جھکا (تم سے تواضع برتا) جیسے ڈول نکالنے والے جھکتے ہیں-

اِنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِیْ بِئْرِ زَمْزَمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّدْلُوْا مَاءَ هَا- ایک حبشی زمزم کے کنوئیں میں گر پڑا (اور مرگیا) تو عبداللہ بن زبیرؓ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کا پانی نکال ڈالو (کھینچ ڈالو یہ حکم برطریق نظافت کے تھا کیونکہ زمزم کا پانی پیا جاتا ہے نہ اس وجہ سے کہ پانی نجس ہوگیا تھا کیونکہ پانی اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے- بعض نے اس روایت کی صحت میں بھی کلام کیا ہے)-

وَقَدْ دَلَوْنَا بِهٖ اِلَيْكَ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِهٖ - ہم تیری بار گاہ میں عباس کا وسیلہ لاتے ہیں ان کی سفارش پیش کرتے ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے استسقاء میں فرمایا حضرت عباس کا وسیلہ لیا)۔

لَوْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ - اگر تم نیچے والی زمین پر ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ پر اترے گی (یعنی اس کا علم اور قدرت اور تسلط ہر جگہ ہے' اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ' اللہ کی ذات مقدس ہر جگہ ہے جیسے جہمیہ کا اعتقاد ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بعد اس کے معنی بیان کر دیئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جیسے اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے)۔ طیبی نے کہا ترمذی کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ هبط علی الله کی تاویل واجب ہے اور استوی علی العرش کی تفویض۔)

فَاَدْلٰى بِهَا اِلٰى فُلَانٍ بَعْدَهٗ - پھر پہلے خلیفہ یعنی حضرت ابوبکرؓ اپنے بعد فلاں شخص کو خلافت دے گئے یعنی حضرت عمرؓ کو۔

فِيْمَا سَقَتِ الدَّوَالِيْ نِصْفُ الْعُشْرِ - جو کھیت لکڑی میں چھچ لگا کر اس سے سینچے جائیں' یا چرسہ وغیرہ سے جس کو بیل کھینچتے ہیں (موٹھ سے) اس میں پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (اور انیس حصے کاشت کار کو ملیں گے اور جو آسمانی بارش سے کھیتی ہو اس میں دسواں حصہ لیا جائے گا اور ۹ حصے کاشت کار کو ملیں گے۔ سبحان اللہ اگر اسلام کے قاعدوں کے مطابق حکومت کی جائے تو رعایا کیسی خوش' آباد اور مال دار رہے' اب تو بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں سے بھی پیداوار کے تین حصوں میں سے دو حصے یا نصف پیداوا لے لیتے ہیں اور ایک حصے یا آدھا حصہ جو کاشت کار کو بچتا ہے وہ بھی اس کو نہیں بچتا۔ اس میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے طرح طرح کے محصولات اور پٹیاں اس سے لی جاتی ہیں)۔

باب الدال مع الميم

دَمْثٌ - نرم اور ہموار ہونا۔

دَمَاثَةٌ - خوش خلقی۔

تَدْمِيْثٌ - نرم کرنا۔

دَمِثٌ لَيْسَ بِالْجَافِيْ - آنحضرت ﷺ نرم مزاج تھے (خوش خلق) نہ اکلکھرے (سخت مزج)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں دَمِثَ الْمَكَانُ دَمْثًا۔ یعنی یہ جگہ نرم اور ہموار ہے۔

دَمْثٌ - نرم اور ملائم زمین۔

مَالَ اِلٰى دَمْثٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَبَالَ فِيْهِ - آپ ایک نرم زمین پر گئے وہاں پیشاب کیا (کیونکہ نرم جگہ میں پیشاب کرنے سے چھینٹے نہیں اڑتے)۔

اِذَا قَرَأْتُ اٰلَ حٰمٓ وَقَعْتُ فِيْ رَوْضَاتٍ دَمِثَاتٍ - میں جب ان سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع پر حٰمٓ ہے تو گویا میں نرم چمنوں میں جاتا ہوں (کیونکہ ان کے الفاظ اور عبارات نہایت ملائم' شیریں اور فصیح ہیں)۔

فَلَبَّدَتِ الدِّمَاثَ - بارش نے نرم زمینوں کو جما دیا۔ (اب پاؤں ان میں نہیں گھستے)۔

فَاَتٰى دَمْثًا يا دُمْثًا يا دَمِثًا - تینوں طرح فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ فِيْهِ - یعنی آپ دیوار کی جڑ میں ایک نرم جگہ پر آئے وہاں پیشاب کیا۔

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَاِنَّمَا يُدَمِّثُ مَجْلِسَهٗ مِنَ النَّارِ - جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں تیار کرتا ہے (برابر اور ہموار کر کے وہاں اپنا ٹھکانا بناتا ہے)۔

دِمَاثٌ دَمِثَةٌ - نرم ریتیاں۔

دَمْجٌ یا دُمُوْجٌ - گھسنا' مضبوط ہونا۔

تَدْمِيْجٌ اور اِدْمَاجٌ - داخل کرنا۔

اِنْدِمَاجٌ - داخل ہونا' بمعنی اِنْدِرَاجٌ ہے۔

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ فِيْ اِسْلَامٍ دَامِجٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ - جس شخص نے مسلمانوں میں اس وقت پھوٹ ڈالی جب وہ ملے جلے ہوں (ان کا ایک ہی طریق ہو) تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی (اس نے کافروں کا سا کام کیا وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتفاق نہ ہو)۔

(عرب لوگ کہتے ہیں اَدْمَجَ الشَّيْءَ - اس چیز کو لپیٹ

لیا' چھپالیا)۔

اِنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ النَّقْطَ وَالْاَطْرَافَ اِلَّا اَنْ تُدْمَجَ الْيَدُ دَمْجًا فِي الْخِضَابِ - ام المومنین زینبؓ اس کو ناپسند کرتی تھیں کہ کوئی عورت رنگ کے ٹیکے لگائے (جدا جدا نقطوں کی طرح جیسے مشرک عورتیں گودنا لگاتی ہیں) یا کناروں پر رنگ لگائے (انگلیوں کے پوروں پر) وہ کہتی تھیں عورت کو اپنا ہاتھ پورا رنگ میں گھسیڑنا چاہیے۔

بَلِ انْدَمَجْتُ عَلٰى مَكْنُوْنِ عِلْمٍ لَوْ بُحْتُ بِهٖ لَاضْطَرَبْتُمْ اِضْطِرَابَ الْاَرْشِيَةِ فِي الطَّوِيِّ الْبَعِيْدَةِ - میں ایسے چھپے ہوئے علم کو لپیٹے ہوں (یعنی مجھ میں موجود ہے) اگر میں اس کو ظاہر کروں تو تم اس طرح تڑپو گے جیسے گہرے کنوئیں میں رسیاں تڑپتی ہیں (مراد ان فتنوں کا علم ہے جو آنحضرت ﷺ نے خاص خاص لوگوں کو جیسے حضرت علیؓ، حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ تھے بتلایا تھا - یا اسرار شریعت کا علم جن کا کھولنا عوام پر مناسب نہ تھا - دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے علم کے دو تھیلے لئے ایک تو تم لوگوں میں پھیلا دیا اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں تو یہ نرخرہ کاٹ ڈالا جائے - ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے یوں مروی ہے کہ اگر میں اس دوسرے علم کو تم سے بیان کروں تو تم مجھ کو کافر بناؤ گے)۔

سُبْحَانَ مَنْ اَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمَجَةِ - پاک ہے وہ خدا جس نے چیونٹی اور مکھی تک کے ہاتھ پیر بنائے' ان کو مضبوط کیا۔

لَا يَبِيْنُ عَضُدُهٗ مِنْ سَاعِدِهٖ قَدْ اُدْمِجَ اِدْمَاجًا - ان کا بازو کلائی سے ممتاز نہیں ہوتا دونوں نرم اور پر گوشت ہیں۔

اَدْمَجَ الرَّجُلُ كَلَامَهٗ - گول گول بات کہی۔

دَمَجَ الْكَاتِبُ سَطْرَهٗ - کاتب نے سطر کو خوب برابر کیا۔

دَمَارٌ یا دُمُوْرٌ یا دَمَارَةٌ - ہلاک کرنا یا ہلاک ہونا۔

تَدْمِيْرٌ - ہلاک کرنا۔

مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ دَمَرَ - جس شخص نے دوسرے کے گھر میں بغیر اس کے اجازت کے جھانکا وہ ہلاک ہوا۔

مَنْ سَبَقَ طَرْفُهٗ اِسْتِيْذَانَهٗ فَقَدْ دَمَرَ عَلَيْهِمْ - جس شخص نے اجازت لینے سے پہلے کسی گھر والوں پر نظر ڈالی اس نے گویا ان کو ہلاک کیا یعنی ان کا گناہ ہلاک کرنے کے برابر ہے۔

فَدَحَا السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَمَرَ الْمَكَانَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ - سیلاب نے کنکریاں پھیلا کر اس جگہ کو مٹا دیا جہاں آنحضرت ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے - (ایک روایت میں حَتّٰى دَفَ الْمَكَانَ ہے - معنی وہی ہیں یعنی پانی کے سیلاب نے اس مقام کو ناپید کر دیا)۔

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ بَوَارَهُمْ وَ دَمَارَهُمْ - یا اللہ ان کو جلدی ہلاک اور تباہ کر دے۔

مَنْ دَمَرَ عَلٰى مُؤْمِنٍ فِيْ مَنْزِلِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَدَمُهٗ مُبَاحٌ لِلْمُؤْمِنِ - جو کوئی کسی مومن کے مکان میں بغیر اجازت گھس جائے تو اس کا مارنا درست ہے۔

تَدْمُرُ - ایک قلعہ ہے شام میں - (ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے مسئلہ نزول باری میں ایک رسالہ لکھا ہے وہ اس کے طرف منسوب ہے - شاید یہ رسالہ اس وقت لکھا ہوگا جب آپ تدمر کے قلعہ میں قید کئے گئے تھے - بعض نے کہا ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں۔)

دَمْسٌ - مٹ جانا' جیسے دَرْسٌ گاڑ دینا' جماع کرنا' صلح کرانا' چھپانا' پوشیدہ خون کرنا۔

تَدْمِيْسٌ - گاڑنا جیسے مُدَامَسَةٌ چھپانا۔

وَالَّيْلِ الدَّامِسِ - قسم اندھیری رات کی۔

كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ - جیسے بند مکان یا سرنگ سے نکلا (اس نے دھوپ نہیں دیکھی یہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حال میں ہے - یعنی اس طرح تازگی اور صفائی کے ساتھ ظاہر ہوں گے سفر کی پریشانی ان کے چہرے پر نہ ہوگی)۔

دَيْمَاسٌ اور دِيْمَاسٌ - وہ مکان جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچے - (بعض نے کہا اندھیری سرنگ' اور حدیث میں اس کی

تفسیر حمام آئی ہے- محیط میں ہے کہ دیماس کا معنے حمام اور سرنگ اور چھپنے کی جگہ)-

اِنَّهُ كَانَ لِلْمَجُوْسِ نَبِيٌّ اِسْمُهُ دَامِسْتُ- پارسیوں میں ایک پیغمبر گزرے ہیں جن کا نام دامست تھا (شاید زرتشت مراد ہیں یا اور کوئی)-

دَمْعٌ- آنسو جیسے دَمْعٌ ٹپکنا' بہنا-

اِدْمَاعٌ- بھرنا-

اَلشِّجَاجُ الدَّامِعَةُ- جن زخموں سے خون بہے-

دَمْعَةٌ- ایک آنسو-

وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ- آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے-

دَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ- حضرت عمرؓ کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَيْنٍ لَّا تَدْمَعُ- میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس آنکھ سے جو آنسو نہیں بہاتی (اللہ کے ڈر سے اس کو رونا نہیں آتا کیونکہ اس کا دل سخت ہے)-

دَمْغٌ- سر پر ایسا زخم لگانا جو دماغ تک پہنچے- دماغ پر مارنا' توڑنا' میٹ دینا' باطل کرنا-

دَامِغُ جَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ- جھوٹ کی فوجوں کو ہلاک کرنے والے-

اَلشِّجَاجُ الدَّامِغَةُ- وہ زخم جو دماغ تک پہنچ لئے ہوں-

رَاَيْتُ عَيْنَيْهِ عَيْنَىْ دَمِيْغٍ- میں نے اس کی آنکھیں ایسی دیکھیں جیسے اس شخص کی آنکھیں جس کا بھیجا نکل پڑا ہو- (جالینوس حکیم کہتا ہے دماغ میں تین ظرف ہیں سامنے کے ظرف میں تخیل ہے یعنی قوت تصور یہ اس کے بعد دوسرے ظرف میں تفکر اس کے بعد تیسرے ظرف میں حافظہ-)

اَلدُّبَّاءُ يَزِيْدُ فِى الدِّمَاغِ- یعنی لمبا کدو (جس کو گھیا اور لوکی کہتے ہیں) دماغ کو قوت دیتا ہے-

دَمْقٌ- گھسیڑنا-

دُمُوْقٌ- بے اجازت گھس جانا' دانت توڑ ڈالنا' چرانا-

اِنَّ النَّاسَ قَدْ دَمَقُوْا فِى الْخَمْرِ- لوگ شراب میں بے حد گھس پڑے- (یعنی بہت پینے لگے)- (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَقَ عَلَيْهِمْ- ان پر کود پڑا یعنی بے اجازت گھس آیا-)

تَدْمِيْقٌ- گھسیڑنا' آہستہ برسانا-

يُصِيْبُنَا الدَّمَقُ- ہم کو ہوا اور برف ستاتی ہے یہ معرب ہے دَمَہ کا)-

دَامِقٌ اور دَمُوْقٌ- برا' خراب-

دَمْكٌ- بلند ہونا-

دُمُوْكٌ- جلدی دوڑنا' چکنا ہونا-

دَامِكَةٌ- آفت اس کی جمع دَوَامِكُ ہے-

دَمُوْكٌ- جلدی چلنے والی-

دَمِيْكٌ- برف پورا-

كَانَا يَبْنِيَانِ الْبَيْتَ فَيَرْفَعَانِ كُلَّ يَوْمٍ مِدْمَاكًا- حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ بناتے تھے ہر روز ایک ردہ اٹھاتے تھے- (نہایہ میں ہے کہ حجاز کے لوگ ردے کو مِدْمَاک کہتے ہیں اور عراق کے لوگ ساف یہ دَمْکٌ سے نکلا ہے بمعنی مضبوط کرنے کے)-

مِدْمَاكٌ- معمار اور بڑھئی کی ڈوری کو کہتے ہیں-

كَانَ بِنَاءُ الْكَعْبَةِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ مِدْكَاكُ بِحَارَةٍ وَ مِدْمَاكُ عِيْدَانٍ- جاہلیت کے زمانہ میں خانہ کعبہ میں ایک ردہ پتھروں کا تھا اور ایک ردہ لکڑیوں کا (یہ لکڑیاں ایک ٹوٹی کشتی کی تھیں)-

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰى شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ- جو شخص کسی مسلمان کو ایک جوتی کا تسمہ بنا دے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا ایک دوڑنے والی سانڈنی پر سوار کرے گا-

دَمْلٌ- درست کرنا' گوبری دینا' صلح کرانا' چنگا کرنا-

اِنْدِمَالٌ- بھر آنا-

دُمَلٌ اور دُمَّلٌ- پھوڑا-

كَانَ يَدْمُلُ اَرْضَهُ بِالْعُرَّةِ- وہ عرہ اپنی زمین میں

گوبری دے رہے تھے- (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَلَ بَیْنَ الْقَوْمِ- اس نے لوگوں میں میل کرادیا (ملاپ اور صلح)-

اِنْدَمَلَ الْجُرْحُ- زخم بھر آیا-

دَمَلَ جُرْحَهٗ عَلٰی بَغْیٍ فِیْهِ وَلَا یَدْرِیْ- ان کا زخم بھر آیا مگر اندر چور رہ گیا ان کو معلوم نہ ہوا-

دَمْلَحَةٌ- درست کرنا اچھی طرح بنانا-

دِمْلَجٌ اور دُمْلُجٌ اور دُمْلُوْجٌ- چکنا پتھر' بازو بند-

دَمْلَجَ اللّٰهُ لُوْءْ لُوْءَ ةً- اللہ نے موتی کیسی اچھی طرح بنایا- (بعض نے کہا دُمْلُج کنگن شیشے کا ہو یا لوہے کا-)

دَمْلَقَةٌ- گول کرنا' چکنا کرنا-

رَمَاهُمُ اللّٰهُ بِالدَّمَالِقِ- اللہ تعالیٰ نے ثمود کی قوم پر گول گول چکنے پتھر برسائے (یہ جمع ہے دُمْلِق کی گول چکنا پتھر-)

دَمْلَكَةٌ- بمعنی دَمْلَقَةٌ ہے-

دُمْلُوْكٌ- چکنا گول پتھر-

تَدَمْلُكٌ- اٹھانا' ابھر آنا-

دَمٌّ- جلدی کرنا' اطلا کرنا' کچ کرنا' روغن لگانا' برابر کرنا-

دَمَامَةٌ- بدصورتی-

كَانَتْ بِأُسَامَةَ دَمَامَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْسَنَ بِنَا اِذْلَمْ يَكُنْ جَارِيَةً- اسامہ بن زید بدصوت آدمی تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا ہوا اس کا احسان ہے کہ یہ لڑکی نہ ہوا (ورنہ کون اس کو پسند کرتا)-

دَمِيْمٌ- بدصورت بدقطع-

دَمِيْمُ الصُّوْرَةِ ذَمِيْمُ السِّيْرَةِ- بد صورت' بد اخلاق-

لَدَمَامَةُ خُلُقِهٖ- اس کی بدخلقی-

وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ- وہ بدصورتی کے قریب ہے-

لَايُزَوِّجَنَّ اَحَدُكُمْ اِبْنَتَهٗ بِدَمِيْمٍ- کوئی تم سے اپنے بیٹی کا نکاح بدصورت حقیر پست آدمی سے نہ کرے (یعنی حتی المقدور اس کے لئے اچھی شکل وصورت کا خاوند تجویز کرے تاکہ عورت مرد میں موافقت اور محبت ہو)-

تَطْلِی الْمُعْتَدَّةُ وَجْهَهَا بِالدِّمَامِ وَ تَمْسَحُهٗ نَهَارًا- رات کو سوگ والی عورت اپنے منہ پر بٹنہ لگا سکتی ہے دن کو دھو ڈالے (یعنی اگر ضرورت ہو)-

دَمَمْتُ الثَّوْبَ- میں نے کپڑے پر رنگ چڑھا دیا-

دَمَّ الْبَيْتَ- گھر پر گلاوہ کیا-

لَابَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ دِمَّةِ الْغَنَمِ- جہاں بکریوں کا گوبر چڑھا ہو (یعنی زمین پر اس کا گلاوہ چڑھ گیا ہو جیسے ان کے رہنے کی جگہ میں ہوتا ہے) وہاں نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ حلال جانوروں کا گوبر پاک ہے)- (بعض نے فِیْ دِمْنَةِ الْغَنَمِ روایت کیا ہے بعض نے کہا دِمْنَةٌ میں نون کو میم سے بدلا اور میم کو میم میں ادغام کیا دِمَّةٌ ہو گیا- محیط میں ہے کہ دِمَّةُ الْغَنَمِ بکریوں کا تھان- دِمَّةٌ جوں اور چیونٹی کو بھی کہتے ہیں)-

دُمَّةٌ- راستہ کھلوانا-

دَمْنٌ- گوبری دینا' مڑ جانا' سیاہ ہو جانا' کینہ رکھنا-

تَدْمِيْنٌ اور اِدْمَانٌ- لازم کر لینا' ہمیشہ کرنا-

دَمُوْنٌ- قبیح اور برا-

دَمَانٌ- راکھ' گوبر' کھاد وغیرہ-

اِيَّاكُمْ وَ خَضْرَاءَ الدِّمَنِ- تم گھوڑ کی سبزی سے بچے رہو' (یہ جمع ہے دِمْنَةٌ کی بمعنی گھوڑ مزبلہ جہاں کوڑا کچرا نجاست وغیرہ ڈالتے ہیں اور دِمْنَةُ گھر کے نشانوں کو بھی کہتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت سے شادی نہ کرو جس کی صورت تو بظاہر اچھی ہو مگر سیرت خراب ہو جیسے گھوڑ پر جو سبزہ اگتا ہے وہ دیکھنے میں بہت اچھا ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نجاست اور پلیدی ہوتی ہے-)

فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الدِّمَنِ فِی السَّيْلِ- اس طرح اگ آئیں گے جیسے نالے میں کوڑے کچرے کے مقام پر سبزہ اگ آتا ہے (بڑے زور سے ہرا بھرا نکلتا ہے چونکہ اس کو کھاد ملتا ہے)-

فَاتَیْنَا عَلٰی جُدْجُدٍ مُتَدَمِّنٍ - پھر ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس کے گرداگرد گھوڑ تھا-

کَانَ لَایَرٰی بَأْسًا بِالصَّلٰوۃِ فِیْ دِمْنَۃِ الْغَنَمِ - بکریوں کے تھان میں جہاں ان کی مینگنی اور پیشاب جمار ہتا ہے نماز پڑھنا کچھ برا نہیں سمجھتے تھے-

مُدْمِنُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ الْوَثَنِ - جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہتا ہے وہ بت پرست کی طرح ہے- (یہ بطور تشدید کے فرمایا- مطلب یہ ہے کہ اس کے دل میں ایمان کا نور نہیں رہے گا- وہ کفر کے قریب پہنچ جائے گا-)

قَالُوْا اَصَابَ الثَّمَرَ الدَّمَانُ - (جاہلیت کے زمانہ میں لوگ میوے کی پختگی سے پہلے بیچ ڈالتے تھے جب ادا کرنے کا وقت آتا تو) کہتے میوہ بگڑ گیا- گوبر کی طرح کالا پڑ گیا (بعض نے دُمَانٌ بضمہٗ دال روایت کیا ہے معنے وہی ہیں' بعض نے دَمَانٌ یعنی ہلاکت- نہایہ میں ہے کو دُمَانٌ بضمہٗ دال زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیماریاں سب مضموم الفاء ہیں جیسے سُعَالٌ اور زُکَامٌ اور نُحَازٌ اور قُشَامٌ اور مُرَاضٌ وغیرہ-)

دَمَّنَ فَنَاءَ الْاَمِیْرِ - اس نے امیر کا گھر لازم کر لیا ہے (ہمیشہ وہیں جمار ہتا ہے)-

یَھْجُرُوْنَ الدِّمَنَ - وہ کینوں کو چھوڑ دیتے ہیں-

لَیْسَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ الَّذِیْ یَشْرَبُھَا کُلَّ یَوْمٍ وَّلٰکِنْ یُوْطِنُ نَفْسَہٗ اِذَا وَجَدَھَا شَرِبَھَا - ہمیشہ شراب پینے والا صرف وہی شخص نہیں ہے جو روز اس کو پیا کرے بلکہ جو شراب کی عادت کر لے اس طرح کہ جب پائے پی لے وہ بھی مدمن الخمر ہے (یعنی ہمیشہ شراب پینے والا)-

دَمْیٌ - خون نکلنا-

تَدْمِیَۃٌ - راستہ نکالنا-

اِدْمَاءٌ - خون بہانا-

کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ - آنحضرت ﷺ کی گردن مبارک گویا پتلی کی گردن تھی صاف اور سفید- دُمْیَۃٌ - وہ پتلی جو منقش اور مزین اور اس میں خون کی طرح سرخی ہو- (بعض نے کہا ہاتھ دانت کی پتلی- عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَنُ مِنَ الدُّمْیَۃِ - پتلی سے بھی زیادہ خوبصورت-

یُحْلَقُ رَاْسُہٗ وَ یُدَمّٰی - (عقیقہ میں بچے کا) سر مونڈا جائے پھر خون آلود کیا جائے (قتادہؒ نے کہا عقیقہ کے جانور کو جب ذبح کریں تو اس کے تھوڑے سے بال لے کر اس کی گردن کی رگوں پر رکھیں اور خون سے تر کر کے بچہ کی چندیا پر رکھ دیں تاکہ دھاگہ کی طرح خون اس کی چندیا پر بہے پھر بچہ کا سر دھو کر منڈوا ڈالیں- ابوداؤدؒ نے کہا یہ ہمامؒ راوی کا وہم ہے اور یہ جاہلیت کے زمانہ کی ایک رسم تھی جو منسوخ ہوگئی اور صحیح روایت میں بجائے یُدَمّٰی کے یُسَمّٰی ہے یعنی بچہ کا نام رکھا جائے- خطابی نے کہا جب آنحضرت ﷺ نے سوکھی پلیدی کو بچہ کے سر سے دور کرنے کا حکم دیا تو اس کے سر کو خون آلود کرنے کا آپ کیوں حکم دینے لگے کیونکہ خون نجاست مغلظہ ہے انتہی - میں کہتا ہوں کہ خون کی نجاست پر کوئی قوی دلیل نہیں ہے- خصوصاً حلال جانور کے خون کی نجاست پر البتہ حیض کا خون نجس ہے اور اصل اشیا میں طہارت ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے- طیبی نے کہا اکثر علماء نے اس فعل کو مکروہ جانا ہے- ایک روایت میں بجائے خون کے بچہ کا سر زعفران یا اور کسی خوشبو سے لتھیڑنا منقول ہے اور بعض نے کہا یُدَمّٰی سے یہ مراد ہے کہ اس کا ختنہ کر دیا جائے)-

اِنِّیْ وَجَدْتُھَا تَدْمٰی - میں نے دیکھا خرگوش کو حیض آتا ہے (جیسے عورتوں کو حیض آیا کرتا ہے' اسی وجہ سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے- مجمع البحار میں ہے بعض کے نزدیک خرگوش مکروہ ہے لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے-)

فَجَعَلْتُہٗ فِیْ کِنَانَتِیْ فَکَانَ عِنْدَہٗ حَتّٰی مَاتَ - (سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا میں نے جنگ احد میں ایک کافر کو تیر لگایا اس کو مار ڈالا پھر وہی تیر مجھ پر چلایا گیا میں اس کو پہچانتا تھا تین بار میں نے وہ تیر کافروں پر چلایا انھوں نے مجھ پر چلایا آخر میں نے کہا یہ تیر برکت والا ہے) میں نے اس کو ترکش میں رکھ لیا مرنے تک انہی کے پاس تھا (نہایہ میں ہے کہ مُدَمّٰی وہ تیر جس کو خون لگ کر وہ کالا اور لال ہو گیا ہو- تیر انداز ایسے تیر

کو متبرک سمجھتے ہیں- بعض نے کہا یہ لفظ دَامِیاءَ سے نکلا ہے جس کے معنی برکت کے ہیں)-

فِي الدَّامِيَةِ بَعِيْرٌ- اس زخم میں جس میں خون نمودار ہو جائے لیکن بہے نہیں ایک اونٹ دیت کا دینا ہوگا (ایسے زخم کو دامیہ کہتے ہیں اگر خون بہے تو دامعہ کہتے ہیں)-

بَلِ الدَّمُ اَلدَّمُ وَ الْهَدْمُ اَلْهَدْمُ- میرا خون تمہارا خون ہے اور میرا اٹھکانا تمہارا اٹھکانا ہے یعنی ایک ہی جگہ میرا اور تمہارا مرنا اور گڑنا ہوگا اور تمہارے خون کی دیت کا میں طلب گار رہوں گا تم میرے خون کا دعویٰ کرو گے- مطلب یہ کہ میں اور تم آج سے ایک ہوگئے' یہ آنحضرت ﷺ نے انصار سے بیعت عقبہ میں فرمایا- بعض نے کہا الھدم الھدم کے یہ معنے ہیں کہ میرا خون بے کار جانا تمہارا خون بے کار جانا ہے تو ہدم بمعنی ہدر کے ہے)-

لَاَنَا اَشَدُّ بُغْضًا لَّکَ مِنَ الْاَرْضِ لِلدَّمِ- (حضرت عمرؓ نے ابومریم حنفی سے فرمایا) جس نے آپ کے بھائی زید بن خطاب کو جنگ یمامہ میں مار ڈالا تھا) میں تو تجھ سے اس سے بھی زیادہ بغض رکھتا ہوں جتنا زمین خون سے بغض رکھتی ہے (خون زمین میں جذب نہیں ہوتا تو گویا زمین خون کی دشمن ہے)-

وَالدَّمِ مَا هُوَ بِشَاعِرٍ- (ولید بن مغیرہ نے کہا) قسم خون کی محمدؐ شاعر نہیں ہیں- (جاہلیت کے زمانہ میں خون کی قسم کھایا کرتے تھے)-

لَا وَالدِّمَاءِ- نہیں قسم قربانیوں کے خون کی (ایک روایت میں وَالدُّمٰی ہے- یعنی قسم پتلوں کی مراد بت ہیں جن کو وہ پوجتے تھے-)

اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ- (ثمامہ بن اثال نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا)- اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جس کے خون کا بدلہ طلب کیا جائے گا- (ایک روایت میں ذَاذِمٍّ ہے' یعنی ایسے شخص کو جس کا ذمہ قابل اعتبار ہے یعنی اس کے قوم کے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور اس کے ذمہ کا لحاظ رکھتے ہیں- بعض نے کہا ذَادَمٍ کے معنی یہ ہیں کہ واقعی وہ قتل کا سزاوار ہے کیونکہ آپ نے دشمنوں میں سے اس کو قید کیا ہے تو اس کے قتل سے آپ پر کوئی الزام نہیں)-

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا کَاَنَّهٗ صَوْتُ دَمٍ- (کعب بن اشرف کی جورو نے محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں کی آواز سن کر کہا) میں ایسی آواز سنتی ہوں جس سے خون ٹپکتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بارادۂ قتل آئے ہیں- (کیا عقل مند عورت تھی مگر کعب کی قضا آئی تھی اس نے اپنی جورو کا کہنا نہ سنا اور قلعہ پر سے اتر آیا آخر مارا گیا)-

هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَ اَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُذُ الْيَوْمِ- یہ حسینؓ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج سارے دن اس کو چنتا رہا ہوں- (حضرت ابن عباسؓ سے خواب میں آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حساب کیا تو یہ وہی دن تھا جس دن حضرت امام حسین علیہ وعلی آبائہ السلام کربلا میں شہید ہوئے تھے- ترمذی نے حضرت بی بی ام سلمہؓ سے روایت کی انھوں نے بھی خواب میں آنحضرت ﷺ کو پریشان حال دیکھا- سبب پوچھا تو فرمایا میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسین کو قتل کیا گیا' اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط الف الف لعنة اللّٰه عَلٰی من اذی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم)-

نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ- خون کی قیمت لینے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی خون بیچنے سے)- (بعض نے کہا پچھنے لگانے کی اجرت مراد ہے اس صورت میں یہ نہی تنزیہی ہوگی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پچھنے لگائے اور لگانے والے کو اجرت دی)-

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ- تو ہے کیا' ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوگی (یعنی اللہ کی راہ میں اگر تو نے اتنی سی تکلیف اٹھائی تو ایسی بے قراری کیوں کرتی ہے (یہ آپؐ نے جنگ احد میں فرمایا) اس کے آگے یہ ہے وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ- اللہ کی راہ میں تجھ کو یہ تکلیف پہنچی (تو خوشی کا مقام ہے نہ رنج کا)-

گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم
جوہر جان بچہ کار دگرم آیدا

کَلْمُهٗ یُدْمٰی -ان کے زخم سے خون بہ رہا تھا-

غَسْلُ الْمَرْأَةِ اَبَاهَا الدَّمَ -عورت اپنے باپ کا خون دھوئے تو کیسا (یعنی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہؓ نے جنگ احد میں آنحضرت ﷺ کا خون دھویا تھا)-

کُلَّمَا لَیْسَ لَه دَمٌ فَلا بَأْسَ بِه -جس جانور میں بہتا خون نہ ہو وہ اگر پانی میں گر کر مر جائے (جیسے بچھو مکھی کیڑے وغیرہ) تو کچھ قباحت نہیں (پانی گندہ نہ ہوگا)-

ثُمَّ تَدْعُوْ بِدُعَاءِ الدَّمِ - پھر خون بند ہونے کی دعا کرے- (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ دعا مشہور ہے مستحاضہ عورت اگر روبقبلہ ہو کر پڑھے تو پاک ہو جاتی ہے)-

تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ الدَّامِیَةُ بَیْنَ کُلِّ صَلٰوتَیْنِ -جس عورت کا خون بند نہ ہوتا ہو وہ ہر دو نمازوں کے بیچ میں غسل کرے (ایک روایت میں ذَامِیَةُ ہے بہ ذال معجمہ یعنی جس کے ذمہ پر نماز ہو اور اس کا خون بند نہ ہوتا ہو تو ایک غسل کرے کے دو نمازیں پڑھ لے یعنی جمع کرے پھر دوسری دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے- غرض ہر روز تین بار غسل کرے)-

باب الدّال مع النُّون

دَنَاءٌ یا دَنَاءَ ةٌ -کمینہ پن-

دَنِیْئَةٌ -نقصان' عیب-

عَلَامَ نُعْطِی الدَّنِیَّةَ فِیْ دِیْنِنَا - ہم اپنے دین میں کیوں عیب لگائیں (دَنِیَّةٌ اصل میں دَنِیْئَةٌ تھا)-

مَافِیْهِمْ دَنِیٌّ وَّ اِنَّمَا فِیْهِمْ اَدْنٰی - بہشتیوں میں کوئی کمینہ (پاجی) نہ ہوگا البتہ کم درجہ کا ہوگا (لیکن بہشت کا کم درجہ والا بھی دنیا کے بادشاہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا یا اللہ ہم کو دوزخ سے بچا دے اور بہشت میں پہنچا دے اگر بہشتیوں کی کفش برداری بھی ہم کو نصیب ہو تو وہ ہم کو سلطنت ہفت اقلیم سے زیادہ پسند ہے- ہمارے اعمال کے نظر کرتے یہ بھی تیرا فضل و کرم ہے ورنہ ہم اس قابل بھی نہیں کہ بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں)-

دَنْدَنَةٌ -مکھی یا زنبور کی آواز یعنی بھنبھناہٹ اور گن گن کرنا یعنی اس طرح کچھ کہنا جو دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے-

فَاَمَّا دَنْدَنَتُکَ وَ دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَلا نُحْسِنُهَا فَقَالَ حَوْلَهُمَا نُدَنْدِنُ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا تو نماز میں کیا دعا کرتا ہے؟ اس نے کہا میں ایسی ایسی دعا کرتا ہوں اور اپنے پروردگار سے بہشت کا سوال کرتا ہوں دوزخ سے اس کی پناہ چاہتا ہوں) لیکن آپ کا اور معاذ کا گنگنانا ہم اچھی طرح نہیں سمجھتے - آپ نے فرمایا ہم بھی بہشت اور دوزخ ہی کے گرد گنگناتے رہتے ہیں (یعنی ہماری دعاؤں کا بھی ماحصل یہی ہے بہشت کا سوال اور دوزخ سے پناہ چاہنا) ایک روایت میں یوں ہے عَنْهُمَا نُدَنْدِنُ -یعنی ہم بھی انہی دونوں کے گنگناتے ہیں-عرب لوگ کہتے ہیں دَنْدَنَ الرَّجُلُ - جب آدمی بار بار کہیں آئے جائے-نہایہ میں ہے کہ دَنْدَنَه پست آواز سے گنگنانا اور یہ هَنِیْمَه سے کچھ زیادہ ہوتا ہے)-

دَنْرٌ - مستعمل نہیں ہے بلکہ تَدْنِیْرٌ بمعنی چمکنا' دینار بنانا-

دِیْنَارٌ - ایک سونے کا سکہ جو آنحضرت ﷺ کے عہد میں رائج تھا-

دَنَسٌ - میلا کچیلا ہونا بری بات سے آلودہ ہونا' میل کچیل-

دَنِسٌ -میلا کچیلا-

تَدَنُّسٌ -میلا ہونا-

مَدَانِسٌ -عیب بمعنی مَعَائِب ہے-

کَاَنَّ ثِیَابَهٗ لَمْ یَمَسَّهَا دَنَسٌ -اس کے کپڑوں میں جیسے میل لگا ہی نہیں-

کَمَا طَهَّرْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ - جیسے تو نے سفید اجلے کپڑے کو میل سے پاک صاف کیا- دَرَنٌ اور دَنَسٌ اور وَسَخٌ -میل کچیل' غچلا پن-

لَمْ تُدَنِّسْکُمُ الْجَاهِلِیَّةَ -تم کو جاہلیت نے میلا نہیں کیا (یہ اہل بیت علیہ السلام کی تعریف میں ہے یعنی تمہارا حسب نسب پاکیزہ اور شریف ہے)-

فُلَانٌ دَنِسُ الثِّيَابِ - اس کا فعل یا مذہب برا ہے۔

دَنَقٌ یادَنِيْقٌ - سردی سے مرجانا' شفیتہ اور عاشق ہونا۔

دُنُوْقٌ - باریک کاموں میں غور کرنا۔

تَدْنِيْقٌ - دبلا یا تکلیف یا بیماری سے آنکھوں کا اندر گھس جانا' کسی کام کی تہ کو پہنچنا' خوب غور کرنا' برابر کئے جانا۔

دَانِقٌ - درم کا چھٹا حصہ۔

دَنَقٌ - لسوڑہ' سپستان۔

دَنِيْقٌ - جو دن کو اکیلا کھائے اور رات کو چاندنی میں کھائے تاکہ کوئی مہمان نہ دیکھے۔

لَابَأْسَ لِلْاَسِيْرِ اِذَا خَافَ اَنْ يُّمَثَّلَ بِهٖ اَنْ يُّدَنِّقَ لِلْمَوْتِ - اگر کسی قیدی کو یہ ڈر ہو کہ اس کے ناک کان کاٹے جائیں گے تو کچھ حرج نہیں اگر وہ اپنے آپ کو ایسا بنائے جیسے اب وہ مرنے والا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَنَّقَ وَجْهُهٗ - اس کا منہ زرد ہو گیا اور دَنَّقَتِ الشَّمْسُ - سورج ڈوبنے کو ہے)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الدَّانِقَ وَمَنْ دَنَّقَ - اللہ تعالےٰ دانق پر لعنت کرے اور اس پر جو دانق پر نظر رکھے (ایک ایک کوڑی پر جان دیتا رہے)۔

دَانِقٌ - دانگ کا معرب ہے اس کا وزن گیہوں کے ایک دانہ برابر ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حقیر اور قلیل چیز پر نظر رکھے اس کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہے۔

دَوَانِيْقِيْ - ابوجعفر منصور خلیفہ عباسی کا لقب ہے اس نے کوفہ کے گرد خندق کھدانے کے لئے ہر مزدور کو چاندی کے ایک ایک دانق پر مقرر کیا تھا۔ دَانِقٌ کی جمع دَوَانِيْق ہے۔

دَنٌّ - گنگنانا' گولی' مٹھور' مٹکہ۔

• اِكْسِرِ الدِّنَانَ - گولیوں کو توڑ ڈال - یعنی شراب کی مٹھوروں کو' عربی میں دَنٌّ، خَابِيَةٌ، زِيْرٌ اور دَوْحٌ مٹی کے بڑے برتنوں کو کہتے ہیں جن میں شراب یا سرکہ رکھا جاتا ہے۔

دُنُوٌّ یادَنَاوَةٌ - نزدیک ہونا۔

دَنَا اور دَنَايَةٌ - کمینہ اور حقیر ہونا' ضعیف ہونا' نزدیک ہونا۔

دِنِيٌّ - بمعنی قریب اور ضعیف ساقط - محیط میں ہے کہ دَنِيٌّ جو کمینہ کے معنی میں ہے وہ مہموز اللام سے دَنَاءَةٌ سے۔

سَمُّوا اللّٰهَ وَ دَنُّوْا وَسَمِّتُوْا - کھاتے وقت اللہ کا نام لو اور اپنے نزدیک سے کھاؤ (دوسروں کے کھانے پر ہاتھ مت دوڑاؤ) اور کھلانے والے کے لئے برکت کی دعاء کرو۔

عَلَامَ نُعْطِى الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا - ہم اپنے دین میں کمینہ پن اور بری خصلت کو کیوں جگہ دیں - (نہایہ میں ہے کہ دَنِيٌّ اصل میں مہموز اللام تھا اور کبھی غیر مہموز بھی - ضعیف اور خسیس کے معنی میں آتا ہے۔)

مَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ وَ اِنَّمَا فِيْهِمْ اَدْنٰى - (اس کا ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)۔

اَلْجَمْرَةُ الدُّنْيَا - نزدیک کا جمرہ یعنی جو منیٰ سے قریب ہے جس کو عوام چھوٹا شیطان کہتے ہیں۔

دُنْيَا - اس جہاں کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ہم سے نزدیک ہے اور آخرت اس کے بعد ہے۔

فَادَّنٰى بِالْقَرْيَةِ - وہ بستی کے نزدیک پہنچ گیا - (ایک روایت میں فَاَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ ہے' معنی وہی ہیں' بعض نے کہا اس کی فتح قریب ہوگئی - عرب لوگ کہتے ہیں اَدْنَتِ النَّاقَةُ - اونٹنی جننے کے قریب آ گئی - اُدْنُهْ - نزدیک آ اخیر میں ہائے سکتہ لگا دی گئی تاکہ نون کی حرکت ظاہر ہو۔)

فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ - میں آپ کے نزدیک گیا یہاں تک کہ آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہوا - (تاکہ لوگوں کی آڑ ہو جائے)۔

اِنَّهٗ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ - وہ نزدیک ہوتا ہے پھر فخر کرتا ہے۔

اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا - دنیا کمانے کو۔

خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا - دنیا سے اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر۔

اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ اَوْمَا وَالَاهُ اَوْ عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ - دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کی یاد اور جو اس کے مثل ہے (جیسے اللہ والوں کی صحبت) یا عالم یا علم سیکھنے والا (اللہ کی یاد اور اس کے

مثل میں تمام نیک کا آ گئے)۔

یُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَیَضَعُ کَنَفَهٗ - اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) مومن کو اپنے نزدیک کرلے گا اور اپنا ایک کونہ اس پر ڈال دے گا (اس کو چھپا لے گا) پھر چپکے چپکے اس سے فرمائے گا تجھ کو یاد ہے تو نے دنیا میں فلاں فلاں گناہ کیا تھا (اخیر حدیث تک)۔

لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ - اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پنکھ برابر بھی (قدر رکھتی) ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا - (مگر پروردگار کے نزدیک وہ محض بے قدر اور بے حقیقت ہے اس لئے کافر اور مومن دونوں کو دنیا میں سے دیتا ہے بلکہ کافروں اور فاسقوں کو نیک بندوں سے زیادہ دنیا کا مال واسباب اور عیش وعشرت کا سامان دیتا ہے)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَایُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتِهَا - سب سے زیادہ جس چیز کا مجھ کو ڈر ہے وہ دنیا کی خوشنما چیزوں کا اور اس کی زینت اور آرائش کے سامانوں کا جو تم کو ملیں گے (ایسا نہ ہو کہ تم ان کو خواہش میں اللہ کے حکموں کا خیال چھوڑ دو)۔

اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ - دنیا شیریں اور ہری بھری ہے (بظاہر بڑی خوشنما مگر اندر زہر آلود) ۔

ہمہ اندر زمن بہ تو این است
کہ تو طفلے و خانہ رنگین است[1]

حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ - دنیا کی محبت تمام گناہوں کی چوٹی ہے (سارے گناہ دنیا ہی کی الفت کی وجہ سے صادر ہوتے ہیں' زن زر زمین' جہاں دیکھو یہی جھگڑے ہیں)۔

مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا - مجھ کو دین سے کیا واسطہ۔

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ - دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے۔

حَمَاهُ الدُّنْیَا - اس کو دنیا سے بچاتا ہے (دنیا کا مال و دولت نہیں دیتا)۔

لَاتَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا - دنیا کے فرزند مت بنو (آخرت کے فرزند بنو)۔

اَدْنُوْهُ مِنِّیْ - اس کو میرے نزدیک لاؤ۔

اَدْنٰی خَیْبَرَ - نشیبی حصہ خیبر کا (جو مدینہ کے قریب ہے)۔

یُدْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ - حضرت عمر عبداللہ بن عباسؓ کو اپنے نزدیک بٹھاتے تھے (دوسرے بوڑھے بوڑھے صحابہ سے ان کو زیادہ تقرب دیتے تھے اس وجہ سے کہ ان میں علم کی فضیلت تھی۔ بزرگی بہ علم است نہ بسال)۔

بِاَدْنٰی مِنْ صَدَاقِهَا - اس کے مہر مثل سے کم پر۔

اَدْنٰی طُهْرِهَا - اس کی پہلی پاکی میں۔

ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِیْهِ - پھر ان کو اپنے منہ کے نزدیک کیا (گرد پھونکنے کے لئے)۔

وَدَنَا الْجَبَّارُ - آنحضرتؐ پروردگار کے قریب ہو گئے۔

فَتَدَلّٰی - یعنی اور زیادہ قرب کے طالب ہوئے - یہ بھی ایک تفسیر ہے اس آیت کی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی - بعض نے کہا دَنَا فَتَدَلّٰی کا فاعل حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں یعنی جبرئیل آنحضرت ﷺ کے قریب ہو گئے پھر آپ کے ساتھ لٹک گئے آپ کے وسیلہ سے ان کو اور زیادہ عروج حاصل ہوا۔)

لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا - صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں چلنا (جہاد کے لئے سفر کرنا) ساری دنیا سے بہتر ہے۔

مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَهٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَا ذَایَرْجِعُ - دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈال کر نکالے پھر دیکھے اس کی انگلی میں کیا لگا رہتا ہے (اس کی انگلی میں جتنا پانی لگا رہتا ہے اس کو جو سمندر سے نسبت ہے وہی نسبت دنیا کو آخرت سے ہے - یہ بھی تمثیل ہے ورنہ دنیا کو آخرت سے اتنی بھی نسبت نہیں کیونکہ دنیا چند روزہ اور فانی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی اور باقی ہے)۔

---

[1] تم دنیا میں اس طرح ہو جس طرح رنگین اور جگمگاتے گھر میں تم ایک بچے کی طرح ہو۔(م)

دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ - میں اللہ تعالیٰ سے آج ایسا نزدیک ہوا کہ اتنا نزدیک کبھی نہیں ہوا۔

اَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ - اپنے دوست کو تو نزدیک کرے گا اور باپ کو دور پھینک دے گا۔ (دوستوں کے ساتھ محبت' احسان اور سلوک اور باپ سے دوری اور نفرت' اسی طرح جورو کی خاطر داری کرے گا اور ماں کو نکال کر باہر کر دے گا' یہ آپ نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں)۔

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ اَلنِّسَاءُ وَالطِّیْبُ - تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھ کو بھاتی ہیں۔ ایک تو عورتیں دوسری خوشبو۔

اَلدُّنْیَا دُنْیَیَانِ دُنْیَا بَلَاغٍ وَّ دُنْیَا مَلْعُوْنَةٌ - دنیا دو طرح کی ہیں ایک تو وہ دنیا جس سے آخرت کا سامان کیا جائے (وہ تو محمود ہے)' دوسرے ملعون دنیا (جو آخرت سے اور یاد الٰہی سے غافل کر دے گناہ اور بدکاری میں پھنسائے)۔

کَانَتِ الدُّنْیَا بِاَسْرِهَا لِاٰدَمَ وَ لِاَبْرَارِ وَلَدِهٖ - دنیا سب آدم اور ان کے نیک اولاد کے لئے تھی (اب اس میں سے جو دشمنوں نے لے لی پھر لڑ کر ان سے واپس ملے اس کو فیٔ کہیں گے اور جو بن لڑے ملے وہ انفال ہے)۔

قَطَعْتُمُ الْاَدْنٰی مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَوَصَلْتُمُ الْاَبْعَدَ مِنْ اَبْنَاءِ الْحَرْبِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ - لوگو تم نے جو شخص بدر والوں میں آنحضرت ﷺ کے زیادہ قریب تھا اس سے تو قطع کیا اور جو شخص دور تھا اور آنحضرت ﷺ سے لڑنے کے لئے آیا تھا اس سے وصل کیا۔ (مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کی اولاد سے تو بیعت نہ کی جنھوں نے جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کے دشمنوں کو مارا اور عباس کی اولاد سے بیعت کر لی جو جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ سے لڑنے آئے تھے)۔

باب الدال مع الواو

دَوْءٌ یا دَاءٌ - بیماری' اصل میں دَاوٌ تھا۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ - ہر بیماری کی ایک دوا ہے۔

مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا جَعَلَ لَهٗ دَوَاءً - اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی ایک دوا بھی رکھی ہے (پر وہ کسی کو معلوم ہے کسی کو نہیں معلوم)۔

اِنَّهٗ دَاءٌ وَّلَیْسَتْ بِدَوَاءٍ - (ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اگر ہم شراب کو دوا میں استعمال کریں آپ نے فرمایا) شراب تو بیماری ہے دوا نہیں ہے۔

کُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ - ہر ایک عیب جو آدمی میں ہوتا ہے وہ اس میں موجود ہے۔

اَیُّ دَاءٍ اَدْوٰی مِنَ الْبُخْلِ - بخیلی سے بڑھ کر مہلک یا بدتر کون سی بیماری ہے۔

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ - اس میں کوئی بیماری یا خرابی نہیں ہے۔

دُبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ - اگلی امتوں کی بیماری تم میں سرایت کر گئی (حسد' بغض' تکبر وغیرہ)۔

اَلْخَمْرُ دَاءٌ - شراب بیماری ہے (یعنی بیماری پیدا کرتی ہے) (اس کا استعمال جگر کو خراب کر دیتا ہے' رعشہ اور فالج پیدا کرتا ہے' گردوں کو ضعیف کر کے مرض ذیابیطس پیدا کرتا ہے آخر کار بنگل (زہری پھوڑا' سرطان) نمود ہوتا ہے)۔

قَدْ مَلَّتْ اَطِبَّاءُ هٰذَا الدَّاءِ الدَّوِیِّ - اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے طبیب تھک گئے۔

یَسُلُّ الدَّاءَ الدَّوِیَّ - (آلو بخارا) سخت بیماری کو کھینچ لیتا ہے۔

اٰمَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاَدْوَاءِ الثَّلٰثَةِ - اللہ تعالیٰ اس کو تین بیماریوں سے بے خوف کرتا ہے۔

دَوْبَلٌ - سور کا بچہ۔

تَرْعَی الدَّوَابِلَ - سور کے بچے چراتا پھرے گا یا گدھے کے بچے۔ (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے)۔

دَوْجٌ - خدمت کرنا۔

مَا تَرَکْتُ حَاجَةً وَّلَا دَاجَةً - میں نے کوئی چھوٹا یا بڑا کام نہیں چھوڑا (یعنی سب طرح کے گناہ کئے۔ بعض نے کہا دَاجَةٌ تابع ہے حَاجَةٌ کا' جیسے اردو زبان میں کہتے ہیں روٹی

ودِّی، کھانا وانا، بعض نے بہ تشدید جیم پڑھا ہے جیسے اوپر گزر چکا-

دَوْحٌ-بڑا ہونا، لٹک آنا-

تَدْوِیْحٌ-بمعنی تفریق-

اِنْدَاحَ بَطْنُہٗ-اس کا پیٹ بڑا ہو گیا-

کَمْ مِّنْ عَذْقٍ دَوَّاحٍ فِی الْجَنَّۃِ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ-ابوالدحداح کے لئے بہشت میں کئی بڑے لمبے اونچے کھجور کے درخت ہیں-

فَاَتَیْنَا عَلٰی دَوْحَۃٍ عَظِیْمَۃٍ-ہم ایک بڑے درخت کے پاس آئے-

اِنَّ رَجُلًا قَطَعَ دَوْحَۃً مِّنَ الْحَرَمِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعْتِقَ رَقَبَۃً-ایک شخص نے حرم کا ایک بڑا درخت کاٹ ڈالا-عبداللہ بن عمر نے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا-

سُلَیْمَانُ بْنُ اَبِیْ دَاحَۃَ-ایک شخص کا نام ہے (دَاحَہ اس کی ماں تھی یا ماں کی لونڈی)-

دَوْخٌ-ذلیل ہونا، خوار ہونا، غالب ہونا، سر گھومنا-

تَدْوِیْخٌ اور اِدْوَاخٌ-ذلیل کرنا-

اَدَاخَ الْعَرَبَ وَ دَانَ لَہُ النَّاسُ-عرب لوگوں کو ذلیل کیا اور لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کی-

دَوْخَلَّۃٌ-کھجور کے پتوں کا تھیلہ، بورہ جس میں کھجور وغیرہ رکھی جاتی ہے-جیسے زِبِّیْلٌ اور قَوْصَرَّۃٌ-ان کے بھی یہی معنی ہیں-

فَاِذَا سِبٌّ فِیْہِ دَوْخَلَّۃُ رُطَبٍ فَاَکَلْتُ مِنْھَا-میں کیا دیکھتا ہوں ایک پھٹیا ہے (باریک کپڑا) اس میں تازی کھجور کی ایک تھیلی ہے میں نے اس میں سے کھایا-

دَوْدٌ-کیڑے پڑنا-

دُوْدٌ-کیڑا-

دُوَیْدٌ-چھوٹا کیڑا-

دِیْدَاءٌ-دوڑنا-

اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ لَا یُدَادُوْنَ-مؤذن لوگوں کو مرنے کے بعد کیڑے نہیں کھاتے-

عرب لوگ کہتے ہیں دَادَ الطَّعَامُ اور اَدَادَا اور دَوَّدَ-فَھُوَ مُدَوِّدٌ-جب کھانے میں کیڑے پڑ جائیں-

دَاوُدُ-ایک مشہور پیغمبر ہیں-

اِذَا ظَھَرَ اَمْرُ الْاَئِمَّۃِ حُکِمَ بِحُکْمِ دَاوُدَ-جب اماموں کی حکومت ہو جائے گی تو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح حکومت کریں گے (گواہ نہیں طلب کریں گے)-

دِیْدَانٌ جمع ہے دُوْدٌ کی-

دَوْرٌ یا دَوَرَانٌ-گول پھرنا-

دِیْرَ بِہٖ-اس کا سر گھومنے لگا-

مُدَاوَرَۃٌ-ساتھ ساتھ گھومنا، کسی کی خاطر داری کرنا، بمعنے مُدَارَاۃٌ ہے-

اِدَارَاۃٌ-گھمانا-

دَار-محل، گھر، عمارت اور صحن سمیت، اس کی جمع اَدْؤُرٌ اور دُوْرٌ اور دُوْرَانٌ اور دُوْرَاتٌ اور دِیَارَاتٌ اور اَدْوَارٌ اور اَدْوِرَۃٌ آتی ہے-

دَارٌ-بمعنی شہر، ولایت اور قبیلہ بھی آیا ہے-

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ-کیا میں تم کو انصار کا بہتر قبیلہ نہ بتلاؤں-

مَابَقِیَتْ دَارٌ اِلَّا بُنِیَ فِیْھَا مَسْجِدٌ-کوئی قبیلہ ایسا باقی نہ رہا جہاں ایک مسجد نہ بنائی گئی ہو-

اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِی الدُّوْرِ-آپ نے گھروں میں یا محلوں میں مسجد بنانے کا حکم دیا- (جہاں محلے والے نماز پڑھا کریں)-

وَھَلْ تَرَکَ لَنَا عَقِیْلٌ مِّنْ دَارٍ-کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر بھی باقی رکھا ہے (نہیں سب بیچ کر کھا گئے)-

دَارُ الْقَضَاءِ-ایک گھر تھا جس کو بیچ کر عبداللہ بن عمر نے اپنے والد کا قرضہ ادا کیا جسے وہ وصیت کر گئے تھے-

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ-تم پر سلام گھر والے مومنو! (قبرستان کو گھر فرمایا وہ مردوں کا گھر ہے جو دار سے اہل دار مراد ہیں)-

دِيَارَكُمْ تُكْتَبُ آثَارُكُمْ- بنی سلمہ! تم اپنے گھروں میں ہی رہو تمھارے قدم لکھے جاتے ہیں (مسجد تک جاتے ہوئے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے تو دور رہنے میں تمھاری نیکیاں زیادہ لکھی جاتی ہیں)۔

فَاسْتَاذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فِىْ دَارِهٖ- میں پروردگار کے محل پر پہنچ کر اذن مانگوں گا (اس کا محل بہشت ہے جس کو دار السلام کہتے ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے- مراد وہ بہشت ہے جہاں ہمارا پروردگار خاص تجلی فرمائے گا)۔

يَالَيْلَةً مِّنْ طُوْلِهَا وَعَنَا بِهَا عَلٰى اِنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ- یہ رات بھی کیا تکلیف کی لمبی رات تھی مگر اس نے مجھ کو دار الکفر سے نجات بخشی- (نہایہ میں ہے کہ دارۃ دار سے خاص ہے)۔

يَحْتَرِقُوْنَ فِيْهَا اِلَّا دَارَاتُ وُجُوْهِهِمْ- دوزخی دوزخ میں جل جائیں گے مگر (جو مومن ہوں گے ان کے) منہ کے گردے نہیں جلیں گے (کیونکہ وہ سجدہ کا محل ہے) (دوسری حدیث میں ہے کہ سجدے کے ساتوں اعضاء محفوظ رہیں گے)۔

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ- زمانہ گھوم کر اپنی اسی اصلی حالت پر آ گیا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو بنایا تھا (مطلب یہ ہے کہ عرب کے مشرکوں نے جو مہینوں کو آگے پیچھے کر دیا تھا اور سب گول مال خلط ملط ہو گیا تھا یوں ہی ہو ہوا آخر اب ہر مہینہ پھر اپنے اصلی ٹھکانے پر آ گیا- عرب کے کافر محرم کو پیچھے کر کے صفر کے مہینے کو محرم کر دیتے' اسی طرح ہر سال محرم کو پیچھے ڈالتے آخر محرم پھر محرم میں آیا اور حساب ٹھیک ہوا تو گویا زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آ گیا- کرمانی نے کہا وہ ہر سال ایک نئے مہینے میں حج کیا کرتے مثلاً ایک سال ذی الحجہ میں حج کیا تو دوسرے سال محرم میں' اسی طرح کرتے کرتے جس سال آنحضرت ﷺ نے حج کیا اتفاق سے وہ ٹھیک ذی الحجہ ہی کا مہینہ پڑا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ زمانہ گھوم گھام کر اب اپنی ٹھیک حالت پر آ گیا)۔

لَقَدْ دَاوَرْتُ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى اَدْنٰى مِنْ هٰذَا فَضَعُفُوْا- (شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے پیغمبرؐ صاحب سے فرمایا) میں نے بنی اسرائیل پر اس سے آسان بات پھرائی لیکن وہ عاجز ہو گئے اور نہ کر سکے- ایک روایت میں رَاوَدْتُّ ہے- یعنی میں نے بنی اسرائیل سے اس سے آسان بات چاہی)۔

فَيَجْعَلُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ- ان کو مغلوب کرے-

دَائِرَۃ- بمعنی حادثہ اور مصیبت بھی آیا ہے-

مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِىِّ- اچھے ہم نشین کی مثال عطار کی سی ہے- یہ دارین کے طرف منسوب ہے جہاں سے خوشبو لایا کرتے تھے- دارین ایک موضع ہے بحرین میں جہاں مشک ہندوستان سے لایا کرتے تھے کذا قال الجوہری)۔

كَاَنَّهٗ قِلْعُ دَارِىٍّ- گویا وہ دارین کا پردہ ہے-

قِلْعٌ- کشتی کا پردہ جس کو ہوا لگ کر کشتی چلاتی ہے (عربی میں اس کو شِرَاع بھی کہتے ہیں)۔

تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ لِسِتٍّ اَوْ لِسَبْعٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ- اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶ یا ۳۷ تک (خوب) گھومتی رہے گی (روز بروز اسلام کی ترقی ہوتی جائے گی) ۳۵ھ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت اور ۳۶ھ میں جنگ جمل اور ۳۷ھ میں جنگ صفین ہوئی بس اسلام کی بہار جاتی رہی اور چکی گھومتے گھومتے رک گئی- اس حدیث میں ایک کھلا معجزہ ہے)۔

دَيَّارٌ- گھر میں رہنے والا-

اِسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ- کعبے کی طرف گھوم گئے (بیت المقدس کی طرف پیٹھ ہو گئی)۔

دَارِىٌّ- جو ہمیشہ گھر میں رہے سفر نہ کرے-

كَانَ مُدَوَّرَ الْوَجْهِ- آنحضرت ﷺ کا چہرۂ انور گول تھا (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل گول تھا کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرۂ انور گول نہ تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ کسی قدر گولائی آپ کے چہرۂ مبارک میں تھی' تلوار کی طرح بالکل لمبا اور پتلا نہ تھا)۔

لَایَخْشَی الدَّوَائِرَ- زمانہ کے حادثوں سے نہیں ڈرتا-

شَهِدْتُ الدَّارَ- میں اس وقت موجود تھا جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کا گھر گھیر لیا تھا-

وَعَلَیْهِمْ دَارَتِ الرَّحٰی- انہی پر چکی گھومی (یعنی اولو العزم پیغمبر وہی تھے-)

دَوْسٌ- پاؤں سے روندنا' زور سے جماع کرنا' ذلیل کرنا' صیقل کرنا-

دَوَّاسٌ- شیر بہادر-

دَوَّاسَةٌ- ناک-

دَوِیْسَةٌ- جماعت-

دِیْسَةٌ- جہاں گنجان درخت ہوں-

وَدَائِسٌ وَّمُنَقٍّ- اور اناج کوٹنے والا اور چھاننے والا صاف کرنے والا (بعض نے اس کو بکسرۂ نون روایت کیا ہے یعنی آواز کرنے والا- مطلب یہ ہے کہ مواشی آواز کرنے والے-)

فَتَجِیْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّیْنَ- پھر تم کیچڑ روندتے ہوئے آؤ-

لَاتَسْلَمْ اِلٰی دَیَّاسٍ- اناج روندنے والے سے بیع سلم مت کر-

دَوْفٌ- ملانا' پانی سے تر کرنا-

عَرَقُکَ اَدُوْفُ بِهٖ طِیْبِیْ- (حضرت ام سلیم آنحضرت ﷺ کے مبارک جسم سے پسینہ لے کر جمع کر رہی تھیں اتنے میں آپ ہوشیار ہوئے' دریافت فرمایا یہ کیا کرتی ہے؟ انھوں نے کہا) آپ کا پسینہ لے رہی ہوں اس کو میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں-

اَدِیْفِیْهِ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ- (حضرت سلمان فارسی نے اپنی عورت سے مرض موت میں کہا) یہ مشک پانی کے ایک کونڈے میں گھول-

دَوْفَصٌ- سفید چکنی پیاز-

اَکْثِرْ دَوْفَصَهَا- (حجاج نے اپنے باورچی سے کہا) اس میں سفید پیاز زیادہ ڈال-

دَوْکٌ یا مَدَاکٌ- پینا' جماع کرنا' جیسے نَیْکٌ ہے بمعنی جماع-

دَاکَ الْمَرْءَ ةَ یانَاکَ الْمَرْءَةَ- عورت سے جماع کیا-

دَوْکَةٌ اور دُوْکَةٌ- لڑائی' جھگڑا' طرح طرح کی باتیں' غور خوض-

فَبَاتَ النَّاسُ یَدُوْکُوْنَ- (آنحضرت ﷺ نے جنگ خیبر میں فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ محبت رکھتا ہے) تو رات بھر لوگ اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہے' یا باتیں بناتے رہے (کہ یہ شخص کون ہے آخر صبح کو آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا جھنڈا ان کے حوالے کیا- دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ اللہ اور رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں- تیسری روایت میں یوں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں)- (سبحان اللہ اس حدیث سے جناب امیرؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ وہ محبوب ہیں اللہ اور رسولؐ کے اور خارجیوں اور ناجیوں کا منہ کالا ہوا- ایک روایت میں بجائے یدوکون کے یذکرون ہے' یعنی تذکرہ کرتے رہے)-

دَوْلٌ یا دَالَةٌ- مشہور ہونا-

دَوْلَةٌ- لٹک جانا' انقلاب' ایک حال سے دوسرا حال ہونا' جیسے دَوْلٌ پرانا ہونا' جلدی چلنا' چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا-

دُوْلَةٌ- وہ مال جو ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں جائے کبھی اس کو ملے کبھی اس کو (بعض نے کہا دَوْلَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں اب دُوْلَةٌ اور دَوْلَةٌ روپیہ پیسہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ منتقل ہوتا رہتا ہے' آج اس کے پاس کل اس کے پاس-)

اِذَا کَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا- جب غنیمت کا مال دولت سمجھا جائے (بادشاہ اور رئیس اس کو اپنے باپ کا مال سمجھیں غریب مسلمانوں میں شرع کے موافق تقسیم نہ کریں) یہ

نے قیامت کی نشانی بیان فرمائی - اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ امانتی مال کو لوٹ کا مال سمجھیں، یعنی کھا پی جائیں صاحب مال کو واپس نہ دیں، زکوٰۃ کو تاوان اور ڈنڈ سمجھیں، علم خدا کی رضا مندی کے لئے حاصل نہ کریں بلکہ مال، جاہ، فخر، نزاع اور جدال کے لئے، دوست سے تومل کر رہیں اور باپ سے دور، اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعنت کریں (یعنی سلف صالحین اور ائمہ حدیث اور مجتہدین کی برائی کریں، معاذ اللہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں موجود ہیں جو قیامت کے قرب کی نشانی ہے)-

لَمْ تَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ الرِّجَالُ - مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے خود آنحضرت ﷺ سے سنی ہو (تمہارے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان دوسرے لوگوں کا واسطہ نہ ہو)-

نُدَالُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ يُدَالُوْنَ عَلَيْنَا - ہم ان پر غالب ہوتے ہیں وہ ہم پر غالب ہوتے ہیں-

عرب لوگ کہتے ہیں اُدِيْلَ لَنَا عَلَى اَعْدَائِنَا وَ كَانَتِ الدَّوْلَةُ لَنَا - ہم اپنے دشمنوں پر فتح یاب ہوئے اور دولت ہم کو ملی-

نُدَالُ عَلَيْهِ وَيُدَالُ عَلَيْنَا - کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے-

يُوْشِكُ اَنْ تُدَالَ الْاَرْضُ مِنَّا - وہ زمانہ قریب ہے جب زمین کی باری ہم پر آئے گی (وہ ہمارا خون گوشت پوست سب کھا لے گی جیسے ہم آج اس کی پیداوار پھل کھا رہے ہیں اس کا پانی پی رہے ہیں)-

وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ - ہمارے کچھ خوشے کھجور کے لٹک رہے تھے-

اَلْحَرْبُ دُوَلٌ - "جنگ دو سر دارد" کبھی اس کی فتح کبھی اس کی فتح-

نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ - ہم باری باری اسی پیالہ میں سے کھاتے جاتے تھے-

يُدِيْلُنَا - باری باری ہم کو دولت دیتا ہے- مجمع البحرین میں ہے بعض نے کہا دُوْلَةٌ بضمہ دال مال روپیہ پیسہ اور دَوْلَةٌ بفتحہ دال جنگ)-

اِنِّىْ لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَدَوْلَةُ الدُّوَلِ - میں کئی بار آنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں-

قَدْ اَدَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فُلَانٍ - اللہ تعالیٰ نے ہم کو فلاں شخص پر مدد دی اور اس پر فتح یاب کیا-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُدِيْلُ الْمَظْلُوْمِيْنَ - میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں، مظلوموں کو غالب کرنے والا-

دَوَالَيْكَ - بار بار لینا، جیسے حَنَانَيْكَ - بار بار تیری مہربانیاں-

دُوَالَّةٌ - لومڑی-

دَوْلَجٌ - چور خانہ جس میں سامان زیور اسباب وغیرہ رکھتے ہیں- یعنی کوٹھری کے اندر دوسری چھوٹی کوٹھری- نہایہ میں ہے کو دولج اصل میں وولج تھا پہلے واو کو تا سے بدلا پھر تا کو دال سے اب تولج اور دولج دونوں مستعمل ہیں- سوراخ ہو یا نالی یا غار جس میں کوئی چھپ سکے اس کو بھی کہتے ہیں-)

اَتَتْنِىْ امْرَاَةٌ اُبَايِعُهَا فَاَدْخَلْتُهَا الدَّوْلَجَ وَ ضَرَبْتُ بِيَدِىْ اِلَيْهَا - ایک عورت بیعت کرنے کو میرے پاس آئی میں نے اس کو چور خانہ میں گھسیڑ دیا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا (تاکہ وہ بیعت کر لے)- (سلمانؓ کے اسلام کی حدیث میں بھی یہ لفظ آیا ہے- بعض نے کہا دولج وہ مقام ہے جہاں ہرنیں جا کر چھپ رہتی ہے)-

دَوْمٌ یا دَوَامٌ یا دَيْمُوْمَةٌ - ہمیشگی، امتداد، ثبات، جمنا، برقرار رہنا-

نَهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ - تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے آپ نے منع فرمایا- (مجمع البحار میں ہے کہ بہتے ہوئے جاری پانی میں جب وہ بہت ہو پیشاب نہ کرنا اولیٰ ہے- اگر تھوڑا ہو تو مکروہ ہے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں حرام ہے اگر قلیل ہو اور جو کثیر ہو تو مکروہ ہے اور کچھ بعید نہیں اگر حرام ہو)-

رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ ظِلِّ

دَوْمَةِ- میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ ایک گنجان درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے- (بعض نے کہا دومہ گوگل کے درخت کو کہتے ہیں-)

دُوْمَةُ الْجَنْدَلِ- ایک مقام کا نام ہے (کرمانی نے کہا ایک بستی ہے تبوک کے قریب وہاں ایک قلعہ ہے' مغنی میں ہے وہاں کا بادشاہ اکیدر تھا-)

دَوْمِيْنَ یادَوْمَيْنَ- ایک بستی کا نام ہے حمص کے قریب جو ملک شام میں ہے-

قَدْ دَوَّمُوْ الْعَمَائِمَ- عماموں کو اپنے سروں کے گرد پھرایا-

ثُمَّ دَوَّمَ بِيْ فِي السَّمَاءِ- پھر مجھ کو آکاش میں پھرایا-

اِنَّهَا كَانَتْ تَصِفُ مِنَ الدُّوَامِ سَبْعَ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ فِيْ سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرِّيْقِ- حضرت عائشہ دوران سر کی بیماری کا یہ علاج بیان کرتی تھیں کہ سات عجوہ کھجوریں سات دن صبح ہی صبح نہار منہ کھالے-

نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ- ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا-

عرب لوگ کہتے ہیں دَامَ يَدُوْمُ- جب کوئی مدت تک قائم رہے-

عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالدَّامُ- تم پر ہمیشہ قائم رہنے والی موت- (دَامَ اصل میں دَائِمٌ تھا لیکن سَامَ کے ہم وزن کرنے کے لئے ہمزہ اُڑا دیا)-

اَحَبُّ الْعَمَلِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ- سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو وہ نیک عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے (یعنی ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر مہینے اس کو کیا کرے یہ نہیں کہ چند روز کیا پھر چھوڑ دیا)-

لَايَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ- کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے پھر اس میں نہ نہائے- (بظاہر اس حدیث کا یہ مضمون نکلتا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اس میں نہانا یہ دونوں باتیں منع ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کیونکہ دوسری روایت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں صرف پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے تو حق یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے خواہ اس میں غسل کرے یا نہ کرے- کذا فی مجمع البحار-)

دَوَّمَ الطَّائِرُ فِي الْهَوَاءِ- پرندے نے اپنے پنکھ ہوا میں پھیلا دیئے-

مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ- جس پر ہمیشگی کی جائے-

دَائِمٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ قائم ہے اس کو کبھی تغیر اور فنا نہیں-

فِيْ دَوْمَةِ الْكَرَمِ مَحْتِدُهٗ- آپ کی طبیعت اور سرشت کرم کے درخت کی جڑ ہے (یعنی کرم، احسان، سخاوت اور ہمت آپ کی جبلی اور فطری خصلت ہے)-

اَسْتَدِيْمُ اللّٰهَ عِزَّكَ- میں اللہ سے چاہتا ہوں تیری عزت ہمیشہ قائم رکھے-

دَوْنٌ- کمزور ہونا' خسیس ہونا-

تَدْوِيْنٌ- جمع کرنا-

تَدَوُّنٌ- بے پرواہ ہونا-

دُوْنَ- نقیض ہے فوق کی اور بمعنی قبل، غیر، تدام، قریب، وراء اور سوٰی کے بھی آتا ہے محیط میں ہے کہ دُوْنَ کبھی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے اور کبھی شریف کے معنی میں بھی-

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ- جو شخص اپنے مال کے نزدیک مارا جائے یعنی اپنا مال بچانے کے لئے وہ شہید ہے-

فَجَعَلْتُ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ- میں آپ کی ازار آپ کے کندھے پر ڈال دوں وہ پتھر کے تلے رہے (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا تھا)-

مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ- گوشت کے تلے یا گوشت کے نزدیک-

اَلْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِقَتْلٍ عَلٰى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُوْنَ الْاِمَامِ- حاکم کسی سے قصاص لینے کا حکم کرے امام کے پاس رہ کر یا امام کے سوا دوسرا کوئی حاکم ایسا حکم کرے-

كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اَللَّيْلَةُ - جیسے یہ بات معلوم ہے کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے-

اِذَا رَكَعَ الْمُصَلِّيْ دُوْنَ الصَّفِّ - جب نماز پڑھنے والا صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کرلے (یعنی جلدی کے مارے اس خیال سے کہ کہیں امام رکوع سے سر نہ اٹھالے)-

دُوَيْنَ بَرِيْدِ الرُّوَيْثَةِ - بریدرویثہ کے قریب (یہ تصغیر ہے-دُوْنَ کی-)

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ - جو شخص دین کے آگے یعنی دین کی حمایت میں مارا جائے وہ شہید ہے- (طیبی نے کہا مثلاً کوئی کافر یا بدعتی دین کی خرابی یا توہین کرتا ہو اور یہ دین کی حمایت میں مارا جائے- صاحب مجمع البحار نے تَدْنُو الشَّمْسُ کو اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اس باب سے متعلق نہیں وہ دُنُوٌّ سے ہے بمعنی نزدیک ہونے کے یعنی سورج نزدیک آجائے گا-)

مَنْ حَلَّتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ - جو شخص حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جانے کے بعد سفارش کرے-

حَتّٰى اَكُوْنَ دُوْنَهٗ - میں اس کے آگے ہوں گا-

اُنْفِقُ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُوْنٍ - میں اس کو ادنیٰ درجہ کا خرچہ دیتا ہوں-

اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ - تو لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا ہے' تیرے سوا کوئی چیز ایسی چھپی ہوئی نہیں ہے یا تیرے لگ بھگ بھی کوئی شی نہیں ہے یا تجھ سے کچھ اتر کر کوئی شی نہیں ہے بلکہ ہر شی تجھ سے بہت اتری ہوئی ہے یا تیرے آگے کوئی شی نہیں ہے یا تیرے اوپر کوئی شی نہیں ہے (کیونکہ دُوْن کبھی فَوْق کے معنی میں بھی آتا ہے مگر یہ معنی سباق حدیث سے چسپاں نہیں ہوتا یعنی اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ- اس لئے کہ جب دُوْنَ کو فَوْقَ کے معنی میں لیں تو تکرار لازم آتی ہے)-

لَيْسَ دُوْنَهٗ مُنْتَهٰى - اس کے قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے (یعنی مراتب قرب الٰہی بے نہایت اور بے حد، بے غایت ہیں یا اس کے قرب کی کوئی حد نہیں ہے جہاں تک پہنچو وہاں سے بھی پروردگا وراء الوراء اور بعید ہے یا اس کے سوا کسی اور کی طرف ہماری دعاؤں اور سوالوں کی انتہا نہیں ہے)-

دُوْنَكَ هَايَا اُمَّ خَالِدٍ - لے ام خالد لے (میں نے تجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے موافق)-

دِيْوَانٌ - وہ کتاب جس میں تنخواہ داروں اور وظیفہ خواروں کے نام ہوتے ہیں اور نامۂ اعمال-

اَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَاوِيْنَ عُمَرُ - سب سے پہلے مسلمانوں میں حضرت عمرؓ نے دفتر مقرر کیا (یعنی تنخواہ داروں کا کتابچہ جس میں ان کے نام مندرج کئے اور سالانہ تنخواہ ہر ایک کی اس پر لکھی گئی)-

اِذَا مَاتَتِ الْمَرْاَةُ فِي النِّفَاسِ لَمْ يُنْشَرْ لَهَا دِيْوَانٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - جب عورت زچگی میں مر جائے تو قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال نہیں کھولا جائے گا (بلکہ بے حساب وکتاب بہشت میں داخل ہوگی کیونکہ وہ شہید ہے)-

اَجَازَ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَاْسِهَا - خلع ہر چیز کے بدل جائز رکھا سوائے عورت کے چونڈے کے یا یہاں تک کہ سر کے چونڈے کے بدل بھی خلع جائز رکھا-

دَوِى - بیمار ہونا' کینہ رکھنا-

دَوَاءٌ - بیماری دور کرنے والی چیز اس کی جمع اَدْوِيَةٌ ہے-

مُدَاوَاةٌ - علاج کرنا-

اِدْوَاءٌ - بیمار کرنا-

عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ يُدْوِيْ وَ يُدَاوِيْ - وہ بیمار بھی کرتا ہے علاج بھی کرتا ہے-

كُلُّ دَاءٍ لَّهٗ دَاءٌ - ہر عیب اور ہر بیماری جو لوگوں میں ہوتی ہے وہ اس میں موجود ہے (یعنی وہ مجمع امراض یا عیوب ہے اس کی ہر ایک بیماری سخت درجہ کی ہے- جیسے کہتے ہیں هٰذا الفرس فرس یہ گھوڑا گھوڑا ہے یا هٰذا الكتاب كتاب یہ کتاب البتہ کتاب ہے یا هٰذا التفسير تفسير- تفسیر تو یہ تفسیر ہے-)

مترجم:- کہتا ہے یہ حدیث میں نے دَوٌّ میں بیان کی ہے وہی اس کا اصلی مقام تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع کی متابعت

سے یہاں بھی بیان کر دی اسی طرح ای داء ادوی من البخل اور لاداء ولا خبثۃ اور دب الیکم داء الامم یہ حدیثیں بھی اوپر اسی لفظ میں گزر چکی ہیں۔

اَیُّ دَاءٍ اَدْوٰی مِنَ الْبُخْلِ۔ بخیلی سے بڑھ کر کون سا عیب ہے (بخیل آدمی میں کتنے بھی ہنر ہوں لیکن کوئی تعریف نہیں کرتا اور سخی میں کتنے ہی عیب ہوں لیکن اس کے کوئی عیب پر نظر نہیں ڈالتا جیسے سعدیؒ نے کہا ہے۔

سخاوت مس عیب را کیمیا است!

سخاوت ہمہ درد ہا را دوا است!

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ۔ اس مال میں کوئی چھپا ہوا عیب یا دغا نہیں ہے۔

اَلْخَمْرُ دَاءٌ لَا دَوَاءٌ۔ شراب ایک بیماری ہے نہ کہ دواء۔ یہاں بیماری سے مراد گناہ ہے اور عیب۔)

دُبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ۔ اگلی امتوں کی بیماری تم میں بھی سرایت کر گئی (آہستہ آہستہ گھس آئی' مراد حسد' بغض اور دنیا کی طمع ہے)۔

اِلٰی مَرْعًی وَبِیٍّ وَّ مَشْرَبٍ دَوِیٍّ۔ وبائی چراگاہ اور بیماری کے پانی کی طرف۔

وَکَانَ قَطَعْنَا اِلَیْکَ مِنْ دَوِیَّةٍ سَرْبَخ۔ اور کتنے بیابان بے آب وگیاہ کشادہ میدان ہم نے آپ کی طرف قطع کئے یعنی ان کو طے کر کے آپ کے پاس آئے۔

دوٌّ۔ وہ جنگل جس میں گھاس نہ ہو۔ دَوِیَّةٌ اس کی طرف منسوب ہے۔

فِیْ اَرْضٍ دَوِّیَّةٍ۔ ایک خشک بے آب وگیاہ زمین میں۔ (ایک روایت میں دَاوِیَةٍ ہے معنی وہی ہیں' ایک واو کو برخلاف قیاس الف سے بدل دیا' جیسے طَیٌّ کے نسبت میں طَائِیٌّ کہتے ہیں)۔

دَوِّیٍّ مَهْلَکَةٍ۔ ایک ہلاکت کے خشک میدان میں۔

قَدْ لَفَّهَا اللَّیْلُ بِعُصْلَبِیٍّ اَرْوَعَ خَرَّاجٍ مِّنَ الدَّاوِیْ۔ (یہ حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) رات نے اس کو ایسے مرد کے ساتھ لپیٹ دیا جو تنومند بہادر یا خوب رو جنگلوں میں سے نکلنے والا ہے (یعنی سفر آزمودہ) اور جہاں دیدہ ہے اس کو جنگلوں کا حال خوب معلوم ہے)۔

نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ۔ اس کی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے یا بھنبھناہٹ (جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے)۔ ایک روایت میں دُوِیَّ ہے بضمۂ دال معنی وہی ہیں۔

بِاَیِّ شَیْءٍ دُوِیَ جُرْحُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَهٗ یَوْمَ اُحُدٍ۔ آنحضرت ﷺ کے اس زخم کی جو جنگ احد میں آپ کو لگا تھا کیا دوا کی گئی تھی۔

یُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی۔ (عورتیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد میں جاتیں)۔ زخمیوں کا علاج کرتیں۔ (طیبی نے کہا یعنی اپنے محرم لوگوں کا اور خاوندوں کا یا غیروں کا بھی اس طرح کہ ان کے اعضاء کو ہاتھ نہ لگائیں مگر ضرورت سے (معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت مرد کو غیر محرم عورت کا اسی طرح عورت کو غیر مرد کے جسم کو چھونا درست ہے لان الضرورات تُبیح المحذورات' وما جعل علیکم فی الدین من حرج اوریرید اللّٰه بکم الیسر ولا یرید بکم العسر)[1]۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ یامَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا جَعَلَ لَهٗ دَوَاءً۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی ایک دوا نہ رکھی ہو (طیبی نے کہا اس حدیث سے دوا اور علاج کا استحباب نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے ہم کہتے ہیں دوا کرنا بھی تقدیر میں ہے جیسے دعا اور تدبیر تقدیر کے منافی نہیں ہے اور خود شارع نے حکم دیا ہے کہ اگر کافروں سے لڑائی کرو تو لڑائی کے سامان تیار کرو' قلعے اور مورچے بناؤ ہلاکت میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اونٹ کا پاؤں باندھ دے پھر اللہ پر بھروسہ کر البتہ مومن کا یہ اعتقاد ضرور ہے کہ دوا اپنے اثر میں مستقل نہیں ہے بلکہ اللہ کے حکم سے اثر کرتی ہے اگر اس کا

---

[1] ضرورت ممنوع کو مباح کر دیتی ہے۔ اللہ نے تم پر دین میں تنگی نہیں رکھی' اللہ تم سے آسانی کا ارادہ کرتے ہیں اور تنگی کا ارادہ نہیں رکھتے۔ (م)

حکم نہ ہو تو لاکھ دوا کرو کبھی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا مرض بڑھتا جاتا ہے ؎

از قضا سر کنگبین صفرا فزود
روغن بادام خشکی می نمود

قَدْ مَلَّتْ اَطِبَّاءُ هٰذَا الدَّاءِ الدَّوِیِّ - اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے تھک گئے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب لوگوں نے ان کی رائے نہ سنی)۔

اِذَا نَزَلَ اِلَيْهِ الْوَحْیُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِیِّ النَّحْلِ - جب آنحضرت ﷺ پر وحی اترتی تھی تو آپ کے منہ کے پاس شہد کی مکھیوں کی سی آواز سنائی دیتی تھی۔

بابُ الدّال مع الهاء

دَهْدَهَةٌ یا دَهْدَاةٌ یا دِهْدَاءٌ - لڑھکانا۔

فَیَتَدَهْدَی الْحَجَرُ فَیَتْبَعُهٗ فَیَاْخُذُهٗ - پھر پتھر لڑھکتا ہوا چلا جاتا ہے وہ اس کے پیچھے جا کر اس کو پکڑ لیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَهْدَیْتُ الْحَجَرَ یا دَهْدَهْتُهٗ - میں نے پتھر لڑھکایا۔

لَمَا یُدَهْدِهُ الْجُعَلُ خَیْرٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَاتُوْا فِی الْجَاهِلِیَّةِ - گبریلا کیڑا جو گوہ وغیرہ لڑھکاتا ہے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں (کفر اور شرک پر) مرے۔

كَمَا یُدَهْدِهُ الْجُعَلُ النَّتْنَ بِاَنْفِهٖ - جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے نجاست دھکیلتا ہے۔

دَهْدَاةٌ - چھوٹے اونٹ۔

دُهْدُوَةٌ - وہ جو گبریلا لڑھکاتا ہے جیسے دُهْدُوَّةٌ اور دُهْدِیَّةٌ۔

دَهْرٌ - آفت اترنا' لمبا زمانہ - جسے دِهَارٌ اس کی جمع اَدْهُرٌ اور دُهُوْرٌ اور اَدْهَارٌ ہے۔

لَاتَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ یا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ - زمانہ کو برامت کہو اس لئے کہ زمانہ کو جن جن کاموں کا کرنے والا تم سمجھتے ہو ان کا کرنے والا اللہ ہی ہے (زمانہ کچھ نہیں کرسکتا) تو جب تم زمانہ کو برا کہو گے تو گویا معاذ اللہ اللہ کو برا کہا۔

عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب ان پر مصیبتیں آتیں تو زمانہ کی شکایت کرتے' اس کو برا بھلا کہتے ہند اور فارس کے لوگوں کا بھی یہی دستور ہے۔ آسمان کو برا کہتے ہیں کبھی زمانہ کو کبھی ستاروں کو یہ سب بیوقوفی کی باتیں ہیں نہ آسمان کچھ کرسکتا ہے نہ زمانہ نہ ستارے' برائی بھلائی سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک خدا ہے۔

اِبْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَ اَنَا الدَّهْرُ - (بعض نے وَ اَنَا الدَّهْرَ بہ نصب راپڑھا ہے یعنی میں ہمیشہ باقی ہوں) آدم زاد زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کیا کرسکتا ہے میں سب کچھ کرتا ہوں۔ (محیط میں ہے کہ دھر کو بعض نے اللہ کا ایک نام قرار دیا ہے۔ کلیات میں ہے کہ دھر عالم کے امتداد کا نام ہے ابتدائی وجود سے لے کر اس کی انتہا تک اور عادت باقیہ اور مدت حیات کو بھی دھر کہتے ہیں' بعض نے کہا ہزار برس کو اور آفت، حادثہ، غایت اور غلبہ کے معنی بھی آئے ہیں۔ بعض نے کہا دھر کے معنی آبد ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے کہا میں نہیں جانتا دھر کیا ہے۔)

وَذٰلِكَ الدَّهْرَ - اور یہ یعنی گناہوں کی مغفرت ہمیشہ پر ایک فرض نماز سے ہوتی رہتی ہے۔

فَاِنَّ ذَاالدَّهْرَ اَطْوَارٌ دَهَارِیْرٌ - یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہا ہے (کبھی خوش کبھی رنج)۔ (جوہری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں دَهْرٌ دَهَارِیْرٌ یعنی یہ زمانہ بہت سخت ہے۔ جیسے کہتے ہیں لَیْلَةٌ لَیْلَاءُ یہ رات بڑی کٹھن ہے یا یَوْمٌ اَیْوَمُ یہ دن بڑا سخت دن ہے۔ زمخشری نے کہا دَهَارِیْرٌ زمانہ کی گردشیں انقلابات' حوادث۔)

لَوْلَا اَنَّ قُرَیْشًا تَقُوْلُ دَهَرَهُ الْجَزَعُ لَفَعَلْتُ - (ابوطالب نے مرتے وقت کہا) اگر قریش کے لوگ یوں نہ کہیں کہ موت کی گھبراہٹ سے یہ ڈر گیا تو میں ایسا کر لیتا (کلمۂ توحید پڑھ لیتا) عرب لوگ کہتے ہیں دَهَرَهٗ جب اس پر کوئی بری بات آن پڑے اور وہ خوف زدہ ہو جائے۔)

مَا ذَاكَ دَهْرُكَ - یہ آپ کی عادت یا آپ کی ہمت

یا آپ کا ارادہ نہیں ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں مَا ذَاکَ دَهْرِیْ یامَا دَهْرِیْ بِکَذَا۔ یعنی میری ہمت اور عزیمت ایسی نہیں ہے۔

فَلَا دُهُوْرَةَ الْيَوْمَ عَلٰى حِزْبِ اِبْرَاهِيْمَ۔ اب آج کے دن ابراہیم کے گروہ پر ہلاکت اور تباہی نہیں ہو سکتی (اصل میں دَهْوَرَةٌ کہتے ہیں اکٹھا کر کے ایک گڑھے میں پھینک دینے کو۔ مطلب یہ ہے کہ اب ان کی اولاد تباہ نہیں ہو سکتی بلکہ ان کی حفاظت اور نگہبانی کی جائے گی)۔

لَا اٰتِيْکَ دَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ۔ میں تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

دَهَسٌ۔ نرم ہونا اس طرح کہ نہ وہاں ریت ہو نہ خاک۔

دَهَاسَةٌ۔ خوش خلقی۔

دَهَاسٌ اور دَهْسَاءُ۔ بڑی سرین والی عورت۔

دَهُوْسٌ۔ شیر۔

فَنَزَلَ دَهَاسًا مِّنَ الْاَرْضِ۔ (آنحضرت ﷺ جب حدیبیہ سے لوٹ کر آئے تو) ایک نرم زمین میں اترے (نہایہ میں ہے کہ دَهَاسٌ اور دَهْسٌ وہ زمین جو نرم ہو لیکن ریت کی حد تک نہ پہنچی ہو۔)

لَا حَزْنٌ ضَرِسٌ وَّلَا سَهْلٌ دَهْسٌ۔ نہ تو سخت دشوار گزار ہے اور نہ نرم ملائم ہے۔

دَهَشٌ۔ حیران ہو جانا' بدحواس ہو جانا۔

تَدْهِيْشٌ اور اِدْهَاشٌ۔ حیران کرنا۔ بدحواس کرنا۔

فَدَهِشَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ماں (ہاجرہ) دہشت زدہ بدحواس ہو گئیں۔

دَهْقٌ۔ بھر دینا' زور سے انڈیلنا۔

كَاْسًا دِهَاقًا۔ بھرپور گلاس (عرب لوگ کہتے ہیں اَدْهَقْتُ الْكَاْسَ۔ میں نے گلاس کو پورا بھر دیا)۔

نُطْفَةً دِهَاقًا وَّ عَلَقَةً مُّحَاقًا۔ نطفہ خوب زور سے بہایا ہوا اور خون گھٹا ہوا۔

دَهْقَنَةٌ۔ کسان بنانا۔

فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ۔ (حذیفہ نے پانی مانگا) تو گاؤں کا پٹیل (مقدم) ایک چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ (نہایہ میں ہے کہ دِهْقَانٌ یا دُهْقَانٌ گاؤں کا سردار اور کاشت کاروں کا (کنبیوں کا) بڑا۔)

تَدَهْقَنَ الرَّجُلُ۔ گاؤں کا کسان بن گیا۔

دَهْمٌ۔ ڈھانپ لینا' کالا کرنا۔

اِدْهِمَامٌ اور اِدْهِيْمَامٌ۔ کالا ہونا۔

دُهْمٌ۔ خلقت اور مہینہ کی آخری تین راتیں جن کو مُحَاق بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ کالی اور اندھیری ہوتی ہیں۔

اَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَّ اَنْتُمُ الدَّهْمُ۔ (جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ دوزخ پر انیس فرشتے تعینات ہیں تو ابوجہل کہنے لگا) قریش کے لوگ کیا تم ان سے بس نہیں آ سکتے حالانکہ تم اتنے زیادہ ہو تم میں سے دس آدمی ایک ایک فرشتہ پر غالب نہیں آ سکتے) (ارے بیوقوف سارے جہان کے لوگوں کو اللہ کا ایک فرشتہ کافی ہے۔ قریش کے مٹھی بھر آدمی کیا کر سکتے ہیں)۔

دَهْمٌ۔ کہتے ہیں جماعت کثیر کو۔

مُحَمَّدٌ فِي الدَّهْمِ بِهٰذَا الْقَوْلِ۔ محمد ﷺ اس جماعت میں ہیں اس ٹیلے پر۔

فَاَدْرَكَهُ الدَّهْمُ عِنْدَ اللَّيْلِ۔ رات کے قریب ان کو ایک جماعت کثیر نے پالیا۔

مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِدَهْمٍ۔ جو شخص مدینہ والوں پر آفت لانا چاہے (ان کو ستانا کسی بڑی مصیبت میں پھنسانا چاہیے)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّدْهَمَکَ النَّاسُ۔ (ایک شخص عرفات میں لوگوں سے پہلے جا پہنچا اور یوں دعا کرنے لگا) یا اللہ تو مجھ کو بخش دے اس سے پہلے کہ لوگ تجھ پر ہجوم کریں (تجھ کو پریشان کر دیں)۔ (نہایہ میں ہے کہ دعا میں ایسے الفاظ کا استعمال جائز نہیں ہے مگر کسی شخص کی زبان سے بلاتکلف ایسے الفاظ نکل جائیں تو اور بات ہے کیونکہ سادگی اور لاعلمی پر اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں کرتا وہ بڑا رحیم و کریم بادشاہ ہے

مگر جاننے بوجھنے والوں کو آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے- کیا تم نے اس چرواہے کا قصہ نہیں سنا جو محبت کی راہ سے پروردگار سے یوں عرض کر رہا تھا پروردگار اگر تو کبھی میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا چھاچھ دودھ پلاؤں اپنا کمبل تیرے لئے بچاؤں' تیرے سر کی جوئیں دیکھنے بیٹھوں- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو جھڑکا (کیا واہیات بکتا ہے) تو بارگاہ احدیت سے ان پر عتاب ہوا کہ وہ چرواہا ہماری محبت سے یہ باتیں کر رہا تھا ہم سن رہے تھے تم نے کیوں دخل دیا' بر حال ہر کام میں نیت پر دارو مدار ہے- ایک عورت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرابے کا قرابہ عطر کا لا کر انڈیل دیا' حواریوں نے اس کو جھڑکا اور کہا کہ اگر یہ عطر ہم کو دے دیتی تو ہم بیچ کر کئی دن تک اپنی روٹی اس میں سے چلاتے- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس نیک بخت نے میری محبت سے ایسا کیا اور تم اس کو جھڑکتے ہو یہ کیا بات ہے- صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا و علیہ-

لَمْ يَمْنَعْ ضَوْءَ نُوْرِهَا اِدْهِمَامُ سَجْفِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ- اس کے نور کی چمک کو اندھیری رات کا پردہ روک نہ سکا-

رَوْضَةٌ مُدْهَامَّةٌ- کالی چمن بے انتہا سبز اور شاداب جس کی سبزی سیاہی تک پہنچ گئی-

ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ- پھر آپ نے ایک تاریک اور اندھیرے فتنے کا ذکر کیا (یعنی فتنہ احلاس کے بعد جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)-

اَتَتْكُمُ الدُّهَيْمَاءُ تَرْمِيْ بِالرَّضْفِ- تم پر ایک کالی بلا آئی ہے جو گرم جلتے ہوئے پتھر مار رہی ہے- دُهَيْمَاءُ بڑی آفت سخت بلا (یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے- دُهَيْمَاءُ اور دَاهِيَةٌ دونوں کے معنی آفت اور بلا' کہتے ہیں دُهَيْم ایک اونٹنی کا نام تھا جس پر سات بھائی چڑھ کر لڑنے گئے تھے ساتوں اس لڑائی میں مارے گئے ان کی لاشیں اسی اونٹنی پر لد کر آئیں- اس روز سے یہ مثل ہو گئی ہر آفت کو دھیم کہنے لگے)-

فَرَسٌ اَدْهَمُ- مشکی گھوڑا-

دُهْمٍ بُهْمٍ- کالے مشکی گھوڑوں میں-

فِيْمَا دَهَمَ- اس آفت میں جو مجھ پر آئے-

دُهْمَةٌ- کالک' اگر سخت کالک ہو تو اس کو جَوْنٌ کہیں گے-

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ- بہتر گھوڑا وہ ہے جو کالا مشکی ہو پیشانی پر اس کی سفیدی ہو اوپر کے ہونٹ میں سفیدی ہو-

وَيَدْهَامُّ بِذُرَى الْاٰكَامِ شَجَرُهَا- ٹیلوں کی چوٹیوں پر درخت کالے ہو جائیں (یعنی گہری سبزی کی وجہ سے کالے دکھلائی دیں)-

فَجَاءَ هُمْ دَهْمٌ- ان کو ایک بڑی اہم خبر آئی-

اَدْهَمُ- کالا اور بیڑی کو بھی کہتے ہیں' جیسے لَاَحْمِلَنَّكَ عَلَى الْاَدْهَمِ- میں تیرے پاؤں میں بیڑی ڈالوں گا-

دَهْمَقَةٌ- توڑنا' کاٹنا' نرم کرنا' خوشبودار کرنا-

لَوْشِئْتُ اَنْ يُّدَهْمَقَ لِيْ لَفَعَلْتُ- (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں چاہوں تو عمدہ عمدہ نرم کھانا میرے لئے تیار کیا جائے (مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی برائی کی ہے فرمایا تم نے دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا لئے اس لئے آپ نے سادی اور سخت غذا پر قناعت کی- اسی طرح موٹے جھوٹے کپڑے پر اور دنیا کے عیش و عشرت کو پسند نہیں کیا)-

دَهْنٌ- تیل لگانا' نفاق کرنا' فریب کرنا' نرمی اور ملائمت کرنا' تر کرنا' چکنا کرنا-

مُدَاهَنَةٌ- نرمی کرنا' نفاق کرنا' ظاہرداری کرنا' یعنی ظاہر کچھ' باطن کچھ- جیسے اِدْهَانٌ ہے-

دُهْنٌ- تیل-

دِهَانٌ- سرخ نری (لال چمڑا) تلچھٹ' پہلوان' مکان رنگ کا روغن-

دَهْنَاءُ- میدان پٹپر اور ایک مقام کا نام ہے بنی تمیم کے بلاد میں- بیابان-

فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهُ كَاَنَّمَا دُهِنُوْا بِالدِّهَانِ- وہ اس میں سے اس طرح نکلیں گے جیسے ان پر تیل ملا گیا-

دِھَانٌ اور اَدْھَانٌ جمع ہے دُھْنٌ کی۔

وَکُنْتُ اِذَا رَاَیْتُہٗ کَاَنَّ عَلٰی وَجْھِہِ الدِّھَانُ۔ میں جب اس کو دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے اس کے منہ پر تیل ملا گیا ہے۔

وَاِلٰی جَانِبِہٖ صُوْرَۃٌ تُشْبِھُہٗ اِلَّا اَنَّہٗ مُدْھَانُ الرَّأْسِ۔ اس کے ایک طرف ایک مورت تھی جوان کے مشابہ تھی مگر اس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا۔

نَشِفَ الْمُدْھُنُ۔ گڑھا سوکھ گیا۔ (محیط میں ہے کہ مُدْھُنُ وہ مقام جہاں پانی جمع ہو یا جس جگہ سیلاب نے گڑھا کر دیا ہو اور تیل کا شیشہ' تیل نکالنے کا آلہ۔

کَاَنَّ وَجْھَہٗ مُدْھُنَۃٌ۔ گویا آپ کا چہرہ صفائی اور رونق میں مُدْھُنَۃ تھا (مُدْھُنَۃٌ مونث ہے مُدْھُنٌ کا اکثر ایسا پانی جو پہاڑ کے گڑھے میں جمع ہوتا ہے بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے یا تیل کی طرح صاف اور چکنا تھا ایک روایت میں مُذْھَبَۃٌ ہے ذال معجمہ سے اس کا بیان آگے آئے گا)۔

کُلُوا الزَّیْتَ وَ ادَّھِنُوْا بِہٖ۔ زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ۔

وَ یَدَّھِنُوْنَ فِیْھَا۔ مردار کی ہڈیوں میں تیل رکھتے ہیں (سر اور بدن پر لگانے کے لئے)۔

اَلدُّھْنُ لِلْجُمُعَۃِ۔ بفتحہ یا ضمہ دال۔ پہلی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جمعہ کی نماز کے لئے تیل لگانا۔ اور دوسری صورت میں استعمال کا لفظ محذوف ہوگا معنی وہی ہیں کیونکہ دَھْنٌ بفتحہ دال تیل لگانے کو کہتے ہیں اور بضمہ دال تیل کو کہتے ہیں۔

یَدَّھِنُ۔ تیل لگائے (یعنی سر اور داڑھی کے بالوں میں ان کی پیشانی دور کرے کنگھی کر کے)۔

مَثَلُ الْمُدْھِنِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ۔ جو شخص اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں رعایت کرے یا اللہ کے احکام میں سستی اور ملائمت کرے یعنی امر بامعروف ترک کرے اس کی مثال۔ (طیبی نے کہا وہ شخص ہے جو قدرت رکھ کر ایسا کرے شرم کی وجہ سے یا دین کی پرواہ نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی فریق کی رعایت اور محبت سے۔)

فَاَکَلْنَا وَ ادَّھَنَّا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور چربی سے اپنا بدن چکنا کیا۔

قُلْ لِمَنْ تَمَرَّدَ بِالْعِصْیَانِ وَعَمِلَ بِالْاِدْھَانِ لِیَتَوَقَّعَ عُقُوْبَتِیْ۔ (اے عیسیٰؑ) میرے بندوں سے کہہ دے جو شخص شرارت کے ساتھ میری نافرمانی کرے اور ظاہر داری پر عمل کرے (گناہ گاروں اور بدکاروں سے ملاپ رکھے) وہ میرے عذاب کا منتظر ہے۔

دُھْنٌ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

اِلْاَدْہَ فَلَادَہْ۔ (عرب کی ایک مثل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اب یہ چیز تجھ کو نہ ملی تو پھر کبھی نہ ملے گی۔ بعض نے کہا اس کی اصل فارسی ہے۔)

دَھْیٌ۔ کسی کو مکار فریبیہ کہنا۔

دَھَاءٌ۔ مکر و فریب حیلہ تدبیر عقل مند پالیٹشن۔

دَاھِیَۃٌ۔ آفت بڑا کام۔

کَانَ رَجُلًا دَاھِیًا۔ بڑا عقل مند چلتا پرزہ تھا۔

کَانَ مِنْ دُھَاۃِ الْعَرَبِ۔ عرب کے حیلہ بازلوگوں میں سے تھا (داؤں کرنے والوں میں)۔

دَھِیٌّ۔ عاقل' فرزانہ' ہوشیار۔

دَوَاھِی الدَّھْرِ۔ زمانہ کی آفتیں بلائیں۔

باب الدّال مع الیاء

دِیْبَاجٌ۔ اوپر گزر چکا ہے باب الدال مع الباء میں۔

دِیَاثَۃٌ۔ نرمی' زبان میں التوا۔

تَدْیِیْثٌ۔ نرم کرنا' ذلیل کرنا۔

وَدُیِّثَ بِالصِّغَارِ۔ حقیر سمجھ کر ذلیل کیا گیا۔

بَعِیْرٌ مُدَیَّثٌ۔ وہ اونٹ جو محنت لے کر نرم کیا گیا ہو۔ اس کی شرارت جاتی رہی ہو۔

فَاَتَاہُ رَجُلٌ فِیْہِ کَالدِّیَاثَۃِ وَاللَّخْلَخَۃِ نِیَّۃٌ۔ ایک شخص ان کے پاس آیا جس کی زبان پیچیدہ اور گویائی کم تھی۔

تَحْرُمُ الْجَنَّۃُ عَلَی الدَّیُّوْثِ۔ دیوث پر بہشت حرام

ہے (دیوث وہ شخص جو بے غیرت ہو اپنی عورت کے پاس غیر مردوں کا آنا گوارا کرے)۔

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَیُّوْثٌ یا لَایَجِدُرِیْحَ الْجَنَّةِ دَیُّوْثٌ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الدَّیُّوْثُ قَالَ اَلَّذِیْ تَزْنِیْ اِمْرَأَتُهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ بِهَا - دیوث بہشت میں نہیں جائے گا یا بہشت کی بو نہیں سونگھے گا - لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) دیوث کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کی عورت حرام کاری کرتی ہو اور اس کو معلوم ہو (وہ اس کا کچھ تدارک نہ کرے) (مجمع البحرین میں ہے کِشْخَان اور قَرْنَان بھی دیوث کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا دیوث وہ ہے جو غیر مرد کو اپنی عورت کے پاس آنے دے اور کشخان وہ ہے جو اپنی بہنوں پر غیر مردوں کو آنے دے اور قرنان وہ ہے جو اپنی بیٹیوں پر غیر مردوں کو آنے دے۔)

دَیْجُوْرٌ - تاریکی۔

تَغْرِیْدُ ذَوَاتِ الْمَنْطِقِ فِیْ دَیَاجِیْرِ الْاَوْکَارِ - بولنے والے جانوروں کا گانا گھونسلوں کے اندھیروں میں۔ دَیَاجِیْر جمع ہے دَیْجُوْر کی۔

دَیْخٌ - مغلوب کرنا' تابع کرنا' جیسے دَوْخٌ - (بعض نے کہا دَیْخ کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے مگر تَدْوِیْخ کو تَدْیِیْخ کر لیا واو کو یا سے بدل دیا اسی سے ہے یہ حدیث فَفَنَّخَ الْکَفَرَةَ وَ دَیَّخَهَا - کافروں کو مغلوب کیا اور ان کو ذلیل کیا (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں فرمایا)۔ بعض نے کہا دَیْخ اور دَوْخ کے معنی ایک ہی ہیں یعنی مغلوب کیا مسخر کیا)۔

بَعْدَ اَنْ یُّدَیِّخَهُمُ الْاَسْرُ - قید کی ذلت اٹھانے کے بعد۔ (بعض نے یُذَیِّخَهُمْ ذال معجمہ سے روایت کیا ہے)۔

دَیْدَنٌ یا دَیْدَانٌ یا دِیْنٌ - عادت اور طریقہ اور خصلت۔

فَوَجَدْتُهَا وَ دَیْدَانُهَا اَنْ تَقُوْلَ ذٰلِکَ - میں نے اس کو پایا اس کی عادت تھی یہ کہنے کی۔

دَاذِیْ - ایک دانہ ہے جس کو نبیذ میں ڈالتے ہیں جلدی نشہ آنے کے لئے۔

مَنَعْتُهُمْ اَنْ یَّبِیْعُوا الدَّاذِیَّ - میں نے ان کو داذی بیچنے سے منع کیا۔ (محیط میں ہے داذی فاسقوں کی شراب)۔

دَیْرٌ - نصاریٰ کا عبادت خانہ جس کو بستی سے دور بناتے ہیں اس میں ان کے درویش رہا کرتے ہیں اس کی جمع اَدْیَارٌ ہے۔

یَاْوِیْ اِلٰی دَیْرِهٖ - اپنی دیر میں ٹھکانا لیتا ہے۔

دَیْرَانِیْ - دیر والا۔

دَیْسٌ - چھاتی۔

دِیَاسَةٌ - کوٹنا' روندنا' اجوف واوی ہے جو دَوْسٌ میں گزر چکا ہے اس کی ماضی مجہول دِیْسَ آئے گی۔ صاحب مجمع نے اس کو اس باب میں بے کار ذکر کیا ہے)۔

دَیْفٌ - ملانا' خلط کرنا۔ (بعض نے کہا یہ اصل میں دَوْف تھا جو اوپر گزر چکا)۔

وَتَدِیْفُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ - تم اس میں قطیعا ملاتے ہو (جو ایک قسم کی کھجور ہے)۔

دِیْکٌ - مرغا اس کی جمع دُیُوْکٌ اور اَدْیَاکٌ اور دِیَکَةٌ ہے۔

اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَةِ - جب تم مرغ کی بانگ سنو (تو دعا کرو قبول ہونے کی امید ہے کیونکہ مرغا فرشتوں کو دیکھ کر آواز کرتا ہے۔ طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے اور ان سے برکت لینا درست ہے اور مرغا اپنی آواز کے لحاظ سے ذاکرین خدا کی طرف بہ نسبت دوسرے حیوانات کے زیادہ قریب ہے اور گدھے کی آواز سب جانوروں کی آواز میں بری ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ قریب ہے جو اللہ کی رحمت سے دور ہیں اسی لئے گدھے کی آواز سن کر اعوذ باللہ پڑھنا وارد ہوا ہے۔ مجمع البحرین میں کعب احبار سے منقول ہے کہ مرغا یہ کہتا ہے اُذْکُرُوا اللّٰهَ یَا غَافِلُوْنَ - ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ بصورت سفید مرغ ہے جس کے پنکھ زمرد اور موتی اور یاقوت سے آراستہ ہیں اس کا ایک بازو مشرق میں ہے ایک مغرب میں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے اور پاؤں ہوا میں وہ ہر سحر کو اذان دیتا ہے اور آسمان اور زمین والے وہ آواز سنتے

ہیں-)

لَاتَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّهٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ- مرغ کو برا مت کہو وہ نماز کے لئے جگاتا ہے-

اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَلَکاً دِیْکًا اَبْیَضَ - اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ سفید مرغ کی صورت پر ہے (اخیر حدیث تک جو ابھی گزرنی-)

دِیْکُ الْجِنِّ - ایک جانور ہے جو باغوں میں ہوتا ہے اس کو ابوالیقظان بھی کہتے ہیں اور محمد بن عبدالسلم شاعر کا لقب تھا جو شعرائے عباسیہ میں سے تھا اس نے امام حسین علیہ السلام کے کئی مرثیے تصنیف کئے ہیں-

دِیْمَةٌ- جو پانی یکساں برسے جائے (یہ لفظ اصل میں اجوف واوی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے دَوْمٌ میں)-

کَانَ عَمَلُهٗ دِیْمَةً- (حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا آنحضرت ﷺ کے عمل کا کیا حال تھا؟ انھوں نے کہا) آپ کا عمل دائمی تھا (یعنی اس کو ہمیشہ کیا کرتے)-

اِنَّهَا لَاٰتِیَتُکُمْ دِیَمًا - یہ فتنے تم پر برابر آتے رہیں گے زمین کو بھر دیں گے- دِیَمٌ جمع ہے دِیْمَةٌ کی-

وَ دَیْمُوْمَةٍ سَرْدَجٍ - ایسا دور دراز جنگل جس میں ہمیشہ آدمی چلتا رہے تو یہ فَعْلُوْلَةٌ ہے- دَوَام سے بعض نے کہا یہ فَیْعُوْلَةٌ ہے دَمَمْتُ الْقِدْرَ سے میں نے ہانڈی پر راکھ مل دی- مطلب یہ ہے کہ وہ جنگل بھول بھلیاں ہے اس میں چلنے والے کو کوئی نشان ہی نہیں ملتا-

دِیْمَاسٌ - اوپر دَمْسٌ میں گزر چکا ہے-

دِیْنٌ - حساب' بدلہ' حکومت' سیرت' سلطنت' عبادت' اطاعت' توحید' تدبیر' عادت' (محیط میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ الرَّجُلُ - عزت والا ہوا' ذلیل ہوا' اطاعت کی' نافرمانی کی' بری یا اچھی بات عادت کر لی' بیمار ہوا)-

دَانَ فُلَانًا - اس کی خدمت کی' اس کے ساتھ احسان کیا اس پر حکومت کی-

دَیْنٌ - قرض دینا-

دَائِنٌ - قرض خواہ-

مَدْیُوْنٌ - قرض دار- جیسے مَدِیْنٌ ہے- اللہ تعالیٰ کا ایک نام دَیَّانٌ بھی ہے- یعنی بدلہ دینے والا' قہار' حاکم' قاضی- (عرب لوگ کہتے ہیں دِنْتُهُمْ فَدَانُوْا- میں نے ان پر غلبہ کیا پھر وہ میرے مطیع ہو گئے-

یَاسَیِّدَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ- (یہ اعشیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا) لوگوں کے سردار' عرب کو مغلوب کرنے والے' ان کو مسخر اور تابعدار کرنے والے-

اُرِیْدُ مِنْ قُرَیْشٍ کَلِمَةً تَدِیْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ- میں قریش سے ایک کلمہ کا طالب ہوں (یعنی وہ یہ کلمہ کہیں لا الله الّا الله) جس کی وجہ سے سارے عرب لوگ ان کے تابعدار بن جائیں گے (یہ آنحضرت ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا)-

کَانَ عَلِیٌّ دَیَّانَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ- حضرت علیؓ اس امت کے حاکم اور سردار تھے-

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَابَعْدَ الْمَوْتِ- عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کرے (اس پر غالب آئے' گناہوں سے بچا رہے) اور جو کام مرنے کے بعد کام آتے ہیں ان کو کرے (یعنی نیک کام)-

کَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی دِیْنِ قَوْمِهٖ- آنحضرت ﷺ نبوت سے پہلے اپنی قوم قریش کے دین پر تھے- (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ شرک کرتے تھے کیونکہ پیغمبروں سے شرک صادر نہیں ہوتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ دین کے نیک کام اپنی قوم یا قریش کے رسم و رواج کے موافق کیا کرتے- مثلاً حج' طواف' ختنہ' صدقہ وغیرہ- بعض نے کہا یہاں دین سے عادات اور اخلاق مراد ہیں یعنی قریش اخلاق رکھتے تھے جیسے شجاعت سخاوت مہمان پروری وغیرہ) کَالْقُرَیْشُ وَمَنْ دَانَ بِدِیْنِهِمْ - قریش اور جو لوگ ان کے دین پر تھے-

وَمَا یُدَانُ اللّٰهُ بِهٖ - اور دین کی ان چیزوں کا بیان جن سے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے-

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهِ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ - میں تیرا دین اور تیری امانت (جن کو تو اپنے وطن میں چھوڑے جاتا ہے مثلاً

اہل وعیال مال اسباب وغیرہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (سفر میں آدمی کو محنت اور مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور کبھی دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس دعا سے یہ مقصود ہے کہ اللہ تیرا دین محفوظ رکھے اور تجھ کو ایمان پر قائم رکھے اور عبادات بجا لانے کی توفیق دے اور وطن میں جو تیرے اہل وعیال اسباب اور مال ہیں وہ سب اللہ کی امان میں محفوظ رہیں)۔

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ یہ خارجی لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا۔ خطابی نے کہا مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ خوارج باوجود یہ کہ گمراہ ہیں مگر مسلمانوں کے ایک فریق ہیں' ان سے نکاح کرنا اور ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور ان کی گواہی قبول ہے اور حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا کفر سے تو وہ بھاگے ہیں' انھوں نے تو کفر میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو بھی کافر کہتے ہیں پھر لوگوں نے کہا کیا منافق ہیں؟ آپ نے فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں وہ تو صبح اور شام اللہ کی یاد میں مصروف رہتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ فتنے میں پڑ گئے اور اندھے بہرے بن گئے' ان کو حق بات نہیں سوجھتی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کے ساتھیوں کو فرمایا ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے مخالف بن گئے اور ہم پر سرکشی کرنے لگے)۔

مترجم:۔ کہتا ہے کہ اہل حدیث نے خوارج اور روافض وغیرہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کی اور اس لئے ان کے پیچھے نماز میں اقتدا صحیح رکھی ہے گو بہتر یہ ہے کہ امام متقی' متورع اور خوش اعتقاد متبع سنت ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اچھے لوگوں کو اپنا امام کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے بیچ میں ایلچی ہیں مگر جو لوگ اصول اور ضروریات دین کے منکر ہوں مثلاً حشر اجساد یا ملائکہ یا نبوت یا بہشت یا دوزخ یا وجود جن یا آسمان اور شیطان کے یا اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوں یا کسی قطعی فرض کا انکار کرتے ہیں مثلاً نماز روزے وغیرہ کا یا کسی قطعی حرام کو حلال جانتے ہوں مثلاً شراب یا زنا کو وہ بالاتفاق کافر ہیں اور ایسے لوگوں کی اقتدا صحیح نہیں ہے اور سلف سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے جن لوگوں کو کافر سمجھا ان کی اقتدا صحیح نہیں رکھی۔ امام ابو عبداللہ بخاریؒ نے عبداللہ بن ادریس سے نقل کیا ان سے کسی نے پوچھا کیا جہمی کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا جہمی کے پیچھے کون نماز پڑھے گا۔ علی بن مدینی نے کہا کہ جہمی کے پیچھے نماز پڑھوں تو ایسا ہے جیسے یہودی یا نصرانی کے پیچھے اور تعجب ہے اس شخص سے جو کہتا ہے کہ ہر مدعی اسلام کے پیچھے اقتدا درست ہے گو وہ کفر کا اعتقاد رکھتا ہو اور دلیل لیتا ہے اس حدیث سے **بنی الاسلام علٰی خمس شهادة ان لا اله الا الله** اخیر تک۔ ہم کہتے ہیں کہ ایسی حدیثیں بہت سی وارد ہیں جن میں دین کی بعض باتوں کو بیان کیا ہے بعض باتوں سے سکوت کیا ہے جن کی ضرورت دوسری حدیثوں یا آیتوں سے ثابت ہے مثلاً ایک حدیث میں یوں ہے **من قال لا اله الا الله دخل الجنة** اب اگر کوئی زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ لے اور شرک کے کام کرتا رہے شدوں اور قبروں کی پرستش کرے انبیاء اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر وجود ملائکہ وہ سماوات و جن وشیاطین کا منکر ہو تو کیا وہ بہشتی ہوگا! ہرگز نہیں کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے اس کا دوزخی اور کافر ہونا ثابت ہوتا ہے' اسی حدیث کے موافق جو اس شخص نے بیان کی ہے اگر کوئی ان پانچوں باتوں پر عمل پیرا ہو لیکن حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کا منکر ہو یا فرشتوں یا حشر نشر کا انکار کرتا ہو یا زنا یا شراب کو حلال جانتا ہو تو کیا وہ مسلمان ہوگا! اس زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیل گئی ہے کہ ہر ایک خود رائے اپنی خود رائی پر نازاں اور ایک آدھ حدیث کو لے کر دوسری حدیثوں کو بالکل چھوڑ دیتا ہے اور سلف صالحین کے اتفاق کے خلاف ایک نیا مسلک اختیار کرتا ہے ایسی آزادی سے اللہ کی پناہ' اسی طرح ایسی تقلید سے جس میں اللہ اور رسول کا قول چھوڑ کر پیر مرشد یا امام کی رائے پر جمار ہے دونوں شیطانی اغوا ہیں۔ اللهم ثبتنا علٰى صراطك المستقيم۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْنِيْ لِلْجَمَّاءِ مِنْ ذَاتِ الْقَرْنِ۔ اللہ

تعالیٰ بے سینگ والی بکری کا بدلہ (قیامت کے دن) سینگ والی سے لے گا (پھر حساب و کتاب کے بعد جانور سب خاک ہو جائیں گے اور آدمی اور جن بہشت یا دوزخ میں بھیجے جائیں گے)۔

لَاتَسُبُّوا السُّلْطٰنَ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ دِنْهُمْ كَمَا يَدِيْنُوْنَنَا - بادشاہ وقت کو (جو اہل اسلام میں سے ہو) برا مت کہو اگر ایسی ہی لاچاری ہو اور ضرورت آن پڑے (مثلاً وہ سخت ظلم کرے کسی کو ناحق ستائے) تو یوں کہو یا اللہ تو اس کو ایسا ہی بدلہ دے جس طرح وہ ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے۔

اِنَّ فُلَانًا يَدِيْنُ وَلَا مَالَ لَهٗ - فلاں شخص قرض لیتا ہے اور اس کے پاس (قرض ادا کرنے کے لئے) کوئی جائداد نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ وَاسْتَدَانَ وَادَّانَ - تینوں کے معنی قرض لیا۔)

اَدَانَ - قرض ادا کر دیا۔

فَادَّانَ مُعْرِضًا - قرض تو لیا لیکن ادا کرنے کی کوئی فکر نہ کی یا جس نے اس سے کہا قرض مت لے اس کی بات کا خیال نہ کیا یا لوگوں کو ستانے کی نیت سے ان کا مال ہضم کر جانے کی نیت سے قرض لیا۔

فَاَصْبَحَ قَدْ دِيْنَ بِهٖ - پھر قرضوں نے اس کو گھیر لیا (چار طرف سے قرضوں کا ہجوم ہوا)۔

ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ مِنْهُمُ الْمِدْيَانُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ - تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے ان میں سے ایک اس شخص کو بیان فرمایا جو قرضوں میں ڈوبا ہوا ہو۔ (بہت قرض دار ہو) مگر ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو (یہ نہیں کہ ہضم کرنے کی لوگوں کا مال کھا جانے کی)۔

اَلدَّيْنُ بَيْنَ يَدَيِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْعُشْرُ بَيْنَ يَدَيِ الدَّيْنِ فِي الزَّرْعِ وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ - قرضہ سونے چاندی کو ترکہ میں دینے سے پہلے ادا کیا جائے گا (یعنی میت کے مال میں سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا پھر جو بچے گا وہ وارثوں کو ملے گا اور زکوٰۃ قرضہ سے پہلے وصول کر لی جائے گی - کھیت اور اونٹ گائے بیل بکریوں میں)۔

لَايَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ حَافِظٌ - کوئی محافظت کرنے والا دفتر ان کو اکٹھا نہیں کرتا۔

دِيْوَانٌ - وہ کتابچہ جس میں تنخواہ داروں اور مجاہدین کے نام اور ہر ایک کی ماہانہ یا ششماہی یا سالانہ تنخواہیں لکھی جاتی ہیں سب سے پہلے یہ کتابچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بنوایا تھا۔

اَلدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ - قیامت میں تین قسم کے دفتر یعنی نامۂ اعمال ہوں گے۔

دِيْوَانٌ لَايَعْبَأُ اللّٰهُ - ایک وہ دفتر ہوگا جس کی اللہ تعالےٰ پرواہ نہ کرے گا (یعنی حقوق اللہ کا کیونکہ وہ کریم و رحیم ہے اپنے حقوق مومن کو معاف کر دے گا لیکن حقوق العباد سے پیچھا چھڑانا مشکل ہے جب تک اس کا بدلہ نہ لیا جائے یا صاحب حق کو اللہ تعالےٰ راضی نہ کر دے وہ اپنا حق معاف کر دے۔ کہتے ہیں کسریٰ بادشاہ ایران نے اپنے منشیوں کو جھانکا دیکھا تو اپنے میں آپ حساب کر رہے ہیں' کہنے لگا یہ دیوانے ہیں اس روز سے دفتر کا نام دیوان ہو گیا)۔

حَافِظٌ يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ - حافظ سے مراد دیوان ہے۔

فَمُحُوْا مِنَ الدِّيْوَانِ - ان کا نام دفتر سے نکال دیا گیا۔

اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ دِيْنًا - مگر وہ اسلام کا دین لکھتے تھے (یعنی جب سے مجھ کو ہوش آیا میں نے ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا)۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ دَيْنًا - سونے چاندی کو سونے چاندی کے بدل ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا (بلکہ دونوں طرف نقد انقد ہونا چاہیئے اس کو فقہا بیع صرف کہتے ہیں)۔

اَحَبُّ الدِّيْنِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ - بہتر عبادت وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے (یعنی جس کو ہمیشہ بجا لائے گو وہ تھوڑی ہو)۔

جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ دِيْنِهٖ - اپنے دین میں اس کو کرے (یعنی فیما بینہ و بین اللہ اور اللہ کے سپرد کرے)۔

اَنَا الدَّیَّانُ - میں لوگوں کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں-

اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ - ہمارا قرض ادا کردے (یہاں قرض سے تمام حقوق العباد مراد ہیں کسی قسم کے حقوق ہوں)-

فَلَمْ یَزَلْ یَدَّانُ - برابر قرض لیتا رہا-

اِلَّا الدَّیْنَ - (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے) مگر قرضہ (یعنی حقوق العباد جن کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو ان کی مغفرت کی بھی امید ہے اللہ تعالیٰ صاحب حق کو راضی کرلے گا وہ اپنا حق معاف کردے گا)-

یَوْمُ الدِّیْنِ - بدلہ کا دن یعنی قیامت کا-

اَدَّنْتُهٗ اور دَایَنْتُهٗ - میں نے ایک میعاد مقرر کر کے ادھار اس کے ہاتھ بیچ دیا-

اَدَّنْتُ مِنْهُ - میں نے ایک مدت پر اس سے خریدا-

دَانَ نَفْسَهٗ - اپنے آپ کو ذلیل کیا-

کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ - جیسا تو کرے گا ویسا بدلہ پائے گا- (کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اترا تھا' ہوا یہ تھا کہ ایک مرد زبردستی ایک عورت سے فعل شنیعہ کیا کرتا آخر عورت نے تنگ آ کر کہا تو جب میرے پاس آئے گا تیری عورت کے پاس دوسرا مرد جائے گا یہ سن کر وہ اپنی عورت کے پاس گیا وہاں ایک غیر مرد کو پایا اس کو پکڑ کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لایا اور اپنا قصہ کہہ سنایا اس وقت حضرت داؤدؑ پر وحی آئی اس شخص سے کہہ دو کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ - یعنی تو جیسا سلوک لوگوں سے کرے گا لوگ بھی ایسا ہی سلوک تجھ سے کریں گے)-

اَلْعِلْمُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ - علم (یعنی شریعت کا علم) دین ہے تو سمجھ لو کس سے تم اپنا دین حاصل کرتے ہو (یعنی صالح اور حق پرست متبع سنت سے علم دین حاصل کرو نہ کہ بدعتیوں اور فاسقوں سے)-

نَشَدْتُکَ بِالسَّبْتِ الدَّیَّانِ - (یہ حضرت علیؓ نے ایک یہودی سے کہا) میں تجھ کو ہفتہ کے دن کی قسم دیتا ہوں جو فیصلہ کرنے والا ہے-

اَوْصٰی لِدَیَّانِهٖ - ایک یہودی نے اپنے دین پر چلنے والوں کو وصیت کی (یعنی اپنے پیرووں کو)-

مَدْیَنُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ - نے حضرت لوطؑ کی بیٹی سے نکاح کیا ان کی اولاد بہت بڑھی یہاں تک کہ مدین ایک قوم ہوگئی انہی کے طرف حضرت شعیبؑ بھیجے گئے تھے-

دِیْنُوْا فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ اَهْلِ الْبَاطِلِ اِذَا جَالَسْتُمُوْهُمْ - جب تم اہل باطل مخالفین کے ساتھ بیٹھو تو برابر کا بدلہ کرو (یعنی زیادتی اور سختی گفتگو میں نہ کرو)-

دِیْنَارٌ - عرب کی اشرفی ایک مثقال سونے کی جو آنحضرتؐ کے عہد میں رائج تھی' اس کی اصل دِنَّارٌ تھی (اس کے بیان کرنے کا یہ محل نہ تھا مگر صاحب مجمع نے یہی بیان کیا ہے' کہتے ہیں کہ دینا کا وزن ۴۸ جو کا تھا-)

دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ - جو دینار تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو دینار تو کسی بردے کو آزاد کرانے میں خرچ کرے-

لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ - بندۂ زر اور بندۂ نقرہ پر لعنت (جس کو اللہ تعالیٰ کا کچھ ڈر نہ ہو رات دن شکم پروری اور روپیہ اکٹھا کرنے میں مصروف رہے حلال حرام کی قید اٹھا دے)-

دِیْنَوَرٌ - ایک بستی ہے بغداد اور ہمدان کے درمیان-

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

- 7422 احادیث نبوی ﷺ کا روح پرور ذخیرہ۔
- کتاب اللہ اور صحیح بخاری شریف کے بعد روئے زمین پر سب سے زیادہ مستند اور صحیح ترین کتاب مسلم شریف تسلیم کی گئی ہے جس کو امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ کے مجموعہ سے انتخاب فرما کر مرتب کیا ہے۔
- اس ایمان افروز کتاب میں ایک کالم میں عربی بمع اعراب اور اس کے مقابل کالم میں اردو زبان میں سلیس ترجمہ از علامہ وحید الزماں کے ساتھ نیچے اس کتاب کی مفصل شرح از امام نوویؒ درج کی گئی ہے۔
- صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح النوویؒ کا زیر نظر ایڈیشن نئی کمپوزنگ اور جدت کے ساتھ درج ذیل طباعتی محاسن سے مزین کیا گیا ہے۔
- تمام احادیث کو جدید اردو کمپیوٹر کمپوزنگ سے آراستہ کیا گیا ہے اور راویٔ حدیث کے بعد متن حدیث میں فرمانِ رسولؐ الگ فونٹ (سٹائل) میں لکھا گیا ہے تا کہ قاریٔ حدیث کے لیے فرمانِ رسولؐ کے الفاظ نمایاں نظر آئیں۔
- تمام احادیث کی نئے سرے سے نمبرنگ کی گئی ہے تا کہ قارئین کو دیگر کسی اردو کتاب سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو اس سلسلہ میں جو نمبرنگ عالمی معیار کے مطابق رائج ہے اسی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔
- اردو زبان میں شائع شدہ دیگر تراجم میں بعض احادیث سرے سے موجود ہی نہ تھی عربی کے پرانے اصل نسخہ سے اُن احادیث کا ترجمہ بھی کروا دیا گیا ہے الحمدُللہ اب اس نسخہ میں مکمل احادیث شامل ہیں۔
- عربی اعراب کی درستی کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر اردو زبان کے پرانے الفاظ کو جدید الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے۔
- انشاء اللہ العزیز یہ خوبیاں قارئینِ کرام کو کتاب کے نفس مضمون کو آسانی اور خوبصورتی سے پڑھ کر، سمجھ کر، عمل کرنے میں معاون ثابت ہونگی۔

www.KitaboSunnat.com

یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel:042-7321865 Mob: 0333-4229127

لغات الحدیث

- یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
- یہ کتاب علامہ وحیدالزماںؒ کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
- یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو "انوار اللغۃ ملقب بہ وحید الغات" کے نام سے شائع کی گئی۔
- دوسری مرتبہ علامہ وحیدالزماںؒ نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (بھارت) سے اسے "اسرار اللغۃ المقلب بہ وحیداللغات" کے نام سے شائع کیا۔
- اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے "لغات الحدیث" کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی سے) شائع ہوتا رہا۔
- لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں "نعمانی کتب خانہ" (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایان شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
- عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
- موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
- لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لئے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلفؒ نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
- عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
- لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لُغات سے استغنا کا باعث بن گئی ہے۔
- علم و ادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

نعمانی کُتب خانہ

لغات الحدیث

عربی - اُردو

نام کتاب

لُغاتُ الحدیث

عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دوم

سرورق
ضیغم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر
نعمانی کتب خانہ
لاہور

e-mail: nomania2000@hotmail.com

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

جلد دوم

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جُملہ احادیث، اہلِ سُنّت وامامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

NOMANI
نعمانی کتب خانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب الذال ذ

ذ- حروف تہجی کی ترتیب کے لحاظ سے نواں حرف ہے- حساب جمل میں اس کا عدد سات سو ہے-

باب الذال مع الھمزة

ذا- اسم اشارہ ہے- جس سے مفرد مذکر قریب کی طرف اشارہ کرتے ہیں- اگر متوسط[1] ہو تو:
ذَاكَ کہتے ہیں (اور اگر بعید ہو تو):
ذٰلِكَ کہتے ہیں یا ذَائِكَ- تو ذٰلِكَ میں ذا اسم اشارہ ہے اور کاف خطاب کی ہے اور لام یا ہمزہ بعد کی علامت ہے- کبھی ذا پر ہائے تنبیہ لاتے ہیں تو هٰذَا کہتے ہیں-
ذٰلِكُمَا اور ذٰلِكُمْ اگر مخاطب دو یا زیادہ ہوں تو یہ کہیں گے- بعض نے کہا ہر حال میں ذَالِكَ کہہ سکتے ہیں- تو یہ کاف مطلق خطاب کے لئے ہے خواہ مخاطب مفرد ہو یا متعدد مگر یہ قول صحیح نہیں ہے-
ذَأْبٌ- جمع کرنا' ہانکنا' ڈرانا' تحقیر کرنا' برائی کرنا' گیسو بنانا' زور سے آواز کرنا-
اِنَّكَ كُنْتَ مِنْ ذَوَائِبِ قُرَيْشٍ- تو قریش کے معزز اشراف لوگوں میں سے نہیں ہے-
ذَوَائِبُ (جمع ہے ذُوَابَةٌ کی بمعنی) گیسو-
ذُوَابَةُ الْجَمَلِ- پہاڑ کی چوٹی (پھر مجازاً عزت اور بزرگی اور شرف و کمال کے لئے استعمال کرنے لگے-)
خَرَجَ مِنْكُمْ اِلَيَّ جُنَيْدٌ مُتَذَائِبٌ- تمہارے پاس سے میری طرف ایک چھوٹا سا کمزور بے قرار لشکر نکلا-
تَذَاءَبَتِ الرِّيْحُ- (سے ماخوذ ہے یعنی) ادھر ادھر سے ہوا اضطراب کے ساتھ آئی' کمزوری کے ساتھ-
ذِئْبٌ- بھیڑیا' لانڈ کا (اس کی جمع اَذْؤُبٌ اور ذُؤْبَانٌ ہے-)
مُسِخَ الذِّئْبُ وَكَانَ اَعْرَابِيًّا دَيُّوْثًا- بھیڑیا اصل میں ایک گنوار تھا دیوث جس کو اللہ نے مسخ کر کے بھیڑیا بنا دیا (دیوث کے معنی اوپر گزر چکے ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ بھیڑیے کو ذِئْبٌ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ چلنے میں اضطراب کرتا ہے)-
ذُؤَابَةٌ- بالوں کا وہ حصہ جس کو لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے (اگر اس کو گوندھ کر لپیٹ دیں تو عَقِيْصَةٌ کہیں گے- اس کی جمع ذَوَائِبُ ہے- جو اصل میں ذَآئِبُ تھی دو ہمزوں کو ثقیل سمجھ کر پہلے کو واؤ سے بدل دیا)-
اَلْغُلَامُ الْمُذَأَّبُ- گیسو والا لڑکا-
اَلشَّيْبُ فِي الذَّوَائِبِ شَجَاعَةٌ- گیسوؤں میں سفیدی بہادری کی نشانی ہے-
ذُوَابَةٌ- عمامہ کے کنارے اور کوڑے کے پھندے کو بھی کہتے ہیں-
كَانَ اَبِيْ يُطَوِّلُ ذَوَائِبَ نَعْلَيْهِ- میرے باپ جوتوں کے گیسوؤں (تسموں) کو لمبا رکھتے تھے-
ذَأْرٌ- ڈرنا' کنیانا' جرات کرنا' عادت کرنا' شرارت کرنا' غصہ ہونا-

---

[1] یعنی نہ زیادہ دور نہ زیادہ قریب-(م)

لَمَّا نَهٰى عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ- جب آنحضرتؐ نے عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا' تو وہ اپنے خاوندوں پر دلیر ہوگئیں (شرارت کرنے لگیں)-

ذَأْفٌ-جلدی سے مرجانا (جیسے ذَاْفَانٌ ہے)-

اِذَآفٌ-جلدی سے مار ڈالنا-

مَنْ كَانَ مَعَهٗ اَسِيْرٌ فَلْيُذْئِفْ عَلَيْهِ-جس کے پاس کوئی قیدی ہو تو وہ جلدی اس کو مار ڈالے (ایک روایت میں فَلْيُذْئِفْ عَلَيْهِ دال مہملہ سے' اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)-

ذَأْلٌ یا ذَأَلَانٌ-جلدی جلدی یا اترا کر چلنا-

ذُؤَالَةٌ-بھیڑیا یا گیدڑ-

مَرَّ بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ وَهِيَ تُرَقِّصُ صَبِيًّا لَهَا وَتَقُوْلُ ذُؤَالُ يَابْنَ الْقَوْمِ يَا ذُؤَالَةُ فَقَالَ لَا تَقُوْلِيْ ذُؤَالُ فَاِنَّ ذُؤَالَ شَرُّ السِّبَاعِ- آنحضرتؐ ایک سانولی لونڈی پر سے گزرے' وہ ایک بچہ کو نچا رہی تھی' اور یہ کہہ رہی تھی' ذوال سردار کے بیٹے ذوال! آپؐ نے فرمایا اری ذؤال مت کہہ' وہ تو بڑا خراب درندہ ہے- (نہایہ میں ہے کہ ذوال ترخیم ہے ذُؤَالَةٌ کی- اور وہ بھیڑیے کا نام ہے جیسے اُسَامَةٌ شیر کا-)

ذَأْمٌ-عیب کرنا' حقارت کرنا' ہانک دینا' ذلیل کرنا-

عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ- (حضرت عائشہؓ نے یہودیوں سے فرمایا جب انہوں نے السلام علیکم کے بدل السام علیکم کہا) تم ہی پر موت اور ذلت پڑے (ذَامٌ الف سے اور ذَأْمٌ ہمزہ سے دونوں طرح مستعمل ہے- ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے' جس کا بیان اوپر ہو چکا)-

ذَامَةٌ یا ذَأْمَةٌ- (دونوں مترادف ہیں یعنی) اس کی برائی کی مذمت کی-

ذَأْنٌ-حقیر ہونا' ذلیل سمجھنا-

ذُؤْنُوْنٌ-ایک لمبی گھاس ہے اس کا سرا گول ہوتا ہے- بعض گنوار لوگ اس کو کھاتے ہیں-

تَذَأْنُنٌ-ذؤنون چننا-

كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اَتَاكَ مِنَ النَّاسِ مِثْلُ الْوَتَدِ اَوْمِثْلُ الذُّؤْنُوْنِ يَقُوْلُ اِتَّبِعْنِيْ وَلَا اَتَّبِعُكَ- (حذیفہ نے جندب بن عبداللہ سے کہا) تم اس وقت کیا کرو گے جب ایک کیل یا ذؤنون کی طرح (دبلا پتلا' حقیر نوجوان کمسن) شخص تمہارے پاس آئے گا (اور) کہے گا تم میری پیروی کرو میں تمہاری پیروی نہیں کر سکتا- (حذیفہ کا مطلب یہ تھا کہ ایک گمراہ شخص جو کثرت عبادت و ریاضت سے دبلا ہو گیا ہو اس لئے کہ لوگوں کو اپنا معتقد بنائے' وہ تم لوگوں کے پاس آ کر یہ چاہے گا کہ تم کو بھی بہکا دے اور اپنا تابعدار بنا دے حالانکہ وہ نوجوان کمسن ہو گا مگر معمر بزرگوں سے اپنی پیروی کا خواستگار ہو گا)-

خَرَجُوْا يَتَذَأْنَنُوْنَ وَيَتَطَرْثَثُوْنَ وَيَتَمَغْفَرُوْنَ-وہ نکلے ذؤنون اور طرثوثہ اور مغافیر چننے کو (طرثوثہ بھی ایک گھاس ہے اور مغافیر ایک قسم کا گوند ہے جو عرفط کے درخت سے بہتا ہے' شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے مگر بدبودار)-

باب الذال مع الباء

ذُبَاةٌ-دبلی پتلی ملیح چھوکری-

ذَبٌّ-دفع کرنا' روکنا' مارے مارے پھرنا' خشک ہو جانا' دبلا ہو جانا' سوکھ جانا-

رَاٰى رُجُلًا طَوِيْلَ الشَّعْرِ فَقَالَ ذُبَابٌ- آنحضرت نے ایک شخص کو دیکھا اس کے بال بہت لمبے تھے تو فرمایا یہ ایک نحوست ہے یا قائم رہنے والی برائی ہے (اہل عرب کہا کرتے ہیں:

اَصَابَكَ ذُبَابٌ مِّنْ هٰذَا الْاَمْرِ-تجھ کو اس بات سے ہمیشہ کی ایک برائی لگ گئی-

شَرُّهَا ذُبَابٌ-اس کی برائی قائم رہنے والی ہے-

رَاَيْتُ اَنَّ ذُبَابَ سَيْفِيْ بَسُرَفَاَوَّلْتُهٗ اَنَّهٗ يُصَابُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِيْ- میں نے خواب میں دیکھا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے- اس کی تعبیر میں نے یہ دی کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی مارا جائے گا آخر ایسا ہی ہوا حضرت حمزہؓ شہید ہوئے)-

صَلَبَ رَجُلًا عَلٰى ذُبَابٍ- ایک شخص کو ذباب پر سولی

دی (ذباب ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں)

عُمُرُ الذُّبَابِ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا - مکھی کی عمر چالیس دن کی ہوتی ہے۔

ذُبَابٌ - مکھی (اور وہ کئی قسم کی ہوتی ہے' گدھے کی مکھی' کتے کی مکھی' شیر کی مکھی' نیلے رنگ کی مکھی' محیط میں ہے کہ یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض نے کہا جانوروں کی لید اور گوبر سے' اس کی جمع اَذِبَّةٌ اور ذِبَّانٌ اور ذُبٌّ آتی ہے۔ بعض نے کہا ذُبَابٌ ماخوذ ہے ذُبٌّ سے چونکہ وہ پیٹی جاتی ہے اور دفع کی جاتی ہے)۔

اَلذُّبَابُ فِي النَّارِ - مکھی دوزخ میں جائے گی (نہ اس لئے کہ اس کو دوزخ کا عذاب ہو' بلکہ دوزخیوں کے عذاب کے لئے ان پر مسلط کی جائے گی وہ ان کو ستائے گی)۔

فَاِنَّمَا هُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأكُلُهُ مَنْ شَاءَ - شہد کیا ہے بارش کی مکھی ہے جس کا جی چاہے اس کو کھائے (بارش کی مکھی کا مطلب یہ ہے کہ بارش کی وجہ سے یہ مکھی پھول وغیرہ کھانے آتی ہے اور شہد اوگلتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو جو طائف میں تھا یہ لکھا کہ اگر یہ شہدہ ٹھیکیدار شہد کا دسواں حصہ جو آنحضرتؐ کو دیا کرتا تھا دیتا رہے' تب تو جنگل اس کے لئے محفوظ کر دے یعنی وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے یا وہاں کی گھانس پھول وغیرہ کوئی نہ کاٹ سکے' اس لئے کہ جب گھانس پھول وغیرہ کاٹ لیں گے تو شہد کی مکھی کو خوراک بہت کم ملے گی اور شہد کم بنائے گی)۔

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي اِنَاءٍ فَلْيَغْمِسْهُ - جب مکھی کسی برتن میں گر ے تو اس کو ڈبو دے (کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اس کی عادت ہے کہ پہلے بیماری وجراثیم کا بازو ڈبوتی ہے۔ یہ ایک الہام الٰہی ہے' اس قسم کی عقل اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو دی ہے۔ جیسے علم حیوانات میں بیان کیا گیا ہے۔ بیا اپنا نشیمن کس حکمت سے بناتا ہے اور اندھیری رات میں جگنولا کر اس میں روشنی کرتا ہے۔ چیونٹی اپنی خوراک کس خوبصورتی سے جمع کرتی ہے' شیریں علیحدہ کھاری الگ دونوں کو اگر تر ہوں تو پھیلا کر دھوپ میں سکھا دیتی ہے' ان کو کاٹ ڈالتی ہے تا کہ وہ اگے نہیں۔ یہ جو فرمایا کہ مکھی کے ایک بازو میں بیماری کے اثرات ہیں اور دوسرے میں تندرستی کے' تو یہ خلاف قیاس نہیں' جانوروں میں ایسی تفریق اللہ جل جلالہ نے رکھی ہے۔ مثلاً شہد کی مکھی کو دیکھو کہ اس کے پیٹ میں شہد ہے جس میں شفا ہے اور اس کے ڈنک میں زہر ہے۔ بچھو کے ڈنک میں زہر ہے اسی بچھو کو کچل کر ڈنک زدہ مقام پر لگاؤ تو اس کے زہر کی دوا ہے۔ سانپ کو دیکھو اس کا زہر سم قاتل ہے اور اس کا گوشت اثرات زہر کو زائل کر دیتا ہے۔)

فَاِنَّهُ يَذُبُّ عَنْهُ الْمَظَالِمَ - وہ اس پر سے مظالم کو دفع کرتا ہے۔

وَاَذْنَابُهَا مَذَابُّهَا - ان کی دمیں' ان کے پنکھے ہیں' (دم ہلا کر وہ مکھیوں اور کیڑوں کو دفع کرتے ہیں۔)

لَوْ كَانَ لِيْ نَحْوًا مِنْ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا لَا زَلْتُ ابْنَ اٰكِلَةِ الذِّبَّانِ - اگر میرے طرفدار تیس مرد بھی ہوتے تو میں مکھی خورنی کے بیٹے کو (خلافت سے) ہٹا دیتا (ان کو خلیفہ نہ بننے دیتا) (یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ محض افترا ہے جناب امیرؓ پر' کیونکہ اس وقت بنی ہاشم کے سب لوگ اور قریش اور انصار کے متعدد اشخاص آپ کے طرف دار موجود تھے۔ خود ابوسفیان نے جو قریش کا سردار تھا جناب امیر سے یہ کہا تھا کہ خلافت قریش کے ذلیل ترین خاندان میں چلی گئی' اگر آپ اٹھتے ہیں تو میں اب بھی اس میدان کو سوار اور پیادوں سے بھر دیتا ہوں' لیکن جناب امیر نے قبول نہ کیا' بات یہ ہے کہ آپ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت اور قدامت صحبت اور رفاقت نبوی کا انکار نہ تھا۔ مگر آپ کو یہ ناگوار ہوا کہ صحابہؓ نے خلافت کے مشورہ میں آپ کو شریک نہ کیا اور اتنے بڑے اہم کام کو آپ کی رائے لئے بغیر فیصلہ کر لیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ جناب امیر کے پاس گئے تو آپ نے یہی فرمایا۔ پھر مسجد نبوی میں علیٰ رؤس الاشہاد آ کر آپ نے مع سب بنی ہاشم کے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کر لی)۔

مَنْ ذَبَّ عَنْ حَرِيْمِهٖ - جو شخص اپنی جورو اور زنانہ کو (دشمنوں کی زیادتی سے) بچائے۔

ذَبْحٌ یا ذَبَاحٌ - چیرنا' پھاڑنا' کاٹنا' نحر کرنا' گلا گھونٹنا۔

تَذْبِیْحٌ - بہت ذبح کرنا۔

مَنْ وُّلِیَّ قَاضِیًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ - جو شخص قاضی (جج یا مجسٹریٹ) بنایا جائے' وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا (یعنی گو بدن اس کا صحیح و سالم معلوم ہوگا' مگر اس کا دین اور ایمان تباہ ہو جائے گا - یا مطلب یہ ہے کہ چھری ہو تو جانور آرام سے کٹ جاتا ہے' لیکن بغیر چھری اس کو ماریں تو بڑی تکلیف سے مرتا ہے - یہی مثال اس قاضی کی ہے کہ وہ بڑی تکلیف کے ساتھ ہلاک ہوگا - نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو عہدۂ قضا کی خواہش کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے سعی و کوشش کرے' لیکن جو شخص زبردستی قاضی بنایا جائے اس کو خواہش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا اور اس کو عدل وانصاف اور ٹھیک فیصلہ کرنے کی توفیق دے گا)

فَدَعَا بِذِبْحٍ فَذَبَحَهٗ - پھر ایک کاٹنے کا جانور منگوایا اس کو ذبح کیا۔

ذِبْحٌ - بہ کسرۂ ذال' وہ جانور جس کو ذبح کریں - اور بہ فتحہ ذال مصدر ہے' یعنی کاٹنا۔

وَاَعْطَانِیْ مِنْ کُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا - (یہ ام زرع کی حدیث میں ہے (مجھ کو ہر ذبح کرنے کے جانوروں میں سے (یعنی اونٹ گائے' بیل بکری اور بھیڑ میں سے) ایک ایک جوڑا دیا (مشہور روایت رَائِحَةٍ ہے)

نَھٰی عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ - آنحضرتؐ نے جنوں کے ذبیحہ سے منع فرمایا (عرب لوگوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی مکان خریدتے یا کوئی چشمہ پانی کا نکالتے یا کنواں کھودتے یا کوئی عمارت تیار کرتے' تو ایک جانور وہاں ذبح کرتے اس عمل سے ان کا یہ مطلب ہوتا کہ جنات ان کو نہ ستائیں' گویا یہ جانور جنات کی نذر کیا جاتا - ہندوستان کے مشرک بھی اب تک ایسا کرتے ہیں کہ مکان کی بنیاد بھرتے وقت یا دروازے چڑھاتے وقت یا کنویں کی بندش کرتے وقت یا مکان کے تیار ہو جانے پر ایک مرغ یا بکرا لاتے ہیں' اس کو وہاں کاٹتے ہیں' ان کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے وہ ضرر سے محفوظ رہیں گے - خیر مشرکوں کو تو بھاڑ میں ڈالو - نام کے مسلمان بھی ان ہی کی پیروی کرنے لگے ہیں - کنواں کھودتے وقت خضر یا خواجہ الیاس کے نام کی نیاز کرتے ہیں' ایک بکرا کاٹتے ہیں' یہ سب ذبائح جن میں داخل ہیں - جن سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا - درمختار جو فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے بادشاہ اور کسی رئیس کے آنے کے لئے جانور کاٹا اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام بھی لیا تب بھی وہ جانور حرام ہوگا کیونکہ وہ "وَمَا اُھِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ" میں داخل ہے۔

کُلُّ شَیْءٍ فِی الْبَحْرِ مَذْبُوْحٌ - ہر ایک دریائی جانور ذبح کیا ہوا ہے (اس کو ذبح کرنے کی حاجت نہیں' وہ یونہی حلال ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ ذبح سے خون نکال دینا مقصود ہوتا ہے اور دریائی جانوروں میں کثرت سے بہتا ہوا خون نہیں ہوتا)۔

ذَبْحُ الْخَمْرِ الْمِلْحُ وَالشَّمْسُ وَالنِّیْنَانُ - شراب کا ذبح نمک اور دھوپ اور مچھلی سے ہوتا ہے (شراب میں یہ چیزیں ڈال کر رکھ دو تو وہ شراب نہیں رہتی' جیسے جانور ذبح کرنے سے حلال ہو جاتا ہے ویسے ہی شراب میں یہ چیزیں ڈال دینے سے اس کا پینا درست ہو جاتا ہے - اس لئے کہ وہ سرکہ ہو جاتا ہے اس میں نشہ نہیں رہتا)۔

اَخَذَتْهُ الذُّبَحَةُ فَاَمَرَ مَنْ لَفَظَهٗ بِالنَّارِ - ابراء بن معرور کو خناق ہو گیا (حلق کا ورم یا پھوڑا) تو آنحضرت نے حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغ دیا جائے۔

کُوِیَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فِیْ حَلْقِهٖ مِنَ الذُّبَحَةِ - اسعد بن زراہ کو بھی خناق کی وجہ سے داغ دیا گیا۔

اِنِّیْ لَاَحْتَسِبُ قَوْلَهٗ وَفِعَالَهٗ یَوْمًا وَاِنْ طَالَ الزَّمَانُ ذُبَاحًا - میں اس کی بات اور اس کے کام کو ایک دن' خواہ مدت کے بعد ہو قتل کرنا سمجھتا ہوں (مشہور روایت رِبَاحًا ہے' یعنی اس کے قول و فعل کو بادہوائی سمجھتا ہوں)۔

ذُبَاحٌ - ایک بوٹی بھی ہے جس کے کھا لینے سے مر جاتے ہیں۔

اَدْخِلُوْهُ الْمَذْبَحَ (ایک شخص اسلام سے پھر گیا تھا کعب

نے کہا) اس کو حجرے میں لیجا یا محراب میں (اور تو راۃ رکھو اس کو اللہ کی قسم دو)۔

نَهٰى عَنِ التَّذْبِيْحِ فِي الصَّلٰوةِ - رکوع میں سر جھکانے سے آپ نے منع فرمایا (بلکہ سر اور پشت برابر رکھے نہ نیچا کرے نہ اونچا۔) (ایک روایت میں تَذْبِيْح ہے دال مہملہ سے۔ اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَنْ يُّعِيْدَ ذِبْحًا - ایک دوسرا جانور پھر ذبح کرے۔

مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ - (اللہ کی لعنت اس پر) جو خدا کے سوا اور کسی کی (تعظیم کے) لیے ذبح کرے (کیوں کہ ذبح ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے' دوسرے کے لیے نہیں ہو سکتی' جیسے نماز روزہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے اگر ذبح سے غیر خدا کی تعظیم کی نیت ہو' تو وہ کافر ہو گیا۔)

اسی طرح اگر کسی نے خدا کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے نماز پڑھی یا اس کے نام کا روزہ رکھا یا اس کی منت مانی تو وہ بھی کافر ہو گیا' کیونکہ یہ شرک فی العبادۃ ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قصاب تجارت کے لیے جانور نہ کاٹے' یا مہمان کو کھلانے کے لیے یا دوست احباب کی ضیافت کے لیے کوئی جانور نہ کاٹے' یہ سب درست ہیں۔ کیونکہ قصاب کو گوشت کا بیچنا مقصود ہوتا ہے نہ ذبح اسی طرح مہمان یا دوست احباب کے لیے گوشت کا تیار کرنا مقصود ہوتا ہے نہ کہ ان کے لیے ذبح کرنا۔ ذبح ہمیشہ اللہ کے لیے یعنی اس کی تعظیم کی نیت سے اسی کے نام پر ہونا چاہیے۔ اب گوشت میں اختیار ہے خواہ وہ بھی اللہ کی نذر کر و محتاج اور مسکینوں کو دو یا فروخت کرو یا خود کھاؤ یا دوست احباب کو کھلاؤ۔ ہر طرح جائز ہے۔ اس حدیث سے اس آیت کا بھی مطلب کھل گیا یعنی وما اھل به لغیر اللہ کا۔ اور صاف معلوم ہو گیا کہ اگر جانور غیر خدا کی تعظیم کے لیے کاٹا تو وہ حرام ہو گیا' گو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے۔ البتہ اگر ذبح اللہ کی تعظیم کے لیے ہو اور اس کا گوشت مساکین یا فقرا کو بانٹ کر کسی کو ثواب پہنچانے کی نیت ہو تو یہ جائز ہو گا۔ بعض نے کہا کہ وما اھل به لغیر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے مثلاً حضرت مسیح کا یا اور کسی پیر یا پیغمبر یا ولی یا مرشد کا یا بتوں کا یا ٹھاکروں کا یا اوتاروں کا' ایسا جانور تو بالاتفاق سب کے نزدیک مردار اور حرام ہے لیکن بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر نصاریٰ مسیح کے نام پر ذبح کریں تو مسلمان اس کو اللہ کا نام لے کر کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا طعام حلال رکھا ہے۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے' اہل کتاب کا وہی کھانا حلال ہے جو مسلمانوں کے مذہب میں حلال ہے اگر وہ مردار یا سور پکائیں تو مسلمان کو اس کا کھانا ہرگز درست نہیں ہے۔

فائدہ: ایک معتبر شخصیت نے مجھ سے بیان کیا کہ حیدرآباد میں کچھ لوگوں نے بڑے پیر کی نیاز کی' مجھ کو بھی دعوت دی۔ میں نے پوچھا تم نے نیاز کا بکرا کیا کہہ کر کاٹا؟ انھوں نے جواب دیا ہم نے یا غوث کہہ کر کاٹ دیا۔ یہ سنتے ہی میں لاحول پڑھ کر بھاگا اور میں نے کہا یہ جانور مردار اور حرام ہو گیا۔ افسوس ہے بڑے پیر کی نیاز مردار پر کرتے ہو۔ لیکن انھوں نے میرے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا اور مزے سے وہ کھانا نوش جان کیا۔ اب علماء کا اختلاف اس میں ہے کہ جانور کے سوا اور کوئی چیز مثلاً شیرینی' شربت وغیرہ اگر اللہ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لیے تیار کی جائے اور اس پر غیر خدا کا نام لیا جائے۔ مثلاً کھڑے پیر کی جلیبیاں یا خواجہ نجم الدین کا توشہ یا قطب صاحب کے کاک یا روٹ یا مشکل کشا کے گل گلے یا امام حسین کا شربت' تو اس کا کھانا یا پینا درست ہے یا نہیں؟ اکثر علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے کیونکہ وما اھل به لغیر اللہ میں ما'' کا لفظ عام ہے ہر چیز کو شامل ہے' بعض نے کہا ''ما'' سے مراد جانور ہیں۔ کیونکہ اس آیت کا سیاق وسباق جانوروں ہی پر دلالت کرتا ہے۔ بہر حال اس کے مشتبہ ہونے میں شک نہیں اور احتراز بہتر ہے۔ البتہ اگر کھانا اللہ کی تعظیم کے لیے تیار کیا جائے یعنی یوں کہیں کہ اللہ کی نیاز کا کھانا ہے یا اللہ کی نیاز کی شیرینی ہے اور اس کا ثواب فلاں شخص کی روح کو پہنچانا مقصود ہے تو وہ بالاتفاق سب کے نزدیک جائز اور حلال ہے۔

فَيُذْبَحُ بِالْمَوْتِ - پھر موت کو ذبح کیا جائے گا (جو قیامت میں ایک جانور کی صورت میں نمودار ہو گی)۔

ذَبَحَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ تَذْبِيْحًا - بارش نے زمین کو آراستہ کردیا یا سنوار دیا -

فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ - (جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو) اچھے طور سے ذبح کرو (تیز چھری سے' تاکہ اس کو تکلیف نہ ہو)

اَلذِّبْحُ الْعَظِيْمُ الْحُسَيْنُ - (ذبح عظیم سے اس آیت میں وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ امام حسینؓ کی شہادت مراد ہے (یہ تفسیر امامیہ کی ہے) -

اَرَادَ اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَّذْبَحَ اِبْنَهٗ اِسْمٰعِيْلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ حَمَلَتْ اُمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى - حضرت ابراہیمؑ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیلؑ کو اس مقام پر ذبح کرنا چاہا تھا جہاں اب جمرۂ وسطٰی ہے (منیٰ میں) وہیں آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئی تھیں -

اَنَا ابْنُ الذَّبِيْحَيْنِ - میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں (ایک تو حضرت اسمٰعیلؑ جن کی اولاد تمام عرب ہیں' دوسرے حضرت عبداللہ آپؐ کے والد ماجد' اس لئے کہ عبدالمطلب آپؐ کے دادا نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں تو میں ایک بیٹے کو اللہ کی منت میں قربانی دوں گا - اللہ نے ان کو دس بیٹے دیئے' انہوں نے قرعہ ڈالا تو بار بار قرعہ حضرت عبداللہ پر آیا - آخر میں سو اونٹ ایک طرف کئے اور دوسری طرف حضرت عبداللہ کو اور ان دونوں پر قرعہ ڈالا تو اونٹوں پر قرعہ آیا - عبدالمطلب نے سو اونٹ ذبح کر دیئے - اس طرح حضرت عبداللہ ذبح کئے جانے سے بچے تو گویا وہ بھی ذبیح ہوئے' اب اگر ذبیح حضرت اسحاق ہوں' جس طرح بعض لوگوں کا قول ہے تب بھی حدیث کے معنی صحیح ہیں' کیونکہ چچا بھی باپ کی طرح ہے' جیسے دوسری حدیث میں ہے (عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ) كَانَ عَلِيٌّ اِذَا رَاَى الْمَحَارِيْبَ فِي الْمَسَاجِدِ كَسَرَهَا وَيَقُوْلُ كَاَنَّهَا مَذَابِحُ الْيَهُوْدِ - حضرت علیؓ جب مسجدوں میں محرابیں دیکھتے تو ان کو توڑ ڈالتے اور فرماتے' یہ تو گویا یہودیوں کی قربان گاہیں ہیں -

مترجم کہتا ہے کہ محراب سے مراد وہ اونچی عمارت ہے جو امام کے لئے مسجد کے عین درمیانی حصہ میں بنائی جاتی ہے - آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں نہ مسجد میں محراب تھی نہ کوئی منبر اینٹ یا پتھر کا بنا ہوا تھا - خطبہ کے وقت لکڑی کا منبر رکھتے' پھر اس کو اٹھا ڈالتے' اب بھی سنت یہی ہے کہ مسجدوں میں محراب اور منبر نہ بنائیں' مگر کون سنتا ہے - لوگ رسم و رواج کے پابند ہو گئے ہیں' الا ماشاءاللہ -

فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالذُّبْحَةِ (امام اسماعیل بن جعفر کے بیٹے امام محمد امام موسیٰ کاظم کی شکایت ہارون رشید سے کیا کرتے) آخر اللہ تعالیٰ نے ان پر خناق کی بیماری بھیجی (امامیہ کا اس میں بہت اختلاف ہے کہ امام جعفر صادق کے بعد ان کے کون سے صاحبزادے امام ہوئے؟ اثنا عشری کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم - اور اسماعیلیہ کہتے ہیں' امام اسماعیل یا ان کے بیٹے کیونکہ امام اسماعیل امام جعفر صادقؒ کی حیات میں گزر گئے تھے - اہل سنت ان سب جھگڑوں سے پاک ہیں وہ ان سب کو اپنا امام اور پیشوا سمجھتے ہیں اور تمام حضرات اہل بیت کی تعظیم و تکریم جزو ایمان تصور کرتے ہیں - لیکن امامت سے دینی امامت مراد لیتے ہیں نہ کہ دنیوی بادشاہت اور ریاست - اسی طرح امام زین العابدین کے بعد اثنا عشری' امام محمد باقر کو امام کہتے ہیں اور زیدیہ امام زید بن علی کو - اسی طرح امام حسینؓ کے بعد اثنا عشری امام زین العابدین کو امام قرار دیتے ہیں اور شیعہ کا ایک فرقہ امام محمد بن حنفیہ کو - **واللہ اعلم بحقیقۃ الحال** -

ذَبْذَبَةٌ - لٹکنا' ڈانواں ڈول ہونا' حمایت کرنا' ایذا دینا اور ہلانا -

مَنْ وَقِيَ شَرَّ ذَبْذَبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص اپنا ذکر (عضو تناسل) شر سے بچالے گا (یعنی حرام کاری سے محفوظ رہا) وہ بہشت میں جائے گا (بشرطیکہ مومن ہو - کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں کی رو سے بہشت میں جانے کے لئے ایمان شرط ہے) (نہایہ میں ہے کہ ذکر کو ذبذب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہلتا رہتا ہے) -

فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يَدَيْهِ تَذَبْذَبَانِ - جیسے میں اس کے دونوں ہاتھوں کو دیکھ رہا ہوں' وہ ہل رہے ہیں (یعنی آستینیں) -

كَانَ عَلَيَّ بُرْدَةٌ لَهَا ذَبَاذِبُ - میں ایک چادر اوڑھے تھا جس میں حاشیے لگے تھے (یعنی سرے جو جھالر کی طرح ملتے ہیں)

وَاِلَّا فَاَنْتَ مِنَ الْمُذَبْذَبِيْنَ - نکاح کرلے ورنہ تو ادھر لٹکتے لوگوں میں سے ہوگا (نہ مومن، کیونکہ مومنوں کی سنت نکاح ہے، نہ درویش نصرانی، کیونکہ تو ان کے طریق پر نہیں ہے)۔

ذَبْرٌ - لکھنا پڑھنا جاننا سمجھنا۔

ذَبَارَةٌ - اچھی طرح دیکھنا۔

مِنْهُمُ الَّذِيْ لَا ذَبْرَلَهٗ (بہشت کے لوگ پانچ طرح کے ہوں گے) ان میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی زبان نہیں (اچھی طرح بولنا نہیں جانتے) یا ان میں سمجھ نہیں۔

كَانَ يَذْبُرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - وہ مضبوطی کے ساتھ اس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے۔

ذَابِرٌ - اچھا جید عالم۔

مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ ذَبْرًا مِّنْ ذَهَبٍ - مجھ کو یہ خواہش نہیں کہ سونے کا ایک پہاڑ میرے پاس ہو۔

ذَبْرٌ - حبش کی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں۔

اَنَا مُذَابِرٌ - میں جانے والا ہوں۔

ذَبْلٌ یا ذُبُوْلٌ - گھٹ جانا، سوکھ جانا، دبلا ہونا۔

مَا تَسْاَلُ عَمَّنْ ذَبَلَتْ بَشَرَتُهٗ - (عمرو بن مسعودؓ نے معاویہؓ سے کہا) تم کیا حال پوچھتے ہو اس شخص کا جس کا بدن سوکھ گیا ہو (اس کی تازگی اور رونق مٹ گئی ہو)۔

باب الذال مع الحاء

ذَحْلٌ - بدلہ چاہنا، دشمنی، کینہ۔

مَا كَانَ رَجُلٌ لِيَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ بِذَحْلِهٖ اِلَّا قَدِ اسْتَوْفٰى - اگر کوئی مرد اس لڑکے کو بدلہ لینے کی نیت سے مار ڈالے تو اس نے اپنا بدلہ پورا لے لیا۔

اَللّٰهُمَّ اطْلُبْ بِذَحْلِهِمْ وَوَتْرِهِمْ وَدِمَائِهِمْ - یا اللہ! اماموں کا بدلہ، ان کا عوض، ان کے خون کا معاوضہ لے۔

ذُحُوْلٌ - ''ذحل'' کی جمع ہے۔ جیسے فَلْسٌ کی فُلُوْسٌ ہے۔

باب الذال مع الخاء

ذُخْرٌ یا ذَخْرٌ - اختیار کرنا، ضرورت کے لئے چھپا رکھنا، تیار کرنا۔

ذَخِيْرَةٌ - (ذُخْرٌ سے ماخوذ ہے) جو چیز ضرورت کے وقت صرف کرنے کے لئے جوڑ کر رکھی جائے۔

كُلُوْا وَادَّخِرُوْا - اب قربانی کا گوشت کھاؤ اور رکھ بھی چھوڑو۔

اِدِّخَارٌ اصل میں اِذْتِخَارٌ تھا - تا کو ذال سے بدل دیا پھر ذال کو دال سے اور دال کو دال میں ادغام دے دیا۔ بعض نے تا کو ذال سے بدلہ اور ذال کو ذال میں ادغام دے دیا۔ اس طرح اِذَّخَارٌ بنا۔ معنی وہی ہے جو ذُخْرٌ کے ہیں۔

اُمِرُوْا اَنْ لَّا يَدَّخِرُوْا فَادَّخَرُوْا - اصحاب مائدہ کو یہ حکم ہوا تھا کہ جمع کر کے رکھیں، لیکن انہوں نے جمع کر کے رکھا۔

اَرْجُوْ ذُخْرَهَا - میں چاہتا ہوں وہ میرے لئے جمع رہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ اَجْرًا وَّذُخْرًا - اے اللہ! اس میت کو ہمارے لئے اجر اور آخرت کا ذخیرہ کر (یعنی آخرت میں ملے)۔

مِنَ الْاَمْرِ الْمَذْخُوْرِ الْاِتْمَامُ فِي الْحَرَمَيْنِ - حرمین میں کوئی کام مکمل کرنا آخرت کا ذخیرہ ہے۔

اِذْخَرٌ - ایک خوشبودار گھاس ہے، جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

باب الذال مع الراء

ذَرْأٌ - پیدا کرنا، دانت گر جانا۔

اِذْرَاءٌ - غصہ کرنا، ڈرانا، بہانا، لاچار کرنا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ - میں اللہ کے پورے حکموں کی پناہ چاہتا ہوں، ان چیزوں کی برائی سے جن کو اس نے بنایا اور پیدا کیا اور نکالا۔

ذَرْءٌ اور خلق کے معنی ایک ہیں (بعض نے کہا ذَرْءٌ خاص اولاد کا پیدا کرنا)-

لَا ظُنُّكُمْ اٰلَ الْمُغِيْرَةِ ذَرْءَ النَّارِ-(حضرت عمرؓ نے خالد بن ولیدؓ کو لکھا) میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لئے پیدا ہوئے ہو (اللہ تعالیٰ نے تم کو دوزخ کے لئے بنایا مغیرہ اور امیہ کی اولاد میں بڑے بڑے شریر اور کافر لوگ پیدا ہوئے جو آنحضرتؐ سے دشمنی اور جنگ کرتے رہے اور بنی امیہ نے تو آنحضرتؐ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد سے وہ سلوک کیا جو کوئی دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا- اس لئے امیر المومنین حضرت عمرؓ ان دونوں خاندانوں سے بہت نفرت کرتے تھے- ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا وَجَاهِدُوْا فِيْ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ- ان دونوں فاجر خاندانوں سے جہاد کرنے کے باب میں اتری ہے یعنی بنی امیہ اور بنی مغیرہ سے) ایک روایت میں ذَرْوَ النَّارِ ہے یعنی دوزخ میں بکھیرے جائیں گے یہ ذَرَتِ الرِّيْحُ التُّرَابَ سے نکلا ہے- یعنی ہوا نے خاک کو بکھیر دیا-

ذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ- مشرکوں کی اولاد (جو ایام طفولیت میں مر جائے' آخرت میں اس کا کیا حال ہوگا؟ اس بارے میں اختلاف ہے اور صحیح توقف ہے- حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا' میرے دو بچے جو زمانہ جاہلیت میں پیدا ہوئے تھے (یعنی اگلے شوہر سے) وہ کہاں رہیں گے؟ آپؐ نے فرمایا دوزخ میں- انہوں نے کہا پھر آپ سے دو بچے پیدا ہوئے؟ جواب میں فرمایا وہ بہشت میں رہیں گے)-

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الذَّرَارِيْ- بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا-

كَسْبُ الْحَرَامِ يَبِيْنُ فِي الذُّرِّيَّةِ- حرام کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے (اولاد بدمعاش اور آوارہ نکلتی ہے)-

ذَرَبٌ- تیز کرنا' جیسے ذَرَبٌ حدت اور تیزی' اور بگڑ جانا' پیپ بہنا-

فِيْ اَلْبَانِ الْاِبِلِ وَاَبْوَالِهَا شِفَاءٌ لِلذَّرَبِ- اونٹ کے دودھ اور پیشاب میں ذرب کی تندرستی ہے-

ذَرَبٌ- معدے کی بیماری ہے جس میں غذا بگڑ جاتی ہے صحیح طریق پر ہضم نہیں ہوتی یعنی (ڈس پائپ سیا) بدہضمی (محیط میں ہے کہ "ذرب" اور ہیضہ میں یہ فرق ہے کہ ہیضہ میں دست و قے دونوں ہوتے ہیں اور ذرب میں صرف دست آتے ہیں اور ہیضہ کی بیماری مُزْمِنْ نہیں ہوتی' ذرب کی بیماری مدت تک رہتی ہے)-

اِلَيْكَ اَشْكُوْ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبِ (یہ اعشی شاعر نے اپنی بیوی کی شکایت میں آنحضرتؐ کو سنائی یعنی) میں خرابیوں میں سے ایک خرابی کی شکایت آپ سے کرتا ہوں' یا بدزبانیوں میں سے ایک بدزبانی کی- (مطلب یہ ہے کہ اس شخص کی عورت خائن یا بدزبان ہے)-

اِنِّيْ رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانِ- میں ایک تیز زبان والا آدمی ہوں (سخت سست کہہ بیٹھتا ہوں)-

شَكَا ذَرَبَ لِسَانِهٖ- اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی-

ذَرِبَ النِّسَاءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ- عورتیں اپنے شوہروں پر زبان دراز ہو گئیں (ایک روایت میں ذَئِرَ النِّسَاءُ ہے' جیسے اوپر گزر چکا-)

مَا الطَّاعُوْنُ قَالَ ذَرَبٌ كَالدُّمَّلِ- طاعون کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک زخم ہے دمل کی طرح (محیط میں ہے کہ "ذرب" وہ مرض جو اچھا نہ ہو) (عرب لوگ کہتے ہیں:

ذَرِبَ الْجُرْحُ- جب زخم لا علاج ہو جائے' کسی دوا سے چنگا نہ ہو)-

شَكَوْتُ اِلٰى اَبِيْ جَعْفَرَ ذَرَبًا وَجَدْتُهٗ- میں نے امام ابو جعفر سے جگر کی بیماری کا شکوہ کیا (مجمع البحرین میں ہے کہ ذَرِبٌ بہ کسرۂ را جگر کی ایک بیماری اور ذَرَبٌ بہ فتحہ را معدہ کی بیماری جس میں کھانا ہضم نہ ہو)-

لِسَانٌ ذَرِبٌ- فصیح زبان یا فحش زبان-

اِمْرَاَةٌ ذَرِبَةٌ- زبان دراز عورت-

ذَرْحٌ- اڑا دینا' پھیلا دینا-

ذُرَّاحٌ- کیڑا اڑانا-

ذُرَّاحٌ اور ذُرُّوْحٌ اور ذَرِّيْحٌ اور ذَرُّوْحٌ اور ذُرُوْحٌ

اور ذُرُوحٌ اور ذُرَاحٌ ذُرَّحٌ اور ذَرِیْحَۃٌ اور ذُرْنُوحٌ اور ذُرْحُرحٌ اور ذُرَحْرَحٌ اور ذُرُّحْرُحٌ اور ذُرَّحْرَحٌ یہ سب ایک کیڑے کے نام ہیں جو سرخ رنگ کا ہوتا ہے اس پر کالے نشان ہوتے ہیں' اڑتا ہے یہ کیڑا زہریلا ہوتا ہے۔

ذُرَاحٌ۔ گیہوں کے کیڑے یا صنوبر کے کیڑے کو بھی کہتے ہیں۔

مَابَیْنَ جَنْبَیْہِ کَمَا بَیْنَ جَرْبیٰ وَاَذْرُحَ۔ حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جربی اور اذرح میں (یہ دونوں ملک شام میں ہیں' ان کے درمیان تین دن کا راستہ ہے)۔

ذَرٌّ۔ بکھیر دینا' پھیلا دینا' پھٹ جانا' مولکہ نکالنا' پیشانی کے بال سفید ہو جانا۔

ذِرَارٌ۔ غصہ کرنا' غصہ سے منہ پھیر لینا۔

ذَرٌّ۔ چھوٹی لال چیونٹی۔

ذَرَّۃٌ۔ یہ ''ذَرٌّ'' کا مفرد ہے (کہتے ہیں کہ یہ سو چیونٹیاں ایک جو کے وزن میں ہوتی ہیں)۔

ذَرَّۃٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں۔ جو ہوا میں باریک باریک نظر آتا ہے۔

لَا تَقْتُلْ ذُرِّیَّۃً وَّلَا عَسِیْفًا (آنحضرتؐ نے لڑائی میں ایک عورت کو دیکھا جو قتل کی گئی تھی' فرمایا خالدؓ سے کہہ دو کہ) عورتوں بچوں کو اسی طرح مزدوروں کو مت مارو۔

ذُرِّیَّۃٌ۔ کہتے ہیں' نسل انسانی کو مرد ہو یا عورت (حدیث میں عورتیں مراد ہیں۔)

حُجُّوْا بِالذُّرِّیَّۃِ وَلَاتَاْکُلُوْا اَرْزَاقَھَا وَتَذَرُوْا اَرْبَاقَھَا فِیْ اَعْنَاقِھَا۔ عورتوں کو حج کراؤ اور ان کی روٹی کھا کر گلوں کے لٹکن ان کے گلوں میں مت چھوڑ (یعنی ایسا نہ ہو کہ حج کا فرض ان پر باقی رہے' اس کو گلے کے لٹکن سے تشبیہ دی۔ بعض نے کہا کہ ارباق سے بوجھ مراد ہیں' یعنی اللہ تعالیٰ کے فرائض کا بوجھ)۔

رَاَیْتُ یَوْمَ حُنَیْنٍ شَیْئًا اَسْوَدَ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَوَقَعَ اِلَی الْاَرْضِ فَدَبَّ مِثْلَ الذَّرِّ وَھَزَمَ اللّٰہُ الْمُشْرِکِیْنَ۔ میں نے جنگ حنین کے دن ایک کالی چیز دیکھی (دوسری روایت میں ہے کالی کملی کی طرح) جو آسمان سے اتر رہی ہے' آخر وہ زمین پر آ رہی' اس میں سے چھوٹی چھوٹی لال چیونٹیوں کی طرح کوئی چیز رینگتی ہوئی چلی اور اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو بھگا دیا۔ (شاید یہ فرشتے ہوں گے چیونٹیوں کی شکل میں)۔

وَسَبٰی ذَرَارِیَّھُمْ (ان میں جو لوگ لڑنے والے تھے ان کو تو قتل کیا) اور ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنایا۔

اَقْبَلَتْ ھَوَازِنُ بِنَعَمِھِمْ وَذَرَارِیْھِمْ۔ ہوازن کے لوگ اپنے مویشی اور عورتوں بچوں کو ساتھ لے کر آئے (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب جم کر لڑنا چاہتے تو عورتوں بچوں کو ساتھ لے جاتے تاکہ کوئی بھاگنا گوارا نہ کرے' اس خیال سے کہ عورتیں بچے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائیں گے)۔

وَلْیَخْلُقُوْا حَبَّۃً اَوْذَرَّۃً اَوْشَعِیْرَۃً۔ بھلا ایک دانہ تو اناج کا پیدا کریں یا ایک چیونٹی تو بنائیں' ایک جو تو پیدا کریں (یعنی نہ نباتات پیدا کر سکتے ہیں نہ حیوان)۔

مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ اَوْخَرْدَلَۃٍ۔ ایک چیونٹی یا رائی کے دانہ کے برابر (ایک روایت میں ذرۃ ہے' یعنی جوار کا دانہ)۔

سُئِلَ عَنْ ذَرَارِی الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کے بچوں کو آپؐ سے پوچھا' وہ کہاں رہیں گے' (بہشت میں رہیں گے یا دوزخ میں؟)۔

ذَرَارِی الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کے بچے۔

وَیَسْتَبِیْحُ ذَرَارِیَکُمْ۔ اور تمہاری عورتوں بچوں کا مالک بن جائے (ان میں جس طرح چاہے تصرف کرے)۔

کُلُّ ذُرِّیَّۃٍ ذَرَاَھَا۔ ہر ایک خلقت جس کو بنایا۔

لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ۔ بندہ جب تک نماز میں رہتا ہے اس کے سر پر نچھاور ہوتا رہتا ہے (جیسے بادشاہوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جو غلام اچھی خدمت بجالاتا ہے اس کے سر پر سے زرد جواہر نثار کرتے ہیں)۔

ایک روایت میں لَیُدَرُّ ہے دال مہملہ سے۔ یعنی اس پر رحمت الٰہی کا فیضان ہوتا رہتا ہے۔

یُحْشَرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ۔ (قیامت کے دن)

مغرور لوگ چیونٹیوں کی طرح حشر کئے جائیں گے (تا کہ ذلیل وخوار ہوں لوگ ان کو پاؤں سے روندیں گے اگرچہ ان کی صورت آدمیوں کی سی ہوگی مگر جثہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا جیسے چیونٹی یا تشبیہ صرف حقارت میں ہے نہ کہ جثہ میں' کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جسم کے سب اجزا جو دنیا میں تھے وہ لوٹائے جائیں گے اسی لئے بے ختنہ حشر ہوں گے' قُلْفَه (ذکر کی کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے) وہ بھی لگا دی جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اجزائے اصلیہ کو چھوٹا کر کے چیونٹی کے برابر کر دے)۔

طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ بِذَرِيْرَةٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو احرام باندھتے وقت زریرہ کی خوشبو لگائی (ذریرہ ایک خوشبو ہے۔ جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے۔ بعض نے کہا وہ ایک جوف دار لکڑی کا ریزہ ہے جو ہندوستان سے آتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ قصب الذریرہ نہاوند سے آتا ہے' جہاں پر یہ اگتا ہے وہاں اس کو سانپ گھیرے رہتے ہیں۔ بعض نے کہا عبیر)۔

يُنْثَرُ عَلٰى قَمِيْصِ الْمَيِّتِ الذَّرِيْرَةُ۔ میت کی قمیص پر ذریرہ پھیلا دیا جائے۔

تَكْتَحِلُ الْمُحِدُّ بِالذُّرُوْرِ۔ سوگ والی عورت سوکھی دوا کا سرمہ آنکھ میں لگا سکتی ہے۔

ذُرِّيْ وَاَنَا اَحِرُّلَكِ۔ تو ہانڈی میں آٹا ڈال' میں تیرے لئے حریرہ بناؤں۔

اَلذَّرَّةُ تَخْرُجُ مِنْ جُحْرِهَا تَطْلُبُ رِزْقَهَا۔ چیونٹی اپنے سوراخ سے نکل کر روزی ڈھونڈھتی ہے۔

فَذَرَّ عَلٰى كُلِّ ثَوْبٍ شَيْئًا مِنْ ذَرِيْرَةٍ وَّكَافُوْرٍ۔ میت کے ہر کپڑے پر تھوڑا ذریرہ اور کافور چھڑک دے۔

اَبُوْذَرٍّ۔ مشہور صحابی ہیں' جو کامل درویش اور تارک الدنیا تھے۔

اَلشَّيْطٰنُ يُقَارِنُ الشَّمْسَ اِذَا ذَرَّتْ وَكَبَّدَتْ وَ اِذَا غَرُبَتْ۔ شیطان تین وقتوں میں سورج کے قریب ہو جاتا ہے' ایک تو طلوع کے وقت' دوسرے استوا کے وقت' تیسرے غروب کے وقت۔

ذَرَّ الْبَقْلُ۔ ترکاری بھاجی کا کوپا نکلا (یعنی مولکہ سوا)۔

ذَارَّتِ النَّاقَةُ فَهِيَ مُذَارٌّ۔ اونٹنی کی عادت بد ہوگئی۔

ذَرْعٌ۔ ہاتھ سے ناپنا' غلبہ کرنا' سفارش کرنا' اونٹ کے ہاتھ پر پیر رکھنا اس پر سوار ہونے کے لئے' پیچھے سے گلا گھونٹنا۔

ذَرَعٌ۔ ہاتھ سے پیٹنا' سفارش قبول کرنا' تھک جانا۔

تَذْرِيْعٌ۔ پیچھے سے گلا گھونٹنا' اقرار کرنا۔ خبر دینا' اونٹ کا ہاتھ باندھ دینا' ہاتھوں کا ہلانا۔

مُذَارَعَةٌ۔ ملانا' ماپ کر بیچنا۔

اِذْرَاعٌ۔ صاحب اولاد ہونا' افراط کرنا' ہاتھ سے لینا۔

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَذْرَعَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جبہ کے تلے سے اپنی دونوں باہیں نکال لیں (اس لئے کہ آستینیں تنگ تھیں' چڑھ نہیں سکتی تھیں)۔

وَعَلَيْهِ جُمَّازَةٌ فَاذْرَعَ مِنْهَا يَدَهٗ (ایک روایت میں فَاذَّرَعَ ہے) آپ ان کا ایک کرتہ پہنے تھے تو اپنا ہاتھ اس میں سے نکالا۔

حَسْبُكَ اِذْ قَلَبَتْ لَكَ ابْنَةُ اَبِيْ قُحَافَةَ ذُرَيِّعَتَيْهَا (حضرت زینبؓ نے آنحضرتؐ سے کہا) آپؐ کو تو یہ کافی ہے کہ ابوقحافہؓ کی بیٹی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ ہے۔ ابوقحافہ ان کے دادا تھے) اپنی چھوٹی باہیں الٹ دے (یعنی آپؐ تو اسی کی محبت میں سرشار ہیں' دوسری بیویوں کی پرواہ نہیں کرتے)۔

تَلِدُّوْ اَمْرَكُمْ رَحْبَ الذِّرَاعِ۔ اپنا سردار ایسے شخص کو مقرر کرو جو زور اور قوت والا ہو (سرداری اس پر زیب دے) (اصل میں ذراع کہتے ہیں بانہہ کو۔ یعنی کہنی سے لے کر بیچ کی انگلی کے سرے تک۔ اس کی جمع اذرع اور ذرعان ہے۔ فقہاء کے نزدیک ذراع مساوی ہے ۲۴ انگلیوں کے' یعنی ملی ہوئی ۲۴ انگلیوں کے برابر۔ اسی کو ذِرَاعُ الْكِرْبَاس کہتے ہیں۔)

فَكَبُرَ فِيْ ذَرْعِيْ۔ اس کا مرتبہ میرے نزدیک بڑا ہو گیا۔ (یعنی میں نے اس کو باوقت سمجھا)۔

فَكَسَّرَ ذٰلِكَ مِنْ ذَرْعِيْ - اس نے میری ہمت توڑ دی - میرے عزم کو روک دیا -

اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنِ ابْنِ لِيْ بَيْتًا فَضَاقَ بِذٰلِكَ ذَرْعًا - اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو وحی بھیجی کہ میرے لئے ایک گھر بنا! وہ تنگ دل ہو گئے یا عاجز ہو گئے نہ بنا سکے -

كَانَ ذَرِيْعَ الْمَشْيِ - آنحضرتؐ قدم بڑھا کر جلدی جلدی چلا کرتے -

فَاَكَلَ اَكْلًا ذَرِيْعًا - جلدی جلدی بہت سا کھا گیا -

ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ - اگر روزہ دار کو آپ ہی آپ قے ہو جائے (خود اپنے ارادہ سے قے نہ کرے) تو اس پر روزے کی قضا لازم نہ ہوگی (کیونکہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹا) -

كَانُوْا بِمَذَارِعِ الْيَمَنِ - وہ یمن کے ان گاؤں میں تھے جو شہر کے قریب باغات اور جنگل کے درمیان واقع ہیں -

خَيْرُكُنَّ اَذْرَعُكُنَّ لِلْمِغْزَلِ - تم میں بہتر وہ عورت ہے جو چرخہ خوب کاتتی ہو -

مَوْتًا ذَرِيْعًا - جلدی کی موت یا وسیع موت -

كَانَ ﷺ يُحِبُّ الذِّرَاعَ - آنحضرتؐ دست کا گوشت پسند کرتے تھے (چونکہ وہ بے ریشہ اور مزیدار ہوتا ہے اور جلدی گل جاتا ہے) -

مترجم کہتا ہے' میں تو ہمیشہ دست یا گردن ہی کا گوشت کھاتا ہوں اور ران کا گوشت مجھ کو بالکل پسند نہیں ہے - بعض لوگ ران کے گوشت کو پسند کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ نے مختلف طبائع کے لوگ بنائے ہیں -

مَايَكُوْنُ بَيْنَهُ اِلَّا ذِرَاعٌ - اس میں اور بہشت یا دوزخ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بالکل بہشت یا دوزخ میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے) -

نَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا - اس نے مجھ کو ایک دست دیا پھر ایک دست -

لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ - اگر کوئی مجھ کو ایک دست ہدیہ کے طور پر بھیجے -

اِمْرَاَةٌ ذَرَاعٌ - خوب چرخہ کاتنے والی عورت -

ذَرْعُ الرَّجُلِ - آدمی کی طاقت -

لَنَا مَسْئَلَةٌ وَقَدْ ضِقْنَا بِهَا ذَرْعًا - ہم ایک مسئلہ میں حیران رہ گئے ہیں (یعنی اس کا جواب نہیں دے سکتے -)

مَصِيْرُكُمْ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ - تم کو آخر کار چار ہاتھ بھر جگہ (قبر) میں جانا ضروری ہے (جیسے ہندی میں کہتے ہیں "اجی دو گز جائے اور دس گز کپڑا' بس وہی اپنا' باقی سب جھگڑا) -

اَكْثَرُ مَنْ يَمُوْتُ مِنْ مَوَالِيْنَا بِالْبَطْنِ الذَّرِيْعُ - ہمارے غلاموں یا دوستوں میں سے اکثر پیٹ چل کر مریں گے' (یعنی اسہال سے) -

اَذْرِعَاتٌ - شام میں ایک مقام کا نام ہے -

ذَرْفٌ - یا ذَرَفَانٌ یا ذُرُوْفٌ یا ذَرِيْفٌ یا تَذْرَافٌ بہنا' سستی سے آہستہ چلنا -

فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ - آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا عمدہ وعظ سنایا جس کی وجہ سے آنکھیں بہہ نکلیں (یعنی لوگ رو دیئے آنسو جاری ہو گئے) -

هَا اَنَا الْاٰنَ ذَرَّفْتُ عَلَى الْخَمْسِيْنَ - اب تو میں پچاس سال سے متجاوز ہو گیا (یعنی پچاس سے زیادہ عمر ہوئی) -

وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ - آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے -

فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ فَقُلْتُ مَالَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ حَمْرَاءَ - آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے' میں نے کہا خیر تو ہے (آپ کیوں رونے لگے؟) فرمایا جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو یہ خبر سنائی کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی (یعنی امام حسینؓ کو) میں نے کہا ہائے اس کو؟ کہنے لگے ہاں اس کو اور ایک لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی جہاں جناب امام حسینؓ شہید ہوئے) -

اس حدیث کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح بخاری و مسلم کی شرط پر - صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور امام زین العابدین سے روایات صحیحہ متعددہ موجود ہیں - جن

سے امام حسینؓ کا قتل ہونا ثابت ہے[1] اور ترمذی نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے خواب میں آنحضرتؐ کو پریشان حال دیکھا- سبب پوچھا تو فرمایا- میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسینؓ مارا گیا اور تمام مورخین اور سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب امام حسینؓ کربلا میں شہید کئے گئے- اور آپ کا سر مبارک پہلے ابن زیاد ملعون پھر یزید کے پاس لایا گیا- بایں ہمہ جو کوئی آپ کی شہادت کا انکار کرے وہ محض بے وقوف اور جاہل ہے-

واقعہ: جب میں دمشق میں مسجد بنی امیہ میں گیا تو وہاں ایک طرف چھوٹا سا گنبد بنا ہے- کہتے ہیں کہ امام حسینؓ کا سر مبارک وہاں مدفون ہے- یہ بھی ایک قول ہے مگر صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا سر مبارک بالاتفاق کربلائے معلیٰ میں ہے- دمشق میں عجیب اتفاق ہوا- جب میں اس گنبد کی زیارت کو گیا تو اس کے نزدیک جاتے ہی واقعہ شہادت کا تصور بن گیا اور میں چیخیں مار مار کر رونے لگا- سارے عرب جو حاضر تھے وہ تعجب کرنے لگے- میرا رونا تھمتا ہی نہ تھا اور بار بار عربی زبان میں کہتا" ہائے ہماری بدقسمتی کہ ہم آپ کے بعد پیدا ہوئے اگر اس وقت ہوتے، جب آپ کربلائے معلیٰ میں گھر گئے تھے تو پہلے ہم آپ پر تصدق ہو جاتے، پھر کوئی ملعون آپ پر ہاتھ ڈالتا تو خیر-

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَرَفَتْ عَیْنٌ- جب کوئی آنکھ آنسو بہائے تو حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار-

ذَرَّقَ اور ذَرَقَ- دونوں کے ایک معنی ہیں-

ذَرَّقَ عَلَی الْمِأَةِ تَذْرِیْقًا- سو سے بڑھ گیا-

ذَرْقٌ یعنی ذَرَقٌ- یعنی پرندے کا بیٹ کرنا-

قَاعٌ کَثِیْرُ الذُّرَاقِ- ایک میدان جس میں ذرق بہت تھے (وہ ایک مشہور بھاجی ہے جس کو حندقوق کہتے ہیں)-

ذَرْوٌ یَا ذَرْیٌ- اڑا دینا، پھیلا دینا، بکھیر دینا، توڑ دینا، جدا کر دینا، جلدی سے گزر جانا-

اِذْرَاءٌ- اڑا دینا، بکھیر دینا-

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ فِی الْجَنَّةِ رِیْحًا مِّنْ دُوْنِھَا بَابٌ مُّغْلَقٌ لَوْفُتِحَ ذٰلِكَ الْبَابُ لَاَذْرَتْ مَابَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ- اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ہوا بنائی ہے جو ایک بند دروازے سے رکی ہوئی ہے اگر وہ دروازہ کھول دیا جائے تو جتنی چیزیں آسمان اور زمین کے درمیان ہیں ان کو یہ ہوا اڑا دے- (ایک روایت میں لَذَرَتِ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ہے یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کو اڑا دے)-

ذَرَتِ الرِّیْحُ اور اَذْرَتْ اور تَذْرُوْ اور تُذْرِیْ سب کے ایک معنی ہیں، یعنی اڑا دیا اور اڑاتی ہے- قرآن میں ہے-

تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ- ہوائیں اس کو اڑا دیتی ہیں-

تَذْرِیَةُ الطَّعَامِ- اناج کو بھوسا نکالنے کے لئے اڑانا-

اِذَامُتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ- جب مر جاؤں تو ایسا کرنا کہ میری نعش کو جلانا- پھر (راکھ) کو آندھی میں اڑا دینا (کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو پالے گا تو سخت عذاب کرے گا، ایسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگیا) (ایک روایت میں ذُرُّوْنِیْ ہے بہ ضمہ ذال، معنی وہی ہیں، یعنی آندھی میں پھیلا دینا)-

یَذْرُوا الرِّوَایَةَ ذَرْوَ الرِّیْحِ الْھَشِیْمَ- روایت کو اس طرح بیان کرتا ہے جیسے سوکھی گھاس کو ہوا اڑاتی ہے (یعنی جلدی جلدی بے سوچے سمجھے)-

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ النَّارَ ذُوْذَرْوَةٍ لَّا یُعْطِیْ حَقَّ اللّٰہِ- پہلے وہ شخص دوزخ میں جائے گا جو مالدار ہو اور اللہ کا حق زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو-

ذَرْوَةٌ ثَرْوَةٌ- مالداری اور تونگری-

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِاِبِلٍ غُرِّ الذُّرٰی- آنحضرتؐ کے پاس سفید کوہان والے اونٹ لائے گئے-

ذُرٰی جمع ہے ذِرْوَةٌ کی یعنی کوہان کی بلندی اور ہر چیز کی بلندی-

ذَرْوَةُ الْجَبَلِ- پہاڑ کی چوٹی-

[1] راقم کو ایسی کوئی ایک روایت بھی بخاری و مسلم سے نہیں ملی جبکہ حضرت حسین کی شہادت کی آنحضرتؐ کو پیشگی خبر سے متعلق تمام روایات ضعیف ہیں- البتہ کربلا میں واقعہ شہادت سے کسی کو مجال انکار نہیں- (م)

ذُرْوَةُ الْجَبَلِ (محیط میں ہے کہ ذُرْوَۃٌ بہ ضمہ ذال اور بہ کسرۂ ذال) اونچی جگہ (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَفِي ذُرْوَةِ الشَّرَفِ - وہ شرافت کے ٹیلے پر ہے (یعنی بڑا شریف ہے)-

عَلٰى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطٰنٌ - ہر اونٹ کی کوہان کی بلندی پر شیطان رہتا ہے-

سَالَ عَائِشَةَ الْخُرُوْجَ اِلَى الْبَصْرَةِ فَاَبَتْ عَلَيْهِ فَمَازَالَ يَفْتِلُ فِى الذَّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰى اَجَابَتْهُ - حضرت زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے درخواست کی تم بصرے چلو (ان کا مطلب یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی وجہ سے بہت سے لوگ حضرت علیؓ کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور سب مل کر ان سے حضرت عثمانؓ کے باغی قاتلوں کو مانگیں گے) انہوں نے نہ مانا (خلیفہ وقت کی مخالفت بری سمجھی) لیکن زبیرؓ برابر کوہان اور غارب سہلاتے رہے وہاں کے بال بٹتے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ راضی ہوگئیں (آخر عورت ذات تھیں حضرت زبیرؓ کے پھسلانے میں آ گئیں) (یہ ایک عرب کا محاورہ ہے جب کوئی اونٹنی شریر اور خندی ہوتی ہے تو اس کو نرم کرنے کے لئے کوہان کے بال بٹتے ہیں اور کوہان اور گردن کے بیچ میں جو مقام ہے اس کو غارب کہتے ہیں وہاں کے بھی بال سلتے اور بٹتے ہیں تو وہ نرم ہو جاتی ہے- مطلب یہ ہے کہ باتیں بنا کر آخر حضرت عائشہؓ کو پھسلالیا ان کو نکلنے پر راضی کرلیا)-

بَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ - (سلیمان بن جرد نے کہا) مجھ کو حضرت علیؓ کی طرف سے ایک اڑتی اڑتی بات پہنچی (یعنی ادھوری اور نامکمل)-

كَيْفَ حَدِيْثُ كَذَا يُرِيْدُ اَنْ يُّذَرِّيَ مِنْهُ (ابوالزناد اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے پوچھتے) فلانی حدیث کیونکر ہے- ان کا یہ مطلب ہوتا کہ لوگ عبدالرحمٰن کی قدر و منزلت کریں (کہ حدیث کو خوب یاد رکھتا ہے)-

اُذَرِّيْ حَسْبِيْ اَنْ يُّشْتَمَا - میں اپنے حسب و نسب کو بلند کرتا ہوں اس سے کہ کوئی اس کو برا کہے-

بِئْرُ ذَرْوَانَ - ایک کنواں تھا بنی زریق کا مدینہ میں- (اس کنویں میں آنحضرتؐ پر جادو کا سامان رکھا گیا تھا)-

ذَرْوَانَ ایک مقام کا نام ہے جو قدید اور جحفہ کے درمیان واقع ہے-

اَطْوَلُ مَا كَانَتْ ذُرًى - وہ اونٹ خوب لمبے کوہان والے ہوں گے (یعنی اس صورت میں جب وہ دنیا میں پورے قد و قامت کے اچھے توانا اور فربہ اونٹ تھے)-

اِلَّا فِي ذُرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ - اپنی قوم کے بلند اور شریف لوگوں میں-

شَرَابٌ مِّنَ الذُّرَةِ - جوار کی شراب-

لِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ - جوار کا ایک فَرَق (فرق ایک پیمانہ کا نام ہے جس میں سولہ صاع غلہ آتا ہے)-

مِذْرَوَانٌ - دونوں چوتڑوں کے کنارے-

ذِرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ - اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (یعنی اسلام کا رکن اعظم ہے)-

ذُرَى الْاٰكَامِ - ٹیلوں کی چوٹیاں-

باب الذال مع العين

ذَعْتٌ - گلا گھونٹنا یا دھکیلنا جیسے دَعْتٌ ہے-

اِنَّ الشَّيْطٰنَ عَرَضَ لِيْ يَقْطَعُ صَلٰوتِيْ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهٗ - شیطان میرے سامنے آیا میری نماز توڑنے کو پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر قدرت دی میں نے اس کا گلا گھونٹا یا زور سے اس کو دھکیل دیا) نہایہ میں ہے کہ ذَعْتٌ کے معنی مٹی میں لوٹنے کے بھی ہیں-)

كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يَشْتِمُ الشَّيْخَيْنِ فَرَاٰى عُمَرَ فِي الْمَنَامِ فَذَعَتَهٗ فَلَوَّثَ ثِيَابَهٗ فَجَاءَ نَا تَائِبًا (اصمعی نے کہا) ہمارے پاس ایک شخص رہتا تھا جو شیخین (حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ) کو برا کہا کرتا تھا- ایک بار اس نے خواب میں حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اس کا گلا گھونٹا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ خطا ہوگیا (اٹھا تو کپڑے سب آلودہ) آخر اس نے ہمارے پاس آ کر توبہ کی (اسی طرح ایک دوسری حکایت ہے- ایک شخص درود شریف میں آنحضرتؐ کے نام کے ساتھ

سیدنا کا لفظ نہیں کہتا تھا- چونکہ اس کی کتاب میں وہاں پر سیدنا کا لفظ نہیں لکھا تھا- اس نے خواب میں حضرت ﷺ کو دیکھا آپ اس پر خفا ہوئے اور فرمایا تو آنحضرتؐ کو سیدنا نہیں کہتا حالانکہ آپؐ سید العالمین ہیں- اس شخص نے توبہ کی- ایک تیسرا خواب خود مترجم کا دیکھا ہوا ہے- ہمارے ایک دلی دوست ڈاکٹر مرزا صفدر علی حیدر آباد میں تھے وہ امامیہ مذہب رکھتے تھے جب وہ مر گئے تو مترجم نے ان کو خواب میں دیکھا ایک درخت کے نیچے مغموم اور محزون بیٹھے ہیں- میں نے پوچھا کہو کیا حالت ہے؟ انہوں نے جواب دیا بڑی فکر میں ہوں' اب تک تو میں اس درخت کے نیچے بٹھایا گیا تھا لیکن اب مجھ کو بویرہ لے جانے کا حکم ہے وہاں سخت تکلیف اور عذاب ہے- میں اس آفت سے ایک طرح نجات پا سکتا ہوں وہ یہ کہ دنیا میں ایک مجلس کے اندر میں بیٹھا تھا- اس مجلس میں شیعہ صاحبان جمع تھے- ان میں سے ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو برا کہنا شروع کیا- میں نے اس کو ڈانٹا کہ ایسی بے ادبی اور بدتہذیبی سے باز رہے اگر کوئی شخص یہ خبر جناب ابوبکر صدیقؓ کو پہنچا دے اور وہ آنحضرتؐ سے میری سفارش کریں' تو شاید میں بویرہ میں جانے سے بچ جاؤں-)

ان خوابوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کی ارواح سے بعد موت بھی بحکم و مرضی الٰہی تصرفات ہوتے ہیں اور طرح طرح کے فیوض و برکات بھی حضرات صوفیہ کا اس پر اتفاق ہے اور اتفاق کے ساتھ یہ تواتر ان سے اس قسم کے واقعات منقول ہیں' جن کا انکار نہیں ہو سکتا- مگر بعض اہل ظاہر نے جو سخت تشدد اور غلو رکھتے ہیں ان امور کا انکار کیا ہے-

ذَعْذَعَةٌ - جدا کرنا' بانٹ دینا-

ذَعْذَعَتْهَا النَّوَائِبُ وَفَرَّقَتْهَا الْحُقُوْقُ (ایک شخص کے پاس بہت سے اونٹ تھے حضرت علیؓ نے اس سے پوچھا تیرے اونٹ کیا ہوئے؟ تو اس نے کہا) آفتوں اور زمانہ کے حوادث نے ان کو پریشان کر دیا' اور حقوق نے ان کو متفرق کر دیا (یعنی جن جن لوگوں کے حقوق مجھ پر تھے یا نکلے' وہ اونٹ ان کو معاوضہ میں دیئے گئے' تب حضرت علیؓ نے فرمایا یہ تو اچھے مصرف میں صرف ہوئے)-

ذَعْذَعَتْ بِهٖ صُرُوْفُ اللَّيَالِيْ - جس کو راتوں کی گردش نے پریشان کر دیا-

لَا يُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ الْمُذَعْذَعُ (امام جعفر صادق نے فرمایا) ہم اہل بیت سے وہی محبت نہ کرے گا جو مذعذع ہو گا- (لوگوں نے عرض کیا مذعذع کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا "ولد الزنا" (نطفۂ حرام- باقی جو نطفہ حلال سے ہو گا وہ ضرور آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت رکھے گا اور ان کی محبت کو جزو ایمان سمجھے گا)-

ذَعْرٌ - ڈرانا' دھمکانا-

ذُعِرَ - ڈر گیا-

مَذْعُوْرٌ - ڈرا ہوا-

ذَاعِرٌ - ڈرنے والا' خبیث-

ذُعْرٌ - خوف-

وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ - (آنحضرتؐ نے جنگ احزاب میں زبیرؓ سے فرمایا- ذرا قریش کے لوگوں کے پاس جا) مگر چپکے چپکے' ان کو خبر نہ ہو' ایسا نہ ہو کہ تو ان کو ڈرائے' وہ میری طرف متوجہ ہوں-

كَذَاكَ لَا تَذْعَرُوْا عَلَيْنَا (ہم اندرائن کے پھل سے کھیل رہے تھے' ایک دوسرے کو مار رہے تھے' حضرت عمرؓ آئے تو انہوں نے اتنا ہی کہا) بس کرو! ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ (ایسا نہ ہو کہ وہ ڈر کر بھڑک اٹھیں)-

لَا يَزَالُ الشَّيْطٰنُ ذَاعِرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِ - شیطان مومن سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے (ایمان کے ساتھ اس کا بہکانا بے نتیجہ ہوتا ہے- دوسرے اذان اور تکبیر کہتا ہے- شیطان اس سے ڈر کر پادتا ہوا بھاگتا ہے)-

مَاذَعَرْتُهَا - میں نے اس کو نہیں ڈرایا-

لَقَدْ رَاٰی ذُعْرًا - یہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے-

كَاَنَّهٗ مَذْعُوْرٌ - جیسے وہ خوف زدہ ہے-

اَذْعَرْتُهَا - میں نے اس کو ڈرایا یا بھڑکا دیا-

فَأْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ - قریش (کی

کاروائیوں) کی اطلاع خفیہ طور پر لا! ان کو میرے اوپر بھڑکا نہیں (یعنی اگر وہ تجھ کو دیکھ لیں گے تو تیرا تعاقب کریں گے۔ تو ہماری طرف آئے گا تو وہ ہمارے اوپر بھی حملہ کریں گے' بیٹھے بٹھائے جنگ کی تحریک ہوگی اور جس مقصد کے لئے تم کو مامور کیا جا رہا ہے تمہارے ظاہر ہو جانے پر وہ بھی فوت ہو جائے گا)۔

ذُوالاَ ذْعَارِ - یمن کا ایک بادشاہ تھا' اس کا یہ لقب اس وجہ سے ہوا کہ اس کی صورت ہولناک تھی' لوگ اس سے ڈرتے تھے (بعض نے کہا وہ کچھ وحشی لوگوں کو قید کر کے لایا تھا لوگ ان کو دیکھ کر ڈرے بعض نے کہا بن مانس کو پکڑ لایا تھا' لوگ اس سے ڈر گئے۔)

ذِعْلِبٌ یا ذِعْلِبَةٌ - تیز رفتار اونٹنی۔

تَذَعْلَبَ الرَّجُلُ - چپکے سے چلا۔

اَلذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ - تیز رفتاری سخت اونٹنی یا تیز رو بڑے کلہ والی اونٹنی۔

بابُ الذال مع الفاء

ذَفَرٌ - باس نکلنا' بو پھوٹنا خواہ اچھی ہو یا بری' بغل کی بدبو۔

وَطِينُهُ مِسْكٌ اَذْفَرُ - اس حوض کی کیچڑ عمدہ خوشبودار مشک ہوگی۔

تُرَابُهَا مِسْكٌ اَذْفَرُ - بہشت کی مٹی عمدہ مشک ہے۔

فَمَسَحَ رَأسَ الْبَعِيْرِ وَذِفْرَاهُ - اونٹ کے سر پر اور اس کے کانوں کی جڑوں پر ہاتھ پھیرا۔

اِنَّهُ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِي ذَفِرَانَ - آپ نے صفراء وادی کو طے کیا پھر ذفران میں اتر پڑے۔

ذَفِرَانٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (صفراء وادی مشہور مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)

ثُمَّ اسْتَذْفِرِيْ بِثَوْبٍ - پھر ایک کپڑے میں خوشبو لگا کر اس کا استعمال کر (ایک روایت میں اِسْتَدْ فِرِيْ دال مہملہ سے۔ یعنی بدبو رفع کر۔ مشہور روایت اِسْتَثْفِرِيْ ہے یعنی لنگوٹ کس لے' جیسے اوپر بیان ہو چکا۔)

وَتَحْتَشِيْ وَتَسْتَذْفِرُ - اور پھاہہ رکھے اور لنگوٹ کس لے (مجمع البحرین میں ہے کہ تَسْتَذْفِرُ اصل میں تَسْتَثْفِرُ تھا ثا کو ذال سے بدل دیا)۔

ثُمَّ اذْفِرْهُ بِالْحِزْقِةِ - پھر ایک چیتھڑے سے اس کو باندھ دے۔

ذَفٌّ یا ذِفَافٌ - مار ڈالنا' جلدی کرنا' ہلکا کرنا۔

سَمِعْتُ ذَفَّ نَعْلَيْكَ فِي الْجَنَّةِ - (بلال) میں نے تیری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (مشہور دف ہے دال مہملہ سے)

وَاِنْ ذَفَّفَتْ بِهِمُ الْهَمَالِيْجَ - اگرچہ تر کی گھوڑے ان کو جلدی جلدی لیجا کر چلیں۔

اِنَّهُ اَمَرَ يَوْمَ الْجَمَلِ فَنُوْدِيَ اَنْ لَّا يُتْبَعَ مُدْبِرٌ وَّلَا يُقْتَلَ اَسِيْرٌ وَّلَا يُذَفَّفَ عَلٰى جَرِيْحٍ - حضرت علیؓ نے جنگ جمل کے دن منادی کرائی' جو شخص پیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ کرو اور جو کوئی قید کر لیا جائے اس کو قتل نہ کرو اور جو شخص زخمی ہو جائے اس کی جان نہ لو (اس کو قتل نہ کرو)۔

فَذَفَّفْتُ عَلٰى اَبِيْ جَهْلٍ - میں نے ابوجہل کا کام تمام کیا۔ (وہ زخموں سے چور سسک رہا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اس کا سر کاٹ لیا)۔

اَقْعَصَ ابْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَهْلٍ وَذَفَّفَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ - ابوجہل کو عفراء کے بیٹوں نے (تلواریں مار مار کر) گرا دیا تھا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس کا کام تمام کیا۔

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ اٰخِرَ الزَّمَانِ مَوْتٌ طَاعُوْنٌ ذَفِيْفٌ - اخیر زمانہ میں ان پر جلدی کی موت طاعون کی (وبا) بھیجی جائے گی۔

وَهُوَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً خَفِيْفَةً ذَفِيْفَةً كَاَنَّهَا صَلٰوةُ مُسَافِرٍ - (میں انس بن مالکؓ کے پاس گیا) وہ ہلکی پھلکی نماز پڑھ رہے تھے جیسے مسافر کی نماز ہوتی ہے (یعنی مختصر سورتیں پڑھ کر۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رکوع و سجود برابر ادا نہیں کرتے تھے)۔

نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ فَقَالَتْ شَيْءٌ ذَفِيْفٌ

يُرْبَطُ بِهِ الْمِسْكُ - آنحضرتؐ نے سونے اور خالص ریشمی کپڑے سے منع فرمایا - حضرت عائشہؓ نے کہا ایک تھوڑا سا ریشمی کپڑا ہے جس میں مشک باندھی جاتی ہے -

مَوْتٌ ذَفِيفٌ يَّحْزِنُ الْقَلْبَ - جلدی کی موت جو دل کو ملول کرے (ایک روایت میں ذَفِيْقٌ ہے -)

باب الذال مع القاف

ذَقْنٌ - چپت لگانا جیسے صَفْعٌ اور قَفْدٌ ہے' ٹھوڑی پر مارنا' ٹھوڑی رکھنا -

ذَقْنٌ اور ذَقَنٌ - ٹھوڑی -

تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ حَا قِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ - آنحضرتؐ نے میری ہنسلی (دگدگی) اور ٹھوڑی کے بیچ میں وفات پائی (آپ وفات کے وقت حضرت عائشہؓ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے آپ کا سر مبارک ان کے سینے سے لگا ہوا تھا) -

فَوَضَعَ عُوْدَ الدِّرَّةِ ثُمَّ ذَقَنَ عَلَيْهَا وَقَالَ هَاتِ - (عمران بن سودہ نے حضرت عمرؓ سے کہا' چار باتوں پر تمہاری رعیت تم سے ناراض ہے - یہ سن کر) حضرت عمرؓ نے اپنی ٹھوڑی دُرّے کی لکڑی پر رکھی اور فرمایا بیان کرو!

بابُ الذال مع الکافُ

ذِكْرٌ یا تَذْكَارٌ - بیان کرنا' ذہن میں محفوظ رکھنا' یاد کرنا -

تَذْكِرَةٌ - یاد دلانا' نصیحت کرنا -

مُذَاكَرَةٌ اور تَذَاكُرٌ - گفتگو کرنا -

اِذْكَارٌ اور تَذْكِيْرٌ - یاد دلانا' نصیحت کرنا -

ذُكْرٌ - یاد رکھنا -

اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَيُقَاتِلُ لِيُحْمَدَ - کوئی آدمی اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کا ذکر کریں (یعنی ناموری اور شہرت کے لئے) کوئی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کی (بہادری کی) تعریف کریں -

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ - قرآن ایسا شرف ہے جو مستحکم اور اختلاف سے خالی ہے (ذکر کے معنی شرف اور فخر) -

ثُمَّ جَلَسُوْا عِنْدَ الْمَذْكَرِ حَتّٰى بَدَاحَاجِبُ الشَّمْسِ - پھر ذکر کے مقام (یعنی حجر اسود) کے پاس بیٹھے رہے یہاں تک کہ آفتاب کا کنارہ نکل آیا (ذکر کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے مراد اس سے اللہ کی یاد ہے یعنی اس کی تحمید اور تقدیس اور تسبیح اور تہلیل ثناء اور صفت وغیرہ) -

يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ - خطبہ سنتے ہیں -

ثُمَّ قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ - پھر واعظ کے پاس بیٹھے رہے -

اِنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُ فَاطِمَةَ - حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کا ذکر کرتے ہیں (یعنی ان کا پیغام دیتے ہیں) -

مَا حَلَفْتُ بِهَا ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا - پھر میں نے باپ دادا کی قسم نہ اپنی طرف سے بات کرنے میں کھائی' نہ دوسرے کا کلام نقل کرتے ہوئے -

اَلْقُرْاٰنُ ذِكْرٌ فَذَكِّرُوْهُ - قرآن بڑا شریف کلام ہے عزت والا' اس کی عزت کرو!

اِذَا غَلَبَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَا - جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو دونوں کا بچہ نر پیدا ہوتا ہے (یعنی لڑکا' نرینہ اولاد) -

اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ - جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آتا ہے تو وہ اللہ کے حکم سے نر بچہ جنتی ہے - (اگر عورت کا پانی غالب آتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے - اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نطفہ میں مرد اور عورت دونوں کے پانی شامل ہوتے ہیں) -

هَبِلَتْ اُمُّهٗ لَقَدْ اَذْكَرَتْ بِهٖ - اس کی ماں اس پر روئے اس نے اس کو نر جنا (اچھا ڈانڈ کا مضبوط) -

وَاللّٰهِ مَا وَلَدَتِ النِّسَاءُ اَذْكَرَ مِنْكَ - خدا کی قسم عورتوں نے تجھ سے بڑھ کر کوئی مرد نہیں جنا (یعنی جوان مرد بہادر اپنے عزم کو پورا کرنے والا یہ طارق نے عبداللہ بن زبیرؓ کے بارے میں کہا) -

اِبْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ - دو برس کا نر اونٹ جو تیسرے سال میں لگا ہو (ابن خود نر کو کہتے ہیں' تو ذَكَرٌ تاکید کے لئے ہے - بعض نے کہا جانوروں میں ابن کا اطلاق مادہ پر بھی ہوتا ہے - جیسے

ابن اوی (گیدڑ) ابن عرس (نیولہ) پر اس لئے "ذکر" کہہ کر اشکال رفع کر دیا)۔

اِبْنُ مَخَاضٍ ذُکُوْرٍ - ایک برس کے نر اونٹ (ذکور کا جر علی الجوار ہے - ایک روایت میں ذکورا ہے)

لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ - جو مرد نز قریب رشتہ کا ہو اس کے لئے (حالانکہ مرد نر ہی ہوتا ہے - اس صورت میں ذکر تاکید ہوگی - بعض نے کہا ذکر اس لئے فرمایا کہ خنثیٰ نکل جائے، جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوتی ہیں یا اس لئے کہ عصبہ ہونے کی تخصیص نر سے ثابت کریں یعنی عورت عصبہ بنفسہا نہیں ہو سکتی یا اس لئے کہ کوئی مرد کو بالغ سے خاص نہ سمجھے)۔

کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ وَیَغْتَسِلُ مِنْ کُلِّ وَاحِدَۃٍ وَیَقُوْلُ اِنَّہٗ اَذْکَرُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کا دورہ کرتے (ہر ایک سے صحبت کرتے) پھر ہر بار غسل کرتے اور فرماتے یہ غسل کرنا باہ کو تیز کرتا ہے (کیونکہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے حرارت غریزی بڑھتی ہے اور باہ کو تحریک ہوتی ہے۔ اس حدیث سے آنحضرتؐ کی قوت رجولیت معلوم کرنا چاہیے، اس وقت جب آپؐ کی عمر شریف پچاس سال سے متجاوز ہو چکی تھی، اور ایسی قوت کے ساتھ آپ نے عین شباب میں ایک بوڑھی عورت پر قناعت کی - اس موقعہ پر مجھ کو ایک نقل یاد آئی - مولوی علی رضا خاں صاحب ایم - اے جو ایک متدین حق پرست عہدہ دار تھے، ان سے اور مولوی چراغ علی صاحب شاگرد رشید سر سید سے تعدد ازواج کے موضوع پر گفتگو ہو رہی تھی - دوران میں مولوی چراغ علی صاحب نے کہا کہ ایک عورت مرد کے لئے بہت کافی ہے - مولوی علی رضا خان نے فرمایا، ہاں جو کوئی ہیز اور کم قوت ہو اس کے لئے کافی ہے مگر یہ کیا ظلم ہے کہ ایک ہیز ڈھیلا تمام دنیا کو اپنے اوپر قیاس کرے، اس پر بہت ہنسی ہوئی اور مولوی چراغ علی صاحب خاموش ہو رہے)۔

کَانَ یَتَطَیَّبُ بِذِکَارَۃِ الطِّیْبِ - آنحضرتؐ مردوں کی خوشبو کا استعمال کرتے (جس میں رنگ نہیں ہوتا، جیسے مشک عود اور عنبر وغیرہ - اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو، جیسے زعفران، مہندی اور کسم وغیرہ)۔

کَانُوْا یَکْرَھُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ - صحابہؓ عورتوں کی خوشبو کو (جس میں رنگ ہوتا ہے) مردوں کے لئے مکروہ جانتے تھے (جیسے مہندی زعفران وغیرہ - مگر نکاح کے وقت مکروہ نہیں، جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے)۔

اِنَّ عَبْدًا اَبْصَرَ جَارِیَۃً لِسَیِّدِہٖ فَغَارَ السَّیِّدُ فَجَبَّ مَذَاکِیْرَہٗ - ایک غلام نے مالک کی لونڈی پر نظر ڈالی، مالک کو غیرت آئی اس نے غلام کی (قوت) مردمی کے آلے کٹوا دیئے (یعنی اس کو ہیجڑا کر دیا)۔

فَغَسَلَ مَذَاکِیْرَہٗ - مردمی کے اعضاء کو دھویا (یعنی ذکر اور خصیوں اوران کے حوالے کو)۔

فَذَکَرْتُ قَوْلَ سُلَیْمَانَ - میں نے سلیمانؑ کی دعا یاد کی (انہوں نے کہا تھا مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد کسی کو قیامت تک نہ ملے، اس خیال سے آپ نے شیطان کو چھوڑ دیا، ورنہ آپ اس کو باندھ دیتے اور سب لوگ اس کو دیکھتے اس حدیث سے شیطان کا مجسم اور موجود ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کا رد ہے۔

وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ یَذْکُرُ مَعَ النُّھْبَۃِ - اور حدیث کو لوٹ کے ساتھ بیان کیا (یعنی اس میں لوٹ کا ذکر کیا)۔

فَاذْکُرْھَا عَلَیَّ - تو میرا پیغام اس کو دے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ذَکَرَھَا - آنحضرت ﷺ نے اس کو پیغام دیا ہے۔

لِیُذَکِّرَہٗ مِنْ کَذَا - اس کو فلاں فلاں باتیں یاد دلانے کو (جن کا خیال نماز سے پیشتر نہیں آتا تھا، نماز میں شیطان یاد دلاتا ہے)۔

اِسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ - قرآن کو پڑھتے رہو یاد کرتے رہو۔

جَارِیَۃً تُذَکِّرُکَ بَعْضَ مَامَضٰی - تمہاری شادی ایک جوان چھوکری سے کر دیں جو تم کو کچھ گزری ہوئی باتیں یاد دلا دے (یعنی جوانی کے مزے اور چونچلے)۔

فَلَانَۃٌ تَذْکُرُ - فلاں عورت حضرت عائشہؓ کی تعریف کرتی

تھی کہ وہ بہت نماز پڑھتی ہیں- یافُلَانَۃٌ تُذْکَرُ یعنی فلاح عورت کی تعریف کی جاتی ہے)-

اِجْتَمَعْنَ وَذَکَرْنَ- آپ کی سب بیویاں جمع ہوئیں' اور اس بات کا ذکر نکالا (کہ لوگ آپ کو اسی دن تحفے بھیجتے ہیں جس دن حضرت عائشہؓ کی باری ہوتی ہے)-

ذَکَرْتُہٗ بِطَاؤُسَ فَقَالَ تَزْرَعْ- میں نے مزارعت کا بیان طاؤسؒ سے کیا (کہ لوگ اس کو جائز جانتے ہیں) انہوں نے کہا تو مزارعت کر-

ذَکَّرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ- تو نے ہر دن ہم کو یاد الٰہی میں رکھا-

اِذَا ذَکَرَ فِی الْمَسْجِدِ اَنَّہٗ جُنُبٌ فَخَرَجَ کَمَا ھُوَ- جب کسی کو مسجد میں جانے کے بعد یاد آئے کہ اس کو نہانے کی حاجت ہے' تو اسی طرح جس حال میں ہو نکل جائے اور غسل کرے-

ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ- لوگوں نے آگ اور نرسنگے کا ذکر کیا (کسی نے کہا بلندی پر آگ روشن کر دیا کرو اس کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ نماز تیار ہے- کسی نے کہا نصاریٰ کی طرح بگل بجا دیا کرو-)

ذَکَّرَنَا ھٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ- اس شخص (یعنی حضرت علیؓ) نے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یاد دلا دی (آپ سجدے میں جاتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت اور دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہونے پر تکبیر کہا کرتے' لیکن حضرت عثمانؓ ضعیف یا کبر سنی کی وجہ سے یہ تکبیریں آہستہ کہتے ہوں گے' معاویہؓ کو یہ گمان ہوا کہ انہوں نے یہ تکبیریں ترک کر دیں تو معاویہؓ نے ان کی پیروی کی اور زیاد نے معاویہؓ کی پیروی کی' حضرت علیؓ نے سنت کے موافق نماز پڑھائی اور یہ تکبیریں پکار کر کہیں)-

کَانَ اَبُوْ قِلَابَۃَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَبْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ فَذَکَرُوْا- ابو قلابہ عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے قسامت کا ذکر کیا-

اَمَا تَسْتَحِیِیْ مِنْ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃِ اَنْ تَذْکُرَ شَیْئًا- آپ شرم نہیں کرتے اس سے کہ یہ عورت کوئی ایسی بات بیان کرے (جو آپ کے زنانہ کی شان کے خلاف ہو-)

وَبَقِیَتْ حَتّٰی ذُکِرَ- ام خالد زندہ رہیں یہاں تک کہ اس قمیص کا تذکرہ ہونے لگا (جو آنحضرتؐ نے ان کو پہنایا تھا کیونکہ وہ خلاف عادت بہت دنوں تک چلتا رہا)-

وَیُذْکَرُ عَنْ مُّعَاوِیَۃَ بْنِ حَیْدَۃَ وَرَفَعَہٗ وَلَا یُھْجَرُ اِلَّا فِی الْبَیْتِ- معاویہ بن حیدہ سے مرفوعاً اس طرح منقول ہے کہ گھر ہی میں ہجران ہے (یعنی چھوڑ دینا) بعض نسخوں میں رَفْعُہٗ بلا واو ہے تو یُذْکَرُ کا مفعول مالم یسم فاعلہ وہی ہوگا)-

وَذَکَرَ جِیْرَ انَہٗ- اس نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا ذکر کیا (گویا نماز سے پہلے قربانی کر لینے کی یہ وجہ بیان کی)-

وَلَا یَذْکُرُھَا فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ- اس خواب کو کسی سے بیان نہ کرے' اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا-

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ- اس شخص کی مثال جو حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہے (حق تعالیٰ کی یاد' نماز اور تلاوت و قرآن اور حدیث و تدریس اور تالیف و ترجمہ کتب و دین اور سعی اقامت دین سب پر محیط ہے)

اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ- جو لوگ تم میں مر جائیں ان کی خوبیاں بیان کرو (برائیوں کا ذکر نہ کرو!)

وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ وَالسَّدَادَ سَدَادَ السَّھْمِ- جب تو "اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-" پڑھے تو دل میں یہ خواہش کر کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو راستہ بتلائے اور راستہ بھی کیسا تیر کی طرح سیدھا (خالص سچا راستہ جس میں ذرا بھی کجی اور غلطی نہ ہو)-

فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِھَا وَذَکَرَ الْمِسْکَ- وہاں کی خوشبو بیان کی اور مشک کا ذکر کیا (گویا اس خوشبو کو مشک سے تشبیہ دی)-

اَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ- جب بندہ میری یاد کرے تو میں اس کے ساتھ ہوں (یعنی توفیق اور امانت اور مدد سے) (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذات الٰہی زمین پر ہے کیونکہ اگر یہ مراد ہوتی تو ذکر کی تخصیص لغو ہو جاتی- امام ابن تیمیہ نے کہا اللہ اپنے عرش پر ہے اور پھر ہمارے ساتھ بھی ہے یہ معیت تو عمومی ہے اب

جہاں یہ آیا ہے کہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے یا نیکوں کے ساتھ تو اس سے یہ مقصود ہے کہ اپنے فضل و کرم اور عنایت و اعانت اور امداد اور توفیق خیر سے)-

ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ- اللہ کو تنہائی میں یاد کیا پھر اس کی آنکھیں بہہ نکلیں (اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو دیا)-

اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ لِاِ قَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ- کنکریاں مارنا یا صفا مروی میں سعی کرنا اللہ کی یاد قائم کرنے کے لئے ہے (سب حرکات سے مقصود ذکر الٰہی ہے کنکریاں مارنے سے غرض یہ ہے کہ شیطان پر خاک ڈالی)-

كَتَبَ فِي الذِّكْرِ- لوح محفوظ میں لکھا-

اِذَا رُأُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ (اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں) جب ان کو دیکھو تو اللہ کی یاد آئے (کیونکہ ان کے چہرے پر محبت الٰہی اور ذوق وشوق کے ایسے انوار ہوتے ہیں کہ دیکھنے والے کا دل بے اختیار پروردگار کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے- یہ اولیاء اللہ کی شناخت آپ نے ایسی بیان فرمادی ہے کہ ہر ایک آدمی سچے ولی کو جھوٹے مدعی ولایت سے ممیّز کر سکتا ہے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ایسے مقبول بندوں کا دیکھنا بھی ذکر اور عبادت الٰہی میں داخل ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے)-

فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ اَحَدَهُمَا- مجھ سے بیان کیا گیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے (آنحضرت سے پوچھا)

وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْاِنَاثًا- عقیقہ کے جانور نر ہوں یا مادہ کچھ قباحت نہیں- اسی طرح قربانی کے جانور بھی-

كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ- مجھ کو بے وضو اللہ کا یاد کرنا اچھا معلوم نہ ہوا (اس وجہ سے میں نے سلام کا جواب دینے میں تاخیر کی کیونکہ میں بے وضو تھا' اس حدیث سے یہ نکلا کہ ذکر الٰہی کے لیے طہارت مستحب ہے- حالانکہ سلام علیکم کے جواب میں ذکر الٰہی نہیں ہے کیونکہ وعلیکم السلام کے معنی یہ ہیں کہ تم سلامت رہو مگر چونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا بھی ایک نام ہے اس لیے با طہارت جواب دینا آپ نے مناسب سمجھا- دوسری حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت اللہ کی یاد ہر حال میں کرتے رہتے اس لیے تلاوت قرآن یا دوسرے اذکار حالت حدث میں جائز ہیں' اولیٰ یہی ہے کہ طہارت کے ساتھ کئے جائیں)-

قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ- (آنحضرت نے صحابہ سے فرمایا' کیا میں تم کو وہ بات بتلاؤں جو اللہ کی راہ میں سونا' چاندی خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے بھی بڑھ کر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتلایئے ارشاد فرمایا) اللہ کی یاد (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر اور مقصود اصلی ہے)-

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- سب ذکروں میں افضل لا الہ الا اللہ ہے (یعنی کلمہ توحید- پھر سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر) اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ صرف اللہ اللہ! کہنا کیسا ہے- حضرات صوفیہ نے اس کو بھی ذکر الٰہی میں داخل کیا ہے اور اس آیت سے دلیل لی ہے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ اور علمائے ظاہر کہتے ہیں کہ صرف اسم ذات کا ذکر آنحضرتؐ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے اور اس آیت کا منشاء یہ نہیں ہے کہ اللہ! اللہ کہتا رہ' بلکہ وہ جواب ہی اس سوال کا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاءَ بِهٖ مُوْسٰى الاية یعنی تو کہہ دے کہ اللہ ہی نے اس کتاب کو اتارا- تو بہتر یہی ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے' یعنی نفی و اثبات کا کلمہ ذکر کے لئے اختیار کرے تا کہ فریقین کے نزدیک ماجور اور مثاب ہو- میں کہتا ہوں حضرات صوفیہ اس حدیث سے دلیل لے سکتے ہیں جس میں یہ مذکور ہے کہ' قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا- اور شاید علمائے ظاہر نے اس حدث پر خیال نہ کیا- واللہ اعلم-

مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ- آدمی کا کوئی عمل اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں ہے-

مَنْ ذُكِرَ وَعُبِدَ وَانْتُهِيَ- جو ذکر کیا گیا پوجا گیا ڈھونڈھا گیا-

وَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَيُعَادُ رُوْحُهٗ- آنحضرتؐ نے کافر کی موت کی سختی کا حال بیان کیا- اس کے بعد یہ فرمایا کہ اس کی

روح لوٹائی جاتی ہے-

ذُکْرٌ - یاد رکھنا-

ذِکْرٌ - ذکر پر مارنا-

اَعُوْذُ مِنَ الذِّکْرِ - میں تیری پناہ مانگتا ہوں میں ذلت اور رسوائی سے کہ لوگ برائی کے ساتھ میرا تذکرہ کریں-

فَکَانَ کَلَامُھُمْ ذِکْرًا - ان کا کلام ذکر الٰہی ہوگا-

کُنْتُ ذَکُوْرًا فَصِرْتُ نَسِیًّا - میں یاد رکھنے والا تھا اب بہت بھولنے والا ہو گیا ہوں-

ذَکًا یا ذُکُوٌّ یا ذَکَاءٌ - آگ کا روشن ہونا' شعلے مارنا' ذہن کا تیز ہونا-

ذَکٰوۃٌ - جانور کا ذبح کرنا-

ذُکَاءٌ - آفتاب-

ذَکٰوۃُ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃُ اُمِّہٖ - پیٹ کے بچہ کی ذکوۃ اس کی ماں کی ذکوۃ ہے (بچہ کو علیحدہ ذبح کرنے کی حاجت نہیں بعض نے ذَکٰوۃَ اُمِّہٖ پڑھا ہے تو اس قرأت سے معنی یہ ہوں گے کہ پیٹ کے بچہ کی ذکوۃ اس کی ماں کی طرح ذبح کرنا چاہیئے بعض نے ذَکٰوۃَ الْجَنِیْنِ ذَکٰوۃَ اُمِّہٖ دونوں کو منصوب روایت کیا ہے' معنی وہی ہیں-)

مجمع البحار میں ہے کہ کسی صحابی یا تابعی سے یہ منقول نہیں ہے کہ پیٹ کے بچہ کو دوبارہ ذبح کرنا چاہیئے' صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ منقول ہے-

کُلْ مَا اَمْسَکَتْ عَلَیْکَ کِلَابُکَ ذَکِیًّا اَوْ غَیْرَ ذَکِیٍّ - تیرے تمام کتے (جن کو تو نے بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو) جس جانور کو پکڑ لیں اس کو کھا' خواہ وہ ذبح کیا جائے (مثلاً تو اس کو زندہ پائے اور ذبح کر لے) یا ذبح نہ کیا جائے (مثلاً کتا اس کو مار ڈالے تیرے ہاتھ آنے سے پہلے) اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کتے کا جوٹھا پاک ہے اور کتا نجس نہیں ہے ورنہ آپ یہ حکم فرماتے کہ اس جانور کو دھو کر کھاؤ! اور دھونے سے بھی کیا ہوتا جب اس کی نجاست رگوں اور خون میں سرایت کر جاتی - دوسرے اگر اس کا منہ نجس ہوتا تو اس کا شکار حلال نہ ہوتا' اس لئے کہ اس کا لعاب جانور کے رگ و پوست میں گھس جاتا ہے جو دھونے سے بھی نہیں نکل سکتا - امام بخاری اور محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے-لیکن جمہور علماء کتے کے جھوٹے کو نجس کہتے ہیں اور اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال کر چپڑ چپڑ کرے تو اس کو سات بار دھوؤ اور آٹھویں بار مٹی لگا کر ہم کہتے ہیں کہ یہ حکم نجاست کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ (اس لحاظ سے کہ بعض کتے کے منہ میں زہر ہوتا ہے- اگر نجاست کی وجہ سے ہوتا تو تین بار دھونا کافی سمجھا جاتا اور مٹی سے رگڑنے کی ضرورت نہ ہوتی - دوسرے سور جو کتے سے بھی زیادہ نجس ہے' اس کا جھوٹا سات بار سے بھی زیادہ دھونے کا حکم ہوتا' حالانکہ ایسا کوئی حکم شارعؑ نے نہیں دیا)-

ذَکَاۃُ الْاَرْضِ یُبْسُھَا - زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے (یہ امام محمد باقرؒ کا قول ہے)-

قَشَبَنِیْ رِیْحُھَا وَاَحْرَقَنِیْ ذَکَاؤُھَا - اس کی ہوا نے مجھ کو زہر آلود کر دیا اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا دیا-

ذَکَتِ النَّارُ تَذْکُوْ ذَکًا - جب آگ شعلے مارنے لگی-

قَدْ ذَکَّاھَا اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ - اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو آدمیوں کے لئے پاک کر دیا (اس کے ذبح کرنے کی حاجت نہیں)-

دِبَاغُھَا ذَکٰوتُھَا - کھال کی دباغت کرنا گویا جانور کو ذبح کرنا ہے (جیسے جانور ذبح سے پاک اور حلال ہو جاتا ہے- ویسے ہی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے- خواہ کھال حلال جانور کی ہو یا حرام جانور کی یا مردار کی' سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور بعض نے سور اور آدمی کی کھال کو مستثنیٰ رکھا ہے مگر اس استثناء پر کوئی دلیل نہیں ہے- بات یہ ہے کہ سور کی کھال جدا ہی نہیں ہو سکتی اور اسی طرح آدمی کی بھی- مگر کسی طور سے اگر جدا کر لی جائے اور دباغت کر لیں تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے مگر اس کا استعمال مکروہ ہو گا- اس لئے کہ آدمی معزز اور محترم ہے اس کے ہر جزو بدن کو زمین میں دفن کر دینا چاہیئے- ناگزیر حالت میں اگر معالجہ کے لئے آدمی کی کھال کی ضرورت ہو تو دباغت کے بعد اس کے پاک ہو جانے میں کوئی شک نہیں' جیسے اس کی ہڈی اور بال وغیرہ کہ وہ بھی پاک ہیں)-

كُلُّ يَابِسٍ ذَكِيٌّ - ہر خشک چیز پاک ہے۔
قَبْرُ عَلِيٍّ بَيْنَ ذَكَوَاتٍ بِيضٍ - حضرت علیؓ کی قبر سفید مشتعل کنکروں کے درمیان ہے۔
ذَكْوَانٌ - ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔
ذَكِيٌّ - ذہین، روشن طبع (اس کے مقابل غَبِیٌّ ہے۔)

باب الذال مع اللام

ذَلْذَلَةٌ یا تَذَلْذُلٌ - مضطرب ہونا، ہلنا، لٹک جانا۔
يَخْرُجُ مِنْ ثَدْيِهِ يَتَذَلْذَلُ - اس کے پستان سے نکل کر تھل تھل کرتا ہوگا (یہ ماخوذ ہے ذَلَاذِلُ الثَّوْبِ سے یعنی کپڑے کا نیچا کنارہ جو لٹکتا ہو۔ محیط میں ہے کہ ذَلْذِلٌ اور ذَلْذِلَةٌ اور ذُلْذُلٌ اور ذُلَذِل اور ذِلْذِل اور ذُلْذِلَةٌ سب کے یہی معنی ہیں۔ بعض نے کہا ذَلَاذِل وہ کپڑے تلے اوپر پہنے جائیں اوپر والا کپڑا نیچے والے سے چھوٹا ہوتا کہ دیکھنے والوں کی نظر سب پر پڑے۔)
ذَلَفٌ - ناک چھوٹی ہونا، اس کی نوک برابر ہونا یا ناک موٹی اور چھوٹی ہونا نتھنے پھیلے ہوئے۔
اَذْلَفُ - جس شخص کی ناک چھوٹی یا چپٹی ہو۔
ذُلْفٌ اَذْلَفُ کی جمع ہے (جیسے حدیث میں ہے کہ
لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چھوٹی اس کی نوک برابر ہوگی (مراد ترک لوگ ہیں)۔
ذَلْقٌ - پرندے کا بیٹ کرنا۔ جیسے زَرْقٌ اور ذَرْقٌ اور سَلْخٌ ہے۔ تیز ہونا، تیز کرنا، ناتوان کرنا۔
ذَلَقٌ - تیز ہونا، روشن کرنا، گھبرانا، پیاس سے مرنے کے قریب ہونا۔
ذَلَاقَةٌ - تیزی (ذَلَقٌ سے ہی مشتق ہے)۔
ذَلِيْقُ اللِّسَانِ - تیز زبان اور بہت باتیں کرنے والا (چنانچہ کہتے ہیں!
فُلَانٌ ذَلِيْقُ اللِّسَانِ یا طَلِيْقُ اللِّسَانِ فَصِيْحُ الْبَيَانِ - وہ بڑا زبان آور، زبان دراز فصاحت کے ساتھ تقریر کرنے والا ہے۔
لِسَانٌ ذَلْقٌ طَلْقٌ - تیز زبان بڑی چلتی ہوئی۔
فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ - جب پتھروں کی مار نے ان کو (یعنی ماعز اسلمی کو) بے قرار کر دیا یا ناتوان کر دیا۔
كَانَتْ تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى أَذْلَقَهَا الصَّوْمُ - حضرت عائشہ سفر میں بھی روزہ رکھتیں، یہاں تک کہ روزہ نے ان کو گھلا دیا (ضعیف کر دیا کمزور کر دیا)۔
اِنَّهٗ ذَلِقَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَطَشِ - وہ احد کے دن پیاس کی وجہ سے مرنے لگے۔
اَذْلَقَنِيَ الْبَلَاءُ فَتَكَلَّمْتُ (حضرت ایوب نے اپنی دعا میں عرض کیا) تیری آزمائش نے مجھ کو مجبور کر دیا، آخر میں نے عرض کیا (صبر کی انتہا ہوگئی، اب صبر نہ کر سکا)۔
يَكْسَعُهَا بِقَائِمِ السَّيْفِ حَتّٰى اَذْلَقَهٗ - تلوار کے قبضے (مٹھے) سے مارتے رہے یہاں تک کہ اس کو بے قرار کر دیا۔
جَاءَتِ الرَّحِيْمُ فَتَكَلَّمْتُ بِلِسَانٍ ذُلَقٍ طُلَقٍ ناطہ اللہ تعالیٰ کے پاس آیا اور بڑی تیز اور چلتی ہوئی زبان سے اس نے بات کی اہل عرب کہتے ہیں۔
لِسَانٌ طَلِقٌ ذَلِقٌ یا طُلُقٌ ذُلُقٌ یا طَلِيْقٌ ذَلِيْقٌ یا طُلْقٌ ذُلْقٌ - (سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی) تیز اور چلتی ہوئی زبان۔
ذَلْقُ كُلِّ شَيْءٍ - ہر چیز کی دھار۔
عَلٰى حَدِّ سِنَانٍ مُّذَلَّقٍ - جیسے تیز نیزہ کی انی (نوک) (مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنے شوہر کے پاس رہنا ایسا ہے جیسے نیزے کی نوک یا تلوار کی دھار پر رہنا۔ یعنی بالکل بے قراری اور اضطراب کے ساتھ)۔
فَكَسَرْتُ حَجَرًا وَّحَسَرْتُهٗ فَانْذَلَقَ - میں نے ایک پتھر توڑا اور اس کو صاف کیا وہ تیز ہوگیا (یعنی نہ دھار دار ہوگیا، کاٹنے لگا)۔
اَلَمْ نَسْقِ الْحَجِيْجَ وَنَنْحَرِ الْمِذْ لَاقَةَ الرُّفْلَا - کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنی کو جس کے دودھ سے برتن بھر جاتے ہیں نہیں کاٹا۔

ذُلَقِيَةٌ- ایک شہر ہے ملک روم میں (حدیث میں علامات قیامت کے ذیل میں اس کا ذکر ہے-)

ذَوْلَقِيَّةٌ- تین حروف ہیں را اور لام اور نون- (شفویة تین دوسرے حروف کو کہتے ہیں! با اور میم اور فاء)

ذُلٌّ یا ذَلَالَةٌ یا مَذَلَّةٌ یا ذَلَالَةٌ یا ذِلَّةٌ- رسوائی بے عزتی (یہ ضد ہے عِزَّةٌ کی)-

تَذْلِيلٌ اور اِذْلَالٌ- آسان کرنا' تابعدار کرنا' ذلیل کرنا-

تَذَلُّلٌ- تواضع' فروتنی' تابعدار ہو جانا-

اَلْمُذِلُّ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- یعنی ذلیل کرنے والا جیسے مُعِزٌّ عزت دینے والا-

كَمْ مِنْ عِذْقٍ مُذَلَّلٍ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ- ابوالدحداح کے کتنے خوشے ہیں کھجور کے جو تذلیل کیے گئے (تذلیل اس کو کہتے ہیں کہ جب شروع شروع میں کھجور کے پھل نمودار ہوتے ہیں تو عرب لوگ ان میں ڈالیوں کی طرف سوراخ کر دیتے ہیں تا کہ توڑنے میں آسانی ہو- ایک روایت میں عَذْقٍ ہے بہ فتحہ عین جو کھجور کے درخت کو کہتے ہیں' تو معنی یہ ہوں گے کہ ابوالدحداح کے لیے کھجور کے کتنے درخت ہیں جن کا میوہ لینا آسان کر دیا گیا ہے یعنی ان کا میوہ زمین سے قریب ہے ہر شخص بہ آسانی توڑ سکتا ہے)-

يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِمَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَاضِیُّ- مدینہ کو اچھی طرح میوے نزدیک لٹکے ہوئے چھوڑ کر چلے جائیں گے' صرف جنگلی جانور وہاں اکٹھا ہوں گے (آدمی کوئی نہ رہے گا)-

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا ذُلَلَ السَّحَابِ- یا اللہ! ہم کو ان بادلوں سے پانی پلا جو نرم ہوں (نہ ان میں چمک ہو نہ گرج)-

ذُلُلٌ جمع ہے ذَلُوْلٌ کی- یعنی نرم' ملائم' ہموار اس کی ضد صَعْبٌ ہے یعنی سخت یہ ذِلٌّ کسرہ ذال سے مشتق ہے-

اِنَّهٗ خُيِّرَ فِیْ رُكُوْبِهٖ بَيْنَ ذُلُلِ السَّحَابِ وَصِعَابِهٖ فَاخْتَارَ ذُلُلَهٗ- ذوالقرنین کو اختیار دیا گیا کہ نرم ملائم بادل (جن میں گرج اور چمک نہ ہو) اختیار کرو یا سخت (جن میں گرج اور چمک ہو) انھوں نے نرم ملائم بادلوں کو پسند کیا-

مَامِنْ شَیْئٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَقَدْ جَاءَ عَلٰى اَذْلَالِهٖ- اللہ کی کتاب میں جو آیت ہے وہ اپنے صاف سیدھے رستوں پر آئی ہے-

اَذْلَالٌ- جمع ہے ذِلٌّ کی کسرہ ذال (اہل عرب کہتے ہیں)-

رَكِبُوْا ذِلَّ الطَّرِيْقِ- اچھے صاف رستے میں گئے-)

اِذَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُنْفِذُفِيْكُمُ الْاَمْرَ فَانْفِذُوْهُ عَلٰى اَذْلَالِهٖ (زیاد بن ابی سفیان نے خطبہ سنایا تو کہا) جب تم دیکھو میں تم کو کوئی حکم دوں تو اس کو عمدہ رستوں پر چلاؤ (یعنی تدبیر اور دانائی سے اس حکم کو نافذ کرو)-

بَعْضُ الذُّلِّ اَلْقٰى لِلْاَهْلِ وَالْمَالِ- کبھی ذلت آدمی کے مال اور اہل وعیال کو باقی رکھتی ہے (جب ایک ظالم اس پر ظلم کرے اور اس سے مقابلہ کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی ذلت پر صبر کرے اور خاموش رہے تو! اس کا جان و مال محفوظ رہے گا! اور اگر غصہ کر کے اپنی عزت بحال رکھنا چاہے تو جان اور مال کے تلف ہونے کی پرواہ نہ کرنی چاہیے-)

كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُّسْتَذَلُّوْا ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے تھے-

مَوْتُ الْعِزِّ خَيْرٌ مِّنْ حَيَاةِ الذُّلِّ- عزت کے ساتھ مرنا ذلت کے ساتھ جینے سے بہتر ہے (اردو میں ایک مثال ہے مال صدقہ جان و جان صدقہ آبرو- شریف آدمی جان دینا بہتر سمجھے گا مگر ذلت کو گوارا نہ کرے گا' اسی طرح عزت دار قوم لڑ کر مر جانا پسند کرے گی مگر غلامی کے ساتھ جینا گوارا نہ کرے گی)-

اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ- (جب جہاد چھوڑ دیں گے تو) اللہ ان پر ذلت بھیجے گا (کیونکہ جب کھیتی باڑی میں مصروف ہوئے تو رعیت بنے رہے' اب حاکم ان پر طرح طرح کے ظلم کریں گے اور خدا کے دیے ہوئے قانون سے لاپرواہ ہو کر اپنا قانون ان پر چلائیں گے وہ اس کو گوارا کریں گے اور ذلت کی زندگی گزارتے رہیں گے کیونکہ اللہ کے قانون کے لیے جہاد ترک کر چکے ہوں گے)-

اَلذُّلُّ فِیْ نَوَاصِی الْبَقَرِ- گائے بیل کی پیشانی میں ذلت دھری ہوئی ہے (کیونکہ گائے بیل وہی لوگ زیادہ رکھتے ہیں جو

رعایا اور زراعت پیشہ ہوں ایسے لوگ ہمیشہ ملکوں کے محکوم اور تختہ مشق بنے رہتے ہیں- اس کے برخلاف عزت اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی میں ہے کیونکہ گھوڑوں کے سوار سپاہی اور محنت کش جنگی لوگ ہوتے ہیں وہ دوسرں پر حکومت کرتے ہیں نہ یہ کہ محکومی کی زندگی بسر کریں)-

حَائِطٌ ذَلِیْلٌ- پست دیوار-

بَیْتٌ ذَلِیْلٌ- پست کوٹھری (جس کی چھت نیچی ہو)-

لَایَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یُّذِلَّ نَفْسَہٗ- مومن کو نہیں چاہئے کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے (بلکہ پروردگار پر بھروسہ کر کے اپنی عزت کو قائم اور اپنے مقام کی مدافعت کرنا چاہیۓ' اگر مارے گئے یا قید ہوۓ تو سبحان اللہ- اپنے ایمان اور حق وسچائی کی حمایت اور طرف داری میں اہل باطل کی جانب سے جو تکلیف لاحق ہو وہ ایک مومن کے لیے قند سے زیادہ شیریں ہونی چاہیے)-

اُمُوْرُ اللّٰہِ جَارِیَۃٌ عَلٰی اَذْلَالِھَا- اللہ کے کام اپنے مناسب راستوں پر جاری ہیں یا معمولی راستوں پر-

تَذِلُّ الْاُمُوْرُ لِلْمَقَادِیْرِ حَتّٰی یَکُوْنَ الْحَتْفُ فِی التَّدْبِیْرِ- سب کام تقدیر کے تابع ہیں' کبھی آدمی کی موت اس کی تدبیر ہی سے ہوتی ہے (وہ موت سے بچنے کی ایک تدبیر کرتا ہے لیکن اس کی موت اسی میں مقدور ہوتی ہے' تدبیر الٹی پڑتی ہے- اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ تدبیر چھوڑ دینا چاہیے نہیں تدبیر دل کھول کر اور جان توڑ کر کرنا چاہیے مگر بھروسہ اللہ کی تدبیر پر رکھنا چاہیۓ' اپنے ساز وسامان اور ذرائع ووسائل پر یا اصابت رائے پر مغرور نہ ہونا چاہیے- اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب تدبیر کر کے ناکامی ہوتی ہے تو زیادہ رنج نہیں ہوتا آدمی صابر اور شاکر رہتا ہے یہ سمجھ لیتا ہے کہ ہمارے مقدر میں کامیابی نہ تھی اور جو لوگ تقدیر الٰہی پر ایمان نہیں رکھتے' صرف تدبیر پر نازاں رہتے ہیں جب ان کی تدبیر نہیں چلتی تو بسا اوقات خودکشی کر لیتے اور جان دیدیتے ہیں-)

ذَلِّیْ- چلنا-

اِذْلَوْلٰی- دوڑا' چلا-

مَاھُوَ اِلَّآ اَنْ سَمِعْتُ قَائِلًا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاذْلَوْلَیْتُ حَتّٰی رَاَیْتُ وَجْھَہٗ- میں نے ایک کہنے والے کا کہنا سنا کہ اللہ کے رسول گزر گئے' یہ سنتے ہی میں بھاگی (دوڑ کر چلی) اور میں نے آپ کا چہرہ (منور) دیکھا-

باب الذال مع المیم

ذَمْرٌ- ملامت کرنا' ابھارنا' برانگیختہ کرنا-

تَذْمِیْرٌ- اندازہ کرنا (بمعنی تَقْدِیْر ہے)-

تَذَامُرٌ- لڑائی پر ابھارنا-

تَذَمُّرٌ- ایک فوت شدہ چیز پر اپنے آپ کو ملامت کرنا- غصہ ہونا' ڈرانا-

ذِمَارٌ- جس کی آدمی کو حفاظت کرنی چاہیے (جیسے عزت آبرو' عصمت زناں ونگہداشت اطفال وغیرہ)-

اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ فَضَحَ الذِّمَارَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ (حضرت علی نے کہا) عثمان نے تو ذمار کو رسوا کیا (جبھی تو جنگ احد میں آنحضرت کو چھوڑ کر بھاگ گئے) آنحضرت نے فرمایا خاموش رہ-

حَبَّذَا یَوْمُ الذِّمَارِ- ذمار کا دن کیا عمدہ دن ہے (یہ ابوسفیان کا قول ہے- یعنی جنگ کا دن جس دن آدمی ان چیزوں کی حفاظت کرتا ہے جن کی حفاظت اس پر لازم ہے)-

فَخَرَجَ یَتَذَمَّرُ- پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا نکلا-

اِنَّہٗ کَانَ یَتَذَمَّرُ عَلٰی رَبِّہٖ- حضرت موسیٰ اپنے پروردگار پر جرأت کرتے تھے (یعنی بے تکلف معروضہ کرتے تھے- کبھی جذبات میں وہ باتیں منہ سے نکال بیٹھے تھے جو دوسرے لوگ ہرگز بارگاہ الوہیت میں منہ سے نکال سکتے- جیسے رَبَّنَآ اِنَّکَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَہٗ زِیْنَۃً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا' الا یتہ یا اَتُھْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَھَآءُ مِنَّا اِنْ ھِیَ اِلَّا فِتْنَتُکَ- یہ باتیں حضرت موسیٰ ہی کو سزاوار تھیں' جو پروردگار کے خاص پر وردہ غلام اور لاڈلے تھے)-

اِذَا اُمُّہٗ تَذْمُرُہٗ وَتَسُبُّہٗ- (حضرت طلحہ جب مسلمان ہوئے تو) ان کی ماں ان پر غصہ کرنے لگیں' ان کو برا کہنے لگیں یا

ان کو اسلام سے پھر جانے پر ابھارنے لگیں۔

وَاُمُّ اَیْمَنَ تَذْمُرُ وَتَصْخَبُ۔ ام ایمن (آنحضرت کی آیا، کھلائی) غصہ کرنے اور غل مچانے لگیں (ایک روایت میں تذمر ہے)۔

فَجَاءَ عُمَرُ ذَامِرًا۔ اتنے میں حضرت عمر ڈراتے ہوئے آئے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْذَمَرَ حِزْبَهٗ۔ شیطان نے اپنے گروہ کو ہمت دلائی اُبھارا۔

فَتَذَا مَرَ الْمُشْرِکُوْنَ وَقَالُوْا هَلاَّ کُنَّا حَمَلْنَا عَلَیْهِمْ وَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ۔ اب مشرکین پچھتانے لگے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے (بڑی غلطی کی) مسلمانوں پر اس وقت حملہ کیوں نہیں کیا جب وہ نماز میں تھے (ارے بیوقوفو! یہ انتہائی نامردی ہے کہ ایک شخص خدا کی عبادت میں مصروف ہو اور تم اس کو غافل پا کر اس پر حملہ کرو)۔

فَوَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلٰی مُذَمَّرِ اَبِیْ جَهْلٍ۔ میں نے ابوجہل کے کندھے یا گردن پر پاؤں رکھا (وہ مردود زخمی حالت میں پڑا تھا)۔

ذَمَارُ۔ ایک گاؤں کا نام ہے ملک یمن میں جو مقام صنعا سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے۔

ذَمْلٌ یا ذُمُوْلٌ یا ذَمِیْلٌ یا ذَمَلاَنٌ ۔ اونٹ کی ایک قسم کی چال (رفتار) ہے جو "عنق" سے زیادہ ہے۔

یَسِیْرُ ذَمِیْلاً۔ نرم چال چلتا ہے۔

ذَمٌّ یا مَذَمَّةٌ۔ برائی کرنا (یہ ضد ہے مدح کی)۔

ذِمَّةٌ۔ عہد، امانت اور ضمانت۔

تَذْمِیْمٌ۔ بہت برائی کرنا (نہایہ میں ہے کہ "ذمہ" اور "ذمام" دونوں کے معنی عہد اور امان اور ضمانت اور حرمت اور حق۔ اور جو کافر دارالاسلام میں امن سے رہتے ہیں اور جزیہ ادا کرتے ہیں، ان کو ذمی اور "اهل الذمه" کہتے ہیں، اس لئے کہ وہ اسلامی ریاست میں حفاظت کے ساتھ رہتے ہیں)۔

یَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ۔ ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے (اب دوسرے مسلمانوں کو اس کی امان کو توڑنا جائز نہیں۔ حضرت عمر نے ایک غلام کی امان سارے کافروں کے لشکر پر جائز رکھی (سبحان اللہ اسلام کیسا عمدہ دین ہے جس میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو برابر حق اور مساوی عزت اور حرمت حاصل ہے اور مسلمانوں کو عہد پورا کرنے کی کیسی تاکید ہے دغابازی اور عہد شکنی یہ اسلام کا شیوہ نہیں بلکہ کافروں کی خصلت ہے)۔

ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ۔ مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے (ادنیٰ کرے یا اعلیٰ ہر ایک کا ذمہ صحیح اور واجب الایفاء ہے)۔

اُوْصِیْهِ بِذِمَّةٍ۔ میرے بعد جو خلیفہ ہو، میں اس کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اہل ذمہ کا ذمہ پورا کرے (ان کو ہر طرح امان میں رکھے، اگر کوئی دشمن ان پر چڑھ کر آئے تو ان کو بچائے)۔

اَقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ ہم کو امن کے ساتھ اپنے گھر بار میں لوٹا دو۔

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ اس سے اللہ کی امان اٹھ گئی (اور اب اللہ اس کو ذلیل اور خوار اور ہلاک کرے گا۔)

لاَتَشْتَرُوْا رَقِیْقَ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَاَرَاضِیْهِمْ۔ ذمی کافروں کے غلام لونڈی اور زمینیں نہ خریدو (کیونکہ جب وہ اچھے حال اور ثروت میں ہوں گے، تو مسلمانوں کو زیادہ جزیہ (ٹیکس) وصول ہوگا، اگر مسلمان ان کی جائیدادیں خرید لیں گے تو وہ اپنے تئیں مفلس ظاہر کر کے بہت کم جزیہ دیں گے یا دارالاسلام سے چلے جائیں گے تب بھی جزیہ کا نقصان ہوگا۔ بعض نے ذمیوں کی زمینیں خریدنے سے اس لیے ممانعت فرمائی کہ ان کی زمین سے خراج لیا جاتا ہے اگر مسلمان اس زمین کو لے گا تو اس سے بھی خراج لیا جائے گا۔ اس میں اسلام اور مسلمانوں کی ذلت ہے۔)

مَایَحِلُّ مِنْ ذِمِّیِّنَا۔ ہم کو ذمیوں سے کیا کیا لینا درست ہے۔

ذِمَّتِیْ رَهِیْنَةٌ وَّاَنَا بِهٖ زَعِیْمٌ۔ میرا ذمہ گروی ہے اس کو پورا کرنا مجھ پر ضروری ہے اور میں اس کا ضامن ہوں۔

مَایُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْاَمَةٌ۔ دودھ پلانے کا حق مجھ پر سے کیسے اترے گا؟ فرمایا ایک بردہ اس کو دینا غلام ہو یا لونڈی (اگر چہ دودھ پلانے والی کو اس کی اجرت دیجاتی ہے مگر دودھ چھوٹنے کے وقت اس کو

اور بھی کچھ دینا عرب لوگ پسند کرتے تھے اس لئے فرمایا کہ اجرت کے علاوہ اگر ایک بردہ اس کو دودھ چھڑاتے وقت دیدیں تو اس کا پورا حق ادا ہوجائے گا - ہمارے زمانہ اور ہمارے ملک ہند میں بردے کا وجود مخالف حکومتوں کی وجہ سے نہیں رہا ہے اب اس کے عوض ایک کپڑے کا جوڑا' کچھ نقد یا اور کچھ متاع مثلاً زیور' جانور وغیرہ دیدیں تو کافی ہے-)

اَلتَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ اَنْ یَّحْفَظَ ذِمَامَهٗ - عمدہ خصلتوں میں تذمم ہی ہے - یعنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا اور لوگوں کی برائی سے اپنے آپ کو بچانا - جس صورت میں ذمہ توڑا جائے -

اِحْفِرْ زَمْزَمَ لَا تُنْزَفُ وَلَا تُذَمُّ (عبدالمطلب سے خواب میں کہا گیا) تم زمزم کو کھودو اس کا پانی خشک نہ ہوگا نہ لوگ اس کی برائی کریں گے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے" نہ اس کا پانی کم ہوگا") یہ بِیْرٌ ذَمَّةٌ سے ماخوذ ہے - یعنی وہ کنواں جس میں پانی کم ہو)-

فَاَتَیْنَا عَلٰی بِیْرٍ ذَمَّةٍ - ہم ایک کنوئیں پر پہنچے' جس میں پانی کم تھا (اصل میں لوگ ایسے کنوئیں کی مذمت اور برائی کرتے ہیں اس وجہ سے یہ لفظ اس پر اطلاق کیا گیا' تو ذمۃ بہ معنی مذمومۃ ہے یعنی برائی کیا گیا)-

وَاِنَّ رَاحِلَتَهٗ اَذَمَّتْ - ان کی اونٹنی خستہ ہوگئی (چلنے کے قابل نہیں رہی' گویا لوگوں کی مذمت کے لائق ہوگئی' وہ کہہ سکتے ہیں کیسی خراب اور ناکارہ اونٹنی ہے)-

فَخَرَجْتُ عَلٰی اَتَانِیْ تِلْكَ فَلَقَدْ اَذَمَّتْ بِالرَّكْبِ - میں اسی گدھی (مادہ خر) پر سوار ہوکر نکلی' اس نے قافلہ کو روک دیا (اس وجہ سے کہ وہ سست تھی دیر میں چلتی تھی - یہ قول حلیمہ سعدیہ آنحضرت کی انا کا ہے)-

وَاِذَا فِیْهَا فَرَسٌ اَذَمُّ - ان میں ایک خستہ گھوڑا تھا (جو چل نہ سکتا تھا)-

اِنَّ الْحُوْتَ قَاءَهٗ رَذِیًّا ذَمًّا - مچھلی نے حضرت یونس کو اگل دیا وہ ناتوان مردے کی طرح ہوگئے تھے - (بہت بری حالت) ذَرُوْهَا ذَمِیْمَةٌ - (کچھ لوگوں نے آنحضرت) سے عرض کیا ہم ایک گھر میں جاکر رہے تھے - جب ہم پہنچے تھے تو ہماری تعداد زیادہ تھی اور مالی حیثیت بھی اچھی تھی - پھر ہماری تعداد بھی گھٹ گئی' مال بھی کم ہوگیا - یہ سنکر آپ نے فرمایا ایسا ہے تو) اس خراب گھر کو چھوڑ دو! (وہاں سے اٹھ جاؤ کسی دوسرے گھر میں جاکر رہو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر منحوس ہوتا ہے بلکہ ان کے عقیدہ کی اصلاح کرنا منظور تھا - ایسا نہ ہو وہ گھر میں رہیں اور دوسرے آدمی مریں اور اگر مال کا بھی مزید نقصان لاحق ہو تو سمجھیں کہ یہ گھر کا اثر ہے اور اس خیال کی وجہ سے گنہگار رہوں - كذا في النهاية-

میں کہتا ہوں کہ یہ خیال تو دوسری جگہ منتقل ہوجانے میں بھی پیدا ہوسکتا ہے کیونکہ اگر انتقال سکونت کے بعد کوئی مالی و جانی نقصان مقدر نہ ہو تو سمجھیں گے کہ جو کچھ خرابی ان پر آئی وہ سابقہ مکان ہی کی وجہ سے تھی - تو صحیح توجیہ یہ ہے کہ انسان کی صحت پر اس کے وہم اور گمان کا بڑا اثر ہے - چونکہ ان کے دل میں یہ وہم آگیا تھا کہ اس گھر کا اثر ہے جو ہم پر خرابی آگئی - پس اگر وہیں رہتے تو یہ وہم اور قوی ہوکر ان کو بیمار کردیتا' ان کی صحت پر برا اثر ڈالتا' اس لئے آپ نے دوسرے گھر میں اٹھ جانے کا اور اس گھر کو چھوڑ دینے کا حکم دیا - اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض گھر واقعی ایسا تنگ و تاریک' مرطوب ہوتا ہے جس میں رہنے سے لوگ بیمار ہوجاتے ہیں اور بیماری کی وجہ سے معذور ہوکر روٹی کمانے سے لاچار ہوجاتے ہیں تو مرگ اور مفلسی دونوں حملہ کرتی ہیں' اب طاعون سے بھاگنے کی ممانعت جو دوسری حدیث میں آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ملک کو جہاں طاعون پھیل گیا ہو چھوڑ کر دوسرے ملک کو نہ جاؤ - لیکن جس گھر میں طاعون کی کثرت ہو وہاں طاعون کے چوہے مررہے ہوں تو وہاں سے اٹھ کر دوسرے گھر میں چلے جانا منع نہیں ہے - اسی طرح اگر بستی میں طاعون پھیلے تو میدان یا جنگل یا پہاڑ پر جاکر رہنا منع نہیں-

بعض نے کہا شاید اس گھر کی ہوا ان کے مزاج کے ناموافق ہوگی' اس لئے آپ نے اس کے چھوڑنے کا حکم دیا)-

هُمْ يَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ - (اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی گالی گلوچ سے مجھ کو کیسا بچایا' وہ مذمم (یعنی جس کی

مذمت کی گئی) پر لعنت کرتے ہیں اور میں تو محمد ہوں (یعنی سراپا گیا تعریف کیا گیا)۔

فَلَهَا عَلَيْنَا حُرْمَةٌ وَّذِمَامٌ۔ہم پر ان کا حق ہے' ان کی حرمت لازم ہے۔

اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهٖ ذِمَامَةٌ۔ان کو اپنے ساتھی سے حیا آئی' ملامت کا ڈر ہوا۔

فَاَصَابَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ حَتّٰى كَادَاَنْ يَا خُذَنِيْ (حضرت عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں) میں ابن صیاد سے شرما گیا قریب تھا کہ اس کی بات مجھ پر اثر ہو (میں اس کے دعوے کی تصدیق کروں (جھوٹوں' دجالوں سے علیحدہ رہنا چاہئے' ایسا نہ ہو کہ ان کا جادو ہم پر بھی چل جائے' دوسری حدیث میں ہے جو کوئی دجال کو پائے تو (جہاں تک ہو سکے) اس سے دور رہے۔ میں نے اپنے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی سے کہا چلئے قادیان میں مدعی مہدیت اور نبوت سے مل کر آئیں! انھوں نے کہا' ہرگز نہ جاؤ اور یہی حدیث پڑھی)۔

فَاِنَّ لَهٗ ذِمَّةً وَّرَحِمًا (معاویہ نے یزید کو وصیت کی کہ امام حسین سے متعرض نہ ہونا) ان کا ذمہ ہم پر ہے اور ان سے رشتہ بھی ہے (اس کے باوجود یزید نے اپنے باپ کی وصیت کا خیال نہ کیا اور ابن زیاد ملعون کو یہ نہ لکھا کہ امام حسین کو عزت اور احترام کے ساتھ مدینہ پہنچا دو یا میرے پاس بھیج دو) مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ بِذِمَّتِهٖ۔جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت اور امان میں آ گیا' اب ایسا نہ ہو (تم اس کو ستاؤ اور قیامت کے دن) اللہ تعالےٰ اپنی امان کی جواب دہی تم سے کرے (اللہ تعالیٰ یہ فرمائے کہ جس کو میں نے امان دی تھی' اس کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا' تم نے اس کو کیسے ستایا' میری امان میں خلل ڈالا۔بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز ترک نہ کرو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی امان کی چیز تم سے طلب کرے' یعنی یہ فرمائے کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی تاکہ تم امان میں رہتے)۔

تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ۔اللہ کا ذمہ پھاڑا جائے (یعنی اس کی ہتک حرمت ہو' اس کے فرائض ادا نہ کئے جائیں یا جو کام اس نے حرام کئے ہیں ان کا ارتکاب کیا جائے۔)

فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔اللہ کی امان کو مت توڑو (جس نے ہماری طرح نماز پڑھی' ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا' ہمارا کاٹا ہوا جانور کھایا' بس وہ مسلمان ہے' اللہ کی امان میں ہے)۔

مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ وَالْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ۔جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے وہ اللہ کے ذمے میں ہے (یہ دونوں نمازیں نفس پر بہت بھاری ہیں دوسرے ایک دن کے شروع میں ایک رات کے شروع میں' گویا ایک نماز سے دن بھر کی امان ہوتی ہے اور دوسری نماز سے رات بھر کی)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُوْلِهٖ۔ جس شخص نے عمداً (جان بوجھ کر قدرت رکھتے ہوئے) نماز کو ترک کیا' وہ اللہ اور اس کے رسول کے عہد سے نکل گیا (اللہ اور رسول نے جو عہد بندوں سے لیا تھا اس عہد کو اس نے توڑ ڈالا۔اب گویا وہ اللہ اور رسول کا دشمن ہو گیا۔بعض نے کہا اس کا قتل درست ہو گیا' اب اس کو امان نہ رہی)۔

اَصْبَحْتُ فِيْ ذِمَّتِكَ۔میں صبح کے وقت تیری امان میں آیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰى سَطْحٍ غَيْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ جو شخص ایسی چھت پر سویا جس کے کناروں پر روک نہ ہو (نہ کٹہرا نہ منڈیر) اس کے محفوظ رہنے کا ذمہ نہیں رہا (کیونکہ احتمال ہے سوتے سوتے لڑھک کر نیچے آ رہے)۔

مِنَ الْمَكَارِمِ التَّذَمُّمُ لِلْجَارِ۔عمدہ اخلاق میں یہ بھی ہے کہ ہمسائے کی حفاظت کرے (اس کو تکلیف سے بچائے)۔

باب الذال مع النون

ذَنْبٌ۔گناہ' پیچھے جانا۔

تَذْنِیبٌ - دم لٹکانا - عمامہ کا سرا لٹکانا - کھجور کا ایک طرف سے پکنا -

یُکْرَہُ الْمُذَنَّبُ مِنَ الْبُسْرِ - آنحضرتؐ نیم پختہ کھجور کو برا جانتے تھے (یعنی گدر کھجور) اس کا نبیذ بنا کر پینا ناپسند کرتے تھے کیونکہ کچی پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے جس کو غلیظ کہتے ہیں (اور وہ نیم پختہ کھجور بھی گویا غلیظ کی طرح ہے)-

کَانَ لَا یَقْطَعُ التَّذْنُوبَ مِنَ الْبُسْرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّفْتَضِخَہٗ - حضرت انسؓ جب نیم پختہ کھجور کو توڑ کر بھگونا چاہتے تو اس کا پکا ہوا ٹکڑا نہ کاٹتے (جو دم کی طرف ہوتا ہے کھجور اسی طرف سے پکنا شروع ہوتی ہے)-

کَانَ لَا یَرٰی بِالتَّذْنُوبِ اَنْ یَّفْتَضِخَ بَاْسًا - اگر نیم پختہ کھجور بھگوئی جائے (اس کا نبیذ بنایا جائے) تو سعید بن مسیّب اس میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے -

مَنْ مَّاتَ عَلٰی ذُنَابٰی طَرِیقٍ فَھُوَ مِنْ اَھْلِہٖ - جو شخص کسی امر کے راستہ پر مر جائے (یعنی اس کام کے لئے جاتے ہوئے مثلاً جہاد یا حج کے راستہ میں) اس نے گویا وہ کام کر لیا (حج کا راستہ ہو تو حاجیوں میں اس کا شمار ہوگا' جہاد کا راستہ ہو تو مجاہدین میں)-

ذُنَابٰی - دراصل جانور کے اس مقام کو کہتے ہیں جہاں دم اگتی ہے - بعض نے کہا خود دم کو -

کَانَ فِرْعَوْنُ عَلٰی فَرَسٍ ذَنُوبٍ - فرعون جب ڈوبا ہے اس وقت وہ ایک دم دار گھوڑے پر سوار تھا (یعنی جس کی دم بہت لمبی تھی بہت بالوں والی)-

حَتّٰی یَرْکَبَھَا اللّٰہُ بِالْمَلَائِکَۃِ فَلَا یَمْنَعُ ذَنَبَ تَلْعَۃٍ - اللہ تعالیٰ اس کو فرشتوں کی لاتیں کھلائے گا وہ کسی ٹیکہ کے دم کو یعنی اس کے نشیبی حصہ کو) روک نہ سکے گا (مطلب یہ ہے کہ ذلیل وخوار ہوگا' اس کا کوئی غم خوار نہ ہوگا)-

اَذْنَابُ الْمَسَایِلِ - نالوں کے نشیبی حصے -

یَقْعُدُ اَعْرَابُھَا عَلٰی اَذْنَابِ اَوْدِیَتِھَا - وہاں کے جنگلی لوگ نالوں کے نشیبی حصوں میں بیٹھیں گے (کسی کو حج کے لئے آنے نہ دیں گے)-

مَذَانِبُ - بھی اَذْنَابُ کے ہم معنی ہے -

وَذَنَبُوْا خِشَانَہٗ - جو زمینیں سخت تھیں وہاں سے نالے نکالے -

فَاِذَا کَانَ ذَالِکَ ضَرَبَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ بِذَنَبِہٖ (اس فساد میں) جب یہ واقع ہوگا دین کا سردار اپنے تابعداروں کو لے کر جلدی سے چل دے گا (اور فتنہ میں شریک نہ ہوگا)-

فَاَمَرَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاُرِیْقَ عَلَیْہِ - آپ نے حکم دیا' ایک بڑا ڈول پانی کا اس پر بہا دیا گیا -

فَنَزَعَ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ - انہوں نے (یعنی ابوبکر صدیقؓ نے) ایک یا دو ڈول نکالے (وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اس میں اشارہ ہے کہ خلافت کا زور شور اور رعب وداب ان کے وقت میں نہ ہوگا - ان کی خلافت دو برس تین مہینے رہی تو ہر سال کے بعد ایک ڈول ہوا اور تین مہینے کو حساب میں نہیں رکھا یہ راوی کا شک ہے کہ ایک ڈول فرمایا یا دو ڈول' چونکہ ان کی خلافت دو برس سے زیادہ رہی تو دو ڈول صحیح ہوئے)-

طَھِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا - مجھ کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر دے دونوں کے ایک معنی ہیں - بعض نے کہا ذنوب سے حقوق العباد اور خطایا سے حقوق اللہ مراد ہیں)-

یَنْفِی الذُّنُوْبَ - گناہوں کو دور کر دیتا ہے (مٹا دیتا ہے' پاک صاف کر دیتا ہے)-

اِذَا تَصَافَحَا لَمْ یَبْقَ بَیْنَھُمَا ذَنْبٌ - جب دو مسلمان ہاتھ ملاتے ہیں تو دلوں کا کینہ نہیں رہتا -

لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ - اگر تم (بالفرض) معصوم ہوتے' گناہ نہ کرتے' تو اللہ تعالیٰ تم کو دنیا سے اٹھا لیتا (اور ایسے لوگوں کو پیدا کرتا جو گناہ کرتے (مطلب یہ ہے کہ دنیا میں پروردگار کو اپنی کل اسماء اور صفات کا ظاہر کرنا مقصود ہے منجملہ ان صفات کے ایک صفت غفاری ہے' یعنی معاف کر دینا بخش دینا اگر کوئی گنہگار نہ ہو تو شان غفاری کا ظہور نہ ہوگا اگر کوئی کافر نہ ہو تو صفت قہاری کا ظہور نہ ہوگا - ایمان اور کفر اور گناہ اور

بے گناہی' ہدایت اور ضلالت سب ساتھ ساتھ دنیا میں چلتے رہیں گے۔ جیسے ایک شاعر نے کہا ہے۔

گناہ من ارنامدی در شمار[1]
ترا نام کے بودی آمرزگار

ذَنُوْبٌ کے معنی حصہ اور قبر اور سیرین کے گوشت کے بھی آئے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ گناہ کئی قسم کے ہیں بعض گناہوں سے نعمت میں تغیر ہو جاتا ہے' بعض سے غضب الٰہی کا نزول ہوتا ہے' بعض سے ناامیدی پیدا ہو جاتی ہے' بعض سے دشمن مسلط ہو جاتے ہیں' بعض سے دعا قبول نہیں ہوتی' بعض سے بلا اترتی ہے (جیسے وبا طاعون وغیرہ) بعض سے کثرت بارش اور سیلاب' بعض سے بداخلاقیوں کی پردہ دری' بعض سے عمر گھٹ جاتی ہے' بعض سے ہوا میں شدت' تیزی اور تاریکی آتی ہے بعض سے بے جا انفعال وندامت اور احساس کمتری اور بعض معاصی کے ارتکاب سے عصمت دری اور رزق کی تنگی لاحق ہو جاتی ہے۔ اور سارے گناہوں کی اصل چار چیزیں ہیں حرص وحسد اور شہوت وغضب۔ جو کوئی ان چاروں دشمنوں کو مارے گا اس سے بہت کم گناہ سرزد ہوں گے)۔

اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبِ ذُنُوْباً يُكَفِّرُهَا اِلَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ۔ بعض گناہ ایسے ہیں جو بغیر عرفات میں وقوف کیے ہونے نہیں اترتے۔

تَتَّبِعُوْنَ اَذْنَابَ الْاِبِلِ۔ تم اونٹوں کی دموں کا پچھا لوگے (یعنی دنیا کے دھندوں تجارت' زراعت وغیرہ میں مصروف ہو جاؤ گے)۔

وَاتَّبَعْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ۔ تم بیلوں کی دمیں سنبھالو گے (کھیتی باڑی میں مصروف ہو گے)۔

ذَنَبُ السَّوْطِ۔ کوڑے کا کنارہ۔

ذَنَبُ الثَّعْلَبِ۔ ایک بوٹی ہے۔

باب الذال مع الواؤ

ذُوْ۔ صاحب۔ (جیسے ذو مال' صاحب مال۔ یعنی مال والا اس کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع ذَوُوْنَ ہے۔

ذَوْبٌ۔ یاذَوْبَانٌ۔ گل جانا' پگھل جان (یہ ضد ہے جمود کی یعنی جم جانا) سخت گرم ہونا' واجب ہونا' احمق ہو جانا ہمیشہ شہد کھانا۔ تَذْوِيْبٌ اور اِذَابَةٌ۔ گلانا' پگلانا۔

مَنْ اَسْلَمَ عَلٰى ذَوْبَةٍ اَوْمَا ثَرَةٍ فَهِيَ لَهٗ۔ جو شخص کچھ بچا ہوا مال رکھ کر اسلام لائے یا کوئی عزت کی چیز رکھ کر تو وہ اسی کی ہوگی (یعنی اسلام لانے سے اس کی ملکیت اور عزت زائل نہ ہوگی)۔

فَيَفْرَحُ الْمَرْءُ اَنْ يَّذُوْبَ لَهُ الْحَقُّ۔ آدمی اس سے خوش ہوتا ہے کہ اس کا حق کسی پر ثابت ہو جائے۔

اَذُوْبُ اللَّيَالِيَ اَوْيُجِيْبَ صَدَاكُمَا۔ میں راتوں کو لوٹتا رہوں گا یہاں تک کہ تمہاری آواز جواب دے' یہ اِذَابَةٌ سے ماخوذ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

اَذَابَ عَلَيْنَا بَنُوْفُلَانٍ۔ فلاں لوگوں نے ہم پر ڈاکہ مارا۔)

كَانَ يُذَوِّبُ اُمَّهٗ۔ اپنی ماں کی چوٹیاں گوندھنا (اصل میں يُذَنِّبُ تھا۔)

فَيُصْبِحُ فِيْ ذُوْبَانِ النَّاسِ۔ پھر وہ چوروں میں محتاجوں میں شریک ہو جائے گا۔

ذُوْبَان۔ جمع ہے ذِئْبٌ کی۔

اَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔ اللہ اس کو آگ میں گلا دے گا۔ (یعنی آخرت میں یا دنیا ہی میں اس طرح گل جائے گا جیسے رانگ آگ میں گل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر آنحضرت کی سچی کر دی' مسلم بن عقبہ جس نے مدینہ والوں کو ستایا' لوٹا اور قتل کیا وہاں سے لوٹتے ہی ہلاک اور برباد ہوا یزید ملعون نے جس نے مسلم کو بھیج کر یہ آفت مچائی' وہ بھی تھوڑے ہی عرصہ میں فِيْ

---

[1] میرے گناہ شمار میں نہیں آتے تو پھر تیرا نام غفار کس وجہ سے ہے۔ (م)

النَّارِ وَالسَّقَر ہوا، اسی طرح جو کوئی مدینہ طیبہ والوں کو ستانا چاہے گا وہ تباہ ہوگا)۔

اَکْلُ الْاَشْنَانِ یُذِیْبُ الْبَدَنَ۔ اشنان کھانا بدن کو گلا دیتا ہے۔

ذَابَتِ الْعَذِرَتُ فِی الْمَاءِ۔ پلیدی پانی میں گھل گئی۔

ذَابَ لِیْ عَلَیْهِ۔ میرا حق اس پر ثابت ہوا۔

ذَاتٌ۔ وہ چیز جو معلوم ہو سکے، اس کی خبر ہو سکے (بعض نے کہا)

ذَاتُ الشَّیْئِ۔ خود وہ شے۔

ذَاتَ یَوْمٍ۔ ایک دن۔

ذَاتَ لَیْلَةٍ۔ ایک رات۔

هٰذِهٖ اُخْتِیْ وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ (حضرت ابراہیمؑ نے سارہ کو اپنی بہن کہا اور فرمایا) یہ جھوٹ بولنا اللہ کے لئے ہے (کیونکہ انہوں نے یہ کہہ کر اپنی عزت اور سارہ کی عزت اس ظالم بادشاہ سے بچائی)۔

لَا تَتَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ۔ (اللہ کی مخلوقات میں فکر کرو) اللہ کی ذات میں فکر نہ کرو (کیونکہ اس کی ذات کو کوئی سمجھ نہیں سکتا کہ وہ کیسی ہے۔ امام ابن تیمیہؒ نے کہا جب کوئی تم سے پوچھے اللہ کا ہاتھ کیسا ہے؟ تو جواب میں پوچھو اس کی ذات کیسی ہے؟)

اُخَیْشِنُ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ۔ اللہ کی ذات میں سخت۔

وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ۔ یہ اللہ کی ذات میں ہے، (یعنی اللہ کی راہ میں مارا جاتا ہوں"۔ یہ حضرت خبیب نے شہید ہوتے وقت کہا)۔

نَزَلَ بِذَاتِهٖ (خداوند کریم جب عرش سے اترتا ہے تو) اپنی ذات سے اترتا ہے (یعنی حقیقۃً اترنا مراد ہے بلا تاویل یہ نہیں کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا فرشتے اترتے ہیں، جیسے معتزلہ اور بعض اہل کلام نے تاویل کی ہے۔ ان لوگوں نے اتنا نہیں سمجھا کہ اگر رحمت اترنا مراد ہو تو نزدیک کے آسمان تک اس کا ٹھہر جانا ہمارے حق میں کیا مفید ہوگا جب تک اس کی رحمت زمین پر نہ آئے)۔

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ۔ آپس میں محبت اور الفت رکھنا۔

فَلَمَّا کَانَ ذَاتَ یَوْمٍ۔ ایک دن ایسا ہوا۔

اَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ۔ اپنے شوہر کے مال واسباب پر بہت نگاہ رکھنے والی، محافظت کرنے والی۔

ذَوْدٌ۔ ہانکنا، دور کرنا، تین سے لے کر دس تک یا پندرہ یا بیس یا تیس تک اونٹ یا دو سے لے کر نو تک۔

مَاتَکْرَهُ مِنَ النَّاسِ فَذُدْهُ عَنْهُمْ۔ جو تو لوگوں کی طرف سے برا جانتا ہے اس کو ان سے دفع کر (یعنی جو کوئی مکروہ بات ان کو پیش آئے، وہ ان سے دور کر)۔

اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْهُ لِاَهْلِ الْیَمَنِ۔ میں حوض کوثر سے لوگوں کو ہٹاؤں گا۔ یمن والوں کے لئے (پہلے ان کو آب کوثر پلاؤں گا۔ اس حدیث سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اسلام یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے، یمن میں اکثر اہل حدیث گزرے ہیں وہاں مقلد بہت کم ہیں، ابھی تک یمن میں اہل حدیث کثرت سے ہیں یہ حدیث شریف کے اتباع کی برکت ہوگی کہ حوض کوثر سے پہلے وہ سیراب ہوں گے دوسرے لوگ ان کے لئے ہٹائے جائیں گے) نووی نے کہا انصاری بھی اصل میں یمن کے رہنے والے تھے، یمن سے آ کر مدینہ طیبہ میں بس گئے تھے، تو ان ہی کی وجہ سے دوسرے لوگ ہٹائے جائیں گے کیونکہ انہوں نے دنیا میں اللہ کے پیغمبر پر سے دشمنوں کو ہٹایا تھا)۔

کَمَا یُذَادُ الْغَرِیْبُ مِنَ الْاِبِلِ۔ جیسے غیر پرایا اونٹ (جو اپنے اونٹوں میں مل کر چلا آتا ہے) ہانک دیا جاتا ہے، (کرمانی نے کہا یہ لوگ جو حوض کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے منافق یا مرتد لوگ ہوں گے یا گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والے، یا بدعتی یا ظالم کئی قول ہیں)۔

وَاَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَیَّةَ فَقَادَةٌ زَادَةٌ۔ ہمارے بھائی بنی امیہ تو فوجوں کے لانے والے اور دفع کرنے والے ہیں (یعنی بڑے جنگی لوگ ہیں اور حرم کے محافظ ہیں وہاں سے لوگوں کو ہٹاتے ہیں)۔

فَلَیُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ۔ میرے حوض پر سے کچھ لوگ ضرور ہانک دیئے جائیں گے (ایک روایت میں لَایُذَادَنَّ ہے یعنی ایسا مت کرو کہ حوض پر سے ہانک دیئے جاؤ)۔

فِیْ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ۔ پانچ اونٹوں میں ایک

بکری (سال بھر میں) زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔

ذَوْدٌ - دو اونٹوں سے لے کر نو اونٹوں تک کو کہتے ہیں (ایک روایت میں فِیْ خَمْسٍ ذَوْدٍ ہے تو ذود بدل ہوگا خَمْسٌ سے)۔

لَیْسَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ - پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مَذَادٌ اور مِذْوَدٌ - جہاں جانوروں کا چارہ ہو۔

مِذْوَدٌ - زبان کو بھی کہتے ہیں۔

ذَوْرٌ - ڈرانا - ذعر۔

ذَوْطٌ - گلا گھونٹنا۔

لَوْمَنَعُوْنِیْ جُدْیًا اَذْوَطَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَیْهِ - اگر ایک بکری کا بچہ جس کی ٹھڈی گری ہوئی ہو نہ دیں گے (جو آنحضرتؐ کے عہد میں دیتے تھے) تو میں اس کے لئے ان سے لڑوں گا (یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا' جب آنحضرت کی وفات کے بعد بعض عربوں نے زکوٰۃ کو روکا۔ دوسری روایت میں عَنَاقًا ہے معنی وہی ہے۔ بعض نے کہا اَذْوَط جس کا اوپر کا تالو لمبا ہو نیچے کا چھوٹا)۔

ذَوْفٌ - نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلنا' ملانا۔

وَتُذِیْفُوْنَ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ - تم اس میں قطیعا (جو ایک قسم کی کھجور ہے) ملاتے ہو (مشہور روایت دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

ذَوْقٌ - چکھنا' آزمانا' کھینچنا۔

اِذَاقَةٌ - چکھانا۔

لَمْ یَکُنْ یَذُمُّ ذَوَاقًا - آنحضرت ﷺ کسی کھانے کو برا نہیں کہتے تھے (اگر پسند خاطر ہوتا کھالیتے' ورنہ خاموش رہتے)۔

مَا ذُقْتُ ذَوَاقًا - میں نے کچھ نہیں کھایا' چکھا تک نہیں۔

کَانُوْا اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهٖ لَا یَتَفَرَّقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ - صحابہ جب آنحضرتؐ کے پاس سے اٹھ کر جاتے تو کچھ نہ کچھ فائدہ لے کر جاتے (یعنی علم یا ادب کی کوئی بات حاصل کرتے - اس کو تشبیہ دی ذواق یعنی کھانے پینے کی چیزوں سے' کیونکہ کھانے سے جسم کی پرورش ہوتی ہے اور علم و ادب سے روح کی)۔

اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ لَمَّا رَاٰی حَمْزَةَ مَقْتُوْلًا مُعَفَّرًا قَالَ لَهٗ ذُقْ عُقَقُ - ابوسفیان نے جب جناب امیر حمزہؓ کو احد کے دن مقتول خاک آلودہ پایا تو کیا کہنے لگا' ارے نافرمان اپنی نافرمانی کا مزہ چکھ (یعنی تو نے جو ہماری مخالفت کی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا' اب اس کا مزہ چکھ - یہ مجازاً ہے جیسے)

ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ اور فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهٖ اور فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ - اس لئے کہ چکھنا حقیقۃً جسم سے متعلق ہوتا ہے نہ کہ معنی سے - اردو میں بھی یہی محاورہ ہے کہتے ہیں "اب اپنے کئے کا مزہ چکھو")

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ - اللہ ان مردوں اور عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو مزہ چکھتے پھرتے ہیں (آج نکاح کیا کل طلاق دے دی)۔

اَلصَّائِمُ یَذُوْقُ الْمَرَقَ - روزہ دار شوربا چکھ سکتا ہے (یعنی اس کا نمک مصالح وغیرہ آزمانے کے لئے اس کو زبان پر رکھے مگر تھوک دے اسی طرح عورت گھر کا کھانا چکھ سکتی ہے گو وہ روزہ دار ہو)۔

لَا یُفْتَرُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوْقٍ - وہ تسلی نہیں پاتے مگر چکھنے سے (یعنی علم کی کوئی بات حاصل کریں' اس وقت ان کے دلوں کو سکون ہوتا ہے)۔

ذَوْقٌ اور مَذَاقٌ خط اور خوشی کو بھی کہتے ہیں (جیسے کہا جاتا ہے کہ ان کو شاعری کا ذوق یا مذاق ہے)۔

ذُوِیٌّ - سوکھ جانا۔

کَانَ یَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ بِعُوْدٍ قَدْذُوِیَ - آنحضرتؐ روزے میں سوکھی لکڑی سے مسواک کرتے (ہری شاخ سے نہ کرتے)۔

قُرَشِیٌّ یَمَانٍ لَیْسَ مِنْ ذِیْ وَلَا ذُوْ - مہدی قریش کے قبیلے سے (بنی فاطمہ میں سے) یمن کے ملک کا ہوگا' ان بادشاہوں کی اولاد میں سے نہیں ہوگا جن کے نام پر "ذُو" کا لفظ ہے (یعنی قدیم یمن کے بادشاہوں کی نسل سے آپ نہیں ہوں گے - اگلے یمنی بادشاہ جن کو ملوک حمیر کہتے ہیں ذُوْیَزَن

اور ذُوْرُعَیْن اور ذُوْکُلَاع اور ذُوْقَرْنَیْنِ گزرے ہیں ان کے ناموں کے سروں پر "ذُو" کا لفظ تھا)۔

يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ ذِیْ يَمَنٍ عَلٰی وَجْهِهٖ مَسْحَةٌ مِّنْ ذِیْ مُلْكٍ۔ تم پر ایک شخص یمن کا رہنے والا نمودار ہوگا جس کے چہرے پر بادشاہت کا نشان ہوگا (یہ آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کے بعد جریر بن عبداللہ بجلی جو رؤسائے یمن میں سے تھے آئے اور مسلمان ہوئے ذی کا لفظ اس میں زائد ہے۔ بعض نے کہا کہ ذی یمن سے مراد یہ ہے کہ یمن کے ان بادشاہوں کے خاندان سے ہوگا جن کے نام کے سرے پر ذو تھا' جیسے ابھی گزر چکا)۔

باب الذال مع الهاء

ذَهَابٌ یا ذُهُوْبٌ یا مَذْهَبٌ۔ چلنا' جانا' مرجانا' گزر جانا۔

اِذْهَابٌ۔ لے جانا۔

ذَهَبٌ۔ سونا۔

تَذْهِيْبٌ۔ سونا کاری' سونا چڑھانا۔

مَذْهَبٌ۔ پاخانہ یا وضو یا استنجا کا مقام' دین' طریق' اعتقاد۔

ذِهْبَةٌ۔ ہلکی یا مہیب بارش۔ جھڑی۔ تھوڑی یا بہت برسات۔

ذَهَبَةٌ ذُهَيْبَةٌ۔ سونے کا ٹکڑا یا سونے کا سکہ۔

ذِهَاب۔ عرب کے مشہور دنوں میں سے ایک دن۔

مُذْهَبٌ۔ سونا چڑھایا ہوا۔

رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھا ایسا چمک رہا تھا جیسے سونا چڑھائی ہوئی چیز (ایک روایت میں دال مہملہ سے ہے جیسے اوپر گزرا) (نہایہ میں ہے کہ مَذْهَبَةٌ ماخوذ ہے ذھب سے بہ معنی سونا' یا فرس مذھب سے' یعنی وہ گھوڑا جس کی سرخی پر زردی چڑھ گئی ہو۔ اور مؤنث کا صیغہ اس لئے لائے کہ مادہ کا رنگ نر سے زیادہ صاف اور لطیف ہوتا ہے)۔

فَبَعَثَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ۔ حضرت علیؓ نے یمن سے ایک چھوٹا ٹکڑا سونے کا بھیجا۔

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّفْتَحَ لَهُمْ كُنُوْزَ الذِّهْبَانِ لَفَعَلَ۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ان پر سونے کے خزانے کھول دے تو بے شک ایسا کرتا۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ الْغَائِطَ اَبْعَدَ الْمَذْهَبَ۔ آپ پاخانہ کرنا چاہتے تو دور جگہ میں جاتے (بستی سے الگ یہ سراسر حکمت پر مبنی تھا۔ اول تو دور جگہ پر لوگوں کی نظر نہیں پڑتی دوسرے بستی پاک اور صاف رہتی ہے' جو صحت اور تندرستی کا موجب ہے)۔

لَاقَزَعٌ رَبَابُهَا وَلَاشَفَّانٌ ذِهَابُهَا۔ اس کے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور اس کی بارشیں سردی اور آندھی کے ساتھ نہ ہوں (یہ جمع ہے ذِهْبَةٌ بالکسر کی یعنی ہلکا مینھ)۔

سُئِلَ عَنْ اَذَاهِبَ مِنْ بُرٍّ وَاَذَاهِبَ مِنْ شَعِيْرٍ فَقَالَ يَضُمُّ بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ ثُمَّ تُزَكّٰی۔ عکرمہ سے پوچھا گیا' اگر کئی ذہب گیہوں کے اور کئی ذہب جو کے جدا جدا پڑے ہوں؟ انہوں نے کہا سب کو اکٹھا کر کے اس میں سے زکوٰۃ نکالیں۔

ذَهَبٌ۔ ایک پیمانہ ہے یمن والوں کا' غلہ ناپنے کا۔

لَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا۔ تم جا کر ایسا نہ کہو' ابن عباس نے یہ کہا (اور میرا نام لے کر لوگوں کو غلطی میں ڈالو تو اچھی طرح میری بات سمجھ لیا کرو)۔

كَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ۔ وہ ایسا ہو گیا جیسا کل کا دن جو گزر گیا (یعنی فوراً اس کو مار ڈالا' نیست و نابود کر دیا)۔

وَالَّذِیْ ذَهَبَ بِهٖ۔ قسم اس خدا کی جو آنحضرت ﷺ کو اٹھا لے گیا۔

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ۔ ہمیشہ آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے (لوگوں سے بہتر جانتا ہے' یہاں تک کہ مغرور ہو جاتا ہے اور خود پسند)۔

اِذْهَبْ بِهَا الْآنَ۔ اب یہ باتیں لے کر جا (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے۔ یعنی جو باتیں میں نے تجھ کو بتائیں اور حضرت عثمان غنیؓ کی نسبت جو تیرا خیال تھا اس کو میں نے باطل کر دیا اس کا دھیان رکھ' یا جو باتیں تو پہلے حضرت عثمانؓ کے بارے میں کہتا تھا اب ان باتوں کو لے کر جا' کیونکہ ان کا جواب بھی میں نے تجھ کو سنا دیا)۔

خواب: میں نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ موجود

ہیں- حضرت علیؓ معاویہؓ کی شکایت کرنے لگے- حضرت عثمانؓ نے کہا- تم نے معاویہ کو شام کی حکومت سے معزول کرنا چاہا اس لئے وہ تمہارا دشمن بن گیا-

اَذْهِبِ الْبَاْسَ - اے پروردگار! بیماری دور کر دے-

اَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قَلَادَةً مِّنْ ذَهَبٍ قُلِّدَتْ مِثْلَهَا مِنَ النَّارِ - جو عورت سونے کا ہار پہنے وہ (قیامت کے دن) ویسا ہی ہار دوزخ کی آگ کا پہنائی جائے گی (یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے جو آگے آتی ہے- اور جو لوگ زیور میں زکوٰۃ کو واجب کہتے ہیں- یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)-

فِيْ اِحْدٰى يَدَيْهِ حَرِيْرٌ وَفِي الْاُخْرٰى ذَهَبٌ - (آنحضرتؐ برآمد ہوئے) آپ کے ایک ہاتھ میں خالص ریشمی کپڑا تھا دوسرے ہاتھ میں سونا تھا (فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کو درست ہیں)-

ذَهَبَ يَسُبُّنِيْ - وہ مجھ کو سخت سست کہنا چاہتا تھا-

اَكْلُ السَّمَكِ يُذْهِبُ الْجَسَدَ - مچھلی کا گوشت بدن کو خراب کر دیتا ہے (اس کی کثرت غارشت پیدا کرتی ہے یہ مجرب ہے طبا مچھلی کا گوشت فساد خون پیدا کرتا ہے گو یہ حدیث نہیں ہے-

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَذْهَبُ يُذْهِبُ بِالتَّوَكُّلِ (اکثر بے علم لوگ فساد خیال میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور بعض چیزوں کو محض مفروضہ کی بنیاد پر نامبارک اور منحوس خیال کر لیتے ہیں- عورتیں کہا کرتی ہیں- اچھی سبز قدم آئیں کہ گھر کا ناس کر دیا) لیکن اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (مومن اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز اس کی مشیت اور ارادے سے ہے اور شیطان کا وسوسہ یعنی بدفالی کا خیال اللہ تعالیٰ اس کے دل سے دور کر دیتا ہے-)

اَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ - یہ آیت تجھ کو کہاں لے جا رہی ہے (یعنی تو اس کا مطلب غلط سمجھا ہے-)

فَاِنَّهٗ لَنْ يَّذْهَبَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ یہ وہم (جو شیطان اکثر ڈالتا رہتا ہے کہ میں نے نماز پوری پڑھی یا نہیں) تیرے دل سے نہیں جانے کا' یہاں تک کہ تو چل دے (اور شیطان سے کہے بلا سے میں نے نماز پوری نہیں کی تو نہ کی' مگر میں تیرے کہے سے تو اس کو پورا کرنے والا نہیں- یہ عمدہ علاج ہے وہم کا)-

ذَهَبَ بِهَا هُنَالِكَ - (اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ پیغمبر بھی شک کرنے لگے (یعنی ان کے دل میں یہ وسوسہ شیطان نے ڈالا کہ اللہ نے اس سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ حقیقتاً ان کے دل میں شک ہو گیا کیونکہ پیغمبروں کو اللہ کے وعدے پر پورا یقین ہوتا ہے مگر وسوسہ ان کے دل میں بھی آتا ہے اور ہر ایک مومن کے دل میں آتا ہے- صحابہ نے بھی آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارے دلوں میں وسوسے آتے ہیں- فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کا کام وسوسے پر ہی روک دیا)-

صَلٰوةُ اللَّيْلِ تَذْهَبُ بِمَا عَمِلَ بِهٖ فِي النَّهَارِ - رات کی نماز دن میں جو برے کام کئے ان کو مٹا دیتی ہے-

كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ وَقَفَ عَلٰى بَابِ الْمَذْهَبِ - حضرت علیؓ جب حاجت کو جانا چاہتے تو پاخانے کے دروازے پر ٹھہر جاتے-

ذَهِبَ الرَّجُلُ - آدمی سونا دیکھ کر چکا چوند ہو گیا (یعنی اس کی آنکھیں پتھرا گئیں سونے کی چمک سے)-

ذَهْلٌ یا ذُهُوْلٌ - چھوڑ دینا' بھول جانا' دہشت سے غافل ہو جانا-

ذُهْلٌ - ایک قبیلے کا نام ہے اور ایک درخت بھی ہے (بعض نے کہا "بشام" کا درخت)-

ذَهْنٌ - تیز ذہن ہونا-

مُذَاهَنَةٌ - ذہن آزمائی-

ذِهْنٌ سمجھ' عقل' یادداشت' حافظہ' چربی' طاقت-

باب الذال مع الیاء

ذَيْتَ وَذَيْتَ جیسے كَيْتَ وَكَيْتَ - ایسا ایسا (یہ الفاظ کنایہ ہیں- بعض نے کہا باتوں میں مستعمل ہوتا ہے اور ذَيْتَ وَذَيْتَ افعال ہیں)-

كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ ذَيْتَ وَذَيْتَ - اس نے ایسی ایسی باتیں

کیں۔

ذِیْخٌ۔ کبر اور غرور۔

كَانَ الْاَشْعَثُ ذَاذِیْخٍ۔ اشعث بن قیس مغرور (متکبر) آدمی تھا۔

فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُتَلَطِّخٍ (حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ پر نگاہ ڈالیں گے تو کیا دیکھیں گے ایک بجو ہے کیچڑ یا گو میں لتھڑا ہوا اللہ اس صورت میں اس کو بدل دے گا تاکہ حضرت ابراہیم اس سے علیحدہ ہو جائیں یا اس لئے کہ ان کی سبکی نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)۔

ذِیْخَةٌ۔ بجو کی مادہ (بعض نے اس حدیث کی صحت میں قدح کی ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ دنیا ہی میں اپنے باپ سے الگ ہو گئے تھے جیسے اللہ پاک نے فرمایا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ۔

وَالذِّیْخَ مُحْرَنْجِمًا (اس قحط نے) بجو کو سمٹا ہوا چھوٹا بنا ہوا کر دیا (کیونکہ کھانے کو نہیں ملا)۔

ذَيْعٌ یا ذُيُوْعٌ یا ذَيْعُوْعَةٌ یا ذَيَعَانٌ پھیلنا، منتشر ہونا، مشہور ہونا۔

اِذَاعَةٌ بمعنی اِشَاعَةٌ، مشہور کرنا، فاش کرنا، منادی کرنا۔

مِذْيَاعٌ۔ جو شخص پیٹ کا ہلکا ہو راز نہ چھپا سکے، اس کی جمع مَذَايِيْعُ ہے۔

لَيْسُوْا بِالْمَذَايِيْعِ الْبُذُرِ۔ اولیاء اللہ راز کو فاش کرنے والے پیٹ کے ہلکے (جو سنیں وہ کہہ دیں) نہیں ہوتے (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے بری بات کو مشہور کرنے والے نہیں ہوتے)۔

مَنْ اَذَاعَ عَلَيْنَا حَدِيْثَنَا سَلَبَهُ اللّٰهُ الْاِيْمَانَ۔ جو شخص ہماری بات فاش کر دے (ہم کو ضرر پہنچانے کے لئے) اللہ تعالیٰ اس کا ایمان چھین لے گا (وہ بے ایمان ہو جائے گا)۔

اِذَاعَةٌ کی ضد تَقِيَّةٌ ہے۔

ذَيْفَانٌ یا ذِيْفَانٌ یا ذَيَفَانٌ زہر قاتل (ذُئْفَانٌ ہمزے کے ساتھ بھی مستعمل ہے)۔

يُفَدِّيْهِمْ وَ وَدُّوْا الْوَسْقَوْهُ مِنَ الذِّيْفَانِ مُتْرَعَةً مَلَايَا۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس کو بھرے ہوئے لبریز پیالے زہر کے پلائیں اور وہ ان پر فدا ہونا چاہتا ہے۔

ذَيْلٌ۔ لٹکانا، دامن دار ہونا۔

تَذْيِيْلٌ۔ دامن لگانا، کچھ زیادہ کہنا۔

بَاتَ جِبْرِيْلُ يُعَاتِبُنِيْ فِيْ اِذَالَةِ الْخَيْلِ۔ جبریل رات کو گھوڑوں کی خبر نہ لینے پر مجھ پر عتاب کرتے رہے۔

نَهٰى عَنْ اِذَالَةِ الْخَيْلِ۔ گھوڑوں کو ذلیل کرنے سے آپ نے منع فرمایا: (مثلاً ان کے دانے چارے مالش کی خبر نہ رکھے یا ان پر بیل کی طرح بوجھ لاد دے یا گاڑی میں جوتے)۔

اَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ۔ لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا (ان سے دوسرے کام لینے لگے یا سامان جنگ ان پر سے اتار کر خالی چھوڑ دیا)۔

وَيُذِيْلُ يُمْنَةَ الْيَمَنِ (حضرت مصعب بن عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں بڑے عیش طلب تھے (امیر اور مالدار تھے) عبیر کا تیل خوشبودار لگایا کرتے) اور یمنی چادر لٹکایا کرتے (خوب لمبی چادریں اوڑھتے مگر جب جہاد میں شہید ہوئے تو پورا کفن بھی نہ ملا ایک کمبل تھا اس سے سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا)۔

كِتَابَةٌ طَوِيْلَةُ الذَّيْلِ۔ ایک لمبی تحریر۔

ذَيْمٌ۔ عیب برائی (جیسے ذام ہے)۔

عَادَتْ مَحَامِدُهٗ ذَامًا۔ اس کی خوبیاں برائیوں سے بدل گئیں۔

عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ۔ تم ہی مرو تم ہی پر برائی پڑے۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے یہودیوں کو کہا۔ جب کہ انہوں نے السلام علیکم کے بدلے "السام علیکم" کہا تھا بڑے شریر تھے، کہو اس سے فائدہ کیا؟)

ذَامَهٗ۔ اس کی برائی بیان کی (جیسے ذمہ)۔

ذَيْنٌ۔ عیب۔

لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الزَّيْنِ وَالذَّيْنِ۔ وہ ہنر اور "عیب میں فرق نہیں کرتا۔

ذِیْ۔ یہ عورت اسم اشارہ ہے (جیسے تِیْ مؤنث قریب کے لئے)۔

کتاب الراء المهملة ر

''ر'' دسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے' حساب جمل میں اس کا عدد دوسو ہے۔

بابُ الراء مع الهمزه

رَأْبٌ- درست کرنا' جوڑ دینا' صلح کرانا- (اہل عرب کہتے ہیں-

رَأَبَ الصَّدْعَ- شگاف کو ملا دیا)-

رَأَبَ الشَّیْءَ- اس کو نرمی سے جوڑ دیا' باندھ دیا-

کُنْتَ لِلدِّینِ رَأْبًا (حضرت علیؓ نے ابو بکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا' یعنی) تم دین کو جوڑنے والے تھے (اس میں جو پھوٹ پڑ گئی تھی' اس کو تم نے مٹا دیا اور تمام اہل عرب کو ایک دین پر قائم کر دیا)-

یَرْأَبُ شَعْبَهَا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) دین کے پھٹن کو وہ جوڑتے تھے-

وَرَأَبَ الثَّأَیَ یا رَأَبَ الثَّأْیَ- انہوں نے بگڑے کو بنا دیا- یا ضعیف کو طاقت ور کر دیا-

لَا یُرْأَبُ بِهِنَّ اِنْ صَدَعَ یا صُدِعَ- اگر اس میں رخنہ پڑ جائے تو پھر ان سے نہ جڑے-

اَللّٰهُمَّ ارْأَبْ بَیْنَهُمْ- یا اللہ! ان میں میل جول کر دے (ان کو جوڑ دے ملا دے)-

اِرْأَبٌ- جوڑنا' ملا دینا-

رُؤْبَةٌ- لکڑی کی چیپ (گوندھ) جس سے برتن جوڑا جائے' اور ایک شخص کا نام ہے-

رِئْدٌ- ہم سن' ہم عمر (جیسے تِرْبٌ اور قِرْنٌ ہے)-

رَائِدُ الضُّحٰی- دن چڑھے کا وقت (یعنی شَابُّ النَّهَارِ)-

رَاءٌ رَأْةٌ- آنکھیں پھرانا' تیز نظر کرنا-

رَأْرَأُ الْعَیْنِ- جو ہر وقت آنکھوں کو گھماتا رہے-

رَأْسٌ- سر یا سر پر مارنا-

کَانَ یُصِیبُ مِنَ الرَّأْسِ وَهُوَ صَائِمٌ- آنحضرتؐ روزے میں سر سے مزہ لیتے تھے (یعنی اپنی بیویوں کا بوسہ لیتے)-

اَلَمْ اَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ (پروردگار قیامت کے دن اپنے بندے سے فرمائے گا) کیا میں نے دنیا میں تجھ کو نہیں چھوڑا تھا تو لوگوں پر سرداری کرتا تھا' لوٹ کا چوتھائی مال ان سے لے لیا کرتا تھا (اہل عرب کہتے ہیں)-

رَأَسَ الْقَوْمَ رِئَاسَةً- وہ لوگوں کا سردار بن گیا- (اسی سے ہے)-

رَئِیْسٌ- بمعنی سردار' پیشوا' حاکم-

رَأْسُ الْکُفْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ- کفر کی چوٹی مشرق کی طرف سے نمودار ہوگی (یعنی دجال جو مشرق سے نکلے گا' بات یہ تھی کہ ہندوستان اور چین وغیرہ ممالک عرب سے مشرق کی جانب واقع ہیں' اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں مشرقی اقوام کفر میں مبتلا تھیں)-

وَارَأْسَاه- ہائے سر پھٹا جاتا ہے' یا ہائے سر گیا-

فَاِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ هُوَ عَلٰی

ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ- آج سے سو برس کے ختم پر جتنے لوگ اس وقت زمین پر ہیں' ان میں سے کوئی نہ رہے گا (سب مر جائیں گے' ایسا ہی ہوا ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ بھی جو صحابہ میں سب سے بعد فوت ہوئے ہیں ان کا سنہ وفات بھی ۱۰۲ ہجری ہے)-

تَوَفَّاهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ- اللہ نے آپ کو ساٹھ برس کے آخر پر اٹھا لیا (ایک روایت اسی طرح پر کہ آنحضرت کی عمر شریف ساٹھ سال کی ہوئی- اور صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی)-

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ- اللہ تعالیٰ ہر صدی کی چوٹی (یعنی اخیر پر ایک ایسے شخص کو (میری امت میں سے) اٹھائے گا جو دین کو نیا کر دے گا (دین کی تعلیمات جو لوگوں نے مسخ کر دی ہوں گی' ان کو کتاب اور سنت کے موافق درست کرے گا' بدعتوں کو مٹائے گا اور سنت کو رائج کرے گا- ایسا شخص اس صدی کا مجدد کہلائے گا) (ہر صدی کے آخر میں ایسے عالم اللہ تعالیٰ نے اس دین میں پیدا کئے ہیں- جنہوں نے احیائے سنت اور اماتت بدعت کی' دین کو از سر نو حیات تازہ بخشی' مگر ان کی تعیین میں اختلاف ہے واللہ اعلم) ہمارے زمانے میں ایک شخص گمراہ جس کو دجال کا پیش خیمہ کہنا چاہئے' نمودار ہوا- علاوہ دعوۂ مجددیت کے اس نے عیسویت اور مہدیت کا بھی دعویٰ کیا اور بہت سے کم عقل مسلمانوں کو اس نے اپنے جال میں پھانس کر گمراہ کر دیا وہ اپنی مجددیت پر اس حدیث سے بھی استدلال کرتا تھا- اس بے علم کاذب کو اتنی خبر نہ تھی کہ "راس" سے شروع صدی مراد نہیں ہے بلکہ آخر صدی ہے- اور اس کاذب مدعی کا نشو و نما چودھویں صدی کے آغاز میں ہوا اور ۱۳۲۶ھ میں دنیا سے گزر گیا- یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ساری دنیا کے لئے ایک ہی شخص مجدد ہونا ضروری نہیں ہے' بلکہ ہر ہر اقلیم میں جہاں صدی کے آخر پر ایسا کوئی عالم گزرا ہے جس نے حقیقی دین کو پھیلایا ہو' اشاعت سنت کی ہو' اس کو مجدد کہہ سکتے ہیں)-

رَأْسُ الشَّهْرِ- مہینے کا پہلا دن-

رَأْسُ السَّنَةِ- محرم کا مہینہ مسلمانوں میں' اور جنوری کا انگریزوں میں' اور فروردی کا پارسیوں میں' اور چیت کا ہندوؤں میں-

رَأْسُ الْمَالِ- اصل لاگت یا اصل خرید-

رَأْسُ الْجَبَلِ- پہاڑ کی چوٹی-

رَأْسٌ- اصلاح جغرافیہ میں وہ کنارہ پہاڑ یا زمین کا جو سمندر میں گھسا چلا گیا ہو' جیسے "راس الرجا' یا راس کماری وغیرہ-

رَأْسًا بِرَأْسٍ- برابر سرابر' نہ عذاب ہو نہ ثواب-

اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا- لوگ اپنے سردار اور صدر جاہلوں کو بنا لیں گے (یعنی وہ غلط فتوے دے کر خود بھی گناہ کا ارتکاب کریں گے' اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے) (ایک روایت میں رؤساء ہے' جو "رئیس" کی جمع ہے)-

خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ فِي الرَّأْسِ- پیدائشی سنتوں میں سے پانچ سر میں ہیں (حالانکہ مسواک اور مضمضہ اور استنشاق منہ میں ہوتے ہیں' مگر منہ بھی سر میں شامل ہے کیونکہ کبھی سر کا اطلاق گردن تک ہوتا ہے' جیسے کہتے ہیں- قَطَعَ رَأْسَهُ'- اس کا سر کاٹ ڈالا-

خَطَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرُّؤُوْسِ- آنحضرتؐ نے ذی الحجہ کی بارہ تاریخ کو خطبہ دیا-

الرِّيَاسَتَانِ- شمشیر اور قلم-

رَأْفَةٌ- یا رَأَفٌ- مہربانی رحم (بعض نے کہا یہ رحمت سے بڑھ کر ہے- بعض نے کہا رحمت یہ ہے کہ خوشی کی چیزیں دینا' اور رافت یہ کہ نقصان دینے والی چیزیں مٹانا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام رؤف بھی ہے' یعنی بہت مہربانی بڑی محبت کرنے والا)-

رَؤُفٌ بِالْمُؤْمِنِيْنَ- مومنوں پر بڑی مہربانی کرنے والا-

رَأْلٌ- شتر مرغ کا بچہ (اس کی جمع اَرْؤُلٌ اور رِئْلَانٌ اور رِئَالَةٌ اور رِئَالٌ ہے)-

رَأْمٌ- محبت کرنا' الفت کرنا' زور سے بٹنا' درست کرنا' جڑ جانا-

تَرْأَمُهُ وَيَأْبَاهَا- دنیا حضرت عمرؓ پر مہربانی کرتی تھی (ہر طرف سے ان کے پاس سمٹ کر آتی تھی' مگر وہ اس کو قبول نہیں کرتے تھے)-

كَمَا تَرْاَمُ الْاُمُّ وَلَدَهَا وَالنَّاقَةُ حَوارَهَا- جیسے ماں اپنے بچہ کو اور اونٹنی اپنے بچہ کو پیار کرتی ہے (اس کو سونگھتی ہے اور چاٹتی ہے)-

رِئْمٌ- سفید ہرنی (اس کی جمع آرَامٌ اور اَرْاٰمٌ ہے)-

رَأْمَةٌ- حب کا تعویذ-

رُئْمٌ- مقعد-

رَوَائِمٌ- چولھے کے پتھر (جن کو اثانی کہتے ہیں)-

رِئَةٌ- پھیپڑا-

وَلَا تَمْلَاءُ رِئَتِي جَنْبِيْ- میرا پھیپڑا میرے پہلو کو نہیں بھرتا (یعنی میں نامرد اور بزدل نہیں ہوں کہ مصیبت کے وقت خوف کی وجہ سے میرا پھیپھڑا پھول جائے)-

رَأْيٌ یا رَاءَةٌ یا رَأْيَةٌ یا رُؤْيَةٌ یا رِئْيَانٌ- دیکھنا (آنکھ سے ہو یا دل سے) گمان کرنا' سلگانا' پھیپھڑے پر مارنا گاڑنا-

لَا تَرَاىٰ نَارَاهُمَا- مسلمان اور مشرک کی آگیں ایک دوسرے کو نہ دیکھیں (یعنی مسلمانوں کو مشرکوں سے دور رہنا چاہئے اور اتنے نزدیک نہ ہونا چاہئے کہ جب دونوں آگ سلگائیں تو ایک دوسرے کی آگ تو دیکھیں' نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے مشرکوں کی ہمسائیگی اور قرب کو مکروہ رکھا اس لئے کہ ان سے عہد نہیں ہے نہ ان کو امان ہے) (تَرَاىٰ رَوَيْت سے نکلی ہے) عرب کہتے ہیں:

تَرَاىٰ الْقَوْمُ- جب ایک دوسرے کو دیکھیں اور

تَرَاىٰ لِيَ الشَّيْءُ- وہ چیز مجھ کو دکھلائی دی (اور دیکھنے کی نسبت آگ کی طرف مجازاً ہے- جیسے کہتے ہیں دَارِيْ تَنْظُرُ اِلٰى دَارِ فُلَانٍ- یعنی میرا گھر فلاں شخص کے گھر کو دیکھتا ہے (مطلب یہ ہوا کہ آمنے سامنے' بالمقابل ہے) (حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کی آگ خدا کی طرف بلائی ہے اور مشرک کی آگ شیطان کی طرف تو دونوں ایک جگہ میں کیسے رہیں گے؟ بعض نے کہا نار کے معنی یہاں علامت اور نشان کے ہیں- یعنی مومن کو مشرک کی نشانی کا استعمال جائز نہیں' مثلاً قشقہ زنا وغیرہ' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو مشرک کی عادات اور خصائل اور اشکال اختیار نہ کرنا چاہئے اور یہ حدیث اصل ہے مشرکوں اور کافروں سے دوری اختیار کرتے ہیں' اور جو لوگ کافروں کے ساتھ مل کر رہنے میں قباحت نہیں سمجھتے ان کی تردید کرتی ہے)-

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَ وْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي اُفُقِ السَّمَاءِ- بہشت کے لوگ اوپر والوں کو اس طرح سے دیکھیں گے' جیسے چمکتا ہوا تارہ آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتا ہے-

تَرَاءَ يْنَا الْهِلَالَ- ہم نے چاند کو دیکھنا شروع کیا (نظر آتا ہے یا نہیں؟)

اِنَّمَا كُنَّا رَاَيْنَابِهِ الْمُشْرِكِيْنَ- ہم نے طواف میں رمل کر کے (اکڑ کر چلنا کندھوں کو ہلاتے ہوئے) مشرکوں کو دکھایا (کہ ہم قوی اور زور آور ہیں اور مشرکین کا یہ خیال غلط ہے کہ مدینہ کی آب وہوا نے مسلمانوں کو کمزور سست اور ناتواں کر دیا ہے)-

اِنَّهٗ خَطَبَ فَرَءِ يَ اَنَّهٗ لَمْ يُسْمِعْ- آنحضرتؐ نے خطبہ پڑھا پھر گمان ہوا کہ آپ نے لوگوں کو نہیں سنایا- (یعنی سب لوگوں کو آپ کی آواز نہیں پہنچی) یہاں روایت بہ معنی ظن کے ہے' اس کے دو مفعول آتے ہیں-

حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ- آپ کے چہرے پر کراہت اور نفرت کا نشان دیکھا گیا' پھر آپ کھڑے ہوئے اور اس کو کھرچ ڈالا (یعنی اس بلغم کو جو کسی نے مسجد کی دیوار پر تھوک دیا تھا)-

فَمَارُ ءِيَ بَعْدُ عُرْيَانًا- اس کے بعد پھر کبھی آپ کو ننگا نہیں دیکھا-

اُرَاهُمْ اَرْغُبْنِي الْمَاطِلُ شَيْطَانًا- (حضرت عثمان نے کہا) میں سمجھتا ہوں کہ ان کے غلط اور باطل خیال نے ان کو یہ سمجھایا کہ میں شیطان ہوں (مجھ کو غلط راہ پر چلنے والا سمجھا جس طرح شیطان غلط طریقہ اور باطل راستہ پر چلتا ہے) رکھنا یوں چاہئے تھا اُرَاهُمْ اِيَّايَ اور اُرَاهُمُوْنِيْ تو اس عبارت میں شذوذ ہیں' ایک تو ضمیر منفصل کے بجائے ضمیر متصل لانا دوسرے داؤ ضمیر کا حذف کرنا ضمیر متصل کے ساتھ)-

تُذَكِّرُهَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ - آپ ہم کو دوزخ اور بہشت کا حال ایسا سنائیں گویا ہم ان دونوں کو آنکھ سے دیکھ رہے ہیں (تو تقدیر عبارت کی یوں ہے کَاَنَا لَمْ اَهمَا رَأْيَ عَيْنٍ) عرب لوگ کہتے ہیں)۔

جَعَلْتُ الشَّيْءَ رَأْيَ عَيْنَيْكَ - میں نے اس چیز کو تیری آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

فُلَانٌ بِمَرْأَىً مِّنْكَ - فلاں شخص کو تو دیکھ سکتا ہے (یعنی تیری آنکھوں کے سامنے ہے)۔

فَإِذَا رَجُلٌ كَرِيْهُ الْمَرْآةِ - ناگاہ ایک بدصورت و بدوضع شخص نظر آیا (محیط میں ہے کہ مراۃ بہ معنی منظر اور ظاہر اور لائق)۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رِئْيُهُمَا - یہاں تک کہ وہ دکھائی دینے لگیں۔

اَرَاَيْتَ اور اَرَاَيْتَكُمَا اور اَرَاَيْتَكُمْ یعنی مجھ کو بتلاؤ، مجھ سے بیان کرو (الم تر تعجب کے موقع پر کہا جاتا ہے یا مخاطب کو آگاہ اور متوجہ کرنے کے لئے)۔

اَنْتَ الَّذِيْ اَتَاكَ رَئِيُّكَ بِظُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ - (حضرت عمرؓ نے سواد بن قارب سے کہا) تو وہی شخص ہے جس کے پاس اس کا ہمزاد (جن) آنحضرتؐ کے ظاہر ہونے کی خبر لایا تھا؟ اس نے کہا ہاں (نہایہ میں ہے کہ جو جن تابع ہوتا ہے اس کو رئی کہتے ہیں، بروزن فَعِيْلٌ یا فَعُوْلٌ، کیونکہ وہ متبوع کو دکھائی دیتا ہے) بعض نے کہا کہ یہ رائ سے نکلا ہے)۔ اہل عرب کہتے ہیں۔

فُلَانٌ رَئِيُّ قَوْمِهٖ - فلاں شخص اپنی قوم والوں کا صاحب الرائے (یعنی رائے و مشورہ دینے والا) ہے (لوگ ہر مہم میں اس سے صلاح اور مشورہ کرتے ہیں اور اس کی رائے پر عمل کرتے ہیں)۔

فَإِذَا رَاَئٌ - یکایک ایک بڑا سانپ نمودار ہوا (عرب کے لوگ سانپ کو جن سمجھتے تھے اسی واسطے اس کو شیطان اور حباب اور جان کہتے تھے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ جنات سانپ کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں)۔

اِرْتَاٰي امْرُؤٌ بَعْدَ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اَنْ يَّرْتَئِيَ (متعہ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت اور آغاز خلافت عمرؓ میں ہوتا رہا) اس کے بعد ایک شخص نے عقل دلائی جس طرح اس نے چاہا (یعنی ان کی رائے یہ قرار پائی کہ متعہ حرام ہے)۔

وَفِيْنَا رَجُلٌ لَهٗ رَأْيٌ - ہم میں ایک شخص تھا جو اپنی رائے شامل کرتا تھا (یعنی قرآن کی تفسیر حدیث اور اقوال صحابہ سے نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اپنی رائے سے کرتا تھا۔ مراد خارجی لوگ ہیں اور اہل حدیث' قیاس پر عمل کرنے والوں کو بھی اصحاب الرائے کہتے ہیں۔ چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو "امام اہل الرائے" کہتے تھے۔ حالانکہ ان کا اصول یہ ہے' کہ ضعیف اور مرسل احادیث بلکہ اقوال صحابہ بھی قیاس اور رائے پر مقدم ہے۔ بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ ۱۵۰ھ تک کوفہ میں رہے اور ان کے زمانے تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں' لہٰذا ان کو بہت سے مسائل میں حدیث نہ ملی تو انہوں نے قیاس کیا' لیکن اپنے تبعین کو یہ وصیت کر گئے کہ "میرا قول اگر حدیث کے خلاف پاؤ تو اس کو رد کر کے حدیث پر عمل کرنا" وہ تو یہ فرما کر دنیا سے رخصت ہو گئے' مگر ان کے تبعین نے اس وصیت کو فراموش کر کے مجرد امام صاحب کے اجتہاد پر عمل کرنا کافی سمجھا۔ بلکہ امام صاحب کی رائے کی تائید میں احادیث و آثار کی تاویل شروع کر دی' گویا اپنے امام کے قول کو اصل کا درجہ دے دیا۔ اس وجہ سے ان کا لقب اہل حدیث نے "اصحاب الرائے" رکھا)۔

اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ - تم نے اس رات کو دیکھا اس کو یاد رکھو' یا اس رات کا حال مجھ سے کہو' اس کی تاریخ یاد رکھو (اس کے بعد دنیا میں عجیب عجیب واقعات ہوں گے)۔

خَرَجْنَا لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ - ہم نکلے اور ہمارا حج کرنے کا قصد تھا (ایک روایت میں لَا نُرٰى ہے یہ صیغہ مجہول یعنی لوگ ہم کو سمجھتے تھے کہ حج کے لیے جا رہے ہیں)۔

فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ - مجھ کو (شب معراج میں) تم (یعنی عورتیں) دوزخ میں زیادہ دکھائی گئیں (یعنی مردوں کی بہ نسبت دوزخ میں عورتیں زیادہ تھیں)

رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَالنَّبِیُّ ﷺ لَتَمَاشٰی- میں نے آپ کو دیکھا کہ میں اور آنحضرت ﷺ مل کر چل رہے تھے-

یَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَۃَ فِیْ ذٰلِکَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَۃٌ- وہ سمجھتے تھے اس شہر میں (یعنی مکہ میں) دعا قبول ہوتی ہے- (اور یہ نہ سمجھے کہ دعا کرنے والے کیسے ہیں' کیونکہ وہ کافر تھے اور پیغمبر کی دعوت کو رد کر چکے تھے)-

اَرَاَیْتَ اِنْ زُحِمْتُ قَالَ اُتْرُکْ اَرَاَیْتَ بِالْیَمَنِ- اس نے کہا بتلایئے اگر لوگوں کا ہجوم ہو (اور ہجوم کی وجہ سے میں حجر اسود کو نہ چھو سکوں؟) عبداللہ بن عمر نے کہا' بتلایئے وتلایئے یمن میں چھوڑ آ (یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا' تو حضرت عبداللہ نے اس کو سنت کا طریقہ بتایا جب اس نے یہ مین میخ نکالی کہ اگر ہجوم ہو' یہ ہو وہ ہو' تو انھوں نے خفا ہو کر کہا' یہ باتیں یمن میں کر' جب تو یہاں طریقہ سنت دریافت کرنے کے لیے آیا اور وہ میں نے تجھ کو بتا دیا تو اب اس پر عمل کر' غیر ضروری سوالات اور بلا وجہ کرید کرنے کی زحمت نہ کر)-

رَاٰی مِنْہُ کَرَاہِیَۃً- ان کی ناراضی معلوم کی-

کَرَاہِیَتُہٗ لِذٰلِکَ وَشِدَّتُہٗ- ان کی ناراضی اس بات سے اور سخت ناراضی (راوی کو شک ہے کہ کَرَاہِیَۃً بلا اضافت کہا یا کَرَاہِیَتُہٗ اضافت کے ساتھ-)

ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا- تم سمجھتے ہو میرا منہ اس طرف ہے (مجھ کو پیٹھ کے پیچھے قطعاً نظر نہیں آتا ہو ایسا نہیں ہے کیونکہ میں تم کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں (بعض نے کہا کہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں' بعض نے کہا ہے کہ معمولی آنکھوں سے آپ کو پیچھے کی جانب بھی نظر آتا تھا اور یہ کچھ خلاف قیاس نہیں ہے- کیونکہ سماعت اور بصارت اللہ تعالیٰ نے مختلف طور سے اپنی مخلوقات میں رکھی ہے- کسی میں قوی ہے کسی میں ضعیف کوئی اندھیرے میں بھی دیکھتا ہے کوئی اجالے میں نہیں دیکھ سکتا اور حکیموں نے جو بصارت اور سماعت کے وجوہ بیان کیے ہیں وہ سب مخدوش اور قابل اعتراض ہیں- غور کرنے سے آدمی حیران ہوتا ہے کہ بصارت اور سماعت کا واقعی سبب بیان کیا ہے اور یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی عقل بہت سے محسوسات کی کنہہ اور علت دریافت کرنے میں عاجز ہے تو مجردات کی حقیقت کیا دریافت کرے گی اور خدا اور رسول کے کلام کی تکذیب ظاہری عقل کی مخالفت سے کرنا نری بے وقوفی اور نادانی ہے)-

لَاَرَاہُ مُؤْمِنًا- میں اس کو مومن (دل سے یقین کرنے والا) سمجھتا ہوں (یعنی میرا گمان یہی ہے کہ وہ سچا (ایمان دار ہے)

اُرِیْتُ النَّارَ- مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی-

مَارَاَیْتُہٗ صَلَّاھَا اِلَّا یَوْمَئِذٍ- میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے اسی دن دیکھا (اس کا یہ مطلب ہے کہ اور دنوں میں پڑھتے ہوئے انھوں نے نہیں دیکھا' یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ نے اور کبھی یہ نماز نہیں پڑھی' جیسے حضرت عائشہ سے دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ میں نے آنحضرت کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا- پھر وہی کہتی ہیں کہ آپ چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے- انھوں نے دوسرے مشاہدین سے سن کر یہ معلوم کیا ہوگا)-

رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ- میں نے (اس دیوار کے عرض میں) بہشت اور دوزخ کو دیکھا- (یعنی حقیقتاً آپ کے لیے کشف کی گئیں- جیسے بیت المقدس آپ کو دکھلایا گیا تھا بعض نے کہا ان کی تصویریں دیوار میں نمودار ہوئیں' اور یہ قیاس کے خلاف نہیں ہے کہ دیوار کو اللہ تعالیٰ آئینہ کی مانند کر دے آئینہ میں بڑی سے بڑی چیز کی تصویر دکھائی دیتی ہے اب یہ شبہ جو بعض بے وقوفوں نے کیا ہے کہ اتنی بڑی بہشت جس کے عرض میں آسمان اور زمین سما جائیں' مسجد کی دیوار میں کیونکر سمائی؟ محض لغو ہے' ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ آنکھ کے طبقہ شبکیہ میں جو نہایت چھوٹا ہے' سورج اور چاند اور زمین اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ کی تصویر کیونکہ مرتسم ہوتی ہے جس کے ایک طائفہ حکماء قائل ہیں کہ بصارت انطباع سے ہوتی ہے- بعض نے کہا رؤیت سے مراد یہ ہے کہ وحی سے ان دونوں کا حال ایسا معلوم ہوا جو پہلے آپ کو معلوم نہ تھا اور مجازاً اس کو رویت کہا- جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے اپنی قوت بیانیہ کے زور سے اس چیز کو سامنے لا کر کھڑا کر دیا-)

مَا اَرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُقْتَلُ-(جابر کے والد حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے جابر سے کہا) میں سمجھتا ہوں اس جنگ (یعنی غزوہ احد میں) میں پہلے مارا جاوں گا (ان کا قیاس یا القاء صحیح نکلا اور وہ اس غزوہ میں شہید ہوئے۔ ہوا یہ کہ انھوں نے جنگ سے قبل میسر بن عبدالمقتدر کو خواب میں دیکھا جو ایک سال پہلے جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے انھوں نے کہا کہ ''عبداللہ تم ان دنوں ہمارے پاس آنے والے ہو'' عبداللہ نے یہ خواب آنحضرت سے بیان کیا- آپ نے فرمایا کہ ''اس کی تعبیر شہادت ہے)-

اِلَّا رَاَیْتُهٗ صَائِمًا وَمُفْطِرًا وَّمُصَلِّیًا وَّنَائِمًا میں نے آپ کو روزہ دار اور بے روزہ اور نماز پڑھتے ہوئے اور سوتے ہوئے سب طرح دیکھا (یعنی کبھی آپ روزے رکھنے شروع کرتے تو روزے ہی رکھے جاتے کبھی افطار کرتے تو افطار ہی کرتے رہتے)-

اُرُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ- ان کو شب قدر رمضان کی اخیر سات راتوں میں (یا ستائیسویں رات میں) دکھلائی (یعنی خواب میں)-

فَرَاَیْتُ شَیْئًا- میں نے کچھ دیکھا (جس سے آپ پر خوف طاری ہوا- دوسری حدیث میں تشریح ہے کہ آپ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا)-

فَنَرٰی خَالَةَ اَبِیْهَا بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ ہم باپ کی خالہ کا بھی یہی حکم سمجھتے ہیں (یعنی وہ بھی محرم ہے- بعض نے کہا باپ کی رضاعی خالہ مراد ہے)-

رَاَیْتُ بِشِمَالِ النَّبِیِّ ﷺ وَبِیَمِیْنِهٖ رَجُلَیْنِ- میں نے آنحضرت کے داہنے اور بائیں دو مردوں کو دیکھا (یہ فرشتے تھے آدمیوں کی صورت میں)-

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ- جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ عنقریب مجھ کو دیکھے گا (یہ حدیث آنحضرت نے اپنے زمانے کے لوگوں کے لیے فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ہجرت کی توفیق دے گا اور وہ مجھ سے آکر ملے گا- یا مراد یہ کہ وہ آخرت میں میرا دیدار حاصل کرے گا یا اس دنیا میں بھی یہ طریق کشف اور صفائی قلب کے جیسے بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے (درحقیقت) مجھ کو ہی دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا) (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد وہ رویت ہے جو آپ کے حلیہ اور صفات میں ہو- بعض نے کہا نہیں جس حلیے اور صفت میں آپ کو دیکھے وہ آپ ہی کی رؤیت ہوگی نووی نے کہا یہی صحیح ہے)-

لَا یَتَرَاءٰی بِیْ- شیطان میں اتنی جرات نہیں کہ میری صورت بن کر اپنے آپ کو دکھائے-

فَتَرَاءٰی لِیْ ذُرِّیَّتَهٗ- اس نے اپنی اولاد مجھ کو دکھائی-

اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ- اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا (جھوٹا) خواب شیطان کی طرف سے ہے (وہ لوگوں کو برے خواب دکھا کر ڈراتا ہے اسی لیے دوسری حدیث میں یہ حکم ہے کہ جب ایسا برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تھوک کر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے اور کسی سے بیان نہ کرے) (کرمانی نے کہا اچھے خواب کو رؤیا کہتے ہیں اور برے کو حلم- رؤیا کی کئی قسمیں ہیں ایک ظاہر اور باطناً دونوں طرح اچھا ہو جیسے پیغمبروں سے باتیں کرنا دوسرے صرف ظاہرا اچھا جیسے باجوں اور راگ کے آلات کا سننا- تیسرے دونوں طرح برا جیسے سانپ کا کاٹنا مرغ کا ٹھونگ لگانا گلے میں طوق و زنجیر پڑنا- چوتھے ظاہر ابرا باطنا اچھا جیسے لڑکے کا ذبح کرنا- پاؤں میں بیڑیاں پڑنا- خواب میں رونا-

اَلرُّؤْیَا جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ- خواب نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے (یعنی پیغمبری کی صفات میں ایک صفت ہے پیغمبروں کے خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں یا پیغمبری پہلے سچے خوابوں سے شروع ہوتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت شروع زمانہ نبوت میں خواب دیکھتے وہ سچا ہوتا صبح روشن کی طرح اس کی تعبیر ظاہر ہوتی اسی لیے ایک حدیث میں ہے کہ خواب میں جھوٹ بنانے والا سخت عذاب میں مبتلا ہوگا- حالانکہ یوں بھی جھوٹ بولنا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہے اس لیے کہ وہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک

جز کو جھوٹ بنا تا ہے (بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے لیے خواب بھی ایک جز ہے ان کی پیغمبری کا' اب کافر کا خواب بھی کبھی سچا ہوتا ہے مگر اس کو نبوت کا جز نہیں کہیں گے- مگر مومن صالح کے خواب کو نبوت کا جز کہیں گے اور نبوت کا ایک جز حاصل ہونے سے کوئی نبی نہیں ہو سکتا- تو یہ اعتراض نہ ہوگا کہ نبوت تو آنحضرت پر ختم ہوگئی اب اس کا جز کیسے باقی رہے گا ایک روایت میں یوں ہے کہ اچھا خواب نبوت کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے-

اَلرُّؤْيَاثَلٰثَةٌ حَدِيْثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيْفُ الشَّيْطٰنِ وَبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ- خواب تین طرح کے ہیں- ایک تو دل کے خیالات (جیسے "کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھچھڑے ہی نظر آتے ہیں" یعنی آدمی کے دل میں جو خواہشیں ہیں اور دماغ میں جو خیالات سمائے ہوئے ہیں' اسی قسم کے خواب دیکھنا) دوسرے شیطان کا ڈرانا (جس طرح کوئی دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا' یا مجھ کو کوئی قتل کرنے کو لے جا رہا ہے- یا کوئی مجھ پر تلوار سے وار کر رہا ہے) تیسرے اللہ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری (مثلاً بہشت کو دیکھنا' یا اللہ کا دیدار اور پیغمبروں اور اولیاء اللہ کی ملاقات)-

اِذَااقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ يَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ يَكْذِبُ- جب قیامت کا زمانہ قریب ہوگا یا جب رات اور دن برابر ہوں فصل معتدل ہو' تو مومن کا خواب جھوٹ نہ ہوگا- (اکثر صحیح ہو گا)-

مَنْ لَّمْ يَرَالتَّعْبِيْرَلاَ وَّلِ عَابِرٍ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ خواب کی تعبیر یہ ضروری نہیں کہ وہی ہو جو پہلے تعبیر دینے والے نے دی ہو (یہ جب ہو سکتا ہے کہ پہلا تعبیر دینے والا تعبیر کا عالم اور ٹھیک تعبیر دینے والا نہ ہو)-

اَلرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَّا لَمْ يُعَبَّرْ- خواب گویا پرندے کے پیر پر لٹک رہا ہے' جہاں تعبیر دی وہیں گر پڑا (اسی لیے آدمی کو چاہیے کہ اپنا خواب اچھے عالم اور نیک شخص سے بیان کرے- تاکہ وہ ٹھیک تعبیر دے' مبادا خواب کو جاہل سے بیان کرے اور وہ کوئی بری تعبیر دیدے تو ممکن ہے کہ وہی برائی خواب دیکھنے والے کے لیے پیدا ہو- اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ تعبیر سے تقدیر الٰہی کیونکر بدل جائے گی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید تقدیر الٰہی معلق ہو اس کی تعبیر پر- اگر اچھی تعبیر دی جائے تو انجام اچھا ہو ورنہ برا ہو)-

رَاَيْتُ فِى الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاسِىْ قُطِعَ- میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کاٹ ڈالا گیا ہے (حضرت نے اس خواب کی تعبیر وحی کی رو سے یہ بتلائی کہ وہ شیطان کا ڈراوا تھا- اور اہل تعبیر اس کی یوں تعبیر دیتے ہیں کہ وہ آدمی کسی امر سے جدا ہوگا یا تو رنج و غم سے یا حکومت سے یا عزیز و اقربا سے یا بیماری سے یا قرضداری سے)-

هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا- تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ- زیادہ سچا وہ خواب ہوتا ہے جس کو آدمی سحر کے وقت دیکھے (یعنی اخیر رات میں کیونکہ اس وقت غذا ہضم ہو جاتی ہے معدہ خالی ہوتا ہے اور بد خوابی جو شکم سیری سے ہوا کرتی ہے اس کا موقع نہیں رہتا- اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور وقتوں کا خواب جھوٹا ہوتا ہے مومنین صالحین جو کم غذا کھاتے ہیں اور ریاضت اور مجاہدہ کر کے شہوات نفس کو مٹا دیتے ہیں' ان کے خواب دوسرے اوقات میں بھی سچے ہوتے ہیں)-

اَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيْثًا- تم میں اس شخص کا خواب زیادہ سچ ہوگا جو بات کہنے میں زیادہ سچا ہے (یہ حدیث زمان و مکان کو محیط ہے- قاضی عیاض نے کہا ہے کہ آخر زمانہ سے اس کو خاص نسبت ہے کیونکہ اس وقت علم دنیا میں کم ہو جائے گا اور علماء اور صلحاء گزر جائیں گے)-

كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ- آنحضرت اکثر صحابہ سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟

لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَايَرَا نِىْ ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِىْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ مَعَهُمْ- ایک دن لوگوں پر ایسا آئے گا جو اپنے عزیزوں کے ساتھ میرا دیدار ان کو اس سے کہیں زیادہ

پسند ہوگا کہ وہ صرف اپنے عزیزوں اور گھر والوں کو دیکھیں اور مجھ کو نہ دیکھیں (یعنی میرا دیکھنا گو ایک ہی لحظہ کے لیے ہو ان کو اپنے عزیزوں کے ساری عمر کے دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگا)-

فَمَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَهٗ- پھر مجھ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ نے ان کا سینہ کھول دیا ہے (اور وہ لڑائی کا عزم بالجزم رکھتے ہیں)-

لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ- میں نے اپنے آپ کو پیغمبروں کی ایک جماعت میں دیکھا (یہ واقعہ معراج سے متعلق ہے جب آپ نے بیت المقدس میں دوسرے انبیاء کے ساتھ نماز پڑھی' اور حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی' یہ اس کے خلاف نہیں ہے- کیونکہ روح ایک ایسی سریع الحرکت ہے کہ دم بھر میں زمین پر دم بھر میں آسمانوں پر تو حضرت موسیٰ آنحضرت سے پہلے اپنے آسمان پر پہنچ گئے ہوں گے (بعض نے کہا روح میں اللہ تعالے نے یہ قوت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں دو جگہ ظاہر ہو یا کئی مقاموں سے تعلق رکھے- مثلاً اولیاء اور انبیاء کی ارواح اعلیٰ علیین میں ہوتی ہیں- پھر جو کوئی ان کی قبر پر جا کر ان کو سلام کرے اس کا سلام بھی سن لیتے ہیں اور جواب دیتے ہیں' لیکن ہم لوگ ان کا جواب نہیں سنتے)-

رَاَیْتُ نُوْرًا- میں نے نور الٰہی دیکھا (یعنی حق تعالے کو دیکھا- ابن عباس اور امام احمد اور ابوالحسن اشعری اور بہت سے علماء اسی کے قائل ہیں کہ آنحضرت نے شب معراج میں اللہ تعالے کو دیکھا تھا- لیکن حضرت عائشہ نے اس کا انکار کیا ہے نووی نے کہا کہ حضرت عائشہ نے نفی پر کوئی حدیث بیان نہیں کی- اور وہ ابن عباس سے جو اس امت کے بڑے عالم ہیں زیادہ علم نہیں رکھتی تو اکثر علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ آنحضرت کو آنکھ سے اللہ کا دیدار ہوا تھا- اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ اللہ تعالے نے بلاواسطہ شب معراج میں آنحضرت سے کلام کیا تھا یا نہیں؟ امام ابوالحسن اشعری اور ایک جماعت علماء نے اس کو بھی ثابت کیا ہے- وَاللّٰهُ اعلم بحقيقة الحال)-

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ- اللہ ایک نور ہے میں اس کو کہاں دیکھ سکتا (امام احمد نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور ابن خزیمہ نے بھی اس کی تضعیف کی ہے اور یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں شب معراج میں آنحضرت نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا- بعض کہتے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھا تھا- اور اس حدیث میں آنکھ سے دیکھنے کی نفی ہے-)

کَاَشْبَهِ مَنْ رَاَیْتُ- میں نے جتنے آدمیوں کو دیکھا ان میں بہت زیادہ مشابہ-

اَنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ- اگر تم کو اس کی ضرورت ہو-

فِیْ اَدْنٰی صُوْرَةٍ مِنَ الَّتِیْ رَاَوْهُ فِیْهَا- اس صورت سے بہت قریب جس میں اس کو دیکھا تھا (یہ اللہ تعالیٰ کا امتحان ہوگا اپنے بندوں کو پہلے ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں' پھر پہلی صورت میں)-

لَا اَرَاهَا اِلَّا یَثْرِبُ- میں تو اس کو یثرب (مدینہ) ہی سمجھتا ہوں- وَاُرِیَ مَالِکُ- اور آنحضرت کو مالک دکھلائے گئے (یعنی دوزخ کے داروغہ)-

لَا یُریٰ عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ- اس پر سفر کا نشان (مثلاً گردوغبار کپڑوں کا میلا پن) نہیں دکھلائی دیتا تھا-

تَرَائَیْنَا الْهِلَالَ- ہم نے چاند کی طرف نظر اٹھائی (دیکھنے لگے کہ چاند ہوا یا نہیں)-

لَیَرَانِی اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ- اللہ دیکھ لے گا جو میں کروں گا (ایک روایت میں لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ ہے معنی وہی ہیں- ایک روایت میں لَیُرِیَنَّ اللّٰهُ ہے- یعنی اللہ ان لوگوں کو دکھلائے گا' جو میں کروں گا (دل کھول کر لڑوں گا یہاں تک کہ مارا جاؤں)-

یَریٰ سَبِیْلَه یا یُریٰ سَبِیْلُهٗ- وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا یا اس کا راستہ دیکھا جائے گا (دوزخ یا بہشت کی طرف)-

رَاٰی فِیْهِ الرُّؤْیَا یَوْمَ اُحُدٍ- آپ نے اس میں ایک خواب دیکھا احد کے دن (آپ نے یہ دیکھا تھا کہ آپ کی تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے- اس کی تعبیر یہ دی کہ اس جنگ میں شکست ہوگی اور مسلمان شہید ہوں گے)-

وَلَمْ یَقُلْ بِرَایٍ وَّلَا بِقِیَاسٍ- آپ نے عقل یا قیاس سے نہیں فرمایا (بلکہ آپ کا فرمانا یہ وحی الٰہی تھا)-

لِلرُّؤْيَا الَّتِيْ رَاَيْتُ - اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا (عبداللہ بن عباس نے اپنے مال میں سے ایک حصہ میرے لیے مقرر کردیا)۔

مَتٰی یَرَاكَ النَّاسُ تَخَلَّفْتَ - جب لوگ دیکھیں گے کہ تم لڑائی کے لیے نہیں نکلے (تو وہ بھی نہ نکلیں گے اور مسلمان قافلہ کو لوٹ لیں گے۔ یہ ابوجہل نے امیہ بن خلف سے کہا اور اس طرح پر اس ڈرتے ہوئے کو نکلنے کے لیے ابھارا)۔

اِتَّهِمُوْا الرَّأْیَ - تم اپنی رائے کو صحیح نہ سمجھو (بلکہ اس کو غلط خیال کرو۔ یہ سہل بن حنیف نے کہا جب دوسرے صحابہ نے ان کو ملامت کی، جنگ صفین میں شریک نہ ہونے پر)۔

اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ - آنحضرت جب بات کرتے تو آپ کے سامنے کے دانتوں سے ایک نور کی طرح کچھ دیکھا جاتا۔

اَیْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ - میں گمان کرتا ہوں آپ نے یوں فرمایا، پوچھنے والا کہاں ہے؟

لَمْ اَکُنْ اُرِیْتُهٗ اِلَّا رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا - جتنی چیزیں مجھ کو نہیں دکھائی تھیں، ان سب کو میں نے اس جگہ میں دیکھ لیا۔

حَتَّی الْجَنَّةَ - یہاں تک کہ بہشت کو بھی دیکھ لیا۔

اَیُرٰی فِیَّ یَا اَیُرٰی فِیَّ شَیْئًا مَا شَانِیْ - کیا مجھ میں کوئی ایسی بات دیکھی جاتی ہے جو تباہی کی موجب ہو، میرا کیا حال ہے۔

لَوْ رَاَیْتَ مَکَانَهُمَا لَاَبْغَضْتَهُمَا - اگر تو ان کا ٹھکانا دیکھے تو ان کو برا سمجھے، ان سے بیزار ہوجائے۔

مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِهٖ - جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے اور قیاس سے کرے (اور احادیث نبوی کو چھوڑ دے اور کہے کہ میں لغت کے رو سے جو معنی ہیں وہ لیتا ہوں، گو حدیث میں اس کے خلاف وارد ہے یا صحابہ نے اس کی تفسیر دوسری طرح کی ہے، تو اس نے اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لیا، اس لیے کہ وہ گمراہی میں پڑے گا۔ اور صحابہ اور تابعین کا مسلک چھوڑ کر دوسرا مسلک نکالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں ایسے شخص کو دوزخی فرمایا۔ وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا"۔

حَتّٰی یَفْرُغَ اَرَاهُ الْمُؤَذِّنَ - یہاں تک کہ فارغ ہو، میں سمجھتا ہوں یعنی موذن۔

لَمْ یُرَ مِثْلُهُنَّ - ان دونوں صورتوں کے مانند کوئی سورت نہیں دیکھی گئی (یعنی معوذتین کی طرح کہ ان کی تمام آیتیں تعویذ ہیں)۔

یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ - ان میں کوئی ایسی آرزو کرے گا کہ کاش وہ اپنے سب مال اور گھر والوں کو تصدق کر کے مجھ کو دیکھ لے (گویا میرا عاشق زار ہوگا)۔

قَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ مِّنْ صُبْحَتِهَا - میں نے اپنے تئیں (خواب میں) دیکھا شب قدر کی صبح کو کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کررہا ہوں۔

یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانُهٗ - کوئی اس لیے لڑتا ہے کہ (شجاعت اور بہادری میں) اپنا درجہ دکھائے (لوگوں میں عزت اور شہرت اور ناموری ہو)۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ کَاَنَّهٗ رَاْیُ عَیْنٍ - جس کو یہ خوشی ہو کہ قیامت کا دن اس طرح دیکھ لے جیسے چشم دید (آنکھوں سے دیکھی ہوئی چیز)۔

فَلْیُرِنِیْ اِمْرَأٌ خَالَهٗ - کوئی آدمی اپنا ماموں مجھ کو دکھلائے (جس کی عزت اس نے اس طرح کی ہو جیسے میں نے اپنے ماموں کی عزت کی)۔

سَاَرَاهُ عَلٰی فِرَاشِیْ - میں اس کو اپنے بستر پر عنقریب دیکھ لوں گا (اس لیے محنت کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے)۔

سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ - میں عنقریب اس کو چت لیٹے ہوئے دیکھ لوں گا (جب چاند دو تین روز میں بڑا ہو جائے گا)۔

یَرٰی مِنْ خَلْفِهٖ کَمَا یَرٰی مِنْ بَیْنَ یَدَیْهِ - یا یری من خلفه کما یری من بین یدیه - آپ اپنے پیچھے سے بھی ویسا ہی دیکھتے جیسے آگے سے دیکھتے یا پیچھے کی چیزوں کو سامنے کی چیزوں کی طرح دیکھتے۔

اُرِیْتُ النَّارَ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءُ - مجھ کو دوزخ دکھائی

گئی اس میں عورتیں زیادہ تھیں۔

اِنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ۔ انھوں نے کل چاند دیکھا یعنی انتیسویں تاریخ کی شام کو۔

اَرَاَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَاهِيَ۔ بتاؤ صدقہ کا کیا حال ہوتا ہے (ایک روایت میں اَلصَّدَقَةُ برفع ہے تو وہ مبتدا ہوگا اور مَاذَاهِيَ اس کی خبر)

يَامَنْ لَّا يَرَاهُ الْعُيُوْنُ۔ اے وہ شخص جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں (یعنی دنیا کی آنکھیں۔ مراد حق تعالےٰ ہے)۔

اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ۔ تم میں ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے پھر اگر اس میں کوئی خراب چیز یا عیب پائے تو اس کو دور کر دے (اگر اس کی ڈاڑھی یا منہ یا جسم پر کوئی پلیدی لگ گئی ہو تو اس کو دور کر دے اگر کوئی اس کا عیب دیکھے' مثلاً کوئی گناہ کرتا ہو تو جس طرح ہو سکے سمجھا بجھا کر وہ چھڑا دے)۔

سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَاَوْاَنَّهٗ قَرَءَ الم تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ۔ آنحضرت نے ظہر کی نماز میں سجدہ تلاوت کیا پھر سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہو کر رکوع کر دیا۔ صحابہ نے جان لیا کہ آپ نے سورۃ الم تنزیل السجدہ پڑھی (لایستکبرون تک' یعنی پوری سورت نہیں پڑھی۔ صحابہ کو قرأت پر اطلاع اس وجہ سے ہوئی کہ آنحضرت سری نماز میں بھی ایک آدھ آیت ذرا آواز سے پڑھ دیتے تھے)۔

سَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مُعَاوِيَةُ۔ ان سے پوچھا کہ تمھاری کوئی بات معاویہ نے دیکھی اور اس پر انکار کیا (انھوں نے کہا ہاں' جمعہ کی نماز کے بعد مسجد ہی میں سنتیں پڑھنے سے یہ بہتر ہے کہ جمعہ پڑھتے ہی گھر آ جائے اور یہاں آ کر سنتیں پڑھے)

لَعَلِّيْ لَااَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا۔ شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح نکلا آپ نے ربیع الاول میں وفات فرمائی)۔

فَرَاٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ۔ ایک شخص نے آنحضرت کو خواب میں دیکھا۔

اَنَارُؤْيَا اُمِّيْ۔ میں اپنی والدہ کا خواب ہوں (انھوں نے خواب میں دیکھا کوئی ان سے کہہ رہا ہے' تمہارے پیٹ میں سردار ہیں)۔

فَلَمْ اَرَمِثْلَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ میں نے نہ ایسی کوئی اچھی چیز دیکھی' نہ ایسی کوئی بری چیز (یعنی بہشت سے اچھی کوئی چیز نہیں دیکھی اور دوزخ سے بری کوئی چیز نہیں دیکھی۔)

كَيْفَ رَاَيْتَ۔ تو نے کیا سمجھا' کیا دیکھا؟

مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاٰنِيْ لِاَنَّ الشَّيْطَانَ لَايَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ وَلَا فِيْ صُوْرَةِ اَحَدٍ مِّنْ اَوْصِيَائِيْ وَلَا فِيْ صُوْرَةِ اَحَدٍ مِّنْ شِيْعَتِهِمْ۔ جس نے مجھ کو دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا نہ میرے اوصیا صورت نہ ان کے گروہ کی' لوگوں میں سے کسی کی صورت۔

رَاْيُ الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَاهُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلٰى سِتِّيْنَ جُزْءً مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔ آخری زمانہ میں مومن کی رائے اور اس کا خواب دونوں نبوت کے ساٹھ اجزا کے طور پر ہوں گے (یعنی ٹھیک اور صواب واقع کے موافق) (امامیہ کی بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت صاحب الزماں کے ظہور کے قریب اللہ تعالیٰ مومنوں کے دل صحیح اعتقادات سے بھر دے گا)۔

يُعْطِي الزَّكٰوةَ عَلٰى مَا يَرٰى۔ زکوۃ ان لوگوں کو دے جن کو مستحق سمجھے۔

اَصْحَابُ الرَّاْيِ۔ امام ابوحنیفہ اور ابوالحسن اشعری کے اصحاب (امام ابوحنیفہ نے کہا)۔

عِلْمُنَا هٰذَا رَاْيٌ وَهُوَ اَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْهُ قَبِلْنَاهُ۔ ہمارا یہ علم ہماری رائے ہے' (یعنی بہت سے مسائل ہم نے قیاس اور رائے سے بیان کئے ہیں) اور مقدور بھر ہم نے اچھی سے اچھی رائے دی ہے۔ پھر جو کوئی اس سے بھی اچھی رائے دے تو ہم اس کو قبول کریں گے' پھر اگر کوئی حدیث لائے تو امام صاحب اس کو بہ طریق اولی قبول کریں گے اور اپنی رائے جو اس کے خلاف ہو اس سے رجعت کر لیں گے۔ علامہ دمیری نے نوح بن ابی مریم سے نقل

کیا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے سنا' فرماتے تھے کہ جو حدیث آنحضرت سے مروی ہو وہ تو سر اور آنکھوں پر ہے اور جو صحابہ کا قول ہو' تو ہم ان کے اقوال میں سے کوئی قول پسند کر لیں گے اور جو دوسروں کا قول ہو تو وہ بھی آدمی ہیں' ہم بھی آدمی ہیں (یعنی ان کی تقلید ہمارے لیے ضروری نہیں' وہ بھی آدمی ہیں' ہم بھی آدمی ہیں- اس قول سے شخصی تقلید کا وجوب بالکل باطل ہو جاتا ہے)

باب الراء مع الباء

رَبْأٌ- بلند ہونا' اونچا ہونا' اٹھانا' درست کرنا' جاسوس ہونا' نگہبان ہونا-

فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ اَهْلَهٗ- وہ چلا اپنے لوگوں کی نگہبانی کر رہا تھا (یعنی دشمنوں کی تاک لگائے ہوئے تھا کہ کہیں ان پر اچانک حملہ نہ کر بیٹھیں)-

مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَرَجُلٍ ذَهَبَ يَرْبَأُ اَهْلَهٗ- میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے' جیسے ایک شخص اپنے گھر والوں کے بچاؤ کی فکر میں گیا (ان کا چوکیدار بنا تا کہ اچانک دشمن آ کر ان پر نہ ٹوٹ پڑیں- ایسا شخص کسی پہاڑ یا ٹیلہ پر چڑھ کر چاروں طرف نگاہ کرتا رہتا ہے) عرب کہتے ہیں کہ

اِرْتَبَأْتُ الْجَبَلَ- میں پہاڑ پر چڑھا-

رَبِيْئَةٌ- چوکیدار (یعنی جو شخص دشمن کی طرف نگاہ رکھے (کہ وہ غافل پا کر دفعتاً حملہ نہ کرنے پائیں)-

رَبٌّ- جمع کرنا' مالک ہونا' سرداری کرنا' اقامت کرنا' پالنا پرورش کرنا (جیسے رُبٌّ ہے)-

اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا- (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے) لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی (ایک روایت میں رَبَّهَا ہے' یعنی اپنے مالک کو) (مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عورتیں بہت قید ہو کر آئے گی' لونڈیاں بنیں گی' ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہوگی' جو اپنی ماں کے بھی گویا مالک ہوں گے) نہایہ میں ہے کہ رب کے معنی مالک اور سردار اور مدبر اور مربی اور گھر کا بندوبست کرنے والا اور احسان کرنے والا' منعم- اور جب اس کو بلا اضافت استعمال کریں تو مراد اللہ تعالیٰ ہوتا ہے- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنی ماؤں کے ساتھ لونڈیوں کا سا برتاؤ کریں گے' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ کے بادشاہ اور رئیس اور نواب ذلیل خاندان کی عورتوں کو رکھیں گے پھر ان کی اولاد بادشاہ ہوگی تو ماں ان کی رعیت کی طرح ہوگی' کوئی عزت نہ ہوگی- بعض نے کہا رَبَّتَهَا کی روایت میں تاتانیث کی ہے' اور مطلب یہ ہے کہ بیٹی ماں کی مالکہ بنے گی' تو بیٹے بہ طریق اولی ماں پر حکومت کریں گے- بعض نے کہا رَبَّتَهَا مرد اور عورت دونوں کو شامل ہے اور تانیث باعتبار نسمہ (جان) کے ہے جو عربی زبان میں مؤنث ہے- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اخیر زمانہ میں لوگ ام ولد کو بھی بیچیں گے- یہاں تک کہ بکتے بکتے وہ دست بدست اس کے بیٹے کی ملک میں آئے گی یا اس کے نکاح میں' اور اس کو خبر نہ ہوگی- مترجم کہتا ہے دوسری اور تیسری توجیہہ عمدہ ہے اور وہی قرائن سے ٹھیک معلوم ہوتی ہے- کیونکہ ہمارے زمانے میں لونڈی غلاموں کا سلسلہ نصاری کی حکومت کی وجہ سے بہت کم ہو گیا ہے البتہ لوگ اپنی ماؤں کو ذلیل سمجھنے لگے ہیں' بیوی کی خاطر ماں سے لڑتے ہیں اور اس سے بدسلوکی کرتے ہیں لونڈی کی طرح اس سے برتاؤ کرتے ہیں اور یہ بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ اکثر بادشاہ اور رئیس اور نواب اور امیر وہ لوگ ہیں' جن کی مائیں بدقوم اور ذلیل اور بگڑے ہوئے معاشرے کی خراب خواتین ہیں)-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ- اے پوری دعا کے مالک اور صاحب (یعنی اس کو ختم کرنے والے اور اس کا ثواب دینے والے)-

لَا يَقُلِ الْمَمْلُوْكُ لِسَيِّدِهٖ رَبِّيْ- غلام اپنے صاحب سے اس طرح نہ کہے' میرے رب (گو رب کے معنی مجازی مالک اور مولی کے بھی آئے ہیں مگر اکثر اس کا اطلاق پروردگار پر ہوتا ہے- اس لئے آنحضرت نے اس کا استعمال آدمیوں کے لئے مکروہ جانا' ایسے ہی بادشاہوں یا سرداروں کو خداوند یا خداوند نعمت کہنا یا لکھنا بھی مکروہ ہوگا- اگر چہ یہ شرک اکبر نہ ہوگا مگر

شرک اصغر اور مکروہ ہو گا اور اس کی دلیل یہ ہے لَا یَقُلِ الْمَمْلُوْكُ الخ مذکورہ بالا اور حَتّٰی تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّھَا- اور قرآن میں ہے-

اُذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ اور اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ- یعنی اپنے مالک سے میرا ذکر کرو- اور اپنے مالک کے پاس لوٹ جا- اور دوسری حدیث میں ہے-

رَبُّ الصُّرَیْمَۃِ وَرَبُّ الْغُنَیْمَۃِ- اونٹوں کے گلے کا مالک یا بکریوں کے منڈے کا مالک (اور حدیث میں ہے)-

حَتّٰی یَلْقَاھَا رَبُّھَا- یعنی کھوئے ہوئے اونٹ سے تجھے کیا کام (اس کو رہنے دے) یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے-

فَاَنْکَرَ قَوْمُہٗ دُخُوْلَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَ الرَّبَّۃَ (عروہ بن مسعود مسلمان ہو جانے کے بعد جب اپنی قوم والوں کے پاس گئے؟ یہ اقدام واپسی کے بعد فوراً ہی کیا) تو اہل قوم نے اس کو برا سمجھا یعنی پہلے "ربہ" کے پاس جانا تھا (ربہ ایک بت کا لقب تھا جس کو لات بھی کہتے تھے اور وہ طائف میں ایک پتھر تھا جس کو قبیلہ ثقیف کے لوگ پوجتے تھے- معاذ اللہ اس جہالت کا کچھ ٹھکانا ہے کہ سچے معبود قادر مطلق کی پرستش چھوڑ کو جھاڑوں اور پتھروں کی بھی پوجا کریں)-

کَانَ لَھُمْ بَیْتٌ یُّسَمُّوْنَہُ الرَّبَّۃَ- ثقیف والوں کا بھی ایک گھر تھا- جس کو وہ خانہ کعبہ کی طرح سمجھتے تھے اور اس کو رَبّہ کہتے تھے (مغیرہ نے اس کو گرا کر برابر کر دیا)-

لَاَنْ یَّرُبَّنِیْ بَنُوْ عَمِّیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّرُبَّنِیْ غَیْرُھُمْ- (عبداللہ بن عباس نے کہا' جب عبداللہ بن زبیر نے ان کے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کیا' بلکہ بنی ہاشم کو اپنے دربار میں سب سے اخیر بلانے لگے- اور ایک روایت میں ہے کہ بنی ہاشم کو بیعت پر مجبور کرنے کے لئے انھوں نے آگ جلوائی تا کہ ان کو خائف کیا جا سکے) اگر مجھ کو میرے چچا کی اولاد پرورش کرے (یعنی بنو امیہ) تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ دوسرے لوگ میری پرورش کریں' مجھ پر سرداری کریں-

(اور آخر عبداللہ بن زبیر کی ایسی ہی کارروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ عبدالملک بن مروان کے عہد میں شہید ہو گئے اور ان کی خلافت جاتی رہی)-

وَاِنْ رَبُّوْنِیْ رَبَّنِیْ اَکْفَاءٌ کِرَامٌ- اگر مجھ پر (بنی امیہ) سرداری کریں تو وہ ہمارے برابر والے عزت والے ہیں (بنی مخزوم سے بہتر ہیں- جس خاندان کے عبداللہ بن زبیر تھے)-

لَاَنْ یَّرُبَّنِیْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّرُبَّنِیْ رَجُلٌ مِّنْ ھَوَازِنَ- اگر قریش کا آدمی مجھ پر سرداری کرے تو وہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ ہوازن کا کوئی آدمی مجھ پر سرداری کرے (یہ صفوان بن امیہ نے حنین کے دن ابوسفیان سے کہا)-

اَلَكَ نِعْمَۃٌ تَرُبُّھَا- کیا تیرا کوئی احسان ہے' جس کی تو پرورش کرتا ہے-

لَا تَاْخُذِ الْاَکُوْلَۃَ وَلَا الرُّبّٰی وَلَا الْمَاخِضَ- تو زکوٰۃ میں اس جانور کو نہ لے جو گوشت کھانے کے لئے موٹا کیا جاتا ہے اور نہ اس جانور کو جو دودھ کے لئے گھر میں پالا جاتا ہے (بعض نے کہا رُبّٰی وہ بکری جو جننے کے قریب ہو) اور نہ پیٹ والے کو-

مَابَقِیَ فِیْ غَنَمِیْ اِلَّا فَحْلٌ اَوْشَاۃٌ رُبّٰی- میری بکریوں میں اب نر رہ گیا ہے یا پالی ہوئی بکری جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہے-

نَدَعُ لَکُمُ الرُّبّٰی- ہم تمہارے لئے وہ بکری چھوڑ دیں گے جو کھانے کے لئے فربہ کی گئی ہو-

لَیْسَ فِی الرَّبَائِبِ صَدَقَۃٌ- ان بکریوں میں جو گھروں میں پالی جاتی ہیں (جنگل میں نہیں چرائی جاتیں) زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرائے جاتے ہیں)-

رَبَائِبُ- جمع ہے رَبِیْبَۃٌ کی یعنی پلیر و پرورش یافتہ گیلیڑ "ربیبہ" اس لڑکی کو بھی کہتے ہیں جو عورت کیساتھ اسکے سابقہ شوہر کے نطفہ سے ہو-

کَانَ لَنَا جِیْرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ لَھُمْ رَبَائِبُ- ہمارے کچھ انصاری لوگ تھے ان کے گھروں میں پلی ہوئی بکریاں تھیں (وہ

ہم کو دودھ بھیجا کرتے تھے)۔

اِنَّمَا الشَّرْطُ فِی الرَّبَائِبِ - (قرآن میں) جو یہ شرط لگائی ہے کہ ان عورتوں کی بیٹیاں جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو یہ خاص ربیبہ لڑکیوں کے لئے ہے (باقی بیوی کی ماں یعنی خوشدامن نکاح کرتے ہی محرم ہو جاتی ہے)۔

لَوْلَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ - اگر ابوسلمہ کی بیٹی میری ربیبہ نہ ہوتی (جب بھی مجھ کو درست نہ ہوتی' کیونکہ ابوسلمہ آنحضرت کے رضاعی بھائی تھے)۔

اُسُدٌ تُرَبَّبُ فِی الْغَیْضَاتِ اَشْبَالًا - شیر ہیں جو بچپن سے جھاڑیوں میں پرورش پا رہے ہیں۔

کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ اِمْرَأَۃَ رَابِّہٖ - مجاہد اس امر کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی والدہ کے شوہر کی بیوی سے نکاح کرے (یعنی اس کی دوسری بیوی سے جو اس کی ماں نہ ہو۔ گو شرعاً حرام نہیں مگر عرفاً مذموم ہے اس لئے کہ ماں کا شوہر بمنزلہ باپ کے ہے تو اس کی زوجہ ماں کے مشابہ ٹھہری)۔

حَمْلُھَا رِبَابٌ - وہ عورت زچگی کے بعد جلدی سے پھر حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی دو مہینے یا بیس دن کے اندر ہے۔ عورتوں میں یہ عیب ہے اور عمدگی یہ ہے کہ دودھ چھٹنے تک پھر حاملہ نہ ہو)۔

اِنَّ الشَّاۃَ تُحْلَبُ فِیْ رِبَابِھَا - بکری کا دودھ حمل کی حالت میں بھی دوہا جاتا ہے۔

فَاِذَا قَصْرٌ مِّثْلُ الرَّبَابَۃِ الْبَیْضَآءِ - یکا یک تہہ بہ تہہ سفید ابر کی طرح ایک محل دکھلائی دیا۔

وَاَحْدَقَ بِکُمْ رَبَابُہٗ - موت کے ابر نے تم کو گھیر لیا۔

لَا قَزَعَ رَبَابُھَا - اس کا ابر ٹکڑے ٹکڑے (یعنی پھٹا ہوا) نہ ہو۔

تَدَاوَلَتْہُ الْاَیْدِیْ مِنْ رِبٍّ اِلٰی رِبٍّ - اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا (یعنی اس نے پھر اس نے)۔

رِبِّیُّوْنَ - بہت سے گروہ (محیط میں ہے کہ یہ جمع ہے رِبِّیْ کی یعنی ہزاروں آدمی' اور رِبَّۃٌ ایک جماعت کثیر)۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غِنًی مُّبْطِرٍ وَفَقْرٍ مُّرِبٍّ - یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس تونگری سے جو غرور پیدا کرے اور اس محتاجی سے جو لازم ہو جائے (کسی طرح جدا نہ ہو) (ایک روایت میں مُلِبٍّ ہے معنی وہی ہیں) عرب لوگ کہتے ہیں۔

اَرَبَّ بِالْمَکَانِ اور اَلَبَّ بِالْمَکَانِ - جب کسی جگہ میں اقامت کرے وہاں جم جائے۔

عَالِمٌ رَبَّانِیٌّ - اللہ والا عالم (یعنی جس نے خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کیا ہو یا جو عالم باعمل ہو' لوگوں کو تعلیم کرتا ہو) (بعض نے کہا یہ رب بہ معنی تربیت سے ماخوذ ہے' یعنی پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں سکھانا۔ پھر بڑے بڑے مسائل بتلانا جو تدریجی تعلیم کا طریقہ ہے۔)

مَاتَ رَبَّانِیُّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ (جب عبداللہ بن عباس فوت ہو گئے تو محمد بن حنفیہ نے کہا) اس امت کے ربانی (یعنی عالم باعمل) گزر گئے۔

کَاَنَّ عَلٰی صَلَعَتِہِ الرُّبُّ مِنْ مِسْکٍ وَّعَنْبَرٍ - ابن عباس کے سر پر جہاں کے بال اڑ گئے تھے' ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مشک اور عنبر کا شیرہ رکھا ہوا ہے (محیط میں ہے کہ رب وہ دوا جو آگ پر پکا کر جمالی جائے' جیسے رُبُّ السُّوْسِ وغیرہ مُرَبَّبٌ اور مُرَبّٰی اسی سے ماخوذ ہے جو مشہور ہے)۔

اِسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ - حجرے کی مالکہ سن (مراد حضرت عائشہ ہیں)۔

لَا یَقُلْ اَطْعِمْ رَبَّکَ وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ - کوئی شخص اپنے غلام سے یوں نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا (کیونکہ رب کا اطلاق اکثر خداوند کریم پر ہوتا ہے اور غلام اپنے مالک کو سید اور مولیٰ کہے یہ نہی تنزیہی ہے)۔

کَانَ مَا اَصَابَہٗ عَلٰی رَبِّہٖ - اس پر جو آفت آئے اس کی چٹی مال کے مالک پر ہوگی (یعنی بائع پر)۔

وَکَانَتْ رَبَّۃَ بَیْتٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ - وہ جاہلیت کے زمانے میں بھی گھر والی تھی (یعنی اس کی بڑی عمر تھی' اس زمانہ میں بھی ایک الگ گھر کا بندوبست کرنے والی تھی)۔

رَبَّنَا اللّٰہَ یا رَبُّنَا اللّٰہُ یا رَبَّنَا اللّٰہُ یا رَبُّنَا اللّٰہَ تَقَدَّسَ

اِسْمُكَ - مالک ہمارے اللہ یا اللہ تو ہمارا مالک ہے تیرا نام مقدس ہے۔

وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ - (نماز میں یوں تصور کرے) کہ اس کا مالک پروردگار اس کے سامنے ہے (جیسے نمازی اس کو دیکھ رہا ہے یہ نہ ہو سکے تو خیر یہی سمجھے کہ پروردگار اس کو دیکھ رہا ہے - اسی لئے نمازی کے سامنے یہ منع ہے کہ کوئی ایسی چیز ہو جس کی وجہ سے اس کی توجہ خدا کے علاوہ اور کسی طرف ہو جائے یا جس کی وجہ سے کفار کی مشابہت ہو - مثلاً تصویر' آئینہ یا آگ وغیرہ) میں نے ایک مسجد میں دیکھا کہ محراب پر اس طرح مرقوم ہے یا محمد یا اللہ تو میں نے کہا صرف یا اللہ رہنے دو - کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْامَعَ اللّٰهِ اَحَدًا - اور اس طرح لکھنے میں یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور پیغمبر ﷺ معاذ اللہ دونوں مساوی ہیں یا ہم دونوں کی پرستش کرتے ہیں - پھر ہم میں اور نصاریٰ میں فرق ہی کیا رہا)۔

كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ - جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے۔

رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ - چاند میرا اور تیرا دونوں کا رب اللہ ہے۔

يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى - ہمارا مالک پروردگار اترتا ہے۔

رَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ صُوْرَةِ شَابٍ اَمْرَدَ - میں نے اپنے پروردگار کو ایک جوان بے ریش اور بروت کی صورت میں دیکھا (سبحان اللہ قربان اس کے حسن اور جمال کے)۔

اَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ - وہ یعنی امام مہدی تمہارے مالک کی کتاب کے موافق تمہاری امامت کریں گے (اور تمہارے پیغمبر کی سنت کے موافق یعنی قرآن اور حدیث پر عمل کریں گے ' مجتہد مطلق ہوں گے)۔

رَبُّ الْاَرْبَابِ - پروردگار - سب صاحبوں کا صاحب ' مالکوں کا مالک -

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا - تیری پناہ اس اولاد سے جو میری مالک بن جائے (مجھ پر غلام کی طرح حکومت کرے)۔

لَيْسَ فِي الرُّبّٰى شَيْءٌ - دودھ کی بکری جو گھر میں پلی ہوئی ہو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

رُبَابٌ - امرء القیس کی بیٹی امام حسین کی بیوی جن کے پیٹ سے حضرت سکینہ پیدا ہوئی تھیں۔

رِيًّا يَغَصُّ بِالرِّيِّ رَبَابُهٗ - ایسی سیرابی کہ گھاس اس کو خوب زور سے پکڑ لے۔

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ رَبَابٍ اِلٰى وَاقِمٍ - مدینہ کے حرم کی حد رباب سے لے کر واقم تک ہے۔ (یہ دونوں مقاموں کے نام ہیں)۔

بِمَاءٍ عُبَابٍ وَّرَبَابٍ بِانْصِبَابٍ - پانی کی موج اور برستا ہوا ابر۔

يَاعُقُوْلَ رَبَّاتِ الْحِجَالِ - اے چھپر کھٹ والیوں کی عقلیں (یعنی عورتوں کی جو ناقص العقل ہوتی ہیں)۔

رُبَّ - حرف تقلیل ہے اور کبھی تکثیر کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

وَمِيْضُهٗ فِيْ كَنَهْوَرٍ رَبَابِهٖ - اس کی چمک سفید دلدار تہہ بہ تہہ بادل میں (معلوم ہوتی تھی)۔

رَبْتٌ - پالنا - جیسے تَرْبِيْتٌ -

رَبْتٌ - روکنا - جیسے تَرْبِيْتٌ ہے

تَرَبُّتٌ - ٹھہرا جانا - جیسے تَرَبُّصٌ ہے۔

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيٰطِيْنُ بِرَايَاتِهَا فَيَاْخُذُوْنَ النَّاسَ بِالرَّبَائِثِ فَيُذَكِّرُوْنَهُمُ الْحَاجَاتِ - جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو شیطان اپنی اپنی جھنڈیاں لے کر صبح کو چلتے ہیں اور لوگوں کو ان کے کام اور ضرورتیں یاد دلاتے ہیں - (وہ ان میں پھنس کر جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آ سکتے) (ایک روایت میں یوں ہے)۔

يَرْمُوْنَ النَّاسَ بِالتَّرَابِيْثِ - لوگوں کو اٹکانے والے کاموں سے اٹکا دیتے ہیں (خطابی نے کہا' یہ روایت صحیح نہیں ہے مگر صاحب نہایہ نے کہا اگر صحیح ہو تو تَرَابِيْثُ جمع ہو گی تَرْبِيْثَةٌ کی - یعنی ایک بار اٹکانا' جیسے تَقْدِيْمَةٌ ایک بار آگے

بڑھانا)۔

فَيُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ - وہ لوگوں کو روکتے ہیں (نماز میں حاضر نہیں ہونے دیتے)۔

رَبِيْثَا - ایک مچھلی ہے۔

رِبْحٌ یا رَبَاحٌ - فائدہ اٹھانا' کمانا۔

تَرْبِيْحٌ - بندر پالنا' نفع کما دینا۔

مُرَابَحَةٌ - نفع دینا۔

اِرْبَاحٌ - مہمانوں کے لئے اونٹ کے بچے کاٹنا۔

تَرَبُّحٌ - حیران ہونا۔

ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ - یہ تو فائدہ دینے والا مال ہے (ایک روایت میں رَایِحٌ ہے' اس کا ذکر آئندہ آئے گا)۔

نُهِیَ عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ - جو چیز اپنی ضمان میں نہ آئے (یعنی اپنے قبضہ وتصرف میں نہ آئی ہو) اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے آج کل تاجروں میں دستور ہے کہ مال کو خرید لیتے ہیں لیکن زبانی معاملہ ہوتا ہے اور اپنے قبضہ وتصرف میں لانے سے پیشتر کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہیں اور وہ تیسرے ہاتھ۔ ساہوکاروں کی اصطلاح میں اس عمل کو سٹہ کہتے ہیں۔ اس سٹہ کی بدولت صدہا آدمی تباہ اور برباد ہو گئے ہیں' گویا یہ بھی ایک طرح کا جوا ہے' آنحضرت نے اس سے منع فرمایا)۔

رَبَاحٌ - آنحضرت کا ایک غلام تھا۔ اور ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

رِبَاحٌ - ایک قسم کا پرندہ ہے۔

رِبَحْلٌ - طویل القامت شخص' یا بڑی شان والا بہت دینے والا' فیاض۔

وَمَلِكًا رِبَحْلًا - اور بادشاہ بہت دینے والا۔

رَبَاخٌ - مشکل سے چلنا' جماع کے وقت عورت کا بے ہوش ہو جانا۔

تِلْكَ الرَّبُوْخُ لَسْتَ لَهَا بِاَهْلٍ - (ایک شخص نے حضرت علیؓ کے سامنے دوسرے شخص پر نالش کی کہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کر دیا حالانکہ وہ دیوانی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تو نے اس کا کیا دیوانہ پن دیکھا؟ تو اس نے بتایا کہ جب میں اس سے جماع کرتا ہوں تو بے ہوش ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا) یہ عورت تو رَبُوْخ ہے اور تو اس کے لائق نہیں (یعنی یہ تو عمدہ وصف ہے عورت کا جس کو تو دیوانگی خیال کرتا ہے)۔

رَبُوْخٌ - اس کے معنی بھی جماع کے وقت بے ہوش ہو جانے والی عورت کے ہیں (دراصل یہ ماخوذ ہے) تَرَبَّخَ فِیْ مَشْيِهٖ سے یعنی چلنے میں ڈھیلا اور سست ہو گیا۔)

رَبْدٌ - روکنا۔

رُبُوْدٌ - اقامت کرنا۔

تَرَبُّدٌ - رنگ بدل جانا' ابر آنا۔

اِنَّ مَسْجِدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِرْبَدًا لِيَتِيْمَيْنِ - آنحضرت کی جہاں پر مسجد ہے وہاں پہلے دو یتیم لڑکوں کا مربد تھا (مربد اس مقام کو کہتے ہیں جہاں اونٹ وبکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں۔ یعنی تھان یا کوڑواڑ اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں میوہ توڑ کر سکھانے کے لئے جمع کیا جاتا ہے یعنی کھلیان اور مجلس کو بھی مربد کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ تَيَمَّمَ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ - آپ نے جانوروں کے رہنے کے مقام میں تیمم کیا۔ (بعض نے کہا ''مربدالنعم'' ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو میل پر۔ جیسے دوسری روایت میں ہے فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ - مربدنعم میں عصر کی نماز کا وقت آ گیا)۔

حَتّٰى يَقُوْمَ اَبُوْلُبَابَةَ يَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِهٖ بِاِزَارِهٖ - (یا اللہ ہم پر پانی برسا) اتنا کہ ابولبابہ کھڑا ہو کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَعْمَلُ رَبَدًا بِمَكَّةَ - وہ مکہ میں پانی کا بند مٹی سے بناتے تھے۔

رَبَدٌ - کیچڑ۔

رَبَّادٌ - کیچڑ بنانے والے (بعض نے کہا یہ لفظ رَبْدٌ سے ماخوذ ہے جو روکنے کے معنی میں ہے کیونکہ بند بھی پانی کو بہہ جانے سے روکتا ہے۔)

كَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اِرْبَدَّ وَجْهُهٗ - آنحضرتؐ پر جب وحی نازل ہوتی تو (ہیبت الٰہی سے) آپ کا چہرہ خاکی رنگ کا ہو جاتا (بعض نے کہا رُبْدَۃٌ وہ رنگ جو سیاہی اور تیرگی کے درمیان ہو)۔

اَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا صَارَ مُرْبَدًّا - جس دل میں وہ سمائے گا وہ تاریک ہو جائے گا (نور ایمان جاتا رہے گا)۔

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ مُرْبَدَّ الْوَجْهِ - عمرو بن عاص حضرت عمرؓ کے پاس سے مونہ تیرہ ہو کر اٹھے (کیا حضرت عمرؓ کو بھی معاویہ سمجھتے تھے)۔

تَرَبَّدَ وَجْهُهٗ (غصہ سے) آپ کا چہرہ راکھ کی طرح ہو گیا۔

اَسْوَدَ مُرْبَادًّا - کالا سفیدی مائل رنگ (یعنی راکھ کی طرح' یہ بڑا خراب رنگ ہے۔

اَرْبَد - ایک قسم کا سانپ' جس کے کاٹنے سے آدمی کا رنگ راکھ کی طرح ہو جاتا ہے۔

رَبْدٌ - ہلکا ہونا۔

اِنَّمَا اَنْتَ رِبْذَۃٌ مِنَ الرِّبَذِ - (عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے عامل غدی بن ارطاۃ کو لکھا) تو تو چیتھڑوں میں سے ایک چیتھڑا ہے۔

رِبْذَۃٌ - وہ ٹکڑا بالوں کا جس سے اونٹ پر روغن ملتے ہیں یا حیض کا لتہ یا وہ کپڑے کا ٹکڑا جس سے سنار زیور کو پونچھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ تو بالکل بودا آدمی ہے' تیری کوئی وقعت نہیں)۔

رَبَذَۃٌ - مدینہ کے قریب ایک بستی ہے' یہیں ابوذر غفاری کی قبر ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ مدینہ سے تین میل پر یہ بستی تھی اور شروع زمانہ اسلام میں آباد تھی - اب بالکل مٹ گئی اس کا نشان بھی باقی نہیں ہے)۔

رَبَازَۃٌ - موٹا' دلدار ہونا' خوش مزاج اور عقلمند ہونا -

تَرْبِيْزٌ - بھر دینا -

اِرْتِبَازٌ - پورا ہونا - کامل ہونا -

فَوَضَعْنَالَهٗ قَطِيْفَةً رَبِيْزَۃً - (آنحضرتؐ میرے گھر میں تشریف لائے) میں نے آپ کے لئے ایک موٹی کملی بچھائی (اہل عرب کہتے ہیں)۔

كِيْسٌ رَبِيْزٌ - یعنی ریبز اور موٹی تھیلی -

صُرَّۃٌ رَبِيْزَۃٌ - اور عاقل فربہ مرد کو رَبِيْزٌ کہتے ہیں (بعض نے رَمِيْزٌ میم سے استعمال کیا ہے - جوہری نے کہا كَبْشٌ رَبِيْزٌ - کٹھے ہوئے ٹھوس بدن کا مینڈھا بڑے سرین والا' جیسے کبش ربیں)۔

رَبْسٌ - مارنا بھر دینا -

اِرْبَاسٌ - غصہ دلانے کو چھیڑنا -

فَجَعَلَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْبِسُوْنَ بِهِ الْعَبَّاسَ - جب آنحضرتؐ خیبر کی جنگ میں تشریف لے گئے تو ایک شخص مکہ کے مشرکوں کے پاس آیا جو قریش میں سے تھے اور یہ جھوٹی خبر لایا کہ اہل خیبر نے آنحضرت کو قید کر لیا اور آپ کو قریش کے پاس بھیجنے والے ہیں تاکہ وہ آپ کو قتل کر دیں یہ خبر سن کر) مشرکوں نے حضرت عباس کو چھیڑنا شروع کیا (ان کو غصہ دلاتے تھے کہ تمہارے بھتیجے قید ہو گئے' اب ہمارے قبضہ میں آنے والے ہیں)۔

جَاءُوْا بِاُمُوْرٍ رُبْسٍ - بڑی بڑی کالی کالی آفتیں لے کر آئے (عرب کے باشندے کہتے ہیں)۔

وَاهِيَۃٌ رَبْسَاءُ - یعنی سخت آفت -

رَبِيْسٌ - وہ شخص جس کو مالی یا اور کوئی نقصان پہنچا ہو -

رَبِسَۃٌ - میلی کچیلی قبیح عورت - (جیسے وَسِخَۃ ہے)

رَبْصٌ - انتظار کرنا' برائی یا بھلائی کے لئے' جیسے تَرَبُّصٌ ہے -

اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَّتَرَبَّصَ بِكُمُ الدَّوَائِرَ - وہ تمہارے لئے زمانہ کی گردشوں کا منتظر ہے -

رُبْصَۃٌ - مدت معینہ -

اَلْمَصْعُوْقُ يُتَرَبَّصُ بِهٖ - جو شخص بے ہوش ہو جائے (سکتہ وغیرہ کسی بیماری سے) تو توقف کریں' جلدی سے اس کو دفن نہ کریں -

رَبْضٌ یا رَبْضَۃٌ یا رُبُوْضٌ - بیٹھ جانا' ٹھہرنا' اقامت کرنا' جم جانا' عاجز ہونا -

اِرْبَاضٌ -سخت گرم ہونا' سیراب کرنا' بھاری کر دینا-
فَدَعَابِاِنَاءٍ یُرْبِضُ الرَّهْطَ- پھر ایک برتن منگوایا جو چند آدمیوں کو سیراب کر دے-ان کو بھاری کر کے زمین پر لٹا دے سلا دے-
حَتّٰی تَرْبِضَ الْوَحْشُ فِیْ كِنَاسِهَا- یہاں تک کہ جنگلی جانور اپنے اپنے بھٹ میں جم جائیں (گرمی کی وجہ سے باہر نہ نکل سکیں)-
اِذَا اَتَيْتَهُمْ فَارْبِضْ فِیْ دَارِهِمْ ظَبْيًا- جب تو ان کے پاس پہنچے تو ان کے گھر میں ہرن کی طرح جم جا (یعنی اطمینان سے رہ جیسے ہرن اپنے بھٹ میں جہاں کوئی خطرہ نہ ہو آرام سے رہتا ہے) (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تو ہرن کی طرح ہوشیاری اور چالاکی سے وہاں رہ کیونکہ وہ کافر لوگ ہیں اگر ذرا بھی ڈر ہو تو جھٹ بھاگ جا جیسے کہ ہرن بھاگ جاتا ہے)-
فَفَتَحَ الْبَابَ فَاِذَا شِبْهُ الْفَصِيْلِ الرَّابِضِ- دروازہ کھولا دیکھا تو ایک جانور ہے اونٹ کے بچھڑے کی طرح جو اطمینان سے بیٹھا ہو-
كَرُبْضَةِ الْعَنْزِ یا رِبْضَةِ الْعَنْزِ -بیٹھی ہوئی بکری کے برابر جثہ میں-
رَاٰی قُبَّةً حَوْلَهَا غَنَمٌ رُبُوْضٌ- ایک گنبد دیکھا اس کے گرد بکریاں بیٹھی ہیں-
كَاَنِّیْ عَلٰی ظَرِبٍ وَّحَوْلِیْ بَقَرٌ رُبُوْضٌ- جیسے میں ایک چھوٹے پہاڑ پر ہوں اور میرے آس پاس گائیں بیٹھی ہیں-
لَا تَبْعَثُوا الرَّابِضِيْنَ- ان دونوں قوموں یعنی ترکوں اور حبشیوں کو مت چھیڑو (ان سے خواہ مخواہ جنگ میں سبقت نہ کرو جب تک وہ خود کوئی جارحانہ کاروائی نہ کریں کیونکہ یہ دونوں قومیں سخت خونخوار' جاہل اور وحشی تھیں- ایسے لوگوں کو جنگ پر ابھارنا خوفناک ہے- یہ معاویہ کا قول ہے اور آنحضرتؐ سے مرفوعاً منقول ہے اترکوا الترک ماترکوکم یعنی ترکوں سے مت بولو ان کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں)-

اَلرَّابِضَةُ مَلَائِكَةٌ اُهْبِطُوْا مَعَ اٰدَمَ يَهْدُوْنَ الضُّلَّالَ- رابضہ وہ فرشتے تھے جو حضرت آدمؑ کے ساتھ (دنیا میں) اتارے گئے تھے' وہ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتلایا کرتے تھے-
مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الرَّبَضَيْنِ -منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری ہو دو تھانوں کے بیچ میں (وہ کبھی ادھر جانا چاہتی ہے کبھی ادھر اور درمیان میں ادھڑ رہتی ہے- اسی طرح منافق بھی مذبذب رہتا ہے نہ اس فرقے میں نہ اس فرقے میں) (ایک روایت میں بین الربیضین ہے- یعنی دو گلوں کے (منددں کے) بیچ ہیں-
وَالنَّاسُ حَوْلِیْ كَرَبِيْضَةِ الْغَنَمِ- (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا) لوگ میرے گرد اس طرح تھے جس طرح بکریوں کا مندہ-
اَنَازَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ- میں بہشت کے گرد اس کے لئے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں-
كَانَ يُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ- آنحضرتؐ بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھ لیتے-
مَرَابِضُ جمع ہے مربض کی' وہ جگہ جہاں بکریاں بیٹھتی ہیں-
فَاَخَذَ الْعَتَلَةَ مِنْ شَقِّ الرُّبُضِ- انہوں نے سبل پائے کے کنارے سے لیا-
رُبُضٌ اور رَبَضٌ- پایہ نیو اساسؐ-
لَا يَبِيْتُ عَزَبًا وَّلَهٗ عِنْدَنَا رَبَضٌ- وہ رات کو تنہائی میں کیوں کاٹے ہمارے پاس اس کے لئے گھر والے موجود ہیں (یعنی بیوی- بعض نے کہا ہر ایک آرام دینے والی زوجہ ہو یا ماں یا بہن یا قوت یا معیشت)-
وَاَنْ تَنْطِقَ الرُّوَيْبِضَةُ فِیْ اَمْرِ الْعَامَّةِ- (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ رویبضہ لوگوں کے عمومی کاموں میں رائے دے (اس کو عہدہ اور سرداری ملے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ رویبضہ کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا ذلیل اور پاجی کمینہ آدمی شکم پرور' بخیل اور دوں ہمت-)
اِنَّهُ ارْتَبَطَ بِسِلْسِلَةٍ رَبُوْضٍ اِلٰی اَنْ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ-

انہوں نے اپنے آپ کو بھاری زنجیر سے باندھ دیا (مسجد کے ستون میں بندھے رہے) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا۔

کَانُوْا رِبْضَةً (یمامہ کی جنگ میں کئی قاری صحابہ) ایک ہی جگہ مارے گئے۔

اَقَلُّ مَا یَکُوْنُ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ مَرْبِضُ غَنَمٍ وَّاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ مَرْبَطُ فَرَسٍ - کم سے کم تجھ میں اور قبلہ میں اتنا فاصلہ ہونا چاہئے جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے اور زیادہ سے زیادہ اتنی جگہ میں جس میں گھوڑا باندھا جاتا ہے۔

اَلْمُنَافِقُ اِذَا رَکَعَ رَبَضَ وَ اِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَاِذَا جَلَسَ شَغَرَ - منافق جب رکوع کرتا ہے تو جس طرح بکری بیٹھتی ہے (یعنی صرف ذرا سا سر جھکا دیتا ہے' پیٹھ وغیرہ برابر نہیں کرتا) اور جب سجدہ کرتا ہے تو کوے کی طرح ٹھونگیں لگاتا ہے اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھا کر (یعنی اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

رَبْطٌ - باندھنا' سخت ہونا' قوی کرنا' صبر دینا۔

مُرَابَطَه - دشمن کی گزرگاہ میں بیٹھنا (یعنی مورچہ میں جمے رہنا' گوریلا جنگ کرنا) جیسے رِبَاطٌ۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِهِ وَکَثْرَةُ الْخُطَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذَالِکُمُ الرِّبَاطُ - تکلیف کے وقتوں میں وضو کا پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بہت سے قدم اٹھانا (جب مسجد دور ہو) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی رباط ہے (یعنی جہاد کا ثواب رکھتا ہے) (اصل میں رباط کہتے ہیں جہاد کے لئے مستعد رہنے کو اور گھوڑے باندھنے کو۔ بعض نے کہا رباط اس کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز باندھیں۔ اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ یہ خصلتیں آدمی کو گناہ کی طرف جانے سے باندھ دیتی ہیں اور گناہ کرنے سے باز رکھتی ہیں۔)

اِنَّ رَبِیْطَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَالَ زَیْنُ الْحَکِیْمِ الصَّمْتُ - بنی اسرائیل کے ایک زاہد (درویش جس نے اپنے نفس کو دنیا کی خواہشوں سے باندھ دیا تھا) نے کہا حکیم کی زینت خاموشی ہے (اکثر بلائیں اور آفتیں آدمی پر زبان کی وجہ سے آتی ہیں۔ لہٰذا جس نے سوچ سمجھ کر بات کرنے کا شیوہ اختیار کیا اور بے ہودہ' لایعنی' مضر اور خوفناک بک بک سے احتراز کیا' وہ حکمت کے عمدہ مقصد کو پالیتا ہے

نیا موزد بہائم از تو گفتار
تو خاموشی بیاموز از بہائم[1]

وَکَانَ لَنَا جَارًا وَّرَبِیْطًا - وہ ہمارا ہمسایہ اور ہم سے وابستہ تھا۔

رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا - ایک شبانہ روز (رات اور دن) اللہ کی راہ میں دشمن کی تاک میں رہنا ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے (دوسری روایت میں یوں ہے)۔

خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاهُ - (اقامت دین کے علاوہ) اور کاموں میں ہزار دنوں تک مصروف رہنے سے بہتر ہے (سبحان اللہ' اللہ کے دین کے لئے جدوجہد کی فضیلت اس سے زیادہ اور کیا ہوگی؟ جب دین کے مخالف کی قوت توڑنے کی فکر کرنے میں یہ ثواب اور اجر ہے تو عملاً اس سے زیادہ کرنے میں کس قدر نعم البدل ملے گا؟)

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَرْبَطَهُ - میں نے قصد کیا اس کو باندھ دوں (اور تم سب اس کو دیکھو) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن اور شیطان جب کسی کثیف صورت میں نمودار ہو تو اس کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کو باندھ دینا بھی ممکن ہے۔ اور قرآن میں جو من حیث لا ترونهم آیا ہے وہ اس حال میں ہے جب شیطان اپنی اصلی لطیف حالت میں رہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ ابوہریرہؓ نے شیطان کو دیکھا اور جنگ بدر کے دن بھی اس کو کئی لوگوں نے دیکھا تھا)۔

فَرَبَطْتُ عَلَیْهِ شَرَفًا اَسْتَبْقِیْ نَفْسِیْ - میں ایک ٹیلے پر

---

[1] جانور تجھ سے گفتگو کرنا نہیں سیکھتے تو بھی (اس کے برعکس) جانوروں سے خاموشی سیکھ لے (م)

اس سے پیچھے رہ گیا' آہستہ چلنے لگا' میں اپنی سانس کو سنبھالتا تھا (ایسا نہ ہو کہ برابر دوڑنے سے سانس پھول جائے اور پھر دوڑ ہی نہ سکوں)۔

رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ جس نے گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں (جہاد کی نیت سے) باندھا۔

وَهُوَ فِيْ مُرَابِطٍ لَّهٗ۔ وہ ایک مورچہ میں تھے (عرب کے لوگ کہتے ہیں۔

رَبَطَ لِلْاَمْرِ جَاشَهٗ۔ اس کام کے لئے اس نے اپنا دل باندھ لیا (یعنی مستعد ہو گیا)۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ جو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا باندھے۔

فَذَالِكُمُ الْمُرَابَطَةُ۔ وہی معنی ہیں جو فذالکم الرباط کے اوپر گزر چکے)۔

رَابِطُ الْجَاشِ۔ مضبوط دل والا۔

مَرْبِطٌ اور مَرْبَطٌ۔ جہاں پر گھوڑے باندھے جائیں۔

رِبَاطٌ۔ خانقاہ' فقیروں کی فرودگاہ۔

رَبْعٌ۔ ٹھہرنا' انتظار کرنا' رک جانا' پتھر اوٹھانا۔ زور آزمائی کے لئے چار ٹکڑے کر کے بٹنا۔

اَلَمْ اَذَرْكَ تَرْبَعُ وَتَرْأَسُ۔ کیا میں نے تجھ کو دنیا میں ایسا نہیں چھوڑا تھا کہ تو لوگوں سے لوٹ کا چوتھائی مال لیا کرتا تھا اور ان کی سرداری کیا کرتا تھا (جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ ہر قوم کے سردار لوٹ کھسوٹ کے اموال میں سے چوتھا حصہ اپنے لئے نکال لیتا اور باقی لوٹنے والوں میں تقسیم ہوتا)۔

مِرْبَاعٌ۔ ڈاکوؤں کے سرخیل کا چوتھائی حصہ (عرب لوگ کہتے ہیں عَشَرْتُهُمْ یا اَعْشُرُهُمْ۔ میں ان سے دسواں حصہ لیتا ہوں۔)

اِنَّكَ تَاْكُلُ الْمِرْبَاعَ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَكَ فِيْ دِيْنِكَ۔ تم لوٹ کا چوتھائی مال کھاتے ہو اور تمہارے دین کی رو سے تم کو درست نہیں ہے۔

نَحْنُ الرُّؤُسُ وَفِيْنَا يُقْسَمُ الرُّبُعُ۔ ہم لوگ سردار ہیں اور لوٹ کا چوتھائی حصہ ہی ہم لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَرُبُعُ الْاِسْلَامِ۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا' اس وقت میں اسلام کا چوتھائی حصہ تھا (یعنی میرے علاوہ صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے میں چوتھا شخص تھا)۔

كُنْتُ رَابِعَ اَرْبَعَةٍ۔ میں چار میں سے چوتھا تھا۔

اِذَانْكِسَ فِي الْخَلْقِ الرَّابِعِ۔ جب چوتھے انقلاب میں کچا بچہ پہنچ جائے (یعنی گوشت کا لوتھڑا بن جائے جیسے قرآن میں ہے کہ ہم نے تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر گوشت کے لوتھڑے سے)۔

حَدِّثْ اِمْرَاَةً حَدِيْثَيْنِ فَاِنْ اَبَتْ فَارْبَعْ۔ عورت سے دو بار بات کہہ' اگر جب بھی نہ مانے (نہ سمجھے) تو چار بار کہہ' (ایک روایت میں فاربع ہے باسقاط ہمزہ' یعنی ٹھہر جا' صبر کر' اور اپنے آپ کو بار بار کہہ کر مت تھکا)۔

فَجَائَتْ عَيْنَاهُ بِاَرْبَعَةٍ۔ ان کی آنکھوں کے چاروں کونوں سے (ہر آنکھ میں دو کونے ہیں) آنسو بہنے لگے۔

لَمَّا رُبِعَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّشُلَّتْ يَدُهٗ قَالَ لَهٗ بَاءَ طَلْحَةُ بِالْجَنَّةِ۔ جب حضرت طلحہؓ کے سر کے کونے احد کے دن زخمی ہوئے (کافروں نے آنحضرتؐ پر وار کئے تو طلحہؓ نے اپنے اوپر روکے' آپ کو بچایا) ان کا ہاتھ بھی بے کار ہو گیا۔ (انہوں نے تلواروں کے وار اپنے ہاتھوں پر لئے اور آنحضرت کو بچایا) تو آنحضرتؐ نے فرمایا ''طلحہؓ نے بہشت لے ڈالی' (وہ بہشتی ہو گئے' اب جو ان کو دوزخی سمجھے وہ کمبخت خود ہی دوزخی ہے) (بعض نے ربع کے یہ معنی کہے ہیں کہ ان کو چوتھا بخار آنے لگا۔ بعض نے کہا ان کی پیشانی پر مار لگی)۔

اِرْبَعِيْ عَلٰى نَفْسِكِ۔ (جب سبیعہ اسلمیہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انہوں نے پیغام بھیجنے والوں کا انتظار کیا دوسرے نکاح کی تیاری کی) آنحضرتؐ نے فرمایا) ابھی ٹھہر جا۔ اب اپنے آپ کو آرام دے (عدت کی تکلیف سے تو نجات پا گئی پہلی صورت میں یہ حدیث اس کی دلیل ہو گی جو حاملہ کی عدت بعد الاجلین کہتے ہیں۔ اور دوسری صورت میں ان کی دلیل ہو گی جو کہتے ہیں حاملہ کی عدت وضع حمل ہوتے ہی گزر جاتی ہے جیسے حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ اگر حاملہ اس وقت جنے جب

اس کا خاوند جنازہ پر ہو۔ یعنی ابھی دفن بھی نہ ہوا ہو تب بھی اسے دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے)۔

فَإِنَّهُ لَا يَرْبَعُ عَلَى ظَلْعِكَ مَنْ لَّا يَحْزُنُهُ أَمْرُكَ۔ تیرے لنگڑے پن (یعنی مصیبت اور دکھ) پر وہ مہربانی اور نگرانی نہیں کر سکتا، جس کو تیرے کام کی کوئی فکر نہیں (اس کو تیری مصیبت سے کچھ رنج نہیں ہوتا)۔

اِرْبَعِيْ عَلَيْنَا۔ ہم پر مہربانی کر اور قناعت دے۔

قُلْتُ أَيْ نَفْسُ جُعِلَ رِزْقُكَ كَفَافًا فَارْبَعِيْ فَرَبَعَتْ وَلَمْ تَكُدَّ۔ میں نے کہا، ارے نفس! تجھ کو ضرورت کے موافق تو روزی ملتی ہے لہٰذا قناعت کر، تو اس نے قناعت کر لی اور زیادہ کوشش نہیں کی (محنت اور مشقت اٹھانا چھوڑ دیا)۔

اِرْبَعُوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ۔ اپنے اوپر مہربانی کرو، (آہستہ طور پر اپنے رب کی یاد کرو! چلانے سے کوئی فائدہ نہیں) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ زور سے نعرے لگانا اور اجتماعی طور پر حلقہ باندھ کر ضربات لگانا جس طرح بعض فقرا کا دستور ہے بہتر نہیں ہے) کیونکہ تم اس خدا کو پکارتے ہو جو سننے والا اور رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ کرمانی نے کہا یعنی علم سے)۔

وَيُشْتَرَطُ مَا سَقَى الرَّبِيْعُ وَالْأَرْبِعَاءُ۔ جو نہر کے پانی سے یا نہروں کے پانی سے پیدا ہو اس کی شرط کر لی جائے (کہ اتنی پیداوار مالک زمین لے گا)۔

اَرْبِعَاءُ۔ جمع ہے ربیع کی۔ جیسے انصباء جمع ہے نصیب کی۔

رَبِيْعٌ۔ وہ چھوٹی نالی جو بہہ کر کھیت میں آتی ہے یا باغ میں۔

وَمَا يَنْبُتُ عَلَى رَبِيْعِ السَّاقِيْ۔ جو پانی پلانے والی نالی پر اگے (یہ موصوف کی اضافت ہے، صفت کی طرف یعنی ---- عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ)

فَعَدَلَ إِلَى الرَّبِيْعِ فَتَطَهَّرَ۔ وہ نالی کی طرف مڑ گئے اور طہارت کی۔

كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْأَرْضَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ۔ وہ زمین کو اس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہوتی تھی کرائے پر دیتے تھے (یعنی مالکان زمین، کاشتکار سے اپنی زمین کا کرایہ یہ ٹھہراتا کہ، جس قدر پیداوار نالیوں پر ہوگی، وہ میری ہے اور باقی تیری)۔

وَنُؤَاجِرُهَا عَلَى الرَّبِيْعِ۔ ہم زمین کو نالی کی پیداوار پر اجارہ دیتے تھے۔

كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُوْلِ سِلْقٍ كُنَّا نَغْرِسُهُ عَلَى أَرْبِعَائِنَا۔ ہمارے قریب ایک بڑھیا تھی وہ کیا کرتی کہ جو چقندر ہم اپنی نالیوں پر بوتے ان کی جڑیں لے لیتی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ۔ یا اللہ قرآن کو میرے دل کی ربیع کر دے (جیسے ربیع کا موسم خوش گوار ہوتا ہے، ایسے ہی قرآن میرے دل میں خوش گوار ہو جائے۔ بعض نے کہا ربیع کا موسم پھل پھول اگاتا ہے اور زمین اس میں تر و تازہ ہوتی ہے۔ اس مثال سے مطلب یہ ہے کہ اسی طرح قرآن کی برکت سے میرا دل ایمان کے پھل اور پھول اگائے اور اس کی برکت سے شاداب ہو)۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مُّرْبِعًا۔ اے اللہ ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو ہماری فریاد رسی کرے (ہماری ضرورت رفع ہو جائے ہم کو دانہ چارہ کے لیے دوسرے ملک جانے کی ضرورت نہ رہے یا ایسے ابر سے پانی پلا! جو ربیع کی کاشت اگائے۔ یہ اربع الغیث سے ہے۔ یعنی ابر نے ربیع کی کاشت اگائی)۔

اِنَّهُ جَمَّعَ فِيْ مُتَرَبَّعٍ لَّهُ۔ عمر بن عبد العزیز نے اس مقام میں جمعہ کی نماز پڑھی جہاں وہ ربیع کے دنوں میں اترا کرتے تھے) معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کے لیے شہر کی شرط نہیں ہے)۔

مَالُ مِرْبَعٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں، وہاں بنی حارثہ رہتے تھے۔

مَرْبَعٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ کے قریب۔

لَمْ اَجِدْ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا۔ میں نے اونٹ کا کوئی پاٹھا نہیں پایا، البتہ اچھا خاصا جوان اونٹ جو ساتویں برس میں لگا تھا، مجھ کو ملا (آپ نے فرمایا وہی اس اعرابی کو دیدے جس سے آپ نے ایک بچھڑا قرض لیا تھا) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جانور قرض لے سکتے ہیں اور ادائی میں بہتر مال دینا

مستحب اور افضل ہے' اسی طرح زیادہ دینا جب شرط نہ ہوئی ہو تو سود نہیں ہے) امام ابوحنیفہ نے حدیث کے خلاف جانور کا قرضہ لینا درست نہیں رکھا۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے مگر نسخ کی دلیل کوئی نہیں ہے۔

مُرْبَنِيكَ اَنْ يُّحْسِنُوْا اغِذَاءَ رِبَاعِهِمْ۔ اپنے بیٹوں سے کہہ اونٹ کے بچوں کو اچھی طرح کھلائیں (ان کی ماں کا سب دودھ نہ دوھ لیں بلکہ کچھ بچوں کے لیے بھی ضرور رہنے دیا کریں)۔

رِبَاعٌ جمع ہے رُبَعٌ کی' وہ بچہ جو ربیع میں پیدا ہو یا پہلونٹا بچہ (یعنی پہلی بار کا)۔

تَفَسَّخَ الرُّبَعُ۔ اونٹ کا بچہ تھک گیا (بوجھ نہ اٹھا سکا)۔

كَاَنَّهٗ اَخْفَافُ الرِّبَاعِ۔ گویا وہ اونٹ کے بچوں کے قدم ہیں۔

فَاَعْطَاهُ رُبَعَةً يَتْبَعُهَا ظِئْرَاهَا۔ (ایک شخص نے حضرت عمر سے صدقہ طلب کیا) آپ نے اس کو ایک اونٹ کا پٹھا دیا اس کے ساتھ اس کے ماں باپ بھی۔

اِنَّ بَنِيَّ صِبْيَةٌ صَيْفِيُّوْنَ اَفْلَحَ مَنْ كَانَ لَهٗ رِبْعِيُّوْنَ۔ میرے بچے تو سب گرمی کی پیدائش ہیں (جس موسم میں دانہ اور چارہ کی قلت ہوتی ہے) مبارک ہے وہ جس کے بچے ربیع کی پیدائش میں ہوں۔

اِنَّهَا لَمِرْبَاعٌ مِّسْيَاعٌ۔ وہ پہلونٹی کی اونٹنی ہے یا ربیع کی فصل میں پیدا ہوئی ہے اور اس کی خبر گیری نہ کرو۔ جب بھی خود کو سنبھالے رہتی ہے یا سفر میں جاتی اور آتی ہے (ایک روایت میں مرباع ہے یا تحتیہ سے' اس کا ذکر آگے آئے گا)

هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رَّبْعٍ يا رِبَاعٍ۔ عقیل نے ہمارے لیے کوئی رہنے کا ٹھکانہ (مکان وغیرہ چھوڑا ہے یا سب کچھ فروخت کر کے کھا گئے)۔

مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ۔ گھروں یا مکانات میں سے۔

مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِيْ رَبْعَةٍ اَوْ نَخْلٍ۔ جس کا کوئی (حصہ دار ہو) مکان یا باغ میں یا زمین یا درخت میں۔

وَنَقْبَلُ رُبُوْعَهَا۔ ہم اس کے گھر قبول کریں گے۔

اَرَادَتْ بَيْعَ رِبَاعِهَا۔ حضرت عائشہ نے اپنے گھر بیچنا چاہے۔

اَلشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ اَوْ اَرْضٍ۔ شفعہ کا حق ہر مکان اور باغ اور زمین میں ہوگا (یعنی جائداد غیر منقولہ میں حق ہوگا)۔

ثُمَّ دَعَا بِشَيْءٍ كَالرَّبْعَةِ الْعَظِيْمَةِ۔ پھر ایک برتن منگوایا بڑے ربعہ کی طرح (ربعہ' چوکور برتن)۔

اِنَّهُمْ اُمَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلٰى رَبَاعَتِهِمْ۔ وہ مل کر ایک گروہ ہیں اور اپنی سابقہ حالت پر قائم اور برقرار ہیں (اہل عرب کہتے ہیں"

اَلْقَوْمُ عَلٰى رِبَاعَتِهِمْ وَرِبَاعِهِمْ۔ یعنی لوگ اپنی اصلی حالت پر ثابت اور مستقیم ہیں۔

رِبَاعَةُ الرَّجُلِ۔ اس کی حالت اور کیفیت۔

اِنَّ فُلَانًا قَدِارْتَبَعَ اَمْرَالْقَوْمِ۔ فلاں شخص اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ لوگ اس کو اپنا سردار بنائیں۔

اَلْمُسْتَرْبِعُ لِلشَّيْءِ۔ اس چیز کی طاقت رکھنے والا۔

هُوَ عَلٰى رِبَاعَةِ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم کا سردار ہے۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَّرْبَعُوْنَ حَجَرًا۔ وہ ایسے لوگوں پر گزرے جو (اپنا زور آزمانے کے لیے پتھر اٹھا رہے تھے (اس پتھر کو جو طاقت آزمانے کے لیے اٹھایا جائے۔ مَرْبُوْعٌ یا رَبِيْعَةٌ کہتے ہیں۔)

اَطْوَلَ مَنَ الْمَرْبُوْعِ۔ آنحضرت میانہ قامت سے ذرا بلند تھے' اہل عرب کہتے ہیں۔

رَجُلٌ رَبْعَةٌ یا رَجُلٌ مَّرْبُوْعٌ۔ میانہ قامت مرد۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَبْعَةً۔ آنحضرت میانہ قامت تھے (نہ بہت لمبے نہ بہت پست)۔

مَرْبُوْعُ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ۔ لوگوں میں میانہ قامت سرخی اور سفیدی کی طرف مائل (ایک روایت میں مرفوع الخلق ہے' یعنی معتدل الخلقت)۔

اَغِبُّوْا عِيَادَةَ الْمَرِيْضِ وَاَرْبِعُوْا۔ بیمار کی بیمار پرسی بیچ میں دو دن چھوڑ کر کیا کرو (مثلاً جمعہ کو بیمار پرسی کی' تو ہفتہ اتوار

چھوڑ کر چوتھے دن پیر کو اس کو دیکھنے کے لیے جاؤ)۔

فَلَعُوْا رَبَاعِيَّتَهٗ۔ اس کا وہ دانت اوکھیڑ ڈالا جو سامنے کے دانتوں اور کچلیوں کے بیچ میں ہوتا ہے (یہ چار دانت ہیں' ہر ایک طرف دو دو)۔

وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَّتُهٗ۔ غزوہ احد میں آپ کا وہ دانت ٹوٹ گیا جو ثنایا (سامنے کے دانتوں) اور ناب (کچلی) کے درمیان میں ہوتا ہے (اس دانت کو مردود عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مار کر توڑا۔ جڑ سے نہیں ٹوٹا بلکہ ایک ٹکڑا اس میں سے جدا ہو گیا۔ دوسرے مردود ابن شہاب نے پتھر مار کر آپ کی پیشانی کو زخمی کیا' اللہ کی لعنت ان مردودوں پر جو اپنی بھلائی چاہنے والے کو بھی بدخواہ سمجھتے تھے)۔

تَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ حَسْنَاءَ۔ آپ چار زانو بیٹھے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح خوب نکل آتا (بلند ہو جاتا)۔

يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ۔ چہار شنبہ کا دن (یہ کسرہ با زیادہ فصیح ہے اور فتحہ اور ضمہ بھی مستعمل ہے)۔

اَرْبَعَهٗ عَلَى الْفِطَامِ۔ اس کو دودھ سے روکتی ہوں تا کہ دودھ چھوڑ دے (یعنی اس کا دودھ جلدی سے چھڑانا چاہتی ہوں (حضرت عمر نے پوچھا کیوں' اس نے کہا اس لیے کہ حضرت عمر وظیفہ (تنخواہ) اس وقت مقرر کرتے ہیں جب بچہ کا دودھ چھوٹ جائے۔ یہ سن کر آپ رو دیئے اور فرمایا اللہ اکبر میرے سبب سے کتنے بچوں پر ظلم ہوا ہوگا اور پھر یہ قاعدہ منسوخ کر دیا کہ دودھ چھٹنے کے بعد وظیفہ جاری ہو)۔

اَلنِّسَاءُ لَا يَرِثْنَ مِنَ الرِّبَاعِ شَيْئًا۔ عورتیں گھر' زمین کی وارث نہیں ہوتیں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)۔

رَبِيْعٌ۔ موسم بہار (یعنی اوائل سرما' جیسے خریف اوائل گرما)۔

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ۔ وہ عورت یعنی غیلان) جب سامنے آتی ہے تو چار بل لے کر اور پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بٹوں کے ساتھ (مطلب یہ ہے کہ بہت حسین عورت ہے)۔

يَقَعُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَرَبَاعِيَتَاهُ مِنْ فَوْقٍ وَّاَسْفَلَ۔ وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں گی رباعی دانت لے کر اوپر اور نیچے کے۔

فِي الرَّبَاعِيَّةِ مِنَ الْاَسْنَانِ۔ رباعی دانتوں کی دیت۔

اَرْبَعَةٌ۔ چار مرد۔

اَرْبَعٌ۔ چار عورتیں۔

حُمَّى الرِّبْعِ۔ چوتھا بخار۔

لَمْ يُرَ مُتَرَبِّعًا قَطُّ۔ آنحضرت کو کبھی چار زانو بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا (شاید اس راوی نے نہ دیکھا ہوگا)۔

رَاَى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَأْكُلُ مُتَرَبِّعًا۔ امام ابو عبداللہ کو چار زانو بیٹھ کر کھاتے ہوئے دیکھا (شاید یہ بر بنائے عذر ہوگا یا بیان جواز کے لیے)۔

رَبِيْعَه اور مضر عرب کے دو مشہور قبیلے ہیں۔

رُبَاعَ۔ چار چار۔

يَرْبُوْعٌ۔ جنگلی چوہا۔

لَا تُسْتَاْجَرُ الْاَرْضُ بِالْاَرْبِعَاءِ۔ زمین اس پیدوار پر جو نالیوں پر ہوتی ہے کرایہ نہ دی جائے۔

اَلْاَرْبِعَاءُ اَنْ يُّسَنَّ مُسَنَّاةٌ فَتَحْمِلُ الْمَاءَ اربعا یہ ہے کہ پانی کا ایک کٹہ بنایا جائے وہ پانی کو اونچا کرے' (اور اس سے زمین سینچی جائے)۔ یعنی بند۔

تَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ الْمَرْبُوْعَةَ۔ ان عورتوں سے نکاح کر جو میانہ قامت ہوں۔

رَبْعٌ۔ آرام اور ارزانی میں بسر کرنا' کشادہ ہونا۔

اِرْبَاعٌ۔ اونٹ کو پانی پر چھوڑ دینا' جب چاہے پانی پئے کوئی وقت اس کے لئے مقرر نہ کرنا۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَرْبَعَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَعَشَّشَ۔ شیطان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے' اس نے جھونجھ لگا دیا ہے۔

اِرْبَاعٌ۔ فساد کی نیت سے کہیں ٹھہرنا۔

هَلْ لَّكَ فِيْ نَاقَتَيْنِ مُرْبَعَتَيْنِ سَمِيْنَتَيْنِ۔ تو دو اونٹنیاں پانی پر چھٹی ہوئیں موٹی لیتا ہے۔

رَابِغٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے پاس (مکہ اور مدینہ کے درمیان)۔

رَبْقٌ - باندھ دینا، گرا دینا۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ - جو شخص بالشت برابر جماعت سے الگ ہو گیا (یعنی سنت کو ترک کر کے جماعتی زندگی کی سمت اور اسلام میں اس کی ضرورت اور تاکید کو نظر انداز کیا اور صرف انفرادی زندگی اختیار کی، نظم جماعت کو بے ضرورت سمجھا، ایسے شخص کا حضرت عمرؓ کے فرمان کے بموجب اسلام نامکمل رہا اور اس نے اسلام کی رسی کا پھندا اپنی گردن سے نکال ڈالا۔

رِبْقَةٌ - رسی کا وہ کنڈہ جو جانور کے گلے میں پہنایا جاتا ہے اس کو روکنے کے لئے۔

مترجم کہتا ہے اس مذکورہ بالا حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر اور دین سے پھرے ہوئے لوگوں کی جماعت سے الگ نہ ہونا چاہیئے۔

لَكُمُ الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ مَالَمْ تَأْكُلُوْا الرِّبَاقَ - تم پر اقرار کا پورا کرنا لازم ہے جب تک گردنوں کے پھندوں کو کھا نہ جاؤ (عہد کو گردن کے پھندے سے مشابہت دی اور اس کا کھا جانا عہد کا توڑنا، کیونکہ جانور جب پھندے کو چبا کر کھا جاتا ہے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور بندش سے نکل جاتا ہے)۔

وَتَذَرُوْا أَرْبَاقَهَا فِيْ أَعْنَاقِهَا - اور ان کے پھندے ان کی گردنوں میں چھوڑ دو (پھندوں سے مراد وہ گناہ اور جرائم ہیں جو ان کی گردنوں پر ہوں)۔

أَرْبَاقٌ اور رِبَاقٌ جمع ہے (رِبْقٌ اور رِبْقَةٌ کی۔)

وَاضْطَرَبَ حَبْلُ الدِّيْنِ فَأَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّقَ لَكُمْ أَثْنَاءَهٗ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے) جب دین کی رسی بگڑ گئی تھی اس کے دونوں کنارے تھامے اور اس کے جوڑوں میں تمہارے لئے پھندے دیئے (پھر کوئی اس میں سے نکل نہ سکا) (مطلب یہ ہے کہ جب لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور دین بگڑ رہا تھا تو انہوں نے دین کو سنبھالا، مرتدین سے جنگ کی اور ان کو اسلام پر قائم رکھا)۔

فَمَا وَجَدْتَهٗ مِنْ سِلَاحٍ أَوْثَوْبٍ أُرْتِبِقَ فَاقْبِضْهُ (حضرت علیؓ نے موسیٰ بن طلحہ سے کہا جو باغیوں میں سے ایک شخص تھا) تو ایسا کر کہ لشکر اسلام میں جا اور جو ہتھیار یا کپڑا (تم لوگوں کو) ان کے پاس بندھا ہوا ہو (یعنی انہوں نے تم سے لے لیا ہو) اس کو واپس لے لے (کیونکہ حضرت علیؓ کا فتویٰ یہ تھا کہ مسلمان باغیوں کا مال ان کو واپس ملنا چاہیئے)۔

اَلدِّيْنُ رِبْقَةُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ - دین کیا ہے اللہ کا پھندا ہے زمین میں (جس میں وہ اپنے بندوں کو اٹھائے رہتا ہے)۔

اَللّٰهُمَّ انْزِعْ عَنِّيْ رِبْقَةَ النِّفَاقِ - یا اللہ نفاق کا پھندا مجھ پر سے نکال ڈال (عرب لوگ کہتے ہیں۔

رَبَقْتُ الْجَدْيَ - میں نے بکری کے بچے کے پھندا ڈال دیا۔

رَبْكٌ - ملا دینا، درست کرنا، کیچڑ میں دھکیل دینا۔

اِرْتِبَاكٌ - مل جانا (بمعنی اختلاط)۔

رَبِيْكَةٌ - ایک قسم کا کھانا جو خشک دودھ اور کھجور اور گھی سے بنایا جاتا ہے۔

يَرْكَبُوْنَ الْمَيَاثِرَ عَلَى النُّوْقِ الرُّبْكِ - اہل بہشت کالی اونٹنیوں پر جن پر زمین پوش پڑے ہوں گے سوار ہوں گے۔

رُبْكٌ - جمع ہے اربک کی، یعنی کالا اونٹ۔

تَحَيَّرَ فِي الظُّلُمٰتِ وَارْتَبَكَ فِي الْمُهْلِكَاتِ - اندھیروں میں حیران رہ گیا اور ہلاکتوں میں پڑ گیا (اہل عرب کہتے ہیں۔

اِرْتَبَكَ فِي الْأَمْرِ - جب کوئی کسی آفت میں پھنس جائے اس میں سے نکل نہ سکے۔

اِرْتَبَكَ وَاللّٰهِ الشَّيْخُ - بوڑھا قسم خدا کی پھنس گیا۔

رَبْلٌ - بہت ہونا۔

تَرْبِيْلٌ - ایک قسم کا درخت ہے ربل اس کو بونا، اگانا - بہت ہونا۔

رَبْلٌ - ایک بھاجی ہے جو بہت سبز ہوتی ہے۔

فَلَمَّا كَثُرُوْا وَرَبَلُوْا - جب بہت ہوئے اور پھول گئے (یہ تَرَبَّلَ جِسْمُهٗ سے ماخوذ ہے، یعنی اس کا جسم پھول گیا - ورم کر گیا۔)

فَإِنَّهٗ كَانَ رَبِيْلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - وہ جاہلیت کے زمانے

میں ایک ٹھگ تھا جو اکیلا لوگوں کو لوٹا کرتا تھا-

رَابِلَةُ الْعَرَبِ- عرب کے چوڑ ڈاکو (خطابی نے کہا' رَبْیَلٌ بہ تقدیم بائے موحدہ بر یائے تحتانی مروی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ ریبل ہے یہ تقدیم یائے تحتانی بر بائے موحدہ) (عرب کے لوگ کہتے ہیں)

ذِئْبٌ رِیْبَالٌ اور لِصٌّ رِیْبَالٌ- اکیلا بھیڑیا' اکیلا چور (شیر کو بھی رِیْبَالٌ کہتے ہیں اس وجہ سے کہ وہ اکیلا حملہ کرتا ہے)-

كَاَنَّهُ الرِّيْبَالُ الْهَصُوْرُ- جیسے وہ شیر ہے توڑنے والا پھاڑنے والا-

اَرْبَلُ- ایک شہر کا نام ہے-

رِبَاءٌ یا رُبُوٌّ- بڑھنا' زیادہ ہونا-

رَبْوٌ- سانس پھول جانا' پلنا (جیسے رُبُوٌّ ہے)-

تَرْبِيَةٌ- پالنا' پرورش کرنا-

مُرَابَاةٌ- سود پر روپیہ دینا-

اِرْبَاءٌ- سود لینا-

فَمَنْ زَادَ اَوِاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى- جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا' اس نے سود کا معاملہ کیا-

وَالْفَضْلُ رِبُوًا- زیادہ سود ہے-

مَنْ اَجْبٰى فَقَدْ اَرْبٰى- جس نے کھیت کو اس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچا یا جس نے بیع عینہ کی (جس کو سود خواروں نے ایجاد کر لیا ہے کہ ایک چیز سو روپے کو کسی کے ہاتھ قرض فروخت کی' پھر وہی چیز اسی روپے نقد کو اس سے خرید لی) اس نے سود کا معاملہ کیا-

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ- سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے-

لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ- آنحضرتؐ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس کے کاتب اور شاہد سب پر لعنت کی (قرآن حکیم اور احادیث رسول کریمؐ کی نصوص کی رو سے سود کے معاملات قطعاً حرام ہیں اور اس کا لینا اور دینا دونوں خواہ معاملہ کافر سے ہو یا مسلمان سے' محتاج ہو یا غیر محتاج- اب حنفیہ نے جو کافر حربی سے سود لینا جائز رکھا ہے یا فتاویٰ قنیہ میں جو مرقوم ہے کہ محتاج کو ضرورت کے وقت سود دینا درست ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے)-

فَتَرْبُوْا فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ- وہ پروردگار کی ہتھیلی میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے-

اَلْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ- فردوس بہشت کا اعلیٰ اور بلند مقام ہے (اور عین وسط میں بھی ہے' اس سے معلوم ہوا کہ بہشت کے طبقات دائرے کی شکل میں ہیں)-

رَبْوَةٌ یا رُبْوَةٌ- ٹیلا' ٹبہ-

مَنْ اَبٰى فَعَلَيْهِ الرِّبْوَةُ- جو شخص زکوٰۃ دینے سے انکار کرے اس کو اور زیادہ دینا ہوگا (یعنی زکوٰۃ کے علاوہ جرمانہ کے طور پر اس سے کچھ زیادہ لیا جائے گا) (اس حدیث اور دوسری کئی حدیثوں سے مالی سزا کا مشروع ہونا نکلتا ہے اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے- امام ابن قیم نے کتاب القضاء میں اس مسئلہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ حاکم اسلام سزائے مالی دے سکتا ہے)-

مَنْ اَقَرَّ بِالْجِزْيَةِ فَعَلَيْهِ لِرِّبْوَةٌ- جو شخص زکوٰۃ کے خیال سے (کہ زکوٰۃ دینا ہوگی) مسلمان نہ ہو اس کو اور زیادہ دینا پڑے گا (اس پر جزیہ (ٹیکس) لگایا جائے گا)-

اِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِمْ رُبِيَّةٌ وَلَا دَمٌ- ان کو نہ سود دینا ہوگا نہ جو جاہلیت کے زمانہ میں انہوں نے خون کیا ہے اس کا مواخذہ ہوگا (ایک روایت میں ربیۃ ہے یہ دونوں رباء سے ماخوذ ہیں اور قیاس کی رو سے رُبْوَةٌ کہنا تھا اب رُبِيَّةٌ ایک سکہ کا نام ہے جس کو روپیہ کہتے ہیں- چاندی کا سکہ جو ہندوستان میں رائج ہے)-

لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِّثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ- (انصار نے جنگ احد میں کہا) اگر کسی دن آج کے دن کی طرح ہم کو قریش پر غلبہ ملا تو ہم اس سے زیادہ بدلہ لیں گے- (اس سے دوگنا اور تین گنا ان کے آدمی ماریں گے)-

مَالَكِ حَشْيَاءَ رَابِيَةً- تجھ کو کیا ہوا ہے تیرا دم چڑھ رہا ہے' سانس پھول رہی ہے-

اِلَّا رِبَا مَنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ- جتنا کھانا اوپر سے کم ہوتا جاتا تھا اس سے زیادہ نیچے سے بڑھتا جاتا تھا-

فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً- اس کی سانس پھول جائے گی' (وہ پھونک نہ سکے گا)-

كَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا كَالرَّابِيَةِ- گھر بلند تھا ٹیلہ کی طرح-

رُبْيَةٌ- کے معنی رباء' سود-

اَلرِّبٰوا فِي النَّسِيئَةِ- سود ادھار میں ہوتا (یعنی ان چھ چیزوں میں جن کا ذکر حدیث شریف میں ہے اگر دونوں طرف ناپ اور تول میں برابر ہوں' لیکن ایک نقد ہو دوسرا ادھار- اور جنس ایک ہو تو بھی سود ہوگا جیسے ایک طرف ناپ تول میں زیادہ ہو اور دوسری طرف کم)-

لاَرِبٰوا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ- اگر دونوں طرف نقد انقد ہوں (اور اتحاد جنس کی صورت میں گو وزن یا ناپ برابر نہ ہو) تب بھی سود نہیں ہے (مثلاً کسی نے دس تولہ چاندی ایک تولہ سونے کے عوض فروخت کی اور نقدا نقد دونوں طرف تو وہ سود نہ ہوگا)-

اٰخِرُمَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبٰوا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ- سود کی آیت (الذین یاکلون الربوا) آخر میں اتری ہے (تو اس بنا پر وہ کسی دوسری آیت سے منسوخ نہیں ہو سکتی) اس لئے سود اور جس میں سود کا شبہہ ہو دونوں کو چھوڑ دو-

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قُبِضَ عَنَّا وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِي الرِّبَا بَيَانًا شَافِيًا- (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور سود کے باب میں آپ نے اچھا مفصل طور سے بیان نہیں فرمایا (آپؐ نے چھ چیزوں کا ذکر کیا کہ ان کو مساوی یا نہ وزن پر بیچو- جو زیادہ دے گا یا لے گا اس نے سود دیا اور لیا-

وہ چھ چیزیں یہ ہیں- سونا' چاندی' گیہوں' جو' کھجور' نمک- اب ان چھ چیزوں میں جب ایک ہی جنس ہو تو غیر مساوی وزن پر خرید و فروخت سب کے نزدیک سود ہے باقی چیزوں میں مجتہدوں کا اختلاف ہوا اور اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ ہر ایک نے اپنی عقل سے سود کی ایک علت نکالی' کسی نے قدر و جنس' کسی نے طعم و ثمنیۃ' کسی نے اقتیات اور اذخار جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور محققین اہل حدیث نے یہ کہا کہ ہم کو عقل سے علت نکالنے کی ضرورت نہیں بس جن چیزوں کو شارعؑ نے بیان فرمایا' سود انہی میں منحصر رہے گا- اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے لَا تقولوا هذا حلال وهذ حرام لتفتروا على الله الكذب)

اَرْبَى الرِّبَا اَلْاِسْتِطَالَةُ فِيْ عِرْضِ الْمُؤْمِنِ- سب سے بڑھ کر سود یہ ہے' کسی مسلمان کی ناحق عزت بگاڑنا- (یعنی حق سے زیادہ اس کی بے عزتی کرنا- لیکن عدل و انصاف کی اسلامی حد کے اندر رہتے ہوئے بدلہ لینے کے لئے سعی کی جانی درست ہے تاہم معافی اور درگزر بدلہ چاہنے سے افضل ہے- طیبی نے کہا ناحق کی قید سے وہ عزت بگاڑنا نکل گیا جو حق کے ساتھ ہو- مثلاً مال دار شخص قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی ایک حد تک بدنامی اور بے عزتی کر دینا درست ہے- اسی طرح جھوٹے گواہ کا عیب بیان کرنا اسی طرح حدیث کے راویوں کے معائب بیان کرنا کیونکہ اس میں دین کی حفاظت ہے- بعض نے فاسق معلن' یعنی علی الاعلان فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والوں کی غیبت بھی درست رکھی ہے)-

وَلَا الرُّبَّا- وہ جانور بھی زکوٰۃ میں نہ لیا جائے جس کو دودھ کے لئے گھر میں پالا ہو-

كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فِلْوَهٗ- جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے-

اَلرَّبْوَةُ ذَاتُ قَرَارٍ نَجَفُ الْكُوْفَةِ- ربوہ ذات قرار (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے) کوفہ کا نجف ہے-

اَلرِّبَا رِبْوَانِ يا رِبَا انِ- سود دو قسم کا ہے (ایک کا کھانا درست ہے' دوسرے کا درست نہیں- جس کا کھانا درست ہے وہ یہ ہے کہ تو کسی شخص کے پاس اس نیت سے تحفہ بھیجے کہ وہ اس سے بڑھ کر تجھ کو ہدیہ ارسال کرے- اور جس کا کھانا درست نہیں وہ یہ ہے کہ تو کسی کو دس درھم دے اس شرط پر کہ اس سے زیادہ لے گا)-

قَوَائِمُ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَتَبٌ فِي الْجَنَّةِ-

آنحضرتؐ کے منبر کے پائے بہشت میں پیدا ہوئے تھے۔ (ایک روایت میں رُتَبٌ فِي الْجَنَّةِ ہے یعنی اس کی سیڑھیاں بہشت کی سیڑھیاں ہیں)۔

دِرْهَمٌ رِبًا اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ مَنْ سَبْعِيْنَ زَنْيَةً بِذَاتِ مَحْرَمٍ - سود کا ایک روپیہ لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر بامحرم عورتوں کے ساتھ زنا کرنے سے بڑھ کر گناہ ہے۔

بابُ الراء مع التاء

رَتْبٌ یا رُتُوْبٌ - سخت ہونا' سیدھا ہونا' جم جانا۔

عَيْشٌ رَاتِبٌ - ہمیشہ قائم رہنے والا عیش۔

رَوَاتِبُ - مقررہ سنتیں جو فرضوں کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں یا جو معینہ وقت پر ادا کی جاتی ہیں۔

تَرْتِيْبٌ - ہر چیز کو اپنے ٹھکانے اور مرتبہ پر رکھنا۔

اِرْتَابٌ - سیدھا کھڑا ہونا۔

رَتَبَ رُتُوْبَ الْكَعْبِ - بھالے کی طرح سیدھا کھڑا ہو گیا (یعنی بہادر اور جری دل کا قوی ہے)۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاَحْجَارُ الْمَنْجَنِيْقِ تَمُرُّ عَلٰى اُذُنِهٖ وَمَا يَلْتَفِتُ كَاَنَّهٗ كَعْبٌ رَاتِبٌ - عبداللہ بن زبیرؓ مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے اور منجنیق کے پتھر (جو حجاج ملعون نے کعبہ پر لگائی تھی) ان کے کان پر سے گزرتے تھے' وہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے بھی نہ تھے' ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ایک بھالا سیدھا کھڑا ہو (اس کو حرکت نہ ہو)۔

مَنْ مَّاتَ عَلٰى مَرْتَبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا - جو شخص ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر مرے (حج یا جہاد یا اور دوسری شاق عبادت کرتا ہوا) تو اس کا حشر اسی پر ہو گا (اصل میں مرتبہ کہتے ہیں بلند درجہ کو)۔

مَنْ مَّاتَ فِيْ وَقَفَاتِهَا خَيْرٌ مِّمَّنْ مَاتَ فِيْ مَرَاتِبِهَا (حذیفہؓ نے جس دن حضرت عثمان غنیؓ کو باغیوں نے گھیر لیا تھا یہ کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے) جو کوئی اس کے دم لینے (ٹھہرنے) کے اوقات میں مر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے تنگ و تاریک دشوار گزار راستوں میں مرے (یعنی اس فتنہ کا بار بار جوش ہو گا اور بار بار دھیما ہوتا رہے گا - لہٰذا جو کوئی اس کی کمی کے ایام میں مر جائے وہ اس سے بہتر ہے جو اس کے جوش اور شدت میں مرے۔)

اَلسُّنَّةُ الرَّاتِبَةُ - وہ سنت جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ پڑھی ہے (یعنی فرضوں کے ساتھ)۔

يُصَلِّيْ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْاَيَّامِ - نمازیں دن کی ترتیب سے پڑھے (یعنی پہلے فجر' پھر ظہر' پھر عصر' پھر مغرب اور بعد میں عشا)۔

قَوَائِمُ مِنْبَرِيْ رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ - میرے منبر کے پائے بہشت کے درجے ہوں گے۔

رَتَتٌ یا رُتَّةٌ - توتلا پن۔

رَتٌّ - رئیس' زبردست' قوی - (اس کی جمع رُتُوْتٌ ہے)۔

رَاٰى رَجُلًا اَرَتَّ يَؤُمُّهُمْ فَاَخَّرَهٗ' - آپ نے ایک توتلے شخص کو دیکھا جو لوگوں کی امامت کرتا تھا پھر اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا۔

رَتْجٌ - بند کرنا۔

رَتَجٌ - زبان بند ہو جانا۔

اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فَلَا تُرْتَجُ - آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر بند نہیں کئے جاتے۔

اَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِاِرْتَاجِ الْبَابِ - آنحضرت ﷺ نے دروازہ بند کر دینے کے لئے ہم کو حکم دیا - (عرب کے لوگ کہتے ہیں۔

اَرْتَجْتُ الْبَابَ - یعنی میں نے دروازہ بند کر دیا۔

فَقَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ثُمَّ اُرْتِجَ عَلَيْهِ (انہوں نے نماز پڑھائی) جب ولا الضالین کی قرأت کی تو آگے پڑھنے سے رو کے گئے (آواز بند ہو گئی)۔

رِتَاجٌ - دروازہ کو بھی کہتے ہیں۔

جَعَلَ مَالَهٗ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ - اس نے اپنا مال کعبہ کے دروازے میں رکھ دیا (کعبہ کے لئے وقف کر دیا)۔

كَانَتِ الْجَرَادُ تَاْكُلُ مَسَامِيْرَ رُتُجِهِمْ - ٹڈیاں ان

کے (بنی اسرائیل) کے دروازوں کی کیلیں کھاتی تھیں۔ (اس قدر کثرت سے آئیں کہ دروازوں کی کیلیں تک کھا گئیں)۔

اَرْضٌ ذَاتُ رِتَاجٍ۔ دروازے والی زمین۔

رَاتِجٌ۔ مدینہ میں ایک محل کا نام تھا۔

اُرْتِجَ عَلَی الْقَارِیْ۔ پڑھنے والا روکا گیا (آگے نہ پڑھ سکا)

فَاُرْتِجَ عَلَیْهَا فَقَالَ لَهٗ النَّبِیُّ ﷺ اِبْنُکَ اِبْنُکَ (فاطمہ بنت اسد جناب امیر کی والدہ سے کسی نے پوچھا کہ تمہارا امام کون ہے؟) وہ بند ہو گئیں (کچھ کہہ نہ سکیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، تمہارا بیٹا تمہارا بیٹا (یعنی جناب امیر)۔

رَتْعٌ۔ فراغت کے ساتھ خوب اچھی طرح کھانا پینا۔

اِرْتَاعٌ۔ کھلانا، پلانا، چارہ اگانا۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُرْبِعًا مُرْتِعًا۔ اے اللہ! ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو عام ہو اور خوب چارہ اگائے۔

فَمِنْهُمُ الْمُرْتِعُ۔ ان میں بعض نے اپنے جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیئے۔

فِیْ شَبْعٍ وَّرِیٍّ وَّرَتْعٍ۔ خوب سیری، تازگی، افراط اور ارزانی کی حالت میں۔

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا۔ جب تم بہشت کی کیاریوں پر گزرو تو خوب چرو (خوب کھاؤ پیو یعنی خوب اللہ کی یاد کرو، جو بہشت کی کیاریوں میں چھک کر کھانے پینے کا سبب ہے)۔

مَنْ یَّرْتَعُ حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّخَالِطَهٗ جو محفوظ چراگاہ کے گرد چرے وہ قریب ہے کہ اس کے اندر بھی گھس جائے (یعنی ممنوعات وحرمات اللہ تعالیٰ کی محفوظ چراگاہ ہیں ان کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہئے، جو کوئی حرام کاموں کے نزدیک رہے یعنی مشتبہ کاموں کو اختیار کر لے تو کچھ بعید نہیں کہ وہ حرام اور ناجائز اعمال کا ارتکاب بھی کرنے لگے)

اِنِّیْ وَاللّٰهِ اُرْتِعُ فَاُشْبِعُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو خدا کی قسم چراؤں گا اور سیر ہو کر چراؤں گا (یعنی رعایا کی خوب خبر گیری کروں گا ان کو ہر طرح سے آرام دوں گا)۔

اَسْمَنَنِی الْقَیْدُ وَالرَّتَعَةُ یا وَالرَّتْعَةُ۔ مجھ کو بیڑی اور خوب کھانے پینے نے موٹا کر دیا (یہ غضبان شیبانی نے حجاج کے جواب میں کہا، جب اس نے کہا کہ تو موٹا ہو گیا ہے)۔

فِیْ اَیِّهَا کُنْتَ تُرْتِعُ۔ تو کس رمنہ میں چرائے گا؟ (جہاں کی گھاس جانور چر گئے ہوں یا جہاں کی گھانس ابھی کسی نے نہ چری ہو۔ یہ کنواری اور شوہر دیدہ کی عمدہ تشبیہ آپ نے دی)۔

رَتْقٌ۔ بند کرنا (جیسے فَتْقٌ چیرنا) (اہل عرب فرماں روا اور حاکم کو اس طرح کہتے ہیں:

اَلْفَاتِقُ الرَّاتِقُ۔ یعنی امور ریاست کو کھولنے اور بند کرنے اور کشادہ اور تنگ کرنے والا۔)

وَارْتُقْ فَتْقَنَا۔ ہماری شکستگی اور شگاف کو جوڑ دے (یعنی ہر خرابی کی اصلاح کر دے)۔

رَتَقٌ۔ عورت کی شرم گاہ بند ہونا جس میں دخول نہ ہو سکے۔

رَتْکٌ یا رَتَکٌ یا رَتَکَانٌ۔ اونٹ کا پویہ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر۔

اِرْتَاکٌ اونٹ کا پویہ چلانا (دوڑانا)۔

تُرْتِکَانِ بَعِیْرَیْهِمَا۔ اپنے اونٹوں کو دوڑا ہی رہی تھیں، کداتی ہوئی جا رہی تھیں۔

رَتَلٌ۔ مرتب ہونا، اچھی طرح برابر ہونا (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں:

رَتَلَ الثَّغْرُ۔ دانت برابر ہیں (اونچے نیچے کھونڈے نہیں)۔

کَانَ یُرَتِّلُ اٰیَةً اٰیَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک آیت کو اچھی طرح ٹھہر کر صاف صاف پڑھتے تھے (ہر حرف کو اچھی طرح ادا کرتے تھے (اس طریقہ سے پڑھنے کو ترتیل کہتے ہیں)۔

تَرَتُّلٌ فِی الْقِرَأَةِ۔ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ (ایسے ہی تَرْسِیْلٌ اور تَرَسُّلٌ ہے ان کے بھی یہی معنی ہیں۔)

کَانَ فِیْ کَلَامِهٖ تَرْسِیْلٌ یا تَرْتِیْلٌ (یہ راوی کا شک ہے کہ آیا ترتیل کہا یا ترسیل کہا، مگر معنی دونوں الفاظ کے ایک ہی

ہیں-بعض نے کہا ترتیل یہ ہے کہ ہر ایک حرف کو برابر نکالے اور ترسیل یہ ہے کہ جلدی نہ کرے-

تَرْتِيْلُ الْقُرْاٰنِ حِفْظُ الْوُقُوْفِ وَبَيَانُ الْحُرُوْفِ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) قرآن کی ترتیل یہ ہے کہ وقوف کا خیال رکھے (خصوصاً وقف لازم کا جہاں ٹھہرنا اور سانس توڑ دینا ضروری ہے) اور حرفوں کو برابر ادا کرے (کہ سننے والے کو ہر حرف صاف سمجھ میں آئے) (دوسری روایت میں ہے کہ قرآن کو اشعار کی طرح جلدی جلدی مت پڑھ نہ ریتی کی طرح اس کو پھیلا دے امام جعفر صادق نے فرمایا ترتیل یہ ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر خوش آوازی سے پڑھے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں دوزخ کا ذکر ہے تو اس سے پناہ مانگے اور جب ایسی آیت پر گزرے جس میں بہشت کا ذکر ہے تو اس کا سوال کرے-)

ثُمَّ قَرَأَ الْحَمْدَ بِتَرْتِيْلٍ- پھر سورۂ فاتحہ پڑھے ترتیل کے ساتھ (مجمع البحرین میں ہے کہ جس نے ترتیل کو واجب کہا ہے اس نے ترتیل سے یہ مراد رکھی ہے کہ حرفوں کو اپنے اپنے مخرج سے اس طرح نکالے کہ الگ الگ حرف سنائی دے اور ایک دوسرے میں خلط ملط نہ ہو جائے- میں کہتا ہوں ترتیل کے وجوب میں کیا شک ہے جب اللہ تعالٰی نے فرمایا ورتل القرآن ترتیلا لیکن افسوس ہے ہمارے زمانے کے حافظوں پر تراویح میں قرآن کو اتنی جلدی اور تیزی سے پڑھتے ہیں کہ حرف برابر ادا نہیں ہوتے نہ اوقاف کا خیال رکھتے ہیں-غضب تو یہ ہے کہ بعض جاہل حفاظ وقف لازم پر بھی نہیں ٹھہرتے-اس طرح قرآن پڑھنے یا سننے میں ثواب کی امید تو کجا عذاب کا ڈر ہے اللہ ان لوگوں کو سمجھ دے اس طرح پورے قرآن کو ختم کرنے سے کئی درجہ یہ بہتر ہے کہ الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیں- اور تراویح پڑھنا کچھ فرض نہیں ہے اگر عمدہ قاری خوش الحان میسر ہو سکے تو سبحان اللہ ورنہ بیکار محنت اٹھانا اور وبال مول لینا نری نادانی ہے-)

رَتَمٌ-توڑنا کوٹنا' ناک توڑنا' پیدا ہونا' رتم کھا کر بیہوش ہو جانا (رتم ایک بوٹی ہے اس کا پھول گل خیرو کی طرح اور بیج مسور کی طرح ہوتا ہے)-

فِيْ كُلِّ شَيْءٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى فِيْ بَيَانِكَ عَنِ الْاَرْتَمِ ہر چیز میں صدقہ کا ثواب ہے یہاں تک کہ جس کی زبان شکستہ ہو (اچھی طرح پر بات نہ کر سکے) اس کی طرف سے گفتگو کرنے میں بھی-(نہایہ میں ہے کہ اَرْتَم بہ معنی اَرَتّ ہے-یعنی جو اچھی طرح پر بات نہ کر سکے تو تلا ہو) (ایک روایت میں اَرْثَم ہے ثائے مثلثہ سے' اس کا بیان آگے آئے گا)-

نَهٰى عَنْ شَدِّ الرَّتَائِمِ- آپ نے یادداشت کے لئے انگلیوں میں دھاگے باندھنے سے منع فرمایا-

رَتَائِم (جمع ہے رتیمة کی) وہ دھاگا جو انگلی میں کوئی بات یاد آنے کے لئے باندھا جائے-

فَلَمْ يَرْتِمُوْا- انہوں نے کوئی بات نہیں کی (عرب لوگ کہتے ہیں-

مَارَتَمَ فُلَانٌ بِكَلِمَةٍ- اس نے ایک کلمہ بھی منہ سے نہیں نکالا-

رَتْنٌ-ملانا' خلط ملط کرنا-

مِرْتَنَةٌ اور مُرَتَّنَةٌ- چربی لگائی ہوئی روٹی-

رَتْوٌ- باندھنا' قوی کرنا' لٹکانا' کمزور کرنا' اشارہ کرنا' جیسے رُتُوٌّ ہے' ملانا-

رَاتِيْ- اللہ والا عالم متبحر-

اَلْحَسَاءُ تُرْتُوْا دَالْحَزِيْنِ- ہریرہ' غمگین کے دل کو قوت دیتا ہے (اس کے پینے سے تسلی ہوتی ہے-)

اُدْنِيْ يَافَاطِمَةُ فَدَنَتْ رَتْوَةً ثُمَّ قَالَ اُدْنِيْ يَا فَاطِمَةُ فَدَنَتْ رَتْوَةً- فاطمہ رضی اللہ عنہا نزدیک آ! وہ ایک قدم آگے آئیں- پھر فرمایا' فاطمہ رضی اللہ عنہا نزدیک آ' وہ اور ایک قدم نزدیک آئیں-

يَتَقَدَّمُ الْعُلَمَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِرَتْوَةٍ-اہل علم قیامت کے روز ایک تیر کی مار یا ایک میل یا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے (دوسرے لوگوں سے) آگے ہوں گے-

فَيَغِيْبُ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يَبْدُوْ رَتْوَةً- زمین میں غائب ہو جاتا ہے پھر ایک تیر کی مار پر نمایاں ہوتا ہے-

باب الراء مع الثاء

رَثْأٌ- دودھ کو دہی ڈال کر پھاڑ دینا' گاڑھا کر دینا' ملانا' مارنا' ٹھہر جانا-

رَثِیْئَۃٌ- وہ دودھ جو دہی پر ڈالا جائے یا دہی اس پر ڈالا جائے- اور ہدیہ تحفہ-

اَشْرَبُ التِّیْنَ مِنَ اللَّبَنِ رَثِیْئَۃً اَوْصَرِیْفًا- میں تو ایک قدح دودھ کا (جو بیس آدمیوں کو سیر کر دے) دہی بنا کر یا یونہی تازہ پی جاتا ہوں-

اَلرَّثِیْئَۃُ تَفْثَأُ الْغَضَبَ- تحفہ اور ہدیہ غصے کو توڑ ڈالتا ہے (محبت پیدا کرتا ہے)-

ھُوَ اَشْھٰی اِلَیَّ مِنْ رَثِیْئَۃٍ فُثِئَتْ بِسُلَالَۃٍ تَغْبِ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْوَدِیْقَۃِ- وہ مجھ کو اس دودھ سے بھی زیادہ مرغوب ہے جس کی گرمی ٹھنڈے صاف ستھرے پانی سے توڑی گئی ہو اور سخت گرمی کے دن نصف النہار میں دیا جائے-

رَثٌّ- پرانا خراب خستہ گھر کا سامان-

رَثَاثَۃٌ اور رُثُوْثَۃٌ مصدر ہے- یعنی پرانا ہونا' میلا کچیلا ہونا' بدحال ہونا-

عَفَوْتُ لَکُمْ عَنِ الرِّثَّۃِ- میں نے تم کو خراب خستہ گھر کا سامان معاف کیا (ایک روایت میں عَنِ الرَّثِیْثَۃِ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)-

اِنَّہٗ عَرَّفَ رِثَّۃَ اَھْلِ النَّھْرِ فَکَانَ اٰخِرُ مَابَقِیَ قِدْرٌ- انہوں نے نہروالوں کی بدحالی (مفلسی) بتلائی اخیر میں ایک ہانڈی رہ گئی-

ھٰٓؤُلَاءِ قَدْ اَخْطَرُ وْالَکُمْ رِثَّۃً وَاَخْطَرْتُمْ لَھُمُ الْاِسْلَامَ- ان پارسیوں نے تو خراب خستہ اسباب (دنیا کا سامان) تمہارے پاس رکھا اور تم نے اسلام کا ساعمدہ دین ان کے پاس رکھا (یعنی بجائے اس کے کہ تم ان کو مسلمان بناتے' تم نے دنیا کا خراب خستہ سامان لے کر ان کو اپنے دین باطل پر رہنے دیا تو انہوں نے ایسا کر کے اپنا ناقص سامان خطرے میں ڈالا اور تم نے تو اپنا دین ہی خطرے میں ڈال لیا)-

وَعِنْدَہٗ مَتَاعٌ رَثٌّ وَّمِثَالٌ رَثٌّ- ان کے پاس کم قیمتی (ناقص اور ردی) سامان تھا اور ایک بچھونا بھی خراب کم قیمت-

اِنَّہٗ ارْتُثَّ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَاءَ بِہِ الزُّبَیْرُ یَقُوْدُ بِزِمَامِ رَاحِلَتِہٖ- وہ احد کے دن زخمی پڑے تھے' حضرت زبیر ان کو اونٹنی پر بٹھا کر اس کی مہار کھینچتے ہوئے لے کر آئے- (یہ اِرْتِثَاثٌ سے ہے جس کے معنی زخموں سے چور ہونا اور ناتواں ہو جانے کے ہیں- اسی سے ہے رَثِیْثٌ بمعنی جَرِیْحٌ یعنی زخمی' جو مرنے کے قریب اور زخموں سے چور ہو)-

فَجُمِعَتِ الرِّثَاثُ اِلَی السَّائِبِ- سب خراب خستہ چیزیں سائب کے پاس جمع کی گئیں (یہ جمع ہے رَثٌّ اور رِثَّۃٌ کی)-

اِنَّہٗ ارْتُثَّ یَوْمَ الْجَمَلِ وَبِہٖ رَمَقٌ- وہ جنگ جمل میں زخمی ہوئے پڑے تھے ان میں ذراسی جان باقی تھی-

فَرَاٰنِیْ مُرْتَثَّۃً- مجھ کو شکستہ حال ناتواں کمزور دیکھا-

قِرَاَتِیْ مُرْتَثَّۃٌ- میری قرأت کمزور ہے (یعنی اچھی طرح حروف ادا نہیں ہوتے)-

فَیُجِیْبُہُ الْاَشْقٰی عَلٰی رُثُوْثَۃٍ- وہ بدبخت اپنی کمزوری کے ساتھ یہ جواب دے گا رَثٌّ اور اَرَثَّ ناتواں ہوا کمزور ہوا' ذلیل وخوار ہوا-

رَثْدٌ- تلے اوپر جمانا یا ایک کے پاس ایک رکھنا-

رَثَدٌ- گدلا ہونا-

اِرْثَادٌ- تر زمین تک پہنچنا (جس کو ثری کہتے ہیں)-

اِرْتِثَادٌ بہ معنی رَثْدٌ ہے-

رِثْدَۃٌ- خانہ بدوش لوگ-

ھَلْ لَکَ فِیْ رَجُلٍ رَثَدْتَ حَاجَتَہٗ وَطَالَ اِنْتِظَارُہٗ (ایک شخص نے حضرت عمر کو پکارا اور کہا) کیا آپ ایسے شخص کی سنیں گے' جس کے کام آپ نے تہہ بہ تہہ رکھ چھوڑے ہیں (یعنی اس کی ضرورتیں آپ ٹالتے رہے اور اس کے مطلب جمع ہوتے رہے آپ نے ان کو پورا نہیں کیا) اور مدت سے وہ انتظار کر رہا ہے (کہ آپ کب اس کی سنتے ہیں' اس کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں)-

مَرْثَدٌ-ایک شخص کا نام ہے-

رَثَعٌ-لالچ، حرص، طمع-

رَاثِعٌ-لالچی، دنی، کم ہمت، خسیس، برے لوگوں سے دوستی رکھنے والا-

یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ مُلْقِیًا لِلرَّثَعِ- قاضی ایسا شخص ہونا چاہئے جس نے لالچ کو نکال ڈالا ہو (اس کو روپیہ پیسہ کی طمع نہ ہو-)

رَثْمٌ-توڑنا-

رَثَمٌ گھوڑے کی ناک یا اوپر کے لب پر سفیدی ہونا جو ناک تک پہنچتی ہو-

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَرْثَمُ الْاَقْرَحُ- بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی ناک اور اوپر کے لب پر سفیدی ہو پیشانی پر بھی سفیدی ہو-

بَیَانُکَ عَنِ الْاَرْثَمِ صَدَقَةٌ تو اگر اس شخص کی طرف سے گفتگو کرے جو اچھی طرح بات نہ کرسکتا ہو تو صدقہ کا ثواب ملے گا (یہ رَثِیْمُ الْحَصٰی سے ماخوذ ہے- یعنی وہ کنکریاں جو چلنے والوں کے پاؤں سے ٹوٹ کر باریک ہوگئی ہوں- یا رَثَمْتُ اَنْفَهٗ سے، یعنی میں نے اس کی ناک توڑ کر خون آلود کر دی، گویا اس کا منہ توڑ ڈالا گیا ہے وہ اچھی طرح بات نہیں کرسکتا)-

رَثْوٌ-مردے پر رونا، اس کی خوبیاں بیان کرنا-

رَثَا الْحَدِیْثَ- بات کو یاد رکھا یا اس کو بیان کیا-

رَثْوٌ بہ معنی رَثِیْئَةٌ بھی آیا ہے، اس کے معنی اوپر بیان ہوچکے ہیں-

رَثْیٌ یا رِثَاءٌ یا رِثَایَةٌ یا مَرْثَاةٌ یا مَرْثِیَةٌ مردے پر رونا، اس کی خوبیاں بیان کرنا-

رَثَاْتُهٗ- ہمزہ سے بھی مستعمل ہے، بہ معنی رَثَیْتُهٗ یعنی) میں اس پر رویا-

مَرْثِیَةٌ-اس منظوم کلام کو کہتے ہیں جو کسی متوفی کے حالات اور اس کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے اس پر لوگوں کو رلانے اور رنج دلانے کے لئے کہا جائے-

مَرْثَاةٌ بھی اسی کو کہتے ہیں-

مَرَاثِیْ-اس کی جمع ہے-

اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهٖ اِلَیْکَ مَرْثِیَةً لَّکَ مِنْ طُوْلِ النَّهَارِ وَشِدَّةِ الْحَرِّ- (شداد بن اوس کی بہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس افطار کرنے کے لئے دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اور کہنے لگی، یا رسول اللہ ﷺ) دن کا طول اور گرمی کی شدت دیکھ کر میرا دل دکھ گیا اس لئے میں نے یہ پیالہ بھیجا (کہ آپ اس سے روزہ افطار کریں تاکہ سارے دن کی بھوک اور پیاس کا ازالہ ہوسکے) (یہ رَثٰی لَهٗ سے ماخوذ ہے- یعنی اس پر رحم کیا، مہربانی کی یا اس کا حال دیکھ کر دل دکھ گیا، رقت طاری ہو گئی- بعض نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا- مَرْثَاةٌ لَّکَ کیونکہ اہل عرب زندہ شخص کے لئے اس طرح کہتے ہیں رَثَیْتُ لَهٗ رَثْیًا وَّمَرْثَاةً اور مردہ کے لئے کہتے ہیں رَثَیْتُهٗ مَرْثِیَةً- کذافی النہایۃ)

نَهٰی عَنِ التَّرَثِّیْ- آپ نے میت پر رونے سے اس پر نوحہ کرنے سے منع فرمایا-

فائدہ: ہم اہل حدیث حضرات اس حدیث کے بموجب بھی اور اس حدیث کے تحت بھی، جس میں آنحضرتؐ نے فرمایا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہئے، امام حسین علیہ السلام کے غم میں مجلس مرثیہ خوانی اور نوحہ اور بکاء کو جیسے امامیہ کے یہاں ہوتا ہے، ناجائز جانتے ہیں، یہ نہیں کہ ہم امام حسین علیہ السلام سے محبت اور الفت نہیں رکھتے اہل حدیث تو اپنے پیغمبرؐ کے عاشق ہیں اور پیغمبر کے عشق کی وجہ سے آپ کے اہل بیت اور صحابہ سے بھی دلی محبت رکھتے ہیں وکفٰی باللہ شہیدا- پیغمبر صاحب اور آپ کے اہل بیت کرام علیہ السلام کی محبت یہ ہے کہ آپ کے ارشاد پر جان اور مال نثار کریں، آپ کی پیروی کو ہر شخص کی پیروی پر مقدم جانیں، افعال اور اقوال اور عادات اور خصائل میں آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی متابعت کرتے رہیں، اگر عمل اس طرح پر نہ ہو تو یہ ادعائے محبت، مثلاً مجلس میلاد کرانا یا مجلس عزا اور مرثیہ خوانی کرانا آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا-

یَرْثِیْ لَهٗ- آنحضرتؐ (سعد بن خولہ کے لئے) رنج کرتے

تھے (کہ باوجود ہجرت کے وہ مکہ میں مر گئے یا مکہ میں بلا عذر ٹھہر گئے)-

رَثَا النَّبِیُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ آنحضرتؐ نے سعد بن خولہ پر رنج کیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے ان کا مرثیہ کہا' ان کے مناقب بیان کئے- کرمانی نے کہا کیونکہ یہ منع ہے- میں کہتا ہوں کہ میت کے محاسن اور مناقب بیان کرنا نظم میں یا نثر میں منع نہیں ہے- حضرت فاطمہ زہراؓ نے آنحضرت کا مرثیہ کہا:

ماذا علی من ثم تربة احمد
ان لایشم مدی الزمان غوالیا
صبت علی مصائب لوانها
صبت علی الایام صرن لیالیا

منع یہ ہے کہ رنج کی محفل کرے لوگوں کو رونے رلانے پر برا نگیختہ کرے' جیسے امامیہ کیا کرتے ہیں)-

باب الراء مع الجیم

رَجَبٌ- شرم کرنا' پھینک کر مارنا' ڈرنا' بڑائی کرنا-

رَجِبَ- گھبرانا' شرم کرنا-

اَنَا جُذَیْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَیْقُهَا الْمُرَجَّبُ میں اس کی ٹاٹ (ٹنی) ہوں جس سے خارشت رفع کی جاتی ہے اور میں ہی اس کے کھجور کا وہ درخت ہوں جس کے گرداڑان بنائی جاتی ہے (اس خیال سے کہ کہیں لمبائی یا میوے کے بوجھ کے سبب وہ گر نہ پڑے- بعض نے کہا ترجیب یہ ہے کہ ایک دوشاخہ لکڑی لے کر درخت کو اس پر ٹکا دیں- بعض نے کہا درخت کی شاخیں اور پتے باندھ دینا تا کہ ہوا سے اس کو نقصان نہ پہنچے- بعض نے کہا درخت کے گرد کانٹوں کی باڑ لگانا- تا کہ کوئی اس کا میوہ نہ کھا سکے- بعض نے کہا ترجیب سے تعظیم مراد ہے) اہل عرب کہتے ہیں-

رَجَبَ فُلَانٌ مَوْلَاهُ- اس نے اپنے مالک کی تعظیم کی (اسی نسبت سے رجب کا مہینہ رجب کہلاتا ہے- کیونکہ عرب اس کی تعظیم کرتے تھے)-

رَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادیٰ وَشَعْبَانَ- قبیلہ مضر کا رجب جو جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان میں ہوتا ہے (مضر کا قبیلہ رجب کی بہت عظمت کیا کرتا تھا تو یہ مہینہ ان ہی کی طرف منسوب ہو گیا- اور یہ جو فرمایا کہ جمادی الآخر اور شعبان کے درمیان اس سے مطلب یہ ہے کہ اصل میں رجب کا مہینہ وہی ہے نہ کہ وہ جس کو اہل عرب آگے یا پیچھے کر کے خواہ مخواہ رجب قرار دیتے)-

هَلْ تَدْرُوْنَ مَاالْعَتِیْرَةُ هِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِیَّةَ- تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہ قربانی ہے جس کو رجب کے مہینے میں کرتے ہیں تم اس کو رجبی کہتے ہو-

اَلَا تُنَقُّوْنَ رَوَاجِبَكُمْ- تم اپنی گھائیاں صاف نہیں کرتے-

رَوَاجِبُ- انگلیوں کی گرہیں اندر کی طرف- اور براجم اوپر کی طرف کی گرہیں- (یہ رَاجِبَةٌ یا رُجْبَةٌ کی جمع ہے)-

رَجَبٌ نَهْرٌفِی الْجَنَّةِ- رجب ایک نہر ہے بہشت میں (اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے)-

رَجٌّ- ہلانا' حرکت دینا' ہلنا' بنانا' روکنا-

مَنْ رَكِبَ البحر اِذَا ارْتَجَّ فقد بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ- جو شخص جوش مارتے وقت (طغیانی کے موسم میں) سمندر میں سوار ہوا اس کی حفاظت کا ذمہ جاتا رہا (کیونکہ اس نے دیدہ و دانستہ ایک خوفناک اقدام کیا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا- ایک روایت میں اَرْتَجَ ہے مگر یہ محفوظ نہیں ہے- نہایہ میں ہے اگر محفوظ ہو تو یہ اِرْتَاجٌ سے ہو گا بند کرنے کے معنی میں- یعنی جب سمندر اپنی طغیانی کے سبب سوار ہونے کا سلسلہ بند کر دے)-

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا- جب زمین زور سے ہلا دی جائے' خوب زور سے-

فَتَرْتَجُّ الْاَرْضُ بِاَهْلِهَا- (جب صور پھونکا جائے گا) تو زمین اپنے لوگوں سمیت (جو اس پر رہتے ہیں) خوب ہلے گی (سخت زلزلہ ہو گا)-

لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَجَّتِ الْمَكَّةُ بِصَوْتٍ

غالِ- جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو شہر مکہ ایک بلند آواز کے ساتھ ہل گیا (یعنی زلزلہ کے ساتھ ایک زور کی آواز بھی سنائی دی)-

اَمَّا شَیْطٰنُ الرَّوْھَةِ فَقَدْ کُفِیْتُهٗ بِصَعْقَةٍ سَمِعْتُ لَهَا وَجْبَةَ قَلْبِهٖ وَرَجَّةَ صَدْرِهٖ- روہہ (وہ گڑھا جو پہاڑ میں ہوتا ہے اور جس میں صاف پانی جمع ہو جاتا ہے بعض نے کہا ٹیلے کی چوٹی) کا شیطان اس سے تو میں بے فکر ہو گیا' اس کو ایک شدید چیخ پہنچی' میں نے اس چیخ کی وجہ سے اس کے دل کا خفقان اور اضطراب سنا' اس کے سینے کی دھک دھک سنی (یہ جناب امیرؓ نے معاویہؓ کے بارے میں فرمایا جب جنگ صفین میں معاویہؓ کے لوگوں کو شکست ہوئی اور وہ تحکیم کے خواستگار ہوئے- شیطان کے معنی شریر کے ہیں عرف میں اکثر شریر آدمی کو شیطان کہہ دیتے ہیں' اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علیؓ معاویہؓ کو کافر جانتے تھے- کیونکہ دوسری روایت میں خود معاویہ اور ان کے طرف داروں کو فرماتے ہیں اخواننا بغوا علینا- مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ معاویہؓ اور عمرو بن عاص دونوں باغی اور سرکش اور شریر تھے اور ان دونوں صاحبوں کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہرگز روا نہیں' بلکہ صرف صحابیتؓ کا لحاظ کر کے ان کے ذکر کو سب وشتم سے پاک رکھنا ہی کافی ہے)-

فَرَجَّ الْبَابَ رَجًّا شَدِیْدًا- اس نے دروازے کو خوب زور سے کھٹکھٹایا-

اَلنَّاسُ رَجَاجٌ بَعْدَ هٰذَا الشَّیْخِ- (حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا) اس شیخ یعنی میمون بن مہران کے علاوہ باقی لوگ جاہل اور کندۂ ناتراش ہیں-

رَجَاجٌ- کہتے ہیں دبلی اور لاغر بکریوں کو اور عام کمزور کم قدر لوگوں کو)-

اِنَّ الْقَلْبَ لَیَرُجُّ فِیْمَا بَیْنَ الصَّدْرِ وَالْحَنْجَرَةِ حَتّٰی یُعْقَدَ عَلَی الْاِیْمَانِ فَاِذَا عُقِدَ عَلَی الْاِیْمَانِ قَرَّ- دل سینہ اور گلے کے درمیان اچھلتا رہتا ہے (حرکت اور اضطراب کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ ایمان کی گرہ اس میں لگ جائے جب ایمان کی گرہ لگ جاتی ہے اس وقت قرار پکڑتا ہے (اس کا اضطراب رفع ہوتا ہے- اس حدیث کی قدر وہی سمجھتا ہے جس کو اللہ تعالٰی نے حکمت سے کچھ بہرہ اندوز فرمایا ہے' بات یہ ہے کہ بے ایمان کے دل کو مطلقاً سکون نہیں ہوتا ہر وقت گھبراتا رہتا ہے' دنیا کی فکریں کیا کم ہیں وہ ہر ایک برے نتیجے کو اپنی سوءِ تدبیر کی وجہ سے خیال کرتا ہے پھر دوسری تدبیر کرتا ہے- اسی طرح ان تدبیروں میں غلطاں اور پیچاں رہ کر ساری عمر پریشان رہتا ہے- اس کو خداوند کریم اور اس کی تقدیر پر تو اعتماد ہوتا نہیں' اگر دنیا کی فکریں نہ ہوں تو یہی تردد کیا کم ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ مبادا ایسا نہ ہو کہ عذاب دائمی میں گرفتار ہوں- برخلاف ایمان دار کے کہ اس کا بھروسا ہر حال میں خداوند کریم پر ہوتا ہے اور اس کے رحم وکرم کا امیدوار رہتا ہے' دنیا کی فکریں اس کے نزدیک ایسی بے حقیقت اور بے وقعت ہو جاتی ہیں کہ ذرا بھی اس کے دل پر اثر نہیں کرتیں' وہ دنیا کو محض فانی اور چند روزہ سمجھ کر اس کی تکالیف پر کچھ خیال نہیں کرتا اور آخرت کے دائمی عیش وعشرت کا خیال کر کے ہر وقت خوش اور مگن رہتا ہے)-

رُجُوْحٌ یا رَجْحَانٌ- غالب ہونا' بڑھ جانا' زیادہ ہونا' وزن دیکھنا' بھاری ہونا' حلیم اور بردبار ہونا-

تَرْجِیْحٌ اور اِرْجَاحٌ- زیادہ رہنا ایک کو دوسرے پر مقدم رکھنا-

رَاجِحٌ- جو زیادہ ہو یا غالب ہو یا قوی ہو یا مقدم ہو-

مَرْجُوْحٌ- جو کم ہو یا مغلوب ہو یا موخر ہو یا ضعیف ہو-

اِنَّهَا کَانَتْ عَلٰی اُرْجُوْحَةٍ- حضرت عائشہؓ (زفاف سے پہلے) ایک رسی پر جھول رہی تھیں-

اُرْجُوْحَةٌ اور مَرْجُوْحَةٌ - وہ رسی جس کے دونوں کنارے ایک بلند جگہ پر باندھ دیئے جاتے ہیں اور بچے اس پر جھولتے ہیں- (مجمع البحرین میں ہے یا وہ لکڑی جس کے بیچ کا حصہ اونچی جگہ پر رکھتے ہیں اور دونوں کناروں پر دو بچے بیٹھ کر اس پر جھولتے ہیں)-

اِرْجِحْنَانٌ- جھک جانا' مائل ہونا' بھاری ہونا-

فِیْ حُجُرَاتِ الْقُدْسِ مُرْجَحِنِّیْنَ- پاکیزہ حجروں میں جھکے ہوئے-

وَارْجَحَنَّ بَعْدَ تَبَسُّقٍ - اونچا ہونے کے بعد پھر جھک گیا (پانی کے بوجھ سے)۔

رَجْرَجَةٌ - ہلنا، مضطرب ہونا، بےقرار ہونا۔

رِدْفٌ رَجْرَاجٌ - وہ سرین جو چلتے میں ہلتا رہے۔

رَجْرَاجَةٌ - وہ عورت جس کا گوشت تھل تھل ہوتا ہو۔

كَتِيْبَةٌ رَجْرَاجَةٌ - بڑا جھنڈا لشکر۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ كَرِجْرِجَةِ الْمَاءِ الْخَبِيْثِ يا كَرِجْوَارَةِ الْمَاءِ الْخَبِيْثِ - قیامت ان ہی لوگوں پر قائم ہوگی جو سب لوگوں میں بدتر ہوں گے، پلید پانی کی کیچڑ کی طرح۔

رِجْرِجَةٌ - حوض کا وہ پانی جو آخر میں رہ جاتا ہے گدلا کیچڑ ملا ہوا۔

نَصَبَ قَصَبًا عَلَّقَ عَلَيْهَا خِرَقًا فَاتَّبَعَهٗ رِجْرِجَةٌ مِّنَ النَّاسِ - ایک سینٹھا (بانس) کھڑا کر کے اس پر چیتھڑے لٹکا دیے پھر چند پاگل بےوقوف لوگ اس کے ساتھ ہو گئے (یعنی یزید بن مہلب کے ساتھ)۔

رَجْزٌ - وہ منظوم کلام پڑھنا، جس کے سب مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں یا دو دو مصرعہ ایک قافیہ پر ہوں۔

اُرْجُوْزَةٌ - قصیدہ یا منظوم کلام۔

تَرْجِيْزٌ بہ معنی رَجْزٌ ہے۔

تَرَجُّزٌ - رجز پڑھنا، پے در پے گرجنا، دیر سے حرکت کرنا۔

تَرَاجُزٌ - قصیدہ یا بیت بازی کرنا۔

رَاجِزٌ - رجز بنانے والا۔

لَقَدْ عَرَفْتُ الشِّعْرَ رَجْزَهٗ وَهَزَجَهٗ وَقَرِيْضَهٗ فَمَا هُوَ بِهٖ (جب قریش نے آنحضرت کو شاعر کہا تو ولید بن مغیرہ کہنے لگا) میں تو شعر کی ایک قسم رجز اور ہزج اور قریض سب پہچانتا ہوں مگر یہ کلام (یعنی قرآن) شعر نہیں ہے (رجز شعر کی ایک بحر ہے جو میدان جنگ میں پڑھی جاتی ہے)۔

مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ - جو شخص قرآن کو تین دن سے کم میں ختم کرے وہ رجز پڑھنے والا ہے (اس کو تلاوت قرآن کا ثواب نہ ہوگا - رجز کو اس بارے میں یوں خاص کیا گیا کہ وہ زبان پر بہ نسبت قصیدے کے ہلکی ہوتی ہے اور جلد پڑھی جاتی ہے)۔

كَانَ لَهٗ فَرَسٌ يُّقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ - آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو ''مرتجز'' کہا کرتے (چونکہ وہ خوش آواز تھا)۔

اِنَّ مُعَاذًا اَصَابَهُ الطَّاعُوْنُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لَا اَرَاهُ اِلَّا رِجْزًا اَوْ طُوْفَانًا - معاذؓ کو طاعون کی بیماری ہوئی تو عمرو بن العاصؓ کہنے لگے میں تو اس کو عذاب یا طوفان سمجھتا ہوں۔

رِجْزٌ - (بہ کسرۂ را) عذاب اور گناہ، بلا اور مصیبت۔

رِجْزُ الشَّيْطٰنِ - شیطان کا وسوسہ، احتلام۔

كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ - صحابہ رجز پڑھا کرتے تھے (یعنی کام اور مشقت اور سفر کی حالت میں، کیونکہ رجز پڑھنے سے محنت کا اثر کم ہو جاتا ہے - غزوۂ خندق میں صحابہؓ نے رجز پڑھا اور آنحضرتؐ سے بھی منقول ہے - حربی نے کہا آنحضرتؐ کی زبان پر وہی رجز جاری ہوئی، جو منہوک یا مشطور تھی، اور خلیل نے اس کو شعر میں داخل نہیں کیا ہے، میں کہتا ہوں شعر میں شاعر کا قصد اور ارادہ بھی شرط ہے اور جو کلام بے اختیار موزوں نکل جائے اس کو شعر نہیں کہتے، جیسے قرآن کی کئی آیتیں موزوں ہیں مگر وہ شعر نہیں ہیں - اور آنحضرت علیہ السلام نے کبھی پوری ایک بیت نہیں پڑھی، پہلا مصرعہ پڑھا تو دوسرا چھوڑ دیا، دوسرا پڑھا تو پہلا چھوڑ دیا - مثلاً لبید کا یہ مصرعہ پڑھا ''اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَاخَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ'' اور دوسرا ''وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ'' چھوڑ دیا اور طرفہ کا دوسرا مصرعہ ''وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ'' پڑھا اور پہلا مصرعہ ''سَتُبْدِيْ الْاَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا'' چھوڑ دیا)

اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ - طاعون ایک عذاب ہے (یعنی بنی اسرائیل پر عذاب کے طور پر بھیجا گیا تھا جب انہوں نے حق تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی تھی، ایک ساعت میں ان کے چوبیس ہزار آدمی مر گئے مگر مسلمانوں کے لئے وہ عذاب نہیں ہے بلکہ شہادت ہے، جس طرح دوسری روایت میں مذکور ہے)۔

رُجزٌ - پلیدی، بتوں کی پرستش یا عذاب کا سبب -

رِجْسٌ یا رَجَسٌ یا رَجِسٌ - پلیدی نجاست گناہ کا وہ کام جس پر عذاب ہو، برا کام، حرام، لعنت، کفر (کلیات میں ہے کہ رجس اور نجس دونوں ہم معنی ہیں - لیکن رجس کا استعمال اکثر اس پلیدی پر ہوتا ہے جو طبعاً پلید ہو اور نجس کا استعمال اکثر اس پر ہوتا ہے جو عقل یا شرع کی رو سے پلید ہو) -

رَجْسٌ - اونٹ کا آواز کرنا، گرجنا -

اِرْجَاسٌ - پانی کا اندازہ کرنا، مرجاس سے یعنی پتھر سے جو کنویں میں ڈالا جاتا ہے -

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر ناپاک پلید سے (فراء نے کہا جب نجس کا لفظ شروع میں استعمال کرتے ہیں اور رجس کا لفظ اس کے ساتھ نہیں لاتے تو نجس بہ فتحہ نون اور جیم کہتے ہیں اور جب رجس کا لفظ پہلے لاکر اس کے بعد نجس لاتے ہیں تو بکسرۂ جیم استعمال کرتے ہیں -

مجمع البحرین میں ہے کہ یہاں نِجْسٌ بہ سکون جیم اور کسرۂ نون پڑھنا چاہئے بروزن رِجْسٌ کیونکہ رِجْسٌ کے بعد اس کا استعمال اسی طرح ہوتا ہے) -

نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَوْثَةٍ وَّقَالَ اِنَّهَا رِجْسٌ - آنحضرتؐ نے گھوڑے یا گدھے یا خچر کی لید سے استنجا کرنے کی منع فرمایا اور کہا وہ ناپاک ہے (باقی حلال جانوروں کا گوبر اور پیشاب پاک ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے) ایک روایت میں رِكْسٌ ہے معنی وہی ہیں -

لَمَّا وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِرْتَجَسَ اَيْوَانُ كِسْرٰى - جب آنحضرتؐ پیدا ہوئے تو کسریٰ (بادشاہ ایران) کا محل لرز گیا (اس میں ایسا لرزہ ہوا کہ آواز سنائی دی گویا یہ اشارہ تھا ایران والوں کی حکومت ختم ہونے کا اور مسلمانوں کی حکومت وہاں قائم ہونے کا) -

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ رِجْسًا اَوْ رِجْزًا - جب تم میں کوئی نماز پڑھ رہا ہو پھر پلیدی کا گمان پیدا ہو (یعنی حدث ہونے کا) تو نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بدبو نہ پائے (کیونکہ جب آواز سنی یا بدبو پائی اس وقت حدث کا یقین ہوگا اور جب تک حدث کا یقین نہ ہو جائے، نماز نہ چھوڑے اس حدیث سے ہزاروں دین کے مسئلے نکلتے ہیں اور ایک کلی قانون فقہ کا معلوم ہوتا ہے کہ یقینی امر کا زوال شک اور گمان سے نہیں ہوسکتا) -

رَجِسَ - برا کام کیا -

يَنْهٰى عَنِ النَّرْجِسِ (روزے میں) نرگس کا پھول سونگھنے سے منع کرتے تھے --- شَمُّوا النَّرْجِسَ وَلَوْ فِى الْيَوْمِ مَرَّةً وَّلَوْ فِى الشَّهْرِ مَرَّةً وَّلَوْ فِى السَّنَةِ مَرَّةً وَّلَوْ فِى الْعُمْرِ مَرَّةً - نرگس کا پھول سونگھو ہر دن میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار یہ نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار (کیونکہ دل میں ایک دانہ ہے جنون اور جذام اور برص کا اور اس کو نرگس ہی کاٹتا ہے) -

رَجْعٌ - پھیر دینا (جیسے مرجع ہے) -

رُجُوْعٌ - لوٹنا -

تَرْجِيْعٌ - انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا یا کہنا -

رَجْعٌ - گڑھے کا پانی، خط کا جواب، گوبر، طاعون، بارش -

فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ - (اگر مال میں دو شخص شریک ہوں تو وہ برابر برابر (اپنے حصے کے موافق) دوسرے شریک پر رجوع کر لیں (مثلاً ایک کی چالیس گائیں دوسرے کی تیس ملی جلی تھیں، اور تحصیلدار نے چالیس کے بدلے ایک مسنہ لیا اور تیس کے بدل ایک تبیعہ، تو مسنہ والا ۳/۷ ۱ اپنے شریک سے اور تبیعہ والا ۴/۷ اس سے مجرا لے، اگر تحصیلدار نے ایک شریک سے ظلماً کچھ لے لیا تو ظلمی مال کا حصہ اپنے شریک سے مجرا نہیں لے سکتا نہایہ میں ہے کہ تراجع کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ دو شخصوں میں چالیس بکریاں مشترک ہوں، ہر ایک کی بیس بیس بکریاں ہوں اور ہر شریک اپنی بکریوں کو علیحدہ علیحدہ پہچانتا ہو - اب تحصیلداران میں سے ایک بکری لے لے تو جس شریک کی بکری لی گئی ہو، وہ اس کی آدھی قیمت دوسرے شریک سے مجرا لے) -

اِنِّىْ اِرْتَجَعْتُهَا بِاِبِلٍ فَسَكَتَ - (آنحضرت علیہ السلام نے زکوٰۃ کے جانوروں میں ایک اونچے کوہان والی عمدہ اونٹنی

دیکھی تو تحصیلدار سے پوچھا یہ اونٹنی کیسے آئی' تم نے کس صورت سے لی؟ کیونکہ تحصیل دار کو زکوٰۃ میں اوسط درجہ کا مال لینا چاہئے نہ کہ عمدہ چھانٹ کر؟ تو اس نے عرض کیا) میں نے زکوٰۃ کے جانوروں کو بیچ کر یہ اونٹنی خریدی ہے تو آپ خاموش ہو گئے (نہایہ میں ہے کہ "ارتجاع" یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر ایک عمر کا جانور واجب الادا ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار اس کے بدلے دوسری عمر کا جانور لے اور زیادتی اور کمی اس کو مجرا دے)۔

كَيْفَ تَشْكُوْنَ الْحَاجَةَ مَعَ اجْتِلَابِ الْمَهَارَةِ وَارْتِجَاعِ الْبِكَارَةِ۔ (بنی تغلب کے لوگوں نے معاویہؓ سے قحط اور گرانی کی شکایت کی تو انہوں نے کہا) تم کیسے اپنی محتاجی کا شکوہ کرتے ہو' تم تو گھوڑوں کے بچھیرے نکالتے ہو' ان کو بیچ کر جوان جوان اونٹ خریدتے ہو۔

رَجْعَةُ الطَّلَاقِ۔ طلاق کے بعد خاوند کا اپنی عورت سے پھر مل جانا بغیر نیا عقد کرنے کے۔

فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ۔ بلال رات رہے سے اذان دیدیتا ہے اس لئے کہ جو کوئی تم میں سے (تہجد کی) نماز پڑھ رہا ہو اس کو لوٹا دے (وہ تھوڑی دیر سو رہے یا سحری کھالے روزہ رکھنے کے لئے) اور جو کوئی تم میں سو رہا ہو اس کو جگا دے (تہجد پڑھنے کے لئے یا سحری کھانے کے لئے) (نہایہ میں ہے کہ قَائِمَكُمْ منصوب ہے اور مفعول ہے لیرجع کا اور یرجع لازم اور متعدی دونوں طرح آیا ہے۔ یہاں متعدی ہے تا کہ يُوْقِظَ نَائِمَكُمْ کا جوڑ ہو جائے۔ کرمانی نے کہا قَائِمُكُمْ مرفوع اور منصوب دونوں ہو سکتا ہے' مرفوع رجوع سے اور منصوب رجع سے تو مرفوع کی صورت میں ترجمہ اس طرح ہوگا" اس لئے کہ جو کوئی نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ جائے گا)۔

كَانَ يُرَجِّعُ يَوْمَ الْفَتْحِ۔ آنحضرتؐ فتح مکہ کے دن قرأت میں ترجیع کرتے تھے۔ (یعنی ایک ایک آیت کو دو دو بار تین تین بار پڑھتے تھے) (بعض نے کہا ترجیع سے مراد آواز کو دراز کرنا ہے' چونکہ آپ اس وقت اونٹ پر سوار تھے' لہٰذا اس کی حرکت سے آواز میں امتداد پیدا ہو گیا)۔

تَرْجِيْعُ الْأَذَانِ۔ اذان کی ترجیع (وہ یہ ہے کہ شہادتین کو پہلے دو دو بار آہستہ کہے پھر پکار کر کہے) كَانَ لَا يُرَجِّعُ آنحضرتؐ قرأت میں ترجیع نہیں کرتے تھے (یعنی مد شد کو بہت بڑھا کر ادا نہیں کرتے تھے' جیسے گانیوالوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ بغیر کسی بناوٹ اور گلے بازی کے صاف طریقہ پر قرأت کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن شریف کی قرأت میں آپ کی عادت ترجیع کی نہ تھی۔ اور فتح مکہ کی حدیث میں جو ترجیع کا ذکر ہے وہ دراصل عمداً نہ تھی بلکہ اونٹ کی حرکت سے پیدا ہو گئی تھی)۔

يُرَجِّعُوْنَ الْقُرْآنَ۔ قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھیں گے (جیسے نصاریٰ پڑھتے ہیں' گانے کی طرح آوازیں نکال کر یہ منع ہے۔ دوسری روایت میں ہے:

رَجِّعْ بِالْقُرْآنِ صَوْتَكَ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ۔ قرآن پڑھتے وقت خوش آوازی سے پڑھ کیونکہ اللہ تعالیٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ترجیع بہ معنی خوش آوازی سے پڑھنا' یہ طریقہ قرآن پڑھنے کا مستحب ہے' لیکن گانے والوں کی طرح آوازیں دراز کرنا یعنی تال اور سر کے ساتھ تو یہ منع ہے)۔

نَفَّلَ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ۔ پہلے حملہ میں چوتھائی لوٹ کا انعام مقرر کیا اور لوٹ کر پھر دوبارہ حملہ کرنے میں تہائی لوٹ کا (یہ اس وجہ سے کہ لوٹ آنے یا پسپا ہو جانے کے بعد دوبارہ حملہ کر کے غالب آ جانا دشوار بات ہے)۔

مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ اللّٰهِ أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكٰوةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ سَأَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ۔ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج تک اس کو پہنچا دے' پھر وہ حج نہ کرے' یا ایسا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو اور وہ زکوٰۃ نہ دے تو مرتے وقت دنیا میں دوبارہ لوٹنے کی درخواست کرے گا (کہے گا یا اللہ! مجھ کو دنیا میں دوبارہ بھیج دے تو میں حج اور زکوٰۃ ادا کروں' مگر یہ کہاں ہو سکتا ہے اب دنیا میں دوبارہ

آنا دشوار ہے- نہایہ میں ہے کہ عرب کے بعض مشرک رجعت (تناسخ) کے قائل تھے یعنی ان کا ایک باطل عقیدہ یہ بھی تھا کہ آدمی مر جانے کے بعد پھر دوبارہ دنیا میں نیا جنم لیتا ہے) (ہندوستان کے اکثر مشرکوں کا بھی یہی اعتقاد ہے اور مسلمانوں میں ایک فرقہ روافض کا ہے جو رجعت کا قائل ہے' وہ کہتا ہے کہ جناب امیرؓ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے اور بالفعل وہ ابر میں پوشیدہ ہیں- یہ عقیدہ عبداللہ بن سبا نے جو دراصل یہودی تھا' مسلمانوں کو بگاڑنے اور بہکانے کے لئے ان میں پھیلایا' اس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ بعض وہ لوگ بھی اسی قبیل سے ہیں جن کا اعتقاد یہ ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ مرے نہیں بلکہ غائب ہو گئے ہیں اور پھر ظاہر ہوں گے- اور شیعہ امامیہ کا اعتقاد بھی تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے وہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن عسکریؒ غائب ہو گئے ہیں اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے وہی مہدی موعود ہیں گو ان لوگوں کا مذہب رجعت نہیں ہے اس لئے کہ سید احمد صاحب یا امام محمد صاحب کی موت کے وہ قائل نہیں ہیں' واللہ اعلم بالصواب- ہمارے زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیانی پنجاب میں پیدا ہوا جس کا ذکر ہم اوپر بھی کر چکے ہیں' گو وہ اب مر گیا اس کا دعویٰ یہ تھا کہ مسیح موعود میں ہی ہوں اور یہ کہ حضرت عیسیٰؑ مر گئے مر کر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا- اس کا یہ کہنا محض ناواقفوں کو دھوکا دینا تھا- حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ اور سلامت زمین سے اٹھا لیا' اس لئے ان کا دنیا میں پھر آنا رجعت نہیں ہو سکتا اور اگر ہو بھی تو جب حدیث صحیح سے ان کا آنا ثابت ہے تو کوئی مسلمان اس کا انکار نہیں کر سکتا اور یہ قاعدہ کہ مر کر پھر کوئی دنیا میں نہیں آتا ایک قاعدہ اکثریہ ہے نہ کہ کلیہ- حضرت عزیر علیہ السلام سو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو گئے اور ابن ابی الدنیا نے ایک کتاب "فیمن عاش من بعدالموت" مرتب کی ہے اور اس میں ایسے کئی شخصوں کا ذکر ہے اور انجیل شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کئی مردوں کو جلا دیا تھا جیسے عازر وغیرہ کو- اور قرآن میں ہے واحی الموتی باذن اللہ)-

اِضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَيْكَ - مار اور اپنے ہاتھ وہیں رکھ (یعنی ہاتھوں کو کوڑا مارتے وقت بلند مت کر)-

حِيْنَ نُعِيَ لَهٗ قُثَمُ اِسْتَرْجَعَ - عبداللہ بن عباس کو جب قثم بن عباس کے مرنے کی خبر دی گئی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا- (رَجَّعَ اور اِسْتَرْجَعَ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں' یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہا)-

فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ لَيْتَ حَظِّيْ رَكْعَتَانِ (حضرت عثمانؓ نے جب منیٰ میں پوری نماز پڑھی قصر نہیں کیا) تو عبداللہ بن عباسؓ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا کیونکہ یہ فعل ان کا خلاف سنت تھا- آنحضرتؐ اور شیخین ہمیشہ وہاں قصر کرتے رہے) انہوں نے کہا کاش ان چار رکعتوں کے بدلہ دو مقبول رکعتیں میرے حصے میں آتیں-

فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهٖ - حضرت عائشہؓ نے کہا میں صفوانؓ کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے جاگ اٹھی-

نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِرَجِيْعٍ اَوْعَظْمٍ - آنحضرتؐ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا (نووی نے کہا اسی طرح ہر نجس چیز سے استنجا کرنا منع ہے اور ہڈی کے حکم میں ہیں سب کھانے کی چیزیں اور اجزا جانور کے اور کتابوں کے اوراق وغیرہ' ان سب سے استنجا کرنا منع ہے- کہتے ہیں ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر لید ان کے جانوروں کی) (مجمع البحار میں ہے کہ جن کھاتے پیتے اور نکاح کرتے ہیں' اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے-)

غَزْوَةُ الرَّجِيْعِ - رجیع کا جہاد جو ہجرت سے ۳۶ مہینے بعد ہوا اور رجیع ایک پانی کا نام تھا جو قبیلہ ہذیل کا تھا اور اس کی جائے وقوع مکہ اور عسفان کے درمیان تھی-

فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ - اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جاؤ (یعنی اس مقام پر جہاں پروردگار کا تم کو حکم ہوا تھا کہ اتنی نمازیں پڑھنے کا اپنی امت کو حکم دو)-

وَاَحَدُنَا يَذْهَبُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْجِعُ - ہم میں کوئی مدینہ کی پرلی جانب جا کر پھر مسجد میں واپس بھی آ جاتا تھا)-

لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - ایسا نہ کرنا (کہ کہیں) میرے مرنے کے بعد پھر کافروں کی طرح ہو جاؤ' آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو (جس طرح کافر آپس میں لڑتے ہیں' ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں - بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے - میرے بعد پھر کافر نہ بن جانا ایک دوسرے کی گردنیں مار کر - تو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا قتل جائز سمجھیں - بعض نے کہا کفارا سے ناشکرے مراد ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تم کو آپس میں اتفاق دیا' محبت عطا فرمائی' اس نعمت کی ناشکری نہ کرنا اس طرح کہ پھر ایک دوسرے کو مارنے لگو' ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ - افسوس ہے کہ اس بے بہا وصیت پر مسلمانوں نے بہت تھوڑے دنوں عمل کیا یعنی حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت تک' اس کے بعد دنیا کی محبت اور مال و جاہ کی رغبت ان کے دلوں میں سماگئی اور آپس میں لڑنے لگے' جب سے آج تک یہ نااتفاقی برابر قائم ہے' اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ان پر غالب ہو گئے اور سارا ملک و مال جاتا رہا اب ذلیل و محتاج ہو گئے)-

فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ - جب ہم (نجاشی بادشاہ والی حبش کے پاس سے) لوٹے تو میں نے آپ کو سلام کیا -

فَلَمْ یَرْجِعْهَا اِلَیْهِمْ - آپ نے اس عورت کو کافروں کے پاس واپس نہیں کیا (حالانکہ صلح میں یہ شرط ہوئی تھی کہ ان میں سے جو شخص مسلمانوں کے پاس آ جائے تو مسلمان اس کو واپس کر دیں گے مگر قرآن شریف میں اس کے خلاف حکم نازل ہوا:

فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ - اس وجہ سے وہ حدیث منسوخ ہو گئی - بعض نے کہا یہ شرط صرف مردوں کے لئے ہوئی تھی نہ کہ عورتوں کے لئے بھی -)

بَابُ مَرْجِعِ النَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْاَحْزَابِ - آنحضرت ﷺ کا جنگ احزاب سے لوٹنے کا قصہ -

او یَرْجِعُ بِمَا یَنَالُ - یا مال غنیمت وغیرہ لے کر لوٹ آتا ہے -

فَهُنَاکَ تَرَاجَعَا الْحَدِیْثَ - پھر تو دونوں خوب باتیں کرنے لگے (پہلے اس کی ماں یہ سمجھی کہ یہ شیر خوار بچہ بات کرنے کے قابل نہیں ہے مگر جب اس نے کئی بار بات کی تو گفتگو کا اہل سمجھ کر اس سے باتیں کرنے لگی -)

فَلَمَّا رَجَعَ اِلَیْهِ السَّیْفُ - جب اس پر تلوار اٹھائی (ایک روایت میں فَلَمَّا رَفَعَ ہے معنی وہی ہیں -)

فَسَکَتَ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیْهِ - خاموش ہو رہے کچھ جواب اس کو نہیں دیا -

لَوْ رَاجَعْتِیْهِ - کاش تم پھر آپ سے پوچھتیں تو بہتر ہوتا -

اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا - اگر تم چاہو تو پھر ہمارے پاس آ سکتے ہو (یعنی دوسرے وقت تو ہم تم کو کچھ دیں گے اس وقت تو ہمارے پاس کچھ نہیں ہے)-

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی (کیونکہ جیسی نماز اس نے پڑھی تھی وہ حقیقت میں نماز نہیں تھی صرف اٹھک بیٹھک تھی)-

فَمَا رَاجَعَهٗ - پھر دوبارہ انہوں نے درخواست نہیں دی

وَرَجَعَ اَبُوْ بَکْرٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ (جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط حضرت ابوبکرؓ سے لے لیا) تو وہ لوٹ کر (یعنی حج سے فراغت پا کر) آنحضرتؐ کے پاس آئے -

اَنْ تَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا - ہم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائیں (یعنی مرتد ہو جائیں اسلام سے پھر جائیں)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِقُلُوْبِنَا عِبْرَةً عِنْدَ تَرْجِیْعِهٖ - اے اللہ! جس وقت ہم قرآن کو خوش آوازی سے پڑھیں تو اس کو ہمارے دلوں کے لئے عبرت کر (عبرت بکسر عین' معنی نصیحت پذیری اور بہ فتحہ عین (عبرت) آنکھوں میں آنسو بھر آنا)-

مَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِرَجْعَتِنَا - جو ہماری رجعت کا تعین نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ رجعت امامیہ مذہب کے اصول میں سے ہے اور اس پر شواہد قرآنی اور احادیث اہل بیت دال ہیں - میں کہتا ہوں جمہور اہل اسلام نے رجعت کو باطل اور لغو قرار دیا ہے اور شواہد قرآنی جناب امیر کی رجعت پر دلالت نہیں کرتیں اور جو حدیثیں امامیہ نے اس بات

میں اہل بیتؓ سے روایت کی ہیں' وہ اہل سنت کے نزدیک مفتری اور موضوع ہیں)۔

فُلَانٌ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ- فلاں شخص رجعت پر یقین کرتا ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دوبارہ دنیا میں آنے پر)

اَلرَّاجِعُ فِي هِبَتِهٖ- دے کر پھر واپس کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو چاٹتا ہے۔

اِسْتَرْجَعْتُ مِنْهُ الشَّيْءَ- میں نے وہ چیز اس سے پھیر لی۔

رَجْفٌ- ہلانا' متزلزل ہونا' بھونچال کا نپنا۔

اِرْجَافٌ- ہلانا' جھوٹی فساد انگیز خبریں مشہور کرنا۔

اِرْتِجَافٌ- زلزلہ' اضطراب' کپ کپی۔

رَاجِفٌ- تپ لرزہ۔

جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ- پہلا صور کا پھونکنا آن پہنچا (یعنی قریب آ گیا جس سے سب لوگ مر جائیں گے) اس کے بعد ہی دوسرا پھونکنا ہے (جس سے پھر لوگ جی اٹھیں گے) (طیبی نے کہا:

رَاجِفَةٌ- ایک بڑی چنگھاڑ ہے زلزلہ کے ساتھ جس سے پہاڑ وغیرہ سب لرز جائیں گے۔)

تَرْجُفُ بِهَا بَوَادِرُهٗ (آنحضرتؐ اقراء کی آیتیں سن کر جب لوٹے تو) آپؐ کے کندھے اور گردن کی رگیں ڈر سے پھڑک رہی تھیں۔

تَرْجُفُ بِاَهْلِهَا- مدینہ طیبہ اپنے رہنے والوں پر) یا ان کی وجہ سے لرزے گا (تا کہ اس پاک سرزمین پر جو کافر اور منافق ہوں وہ ڈر کر دجال کے پاس چلے جائیں)۔

رَجَفَ بِهِمِ الْجَبَلُ- پہاڑ ان پر لرزا۔

فَاَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ- مجھ پر کپ کپی طاری ہو گئی (لرزنے لگا)۔

مِنْ اِرْجَافِ الْمُنَافِقِيْنَ- منافقوں کی جھوٹی خبریں اڑانے سے (عرب لوگ کہتے ہیں)

اَرْجَفَ فُلَانٌ- فلاں شخص نے جھوٹی خبر اڑا دی)۔

اَلْاَرَاجِيْفُ- جھوٹی حدیثیں (بے اصل جس طرح کہ اَكَاذِيْبُ ہے۔)

اِنَّمَا اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ مِنْ اَجْلِ دَعْوٰهُمْ عَلٰى مُوْسٰى- بنی اسرائیل کو جو بھونچال نے دبا لیا تو ان کے جھوٹے دعوے کی وجہ سے جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کیا (کہ انہوں نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو مار ڈالا)۔

اَلْاَرَاجِيْفُ الْمُلَفَّقَةُ- بنی ہوئی جھوٹی خبریں۔

رَجْلٌ- بچی کو پاؤں کی طرف سے جننا' چھوڑ دینا' پاؤں باندھ دینا' نر کا مادہ پر کودنا۔

رَجَلٌ- پیادہ پا ہونا' بالوں کا نہ بالکل سیدھا ہونا- (سبط) نہ بالکل گھونگر (جعد)۔

اِرْجَالٌ- مہلت دینا- پیدل بنانا۔

تَرَجُّلٌ- سوار سے اتر کر پیادہ پا ہونا' مرد بننا' بلند ہونا۔

اِرْتِجَالٌ- بلا سوچے سمجھے ایک بات کہہ دینا (جس کو فی البدیہہ کہتے ہیں اس کا اکثر استعمال شعر یا خطابت میں ہوتا ہے)۔

نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا- ہر روز کنگھی کرنے سے آپ نے منع فرمایا' مگر ایک روز بیچ اجازت دی (اس میں یہ مصلحت تھی کہ مسلمان بناؤ سنگار میں مصروف اور اس کے شائق نہ ہو جائیں' اکثر علماء کے نزدیک یہ ممانعت تنزیہی ہے)۔

مِرْجَلٌ اور مِسْرَحٌ اور مُشْطٌ کنگھی۔

كَانَ شَعْرُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا- آنحضرتؐ کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بالکل گھونگر والے (بلکہ بیچ بیچ میں تھے)۔

شَعْرٌ رَجْلٌ يا رَجَلٌ- لٹکے ہوئے بال جن میں کنگھی کرنے سے تھوڑی سی خمی پیدا ہو جائے۔

فَاِذَا هُوَ ضَرْبُ رَجِلٍ- وہ خمیدہ بالوں کی شکل میں تھا۔

كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَهٗ- میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

تُرَجِّلُ شَعْرَهٗ- آپ کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔

اَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ - آپ نے حج کا ارادہ کیا تو (احرام سے پہلے) بالوں میں کنگھی کی-

لَعَنَ الْمُتَرَجِّلَاتِ - آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (مردانہ بھیس بدلتی ہیں' لباس مردوں کا پہنتی ہیں یا مردانہ وضع بناتی ہیں' لیکن اگر علم اور معرفت اور عقل میں عورت مردوں سے مقابلہ کرے تو سبحان اللہ بڑی تعریف کی بات ہے'' نہ ہرزن زن است و نہ ہر مرد مرد''[1]

لَعَنَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ (وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)-

اِمْرَأَةٌ رَجُلَةٌ - وہ عورت جو مردوں کی طرح علم اور عقل اور جرأت رکھتی ہو-

اِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ رَجُلَةَ الرَّاْیِ - حضرت عائشہؓ مردوں کی طرح دانشمند تھیں (آپ کی تقریر مردوں سے زیادہ پر معنیٰ' فصیح اور بلیغ ہوتی)-

فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ - ابھی دن چڑھا نہیں تھا کہ وہ (گرفتار ہو کر) لائے گئے (یعنی عرینہ والے جو آنحضرتؐ کے چرواہے کی آنکھیں پھوڑ کر اور اس کو مار کر اونٹ ہانک لے گئے تھے- کرمانی نے کہا حدیث میں جو سرقہ کا لفظ ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ سرقہ نہیں ہے بلکہ لوٹ ہے اور ان کی آنکھیں جو اندھی کی گئیں یہ اس لئے کہ انہوں نے چرواہے کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا)-

فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادِ ذَهَبٍ - ان پر سونے کے ٹڈوں کا ایک دل (جھنڈ) گر پڑا (یعنی سونے کے ٹکڑے گرے جو ٹڈوں کے مشابہ تھے)

اُمْطِرَ عَلَيْهِمْ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ - وہی ترجمہ جو اوپر گزرا)-

كَاَنَّ نَبْلَهُمْ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ - ان کے تیر کیا تھے ٹڈوں کی بوچھاڑ تھی (اس کثرت سے تیر برسا رہے تھے)-

دَخَلَ مَكَّةَ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلَ غِلْمَانُ مَكَّةَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ فَقَالَ لَوْ عَلِمُوْا لَمْ يَاْخُذُوْهُ - مکہ میں ٹڈوں کا ایک دل گھس گیا وہاں کے لڑکے ان کو پکڑنے لگے ابن عباسؓ نے کہا اگر ان کو علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے (کیونکہ حرم میں شکار درست نہیں ہے)-

اَلرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ - خواب کی تعبیر وہی ظاہر ہوتی ہے جو پہلا تعبیر کرنے والا کرے' خواب (گویا) پرندے کے پاؤں پر ہے جہاں تعبیر دی وہ گر پڑا اور ظاہر ہو گیا' جیسے کسی پرند کے پاؤں پر جو چیز ہو اور وہ ادنیٰ حرکت سے گر پڑتی ہے- اسی طرح خواب بھی معلق رہتا ہے جہاں تعبیر دی وہ گرا اور ظاہر ہو گیا- اسی لئے خواب کو ہر شخص سے بیان نہ کرنا چاہئے' بلکہ اسی شخص سے جو علم تعبیر کا جاننے والا اور متقی و پرہیزگار اور صالح ہو) (نہایہ میں ہے کہ رِجْلِ طَائِرٍ سے مراد یہ ہے کہ تقدیر جاری اور قضائے ماضی پر ہے خیر ہو یا شر-)

اُهْدِيَ لَنَا رِجْلُ شَاةٍ فَقَسَمْتُهَا اِلَّا كَتِفَهَا - ہم کو بکری کا آدھا حصہ لمبائی میں (یعنی گردن سے لے کر پٹھے تک) تحفہ میں بھیجا گیا- میں نے سب بانٹ دیا صرف اس کا کندھا رہ گیا (یہاں رِجْلٌ سے اس کا نصف حصہ مراد ہے مجازاً)-

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجْلُ حِمَارٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ - آنحضرتؐ کو گورخر کا آدھا ٹکڑا یا گورخر کی ران تحفہ میں بھیجی گئی اور آپ اس وقت احرام باندھے تھے)-

لَا اَعْلَمُ نَبِيًّا هَلَكَ عَلٰى رِجْلِهٖ مِنَ الْجَبَابِرَةِ مَاهَلَكَ عَلٰى رِجْلِ مُوْسٰى - میں نہیں جانتا کہ کسی پیغمبرؑ کے زمانہ میں اتنے ظالم حاکم ہلاک ہوئے ہوں جتنے حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ہلاک ہوئے (اہل عرب کہتے ہیں)

كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى رِجْلِ فُلَانٍ - یہ اس کی زندگی میں ہوا)-

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِشْتَرٰى رِجْلَ سَرَاوِيْلَ - آنحضرتؐ

[1] نہ ہر عورت حقیقی عورت ہے اور نہ ہر مرد حقیقی مرد ہے-(م)

نے ایک پاجامہ خریدا (یعنی اس کے دونوں پائنچے خریدے- یہ ایسا ہے جس طرح عرب "زوج خف" یا "زوج نعل" کہتے ہیں- حالانکہ مراد دونوں موزے یا دونوں جوتے ہوتے ہیں- بعض نے کہا سَرَاوِيْلُ کو رِجْلٌ بھی کہتے ہیں)-

اَلرِّجْلُ جُبَارٌ- جانور اگر لات سے کسی کو نقصان پہنچائے تو اس کے مالک پر کچھ تاوان نہ ہوگا (طبرانی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا- اور خطابی نے کہا یہ شعبی کا قول ہے)-

اِنَّهٗ لَجَفَاءٌ بِالرَّجُلِ- یہ تو آدمی پر ظلم ہے (یعنی خود نمازی پر- بعض نے بِالرِّجْلِ روایت کیا ہے' یعنی پاؤں پر ظلم ہے- مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا دراصل پاؤں پر ظلم کرنا ہے)-

فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوا رِجَالًا وَّرُكْبَانًا- اگر جنگ میں اس سے بھی زیادہ خوف ہو یعنی اس قاعدے پر جو مقرر ہے ادا نہ کرسکیں تو (الگ الگ) یا پیادہ یا سوار رہ کر پڑھ لیں (بہر حال نماز ایسی عبادت ہے جو کسی حال میں ساقط نہیں ہوسکتی' جب تک بے ہوش یا دیوانہ نہ ہوجائے- امام حسینؓ نے نیزوں اور تیروں کے چلتے وقت عین جنگ میں بھی گھوڑے پر سوار رہ کر نماز ادا کی' اور نماز کی حالت میں ہی آپ شہید ہوئے صلوات اللہ وسلامہ علی محمد وال محمد)-

رِجَالٌ- رَاجِلٌ کی جمع ہے یعنی یا پیادہ اور رَجُلٌ کی بھی جمع ہے یعنی مرد یا بالغ مرد-

اَرَاجِيْلُ- رِجَالٌ کی جمع ہے-

عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ- جنگ احد کے دن پیدلوں پر-

حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ يَا قَدَمَهٗ- یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پھر وہ کہے گی کہ میں بھر گئی میں بھر گئی)-

وَلَا يَمْشِيْ بِوَادِيْهِ الْاَرَاجِيْلُ- اس کی وادی میں لوگ پیدل نہیں چلتے (وہ ایسا سخی ہے کہ سب کو سواریاں دیتا ہے)-

حَرَّةُ رِجْلٰى- رجلیٰ کا کالا پتھریلا میدان-

رِجْلٰى- ایک مقام کا نام ہے جذام قبیلے کے ملک میں-

وَكَانَ اِبْلِيْسُ مِنِّيْ رَجُلًا- ابلیس بھی اس دن ایک مرد کی طرح مجھ سے امیدوار رہتا ہے (کہ شاید اس پر رحم کروں اور اس کو دوزخ سے نجات دے دوں)-

غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ- (آنحضرتؐ جب سجدے میں جانے لگتے تو) مجھ کو دبا دیتے' میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی (ایک روایت میں رِجْلِيْ ہے یعنی اپنا پاؤں سکیڑ لیتی) (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور شافعیہ کا مذہب باطل ہوتا ہے' انہوں نے یہ تاویل کی ہے کہ شاید کوئی کپڑا وغیرہ حائل ہو مگر اس تاویل کی کوئی دلیل نہیں ہے)-

مَنْ تَوَكَّلَ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ- جو شخص دو چیزوں کی ضمانت کرے (کہ ان سے کوئی گناہ نہ کرے گا)- ایک تو اس کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں ہے (یعنی زبان کی) دوسرے اس کی جو دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (یعنی شرم گاہ کی ضمانت)-

اِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ- مدینہ برے) مردوں کو نکال دیتا ہے (ایک روایت میں تنفی الدجال ہے' یعنی دجال کو نکال دے گا)-

لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ- تاکہ میں اس مرد کی مدد کروں (مراد حضرت علیؓ ہیں)-

وَكَذَا بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ اٰخَرَ- آنحضرتؐ حضرت عباسؓ اور ایک دوسرے شخص پر ٹیکا دیئے ہوئے چلے (دوسرے شخص حضرت علیؓ کا نام اس وجہ سے نہیں لیا کہ وہ پورے راستہ (یعنی بی بی عائشہؓ کے حجرے) مسجد تک ساتھ میں نہیں رہے کبھی وہ رہے کبھی حضرت اسامہ بن زید' اور حضرت عباسؓ شروع سے آخر تک ہمراہ رہے اور سہارا دیتے رہے- ورنہ معاذ اللہ نام نہ لینے کی وجہ کوئی عداوت نہیں کیونکہ یہ حقیقت کے خلاف ہے اور ان کی شان اس سے اعلیٰ ہے- میں کہتا ہوں اس تاویل کو وہ روایت رد کرتی ہے جس میں عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ تو جانتا ہے وہ شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا' راوی نے کہا وہ علیؓ تھے- کیونکہ اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ

برابر ساتھ رہے- غالباً صحیح وجہ یہ ہے کہ صحابہ معصوم نہ تھے اور بشری کدورتوں سے بالکل پاک نہ تھے- حضرت عائشہؓ نے چونکہ ان کو کچھ کدورت حضرت علیؓ سے ہوگئی تھی' ان کا نام نہ لیا- اور ایسی ہی کدورت جناب فاطمہ زہراؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہوگئی تھی-مگر ایسی کدورتوں کی وجہ سے کوئی فریق قابل ذم و عیب نہیں ہے- کیونکہ یہ غلط فہمیوں پر مبنی تھیں اور حق تعالیٰ آخرت میں ان سب کو بڑے بڑے درجے دے کر ان کے قلوب صاف کردے گا جیسے فرمایا ہے نَزَعْنَا مَا فِی صُدُوْرِھِمْ مِنْ غِلٍّ -واللہ اعلم بالصواب-

خَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلُمَّ اِلَى النَّارِ-ایک مرد نکل کر کہے گا آؤ دوزخ کی طرف چلے آؤ (یہ فرشتہ ہوگا ایک مرد کی صورت میں)-

ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ-پھر ہم نے بڑے سے بڑے مرد کو بلایا (ایک روایت میں رَحْلٍ ہے' یعنی بڑے سے بڑے کجاوے کو)-

مَا عِلْمُکَ بِھٰذَا الرَّجُلِ تو اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا (یعنی آنحضرت کے بارے میں' یہ امتحان قبر میں ہوگا)-

ھَمَمْتُ اَنْ اُوَلِّیَ عَلَیْکُمْ رَجُلاً یَحْمِلُکُمْ عَلَى الْحَقِّ-میں نے قصد کیا کہ تم پر ایسے شخص کو حاکم کروں جو حق کی طرف تم کو لیجائے (یہ حضرت عمر کا قول ہے' مراد ان کی حضرت علی سے تھی)-

فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ-ایک شخص اہل مدینہ میں سے نکلے گا (مراد امام مہدی ہیں)-

ثُمَّ یُنْشَاُ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُهُ کَلْبٌ پھر ایک اور شخص قریش میں سے نکلے گا جس کی ننھیال کلب قبیلہ کی ہو گی (وہ امام مہدی سے جھگڑے گا اور اپنی ننھیال والوں کی مدد سے امام صاحب پر غالب ہونا چاہے گا-لیکن امام صاحب کے رفقاء اور ساتھی اس پر غالب ہوں گے اور وہ شکست پائیگا اسی طرح اس وقت کے دنیادار مولوی' فال کھولنے والے اور تعویذ گنڈوں کی کمائی کھانے والے' مریدوں کو دھوکہ دے کر حلوہ مانڈا اوڑانے' رنڈیوں کے بھڑوے تعزیہ پرست پیر پرست قبر پرست مجتہد پرست' ایسے سب لوگ امام صاحب کے مخالف بن جائیں گے' بلکہ آپ کے کفر کا فتوی دیں گے' مگر حق تعالے آپ کو صاحب شمشیر کرے گا یہ اور اسی طرح کے سب مخالفین خوب جوتیاں کھائیں گے اور لوہے کے کوڑوں سے درست کئے جائیں گے)-

اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ-اس چھوٹے مرد نے نجات پائی (یہ رَجُلٌ کی تصغیر ہے)-

یَغْلِی الْمِرْجَلُ-پتیلی جوش مارتی ہے یا ہانڈی-(مرجل عام ہے پتھر کی ہو یا لوہے کی یا تانبے کی یا مٹی کی)-

اَمَرَ بِرَجُلَیْنِ وَامْرَاَةٍ فَضُرِبُوْا- آنحضرت نے دو مردوں اور ایک عورت کے لیے حکم دیا' ان کو مارا گیا (حد قذف لگائی گئی-مرد حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ تھے اور عورت حمنہ بنت جحش تھی)

اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ-ایک مرد نے زبیر سے جھگڑا کیا حرہ کی نالی میں (یہ مرد حرقوص نامی تھا یا ذوالخویصرہ جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا' بعض نے کہا وہ منافق تھا بعض نے کہا مخلص تھا-مگر غصے میں اس کی زبان سے ایسی بے ادبی کا لفظ نکل گیا- جیسے حسان وحاطب اور مسطح اور حمنہ سے قصور سرزد ہوئے پھر انھوں نے توبہ کی)-

وَاَکْبَرَتْ رِجَالَاتٌ-اور کچھ مرد بڑے ہو گئے (رِجَالَاتٌ جمع ہے رِجَالٌ کی-)

مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ یا مِنْ قَھْرِ الرِّجَالِ-لوگوں کے غلبہ یا ستم سے

لِلرَّاجِلِ سَھْمٌ-پیادہ کو ایک حصہ ملے گا (سوار کو تین حصے)-

رَجْلَةٌ-خرفہ کی بھاجی-

رُجْلَةٌ-چلنے کی طاقت-

رُجُوْلَةٌ یا رَجُوْلِیَّةٌ-مردی-

اَرْجَلُ-بڑے پانوں والا یا وہ جانور جس کے ایک ہی

پاؤں پر سفیدی ہو (مگر گھوڑے میں یہ عیب سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ پیشانی پر اس کا جواب یعنی سفیدی نہ ہو ورنہ عیب ہو گا-)

رَجْمٌ- مار ڈالنا تہمت لگانا' لعنت کرنا' گالی دینا' چھوڑ دینا' ہانک دینا' پتھروں سے مارنا' اٹکل یا گمان سے کوئی بات کہنا

مُرَاجَمَۃٌ- آپس میں پتھر بازی کرنا-

هَلْ تَرَىٰ رَجْمًا- کیا تو پتھروں کو دیکھتا ہے؟

رَجْمٌ اور رِجَامٌ- وہ پتھر جو تعمیر کے لیے یا کنوئیں کی بندش کے لیے جمع کئے جائیں-

لَاتَرْجُمُوْا قَبْرِیْ- میری قبر پر پتھر مت رکھو- (یہ رَجْمٌ سے ہے جس کے معنی پتھر ہیں- مطلب یہ ہے کہ میری قبر زمین دوز کر دو' اس کو اونٹ کے کوہان کی طرح اونچا مت کرو- بعض نے کہا لَاتَرْجُمُوْا سے مراد یہ ہے کہ میری قبر پر نوحہ نہ کرو اور بری باتوں کو منہ سے نہ نکالو تو یہ رَجْمٌ سے ہوگا- معنی سب وشتم- جوہری نے کہا کہ محدثین اسی طرح روایت کرتے ہیں- لَاتَرْجُمُوْا اور صحیح لَاتُرَجِّمُوْا ہے باب تفعیل سے' یعنی اس پر رُجَمْ مت ڈالو' وہ جمع ہے رُجْمَۃٌ کی' یعنی بڑا پتھر اور رَجَمٌ بہ فتحتین خود قبر کو کہتے ہیں- بعض نے کہا پتھر کو)-

خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلَاثٍ زِيْنَةً لِلسَّمَاءِ وَرُجُوْمًا لِلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا- اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین کاموں کے لیے بنایا ہے' ایک تو آسمان کی زینت کے لیے دوسرے شیطانوں کو مارنے کے لیے تیسرے رستوں میں نشان پانے کے لیے (یعنی دریا اور خشکی دونوں سفر میں ستاروں کے ذریعہ راستہ معلوم ہوتا ہے) (نہایہ میں ہے کہ شیطان کو جس آگ سے فرشتے مارتے ہیں وہ ستاروں سے نکلتی ہے' نہ یہ کہ خود ستارہ کو شیاطین پر پھینکتے ہیں کیونکہ ستارے تو سب اپنی جگہوں پر قائم ہیں- اور آگ ستارے میں سے اس طرح سے لی جاتی ہے' جیسے جلتی آگ میں سے ایک شعلہ لے لیا جائے تو آگ بدستور رہے گی- بعض نے کہا رجوم الشیطین کا مطلب یہ ہے کہ شیطانوں یعنی نجومیوں کے لئے گمان لگانے کے واسطے وہ ستاروں کی حرکت سے طرح طرح کی اٹکلیں لگاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی باتوں سے خبر دیتے ہیں' ان نجومیوں کو شیطان فرمایا کیونکہ وہ آدمیوں کے شیطان ہیں جیسے دوسری آیت میں ہے شياطين الانس والجن- ایک حدیث میں ہے جس نے علم نجوم کا شعبہ اس غرض کے سوا جو اللہ نے بیان کی اور کسی غرض سے حاصل کیا (مثلاً مستقبل کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے) تو اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا' منجم کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے تو جو شخص نجوم کا علم حاصل کرے اور دنیا کی اچھی اور بری باتیں ستاروں کی طرف منسوب کرے (جیسے اکثر جاہلوں کی عادت ہمارے زمانے میں ہے وہ کہتے ہیں ہمارے ستارے برے آئے یا اچھے آئے) وہ کافر ہے اللہ کی پناہ ایسے ناپاک علم سے)-

میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں نام کے مسلمان وبادشاہ اور رئیس اللہ اور رسول کے کلام کو پس پشت ڈال کر نجومیوں اور رمالوں اور جفاروں کے معتقد بن گئے ہیں' حالانکہ ان نجومیوں سے بڑھ کر کوئی جھوٹا دنیا میں نہ ہوگا اور جب حدیث شریف میں صاف وارد ہے کہ نجومی جھوٹے ہیں' پھر ان سے آئندہ کی کوئی بات پوچھنا یا ان کی پیشین گوئیوں کو صحیح سمجھنا صریح کفر ہے- اللہ تعالیٰ ان بادشاہوں کو ہدایت کرے' ایک تو یہ حمایت کہ نجومیوں کی دروغ بیانی پر اعتقاد کرکے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں دوسرے دنیا کی حکومت اور دولت بھی گنوا دیتے ہیں نجومیوں کے بھرے سست ہو کر بیٹھ رہتے ہیں اور ساز وسامان میں غفلت اور سستی کرتے ہیں یہاں تک کہ دشمن آ کر سارا ملک ومال دبا لیتا ہے' اس وقت ہاتھ مل کر رہ جاتے ہیں اور نجومی صاحب غائب ہو جاتے ہیں- لعنت خدا کی ان جھوٹوں پر)-

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ- رب کعبہ کی قسم! سب منجم جھوٹے ہیں (بعض ضعیف الاعتقاد یہ کہتے ہیں کہ نجومی کی فلاں بات تو صحیح نکلی- ہم کہتے ہیں کہ ایک جھوٹا شخص بھی سو باتیں کرے تو ایک آدھ بات صحیح نکل آتی ہے "ان الكذوب قديصدق" مشہور مثل ہے- اس کے علاوہ جو شخص زمانہ کے

حالات اور قرائن دیکھ کر آئندہ ہونے والی باتوں کے بارہ میں قیاس اور تخمینہ لگائے تو اس کی ایک آدھ بات ضرور پوری ہو جائے گی ایسی صورت میں یہ کیسے ثابت ہوا کہ نجومی کو غیب کا علم تھا)۔

رَجَمْتُهَا السُّنَّةَ- میں نے اس کو سنت کے موافق سنگسار کیا (یعنی شراحہ کو پہلے حضرت علیؓ نے کوڑے لگائے' پھر رجم کیا تو لوگوں نے کہا تم نے اس کو دو سزائیں دیں' جواب میں آپ نے فرمایا کوڑے کتاب اللہ کے موافق لگائے اور رجم سنت کے مطابق کیا)۔

فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ تو ملعون ہے (یا انگارہ سے مارا گیا ہے یا پتھر سے یا گالیوں سے)۔

لَاتَجْعَلْ صَوْغَهٗ عَلَیْنَا رُجُوْمًا- اس کا بنانا ہم پر عذاب مت کر۔

لَایَبْقٰی مُؤْمِنٌ فِیْ زَمَانِهٖ اِلَّا رَجَمَهٗ بِالْحِجَارَةِ- کوئی مومن امام مہدی کے زمانے میں ایسا باقی نہ رہے گا جو شیطان کو پتھروں سے نہ مارے (جیسے پہلے لعنت کی بوچھاڑ اس پر کرتے تھے)۔

رَجْنٌ- روک رکھنا' باندھ رکھنا۔

رُجُوْنٌ- اقامت کرنا (جیسے قُطُوْنٌ ہے)۔

اِرْتِجَانٌ- غلط ملط ہونا یا اقامت کرنا۔

رَجِیْنٌ- زہر قاتل۔

رَجِیْنَةٌ- جماعت۔

مَرْجُوْنَةٌ- ٹوپی۔

لَاتَحْبِسِ النَّاسَ اَوَّلَهُمْ عَلٰی اٰخِرِ هِمْ فَاِنَّ الرَّجْنَ لِلْمَاشِیَةِ عَلَیْهَا شَدِیْدٌ وَّلَهَا مُهْلِکٌ (حضرت عمرؓ نے اپنے تحصیلدار کو لکھا) لوگوں کو روکے مت رکھ کہ جو پہلے (سے) آیا ہوا ہے وہ اس کے ہمراہ جو اخیر میں آیا تھا' ایسا نہ کر (یعنی زکوٰۃ کی وصولی کے وقت جانوروں اور ان کے مالکوں کو روکے مت رکھ' بلکہ جس ترتیب سے لوگ آئیں اسی ترتیب سے زکوٰۃ لے کر ان کو رخصت کر دے- اس وجہ سے کہ روک رکھنا جانوروں پر بہت سخت ہوتا ہے اور چرنے پھرنے میں وہ خوش رہتے ہیں) (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَجَنَ الشَّاةَ رَجْنًا- بکری کو باندھ رکھا اور اس کو برا چارہ دیا-)

شَاةٌ رَاجِنٌ- جیسے شَاةٌ رَاجِنٌ- وہ بکری جو گھر میں پلی ہو وہیں رہے-

غَطّٰی وَجْهَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِقَطِیْفَةٍ حَمْرَاءَ اُرْجُوَانٍ- حضرت عثمانؓ نے احرام کی حالت میں ایک سرخ چادر سے جو بہت سرخ تھی اپنا منہ ڈھانپا-

اُرْجُوَانٌ- تیز سرخ رنگ (یہ معرب ہے ارغوان کا جو ایک درخت ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے' یعنی لالہ- بعض نے کہا ''ارجوان'' ایک سرخ رنگ ہے اس کو نشاستہ بھی کہتے ہیں مذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں استعمال ہوتا ہے جیسے' ثوب ارجوان اور قطیفۃ ارجوان)-

نَهٰی عَنْ مَّیْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ- سرخ ریشمی زینوں پر آپ نے چڑھنے سے منع فرمایا-

رَجَاءٌ یا رَجْوٌ یا رَجَاةٌ یا مَرْجَاةٌ یا رَجَاوَةٌ یا رَجَاءَةٌ- امید رکھنا' ڈر رکھنا-

رَجَا- بات کرنے سے رک جانا-

تَرْجِیَةٌ- امید رکھنا-

تَرَجِّیْ- اس میں اور تمنی میں یہ فرق ہے کہ ترجی میں اس امر کا امکان ضرور ہے اور تمنی میں یہ ضروری نہیں بلکہ محال کی بھی ہو سکتی ہے' جیسے "لیت الشباب یعود"

اِرْجَاءٌ- ٹال دینا' دیر کرنا-

وَاَرْجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرَنَا- آنحضرتؐ نے ہمارا مقدمہ ملتوی کر دیا (یعنی ڈھیل میں ڈال دیا)-

مُرْجِئَةٌ- ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتے ہیں ایمان کے ساتھ گناہ ضرر نہیں کرے گا' جیسے کفر کے ساتھ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی-

صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَانَصِیْبَ لَهُمْ فِی الْاِسْلَامِ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِیَّةُ- میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہوں گے جن کے لئے اسلام میں کچھ حصہ نہیں' ایک تو مرجیہ دوسرے

قدریہ (بعض نے کہا یہاں مرجیہ سے جبریہ مراد ہیں جو کہتے ہیں انسان لکڑی اور پتھر کی طرح بالکل مجبور ہے اور قدریہ کہتے ہیں انسان بالکل مختار ہے اور وہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے -)

میں کہتا ہوں کہ مرجیہ میں بعض نے ان حنفیوں کو بھی داخل کیا ہے جو اعمال خیر کو جزو ایمان نہیں سمجھتے - اور صحیح یہ ہے کہ مرجیہ اور قدریہ اور جہمیہ اور رافضیہ اور معتزلہ یہ سب اہل قبلہ ہیں اور ہم ان کو کافر نہیں کہتے' اس لئے کہ ان کی نیت عمداً کفر کی نہیں ہے - بلکہ انھوں نے اپنی رائے میں غلطی کی' البتہ ان کو اہل بدعت کہیں گے - (کذاقال الطیبی وفی تاریخ الخمیس مثل ذلک) -

اَلَا تَرٰی اَنَّهُمْ يَتَبَايَعُوْنَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامُ مُرْجًى - کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ سونے کو سونے کے عوض بیچتے ہیں اور اناج ڈھیل میں رکھا جاتا ہے (یعنی اناج پر قبضہ ہونے بھی نہیں پاتا کہ اس کو دوسرے کے ہاتھ نفع پر بیچ ڈالتی ہے - مثلاً ایک اشرفی کے بدلے کچھ غلہ لیا اور دو اشرفیوں کے بدلے اس کو دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور غلہ کا ابھی وجود ہی نہیں ہے - پہلے مشتری نے ابھی غلہ پہلے بائع سے لیا ہی نہیں اس پر قبضہ کیا ہی نہیں' تو یہ طریقہ ناجائز ہے کیونکہ درحقیقت اس نے ایک اشرفی کو دو اشرفی کے بدلے فروخت کیا - کرمانی نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ ایک شخص نے ایک میعاد معین پر سو روپے کے بدلے غلہ خریدا پھر اس غلہ کو جس کا وعدہ تھا دوسرے کے ہاتھ ایک سو بیس روپیہ کو فروخت کر دیا تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے کیونکہ یہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلے ہے کمی اور بیشی کے ساتھ اور یہ سود یا پھر غائب کی بیع ہے حاضر کے ساتھ وہ بیع ناجائز ہے) -

اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا - اس کو امید ہے کہ میں بھی ان لوگوں میں ہوں -

وَاِلَّا فَلْيَتَرَامَ بِیْ رَجَوَاهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - (حضرت حذیفہؓ کے سامنے جب ان کا کفن لایا گیا' تو کہنے لگے اگر تمھارے بھائی کا انجام اچھا ہوا جیسا کہ امید ہے تو خیر) ورنہ اس گڑھے (قبر) کے دونوں کنارے مجھ پر قیامت تک مارتے رہیں گے -

كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْهُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ - لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب آتے تو گویا ایک کشادہ میدان کے کناروں پر آتے (مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے متحمل اور بردبار اور سخی داتا تھے - یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے) -

اَرْجُوْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ - مجھ کو یہ امید ہے کہ رات تک میں گزر جاؤں گا (مر جاؤں گا) -

اَرْجُوْ فِیْ نَوْمَتِیْ مَا اَرْجُوْ فِیْ قَوْمَتِیْ - مجھ کو اپنے سونے میں بھی اسی طرح ثواب کی امید ہے جیسے نماز پڑھتے ہیں (کیونکہ یہ سونا اسی نیت سے ہوتا ہے کہ طبیعت بشاش ہو اور ازسرنو عبادت کے لئے قوت پیدا ہو) -

تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ - تو نکاح کی امید رکھتی ہے (ایک روایت میں ترجین ہے -)

اَرْجُوا اللِّحٰى - ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو - (بڑھنے دو - ایک روایت میں اُرْخُوْا ہے' یعنی لٹکنے دو) -

يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ - (یہود آنحضرت کے پاس چھینکتے تھے' اس امید سے کہ آپ یوں فرمائیں' اللہ تم پر رحم کرے (گویا وہ دل میں سمجھتے تھے کہ آپ سچے پیغمبر ہیں مگر ضد اور نفسانیت اور دنیا کی محبت میں ایمان نہیں لاتے تھے تو وہ اپنے لئے آنحضرت سے دعا کرنا چاہتے تھے یہ جانتے تھے کہ پیغمبر کی دعا قبول ہوتی ہے اگر آپ یرحمک اللہ فرما دیں گے تو ہم دنیا کے مصائب سے بچ جائیں گے) (بعض نے کہا ان کے دلوں میں اسلام کی حقیقت سما گئی تھی' مگر ریاست اور جاہ کی محبت غالب آ کر اسلام سے روکتی تھی' تو ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت کی دعا کی وجہ سے یہ محبت جاتی رہے اور قبول اسلام کی توفیق ہو) -

مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی - میں نے کوئی عمل جس پر زیادہ نجات کی امید ہو' ایسا نہیں کیا -

اَلْمُرْجِیْ يَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَةٍ وَّهَدَمَ الْكَعْبَةَ وَنَكَحَ اُمَّهٗ فَهُوَ عَلٰی اِيْمَانِ

جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ - مرجی وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ جو کوئی نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے نہ جنابت سے غسل کرے اور کعبہ کو ڈھادے اور اپنی ماں سے نکاح کرے (ان سب گناہوں کے ساتھ) اس کا ایمان جبرئیل اور میکائیل (فرشتوں) کے برابر رہے گا (کیونکہ اس کے نزدیک ایمان گناہوں سے گھٹتا نہیں نہ نیکیوں سے بڑھتا ہے' تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے کے بعد بھی ایمان اس کا وہی ہے جو جبریل اور میکائیل کا ہے- میں کہتا ہوں حنفیوں کا اعتقاد بھی یہی ہے' اللہ ان کو ہدایت کرے' ان کے نزدیک ایک گنہگار بھی یوں کہہ سکتا ہے کہ میرا ایمان جبرئیل کے ایمان کی طرح ہے اور اہل حدیث نے ایسا کہنا درست نہ رکھا ان کے نزدیک ایمان میں اعمال خیر داخل ہیں تو نیک اعمال کرنے سے ایمان زیادہ ہوتا ہے اور گناہ کرنے سے گھٹتا ہے اور یہی مذہب قرآن اور حدیث سے ثابت اور صحیح ہے)-

اَنْتُمْ اَشَدُّ تَقْلِیْدًا اَمِ الْمُرْجِئَۃُ - تم زیادہ تقلید کرنے والے ہو یا مرجیہ (مجمع البحرین میں ہے کہ مرجیہ سے عامہ یعنی سنی لوگ مراد ہیں اور یہ خطاب ہے سنیوں کی طرف کہ دیکھو سنیوں نے اپنی طرف سے ایک امام مقرر کیا' اس کو رئیس بنا دیا' اس کو خطا سے معصوم نہیں سمجھا مگر اس کی اطاعت کی اور ہر ایک بات میں اس کی تابعداری واجب سمجھی اور تم نے امام برحق یعنی حضرت علیؓ کو اختیار کیا' ان کو خطا سے معصوم سمجھا' لیکن جب بھی ان کی اطاعت پورے طور پر نہیں کرتے اور بہت کاموں میں ان کی مخالفت کرتے ہو- اور سنیوں کو مرجیہ اس لئے کہا کہ انھوں نے امام کے معین کرنے میں یہ سمجھا کہ اللہ نے اس کو ڈھیل میں ڈال دیا مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دیا)-

اَلْقُرْاٰنُ یُخَاصِمُ بِہِ الْمُرجِیُّ وَالْقَدَرِیُّ وَالزِّنْدِیْقُ الَّذِیْ لَایُؤْمِنُ بِہٖ - قرآن (ایسی مجمل کتاب ہے کہ اس) سے مرجی اور قدری اور بے دین جس کا ایمان اس پر نہیں ہے سب اس سے دلیل لاتے ہیں (مگر حدیث شریف قرآن شریف کی تفسیر ہے- جس شخص نے قرآن کو حدیث سے سمجھا' اس نے سیدھی راہ پائی اور جس نے حدیث کو چھوڑ دیا' وہ ورطۂ ضلالت میں پڑ گیا- حضرت عمرؓ نے فرمایا حدیثوں کے تیر ان گمراہ فرقوں پر چلاؤ' یعنی حدیث سے ان کو قائل کرو)-

ذُکِرَتِ الْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ وَالْحَرُوْرِیَّۃُ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰہُ تِلْکَ الْمِلَلَ الْکَافِرَۃَ الْمُشْرِکَۃَ الَّتِیْ لَا تَعْبُدُ اللّٰہَ عَلٰی شَیْئٍ - مرجیہ قدریہ اور حروریہ (خوارج) کا ذکر آیا تو فرمایا' اللہ ان کافر ملتوں پر لعنت کرے یہ اللہ کی عبادت کوئی چیز سمجھ کر نہیں کرتے-

فَاَرْجِہٖ حَتّٰی تَلْقٰی اِمَامَکَ - اس کو ڈھیل میں رہنے دے (یعنی کوئی قطعی رائے نہ دے) یہاں تک کہ امام سے ملے (اس وقت امام صاحب ایسے مسائل کو جن میں متعارض حدیثیں وارد ہیں حل کر دیں گے)-

یَدَّعِیْ اَنَّہٗ یَرْجُو اللّٰہَ - وہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (حالانکہ قسم خدائے بزرگ کی وہ جھوٹا ہے' اس کے اعمال سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کو خدا کا ڈر ہے)-

اَرْجُوْمَابَیْنِیْ وَبَیْنَ اللّٰہِ - میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں-

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ - میں تیری پناہ ان گناہوں سے چاہتا ہوں جن کی وجہ سے (مغفرت اور رحمت کی) امید منقطع ہو جاتی ہے-

خَیْمَۃُ اٰدَمَ الَّتِیْ ھَبَطَ بِھَا جِبْرِیْلُ اَطْنَابُھَا مِنْ ظَفَائِرِ الْاُرْجُوَانِ - آدم کا خیمہ جو جبرئیل بہشت سے لے کر اترتے تھے اس کی طنابیں ارجوان کی کلیوں کی تھیں (ارجوان کے معنی اوپر گزر چکے رَجْنٌ میں)-

باب الراء مع الحاء

رُحْبٌ یا رَحَابَۃٌ - کشادہ ہونا-

تَرْحِیْبٌ - کشادہ کرنا-

مَرْحَبًا - تو کشادگی اور آرام میں آیا- (بعض نے کہا اس کی تقدیر یوں ہے)-

رَحَّبَ اللّٰہُ بِکَ مَرْحَبًا - یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر کشادگی کرے' تجھ کو فراخی رزق اور دولت عطا فرمائے (تو "مُرْحَبٌ" "تَرْحِیْبٌ" کے معنی میں ہے) (بعض نے کہا مَرْحَبٌ اسم ظرف ہے- یعنی تو کشادگی اور فراغت اور آرام کے مقام میں

آیا)۔

عَلٰی طَرِیْقٍ رَحْبٍ۔کشادہ رستہ پر۔

فَنَحْنُ کَمَا قَالَ اللّٰهُ فِیْنَا وَضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔(کعب بن مالک نے کہا) ہمارا حال اس آیت کے موافق ہوا زمین باوجود اپنی کشادگی کے ان پر تنگ ہوگئی۔

مَرْحَبًا وَّاَهْلًا وَّسَهْلًا۔تو اچھی کشادہ آرام کی جگہ میں اور اپنے لوگوں میں اور نرم ہموار زمین میں آیا۔

قَلِّدُوْا اَمْرَکُمْ رَحْبَ الذِّرَاعِ۔ایسے شخص کو حاکم بناؤ جس کا ہاتھ کشادہ ہو زور آور ہو (یعنی سختیوں اور مصیبتوں میں ثابت قدم رہے مرعوب نہ ہو)۔

اَرْحَبَکُمُ الدُّخُوْلُ فِیْ طَاعَةِ فُلَانٍ۔(نصر بن سیار نے جب جدیع بن علی کرمانی کو قتل کر کے سولی پر چڑھایا تو اس کے لوگوں سے کہا) اب تم کو اس کی اطاعت میں داخل ہونا کشادہ ہوا۔

رَحْبَ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ۔کشادہ ہتھیلیوں اور کشادہ قدم والے۔

ثُمَّ قَعَدَ فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحَبَةِ الْکُوْفَةِ۔پھر لوگوں کے کاموں کے لئے کوفہ کے کشادہ میدان میں بیٹھے۔

رَحَبَةُ الْمَسْجِدِ۔مسجد کا صحن (بعض نے رَحْبَةٌ بہ سکون حا روایت کیا ہے)۔

اَتٰی بَابَ الرَّحَبَةِ۔کوفہ کی مسجد کے صحن کے دروازے پر آئے۔

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ۔اللہ ان لوگوں کو کشادگی عنایت فرمائے' جنھوں نے چھوٹا جہاد ادا کیا۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ مرحبا ایک انس اور محبت کا کلمہ ہے جو آنے والے سے کہتے ہیں تاکہ وہ خوش ہو اور مزید خیر سگالی کے جذبات پیدا ہوں)۔

مَرْحَبٌ۔یہود کے ایک پہلوان کا نام تھا (جس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا۔بعض کا کہنا ہے کہ محمد بن مسلمہ نے قتل کیا' لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اس کو قتل کیا)۔

لَایَغُرَّنَّکُمْ رَحْبُ الذِّرَاعَیْنِ بِالدَّمِ فَاِنَّ لَهٗ قَاتِلًا لَایَمُوْتُ۔جو شخص خون کرنے میں دلیر ہو اس سے دھوکا نہ کھاؤ (یہ نہ سمجھو کہ وہ اس کے مواخذہ سے بچ جائے گا) بلکہ اس کا قاتل ایسا ہے جو کبھی نہیں مرے گا (وہ کون ہے دوزخ)۔

رَحْبُ الرَّاحَةِ۔سخی داتا۔

رَحْبَةٌ۔کوفہ کے ایک محلّہ کا نام ہے۔

رَحْرَحَةٌ۔اشارہ کرنا' صاف نہ کہنا' تہہ تک نہ پہنچنا۔

فَاُتِیَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ۔آپ کے سامنے ایک اتھلا پیالہ لایا گیا (یعنی ایسا پیالہ جو زیادہ گہرا نہ تھا) (بعض نے بِقَدَحٍ زُجَاجٍ روایت کیا ہے' یعنی کانچ کا کٹورہ)۔

وَبُحْبُوْحَتُهَا رَحْرَحَانِیَّةٌ۔بہشت کا درمیانی حصہ بہت وسیع اور کشادہ ہے۔

رَحْضٌ۔دھونا' جیسے اِرْحَاضٌ ہے۔

اِرْتِحَاضٌ۔فضیحت ہونا' ذلیل ہونا۔

مِرْحَاضٌ۔وہ لکڑی جس پر کپڑا دھوتے وقت مارتے ہیں' اور پاخانہ و غسل خانہ۔

اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ۔اگر تم کو مشرکین کے برتنوں کے علاوہ دوسرے برتن نہ ملیں' تو ان کو پانی سے دھو ڈالو (پھر دھو کر پاک صاف کر کے ان میں کھانا پکاؤ یا کھاؤ پیو)۔

اِسْتَتَابُوْهُ حَتّٰی اِذَا مَاتَرَکُوْهُ کَالثَّوْبِ الرَّحِیْضِ اَحَالُوْا عَلَیْهِ فَقَتَلُوْهُ۔(ان باغیوں نے پہلے تو) حضرت عثمان غنیؓ سے توبہ کرائی (ان سے عہد لیا کہ وہ کوئی کام خلاف شرع نہیں کریں گے) جب وہ توبہ کر کے دھوئے ہوئے کپڑے کی طرح پاک اور صاف ہو گئے تو ان پر چڑھ دوڑے اور شہید کر دیا (کم بخت بڑے سنگدل اور ناخدا ترس تھے حضرت عثمانؓ سالہا سال صحبت' رفاقت اور تربیت پا کر بھی کیا خلاف شرع کام کر سکتے تھے انہوں نے کبھی نہ سوچا کہ ہمارے اس فکر و عمل سے خدا' رسول اور قرآن کے ارشادات کی تکذیب ہوتی ہے)۔

وَعَلَیْهِمْ قُمُصٌ مُرَحَّضَةٌ۔ان خارجیوں کے بدن پر دھلے ہوئے کرتے تھے۔

فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَهُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْقِبْلَةَ- ہم نے دیکھا ان کے (پاخانوں کے) قد مچے قبلہ رخ بنے ہوئے تھے-

فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ- آپ نے اپنے بدن سے پسینہ صاف کیا-

رُحَضَاءٌ- وہ پسینہ جو جسم پر بہہ نکلے اور کبھی بخار یا بیماری کے عرق کو بھی کہتے ہیں-

جَعَلَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ عَنْ وَّجْهِهٖ- آپ مرض موت میں پسینے کو اپنے منہ سے پونچھنے لگے-

رَحِيْقٌ- صاف اور عمدہ شراب-

اَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقىٰ مُؤْمِنًا عَلىٰ ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ- جو مسلمان دوسرے مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے- اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بہشت کی اس شراب میں سے پلائے گا جس کے شیشے پر مہر لگی ہوگی (یعنی نہایت محفوظ اور عمدہ پاکیزہ شراب میں سے)-

رَحْلٌ یا رَحِيْلٌ یا تِرْحَالٌ- روانہ ہونا' کوچ کرنا' چلنا' چلانا' منتقل ہونا' اوپر آنا' زین لگانا' صبر کرنا-

اِرْحَالٌ اور تَرْحِيْلٌ- چلانا' روانہ کرنا' کسی کو سواری کے لئے اونٹ دینا-

اِرْتِحَالٌ- کوچ کرنا-

رِحْلَةٌ یا رُحْلَةٌ- کوچ یا جدھر جانے کا قصد ہو-

تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِّاَةٍ لَيْسَ فِيْهَا رَاحِلَةٌ- تم لوگوں کو اس طرح پاؤ گے جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں بھی ایک عمدہ اونٹ سواری کے لائق نہیں نکلتا (سب کے سب لدو اور بار بردار ہی ہوتے ہیں) (نہایہ میں ہے کہ راحلہ زبردست تیز رو اونٹ یا اونٹنی (سانڈنی) اس کا اطلاق نر اور مادہ دونوں پر ہوتا ہے- اس حدیث میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو قرون ثلاثہ کے بعد والے ہیں' ان میں سو کی تعداد میں ایک آدمی بھی اچھا نہیں نکلتا- بعض نے کہا کہ ہر زمانہ کے لئے عام ہے کیونکہ قرون ثلاثہ میں بھی مسلمانوں کی تعداد بہ نسبت کافروں کے اور مشرکین کے سو میں ایک کی بھی نہ تھی- بعض نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ احکام شرع میں سب مسلمان برابر ہیں' شریف اور رئیس' امیر اور فقیر کا کوئی امتیاز نہیں' جیسے اونٹ سب برابر ہوتے ہیں' سو انٹوں میں سب کے سب لادنے اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہوتے ہیں-

اَمَرَلَهٗ بِرَاحِلَةٍ رَحِيْلٍ- عبداللہ بن زبیرؓ نے ان کو ایک زوردار تیز رو اونٹ دلوایا-

فِيْ نَجَابَةٍ وَّلَا رُحْلَةٍ یا رِحْلَةٍ- شرافت اور قوت اور عمدگی میں یا چلنے میں-

اِذَا ابْتَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ- جب اتنی بارش ہو یا کیچڑ ہو کہ جوتیاں تر ہو جائیں (تو جماعت میں آنا ضروری نہیں) اپنے گھروں اور ٹھکانوں میں نماز پڑھ لی جائے یا پڑھ لو-

رِحَالٌ- جمع رَحْلٌ کی' بہ معنی گھر' مسکن اور منزل-

وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ- تم اللہ کے پیغمبرؐ کو لئے ہوئے اپنے گھروں میں لوٹ جاؤ گے (یہ بہتر ہے یا دنیا کا فانی مال واسباب؟)

فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ- وہ ان کو شریک کر لیتے اور کبھی ایک اونٹ کا بوجھ غلہ نفع میں کھاتے' (بعض نے کہا اونٹ نفع میں کماتے' بعض نے کہا اونٹ مع غلہ کے)-

وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيْهَا- ٹھکانوں میں جو ہے وہ ہے-

حَوَّلْتُ رَحْلِي الْبَارِحَةَ- (حضرت عمرؓ نے عرض کیا) گذشتہ رات کو میں نے اپنی سواری کی زین الٹ دی (یعنی اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر اس سے صحبت کی' گو دخول فرج ہی میں کیا- نہایہ میں ہے کہ رحل اونٹ کا کجاوہ' جیسے سرج گھوڑے کی زین- اور "رَحْلٌ" سے یہاں مکان اور ٹھکانا بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ عورت مرد کا مکان اور ٹھکانا ہی ہے-)

اِنَّمَا هُوَ رَحْلٌ وَّسَرْجٌ- یا تو کجاوہ ہے یا زین (کجاوہ پر سفر حج میں بیٹھتے ہیں اور زین پر جہاد میں)-

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فَرَكِبَهُ الْحَسَنُ فَاَبْطَاَفِيْ سُجُوْدِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ سُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ اِرْتَحَلَنِيْ

فَكَرِهْتُ اَنْ اُعْجِلَهٗ - آنحضرت ﷺ سجدے میں گئے تو امام حسنؓ آپ کی پیٹھ پر سوار ہو گئے' آپؐ نے سجدے میں دیر لگائی' جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا' آپؐ نے سجدے میں کیوں دیر لگائی؟ فرمایا میرے بیٹے نے مجھ کو اونٹ بنایا (مجھ پر سوار ہو گیا) میں نے اس کو جلدی اتارنا پسند نہ کیا (سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر کیا عظمت اور عزت ہو گی- (دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے امام حسنؓ سے کہا جب آپ آنحضرتؐ کی پشت مبارک پر سوار تھے لڑکے میاں تم کو کیا اچھی سواری ملی- آپ نے فرمایا یہ بھی تو کہہ سوار کیسا اچھا ہے- قربان امام حسنؓ کے- یا اللہ ہم کو بہشت میں امام حسنؓ کی کفش برداری ہی میں رکھ لے-)

تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ قَعْرِ عَدَنٍ تُرَحِّلُ النَّاسَ - (قیامت کے قریب) عدن کے نشیبی حصہ سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو لے کر چلے گی (سفر کرائے گی' ان کو منزلوں پر اتارے گی جب وہ چلیں گے تو آپ بھی ان کے ساتھ چلے گی اور جب وہ ٹھہر جائیں گے تو آپ بھی ٹھہر جائے گی (اس سے مراد ریل ہے قیامت کے قریب عدن سے ایک ریل بجانب یمن اور حجاز نکلے گی' اب وہ زمانہ قریب معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ حجاز ریلوے بن رہی ہے اس وقت تک دمشق سے مدینہ طیبہ تک جاری ہو گئی ہے' اب مدینہ سے مکہ معظمہ تک بن رہی ہے غالباً مکہ سے یمن کو جائے گی- اس وقت ایک شاخ عدن سے آ کر اس میں مل جائے گی- ہمارے علمائے سلف جن کے زمانے میں ریلوے کا وجود نہ تھا' اس حدیث کا اصلی مطلب نہیں سمجھے اور دور از قیاس معنی بیان کرتے رہے- غفر اللہ لهم ولنا)-[1]

خَرَجَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَحَّلٌ - آنحضرتؐ ایک روز صبح کو برآمد ہوئے' آپ ایک چادر اوڑھے تھے جس پر اونٹ کے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مرجل ہے جیم معجمہ سے یعنی مردوں کی تصویریں بنی تھیں' مگر یہ صحیح نہیں ہے' صحیح وہی پہلی روایت ہے جس میں مرحل ہے حاء مہملہ سے-)

فَقَامَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى مِرْطِهَا الْمُرَحَّلِ - ایک عورت اپنی اس چادر کی طرف کھڑی ہوئی جس پر کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں-

كَانَ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمُرَحَّلَاتِ - آنحضرتؐ نماز پڑھتے اور ایسی چادر اوڑھے ہوتے جس پر کجاووں کی تصویریں بنی تھیں-

حَتّٰى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوْتًا يُوَشُّوْنَهَا وَشْيَ الْمَرَاحِلِ - یہاں تک کہ لوگ ایسے گھر بنائیں' جن کو اونٹ کی زین کی طرح آراستہ کریں (اس کو ترحیل کہتے ہیں)-

لَتَكُفَّنَّ عَنْ شَتْمِهٖ اَوْلَاُرَحِّلَنَّكَ بِسَيْفِيْ - تو اس کو گالی دینے سے باز آ' ورنہ میں اپنی تلوار تجھ پر اٹھاؤں گا (یعنی تلوار سے تجھ کو ماروں گا)-

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ - (ثواب حاصل کرنے کے لئے) کہیں کا سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کا (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ اور کسی مسجد کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ ان تین مسجدوں کے علاوہ اور مسجدیں سب فضیلت میں برابر ہیں' تو ان میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا ایک بے فائدہ زحمت اور تضیع مال اور وقت ہے- اس صورت میں کسی نیک و صالح شخص کی زیارت کے لئے خواہ زندہ ہو یا مردہ سفر کرنا منع نہ ہو گا- جیسے طلب علم یا تجارت یا سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے سفر کرنا جائز ہے)-

میں کہتا ہوں اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ اس حدیث میں مستثنیٰ منہ مسجد کا لفظ ہے تو ان تین مساجد کے علاوہ اور کسی مسجد کے لئے سفر کرنا جائز نہ ہو گا- اور امام احمد کی ایک روایت میں مستثنیٰ منہ بہ صراحت مذکور ہے گو اس کی اسناد متکلم فیہ ہیں- اور بعض علماء جیسے ابو محمد جوینی اور قاضی عیاض اور ابن قیم یہ کہتے

---

[1] موصوف نے مذکورہ پیش گوئی کی از خود دور از کار تاویل پیش کی ہے حالانکہ پیش گوئی کے الفاظ اپنے حقیقی معنی پر دلالت کرتے ہیں لہذا عدن سے آگ کے روشن ہونے سے مراد ریل نہیں بلکہ آگ ہی ہے اور تمام ائمہ سلف نے اس پیش گوئی کی صحیح تعبیر یہی پیش کی ہے کہ اس سے مراد آگ ہے- تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کی کتاب "قیامت کی نشانیاں" اور "پیش گوئیوں کی حقیقت"- (م)

ہیں کہ متثنیٰ منہ عام ہے ان کے نزدیک کسی بزرگ یا صالح کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے اور جہاد یا حصول علم کا سفر دوسری حدیثوں سے انہوں جائز رکھا ہے- اسی طرح تجارت یا سیر وتفریح کے لئے سفر کرنے کو وہ اس وجہ سے جائز رکھتے ہیں کہ یہ سفر طلب وحصول ثواب کی خاطر نہیں ہے اور اس حدیث میں وہی سفر مقصود ہے جو ثواب حاصل کرنے کے لئے کیا جائے- مگر یہ مذہب مرجوح ہے اس لئے کہ زندہ صالح شخص کی ملاقات کے لئے اور اس سے فیوض اور برکات حاصل کرنے کے لئے ان کے نزدیک بھی سفر کرنا جائز ہے' اور انبیاء کرامؑ کا اور اسی طرح اولیاء اور شہداءؒ کا بھی حکم مثل زندوں کے ہے پس ان کی قبر کی زیارت کے لئے بھی سفر کرنا جائز ہوگا- اور یہی قول امام تقی الدین سبکی اور غزالی اور حافظ ابن حجر اور امام الحرمین اور سیوطی اور سخاوی اور اکثر اہل حدیث کا ہے- بالجملہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے- بڑا جاہل ہے وہ شخص جو ان مقاصد کے لئے سفر کرنے والے کو برا بنائے' تشدد وعدم رواداری' فاسق یا فاجر سمجھے اور اجہل ہے وہ شخص جس نے اس لئے سفر کرنے والے کو مشرک قرار دیا ہے- معاذ اللہ! گویا اس نے اکثر علمائے امت محمدیہ اور حفاظ حدیث کو مشرک اور کافر بتایا- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)-

اَلرِّحْلَةُ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ- ایک مسئلہ میں دریافت کرنے کی ضرورت آن پڑے تو اس کے لئے سفر کرنا-

فَاَقْبَلَ الَّذِيْنَ يَرْحَلُوْنَ لِيْ يايُرَحِّلُوْنَ لِيْ -وہ لوگ آئے جو میرا کجاوہ اونٹ پر لادتے تھے (اس لئے کہ ان کا خیال تھا کہ میں کجاوہ کے اندر موجود ہوں)-

ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيْرٍ- پھر ایک بڑے اونٹ پر زین لگایا-

فَاَصُكُّ سَهْمًا فِيْ رَحْلِهٖ حَتّٰى خَلَصَ فَصْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهٖ - میں زور سے ایک تیر اس کی زین پر مار دیتا تیر کی پیکان اس کے کندھے میں گھس جاتی (گویا یہ تیر پالان کے پیچھے سے مارا جاتا' اس میں سے پار ہو کر سوار کے کندھے پر لگتا' ایک روایت میں فی رجلہ ہے یعنی اس کے پاؤں میں تیر مارتا' وہ ٹخنے تک پہنچ جاتا)-

يَأْطُّ بِهٖ اَطِيْطَ الرَّحْلِ -عرش اس کی عظمت سے ایسا چرچراتا ہے جس طرح زین سوار کے نیچے چر چر بولتی ہے-

لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُطَّ الرِّحَالَ- ہم نفل اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے کہ اپنا سامان یا زین اونٹوں پر سے اتارتے-

رُحْلَةٌ- بضمہ را جس طرف جانے کا یا جس کے پاس جانے کا قصد ہو-

كَانَ رَحْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذِرَاعًا- آنحضرتؐ کی کاٹھی (یعنی کاٹھی کی پچھلی لکڑی) ایک ہاتھ کی تھی-

اَلرَّحِيْلُ اَحَدُ الْيَوْمَيْنِ- جن دو دنوں کا آدمی کو خیال رکھنا چاہئے' ان میں سے ایک کوچ کا دن ہے (یعنی دنیا سے سفر کرنے کا)

مَرْحَلَةٌ-منزل-

رُحْمٌ یا رُحُمٌ یا رَحْمَةٌ یا مَرْحَمَةٌ-مہربانی کرنا' دردمندی ظاہر کرنا-

رَحْمٌ یا رَحَامَةٌ- زچگی کے بعد عورت کے رحم میں بیماری ہو کر اس سے مر جانا-

رِحْمٌ اور رَحِمٌ- رشتہ' قرابت' ناطہ-

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ- بہت مہربان رحم والا (نہایہ میں ہے کہ رحمٰن اور رحیم دونوں مبالغہ کے صیغہ ہیں اور رحمٰن' رحیم سے بڑھ کر ہے' کیونکہ ''رحیم'' اللہ کے سوا اور دوسروں کو بھی کہہ سکتے ہیں مگر ''رحمٰن'' کا اطلاق بجز خدا کے اور کسی پر نہیں ہو سکتا)-

ثَلَاثٌ يَنْقُصُ بِهِنَّ الْعَبْدُ فِي الدُّنْيَا وَيُدْرِكُ بِهِنَّ فِي الْاٰخِرَةِ مَا هُوَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ الرَّحْمُ وَالْحَيَاءُ وَعِيُّ اللِّسَانِ- تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے آدمی دنیا میں گھٹتا رہتا ہے (نقصان اٹھاتا ہے لوگ عیب کرتے ہیں) مگر آخرت میں ان کی وجہ سے وہ ملے گا جو اس سے بڑھ کر ہے' ایک تو رحمت اور مہربانی' دوسرے حیاء اور شرم تیسرے کم گوئی اور زبان کی بندش (مطلب یہ ہے کہ ان خصلتوں کی ضد مثلاً بے رحمی اور قساوت قلب اور بے شرمی اور زبان آوری سے گو دنیا میں آدمی فائدہ اٹھاتا ہے مگر آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور ان

خصلتوں کی وجہ سے گو دنیا کا کچھ نقصان ہو گا مگر آخرت میں جو فائدہ ہو گا اس کے مقابلہ میں یہ نقصان کوئی چیز نہیں ہے)-

هِيَ اُمُّ رُحْمٍ- مکہ رحم کی ماں ہے (یعنی جو وہاں جاتا ہے اس پر رحمت الٰہی نزول کرتی ہے- بعض نے کہا ام رحم مکہ کا ایک نام ہے)-

مَنْ مَّلَکَ ذَارَحِمٍ مُّحْرَمٍ فَهُوَحُرٌّ جو شخص اپنی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے (مثلاً بھائی' بیٹا' پوتا' نواسا' باپ' دادا' چچا وغیرہ کا- یا بہن' بیٹی' پوتی' نواسی' ماں' نانی' دادی' پھوپھی' خالہ وغیرہ کا) تو وہ آزاد ہو جائے گا (اس کی ملک میں آتے ہی وہ آزاد ہو جائے گا)-

فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ یا مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ- یعنی اللہ اپنے بندوں میں سے ان ہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں-

يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ مَا حَدَّثَ- اللہ عمرؓ پر رحم کرے انہوں نے یہ کیا حدیث بیان کی (حضرت عائشہؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے روایت حدیث میں غلطی کی)-

رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا- اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جو لین دین میں نرمی کرتا ہو-

قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحِقْوِ الرَّحْمٰنِ- ناطا کھڑا ہوا اور اس نے پروردگار کی کمر تھام لی-

وَتُرْسَلُ الْاَ مَانَةُ وَالرَّحِمُ- اور امانت و قرابت دونوں بھیجے جائیں گے (قیامت کے دن دونوں مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ نیک عمل اور قرآن بھی مجسم ہو کر ظاہر ہوں گے)-

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ- اللہ تعالیٰ نے طاعون کو مسلمانوں کے لئے رحمت کیا ہے (ان کو اس میں شہادت کا ثواب اور درجہ ملتا ہے- حالانکہ کافروں کے لئے وہ عذاب ہے)-

مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ- (جو شخص (اللہ کے بندوں پر) رحم نہیں کرے گا اس پر (اللہ کی طرف سے) بھی رحم نہ ہو گا-

رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ عَلٰى غَضَبِيْ- میری رحمت غصے پر غالب ہے (یعنی رحمت کا تعلق غضب کے تعلق سے زیادہ ہے)-

اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ عَلٰى غَضَبِيْ- میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی-

اِنَّ رَحْمَتِيْ اَنْ تَنْطَلِقَا فِي النَّارِ- میری رحمت یہ ہے کہ تم دونوں آگ میں چلے جاؤ (اب میرا حکم مان لو! پھر وہ دونوں بہشت میں داخل کئے جائیں گے)-

وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا- اور ماں باپ سے ناطا ملانا' اچھا سلوک کرنا' خاص انہی کی رضا مندی کے لئے (نہ کسی دنیاوی طمع یا جاہ و منزلت کی تحصیل کی غرض سے)-

لَايَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ- ان لوگوں میں اللہ کی رحمت نہیں اترتی' جن میں کوئی ناطہ کاٹنے والا ہوتا ہے (جو اپنے اعزاء کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے) (بعض نے کہا کہ رحمت سے یہاں بارش مراد ہے' یعنی ایسے لوگوں پر پانی اور بارش کا قحط آتا ہے)-

اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ- جو لوگ (دوسرے بندوں پر) رحم کرتے ہیں اللہ بھی ان پر رحم کرتا ہے ان لوگوں پر رحم کرو جو زمین پر ہیں تم پر بھی وہ رحم کرے گا' جو آسمان پر ہے (یعنی اللہ جل جلالہ جو عرش معلّٰی پر ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے' یہ حدیث مسلسل بالاولیۃ ہے اور مجھ کو بہت اعلیٰ سند سے ملی ہے' یعنی مولانا فضل الرحمٰن نور اللہ مرقدہ سے' انہوں نے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ دہلوی سے' انہوں نے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ امام الہند سے اخیر تک)-

نَبِيُّ الرَّحْمَةِ- رحمت کے پیغمبر (یعنی جن کی رسالت اللہ کی رحمت ہے اپنی مخلوق پر)-

اِنَّ لِلّٰهِ مِاْئَةَ رَحْمَةٍ- اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں (ان میں سے ایک اس نے دنیا میں اتاری' جس کی وجہ سے ماں اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں اس نے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں' قیامت کے دن وہ اپنے بندوں پر ان کو استعمال

کرے گا (سبحان اللہ! جب وہ ننانوے درجہ ماں باپ سے زیادہ ہم پر مہربان ہے تو ہم کو اس کے رحم و کرم سے بہت کچھ امید ہے)۔

رَحْمَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ۔ تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے۔

اِنَّهَا رَحْمَةٌ۔ یہ آنسو بہنا رحمت اور شفقت کی وجہ سے ہے (نہ کہ اس وجہ سے کہ میں صبر کرنے سے عاجز ہوں)۔

اَتَعْجَبُوْنَ لِرُحْمِ اُمِّ الْاَ فْرَاخِ۔ کیا تم ان بچوں کی ماں کی شفقت پر تعجب کرتے ہو (اس کو اپنی اولاد سے جس درجہ محبت ہے۔ حالانکہ پروردگار عالم کو اپنے بندوں پر اس سے سو درجہ زیادہ محبت اور شفقت ہے)۔

رَحْمَانُ الْيَمَامَةِ۔ مسیلمہ کذاب کا لقب تھا۔

صِلُوْا اَرْحَامَكُمْ۔ اپنے رشتوں کو ملاؤ۔

لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔ عورت بغیر محرم (مرد) کے سفر نہ کرے (جیسے شوہر، باپ، دادا، بھائی، بیٹا، پوتا، چچا، ماموں وغیرہ)۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِيْ رَحْمَةٌ۔ میری امت کے لوگوں کا بار بار میرے پاس آنا اور مجھ سے دین کی باتیں سیکھ کر دوسرے لوگوں کے پاس جانا، ان کو سکھانا رحمت ہے اللہ کی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دین کی باتوں میں اختلاف رحمت ہے، کیونکہ دین ایک ہی ہے، بعض نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو مجتہدین امت سے فروعی مسائل میں منقول ہے یہ اختلاف رحمت ہے۔ کیونکہ بعض وقت ایک مجتہد کا قول سخت ہوتا ہے تو آسانی کے لئے دوسرے مجتہد کے قول پر عمل کر سکتے ہیں، جس طرح کہا جاتا ہے کہ "ماختلاف العلماء رحمۃ" کنز العمال میں بھی یہ حدیث مذکور ہے کہ "اختلاف علماء امتی رحمۃ" مگر اس کی سند کو نہیں بیان کیا گیا۔ بہرحال بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو ایسے اختلاف کی وجہ سے کسی مجتہد یا عالم کو کافر یا فاسق سمجھے اس کی ایذا دہی پر مستعد ہو، ارے کمبخت یہ اختلاف تو تیرے لئے آسانی کا باعث ہوا اور تو اس سے دشمنی کرتا ہے نیکی کا بدلہ بدی۔ مثلاً ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے یہ اختیار کیا کہ اگر تین طلاقیں یکبارگی خلاف سنت دیدی جائیں تو ایسی صورت میں ایک ہی طلاق پڑے گی۔ یا امام ابن جریر طبریؒ اور شیخ محی الدین ابن عربی نے وضو میں پاؤں پر مسح کرنا بھی جائز رکھا ہے۔ اب غور فرمایئے کہ ان اختلافات کی وجہ سے امت پر کس قدر آسانی ہوئی؟ کوئی آدمی غصے میں تین طلاق دیدیتا ہے، اب ائمہ اربعہ کی پیروی کرے تو حلالہ کے بغیر اپنی بیوی سے نہیں مل سکتا، یا سردی کے موسم میں بغیر پاؤں دھوئے وضو نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جمع بین الصلوتین میں، جس کو اہل حدیث نے حضر میں بغیر عذر بھی جائز رکھا ہے۔ کتنی آسانی ہے۔ اسی طرح عمامہ یا جراب اور پائتابہ پر مسح کافی ہونے میں کس قدر آسانی ہے)۔

رَحْوٌ۔ چکی چلانا، چکی گھمانا (جیسے رحی ہے)۔

رَحٰی۔ چکی، سینہ، سردار، مستقل قبیلہ جو دوسروں کا محتاج نہ ہو، یا لک، اونٹ یا ہاتھی کا کھر، اونٹوں کا بھاری منڈا۔

تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْسَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً فَاِنْ يَّقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَّاِنْ يَّهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ مِنَ الْاُمَمِ۔ اسلام کی چکی پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس تک گھومتی رہے گی (یعنی اس زمانہ تک اسلام کو خوب ترقی ہو گی، مسلمان سب ملے جلے رہیں گے) پھر اگر ان کا دین قائم رہے تو ستر برس تک اور قائم رہے گا ورنہ اور امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے (۳۵ سال تک تمام مسلمان متفق رہے بعد ازاں پھوٹ اور انتشار کا آغاز ہوا۔ اہل مصر نے بغاوت کر کے حضرت عثمانؓ پر چڑھائی کی۔ ۳۶ سال گزرے تھے کہ جنگ جمل ہوئی اور ایک سال بعد حضرت علیؓ ہی کے زمانہ خلافت میں جنگ صفین ہوئی، جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور جس نے ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ اور ستر برس قائم رہنے سے یہ مراد ہے کہ ان لڑائیوں اور خرابیوں کے بعد ایک سلطنت قائم ہو گی جو ستر برس تک رہے گی۔ یعنی بنی امیہ کی سلطنت۔ کیونکہ ان کی سلطنت کے قیام و استحکام سے لے کر اس وقت تک کہ دولت عباسیہ کی طرف بلانے والے خراسان میں پیدا ہوئے ستر ہی برس کے قریب مدت ہے۔ مگر اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ نبی

امیہ کے زمانہ حکومت میں دین کہاں قائم ہوا تھا؟ بلکہ دین کی بربادی ہوئی تھی- اس اشکال کو اس طرح دفع کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے بہ طور شرط فرمایا کہ اگر ۳۷ سال کے بعد امت میں نااتفاقی نہ ہوئی تو ستر برس دین اور قائم رہے گا اگر تباہ ہوئے تو پچھلی امتوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے- چونکہ ۳۵ سال ہی میں پھوٹ پیدا ہو کر شیرازہ بکھر گیا لہٰذا مسلمان بھی پچھلی قوموں اور امتوں کی طرح تباہ ہو گئے- بنی امیہ کا نام و نشان نہ رہا- اس کے بعد دولت عباسیہ قائم ہوئی' وہ بھی ہلاکو خاں کے ہاتھ برباد ہوئی' اس کے بعد دولت عثمانیہ اتراک کی قائم ہوئی' یہ اب تک قائم ہے گو اس کی حالت بھی بہ نسبت سابق کے بہت خراب ہوگئی ہے اور ہر چہار طرف سے کفار نے اس کو تنگ کر دیا ہے- اکثر ممالک اس کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں- رہے نام اللہ کا اب جو کچھ امید ہے وہ حضرت صاحب الزماں مہدیؑ کے ظہور پر ہے- اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے اتباع میں کرے' اگر ہم فوت ہو جائیں تو ہر ایک مسلمان بھائی کو ہماری وصیت یہ ہے کہ ہمارا اسلام حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کو پہنچا دے' اور ہماری کتاب ''هدیة المهدی[1]'' آپ کے ملاحظہ میں گزار دے)-

(ایک روایت میں تزول رحی الاسلام یعنی ۳۵ سال میں اسلام کی چکی کا زوال ہوگا (اس صورت میں مطلب صاف ہے کیونکہ اسی سال سے اسلام کی چکی بگڑی اور لوگوں میں یک جہتی کے بجائے انتشار پیدا ہو گیا)-

حِیْنَ فَرَغَ عَلِیٌّ مِّنْ مَّرْحَی الْجَمَلِ - جب حضرت علیؓ جنگ جمل سے فارغ ہوئے (یعنی جہاں جنگ کی چکی گھوم رہی تھی)-

سَاَصْنَعُ لَكَ رَحًى يَتَحَدَّثُ بِهَا الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ - (ابولؤلؤ مردود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا) میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ مشرق اور مغرب والے سب اس کا ذکر کرتے رہیں گے- (مردود نے آپ کے قتل کی دھمکی دی)-

کَحِسْبَانِ الرَّحَا - چکی کی گردش کی طرح-

عَلَیْهِمْ دَارَتِ الرَّحٰی - ان ہی پر آسمان اور زمین کی چکی پھری-

باب الراء مع الخاء

رَخٌّ - روندنا' ملانا' گر پڑنا' جھک جانا-

اِرْخَاخٌ - مبالغہ کرنا-

اِرْتِخَاخٌ - لٹک جانا' اضطراب-

رَخَاخٌ - عیش و عشرت' نرم وسیع زمین-

رُخٌّ - شطرنج کا مہرہ' ہاتھی اور ایک بڑا پرندہ-[2]

مُرْتَخٌّ - نشہ میں چور-

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَفْضَلُهُمْ رَخَاخًا اَقْصَدُهُمْ عَیْشًا - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ان میں عیش و عشرت کے لحاظ سے وہ بہتر ہوگا جس کی حالت متوسط ہو (نہ بہت امیر نہ بہت مفلس)-

اَرْضٌ رَخَاخٌ - نرم ملائم زمین-

رُخْجِی - مامون کا ایک وزیر جو امام رضا کا خیر خواہ تھا-

رُخْصٌ - ارزاں ہونا' سستا ہونا-

رَخَاصَةٌ اور رُخُوْصَةٌ - نرمی' ملائمت-

تَرْخِیْصٌ - سستا کرنا' اجازت دینا-

رُخْصَةٌ آسانی' شریعت کا وہ کام جس کی اجازت ہو-

رَخِیْصٌ - سستا-

---

[1] اس کتاب پر ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو بڑا غصہ ہے- وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب کل مسائل میں کسی فریق کے موافق نہیں ہے بلکہ " خذما صفا ودع ما کدر" پر عمل کیا ہے- نہ اہل حدیث اس کو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی مقلدین حضرات' نہ امامیہ پسند کرتے ہیں اور نہ ہی نام کے سنی' میرا بھروسا اللہ جل جلالہ پر ہے اعتزال تلک الفرق کلہا پیش نظر ہے- جب امام مہدیؑ ظاہر ہونگے اس وقت اس کتاب کی صحیح حالت معلوم ہو جائے گی-

[2] کہتے ہیں کہ یہ پرندہ دریائے چین کے متصل پایا جاتا ہے اور گینڈے کو اٹھا کر لے جاتا ہے- اسی طرح ہاتھی کو- حیاۃ الحیوان میں اسی طرح منقول ہے- مگر محیط میں ہے کہ یہ بیہودہ خرافات ہے-

اَرْخَصَ فِيْ اُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ- آنحضرت نے ان لوگوں کے بارے میں اجازت دی-

فَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نَتَزَوَّجَ بِالثَّوْبِ- ہم کو آپؐ نے کپڑے کے بدلے متعہ کر لینے کی اجازت دی-

اَلَا قَبِلْتَ رُخْصَةَ اللّٰهِ- تو نے اللہ کی رخصت کیوں قبول نہیں کی-

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةٍ فَرَخَّصَ- ابن عباسؓ نے متعہ کی اجازت دی-

فَتَرَخَّصَ فِيْهِ- آپ نے آسانی رکھی (یعنی کچھ دن روزہ رکھو کچھ دن افطار کرو- عورتوں سے نکاح کرو- بعض لوگ یہ سمجھے کہ ہمیشہ روزہ رکھنا اور عورتوں سے بالکل الگ رہنا افضل ہے- حالانکہ یہ افضل نہیں ہے افضل وہی ہے جو سنت رسول کے موافق ہو)-

رِخْلٌ یا رَخِلٌ یا رِخْلَةٌ- بکری کا بچہ جو مادہ ہو اور نر کو حَمَلٌ کہتے ہیں-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَسْلَمَ فِيْ مِائَةِ رَخِلٍ فَقَالَ لَاخَيْرَ فِيْهِ- ابن عباسؓ سے پوچھا گیا' ایک شخص نے سو بکریوں کے بچوں میں سلم کی (یعنی بیع سلم) انہوں نے کہا یہ بہتر نہیں (کیونکہ اس میں نزاع کا ڈر ہے' رب السلم کہے گا میں نے اتنے من کے ایسے بچے ٹھہرائے تھے' مسلم الیہ کہے گا نہیں ایسے بچے ٹھہرے تھے)-

رَخْمٌ- نرم ہونا' ہموار ہونا' انڈے سینا' کھیلنا' رحم کرنا-

تَرْخِيْمٌ- دم کاٹنا-

رُخَامٌ- سفید نرم پتھر-

لَوْ كَانُوْا مِنَ الطَّيْرِ لَكَانُوْا الرَّخَمَا- اگر رافضی لوگ پرندے ہوتے تو "رخم" ہوتے-

رَخَمٌ- ایک پرندہ ہے جو گدھ کے مشابہ ہوتا ہے- وہ مکاری اور فریب اور گندگی پسند مشہور ہے- اتنے بلند پہاڑوں میں جا کر انڈے دیتا ہے جہاں پر رسائی مشکل ہے-

شِعْبُ الرَّخَمِ- مکہ میں ایک مقام کا نام ہے-

رَخِمَ السِّقَاءُ- مشک بدبودار ہوگئی-

مَجِّدْنِيْ الْيَوْمَ بِذٰلِكَ الصَّوْتِ الْحَسَنِ الرَّخِيْمِ- اے داؤد! آج میری تعریف اچھی نرم آواز سے کر (سریلی آواز سے)-

رُخَامَةٌ- ایک بھاجی ہے-

رَخَمَةٌ- محبت اور نرمی-

رَخْيٌ یا رِخْوَةٌ یا رَخَاوَةٌ- آرام کی زندگی' کشادگی' عیش-

اُذْكُرِ اللّٰهَ فِي الرَّخَاءِ يَذْكُرْكَ فِي الشِّدَّةِ- اللہ کی یاد چین کی حالت میں کر' وہ تجھ کو سختی کی حالت میں یاد کرے گا (تیری دعا قبول اور تیری مصیبت دور کرے گا)-

فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ عِنْدَ الرَّخَاءِ (جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا تکلیف کی حالت میں قبول ہو) تو چین اور آسائش کی حالت میں بہت دعا کرتا رہے (اللہ کی یاد اور اس کی بندگی کرتا رہے)-

لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ مُرْخًى عَلَيْهِ- ہر آدمی کے لئے رزق کی کشادگی نہیں ہے (کوئی تنگی میں' کوئی فراغت میں)-

اِسْتَرْخِيَا عَنِّيْ- پھیل جاؤ ہم سے الگ ہو جاؤ!

اِسْتَرْخِيْ عَنِّيْ- مجھ سے الگ ہو جاؤ- (یہ حج میں حضرت زبیرؓ نے اپنی بیوی اسماءؓ سے کہا)

اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ- میرے پاجامہ کا ایک کنارہ لٹک جاتا ہے (یعنی ٹخنوں سے نیچے آ جاتا ہے' شاید چلنے میں وہ ایک طرف جھک کر چلتے ہوں گے' چونکہ وہ بہت ناتوان تھے) (یہ کلمات حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمائے)-

قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهَا- اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے-

اَلْمُؤْمِنُ شَكُوْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ- مسلمان چین کی حالت میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور درد کی حالت میں صبر' غرض کسی حالت میں خدا کو نہیں بھولتا-

رَاخِ الْاِخْوَانَ فِي اللّٰهِ- اللہ کی رضا مندی کے لئے مسلمان بھائیوں سے نرمی اور محبت کر-

فَاِنَّهٗ اَرْخٰى لِبَالِهَا- اس سے اس کے دل کو زیادہ چین رہے گا-

اَرْخَی السِّتْرَ- پردہ لٹکایا-

فَرَسٌ رِخْوَۃٌ- نرم مزاج غریب گھوڑا-

تَرَاخِیْ- دیر' وسعت' مہلت-

باب الراء مع الدال

رَدْءٌ- مدد دینا' زور دینا' ستون لگانا' اچھی طرح خبر گیری کرنا' مارنا-

رَدَاءَ ۃٌ- خرابی

اِرْدَاءٌ- مدد کرنا' خراب کرنا' بگاڑنا' لٹکانا' ستون لگانا-

اُوْصِیْهِ بِاَهْلِ الْاَمْصَارِ خَیْرًا فَاِنَّهُمْ رِدْءُ الْاِسْلَامِ وَجُبَاةُ الْمَالِ وَغَیْظُ الْعَدُوِّ- میں اس کو وصیت کرتا ہوں کہ دوسرے شہر والوں سے عمدہ سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کے مدد گار دوسرے آمدنی کا ذریعہ ہیں (ان سے روپیہ وصول ہوتا ہے مسلمانوں کا کام چلتا ہے) تیسرے دشمنوں کو غصہ دلاتے ہیں (کیونکہ ان کی شرکت سے مسلمانوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے اور دشمن مرعوب ہوتے ہیں)-

وَالْغَنَمُ تَرْدَاُ عَلٰی مِائَةٍ- بکریاں سو سے زیادہ تھیں-

رَدْبٌ- وہ راستہ جو بند ہو-

اَرْدَبٌ- اہل مصر کے ہاں ایک پیمانہ ہے جس میں ۲۴ صاع آتے ہیں-

رَدْحٌ- مٹی کا گلاوہ کرنا' ٹھہرنا' جمنا' مراد کو پہنچنا' خط پانا' خیمہ کے آخر میں ایک پردہ لگانا-

عُکُوْمُهَا رَدَاحٌ- اس کی گٹھریاں بھاری ہیں (یعنی ان میں مال و اسباب بہت ہے)-

رَدَاحٌ- اصل میں رِدَاحٌ اس عورت کے لئے بولتے ہیں' جس کے چوتڑ (سرین) بھاری بھرکم ہوں-

اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ اُمُوْرًا مُتَمَاحِلَةً رُدُحًا- (حضرت علیؓ نے فرمایا) تمہارے پیچھے آنے والے (یعنی آئندہ ایسے لمبے طویل اور اہم امور ہیں (یعنی دیر تک قائم رہنے والے عظیم الشان فتنے اور فسادات)-

اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ فِتَنًا مُرْدِحَةً- مستقبل میں تم پر بھاری فتنے آنے والے ہیں یا ایسے فتنے جو دلوں کو ڈھانپ لیں گے (ان پر گمراہی کی تاریکی چھا دیں گے) اس صورت میں یہ اَرْدَحْتُ الْبَیْتَ سے نکلا ہے' یعنی میں نے کوٹھری کو چھپا دیا-

لَاَکُوْنَنَّ فِیْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الرَّدَاحِ- (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں تو ان فتنوں میں بھاری بھرکم اونٹ کی طرح بن جاؤں گا (کسی کا طرف دار نہیں بنوں گا)- (عبداللہ بن عمرؓ نے ایسا ہی کیا کہ اس دور فتن میں سب سے الگ رہے جب حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ میں اختلاف ہوا تو وہ کسی فریق کے شریک نہیں ہوئے' انہوں نے معاویہ سے بیعت کی نہ حضرت علی سے' یہاں تک کہ معاویہ کی بیعت پر سب کا اتفاق ہو گیا' اس وقت انہوں نے معاویہ سے بیعت کر لی' پھر عبدالملک اور عبداللہ بن زبیرؓ در مروان کے اختلاف میں انہوں نے کسی سے بیعت نہ کی' یہاں تک کہ عبدالملک پر اتفاق ہو گیا' اس وقت انہوں نے عبدالملک سے بیعت کر لی- اور یزید سے انہوں نے اس لئے بیعت کر لی تھی کہ شروع میں اس پر سب کا اتفاق ہو گیا تھا' یہاں تک کہ اہل مدینہ نے بھی اس سے بیعت کر لی تھی- صرف امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ نے بیعت نہیں کی تھی- بعد ازاں اہل مدینہ نے یزید کا فسق و فجور دیکھ کر اس کی بیعت ساقط کر دی' مگر عبداللہ بن عمرؓ نے نہیں توڑی' اسی سبب سے لشکر یزید کے ظلم و تعدی سے آپ محفوظ رہے)-

وَبَقِیَتِ الرَّدَاحُ الْمُظْلِمَةُ- ابھی وہ بھاری بھرکم تاریک کر دینے والا فتنہ باقی ہے-

رَدٌّ یا مَرَدٌّ یا مَرْدُوْدٌ یا رِدِّیْدٰی- پھیرنا' خطا بیان کرنا' قبول نہ کرنا' بند کر دینا' لوٹا دینا' جواب بھیجنا فائدہ دینا- تَرْدِیْدٌ دو کاموں کو بیان کرنا' یا یہ یا وہ' اور بہ معنی رَدٌّ بھی آیا ہے-

تَرَدُّدٌ- آگے پیچھے ہونا' شک کرنا-

تَرَادُدٌ- بیع کا فسخ کرنا-

اِرْتِدَادٌ- پھر جانا' اسلام سے برگشتہ ہونا-

اِسْتِرْدَادٌ- طلب کرنا' واپسی چاہنا-

رَادَّۃٌ- فائدہ-

لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا الْقَصِیْرِ الْمُتَرَدِّدِ-

آنحضرتؐ نہ تو بالکل بدنما لمبے تھے (تاڑ کے جھاڑ کی طرح) اور نہ بالکل پستہ قد تھے (بلکہ آپ میانہ قد اور خوشنما تھے)۔

مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ - جو شخص ایسا کام کرے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا' یعنی جو ہماری سنت کے خلاف ہو تو وہ باطل اور لغو ہے (یعنی ناجائز ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کام آنحضرتؐ کے عہد میں نہ ہوا ہو' وہ ناجائز ہے' ورنہ بڑی قباحت لازم آئے گی۔ کیونکہ آنحضرتؐ کے مبارک زمانے میں بہت سے کام نہیں ہوئے تھے مگر آپ کے بعد ان کی ضرورت محسوس ہوئی' جیسے مدارس کا بنانا' خزانۂ مجلس اور دارالقضاء کی تعمیر' جدید طرز کے آلات حرب اور بحری جنگی جہازوں کی ساخت' کتب دینی کی تالیف اور قرآن و حدیث کی ترجمانی وتفسیر عربی و نیز دوسری زبانوں میں کرنا۔ یہ اور اسی طرح کے دوسرے کام ناگزیر تھے جن کو انجام دیا گیا۔ بہر حال اس حدیث کا منشاء یہ ہے کہ جو کام ہماری تعلیم اور ہدایت کے خلاف ہوں اور اسلام کی روح کے منافی ہوں' ایسے کام ہر زمانہ میں باطل اور لغو ہیں۔ مثلاً آنحضرتؐ نے قبر پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔ بایں ہمہ کوئی قبر پر چراغاں کرے اور اس کا نام عرس رکھ لے یا صندل وہ ناجائز ہو گا۔ آنحضرتؐ نے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کو منع فرمایا اب کوئی نوحہ خوانی یا تعزیت کی مجلس اگلے بزرگوں کی کرے یا دین میں ایسا نیا کام نکلے جو آنحضرتؐ کے عہد میں نہ تھا نہ وہ کسی عام قاعدہ شرعی کے تحت آتا ہے مثلاً جھنڈے تعزیے' علم نکالنا اور کسی کے انتقال کے بعد برادری یا لوگوں کو جمع کر کے سویم' دسواں اور چہلم کرنا' صلوٰۃ غوثیہ پڑھنا وغیرہ وغیرہ)۔

اَلاَ اَدُلُّكَ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ عَلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن جعشم سے فرمایا) میں تجھ کو سب سے بہتر صدقہ بتلاؤں تیری بیٹی تیرے پاس پھر آ جائے (اس کا شوہر اس کو طلاق دیدے) اور تیرے علاوہ اس کے لئے کوئی روٹی کمانے والا نہ ہو۔

رَدُّ الشَّمْسِ - آفتاب کا پھر لوٹ آنا (یعنی غروب کے بعد پھر نکلنا - کہتے ہیں شب معراج کی صبح کو اور غزوۂ خندق میں یہ ہوا تھا)۔

فَاُرْدِدَ عَلَيْهِ الشَّمْسُ شَرْقُهَا - سورج کا چمکنا پھر آپ پر پھیرا گیا (یعنی غروب کے بعد پھر نکل آیا' پیچھے سرکا دیا گیا مجمع البحرین میں ہے کہ ''ردشمس'' سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ اس کی حرکت بسطی ہو گئی۔)

میں کہتا ہوں یہ ردشمس نہیں ہے بلکہ ''حبس شمس ہے اور یہ دوسری نشانی ہے آنحضرتؐ کی نشانیوں یعنی معجزات میں سے۔ اس کو طبرانی نے بہ سند جید جابر بن عبداللہؓ سے نکالا' ہیثمی نے کہا اس کی سند حسن ہے اور اسی طرح حافظ ابن حجر اور عراقی نے کہا' اور ''ردشمس'' کو طبرانی نے روایت کیا معجم کبیر میں اسماء بنت عمیس سے ہیثمی نے کہا' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں بجز ابراہیم بن حسن کے مگر ان کو بھی ابن حبان نے ثقہ بتایا ہے۔ اور طحاوی نے مشکل الآثار میں اس حدیث کو دو طریقوں سے نکالا اور کہا دونوں طریق ثابت ہیں' اور ان کے راوی ثقہ ہیں' اس صورت میں ابن جوزی نے جو اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے حافظ ابن حجر نے کہا کہ ابن جوزی نے غلطی کی جو اس حدیث کو موضوعات میں داخل کیا)۔

تَرُدُّبِهَا الْفِتَنُ - تو ان چیزوں کو جن سے مجھ کو الفت ہے (یعنی مال' اولاد اور وطن وغیرہ) جمع کر دے گا۔

وَلِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهٖ اَنْ تَسْكُنَهَا (زبیرؓ نے اپنی وصیت میں ایک گھر کو وقف کیا اور کہا) ان کی بیٹیوں میں سے جو طلاق کی وجہ سے لوٹ آئے وہ اس گھر میں رہ سکتی ہے (مجمع البحار میں ہے کہ مطلقہ کو مردودہ اور جس کا شوہر مر جائے اس کو راجعہ کہتے ہیں)۔

رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ - مانگنے والے (سائل) کو دے کر واپس کر دو' اگر چہ ایک کھر ہی ہو جلا ہوا۔ (یہاں ''رُدُّوْا'' کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اس کو کچھ نہ دو خالی پھیر دو)۔

سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ - سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا۔

لاَ تَرُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ- سائل کو محروم مت کرو کچھ نہ ہو تو کھر ہی دے دو (یعنی خالی مت پھیرو)-

وَرَدَّ اُوْلَاهَا عَلٰی اُخْرٰهَا- اور پہلی جماعت کو پچھلی جماعت پر پھیر دیا (یعنی آگے کی جماعت کو اتنی دور نہ جانے دیا کہ وہ پچھلی جماعت سے بالکل الگ ہو جائے بلکہ اس کو روک دیا یہاں تک کہ پچھلی جماعت اس سے جا کر مل گئی)-

اِنَّهُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ- وہ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام کے بعض واجبات سے) پھرے ہی رہے (یہ حوض کوثر کی حدیث میں ہے- مراد یہ ہے کہ اسلام کے بعض واجبات انہوں نے چھوڑ دیئے اور ارتداد سے یہاں کفر مراد نہیں ہے کیونکہ صحابہؓ میں سے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ چند دیہاتی گنوار لوگ اسلام سے پھر گئے تھے اور طلیحہ اسدی اگرچہ صحابہ میں سے تھے اور اسلام سے پھر گئے تھے مگر پھر مسلمان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوئے)-

وَیَکُوْنُ عِنْدَ ذٰلِکُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِیْدَةٌ- اس جنگ کے وقت ایک بار سخت لوٹنا ہوگا-

لاَ رِدِّیْدٰی فِی الصَّدَقَةِ- زکوٰۃ سال بھر میں دوبار نہیں لی جائے گی یا صدقہ دے کر پھر واپس کر لینا ناممکن ہے (دوسری روایت میں ہے:

لاَثِنٰی فِی الصَّدَقَةِ- زکوٰۃ (ایک سال میں) دوبار نہیں لی جائے گی-)

اَلصَّدَقَةُ قَبْلَ الرَّدِّ- اس سے پہلے صدقہ دینا جب کوئی صدقہ دینا قبول نہ کرے گا (یعنی قیامت کے قریب جب زمین اپنے خزانے اگل دے گی)-

اِذْلَمْ یَرُدِّ الْعِلْمَ اِلَیْهِ- کیونکہ انھوں نے یوں نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے (کہ اس کا کونسا بندہ زیادہ عالم ہے)-

فَرَدَدْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَاوَنَبِیِّکَ- میں نے اس دعا کو پڑھ کر دوبارہ آنحضرت کو سنایا (تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے تو وَنَبِیِّکَ کے بدلے میں نے وَرَسُوْلِکَ پڑھا- آپ نے فرمایا نہیں وَ نَبِیِّکَ کہہ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں وہی الفاظ پڑھنے چاہیے جو آنحضرتؐ سے منقول ہیں اپنی طرف سے الفاظ شامل کر لینا خواہ معنی وہی ہوں درست نہیں ہے)-

رَدَّعَلَی الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْیِ ثُمَّ نَهَاهُ- صدقہ دینے والے کو اس کا صدقہ پھیر دیا جو اس نے منع کرنے سے پہلے دیا تھا' پھر اس کو منع کر دیا (یعنی جب خود ایک چیز کا محتاج ہو' مثلاً اپنے پاس کپڑا پہننے کو نہ ہو اور کپڑا صدقہ دے تو ایسی حالت میں صدقہ دینے سے منع فرمایا اور منع کرنے سے پہلے جو اس نے صدقہ دیا تھا وہ اس کو واپس دلا دیا- چنانچہ مثل مشہور ہے اول خویش بعدہ درویش-

اَنْ لَّا یَرُدَّ فِیْ عَلٰی عَقِبِیْ- مجھ کو ایڑیوں کے بل الٹا نہ پھرائے (جس ملک سے ہجرت کی وہیں نہ مارے)-

فَلَمَّا عَرَفَ فِیْ وَجْهِیْ رَدَّه' هَدِیَّتِیْ- جب آپ کو ہدیہ پھیر دینے کا اثر میرے چہرے پر معلوم ہوا (میرے چہرے پر ناراضی کے اثرات معلوم ہوئے)-

نَرُدُّالْقَتْلٰی- ہم کشتوں کو (جو لوگ مارے گئے تھے) ان کے گاڑنے کے مقامات پر لانے لگے-

اِعْتَمَرَ حَیْثُ رَدُّوْهُ- آپ نے وہیں عمرہ کھول ڈالا جہاں مشرکوں نے آپ کو روک دیا تھا (یعنی حدیبیہ میں)

فَقَرَأَقُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَّیُرَدِّدُهَا- قل ہو اللہ پڑھا' بار بار اس کو پڑھتے رہے-

قَدْسَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَکَ وَمَارَدُّوْا عَلَیْکَ- اللہ نے تمھارا کہنا اور کافروں نے جو تم کو جواب دیا' دونوں سنے-

فَمَا سَمِعْتُ لَه' رَادًّا- میں نے کسی کو ان کا رد کرتے نہیں سنا (بلکہ سب نے قبول کیا)-

مَاذَارُدَّعَلَیْکَ فِی الشَّفَاعَةِ تم کو شفاعت کے باب میں کیا جواب ملا؟-

مَاله' عَنْ مَّوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ شَیْئًا- ایک شخص نے آنحضرت سے نماز کے اوقات پوچھے تو آپ نے (زبان سے) کچھ جواب نہیں دیا (بلکہ دو دن اس کو اپنے ساتھ نماز پڑھا کر نماز کے اوقات کی تعلیم کی- کیونکہ عام لوگوں

کی تعلیم اسی طرح خوب ہوتی ہے کہ ان کو عملاً کر کے دکھائیں)-

وَالْوَلِيْدُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ- تیرا بردہ اور تیری بکریاں (جو تو نے اس کو دی ہیں) وہ تجھ کو پھیر دی جائیں گی-

بِكُلِّ رَدَّةٍ دَعْوَةٌ- ہر بار جب لوٹ کر کافروں پر حملہ کیا جائے تو ایک دعا اس وقت قبول ہوتی ہے (یعنی یقیناً قبول ہوتی ہے)-

فَرَدَّا اِلَيْهِ الثَّالِثَةَ- (یہاں ثالثہ سے مجازاً چوتھی بار مراد ہے-)

فَرُدَّالِيَّ الثَّانِيَةَ- (ان دونوں حدیثوں میں رُدَّ کے معنی پڑھنا ہے)

رَدَّاللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ- (جب کوئی میری امت میں سے مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر پھیر دیتا ہے تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں- پھر روح پھیر دینے سے کیا مراد ہے؟ اس اشکال کو اس طرح رفع کیا گیا ہے کہ گو انبیاء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مگر ان کی ارواح مقدسہ اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہیں' دنیا کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے- جب کوئی ان کو سلام کرتا ہے اس وقت ان کی روح ادھر متوجہ ہوتی ہے- تو ردّ روح سے اس کا متوجہ کرنا مراد ہے)-

كَانُوْااَحْسَنَ مَرْدُوْدًامِنْكُمْ- تم سے تو انھوں نے ہی اچھا سنا تھا (کیونکہ وہ ہر فبای الاء ربکما تکذبان پر جواب دیتے جاتے تھے)-

لَايَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّاالْبِرُّ- عذاب کے حکم کو کوئی چیز نہیں پھیرتی مگر دعا (اور استغفار پروردگار کے سامنے طلب مغفرت کرنا' گریہ اور عاجزی اور توبہ کے ساتھ) اور عمر کو اچھا سلوک کرنے کے سوا کوئی چیز نہیں بڑھاتی (بہ ظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے' کیونکہ تقدیر الٰہی پھر نہیں سکتی اور عمر جو روز ازل لکھی گئی ہے وہ گھٹ یا بڑھ نہیں سکتی- مگر غور کرنے کے بعد یہ اشکال رفع ہو جاتا ہے کیونکہ تقدیر سے یہاں تقدیر معلق مراد ہے- یعنی جس بلا کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علم میں یوں تھا کہ اگر دعا اور استغفار کریں گے تو وہ بلا ٹل جائے گی اور وہ بلا دعا سے ٹل جاتی ہے- اسی طرح جس کی عمر کے بارے میں یوں لکھا گیا تھا کہ اگر رشتہ داروں سے یہ اچھا سلوک کرے گا تو اس کی عمر اتنی ہوگی ورنہ اتنی' تو اس کی عمر نیک سلوک کرنے سے بڑھ جائے گی- اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ بندہ گناہ کی وجہ سے محروم کیا جاتا ہے' یعنی اس کا رزق کم ہو جاتا ہے' گناہ کی شامت سے مفلسی اور محتاجی آتی ہے- اب یہ خیال کرنا چاہیے کہ کافروں کو باوجود کفر کے دنیا کی خوب فراغت ملتی ہے تو مسلمان کو بداعمالی کی وجہ سے رزق کیوں کم دیا جاتا ہے' کیونکہ مسلمان کو اللہ تعالیٰ دنیاوی آفتوں میں مبتلا کر کے متنبہ کرتا ہے- تا کہ وہ توبہ کر کے اپنے اعمال کی اصلاح کرے اور کافروں کو مزید خواب غفلت میں ڈالتا ہے اور اچھی طرح ان کو عیش کرنے کا موقع دیتا ہے- نتیجہ میں ان کے لیے مرتے ہی عذاب دوزخ تیار ہے)-

فَلَمْ يَرُدَّعَلَيْهِ- آپ نے اس شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا (جو لال رنگ کے کپڑے پہنے تھا- اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جو شخص سلام کے وقت فسق و فجور میں مصروف ہو اس کا جواب دینا ضروری نہیں)-

يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ- اہل بہشت تیس تیس سال کی عمر میں پھیر دیئے جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کی عمر تیس تیس برس کی ہوگی- یعنی عین شباب وجوانی اور خوشی ونشاط کی حالت' اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھیر دینا صرف بوڑھوں کے حق میں ہوسکتا ہے نہ بچوں کے حق میں کیونکہ وہ تو کبھی تیس برس کے ہوئے ہی نہ تھے)-

اَنْ نَرُدَّعَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ- نماز سے سلام پھیرتے وقت امام کے سلام کا جواب دیں اور آپس میں محبت کریں (مقتدی کو ایک سلام میں جدھر امام ہو اس کی بھی نیت کرنی چاہیے- امام مالک کے نزدیک مقتدی تین بار السلام علیکم ورحمۃ

اللہ کہے پہلے اپنے منہ کے سامنے' اس میں امام کی نیت کرے' دوسرے اور تیسرے میں مقتدیوں کی جو داہنی اور بائیں جانب ہوتے ہیں)

مَاتَرَدَّدْتُ فِيْ شَيْءٍ تَرَدُّدِيْ عَنْ قَبْضِ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ - مجھ کو کسی بات میں اتنا تردد یعنی توقف نہیں ہوتا جتنا مسلمان کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے (کیونکہ دو طرف میری توجہ رہتی ہیں - ادھر تو مومن موت سے گھبراتا ہے جانکنی کی تکلیف سے پریشان ہوتا ہے اس کی دعا اور التجا پر رحم آتا ہے اور ادھر مجھ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ مومن کو اپنے پاس بلا کر اس کو سرفراز کروں' دنیا کی فکروں سے اس کو نجات دے کر دائمی خوشی اور فرحت عطا کروں)-

لَا يَخْلَقُ عَلٰى كَثْرَةِ الرَّدِّ - قرآن ایسا کلام ہے جو بار بار پڑھنے سے پرانا (بے مزہ اور غیر دلچسپ) نہیں ہوتا (بلکہ ہر بار اس کی تلاوت اور سماعت میں لذت اور حلاوت حاصل ہوتی ہے)-

لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ - حوض کوثر پر کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے' پھر ٹھہرا دیے جائیں (فرشتے ان کو روک دیں گے) میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں (اس حدیث سے اہل تشیع نے یہ سمجھ لیا کہ معاذ اللہ کل صحابہ کرام آنحضرت کی وفات کے مرتد ہو گئے اور شاذ و نادر اسلام پر قائم رہے' جیسے حضرت سلمان' مقداد' ابوذر' عمار' عبداللہ بن مسعود اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم - یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے صحابہ میں سے بحمد اللہ کوئی مرتد نہیں ہوا بلکہ آنحضرت کی وفات کے بعد دین اسلام کی ترقی میں اپنی صلاحیتیں' اپنے مال' اپنی جانیں اور اپنے ذرائع و وسائل لگا کر دنیا میں اللہ کے دین کو غالب کر دیا - حدیث میں ''اصیحابی'' تصغیر کا لفظ ہے جو تقلیل پر دلالت کرتا ہے اور اس سے مراد جماعت منافقین ہے جو مال کی طمع سے دلوں کے نفاق کے ساتھ اسلامی جماعت میں شریک ہو گئے تھے اور حضور کی وفات کے بعد الگ ہو گئے' نفاق ہی پر ان کا خاتمہ ہوا اور بعض ایسے بھی تھے جو دین کی روح اور اس کی تعلیم کو پورے طور پر نہ سمجھے تھے کہ آنحضرت کی وفات ہو گئی اور وہ قصور فہم کی بنا پر ارکان اسلام میں کچھ تخفیف کے طالب ہوئے' لیکن افہام و تفہیم کے بعد انھوں نے مطالبات کو واپس لے لیا اور دوبارہ تجدید ایمان کی' ایسے لوگوں میں زیادہ تر دیہاتی اور خانہ بدوش عرب کے بدو شامل تھے جو آنحضرت کے آخری زمانے میں مسلمان ہوئے تھے)-

وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهٗ - باغ کی آمدنی کا تہائی حصہ میں اسی میں لگاتا ہوں (یعنی اس کی درستی اور بحالی میں)-

وَلَوْشَاءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِهٰذَا - اگر اللہ چاہتا تو ہماری جانوں کو اس وقت کے سوا اور کسی وقت میں پھیر دیتا (اس سے پہلے یا اس کے بھی بعد جگاتا)-

يُعْطِيْ بِهٖ بَعْضَ عِيَالِهٖ ثُمَّ يُعْطِي الْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ يُرَدِّدُوْنَهَا بَيْنَهُمْ - صدقہ فطر کوئی اپنے عزیزوں کو دے پھر وہ اپنی طرف سے ادا کریں' اسی طرح الٹ پھیر ہوتا رہے-

كُلُّ مُسْلِمٍ بَيْنَ مُسْلِمِيْنَ اِرْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ - آخر تک جو شخص مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام سے پھر جائے' آنحضرت کی نبوت کا انکار کرے' آپ کو جھوٹا کہے تو اس کا قتل ہر شخص کے لیے درست ہے' جو کوئی اس سے یہ سنے اور اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی' پھر وہ اس کے پاس نہ جائے اور اس کا مال اس کے وارثوں کو تقسیم کر دیا جائے گا' اس کی بیوی وفات کی عدت کرے گی - اسلامی ریاست کے امیر یا حاکم کے پاس اگر وہ پیش کیا جائے تو حاکم قتل کا حکم دے اور توبہ نہ کرائے - امام باقر سے مروی ہے کہ اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی' اس کا ذبیحہ حرام ہو گا - اور تین بار اس سے توبہ کرائی جائے گی اگر پھر اسلام قبول کیا تو خیر ورنہ قتل کیا جائے گا - صدوق نے کہا کہ اس سے مراد وہ مرتد ہے جو مسلمان کی اولاد نہ ہو' یعنی اس کے ماں باپ دونوں مسلمان نہ ہوں - امام جعفر صادق نے فرمایا عورت اگر مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے بلکہ اس سے سخت محنت لیں گے اور کھانے کو بقدر قوت اور پہننے کو موٹا جھوٹا دیں گے دوسری حدیث میں ہے کہ اس کو دائم الحبس کریں گے)-

رِدَّةٌ - بہ کسرہ را' مرتد ہو جانا' اسلام سے پھر جانا۔

رَدْعٌ - باز رکھنا' پھیر دینا' کھول دینا' ملا دینا' جماع کرنا' ٹھونکنا۔

اِرْتِدَاعٌ - باز رہنا' مل جانا۔

فَمَرَرْنَا بِقَوْمٍ رُدْعٍ - ہم ایسے لوگوں پر گزرے جن کے سینے کالے تھے (باقی جسم سفید تھے)۔

رُدْعٌ - جمع ہے اَرْدَعُ کی' یعنی وہ بکرا جس کا سینہ سیاہ ہو اور باقی بدن سفید ہو (اہل عرب یوں کہتے ہیں کہ

تَيْسٌ اَرْدَعُ اور شَاةٌ رَدْعَاءُ - یعنی اردع بکرا اور ردعاء بکری۔

رَمَيْتُ ظَبْيًا فَاصَبْتُ خُشَشَاءَهُ فَرَكِبَ رَدْعَهُ فَمَاتَ - (ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا) میں نے ایک ہرن کو تیر مارا اس کی کنپٹی میں لگا وہ اوندھی گری اور گردن ٹوٹ کر مرگئی (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "وہ اپنے خون پر سوار ہوگئی" یعنی اس کا خون بہنے لگا - وہ اسی خون پر گری اس میں لت پت ہوگئی)۔

رَدْعٌ - اصل میں زعفران کو کہتے ہیں' یہاں اس سے مراد خون ہے' کیونکہ وہ بھی زعفران کے مشابہ ہوتا ہے' بعض نے کہا رَدْعٌ سے مجازاً گردن کو مراد لیا۔

لَمْ يُنْهَ عَنِ الْاَرْدِيَةِ اِلَّا عَنِ الْمُزَعْفَرَةِ الَّتِيْ تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ - کسی چادر کے اوڑھنے سے منع نہیں کیا گیا مگر اس چادر سے جس میں زعفران کا ایسا رنگ ہو جو جسم پر بھی اپنا رنگ جھاڑے (یعنی بالکل زعفران میں لت پت ہو کر اس کے اوڑھنے سے جسم پر بھی رنگ آجائے)۔

كُفِّنَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ اَحَدُ هَابِهٖ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ - حضرت ابوبکر صدیق کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' ایک کپڑے میں کچھ زعفران لتھڑی تھی (یعنی خوشبو کے لیے لگا دی گئی تھی' نہ یہ کہ سارا کپڑا زعفران میں رنگا گیا تھا)۔

وَرَدِعَ لَهَا رَدْعَةً - اس کا رنگ بدل گیا زرد ہوگیا۔

وَعَلَيْهِ رَدْعُ زَعْفَرَانٍ - عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑے یا جسم پر زعفران کا رنگ تھا (آنحضرت نے ان کو منع نہیں فرمایا' کیونکہ وہ قلیل ہوگا' جو دلہن کے کپڑوں سے ان کے لباس اور جسم پر لگ گیا ہوگا - بعض نے کہا مردوں کو زعفرانی رنگ سے جو منع فرمایا' اس حکم سے نوشاہ یعنی دولہا مستثنیٰ ہے اور اس کے لیے زعفرانی رنگ کا استعمال جائز ہے - کذا قال البغوی و کذا فی مجمع البحار)۔

مترجم کہتا ہے جب یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے تو اب اس میں سختی سے انکار کرنا اور اس دولہا کو جو شادی میں زردی کا استعمال کرے فاسق یا فاجر قرار دینا' نری سفاہت اور نادانی ہے۔

اَلْمُحْرِمَةُ لَا تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَاتِ اِلَّاصِبْغًا لَّايَرْدَعُ - جو عورت احرام باندھے ہو' وہ رنگین کپڑا نہ پہنے مگر ایسا رنگ جو نشان نہ دے (یعنی اس کا دھبہ نہ پڑے پختہ رنگ ہونا چاہیے)۔

ثَوْبٌ رَدِيْعٌ يَا مَرْدُوْعٌ - جس کپڑے میں خوشبو کا اثر ہو۔

رَكِبَ الْبَعِيْرُ رَدْعَهٗ - اونٹ گر کر اپنی گردن پر سوار ہو گیا (اس کی گردن مڑ کر پیٹ کے نیچے دب گئی)۔

اَلدُّنْيَا رَدْعٌ مَّشْرَبُهَا - دنیا کا پانی کیچڑ ہے (یہ رِدَاعَةٌ سے ہے' بہ معنی کیچڑ یعنی دنیا کی کوئی مسرت رنج سے اور کوئی راحت مشقت سے خالی نہیں - اس کا پانی صاف نہیں بلکہ اس میں رنج کی کیچڑ ملی ہوئی ہے)۔

رَدْغَةٌ یا رَدَغَةٌ - سخت کیچڑ' اس کی جمع رَدْغٌ اور رِدَاغٌ ہے۔

مَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَالَيْسَ فِيْهِ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِيْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ - جو شخص مسلمان کا ایک عیب بیان کرے جو اس میں نہ ہو (بلکہ اس پر افترا کرتا ہو) تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ میں رکھے گا - (ایک روایت میں مَنْ قَفَا مُؤْمِناً ہے' یعنی جو شخص مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے۔)

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ - جو شخص شراب پیئے (پھر توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت میں) خون اور پیپ کی کیچڑ پلائے گا (جو دوزخیوں کے زخموں سے بہے گی)۔

خَطَبَنَا فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَدْغٍ - ایک کیچڑ کے دن ہم کو خطبہ

سنایا (یعنی جس دن پانی برس رہا تھا اور راستوں میں کیچڑ تھی ایک روایت میں فی یوم ردغ یا یوم ردغ ہے معنی وہی ہیں' ایک روایت میں رزغ ہے' یعنی ابر اور سردی کے دن میں)۔

ضَعَتْنَا هٰذِهِ الرَّدَاغُ عَنِ الْجُمُعَةِ یا هٰذِهِ الرِّزَاغُ۔ ہم کو جمعہ میں آنے سے ایک کیچڑ نے روک دیا۔

اِذَا كُنْتُمْ فِي الرَّدَاغِ اَوِالثَّلْجِ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَوْمِئُوْا اِيْمَاءً۔ جب تم کیچڑ میں گر جاؤ (کہیں خشکی اور صاف جگہ نہ ملے) یا برف میں اور نماز کا وقت آ جائے (اور ایسی صورت میں سجدہ نہ ہو سکے) تو اشارہ سے نماز پڑھ لو (اور سجدے کے لئے رکوع سے کسی قدر زیادہ جھک کر اس کو ادا کر لو)۔

حَتّٰى وَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى مَرَادِغِهٖ۔ (میں مصعب بن زبیر سے) اتنا نزدیک ہوا کہ میرا ہاتھ ان کے سینہ پر پڑا۔

مَرَادِغ۔ جمع ہے مَرْدَغَةٌ کی' یعنی وہ حصہ جسم جو گردن سے لے کر ہنسلی تک ہے (بعض نے کہا سینہ کا گوشت)۔

رَدْف۔ پیروی کرنا یا پیچھے جانا ایک سواری پر۔

رِدْف یا رَدِيْف۔ جو کسی کے پیچھے ایک سواری پر سوار ہو۔

تَرَادُف۔ دو الفاظ کا باہمی مترادف اور ہم معنی ہونا۔ یا دو مردوں کا ایک دوسرے کی رشتہ دار عورتوں سے نکاح کرنا۔

مُرَادِف۔ وہ لفظ جو دوسرے لفظ کا ہم معنی ہو۔

اِنَّ مُعَاوِيَةَ سَاَلَهٗ اَنْ يُّرْدِفَهٗ' وَقَدْ صَحِبَهٗ' فِيْ طَرِيْقٍ فَقَالَ لَسْتَ مِنْ اَرْدَافِ الْمُلُوْكِ۔ معاویہ نے وائل بن حجرؓ سے کہا (جو حضر موت کے شاہی خاندان میں سے تھے) جو ایک سفر میں ان کے ساتھ تھے' مجھ کو اپنی سواری پر بٹھا لو! (خواصی میں سوار کر لو) انھوں نے کہا تم بادشاہوں کے خواصوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے رِدْف کی یعنی وہ شخص جو بادشاہ کا وزیر ہو اور اس کی داہنی طرف بیٹھے اور جب بادشاہ سوار ہو تو وہ خواصی میں رہے اور جب بادشاہ جنگ کے لئے روانہ ہو تو ریاست میں اس کا قائم مقام رہے۔ ان اختیارات کے رکھنے والے کو وزیر کہتے ہیں یا دیوان یا مدار المہام۔)

مترجم کہتا ہے' معاویہ کا حال اور ان کی زندگی میں عبرآ زمود ذہنوں کے لئے قدرت خداوندی کے نمونے ہیں۔ آنحضرت کے زمانے میں ایک عورت نے ان سے نکاح کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا وہ مفلس اور نادار ہے۔ اور وائل نے ان کے بارے میں کہا کہ تم بادشاہوں کی خواصی میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہو۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اسی معاویہ کو اتنی بڑی بادشاہت دی کہ بخارا سے لے کر قیروان تک اور یمن سے لے کر قسطنطنیہ تک ان کی حکومت تھی۔ اقالیم حجاز اور یمن اور شام اور عراق اور مصر اور مغرب میں علاقہ ساحل روم اور الجزائر اور آرمینیہ اور آذربیجان اور روم اور فارس اور خراسان اور ایلیا اور ماوراء النہر حدود ہند تک ان کے زیر نگیں تھے۔ سبحان اللہ جلت قدرتہ)

فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے ہزار فرشتوں سے جو ایک کے پیچھے ایک آ رہے تھے ان کی مدد کی۔

عَلٰى اَكْتَفِهَا اَمْثَالُ النَّوَاجِذِ شَحْمًا تَدْعُوْنَهٗ' اَلتُّمُ الرَّوَادِفَ۔ ان کے کندھوں پر چربی کے تھکے تھے' جن کو تم روادف کہتے ہو۔

اَرْدَفَ الْفَضْلَ۔ آپ نے فضل ابن عباس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔

وَاَبُوْبَكْرٍ رِدْفُهٗ۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کی خواصی میں بیٹھے تھے۔

مُرْدِفٌ اَبَابَكْرٍ۔ آپ حضرت ابوبکر کو ایک ہی اونٹ پر اپنے ساتھ سوار کئے ہوئے آ رہے تھے یا دوسرے اونٹ پر مگر ان کا اونٹ آپ کے اونٹ کے پیچھے تھا۔

كُنْتُ رِدْفَهٗ۔ میں آپ کے پیچھے سوار تھا۔

وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى الرَّاحِلَةِ۔ آنحضرت کے ساتھ صفیہ تھیں' آپ ان کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھائے ہوئے تھے۔

رَدِفَهُ اللّٰهُ بِمُلْكٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہی عطا فرمائی۔

رِدْف۔ سرین۔

رِدْفَانِ۔ رات دن۔

رَدْمٌ - بند کرنا - گوز لگانا - ہمیشہ ہونا - پھر ہرا ہو جانا - بہنا -
تَرْدِیْمٌ - پیوند لگانا' مہربانی کرنا -
اِرْدَام - ہمیشہ ہونا -
تَرَدُّم - پیوند لگانا -
رَدْمٌ - آڑ روک سد -
رَدِیْمٌ - پرانا کپڑا -
اَرْدَم - ملاح -

فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ ھٰذِہٖ - یاجوج اور ماجوج کی سد میں سے (جو ذوالقرنین نے ان کے روکنے کے لئے بنائی تھی) آج اتنا کھل گیا (آپ نے نوے کا اشارہ کر کے بتلایا' وہ یہ ہے کہ کلمہ کی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ پر رکھے اور حلقہ بنائے اس طرح سے کہ درمیان میں بہت تھوڑا جوف رہے - طیبی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کے حملہ کا زمانہ جو وہ عربوں پر کریں گے نزدیک آ چکا ہے' یہ حملہ دجال کے نکلنے کے بعد ہوگا - بعض نے رِدْمٌ بہ کسرۂ را روایت کیا ہے - کرمانی نے کہا عرب کی تخصیص اس لئے کی کہ ان کے شر اور فساد کا زیادہ تر اثر ممالک عرب ہوگا - بعض نے کہا کہ "یاجوج" ترک لوگ ہیں تاتاری (یعنی ہلاکوں خاں کے ساتھی) جنھوں نے امیرالمومنین معتصم باللہ کو قتل کیا اور خلافت اسلامی کا نام دنیا سے اٹھا دیا' بغداد کو لوٹ کر تباہ و تاراج کیا - بعض نے کہا "ماجوج" سے مراد روس ہے اور "یاجوج" تاتاری ترک - بعض نے کہا یاجوج سے مراد انگریز ہیں اور ماجوج' روس - اخیر زمانہ میں انہی دونوں قوموں کا غلبہ ہوگا - واللہ اعلم)

کَانَتِ الْعَرَبُ تَحُجُّ الْبَیْتَ وَکَانَ رَدْمًا - اہل عرب خانہ کعبہ کا حج کرتے تھے' حالانکہ اس کی دیواریں گر گئی تھیں (پرانا بوسیدہ ہو گیا تھا) یہ تردم الثوب سے ماخوذ ہے' یعنی کپڑا پرانا بوسیدہ ہو گیا -

اِذَا انْتَھَیْتَ اِلَی الرَّدْمِ - جب تو بند پر پہنچے (یعنی اس آڑ پر جو سیلاب کے پانی کو روکنے کے لئے مکہ میں لگائی گئی تھی) -

رَدْہٌ - چھینک مارنا' بڑائی کرنا' سردار بننا -

شَیْطَانُ الرَّدْھَۃِ - واللہ یہ خارجیوں کا رئیس رو بہ کا شیطان ہے اس کو بجیلہ قبیلہ کا ایک شخص اتار لائے گا -
رَدْھَۃٌ - پہاڑ کا گڑھا جس میں پانی جمع ہو جاتا ہے (بعض نے کہا ٹیلہ کی چوٹی) -

وَاَمَّا شَیْطَانُ الرَّدْھَۃِ فَقَدْ کُفِیْتُہٗ بِصَیْحَۃٍ سَمِعْتُ لَھَا وَجِیْبَ قَلْبِہٖ - یہ گٹے کا شیطان (معاویہ) اس سے تو میں ایک چنگھاڑ کی وجہ سے بچا دیا گیا' اس چنگھاڑ سے میں نے اس کے دل کی تڑپ اور بے قراری سنی (جب جنگ میں ناکامی ہوئی اور شکست تو پنچایت کرانے لگا - یہ حضرت علیؓ نے فرمایا) -

رَدْیٌ یا رَدَیَانٌ - دوڑنا ایک پاؤں اٹھا کر کودنا - توڑنا - زیادہ ہونا - مارا جانا - گرنا - ہلاک ہونا - (اس کا مصدر رَدًی ہے -)
اِرْدَاءٌ - ہلاک کرنا' گرانا -

قَالَ فِیْ بَعِیْرٍ تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ ذَکِّہٖ مِنْ حَیْثُ قَدَرْتَ - اونٹ اگر کنوئیں (یا گڑھے) میں گر جائے (اس کا نحر نہ ہو سکے) تو جہاں ممکن ہو زخم مار کر اس کو ذبح کر دے (تاکہ اس کا گوشت حلال ہو جائے' ورنہ اگر یونہی گر کر مر جائے گا' تو مردار ہوگا وہ حرام ہے) -

مَنْ نَصَرَ قَوْمَہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَھُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رَدّٰی فَھُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِہٖ - جو شخص اپنے اہل قوم کی ناحق پر مدد کرے (یعنی اہل قوم یا قبیلہ حق اور انصاف کی راہ سے ہٹے ہوئے ہوں مگر پھر بھی برادری کی لاج سے ان ہی کا ساتھ دیا جائے) اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو کنوئیں یا گڑھے میں گر گیا ہو اب اس کو دم پکڑ کر نکالیں (بھلا دم پکڑنے سے کہیں اونٹ نکلتا ہے - مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص گمراہی کے گڑھے میں گر گیا اب اس کا نکلنا دشوار ہے -

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ تُرْدِیْہِ بُعْدَ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - آدمی اللہ کو ناراض کرنے کی کوئی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جو اس کو اتنا نیچے گرا دیتی ہے جتنی نیچے زمین ہے آسمان سے -

بِجَاوَاءَ تَرْدِیْ حَافَتَیْہِ الْمَقَانِبُ - جاوا میں اس کے

دونوں جانب سوار دوڑ رہے ہیں-

فَرَدَيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ- میں نے ان کو پتھروں سے مارا-

مِرْدٰی اور مِرْدَاةٌ- پتھر یا بھاری پتھر-

مَنْ رَدَاهُ- اس کو کس نے مارا یا جو کوئی اس کو مارے-

مَنْ اَرَادَ الْبَقَاءَ وَلَا بَقَاءَ فَلْيُخَفِّفِ الرِّدَاءَ قِيْلَ وَمَا خِفَّةُ الرِّدَاءِ قَالَ قِلَّةُ الدَّيْنِ- جو شخص قائم رہنا چاہے (یعنی اپنی عزت اور آبرو بچانا) حالانکہ دنیا میں کسی چیز کو قیام نہیں (سب چیزوں کو فنا اور تغیر ہے بجز خدا کے) وہ اپنی چادر ہلکی رکھے !لوگوں نے پوچھا چادر ہلکی رکھنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا قرض کا کم ہونا (قرض داری بڑا بھاری بوجھ ہے جو آدمی کو مالی حیثیت سے ڈھانپ لیتا اور دبا لیتا ہے' مسلط ہو جاتا ہے تو کاروبار میں اعتدال باقی نہیں رہتا- اس کو مجازاً چادر کہا' جس طرح چادر ڈھانپ لیتی ہے)-

رِدَاءٌ- تلوار کو بھی کہتے ہیں-

تَرَدَّوْا بِالصَّمَاصِمِ- تلواروں کو اپنی چادر بناؤ (ہر وقت لٹکائے رہو)-

نِعْمَ الرِّدَاءُ الْقَوْسُ- کمان بھی کیا عمدہ چادر ہے-

دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ- ام سلیم نے اس کھانے کو میرے کپڑے میں چھپا دیا' کچھ حصہ اسی کپڑے کا مجھ کو اڑھا دیا (اس کی چادر کر دی)-

رِدَاءٌ- وہ کپڑا جو جسم کے اوپر کا حصہ چھپائے-

مَابَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّتِهٖ- اس بہشت میں لوگوں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار میں کوئی آڑ نہ ہوگی مگر بزرگی اور عظمت کی چادر جو پروردگار کے منہ پر پڑی ہوگی (وہی اس کے دیدار سے مانع ہوگی جب وہ چاہے گا تو اس چادر کو اٹھا دے گا اور بہشتی لوگوں کو اس کا دیدار حاصل ہوگا)-

فَجَعَلْتُ اَرْدِيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ- میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کئے (ایک روایت میں اُرَدِّيْهِمْ ہے یعنی پتھر مار کر ان کو اونٹوں پر سے اتارنا اور گرانا شروع کیا)

فَتَرَدّٰى فِيْ قَبْرِهٖ اَوْفِى النَّارِ- وہ اپنی قبر یا دوزخ میں گر گیا-

تَرَدَّتْ مِنْ جَبَلٍ اَوْفِيْ بِئْرٍ فَمَاتَتْ- پہاڑ سے گری یا کنوئیں میں گری اور مر گئی-

وَنَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيِّ الْبَصَرِلَكَ صَدَقَةٌ- اگر تو ایسے شخص کی مدد کرے جس کی بصارت خراب ہو (نابینا ہو یا اس کی بینائی میں ضعف ہو) تو تجھ کو صدقہ کا ثواب ملے گا-

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ وَالْعَظْمَةُ اِزَارِيْ- بزرگی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے (تو بزرگی اور عظمت میں کوئی میرا ساجھی نہیں ہو سکتا' جیسے لباس میں کوئی شریک نہیں ہوتا)-

اَلْعِزُّ رِدَاءُ اللّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ اِزَارُهٗ- عزت اللہ کی چادر ہے اور بزرگی اس کی ازار ہے-

اِنَّ اَرْدِيَةَ الْغُزَاةِ لَسُيُوْفُهُمْ- مجاہدین کی چادریں تلواریں ہیں-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَوَى الْمُرْدِيْ- میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس خواہش سے جو ہلاک کرنے والی ہے (معاذ اللہ یہ خواہش ہی تو ایسی بلا ہے جو انسان کو تباہ کر دیتی ہے ایک خواہش دوسری غصہ یہ دونوں شیطان کے ہتھیار ہیں وہ انہی دونوں سے آدمی کو نچاتا ہے اور بگاڑ اور بربادی میں مبتلا کر دیتا ہے' ہم دوسروں کو ملامت کریں- سچی بات تو یہ ہے کہ ساٹھ برس کی عمر ہوگئی اور اب تک خواہش نفس اور غصہ وجذبات پر ہم قابو نہ پا سکے- یا اللہ ان دونوں پر ہم کو غلبہ دے' تیری مدد کے بغیر ہم کو کوئی امید نہیں کہ ہم ان پر غالب ہوں گے)-

عَشَاءُ اللَّيْلِ لِعَيْنِكَ رَدِيٌّ- رات کا کھانا آنکھ کو ضرر کرتا ہے-

رَدُؤَ- خراب ہوا-

يَرْدُؤُ- خراب ہوتا ہے-

رِدَاءَةٌ- خراب ہونا-

رَدِيٌّ- خراب-

باب الراء مع الذال

رَذَاذٌ- خفیف بارش یا ہلکی جھڑی-

مَا اَصَابَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ یَوْمَ بَدْرٍ اِلَّا رَذَاذٌ لَبَّدَلَهُمُ الْاَرْضَ- آنحضرت کے صحابہ پر بدر کے دن خفیف بارش ہوئی' جس نے زمین کو جمادیا (گردوغبار نہ رہا)-

رَذَاذٌ- تھوڑے سے مال کو بھی کہتے ہیں-

رَذْلٌ- ذلیل کرنا-

رَذِیْلٌ- کمینہ' خوار-

وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ میں تیری پناہ مانگتا ہوں خراب عمر تک جینے سے (یعنی سخت بڑھاپے سے جس میں ہوش وحواس نہ رہیں- یہ عموماً پچھتر سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے یا اسی برس کے بعد یا نوے برس کے بعد' درحقیقت اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے' میں نے خود اپنی آنکھوں سے بعض کو دیکھا جن کی عمریں سو سال کے قریب ہوں گی کہ ان کے ہوش وحواس بدستور اور بصارت وسماعت قائم تھی- علی الخصوص علمائے حدیث جن کی عمریں اکثر دراز ہوتی ہیں اور حدیث شریف کی برکت سے وہ اخیر عمر تک باہوش اور باحواس رہتے ہیں- مولانا نذیر حسین صاحب نوراللہ مرقدہ سو کے قریب پہنچے تھے اور مولانا فضل رحمان صاحب قدس سرہ سو برس سے متجاوز ہوگئے تھے' ہمارے شیخ معظم مولانا حسین بن محسن انصاری سو سال سے بھی متجاوز ہوگئے ہیں اور ابھی تک حدیث شریف کی تدریس جاری ہے- مولانا حسن الزماں محمد صاحب اسی سال سے متجاوز ہوگئے ہیں' اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے-)

اَرْذَلٌ- کمینہ اور ہر خراب چیز (اس کی جمع اراذل ہے)-

رَذْمٌ- بھر کر بہہ جانا-

اِرْذَامٌ- بڑھ جانا-

رَذَمٌ- متفرق گروہ-

فِیْ قُدُوْرٍ رَذِمَةٍ- بھرک بہتی ہوئی ہانڈیوں میں-

جَفْنَةٌ رَذُوْمٌ- بہتا پیالہ (اس کی جمع جِفَانٌ رُذُمٌ ہے)-

لَادَقَّ وَلَا رَذْمَ وَلَا زَلْزَلَةَ- (ناپتے وقت) نہ تو ٹھونکنا دبانا چاہئے' نہ اتنا کہ پیمانہ کے اوپر چڑھ جائے اور نہ ہلانا (چاہئے)-

رَذِیٌّ- بیمار' ناتوان-

رَذَاوَةٌ- بیماری' ضعف' ناتوانی-

وَلاَ یُعْطِی الرَّذِیَّةَ وَلاَ الشَّرَطَ اللَّئِیْمَةَ کمزور اور خراب جانور زکوٰۃ میں نہ دے-

فَقَاءَ هُ الْحُوْتُ رَذِیًّا- مچھلی نے حضرت یونس کو نگل لیا وہ ناتوان ہو رہے تھے-

وَارْذَوُا الْفَرَسَیْنِ فَاَخَذْتُهُمَا- دو گھوڑوں کو دبلا (ناکارہ) سمجھ کر انھوں نے چھوڑ دیا تھا- میں نے ان کو پکڑ لیا- (ایک روایت میں وَاَرْدَوْا ہے دال مہملہ سے یعنی ان کو خراب اور ماندہ کر کے چھوڑ گئے تھے)-

باب الراء مع الزاء

رُزْءٌ- کسی سے کچھ لے کر اس کا مال گھٹانا (اہل عرب کہتے ہیں:

مَارَزَاْهُ زِبَالاً- اس نے تو اس کا مال اتنا بھی کم نہیں کیا جتنا چیونٹی اپنے منہ سے اٹھاتی ہے)-

فَلَمْ یَرْزَ اْنِیْ شَیْئًا- اس نے مجھ سے کچھ نہیں لیا (میرا مال ذرا بھی اس نے لے کر کم نہیں کیا)-

اَتَعْلَمِیْنَ مَارَزَاْنَا مِنْ مَّاءِ کِ شَیْئًا تو جانتی ہے ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا (جتنا تھا اتنا ہی ہے) وَاَجِدُ نَجْوِیْ اَکْثَرَ مِنْ رُزْئِیْ- میں دیکھتا ہوں کہ جو کھانا میں کھاتا ہوں' اس سے زیادہ پاخانہ پھرتا ہوں-

اِنَّمَا نُهِیْنَا عَنِ الشِّعْرِ اِذَا اُبِّنَتْ فِیْهِ النِّسَاءُ وَتُرُوْزِئَتْ فِیْهِ الْاَمْوَالُ- ہم کو اس شعر سے ممانعت ہوئی جس میں عورتوں کی تعریف ہو (عیاشی اور فحش کی اس میں ترغیب ہو) اور جس کی وجہ سے لوگوں کے مال گھٹائے جائیں (یعنی ہجو کے ڈر سے شاعروں کو دیں- یا عیش کوشی اور خواہشات کی تسکین کے لئے اسراف کرنے لگیں)-

لَوْلاَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لاَ یُحِبُّ ضَلاً لَهُ الْعَمَلِ مَارَزَیْنَاکَ عِقَالاً- اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کو عمل کا باطل

(بے کار) کر دینا پسند نہیں تو ہم تیری ایک رسی بھی (جس سے اونٹ کا پاؤں باندھتے ہیں) کم نہ کرتے (تجھ سے کچھ نہ لیتے)۔

اِنْ اُرْزَأْابْنِیْ فَلَمْ اُرْزَأْحَیَایَ - اگر مجھ پر بیٹے کی مصیبت آن پڑے تو میری شرم وحیا تو کہیں نہیں گئی (یعنی بیٹے کی جان کا نقصان ہوا تو خیر میری شرم وحیا کا نقصان تو نہیں ہو سکتا)۔

رُزْءٌ - اپنے عزیز یا دوست کے جاتے رہنے کی مصیبت۔

رُزْءُ الْحُسَیْنِ - امام حسین کی شہادت کی مصیبت (جو قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گی اسی طرح آں حضرت کی وفات سے اذیت ہے)۔

فَنَحْنُ وَفْدُ التَّهْنِئَةِ لَا وَفْدُ الْمَرْزِئَةِ - ہم تو خوشی کا پیام لے کر آئے ہیں نہ کہ رنج اور مصیبت کا۔

فَالرَّزِیَّةُ یا فَالرَّزِیْئَةَ کُلَّ الرَّزِیَّةِ یا کُلَّ الرَّازِیْئَةِ مَاحَالَ بَیْنَ اَنْ یَّکْتُبَ - مصیبت ہے پوری مصیبت جس نے آنحضرت کو (مرض موت میں) لکھنے نہ دیا (اگر کتاب لکھ جاتے تو اتنا اختلاف امت میں کیوں پیدا ہوتا - مگر مشیت الٰہی یہی تھی کہ کتاب نہ لکھی جائے - ابن عباسؓ کہتے ہیں یہ سخت مصیبت ہے کہ آپ کتابت نہ کرا سکے)۔

(لوگوں نے غل غپاڑہ مچایا تو آپ نے فرمایا چلو اٹھو پیغمبر کے پاس ناسازی طبع کی صورت میں ہنگامہ نہیں ہونا چاہئے)۔

مَنْ صَبَرَ عَلَی الرَّزِیَّةِ یُعَوِّضُهُ اللّٰهُ - جو شخص میت پر صبر کرے اللہ اس کو (بہتر) بدلہ دے گا۔

اَلْمُؤْمِنُ مُرَزَّأٌ - مسلمان پر بلا اور مصیبت آتی ہے (جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں اس کے درجے بڑھتے ہیں)۔

لَا اَرْزَأُبَعْدَ کَ اَحَدًا - اب میں آپ کے بعد کسی کا مال کم نہیں کروں گا (کسی سے کچھ نہیں لوں گا - یہ حکیم بن حزام نے آنحضرت سے کہا تھا)۔

رَزْبٌ - کسی سے چمٹ جانا اس کو نہ چھوڑنا۔

اِرْزَبٌّ - بونا، موٹا، سخت، فرج۔

فَاِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ یَضْرِبُهُ بِمِرْزَبَةٍ یا بِمِرْزَبَّةٍ فَیَغِیْبُ فِی الْاَرْضِ - ایک کالا آدمی اس کو لوہے کے گرز (سبل) سے مارتا ہے (یا ہتھوڑے سے) وہ زمین میں گھس جاتا ہے (ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کے زور سے وہ زمین میں دھنس کر غائب ہو جاتا ہے)۔

وَبِیَدِهٖ مِرْزَبَةٌ - اس کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہے۔

اِرْزَبَّةٌ - ہتوڑا (محیط میں ہے کہ مرزبۃ اور ارزبۃ لوہے کی لکڑی یعنی گرز یا سبل (کلند)۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الْاِرْزَبَّةِ لَا یُصِیْبُهٗ شَیْئٌ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمَوْتُ - منافق کی مثال ایسی ہے جیسے لوہے کی چھڑی اس پر (دنیا کی) کوئی آفت نہیں آتی یہاں تک کہ مر جاتا ہے (دنیا میں اس کو آرام ہے سہولت میں رہتا ہے کیونکہ آخرت کا عذاب اس کے لئے تیار ہے)۔

فَیَضْرِبَانِ یَافُوْخَهٗ بِمِرْزَبَةٍ - پھر قبر کے فرشتے اس کی چندیا پر لوہے کے گرز سے ایسی مار لگاتے ہیں جس سے تمام خدا کی مخلوق ڈر جاتی ہے بجز جن اور انس کے)۔

مَرْذَبَانٌ یا مُرْزَبَانٌ - رئیس، سردار، افسر، بہادر سوار۔

یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزَبَانٍ لَّهُمْ - وہ اپنے ایک رئیس کو سجدہ کر رہے تھے (یہ دیکھ کر میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا، یہ معاذؓ نے آنحضرت سے عرض کیا - آپ نے فرمایا ایسا مت کرو)۔

رَزٌّ - زمین میں انڈے دینے کے لیے گھسنا، لگانا، جمانا، گھونسا مارنا۔

تَرْزِیْزٌ - صیقل کرنا، بجھانا۔

اِرْتِزَازٌ - جمنا، رکنا۔

رَزَازٌ - رانگا۔

رُزٌّ - چاول۔

رِزٌّ - دور کی آواز - گرج کڑک، پیٹ کی آواز۔

رَزَّازٌ - چاول بیچنے والا۔

مَنْ وَجَدَ فِیْ بَطْنِهٖ رِزًّا فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَتَوَضَّأْ - جو شخص اپنے پیٹ میں کڑکڑ کی آواز سنے وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کرے (بعض نے کہا اس کا ترجمہ یوں ہے "جو شخص گوز کا زور پائے (وہ نکلنا چاہتا ہو) تو یہ حکم استحباباً ہوگا نہ وجوباً" کیونکہ جب تک گوز باہر نہ نکلے وضو نہیں جاتا - بعض نے کہا حدیث میں اتنی عبارت

محذوف ہے (وہ ہوا باہر نکال دے) کیونکہ پیشاب پاخانہ کو روکنا منع ہے اور جب ہوا نکال دے یا پاخانہ پھر لے تو پھر وضو کرے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث حضرت علیؓ سے موقوفاً مروی ہے اور طبرانی نے اس کو مرفوعاً ابن عمرؓ سے روایت کیا)۔

اِنْ سُئِلَ اِرْتَزَّ - اگر اس سے کوئی سوال کرے (کچھ مانگے) تو جم کر رہ جائے (شرمندہ ہو کر ٹھہر جائے مگر کچھ دے نہیں' یہ صفت بخیل کی ہے- ایک روایت میں اَرَزَ ہے معنی وہی ہیں)۔

لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الرُّعَافُ وَ رَزٌّ فِي الْبَطْنِ - نماز نکسیر پھوٹنے سے یا پیٹ میں قراقر ہونے سے نہیں ٹوٹتی -

وَاَرَزَّفِيْهَا اَوْتَادًا - اس میں میخیں گاڑیں (یعنی زمین میں پہاڑوں کی میخیں)۔

اَنْتَ يَا عَلِيُّ رِزُّ الْاَرْضِ - اے علی! تم زمین کی آبادی ہو۔

رَزَغٌ - کیچڑ (جیسے رَزَغَةٌ ہے) (محیط میں ہے کہ رَزَغٌ اور رِزَاغٌ جمع ہے رَزَغَةٌ کی)۔

اَمَا جَمَّعْتَ فَقَالَ مَنَعَنَا هٰذَا الرَّزَغُ - تم نے جمعہ پڑھا عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا (نہیں) ہم کو اس کیچڑ نے روک دیا - (جمعہ کے لئے مسجد میں آنے سے)۔

اَرْزَغَتِ السَّمَاءُ فَهِيَ مُرْزِغَةٌ - بارش نے کیچڑ کر دی -

خَطَبَنَا فِيْ يَوْمٍ ذِيْ رَزَغٍ - کیچڑ اور پانی کے دن ہم کو خطبہ دیا (سنایا)۔

اِنْ لَّمْ تُرْزِغِ الْاَمْطَارُ غَيْثًا - اگر بارشوں نے کیچڑ نہیں کی -

اَرْزَغَ فُلَانٌ فِيْ فُلَانٍ - فلاں (شخص نے فلاں کو برا کہا (اس کو ستایا' حقیر جانا یا ناتواں سمجھا)۔

اِسْتَرْزَغَهٗ - اس کو ضعیف سمجھا -

رَزْقٌ - روزی دینا' شکر کرنا -

رِزْقٌ - روزی' فائدہ کی چیز' سپاہی کا ماہانہ یا روزانہ' بارش' شکر -

رَزَّاقٌ - ایک نام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے' کیونکہ اسی نے رزق پیدا کیا اور اپنے بندوں کو پہنچایا (نہایہ میں ہے کہ رزق دو طرح کے ہیں' ایک تو ظاہری یعنی خوراک' دوسرے باطنی یعنی علوم وفنون وکمالات)۔

اُكْسُهَا رَازِقِيَّيْنِ يَا رَازِقِيَّيْنِ - اس کو دو رازقیہ پہننے کو دو (وہ کتان کا سفید کپڑا ہے)۔

رَازِقِيٌّ - ہر چیز میں خراب اور کمزور -

مَرْزُوْقٌ - صاحب نصیحت - بختاور - دولت مند -

هُمْ رِزْقُ عِيَالِكُمْ - یہ ذمی کافر تمہارے بال بچوں کی روزی ہیں (ان سے جزیہ وصول ہوتا ہے وہ تمہارے بال بچے کھاتے ہیں)۔

رُزِقْتُ حُبَّهَا - میں خدیجہ کی محبت دیا گیا -

شَهْرُ رَمَضَانَ كَانَ يُسَمّٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْزُوْقَ - رمضان کے مہینے کو آنحضرت کے زمانے میں مرزوق کہا کرتے تھے (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بہت رزق دیتا ہے)

فَلَا اَرَانِيْ اُرْزَقُ اِلَّا مِنْ دَفِّيْ - میں سمجھتا ہوں میری روزی تو باجہ بجانے میں ہے (تو آپ مجھ کو گانے کی اجازت دیتے ہیں - یہ عمر بن قرہ نے آنحضرت سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا حرام رزق حاصل کرنا اختیار کیا - مجمع البحرین میں ہے کہ اشاعرہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ حرام رزق بھی ہے اور ان کی اس سند پر معتزلہ طعن کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک حرام رزق نہیں ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ اشاعرہ کی دلیل فقط یہی حدیث نہیں ہے بلکہ آیت ہے قرآن کی تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اللہ تعالیٰ نے شراب کو رزق فرمایا' حالانکہ وہ حرام ہے - اور فرمایا وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا - پس اگر کسی شخص نے تمام عمر حرام کھایا تو کیا اس کو رزق نہیں ملا؟ تو اس آیت کے خلاف ہوا اور معتزلہ نے جس حدیث سے دلیل لی ہے وہ یہ ہے کہ ان الله قسم الا رزاق بين خلقه حلالا ولم يقسمها حراما - اس حدیث کی صحت کا حال معلوم نہیں ہوا' بہرحال اشاعرہ کا مذہب صحیح اور قوی ہے اور صاحب مجمع البحرین کا یہ کہنا کہ اس بات میں احادیث متعارض ہیں صحیح نہیں ہے -

وَاجْعَلْنِيْ فِي الْاَحْيَاءِ الْمَرْزُوْقِيْنَ - مجھ کو ان زندوں میں کر جن کو بہشت میں روزی دی جاتی ہے (یعنی شہیدوں میں' جن

کے متعلق اللہ نے فرمایا' بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ)

رَزْمٌ-مرجانا' پکڑنا' غالب ہونا' بیٹھ جانا' جمنا' دیر تک رہنا' اکٹھا کرنا-

تَرْزِيْمٌ-باندھنا' جمع کرنا-

مُرَازَمَةٌ-مدت تک رہنا' ہرروز کھانا' بدلتے جانا-

اِنَّ نَاقَةً تَلَحْلَحَتْ وَاَرْزَمَتْ-اس کی اونٹنی ٹھہر گئی' (اڑگئی) آواز کرنے لگی-

اِرْزَامٌ-وہ آواز جس میں منہ نہ کھلے-

عَلٰی نَاقَةٍ لَّهٗ رَازِمٍ-ایک دبلی اونٹنی پر جو چل نہیں سکتی تھی-

تَرَكْتُ الْمُخَّ رِزَامًا- میں نے مغز والے جانوروں کو (موٹے تازے اور فربہ جانوروں کو) دبلا کر کے چھوڑ دیا-

رِزَامٌ-جمع ہے رَازِمٌ کی (کذافی النہایۃ)

مگر محیط میں ہے کہ رَازِمٌ کی جمع رُزَّمٌ آتی ہے-

اِذَا اَكَلْتُمْ فَرَازِمُوْا جب تم کھانا کھاؤ تو خدا کا شکر کرتے جاؤ (ہرلقمہ پر الحمدللہ کہتے جاؤ (بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ سے مراد ہے کہ نرم غذا کے ساتھ سخت غذا اور مزے دار کے ساتھ بدمزہ کھاتے جاؤ-تاکہ ہر ایک قسم کی غذا کی عادت رہے اور مزے دار غذاؤں کی خو نہ ہو جائے' دوسرے جب ہمیشہ بامزہ غذا کھاؤ گے تو اس کی لذت کا احساس مفقود ہو جائے گا اور بے مزہ کے بعد لذیذ اشیاء میں تازہ لطف آتا ہے-بعض نے کہا مُرَازَمَةٌ یہ ہے کہ ہر بار غذا اور کھانوں کو بدلتے رہو مثلاً کسی دن گوشت کھایا' کسی دن دودھ' کسی دن کھجور' کسی دن روٹی ترکاری وغیرہ' اہل عرب کہتے ہیں-

رَازَمَتِ الْاِبِلُ-جب اونٹ ایک دن میٹھا چارہ چرے دوسرے دن کھٹا-

اَمَرَ بِغَرَائِرَ جُعِلَ فِيْهِنَّ رِزْمٌ مِّنْ دَقِيْقٍ-آپ نے حکم دیا' غراروں میں آٹے کے رزمے رکھ دیئے گئے (غرارہ اس تھیلے گٹھرے اور بوری کو کہتے ہیں جس میں گھاس وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں)-

رِزْمَةٌ-کھانے کا تھیلا (بعض نے کہا کہ رزمۃ غرارہ کا تیسرا یا چوتھا حصہ ہوتا ہے-)

كَانَ مَعِيَ ثَوْبٌ وَشَيْءٌ فِيْ بَعْضِ الرِّزَمِ-میرے پاس کسی گٹھری میں کچھ نقشین کپڑا تھا-

اُتِيَ الرِّضَا بِرُزَمٍ ثِيَابًا-امام رضا علیہ السلام کے پاس کپڑوں کے گٹھے آئے-

اَرْزَمَ الرَّعْدُ-بجلی زور سے گرجنے لگی-

رَزْنٌ- کسی چیز کا وزن آزمانے کے لئے اس کو اٹھانا' اقامت کرنا-

رَزَانَةٌ-وقار اور تمکین' بوجھ' عقلمندی-

رَوْزَنَةٌ-سوکھ-

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تَزَنُّ بِرِيْبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ-(یہ حسان بن ثابتؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن ہے سنجیدہ' وقار اور تمکین والی' اس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاتی (کوئی عیب کی بات اس کی طرف منسوب نہیں کی جاتی) اور صبح کو غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہے (ان کی غیبت نہیں کرتی' کیونکہ کسی کی غیبت کرنا اس کا گوشت کھانا ہے)-

(میں کہتا ہوں محیط میں اس مصرعہ کو یوں نقل کیا ہے وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مَعْ لُحُوْمِ الْغَدَافِلِ-یعنی پورے موٹے تازے اونٹوں کے گوشت موجود رہتے ہوئے وہ صبح کو بھوکی اٹھتی ہے یعنی کم خوراک ہے' اس کو کھانے کی حرص نہیں ہے)-اہل عرب کہتے ہیں-

اِمْرَاَةٌ رَزَانٌ یا رَزِيْنَةٌ-سنجیدہ' متانت والی عورت (اس کی ضد چھچھوری' پیٹ کی ہلکی)-

اَرْزَنٌ-ایک سخت لکڑی کا درخت ہے اس کی لاٹھیاں بناتے ہیں-

رَزْيٌ- کسی کا احسان قبول کرنا-

اِرْزَاءٌ-آڑ طلب کرنا' پناہ چاہنا-

اَلْمُؤْمِنُ مُرَزًّى-مسلمان پر مصیبت آتی ہے (یہ رَزِيَّةٌ سے ہے جس کا بیان اوپر گزرا-

باب الراء مع السین

رَسَبٌ یا رُسَبٌ۔ وہ تلوار جو مضروب[1] میں گھس جائے اس میں غالب ہو جائے۔

رُسُوْبٌ۔ نیچے بیٹھ جانا اندر گھس جانا۔

رَاسِبٌ۔ حلیم بردبار ثابت ومضبوط۔

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَیْفٌ یُّقَالُ لَهُ الرَّسُوْبُ۔ آنحضرت کے پاس ایک تلوار تھی اس کو رسوب کہتے تھے (کیونکہ ضرب لگانے سے وہ مضروب میں گھس جاتی تھی)۔

کَانَ لَهٗ سَیْفٌ سَمَّاهُ مِرْسَبًا۔ خالد بن ولیدؓ کے پاس ایک تلوار تھی جس کا نام انھوں نے "مرسب" رکھا تھا۔ (وہ کہتے ہیں)۔

ضَرَبْتُ بِالْمِرْسَبِ رَأْسَ الْبِطْرِیْقِ۔[2] میں نے بریگیڈیر میجر کے سر پر مرسب سے مارا (یعنی اپنی اسی تلوار مرسب سے)۔

اِذَا طَفَتْ بِهِمُ النَّارُ اَرْسَبَتْهُمُ الْاَغْلَالُ۔ جب دوزخیوں کو دوزخ کی آگ اوپر اچھالے گی تو ان کے طوق وزنجیر ان کو نیچے لے جائیں گے (ان کے وزن سے وہ پھر نیچے چلے جائیں گے)۔

فَرَسَبَ فِی الْمَاءِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا۔ وہ چالیس دن تک پانی میں ڈوبے رہے۔

اَئِمَّةُ الْعَدْلِ اَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِیْ فِی الْاَرْضِ۔ عادل بادشاہ اور حاکم پہاڑوں سے جو زمین کی تہہ میں رہتے ہیں زیادہ قائم رہنے والے ہیں (ان کی حکومت کوئی میٹ نہیں سکتا' کیونکہ ساری رعیت ان سے خوش اور ان کی پشت پناہ ہوتی ہے)۔

رَسَحٌ۔ سرین یعنی چوتڑ اور ران پر گوشت کم ہونا۔

اِرْسَاحٌ۔ دبلا کرنا۔

رَسْحَاءُ۔ وہ عورت جس کے سرین پر گوشت کی کمی ہو۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَرْسَحَ فَهُوَ لِفُلَانٍ۔ اگر اس عورت کا بچہ دبلے سرین کا پیدا ہو تو وہ فلاح شخص کا نطفہ ہے۔

لَا تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَکُمُ الرُّسْحَ وَلَا الْعُمْشَ۔ اپنی اولاد کو بن سرین والی عورتوں کا (جن کے سرین پر گوشت نہ ہو) اسی طرح ان عورتوں کا جن کی بینائی میں فرق ہو آنکھوں سے پانی بہتا رہے دودھ مت پلاؤ' کیونکہ دودھ سے ان میں بھی خرابیاں پیدا ہوں گی)۔

رَسٌّ۔ کھودنا' گاڑنا (جیسے رَسٌّ پھچانا' اصلاح کرنا یا فساد کرانا)۔

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ رَاسُّوْنَا الصُّلْحَ۔ مشرکوں نے ہم سے صلح کی تحریک کی (یعنی صلح کی خواہش ان کی طرف سے ہوئی ایک روایت میں رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ ہے۔ یعنی انھوں نے صلح کا پیغام بھیجا۔ ایک روایت میں وَاسَوْنَا ہے۔ یعنی ہمارے ساتھ صلح کرنے پر متفق ہوئے)۔

مُوَاسَاةٌ۔ بہ معنی موافقت۔

رَسَسْتُ بَیْنَهُمْ۔ میں نے ان میں صلح کرا دی۔

بَلَغَنِیْ رَسٌّ مِّنْ خَبَرٍ۔ مجھ کو اس خبر کی ابتدا کچھ پہنچی تھی۔

اَرُسُّهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاُحَدِّثُ بِهِ الْخَادِمَ۔ میں اپنے دل میں پہلے اس کو جما لیتا پھر خادم سے اس کو بیان کرتا (تاکہ خوب یاد ہو جائے)۔

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ۔ کیا تو جھوٹی بات تراشنے والوں اور فساد کرنے والوں میں سے ہے (زمخشری نے کہا رَسٌّ کے معنی فساد کرانے کے بھی آئے ہیں)۔

اِنَّ اَصْحَابَ الرَّسِّ قَوْمٌ رَسُّوْا نَبِیَّهُمْ۔ اصحاب الرس وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنے پیغمبر کو کنوئیں میں داب دیا تھا (اس طرح اس کو مار ڈالا) (کرمانی نے کہا "رس" ایک کنوئیں یا گاؤں کا نام تھا۔ بعض نے کہا وہی اصحاب الاخدود ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ "رس" وہ کنواں جس کی بندش پتھروں سے کی گئی ہو۔ بعض نے کہا کچا کنواں)۔

رَسِیْسٌ۔ جما ہوا یا سالم۔

---

[1] مضروب وہ چیز جس پر تلوار وغیرہ ماری جائے' خواہ کوئی آدمی ہو یا جانور۔

[2] فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار آدمی ہوں۔ طرخان وہ جس کے ماتحت پانچ ہزار آدمی ہوں۔

رَسُّ الْحُمّٰی یا رَسِیْسُهَا - بخار کی ابتدا۔

رَسْغٌ - چپک جانا' لٹک جانا' بچہ کے ہاتھ یا پاؤں میں پتھر یا کانچ کا تنگ لٹکانا نظر بد کے دفعیہ کے لیے۔

رَسَعٌ - پلکوں کا خراب ہونا۔

اِنَّهٗ بَكٰی حَتّٰی رَسِعَتْ عَيْنُهٗ - وہ یہاں تک روئے کہ ان کی پلکیں چپک گئیں' آنکھ خراب ہوگئی۔

تَرْسِيْعٌ بہ معنی رَسَعٌ ہے۔

مُرَيْسِيْعٌ - ایک کنوئیں یا چشمہ کا نام ہے۔

رَسْغٌ یا رُسُغٌ وہ جوڑ جو کلائی اور بازو یا ہتھیلی اور کلائی یا پنڈلی اور ان کے درمیان ہیں۔

رَسْفٌ یا رَسِيْفٌ یا رَسَفَانٌ - اس طرح چلنا جس طرح پاؤں میں بیڑی والا چلتا ہے۔

اِرْسَافٌ - بندھے ہوئے اونٹ کو چلانا۔

اِرْتِسْفَافٌ - اونچا ہونا۔

فَجَاءَ اَبُوْجَنْدَلٍ يَرْسُفُ فِيْ قُيُوْدِهٖ - اتنے میں ابوجندل آیا جو بیڑیاں اٹھائے ہوئے چل رہا تھا (آنحضرت نے فرمایا اَجِزْهُ لِيْ اس کو میرے لیے چھوڑ دے)۔

رَسْلٌ - بھیجنا (بعض نے کہا کہ مجرد مستعمل نہیں بلکہ مزید یعنی اِرْسَالٌ بھیجنا' چھوڑ دینا۔

مُرَاسَلَةٌ اور رِسَالَةٌ بھیجنا۔

اِسْتِرْسَالٌ - سیدھا لٹکنا' پیغام طلب کرنا' مانوس ہونا کھل کر باتیں کرنا۔

اِنَّ النَّاسَ دَخَلُوْا عَلَيْهِ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَرْسَالًا يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ - آنحضرت کی وفات کے بعد لوگوں نے گروہ در گروہ آپ کے پاس آنا شروع کیا' آپ پر نماز (جنازہ) پڑھتے تھے (یعنی مختلف جماعتیں آئیں وہ نماز پڑھتی اور چلی جاتیں) یہ رَسَلٌ" کی جمع ہے)۔

اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّهٗ سَيُؤْتٰى بِكُمْ رَسَلًا رَسَلًا فَتُرْهَقُوْنَ عَنِّيْ - میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا' تمہارے گروہ گروہ میرے پاس لائے جائیں گے پھر تم مجھ سے نزدیک کیے جاؤ گے۔

رَسَلٌ - اونٹ اور بکریوں کا منڈہ' جس میں دس راس سے لے کر پچیس تک ہوں۔

وَوَقِيْرٌ كَثِيْرُ الرَّسَلِ قَلِيْلُ الرِّسْلِ - اور منڈہ جس کا شمار بہت ہے (اس میں جانوروں کی تعداد زیادہ) لیکن دودھ کم (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے "اور منڈہ جو چارے کے لیے بہت پھیلتا ہے (یعنی دور دور جاتا ہے قحط سالی کی وجہ سے) لیکن دودھ کم")

اِلَّا مَنْ اَعْطٰی فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا - مگر جو شخص زکوٰۃ دے دونوں حالتوں میں' جب اونٹ اچھے موٹے تازے ہوں اور جب دبلے سوکھے ہوں (یعنی تنگی اور فراخی دونوں موقعوں میں) (اہل عرب کہتے ہیں)۔

عَلٰی رِسْلِكَ - یعنی صبر اور اطمینان سے رہ (جس طرح کہتے ہیں)۔

عَلٰی هِيْنَتِكَ - یعنی استقلال اور تحمل رکھ' جلد بازی اور گھبراہٹ نہ کر (بعض نے ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ زکوٰۃ میں عمدہ سے عمدہ جانور اور متوسط جانور دونوں طرح کے دے اطمینان اور خوشی کے ساتھ) (ازہری نے کہا فِيْ رِسْلِهَا سے یہ مراد ہے کہ خوشی سے دے) (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ' جو کوئی جانوروں کی تازگی اور فربہی کی حالت میں زکوٰۃ ادا کرے تو اس صورت میں جانوروں کی خراب حالت کا کوئی ذکر ہی نہ ہوگا) (نہایہ میں ہے کہ سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ سختی اور آسانی یعنی گرانی اور ارزانی دونوں حالتوں میں زکوٰۃ دے کیونکہ حدیث میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا دشواری اور آسانی دونوں حالتوں میں۔ تو دشواری قحط کا زمانہ ہے اور آسانی ارزانی کا زمانہ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کا حق نفع و نقصان دونوں حالتوں میں ادا کرتا رہے)۔

رَاَيْتُ فِيْ عَامٍ كَثُرَ فِيْهِ الرِّسْلُ الْبَيَاضُ اَكْثَرَ مِنَ السَّوَادِ ثُمَّ رَاَيْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ عَامٍ كَثُرَ فِيْهِ التَّمْرُ السَّوَادَ اَكْثَرَ مِنَ الْبَيَاضِ - میں نے ایک سال میں دیکھا جس میں دودھ زیادہ تھا کہ سفیدی سیاہی سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد ایک سال میں نے دیکھا جس میں کھجور بہت پیدا ہوئی تھی کہ سیاہی سفیدی سے زیادہ ہے۔ (سفیدی سے دودھ مراد ہے اور سیاہی

سے کھجور)۔

عَلٰی رِسْلِکُمَا۔ ذرا ٹھہرو صبر کرو (جلدی سے چلے نہ جاؤ یہ معلوم کرلو کہ یہ عورت کون ہے۔ آنحضرت نے یہ فرما کر ان کا ایمان بچایا ورنہ اگر پیغمبر کے ساتھ وہ بدگمانی کا ارتکاب کر لیتے تو کافر ہو جاتے)۔

عَلٰی رِسْلِکُمْ۔ اسی طرح ٹھہرے رہو۔

اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِکَ۔ اچھی طرح اطمینان سے جا (نرمی اور بردباری کے ساتھ)۔

فَیُبَارَکُ فِی الرِّسْلِ۔ دودھ میں برکت ہو۔

فَیَبِیْتَانِ فِی رِسْلِهَا۔ وہ اپنے دودھ میں رات گزاریں۔

اَبْغِنَا رِسْلًا۔ ہمارے لیے دودھ تلاش کرو۔

فَتَرَسَّلَ۔ ٹھہر ٹھہر کر الگ الگ ایک کلمہ کہا۔

کَانَ فِیْ کَلَامِهٖ تَرْسِیْلٌ۔ آنحضرت کے کلام میں ترسیل تھی (یعنی ترتیل وہ یہ کہ ہر ایک کلمہ آہستگی کے ساتھ اطمینان سے کہتے نہ یہ کہ جلدی جلدی بڑبڑاتے) (اہل عرب کہتے ہیں)۔

تَرَسَّلَ فِیْ کَلَامِهٖ وَمَشْیِهٖ۔ بات چیت اور چلنے دونوں میں ترسیل کی (یعنی آہستہ اور اطمینان کے ساتھ بات کی اسی طرح چلا)۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ۔ جب تو اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے (ہر کلمہ کے بعد توقف کرے)۔

اَیُّمَا مُسْلِمٍ اِسْتَرْسَلَ اِلٰی مُسْلِمٍ فَغَبَنَهٗ۔ جس مسلمان نے دوسرے مسلمان پر بھروسہ کیا (اس کی ایمانداری اور دوستی پر اس کا اعتبار کیا) اور اس نے بے ایمانی کی دغا دی۔

غَبْنُ الْمُسْتَرْسِلِ رِبُوًا۔ جو شخص کسی کے اعتبار پر معاملہ کرے پھر وہ اس کو دغا دے تو گویا اس نے سود کھایا (دغا سے جو مال کمایا وہ سود کی طرح حرام ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَ امْرَاۃً مُّرَاسِلًا۔ ایک انصاری نے ایک ثیبہ عورت سے نکاح کیا (ثیبہ وہ عورت جو شوہر کر چکی ہو) (کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے کہ)۔

اَمْسَتْ سُعَادُ بِاَرْضٍ لَا یُبَلِّغُهَا
اِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِیْبَاتُ الْمَرَاسِیْلُ

یعنی سعاد ایسے مقام میں جا کر رات کو رہی ہے جہاں عمدہ ذات والے گھوڑے جلد چلنے والے پہنچا سکتے ہیں۔

مَرَاسِیْلُ جمع ہے مِرْسَالٌ کی یعنی تیز رو جلد چلنے والا۔

فَاَرْسَلَهَا عَبْدُاللّٰهِ مُرْسَلَةً۔ (عبداللہ بن عمر نے اس حدیث کو مطلق بیان کیا ہے اس میں یہ قید نہیں ہے کہ میت کو اس کے وارثوں کے رونے سے جب عذاب ہوتا ہے جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو یا میت کافر ہو یہودی ہو۔

اُرْسِلَ اِلَیْهِ۔ کیا آسمان پر آنے کے لیے ان کو پیغام بھیجا گیا تھا۔

خَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ شَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔ اس کی بھلائی جس کے لیے وہ بھیجی گئی یا اس کی برائی (بعض نے کہا خَیْرِ مَااَرْسَلْتَ بِهٖ بھی خطاب کے ساتھ جائز رکھا ہے کیونکہ خیر کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر سکتے ہیں نہ شر کی۔)

اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ فِیْ رَکْبٍ۔ ابوسفیان جو چند سواروں کے گروہ میں تھا اس کو بلا بھیجا۔

ثَلٰثُ تَسْبِیْحَاتٍ فِیْ تَرَسُّلٍ۔ رکوع اور سجدے میں تین تسبیحیں کافی ہیں جو ٹھہر ٹھہر کر کہی جائیں بعض کے نزدیک ایک تسبیح بھی کافی ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ کم سے کم تین بار تسبیح کہے اور ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کہے)۔

تَرَسَّلْ فِیْ رَاْیٍ۔ مشورہ دینے میں جلدی نہ کر (سوچ کر رائے دے)۔

فَاِنَّ سُرْعَةَ الْاِسْتِرْسَالِ لَنْ تُسْتَقَالَ۔ (پورا بھروسا اپنے بھائی پر مت کر بلکہ خود بھی ہوشیار رہ) اس لیے کہ جلدی سے بھروسہ کر لینا اس کا تدارک نہیں ہو سکتا (بلکہ آدمی آفت میں گرفتار ہو جاتا ہے جس سے رہائی مشکل ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے میں ساری عمر اس بلا میں گرفتار رہا، مجھ کو ہر ایک مسلمان پر اس کا ظاہری حال دیکھ کر بہت جلد اعتبار آ جاتا ہے اور بے انتہا نقصانات اٹھا چکا ہوں اور اٹھا رہا ہوں مگر کیا کروں اپنی فطرت سے مجبور ہوں)۔

لَا تَثْنِیْ عِنَانَکَ اِلٰی اسْتِرْ سَالٍ فَیُسَلِّمُکَ اِلٰی عَقَالٍ۔ اپنی باگ بالکل ڈھیلی مت چھوڑ نہیں تو یہ ڈھیلا چھوڑ دینا تیرے پاؤں میں رسی بندھوا دے گا۔

مِنْ شِدَّةِ اِسْتِرْ سَالِهٖ۔ آنحضرت کی بے انتہا خوش مزاجی

اور نرمی ہے۔

اِذَا ذَبَحْتَ فَاَرْسِلْ - پرندے کو جب ذبح کرے تو اس کو چھوڑ دے (تاکہ وہ پھڑ پھڑا سکے اس کو پکڑے رہنا منع ہے)۔

كَانَتْ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْعَمَائِمُ الْبِيْضُ الْمُرْسَلَةُ - فرشتے سفید عمامے باندھے ہوئے تھے جن کے سرے چھٹے ہوئے تھے۔

اَلدَّابَّةُ الْمُرْسَلَةُ - چھٹا ہوا جانور۔

اَرْسَلَ يَدَيْهِ - اپنے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے یعنی لٹکتے ہوئے ان کو باندھا نہیں۔

اَرْسِلْ نَفْسَكَ فَتَشَهَّدْ - اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دے پھر تشہد پڑھ (یعنی اطمینان سے بیٹھ)۔

جَاءَتِ الْخَيْلُ اَرْسَالًا - سواروں کے پرے کے پرے آن پہنچے (یعنی ٹکڑیاں ٹکڑیاں)۔

مُرْسَلٌ - وہ حدیث ہے جس کو تابعی آنحضرت سے روایت کرے اور صحابی کا ذکر چھوڑ دے۔ بعض نے منقطع کو بھی مرسل کہا ہے اس کی جمع مراسیل ہے۔

رَسْمٌ - گھر گرا دینا' اس کا نشان باقی رکھنا' حکم کرنا' غائب ہو جانا' لکھنا' نشان کرنا' رواج' عادت' درجہ اور مرتبہ۔

رَسْمِيٌّ - سرکاری باقاعدہ۔

تَرْسِيْمٌ - لکیریں کرنا۔

تَرَسُّمٌ - دریافت کرنا' غور کرنا' یاد کرنا۔

لَمَّا بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ اِذَا النَّاسُ يَرْسُمُوْنَ نَحْوَهٗ - جب آپ کراع غمیم میں پہنچے دیکھا تو لوگ ادھر لپکتے آرہے ہیں (تیز قدمی سے) (نہایہ میں ہے کہ)۔

رَسِيْمٌ - ایک قسم کی تیز رفتار کا نام ہے جس سے زمین پر نشانات نسبتاً گہرے پڑتے ہیں۔

فَرُسِّمَتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوْهَا - اس میں مصر کے سپید کپڑے اور ریشمی چادریں بھری گئیں یہاں تک کہ اس کا سارا پانی نکال ڈالا۔

ثِيَابٌ مُرَسَّمَةٌ - وہ کپڑے جن پر لکیریں ہوں۔

رَسَمَ فِي الْاَرْضِ - زمین میں غائب ہو گیا۔

رَسُوْمٌ - آنحضرت کی ایک تلوار کا نام تھا۔

رَسَمْتُ لِلْبِنَاءِ - میں نے تعمیر کے لیے رنگ ڈالا۔

رَسَمْتُ الْكِتَابَ - میں نے کتاب لکھ ڈالی۔

شَهِدَ عَلٰى رَسْمِ الْقِبَالَةِ - قبالہ کی تحریر پر وہ گواہ ہوا۔

رَسْنٌ - رسی باندھنا۔

اِرْسَانٌ - رسی بنانا۔

مَرْسِنٌ - ناک۔

وَاَجْرَرْتُ الْمَرْسُوْنَ رَسَنَهٗ - میں نے بندھے ہوئے کو اپنی رسی کھینچ دی۔ (جہاں وہ چاہے اس کو چرنے کا موقع دیدیا' مطلب یہ ہے کہ میں نے لوگوں کو آرام دیا' ان پر بے جا پابندیاں عائد نہیں کیں)۔

وَرُمِيَ بِرَسَنِكَ عَلٰى غَارِبِكَ - (تیری خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ مر گئیں) اب تیری رسی تیرے کندھے پر پھینک دی گئی (یعنی تو آزاد ہو گیا اب کوئی بری بات سے تیرا روکنے والا منع کرنے والا نہیں رہا) یہ حضرت عائشہؓ نے یزید بن اصم سے فرمایا۔

رَسْوٌ یا رُسُوٌّ - جمنا' گڑنا' نیت کرنا' ٹکڑا کنارہ' روایت کرنا۔

اِرْسَاءٌ - جمانا' گاڑنا۔

فَاَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ - پھر زمین کو پہاڑ گاڑ کر جمایا۔

اَلْقِي مَرَاسِيَهٗ - اقامت کی۔

بِكُمْ تَسْتَقِلُّ جِبَالُ الْاَرْضِ عَنْ مَرَاسِيْهَا - تمہاری وجہ سے زمین کے پہاڑ اپنے روکنے والے کے محتاج نہیں ہیں۔ (تمہاری برکت سے وہ قائم ہیں)۔

رَسَتْ اَقْدَامُهُمْ - ان کے پاؤں جم گئے (جیسے رَسَخَتْ اَقْدَامُهُمْ یا ثَبَتَتْ اَقْدَامُهُمْ)۔

باب الراء مع الشین

رَشَأٌ - ہرن کا بچہ جو ماں کے ساتھ چلنے لگے' جماع کرنا۔

رَشْحٌ - پسینہ نکلنا' اچھلنا' کودنا' دینا' پسیجنا' ٹپکنا۔

تَرْشِيْحٌ - اچھی طرح خدمت کرنا' چاٹنا' پالنا۔

رَشِيْحٌ - پسینہ۔

اِرْتِشَاحٌ اور تَرَشُّحٌ – پسیجنا، ٹپکنا (جیسے اِرْشَاحٌ ہے)

يَبْلُغُ الرَّشْحُ اٰذَانَهُمْ – پسینہ ان کے کانوں تک پہنچے گا (بعض نے رَشْحٌ بہ تحتین روایت کیا ہے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی)۔

رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ – ان کا پسینہ مشک ہوگا (یعنی مشک کی طرح خوشبودار)۔

يَاكُلُوْنَ حَصِيْدَهَا وَيُرَشِّحُوْنَ خَضِيْدَهَا – اس کا کٹا ہوا (میوہ) کھاتے ہیں اور جس درخت کو تراشتے ہیں اس کی خوب خبر گیری کرتے ہیں (خدمت کرتے ہیں تاکہ دوبارہ پھل لائے)۔

اِنَّهُ رَشَّحَ وَلَدَهُ لِوِلَايَةِ الْعَهْدِ – انھوں نے اپنے لڑکے کو ولی عہدی کے لئے تیار کیا (اس کی تربیت کی)۔

اِحْفِرُوْا اِلٰى حَتّٰى تَبْلُغَ الرَّشْحَ – میری قبر یہاں تک کھودو کہ زمین کی تری تک پہنچ جائے۔

رَشْحُ الْجَبِيْنِ مِنْ عَلَامَاتِ الْمَوْتِ – پیشانی پر پسینہ آنا موت کی نشانی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِرَشْحِ الْجَبِيْنِ – مومن پیشانی کے پسینہ سے مرجاتا ہے۔

رَشَدٌ یا رَشْدٌ یا رَشَادٌ – رستہ پانا۔

اِرْشَادٌ – سن شعور کو پہنچنا، ہدایت کرنا۔

اِسْتِرْشَادٌ – ہدایت چاہنا۔

اُمُّ رَاشِدٍ – چوہیا (چوہے کی مادہ)

حُبُّ الرَّشَادِ – بالون (سرسوں) مشہور دوا ہے۔

رَشِيْدٌ – اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ اپنی مخلوقات کو ان کے مفید اور مضر باتیں بتلاتا ہے (بعض نے کہا رشید وہ ہے جس کی تدبیر بغیر صلاح و مشورہ ہمیشہ صائب ہو)۔

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ – تم اپنے اوپر میرا طریق اور مجھ سے ہدایت پائے ہوئے جانشینوں کا طریق لازم کرلو (اسی پر چلو۔ خلفائے راشدین سے مراد حضرات ابوبکر و عمر و عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں اگرچہ یہ لفظ عام ہے اور ہر خلیفہ کے لئے مستعمل ہوسکتا ہے جو ان ہی کے طریقے پر کاربند ہو)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفاء کا فعل بھی سنت ہے، سنت تو آنحضرت ہی کا قول و فعل ہے کیوں کہ آپ خطا سے معصوم تھے اور آپ کے خلفاء معصوم نہ تھے اور مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جو امر میں نے کیا اور میرے خلفاء بھی اس پر چلے تم بھی اسی پر چلو کیونکہ وہ دونوں کی سنت ہے۔

اِرْشَادُ الضَّالِ – بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا۔

مَنِ ادَّعٰى وَلَدًا لِغَيْرِ رِشْدَةٍ فَلَايَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ – جو شخص ایسے لڑکے کا دعویٰ کرے (کہے یہ میرا لڑکا ہے) حالانکہ وہ حرام سے پیدا ہوا ہو، تو نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہو گا۔

وَلَدُ رِشْدَةٍ – وہ لڑکا جو صحیح نکاح سے پیدا ہوا ہو، اس کی ضد۔

وَلَدُ زِنْيَةٍ – یعنی جو زنا سے پیدا ہوا ہو (بعض نے کہا کہ رَشْدَةٌ بہ فتحہ را اور زَنْيَةٌ بہ فتحہ زا زیادہ فصیح ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہماری شریعت میں زنا اور حرام کاری سے جو بچہ پیدا ہو وہ زنا کرنے والے کا وارث نہیں ہوسکتا اور نہ اس کا لڑکا کہلا سکتا ہے اور نہ زنا کرنے والا اس کا وارث ہوسکتا ہے اور افسوس ہے ہندوستان کے ان حاکموں پر جو ایسے ناجائز اور خلاف قاعدہ اولاد کو اولاد قرار دیتے ہیں اور ان کو زانیوں کا وارث اور جانشین بناتے ہیں بلاد اور امصار دکن میں یہ خرابی عام ہوگئی ہے اور زنا کو عیب نہیں سمجھا گیا۔ آخر ۱۳۲۶ غرۂ ماہ رمضان المبارک کو پروردگار کا غضب ایک شہر کے باشندوں پر نازل ہوا۔ ایک چھوٹی سی ندی میں ایسا طوفان آیا کہ آدھا شہر تقریباً ہلاک اور برباد ہوگیا، ہزاروں آدمی مرگئے اور ہزاروں بے ساز و سامان اور بے گھر صرف بدن کے کپڑوں سے رہ گئے۔ اب پھر اس کی از سرنو آبادکاری کی تو عقلی تدابیر کی جانے لگتی ہیں، لیکن اصلی معالجہ کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ یعنی بداعمالیوں سے توبہ اور استغفار اور حرام کاری پر ندامت اور اس سے پرہیز۔ معلوم نہیں اب کونسا عذاب نازل ہوگا؟ اللہ بچائے۔

هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ – کیا تم کو اپنی بھلائی اور بہتری میں رغبت ہے (یعنی تم اپنی بھلائی کے متمنی ہو)۔

اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا – مگر جو کام دونوں کاموں میں زیادہ

عمدہ اور بہتر ہوتا اسی کو آپ اختیار کرتے-

فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰی-وہ ٹھیک رستہ پر چلا اور اس نے ہدایت پائی-

اِيْنَاسُ الرُّشْدِ هُوَ حِفْظُ الْمَالِ (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) قرآن میں جو یہ آیا ہے فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال کی حفاظت کے قابل ہوں (یعنی مال و دولت کو لٹانے اور اڑانے کو برا سمجھنے لگیں)-

اِسْتَخِيْرُوْا اللّٰهَ يَغْرِمْ لَكُمْ عَلٰى رُشْدِكُمْ-اللہ سے استخارہ کرتے رہو وہ تمہارے لئے بہتری کا ضامن ہوگا-

رَشِيْدٌ-ہارون بن محمد خلیفہ عباسی کا لقب تھا-

رَشٌّ-چھڑکنا' خفیف بارش-

رَشَاشٌ-جو اڑ کر آئے' پانی یا پیشاب وغیرہ کی چھینٹیں-

فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهٖ-پانی اپنے پاؤں پر چھڑکا (یعنی تھوڑا تھوڑا ڈالا تاکہ پانی میں اسراف نہ ہو- کیونکہ لوگ پاؤں دھونے میں بہت پانی بہاتے ہیں جو اسراف میں داخل ہے)-

كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًامِّنْ ذٰلِكَ-آنحضرت کی مسجد میں کتے آتے جاتے رہتے (دروازہ نہ تھا) پھر صحابہ پانی نہیں چھڑکتے تھے (بلکہ یوں ہی اس زمین پر نماز پڑھتے تھے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ کتے مسجد میں پیشاب بھی کر دیتے تھے' اس حدیث سے یہ اخذ ہوا کہ زمین خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے- بعض نے اس حدیث سے کتے کی طہارت پر دلیل لی ہے- محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے-)

رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ-آپ نے اپنے صاحبزادے کی قبر پر پانی چھڑکا-

تَرَشُّشٌ-تھوڑا تھوڑا ٹپکنا-

رَشْفٌ یا تَرَشَّافٌ-چوس لینا' سب پی جانا' کچھ نہ چھوڑنا-

تَرْشِيْفٌ-خوب چوسنا-

رَشْقٌ-مارنا-

رَشَاقَةٌ-خوش قامتی اور لطافت-

لَهُوَ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ-یہ ہجو مشرکوں پر تیر مارنے سے زیادہ سخت ہے-

فَاَلْحَقُ رَجُلًا فَاَرْشُقُهٗ بِسَهْمٍ-میں ان لٹیروں میں سے ایک سے ملتا اور اس کے ایک تیر مار دیتا-

فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا-انھوں نے ان پر تیر لگائے (بعض نے رِشْقًا بہ کسرۂ را روایت کیا ہے-)

رِشْقٌ-سب لوگوں کے ایک بارگی تیر چلانے کو کہتے ہیں' (یعنی ان پر تیروں کی بوچھاڑ کی- اور رشق اس کو بھی کہتے ہیں کہ تیرانداز کئی تیر ایک بارگی چلائے-)

لَايَكَادُ يَسْقُطُ سَهْمُهُمْ-ان کا کوئی تیر خالی نہیں جاتا تھا (بلکہ نشانہ پر پڑتا تھا- یہ ان کی تیراندازی کی تعریف ہے)-

مِنْ رَشْقٍ بِنَبْلٍ-(اگر بہ فتحہ را ہو تو) تیر مارنا (اگر بہ کسرۂ را ہو تو) ایک بارگی کئی تیر مارنا-

رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ-ٹڈی کا ایک دل-

كَانَ يَخْرُجُ فَيَرْمِي الْاَرْشَاقَ-وہ نکلتے تھے اور کئی کئی تیروں کو ایک بارگی مارتے تھے-

اَرْشَاقٌ جمع ہے رِشْقٌ کی-

كَاَنِّيْ بِرَشْقِ الْقَلَمِ فِيْ مَسَامِعِيْ حِيْنَ جَرٰى عَلَى الْاَلْوَاحِ (حضرت موسیٰ فرماتے ہیں) گویا میں قلم چلنے کی آواز جو تختیوں پر چل رہا تھا' سن رہا تھا (اللہ تعالیٰ تورات شریف لکھ رہا تھا)-

رِشْقُ الْقَلَمِ-صریر (لکھتے وقت قلم کی روانی سے جو آواز پیدا ہوتی ہے)-

فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ فِي الْحَبْسِ اِلَّا تَرَشَّقَهٗ وَحَنَّ اِلَيْهِ-قید خانہ میں کوئی قیدی ایسا نہیں رہا جس نے آپ سے (یعنی امام محمد باقر سے) علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف مائل نہ ہوا ہو)-

رَجُلٌ رَشِيْقُ الْقَدَانِيْقُ الْخَدِّ-مرد خوش قامت خوب رو-

رِشْكٌ-بڑی داڑھی والا جس کا تیر دوسروں سے دور جائے-

رُشْكٌ-فارسی میں بچھو کو کہتے ہیں-

يَزِيْدُ الرِّشْكِ-ایک شخص کا لقب ہے جو تقسیم اراضی میں بڑا ماہر تھا- کہتے ہیں کہ اس کی داڑھی اتنی لمبی تھی کہ ایک بچھو اس میں گھس گیا اور تین دن تک وہیں رہا لیکن اس کو خبر نہیں ہوئی- بعض

نے کہا رشک بہ فتحہ راکھا ہے چونکہ وہ بڑا غیرت دار تھا۔

رَشْوٌ۔ رشوت دینا۔

رِشَاءٌ۔ ڈول کی رسی۔

رُشْوَةٌ یا رِشْوَةٌ یا رَشْوَةٌ۔ بادل نہ خواستہ کاربراری کے لئے کسی صاحب اختیار شخص کو کچھ دینا (اگر یہ دینا مجبوری اور کاربراری کے تصور کے تحت نہ ہو تو رشوت نہیں بلکہ ہدیہ ہے)۔

اِرْتِشَاءٌ۔ رشوت لینا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ۔ اللہ تعالیٰ رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کرے (نہایہ میں ہے کہ راشی وہ شخص ہے جو ناحق پر مدد کرنے کے لئے کسی کو کچھ دے اور مرتشی اس کا طالب اور لینے والا۔)

رَائِشٌ۔ وہ شخص جو دونوں کے درمیان متوسط ہو کر رشوت کی قرارداد کو کمی بیشی کر کے طے کرلے' لیکن جو اجرت اپنا حق حاصل کرنے کے لئے اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے دی جائے وہ رشوت نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حبش کے ملک میں ناجائز طور پر ظلم سے گرفتار کر لئے گئے تو انھوں نے دو اشرفیاں صرف کر کے رہائی حاصل کی۔ اور ایک جماعت تابعین سے یہ منقول ہے کہ آدمی اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے جب کہ اس کو ظلم کا اندیشہ ہو کچھ صرف کر دے تو اس تصرف میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قرانطینہ جو سلطان روم نے بہ تقلید نصاریٰ حاجیوں پر جاری کر رکھا ہے' صریح ظلم ہے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک شخص جدہ پہنچا سخت گرمی کے دن تھے اور بیچارے حاجیوں کو قرانطینہ میں ترکی لوگ پکڑ رہے تھے۔ یہ شخص بے جھجک سبک رفتاری سے ایک طرف کو چل دیا تا کہ اس کو لوگ مقامی جدہ کا باشندہ سمجھیں مگر اس کے باوجود ایک ترکی سپاہی شبہ پاکر اس کے تعاقب میں دوڑا۔ شخص مذکور نے پانچ روپے اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور وہ جیب میں رکھ کر واپس ہو گیا۔ بیچارہ نو وارد قرانطینہ کی دھوپ اور سختی سے بچ کر شہر میں داخل ہو گیا اور اللہ کا شکر بجالایا۔ حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ گنہگار نہ ہوا ہوگا کیونکہ اس مجبور مسافر نے ظلم سے بچنے کے لئے ایسا کیا۔ ورنہ قرانطینہ کے جھونپڑوں میں گرمی کی شدت سے بیمار ہو جانے کا امکان تھا۔

محیط میں ہے کہ رشوت وہ ہے جو حاکم کو اپنے حق میں فیصلہ یا حکم کرانے کے لئے دی جائے۔ تعریفات میں ہے رشوت وہ ہے جو حق اور ناحق کو حق تسلیم کرنے کے لئے دی جائے۔

رَشَاءٌ۔ ہرن کا بچہ۔

اِسْتِرْشَاءٌ۔ رشوت طلب کرنا۔

باب الراء مع الصاد

رَصَحٌ۔ دونوں چوتڑوں کا اٹھا ہونا یا ان کا نزدیک ہونا ان کا گوشت کم ہونا۔

اَرْصَحُ۔ وہ شخص جس میں رَصَحٌ کی مذکورہ علامات پائی جائیں۔

اُرَيْصِحٌ۔ اس کی تصغیر ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُرَيْصِحَ۔ اگر اس کا بچہ اُرَيْصِحْ پیدا ہوا ہو۔

اَرْسَحُ بھی بہ معنی اَرْصَحُ ہے (نہایہ میں ہے کہ لغت کی رو سے اَرْصَح اور اَرْسَح وہ ہے جس کے دونوں سرین پر گوشت کی کمی ہو)۔

رَصْدٌ یا رَصَدٌ۔ تاکنا۔

اِرْصَادٌ۔ تیار کرنا' بدلہ دینا۔

تَرَصُّدٌ۔ انتظار کرنا' تاکنا۔

رَاصِدٌ۔ شیر' رقیب' راستے کا چوکیدار۔

رَصَدٌ۔ عرف میں اس عمارت کو کہتے ہیں جس میں دوربین نصب کرتے ہیں اور وہاں سے اجرام فلکی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اِلَّا دِيْنَارًا اُرْصِدُهٗ لِدَيْنٍ۔ (اگر احد پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالوں تو بھی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ تیسری رات آجائے اور ایک اشرفی برابر بھی اس میں سے میرے پاس رہے) البتہ قرض ادا کرنے کے لئے اگر میں اس کو رکھ چھوڑوں تو اور بات ہے (اہل عرب کہتے ہیں: رَصَدْتُهٗ۔ میں اس کی تاک میں بیٹھا۔)

اَرْصَدْتُ لَهُ الْعُقُوْبَةَ- میں نے اس کے لئے عذاب تیار کر رکھا ہے (ایک روایت میں ہے:

وَعِنْدِیْ مِنْهُ دِیْنَارًا لَااُرْصِدُهُ لِدَیْنٍ- یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ ایک اشرفی بھی اس میں سے میرے پاس باقی رہے' جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے نہ رکھ چھوڑا ہو-)

فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا- اللہ تعالیٰ نے اس کے رستے پر ایک فرشتے کو چوکیدار مقرر کیا-

جَعَلَهٗ رَصَدًا- اس کو نگہبان بنایا-

فَاَخَذَ عَلَیْنَا بِالرَّصَدِ- ہم پر تاک لگائی یا تاک لگانے والے مقرر کئے (اس صورت میں یہ رَاصِدٌ کی جمع ہوگی) (محیط میں ہے کہ رَاصِدٌ کی جمع رُصَّدٌ اور رَصَدٌ دونوں آئی ہیں)-

مِرْصَادٌ- گزرنے کا راستہ-

مَرْصَدٌ- تاکہ' گزرگاہ' درہ-

مَاخَلَّفَ مِنْ دُنْیَا کُمْ اِلَّا ثَلٰثَ مِاَةِ دِرْهَمٍ کَانَ اَرْصَدَهَالِشِرَاءِ خَادِمٍ- (امام حسن نے اپنے والد ماجد جناب امیر کا ذکر کیا تو فرمایا) انھوں نے تمہاری دنیا کے مال واسباب میں سے کچھ نہیں چھوڑا' صرف تین سو درہم چھوڑے تھے جو ایک غلام خریدنے کے لیے انھوں نے اٹھا رکھے تھے (پر اس کو بھی نہیں خریدا اور دنیا سے گزر گئے آپ موٹے جھوٹے کپڑے پہنے فقیروں کی طرح مسجد میں بیٹھے رہتے' بازار سے سودا اپنے ہاتھ سے لے آتے' صرف خشک ستو پر روزہ افطار کرتے' حالانکہ ایک بڑی عظیم سلطنت کے حاکم تھے)-

کَانُوْا لَا یُرْصِدُوْنَ الثِّمَارَ فِی الدَّیْنِ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّرْصِدُوا الْعَیْنَ فِی الدَّیْنِ- صحابہ میوے کو جو درختوں میں سے پیدا ہو قرض میں مجرا نہیں کرتے تھے (اس سے عشر وصول کر لیتے تھے' گو اس کا مالک قرض دار ہو) البتہ نقد جنس کو قرض میں مجرا کرتے تھے (مثلاً ایک شخص کے پاس نقد و جنس دونوں موجود ہیں اور ان کی تعداد اور مقدار پر زکوۃ واجب ہوتی ہے' مگر دوسری طرف صاحب نصاب کی حالت ایسی ہے کہ وہ اسی قدر کا مقروض ہے تو پھر زکوۃ واجب نہ ہوگی)-

مَنْ حَارَبَ لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اَرْصَدَ لِمُحَارَبَتِیْ- جو کوئی میرے کسی ولی سے لڑا (اولیاء اللہ میں سے کسی سے دشمنی رکھی) اس نے مجھ سے لڑنے کی تیاری کی-

یُرْصِدُ بِشَاهِدَیْ عَدْلٍ- دو عادل گواہ تیار رکھے-

ضَرَبَهٗ عَلٰی اُذُنِهٖ وَقَالَ یَتَرَصَّدُ- اس کے کان پر مارا اور فرمایا یہ تاک لگائے ہوئے ہے (ہماری باتیں سننے کا منتظر ہے)-

اَذْکُرُ رَصَدًا فَاکُوْنَ خَلْفَكَ- میں ان لوگوں کا خیال کرتا ہوں جو آپ کی تاک میں ہیں تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں (آپ کی حفاظت کے لیے)-

فَاِنَّ الظَّالِمَ رَصِیْدٌ حَتّٰی اُدِیْلَ مِنْهُ الْمَظْلُوْمَ- میں ظالم کی تاک میں رہتا ہوں یہاں تک کہ مظلوم کو اس پر غالب کرتا ہوں (مظلوم کے دن یا مظلوم کا زمانہ لاتا ہوں یعنی اس کی دولت اور حکومت کا)-

رَصٌّ- ملا دینا' جوڑ دینا' برابر کرنا' توڑنا-

تَرْصِیْصٌ- رانگہ چڑھانا-

تَرَاصُصٌ- مل جانا' پیوستہ ہونا-

رَصَاصٌ- سیسہ رانگا (وہ دو قسم کا ہوتا ہے- سیاہ جس کو اسرب اور ابار کہتے ہیں اور سفید جس کو قلعی کہتے ہیں)-

رَصَاصَةٌ- بندوق کی گولی-

رَصَّاصَةٌ- بخیل-

رَصَّةٌ- ایک بار-

تَرَاصُّوْا فِی الصُّفُوْفِ- نماز کی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو (بیچ میں جگہ خالی نہ رہے پاؤں سے پاؤں کندھے سے کندھا ملا کر)-

فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ- کیوں کہ صفوں کا برابر کرنا اقامت صلوۃ میں داخل ہے (جس کا حکم اس آیت میں ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ اسی حدیث میں ہے یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا- آپ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے (یعنی برابر کرنے کے لئے)-

رَصُّ الْبِنَاءِ- عمارت کو خوب ٹھوس بنایا (ایک اینٹ یا پتھر دوسرے اینٹ یا پتھر سے ملا کر)-

لَصُبَّ عَلَیْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ لَرُصَّ رَصًّا- تم پر

عذاب خوب بہایا جاتا پھر خوب غف کیا جاتا (اچھا ٹھونس)-

فَرَصَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - آنحضرت نے اس کو خوب دبایا (ایک روایت میں فَرَفَضَهٗ ہے یعنی آنحضرت نے اس کو چھوڑ دیا (وہ سوال چھوڑ کر دوسرا سوال شروع کیا)-

لَوْ اَنْ رَصَاصَةً مِّثْلَ هٰذِهٖ - اگر اتنی بڑی گولی سیسہ کی (ایک روایت میں رَضْرَاضَةً ہے-)

وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ - (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے) (یعنی کھوپڑی کے برابر گولہ (جس کا وزن بہت ہوگا اور جلدی گرے گا)-

مَرْصُوْصَةٌ - وہ کنواں جس کی بندش سیسہ سے ہو-

رَصْعٌ - ہاتھ سے مارنا' برچھے سے کونچنا' کوٹنا' غائب کر دینا گھسیڑ کر-

رَصَاعٌ - جماع کرنا-

رُصُوْعٌ - اقامت کرنا-

اَنْ جَاءَتْ بِهٖ اُرَيْصِعَ - اگر وہ (ایسا) بچہ جنے جس کے چوتڑوں پر گوشت کم ہو-

اُرَيْصِعَ - "اَرْصَع" کی تصغیر ہے- معنی بھی وہی ہیں- (جوہری نے کہا اَرْسَح میں ایک لغت اَرْصَع بھی ہے- اس کا مونث رَصْعَاءُ ہے- بہ معنی جس عورت کے سرین نہ ہو (یعنی اس پر گوشت کی کمی ہو)-

اِنَّهٗ بَلٰی حَتّٰی رَصَعَتْ عَيْنُهٗ - وہ یہاں تک روئے کہ ان کی آنکھ خراب ہوگئی (مشہور رَسَعَتْ ہے جیسے اوپر گزرا-)

رَصِيْعُ اَيْهُقَانَ - ایقان سے جو ایک بوٹی ہے آراستہ-

تَرْصِيْعٌ - ترکیب' زینت دینا-

سَيْفٌ مُّرَصَّعٌ - مرصّع تلوار- (یعنی جس تلوار کا دستہ جڑاؤ ہو)-

مُرَصَّعٌ بِالْجَوَاهِرِ - جواہر سے آراستہ (یعنی جواہر جڑے ہوں) (ایک روایت میں رَضِيْعُ اَيْهُقَانَ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)-

رُصْغٌ - (ایک لغت ہے رُسْغٌ میں) یعنی کلائی اور ہتھیلی کا جوڑ (پہنچا)-

اِنَّ كُمَّهٗ كَانَ اِلٰی رُصْغِهٖ - آپ کی آستین پاپہنچے تک تھی-

رِصَاغٌ - رسی-

رَصْفٌ - ملانا' سزاوار ہونا-

رَصَافَةٌ - مضبوطی' پائداری-

رُصَافَةٌ - ایک محلّہ ہے بغداد میں-

اِنَّهٗ مَضَغَ وَتَرًا فِيْ رَمَضَانَ وَرَصَفَ بِهٖ وَتَرَ قَوْسِهٖ - آپ نے رمضان کے مہینے میں (بہ حالت روزہ) تانت کو چبایا اور اس سے اپنی کمان کا چلہ مضبوط کیا (اہل عرب کہتے ہیں):

رَصَفَ السَّهْمَ - جب تیر میں رصاف لگائے (یعنی وہ پٹھ جو تیر کے پیکان پر لپیٹا جاتا ہے-)

يَنْظُرُ فِيْ رُصَافِهٖ ثُمَّ فِيْ قُذَذِهٖ فَلَا يَرٰی شَيْئًا - اس کے رصاف میں دیکھے پھر اس کے پر میں' لیکن کچھ نہ پائے' (خون وغیرہ کا کچھ اثر نہ ہوا ایسی صفائی اور تیزی کے ساتھ نشانہ میں سے نکل گیا کہ اس پر کچھ لگا ہی نہیں' یہی مثال خارجیوں کی آپ نے بیان فرمائی' وہ بھی دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے کہ ان میں ذرا بھی دین داری کا اثر نہ ہوگا حالانکہ یہ خوارج بڑے نمازی اور قرآن کے بہت تلاوت کرنے والے' تہجد گزار اور شب بیدار تھے' مگر فرمایا کہ ان میں دین کا ذرا اثر نہ ہوگا کیونکہ دین داری کی محبت خدا اور رسول پر ہے اور یہ لوگ اس سے خالی تھے جو آنحضرت کے محبوب اور چہیتے تھے- یعنی حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہ ان کو کافر اور فاسق جانتے تھے- قرآن کی تفسیر حدیث شریف سے نہیں کرتے تھے' بلکہ اپنی رائے سے معنی پہناتے تھے پس درحقیقت دشمن خدا اور رسول تھے- یہی حال ان بعض مقلدوں کا ہے جو اپنے اماموں کی تقلید میں ایسے مستغرق ہیں کہ قرآن اور حدیث سے ان کو کچھ مطلب ہی نہیں' وہ قرآن وحدیث کو اس لئے نہیں پڑھتے کہ اس پر عمل کرنا ہے بلکہ محض تبرک کے لئے اور عمل کے لئے وہ دوسری کتابیں پڑھتے ہیں جیسے ہدایہ' شرح وقایہ' درمختار اور منہاج وغیرہ ان پر بھی دین کا پورا اثر نہیں ہے خواہ ایسے لوگ بہ ظاہر بڑے اتقا اور پرہیزگاری اور درعیشی کا دم بھریں مگر خوارج کی طرح ان کی ساری عبادت بے نور ہے-)

لَمْ يَكُنْ لَّنَا مَالٌ اَرْصَفُ مِنْهَا - (حضرت عمر نے خواب

میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہتا ہے فلاح زمین خیرات کردے انھوں نے کہا) اس زمین سے زیادہ کوئی مال ہمارے لئے مناسب اور کارآمد نہ تھا۔ اس وقت آنحضرت نے ان سے فرمایا تم ایسا کرو کہ اس کو خیرات کردو اور شرط لگادو (کہ ملکیت ہماری باقی رہے اور اس کی آمدنی سے مساکین فائدہ اٹھاتے رہیں)۔

رَصَافَةٌ۔ نرمی اور ملائمت' موافقت۔

بَيْنَ الْقِرَانِ السَّوْءِ وَالتَّرَاصُفِ۔ برے قرآن اور تراصف میں (یعنی پتھروں کے جوڑ اور ملانے میں)۔

لَحَدِيْثٌ مِّنْ عَاقِلٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْعَسَلِ بِمَاءِ رَصَفَةٍ۔ عاقل کی ایک بات مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ رصفہ کے پانی میں شہد میں ملا کر مجھ کو دیا جائے۔

رَصَفَةٌ۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پتھر بہہ بہہ کر ندی میں اکٹھا ہو جائیں' کیونکہ وہاں برسات کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے۔

ضَرَبَهٗ بِمِرْصَافَةٍ وَسَطَ رَأْسِهٖ۔ ایک گرز اس کی چندیا پر مارتا ہے۔

بِمَاءِ رَصَفَةٍ بِمَحْضِ الْاَرْفِيِّ۔ رصفہ کا پانی جس میں خالص دودھ ملا ہو۔

تَرَاصَفَ الْقَوْمُ فِي الصَّفِّ۔ صف میں لوگ مل کر کھڑے ہوئے۔

باب الراء مع الضاد

رَضْبٌ۔ چوسنا' برسنا۔

فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رُضَابِ بُزَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ گویا میں آنحضرت کے تھوک کو دیکھ رہا ہوں جو پھیل کر دانہ دانہ کی طرح ہو گیا تھا۔

بُزَاقٌ۔ (نہایہ میں ہے کہ) بہتا ہوا تھوک (یعنی رال)۔ اور رُضَابٌ۔ جو دانہ دانہ کی طرح ہو اور پھیل جائے۔ (محیط میں ہے کہ رُضَابٌ وہ تھوک جو چوس لیا جائے یا تھوک کے ٹکڑے منہ میں' اور برف کے ٹکڑے' مشک کے ریزے یا شکر یا اولے کے شہد کا لعاب اس کا پھین اور وہ شبنم جو درخت پر گری ہو۔)

رَضْخٌ۔ توڑنا' کچلنا' دینا' عاجزی کرنا' لیپنا' قبول کر لینا۔

مُرَاضَخَةٌ۔ بادل ناخواستہ دینا' پتھر بازی کرنا۔

تَرَضُّخٌ۔ سننا اور تحقیق نہ کرنا۔

تَرَاضُخٌ۔ آپس میں پتھر بازی کرنا۔

وَقَدْ اَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ۔ ہم نے ان کو کچھ تھوڑا سا دینے کے لئے حکم دیا ہے تم ان کو تقسیم کردو۔

رَضْخٌ۔ قلیل عطیہ۔

وَيَرْضَخُ لَهٗ عَلٰى تَرْكِ الدِّيْنِ رَضِيْخَةً۔ وہ دین چھوڑنے پر اس کو کچھ تھوڑا سا عطیہ دے۔

اِذَا دَنَا الْقَوْمُ كَانَتِ الْمُرَاضَخَةُ۔ جب دشمن نزدیک آجائے اس وقت تیر اندازی شروع ہوتی ہے (یہ رَضْخٌ سے نکلا ہے' معنی توڑنا اور کوٹنا ہیں)۔

فَرَضَخَ رَأْسَ الْيَهُوْدِيِّ۔ آنحضرت نے اس یہودی کا سر دو پتھروں کے بیچ میں کچلا (کیونکہ اس نے ایک لڑکی کو زیور کی طمع سے اسی طرح ہلاک کیا تھا)۔

اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ۔ میں نے ان کو کچھ تھوڑا سا دلوایا۔

اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے دے۔

اِنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ۔ اگر میں اس مال میں سے جو زبیر مجھ کو دیتے ہیں یا میرے پاس لا کر رکھتے ہیں کچھ فقیروں کو دوں۔

شَبَّهْتُهَا النَّوَاةَ تَنْزُوْ مِنْ تَحْتِ الْمَرَاضِخِ۔ اس کی تشبیہ میں نے اس طرح دی جیسے گٹھلی کٹتے وقت پتھروں کے نیچے سے کود جاتی ہے (اچھل کر دور جا پڑتی ہے)۔

مَرَاضِخُ۔ یہ مَرْضَخَةٌ یا مِرْضَاخٌ کی جمع ہے۔ عربی میں اس پتھر کے لئے بولتے ہیں جس سے گٹھلیاں کوٹتے ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً رُوْمِيَّةً وَكَانَ سَلْمَانُ يَرْتَضِخُ لُكْنَةً فَارِسِيَّةً۔ حضرت صہیبؓ باتیں کرتے کرتے کوئی لفظ رومی بول جاتے (کیونکہ وہ مدتوں روم میں سکونت پذیر رہے تھے) اور حضرت سلمان فارسیؓ بات کرتے کرتے کوئی لفظ فارسی بول جاتے (اس لئے کہ ان کی مادری زبان فارسی تھی)۔

ضَرْبَهُ بِمِرْضَاخَةٍ-اور ایک بڑے پتھر سے مارتا ہے (جس پر گٹھلیاں توڑی جاتی ہیں)-

رَضَائِخ-عطیات وہدایا-

رُضِخَ لِاَبِیْ سُفْیَانَ وَابْنِهٖ مُعَاوِیَةَ-ابوسفیان اور ان کے صاحبزادے معاویہؓ کو کچھ دیا گیا (ان کی تالیف قلب کے لئے)-

رَضْرَضَةٌ-توڑنا یا چورہ کرنا-

رَضْرَاضُهُ التُّوْمُ-حوض کوثر کی کنکریاں (جو پانی کی تہہ میں ہوتی ہیں) موتی ہیں-

رَضْرَاضٌ-چھوٹی کنکریاں' موٹا آدمی-

مَرَرْتُ بِجُبُوْبِ بَدْرٍ فَاِذَا بِرَجُلٍ اَبْیَضَ رَضْرَاضٍ وَّاِذَا رَجُلٌ اَسْوَدُ بِیَدِهٖ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ یَّضْرِبُهٗ بِهَا الضَّرْبَةَ بَعْدَ الضَّرْبَةِ فَقَالَ ذَاکَ اَبُوْجَهْلٍ-میں بدر کے اندھے کنوؤں پر گیا (جن کے اندر کفار بدر کی نعشیں ڈال دی گئی تھیں) وہاں کیا دیکھتا ہوں ایک شخص سفید رنگ موٹا تازہ ہے اور دوسرا شخص کالا ہے اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا ہے وہ اس سفید رنگ شخص کو مار پر لگا رہا ہے- پھر کہنے لگا یہ ابوجہل ہے (اس خبیث کو قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا)-

رَضٌّ-کوٹنا' ریزہ ریزہ کرنا-

رَضَّ رَأْسَ جَارِیَةٍ-اس نے ایک چھوکری کا سر کچل ڈالا-

لَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَرُضَّ-(صحیح لَرُصَّ ہے صاد مہملہ سے جیسے اوپر بھی بیان ہو چکا ہے)-

خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِیْ-میں ڈرا کہاں میری ران چورا چورا ہو جاتی ہے (اس حدیث سے بھی یہ اخذ ہوتا ہے کہ ران ستر عورت میں داخل نہیں ہے ورنہ بغیر حائل کے اس کا چھونا نہ ہو سکتا)-

فَرَضَّهُ النَّبِیُّ ﷺ-آنحضرت نے اس کو پھینک دیا (وہ ٹوٹ گیا)-

رَضْعٌ یا رَضَعٌ یا رِضَاعٌ یا رَضَاعَةٌ یا رِضَاعَةٌ یا رَضِعٌ-دودھ چوسنا چھاتی میں سے-

مُرَاضَعَةٌ-دوسرے بچے کے ساتھ مل کر دودھ پینا' بچہ دودھ پینے کے لئے انا کے حوالے کرنا-

اِرْضَاعٌ-دودھ پلانا-

مَرْضِعَةٌ-دودھ پلانے والی-

رَضِیْعٌ-شیرخوار-

فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ-رضاعت اس وقت کی معتبر ہے (حرمت نکاح ثابت کرتی ہے) جب بچے کو دودھ کی بھوک ہو- (یعنی کم سنی میں دو برس کے اندر' لیکن متوسط سن یا بڑھاپے میں اگر کوئی کسی عورت کا دودھ پی لے تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی- اگر سامنے نکلنے کے واسطے اگر کوئی عورت بڑے آدمی کو بھی اپنا دودھ پلا دے تو یہ درست ہے اور حضرت عائشہؓ بھی اس کی قائل تھیں- لیکن اکثر علما نے اس کو جائز نہیں بتایا)-

اَنْ لَّا یَأْخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ-دودھ والا جانور زکوٰۃ میں نہ لے یا جس جانور کو دودھ پینے کے لئے پالا ہو اس میں زکوٰۃ نہیں-

اَسْلَمَهَا الرُّضَّاعَ وَتَرَکُوا الْمِصَاعَ-اس نے کمینوں کو سپرد کر دیا اور تلوار سے لڑنا چھوڑ دیا-

رُضَّاعُ رَاضِعٍ-کی جمع ہے بہ معنی پاجی اور کمینہ اور بدمعاش (بعض نے کہا ''بخیل'' جو بخل کی وجہ سے اپنے جانور کا دودھ منہ سے چوستا ہے دوہتا نہیں کہ کہیں دوہنے کی آواز سن کر دوسرے لوگ نہ آ جائیں اور ان کو دودھ دینا پڑے)-

خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ-یہ مارے (سنبھال) میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن پاجیوں کی ہلاکت کا دن ہے (سلمہ بن اکوعؓ یہ رجز پڑھتے جاتے اور ان لٹیروں کو تیر مارتے جاتے تھے)-

مَابِیَ مِنْ لُؤْمٍ وَّلَا رَضَاعَةٍ-نہ میں بخیل ہوں' نہ مجھ میں کمینہ پن ہے-

رَضَاعَةٌ-(نہایہ میں ہے کہ) بہ فتحہ را یا بکسرہ را دودھ پینا اور رَضَاعَةٌ صرف بہ فتحہ را بہ معنی بخیلی و کمینگی اس کا فعل رَضُعَ آتا ہے بہ ضمہ ضاد-

لَوْرَأَیْتُ رَجُلًا یَّرْضَعُ فَسَخِرْتُ مِنْهُ خَشِیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَهٗ-اگر میں کسی شخص کو دیکھوں کہ وہ اپنے جانور کا دودھ منہ سے چوس رہا ہے پھر میں اس پر ٹھٹا کروں (مثلاً کہوں کمبخت کیا

بخیل ہے) تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ویسا ہی نہ ہو جاؤں (کیونکہ مثل مشہور ہے بڑا بول سامنے آتا ہے اور جو دوسرے پر ہنستا ہے اس پر خود ہنسا جاتا ہے)۔

اَرْضِعِیْهِ تَحْرُمِیْ عَلَیْهِ۔ آنحضرت نے (ابو حذیفہؓ کی بیوی سے) فرمایا تو ایسا کر سالم کو دودھ پلا دے پھر اس کی محرم ہو جائیگی اور ابو حذیفہ کو جو تیرا سالم کے سامنے نکلنا ناگوار ہوتا ہے وہ جاتا رہے گا۔ اس کے دل میں کوئی شبہ نہ رہے گا)۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرت نے ابو حذیفہؓ کی بیوی کو دودھ نچوڑ کر سالم کو پلا دینے کے لئے فرمایا' نہ یہ کہ سالم چھاتی کو ہاتھ اور منہ لگا کر پیئے اور بعض نے کہا آپ نے خاص سالم کے لئے چھاتی کا چھونا بھی معاف رکھا' جیسے بڑھاپے میں دودھ پینے سے حرمت کا ہونا' یہ بھی خاص سالم کے لئے تھا۔

نِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ دودھ پلانے والی (یعنی حکومت اور خدمت جس سے آدمی بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے) کیا اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی (برطرفی موقوفی یا موت) کیا بری ہے (مطلب یہ ہے کہ حکومت حاصل ہونے سے انسان کو خوشی تو ہوتی ہے' روپیہ ملتا ہے۔ اقتدار حاصل ہوتا ہے' مگر یہ خوشی کچھ کام کی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ غم لگا ہوا ہے کیونکہ ایک روز برطرفی اور موقوفی ہوگی یا موت آئے گی جب ان تمام ناپائیدار لذتوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور خلق اللہ کے حقوق کا مواخذہ گردن پر رہے گا اس کا جواب دینا ہوگا۔ اسی لئے اہل اللہ نے دنیا کی خدمتوں اور حکومتوں سے ہمیشہ کنارہ کشی کی ہے اور باوجودیکہ ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں مگر انھوں نے حاکم اور قاضی بننا گوارہ نہ کیا۔ جیسے امام ابو حنیفہ نے باوجود خلیفہ منصور کی انتہائی کوشش کے عہدہ قضا کو قبول نہ کیا۔ اکثر دنیا داروں کو میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ خدمت سے معزول ہوتے ہیں تو اس کے رنج میں جان تک دے دیتے ہیں۔ البتہ شاذ و نادر ہی حقیقت شناس اور سلیم الطبع انسان ایسے دیکھے ہیں کہ عزل اور موقوفی کے بعد بھی انھوں نے زندگی خوشی کے ساتھ گزاری۔ میں بلا تصنع کہتا ہوں وکفی باللہ شھیدا۔ کہ جب میں ہائی کورٹ میں ججی کی خدمت سے علیحدہ کیا گیا تو ایک مدت تک دل پر ایسی پریشانی رہی کہ خدا کی پناہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو دوسرے اس سے عمدہ اشغال اور نیز سیر و سیاحت میں مصروف نہ کرتا تو شاید میں اس فکر میں دیوانہ ہو جاتا۔ لعنت خدا کی ایسی خدمت اور نوکری پر جس کا انجام رنج ہو۔ اب تو حق تعالیٰ نے وہ غنا اور طمانیت قلب عطا فرمائی ہے کہ دنیا کی بادشاہت بھی بے حقیقت معلوم ہوتی ہے اس کی بھی مطلق خواہش نہیں رہی' چہ جائے کہ خدمت اور نوکری کی)۔

مَا اَعْلَمُ اَنَّکِ اَرْضَعْتِیْنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِیْنِیْ۔ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا ہو یا مجھ سے کبھی تو نے یہ بیان کیا ہو (کہ میں نے تجھ کو دودھ پلایا تھا)۔

اِنَّ لَهٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ۔ ابراہیم کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے (یعنی آنحضرتؐ کے صاحبزادے کو جو بحالت شیر خوارگی گزر گئے تھے۔ بعض نے کہا' جب آنحضرت کے صاحبزادے حضرت قاسم گزر گئے تو ام المومنین حضرت خدیجہؓ رونے لگیں اور کہنے لگیں قاسم کا دودھ کیسا بہہ رہا ہے کاش وہ اتنا جیتا کہ اس کے دودھ پینے کے دن ختم ہو جاتے' تو مجھ پر اتنی سختی نہ ہوتی۔ تب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو بہشت میں دودھ پلایا جاتا ہے اگر تو چاہے تو قاسم کی آواز تجھ کو بہشت میں سنا دوں حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا کہ نہیں مجھ کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمانے پر یقین ہے۔ یہ طرز فکر حضرت خدیجہ کی بے انتہا عقل و فہم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انہوں نے ایمان بالغیب کی فضیلت ہاتھ سے نہیں جانے دی۔ طیبی نے کہا دودھ پلائے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ بہشت کے مزے لوٹ رہے ہیں جو دودھ سے نسبت رکھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ بعض ارواح مطہرہ قیامت سے پہلے بھی بہشت میں سکونت پذیر ہو جاتی ہیں جیسے شہیدوں کی روحیں۔ جنگ بدر میں جو ایک بچہ شہید ہو گیا تھا آپ نے اس کی ماں سے فرمایا تیرا بچہ تو فردوس اعلیٰ میں ہے البتہ خاص اپنے اپنے ان مکانوں میں جو اہل بہشت کے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ حساب و کتاب کے بعد قیامت میں داخل ہوں گے)۔

رَضِیْعُ عَائِشَةَ۔ حضرت عائشہؓ کا دودھ (شریک) بھائی۔

رَضِیْعُ اَیْهُقَانَ۔ ایہقان کو (دودھ کی طرح) چوسنے والا

(ایہقان ایک بوٹی ہے- مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر و تازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں ایک روایت میں رَضِیْعَ ہے صاد مہملہ سے- اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے)-

لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَّلَایُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ- دودھ چھٹنے کے بعد پھر رضاعت نہیں ہے نہ جوان ہونے کے بعد یتیمی ہے-

یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ- رضاعت سے وہ حرمت ہوتی ہے جو نسبت سے ہوتی ہے-

فَاَتَمَّ اللّٰهُ رَضَاعَهٗ فِی الْجَنَّةِ- اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کا دودھ پینا بہشت میں پورا کر دیا (وہ اٹھارہ مہینہ کی عمر میں گزر گئے تھے)-

رَضْفٌ- جلتے ہوئے پتھر یا جلتے ہوئے پتھر سے داغ دینا-

مِرْضَافَةٌ- جلتا ہوا پتھر-

رَضِیْفٌ- گرم دودھ جو جلتے پتھر سے گرم کیا جائے-

مَرْضُوْفٌ- وہ گوشت جو جلتے پتھر پر بھونا جائے-

کَانَ فِی التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ- آنحضرتؐ اول تشہد میں اس طرح بیٹھے جیسے آپ جلتے پتھر پر بیٹھے ہیں (یعنی جلد کھڑے ہو جاتے)-

رَضْفٌ کا مفرد رَضْفَةٌ ہے-

وَذَکَرَ الْفِتَنَ ثُمَّ الَّتِیْ تَلِیْهَا تَرْمِیْ بِالرَّضْفِ- پھر جو فتنہ اس کے بعد ہوگا وہ تو جلتے پتھر اچھال رہا ہوگا- (یعنی بہت سخت فتنہ ہوگا)-

اُکْوُوْهُ اَوِارْضِفُوْهُ- اس کو آگ سے چرکا دو یا گرم پتھر سے داغو-

بَشِّرِ الْکَنَّازِیْنَ بِرَضْفٍ یُّحْمٰی عَلَیْهِ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ- جو لوگ خزانے سینت کر رکھتے ہیں (روپیہ پیسہ گاڑ کر اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوش خبری سنا کہ (وہ) پتھر سے داغے جائیں گے (اس پتھر سے) جو دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا-

لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِیْفُهُمَا- جو جانور ان کو دودھ پینے کے لئے دیا گیا ہے اس کا دودھ اور پتھر سے گرم کیا ہوا دودھ (بعض نے وَرَضِیْفِهِمَا بہ کسرۂ فا پڑھا ہے یعنی دودھیل اونٹنی کا دودھ-)

فَیَبِیْتَانِ فِیْ رِسْلِهِمَا وَرَضِیْفِهِمَا- وہ اپنے دودھ اور پتھر سے گرم کئے ہوئے دودھ میں رات بسر کرتے ہیں-

مَثَلُ الَّذِیْ یَاْکُلُ الْقُسَامَةَ کَمَثَلِ جَدْیٍ بَطْنُهٗ مَمْلُوْرَضْفًا- جو شخص تقسیم (بٹوارہ) کی اجرت کھاتا ہے اس کی مثال اس کی بکری کے بچے کی ہے جس کا پیٹ جلتے پتھروں سے بھرا ہو-

فَاِذَا قُرَیْصٌ مِّنْ مَلَّةٍ فِیْهِ اَثَرُ الرَّضِیْفِ- دیکھا تو ایک چھوٹی سی روٹی ہے جلتی ہوئی راکھ پر پکائی گئی ہے- اس پر پتھر پر بھنے ہوئے گوشت کا کچھ نشان ہے (تھوڑی سی گوشت کی چکنائی اس پر معلوم ہوتی ہے-)

اَرْسَلَتْ اِلَیْهِ بِجَدْیَیْنِ مَرْضُوْفَیْنِ- (جب ہند بنت عتبہ (معاویہ کی ماں) مسلمان ہوئی) تو اس نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے بھنے ہوئے بھیجے (یعنی جلتے پتھر پر بھنے ہوئے)-

ضَرَبَهٗ بِمِرْضَافَةٍ- اس کی چندیا پر ہتوڑا مارتا ہے (ایک روایت میں مِرْضَافَةٍ صاد مہملہ سے اس کا ذکر گزر چکا-)

وَرَضْفًا یَّاْکُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ- اور دوزخ کے گرم پتھر اس کو کھائیں گے (جلائیں گے)-

کَانَ ﷺ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ- آنحضرتؐ دو رکعتوں کے بعد (چار رکعتی نماز میں ایسے ہوتے جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہو- پہلی اور تیسری رکعت کے بعد سجدہ سے اٹھتے ہی فوراً کھڑے ہو جاتے- مگر یہ ترجمانی کچھ وقیع نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کو محدثین تشہد کے باب میں لائے ہیں)-

اِذَا ابْتُلِیْتَ بِاَهْلِ النَّصْبِ وَمُجَالَسَتِهِمْ فَکُنْ کَاَنَّکَ عَلَی الرَّضْفِ حَتّٰی تَقُوْمَ- جب تو ناصبیوں کی صحبت میں گھر جائے (یعنی جو لوگ جناب امیر سے بغض رکھتے ہیں) تو اس طرح بیٹھ جیسے کوئی جلتے پتھر پر ہوتا ہے (وہاں سے جلدی اٹھ جا ایسی ناپاک صحبت سے دور رہ)-

رَضْمٌ- مشکل سے دوڑنا- کھودنا- گرنا- مارنا- بڑے بڑے پتھروں سے بنانا- ٹھہر جانا-

رِضَامٌ- بڑے بڑے پتھر-

رُضَامٌ - ایک بوٹی ہے۔

رَضِيْمٌ - پتھر سے بنا ہوا۔

رُضَيْمٌ - ایک پرندہ ہے۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ اَتٰى رَضْمَةَ جَبَلٍ فَعَلَا اَعْلَاهَا - جب یہ آیت اتری کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے - تو آپ پہاڑ کے ایک پتھر پر آئے اس کے اوپر چڑھ گئے۔

رَضْمَةٌ - یہ منفرد ہے رَضْمٌ اور رِضَامٌ کا (بعض نے کہا رَضْمَةٌ پتھروں کا ٹیہ جو تلے اوپر رکھے ہوں۔)

وَرَضَمُوْا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ - (مرتد کو دو پتھروں کے بیچ میں رکھا) پھر اس پر پتھر چن دیئے (اس کو پتھروں میں دبا دیا)۔

وَكَانَ الْبِنَاءُ الْاَوَّلُ رَضْمًا - (قریش نے کعبے کو لکڑیوں سے بنانا چاہا) پہلی بنا پتھروں کی تھی۔

حَتّٰى رَكَزَ الرَّايَةَ فِيْ رَضْمٍ مِّنْ حِجَارَةٍ - انہوں نے پتھروں کی چٹانوں میں جھنڈا گاڑ دیا۔

حَتّٰى رَكِبَ الدَّابَّةَ فِيْ رَضْمٍ مِّنْ حِجَارَةٍ - پتھروں پر آئے (اور) اپنے جانور پر سوار ہوئے۔

رَضَمُوْا عَلَيْهِ - پتھر اس پر جوڑ دیئے (نووی نے کہا رَضْمَةٌ بہ سکون ضاد اور رَضَمَةٌ بہ فتحہ ضاد دونوں طرح صحیح ہے۔)

رَضْوٌ یا رِضًى یا رُضًى یا رِضْوَانًا یا رُضْوَانًا یا مَرْضَاةٌ رضا مندی۔

مُرَاضَاةٌ - کسی کی رضا مندی ڈھونڈھنا۔

اِرْضَاءٌ - راضی کرنا۔

تَرَاضِيْ - آپس میں رضا مندی۔

اِرْتِضَاءٌ - پسند کرنا، اختیار کرنا۔

رِضَاءٌ - رضا مندی۔

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ - میں تیری رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے غصے سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے۔

اِذَا قَالَ اُقِرُّكَ عَلٰى مَا اَقَرَّكَ اللّٰهُ فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا - اگر مالک زمین نے قابض زمین سے یوں کہا میں تجھ کو وہاں رہنے دیتا ہوں جہاں اللہ نے تجھ کو رہنے دیا تو (اس سے زمین کا ہبہ نہ ہوگا بلکہ) مالک زمین اور قابض کی دونوں کی رضا مندی پر معاملہ رہے گا (اگر مالک زمین چاہے تو قابض کو نکال سکتا ہے اور قابض چاہے تو اپنا قبضہ چھوڑ سکتا ہے)۔

اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى - (اے علیؓ) تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو جیسے ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ساتھ تھا (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب آپ جنگ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے حضرت علیؓ کو حفاظت عیال و اطفال کے لئے مدینہ میں چھوڑ گئے تو حضرت علی کو عدم شرکت جہاد سے ملال ہوا - اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی - اس سے اہل تشیع کا یہ مطلب ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علیؓ آنحضرتؐ کے بعد خلیفہ بلافصل تھے کیونکہ یہ تشبیہ کل باتوں میں نہیں ہے بلکہ صرف اس بات میں جیسے حضرت موسیٰؑ طور پر جاتے وقت بنی اسرائیل کی نگہداشت کے لئے حضرت ہارونؑ کو چھوڑ گئے تھے ویسے ہی آنحضرتؐ حضرت علیؓ کو زنانہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ گئے اور حضرت ہارونؑ تو چالیس برس پہلے حضرت موسیٰؑ سے گزر گئے تھے - دوسرے غزوہ تبوک کو جاتے وقت آپ نماز پڑھانے کے لئے عبداللہ بن ام مکتوم کو خلیفہ کر گئے تھے اگر خلافت مقصود ہوتی تو حضرت علیؓ ہی کو نماز پڑھانے کا بھی حکم دے جاتے)۔

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا - ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی اور خوش ہیں۔

لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ اِلَّا بِرِضَاهَا - کنواری یا شوہر دیدہ کسی عورت کا (جو بالغہ ہو) بغیر اس کی مرضی کے نکاح نہ کیا جائے (ورنہ اس کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل رہے گا اگر وہ ناراض ہو)۔

ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ - (پہلے اس کو میرے لئے مقدر کر) پھر مجھ کو اس پر راضی کر دے۔

رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا - وہ اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوا (یعنی اس کو بجز اپنے رب کے کسی کی طلب نہیں صرف اسی کے آگے دست سوال پھیلاتا ہے)۔

اَوَّلُ الْوَقْتِ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ- اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی کا موجب ہے-

اَرْجٰی اٰیَۃٍ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی- سارے قرآن میں بڑی امید کی آیت یہ ہے- ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ- (کیونکہ آنحضرتؐ اپنی امت میں سے کسی کا دوزخ میں داخل ہونا پسند نہ کریں گے- لیکن یہ جو دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض امت محمدیہ کے گنہگار لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آنحضرت کو ایسے لوگوں کی خبر نہ ہوگی اور جب اللہ کی مشیت کے تحت اطلاع ہوگی آپ ان کو بھی نکلوائیں گے- بعض کا قول ہے کہ یہ راضی کرنا ان کے دوزخ سے نکلنے کے بعد ہوگا)-

سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ- میں اللہ کی پاکی اس طرح بیان کرتا ہوں جس سے وہ راضی ہو-

وَخُذْ لِنَفْسِکَ رِضَاءً مِّنْ نَفْسِیْ- اپنے نفس کو مجھ سے راضی رکھ (جو میں تیرے لیے کروں' اس پر خوش رہ' میرا شکر بجالا- حضرات صوفیہ لکھتے ہیں کہ بلا اور مصیبت پر دوہری خوشی کرنی چاہیے کیونکہ وہ خالص محبوب کی رضا ہے اور نعمت میں ہماری رضا بھی شریک ہے)-

اِرْضَوْا مَارَضِیَ اللّٰہُ لَھُمْ مِنْ ضَلَالٍ- تم بھی اس پر راضی ہو جو اللہ کی مرضی ہے' ان کا گمراہ ہونا-

لَاتَقُوْلَنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْتَھٰی عِلْمِہٖ قُلْ مُنْتَھٰی رِضَاہُ- اس طرح مت کہہ کہ اللہ کی تعریف جہاں تک اس کا علم پہنچے- (کیونکہ اس کے علم کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے) بلکہ یہ کہہ جہاں تک اس کی مرضی ہو-

مَنْ رَضِیَ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الرِّزْقِ قَبِلَ اللّٰہُ مِنْہُ اَلْیَسِیْرَمِنَ الْعَمَلِ- جو شخص تھوڑی روزی پر اللہ سے راضی رہے (کوئی کلمہ ناشکری کا زبان سے نہ نکالے) اللہ تعالیٰ اس سے تھوڑا عمل قبول کر لے گا-

مَنْ رَضِیَ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الْحَلَالِ خَفَّتْ مُؤْنَتُہٗ- جو شخص تھوڑے حلال مال پر راضی رہے (حرام کی طمع نہ کرے) اس کی فکر ہلکی ہوگی (اس کو زیادہ غم اور اندیشہ نہ ہوگا)-

اَلرِّضَا- لقب ہے امام علی بن موسیٰ کا جن کا مزار طوس یعنی مشہد مقدس میں ہے- ان سے دشمن اور دوست سب راضی تھے اسی لیے آپ کا لقب رضا ہوا- ۱۴۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۵ سال کی عمر میں وفات پائی-

اِشْھَدْ عَلٰی رِضَاھَا- عورت کی رضا (یعنی اذان) پر گواہ کر-

بَلِّغْ بِیْ رِضْوَانَکَ- مجھ کو اپنی رضامندی کے مرتبے تک پہنچا دے-

اَسْأَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَا- میں تیرے حکم اور تقدیر پر راضی ہونا مانگتا ہوں (یہ انتہائی مرتبہ ہے درویشی اور ولایت کا' محبوب کا ہر فعل محب کی نظر میں اچھا ہی معلوم ہوتا ہے)-

اَشْکُرُکَ حَتّٰی تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضٰی- میں تیرا شکر یہاں تک کروں کہ تو راضی ہو جائے اور راضی ہو جانے کے بعد بھی تیرا شکر کرتا رہوں (تیری رضا پر جو بڑی نعمت ہے)-

سَیِّدِ مُرْتَضٰی- شیعہ مذہب کے بڑے عالم گزرے ہیں' ان کا نام علی بن حسین بن موسیٰ تھا ۴۳۶ھ میں فوت ہوئے- ان کے بھائی سید رضی تھے جنھوں نے کافیہ کی شرح کی ہے وہ ۴۰۴ھ میں فوت ہوئے-

شَھَادَۃُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرْضَاۃُ الرَّحْمَانِ- لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا' اللہ کی رضامندی ہے-

اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ- میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں (جو سب سے بڑی نعمت ہے)-

ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ- پھر مجھ کو اس پر راضی کر دے (ایک روایت میں رَضِّنِیْ ہے)-

مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا الخ- جو اللہ کے رب ہونے پر (اور اسلام کے دین برحق ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے پر) راضی ہوا (یعنی دل سے ان کو مانا)-

مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِیْ وَرَضِیَ بِحُکْمِیْ- جس نے میری تقدیر کو تسلیم کیا (اس پر صابر اور شاکر رہا) اور میرے حکم سے راضی ہوا (اور میری بلا پر صبر کیا' اس کو میں صدیقوں میں لکھوں گا)-

باب الراء مع الطاء

رَطْأٌ- جماع کرنا' پھینک دینا-

اِرْطَاءٌ- چھوکری کا جماع کے قابل ہونا-

رَطْأٌ- حماقت-

رَطْآءُ یعنی حمقاء احمق عورت-

رَطِیْئٌ- احمق-

اَدْرَکْتُ اَبْنَاءَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ یَدَّھِنُوْنَ بِالرِّطَاءِ- میں نے آنحضرت کے صحابہ کے بیٹوں کو دیکھا وہ تیل پانی ملا کر لگاتے تھے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے- بہت تیل لگاتے تھے)-

اَرْطٰی- ایک قسم کا درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں-

رَطْبٌ یا رُطُوْبٌ- تازہ چارہ کھلانا-

رَطَابَۃٌ- کھجور کا پک جانا-

رُطُوْبَۃٌ- تری-

رُطَبٌ- پکی کھجور-

تَرْطِیْبٌ- کھجور کا پک جانا-

اِرْطَابٌ- کھجور پکنے کا وقت آ جانا-

قَالَتِ امْرَاَۃٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کَلٌّ عَلٰی اٰبَآئِنَا وَاَبْنَائِنَا فَمَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْکُلْنَہٗ وَتُھْدِیْنَہٗ- ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو اپنے باپ دادا اور اولاد پر ایک بوجھ ہیں (ہماری کفالت وہی کر رہے ہیں) تو ہم ان کے مالوں میں سے کیا لے سکتے ہیں؟ فرمایا تر میوے (جن کو رکھ نہیں سکتے' رکھو تو بگڑ جاتے ہیں' مثلاً ترکاریاں' خربوزے' آم' جام' سیب وغیرہ) ان کو تم (بغیر اجازت) کھا سکتی ہو اور دوسروں کو ہدیہ کے طور پر بھیج سکتی ہو (نہایہ میں ہے کہ یہ حکم ماں بیٹوں اور باپ بیٹیوں میں ہے- لیکن شوہر اور بیوی کے بارے میں دوسرا حکم ہے ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کا تر میوہ بھی بغیر اجازت کے کھانا درست نہیں-)

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَطْبًا- جو شخص چاہے کہ قرآن کو نرم آواز سے پڑھے یا آسانی سے بے تکان-

یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ رَطْبًا- وہ اللہ کی کتاب کو بے تکلف پڑھیں گے ہمیشہ اس کی تلاوت کریں گے یا خوش آوازی سے پڑھیں گے)-

وَاِنَّ فَاہُ لَرَطْبٌ بِھَا- آپ کا منہ ابھی اس سے تازہ تھا (یعنی اس سورت کے اترتے ہی میں نے آنحضرت سے اس کو سیکھا' آپ کی تلاوت کے بعد ہی میں نے تلاوت کی ابھی آپ کا تھوک سوکھا بھی نہ تھا)-

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ- ہر تازے جگر میں ثواب ہے (یعنی ہر پیاسے جانور کو پانی پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا- جس امت کے پیغمبر نے یہ فرمایا ہو- اسی امت میں ہونے کے مدعی اپنے پیغمبر کی اولاد کو بر بنائے ظلم پانی نہ دیں اور اس کو پیاسا شہید کر دیں- ان کو کیا کہا جائے؟ ایسا عجیب واقعہ صفحہ تاریخ پر نہیں دیکھا گیا- میں ان اشقیا کو مسلمان نہیں جانتا اگر کوئی جانتا ہے تو جانا کرے) (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے وہ جانور مستثنٰی ہیں جن کے قتل کا حکم ہے' جیسے سانپ بچھو وغیرہ- ایک روایت میں اس طرح ہے کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے جگر کو سیر کرے یعنی اس کو کھانا کھلائے- یہ مومن اور کافر آدمی اور جانور سب کو شامل ہے ہر ایک کے کھلانے پلانے میں ثواب اور اجر ملے گا)-

رَطْبُکُمْ وَیَابِسُکُمْ- اور تر اور خشک (یعنی دریا والے اور خشکی والے یا درخت اور جمادات)-

اِلٰی قَبْرٍ رَطْبٍ تازہ قبر کی طرف (جس میں مردہ ابھی دفن نہیں ہوا تھا یا اس پر تری تھی)-

رَطْبٌ- ہری گھاس-

اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْیَا وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ- سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ تو دنیا کو اس حال میں چھوڑ دے کہ اللہ کی یاد سے تیری زبان تر ہو-

اَلرَّجُلُ یُصَلِّیْ عَلَی الرَّطْبَۃِ النَّابِتَۃِ- آدمی ہریالی پر نماز پڑھے-

اَرْطَبَ الْبُسْرُ- گدر کھجور پک گئی (شیریں ہو گئی)-

رَطْلٌ - بڑھ جانا' اندازکرنا وزن کا-

تَرْطِيْلٌ - تیل لگا کر نرم کرنا' لٹکانا' چھوڑ دینا - رطل سے تولنا-

رَطْلٌ یا رِطْلٌ - ایک باٹ بارہ اونس کا (یعنی ڈیڑھ پاؤ کا)-

لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ لَشُغِلَ مُحْسِنٌ بِاِحْسَانِهٖ وَمُسِيءٌ بِاِسَائَتِهٖ عَنْ تَجْدِيْدِ ثَوْبٍ اَوْ تَرْطِيْلِ شَعْرٍ - اگر (غفلت کا) پردہ اٹھ جائے (اور آخرت کا کھل جائے) تو نیک اور بد سب کپڑے بدلنے سے یا بالوں کو تیل لگا کر نرم کرنے سے باز آ جائیں (یعنی آخرت کی فکر میں ایسے مشغول رہیں کہ تن بدن کا خیال نہ رہے)-

غُلَامٌ رَطْلٌ - نرم اعضا کا لڑکا (عورتوں کی طرح)-

رَطْمٌ - کسی کام میں ایسا پھنسانا کہ اس میں سے نکل نہ سکے' پورا ذکر داخل کرنا-

اِرْطَامٌ - چپ رہنا-

رَاطِمٌ - لازم-

اِرْتِطَامٌ - ایسا پھنسنا کہ نکل نہ سکے-

رَطُوْمٌ - وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو-

مَنِ اتَّجَرَ قَبْلَ اَنْ يَّتَفَقَّهَ ارْتَطَمَ فِي الرِّبٰوا ثُمَّ ارْتَطَمَ - جو شخص بغیر فقہ حاصل کئے (شریعت کے وہ مسائل جو بیع و شرا سے متعلق ہیں) تجارت کرنے لگے' وہ سود میں پھنس جائے گا' پھر پھنس جائے گا-

اَسْأَلُهٗ مَسْئَلَةً يَرْتَطِمُ فِيْهَا كَمَا يَرْتَطِمُ الْحِمَارُ فِي الْوَحْلِ - میں اس سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں جس میں وہ ایسا پھنس جائے گا جیسے گدھا کیچڑ میں پھنس جاتا ہے-

رِطَانَةٌ - عجمی زبان میں بات کرنا (جیسے مُرَاطَنَةٌ ہے)-

اَتَتْ اِمْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ فَرَطَنَتْ لَهُ الرِّطَانَةَ - ایک فارسی عورت ان کے پاس آئی اور عجمی زبان میں کچھ بات کی-

تَرَاطُنٌ - وہ کلام جو آپس میں دو شخص یا کئی شخص کچھ اصطلاح مقرر کر کے کریں' عام لوگ اس کو نہ سمجھیں ہمارے ہندوستان میں عورتیں زرزری یا دردری بولا کرتی ہیں - ہر حرف کے بعد ایک زے یا دال بڑھا دیتی ہیں)-

اَمَا تَرٰى كَيْفَ يَرْطُنُوْنَ بِحِزْبِ اللّٰهِ - تو نہیں دیکھتا' وہ اللہ کے گروہ کی طرف کیسا اشارہ کنایہ کرتے ہیں (ان کا نام نہیں لیتے)-

فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ - اس نے حبشی زبان میں بات کی-

نَهٰى عَنْ رِطَانَةِ الْاَعَاجِمِ فِي الْمَسَاجِدِ - مسجدوں میں عجمیوں کی طرح باتیں کرنے منع فرمایا (یعنی عجمی زبان میں بے فائدہ بک بک کرنے سے-)

رَطْوٌ یا رَطْیٌ - جماع کرنا (جیسے وَطْیٌ ہے)-

اَرْطَتِ الْاَرْضُ - زمین نے ارطیٰ' اگائی (جو ایک درخت کا نام ہے)-

باب الراء مع العين

رُعْبٌ یا رَعْبٌ - ڈرانا' ٹھہرنا' کاٹنا-

اِرْتِعَابٌ - ڈرنا-

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ - میری مدد کی گئی رعب سے (یعنی میرے دشمنوں پر ایک مہینہ کی راہ سے میرا رعب پڑتا ہے)-

رُعْبٌ اور رُعُبٌ - ڈر اور خوف-

اِنَّ الْاُلٰى رَعَبُوْا عَلَيْنَا - (ایک روایت میں یوں ہی ہے عین مہملہ سے اور مشہور روایت بَغَوا عَلَيْنَا ہے-) یعنی ان کافروں نے ہم پر رعب ڈالا-

فَرَعِبْتُ مِنْهُ - میں اس سے خوف زدہ ہو گیا-

اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ - جو حاکم رشوت کھائیں گے ان پر رعب کا وبال پڑے گا (حق تعالیٰ ان کو اس آفت میں مبتلا کرے گا' ہمیشہ ڈرتے اور سہمتے رہیں گے - کہاں پکڑے جاتے ہیں' کہاں رشوت کھل جاتی ہے' ایسی زندگی پر تف)-

اِتَّخِذُوا الْحَمَامَ الرَّاعِبَةَ فَاِنَّهَا تَلْعَنُ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ - ان کبوتروں کو پالو جو زور سے غڑغوں کرتے ہیں وہ امام حسین کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں-

رُعْبُوْبٌ - خوبصورت موٹی تازی عورت (اس کی جمع رَعَابِيْبُ ہے-)

رَعْبَلَةٌ - خوبصورت عورت سے نکاح کرنا - کاٹنا پھاڑنا-

تَرَعْبَلَ - پرانا ہونا -

رِعْبَلَةٌ - پرانا کپڑا (اس کی جمع رَعَابِیْلُ ہے) -

اِنَّ اَهْلَ الْيَمَامَةِ رَعْبَلُوْا فُسْطَاطَ خَالِدٍ بِالسَّيْفِ - یمامہ والوں نے (یعنی مسیلمہ کذاب کے ساتھیوں نے) خالد بن ولیدؓ کا خیمہ تلواروں سے کاٹ ڈالا (خالد بن ولیدؓ لشکر اسلام کے سردار تھے' یمامہ والوں نے سخت حملہ مسلمانوں پر کیا یہاں تک کہ خالدؓ کے خیمہ تک پہنچ گئے اس جنگ میں بہت مسلمان شہید ہوئے اور کئی بار مسلمان پسپا ہو گئے - لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی - مسیلمہ کذاب وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا) -

تَرْمِيْ اللَّبَانَ بِكَفَّيْهَا وَمِدْرَعُهَا مُشَقَّقٌ عَنْ تَرَاقِيْهَا رَعَابِيْلُ - اپنے سینے پر دونوں ہتھیلیاں مارتی ہے اور اس کا کرتہ ہنسلیوں سے پھٹا ہوا ہے' ٹکڑے ٹکڑے ہے -

ثَوْبٌ رَعَابِيْلُ - وہ کپڑا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو -

رَعْثٌ - کان کے کنارے سفید ہونا' کاٹنا -

فَكَانَ يُحَلِّيْنَا رِعَاثًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُوءٍ - (ام زینب کہتی ہیں کہ میں اور میری دونوں بہنیں آنحضرت کی پرورش میں تھیں) آپ ہم کو سونے اور موتی کی بالیاں پہناتے (یعنی کان میں) -

رِعَاثٌ کا مفرد رَعْثَةٌ اور رَعَثَةٌ ہے (مندرجہ بالا حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورتوں کو سونا پہننا درست ہے) -

وَدُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْثَةِ الْبِيْرِ - اور کنویں میں جو ایک پتھر اس کو صاف کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے' اس کے نیچے (یہ جادو کا سامان گاڑا گیا - مشہور رَاعُوْفَة ہے' اس کا ذکر آگے آئے گا) -

تَرَعَّثَتِ الْمَرْاَةُ - عورت نے بالی پہنی -

بَلَغَنِيْ اَنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ كَانَ يَدْخُلُ الْمَرْاَةَ فَيَنْزِعُ حِجْلَهَا وَقُلْبَهَا وَقَلَّا دَتَهَا وَرِعَاثَهَا - مجھ کو خبر ملی ہے کہ ان میں کوئی شخص عورت کے پاس جاتا تو اس کی پازیب' کنگن' ہار اور بالیاں اتار لیتا -

رَعْجٌ - پے در پے چمکنا' گھبرا دینا' مال دار کرنا -

رَعَجٌ - بہت ہونا -

اِرْتِعَاجٌ - لرزہ ہونا' بہت ہونا' بھر جانا -

فَارْتَعَجَ الْعَسْكَرُ - لشکر گھبرا گیا -

وَلَهُمُ ارْتِعَاجٌ - (بدر کے دن قریش کے مشرکین اتراتے ہوئے نکلے) اور ان کی تعداد بہت تھی -

رَعْدٌ - بادل کی آواز (گرج) بعض نے کہا فرشتہ کا نام ہے جو ابر کو ہانکتا ہے -

رَعَدَتِ الْمَرْاَةُ - عورت آراستہ ہوئی -

اِرْعَادٌ - لرزنا' ڈرنا -

رَعْدَةٌ - اضطراب اور لرزہ -

رَعَّادٌ - بہت باتیں کرنے والا -

فَجِيْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا - وہ دونوں لائے گئے' ان کی رگیں (ڈر کی وجہ سے) پھڑک رہی تھیں -

اِنَّ اُمَّنَا مَاتَتْ حِيْنَ رَعَدَ الْاِسْلَامُ وَبَرَقَ - ہماری ماں اس وقت مر گئی جب اسلام گرجنے اور کوندنے لگا (یعنی اسلام کو غلبہ حاصل ہوا اور دشمنان اسلام مسلمانوں سے ڈرنے اور کانپنے لگے) -

اَلرَّعْدُ مَلَكٌ وَالصَّوْتُ زَجْرُهُ السَّحَابَ - رعد ایک فرشتہ ہے اور آواز اس کے ابر ہانکنے کی ہے (وہ ابر کو جہاں حکم ہوتا ہے ادھر ہانکتا ہے) -

قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاُرْعِدَ - وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا لرز رہا تھا -

فَمَنْطِقُهُ الرَّعْدُ - (اللہ تعالیٰ ابر کو پیدا کرتا ہے وہ اچھی طرح بولتا ہے اور اچھی طرح ہنستا ہے) اس کا بولنا رعد (گرج) ہے (اور اس کا ہنسنا بجلی ہے) -

رِعْدِيْدٌ - نامرد' بزدل -

رَعْرَعَةٌ - اگانا' زمین پر لہریں مارنا' سوار ہونا -

فَلَمَّا شَبَّ وَتَرَعْرَعَ - جب جوان ہوا اور سیانا ہو گیا (بڑا ہو گیا) -

فَرَعْرَعَتِ السِّنُّ - دانت ہل گیا -

لَوْيَمُرُّ عَلَى الْقَصَبِ الرَّعْرَاعِ - گر لمبے بانس پر گزرے (اس کی آواز نہ سنائی دے) -

رَعْرَعٌ - نامرد' بزدل -

صَبِیٌّ مُتَرَعْرِعٌ-وہ بچہ جس کی عمر دس سال سے بڑھ گئی ہو-

رَعْرَاعُ اَیُّوْبَ-ایک بھاجی ہے-

رَعْزٌ-جماع کرنا-

مُرَاعَذَةٌ-انقباض، عتاب-

رَعْسٌ-لرزنا، ضعف سے آہستہ چلنا-

رَعَسَانٌ- بکتر سے ہلانا-

اِرْتِعَاسٌ-لرزنا-

اِرْعَاسٌ-لرزانا-

رَعْشٌ-لرزنا-

اِرْعَاشٌ-لرزنا-

رَعِشٌ-نامرد-

رَعْشَةٌ-لرزہ، کپکپی-

مَرْعَشٌ-ایک قسم کا کبوتر-

رَعْصٌ-جھاڑنا، ہلانا، کھینچنا (جیسے اِرْعَاصٌ ہے)-

اِرْتِعَاصٌ-پیچ کھانا، گراں ہونا، لرزنا-

خَرَجَ بِفَرَسٍ لَّهٗ فَتَمَعَّكَ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ رَعَصَ-وہ ایک گھوڑا لے کر نکلے پہلے مٹی میں لوٹا، پھر اٹھا پھر کانپنے لگا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

اِرْتَعَصَتِ الشَّجَرَةُ-درخت ہلنے لگا-)

رَعَصَتْهَا الرِّيْحُ یا اَرْعَصَتْهَا الرِّيْحُ-ہوا نے اس کو ہلا دیا-

اِرْتَعَصَتِ الْحَيَّةُ-سانپ گنڈلی مار کر بیٹھ گیا (جیسے تَلَوَّتِ الْحَيَّةُ ہے)-

فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا عَلٰى عَجُزِهَا فَارْتَعَصَتْ-اس نے اپنی سرین پر ہاتھ مارا پھر لرزنے لگی-

رُعْظٌ-تیر کا وہ مقام جس پر پیکان چڑھاتے ہیں (یعنی نوک)-

رَعْظٌ-رعظ بنانا-

رُعظ-توڑنا-

رَعَظٌ، رعظ ٹوٹنا-

تَرْعِيْظٌ-ہلانا-

اَهْدٰى لَهٗ يَكْسُوْمُ سِلَاحًا فِيْهِ سَهْمٌ قَدْ رُكِّبَ مِعْبَلُهٗ فِيْ رُعْظِهٖ-یکسوم نے آپ کے لئے کچھ ہتھیار بطور تحفہ بھیجے، ان میں ایک تیر بھی تھا، جس کا پیکان اس کے رعظ میں جوڑ دیا گیا تھا-

رَعٌّ-ٹھہر جانا-

رَعَاعَةٌ-بے عقل، شترمرغ-

اِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ-حج کے موسم میں بے وقوف کمینے (سب قسم کے لوگ جمع ہوتے ہیں)-

اِنَّ هٰؤُلَاءِ النَّفَرَ رَعَاعٌ غَثَرَةٌ-یہ لوگ تو ناسمجھ جاہل ہیں-

وَسَائِرُ النَّاسِ هَمَجٌ رَعَاعٌ-باقی لوگ سب رذیل بے عقل ہیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

رَعْفٌ یا رُعَافٌ-ناک سے خون بہنا (نکسیر پھوٹنا) آگے بڑھ جانا، ناگہاں گھس آنا-

رَعَفٌ-بہنا-

اِرْعَافٌ-جلدی کرنا، بھرنا-

اِرْتِعَافٌ-آگے بڑھ جانا-

لَيْسَ فِي الرُّعَافِ وُضُوْءٌ-رعاف میں وضو نہیں ہے-(یعنی نکسیر پھوٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)-

لَايَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِنَ الرُّعَافِ-نکسیر پھوٹنے سے نماز نہیں ٹوٹتی-

مَنْ اَصَابَهٗ قَيْءٌ اَوْرُعَافٌ-جس کو قے آ جائے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے (وہ نماز چھوڑ دے اور وضو کر کے باقی نماز اس پر بنا کر لے)-

وَدُفِنَ تَحْتَ رَاعُوْفَةِ الْبِئْرِ-(وہ جادو کا سامان) اس کے پتھر کے نیچے گاڑا گیا جو کنویں کی تہہ میں رکھا جاتا ہے (تاکہ جب کنواں صاف کرنے کی ضرورت ہو تو اس پر بیٹھ کر صاف کریں) (بعض نے کہا راعوفہ وہ پتھر جو کنوئیں کے منہ پر لگایا جاتا ہے پانی بھرنے والا اس پر کھڑا ہوتا ہے)-

سَمِعَ جَارِيَةً تَضْرِبُ بِالدَّفِّ فَقَالَ لَهَا اِرْعَفِيْ-ایک عورت کو سنا جو دف بجا رہی تھی فرمایا آگے بڑھ جا (نہایہ میں ہے کہ رعف آگے بڑھنا-باب سمع یسمع سے ہے اور نکسیر پھوٹنے کے معنی باب نصر ینصر سے ہے)-

يَاكُلُوْنَ مِنْ تِلْكَ الدَّابَّةِ مَاشَاءُوْا حَتّٰى ارْتَعَفُوْا-اس

جانور میں سے جتنا چاہے کھاتے رہے یہاں تک کہ (طاقتور ہو کر) آگے بڑھ گئے (ان کے پانوں میں قوت آ گئی)-

سَنَةُ الرُّعَافِ-نکسیر پھوٹنے کا سال-

رَعْلٌ-خوب کونچا مارنا-

رَعَلٌ-حماقت-

كَاَنِّيْ بِالرَّعْلَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ اَشْفُوْ عَلَى الْمَرْجِ كَبَّرُوْا ثُمَّ جَاءَ تِ الرَّعْلَةُ الثَّانِيَةُ ثُمَّ جَاءَ تِ الرَّعْلَةُ الثَّالِثَةُ-جیسے میں سواروں کی پہلی ٹکڑی (اسکواڈرن) میں ہوں، جب وہ رمنے پر چڑھی تو انھوں نے تکبیر کہی، پھر دوسری ٹکڑی آئی، پھر تیسری ٹکڑی آئی (نہایہ میں ہے کہ سواروں کی ایک ٹکڑی کو رعلۃ کہتے ہیں اور سواروں کے جتھے کو رعیل کہتے ہیں)-

سِرَاعًا اِلٰى اَمْرِهٖ رَعِيْلًا-اپنے کام میں جلدی کرنے والے گھوڑے کے سوار-

رَعْلٌ-ایک قبیلہ کا بھی نام ہے، رسول اللہ نے اس پر لعنت کی ہے-

رَعْمٌ-نگہبانی کرنا، تاکنا-

رَعَامَةٌ-جانور دبلا ہو کر اس کی ناک بہنا-

صَلُّوْ فِيْ مُرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحُوْا رُعَامَهَا-بکریوں کے تھان میں (جہاں وہ رات کو رہتی ہیں) نماز پڑھ لو اور ان کی ناک رینٹ پونچھ ڈالو-

شَاةٌ رَعُوْمٌ-دبلی بکری میں جس کی ناک بہہ رہی ہو-

نَظِّفُوْا مَرَا بِضَهَا وَامْسَحُوْا رُعَامَهَا-بکریوں کے تھان صاف رکھو، ان کی ناک کی رینٹ پونچھ ڈالو (ایک روایت میں رَغَامَهَا ہے، غین معجمہ سے یعنی ان کے بدن پر سے مٹی (غبار) پونچھ ڈالو-)

رُعُوْنَةٌ-حماقت، لٹک جانا-

اَرْعَنُ-احمق-

رَعْوٌ-پھر جانا رجوع کرنا-

اِرْعِوَاءٌ-باز رہنا-عود کرنا-

شَرُّالنَّاسِ مَنْ يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَرْعَوِيْ اِلٰى شَيْئٍ مِنْهُ-سب سے برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی کتاب پڑھے پھر برے کام سے باز نہ رہے (اس کو اللہ کی کتاب کچھ اثر نہ کرے)-

مَنْ لَمْ يَرْعَوْ عِنْدَ الشَّيْبِ-جو شخص بڑھاپے میں بھی برے کام سے باز نہ رہے اس پر (یعنی معاصی پر) شرمندہ اور نادم نہ ہو (اس کی بھلائی کی امید نہیں)-

لَعَلَّهٗ يَرْجِعُ اَوْيَرْعَوِيْ-شاید وہ پھر جائے یا باز رہے (مطلب یہ ہے کہ جو گواہی اس کے پاس ہو وہ بیان کر دے یہ نہ کہے کہ میں حاکم سے بھی معلوم کر لوں، شاید وہ کچھ اور حکم دے)-

رَعْيٌ-چرنا یا چرانا، دیکھنا، تاکنا، انتظام کرنا، حفاظت کرنا، نگہداشت کرنا، انجام کا خیال کرنا-

رَاعَتِ الْاَرْضُ-زمین میں چارہ بہت ہو گیا-

رِعَايَةٌ-کھلی اٹھنا (اب عرف میں رعایۃ کہتے ہیں پاس داری اور طرف داری کو)-

حَتّٰى تَرٰى رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَا وَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ-تو بکریاں چرانے والے کو دیکھے لمبی لمبی عمارتیں بنا رہے ہیں (یہ جمع ہے راعی کی بہ معنی چرواہا-اور رُعَاۃٌ بھی اسی کی جمع ہے-)

اِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ-جب اونٹ چرانے والے لمبی لمبی عمارت ٹھونکنے لگیں (مطلب یہ ہے کہ غریب دیہاتی لوگ مال دار ہو جائیں- وحشیٔ جولا ہے کم ذات عالی شان عہدوں پر مقرر ہوں)-

كَاَنَّهٗ رَاعِيْ غَنَمٍ-گویا وہ بکریوں کا چرواہا ہے (یعنی جہالت اور بدسلیقگی میں)-

اِنَّمَاهُوَ رَاعِيْ ضَانٍ مَالَهٗ وَلِلْحَرْبِ-وہ تو بھیڑوں کا گڈریا (دھنگر) ہے اس کو جنگ سے کیا علاقہ (وہ لڑائی کا فن کیا جانے)-

اَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ-(قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں، بچہ پر کم سنی میں بہت مہربان اور) شوہر کے ہاتھ میں جو مال ہے (اس کی کمائی) اس پر اچھی طرح نگاہ رکھنے والیاں (یعنی فضول خرچ نہیں ہیں بلکہ گھر گرہست اور کفایت شعار ہیں)-

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ-تم میں سے ہر شخص سردار ہے اور نگہبان اور (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی

اس سے باز پرس ہوگی (رعیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی حفاظت اور نگہداشت اور پرورش اس سے متعلق ہے- اصل میں رعیت وہ جانور جن کی حفاظت راعی یعنی چرواہے سے متعلق ہو- بادشاہ راعی ہے اور جو لوگ اس کے ملک میں رہتے ہیں وہ اس کی رعیت ہیں- مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ اختیار اور حاکمیت حاصل ہے- اگر کچھ دوسروں پر نہیں تو اپنے گھر والوں پر ہے' اگر یہ لوگ بھی نہ ہوں تو خود اپنے اعضاء و جوارح اور اپنی ذات پر حاکمیت موجود ہے)-

مَنِ اسْتُرْعِیَ فَلَمْ یَنْصَحْ- جس شخص سے حفاظت اور نگہبانی کی درخواست کی جائے مگر وہ دل سے خیر خواہی نہ کرے (بلکہ ان کی حفاظت میں کوتاہی کرے اور ان کی حق تلفی کرے)-

اِلَّا اِرْعَاءً عَلَیْهِ- مگر اس پر مہربانی اور توجہ کرنے کے لئے-

لَایُعْطٰی مِنَ الْمَغَانِمِ شَیْئٌ حَتّٰی تُقْسَمَ اِلَّا لِرَاعٍ اَوْ دَلِیْلٍ- لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کسی کو نہ دیا جائے' مگر دشمن کی تاک رکھنے والے یا راستہ بتلانے والے کو (راعی سے مراد اپنا جاسوس ہے جو دشمن کی خبر لاتا ہے)-

اِذَا رَعَی الْقَوْمُ غَفَلَ- جب لوگ کسی خوفناک کام سے اپنی حفاظت کرنا چاہیں تو وہ غافل رہے (کیونکہ یہ اس کا کام تھا کہ لوگوں کی حفاظت کرے' ان کو اپنی حفاظت خود کرنے کی ضرورت نہ پڑے)-

اَکُنْتَ تَرْعٰی- کیا آپ بکریاں چرایا کرتے تھے (اسی وجہ سے تو پیلو کے کچے اور پکے پھل کو آپ پہچانتے ہیں- جس کی شناخت جنگل والے ہی خوب جانتے ہیں)-

هَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا رَعَاهَا- کوئی پیغمبر ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں (بکریاں چرانے سے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت حاصل ہوتی ہے- خطابی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبری کا شرف بادشاہوں اور شہزادوں اور رئیسوں کو نہیں دیا- بلکہ عام لوگوں میں سے ہمیشہ پیغمبر ہوتے رہے جن کو دنیا دار بلحاظ دنیا کے بڑا آدمی نہیں سمجھتے تھے- حضرت داؤد ایک غریب شخص کے بیٹے تھے' حضرت ایوب درزی تھے حضرت زکریا بڑھئی تھے-)

کَانَتْ عَلَیْنَا رِعَایَةُ الْاِبِلِ- اونٹوں کو چرانا ہمارے ذمہ تھا (باری باری ہم میں سے ہر شخص اونٹ چراتا)-

رُوَاةُ الْکِتَابِ کَثِیْرٌ وَّ رُعَاتُهٗ قَلِیْلٌ- قرآن کے روایت کرنے والے بہت ہیں لیکن اس میں تامل اور فکر کرنے والے کم ہیں (اس کو سوچنے والے اس میں غور کرنے والے)-

اَلْعُلَمَاءُ یَحْزُنُهُمْ تَرْكُ الرِّعَایَةِ- علماء کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا رنج میں ڈالے گا-

لَیْسَ مِنْ رُعَاةِ الدِّیْنِ- وہ دین کا خیال کرنے والوں میں سے نہیں ہے-

وَاسْتَرْ عَاکُمْ اَمْرَ خَلْقِهٖ- تم کو اس نے اپنی مخلوق کے کاموں کا حاکم اور محافظ بنایا-

باب الراء مع الغين

رَغِبَ یَرْغَبُ رَغْبَةً- کسی کام کی خواہش کرنا- حرص کے ساتھ اس کو چاہنا-

رَغِبَ عَنْهُ- اس سے نفرت کی' اس کو نہیں چاہا-

رَغِبَ بِهٖ عَنْ غَیْرِهٖ- اس کو دوسروں پر فضیلت دی-

رَغِبَ اِلَیْهِ رَغَبًا یا رَغْبٰی یا رَغْبَاءَ یا رَغَبُوْتًا یا رَغَبُوْتٰی یا رَغَبَانًا یا رُغْبًا یا رَغْبَةً- عاجزی کی' زاری کی' سوال کیا-

رَغُبَ الرَّجُلُ یَرْغُبُ رُغْبًا وَّرُغُبًا- بہت کھانے والا ہے-

رَغِیْبُ الْبَطْنِ- بڑا پیٹو' کھاؤ-

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَایَعْلَمُ حُسْبَانَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ- سب سے بہتر ثواب کا کام ان اونٹنیوں کا دینا ہے جو بہت دودھ دیتی ہیں' خوب کھاتی ہیں' اس کے ثواب کا حساب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا-

جَوْفٌ رَغِیْبٌ- کشادہ پیٹ-

وَادٍ رَغِیْبٌ- کشادہ میدان-

طَعَنَ بِهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ طَعْنَةً رَغِیْبَةً ثُمَّ طَعَنَ بِهِمْ عُمَرُ کَذٰلِكَ- حضرت ابوبکرؓ نے لوگوں کو خوب کشادہ طویل کوچ کرایا (یمامہ فتح کیا' شام پر لشکر کشی کی) پھر حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کوچ

فرمایا (انھوں نے تو شام اور عراق اور سینکڑوں شہر فتح کیے مزاحمتوں کو جو اشاعت اسلام میں پیش آ رہی تھیں ختم کر دیا گیا)۔

بِئْسَ الْعَوْنُ عَلَى الدِّيْنِ قَلْبٌ نَّجِيْبٌ وَّبَطْنٌ رَغِيْبٌ۔ دین کے خلاف بری مدد یہ ہے کہ دل تو بودا ہو اور پیٹ کشادہ ہو (ایسے آدمیوں سے امداد دین کے بارے میں کیا توقع ہو سکتی ہے جو خورد و نوش میں لذت بھی چاہتے ہوں اور بے صبرے بھی ہوں۔ بلکہ ان کی وجہ سے دین کو نقصان ہی پہنچے گا)۔

اِئْتُوْنِىْ بِسَيْفٍ رَغِيْبٍ۔ میرے پاس ایک تلوار لاؤ! جس کی دھار کشادہ ہو (خوب کاٹتی ہو۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی مردود نے کہا۔ جب سعید بن جبیرؓ کو اس نے شہید کرنا چاہا۔ آخر ان کو ناحق قتل کر دیا۔ اب آخرت میں سزا بھگت رہا ہوگا۔ سعید بن جبیرؒ کبار تابعین اور بڑے اولیاء اللہ میں سے تھے۔ چونکہ ان کو اہل بیت کرام سے الفت تھی اور ملت میں جو بگاڑ پیدا کیا جا رہا تھا اس کو دبانا چاہتے تھے اس وجہ سے ان کو قتل کر دیا گیا)۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرِجَ الدِّيْنُ وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب دین خراب ہو جائے گا اور مانگ کی کثرت ہوگی (قناعت اور سوال سے بچنا لوگ چھوڑ دیں گے دنیا کی طلب پر ان کو حرص ہوگی خوب مانگتے پھریں گے)۔

رَغِبَ يَرْغَبُ رَغْبَةً۔ (باب سمع یسمع سے ہے۔ یہ معنی) حرص اور طمع اور سوال اور طلب۔

اَتَتْنِىْ اُمِّىْ رَاغِبَةً۔ میری ماں پاس مانگتی ہوئی آئی (یعنی اس طمع سے کچھ ملے گا)

رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ۔ تیرے حضور عاجزی اور خوف کے ساتھ (حالانکہ "رَهْبَةً" کا تعدیہ من سے ہوتا ہے مگر "رغبة" کا تعدیہ الی سے ہوتا ہے۔ تو دونوں کو جمع کر کے ایک ہی کا تعدیہ قائم رہا جیسے وَزَجَّجْنَ الْحَوَاجِبَ وَالْعُيُوْنَا اور مُتَقَلِّدًا سَيْفًا وَّرُمْحًا)۔

رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ۔ (جب حضرت عمر فاروقؓ کا آخر وقت ہوا۔ تو لوگ آپ کے پاس آئے آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے یہ اور وہ اور فلاں فلاں کام انجام دیئے۔ یہ سنکر حضرت نے فرمایا) تم میں سے کوئی تو بوجہ طمع میری تعریف کرتا ہے کوئی میرے ڈر سے۔ (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں تو اس وقت اللہ کے ہاں جو ملے گا اس سے رغبت رکھتا اور اس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ اب مجھ کو دنیاوی معاملات سے علیحدہ کیا جا رہا ہے اور میری مہلت کار ختم ہو چکی اس لئے تمھاری تعریف بے کار ہے۔ بعض نے کہا ان الفاظ سے حضرت عمرؓ کا مطلب یہ ہے کہ گو میں نے بہت سے نیک کام کیے ہیں جن کا اجر اور ثواب اگر ملے تو اس کی مجھ کو طمع ہے پر اس کے ساتھ ہی مجھ کو مواخذہ کا بھی ڈر ہے۔ معلوم نہیں پروردگار کونسی بات پر مواخذہ کرے؟ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے آخری وقت میں ابن عباسؓ سے یہ فرمایا "میرے بھتیجے! اگر میرے وہی اعمال قائم رہے جو میں نے آنحضرت کے ساتھ انجام دیئے ہیں اور خلافت کے مواخذہ سے نجات پا جاؤں اس کام کی انجام دہی کے نتیجہ میں نہ ثواب ملے نہ عذاب تو بسا غنیمت ہے۔" بعض نے کہا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں کچھ تو خلافت کی طمع کر رہے ہیں اور کچھ خلافت کو بڑے مواخذہ کا کام سمجھ کر ڈر رہے ہیں کہ کہیں خلافت کا بار ان پر نہ پڑ جائے)۔

كَانَ يَزِيْدُ فِى التَّلْبِيَةِ وَالرُّغْبٰى اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔ عبداللہ بن عمرؓ لبیک میں اتنا مزید اضافہ کر دیا کرتے تھے والرغبی الیک والعمل (ایک روایت میں والرغباء الیک ہے یعنی تیری ہی طرف ہماری توجہ اور خواہش ہے اور عمل بھی تیرے ہی لئے ہے تیرے پاس آنے والا ہے۔)

لَاتَدَعْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ فَاِنَّ فِيْهِمَا الرَّغَائِبَ۔ فجر کی دو رکعت سنت مت چھوڑ اس میں ثواب ہے جس کی رغبت طمع کی جاتی ہے۔

صَلٰوةُ الرَّغَائِبِ۔ وہ نماز جو رجب کے پہلے جمعہ میں پڑھی جاتی ہے اس کی فضیلت میں جو حدیثیں لوگ نقل کرتے ہیں وہ سب باطل اور موضوع ہیں۔ البتہ صلوۃ التسبیح کی حدیث کچھ اصل رکھتی ہے مگر اس کی صحت میں بھی اختلاف ہے۔

اِنِّىْ لَاَرْغَبُ بِكَ عَنِ الْاَذَانِ۔ میں تیرے لئے اذان دینا پسند نہیں کرتا۔

اَلرُّغْبُ شُؤْمٌ۔ دنیا کی طمع اور حرص نحوست ہے (کم بختی)

وَكُنْتُ امْرَءً ا بِالرُّغْبِ وَالْخَمْرِ مُوْلَعًا۔ میں بہت کھانے اور شراب پینے کا دیوانہ تھا (اسی کی حرص رکھتا تھا ایک روایت میں

بِالزُّغْبِ ہے یعنی جماع اور شراب خوری کا عاشق تھا-)

مَابِیْ رَغْبَةٌ عَنْ دِیْنِکُمَا - مجھ کو تمہارے دین سے نفرت نہیں ہے-

عَبْدُ رَغَبٍ - طمع اور حرص کا بندہ-

رَغَائِبَ - ذخائر' گراں بہا عطیے-

اِلَیْكَ یَرْغَبُ الرَّاغِبُوْنَ - رغبت کرنے والے تیری ہی طرف رغبت کرتے ہیں-

لَا تَجْتَمِعُ الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ فِیْ قَلْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ - جس دل میں رغبت (یعنی ثواب کی خواہش' اس کی امید) اور خوف دونوں جمع ہوں (یعنی خوف اور امید دونوں ہوں) اس کے لئے بہشت واجب ہوئی-

رَغْثٌ - دودھ پینا' پے در پے کونچا مارنا-

رُغِثَ - چھاتی کی رگ میں بیماری ہوئی-

رُغْثَاءٌ - چھاتی کی وہ رگ جس سے دودھ آتا ہے-

رَغُوْثٌ - دودھ پلانے والی-

ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَرْغَثُوْنَهَا - آنحضرت کی تو وفات ہوگئی' تم اب تک دنیا کا دودھ پی رہے ہو (عرب کے لوگ اس طرح کہتے ہیں:

رَغَثَ الْجَدْیُ اُمَّهُ - بکری کے بچہ نے اپنی ماں کا دودھ پی لیا- ایک روایت میں تَلْغَثُوْنَهَا ہے- یعنی اب تک دنیا کو کھا رہے ہو)-

لَایُؤْخَذُ فِیْهِ الرَّغُوْثُ - زکوٰۃ میں دودھ دیتا ہوا جانور نہ لیا جائے گا (یعنی دوہیل)-

رَغْدٌ یا رَغَادَةٌ - کشادہ اور وسیع ہونا-

اِرْغَادٌ - ارزانی ہونا' عیش و آرام میں ہونا' جانور کو چھوڑ دینا کہ جہاں چاہے چرے-

عِیْشَةٌ رَغْدٌ یا رَغَدٌ - اچھی با فراغت زندگی-

طَعَامٌ رَغْدٌ - پاکیزہ اور مرغوب کھانا- (رَغْدٌ جمع بھی ہے رَاغِدٌ کی)-

رَغِیْدٌ - کشادہ' وسیع-

رَغِیْدَةٌ - وہ دودھ جس پر آٹا چھڑکا جائے-

رَغْسٌ - بہت دینا برکت دینا (جیسے اِرْغَاسٌ ہے) اور نعمت اور خیر اور برکت اور نمو-

اِنَّ رَجُلًا رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا - ایک شخص کو اللہ نے مال اور اولاد بہت دی' یا اس میں برکت عطا فرمائی (ایک روایت میں رَاشَهُ ہے یعنی دیا-)

رَغْلٌ - دودھ پینا' طمع کرنا-

رَغْلَةٌ - جس کا طمع کیا جائے-

اِرْغَالٌ - خطا کرنا-

رُغْلٌ - ایک بوٹی ہے (بعض نے کہا سرمق- رُغْلٌ کی جمع اَرْغَالٌ ہے)-

کَانَ یَکْرَهُ ذَبِیْحَةَ الْاَرْغَلِ - جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کا ذبیحہ مکروہ جانتے تھے (بعض نے کہا یہ مقلوب ہے اَغْرَلٌ کا یعنی جس کا ختنہ نہ ہوا ہو) اہل عرب کہتے ہیں-

رَغَلَ الصَّبِیُّ - بچہ نے ماں کی چھاتی پکڑ کے جلدی جلدی دودھ پی لیا-

اَرْغَلْتَ - کیا تو پھر شیر خوار بچہ بن گیا؟ (جو غلط پڑھنے لگا- یہ قاری عاصم نے مسعر سے کہا' جب انھوں نے قرأت میں غلطی کی)-

رَغْمٌ - ناراض ہونا' پسند نہ کرنا' کسی کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرنا' جبرا اطاعت کرنا' ذلیل خوار ہونا-

رَغْمٌ - زبردستی-

تَرْغِیْمٌ - ذلیل کرنا-

مُرَاغَمَةٌ - غصے ہونا' دور ہو جانا' چھوڑ دینا' دشمنی کرنا-

اِرْغَامٌ - ذلیل کرنا' غصہ دلانا-

تَرَغُّمٌ - غصہ ہونا-

رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا حَیًّا وَّلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ - اس کی ناک میں مٹی لگے (ذلیل خوار ہو) اس کی ناک میں مٹی لگے' اس کی ناک میں مٹی لگے- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس شخص کے؟ فرمایا اس کے جو اپنی ماں اور باپ یا ان دونوں میں سے ایک کو زندہ پائے اور (ان کی خدمت اور اطاعت کر کے)

بہشت حاصل نہ کرے (ماں باپ کی اطاعت اور اس کی خدمت گویا بہشت میں جانے کا بڑا ذریعہ ہے)۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیُلْزِمْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْهُ الرَّغْمُ۔ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو (سجدے میں) اپنی پیشانی اور ناک زمین سے لگا دے، تا کہ اس کی ذلت (بارگاہ الٰہی میں) ظاہر ہو۔ (مجمع البحرین میں ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ناک کا پانی نکل آئے)۔

رَغْمٌ یا رِغْمٌ یا رُغْمٌ۔ زبردستی کرنا، ناراض ہونا، ذلیل ہونا (متذکرہ بالا حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کا لگانا ضروری ہے اور بہتر یہ ہے کہ سجدہ زمین پر کرے تا کہ ناک اور پیشانی دونوں خاک آلود ہوں اور بارگاہ خداوندی میں بندے کی عاجزی اور نیاز ظاہر ہو)۔

رَغَامٌ۔ مٹی۔

وَ اِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔ اگرچہ ابو درداءؓ کی ناک خاک آلودہ ہو (یعنی گو ابو الدرداء اس کو پسند نہ کرے اس سے ناراض ہو یا ابو الدرداء ذلیل ہو)۔

رَغِمَ اَنْفِیْ لِاَمْرِ اللّٰهِ۔ اللہ کے حکم پر میری ناک خاک آلود ہوئی (یعنی میں اس کے حکم کو بجالایا، اس کی اطاعت کی)۔

کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطٰنِ۔ یہ دونوں سہو کے سجدے شیطان کو ذلیل کریں گے (کیونکہ اس نے جو نمازی کو بہکایا اور بھلا دیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نمازی نے خدا کی بارگاہ میں دو سجدے اور زیادہ کئے۔ جب آدمی سجدہ کرتا ہے تو شیطان کف افسوس ملتا ہے کہ ہائے میں سجدہ نہ کر کے راندۂ بارگاہ الٰہی ہوا اور یہ آدمی سجدہ کر کے پروردگار کا مقرب بن گیا۔ دوسرے سجدہ ایسی عبادت ہے جو پروردگار کو بہت پسند ہے اور عبادت الٰہی کرنے سے شیطان کی ذلت اور خواری ہوتی ہے کہ اس کے بہکانے نے کوئی اثر نہیں کیا وہ مردود تو بنی آدم کا دشمن ہے۔ جس کام میں آدمی کی عزت ہو اس میں شیطان کی ذلت ہوتی ہے) (بعض نے کہا، یہاں ترغیم کے معنی غصہ دلانا ہے۔ کیونکہ سجدہ کرنے سے شیطان غضبناک ہوتا ہے)۔

وَاَرْغِمْهُ۔ اس کو ذلیل کر، مٹی ڈال دے۔

بُعِثْتُ مَرْغَمَةً۔ میں مشرکوں کو ذلیل کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ رَاغِمَةً مُشْرِكَةً اَفَاَ صِلُهَا قَالَ نَعَمْ۔ میری ماں میرے پاس غصہ میں بھری ہوئی، مشرک رہ کر میرے پاس آئی، کیا میں اس سے کچھ سلوک کروں؟ فرمایا۔ ہاں (یعنی چونکہ میں مسلمان ہو گیا تو اس سے ناراض اور غصہ ہو کر میری ماں آئی کہ تو کیوں مسلمان ہوا بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ ذلیل ہو کر میرے پاس آئی، کیونکہ اس کو احتیاج پیدا ہوئی اگر محتاج نہ ہوتی تو وہ کبھی میرے پاس آنا پسند نہ کرتی بعض نے کہا اپنی قوم سے بھاگ کر میرے پاس آئی، جیسے قرآن میں ہے "مراغما کثیرا وسقه" یعنی بھاگنے کی بہت جگہ)۔

عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ۔ ابو ذر کی ذلت اور خواری کے ساتھ یا اس کی مرضی یا رائے کے خلاف (وہ سمجھتے تھے کہ گنہگار کی مغفرت نہ ہوگی۔

اَلسِّقْطُ یُرَاغِمُ رَبَّهٗ۔ کچا بچہ اپنے پروردگار سے بحث کرے گا (غصہ کرے گا کہ میرے ماں باپ کی مغفرت کیوں نہیں ہوتی جب پروردگار اس کے ماں باپ کو دوزخ میں بھیجے گا۔)

فَلَمَّا اَرْغَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْغَمَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ مَا فِیْ فِیْهِ۔ جب آنحضرتؐ نے لقمہ پھینک دیا تو بشر بن براء نے بھی منہ میں جو (لقمہ) تھا وہ نکال کر مٹی میں پھینک دیا (یہ اس بکری کے گوشت کا ذکر ہے جس میں ایک یہودی عورت نے زہر ہلاہل ملا کر آنحضرت کو تحفہ بھیجا تھا، آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا، لیکن بشر اس کے اثر سے مر گئے)۔

صَلِّ فِیْ مَرَاحِ الْغَنَمِ وَامْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا۔ بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لے اور مٹی اور خاک بکریوں پر سے جھاڑ دے (مشہور روایت رُعَامٌ ہے، عین مہملہ سے۔ جیسے اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَاَصْلِحْ رُغَامَهَا۔ وہاں کی مٹی درست کر۔

رَغِمَ اللّٰهُ بِاَنْفِكَ۔ اللہ تجھ کو ذلیل و خوار کرے۔

اَتَتْهُ الدُّنْیَا رَاغِمَةً۔ دنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر (جبراً قہراً) خود آئے گی۔

فَمَضٰى اَبُوْهُ وَهُوَ يُرَاغِمُهٗ- اس کا باپ غصہ کرتا ہوا چلا گیا-

رَغْنٌ- کان لگا کر سننا' قبول کرنا' طمع کرنا' اچھی طرح کھانا پینا' عیش کرنا-

اِرْغَانٌ- طمع دلانا' آسان کرنا-

رَغْنَةٌ- نرم ہموار زمین-

اُرْغُنٌ اور اَرْغَنُوْنَ- ایک باجہ کا نام ہے-

اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ اَىْ رَغَنَ- زمین کی طرف جھکا- یعنی مائل ہوا (ایک روایت میں رعن ہے عین مہملہ سے- خطابی نے کہا یہ غلط ہے)-

رَغْوٌ- اونٹ کا بڑبڑانا' بہت رونا-

تَرْغِيَةٌ- دودھ میں پھین (جوش) آنا' غصہ دلانا-

لَا يَاْتِيْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَعِيْرٍ لَهٗ رُغَاءٌ- قیامت کے دن کوئی اونٹ لے کر نہ آئے جو آواز کر رہا ہو (ہائے میری زکوٰۃ اس نے دنیا میں نہیں دی)-

وَقَدْ اَرْغَى النَّاسُ لِلرَّحِيْلِ- لوگوں نے کوچ کرنے کے لئے اونٹوں کو چلوایا (یعنی ان پر بوجھ لادنا شروع کیا- اونٹ کی عادت ہوتی ہے' جب اس پر بوجھ لادتے ہیں زین وغیرہ رکھتے ہیں تو وہ آواز کرتا اور چلاتا ہے-)

لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ اَذَلَّ مِنْ قَعُوْدٍ كُلُّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِ اَرْغَاهُ- آدمی اس وقت تک پرہیز گار (خدا ترس مسکین) نہیں ہوتا یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کی طرح ہو جائے جو اس پر سوار ہو جائے' اس کو اپنا تابعدار بنائے (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا کام اور اس کی خواہش پوری کرنے کے لئے کوئی عذر نہ کرے' جو جہاں لے جائے اس کے ساتھ چلا جائے' بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو[1]

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ هٰذِهٖ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْجَدْعَاءِ- انہوں نے پیٹھ کے پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی' کہنے لگے یہ تو آنحضرت کی اونٹنی جدعاء کی آواز ہے-

اِنَّهُمْ وَاللّٰهِ تَرَاغَوْا عَلَيْهِ فَقَتَلُوْهُ- قسم خدا کی انہوں نے جمع ہو کر ایک دوسرے کو آواز دے کر اس کو قتل کیا-

مَلِيْلَةُ الْاِرْغَاءِ- بہت باتیں کرنے سے تھکانے والے (اس کی آواز کو رُغَاءٌ یعنی اونٹ سے تشبیہ دی' مطلب یہ ہے کہ وہ کثیر الکلام چلانے والی ہے- بعض نے کہا کثرت کلام کی وجہ سے اس کے ہونٹوں سے تھوک نکلنے لگتا ہے' تو اس معنی میں یہ رَغْوَةٌ سے یہ ہوگا' جوش اور پھین کے معنی میں جو دودھ پر آتا ہے)-

باب الراء مع الفاء

رَفْأٌ- کنارے سے قریب کرنا' پھٹا ہوا جوڑنا' امان دینا' ٹھہرانا' صلح کرانا-

نَهٰى اَنْ يُّقَالَ لِلْمُتَزَوِّجِ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نوبیاہتے کو یہ کہنے سے منع فرمایا- ''بالرفاء والبنین'' (کیونکہ یہ مشرکوں کی عادت تھی وہ دولہا کو یہی کہتے تھے)-

رِفَاءٌ- کے معنی جڑنا' متفق ہو جانا' برکت' افزائش (یہ رَفَاْتُ الثَّوْبَ رَفْأً اور رَفَوْتُهٗ رَفْوًا سے ماخوذ ہے- یعنی میں نے کپڑے میں رفو کیا- جہاں جہاں پھٹا تھا اس کو جوڑ لیا)-

بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ- (کے معنی یہ ہیں کہ) تمہارا جوڑا ملا رہے بیٹے پیدا ہوں (حالانکہ یہ کوئی برا لفظ نہیں ہے مگر چونکہ کفار کی رسم تھی' دوسرے ان الفاظ میں یہ تصور بھی کارفرما ہے کہ بیٹیاں پیدا ہونا پسند نہیں ہے- اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ اس طرح کہو بارك الله لكما وجمع بينكما بخير)-

كَانَ اِذَا رَفَّاَ الْاِنْسَانَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَعَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا عَلٰى خَيْرٍ- آنحضرت ﷺ جب کسی

---

[1] میرے دوست نے میری گردن میں رسی ڈال رکھی ہے اور جہاں وہ چاہتا ہے مجھے لے جاتا ہے-(م)

آدمی کو (شادی کی) مبارک باد دیتے (اور کلمات خیر کہنا چاہتے) تو یوں فرماتے "اللہ تجھ کو یا تجھ پر اپنی برکت نازل کرے اور تم دونوں (میاں بیوی) میں خیریت کے ساتھ ملاپ رکھے-

كُنْتُ لَكَ كَاَبِىْ زَرْعٍ لِاُمِّ زَرْعٍ - (عائشہؓ) میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے (جس نے اپنی بیوی کو بہت خوش رکھا تھا اور اس کو مالا مال کر دیا تھا)-

لِيَرْفَؤُهُ بِاَحْسَنِ مَايَجِدُ مِنَ الْقَوْلِ - ان کو اچھی باتیں بتانے' اور تسلی و تشفی دینے لگا-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ قَدْ تَزَوَّجْتُ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ قَالَ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ - ایک شخص نے شریحؒ سے کہا (جو کوفہ کے قاضی تھے) میں نے اس عورت سے نکاح کیا انہوں نے کہا' تم میں ملاپ رہے اور بیٹے پیدا ہوں (شاید شریح کو ممانعت کی حدیث نہ پہنچی ہوگی یا انہوں نے ایسا کہنا جائز سمجھا اور نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا - اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تشدد کرنا' اور خواہ مخواہ کسی مسلمان کو مکروہ کام کرنے پر چھوڑ دینا اس سے راہ و رسم ترک کر دینا اس کی دعوت میں نہ جانا یہ صحابہ اور تابعین کے طرز کے خلاف ہے - حالانکہ "بالرفاء و البنين" کہنے کی ممانعت میں صریح حدیث وارد ہے - مگر شریح نے یہ لفظ کہا اور شریح دین کے بڑے عالم اور مسلمانوں کے بڑے قاضی تھے اور کسی نے ان پر طعن نہیں کیا - تو جن امور کی ممانعت صریح حدیث میں وارد نہیں ہے اور اس کے جواز اور عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہے ان پر کسی مسلمان کو برا کہنا اس سے دشمنی کرنا' اس سے ترک ملاقات کرنا' اس کی دعوت میں نہ جانا نری جہالت اور نادانی ہے)-

اِنَّهُمْ رَكِبُوْا الْبَحْرَ ثُمَّ اَرْفَؤُوْا اِلٰى جَزِيْرَةٍ - وہ سمندر میں سوار ہوئے' پھر انہوں نے ایک جزیرہ کے کنارے اپنا جہاز لگایا (لنگر باندھا)-

حَتّٰى اَرْفَأَبِهٖ عِنْدَ فُرْضَةِ الْمَاءِ - یہاں تک کہ اس کو وہاں ٹھہرایا جہاں کشتیاں ٹھہرائی جاتی ہیں یا جہاں پانی کا اتار ہوتا ہے - وہاں جا کر کشتیاں اوپر چڑھتی ہیں - (جب آگے سے پانی روک دیتے ہیں)-

فَتَكُوْنُ الْاَرْضُ كَالسَّفِيْنَةِ الْمُرْفَأَةِ فِى الْبَحْرِ تَضْرِبُهَا الْاَمْوَاجُ - (قیامت کے دن) زمین اس کشتی کی طرح ہو جائے گی جس کو سمندر میں کنارے پر رکھا ہو موجیں اس کو مار رہی ہوں (وہ ہل رہی ہو تلے اوپر ہو رہی ہو)-

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاِرْفَاءِ - آنحضرتؐ نے بہت تیل لگانے (ہمیشہ بناؤ سنگار) سے منع فرمایا (یہ مردوں کا کام نہیں ہے کہ عورتوں کی طرح رات دن مانگ چوٹی میں مصروف رہے' نہ ایسا کرے کہ بالکل سر جھاڑ منہ پھاڑ - اعتدال کے ساتھ رہے ایک دن بیچ کنگھی کرنا اس میں کوئی قباحت نہیں)-

بِالرِّفَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - (حضرت خدیجہؓ نے فرمایا) یا رسول اللہ آپ کا جوڑا مبارک (ایک روایت میں بِالْوَفَاءِ ہے)-

رَفْتٌ - توڑنا' کوٹنا' کٹ جانا' چھوڑ دینا-

اِرْفِتَاتٌ - کٹنا' ٹوٹنا-

رُفَاتٌ - چورہ' ریزہ-

اِنَّ الْوَرْسَ يَرْفُتُ - (عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کو گرا کر اس کو ورس کی لکڑی سے بنانا چاہا - تو لوگوں نے کہا) ورس کی لکڑی گل جاتی ہے (چند روز میں ٹوٹ کر چورہ چورہ ہو جاتی ہے)-

رَفَثٌ - جماع کرنا' فحش اور شہوت انگیز باتیں کرنا - (عبداللہ بن عباسؓ نے احرام کی حالت میں شعر پڑھا

وَهُنَّ يَمْشِيْنَ بِنَا هَمِيْسًا
اِنْ يَّصْدُقِ الطَّيْرُ نَنِكْ لَمِيْسًا

یعنی وہ پھس پھس ہم کو لئے جا رہے ہیں' اگر فال سچ نکلا تو ہم لمیس سے صحبت کریں گے" - لوگوں نے کہا تم احرام کی حالت میں "رفث" کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اِنَّمَا الرَّفَثُ مَا رُوْجِعَ بِهِ النِّسَاءُ یعنی رفث تو وہ ہے جس میں عورتوں سے خطاب کیا جائے (یعنی عورتوں سے فحش اور جماع کے متعلق باتیں کرنا رفث ہے - اگر عورتیں مخاطب نہ ہوں تو وہ رفث نہیں ہے - یہ ابن عباسؓ کی رائے تھی - اور اکثر لوگوں نے

یہ کہا کہ رفث عام ہے اور اس میں ہر وہ کلام داخل ہے جس میں فحش اور شہوت انگیزی ہو خواہ عورتیں مخاطب ہوں یا نہ ہوں)۔

فَلاَ یَرْفُثْ وَلاَ یَجْھَلْ۔ فحش باتیں نہ کرے نہ جہالت کی باتیں (شوروغل، ٹھٹھا وغیرہ)۔

اِنَّ اَخاً لَّکُمْ لاَ یَقُوْلُ الرَّفَثَ۔ تمہارا ایک بھائی ہے جو فحش نہیں بکتا۔

طُھْرَۃٌ لِلصَّائِمِ مِنَ الرَّفَثِ۔ روزہ دار کی پاکی ہے فحش گوئی سے۔

یُکْرَہُ لِلصَّائِمِ الرَّفَثُ۔ روزہ دار کو فحش بکنا مکروہ ہے (یا جماع کرنا حرام ہے)۔

تَرْفِیْحٌ۔ بالرفاء والبنین کما کَانَ اِذَا رَفَّحَ اِنْسَاناً قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ۔ آنحضرتؐ (شادی کے بعد) جب کسی کو دعا دیتے یوں فرماتے بارک اللہ علیک (اصل میں یہ لفظ رَفَّأَ تھا ہمزہ کو حا سے بدل دیا (بعض نے رَقَّحَ قاف سے روایت کیا ہے)۔

تَرْقِیْحٌ بہ معنی اصلاح معیشت۔

رَفْدٌ۔ دینا، کچھ دے کر مدد کرنا۔

تَرْفِیْدٌ۔ سردار بنانا۔

مُرَافَدَۃٌ۔ مدد۔

اِرْفَادٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

اِرْتِفَادٌ۔ کمانا۔

تَرَافُدٌ۔ مدد کرنا۔

اَعْطٰی زَکٰوۃَ مَالِہٖ طَیِّبَۃً بِھَا نَفْسُہٗ رَافِدَۃً عَلَیْہِ۔ جس شخص نے اپنی مال کی زکوٰۃ خوش دل ہو کر دی اس کا دل دینے کے لئے مدد کر رہا ہو (یعنی دل میں دینے کی خواہش ہو نہ یہ کہ جبر و اکراہ کے ساتھ دل میں اداس ہو کر دے)۔

یَرْفِدُوْنَ ذَاالْحَاجَۃِ۔ محتاج کو دیتے ہیں اس کی مدد کرتے ہیں۔

اِذَا رَاَیْتُمْ صَاحِبَ الْحَاجَۃِ فَارْفِدُوْہُ۔ جب تم کسی محتاج کو دیکھو تو اس کی مدد کرو۔ (اس کو دو)

اَلاَ تَرَوْنَ اَنِّیْ لاَ اَقُوْمُ اِلاَّ رِفْدًا۔ تم نہیں دیکھتے میں بغیر مدد کے اٹھ نہیں سکتا۔

رِفَادَۃٌ۔ وہ چندہ جو قریش کے لوگ اپنی اپنی مقدرت کے موافق نکالتے اور اس طرح بہت سا روپیہ جمع کر کے اس میں غلہ اور میوہ خریدتے اور ایام حج میں حاجیوں کو اس میں سے کھلاتے پلاتے۔

مِنَ النَّصْرِ وَالرِّفَادَۃِ۔ مدد اور اعانت پر۔

حُشُدٌ رُفُدٌ۔ کھلانے والا، دینے والا۔

وَ اَنْ یَّکُوْنَ الْفَیْءُ رِفْدًا۔ ملک کے محاصل عطا اور صلہ ہو جائے گا (بادشاہ جس کو جی چاہے دے گا، کسی کو ہزاروں ماہوار اور کسی کو دو روپے ماہوار بھی نہ ملے گی، جیسے ہمارے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں کا بھی یہی حال ہے کہ وہ اپنے ذاتی عیش و عشرت میں اور نقالوں، رنڈیوں، بھانڈوں، مسخرے مصاحبوں اور جاہل کندۂ ناتراش رفیقوں کو ہزاروں کی معاش دے کر سرکاری خزانہ کو جو قوم کا مال ہے خالی کرتے ہیں اور مستحق مسلمانوں کو بھوک سے مرتا دیکھ کر بھی ان کی خیر نہیں لیتے، یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی۔ شریعت اسلامی میں ملک کا محاصل بادشاہ کی ذاتی ملک نہیں ہے بلکہ وہ ان سب مسلمانوں کا مال ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں اور جنہوں نے اس کو فتح کیا اور جو کفار کی دست برد سے اس کو بچاتے ہیں، ان سے معارضہ کرتے ہیں، ان سب میں یہ خزانہ علیٰ قدر حقوق تقسیم ہونا چاہئے، بادشاہ بھی اپنا حصہ ایک اعلیٰ مسلمان کے برابر اس میں سے لے سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی جمہوریت کیا ہوگی؟ جس جمہوریت کا آج اہل یورپ بڑے طمطراق سے پرچار کر رہے ہیں اور جس کا بانی ہونے پر ان کو بڑا ناز ہے، اسلامی جمہوریت اس کے مقابلہ میں ایک بلند مقام رکھتی ہے اسلامی جمہوریت کے تحت جو ۳۳ سالہ دور گزرا ہے وہ تاریخ عالم کے لئے ایک نمونہ اور مثال ہے خلفائے راشدین کے زمانہ میں اس پر عمل ہوتا رہا۔ مگر یزید نے ایران کے کسریٰ اور روم کے قیصر کی طرح اس کو خود مختاری اور بادشاہی سے بدل دیا۔ بدقسمتی سے آج تک کہیں صحیح اسلامی جمہوریت قائم نہ ہو سکی۔ اب مسلم قوم

ل ورس ایک درخت کا نام ہے۔ یمن میں بکثرت ہوتا ہے۔ (م)

کے خفتہ احساس نے کروٹ بدلی ہے اور تقریباً ہر مسلم ملک میں اسلامی جمہوریت کی تحریکیں چل رہی ہیں- مگر طاغوتی زور اور علماء سوء آڑے آ رہے ہیں- اور بعض مقامات پر علمبرداران حق کو ابتلاء و آزمائش سے بھی گزرنا پڑ رہا ہے- خدا مدد کرے)-

نِعْمَ الْمِنْحَةُ اَللِّقْحَةُ تَغْدُوْبِرَفْدٍ وَّتَرُوْحُ بِرَفْدٍ- دوہیل جانور کا عطیہ بھی کیا عمدہ عطیہ ہے- صبح کو ایک قدح دودھ کا لو اور شام کو بھی ایک قدح-

اَلَمْ نَسْقِ الْحَجِيْجَ وَنَنْحَرُ الْمِذْلَاقَةَ الرُّفُدَ- کیا ہم نے حاجیوں کو پانی نہیں پلایا اور تیز رو سانڈنیوں کو جو ایک بار دوہنے میں قدح بھر دیتی ہیں (یعنی بہت دودھ دیتی ہیں) نہیں کاٹا-

دُوْنَكُمْ يَابَنِيْ اَرْفِدَةَ- تم اپنا کام کئے جاؤ! ارفدہ کی اولاد (بنی ارفدہ حبشیوں کا لقب ہے- بعض نے کہا ارفدہ ان کا اگلا ادا تھا' حبشی اسی کی اولاد کہے جاتے ہیں)-

اِلَّا لِرِفَادَةٍ- مگر مدد کرنے کے لئے-

جَاءَ رِفْدُكَ- تیری مدد آ گئی-

اَلْمَانِعُ رِفْدَهٗ- اپنی عطا کو روکنے والا-

نَاقَةٌ رَفُوْدٌ- بہت دودھ دینے والی اونٹنی (اس کی جمع رُفُدٌ آئی ہے)-

رَفْرَفَةٌ- پرندے کا بازو پھیلا دینا' آواز دینا-

رَفٌّ (یہ مستعمل نہیں ہے)-

فَرُفِعَ الرَّفْرَفُ فَرَاَيْنَا وَجْهَهٗ كَاَنَّهٗ وَرَقَةٌ- پردہ اٹھایا گیا- ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا- گویا مصحف کا ایک ورق تھا (یعنی صفائی اور پاکیزگی اور چمک میں) (نہایہ میں ہے کہ رَفٌ رَفٌ بچھونے کو بھی کہتے ہیں اور جو چیز دوسری چیز سے بڑھ کر ہوا اس کو موڑ دیں' اس کو بھی رفرف کہتے ہیں)-

رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ الْاُفُقَ- آنحضرتؐ نے ایک سبز بچھونا دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ چھپا لیا تھا (لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کی تفسیر میں ابن مسعودؓ نے یہ کہا- بعض نے کہا رفرف جمع ہے رفرفۃ کی' پھر اس کی جمع رفارف ہے- ایک قرأت یہ بھی ہے متکئین علی رفارف خضر- معراج کی حدیث میں بھی رف رف کا ذکر آیا ہے- مراد وہی فرش ہے- بعض نے کہا اصل میں یہ رفرف ریشمی کپڑے کو جس کی بناوٹ عمدہ ہو کہتے تھے- پھر ہر عمدہ کپڑے کو کہنے لگے- بعض نے کہا رفرف سے حضرت جبرئیل کے پنکھ مراد ہیں جو انہوں نے کپڑے کی طرح پھیلا دیئے تھے)-

رَفْرَفَتِ الرَّحْمَةُ فَوْقَ رَاْسِهٖ- رحمت نے ان کے سر پر پر پھیلائے (یعنی رحمت ان پر اتری- اصل میں رفرف الطائر اس وقت کہتے ہیں جب پرندہ پر پھیلا کر کسی چیز پر گرنا چاہتا ہے)-

وَهِيَ تُرَفْرِفُ مِنَ الْحُمّٰى- وہ بخار سے لرز رہی تھی- (کانپ رہی تھی)-

فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ- رفرف کے جوڑے میں (رفرف ابر کو بھی کہتے ہیں اور ڈیرے کو اور کرتے کے دامن کو جو لٹک رہا ہو)-

يَدُاللّٰهِ فَوْقَ رَاْسِ الْحَاكِمِ تُرَفْرِفُ بِالرَّحْمَةِ- اللہ کا ہاتھ حاکم کے سر پر ہے وہ اس پر رحمت اتارتا رہتا ہے-

كُلْ مِنَ الطُّيُوْرِ مَا رَفَّ وَلَا تَاْكُلْ مَا صَفَّ- وہ پرندہ کھا جو اپنے پنکھ ہلاتا رہتا ہے اور جو پرندہ ہوا میں پر بچھا دیتا ہے (جیسے چیل گدھ وغیرہ) اس کو مت کھا-

رَفٌّ- مچان-

اَلرَّجُلُ يُصَلِّيْ عَلَى الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَيْنَ الْحَائِطَيْنِ- دو دیواروں پر جو مچان معلق ہو' اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں-

رَفْرَاقٌ- ایک پرندہ ہے-

رَفْسٌ- لات مارنا-

رَفْشٌ- اچھی طرح کھانا پینا' کوٹنا-

رَفْشٌ اور رُفْشٌ اور مِرْفَشَةٌ- پھاوڑا جس سے مٹی اٹھاتے ہیں اور سرکاتے ہیں (اہل عرب کہتے ہیں:

مِنَ الرَّفْشِ اِلَى الْعَرْشِ- یعنی پھاوڑا چلاتے چلاتے بادشاہ بن گیا- پہلے خاک نشین تھا اب تخت نشین ہوا-

اِنَّهٗ كَانَ اَرْفَشَ الْاُذُنَيْنِ- سلمان فارسیؓ چوڑے کان والے تھے (ان کے کانوں کو پھیلاؤ میں پھاوڑے سے تشبیہ

دی)۔

رَفْضٌ یا رَفَضٌ - چھوڑ دینا۔

رُفُوْضٌ - اکیلے چرنا (یعنی چرواہا ساتھ نہ ہو دور سے دیکھ رہا ہو)۔

اِرْفِضَاضٌ - کشادہ ہونا بہہ نکلنا۔

ثُمَّ ارْفَضَّ عَرَقًا وَّاَقَرَّ (براق نے شب معراج میں آنحضرتؐ سے شوخی کی خندہ کیا) پھر (جب اس سے کہا گیا کہ تجھ پر اللہ کے رسولؐ سوار ہیں تو شرمندگی کی وجہ سے) پسینے پسینے ہو گیا اور غریب ہو گیا (شوخی چھوڑ دی)۔

حَتّٰی یَرْفَضَّ عَلَیْهِمْ - یہاں تک کہ ان پر بہہ آئے۔

فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا (ایک عورت ناچ رہی تھی' بچے اس کے گرد جمع تھے' اتنے میں حضرت عمرؓ آن پہنچے) تو لوگ اس کے پاس سے الگ ہو گئے (حضرت عمرؓ سے ڈر کر سب چل دیئے)۔

رُبَّمَا ارْفَضَّ فِیْ اِزَارِهٖ (مرہ بن شراحیل پر لوگ خفا ہوئے کہ جمعہ کی نماز کے لئے نہیں آتا۔ انہوں نے عذر کیا کہ مجھ کو ایک زخم ہے) کبھی کبھی وہ ازار میں بہہ نکلتا ہے (اس میں سے پیپ اور خون پھوٹتا ہے)۔

لَوْ اِنَّ اُحُدًا اِرْفَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ - تم جو برے برے کام کرتے ہو اگر ان کی نحوست سے احد پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے تو عجب نہیں (ان کا مطلب یہ تھا کہ اگلے زمانہ میں مخالفین اسلام مسلمانوں کی بھلائی کے خواہاں تھے اور تم مسلمان ہو کر مسلمانوں ہی کے لئے برا چاہتے ہو۔ آپس ہی میں نفاق اور پھوٹ' لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

فَارْفِضِیْ عُمْرَتَكَ - عمرے کے کام چھوڑ دے (آئندہ کر لینا' حج کے کام شروع کر دے)۔

فَرَفَضَ الْاَرْضَ - اس نے وہ زمین چھوڑ دی۔ (مجمع البحار میں ہے رَفَضَهَا بِرِجْلِهٖ یعنی پاؤں سے اس کو مارا)۔

ثُمَّ رُفِضَتْ عَیْنَاهُ - پھر ان کی آنکھیں بہ نکلیں (یعنی آنسو بہنے لگے)۔

لَمْ یَرْفَعْ رَاْسَهٗ' حَتّٰی یَرْفَضَّ عَرَقًا (امام زین العابدینؒ اپنا سر سجدے یا رکوع سے) اس وقت تک نہیں اٹھاتے تھے کہ پسینہ پسینہ ہو جاتے (سبحان اللہ' قربان اپنے پیارے امام کے)۔

رَفَضُوْنَا فَهُمُ الرَّوَافِضُ (امام زید بن علی بن حسینؑ نے فرمایا) ان لوگوں نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا یہی رافضی ہیں (خبیث جن کے' پیدا ہونے کی خبر آنحضرتؐ نے دی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ امام زید بن علی علیہ وعلی آباء السلام نے ہشام بن عبدالملک پر خروج کرنا چاہا' سچے شیعہ اولیٰ یعنی اہل سنت والجماعت نے آپ کی رفاقت اختیار کی' یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی مال و زر سے آپ کی مدد کی اور پوشیدہ طور پر آپ کی اعانت اور امداد کے لئے اور ہشام کو منصوبہ خلافت سے ہٹانے کے لئے فتویٰ دیا۔ آپ کے لشکر میں کچھ نام کے شیعہ بھی تھے جو اب رافضی کہلاتے ہیں۔ انہوں نے حضرت زید سے کہا کہ تم شیخینؓ (یعنی حضرات ابوبکر و عمرؓ) پر تبرا کرو تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے۔ آپ نے اس سے انکار کیا اور فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا وہ میرے نانا یعنی رسول مقبول ﷺ کے وزیر اور مشیر اور خاص رفیق تھے تب ان جھوٹے شیعوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس وقت آپ نے یہ فرمایا۔ ان لوگوں نے ہم کو چھوڑ دیا یہی روافض ہیں۔ اس کے بعد آپ شہید کئے گئے سولی پر چڑھائے گئے۔ ایسے ہی جھوٹے شیعہ کوفہ میں بھی تھے جنہوں نے امام حسینؓ کا ساتھ عین وقت پر چھوڑ دیا اور ابن زیاد بدنہاد سے ڈر گئے۔ خدا کی مار ایسے ڈرپوک اور بزدل نام کے شیعوں پر جو پہلے تو سیدوں کو ابھارتے ہیں' ان کی رفاقت اور امداد کا دم بھرتے ہیں' مگر جب وقت آتا ہے تو الگ ہو جاتے ہیں۔ ارے کمبخو اگر سچ پوچھو تو امام حسینؓ' امام زید اور دوسرے سادات کرام کے قتل کے باعث تم ہی لوگ ہو نہ تم امام حسینؓ کو طلبی کے خطوط لکھتے' نہ آپ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے نکلتے نہ یہ حادثہ کربلا ہوتا۔ جس کا رنج قیامت تک ہر مسلمان کے دل پر رہے گا۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اب رافضی کا لقب ہر شخص کو دیا جاتا ہے جو دین میں غلو کرے اور صحابہؓ پر طعن و تشنیع جائز رکھے۔ محیط میں ہے کہ رافضی کی جمع رَفَضَةٌ اور رُفَاضٌ آئی ہے)۔

رَفْعٌ - اٹھانا' لینا' حدیث کو آنحضرت تک پہنچانا۔

رَافِعٌ - (اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی) درجہ بلند کرنے والا (اس کی ضد خَافِضٌ ہے- یعنی پست کرنے والا)-

كُلُّ رَافِعَةٍ رَفَعَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْبَلَاغِ فَقَدْ حَرَّمْتُهَا اَنْ تُعْضَدَ اَوْتُخْبَطَ - جو جماعت ہماری بات لوگوں کو پہنچائے (وہ یہ بھی ان کو پہنچا دے) کہ میں نے مدینہ کے درخت کا ٹنا یا اس کے پتے جھاڑنا حرام کر دیا ہے (ایک روایت میں من البلاغ ہے یعنی پہنچانے والوں میں جو جماعت ہماری بات دوسروں کو پہنچائے وہ یہ بھی پہنچا دے (ان کو سنا دے) اہل عرب کہتے ہیں:

رَفَعَ فُلَانٌ عَلَى الْعَامِلِ - اس نے حاکم کی بات مشہور کر دی یا سنا دی-)

رَفَعْتُ فُلَانًا اِلَى الْحَاكِمِ - میں اس کا مقدمہ حاکم تک لے گیا (اس کی فریاد رسی کے لئے)-

فَرَفَعْتُ نَاقَتِیْ - میں نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا (ذرا جلد چلایا)-

رَفْعٌ - کم ہے عَدْوٌ سے یعنی دوڑنے سے-

فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَطِيَّتَهٗ وَصَفِيَّةُ خَلْفَهٗ - ہم نے اپنی اونٹنیوں کو تیز کیا اور آنحضرتؐ نے بھی تیز کیا اور ام المومنین صفیہؓ آپ کے پیچھے بیٹھی تھیں-

كَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَرَفَعَ الْمِيْزَرَ - جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرتؐ اپنے گھر والوں کو جگاتے اور تہبند اٹھاتے (یعنی اونچا کر کے باندھتے مطلب یہ ہے کہ عبادت کے لئے زیادہ مستعدی اور اہتمام کرتے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ عورتوں سے الگ ہو جاتے ان دنوں میں ان سے صحبت نہ کرتے)-

مَا هَلَكَتْ اُمَّةٌ حَتّٰى تَرْفَعَ الْقُرْاٰنَ عَلَى السُّلْطَانِ - کوئی قوم اس وقت تک تباہ نہیں ہوئی' جب تک اس نے بادشاہ وقت پر قرآن نہیں اٹھایا (قرآن کو بلند کر کے اس کی امان چاہی جیسے معاویہ کی فوج نے شکست کے وقت کیا تھا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تاویل کر کے اس سے لڑنا اور بغاوت کرنا جائز کیا)-

تَلَاحٰى اِثْنَانِ فَرُفِعَتْ - دونوں آدمی جھگڑا کرنے لگے- اس میں شب قدر (میرے دل سے) اٹھالی گئی (یعنی میں بھول گیا کہ وہ کون سی رات ہے- بعض نے کہا شب قدر بالکل دنیا سے اٹھالی گئی یہ غلط ہے کیونکہ اگر بالکل اٹھ جاتی تو دوسری حدیثوں میں آخری عشرہ میں اس کے ڈھونڈھنے کا آپ کیوں حکم دیتے)-

فَيُرْفَعُ الْعِلْمُ - پھر علم اٹھالیا جائے گا (یعنی دین کے عالم مرجائیں گے دنیا سے گزر جائیں گے)-

فَرَفَعَهٗ اِلٰى يَدِهٖ - آنحضرتؐ نے اس پانی کو جہاں تک ہاتھ سے اونچا ہو سکتا تھا اونچا کر کے اٹھایا (تاکہ دوسرے لوگ دیکھ لیں کہ آپ افطار کر رہے ہیں وہ بھی افطار کریں- بعض نے کہا ''الی'' یہاں ''علیٰ'' کے معنی میں ہے- یعنی اس کو ہاتھ کے اوپر اٹھالیا)-

لَا تَرْفَعَنَّ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا - عورتو! تم سجدے سے اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھاؤ کہ مرد جب تک سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں (کیونکہ اس زمانہ میں مردوں کے تہبند چھوٹے تھے- آپ کو یہ خیال ہوا کہ کہیں عورتوں کی نظر مردوں کی شرم گاہ پر نہ پڑے)-

فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ - ایک بڑا پتھر ہم کو دکھلایا گیا-

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ - یعنی اس رجز کا آخری کلمہ (اَبَيْنَا) آپ پکار کر آواز دراز کر کے کہتے-

فَارْتَفَعَتَا عَنِ الْجَنَّتَيْنِ - وہ دونوں مینڈیں جن میں پانی رک کر دونوں باغوں میں آتا تھا مٹ گئیں (پانی دوسری طرح نکل گیا باغ سوکھ گیا-)

زَوْجِیْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ - میرے خاوند کا ستون بلند ہے (یعنی اس کا مکان بلندی پر واقع ہے- وہ لوگوں میں مشہور ہے سخاوت اور کرم کے ساتھ یا اس کی شرافت کا ستون بلند ہے اپنی قوم میں بڑا شریف اور نجیب گنا جاتا ہے)-

فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ وَرُفِعَ عَنْهُ - آپ پر وحی اتر آئی اور وحی اترنے سے پہلے جو سختی آپ پر ہوا کرتی تھی وہ جاتی رہی-

يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلٰى عُثْمَانَ- وہ لوگوں کی باتیں حضرت عثمان کو پہنچایا کرتے تھے-

يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ- وہ اس حدیث کو آنحضرت تک مرفوع کرتے تھے (یعنی یوں کہتے تھے کے آنحضرتؐ نے ایسا کیا یا ایسا فرمایا (یہ مرفوع مقابل ہے موقوف کے' موقوف وہ حدیث جو صحابی کا قول یا فعل ہو)-

يُذْكَرُ عَنْ تَمِيْمٍ رَفَعَه'- تمیم سے مرفوعاً روایت ہے-

فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ- مجھ کو بیت المعمور دکھایا گیا (جو کعبہ کے مقابل آسمان میں ہے' وہاں ہزاروں فرشتے روزانہ آتے رہتے ہیں)-

رَفَعَه' بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةِ- بعض نے اس حدیث کو حضرت عائشہؓ سے بڑھا دیا ہے' (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا ہے)-

عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَه'- اس نے اپنے دادا سے روایت کی اور دادا نے اس کو مرفوعاً بیان کیا-

يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلَ النَّهَارِ- دن کے عمل سے پہلے رات کا عمل اس کی طرف اٹھایا جاتا ہے (یعنی ابھی آدمی دن کے نیک کام کرنے نہیں پاتا کہ رات کے نیک کام پروردگار تک پہنچ جاتے ہیں یا دن کے نیک کام اٹھائے جانے سے پہلے رات کے نیک کام اٹھائے جاتے ہیں)-

ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ- پھر آنحضرت بلالؓ کے ساتھ اپنے گھر کو تشریف فرما ہوئے-

رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ- بشر بن مروان کو دیکھا وہ منبر پر دونوں ہاتھ اٹھائے تھا (یعنی دعا کے لئے تو کہا اللہ ان ہاتھوں کو خراب کرے کیونکہ منبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے- اسی طرح دونوں خطبوں کے بیچ میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے- بعض نے کہا وہ ہاتھ اٹھا کر لوگوں کو متوجہ کرتا تھا جیسے واعظوں کی حالت ہے- تو انہوں نے اس کو برا سمجھا اور کہا کہ آنحضرتؐ صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے' جب لوگوں کو متوجہ کرنا منظور ہوتا)-

يَرْفَعُ طَوْرًا وَّيَخْفِضُ- کبھی بلند کرتے کبھی پست-

فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُه'- ہم اس کو کھالیں گے اور آنحضرتؐ تک نہیں پہنچائیں گے (یعنی آپ سے اس کے کھانے کی اجازت نہ چاہیں گے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے- ہم اس کو کھالیں گے اور سینت کر نہ رکھیں گے)-

لَا يَرْفَعُ ثَوْبَه' حَتّٰى يَدْنُوَ اِلَى الْاَرْضِ- جب حاجت کے مقام میں جائے تو اپنا کپڑا اس وقت تک نہ اٹھائے جب تک زمین سے قریب نہ ہو جائے (یہ ایک تہذیب ہے تاکہ ستر پر کسی کی نظر نہ پڑے- بعض نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ تنہائی میں بھی ستر عورت واجب ہے لیکن غسل کے لئے بالا جماع ننگا ہونا درست ہے جس سے عدم وجوب نکلتا ہے تو یہ حکم استحباباً ہو گا)-

لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ- آنحضرتؐ اپنے ہاتھ (دعا میں) نہیں اٹھاتے تھے مگر استسقاء (پانی مانگنے کی دعا) میں (مطلب یہ ہے کہ ہاتھوں کو دوسری دعاؤں میں اتنا بہت نہیں اٹھاتے تھے جتنا استسقاء میں اٹھاتے' جیسے منقول ہے کہ استسقاء میں آپ اپنے ہاتھ اتنے بلند کرتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی کیونکہ دوسرے مقاموں میں بھی آپ سے ہاتھ اٹھانا مروی ہے) طیبی نے کہا ہر ایک دعا میں ہاتھ اٹھانے کا استحباب ثابت ہوا ہے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اٹھائے کہ سر سے اونچے ہو جائیں)-

لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ- آنحضرتؐ نے ہاتھ نہیں اٹھائے مگر تین مقاموں میں (راوی نے شاید اور مقاموں میں آپ کا ہاتھ اٹھانا نہیں دیکھا- نووی نے کہا تیس سے زیادہ مقاموں میں آنحضرت کا ہاتھ اٹھانا منقول ہے)-

ثُمَّ رَفَعَ فَنَزَلَ الْقَهْقَرٰى اِلٰى اَصْلِ الْمِنْبَرِ- پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا اور الٹے پاؤں منبر کے نیچے اترے (سجدے کے لئے کیونکہ سجدہ منبر پر رہ کر نہیں ہو سکتا تھا- معلوم ہوا اتنی حرکت سے نماز میں خلل نہیں آتا)-

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ- فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا (بعض نے اس کو مستحب رکھا ہے مگر جمہور علماء کے نزدیک جہر مستحب نہیں ہے-

امام شافعیؒ کہتے کہ یہ جہر تعلیم کے لئے تھا)-

فَاِنَّهَا الرَّفِيْعُ - کیونکہ آسمان بلند ہے (بعض نے کہا دنیا کا آسمان مراد ہے-)

كَانَ يُكْثِرُ اَنْ يَّرْفَعَ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَآءِ - آنحضرتؐ اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے (وحی کا انتظار کرتے اس کے شوق میں اوپر دیکھتے)-

رُفِعَ لَهُ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ - آپ کو بیت المعمور دکھلایا گیا-

وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ - قسم ہے میری بلندی کی اور میرے مکان کی بلندی کی (اللہ تعالیٰ تو سب سے بلند ہے کیونکہ وہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا مکان یعنی عرش دوسری تمام مخلوقات سے بلند ہے)-

اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ - تمہارا ہاتھ اٹھانا ایک بدعت ہے (آنحضرتؐ نے سینے سے اوپر نہیں اٹھائے' یعنی سینے تک اٹھائے)-

رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا - آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہم کو بڑھاتا جا-(اور زیادہ دیتا جا) اور گھٹا نہیں-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ - میں قیامت کے دن پہلا وہ شخص ہوں گا جس کو سجدے سے سر اٹھانے کا اذن دیا جائے گا (یعنی شفاعت کے لئے- معلوم ہوا کہ شفاعت کا اذن قیامت کے دن بارگاہ الٰہی سے ملے گا اس وقت آپ شفاعت شروع کریں گے)-

يُرْفَعُ فِيْهَا اَعْمَالُهُمْ - شب برأت میں ان کے نزدیک اعمال (جو وہ سال بھر میں کرنے والے ہیں) لکھ لئے جاتے ہیں اور پروردگار کے پاس اٹھائے جاتے ہیں-

فَرَفَعَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ - حضرت آدمؑ نے نگاہ اٹھا کر دیکھنا شروع کیا-

وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثِ - (آنحضرتؐ وتر کے بعد تین بار سبحان الملك القدوس فرماتے) تیسری بار پکار کر کہتے' (تاکہ دوسرے لوگ بھی سن لیں وہ بھی یہی کہیں)-

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ - جو کوئی اللہ کی رضا مندی کے لئے عاجزی اور فروتنی کرے گا اللہ اس کا مرتبہ بلند کرے گا (اس عاجزی کی وجہ سے دنیا اور آخرت دونوں میں اس کو ترقی درجات حاصل ہوگی)-

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنِ النَّائِمِ وَالصَّبِيِّ وَالْمَعْتُوْهِ - تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے (یعنی ان کے برے کام لکھے نہیں جاتے) ایک تو سوتا ہوا شخص' دوسرے نابالغ' تیسرے باؤلا دیوانہ (برے کاموں کی قید اس لئے لگائی کہ نیک کام بچہ کے لکھے جاتے ہیں- چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ جب بچے سات برس کے ہوں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور ایک عورت نے اپنے بچہ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کر کے عرض کیا' کیا اس کا بھی حج درست ہوگا؟ آپ نے فرمایا- ہاں! اور اس کا ثواب تیرے لئے لکھا جائے گا)-

اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ قَوْمًا بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ - اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بعض لوگوں کے درجے بلند کرے گا (جو اس کے مفہوم و مطالب پر غور کر کے اس پر عمل کریں گے)-

رُفِعَتْ اِلَى السِّدْرَةُ الْمُنْتَهٰى - مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ دکھائی گئی-

رَفَعْتُهٗ اِلَى السُّلْطَانِ - میں نے اس کو بادشاہ تک پہنچایا (اس کا مقرب بنایا)-

رَفَعَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ - اللہ اس کا نیک عمل قبول کرے-

رَفَعَ يَدَهٗ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ - رکوع اور سجدے میں خضوع کیا (عاجزی دکھلائی)-

يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ - مسلمان بلندی شان کو برا جانتا ہے- (وہ ڈرتا ہے کہ کہیں دل میں غرور نہ سما جائے)-

رَفْعٌ - نرم

رَفَاغَةٌ - کشادگی' فراغت-

اِنْ كَانَ اَجَلِيْ مُتَاَخِّرًا فَارْفَغْنِيْ - اگر ابھی میری موت نہ آئی ہو (اس میں کچھ مدت باقی ہو) تو مجھ کو فراغت اور کشادگی دے (یعنی بیماری دور کر دے' مجھ کو صحت اور خوشی عنایت فرما)-

مِنَ السُّنَّةِ نَتْفُ الرُّفْغَيْنِ - دونوں بغلوں کے بال اکھیڑنا'

سنت ہے۔

رُفْغٌ کہتے ہیں بغل یا چڈھے یا جسم کے ہر مقام کو جہاں میل کچیل جمع ہوتا ہے۔

اَرْفَاغٌ اور رُفُوْغٌ۔ رفغ کی جمع ہے۔

رُفْغُ اَحَدِکُمْ بَیْنَ ظُفْرِہٖ وَاَنْمُلَتِہٖ۔ تم میں سے ایک کا میل اس کے ناخون اور پوروں کے بیچ میں رہتا ہے (یعنی ناخن نہیں کترتے ان کے نیچے میل کچیل جمع رہتا ہے۔)

رُفْغٌ۔ ناخن کے میل کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا الْتَقَی الرُّفْغَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ جب دونوں چڈھے (مرد اور عورت) کے مل جائیں یعنی دخول ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا۔

اَرْفَغَ لَکُمُ الْمَعَاشَ۔ تم پر روزی کشادہ کی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں کہ

عَیْشٌ رَافِغٌ۔ اچھے آرام کی زندگی)۔

اَلنِّعَمُ الرَّوَافِغُ۔ اچھی کشادہ نعمتیں۔

اَلرِّفْدُ الرَّوَافِعُ۔ کشادہ عطائیں (مجمع البحرین میں ہے:

رُفْغٌ۔ شرم گاہ کے گرداگرد کو اور کبھی خود شرم گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

رَفٌّ۔ بہت کھانا۔ ہونٹوں کے کناروں سے بوسہ لینا۔ احسان کرنا، خدمت کرنا، گھیر لینا، دودھ پینا، آرام لینا، پنکھ پھیلانا، پھڑکنا چمکنا، چوسنا، ہر روز پینا، لہلہانا۔

رَفَفٌ۔ باریک اور پتلا نا ہونا۔

اِرْفَافٌ۔ پردوں کو پھیلانا۔

اِرْتِفَافٌ۔ چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں کہ

مَالَہٗ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔ یعنی کوئی اس کا خبر گیر نہیں)۔

مَنْ حَفَّنَا اَوْرَفَّنَا فَلْیَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے (ہم پر مہربان ہو) اس کو اعتدال لازم ہے (نہ ہمارے رتبہ کو گھٹائے نہ بڑھائے تعریف میں بیجا غلو ہرگز نہ کرے جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل درویشوں اور بے وقوف شاعروں اور نادان میلاد خوانوں کی عادت ہے وہ نہ صرف پیغمبرؐ کی تعریف میں بلکہ اولیاء کی تعریف اور منقبت میں بھی انتہائی مبالغہ کرتے ہیں جس سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے)۔

لَمْ تَرَعَیْنِیْ مِثْلَہٗ قَطُّ یَرِفُّ رَفِیْفًا یَقْطُرُنَدَاہُ۔ میری آنکھ نے ایسے شخص کو کبھی نہیں دیکھا۔ ایسا ہرا بھرا ہو کر لہلہار ہا تھا کہ اس میں سے تری پھوٹ رہی تھی۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

رَفَّ رَفِیْفًا۔ جب اس میں خوب تری اور تازگی ہو اور لہلہا رہا ہو۔

اُعِیْذُکَ بِاللّٰہِ اَنْ تَنْزِلَ وَادِیًا فَتَدَعَ اَوَّلَہٗ یَرِفُّ وَاٰخِرَہٗ یَقِفُّ۔ میں تجھ کو اللہ کی پناہ دیتی ہوں اس بات سے کہ تو ایک میدان میں اترے اس کا (پہلا) سرا تو خوب ہرا بھرا ہو اور اس کا آخری حصہ سوکھا اور خشک ہو (یہ ایک عورت نے معاویہؓ سے کہا) (مطلب یہ ہے کہ انجام کی خرابی سے اللہ تجھ کو محفوظ رکھے)۔

وَکَانَّ فَاہُ الْبَرَدُ یَرِفُّ۔ اس کا منہ کیا ہے گویا اولہ ہے جو چمک رہا ہے (یعنی دانت اس کے اولے کی طرح صاف اور شفاف ہیں)۔

تَرِفُّ غُرُوْبُہٗ۔ اس کے دانت چمک رہے ہیں۔

اِنِّیْ لَاَ رُفُّ شَفَتَیْھَا وَاَنَا صَائِمٌ۔ (ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا روزے میں بوسہ لینا کیسا ہے انہوں نے جواب دیا) میں تو روزے میں عورت کے ہونٹ چوستا ہوں۔

اَلرَّفُّ وَالْاِسْتِمْلَاقُ۔ (ابن سیرین نے عبیدہ سلمانی سے پوچھا۔ آدمی کس بات سے جنب ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا) عورت کے چومنے اور صحبت کرنے سے۔

وَاِذَ اسَیْفٌ مُّعَلَّقٌ فِیْ رَفِیْفِ الْفُسْطَاطِ۔ ایک تلوار ڈیرے کی چھت میں لٹک رہی تھی۔

زَوْجِیْ اِنْ اَکَلَ رَفَّ۔ میرا خاوند اگر کھانے بیٹھے تو بہت کھاتا ہے۔

بِعْ تَمْرَرَفِّكَ۔ تیرے مچان پر جو کھجور رکھی ہے اسے بیچ ڈال (اس میں سے مجھ کو حج کروا دے یہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا)۔

اِلَّا شَطْرَ شَعِیْرٍ فِیْ رَفٍّ لِّیْ۔ مگر تھوڑے سے جَوْ جو

میرے مچان پر رکھے ہوئے تھے۔

اِنَّ رَفَافِی تَقَصَّفُ تَمْرًا مِنْ عَجْوَةٍ یَّغِیْبُ فِیْھَا الضِّرْسُ۔ میرے مچان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں (اس قدر زیادہ کھجوریں لدی ہیں) جس میں کچلی غائب ہو جاتی ہے (ایسی نرم اور شیریں ہے۔ یہ کعب بن اشرف یہودی نے فخر یہ کہا) (عجوہ مدینہ کی بہترین کھجور ہوتی ہے)۔

بَعْدَ الرِّفِ وَالْوَقِیْرِ۔ بہت سارے اونٹ اور بہت ساری بکریوں کے بعد (یعنی تونگری اور مالداری کے بعد)۔

کُلْ مِنَ الطُّیُوْرِ مَارَفَّ وَلَا تَاکُلْ مَا صَفَّ۔ وہ پرندہ کھا جو اڑنے میں اپنے پنکھ ہلاتے رہتا ہے اور وہ مت کھا جو پنکھ بچھا دیتا ہے۔

عَلَی الرَّفِّ الْمُعَلَّقِ بَیْنَ الْحَایِطَیْنِ۔ وہ دیواروں پر جو لکڑی رکھی ہو (یعنی مچان پر)۔

رِفْقٌ یا مَرْفِقٌ یا مِرْفَقٌ۔ مہربانی، لطف اور کرم، نرمی و ملائمت۔

رَفْقٌ۔ فائدہ دینا۔

مُرَافَقَةٌ۔ رفاقت کرنا۔

اِرْتِفَاقٌ۔ بھر جانا۔

اِسْتِرْفَاقٌ۔ رفاقت کی درخواست کرنا۔

اَلرَّفِیْقَ ثُمَّ الطَّرِیْقَ۔ پہلے رفیق حاصل کر لے پھر سفر کر (ورنہ اکیلے پریشان ہو گا)۔

اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ مجھ کو بلند درجہ والے رفیقوں (ساتھیوں یعنی پیغمبروں) سے ملا دے۔ رفیق کا اطلاق جمع پر بھی ہوتا ہے، جیسے صِدِّیْقٌ اور خَلِیْطٌ واحد اور جمع دونوں کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔

وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِیْقًا۔ وہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔

اَللّٰهُ رَفِیْقٌ بِعِبَادِهٖ۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

بَلِ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی۔ میں بلند رفیق کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں (یعنی دنیا میں رہنا مجھ کو پسند نہیں ہے، آخرت کو پسند کرتا ہوں)۔

وَکَانَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا۔ آپ رحم دل اور نرم مزاج تھے (ایک روایت میں رَقِیْقًا ہے رِقَّتْ سے)۔

لَاَعْرِفَنَّ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ بِالْقُرْاٰنِ۔ میں اشعری رفیقوں کی آواز جب وہ قرآن پڑھتے ہیں پہچان لیتا ہوں۔

رُفْقَةٌ اور رِفْقَةٌ۔ سفر میں ساتھیوں کی جماعت۔

ثُمَّ اُدْخِلَ النَّاسُ رُفْقَةً۔ پھر لوگ رفیق بنا کر داخل کئے گئے۔

نَھَانَا عَنْ اَمْرٍ کَانَ بِنَا رَافِقًا۔ آپ نے ہم کو ایسے کام سے منع کیا، جس میں آسانی تھی (ہمارے حال کے مناسب تھا۔ یعنی مزارعت سے)۔

مَا کَانَ الرِّفْقُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ جس چیز میں نرمی ہو اس کو آراستہ کر دیتی ہے (جو آدمی نرم مزاج ہو وہ اچھا ہے)۔

اَنْتَ رَفِیْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِیْبُ۔ تو مہربان ساتھی ہے اور طبیب تو اللہ تعالٰی ہے (شفا اور تندرستی دینا اس کے ہاتھ میں ہے نہ کہ تیرے ہاتھ میں)۔

فِیْ اِرْفَاقِ ضَعِیْفِھِمْ وَسَدِّ خَلَّتِھِمْ۔ ناتوان پر مہربانی کرنے اور خلل کو بلند کرنے میں (یعنی جو رخنہ پڑے اس کو موچنے میں)۔

ھُوَ الْاَبْیَضُ الْمُرْتَفِقُ۔ وہ سفید رنگ والے تکیہ لگائے ہوئے (اصل میں مِرْفَقٌ اور مَرْفِقٌ کہنی کو کہتے ہیں۔ تکیہ کو مِرْفَقَةٌ کہا، کیونکہ اس پر کہنی ٹیکتے ہیں یا کہنی کی طرح اس پر سہارا دیتے ہیں)۔

اِشْرَبْ ھَنِیْئًا عَلَیْكَ التَّاجُ مُرْتَفِقًا۔ خوب پی رچتا پچتا، تجھ پر تاج ٹیکا (ٹیک) لگائے ہوئے ہے (یعنی تاج بادشاہی تیرے سر پر ہے)

مَالَمْ تُضْمِرُوا الرِّفَاقَ۔ جب تک دل میں نفاق نہ چھپاؤ گے۔

وَجَدْنَا مَرَافِقَھُمْ قَدِ اسْتُقْبِلَ بِھَا الْقِبْلَةَ۔ ہم نے ان کے پاخانوں کو دیکھا وہ قبلہ رخ بنائے گئے تھے۔

مِرْفَقٌ اور مُ[illegible]فَقٌ۔ پاخانہ کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی جائے

ضرور کو)-

اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ - اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی اور نرم مزاجی کو پسند کرتا ہے اور نرم مزاجی پر وہ دیتا ہے جو تند مزاجی پر نہیں دیتا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام رفیق بھی ہے یعنی اپنے بندوں پر نرمی اور مہربانی کرنے والا - اور جس نے رفیق کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں رکھا' اس کا قول غلط ہے)-

تَبْدَاءُ بِمَرَا فِقِهٖ فَتَغْسِلُهَا - پہلے میت کی کہنیوں سے غسل شروع کر' ان کو دھو (بعض نے کہا "مرافق" سے دونوں شرم گاہیں مراد ہیں - مگر مرافق کے یہ معنی کسی لغت میں نہیں دیکھے گئے - شاید یہ لفظ مَرَافِغِهٖ ہو' راویوں نے مَرَافِقِهٖ کر دیا - جب تو شرمگاہ کے معنی درست ہوں گے)-

اِذَاكَانَ الرِّفْقُ خُرْقًا كَانَ الْخُرْقُ رِفْقًا - جب نرمی کرنا نادانی اور جلد بازی ہو تو جلدی کرنا نرمی کرنا ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے مقام میں استعمال کرنا چاہیے بعض مقاموں میں نرمی اور سہل انگاری نادانی ہے بعض اوقات جلد بازی کرنا نادانی ہے) و خُرْقٌ بالضم' ضد ہے رِفْقٌ کی)-

اَلرَّفِيْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ - رفیق زندگی کا آدھا حصہ ہے (بغیر رفیق کے زندگی کا لطف نہیں - میں نے خلوت اور تنہائی کی بہت عادت ڈالی ہے - پھر بھی بعض وقت ایسا جی گھبراتا ہے کہ معاذ اللہ - ہر چند کتاب کو رفیق بناتا ہوں اور کبھی نفس کو یوں تسلی دیتا ہوں کہ تو اکیلا کہاں ہے' پروردگار تیرا رفیق ہے - پھر بھی بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے' یا اللہ مجھ کو ایک ایسا رفیق عنایت فرما جو خوب رو' خوش خصال' خوش آواز' نیک بخت اور صالح اور ایماندار ہو - اللھم استجب)-

اَلرِّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ - نرمی اور ملائمت عیش کا آدھا حصہ ہے (تند مزاج کو کبھی عیش نہیں ہوتا)

تُلَيِّنُ اَصَابِعَهٗ بِرِفْقٍ - میت کی انگلیوں کو نرمی کے ساتھ دھو!

كَانَتْ مِرْفَقَتُهٗ مِنْ اَدَمٍ - آپ کا تکیہ چمڑے کا تھا -

لَابَاسَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مِرْفَقَةٌ - اگر نمازی کے سامنے تکیہ دھرا ہو تو کچھ قباحت نہیں -

رَفْلٌ يا رَفَلَانٌ - کپڑے ہلا کر اترانا' پلو لٹکانا' جمع ہونے دینا -

تَرْفِيْلٌ - کے بھی یہی معنی ہیں - اور سردار بنانا' بڑا کرنا' ذلیل کرنا' مالک بنانا -

رِفْلٌ - پلو (دامن)-

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَالظُّلْمَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - جو عورت اپنے لوگوں کے علاوہ (مثلاً شوہر' باپ بھائی وغیرہ) دوسرے لوگوں کے درمیان اپنے کپڑوں میں اترائے (ناز و نخرے سے پلو لٹکا کر چلے) اس کی مثال قیامت کے دن تاریکی ہے -

يَرْفُلُ فِي النَّاسِ - ابو جہل لوگوں میں اتراتا ہوا ادھر ادھر جا رہا تھا (بڑے فخر اور تکبر سے یعنی بدر کے دن) (ایک روایت میں يَزُوْلُ ہے - یعنی اس کو ایک جگہ قرار نہ تھا - ادھر ادھر گھوم رہا تھا)-

يَسْعٰى وَيَتَرَفَّلُ عَلَى الْاَقْوَالِ - دوڑ رہا تھا' کہنے والوں کا سردار بن رہا تھا (یعنی فخر اور تکبر اس کی حرکات سے نمایاں تھا)-

رَفْنٌ - اتڑایا نبض -

رِفَنٌّ - لمبی دم والا گھوڑا -

اِنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَيْهِ التَّعَزُّبَ فَقَالَ لَهٗ عَفِّ شَعْرَكَ فَفَعَلَ فَارْفَاَنَّ - ایک شخص نے آنحضرت سے مجردی کا شکوہ کیا (عورت نہ ہونے کا) آپ نے فرمایا تو اپنے بال چھوڑ دے (ان کو منڈوا اور کتروا نہیں) اس نے ایسا ہی کیا - تب اس کو قرار آ گیا (یعنی قوت باہ کی شدت جاتی رہی)- (حکیموں نے کہا ہے کہ بالوں کا مونڈنا' خصوصاً زیر ناف کے بالوں کا صاف کرتے رہنا باہ میں اضافہ کا موجب ہوتا ہے)-

اِرْفَاَنَّ اور اِرْفَهَنَّ دونوں کے معنی ایک ہیں - یعنی اس کو سکون اور اطمینان ہو گیا -

رَفْهٌ یا رِفْهٌ یا رُفُوْهٌ - خوش ایامی - آرام سے بسر کرنا - فراغت کے ساتھ جب چاہے جب پانی پر آنا -

رَفَاهٌ اور رَفَاهِيَةٌ - خوش گزرانی - عیش و عشرت - امن

وچین سے بسر اوقات-

نَهٰى عَنِ الْاِرْفَاهِ- آنحضرت نے ہر روز تیل ڈالنے اور بالوں میں کنگھی کرنے سے یا فراغت کے ساتھ خوب کھانے پینے سے چین اور مزے اڑانے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے آدمی کو راحت اور آسائش کی عادت ہو جاتی ہے- پھر وہ سفر یا جہاد کی تکلیف نہیں اٹھا سکتا- دوسرے عورتوں کی طرح اس کا دل بودا ہو جاتا ہے سارے دن بناؤ سنگار مانگ چوٹی میں مصروف رہتا ہے مسلمان کو مردانہ سپاہیوں کی طرح رہنا چاہیے نہ کہ زنانوں کی طرح رات دن بناؤ سنگار میں بھوک اور پیاس اور محنت ومشقت کی ہمیشہ عادت رکھنا چاہیے- یہ حدیث ایک نصیحت بے بہا تھی مسلمانوں کے لیے مگر افسوس مسلمانوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی فراغت دی تو عیش وعشرت میں پڑ گئے- موٹا جھوٹا پہننا سادی غذا کھانا- سپاہ گری چھوڑ دی آخر اس کا نتیجہ جو ہوا وہ ظاہر ہے کہ اب ہر ملک میں رعیت بن کر گزارہ کرتے ہیں- جس قوم نے عیش وعشرت کی عادت ڈالی اور دنیا کی لذتوں میں منہمک ہوگئی- اس کی حکومت اور سلطنت اس قوم نے چھین لی جو محنت مشقت تعصب اور تکلیف کی عادت رکھتی تھی)-

فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ- جب آنحضرت کو آرام ہوا (تکلیف جاتی رہی)-

اَرَادَاَنْ يُّرَفِّهَ عَنْه- اس کو آرام دینے کا قصد کیا-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فِي الرَّفَاهِيَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تُرْدِيْهِ بُعْدَمَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ- کبھی آدمی عیش وعشرت اور امن وچین کی حالت میں ایک ایسا کلمہ اللہ کو ناراض کرنے والا زبان سے نکالتا ہے (وہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا کہنے سے ناراض نہ ہوگا- یا اس کا غصہ مجھ پر اترے گا) وہ اس کو اتنا گرا دیتا ہے اتنی دور پھینک دیتا ہے جتنی دور آسمان سے زمین ہے-

وَطَيْرُالسَّمَاءِ عَلٰى اَرْفِهِ خَمَرِالْاَرْضِ يَقَعُ- آسمان کے پرندے زمین کی خوب سرسبز اور شاداب جھاڑوں پر گرتے ہیں (خطابی نے کہا ہے کہ ایک روایت میں اُرْفَهِ الْاَرْضِ ہے-

اُرْفَةٌ بِروْزَنِ غُرْفَةٌ- حد اور نشان کو کہتے ہیں-

باب الراء مع القاف

رَقْأً يا رُقُوْءً- خشک ہو جانا تھم جانا بلند ہونا فساد کرانا اصلاح کرنا چڑھ جانا-

اِرْقَاءٌ- روک دینا بلند کر دینا-

لَاتَسُبُّوا الْاِ بِلَ فَاِنَّ فِيْهَارَقُوْءَ الدَّمِ- اونٹوں کو برا مت کہو ان سے خون تھمتا ہے (یعنی دیت میں مقتول کے وارثوں کو دیے جاتے ہیں گویا وہ خون کو روکتے ہیں کیونکہ اگر دیت نہ دی جاتی تو قصاص لیا جاتا- یعنی خون کے بدلہ خون)-

فَبِتُّ لَيْلَتِيْ لَا يَرْقَاءُ لِيْ دَمْعٌ- میں نے رات اس طرح کاٹی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے (رات بھر برابر روتی رہی)-

فَرَقَاَ دَمُهٗ- آپ کا خون رک گیا (اس کا بہنا بند ہو گیا)-

رَقْبَةٌ یا رِقْبَةٌ یا رِقْبَانٌ یا رُقُوْبٌ یا رَقَابَةٌ یا رَقُوْبٌ انتظار کرنا چوکسی کرنا گلے میں رسی ڈالنا تاکنا-

مُرَاقَبَةٌ- نگہبانی تاک ڈر-

اِرْقَابٌ- رقبی دینا-

اِرْتِقَابٌ- چڑھنا انتظار کرنا-

رَقِيْبٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- کیونکہ اس کی نگاہ سب چیزوں پر ہے اور کوئی چیز اس کی نظر سے غائب نہیں ہو سکتی-

اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ- آنحضرت کا خیال رکھو- آپ کے اہل بیت میں (یعنی آپ کا احترام اور ادب کرو یا ان کو دیکھ کر آنحضرت کا خیال کرو- آخر ان میں آپ کا خون ملا ہوا ہے- پس جس نے اہل بیت سے دشمنی کی یا ان کی اہانت کی اس نے آنحضرت سے دشمنی کی اور آپ کی اہانت کی اس سے بڑھ کر ملعون اور مطرود کون ہوگا؟

مَامِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَآءَ رُقَبَاءَ- کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہوا جس کو سات عمدہ شخص نگہبان نہ ملے ہوں (یعنی اس

کے حوار یین اور اصحاب میں سے سات ایسے شخص ہوں گے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہیں گے' اس کی حفاظت اور نگہبانی کریں گے)-

مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالُوْا الَّذِیْ لَا يَبْقٰى لَهٗ وَلَدٌ فَقَالَ بَلِ الرَّقُوْبُ الَّذِیْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَّلَدِهٖ شَيْئًا- آنحضرت نے صحابہ کرام سے پوچھا- تم رقوب کس کو کہتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رقوب وہ شخص ہے' جس کی کوئی اولاد زندہ نہ رہے- آپ نے فرمایا نہیں (درحقیقت) رقوب وہ شخص ہے جس کی اولاد نہ مری ہو (اس نے آخرت میں پیش خیمہ ہونے کے لئے اپنی کسی اولاد کو نہ بھیجا ہو- مطلب یہ ہے کہ آخرت کے فوائد کے لحاظ سے اولاد کا مرجانا بہت فائدہ مند ہے کیونکہ ان کی موت پر صبر کرنے والے کو بڑے بڑے درجے اور مرتبے آخرت میں حاصل ہوں گے اور جو کوئی ان سے محروم رہا حقیقت میں وہ رقوب ہوا کیوں کہ اس نے کوئی اولاد اپنی آخرت میں اپنے سے پہلے نہیں بھیجی)-

اَلرُّقْبٰى لِمَنْ اُرْقِبَهَا- جو مکان رقبیٰ کے طور پر دیا جائے وہ اسی کا ہو جاتا ہے' جس کو دیا جائے-

رقبیٰ یہ ہے کہ زید عمر کو اپنا مکان دیدے یہ کہہ کر کہ اگر میں پہلے مرجاؤں تو مکان تیرا ہو گیا- اگر تو مجھ سے پہلے مرجائے تو مکان پھر میرا ہو جائے گا (اس میں فقہا کا اختلاف ہے- بعض اس کو ہبہ کہتے ہیں' بعض عاریت- رقبیٰ اس کا نام اس لئے ہوا کہ اس میں فریقین ایک دوسرے کی موت انتظار کرتے رہتے ہیں)-

كَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً- جیسے کسی نے ایک بردہ آزاد کیا- (اصل میں رقبۃ گردن کو کہتے ہیں' پھر اس کا اطلاق مجاز سارے غلام اور لونڈیوں پر کیا گیا) (اگر کوئی کہے:

اَعْتِقْ رَقَبَةً (تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ) ایک بردہ آزاد کر)-

ذَنْبُهٗ فِیْ رَقَبَتِهٖ- اس کا گناہ اس کی گردن پر ہے (یعنی اس کی ذات پر)-

وَفِی الرِّقَابِ- یعنی زکوٰۃ کا ایک مصرف یہ بھی ہے کہ مکاتب غلام اور لونڈی کے بدل کتابت میں مدد کی جائے تاکہ وہ آزاد ہو جائیں-

لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ- زمین کی گردنیں ہماری ہیں (یعنی قطعات آراضی جو بذریعہ جنگ فتح کی جائیں' مسلمانوں کی ملک ہو جاتی ہیں- ان کی قابضان اراضی کی ملکیت ان پر نہیں رہتی جو قبل از جنگ اس پر قابض تھے)-

وَالرَّكَائِبُ الْمُنَاخَةُ لَكَ رِقَابُهُنَّ وَمَا عَلَيْهِنَّ- یہ جو اونٹنیاں بٹھائی گئی ہیں وہ تیری ہیں اور ان پر جو سامان ہے وہ بھی تیرا ہے-

ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا- پھر اس نے جو اللہ کا حق خود گھوڑوں اور ان کی پشتوں میں تھا- اس کو نہیں بھولا (خود گھوڑوں کا حق یہ ہے کہ ان کی خدمت اور خبر گیری دانہ چارہ وغیرہ سے بخوبی کی اور پشتوں کا حق یہ ہوا کہ ان پر سواری اعتدال کے ساتھ کی' طاقت سے زیادہ بوجھ ان پر نہیں لادا- اگر وہ خالی جارہے ہوں تو تھکے درماندہ مسافر کو ان پر سوار کر لیا)-

فَغَارَ سَهْمُ اللّٰهِ ذِی الرَّقِيْبِ- اللہ کا حصہ جو رقیب تھا نیچے چلا گیا-

رَقِيْبٌ- جوئے کے تیسرے پانسے کو کہتے ہیں- اس میں کچھ نہ کچھ ملتا ہے-

ذِی الرَّقِيْبَةِ- خیبر کے ایک پہاڑ کا نام ہے-

يَرْقُبُ الْوَقْتَ- وقت کو تاکتا رہے-

اَنْفَقْتُهٗ فِیْ رَقَبَةٍ- میں نے اس کو گردن چھڑانے (آزاد کرانے یا قیدی کو جیل سے رہائی دلانے) میں خرچ کیا-

وَفِی الرِّقَابِ- یعنی وقف کی آمدنی بردوں میں بھی خرچ کی جائے- اس میں سے بردے خرید کر آزاد کئے جائیں-

مَنْ رَاقَبَ اللّٰهَ اَحْسَنَ عَمَلَهٗ- جو اللہ کا ڈر رکھتا ہو گا وہ نیک عمل کرے گا-

مُرَاقَبَةٌ- صوفیاء کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ آدمی تنہائی میں کسی آیت کا تصور کرے- جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ یا اللّٰهُ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ یا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ اور اسی تصور

میں تھوڑی دیر تک مستغرق رہے- یا اللہ تعالیٰ کی مخلوقات اور اس کی عجائب آیات میں غور وفکر کرے-

مِنْ صِفَاتِ اَهْلِ الدِّيْنِ قِلَّةُ الْمُرَاقَبَةِ لِلنِّسَاءِ- دین داروں کے اوصاف میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کی طرف کم دیکھے (عورتوں سے قصداً غضِ بصر کرنا چاہئے)-

وَلاَ تَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰى رِقَابِنَا-لوگوں کو ہمارے قتل پر مت ابھار-

رَقَاحَةٌ-تجارت اور سوداگری-

تَرْقِيْحٌ-مال کی درستی اور اصلاح-

تَرَقُّحٌ-کمانا' کسب کرنا-

حَتّٰى كَثُرَتْ وَارْتَقَحَتْ-یہاں تک کہ سوداگری کی وجہ سے بڑھ گئی' بہت ہو گئی (زمانہ جاہلیت میں حج کے دوران اہل عرب یوں کہا کرتے تھے کہ:

جِئْنَاكَ لِلنَّصَاحَةِ لَمْ نَاتِكَ لِلرَّقَاحَةِ-ہم تیرے پاس خالص تیرے لیے آئے ہیں-سوداگری یا روپیہ کمانے کو نہیں آئے)-

كَانَ اِذَا رَقَّحَ اِنْسَانًا-جب کسی آدمی کو شادی کے بعد مبارکباد دیتے (یہ معنی رَفَّأَ جیسے اوپر گزر چکا-)

رُقْدٌ یا رُقَادٌ یا رُقُوْدٌ-سونا یا رات کو سونا' ٹھہرا جانا' بگڑ جانا' پروا نا ہونا' غافل ہونا-

اِرْقَادٌ-سلانا' ٹھہرانا-

اِرْقِدَادٌ-جلدی کرنا-

لاَتَشْرَبْ فِىْ رَاقُوْدٍ وَّلاَ جَرَّةٍ-مٹور یا گھڑے میں پانی مت پی (یعنی اس کاسہ یا گھڑے میں جو روغن دار ہوں اس لئے کہ ایسے گھڑوں میں شراب تیار کی جاتی تھی) نہایہ میں بیان ہوا ہے کہ-

رَاقُوْدٌ-ایک لمبا مٹی کا برتن جو روغن دار ہوتا ہے (یعنی روغنی مرتبان-

رَقْدَةٌ-ایک نیند-

رُقَدَةٌ-بہت سونے والا-

مَرْقَدٌ-سونے کی جگہ (عرف میں قبر کو بھی کہتے ہیں)-

مِرْقَدِىٌّ-جلد باز-

يَرْقُوْدٌ-بہت سونے والا-

مَنْ رَقَدَ عَنْ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَلاَ رَقَدَتْ عَيْنَاهُ-جو شخص آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز نہ پڑھ کر سو جائے (خدا کرے) اس کی آنکھ نہ لگے-

رَقْرَقَةٌ-ہلکے ہلکے بہانا-

تَرَقْرُقٌ-حرکت کرنا- آنا جانا- چمکنا (اہل عرب کہتے ہیں-

تَرَقْرُقُ الشَّمْسِ-سورج ایسا چمکا جیسے گھوم رہا ہے-

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلَعُ تَرَقْرُقُ-سورج نکلتے وقت ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے گھوم رہا ہے' آتا ہے پھر جاتا ہے (یہ حرکت افق کے قریب ہونے کی وجہ سے اور بخارات کے حائل ہونے سے متخیل ہوتی ہے- جب اونچا ہو جاتا ہے تو پھر یہ حرکت محسوس نہیں ہوتی)-

رَقْرَاقٌ-ہر روشن اور چمکدار چیز-

رَقْرَاقَةٌ-نازک بدن عورت چمکدار سفید رنگ کی گویا اس کے منہ سے پانی جاری ہے-

رَقَارِقُ-رَقْرَاق کی جمع ہے-

رُقْرُقَانُ السَّرَابِ-حرکت کرتی ہوئی سراب-

مُتَرَقْرِقٌ-آمادہ و تیار-

رَقْشٌ-نقش کرنا' لکھنا' زینت دینا-

تَرْقِيْشٌ-آراستہ کرنا' بنانا' سنوارنا-

لَوْ ذَكَّرْتُكِ قَوْلاً تَعْرِفِيْنَهُ نَهَشْتِنِىْ نَهْشَ الرَّقْشَاءِ الْمُطْرِقِ- (ام المومنین ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) اگر میں تم کو ایک بات یاد دلاؤں' جس کو تم جانتی ہو تو تم مجھ کو اس سانپ کی طرح کاٹ لو- جس کی پشت پر دھاریاں اور ٹپے ہوتے ہیں اور آنکھیں جھکا کر چلتا ہے-

رَقَاشٌ-سانپ' یا دھاریدار ٹپے والا سانپ-

اَرْقَشٌ-سفید اور کالے ٹپوں والا-

رَقْصٌ-کھیلنا' ناچنا-

رَقَّاصٌ-ناچنے والا گھڑیال کا وہ چکر جو گھومتا ہی رہتا ہے-

اَشْحَانًا لَهُنَّ رَقْصٌ - ایسے ایسے رنجوں سے، جو گردش میں رہیں گے (یعنی ایک فکر جائے گی تو دوسری آئے گی)-

تَرْقِیْصٌ - نچوانا-

یَرْقُصُوْنَ وَیَلْعَبُوْنَ - ناچتے ہیں، کھیلتے ہیں-

رُقْطَةٌ - سیاہی میں سفید ٹپے یا سفیدی میں سیاہ ٹپے-

اَرْقَطُ - چت کبلا (اس کا مونث رَقْطَاءُ ہے)-

اَتَتْکُمُ الرُّقْطَاءُ وَالْمُظْلِمَةُ - تم پر ایک چت کبلے سانپ کی طرح خاص اور عام فتنہ آیا (جس نے سب کو گھیر لیا یعنی دونوں طرح کے فتنے آئے، ایک وہ جن کا اثر سانپ کی طرح خاص خاص لوگوں پر ہوا - دوسرے وہ فتنے جن میں سب لوگ مبتلا ہوئے)-

لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّرُ قُطًا کَانَتْ بِفَخِذَیْهَا - اگر چاہوں تو میں ٹپوں (داغوں) کا شمار بیان کروں جو اس عورت کی رانوں پر تھے- (یہ جملہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی گواہی میں کہا - یہ گواہی انھوں نے مغیرہ بن شعبہ پر دی تھی، ان کو عورت سے متہم کیا تھا)-

قَدِاغْفَرَّ بَطْحَاؤُهَا وَارْقَاطَّ عَوْسَجُهَا - اس کے میدان میں مغافیر بھر گیا - (ایک قسم کا گوند جو جنگلی درخت پر نمودار ہوتا ہے) اور اس کی عوسج (ایک درخت ہے) کالی سفید ہوگئی - (اہل عرب کہتے ہیں کہ

اِرْقَطَّ اور اِرْقَاطَّ جیسے اِحْمَرَّ اور اِحْمَارَّ دونوں مستعمل ہیں-)

اِذَا انْتَهَیْتَ اِلَی الرُّقْطَاءِ - جب تو رقطاء کو پہنچے (یہ ایک مقام کا نام ہے)-

رَقْعٌ - جلدی چلنا، پیوند لگانا، برائی کرنا، نشانہ پر مارنا - کنویں کی بندش کرنا، بچھا دینا-

رَقَاعَةٌ - حماقت، بیوقوفی-

تَرْقِیْعٌ - پیوند لگانا-

اِرْقَاعٌ - پیوند لگانے کا وقت آجانا-

لَقَدْ حَکَمْتَ بِحُکْمِ اللهِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ اَرْقِعَةٍ - (آنحضرت نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا، جب انھوں نے بنی قریظہ کے باب میں اپنا فیصلہ سنایا) تو نے وہی حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم دیا-

اَرْقِعَةٌ - جمع ہے رَقِیْعٌ کی بہ معنی آسمان (بعض نے کہا رَقِیْعٌ آسمان اول کو کہا کرتے تھے پھر دوسرے آسمانوں کے لئے بھی یہی لفظ استعمال کیا جانے لگا-)

یَجِیْءُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلٰی رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ - تم میں کوئی قیامت کے دن اس طرح سے آئے گا کہ اس کی گردن پر کاغذ کے پرچے اڑ رہے ہوں گے (حرکت کر رہے ہوں گے ان پرچوں پر وہ حقوق العباد لکھے ہوں گے جو دنیا میں اس کی گردن پر رہ گئے تھے - کرمانی نے کہا-

رِقَاعٌ - سے خاص کاغذ کے یا کپڑے کے پرچے مراد نہیں ہیں بلکہ ہر ایک قسم کی چیزیں (حقوق) جو اس کی گردن پر دوسروں کی تھیں، دراصل ان کو کاغذ کے پرچوں سے تعبیر کیا ہے - بعض نے کہا کپڑوں کے ٹکڑے مراد ہیں جو غنیمت کے مال میں سے اس نے چرائے تھے)-

رِقَاعٌ جمع ہے رُقْعَةٌ کی یعنی کاغذ کا ٹکڑا جس پر لکھا جاتا ہے - اسی طرح کپڑے کا ٹکڑا جس سے پیوند لگایا جائے - شطرنج کا رقعہ اس کی تختی، جس پر مہرے رکھے جاتے ہیں-

غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ - یہ غزوہ ۵ھ میں غطفانیوں سے ہوا - کہتے ہیں اس جنگ میں اکثر صحابہؓ کے پاس جوتے نہ تھے چلتے چلتے پاؤں میں چھید ہوگئے اس وجہ سے ان پر چیتھڑے لپیٹ لئے، یہی وجہ ہے کہ اس غزوہ کا نام "ذات الرقاع" مشہور گیا - بعض نے کہا ذات الرقاع ایک پہاڑ کا نام ہے - بعض نے کہا، ایک درخت کا - بعض نے کہا اس جنگ میں مسلمانوں نے اپنے جھنڈوں پر چیتھڑے لگا لئے تھے)-

اَلْمُؤْمِنُ وَاهٍ رَاقِعٌ - مسلمان (گناہ کرکے) اپنا دین کمزور کر لیتا ہے (وہ شکستہ ہو جاتا ہے) پھر (توبہ کرکے) اس میں پیوند لگاتا ہے (بار دیگر واستغفار کے ذریعہ اس کو مضبوط کرتا ہے)-

کَانَ یَلْقَمُ بِیَدٍ وَیُرَقِّعُ بِالْاُخْرٰی - معاویہؓ ایک ہاتھ سے نوالہ اٹھاتے تھے اور دوسرا ہاتھ پھیلا دیتے تھے (تاکہ جو اس میں سے گرے وہ خالی ہاتھ پر گرے، پھر اس گرے ہوئے کو

بھی منہ میں رکھ لیتے تھے)۔

مِنَ الرِّقَاعِ وَالْاَكْتَافِ - پرچوں اور شانہ کی ہڈیوں سے (عرب کے باشندے زمانہ قدیم میں، شانہ کی ہڈیوں کو جو چوڑی ہوتی ہیں، لکھنے میں استعمال کرتے تھے)۔

لَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تَرْقَعِيْهِ - کسی کپڑے کو پرانا سمجھ کر مت پھینک، یہاں تک کہ تو اس میں پیوند لگائے (جب پیوند لگا کر بھی وہ اس قابل نہ رہے کہ پہنا جائے بالکل ہی بوسیدہ ہو کر گل جائے اس وقت اس کو چھوڑ دے۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک مرتبہ خطبہ دیا اس وقت آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور آنحضرت نے بھی پیوند لگایا ہوا کپڑا پہنا ہے اور تمام اولیاء اللہ نے اور جو شخص اس کو عیب سمجھے وہ نادان اور بیوقوف ہے) (ایک روایت میں لَاتَسْتَخْلِفِيْ آیا ہے فائے موحدہ سے یعنی اس کپڑے کو بدل کر دوسرا نیا کپڑا مت پہن، جب تک اس میں پیوند لگا کر اس کو درست نہ کر لے جب وہ پیوند لگانے کے بعد بھی مستعمل ہو کر شکستہ ہو جائے، تب اس کو نا قابل استعمال قرار دے)۔

وَلَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِيْ - میں نے اپنے کرتہ میں پیوند لگایا۔

اِسْتِخَارَةُ ذَاتِ الرِّقَاعِ - کاغذ کے پرچوں پر استخارہ کرنا (جو امامیہ میں رائج ہے)۔

رَقِيْعٌ - نادان اور بے وقوف شخص کو بھی کہتے ہیں۔

رِقَّةٌ - پتلا ہونا، ناتوان ہونا محتاج ہونا، رحم کرنا، شفقت کرنا۔

رِقٌّ - غلامی۔

تَرْقِيْقٌ - پتلا کرنا، آراستہ کرنا۔

اِسْتِرْقَاقٌ - غلام بنانا۔

يُؤَدِّى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَارَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ وَبِقَدْرِ مَا اَدّٰى دِيَةَ الْحُرِّ - مکاتب جس سے بدل کتابت میں سے کچھ ادا کیا ہو کچھ باقی ہو اس کی دیت اتنے حصے میں جو ادا کیا ہے، آزاد شخص کے مثل ہوگی اور جو حصہ اس پر باقی رہا ہے اس میں غلام کی دیت ہوگی۔

رَقِيْقٌ - غلام یا لونڈی (نہایہ میں ہے کہ مکاتب کو کوئی زخم پہنچائے یا قتل کرے، تو اس کی دیت بقدر حصہ ادا شدہ کے آزاد شخص کی طرح مکاتب کے وارثوں کو دے اور حصہ غیر ادا شدہ میں غلام کی طرح اس کے مولیٰ کو پہنچائے۔ مثلاً ایک غلام سے ہزار روپے بدل کتابت کے ٹھہرے اور بازار میں اس کی قیمت سو روپے ہے، اب اس غلام نے بدل کتابت میں سے پانچ سو روپے ادا کئے، اسکے بعد ایک شخص نے اس کو مار ڈالا تو قاتل کو پانچ ہزار درہم آزاد کی نصف دیت اس کے وارثوں کو دینا ہوگی، اور پچاس روپے بابتہ نصف قیمت، اس کے مالک کو دے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے سنن میں ابن عباس سے نکالا۔ اور نخعی کا مذہب یہی ہے اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی کچھ منقول ہے۔ لیکن دوسرے سب فقہا یہ کہتے ہیں کہ مکاتب جب تک ایک روپیہ بھی اس پر باقی ہے غلام سمجھا جائے گا)۔

اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِكُمْ - (کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جس کو اس میں حصہ اور حق نہ ہو) مگر بعض ان غلاموں کو بھی حق ہے جن کے تم مالک ہو (مراد وہ تین غلام ہیں بنی غفار کے جو غزوۂ بدر میں شریک تھے، اور حضرت عمرؓ آزاد مسلمانوں کی طرح ان کو بھی ہر سال تین ہزار درہم کا وظیفہ دیا کرتے تھے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس میں سب مسلمانوں کا حق ہے، مگر بعض نے مسلمانوں کا یعنی جو غلام اور مملوک ہیں اور کبھی بعض کا لفظ کل کے محل میں بھی استعمال کیا جاتا ہے)۔

مَا اَكَلَ مُرَقَّقًا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى - آنحضرت نے میدہ کی چپاتی (پتلی باریک روٹی جس کو مانڈا بھی کہتے ہیں)۔ نہیں کھائی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے مل گئے (آپ بغیر چھنے آٹے کی روٹی وہ بھی موٹی کھاتے رہے، آپ کے زمانے میں آٹا بھی کبھی چکی میں پستا، کبھی یونہی پتھر پر ڈال کر۔ اور چھلنی نہ لگاتے، یونہی منہ سے پھونک کر موٹا موٹا بھوسا اڑا دیتے، باقی کی روٹی پکا لیتے بعض بیوقوف لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میدے اور روے کی روٹی عمدہ ہے اور بغیر چھنا آٹا کھانے کو افلاس کی نشانی اور عیب خیال کرتے ہیں۔ ارے بیوقوفو اگر تم کو کچھ بھی علم اور تجربہ ہوتا تو ہرگز یہ خیال نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے گیہوں اور جو

کے ساتھ بھوسا بیکار پیدا نہیں کیا' یہ بھوسا بھی سینکڑوں بیماریوں سے بچاتا ہے- اور آٹے کے مضر صحت اثرات کو دفع کرتا ہے-میدہ اور روۃ قابض اور ثقیل' دیر ہضم اور مسدد ہے' میدہ کھانے والے اکثر قولنج' بدہضمی اور نفخ کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں- بواسیر اور قبض کی شکایت رہنے لگتی ہے)-

مَاخُبِزَلَنَامُرَقَّقٌ- ہمارے لیے کبھی چپاتی نہیں پکائی گئی-

رُقَاقٌ- جمع ہے-یعنی پتلی چپاتیاں (مانڈے)

وَ یَخْفِضُھَا بُطْنَانُ الرِّقَاقِ- اس کو نرم اور کشادہ زمینوں کے شکم میں لے جاتے ہیں-

کَانَ فُقَھَا ءُ الْمَدِیْنَةِ یَشْتَرُوْنَ الرَّقَّ فَیَاکُلُوْنَهٗ- مدینہ کے فقہا (عام لوگ) بڑا کچھوا خریدتے' اس کو کھاتے (کیونکہ کچھوا دریائی جانور ہے- اور اللہ تعالی نے فرمایا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبُحْرِ وَطَعَامُهٗ' اکثر علماء اور اہل حدیث اسی کے قائل ہیں لیکن حنفیہ نے بلا دلیل صرف اپنی رائے سے یہ اختیار کیا ہے کہ مچھلی کے علاوہ دوسرے دریائی جانور حلال نہیں ہیں)-

اِسْتَوْ صَوْابِالْمَعْذٰی فَاِنَّہٗ' مَالُ رَقِیْقٌ- بکری کا خیال رکھو وہ بہت کمزور مال ہے (بھیڑ کی طرح وہ تکلیف اور سختی کی متحمل نہیں ہوتی)-

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ رَقِیْقٌ- ابوبکر نرم دل ضعیف آدمی ہیں (ذرا سے صدمہ میں رو دیتے ہیں)-

اَھْلُ الْیَمَنِ اَرَقُّ قُلُوْبًا- یمن کے لوگ نرم دل ہیں (نصیحت جلد قبول کر لیتے ہیں' قبول حق کی استعداد ان میں موجود ہے' بات کا اثر لیتے ہیں)-

کَبُرَتْ سِنِّیْ وَرَقَّ عَظْمِیْ- میری عمر زیادہ ہوگئی' اور میری ہڈی کمزور ہوگئی (یہ حضرت عثمانؓ یا حضرت عمرؓ نے فرمایا)-

ثُمَّ غَسَلَ مَرَاقَّهٗ' بِشِمَالِهٖ- پھر اپنے پیٹ کے نیچے کے حصوں کو بائیں ہاتھ سے دھویا-

مَرَاقٌّ- جمع ہے مرق کی- پیٹ کا وہ حصہ جہاں کی کھال نرم ہوتی ہے-

فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰی مَرَاقِّ الْبَطْنِ- دگدگی سے لے کر پیٹ کے نیچے کے حصوں تک چیر ڈالا-

اِطَّلٰی حَتّٰی اِذَا بَلَغَ الْمَرَاقَّ وَلِیَ ھُوَ ذٰلِكَ بِنَفْسِهٖ- نورہ لگایا (بال اڑانے کے لئے) جب پیٹ کے نیچے کے حصے تک پہنچا' تو خود ہی اپنے ہاتھ سے لگایا (ستر عورت کے خیال سے)-

اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ حَرُمَتْ عَلَیْهِ اِمْرَاَتُهٗ- (ایک شخص نے عامر شعبی سے پوچھا جو بڑے فقیہ تھے- اگر کسی نے اپنی ساس کا بوسہ لیا انھوں نے کہا) تو صبح کی شراب کے لئے اشارہ کرتا ہے (گویا یہ حسن طلب ہے) اس کی بیوی اس پر حرام ہوگئی-

اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ- (ایک مثل ہے اس کی ابتدا یوں ہوئی ایک شخص جا کر کہیں مہمان اترا' لوگوں نے اس کی ضیافت کی شام کو شراب پلائی جب پی کر فارغ ہوا تو کہنے لگا' اگر صبح کو بھی تم مجھ کو اسی طرح شراب پلاؤ گے تو میں راستہ کیونکر چلوں گا- اس کا مطلب حسن طلب تھا کہ یہ لوگ مجھ کو صبح کو بھی شراب پلائیں' وہ سمجھ گئے اور انھوں نے کہا اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ اس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی- اور اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص در پردہ بات کہنے کے لئے ذومعنی جملہ استعمال کرے- اوپر کے جملہ میں شعبی کا مطلب یہ تھا کہ تو بظاہر تو یہ کہتا ہے کہ اپنی خوشدامن کا بوسہ لیا اور درحقیقت تیرا مقصد یہ ہے کہ اپنی خوشدامن سے جماع کیا- حنفیہ اس مسئلہ میں شعبی کے ساتھ متفق ہیں- مگر اہل حدیث اس کے خلاف ہیں- وہ کہتے ہیں حرام کاری سے' حلال حرام نہیں ہوسکتا- مگر ان پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کیا اور اس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی' تو کیا زانی اس لڑکی سے نکاح کر سکتا- حالانکہ اہل حدیث کے اصول کے موافق اس سے نکاح جائز ہونا چاہئے- اگر یہ کہیں کہ وہ حرمت علیکم بنا تکم کی رو سے حرام ہے تو مخالف یہ کہے گا کہ حرام کاری سے جو اولاد پیدا ہو وہ ابن اور بنت نہیں ہوسکتی اور اسی وجہ سے وہ وارث نہیں ہوتی' نہ اس کا نسب زانی سے لگایا جاتا ہے-)

وَكَانَ رَحِيْمًا رَقِيْقًا - وہ رحم دل نرم مزاج تھے (بعض نے کہا رَقِیْقٌ بہ معنی ضعیف - یعنی هَيِّن لَيِّن - جدھر کوئی لیجائے ادھر چلے جائیں -)

وَتَجِیْ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا - ایک فتنہ ایسا آئے گا اس میں طرح طرح کے فسادات ہوں گے اور ایک فساد دوسرے فساد کا شوق دلائے گا (اس کو اچھا دکھلائے گا - بعض نے کہا ایسا فساد دوسرے فساد کو بے حقیقت اور بے قدر کر دے گا - کیونکہ دوسرا فساد پہلے فساد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا - بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد سے ملتا جلتا ہوگا - بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد میں دورہ کرے گا' خود جائے گا اس کو لے کر آئے گا - بعض نے کہا ایک فساد دوسرے فساد کے لئے متحرک ہوگا - ایک روایت میں فَيُرْفِقُ ہے' یعنی ایک فساد دوسرے فساد کو دھکیل دے گا) -

فَذَكَّرَنَا فَرَقَّقَنَا - آپ نے ہم کو خطاب کر کے ہمارے قلوب کو رقت سے نرم کر دیا -

فَرَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً - (حضور کے پاس علیا حضرت زینبؓ نے بہ طور فدیہ جو ہار اپنے شوہر ابو العاص کو چھڑانے کے لئے بھیجا تھا) س کو دیکھ کر سخت رقت طاری ہوئی (آپ کو حضرت خدیجہؓ کا زمانہ یاد آ گیا - کیونکہ یہ ہار زینبؓ کو ان ہی کا دیا ہوا تھا - دوسرے اپنی صاحبزادی کی غربت اور بے کسی پر سخت ملال ہوا اور آپ نے ابو العاص کو اس ہار سمیت حضرت زینبؓ کے پاس مکہ روانہ کر دیا اور یہ عہد کرا لیا کہ وہ مکہ جا کر حضرت زینبؓ کو آپ کے پاس روانہ کر دیں -)

وَبَلَغَنَا اَنَّهٗ جَاءَ رَقِيْقٌ - ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ غلام لونڈی آئے ہیں (رقیق کا اطلاق واحد اور جمع دونوں پر ہوتا ہے) -

وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ - وہ باریک کپڑے پہنے تھے (شاید وہ ریشمی ہوں گے' جن کا پہننا مردوں کو حرام ہے اور احتمال ہے کہ صرف ان کی باریکی کی وجہ سے انکار کیا ہو کیونکہ باریک کپڑے پہننا گو مردوں کو حرام نہیں ہے - مگر پرہیزگاری اور دینداری کے خلاف ہے - مردوں کا لباس موٹا اور سنگین ہونا چاہئے اور فسق کی نسبت تغلیظ اور تشدد کے طور پر ہے) -

مترجم کہتا ہے کہ ہندوستان کے اکثر مسلمانوں نے زنانہ وضع اور روش اختیار کی ہے - باریک ململ اور جالیاں پہنتے ہیں اور اپنی اس وضع پر ناز کرتے ہیں - ایک یورپین کو میں نے دیکھا وہ جب ہندوستانیوں کو ململ اور جالی اور اطلس وغیرہ پہنے دیکھتا تو کہتا یہ عجب بے وقوف قوم ہے' ہمارے ملک میں تو یہ کپڑے عورتوں کے لئے تیار کئے جاتے ہیں مگر یہاں کے مرد جو بہادری اور دلیری میں عورتوں سے کم نہیں' مردانہ کپڑے زین' ٹویٹ اور سرج وغیرہ چھوڑ کر زنانہ کپڑے بڑے فخر کے ساتھ استعمال کرتے ہیں' ضرورت ہے کہ ان کی اس بدذوقی کا شعور ان میں پیدا کیا جائے -

كِتَابُ الرِّقَاقِ - یہ ایک کتاب کا نام ہے جس میں ان حدیثوں کا بیان ہے جو دل کو نرم کرتی ہیں رقت دلاتی ہیں (دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت) -

اَرَقَّ اَرْبَعَةً - چار کو غلام رکھا -

وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ - ہم میں ضعف اور ناتوانی تھی -

كُتِبَ لَهٗ فِيْ رَقٍّ - ایک سفید کاغذ یا باریک جھلی پر اس کے لئے لکھ لیا جائے گا -

سَجَدْتُ لَكَ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا - میں نے تجھ کو پرستش اور بندگی کا سجدہ کیا (یعنی سجدۂ عبادت جو خاص ہے پروردگار کے لئے اگر پروردگار کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے سجدۂ عبادت کرے تو کافر اور مشرک ہو جائے گا - اور سجدہ تحیت گو اگلی امتوں میں بادشاہوں اور سرداروں کے لئے جائز تھا - مگر ہماری شریعت میں وہ بھی حرام ہوا) -

مَنْ رَقَّ وَجْهُهٗ رَقَّ عِلْمُهٗ - جو شخص بہت شرم کرے گا اس کا علم کم ہوگا (یعنی علم کے حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہیے جو بات معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے بلا تکلف پوچھے اور خواہ وہ عمر' دولت اور مرتبہ میں کتنا ہی فروتر کیوں نہ ہو) -

لَيْسَ فِى الرَّقِيْقِ صَدَقَةٌ - غلام لونڈیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے (خواہ وہ خدمت کے لئے ہوں یا سوداگری کے لئے - اسی طرح گھوڑوں میں خواہ سواری کے لئے ہوں یا تجارت کے

اسی طرح موتی' مونگا' جواہر اور زیورات وغیرہ مال واسباب میں یہ اہل حدیث کا مذہب ہے۔ان کے نزدیک زکوٰۃ ان ہی مالوں میں سے لی جائے گی جن میں سے آنحضرت نے زکوٰۃ لی اور وہ اونٹ' گائے' بکریاں اور سونا چاندی ہے باقی دوسرے کسی قسم کے اموال میں گو وہ سوداگری کے لئے ہوں' زکوٰۃ نہیں ہے۔لیکن اکثر فقہاء اس کے خلاف ہیں۔وہ کہتے ہیں سوداگری کے کل مالوں میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔البتہ سواری کے گھوڑے اور خدمت کے لونڈی و غلاموں اور گھر کی مایحتاج اشیاء میں زکوٰۃ ان کے نزدیک بھی نہیں ہے اور زیور میں خود ان کا بھی اختلاف ہے)۔

رَقٌّ۔ نر کچھوا۔اس کی جمع رُقُوْق ہے۔

اَتَتْهُمُ الْاَزْدُ اَرَقُّهَا قُلُوْبًا۔ازد قبیلہ کے لوگ ان کے پاس آئے ان کے دل بہت نرم تھے۔

فَرَقَّ لَهُمْ۔ان پر شفقت کی۔

وَارْزُقْنَا فِيْهِ الرِّقَّةَ وَالنِّيَّةَ الصَّادِقَةَ۔یا اللہ رمضان کے مہینے میں ہمارا دل نرم کردے (ہم اپنے گناہوں کو یاد کرکے روئیں۔تیری بارگاہ میں گڑگڑائیں) اور ہم کو سچی نیت عطا فرما جس میں کسی طرح ریب اور شک اور تردد نہ ہو)۔

رِقَّةُ۔بغداد میں ایک مقام کا نام ہے۔

تَرْقِيْقُ الْكَلَامِ۔ کلام کو آراستہ کرنا زینت دینا۔

رَقْلٌ۔ کھجور کے لمبے درخت (اس کا مفرد رَقْلَةٌ ہے) (بعض نے کہا دَقْلٌ ہم جنس ہے)۔

وَلَا يَقْطَعُ عَلَيْهِمْ رَقْلَةً۔کوئی ان کا کھجور کا لمبا درخت نہیں کاٹے۔

خَرَجَ رَجُلٌ كَاَنَّهُ الرَّقْلُ فِيْ يَدِهٖ حَرْبَةٌ۔ایک شخص (خیبر میں ایسا طویل القامت) نکلا گویا وہ کھجور کا لمبا درخت ہے' اس کے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہے۔

لَيْسَ الصَّقْرُ فِيْ رُءُوْسِ الرَّقْلِ الرَّاسِخَاتِ فِي الْوَحْلِ۔ کھجور کا شیرہ لمبے درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہوتا جو کیچڑ میں گڑے ہوئے ہیں۔

اَرْقَلَتِ النَّاقَةُ اِرْقَالًا۔اونٹنی دوڑی (ارقال ایک قسم کی دوڑ ہے جو خبب سے تیز ہے)۔

اِرْقَالٌ وَّتَبْغِيْلٌ۔دوڑنا ہے اور خچر کی چال چلنا۔

كَانَ يُرْقِلُ بِهَا اِرْقَالًا۔مرقال (جو ہاشم بن عتبہ زہری کا لقب ہے) جھنڈے کو لے کر دوڑ رہا تھا (جب حضرت علیؓ نے جنگ صفین میں جھنڈا اس کے حوالہ کیا تھا)۔

نَاقَةٌ مِرْقَالٌ۔دوڑنے والی اونٹنی۔

رَقْمٌ۔ لکھنا' بیان کرنا' نشان کرنا' لکیر کرنا' قیمت کا ہندسہ لگانا۔

تَرْقِيْمٌ۔لکھنا۔

رَقْمٌ۔آفت۔

رَقْمَةٌ۔چمن' کیاری۔

رَقْمٌ۔ہندسہ' بہت سا مال' نقش ونگار۔

وَجَدَ عَلٰى بَابِ فَاطِمَةَ سِتْرًا مُوَشًّى فَقَالَ مَا اَنَا وَالدُّنْيَا وَالرَّقْمُ۔حضرت فاطمہؓ کے دروازے پر ایک پردہ دیکھا نقشین (اس پر بیل بوٹے بنے تھے) فرمایا دنیا سے اور نقش ونگار سے کیا لگاؤ؟

كَانَ يُسَوِّيْ بَيْنَ الصُّفُوْفِ حَتّٰى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرَّقِيْمِ۔آنحضرت صفوں کو تیر کی طرح' یا کتاب کی سطروں کی طرح برابر اور سیدھا کرتے۔

رَقِيْمٌ۔بہ معنی مرقوم (یعنی مکتوب۔مراد یہ ہے کہ کاتب جس طرح سطروں کو برابر اور سیدھا لکھتا ہے' اسی طرح آپ صفوں کو برابر کرتے)۔

مَا اَدْرِيْ مَا الرَّقِيْمُ كِتَابٌ اَمْ بُنْيَانٌ (قرآن شریف میں یہ جو آیا ہے کہ اصحاب الکھف والرقیم۔اس کے بارے میں ابن عباسؓ نے کہا) میں نہیں جانتا "رقیم" کے کیا معنی ہیں' وہ کتاب ہے یا عمارت ہے (محیط میں ہے کہ "رقیم" اون کے پہاڑ یا کتے یا وادی یا گاؤں کا نام تھا یا رقیم سے وہ تختی مراد ہے' جس میں اصحاب کہف کے نام لکھے تھے اور ان کے نسب اور دین کا تذکرہ تھا اور جہاں سے وہ بھاگے تھے۔بعض نے کہا کہ ایک پتھر مراد ہے جس پر یہ باتیں لکھی تھیں)۔

سَقْفٌ سَائِرٌ وَّرَقِيْمٌ مَائِرٌ۔آسمان کیا ہے ایک چھت ہے

چلنے والا اور ایک نقشین تخت ہے گھومنے ولا (نقش ونگار اس میں ستاروں کے ہیں)۔

مَا اَنْتُمْ فِی الْاُمَمِ اِلَّا کَالرَّقْمَۃِ فِیْ ذِرَاعِ الدَّابَّۃِ-تمہارا اشارہ دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسے گوشت کا وہ ٹکڑا جو جانور کے ہاتھ میں اندر کی طرف ہوتا ہے۔(اس کا تثنیہ رَقْمَتَانِ وہ دو نشان جو جانور کے بازو میں اندر کی طرف ہوتے ہیں)۔

صَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقْمَۃً مِّنْ جَبَلٍ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کی ایک وادی کی جانب چڑھے۔

رَقْمَۃٌ-(بعض نے کہا کہ) رقمہ وہ مقام جہاں پر پہاڑ کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔

ھُوَ اِذًا کَالْاَرْقَمِ-وہ تو اس وقت اس سانپ کی طرح ہوگا جس کی پشت پر نقش ونگار ہوتے ہیں (بعض نے کہا چت کبلے سانپ کی طرح)۔

اِلَّا رَقْمًافِیْ ثَوْبٍ-مگر اس تصویر میں قباحت نہیں جو کپڑے (یا کاغذ) پر بنی ہو (یعنی صرف سطحی تصویر جو مجسم نہیں ہوتی-اس سے فوٹوگراف کی تصویروں کا جواز نکلتا ہے-) (مجمع البحار میں ہے' جمہور علماء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مراد بے جان چیزوں کی تصویر ہے جیسے درخت یا پہاڑ وغیرہ کی-میں کہتا ہوں کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ بے جان چیزوں کی تو مجسم تصویر بھی درست ہے پس رقم کی قید بے کار ہو جاتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تصویر کی ممانعت شارع علیہ السلام نے اس لئے فرمائی تھی کہ وہ بت پرستی کی طرف منجر ہوتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ابتدائی دور میں آپ نے سطحی تصویریں بھی جو کعبہ کی دیوار وغیرہ پر تھیں اتروا دیں-اب بھی جہاں بت پرستی کا ڈر ہو وہاں نہ مجسم تصویر ہونا چاہئے نہ سطحی-بلکہ سب کی ممانعت ہونی چاہئے-اسی طرح ان اگلے بزرگوں کی تصویریں' جن کو مشرک مقدس سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں' ہرگز رکھنا جائز نہیں-خواہ عکسی ہوں یا مجسم-لیکن جہاں بت پرستی کا ڈر نہ ہو مثلاً حاکم وقت بعض مجرموں کا فوٹو ان کی گرفتاری کے لئے اتارے یا کسی اور ضرورت کے تحت یا محض تفریح کی نیت سے عکسی تصویر لی جائے تو امید ہے کہ اس کے رکھنے سے گنہگار نہ ہوگا-اگرچہ احتیاط اور تقوے اسی میں ہے کہ ہر طرح کے فوٹو اور تصویروں سے اجتناب کرے-خواہ سطحی ہوں یا مجسم-البتہ اگر سطحی تصویر صرف چہرے کی ہو یا آدھے دھڑ کی تو اس کے جواز میں فقہاء نے بھی کلام نہیں کیا ہے-اور مجسم صورت کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں)۔

مَثَلُ الْاَرْقَمِ اِنْ یُّتْرَكْ یَلْقَمْ وَاِنْ یُّقْتَلْ یَنْقَمْ-اس کی مثال چت کبلے یا پھول دار سانپ کی طرح ہے اگر اس کو چھوڑ دو تو نگل جائے گا (ڈسے گا) اور اگر مار ڈالو تو بدلہ لیگا (اہل عرب ایسے سانپ کو جن سمجھتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ اگر اس کو مار ڈالیں تو دوسرا جن آ کر اس کا بدلہ لیتا ہے یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی چیز کو نہ چھوڑتے بنتا ہے نہ لیتے ہر طرح مشکل)۔

رَقْنٌ-مستعمل نہیں ہے البتہ ترقین مستعمل ہے لکھنے کے معنی میں اور مہندی یا زعفران کا خضاب کرنے اور آراستہ کرنے اور کتابت پر نقطے وغیرہ دے کر اس کو صاف کرنے کے معنی ہیں-

ثَلَاثَۃٌ لَاتَقْرَبُھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ الْمُتَرَقِّنُ بِالزَّعْفَرَانِ-تین آدمیوں کے پاس فرشتے نہیں جاتے (یعنی وہ فرشتے جو محبت سے آتے ہیں) ان میں سے ایک وہ (مرد) ہے جو زعفران ملے ہوئے ہو یا مہندی-

رُقُوْن اور رِقَان-زعفران اور مہندی-

رِقَۃٌ-چاندی یا چاندی کا سکہ (یعنی روپیہ)-

فِی الرِّقَۃِ رُبْعُ الْعُشْرِ-چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا واجب ہوگا-

عَفَوْتُ لَکُمْ عَنْ صَدَقَۃِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ-گھوڑوں اور غلام لونڈی میں میں نے زکوٰۃ معاف کی' لیکن چاندی کی زکوٰۃ دو! رِقَۃٌ اصل میں وَرِقٌ تھا-اس کا اصل مقام کتاب الواو ہے مگر محض لفظی رعایت سے ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا)۔

وَرْقٌ اور وُرْقٌ اور وِرْقٌ اور وَرَقٌ۔(محیط میں ہے کہ) یہ سب الفاظ وَرِقٌ کے مترادف ہیں۔

رَقْیٌ۔یا رِقْیٌ یا رُقْیَةٌ کے معنی منتر پڑھ کر پھونکنا اور اوپر چڑھنا۔

تَرْقِیَةٌ۔اوپر چڑھانا۔

تَرَقِّیٌ اور اِرْتِقَاءٌ۔اوپر چڑھنا۔

اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ۔اس کے لئے کوئی منتر کرو اس کو نظر لگ گئی ہے۔

مَا كُنَّا نَأْبِنُهٗ بِرُقْيَةٍ۔ہم ان کو منتر کرنے والا نہیں سمجھتے تھے(نہایہ میں ہے کہ۔

رُقْيَةٌ اور رُقًی اور رَقْیٌ اور اِسْتِرْقَاءٌ۔یہ سب الفاظ احادیث میں وارد ہیں۔اصل میں رقیہ وہ منتر ہے جو بخار اور مرگی وغیرہ کے رفع کے لئے پڑھا جاتا ہے اور بعض حدیثوں سے اس کا جواز نکلتا ہے مگر بعض میں اس کی ممانعت بھی وارد ہے۔جواز کی دلیل وہ حدیث ہے جو اوپر گزری یعنی"اس کے لئے کوئی منتر کرو اس کو نظر لگ گئی ہے"۔اور ممانعت کی حدیث حسب ذیل ہے۔

لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ۔(اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے جو بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ہیں جو) نہ منتر کرتے ہیں نہ داغ دیتے ہیں (غرضیکہ طرفین میں بہت سی احادیث وارد ہیں اور ان میں جواز اور اباحت کی صورت اس طرح نکالی ہے کہ جو منتر عربی زبان کے سوا اور کسی زبان میں ہو (جس کے معنی معروف نہ ہوں) اور اس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات اور اس کے کلام کے سوا اور کچھ الفاظ ہوں یا منتر کرنے والے کا اعتقاد اس منتر پر ایسا ہو کہ خواہ مخواہ اس سے فائدہ ہوگا وہ اس پر بھروسہ کرے " ایسا منتر مکروہ ہے اور منع ہے اسی لئے ایک حدیث میں آیا ہے مَا تَوَكَّلَ مَنِ اسْتَرْقٰی یعنی جس نے منتر کیا اس کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں رہا لیکن وہ منتر جس میں قرآن کی آیتیں ہوں یا اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات مذکور ہوں یا وہ منتر جو آنحضرت سے منقول ہے وہ مکروہ نہیں ہے اسی لئے آنحضرت نے ان صحابی سے فرمایا جنھوں نے سورۂ فاتحہ کا منتر کیا تھا اور اس پر اجرت بھی لی تھی۔مَنْ اَخَذَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ فَقَدْ اَخَذْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ۔لوگ تو جھوٹا منتر کر کے روپیہ لیتے ہیں تو نے سچا منتر کر کے لیا۔اور حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔اچھا یہ منتر مجھ کو سناؤ! انھوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں۔پہلے آپ اس لئے ڈرتے کہ کہیں اس میں کلمہ شرک نہ ہو۔اور جو منتر ایسی زبان میں ہو کہ جس کا مطلب سمجھ نہ آئے وہ بھی منع ہے اس کا استعمال جائز نہیں ہے کیونکہ شاید اس میں شرک کا مضمون ہو اب یہ جو حدیث ہے کہ)

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔یعنی منتر دو ہی باتوں کے لیے ہوتا ہے، نظر لگنے میں یا سانپ بچھو کے ڈنک میں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور آفتوں میں منتر نا جائز ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان دو آفتوں میں منتر بہت مفید ہوتا ہے، اور آنحضرت نے اپنے کئی اصحاب کو منتر کرانے کا حکم دیا اور کئی آدمیوں کی نسبت سنا کہ وہ منتر کرتے ہیں تو منع نہیں فرمایا رہی یہ حدیث کہ بہشت میں بے حساب جانے والے وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ داغ دیتے ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں تو اس سے منتر کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی بلکہ اس حدیث میں خاص الخاص بندوں کا ذکر ہے یعنی اولیاء اللہ کا، جن کو پورا بھروسہ اپنے پروردگار پر رہتا ہے وہ دوا، علاج، منتر، جھاڑ، پھونک کچھ نہیں کرتے بلکہ تکلیف اور مصیبت کو بھی رضاء محبوب خیال کر کے اس پر خوش رہتے ہیں یہ درجہ عام مسلمانوں کا نہیں ہے، نہ ہم ایسے لوگوں کا اور عوام کا دوا، علاج، منتر، جھاڑ، پھونک کرنا سب درست ہے اس کی مثال یہ ہے کہ حضرت صدیق اپنا سارا مال لے آئے اور آنحضرت کے سامنے رکھ دیا کہ اللہ کی راہ میں صرف کریں، آپ نے دریافت فرمایا کہ بال بچوں کو کس پر چھوڑا؟ حضرت صدیق نے عرض کیا، اللہ پر۔آپ نے ان کی اس قربانی اور ایثار کو نامناسب نہ سمجھا ان کا مالی تعاون قبول فرمایا۔برخلاف اس کے ایک دوسرا شخص کبوتر کے انڈے برابر سونا لایا اور کہنے لگا بس میرے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں، آپ نے وہی انڈا ایسے زور سے اس شخص کے مارا کہ اگر

اس کو لگتا تو وہ زخمی ہو جاتا آپ کا مطلب یہ تھا کہ تیرا یہ درجہ نہیں ہے کہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدے بلکہ کچھ مال بال بچوں کے لیے بھی رکھ کچھ اللہ کی راہ میں دے غرض یہ ہے کہ شریعت کے احکام اور اوامر مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں اور جن لوگوں نے مطلقا ہر طرح کے منتر سے منع کیا ہے اور جنھوں نے مطلقاً منتر کو جائز رکھا ہے دونوں فریق نے احادیث میں غور نہیں کیا اور افراط وتفریط میں پڑ گئے اور تعجب تو ان اہل حدیث پر آتا ہے جو منتر سے تو لوگوں کو منع کرتے ہیں اور پھر ذرا سی بیماری ان کو ہوتی ہے تو حکیم اور ڈاکٹر کے پاس دوڑے جاتے ہیں منتر بھی دوا کی طرح ہے جب دوا کو جائز رکھتے ہو تو اس کو بھی جائز رکھو اور اگر تم اہل توکل کے درجہ پر پہنچ گئے ہو تو نہ دوا کرو نہ دارو نہ جھاڑ نہ پھونک ہر حال میں صابر اور شاکر رہو)۔

فَرَقَيْتُ بِاُمِّ الْكِتٰبِ - میں نے سورہ فاتحہ کا منتر کیا (اس کو پڑھ کر آفت رسیدہ پر پھونکا)۔

اِنِّیْ لَاَرْقِیْ - میں منتر کرتا ہوں۔

مَايُعْطٰى فِى الرُّقْيَةِ - منتر کی اجرت میں کچھ لیا جائے' اس کا بیان۔

هُمُ الَّذِيْنَ لَايَسْتَرْقُوْنَ وَلَايَتَطَيَّرُوْنَ - وہ لوگ وہ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں نہ بدشگونی لیتے ہیں (بدفالی یہ کہ کسی کے آنے کو منحوس سمجھا جائے یا اسی طرح کی کسی دوسری صورت سے برا شگون لینا)۔

لَارُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْحُمَةٍ اَوْدَمٍ - منتر تین باتوں کے لیے ہوتا ہے' بدنظری یا ڈنک مارنے یا نکسیر پھوٹنے کیلئے۔

رُقًى - جمع ہے رقیۃ۔

كَانَ يُرْقٰى بِمَكَّةَ مِنَ الْعَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّنْزَلَ عَلَيْهِ - آنحضرت پر بدنظری کا منتر مکہ میں کیا جاتا آپ پر نزول وحی سے پہلے۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ رَقَى النَّبِيَّ ﷺ - حضرت جبرئیل نے آنحضرت پر منتر کیا - (یعنی قرآن کی آیتیں اور دعائیں پڑھ کر ایسے منتر میں کوئی قباحت نہیں اور جس نے اس کو ناجائز رکھا اس کا قول غلط ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اہل کتاب کے منتروں میں اختلاف ہے حضرت صدیق نے اس کو جائز رکھا اور امام مالک نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس خیال سے کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب میں تحریف کی ہے- میں کہتا ہوں لیکن مشرکین کے منتر بالاتفاق جائز نہیں ہیں جب اس میں شرک اور کفر کے مضامین ہوں یا ایسے الفاظ ہوں جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے-)

لَقَدْرَقِيْتُ عَلٰى ظَهْرِبَيْتٍ - میں ایک گھر کی چھت پر چڑھا-

فَرَقِىَ الْمِنْبَرَ - پھر منبر پر چڑھ گئے-

حَتّٰى رَقِىَ فَسَقَى الْكَلْبَ - اوپر چڑھ کر کتے کو پانی پلایا-

لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا - بلال اور عبداللہ ابن ام مکتوم دونوں کی اذانوں میں زیادہ فاصلہ نہ ہوتا بلکہ اتنا ہی ہوتا کہ بلال اذان دے کر اترتے اور عبداللہ ابن ام مکتوم اذان دینے کو چڑھتے (مطلب یہ ہے کہ بلال طلوع فجر سے ذرا پیشتر اذان دیدیتے تاکہ جس نے سحری نہ کھائی ہو وہ کھالے جو سورہا ہو وہ جاگے اور نماز کی تیاری کرے اور اذان کے بعد وہیں ٹھہرے رہ کر فجر کو دیکھا کرتے فجر طلوع ہوتے ہی اتر آتے اور عبداللہ ابن ام مکتوم کو جو اندھے تھے خبر دیتے کہ صبح ہوگئی- وہ اذان دینے کے مقام پر چڑھ کر اذان دیتے- اس حدیث سے فجر کے لئے دو اذانوں کا ثبوت ہوتا ہے اور حنفیہ نے اس سے انکار کیا ہے)-

فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِىْ اَعْلَاهُ - میں چڑھا یہاں تک کہ اس کی بلندی پر پہنچ گیا-

وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقُوْنَ فِيْهِ - (یہ شیطان فرشتوں کی باتیں چرانے والے ان میں بہت کچھ اپنی طرف سے بڑھاتے ہیں (ایک بات اگر کبھی سن لیتے ہیں تو اس میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر اپنے دوستوں کے کانوں میں پھونکتے ہیں)-

كُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ - میں پہاڑوں پر بڑا چڑھنے والا تھا-

اِقْرَأْ وَارْتَقِ فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ اٰخِرُاٰيَةٍ - (حافظ قرآن سے

کہا جائے گا کہ تو قرآن کی ایک ایک آیت) پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا (بہشت کی سیڑھیاں شمار میں اتنی ہی ہیں جتنی قرآن کی آیتیں) تیرا ٹھکانہ اخیر آیت پر ہے (جہاں تک تو پڑھ سکے۔ پھر جو قرآن کی ساری آیتیں پڑھ لے گا وہ بلندی اور رفعت کے انتہائی درجہ پر پہنچ جائے گا اور جس کو تھوڑا قرآن یاد ہے وہ پڑھتے پڑھتے اخیر آیت پر مقام کرے گا)۔

لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ حُمَّى۔ منتر بخار ہی کے لئے ہے (یعنی بخار کے لئے زیادہ نافع ہے یہ مطلب نہیں کہ اور بیماریوں میں منتر جائز نہیں' کیونکہ منتر ہر ایک درد اور دکھ کے لئے کرنا جائز ہے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْ ذِيْكَ۔ میں اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر ایک بیماری کے لئے جو تجھ کو ستاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ رُقْيَةً مِّنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ۔ یا اللہ مجھ کو قبر کی تاریکی دور کرنے کا منتر عطا فرما۔

رَقَى النَّبِيُّ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا۔ آنحضرت نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے لئے منتر کیا۔

رَقْي (يَرْقِي)۔ بند ہوا خون یا آنسو۔

مَا لَا يَرْقِي مِنَ الدَّمِ۔ جو خون بند نہ ہو ہمیشہ بہتا رہے۔

رُقَيَّةُ۔ آنحضرت کی صاحبزادی جو حضرت عثمان سے منسوب تھیں۔ اسی طرح حضرت ام کلثوم آپ کی دوسری صاحبزادی وہ بھی حضرت عثمانؓ سے منسوب ہوئیں اور امامیہ کا یہ قول قطعی غلط ہے کہ یہ دونوں آپ کی ربیبہ تھیں صاحبزادیاں نہ تھیں۔ تمام اہل سیر اور تواریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ دونوں صاحبزادیاں حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئی تھیں۔ مگر چونکہ امامیہ حضرت عثمان سے جلتے ہیں اس جلن سے ان دونوں صاحبزادیوں کے نسب کا بھی انکار کرنے لگے۔ معاذ اللہ۔

لَا تَسُبُّو االْاِبِلَ فَاِنَّهَا رَقُوْءُ الدَّمِ۔ اونٹ کو برا نہ کہو وہ خون کو روکتا ہے (یعنی دیت میں دیا جاتا ہے تو اس کے سبب قاتل کی جان بچتی ہے)۔

باب الراء مع الكاف

رَكْبٌ۔ گھٹنے پر مارنا یا گھٹنے سے مارنا' اونٹ کے سوار جن کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔

رَكَبٌ۔ گھٹنا بڑا ہونا۔

رُكُوْبٌ۔ سوار ہونا' مرتکب ہونا۔

تَرْكِيْبٌ۔ سواری کے لئے گھوڑا وغیرہ عاریتاً دینا' دو یا تین یا زیادہ چیزوں کو ملانا' تلے اوپر رکھنا۔

اِرْتِكَابٌ۔ کوئی کام کر بیٹھنا۔

اِذَا سَافَرْ تُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الرُّكُبَ اَسِنَّتَهَا۔ جب تم ارزانی کے موسم میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کی مہاریں دیدو (یعنی ان کو چھوڑ دو' چرنے دو۔ آہستہ آہستہ چلتے جائیں اور چرتے جائیں یہ نہیں کہ ان کی باگ کھینچ کر پکڑو' تیز چلاؤ اور ان کو چرنے نہ دو)۔

رُكُبٌ جمع ہے رِكَابٌ کی۔ یعنی سواری کے اونٹ۔ بعض نے کہا رَكُوْبٌ کی جمع ہے یہ عام ہے سواری کے ہر جانور کو شامل ہے۔

اَبْغِنِيْ نَاقَةً حَلْبَانَةً رَكْبَانَةً۔ میرے لئے ایسی اونٹنی ڈھونڈ جو دودھیل ہو اور سواری بھی دیتی ہو۔

سَيَاتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُّبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَاءُ وْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ۔ تمہارے پاس کچھ سوار آئیں گے جن کو تم برا سمجھو گے (کیونکہ وہ زکوٰۃ کی وصولی کے لئے آئیں گے اور ہر ایک آدمی کو بہ مقتضائے بشریت مال کا دینا ناگوار ہوتا ہے جب وہ تمھارے پاس آئیں تو ان کو مرحبا کہو (خوشی اور خاطر داری سے ان کے ساتھ پیش آؤ)۔

رُكَيْبٌ۔ تصغیر ہے رکب کی جو اسم جمع ہے۔ اگر رَكْبٌ راکب کی جمع ہوتی جیسا بعض نے کہا ہے تو تصغیر میں رُوَيْكِبُوْنَ آتا۔ لَا تَرْكَبُو الْبَحْرَ۔ سمندر میں مت سوار ہو (یعنی دریا کا سفر نہ کرو مگر تین ضرورتوں سے حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے)۔

لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَّا انْتَعَلَ۔ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہے گویا وہ سوار ہے (پاپیادہ نہیں کیونکہ جوتے کی وجہ سے چلنے

میں آسانی ہوتی ہے پاؤں میں کوئی چیز نہیں چبھتی)۔

بَشِّرْ رَكِيْبَ السُّعَاةِ بِقِطْعٍ مِّنْ جَهَنَّمَ مِثْلَ قُوْرِ حِسْمٰی۔ جو شخص زکوٰۃ کے تحصیلداروں کی جھوٹی شکایتیں کرے (ان پر غلط الزام لگائے کہ انھوں نے زیادہ وصول کر لیا یا ظلم کیا) اس کو دوزخ کے ایک ٹکڑے کی مبارک باد دے' جو حسمی کے پہاڑ برابر ہوگا۔ (حسمی ایک شہر کا نام ہے۔ بعض نے کہا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ظالم تحصیلداروں کا ساتھی بنے ان سے لوگوں پر ظلم کرائے ظالموں کا رفیق اور دوست ہو' تو اس کو دوزخ کی بشارت دیدو! جب ظالم کے رفیق اور دوست کی یہ سزا ہو تو خود ظالم کو کیسی سزا ملے گی؟)

لَوْ نَتَجَ رَجُلٌ مُهْرًا لَّهٗ لَمْ يَرْكَبْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔ اگر کسی شخص کا بچھڑا (گھوڑے کا بچہ) پیدا ہو تو وہ سواری کے لائق ہونے سے پیشتر قیامت آ جائے گی (اہل عرب کہتے ہیں کہ)۔

اَرْكَبَ الْمُهْرُ۔ بچھیرا اب سواری کے قابل ہو گیا۔

اِنَّمَا تَهْلِكُوْنَ اِذَا صِرْتُمْ تَمْشُوْنَ الرَّكَبَاتِ كَاَنَّكُمْ يَعَاقِيْبُ حَجَلٍ۔ تم اس وقت تباہ ہو گے جب سر اٹھائے ہوئے بے فکری سے اس طرح چلو گے جس طرح چکور چلتا ہے (چکور ایک ایسا پرندہ ہے جو جلد بازی اور گھبراہٹ اور تیزی میں مشہور ہے اس کی مادہ کو جب شکاری پکڑتا ہے تو وہ گھبرا کر ایسا تیز دوڑتا ہے کہ اپنے آپ کو اس پر گرا دیتا ہے اور مادہ کے ساتھ خود بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم میں تقلید اور باپ دادا کے رسم و رواج کی پابندی ایسا زور کرے گی کہ اندھا دھند اس کی پیروی کرو گے اور غور و فکر چھوڑ دو گے ان خس و خاشاک کی طرح' جن کو ہوا کا ہلکا سا جھونکا ... سے کہیں لا ڈالتا ہے' لوگ جو طرز زندگی اختیار کریں گے ... تم بھی اختیار کر لو گے اور قرآن و حدیث سے اصول زندگی کا اخذ کرنا چھوڑ دو گے۔)

فَاِذَا عُمَرُ قَدْ رَكِبَنِيْ۔ یکا یک کیا دیکھتا ہوں کہ عمر مجھ پر سوار ہیں (یعنی میرے پیچھے ہی آن پہنچے)۔

ثُمَّ رَكِبْتُ اَنْفَهٗ بِرُكْبَتِيْ۔ پھر میں نے گھٹنا اس کی ناک پر مارا (گھٹنے سے اس کی ناک پر ضرب لگائی)۔

اَمَا تَعْرِفُ الْاَزْدَ وَرَكْبَهَا اِتَّقِ الْاَزْدَ لَا يَاْخُذُوْكَ فَيَرْكُبُوْكَ۔ کیا تو ازد قبیلے کے لوگوں کو اور ان کے گھٹنوں کی مار نہیں جانتا ازد قبیلہ والوں سے بچا رہ ایسا نہ ہو وہ تجھ کو پکڑ لیں پھر گھٹنوں سے تجھ کو ماریں (ازد قبیلے کے لوگوں میں گھٹنے سے مارنا بہت مروج تھا)۔

اِنَّ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِيْ صُفْرَةَ دَعَا بِمُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو وَجَعَلَ يَرْكُبُهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ اَعْفِنِيْ مِنْ اُمِّ كَيْسَانَ۔ مہلب بن ابی صفرہ نے معاویہ بن عمرو کو بلایا اور گھٹنوں سے اس کو مارنے لگا۔ معاویہ نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کی بھلائی کرے مجھ کو ام کیسان سے معاف رکھو ام کیسان ازد کی لغت میں گھٹنے کی کنیت ہے)۔

ثَنِيَّةُ رَكُوْبَةَ۔ رکوبہ کی گھاٹی (وہ ایک مشہور گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان عرج کے پاس آنحضرت ادھر تشریف لے گئے تھے)۔

لَبَيْتٌ بِرُكْبَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ عَشْرَةِ اَبْيَاتٍ بِالشَّامِ۔ (حضرت عمر نے کہا) رکبہ میں ایک مکان اگر ہو تو وہ شام کے دس مکانوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے (رکبہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں' اس زمانہ میں وہ ایک صحت خیز مقام تھا اور ان دنوں شام میں طاعون پھیلا ہوا تھا)۔

اُدْخُلْ رِكَابَكَ۔ اپنی سواری کے اونٹوں میں چلا جا۔

جَعَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِيْ رُكُوْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اپنے سامنے کے سواروں میں رکھا۔

رُكُوْبٌ۔ بہ ضمہ را راکب کی جمع ... اور بہ فتحہ را بمعنی سواری کا جانور۔

وَيْلَكَ ارْكَبْهَا۔ ارے تیری خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔ (یعنی ہدی کے جانور پر جو قربانی کے لیے مکہ کو جا رہی تھی امام احمد اور اہل حدیث نے اسی حدیث کے موافق ہدی کے جانور پر سوار ہونا درست رکھا ہے۔ کیونکہ اس میں جانور کو کوئی تکلیف نہیں' سواری کے لیے جانور ہونے کے باوجود پیدل چلنا اور تکلیف اٹھانا نادانی ہے لیکن شافعیہ اور حنفیہ نے ضرورت کے

وقت اس کو جائز رکھا ہے)۔

بَابُ الْبِنَاءِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَّلَانِيْرَانٍ۔ اپنی عورت کے پاس جانا بغیر سواری اور آگ کے (یعنی نئی منکوحہ عورت سے صحبت کرنے کے لیے ایک روایت میں بِغَيْرِ رُكُوْبٍ ہے یعنی بغیر سواروں کے۔ مطلب یہ ہے کہ بغیر دھوم دھام کے چپکا تے جانا)۔

خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ ان عورتوں میں بہتر جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

كُنَّا فِيْ رَكَبَةٍ۔ ہم چند شتر سواروں میں تھے۔

رَكَبَةٌ۔ شتر سواروں کی جماعت جن کی تعداد دس یا دس سے زیادہ ہو۔

نَشْتَرِيَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ۔ بنجاروں سے مل کر (جو باہر سے غلہ کرانا وغیرہ لاتے ہیں) اناج خریدنے سے منع فرمایا (بلکہ غلہ کے تاجروں کو بستی میں آنے دیا جائے اور جب بازار کا بھاؤ ان کو معلوم ہو جائے اس وقت خرید وفروخت کرنی چاہیے۔ تاجروں کے بازار میں غلہ لے کر آنے کے بجائے گاہکوں یا دلالوں کا دیہات میں جا کر سودا کرنے میں عوام اور بنجاروں دونوں کے نقصانات کا احتمال ہے)۔

صَلُّوْا رِجَالًا وَّرُكْبَانًا۔ لوگوں نے پیدل اور سواری پر سوار رہ کر نماز پڑھی۔

وَاَرْبَعَةُ رَكَائِبَ۔ اور چار اونٹ سواری کے۔

رَكَائِبُ۔ رَكُوْبَةٌ کی جمع ہے۔

لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَّحْدَهٗ۔ اگر لوگ وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات کو تنہا سفر نہ کرتا (کیونکہ اس میں طرح طرح کے اندیشوں کے سوا دینی نقصان بھی ہے، جماعت فوت ہوتی ہے)۔

مَسْجِدُ السَّهْلَةِ فِيْهِ مَنَاخُ الرَّاكِبِ۔ سہلہ کی مسجد (جو کوفہ میں ہے) وہیں سوار کے اونٹ بٹھانے کا مقام ہے (سوار سے مراد حضرت خضر ہیں)۔

اِذَا وَضَعْتَ رِجْلَكَ فِي الرِّكَابِ جب تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھے (یعنی زین کی رکاب جس پر سوار کا پاؤں رہتا ہے)۔

اِنْ كُنْتُمْ اَثْخَنْتُمْ فِي الْقَوْمِ وَاِلَّا فَارْكَبُوْا كِتَافَهُمْ۔ اگر تم ان کو خوب قتل کر چکے (ان کا زور بالکل ٹوٹ گیا) تو خیر ورنہ ان کے کندھوں پر سوار ہو (ان کی مشکیں کسو)۔

وَكَانَ عِنْدَ رَكَائِبِهٖ يُلْقِمُهَا خَبَطًا۔ حضرت علی اپنی سواری کے اونٹوں کے پاس تھے ان کو پتے کھلا رہے تھے۔

لَيْسَ عَلٰى رَكَبِهَا شَعْرٌ۔ اس کے پیڑو پر بال نہیں ہیں۔

يَوْمُ الْمَرْكَبِ۔ بادشاہ اور حاکم کے سواری کا دن۔

رَكْحٌ۔ اعتماد کرنا، ٹیکا دینا۔

رُكُوْحٌ۔ مائل ہونا، رجوع کرنا۔

اِرْكَاحٌ۔ ٹیکا لگانا، لاچار کرنا۔

لَاشُفْعَةَ فِيْ فِنَاءٍ وَّلَاطَرِيْقٍ وَّلَارُكْحٍ۔ میدان اور راستے اور گھر کے پیچھے کی جانب جو کونا ہوتا ہے اس میں شفعہ نہیں ہے۔

رُكْحٌ۔ محیط میں ہے کہ) رکح پہاڑ اور گھر کا صحن اور پایہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَهْلُ الرُّكْحِ اَحَقُّ بِرُكْحِهِمْ۔ گھر کے کونہ والے اپنے کونہ کے زیادہ حقدار ہیں۔

مَا اُحِبُّ اَنْ اَجْعَلَ لَكَ عِلَّةً تَرْكَحُ اِلَيْهَا (حضرت عمر نے عمرو بن عاص سے کہا) میں یہ نہیں چاہتا کہ تجھ کو ایک خرخشہ میں پھنسادوں، تو اس طرف جھک جائے (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَكَحْتُ اِلَيْهِ اور اَرْكَحْتُ اور اِرْتَكَحْتُ۔ یعنی میں نے اس پر تکیہ کیا، ادھر مائل ہوا، ادھر رجوع کیا۔)

رُكُوْدٌ۔ جم جانا، ٹھہر جانا، آرام کرنا۔

نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔ (آنحضرت ﷺ نے) تھمے ہوئے پانی میں (جو بہتا نہ ہو) پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

فِيْ رُكُوْعِهَا وَ سُجُوْدِهَا وَرُكُوْدِهَا۔ نماز کے رکوع اور سجدے اور وقفہ میں (وقفہ وہ سکون جو حرکات کے درمیان

ہوتا ہے جیسے رکوع اور سجود کے درمیان سیدھا کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)۔

اَرْكُدُبِهِمْ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ - میں (چار رکعتی نماز میں) پہلی دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا ہوں (جیسے آنحضرت کا طریق تھا۔ یہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر سے کہا جب کوفہ والوں نے ان کی شکایت کی تھی کہ ان کو نماز پڑھانا بھی اچھی طرح نہیں آتا)۔

فَارْكُدُهُمْ وَاُخِفُّ - میں ان کے لیے نماز کو لمبا کرتا ہوں اور ہلکا کرتا ہوں (ایک روایت میں احذف ہے) (عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ

رَكَدَالْمَاءُ وَالرِّيْحُ - پانی تھم گیا ہوا تھم گئی۔)

رَكَدَالْمِيْزَانُ - ترازو تھم گیا (یعنی دونوں طرف وزن برابر ہوا)۔

رَكْزٌ - گاڑنا' پیدا کرنا' جمانا' پھڑکنا۔

تَرْكِيْزٌ - گاڑنا۔

اِرْكَازٌ - خزانہ یا کان ہونا۔

اِرْتِكَازٌ - پھڑکنا' جم جانا' ٹیکا لگانا۔

وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسِ - رکاز میں پانچواں حصہ لیا جائیگا۔ رکاز اہل حجاز کی اصطلاح میں ان خزانوں کو کہتے ہیں' جو زمانہ جاہلیت کے دفن شدہ ملیں اور اہل عراق اس لفظ کو کان کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اہل عرب کہتے ہیں۔

اَرْكَزَالرَّجُلُ - جب اس نے رکاز پائی ایک روایت میں فِي الرَّكَائِزِ ہے یہ جمع ہے رکیزۃ یا رکازۃ کی۔)

اِنَّ عَبْدًا وَجَدَ رِكْزَةً عَلٰى عَهْدِهٖ فَاَخَذَهَا مِنْهُ - ایک غلام نے حضرت عمر کے زمانے میں سونے کا ایک بڑا ٹکڑا پایا' آپ نے اس سے لے لیا (اور بیت المال میں داخل کر دیا)۔

هُوَرِكْزُالنَّاسِ - (ابن عباس نے قسورۃ کی تفسیر میں کہا) وہ لوگوں کی اجتماعی آواز جو آہستہ اور باریک ہو کر پہنچے۔

(بعض نے کہا "قسورہ" تیراندازوں کی جماعت)۔

يَرْكُزُ بِعُوْدٍ - آپ ایک لکڑی کو زمین میں ٹھونس رہے تھے (تا کہ جم جائے)۔

يَرْكُزُالْعَنَزَةَ - برچھی گاڑ رہے تھے۔

سُئِلَ مَاالرِّكَازُفَقَالَ اَلذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ الَّذِيْ خَلَقَهُ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ يَوْمَ خَلَقَهٗ - آنحضرت سے پوچھا گیا رکاز کیا ہے فرمایا وہ سونا اور چاندی جو اللہ نے زمین میں بنایا اس دن جس دن زمین کو پیدا کیا۔

مَرْكَزٌ - دائرہ کا بیچ کا نقطہ' وطن' اصلی ٹھکانا۔

مَرْكَزُالرَّحْلِ - زین رکھنے کا مقام۔

اَلْوَلِيْمَةُ فِي الرِّكَازِ - یعنی قدوم الرجل من مكة كذا في مجمع البحرين۔

رَكْسٌ - اونٹ کو الٹ دینا۔

رِكَاسٌ - [1] رسی سے باندھنا۔

اِرْكَاسٌ - چھاتی ابھرنا' اوندھا دینا' لوٹا دینا۔

اُتِيَ بِرَوْثٍ فَقَالَ اِنَّهٗ رِكْسٌ - آنحضرت کے پاس استنجا کے لیے لید لائی گئی (یعنی گھوڑے یا خچر یا گدھے کا گوبر) آپ نے فرمایا یہ تو پلید ہے (اہل عرب کہتے ہیں۔

رَكَسْتُ الشَّيْئَ وَاَرْكَسْتُهٗ - میں نے اس کو پھیر دیا لوٹا دیا' الٹ دیا)۔

اَللّٰهُمَّ اَرْكِسْهُمَافِي الْفِتْنَةِ رَكْسًا - یا اللہ ان کو بلا اور فتنے میں خوب لوٹا دے (اس میں پھنس جائیں نکل نہ سکیں)۔

اَلْفِتَنُ تَرْتَكِسُ بَيْنَ جَرَاثِيْمِ الْعَرَبِ - فساد عربوں کے جڑوں میں ہجوم کرے گا (ان کے رئیسوں میں پھوٹ پڑ جائے گی ایک دوسرے سے لڑتا رہے گا۔ کبھی امن چین نہ ہوگا)۔

اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ دِيْنٍ يُقَالُ لَهُمُ الرَّكُوْسِيَّةُ - تو اس دین کا (ایک فرد) جس کو رکوسیہ کہتے ہیں۔ (وہ نصاریٰ اور صابئین کے درمیان ایک دین ہے)۔

رَكَاسَةٌ اور رِكَاسَةٌ - جوری زمین میں گھسیڑ دی جائے

---

[1] رکاس وہ رسی جو اونٹ کی نکیل سے لے کر اس کے پہنچوں تک باندھ دی جاتی ہے' اس کا سر معلق رہ جاتا ہے۔ (م)

جیسے اخِیَّۃٌ ہے۔

رَکْضٌ – پاؤں ہلانا' لات مارنا' دفع کرنا' بھاگنا' دوڑنا۔

مُرَاکَضَۃٌ – گھوڑ دوڑ۔

اِرْتِکَاضٌ – حرکت کرنا – اضطراب کرنا۔

اِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ – یہ تو شیطان کی ایک لات ہے (مطلب یہ ہے کہ شیطان نے اس بیماری کی وجہ سے عورت کو نقصان پہنچانے کا موقع حاصل کرلیا – اب اس کو نماز وغیرہ میں بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے – کیونکہ استحاضہ اور حیض دونوں میں التباس ہوجاتا ہے)۔

اَلنَّفْسُ الْمُؤْمِنُ اَشَدُّ ارْتِكَاضًا عَلَى الذَّنْبِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِيْنَ يُنْذَفُ بِهٖ – ایماندار آدمی کو گناہ پر ایسی بے چینی ہوتی ہے جتنی بے چینی چڑیا کو ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ جب جال اس پر پڑ جاتا ہے (اور وہ پھنس جاتی ہے تو کس اضطراب کے ساتھ پھڑ پھڑاتی ہے ایسا ہی مومن سے اگر کوئی گناہ ہوجاتا ہے تو گھبراتا رہتا ہے روتا پیٹتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے)۔

اِنَّا لَمَّا دَفَنَّا الْوَلِيْدَ رَكَضَ فِيْ لَحْدِهٖ – جب ہم نے ولید بن عبدالملک بن مروان کو دفن کیا تو اس نے اپنی قبر میں پاؤں مارے (جیسے کوئی تڑپتا ہے – یہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا جو ولید کے چچازاد بھائی تھے اور ولید کی تجہیز و تکفین انھوں ہی نے کی تھی)۔

قَدْ خَلْتُ مِرْبَدًا فَرَكَضَتْنِيْ – میں اونٹوں کے تھان میں گیا وہاں ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ – یہاں تک کہ پاؤں مارنے لگا (جیسے مرتے وقت ہوتا ہے)۔

رَكَضَ – گھوڑے کو ایڑ لگائی تاکہ وہ جلدی چلے۔

اَرْكَضَتِ الْفَرَسَ – گھوڑی کا بچہ اس کے پیٹ میں ہلا۔

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ عَانِدٌ اَوْرَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ – یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے جو شرارت کرتی ہے یا شیطان کی لات ہے (حالانکہ آرام و تکلیف اور نفع وضرر دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے مگر بری بات کو سبب کی طرف منسوب کرتے ہیں جیسے فرمایا "وما اصابك من سيئة فمن نفسك" اور یہ محاورہ قرآن وحدیث میں بکثرت پایا جاتا ہے جیسے "وما انسانيه الا الشيطان" اور جس شخص نے سبب کی طرف نسبت دینے کو مطلقاً شرک قرار دیا ہے وہ بیوقوف ہے بات یہ ہے کہ مومن بھی کہتا ہے "ابنت الربيع البقل" اور ایک کافر نیچری بھی کہتا ہے – مگر مومن کا کہنا کفر نہیں ہے کیونکہ مومن اصل خالق اللہ تعالیٰ کو جانتا ہے اور ربیع کو سبب سمجھ کر اس کی طرف مجازاً اسناد کرتا ہے – برخلاف کافر کے وہ سبب ہی کو اصل علت قرار دیتا ہے اور مسبب الاسباب کا قائل نہیں ہوتا – اس نکتہ کو خوب سمجھ کر مستحضر رکھنا چاہئے اور مومنوں کو مجازی اسنادات کی وجہ سے کافر قرار دینے سے پرہیز کرنا چاہئے۔)

رَكْعَةٌ – ایک بار رکوع کرنا یا نماز کی ایک رکعت جس میں قیام اور رکوع اور دو سجدے ہوتے ہیں۔

رُكُوْعٌ – نماز پڑھنا' کبڑا ہوجانا۔

نَهَانِيْ عَنْ اَقْرَاءَ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْسَاجِدٌ – رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے مجھ کو منع فرمایا (کیونکہ رکوع اور سجدہ اپنے مالک کی بارگاہ میں بے انتہا عاجزی دکھانا ہے اس وقت بندے کو اپنے مالک کی ثنا اور تعریف اور اپنے مطلب کا سوال کرنا چاہئے – قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کا پڑھنا ایسی حالت میں غیر موزوں ہے)۔

رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ – پہلے حضر اور سفر دونوں حالتوں میں دو دو رکعتیں ہر نماز کی فرض ہوئی تھیں (پھر حضر میں نماز بڑھادی گئی' ظہر اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ہوگئیں اور نماز سفر اپنے حال پر رہی)۔

رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُهُمَا – دو نمازوں کو آنحضرتؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

لَا يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَّلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ – مغرب اور عشا کے درمیان آپ نفل نہیں پڑھتے تھے اور نہ عشاء کے بعد دوگانہ پڑھتے تھے۔

وَهُمْ رُكُوْعٌ – وہ لوگ اس وقت رکوع میں تھے۔

رُكُوْعٌ – رَاكِعٌ کی جمع ہے۔

رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ- آپ نے کھڑے کھڑے رکوع اور سجدہ کیا (یعنی قیام کی حالت میں رکوع اور سجدے کی طرف انتقال کیا)-

مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ- جس نے رکوع پالیا اس نے وہ رکعت پالی (مگر سورۂ فاتحہ فوت ہونے سے بڑی خیر و برکت فوت ہوئی)-

مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ- جس نے رکوع پالیا اس نے وہ رکعت پالی (احناف نے اس کے معنی یہی کیے ہیں ان کے نزدیک جس کو امام کے ساتھ رکوع مل گیا' گو سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مہلت نہ ملی' اس کو وہ رکعت مل گئی' مگر جمہور اہل حدیث کے نزدیک جب تک سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مہلت نہ ملے اس وقت تک وہ رکعت شمار میں نہیں آ سکتی- کیونکہ ان کے نزدیک سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے- وہ کہتے ہیں اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جس نے جماعت کے ساتھ ایک رکعت بھی پائی اس کو جماعت کا ثواب مل گیا- یا جس نے جمعہ کی ایک رکعت بھی امام کے ساتھ پالی اس کا جمعہ صحیح ہو گیا یا جس نے نماز کے وقت میں سے ایک رکعت کے موافق وقت پالیا مثلاً حائضہ عورت اس وقت پاک ہو گئی یا کافر مسلمان ہو گیا یا نابالغ بالغ ہو گیا تو اب وہ نماز اس کو پڑھنا لازم ہو گی- میں کہتا ہوں حنفیہ خود اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں اور پھر اس سے حجت بھی لیتے ہیں' رکوع پانے سے رکعت پانے میں اس سے حجت لیتے ہیں اور صبح کی نماز میں اگر ایک رکعت کسی نے پڑھی پر سورج نکل آیا تو اس حدیث کے موافق اس نے صبح کی نماز پالی' جیسے دوسری روایت میں تصریح کے ساتھ مذکور ہے من ادرك ركعة من الفجر فقد ادرك الفجر لیکن یہاں پر ایک ہی تاویل کر کے اور ایک خیالی ڈھکوسلا نکال کر حدیث کے خلاف حکم دیتے ہیں- الله یهدیهم ویصلح بالهم-

كَانَ رُكُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَاخَلَا الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ- آنحضرتؐ کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان قعدہ اور رکوع سے اٹھانے کے بعد قیام قریب قریب سب برابر تھے صرف قرأت کا قیام اور تشہد کا قعدہ یہ دونوں الگ رہے (یعنی یہ دونوں تو لمبے ہوتے تھے باقی چاروں ارکان اور سجدہ اور دونوں سجدوں کا درمیانی قعدہ اور رکوع کے بعد قیام یہ سب برابر سرابر ہوتے تھے جو شخص اس طرح نماز پڑھے اس کی نماز تو سنت کے موافق ہے ورنہ اکثر حنفی صاحبان تو دونوں سجدوں کے درمیان وقفہ کرنا کیا معنی سیدھی طرح بیٹھتے بھی نہیں نہ رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوتے ہیں' یہ نماز کیا ہے کھیل ہے جس سے ثواب کے عوض اور عذاب کا اندیشہ ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اور حنفی صاحبوں کو سنت کی پیروی کی توفیق دے)-

صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ- ان نمازوں کو وقت پر پڑھا اور ان کے رکوع (یعنی ارکان) اور خشوع (دل لگانا' عاجزی فروتنی) کو اچھی طرح ادا کیا-

كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ- آنحضرتؐ کی چار رکعتیں ہوئیں (یعنی خوف کی نماز میں جب آپ نے ہر گروہ کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھیں)-

وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً- خوف کی نماز ایک رکعت (یعنی امام کے ساتھ ایک رکعت' اور ایک رکعت' اکیلے- بعض نے کہا خوف میں صرف ایک رکعت نماز بھی کافی ہے جیسے سفر میں دو رکعتیں کافی ہیں-

وَمِنْهَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ- ان میں فجر کا دوگانہ بھی ہے-

فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا رَكْعَةً- میں نے کہا شاید وہ اس سورۃ سے پوری نماز پڑھیں گے (یعنی دو رکعتوں میں آدھی آدھی سورۃ پڑھیں گے)-

وَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ- چار رکوع پورے کئے- (ہر رکعت میں دو رکوع)-

رَكْعَتَيْنِ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ- دو رکعتیں تین تین رکوعوں کے ساتھ (ہر رکعت میں تین رکوع)-

فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ- ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور خشوع اور رکوع اچھی طرح کرے (سجدہ کو بیان نہیں کیا کیونکہ وہ بھی رکوع کی طرح ایک رکن ہے- بعض نے کہا خشوع

سے سجدہ مراد ہے)۔

رَکٌّ۔ایک پر ایک ڈالنا' الزام دینا' دبانا' جماع کرنا۔

رَکَالَۃٌ۔ضعف' ناتوانی' قلت علم اور عقل کی کمی۔

تَرْکِیْکٌ اور اِرْکَاکٌ۔تھوڑی بارش ہونا۔

اِنَّہٗ لَعَنَ الرَّکَاکَۃَ (آنحضرت ﷺ نے) دیوث پر لعنت کی۔

رُکَاکَۃٌ اور رُکَاکٌ۔ وہ مرد یا عورت جو ضعیف العقل اور ناتوان ہو یا وہ مرد جس کی جورو کو اس کا ڈر نہ ہو یا جس کو غیرت نہ ہو۔

اِنَّہٗ یُبْغِضُ الْوُلَاۃَ الرَّکَکَۃَ۔وہ ناتواں حاکموں کو (جن کو دشمن کے روکنے کی طاقت نہ ہو نہ رعایا کی خبر گیری کی نہ مظلوم کا انصاف کرنے کی) ناپسند کرتا ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ اَصَابَھُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ رَکٌّ مِّنْ مَطَرٍ۔ مسلمانوں پر جنگ حنین کے دن خفیف بارش ہوئی۔

رَکٌّ۔پھوہار (اس کی جمع رِکَاکٌ ہے)

رَکْلٌ۔ایک پاؤں سے مارنا' ایڑ لگانا۔

رَکْلٌ۔گندنا۔

فَرَکَلَہٗ بِرِجْلِہٖ۔اس کو لات ماری۔

اِنَّہٗ کَتَبَ اِلَی الْحَجَّاجِ لَاَرْکُلَنَّکَ رَکْلَۃً۔عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا میں تجھ کو ایک لات لگاؤں گا۔

قَضٰی فِیْ اِمْرَأَۃٍ رَکَلَھَا زَوْجُھَا۔ایک عورت کا فیصلہ کیا جس کو اس کے شوہر نے لات ماری تھی۔

تَرَکَّلَ۔پاؤں سے مارا۔

رَکْمٌ۔جمع کرنا' ایک کے اوپر ایک ڈالنا۔

حَتّٰی رَاَیْتُ رُکَامًا۔میں نے ابر کو دیکھا جو تہ بتہ تھا۔

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَّجَاءَ بِبَعْرَۃٍ حَتّٰی رَکَمُوْا فَصَارَ سَوَادً لکڑی لایا پھر مینگنی لایا تلے اوپر رکھا یہاں تک کہ کالا ہو گیا۔

رَکْنٌ۔چوہا۔

رُکْنٌ۔زبردست جزو' بڑا امیر جس سے قوت لی جائے' دولت' لشکر وغیرہ۔

رُکُوْنٌ۔مائل ہونا' جھکنا۔

رَکَانَۃٌ اور رُکُوْنَۃٌ۔وزن دار ہونا' باوقار ہونا۔

تَوْکِیْنٌ۔وزن دار یا باوقار کرنا۔

اِرْکَانٌ۔اعتماد کرنا بھروسہ کرنا۔

رَحِمَ اللّٰہُ لُوْطًا اِنَّہٗ کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ۔ اللہ تعالیٰ لوط پیغمبر پر رحم کرے وہ تو (ہمیشہ) زبردست حمائتی کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) پناہ لیا کرتے تھے (مگر اس وقت جب بدمعاشوں نے ان کو تنگ کیا تو گھبرا کر وہ زبردست کنبہ والوں کی پناہ ڈھونڈھنے لگے یہ بشریت کا مقتضا تھا۔مگر پیغمبروں کے لئے اتنا حقیر سہو ایک بڑی خطا شمار ہوتا ہے' اسی لئے فرمایا کہ اللہ ان پر رحم کرے) (بعض نے کہا حضرت لوطؑ نے مہمانوں سے یہ بطور معذرت فرمایا کہ میں اس بستی میں بے زور اور بے قوت ہوں' نہ مجھ میں خود اتنی طاقت ہے کہ ان بدمعاشوں کو رفع کر سکوں' نہ کوئی زوردار کنبہ رکھتا ہوں کہ اس کی حمایت سے تم کو بچاؤ۔لیکن حضرت لوطؑ بجز اپنے رب کے کسی اور پر مطلق بھروسا نہیں رکھتے تھے)۔

وَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ انْطِقِیْ۔اس کے ہاتھ پاؤں (اطراف وجوانب سے) کہا جائے گا بولو (کیا کیا گناہ تم سے سرزد ہوئے تھے)۔

کَانَتْ تَجْلِسُ فِیْ مِرْکَنِ اُخْتِھَا وَھِیَ مُسْتَحَاضَۃٌ۔ (حمنہ بنت جحش) اپنی بہن کے گنگال میں بیٹھتی تھیں' ان کو استحاضہ کی بیماری تھی (غیر معمولی طور پر اخراج خون رہتا)۔

دَخَلَ الشَّامَ فَاَتَاہُ اَرْکُوْنُ قَرْیَۃٍ۔حضرت عمرؓ شام کے ملک میں پہنچے ایک گاؤں کا چودھری آپ کے پاس آیا (کہنے لگا میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے)۔

لَا یَمَسُّ مِنَ الْاَرْکَانِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ طواف کے وقت کعبے کے) کسی کونے کو (یعنی چاروں کونوں اور گوشوں میں سے) ہاتھ نہیں لگاتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو (تغلیباً دونوں کو یمانیین کہہ دیا ورنہ حجر اسود عراق کا رخ ہے)۔

بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْحَجَرِ۔رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان

حِجْرٌ - بہ کسرۂ حا حطیم -

فَلَمَّا مَسَحُو االرُّكْنَ حَلُّوْا - جب انہوں نے حجراسود کو ہاتھ لگایا (یعنی طواف وسعی سے فارغ ہوئے) تو حلال ہوئے (احرام کھل گیا) -

شَدِيْدُ الْاَرْكَانِ - مضبوط بنا -

لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ - ایک کونڈے یا طشت میں بیٹھے (ایک روایت میں مرکز ہے یعنی ایک جگہ بیٹھے) -

رُكَانَةُ - ایک صحابی کا نام ہے -

رَكْوٌ - کھودنا' درست کرنا' بنانا' پیچھے کرنا' باندھنا' دوہنا' بوجھ لادنا' برائی کرنا' اقامت کرنا -

اِرْكَاءٌ - پیچھے ڈالنا' ملتوی کرنا' برائی کرنا -

اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا - ان دونوں کو پڑا رہنے دو (چھوڑ دو) یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (ایک روایت میں اَرْهِكُوْا هٰذَيْنِ ہے یعنی ان دونوں پر زور ڈالو ان کو مجبور کرو (کہ آپس میں صلح کر لیں) -

فَاَتَيْنَا عَلٰى رَكِيٍّ ذَمَّةٍ - ہم ایک کنویں پر پہنچے جس میں تھوڑا سا پانی تھا -

فَاِذَا هُوَ فِيْ رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ - دیکھا تو وہ ایک کنویں کے اندر بیٹھے ہیں ٹھنڈک کے لئے -

اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَكْوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ - جابرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک چھاگل پانی کی لے کر آئے -

رِكَاءٌ - جمع ہے رَكْوَةٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ رَكْوَةٌ چمڑے کا چھوٹا ڈول جو اکثر درویشوں کے پاس رہتا ہے -)

اِذَا كَانَ الْمَاءُ فِي الرَّكِيِّ قَدْرَكُرٍّلَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ - جب کنویں میں ایک کر پانی ہو (یعنی ساڑھے تین بالشت لمبا اسی قدر چوڑا اسی قدر گہرا) تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی (یہ امامیہ کا مذہب ہے اور شافعیہ کا مذہب بھی اسی کے قریب قریب ہے کہ جب پانی دو قلہ ہو تو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی لیکن صحیح وراجح مذہب اہل حدیث کا ہے کہ پانی تھوڑا ہو یا بہت نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے -)

باب الراء مع الميم

رَمْثٌ - سنوارنا' درست کرنا' ہاتھ پھیرنا -

رِمْثٌ - ایک جنگلی درخت جس کو اونٹ کھاتے ہیں -

رَمَثٌ - رمث کھانا -

تَرْمِيْثٌ - تھوڑا دودھ تھن میں چھوڑ دینا' بڑھانا -

اِرْمَاثٌ - ارماث اور ترمیث ہم معنی ہیں -

اِنَّانَرْكَبُ اَرْمَا ثًا لَّنَا فِي الْبَحْرِ - ہم ارماث پر سمندر میں سوار ہوتے تھے -

اَرْمَاثٌ جمع ہے رَمَثٌ کی (یعنی وہ لکڑیاں جو جوڑ کر باندھی جاتی ہیں اور ان پر سوار ہو کر سمندر میں جاتے ہیں - اس کو طَوْفٌ بھی کہتے ہیں -

سُئِلَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الْاَرْمَاثِ - رافع بن خدیجؓ سے پوچھا گیا اگر خالی زمین سونے یا چاندی کے بدل کرایہ پر دی جائے (کوئی اس میں کاشت کرے اور مالک زمین کو اس کا لگان روپے یا اشرفی دے) انہوں نے کہا اس میں کوئی برائی نہیں' ممانعت تو خلط ملط کرنے سے ہے (یعنی ایسا معاملہ کرنے سے جس کا تصفیہ اخیر میں مشکل پڑے اور فریقین میں نزاع پیدا ہو مثلاً ملک زمین یہ کہے کہ تو اس میں کاشت کر بشرطیکہ نالیوں کی پیداوار میں لوں گا یا فلاں فلاں مقام میں جو پیداوار ہو وہ میری ہے باقی تیری) -

رَمَثٌ - اس دودھ کو بھی کہتے ہیں جو تھن میں رہ جائے -

نَهَيْتُكُمْ عَنْ شُرْبِ مَا فِي الرِّمَاثِ وَالنَّقِيْرِ - میں نے تم کو بہت پرانے برتن (جس میں مدت دراز سے نبیذ بھگویا جاتا ہو) - یا چوبیں برتن میں پینے سے منع کیا تھا (کیونکہ ایسے برتن میں نبیذ جلدی نشہ دار ہو جاتا ہے اس میں تیزی جلد آ جاتی ہے - مجمع البحار میں ہے - نَقِيْرٌ کھجور کی جڑ اس کو کھود کر تونبی کی طرح بناتے ہیں' اس میں نبیذ اس لئے بھگوتے ہیں کہ جلد نشہ لائے) -

حَبْلٌ اَرْمَاثٌ - پرانی گلی ہوئی رسی -

رَمْحٌ - بھالا مارنا' لات مارنا' چمکنا -

سِمَاكٌ رَامِحٌ - ایک ستارہ ہے جس کے سامنے دوسرا ستارہ بہ طور نیزہ کے چمکتا رہتا ہے -

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرُمْحُه' - اسلامی حکومت کا بادشاہ (خلیفہ یا صدر) اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے (جیسے سایہ میں لوگ آرام پاتے ہیں' اسی طرح اس کے اقتدار نیابت میں امن اور چین سے بسر کرتے ہیں اور نیزہ اس لئے فرمایا کہ وہ مفسدوں اور ظالموں کی احکام اللہ کے ذریعہ اصلاح کرتا اور جو اصلاح قبول نہیں کرتے ان کو دفع کرتا ہے) -

رُمْحٌ - نیزہ' برچھا' بھالا -

رَمْدٌ یا رَمَادَةٌ - سردی سے ہلاک ہونا' جاڑنا' ہلاک کر ڈالنا -

رَمَدٌ - آشوب چشم -

رَمَادٌ - راکھ -

سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلٰی اُمَّتِیْ سَنَةً فَتَرْمُدُهُمْ فَاَعْطَانِیْهَا - میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی میری امت کو ایک ایسے (عام) قحط میں نہ پھنسائے' جس میں سب راکھ ہو جائیں (ہلاک ہو جائیں) پروردگار نے منظور فرمائی -

اِنَّهٗ اَخَّرَ الصَّدَقَةَ عَامَ الرَّمَادَ - حضرت عمرؓ نے قحط کے سال میں لوگوں سے زکوٰۃ نہیں لی (اس کو آئندہ سال پر موخر کر دیا - عام الرماد اس سال کو اس لئے کہا کہ لوگوں کا رنگ اس سال میں راکھ کی طرح ہو گیا تھا) -

خُذْهَا رَمَادًا رِمْدًا لَا تَذَرْمِنْ عَادٍ اَحَدًا - اس قوم کو اس طرح پکڑ کر جلا کر راکھ کر دے کسی کو عاد کی قوم میں سے باقی مت رکھ -

رَمَادٌ رِمْدٌ (مبالغہ کے لئے کہتے ہیں' جیسے لَیْلٌ اَلْیَلٌ یا یَوْمٌ اَیْوَمُ یعنی) خوب جلا کر راکھ کی بھی راکھ نکل آئے -

زَوْجِیْ عَظِیْمُ الرَّمَادِ - میرا شوہر بڑی راکھ والا ہے - (یعنی بڑا مہمان نواز ہے شب روز باورچی خانہ گرم رہتا جس کی وجہ سے راکھ کا ڈھیر لگا رہتا ہے) -

شَوٰی اَخُوْكَ حَتّٰی اِذَا نَضِجَ رَمَّدَ - تیرے بھائی نے گوشت بھونا جب وہ پک گیا تو راکھ میں ڈال دیا (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی کے ساتھ احسان کرے مگر پھر اس پر احسان جتا کر یا اس کو ستا کر اپنا احسان برباد کرے) -

مترجم کہتا ہے میری عجیب قسمت ہے میں نے جس شخص پر احسان کیا اسی نے میرے ساتھ بالآخر برائی کی بلکہ دشمن ہو گیا سوائے چند افراد کے' میں لوگوں کی طرف سے ہونے والے اس جوابی عمل کی توجیہ یہ کرتا ہوں کہا احسان کرنا تو مجھ کو آتا ہے لیکن اس احسان کو قائم رکھنا مجھ کو نہیں آتا - حقیقت یہ ہے کہ میں دروغ گوئی' منافقت اور بدعہدی کا متحمل نہیں ہوں جب کسی کی طرف سے ان باتوں کا صدور ہوتا ہے تو فوراً مجھ کو اس سے نفرت ہو جاتی ہے - حیدرآباد میں ایک صاحب جج تھے' میں نے ان کو تعلیم دی' مہینوں اپنے گھر میں ان کو مہمان رکھا - جب وہ بر سرعہدہ آئے اور طاقتور ہوئے تو انہوں نے مجھ ہی کو نکال باہر کیا - ایک دوسرے بندۂ رحمان اور تھے جن کو میں نے حقیقی بھائی کی طرح سمجھ کر تمام وکمال عدالتی انصرام ان کے حوالہ کر دیا اور ایک ادنیٰ درجہ سے ان کو اعلیٰ خدمت پر مامور کرایا - لیکن اس بھائی نے مجھ ہی پر ہاتھ صاف کیا اور میرے عہدے کے طالب بن گئے مگر اللہ تعالیٰ منتقم حقیقی ہے وہ محسن کشی کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتا ہے چنانچہ اول الذکر مہمان تو چند ہی روز میں طعمۂ فالج ہوئے اور معذور ہو کر فانی دنیا سے رخصت ہو گئے - اور آخر الذکر بھائی میرا عہدہ تو کیا' اپنے اصل عہدے سے بھی معزول کر دیئے گئے) -

وَعَلَیْهِمْ ثِیَابٌ رُمْدٌ - ان کے کپڑے راکھ کی طرح (میلے گرد آلود) ہو رہے تھے -

رَمَدُ - ایک پانی کا نام ہے جو آنحضرتؐ نے مقطعہ کے طور پر جمیل عدری کو دیا تھا -

یَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الرَّمِدِ - آدمی اس پانی سے وضو کرے جس کا رنگ راکھ سا ہو گیا ہو -

وَكَانَ رَمِداً - حضرت علیؓ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں -

وَهُوَ اَرْمَدُ - ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں (آشوب چشم

تھا)

رَمْرَمَۃٌ - بات کرنے کے لئے منہ ہلانا لیکن بات نہ کرنا -

حَبَسْتَھَا فَلَا اَطْعَمَتْھَا وَلَا اَرْسَلَتْھَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ - اس نے کیا کیا بلی کو باندھ دیا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی (یہ رَمَّتِ الشَّاۃُ اور اِرْتَمَّتْ سے نکلا ہے - یعنی بکری نے کہا) -

مَرَمَّۃٌ - لہردار جانوروں میں جیسے آدمی میں منہ -

فَاِذَا جَاءَ رَبَضَ فَلَمْ یَتَرَمْرَمْ - آنحضرتؐ کے آل کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ کہیں چلے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا آتا جاتا رہتا) جہاں آپ گھر میں تشریف لائے بس دم بخود ہو کر بیٹھ جاتا پھر حرکت نہ کرتا (سبحان اللہ جنگلی وحشی جانور بھی آپ کا ادب کرتے' دوسری روایت میں ہے کہ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا ﷺ) -

رَمْزٌ - اشارہ کرنا' بہکانا' بھرنا -

تَرَمُّزٌ - تیار ہونا' زور سے گوز لگانا -

لَہٗ فِیْھَا رَمْزَۃٌ - وہ اس میں اشارہ کرتا (ایک روایت میں زَمْرَۃٌ ہے یعنی بجاتا - یہ مِزْمَارٌ سے ہے - ایک میں رَمْرَمَۃٌ ایک میں زَمْزَمَۃٌ ہے یعنی باریک آواز نکالتا -

رَمَّازَۃ - رنڈی' فاحشہ -

رَمْسٌ - چھپانا' گاڑنا' ڈھانپنا -

اِرْتِمَاسٌ - غوطہ لگانا جیسے اِغْتِمَاسٌ ہے بعض نے کہا اِرْتِمَاسٌ یہ ہے کہ غوطہ لگا کے جلدی سے سر باہر نکال لے - اور اِغْتِمَاسٌ یہ ہے کہ دیر تک پانی میں ڈوبا رہے -

اِنَّہٗ رَامَسَ عُمَرَ بِالْجُحْفَۃِ وَھُمَا مُحْرِمَانِ - ابن عباس نے حضرت عمرؓ کے ساتھ جحفہ میں غوطہ لگایا اور دونوں احرام باندھے ہوئے تھے -

اَلصَّائِمُ یَرْتَمِسُ وَلَا یَغْتَمِسُ - روزہ دار پانی میں سر ڈبا سکتا ہے - لیکن دیر تک غوطہ نہ لگائے -

اِذَا ارْتَمَسَ الْجُنُبُ فِی الْمَاءِ اَجْزَاَہٗ - جب جنب پانی میں غوطہ لگا لے تو وہ اس کو کافی ہے (یعنی غسل ادا ہو گیا) -

اُرْمُسُوْا قَبْرِیْ رَمْسًا - میری قبر زمین دوز کر دینا' (اونٹ کے کوہان کی طرح اونچی نہ رکھنا) -

رَمْسٌ - اس مٹی کو کہتے ہیں جو قبر میں بھری جائے اور خود قبر کو بھی کہتے ہیں -

رَامِسٌ - ایک موضع کا نام ہے محارب کے ملک میں جو آنحضرتؐ نے عظیم بن حارث محاربی کو لکھ دیا تھا -

مَنْ دَانَ اللّٰہَ بِالرَّاْیِ لَمْ یَزَلْ دَھْرَہٗ فِی ارْتِمَاسٍ - جو شخص دین کی باتوں میں اپنی عقل پر چلتا رہے (پیغمبرؐ کی اطاعت نہ کرے) اس کا زمانہ ہمیشہ گمراہی کے دریا میں غوطے کھاتا ہوا گزرے گا -

لَا یَرْمُسُ الْمُحْرِمُ رَاْسَہٗ فِی الْمَاءِ - جو شخص احرام باندھے ہو وہ اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے (اہل عرب کہتے ہیں)

رَمَسْتُ عَلَیْہِ الْخَبَرَ - میں نے اس کی خبر پوشیدہ رکھی -

رَمْشٌ - انگلیوں کے پوروں سے پکڑنا -

رَمْصٌ - نقصان کی تلافی کرنا' صلح کرانا' بیٹ کرنا' جننا کمانا -

رَمَصٌ - آنکھوں سے سفید چیپڑ نکلنا -

کَانَ الصِّبْیَانُ یُصْبِحُوْنَ غُمْصًا رُمْصًا وَیُصْبِحُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَقِیْلًا دَھِیْنًا - دوسرے بچے جب صبح کو اٹھتے تھے تو آنکھوں میں چیپڑ بھرے ہوئے اور آنحضرتؐ کمسنی میں صبح کو پاک چشم تیل لگے ہوئے اٹھتے تھے (یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی خبر گیری ہوئی تھی' فرشتے آپ کی آنکھیں میل کچیل سے پاک صاف کرتے' بالوں میں تیل ڈال کر درست کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں:

غَمِصَتِ الْعَیْنُ یا رَمِصَتِ الْعَیْنُ - آنکھ چیپڑ آلود ہو گئی -)

رَمْصٌ - گیلا چیپڑ -

غَمْصٌ - سوکھا چیپڑ -

اَغْمَصُ اور اَرْمَصُ - جس کی آنکھ میں چیپڑ ہو - ان کی جمع غُمْصٌ اور رُمْصٌ آتی ہے -

فَلَمْ تَکْتَحِلْ حَتّٰی کَادَتْ عَیْنَا ھَا تَرْمَصَانِ - انہوں نے سرمہ نہیں لگایا' یہاں تک کہ ان کی دونوں آنکھیں چیپڑ آلود ہونے کو تھیں (ایک روایت میں تَرْمَضَانِ ہے یعنی جلنے کو

تھیں)-

اِشْتَكَتْ عَيْنُهَا حَتّٰى كَادَتْ تَرْمَصُ - ان کی آنکھ دکھنے لگی یہاں تک کہ چیپڑ آلود ہونے کو تھی (ایک روایت میں تَرْمَضُ بے ضاد معجمہ سے یعنی جلنے کی قریب ہوگئی)-

رَمْضٌ - دو پتھروں میں رکھ کر کوٹنا' گرمی میں چرانا-

رَمَضٌ - سخت گرم ہونا' سخت گرمی میں چرنا یہاں تک کہ کلیجہ میں زخم آ جانا-

تَرْمِيْضٌ - سخت گرمی میں چرانا (جیسے کہ)

اِرْمَاضٌ - درد پہنچانا' جلانا-

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ - اوابین کی نماز اس وقت ہے جب اونٹ کے بچے دھوپ کی گرمی سے چرنا چھوڑ کر بیٹھ جائیں (ان کے پاؤں اس درجہ جلنے لگیں کہ چرنا چھوڑ دیں' یہ وقت چاشت کی نماز کا ہے جب دھوپ کی شدت ہوتی ہے)-

عَلَيْكَ الظَّلَفَ مِنَ الْاَرْضِ لَا تُرَمِّضْهَا - تو اپنے جانورں کو علیظ اور موٹی زمین میں لے جا (جہاں گرمی' سردی کا اثر کم ہوتا ہے) ان کو جلتی گرم زمین میں مت چرا-

فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ مِنْ شِدَّةِ الرَّمَضِ - وہ سایہ ڈھونڈ ھنے لگے سخت گرمی کی وجہ سے (اسی سے ''رمضان'' ماخوذ ہے' کیونکہ جب مہینوں کے نام قدیم عربوں کی زبان سے نقل کئے گئے' اس وقت جو مہینہ جس موسم میں پڑا اس کا اسی مناسبت سے ویسا ہی نام تجویز کیا- اتفاق سے رمضان کا مہینہ سخت گرمی کے زمانہ میں آیا تو اس کا نام رمضان رکھ دیا' کذافی النہایہ- محیط میں ہے کہ یہ رَمِضَ الصَّائِمُ سے نکلا ہے' یعنی روزہ دار کے پیٹ کی حرارت سخت ہوگئی یا اس لئے کہ رمضان کا مہینہ گناہوں کو جلا دیتا ہے- بعض نے کہا' رمضان اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے مگر یہ قول ضعیف ہے اور اس کے قائلوں نے اس طرح پر کہنا مکروہ جانا ہے کہ ''رمضان آیا'' بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس طرح کہنا چاہئے کہ ''رمضان کا مہینہ آیا'' امام بخاری نے دونوں طرح کہنے کا جواز ثابت کیا ہے)-

اِذَا مَدَحْتَ الرَّجُلَ فِيْ وَجْهِهٖ فَكَاَنَّمَا اَمْرَرْتَ عَلٰى حَلْقِهٖ مُوْسٰى رَمِيْضًا - جب تو منہ پر کسی کی تعریف کرے (خوشامد) تو گویا تو نے اس کے حلق پر تیز استرہ چلایا-

حَرُّ الرَّمْضَاءِ - جلتی زمین یا جلتی ریت کی گرمی-

هُوَ يَتَرَمَّضُ الظِّبَاءَ - وہ ٹھیک دوپہر میں گرمی کے وقت ہرنوں کو پکڑتا ہے- یا ہرنوں کو جلتی ریت میں ہنکا لیجاتا ہے جب وہ گرمی کی وجہ سے پڑ جاتی ہیں تو ان کا شکار کر لیتا ہے-

فَدَفَعَ اِرْتِمَاضَ نَفْسِهٖ - اس نے اپنے دل کی جلن نکالی-

رَمْعٌ - جلدی بھاگنا-

رَمَعَانٌ - غرور یا غصے سے ناک کا لرزنا' اشارہ کرنا' جھاڑنا جننا' بھننا-

رُمَاعٌ - پیٹھ کا درد یا عورت کے چہرے کی زردی ایک بیماری کی وجہ سے-

اِسْتَبَّ عِنْدَهٗ رَجُلَانِ فَغَضِبَ اَحَدُهُمَا حَتّٰى خُيِّلَ اِلٰى مَنْ رَاٰهُ اَنَّ اَنْفَهٗ يَتَرَمَّعُ - آنحضرتؐ کے سامنے دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی' ایک کو ایسا غصہ آیا کہ دیکھنے والے کو یہ خیال ہوتا تھا کہ اس کی ناک حرکت کر رہی ہے (ایک روایت میں يَتَمَزَّعُ ہے یعنی اس کی ناک پھٹ جاتی ہے' اس قدر غصے سے پھول جاتی ہے)-

رِمَعٌ - ایک موضع کا نام ہے بلا دعکہ میں' جو یمن میں ہیں-

اَوَّلُ مَنْ رَدَّ شَهَادَةَ الْمَمْلُوْكِ رَمَعٌ وَاَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ رَمَعٌ - سب سے پہلے غلام کی گواہی رمع نے رد کی' اسی طرح فرائض میں عول بھی اسی نے کیا (رمع شاید کسی کا نام ہے' بعض نے کہا یہ کلمہ مقلوب ہے)-

رَمْقٌ - دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا' دیر تک دیکھتے رہنا (جیسے تَرْمِيْقٌ ہے- تَرْمِيْقٌ کے معنی کلام کو خلط ملط کرنا بھی آیا ہے' جیسے تَلْفِيْقٌ ہے)-

مُرَامَقَةٌ - انتظار کرنا' قطعی فیصلہ نہ کرنا-

مَالَمْ تُضْمِرُوا الرِّمَاقَ - جب تک تم نفاق اور بغض دل میں نہ رکھو گے (اہل عرب کہتے ہیں:

رَامَقَهٗ رِمَاقًا - اس کی طرف دشمنی سے دیکھا-

رَمَقٌ۔تھوڑی سی جان جو مرنے کے قریب رہ جاتی ہے یعنی آخری سانس۔

اَتَیْتُ اَبَا جَهْلٍ وَّبِهٖ رَمَقٌ۔ میں ابوجہل کے قریب آیا' اس میں ذرا سی جان باقی تھی (یعنی جنگ بدر میں زخمی ہو کر سسک رہا تھا)۔

اُرْمُقْ فَدْفَدَهَا۔ اس کا ٹیکرہ دیکھتا رہ (برابر نگاہ اس پر رکھ)

لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ میں تو آنحضرت کی نماز کو تاکتا رہوں گا (یعنی پوری توجہ سے نگاہ رکھوں گا تاکہ میں سنت کے مطابق اپنی نماز قائم کر سکوں)۔

لِكُلِّ ذِیْ رَمَقٍ قُوَّةٌ۔ جس میں ذرا سی بھی جان ہے اس میں کچھ نہ کچھ طاقت ہے (اور کچھ نہیں ہو سکتا تو تڑپتا ہی ہے کاٹ ہی کھاتا ہے)۔

يَاْكُلُ الْمُضْطَرُّ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يَسُدُّبِهِ الرَّمَقَ۔ جو بھوک سے بیقرار ہو وہ اتنا مردار کھا سکتا ہے جس سے جان بچی رہے (مطلب یہ ہے کہ بقدر ضرورت کھا سکتا ہے۔ امام شافعی اور امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے' امام مالکؒ اور احمدؒ اور شافعیؒ سے یہی ایک روایت ہے کہ شکم سیر ہو کر کھا سکتا ہے)۔

عَيْشٌ رَمِقٌ۔ ایسی زندگی جس سے جان قائم رہے۔

مُرَامِقٌ۔ وہ شخص جس کے دل میں تیری محبت کم ہو گئی ہو۔

رَمَكَةٌ۔ ترکی مادہ گھوڑی (جس کو بقائے نسل کے لئے رکھیں۔ اس کی جمع رَمَكٌ اور رِمَاكٌ اور رَمَكَاتٌ اور اَرْمَاكٌ آئی ہے)۔

وَاَنَا عَلٰی جَمَلٍ اَرْمَكَ۔ میں ایک راکھی اونٹ پر سوار تھا (یعنی وہ اونٹ خاکی رنگ کا تھا)۔

اَرْمَكَ اِرْمِكَاكًا۔ راکھ کا سا رنگ ہوا۔

رُمُوْكٌ۔ اقامت کرنا۔

اِسْمُ الْاَرْضِ الْعُلْيَاءِ الرَّمْكَاءُ۔ اوپر والی زمین کا نام رَمْكَاء ہے (یہ تانیث ہے اَرْمَكَ کی)۔

رَامَكٌ۔ ایک کالی چیز جو مشک میں ملائی جاتی ہے۔

سَاَلْتُهٗ' عَنِ الْحَمِيْرِ تُنْزِيْهَا عَلَی الرَّمَكِ۔ میں نے پوچھا اگر گدھے ترکی گھوڑیوں پر چڑھائے جائیں (خچر نکالنے کے لئے) تو اس میں کوئی قباحت تو نہیں؟ فرمایا نہیں)۔

يَرْمُوْكَ۔ ملک شام میں ایک مقام کا نام ہے جہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ ہوئی تھی۔

رَمْلٌ۔ ریت ملانا' خون لتھیڑنا' آراستہ کرنا۔

رَمَلٌ یا رَمَلَانٌ یا مَرْمَلٌ۔ دوڑنا۔

وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِيْنَ۔ لوگ اس وقت بے توشہ تھے (کھانے کے محتاج۔ یہ اِرْمَالٌ سے ہے یعنی توشہ ختم ہو جانا' نان شبینہ کو محتاج ہونا' گویا ایسا شخص ریت میں مل گیا جیسے فقیر کو تَرِبٌ کہتے ہیں۔ یعنی مٹی میں ملا ہوا)۔

كَانُوْا فِیْ سَرِيَّةٍ وَّاَرْمَلُوْا مِنَ الزَّادِ۔ وہ لوگ فوج کی ایک ٹکڑی میں تھے اور توشہ ان کا ختم ہو گیا تھا۔

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ فَاَرْمَلْنَا۔ ہم ایک لڑائی میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے' ہمارا توشہ ختم ہو گیا۔

دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰی رُمَالِ سَرِيْرٍ۔ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ) میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا' آپ ننگی چارپائی پر (جو کھجور کے پتوں اور شاخوں سے بنی ہوئی تھی) بیٹھے تھے (ایک روایت میں رُمَالُ حَصِيْرٍ ہے یعنی برہنہ بوریے پر) (اہل عرب کہتے ہیں: رَمَلَ الْحَصِيْرَ اور اَرْمَلَه' اور رَمَّلَه'۔ یعنی بوریا بنا' بعض نے کہا رُمَالٌ جمع ہے رَمْلٌ کی بمعنی مَرْمُوْلٌ جیسے خَلْقٌ بمعنی مَخْلُوْقٌ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم مبارک اور چارپائی کے درمیان دوسرا کوئی فرش نہ تھا)۔

مُتَّكِئٌ عَلٰی رَمْلِ حَصِيْرٍ یا رُمَالِ حَصِيْرٍ۔ یعنی ننگے بوریے پر ٹیک لگائے تھے۔

مُفْضِيًا اِلٰی رُمَالِهٖ۔ برہنہ بوریے پر لیٹے تھے۔

سَرِيْرٌ مُرْمَلٌ وَّعَلَيْهِ فِرَاشٌ۔ ایک چارپائی پر جو کھجور کی رسیوں سے بنی ہوئی تھی اور اس پر کوئی بچھونا تھا تو یہاں مائی نافیہ راوی کے سہو سے گر گیا ہے یوں صحیح ہے مَا عَلَيْهِ فِرَاشٌ)۔

وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيْرِ۔ چارپائی کی رسیوں کا نشان

آپ کی پشت مبارک پر پڑ گیا تھا (کیونکہ آپ ننگی چارپائی پر لیٹے تھے کہ اس پر کوئی بچھونا تھا)۔

رَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا - آپ طواف کے تین پھیروں میں دوڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے چلے' باقی چار پھیروں میں معمولی چال سے چلے۔

فِيْمَ الرَّمَلَانُ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ اَطَّاَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ - اب دوڑ کر کندھے کھول کر (جیسے پہلوان لوگ چلتے ہیں) چلنے کی کیا ضرورت ہے اللہ تعالیٰ نے تو اسلام کو جما دیا (اب کافروں کو ڈرانے اور ان پر اپنا رعب جمانے کی ضرورت نہ رہی)

رَمَلَانٌ مصدر ہے بمعنی رَمَلٌ - بعض نے کہا رَمَلَانٌ تثنیہ ہے رَمَلٌ کا اور مراد رمل طواف کی اور سعی صفا و مروہ کی ہے' دونوں کو تغلیباً رملان کہہ دیا - جیسے شَمْسَان اور قَمَرَانِ اور یہ قول صحیح نہیں ہے' کیونکہ طواف کی رمل کا آنحضرتؐ نے نیا حکم عمرۂ قضا میں دیا تھا جب کہ مشرکین پروپیگنڈہ کر رہے تھے کہ مسلمان مہاجرین کو مدینہ کے بخار نے ناتوان کر دیا ہے اور صفا و مروہ کی سعی تو قدیم زمانہ حضرت ہاجرہ کے عہد سے جاری تھی)

(نہایہ میں ہے:
رَمَلٌ - کندھے ہلا کر چلنا نہ کہ دوڑ کر - اور سعی دوڑنا' نووی نے کہا رمل چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی چلنا)۔

تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ - ریت میں ہوتی ہیں۔

اَنْ يُّرَمَّلَ اللَّحْمُ بِالتُّرَابِ - (ہانڈیاں اوندھا دیجائیں) اور گوشت ریتی میں ملا دیا جائے (تا کہ کھانے کے لائق نہ رہے)۔

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ!

(یعنی) سفید رنگ جن کے منہ کے وسیلہ سے پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کے پشت پناہ' بیواؤں کے بچانے والے (ان کو پالنے والے ان کی خبر گیری کرنے والے) (یہ ابو طالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو انہوں نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا تھا)۔

اَرْمَلٌ - وہ مرد جس کی بیوی مرگئی ہو۔

اَرْمَلَةٌ - وہ عورت جس کا شوہر مرگیا ہو (اس کی جمع اَرَامِلُ ہے)۔

اَرْمَلٌ - محتاج اور مسکین کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الرَّمَلِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ - اگر کسی شخص نے صفا و مروہ کے درمیان (یا طواف میں) رمل چھوڑ دی (یعنی دوڑ کر کندھے ہلاتا ہوا نہ چلا بلکہ معمولی چال سے چلا) تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے (کیونکہ رمل اور اضطباع دونوں مستحب ہیں کچھ واجب نہیں ہیں)۔

يُرْمِلُوْنَ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ شُعْثًا غُبْرًا - اپنے پاؤں پر دوڑ رہے ہوں گے پریشان حال خاک آلودہ۔

تُرِيْدُ اَنْ تُرْمِلَنِيْ مِنْ زَوْجِيْ - آپ یہ چاہتے ہیں کہ مجھ کو رانڈ بنا دیں۔

وَبَرِيَّتُكَ الْمُرْمِلَةُ - اور تیری محتاج خلقت۔

اَحْرَمَ مُوْسٰى مِنْ رَمْلَةِ مِصْرَ - حضرت موسیٰؑ نے رملہ سے احرام باندھا (رملہ ایک مقام ہے مصر کے رستے میں)

(اہل عرب کہتے ہیں:
رَمَّلَهٗ بِالدَّمِ فَتَرَمَّلَ - اس کو خون میں لتھڑوا وہ لتھڑ گیا۔

رَمٌّ - درست کرنا مرمت کرنا' کھالینا' گلجانا (جیسے رِمَّةٌ اور رَمِيْمٌ ہے)۔

تَرْمِيْمٌ - مرمت کرنا۔

اِرْمَامٌ - گلجانا۔

كَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ - ہماری درود آپ پر کس طرح پیش کی جائے گی' آپ تو (مٹی میں) گل گئے ہوں گے (محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے اَرَمْتَ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اَرَمَّتْ ہونا چاہئے' تائے تانیث سے یعنی ہڈیاں گل گئی ہوں گی' یا رممت یعنی آپ گل گئے ہوں گے - بعض نے کہا کہ'' اَرَمْتَ صحیح ہے - اصل میں اَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا جیسے اَحْسَسْتَ کا ایک سین حذف کر کے اَحَسْتَ کہتے ہیں۔'' مگر بعض کا کہنا ہے کہ'' اَرَمَّتْ صحیح ہے' بہ تشدید تا - ایک میم کو تا میں ادغام دے دیا''۔ مگر یہ قول غلط ہے کیونکہ میم کا ادغام تا میں نہیں ہوتا)۔

نَهٰى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالرَّوْثِ وَالرِّمَةِ- آپ نے لید اور گلی ہوئی ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا:

قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا- اس سے پہلے کہ تمام کی طرح (تمام ایک بھاجی ہے) ناتوان اور ضعیف ہو جائے پھر گل کر اور ریزہ ریزہ ہو جائے-

اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِكَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ- تم میں کس نے یہ بات کہی تھی؟ یہ سن کر لوگ خاموش ہو رہے (ایک روایت میں فَاَزَمَ الْقَوْمُ ہے زائے معجمہ سے یعنی جواب دینے سے باز رہے)-

فَلَمَّا سَمِعُوْا بِذٰلِكَ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا- جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہو گئے ڈر گئے-

وَاَسْبَابُهَا رِمَامٌ- دنیا کے سامان سب گلے سڑے ہیں- یہ جمع ہے رُمَّةٌ کی یعنی رسی کا ٹکڑا جو گل گیا ہو-

اِنْ جَاءَ بِاَرْبَعَةٍ يَّشْهَدُوْنَ وَاِلَّا دُفِعَ اِلَيْهِ بِرُمَّتِهٖ- اگر چار گواہ لایا تو بہتر ورنہ اپنی رسی سمیت اس کے حوالہ کر دیا جائے گا-

رُمَّةٌ- وہ رسی جس سے قاتل یا قیدی باندھے جاتے ہیں- (اہل عرب کہتے ہیں:

اَخَذْتُ الشَّيْءَ بِرُمَّتِهٖ- میں نے اس چیز کو پورا پکڑ لیا)-

رُمٌّ- ایک کنواں ہے مکہ میں جس کو مرہ بن کعب نے کھدوایا تھا-

فَلْيَنْظُرْ اِلٰى شِسْعِهٖ وَرَمِّ مَادَثَرَ مِنْ سِلَاحِهٖ- اپنی جوتی کے تسمہ کو دیکھے اور ہتھیار کو جو خراب ہو اس کو درست کرے-

عَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ تم گائے کا دودھ پیا کرو وہ ہر ایک درخت میں سے کھاتی ہے (تو اس کے دودھ سے بہت سی بیماریوں کو فائدہ ہوتا ہے اس لئے کہ مختلف نباتات سے یہ دودھ بنتا ہے جس طرح شہد مختلف بوٹیوں اور پھولوں سے بنتا ہے)-

حَمَلْتُ عَلٰى رَمٍّ مِنَ الْاَكْرَادِ- میں نے کردوں کے ایک گروہ پر حملہ کیا (اہل عرب کہتے ہیں:

جَاءَ بِالطِّمِّ وَالرِّمِّ- تری اور خشکی کی یا تر اور خشک سب چیزیں لے کر آیا یا پانی اور مٹی دونوں لے کر آیا)-

كُنَّا ذَوِي[1] ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ- ہم نے تو اس کو پالا پوسا بڑا کیا اہل عرب کہتے ہیں:

مَالَهٗ ثُمٌّ وَّلَا رُمٌّ- اس کے پاس نہ گھر کا سامان ہے نہ ہونٹوں سے کھاتی ہے (ایک روایت میں تَرَمْرِمُ)

لَا يَكُوْنَ وَالْعَاقِلُ ظَاعِنًا اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ تَزَوُّدٍ لِمَعَاشٍ اَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ اَوْلَذَّةٍ فِيْ غَيْرِ مُحَرَّمٍ- عقلمند آدمی جب سفر کرے گا تو تین باتوں کے لئے یا تو روٹی پیدا کرنے کے لئے یا اپنی معاش کی درستی کے لئے یا وہ لذت حاصل کرنے کے لئے جو حرام نہیں ہے-

اَلْقَاتِلُ نَفْسًا خَطَاءً يُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ- جو شخص چوک کر کسی کو مار ڈالے وہ اپنے گلے کی رسی سمیت مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دیا جائے گا-

رَمَّانٌ- انار-

اَرْمَنٌ- ایک قوم ہے-

اِرْمِيْنِيَّةٌ- اون کا ملک-

مَرْمَنَةٌ- جہاں انار بہت ہوں-

يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ- وہ دونوں بچے اس کی کمر (پشت) کے نیچے سے دو اناروں سے کھیل رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کے سرین بہت ابھرے ہوئے پر گوشت تھے جب وہ چت سوتی تو کمر کے نیچے اتنی کشادہ جگہ رہتی کہ انار اس کے نیچے سے نکل جاتا اس کے دو بچے دونوں جانب بیٹھے اناروں سے کھیل رہے تھے ایک بچہ اپنا انار دوسرے کی طرف کمر کے نیچے سے پھینکتا تو پھر دوسرا بچہ بھی اس کے جواب میں وہی عمل کرتا- اہل عرب ہمیشہ ان عورتوں کو پسند

---

[1] یہ عبدالمطلب کی والدہ نے کہا جو بنی نجار میں سے تھیں جب مطلب ان کے چچا نے ان کو چھین لیا-

کرتے ہیں جو توانا اور تندرست ہوں' سینہ خوب ابھرا ہوا اور پستانیں بڑی ہوں اور کولھے پر گوشت ہوں)۔

رَمَةٌ - سخت گرم ہونا' جوز ہندی۔

رَمْهَزَةٌ - دنیا۔

اَنَا مِنْ رَامْهُرْمُوْزِ - (حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا) میں رام ہرمز کا رہنے والا ہوں (وہ ایک شہر ہے ایران میں)۔

رَمْیٌ - گرانا' پھینکنا' ڈال دینا' بڑھ جانا' مصیبت لانا۔

مُرَامَاۃٌ - ایک دوسرے کی طرف تیر مارنا یا پھینکنا۔

اِرْمَاءٌ - بڑھ جانا' ڈال دینا۔

تَرَامِیْ - ایک دوسرے کو تیر یا پتھر وغیرہ سے مارنا' دیر ہونا (جیسے تَرَاخِیْ ہے)۔

رِمِّیًا - ایک دوسرے کو تیر مارنا یا پتھر وغیرہ۔

یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنَ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ - دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے (نکل جائیں گے) جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے۔

رَمِیَّۃٌ - وہ جانور جس کو تیر مار کر شکار کریں (مطلب یہ ہے کہ دین کا اثر ان میں ذرا بھی نہ ہوگا - جیسے تیر جوزور سے مارا جائے تو جانور کے جسم سے پار نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا)۔

خَرَجْتُ اَرْتَمِیْ بِاَسْھُمِیْ - میں نکلا تیر چلاتا ہوا (ایک روایت میں اَتَرَامٰی ہے معنیٰ وہی ہیں - بعض نے کہا اَرْتَمِیْ اس وقت کہیں گے جب شکار پر تیر ماریں اور اَتَرَمّٰی جب نشانہ پر تیر لگائیں)۔

لَیْسَ وَرَاءَ اللّٰہِ مَرْمٰی - اللہ تعالیٰ کے پرے پھر کوئی ایسا نہیں ہے جس سے مطلب یا مراد چاہتے ہیں (بلکہ آخری التجا اللہ سے ہوتی ہے اس سے بڑا کون ہے جس سے اس کے بعد فریاد کریں) (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی معرفت پر خاتمہ ہے پھر اس کے بعد اور کوئی مقصود نہیں ہے)۔

فَتَرَامٰی بِہٖ الْاَمْرُ اِلٰی اَنْ صَارَ اِلٰی خَدِیْجَۃَ فَوَھَبَتْہُ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَاَعْتَقَہٗ - (حضرت زید بن حارثہؓ جاہلیت کے زمانہ میں قید کئے گئے تھے) ہوتے ہوتے (یعنی ایک کی غلامی سے دوسرے کی غلامی میں آئے یہاں تک کہ) حضرت ام المومنین خدیجہ کی ملک میں آئے' انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا - آپ نے ان کو آزاد کر دیا (اور اپنا بیٹا بنایا)۔

مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِیَّۃٍ فِیْ رِمِّیًا - جو شخص اندھا دھند تیروں یا پتھروں کی بارش میں مارا جائے (ایسے میں معلوم نہ ہو کہ کس کا تیر یا پتھر اس کو لگا)۔

کَانَ لِیْ اِمْرَاَتَانِ فَاقْتَتَلَتَا فَرَمَیْتُ اِحْدٰھُمَا فَرُمِیَ فِیْ جَنَازَتِھَا - (عدی جزامی نے کہا یا رسول اللہؐ) میری دو بیویاں تھیں وہ آپس میں لڑنے لگیں' میں نے ایک کو (کچھ پھینک کر) مارا اتفاق سے وہ مر گئی (آپؐ نے فرمایا اس کی دیت دے اور تو اس کا وارث نہ ہوگا (کیونکہ قاتل کو میراث نہیں ملتی)۔

رُمِیَ فِیْ جَنَازَتِھَا - یعنی اپنی تابوت پر ڈالی گئی (مطلب یہ کہ مر گئی) (ایک روایت میں فَرَمَیْتُ ہے باظہار تائے تانیث)۔

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمُ الرَّمَاءَ - میں تم پر سود کا ڈر رکھتا ہوں (ایک روایت میں اِلّا رْمَاءَ ہے معنی وہی ہیں)۔

اَرْمٰی بہ معنی اربی یعنی بڑھ گیا سود لیا۔

لَوْاَنَّ اَحَدَھُمْ دُعِیَ اِلٰی مِرْمَاتَیْنِ لَاَجَابَ وَھُوَ لَایُجِیْبُ اِلَی الصَّلٰوۃِ - اگر ان میں سے کوئی بکری کے دو کھروں پر بلایا جائے یا دو کھروں کے درمیان جتنا گوشت ہوتا ہے اس پر یا چھوٹے ناکارہ دو تیر دینے کیلئے تو ضرور آئے مگر نماز کے لئے نہیں آتا (جب اذان دے کر ان کا بلاوہ ہوتا ہے)۔

لَاَرْمِیَنَّ بِھَا بَیْنَ اَکْتَافِکُمْ - میں تو اس حدیث کو تمہارے کندھوں کے بیچ میں ڈالوں گا (تم کو حدیث پر عمل کرنے کے لئے مجبور کروں گا' رات دن اس کو بیان کرتا رہوں گا)۔

سَاَلَ اَنْ یُّدْنِیَہٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ رَمْیَۃً بِحَجَرٍ - حضرت موسیٰؑ نے (وفات کے وقت) اللہ سے یہ دعا کی کہ ان

کو پاک زمین سے (بیت المقدس سے) ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کر دے۔

فَرَمَا نِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ۔ لوگ مجھ کو (غصہ کی نگاہ سے) گھورنے لگے۔

تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَأْسِ الْحَوْلِ۔ (تم میں سے ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانہ میں) جب سال ختم ہونے پر آتا۔ اس وقت اونٹ کی مینگنی پھینکتی (زمانہ جاہلیت میں عربوں میں یہ رسم تھی کہ جب شوہر مر جاتا تو اس کی عورت برے سے برے کپڑے پہن کر ایک تیرہ وتار کوٹھری میں گھس جاتی۔ سال بھر تک کوئی خوشبو نہ لگاتی۔ پھر سال ختم ہونے پر ایک جانور لاتے گدھا یا بکری یا پرندہ وہ اپنی شرمگاہ اس سے چھواتی' اس وقت عدت ٹوٹتی۔ پھر اونٹ کی ایک مینگنی اس کے ہاتھ میں دیتے اس کو پھینک کر باہر آتی۔ لاحول ولا قوۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں جو چار مہینے اور کچھ دن عدت مقرر ہوئی ہے یہ اس کے بہ نسبت کہیں آسان ہے جو جاہلیت کی عدت تھی)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ۔ آگاہ رہو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم کافروں کے لئے اپنی طاقت تیار رکھو! اس سے مراد تیراندازی ہے (اب تیراندازی کی جگہ گنوں' بندوقوں اور توپوں نے لے لی ہے۔ لہٰذا اسلامی دنیا کو اپنی عمدہ تنظیم کے ساتھ جدید اسلحہ سے لیس اور مضبوط رہنا چاہئے۔)

اِذَا وَقَعَتْ رَمِيَّتُكَ۔ جب وہ جانور جس کا تو شکار کرتا ہے گر پڑے۔

اِرْمُوْا وَارْكَبُوْ وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا۔ (پاپیادہ رہ کر) تیراندازی کرو اور سوار ہو جاؤ (اس وقت بھالا چلاؤ) اور پیدل رہ کر تیر مارنا سوار ہونے' (اور بھالا چلانے) سے بہتر ہے (کیونکہ جنگ میں پیدل آدمی بہت کام آتا ہے وہ دور سے دشمنوں کو مارتا ہے اور گراتا ہے برخلاف سواروں کے' اسی لئے فوج میں پیادے بہت رکھتے ہیں اور سوار کم)۔

فَرَمٰی بِهٖ فِیْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ۔ (آنحضرتؐ نے خاک کی ایک مٹی لے کر) کافروں کے منہ پر ماری (اور فرمایا شاھت الوجوہ' ان کو شکست ہوئی)۔

رِمَايَةٌ۔ فن تیراندازی۔

فَاَرْمَاهُ عَنْ فَرَسِهٖ۔ اس کو گھوڑے سے گرا دیا۔

اَرْمِيَا۔ علیہ السلام بنی اسرائیل کے مشہور پیغمبر ہیں۔

باب الراء مع النون

اَرْنَبٌ۔ خرگوش۔

اَرْنَبَةٌ۔ ناک کا کنارہ۔

رَاَيْتُ عَلٰی اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی ناک اور ناک کے کنارے پر کیچڑ کا نشان دیکھا۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلٰی جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشانی اور ناک پر سجدہ کرتے (دونوں کو زمین سے لگاتے)۔

اَلْاَرْنَبُ مُسِخَ كَانَتْ اِمْرَاَةٌ تَخُوْنُ زَوْجَهَا وَلَا تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضِهَا۔ خرگوش مسخ شدہ جانور ہے پہلے وہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کی خیانت کرتی (دوسروں سے فحش کراتی) اور حیض کا غسل نہ کرتی (اسی حدیث کی رو سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے اور اہل سنت کی دلیل دوسری صحیح حدیثیں ہیں جن سے خرگوش کا حلال ہونا ثابت ہے)۔

رَنْحٌ۔ سر گھومنا۔

تَرْنِيْحٌ۔ بیہوش کر دینا' مارتے مارتے ہڈیاں نرم کر دینا' ہڈیوں میں سستی آ جانا' مارے یا ڈر سے یا نشہ سے (اہل عرب کہتے ہیں:

رَنَّحَهُ الْخَمْرُ۔ شراب نے اس کو ست کر دیا' وہ ایک طرف جھکنے لگا۔)

تَرَنَّحَ الرَّجُلُ۔ شراب پی کر جھکنے لگا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَصُوْمُ فِی الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْحَرِّ الَّذِیْ اِنَّ الْجَمَلَ الْاَحْمَرَ لَيُرَنَّحُ فِيْهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔ سخت گرمی کے دن روزہ رکھتے یہاں تک کہ لال اونٹ اس دن (گرمی کی شدت سے) دیوانہ ہو جاتا (ایک روایت میں لَيُرَيَّحُ

ہے یعنی ہلاک ہو جاتا)۔

اَلْمَرِیْضُ یُرَنِّحُ وَالْعَرَقُ مِنْ جَبِیْنِہٖ یَتَرَشَّحُ۔ بیمار بے ہوش ہو جاتا ہے اس کی پیشانی سے پسینہ ٹپکتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا تَرَنَّحَ لَہٗ۔ اللہ کی پناہ اس چیز کی برائی سے جس کے لئے یہ نکلا ہے جو یہ کرنا چاہتا ہے۔

مُرَنَّحَۃٌ۔ کشتی کا سینہ۔

رَنْفٌ۔ یا رَنَفٌ۔ بید مشک۔

رَانِفَۃٌ۔ ناک کی نرم ہڈی کا کنارہ یا جگر کا باریک کنارہ یا آستین کا کنارہ۔

رَوَانِفُ۔ اس کی جمع ہے۔

کَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ وَھُوَ عَلَی الْقَصْوَاءِ تَذْرِفُ عَیْنَاھَا وَتُرْنِفُ بِاُذُنَیْھَا مِنْ ثِقَلِ الْوَحْیِ۔ آنحضرت ﷺ پر جب وحی اترتی اور آپ اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہوتے تو اس کی آنکھیں آنسو بہاتیں اور وہ اپنے کان لٹکا دیتی' وحی کے بوجھ سے (جانور کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب وہ تھک جاتا ہے یا اس کی قوت جواب دینے لگتی ہے تو کان لٹکا دیتا ہے)۔

بَیْنَ الرَّانِفَۃِ وَالصَّفَنِ۔ (کسی نے عبدالملک بن مروان سے کہا کہ میرے ایک پھوڑا نکلا ہے۔ پوچھا کہاں پر نکلا ہے؟ وہ کہنے لگا) رانفہ اور صفن کے درمیان۔

رَانِفَہ۔ سرین کا کنارہ جو کھڑے ہوتے وقت زمین سے قریب رہے اور صَفَنْ خصیہ (فوطہ) کی کھال۔

رَنْقٌ یا رُنُوْقٌ یا رَنَقٌ۔ گدلا ہونا۔

تَرْنِیْقٌ۔ گدلا کرنا' صاف کرنا' اقامت کرنا' ضعیف اور ناتوان ہونا' برابر گھورے جانا' ٹوٹ جانا' گھومنا لیکن آگے نہ بڑھنا۔

فَتَکُوْنُ کَالسَّفِیْنَۃِ الْمُرَنِّقَۃِ فِی الْبَحْرِ۔ صور پھونکے جانے کا آپ نے ذکر کیا تو فرمایا کہ زمین اپنے رہنے والوں پر لرزے گی اور) ایسی ہو جائے گی جیسے کشتی سمندر میں اپنی جگہ پر گھومتی رہتی ہے' آگے نہیں بڑھتی۔

نہایہ میں ہے کہ تَرْنِیْقٌ کے معنی آدمی کا کھڑا رہ جانا نہ معلوم کہ جائے گا یا آئے گا۔

اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَنَّقَ الطَّائِرُ۔ پرندہ پر مار رہا ہے کسی چیز پر (یعنی اس پر گرنا چاہتا ہے)۔

اُحْشُرُوا الطَّیْرَ اِلَّا الرَّنْقَاءَ۔ سب پرندوں کو نکالو (وہ ہماری سواری کے ساتھ چلیں) مگر جو انڈوں پر بیٹھے ہوں۔

اِنْ کَانَ مِنْ رَنَقٍ فَلَا بَاسَ۔ (حسن بصریؒ سے کسی نے پوچھا پانی پر پھونکنا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا) اگر گدلے پن کی وجہ سے ہو (یعنی صاف پانی نہ ہو بلکہ میلا ہو) تو پھونکنے میں کچھ قباحت نہیں۔

وَلَیْسَ لِلشَّارِبِ اِلَّا الرَّنْقُ وَالطَّرْقُ۔ پینے والے کو بجز گدلے پانی کے اور جس میں اونٹ وغیرہ نے پیشاب کر دیا ہو' اور کچھ نہیں ہے۔

رَوْنَقُ السَّیْفِ۔ تلوار کا پانی' اس کی صفائی (اب) رونق' صفائی اور چمک میں بہت زیادہ مستعمل ہے)۔

اَلدُّنْیَا عَیْشُھَا رَنِقٌ۔ دنیا کی زندگی مکدر ہے (یعنی رنج اور تکالیف سے خالی نہیں ہے)۔

رَنْمٌ۔ آواز۔

تَرَنُّمٌ۔ اچھی آواز نکالنا' گانا (جیسے تَرْنِیْمٌ ہے)۔

مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ اَذِنَہٗ لِنَبِیٍّ حَسَنِ التَّرَنُّمِ بِالْقُرْاٰنِ۔ اللہ تعالیٰ متوجہ ہو کر ایسے شوق سے کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا قرآن کو اس پیغمبر کے منہ سے سنتا ہے جو خوش آوازی سے اس کو پڑھے (معلوم ہوا کہ خوش آوازی اور خوبصورتی دونوں اللہ کی نعمتیں ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت دی ہو گی وہ ان دونوں کو پسند کرے گا)۔

تَنْوِیْنِ تَرَنُّمٌ۔ جو شعر کے آخر میں نون بڑھا دیا جائے مثلاً:

اقلی اللوم عاذل والعتابن
وقولی ان اصبت لقد اصابن

رَنَّۃٌ۔ آواز۔

رَنِیْنٌ۔ پکار کر' چلا کر رونا۔ کان لگانا جیسے اِرْنَانٌ ہے۔

فَتَلَقَّانِیْ اَھْلُ الْحَیِّ بِالرَّنِیْنِ۔ قبیلہ کے لوگ چلاتے

ہوئے مجھ سے ملے۔

تَصْحِيْحُ بِرَنَّةٍ۔ چلا کر رو رہی تھی۔

لُعِنَتِ الرَّانَّةُ۔ چلا کر رونے والی پر لعنت ہے (جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر عورتیں میت پر چلا کر روتی ہیں)۔

لَا سَخَّابٌ وَّلَا مُتَرَنِّنٌ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ۔ نہ تو چلانے والے ہیں (بازاروں میں) نہ فحش اور بیہودہ بات کہنے والے ہیں۔

باب الراء مع الواو

رَوْبٌ یا رُؤُبٌ۔ جم جانا' غلیظ ہونا۔

رَوْبَةٌ اور رُوْبَةٌ۔ پھٹا ہوا اور جما ہوا دودھ۔ بعض نے کہا بچا ہوا دودھ۔

اَتَجْعَلُوْنَ فِي النَّبِيْذِ الدُّرْدِيَّ قِيْلَ وَمَا الدُّرْدِيُّ؟ قَالَ الرُّوْبَةُ۔ کیا تم نبیذ میں دردی ڈالتے ہو' لوگوں نے کہا دردی کیا؟ (امام باقر نے فرمایا "روبہ" (یعنی دودھ کا خمیر یہ خمیر دودھ کے اندر کوئی ترش چیز ڈال کر تیار کرتے ہیں)۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ۔ خرید و فروخت میں ملانا جلانا' فریب کرنا نہیں ہے (اصل میں رَوْبٌ کے معنی خلط ملط کرنا' ملا دینا' اسی سے دہی کو رائب کہتے ہیں۔ کیونکہ دودھ میں پانی ملا کر دہی بناتے ہیں تاکہ مکھن علیحدہ ہو جائے (اور صرف چھاچھ رہ جائے)۔

رَوْبَانٌ۔ حیران' پریشان' مست اور ست۔

رَوْبیٰ۔ "رَوْبَانٌ" کی جمع ہے۔

رَوْثٌ۔ گھوڑے کی لید یا گدھے وغیرہ کی۔

رَوْثَةٌ۔ یہ "رَوْث" کا مفرد ہے۔

نَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔ (آنحضرتؐ نے) لید اور بوسیدہ ہڈی سے استنجاء کرنے کو منع فرمایا۔

رَاثَ يَرُوْثُ۔ لید کی' لید کرتا ہے یا کرے گا۔

رَوْثًا۔ لید کرنا۔

فَاَتَيْتُهُ بَحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ۔ میں آپ کے پاس دو پتھر اور ایک لید لے کر آیا۔

فَضَرَبَ بِهٖ رَوْثَةَ اَنْفِهٖ۔ اس کو ناک کی نوک پر مارا (محیط میں ہے کہ یہ ایک محاورہ ہے) (مثلاً اہل عرب چرب زبان آدمی کے لئے یہ محاورہ بھی استعمال کرتے ہیں:

فُلَانٌ يَّضْرِبُ بِلِسَانِهٖ رَوْثَةَ اَنْفِهٖ۔ یعنی بڑا کثیر الکلام بہت باتیں کرنے والا ہے (زبان آور)۔

فِي الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ۔ ناک کے نیچے کا حصہ (جہاں تک گوشت ہے) اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کا تہائی حصہ دینا ہوگا۔

اِنَّ رَوْثَةَ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ فِضَّةً۔ آنحضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

اِنْ قُطِعَتْ رَوْثَةُ الْاَنْفِ فَدِيَتُهَا خَمْسُمِاَةِ دِيْنَارٍ۔ اگر ناک کی نوک (نیچے کا حصہ) کاٹے تو اس کی دیت پانچ سو دینار دینا ہوگی۔

اَلرَّوْثَةُ مِنَ الْاَنْفِ۔ ناک کی نوک بھی ناک میں شامل ہے۔

رُوَيْثَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔

رَوَاجٌ۔ چلنا' نافذ ہونا۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ رَاجَتِ الدَّرَاهِمُ۔ یہ روپے چل گئے۔)

تَرْوِيْجٌ۔ چلانا' نافذ کرنا۔

رائج۔ چلنے والا (رائج کی ضد "کاسد" یعنی کھوٹا)

رَوْحٌ یا رَوَاحٌ۔ شام کو چلنا (اب اس لفظ کا استعمال مطلق چلنے کے معنی میں کیا جاتا ہے۔ عہد حاضر میں عرب اہل زبان رُحْ کے لفظ کو "جا" کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اِذْهَبْ کا استعمال کم ہے)۔

رَيْحٌ۔ بو پانا۔

رِيْحٌ۔ بہت زیادہ ہوا ہونا۔

مُرَاوَحَةٌ۔ ایک بار ایک کام کرنا پھر دوسرا کام کرنا۔ یا ایک پاؤں پر سہارا دے کر کھڑا ہونا پھر دوسرے پاؤں پر۔

رُوْحٌ۔ وہ جوہر جس کے سبب زندگی کی بقا ہے' اس کا ذکر قرآن اور حدیث میں کئی جگہ آیا ہے۔ اور روح کے معنی قرآن

اور وحی اور رحمت کے بھی آئے ہیں اور حضرت جبرئیل کو بھی روح الامین اور روح القدس کہتے ہیں-

تَحَابُّوْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ - اللہ کی یاد اور اس کے روح کی وجہ سے محبت رکھو (روح سے مراد وہ شئے ہے جس سے خلقت کی زندگی ہو یعنی ہدایت - بعض نے کہا مراد نبوت ہے اور بعض کا قول ہے کہ قرآن-)

يَتَحَابُّوْنَ رُوْحَ اللّٰهِ - اللہ کی روح (کے اشتراک) کی وجہ سے باہمی الفت و محبت رکھتے ہیں (یعنی قرآن کو نظام زندگی اساسی قانون ماننے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے) (مگر بعض اہل علم نے روح سے محبت مراد لی ہے-)[1]

اَلْمَلَائِكَةُ الرُّوْحَانِيُّوْنَ - روحانی فرشتے (یعنی روح کی طرح لطیف جو نظر نہیں آتی -

اِنِّیْ اُعَالِجُ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْوَاحِ - میں ان روحوں کا علاج کرتا ہوں- (یعنی جنوں کا کیونکہ وہ بھی روح کی طرح لطیف ہیں جو نظر نہیں آتے)-

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاهِدَةً لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ - جو شخص ذمی کافر کو مار ڈالے (جس سے عہد ہوا اور امان دی جا چکی ہو) تو وہ (قاتل) بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (کیونکہ اس نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا - اسلام میں عہد شکنی اور دغا بازی سخت گناہ اور بدترین عیب ہے) اہل عرب کہتے ہیں-

رَاحَ يَرِيْحُ اور رَاحَ يَرَاحُ اور اَرَاحَ يُرِيْحُ - کسی چیز کی بو پائی (کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اول وہلہ میں بہشت کے اندر داخل نہ ہو سکے گا - یا بطور تغلیظ کے ایسا فرمایا اس لئے کہ مومن کسی گناہ کی وجہ سے جو گناہ کفر شرک نہ ہو ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا بلکہ کبھی وہاں سے نکل کر بہشت میں جائے گا)-

هَبَّتْ اَرْوَاحُ النَّصْرِ - فتح کی ہوائیں چلیں (اہل عرب کہتے ہیں:

اَلرِّيْحُ لِفُلَانٍ - فلاں شخص کی تو ہوا بندھی ہے- (یعنی اس کو غلبہ اور حکومت اور فتح حاصل ہے)-

اَلرِّيْحُ لِاٰلِ فُلَانٍ - فلاں کی اولاد کو غلبہ اور فتح حاصل ہے-

كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُوْنَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَيَتَاَذّٰى بِهِ النَّاسُ فَاُمِرُوْا بِالْغُسْلِ - (آنحضرت کے مبارک دور میں) لوگ مدینہ کے گاؤں میں (جو) بلندی (پر واقع) تھے رہا کرتے اور میلے کچیلے رہ کر نماز جمعہ کے لئے (مسجد نبوی میں) آتے' جب ان کو ہوا لگتی تو ان کے (بدن اور کپڑوں کی) بو پھیل جاتی اور دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی اس لئے آپ نے (جمعہ کے دن) غسل کرنے کا (اور کپڑوں اور بدن صاف اور پاکیزہ رکھنے کا) حکم دیا-

رَوْحٌ - ہوا کا چلنا (مطلب یہ ہے کہ ہوا کا جھونکا جب آتا تو ان کے جسم سے مس ہوتا اور اس طرح بدبو اور بساند پھیلتی)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا - (جب تیز ہوا چلتی تو آنحضرت یہ دعا فرماتے تھے) یا اللہ اس کو کئی طرف کی ہوائیں کر دے (جن سے مطلع پر ابر آتا اور پانی برستا ہے' یعنی رحمت کی ہوائیں اور (عذاب کی) آندھی مت کر (جو قوم عاد پر اور دوسری قوموں پر آئی تھی)-

اَلرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ - ہوا اللہ کی رحمت ہے (ہم لوگ سب ہوا سے ہی زندہ ہیں ہم کو ہر لحظ' سانس میں تازہ ہوا کی ضرورت ہے ہوا ساکن ہو جائے تو دم گھٹ کر مر جائیں - جس طرح دریائی جانور پانی سے نکلتے ہی مر جاتے ہیں - اب اگر ہوا اپنی جگہ پر ساکن رہتی اور حرکت نہ کرتی تو ہم سب بدبو اور تعفن کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے کیونکہ خراب ہوا ہمارے پاس جمے رہتی اور ہم اسی کو پھر سانس میں لیتے - اس لئے ہوائے متحرک یعنی ''ریح'' اللہ کی بڑی رحمت ہے اسی طرح آندھیوں کے آنے میں بھی بڑی حکمت ہے وہ سارے کرۂ ہوا کو درہم برہم کر

---

[1] یعنی اس محبت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے-

کے ہر جگہ کی ہوا صاف کر دیتی ہیں- غرض ہر کام میں اس کی حکمت اور رحمت بھری ہوئی ہے اور بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ یہ سب انتظام خود بخود ہو رہا ہے اور خدائے کریم کے وجود میں شک کرتا ہے ارے عقل کے دشمن ایک گھر کا انتظام اور بندوبست بغیر کسی گھر والے کے نہیں ہو سکتا تو اتنے بڑے عالم کا انتظام وہ بھی اس خوبصورتی اور دانشمندی کے ساتھ خود بخود کیونکر ہو سکتا ہے)-

رَوْحٌ- کے معنی' نفس' خوشی' راحت' رزق' ہوا کا جھونکا' مدد اور انصاف کے ہیں-

ثُمَّ انْظُرُوْا یَوْمًا رَاحًا- (ایک شخص نے مرتے وقت اپنے بچوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو میری نعش جلا ڈالنا)- پھر ایک دن آندھی کا انتظار کرنا (اس دن میری راکھ آندھی میں اڑا دینا) (اہل عرب کہتے ہیں:

یَوْمٌ رَاحٌ- یعنی ہوا دار دن-

لَیْلَۃٌ رَاحَۃٌ- ہوا دار رات)-

اِذَا کَانَ یَوْمٌ رَیِّحٌ- جب ہوا دار دن آئے (یعنی جس دن تیز ہوا چل رہی ہو-)

رَاَیْتُھُمْ یَتَرَوَّحُوْنَ فِی الضُّحٰی- میں نے دیکھا وہ لوگ چاشت کے وقت (گرمی کی شدت سے) پنکھے چلاتے یا اپنے گھروں کو لوٹ آتے یا آرام لیتے-

کَاَنَّ رَاکِبَھَا غُصْنٌ بِمَرْوَحَۃٍ اِذَا تَدَلَّتْ بِہٖ اَوْشَارِبٌ ثَمِلٌ- (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک سانڈنی پر سوار ہوئے وہ بہت عمدہ چلی تو اس کی تعریف میں کہنے لگے-) اس اونٹنی کا سوار گویا درخت کی ایک شاخ ہے ایسے مقام میں جہاں ہوائیں گزرتی ہیں یا نشہ میں مست شخص کی طرح ہے-

مَرْوَحَۃٌ- (بہ فتحہ میم) وہ مقام جہاں پر ہوائیں گزریں-

مِرْوَحَۃٌ- (بہ کسرۂ میم) پنکھا' بادکش-

سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الَّذِیْ قَدْ اَرْوَحَ اَیَتَوَضَّأُ مِنْہُ- قتادہ سے پوچھا گیا کہ جس پانی کی بو بدل گئی ہو کیا اس سے وضو کرنا درست ہے؟

مَنْ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃِ فِی السَّاعَۃِ الْاُوْلٰی فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَۃً- جو شخص (زوال کے بعد) پہلی گھڑی میں جمعہ کی نماز کے لئے جائے اس کو اتنا ثواب ہے جیسے ایک اونٹ کی قربانی کی (یہاں رواح چلنے کے معنی میں ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ شام کو جائے اور گھڑی سے مراد گھنٹہ نہیں ہے جو دن رات میں ۲۴ ہوتے ہیں بلکہ وقت کا ایک جز مراد ہے تو ایک گھنٹہ میں یہ سب گھڑیاں آجائیں گی جن کا ذکر حدیث میں ہے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَاحَ اور تَرَوَّحَ یعنی چلا گیا (گو کسی وقت میں جائے)-

لَیْسَ فِیْہِ قَطْعٌ حَتّٰی یُؤْوِیَہُ الْمُرَاحُ- بکری چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا (جب وہ جنگل میں چر رہی ہو جب تک اپنے تھان میں نہ آجائے (جہاں رات کو رہتی ہے- اگر تھان میں سے چرائے گا تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا)-

مُرَاحٌ- بہ ضمۂ میم جانوروں کا تھان-

مَرَاحٌ- جہاں لوگ جائیں یا وہاں سے روانہ ہوں یا راحت اور آرام کا مقام-

اَرَاحَ عَلَیَّ نِعَمًا ثَرِیًّا- مجھ کو بہت سی نعمتیں عطا کیں (ایک روایت میں نَعَمًا ہے بہ فتحہ عین- یعنی بہت سے جانور مجھ کو دیئے جو شام کو میرے پاس آ کر رہتے ہیں' گویا یہ عورت ان جانوروں کی ''مراح'' (تھان) ٹھہری)-

وَاَعْطَانِیْ مِنْ کُلِّ رَائِحَۃٍ زَوْجًا- مجھ کو ہر ایک قسم کے جانوروں میں سے جو شام کو اپنے تھان پر آتے ہیں ایک ایک جوڑا دیا (ایک روایت میں مِنْ کُلِّ ذَابِحَۃٍ ہے- یعنی ہر جانور میں سے جو کاٹا جاتا ہے- کرمانی نے کہا رَائِحَۃٌ میں غلام اور لونڈی بھی داخل ہیں کیونکہ وہ بھی رات کو اپنے مالک کے پاس آجاتے ہیں)-

لَوْ لَا حُدُوْدٌ فُرِضَتْ وَفَرَائِضُ حُدَّتْ تُرَاحُ عَلٰی اَھْلِھَا- اگر (شریعت کی) حدود مقرر نہ ہوتیں اور فرائض معین نہ ہوتے' جو ان کے لوگوں پر پھیرے جاتے ہیں (یعنی بادشاہ اور حاکم- بعض نے کہا رعایا مراد ہے کیونکہ رائی اور حاکم ان فرائض اور حدود کو ان پر جاری کرتے ہیں)-

حَتّٰی اَرَاحَ الْحَقَّ عَلٰی اَھْلِہٖ- یہاں تک کہ حقداروں کو

ان کا حق دلایا۔

رَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ۔شام کے وقت میں ان کو ڈیرے پر لے گیا۔

ذَاکَ مَالٌ رَائِحٌ۔یہ تو ایک چلتا ہوا مال ہے(یعنی نفع یا ثواب دینے والا)(ایک روایت میں رَابِحٌ سے یہ مراد ہے کہ تلف ہو جانے والا اور چل دینے والا ہے۔تو بہتر یہ ہے کہ نیک کاموں میں خرچ ہو)۔

عَلٰی رَوْحَةٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ۔مدینہ سے اتنی دور جتنی دور شام کو چل کر پہنچتا ہے۔

اَرِحْنَابِهَا يَا بِلَالُ۔اذان دے کر ہم کو نماز سے بے فکر کرو(کیوں کہ نماز میں دل لگا ہوا ہے' جب نماز ادا کر لیں گے تو دل کو بے فکری اور اطمینان ہوگا۔بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ' نماز کے ذریعہ ہم کو راحت اور آرام دے۔آں حضرت کو دنیا کے سب کام ایک بوجھ معلوم ہوتے تھے اور نماز میں جو افضل ترین عبادت ہے آپ کو لذت اور راحت حاصل ہوتی۔جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا' میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔بزرگوں نے کہا ہے کہ ولایت جس کا درجہ نبوت کے بعد ہے وہ یہی ہے کہ شریعت کے فرائض اور عبادات میں مزہ آنے لگے' آدمی ان کو بڑے ذوق وشوق اور خوشی کے ساتھ ادا کرے' نہ کہ بوجھ سمجھ کر اور نفس پر بار ڈال کر)۔

اِنَّهَا عَطِشَتْ مُهَا جِرَةً فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَدُلِّيَ اِلَيْهَا دَلْوٌ مِنَ السَّمَاءِ فَشَرِبَتْ حَتّٰی اَرَاحَتْ۔(ام ایمنؓ جو آنحضرت کی کھلائی تھیں)ہجرت کر کے(مدینہ میں)آ رہی تھیں' اس دن گرمی بہت سخت تھی' ان کو پیاس لگی تو آسمان سے ایک ڈول(پانی کا)ان پر لٹک آیا' انھوں نے پیا یہاں تک کہ ان کی تکان دور ہو گئی(دم میں دم آیا)(اہل عرب کہتے ہیں :

اَرَاحَ الرَّجُلُ وَ اسْتَرَاحَ۔جب تکان کے بعد پھر اس کی طاقت لوٹ آئے تازہ دم ہو جائے)۔

كَانَ يُرَاوِحُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ۔(آنحضرت نماز تہجد میں دیر تک)کھڑے رہنے کی وجہ سے دونوں پاؤں میں مراوحہ کرتے(یعنی ایک پاؤں پر سارا بوجھ دیدیتے اور دوسرے پیر کو آرام دیتے)۔

لَوْ رَاوَحَ كَانَ اَفْضَلَ(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دونوں پاؤں پر زور دیئے نماز میں کھڑا ہے تو کہا)اگر یہ ایک پاؤں پر کھڑا ہوتا اور دوسرے پاؤں کو آرام دیتا تو افضل ہوتا(کیونکہ اس طرح عمل کرنے سے سنت مراوحہ کا بھی اہتمام ہو جاتا)۔

كَانَ ثَابِتٌ يُرَاوِحُ مَابَيْنَ جَبْهَتِهٖ وَقَدَمَيْهِ۔ثابت کیا کرتے نماز میں اپنی پیشانی اور پاؤں کے درمیان مراوحہ کرتے(یعنی قیام اور سجدے دونوں کرتے قیام میں پیشانی کو راحت ملتی اور سجدے میں پاؤں کو)۔

صَلٰوةُ التَّرَاوِيْحِ۔(اس کو تراویح[1] اس لئے کہتے ہیں کہ ہر چار رکعت کے بعد صحابہؓ توقف کرتے اور آرام لیتے(یہ توقف اس لئے ہوتا کہ لوگ آرام کر لیں۔اس زمانہ میں لوگوں نے تراویح میں طرح طرح کی بدعتیں نکالی ہیں جو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے عہد میں نہ تھیں' اور لطف یہ ہے کہ ان بدعتوں پر اتنا اصرار ہے کہ اگر کوئی ان کو منع کرے یا طریقہ صالحین کے خلاف بتائے تو اس سے لڑنے کو مستعد ہوتے ہیں اور اس کو وہابی کہتے ہیں۔ہائے مسلمانوں پر مجھ کو رونا آتا ہے ان کی جہالت حد سے بڑھ گئی ہے ان بدعتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ہر تراویح کے بعد بالکل کم ٹھہرنا' لوگوں کو آرام نہ دینا۔دوسرے ہر تراویح کے بعد خواہ مخواہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو لازم جاننا۔تیسرے ہر تراویح کے بعد تسبیح چلا کر بہت بلند آواز سے کہنا کہ نمازیوں کے کان پھوٹ جائیں۔حالانکہ اتنا چلانے سے آنحضرت نے منع فرمایا۔چوتھے پہلے تراویح کے بعد البدر محمد مصطفٰے اور دوسرے کے بعد خلیفہ ابوبکر صدیقؓ اور تیسرے

---

[1] تراویح' ترویحہ کی جمع ہے اور چار رکعتوں کا ترویحہ ہوتا ہے۔(م)

کے بعد عمر فاروق ؓ اور چوتھے کے بعد عثمان ذوالنورین اور پانچویں کے بعد علی مرتضٰی ان بزرگوں کے نام پکار پکار کر لینا - پانچویں الصلوٰۃ واجب الوتر پکارنا - چھٹے وتر اور تراویح سے فارغ ہو کر ایک آدمی کا اذان کے مقام پر کھڑا ہونا اور آدم صفی اللہ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک ہر ایک پر جہر کے ساتھ صلوٰۃ وسلام بھیجنا - کہئے دین میں آپ نے یہ باتیں کہاں سے نکالیں - دین میں جو نئی بات نکالی جائے جس کی اصل قرآن اور حدیث سے نہ ہو وہ مردود ہے ایسی بات پر اجر اور ثواب ملنے کی بجائے عذاب ہونے کا اندیشہ ہے - ان بدعات کے علاوہ بیوقوفوں کو اس کی خبر نہیں کہ آنحضرت سے بروایت صحیحہ آٹھ ہی رکعت تراویح کی ثابت ہیں البتہ حضرت عمرؓ سے بیس رکعتیں منقول ہیں - پھر اگر کوئی آں حضرت کی سنت کے موافق تراویح کی آٹھ رکعتیں پڑھے تو اس میں کوئی قباحت نہیں جبکہ امام مالک کے مذہب میں ۳۶ رکعت تک پڑھ سکتے ہیں -

حَکَیْتَ لَنَا الصِّدِیْقَ لَمَّا وَلِیْتَنَا وَعُثْمَانَ وَالْفَارُوْقَ فَارْتَاحَ مُعْدِمٌ - (یہ شعر نابغہ جعدی نے عبداللہ بن زبیرؓ کی تعریف میں کہا) یعنی تم جو ہم پر حاکم ہوئے تو ابوبکر صدیق اور عمر فاروقؓ اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مشابہ ہو گئے اور جو شخص نادار تھا اس کو راحت حاصل ہوئی (تنگدستی سے نجات مل گئی (اہل عرب کہتے ہیں:

رُحْتُ لِلْمَعْرُوْفِ رَیْحًا اور اِرْتَحْتُ اِرْتِیَاحًا - یعنی میں اچھی بات کی طرف مائل ہو گیا' اس کو پسند کرنے لگا -

رَجُلٌ اَرْیَحِیٌّ - سخی داتا مرد -

نَهٰی اَنْ یَّکْتَحِلَ الْمُحْرِمُ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ - آنحضرت نے احرام باندھے ہوئے شخص کو مشک ملے ہوئے خوشبودار سرمہ لگانے سے منع فرمایا -

اِنَّهٗ اَمَرَ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ - سوتے وقت خوشبودار سرمہ لگانے کا آپ نے حکم فرمایا (سوتے وقت سرمہ لگانا بصارت کے لئے ایسا مفید ہے جس کی کوئی حد نہیں - میں ہمیشہ سوتے وقت سرمہ لگا کر سوتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے میری بصارت اب تک جب کہ میں ساٹھ سال سے متجاوز ہو گیا ہوں

اسی طرح برقرار رکھی ہے جیسے کہ بچپن میں تھی' اللھم بارک فی سمعی وبارک فی بصری واجعلھما الوارث منی -)

اِطْوِهٖ عَلٰی رَاحَتِهٖ - (جعفر بن ابی طالبؓ نے ایک شخص کو نیا کپڑا دیا اور کہا) اس کو پہلے کی تہہ پر تہہ کر لے (یعنی شکن مت توڑ) -

اِنَّهٗ کَانَ اَرْوَحَ کَاَنَّهٗ رَاکِبٌ وَّالنَّاسُ یَمْشُوْنَ - حضرت عمرؓ اروح تھے جب چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے وہ سوار ہیں دوسرے لوگ پیادہ ہیں -

اَرْوَحُ - وہ شخص جس کی چلن میں ایڑیاں نزدیک رہیں اور پاؤں کے پنجے دور دور رہیں -

لَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی کِنَانَةَبْنِ عَبْدِ یَا لِیْلَ قَدْ اَقْبَلَ تَضْرِبُ دِرْعُهٗ رَوْحَتَیْ رِجْلَیْهِ - گویا میں کنانہ بن عبد یالیل کو دیکھ رہا ہوں وہ آیا تو اس کا کرتا پاؤں کے پنجوں پر لگ رہا تھا (یا اس کی زرہ اتنی نیچی تھی کہ پاؤں کے پنجہ تک لٹک رہی تھی -)

اُتِیَ بِقَدَحٍ اَرْوَحَ - آپ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جو پھیلا ہوا کشادہ تھا -

اِنَّ الْجَمَلَ الْاَحْمَرَ لَیُرِیْحُ فِیْهِ مِنَ الْحَرِّ - سرخ اونٹ وہاں گرمی کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے -

وَعِنْدَهٗ اَزْوَاجُهٗ فَرُحْنَ - آپ کے پاس آپ کی بیویاں تھیں وہ چلی گئیں -

یُرِیْحُنَا مِنْ هٰذَا الْمَکَانِ - ہم کو اس (تکلیف کی) جگہ (میدان حشر) (نکال کر) آرام دے (ایک روایت میں یُزِیْحُنَا ہے زائے معجمہ سے - یعنی ہم کو یہاں سے ہٹا دے دور کر دے) -

مُسْتَرِیْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ - جو آدمی مرتا ہے یا تو وہ راحت پاتا ہے (اگر مومن اور صالح ہے تو دنیا کی تکلیفوں اور فکروں سے نجات پا کر آرام و راحت حاصل کرتا ہے) یا لوگ اس سے آرام پاتے ہیں (اگر کافر تھا یا بدکار و بدکردار تو اس کے مر جانے سے لوگوں کو راحت حاصل ہوتی ہے - کیونکہ کبھی بدکار شخص کی بدکاری کی وجہ سے امساک باراں ہو جاتا ہے اور بارش نہیں ہوتی' جب وہ مر جاتا ہے تو بارش ہونے لگتی ہے اور اس طرح اس کی موت آدمی اور جانور سب کے لیے باعث

آسائش ہوتی ہے)-

فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ-شام کو ان کے جانور ان کے پاس لوٹ کر آتے ہیں-

فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ-شام کو میں ان کو تھان پر لے آیا-

فَاِذَا اَرَحْتُ اِلَيْهِمْ-جب شام کو میں جانوروں کو ان کے پاس لے جاتا-

تُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا-ہم اپنے پانی لانے والے جانوروں کو آرام دیں-

لِيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ-جس جانور کو ذبح کرنا ہے اس کو آرام دے (چھری خوب تیز رکھے اور جلدی چلائے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو)-

فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ-آپ اس کے آنے سے خوش ہو گئے' آپ کو حضرت بی بی خدیجہ کا زمانہ یاد آ گیا-

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ-حضرت جبرئیل نے میرے دل میں یہ ڈالا (یعنی اللہ تعالی کی طرف سے وحی ہوئی) آدمی اس وقت تک نہیں مر سکتا جب تک اپنا رزق (جو اس کی قسمت میں لکھا گیا تھا) پورا نہ لے لے (معلوم ہوا کہ حرام وحلال دونوں رزق کی تعریف میں آتے ہیں اور اللہ تعالی کی طرف سے ہیں)-

يَرْقِيْ مِنْ هٰذِهِ الرِّيْحِ-جن آسیب وغیرہ کا عمل کرتا ہو یا جنون ودیوانگی کا (کیونکہ عرب اس کو بھی جن کی طرف منسوب کرتے تھے)-

اَيَّتُهَا الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ اُخْرُجِيْ وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ-اے پاکیزہ جان جو بدن میں تھی نکل جا اور خوش ہو جا آرام سے رہنا اور ہمیشہ رہنا یا بہشت کی روزی ملنا تیرے لیے ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس کثیف جسم میں' اس کے ہر عضو میں اس طرح ساری ہے جیسے گلاب پانی میں سرایت کرتا ہے محققین اہل حدیث کا یہی قول ہے اور فلاسفہ اور بعض متکلمین کا قول یہ ہے کہ روح انسانی یعنی نفس ناطقہ بدن کے اندر نہیں ہے بلکہ بدن کے باہر رہ کر اس سے تعلق رکھتا ہے اور موت کے بعد یہ تعلق باطل ہو جاتا ہے مگر احادیث صحیحہ سے اس قول کا ابطال ہوتا ہے-بعض نے کہا ہے کہ روح خون کا نام ہے جو ہر ایک رگ میں چکر لگاتا رہتا ہے-بعض نے کہا سانس کا نام روح ہے جو اندر جاتی اور باہر آتی ہے-بہر حال اب تک روح کی پوری حقیقت واضح نہیں ہو سکی-گو ہزارہا برس سے حکیموں نے اس کی تحقیق شروع کی ہے اور جس کا سلسلہ جاری ہے-مگر اس باب میں اب تک کی مساعی ناکام رہیں)-

لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ-کاش میں نماز پڑھ کر آرام وراحت حاصل کرتا (حالانکہ نماز اکثر لوگوں پر شاق ہوتی ہے مگر نیک بندوں کے لیے وہ راحت اور آرام ہے-جیسے قرآن میں ہے- اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ" اور حدیث میں ہے "ارحنا یا بلال" بات یہ ہے کہ جب خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے' تو آدمی دنیا کے تفکرات ومشاغل سے بے نیاز ہو کر اپنے رب کی حضوری کا تصور باندھ لیتا ہے جس میں نیک عابد کے لیے سب سے زیادہ راحت اور حلاوت ہے)-

كَانَ اَجْوَدَ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ-رمضان کے مہینہ میں تو آنحضرت اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے جو اللہ کی رحمت (بارش) کی خوشخبری کے لیے بھیجی جاتی ہے (جس طرح اس سے بلا تخصیص خاص وعام سب فائدہ اٹھاتے ہیں-ایسے ہی رمضان کے مہینہ میں آنحضرت کا جود وکرم ایسا عام ہوتا کہ سب لوگ اس سے متمتع ہوتے)-

اِنْتَظِرْ حَتّٰى تَهُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ-ابھی ٹھہرا رہ (لڑائی مت شروع کر) یہاں تک کہ ہوا میں چلنے لگیں (سورج ڈھل جائے) نماز کا وقت آ جائے-

لَيَجِدَانِ لَهَا رَوْحًا-وہاں راحت وآرام پائیں گے-

الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ-اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) ایک بار شام کو یا ایک بار صبح کو جانا یا آنا جانا-

فَيُرِيْحُهُمَا لَبَنَ مَنْحَتِهَا-وہ دودھ جو میں نے دیا ہے ان کو پلا کر آرام دے-

يَا مُرْتَاحُ-(یہ معنی یا مرحوم) اللہ کا ارتیاح (یعنی اس کی رحمت)-

زَكَّاهُ رُوْحًا وَّجِسْمًا- آپ کی روح اور جسم دونوں کو پاک کیا (جسم کی پاکی شق صدر سے ہوئی)-

لَوْرَاَيْتَنَا وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّأْنِ- اگر تو ہم کو پانی پڑے پر دیکھتا تو گمان کرتا کہ ہماری بو ایسی ہے جیسے بھیڑ کی بو (کیونکہ بھیڑوں کے بالوں کا لباس ان کے بدن پر رہتا اور اس پر پانی پڑ جاتا تو بھیڑ کی سی بو اس لباس میں سے آتی)-

فَيَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ- پھر مومن کی روح ایسی (معطر) نکلتی ہے جیسے مشک کی عمدہ ترین خوشبو (عالم ارواح میں مومن کے دامن سے خوشبو پھیل جاتی ہے)-

اَلرَّيْحَانُ الْمَشْمُوْمُ يُؤْتٰى بِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَشُمُّهُ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ- (جس کا ذکر قرآن اور حدیث میں ہے) ایک خوشبو ہے جو مرتے وقت بہشت میں سے مومن کے پاس لاتے ہیں وہ اس کو سونگھتا ہے وہ کہتی ہے میں تیرے نیک اعمال ہوں (جو ایک مہک اور خوشبو کی حیثیت میں اس وقت ظاہر ہوتے ہیں)-

مَنْ رَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ- جو شخص سویرے اول وقت نماز جمعہ کے لیے جائے-

اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ رَوْضَةٍ كَهَيْاَةِ الْاَجْسَادِ فِي الْجَنَّةِ- مومنوں کی روحیں بہشت کے ایک چمن میں اپنے اپنے جسم کی شکلوں میں رہتی ہیں-

اِنَّ الْاَرْوَاحَ فِيْ صِفَةِ الْاَجْسَادِ فِيْ شَجَرَةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ تَتَسَايَلُ وَتَتَعَارَفُ- (مومنوں کی) روحیں بدن کی صورت میں بہشت کے ایک درخت پر رہتی ہیں سوال وجواب کرتی ہیں، ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں (چونکہ ہر روح کی شکل عالم برزخ میں وہی رہتی ہے جو دنیا میں تھی) دوسری روایت میں ہے کہ بہشت کی کوٹھریوں میں رہتی ہیں، وہاں کا کھانا کھاتی ہیں، پانی پیتی ہیں) (ایک روایت میں یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ (مومن کی) روح قبض کر لیتا ہے تو اس کو ایک جسم اسی جسم کی شکل پر جو دنیا میں تھا عطا فرماتا ہے وہ وہاں کھاتا پیتا ہے (اور جو کوئی شخص نیا ان کے پاس آتا ہے، اس کو پہچان لیتا ہے، کیونکہ اس کی صورت وہی ہوتی ہے جو دنیا میں تھی) (ایک روایت میں ہے کہ مومنوں کی روحیں ان کے بدنوں کی شکل پر ہوتی ہیں، اگر تو ان میں سے کسی روح کو دیکھے تو کہدے یہ فلاں شخص ہے)-

اَلْاَرْوَاحُ اِذَا فَارَقَتِ الْاَبْدَانَ تَكُوْنُ كَالْاَحْلَامِ الَّتِيْ تُرٰى فِي الْمَنَامِ فَهِيَ اِلٰى عِقَابٍ اَوْ ثَوَابٍ حَتّٰى تُبْعَثَ- جب روحیں بدن سے جدا ہو جاتی ہیں تو ان کی حالت ایسی رہتی ہے جیسے آدمی خواب میں دیکھتا ہے اور قیامت تک ان کو عذاب رہتا ہے یا پھر ثواب (مطلب یہ کہ آدمی خواب میں طرح طرح کی خوشیاں اور تکلیفیں دیکھتا ہے پر دوسرے لوگوں کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک حالت میں سوتا پڑا ہے ایسے ہی مرنے کے بعد مردہ جسم تو قبر میں پڑا رہتا ہے لیکن روح پر عذاب یا ثواب ہوتا رہتا ہے)-

اِنْ كَانَ الْمَاءُ قَاهِرًا لَّهَا لَا يُوْجَدُ مِنْهُ الرِّيْحُ- اگر پانی اس پر غالب آئے، اس میں بو نہ آئی ہو-

اَلْاَرْوَاحُ خَمْسَةٌ رُوْحُ الْقُدْسِ وَرُوْحُ الْاِيْمَانِ وَرُوْحُ الْقُوَّةِ وَرُوْحُ الشَّهْوَةِ وَرُوْحُ الْبَدَنِ- روحیں پانچ ہیں ایک قدس کی روح، دوسرے ایمان کی تیسرے قوت کی چوتھے شہوت کی پانچویں بدن کی-

اِذَا زَنَى الزَّانِيْ فَارَقَهُ رُوْحُ الْاِيْمَانِ- جب زانی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی روح جدا ہو جاتی ہے-

فَاِذَا قَامَ عَادَ اِلَيْهِ رُوْحُ الْاِيْمَانِ- جب زنا کر کے کھڑا ہو جاتا ہے تو پھر ایمان کی روح اس کی طرف لوٹ آتی ہے-

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَرَجَ مِنْهُ رُوْحُ الْاِيْمَانِ- جو شخص رمضان کے مہینے میں ایک دن بھی (بلا عذر) افطار کرے (روزہ نہ رکھے تو) اس میں سے ایمان کی روح نکل جاتی ہے-

اِنَّ لِلّٰهِ خَلَقَ اَجْسَادَنَا مِنْ عِلِّيِّيْنَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذٰلِكَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَ شِيْعَتِنَا مِنْ عِلِّيِّيْنَ وَخَلَقَ اَجْسَادَهُمْ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ- اللہ تعالیٰ نے ہمارے (اہل بیت کرام) کے بدن علیین سے پیدا کیے اور روحیں اس کے بھی اوپر

سے اور ہمارے گروہ (محبین اہل بیت) کی روحیں علیین سے بنائیں اوران کے بدن اس کے نیچے سے۔

یَامُحَمَّدُ اِنِّی خَلَقْتُکَ وَعَلِیًّا نُوْرًا یَعْنِیْ رُوْحًا بِلاَ بَدَنٍ ثُمَّ جَمَعْتُ رُوْحَیْکُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً۔اے محمد میں نے تجھ کو اور علی کو ایک نور بنایا یعنی روح بغیر بدن کے' پھر میں نے تم دونوں کی روح جمع کر کے ایک کر دی۔

اِنَّ لِلّٰهَ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِالْفَیْ عَامٍ۔اللہ نے روحوں کو بدنوں سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔

خَیْرُنِسَائِکُمْ اَلطَّیِّبَةُ الرِّیْحُ۔ بہتر عورت تمھاری عورتوں میں وہ ہے جس میں سے خوشبو آتی ہو۔

طَیَّبَ اللّٰهُ رِیْحَکَ وَرُوْحَکَ۔اللہ تعالیٰ تیری بو کو خوش کرے اور تیری روح کو بھی۔

رَاحَةٌ۔آرام' استراحت اور ہتھیلی۔

اَلْخِضَابُ یَطْرُدُ الرِّیْحَ مِنَ الْاُذُنَیْنِ۔خضاب کانوں سے ہوا کو نکال دیتا ہے (یعنی بادی کو)۔

لِلرِّیْحِ رَأْسٌ وَّجَنَاحَانِ۔ہوا کا ایک سر ہے دو بازو (پنکھ) ہیں۔

رِیَاحٌ۔حضرت علی کا غلام تھا۔

اَسْئَلُکَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ ۔(یا اللہ) میں تجھ سے مرتے وقت آرام اور راحت کا طالب ہوں۔

رَوْحٌ۔کے معنی راحت یا رحمت یا ہوائے لطیف جس سے دل شگفتہ ہو جائے۔

جَعَلَ اللّٰهُ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ فِی الْیَقِیْنِ وَالرِّضَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے چین اور آرام یقین اور رضا میں رکھا ہے۔

اِنَّ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ ثَلاَثَةً اَلتَّهَجُّدُ بِاللَّیْلِ وَاِفْطَارُ الصَّائِمِ وَلِقَاءُ الْاِخْوَانِ۔تین چیزیں اللہ کی رحمت اور عنایت ہیں رات کو تہجد پڑھنا روزہ دار کا روزہ افطار کرنا۔ بھائیوں سے ملاقات کرنا۔

رَیْحَانٌ۔ہر خوشبودار گھاس اور ایک مخصوص خوشبودار بوٹی بھی ریحان کہلاتی ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَیْحَانَتَیَّ۔امام حسن اور امام حسین علیہا السلام دونوں میرے ریحان ہیں (جن کو میں سونگھتا ہوں اور چومتا ہوں)۔

رَاحٌ۔شراب کو کہتے ہیں۔

مِرْوَحَةٌ۔پنکھا۔

مُسْتَرَاحٌ۔مخرج' پاخانہ اور راحت و آرام کا مقام۔

لَوْ وَجَدْنَا اَوْعِیَةً اَوْ مُسْتَرَاحًا لَقِلْنَا۔اگر ہم ظروف یا آرام کا مقام پاتے تو دن کو ذرا سو رہتے۔

اِسْتَرْوَحَ بہ معنی اِسْتَرَاحَ یعنی آرام کیا۔

اَلْمَرِیْضُ یَسْتَرِیْحُ اِلٰی کُلِّ مَا اُدْخِلَ بِهٖ عَلَیْهِ۔ بیمار کے پاس جو چیز (بطور تحفہ اور ہدیہ) بھیجی جائے اس سے اس کو آرام ملتا ہے (خوشی ہوتی ہے' دل کو تسکین ہوتی ہے)۔

فَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا اِسْتَرْوَحَ اِلٰی ذٰلِکَ۔ جو مومن ہوتا ہے اس کو اس سے چین حاصل ہوتا ہے۔

اَلتَّلَقِّیْ رَوْحَةٌ۔غلہ یا کرانہ والوں سے جا کر ملنا (جس سے دوسری حدیث میں منع فرمایا) ایک روحہ تک ہے (یعنی چار فرسخ تک اس سے دور پر اگر جا کر ملے تو اس کو جلب کہیں گے)۔

رَوْحَاءُ۔ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چالیس میل پر۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْعَقْلَ وَهُوَ اَوَّلُ خَلْقٍ مِّنَ الرُّوْحَانِیِّیْنَ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ۔ اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا اور روحانی مخلوقات میں وہ پہلی مخلوق ہے جو عرش کے داہنے جانب رہتی ہے۔

اِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَلاَ تُؤَخِّرْ لِشَیْءٍ صَلِّهَا وَاسْتَرِحْ مِنْهَا فَاِنَّهَا دَیْنٌ۔جب نماز کا وقت آ جائے تو کسی کام یا ضرورت کی وجہ سے اس میں دیر نہ کر' بلکہ اس کو پڑھ کر آرام حاصل کر' کیونکہ نماز (اللہ تعالیٰ کا) ایک قرضہ ہے (اس کے بندوں پر)۔

لَا تَعْدِلْ بِهِنَّ عَنْ نَبْتِ الْاَرْضِ اِلٰی جَوَادِ الطُّرُقِ فِی السَّاعَةِ الَّتِیْ تُرِیْحُ وَتَغْبِقُ۔(یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں کو) گھاس والی زمین سے صاف رستوں میں (جہاں چرنے کے لئے کچھ نہ ہو) مت لیجا' ان کے آرام اور محنت (یعنی دوڑنے

کے وقت میں) (بعض نے اس حدیث میں تصحیف کی ہے اورتعنق کو تغبق پڑھا ہے غبوق سے جو شام کے وقت شراب پینے کو کہتے ہیں اس صورت میں حدیث بے معنی ہو جاتی ہے)-

مَنْ يُّطِيْقُكَ وَ اَنْتَ تُبَارِى الرِّيْحَ- (حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا) بھلا آپ کا مقابلہ کون کرسکتا ہے آپ تو آندھی کی برابری کرتے ہیں (یعنی جود وسخا میں)-

رَوْدٌ یا رِیَادٌ -طلب کرنا' ڈھونڈنا' کسی چیز کی تلاش میں گھومنا-

يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَيَرْجُوْنَ اَدِلَّةً -علم کی تلاش میں آتے ہیں اور راستہ بتانے والے (ہدایت کرنے والے) بن کر نکلتے ہیں (یعنی علم حاصل کر کے بےعلموں کو ہدایت کرتے ہیں دین کا راستہ بتاتے ہیں)-

رَائِدٌ -اس شخص کو کہتے ہیں جو جماعت سے آگے بڑھ کر دانہ چارہ اور پانی کی تلاش میں جاتا ہے-

وَسَمِعْتُ الرُّوَّادَ تَدْعُوْ اِلٰى رِيَادَتِهَا- میں نے رائدوں کو دیکھا وہ اس کی ریادت کی طرف بلاتے ہیں-

اَلْحُمّٰى رَائِدَةُ الْمَوْتِ- بخار موت کا پیغام لانے والا ہے (یعنی پہلے سے آ کر موت کی خبر دیتا ہے)-

اُعِيْذُكَ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّكُلِّ حَاسِدٍ وَّكُلِّ خَلْقٍ رَائِدٍ -میں تجھ کو خدائے واحد کی پناہ میں دیتا ہوں ہر حد کرنے والے کی برائی سے اور ہر مخلوق سے جو بدی کے آگے آتی ہے- (گویا بدی کا مقدمہ ہوتی ہے)-

اِنَّا قَوْمٌ رَادَةٌ- ہم لوگ اپنی قوم کے لئے بھلائی اور دین کا علم تلاش کرتے ہوئے آئے ہیں-

اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْ تَدْلِبَوْلِهٖ- جب کوئی تم میں سے پیشاب کرنا چاہے تو اس کے لئے ایک مناسب جگہ ڈھونڈھے (جو نرم ہو راستہ سے الگ ہو' اگر سخت زمین پر پیشاب کرے گا تو چھینٹیں اڑیں گی) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَادَوَ ارْتَادَ وَاسْتَرَادَ- (سب کے ایک معنی ہیں یعنی) تلاش کیا-

مُرْتَادٌ لَّنَا- ہمارا پیش خیمہ-

فَاسْتَرَادَ لِاَمْرِ اللّٰهِ- اللہ کے حکم پر راضی ہو گیا (پہلے خاوند کو پھر دینے کے لئے مستعد ہو گیا-)

حَيْثُ يُرَاوِدُعَمَّهٗ اَبَا طَالِبٍ عَلَى الْاِسْلَامِ- اپنے چچا ابو طالب سے بار بار مسلمان ہو جانے کے لئے درخواست کرتے تھے-

مُرَاوَدَةٌ -طلبگاری' بار بار کہنا' درخواست کرنا-

قَدْ وَاللّٰهِ رَا وَدْتُ بَنِيْۤ اِسْرَائِيْلَ عَلٰۤى اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَتَرَكُوْهُ- میں نے خدا کی قسم بنی اسرائیل سے اس سے کم عبادت کی درخواست کی تھی لیکن وہ اس کو بھی نہ کر سکے (یہ حضرت موسیٰؑ نے آنحضرتؐ سے شب معراج میں کہا)-

رُوَيْدَكَ رِفْقًا بِالْقَوَارِيْرِ - (اے انجشہ) آہستہ لے چل شیشوں پر (یعنی عورتوں پر جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں) نرمی کر-

رُوَيْدَ- (اسم فعل ہے- بہ معنی) مہلت دے (اور کبھی صفت ہوتا ہے' جیسے سَيْرًا رُوَيْدًا- یعنی دھیمی چال-)

رُوَيْدَكَ صَوْتَكَ بِالْقَوَارِيْرِ- شیشوں کے چلانے میں آہستگی کر (انجشہ آنحضرتؐ کا غلام تھا- جو خوش آوازی سے گاتا' اس کی آواز سے اونٹ مست ہو کر تیز چلتے' آپ کو ڈر ہوا کہ کہیں عورتیں نہ گر پڑیں- اس وقت یہ حدیث فرمائی- بعض نے کہا آپ انجشہ کی خوش آوازی سے ڈرے کہ مبادا عورتیں اس پر مفتون نہ ہو جائیں- جیسے کہ بعض نے کہا ہے کہ غنا (گانا) زنا کا منتر ہے- مگر یہ توجیہ ضعیف ہے کیونکہ ازواج مطہرات کے ساتھ یہ گمان کہ وہ ایک غلام پر مفتون ہو جائیں' عقل سے بعید ہے)-

فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ رُوَيْدًا- اپنی چادر چپکے سے لے لی- (کیونکہ ایسا نہ ہو کہ وہ جاگ اٹھیں اور تنہائی سے ان کو وحشت ہو)-

رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ- اپنے بعض فتوے رہنے دے (لوگوں سے بیان مت کر)-

وَمَرَادٌ لِمَحْشَرِا لْخَلْقِ طُرًّا- تمام مخلوقات کے حشر کا مقام (اگر مُرَادًا بہ ضمہ میم پڑھا جائے تو ترجمہ اس طرح ہوگا

کہ ''تمام مخلوقات کے حشر کا دن'')۔

قُلْتُ لَا بِیْ عَبْدِ اللّٰہِ لَمْ یَزَلِ اللّٰہُ مُرِیْدًا قَالَ اِنَّ الْمُرِیْدَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا لِمُرَادٍ مَّعَہٗ لَمْ یَزَلِ اللّٰہُ عَالِمًا قَادِرًا ثُمَّ اَرَادَ۔ (عاصم بن حمید کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا کیا اللہ کا ارادہ بھی ہمیشہ سے ہے انہوں نے کہا ارادہ تو اس وقت ہوتا ہے جب کوئی مراد بھی ہو یوں کہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے علم اور قدرت والا ہے پھر اس نے ارادہ کیا (تو ارادہ کو امام صاحب نے صفات فعلیہ میں رکھا اور وہ محدثین کے نزدیک حادث ہیں)۔

مِرْوَدٌ۔ سلائی۔

رُوْدِسٌ۔ ایک جزیرہ کا نام ہے جو ملک روم میں ہے' بعض نے رَوْدَسٌ یا رَوْدَشٌ پڑھا ہے۔

رَوْزٌ۔ امتحان کرنا' جانچنا' آزمانا' اندازہ کرنا۔

تَرْوِیْزٌ۔ ایک چیز کے بعد دوسری کا قصد کرنا۔

رَازٌ۔ مستری معماروں کا سردار۔

رَازِیٌّ۔ نسبت ہے رے کی طرف' امام فخر الدینؒ رازی بڑے عالم معقولات اور محمد بن زکریاؒ بڑے حاذق طبیب گزرے ہیں۔

مَرَازٌ یا مَرَازَۃٌ۔ مقدار' وزن۔

یَرُوْزُکَ وَیُسَائِلُکَ۔ صدقات اور خیرات میں تیرا امتحان لیتا ہے' تجھ کو آزماتا ہے' تجھ سے طلب کرتا ہے۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

رُزْتُ مَا عِنْدَ فُلَانٍ۔ اس کے پاس جو تھا اس کو میں نے آزمالیا۔ معلوم کرلیا۔ اندازہ کرلیا۔

فَاسْتَصْعَبَ فَرَازَہٗ جِبْرِیْلُ بِاُذُنِہٖ۔ براق نے شب معراج میں شرارت کی' اس وقت حضرت جبرئیلؑ نے اس کا کان پکڑ کر اس کی جانچ کی۔

کَانَ رَازُ سَفِیْنَۃِ نُوْحٍ جِبْرِیْلَ۔ حضرت نوحؑ کی کشتی بنانے والوں کے سردار حضرت جبرئیلؑ تھے (وہی سب بڑھیوں کے مستری تھے۔ چونکہ اس وقت تک کسی کو کشتی بنانا معلوم نہ تھا۔ اس موقع پر کشتی سازی انہوں ہی نے سکھائی)۔

رَوْشٌ۔ بہت کھانا یا کم کھانا۔

رَوْضٌ یا رِیَاضٌ یا رِیَاضَۃٌ۔ تابعدار کرنا' مسخر کرنا۔

تَرْوِیْضٌ۔ باغ باغ کرنا' زینت دینا۔

فَتَرَا وَضْنَا حَتّٰی اصْطَرَفَ مِنِّی۔ ہم دونوں نے تکرار کی (چکایا' جیسے بائع اور مشتری پہلے سودا طے کرنے میں کرتے ہیں) یہاں تک کہ انہوں نے مجھ سے خرید کرلیا (بعض نے کہا مراوضہ اور تراوض کے معنی کسی چیز کی تعریف کرنا جیسے فروخت کرنے والے کرتے ہیں)۔

اِنَّہٗ کَرِہَ الْمُرَاوَضَۃَ۔ (سعید بن مسیبؒ نے) بیع مراوضہ کو مکروہ سمجھا (وہ یہ ہے کہ بائع کے پاس وہ چیز نہ ہو بلکہ غائبانہ صورت میں اس شے کے صفات اور حالات بیان کرے اور اس طرح پر شئے مذکور کو فروخت کردے۔ اس طرح کی بیع کو مواصفہ بھی کہتے ہیں۔ مگر بعض فقہا نے اس کو جائز بتایا ہے بشرطیکہ بیان کی گئی صفات کے موافق وہ شے دی جائے)۔

فَدَعَا بِاَنَاءٍ یُرِیْضُ الرَّھْطَ۔ ایک برتن منگوایا جو دس سے کم آدمیوں کو کسی قدر سیر کردے (یہ اراض الحوض سے ماخوذ ہے۔ یعنی حوض میں اتنا پانی چھوڑا کہ زمین چھپ گئی)۔

رَوْضٌ۔ آدمی مشک کے قریب ہوتا ہے۔ مشہور روایت یُرْبِضُ ہے بائے موحدہ سے۔ اس کا ذکر باب الراء مع الباء میں گزر چکا ہے۔

فَشَرِبُوْا حَتّٰی اَرَاضُوْا۔ انہوں نے پیا یہاں تک کہ دو دوبار پیا (بعض نے کہا دودھ پر دودھ ڈالا۔)

رَوْضَۃٌ۔ وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے (بعض نے کہا ہرا بھرا چمن اور بعض نے کہا ہرزمین جس میں پانی اور سبزی ہو)۔

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ میرے گھر اور منبر کے درمیان بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے (ایک روایت میں بَیْتِی کے بجائے قبری ہے اور دونوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ قبر شریف آپ کے گھر یعنی حجرے ہی میں ہے۔ اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ مقام بہشت میں منتقل ہوگا۔ یا جو کوئی وہاں عبادت کرے اس کو بہشت ملے گی یا وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر

وقت نازل ہوتی رہتی ہے تو اس لحاظ سے یہ مقام بہشت کی کیاری کی طرح ہوا جو اللہ کی رحمت کا مقام ہے جس طرح دوزخ اس کے غضب کا مقام ہے)۔

اَلرَّائِضُ بِزِمَامِ الشَّرِيْعَةِ۔شریعت کی لگام سے سکھایا ہوا' تربیت کیا ہوا (اہل عرب کہتے ہیں:

رُضْتُ الْمُهْرَ اَرُوْضُه'۔ میں نے بچھیرے کو تعلیم کر دی (یعنی سدا کر سواری کے لائق کر دیا)۔

رَوْضَاتُ الْجِنَانِ۔ بہشت کی کیاریاں۔

لَاَرُوْضَنَّ نَفْسِىْ رِيَاضَةً تَهِشُّ مَعَهَا اِلَى الْقُرْصِ اِذْ قَدَرَتْ عَلَيْهِ مَطْعُوْمًا وَتَقْنَعُ بِالْمِلْحِ مَادُوْمًا۔(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں اپنے نفس کو ایسا رام کروں گا کہ جہاں اس کو ایک روٹی مل جائے تو وہ خوش ہو جائے (اسی پر قناعت کر لے) اور سالن میں صرف نمک کا لگاون اس کے لئے کافی ہو)۔

رِيَاضَتْ۔صوفیہ کی اصطلاح میں یہ ہے کہ نفس کو شہوت اور غضب سے روکنا اور یہاں تک اس کو دبانا کہ وہ بالکلیہ عقل سلیم اور شریعت مستقیم کا تابع بن جائے' برے اخلاق سے پاک ہو جائے جیسے مال جوڑنے کی حرص اور جاہ وعزت کے حصول کی خواہش اور ان کے لوازم مکروفریب جھوٹ' حسد' بغض' فسق وفجور وغیرہ سے پاک ہو کر اخلاق حسنہ سے متصف ہو جائے۔ جیسے قناعت اور صبر اور شکر اور تواضع اور فروتنی رحم وکرم سخاوت وغیرہ

حَتّٰى نَتَرَاوَضَ عَلٰى اَمْرٍ۔ یہاں تک کہ ہم ایک بات پر اتفاق کریں' اس کو ٹھہرالیں۔

اِسْتَرَاضَ۔کشادہ ہوا۔

مُسْتَرِيْضٌ۔کشادہ خوش۔

قَدْ جَمَعَ عَلَيْهِ الرَّاضَةَ۔ اچھے' تربیت یافتہ' سدھے ہوئے جانوروں کو اکٹھا کر دیا۔

رَوْعٌ۔ڈرنا' ڈرانا' پسند آنا۔

تَرْوِيْعٌ۔ڈرانا۔

اِرْوَاعٌ۔چرواہے کا بکریوں کو ڈانٹنا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِىْ رُوْعِىْ۔ حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ پھونکا۔

فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ مُّحَدَّثِيْنَ اَىْ مُرَوَّعِيْنَ۔ ہر امت میں ایسے لوگ ہوئے ہیں جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اٰمِنْ رَوْعَاتِىْ۔ یا اللہ مجھ کو ڈروں سے بےڈر کر دے (یہ رَوْعَةٌ کی جمع ہے' یعنی ایک بار ڈرنا)۔

ثُمَّ اَعْطَاهُمْ بِرَوْعَةِ الْخَيْلِ۔ پھر اسپ سواروں کے آنے سے جو وہ ڈر گئے تھے اس کے بدل ان کو کچھ دیا۔

اِذَا شَمِطَ الْاِنْسَانُ فِىْ عَارِضَيْهِ فَذٰلِكَ الرَّوْعُ۔ جب آدمی کے رخساروں پر سفیدی آ گئی تو ڈرا اور بھی ہے (گویا موت کی ملامت ہے)۔

كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَسَ اَبِىْ طَلْحَةَ لِيَكْشِفَ الْخَبَرَ فَعَادَ وَهُوَ يَقُوْلُ لَنْ تُرَاعُوْا لَنْ تُرَاعُوْا اِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔ اہل مدینہ کو ایک بار دشمن کے آنے کا) ڈر ہوا' یہ خبر سن کر آنحضرتؐ ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہو کر خبر گیری کے لئے تشریف فرما ہوئے (سبحان اللہ! اس شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا) پھر لوٹ کر آئے اور فرما رہے تھے "مت ڈرو' مت ڈرو" اور ہم نے اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (بہت ہی تیز رفتار اور بے تکان چلتا ہے یہ آپ کی سواری کی برکت تھی ورنہ وہ گھوڑا امٹھا مشہور تھا) (ایک روایت میں لَمْ تُرَاعُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔

فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ لَمْ تُرَعْ۔فرشتہ نے ان سے (عبداللہ بن عمرؓ سے) کہا ڈرو نہیں (ایک روایت میں لَنْ تُرَعْ ہے اور ایک میں لَنْ تُرَاعَ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلَمْ يُرُعْنِىْ اِلَّا رَجُلٌ اَخَذَ مَنْكِبِىْ۔ میں ڈر گیا جب ایک شخص نے ناگاہ پیچھے سے میرا کندھا پکڑا۔

فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِى الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ۔مسجد میں ایک خیمہ لگا تھا' وہ اس وقت ڈر گئے جب اس میں سے خون بہہ بہہ کر آنے لگا۔

لَمْ يَرُعْنَا اِلَّا وَقَدْ اَتَانَا ظُهْرًا۔ ہم اس وقت ڈر گئے جب آنحضرتؐ یکایک (خلاف معمول) ظہر کے وقت ہمارے

پاس تشریف لائے (یہ آپ کے آنے وقت نہ تھا)۔
حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ۔ یہاں تک کہ ان کا ڈر جاتا رہا۔
فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ۔ آپ اس کو دیکھ کر گھبرا گئے (پریشان ہو گئے)۔
مِنْ كَفِّ اَرْوَعَ فِيْ عِرْنِيْنِهٖ شَمَمٌ۔ ایک خوبصورت بہادر کی ہتھیلی سے جس کا ناک کا بانسہ بلند تھا (یہ سرداری اور شرافت کی نشانی ہے)۔
اِلَى الْاَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ الْاَرْوَاعِ۔ بادشاہوں کی طرف جو ہمیشہ بادشاہی کرتے رہے خوبصورت یا رعب دار (یہ جمع ہے رَائِعٌ کی)۔
فَيَرُوْعُهٗ مَا عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ۔ اس کو اس کا لباس اچھا لگے گا (یعنی ایک بہشتی دوسرے بہشتی کا لباس دیکھ کر اس کو پسند کرے گا پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی طرف دیکھے گا تو اس سے بھی اچھا اور بہتر لباس اپنے جسم پر پائے گا)۔
اَفْرِخْ رَوْعَكَ۔ اپنا خوف دور کر دے۔
كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ كُلَّ زِيْنَةٍ رَائِعَةٍ۔ عطاء احرام باندھے ہوئے شخص کے لئے ہر ایک بناؤ جو بھلا معلوم ہو مکروہ جانتے تھے (کیونکہ احرام میں جہاں تک پریشان حالی اور غربت ظاہر ہو وہی پروردگار کو پسند ہے)۔
لَا يُرَوِّعُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِالنَّارِ۔ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن دوزخ سے نہیں ڈرائے گا۔
وَقَعَ ذٰلِكَ فِيْ رُوْعِيْ۔ میرے دل میں یہ بات آئی۔
غُلَامٌ اَرْوَعُ اللَّوْنِ۔ خوبصورت خوش رنگ لڑکا۔
رَوْغٌ یا رَوَغَانٌ۔ جھکنا، علیحدہ ہونا، چپکے سے کہیں جانا، مائل ہونا، پل پڑنا۔
تَرْوِيْغٌ۔ چکنا کرنا، تر و تازہ کرنا۔
مُرَاوَغَةٌ۔ کشتی کرنا، مکر و فریب کرنا، طلب کرنا۔
اِرَاغَةٌ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا (جیسے اِرْتِيَاغٌ ہے)۔
اِذَا كَفٰى اَحَدَكُمْ خَادِمُهٗ حَرَّ طَعَامِهٖ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ وَاِلَّا فَلْيُرَوِّغْ لَهٗ لُقْمَةً۔ جب تم میں سے کسی کا خدمت گار (نوکر ہو یا غلام اور لونڈی) اس کو کھانا پکانے کی گرمی سے بچائے (یعنی اس کا کھانا وہ تیار کر دے) تو کھاتے وقت اس کو بھی اپنے ہمراہ بٹھا لے (سنت کا طریق یہی ہے کہ نوکر اور آقا دونوں ایک ساتھ کھائیں) اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کھانے میں سے ایک تر بہ تر نوالہ اس کے لئے بھی رہنے دے (یہ نہیں کہ سب کھانا خود تو کھا لیا جائے، مگر باورچی اور ملازم کو کچھ تھوڑا بھی نہ دیا جائے)۔
اِنَّهٗ سَمِعَ بُكَاءَ صَبِيٍّ فَسَاَلَ اُمَّهٗ فَقَالَتْ اِنِّيْ اُرِيْغُهٗ عَلَى الْفِطَامِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک بچہ کا رونا سنا، اس کی ماں سے پوچھا یہ کیوں روتا ہے؟ وہ کہنے لگی میں اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں (اہل عرب کہتے ہیں:
فُلَانٌ يُرِيْغُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ۔ فلاں (شخص) مجھ سے یہ کام کرانا چاہتا ہے۔
خَرَجْتُ اُرِيْغُ بَعِيْرًا شَرَدَمِنِّيْ۔ میں ایک اونٹ کی تلاش میں نکلا جو میرے پاس سے بھاگ گیا تھا۔
رَوَغَانُ الثَّعْلَبِ۔ لومڑی کی حیلہ بازی۔
فَعَدَلْتُ اِلٰى رَائِغَةٍ مِّنْ رَّوَائِغِ الْمَدِيْنَةِ۔ میں (بڑا راستہ چھوڑ کر) مدینہ کے چھوٹے رستوں میں سے ایک راستے کی طرف مڑ گیا۔
رَائِغَةٌ۔ وہ چھوٹا راستہ جو بڑے راستے سے نکلا ہو۔
رَوْفَةٌ۔ رحمت اور مہربانی۔
رَوْقٌ۔ صاف ہونا، نتھرا ہوا ہونا، پسند آنا، بھلی لگنا، بڑھ چڑھ کر ہونا۔
تَرْوِيْقٌ۔ صاف کرنا، کوئی چیز فروخت کر کے اس سے اچھی خریدنا۔
اِرَاقَةٌ۔ بہانا۔
حَتّٰی اِذَا اَلْقَتِ السَّمَاءُ بِاَرْوَاقِهَا۔ جب آسمان نے اپنے سب بوجھ ڈال دیئے (یعنی بادلوں میں جس قدر پانی تھا، وہ سب بصورت بارش ان سے خارج ہو گیا)۔
ضَرَبَ الشَّيْطَانُ رَوْقَهٗ۔ شیطان نے اپنا سائبان بنایا یا چھجہ بنایا۔

فَيَضْرِبُ رِوَاقَه، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ - دجال اپنا خیمہ کھڑا کرے گا تو ہر ایک منافق جا کر اس سے مل جائے گا- (یعنی جس کے دل میں ایمان نہ ہوگا صرف ظاہر داری کی راہ سے خود کو مسلمان کہتا یا گنا تا ہوگا- وہ دجال کے ہوا خواہوں میں شامل ہو جائے گا)-

تِلْكُمْ قُرَيْشُ تَمَنَّانِیْ مَا لِتَقْتُلَنِیْ
فَلَاوَرَبِّكَ مَابَرُّوْا وَمَا ظَفَرُوْا
فَاِنْ هَلَكْتُ فَرَهْنٌ ذِمَّتِیْ لَهُمْ
بِذَاتِ رَوْقَيْنِ لَا يَعْفُوْلَهَا اَثَرٌ

(اشعار کا ترجمہ یہ ہے کہ) یہ قریش کے لوگ ان کی آرزو یہ تھی کہ مجھ کو مار ڈالیں، نہیں خدا کی قسم ان کی آرزو پوری نہیں ہوئی نہ انہوں نے فتح پائی، اگر میں مر گیا تب بھی میرا یہ ذمہ ان کے پاس رہن ہے کہ ایک شدید جنگ ان سے ہوگی جس کا اثر نہ مٹے گا (ایک روایت میں ذات ردقین ہے یعنی سخت جنگ- اصل میں قَرْنٌ کے معنی سینگ اور آفت ہے اور یہاں اس سے مراد سخت لڑائی ہے)-

كَالثَّوْرِ يَحْمِیْ اَنْفَه بِرَوْقِهٖ - بیل کی طرح جو اپنی ناک کو سینگ سے بچاتا ہے-

فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رَوْقَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ - پھر ان سے لڑنے کے لئے عمدہ اور بہتر مسلمان نکلیں گے (اہل عرب کہتے ہیں:

غُلَامٌ رَوْقَةٌ اور غِلْمَانٌ رَوْقَةٌ - یعنی خوبصورت سرخ سفید لڑکا یا لڑکے-

مَضٰی رَوْقٌ مِنَ اللَّيْلِ - رات کا ایک حصہ گزر گیا-

اِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ يَطُوْلَ مَكْثُه، عِنْدَكَ فَرَوِّقْهُ - اگر تو چاہے کہ وہ دیر تک تیرے پاس رہے تو اس کو صاف کر-

رَوْمٌ - قصد کرنا

تَرْوِيْمٌ - ٹھہرنا، دوسرے سے منگوانا-

تَرَوُّمٌ - ٹھٹھا کرنا-

عَلَيْكَ بِالْمَغْفَلَةِ وَالْمَنْشَلَةِ وَالرَّوْمِ - تجھ پر لازم ہے عنفقہ (داڑھی کا وہ حصہ جو ہونٹ کے نیچے اور ٹھوڑی کے اوپر ہوتا ہے) اور انگشتری کا مقام (جہاں پر چھنگلی میں انگوٹھی رہتی ہے) اور کان کی لو (یعنی وضو کرتے وقت ان پر پانی پہنچانے کا خیال رکھ)-

بِيْرِ دُوْمَةَ - مدینہ منورہ کا وہ کنواں جس کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا (کہتے ہیں کہ بیس ہزار درہم کو آپ نے خریدا- اصل میں یہ کنواں ایک یہودی کا تھا وہ مسلمانوں کو اس سے پانی بھرنے نہیں دیتا تھا- آنحضرتؐ نے فرمایا جو کوئی یہ کنواں خرید لے اور اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول بھی اس میں پڑنے دے، تو اس کے لئے بہشت ہے)-

رُوْمَةٌ - ایک مقام کا بھی نام ہے (ایک روایت میں دُوْمَةٌ ہے یعنی دومة الجندل)-

صَاحِبُ الرُّوْمِيَةِ - رومیہ کا بادشاہ (وہ ایک شہر تھا روم کے ملک میں، کہتے ہیں کہ اس کی فصیل کا دور چوبیس میل تھا-)

رُوْمٌ - نصاریٰ (اس کا مفرد رُوْمِیٌّ جیسے زَنْجٌ اور زَنْجِیٌّ میں زَنْج جمع ہے اور زَنْجِی مفرد-)

وَبِعِزَّتِكَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ - اور تیرے عزت کے وسیلے سے جس کے حاصل کرنے کا قصد نہیں کیا جاتا (کیونکہ ویسی عزت کسی اور کو ملنا محال ہے- بعض نے کہا ترجمہ اس طرح ہے- تیری عزت کے طفیل جس سے آگے کوئی بڑھ نہیں سکتا-)

مَرَامٌ - مقصد-

رُوْمَانٌ - وہ فرشتہ جو قبر میں آدمی کے ساتھ رہے گا-

رَوْنَقٌ - چمک، حسن، خوبصورتی، صفائی اور پاکیزگی-

رِوَايَةٌ - بات کو نقل کرنا، اٹھانا، بٹنا، پانی لانا، باندھ دینا-

رَیٌّ اور رِیٌّ اور رِوًّى - چھک کر پینا-

تَرْوِيَةٌ - غور اور فکر کرنا - روایت پر برانگیختہ کرنا-

رَاوِیْ - حدیث کا نقل کرنے والا-

رَاوُوْنَ اور رُوَاةٌ - راوی کی جمع ہے-

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمَّى السَّحَابَ رَوَايَا الْبِلَادِ - آنحضرتؐ نے ابر کا نام شہروں کا پانی اٹھانے والا رکھا (اصل میں روایا جمع ہے راویہ کی، یعنی وہ اونٹ جو پانی لاد کر لاتا ہے اور راویہ پانی کی مشک کو بھی کہتے ہیں)-

فَإِذَا هُوَ بِرَوَايَا قُرَيْشٍ - ناگاہ اس کو قریش کے پانی لانے والے اونٹ ملے-

شَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكِذْبِ - بدترین روایات جھوٹی روایتیں ہیں- یا بدترین وہ راوی ہیں جو جھوٹی روایات کرتے ہیں-

رَوَايَا - دراصل رَوِيَّةٌ کی جمع ہے (یعنی جو جھوٹی بات آدمی بنائے)-

رَاوِيَةٌ - بہت روایت کرنے والا-

وَاجْتَهَرَ دَفْنَ الرَّوَاءِ - سیراب کرنے والے یا شریں پانی کو جو چھپا ہوا تھا انہوں نے کھول دیا- (یہ جملہ حضرت عائشہؓ نے حضرت صدیقؓ کی تعریف میں کہا)-

إِذَا رَأَيْتُ رَجُلًا ذَارُوَاءٍ طَمَحَ بَصَرِي إِلَيْهِ - جب میں کوئی قبول صورت یا تروتازہ (توانا وتندرست) مرد دیکھتی تو میری نگاہ اس کی طرف لگ جاتی-

كَانَ يَأْخُذُ مَعَ كُلِّ فَرِيْضَةٍ عِقَالًا وَّرِوَاءً - ہر زکوۃ کے ساتھ (صاحب مال سے) ایک پاؤں باندھنے کی رسی اور ایک وہ رسی لیتے جس سے دو اونٹ ملا کر باندھے جاتے ہیں-

رِوَاءٌ - ازہری نے کہا اس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کی پیٹھ پر سامان کو کستے اور باندھتے ہیں اور جس رسی سے دو اونٹ کی جوڑی لگا کر باندھ دیتے ہیں اور اس باندھنے کے عمل کو قَرْنٌ اور قِرَانٌ کہتے ہیں-

وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا - میرے پاس ایک ڈول تھا یا چھاگل تھی' اس پر ایک چھتڑا تھا' جس سے میں نے اس کو باندھ دیا تھا (ایک روایت میں قَدْرَوَيْتُهَا ہے اور نہایہ میں یہ ہے یہی صحیح ہے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَوَيْتُ الْبَعِيْرَ - میں نے اونٹ پر رسی باندھ دی-

كَانَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ - آٹھویں تاریخ حج کی لبیک کہتے (اس کو یوم الترویہ اس لئے کہتے ہیں کہ اونٹوں کو اس دن پانی پلا کر سیراب کرتے)-

لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ - (ایک زمانہ ایسا آئے گا) جب دین (اسلام) حجاز کے ملک سے ایسا بندہ جائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی میں رہ جاتی ہے (وہاں پناہ لیتی ہے- مطلب یہ ہے کہ اکثر ملکوں میں پھر کفر پھیل جائے گا اور اسلام سمٹ کر ملک حجاز میں ہی رہ جائے گا)-

أُرْوِيَّةٌ - پہاڑی بکری (اس کی جمع اُرْوِیٰ آتی ہے)-

رِوَايَةٌ - یہ حدیث آنحضرت سے روایت کی ہے اپنے دل سے نہیں کہی (یعنی مرفوع حدیث ہے نہ موقوف)-

يَرْتَوِيْ فِيْهَا - اس میں پانی پیتے اور پلاتے تھے-

رَاوِيَةٌ - مشک (یہ معنی اس مناسبت ہے کہ مشک اپنے صاحب کو سیراب کرتی ہے- مگر بعض نے اس لفظ کے معنی پانی لادنے والے اونٹ کے کئے ہیں)-

حَتّٰى رَوَى النَّاسُ - یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے (یعنی خوب چھک کر پانی پی لیا) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَوَيْتُ عَلَى الْبَعِيْرِ - میں نے اونٹ پر پانی لا کر پلایا-

رَوَيْتُ رِيًّا - میں پانی سے سیر ہوا-

رَوَيْتُ مِنَ الشِّعْرِ - میں نے شعر کو روایت کیا-

نَزَحَ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْوٰى - پانی کھینچا یہاں تک کہ لوگوں کو سیراب کیا)-

يَرْوِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں (یعنی بلا واسطہ یا بہ واسطہ)-

رِوَايَةٌ عَنْ رَبِّهٖ - یہ حدیث آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار سے روایت کی (یعنی حضرت جبرئیلؑ کے واسطہ کے بغیر' جس کو حدیث قدسی کہتے ہیں)-

أَرْتَوِي - پانی رکھتا ہوں' پینے اور وضو کرنے کے لئے-

هُوَ أَرْوٰى - گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (درمیان میں سانس لے لے کر)-

حَامِيْنَ رَوَاءٍ - سیراب کرنے والے پانی پر گھومنے والے یا شیریں خوش گوار پانی پر چکر لگانے والے-

أَلَمْ نُصَحِّحْ جِسْمَكَ وَنُرْوِكَ - کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا (بیماریوں سے پاک) اور تجھ کو سیراب نہیں کیا (معلوم ہوا صحت کے بعد شیریں اور سرد پانی سب نعمتوں سے

بڑھ کر ہے)۔

وَقَدْ رُوِيْنَا- ہم سے یوں روایت کی گئی (یعنی سماع یا اجازت یا روایت کے طور سے سب کو شامل ہے)۔

رَوَيْنَا- ہم نے روایت کی۔

رَيَّانٌ- سیراب (اس کی ضد عطشان یعنی پیاسا اور ایک راوی کا نام بھی ریان ہے)۔

بَابُ الرَّيَّانِ- بہشت کا وہ دروازہ جس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ جِبْرَئِيْلُ لِإِبْرَاهِيْمَ تَرَوَّ مِنَ الْمَاءِ- جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا تم پانی سے سیراب ہو جاؤ (بعض نے کہا اس تاریخ کو حضرت جبرئیلؑ نے ان سے کہا تم اپنی خواب میں فکر اور غور کر و اسی وجہ سے اس کا نام یوم الترویہ ہوا)۔

فَطَفِقْتُ أَرْتَئِيْ- میں اپنے کام میں غور کرنے لگا (فکر شروع کی)۔

مَنْ عَمِلَ بِالرَّأْيِ وَالْمَقَايِيْسِ فَقَدْ ارْتَوٰى مِنْ اٰجِنٍ- جس نے رائے اور قیاس پر عمل کیا (یعنی آیت یا حدیث موجود ہوتے ہوئے) اس نے گدلے بدبودار پانی سے اپنے آپ کو سیر کیا (کیونکہ آیت یا حدیث صاف ستھرے پاکیزہ پانی کی طرح ہے' اس کو چھوڑ کر رائے اور قیاس کی طرف گیا تو گویا خراب اور سڑا ہوا پانی اس نے پیا' اچھے پانی کو چھوڑ دیا (یہ جناب امیرؓ کا قول ہے)۔

رَيّ ایک ملک ہے ایران میں اس کی نسبت رَازِیٌّ ہے بر خلاف قیاس۔

رِيًّا يَغُصُّ بِالرِّيِّ رَبَابُهٗ- ایسی سیرابی عطا فرما جس کا ابر سیرابی کو لازم کرلے (یعنی خوب زور کا پانی برسا)۔

رَوِيَّةٌ- جو قرض باقی رہ گیا ہو اور حاجت۔

رَوِيٌّ- قافیہ کا حرف اور بڑی بڑی بوندوں کی بارش۔

اَلْجُهَّالُ يَحْزُنُهُمْ تَرْكُ الرِّوَايَةِ- جاہلوں کو (آخرت میں) یہ رنج ہوگا کہ ہم نے قرآن اور حدیث کی روایت کیوں نہیں کی (علم دین حاصل کر کے اس کی تبلیغ اور اشاعت کیوں نہیں کی)۔

رَايَةٌ- قلادہ یا طوق جو کسی غلام کے گلے میں لٹکایا جائے۔

أَوْ يَجْعَلُ فِيْ رَقَبَتِهٖ رَايَةً- (اگر غلام بھگوڑا ہوا یا اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو تو اس کے پاؤں میں بیڑی ڈالے) یا اس کے گلے میں طوق پہنائے)۔

أَوَّلُ مَنْ حَذَفَهٗ ابْنُ أَرْوٰى- پہلے جس نے اس کو موقوف کیا (وہ) اروی کے بیٹے تھے (یعنی حضرت عثمانؓ خلیفہ سویم)۔

أَرْوٰى- حضرت عثمانؓ کی والدہ کا نام تھا۔

باب الراء مع الهاء

رَهْبٌ یا رَهْبَةٌ یا رُهْبٌ یا رَهَبٌ یا رُهْبَانٌ یا رَهَبَانٌ- ڈرنا' خائف ہونا۔

اِرْهَابٌ- ڈرانا' خائف کرنا۔

تَرَهُّبٌ- فقیر ہو جانا۔

رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ- تیری طرف رغبت کر کے تجھ سے ڈر کر (یعنی تجھ سے ثواب کی توقع کر کے اور تیرے عذاب سے ڈر کر)۔

فَبَقِيْتُ سَنَةً لَا اُحَدِّثُ بِهَا رَهْبَتَهٗ- میں ایک سال تک ڈر کر یہ حدیث (یعنی رضاع کبیر کی) بیان نہ کر سکا۔

لَقَدْ رَهِبْتُ- میں ڈر گیا۔

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ یا لَا رُهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَامِ اسلام میں ایسی درویشی نہیں ہے جو نصاریٰ نے اختیار کی تھی (کہ تمام دنیا کے جائز مشاغل اور لذات کو چھوڑ کر ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ جانا اور سخت سخت ریاضتیں کرنا- مثلاً خود کو خصی کر ڈالنا یا گلے میں زنجیر ڈالنا جسم پر بھوت ملنا راکھ لگانا- ایک حالت پر کھڑے یا بیٹھے رہنا' الٹے لٹکنا' وغیرہ وغیرہ اس طرح کی درویشی نصاریٰ نے ہندوستان کے جوگیوں اور فقیروں سے سیکھی تھی- ہمارے پیغمبرؐ نے صاف فرما دیا اسلام میں اس طریقہ کی درویشی درست نہیں ہے اور اگر یہ لوگ غور و فکر سے کام لیتے

تو سمجھ لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب نعمتیں اور لذتیں ہمارے لئے پیدا کی ہیں- اگر ہم قدرت کے باوجود جائز طریقوں سے حاصل کر کے، اعتدال کے ساتھ ان سے لطف اندوز نہ ہوں، تو ہم بے نصیب اور بدبخت ہیں البتہ اس قدر صحیح ہے کہ شریعت اور عقل سلیم کی پابندی ضرور ہے- اور اصل درویشی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس حال میں بھی رکھے اس پر راضی، خوش اور شکر گزار رہے- اگر وہ ہماری سعی کو بارآور کر کے راحت و آرام عنایت فرما دیتا ہے تو اس کا شکر ادا کریں اور ہمارا دل اپنے رب کی حمد و سپاس سے لبریز ہو جائے، اور اگر سعی لا حاصل رہے تو پھر بھی مشیت ایزدی پر انشراح قلب کے ساتھ راضی رہے اور تکلیفوں اور ناکامیوں پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس میں حق تعالیٰ کی حکمت ہے اور وہ بہر حال اپنے بندوں کا بہی خواہ ہے)-

رُهْبَانٌ- تارک الدنیا فقراء سنیاسی لوگ (یہ جمع ہے راهب کی)-

رَهْبَنَةٌ- درویشی-

عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِي- تم اپنے اوپر (کافروں سے) جہاد کرنے کو لازم کر لو، میری امت کی درویشی یہی ہے (جہاد درویشی سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ درویش دنیا کے بناؤ اور بگاڑ سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اس کے اس طرز عمل سے باطل کو پروان چڑھنے کے لئے میدان صاف مل جاتا ہے- اس کے برخلاف مجاہد اللہ کے دین کا سپاہی بن کر باطل سے نبرد آزما ہوتا ہے اور حق کے غلبہ کے لئے اپنی جان اور صلاحتیں کھپاتا ہے- ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "اسلام کے کوہان کی چوٹی جہاد ہے)-

رَهْبُ أُمَّتِي الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلٰوةِ- میری امت کی درویشی یہ ہے، مسجدوں میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا-

لَأَنْ يَمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَانَتِي إِلٰى رَهَابَتِي قَيْحًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا- اگر میرے پیرو (ناف) سے لے کر سینہ تک پیپ سے بھر جائے تو مجھ کو اس سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ شعر اشعار سے بھرے-

رَهَابَةٌ- وہ پٹھا جو زبان کی طرح سینے کے نشیب میں لٹکتا رہتا ہے (بعض لوگوں نے رَهَانَتِي روایت کیا ہے جو غلط ہے)-

فَرَأَيْتُ السَّكَاكِيْنَ تَدُوْرُبَيْنَ رَهَابَتِهِ وَمِعْدَتِهِ- میں نے دیکھا کہ اس کے سینہ اور معدے کے درمیان چھریاں چل رہی ہیں-

إِنِّي لَأَسْمَعُ الرَّاهِبَةَ- میں خوفناک حالت سن رہا ہوں-

أَسْمَعُكَ رَاهِبًا- میں سن رہا ہوں تو خوف زدہ ہے-

إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَتَرَهَّبَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ- ایک صحابی نے عرض کیا میرا ارادہ یہ ہے کہ درویش بن جاؤں (عورتوں سے الگ رہوں) آپؐ نے فرمایا ایسا مت کر-

أَعْطَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا الْفِطْرَةَ الْحَنِيْفِيَّةَ لَا رُهْبَانِيَّةَ وَلَا سِيَاحَةَ- اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سیدھا دین (دین قیم) جو فطرت کے موافق ہے عنایت فرمایا- اس میں نہ درویشی ہے نہ سیاحی (خواہ مخواہ ملک در ملک پھرتے رہنا- ایک دوسری حدیث میں ہے کہ "میری امت کی سیاحت جہاد ہے)

رُهْبَانُ اللَّيْلِ أُسُدُ النَّهَارِ- (مومنوں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) رات کو تو درویش ہیں (یعنی عبادت میں مشغول رہتے ہیں) دن کو شیر بنے رہتے ہیں (یعنی کافروں کا شکار کرتے ہیں)-

رَهْبَلَةٌ- ایک قسم کی دوڑ-

رَهْبَلٌ- وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے-

مُرَهْبِلٌ- جو ایسا کلام کرے-

رَهْجٌ یا رَهَجٌ- گرد و غبار-

مَا خَالَطَ قَلْبَ امْرِئٍ رَهْجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ- جس آدمی کے دل پر اللہ کی راہ میں غبار پڑے (یعنی اقامت دین کی کوشش میں) اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا (دوسری روایت میں ہے:

مَنْ دَخَلَ جَوْفَهُ الرَّهْجُ لَمْ يَدْخُلْهُ حَرُّ النَّارِ- جس آدمی کے پیٹ میں (سانس کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کا) غبار

جائے پھر دوزخ کی گرمی اس میں نہیں جائے گی۔

رَهْدٌ۔خوب پیسنا۔

تَرْهِيْدٌ۔بڑی حماقت کرنا۔

رَهَادَةٌ۔نعمت۔

رَهْرَهَةٌ۔وسیع اور کشادہ کرنا۔

تَرَهْرُةٌ۔سفید چمکدار ہونا۔

فَشُقَّ عَنْ قَلْبِهٖ وَجِئَ بِطَسْتٍ رَهْرَهَةٍ۔آپ ﷺ کا دل چیرا گیا اور ایک سفید چمکتا ہوا طشت لایا گیا (بعض نے کہا کہ اصل میں یہ رَحْرَحَةٌ تھا یہ معنی کشادہ اور پھیلا ہوا۔مگر حائے حطی کو ہائے ہوز سے بدل دیا۔جیسے مَدَحْتُ میں مَدَهْتُ کہتے ہیں۔ایک روایت میں بَرَهْرَهَةٌ ہے۔اس کا ذکر کتاب الباء میں گزر چکا ہے)۔

رَهْسٌ۔خوب روندنا۔

تَرَهُّسٌ۔اضطراب' حرکت۔

اِرْتِهَاسٌ۔بھر جانا' ہجوم کرنا' اضطراب کرنا۔

وَجَرَاثِيْمُ الْعَرَبِ تَرْتَهِسُ۔اور عرب کے قبیلے بے قرار تھے دھکم دھکا کر رہے تھے (ایک دوسرے سے لڑ بھڑ رہے تھے) (ایک روایت میں تَرْتَهِشُ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہیں)۔

عَظُمَتْ بُطُوْنُنَا وَارْتَهَسَتْ اَعْضَادُنَا۔ہمارے پیٹ تو بڑھ گئے (پھول گئے) اور بازو لڑکھڑانے لگے (ضعف کے سبب) (ایک روایت میں اِرْتَهَشَتْ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہیں)۔

رَهْشٌ۔جانور کے دونوں ہاتھ چلنے میں رگڑ کھانا (جس کو اہل ہندا پنی اصطلاح میں "نیور لگنا" کہتے ہیں)۔

رَوَاهِشٌ۔جانور کے ہاتھوں کی رگیں جو چلنے میں رگڑ کھاتی ہیں۔

اِرْتِهَاشٌ۔لرزنا' لڑائی ہونا۔

فَقَطَعَ بِهٖ رَوَاهِشَ يَدَيْهِ۔(قزمان نامی ایک شخص تھا وہ احد کے دن کافروں سے خوب لڑا اور سخت زخمی ہو گیا' پھر اس نے کچھ سوچ کر ایک تیر لیا اور) اپنے ہاتھوں کے اندر کی رگیں اس سے کاٹ ڈالیں (یعنی خودکشی کر لی' اس وجہ سے اس کا خاتمہ برا ہوا۔چونکہ آنحضرت فرما چکے تھے کہ یہ دوزخی ہے' اس کے اس عمل سے آپ کی پیشن گوئی صحیح ثابت ہوگئی)۔

رَهِيْشُ الثَّرٰى۔زمین کو لازم کرنے والا (یعنی پاپیادہ ہو کر لڑنے والا۔جیسے بہادر لوگ کرتے ہیں اس وجہ سے کہ ان کی نیت بھاگنے کی نہیں ہوتی۔لہٰذا ایسے مواقع پر ان کا عمل یہ ہوتا ہے کہ سواری سے اتر کر دشمن سے بھڑ جاتے ہیں تا کہ بھاگنے کا خیال بھی نہ آ سکے)۔

رَهِيْشٌ۔دراصل اس مٹی کو کہتے ہیں جو نرم ہو اور اڑتی ہو اور اس وجہ سے تھم نہ سکتی ہو۔

اِرْتَهَشَ الدَّابَّةُ۔جانور کے دو ہاتھ چلنے میں رگڑ کھاتے ہیں۔

رَهْصٌ۔زور سے نچوڑنا' ملامت کرنا' زور سے پکڑنا۔

اِرْهَاصٌ۔اصرار اور آمادگی اور اصطلاح میں اس خلاف عادت کام کو کہتے ہیں جو نبوت سے پہلے پیغمبر سے صادر ہو۔

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ رَهْصَةٍ اَصَابَتْهُ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے' ضعف یا درد کے لئے (اصل میں رَهْصَةٌ وہ درد ہے جو گھوڑے کے سم میں اندر کی طرف ہو جاتا ہے)۔

فَرَمَيْنَا الصَّيْدَ حَتّٰى رَهَصْنَاهُ۔ہم نے شکار کے جانور کو تیر مارے یہاں تک کہ اس کو بے طاقت کر دیا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَرْقِيْ مِنَ الرَّهْصَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَاقِيْ وَاَنْتَ الْبَاقِيْ وَاَنْتَ الشَّافِيْ۔"وہ رہصہ (یعنی ضعف ناتوانی اور ناطاقتی) کے لئے اس دعا کا منتر کرتے تھے "یا اللہ تو ہی بچانے والا ہے' تو باقی رہنے والا ہے اور تو ہی شفا دینے والا ہے"۔

وَاِنَّ ذَنْبَهٗ لَمْ يَكُنْ عَنْ اِرْهَاصٍ۔ان کا گناہ اصرار اور آمادگی کے ساتھ نہ تھا (بلکہ بھول چوک کے طور پر بلا قصد اور اصرار کوئی گناہ سرزد ہو جاتا)۔

رَهْطٌ۔بڑے بڑے لقمے کھانا۔

تَرْهِيْطٌ۔خوب زور سے کھانا۔

اِرْتِهَاطٌ-جمع ہونا-

رِهَاطٌ-گھر کا سامان-

رَهْطٌ-قوم اور قبیلہ تین آدمیوں سے لے کر سات یا دس آدمیوں تک یا چالیس آدمیوں تک یا دس سے کم آدمی جن میں عورت نہ ہو-

تُرْهُوطٌ- کھاؤ' بڑے بڑے لقمے اڑانے والا-

فَايْقَظْنَا وَنَحْنُ اِرْتِهَاطٌ-ہم کو بیدار کیا اس وقت ہم الگ الگ جتھے تھے (مصدر فعل کے معنی میں ہے-یعنی نَحْنُ فِرَقٌ مُرْتَهِطُوْنَ- ہم الگ الگ گروہ تھے-

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ-میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا' آپ کے ساتھ ایک چھوٹا رہط تھا-

رُهَيْطٌ-تصغیر ہے رھط کی-

رَهْفٌ-پتلا کرنا' باریک کرنا-

اِرْهَافٌ-تیز کرنا-

كَانَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ مَرْهُوْفَ الْبَدَنِ-عامر بن طفیل دبلے بدن کے آدمی تھے (اہل عرب کہتے ہیں کہ

رَهَفْتُ السَّيْفَ-میں نے تلوار تیز کی)-

فَهُوَ مَرْهُوْفٌ يا مُرْهَفٌ-وہ باریک اور تیز ہے-

خَصْرٌ مُرْهَفٌ-باریک (پتلی) کمر-

اَرْهَفَ خَاطِرَه'-اس کا دل تنگ کر دیا-

اَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَه' بِمُدْيَةٍ فَاُرْهِفَتْ-آپ نے مجھ کو ایک چھری لانے کا حکم دیا' وہ تیز کی گئی-

اِنِّيْ لَا تُرِكَ الْكَلَامَ فَمَا اُرْهِفُ بِهٖ-میں جلدی سے بات نہیں کرتا (بلکہ غور و فکر کے بعد بات کرتا ہوں-یہ اصول بہت مناسب اور مفید ہے غور و تامل کے بعد کہی ہوئی بات پائیدار ہوتی ہے-ایک روایت میں فما ازھف- ہے زائے معجمہ سے یعنی میں بیہودہ اور جھوٹ نہیں بکتا)-

رَهَقٌ-حماقت کرنا' جلدی کرنا' جماع کرنا' حرام کام کرنا' ظلم کرنا' جھوٹ بولنا' نزدیک ہونا' ڈھانپ لینا-

تَرْهِيْقٌ-بدکاری کی تہمت لگانا-

اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَيْئٍ فَلْيَرْهَقْهُ-جب تم میں سے کوئی کسی چیز کی آڑ میں نماز پڑھے تو اس سے نزدیک ہو جائے (یعنی سترے کے قریب ہی کھڑا ہو)-

اِرْهَقُوْا الْقِبْلَةَ-(نماز میں) قبلے کے نزدیک رہو-

غُلَامٌ مُّرَاهِقٌ-وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو-

فَلَوْ اِنَّهٗ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا-اگر وہ لڑکا بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کے پاس رہتا تو ان کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا (اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ اَرْهَقَنِيْ اِثْمًا-فلاں شخص نے مجھ کو گناہ میں ڈال دیا گناہ مجھ پر لاد دیا)-

يَرْهَقُه' رَهَقًا-اس کو ڈھانپ لیتا ہے-

فَاِنْ رَهِقَ سَيِّدَه' دَيْنٌ-اگر اس کے مالک پر قرضہ ہو جائے (اور) اس کو قرض ادا کرنا لازم ہو جائے-

اَرْهَقْنَا الصَّلٰوةَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ-ہم نے نماز میں دیر کی (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آنے کو تھا) اور ہم وضو کر رہے تھے-

وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ-نماز کا وقت ہم پر آ پہنچا-

لِمَنْ فَعَلَه' مُرَاهِقًا-جو کوئی اس کو اخیر وقت کرے (یعنی جب وقت تنگ ہو جائے' وقوف عرفہ کے وقت فوت ہونے کا ڈر ہو)-

يُرْهِقُ بَعْضُهَا بَعْضًا-ایک دوسرے پر جلدی کرتا ہے-

اِنَّ فِيْ سَيْفِ خَالِدٍ رَهَقًا-خالد کی تلوار میں پھرتی ہے (جلدی اور تیزی)-

كَانَ اِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرَاهِقًا خَرَجَ اِلٰى عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ- جب وہ مکہ میں دیر سے آتے (مثلاً نویں تاریخ) تو سیدھے عرفات کو چلے جاتے' بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے (اس ڈر سے کہ کہیں وقوف عرفات کا وقت فوت نہ ہو جائے)-

اِنَّهٗ وَعَظَرَ جُلًا فِيْ صُحْبَةِ رَجُلٍ رَهِقٍ-حضرت علیؓ نے ایک شخص کو نصیحت کی ایک آزاد شخص کے ساتھ صحبت رکھنے میں (اہل عرب کہتے ہیں:

فِيْهِ رَهَقٌ-اس میں آزادی اور بدکاری ہے (اصل میں

رَهَقٌ کہتے ہیں نادانی اور حماقت اور حرام کام کرنے کو)۔

اِنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى اِمْرَأَةٍ كَانَتْ تُرْهَقُ۔ آنحضرت نے ایسی عورت پر (جنازہ کی) نماز پڑھی، جس کو لوگ بدکار کہتے تھے۔

سَلَكَ رَجُلَانِ مَفَازَةٍ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُبِهٖ رَهَقٌ۔ ایک میدان میں دو آدمی چلے، ایک تو عابد تھا اور دوسرا آزاد و بدکار۔

فُلَانٌ مُرَهَّقٌ۔ اس آدمی کو لوگ برا بتلاتے ہیں۔ یا نادان اور احمق کہتے ہیں (ایک روایت میں مُرْهِقٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

حَسْبُكَ مِنَ الرَّهَقِ وَالْجَفَاءِ اَنْ لَّا يُعْرَفَ بَيْتُكَ۔ یہ تھوڑی حماقت اور جہالت ہے کہ لوگ تیرا گھر نہ پہچانیں (یعنی تو سب سے جدا جگ سے برا، کنارہ کش اور غیر معروف ہو کر رہے نہ کسی کی دعوت کرے نہ کسی کو کھلانا کھلائے، کیونکہ کھلانے پلانے والے کا گھر اکثر لوگوں کو معلوم ہوتا ہے)۔ (بعض نے کہا:

راوی نے اس میں تصحیف کی ہے۔ صحیح اس طرح ہے اَنْ لَّا تَعْرِفَ نَبِيَّكَ۔ یعنی حماقت اور جہالت کی انتہا ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہ پہچانے)۔

كَانَ يُرَهَّقُ۔ لوگ اس کو بدکار کہتے تھے۔

اَرْهَقَنِيْ اَنْ اَلْبِسَ ثَوْبِيْ۔ اس نے ایسی جلدی کی کہ میں کپڑے بھی نہ پہن سکا۔

رَجُلٌ مُرَهَّقٌ۔ اسکے پاس مہمان آتے جاتے رہتے ہیں۔

رَهِقَتِ الْكِلَابُ الصَّيْدَ۔ کتے شکار کے جانور کے قریب پہنچ گئے (اس کے پاس جا پہنچے)۔

رَهِيْقٌ۔ شراب۔

رَيْهُقَانٌ۔ زعفران۔

مُرْهَقٌ۔ جس کو قتل کے لئے پکڑ پائیں۔

فَتُرْهَقُوْنَ عَنِّيْ۔ تم میرے نزدیک کئے جاؤ گے۔

فُلَانٌ كَانَ يُرْهَقُ۔ فلاں شخص تو بدکار اور فاجر تھا۔

يُرْهِقُهٗ بِاَعْوَامِ دَهْرِهٖ۔ اس کی عمر کے سالوں کو گھیر لیتی ہے۔

يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَى الْغُلَامِ اِذَا رَاهَقَ الْحُلُمَ۔ جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچ جائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔ (گو ابھی احتلام اس کو نہ ہوتا ہو)۔

لَاتُقْبَلُ شَهَادَتُهُمَا لِرَهَقِهِمَا۔ ان دونوں کی گواہی قبول نہ ہوگی کیونکہ وہ جھوٹے ہیں۔

رَهِقَ الذِّئْبُ الشَّاةَ۔ بھیڑیا بکری کے پاس پہنچ گیا۔

رَجُلٌ اَرْهَقَ الصَّلٰوةَ۔ ایک شخص نے نماز میں دیر کی۔ (یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آن پہنچا)۔

رَهْكٌ۔ خوب پیسنا، زور سے جماع کرنا، اقامت کرنا۔

اِرْهَكْ هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ ان دونوں کو سخت پکڑ یہاں تک کہ دونوں مل جائیں (اہل عرب کہتے ہیں:

رَهَكْتُ الدَّابَّةَ۔ یعنی میں نے اس کو خوب زور سے چلایا۔

رَهَكَةٌ۔ نادان اونٹنی۔

رُهَكَةٌ۔ وہ آدمی جس میں بھلائی نہ ہو۔

رِهْمَةٌ۔ ہلکی بارش یا زور کی بارش۔

وَنَسْتَخِيْلُ الرِّهَامَ۔ ہم خیال کرتے تھے کہ ہلکی ہلکی بارشیں ہوں گی۔

رِهَامٌ جمع ہے رِهْمَةٌ کی، یعنی بارشیں۔

مَرْهَمٌ۔ وہ دوا جو اندمال کے لئے زخموں اور پھوڑوں پر لگاتے ہیں۔

اَرْهَمَتِ السَّحَابَةُ۔ ابر نے ہلکا مینہ برسایا۔

رَهْمَسَةٌ۔ خفیہ طریقہ سے فساد پھیلانا۔

مُرْهَمَسٌ۔ پوشیدہ۔

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالرَّهْمَسَةِ۔ کیا تو جھوٹ بولنے والوں اور چپکے چپکے فساد پھیلانے والوں میں سے ہے۔

رھن۔ گروی کرنا، روک رکھنا، اقامت کرنا، ہمیشہ رہنا۔

اِرْهَانٌ۔ گروی کرنا۔

كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهٖ۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ہاتھ میں گروی ہے (جیسے گروی کی شئے مرتہن کے پاس رکی رہتی ہے

اسی طرح بچہ کی بھی رہائی بدوں عقیقہ کے نہیں ہو سکتی - امام احمد نے کہا کہ جس بچہ کا عقیقہ نہ ہوا اور وہ کم سنی میں مر جائے تو وہ اپنے والدین کی سفارش نہ کرے گا - بعض نے کہا گروی ہونے سے یہ مراد ہے کہ اپنے بالوں وغیرہ کی گندگی میں مبتلا ہے جب عقیقہ ہوا تو اس سے پاک صاف ہوا)-

اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ -(معنی وہی ہیں - طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب تک عقیقہ نہ ہو اس بچہ سے پورے طور پر فائدہ نہیں ہوتا یا اس کی سلامتی پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا' یا اس بچہ کا نشو و نما عمدہ طور نہیں ہوتا)-

فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ - اللہ تعالیٰ تیری گرویاں بھی درزخ سے چھڑائے (یعنی بد اعمالی اور اس کی سزا سے تجھ کو نجات اور معافی عطا فرمائے - آدمی دراصل اپنے اعمال و افعال میں گرو ہے)-

فُكَّ رِهَانِيْ - میری گروی چھڑا دے (یعنی میرے نفس کو حقوق اللہ اور حقوق العباد سے جن میں پھنسا ہوا ہے نجات دے)-

رَهَنَ ﷺ دِرْعَهٗ مِنْ يَّهُوْدِيٍّ - آنحضرت نے ایک یہودی کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ کر (اس سے کچھ غلہ لیا) - (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جس شخص کے مال کا اکثر حصہ حرام ہونے کا گمان ہو اس سے بھی معاملہ کر سکتے ہیں جب تک اس بات کا یقین نہ ہو کہ جو مال اس سے لیا ہے وہ اس کے قبضہ میں حرام طریقہ سے آیا ہوا ہے - البتہ جس شخص کے کل مال کے حرام ہونے کا یقین ہو' جیسے ایک قحبہ عورت کہ جس کو حرام کاری کی آمدنی کے سوا کوئی دوسری جائز آمدنی نہیں ہے تو اس سے معاملہ کرنا درست نہیں' نہ اس کی ضیافت کھانا درست ہے - بعض نے کہا کہ اگر ایسے شخص سے قرض لے یا اس کے ہاتھ کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت میں یہ حرام روپیہ لے تو لینے والے کے لئے وہ روپیہ حلال سمجھا جائے گا - کیونکہ تبدل ملک سے احکام بدل جاتے ہیں - مگر یہ قول ضعیف ہے-

اَرْهِنُوْنِيْ - میرے پاس گرو کر دو-

كَيْفَ نَرْهَنُكَ - ہم اپنی اولاد اور عورتوں کو تیرے پاس کیونکر گرو کر دیں-

رِهَانٌ - شرط کے معنی میں بھی آتا ہے - جیسے

فَرَسَيْ رِهَانٍ - شرط کے دونوں گھوڑے-

وَاَنْفُسَكُمْ مَرْهُوْنَةٌ بِاَعْمَالِكُمْ - تمہاری جانیں تمہارے اعمال میں گرو ہیں-

اَلْاِنْسَانُ رَهِيْنُ مَوْتٍ - آدمی موت کے پنجہ میں گرو ہے (اس سے خلاصی ممکن نہیں)-

رَهْوٌ - نرم چال' بلند یا پست جگہ' جماعت لوگوں کی' تھما ہوا' کشادہ' وسیع -

سُئِلَ عَنْ غَطَفَانَ فَقَالَ رَهْوَةٌ تَنْبَعُ مَاءً - آنحضرت سے غطفان قبیلہ کا حال دریافت کیا گیا - آپ نے فرمایا وہ ایک ٹیلہ یا اونچا پہاڑ ہے جس میں سے پانی پھوٹ رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ غطفان کے لوگ سخت اجڈ ہیں)-

لَاشُفْعَةَ فِيْ فِنَاءٍ وَّلَا مَنْقَبَةٍ وَّلَا طَرِيْقٍ وَّلَا رُكْحٍ وَّلَا رَهْوٍ - صحن مشترک ہونے سے' یا گلی مشترک ہونے سے' یا راستہ مشترک ہونے سے' یا پیچھے کا میدان مشترک ہونے سے' یا پانی بہنے کی جگہ مشترک ہونے سے' شفعہ کا حق نہیں حاصل ہوگا - (جب تک خود مکان میں شرکت نہ ہو - یہ حدیث امام شافعی کے مذہب کی تائید کرتی ہے' جن کے نزدیک ہمسایہ کو حق شفعہ نہیں ہے صرف شریک اور حصہ دار کو حق ہے)-

وَنَظَّمَ رَهَوَاتِ فُرَجِهَا - اس میں جہاں جہاں کشادہ کھلی جگہیں تھیں' ان کو آراستہ کیا-

اٰتِيْكَ بِالْاٰخَرِ غَدًا رَهْوًا - (رافع بن خدیج نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خریدا' ایک تو اسی وقت دیدیا اور دوسرے کے لئے کہنے لگے) میں کل کو آسانی کے ساتھ لا کر تجھ کو دیدونگا (یعنی ٹال مٹول کئے بغیر فورا لا کر دیدوں گا) (اہل عرب کہتے ہیں:

جَاءَتِ الْخَيْلُ رَهْوًا - سوار پے درپے آن پہنچے)-

اِذْمَرَّتْ بِهٖ عَنَانَةٌ تَرَهْيَاتٌ - اس دوران میں ایک ابر (کا ٹکڑا) ان پر گزرا' جس نے پانی برسانے کی تیاری کی (مگر برسا نہیں) اہل عرب کہتے ہیں:

تَرَهْيَا الْقَوْمُ-لوگ تیار ہو گئے یعنی تَهَيَّأُوْا)-

باب الراء مع الباء

رَيْبٌ-شک میں ڈالنا'شک وشبہ-

اِرَابَةٌ-شک میں ڈالنا-

دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ-اس کام کو چھوڑ دے جس میں شک ہو(یعنی اس کی درستی و نادرستی کا فیصلہ نہ ہوسکتا ہو)اور اس کام کو اختیار کر جس میں شک نہ ہو(یہ حدیث ایک اہم کلیہ کی حیثیت رکھتی ہے'جس سے صدہا مسئلے نکلتے ہیں)طیبی نے کہا کہ مشہور روایت يَرِيْبُكَ ہے بہ فتح یا)-

مَكْسَبَةٌ فِيْهَا بَعْضُ الرِّيْبَةِ خَيْرٌ مِنَ الْمَسْئَلَةِ-(حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ)جس کمائی میں کچھ شبہ ہو(یعنی شک ہو کہ نہ معلوم حلال یا حرام؟)وہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے-

عَلَيْكَ بِالرَّائِبِ مِنَ الْاُمُوْرِ وَاِيَّاكَ وَالرَّائِبَ مِنْهَا-(حضرت ابوبکرؓ صدیق نے حضرت عمرؓ سے فرمایا)تم ان کاموں کو اختیار کرو جو صاف'پاک اور بلاشبہ ہیں اور ان کاموں سے اجتناب کرو جن میں شبہ ہو-(پہلا رَائِبٌ "رَابَ يَرُوْبُ'سے نکلا ہے)اصل عرب کہتے ہیں:

رَابَ اللَّبَنُ- یعنی دودھ جم گیا بعض نے رَائِبٌ وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو دوسرا رَائِبٌ رَابَ يَرِيْبُ سے نکلا ہے-یعنی شک میں پڑا یا شک میں پڑتا ہے-

اِذَا ابْتَغَى الْاَمِيْرُ الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ-جب حاکم اپنی رعایا پر تہمت رکھے اور اپنی بدگمانی دوسروں پر واضح کردے تو وہ رعایا کو خراب کردے گا(اس نامناسب رویہ کا ردعمل یہ ہوگا کہ رعایا سوچے گی کہ حاکم تو ہم کو برا سمجھتا ہی ہے پھر اس کے مقابلہ میں جوابی طرز عمل کیوں اختیار نہ کریں مدعا یہ ہے کہ ارباب اقتدار کو اپنی رعایا کی طرف سے بدگمان ہو کر ان کی عیب جوئی نہ کرنی چاہیے کیونکہ کوئی شخص عیب سے پاک نہیں ہر طرح کے عیب سے پاک منزا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے-اگر رعایا کو اعتماد میں لے کر کام کیا جائے تو ملک وقوم کی خدمت میں تعاون واشتراک کی سبیل پیدا ہوسکتی ہے)-

يُرِيْبُنِيْ مَا يُرِيْبُهَا-(فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے)جو چیز اس کو بری معلوم ہوتی ہے(جس بات سے اس کو رنج اور قلق ہوتا ہے'مجھ کو بھی رنج اور قلق ہوتا ہے)(اہل عرب کہتے ہیں:

رَابَنِيْ هٰذَا الْاَمْرُ يا اَرَابَنِيْ- یہ کام مجھ کو برا معلوم ہوا(یہ حدیث آنحضرت نے اس وقت فرمائی جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا-معلوم ہوا کہ آں حضرت کو ایذا دینا حرام ہے اگرچہ وہ مباح کام کی وجہ سے ہو)-

اِنَّ الْيَهُوْدَ مَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَارَابُكُمْ اِلَيْهِ-(کچھ)یہودی آں حضرت ﷺ کے پاس سے گزرے(تو)ان میں سے بعض کہنے لگے کہ آنحضرت ﷺ سے کچھ سوال کرو(ان کا امتحان لو کہ وہ سچے پیغمبر ہیں یا نہیں؟ان یہود میں سے)بعض نے کہا'نہیں تم کو ان سے کیا کام(پوچھنے کی کیا ضرورت ہے)(تو رَابَ یہاں اِرْبٌ کے معنی میں ہے-کرمانی کا قول ہے کہ اکثر لوگوں نے رَابَكُمْ بہ فتحہ با اور بصیغہ ماضی روایت کیا ہے-ایک روایت میں مَارَابُكُمْ ہے'یعنی تمہاری رائے اس باب میں کیا ہے'پوچھیں یا نہ پوچھیں؟)-

مَارَابُكَ اِلٰى قَطْعِهَا-تجھ کو اس کے کاٹنے کی کیا ضرورت ہے(ابوموسیٰ نے کہا شاید صحیح یوں ہو مَارَابَكَ اِلٰى قَطْعِهَا یعنی کس چیز نے تجھ کو اس کے کاٹنے پر مجبور کیا-جس طرح بعض لوگوں نے روایت کیا ہے-

فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ-بعض لوگ آنحضرت کی سچائی میں شک کرنے کے قریب ہو گئے تھے(مرتد ہونے والے تھے)-

يُرِيْبُنِيْ فِيْ وَجْعِيْ-میری بیماری میں مجھ کو متوہم کرتا ہے(شک دلاتا ہے)-

هَلْ رَاَيْتَ مِنْ شَيْءٍ يُرِيْبُكَ-تو نے کوئی بات ایسی دیکھی جس سے تجھ کو گمان پیدا ہوا-

اِذَا رَابَكُمْ اَمْرٌ فَلْيُسَبِّحْ-جب نماز میں تم کو کوئی حادثہ

پیش آئے تو سبحان اللہ کہو۔

اِخْرَاجُ الْخُصُوْمِ وَاَهْلِ الرِّيَبِ۔دشمنوں کا اور ان لوگوں کا نکالنا جن پر گمان ہو (کہ وہ بدکار ہیں اور جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں)۔

رِيَبٌ جمع ہے رِيْبَةٌ کی بمعنی شک اور تہمت اور گھبراہٹ اور اضطراب کے۔

فَالْغِيْرَةُ الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فِي الرِّيْبَةِ۔جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ ان باتوں میں ہے جن سے آدمی پر بدگمانی پیدا ہوتی ہے (مثلاً شرابیوں کے ساتھ بیٹھنا۔شراب خانہ' زنا خانہ' مدک خانہ' سیندی خانہ میں جانا' رنڈیوں اور فاجرین کے ساتھ صحبت رکھنا)۔

اَخُوْكَ الَّذِيْ اِنْ رِبْتَه' قَالَ اِنَّمَا اَرَبْتُ وَاِنْ عَاتَبْتَهٗ لَانَ جَانِبُهٗ۔تیرا بھائی (سچا دوست) وہ ہے اگر تو اس پر بدگمانی کرے تو وہ کہے بے شک مجھ پر بدگمانی کی وجہ تھی' اور اگر تو اس پر غصہ کرے تو وہ نرمی اور ملایمت سے پیش آئے۔

رَيْبُ الْمَنُوْنِ۔زمانہ کے حوادث اور آفات۔

كَيْ لَا تَسْتَرِيْبَ مَوْلَاتِكَ۔تاکہ تو اپنی ماں کو بدگمان نہ کرے۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْمُرِيْبِ۔جس شخص پر بدگمانی ہو اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

خُذُوْا عَلٰى يَدِ الْمُرِيْبِ۔جس پر بدگمانی ہو' اس کی نگرانی رکھو (تاکہ وہ ارتکاب جرم نہ کر سکے)۔

مُسْتَرَابَةٌ۔وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو (کیونکہ اس کے بارے میں استقرار حمل کا شبہ ہوتا ہے)۔

رَيْثٌ۔دیر کرنا۔

تَرْيِيْثٌ۔تھکانا' نرم کرنا۔

اِرَاثَةٌ۔دیر کرانا۔

تَرَيُّثٌ۔دیر کرنا۔

رَيْثَمَا۔اتنی دیر۔

عَجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ۔جلدی برسنے والا' دیر کرنے والا۔(اہل عرب کہتے ہیں:

رَاثَ عَلَيْنَا خَبَرُ فُلَانٍ۔فلاں کی خبر آنے میں دیر ہوئی)۔

وَعَدَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّاْتِيَهٗ فَرَاثَ عَلَيْهِ۔حضرت جبریل علیہ اسلام نے رسول اللہ ﷺ سے آنے کا وعدہ کیا پھر دیر لگائی۔

كَانَ اِذَا اسْتَرَاثَ الْخَبَرَ تَمَثَّلَ بِقَوْلِ طَرَفَةَ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ۔جب خبر آنے میں دیر ہوتی تو آپ طرفہ شاعر کا یہ مصرعہ پڑھتے' جس پر تو نے کچھ نہیں خرچا' وہ خبر لائے گا خبر۔

فَرَاثَ عَلَيْنَا حَتّٰى قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِيَامِهٖ۔انھوں نے دیر لگائی یہاں تک کہ ان کی برخاست کا وقت نزدیک آ گیا۔(یعنی وہ وقت جب وہ مسجد سے اٹھ کر سونے کے لئے جاتے تھے)۔

اِلَّا رَيْثَمَا۔مگر اتنی دیر۔

وَهُمْ يَسْتَرِيْثُوْنَ اِقْبَالَكَ اِلَيْهِمْ۔وہ سمجھتے تھے کہ آپ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی (آپ کے تشریف لانے کا ہر گھڑی انتظار کر رہے تھے)۔

لَمْ يَعْتَرِضْ دُوْنَهٗ رَيْثُ الْمُبْطِيْ وَلَا اَنَاةُ الْمُتَكِيْ کسی دیر کرنے والے کی دیر یا خیر کرنے والے کی تاخیر اس کے کام کو نہیں روکتی (یہ پروردگار کی صفت بیان کی)۔

رِيْحٌ۔چلتی ہوا (اس کی جمع رِيَاحٌ آندھیاں۔اس کا بیان باب الراء مع الواو میں گزر چکا ہے کیونکہ اس کی اصل روح تھی اور یہاں لفظی رعایت سے ہم نے اس کو ذکر کیا)۔

رَيْحَانٌ۔رحمت روزی' راحت' آرام' چین' آسائش اور اولاد کو بھی ریحان کہتے ہیں کیوں کہ ان سے دل کو راحت اور آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَهِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ تم (اپنی اولاد کو) بخیل بنانے والے ہو' جاہل بنانے والے ہو' نامرد بنانے والے ہو' تم اللہ تعالیٰ کی دین (عطاء روزی) ہو۔

اَمَا اِنَّهُمْ مُبَخِّلَةٌ وَّمُجَبِّنَةٌ وَّمُجْهِلَةٌ۔آگاہ رہو! اولاد

آدمی کو بخیل بنانے والی ہے اور نامرد کرنے والی ہے اور جاہل بنانے والی ہے (کیونکہ انسان عموماً اولاد کی خاطر مال جوڑتا ہے بخیل بنتا ہے لڑائی میں بھاگتا ہے جان بچاتا ہے علم و ہنر حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے جہالت اور نادانی میں مبتلا ہوتا ہے)۔

هُمَا رَيْحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا - امام حسن اور امام حسین دنیا میں میری روزی ہیں چین اور راحت ہیں یا خوشبو ہیں (جن سے میں محفوظ ہوتا ہوں)۔

اُوْصِيْكَ بِرَيْحَانَتَيَّ خَيْرًا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ تَنْهَدَّ رُكْنَاكَ - اے علیؓ! میں تجھ کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تو میرے دونوں ریحانوں سے دنیا میں اچھی طرح پیش آنا اس سے پہلے کہ تیرے دونوں ستون گر جائیں (جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو حضرت علیؓ نے کہا ایک ستون آپ تھے۔ پھر جب حضرت فاطمہؓ گزر گئیں تو کہا یہ دوسرا ستون تھیں۔ دونوں ریحانوں سے مراد امام حسنؓ اور امام حسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں ہم کو ان کے گروہ میں اٹھانا)۔

اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ - جب تم میں سے کسی کو خوشبو دی جائے (جیسے پھول یا عطر وغیرہ) تو اس کو رد نہ کرے (کیونکہ اس کے رکھنے یا لیجانے میں کوئی محنت نہیں ہے وہ ہلکی چیز ہے لہٰذا قبول نہ کر کے دینے والے کا دل دکھانا مناسب نہیں)۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَيْحَانَتَيَّ - امام حسن اور امام حسین دونوں میرے ریحان ہیں (میں ان کو چومتا اور دل کو خوش کرتا ہوں)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَرَيْحَانَهٗ - میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس سے روزی مانگتا ہوں)۔

رِيْدَةٌ - مطلب مراد۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يُرِيْدُ ابْنَ اٰدَمَ بِكُلِّ رِيْدَةٍ - شیطان ہر ایک مطلب سے آدمی زاد کا قصد کرتا ہے۔

رَيْدَانُ - مدینہ میں ایک محل تھا حارثہ بن سہلی کے خاندان کا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ شَيْئًا اِلَّا اَصَابَ الَّذِيْ اَرَادَ - اللہ تعالیٰ نے جب کسی بات کا ارادہ کیا تو اس کو حاصل کر لیا (کیونکہ اس کی قدرت نافذ ہے اس کا روکنے والا کوئی نہیں ہے)۔

لَمْ يُرِدْ ذٰلِكَ مِنَّا - یہ مطلب نہ تھا کہ ہم نماز میں دیر کریں (بلکہ مقصد یہ تھا کہ ہم فوراً روانہ ہو جائیں) (ایک روایت میں لَمْ يُرِدْ ہے بہ صیغہ معروف - یعنی آپ کا مطلب یہ نہ تھا)۔

فَقَالَ بِيَدِهٖ فَكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا - آپ نے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا (یعنی نہ لینے کا اور اس کو نہیں چاہا)۔

لَمْ يُرِدْ اَنْ يَّسْقِيَهٗ - اس کو پلانا نہیں چاہا۔

ذَاكَ اُرِيْدُ - میں یہی چاہتا ہوں (یعنی اللہ کا حکم تم کو سنا دینا پہنچا دینا)۔

اُرِيْدُ عَلَيَّ اِبْنَةُ حَمْزَةَ - حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر لینے کے لیے مجھ سے کہا گیا۔

فَاَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا - میں نے اس سے یہ چاہا کہ وہ خود کو مجھے دیدے (یعنی میں اس سے صحبت کروں)۔

تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا - اب تم اور کچھ چاہتے ہو (یعنی جو نعمتیں بہشت کی تم کو ملی ہیں ان سے بڑھ کر اور کچھ چاہتے ہو)۔

رَيْرٌ - ارزاں ہونا موٹا ہونا پتلا ہونا۔

اِرَارَةٌ - پتلا ہونا۔

تَرَكْتُ الْمُخَّ رَارًا - میں نے مغز کو پتلا چھوڑا (یعنی شدت قحط اور گرانی کی وجہ سے لوگ اور جانور دبلے ہو گئے تھے ان کی ہڈیوں کا گودا پتلا ہو گیا تھا)۔

رَيْسٌ - اترا کر چلنا غالب آنا انتظام کرنا۔

رَيِّسٌ - سردار (جیسے رئیس ہے)۔

رِيْسٌ - جہاز کا کپتان۔

رَيْشٌ - مال اور اسباب جمع کرنا تیر پر پیکاں لگانا کھلانا پلانا پہنانا مدد کرنا مال دار بنانا۔

تَرْيِيْشٌ - تیر میں پر لگانا پرندے کے پر اُگنا خرابی کے بعد خوشحال ہو جانا۔

اِرْتِيَاشٌ - خوش حال ہونا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هٰذَا مِنْ رِیَاشِهٖ-شکر اس خدا کا یہ اس کی زمینوں میں سے ہے-

رِیْش اور رِیَاشْ- جو لباس ظاہر ہو (محیط میں ہے فاخرہ لباس' ارزانی معاش اور سامان-)

کَانَ یُفْضِلُ عَلٰی امْرَاَةٍ مُّؤْمِنَةٍ مِّنْ رِیَاشِهٖ حضرت علی مسلمان عورت پر اپنی معاش میں سے احسان کرتے تھے-

یَفُكُّ عَانِیَهَا وَیَرِیْشُ مُمْلِقَهَا- قیدی کو خلاصی دلاتے تھے اور مفلس کی مدد کرتے تھے (اس کو زندگی کا سامان عطا کرتے) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَاشَهٗ-(یعنی) اس کے ساتھ سلوک کیا)-

اِنَّ رَجُلًا رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا- ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی تھی (ایک روایت میں رَاَسَهٗ ہے سین مہملہ سے مگر یہ صحیح نہیں ہے)-

اَلرَّا یِشُوْنَ وَلَیْسَ یُعْرَفُ رَائِشْ
وَالْقَائِلُوْنَ هَلُمَّ لِلْاَضْیَافِ

لوگوں کو دینے والے جب کوئی دینے والا نہیں معلوم ہوتا- اور مہمانوں کو یوں کہنے والے 'آؤ''-

هُمْ كَسِهَامِ الْجَعْبَةِ مِنْهَا الْقَائِمُ الرَّائِشُ- (حضرت عمر نے جریر سے کوفہ والوں کا حال پوچھا انھوں نے کہا) ترکش کے تیروں کی طرح کوئی تو ان میں سے سیدھا پر دار ہے (اور کوئی کج اور خراب ہے) (مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے دونوں طرح کے لوگ ہیں)-

اَبْرِی النَّبْلَ وَاَرِیْشُهَا- میں تیر کو تراشتا تھا' اس میں پیکاں لگاتا تھا (عرب کہتے کہ:

رِشْتُ السَّهْمَ اَرِیْشُهٗ- میں نے تیر کو پر لگایا یا اس میں پر لگاتا ہوں)-

لَابَاْسَ بِرِیْشِ الْمَیِّتِ- مردار کے پر میں کوئی قباحت نہیں (اگر وہ پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا' کیونکہ وہ پاک ہے اور اکثر علماء کا یہی خیال ہے)-

لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ- اللہ لعنت کرے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دلانے والے پر (جو دونوں کے بیچ میں دلالی کرے)-

لَا تَسْجُدْ عَلٰی رِیْشٍ یا رِیَاشٍ- پر یا پروں پر سجدہ نہ کر (بعض نے کہا یہاں ریش سے عمدہ لباس مراد ہے)-

رَیْطَةٌ- نرم ملائم چادر یا اکہری چادر-

اِبْتَاعُوْا لِیْ رَیْطَتَیْنِ نَقِیَّتَیْنِ- میرے لیے دو صاف ستھری چادریں (کفن کے لیے) خریدیں (انھوں نے کہا نئے کپڑوں کی زندہ لوگوں کو زیادہ ضرورت ہے بہ نسبت مردے کے' کیونکہ کفن گل سڑ کر مٹی میں مل جاتا ہے- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی فرمایا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں دفن کر دینا' نئے کپڑوں کے زندہ افراد زیادہ حقدار ہیں)-

وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رَیْطَةٌ مِنْ رِیَاطِ الْجَنَّةِ- ان میں سے ہر ایک کے پاس بہشتی چادروں میں سے ایک چادر تھی-

اُتِیَ بِرَائِطَةٍ فَتَمَنْدَلَ بَعْدَ الطَّعَامِ بِهَا- کھانے کے بعد ایک کپڑا لایا گیا انہوں نے اسکو تولیہ بنایا (اس کے ہاتھ اور منہ پونچھا)

اُتِیَ بِرَائِطَةٍ یَتَمَنْدَلُ بِهَا بَعْدَهٗ فَكَرِهَهَا- کھانے کے بعد ان کے پاس ایک کپڑا لایا گیا' تا کہ اس سے ہاتھ اور منہ پونچھیں (اس کا تولیہ بنائیں) مگر انھوں نے اس کو پسند نہیں کیا-

فَرَدَّ النَّبِیُّ ﷺ رَیْطَةً عَلٰی اَنْفِهٖ- آپ نے اپنی ناک پر چادر ڈال لی (جب اس کی روح کی بدبو کا ذکر فرمایا مجمع البحار میں ہے:

رَیْطَةٌ- وہ چادر جو نفیس نہ ہو-

وَعَلَیْهِ رَیْطَتَانِ رَیْطَةٌ مِنْ اُرْجُوَانِ النُّوْرِ وَرَیْطَةٌ مِّنْ كَافُوْرٍ- حضرت علیؑ بہشت میں دو چادریں پہنے ہوئے ہیں ایک نور کی دوسری کافوری-

مُرْتَدٍ بِرَیْطَتَیْنِ- دو چادریں اوڑھے ہوئے-

رَیْعٌ یا رُیُوْعٌ یا رِیَاعٌ یا رَیَعَانٌ- بڑھنا زیادہ ہونا' پاک صاف ہونا' تڑپنا' ڈرنا' لوٹنا-

تَرْیِیْعٌ- جمع ہونا-

تَرَيُّعٌ - ٹھہرنا' توقف کرنا' حیران ہونا' آنا جانا-

اِسْتِرَاعَةٌ - حیران ہونا-

اَمْلِكُوا الْعَجِيْنَ فَاِنَّهٗ اَحَدُ الرَّيْعَيْنِ - آٹے کو اچھی طرح گوندھو وہ ان دونوں میں سے ایک ہے جو بڑھ جاتا ہے (آٹا پس کر گیہوں سے زیادہ ہو جاتا ہے اور گندھ کر خشک آٹے سے)-

لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ مُدُّ حِنْطَةٍ رَيْعُهٗ اِدَامُهٗ - (قسم کے کفارے میں) ہر مسکین کو گیہوں کا ایک مد دیا جائے' وہ پسکر جو زیادہ ہو جاتا ہے' یہی گویا سالن ہے (اس کے عوض میں مسکین سالن خرید سکتا ہے)-

مَاءُنَا يَرِيْعُ - ہمارا پانی لوٹ کر جاتا ہے-

اِنْ رَاعَ مِنْهُ شَيْءٌ اِلٰى جَوْفِهٖ فَقَدْ اَفْطَرَ - اگر قے میں سے کچھ حصہ پھر لوٹ کر پیٹ میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا-

اِنَّهَا لَمِرْيَاعٌ مِّسْيَاعٌ - یہ اونٹنی آدمی کو سفر میں لے جا کر پھر لوٹا لاتی ہے اور اس کی خدمت اچھی طرح نہ کرو (کھانے' پانی کی پوری طرح خبر گیری نہ رکھو) جب بھی وہ برداشت کر لیتی ہے (سقط نہیں ہوتی)-

رَائِعَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں (کہتے ہیں حضرت آمنہ کی قبر وہیں ہے)-

رِيْعٌ - ٹیلہ' ٹبہ یا پہاڑ-

تَرَيَّعَ السِّمَنُ - مٹاپا آیا اور گیا-

مَرِيْعَةٌ - سرسبز زمین-

رَيْفٌ - سرسبز اور آباد زمین میں جانا (جیسے اِرْيَافٌ ہے)-

تُفْتَحُ الْاَرْيَافُ فَيَخْرُجُ اِلَيْهَا النَّاسُ - سرسبز اور شاداب ملک فتح ہوں گے' لوگ وہاں چلے جائیں گے (یہ جمع ہے ریف کی - اس مقام کو کہتے ہیں جہاں پر کھیت یا باغات ہوں یا جہاں پر پانی ہو)-

كُنَّا اَهْلَ ضَرْعٍ وَّلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ - ہم گوردوالے ہیں کھیت والے نہیں (یعنی ہم دیہاتی ہیں شہر والے نہیں ضرع تھن جانوروں کو پالنے والے' ان کا دودھ پینے والے)-

هِيَ اَرْضُ رِيْفِنَا وَمِيْرَتِنَا - وہ زمین ہماری کھیتی باڑی اور باہر سے غلہ لانے کی ہے-

اَنْقُلُ عِيَالِيْ اِلٰى بَعْضِ الرِّيْفِ - میں اپنے بال بچوں کو کسی سرسبز آباد زمین جہاں ارزانی ہو لے جاؤں-

وَلَمَّا دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيْفِ - اور جب لوگ ایسی زمین کے نزدیک پہنچے جو شاداب تھی (وہاں میوے انگور وغیرہ بہ کثرت تھے تو زیادہ شراب پینے لگے اس لیے حضرت عمر نے اس کی سزا بڑھا دی)-

رَيْقٌ - بہنا' چمکنا-

اِرَاقَةٌ - بہانا-

تَرَيُّقٌ - بہنا-

رِيْقٌ - تھوک جو منہ کے اندر ہو[1] نہار منہ-

فَاِذَا بِرِيْقِ سَيْفٍ مِّنْ وَّرَائِيْ - دفعتاً میرے پیچھے سے تلوار کی چمک دکھائی دی (صحیح روایت یوں ہی ہے یعنی بہ کسرہ با اور فتحہ را اگر بہ فتحہ با اور بہ کسرہ را ہو تب تو معنی ظاہر ہیں)-

بَرِيْقٌ - چمک-

كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ - (نماز کا وقت آنے سے پہلے) پانی بہا دیتے تھے (دوسرے کاموں میں خرچ کر ڈالتے پھر (نماز کے وقت) تیمم کر لیتے - (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے پیشاب کرتے پھر (نماز کے لیے) تیمم کر لیتے (جب پانی نہ ملتا)-

مُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ لِيُهْرِيْقَ - کسی شخص کے خون کا خواہاں اس کو بہانے کے لیے (یعنی ناحق خون کرنے کا طالب)-

اَهْرِيْقُوْهَا - ان ہانڈیوں کو بہا دو (ان کو الٹ دو' اس میں جو کچھ ہے وہ بہہ جائے)-

اَرَاقَ - بہایا (ہمزہ کو ہا سے بدل دیا هَرَاقَ ہوا پھر ہمزہ کو بھی لے آئے اَهْرَاقَ ہوا - مضارع يُهْرِيْقُ ہے)-

---

[1] جب منہ سے نکل آئے تو اس کو بزاق کہتے ہیں-

اِمْسَحْ ذَكَرَكَ بِرِيْقِكَ-اپنے ذکر پر تھوک مل دے (وسواس کو دفع کرنے کے لیے اگر کچھ تری معلوم ہو تو تھوک کی تری سمجھے' پیشاب کا قطرہ آنے کا وہم نہ رہے)-

رَائِقٌ-چمکدار' بہتر' افضل اور وہ شخص جو نہار منہ ہو-

رَيْلٌ-رال بہنا-

رِيَالٌ-لعاب اور ایک سکہ ہے مشہور-

رَيْمٌ-جھکنا' مائل ہونا' جدا ہونا' دور ہونا' اقامت کرنا-

لَاتَرِمْ مِنْ مَّنْزِلِكَ غَدًا اَنْتَ وَبَنُوْكَ-کل تم اور تمہارے بیٹے اپنے مکان سے جدا نہ ہوں (مکان ہی میں رہیں)-

فَوَالْكَعْبَةِ مَارَامُوْا-قسم کعبہ کی وہ جدا نہیں ہوئے-

رِيْمٌ-بہ کسرہ را ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب

لَآاَرِيْمُ عَنْ مَّكَانِيْ-میں اپنی جگہ سے نہیں ہلوں گا-

فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ-ابھی اس نے حمص کو نہیں چھوڑا تھا یا ابھی حمص میں نہیں پہنچا تھا (حمص ایک شہر کا نام ہے شام میں' یہاں تک کہ اس کے پاس اس کے یار ضغاطر کا خط پہنچا' اس کی رائے بھی ہرقل کی رائے کے موافق تھی کہ آں حضرت سچے پیغمبر ہیں-اس کے بعد ضغاطر تو صدق دل سے مسلمان ہوگیا اور ہرقل سلطنت کی طمع سے نصرانی ہی رہا-امام احمد نے روایت کی ہے کہ ہرقل نے آنحضرت کو تبوک سے لکھا کہ میں مسلمان ہوں' آپ نے فرمایا وہ نصرانی ہے اور ظاہر میں مصلحت اور خوف سے لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہوں)-

مَرْيَمُ-حضرت عیسیٰ کی والدہ ماجدہ جو تمام جہاں کی عورتوں سے افضل ہیں-

لَسْتُ اَرِيْمُ حَتّٰى يَقْدِمَ ابْنُ عَمِّيْ وَاَخِيْ-میں یہاں سے سرکنے والا نہیں جب تک میرے چچا کا بیٹا اور میرا بھائی (یعنی حضرت علی نہ آجائے-

رَيْنٌ يارُيُوْنٌ-غالب ہونا' پلید ہونا' جمنا' ڈھانپ لینا-

اَصْبَحَ وَقَدْرِيْنَ بِهٖ-صبح کی اس نے اس حال میں کہ قرضوں نے اس کو ڈھانپ لیا ہے (اہل عرب کہتے ہیں:
رِيْنَ بِالرَّجُلِ رَيْنًا-جب وہ ایسی مشکل میں پھنس جائے' جس میں سے نکل نہ سکے)-

لِتَعْلَمَ اَيُّنَا الْمَرِيْنُ عَلٰى قَلْبِهٖ وَالْمُغَطّٰى عَلٰى بَصَرِهٖ-تا کہ تو جان لے ہم میں سے کس کے دل پر زنگ چھایا ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ پڑ گیا-

هُوَالرَّانُ-(مجاہد نے وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ کی تفسیر میں کہا وہ ران ہے- رَانٌ اور رَيْنٌ دونوں کے ایک معنی ہیں-جیسے عاب اور عیب-)

اِنَّ الصُّيَّامَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ-روزہ دار لوگ بہشت میں باب الریان سے داخل ہوں گے-

رَيَّانٌ-اس دروازے کا نام ہے جس کا سطر بالا میں بیان کیا گیا یا یہ رَوَاءٌ سے نکلا ہے یعنی پانی جو آدمی کی پیاس بجھائے- (مطلب یہ ہے کہ روزہ داروں نے چونکہ دنیا میں اپنے کو بھوکا اور پیاسا رکھا تو آخرت میں سیرابی کے دروازے سے بہشت میں جائیں گے-یعنی بہشت میں پہنچنے سے پہلے سیراب کردیے جائیں گے)-

رَيْنٌ-(مجمع البحرین میں ہے کہ رَيْنٌ) موٹے اور کثیف پردہ کو کہتے ہیں-

رَيْهُقَانٌ-زعفران-

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ مَّصْبُوْغٌ بِالرَّيْهُقَانِ- آنحضرت ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے' آپ زعفران میں رنگا ہوا قمیص پہنے تھے (شاید یہ واقعہ اس سے پہلے کا ہو جب زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے مردوں کو آپ نے منع فرمایا-بعض کا قول ہے کہ یہ آپ کی خصوصیت تھی-اور بعض علماء نے نوشاہ کے لئے زعفران کا استعمال جائز رکھا ہے)-

رَيَّةٌ-آنا جانا-

رَايَةٌ-جھنڈا-

سَاُعْطِى الرَّايَةَ غَدًا رَجُلاً يُحِبُّهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ-کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں (یہ آپ نے جنگ خیبر میں فرمایا-ایک روایت میں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں-سب

صحابہؓ انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے یہ کون شخص ہو' بالآخر آپ نے دوسرے روز صبح کو حضرت علیؓ کو بلایا' ان کو جھنڈا دیا' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خیبر کو ان کے ہاتھ پر فتح کرا دیا) (اہل عرب کہتے ہیں:

رَیَّیْتُ الرَّایَةَ - میں نے جھنڈا گاڑا-)

اَلدَّیْنُ رَایَةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یَجْعَلُهَا فِیْ عُنُقِ مَنْ اَذَلَّهٗ - قرضہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا ایک طوق ہے جس کو وہ ذلیل کرنا چاہتا ہے اس کی گردن میں پہنا دیتا ہے-

کَرِهَ لَهُ الرَّایَةَ وَرَخَّصَ فِی الْقَیْدِ - جو غلام بھگوڑا ہو اس کے گلے میں طوق ڈالنا برا سمجھا اور بیڑی ڈالنے کی اجازت دی-

حَتّٰی اِنِّیْ لَا رَی الرِّیَّ یَخْرُجُ مِنْ اَظْفَارِیْ - یہاں تک کہ میں نے دیکھا تری اور تازگی میرے ناخنوں سے پھوٹ رہی ہے-

یَجِیْشُ لَهُمْ بِالرِّیِّ - ان کے لئے پانی جوش مارے-

یُقَیِّدُهٗ اَوْ یَجْعَلُ فِیْ رَقَبَتِهٖ رَایَةً - بھگوڑے غلام کے بیڑی ڈالے یا اس کی گردن میں طوق پہنائے-

رَیُّ - ایک ملک ہے ایران میں- اس کی نسبت برخلاف قیاس رَازِیْ ہے-

رِیٌّ - خوبصورتی' اچھا منظر' رَایَةٌ اس داغ کو بھی کہتے ہیں' یعنی نشان کو جو بھگوڑے غلام کی گردن پر داغ دیا جاتا ہے-

❁ ❁ ❁

کتاب الزال ز

ز - گیارھواں حرف ہے حروف تہجی میں سے، حساب جمل میں اس کا عدد سات ہے-

باب الزاء مع الھمزة

زَأْدٌ - ڈرانا-

فَزُئِدَ - ڈرایا گیا-

زَأْرٌ - چیخنا، چلانا (جیسے زَئِيْرٌ اور تَزْاَرٌ ہے- اکثر شیر کے آواز کرنے کو کہتے ہیں-)

مَرْزُبَانُ الزَّأْرَةِ - جھاڑی جنگل کا رئیس-

زَأْرَةٌ - جھاڑی کو کہتے ہیں، جہاں گنجان درخت ہوتے ہیں کیونکہ شیر اکثر ایسے ہی مقام میں رہتا ہے-

اِنَّ الْجَارُوْدَلَمَّا اَسْلَمَ وَقَبَ عَلَيْهِ الْحُطَمُ فَاَخَذَهُ وَشَدَّهُ وَجَعَلَهُ فِي الزَّأْرَةِ - جارود جب مسلمان ہو گیا تو ظالم چرواہے نے اس پر حملہ کیا، اس کو پکڑا اور باندھا اور جھاڑی میں ڈال دیا-

باب الزاء مع الباء

زَبٌّ - بھرنا، ڈوبنے کے قریب ہونا، بہت باتیں کرنے سے ہونٹوں کے کناروں پر تھوک آ جانا-

زَبِيْبٌ - منقے-

تَزَبُّبٌ - سوکھ جانا-

اِزْرِبَابٌ - بھر جانا-

زُبٌّ - عضو تناسل-

زَبَّاءُ - ایک عورت کا لقب ہے، اور سخت آفت-

زَبَّابٌ - منقی فروش-

يَجِيْءُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ - تم میں سے ایک کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی جاتی ہو) گنجے سانپ کی شکل بن کر قیامت کے دن آئے گا- اس کی آنکھوں پر دو کالے ٹیکے (نقطے) ہوں گے (کرمانی نے کہا یہ سخت خوفناک سانپ ہوتا ہے-)

وَزَبَّبَ صِمَاغَاكَ - تیرے دونوں ہونٹوں کے کناروں سے (شدقین سے) تھوک نکلنے لگا-

صِمَاغَانِ - منہ کے دونوں جانب جہاں ہونٹ ملے ہیں-

اَنَا اِذًا وَّاللّٰهِ مِثْلُ الَّتِيْ اُحِيْطَ بِهَا فَقِيْلَ زَبَابِ زَبَابِ حَتّٰى دَخَلَتْ حُجْرَهَا ثُمَّ اُحْتُفِرَ عَنْهَا فَاُجْتُرَّ بِرِجْلِهَا فَذُبِحَتْ - جب تو میں خدا کی قسم اس بجو کی طرح ہوں گا جس کو لوگ گھیر لیتے ہیں اور اس کو (مانوس کرنے کے لیے) زباب زباب پکارتے ہیں وہ اپنے سوراخ میں گھس جاتا ہے پھر کھود کر اس کا پاؤں کھینچ کر باہر نکالتے ہیں اس کو کاٹ ڈالتے ہیں (یہ حضرت علی نے فرمایا- مطلب یہ ہے کہ میں اسی طرح دھوکا دیکر نہ مارا جاؤں گا بلکہ دشمنوں سے مقابلہ کروں گا)-

زَبَابٌ - ایک قسم کا بڑا چوہا ہے جس کو سماعت نہیں ہوتی- (شاید بجو اس کو کھاتا ہوگا، جیسے ٹڈی کو کھاتا ہے)-

كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ مَسْئَلَةٍ مُعْضِلَةٍ قَالَ زَبَّاءُ ذَاتُ وَبَرٍ وَلَوْ سُئِلَ عَنْهَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ لَا عَضَلَتْ بِهِمْ - عامر شعبی سے جب کوئی مشکل مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ کہتے

یہ تو سخت (کٹھن) آفت ہے (عرب کے لوگ سخت مصیبت کو ''زباء ذات وبر'' کہتے ہیں) اور اگر یہ مسئلہ آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا جاتا تو ان کو بھی مشکل معلوم ہوتا)۔

زَبَبٌ۔ بہت بال ہونا (مطلب یہ ہے کہ اس آفت میں بال اور اون دونوں جمع ہیں۔)

یَبْعَثُ اَھْلُ النَّارِ وَفْدَھُمْ فَیَرْجِعُوْنَ اِلَیْھِمْ زُبًّا حُبْنًا۔ دوزخ والے اپنی طرف سے ایک جماعت کو (بہ طور ایلچی کے) بھیجیں گے وہ اس حال میں لوٹ کر آئیں گے کہ اوپر کا جسم لاغر اور جوڑ دبلے اور نیچے کا جسم موٹا (جیسے استسقاء کی بیماری میں ہوتا ہے) ان کے پیٹ میں زرد پانی بھرا ہوگا۔

حُبْنٌ۔ جمع ہے اَحْبَنُ کی' وہ شخص جس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا ہو۔

کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ۔ اس کا سر گویا ایک منقیٰ ہے (سوکھا انگور مطلب یہ ہے کہ اس کا سر چھوٹا اور بیوقوف اور حقیر ہو۔ یعنی اگر ایسی چھوٹی کھوپڑی کے شخص کو بھی اگر خلیفہ وقت حاکم یا امیر مقرر کر دے تو اس کی اطاعت کرنا چاہئے اور سمع و طاعت میں کوتاہی نہ کرنا چاہیے)۔

زُبْرُبٌ۔ ایک جانور ہے بلی کے برابر۔

زَبْدٌ۔ مسکہ کھلانا' عطا کرنا' مکھن کھلانا۔

اِزْبَادٌ۔ پھین اٹھانا' جھاگ مارنا' غصہ ہونا۔

زُبَادٌ۔ ایک جانور ہے جس کی دم کے نیچے سے مشک نکلتا ہے۔ یعنی مشکی بلاؤ۔ یا وہ مشک جو اس کے مقعد پر سے نکالتے ہیں۔

اِنَّا لَا نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ ہم مشرکوں کا عطیہ نہیں قبول کرتے (اہل عرب کہتے ہیں۔

زَبَدَهٗ یَزْبِدُهٗ۔ بہ کسرۂ با مضارع میں) اس کو دیا اور دیتا ہے (لیکن یَزْبُدُهٗ بہ ضمہ اس کے معنی مکھن ہیں۔ خطابی نے کہا' شاید یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے' کیونکہ آپ نے مقوقس کا ہدیہ ماریہ قبطیہ کو قبول فرمایا تھا اسی طرح اس کے بھیجے ہوئے خچر کو۔ اسی طرح ایک بار اکیدر حاکم دومتہ الجندل کا ہدیہ قبول کیا اور اسی طرح نجاشی بادشاہ حبش کا ہدیہ بھی قبول فرمایا تھا۔ مگر بعض کا خیال ہے کہ مذکورہ حدیث منسوخ نہیں ہے' ان کی دلیل یہ ہے کہ مقوقس اور اکیدر اور نجاشی اہل کتاب تھے نہ کہ مشرک' آپ نے مشرک کا ہدیہ پھیر دیا تاکہ اس کو رنج اور احساس کمتری پیدا ہو اور وہ قبول اسلام کی طرف مائل ہو دوسرے یہ کہ ہدیہ قبول کر لینے سے' ہدیہ بھیجنے والے کی طرف دل مائل ہوتا ہے' اس کے لئے جذبات قدر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ نے مشرکین کے لئے ان امور کو پسند نہیں فرمایا)۔

ثُمَّ اَقْبَلَ مُزْبِدٌ کَالتَّیَّارِ۔ پھر سمندر کی طرح کف مارتا (جھاگ اڑاتا) ہوا آیا۔

زَبَدٌ۔ پھین اور کف۔

نَھٰی عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کا ہدیہ لینے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَبَی اللّٰهُ زَبْدَ الْمُشْرِکِیْنَ وَطَعَامَھُمْ۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے ہدیے اور کھانے سے انکار کرتا ہے۔

زُبَیْدَةُ۔ ہارون رشید کی بیوی کا نام ہے جس نے مکہ کی نہر بنوائی۔

زُبْدٌ۔ مکھن اور مسکہ۔

زُبْدَةٌ۔ عمدہ اور بہتر (اس کی جمع زُبَدٌ ہے)

زَبْرٌ۔ پتھر مارنا' لکھنا' جھڑکنا۔

تَزْبِرَةٌ۔ لکھنا۔

اِزْبَارٌ۔ موٹا ہونا' بہادر ہونا۔

زِبْرٌ۔ مکتوب (اس کی جمع زُبُوْرٌ ہے)۔

زَبُوْرٌ۔ کتاب (اس کی جمع زُبُرٌ ہے)۔

وَعَدَّمِنْھُمُ الضَّعِیْفَ الَّذِیْ لَا زَبْرَ لَهٗ۔ اور ان میں سے اس کمزور کو گناہ جس میں عقل نہیں ہے (جو بری بات سے اس کو جھڑکے اور روکے)۔

فَزَبَرَهٗ۔ اس کی کو منع کیا جھڑکا۔

اِذَا رَدَدْتَ عَلَی السَّائِلِ ثَلاَثًا فَلاَ عَلَیْکَ اَنْ تَزْبُرَهٗ۔ جب تو مانگنے والے کو تین بار (نرمی سے) جواب دے دے (بھائی اللہ کریم ہے اور کہیں جاؤ! اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے) پھر (وہ نہ مانے اور چمٹ کر سلسلہ طلب جاری

رکھے) تو (ایسی صورت میں) تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر تو اس کو جھڑک دے (یعنی سختی سے منع کرے)۔

كَيْفَ وَجَدْتَ زَبْرًا اَقِطًا وَّتَمْرًا اَوْمُشْمَعِلًّا صَقْرًا۔ تم نے زبیر کو کیا پنیر اور کھجور کی طرح پایا (یعنی نرم و ملائم اور بزدلا) یا باز کی طرح چالاک اور مستعد، تیز رو (یہ جملہ حضرت صفیہ زبیر کی والدہ نے کہا)۔

دَعَا فِيْ مَرَضِهٖ بِدَوَاةٍ وَّمِزْبَرٍ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے (اپنے مرض موت میں) دوات اور قلم منگوایا (اپنے بعد خلیفہ کو نامزد کرنے کے لئے حضرت عمرؓ کا نام لکھ دیا)۔

كَانَ لَهٗ جَارِيَةٌ سَلِيْطَةٌ اِسْمُهَا زَبْرَاءُ فَكَانَ اِذَا غَضِبَتْ قَالَ هَاجَتْ زَبْرَاءُ۔ احنف بن قیس کی ایک لونڈی تھی زبان دراز اس کا نام زبراء تھا، جب وہ غصہ کرتی تو احنف کہتے زبراء کو جوش آ گیا (اصل میں زبراء احنف کی بدزبان لونڈی کا نام تھا۔ پھر ہر شخص کو جو سخت غصہ کرنے کا عادی ہوتا، زبراء کہنے لگے نہایہ میں ہے:

زَبْرَاء۔ تانیث ہے اَزْبَرْ کی، یہ زُبْرَة سے ماخوذ ہے اور "زبرة" ان بالوں کو کہتے ہیں جو شیر کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوتے ہیں)۔

اُتِيَ بِاَسِيْرٍ مُّصَدَّرٍ اَزْبَرَ۔ (عبدالملک بن مروان کے پاس) ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ اور کندھا خوب بڑا تھا۔

اِنْ هِيَ هَرَّتْ وَاَزْبَارَّتْ فَلَيْسَ لَهَا۔ اگر اس نے بھونکنا شروع کیا اور اس کے رو میں کھڑے ہو گئے تب اس کو یہ نہیں ملے گا۔

زَبِيْرٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے (کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسی پہاڑ پر کلام فرمایا تھا)۔

زَبِير۔ ابن عبدالرحمٰن، بہ فتحہ زا اور کسرۂ با (وہ صحابی ہیں جن کو عورت نے ان کے نامرد ہونے کی شکایت کی تھی)۔

زُبَيْر بن عوام، عشرۂ مبشرہ میں مشہور صحابی ہیں (یہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرتؐ کے پھوپھی زاد بھائی تھے)۔

زَبُوْر۔ ہر ایک حکمت کی کتاب (اب عرف میں اس آسمانی کتاب کو کہتے ہیں جو حضرت داؤدؑ پر اتری تھی)۔

فِيْ زُبُرِ دَاوُدَ۔ داؤدؑ کی کتاب میں (ایک روایت میں فی زبر داؤد ہے یعنی ان کی کتابوں میں)۔

اَمَّا الْغَابِرُ فَمَزْبُوْرٌ۔ جو آئندہ ہونے والی بات ہے وہ کتاب الجفر والجامع میں لکھی ہے۔

زُنْبُوْرٌ۔ بھڑ۔ جو ڈنک مارتی ہے مشہور جانور ہے (حدیث میں ہے کہ یہ گوشت بیچنے والا تھا اور لوگوں کو وزن میں کم گوشت دیا کرتا۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مسخ کر کے زنبور بنا دیا کذا فی مجمع البحرین)۔

زِبْرِجٌ۔ آراستگی، زینت، سونا، ہلکا ابر جس میں سرخی ہو۔ اس کی جمع زبارج ہے۔

مُزَبْرَجٌ۔ مزین آراستہ

حَلِيَتِ الدُّنْيَا فِيْ اَعْيُنِهِمْ وَرَاقَهُمْ زِبْرِجُهَا۔ دنیا ان کو آنکھوں میں شیریں اور آراستہ معلوم ہوئی اور ان کی اس کی آراستگی پسند آئی (اس کی رعنائیوں میں کھو گئے)۔

زَبِنْعٌ۔ غصے سے بات کرنے والا۔

تَزَبُّعٌ۔ غصہ کرنا، خلقی، سخت کلامی۔

لَمَّا عَزَلَهٗ مُعَاوِيَةُ عَنْ مِصْرَ جَعَلَ يَتَزَبَّعُ معاویہ نے عمرو بن عاص کو مصر کی حکومت سے معزول کیا تو وہ لگے بڑبڑانے (معاویہ کو سخت سست کہنے لگے کیونکہ عمرو بن عاص کا معاویہ پر بڑا احسان تھا)۔

زَوْبَعَةٌ۔ بگولا (یعنی وہ ہوا جو بشکل ستون گرد و غبار کو اوپر لے جاتی ہے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ طَوَارِقِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَزَوَابِعِهِمْ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں رات کو ناگاہ آنے والے جن اور آدمیوں سے اور شیطان یا جن کے سرداروں سے۔

زَبْقٌ۔ نوچنا، قید کرنا، ملا دینا۔

اِنْزِبَاقٌ۔ داخل ہونا۔

زَابُوْقَة۔ گھر کا کونہ یا چور خانہ (حدیث میں جب زَابُوْقَة کا ذکر ہے، وہ ایک مقام ہے بصرہ کے قریب جہاں جنگ جمل ہوئی تھی)۔

لَيْسَ شَيْءٌ خَيْرٌ لِلْجَسَدِ مِنَ الزَّنْبَقِ- جسم کے لئے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے-

كَانَ يَتَسَعَّطُ بِالشَّلْيَثَا وَالزَّنْبَقِ- ناک میں شلیثا اور زنبق ڈالتے تھے (شلیثا ایک تیل ہے جو عرب میں مشہور ہے)-

زِنْبَقٌ- (بہ کسرہ زائے معجمہ) ایک مشہور دوا کا نام ہے-

لِحْيَةٌ زَبِيقَةٌ يَامَزْبُوقَةٌ- نوچی ہوئی ڈاڑھی اکھڑی ہوئی-

زَبْلٌ- کھاد ملانا) جیسے تَزْبِيلٌ ہے)-

زُبَالٌ- چیونٹی یا مکھی (جو منہ میں اٹھائے)-

زُبَالَةٌ- گھر کا کوڑا کچرا' تھوڑا پانی-

زِبْلٌ اور زِبْلَةٌ- گوبر لید وغیرہ-

زَنْبِيلٌ- تھیلی-

اِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حَبَسَهَا فِي بَيْتِ الزِّبْلِ- ایک عورت نے اپنے شوہر سے شرارت کی اور نکل بھاگی تو (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) اس کو کھاد اور گوبر کی کھڑی میں قید کیا-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَزْبَلَةِ- کورے پر نماز پڑھنے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا (یعنی جہاں کوڑا' کچرا' نجاست اور پلیدی ڈالی جاتی ہو)-

زِبِّيلٌ- زنبیل-

زُبَالَةٌ- ایک مقام کا نام ہے مکہ کے راستے میں-

زَبْنٌ- دھکیلنا' ہٹانا' پاؤں مارنا دودھ دوہنے کے وقت اور اس میوے کو بھی کہتے ہیں جو درخت سے توڑا نہ گیا ہو' فروخت کر دینا (جیسے مُزَابَنَةٌ ہے)-

نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ- آنحضرتؐ نے مزابنہ سے منع فرمایا- (مزابنہ یہ ہے کہ جو کھجور درخت پر لگی ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچا جائے- اس سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ربوا کا شبہ ہے کیونکہ احتمال اس بات کا ہے کہ دونوں طرف کی متبادل کھجوروں میں کمی یا بیشی ہو)-

كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا- جیسے بڑے بڑے کچلیوں والی اونٹنی (دودھ دوہنے والے کو) اپنے پاؤں سے (مار کر) ہٹا دیتی ہے-

رُبَّمَا زَبَنَتْ فَكَسَرَ اَنْفَ حَالِبِهَا- کبھی دودھ دینے والے کو لات مار کر اس کی ناک توڑ دیتی ہے (اہل عرب کہتے ہیں کہ)-

نَاقَةٌ زَبُوْنٌ- وہ اونٹنی جو دودھ دوہنے والے کو لات مارے اور دودھ نہ دوہنے دے-

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الزَّبِيْنِ- اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جس کا پاخانہ اور پیشاب زور کر رہا ہو اور وہ روک رہا ہو-

زَبَانِيَةٌ- پولس کے لوگ دوزخ کے فرشتے جو لوگوں کو اس میں دھکیل دیں گے-

زَبُوْنٌ- خریدار' دھگڑ' آشنا-

زَبْيٌ- اٹھانا' ہانک لے جانا-

تَزْبِيَةٌ- کھودنا (اہل عرب کہتے ہیں-

زَبَاهُ بِشَرٍّ- اس پر برائی لگائی-)

زَابِيَانِ- دو نہریں ہیں فرات کے قریب-

نَهٰى عَنْ مَزَابِي الْقُبُوْرِ- قبروں پر نوحہ کرنے سے- مردے کے اوصاف پکار پکار کر بیان کرنے سے آپ نے منع فرمایا- (اہل عرب کہتے ہیں-

مَازَبَاهُمْ اِلٰى هٰذَا- ان کو ادھر کس نے بلایا (بعض نے کہا)

مَزَابِيْ جمع ہے مِزْبَاةٌ کی- یعنی گڑھا (مطلب یہ ہے کہ قبروں کو گڑھے کی طرح مت بناؤ بلکہ بغلی بناؤ- بعض نے اس حدیث میں غلطی سے مَرَاثِي الْقُبُوْرِ پڑھا ہے- یعنی قبروں پر مرثیہ خوانی سے منع فرمایا- سیوطی نے کہا یہ غلطی نہیں ہے بلکہ صحیح ہے- خطابی اور فارسی نے ایسا ہی کہا ہے' مرثیوں سے یہاں وہ مرثیے مراد ہیں جو نوحہ کے ساتھ پڑھے جائیں جیسے جاہلیت کا رواج تھا)-

سُئِلَ عَنْ زُبْيَةٍ اَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَافَعُوْنَ فِيْهَا فَهَوٰى فِيْهَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِاٰخَرَ وَتَعَلَّقَ الثَّانِيْ بِثَالِثٍ وَالثَّالِثُ بِرَابِعٍ فَوَقَعُوْا فِيْهَا فَخَدَشَهُمُ الْاَسَدُ فَمَاتُوْا فَقَالَ عَلٰى

حَافِرِهَا الدِّيَةُ لِلْاَوَّلِ رُبُعُهَا وَلِلثَّانِيْ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِهَا وَلِلثَّالِثِ نِصْفُهَا وَلِلرَّابِعِ جَمِيْعُ الدِّيَةِ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهٖ فَاَجَازَ قَضَاءَهٗ - حضرت علی سے پوچھا گیا کہ ایک گڑھا شیر کا شکار کرنے کے لیے کھودا گیا (جس کو "زنبیہ" کہتے ہیں اوپر سے اس کو گھاس وغیرہ سے پاٹ دیتے ہیں- شیر آ کر اس میں گر جاتا ہے ہاتھی کا شکار بھی اسی طرح کرتے ہیں) لوگ اس (گڑھے پر دیکھنے کے لیے) دھکم دھکا کرنے لگے کہ دیکھیں شیر اس میں گرا ہے یا نہیں' ایک آدمی اس میں گرنے لگا اس نے دوسرے کو پکڑا' اس نے تیسرے کو اس نے چوتھے کو آخر چاروں اس میں گر پڑے- تب شیر نے ان کو پھاڑ ڈالا' وہ مر گئے- انھوں نے (یعنی حضرت علی) نے فرمایا' گڑھا کھودنے پر دیت لازم ہوگی- پہلے شخص کی چوتھائی دیت اور دوسرے کی تین ربع' تیسرے کی آدھی' چوتھے کی سالم' اس فیصلہ کی اطلاع آنحضرت کو دی گئی- آپ نے حضرت علی کا فیصلہ بحال رکھا-

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبٰى - (حضرت عثمان نے کہا) بعد حمد ونعت کے معلوم ہو کہ (پانی کی) روانی ٹیلوں تک پہنچ گئی (اتنا پانی بلند ہوا کہ ٹیلوں تک پہنچ گیا)-

زُبْيَةٌ - ٹیلے کو بھی کہتے ہیں اور گڑھے کو بھی (بعض نے کہا زبی یہاں بھی گڑھوں کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے- کیونکہ یہ گڑھے شیر کا شکار کرنے کے لیے بلند مقامات پر کھودے جاتے ہیں تاکہ اونچے ہونے کے سبب پانی کے بہاؤ سے ان کو نقصان نہ پہنچ سکے)-

فَقُلْتُ لَهٗ كَلِمَةً اُزْبِيْهِ بِذٰلِكَ - میں نے ایک بات اس کو گھبرانے اور رنج دینے کے لیے کہی (اہل عرب اس طرح کہتے ہیں-

اَزْبَيْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس چیز کو اٹھالیا-

زَبْيَتُهٗ - معنی وہی ہیں (جب کوئی چیز اٹھائی جاتی ہے تو اپنی جگہ سے سرکائی اور ہلائی جاتی ہے' ایسے ہی سخت اور رنج دہ بات کہنے سے آدمی بے قرار ہو جاتا ہے' تڑپ اٹھتا اور اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے-)

باب الزاء مع الجیم

زَجٌّ - زیادتی کرنا' پھینک کر مارنا اور زُجّ سے کونچنا-

زُجٌّ - وہ لوہا جو برچھے کے نیچے سرے پر لگاتے ہیں' کہنی کا کنارہ' تیر کی پیکان-

زُجَاجَة - آئینہ-

اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ - آنحضرت کی ابرو لمبی اور خمیدہ تھیں (کمان کی طرح یہ زَجَجٌ سے نکلا ہے باریکی کے معنی میں)-

زَجَّاجٌ - آئینہ ساز (آئینہ بنانے والا)-

ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا - (بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس نے ہزار اشرفیاں قرض لیں' لیکن وعدہ پر قرض دینے والے تک نہ پہنچ سکا- بالآخر اس نے ایک لکڑی لی اور اس کو اندر سے کھودا' اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اس میں رکھ دیا) پھر اس سوراخ کو بند کر کے برابر کر دیا- (یہ تَزْجِيْج حواجب سے نکلا ہے- یعنی ابروؤں کو برابر کرنا ہے' بڑے اور اٹھے ہوئے بال کتر ڈالنا- بعض نے کہا یہ زج سے ماخوذ ہے اور مطلب یہ ہے کہ لکڑی کے سوراخ میں ایک لوہے کی میخ ڈال کر اس کو بند کر دیا-)

فَاَمْسَى الْمَسْجِدُ مِنَ اللَّيْلَةِ الْمُقْبِلَةِ زَاجًّا - (آنحضرت نے رمضان میں ایک رات تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھی) دوسری رات کو مسجد لوگوں سے بھر گئی (یعنی جیسے زج سے نیزے کا جوف بھر جاتا ہے- اسی طرح مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھر گئی- حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ صحیح تلفظ جَاْزًا ہے اس کو الٹ کر زَاْجًا کر دیا- یہ جَئِزَ بِالشَّرَابِ سے ماخوذ ہے- یعنی پینے کی حالت میں اس کو پھندہ لگ گیا- مطلب یہ ہے کہ مسجد لوگوں کی کثرت سے بہت زیادہ بھر گئی اور اس وجہ سے کوئی ترتیب اور نظم نشستوں کے لیے نہ بن سکا- ابوموسیٰ نے کہا احتمال ہے کہ رَاجًّا ہو- یعنی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد لرز رہی تھی-)

زُجّ لَاوَة - نجد میں ایک مقام ہے وہاں آنحضرت نے ضحاک بن سفیان کو دعوت اسلام کے لیے بھیجا تھا-

زُجٌّ- ایک پانی کا بھی نام ہے جو آنحضرت نے قطع کے طور پر عذاء بن خالد کو دیا تھا-

عَصًا عَلَیْهِ زُجٌّ- لکڑی اس پر لوہے کی انی لگی تھی- (یعنی بھال پیکان)-

لَا تُصَلِّ عَلَی الزُّجَاجِ- آئینہ پر نماز مت پڑھ (کیونکہ اس سے خشوع میں خلل ہوتا ہے- اسی طرح آئینہ سامنے رکھ کر بھی نماز پڑھنا بہتر نہ ہوگا- بعض نے کہا اس وجہ سے کہ آئینہ نمک اور ریتی سے بنایا جاتا ہے اور نمک کھانے کی چیز ہے)-

صَلِّ فِیْ جَمَاعَةٍ وَّلَوْ عَلٰی رَاْسِ زُجٍّ- جماعت سے نماز پڑھ گو برچھے کی انی پر ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز باجماعت پڑھنا لازم کر لے)-

فَاِنْ جَاءَ بِهَا تَامَّةً وَّاِلَّا زُجَّ فِی النَّارِ- (جب قیامت کا دن ہوگا تو بندہ بلایا جائے گا اس سے نماز کی پرسش ہوگی) اس کو پوری طرح (شرائط اور ارکان کے ساتھ ادا کیا ہے تو خیر ورنہ وہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا دھکے دیکر)-

زَجْرٌ- منع کرنا، جھڑکنا، چیخنا، پھینک دینا، پرندے سے نیک یا بد فال لینا، پیشین گوئی کرنا-

مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ فَهُوَ زَاجِرٌ- جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن تمام کیا، وہ اونٹوں کو بھگانے والا ہے (صحیح رَاجِزٌ جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے)-

فَسَمِعَ وَرَاءَهٗ زُجْرًا- اپنے پیچھے چیخ پکار کی آواز سنی (اونٹوں کے چلانے کی)-

کَاَنَّهٗ زَجَرَ- جیسے آپ نے عزل کرنے سے منع فرمایا- (حدیث میں جہاں زَجَرَ کا لفظ آیا ہے، اس سے مراد منع کرنا ہے)-

کَانَ شُرَیْحٌ زَاجِرًا شَاعِرًا- قاضی شریح (پہلے) پرندوں سے فال لیا کرتے تھے (ان کو ایک ڈھیلہ مارتے اگر وہ داہنے طرف اڑتا تو نیک فال لیتے، اگر بائیں طرف اڑتا تو منحوس سمجھتے، بد فالی خیال کرتے) شاعر تھے-

ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ حَتّٰی خَلَّفَهَا- پھر اونٹنی کو ڈانٹا اس کو تیز چلایا یہاں تک کہ آبادی کو پیچھے کر دیا (یعنی بستی کے پار نکل گئے)-

اُزْجُرِ الشَّیْطَانَ عَنْكَ- شیطان کو اپنے سے دور کر- (اس کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دے)-

یَزْدَجُرْدُ- ایران کا بادشاہ تھا (اس کی تینوں بیٹیاں مسلمان قید کر کے لائے- حضرت عمر کی خلافت میں ایک بیٹی حضرت عبداللہ بن عمر کو دی گئی، اس سے سالم پیدا ہوئے، دوسری محمد بن ابی بکر کو اس سے قاسم پیدا ہوئے، تیسری امام حسین کو، اس سے امام زین العابدین پیدا ہوئے- یہ تینوں آپس میں خالہ زاد بھائی تھے-)

زَجْلٌ- پھینکنا، دھکیلنا، کونچنا، بہانا-

زَجَلٌ- خوشی سے گانا، آواز بلند کرنا، کھیلنا-

حَمَامُ الزَّاجِلِ- پیغامبر کبوتر-

زَجَّالٌ- یہ "الزاجل" کا مبالغہ ہے-

اَخَذَ الْحَرْبَةَ لِاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ فَزَجَلَهٗ بِهَا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برچھا لے کر ابی بن خلف پر مارا (اس کو قتل کر دیا)-

فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَزَجَلَ بِیْ- میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو دھکیل دیا-

لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِیْحِ- فرشتے بہت بلند آواز سے تسبیح پڑھ رہے تھے-

سَحَابٌ زَجِلٌ- گرجنے والا ابر-

زَنْجَبِیْلٌ- سونٹھ-

مِزْجَلٌ- چھوٹا برچھا-

مِزْجَالٌ- تیر کی لکڑی اس کو بھال پر لگانے سے پہلے-

زَجْوٌ- چلانا، ہلکے سے ہٹانا، آسان ہونا، درست ہونا (جیسے زُجُوٌّ اور زَجَاءٌ ہے-

تَزْجِیَةٌ- نرمی کے ساتھ دفع کرنا-

اِزْجَاءٌ- چلانا، ہانکنا-

کَانَ یَتَخَلَّفُ فِی الْمَسِیْرِ فَیُزْجِی الضَّعِیْفَ سفر میں لوگوں کے پیچھے رہ جاتے اور ناتوان و کمزور کو چلاتے (تاکہ قافلہ سے مل جائے)-

مَازَالَتْ تُزْجِیْنِیْ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلَیْهِ- وہ مجھ کو برابر

چلاتی اور سر کاتی رہی' یہاں تک کہ میں اس پر داخل ہوا-

فَاَعْيَانَا ضِحِيْ فَجَعَلْتُ اُزْجِيْهِ- میرا پانی لانے کا اونٹ ماندہ ہو گیا میں اس کو ہانکنے لگا-

لَاتَزْجُوْ صَلٰوةٌ لَا يُقْرَاءُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ- جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ چل نہیں سکتی (یعنی ناقص ہے اور درست نہیں- اسی وجہ سے سورہ فاتحہ کا ہر نماز میں پڑھنا فرض ہے امام اور مقتدی سب کے لیے' اگر چہ جنازے کی نماز ہو) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَجَيْتُهٗ فَزَجَا- میں نے اس کو چلایا وہ چل گیا)

مُزْجِي یا مُزْجَاةٌ- تھوڑی چیز یا خراب کھوٹی-

لَوْ اَنَّ سَفِيْنَةً اُزْجِيَتْ- اگر ایک کشتی چلائی جائے (اس کو گھسیٹیں)-

فَتًی مُّزَجًّی- ضعیف و ناتوان جوان-

عَطَاءٌ قَلِيْلٌ تَزْجُوْ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرٍ لَا تَزْجُوْ تھوڑی بخشش جو مل جائے' اس بہت بخشش سے بہتر ہے جو نہ ملے-

باب الزاء مع الحاء

زَحٌّ- ہٹانا' ڈھکیلنا' جلدی سے کھینچ لینا-

زَحِيْرٌ یا زُحَارٌ پیچش ہونا-

زَحْرَانٌ- بخیل (جیسے زُحَرٌ ہے)

اِذَا انْزَحَرَ- جب اس کو پیچش ہو-

زَحْزَحَةٌ- دور کرنا' ہٹانا-

تَزَحْزُحٌ- ہٹ جانا' سرک جانا-

زَحْزَحٌ- دور-

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا- جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن روزہ رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا-

تَزَحْزَحْتَ وَتَرَبَّصْتَ فَكَيْفَ رَاَيْتَ اللّٰهَ صَنَعَ- (حضرت علی نے جنگ جمل سے لوٹ کر سلیمان بن صرد سے کہا) تم ہٹ گئے دور چلے گئے اور انتظار کر رہے تھے' دیکھو اللہ تعالےٰ نے کیا کیا-

كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْفَجْرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاِنْ زُحْزِحَ- (امام حسن) جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو سورج نکلے تک کسی سے بات نہ کرتے- گو لوگ ان کو وہاں سے سرکانے اور بات کرنے پر مجبور کرتے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ زَحْزَحَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ- میں تیری پناہ میں آتا ہوں- ہر چیز سے جو مجھ میں اور تجھ میں دوری کو دے-

فَتَزَحْزَحَ لَهٗ- اس کے لیے اپنی جگہ سے سرک گئے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ آنے والے کی عزت کرنا اور اس کو اچھے مقام پر بٹھانا مستحب ہے)-

زَحْزَحَ نَفْسَهٗ- اپنے آپ کو ہٹایا-

زَحْفٌ یا زُحُوْفٌ یا زَحَفَانٌ- گھسٹنا' چوتڑ کے بل چلنا' تھک جانا (جیسے اِزْحَافٌ ہے)-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَاِنْ كَانَ فَرَّمِنَ الزَّحْفِ- یا اللہ اس کو بخش دے اگر چہ وہ جہاد سے بھاگ آیا ہو-

زَحَفٌ اور زَحْفٌ- لشکر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ آدمیوں کی کثرت کی وجہ سے گویا گھسٹتا ہے یعنی آہستہ چلتا ہے- (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

زَحَفَ الصَّبِيُّ- گھسٹنے لگا' سرین کے بل سرکنے لگا-

اِنَّ رَاحِلَتَهٗ اَزْحَفَتْ- اس کی اونٹنی خستہ ہو گئی' تھک گئی (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

اَزْحَفَ الْبَعِيْرُ فَهُوَ مُزْحِفٌ- جب تھک کر اونٹ رک جائے (اور)

اَزْحَفَ الرَّجُلُ- جب کسی آدمی کا جانور خستہ اور ماندہ ہو جائے (خطابی نے کہا صحیح اس طرح پر ہے-

اِنَّ رَاحِلَتَهٗ اُزْحِفَتْ عَلَيْهِ بہ صیغہ مجہول (اہل عرب کہتے ہیں:

زَحَفَ الْبَعِيْرُ- اونٹ تھک گیا (اور)

اَزْحَفَهُ السَّفَرُ سفر نے اس کو تھکا ڈالا (اور)

زَحَفَ الرَّجُلُ- وہ سرین کے بل گھسٹتا ہوا چلا-)

يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ-اپنی سرین کے بل گھسٹتے ہوئے چل رہے ہوں گے-

مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ غُفِرَلَهٗ وَاِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ-جو شخص یوں کہے میں اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتا ہوں جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے سب چیزوں کو قائم رکھنے والا-میں اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں (آئندہ سے ایسا گناہ نہیں کروں گا) تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے-اگرچہ وہ جہاد میں دشمنوں کے مقابلہ سے بھاگ آیا ہو (جب کافر دوچند سے زیادہ نہ ہوں تو ان کے مقابلہ سے بھاگنا ہماری شریعت میں کبیرہ گناہ ہے-البتہ اگر دوچند سے زیادہ ہوں تو بھاگ جانے میں گناہ نہ ہوگا-لیکن لڑنا اور مقابلہ پر جمے رہنا افضل ہے)-

اَنْهَاکُمْ عَنِ الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ-میں تم کو کافروں کے مقابلہ میں بھاگنے سے منع کرتا ہوں-

صَلٰوۃُ الزَّحْفِ-لڑائی کی نماز-

زَحْلٌ-تھک جانا' سرک جانا' دور رہنا' پیچھے ہو جانا-

زُحُوْلٌ سرک جانا' دور ہو جانا-

تَزْحِیْلٌ اور اِزْحَالٌ-دور کرنا-

تَزَحُّلٌ-ہٹ جانا-

زُحَلُ-ایک ستارہ ہے سات ستاروں میں سے (چونکہ وہ زمین سے بہت دور ہے اس لیے اس کا نام زحل رکھا گیا-)

فَکَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ یَدُقُّنَا وَیُزَحِّلُنَا مِنْ وَّرَائِنَا-مشرکوں میں سے ایک شخص ہم کو پیچھے سے دباتا تھا (مارتا تھا) اور ہٹاتا تھا (ایک روایت میں یَزْجُلُنَا ہے جیم معجمہ سے-یعنی دھکیلتا تھا' تیر مارتا تھا-) (ایک روایت میں یَدُقُّنَا ہے یعنی ہم کو چلاتا تھا بھگاتا تھا-یعنی عقب سے حملہ کر کے)-

فَلَمَّا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ زَحَلَ-(حضرت ابوموسیٰ اشعری کے پاس حضرت عبداللہ بن مسعود آئے ان سے باتیں کر رہے تھے) جب نماز کی تکبیر ہوئی تو ابوموسیٰ پیچھے ہٹ گئے (حضرت عبداللہ بن مسعود کو آگے کر دیا-اور کہنے لگے میں ایسے شخص کا امام نہیں ہوسکتا جو بدر کے غزوہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھا-)

فَلَمَّا رَاٰهُ زَحَلَ لَهٗ-جب ان کو دیکھا تو اپنے مقام سے سرک گئے (وہ امام حسین کے پہلو میں بیٹھے تھے)-

اِزْحَلْ عَنِّیْ فَقَدْ نَزَحْتَنِیْ-(سعید بن مسیّب نے قتادہ سے کہا) اب جاؤ یہاں سے سرکو' تم نے مجھ کو بالکل سینچ ڈالا (یعنی جو کچھ دین کا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا اب میرے پاس کچھ نہیں رہا-جیسے کنویں کا پانی کوئی کھینچ ڈالے' ایک قطرہ نہ رہے)-

زَحْمٌ یا زِحَامٌ-تنگ کرنا' تنگی میں ڈال دینا-

مُزَاحَمَةٌ-تنگ کرنا' روکنا-

اِزْدِحَامٌ-ہجوم کرنا' تنگ کرنا-

زَحْمَةٌ-بمعنی زحام-

اَبُوْ مُزَاحِمٍ-ہاتھی یا وہ بیل جس کے سینگ ٹوٹے ہوں' ایک ترک کا نام تھا-جس نے پہلے پہل عربوں سے جنگ کی-

کَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنَیْنِ-حجراسود اور رکن یمانی پر لوگوں کے ہجوم میں جاتے (گھس گھسا کر)-

زَحَمْتُهٗ زَحْمًا-میں نے اس کو دھکیل دیا تنگ جگہ میں پھنسا دیا-

باب الزاء مع الخاء

زَخٌّ-جماع کرنا' غصہ ہونا' کودنا' پھینکنا' چلنا' گرانا' چمکنا زور سے گرنا-

زَخَّةٌ-عورت' غصہ' حسد-

مَثَلُ اَهْلِ بَیْتِیْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوْحٍ مَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا زُخَّ بِهٖ فِی النَّارِ-میرے اہل بیت کی مثال نوح کی کشتی کی سی ہے کہ جو کوئی اس سے ہٹ گیا (اسی طرح جو میرے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا-ان کے اقوال و افعال اور طریقہ کو چھوڑ کر ایرے غیرے کی پیروی کرے گا اس کا بھی انجام خراب

ہوگا - اہل بیت کی محبت پر ایمان کا مدار ہے اس لیے کہ ان کی محبت آنحضرت ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے اور آپ کی محبت عین اللہ کی محبت ہے - یا اللہ ہم کو دنیا میں بھی اہل بیت کرام کی محبت پر قائم رکھ اور آخرت میں بھی ان کے غلاموں میں حشر کر)-

اِتَّبِعُوْا الْقُرْاٰنَ وَلَا یَتَّبِعَنَّکُمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّبِعُہُ الْقُرْاٰنَ یَزُخُّ فِیْ قَفَاہُ - قرآن کی پیروی کرو اور ایسا نہ ہو کہ قرآن تمہارے پیچھے لگ جائے (تمہاری شکایت کرے کہ تم نے اس پر عمل نہ کیا) کیونکہ قرآن جس کے پیچھے لگ گیا (اس کو گردنی دے کر (دوزخ میں) ڈھکیل دے گا-

فَزُخَّ فِیْ اَقْفَائِنَا - ہم کو گردنیاں دے کر نکالا گیا - (یعنی معاویہ کے پاس سے - یہ ابو بکر صحابی نے کہا تھا)-

لَا تَاْخُذَنَّ مِنَ الزُّخَّۃِ وَالنُّخَّۃِ شَیْئًا - بکری کے بچوں اور کام کرنے والے جانوروں میں (جیسے ہل چلانے کے بیل یا پانی لانے کے اونٹ) کچھ مت لے (یعنی ان میں زکوۃ نہیں ہے - یہ حضرت علی نے فرمایا - مراد یہ ہے کہ جب نرے بچے ہی بچے ہوں تو ان میں زکوۃ نہ ہوگی - اور اگر بڑے جانوروں کے ساتھ بچے بھی ہوں تو گنتی میں شمار کر لیے جائیں گے اور زکوۃ میں بڑا جانور لیا جائے گا نہ کہ بچہ - بعض نے کہا حضرت علی کے مسلک میں بچوں کو گنتی میں بھی شریک نہیں کرتے)-

اَفْلَحَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مِزَخَّۃٌ یَزُخُّھَا ثُمَّ یَنَامُ الْفَخَّۃَ - وہ شخص بامراد ہے جس کے پاس ایک عورت ہو اس سے جماع کرے - پھر جماع کر کے (مزے سے) سو جائے (محیط میں اس شعر کو اس طرح ذکر کیا ہے:

طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ مَزَخَّۃٌ - معنی وہی ہیں مَزَخَّۃٌ بہ فتحہ اور کسرہ میم عورت کو کہتے ہیں یا اس کی فرج کو-

یُزَخُّ فِیْ قَفَاہُ حَتّٰی یُقْذَفَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ - اس کو گردنی دے کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا-

وَیَزَخُّ زَخِیْخًا - (اگر حضرت علیؓ کا دشمن فرات پر آئے) اس کا پانی دونوں کناروں تک آ گیا ہو اور زور سے اچھلا جا رہا ہو (وہ بسم اللہ کہہ کر چلو سے پئے پھر الحمد للہ کہے جب بھی وہ پانی اس کے حق میں ایسا ہوگا جیسے کہ بہتا خون یا سور)-

زَخْرٌ - جوش مارنا' موج مارنا' بلند ہونا' لمبا ہونا' فخر کرنا' بھر دینا' خوش کرنا' اڑا دینا' موٹا کرنا' آراستہ کرنا-

مُزَاخَرَۃٌ - بہ معنی مفاخرۃ-

تَزَخُّرٌ - جوش مارنا-

فُلَانٌ زُخْرٌ زَاخِرٌ وَبَدْرٌ زَاھِرٌ - وہ ایک دریا ہے موج مارنے والا اور پورا چاند ہے چمکنے والا-

فَزَخَرَ الْبَحْرُ - سمندر موج مارنے لگا-

زَخَّارٌ - کثرت امواج کے لیے بہ طور مبالغہ استعمال ہوتا ہے-

زَخْرَفَۃٌ - آراستہ کرنا' زینت دینا' خوبصورت کرنا' پورا کرنا' سونے کا طمع کرنا-

زُخْرُفٌ - سونا' (طلاء) زینت-

زُخْرُفُ الْکَلَامِ - وہ باتیں جو بہ ظاہر چرب اور عمدہ ہوں لیکن اصل میں جھوٹ اور غلط - جیسے الف لیلہ اور قصہ امیر حمزہ' بوستان خیال اور فسانہ آزاد وغیرہ-

لَمْ یَدْخُلِ الْکَعْبَۃَ حَتّٰی اَمَرَ بِالزُّخْرُفِ فَنُحِّیَ - آنحضرت ﷺ کعبہ کے اندر اس وقت تک نہیں گئے کہ آپ کے حکم سے وہاں کی مورتیں اور نقش جو سونے کے پانی سے بنائے گئے تھے مٹا نہ دیئے گئے-

نَھٰی اَنْ تُزَخْرَفَ الْمَسَاجِدُ - مسجدوں کو سونا چڑھا کر آراستہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے نمازیوں کا خیال نماز میں اس طرف جائے گا تو خشوع میں خلل ہوگا جو نماز کا بڑا رکن ہے - افسوس کہ اس حدیث کے خلاف مسلمانوں نے مسجدوں پر نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا شروع کر دیا - مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں بھی دیواروں پر سونے کا پانی پھرا ہوا ہے - حالانکہ آنحضرت نے اس کی وجہ سے کعبہ کے اندر جانا گوارا نہ کیا جب تک اس کو مٹا نہ دیا - اصل یہ ہے کہ مسجد کو جھاڑ پونچھ کر صاف سادہ رکھنا چاہیے - اسی طرح ضرورت کے موافق اس میں روشنی کرنی چاہیے تا کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو باقی بلا ضرورت ہزاروں چراغ لگانا یا نقش و نگار

کرنا یا سونے کے پانی اور طرح طرح سے رنگ چڑھانا یہ سب منع ہے کیونکہ اسراف میں داخل ہے۔ جو روپیہ اس واہیات میں خرچ کیا جائے جس کی وجہ سے آدمی کو ثواب تو کجا اور گناہ ہوتا ہے وہ روپیہ غریب اور محتاجوں کی پرورش اور دوسرے مفید کاموں میں کیوں نہ خرچ کیا جائے)۔

لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔ تم بھی مسجدوں کو اس طرح آراستہ کروگے' جیسے یہود اور نصاریٰ اپنے گرجاؤں کو آراستہ کرتے ہیں۔ (یہ آنحضرت نے پیشین گوئی فرمائی جو سچ ہوئی۔ مسلمانوں نے نماز اور جماعت کا خیال تو چھوڑ دیا بس مسجدوں کی زیب و زینت کو مایہ افتخار سمجھنے لگے)۔

لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اس کے لیے آسمان اور زمین کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے وہ آراستہ کر دے۔

فَلَنْ تَاْتِيَكَ حُجَّةٌ اِلَّا دَحَضَتْ وَلَا كِتَابُ زُخْرُفِ الذَّهَبِ نُوْرُهٗ۔ (آنحضرت ﷺ سے جب عیاش بن ابی ربیعہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو وصیت کی اور فرمایا) تیرے پاس (مخالفین کی) جو دلیل پیش ہوگی وہ پھسپھسی (بے وزن اور سطحی) ہو جائے گی (ان کی کوئی دلیل نہیں چلے گی) اور طمع کی ہوئی کتاب (دل سے جوڑی ہوئی جس کو وہ اللہ کی کتاب بتائیں گے) پیش ہوگی تو اس کی چمک اور رونق جاتی رہے گی (ان کا مکر اور فریب کھل جائے گا)۔

كُلُّ حَدِيْثٍ لَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ زُخْرُفٌ۔ جو بات اللہ کی کتاب کے موافق نہ ہو (اس کے مخالف ہو) وہ طمع ہے (ظاہر میں اچھی اندرونی طور پر خراب اور بے حقیقت۔ مطلب یہ کہ قرآن اور حدیث کے خلاف جو بات ہوگی اس کا کہنے والا کتنا ہی بڑا شخص ہو وہ لغو اور واہی گوز شتر ہے)۔

اِنَّ الْجِنَانَ لَتُزَخْرَفُ۔ بہشت کے باغ آراستہ کئے جاتے ہیں۔

زُخْزُبٌّ۔ موٹا' زور آور' پر گوشت۔

وَاَنْ تَتْرُكَهٗ حَتّٰى يَصِيْرَ ابْنَ مَخَاضٍ اَوِ ابْنَ لَبُوْنٍ زُخْزُبًّا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَكْفَأَ اِنَاءَكَ وَتُوَلِّهَ نَاقَتَكَ۔ اگر اس بچہ کو چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک برس کا یا دو برس کا موٹا تازہ پر گوشت ہو جائے تو یہ تیرے لیے اس لیے بہتر ہے کہ تو اپنے دودھ کا برتن اوندھا کر دے (اس کی ماں کا دودھ بچہ کے غم میں سوکھ جائے) اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ کرے (وہ بچہ کو نہ دیکھنے سے دیوانی ہو جائے)۔

زُخْمٌ۔ ایک پہاڑی ہے مکہ کے قریب۔

باب الزاء مع الراء

زَرْبٌ۔ بکریوں کا کٹھرہ بنانا' بکریوں کو کٹھرے میں گھیڑنا' بہنا۔

تَزْرِيْبٌ۔ شرارت اور سرکشی کرنا۔

فَاَخَذُوْا زِرْبِيَّةَ اُمِّيْ فَاَمَرَ بِهَا فَرُدَّتْ۔ انھوں نے میری ماں کی چادر چھین لی۔ پھر آپ کے حکم سے پھیر دی گئی' (بعض نے کہا زِرْبِيَّة یا زُرْبِيَّة عمدہ رنگ برنگ کا بستر یا وہ بستر جس کے حاشیہ پر سرا ہو۔ اس کی جمع زَرَابِيُّ ہے)۔

وَيْلٌ لِلزَّرْبِيَّةِ قِيْلَ وَمَا الزَّرْبِيَّةُ قَالَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ عَلَى الْاُمَرَاءِ فَاِذَا قَالُوْا شَرًّا اَوْ شَيْئًا قَالُوْا صَدَقَ۔ زربیہ کی خرابی ہے۔ لوگوں نے پوچھا زربیہ کون لوگ ہیں۔ کہا وہ لوگ جو امیروں (نوابوں اور بادشاہوں کے پاس جاتے رہتے ہیں۔ اگر وہ کوئی بری بات کہیں یا کوئی بات بھی ہو تو یہ کہتے ہیں ''بجا درست' سچ فرمایا۔ ہاں میں ہاں ملانے والے خوشامدی۔ خدا کی مار ان پر' ان ہی لوگوں نے تو ہمارے مسلمانوں کے بادشاہوں اور امیروں کو خراب کیا' ان کو کہیں کا نہ رکھا نہ دین کا نہ دنیا کا۔ مسلمانی کا شیوہ یہ ہے کہ سچی بات کی تصدیق کریں اور غلط بات غلط کہیں' خواہ اس کا کہنے والا کوئی ہو) مترجم کہتا ہے مجھ کو اپنی پوری عمر میں کسی امیر کی صحبت نہ رہی بجز نواب سر وقار الامراء مرحوم کے جو حیدر آباد دکن کی وزارت عظمی پر ممتاز تھے اور ان کی صحبت بھی بلا میری پیروی اور تگ و دو کے محض تقدیرات ایزدی سے حاصل ہوگئی جب میں پہلی بار ان

کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر جلوہ فگن ہیں اوران کے حواشی سب زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں- میں نے یہ تحقیر گوارا نہیں کی اور میں دوسرے کمرہ میں جا کر بیٹھ گیا- وہاں بیٹھ کر میں نواب صاحب کی باتیں سنتا رہا- جہاں نواب صاحب کے منہ سے کوئی بات نکلی' بس ان مصاحبوں نے بجا اور درست پیرومرشد کی آواز بلند کی- یہ حال دیکھ کر مجھ کو سخت افسوس ہوا یا اللہ ان خوشامدیوں کا ستیاناس کر اور ان کے شر سے ہم کو محفوظ رکھ- کہتے کیا ہیں کہ سعدی کے اس قول پر عمل کرتے ہیں-[1]

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پرویں

ارے بیوقوفو! کیا سعدی کی ہر ایک بات ماننے کے قابل ہے- معلوم نہیں انھوں نے یہ کس ضرورت سے اور کس مصلحت سے کہا- ہم کو تو اللہ اور رسول کی پیروی کرنا چاہیے نہ کہ شاعروں کی- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں- ظالم بادشاہ کے خلاف سچی بات کہنا جہاد کا ثواب رکھتا ہے اور اب تو اللہ کے فضل سے ایسا زمانہ ہے کہ کسی نواب یا رئیس یا بادشاہ سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے تمام سلطنتیں مشروطہ یعنی پارلیمینٹی ہو رہی ہیں اور بادشاہ سلامت شاہ شطرنج کی طرح ایک کونے میں بٹھا دیئے گئے ہیں' وہ قانون کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے- اسلام ایسی ہی خلافت اور حکومت سے شروع ہوا تھا- ہر ایک خلیفہ مسلمانوں کی رائے اور مشورے سے مقرر کیا جاتا اور اسی شرط پر کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے ورنہ وہ معزول کر دیا جاتا)-

تَبِيْتُ بَيْنَ الزَّرْبِ وَالْكَنِيْفِ- وہ کٹہرے اور آڑ کے مقام میں رات بسر کرتی ہے (مطلب یہ کہ گھروں میں اس کو دانہ چارہ ملتا ہے جنگل کی چرائی پر اس کی گزر نہیں ہے)-

مُحَادَثَةُ الْعَالِمِ عَلَى الْمَزَابِلِ خَيْرٌ مِّنْ مُحَادَثَةِ الْجَاهِلِ عَلَى الزَّرَابِيْ- عالم سے کوڑے کچرے پر باتیں کرنا بہتر ہے جاہلوں کے ساتھ عمدہ فرشوں پر باتیں کرنے سے-

زُرْبِيُّ- ایک شخص کا نام ہے-

زَرْدٌ- گلا گھونٹنا' زرہ بنانا- نگل جانا-

زَرْدٌ- زرہ-

زَرَّادٌ- زرہ بنانے والا-

زَرَدِيَّةٌ- زرہ-

اَنْ يَّزْدَرِدَ رِيْقَهٗ- اپنا تھوک نگل جائے-

اِزْدِرَادٌ- نگل جانا-

زَرٌّ- گھنڈیاں باندھنا' جمع کرنا' ہانک دینا' کاٹنا' نوچنا' کونچنا' روشن ہونا' عقل بڑھنا-

اِزْرَارٌ- گھنڈیاں لگانا-

زِرٌّ- گھنڈی (اس کی جمع اَزْرَارٌ ہے)

مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ- چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح- (ایک روایت میں رِزِّ الْحَجَلَةِ بہ تقدیم رائے مہملہ برزائے معجمہ آیا ہے- یعنی چکور کے انڈہ کی طرح- نہایہ میں ہے کہ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو ترمذی نے جابر بن سمرہ سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کندھوں کے درمیان ایک لال بتوڑی (رسولی) کی طرح تھی- کبوتر کے انڈے کے برابر)-

يَزُرُّهٗ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ- اس کے دونوں کناروں کو ٹانک دے (کچھ نہ ملے) تو ایک کانٹے سے سہی-

اَقْبِيَةٌ مُزَرَّرَةٌ- گھنڈیاں لگی ہوئی قبائیں (ایک روایت میں مُزَرَّدَةٌ ہے یعنی جڑی ہوئی یہ زَرْدٌ سے ہے بمعنی زرہ کے چھلے ایک دوسرے میں گھس جانا-)

كَانَ لَهٗ اَزْرَارٌ فِيْ كُمِّهَا- اس کی آستین میں بھی گھنڈیاں تھیں- (وہ اپنا ہاتھ بھی کھل جانا پسند نہ کرتی تھیں اس قدر ستر کا خیال تھا)-

نَعَمْ وَازْرُرْهُ- ہاں اس میں نماز پڑھ اس کو گھنڈی لگا لے (تاکہ گریبان کھل کر کشف عورت نہ ہو)-

---

[1] اگر بادشاہ دن کو رات کہہ دے تو اے محبوبہ (ماہ پرویں) پھر ہمیں بھی رات ہی کہنا پڑتا ہے- (م)

وَاِنَّهٗ لَعَالِمُ الْاَرْضِ وَزِرُّهَا الَّذِیْ تَسْکُنُ اِلَیْهِ- حضرت علیؓ زمین کے عالم تھے اور اس کے دل کی ہڈی جس سے وہ قائم رہتی تھی-

زِرٌّ- بہ کسرہ زا ایک چھوٹی ہڈی ہے دل اس سے کھڑا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ زمین ان کے علم و فضل کی وجہ سے برقرار تھی- یہ حضرت ابوذر غفاریؓ یا حضرت سلمان فارسیؓ نے حضرت علیؓ کی تعریف میں کہا (سبحان اللہ حضرت علیؓ سپاہ گری اور بہادری میں جیسے بے نظیر تھے ویسے ہی علم و فضل میں بھی بلند پایہ رکھتے تھے) ایسے کامل کہاں پیدا ہوتے ہیں)-

مَافَعَلَتْ اِمْرَأَتُهُ الَّتِیْ کَانَتْ تُزَارُّهٗ وَتُمَارُّهٗ- اس کی عورت کہاں گئی جو اس کو کاٹتی اور بل دیتی (یعنی اس پر قابو یافتہ تھی) (اہل عرب کہتے ہیں:

حِمَارٌ مِّزَرٌّ- گدھا بڑا کاٹنے والا-

زَرِیْرٌ- ذہین، ذکی-

زَرْعٌ- کھیتی کرنا، ہل چلانا، بڑھانا-

تَزْرِیْعٌ- ظاہر ہونا-

اِزْرَاعٌ- کھیتی لمبی ہونا-

تَزَرُّعٌ- جلدی کرنا-

اِزْدِرَاعٌ کھیتی کرنا-

زَرَّاعٌ یامُزَارِعٌ- کاشتکار، کسان، دہقان-

زِرَاعَةٌ- کھیتی کرنا-

زَرَّاعَةٌ- وہ زمین جس میں کھیتی کی جائے (جیسے مَلَّاحَةٌ جہاں نمک پیدا ہو)-

زَرَّاعَاتٌ- "زَرَّاعَةٌ" کی جمع ہے-

اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِکُوْهَا- زمین میں یا تو خود کھیتی کرو یا دوسرے کو دو وہ کھیتی کرے (اس سے کچھ مت لو) یا خالی رہنے دو-

مُزَارَعَةٌ- یہ ہے کہ زمین ایک شخص کی ہو وہ دوسرے کو کھیتی کے لیے دے اس شرط کو منظور کرا کے کہ آدھی یا تہائی یا چوتھائی پیداوار میں لوں گا- باقی تم لے لینا- اس قسم کا معاملہ اگر درختوں میں کیا جائے تو اس کو مساقات کہتے ہیں-

اَکْثَرُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مُزْدَرَعًا- سارے مدینہ والوں میں زیادہ کھیت رکھنے والے-

لِیُزْرِعْهَا اَخَاهُ- اپنے بھائی (مسلمان کو بلاعوض) کھیتی کے لیے دے-

اَوْکَلْبَ زَرْعٍ- یا کھیت کا کتا (جو کھیت کی حفاظت کرتا ہو)-

مَرَّعَلٰی زَرَّاعَةِ بَصَلٍ- پیاز کے کھیت پر گزرے-

هُمُ الزَّارِعُوْنَ کُنُوْزَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ- کاشتکار لوگ اللہ کے خزانے اس کی زمین میں بوتے ہیں-

مَا فِی الْاَعْمَالِ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الزِّرَاعَةِ- کھیتی سے بڑھ کر (دنیا کے) کاموں میں اللہ تعالیٰ کو کوئی کام پسند نہیں ہے-

مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا زَرَّاعًا اِلَّا اِدْرِیْسَ فَاِنَّهٗ کَانَ خَیَّاطًا- اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبر دنیا میں بھیجا ہے وہ کاشتکار ہی تھا بجز حضرت ادریس کے کہ وہ درزی تھے (دوسری روایتوں میں ہے- حضرت زکریا بڑھئی تھے، حضرت داؤد لوہار تھے غرض ان حلال پیشوں سے بڑھ کر کوئی عزت اور آبرو کا کام نہیں ہے اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ان پیشوں کو حقیر جانے اور نوکری اور غلامی کرنے میں عزت سمجھے-)

مَا مِنْ رَجُلٍ یَزْرَعُ زَرْعًا اَوْیَغْرِسُ غَرْسًا فَیَاْکُلُ مِنْهُ بَهِیْمَةٌ اَوْ اِنْسَانٌ اِلَّا کَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ- جو آدمی کھیت بوئے یا درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی جانور یا آدمی کھائے تو بونے والے کو اور لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا-

مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ- جو کوئی دوسرے کی زمین میں بلا اس کی اجازت کے کھیتی کرے-

مَا بِالْمَدِیْنَةِ اَهْلُ بَیْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ- مدینہ میں مہاجرین کے گھر والوں میں کوئی گھر والا ایسا نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتا ہو- (یعنی مزارعت، اکثر علماء نے اس کو جائز رکھا ہے)-

زَرْفٌ- کودنا، آگے بڑھنا، جھوٹ بولنا، اپنی طرف سے حاشیہ چڑھانا (یعنی اصل کلام میں اضافہ کر دینا)-

زَرَافَة یا زُرَافَة یا زُرَافَّة-ایک جانور ہے اس کے پیر چھوٹے ہاتھ لمبے ہوتے ہیں-سر اونٹ کے مثل اور سینگ بیل کے مشابہ ہوتے ہیں-

اِیَّایَ وَهٰذِهِ الزَّرَافَاتِ-میں ان مجمعوں کو نہ دیکھوں (یہ جمع ہے زرافة کی' بہ معنی جماعت (یہ جملہ حجاج ظالم نے اپنے خطبہ میں کہا تھا-اس کا مطلب یہ تھا کہ لوگ جمع نہ ہوں' اس کے تشدد سے بچنے کے لیے کوئی راہ نہ سوچ سکیں)-

كَانَ الْكَلْبِیُّ یُزَرِّفُ فِی الْحَدِیْثِ (محمد بن سائب کلبی حدیث میں اپنی طرف سے بڑھا دیتا تھا-(اسی وجہ سے محدثین نے اس کی روایت کا اعتبار نہیں کیا ہے-ابن عباس سے قرآن کی تفسیر میں اس نے بہت سی روایتیں کیں ہیں)-

زَرْقٌ-بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا)-(جیسے زرق ہے برچھ مارنا-پیچھے ڈالنا-

زرقٌ-اندھا ہونا-

اِنْزِرَاقٌ-چت لیٹنا-

زُرَّقٌ-ایک شکاری پرندہ یا سفید باز-

زَرَقٌ-نیلگوں (جیسے آسمان کا رنگ ہے)-

زَرْقَاء-آسمان (جیسے غبراء زمین-)

اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ-وہ دونوں فرشتے کالے رنگ کے ہوں گے' نیلگوں آنکھوں والے (اہل عرب نیلی آنکھوں کو بہت برا سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے دشمنوں یعنی نصاریٰ کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں)-

مِزْرَاق-چھوٹا برچھا (حربہ)-

اَزَارِقَة-خارجیوں کا ایک فرقہ' نافع بن لزرق کے پیرو-

زَوْرَقٌ-کشتی-

زَرْقَاءُ الْعَیْنِ-نیلی آنکھوں والی عورت-

زَرْقَاءُ الْیَمَامَهِ-ایک عورت (حذام) کا لقب تھا-

زُرْمٌ-کاٹنا' جننا-

زَرَمٌ- کٹنا' رک جانا-

اَزْرَمُ-بلی-

بَالَ عَلَیْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَاُخِذَ مِنْ حُجْرِهٖ فَقَالَ لَا تُزْرِمُوْا اِبْنِیْ-حضرت امام حسن نے آنحضرت پر پیشاب کر دیا' لوگوں نے (جلدی سے) ان کو آپ کی گود میں سے لے لیا تو آپ نے فرمایا' میرے بچہ کا پیشاب مت روکو (اہل عرب کہتے ہیں-

زَرِمَ الدَّمْعُ وَالْبَوْلُ- آنسو رک گئے' (پیشاب رک گیا-)

اَزْرَمْتُهٗ-میں نے اس کو روک دیا' بند کر دیا' اس کا سلسلہ کاٹ دیا-

بَالَ اَعْرَابِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ لَا تُزْرِمُوْهُ-ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا (لوگ اس کو ہٹانے کے لیے دوڑے تو) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (کیونکہ اس کو ہٹانے اور دھکیلنے میں اور زیادہ خرابی تھی' وہ پیشاب کرتا چلا جاتا تو ساری مسجد اور اس کے کپڑے نجس ہو جاتے اور اگر پیشاب روک لیتا تو بیماری کا اندیشہ تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ پانی بہانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے اور جو پانی نجاست پر ڈالا جائے وہ اگر دوسری جگہ بہہ کر جائے زمین ہو یا جسم یا کپڑا تو اس کو نجس نہ کرے گا یہ جب ہے کہ اس پانی کا وصف نہ بدلا ہو اگر رنگ یا مزہ یا بدبو بدل جائے تو اتفاقاً نجس ہے)-

زُرْمَانِقَةٌ-ابن مسعود کی حدیث میں ہے اِنَّ مُوْسٰی اَتٰی فِرْعَوْنَ وَعَلَیْهِ زُرْمَانِقَةٌ-یعنی حضرت موسیٰ فرعون کے پاس آئے بالوں کا جبہ پہنے ہوئے' یہ لفظ عبرانی ہے یا فارسی اصل میں ''اشتربانہ تھا-یعنی اونٹ والے کا سامان-

زَرْنَبٌ-ایک قسم کی خوشبو یا خوشبو دار بوٹی-بعض نے کہا زعفران-

اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ وَالرِّیْحُ رِیْحُ زَرْنَبٍ-میرے خاوند کو ہاتھ لگاؤ تو اس کا جسم خرگوش کی طرح ملائم اور لطیف ہے اور اس کے بدن سے ایسی خوشبو آتی ہے جیسے زرنب کی-

زَرْنَقَةٌ-چھاگل کو منہ سے اوپر رکھ کر پانی پینا-زرنوق کنویں پر لگانا اس سے پانی سینچنا' پہنانا-

زَرْنُوْقٌ-پانی نکالنے کا ایک آلہ ہے-کنویں کے منہ پر

دونوں جانب دو لکڑیاں یا دو دیواریں کھڑی کرتے ہیں' ان کے بیچ میں ایک لکڑی لگا کر اس پر چکر لگاتے ہیں۔ وہ گھومتا جاتا ہے تو کنویں سے پانی نکلتا ہے۔

لَا اَدَعُ الْحَجَّ وَلَوْ تَزَرْنَقْتُ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں تو حج چھوڑنے والا نہیں اگر پیسہ نہ ہو تو زرنوق سے پانی نکالنے کی مزدوری کر کے اسی سے حج کروں گا (ایک روایت میں وَلَوْ اَنْ اَتَزَرْنَقَ ہے۔ بعض نے کہا یہ زرنقہ سے نکلا ہے)۔

زَرْنَقَةٌ۔ کہتے ہیں بیع عینہ کو (بیع عینہ یہ ہے کہ ایک شخص کو روپیہ کی ضرورت ہے اور بلا سود کوئی قرض نہیں دیتا تو وہ کیا کرتا ہے کہ دوسرے شخص سے ایک چیز جس کی مالیت سو روپے سے کم ہے سو روپے کو خرید لیتا ہے اور قیمت دینے کا ایک وعدہ مقرر کرتا ہے۔ پھر اسی چیز کو اسی شخص کے ہاتھ یا دوسرے کسی شخص کے ہاتھ نقد قیمت پر جو سو روپے سے کم آتی ہے فروخت کر کے اپنا کام نکال لیتا ہے۔ اس صورت کی بیع میں علماء کا اختلاف ہے اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ اس طریقہ کو سود خوروں نے ایجاد کیا ہے اور بعض صحابہ نے اس کو جائز بھی رکھا ہے۔ مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں جواز کا فتوے دینا بہتر ہے وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں قرض حسنہ بہت کم لوگ دیتے ہیں اور لوگوں کو اپنی حاجات پوری کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ سود کی حرمت بحکم الٰہی برخلاف قیاس ہوئی ہے اور آنحضرت نے اس کی پوری تفصیل نہیں کی تھی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ اس لیے جو صراحتاً نص شارع سے سود ہے اسی کو حرام اور ممنوع رکھنا چاہیے۔ وہ دو سود ہیں۔ ایک تو چاندی سونا' نمک' گیہوں' جو اور کھجور۔ ان چھ چیزوں کو جب اسی جنس کے بدل بیچیں تو اس میں کمی اور زیادتی سود ہے یعنی چاندی کو چاندی کے بدل اور سونے کو سونے کے بدل' گیہوں کو گیہوں کے بدل فروخت کریں۔ اگر نوع مختلف ہو جیسے چاندی کو سونے کے بدل یا گیہوں کو جو کے بدل تو اس میں زیادتی اور کمی سود نہ ہوگی۔ اسی طرح ان چیزوں کے سوا اور چیزوں کی بیع اور شرا میں گو جنس ایک ہی ہو زیادتی اور کمی سود نہ ہوگی۔ دوسرا سود یہ ہے کہ کسی کو روپیہ قرض دے اور جتنا دے اس سے زیادہ لینا ٹھہرائے مثلاً ہر مہینے ایک روپیہ یا دو روپے فیصدی اصل سے زیادہ لینا ٹھہرائے' یہی اصل سود ہے جو جاہلیت میں مروج تھا اور آنحضرت نے فتح مکہ کے خطبہ میں فرمایا کہ جاہلیت کا ہر ایک سود میں باطل کرتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا چڑھا ہوا سود وہ بالکل اڑا دیا گیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر سے بسند صحیح مروی ہے کہ جاہلیت میں سود یہ تھا کہ ایک قرض دوسرے پر میعادی ہوتا جب میعاد ختم ہوتی تو قرض خواہ قرض دار سے کہتا کہ تم روپیہ ادا کرتے ہو یا سود دیتے ہو' اگر سود دینا قبول کرتا تو قرض خواہ میعاد بڑھا دیتا۔ ان دونوں سودوں کی حرمت نص قطعی اور اجماع صحابہ اور سلف صالحین سے ثابت ہے ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں جو شخص ایسے سود کو جائز بتلائے وہ سفیہ اور نادان ہے اور اس پر کفر کا خوف ہے۔ کیونکہ اجماعی اور اتفاقی دین کی بات سے انکار کرتا ہے۔ البتہ بعض فقہا نے بلا دلیل کافر حربی سے سود لینا جائز رکھا ہے اسی طرح بعض علمائے متاخرین نے بینک سے سود لینا۔ لیکن اس کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے اور نصوص حرمت عام ہیں۔ واللہ اعلم۔

كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْخُذُ الزَّرْنَقَةَ۔ حضرت عائشہؓ بیع عینہ کرتی تھیں۔

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ بِالزَّرْنَقَةِ۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا بیع عینہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

اَلْجُنُبُ يَنْغَمِسُ فِي الزُّرْنُوْقِ اَيُجْزِئُهُ قَالَ نَعَمْ۔ عکرمہ سے پوچھا گیا کہ اگر جنب زرنوق میں غوطہ لگائے تو کیا کافی ہوگا (یعنی غسل ادا ہو جائے گا؟) انھوں نے کہا ہاں۔

زُرْنُوْقٌ۔ چھوٹی نالی جس سے پانی بہتا ہے (اصل میں تو زرنوق پانی کھینچنے کا آلہ ہے' جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ مگر چونکہ وہ پانی کا سبب ہے اس لیے مجازاً اس کو بھی زرنوق کہہ دیا۔)

زَرْيٌ يَاِذْرَايَةٌ يَامَزْرِيَةٌ يَاِزْرٌ۔ عیب کرنا عتاب کرنا (جیسے اِزْرَاءٌ اور اِزْدِرَاءٌ ہے۔)

فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ۔ یہ زیادہ

سزاوار ہے اس کے کہ تم اللہ کے احسان کو حقیر نہ جانو (بلکہ اس کی قدر کرو اور عظمت کرو) (اہل عرب کہتے ہیں-

زَرَیْتُ عَلَیْهِ زِرَایَةً- میں نے اس کا عیب بیان کیا اس پر عیب لگایا-

اَزْرَیْتُ بِهٖ اِزْرَاءً- میں نے اس کو ذلیل سمجھا' بے حقیقت-

اِزْدِرَاءٌ اصل میں اِزْتِرَاءٌ تھا- تا کو دال سے بدل دیا-

زَرِیٌ اور مَزْرِیٌ- ذلیل' بے حقیقت شخص-

مِزْرَاءٌ- عیب لگانے والا-

باب الزاء مع الطاء

زَطٌّ- آواز کرنا-

فَحَلَقَ رَأْسَهٗ زُطِّيَّةً- اس نے اپنا سر زط کی طرح منڈایا-

زُطٌّ- ایک قوم ہے سوڈان اور ہند کی- (بعض نے کہا یہ معرب ہے- جت کا جت ہندو فقیروں کی ایک قسم ہے جن کا شغل گانا بجانا اور بھیک مانگنا ہے- بعض نے کہا جت' جاٹ کی قوم جو ہندوستان میں مشہور ہے)-

كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ- گویا وہ زط کے لوگوں میں سے ایک شخص ہے-

فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ اَشْبَاهُ الزُّطِّ- ہمارے سامنے وہ لوگ آئے جو زط کے لوگوں سے مشابہ تھے-

اَتَاهُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا مِّنَ الزُّطِّ- (جب حضرت علی بصرہ والوں کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو) آپ کے پاس ستر مرد زط کے آئے (اور انھوں نے اپنی زبان میں ان سے باتیں کیں)-

باب الزاء مع العین

زَعْبٌ- کاٹنا' بھرنا' بھری ہوئی مشک اٹھانا- جماع کر کے عورت میں منی بھر دینا' آواز کرنا' گالیوں کی بوچھار کرنا-

تَزَعُّبٌ- غصہ ہونا' خوش ہونا' بہت کھانا پینا' بانٹ لینا-

اِزْدِعَابٌ- کاٹ لینا-

زُعْبُوْبٌ- کمینہ' پست قد-

زَعِیْبٌ- کوے کی آواز (جیسے نَعِیْبٌ ہے) اور شہد کی مکھیوں کی آواز (یعنی دوی النحل)-

وَاَزْعَبُ لَكَ زَعْبَةً مِّنَ الْمَالِ- اور تجھ کو میں مال کا ایک ٹکڑا دوں-

فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ بِقِرْبَةٍ يَّزْعَبُهَا- تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ ایک مشک لے کر آیا جس کو وہ بوجھ کی طرح اٹھا رہا تھا (بھاری وزن کی وجہ سے ادھر ادھر اس کو سرکاتا تھا)-

اِنَّهٗ كَانَ يَزْعَبُ لِقَوْمٍ وَّيُخَوِّصُ لِاٰخَرِيْنَ- وہ (حضرت علی) بعض کو تو بہت دیتے' بعض کو کم (جیسا مناسب سمجھتے اس طرح تقسیم کرتے)-

اِنَّهٗ كَانَ تَحْتَ زَعُوْبَةٍ یازَعُوْفَةٍ- آنحضرت پر جو جادو کیا گیا تھا' اس کا سامان ایک کنویں کے نیچے یا کنویں کے پتھر کے نیچے رکھا گیا تھا-

زَعْجٌ- حرکت دینا' چھیڑنا' پریشان کرنا' کھود ڈالنا' ہانک دینا' چیخنا-

اِزْعَاجٌ- پریشان کرنا' ہلانا' کھود ڈالنا-

زَعَجٌ- قلق اور رنج-

رَاَيْتُ عُمَرَ يُزْعِجُ اَبَا بَكْرٍ اِزْعَاجًا يَوْمَ السَّقِيْفَةِ- (حضرت انس کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ سقیفہ کے دن (جہاں صحابہ کرام آنحضرت کی وفات کے بعد جمع ہوئے تھے) حضرت ابوبکر صدیق کو چھیڑتے تھے (دم نہیں لینے دیتے تھے) یہاں تک کہ ان سے بیعت کر لی (حضرت عمر کو جلدی اس واسطے سے تھی کہ ایسا نہ ہو امام نہ ہونے سے مسلمانوں میں کوئی فساد اٹھ بیٹھے اور کہیں پھر اس کا تدارک مشکل ہو جائے)-

اَلْحَلِفُ يُزْعِجُ السِّلْعَةَ وَيَمْحَقُ الْبَرَكَةَ- قسم کھانے سے مال تو نکل جاتا ہے (فروخت ہو جاتا ہے خریدار قسم پر اعتماد کر کے اس کو خرید لیتا ہے) لیکن برکت مٹ جاتی ہے- (قسم کھانے والے کو اپنی سوداگری میں برکت نہیں ہوتی)-

زَعْرٌ- جماع کرنا' کم ہونا' متفرق ہونا (جیسے اِزْعِرَارٌ ہے)-

اِنِّی امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ - میں ایک کم بالوں والی عورت ہوں -

زَعَرٌ - بالوں کا کم ہونا -

رَجُلٌ اَزْعَرُ - کم بالوں والا مرد (اس کی جمع زُعْرٌ ہے) -

اَخْرَجَ بِهٖ مِنْ زُعْرِ الْجِبَالِ الْاَعْشَابَ - اللہ تعالیٰ نے پانی بھیج کر اس کی وجہ سے کم بال والے پہاڑوں سے (جن پر گھاس اور سبزی کم اگی ہے) ہری گھاس اگائی (ان پہاڑوں کو کم بال والا قرار دیا - گویا گھاس کو بالوں سے تشبیہ دی) -

زُعْرُوْرٌ - جنگلی کھجور - اس کا مزہ ذرا ترش ہوتا ہے اور گٹھلی سخت اور گول جس میں گودہ کم ہوتا ہے - اور بد اخلاق آدمی کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع زَعَارِیْر آئی ہے) -

اَرٰی مِنْهُ زَعَارَةً - میں اس سے بدخلقی دیکھتا ہوں (ایک روایت میں زَعَارَةٌ بہ تخفیف را ہے اور ایک میں دَعَارَةٌ یعنی فسق و فجور اور فساد -

زَعْفَرَةٌ - زعفران سے رنگنا' زعفران ڈالنا -

زَعْفَرَانِیَّة - ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے (معاذ اللہ) -

نَهٰی عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ - آپ نے مردوں کو زعفرانی رنگ سے منع کیا (یعنی ہاتھ اور پاؤں اس سے رنگنا یا زعفران میں رنگے کپڑے پہننا - امام شافعی نے زعفران پر ہر زرد رنگ کو قیاس کیا ہے اور مردوں کے لیے اس کو حرام رکھا ہے - بغوی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بہت زعفران استعمال کرنے سے مردوں کو منع فرمایا چونکہ تھوڑے زعفران کے استعمال کی رخصت عبدالرحمٰن بن عوف کی حدیث سے نکلتی ہے -) مترجم کہتا ہے کہ ہمارے بھائی بعض اہل حدیث کو اس باب میں سخت تشدد ہے اور میں ایسی سختی کو پسند نہیں کرتا - اگر شادی بیاہ کے موقع پر کوئی زردی کا استعمال کرے تو اس کو معاف رکھنا چاہیے' جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھ کر سکوت فرمایا اور کچھ زجر نہیں کیا - جب انھوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ شادی بیاہ میں مرد کو زعفران لگانا یا زرد کپڑے پہننا درست ہے جو زعفران سے رنگے ہوئے ہوں - اسی طرح مہندی کا استعمال بھی شادی میں مردوں کے لیے جائز رکھا ہے اور ایسے اختلافی فروعی مسائل میں کسی مسلمان کو سخت زجر کرنا یا اس سے سلام و کلام ترک کر دینا یا تو اس کو کافر یا فاسق بنانا غلو اور افراط ہے - اللہ تعالیٰ اس سے بچائے رکھے - یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں اور کافروں کی تشبیہ سے ہمارے دین میں ممانعت ہے مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ مشابہت کی نیت ہو - دوسرے وہ رسم مسلمانوں میں علی العموم رائج نہ ہوگئی ہو - مثلاً انگرکھا پہننا ہندوؤں کا ایک معاشرتی اور قومی فعل تھا اب چونکہ عام طور پر مسلمان بھی اس لباس کو اختیار کر چکے ہیں اور یہ بات ہمارے شعور میں ہے جس کی بنیاد پر ہم انگرکھا پہنے ہوئے کسی مسلمان کو ہندو نہیں تصور کرتے لہٰذا ایسی صورت میں انگرکھا پہننا منع نہ ہوگا کوٹ' پتلون اور بوٹ وغیرہ جس زمانے میں مسلمانوں میں بالکل رائج نہ تھے اس وقت ان کا پہننا تشبیہ سمجھا جاتا تھا - لیکن اب جب کہ ترک اور عرب اور ہند کے مسلمان ان چیزوں کا عموماً استعمال کر رہے ہیں تو ان کا پہننا تشبیہ بالنصاریٰ نہ ہوگا - شادی بیاہ کھانے پینے اور خوشی کی تقریبوں اور لباس وغیرہ میں جو دنیاوی امور کہلاتے ہیں اسی قاعدے کو پیش نظر رکھنا چاہیے - البتہ دین میں کوئی نئی بات نکالنا جس کی اصل قرآن و حدیث اور سلف صالحین سے نہ ہو بدعت اور حرام ہے) -

زَعْقٌ - چیخنا' چلانا' ڈرانا' ہانکنا -

زَعْقَة - چیخ' نعرہ -

زُعَاقٌ - کڑوا پانی غلیظ -

زَعَلٌ - خوشی' نشاط -

زَعَلَة - جو جانور ایک سال جنے ایک سال نہ جنے -

زَعْمٌ یا زِعْمٌ یا زُعْمٌ - گمان کرنا' جھوٹ بات کہنا -

زَعَمٌ اور زَعَامَةٌ - ضامن ہونا -

زَعَمٌ - طمع کرنا -

مُزَاعَمَةٌ - مزاحمت -

اِزْعَامٌ - امکان -

اَلزَّعِیْمُ غَارِمٌ - جو شخص ضامن ہو اس کو تاوان دینا

ہوگا (وہ ذمہ دار ہے)۔

ذِمَّتِیْ رَهِیْنَةٌ وَّ اَنَابِهٖ زَعِیْمٌ۔ میرا ذمہ اٹکا ہوا ہے' میں اس کا ضامن ہوں۔

كَانَ اِذَا مَرَّ بِرَجُلَیْنِ یَتَزَاعَمَانِ فَیَذْكُرَانِ اللّٰهَ كَفَّرَ عَنْهُمَا۔ (حضرت ایوب علیہ السلام جب ایسے دو آدمیوں پر گزرتے جو ایک شے کا دعوی کرتے' پھر دونوں اللہ کا نام لیتے (یعنی اللہ کی قسم کھاتے) تو ان دونوں کی طرف سے خود کفارہ (قسم کا) ادا کرتے (کیونکہ ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹا ہوگا۔ تو آپ دونوں کی طرف سے کفارہ دیدیتے تاکہ ان پر گناہ نہ رہے اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں)۔

بِئْسَ مَطِیَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا۔ آدمی کی کیا بری سواری یہ ہے لوگ ایسا کہتے ہیں (اکثر لوگوں کا قاعدہ یہ ہے کہ بلا تحقیق باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ لوگ ایسا کہتے ہیں یا اسطرح سنا گیا ہے یا کہا گیا ہے۔ بعض کہتے ہیں العهدة علی الراوی۔ آنحضرت نے ایسی بلاتحقیق باتوں کے ذکر سے منع فرمایا۔ آدمی کو چاہئے کہ جب تک کسی خبر کی اچھی طرح تحقیق نہ کرلے اور اس کی سچائی کا یقین نہ ہو اس وقت تک منہ سے نہ نکالے۔ یہ جو فرمایا ''بری سواری'' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سواری کے ذریعہ آدمی اپنی بے بنیاد باتیں کر کے بعض نادان لوگ اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں)۔

وَیَزْعَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ اور وہ اس حدیث کو آنحضرت کا فرمودہ جانتا ہے۔

زَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّكَ تَزْعَمُ۔ آپ کے فرستادہ نے یہ کہا کہ آپ فرماتے ہیں۔

زَعْمٌ۔ جس طرح جھوٹی بات کہنے کو کہتے ہیں اسی طرح سچی بات کو بھی۔ تو یہ لغت اضداد میں سے ہے۔

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَیْئًا اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے (اہل بیت نبوی کے) پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کچھ خاص کتابیں یا باتیں ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام طور سے نہیں بتلایا (تو وہ جھوٹا ہے دوسری روایت میں حضرت علیؓ سے یوں بیان ہوا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور ایک وہ مکتوب جو اس تلوار کے نیام میں ہے۔ اس میں زکوۃ کے احکام تھے اور قصاص و دیت کے احکام۔ حضرت علیؓ کے اس قول سے ثابت ہوا کہ اہل تشیع کا یہ گمان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو ایک کتاب دی تھی جس کا نام کتاب الجفر والجامع تھا یا ان کو دین اور شریعت کے وہ اسرار و رموز بتلائے تھے جو عام صحابہ کو نہیں بتلائے تھے صحیح نہیں ہے)۔

زَعَامَةٌ۔ شرف اور ریاست اور ہتھیار اور زرہ اور سردار کا حصہ مال غنیمت میں سے اور افضل مال اور اکثر ترکہ وغیرہ ہے۔

تَزَاعُمٌ۔ اختلاف۔

زَعِیْمُ الْاَنْفَاسِ۔ سانسوں کا وکیل (یعنی ہر وقت ٹھنڈی سانسیں لیتا رہتا ہے' دم اوپر چڑھا تا ہے یہ حرکت اور کیفیت اس کی عادت حسد کی وجہ سے ہے۔

''حسود را چہ کنم کوز خود برنج دراست''

بعض نے کہا کہ سانسوں کے وکیل سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی باتیں سننے کی فکر میں رہتا ہے تاکہ ان کے عیوب فاش کرے)۔

وَكَانَ زَعِیْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ۔ لوگوں کا سردار و رئیس وہ ہوگا جو ان سب میں رذیل ہوگا (یعنی اپنے حسب و نسب کے لحاظ سے شریف نہیں ہوگا یا اپنے اخلاق و کردار کے اعتبار سے رذیل ہوگا جس طرح ہمارے عہد میں برسرمنصب لوگ ہیں یہ بھی منجملہ علامات قیامت کے ایک ہے)۔

كُلُّ زَعْمٍ فِی الْقُرْاٰنِ كِذْبٌ۔ قرآن میں زعم کا لفظ جہاں آیا ہے اس سے مراد جھوٹ ہے (جیسے زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا وغیرہ)

اَنَا بِنِجَاتِكُمْ زَعِیْمٌ۔ میں تمہاری مکتی (نجات) کا ضامن ہوں۔

زَعْنٌ۔ مائل ہونا۔

اَرَدْتُ اَنْ تُبَلِّغَ النَّاسَ عَنِّیْ مَقَالَةً یَزْعَنُوْنَ اِلَیْهَا - میں نے یہ چاہا کہ تم میری طرف سے لوگوں کو ایسی بات پہنچاؤ کہ لوگ اس طرف مائل ہوں (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے' اس نے یُذْعَنُوْنَ کو یَزْعَنُوْنَ کر دیا - یعنی لوگ اس کی پیروی کریں - ابوموسیٰ نے کہا صحیح یَرْکَنُوْنَ ہوگا - صاحب نہایہ نے کہا یہ بعید ہے کہ یَرْکَنُوْنَ کو یَزْعَنُوْنَ کر دیا - میں کہتا ہوں کہ لغت میں زَعْنٌ کا لفظ مجھ کو نہیں ملا - غالباً یہ راوی کی تصحیف ہے)-

زَعْنَفَةٌ - آراستہ کرنا زینت دینا -

زِعْنِفَةٌ - ہر چیز کا ایک ٹکڑا' چمڑے کا یا ہاتھ پاؤں کا کنارہ' مچھلی کے بازو' چھوٹا قبیلہ' کپڑے کا پھٹا ہوا اور شکستہ کنارہ جو خراب ہو -

اِیَّاکُمْ وَهٰذِهِ الزَّعَا نِیْفَ الَّذِیْنَ رَغِبُوْا عَنِ النَّاسِ وَفَارَقُوا الْجَمَاعَةَ - تم ان مختلف فرقوں سے (ان چھوٹے چھوٹے گروہوں سے الگ رہو جنھوں نے عام مسلمانوں سے نفرت کی اور جماعت سے الگ ہو گئے (یعنی تفرقہ پرداز' ملت اسلامیہ سے کٹنے والے)-

زَعَانِیْفُ - جمع ہے زِعْنِفَةٌ کی اور یا اشباع کے لیے بڑھا دی گئی - اصل میں زَعَانِفُ تھا -

باب الزاء مع الغین

زَغَبٌ - نرم روئیں اور بال اور پر نکلنا - (جیسے ترغیب ہے)

اُهْدِیَ لَهٗ اَجْرٍ زُغْبٌ - آپ کو چھوٹی چھوٹی ککڑیاں جن پر خفیف سا رواں تھا تحفہ میں بھیجی گئیں (عمدہ اور کچی ککڑیوں پر ایسے روئیں ہوتے ہیں) (اصل میں زغب اس روئیں کو کہتے ہیں جو چوزے کے بدن پر شروع میں نکلتا ہے، اَجْرٍ جمع ہے جِرْوٌ کی جیسے اوپر گزر چکا)-

وَرُبَّمَا الْتَقَطْنَا مِنْ زَغَبِهَا - کبھی ہم نے اس کے روئیں چن لئے -

لَعَلَّهَا دِرْعُ اَبِیْكَ الزَّغْبَاءُ - شاید یہ تیرے باپ کی زرہ ہے -

زَغْبَاءُ - اس زرہ کا نام تھا -

زَغْرٌ - چھین لینا' گہرا ہونا' بڑھنا' بہت ہونا -

نَهْرٌ زَاغِرٌ وَّبَحْرٌ زَاخِرٌ - گہری ندی اور گہرا سمندر -

اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَیْنِ زُغَرَ هَلْ فِیْهَا مَاءٌ - زغر کے چشمہ کا حال مجھ سے بیان کرو' کیا اس میں پانی ہے (یہ ایک چشمہ کا نام ہے ملک شام میں - بعض نے کہا زغر ایک عورت تھی' یہ چشمہ اس کی طرف منسوب ہے)-

ثُمَّ یَکُوْنُ بَعْدَ هٰذَا غَرَقٌ مِّنْ زُغَرَ - اس کے بعد زغر کا ایک چشمہ لوگوں کو ڈبو دے گا (اس میں بہت سے لوگ ڈوب جائیں گے) (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

زُغَر - دوسرا چشمہ ہے بصرہ میں -

زُغْرٌ - بہ سکون غین مہملہ ملک حجاز میں ایک مقام ہے -

باب الزاء مع الفاء

زَفْتٌ - بھر دینا' غصہ دلانا' ہانکنا' روکنا' تھکانا' ڈالنا -

نَهٰی عَنِ الْمُزَفَّتِ مِنَ الْاَوْعِیَةِ - رال یا لاکھی برتنوں میں شربت (نبیذ) بنانے سے آپؐ نے منع فرمایا - (کیونکہ ایسے برتنوں میں شربت جلد تیز ہو جاتا ہے اور نشہ پیدا کرتا ہے - دوسرے ان برتنوں میں شراب رکھا کرتے تھے' تو آپ نے ابتدائے اسلام میں ان برتنوں کے استعمال ہی سے منع کر دیا تا کہ شراب کا خیال تک نہ آنے پائے)-

زِفْتٌ - قار (رال یا لاکھ)

زَفْرٌ - زور سے یا پوری سانس نکالنا -

زَفِیْرٌ - گدھے کا سانس اندر لے جانا (اور شَهِیْقٌ اس کا سانس باہر نکالنا ہے -

وَکَانَ النِّسَاءُ یَزْفِرْنَ الْقِرَبَ - عورتیں (جہاد میں) مشکیں پانی کی اٹھاتیں اور مجاہدین کو پانی پلاتیں -

زِفْرٌ - مشک - کَانَتْ اُمُّ سَلِیْطٍ تَزْفِرُلَنَا الْقِرَبَ -

کَانَتْ اُمُّ سَلِیْطٍ تَزْفِرُلَنَا الْقِرَبَ - سلیط جنگ احد میں ہمارے لئے مشکیں اٹھاتیں (مردوں کو پانی پلاتی)-

کَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِیَتِهٖ وَزَافِرَتِهٖ انْبَسَطَ - (حضرت

علیؓ) جب اپنے خاص دوستوں اور یاروں یا عزیزوں اور اقرباء میں ہوتے (کوئی غیر شخص صحبت میں نہ ہوتا) تو کھل کر باتیں کرتے یا خوش مزاج ہوتے -

زُفَر - امام ابوحنیفہؒ کے مشہور شاگرد کا نام ہے - شیر' بہادر اور دریا کو بھی زفر کہتے ہیں -

زَفْزَفَةٌ - جلدی چلنا' ڈال دینا' پنکھ پھیلانا' ہلانا' آواز کرنا' لرزنا -

اِنَّهُ مَرَّبِهَا وَهِيَ تُزَفْزِفُ مِنَ الْحُمّٰى - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب پر گزرے وہ بخار میں کانپ رہی تھیں (ایک روایت میں تُرَفْرِفُ ہے رائے مہملہ سے' اس کا ذکر اوپر گزر چکا) -

مَالَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ تُزَفْزِفِيْنَ - (تو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ) اے ام السائب تجھ کو کیا ہوا ہے کہ کانپ رہی ہے' (ایک روایت میں تَزَفْزَفِيْنَ بہ فتحہ تا' ایک میں تُزَفْرِفِيْنَ ہے اور ایک میں تُرَفْرِفِيْنَ ہے معنی وہی ہیں) -

زَفٌّ یا زِفَافٌ - ہدیہ بھیجنا - گزرانا' چمکنا' جلدی دوڑنا' پنکھ پھیلانا' ڈال دینا -

زَفَّ الْعَرُوْسَ یا اَزَفَّهَا - دلہن کو دولہا کے پاس بھیج دیا -

اَدْخِلِ النَّاسَ عَلَيَّ زُفَّةً زُفَّةً - (حضرت فاطمہؓ کے نکاح میں آنحضرت نے کھانا تیار کیا اور حضرت بلالؓ سے فرمایا) لوگوں کے جتھے جتھے کر کے میرے پاس لا (یعنی پہلے کچھ لوگوں کو دسترخوان پر لا اور ان کی فراغت کے بعد کچھ دوسرے لوگوں کو - سب کو ایک بارگی دسترخوان پر بٹھانے کی گنجائش نہ ہوگی - اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ نکاح اور شادی کی تقریبات میں دلہن والے بھی لوگوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں اور یہ خلاف سنت نہیں ہے البتہ دولہا کو بعد زفاف کے ولیمہ کی دعوت کرنی چاہئے اور قبل از زفاف جو دولہا والے کھانا کھلائیں وہ سنت نہیں ہے) -

يُزَفُّ عَلِيٌّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ - حضرت علیؓ میرے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کے درمیان جلدی سے بہشت میں لپک جائیں گے) ایک روایت میں يُزَفُّ ہے یعنی وہ بہشت میں بھیجے جائیں گے یہ زَفَفْتُ الْعَرُوْسَ اَزُفُّهَا سے ہے' یعنی میں نے دلہن کو دولہا کے پاس بھیج دیا -

فِيْ سَبْعِيْنَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُزِفُّوْنَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ستر فرشتے آنحضرتؐ کو لے کر جلدی بھاگیں گے -

اِذَا وَلَدَتِ الْجَارِيَةُ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا يَزِفُّ الْبَرَكَةَ زَفًّا - جب عورت جنتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیج دیتا ہے جو برکت اس پر ڈالتا چلا جاتا ہے -

يُزَفُّ فِيْ قَوْمِهٖ - اپنی قوم میں بھیجا جاتا ہے -

مِزَفَّةٌ - دلہن کا محافہ جس میں سوار ہو کر دولہا کے یہاں جاتی ہے -

اَزْفَلَةٌ - جماعت (اس کا ذکر کتاب الف میں بوجہ مناسبت لفظی ہو چکا ہے - اصل مقام اس کا یہ ہے) -

زَفْنٌ - ناچنا' پاؤں مارنا -

اِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِنُ لِلْحَسَنِ - حضرت فاطمہؓ امام حسنؓ کو نچاتی تھیں (یعنی کمسنی میں پیار سے) -

قَدِمَ وَفْدُ الْحَبَشَةِ فَجَعَلُوْا يَزْفِنُوْنَ وَيَلْعَبُوْنَ - حبش کے ایلچی آئے وہ ناچنے اور کھیلنے لگے (یعنی اپنے ہتھیاروں سے) -

وَيُبْطِلُ بِهِ اللَّعِبَ وَالزَّفْنَ - اللہ تعالیٰ نے سچا کلام اتارا اس لئے کہ باطل کو مٹادے) اور کھیل' کود اور ناچ' رنگ کو -

اَنْهَاكُمْ عَنِ الزَّفْنِ وَالْمِزْمَارِ - میں تم کو ناچنے اور ستار بجانے سے منع کرتا ہوں -

باب الزاء مع القاف

زَقْفٌ - اچک لینا -

تَزْقِيْفٌ - تالی بجانا -

تَزَقُّفٌ - اچک لینا' جلدی سے کوئی چیز لے لینا -

زُقْفَةٌ - لقمہ' نوالہ -

يَاْخُذُ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِيَدِهٖ ثُمَّ يَتَزَقَّفُهَا تَزَقُّفَ الرُّمَّانَةِ - اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو

قیامت کے دن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو (اچھال کر پھر) جلدی سے لے لے گا' جیسے کوئی انار کو لے لیتا ہے-

بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَوْ بَلَغَ هٰذَا لْاَمْرُ اِلَيْنَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَعْنِي الْخِلَافَةَ تَزَقَّفْنَاهُ تَزَقُّفَ الْاُكْرَةِ- حضرت عمرؓ کو یہ خبر پہنچی' معاویہؓ کہتے ہیں کہ اگر یہ خلافت ہم لوگوں یعنی عبد مناف کے بیٹوں کو پہنچتی (لوگ ان کو خلیفہ بناتے) تو ہم اس کو اس طرح اڑا لیتے جیسے گولہ (گیند) اڑا لیتے ہیں (جلدی سے اچک لیتے ہیں)-

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ لِبَنِيْ اُمَيَّةَ تَزَقَّفُوْهَا تَزَقُّفَ الْكُرَةِ- ابوسفیان نے بنوامیہ سے کہا تم خلافت کو اس طرح اچک لو جیسے گیند اچک لیتے ہیں-

لَمَّا اصْطَفَّ الصَّفَّانِ يَوْمَ الْجَمَلِ كَانَ الْاَشْتَرُ زَقَفَنِيْ مِنْهُمْ فَائْتَخَذْنَا فَوَقَعْنَا اِلَى الْاَرْضِ فَقُلْتُ اُقْتُلُوْنِيْ وَمَا لِكًا- (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جب جنگ جمل میں دونوں طرف کے لوگوں نے صف باندھی' تو ملک اشتر نے مجھ کو اچک لیا (جلدی سے اٹھا لیا) ہم دونوں میں پکڑ ہوئی اور (پھر) دونوں زمین پر گرے' میں نے (دوسرے لڑنے والوں سے) کہا مجھ کو اور مالک اشتر دونوں کو مار ڈالو-

زَقٌّ- پرندے کا بیٹ کرنا' چونچ سے کھلانا' سر سے پاؤں تک کھال اتارنا-

زُقٌّ- شراب-

مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْهَدٰى زُقَاقًا- جس شخص نے دودھ کا جانور کسی کو دودھ پینے کے لیے دیا (یعنی اللہ کے واسطے بلا قیمت) یا بھولے بھٹکے اندھے کو راستہ بتلایا (اصل میں زُقَاقٌ تنگ گلی کو کہتے ہیں- یہاں مراد یہ ہے کہ ایسے مقام میں راستہ بتلایا' چونکہ ایسی جگہ اکثر آدمی رستہ بھول جاتے ہیں- بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ جس نے کھجور کی ایک باڑ (قطار) کسی کو ہدیہ دی' مگر یہ صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ هَدٰى' ہدایت یعنی راہ بتانے سے نکلا ہے نہ کہ هَدْيَةٌ سے- اگر ہدیہ مراد ہوتا تو اَهْدٰى ہوتا-)

مَالِيْ اَرَاكَ مُزَقِّقًا- مجھ کو کیا ہوا کہ میں تجھ کو سارے سر کے بال کترتے ہوئے دیکھتا ہوں (یہ زَقُّ الْجِلْدِ سے نکلا ہے- یعنی چمڑے کے اوپر کے بال کتر ڈالے ان کو اکھیڑا نہیں)-

اِنَّهٗ رَأٰى مَطْمُوْمَ الرَّأْسِ مُزَقِّقًا (حضرت سلمانؓ فارسی کو) دیکھا کہ سارے سر کے بال کترائے ہوئے تھے-

حَلَقَ رَأْسَهٗ زُقِّيَةً- اپنے سر کو بال کترا کر منڈایا (یعنی جڑ سے بالوں کو نہیں نکالا صرف قینچی سے کترا دیئے)-

فِيْ كُلِّ عَشْرَةِ اَزْقٍ زِقٌّ- ہر دس مشکوں میں ایک مشک (زکوٰۃ) دینا ہو گی (محیط میں ہے کہ زق عام ہے' ہر مشک یا مطلق ظرف کو کہتے ہیں- اور اگر اس میں دودھ بھرا ہو تو اس کو وَطْبٌ کہیں گے- اگر گھی بھرا ہو تو اس کو نِحْيٌ کہیں گے- اگر شہد بھرا ہو تو عِلَّةٌ کہیں گے- اگر پانی بھرا ہو تو شِكْوَةٌ کہیں گے اگر تیل بھرا ہوا تو حَمِيْتٌ کہیں گے)-

زِقُّ الْحَدَّادِ- لوہار کی دھونکنی-

تُكْسَرُ الزِّقَاقُ- برتن توڑ ڈالے جائیں-

زُقَّةٌ پانی کا ایک چھوٹا پرندہ ہے-

زَقْمٌ- نگل جانا-

اِزْقَامٌ- نگلانا-

اِزْدِقَامٌ- نگل جانا-

زَقُّوْمٌ- مسکہ اور کھجور اور دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے اہل جہنم اسی درخت کو کھائیں گے (یعنی ناگ پھنی) (بعض نے کہا زَقُّوْمٌ ایک چھوٹے پتوں کا درخت ہے بدبودار' کڑوا' اس سے زیادہ برا درخت حجاز میں اور کوئی نہیں ہے)-

اِنَّ مُحَمَّدًا يُخَوِّفُنَا بِالزَّقُّوْمِ هَاتُوا الزُّبْدَ وَالتَّمَرَ وَتَزَقَّمُوْا- (ابوجہل لعین نے کہا جب یہ آیت اتری کہ دوزخی لوگ زقوم کھائیں گے) محمدؐ ہم کو زقوم سے ڈراتے ہیں تو ایسا کرو کہ مکھن اور کھجور لاؤ اور خوب لقمہ لگاؤ (بڑے بڑے نوالے نگلو)-

لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِي الدُّنْيَا- اگر (دوزخ کے) زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے (تو ساری دنیا کی چیزوں کو کڑوا کر دے- معاذ اللہ)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الزَّقُّوْمِ - میں زقوم سے تیری پناہ چاہتا ہوں-

زَقْوٌ یازُقَاءٌ چیخنا-

زَقْیٌ - چیخنا-

زَاقِیْ - مرغ (اس کی جمع زَوَاقِیْ ہے-)

اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِیْ - تو تو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (یعنی ناگوار اور مکروہ) ہے- (مرغ صبح کے قریب چلاتا ہے اس وقت رات کے رفیق اور احباب جدا ہو جاتے ہیں- جلسہ برخاست ہو جاتا ہے- مطلب یہ ہے کہ تو مرغ سے بھی زیادہ ہم کو ناپسند ہے ایک روایت میں زَاوُوْقٌ ہے جیسے آگے آتا ہے)-

باب الزاء مع الکاف

زَکْتٌ - بھر دینا' مشک بھر دینا-

اِنَّهٗ کَانَ مَزْکُوْتًا - (حضرت علیؓ) علم سے بھرے ہوئے تھے (اہل عرب کہتے ہیں:

زَکَتُّ الْقِرْبَةَ یا اَزْکَتُّهَا - میں نے مشک کو بھر دیا (بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ' حضرت علیؓ مَذَّاءٌ تھے- یعنی ان کی مذی بہت نکلتی تھی)-

اِزْکِتَاتٌ - جننا-

زَکْمٌ - زکا میں مبتلا کرنا' بھر دینا-

ثُمَّ عَطَسْتُ اُخْرٰی فَقَالَ مَزْکُوْمٌ - میں پھر چھینکا (یعنی چوتھی بار- تین بار تک تو آپ نے جواب دیا) تب آپؐ نے فرمایا کہ اس کو زکام ہو گیا ہے (اب جواب دینے کی ضرورت نہیں)-

اَزْکَمَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو زکام کی بیماری میں مبتلا کرے-

زُکَام - ایک مشہور بیماری ہے جس میں ناک بہتی ہے- اور دونوں نتھنوں کے آخری حصہ میں ورم ہو جاتا ہے یا سدہ پڑ جاتا ہے زکام قوت شامہ باطل ہو جانے کو بھی کہتے ہیں-

زَکَنٌ - سمجھ جانا' دریافت کر لینا' ذہین ہونا-

اَزْکَنُ مِنْ اِیَاسٍ - ایاس بن معاویہ سے بھی (جو بصرہ کا قاضی تھا) زیادہ ذہن اور سمجھ دار- (ایاس بصرہ کا قاضی بڑا ذہین اور طباع تھا- ہر معاملہ کی تہہ کو بہت جلد پہنچ جاتا- عرب میں اس کی ذہانت اور فہم کی مثال دی جاتی تھی)-

مُزَاکَنَةٌ - نزدیک ہونا' قریب ہونا-

اِزْکَانٌ - سمجھانا' تعلیم دینا' صحیح گمان کرنا-

زَکَاءٌ یازُکُوٌّ یازَکِیٌّ - بڑھ جانا- عیش و آرام اور ارزانی میں ہونا' سزاوار ہونا-

تَزْکِیَةٌ - پاک کرنا' بڑھانا' زکوٰۃ دینا-

زَکٰوۃٌ - طہارت' افزائش' برکت' مدح و ثنا اور وہ مال کا حصہ مقررہ جو ہر سال نکالا جائے اور غرباء پر صرف کیا جائے-

فَاَدِّیَا زَکٰوتَهُمَا - ان کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرو (اس حدیث سے پہننے کے زیورات میں زکوٰۃ کا وجوب نکلتا ہے- امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے- اور شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک اس میں زکوٰۃ نہیں ہے اور اس حدیث کو استحباب پر محمول کیا ہے یا زکوٰۃ دینے سے یہ مراد ہے کہ اس کو عاریتاً دو- یعنی کوئی مانگے تو تو اس کو دو-)

کَانَ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَغَیَّرَهٗ وَقَالَ تُزَکِّیْ نَفْسَهَا - زینب کا نام پہلے برہ تھا (یعنی نیک اور صالح) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام بدل دیا (اور زینب رکھ دیا) اور فرمایا اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو- اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نام رکھنا جس میں اپنی فضیلت اور پاکیزگی نکلتی ہو- مثلاً ولی اللہ' مقبول الٰہی' صالح' غوث الدین وغیرہ بہتر نہیں ہے)-

زَکٰوۃُ الْاَرْضِ یُبْسُهَا - (امام محمد باقرؒ نے کہا) زمین کی پاکی اس کا سوکھ جانا ہے (مثلاً زمین پر پیشاب وغیرہ پڑ گیا پھر سوکھ گئی اور پیشاب کا اثر نہیں رہا تو وہ پاک ہو گئی- اب اس پر نماز پڑھنا درست ہے)-

فَاَزْکَی الْمَالَ وَمَضٰی فَلَقِیَ الْحَسَنَ فَقَالَ قَدِمْتُ بِمَالٍ فَلَمَّا بَلَغَنِیْ شُخُوْصُكَ اَزْکَیْتُهٗ وَهَا هُوَذَا - (معاویہؓ مدینہ میں روپے لے کر آئے اور امام حسنؓ کو پوچھا وہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا وہ مکہ میں ہیں) انہوں نے روپیوں

کو تھیلیوں میں بھرا اور چلے جب امام حسن علیہ السلام سے ملے تو کہنے لگے' میں روپیہ لے کر آیا تھا (مگر) آپ کی روانگی کی خبر سن کر میں نے اس کو تھیلیوں میں بھروایا- اب وہ (روپیہ) یہ حاضر ہے-

وَادْفِنِیْ مَعَ صَوَاحِبِیْ بِالْبَقِیْعِ لَا اُزَکّٰی اَبَدًا- (ام المومنین حضرت عائشہؓ نے وفات کے وقت یہ وصیت کی کہ) مجھ کو میری ساتھیوں (دوسری امہات) کے ساتھ بقیع میں گاڑ دینا (حجرے میں دفن ہی ضروری نہیں ایسا کرنے سے میری تعریف نہ ہوگی- اگر حجرہ نبوی میں مجھ کو دفن کرو گے تو لوگ میری تعریف کیا کریں گے کہ یہ بیوی بڑی عزت والی تھیں کہ دوسری تمام بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں اور یہ خاص آنحضرت ﷺ کے پاس دفن ہوئیں)-

زَکٰوۃُ رَمَضَانَ- صدقہ فطر-

زَکّٰی عَمَلَہٗ- اس نے عمل اچھا کیا-

زَکٰوۃُ الْوُضُوْءِ- وضو کی برکت اور فضیلت-

نَفْسٌ زَکِیَّۃٌ- یہ لقب ہے امام محمد بن عبداللہ بن حسن کا-

زَکِیٌّ- امام حسن علیہ السلام-

غُسْلُ الْجَنَابَۃِ مَرَّاتٌ لِکُلِّ جَنَابَۃٍ ھٰذَا اَزْکٰی وَاَطْیَبُ وَاَطْھَرُ- اگر کئی بار عورت سے صحبت کرے یا کئی عورتوں سے تو ہر جنابت کے لئے غسل کرنا بہت پاکیزہ اور نفیس اور عمدہ ہے (اگرچہ یہ بھی جائز ہے کہ سب جنابتوں کے بعد ایک ہی غسل کر لے)-

باب الزاء مع اللام

زَلْجٌ- جلدی چلنا' دروازہ کو کھٹکے سے بند کرنا-

مِزْلَاجٌ اور زِلَاجٌ- دروازہ کا کھٹکا جو ہاتھ سے کھل جائے-

تَزْلِیْجٌ- نکالنا' فاش کرنا-

تَزَلُّجٌ- پھسلنا-

زَلْجٌ- چکھنا-

اَمْرٌ زَلْجٌ- باطل اور لغو کام-

زَلْحَفَۃٌ- دور ہونا' الگ ہونا (جیسے اِزْلِحْفَافٌ اور تَزَلْحُفٌ ہے)-

مَا ازْلَحَفَّ نَاکِحُ الْاَمَۃِ عَنِ الزِّنَا اِلَّا قَلِیْلًا- لونڈی سے نکاح کرنے والا زنا سے تھوڑا ہی دور ہوگا (یعنی اگرچہ زنا کا سا گناہ اس پر نہ ہوگا- مگر بہتر یہ ہے کہ لونڈی سے نکاح نہ کرے اور صبر وضبط سے کام لے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّکُم") (اہل عرب کہتے ہیں:

اِزْلَحَفَّ اور اِزْحَلَفَ اور تَزَلْحَفَ سب کے معنی ایک ہی یعنی دور ہوا' علیحدہ ہو گیا-

زَلْخٌ- پھسلواں مقام جہاں پیر نہ جمے- برچھے میں زُج لگانا-

زَلْخَانٌ اور زَلَخَانٌ- آگے بڑھ جانا-

زَلْخٌ- موٹا ہونا-

فَانْکَبَّ لِوَجْھِہٖ مِنْ زُلَّخَۃٍ زُلِّخَھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَنَدَرَ سَیْفُہٗ- (ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دھوکے سے مار ڈالنا چاہا- ایک موقع پر آپؐ نے دیکھا کہ وہ تلوار لئے آپ کے سر پر کھڑا ہے- آپ نے دعا کی' یا اللہ جس طرح تو چاہے مجھ کو اس سے بچا دے! یہ دعا کرتے ہی) وہ اوندھے منہ گرا اور اس کے دونوں کندھوں کے بیچ میں درد پیدا ہو گیا اور تلوار بھی گر گئی-

زُلَّخَۃٌ- پیٹھ کا درد جس کی وجہ سے آدمی حرکت نہیں کر سکتا (خطابی نے کہا بعض نے زُلَّجَ روایت کیا ہے جیم سے وہ غلط ہے)-

زَلْزَلَۃٌ یا زِلْزَالٌ یا زَلْزَالٌ یا زُلْزَالٌ- ہلانا' کپکپانا-

تَزَلْزُلٌ- ہلنا' مضطرب ہونا-

زُلَازِلٌ- شریں اور خوشگوار سرد پانی-

زَلَازِلُ- بلائیں-

زَلْزَالٌ- زلزلہ' بھونچال-

اَللّٰھُمَّ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْھُمْ- یا اللہ! کافروں کے ان گروہوں کو شکست دے' ان (کے قدموں) کو اکھیڑ دے ہلا دے (ان کو) مضطرب کر دے' کوئی کام ان کا جمنے نہ پائے-

وَتَکْثُرُ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ- زلزلے اور فساد بہت ہوں گے-

لَا دَقَّ وَلَا زَلْزَلَةَ فِی الْكَيْلِ - ماپ میں نہ تو کوٹنا اور دبانا چاہئے نہ ہلانا (اس غرض سے کہ اس میں زیادہ غلہ سمائے)-

حَتّٰی يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ - یہاں تک کہ وہ پتھر لرزتا ہوا اس کی چھاتیوں کی بھٹنیوں سے باہر نکل جائے گا-

اِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ - جب تو دیکھے کہ مسلمانوں کی خلافت مقدس زمین میں آ جائے (یعنی مدینہ طیبہ سے نکل کر ملک شام میں خلافت کا مستقر ہو جس طرح معاویہ کے زمانہ سے شروع ہو کر مروان کے عہد تک ہوتا رہا) تو زلزلے قریب آ پہنچے (یعنی بلائیں اور آفتیں سر پر آ لگیں- خلفائے بنی امیہ کے عہد میں ایسا ہی ہوا کہ طرح طرح کی آفتیں مسلمانوں پر آئیں- مدینہ طیبہ کی تباہی، حرم محرم کی بے ادبی، امام حسینؓ کی شہادت، اہل بیت نبوی پر ظلم و تعدی مکہ معظمہ کی بے حرمتی اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت، وغیرہ وغیرہ)-

زَلْعٌ - فریب سے اچک لے جانا، جلا دینا-

زَلَعٌ - پھٹ جانا، بگڑ جانا-

اِزْلَاعٌ - کسی کو کوئی چیز لینے کی طمع دلانا-

اِزْدِلَاعٌ بہ معنی زلع - یعنی جلا دینا-

زَوْلَعٌ جس کی ایڑیاں پھٹی ہوں-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ حَتّٰی تَزْلَعَ قَدَمَاهُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی نماز پڑھتے تھے کہ (کھڑے کھڑے) آپ کے پاؤں پھٹ جاتے-

مَرَّبِهٖ قَوْمٌ وَّهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ تَزَلَّعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ فَسَأَلُوْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ نُدَاوِيْهَا فَقَالَ بِالدُّهْنِ - (حضرت ابو ذرؓ کے) سامنے کچھ لوگ گزرے جو احرام باندھے ہوئے تھے (خشکی سے) ان کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے تھے- انہوں نے پوچھا کہ ہم کیا دوا کریں؟ انہوں نے کہا تیل لگاؤ-

اِنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا تَزَلَّعَتْ رِجْلُهٗ فَلَهٗ اَنْ يَّدْهَنَهَا - جو شخص احرام باندھے ہو، اس کا پاؤں اگر پھٹ جائے تو اس پر تیل (یا موم روغن) لگا سکتا ہے (بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو)-

مُزَلَّعٌ - جس کے پاؤں کی کھال پھٹ گئی ہو-

زُلْعُوْمٌ - حلقوم-

زَلْعَمَ الطَّعَامَ - کھانا نگل گیا-

زُلُوْعٌ - طلوع، نکلنا اور بلند ہونا-

تَزَلُّعٌ - پھٹ جانا-

اِزْدِلَاعٌ - جل جانا-

زَلْفٌ - آگے ہونا، نزدیک ہونا-

تَزْلِيْفٌ - بڑھا دینا-

فَيُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ - اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو زمین کو دھو کر ایک بھرے ہوئے حوض کی طرح کر دے گا (اس کا جمع زَلَفٌ اور مَزَالِفُ آئی ہے (بعض نے کہا زَلَفَةٌ عورت- مطلب یہ ہے کہ زمین کو دھو دھلا کر برابر اور ہموار صاف اور پاک کر دے گا- بعض نے کہا زَلَفَةٌ چمن- ایک روایت میں زَلَقَةٌ ہے قاف سے- بعض نے زُلْفَةٌ روایت کیا ہے یعنی رکابی کی طرح صاف ہموار-

يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ اَزْلَفَهَا - (جب آدمی کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہو اور اسلام کے ارکان اچھی طرح بجا لائے تو) تو اللہ تعالیٰ اس کا ہر ایک گناہ معاف کر دے گا جو اس نے قبول اسلام سے پہلے کیا تھا-

فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ - (آنحضرت ﷺ کے پاس پانچ یا چھ اونٹ قربانی کے لئے لائے گئے) ہر ایک اونٹ آپ کے نزدیک آنے لگا تاکہ پہلے اس کو قربان کریں (سبحان اللہ جانور بھی یہ سمجھتے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے قربان ہونا بڑا شرف ہے- ایسے پیغمبرؐ پر اگر ہم قربان نہ ہوں تو سخت بدقسمت ہیں-

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ برکف
بامید آنکہ روزے بہ شکار خواہی آمد

فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَازْدَلِفْ اِلَی اللّٰهِ بِرَكْعَتَيْنِ - جب سورج ڈھل جائے تو دو رکعتیں پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کر-

فَمِنْكُمُ الْمُزْدَلِفُ الْحُرُّ صَاحِبُ الْعِمَامَةِ الْفَرْدَةِ- تم میں سے وہ اپنے برابر والوں سے بڑھنے والا ہے (یعنی میدان جنگ میں اپنے ہمسروں سے نزدیک ہونے والا) جو اکیلا عمامہ باندھتا ہے (یعنی جب وہ عمامہ باندھتا ہے تو دوسرے لوگ اس کے احترام اور اعتراف عظمت کے طور پر عمامہ نہیں باندھتے)-

اِزْدَلِفُوْا قَوْسِيْ اَوْقَدْرَهَا- میری کمان کے پاس آجاؤ- یا کمان کے برابر آگے بڑھو-

مَالَكَ مِنْ عَيْشِكَ اِلَّا لَذَّةٌ تَزْدَلِفُ بِكَ اِلٰى حِمَامِكَ- تیری زندگی میں تیرے لئے کچھ نہیں ہے مگر وہ لذت جو تجھ کو موت سے نزدیک کر دیتی ہے-

مُزْدَلِفَةٌ- جس کو مشعر حرام بھی کہتے ہیں- اس کا نام مزدلفہ اس لئے ہوا کہ وہاں قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے-

زُلَفُ اللَّيْلِ- رات کی گھڑیاں' یا رات کے حصے (یہ زُلْفَةٌ کی جمع ہے-

اِنِّيْ حَجَجْتُ مِنْ رَّاْسِ هِرٍّ اَوْ خَارَكَ اَوْ بَعْضِ هٰذِهِ الْمَزَالِفِ- میں نے راس ہر' خارک یا بعض ان مقاموں سے حج کیا جو جنگل اور آبادزمین کے درمیان ہیں-

حَتّٰى تُزْلَفَ بِهِمُ الْجَنَّةَ- یہاں تک کہ ان کو بہشت کے نزدیک کردے-

زُلْفٰى- قرب اور نزدیکی-

سُمِّيَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ مُزْدَلِفَةَ لِاَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِاِبْرَاهِيْمَ بِعَرَفَاتٍ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَزْدَلِفْ اِلَى الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ- مشعر حرام کا نام مزدلفہ اس وجہ سے ہوا کہ جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا- ابراہیم علیہ السلام مشعر حرام کے نزدیک ہو جاؤ- (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا' مزدلفہ اس کا نام اس وجہ سے ہوا کہ لوگ عرفات سے لوٹ کر وہاں جمع ہوئے' بعض نے کہا اس لئے کہ لوگ رات کے اوقات میں وہاں آتے ہیں)-

زَلَقٌ- پھسلنا' الگ ہو جانا-

زَلْقٌ- دور کر دینا' الگ کر دینا' پھسلا دینا' مونڈنا-

تَزْلِيْقٌ- مونڈنا' پھسلا دینا' تیل لگانا' چکنا کرنا-

رَاٰى رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُتَزَلِّقَيْنِ- حضرت علیؓ نے دو مردوں کو دیکھا جو حمام سے چکنے چپڑے ہو کر نکلے (یعنی ان کا جسم میل کچیل سے صاف ہو کر چکنا ہو رہا تھا)-

كَانَ اسْمُ تُرْسِ النَّبِيِّ ﷺ الزَّلُوْقُ- آنحضرت ﷺ کی ڈھال (سپر) کا نام زلوق تھا (یعنی اس پر تلوار وغیرہ پھسل جاتی تھی اس کو کاٹ نہیں سکتی تھی)-

هَدَرَ الْحَمَامُ فَزَلَقَتِ الْعَمَامَةُ- کبوتر نے آواز نکالی (مادہ سے جماع کرنے کا ارادہ کیا) تو کبوتری نے اپنی سرین اس کی طرف کر دی (یہ زَلَقٌ سے نکلا ہے- جو جانور کے پٹھے کو کہتے ہیں)-

اَلزَّلَقُ- کیچڑ کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ اس میں آدمی پھسل جاتا ہے-

زَلَّاقَةٌ- پھسلواں مقام-

زَلَقَةٌ- چکنا پتھر' آئینہ-

نَاقَةٌ زَلُوْقٌ- تیز رو سانڈنی-

مَزْلَقَةٌ- پھسلواں مقام-

زَلَقُ الْاَمْعَاءِ- ضعف معدہ-

اِزْلَاقٌ- ہٹانا' نظر لگانا' میعاد سے پہلے جننا- غصہ سے گھورنا-

زَلٌّ يا زَلِيْلٌ يا مَزِلَّةٌ يا زُلُوْلٌ يا زَلَلٌ يا زِلِّيْلٰى يا زِلِّيْلَاءٌ- پھسلنا' اپنی جگہ سے ہٹ جانا' گزر جانا' وزن میں کم ہونا' ہلکے ہلکے بہانا-

اِزْلَالٌ- پھسلا دینا' پہنچانا-

زُلَالٌ- ٹھنڈا' شیریں' خوش گوار-

زَلَلٌ- نقصان-

زَلَّةٌ- لغزش' خطا' سہو' گناہ-

مَنْ اُزِلَّتْ اِلَيْهِ نِعْمَةٌ فَلْيَشْكُرْهَا- جس شخص کو کوئی نعمت دی جائے تو اس کا شکر یہ ادا کرے (اللہ تعالیٰ کا شکر کیونکہ تمام نعمتیں اسی کی عطا کی ہوئی ہیں- اس کے بعد اس آدمی کا شکریہ جس نے کوئی احسان کیا ہو) (اہل عرب کہتے ہیں-

زَلَّتْ مِنْهُ اِلٰى فُلَانٍ نِعْمَةٌ يا اَزَلَّهَا اِلَيْهِ- فلاں شخص کی

طرف سے اس کے پاس نعمت آئی یا فلاں شخص نے اس کو نعمت پہنچائی۔

اَلصِّرَاطُ مَدْ حَضَةٌ مَّزَلَّةٌ۔ پل صراط پھسلواں ہے (اس پر سے پاؤں پھسلتے ہیں قدم نہیں جمتے' اس کے نیچے دوزخ ہے معاذ اللہ۔ ژند وستا میں اس پل کو چینود پل لکھا ہے)۔

فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ۔ عبداللہ بن ابی سرح کو شیطان نے (راہ مستقیم سے) پھسلا دیا (اور وہ ایمان لانے کے بعد پھر) کافروں سے مل گیا۔

اِخْتَطَفْتَ مَاقَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْ اَمْوَالِ الْاُمَّةِ اِخْتِطَافَ الذِّئْبِ الْاَزَلِّ دَامِيَةَ الْمِعْزیٰ۔ (حضرت علیؓ نے عبداللہ عباسؓ کو لکھا) تم نے تو جوامت محمدی کا مال پایا اس کو اس طرح اچک لیا جیسے بھیڑیا خون لگی ہوئی بکری کو اچک لیتا ہے (درندے خون پر فریفتہ ہوتے ہیں ہر چند کہ بھیڑ ہر قسم کی بکری کو اٹھا کر لے جاتا ہے مگر جو بکری خون آلود ہو تو اس پر خون کی بو پاکر اور جلدی جھپٹتا ہے اس کو فوراً اچک لے جاتا ہے)۔

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَزِلَّ اَوْاُزَلَّ یا نَزِلَّ اَوْ نُزَلَّ۔ تیری پناہ پھسلنے یا پھسلانے (یعنی خود کوئی گناہ کرنے یا دوسرے سے کرانے سے)۔

زَلَّةٌ۔ جو ریزہ اور چورہ دستر خوان پر سے اٹھایا جائے اور مَرَّةٌ کا بھی مترادف ہے۔

اِسْتَزَلَّنِي الشَّيْطٰنُ۔ شیطان نے مجھ کو ڈگمگا دیا

زَلْمٌ۔ خطا کرنا' بھر دینا' کم کرنا' کاٹنا۔

تَزْلِيْمٌ۔ برابر کرنا' نرم کرنا' گھمانا۔

اِزْدِلَامٌ۔ کاٹنا۔

فَاَخْرَجْتُ زُلَمًا۔ میں نے ایک تیر نکالا (فال کھولنے کے لیے۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں کے ہاں دستور تھا کہ بغیر پیکان کے تیروں پر افعل اور لاتفعل لکھتے اور ان کو ترکش میں ڈال دیتے فال کھولتے وقت ایک تیر نکالتے' اگر اَفْعَلْ نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر لاتفعل نکلتا تو نہ کرتے' اگر سادہ تیر نکلتا تو پھر کھولتے۔ افسوس ہے کہ بعض شیعوں میں یہ طریقہ باقی ہے اور اس کا نام استخارہ ذات الرقاع رکھا ہے۔ وہ کاغذ کے تین پرچے لیتے ہیں ایک پر اَفْعَلْ دوسرے پر لاتفعل اور تیسرا سادہ رکھتے ہیں۔ پھر آنکھ بند کرکے ایک پرچہ اٹھاتے ہیں یا کسی بچہ سے اٹھوا لیتے ہیں۔ اگر اَفْعَلْ نکلتا ہے تو اس کام کو کرتے ہیں اور لاتفعل نکلتا ہے تو نہیں کرتے۔ سادہ پرچہ نکلتا ہے تو کرنا اور نہ کرنا برابر سمجھتے ہیں)۔

زُلَمٌ اور زَلَمٌ دونوں مستعمل ہیں۔ ان کی جمع اَزْلَامٌ ہے یعنی پانسے۔

اَمْ فَازَ فَازْلَمَّ بِهٖ شَاْوُلَعَنِ۔ یا وہ مرگیا موت کا قدم اس پر جلدی سے آلگا۔

اِزْلَمَّ۔ اصل میں اِزْلَاَمَّ تھا ہمزہ تخفیف کے لیے گرا دیا گیا بعض نے کہا اصل میں اِزْلَاَمَّ تھا الف تخفیف کے لیے ساقط ہوگیا۔

باب الزاء مع الميم

زَمَاتَةٌ۔ وقار تمکین اور سنجیدگی۔

اِزْمِئْنَاتٌ۔ طرح طرح کے رنگ بدلنا۔

زُمَّتٌ۔ ایک پرندہ ہے جو کوئی رنگ بدلتا ہے۔

زَمِيْتٌ۔ باوقار' سنجیدہ اور متین۔

زِمِّيْتٌ۔ ''زمیت'' کا مترادف ہے۔ باوقار۔

كَانَ مِنْ اَزْمَتِهِمْ فِي الْمَجْلِسِ۔ آنحضرت مجلس میں سب سے زیادہ باوقار اور سنجیدہ تھے (یعنی متحمل مزاج' بردبار' اور بھاری بھرکم تھے) (ایک دوسری روایت میں اس قدر زیادہ ہے)۔

كَانَ مِنْ اَفْكَهِ النَّاسِ اِذَاخَلَامَعَ اَهْلِهٖ (یعنی) جب اپنی بیوی کے پاس ہوتے تو سب سے زیادہ خوش مزاج اور ظریف ہوتے (نہایہ میں ہے کہ شاید یہ دو حدیثیں الگ الگ ہیں)۔

زَمْجَرَةٌ۔ چیخنا' چلانا' جھڑکنا' آواز کرنا۔

زَمْجَرٌ۔ باریک لمبا تیز بانسری کی آواز۔

يَرْمُوْنَ عَنْ عَتَلٍ كَاَنَّهَا غُبُطٌ
بِزَ مْجَرٍ يُعْجِلُ لِلْمَرْ مِيِّ اِعْجَالًا

یعنی فارسی کمانوں سے جو پالان کی لکڑیوں کی طرح ہیں باریک اور لمبا تیر مارتے ہیں، جونشانے سے بھی آگے نکل جاتا ہے۔

زَمْخٌ - تکبر اور غرور۔

زَمْخَرَةٌ - چلانا۔

زَمْخَرٌ - بانسری، باجا، تیر، گنجان جھاڑی، رنڈی۔

زَمْخَرِیٌّ - لمبا، کھوکھلا۔

زُمَاخِرِیٌّ - کھوکھلا (اجوف)۔

زَمْرٌ - بانسری بجا کر نغمہ پیدا کر دینا، مشہور کرنا، بہکانا، آواز کرنا اور بھاگ جانا۔

زَمَرٌ - بے مروتی، بالوں کا کم ہونا۔

تَزْمِیْرٌ - بانسری بجا کر گانا یا عود یا ستار یا طنبورہ یا کوئی اور باجا بجا کر۔

نَهٰی عَنْ کَسْبِ الزَّمَّارَةِ - رنڈی کی خرچی سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ وہ حرام کی کمائی ہے - دوسری حدیث میں مهر البغی اس کے بھی یہی معنی ہیں، یعنی رنڈی کی خرچی - ایک روایت میں رمازة ہے بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ یعنی اشارہ کرنے والی کی کمائی سے - مراد وہی بدکار اور قحبہ عورت ہے کیونکہ وہ مردوں کو اشارہ سے بلاتی ہے - ثعلب نے کہا۔

زَمَّارَةٌ - خوبصورت رنڈی، بدکار عورت (اور)

زَمِیْرٌ - خوبصورت لونڈا (ازہری نے کہا کہ زَمَّارَةٌ سے گانے والی عورت شاید مراد ہو) (اہل عرب کہتے ہیں:

غِنَاءٌ زَمِیْرٌ - اچھا گانا -)

زَمَّرَ - گایا۔

زَمَّارَةٌ - بانسری اور بربط کو بھی کہتے ہیں۔

اَبِمَزْمُوْرِ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یا بِمِزْمَارَةِ الشَّیْطَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے گانے بجانے والی لڑکیوں کو جو عید کے روز حضرت عائشہؓ کے حجرے میں گانے بجا رہی تھیں ڈانٹا اور کہا) یہ شیطان کا باجا آنحضرتؐ کے گھر میں، یا آنحضرتؐ کے پاس؟! (کرمانی نے کہا - مزمارہ گانا اور دف بجانا اور اچھی آواز اور گانے کو بھی کہتے ہیں اور شیطان کی طرف اس کو اسی لیے نسبت دی کہ آدمی اس میں منہمک ہو کر ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے - حضرت صدیقؓ نے یہ سمجھا کہ آنحضرتؐ سو رہے ہیں اور آپ کو اس گانے بجانے کی خبر نہیں ہے - شاید آپ کو یاد نہ رہا ہو کہ آنحضرت تھوڑے گانے بجانے کو خصوصاً کسی تقریب یا عید وغیرہ کے مواقع پر جائز رکھا ہے۔

لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوُدَ - (آنحضرت نے ابوموسیٰ اشعری سے فرمایا جس وقت کہ وہ قرآن شریف خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے) تم کو تو حضرت داؤد پیغمبر کے مزامیر میں سے ایک مزمار ملا ہے (حضرت داؤد پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ گا بجا کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے چنانچہ ساری زبور گیتوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت داؤدؑ خوش آواز بھی تھے - آنحضرتؐ نے ابوموسیٰؓ کی آواز کو ان کی آواز کا ایک شعبہ قرار دیا)۔

کَانَ فِیْ حَلْقِهٖ مَزَامِیْرُ یَزْمُرُبِهَا - گویا اس کے حلق میں باجے ہیں جن کو وہ بجاتا ہے (طیبی نے کہا:-

زِمَارَةٌ - عود یعنی ستار اس کو شبابہ اور طنبورہ بھی کہتے ہیں (امام نووی نے اس کی حرمت کو صحیح رکھا ہے اور امام غزالی اس کے جواز کی طرف گئے ہیں اور آلات مطربہ کے ساتھ گانا حرام ہے سننا اور زیادہ مکروہ ہے -)" کذا فی مجمع البحار"

اَمَرَ بِمَحْوِ الْمَزَامِیْرِ - مزامیر توڑ ڈالنے کا حکم دیا۔

سَبْعُوْنَ اَلْفًا زُمْرَةً وَّاحِدَةً - ستر ہزار کا ایک گروہ۔

اُتِیَ بِهٖ اِلَی الْحَجَّاجِ وَفِیْ عُنُقِهٖ زَمَّارَةٌ - سعید بن جبیر حجاج ظالم کے پاس لائے گئے، ان کی گردن میں ایک پٹہ پڑا تھا - (وہ پٹہ جو کتے کی گردن میں ڈالتے ہیں، حجاج مردود ایسے باعظمت، عالم اور باخدا شخص کو اس ذلت کے ساتھ گرفتار کر کے بلوایا اور آخر ان کو شہید کر ڈالا)۔

اِبْعَثْ اِلَیَّ بِفُلَانٍ مُزَمَّرًا مُسَمَّعًا - فلاں شخص کو میرے پاس طوق اور بیڑی ڈال کر بھیج دے۔

وَلِیْ مِسْمَعَانِ وَزَمَّارَةٌ - میرے پاس دو بیڑیاں ہیں اور ایک طوق۔

اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ لِاَمْحَقَ الْمَعَازِفَ وَالْمَزَامِیْرَ - اللہ

تعالیٰ نے مجھ کو اس لیے بھیجا کہ میں باجوں کو مٹادوں۔

أُمِرْتُ بِمَحْقِ الْمَزَامِيْرِ - مجھ کو مزامیر مٹا دینے کا حکم ہوا۔

لَاتَأْكُلِ الزِّمِّيْرُ - زمیر (ایک قسم کی مچھلی ہے) مت کھا۔

زَمْزَمَةٌ - گونجنا، آواز کرنا، گنگنانا، اس درجہ آہستہ گائیں یا بجائیں کہ واضح طور پر سمجھ نہ آئے۔

وَلَا تَزَمْزَمَتْ بِهِ شَفَتَايَ - نہ میرے لبوں نے اس کو گنگنایا۔

وَانْهَهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ - (حضرت عمر نے اپنے ایک عامل کو پارسیوں کے بارے میں لکھا ہے) ان کو کھاتے وقت گنگنانے سے منع کر۔

زَمْزَمُ - ایک مشہور کنواں ہے مکہ میں (یہ ماء زمازم یا زمزم سے ماخوذ ہے۔ یعنی بہت پانی۔ چونکہ اس کنویں میں پانی بہت ہے اس مناسبت سے اس کا نام زمزم رکھا گیا)۔

زَمْزَمَةٌ - شیر کی آواز، بجلی کی آواز۔

زِمْزِمَةٌ - جماعت اور پچاس اونٹ یا آدمی یا جنوں کا ایک گروہ یا درندوں کا۔

فِيْ قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ - ایک روایت میں رَمْزَةٌ ہے۔ یعنی ایک چادر اوڑھے گنگنا رہا تھا۔

زَمَعٌ - ڈرنا، دہشت کھانا۔

زَمَعَانٌ - جلدی یا دیر میں چلنا، ہلکا ہونا۔

تَزْمِيْعٌ اور اِزْمَاعٌ - ایک امر کا مصمم ارادہ کرنا۔

اِنَّكَ مِنْ زَمَعَاتِ قُرَيْشٍ - تم تو قریش کے چھوٹے ٹیلوں میں سے ہو (یعنی قریش کے اکابر اور بڑی شاخوں میں سے نہیں ہو (یہ جمع ہے زَمَعَةٌ کی، یعنی چھوٹا ٹبہ (ٹیلہ)۔

زَمْعَةُ - ام المومنین حضرت سودہ کے والد کا نام تھا۔

زَمِعِيٌّ - بخیل، زود خشم، مکار۔

زَمُوْعٌ - جلد باز۔

زَمِيْعٌ - جلد باز اور بہادر۔

اَزْمَعُ - آفت، مصیبت، زیادہ انگلیوں والا شخص۔

خُذْ مِنْ شَعْرِكَ اِذَا اَزْمَعْتَ عَلَى الْحَجِّ - جب تو حج کا قصد کرے تو اپنے بال کتروا لے یا منڈا لے۔

زَمْلٌ یا زَمَلٌ یا زَمَالٌ یا زَمَالَانٌ - لنگ کرنا، اٹھانا، ساتھ بٹھا لینا۔

زُمُوْلٌ - متابعت کرنا۔

زَمِّلُوْهُمْ بِثِيَابِهِمْ وَدِمَائِهِمْ - ان کو ان کے کپڑوں اور خونوں میں لپیٹ دو (یعنی شہدائے احد کو۔ مطلب یہ ہے کہ غسل دینا ضرور نہیں) (اہل عرب کہتے ہیں:

تَزَمَّلَ بِثَوْبِهِ - اپنے کپڑے میں لپٹ گیا۔

فَاِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ - کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ان میں کپڑا لپیٹے ہوئے ہیں (یعنی سعد بن عبادہؓ)۔

زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ - مجھ کو کپڑے سے ڈھانپ (یعنی کپڑا اڑھادو)۔

غَيْرَ اَنِّيْ لَا اُزَمِّلُ - (مجھ کو اس کے دیکھنے سے سردی اور کپکپی آجاتی) مگر میں کپڑا نہیں اوڑھتا تھا۔

لَئِنْ فَقَدْ تُمُوْنِيْ لَتَفْقِدُنَّ زِمْلًا عَظِيْمًا - اگر تم مجھ کو کھودو گے (یعنی میں مرجاؤں گا) تو ایک بڑے بوجھ کو کھودو گے (یعنی علم وفضل کی گٹھری کو) (ایک روایت میں زُمَّلًا جو صحیح نہیں ہے)۔

غَزَا مَعَهُ ابْنُ اَخِيْهِ عَلٰى زَامِلَةٍ - ان کے بھتیجے نے ان کے ساتھ ایک لدو اونٹ پر (جس پر اناج، پانی اور اسباب وغیرہ لادا جاتا ہے) بیٹھ کر جہاد کیا۔

وَكَانَتْ زِمَالَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَزِمَالَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةً - آنحضرت اور ابوبکر صدیق کی سواری کا جانور، توشہ اور سامان سفر ایک ہی تھا (ملا جلا)

اِنَّهُ مَشٰى عَنْ زَمِيْلٍ - دوسرے کے ساتھ مل کر چلا۔

زَمِيْلٌ - اس ہم سفر کو کہتے ہیں کہ جس کا سامان اور زادراہ تیرے سامان کے ساتھ ایک ہی جانور پر لدا ہو (مثلاً اس زمانہ میں دو شخص شغدف میں ایک اونٹ پر سوار ہوتے ہیں تو دونوں ایک دوسرے کے زمیل ہوئے) ہم سفر اور ردیف دونوں کے لیے اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے۔

لِلْقِسِيِّ اَزَامِيْلُ وَغَمْغَمَةٌ - کمانوں کی آوازیں اور

گنگناہٹ' جھنجھناہٹ آرہی تھی-

اَزَامِیلُ -اَزْمَلٌ کی جمع ہے بمعنی آواز-

زِمِلٌ اور زُمَلٌ- بزدل' ناتوان-

زَمَلَةٌ- عیال واطفال جیسے اَزْمُلٌ ہے-

زُمَّلٌ اور زُمَّالٌ اور زُمَّالَةٌ اور زُمِّیلٌ اور زُمِّیلَةٌ کے معنی بھی بزدل اور ناتوان کے ہیں-

اَزْمَلَةٌ- بہت-

اِزْمِیلٌ- برمہ-

مُزَّمِّلٌ- کپڑے میں لپٹا ہوا-

زَامَلْتُ مَعَ جَعْفَرٍ فِیْ شَقِّ مَحْمِلٍ- میں امام جعفر کے ساتھ محمل کے ایک جانب بیٹھا-

کُنْتُ زَمِیْلَ اَبِیْ جَعْفَرَ- میں ابوجعفر کا ردیف تھا (یعنی سفر میں ایک ہی سواری پر)

زَمٌّ- باندھنا' تنگ کرنا' اونچا کرنا' بھر دینا یا تسمہ لگانا-

لَازِمَامَ وَلَا خِزَامَ فِی الْاِسْلَامِ- اسلام میں ناک چھیدنا نہیں ہے (جس طرح بنی اسرائیل کے عابد لوگ کیا کرتے تھے ناکوں میں سوراخ کر کے اس میں نکیل ڈالتے تاکہ اونٹ کی طرح ان کو کھینچیں) مترجم کہتا ہے کہ اسی حدیث کی رو سے ہمارے اکثر علماء نے عورتوں کی ناک چھیدنا مکروہ رکھا ہے اور ہند کے مسلمانوں نے یہ بری رسم ہندوؤں سے سیکھی ہے کہ ناک چھید کر اس میں نتھ یا بلاق پہناتے ہیں- اس سے عورت کی صورت اور بگڑ جاتی ہے)-

اِنَّهٗ تَلَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ اُبَیٍّ وَهُوَ زَامٌّ لَایَتَکَلَّمُ- آنحضرت نے عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کو قرآن پڑھ کر سنایا' وہ (غرور اور تکبر سے) اپنا سر اٹھائے ہوئے تھا- بات نہیں کرتا تھا (قرآن سننے کی طرف متوجہ نہ تھا) (اہل عرب کہتے ہیں:

زَمَّ بِاَنْفِهٖ- ناک بھوں چڑھائی یعنی اظہار ناراضی کیا)

رَجُلٌ زَامٌّ- ڈرا ہوا مرد-

رَاٰی رَجُلًا یَطُوْفُ بِزِمَامٍ- ایک شخص کو دیکھا ڈوری بندھا ہوا طواف کر رہا تھا (دوسرا شخص اس کو گھسیٹ رہا تھا کوئی چیز اس کے ہاتھ میں باندھ کر' جیسے جانور کی باگ پکڑ کر گھسیٹتے ہیں)-

یُمْسِکُوْنَ اَزِمَّةَ قُلُوْبِ ضُعَفَاءِ الشِّیْعَةِ- شیعہ ناتوانوں کی دل کی باگیں تھامیں گے (وہ حق پر قائم رہیں گے)-

اَمْکَنَ الْکِتَابَ مِنْ زِمَامِهٖ- اپنی عقل سے لکھنے پر قدرت پائی-

زَمَنٌ یا زُمْنَةٌ یا زَمَانَةٌ- لنجا ہونا-

اِزْمَانٌ- ایک زمانہ گزرنا' اقامت کرنا-

زَمَنٌ اور زَمَنَةٌ اور زَمَانٌ زمانہ یا چھ مہینے یا دو مہینے سے لے کر مہینے تک-

مُزْمِنٌ- پرانا-

اِذَاتَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْرُؤْیَاالْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ- جب دن رات برابر ہوں' یا آخری زمانہ ہو (قیامت کے قریب) تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا-

یَاْتِیْ زَمَانٌ لَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا- ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کوئی روپیہ پیسہ نہ لے گا-

زَمَانُ الْمَهْدِیْ وَنُزُوْلِ عِیْسٰی- امام مہدی اور حضرت عیسیٰ کے اترنے کا زمانہ-

اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَیْئَتِهٖ- زمانہ گھوم پھر کر اپنی اصل حالت پر آ گیا (اس کی تفسیر کتاب الدال میں گزر چکی ہے)

وَاِنْ کَانَ بِهَا زَمَانَةٌ- اگرچہ وہ لنجی ہو-

نَذْرُ صَوْمِ الزَّمَانِ یُحْمَلُ عَلٰی خَمْسَةِ اَشْهُرٍ- کسی نے اس طرح منت مانی کہ میں زمانہ تک روزے رکھوں گا تو وہ پانچ مہینے تک روزے رکھے-

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ- ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا (کہ اس میں دین حق پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے انگارے کو مٹھی میں لینے والا)-

زَمْهَرَةٌ- غصہ کی وجہ سے سرخ ہو جانا-

اِزْمِهْرَارٌ- بہت زیادہ سرد ہونا-

کَانَ عُمَرُ مُزْمَهِرًّا عَلَی الْکَافِرِ- حضرت عمرؓ کافر پر بڑا

غصہ کرنے والے تھے (حرارت اسلامی کا آپ میں بے حد جوش تھا- اس زمانہ میں صورت حال برعکس ہے- اب تو مسلمان کافروں کے دوست ہیں اور اس دوستی کی بنیاد پر ملت اسلامی کو نقصان پہنچاتے ہیں)-

زَمْهَرِيْرٌ -شدت کی سردی (یہ بھی اپنی نوعیت کا ایک عذاب ہے' جو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے آخرت میں رکھا ہے)-

باب الزاء مع النون

زَنْأٌ یا زُنُوٌّ - نزدیک ہونا' چڑھنا' خوش ہونا' جلدی کرنا' زمین سے لگ جانا' گلا گھونٹنا' پیشاب پاخانہ رکنا یا رک جانا-

لَايُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ وَهُوَزَنَاءٌ -تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو (اہل عرب کہتے ہیں کہ)

زَنَاءَ بَوْلُهٗ -اس کا پیشاب رک گیا-

اَزْنَاءَ هٗ - پیشاب کو روکا (اصل میں زَنْأٌ کے معنی تنگی کے ہیں- پیشاب روکنے والا بھی تنگ ہوتا ہے) (بعض نے اس حدیث کا یہ مفہوم متعین کیا ہے کہ پہاڑ پر چڑھنے کے دوران نماز نہ پڑھے کیونکہ چڑھائی پر چڑھتے وقت سانس پھول جاتی ہے)-

كَانَ لَا يُحِبُّ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا اَزْنَاءَ هَا -آنحضرت دنیا کو پسند نہیں کرتے تھے مگر اس قدر دنیا کو جو تنگی کے ساتھ ہو (امارات اور فارغ البالی آپ کو پسند نہ تھی)-

فَزَنَاءُ وا عَلَيْهِ بِالْحَجَارَةِ -پتھر مار مار کر اس کو تنگ کر ڈالا-

لَايُصَلِّيْ زَائِنِيٌّ - جو شخص پہاڑ پر چڑھ رہا ہو تو وہ (اس حالت میں) نماز نہ پڑھے (جب تک چڑھنے سے فارغ نہ ہو جائے اور سانس اپنے ٹھکانے پر نہ آ جائے)-

لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ زَائِنِيٍ - پہاڑ پر چڑھنے والے کی نماز قبول نہ ہوگی (یعنی جب سانس چڑھ رہی ہو- خضوع اور خشوع نہ ہو سکے)-

زَنْبِيْلٌ -(یہ لغت باب الزاء مع الیاء میں گزر چکا ہے)-

زَنَجٌ -بہت پیاسا ہونا-

زِنَاجٌ -بدلہ دینا-

فَزَنَجَ شَيْئٌ اَقْبَلَ طَوِيْلُ الْعُنُقِ -ایک شخص افجح (جس کے چلتے میں پاؤں کے پنجے تو نزدیک رہیں اور ایڑیاں دور دور رہیں) لمبی گردن والا ابھر گیا (یعنی میرے سامنے آ گیا-)

خطابی نے کہا زنج کے معنی مجھ کو نہیں معلوم- البتہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زَنَحَ ہوگا' حائے حطی سے' بہ معنی ہجوم اور اقبال)-

(اصل میں زَنْحٌ کے معنی دفن کرنا اور ہٹانا ہیں- اور احتمال ہے کہ زَلَجَ ہو لام اور جیم سے بہ معنی گزر گیا اور نکل گیا) (بعض نے کہا زنح ہے حائے حطی سے' جس کے معنی ظاہر ہوا اور سامنے آیا) (اہل عرب کہتے ہیں کہ

تَزَنَّحَ فَلَانٌ عَلَيَّ -فلاں شخص نے مجھ پر دست درازی کی (محیط میں ہے کہ):

تَزَنَّحَ - کے معنی کھل کر کلام کیا اور اپنے درجہ سے خود کو بڑھایا (یعنی تعلّی کرنے والا)-

زَنَحَهٗ -اس کی تعریف کی' اس کو ہٹایا' دفع کیا' معاملہ میں اس پر تنگی کی (امام سیوطی پر تعجب ہوتا ہے کہ انھوں نے زَنَجَ کو جو جیم سے ہے- اور فَزَنَّجَ کو بہ معنی تطاول اور دست درازی کے لکھا ہے حالانکہ زنج نون اور جیم سے اس معنی میں نہیں آیا- اور نہ تَزَنَّجَ مستعمل ہے)-

زَنْجٌ یا زِنْجٌ -حبشیوں میں ایک قوم ہے-

مُزَنَّجٌ -تھوڑا-

زَنْجَبِيْلٌ -سونٹھ' شراب-

زَنْحٌ -تعریف کرنا' دفع کرنا (اس لغت کو اوپر بیان کیا جا چکا ہے)

زَنْدٌ -بھر دینا' لکڑی پر لکڑی یا لوہا پتھری پر مار کر آگ نکالنا-

زَنَدٌ - پیاسا ہونا-

تَزْنِيْدٌ -جھوٹ بولنا' چقماق سلگانا' قصور سے زیادہ سزا دینا' بھر دینا-

كَانَ يَعْمَلُ زَنْدًا بِمَكَّةَ -وہ مکہ میں آگ سلگانے کا

چقماق بناتے تھے (بعض نے زَنْد بہ سکون نون صحیح کہا ہے اصل میں زَنْد اس کو جوڑ کو کہتے ہیں جہاں پر کلائی اور ہتیلی ملی ہے، یعنی پہونچا)۔

وَرَتْ بِكَ زِنَادِيْ - تمھارے سبب سے میرے چقماق نے آگ دی (یعنی تمھاری مدد سے میری حاجت روائی ہوئی)۔

مُزَنَّدٌ - بخیل۔

زَنْد وَرْدْ - ایک مقام ہے جو عراق کے آخری حصہ میں ہے۔

طَوِیْلُ الزَّنْدَیْنَ - لمبے پہونچے والا۔

تَزَنَّدَ - جواب دینے سے عاجز ہوا غصہ ہوا۔

زَنْدَان - چقماق کے دونوں ٹکڑے (محیط میں ہے کہ):

زَنْدٌ - وہ لکڑی جس سے آگ جلاتے ہیں (یعنی اوپر کی لکڑی اور نیچے کی لکڑی کو، جس میں سوراخ ہوتا ہے زَنْدَۃٌ سُفْلٰی کہیں گے، اس کا تثنیہ زَنْدَانِ اور جمع زِنَادٌ ہے)

زَنْدَقَۃٌ - بے دینی، الحاد۔

اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَۃٍ - حضرت علی کے پاس بے دین لوگ لائے گئے۔

زَنَادِقَۃٌ - جمع ہے زِنْدِیْقٌ کی - یہ مجوسیوں میں ایک فرقہ کا نام ہے جو دو خداؤں کے قائل ہیں - یعنی نور اور ظلمت کے - ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نور تو تمام بھلائیوں کی علت ہے اور ظلمت برائیوں کی یہ لفظ زند سے ماخوذ ہے جو پہلوی زبان میں ایک کتاب کا نام ہے جس کو زرتشت نے اپنے معتقدین میں پھیلایا تھا - اب یہ لفظ زِنْدِیْقٌ ہر ملحد اور بیدین کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(اوپر کے جملہ میں ''زنادقہ'' سے عبداللہ سبا کے ساتھی مراد ہیں - یہ شخص مدینہ کے یہود میں سے تھا اور مکاری سے مسلمان ہوکر اس نے مسلمانوں میں بڑا فتنہ پھیلایا - ہزارہا آدمیوں کو گمراہ کردیا - پہلے تو حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے کے لیے لوگوں کو برانگیختہ کیا، اس کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں شریک ہوکر ان کو بہکایا - حضرت علیؓ کو خدا بنایا - چنانچہ جب یہ فتنہ پرداز لوگ حضرت علی کے سامنے لائے گئے تو آپؓ نے ان سے فرمایا کہ توبہ کرو! مگر ان لوگوں نے توبہ نہیں کی لہٰذا ملت کو فتنہ سے نجات دلانے کے لیے آپؓ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔

مَنْ تَمَنْطَقَ تَزَنْدَقَ - جس نے منطق پڑھی وہ بے دین ہو گیا (کیونکہ ایسا شخص دینی مسائل میں ہٹ دھرمی کرتا اور علم منطق کی بنیاد پر کٹ حجتی کرنے لگتا ہے - اسی وجہ سے فقہائے حنفیہ نے منطق اور نجوم اور فلسفہ وغیرہ پڑھنا مکروہ یا حرام لکھا ہے)۔

اَلزَّنَادِقَۃُ هُمُ الدَّهْرِيَّةُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا رَبَّ وَلَا جَنَّةَ وَلَا نَارَ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ - زنادقہ دہریوں کو کہتے ہیں - ان کا اعتقاد یہ ہے کہ، خدا کوئی چیز نہیں ہے اور نہ جنت اور نہ دوزخ (کی کوئی حقیقت ہے - یہ لایعنی باتیں اور بے حقیقت تصورات ہیں جن کو اگلے لوگوں نے ماضی میں اپنے دل سے گھڑ لیا ہے) اور ہم لوگ زمانہ کے گزرنے سے مرتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ ان بے دینوں کے کئی گروہ ہیں - دہریہ طبیعیہ، مادیہ - ہمارے زمانے کی اصطلاح میں ان کو نیچریہ کہتے ہیں - یہ سب خدا کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام اشیاء مادہ کے اجزائے ترکیبی سے پیدا ہوتی اور خود بخود بن جاتی ہیں - پھر جب اجزاء جدا ہو جاتے یا غیر متوازن ہو جاتے ہیں تو وہ چیزیں ہلاک ہوکر اسی مادہ سے کچھ دوسری چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں - یہی کون وفساد دنیا میں جاری ہے اور جاری رہے گا - دنیا کی ابتداء ہے نہ انتہا - قیامت، حشر ونشر، ملائکہ، جن، بہشت اور دوزخ سب کا یہ انکار کرتے ہیں - مفاتیح العلوم میں ہے کہ، زنادقہ وہی مانویہ ہیں، یعنی مانی کے پیرو - اور مزدکیہ بھی انہی میں ہیں، یعنی مزدک حکیم کے پیرو، جو نوشیرواں کے باپ قباد کے زمانہ میں ملک ایران میں ظاہر ہوا تھا اور اس نے اباحت اور اشتراک کو جاری کیا تھا - یعنی مال وزر اور عورتوں میں سب برابر کے شریک ہیں - ہر ایک مرد کو حق ہے کہ جس عورت سے چاہے اس کی رضامندی سے مباشرت کرے - اسی طرح دولت ومتاع بھی سب لوگوں کو مساوی طور پر تقسیم کر دینا چاہیے - اس حکیم نے زرتشت کی کتاب ژند کو دوبارہ شائع کیا تھا)۔

اِنِّیْ اَصَبْتُ قَوْمًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ زَنَادِقَةً-میں نے ظاہر میں مسلمان، اصل میں بے دین لوگوں کو پایا (جس طرح ہمارے زمانہ میں بعض لوگ ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں- بلکہ مسلمانوں کے لیڈر، مصلح اور خیر خواہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں مگر فی الحقیقت مسلمانوں کے ضرر رساں، اور اسلام کی بیخ کنی کے خواہاں ہیں- یہ لیڈر حضرات چاہتے ہیں کہ مسلم قوم میں دینی حمیت اور اسلامی غیرت باقی نہ رہے اور مذہبی دیوانگی کو چھوڑ کر اہل باطل کے نظریات کو اپنا کر فرزانہ بنیں)-

زَنْقٌ-منہ بند لگانا، تنگی کرنا، جانور کے پیر باندھ دینا-

زُنَاقٌ-وہ چھلہ جس کو جانور کے تالو کے نیچے رکھ اس میں رسی ڈال کر جانور کے سر سے باندھ دیتے ہیں تاکہ وہ شرات نہ کرے-

تَزْنِیْقٌ-جانور کے چاروں پیر باندھ دینا-

وَاِنَّ جَھَنَّمَ یُقَادُ بِھَامَزْنُوْقَةً-دوزخ کو زناق لگا کر کھینچ کر لائیں گے-

شِبْهَ الزِّنَاقِ-(مجاہد نے اس آیت لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ اِلَّا قَلِیْلًا کی تفسیر میں کہا کہ) زناق کے مشابہہ (کوئی چیز) ان پر لگا دوں گا (یعنی آنکھوں پر ڈھاٹے بندھوا دوں گا)-

اِنَّهٗ ذَکَرَالْمَزْنُوْقَ فَقَالَ الْمَائِلُ شِقُّهٗ لَا یَذْکُرُ اللّٰهَ-(ابوہریرہؓ نے) مزنوق کا بیان کیا، یعنی جو ایک طرف جھکا ہوا اللہ کی یاد نہ کرتا ہو-

مَنْ یَّشْتَرِیْ ھٰذِہِ الزَّنَقَةَ فَیَزِیْدُھَافِی الْمَسْجِدِ-کون شخص اس تنگ کوچہ کو خرید کر مسجد میں شامل کر دیتا ہے-

زَنَمَةٌ-کان کا وہ ٹکڑا جس کو کاٹ کر لٹکتا چھوڑ دیں، یا گوشت کا لوتھڑا جو بکری کے گلے میں لٹکتا ہے-

زُنَامٌ-آفت-

تَزْنِیْمٌ-برانگیختہ کرنا-

زَنِیْمٌ-وہ شخص جو کسی خاندان میں شامل ہو گیا ہو حالانکہ اس خاندان سے نہ ہو-

زَنَمَتَانِ-دو لوتھڑے جو بکری کے حلق میں لٹکتے ہیں-

بِنْتُ نَبِیٍّ لَیْسَ بِالزَّنِیْمِ-پیغمبر کی بیٹی جو زنیم نہیں ہے بلکہ اپنے خاندان کے اشرف الاشراف میں سے ہے-

اَلضَّائِنَةُ الزَّنَمَةُ-لوتھڑے والی بھیڑ (ایک روایت میں زَلَمَةٌ ہے معنی وہی ہیں)-

زَنٌّ-سوکھنا، نسبت کرنا، گمان کرنا-

تَزْنِیْنٌ-ماش کھانا-

زِنٌّ-ماش-

زَنَنٌ-تھوڑا، قلیل-

لَایُصَلِّیَنَّ اَحَدُ کُمْ وَ ھُوَ زَنِّیْنٌ-تم میں سے کوئی اس حالت میں نماز نہ پڑھے جب وہ پیشاب یا پاخانہ روکے ہو-

لَایَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ وَلَا صَلٰوةَ الزِّنِّیْنَ-اللہ تعالی بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں کرتا نہ اس شخص کی جو پیشاب پاخانہ روکے ہوئے ہو-

لَایَؤُمَّنَّکُمْ اَنْصَرُوَلَااَزَنُّ وَلَا اَفْرَعُ-(نماز کے لیے) تمہاری امامت وہ شخص نہ کرے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو نہ وہ جو پیشاب پاخانہ روکے ہو (یا جس کی طبیعت فسق و فجور کی طرف مائل ہو) نہ وہ جو وسواسی ہو-

مَارَاَیْتُ رَئِیْسًا مِّحْرَبًا یُزَنُّ بِهٖ-میں نے کوئی جنگی سردار ان کی مثل نہیں دیکھا (یعنی حضرت علیؓ کی مثل، یہ بات آپ کی تعریف میں حضرت عبداللہ بن عباس نے کہی)-

اِنَّالَنَزُنُّهٗ بِالْبُخْلِ-ہم اس کو بخیل سمجھتے ہیں (بخل کے ساتھ منسوب کرتے ہیں)-

فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یُزَنُّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ-قریش کا ایک جوان جس کو لوگ شرابی گمان کرتے تھے-

حَصَانٌ رَزَانٌ مَّاتُزَنُّ بِرِیْبَةٍ-پاک دامن سنجیدہ مزاج جس پر بدکاری کا گمان نہیں کیا جا سکتا (یہ حسان بن ثابت نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا)-

زِنَةٌ-تول، وزن (یہ لفظ اصل میں وَزْنٌ تھا مناسبت لفظی سے یہاں ذکر کیا گیا)-

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ-اللہ تعالی کی پاکی میں، اس کی خلقت کے شمار میں اور اس کے تخت کے وزن میں بیان کرتا ہوں-

زِنیً یازِنَاءٌ - بدکاری جیسے مزاناۃ ہے-
زَنیۃٌ اور زِنیۃٌ - کے معنی بھی بدکاری-
قُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ الزَّانِیَۃَ - قسطنطنیہ جہاں کے لوگ زانی (یعنی بدکار) ہیں-
نَحْنُ بَنُو الزَّنْیَۃِ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ بَنُو الرِّشْدَۃِ - (مالک بن ثعلبہ کی اولاد (آں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگی) ہم زنیہ کی اولاد ہیں' آپ نے فرمایا - نہیں تم تو حلال کی اولاد ہو (چونکہ زنیہ زنا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں' اسی وجہ سے آنحضرت نے ایسا موہم لفظ برا سمجھا)-
زَنْیَۃٌ - آخری اولاد کو بھی کہتے ہیں-
وَلَدُرَ شْدَۃٍ - حلال کی اولاد (یعنی نکاح شرعی کے بعد پیدا ہونے والی)-
اِذَازَنٰی بِھَا - اگر کسی نے اپنی خوشدامن کے ساتھ زنا کیا تو اس کی بیوی اس کے لیے حرام نہ ہوگی-
فَزِنَاالْعَیْنَیْنِ النَّظَرُ - آنکھ کا زنا بدنیتی سے گھورنا ہے (انجیل شریف میں ہے کہ جب تو غیر عورت کو بدنیتی سے گھورے تو بس تو گناہ کر چکا) (اس لیے کہ اگر وہ عورت اس کو مل جاتی تو وہ اس سے زنا کرتا)-
کُتِبَ عَلَیْہِ نَصِیْبُہٗ مِنَ الزِّنَا - جو زنا کا حصہ اس کے نصیب میں لکھا (اتنا وہ ضرور کرے گا) (یعنی کوئی تو حقیقۃً زنا کرے گا یعنی دخول' اور کوئی مجازاً یعنی بدنظری' بوسہ اور مساس وغیرہ)-
اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ - اپنے ہمسایہ کی عورت سے تو زنا کرے (یہ اور زیادہ سخت گناہ ہے - کیونکہ ہمسایہ کا تو یہ حق ہے کہ تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے' نہ یہ کہ خود اس کی آبروریزی کرے)-
اَلثَّیِّبُ الزَّانِی - نکاح ہو چکنے کے بعد زنا کرنے والا-
دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ - جو شخص لا الہ الا اللہ کہے (شرائط ایمان کے ساتھ) وہ ایک نہ ایک دن بہشت میں داخل ہوگا گو اس نے زنا یا چوری کی ہو-
لَا یَزْنِی الزَّانِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ - مومن ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا (عمل زنا کے وقت اس کا ایمان الگ ہو جاتا ہے- پھر زنا سے فراغت کے بعد لوٹ آتا ہے- جیسے کہ اس دوسری حدیث میں ہے کہ)-
اِذَازَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَأْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَاقَلَعَ رَجَعَ اِلَیْہِ - یعنی آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر پر رہتا ہے جب زنا کر چکتا ہے تو پھر لوٹ آتا ہے (بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زانی' مومن کامل نہیں ہوتا بلکہ ناقص الایمان ہوتا ہے- بعض نے کہا مراد وہ شخص ہے جو زنا کو جائز سمجھے وہ تو کافر ہو گیا - بعض نے کہا حدیث کے معنی یہ ہے کہ مومن کو زنا کرنا لائق و سزاوار نہیں)-
دِرْھَمٌ مِّنْ رِبًا اَشَدُّ عِنْدَاللّٰہِ مِنْ سَبْعِیْنَ زَنْیَۃً - سود کا ایک درہم لینا اللہ تعالٰی کے نزدیک ستر بار زنا کرنے سے زیادہ سخت گناہ ہے-
لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ زَانٍ - زانی کی نماز قبول نہیں ہوتی - (یا جو شخص ایسی حالت میں نماز پڑھے کہ وہ پاخانہ اور پیشاب روکے ہوئے ہو)-

باب الزاء مع الواو

زَوْجٌ - ترغیب دینا' شوہر' بیوی' شکل' رنگ' جفت' جوڑا-
تَزْوِیْجٌ - نکاح کر دینا' جوڑ ملا دینا-
تَزَوُّجٌ - نکاح کرنا (جیسے اِزْدِوَاجٌ ہے)
زَاجٌ - پھٹکری-
مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِبْتَدَرَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ قِیْلَ وَمَازَوْجَانِ قَالَ فَرَسَانِ اَوْ عَبْدَانِ اَوْ بَعِیْرَانَ - جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے تو بہشت کے فرشتے اس کی طرف لپکیں گے (اس کو بہشت میں لے جانے کے لیے) لوگوں نے عرض کیا جوڑے سے کیا مراد ہے؟ جواب میں فرمایا' دو گھوڑے یا دو غلام یا دو اونٹ (دو روپے یا دو اشرفیاں یا دو پیسے یا دو کپڑے بھی اس میں داخل ہیں)-
مَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰہِ - جو اللہ کے واسطے ایک جوڑ دے-

لِكُلٍّ زَوْجَتَانِ - ہر ایک کو جوڑ جوڑ بنی آدم کی عورتوں کا ملے گا یا جوڑ جوڑ حوریں ملیں گی (اس سے یہ مراد نہیں کہ بس دو ہی عورتیں ملیں گی)۔

اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْ كَيْنِ لَهَا زَوْجًا - حضرت عائشہ نے اپنے ایک غلام اور لونڈی کو آزاد کرنا چاہا (جو دونوں مل کر ایک جوڑ تھے)۔

زَوْجًا - بالفتح، صفت ہے مملوکین کی (اہل عرب کہتے ہیں' هما زوجان اور هما زوج دونوں طرح درست ہے اور اس صورت میں کوئی اشکال نہ ہوگا - (ایک روایت میں زَوْجٌ ہے) (بعض حضرات نے زَوْجَيْنِ پڑھا ہے اور ضمیر لونڈی کی طرف عائد کی ہے جو مملوکین سے نکلتی ہے - یعنی حضرت عائشہ نے اپنے غلام کو آزاد کرنا چاہا اور لونڈی کو بھی جس کا شوہر تھا)۔

زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ - میں نے اس عورت کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدلے کر دیا جو تجھ کو دیا ہے (یعنی اس قرآن کے ذریعہ اس عورت کو تعلیم کر - اس سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیم بھی مہر کے قائم مقام ہو سکتی ہے اور تعلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے مگر حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)

بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ - اس باب میں آنحضرت کے نکاح کا ذکر ہے یا نکاح کر دینے کا -

تَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلٰثِ سِنِيْنَ - تین برس بعد مجھ سے صحبت کی -

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ اُزَوِّجُكَهَا - ابو سفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا' میں اپنی بیٹی ام حبیبہ کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں (یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس حدیث کی وجہ سے لوگوں نے امام مسلم پر طعن کیا ہے کہ وہ بعض ضعیف بے اور اصل احادیث بھی اپنی کتاب میں بیان کر گئے ہیں - کیونکہ ام حبیبہ سے آپ کا نکاح ۶ھ یا ۷ھ میں ہوا اور اس وقت ابو سفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے بعض نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ ابو سفیان کا مطلب یہ تھا کہ مراسم نکاح کو میں پھر دوبارہ ادا کروں' اپنا دل خوش کرنے کے لیے - یا اس کا یہ گمان ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کی رضامندی کے صحیح نہیں ہو سکتا)۔

فَاِنْ كَانَ زِوَاجًا - اگر عقد ہو -

اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ لَّهٗ مِنَ الْحُوْرِ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ سِوٰى اَزْوَاجِهٖ مِنَ الدُّنْيَا - اہل بہشت میں جو کم درجہ کا ہوگا اس کو بھی دنیا کی بیویوں کے علاوہ بہتر حوریں ملیں گی -

وَيُجْزِئُ الْغُسْلُ لِلْجُمُعَةِ كَمَا يَكُوْنُ لِلزِّوَاجِ - جمعہ کے لیے اسی طرح غسل کرنا کافی ہے جیسے نکاح کے لیے (کیا جاتا ہے (یعنی غسل کے بعد پھر وضو کی ضرورت نہیں)۔

زَوْدٌ - توشہ تیار کرنا -

تَزْوِيْدٌ - توشہ دینا -

تَزَوُّدٌ - توشہ لینا -

اِزْدِيَادٌ اور اِسْتِزَادَةٌ - توشہ مانگنا -

زَادٌ - توشہ -

اَزْوَادٌ اور اَزْوِدَةٌ "زَادٌ" کی جمع ہیں -

اَمَعَكُمْ مِنْ اَزْوِدَتِكُمْ شَيْءٌ - کیا تمھارے پاس تمھارے توشوں میں سے کچھ باقی ہے -

فَمَلَأْنَا اَزْوِدَتَنَا - ہم نے اپنے توشہ دان بھر لیے (اَزْوِدَةٌ سے مَزَاوِدُ مراد ہیں - یعنی توشہ دان)۔

فَجَمَعْنَا تِزْوَادَنَا یا تَزَاوِدَنَا - ہم نے اپنے توشوں کو جمع کیا (بعض نے تَزْوَادَنَا بہ فتحہ تا پڑھا ہے' اس صورت میں یہ مصدر ہوگا' بہ معنی زاد)۔

اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ - میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھ کو توشہ دیجیے -

تَزَوَّدْمِنْهُ - اس قمیص کو توشہ بنا کر رکھ (یہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت ﷺ کی قمیص کے بارے میں کہا)۔

فَاِنَّهٗ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ - کیونکہ ہڈی اور گوبر تمھارے بھائی جنوں کا توشہ ہے (اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ جن کھاتے پیتے ہیں)۔

بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ - دو مشکوں کے بیچ میں -

وَكَانَ مِزْوَدِنِیْ تَمْرٌ- میرے توشہ دان میں کھجوریں تھیں-

فَنِیَ الزَّادُ- توشہ ختم ہو گیا (یعنی تھوڑا سا رہ گیا)

زَوْرٌ یا زِیَارَةٌ یا زُوَارٌ یا زُوَارَةٌ یا مَزَارٌ- ملاقات کے لیے آنا-

تَزْوِیْرٌ- جھوٹ بات کو آراستہ کرنا' سنوارنا' درست کرنا' خاطر داری کرنا' باطل کرنا' بگاڑنا' تحریف کرنا' جھوٹا بنانا' تہمت لگانا-

اِزْدِیَارٌ- زیارت کرنا-

اِزَارَةٌ- زیارت پر مستعد کرنا-

تَزَاوُرٌ اور اِزْدِرَارٌ- مڑنا' انحراف کرنا' عدول کرنا' ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا-

اِسْتِزَارَةٌ- ملاقات کی درخوست کرنا-

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَا بِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ- جو شخص ایسی چیز سے سیر ہونا ظاہر کرے جو اس کو نہیں ملی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے ہو- (مثلاً درویش نہ ہو مگر درویشوں کا لباس پہنے' عالم نہ ہو مگر جبہ اور عمامہ مثل علماء کے پہنے ہو مگر آستین دوہری رکھے تاکہ دیکھنے والے خیال کریں کہ دو کپڑے پہنے ہیں- ایسی چیز سے سیر ہونا جو اس کو نہیں ملی' اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ خواہ کھانے کو پیٹ بھر سوکھی روٹی بھی نہ ملتی ہو اور لوگوں میں از راہ تکبر و فخر یہ بیان کر کے کہ روز بریانی' پلاؤ اور قورمہ کھاتا ہوں- یا پہننے کو ایک جوڑے کے علاوہ دوسرا جوڑا تک نہ ہو مگر لوگوں سے کہے کہ میرے گھر میں صندوق پٹے پڑے ہیں- ہمارے ملک میں ایک صاحب نان شبینہ سے محتاج تھے' صبح کو گھر سے باہر جانے لگے تو لبوں کو تر کرنے کے لیے کچھ نہ ملا' چراغ میں تیل بھی نہ تھا' اس کی کیٹ پونچھ کر مونچھوں پر مل لی- ایک ذرا سا بتی کا ٹکڑا ان کی مونچھوں میں اٹک گیا ان کو خبر نہ ہوئی- جب اپنے دوستوں میں پہنچے تو انھوں نے ناشتہ کے لیے کہا- آپ کیا فرماتے ہیں کہ مجھ کو اشتہا نہیں کیونکہ ابھی ناناجان کے یہاں سویاں اور دودھ سے خوب سیر ہو کر آیا ہوں- یہ سنکر ایک ظریف دوست نے کہہ دیا' جی ہاں' جب ہی تو ایک سنوی آپ کی مونچھ میں لٹک بھی رہی ہے- اس وقت نہایت خفیف اور شرمندہ ہوئے' جھوٹا فخر اور تکبر کرنے والے کا انجام یہی ہوتا ہے)-

عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ- جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے (یعنی شرک کے بعد سب گناہوں سے زیادہ سخت ہے' کیونکہ قرآن شریف میں ''وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ'' کے بعد وَالَّذِیْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ' فرمایا)

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ- جو شخص جھوٹ بات بنانا نہ چھوڑے (اس کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ؟ اللہ کو تو روزے سے اپنے بندوں کو ضبط نفس کا خوگر بنانا اور ان کا تزکیہ کرنا ہے- اس طرح فاقہ کرنے سے نفوس کی تطہیر نہیں ہو سکتی اور نہ یہ اللہ کی مشیت ہے)-

لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ- شرک کی گواہی نہیں دیتے (یا مشرکوں اور اہل کتاب کے تہواروں اور عیدوں' میلوں ٹھیلوں میں شریک نہیں ہوتے- مثلاً ہولی' دیوالی اور جاترا وغیرہ میں شریک ہونا سخت گناہ ہے- بعض فقہا نے تو اس کو شرک کہا ہے)-

تُزِیْرُهُ الْقُبُوْرَ- اس کو قبروں کی زیارت کی طرف بلاتا ہے (یعنی یہ بخار موت کا پیغام ہے- میں اس سے بچنے والا نہیں ہوں- یہ مجھ کو قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا)-

فَجَعَلَا یَتَزَاوَرَانِ- دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کو آنے جانے لگے-

زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ- میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا-

یَزُوْرُ الْبَیْتَ اَیَّامَ مِنًی- منے کے دنوں میں کعبہ کی زیارت کرتے رہے-

لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ- اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی زیارت بہت کرتی رہتی ہیں (رات و دن وہاں جاتی اور روتی پیٹتی ہیں- بعض نے کہا ان عورتوں سے وہ عورتیں مراد ہیں- جو قبروں پر نوحہ کریں اور چلا کر روئیں' بعض نے کہا جاہلیت میں عورتوں کی یہ عادت تھی کہ چھ روز تک مردوں کے ساتھ وہیں رہتیں)-

لَوْ شَهِدْ تُكَ مَا زُرْتُكَ - اگر تو مرجاتا تو میں تیری قبر کی زیارت نہ کرتی (کیونکہ آنحضرت نے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں لعنت کی ہے)-

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا - میں نے (پہلے) تم کو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا (اس کی وجہ یہ تھی کہ شرک کا زمانہ قریب ہی گزرا تھا - خیال کیا کہ مبادا ایسا نہ ہو کہ پھر لوگ شرک میں مبتلا ہو جائیں اور قبر پرستی شروع کر دیں) اب زیارت کرو (کیونکہ اب توحید تمھارے دلوں میں راسخ ہوگئی ہے' شرک میں پڑنے کا ڈر نہیں رہا - اکثر علماء کہتے کہ یہ اجازت صرف مردوں کے لیے ہوئی ہے مگر بعض نے کہا مرد اور عورت سب کے لیے)-

مَنْ حَجَّ فَزَارَ - جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی (تو یہ فاتعقیب کے لیے نہیں ہے اور اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مدینہ طیبہ میں حج سے پہلے ہو آئے) (مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے اس طرح کہنا مکروہ جانا ہے کہ ہم نے آنحضرت کی قبر شریف کی زیارت کی' اس کی وجہ یوں بیان کی ہے کہ زیارت دو طرح کی ہے مشروع وغیر مشروع اور زیارت کا لفظ دونوں کو شامل ہے - غیر مشروع زیارت یہ ہے کہ انبیاء اور صلحاء اور اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت اس غرض سے کی جائے کہ وہاں نماز پڑھے یا دعا مانگے یا ان سے حاجتیں اور مرادیں مانگے یہ کسی عالم کے نزدیک درست نہیں ہیں کیونکہ عبادت اور استعانت اور حاجات کا مانگنا' خاص اللہ جل جلالہ کے لیے ہے-)

مترجم کہتا ہے کہ قبر کی زیارت اس نیت یا اس غرض سے کرنا کہ وہاں جا کر دعا مانگیں گے یا منت یا مراد' گو اللہ تعالیٰ ہی سے سہی' مگر یہ طریقہ دعا کسی کے نزدیک درست نہیں ہے' البتہ اگر کوئی شخص کسی پیغمبر یا ولی کی قبر کی زیارت کو جائے' اور زیارت کے بعد اس کے دل میں دعا کا ارادہ پیدا ہو' وہاں اللہ تعالیٰ سے دعا کرے' تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے - لیکن مُردوں سے سوال کرنا اور ان سے وہ امور مانگنا جو اللہ تعالے سے خاص ہیں' مثلاً رزق کی کشائش' گناہوں کی مغفرت' اولاد کا دینا اور بیماری سے چنگا کرنا' یہ بالاتفاق شرک ہے' اگر کسی پیغمبر یا ولی سے اس کی قبر کے پاس جا کر اس طرح کہے کہ تم ہمارے لیے دعا کرو' یا اللہ تعالیٰ کی بارہ گاہ میں سفارش کرو کہ وہ جل جلالہ ہمارا یہ مطلب پورا کر دے' تو اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے - اکثر علماء کے نزدیک یہ توسل اور سفارش کا طریقہ بھی درست نہیں ہے مگر ایسا کہنے سے آدمی مشرک اور کافر نہ ہوگا البتہ گنہگار ہوگا - جن لوگوں نے اس طرز کی سفارش اور وسیلہ کو شرک کہا ہے تو انھوں نے اس مسلہ میں غلو اور تشدد سے کام لیا ہے - بایں ہمہ ایک جماعت علماء اس کے جواز کی بھی قائل ہوئی ہے - اب زیارت قبور کے لیے سفر کرنا تو علماء اہل حدیث میں سے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور ان کے متبعین اس طرف گئے ہیں کہ وہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ آں حضرت کی قبر شریف کی زیارت کے لیے بھی سفر کرنا انھوں نے ناجائز رکھا ہے - انھوں نے کہا ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر کرنا چاہیے' پھر وہاں پہنچ کر قبر شریف کی زیارت بھی مستحب ہے - مگر اکثر علمائے اہل حدیث اس کو جائز بتاتے ہیں - واللہ اعلم -

اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا - جو تیری زیارت کو آئے اس کا بھی تجھ پر حق ہے -

جَاءَ نَا زَوْرٌ - ہمارے پاس ملاقات کرنے والے زیارت کرنے والے آئے -

حَتّٰى اَزَارَتْهُ شَعُوْبَ - یہاں تک کہ اس کو موت کی زیارت کرادی -

كُنْتُ زَوَّرْتُ فِىْ نَفْسِىْ مَقَالَةً - میں نے اپنے دل میں ایک گفتگو تیار کی (یعنی ایک تقریر)

اہل عرب کہتے ہیں کہ

كَلَامٌ مُزَوَّرٌ - یعنی آراستہ کلام - درست کیا ہوا -

رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً زَوَّرَ نَفْسَه' عَلٰى نَفْسِهٖ - اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنے نفس کو اپنے لیے درست کیا - (یعنی ریاضت اور مشقت کر کے نفس کی اصلاح کی' اس کو اخلاق حسنہ سے آراستہ اور برے اخلاق سے پاک اور صاف کیا)-

رَاٰهُ مُكَبَّلًا بِالْحَدِيْدِ بِاَزْ وِرَةٍ - اس کو لوہے میں جکڑا

رسیوں سے بندھا دیکھا-

اَزْوِرَةٌ جمع ہے زِوَارٌ یازِیَارٌ کی-وہ رسی جو سامنے اور پیچھے باندھی جائے (مطلب یہ کہ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے ہوئے تھے)-

مَالِیْ اَرٰی رَعِیَّتَكَ عَنْكَ مُزْوَرِّیْنَ-(بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عثمان سے کہا بیٹا) کیا وجہ ہے میں دیکھتی ہوں تیری رعیت تجھ سے منحرف ہے؟(تیرے انتظام سے خوش نہیں ہے' جیسے حضرت عمر کے انتظام سے خوش اور خرم تھی)-

اہل عرب کہتے ہیں کہ:

اِزْوَرَّ اور اِزْوَارَّ عَنْهُ-یعنی اس سے منحرف ہوا منہ پھیر لیا-

بِالْخَیْلِ عَابِسَةً زُوْرًا مَنَا کِبُهَا-(جو حضرت عمرؓ کا شعر ہے) گھوڑے لیے ہوئے ترش رو' جن کے کندھے ایک طرف جھکے ہوئے-

زُوْرًا- زَوْرٌ سے ماخوذ ہے' بہ معنی میل اور جھکاؤ

فِیْ خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الزَّوْرِ تَفْضِیْلٌ-اس کی پیدائش میں دوسرے سینے والوں سے فضیلت ہے-

زَوْرٌ-سینہ-

بَنَاتُ الزَّوْرِ-دونوں جانب سینہ کی پسلیاں-

زَادَالنِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ- حضرت عثمانؓ نے (جمعہ کے دن) تیسری اذان ''زورا'' پر بڑھا دی-

زَوْرَاءُ-ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے بازار میں موذن اس کی چھت پر کھڑا ہو کر اذان دیتا تھا)-

آنحضرت ﷺ کے دور مبارک میں جمعہ کے دن صرف دو اذانیں ہوتی تھی' پہلی اذان جب آپ منبر پر چڑھتے تھے اور دوسری اذان تکبیر منبر سے اترنے کے بعد-لیکن جب مدینہ منورہ کی آبادی بڑھ گئی تو لوگوں کو دور دور سے آنا پڑتا تھا' اسوجہ سے حضرت عثمان نے ایک اذان اور بڑھا دی تا کہ لوگ تیار ہو کر خطبہ شروع ہونے سے پہلے آ جائیں' لیکن اذان کے اس نئے انتظام کے بعد بھی ان دونوں اصلی اذانوں کو باقی رکھا گیا ہے-اور ناواقف ہیں وہ لوگ جو ان دونوں اذانوں کو آہستہ سے دیتے ہیں حالانکہ قرآن حکیم کی رو سے اس اذان کو جو قبل خطبہ دی جاتی ہے بہت بلند آواز سے پکار کر دینا چاہیے-کیوں کہ اسی اذان کے وقت قرآن حکیم میں حکم دیا گیا ہے کہ خرید و فروخت بند کر دو اور اللہ کی یاد کے لیے چلدو-اب ذرا غور فرمایئے کہ قبل خطبہ کی اذان جو اصل اذان ہے اگر آہستہ سے دی جائے گی تو لوگوں کو خبر کیسے ہو گی اور وہ خرید و فرخت بند کیسے ہو گی)-

تَزَاوَرُوْا وَ تَلَاقَوْا- ایک دوسرے کی زیارت ملاقات کرتے رہو-

مَنْ زَارَ اَخَاهُ فِیْ جَانِبِ الْمِصْرِ- جو شخص شہر کے ایک گوشہ میں اپنے بھائی کی ملاقات کو جائے-

حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّکْرِمَ زَوْرَهٗ-اللہ کو اپنی زیارت کرنے والوں کی خاطر کرنا ضرور ہے-

فَقَدْ زَارَاللّٰهَ فِیْ عَرْشِهٖ-اللہ تعالیٰ سے اس کے تخت پر زیارت کی-

زَیَارَةُ اللّٰهِ زِیَارَةُ اَنْبِیَاءِهٖ وَحُجَجِهٖ مَنْ زَارَهُمْ فَقَدْ زَارَاللّٰهَ- اللہ کی زیارت' اس کے پیغمبروں اور اماموں کی زیارت ہے' جس نے ان کی زیارت کی' اس نے اللہ کی زیارت کی (اسی طرح اولیاء اللہ اور علمائے باعمل اور صالحین امت کی زیارت بھی اللہ تعالیٰ کی زیارت ہے)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ زُوَّارِكَ- یااللہ مجھ کو اپنی زیارت کرنے والوں میں سے کر-

زُوَّار-جمع ہے زَائِرٌ کی جیسے زَائِرُوْنَ اور زُوَّرٌ ہے-

وَتُنْحَرُ بِالزَّوْرَاءِ مِنْهُمْ لَدٰی ضُحًی ثَمَانُوْنَ اَلْفًا مِثْلَ مَا تُنْحَرُ الْبُدُنُ-زوراء میں (جو ایک پہاڑ کا نام ہے ملک رے میں) چاشت کے وقت اسی ہزار آدمی ان کے اس طرح نحر کئے جائیں گے' جیسے اونٹ نحر کئے جاتے ہیں-

زَوْعٌ-باگ ہلانا' کھینچنا (تا کہ جانور جلد چلے)-

زَوْعَةٌ-قطعہ

تَزْوِیْعٌ-الٹنا' یک جا کرنا' خراب کرنا' بیکار کرنا-

زُزْعٌ اور زوع-مکڑی-

زَاعَةٌ-پولس کے لوگ-

زَاعَةٌ-خراب نکمی چیز-

زُوْغٌ-جھکنا' جھکانا' کج کرانا-

زَوْفٌ-اعضاء کو ڈھیلا چھوڑ کر چلنا' پنکھ اور دم زمین پر پھیلا کر چلنا-

مَوْتٌ زُوَافٌ-ناگہانی موت-

زُوْفَاءٌ-ایک مشہور دوا ہے قاطع بلغم-

زُوْقٌ-ایک گاؤں کا نام ہے-

زُوَقٌ اور زَاوُوْقٌ-پارہ-

لَيْسَ لِيْ وَلِنَبِيٍّ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتًا مُّزَوَّقًا-میرا اور کسی پیغمبر کا یہ کام نہیں کہ آراستہ گھر میں جائے-

تَزْوِيْقٌ-آراستہ کرنا' نقش ونگار کرنا' خوبصورت بنانا-

تَزْوِيْقٌ-دراصل زَاوُوْقٌ سے ماخوذ ہے بہ معنی پارہ (کیونکہ سونے کو پارہ کے ساتھ ملا کر چڑھاتے ہیں' پھر آگ میں ڈالتے ہیں تو پارہ اڑ جاتا ہے اور سونا رہ جاتا ہے)-

اِذَارَاَيْتَ قُرَيْشًا قَدْهَدَ مُواالْبَيْتَ ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّ قُوْهُ فَاِنَّ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ-جب تو قریش کے لوگوں کو دیکھے کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا کر بنائیں اور اس کو آراستہ کریں (یعنی نقش ونگار اور سونے کا پانی وغیرہ اس پر چڑھائیں اس وقت اگر تجھ کو موت آ سکے تو مر جا- (یعنی جب خانہ کعبہ کی آراستگی کو آپ نے مکروہ جانا تو دوسری مسجدوں کی آراستگی کب درست ہو گی)-

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّوَاقِيْ-تو تو ہم کو مرغوں سے بھی زیادہ بھاری (ناگوار) ہے (یہ جمع ہے زاقیۃ کی یعنی چیخنے والا)-

اَنْتَ اَثْقَلُ مِنَ الزَّاوُوْقِ-تو پارہ سے زیادہ بھاری ہے-

زَاوُوْقٌ-کو مدینہ والے ذیبق کی جگہ استعمال کرتے ہیں پارہ کے معنوں میں-

زَوْكٌ-چلنے میں کندھے ہلانا-

زَوَكَانٌ-اکڑنا' اترا کر چلنا-

زَوَّاكٌ-اترانے والا-

زَوْلٌ یا زَوَالٌ یا زُوُوْلٌ یا زَوِيْلٌ یا زَوَلَانٌ چلا جانا' ہٹ جانا' گھٹ جانا' اونچا ہونا' ڈھل جانا-

زَوَالٌ-سورج ڈھل جانے کا وقت-

زَوْلٌ-عجب اور باز اور مرد کی شرم گاہ' بہادر' سخی' بلا' خفیف' ظریف اور عقلمند کو بھی کہتے ہیں اسی طرح بڑے جثہ کو جس کو پہچانتے نہ ہوں-

زَوْلَةٌ-ہلکی' پھلکی' عقلمند عورت-

رَاى رَجُلًا مُبْيَضًّا يَّزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ-ایک سفید رنگ کے شخص کو دیکھا جس کو سراب ظاہر کر رہی تھی (سراب چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے)-

يَوْمًا تَظِلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ ترفعُهَا
مِنَ اللَّوامِعِ تَخْلِيْطٌ وَّتَزْيِيْلٌ

جس دن زمین کے ٹیلوں کو چمکتی ریت کبھی نیچا کرتی ہے کبھی اونچا-

وَاللّٰهِ لَقَدْ خَالَطَهٗ سَهْمِيْ وَلَوْكَانَ زَائِلَةٌ لَتَحَرَّكَ-خدا کی قسم میرا تیر اس میں گھس گیا-اگر وہ سرکنے والا ہوتا تو حرکت کرتا-

زَائِلَةٌ-وہ جانور جو اپنی جگہ سے سرکے حرکت کرے-

فِيْ فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوْا زُوْلُوْا-قریش کے چند نوجوانوں میں' جن میں ایک کہنے والا یوں کہنے لگا' جب وہ (یعنی مکہ والے مسلمان ہو گئے تو اب چل دو (مدینہ کو چلے جاؤ)-

اَخَذَهُ الْعَوِيْلُ وَالزَّوِيْلُ-اس کو چیخ پکار اور بیقراری شروع ہو گئی-

يَزُوْلُ فِي النَّاسِ-ابوجہل لوگوں میں گھوم رہا تھا- (یعنی بدر کے دن' ایک جگہ نہیں ٹھہرتا تھا)-

بِزَوْلَةٍ وَّجَسٍّ-ایک ہلکی پھلکی عورت عقلمند یا ظریف خوش مزاج گھر میں بیٹھنے والی-

زَالَتِ الشَّمْسُ-سورج ڈھل گیا-

مَازَالَ-ہمیشہ-

لَا يَزَالُ-ہمیشہ' کبھی اس کو زوال نہیں-

زُوِيٌّ یا زَيٌّ-ہٹانا-پھیر دینا-ایک گوشہ میں کر دینا' روکنا' اکٹھا کرنا' قبض کرنا-

اِنْزِوَاءٌ۔ گوشہ گیری۔

زَاوِیَۃٌ۔ دو خطوں کے ملنے سے جو کونا پیدا ہو۔

زُوِیَتْ لِی الْاَرْضُ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَ مَغَارِبَھَا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا۔ میں نے پورب اور پچھم اس کے دیکھ لیے (یعنی زمین کو اکٹھا کر کے مجھ کو اس کے پورب اور پچھم سب دکھلا دیئے) (جہاں تک آپ کو زمین دکھلائی گئی وہیں تک اسلامی نظام حکومت قائم ہوا اسلامی سلطنت کی حدود مشرق میں چین اور بلاد ترک تک اور مغرب میں بحر اندلس اور بلاد بربر تک، مسلمانوں کی حکومت ہو گئی۔ اور جنوب اور شمال میں آپ کو زمین نہیں دکھلائی گئی، وہاں اسلام بھی زیادہ نہیں پھیلا۔ یہ آنحضرت کا ایک بڑا معجزہ ہے اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندہ کو چاہے اس کو دوسرے بندوں سے زیادہ سماعت یا بصارت کی قوت عطا فرما دیتا ہے)۔

وَازْوِلَنَا الْبَعِیْدَ۔ دور دراز کو ہمارے لیے سمیٹ دے (یعنی قریب کر دے)۔

وَازْوِلَنَا بُعْدَہٗ۔ اس کی دوری ہمارے لیے سمیٹ دے (وہ نزدیک ہو جائے۔ اور ہم آسانی کے ساتھ وہاں تک پہنچ جائیں)۔

اِنَّ الْمَسْجِدَ لَیَنْزَوِیْ مِنَ النُّخَامَۃِ کَمَا تَنْزَوِیَ الْجِلْدَۃُ فِی النَّارِ۔ مسجد میں جب کوئی تھوک بلغم ڈالے تو وہ اس طرح سمٹ جاتی ہے، جیسے چمڑے کا ٹکڑا آگ میں سمٹ جاتا ہے (یعنی رنج اور صدمہ سے مسجد منقبض ہو جاتی ہے۔ بعض نے کہا مسجد سے مسجد والے فرشتے مراد ہیں)۔

اَعْطَانِیْ رَبِّی اثْنَتَیْنِ وَزَوٰی عَنِّیْ وَاحِدَۃً۔ (میں نے پروردگار سے تین دعائیں کیں تھیں) میرے مالک نے دو دعائیں تو قبول کیں اور ایک اٹھا رکھی (قبول نہیں کی، جب پیغمبر ﷺ کی جو ساری خلقت سے افضل اور پروردگار کے سب سے زیادہ مقرب ہیں، بعض دعا قبول نہ ہو تو اور کسی ولی یا بزرگ یا درویش کی ہر ایک دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے)۔

وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ۔ جن چیزوں کو میں چاہتا ہوں ان میں سے تو جو اٹھا رکھے (یعنی مجھ کو نہ دے تو اس کو مدد اور فراغت کا باعث کر۔ ان کاموں میں جن کو تو پسند کرتا ہے۔ سبحان اللہ کیا عمدہ دعا ہے)۔

جب سرکار نظام نے مجھ کو خدمت سے علیحدہ کر دیا تو میں نے یہی دعا کی، اللہ تعالیٰ نے یہ علیحدگی اس کا باعث کر دی کہ میں صحیح بخاری شریف کے ترجمہ اور شرح میں مشغول ہوا اور خدا کے فضل و کرم سے اس کام کو اتمام کو پہنچایا جس کا نام تیسیر الباری ہے۔ اس کے بعد تفسیر موضحۃ القرآن کی تکمیل کرائی۔ بعد ازاں تبویب القرآن۔ اب دو کتابیں زیر تالیف ہیں۔ ہدیۃ المھدی من فقہ المحمدی، اور انوار اللغۃ حق تعالیٰ کے کرم سے امید ہے کہ گو میں ضعیف اور ناتوان ہوں، وہ ان دونوں کتابوں کو بھی میری زندگی میں کامل کرا دے گا۔ اگر احیانا حیات مستعار نے وفا نہ کی اور سفر آخرت درپیش آیا تو میری وصیت اہل حدیث بھائیوں کو یہ ہے کہ وہ ان کتابوں کو پورا کر دیں۔ وعلی اللہ التوکل وبہ الاعتصام)۔

فَیَنْزَوِیْ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ۔ اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے جڑ جائے گا (سمٹ کر مل جائے گا)۔

(ایک روایت میں یُزْوٰی بَعْضُھَا ہے یعنی اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ سے ملا دیا جائے گا)۔

عَجِبْتُ لِمَا زَوَی اللّٰہُ عَنْکَ مِنَ الدُّنْیَا۔ (حضرت عمرؓ نے آں حضرت ﷺ سے عرض کیا) مجھ کو اس پر تعجب ہوتا ہے کہ اللہ تعالے نے دنیا کو آپ سے سمٹ لیا (دنیا کی تونگری اور مال داری آپ کو نہیں دی)۔

لَیُزْوَأَنَّ الْاِیْمَانُ بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْمَسْجِدَیْنِ۔ ایمان سمٹ کر ان دونوں مسجدوں (یعنی مکہ اور مدینہ) کے درمیان آ جائے گا۔ (نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کی ہے لَیُزْوَأَنَّ کو ہمزہ سے قرات کیا ہے۔ اور صحیح لَیُزْوَیَنَّ ہے یائے تحتانی سے)۔

فَیَا اٰلَ قُصَیٍّ مَا زَوَی اللّٰہُ عَنْکُمْ۔ اے آل قصی اللہ تعالیٰ نے تم سے بھلائی اور بہتری کیسے اٹھالی۔

کُنْتُ زَوَّیْتُ فِیْ نَفْسِیْ کَلَامًا۔ میں نے اپنے دل

میں ایک تقریر جمع کی (ایک روایت میں زَوَّرْتُ ہے اور وہی صحیح ہے جیسے اوپر گزر چکا -

كَانَ لَهٗ اَرْضٌ زَوَتْهَا اَرْضٌ اُخْرٰی - ان کی ایک زمین تھی جس کے نزدیک دوسری زمین واقع تھی اس نے ان کی زمین کو تنگ کر دیا تھا یا گھیر لیا تھا -

زَاوِيَةٌ - ایک مقام کا نام ہے بصرہ سے دو فرسخ پر وہاں پر انسؓ کی زمین تھی اور مکان تھا -

زَوَايَاهُ سَوَاءٌ - اس حوض کے چاروں زاویے برابر ہوں گے (یعنی مربع ہوگا طول و عرض برابر) -

لَيُزْوٰى مِنَ النُّخَامَةِ - بلغم سے سمٹی جاتی ہے -

اِنِّيْ لَا بْتَلِيْهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَزْوِيْ عَنْهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ - میں اپنے مومن بندے پر بلا ڈال کر اس کو آزماتا ہوں' اس لئے کہ اس کا انجام اس کے حق میں بہتر ہے اور جو چیز اس کو اچھی معلوم ہوتی ہے وہ اس سے سمیٹ لیتا ہوں (لے لیتا ہوں یا نہیں دیتا) اس لئے کہ اس سے بہتر اس کو دوں -

مَازَوَى اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ مِّمَّا عَجَّلَ لَهٗ فِيْهَا - اللہ تعالیٰ نے جو دنیا اپنے مومن بندہ سے سمیٹ لی' وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے جو جلدی اس دنیا میں اس کو دے -

(مجمع البحرین میں ہے کہ اس کی تصدیق ایک دوسری حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ' مومن قیامت کے دن اپنے مالک سے عرض کرے گا - پروردگار دنیا داروں نے دنیا میں خوب چین اڑایا' عورتوں سے رغبت کی' نکاح کئے' نفیس عمدہ اور ملائم کپڑے پہنے' لذیذ خوش ذائقہ اور فرحت بخش غذائیں کھائیں' عالی شان مکانوں اور محلات میں رہے - عمدہ آرام دہ (ہوا رفتار) سواریوں پر سوار ہوتے رہے (اے کرم فرما!) اب مجھ کو بھی وہی چیزیں عنایت فرما جو تو نے ان کو دنیا میں دی تھیں - پروردگار ارشاد فرمائے گا میرے ہر ایک مومن بندہ کو اتنا ملے گا' جتنا میں نے دنیا داروں کو دیا تھا' آغاز آفرینش سے اس کے خاتمہ تک' اور مزید ستر گنا اس کا) -

اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا - اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھ لئے -

لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّزْوِيَ الْاِمَامَةَ عَنِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهٖ - امام کو یہ جائز نہیں کہ اس کے بعد جو امام ہونے والا ہو اس کی امامت روک لے (بیان نہ کرے)

صَلّٰى فِيْ زَوَايَا الْبَيْتِ - آنحضرت ﷺ نے کعبے کے چاروں کونوں میں نماز پڑھی (یعنی نفل نماز) -

باب الزاء مع الهاء

زُهْدٌ یا زَهَادَةٌ - نفرت کرنا' چھوڑ دینا' (بعض نے کہا کہ زَهَادَةٌ دنیا سے بے رغبتی اور زُهْدٌ دین داری یا کم خوری) -

تَزْهِيْدٌ - نفرت دلانا' بخیل کہنا -

تَزَهُّدٌ - عبادت اور ترک دنیا -

تَزَاهُدٌ - حقیر سمجھنا -

اِزْهَادٌ - کمتر سمجھنا' حقیر جاننا -

اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ مُّزْهِدٌ - سب لوگوں میں افضل وہ مومن ہے جس کے پاس دنیا کا مال و متاع کم ہو یا جو دنیا کو حقیر اور بے حقیقت سمجھے اس سے رغبت نہ کرے -

لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَّلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ مُّزْهِدٍ - اس[1] سے حساب نہ ہوگا نہ اس مومن سے جس کے پاس دنیا کا سامان کم ہو -

فَجَعَلَ يُزَهِّدُهَا - آپ اس ساعت کو (جو جمعہ کے دن ہوتی ہے) کم فرمانے لگے (یعنی یہ ساعت بہت تھوڑی دیر تک رہتی ہے اور انگلی کے پورے کو درمیان میں رکھ کر اشارہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ یہ مبارک ساعت جمعہ کے وسط حصہ میں ہے) -

اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ - تو تو تھوڑا ہے -

---

[1] یعنی اس غلام سے جو اپنے سردار اور پروردگار دونوں کا حق ادا کرے -

اِنَّ النَّاسَ قَدِ انْدَ فَعُوْا فِيْ الْخَمْرِ وَتَزَا هَدُوا الْحَدَّ- (حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ) لوگ شراب نوشی پر گر پڑے ہیں (شراب پینے لگے ہیں) اور جو سزا شراب نوشی کی مقرر ہے اس کو آسان اور حقیر سمجھتے ہیں-

(شراب نوش افراد کے لئے اس وقت تک سزا یہ تھی کہ جوتوں اور چادروں اور لنگیوں سے شرابی کو مارتے- یہی سزا عہد رسالت سے حضرت خالدؓ کی رپورٹ تک دی جاتی تھی- اس اطلاع کے بعد امیر المومنین نے اکابر صحابہؓ سے مشورہ کے بعد شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے مقرر کی تاکہ لوگ شراب پینے سے باز رہیں)-

هُوَ اَنْ لَّا يَغْلِبَ الْحَلَالُ شُكْرَهٗ وَلَا الْحَرَامُ صَبْرَهٗ (زہریؒ سے پوچھا گیا زہد کیا ہے؟ تو انہوں جواب دیا کہ) زہد یہ ہے کہ حلال (اور جائز ذرائع سے رزق) ملے تو شکر خدا وندی سے غافل نہ ہو (ہر لحظہ اس کا قلب شکر و سپاس کے جذبات سے معمور ہو اور مال و رزق کے خرچ کے وقت رضائے الٰہی کا پورا پورا خیال اور لحاظ رہے انفاق فی سبیل اللہ میں کمی نہ ہو) اور حرام مال کے چھوڑ دینے پر صبر کرتا رہے- (اگرچہ دوسرے لوگ اس کے سامنے

ناجائز طریقوں سے وصول کر کے مال دار ہو رہے ہوں، مگر وہ ان طریقوں پر اور ان طریقوں سے حاصل شدہ مال پر لعنت بھیجے اور اپنی کم مائگی پر صابر اور قانع رہے)-

(طیبی نے کہا، زہد حلال کمائی ہے اور بے طمعی - اور اس میں اس شخص کے قول کا رد ہے جو کہتا ہے کہ زہد ترک دنیا کرنے میلا کچیلا پھرنے اور بدمزہ کھانا کھانے کا نام ہے)-

اَلزَّهَادَةُ اَنْ لَّا تَكُوْنَ بِمَا فِيْ يَدَكَ اَوْثَقَ بِمَا فِيْ يَدِ اللّٰهِ وَاَنْ تَكُوْنَ فِيْ ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِيْهَا لَوْاَنَّهَا اُبْقِيَتْ- زہد اور درویشی یہ ہے کہ تجھ کو اس مال و متاع پر جو تیرے ہاتھ میں اس سے زیادہ بھروسا نہ ہو جتنا بھروسہ اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں ہے (یعنی پروردگار پر بھروسہ رکھنا کہ جب تک زندہ ہیں وہ کسی صورت سے دے گا اور اپنے پاس جو مال و متاع یا آمدنی ہے اس پر تکیہ نہ کرنا) دوسرے یہ کہ جب مصیبت تجھ پر آئے تو تجھ کو اس پر خوشی ہو کہ کاش یہ مصیبت اور رہتی (کیونکہ مصیبت کا اجر اور ثواب ملے گا- اور آخرت کا اجر اور ثواب دنیا کی راحت اور آرام سے کہیں بہتر ہے)-

(حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ زاہد کو جب نعمت ملتی ہے تو اتنی خوشی نہیں ہوتی، جتنی مصیبت سے دو چار ہونے میں ملتی ہے- کیونکہ نعمت میں ہماری مراد بھی ملی ہوتی ہے اور مصیبت خالص دوست کی مرضی سے ہے-)

(حضرت نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ میں شام کو اپنے گھر میں والدہ کے پاس آیا کرتا اور ان سے پوچھتا کچھ کھانے کو ہے، جس روز کھانا ہوتا تو وہ سامنے لاتیں اور جس روز کچھ نہ ہوتا تو فرمائیں کہ بابا نظام الدین آج ہم پروردگار کے مہمان ہیں- میں خوش ہو کر چلا آتا، اتفاق ایسا ہوا کہ ایک ہمسایہ نے کچھ کافی گندم ہمارے پاس بھیج دیئے- والدہ روز ان میں سے پکاتیں اور جب میں گھر کے اندر جا کر پوچھتا کہ کچھ کھانے کے لئے ہے تو وہ کھانا سامنے لاتیں- میں اس پیٹ بھراؤ صورت حال سے تنگ آ گیا اور کہا کہ ہر روز کھانا ہی کھانا ہے آپ اب کسی روز یہ نہیں فرماتیں کہ ہم پروردگار کے مہمان ہیں؟ آخر خدا خدا کر کے وہ گیہوں ختم ہوئے- اس کے بعد جو ایک دن میں والدہ کے پاس گیا اور کھانا مانگا تو انہوں نے کہا بابا نظام الدین! ہم آج پروردگار کے مہمان ہیں" مجھ کو اس مہمانی کا سن کر بہت خوشی ہوئی اور حق تعالیٰ کا شکر بجا لایا سبحان اللہ! یہ بڑے کاملین کا درجہ ہے- ہم گنہگاروں کو تو اس قدر بھی بہت ہے کہ نعمت پر شکر کریں اور مصیبت پر صبر، اور کوئی کلمہ بے ادبی کا زبان سے نہ نکالیں)-

اَفْضَلُ الزُّهْدِ اِخْفَاءُ الزُّهْدِ- افضل درویشی وہ ہے کہ اپنی درویشی لوگوں سے چھپی رہے (لوگ جانیں یہ دنیا داری ہے کوئی اس کی بڑائی اور غیر معمولی عظمت کا قائل نہ ہو)-

(معانی الاخبار میں ہے کہ زہد یہ ہے کہ جو اپنا مالک چاہے وہی خود بھی چاہے اور جو مالک ناپسند کرے، اس کو خود بھی ناپسند کرے اور حلال مال کو اس کے جائز موقع پر خرچ کر دے جوڑ

کرنہ رکھے اور حرام کی طرف خیال نہ کرے)۔

اَعْلٰی دَرَجَاتِ الزُّهْدِ اَدْنٰی دَرَجَاتِ الْوَرْعِ۔ زہد کا اعلیٰ درجہ ورع کا ادنیٰ درجہ ہے (اور ورع کا اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے اور یقین کا اعلیٰ درجہ رضا کا ادنیٰ درجہ ہے، تو رضا کا مرتبہ انتہائی مرتبہ ہوا، یعنی بندہ اپنے مالک کی محبت میں ایسا غرق ہو جائے کہ اس کے ہر فعل سے راضی اور خوش ہو مطلق ملال اور دل میں تنگی محسوس نہ ہو)۔

(بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ زہد تین باتوں کے ترک اور چھوڑ دینے سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو زیب و زینت دوسرے خواہش، تیسرے دنیا، تو زہد کی زا سے اشارہ ہے زینت کا اور ہا سے اشارہ ہے ہویٰ (یعنی خواہش نفس) کا اور دال سے اشارہ ہے دنیا کی طرف)۔

زَهَرٌ۔ سفید رنگ، خوبصورت ہونا۔

زُهُوْرٌ۔ چمکنا، روشن ہونا۔

اِزْهَارٌ۔ کلی نکلنا، پھول لانا، روش کرنا۔

اِزْدِهَارٌ۔ چمکنا۔

اِزْهِرَارٌ۔ کلی نکلنا، پھول لانا۔

زَاهِرِيَّةٌ۔ ناز کرنا، اترانا۔

زَهْرَةٌ۔ کلی۔

اَزْهَارٌ اور زَهْرٌ اور اَزَاهِيْرُ۔ ''زَهْرَةٌ'' کی جمع ہیں، یعنی کلیاں۔

زُهْرَةٌ۔ سفیدی، خوبصورتی۔

كَانَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ۔ آنحضرتؐ سفید رنگ کے، چمکدار تھے (یہ زَهْرَةٌ سے ہے۔ بہ معنی تازگی، حسن، روشنی اور سفیدی)

اَعْوَرُ جَعْدٌ اَزْهَرُ۔ دجال ایک آنکھ کا کانا، گھونگھر بال والا، سفید رنگ ہوگا۔

جَمَلٌ اَزْهَرُ مُتَفَاجٌّ۔ سفید اونٹ تھا پاؤں پھیلانے والا (یعنی جلد چلنے والا)۔

يَمْشُوْنَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ۔ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو خوب کھا پی کر بار بار پیشاب کرنے کے لئے پاؤں کھولتے ہیں۔

(یہ جمع ہے ازہر کی۔ اس لئے ''الزُّهْر'' کے معنی ارزانی کے زمانہ میں جو خوب کھائے پئے اور جلد جلد پیشاب کرنے کے لئے پاؤں پھیلائے)۔

اَزْهَرُ۔ چاند اور جمعہ کا دن اور جنگلی بیل اور سفید شیر اور روشن رو کو بھی کہتے ہیں (اس کا مونث زَهْرَاءٌ اور جمع زُهْرٌ ہے۔

اَلزَّهْرَاوَانِ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران (چمکتی ہوئی روشن) کیونکہ ان دونوں سورتوں میں بہت زیادہ شرعی احکام ہیں)۔

اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ۔ جمعہ کی شب کو اور جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجو۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا۔ مجھ کو سب سے زیادہ جس چیز کا تم سے ڈر ہے وہ دنیا کی فتوحات ہیں جو چمکتی اور تروتازہ آراستہ تم کو ملیں گی (ایسا نہ ہو کہ تم ان میں پھنس کر خدا کو بھول جاؤ اور آپس میں ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو)۔

اِزْدَهِرْبِهٖ فَاِنَّ لَهٗ شَانًا۔ اس برتن کی حفاظت سے رکھ یہ بہت کام آئے گا (اہل عرب کہتے ہیں کہ):

قَضَيْتُ مِنْهُ زِهْرَتِيْ۔ میں نے اپنی حاجت اس سے پوری کر لی۔

اِزْدَهَرَ۔ خوش ہوا۔

اِزْدَهِرْبِهٖ۔ اس کام کو دل لگا کر خوب کوشش سے کر

اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ الْهَوَالِكُ۔ جب یہ اونٹ عود بربط (ستار) کی آواز سنتے ہیں) جو مہمانوں کے آنے کے وقت میرا خاوند ان کا دل بہلانے کے لئے بجاتا ہے) تو ان کی ہلاکت کا یقین ہو جاتا ہے (یہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب مہمان آ پہنچے جان کی خیر نہیں، ان کی ضیافت کے لئے کاٹے جائیں گے)۔

خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ زَهْرَةَ الدُّنْيَا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اختیار دیا چاہے دنیا کی زیب و زینت پسند کرے (خواہ آخرت کو اختیار کرے)۔

زَهَرَتْ بِکَ زِنَادِیْ- میری پتھری (چقماق) تیری وجہ روشن ہوئی (یعنی تیرے ہی عنایت اور طفیل سے مجھ کو یہ سب نعمتیں اور ترقی ملی)-

زَهْرَا- حضرت فاطمہؓ کا لقب ہے (کیونکہ آپ کا رنگ گورا اور چمکدار تھا- بعض نے کہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ مصلے پر کھڑی ہوتیں تو ایک نور آپ میں سے نکلتا جو آسمان تک جاتا- بعض نے کہا اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص نور سے آپ کو پیدا کیا تھا)-

زَهَرَ النَّبَاتُ- درخت میں کلیاں (شگوفے) پھوٹے-

زُهَرَةٌ- مشہور ستارہ-

زُهَرَةٌ- ایک عورت کا لقب تھا-

زَهَفٌ- ہلکا ہونا-

زُهُوْقٌ- ذلیل ہونا' جھوٹ بولنا' ہلاک ہونا' نزدیک ہونا

اِزْهَافٌ- برائی پہنچانا' نزدیک کرنا' جھوٹ بات سنانا زخمی کا کام تمام کرنا' بات میں بات ملانا' اپنی طرف سے حاشیہ چڑھانا' چغل خوری کرنا' ذلیل کرنا' خیانت کرنا-

اِنِّیْ لَاَ تْرُکُ الْکَلَامَ فَمَا اُزْهِفُ بِهٖ- میں ایک بات کو چھوڑ دیتا ہوں اس کو منہ سے نہیں نکالتا' یا اس میں زیادہ نہیں کرتا (اپنی طرف سے کچھ نہیں ملاتا)-

زَهَقٌ یا زُهُوْقٌ- آگے بڑھ جانا' مٹ جانا' ہلاک ہونا' دم نکل جانا-

مَا تَسْمَعُ نَفْسٌ مِنْ حِسِّ تِلْکَ الْحُجُبِ شَیْئًا اِلَّا زَهَقَتْ- (اللہ جل جلالہ ستر ہزار نور اور ظلمت کے پردوں کے بعد ہے) اگر کوئی ان پردوں میں سے کسی پردے کی آواز سنے تو اس کا دم نکل جائے-

اَقِرُّوا الْاَنْفُسَ حَتّٰی تَزْهَقَ- کاٹے ہوئے جانوروں کو پڑا رہنے دو' یہاں تک کہ ان کا دم نکل جائے (وہ ٹھنڈے ہو جائیں تب ان کا پوست نکالو اور ان کا گوشت کاٹو)-

اِنَّ حَابِیًا خَیْرٌ مِّنْ زَاهِقٍ- وہ تیر جو نشانہ کے پار چل دے (نشانہ پر نہ لگے) اس سے وہ تیر بہتر ہے جو نشانہ کے اس طرف (یعنی نشانہ سے قبل جگہ پر) گرے پھر گھسٹتا ہوا نشانہ تک پہنچ جائے- (مطلب اس سے یہ ہے کہ ناتوان اور کمزور آدمی جو حق بات تک پہنچ جائے' اس زور آور اور قوی آدمی سے بہتر ہے جو حق سے دور ہو اور ناواقف)-

زَاهِقٌ- موٹا اور دبلا' باطل اور جھوٹ-

مُزْهِقٌ- قاتل-

مُزْهَقٌ- مقتول-

اَلْمُقَصِّرُ فِیْ حَقِّکُمْ زَاهِقٌ- جو تمہارے حق میں تقصیر کرے وہ تباہ ہونے والا ہے-

اِنْزِهَاقٌ- بھر جانا' دم نکل جانا-

اِزْهَاقٌ- ٹھوس ہونا' بھر دینا' نشانہ سے پرے تیر مارنا' مٹا دینا' مار ڈالنا' آگے لانا-

زَهْکٌ- دو پتھروں میں رکھ کر توڑ ڈالنا' اڑا دینا-

زَهْلٌ- دور ہونا-

زَهَلٌ- چکنا اور سفید ہونا-

زَاهِلٌ- جس کا دل اطمینان کے ساتھ ہو

زُهْلُوْلٌ- چکنا-

زَهَالِیْلُ "زُهْلُوْلٌ" کی جمع ہے کعب بن زہیر کے قصیدہ میں ہے:

تَمْشِیْ الْقُرَادُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَزْلُقُهٗ عَنْهَا لَبَانٌ وَّاَقْرَابٌ زَهَالِیْلُ- یعنی جوں اس پر چلتی ہے پھر اس کو سینہ پھسال دیتا ہے اور باریک کمریں-

زَهْمٌ- مغز دار ہونا' بہت باتیں کرنا' جھڑکنا' منع کرنا-

زَهَمٌ- چکنا ہونا-

زُهْمٌ بدبوُ چربی-

زَهِمٌ- موٹا چربی دار-

زُهْمَةٌ اور زَهْمَةٌ- موٹے گوشت کی بدبو-

وَتَجَاًی الْاَرْضُ مِنْ زَهَمِهِمْ- زمین ان کے (یعنی یاجوج و ماجوج کے) گوشت کی بدبو سے متعفن ہو جائے گی (ان کی نعشیں اس کثرت سے زمین پر سڑیں گی)-

مِلْاُ زُهَمِهِمْ- ان کی بدبو بھر کر-

زَهْوٌ یا زُهُوٌّ یا زُهَاءٌ- چمکنا' روشن ہونا' بڑھنا' زیادہ ہونا'

جھوٹ بولنا۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُزْهِيَ يَا يَزْهُوَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میوہ کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ زرد یا سرخ نہ ہو (یعنی پختگی کے آثار اس پر ظاہر نہ ہوں)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ

زَهَا النَّخْلُ - کھجور کے پھل نکل آئے۔

لَا تُنْبِذُ وَالزَّهْوَ - گدر کھجور کو مت بھگوؤ (اس کا شربت پینے کے لئے کیونکہ اس میں تیزی جلد پیدا ہو جاتی ہے۔) ایک دوسری روایت میں گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا)۔

حَتّٰى تَزْهُوَ - یہاں تک کہ اس پر پختگی ظاہر ہو (زردی یا سرخی پیدا ہو کر) (حدیث میں ان ہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔ مگر خطابی نے کہا کہ صحیح حَتّٰى تُزْهِيَ ہے)۔

زُهَاءَ ثَلٰثِمِأَتٍ - تخمیناً تین سو آدمی ہوں گے۔ (یہ زَهُوْتُ الْقَوْمَ سے ماخوذ ہے۔ یعنی میں نے لوگوں کا اندازہ کیا کہ وہ کس قدر ہیں)۔

(ایک دوسری روایت بھی ہے جس میں ساٹھ افراد سے اسی افراد تک منقول ہیں۔ شاید یہ ہر دو روایات علیحدہ جمعیتوں کے بارے میں ہیں)۔

اِذَا سَمِعْتُمْ بِنَاسٍ يَّاتُوْنَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ اُوْلِيْ زُهَاءٍ يَعْجَبُ النَّاسُ مِنْ زِيِّهِمْ فَقَدْ اَظَلَّتِ السَّاعَةُ - جب تو سنے کہ مشرق کی طرف سے بہت سے مغرور لوگ ایسے آ رہے ہیں، جن کی وضع پر لوگ تعجب کریں گے تو (سمجھ لے) کہ قیامت آن پہنچی۔

مَنِ اتَّخَذَ الْخَيْلَ زُهَاءً وَّنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ - جو شخص از راہ تکبر مسلمانوں کی دشمنی کی نیت سے گھوڑے رکھے، وہ اس پر عذاب ہوں گے۔ (قیامت کے دن یہ گھوڑے اس پر وبال ہوں گے)۔

(اہل عرب کہتے ہیں کہ)۔

زُهِيَ الرَّجُلُ فَهُوَ مَزْهُوٌّ - یعنی وہ شخص مغرور ہو گیا (اور زَهَا يَزْهُوْ اس معنی میں کم بولتے ہیں۔)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ - اللہ تعالیٰ مغرور فقیر کی جانب نگاہ بھی نہیں کرے گا (کیونکہ فقیری اور تکبر کی دونوں صفات یک جا مجمع نہیں ہو سکتیں)۔

اِنَّ جَارِيَتِيْ تُزْهِيْ اَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ - اس کرتہ کو تو میری لونڈی گھر کے اندر پہننا بھی پسند نہیں کرے گی (گھر کے باہر تقریبات میں پہننے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا)

لَوْ لَا اَنْ يَّدْخُلَ النَّاسَ زَهْوٌ لَسَلَّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ قُبُلًا - اگر لوگوں میں غرور سما جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو فرشتے سامنے آ کر تم کو سلام کرتے۔

زُهَاءَ اَلْفٍ - اندازاً ایک ہزار۔

باب الزاء مع الیاء

زِيْبٌ - ایک موضع کا نام ہے یافا اور حیفا کے درمیان رو ہان کا خربوزہ بہت عمدہ ہوتا ہے)۔

تَزَيُّبٌ - ٹھوس ہونا، جمع ہونا۔

اِزْيَبٌّ - سخت اور شدید۔

اِزْيَبَّةٌ - بخیل عورت۔

اِسْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ الْاَزْيَبُ وَعِنْدَكُمُ الْجُنُوْبُ - اس ہوا کا نام اللہ کے پاس "اَزْيَبُ" ہے اور تم اس کو دکھنی ہوا کہتے ہو (مکہ والے جنوبی ہوا کو اَزْيَبُ کہتے ہیں)۔

زِيْبَقٌ - پارہ

زَيْبَقٌ - عوام "زِيْبَقٌ" کو بہ فتحہ زا استعمال کرتے ہیں، معنی وہی ہیں۔

زَيْتٌ - روغن زیتون ڈالنا، زیتون کا تیل کھلانا۔

تَزْيِيْتٌ - زیتون کے تیل کا توشہ دینا، تیل ڈالنا، تیل ملنا۔

اِزْدِيَاتٌ - زیتون کا تیل ملنا۔

اِسْتِزَايَةٌ - زیتون کا تیل مانگنا۔

كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَا كُلُ بِالزَّيْتِ - عبداللہؓ بن عمرؓ روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے (یعنی منیٰ کی دنوں میں زیتون کا تیل بجائے سالن کے استعمال کرتے کیونکہ وہ قربانی کا گوشت نہیں

کھاتے تھے)۔

زَیْحٌ یا زُیُوْحٌ یا زَیْحَانٌ۔ دور ہونا' چل دینا' کھول دینا۔

اِزَاحَةٌ۔ دور کرنا۔

زَاحَ عَنِّیْ الْبَاطِلُ۔ جھوٹ اور باطل میرے پاس سے دور ہو گیا' مٹ گیا۔

زَیْدٌ یا زِیْدٌ یا زَیَدٌ یا زِیَادَةٌ یا مَزِیْدٌ یا زَیْدَانٌ۔ بڑھنا' بڑھانا۔

تَزْیِیْدٌ۔ بڑھانا۔

تَزَیُّدٌ۔ بڑھنا (جیسے اِزْدِیَادٌ ہے)۔

عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِیْدُ۔ اس کا دس گنا میں اور بڑھاؤں گا۔ (ایک دوسری روایت میں وازید ہے' یعنی اس سے زیادہ)

زِیَادَةَ الْكَبِدِ۔ جگر کے ساتھ جو ایک ٹکڑا گوشت کا علیحدہ لٹکا رہتا ہے (مچھلی کے اندر وہ بہت مزیدار ہوتا ہے اس لئے بہشتیوں کو پہلی غذا وہ ملے گی)۔

لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا۔ میں ان عبادتوں پر (یعنی نماز' روزہ اور زکوٰۃ میں جتنا فرض ہے) اس پر نہیں بڑھاؤں گا (نفل نہیں پڑھوں گا' صرف فرض ادا کروں گا۔ اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں ہے۔ شاید راوی اس کو بھول گیا)۔

بعض نے مذکورہ بالا حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اس لئے آں حضرت نے ان کو صرف فرائض بتلائے' سنن اور نوافل کی تعلیم نہیں کی' ایسا نہ ہو کہ ان پر بار ہو جائے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کا ادا کرنا نجات کے لئے کافی ہے اور نوافل اور سنن سے ترقی مراتب ہوگی' البتہ ان پر نجات موقوف نہیں ہے)۔

مَنْ زَادَ عَلٰی هٰذَا اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ۔ جس نے اس سے بڑھایا (یعنی تین بار سے زیادہ دھویا وضو میں) یا کم کیا (یعنی ایک بار بھی نہیں دھویا) اس نے برا کیا اور ظلم کیا (کم کرنے سے ہم نے یہ مراد لیا کہ ایک بار بھی نہیں دھویا۔ اس لئے کہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آں حضرت نے اعضائے وضو کو دو دو بار اور ایک ایک بار دھویا لہٰذا معلوم ہوا کہ ایک بار بھی دھو سکتے ہیں اگرچہ اولیٰ تین بار دھونا ہے)۔

مَا كَانَ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَيْرِهٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَ رَكْعَةً۔ آنحضرت ﷺ نے رمضان اور غیر رمضان کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھی۔ (آٹھ رکعت تراویح یا تہجد کی اور تین رکعتیں وتر کی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اور حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت کہ آں حضرت نے بیس رکعتیں تراویح کی پڑھیں ضعیف ہے۔ تو صحیح روایت سے تراویح کی آٹھ ہی رکعتیں ثابت ہیں اور جو کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھنے والے پر طعنہ زنی کرے' اس کو برا سمجھے' وہ گویا سنت نبوی کو برا سمجھتا ہے۔ معاذ اللہ! اس پر کفر کا خوف ہے)۔

زَادَ الْحُمَيْدِیُّ۔ حمیدی نے صاف سماع اور تحدیث کی تصریح کی۔

يَزِيْدُ اَحَدُ هُمَا عَلَی الْاٰخَرِ۔ ان میں ایک راوی دوسرے سے زیادہ حدیث بیان کرتا ہے۔ یا ہر ایک دوسرے سے کچھ مضمون زیادہ بیان کرتا ہے۔

زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَی الزَّوْرَاءِ۔ حضرت عثمان نے تیسری اذان زوراء پر بڑھا دی (یعنی جمعہ کے دن جیسے کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے)۔

فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَیَّ۔ (میں نے چار ہی کلمے سنے ہیں) اب تم ایسا مت کرنا کہ مجھ پر اور بڑھاؤ (یعنی چار سے زیادہ مجھ سے نقل کرو)۔

مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا۔ جو بندہ لوگوں کا قصور معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے' (دنیا میں اسلام پسند عناصر احترام کرتے ہیں اور آخرت میں بڑا اجر ملے گا)۔

اَسْتَزِيْدُهٗ۔ میں جبرئیل سے یہ کہتا تھا کہ پروردگار سے اور زیادہ مانگیں۔

زَادَ مُعَاوِيَةُ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ صِفِّيْنَ خَمْسَمِاْةٍ خَمْسَمِاْةٍ۔ معاویہ نے صفین کے دن اپنے سپاہیوں کو پانچ پانچ سو اور اضافہ کیا۔

فَلَمْ اَزِدْ عَلٰی اَنْ تَوَضَّاْتُ۔ میں نے اپنی ضرورت سے

لوٹ کر بس وضو ہی کیا اور کوئی کام نہیں کیا (یعنی صرف وضو کے لیے توقف کیا)۔

لَایَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ عمر کو نیکی کرنا ہی بڑھاتا ہے (اپنے عزیز واقارب سے عمدہ سلوک کرنے والے کے اعمال میں، طویل العمر شخص کے اعمال کی سی برکت ہوتی ہے۔ یا پھر حقیقتاً عمر بڑھتی ہوگی، یعنی قضائے معلق) (بعض نے کہا کہ عمر بڑھانے سے روزی زیادہ ہونا مراد ہے)۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَازَادَ۔ جس نے نجوم کا علم پڑھا (یعنی وہ علم جس میں ستاروں کے حساب سے مستقبل کی بابت پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ اس میں جعفر اور رمل وغیرہ شامل ہیں تو) اس نے جادو کی ایک شاخ سے روشنی لی، فائدہ اٹھایا (یعنی جادو کے ایک شعبہ کو حاصل کیا) اب جتنا بڑھائے اتنا زیادہ لے گا (یعنی جس قدر نجوم میں ترقی ہوگی اسی قدر گویا جادو میں ترقی ہوگی۔ اس حدیث سے نجوم اور سحر اور رمل وغیرہ سیکھنے کی حرمت نکلتی ہے۔ اور بعض نے اس کو کفر کہا ہے)۔

اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ۔ اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے کوئی لفظ یا عبادت بڑھا دینے والا یا قرآن کی تفسیر خلافت لغت اور خلافت آیات محکمات کرنے والا، جیسے یہودی لوگ کیا کرتے تھے۔

(مجمع البحار میں ہے کہ پہلا شخص عبادت بڑھا دینے والا کافر ہے اور دوسرا شخص تفسیر میں خلاف کرنے والا بدعتی ہے)۔

زِدْہُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ۔ میری عمر میں سے اس کے لیے چالیس برس بڑھا دے۔

وَیَزِیْدَ مَاشَاءَ اللّٰہُ۔ اور جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا اور بڑھاتے (مگر بارہ رکعتوں سے زیادہ تہجد میں ثابت نہیں)۔

سَاَزِیْدُ عَلَی السَّبْعِیْنَ۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو منافقین کے لیے اگر ستر بار استغفار کرے، تب بھی اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا۔ آنحضرت نے فرمایا) میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا (یہ آنحضرت ﷺ کی کمال شفقت اور بندہ نوازی تھی)۔

زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ۔ حضرت زید بن حارثہ (مشہور صحابی ہیں، جن کو آنحضرت نے بیٹا بنایا تھا)۔

فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی مِائَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ۔ جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں۔

وَزِیَادَۃً یا وَزِیَادَۃِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ۔ تین دن اور زیادہ۔

اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ۔ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے (اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ اس کی مفصل بحث امام بخاریؒ نے شروع کتاب میں کی ہے)۔

وَیَزِیْدُ فِی الْحَلَالِ۔ (حضرت عیسیٰؑ جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کام بڑھائیں گے (یعنی نکاح کریں گے اور آپ کے اولاد ہوگی)۔

مَنْ زَادَ اَوْ اَزْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا وہ سود میں مبتلا ہوا۔

مَزَادَۃٌ۔ مشک۔

زِیَادُ بْنُ سُمَیَّۃَ۔ وہ شخص تھا جس کی ماں سے ابوسفیان نے زنا کیا تھا زیادہ اسی کے نطفے سے پیدا ہوا تھا۔ حضرت عمر کے زمانہ میں کسی نے ابوسفیان سے کہا کہ تم زیاد کو اپنا بیٹا کیوں نہیں کر لیتے؟ اس نے جواب دیا کہ مجھ کو ان کا ڈر ہے (یعنی حضرت عمر کا) یہ میری کمر توڑ دیں گے، اگر میں زنا کا اقرار کروں گا شروع میں زیاد حضرت علیؓ کے رفقاء میں سے تھا، پھر معاویہ نے اپنی بہن کو اس کے سامنے کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تو میرا بھائی ہے آخر کار زیاد معاویہ سے مل گیا۔ اسی کے بیٹے عبد اللہ بن زیاد نے امام حسین سے جنگ کی اور حادثہ کربلا پیش آیا) زید بن علی بن حسین مشہور امام ہیں ائمہ اہل بیت میں سے، ان کے اتباع عرب میں ابھی تک موجود ہیں ان کے متبعین زیدیہ کہلاتے ہیں۔ پہلے امام شوکانی بھی زیدی تھے اس کے بعد مطالعہ حدیث کے نتیجہ میں اہل سنت والجماعت کا مسلک اختیار کیا۔ اور افسوس ہے اثنا عشری شیعوں پر جو حضرت زید اور ان کے صاحبزادوں یحییٰ، محمد اور ابراہیم وغیرہ کو برا سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت امام برحق محمد باقر تھے تو زید کا دعویٰ امامت غلط تھا۔ زیدی کہتے ہیں کہ امام باقر نے اپنی امامت کو

کب آشکار کیا تھا- حضرت زید نے تو بیعت لی اور امامت کو ظاہر کیا' دشمنوں سے مقاتلہ کیا- ان وجوہ کے سبب وہی امام کہلا سکنے کے لائق تھے- زیدیہ کا یہ قول ہے کہ بنی فاطمہ میں سے جب کوئی شخص کھڑا ہوا اور تلوار اٹھائے' امامت کا دعوی کرے' تو اس کی امامت صحیح ہے-)

ہم اہل سنت بھی یہی کہتے ہیں' صرف دائرہ امامت کو ذرا اور وسیع کرتے ہیں' یعنی ہر قرشی کی امامت ہے- اگر بنی فاطمہ سے ہو تو اور نور علی نور ہے-

زُوَادَةٌ- بمعنی زیادت-

ذُو الزَّوَائِدِ- شیر-

زِبْرٌ- عقل اور تدبیر-

اَلضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زِبْرَلَهٗ- دوزخی وہ ناتوان اور کمزور ہے جس کو عقل اور رائے نہ ہو (اور دوسروں کی اندھی تقلید کرتا رہے) (مشہور روایت لَا زِبْرَلَهٗ ہے بائے موحدہ سے' جیسے اوپر بیان ہو چکا)-

لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ كَاسِرًا وِسَادَةً يَتَّكِئُ عَلَيْهِ وَيَاخُذُ فِي الْحَدِيْثِ فِعْلَ الزِّيْرِ- تم میں کوئی شخص ہمیشہ اپنا تکیہ توڑتا رہتا ہے' اس پر ٹیکا دیئے بیٹھا رہتا ہے اور اس شخص کی طرح باتیں کرتا ہے جو عورتوں کا دیوانہ ہو-

زِيْر- وہ شخص جو عورتوں کی ہم کلامی اور صحبت پر فریفتہ ہو-

لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّخَاصِمَنِيْ اِلَّا مَنْ يَجْعَلُ الزِّيَارَ فِيْ فَمِ الْاَسَدِ- مجھ سے جھگڑا کرنا کسی کو سزاوار نہیں ہے مگر جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے (یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا' ایسا کون شخص ہے جو شیر کے منہ میں لگام ڈالے)-

كُنْتُ اَكْتُبُ الْعِلْمَ وَاُلْقِيْهِ فِيْ زِيْرٍلَّنَا- (امام شافعی نے کہا) میں علمی باتیں تحریر کر لیتا تھا اور ان کو ایک مٹکے میں ڈال دیتا تھا-

زیغ یا زَيْغَانٌ اور زَيْغُوْغَةٌ- جھکنا-

اِزَاغَةٌ- جھکانا-

تَزَايُغٌ- جھکنا-

لَا تُزِغْ قَلْبِيْ- میرے دل کو ایمان کی طرف سے مت جھکا یا مت موڑ (یعنی ایمان پر ثابت قدم رکھ)-

(اہل عرب کہتے ہیں کہ)-

زَاغَ عَنِ الطَّرِيْقِ- یعنی راستے سے پھسل گیا' دوسری طرف مڑ گیا-

اَخَافُ اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ- (حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا) مجھ کو ڈر ہے اگر میں آں حضرت کا کوئی کام ترک کر دوں (جو آپ کیا کرتے تھے) تو کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں (راہ سنت کو چھوڑ کر' حق اور جادۂ مستقیم سے نہ ہٹ جاؤں)-

وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ- جب نگاہیں کج ہو جائیں (پتھرا جائیں جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے)-

رَخَّصَ فِي الزَّاغِ- کوے کھانے کی اجازت دی (یہ کوا سفید ہوتا ہے- بعضوں نے کہا سیاہ مگر اس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں- معمولی کوے سے چھوٹا ہوتا ہے' مردار اور نجاست نہیں کھاتا- اس کا کھانا درست ہے)-

زَاغَتِ الشَّمْسُ- سورج ڈھل گیا (مجمع البحار میں ہے کہ سورج کا ڈھلنا تین طرح پر ہے- ایک تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ایک وہ جو فرشتے جانتے ہیں اور ایک وہ جس کو لوگ بھی جانتے ہیں-)

(ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرت نے حضرت جبرئیل سے دریافت کیا کہ سورج ڈھل گیا- انھوں نے کہا نہیں' ہاں- اور کہنے لگے نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچسو برس کی راہ طے کی'- اس حدیث سے قدیم فلاسفہ کی رائے کی تائید ہوتی ہے- جن کا نظریہ یہ تھا کہ زمین ساکن ہے اور سورج متحرک- مگر ہمارے زمانہ میں سب حکماء اور ماہرین فلکیات کا اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ سورج ساکن ہے اور زمین اس کے گرد گھومتی ہے- واللہ اعلم بحقیقة الحال- اُحَذِّرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيْمِ- میں تم کو حکیم اور عالم کے ڈگمگانے سے ڈراتا ہوں (کیونکہ عالم جب پھسلتا ہے تو بہت سے لوگ جو اس کی پیروی کرتے ہیں' پھسل کر گمراہ ہو جاتے ہیں- ایک شخص نے یہ صحیح کہا ہے کہ ذلة العالم زلة العالم یعنی کسی عالم کا پھسلنا

ایک دنیا کا پھسلنا ہے)۔

لَا تَزِیْغُ بِهِ الْاَ هْوَاءُ۔قرآن کو اہل خواہش کی خواہشیں بدل نہ سکیں گی (وہ ہمیشہ تبدیل وتحریف سے محفوظ رہے گا)۔

زَیْغٌ۔شک اور شرک کو بھی کہتے ہیں۔

زَیْفٌ یازَیْفَانٌ۔اکڑ کر اور اترا کر چلنا۔

زَیْفٌ۔کھوٹے کو بھی کہتے ہیں۔

زُیُوْفٌ۔یہ "زَیْفٌ" کی جمع ہے۔

بَعْدَ زَیْفَانٍ۔اترا کر چلنے کے بعد (یہ زَافَ الْبَعِیْرُ سے نکلا ہے۔یعنی اونٹ اترا کر چلا)۔

زَافَ الْحَمَامُ۔کبوتر نے آگے کا جسم بلند کیا اور گھوم گیا۔

اِنَّهٗ بَاعَ نُفَایَةَ بَیْتَ الْمَالِ وَکَانَتْ زُیُوْفًا وَقَسِیَّةً۔ابن مسعودؓ نے بیت المال کا نکالا ہوا مال بیچ ڈالا وہ کھوٹے اور خراب روپے تھے۔

دِرْهَمٌ زَیْفٌ۔کھوٹا روپیہ۔

اَلطَّاؤُسُ یَمِیْسُ بِزَیْفَانِهٖ۔مور حرکت کر کے ناچتا ہے (اترا کر گھومتا ہے)۔

زَیْلٌ۔ہٹانا' سرکانا' دونوں رانوں میں کشادگی ہونا۔

اِنَّهٗ اَزْیَلُ الْفَخِذَیْنِ۔امام مہدی علیہ السلام کی دونوں رانوں میں کشادگی ہوگی۔

خَالِطُوا النَّاسَ وَزَایِلُوْهُمْ۔لوگوں سے ملے رہو' مگر ان کے کاموں سے الگ رہو (صرف ان کاموں سے جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہوں)۔

قَرِّبُوا الظُّهُوْرَ لِلزِّیَالِ۔دنیا سے سفر کرنے کے لئے سواریاں نزدیک رکھو (یعنی توشہ آخرت تیار کرتے رہو)۔

مِخْلَطًا مِزْیَلًا۔دھوکا دینے والا (حق کو باطل سے ملا دینے والا) عقلمند۔

زَیْمٌ۔بات کر کے کسی کو خاموش کر دینا۔

تَزَیُّمٌ۔جدا ہونا۔

زِیَمٌ یازِیَّمٌ۔ٹکڑے ٹکڑے' جدا جدا۔

زِیْمَةٌ۔گوشت کا ایک ٹکڑا۔

سُمْرُ الْعُجَایَاتِ یَتْرُکْنَ الْحَصَاۃَ زِیَمًا۔ان کے پاؤں کے پٹھے گیہویں رنگ کے کنکریوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرتے جاتے تھے (یعنی گھوڑے یا اونٹ جب اس میدان میں چلتے تھے تو وہاں کی کنکریاں ان کے پاؤں سے الگ الگ ہوتی تھیں)۔

هٰذَا اَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّیْ زِیَمُ۔یہ جنگ کا وقت ہے اے زیم اب دوڑ (یہ حجاج کا مقولہ ہے' زیم اس کے اونٹ یا گھوڑے کا نام تھا)۔

لَا اَزِیْمُ مَکَانِیْ۔میں اپنی جگہ نہیں چھوڑوں گا۔

زین۔آراستہ کرنا (جیسے اِزَانَةٌ اور تَزْیِیْنٌ ہے)

زَیْنٌ۔یعنی خوبصورت' اچھا (اس کی ضد ہے شین یعنی بدنما وضع' عیب دار)۔

مُزَیِّنٌ۔حجام۔

زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ۔قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو (یعنی خوش آوازی سے پڑھو)۔

بعض نے کہا ترجمہ اس طرح سے کہ اپنی آوازوں کو قرآن سے زینت دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن کو تال اور سر کے ساتھ پڑھے' یہ بالاتفاق ممنوع ہے۔ دوسری حدیث میں جو ہے کہ:

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ۔اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ خوش آوازی سے پڑھے' نہ یہ کہ گانے لگے' بعض نے کہا قرآن سے قرات مراد ہے۔یعنی قرات کو آواز سے زینت دو۔

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا فِیْ اَرْضِنَا زِیْنَتَهَا۔اے اللہ تعالیٰ ہماری زمین میں اس کی زینت اتار (یعنی پانی برسا! تاکہ پھل' غلہ اور میوہ جات اگیں اور زمین میں سبزی پیدا ہو۔

مَا مَنَعَنِیْ اَنْ لَّا اَکُوْنَ مُزْدَانًا بِاِعْلَانِکَ۔ مجھ کو اس سے کونسی چیز روکتی ہے اس سے کہ میں آپ کا حکم ظاہر کر کے آراستہ ہوں۔

کَانَ یُجِیْزُ مِنَ الزِّیْنَةِ وَیَرُدُّ مِنَ الْکَذِبِ۔شریح اس بات کو جائز رکھتے تھے کہ مالک مال اپنے مال کو آراستہ کرے (رنگ اور روغن چڑھا کر) لیکن جھوٹ بولنے کو اور جھوٹی تعریف کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

زِیٌّ۔شکل' وضع' قطع' عادت۔

اِيَّاكُمْ وَزِيَّ الْعَجَمِ- تم عجمی لوگوں کی وضع سے بچے رہو (ان کی طرح عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھانا' اور باریک ملائم کپڑے پہننا' عیش وعشرت کرنا مت اختیار کرو- اپنے درجہ سے بلند مرتبہ والے لوگ جن کی اقتصادی حالت تم سے بہتر ہو ان کے معاشرتی تکلفات اور اسباب زینت کو دیکھ کر' ان کی طرح بننے کی کوشش نہ کرو اور نہ ان کے انتظامات کو دیکھ کر تمھارے اندر احساس کمتری نہ پیدا ہونا چاہیئے-

درحقیقت فقر اور تنگی' اگر اس کے ساتھ صبر اور قناعت ہو اور تنگی وعشرت کی زندگی کے کسی نازک دور میں بھی احساس خودی وخودداری کو مجروح نہ کیا گیا ہو' عزت نفس کو برقرار رکھ کر خدا شناسی کی روش کو ترک نہ کیا ہو تو ایسا فقر بھی بڑی نعمت ہے-

❁ ❁ ❁

کتاب السین س

س

س - بارہواں حرف ہے حروف تہجی میں سے - حساب جمل میں اس کا عدد ساٹھ ہے - س ایک حرف ہے جو مضارع کو بمعنی مستقبل کر دیتا ہے جیسے سوف ہے - بعض نے کہا س کبھی استمرار کے لیے آتی ہے' مُوَلَّدُ لوگ سین سے بالوں کا صاف طُرَّہ بھی مراد لیتے ہیں -

باب السین مع الھمزۃ

سَأْ - ایک آواز ہے جو گدھے کو روکنے کے لیے کرتے ہیں یا کھانے پینے کو بلانے کے لیے' ایک مثل ہے عرب میں لَا حَاءَ وَلَا سَاءَ یعنی نہ کسی بات کا حکم دیا نہ کسی بات سے منع کیا -

سَأْبٌ - گلا گھونٹنا' مار ڈالنا' کشادہ کرنا' سیر ہونا -

سَأْبٌ - بڑی مشک -

فَاَخَذَ جِبْرِیْلُ بِحَلْقِیْ فَسَأَبَنِیْ حَتّٰی اَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ - حضرت جبریل نے میرا حلق پکڑا اور گھونٹا یہاں تک کہ میں پکار کر رو دیا -

سَأْدٌ - گلا گھونٹنا -

سَأَدٌ - پینا' پھوٹنا -

اِسْآدٌ - ساری رات بن ٹھہرے ہوئے چلے جانا یا رات دن چلے جانا -

سُؤَادٌ - ایک بیماری جو کھاری پانی پینے سے ہو جاتی ہے -

سُؤْدَةٌ - جوانی کا جو حصہ باقی رہ گیا ہو -

سَأْرٌ - کھانے یا پینے میں سے کچھ چھوڑ دینا یعنی جھوٹا

سَأْرٌ - باقی رہنا -

اِسْآرٌ - باقی رکھنا -

اِذَا شَرِبْتُمْ فَاَسْئِرُوْا - جب تم کچھ پیو (پانی یا شربت یا دودھ) تو اس میں سے کچھ چھوڑ دو - (دوسرے کے لیے یہ نہیں کہ سب اڑا جاؤ) -

لَا أُوْثِرُ بِسُؤْرِكَ اَحَدًا - میں تو آپ کا جھوٹا کسی کو نہیں دینے کا (بلکہ میں خود پیوں گا اس میں ایثار یعنی دوسرے کو دیدینا نہیں ہو سکتا) -

سُؤْرٌ - جھوٹا' اس کی جمع اَسْآرٌ ہے -

فَمَا اَسْأَرُوْا مِنْهُ شَيْئًا - اس میں سے کچھ نہیں چھوڑا (سب کھا پی گئے) -

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ - حضرت عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر' سائر کے معنی باقی کے ہیں' بعضے لوگ اس کو کل یعنی سب کے معنی میں استعمال کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے' ثرید مشہور کھانا ہے جو شوربا اور روٹی سے بنایا جاتا ہے -

تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ - سارے دن تیری خرابی ہو یعنی جتنا دن باقی ہے اس میں تو خراب اور تباہ رہے' یہ ابولہب مردود نے آنحضرت کو کہا تھا اس وقت سورہ تبت اتری یعنی وہی خراب ہوگا' مجمع البحار میں ہے کہ یہاں سائر الیوم سے سب دن مراد ہیں یعنی سب دنوں میں تیری خرابی ہو تو سائر کا استعمال کل کے معنی میں ہوا' مگر نہایہ والے نے اس کو غلط بتلایا ہے -

يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ اَوْبِسُوْرِهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت کی طہارت سے جو پانی بچتا یا اس کے جھوٹے پانی سے وضو کرتے دوسری حدیث میں جو اس کی ممانعت وارد ہے وہ کراہت تنزیہی پر محمول ہے۔

فَاَكَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ سُؤْرًا - آنحضرت نے کھانا کھایا اور تھوڑا جھوٹا کھانا چھوڑ دیا۔

سُؤْرِ الْكِلَابِ وَ مَمَرِّهَا وَ اَكْلِهَا - اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتوں کے جھوٹے اور انکے گذرگاہ اور جس میں سے وہ کھالیں اسکا کیا حکم ہے۔

تَرَكُوْا سُؤْرًا - کچھ بچا ہوا چھوڑ دیا۔

سُؤْرَةٌ - قرآن کا ایک حصہ اس کی جمع سُؤَرٌ ہے ہمزے کو واؤ سے بدل دیا' بعض نے کہا یہ سور البلد سے ماخوذ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

سَاسَمٌ - ایک کالا درخت ہے آبنوں کی طرح جس کو ہندی میں شیشم کہتے ہیں' بعض نے کہا خود آبنوس کو کہتے ہیں۔

وَالْاَ سْوَدُ الْبَهِيْمُ كَاَنَّهُ' مِنْ سَاسَمٍ - اور کالا بھجنگ گویا شیشم سے بنا ہوا ہے۔

سَأْفٌ - یا سَأَفٌ - ناخون ترخ جانا یا ناخون کے گرد گرد پھٹ جانا' پوست نکل جانا۔

فَسَئِفْتُ مِنْهُ - میں اس سے ڈر گیا' بعض روایتوں میں یہی لفظ وارد ہے مگر لغت میں سَأْفٌ کا معنی ڈرنا نہیں آیا ہے البتہ شَأْفٌ کا معنی ڈرنی کا آیا ہے شاید راوی نے شَئِفْتُ کو سَئِفْتُ کر دیا۔

سَأَلَةٌ یا سُؤَالٌ یا سَآلَةٌ یا مَسْأَلَةٌ یا تَسْآلٌ - پوچھنا' مانگنا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ - مانگنے والے کا حق ہے' اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے جب بھی اس کو محروم مت کر جو کچھ تجھ سے ہو سکے وہ اس کو دے اس کو جھوٹا مت کہہ شاید وہ حقیقت میں محتاج ہو اور چل نہ سکنے کی وجہ سے کسی کا گھوڑا مانگ کر لایا ہو یا قرضدار ہو یا عیالدار ہو اور اس لیے اس کو صدقہ لینا درست ہو یا غازی فی سبیل اللہ ہو اور گھوڑا جہاد کے لیے اس نے رکھا ہو' شوکانی نے غلطی سے اس حدیث کو موضوعات میں درج کیا حالانکہ امام مالک کی موطا میں یہ حدیث موجود ہے۔

اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْأَلَتِهٖ - مسلمانوں میں بڑا قصوروار وہ شخص ہے جو (محض بےضرورت) ایک امر کو پوچھے جو حرام نہ ہوا ہو پھر اس کے پوچھنے کی وجہ سے وہ حرام ہو جائے (معلوم ہوا کہ جبتک اللہ تعالےٰ کسی فعل کو حرام نہ کرے ہم اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اسی طرح جس چیز کو اللہ تعالیٰ واجب نہ کرے ہم اس کو واجب نہیں کہہ سکتے وجوب اور حرمت دونوں کے لیے اللہ اور رسول کا حکم ضرور ہے اور جن باتوں سے اللہ اور رسول نے سکوت فرمایا ہے وہ ہم کو معاف ہیں یعنی مباح ہیں کرنے میں ثواب نہیں نہ کرنے میں عذاب نہیں' اس حدیث میں پوچھنے سے وہی پوچھنا مراد ہے جو بغیر ضرورت اور احتیاج کے خواہ مخواہ عناد اور امتحان کی ارہ سے پوچھنے کی ضرورت ہو اسوقت تو پوچھنا جائز ہے بلکہ ضرور ہے۔

اِنَّهُ نَهٰى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ - آنحضرت نے بہت پوچھنے سے منع فرمایا یا بہت مانگنے سے (جیسے بعضے کی عادت ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ بےضرورت جہاں کسی عالم سے ملے اس سے سوالات کرنا شروع کر دیئے یا کھانے کو اللہ نے دیا ہے مگر طمع اور حرص کی راہ سے بھیک مانگ رہے ہیں) بعض نے کہا حدیث کا یہ مطلب ہے کہ لوگوں کے حالات ٹٹولنے اور دریافت کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّهُ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا - آنحضرت نے سوالات کرنے کو برا سمجھا اس پر عیب کیا (مراد وہی سوالات ہیں جو امتحان کے لیے یا عناد کی راہ سے کئے جائیں۔

لَمَّا سَأَلَهُ عَاصِمٌ عَنْ اَمْرِ مَنْ يَّجِدُ مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا فَاَظْهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهَةَ فِيْ ذٰلِكَ - عاصمؓ نے آنحضرت ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کوئی اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے آپ نے اس سوال سے اپنی ناپسندی ظاہر کی (کیونکہ عاصم کو اس کی ضرورت نہیں پڑی تھی بلکہ وہ دوسرے شخص (عویمر) کے کہنے سے اس کو پوچھتے تھے ناپسندی

کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اس قسم کے سوالات سے مسلمانوں کی بدنامی اور رسوائی ہوتی ہے اگر مسلمان کی کوئی فحش بات دیکھے بھی تو اسکا چھپانا بہتر ہے)

نُهِيْنَا اَنْ نَسْأَلَ- ہمکو (بےضرورت) سوال کرنے سے ممانعت ہوئی-

مَا مَنَعَنِي مِنَ الْهِجْرَةِ اِلَّا الْمَسْئَلَةُ- میں نے جو مدینہ میں ہجرت نہیں کی تو محض پوچھنے کی غرض سے (کیونکہ آنحضرت کا قاعدہ تھا باہر والے لوگ جب آپ کے پاس آتے اور سوالات کرتے تو خوشی سے آپ ان کے جوابات دیتے-لیکن خاص مدینہ کے رہنے والوں کو بےضرورت سوال کی اجازت نہ تھی اور اسی لیے صحابہ آرزو کیا کرتے کوئی باہر والا شخص آئے اور آپ سے دین کی باتیں پوچھے ہم بھی سنیں اور معلوم کرلیں)-

سَلُوْنِيْ سَلُوْنِيْ- اچھا تو اب مجھ سے پوچھتے ہی جاؤ (یہ آپ نے غصہ سے ایک دن منبر پر فرمایا تھا جب لوگوں نے بےضرورت آپ سے سوالات کئے تھے)-

لَاتَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْئٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ-تم مجھ سے اب جوکوئی بات پوچھو گے میں تم کو بتلادوں گا (یہ آپ نے غصہ سے فرمایا آپ کو یہ خبر پہنچی کہ منافق امتحان کیلئے آپ سے سوالات کرنا اور آپ کو تنگ کرنا چاہتے ہیں صحابہ (جب آپ نے یہ فرمایا تو) رونے لگے اور ڈر گئے کہیں آپ کی ناراضی کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہ اتر آئے-آخر حضرت عمر نے یہ عرض کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور آپ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہیں اسوقت آپ کا غصہ فرو ہوا)-

يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا- آپ (سورج گہن میں) دو دو رکعتیں پڑھتے جاتے اور لوگوں سے پوچھتے جاتے کہ سورج صاف ہوا یا نہیں یا اللہ تعالے سے دعا کرتے جاتے کہ سورج کو صاف کردے-

لَا وَاِنْ كُنْتَ فَاسْأَلِ الصَّالِحِيْنَ- کسی سے سوال نہ کر اگر ایسا ہی تجھ کو سوال کی ضرورت پڑے تو نیک لوگوں سے سوال کر (وہی تجھ پر رحم کرینگے تیرا سوال پورا کرینگے یا حلال کمائی سے تجھ کو دیں گے)-

سَأَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَقَالَ جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ- میں نے ابوسعید خدری سے شب قدر کو پوچھا انہوں نے کہا (اسکا قصہ بیان کرنا شروع کیا) ایک ابر کا ٹکڑا آیا اس نے پانی برسایا-

اِنَّ مَلَكًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ-ایک فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا-

كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا- ہر پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے ایک سوال کیا ہے-

ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ- پھر میں نے کئی عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا (معلوم ہوا کہ آنحضرت کے زمانہ میں بھی صحابہ فتوی دیا کرتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بڑا عالم ہوتے ہوئے اس سے کم درجہ کے عالموں کو بھی فتوی دینا درست ہے)-

يَتَسَاءَلُوْنَ هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ- آپس میں سوالات کریں گے اچھا یہ تو اللہ ہوا اس نے جب چیزوں کو پیدا کیا (پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا) معاذ اللہ ان باتوں میں غور اور خوض کرینگے جن کے دریافت کرنے سے انسان کی عقل عاجز ہے-آخر شیطان ان کو گمراہ کردیگا جو بات ہماری عقل سے باہر ہے اس میں اللہ اور رسول کا کلام مان لینا اس پر یقین کرلینا بس یہی نجات کا راستہ ہے اور عقل سے چہ میگوئیاں کرتے جانا بال کی کھال نکالنا بہت اندیشہ ناک ہے' شیطان ہمارا دشمن کمین میں لگا ہوا ہے وہ بہکا کر آگ کے گڑھے میں؟ ہم کو گرا دیگا-اگر شیطان مردود دل میں یہ وہم ڈالے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ارے بیوقوف مردود اللہ تو اسی کو کہتے ہیں جو سب کا پیدا کرنے والا ہو اس کا پیدا کرنے والا کوئی نہ ہو وہ اپنی ذات سے موجود اور ہمیشہ قائم اور دائم ہو اگر اسکا بھی کوئی پیدا کرنے والا ہو تو پھر وہ اللہ کہاں سے ہوا وہ تو ہماری طرح مخلوق ہوگیا-امام فخر الدین رازی معقولیوں کے امام تھے اور منطق اور فلسفہ میں بڑی دستگاہ رکھتے تھے مرتے وقت شیطان جو خود بڑا فیلسوف اور اعلی درجہ کا منطقی ہے ان سے بحث

کرنے لگا کہ تم نے اللہ کو کس دلیل سے پہچانا امام نے بہت سی دلیلیں بیان کیں شیطان نے سب کو توڑ ڈالا- ان کے مرشد ایک ولی کامل شخص تھے اسوقت ان کی صورت نمایاں ہوئی انہوں نے کہا ارے فخر الدین تو یہ کیوں نہیں کہتا اللہ کی وجہ سے تو ہم نے سب چیزوں کو پہچانا اللہ کے پہچاننے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں مثلاً نور کی وجہ سے ہم کو سب چیزیں دکھائی دیتی ہیں اب کوئی بیوقوف خواہ مخواہ ہٹ دھرمی کرے اور کہے نور کو دکھانے والی کیا چیز ہے تو اسکا جواب جوتی اور لات ہے)-

لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَ لُوْنَ- لوگ برابر سوالات کرتے رہیں گے (اخیر کو یہ پوچھ بیٹھیں گے کہ اچھا اللہ کو کس نے پیدا کیا)-

يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِيْ قُحَافَةَ- آپ کی دوسری بیبیاں یہ چاہتی ہیں کہ ابو قحافہ کی بیٹی کے باب میں آپ ان کا انصاف کریں (ابو قحافہ حضرت عائشہ کے دادا کا نام تھا آپ کی دوسری بیبیوں کو حضرت عائشہ پر رشک تھی آنحضرت ان سے بہت محبت رکھتے تھے محبت دل کا فعل ہے اسپر بشر کا اختیار نہیں ہوسکتا باقی سب باتوں میں آپ دوسری بیبیوں میں انصاف کرتے تھے باری باری ہر ایک کے پاس رہتے)-

سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَمَّنْ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَاوَ الْمَرْوَةِ- عبداللہ بن عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی عمرے کا احرام باندھ کر آئے اور خانہ کعبہ کا طواف کر لے لیکن صفا مروہ نہ دوڑا ہو تو وہ اپنی عورت سے صحبت کرسکتا ہے (نہیں کرسکتا کیونکہ بغیر صفا اور مروہ دوڑے عمرہ پورا نہیں ہوتا)-

فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَارَأَتْ مَلَكًا- جب مرغا بانگ دے تو اللہ سے دعا کرو اس کا فضل وکرم چاہو وہ فرشتے کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالح اور نیک لوگوں کی موجودگی میں دعا کرنا مستحب ہے اس میں قبولیت بھی زیادہ ہے شاید وہ آمین کہیں)-

دَخَلَا عَلٰى عَائِشَةَ لِيَسْأَ لَانِهَا- حضرت عائشہ کے پاس پوچھنے کو گئے-

لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيْمَا ضَرَبَ اِمْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ- اگر مرد اپنی جورو کو (اس کی خطا پر) مارے تو قیامت میں اس سے مواخذہ نہ ہوگا بشرطیکہ قصور پر مارے اور اعتدال سے مارے مثلاً رومال سے یا کپڑے سے یا ہلکی مار ہاتھ سے یا پنکھ سے یا مسواک سے یہ نہیں کہ زخمی کردے یا ہڈی توڑ ڈالے-

سَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْ اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ- انہوں نے نام پوچھا یا حال پوچھا تب وہ کہنے لگے اسرائیل کے باپ (یعنی اسحاق) نے منت مانی اور آنحضرت نے صرف روزے کی منت پوری کرنے کا حکم دیا باقی باتوں کے نہ کرنے کا کیونکہ منت انہی باتوں میں صحیح ہوتی ہے جو عبادت ہیں-

فَاَقِمْ عَلَيَّ وَ لَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ- (ایک شخص نے آن کر آنحضرت سے عرض کیا میں نے ایسا کام کیا ہے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے) تو وہ مجھ پر چلایئے (یعنی سزا دیجئے) آنحضرت نے اس سے یہ نہ پوچھا کہ تو نے وہ کونسا کام کیا ہے بلکہ اس کو ٹھہرے رہنے اور اپنے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے فرمایا اور نماز کے بعد یہ ارشاد کیا کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں- مجمع البحار میں ہے کہ صغیرہ گناہ تو مطلقاً اور کبیرہ بھی جو پوشیدہ ہوں نیکیوں سے مٹ جاتے ہیں اور چونکہ اس نے اپنے گناہ کو بیان نہیں کیا تھا اس لیے حد قائم کرنا ضروری نہ ہوا اگر حد کا کام امام کو معلوم ہو جائے اور اقرار یا گواہوں سے ثابت ہو جائے تو پھر حد کا ساقط کر دینا درست نہیں ہے-

اَلَّذِيْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ وَ لَا يُعْطِيْ- جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے (یعنی جب سائل یوں کہے اعطنی بحق الله تو جتنا ممکن ہو اس کو دے اللہ کے نام کی حرمت رکھے مگر ہمارے زمانہ میں سائلوں کی عادت ہو گئی ہے وہ ہمیشہ لوجہ اللہ اور بحق اللہ کہہ کر مانگتے ہیں اس پر بھی دینا چاہیئے اگر یہ معلوم ہو جائے کہ سائل مستحق نہیں ہے تب نہ دینے میں گنہگار نہ ہوگا)-

لَا تَسْأَلْ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ- اللہ کے نام پر بہشت کے سوا اور کوئی چیز مت مانگ (کیونکہ بہشت کے سوا دنیا کی سب چیزیں ایسی حقیر اور بے حقیقت ہیں کہ اللہ مالک کے نام پر

انکا مانگنا شرم کی بات ہے ایسے شہنشاہ عالیجاہ کا نام لیں اور ایک بے حقیقت چیز اس کے نام کے طفیل سے مانگیں یہ بڑا کمینہ پن ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ جل جلالہ سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اگر تیری جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگ بلکہ اس کا مطلب یہ کہ اللہ کے نام پر کسی بندے سے دنیا کی کوئی چیز نہ مانگیں مثلا یوں نہ کہیں مجھ کو لوجہ اللہ یہ چیز دو یا اللہ کے نام پر دلواؤ کیونکہ اس میں معاذ اللہ پروردگار کے نام مبارک کی بے عزتی ہوتی ہے-اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ یہ جو بعض جاہل قبر پرست کہا کرتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَيْئًا لِلّٰهِ ناجائز ہے کیونکہ اس حدیث میں لوجہ اللہ کسی چیز کے مانگنے سے منع کیا گیا ہے قطع نظر اس کے ندائے اموات میں علماء کا اختلاف ہے اور اس جملہ میں اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی شبہ ہوتا ہے معاذ اللہ گویا ایسا کہنے والا اللہ تعالیٰ کو حضرت شیخ کے پاس سفارشی بناتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت عالی ہے کہ وہ کسی کے پاس شفیع' یا سفارشی بنے یہ مضمون خود حدیث سے ثابت ~~ہے لا~~ یستشفع باللہ وہ تو مالک ہے سب چھوٹے اور بڑے اس کے غلام اور بندے اور اس کے جلال اور بزرگی کے سامنے محض بے حقیقت ہیں اگر یوں کہے تو چنداں بیجا نہیں ہوگا یا اللہ شیئا بحق الشیخ عبدالقادر گو بعض علماء نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے)-

فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ-قرآن کی تلاوت میں جب رحمت کی آیت آئے تو اللہ تعالیٰ سے بہشت کا سوال کرے اور عذاب کی آیت آئے تو اس کے عذاب سے بچنے کی دعا کرے' مجمع البحار میں ہے کہ قرآن کی تلاوت کے بعد دعا کرنا تاکید کیساتھ مستحب ہے اور دعا میں اپنے پروردگار سے الحاح اور زاری کرے یعنی عاجزی سے گڑگڑا کر مانگے اور ایسی دعائیں مانگے جو دنیا اور آخرت کی مصالح کو جامع ہوں اور اکثر آخرت کی اصلاح کے متعلق ہوں اور مسلمانوں کے عمومی منافع سے' اور حاکموں اور بادشاہوں کی اصلاح سے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی اطاعت کی توفیق دے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اور دین کے دشمنوں پر ان کو غلبہ عطا فرمائے-

سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ-آنحضرت ﷺ سے پوچھا احرام والا شخص کیا لباس پہنے-

اِنَّا سَأَلْنَا ذٰلِكَ- ہم نے آنحضرتؐ سے اس بات کو پوچھا کہ ان کی روحیں کہاں ہونگی-

لَا تَسْأَلْ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَ لٰكِنْ تَسْأَلْ عَنِ الْفِطْرَةِ-اے عمر ایسے موقع پر (جب کوئی مر جائے) اس کے اعمال کا مت ذکر کر (یعنی برے اعمال اس کے بیان نہ کر) بلکہ اس کے ایمان اور نیک اعمال کا ذکر کر جیسے دوسری حدیث میں ہے اپنے مردوں کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو اور جو برائیاں ان میں ہوں ان سے سکوت کرو-

لَا تَسْأَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَ سَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ-مجھ سے بری باتیں جو آئندہ ہونے والی ہیں مت پوچھو اچھی باتیں پوچھو-

وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ-حضرت نوح اپنی وہ خطا یاد کرینگے جو انہوں نے نادانی سے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا (یعنی یہ کہ تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ کو اور میرے متعلقین کو بچا دیگا اب میرا بیٹا بھی میرے متعلقین میں سے ہے)-

اِنَّ الْمَسْئَلَةَ كَذَا اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ سُلْطَانًا اَوْ فِيْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ-سوال کرنا اچھا نہیں ہے البتہ بادشاہ سے سوال کرسکتا ہے (اپنا حق بیت المال میں سے مانگ سکتا ہے' اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ظالم بادشاہوں نے ظلم سے جو رعایا کا مال لیا ہے وہ لے سکتا ہے اور ہمارے علماء نے سلطانی عطایا میں اختلاف کیا ہے یعنی بادشاہ جو تنخواہ یا منصب یا عطیہ یا یومیہ یا وظیفہ دیں انکا لینا جائز ہے یا نہیں اور حق یہ ہے کہ اگر ان کے مال کا زیادہ حصہ حلال کا ہے تب تو لینا جائز ہے اور جو حرام کا حصہ زیادہ ہے یا حرام اور حلال دونوں برابر ہیں تو لینا جائز نہیں یا اس امر کے لیے سوال کرسکتا ہے جس کے بغیر گریز نہیں' یعنی بن مانگے ہو نہیں سکتا مثلاً فاقہ سے مر رہا ہے اور کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے-مترجم-کہتا ہے اسی قیاس پر علماء نے یہ فتوی دیا ہے کہ اگر

کسی شخص کی کمائی حرام کی ہو مثلاً سود کھاتا ہو یا ظلم سے غریبوں کا مال چھین لیتا ہو تو اس کی دعوت کھانا اس صورت میں درست ہے جب اس کے مال کا اکثر حصہ حلال کا ہو اور جو اکثر حصہ حرام کا ہو تو اس کی دعوت کھانا درست ہے نہ اس کا عطیہ لینا' البتہ اس سے قرضہ لے سکتا ہے کیونکہ آنحضرت نے یہودی سے قرض لیا حالانکہ یہودی سود خوار تھے' اسی طرح فاحشہ رنڈی کی دعوت کھانا درست نہیں جس کی کمائی زنا سے ہو اس کی کمائی ہمیشہ حرام رہے گی گو وہ توبہ بھی کر لے جیسے سود یا رشوت کا روپیہ اس مسلمان شخص کا جو یہ جانتا ہو کہ سود لینا اور رشوت لینا حرام ہے البتہ اگر رنڈی کافرہ ہو یا کافر سود لے یا رشوت لے پھر مسلمان ہو جائے تو اس کا کمایا ہوا مال زنا اور سود اور رشوت سے حلال ہو جائے گا' کیونکہ اسلام اگلے سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے اور تقویٰ تو یہ ہے کہ ہر حال میں ایسے شخص کی دعوت اور عطیہ سے پرہیز کرے' ہمارے بزرگوں نے بادشاہوں کا منصب اور تنخواہ اور وظیفہ تک قبول نہیں کیا اور محنت کر کے دو چار پیسے حلال سے کما کر اس پر زندگی بسر کی۔

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ - تم جس سے قیامت کو پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا (یعنی قیامت کا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کہ وہ کب آئے گی ہزاروں لاکھوں برس گذرتے جاتے ہیں اور زمین وآسمان چاند سورج سب اپنے حال پر قائم ہیں)۔

اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ - اللہ تعالیٰ سے سوال (یعنی دعا کرنا) یہ ہے کہ تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے۔

لِيَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهٖ - ہر کوئی تم میں اپنی سب حاجتیں اللہ سے مانگے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی (وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے' اولیاء تو ہماری طرح خدا کے بندے اور غلام تھے مالک کو چھوڑ کر غلاموں سے مانگنا انتہا کی بے حیائی اور بے شرمی ہے دوسرے یہ کہ اولیاء کر کیا سکتے ہیں اس کے کارخانہ قدرت میں کسی کو رتی برابر بھی اختیار نہیں ہے البتہ جب وہ چاہے تو اپنے جس بندے سے چاہے کوئی کام کرا سکتا ہے مگر اس کا بھی کرنیوالا وہی پروردگار ہے) زرکشی نے کہا اپنے مالک سے سوال کرنا ذلت نہیں ہے بلکہ عین عزت ہے اگر ذلت بھی ہو تو اپنے مالک کے سامنے ذلیل بننا ہمارا عین مقصود ہے اے باری خدا ہمارے پروردگار تو ہی عزت والا ہے اور میں فقیر محتاج ذلیل رزیل ارزل حقیر احقر ہوں مجھ کو گناہوں نے گھیر لیا ہے اے بڑے تخت کے مالک تو ہمارے بڑے بڑے گناہ اور چھوٹے گناہ سب بخش دے تو ہماری توبہ قبول کر بیشک تو ماں باپ سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا خطاؤں کا بخشنے والا ہے بڑے فضل وکرم والا۔

فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ مَا يَقُوْلُ عَبْدِيْ - پروردگار فرشتوں سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے) میرا بندہ کیا کہتا ہے (گویا پروردگار ان کو شرمندہ کرتا ہے کہ تم نے تو کہا تھا انسان فساد کرے گا خونریزی کرے گا ہم تو تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کرتے رہتے ہیں پھر ہمارے ہوتے انسان کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے)۔

قَالَ عَلِيٌّ لِسَائِلٍ يَوْمَ عَرَفَةَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ غَيْرَ اللّٰهِ - ایک شخص عرفہ کے دن بھیک مانگ رہا تھا حضرت علی نے اس سے کہا تو اس دن اور اس جگہ اللہ کے سوا دوسروں سے بھیک مانگتا ہے۔

فَلْيَسْأَلْهُ - یعنی آنحضرت سے پوچھ اگر میں تجھ کو اور تیری اولاد کو صدقہ دوں تو کیا یہ درست ہوگا (یعنی زکوۃ ادا ہو جائے گی)۔

اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ - جب اس نام کے وسیلہ سے (اللہ سے مانگیں تو وہ عنایت فرمائے اور جب اس کے وسیلہ سے) دعا کریں تو دعا قبول کرے۔

مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِهٖ - جو اپنی طرف سے آپ پروردگار سے قتل کیے جانے کا سوال کرے۔

سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ - اللہ سے اپنی ہتھیلیاں اوپر کر کے سوال کرو یعنی دعا میں ہتھیلی اوپر رکھے اور پشت اس کی نیچے' بعض نے کہا استسقا یا رد بلا کی دعا میں ہتھیلی کی پشت اوپر

رکھے مگر اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی۔

سَئُوْلٌ یاسُؤُلَۃٌ۔ بہت مانگنے والا۔

تَسَاءُ ل۔ ایک دوسرے سے مانگنا۔

سَلِیْنِیْ مِنْ مَّالِیْ۔ (فاطمہؓ) تو میرے مال میں سے جو چاہے مانگ لے (اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکتا)۔

سَامٌ یا سَاٰمٌ یا سَآمَۃٌ یا سَاْمَۃٌ۔ تھک جانا، تنگ ہوجانا، زچ ہونا، اکتا جانا، رنجیدہ ہوجانا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْاَمُ حَتّٰی تَسْاَمُوْا۔ اللہ تعالیٰ تنگ نہیں ہوتا (ثواب اور اجر دینے سے) تم ہی عمل کرتے کرتے تنگ ہو جاتے ہو (زچ ہو جاتے ہو تو جتنا عمل خوشی خاطر کے ساتھ ہو سکے اتنا ہی کرو اللہ تعالے کے پاس ثواب کی کمی نہیں ہے)۔

زَوْجِیْ کَلَیْلِ تِھَامَۃَ لَا حَرٌّ وَّ لَا قُرٌّ وَّ لَا سَآمَۃَ۔ میرا خاوند تو تہامہ (ملک حجاز) کی رات کی طرح ہے نہ گرم نہ سرد نہ مجھ سے تنگ ہوتا ہے (میری صحبت سے ملول ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ مجھے خوش اور خرم رکھتا ہے اور مجھ سے خوش رہتا ہے۔

مَخَافَۃَ السَّآمَۃِ۔ اس ڈر سے کہیں ہم اکتا نہ جائیں (یعنی وعظ سنتے سنتے)۔

حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّتِیْ اَسْاَمُہٗ۔ یہاں تک کہ میں ہی وہ ہوں آپ سے ملول ہونیوالی۔

اِنَّ الْیَھُوْدَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَ اللَّعْنَۃُ۔ یہودی آنحضرت کے پاس گئے کہنے لگے السام علیکم تم رنج میں پڑو حضرت عائشہ نے جواب دیا تم ہی رنج میں پڑو تم پر لعنت، ایک روایت میں یوں ہے سَاْمٌ ہمزے سے یعنی تم اپنے دین سے آخر کو اکتا جاؤ گے، اور مشہور روایت سَامٌ ہے الف سے یعنی تم مرو۔

اِذْھَبْ عَنِّیْ فِیْہِ السَّاْمَۃَ وَ الْفَتْرَۃَ۔ اس میں مجھ سے ملالت اور کسالت دور کردے۔

باب السین مع الباء

سَبْأٌ۔ یا سِبَاءٌ یا مَسْبَاءٌ۔ شراب پینے کے لیے خریدنا اگر دوسرے ملک کو لیجانے کے لیے خریدے تو

سِبَابًا۔ بغیر ہمزہ کے کہتے ہیں کھال اتارنا، جلانا۔

اِسْبَاءٌ۔ عاجزی کرنا، تابعدار ہونا۔

اِسْتِبَاءٌ۔ بمعنی سَبْأٌ ہے۔

سَبِیْئَۃٌ۔ شراب۔

دَعَا بِالْجِفَانِ فَسَبَأَ الشَّرَابَ۔ بڑے بڑے کونڈے منگوائے ان میں شراب پینے کے لیے رکھا یا اس کو اکٹھا کیا اور چھپا کر رکھا۔

سَبَأٌ۔ ایک شہر کا نام تھا۔ یمن یہاں کی رانی بلقیس نامی ایک عورت تھی بعض نے کہا سبا یمن والوں کے جد اعلی کا نام تھا۔

سَبَّاءٌ۔ شراب بیچنے والا۔

سُبْأَۃٌ۔ دور دراز سفر۔

سَبَائِیَّہ۔ ایک فرقہ ہے شیعہ کا عبداللہ بن سبا کا مقلد جس نے معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا بنایا تھا آپ نے اس کو نکلوا دیا۔

ذَھَبُوْا اَیْدِیَ سَبَایَا اَیَادِیَ سَبَا۔ یعنی سب متفرق تتر بتر ہو گئے۔

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ۔ آنحضرت نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

سَبٌّ۔ کاٹنا، دبر پر مارنا، گالی دینا، غیبت کرنا، زخمی کرنا، جیسے سِبِّیْلٰی ہے۔

تَسْبِیْبٌ۔ گالی دینا، سَبَابٌ طیار کرنا۔

مَسَابَّۃٌ۔ اور سَبَابٌ۔ گالی دینا۔

تَسَابٌّ۔ قطع کرنا۔

تَسَبُّبٌ۔ سبب ڈھونڈنا، وسیلہ لانا۔

سِبٌّ۔ بڑا گالی دینے والا۔

سَبَبٌ۔ باعث اور وجہ اور علت۔

کُلُّ سَبَبٍ وَّ نَسَبٍ یَنْقَطِعُ۔ جتنے رشتے ہیں خواہ سببی ہوں (جو نکاح کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں) خواہ نسبی (خون کے رشتے) وہ سب قیامت کے دن کٹ جائیں گے (کوئی رشتہ کام نہیں آئے گا) مگر میرا سببی اور نسبی

رشتہ اصل میں سبب اس رسی کو کہتے ہیں جس سے پانی نکالیں پھر ذریعہ اور وسیلہ اور باعث کو سبب کہنے لگے-

اِنْ کَانَ رِزْقُهٗ فِی الْاَسْبَابِ - اگر اس کی روزی آسمان کے رستوں اور دروازوں میں ہے-

کَاَنَّ سَبَبًا دُلِّیَ مِنَ السَّمَاءِ - انہوں نے خواب میں دیکھا جیسے ایک رسی آسمان سے لٹکائی گئی' بعض نے کہا سبب اس رسی کو کہیں گے جس کا ایک کنارہ دوسری طرف چھت وغیرہ سے بندھا ہوا ہو-

لَیْسَ فِی السُّبُوْبِ زَکٰوۃٌ - باریک کپڑوں میں زکوۃ نہیں ہے' نہایہ میں ہے کہ مراد وہ کپڑے ہیں جو سوداگری کے لیے نہ ہوں بلکہ پہننے اور استعمال کے لیے- بعض نے کہا صحیح سُیُوْبٌ ہے یائے تحتانیہ سے یعنی رکاز (جو مال زمین سے نکلے) اس میں زکوۃ نہیں ہے کیونکہ رکاز میں پانچواں حصہ دینا ہوتا ہے نہ زکوۃ-

فَاِذَا سِبٌّ فِیْهِ دَوْ خَلَّةٌ رُطَبٍ - ایک باریک کپڑا ہے اس میں ایک ٹوکری تازی کھجور کی-

سُئِلَ عَنْ سَبَائِبَ یُسْلَفُ فِیْهَا - اگر کوئی شخص ان کپڑوں میں سلم کرے (بیع سلم اور سلف یہ ہے کہ مشتری بائع کو پیشگی روپیہ دیدے اور ایک معین میعاد پر اس سے مال لینا ٹھہرائے اس مال کی صفت بیان کردے) یہ جمع ہے سبیہ کی- بعض نے کہا سبیہ خاص کتان کے کپڑے کو کہتے ہیں-

فَعَمِدَتْ اِلٰی سَبِیْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ السَّبَائِبِ فَحَشَتْهَا صُوْفًا ثُمَّ اَتَتْنِیْ - وہ ان کپڑوں میں سے ایک کپڑے کی طرف گئی اس میں بال بھر کر میرے پاس لائی-

دَخَلْتُ عَلٰی خَالِدٍ وَّ عَلَیْهِ سَبِیْبَةٌ - میں خالد بن ولید کے پاس گیا وہ کتان کا ایک کپڑا پہنے تھے-

رَاَیْتُ الْعَبَّاسَ وَقَدْ طَالَ عُمَرَ وَعَیْنَاهُ تَنْضَمَّانِ وَ سَبَائِبُهٗ تَجُوْلُ عَلٰی صَدْرِهٖ - میں نے حضرت عباس کو دیکھا وہ حضرت عمر سے بھی لمبے تھے ان کی آنکھیں ملی ہوئیں (بند) اور ان کی زلفیں سینے پر جھول رہی تھیں (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت عمر استسقاء کے لیے نکلے اور حضرت عباس کو اپنے برابر کھڑا کر کے یہ دعا کی یا اللہ ہم تیرے پاس تیرے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں- یعنی ان کے وسیلہ سے پانی برسا' حضرت عمر کا یہ مطلب نہیں تھا کہ پیغمبر صاحب کا اب وسیلہ نہیں ہو سکتا بلکہ حضرت عباس زندہ تھے اور دعا میں شریک کرانا منظور تھا اسلئے ان کا توسل کیا) بعض نسخوں میں یوں ہے وقد طال عمره یعنی حضرت عباس کی عمر بہت ہوگئی تھی مگر یہ صحیح نہیں ہے سبائب جمع ہے سبیہ کی یعنی گیسو-

سَبِیْبُ الْفَرَسِ - گھوڑے کی پیشانی-

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ کُفْرٌ - مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق گنہگار بن جاتا ہے اور مسلمان سے لڑے (ہتھیار سے) تو کافر بن جاتا ہے نہایہ میں ہے کہ مراد یہ ہے جب مسلمان کو بغیر وجہ شرعی کے گالی دے یا برا کہے یا بغیر وجہ شرعی کے اس پر ہتھیار اٹھائے' بعض نے کہا یہ برسبیل تغلیظ کے فرمایا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حقیقتاً فاسق یا کافر ہو جائے گا-

مترجم- کہتا ہے حقیقتاً فاسق یا کافر کہنے میں کیا تامل ہے جب کوئی بلا وجہ شرعی مسلمان کو گالی دے تو اس کے فسق میں کوئی شک نہیں' اسی طرح مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا ان سے لڑنا حقیقتاً کفر ہے جب بلا وجہ شرعی ہو' کرمانی نے کہا اس حدیث سے مرجئہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں گناہ کرنے سے آدمی فاسق نہیں ہوتا-

لَا تَمْشِیَنَّ اَمَامَ اَبِیْكَ وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهٗ وَ لَا تَدْعُهٗ بِاسْمِهٖ وَلَا تَسْتَسِبَّ لَهٗ - اپنے باپ کے آگے مت چل اور نہ اس سے پہلے بیٹھ- (جب وہ کھڑا ہو) اور نہ اس کو گالی دلوا (یعنی اس طرح سے کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے والا یہ خود ہوا-

مترجم- کہتا ہے افسوس ہے عربوں پر وہ بات بات میں لعن ابوک کہتے ہیں دوسرا ان کے جواب میں یہی کہتا ہے اپنے باپ پر لعنت کراتے ہیں اور دونوں میں سے کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ باپ کا کیا قصور ہے شاید ان کا باپ کوئی نیک اور خدا کا مقبول بندہ ہو-

اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قِیْلَ

وَكَيْفَ يَسُبُّ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَ اُمَّهُ- بڑے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کوئی کیسے گالی دیگا فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے (تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ وہ سبب بنا اگر دوسرے کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا تو اپنے ماں باپ کو کیوں گالیاں کہلواتا)-

لَا تَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّ فِيْهَا رَ قُوْءَ الدَّمِ- اونٹوں کو برا مت کہو ان سے تو خون بند ہوتا ہے (وہ مقتول کے وارثوں کو دیت میں دیئے جاتے ہیں تو قاتل کی جان بچ جاتی ہے)-

اَلسَّبَّابَةُ- کلمہ کی انگلی کو کہتے ہیں کیونکہ گالی دینے کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں-

لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا- جو مسلمان مر گئے ہوں ان کو برا مت کہو کس لیے کہ وہ اپنے اعمال کے بدلہ کو پہنچ گئے (اگر اچھے اعمال کیے تھے تو راحت اور آرام اٹھا رہے ہوں گے برے کیے تھے تو اس کی سزا میں گرفتار ہوں گے اب ان کی برائی بیان کرنے سے کیا فائدہ' مجمع البحار میں ہے کہ فاسقوں اور کافروں کی برائی بیان کرنا درست ہے دوسرے لوگوں کو ڈرانے کے لئے- اسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا (کہ وہ جھوٹا تھا یا بدعتی تھا یا بدحافظہ تھا کیونکہ اس سے اس کی برائی مقصود نہیں ہے بلکہ شریعت کی محافظت جو واجب ہے)-

اَسُبُّ حَسَّانَ- میں حسان بن ثابت کو برا کہونگا (کس لیے کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت میں شریک تھے)-

فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَّ عَبَّاسٌ- حضرت علی اور حضرت عباس میں سخت گفتگو ہوئی (حضرت عباس نے بزرگ ہونے کی وجہ سے حضرت علی کو دغا باز چور مکار وغیرہ اس قسم کے الفاظ کہے یہ نہیں کہ فحش گالیاں دیں کیونکہ فحش گالیاں ان حضرات کی شان سے بہت بعید ہے اور دوسرے ان دونوں حضرات میں ایسی قرابت قریبہ تھی کہ ایک کے آباء و اجداد دوسرے کے بھی آباء و اجداد تھے گالیاں کیسے دے سکتے تھے اب یہ جو الفاظ حضرت عباس نے کہے ان سے بھی ان کے حقیقی معانی مقصود نہ تھے بلکہ جیسے بزرگ لوگ اپنے خوردوں کو پیار اور غصے سے کہتے ہیں)-

اَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَبْتُهُ- جس مسلمان کو میں نے برا کہا (سخت لفظ) تو میرے ایسا کہنے کو تو اس کے حق میں قرب اور ترقی درجات کا باعث کر (سبحان اللہ آنحضرت کی خفگی بھی امت پر ان کے حق میں رحمت تھی ایسا شفیق ہمدرد رحیم و کریم پیغمبر کس امت کو ملا ہے)- صَلَّى اللّٰهُ وَعَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ-

سُبَّةٌ سَكْبٌ- لازمی عار اور عیب-

وَاَرٰى سَبَبًا وَاصِلًا اِلَى السَّمَاءِ- اور میں ایک رسی دیکھتا ہوں جو آسمان تک پہنچی ہے-

اِسْتَبَّا فِيْ زَمَنِ عُمَرَ- حضرت عمر کے زمانہ میں دونوں نے گالی گلوچ کی-

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا تُرَابٍ- تم کو ابوتراب (یعنی حضرت علیؓ) کو برا کہنے سے کون سا امر مانع ہے (یہ معاویہؓ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا) اب اہل سنت کے علما نے اس کی تاویل یوں کی ہے کہ معاویہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا کہ ورع اور تقویٰ ہے یا ان کی بزرگی اور مطلب یہ ہے کہ تم ان کے خطائے اجتہادی کے کیوں قائل نہیں ہوتے اور ہمارے اجتہاد کو ٹھیک کیوں نہیں کہتے حالانکہ یہ تاویل فاسد ہے کس لیے کہ سعد نے برا نہ کہنے کی دو وجہیں بیان کیں جو آنحضرت نے حضرت علیؓ کی فضیلت میں ارشاد فرمائی تھیں پس اگر برا کہنے سے خطائے اجتہادی کا ظاہر کرنا مراد ہوتا تو ان فضیلتوں کا اظہار بے موقع اور بے سود ہوتا ہے- کیا معنی کیسا ہی فضیلت والا شخص ہو اس سے خطائے اجتہادی ہو سکتی ہے ان لوگوں کو یہ معتبر تاریخی روایات نہیں پہنچیں کہ معاویہ برسر منبر حضرت علیؓ کو برا کہا کرتے تھے بلکہ دوسرے خطیبوں کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ وہ ہر خطبہ میں جناب امیر کو برا کہیں- معاذ اللہ ان پر لعنت کرتے رہیں- سچی بات یہ ہے کہ معاویہ پر دنیا کی طمع غالب ہو گئی تھی وہ حضرت علیؓ

کو علانیہ برا کہا کرتے اور منبر پر ان پر لعنت کیا کرتے جیسے ابن جریر محدث نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور امام حسن نے معاویہ سے جن شروط پر صلح کی تھی ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ حضرت علیؓ کو ان کے سامنے روبرو برا نہ کہیں گے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا معاویہ کو تمام خاندان رسالت سے دلی دشمنی تھی معاذ اللہ)

اُمِرُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْ الِلصَّحَابَةِ فَسَبُّوْا- ان کو تو یہ حکم ہوا تھا کہ صحابہ کے لیے مغفرت کی دعا کریں انہوں نے برا کہنا شروع کر دیا (یہ اس وقت کہا جب انہوں نے یہ سنا کہ مصر والے حضرت عائشہؓ کو اور شام والے حضرت علیؓ کو برا کہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی یہ صفت بیان کی والذین یقولون ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالا یمان)-

یُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا- ہم میں سے کسی کے لڑکے کو گالی دی جاتی ہے-

لَعَلَّهٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ- شاید وہ مغفرت کی دعا کرنے جائے اور اپنے تئیں کو سنے لگے (نیند کی حالت میں)-

اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ- دو شخص گالی گلوچ کریں تو جس نے ابتدا کی ہو یعنی شروع میں گالی دی ہو اسی پر وبال پڑے گا (بشرطیکہ دوسرے شخص نے جواب میں زیادتی نہ کی ہو ورنہ دونوں گنہگار ہوں گے)-

وَسَبَّ اٰخِرُ الْاُمَّةِ اَوَّ لَهَا- اور پچھلے لوگ امت کے اگلے لوگوں کو برا کہیں گے جیسے بنی امیہ کی حکومت میں ہوا کہ مہاجرین اولین اور کبار صحابہ کو برا کہنا شروع کیا- ہمارے زمانہ میں بھی جو لوگ ائمہ مجتہدین اور اہل حدیث اور اولیاء اللہ کو برا کہتے ہیں وہ بھی ان میں داخل ہیں یہ قیامت کی نشانی آپ نے بیان فرمائی کہ "پچھلے مسلمان اگلے مسلمانوں کو برا کہیں گے-

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ- میرے صحابہ کو برا نہ کہو (اسی حدیث کے بموجب گو معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سمرہ بن جندب اور ابو سفیان اور مروان کے بعضے اعمال مہلک ہیں مگر ہم ان کو برا کہنے سے اپنی زبان کو روکتے رہتے ہیں برا کہنے میں کوئی ثواب کی توقع نہیں ہے اس کے بدل اگر ہم تسبیح و تہلیل کریں تو اجر عظیم ملے گا' طیبی نے کہا صحابہ کو برا کہنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جو کوئی صحابہ کو برا کہے اسکو سزا دیجائے جیسی سزا امام مناسب سمجھے اور بعض مالکیہ کہتے ہیں قتل کیا جائے-

مترجم- کہتا ہے لیکن پیغمبروں کو برا کہنے والا بالا تفاق واجب القتل ہے-

مَنْ سَبَّ الْاَ نْبِیَاءَ قُتِلَ- جو شخص پیغمبروں کو برا کہے وہ قتل کیا جائے-

لَوْبَا یَعَنِیْ بِیَدِهٖ لَعَذِرَ بِسُبَّتِهٖ- (حضرت علی نے کہا) اگر مروان اپنے ہاتھ سے مجھ سے بیعت کرتا تو اس کے گانڈ سے گوہ نکل پڑتا (ڈر کے مارے ہگ دیتا)-

اِمْرَاَةٌ سَبَّتْ جَارِ یَتَهَا- ایک عورت نے اپنی لونڈی کو گالی دی-

اَلْمِیْرَاثُ مِنْ جِهَةِ السَّبَبَ- قرابت سببی (نکاح) کی وجہ سے ترکہ ملتا ہے-

اِذْ فَعْهَا بِسَبَّا بَتِكَ- اپنے کلمے کی انگلی سے اس کو ہٹا دے-

سَبْسَبٌ- میدان جنگل' اس کی جمع سَبَاسِبُ ہے-

سَبِیْبَةٌ- حضرت علی کے درے کا نام تھا-

كَانَ مَعَهٗ دِرَّةٌ لَّهَا سَبَّابَتَانِ- حضرت علی کے پاس ایک کوڑا تھا جس کے دو کنارے تھے-

رَجُلٌ سُبَّةٌ- گالی خور-

رَجُلٌ مُسِبَّةٌ- گالی باز-

سَبِیْب- بالوں کا گچھ-

سَبْتٌ- آرام لینا' کاٹنا' مونڈنا' مارنا' ہفتہ کے دن میں داخل ہونا جیسے اِسْبَاتٌ ہے-

یَا صَاحِبَ السِّبْتَیْنِ اِخْلَعْ نَعْلَیْكَ- اے وہ شخص جو بن بالوں صاف چمڑے کی دو جوتیاں پہنے ہے اپنی جوتیاں اتار (یعنی قبروں میں جوتیوں سمیت مت چل مومنین کی قبروں

کا احترام کر- بعض نے کہا شاید اس وجہ سے جوتیاں اتارنے کا حکم فرمایا کہ ان میں نجاست ہوگی' بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ غرور اور تکبر کے ساتھ اتراتا ہوا چل رہا ہوگا-)

سِبْت - بہ کسرہ سین گائے کی کھال جو دباغت کی گئی ہو- جس سے جوتے بناتے ہیں اس کو سبت اس وجہ سے کہا کہ اس کے بال دور کئے جاتے ہیں' بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دباغت کی وجہ سے نرم ہو جاتی ہیں-

اِنْسِبَاتٌ - کا معنی نرم ہونا' ایک روایت میں سبتین ہے یہ نسبت ہے سبت کی طرف-

اِنَّكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ - (عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا) تم سبتی (یعنی بن بالونکی نری کی) جوتیاں پہنتے ہو (جو امیر اور مالدار اور عیش پسند لوگ پہنا کرتے ہیں) دوسرے عرب لوگ چمڑے کی بالوں سمیت جوتیاں پہنا کرتے-

اَرُوْنِي سِبْتِيَّ - مجھ کو میری دونوں صاف چمڑے کی جوتیاں دکھلاؤ (یعنی جوتیاں لاؤ میں پہنوں یہ حجاج مردود نے کہا جب اسماء بنت ابی بکرؓ کے پاس جانے لگا)-

مَاتَسْأَلُ عَنْ شَيْخٍ نَوْمُهُ سُبَاتٌ وَلَيْلُهُ هُبَاتٌ - تم اس بوڑھے کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا سونا بالکل کم ہے یا بیمار کا سا سونا ہے اور اس کی رات ڈھیلے پن اور نری کی ہے (اعضا سب سست اور ڈھیلے ہو کر پڑ جاتا ہے' یہ عمرو ابن مسعودؓ نے معاویہ سے کہا)-

يَوْمَ السَّبْتِ - راحت اور سکون کا دن-

سَبَتَتِ الْيَهُوْدُ - یہودیوں نے ہفتہ کے کام کیے (یعنی عبادت نماز وغیرہ) ہفتہ کو یوم السبت اس لئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو چھ دن میں پیدا کیا آخری دن جمعہ تھا' ہفتہ وہ دن تھا- جس دن کام بند ہو گیا تھا اس لیے اس کا نام یوم السبت ہوا یعنی کاموں سے فارغ ہونے اور کام ختم ہونے کا دن-

فَمَارَ اَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا - ہم نے ہفتہ سے ہفتہ (سات دن تک) سورج نہیں دیکھا (دھوپ نہیں نکلی پانی برستا ہی رہا) ایک روایت میں ستا ہے یعنی چھ دن تک' بعض نے سبتا کے یہ معنی بیان کیے ہیں ایک زمانہ تک' کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ جمعہ تک صحیح نہیں ہو سکتا' مجمع البحرین میں ہے کہ سبت زمانہ کو اور تیس برس کو بھی کہتے ہیں-

اِصْبِرِيْ سَبْتًا اَبْشِرُكِ بِمِثْلِهِ - ابو طالب نے فاطمہؓ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ ماجدہ سے کہا تیس برس صبر کر میں تجھ کو ویسے ہی لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں (کہتے ہیں حضرت علی آنحضرت سے تیس برس چھوٹے تھے)-

رَبَطَتْ حِقْوَيْهَا بِسَبَنِيَّةٍ - اپنی کمر کے دونوں جانب ایک سفید کپڑا باندھا (دونوں کنارے اس کے پیچھے لٹکا دیئے ان کو کھینچ رہی تھیں' یعنی بیوی ام سلمہ اس وقت حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ سے کہا دیکھو تو پیچھے کیا کھینچ رہی ہے گویا کتے کی زبان ہے)-

سَبَجٌ - سیاہ نگینہ-

سُبْجَةٌ - کرتے کی کلی جو مثلث شکل کی ہوتی ہے' اور بن آستین کا کرتہ جس کو فارسی میں شاما کچہ اور دکنی زبان میں کرتنی کہتے ہیں-

تَسَبَّجٌ - سبجہ پہننا-

سَبِيْجٌ - بروزن رَغِيْفٌ معرب ہے شبی کا یعنی رات کو پہننے کا کرتہ' بعض نے کہا کالے بالوں کا کپڑا یعنی کمبل کا-

وَعَلَيْهَا سُبَيْجٌ لَهَا - وہ ایک شبی چھوٹا کرتہ پہنے تھیں یہ تصغیر ہے سَبِيْجٌ کی-

سَبْحٌ - یا سِبَاحَةٌ - تیرنا' فارغ ہونا' تصرف کرنا' تحصیل معاش میں مشغول ہونا' سو جانا' ٹھہر جانا' دور دراز چلنا' کھودنا' پھیل جانا-

سُبْحَانٌ - سبحان اللہ کہنا جیسے تسبیح ہے' اصل میں تسبیح کا معنی پاکی بیان کرنا تو سبحان اللہ کا معنی یہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی ہر عیب اور برائی سے بیان کرتا ہوں' بعض نے کہا میں اللہ کی اطاعت اور تابعداری کی طرف جلدی جاتا ہوں' کبھی تسبیح دوسرے ذکروں کو بھی کہتے ہیں جیسے تحمید اور تمجید وغیرہ کو اور نفل نماز پڑھنے کو بھی کہتے ہیں-

سُبْحَه - نفل نماز اور شمار دانہ یعنی تسبیح-

اِجْعَلُوْا صَلٰو تَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً - جو نماز تم ان کے ساتھ (یعنی ظالم حاکموں کے ساتھ) پڑھو اسکو نفل کر دو (جو تم نے اکیلے اول وقت پڑھ لی وہ فرض ہوئی)-

كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَّا نُسَبِّحُ حَتّٰى تَحُلَّ الرِّحَالُ - جب ہم کسی منزل پر سفر میں اترتے تو نفل نماز (یعنی چاشت کی نماز) اسوقت تک نہ پڑھتے جب تک کجاوے اونٹوں کی پشت پر اتار نہ لیتے (مطلب یہ ہے کہ اونٹوں پر رحم کرتے ان کو تکلیف نہ ہو اس خیال سے پہلے بوجھ اتار لیتے پھر نماز پڑھتے)-

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ یاسَبُّوْحٌ قَدُّوْسٌ - یعنی ہر عیب سے پاک اور مخلوق کی مشابہت سے مبرا جو ذات ہے اسی کو میں رکوع اور سجدہ کرتا ہوں' بعض نے کہا قدوس کا معنی برکت والا-

وَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِيْ اُذُنَيْهِ - اپنے کلمہ کی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں (کلمہ کی انگلی کو سباحہ بھی کہتے ہیں کیونکہ تسبیح کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں اور شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں اسیطرح کلمہ کی انگلی کیونکہ اشھدان لا اله الا الله کے وقت اس سے اشارہ کرتے ہیں اور یہ اصطلاح مسلمانوں کی نکالی ہوئی ہے ورنہ اگلے عرب لوگ اسکو سبابہ کہتے تھے یعنی گالی دینے کی انگلی مسلمانوں نے یہ نام برا جان کر اس کا نام سباحہ رکھا)-

لِلّٰهِ دُوْنَ الْعَرْشِ سَبْعُوْنَ حِجَابًا لَوْ دَنَوْنَا مِنْ اَحَدِهَا لَاَحْرَقَتْنَا سُبُحَاتُ وَجْهِ رَبِّنَا - اللہ تعالیٰ عرش کے پاس ستر پردوں میں ہے (ایک روایت میں ستر ہزار پردے ہیں) اگر ہم ان میں سے ایک کے نزدیک جائیں تو اسکے چہرہ مبارک کی شعاعیں ہم کو جلا ڈالیں گی (ہم جل کر بھسم ہو جائیں گے)-

حِجَابُهُ النُّوْرُ اَوِ النَّارُ لَوْ كَشَفَهٗ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَيْئٍ اَدْرَكَهٗ بَصَرُهٗ - پروردگار کا پردہ نور ہے یا آگ ہے اگر وہ اس پردے کو اٹھا دے تو اسکے چہرے کی چمکیں جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے سب کو جلا دے (یعنی ساری مخلوق جل کر راکھ ہو جائے کیونکہ اسکی نگاہ تو تمام مخلوقات پر ہے' نہایہ میں ہے کہ سبحات جمع ہے سبحۃ کی یعنی اس کی جلال اور عظمت - بعض نے کہا اسکے چہرے کی چمک' بعض نے کہا اسکا حسن و جمال کیونکہ جب کوئی حسین اور خوبصورت چیز نظر آتی ہے تو آدمی سبحان اللہ کہتا ہے' بعضوں نے کہا سبحات وجہہ بیچ میں جملہ معترضہ ہے بہ معنی سبحان اللہ' اور سب سے بہتر ترجمہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے انوار جلال جو اس نے اپنے بندوں سے حجاب میں رکھے ہیں کھل جائیں تو جس جس پر وہ نور پڑے وہ ہلاک ہو جائے جیسے حضرت موسیٰ نور الٰہی دیکھ کر بیہوش ہو گئے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا جب اللہ تعالے نے تجلی فرمائی' انتہی ما فی النہایۃ-

مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحٰى وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا - یعنی آنحضرت ﷺ نے چاشت کی نماز نہیں پڑھی اور میں پڑھتی ہوں (مطلب یہ ہے کہ آپ نے بالالتزام ہمیشہ نہیں پڑھی اور میں ہمیشہ پڑھتی ہوں اور شاید انہوں نے آنحضرت ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے نہ دیکھا ہوگا ورنہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے دن یہ نماز پڑھی بہر حال کبھی کبھی آپ نے یہ نماز پڑھی ہے ہمیشہ پڑھنا ثابت نہیں' اب یہی ایک چاشت کی نماز ہے جس کو صلوۃ الاشراق اور صلوۃ الاوابین بھی کہتے ہیں باقی یہ جو بعض صوفیا میں مروج ہے کہ اشراق کی نماز سورج نکلتے ہی اور چاشت کی نماز پہروں چڑھے اور زوال کی نماز سورج ڈھلے پر پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے اسی طرح مغرب کے بعد صلوۃ الاوابین یہ بھی حدیث سے ثابت نہیں ہے)-

اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ - مردوں کے لیے نماز میں سبحان اللہ کہنا ہے (اگر کوئی آفت آئے یا امام بھول جائے) اور عورتوں کے لیے دستک ہے (دستک میں دونوں ہاتھ لگتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ عمل کثیر نہیں ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی)-

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ - دو کلمے اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور اعمال

کے ترازو میں وہ بھاری اتریں گے اور زبان پر ہلکے ہیں وہ کیا ہیں سبحان اللہ وبحمدہ میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کی ثنا اور تعریف کے ساتھ سبحان اللہ العظیم میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو بڑی عظمت والا ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ۔ پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور تیری تعریف سے میں شروع کرتا ہوں (نماز یا اور کوئی چیز یا تیری توفیق سے اور مدد سے میں تسبیح کرتا ہوں نہ اپنی طاقت اور قوت سے)۔

لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِي۔ (عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا) اگر میں سفر میں نفل پڑھنے والا ہوتا تو فرض ہی کو پورا پڑھ لیتا (قصر کیوں کرتا سفر میں راتبہ سنتیں آنحضرت نے ترک کی ہیں اور یہی مسنون ہے البتہ نفل پڑھا ہے شاید عبداللہ ابن عمرؓ کے نزدیک سفر میں نفل پڑھنا بھی مستحب نہ ہوگا۔

يُسَبِّحُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ۔ آنحضرت ﷺ سفر میں نفل نماز اونٹ پر پڑھتے (بس تکبیر تحریر کے وقت منہ قبلہ کیطرف کر لینا کافی ہے پھر اونٹ کدھر بھی جائے نماز میں خلل نہیں آتا کشتی اور جہاز اور ریل کا بھی یہی حکم ہے۔

قَبْلَ اَنْ اَقْضِيَ سُبْحَتِيْ۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی نفل نماز پڑھوں۔

يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ۔ اپنی نفل نماز میں پڑھتے۔

لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا بِشَيْئٍ۔ دونوں کے درمیان سنت نہیں پڑھی۔

يَقْرَءُ الْمُسَبِّحَاتِ۔ آپ دو سورتیں پڑھتے جن کے شروع میں سَبَّحَ یا يُسَبِّحُ ہے۔

نِعْمَ الْمُذَكِّرُ السُّبْحَةُ۔ تسبیح اللہ کی یاد کو اچھی دلانیوالی ہے' اس حدیث سے بعض نے یہ سمجھا ہے کہ تسبیح کا رکھنا سنت ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے' دوسرے سبحہ سے مراد نفل نماز ہے کیونکہ دوسری کئی حدیثوں میں یہ لفظ وارد ہوا ہے اور سب جگہ نفل نماز کے معنی میں ہے البتہ یہ روایت ثابت ہے کہ ایک بیوی آنحضرت ﷺ کی گٹھلیوں یا کھجور پر گن کر تسبیح کہتی تھیں اور آنحضرت ﷺ نے ان پر انکار نہیں کیا۔ اسی طرح یہ بھی منقول ہے کہ ابو ہریرہ کے پاس دھاگہ تھا جس میں دو ہزار گرہیں تھیں بغیر اس کے پڑھے وہ نہیں سوتے تھے' ان روایتوں سے غایت درجہ یہ ہے کہ تسبیح رکھنے کا جواز ثابت ہوگا مگر اس کا سنت ہونا ہرگز صحیح نہیں ہے' اور اتباع سنت اسی میں ہے کہ تسبیح نہ رکھے جیسی ہمارے پیغمبر صاحب نے نہیں رکھی زبان سے اللہ کی تسبیح تہلیل جہاں تک ہو سکے کرتا رہے گننے سے فائدہ ہی کیا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس سب گنی ہوئی ہیں ایک ذرہ برابر بھی ہماری نیکی وہ تلف نہیں کرنے کا' دوسری قباحت تسبیح رکھنے میں یہ ہے کہ وہ داعی ہوتی ہے ریا کی طرف کیونکہ لوگ ہاتھ میں تسبیح دیکھ کر یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ بڑے ذاکر اور شاغل ہیں اور اس سے نفس میں عجب اور تکبر پیدا ہوتا ہے لوگوں کا ہمارے ساتھ اعتقاد رکھنا اور ہماری طرف رجوع ہونا اور ہم کو مقدس اور بزرگ سمجھنا یہ بھی ایک بہت بڑی بلا ہے جس سے اولیاء اللہ بھاگتے رہے ہیں بلکہ بعض نے لوگوں کو اپنے سے بے اعتقاد کرنے کے لیے ایسے کام ان کے سامنے کیے ہیں جو اصل میں مباح ہیں لیکن وہ اس کو ناجائز خیال کرتے ہیں تاکہ صلاح اور تقویٰ کا گمان ان کے ساتھ نہ رہے البتہ اگر ہماری بن کوشش اور بن توجہ اور بن خواہش کے پروردگار عالم ہماری مقبولیت اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کر دے تو یہ اس کی عنایت اور پرورش ہے۔

تُسَبِّحُوْنَ عَشْرًا۔ نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ کہو (اور دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر ایک روایت میں ۳۳-۳۳ بار آیا ہے اور اخیر میں **لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شی قدیر**۔

جَلَدَ رَجُلَيْنِ سَبَّحَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔ انہوں نے دو مردوں کو کوڑے مارے اس بات پر کہ انہوں نے عصر کے بعد (سورج ڈوبنے سے پہلے) نفل پڑھا تھا (کیونکہ آنحضرت نے اس وقت نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے)۔ فرس سَابِحٌ یا سُبُوْحٌ۔ وہ گھوڑا جس کی چال بے تکان ہو۔

سَبْحَه۔ ایک گھوڑے کا نام ہے۔

كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ صَلٰوةَ الضُّحٰى حَتّٰى

نَحُلَّ الرِّحَالَ - ہم جب کسی منزل میں اترتے تو چاشت کی نماز نہ پڑھتے یہاںتک کہ اونٹوں پر سے کجاوے اتار لیتے (تاکہ ان کو کھڑے کھڑے بوجھ سے تکلیف نہ ہو بعض نے کہا لا سہو ہے راوی کا اور بجائے نَحُلَّ کے نُحِلَّ ہے اور ترجمہ یوں ہے ہم لوگ چاشت کی پڑھا کرتے یہاںتک کہ کجاوے اتارے جاتے -

يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَ التَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ - فرشتوں کو تسبیح اور تحمید ایسی دیجاتی ہے جیسے تم کو سانس دیگئی ہے (تمہاری زندگی دم سے ہے اگر دم بند ہو جائے تو مر جاؤ ایسے ہی فرشتوں کی زندگی ذکر الٰہی سے ہے) -

كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مجلس سے اٹھتے تو یہ کہتے سبحانك اللهم وبحمدك لااله الا انت اغفرلی وتب علی' یہ گویا مجلس میں جو باتیں سب قسم کی ہوتی ہیں ان کا کفارہ ہے -

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ - اللہ پاک کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف اس کی خلقت کے شمار میں (اس کے عرش کے وزن میں اس کی رضامندی کے موافق اس کے کلموں کے لکھنے میں جتنی روشنائی خرچ ہو اس کے موافق) -

سَبْحَلَةٌ - سبحان اللہ کہنا -

سِبَحْلَةٌ - لمبی موٹی عورت

مُسْبَحِلٌّ - شیر کا بچہ جب جوان ہو

خَيْرُ الْاِبِلِ السِّبَحْلُ - عمدہ اونٹ وہ ہے جو موٹا بھاری بھر کم ہو -

سَبْخٌ - فارغ ہونا' خوب غافل سونا' دور ہونا -

تَسْبِيْخٌ - ہلکا کرنا' لپیٹنا' ٹھہر جانا' غافل سونا -

تَسَبُّخٌ - ٹھہر جانا' تھک جانا -

اِنَّهٗ سَمِعَهَا تَدْعُوْا عَلٰى سَارِقٍ سَرَقَهَا فَقَالَ لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ بِدُعَائِكِ عَلَيْهِ - حضرت عائشہ ایک چور پر بد دعا کر رہی تھیں - جس نے انکا مال چرایا تھا آنحضرت نے یہ سنکر فرمایا بد دعا کر کے اس کو ہلکا مت کر (کیونکہ جب ظالم کے لیے بد دعا کی تو تھوڑا سا بدلہ لے لیا اگر بالکل صبر کریگا تو اسکو خوب سزا ملے گی -)

اَمْهِلْنَا يُسَبِّخْ عَنَّا الْحَرُّ - ذرا ہم کو مہلت دو گرمی ہم پر تخفیف کرے یا گرمی ہلکی ہو جائے -

اِنْ مَرَرْتَ بِهَا وَدَخَلْتَهَا فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَائَهَا - اگر تو بصرے پر گذرے اور اس میں جائے تو وہاں کے شورہ زار سے - (کھاری زمین سے جس میں کچھ نہیں اگتا) بچارہ' اور وہاں کی گھاس سے -

سِبَاخ - جمع ہے سَبْخَه یا سَبِخَه کی یعنی کھاری زمین -

نَزَلَ بَعْضَ السِّبَاخِ - (دجال مدینہ کے بعض کھاری زمینوں میں اتریگا (یعنی مدینہ کے باہر کیونکہ وہ مردود مدینہ طیبہ کے اندر نہ جا سکے گا اب یہ شخص جو اسکے پاس جائیگا بعض کہتے ہیں وہ خضر ہونگے) -

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى السَّبْخَةِ - کھاری زمین پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (اسی طرح تیمم بھی اس پر جائز ہے) -

سَبْدٌ - مونڈنا -

تَسْبِيْدٌ - تیل لگانا' چھوڑ دینا' سر منڈانا' بالوں کو تر کر کے جما لینا پھر ان کو چھوڑ دینا -

اَلتَّسْبِيْدُ فِيْهِمْ فَاشٍ - خارجیوں میں سر کا منڈانا بہت ہوگا (اکثر سر منڈے ہوں گے) بعض نے کہا بالوں میں تیل نہیں ڈالیں گے نہ سر دھوئینگے دوسری روایت میں سِيْمَا هُمُ التَّحْلِيْقُ ہے' یعنی ان کی نشانی سر منڈانا ہوگا' بعض علماء نے اس حدیث کے رو سے حج کے سوا اور وقتوں میں سر منڈانا مکروہ رکھا ہے سر پر بال رکھنا مسنون ہے مگر جس کو تکلیف ہو یا بالوں کی خبر گیری نہ کر سکے اس کو منڈانا بھی جائز ہے -

مترجم - کہتا ہے ایک زمانہ شروع جوانی میں میں چندیا کے بال بوجہ دماغی محنت اور تکلیف کے منڈایا کرتا تھا باقی سر پر چھوٹے چھوٹے بال رکھتا تھا ایک سر منڈے صاحب نے اعتراض کیا کہ یہ قزع ہے میں نے کہا قزع اس کو کہتے ہیں کہ جا بجا سے کچھ بال مونڈے کچھ رکھے جیسے بعض جاہل لوگ اپنے

بچوں کے سر پر چوٹیاں رکھتے ہیں اور ادھر ادھر سے بال منڈاتے ہیں پھر انہوں نے کہا دوسری حدیث میں ہے (احلقوا کله اواتر کوا کله) میں نے کہا بیشک یہ عمدہ دلیل ہے مگر دوسری حدیث سیما هم التحلیق سے حلق کی کراہت نکلتی ہے تو اگر میرا فعل قزع بھی ہوتو سر مونڈنا بھی کراہت سے خالی نہیں ہے ہم آپ دونوں برابر ہو گئے۔

اِنَّهٗ قَدِمَ مَكَّةَ مُسَبِّدَ رَأْسَهٗ۔ عبداللہ بن عباسؓ مکہ میں آئے انکا سر روکھا تھا گرد آلود۔ (بالوں میں تیل نہیں تھا نہ سر کو دھویا تھا)۔

مَالَهٗ سَبَدٌ وَّلَا لَبَدٌ۔ اس کے پاس نہ تھوڑا ہے نہ بہت (بالکل قلاچ ہے)۔

سَبَدٌ۔ تھوڑا بال۔

سُبَدٌ۔ بیر۔

سَبَدَةٌ۔ زنبیل، ٹوکری۔

جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَسْبَذِيِّيْنَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ اسبذی قوم کا ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا (یہ پارسیوں کی ایک قوم ہے اس کی جمع اسابذہ۔

سَبْرٌ۔ گہرائی جانچنا، تولنا، جیسے اِسْتِبَارٌ ہے۔

مُسْبَرٌ۔ کسی شخص کی شکل وضع جو معلوم ہو۔

سَبْرُتَةٌ۔ قناعت کرنا۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ النَّارِ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَسِبْرُهٗ۔ دوزخ سے ایک آدمی نکلے گا۔ جس کی زینت اور خوبصورتی مٹ گئی ہوگی (آگ میں جل کر بدہیات اور بدوضع ہو گیا ہوگا)۔

مُرْ بَنِيْكَ حَتّٰى يَتَزَوَّجُوْا فِي الْغَرَائِبِ فَقَدْ غَلَبَ عَلَيْهِمْ سِبْرُ اَبِيْ بَكْرٍ وَنُحُوْلُهٗ۔ (زبیر بن عوام سے لوگوں نے کہا) تم اپنے بیٹوں سے کہو غیر عورتوں میں (جو موٹی تازی طاقتور ہوں) نکاح کریں کیونکہ ان پر ابوبکر صدیق کی شباہت اور لاغری چھا گئی ہے (حضرت ابوبکر بہت دبلے پتلے نحیف آدمی تھے زبیر کی بیوی حضرت اسما تھیں جو حضرت ابوبکر کی صاحبزادی تھیں اسی وجہ سے ان کی اولاد اپنی ماں کی اثر سے دبلی اور نحیف پیدا ہوئی یہ بہت عمدہ اور حکمت کا مسئلہ ہے اگر کوئی مرد نحیف اور ضعیف ہو تو اپنے کنبہ میں شادی نہ کرے ایسا کرنے سے اولاد اور بھی ضعیف ہو جائے گی اور غیر خاندان میں قوی اور تنومند عورت سے نکاح کرے تو اولاد صحیح اور تندرست اور چاق چست پیدا ہوگی)۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي السَّبَرَاتِ۔ وضو کو سخت جاڑوں میں پورا کرنا (اچھی طرح تین تین بار اعضا کو دھونا، یہ جمع ہے سَبْرَةٌ کی یعنی شدت کی سردی)۔

فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ غَدَاةٍ سَبْرَةٍ۔ آنحضرتؐ حضرت فاطمہؓ کے پاس سخت سردی کی صبح کو تشریف لے گئے۔

لَا تَدْخُلْهُ حَتّٰى اَسْبُرَهٗ قَبْلَكَ۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا (جب آپ غار ثور میں گھسنے لگے) ابھی آپ مت جائیے میں آپ سے پہلے اس غار میں جا کر اسکا امتحان کرتا ہوں (اس میں کوئی سانپ بچھو موذی شی تو نہیں ہے اگر ہوگی تو میں آپ پر سے تصدق آپ تو محفوظ رہیں۔ سبحان اللہ ایسے جان نثار رفیق کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو شرم نہیں آتی جو حضرت ابوبکر کو برا کہتے ہیں انہوں نے تو جان مال اولاد سب آنحضرت پر قربان کر دی۔ حضرت عمر کہا کرتے تھے ابوبکر میرے ساری عمر کے نیک اعمال لے لیں اور ہجرت کے رات کی نیکی میرے حوالے کر دیں تو میں راضی ہوں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں سَبَرْتُ الْجُرْحَ۔ میں نے زخم کی گہرائی آزمائی (اس میں سلائی ڈال کر دیکھا)۔

لَا بَأْسَ اَنْ يُّصَلِّيَ وَفِيْ كُمِّهٖ سَبُوْرَةٌ۔ کچھ قباحت نہیں اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اسکی آستین میں یادداشت کی تختی ہو (جس میں روزمرہ کی باتیں لکھتے ہیں پھر اس کو مٹا دیتے ہیں یعنی سلہٹ، اسی طرح اگر جیب میں پاکٹ بک ہو یا بٹوہ ہو۔ جس میں روپیہ یا ضروری کاغذات رہتے ہوں) بعض نے سنورۃ نون سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔

رَاَيْتُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَوْبًا سَابِرِيًّا اَسْتَشِفُّ مَاوَرَاءَهٗ۔ میں نے ابن عباسؓ کو ایک مہین باریک کپڑا پہنے

دیکھا اس میں سے نظر آتا تھا جو اس کے پیچھے تھا (یعنی جسم دکھلائی دیتا-)

سَابِرِیٌّ- اصل میں سابور کی طرف منسوب ہے جو ایران کا بادشاہ تھا-

دُرُوْعٌ سَابِرِیَّةٌ- یعنی سابری زرہیں' یہ بھی اسی طرف منسوب ہیں- متنبی کہتا ہے-

نفذت علی السابری دربماتندق فیه الصعدة السمرار-

سَبْسَبَةٌ- بہانا' چھوڑ دینا-

تَسَبْسُبٌ- لٹکنا-

اَبْدَلَکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِیَوْمِ السَّبَاسِبِ یَوْمَ الْعِیْدِ- اللہ تعالیٰ نے تم کو سباسب کی عید کے بدل (جو نصاری کی عید ہے) عیدالفطر کا دن دیا (نصاری اس عید کو سعانین کہتے ہیں)-

فَبَیْنَا اَجُوْلُ سَبْسَبَهَا- میں اس کے میدان میں پھر رہا تھا (جنگل میں) ایک روایت میں بسبسہا ہے معنی وہی ہے-

سَبْطٌ- یاسَبَطٌ یاسُبُوْطٌ- نرم ہونا' لٹکنا' سیدھا ہونا' یہ ضد ہے جَعْدٌ کی یعنی گھونگھر-

سَبَاطَةٌ- بہت ہونا' کشادہ ہونا-

سَبَاطِ- بخار-

سُبَاط- ایک رومی مہینہ ہے اسکو شباط بھی کہتے ہیں' انگریزی فیبر وری ہے-

سَبْطُ الْقَصَبِ- (آنحضرت ﷺ کی صفت ہے) یعنی آپ کا بازو اور پنڈلی سیدھی اور دراز تھی اس میں گرہ اور اٹھاؤ نہ تھا-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ سَبْطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا- اگر وہ لمبے ہاتھ پاؤں والا پورے جسم کا بچہ جنے تو وہ اسکے خاوند کا نطفہ ہے-

لَیْسَ بِالسَّبْطِ وَلَا الْجَعْدِ الْقِطَطِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال نہ تو بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور نہ سخت گھونگھر (جیسے حبشیوں کے ہوتے ہیں بلکہ بیچ بیچ میں تھے ہلکے گھونگھر)-

اَلْحُسَیْنُ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ- حسین ایک امت ہے امتوں میں سے یعنی بھلائی اور نیکی میں ایک امت ہے یعنی امت کے برابر ہیں-

اَسْبَاط- حضرت اسحاق کی اولاد میں ایسے تھے جیسے قبیلے حضرت اسماعیل کی اولاد میں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ امام حسین پیغمبروں کی اولاد ہیں جیسے حضرت یعقوب کی اولاد تھی- بعض نے کہا سبط کہتے ہیں اولاد کی اولاد کو آنحضرت کو معلوم ہوگیا تھا کہ آپ کی امت امام حسین کے ساتھ جیسا سلوک کریگی اسلئے تاکیداً یہ ارشاد فرمایا کہ وہ میرے اولاد کی اولاد ہے اسکا خیال رکھنا مگر تقدیر الٰہی رک نہیں سکتی' آنحضرت کے اتنے ارشادوں کے بعد بھی امت نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ بے آب ودانہ بال بچوں سمیت شہید کیا انا لله وانا الیه راجعون یہ مصیبت ایسی ہے کہ اسکے یاد کرنے سے جگر شق ہوجاتا ہے-

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سِبْطَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- امام حسن اور امام حسین آنحضرت کے دو ٹکڑے ہیں یا آپ کی اولاد کی اولاد ہیں یا آپ کے نواسے ہیں' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کی اولاد میں اللہ تعالیٰ برکت دیگا اور ایک بڑی امت ہوجائے گی' ایسا ہی ہوا ہزار ہا سادات صحیح النسب ان دونوں شاھزادوں کی اولاد میں موجود ہیں اور یزید اور ابن زیاد کی اولاد دنیا سے ایسے گم ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ- اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کے ایک قبیلے پر غصہ ہوا تو ان کو مسخ کر کے جانور (چوپایہ) بنا دیا (بندر سور وغیرہ)-

کَانَتْ تَضْرِبُ الْیَتِیْمَ یَکُوْنُ فِیْ حَجْرِهَا حَتّٰی یُسْبِطَ- حضرت عائشہ جس یتیم کو پرورش کرتیں اس کو تعلیم اور تادیب کیلئے اتنا مارتیں کہ وہ فرش ہوجاتا (زمین پر گر پڑتا سیدھا ہوجاتا' جور استاد بہ مہر پدر)-

اَتٰی سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا- آنحضرتؐ ایک قوم کے گھورے پر آئے (جہاں کوڑا کچرہ نجاست وغیرہ ڈال دیتے ہیں) آپ نے کھڑے رہ کر وہاں پیشاب کیا (اس لیے کہ

بیٹھنے میں کپڑے یا بدن کے آلودہ ہو جانے کا خیال تھا ایسے موقع پر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے میں کوئی قباحت نہیں' بعض نے کہا آپ کے گھٹنوں میں درد تھا جیسے دوسری روایت میں ہے تو اکڑوں بیٹھنے میں تکلیف ہوتی بعضوں نے کہا آپ کی پشت میں درد تھا اور عرب لوگ اس کا علاج کھڑے کھڑے پیشاب کرنا کہتے ہیں حضرت عمرؓ سے منقول ہے البول قائما احصن للدبر کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دبر کو خوب روکے رہتا ہے اس میں سے ریاح وغیرہ صادر نہیں ہوتے' اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیشاب روکنا برا ہے کیونکہ آپ نے گھوڑے پر ہی پیشاب کر دیا اور دوسری جگہ جانیکا قصد نہیں کیا)-

سَابَاط - چھت دار رستہ دو دیواروں کے درمیان اور ایک شہر کا نام ہے وہاں کا حجام کوئی اس سے حجامت بنانے نہ آتا تو یہ مثل ہوگئی-

اَفْرَغُ مِنْ حَجَّامِ سَابَاط - یعنی ساباط کے حجام سے بھی زیادہ بے کار اور بے شغل-

سِبَطْرٌ - عالی' حوصلہ' بڑے بڑے کام کرنے والا' لمبا آدمی' شیر جب حملہ کرنے کے وقت دراز ہو-

سِبَطْرٰی - اترا کر ناز سے چلنا-

اِنْ هِيَ قَرَّتْ وَدَرَّتْ وَاسْبَطَرَّتْ فَهُوَ لَهَا - اگر عورت خوش ہو کر دودھ بہانے لگے اور لمبی ہو جائے (دودھ پلانے کو) تو بچہ اسی کو ملے گا-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَخَذَ مِنَ الذَّبِيْحَةِ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَسْبَطِرَّ فَقَالَ مَا اَخَذْتَ مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ - عطا سے پوچھا گیا اگر ایک شخص نے جانور کو ذبح کرنے کے بعد اسکے لمبے (ٹھنڈے) ہونے سے پہلے اس میں سے ایک پارچہ کاٹ لیا انہوں نے کہا وہ مردار ہے (کیونکہ زندہ جانور میں سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہوتا ہے تو جب تک ذبح کرنے کے بعد جان بالکل نکل نہ جائے اور ٹھنڈا ہو جائے اسوقت تک اس میں سے گوشت کاٹنا یا اس کی کھال نکالنا منع ہے)-

صَوْبُهٗ مُسْبَطِرٌّ - اس کی بارش پھیلی اور دراز ہو (یعنی دور دور تک تمام ملک میں برسے)-

اِسْبَطَرَّ - لیٹ گیا دراز ہو گیا-

سَبْعٌ - سات' ساتواں ہونا' ساتواں حصہ لینا' پھینکنا' ڈرانا' گالی دینا' عیب بیان کرنا' دانت سے کاٹ کھانا' چرانا' اچک لے جانا' مبہوت کر دینا-

تَسْبِيْعٌ - سات کونے کرنا' سات بار دھونا' سات رات عورت کے پاس رہنا' سات سو آدمی پورے ہونا' ستر روپیہ پورے کرنا-

مُسَابَعَةٌ - گالیاں دینا' جماع کرنا' کثرت جماع پر فخر کرنا-

سِبْعٌ - سات دن پیاسا رہنے کے بعد پانی پر آنا-

اُوْتِيْتُ السَّبْعَ الْمَثَانِيَ - میں سات مثانی دیا گیا (یعنی سورہ فاتحہ جس میں سات آیتیں ہیں) مثانی اس کو اسلئے کہا کہ ہر نماز میں مکرر یعنی بار بار پڑھی جاتی ہے دہرائی جاتی ہے' بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ دو بار اتری' ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں- بعض نے کہا سبع مثانی سے سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورہ بقر سے لیکر سورہ توبہ تک-

لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ حَتّٰى اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً - میرے دل پر غفلت چھا جاتی ہے (جس وقت بال بچوں عورتوں کا خیال کرتا ہوں (ان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں) اور میں ایک دن میں ستر بار استغفار کرتا ہوں (بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کا دل آئینہ سے زیادہ صاف اور نور الٰہی سے روشن اور منور تھا ایسے صاف شفاف روشن دل پر ذرا سی بھی کدورت آئے تو صاف معلوم ہو جاتی ہے آپ کے لیے یہی غفلت گو ایک لحہ بھر کی ہو گناہ تھی پر ہم گنہگاروں کے لیے چونکہ ہمارے دل تیرہ و تاریک ہیں اور اس پر صدہا داغ اور دھبے گناہوں کے پڑے ہیں تو اس غفلت کی کدورت نمایاں نہیں ہوتی - میلی داغدار چیز پر اگر ذرا سا دھبہ لگے تو وہ اپنے حال پر رہتی ہے کیونکہ اس پر تو بڑے بڑے داغ لگے ہوئے ہیں یہ دھبہ کس شمار میں ہے)

نہایہ میں ہے کہ سبعین اور سبعه اور سبعماته کا

ذکر قرآن وحدیث میں متعدد مقاموں میں آیا ہے اس سے عدد مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تکرار اور کثرت مراد ہے جیسے اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ 'اس نے سات بالیاں اگائیں اور اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اور اگر ان کے لیے ستر بار استغفار کرے' اور اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةٍ 'ایک نیکی کا ثواب دس گنا سات سو نیکیوں تک ملے گا' ایک شخص نے ایک اعرابی کو ایک روپیہ دیا اس نے کہا سَبَّعَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ اللہ تعالیٰ تجھ کو دونا بدلہ دے۔

لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّ لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ - کنواری عورت جس سے آدمی نئی شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک رہے اور شوہر دیدہ عورت سے اگر نئی شادی کرے تو اس کے پاس تین دن تک رہے (اس کے بعد پھر ہر ایک جورو کے پاس باری باری رہے)۔

اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ ثُمَّ سَبَّعْتُ عِنْدَ سَائِرِ نِسَائِيْ وَ اِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ - (آنحضرت ﷺ نے جب بیوی ام سلمہ سے نکاح کیا تو ان سے فرمایا) اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر باقی عورتوں کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا اور اگر تو تین دن رہنا پسند کرتی ہے (جو تیرا حق ہے کیونکہ وہ شوہر دیدہ تھیں) تو میں تین دن تیرے پاس رہکر پھر سب عورتوں کا دورہ کرونگا (باری باری ایک ایک دن سب کے پاس رہونگا (مطلب یہ ہے کہ تین دن تک تیرے پاس رہنا یہ تو تیرا حق ہے کیونکہ تجھ سے نئی شادی کی ہے اور تو ثیبہ ہے (شوہر دیدہ) اس پر بھی میں تجھ کو ذلیل کرنا نہیں چاہتا اگر تو چاہتی ہے کہ میں سات دن تک تیرے پاس رہوں تو پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا ایسی حالت میں جب ثیبہ عورت اپنے حق سے زیادہ چاہے تو تین دن کا استحقاق اس کا باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اگر تین دن کا حق اس صورت میں باقی رہتا تو آنحضرت یوں فرماتے میں چار چار دن دوسری بیبیوں کے پاس رہوں گا)۔

سَبَّعَتْ سُلَيْمٌ يَوْمَ الْفَتْحِ - جس دن مکہ فتح ہوا اس دن سلیم قبیلے نے اپنے سات سو آدمی پورے کر لئے۔

اِحْدٰى مِنْ سَبْعٍ - ابن عباس سے ایک مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے کہا یہ تو سات مشکل مسئلوں میں سے ایک مسئلہ ہے یا عاد کی قوم کے سات راتوں کی طرح سخت ہے یا حضرت یوسف کے زمانہ کی سات سالوں کی طرح دشوار ہے جب سات برس برابر ان کے زمانہ میں قحط ہوا تھا۔

اِنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا - آپ نے خانہ کعبہ کا سات بار طواف کیا۔

اُسْبُوْع - ایک ہفتہ یعنی سات دن کو بھی کہتے ہیں اسی طرح سُبُوْعٌ ہے، بعض نے کہا سُبُوْعٌ جمع ہے سبع یا سبع کی۔

اِذَا كَانَ يَوْمَ سُبُوْعِهٖ - جب نکاح سے ساتواں دن ہو (یعنی نکاح کے سات دن بعد)۔

مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَا يَوْمَ السَّبْعِ - (ایک بھیڑیا بکری کو گلہ سے اچک لے گیا جس زمانہ میں آنحضرت پیغمبر ہوئے لیکن گڈریے نے (چرواہے) وہ بکری اس کے منہ سے چھین لی تب بھیڑیا کہنے لگا) بھلا جس دن درندہ اس کا نگھبان ہوگا اس دن اس کو کون بچائے گا (یعنی جب فتنوں کے وقت لوگ مال اسباب چھوڑ کر بھاگ جائیں گے بکریاں بھی بن وارث پھریں گی اس وقت درندہ یعنی بھیڑیا ہی ان کا نگھبان ہوگا مزے سے ان کو چٹ کریگا)[1] یا حشر کے میدان میں اس کا کون نگھبان ہوگا۔

سَبْع - بفتحہ سین وسکون ب وہ مقام جہاں قیامت کے دن سب حشر کئے جائیں گے۔

نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ - آنحضرتؐ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا (یعنی ان کے پہننے سے کیونکہ یہ تکبر اور

---

[1] اس حدیث کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ نزول مسیح کے بعد امن وامان کا یہ عالم ہوگا کہ شیر اور بکری (یعنی درندے اور چوپائے) ایک ساتھ رہیں گے اور درندے جانوروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ یہی مفہوم دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب ''قیامت کی نشانیاں'' (م)

غرور والوں کا لباس ہے' بعض نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ حرام جانور کی کھال دباغت سے پاک نہیں ہوتی لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہے سوا کتے اور سور کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک کتے کی بھی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے صرف سور کی کھال پاک نہیں ہوتی (حالانکہ سور کی کھال علیحدہ ہی نہیں ہو سکتی) اور اہل حدیث کے نزدیک سب کھالیں دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں اور کسی کا استثنا انہوں نے نہیں کیا جیسے دوسری حدیث میں ہے ایما اھاب دبغ فقد طھر۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔ آنحضرت ﷺ نے ہر دانت والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا (جیسے بلی کتا شیر بھیڑیا چیتا ریچھ لومڑی بور بچہ ٹرس وغیرہ) اور بعضوں نے کہا لومڑی اور بجو درندوں میں نہیں ہے تو وہ حلال ہیں۔

صَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ مِنْ سِبَاعٍ كَانَ مِنْهُ فِيْ رَمَضَانَ اپنے اپنے سر پر پانی بہایا کثرت جماع کی وجہ سے رمضان کے مہینے میں۔

سِبَاع۔ جماع کو کہتے ہیں۔ بعض نے کہا کثرت جماع کو۔

نَهٰى عَنِ السِّبَاعِ۔ آنحضرت ﷺ نے کثرت جماع پر فخر کرنے سے منع فرمایا (جیسے بعض بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے شیخی سے بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات میں دس بار جماع کر سکتا ہوں یا میں نے صدہا عورتوں سے صحبت کی ہے' بعضوں نے کہا سباع سے یہاں مراد گالی گلوچ کرنا ہے یہ سَبَعَ فُلَانًا سے ماخوذ ہے جب اس کا عیب بیان کرے اس کو برا کہے۔

سَبِيْع۔ ایک محلّہ کا نام ہے کوفہ میں جو منسوب ہے بنی سبیع کے قبیلے کی طرف وہ ایک شاخ ہے ہمدان کی۔

صَلّٰى لِسُبُوْعِهٖ۔ آپ نے سات چکروں کے بعد نماز پڑھی (یعنی دوگانہ طواف ادا کیا)۔

اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔ قرآن سات طرح پر اتارا گیا (عرب کے ہر قبیلے کی بولی کے موافق یعنی کیفیت تلفظ میں سے سات طرح سے جو اختلافات ہیں ان سب کے موافق قرآن کو پڑھ سکتے ہیں وہ سات یہ ہیں ادغام 'ترک ادغام' تفخیم' ترقیق' امالہ' مدتبیین۔ بعض نے کہا سات طرح سے عرب کے سات قبیلے مراد ہیں بعض نے کہا سات قرائتیں مراد ہیں' اور یہ اختلاف اس وجہ سے ہوا کہ حضرت جبرئیل جب قرآن کا دور آنحضرت کے ساتھ کرتے تو کبھی کسی طرح سے پڑھتے کبھی کس طرح سے۔

فَلَقِيَهٗ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ۔ آنحضرتؐ حضرت ابراہیم سے ساتویں آسمان میں ملے (یعنی شب معراج میں' ایک روایت میں چھٹا آسمان مذکور ہے شاید راوی کو سہو ہوا یا حضرت ابراہیم چھٹے آسمان سے ساتویں پر چڑھ گئے ہوں گے' یا معراج کئی بار ہوا ہے تو ایک بار چھٹے آسمان ملے ایک بار ساتویں آسمان پر۔

فَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى سَبْعٌ۔ آنحضرتؐ نے ہم لوگوں کو تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن رہ گئے (اس حدیث میں چھٹی رات سے پچیسویں شب اور پانچویں سے چھبیسویں شب اور چوتھی سے ستائیسویں شب اور تیسری سے اٹھائیسویں شب مراد ہے گویا مہینہ کے آخر سے حساب شروع کیا۔

سَاَزِيْدُ عَلَى السَّبْعِيْنَ۔ (اللہ تعالیٰ نے تو یوں فرمایا ہے تو منافقوں کے واسطے ستر بار استغفار کرے گا تو بھی اللہ تعالے ان کو نہیں بخشنے کا) اب میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا۔

هُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَا يَكْتَوُوْنَ۔ جو لوگ بہشت میں بے حساب جائیں گے وہ ستر ہزار آدمی ہیں (میری امت کے ان کی صفت یہ ہے کہ) نہ داغ دیتے ہیں نہ منتر کرتے ہیں ہر بیماری میں اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں اسی سے صحت کی دعا کرتے ہیں دوا و علاج پر ان کا اعتماد نہیں ہے گو دوا اور علاج کرنا جائز ہے مگر دوا اور علاج کو بذاتہ موثر نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا تو دوا اثر کرے گی ورنہ الٹا اثر ہو گا۔ از قضا سر کنگبین

صفرا فزوز-روغن بادام خشکی کی نمود[1] بیمار کرنے والا اور چنگا کرنے والا پروردگار ہی ہے دوسرا کوئی نہیں-

فَاِذَ سَوَادٌ عَظِیْمٌ وَ مَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا-ایکا ایک ہی ایک بڑی جماعت دکھلائی دی اس کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے-

وَمَعَ هٰؤُ لَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ-ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہوں گے جو ان کے آگے ہوں گے-

اَلْكَبَائِرُ سَبْعٌ-کبیرہ گناہ سات ہیں جو بہت سخت گناہ ہیں وہ سات ہیں چونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کبیرہ گناہ ستر کے قریب ہیں-

مَنْ صَامَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا-جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کی حالت میں) روزہ رکھے تو اللہ تعالی اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ پر دور کر دے گا (عرب میں ستر کا لفظ مبالغہ کے لیے آتا ہے اس سے عدد مقصود نہیں ہوتا' جہاد کے سفر میں اگر آدمی کو طاقت ہو اور دشمن سے مقابلہ کرنے میں کوئی تکلیف روزے کی وجہ سے نہ ہو تو روزہ رکھنے میں قباحت نہیں)-

اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ-دوزخ کی گہرائی عمق ستر برس کی راہ ہے-

طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ-اللہ تعالے اس کو ساتوں زمین کا طوق پہنائے گا معلوم ہوا زمینیں بھی سات ہیں-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ سَبْعَ اَرْضِیْنَ فِیْ كُلِّ اَرْضٍ آدَمُ كَآدَمِكُمْ الخ-(ابن عباس نے کہا) اللہ تعالے نے سات زمینیں پیدا کی ہیں ہر ایک زمین میں ایک آدم ہیں تمھارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح ایک پیغمبر ہیں تمھارے پیغمبر کی طرح (یہ اثر ابن عباس سے موقوفا صحیح ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اور زمینوں کے آخری پیغمبر درجہ اور مرتبہ میں ہمارے آخری پیغمبر کے برابر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان زمینوں میں بھی ایک آخری پیغمبر ہیں' ابن کثیر نے کہا اس قسم کے اقوال جب تک ان کی سند معصوم یعنی پیغمبر سے صحیح نہ ہو وہ ماننے کے قابل نہیں ہیں-بعض نے کہا ابن عباس نے شاید یہ مضمون اسرائیلی لوگوں سے یا اسرائیلی کتابوں سے حاصل کیا)-

سَبْعِیْنَ-(لوگوں نے پوچھا ہم اپنے لونڈی اور غلاموں کو کتنے بار معاف کریں فرمایا) ستر بار (ہر روز)-

اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَیْرُهَا-تم ستر امتوں میں اخیر امت ہو ستر کا شمار تم پر پورا ہوا اور تم سب میں بہتر ہو-

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ-خون کے سات رشتے حرام کیے گئے (ان سے نکاح حرام ہے ماں' بیٹی' بہن' پھوپھی' خالہ' بھتیجی' بھانجی)-

وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ-اور نکاحی (دامادی) کے رشتے (یعنی سسرالی) بھی سات حرام ہیں (ساس' بہو' باپ کی جورو' جورو کی بیٹی' اس کی بہن' پھوپھی' خالہ)-

فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ-یہ ہتھلیاں گویا درندے کی ہتھلیاں ہیں (جس پر رنگ نہیں ہوتا یہ آپ نے اس عورت سے فرمایا جو مردوں کی طرح ہتھلیاں صاف رکھتی تھی ان پر مہندی وغیرہ نہیں لگاتی تھی معلوم ہوا عورت کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا زیب و زینت سے رہنا بہتر ہے-

لِیَتَحَرَّ هَا فِی السَّبْعِ الْاَ وَاخِرِ-شب قدر کو رمضان کی اخیر سات راتوں میں ڈھونڈ ھے-

وَلَعْنَتِیْ تَبْلُغُ السَّابِعَ مِنَ الْوَرٰی-میری لعنت خلق کی طرف سے ساتویں حاکم پر ہوگی' (ساتواں حاکم اس امت میں یزید پلید تھا امام حسن پانچواں حاکم تھے' معاویہ چھٹے' یزید ساتواں' ایک روایت میں من الولد ہے یعنی اس کی اولاد تک لعنت کا اثر ہوگا)-

سُبُوْغٌ-پورا ہونا' لمبا ہونا' کشادہ ہونا' جھکنا' ملنا-

تَسْبِیْغٌ-بچہ گرا دینا بال نکلنے کے بعد-

---

[1] جب موت سر پر رقص کر رہی ہو تو اس وقت روغن بادام بھی الٹا ہی اثر کرتا ہے-(م)

اِسْبَاغٌ - پورا کرنا -

رَجَلَهُ بِالْحَرْبَةِ فَتَقَعُ فِي تَرْقُوَتِهِ تَحْتَ تَسْبِغَةِ الْبَيْضَةِ - آنحضرت ﷺ نے ہتھیار ابی بن خلف پر مارا اس کی ہنسلی پر پڑا خود کے پٹھے کے نیچے -

تَسْبِغَه - وہ جو خود کے ساتھ لٹکتا رہتا ہے گردن اور گریبان بچانے کے لئے -

اِنَّ زَرْدَتَيْنِ مِنْ زَرَدِ التَّسْبِغَةِ نَشِبَتَا فِي خَدِّ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ - دو حلقے تسبغہ کے احد کے دن آپ کے رخسارے میں گھس گئے (کیونکہ آپ ایک گڑھے میں گر پڑے تھے اوپر سے ابن قمیہ ملعون نے پتھر مارے اور اپنے نزدیک یہ سمجھا کہ میں نے آنحضرت کا کام تمام کر دیا) -

كَانَ اسْمُ دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ ذُو السُّبُوْغِ - آنحضرتؐ کی زرہ کا نام ذوالسبوغ تھا یعنی پوری اور کشادہ -

اِنْ جَاءَتْ بِهِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ - اگر اس عورت کا بچہ پورے سرین والا (پر گوشت ابھرے ہوئے) پیدا ہوا -

اَسْبِغُوا الْيَتِيْمَ فِي النَّفَقَةِ - یتیم پر اچھی طرح فراغت کے ساتھ خرچ کرو (اس کو تنگی میں مت رکھو) -

اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ - وضو کو پورا کرو (ہر ایک عضو کو اچھی طرح تین بار دھوؤ) -

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ - تکلیف کے وقتوں (مثلاً سردی ہوا) میں وضو کو پورا کرنا -

اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ - وضو کو پورا کر اور انگلیوں میں خلال کرو -

وَاَسْبَغَهُ - اور خوب لمبی ہو کر (دودھ بھرنے سے اور کو کہیں بڑی ہوئی خوب کھا کر مطلب یہ کہ خوب چاق چست بھاری بھرکم بن کر اس کو روندیں گے -

اَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ - اپنی نعمتیں ہم پر پوری کر -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَابِغِ النِّعَمِ - ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے -

رَجُلٌ سُبُغٌ - پوری زرہ پہنے ہوئے ایک مرد -

سَبْغَه - کشادگی فراغت -

سَبْقٌ - آگے بڑھ جانا، غالب آنا، بلند درجہ ہونا -

تَسْبِيْقٌ - کچا بچہ جننا -

مَسْبُوْقٌ - وہ شخص جو امام کے ساتھ ایک رکعت یا زیادہ ہو جانے کے بعد شریک ہو -

اِنْسِبَاقٌ - بن سوچے ایک بات منہ پر آ جانا -

مُسَابَقَةٌ اور سِبَاقٌ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا -

لَا سَبْقَ اِلَّا فِي خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ اَوْ نَصْلٍ - آگے بڑھنے کی شرط تین چیزوں میں درست ہے اونٹ اور گھوڑے اور تیر میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے' مسلمان بہادری میں دوسری قوموں سے کم نہیں ہیں لیکن بے علمی اور نا اتفاقی اور جہالت اور عیاشی کی وجہ سے مغلوب اور تباہ ہو رہے ہیں - دوسری قوموں نے علوم اور معارف میں ترقی کی اور آلات ایسے بنائے جن کو مسلمان بنانا نہیں جانتے اور آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور معین اور مددگار رہے - مسلمان ادھر تو جاہل کم علم دوسرے ایک کے ایک دشمن' جب مسلمانوں کی ایسی سقیم حالت ہو تو صرف بہادری کیا کام آ سکتی ہے - ہر قوم کی دنیاوی اور دینی ترقی تعلیم اور درستی اخلاق پر موقوف ہے - جب مسلمان تعلیم کو عام نہیں کریں گے اور ہر ایک فرد ان کا خواہ مرد ہو یا عورت علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا اور اس کے بعد اپنے اخلاق کو شریعت محمدی کے مطابق درست نہ کرے گا جب تک کبھی ذلت اور نکبت کے قعر سے باہر نہیں نکلیں گے - ایک خلیفہ مسلمانوں کا کبوتر بازی کر رہا تھا اس وقت ایک شخص نے جس کو خدا کا ڈر نہ تھا اس حدیث میں اتنا اور بڑھا دیا او جناح یا پرندے کے پنکھ میں یعنی کس کا کبوتر آگے بڑھ جاتا ہے اور بلند پروازی کرتا ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ خلیفہ خوش ہو ایسے ہی مردودوں نے دین خراب کیا اور دنیا دار بادشاہوں اور رئیسوں کی خوشامد کے لیے ان کو غلط مسئلے بتا کر گمراہ کیا لاحول ولاقوۃ الا باللہ - طیبی نے کہا اونٹ اور گھوڑوں کی طرح گدھوں' خچروں' ہاتھیوں میں بھی شرط کر سکتے ہیں -

مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمِنُ اَنْ يَّسْبِقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ - جس شخص نے ایک گھوڑا تیسرا شرط کے

دو گھوڑوں میں شریک کیا اگر اس کو یہ یقین ہے کہ یہ گھوڑا ان دونوں سے آگے بڑھ جائے گا تب تو بہتر نہیں (اگر یہ یقین نہیں تو شرط جائز ہے اس تیسرے شخص کو محلل کہتے ہیں یعنی شرط کو حلال کر دینے والا - بات یہ ہے کہ شرط کا روپیہ اگر تماشا میں دینا ٹھہرائیں یا ایک طرف سے شرط ہو تب تو بالکل درست ہے اور اگر دونوں طرف سے شرط ہو تو بغیر محلل کے درست نہیں اب اگر محلل آگے بڑھ گیا اور دونوں شرط کرنے والے اس کے پیچھے آئے ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو محلل شرط کا روپیہ لے لے گا اور اگر محلل اور ایک شرط کرنے والا ساتھ آئے پھر دوسرا شرط کرنے والا آیا تو جو آگے آئے وہ دونوں شرط کا روپیہ لے لے گے اور اگر تینوں برابر آئے تو کسی کو کچھ نہیں ملے گا -)

وَحَا زَفِيْهَا سَبْقًا - وہ اس امر میں بڑھ گیا -

مِنْ كَلِمَا تِهِ لَمْ يُسْبَقْ اِلَيْهَا - یہ اس کا کلام ہے اس سے پہلے کسی نے ایسا کلام نہیں کیا -

اِنَّهُ اَمَرَ بِا جْرَاءِ الْخَيْلِ وَسَبَّقَهَا ثَلٰثَةَ اَعْذُقٍ مِّنْ ثَلَاثِ نَخْلَاتٍ - آنحضرتؐ نے گھوڑے دوڑانے کا حکم دیا اور جو کوئی آگے بڑھ جائے اس کو کھجور کے تین خوشے درخت دلائے -

تَسْبِيْق - کے معنے دونوں آئے ہیں یعنی آگے بڑھنے کا روپیہ دینا، اور لینا -

اِسْتَقِيْمُوْ اَفَقَدْ سَبَقْتُمْ یا سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا - دیکھو سیدھی راہ پر رہو خوب جمے رہو تم بہت آگے بڑھ گئے ہو یا لوگ تم سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں (اگر داہنے بائیں مڑو گے تو بس گمراہ ہوئے، طیبی نے کہا یہ آپ نے قرآن کے قاریوں سے فرمایا سیدھی راہ پر جمے رہو یعنی اخلاص کے ساتھ قرآن پڑھو اس کی تلاوت کرو اگر داہنے بائیں مڑو گے یعنی لوگوں کو دکھانے اور سنانے ان سے تعریف کرانے کے لیے تو ریا میں گرفتار ہو گے جو شرک اصغر ہے پھر ایسا نہ ہو گمراہ ہو جاؤ یعنی شرک اکبر میں پڑ جاؤ -

سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ - وہ تو گوبر اور خون سب سے آگے بڑھ گیا (یعنی جلدی سے تیزی کے ساتھ شکاری جانور کے پار ہو گیا نہ اس میں خون لگا نہ گوبر مطلب یہ ہے کہ یہ خارجی مردود دین سے ایسے باہر ہو جائیں جن میں دین و ایمان کا ذرا اثر بھی نہیں رہے گا - مسلمانوں دیکھو غور کرو، باوجود کہ خارجی بڑے نمازی متقی پرہیز گار تہجد گذار تھے رات دن قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے مگر آنحضرت نے ان کے حق میں یہ فرمایا کہ دین کا ذرا سا بھی نشان ان میں نہ ہو گا کیا معنی اللہ اور رسول کی محبت سے بے بہرہ ہونگے جس پر ایمان کا مدار ہے اور رسول اللہ کے جانشین کی دشمنی پر کمر باندھیں گے، دوسرے مسلمانوں کو ذرہ ذرہ سی بات پر کافر بنا کر ان کو مارنے اور قتل کرنے کے لیے مستعد ہوں گے پھر یہ تقویٰ اور پرہیز گاری سب بے کار ہو گی) -

فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ - پھر اللہ کی تقدیر اس پر غالب آتی ہے -

فَتَسْبِقُ شَهَادَتُهٗ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ - اس کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہو گی، مطلب یہ ہے کہ اس کو دین کی کچھ پرواہ نہ ہو گی، گواہی دینے اور قسم کھانے پر ایسا مستعد ہو گا کہ اس کو یہ بھی یاد نہ رہے گا پہلے قسم کھائی تھی یا پہلے گواہی دی تھی کبھی گواہی سے قسم کھائے گا کبھی پہلے گواہی دے گا پھر قسم کھائے گا اس کو کسی سال میں کچھ باک نہیں ہو گا -

سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ - میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے (کیونکہ رحمت تو عام ہے مومن کافر متقی گنہگار سب پر ہے اور غضب خاص خاص لوگوں پر ہے) -

سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ تجھ سے پہلے عکاشہ نے یہ مرتبہ حاصل کر لیا (کہتے ہیں دوسرا شخص اس مرتبہ کا نہ تھا اور آپ کو صاف کہنا برا معلوم ہوا تو یوں گول گول فرمایا، بعض نے کہا وہ دوسرا شخص منافق تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ دوسرے شخص سعد بن عبادہ تھے) -

فَذٰلِكَ الَّذِىْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ سَوَابِقُ - یہی وہ شخص ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگے سے اچھے مرتبے رکھے ہیں -

نَحْنُ السَّابِقُوْنَ الْاٰخِرُوْنَ - ہم ہی آگے بڑھنے

والے اور پیچھے آنے والے ہیں (یعنی دنیا میں دوسری امتوں کے بعد آئے اور آخرت میں ان سے آگے بڑھنے والے ہیں)۔

سَبَقَ فُقَرَاؤُهُمْ - مہاجرین میں جو محتاج ہیں وہ مالداروں سے (فضیلت میں) بڑھ گئے ہیں (یعنی فقر کی فضیلت میں جو ایک خاص امر ہے اس کا یہ مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر فقیر کو ہر غنی پر فضیلت مطلقہ من کل الوجوہ حاصل ہے ورنہ ہر فقیر حضرت عثمانؓ یا عبدالرحمٰنؓ بن عوف یا طلحہؓ یا زبیرؓ سے افضل ہوگا جو بہت مالدار تھے)۔

سَابِقَةُ الْحَاجِّ - آنحضرتؐ کی اونٹنی عضباء کا لقب تھا)

لَا تَسْبِقْنِيْ بِآمِيْنَ - (آپ مجھ سے پہلے سورہ فاتحہ نہ پڑھ لیا کیجئے تاکہ میری اور آپ کی امین ساتھ ہوا کرے) آپ امین مجھ سے پہلے نہ کہو۔

سَبَقٌ - وہ مال جو آگے بڑھنے والے کو دیا جاتا ہے۔ اب عرف میں کتاب کا ایک حصہ جو استاد کو سناتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يَسْبِقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَمَا يُسْبَقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرِّهَانِ - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومنوں میں شرط کرائے گا (کون آگے بہشت میں پہنچ جاتا ہے) جیسے گھوڑ دوڑ کے دن گھوڑوں میں شرط کی جاتی ہے۔

اَلسَّبَقَةُ الْجَنَّةُ وَالْغَايَةُ النَّارُ - آگے بڑھنے کے لیے بہشت ہے (اس طرف لوگ جلدی سے بڑھنا چاہیں گے) اور پیچھے رہنے کی انتہا دوزخ ہے (ہر شخص چاہے گا کہ دوزخ میں جانے والوں کے اخیر میں رہوں جہاں تک دوزخ سے بچوں وہی غنیمت ہے)۔

وَالْجَنَّةُ سَبَقَتُهٗ - بہشت اس سے آگے بڑھی۔

سَابِقٌ - ایک شخص کا نام ہے۔

سَابِقُ الْحَاجِّ - جو قافلہ سے آگے بڑھ جائے ان کے ساتھ نہ چلے۔

سَبْكٌ - گلانا، سانچہ میں ڈالنا جیسے تَسْبِيْكٌ ہے۔

سَبِيْكَةٌ - گلا ہوا ٹکرا چاندی یا سونے کا جو قالب میں ڈالا گیا ہو اس کی جمع سبائک ہے۔

لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَسَوَابِكَ - اگر میں چاہوں تو ہانڈی کو حلوان کے گوشت اور میدہ کی چپاتیوں سے بھر دوں۔

سَبَائِكُ - چھنا ہوا آٹا، یعنی میدہ جس کو عرب لوگ حواری کہتے ہیں اور سبائک باریک چپاتیوں (مانڈوں) کو بھی کہتے ہیں۔

سَبْلٌ - گالی دینا، لٹکنا، چھوڑ دینا۔

تَسْبِيْلٌ - اللہ کی راہ میں دینا۔

اِسْبَالٌ - لٹکانا، چھوڑ دینا - برسنا، بہت باتیں کرنا۔

سَبَلٌ - منہ جو ابھی زمین پر نہ پہنچا ہو۔

سَبِيْلٌ - راہ، رستہ۔

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں ہو - نیک کام کو جو خدا کی رضامندی اور اس کے تقرب کے لیے کیا جائے فرض ہو یا نفل اس کو سبیل اللہ کہہ سکتے ہیں مگر اکثر اس کا استعمال جہاد کے لیے ہوتا ہے۔

اِبْنُ السَّبِيْلِ - مسافر۔

حَرِيْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا مِنْ حَوَالَيْهَا لِاَعْطَانِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَابْنُ السَّبِيْلِ اَوَّلُ شَارِبٍ مِّنْهَا - کنوے کے اطراف کا گھیرہ چالیس ہاتھ ہے چاروں طرف (یعنی ہر طرف دس ہاتھ) بکریوں اور اونٹوں کو پانی پلانے کے لیے اور مسافر سب سے پہلے اس میں سے پینے والا ہے (یعنی جو مسافر ادھر سے گذرے اس کو اس میں سے پانی لینے کا حق ہے کنویں کا مالک اس کو پانی پینے سے روک نہیں سکتا، اسی طرح اپنے جانور کو پلانے سے)۔

فَاِذَا الْاَرْضُ عِنْدَ اَسْبُلِهٖ - اس کے رستوں پر ناگاہ زمین نمودار ہوئی۔

اَسْبُلٌ - جمع ہے سبیل کی جب وہ مونث ہو اگر مذکر ہو تو اَسْبِلَةٌ ہے۔

اِحْبِسْ اَصْلَهَا وَ سَبِّلْ ثَمَرَتَهَا - آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا جب انہوں نے اپنا باغ وقف کرنا چاہا تو ایسا کر باغ کی ملکیت کو تو قائم رکھ (تو اس کا مالک بنا رہ اور اس

کا میوہ اللہ کی راہ میں وقف کر دے' ہر ایک محتاج شخص اس کو کھائے)-

ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ- تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں (اس پر نظر رحمت نہیں کرنے کا) ان تین میں ایک وہ ہے جو اپنی ازار لٹکائے (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے اپنا کپڑا ضرورت سے زائد صرف کرے اس میں ہر ایک کپڑے کا اسراف آ گیا ازار ہو یا قمیص یا انگرکھا یا عمامہ' مطلب یہ ہے کہ کبر اور غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے کبر اسی کی شان ہے اسی کو سزا وار اور زیبا ہے اس کے سوا سب لوگ عاجز اور محتاج ہیں' ہمارے زمانہ میں دکن کے لوگ انگرکھا میں اسراف کرتے ہیں' بے کار چنت ڈال کر کپڑا اتلف کرتے ہیں' افغانی لوگ پاجامہ میں بہت سا کپڑا ضائع کرتے ہیں' بخارا والے بڑے بڑے عمامے اور پگڑ باندھتے ہیں- یہ سب اصراف میں داخل ہے اگر بقدر ضرورت کپڑا بناتے تو باقی کپڑا اور دوسرے محتاج مسلمانوں کے کام آتا- یہی نہیں ان کو تو فخر اور تکبر کی لت پڑ گئی ہے' لوگ یہ کہیں صاحب بڑے بڑے امیر آدمی ہیں- ایک تھان کا انگرکھا اور دو تھان کا جامہ تمیہ بناتے ہیں- ایسے ہی لوگوں کے باب میں یہ حدیث ہے لیکن جو کوئی فخر اور تکبر کی راہ سے ایسا نہ کرے بلکہ غفلت میں اس کی ازار لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا جیسے دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے)-

سَابِلَةٌ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ- ایک عورت دکھلائی دی جو اپنے پاؤں دونوں پکھالوں کے درمیان لٹکائے ہوئے (اونٹ پر) جا رہی تھی نہایہ میں ہے کہ راوی نے اسی طرح روایت کیا ہے' اور لغت کی رو سے مُسْبِلَةٌ ٹھیک ہے' ایک روایت میں سَادِلَةٌ ہے یعنی پاؤں چھوڑے ہوئے-

مَنْ جَرَّ سَبَلَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جو شخص اپنے لٹکائے ہوئے کپڑوں کو غرور کی راہ سے کھینچے گا (یعنی ان کو پہن کر زمین پر گھسٹتا چلے گا) تو قیامت کے دن اللہ تعالے اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں' (عنایت اور شفقت کجا اس کو تمام لوگوں میں اپنی بے التفاتی اور بے توجہی سے ذلیل کرے گا)-

سَبَلَه- لٹکتے ہوئے کپڑے جیسے رَسَلَه اور نَشَرَه بمعنی مُرْسَلَه اور مَنْشُوْرَه بعض نے کہا سَبَلَه ایک موٹا کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے-

دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ وَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ سَبَلَةٌ- میں حجاج ظالم کے پاس گیا وہ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنے تھا (جیسے اہل اسراف کی حالت ہوتی ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ وَافِرًا لِّسَّبَلَةِ- اس کی مونچھ کے بال بہت تھے- اس کی جمع سِبَالٌ آئی ہے' ہروی نے کہا سبلہ وہ بال جو نیچے کے جبڑے کے تلے ہوتے ہیں' سبلہ داڑھی کے سامنے کے حصے کو اور جو داڑھی سینہ پر لٹکتی ہو اس کو بھی کہتے ہیں-

عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلَ سَبَالَةِ السِّنَّوْرِ- اس پر بلی کی مونچھ کی طرح چھوٹے چھوٹے بال تھے-

اَسْقِنَا غَيْثًا سَابِلًا- ہم کو بہت برسنے والے ابر سے پانی پلا- عرب لوگ کہتے ہیں اَسْبَلَ الْمَطَرُ مینہ خوب زور کا برسا-

اَسْبَلَ الدَّمْعُ- آنسو خوب بہے-

سَبَلٌ- اسم ہے اس کا یعنی خوب برسنے والا-

فَجَادَ بِالْمَاءِ جَوْنِيٌّ لَهٗ سَبَلٌ- پانی کی سخاوت کی ایک کالے ابر نے جس نے خوب پانی برسایا-

لَا تُسْلِمْ فِيْ قَرَاحٍ حَتّٰى يُسْبِلَ- خالی زمین میں (جہاں زراعت تیار نہ ہو) بیع سلم مت کر یہاں تک کہ کھیت بالیاں نکالے- سَبَلَ بمعنی سنبل (بالی کی) ہے-

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- اللہ کا سخت غصہ ہے اس شخص پر جس کو اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں (جہاد میں) مارے (کیونکہ اس نے پیغمبر سے مقابلہ کیا- اب اگر پیغمبر کسی کو حد یا قصاص میں قتل کرے تو وہ اس حدیث میں داخل نہ ہوگا)-

خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا- مجھ سے اللہ تعالیٰ کے حکم حاصل کرو اس نے عورتوں کے لیے ایک راہ نکال دی (جس کا وعدہ اس آیت میں کیا تھا اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ

سَبِیْلًا وہ راہ یہ ہے کہ محصنہ کو رجم کرو اور غیر محصنہ کو سو کوڑے مارو جب وہ زنا کی مرتکب ہو-)-

اَلْاِ سْبَالُ فِی الْاِ زَارِ وَالْقَمِیْصِ وَالْعِمَامَۃِ لٹکانا جو حرام ہے یعنی کپڑے کا اسراف ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہے (اسی طرح ہر لباس میں جس سے بیکار کپڑا ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے-

اَلسُّبَالَتَانِ طَرَفَا الشَّارِبِ-سبالہ کہتے ہیں مونچھ کے کنارے کو (جو لب کے دونوں طرف ہوتا ہے اسکا بھی کتروانا مستحب ہے اگر نہ کترائے تو بھی کچھ قباحت نہیں ہے کیونکہ وہ منہ کو نہیں چھپاتا نہ کھانے کی چکنائی ان میں لگتی ہے حضرت عمر سبالہ رکھتے تھے اس کو نہیں کترتے تھے)-

فَرَجُلٌ رَبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ-پھر وہ شخص جس نے جہاد کی نیت سے گھوڑے باندھے-

مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ-اللہ کی راہ میں جس کے پاؤں گرد آلود ہوں (اللہ کی راہ ہے یہاں ہر ایک نیک کام مراد ہے مثلاً جہاد یا طلب علم وغیرہ)-

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلَ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ-جو شخص (دین کا) علم حاصل کرنے کے لئے (اپنے ملک یا اپنے گھر سے) نکلے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک لوٹ کر آئے (یعنی طالب علمی کے) زمانہ تک اس کو مجاہدین کا سا ثواب ملتا رہے گا)

وَمُتَکَلِّمٍ عَلٰی سَبِیْلِ نَجَاۃٍ-جو شخص نجات کے رستہ پر علم سیکھ رہا ہو نجات کا رستہ یہ ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے دین کا علم حاصل کر رہا ہو نہ اس لئے کہ لوگ میری تعظیم اور توقیر کریں مجھ کو بڑا مولوی یا علامہ یا مجدد کہیں یا دنیا کمانے کی نیت ہو سرکاری نوکری یا عہدہ حاصل کرنے کے لئے علم سیکھے-

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِیْلُہٗ سَبِیْلُ الْمَاءِ الْجَارِیْ-حمام کے پانی کا حکم وہی ہے جو بہتے ہوئے پانی کا ہے (یعنی وہ پاک ہے)-

اِنَّہٗ کَانَ وَافِرَ السَّبْلَۃِ-آنحضرتؐ کے دونوں سبلوں پر (یعنی مونچھ کے دونوں کناروں پر) بہت بال تھے-

خُذِ السَّلَا فَمُرَّہٗ عَلٰی سِبَالِھِمْ-ابو طالب نے حضرت حمزہ سے کہا تو بھی ایسا کر وہ بچہ دان (جو مشرکوں نے نماز میں آنحضرتؐ کی پیٹھ پر رکھدیا تھا) لے کر ان کی مونچھوں پر پھرا (یہ ان کی سزا ہے)-

سُنْبُلَۃٌ-ایک برج ہے یا بارہ برجوں میں سے عرب لوگ کہتے ہیں سَنْبَلَ الزَّرْعُ کھیت میں بالی آ گئی-

وَاِذَا کَانَ لَہٗ سُنْبُلَۃٌ کَسُنْبُلَۃِ السِّنَّوْرِ وَالْفَارِ فَلَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ-اگر سنجاب (جو ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اس کی کھال نہایت عمدہ اور ملائم ہوتی ہے اسکو امیر لوگ پہنتے ہیں یہ صقالیہ اور ترک کے ملک میں بہت کثرت سے ہوتا ہے) کی دم ایسی ہو جیسے بلی یا چوہے کی ہوتی ہے تو اسکا گوشت نہیں کھانا چاہئے-

ثَوْبٌ سُنْبُلَانِیٌّ-بہت لمبا دراز کپڑا-

سُنْبُلَان اور سُنْبُل-دونوں شہر بھی ہیں ملک روم میں ان میں بیس فرسخ کا فاصلہ ہے-

سُنْبُلَانِی-اس کی طرف منسوب ہو سکتا ہے-

سَبَنٌ-ایک عمارت کا نام ہے بغداد کے اطراف میں-

فَلَمَّا رَاَیْتُ السَّبَنِیَّ عَرَفْتُ اَنَّھَا ھِیَ السَّبَنِیَّۃُ-(قسی کپڑا جس کے پہننے سے آنحضرت ﷺ نے ممانعت کی ہے میں نہیں پہچانتا تھا کیسا ہوتا ہے) جب میں نے سبن کے کپڑوں کو دیکھا تو مجھ کو معلوم ہوا قسی وہی ہے-نہایہ میں ہے کہ سبنی ایک کپڑا ہے جو کتان کے چورے سے بنایا جاتا ہے-

سَبَنْتٰی یا سَبَنْدٰی-بور بچہ (جو شیر سے چھوٹا اور اس پر کالے کالے یا سفید ٹپکے ہوتے ہیں یہ جانور بڑا غصیلا اور سخت موذی ہوتا ہے ہندی میں اس کو تیندوا کہتے ہیں' شاخ بن ضرار نے جو حضرت عمرؓ کا مرثیہ کہا ہے اس میں کا ایک شعر یہ ہے-

وَمَا کُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ وَفَاتُہٗ-بِکَفَّیْ سَبَنْتٰی اَزْرَقِ الْعَیْنِ مُطْرِقٖ مجھ کو یہ امید نہ تھی کہ آپکی موت ایک نیلے آنکھ والے سر جھکائے ہوئے تیندوے کے ہاتھ پر ہو گی (مراد ابو لولو) مردود ہے جس نے عین نماز میں زہر آلود خنجر سے آپ

کوزخمی کیا' یہ واقعہ ایسا ہے کہ ہر مسلمان کے دل پر قیامت تک نقش رہے گا اور وہ مجوسی سے ہمیشہ ہوشیار رہیگا)-

سَبَنْجُوْنَۃ - لومڑی کے کھالوں کی پوستین-

کَانَ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ سَبَنْجُوْنَۃٌ مِّنْ جُلُوْدِ الثَّعَالِبِ کَانَ اِذَا صَلّٰی لَمْ یَلْبَسْھَا - امام زین العابدین علیہ السلام کے پاس ایک پوستین تھی لومڑی کے کھالوں کی آپ نماز میں اسکونہیں پہنتے تھے (حالانکہ ہر چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس میں نماز پڑھنا درست ہے مگر امام صاحب احتیاط کی راہ سے نماز میں اس کو نہیں پہنتے تھے کیونکہ وہ مردار کھالوں کی تھی' بعض نے کہا سبنجونہ مغرب ہے آسمان گون کا (یعنی آسمانی رنگ کی ایک پوستین آپ کے پاس تھی-)

سَبَہٌ - بوڑھا ہو کر عقل جاتی رہنا' سٹھیا جانا' غرور کرنا-

مُسَبَّہٌ - جس کی عقل بڑھاپے سے جاتی رہی ہو-

سَبَھْلَلٌ - بیکار' خالی خولی-

لَا یَجِیْئَنَّ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سَبَھْلَلًا - تم میں کوئی آخرت میں خالی خولی نہ آئے (یعنی اس کے پاس کوئی نیک عمل نہ ہوں)-

عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ یَمْشِیْ سَبَھْلَلًا وہ یوں ہی بیکار چلتا ہوا آیا (کوئی مطلب نہیں رکھتا تھا)-

اِنِّیْ لَاَکْرَہُ اَنْ اَرٰی اَحَدَکُمْ سَبَھْلَلًا لَا فِیْ عَمَلِ دُنْیَا وَلَا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَۃِ - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے کہ میں تم سے کسی کو بیکار دیکھوں نہ وہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ آخرت کا (سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے' آدمی کو چاہئے کہ وقت کو عزیز سمجھے' گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں' اور کوئی ساعت اپنی فضول بک بک اور بیہودہ بات اور بیکاری میں صرف نہ کرے یا دنیا کا کام کرتا رہے دنیا کے علوم وفنون ہنر سیکھے' کسب معاش کرے زراعت تجارت حرفت نوکری وغیرہ) یا آخرت کے کام کرے (خدا کا ذکر اسکی عبادت علم دین کا پڑھنا دین کے کتابوں کی تالیف ترجمہ طبع اشاعت وغیرہ جنگی فنون' گھوڑے کی سواری' نشان اندازی' بحری لڑائی کے فنون اس کے سامان جہاز سازی' تارپیڈو سب مرائن ہوائی لڑائی کے سامان' ایرشپ' سی پلین زپلین وغیرہ مدارس اور محتاج خانوں' سراؤں' پلوں' مسجدوں' شفاخانوں کی تیاری تیموں اور بیوں کی پرورش اور تعلیم کے سامان' غرض مسلمان کو لازم ہے کہ ایک منٹ بھی اپنا وقت بے کار نہ گذرنے دے' افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں تمام قومیں کسب کمال اور تحصیل علوم فنون میں مصروف ہیں' لیکن مسلمان ہی سب سے پھسڈی رہ گئے ہیں' کھیل کود' اور پتنگ بازی' شطرنج بازی' چوسر' گنجفہ' مرغبازی' بٹیر بازی' بس یہ ان کے اشغال ہیں جو نہ دنیا میں کام آتے ہیں نہ دین میں)-

سَبْیٌ - قید کرنا' لوٹنا' غارت کرنا' لونڈی غلام بنانا' جیسے سِبَاءٌ ہے دور کرنا' ملک بدر کرنا' مسخر کر لینا' تابعدار بنالینا-

سَبْیٌ اور سَبِیَّۃٌ اور سَبَایَا - یہ سب الفاظ حدیثوں میں آئے ہیں-

سَبِیَّۃٌ - قیدی عورت جس کو پکڑ کر لائیں اس کی جمع سَبَایَا ہے-

تِسْعَۃُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِی التِّجَارَۃِ وَالْجُزْءُ الْبَاقِیْ فِی السَّابِیَاءِ - روزی کے نو حصے تو اللہ تعالیٰ نے تجارت اور سوداگری میں رکھے ہیں اور باقی ایک دسواں حصہ جانوروں کی نسل بڑھانے میں (یعنی گائے' بکری' بھینس اور گھوڑے وغیرہ کی نسل بڑھانا)-عرب لوگ کہتے ہیں لِاٰلِ فُلَانٍ سَابِیَاءُ - ان کی اولاد کے پاس بہت چوپائے ہیں یعنی گورو وغیرہ' اس کی جمع سوابی ہے' اصل میں سابیا کا معنی وہ جھلی ہے جس میں بچہ رہتا ہے-

اِتَّخِذْ مِنْ ھٰذَا الْحَرْثِ وَالسَّابِیَاءِ قَبْلَ اَنْ یَّلِیَکَ غِلْمَۃٌ مِّنْ قُرَیْشٍ لَا تَعُدُّ الْعَطَاءَ مَعَھُمْ مَالًا - (حضرت عمرؓ نے ظبیان سے کہا تمہاری تنخواہ سالانہ کیا ہے انہوں نے کہا دو ہزار درھم حضرت عمرؓ نے کہا تو ایسا کر) کھیتی باڑی اور جانور رکھ لے اس سے پہلے کہ تجھ پر قریش کے وہ لونڈے حاکم بنیں جن کی تنخواہ کو تو کچھ مال نہ سمجھے (اس قدر کم تیری تنخواہ مقرر کریں)-

مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْکَلَامِ یَسْتَبِیْ قُلُوْبَ النَّاسِ لَمْ

يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ - جو شخص باتیں بنانے کا علم سیکھے ہے (نقالی جگت قافیہ) اس کی فرض قبول ہوگی نہ نفل۔

فَاصْطَفٰی عَلَیَّ سَبِیَّةً - اس نے ایک لونڈی کو مجھ پر مقدم کیا (اسی کی طرف مائل ہے مجھ کو نہیں پوچھتا)۔

خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سُبُوْا - ہم کو اور جو لوگ قید ہوئے ہیں ان کو چھوڑ دو۔ ہم ان کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں۔

لَمْ یَسْتَحِلَّ السِّبَاءَ - آنحضرتؐ نے شراب کو حلال نہیں کیا۔

باب السین مع التاء

سَتٌّ ' بری بات ' عیب '

سِتَّةٌ - چھ مرد۔

سِتٌّ - چھ عورتیں اور عوام لوگ اسکو بمعنی مالکہ اور سیدہ استعمال کرتے ہیں۔

اِنَّ سَعْدًا خَطَبَ امْرَاَةً بِمَکَّةَ فَقِیْلَ اِنَّهَا تَمْشِیْ عَلٰی سِتٍّ اِذَا اَقْبَلَتْ وَعَلٰی اَرْبَعٍ اِذَا اَدْبَرَتْ - سعد بن ابی وقاصؓ نے مکہ میں ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا لوگوں نے کہا جب وہ سامنے آتی ہے تو چھ لے کر آتی ہے (دونوں چھاتیاں دونوں ہاتھ دونوں پاؤں مطلب یہ ہے کہ بہت موٹی تازی عورت ہے اور اس کی چھاتیاں بڑی بڑی ہیں) اور جب وہ پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو چار لے کر جاتی ہے ' (دونوں سرین اور دونوں پاؤں ' مطلب یہ ہے کہ چوتڑ اس کے ایسے پر گوشت ہیں گویا زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں یہ عورت غیلان کی بیٹی تھی قبیلہ ثقیف میں سے اور عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھی)۔

قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ - ہم چھ ہزار کو پہنچ گئے تھے (صحیح دس ہزار ہے یہ راوی کا وہم ہے)۔

وَنَحْنُ مَابَیْنَ السِّتِّمِائَةِ اِلَی السَّبْعِمِائَةِ - ہم چھ سو سے لے کر سات سو آدمی تھے۔

سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً یَاسِتَّ عَشَرَةَ - سولہ اونٹ۔

سِتَّةُ اَیَّامٍ اَوْسِتَّةُ اَشْهُرٍ اَوْسِتُّ سِنِیْنَ - امام چھ دن یا چھ مہینے یا چھ برس غائب رہینگے (یہ حدیث امامیہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے جو یقیناً راوی کا افترا ہے یا غیبت صغری مراد کیونکہ غیبت کبری پر تو امامیہ کے اعتقاد کے موافق اب تک ہزار برس سے زیادہ گزر چکے ہیں اور بارھویں امام یعنی محمد بن حسن عسکری اب تک ظاہر نہیں ہوئے اور لطف یہ ہے کہ بعض امامیہ سے میں نے سنا ہے کہتے ہیں جب چالیس کامل مومن دنیا میں ہو جائینگے تو امام ظاہر ہوں گے حالانکہ کروڑوں شیعہ موجود ہیں کیا چالیس بھی ان میں مومن نہیں ہیں؟

اصل یہ ہے کہ یہ سب بنی ہوئی باتیں ہیں۔)

پیراں نمی پرند مریداں می پرانند۔[1] ان اماموں نے نہ کبھی امامت کا دعوی کیا نہ ان کو امامت (حکومت) حاصل ہوئی ' بنی امیہ اور عباسیہ کے ڈر سے ہمیشہ اپنی جان بچا کر گوشۂ عافیت میں چھپے رہے۔ کیا امامت اس طرح ہوتی ہے؟ آخری زمانہ میں سچے امام مہدی محمد بن عبداللہ نامی ظاہر ہوں گے جو بنی فاطمہ میں سے ہونگے وہ بیشک امام ہونگے کافروں کو سزا دینگے اسلام کی اشاعت کرینگے ' مخالف مولویوں اور صوفیوں کو خوب سزا دینگے جو نفسانیت اور تعصب سے مالامال اپنے اپنے خاندانوں اور بزرگوں کے رسوم کے تابع ہیں نہ ان کو قرآن سے غرض ہے نہ حدیث سے اللہ ایسے مولویوں اور درویشوں سے بچا کر رکھے سب سے زیادہ دشمن ان کے حضرت امام مہدی ہوں گے آپ صاحب سیف اور حکومت ہوں گے اس لیے ان کے سرکوبی قرار واقعی کر دیں گے البتہ اگر امامت سے دینی امامت اور پیشوائے مراد لیا جائے تو بیشک یہ سب امام ہمارے دینی پیشوا اور مقتدی تھے ' اللہ تعالے ہم کو ان بارہ اماموں کی محبت پر قائم رکھے اور انہی کی غلامی میں ہمارا حشر کرے ' آمین یا رب العالمین۔

سَتْرٌ - چھپانا۔

---

[1] پیر تو شاید کسی بڑی بات کے مدعی نہیں ہوتے لیکن ان کے مرید ہی انہیں بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ (م)

تَسَتُّرٌ - چھپنا-

سِتَارَہ - پردہ-

سِتَارٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے-

سَتَّارٌ - اللہ کا نام ہے کیونکہ وہ بندوں کے عیب کو چھپاتا ہے-

اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ - اللہ تعالیٰ شرم کرنے والا (عیب) چھپانے والا ہے' ایک رویت میں سِتِّیْرٌ ہے' اس کا بھی معنی وہی ہے-

وَکَانَ رَجُلًا سَتِیْرًا یا سِتِّیْرًا - وہ بڑا ڈھانپنے والا چھپانے والا تھا (یعنی نہاتے وقت اپنے ستر کو چھپاتا تھا)-

اَیُّمَا رَجُلٌ اَغْلَقَ بَابَہٗ عَلٰی امْرَاَتِہٖ وَاَرْخٰی دُوْنَھَا اِسْتَارَۃً فَقَدْ تَمَّ صَدَاقُھَا - جس شخص نے اپنا دروازہ ایک عورت پر بند کر لیا جو اس کی منکوحہ ہے اور پردے کی آڑ کر لی (یعنی تنہائی کی خلوت صحیح) تو عورت کا پورا مہر اس پر واجب ہو گیا خواہ جماع کرے یا نہ کرے کیونکہ جماع سے مانع کوئی بات نہ رہی' امام ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور اہلحدیث کے نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہیں ہوتا-

اِسْتَارَۃٌ - بمعنی سِتَارَہ یعنی پردہ' اسی حدیث میں وارد ہوا ہے اگر اَسْتَارَۃٌ ہوتا تو اچھا ہوتا یہ جمع ہے سِتْرٌ کی بکسرہ-سین-یعنی پردہ-

اَلَا سَتَرْتَہٗ بِثَوْبِكَ یَا ھَزَّالُ - ارے مسخرے تو نے اس کو اپنے کپڑے سے کیوں نہ چھپایا (یہ آنحضرت نے ماعز اسلمی سے فرمایا جب انہوں نے آپ کے پاس آ کر یہ بیان کیا کہ میں نے زنا کیا' آپ کا مطلب یہ تھا کہ اگر ایسی کوئی بات ہو بھی گئی تھی تو اس کا چھپانا اور آئندہ کے لیے توبہ کرنا بہتر تھا تاکہ مسلمانوں کی بدنامی نہ ہوتی)-

سِتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ اَنْ یَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰہِ - (تم میں جب کوئی پاخانہ جائے تو) جنوں کی آنکھوں سے آڑ اس طرح ہو سکتی ہے کہ بسم اللہ کہے (جب بسم اللہ کہہ کر پاخانہ جائے گا تو جن اور شیطان اس کا ستر نہ دیکھ سکیں گے دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے اللھم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث)-

وَسَتَرْتُہٗ فَصَبَّ عَلٰی یَدِہٖ - میں نے آپ پر آڑ کر لی (آپ نے پانی لیا) اور اپنے ہاتھ پر ڈالا (جب غسل کا ارادہ کیا تو سر کھولا)-

رَاٰی اُمَّ زُفَرَ عَلٰی سِتْرِ الْکَعْبَۃِ - ام زفر کو کعبہ کے پردے پر دیکھا (یعنی اسپر ٹیکا دیئے ہوئے)-

کَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ - پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا (بلکہ لوگوں کے سامنے ستر کھول دیتا تھا' یا پیشاب سے آڑ نہیں کرتا تھا یعنی پیشاب سے برابر پاکی نہیں کرتا تھا' دوسری روایت میں لَا یَتَنَزَّہُ کا یہی معنی ہے ایک روایت میں لَا یَسْتَبْرِئُ ہے یعنی برابر استنجا نہیں کرتا تھا' اس کے عضو پر پیشاب رہتا تھا یعنی قطرہ ٹپکتا تھا' ایسی حالت میں نہ اسکا وضو صحیح ہوتا نہ نماز اور یہ کبیرہ گناہ ہے) ایک روایت میں لَا یَسْتَنْزِہُ ہے ایک میں لَا یَسْتَنْتِرُ ہے نتر سے اسکا ذکر کتاب النون میں آئے گا-

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ - جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے بھی عیب چھپائے گا (مجمع البحار میں ہے کہ جو مسلمان مستور الحال ہوں یعنی انکا فسق و فجور فاش نہ ہو ظاہر میں نیک اور صالح ہوں تو انکا اگر کوئی عیب دیکھے تو اسکا چھپانا بہتر ہے لیکن جو لوگ فسق و فجور اور شرارت میں مشہور ہوں غریب لوگوں کو ستاتے ہوں تو ان پر انکار کرنا اور حاکم تک ان کی شکایت پہنچانا درست ہے اسی طرح حدیث کے راویوں کا حال بیان کرنا تو واجب ہے شریعت کی حفاظت کیلئے)-

فَاغْتَسَلَتْ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَھَا سِتْرٌ - حضرت عائشہؓ نے غسل کیا ہم میں اور ان کے بیچ میں ایک پردہ پڑا تھا (حضرت عائشہؓ نے غسل کر کے ان کو بتلایا کہ جنابت کا غسل اس طرح کرنا چاہیئے اور پردے کی آڑ میں سے وہ ان کے بدن کا اوپر کا حصہ دیکھتے رہے کیونکہ وہ ان کے رضاعی بھانجے اور محرم تھے)-

سَتَّرْتُ عَلٰی بَابِیْ دُرْنُوْکًا - میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس میں حاشیہ ہرا تھا-

کَشْفَ السِّتَارَۃَ - پردہ کھولا-

رَجُلٌ لَہٗ مِسْتَرٌ- جس کے پاس روزی کا کوئی ذریعہ ہو (جو اس کو بھیک مانگنے سے روکتا ہو)-

لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ- دیواروں پر کپڑے مت منڈھو (جیسے مسرف اور مغرور لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چھت پر اور دیواروں پر نقش ونگار اور کپڑے لگاتے ہیں جب گھروں کی دیوار پر کپڑا چڑھانا منع ہوا تو قبروں پر چادریں چڑھانا اور اوڑھانا بھی ناجائز ہوگا)-

سُتْرَہ- وہ جو نمازی اپنے سامنے لکڑی وغیرہ لگا لے آڑ کرنے کے لئے-

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ وَعَفَاعَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَّعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ قَدْ عَفَا عَنْہُ- جو شخص ایسا کام کرے جس پر حد شرعی لازم آتی ہے (مثلاً زنا کرے شراب پیئے) پھر اللہ تعالیٰ اس کو چھپا دے اور توبہ کرنے پر معاف کر دے تو وہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ جس قصور کو معاف کر دے پھر اس پر سزا دے (یعنی جب اس نے توبہ کر لی اور دنیا میں بھی اپنا عیب چھپائے رکھا اللہ تعالیٰ نے اس کا عیب فاش نہیں کیا تو آخرت میں بھی اس پر عذاب نہ ہوگا البتہ اگر توبہ نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے قیامت کے دن چاہے تو اسکو معاف کر دے یا عذاب کرے- اسی طرح اگر دنیا میں شرعی سزا اسکو مل گئی مثلاً کوڑے لگائے گئے یا رجم کیا گیا تب بھی اب آخرت میں اسکو عذاب نہ ہوگا اور یہ سزا اسکے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی- اہل حدیث کا یہی قول ہے اور بعض احناف یہ کہتے ہیں کہ شرعی سزا اس کو دیئے جانے سے آخرت کا گناہ ساقط نہ ہوگا اس کے لئے توبہ ضروری ہے)-

سَتَرَ عُرْیَانَہٗ- اس کی برہنگی کو ڈھانپا (یعنی اس کو کپڑا پہنایا)-

تُسْتَرُ- ایک شہر کا نام ہے جسکو شوستر بھی کہتے ہیں-

سَتُّوْقٌ- یا مُتُّوْقٌ- کھوٹا روپیہ-

مُسْتَقَہ- لمبی آستین کی پوستین-

سَتْلٌ- ایک کے پیچھے ایک نکلنا' قطرہ قطرہ بہنا-

سَتَلٌ- پیچھے لگنا-

مَسْتَلٌ- تنگ رستہ-

مَسْتُوْل- جہاز کی لمبی لکڑی' یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے' اصل میں مستول کا معنی جس پر سے گوشت نکال لیا گیا ہو-

فَبَیْنَا نَحْنُ لَیْلَۃً مُتَسَانِیْلِیْنَ عَنِ الطَّرِیْقِ نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ- (ابوقتادہ نے کہا ہم آنحضرت کے ساتھ تھے ایک سفر میں) ایک رات ایسا ہوا ہم راستہ سے الگ ہو کر ایک کے پیچھے ایک چلے آنحضرت اونگھنے لگے (آپ پر نیند کا غلبہ تھا)-

مَسَاتِلُ- جمع ہے تنگ راستے-

سَتْہٌ- پیچھے لگنا' کون پر مارنا- (دبر پر)-

سُتَاھِی- بڑے کون والا-

سَتْہٌ اور سِتْہٌ اور سَتَہٌ اور سَہٌ اور سُہٌ- کون حلقہ دبر کو بھی کہتے ہیں' اسی طرح است ہے-

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ مُسْتَھًا جَعْدًا فَھُوَ لِفُلَانٍ- اگر اس عورت کا بچہ بڑے بڑے چوتڑ والا گھونگھر بال والا پیدا ہو تب تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے-

مَرَّا اَبُوْ سُفْیَانَ وَمُعَاوِیَۃُ خَلْفَہٗ وَکَانَ رَجُلًا مُسْتَھًا- ابوسفیان گذرا اور معاویہ اس کے پیچھے تھے وہ بڑے بڑے چوتڑ والے آدمی تھے-

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاھِھِمْ- اپنے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے چلیں گے-

وِکَاءُ السَّہِ الْعَیْنَانِ- پیٹھ کا ڈاٹ آنکھیں ہیں (جب سو گئے تو ڈانٹ کھل گیا)-

باب السین مع الجیم

سَجْبٌ- پرانی مشک-

ثَلٰثُ سُجُبٍ- تین پرانی مشکیں-

سَاجِبٌ- پرانی مشک- سُجُبٌ جمع ہے سَاجِبٌ کی-

سَجٌّ- پاخانہ پتلا ہونا-

سَجَاجٌ- پانی ملا ہوا دودھ-

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَرَاحَکُمْ مِّنَ السَّجَّۃِ وَالْعَجَّۃِ- اللہ تعالیٰ

نے تم پر روزی کشادہ کی تم کو پانی ملے ہوئے دودھ اوراونٹ کو زخمی کر کے اس میں سے جو پانی نکالتے ہیں اس سے نجات دی' (بعض کہتے ہیں سجہ اور بجہ دو بتوں کا نام تھا جنکا عرب لوگ پوجا کرتے تھے)-

سَجْعٌ -گانا' پیش کرنا-

سَجْحٌ اور سَجَاحَةٌ -نرمی' سہولت' کم گوشت ہونا-

سِجَاحٌ -سامنے' مقابل-

سَجَاحٌ -حارث بن سوید کی بیٹی جس نے پیغمبری کا دعوی کیا تھا پھر اس نے مسیلمہ کذاب سے نکاح کرلیا یہ عورت یہانتک کہ عرب میں مثل مشہور ہوگئی-

اَغْلَمُ مِنْ سَجَاحِ -سجاح سے زیادہ پرشہوت اسی طرح جھوٹ بولنے میں بھی یگانۂ آفاق تھی یہ بھی ایک مثل ہے-

اَكْذَبُ مِنْ سَجَاحِ -سجاح سے زیادہ جھوٹی-

وَامْشُوْا اِلَى الْمَوْتِ مِشْيَةً سُجُحًا اَوْسُجُحَاءَ- حضرت علیؓ جنگ صفین میں اپنے لوگوں سے فرمارہے تھے چلو موت کیطرف نرمی اور سہولت کے ساتھ چلو (یعنی موت سے گھبراؤ نہیں خوشی اور اطمینان کے ساتھ موت کو لو)-

اِذَا مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ -(حضرت عائشہؓ نے جنگ جمل میں حضرت علیؓ سے کہا جب تم مالک ہو گئے (تمہاری فتح ہوئی تم غالب ہوئے) تو اب نرمی سے پیش آؤ (قصور معاف کرو)- عرب میں یہ مثل مشہور ہے اِذَا مَلَكْتَ فَاسْجِحْ -یعنی جب تو غالب ہو جائے اور مالک اور غالب بن جائے تو رعایا پر نرمی کر-

مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ -تم مالک بن گئے اب نرمی اور مہربانی کرو' یہ امر ہے اسجاح سے یعنی نرمی کرنا-

سُجُوْدٌ -سجدہ کرنا' جھک جانا' سیدھا ہونا-

سَجْدٌ -پھول جانا-

سَاجِدٌ -سجدہ کرنیوالا-سُجَّدٌ اس کی جمع ہے-

سَجْدَةٌ -ایکبار جھکنا-

سِجْدَه -پیشانی یا ناک زمین پر رکھنا' یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک سجدہ عبادت وہ خاص اللہ تعالی کے لئے ہے اگر دوسرے کسی کو یہ سجدہ کرے تو وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہو جائے گا- دوسرے سجدہ تعظیم (تحیت) جو اگلے زمانہ میں بادشاہوں اور رئیسوں اور سرداروں کو کیا جاتا ہماری شریعت میں یہ بھی حرام ہو گیا' فرشتوں نے حضرت آدم کو اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کو اور معاذؓ نے آنحضرت کو اور اونٹ نے آنحضرت کو جو سجدہ کیا وہ یہی سجدہ تحیت تھا نہ سجدہ عبادت-

كَانَ كِسْرٰى يَسْجُدُ لِلطَّالِعِ -کسری (بادشاہ ایران) طالع کے لئے جھک جاتا (طالع وہ تیر جو نشانہ کے اوپر سے گذر جائے اس کو مقرطس یعنی اس تیر کی طرح سمجھتے ہیں جو نشانہ پر لگ جائے اور جو تیر نشانہ کے دائیں بائیں گرے اس کو عاضد کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے تیر انداز کے سامنے جھک جاتا تھا اس کی خاطر کرتا تھا ازہری نے کہا معنی یہ ہے کہ جب وہ تیر مارتا اور نشانہ سے اونچا ہوتا تو جھک جاتا تا کہ تیر اسکا بیدھا جا کر نشانہ پر پڑے' عرب لوگ کہتے ہیں اَسْجَدَ الرَّجُلُ یعنی اس نے سر جھکا لیا اور خمیدہ ہو گیا-

وَقُلْنَ لَهٗ اَسْجِدْ لِلَيْلٰى فَاَسْجَدَا -انہوں نے اونٹ سے کہا لیلی کے لئے جھک جا (تا کہ لیلی سوار ہو جائے) وہ جھک گیا-

سَجَدَ -عاجزی کی-

سُجُوْدُ الصَّلٰوةِ -نماز کا سجدہ کیونکہ سجدے سے بڑھکر دوسری کوئی عاجزی نہیں ہے' اہل ہند پاؤں پڑنا کہتے ہیں بادشاہ یا رئیس کی قدمبوسی یعنی اس کے پاؤں پر اپنا سر رکھدیتے ہیں-

وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- حضرت عائشہ آپ کے سجدے کے مقام کے برابر لیٹی ہوئی تھیں (آپ جب سجدہ کرنا چاہتے تو نماز کے اندر ہی ان کو چھودیتے وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں)-

مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهَا- اس سے بڑھ کر لمبا میں نے کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کسوف کے سجدے سے)-

مِنْ اَيْنَ سَجَدْتَ يا سُجِدَتْ -تم نے سورہ ص میں کیوں سجدہ کیا یا سورہ ص سجدہ والی کیونکر ہوئی-

يُكَبِّرُ وَهُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ - آنحضرت ﷺ جب دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لیے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے -

سَهَا سَجْدَةً حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُهٗ ایک شخص ایک سجدہ بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو سجدہ کرے (اور قیام کو چھوڑ دے) -

لَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ - ان تہجد کی گیارہ رکعتوں میں آپ سجدہ بہت لمبا کرتے -

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ - میں نے ظہر کی نماز کے بعد آنحضرت کے ساتھ سنت کا دوگانہ پڑھا (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت ظہر سے پہلے چار رکعت سنت نہیں چھوڑتے تھے) -

مَا يُكْرَهُ مِنْ اِتِّخَاذِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ - اس باب میں یہ بیان ہے کہ قبروں کو مسجد بنانا مکروہ ہے (یعنی قبروں کو برابر کر کے وہاں مسجد بنا دینا یا قبروں کے پاس مسجد بنانا تاکہ قبروں کی طرف نماز پڑھے - اگر مقبرہ ویران ہو گیا ہو اور وہاں قبروں کا نشان نہ رہے تو اس میں مسجد بنانا مکروہ نہیں ہے کیونکہ مقبرہ بھی مسجد کی طرح وقف ہے - اسی طرح کسی بزرگ یا صالح کی قبر کے پاس مسجد بنانا برکت حاصل کرنے کے لیے نہ اس کی تعظیم کے لیے اس کراہت میں داخل نہ ہو گا - کذا فی مجمع البحار -

مترجم - کہتا ہے صاحب مجمع البحار کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ اولیاء اللہ اور بزرگوں کے قبور سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اسی طرح ان کی زیارت قبور سے فیوض باطنی اور انشراح صدور حاصل ہوتے ہیں یا نہیں اس میں ایک جماعت علمائے ظاہر کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت سے بجز عبرت اور موت کی یادگاری اور میت کے لیے دعا کرنے کے اور کوئی غرض نہیں ہے مگر حضرات صوفیہ اور ایک جماعت کثیر علمائے دین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے قبور سے زائرین کو طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل ہوتے ہیں خیر کچھ ہی ہو مگر قبور کی زیارت بطریق سنت کرنا چاہیے - یعنی جیسی آنحضرت اور صحابہ کرام کیا کرتے تھے اور اہل بدعات اور شرک کی طرح قبروں کو چومنا چاٹنا' ان پر چراغ لگانا' صندل چادر شرینی چڑھانا' نذر کا روپیہ رکھنا' ان کی طرف رکوع یا سجدہ کرنا' ان سے مرادیں مانگنا' ان کی منت کرنا' وہاں عرضیاں لٹکانا یہ کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے بلکہ اگر اہل قبور سے وہ مراد مانگے جو خاص اللہ تعالٰی سے مانگی جاتی ہے جیسی رزق کی کشایش' اولاد دینا' بیماری سے چنگا کرنا تو مشرک ہو جائے گا اسلام سے خارج معاذ اللہ -

تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ - سورج عرش کے تلے جا کر سجدہ کرتا ہے (یعنی اس کے ڈوبنے کو سجدے سے تشبیہ دی ورنہ سورج کی پیشانی کہاں ہے کہ وہ سجدہ کرے' مطلب یہ کہ ہر غروب کے وقت آگے چلنے کی اجازت پروردگار سے طلب کرتا ہے اگر سجدہ سے یہ مراد ہو کہ پروردگار کے سامنے اپنی تابعداری اور انقیاد ظاہر کرتا ہے تو اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ امر تو ہر وقت موجود ہے غروب کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے' اب ایک اعتراض اور ہے وہ یہ ہے کہ آفتاب تو ہر وقت کسی نہ کسی ملک میں طلوع یعنی ہر آن اس کا طلوع اور غروب جاری ہے پھر ایک خاص وقت کی تخصیص کے کیا معنی ہوں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سجدہ سے سجدہ حالی مراد ہے جیسے درخت پہاڑ پتھر وغیرہ سب اس کی تسبیح کرتے ہیں تو ہر آن میں سورج سجدہ حالی کر کے طالب اجازت ہوتا ہے کہ آگے چلوں یا لوٹ جاؤں' رہا عرش کے تلے ہونا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ پروردگار عالم کا عرش اس قدر بڑا ہے کہ تمام آسمان زمین اس کے سامنے ایک چھلے سے بھی کم ہیں جو ایک میدان میں پڑا ہو تو سورج کو کیا - تمام آسمانوں اور زمینوں کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ عرش کے تلے ہیں اور ان کا دورہ اس تحتیت کو باطل نہیں کرتا کیونکہ ان کا مدار بھی عرش کے تلے ہی ہے اگرچہ اس جواب سے پوری تسلی نہیں ہوتی کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ سورج کہاں جاتا ہے پھر یہ حدیث بیان فرمائی اس سے یہ نکلتا ہے کہ کوئی خاص وقت سورج کی حرکت کا مراد ہے اور ممکن ہے کہ طلوع اور غروب سے خط استوا کا طلوع اور غروب مراد ہو اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا واللہ اعلم -

سَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ - آپ کے ساتھ جب آپ نے سورہ النجم سنائی تو مسلمان اور مشرک جن اور آدمی سب نے سجدہ کیا (جنوں کا سجدہ کرنا شاید آنحضرت کے فرمانے سے صحابہ کو معلوم ہوا ہوگا بات یہ تھی کہ سورہ والنجم آپ سنا رہے تھے اتنے میں شیطان نے آپ کی سی آواز بنا کر یہ فقرہ جڑ دیا **تلك الغرانيق العلى وان شفا عتهن لترتجى**' یہ اونچے اونچے بت ان کی سفارش کی امید ہے' یعنی امید ہے کہ پروردگار کی بارگاہ میں یہ ہمارے سفارشی بنیں شیطان کے اس جملہ کو سنکر مشرک لوگ بہت خوش ہوئے کہ اب تو یہ پیغمبر ہمارے بتوں کو بھی خدا نہیں جانتے تھے بلکہ خدا کی بارگاہ بہت عالی خیال کر کے وہاں تک اپنی رسائی مشکل جان کر ان بتوں کا پوجا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ قیامت کے دن یہ بت پروردگار کے پاس ہماری سفارش کر کے ہم کو تکلیف اور عذاب سے بچا لیں گے بعض نے کہا یہ قصہ صحیح نہیں ہے اور شیطان کی مجال نہیں ہے کہ پیغمبر کی زبان یا آواز پر تصرف کر سکے' اور مشرکوں نے اپنے بتوں کے نام سن کر سجدہ کیا ہوگا جیسے لات اور عزی اور منات وغیرہ کا واللہ اعلم-

صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ- میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے سوا مسجد حرام یعنی بیت اللہ کی مسجد کے وہاں تو ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز ہوتا ہے-

وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا - وہ اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں-

جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا - میرے لیے ساری زمین نماز کی جگہ اور پاک کرنے والی بنائی گئی (تو جس زمین پر نماز پڑھنا درست ہے اس سے تیمم بھی کرنا درست ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے مسجد اور طہور میں کوئی تفریق نہیں کی اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں ناپاک زمین سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن اس پر تیمم درست نہیں اور استدلال کرتے ہیں لفظ طیبا سے جو قرآن میں وارد ہے ہم کہتے ہیں جب وہ طہور ہوئی تو طیب بھی ہوئی-)

فَصَلّٰى ثَمَانِيَ سَجَدَاتٍ - آپ نے چاشت کی نماز کی آٹھ رکعتیں پڑھیں (جیسے رات کی تہجد یا تراویح کی آپ آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے)-

فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً - آپ ایک سجدہ اس میں اتنی دیر کرتے جتنی دیر میں کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھے (طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سجدہ تلاوت اور شکر کے سوا اور بھی خالی سجدہ محض ثواب کے لیے کر سکتے ہیں پھر اس پر اعتراض کیا کہ حدیث میں نماز کا سجدہ مراد ہے)

وَنَحْنُ سُجُوْدٌ - ہم لوگ سجدے میں تھے

اِذَا جَاءَهٗ اَمْرٌ يَسُرُّبِهٖ خَرَّسَا جِدًا - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ (شکر کے لیے) سجدے میں گر پڑتے' معلوم ہوا سجدہ شکر سنت ہے جب کوئی خوشی کی بات سنے یا کوئی بلا دفع ہو' اور بعض حنفیہ اس کا انکار کرتے ہیں- وہ کہتے ہیں اگر سجدہ شکر حق تعالے کی نعمت پر مسنون ہو تو ہر دم سجدہ میں ہی رہنا چاہیے کیونکہ سانس کا اندر جانا اور باہر آنا یہ بھی ایک بڑی نعمت ہے' ان کا جواب یہ ہے کہ یہ معمولی نعمت ہے اس کے لیے معمولی عبادت نماز روزہ مقرر ہے اور سجدہ شکر اس نعمت پر مسنون ہے جو اتفاقی اور حادث ہو نہ ان نعمتوں پر جو ہمیشہ جاری ہیں-

رَاٰى نُغَاشِيًّا فَسَجَدَ - آنحضرت ﷺ نے ایک بے دست و پا ناقص الخلقت شخص کو دیکھا تو سجدہ شکر کیا کہ حق تعالے نے مجھ کو پورے اعضا عنایت فرمائے (اسی طرح اگر مجذوم یا اور کوئی آفت والے کو دیکھے تو بھی سجدہ شکر کرے اور یہ دعا پڑھے **الحمد الله الذی عا فانی مما ابتلاك به و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا** مگر علماء نے کہا ہے کہ یہ سجدہ اور دعا اس آفت زدہ سے چھپا کر کرے تاکہ اس کو رنج نہ ہو' البتہ فاسق معلن کو دیکھ کر اس (اللہ) کے سامنے سجدہ کرے کہ حق تعالٰی نے اس کو گناہوں سے محفوظ رکھا اس میں یہ فائدہ ہے کہ شاید اس فاسق کو عبرت ہو اور وہ شرمندہ ہو کر توبہ کرے)-

نَوْمُ عَلِيٍّ وَّابْنُ عُمَرَ وَاَصْحَابُ الصُّفَّةِ فِي الْمَسْجِدِ-حضرت علی اور عبداللہ بن عمر مسجد میں سوتے تھے اسی طرح وہ صحابی جو مسجد کے سائبان میں پڑے رہتے ان کا گھر بار نہ تھا (معلوم ہوا مسجد میں سونا درست ہے گو احتلام کا ڈر ہو بعض نے کہا مسجد کو خواب گاہ بنانا مکروہ ہے یعنی گھر ہوتے ہوئے خواہ مخواہ مسجد میں جا کر سونا-اسی طرح مسجد میں وضو کرنا بھی درست ہے مگر جب اس کی تری سے لوگوں کو ایذا ہوتی ہو تو مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں جانوروں اور دیوانوں اور بچوں کو جن کو تمیز نہ ہو بے ضرورت لے جانا مکروہ ہے-اسی طرح جس کے بدن پر نجاست ہو اور مسجد کے ملوث ہو جانے کا ڈر ہو اس کو مسجد میں جانا حرام ہے اور مسجد میں کھانا پینا دستر خوان بچھانا بالا تفاق درست ہے' ایک حدیث میں ہے جو کوئی مسجد میں سوا تعلیم علوم دین یا نماز کے دوسری غرض کے لیے آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دوسرے کے مال کو تکے (اس کو اڑا لینے کے لیے) اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ مسجد میں دنیا کی بات کرنا سخت گناہ ہے تو اس کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی بلکہ احادیث صحیحہ سے اس کا جواز ثابت ہے البتہ مسجد میں غل مچانا یا خاص دنیا کی بات چیت کے لیے مسجد کو مقرر کرنا ناجائز ہے اور بیہقی نے شعب الایمان جو روایت کی-

يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ-یعنی ایک زمانہ آئے گا ایسا کہ لوگ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تو قطع نظر اس کے ضعف اسناد کے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی بات چیت کرنے کی غرض سے مسجد میں آئیں گے یہ بالا تفاق ناجائز اور قیامت کی نشانی ہے اسی طرح ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث جس کو ابن ماجہ اور بیہقی نے نکالا کہ میری مسجد میں جو کوئی نیک کام کے لیے آئے مثلاً علم دین سیکھنے' یا سکھانے کے لیے تو اس کو مجاہد فی سبیل اللہ کا اجر ملے گا اور جو کوئی دوسری غرض سے آئے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دوسرے کا مال تکے (یعنی اس کو حسرت ہے حسرت ہوگی اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ دنیاوی غرض سے مسجد میں آئے علاوہ اس کے اس میں خاص مسجد نبوی کا ذکر ہے نہ دوسری مسجدوں کا' البتہ مسجد میں خرید و فرخت کرنا مال تجارت لانا' گمی ہوئی چیز بلند آواز سے ڈھونڈھنا' مسجد میں تھوک یا بلغم ڈالنا' اس کو یہود و نصاریٰ کی طرح آراستہ کرنا' بے ضرورت نقش و نگار کرنا' اس میں کوڑا کچرا ڈالنا' بیہودہ شعر اس میں پڑھنا یا بیہودہ اور فحش باتیں کرنا' کچی پیاز یا لہسن کھا کر آنا' چیخنا' چلانا (اگر چہ ذکر الٰہی میں ہو یا قرآن خوانی میں) یہ بالا تفاق منع ہے' اور جن اشعار میں خدا اور رسول کی تعریف ہو اور شرک اور کفر اور فسق و فجور کی برائی ہو یا مباح باتیں ہوں ان کا پڑھنا منع نہیں' اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں جو کہا ہے کہ مباح بات بھی مسجد میں مکروہ ہے اور اس سے نیکیاں مٹ جاتی ہیں تو یہ کلام محض بے دلیل ہے)-

عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ-تو اپنے اوپر سجدہ کو لازم کر لے شرح مصابیح میں ہے مراد سجدہ تلاوت یا نماز یا شکر ہے ان کے سوا دوسرے خالی سجدے کرنا جیسے بعض لوگوں کی عادت ہے ناجائز ہے-

میں:-کہتا ہوں عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ سجدہ ایک مستقل عبادت ہے جب چاہے کرے اس میں ثواب ہی ثواب ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ سجدہ افضل ہے یا قیام-

لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ-آنحضرت ﷺ نے مفصل کی سورتوں میں سے کسی میں سجدہ نہیں کیا (مفصل کہتے ہیں سورہ حجرات سے قرآن کے آخری حصہ کو)-

اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا-جب تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی نشانی دیکھو (مثلاً کسوف خسوف آندی زلزلہ تاریکی ژالہ باری وغیرہ) تو سجدہ کرو (یعنی نماز پڑھنا شروع کردو جیسے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت کو جب کوئی حادثہ پیش آتا تو آپ گھبرا کر نماز شروع کر دیتے' سید نے کہا اگر عذاب کی نشانی سے کسوف خسوف مراد ہو تو سجدے سے مقصود نماز ہے اور جو زلزلہ آندھی وغیرہ مراد ہو تو سجدے سے یہی متعارف سجدہ مراد ہے)-

اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ-جب تم کسی شخص کو دیکھو مسجد میں خرید و فروخت

کرتا ہے (یا دوکان لگاتا ہے) تو یوں کہو اللہ تیری سوداگری میں فائدہ نہ دے (اس کے لیے بددعا کرو)-

بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ بِسَجْلٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِهٖ- اس گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا آپ نے حکم دیا ایک بڑا ڈول پانی کی اس پر بہا دیا گیا (معلوم ہوا زمین پر پانی بہا دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے' بعض نے کہا اس کو کھودنا ضروری ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جس پانی سے نجاست دھوئی گئی ہو وہ پاک ہے اگر اس میں تغیر نہ ہوا ہو بعض کے نزدیک پاک ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں-

فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِيْنَ- آدم کی طرف منہ کر کے سجدے میں گر پڑو تو لام بمعنی الیٰ کے ہے گویا آدم کو سجدے کا قبلہ مقرر کیا اور سجدہ خدا ہی کے لئے ہوا اور اس پر سب لوگوں کا اتفاق ہے کہ آدم کا سجدہ سجدہ عبادت نہ تھا کیونکہ سجدہ عبادت غیر اللہ کے لئے کفر ہے کذافی مجمع البحرین-

میں:- کہتا ہوں جو آدم کو صرف سجدہ کا قبلہ قرار دیتے ہیں اور سجدہ اللہ ہی کے لئے کہتے ہیں تو کوئی قباحت لازم نہیں آتی-

سَجَدَ لَهُ الْبَعِيْرُ- اونٹ نے آنحضرت کو سجدہ کیا (یعنی اپنا سر آپ کے سامنے جھکا دیا)

اعنی بکثرۃ السجود- (ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے دعا فرمائیں مجھ کو بہشت میں لے جائے آپ نے فرمایا) تو بہت سجدے کر کے (یعنی بہت نماز پڑھ) میری مدد کر (مجھ کو بہشت میں لے جانا آسان ہو' معلوم ہوا نماز بہشت کی کنجی ہے کیونکہ سب عبادتوں سے زیادہ اللہ کو پسند ہے)-

سَجَّادَہ- سجدہ گاہ (بوریے کا ٹکڑا جس پر نمازی سجدہ کرے-

سَجَّاد- امام زین العابدین کا لقب ہے کیونکہ آپ بہت سجدے کیا کرتے' ایک روایت میں ہے کہ آپ دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھتے-

فَاِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰى حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ فَلَمْ تَزَلْ سَاجِدَةً اِلَى الْغَدِ- جب سورج ڈوب جاتا ہے عرش کے بیچا بیچ پہنچ جاتا ہے وہاں دوسرے دن کی صبح تک سجدے میں رہتا ہے' (مجمع البحرین میں ہے کہ سجدے سے مراد سجدہ طبعی ہے جیسے اس آیت میں اَلَمْ تَرَاَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اخیر تک)

میں:- کہتا ہوں اس حدیث کی شرح اور جو اشکالات اس میں ہیں وہ اوپر بیان ہو چکے ہیں-

سَجْدَةُ التِّلَاوَةِ- سجدہ تلاوت وہ پندرہ سجدے ہیں- ایک ایک عراف اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم میں اور سورۂ حج کے دو سجدے اور فرقان اور نمل اور ص اور الم تنزیل السجدہ اور فصلت اور والنجم اور انشقت اور اقرا میں ایک ایک اور اخیر کے چار سجدے واجب ہیں جن کو عزائم کہتے ہیں' کذافی مجمع البحرین-

مترجم- کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک سجدے تلاوت کی سب یکساں ہیں' یعنی سب سنت ہیں واجب نہیں ہیں اور بعض نے بے وضو بھی اسکا ادا کرنا جائز رکھا ہے-

لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا- اگر میں کسی بندے کو دوسرے بندے کیلیے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے-

اَتَسْجُدُ لِقَبْرِيْ قَالَ لَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا- (معاذ جب ملک شام سے لوٹ کر آئے تو انہوں نے آنحضرت کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا معاذ یہ کیا کرتا ہے انہوں نے کہا میں نے شام کے ملک میں اسلئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا آپ نے فرمایا) اگر تو میری قبر پر گذرے تو کیا اس کو سجدہ کرے گا انہوں نے کہا نہیں- آپ نے فرمایا تو اب بھی ایسا مت کر یعنی مجھ کو سجدہ مت کر' اس حدیث سے یہ نکلا کہ سجدہ تحیت بھی کسی مخلوق کو کرنا حرام ہے گو شرک نہیں ہے ورنہ آپ معاذؓ کو تجدید ایمان کا حکم دیتے-

يَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ- صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو چارپائے اور درخت سجدہ کرتے ہیں تو ہم بھی آپ کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا نہیں اگر میں کسی بندی کو کسی بندے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا' تو عورت کو حکم دیتا' وہ

اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

سَجْرٌ یا سُجُوْرٌ۔ ایندھن سے بھر دینا گرم کرنے کے لئے۔

سَاجُوْرُ۔ وہ لکڑی جو کتے کی گردن میں لٹکائی جاتی ہے اس کی جمع سَوَاجِیْر آئی ہے۔

سَجُوْر' ایندھن جس سے تنور گرم کریں۔

کَانَ ﷺ اَسْجَرَ الْعَیْنِ۔ آنحضرت ﷺ کے آنکھ میں سپیدی کے ساتھ سرخی تھی' یہ ماخوذ ہے سُجْرَۃٌ سے یعنی سفیدی میں تھوڑی سی سرخی ملنا' بعض نے کہا سپیدی میں نیلگونی' اصل میں سَجْرٌ اور سُجْرَۃٌ تیرگی کو کہتے ہیں۔

فَصَلِّ حَتّٰی یَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهٗ ثُمَّ اَقْصِرْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُهَا۔ نماز پڑھ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ سیدھا ہو جائے یعنی ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا۔ اس لئے کہ اس وقت جہنم ایندھن سے بھرا ہو جاتا ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ سخت گرمی میں ظہر کی نماز کی تاخیر کیجائے جیسے دوسری حدیث میں ہے 'ابردوا بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم' یعنی ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر واس لئے کہ گرمی کی سختی دوزخ کی بھاپ سے ہوتی ہے' بعض نے کہا مقصود یہ ہے کہ جب سورج سیدھا سر پر آ جاتا ہے یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت اس وقت شیطان اس کے نزدیک ہو جاتا ہے پھر ڈھل جانے کے بعد جدا ہو جاتا ہے تو شاید دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا شیطان کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ہو اور شیطان کی غرض اسوقت نزدیک ہونے سے یہ ہوتی ہے کہ سورج پرستوں کا سجدہ درحقیقت اسکو سجدہ ہو خطابی نے کہا دوزخ کا ایندھن سے بھرا جانا سلگا جانا اور سورج کا شیطان کی دو چوٹیوں کے بیچ میں ہونا یہ شرع کے ان الفاظ میں سے ہیں جنکا اصلی معنی اور مطلب شارع یعنی جناب رسول کریم ہی جانتی ہیں اور ہمارا کام تصدیق کرنا ہے اور اسکو صحیح سمجھنا ان کے موافق عمل کرنا۔

مترجم۔ کہتا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی بات نہیں جو عقل انسانی کیخلاف ہو دوزخ موجود ہے اور اس میں آگ بھی ہے پھر اس کا سلگایا جانا اس میں اور ایندھن دیا جانا کیا بعید ہے' رہا گرمی کا دوزخ کی بھاپ سے ہونا یہ بھی بالکل عقل کے موافق ہے۔ زمین کے کسی طبقہ میں دوزخ ہے اور آفتاب کی شعاعیں جب زمین پر پڑتی ہیں تو اس میں سے بھاپ نکلتی ہے' اصل سبب گرمی کا یہی ہے نہ قرب آفتاب۔ جیسے آفتاب گرمی کی علت ہوتو اونچے اونچے پہاڑوں پر اور زیادہ گرمی ہوتی حالانکہ وہاں ٹھنڈک اور سردی ہوتی ہے اور بیلون ایرشپ وغیرہ میں تھوڑی دور اڑ کر اوپر جائیے تو وہاں کی ہوا سرد ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اونچے مقاموں پر زمین کی بھاپ کا اثر کم پڑتا ہے جیسے چولھے سمجھ لو جو چیز چولھے کے پاس ہو وہ گرم ہوگی جتنی دور ہوتی جائے اسی قدر چولھے کی گرمی اس میں کم اثر کرے گی اب شیطان کا سر سورج پر رکھنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان ٹھیک دوپہر کے وقت زمین سے اوپر جا کر سورج کے قریب کھڑا ہوتا ہے دونوں چوٹیاں اسکی سورج کے ادھر ادھر رہتی ہیں اس میں کیا استبعاد ہے شیطان خود جسم ناری ہے اس کو سورج کی گرمی کا کچھ ڈر نہیں جیسے ہم خاکی ہیں مٹی سے ہم کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور یہ کیا ضروری ہے کہ شیطان آفتاب سے مل جاتا ہو بلکہ آفتاب اور سورج پرستوں کے درمیان میں آ جانا کافی ہے۔ البتہ ایک اعتراض بڑا مشکل ان احادیث کی نسبت مخالف یہ کر سکتا ہے کہ استوا اور زوال اور طلوع اور غروب سورج کا تو ہر آن وقت کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے پھر کیا شیطان ہر وقت سورج ہی کے مقابل کھڑا رہتا ہے اگر ایسا ہے تو خاص استوا کے وقت اس کا نزدیک ہونا اور زوال ہوتے ہی الگ ہو جانا حدیث میں کیسے بیان کیا گیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شیطان ایک تھوڑا ہے ہزاروں شیاطین ہیں پھر ہر ہر ملک میں وہاں کے شیطان استوا کے وقت سورج کے نزدیک ہو جاتے ہیں اور زوال کے وقت الگ ہو جاتے ہو جاتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

سَجَسٌ۔ متغیر ہونا' تیرہ ہونا' گدلا ہونا۔

تَسْجِیْسٌ۔ گدلا کرنا۔

سَجِیْسُ اللَّیَالِیْ۔ راتوں کا سلسلہ۔

وَلَا تَضُرُّوْهُ فِیْ یَقْظَةٍ وَّلَا مَنَامٍ سَجِیْسَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ - اس کو جاگتے سوتے کچھ نقصان نہ پہنچاؤ برابر دن رات کے سلسلہ تک یعنی ہمیشہ - عرب لوگ کہتے ہیں لَا اٰتِیْكَ سَجِیْسَ اللَّیَالِیْ - میں تیرے پاس زمانہ کے آخر ہوئے تک نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آنے کا) - تھمے ہوئے پانی کو بھی سجیس کہتے ہیں کیونکہ وہ اخیر میں رہ جاتا ہے -

سَجْسَجٌ - معتدل زمین جو نہ سخت ہو نہ نرم ہو اور وہ وقت جو صبح اور طلوع کے وقت ہوتا ہے -

ظِلُّ الْجَنَّةِ سَجْسَجٌ - بہشت کا سایہ معتدل ہے نہ گرمی ہے نہ سردی' عرب لوگ کہتے ہیں یَوْمٌ سَجْسَجٌ ایسا دن جو نہ گرم نہ سرد -

هَوَاءُهَا السَّجْسَجُ - بہشت کی ہوا معتدل ہے نہ گرم نہ سرد -

اِنَّهٗ مَرَّ بِوَادٍ بَیْنَ الْمَسْجِدَیْنِ فَقَالَ هٰذِهٖ سَجَاسِجُ مَرَّ بِهَا مُوْسٰی - آنحضرت ﷺ دو مسجدوں کے درمیان ایک میدان میں گذرے فرمایا یہ وہ زمینیں ہیں معتدل (نہ سخت نہ نرم) جن میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام گذرے ہیں -

سَجْعٌ - قافیہ دار کلام کہنا' ایک مطلب رکھنا' ایک ہی طرز پر چلنا -

سَاجِعٌ فِیْ كَلَامِهٖ - اپنی بات میں سیدھی ایک روش پر چلتا ہے اس کی ضد جَائِر ہے -

سَاجِعٌ - لمبی اونٹنی خوب صورت منہ -

سَجَّاعٌ - بہت قافیہ دار کلام کہنے والا -

تَسْجِیْعٌ - قافیہ دار کلام کہنا -

مُسَجَّعٌ - مقفی -

اِنَّ اَبَابَكْرٍ اشْتَرٰی جَارِیَةً فَاَرَادَ وَطْیَهَا فَقَالَتْ اِنِّیْ حَامِلٌ فَرُفِعَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا سَجَعَ ذٰلِكَ الْمَسْجَعَ فَلَیْسَ بِالْخِیَارِ عَلَی اللّٰهِ وَاَمَرَ بِرَدِّهَا - ابوبکر صدیقؓ نے ایک لونڈی خریدی جب اس سے صحبت کرنا چاہی تو وہ کہنے لگی میں حاملہ (پیٹ سے) ہوں پھر یہ مقدمہ آنحضرت تک پہنچا آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی اس مقصد پر چلے تو اس کو اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہ ہوگا - آپ نے حکم دیا تو وہ لونڈی بائع کو پھیر دی گئی (یعنی جو کوئی دوسرے بھائی مسلمان کو فریب دے کر اپنی چیز بیچے تو اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا' فریب معلوم ہوتے ہی وہ چیز واپس اور مشتری کے دام پھیرنا ہوگا) -

سَجْعُ الْحَمَامِ - کبوتر کی آواز ایک ہی طرح کی مسلسل -

فَاجْتَنِبُوا السَّجْعَ - قافیہ بندی سے پرہیز رکھ (یعنی تقریر یا تحریر میں قافیہ بندی کے لیے تکلف کرنے سے اگر بلا تکلف کوئی کلام مقفی نکل آئے تو اس میں قباحت نہیں جیسے حدیث میں ہے **منزل الكتاب سريع الحساب هازم الاحزاب** -

سَجْعًا كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ - دیہاتیوں کی طرح قافیہ دار کلام بولنا' تک بندی کرنا یہ آنحضرت نے اس شخص سے فرمایا جس نے آپ کے خلاف میں ایک مقفی مسجع کلام کہا تھا -

وَ انْظُرِ السَّجْعَ - اور سجع کو دیکھ (جیسے کاہن لوگ کلام کہا کرتے تھے) -

سَجْفٌ - پردہ ڈالنا -

اِسْجَافٌ - چھوڑ دینا' لٹکانا -

وَ اَلْقَی السِّجْفَ - پردہ ڈال لیا - بعض نے کہا سَجْفٌ اس پردے کو کہتے ہیں جس کے دو ٹکڑے ہوں جیسے دروازے کے دو پٹ ہوتے ہیں -

حَتّٰی كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ - یہاں تک کہ آپ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا یا پردے کا ایک ٹکڑا جو بیچ میں چاک تھا -

سِجَافٌ - پردہ' اس کی جمع سُجُوْفٌ اور اَسْجَافٌ آئی ہے -

وَجَّهْتِ سِجَافَتَهٗ - تم نے اس کا پردہ کھول دیا آپ کا راز فاش کر دیا' ایک روایت میں سِدَافَتَهٗ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا -

سُجْفَه - رات کا ایک حصہ' عرب لوگ کہتے ہیں کہ مَضٰی سُجْفَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ - رات کا ایک حصہ گزر گیا -

فَارْفَعْ هٰذَا السِّجْفَ - یہ پردہ تو اٹھا (دیکھ میں نے تجھ کو دنیا کے بدل کیا دیا)-

سَجْلٌ - اوپر سے پھینک دینا، بہانا-

تَسْجِيْلٌ - فیصلہ لکھنا، نقی کرنا، کاغذوں کا مسل بنانا، حکم کرنا-

مُسَاجَلَةٌ - بیت بازی-

فَامَرَ بِسَجْلٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِهٖ - (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا) آپ نے ایک بھرا ہوا ڈول پانی کا اس پر بہا دینے کا حکم دیا-

سَجْلٌ - بھرا ڈول، اس کی جمع سِجَالٌ ہے

اَلْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالٌ - ہم میں اور اس پیغمبر میں لڑائی ڈولوں کی طرح ہے (کبھی ہم غالب ہوتے ہیں کبھی وہ غالب ہوتا ہے جیسے ڈولوں سے پانی نکالنے والے کبھی اس کا ڈول نکلتا ہے کبھی دوسرے کا) بعض نے کہا یہ مُسَاجَلَه سے نکلا ہے بمعنی مفاخرت یعنی کبھی ہم کو جنگ میں فخر حاصل ہوتا ہے کبھی اس کو-

سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا - پانی کا ایک بھرا ڈول، ذَنُوب بھی اسی کو کہتے ہیں تو یہ راوی کی شک ہے کہ سِجل کہا یا ذنوب-

اِفْتَتَحَ سُوْرَةَ النِّسَاءِ فَسَجَلَهَا - سورہ نساء شروع کی اس کو مسلسل پڑھا یہ سَجَلْتُ الْمَاءَ سَجْلًا سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برابر لگاتار پانی بہایا-

هِیَ مُسْجَلَةٌ لِّلْبِرِّ وَالْفَاجِرِ - (محمد بن حنفیہ نے یہ آیت پڑھی هل جزاء الا حسان الا الاحسان، اور کہا) یہ آیت نیک اور بد دونوں کو شامل ہے (یعنی جو کوئی اپنے اوپر احسان کرے اس کے بدل اس کے ساتھ بھی احسان کرنا چاہیے)- مُسْجَلٌ کہتے ہیں اس مال کو جو خرچ کیا جائے-

وَلَا تُسْجِلُوْا اَنْعَامَكُمْ - اپنے جانوروں کو لوگوں کے کھیتوں میں مت چھوڑو-

فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كِفَّةٍ - یہ ساری کتابیں پوٹ کی پوٹ (اعمال کا دفتر) ایک پلہ میں رکھی جائیں گی (یہ جمع ہے سِجِلٌّ کی بہ معنی بڑی کتاب بعض نے کہا سِجِّل طومار یعنی کاغذات کا مٹھا جس کو لپیٹ کر اس میں لکھتے ہیں، بعضوں نے کہا سجل فرشتے کا نام ہے جو بندوں کے اعمال لکھتا ہے-

سِجِّيْلٌ - کھنگر یہ معرب ہے سنگ گل کا یعنی مٹی کا ڈلہ پتھر-

عَيْنٌ سَجُوْلٌ - بہت پانی بہانے والا چشمہ-

ضَرْعٌ سَجِيْلٌ - لٹکا ہوا تھن-

سِجِلَّاطٌ - چنبیلی، مخدہ جو عورت اپنے ہودے پر ڈالتی ہے یا کتان کے نقشی کپڑے-

سِنْجِلَاطٌ - ایک خوشبودار گھاس ہے-

اُهْدِیَ لَهٗ طَيْلَسَانٌ مِّنْ خَزٍّ سِجِلَّاطِیٍّ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک چادر خز کی سجلاطی تحفہ بھیجی گئی (یعنی کتان کی نقشی چادر)-

سَجْمٌ - يَاسْجُوْمٌ - دیر کرنا - بہانا-

سُجُوْمٌ اور سِجَامٌ - بہنا، بہانا - جیسے سَجْمَانٌ اور تَسْجِيْمٌ ہے-

اَرْضٌ مَسْجُوْمَةٌ - جس زمین پر بہت بارش ہوتی ہو-

فَدَمْعُ الْعَيْنِ اَهْوَنُهٗ سِجَامٌ - آنکھ کے آنسو اس کا ادنیٰ درجہ بہنا ہے-

اِنْسِجَامٌ - بہنا اور ایسا کلام ہونا جو صاف اور سلیس اور دل میں اثر کرتا ہو-

سَجْنٌ - قید کرنا، روک رکھنا، ضبط کرنا-

سَجَّانٌ - داروغہ محبس جیلر-

وَيُؤْتٰى بِكِتَابِهٖ مَخْتُوْمًا فَيُوْضَعُ فِی السِّجِّيْنِ - اس کا نامہ اعمال مہر کر کے لایا جائے گا اور سجین میں رکھا جائے گا (سجین دوزخ کیونکہ وہ قید خانہ ہے پروردگار کا، بعض نے کہا سجین ایک چٹان ہے پتھر کی سوراغدار دوزخ کے نیچے اس میں کافروں کی روحیں رہیں گی بعض نے کہا وہ ایک جگہ ہے ساتویں زمین کے تلے وہاں ابلیس اور اس کے لشکر والے رہیں گے)-

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے بہشت ہے (کیونکہ مومن کو

بہشت ملنے والی ہے وہاں کے آرام اور راحت کے مقابل دنیا قید خانہ ہے اور کافر دوزخ میں جانے والا ہے وہاں کی تکلیف اور سختی کی نسبت دنیا بہشت ہے' بعض نے کہا مومن اپنے نفس کو دنیا کے لذائذ اور ناجائز عیش و عشرت سے روکتا ہے تو اس کے حق میں دنیا قید خانہ ہوئی اور کافر بے دھڑک نفس پروری کرتا ہے اس کے حق میں دنیا بہشت ہوئی بعض نے کہا مومن کتنا ہی گنہگار ہو اس کو آخرت کا دھڑکا لگا رہتا ہے جیسے قیدی اپنی سزا یا برات کا انتظار کرتا رہتا ہے اور کافر کو آخرت کا خیال ہی نہیں آتا وہ آزادی سے خوب چین اڑاتا ہے)۔

اِنَّ الرُّوْحَ الْفَاجِرَةَ يُصْعَدُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَتَابَى السَّمَاءُ اَنْ يَّقْبَلَهَا فَيُهْبَطُ بِهَا اِلَى الْاَرْضِ فَتَابَى الْاَرْضُ اَنْ يَّقْبَلَهَا فَتُدْخَلُ سَبْعَ اَرْضِيْنَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلٰى سِجِّيْنٍ وَهُوَ مَوْضِعُ جُنُوْدِ اِبْلِيْسَ (کعب احبار نے کہا عبد اللہ بن عباسؓ سے) فاجر یعنی کافر کی روح کو آسمان پر چڑھا کر لے جاتے ہیں آسمان اس کو لینے سے انکار کرتا ہے آخر زمین پر اتار لاتے ہیں زمین بھی نہیں لیتی' پھر ساتویں زمین میں اس کو لے جاتے ہیں اور سجین تک پہنچاتے ہیں وہ ابلیس کے لشکر والوں کا ٹھکانا ہے' مجمع البحار میں ہے کہ گنہگار مومن اور کبیرہ گناہ کرنے والے مسلمانوں کی ارواح کہاں رہیں گی' اس باب میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔

میں۔ کہتا ہوں مومن کتنا ہی گنہگار ہو اس کا دفتر علیین میں ہے جو سجین کا مقابل ہے' اور قرآن شریف میں فجار سے مراد کفار ہیں۔

سَجَنْجَلٌ۔ آئینہ' سونا چاندی اور زعفران کے گلائے ہوئے ٹکڑے (یہ رومی لفظ ہے)۔

سُجُوٌّ۔ ٹھہر جانا۔

تَسْجِيَةٌ۔ ڈھانپ دینا۔

مُسَاجَاةٌ۔ چھونا' ہاتھ لگانا' علاج کرنا۔

لَمَّامَاتَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ۔ جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو آپ کو ایک یمنی نقشی چادر سے ڈھانپ دیا۔

مُتَسَجِّيْ۔ چھپنے والا۔

لَيْلٌ سَاجٍ۔ رات چھپانے والی۔

فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى۔ ایک شخص کو دیکھا جو اپنے تئیں چادر سے چھپائے ہوئے تھا۔

وَلَا لَيْلٌ دَاجٍ وَّلَا بَحْرٌ سَاجٍ۔ نہ تو رات چھپانے والی نہ سمندر ٹھہرا ہوا۔

كَانَ خُلُقُهٗ سَجِيَّةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق آپ کی طبیعت ہو گئے تھے (آپ بلا تکلف عمدہ اخلاق پر عمل کرتے جیسے دوسرے لوگ اپنے نفس پر زور ڈال کر عمل کرتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ عمدہ اخلاق اور صفات آپ کی طبیعت اور جبلت میں (ودیعت) کر دیئے تھے۔ دوسرے لوگوں کو یہ بات صدہا ریاضتیں اور مشقتیں اٹھا کر بھی حاصل نہیں ہوتی۔ ایک حکیم سے پوچھا تم کو حکمت حاصل کرنے سے فائدہ ہی کیا ہوا؟ اس نے کہا بس یہ فائدہ ہوا کہ دوسرے لوگ جن کاموں کو کراہ کرا کے اپنے نفس پر زور ڈال کر کرتے ہیں میں ان کو بہ طیب خاطر اور طوع و رغبت کرتا ہوں۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب قدس سرہ ہمارے مرشد فرماتے تھے کوئی آدمی آسمان پر اڑنے نہیں لگتا' ولایت یہی ہے کہ شریعت کے احکام بلا تکلف اس سے ادا ہونے لگیں)۔

وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا۔ ایک کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے تھے۔

لَا يُوَارِيْ عَنْكَ لَيْلٌ سَاجٍ۔ تجھ سے کوئی چھپانے والی رات چھپا نہیں سکتی۔

اِذَا مَاتَ لِاَحَدِكُمْ مَيِّتٌ فَسَجُّوْهُ۔ جب تم میں کوئی مر جائے تو اس کو (چادر وغیرہ سے) چھپا دو (جب تک غسل کی تیاری ہو) تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ قبلہ کی طرف۔

تَرِدُ اَوَّلُهٗ عَلٰى اٰخِرِهٖ وَسَاجِيْهِ عَلٰى مَائِرِهٖ۔ اس کا پہلا حصہ آخری حصہ پر آتا ہے اور اس کا ساکن (ٹھہرا ہوا) حصہ حرکت کرنے والے حصہ پر آتا ہے۔

سَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ۔ تمہاری طبیعت میں کرم اور سخاوت احسان کرتا ہے۔

وَمَنْ ذَا الَّذِیْ تَرْضٰی سَجَایَاہُ کُلُّھَا - ایسا کون شخص ہے جس کی سب خصلتیں پسندیدہ ہوں-

باب السین مع الحاء

سَحْبٌ - کھینچنا' زمین پر گھسیٹنا' بہت کھانا' پینا-

یَسْحَبُ ذَیْلَہٗ - اتراتا ہے فخر کرتا ہے-

سَحَبَ السَّیْفَ - تلوار سونت لی-

کَانَ اِسْمُ عِمَامَۃِ النَّبِیِّ ﷺ السَّحَابَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمامہ کا نام سحاب تھا- (سحاب کہتے ہیں ابر کو' عمامہ کو اس سے تشبیہ دی)-

فَقَامَتْ فَتَسَحَّبَتْ فِیْ حَقِّہٖ - وہ کھڑی ہوئی اور اس کا حق چھین لیا (یعنی اس کی زمین لے کر اپنی زمین میں ملالی)-

یَسْحَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ - اس میں دو پرنالے بہ رہے ہیں-

یَسْحَبُکَ بِقُرُوْنِکِ - تیری چوٹیاں پکڑ کر کھینچتا ہوا لائے (یہ حجاج مردود نے اسماء بنت ابی بکر کو کہلا بھیجا تھا کہ آتی ہے تو آ ورنہ میں حکم دونگا تیری چوٹیاں پکڑ کے کھینچتے ہوئے تجھ کو لائیں گے (کیسا حرام زدہ تھا اللہ اکبر لعنہ اللہ)-

یَسْحَبُ لِسَانَہٗ - وہ اپنی زبان بچھا دے گا لمبی کرے گا- (لوگ اس پر چلیں گے اس کو روندیں گے)-

صَلّٰی فِیْ یَوْمِ سَحَابٍ - ابر کے دن نماز پڑھی-

جَعَلَ اللّٰہُ السَّحَابَ غَرَابِیْلَ الْمَطَرِ - اللہ تعالیٰ نے ابر کو بارش کی چھلنیاں بنایا (اس میں چھن چھن کر پانی برستا ہے اگر ایک ہی بار دھڑے سے پانی زمین پر گر پڑتا تو سارے درخت عمارت وغیرہ خراب ہو جاتے زمین میں گڑھے پڑ جاتے مکان سب گر جاتے) اسی حدیث میں آگے یہ ہے کہ ابر برف کو گلا کر پانی کر دیتا ہے تاکہ جس چیز پر پہنچے اس کو نقصان نہ ہو- اب جو تم اولے اور گرج وغیرہ کبھی اس میں دیکھتے ہو یہ اللہ کا عذاب ہے وہ جن بندوں کو چاہتا ہے ان سے عذاب کرتا ہے- دوسرے حدیث میں ہے آپ سے پوچھا گیا اَیْنَ یَکُوْنُ السَّحَابُ ابر کہاں رہتا ہے فرمایا ایک گنجان درخت پر سمندر کے کنارے جب اللہ تعالےٰ اس کو روانہ کرنا چاہتا ہے' تو ہوا بھیجتا ہے' وہ اس کو اٹھاتی ہے اور پھیلاتی ہے اور فرشتے اس پر تعینات کرتا ہے جو کوڑوں سے اس کو مارتے ہیں یہی کوڑے بجلی ہیں کذا فی مجمع البحرین-

سَحْتٌ - حرام کمانا' جڑ سے اکھیڑ ڈالنا' ہلاک کرنا جیسے اِسْحَاتٌ ہے-

اِنَّہٗ اَحْمٰی لِجُرَشٍ حِمًی وَکَتَبَ لَھُمْ بِذٰلِکَ کِتَابًا فَمَنْ رَعَاہُ مِنَ النَّاسِ فَمَا لَہٗ سُحْتٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جرش والوں کو ایک رمنہ (چراگاہ) محفوظ کر دیا اور ایک سند اس کو لکھ دی اب جو کوئی وہاں اپنے جانوروں کو چرائے تو اس کا مال مفت ہوگا (یعنی جو کوئی اس کو ہلاک کر دے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا) عرب لوگ کہتے ہیں مَالَہٗ سُحْتٌ اور دَمُہٗ سُحْتٌ اس کا مال بے تاوان ہے اس کا خون بے تاوان ہے' یہ سَحْتٌ سے نکلا ہے بمعنی ہلاک کرنے کے-

سُحْتٌ اور سُحُتٌ - حرام اور خبیث کمائی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ برکت کو مٹا دیتی ہے-

اَتُطْعِمُوْنِ السُّحْتَ (عبداللہ بن رواحہ نے یہودیوں سے کہا جب انہوں نے ان کو رشوت دینا چاہی تاکہ کھجور کم آنکیں' انہوں نے صحابہ کو بھی اپنی طرح رشوت خور سمجھا) کیا تم مجھ کو حرام کھلانا چاہتے ہو (کیونکہ قاضی یا جج جب روپیہ لے کر کوئی فیصلہ کرے تو وہ رشوت اور حرام ہے)-

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْہِ السُّحْتُ بِالْھَدِیَّۃِ - ایک زمان لوگوں پر ایسا آئے گا کہ حرام اور رشوت کو ہدیہ اور تحفہ سمجھ کر حلال بنالیں گے (رشوت لیں گے اور کہیں گے یہ تو تحفہ ہے اس میں کوئی قباحت نہیں حالانکہ گواہ یا قاضی یا حاکم کو تحفہ لینا بھی درست نہیں البتہ جو شخص گواہ ہونے سے پہلے یا عہدے پر مقرر ہونے سے پہلے بھی اس کو تحفہ بھیجا کرتا تو اس کا تحفہ لے سکتا ہے اسی طرح عام دعوت بھی کہا جا سکتا ہے خاص دعوت ہرگز نہیں قبول کرنا چاہیے-

اَلسُّحْتُ ھُوَالرِّشْوَۃُ فِی الْحُکْمِ وَمَھْرُ الْبَغِیِّ وَکَسْبُ الْحَجَّامِ وَثَمَنُ الْخَمْرِ وَثَمَنُ الْمَیْتَۃِ وَحُلْوَانُ

الْكَاهِنِ وَعَسْبُ الْفَحْلِ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَ الْإِسْتِعْمَالُ فِي الْمَعْصِيَةِ- (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سحت کیا ہے رشوت لے کر فیصلہ کرنا' رنڈی کی خرچی' پچھنے لگانے کی مزدوری' شراب کی قیمت' نجومی کی شیرینی' (جس سے اپنے ستارے اور آیندہ کی باتیں دریافت کر کے اس کو اجرت دیتے ہیں اس میں رمال جفار سب کی اجرت آ گئی) نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت کتے کی قیمت اور ہر گناہ کے کام کی اجرت (مثلاً ناچ' رنگ' مجرا' قلتبانی' دیوثی' بھڑوے بھانڈ کی اجرت)-

اَلسُّحْتُ اَنْوَاعٌ كَثِيْرَةٌ فَاَمَّا الرِّشَاءُ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ الْكُفْرُ بِاللّٰهِ- سحت حرام کی کمائی) کی بہت قسمیں ہیں لیکن رشوت لے کر حکم دینا (یعنی قاضی یا حاکم کا رشوت لینا یہ سب سے زیادہ سخت ہے) یہ تو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے برابر ہے (معاذ اللہ کتنا بڑا سخت گناہ ہے یہ امام جعفر صادقؒ کا قول ہے)

سُحْتُوْتٌ- پرانا کپڑا-

مَسْحُوْتٌ- پیٹو' بہت کھانے والا-

سَحْجٌ- پوست نکالنا- جیسے تَسْحِيْجٌ ہے-

سَحْجُ الْاَمْعَاءِ- آنتوں کا چھل جانا-

فَسُحِجَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سے گر پڑے) آپ کے داہنے جانب کے جسم کا حصہ چھل گیا' اکثر روایتوں میں فُجُحِشَ ہے معنی وہی ہے-

سَحٌّ- اوپر سے بہنا' موٹا ہونا' بہانا' مارنا' کوڑے لگانا-

سُحُوْحٌ یا سُحُوْحَةٌ- موٹا ہونا-

تَسَحُّحٌ- بہنا-

سَحَاحٌ- ہوا-

سَحَّاحَةٌ- بہت بہانے والی-

يَمِيْنُ اللّٰهِ سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَيْئٌ اَللَّيْلَ وَ النَّهَارَ- اللہ کا داہنا ہاتھ بڑا دینے والا ہے نعمتوں کا بہانے والا ہے کوئی چیز اس کو کم نہیں کرتی رات اور دن بہاتا رہتا ہے (ہر وقت اپنے بندوں پر اس کا فیض جاری ہے ایک روایت میں يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلَأٌ' ہے یعنی اللہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے لبالب ہے' یہ حدیث

احادیث صفات میں سے ہے ہم اس کے ظاہری لغوی معنی پر ایمان لاتے ہیں اور معتزلہ اور اہل کلام کی طرح تاویل نہیں کرتے اور اس کی کیفیت اللہ کے تفویض کرتے ہیں)-

سَحَّاءُ بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ- اللہ کا ہاتھ بڑا دینے والا ہے اس کے ہاتھ میں ترازو ہے (تول تول کر جتنا جس کو مناسب ہے اتنا اس کو دیتا ہے جب سے آسمان و زمین پیدا کئے برابر خرچ کر رہا ہے مگر اس کے ہاتھ کی جمع کم نہیں ہوتی)-

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَحَّاءَ- (ابوبکرؓ نے اسامہ بن زید سے فرمایا) تو اپنی والوں پر (جنھوں نے ان کے والد حضرت زید کو شہید کیا تھا) ایک بار چھاپہ مار (دفعتاً ان پر گر اپڑ ان کو مہلت مت دے نہ خبر کر)-

وَ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ مِنْحَةٍ سَاحَّةٍ- دنیا تو میرے نزدیک ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے- عرب لوگ کہتے ہیں سَحَّتِ الشَّاةُ سُحُوْحًا وَّسُحُوْحَةً- بکری خوب موٹی ہوئی ہے (گویا چربی بہا رہی ہے)-

مَرَرْتُ عَلٰى جَزُوْرٍ سَاحٍّ- میں ایک موٹے اونٹ پر گذرا-

يَلْقٰى شَيْطَانُ الْكَافِرِ شَيْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا اَغْبَرَ مَهْزُوْلًا وَّ هٰذَا سَاحٌّ- کافر پر جو شیطان مقرر ہے وہ اس شیطان سے ملتا ہے جو مومن پر مقرر ہے کیا دیکھتا ہے وہ مرجونا گرد آلود دبلا سوکھا ہے اور یہ کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ فربہ ہوتا ہے (کیونکہ کافر کا شیطان خوش وخرم رہتا ہے اس کا جو مطلب ہے آدمی کو خراب کرنا دوزخی بنانا شرک اور کفر میں پھنسانا وہ حاصل ہے اور مومن کا شیطان ہمیشہ ملول اور مغموم رہتا ہے اس کا مطلب وہاں پورا نہیں ہوتا اگر کبھی کبھی بہکا کر مومن سے گناہ بھی کرایا تو وہ توبہ اور استغفار کر کے پھر اپنے تئیں پاک کر لیتا ہے- غرض شیطان کا داؤ اس پر نہیں چلتا' جتنا مومن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں سرگرم ہوتا ہے اتنا ہی شیطان رنج کے مارے دبلا ہوتا جاتا ہے مرکم بخت- قرآن اور حدیث شیطان کی موت ہے قرآن سمجھ کر پڑھنا اور حدیث کا مطالعہ کرتے رہنا ان دونوں پر عمل کرنا' اور سکھانا ہے اور جہاں

حدیث وقرآن کو چھوڑ کر دوسرں کی بات سنی اس پر عمل کیا یا باپ دادا اگلے بزرگوں کا شیوہ قرآن وحدیث کے برخلاف اختیار کیا بس شیطان موٹا اور خوش ہو گیا -)

حَتّٰی تَاتِیَنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ سِحَاحًا سِمَانًا - یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے وہ ہمارے پاس موٹی تازی ہو کر آئیں -

سِحْرٌ - جادو کرنا، مکر وفریب کرنا، دور ہونا، پھیر دینا، دیوانہ کر دینا -

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا - بعض تقریر جادو بھری ہوتی ہے (آدمی کے دل پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے یہ حدیث مدح اور ذم دونوں پر محمول ہو سکتی ہے، اگر حق بات کے بیان کرنے میں آدمی ایسی تقریر کرے تو عمدہ ہے اور ناحق بات کے لیے سحر بیانی مذموم ہے) -

وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَۃَ وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا - خطبہ مختصر کرو بعض بیان جادو بھرا ہوتا ہے (یعنی خطبہ میں جامع الفاظ فصاحت کے ساتھ بیان کرو، مطلب بہت الفاظ تھوڑے) -

مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ - (حضرت عائشہؓ نے کہا) آنحضرت میرے سینے اور دگدگی کے بیچ میں گذر گئے (وفات کے قریب حضرت عائشہ نے آپ کا سر مبارک اپنے سینے سے لگا لیا تھا) ایک روایت میں سحری ہے معنی وہی ہے اصل میں سحر پھپڑے کو کہتے ہیں اور نحر اس گڑھے کو جو گلے اور سینہ کے درمیان ہے -

اِنْتَفَخَ سَحْرُکَ - (ابوجہل نے جنگ بدر کے لیے جاتے وقت عتبہ بن ربیعہ سے کہا جو معاویہ کا نانا تھا) کہا تیرا تو پھیپڑا پھول گیا (یعنی تو جنگ سے ڈر گیا ایسا کہنے سے عتبہ کو غیرت آئی اور وہ مقابلہ کے لیے نکلا اور حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا) -

سَحُوْرٌ - کا لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے یعنی وہ کھانا پانی جو صبح کے قریب کھایا پیا جائے -

سُحُوْرٌ - مصدر ہے یعنی سحری کھانا -

فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِ ھِمَا - جب سحری سے دونوں فارغ ہوئے -

لَا یَمْنَعُکُمْ مِنْ سَحُوْرِکُمْ - تم کو سحری کھانے سے (بلال کی اذان) نہ روکے (وہ رات رہی سے اذان دیتے ہیں) -

فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً - (سحری کھاؤ) سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے -

اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَّ اَسْحَرَ - جب آپ سفر میں ہوتے اور سحر کو اٹھتے یا سوار ہوتے یا اترتے -

سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا گیا (اس میں یہ حکمت تھی کہ کافر آپ کو جادوگر کہتے تو جادو کا اثر آپ پر ہونے سے ان کا خیال غلط ہو گیا، اس لئے کہ جادوگر پر جادو کا اثر نہیں کرتا، جادو کی تاثیر بہ حکم الٰہی ہوتی ہے اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں وہ محض بے وقوف ہیں، کلام کی تاثیر اور نگاہ کی تاثیر بھی جادو ہے، اسی طرح خیال کی تاثیر مسمریزم جو ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کے بدولت بہت شائع ہو گیا ہے وہ بھی جادو ہے - اسی طرح تھیا سوفی کے بعض اعمال اور اس کا سیکھنے والا اور سکھانے والا دونوں فاسق ہیں یا کافر اور عمل کرنے والا تو بالاتفاق کافر ہے) -

اَلْکَبَائِرُ سَبْعٌ وَّ ذَکَرَ مِنْھَا السِّحْرَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سات بڑے کبیرہ گناہ ہیں ان میں سے ایک جادو کرنا (یعنی جادو چلانا یا اس کا سیکھنا یا سکھانا - بعض نے کہا اس کا سیکھنا جادو توڑنے کے لیے درست ہے) -

حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَۃٌ بِالسَّیْفِ - جادو کی سزا تلوار سے سر اڑا دینا ہے (ساحر کی سزا اسی حدیث کے بموجب قتل ہے اور شافعی نے کہا اگر اس کا سحر کفر ہو تو وہ قتل کیا جائے گا، بشرطیکہ توبہ نہ کرے - سحر کفر ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ستاروں کی دعوت ان کو پکارنا یا بتوں یا شیطانوں سے استمداد اور استعانت ہو جو شرک ہے، اب بعض لوگ جو ہاتھ کی چالاکی سے شعبدے دکھلاتے ہیں یا دواؤں کے اثر سے یہ سحر اور حرام نہیں ہے اسی طرح آلات اور مشینوں کے زور سے جو عجیب کام ہمارے زمانہ میں نکلے ہیں اگر اگلے لوگ ان کو دیکھتے تو سحر ہی سمجھتے مثلا

ریلوے تار بن لاسلکی تار برقی فوٹو گراف وغیرہ یہ بھی سحر نہیں ہے)۔

مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحْرِ عَلٰی بَطْنِیْ - پھیپڑے کی بیماری سے میرے پیٹ پر لیٹا ہے۔

سَحْرٌ اور سَحَرٌ اور سُحْرٌ - پھیپڑا (یعنی ریہ)

مَسْحُوْرٌ - جس پر جادو کیا گیا ہو یا جو حق بات سے پھیرا گیا ہو۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سِحْرٌ کلام یا منتر یا کوئی عمل جو انسان کے جسم یا دل یا عقل پر اثر کرے بعض کہتے ہیں سحر کی کوئی حقیقت نہیں ہے وہ محض تخیل ہے بعض کہتے ہیں بس اسکا اثر اتنا ہے کہ خاوند اور جورو میں نفرت پیدا ہو جائے ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں (یا دو آدمیوں میں بے انتہا عشق و محبت ہو جائے تو جو عمل حب یا بغض کا کیا جائے وہ بھی سحر میں داخل ہے بشرطیکہ اس میں شرک یا کفر کے مضامین ہوں اور اگر آیات قرآنی یا احادیث یا اسمائے انبیا اور صالحین کے ذریعہ سے کیا جائے تو وہ سحر نہیں ہے)۔

وَ مَلَأَ سَحْرَ اَکُمَا - اس نے تمھارے پیٹ بھر دیئے۔

یَا عَدُوَّ اللّٰهِ قَدْ قَتَلْتَ رَجُلًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقَبِّلُ بَیْنَ سَحْرِهٖ وَ نَحْرِهٖ وَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَ شُمُّ رَائِحَةَ جَنَّةِ عَدْنٍ - (عبد اللہ بن عمرؓ نے یزید پلید سے کہا) ارے خدا کے دشمن تو ایسے شخص کو قتل کرا دیا جس کے سینے اور دگدگی کے درمیان آنحضرت بوسہ دیا کرتے اور فرمایا کرتے میں بہشت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

اِنْقَطَعَ مِنْهُ سَحْرِیْ - میں ان سے ناامید ہو گیا۔

سَحْطٌ - جلدی سے ذبح کر ڈالنا گلے میں کھانا اٹک جانا ملا دینا چھوڑ دینا لٹک جانا۔

مَسْحُوْطٌ - ملا ہوا۔

فَبَرَكَ عَلَیْهِ فَسَحَطَهٗ سَحْطَ الشَّاةِ - اس کے اوپر بیٹھ کر بکری کی طرح اس کو جلدی سے کاٹ ڈالا۔

فَاَخْرَجَ لَهُمُ الْاَعْرَابِیُّ شَاةً فَسَحَطُوْهَا - اس گنوار نے ان کے لیے ایک بکری پیدا کی انہوں نے جلدی سے اس کو ذبح کیا۔

سَحْفٌ - نکال ڈالنا چھیل ڈالنا جو چاہے وہ کھانا مونڈنا جلانا لیجانا۔

سَیْحَفِیُّ اللِّسَانِ - زبان دراز۔

سَحْقٌ کوٹنا پیسنا ملنا میٹ دینا پرانا کرنا نرم کرنا مونڈنا مار ڈالنا ہلاک ہونا بہانا دوڑنا۔

سُحْقٌ - دور ہونا لمبا ہونا۔

فَاَقُوْلُ لَهُمْ سُحْقًا سُحْقًا - تب ان میں سے کہوں گا جاؤ دور رہو دور ہو۔

مَكَانٌ سَحِیْقٌ - جو مکان دور ہو۔

مَنْ یَّبِیْعُنِیْ بِهَا سَحْقَ ثَوْبٍ - کون اس کے بدل ایک پرانا کپڑا میرے ہاتھ بیچتا ہے۔

اِنْسِحَاقٌ - پرانا ہونا نرم ہونا عاجزی ظاہر کرنا۔

کَالنَّخْلَةِ السَّحُوْقِ - لمبے کھجور کی طرح (جس کے میوے تک ہاتھ نہ جاسکے)

مَنْ یَّبِعْ عَصِیْرَ الْعِنَبِ مِمَّنْ یَّجْعَلُهٗ حَرَامًا فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَاَسْحَقَهٗ - جو شخص انگور کا شیرہ اس کے ہاتھ بیچے جو حرام چیز اس سے بناتا ہے (یعنی شراب) تو اللہ اس کو دور کرے اور (یعنی اپنی رحمت اور بہشت سے)۔

سَاَلَتْهُ امْرَاَةٌ عَنِ السَّحْقِ - ایک عورت نے ان سے پوچھا سحق کیا ہے (یعنی مساحقہ ایک عورت اپنی شرمگاہ دوسری عورت کی شرمگاہ سے رگڑتی ہے دونوں کو لذت ہوتی ہے ہندی میں اس کو چپٹی لڑانا کہتے ہیں بعض عورتیں مصنوعی آلہ بنا کر اپنی کمر میں باندھتی ہیں اور دوسری عورت کے دخول کر کے اس کو انزال کراتی ہیں یہ بھی ایک قسم کا مساحقہ ہے)۔

اَهْلُ السَّحْقِ اَصْحَابُ الرَّسِّ - اصحاب رس (جن کا ذکر قرآن میں ہے) ان میں سحق کا رواج تھا۔

اِسْحَاقُ - حضرت ابراہیم کے چھوٹے صاحبزادے حضرت اسماعیل پانچ برس ان سے بڑے تھے یا چودہ برس ایک سو اسی برس جیئے جب حضرت اسحاق پیدا ہوئے تو حضرت ابراہیم کی سو برس کی عمر تھی حضرت اسماعیل کی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی۔

اِسْحَاقِیَّہ - ایک فرقہ ہے روافض کا جو کہتا ہے معاذ اللہ

حضرت علیؓ میں اللہ تعالے نے حلول کیا (ہندوؤں کی طرح آپ کو اللہ کا اوتار سمجھتے ہیں۔)

سَحَّاقَۃٌ۔ موٹی بڑی عمر والی عورت جس کی چھاتیاں لٹک آئی ہوں۔

سَحْکٌ۔ پیسنا۔

اِسْحِنْکَاکٌ۔ تاریک ہونا، مشکل ہونا۔

وَالْعِضَاۃَ مُسْحَنْکًا۔ اور کانٹے دار درخت کالا۔ ایک روایت میں مُسْتَحْنِکًا ہے یعنی جڑ سے اکھڑا ہوا۔

اِذَا مُتُّ فَاسْحَکُوْنِیْ۔ جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو پیس ڈالنا (یعنی جلا کر) ایک روایت میں فَاسْحَقُوْنِیْ ہے ایک میں اِسْھَکُوْنِیْ ہے معنی وہی ہے۔

سَحْلٌ۔ بننا، بٹنا، چھیلنا، تراشنا، پیسنا، پرکھنا، نقد دینا، مارنا، گالی دینا، ملامت کرنا، رونا، جیسے سُحُوْلٌ ہے۔

سَحِیْلٌ اور سُحَالٌ۔ گدھے کا آواز کرنا۔

مُسَاحَلَہ۔ بندر پر آنا۔

سَاحِلٌ۔ سمندر کا کنارہ۔

اِنَّہٗ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِیَّۃٍ لَیْسَ فِیْھَا قَمِیْصٌ وَّ لَا عِمَامَۃٌ۔ آنحضرت تین دھوئے ہوئے روئی کے یا سفید یا سحول کے بنے ہوئے (جو ایک بستی ہے یمن میں) کپڑوں میں کفن دئے گئے نہ ان میں قمیص تھا نہ عمامہ (بلکہ ازار اور چادر اور لفافہ بس یہی تین کپڑے تھے، سنت کے موافق یہی کفن ہے اس سے زیادہ اور کپڑے کفن میں دینا جیسے ایک چادر اوپر سے ڈالنا اسراف اور بیہودہ حرکت ہے اور فقہاء نے غلطی کی ہے جو قمیص اور عمامہ کو کفن میں مستحب رکھا ہے۔

مترجم۔ کہتا ہے خدا ان فقہاء سے بچائے انہوں نے زندگی میں بہت سی باتیں دین میں بڑھائیں اب مرنے کے بعد بھی پیچھا نہیں چھوڑ ے میں نے تو زندگی میں بھی عمامہ نہیں باندھا نہ اپنے تئیں مولوی بنایا مرنے کے بعد بھی مجھ کو عمامہ نہیں چاہئے میدان حشر میں سر ننگے اٹھنا مجھ کو پسند ہے)۔

اِنَّ اُمَّ حَکِیْمٍ اَتَتْہُ بِکَتِفٍ فَجَعَلَتْ تَسْحَلُھَا لَہٗ فَاَکَلَ مِنْھَا ثُمَّ صَلّٰی وَ لَمْ یَتَوَضَّأْ۔ ام حکیم بنت زبیر آنحضرتؐ کے پاس بکری کا دست لے کر آئیں اور گوشت چھیل چھیل کر آپ کو دینے لگیں آپ نے اس میں سے کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا، ایک روایت میں فَجَعَلَتْ تَسْحَاھَا ہے معنی وہی ہے۔

فَتَحَ سُوْرَۃَ النِّسَاءِ فَسَحَلَھَا۔ عبداللہ ابن مسعودؓ نے سورہ نسا شروع کی اور اس کو ایک دم پڑھ ڈالا (یعنی متصل پڑھے گئے)۔ اصل میں سَحْلٌ کا معنی بہانا ہے۔ ایک روایت میں فَسَجَلَھَا ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا۔

لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُخَا صِمُنِیْ اِلَّا مَنْ یَّجْعَلُ الزِّیَارَ فِیْ فَمِ الْاَسَدِ وَ السِّحَالَ فِیْ فَمِ الْعَنْقَاءِ۔ (اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب سے فرمایا مجھ سے کسی کو جھگڑا کرنا سزاوار نہیں ہے، البتہ وہ کرے جو شیر کے منہ میں جوکڑہ ڈالے یا عنقاء کے منہ میں لگام۔ بھلا شیر کے منہ میں کون جوکڑہ پہنا سکتا ہے اسی طرح عنقاء کے منہ میں جو ایک پرندہ ہے بہت بڑا کہتے ہیں اس کے انڈے پہاڑوں کے برابر ہوتے ہیں، بعض نے کہا سیمرغ جو ہاتھی کو چونچ میں اٹھا کر لے جاتا ہے۔ غرض عنقاء کو کسی نے نہیں پایا نہ اس کا سراغ ملتا ہے تو اس کے منہ میں لگام ڈالنا کیونکہ ہو سکتا ہے) مطلب یہ ہے کہ کسی آدمی کی مجال نہیں ہے کہ پروردگار سے مقابلہ کرے کہاں وہ شہنشاہ عالی جاہ مقتدر جس کے سامنے بڑے بڑے فرشتے تھرّاتے ہیں اور کہاں انسان ضعیف البنیان ایک قطرہ ناچیز۔

مِسْحَلٌ۔ بھی بمعنی سحال ہے۔

اِنَّ بَنِیْ اُمَیَّۃَ لَا یَزَالُوْنَ یَطْعَنُوْنَ فِیْ مِسْحَلِ ضَلَالَۃٍ۔ بنی امیہ ہمیشہ اپنی گمراہی کے باگ میں چلتے رہیں گے، عرب لوگ کہتے ہیں طَعَنَ فِی الْعِنَانِ یا طَعَنَ فِیْ مِسْحَلِہٖ۔ جب کوئی کسی بات پر ہٹ کرے اسی پر قائم رہے سمجھانے سے بھی نہ مانے۔

مَاتَسْأَلُ عَمَّنْ سُحِلَتْ مَرِیْرَتُہٗ۔ تم اس شخص کا کیا حال پوچھتے ہو جس کی مضبوط رسی کمزور ہو گئی ہو (یعنی جوانی اور طاقت نے جواب دے دیا ہو ضعیف اور ناتوان ہو گیا ہو)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِکَبَائِسَ مِنْ ھٰذِہِ السُّحَّلِ۔ ایک

شخص اس گدر کھجور کے خوشے لے کر آیا ایک روایت میں سُخَّل ہے خائے معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا-

فَسَاحَلَ اَبُوْسُفْیَانَ بِالْعِیْرِ - ابوسفیان قافلہ کو سمندر کے کنارے سے لے کر نکل گیا (جب اس نے سنا کہ آنحضرت اس کے قافلہ پر حملہ کرنے والے ہیں)

اِنْسَحَلَ فِیْ خُطْبَتِہٖ - اپنے خطبہ میں روانی کے ساتھ کہتا چلا گیا (یعنی انکا نہیں خوب مسلسل تقریر کی)-

مِسْحَلَانِ - وہ چھلے جو لگام کے دونوں طرف رہتے ہیں-

سِحَالٌ - ایک لکڑی کا ٹکڑا جو بکری کے بچہ کے منہ میں ڈال دیتے ہیں تا کہ وہ دودھ نہ پی سکے-

سَحَمٌ - کالک' سیاہی-

اِسْحَامٌ - پانی بہانا-

سُحَامٌ - سیاہی-

اِنْ جَاءَ تْ بِہٖ اَسْحَمَ اَحْتَمَ - اگر یہ عورت کالا کلوٹا بچہ جنے-

اَسْحَمَ ذَا اَلْیَتَیْنِ - کالا بڑے پڑے چوتڑ والا-

وَعِنْدَہٗ امْرَاَۃٌ سَحْمَاءُ - ان کے پاس ایک کالی عورت بیٹھی تھی-

شَرِیْکُ بْنُ سَحْمَاءَ - اس شخص کا نام تھا جس سے عویمر کی عورت بدنام ہوئی تھی-

اِحْمِلْنِیْ وَسُحَیْمًا - مجھ کو اور کالی مشک دونوں کو سوار کر دیجئے (حضرت عمرؓ سے اس نے تحیم کہہ کر ان کو یہ وہم ولایا کہ اور ایک آدمی بھی اس کے ساتھ ہے-

اَسْحَمُ - ایک بت کا بھی نام تھا اور خون جس میں قسم کے وقت ہاتھ ڈباتے-

سَحْنٌ - مل کر نرم کر دینا' توڑ ڈالنا-

مُسَاحَنَۃٌ - اچھی طرح معاشرت کرنا-

یَوْمُ سَحْنٍ - بڑے جماؤ کا دن-

سَحْنَۃٌ اور سَحْنَاءُ - خوشروئی شکل و رنگ - سِیْمَاھُمُ السَّحْنَۃُ یا اَلسَّحَنَۃُ - ان کی نشانی چہرے کی خوش وضعی' ایک روایت میں اَلسِّجْدَۃُ ہے یعنی سجدے کا نشان ان کے چہرے پر ہوگا-

مِسْحَنَہ - لوہے کا گرز جس سے پتھر توڑا جاتا ہے (ہتھوڑا)-

سِحْنٌ - پناہ-

سَحْیٌ - چھیلنا' مونڈنا-

سِحَاءٌ - کاغذ کا تراشا ہوا ٹکڑا-

اِسْتِحْیَاءٌ - شرم کرنا-

اَتَتْہُ بِکَتِفٍ تَسْحَاھَا - ام حکیم آنحضرت کے پاس بکری کا ایک دست لائیں اس میں سے گوشت چھیل رہی تھیں-

فَاِذَا عَرْضُ وَجْھِہٖ مُنْسَحٍ - ایک طرف منہ آپ کا چھل گیا تھا (پوست نکل گیا تھا)-

فَخَرَجُوْ ابِمَسَا حِیْھِمْ وَ مَکَاتِلِھِمْ - یہودی لوگ اپنے پھاوڑے اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے-

یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ - پھاوڑے سے پانی سرکا رہا تھا-

مِنْ عَسَلِ النَّدِغِ وَ السِّحَاءِ - ندغ اور سحا دونوں درخت ہیں' مکھی جب ان کو کھاتی ہے تو اچھا شہد اگلتی ہے یعنی ندغ اور سحاء کے شہد میں سے-

لَیْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِیْ طِیْنٌ - تمہارے پھاوڑے کے لیے میرے پاس کیچڑ (گارا) نہیں ہے یہ ایک مثل ہے' اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی دوسرے کی بات نہ مانے اس کی نصیحت نہ سنے-

باب السین مع الخاء

سَخَبٌ - چلانا' چیخنا جیسے صَخَبٌ ہے-

تُلْقِی الْقُرُطَ وَالسِّخَابَ - آنحضرتؐ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو خیرات کی ترغیب دی تو کوئی عورت اپنی بالی ڈالتی تھی کوئی لونگ کا ہار (بعض نے کہا سخاب وہ ہار جو لونگ اور مَحلَبُ (ایک دانہ ہے خوشبودار) اور سک (ایک قسم کی خوشبو ہے) سے بناتے ہیں اس میں موتی جواہر کچھ نہیں ہوتے عورتیں اس کو اپنے گلے میں لٹکاتی ہیں-

اِنَّ قَوْمًا فَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ - کچھ لوگوں نے اپنی ایک عورت کا ہار گم کر دیا-

فَاَلْبَسَتْهُ سِخَابًا - حضرت فاطمہؓ نے امام حسنؓ کو خوشبو کا ایک ہار پہنایا-

وَكَاَنَّهُمْ صِبْيَانٌ يَمْرُثُوْنَ سُخُبَهُمْ - (حضرت زبیرؓ نے اپنے صاحبزادے سے کہا تو خارجیوں سے قرآن سے مت بحث کر (ان کے صاحبزادے نے کہا پھر میں نے ایسا ہی کیا یعنی حدیثیں بیان کر کے ان سے بحث کی تب تو) وہ بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چباتے ہیں (کچھ جواب نہ دے سکے لا جواب ہو گئے)-

خُشُبٌ بِاللَّيْلِ سُخُبٌ بِالنَّهَارِ - یہ منافق لوگ رات کو تو لکڑیوں کی طرح (بے حس (حرکت) پڑ جاتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں اور دن کو غل مچاتے پھرتے ہیں دنیا کے دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں)-

كَرَاهَةَ السَّخَبِ فِي الْاَسْوَاقِ - بازاروں میں شور کرنے کو برا سمجھ کر-

وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ - وہ پیغمبر بازاروں میں شور مچانے والا نہ ہوگا - (یہ صفت آنحضرت کی توراۃ شریف میں مذکور ہے)-

يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ مَالَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُهُمْ سِخَابٌ لَكَانَ اِسْرَافًا - تم میں سے کوئی اتنا خون کرتا ہے کہ اگر اتنے نگینے ہار میں ہوں تو میں اس کو اسراف سمجھوں گا (تو جس نے اتنے خون کئے ہوں اس کا کیا حال ہوگا)-

اِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ سَخَّابًا - تو (بازاروں میں) شور مچانے والا مت ہو-

سَخْبَرٌ - ایک درخت ہے سانپ اس کو بہت پسند کرتے ہیں اس کی جڑوں میں رہتے ہیں-

لَا تُطْرِقْ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ فِيْ اَصْلِ السَّخْبَرِ - (عبداللہ بن زبیر نے معاویہ سے کہا) سانپ کی طرح جو سخبر کی جڑ میں سر جھکائے پڑا رہتا ہے مت ہو (یعنی ہماری خبر رکھ ہم سے بے خبر مت ہو جا)-

سَخْتٌ - سخت شدید-

سُخْتٌ - جو چوپایوں کے پیٹ سے نکلے-

سَخِيْتٌ - شدید-

مَسْخُوْتٌ - چکنا-

سَخٌّ - دم، زمین میں گھسیڑنا، گہرا کرنا-

سَخَاخٌ - نرم زمین-

سُخٌّ - ایک وزن ہے چوبیس رطل کا-

سَخْدٌ - گرم-

سُخْدٌ - زرد پانی جو بچہ کے ساتھ ماں کی پیٹ سے نکلتا ہے رنگ کی زردی منہ کے ورم کے ساتھ-

فَيُصْبِحُ وَكَاَنَّ السُّخْدَ عَلٰى وَجْهِهٖ - زید ابن ثابتؓ رمضان کی سترہویں شب میں جاگتے پھر صبح کو ان کا چہرہ ایسا معلوم ہوتا جیسے ورم ہو زردی کے ساتھ (رات بھر جاگنے سے ایسا ہو جاتا)-

مُسَخَّدٌ - بھاری مزاج سو جا ہوا (یعنی ست ورم کے ساتھ)-

سَخْرٌ - اطاعت کرنا، رام ہونا، تابعدار ہونا، ہوا موافق ہونا-

سِخْرِيٌّ اور سُخْرِيٌّ - بیگار پکڑنا، زبردستی کام لینا-

سِخْرٌ، اور سَخَرٌ اور سُخْرٌ اور سُخْرَةٌ اور مَسْخَرٌ - ٹھٹھا کرنا-

تَسْخِيْرٌ اور تَسَخُّرٌ - بیگار پکڑنا، زبردستی کام کرنا، تابعدار بنانا-

اِسْتِسْخَارٌ - ٹھٹھا کرنا-

سُخْرَةٌ - مسخرہ جس سے لوگ ٹھٹھا کریں-

سُخُّرٌ - ایک ترکاری ہے خراسان میں-

سُخْرِيَّةٌ - بیگار، تابعدار-

اَتَسْخَرُمِنِّيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ - کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹھا کرتا ہے (یہ پروردگار سے عرض کرے گا وہ شخص جو سب سے اخیر میں بہشت میں جائے گا اس کو کوئی خالی مکان نہیں ملے گا اور پروردگار اس سے فرمائے گا تو دس دنیا کے برابر لے)-

اَتَسْخَرُبِيْ اَوْتَضْحَكُ - تو مجھ سے ٹھٹھا ہنسی کرتا

ہے' راوی کو شک ہے-

فِيهِمْ رَجُلٌ يُسْخَرُ بِأُوَيْسٍ - ان میں ایک شخص ہے جس سے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں اس کو دیوانہ اور حقیر سمجھ کر اس کا نام اویس ہے (یہ بڑے اولیاء اللہ اور کبار تابعین میں سے تھے اکثر اولیاء اللہ اسی طرح اپنے تئیں مخفی اور پوشیدہ رکھتے ہیں ظاہر میں دیوانوں کی طرح بنے رہتے ہیں تا کہ کوئی ان سے اعتقاد نہ کرے)-

سَخَطٌ - غصہ ہونا' ناراض ہونا-

اِسْخَاطٌ - غصہ کرانا-

تَسَخُّطٌ - غصہ ہونا-

سُخْطٌ اور سُخُطٌ اور سَخَطٌ - ناراضی-

مَسْخُوطٌ - مکروہ ناپسند کام-

فَهَلْ يَرْجِعُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ سُخْطَةً لِدِيْنِهٖ - کوئی اس کا دین قبول کر کے پھر اس کو ناپسند کر کے اس سے پھر جاتا ہے یا نہیں (یہ ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا)-

وَزَوْجُهَا سَاخِطٌ - اس کا خاوند اس پر غصہ ہو (یعنی جب عورت کی شرارت ہو ورنہ معاملہ بالعکس ہوگا)-

فَيَظَلُّ سَاخِطًا - جب بھی وہ ناراض رہے گا (حالانکہ اس کو سو روپیہ دئے جائیں گے)-

فَسَخِطْتُهٗ - میں اس کو کم سمجھ کر ناراض ہوا-

اِنَّ اللّٰهَ يَسْخَطُ لَكُمْ - اللہ تعالیٰ ایسے کام سے تم پر غصہ ہوتا ہے اس سے ناراض ہوتا ہے-

لَا يَسْخَطُهٗ - اس پر غصہ نہ ہو اس سے ناراض نہ ہو-

سَخْفٌ - اور سُخْفٌ اور سَخَافَةٌ - کم عقلی' ناتوانی - کمزوری بودا پن-

اِنَّهٗ لَبِثَ اَيَّامًا فَمَا وَجَدَ سَخْفَةَ جُوْعٍ - ابوذرؓ (جب آنحضرتؐ سے ملنے کے لئے مکہ میں آئے تھے اور کافروں کے ڈر کے مارے حرم میں چھپے رہتے تھے) کئی دن ٹھہرے رہے (کچھ نہیں کھایا) اور بھوک کی ناتوانی ان کو نہیں ہوئی-

مَنْ سَخُفَ اِيْمَانُهٗ قَلَّ بَلَاؤُهٗ - جس کا ایمان ضعیف ہو گا اسی قدر دنیا کی بلا اور مصیبت زیادہ آئے گی یہ اللہ کا امتحان ہے اپنے نیک بندوں کو آزمانے کے لئے-

دوسری حدیث میں ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ پیغمبروں پر بلا آتی ہے)-

سَخْلٌ - جلا وطن کرنا جیسے خَسْلٌ ہے فریب سے کوئی چیز لے لینا-

تَسْخِيْلٌ - عیب کرنا-

سَخْلَةٌ - بکری کا بچہ - اس کی جمع سُخْلٌ اور سُخَالٌ اور سُخْلَانٌ اور سَخِلَةٌ آئی ہے-

سُخَّلٌ اور سُخَّالٌ - کمینے رذیل لوگ - فَاَهْدَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ رُطَبًا سُخَلًا - (آنحضرتؐ ینبوع کی طرف تشریف لے گئے جب بنی مدلج کو رخصت کیا' ینبوع ایک ساحل ہے مشہور مدینہ کے قریب) تو ایک عورت نے آپ کو تازی کھجور تحفہ بھیجی جس کی گٹھلی سخت نہ تھی (آپؐ نے اس کو قبول فرمایا ایسی کھجور کو عرب لوگ شیص بھی کہتے ہیں ان کا محاورہ ہے سَخَلَتِ النَّخْلَةُ یعنی کھجور کی گٹھلی نرم ہوگئی)-

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِكَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ السُّخَّلِ - ایک شخص چند خوشے ایسی کھجور لایا جس کی گٹھلی سخت نہ تھی بلکہ نرم اور پلپلی تھی-

كَاَنِّيْ بِجَبَّارٍ يَعْمِدُ اِلٰى سَخْلِيْ فَيَقْتُلُهٗ - میں نے دیکھا ایک ظالم بادشاہ (یزید پلید) میری پیارے بچے کی طرف قصد کر رہا ہے اس کو مار ڈالے گا اصل میں سَخْل بکری کا بچہ اور یہاں مراد وہ بچہ ہے جو ماں باپ کا بڑا پیارا ہو-

دِيَةُ سَخْلَتِهَا عَلٰى عَصَبَةِ الْمَقْتُوْلِ - اس کے بچہ کی دیت مقتول کے وارثوں پر ہے (یعنی مقتول کے عصبہ وارث اس کی دیت ادا کریں گے اگر بچہ کو مار ڈالینگے)-

مَسْخُوْلٌ - رذیل مجہول-

سَخَمٌ - سیاہی-

تَسْخِيْمٌ - بدبودار ہونا' گرم کرنا جیسے تَسْخِيْنٌ ہے غصہ دلانا' کالا کرنا-

تَسَخُّمٌ - کینہ رکھنا-

سُخَامٌ - شراب کو لہٰ' دیگ کی کالک-

سَخَّمَ الْمَرْاَةَ- عورت کا منہ کالا کیا (یعنی اس سے زنا کیا)-

اَللّٰهُمَّ اسْلُلْ سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ- یا اللہ میرے دل میں سے کینہ اور بغض نکال دے-

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ السَّخِيْمَةِ- یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کپٹ (کینہ) سے-

تَهَادَوْا تَذْهَبُ الْاَحِنُ وَالسَّخَائِمُ- آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ اور ہدیہ بھیجو اس سے دشمنیاں اور دل کی کپٹیں (کینے) دور ہو جائے گی (سبحان اللہ کیا عمدہ علاج کینہ دور ہونے کا فرمایا قاعدہ ہے کہ تحفہ بھیجنے والے کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے)-

مَنْ سَلَّ سَخِيْمَتَهٗ عَلٰى طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ- جس نے مسلمانوں کے کسی راستے پر جہاں سے وہ گذرا کرتے ہیں پاخانہ پھرا (نجاست ڈالی) اس پر اللہ کی پھٹکار (معلوم ہوا کہ راستوں کی صفائی نہایت عمدہ چیز ہے اور راستوں کو گندہ کرنے والا ملعون ہے)-

يُسَخَّمُ وَجْهُهٗ- اس کا منہ کالا کیا جائے-

نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا- ہم کیا کرتے ہیں زانی اور زانیہ کا منہ کالا کرتے ہیں ان کو ذلیل کرتے ہیں (گدھے پر الٹا سوار کراتے ہیں اور بازاروں میں پھراتے ہیں)-

اَسْخَمُ- کالا-

سُخَامٌ- نرم پر جو پرندے کو پنکھ کے نیچے ہوتے ہیں اور نرم کپڑا یا اور کوئی چیز جیسے ریشم روئی وغیرہ-

سُخَامِيٌّ- کالا-

سُخْمٌ- اَسْخَمُ کی جمع ہے-

حُسْنُ الْخُلُقِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيْمَةِ- خوش خلقی سے کینہ دور ہوتا ہے-

اَلْهَدِيَّةُ تَسُلُّ السَّخَامَ- ہدیہ کینوں کو نکال ڈالتا ہے یہ جمع ہے سخیمہ کی-

سُخْنٌ- یا سُخُوْنَةٌ یا سُخْنَةٌ یا سَخَانَةٌ یا سَخَنٌ گرم ہونا، بخار آنا-

اِسْخَانٌ اور تَسْخِيْنٌ- گرم کرنا-

سَاخِنٌ اور سَخِيْنٌ- گرم-

اِنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِبُرْمَةٍ فِيْهَا سَخِيْنَةٌ- حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے پاس ایک ہانڈی لے کر آئیں جس میں گرما گرم کھانا تھا، بعضوں نے کہا سخینہ وہ کھانا ہے جو آٹے اور گھی سے بنایا جاتا ہے (یعنی ہریرہ بعضوں نے کہا آٹے اور کھجور سے اور یہ حسا سے پتلا اور عصیدہ سے گاڑھا ہوتا ہے، قریش کے لوگ اس کو بہت کھایا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کا نام سخینہ ہو گیا-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَمِّهٖ حَمْزَةَ فَصُنِعَتْ لَهُمْ سَخِيْنَةٌ فَاَكَلُوْا مِنْهَا- آنحضرتؐ اپنے چچا جناب حمزہ بن عبدالمطلب کے پاس تشریف لے گئے پھر ان کے لئے سخینہ تیار کیا گیا سب نے اس کو کھایا-

مَا الشَّيْئُ الْمُلَفَّفُ فِي الْبِجَادِ (معاویہ نے احنف ابن قیس سے پوچھا) یہ کمبل میں کیا چیز لپٹی ہوئی ہے (ان پر طعنہ کیا) انہوں نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا یہ سخینہ ہے امیر المومنین (اس کا بیان اوپر گذر چکا)

شَرُّ الشِّتَاءِ السَّخِيْنُ- برا موسم جاڑے کا وہ ہے جس میں سردی نہ ہو، ایک روایت میں سُخَيْخِيْن ہے، شاید یہ راوی کی غلطی ہے-

اَقْبَلَ رَهْطٌ مَّعَهُمْ اِمْرَاَةٌ فَخَرَجُوْا وَتَرَكُوْهَا مَعَ اَحَدِهِمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ رَاَيْتُ سَخِيْنَتَيْهِ تَضْرِبُ اِسْتَهَا- کچھ لوگ آئے ان کے ساتھ ایک عورت بھی تھی پھر ایسا ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے اور عورت کو اپنے لوگوں میں سے ایک کے پاس چھوڑ گئے تب ایک شخص نے ان میں سے یوں گواہی دی کہ میں نے اس شخص کے فوطے (بیضے) دیکھے وہ عورت کے سرین کو مار رہے تھے (یعنی دخول کر دیا تھا اور دھکے لگانے میں اس کے انثیین بار بار عورت کے چوتڑ سے لگ رہتے تھے، فوطوں کی تخینین اس لئے کہا کہ ان میں گرمی رہتی ہے)-

مَاءٌ سُخْنٌ- گرم پانی، اس کی ماضی تینوں طرح مستعمل

ہوتی ہے یعنی سَخَنَ اور سَخُنَ اور سَخِنَ بحرکات ثلثہ در عین کلمہ۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اُنْزِلَ عَلَيْكَ طَعَامٌ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اُنْزِلَ عَلَيَّ طَعَامٌ فِي مِسْخَنَةٍ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کیا آسمان سے آپ پر کچھ کھانا اترا آپ نے فرمایا ہاں مجھ پر ایک دیگچی میں کھانا اترا۔

اِنَّهُ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنِ۔ آنحضرتؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ عماموں اور پائتابوں پر مسح کر لیں یہ تسخین کی جمع ہے' بعض نے کہا تسخین وہ رومال جو سر پر ڈالا جاتا ہے۔

سُخَاخِيْن۔ گرم۔

اَلْمَاءُ الَّذِي تُسَخِّنُهُ الشَّمْسُ لَا تَتَوَضَّأْ بِهِ فَاِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ جو پانی سورج نے گرم کر دیا ہو اس سے وضومت کر کیونکہ ایسا کرنے سے برص کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

لَاتَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الَّذِي يَسْخُنُ فِي الشَّمْسِ۔ جو پانی دھوپ میں گرم ہوا اس سے غسل مت کرو وہ برص پیدا کرتا ہے (یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں' شوکانی نے ان کو موضوعات میں درج کیا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بھی تحریم کے لئے ہے' بعض علما نے ایسا ہی کہا ہے لیکن اکثر متاخرین اس کو کراہت پر محمول کرتے ہیں۔

میں: کہتا ہوں کراہت کی ثبوت کے لئے بھی حدیث کا ثابت ہونا ضروری ہے۔

سُخُوٌّ۔ یا سَخَاءٌ یا سَخِي یا سُخُوَّةٌ۔ سخاوت کرنا داتا ہونا۔

سَخْوٌ اور سَخْيٌ۔ راستہ کھول دینا' تھم جانا۔

تَسَخِّيْ۔ لنگڑا ہونا' چھوڑ دینا۔

تَسَخِّيْ۔ اپنے تئیں سخی بنانا۔

سَخَاوِيْ۔ ایک محدث ہیں مشہور۔

اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ وَ النَّاسِ۔ جو آدمی سخی داتا ہے اس کو اللہ کا بھی قرب حاصل ہوتا ہے اور بہشت کا بھی اور لوگوں کا بھی (لوگ بھی اس سے محبت اور الفت رکھتے ہیں)۔

اَلسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَ لَوْكَانَ فَاسِقًا۔ سخی اللہ کا حبیب ہے گو گنہگار ہو اور بخیل اللہ کا دشمن ہے گو عابد اور زاہد ہو' بخیل ار بود زاہد بحر و بر بہشتی نباشد بحکم خبر۔

لَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَالِمٍ بَخِيْلٍ اَوْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ۔ سخی اگر کم علم ہو (صرف فرائض ادا کرتا ہو وظیفہ و ظائف نوافل اور اوراد ادا نہ کرتا ہو) تو بھی بخیل عالم یا بخیل عابد سے اللہ کو زیادہ پسند ہے۔

فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَا وَةِ نَفْسٍ۔ (دنیا ہری بھری اور شیریں ہے) جس نے اس کو دل کی سخاوت کے ساتھ لیا۔

اَلسَّخَاءُ مَا كَانَ ابْتِدَاءً۔ سخاوت یہ ہے کہ بن مانگے دے (اور مانگنے پر دینا اتنا درجہ نہیں رکھتا)۔

اَلْمَسْخِيَّةُ رِيْحٌ يَبْعَثُهَا اللّٰهُ اِلَى الْمُؤْمِنِ تَسْخِيْ نَفْسَهُ عَنِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَخْتَارَ مَا عِنْدَاللّٰهِ۔ مسخیہ ایک ہوا ہے جو اللہ تعالے مومن پر بھیجتا ہے اس سے اس کا دل دینا سے سیر ہو جاتا ہے (وہ دنیا کو چھوڑ دینے پر راضی ہو جاتا ہے) اور اللہ کے پاس جو ثواب اور اجر ہے اس کو اختیار کرتا ہے'

سَخْوَاءٌ۔ نرم کشادہ زمین۔

سَخَاوَةٌ۔ جود اور کرم داتا ہونا۔

سَخَاوِيْ۔ نرم کشادہ مکان' سخی کی جمع

اَسْخِيَاءُ اور سُخَوَا آئی ہے۔

باب السین مع الدال

سَدَابٌ۔ معرب ہے سَدَابٌ کا جو ایک درخت ہے مشہور اس کا پھول زرد ہوتا ہے اس کے پتوں کا عرق گرم گرم کان میں ڈالو تو کان کے درد کو مفید ہوتا ہے۔

سَدْحٌ۔ ذبح کرنا' زمین پر پھیلا دینا' لٹا دینا' گرا دینا' بٹھانا' بھر دینا' قتل کرنا' اقامت کرنا' خط اٹھانا مال اور اولاد سے تاخیر کرنا۔

مُسَادَحَةٌ۔ ٹالم ٹولا۔

تَسْدِيْحٌ۔ قتل کرنا۔

سَدٌّ۔ بند کرنا' درست رکھنا' مضبوط کرنا' آڑ کرنا' روکنا۔

سَدَادٌ۔ ٹھیک راستہ سیدھا ہونا' درست ہونا۔

تَسْدِیْدٌ - درست کرنا' سیدھا کرنا-

اِسْدَادٌ - ٹھیک راستہ پانا - یا طلب کرنا-

اِنْسِدَادٌ - بند ہونا' رک جانا - جیسے اِسْتِدَادٌ ہے-

قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا - اللہ کی نزدیکی چاہو اور میانہ روی اعتدال اختیار کرو- (یعنی اتنی عبادت کرو جو بہہ نہ سکے نہ یہ کہ چند روز کر کے پھر اکتا کر چھوڑ دو بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میانہ روی اور اعتدال اختیار کرو نہ افراط کرو نہ تفریط اگر یہ نہ ہو سکے تو اعتدال کی قریب قریب رہو)-

سَلِ اللّٰهَ السِّدَادَ وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِیْدَكَ السَّهْمَ - اللہ سے سیدھا پن اور استقامت مانگو اور سیدھے پن سے تیر کے سیدھے پن کا خیال کرو (یعنی جیسے تیر کو تو سیدھا اور درست کرتا ہے ایسے ہی اپنی درستی اور سیدھا پن اللہ تعالیٰ سے چاہو)-

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ - کوئی مومن ایسا نہیں جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو پھر میانہ روی کرے نہ غلو کرے نہ کوتاہی (دونوں باتیں نامعلوم ہیں' غلو یہ ہے کہ انتہا کی ریاضت اور محنت اور مشقت اختیار کرے دم بھر نفس اور بدن کو آرام نہ دے دنیا کی تمام لذتیں چھوڑ دیں اور کوتاہی یہ ہے کہ فرائض کو ادا نہ کرے گناہوں میں مبتلا رہے عمدہ طریقہ سنت کا طریقہ ہے یعنی ہمارے پیغمبرؐ صاحب کا' آپ روزہ بھی رکھتے تھے' افطار بھی کرتے تھے' (رات کو عبادت بھی کرتے تھے اور سوتے بھی' عورتوں کے ساتھ صحبت بھی کرتے جو اللہ کھانے کو دیتا وہ کھا لیتے جو پہننے کو دیتا وہ پہن لیتے' یہ نہیں کہ ہمیشہ بدمزہ ہی کھانا کھاتے یا ایک کملی اوڑھی رہتے)-

سَدِّدْ وَقَارِبْ - (ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا ازار کہاں تک ہونا چاہئے' انہوں نے کہا) بیچ بیچ میں رکھو اور اس کے نزدیک رہو' (یعنی نہ اتنی لٹکاؤ کہ ٹخنوں کے نیچے اتر آئے نہ اتنی اونچی رکھو کہ جانگیا ہو جائے' اعتدال یہ ہے کہ نصف ساق تک رکھے یا ٹخنوں تک ٹخنوں سے نیچا کرنا حرام ہے)-

يُغْفَرُ لِاَبَوَيْهِ اِذَا كَانَا مُسَدَّدَيْنِ - جو شخص قرآن سیکھتا ہو (اس کے الفاظ صحیح کرتا ہوں اس کے معنی اور مطالب کی تحقیق کرتا ہو سلف کی تفسیریں دیکھتا ہو) اس کے ماں اور باپ بخش دیئے جائیں گے اگر وہ سیدھے سیدھے راستہ پر قائم ہوں گے (یعنی توحید پر)-

كَانَ لَهٗ قَوْسٌ تُسَمَّى السَّدَادَ - آنحضرتؐ کے پاس ایک کمان تھی جس کا نام سداد تھا (چونکہ اس کا تیر سیدھا نشانے پر جاتا تھا)-

حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ - یہاں تک کہ زندگانی کا ضروری سامان حاصل کر لے-

سِدَادٌ - بکسرۂ سین وہ چیز جس سے سوراخ بند کیا جائے-

سِدَادُ الثَّغْرِ - گھاٹی کا بند-

سِدَادُ الْقَارُوْرَةِ - شیشے کا ڈاٹ-

سِدَادُ الْحَاجَةِ - احتیاج کا روک یعنی جس سے احتیاج رفع ہو-

سُدٌّ - پہاڑ' ٹیلہ' روک' آڑ جیسے سَدٌّ ہے-

سَدُّ الرَّوْحَاءِ اور سَدُّ الصَّهْبَاءِ - دونوں مقاموں کے نام ہیں-

سُدٌّ - بہ ضمۂ سین غطفان قبیلے کا ایک پانی تھا جس کے بند کر دینے کا آنحضرتؐ نے حکم دیا تھا-

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا عَلِيٌّ وفَاطِمَةُ قَائِمَيْنِ بِالسُّدَّةِ فَاَذِنَ لَهُمَا - آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا یہ علی اور فاطمہؓ دونوں دروازے کے چھتے (سائبان) پر کھڑے ہیں (اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں) آپ نے ان کو اجازت دی-

سُدَّة - وہ ذرا سا چھجہ جو دروازے پر بناتی ہیں تاکہ دروازہ پانی اور بوچھار سے محفوظ رہے- بعض نے کہا خود دروازے کو کہتے ہیں- بعض نے کہا اس آنگن کو جو دروازے کے سامنے ہوتا ہے-

سُدَّةُ الْمَسْجِدِ - مسجد کا سائبان-

يَسْدُوْنَ فِي الْجَبَلِ - پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں ایک روایت میں يَشْتَدِدْنَ ہے دوڑ رہی تھیں' ایک روایت میں يُسْنِدْنَ ہے یعنی پہاڑ کی بلندی پر جا رہی تھیں-

اَلْعَيْنُ السَّادَّةُ - جو ان کے اپنی جگہ میں ہو- (لیکن اس

میں روشنی نہ ہو)-

قُتِلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ - ایک کافر کو قتل کیا پھر ایمان پر قائم رہا-

حَتّٰی سَدَدْنَا بَعْضَهَا فِيْ وُجُوْهِ بَعْضٍ - ہم نے ان میں سے کچھ بعض کے منہ پر سیدھی کیں (ان کو مارنا چاہا)-

هُمُ الَّذِيْنَ لَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ وَلَا يَنْكِحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ - حوض کوثر پر آنے والے وہ لوگ ہوں گے جن کے لئے (دنیا میں) بند دروازے نہیں کھولے جاتے (کیونکہ وہ غریب ہیں دنیا دار ان کو حقیر جان کر ان کے لئے دروازہ نہیں کھولتے ان سے ملاقات تک نہیں کرتے اور مالدار خوش حال عورتوں سے نکاح نہیں کرتے (ان سے شادی کرنے پر کوئی دنیا دار عورت راضی نہیں ہوتی)-

مَنْ يَّغْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ يَقُمْ وَيَقْعُدْ - (ابوالدرداء صحابی جلیل القدر) معاویہ کے دروازے پر گئے انہوں نے اذن نہیں دیا تو ابوالدرداء کہنے لگے بادشاہوں کے دروازے پر جو کوئی جائے وہ اٹھتا بیٹھتا رہے (یعنی انتظار کرتا رہے کہ کب اندر آنے کی پروانگی ملتی ہے)-

اِنَّكِ سُدَّةٌ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاُمَّتِهٖ - (جب حضرت عائشہؓ (طلحہؓ اور زبیرؓ کی فہمائش اور اغوا سے) بصرہ جانے لگیں تو حضرت بی بی ام سلمہؓ نے ان سے کہا) دیکھو تم ایک دروازہ ہو آنحضرتؐ اور آپ کی امت کے درمیان (ایسا کرو کہ یہ دروازہ محفوظ رہے کوئی اس میں گھسنے نہ پائے اگر تم بصرہ کو گئیں اور وہاں جنگ ہوئی تم کو لوگوں نے ستایا تو پھر اوروں کو بھی جرأت ہو جائے گی وہ آنحضرتؐ کے محلوں پر دست درازی کریں گے)-

مَاسَدَدْتُ عَلٰى خَصْمٍ قَطُّ - (شعبی نے کہا) میں نے کسی مخالف کی زبان نہیں روکی- (اس کو بیان کرنے دیا جو وہ بیان کرنا چاہتا تھا)-

مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُخْطِي السَّدَادَ - جو شخص اللہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ سیدھا راستہ چھوڑ دیتا ہے-

سَدَّدَ فِيْ رِمْيَتِهٖ - تیر اچھی طرح مارا (نشانہ پر لگا)-

لَا بَاْسَ بِذَبْحِ الْاَعْمٰى اِذَا سَدَّدَ - اگر اندھا شخص ذبح کرے تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ درستی کے ساتھ ذبح کرے-

سُدَّتِ الثُّلْمَةُ - روزن بند کر دیا گیا (خلل روک دیا گیا)-

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ رَغْبَةً عَنْهُ ضُرِبَ عَلٰى قَلْبِهٖ بِالْاَسْدَادِ - جو شخص جہاد سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دے اس کے دل پر بندشیں رکھی جائیں گی (دل پر پردے تاریکی کے چڑھا دیئے جائیں گے ایمان کا نور اس کے دل تک نہ پہنچ سکے گا)-

سُدَّتْ عَلَيْهِ الطَّرِيْقُ - اس پر راستہ بند کر دیا گیا (اس کو حق بات پہچاننے کی عقل ہی نہیں رہی اندھا ہو گیا)-

سُدَّةُ اَشْجَعَ - ایک مقام کا نام ہے-

لَا يُصَلِّيْ فِيْ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ - مسجد کے گرد جو ٹیلے ہیں ان پر نماز نہ پڑھے-

سُدَّہ - وہ پاخانہ جو آنت میں سخت ہو کر رہ جائے اور ایک بیماری ناک کی جس سے ہوا کا جانا ناک سے رک جاتا ہے-

سُدِّی - ایک مفسر مشہور جو کوفہ کی مسجد کے سائبان میں رہتا' اس کا نام اسماعیل تھا وہ شیعہ تھا' شیخین کو برا کہا کرتا-

اَللّٰهُمَّ سَدِّدْنَا - یا اللہ ہم کو ٹھیک راستہ پر (صواب پر) کر دے-

وَسَدِّدْنِيْ - مجھ کو سچے ٹھیک رستہ پر قائم رکھ-

مُسَدَّدُبْنُ مَسَرْهَدٍ - مشہور راوی ہیں ابوداؤد ان سے بہت روایت کرتے ہیں-

ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِالْاَسْدَادِ - اس نے راستہ گم کر دیا کسی طرف راہ نہیں ملتی-

سِدٌّ - درست اور صحیح کلام-

سُدَّہ - مرتبہ اور منصب کو بھی کہتے ہیں-

سَدْرٌ - لٹکانا-

سَدَرٌ اور سَدَارَةٌ - حیران ہونا-

اِنْسِدَارٌ - دوڑنا یا نیچے اتر نا دوڑ کر-

سَادِرٌ - حیران-

سَدْرٌ - بیری کا درخت یا بیری کا پتہ اس کی جمع سِدَرٌ - اور سُدُرٌ ہے-

ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی - پھر میں بیری کے درخت تک جس پر انتہا ہے (اس کے پرے کسی کو کچھ علم نہیں کیا ہے اللہ ہی جانتا ہے یا اس کے آگے کسی فرشتے کو جانے کا حکم نہیں اور آنحضرتؐ کے سوا کوئی شخص اس کے پرے نہیں گیا' یہ درخت چھٹے آسمان پر ہے یا ساتویں آسمان پر عرش کے داہنے جانب) اٹھایا گیا۔

اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ - اس کو پانی اور بیری کی پتوں سے غسل دو (بیری کا پتہ ٹھنڈا ہے کافور کی طرح جلد کو سخت کر دیتا ہے اور میل کچیل دور کر دیتا ہے)۔

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ فِی النَّارِ - جو شخص بیری کا درخت کاٹے اللہ اس کا سر دوزخ میں جھکا دے گا (مراد وہ بیری کا درخت ہے جو مکہ کے حرم میں ہو یا مدینہ کا درخت مراد ہے جس کے تلے لوگ سایہ لیتے تھے آرام پاتے تھے یا وہ درخت مراد ہے جو جنگل میں ہو اور مسافر وغیرہ اس کے سایہ میں آرام پاتے ہوں اس کے پھل کھاتے ہوں اس کی کوئی ظالم بے ضرورت کاٹ ڈالے تو اس کے لئے یہ وعید ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ بیری کا درخت کسی حال میں نہ کاٹا جائے اس حدیث کے راوی عروہ بن زبیر خود بیری کا درخت کاٹ کر اس کے دروازے بناتے تھے اور تمام عالموں کا اس پر اتفاق ہے اس کا کاٹنا ضرورت کے لئے درست ہے۔

میں کہتا ہوں بیری کے حکم میں ہے ہر وہ درخت جس کے پھل یا سایہ سے لوگ آرام پاتے ہوں بے ضرورت اس کو کاٹنا اور تلف کرنا منع ہے اور اصل یہ ہے کہ مخلوق خدا کو ستانے والا اور تکلیف دینے والا دوزخی ہے اور اس کو آرام اور آسائش دینے والا بہشتی ہے۔

اَلَّذِیْ یَسْدُرُ فِی الْبَحْرِ کَالْمُتَشَحِّطِ فِیْ دَمِهٖ - جس شخص کو سمندر میں چکر آئے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد یا حج کے لئے جاتا ہو اس کو اتنا ثواب ہے جتنا اس شخص کو ہے جو (کافروں سے جنگ میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔

سَدَرٌ - سر کا پھرنا دوران جو سمندر میں سوار ہونے والے کو ہوتا ہے۔

سَدِرٌ - دریا' سمندر۔

نَفَرَ مُسْتَکْبِرًا وَّخَبَطَ سَادِرًا - غرور کرتا ہوا گیا اور غفلت میں چلا۔

یَضْرِبُ اَسْدَرَیْهِ - اپنے دونوں پہلوؤں یا کندھوں پر مار رہا تھا (یعنی اس کو فراغت اور فرصت حاصل ہو گئی تھی - ایک روایت میں اَزْدَرَیْهِ ہے ایک میں اَصْدَرَیْهِ ہے معنی وہی ہے)۔

رَاَیْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ یَلْعَبُ السُّدَّرَ - ابو ہریرہ سدرہ کا کھیل کھیلتے تھے (یہ فارسی لفظ ہر درہ کا معرب ہے یعنی تین خانوں کا کھیل اس میں ہار جیت ہوتی ہے)۔

اَلسُّدَّرُ هِیَ الشَّیْطَانَةُ الصُّغْرٰی - سدرہ ایک شیطانی کھیل ہے چھوٹا شیطان ہے (کیونکہ اس میں جوئے کی طرح ہار جیت ہوتی ہے یہ یحییٰ بن ابی کثیر کا قول ہے ان کے نزدیک اس قسم کے کھیل جن میں ہار جیت ہو درست نہیں ہیں - بلکہ یہ میسر اور قمار میں داخل ہیں' اور بعض نے تفریح طبع کے لئے ان کو درست رکھا ہے بشرطیکہ شرط نہ ہو اور نہ نماز اور عبادت میں اس کی وجہ سے خلل واقع ہو یہی اختلاف شطرنج میں بھی ہے اکثر علماء نے اس کو ناجائز بتلایا ہے لیکن بعض علماء نے اس شرط سے جائز رکھا ہے جو اوپر مذکور ہوئی لیکن ایسی شطرنج کہ رات دن اس میں غرق رہے اور نماز اور عبادت اور یاد الٰہی سے بالکل غافل ہو جائے یا اس میں شرط لگائی جائے بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے)۔

فَسَدَرَ الرَّجُلُ فَمَالَتْ مِسْحَاتُهٗ فِیْ یَدِهٖ - پھر وہ شخص غافل اور حیران ہو گیا - اور اس کا پھاوڑا اس کے ہاتھ میں جھک گیا۔

اَکِیْلُکُمْ بِالسَّیْفِ کَیْلَ السَّنْدَرَةِ - میں تم کو تلوار سے سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (سندرہ ایک بڑا پیمانہ ہے جس میں کئی صاع سما جاتی ہیں)۔

اُوَفِّیْهِمْ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَةِ - وہ مجھ کو صاع دیتے ہیں تو میں اس کے بدلے ان کو سندرہ کا ناپ دیتا ہوں (صاع چھوٹا پیمانہ ہے آڑھائی سیر کا یہ دونوں حضرت علیؓ کے قول ہیں مطلب یہ ہے کہ مجھ پر کوئی تلوار کا زخم لگاتا ہے تو میں اس سے کئی

حصہ زیادہ اس کا بدلہ کرتا ہوں یہ مصرعہ آپ نے اس رجز میں بھی پڑھا تھا جو مرحب یہودی کی مقابلہ میں کی تھی اس کے پہلے یہ ہے انا الذی سمتنی امی حیدرہ بکلیث غابات کریہ المنظرہ۔

سَأَلْتُهٗ عَنْ اَشْيَاءَ حَتّٰى اُنْتَهَيْتُ اِلَى السِّدْرِ میں نے ان سے کئی باتیں پوچھیں یہاں تک کہ میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا۔

سَدِيْر - ہرا چارہ، اور ایک مقام کا نام ہے یمن میں اور نعمان کا محل اور ایک نہر کا نام ہے حیرہ میں۔

سَدْسٌ - چھٹا حصہ لینا، چھٹا ہونا، چھ کرنا۔

تَسْدِيْسٌ - مسدس کرنا۔

سُدَاسٌ - چھ چھ۔

اِنَّ الْاِ سْلَامَ بَدَأَ جَذَ عًا ثُمَّ ثَنِيًّا ثُمَّ رُبَا عِيًّا ثُمَّ سَدِيْسًا ثُمَّ بَازِلًا - اسلام (اونٹ کی طرح) پانچ برس کا اونٹ ہوگا پھر چھ برس کا اونٹ ہوگا پھر سات برس کا پھر آٹھ برس کا (جس کو بازل کہتے ہیں اب پورا جوان اونٹ ہو جائے گا) حضرت عمرؓ نے کہا بازل ہونے کے بعد کیا ہے گھٹاؤ ہوگا (اسلام اپنی ترقی کے درجہ پر پہنچنے کے بعد پھر گھٹنا شروع ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب سے خلافت عباسی تباہ ہوئی اسلام کا تنزل شروع ہوا اور تیرہویں اور چودہویں صدی میں تو بے انتہا تنزل ہوگیا اسلامی کئی حکومتیں جاتی رہیں اور جو باقی ہیں وہ بھی دوسروں کی مرعوب اور خوف زدہ، اب کوئی امید ترقی کی بظاہر اس وقت تک معلوم نہیں ہوتی جب تک امام مہدی علیہ السلام ظاہر نہ ہوں یہ ساری خرابی مسلمانوں کی عیش وعشرت اور غفلت اور جہالت اور نادانی اور کم علمی اور نا اتفاقی کی وجہ سے ہوئی قرآن و حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور فرقے فرقے ہوگئے اتحاد اسلامی کو خیر باد کہہ دیا۔

سَدِيْسِيٌّ - اور سدیس وہ اونٹ جو آٹھویں برس میں لگا ہو۔

شَاةٌ سَدِيْسٌ - چھ برس کی بکری۔

سَدَس - وہ سن اونٹ کا جو بازل سے پہلے ہوتا ہے۔

سَدْعٌ - ذبح کرنا، پھیلانا۔

سَدْعَةٌ - آفت نکبت۔

مِسْدَعٌ - راہ بتانے والا دلیل۔

سَدَفٌ - تاریکی، روشنی، صبح، اس کی آمد رات اس کی تاریکی، دبنی۔

سَدَفٌ - ایک آواز ہے جو دنبی کا دودھ دوہنے کے لیے اس کو بلانے کے لیے کرتے ہیں۔

كَانَ بِلَالٌ يَأْتِيْنَا بِالسَّحُوْرِ وَنَحْنُ مُسْدِفُوْنَ فَيَكْشِفُ لَنَا الْقُبَّةَ فَيَسْدِفُ لَنَا طَعَامًا - بلال ہمارے پاس سحری کا کھانا اس وقت لاتے تھے جب تاریکی اور روشنی دونوں ملی ہوتیں (یعنی صبح صادق کے قریب صبح کی روشنی اور رات کی تاریکی) وہ خیمہ کھول دیتے اور روشنی میں ہم کو کھانا دیتے۔

سُدْفَه - روشنی اور تاریکی دونوں کو کہتے ہیں یا جب روشنی اور تاریکی دونوں ملی ہوں جیسے طلوع فجر سے اسفار تک کا وقت ملا ہوا ہے۔

اَسْدِفِ الْبَابَ - دروازہ کھول دے تاکہ روشنی ہو جائے، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سحری کھانے میں دیر کرتے، صبح کے قریب کھاتے یہ نہیں کہ صبح ہو جانے کے بعد کھاتے اور سنت یہی ہے کہ سحری کا کھانا صبح کے قریب کھائے تاکہ روزہ آسان ہو جائے۔

فَصَلِّ الْفَجْرَ اِلَى السَّدَفِ - صبح کی نماز دن کی روشنی تک پڑھ (یعنی جب تک سورج نہ نکلے اس وقت تک صبح کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

وَكُشِفَتْ عَنْهُمْ سُدَفُ الرِّيَبِ - ان سے شک وشبہ کی تاریکیاں کھول دی گئیں (یعنی شک کی ظلمت باقی نہیں رہی)۔

قَدْ وَ جَّهْتِ سَدَ افَتَهٗ - (بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) تم نے تو پردہ آپ کا ہٹا دیا، پردے کی طرف رخ کیا اس کو اپنی جگہ سے سرکا دیا (یعنی تم کو گھر بیٹھنے کا حکم تھا تم بصرے گئیں اور جنگ میں شریک ہوئیں)۔

وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ كُلَّهُمْ مِنَ السَّدِ يْفِ اِذَا لَمْ يُؤْنَسِ الْقَزَعُ - ہم پر جب قحط پڑتا ہے اور ابر رفاقت نہیں دیتا تو سب لوگوں کو کوہان کی چربی کھلاتے ہیں۔

اَسْدَفَ اللَّیْلُ - رات تاریک ہوگئی۔

سَدْکٌ - لپٹ جانا' نہ چھوڑنا۔

سَدْلٌ - لٹکانا' چھوڑ دینا۔

نَھٰی عَنِ السَّدْلِ فِی الصَّلٰوۃِ - نماز میں کپڑا لٹکانے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے یہودی لوگ نماز میں چادر لٹکا کر نماز پڑھتے ہیں یعنی چادر کا درمیانی حصہ سر پر ڈال لیتے ہیں اور دونوں کنارے دونوں طرف چھوڑ دیتے ہیں ان کو کندھوں پر نہیں الٹتے - جبہ اور قمیص میں سدل یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح نہ پہنے یوں ہی اوڑھ لے آستین لٹکی رہنے دے' سر پر ڈال لے یا کندھوں پر)۔

اِنَّهٗ رَاٰی قَوْمًا یُّصَلُّوْنَ وَقَدْ سَدَلُوْا ثِیَابَهُمْ فَقَالَ کَاَنَّھُمُ الْیَھُوْدُ - حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑوں کو لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا یہ تو جیسے یہودی معلوم ہوتے ہیں۔

اِنَّھَا سَدَلَتْ قِنَاعَھَا وَھِیَ مُحْرِمَةٌ - حضرت عائشہؓ نے اپنا گھونگھٹ لٹکایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھیں (یعنی منہ سے الگ لٹکایا کیونکہ احرام میں منہ چھپانا منع ہے)۔

یَسْدُلُ - بالوں کو پیشانی پر لا کر چھوڑ دیتے تھے (جیسے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کا یہی طریق ہے وہ مسلمانوں کی طرح مانگ نہیں نکالتے۔

فَسَدَلَ نَاصِیَتَهٗ - اپنی پیشانی پر بال لٹکانا (چوٹی کی طرح)۔

بِامْرَاَۃٍ سَادِلَةٍ - ایک عورت پر جو بال لٹکائے تھی۔

فَسَدَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَقَ - آنحضرت شروع شروع زمانہ میں اہل کتاب کی طرح بالوں کو پیشانی پر چھوڑتے تھے پھر مانگ نکالنے لگے۔

فَسَدَلَهَا بَیْنَ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِهَا - اس کو میرے سامنے سینہ پر اور میرے پیچھے پشت پر لٹکایا۔

ثُمَّ غَرَفَ مِلْاَھَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَ سَدَلَهَا عَلٰی اَطْرَافِ لِحْیَتِهٖ - پھر کف بھر کر ایک چلو لیا اور بسم اللہ کہہ کر اس کو اپنی داڑھی کے کناروں پر ڈالا۔

فَاَسْدَلَهَا عَلٰی وَجْهِهٖ - اس کو اپنے منہ پر بہایا۔

اِسْدَالٌ - لٹکانا' چھوڑنا۔

مَا لَکُمْ قَدْ سَدَلْتُمْ ثِیَابَکُمْ کَاَنَّکُمْ یَھُوْدٌ - تم کو کیا ہوا کپڑوں کو لٹکایا گویا یہودی ہو۔

سَدِیْلٌ - وہ کپڑا جو ہودے پر لٹکایا جاتا ہے۔

اَرْخَی اللَّیْلُ سُدُوْلَهٗ - رات نے اپنے کپڑے لٹکائے (یعنی اندھیری ہوگئی یہ استعارہ ہے)

سُدُوْلٌ - جمع ہے سَدَلٌ کی بمعنی سَدِیْلٌ۔

سَدْمٌ - بند کرنا

سَدَمٌ - رنج شرمندگی کے ساتھ یا غصہ رنج کے ساتھ - حرص کرنا۔

سَادِمٌ - شرمندہ نَادِمٌ ہے۔

مَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا ھَمَّهٗ وَ سَدَمَهٗ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهٗ بَیْنَ عَیْنَیْهِ - جو شخص دنیا کی فکر میں لگا رہے گا اور اس کی حرص کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی اس کے آنکھوں کے درمیان رکھ دے گا (وہ ہمیشہ محتاج اور حریص رہے گا)۔

سَدُوْمُ - حضرت لوط کی بستی کا نام تھا جس کو اللہ نے الٹ دیا اور اوپر سے پتھر برسائے۔

سَدْنٌ - یا سَدَانَةٌ - خدمت کرنا کعبہ کی یا بت خانہ کی یا مسجد کی دربانی چھوڑ دینا۔

سَادِنٌ مجاور یا خادم سدنہ اس کی جمع ہے۔

سِدَانَةُ الْکَعْبَةِ - کعبہ کی خدمت (یعنی وہاں کی جھاڑا جھوڑی) صفائی' چراغ' روشنی' دروازہ کھولنا بند کرنا وغیرہ۔

سِدْنٌ - ہودے کی جھول۔

سَدَنٌ - پردہ۔

سَدِیْنٌ - چربی' خون' بال' پردہ۔

کَانَتِ السَّدَانَةُ وَاللِّوَاءُ لِبَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ فِی الْجَاھِلِیَّةِ فَاَقَرَّھَا النَّبِیُّ ﷺ فِی الْاِسْلَامِ - کعبہ کی خدمت اور جھنڈہ برداری بنی عبدالدار کے لوگوں سے متعلق تھی (جو قریش کی ایک شاخ تھے؟) جاہلیت کے زمانہ میں آنحضرتؐ نے اسلام کے زمانہ میں بھی یہ خدمت انہی کے خاندان میں بحال رکھی

(اب تک شیبی اسی خاندان میں سے کعبہ کے متولی ہیں)۔

سَدٰی - تانا رات کی تری۔

اِسْدَاءٌ - تانا تننا - احسان کرنا۔

تَسْدِيَةٌ - تر کرنا۔

مَنْ اَسْدٰی اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ - جو شخص تم سے کچھ سلوک کرے (تم کو کچھ دے) تم بھی اس کا بدلہ کرو (اس کے احسان کے بدل اس کے ساتھ احسان کرو)

اَسْدٰی اور اَوْلٰی اور اَعْطٰی سب کا معنی ایک ہی ہے یعنی دیا۔

لَهُمُ الذِّمَّةُ وَعَلَيْهِمُ الْجِزْيَةُ بِلَا عَدَاءٍ النَّهَارُ مَدًّی وَاللَّيْلُ سُدًّی (آنحضرت نے تیما کے یہودیوں کو یہ سند لکھ دی) کہ ان کی حفاظت کے ہم ذمہ دار ہیں ان کو جزیہ دینا ہوگا۔ (واجبی طور سے) ان پر ظلم نہ ہوگا دن اور رات یوں ہی گذریں گے جب تک دن اور رات قائم ہیں۔

اِبِلٌ سُدًّی - چھوٹے ہوئے اونٹ (جو اپنی خوشی سے جہاں چاہیں پھریں)۔

سُدًّی - بیکار، باطل، بے نتیجہ، لغو۔

سَدَاةٌ - تانا۔

لُحْمَه - بانا۔

سَدْوٌ - لمبا کرنا - کھیلنا۔

مَا اَحْسَنَ سَدْوُ رِجْلَيْهَا وَاَقْوِيَدَيْهَا - اس اونٹی کا پاؤں پھیلانا اور ہاتھوں کا لوٹانا (یعنی دوڑتے وقت) کیا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

سَدَتِ النَّاقَةُ - اونٹی نے لمبے لمبے قدم رکھے۔

لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ سُدًّی - اللہ تعالی نے ہاتھ پاؤں بیکار نہیں بنائے (ان سے کام لے) سادی چھٹا، اصل میں سادس تھا - سین کو یا سے بدل دیا۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الرَّاءِ

سَرْبٌ - گھس جانا - چل دینا - بہنا اپنے منہ کی سیدھ پر - روانہ ہو جانا - ناک میں دھواں گھس کر دم رک جانا۔

سَرَبٌ - بہنا، جاری ہونا۔

تَسْرِيْبٌ - داھنے بائیں کھودنا، مشک میں پانی ڈالنا سلائی کے سوراخ بند کرنے کے لیے پھیر دینا۔

سَرْبٌ - اونٹ، جانور، منہ، سینہ، راستہ۔

مَنْ اَصْبَحَ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعًا فًی فِيْ بَدَنِهٖ - جو شخص دل کے اطمینان اور بے خوفی کے ساتھ صبح کرے اور اس کا جسم بھی صحیح اور سالم ہو (کوئی بیماری جسمانی نہ ہو دل میں اضطراب اور ڈر ہو) ایک روایت میں فِيْ سَرْبِهٖ ہے بہ فتحہ سین یعنی راستہ اور طریق عرب لوگ کہتے ہیں - فُلَانٌ وَاسِعُ السِّرْبِ فلاں شخص کا دل کشادہ ہے - (یعنی چین اور آرام سے بے فکر ہے) اور

خَلِّ لَهٗ سَرْبَهٗ - اس کا راستہ چھوڑ دو - اس کو جانے دے۔

اِذَامَاتَ الْمُؤْمِنُ تُخَلّٰى لَهٗ سَرْبُهٗ يَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَ - جب مومن مرتا ہے - اس کا راستہ کھول دیا جاتا ہے - وہ جہاں چاہتا ہے - وہاں کی سیر کرتا ہے (کبھی بہشت کی کبھی آسمانوں کی کبھی ستاروں کی کبھی زمین کی لیکن قبر سے برابر تعلق رہتا ہے جو کوئی اس کی زیارت کو آیا - اس کو سلام کیا تو وہ سنتا ہے جواب دیتا ہے پر زندے نہیں سنتے)۔

فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا - مچھلی کے لیے وہ ایک سرنگ (پوشیدہ رستہ) بن گیا۔

كَاَنَّهُمْ سِرْبُ ظِبَاءٍ - گویا وہ ہرنوں کا ایک مندہ ہیں (گلہ)

سِرْب - بکسرہ سین ایک قطعہ ہرنوں کا ہو یا پرندوں کا یا گھوڑوں کا کبھی عورتوں کے گروہ کو بھی کہتے ہیں - چونکہ ان کو ہرنوں سے مشابہت دیتے ہیں۔

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں - جب میں کمسن تھی) تو آپ انصار کی چھوکریوں کو (جو میری ہم عمر تھیں) میرے پاس روانہ کر دیتے وہ میرے ساتھ کھیلتی۔

اِنِّيْ لَاُسَرِّبُهٗ عَلَيْهِ - میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے پاس بھیجوں گا (گروہ گروہ) عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَرَّبْتُ اِلَيْهِ الشَّیْءَ- میں نے اس کو ایک کے بعد ایک کر کے بھیجا-

فَاِذَا قَصَّرَا لَسَّهُمْ قَالَ سَرِّبْ شَيْئًا- جب تیر کو چھوٹا کرتے تو کہتے تھوڑا بھیج دے-

كَانَ ذَا مَسْرُبَةٍ- آنحضرت کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی-

كَانَ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ- یہ بالوں کی لکیر باریک تھی-

حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَ حَجَرًا لِلْمَسْرُبَةِ- استنجا میں دو پتھر تو دونوں کنارے صاف کرنے کے لیے اور ایک خاص پانخانہ کے مقام کے لیے (جہاں سے پائخانہ نکلتا ہے) مقعد کو مَسْرُبَه یا مَسْرَبَه کہتے ہیں یہ ماخوذ ہے سَرَبْ سے جو بمعنی راہ ہے کیونکہ وہ بھی ایک راہ ہے-

دَخَلَ مَشْرَبَتَهٗ- اپنے بالا خانہ کے سائبان میں چلے گئے-

مَشْرَبَه شین- معجمہ سے- خود بالا خانہ-

فَاِذَا السَّرَابُ يُقْطَعُ دُوْنَهَا- وہ سراب کے پار نکل گئے- سراب وہ چمکتی ریت جو دور سے پانی معلوم ہوتی ہے-

فَيُحْشَرُوْنَ اِلَى النَّارِ كَاَنَّهَا سَرَابٌ- دوزخی لوگ انگار کی طرف ہنکائے جائیں گے وہ دور سے ان کو ایسی دکھلائی دے گی جیسے سراب (وہ سمجھیں گے پانی ہے دوڑ کر اس کی طرف جائیں گے انگار میں گر پڑیں گے)

مُخَلًّى فِیْ سِرْبِهٖ- فارغ البال-

سُرْبَتُهٗ سَائِلَةٌ مِّنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى لَبَّتِهٖ- آپ کے پیٹ پر بالوں کی ایک پتلی لکیر تھی ناف سے لے کر سینہ تک-

اُسْرُبٌ- سیسہ جس کی گولی بناتے ہیں بندوق کی-

اَلْاُسْرُبُ يُشْتَرٰى بِالْفِضَّةِ- سیسہ کو چاندی دے کر خریدیں گے (اس حدیث کا ظہور ہمارے زمانہ میں ہوا بندوق اور توپ کے لیے ہزاروں اور لاکھوں روپے کا سیسہ خریدا جاتا ہے) محیط میں ہے کہ اُسْرُبٌ یا اُسْرُبٌ سفید رانگا یعنی قلعی-

سَرْبَخَةٌ- کودنا' ہلکا ہونا' آہستہ چلنا' دوپہر کو چلنا-

مَهْمَهٌ سِرْبَاخٌ- وسیع میدان-

مُسْرَنْبِخٌ- دو-

وَكَاَيِّنْ قَطَعْنَا اِلَيْكَ مِنْ دَوِيَّةٍ سَرْبَخٍ- ہم نے آپ تک آنے کے لیے کتنے دور کے کشادہ میدان طے کیے-

سَرْبَلَةٌ- کرتہ یا زرہ پہنانا-

لَا اَخْلَعُ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيْهِ اللهُ- میں تو وہ کرتا نہیں اتاروں گا جو اللہ نے مجھ کو پہنایا یعنی خلافت رسول کو میں خود نہیں چھوڑنے کا تم مار ڈالو تو یہ اور بات ہے (یہ حضرت عثمان نے کہا جب باغیوں نے ان سے درخواست کی کہ خلافت سے دست بردار ہو جاؤ)-

سَرَابِيْل جمع ہے سِرْبَالٌ کی جیسے- سَرَاوِيْل جمع ہے- سِرْوَالٌ کی یعنی پائجامہ (بعض نے کہا سَرَاوِيْل- مفرد ہے)-

اَلنَّوائِحُ عَلَيْهِنَّ سَرَابِيْلَ مِّنْ قَطِرَانٍ- نوحہ کرنے والی عورتوں پر (قیامت کے دن) تار کول کے کرتے ہوں گے (ان میں فوراً آگ لگ جاتی ہے)-

شُمُّ الْعَرَانِيْنِ اَبْطَالٌ لَبُوْسُهُمْ مِنْ نَسْجِ دَاوٗدَ فِی الْهَيْجَا سَرَابِيْلُ- ان کے ناک کے بانسے اونچے بہادر جنگ میں حضرت داود کی بنی ہوئی زرہ ان کا لباس ہے-

تَسَرْبَلَ بِالْخُشُوْعِ- اس لیے عاجزی کا کرتہ پہن لیا-

اِذَا شَرِبَ الرَّجُلُ الْخَمْرَ خَرَقَ اللّٰهُ سِرْبَالَهٗ- جب کوئی آدمی شراب پیتا ہے تو اللہ تعالی اس کا کرتہ پھاڑ دیتا ہے (یعنی اس کا عیب فاش کر دیتا ہے- لوگوں میں ذلیل کرتا ہے)-

تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ- وہ کھڑی کی جائے گی اس حال میں کہ تار کول کا ایک کرتہ پہنے گی- (یہ اس کی سزا ہے جو دنیا میں نوحہ کیا کرتی تھی-)

سَرْجٌ- کنگھی کرنا- چوٹی نکالنا- جھوٹ بولنا- زین لگانا- خوب رو ہونا-

تَسْرِيْجٌ- زینت دنیا آراستہ کرنا- روشن کرنا-

اِسْرَاجٌ- زین لگانا

سَرْجٌ- زین' کاٹھی' اس کی جمع سُرُوْجٌ ہے عُمَرُ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ- عمرؓ بہشتیوں کے چراغ ہیں (بعض نے کہا اس کا

مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر کے اسلام لانے سے مسلمانوں کا چالیس کا عدد پورا ہوا اور آپ کے اسلام لانے سے پہلے مسلمان پوشیدہ اور مخفی رہتے تھے گویا تقیہ کرتے تھے آپ نے اس تقیہ کو توڑا اور مسلمان علانیہ اپنے تئیں مسلمان کہنے لگے تو گویا اسلام آپ کی وجہ سے ظاہر ہوا جیسے چراغ سے سب چیزیں ظاہر ہوتی ہیں رضی اللہ عنہ- اگر مسلمان ذرا بھی تاریخ پر غور کریں تو حضرت عمر کا احسان اس امت پر کبھی نہ بھولیں گے- انہی کا طفیل ہے جو ایران اور شام اور مصر اور عراق میں اسلام نظر آتا ہے)-

سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَةَ- میری امت کے چراغ ابو حنیفہ ہیں (یہ حدیث باتفاق محدثین باطل اور موضوع ہے) اور ایسے ہی یہ کہ:

اَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ- میں ابو حنیفہ سے فخر کرتا ہوں جو کوئی ان سے محبت رکھے اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جو کوئی ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا- یہ بھی موضوع اور باطل ہے اور تعجب ہے صاحب درمختار سے کہ اس نے یہ موضوع حدیثیں اپنے مقدمہ کتاب میں درج کی ہیں-

لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَ السُّرُجَ- اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کریں (اکثر قبرستان میں جایا کریں وہاں رویا پیٹا کریں) اور ان لوگوں پر بھی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں (قبروں کی طرف سجدہ کریں یا قبروں کو مسجد بنالیں) وہاں چراغ کریں (جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل لوگ کیا کرتے ہیں اس کو عرس کہتے ہیں معاذ اللہ حدیث شریف کی روح سے قبروں پر روشنی کرنے والے ملعون ہیں-

مترجم- کہتا ہے میں نے مدینہ طیبہ میں اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بعض عورتیں حضور کے مزار پر آکر اس کو سجدہ کرتیں ہیں اور مدینہ کے عالم اور مولوی اس امر حرام سے منع نہیں کرتے- بلکہ خاموش رہ جاتے ہیں ہائے دین اسلام کی غربت پر رونا آتا ہے یا اللہ پھر ایک خلیفہ ہم میں حضرت عمر کا سا پیدا کردے جو ان مشرکوں اور قبر پرستوں کا سر توڑ دے-

مَسْرَجَه- جلتھی پیالہ جس میں تیل بتی رہتی ہیں-

سَرُوْج- ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں

سُرَیج- ایک لوہار کا نام تھا جو عمدہ تلواریں بناتا تھا-

مِسْرَجَه- چراغ دان-

نَهٰی عَنِ السُّرُجِ فِی الْقُبُوْرِ- قبروں میں چراغاں کرنے سے منع فرمایا-

سَرْحٌ- صبح کو چرنا جیسے رَوْحٌ شام کو چرنا اور چرانا-

تَسْرِیْحٌ- چرانا چھوڑ دینا، رخصت کرنا، طلاق دینا، آسان کرنا کھول دینا-

اِنْسِرَاحٌ- چت لیٹنا- پاؤں کھول کر ننگا ہونا-

اِبِلٌ قَلِیْلَاتُ الْمَسَارِحِ کَثِیْرَاتُ الْمُبَارِكِ- اس کے اونٹ ہیں جو چراگاہ میں تھوڑے ہیں اور تھان میں بہت (مطلب یہ ہے کہ اس کے اونٹ چرنے کو بہت کم جاتے ہیں زیادہ اونٹ اس کے تھان میں رہتے ہیں تاکہ مہمان لوگ ان کا دودھ پئیں ان کا گوشت کھائیں یا جب تھان میں اس کے اونٹوں کو دیکھو تو بہت سارے معلوم ہوتے ہیں اور چراگاہ میں جا کر دیکھو تو بالکل کم اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز وہ بہت سے اونٹ اپنے مہمانوں کے لئے کاٹ ڈالتا ہے تو ان کو چراگاہ تک جانے کی نوبت ہی نہیں آتی-

سَرِّحِ الْمَاءَ- پھر پانی کو چھوڑ دے (وہ تیرے ہمسائے کے کھیت میں جائے)

وَلَا یَعْزُبُ سَارِحُهَا- صبح کو جو جانور چرنے کے لئے نکلتا ہے وہ دور نہیں جاتا (نزدیک ہی رہتا ہے تاکہ اگر مہمان آجائے تو اس کے پکڑے اور ذبح کرنے میں دیر نہ لگے)-

لَا تُعْدَلُ سَارِحَتُکُمْ- تمہارے چرنے والے جانور ہٹائے نہ جائیں (بلکہ جہاں چاہیں وہاں چریں)-

لَایُمْنَعُ سَرْحُکُمْ تمہارے چرنے والے جانور رو کے نہ جائیں

سَرْحٌ اور سَارِحَةٌ اور سَارِحٌ سب کا ایک ہی معنی ہے- یعنی مواشی-

فَاِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً لَّمْ تُجْرَدْ وَلَکُمْ تُسْرَحْ- اس جگہ

ایک درخت ہے جس پر کوئی آفت نہیں آئی نہ اس کے پتے کسی جانور نے چرے (یا نہ وہ تراشا گیا)۔

یَاکُلُوْنَ مُلَّاحَهَا یَرْعَوْنَ سِرَاحَهَا وہاں کی نمکین کھٹی بوٹی کھاتے ہیں اور وہاں کے درخت چرتے ہیں۔

اِنَّهَا رَاَتْ اِبْلِیْسَ سَاجِدًا یَسِیْلُ دُمُوْعُهٗ کَسَرْحِ الْجَنِیْنِ۔ انہوں نے ابلیس کو دیکھا سجدے میں پڑا ہے اس کے آنسو ایسے بہہ رہے ہیں جیسے وہ بچہ جو آسانی سے پیدا ہو۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ نَاقَةٌ سُرُحٌ نرم رفتار سانڈنی۔

مِشْیَةٌ سُرُحٌ۔ آسان اور نرم چال ایک روایت میں کَسَرِیْحِ الْجَنِیْنِ ہے معنی وہی ہے۔

سَرَحَ الرَّجُلُ۔ پاخانہ یا پیشاب کھل کر کیا۔

سَرْحٌ اور سَرِیْحٌ۔ پیشاب کا کھل جانا رکنے کے بعد مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ یَّسْبِقُ بَعْضُ اَعْضَائِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ۔ جو شخص آسانی سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جس کے بعض اعضاء بہشت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لَمَّا اَرَادَاَنْ یَّسْرَحَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمِیْنِ۔ جب آنحضرتؐ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجنا چاہا۔

تُشْرَبُ لَذَّةً وَّتَخْرُجُ سُرُحًا۔ پانی کا گھونٹ بھی کیا نعمت ہے مزے سے پی لیتے ہیں اور آسانی سے نکل جاتا ہے (پیشاب کی راہ سے)۔

تَحْتَ سَرْحَةٍ۔ ایک بڑے درخت کے تلے۔

وَرَاحَ بِسَرْحِهِمْ۔ ان کے چرنے والے جانور لے کر چل دیا۔

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ عَلٰی سَرْحٍ بِالْمَدِیْنَةِ۔ مشرک لوگوں کے چرنے والے جانور ہیں مدینہ میں۔

وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوْحُ عَلَیْهِمْ سَارِحَةٌ۔ کچھ لوگ ایک پہاڑ کے بازو سے اتریں گے ان کی بکریاں شام کو وہاں چرتی ہوں گی (لیکن محتاج اور فقیر کو دودھ تک نہ دیں گے آخر اللہ تعالیٰ پہاڑ کو ان پر گرا دے گا)

اَغَارُوْا عَلٰی سَرْحِهٖ۔ چرنے والے جانوروں کو لوٹا۔

رَبِّ اَخْرِجْ عَنِّی الْاَذٰی سُرُحًا۔ پروردگار میرا پاخانہ آسانی سے نکال دے (کیونکہ قبض بری بلا ہے تمام بیماریوں کی جڑ ہے)۔

عَبْدُاللّٰهِ اِبْنُ اَبِیْ سَرْحٍ۔ حضرت عثمان کا سالا جس کو انہوں نے مصر کا حاکم بنایا تھا آپ نے فتح مکہ کے دن اس کا خون ہدر کر دیا تھا (یعنی جو کوئی اس کو پائے بلا تامل مار ڈالے) پھر حضرت عثمان کی سفارش سے اس کو معافی دی۔

کَاَنَّهٗ ذَنَبُ السِّرْحَانِ۔ گویا وہ بھیڑیئے یا شیر کی دم ہے (یعنی صبح کاذب) اس کی جمع سِرَاحٌ اور سَرَاحِیْنُ آتی ہے۔

اَلْفَجْرُ الْکَاذِبُ الَّذِیْ یُشْبِهُ ذَنَبَ السِّرْحَانِ۔ صبح کاذب جو بھیڑیئے کی دم کی طرح ہوتی ہے۔

سِرْحَانٌ۔ بھیڑیا یا شیر۔

سَرْدٌ۔ ٹانکنا، سوراخ کرنا، بنا رو کے ساتھ پڑھنا (یعنی فرفر متصل بلا توقف) پےدرپے کرنا۔

تَسْرِیْدٌ۔ سوراخ کرنا، ٹانکنا۔

لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ روانی کے ساتھ مسلسل بات نہیں کرتے تھے (بلکہ ایک ایک بات ٹھہر ٹھہر کر توقف کے ساتھ جیسے عقلمند سنجیدہ لوگوں کا طرز ہے)۔

اِنَّهٗ کَانَ یَسْرُدُ الصَّوْمَ سَرْدًا۔ آنحضرتؐ پے در پے (لگاتار) روزے رکھتے تھے (جب نفل روزے رکھنا شروع کرتے تو برابر رکھے جاتے پھر افطار کرتے تو چند روز تک برابر افطار ہی کئے جاتے۔

اِنِّیْ اَسْرُدُ الصِّیَامَ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میں سفر میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں آپ نے فرمایا تیری مرضی چاہے سفر میں روزہ رکھ چاہے افطار کر۔

سَرْدٌ۔ زرہ کے حلقے جوڑنا۔

سَرَّادٌ۔ زرہ بنانے والا جیسے زَرَّادٌ ہے۔

ثَلٰثَةٌ سَرْدٌ وَّوَاحِدٌ فَرْدٌ۔ ایک گنوار سے پوچھا گیا تو حرام مہینے جانتا ہے بولا ہاں تین تو پے در پے ہیں۔ یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم۔ اور ایک اکیلا ہے یعنی رجب۔

سَرْدَجَةٌ۔ چھوڑ دینا۔

سَرْدَحَةٌ - چھوڑ دینا -
سِرْدَاحٌ اور سِرْدَاحَةٌ - اچھی لمبی سانڈنی -
وَدَيْمُوْمَةُ سَرْدَحَ - اور نرم زمین کا برابر رہنا خطابی نے کہا - صَرْدَحُ کا معنی ہموار مقام اور سَرْدَحُ نرم زمین -
سَرْدَقَةٌ - قنات باندھنا -
سُرَادِق - قنات اس کی جمع سُرَادِقَات ہے عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ - حجاج کے خیمہ کی پاس لِسُرَادِقَاتُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفٍ دوزخ کا احاطہ چار دیواریں ہیں موٹی -
سُرَادِقُ الْجَلَالِ عظمت کی قناتیں -
سَرٌّ - خوش کرنا' ناف پر مارنا' آنول کاٹنا -
سُرُوْرٌ - خوش ہونا -
تَسْرِيْرٌ اور اِسْرَارٌ - خوش کرنا
اِسْرَارٌ راز کی بات چھپانا یا ظاہر کرنا -
صُوْمُوْا الشَّهْرَ وَسِرَّهٗ - مہینے کے شروع یا بیچ میں روزے رکھو (شروع سے چاند دیکھتے ہی مراد ہے اور بیچ سے ایام بیض یعنی ۱۳' ۱۴' ۱۵' تاریخیں ازہری نے کہا سِرّ کا یہ معنی مجھ کو معلوم نہیں) -
سِرَارُ الشَّهْرِ اور سَرَارُهٗ اور سَرَرُهٗ - اخیر رات کو ہر مہینے کے کہتے ہیں چونکہ اس میں چاند چھپ جاتا ہے -
هَلْ صُمْتَ مِنْ سِرَارِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا کیا تو نے اس مہینے کے اخیر میں کچھ روزے رکھے تھے (یعنی شعبان کے یہ سوال بطریق زجر اور انکار کے ہے کیونکہ رمضان کا استقبال کرنا منع ہے یعنی شعبان کے اخیر ہی سے روزے شروع کر دینا) -
اَصُمْتَ مِنْ سِرَرِ شَعْبَانَ - کیا تو نے شعبان کے اخیر میں روزے رکھے (بعض نے کہا سَرَرْ سے درمیانی حصہ مراد کیونکہ شعبان کے آخر میں روزہ رکھنا مستحب نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے) -
تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ - آپ کی پیشانی کی لکیریں (بٹیں) چمک رہی تھیں (یعنی خوشی سے) یہ سِرٌّ یا سَرَرٌ کی جمع الجمع ہے کیونکہ ان کی جمع اَسْرَارٌ اور اَسِرَّةٌ ہے -
كَاَنَّ مَاءَ الذَّهَبِ يَجْرِيْ فِيْ صَفْحَةِ خَدِّهٖ وَرَوْنَقُ الْجَلَالِ يَطَّرِدُ فِيْ اَسِرَّةِ جَبِيْنِهٖ - آنحضرتؐ کے رخسارہ مبارک پر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سونے کا پانی بہہ رہا ہے (چمک دار تھا) اور بزرگی اور جلال کی رونق آپؐ کے پیشانی کے خطوط میں جاری تھی -
اِنَّهٗ وُلِدَ مَعْذُوْرًا مَّسْرُوْرًا - آنحضرتؐ ختنہ کئے ہوئے نانوں کٹے ہوئے پیدا ہوئے (یہ ایک روایت ہے دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبدالمطلب آپ کے جدامجد نے آپ کا ختنہ کرایا) -
اِنَّهٗ وُلِدَ مَسْرُوْرًا - ابن صیاد نانول کٹا ہوا پیدا ہوا -
سَرَرْ - وہ ٹکڑا نانول کا جو دائی کاٹ ڈالتی ہے اس کو سربہ ضمہ سین بھی کہتے ہیں -
فَاِنَّ بِهَا سَرْحَةً سُرَّتَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا - وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کی نانول کاٹی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس درخت کے تلے ان کی ولادت ہوئی ہے) - اس مقام کو جہاں یہ درخت واقع ہے وَادِيُ السُّرَرِ کہتے ہیں -
اِنَّهٗ يَجْتَرُّ وَالِدَيْهِ بِسَرَرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ - کچا بچہ (جو اسقاط ہو کر مر جائے) اپنی نانول سے قیامت کے دن اپنے ماں باپ کو کھینچ کر بہشت میں لے جائے گا -
لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ - اپنی ماں کو اپنی نانول سے کھینچے گا -
سِرَرِهٖ - بہ کسرۂ سین بھی ایک لغت ہے حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کچا بچہ جس سے اتنی الفت نہیں ہوتی ماں باپ کے حق میں اتنا مفید ہے تو پورا بچہ جس سے الفت ہو آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہو اور اس کے مر جانے پر ماں باپ صبر کریں (کتنا کچھ فائدہ دے گا اپنے ماں باپ کی سفارش کر کے ان کو بہشت میں لے جائے گا) -
لَا تَنْزِلْ سُرَّةَ الْبَصْرَةِ - بصرے کے بیچ شہر میں مت اترنا -
نَحْنُ قَوْمٌ مِّنْ سَرَارَةِ مَذْحِجٍ - ہم مذحج قبیلے کے شریف اور اچھے لوگوں میں سے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں

سَرَارَةِ الْوَادِیْ۔یعنی میدان کا بہترین اور اچھا حصہ۔
وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا النِّكَاحَ وَالْاِسْتِسْرَارَ (حضرت عائشہؓ سے کسی نے متعہ کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا) خدا کی قسم ہم تو اللہ کی کتاب میں دو ہی باتیں پاتے ہیں نکاح یا لونڈی رکھنا (متعہ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے)۔
شَیْءٌ سَرِیٌّ۔نفیس چیز۔
تَسَرَّرَتْ۔لونڈی بن گئی۔
سَرَارِیْ۔لونڈیاں یہ جمع ہے سُرِّیَّه کی۔
فَاسْتَسَرَّنِیْ۔مجھ کو لونڈی بنایا (خواص) بعض نے کہا یوں کہنا چاہئے تھا تَسَرَّرَنِیْ یا تَسَرَّانِیْ کیونکہ اِسْتَسَرَّنِیْ کا معنی یہ ہے مجھ سے بھید کی بات کہی۔
مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِبِلٌ لَمْ يُؤَدِّ حَقَّهَا اَتَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَسَرِّ مَا كَانَتْ تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا۔جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے (ان کی زکوٰۃ نہ دے) تو قیامت کے دن وہ خوب تندرستی اور موٹے تازے پنے کے ساتھ جیسے وہ دنیا میں تھے بن کر آئیں گے اس کو اپنے پاؤں سے روندیں گے (یعنی دنیا میں جس قوت وہ خوب موٹے تارے چاق چست تھے ویسی حالت میں وہاں آئیں گے اپنے مالک کو روندیں گے مطلب یہ ہے کہ موٹے تازے اونٹ بہت بھاری ہوتے ہیں۔اور ان کے روندنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ دبلے سوکھے ہلکے وزن کے اونٹ روندیں)۔
سِرُّ كُلِّ شَیْءٍ۔ہر چیز کا مغز گودا اسی سے یہ نکلا ہے بعض نے کہا سرور سے (کیونکہ موٹے تازے جانوروں کو دیکھ کر آدمی خوش ہوتا ہے)۔
كَانَ يُحَدِّثُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَخِی السِّرَارِ۔حضرت عمرؓ آنحضرتؐ سے اس طرح باتیں کرتے جیسے کوئی بھید کی باتیں چپکے چپکے کہتا ہے (جب سے یہ آیت اتری۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔اس وقت سے حضرت عمرؓ نے ایسی آہستہ کلامی اختیار کی ورنہ آپ کی آواز بہت بلند تھی حضرت عمرؓ قرآن پر بڑے عمل کرنے والے تھے۔
لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهٗ مِنْ فَرَسِهٖ۔اپنی اولاد کا پوشیدہ خون مت کرو کیونکہ دودھ پلانے کے وقت جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ ضعف چھپا رہتا ہے بڑا ہو کر گھوڑے پر سے گر جاتا ہے (اور دشمن اس کو مار ڈالتا ہے تو گویا تم نے اس کا خون کرایا نہ تم دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی ماں سے صحبت کرتے نہ بچہ ناتواں ہوتا نہ دشمن کے مقابلہ میں گھوڑے پر سے گرتا نہ مارا جاتا ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ۔پھر پوشیدہ فتنہ (جو اندر ہی اندر اسلامی کی بیخ کنی کرے گا یعنی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ظاہر میں اسلام او مسلمانوں کی ہمدردی کا دعویٰ کریں مگر باطن میں اسلام کی تباہی اور بربادی چاہیں گے۔نہایہ میں ہے سَرَّاء کنکریلا پتھر میدان اس صورت میں واقعہ حرہ مراد ہوگا جو یزید کی حکومت میں ہوا اہل مدینہ قتل ہوئے حرم محترم کی بربادی ہوئی)۔
يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ۔خوشی اور رنج دونوں حالت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔اس کا شکر بجا لاتے ہیں (ناشکری اور بے ادبی کا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتے)۔
اِجْعَلْ سَرِيْرَتِیْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِیْ۔میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے۔ہر آدمی کا قاعدہ ہے کہ لوگوں کی شرم وحیا سے ظاہر میں کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس پر اس کا عیب کیا جائے لیکن در پردہ برے کام کیا کرتا ہے تو ظاہر اچھا لیکن باطن خراب ہوتا ہے آپ نے یہ دعا فرمائی کہ باطن ظہر سے بھی اچھا ہو تو ظاہر اور باطن دونوں عمدہ ہو گئے (اگلے اولیاء اللہ نے اسی پر عمل کیا ہے ظاہر کی درستگی پر انہوں نے اتنا خیال نہیں کیا نہ کسی کے کہنے سننے کی کچھ پرواہ کی مگر باطن کو اپنے پروردگار کے ساتھ صاف رکھا)۔
فَسَارَّهٗ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔اس نے آنحضرتؐ سے چپکے چپکے بات کی (ایک منافق کے قتل کی اجازت چاہتا تھا آپ نے فرمایا اچھا اس کو قتل کر ڈالو)۔
مَا يَسُرُّنِیْ اَنِّیْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ۔اگر میں گھاٹی میں حاضر ہوتا (جس میں انصار نے آنحضرتؐ کی حمایت اور رفاقت کا اقرار واثق کیا تھا) تو مجھ کو بدر کی جنگ میں حاضر ہونے سے زیادہ خوشی ہوتی (حالانکہ بدر کی فضیلت بہت ہے مگر ان کا یہ

خیال ہوگا کہ بیعت عقبہ کی فضیلت اس سے بھی زیادہ ہے- کیونکہ یہی بیعت اسلام کی قوت اور آنحضرتؐ کے ہجرت کی بنا تھی)-

صَاحِبُ السِّرِّ- آنحضرتؐ کے راز دار (حذیفہ بن یمانؓ آنحضرتؐ نے ان کو سترہ منافقوں کے نام بتلائے تھے جو ظاہر میں مسلمان بنے ہوئے تھے یہ راز آپؐ نے حذیفہ کے سوا اور کسی پر فاش نہیں کیا تھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کیا میرا نام تو ان میں نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں-)

تُسِرُّ اِلَيْهِ كَثِيْرًا- آپ ان سے چپکے چپکے بہت باتیں کرتے ہیں-

فَسَارَّ اِنْسَانًا- ایک آدمی سے سرگوشی کی-

حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ يُتَسَارُّ اِلَيْهِ- مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کو سن کر خوشی ہوتی ہے-

اَوَائِلُ السُّوَرِ اَسْرَارُ اللّٰهِ- سورتوں کے شروع میں جو حروف تہجی آئے ہیں (جیسے الم، المرٰ حم وغیرہ) یہ اللہ کے بھید ہیں اس میں اور اس کے پیغمبر کے درمیان ان کا اصلی مطلب اللہ اور پیغمبر ہی کو معلوم ہے گو گمان اور اٹکل سے بعض لوگوں نے ان کی تفسیر بھی کی ہے-

فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَّا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا- مجھ سے چپکے سے ایک بات کہی جو میں کسی سے بیان نہیں کروں گا-

سَرِيْرٌ- تخت- پلنگ-

سُرُرٌ- اس کی جمع ہے-

مَا هٰذِهِ السَّرَائِرُ الَّتِيْ تُبْلٰى بِهَا الْعِبَادُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- یہ سرائر کیا ہیں جن سے بندے قیامت کے دن آزمائے جائیں گے (جس کا ذکر اس آیت میں ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ) فرمایا سرائر تمہارے، تمہارے اعمال ہیں نماز، زکوٰۃ، روزہ وضو، غسل، جنابت اور ہر ایک فرض اللہ کا (ان کا آزمانا یہ ہے شرائط اور آداب اور خلوص کی ساتھ ان کو ادا کیا یا نہیں)-

لَا تُسَارَّ اَحَدًا فِيْ مَجْلِسِكَ فَتَتَّهِمَ- مجلس میں کسی سے سرگوشی نہ کر لوگ تجھ پر تہمت کریں گے (کیا کیا گمان کریں گے)-

هٰذَا مِنْ سِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ- یہ تو حضرت محمدؐ کی آل کا بھید ہے (جو اور لوگوں کو معلوم نہیں ہے)-

سَرِيْرَه- طبیعت طینت-

سَرَائِرُ- اس کی جمع ہے اور سِرٌّ بھید اس کی جمع اَسْرَارٌ ہے

سَارِيَةُ- ستون، اور ایک شخص کا نام ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں لشکر اسلام کا سردار ہو کر گیا تھا-

يَا سَارِيَةَ الْجَبَلَ الْجَبَلِ- اے ساریہ دیکھ پہاڑ کا خیال رکھ (ادھر دشمن چھپے ہوئے ہیں یہ حضرت عمرؓ نے مدینہ میں کہا اور ساریہ نے جو صدہا کوس کے فاصلہ پر میدان جنگ میں تھے آپ کی آواز سن لی یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی)-[1]

وَلَوْ كَانَ خَلْفَ سَارِيَةٍ- اگرچہ ایک ستون کی آڑ میں ہو-

اُقِيْمَتْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَوَارِيْ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ- آنحضرت ﷺ کی مسجد میں کھجور کے تنوں کے ستون کھڑے کئے گئے- حَنَّتْ سَارِيَةٌ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ- مسجد کا ایک ستون رونے کی سی آواز نکالنے لگا (جب منبر بن گیا اور آپ نے اس ستون پر سہارا دے کر کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو وہ آپ کی مفارقت سے رونے لگا)-

اَلْمُسْتَسِرُّوْنَ بِدِيْنِكَ- تیرے دین کو چھپانے والے-

هَيْهَاتَ اَنْ اُنَوِّرَ بِسَبَبِكُمْ اَسْرَارَ الْعَدْلِ اَوْ اُقِيْمَ اِعْوِجَاجَ الْحَقِّ- یہ دور ہے بعید ہے کہ میں تمہاری وجہ سے انصاف کے بھید روشن کر دوں یا حق بات میں جو کجی آ گئی ہے اس کو سیدھا کروں-

مَسَرَّةٌ- خوشی اور شادمانی-

مَاءُ الْوُضُوْءِ مَايَسُرُّنِيْ بِذٰلِكَ مَالٌ كَثِيْرٌ- وضو کا پانی- اگر اس کے بدل مجھ کو بہت سا مال ملے تو اتنی خوشی نہ ہو-

وَيَقَعُ الْاِمَامُ مَسْرُوْرًا- امام نانول کٹے ہوئے پیدا

---

[1] یہ روایت سخت ضعیف ہے-(م)

ہوتے ہیں (یعنی ماں کے پیٹ سے)۔

سُرَّةٌ - ناف توندی۔

سَرْطٌ - نگل جانا۔

سِرَاط - راہ جیسے صِرَاط اور زِرَاط ہے۔

سُرَاطِیٌ - کہاؤ

سَرْطَان - کیکڑا اور ایک برج کا نام ہے بارہ برجوں میں سے۔

سَرْعٌ یا سُرْعَةٌ - جلدی شتابی جیسے مُسَارَعَةٌ ہے۔

اِسْرَاعٌ - جلدی کرنا۔

سَرْعٌ - ہری شاخ۔

فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ - جلد باز لوگ تو مسجد سے نکل گئے (سلام پھیرتے ہی)۔

فَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ وَاَخِفَّا وُ هُمْ - جلد باز اور ہلکے پھلکے لوگ نکل گئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں کسی مصلحت یا ضرورت سے کلام کر سکتے ہیں بعض نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب نماز میں کلام کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ اہلحدیث کہتے ہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا بات یہ ہے کہ نادانستہ یا بھولے سے کوئی نماز میں کلام کرے یا یہ سمجھ کر کہ نماز تمام ہوگئی تو اس کی نماز نہیں جاتی ذوالیدین کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ نماز میں کلام کرنا منع ہے اور آنحضرت نے جو کلام کیا وہ یہ سمجھ کر کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں دوسرے صحابہ نے جو آپ کے سوال کا جواب ہاں کہہ کر دیا۔ انھوں نے پیغمبر کی بات کا جواب دیا جس سے نماز نہیں جاتی)۔

فَكَانَتْ سُرْعَتِیْ اَنْ اُدْرِكَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - میں اس کی جلدی کرتا کہ آنحضرت کے ساتھ صبح کی نماز پالوں (مطلب یہ ہے کہ سحری صبح کے قریب کھاتا یہاں تک کہ نماز کا وقت قریب آ جاتا اور خیال ہوتا کہیں جماعت کی نماز فوت نہ ہو جائے) یہ سحری سنت کے موافق ہے نہ وہ جو ہمارے ملک کے جاہل لوگ کیا کرتے ہیں آدھی رات سے یا دو بجے پر سحری کھا لیتے ہیں یا تین بجے پر ہندوستان کے اکثر شہروں میں سحری کا وقت چار بجے سے ساڑھے چار بجے تک سنت کے موافق ہے۔

كَانَ الْاَذَانَ سُرْعَةٌ - جیسے نماز کی تکبیر پر جلدی ہوتی ہے (ایسا نہ ہو جماعت فوت ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ فجر کی سنتوں میں چھوٹی سورتیں پڑھنا چاہے۔ آنحضرت ان میں کافرون اور اخلاص پڑھتے تھے اور حنفیوں نے جو ان میں تطویل قرات مستحب رکھی ہے یہ ان کی غفلت ہے احادیث سے)۔

مَسَارِيْعُ فِی الْحَرْبِ - لڑائی میں جلدی دوڑنے والے۔ یہ جمع ہے مِسْرَاعٌ کی بمعنی بہت جلدی کرنے والا کاموں میں۔

كَانَ عُنُقُهٗ اَسَارِيْعَ الذَّهَبِ - آپ کی گردن کیا تھی گویا سونے کے منکے تھے یہ جمع ہے اُسْرُوْعٍ یا یُسْرُوْعٍ کی یعنی ٹکڑا گلا ہوا۔

كَانَ عَلٰی صَدْرِهِ الْحَسَنُ اَوِالْحُسَيْنُ فَبَالَ فَرَاَيْتُ بَوْلَهٗ اَسَارِيْعَ - آنحضرت کے سینہ مبارک پر امام حسن اور امام حسین تھے انہوں نے پیشاب کر دیا میں نے دیکھا ان کے پیشاب میں لکیریں تھیں (کبھی ادھر دھار مارتے کبھی ادھر)۔

فَاَخَذَ بِهِمْ بَيْنَ سَرْوَ عَتَيْنِ وَمَالَ بِهِمْ عَنْ سَنَنِ الطَّرِيْقِ - وہ ان کو دو ریت کے ٹیلوں کے بیچ میں لے گئے اور سیدھے راستے سے ایک طرف مڑ گئے ان کو لے کر۔

مَا اَرٰی رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِیْ هَوَاكَ - میں دیکھتی ہوں آپ کی جو خواہش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو جلد پورا کر دیتا ہے (آپ کے اوپر تخفیف کرتا ہے اور کشادگی اور آسانی)۔

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْيَتِهٖ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں نے آنحضرت سے زیادہ جلد چلنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ یعنی آپ جلدی جلدی قدم اٹھاتے تھے لیکن اطمینان اور وقار کے ساتھ یہ نہیں کہ کود کر یا اکڑ اکر دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ کی چال نرم اور سلیس تھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اسی طرح یہ حدیث کہ جلدی چلنا مومن کی رونق دور کرتا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اترا کر یا کود پھاند کر اضطراب کے ساتھ چلنا۔

يَرُدُّ مُتَسَرِّ عُهُمْ عَلٰی قَاعِدِهِمْ - ان کی فوج کی ٹکڑی جو جلدی کر کے آگے بڑھ جاتی ہے وہ جو لوٹ کماتی ہے اس میں

پیچھے رہنے والوں کو بھی حصہ دیتی ہے (یعنی کل لشکر میں لوٹ کا مال برابر تقسیم ہوتا ہے یہ نہیں کہ آگے کی ٹکڑی ہی سب مال مار لے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر بیٹھنے والوں کا بھی حصہ اس میں لگایا جاتا ہے)۔

وَسِرْعَانَ مَا تَفَرَّقَ بَيْنَنَا وَإِلَى اللهِ أَشْكُوْ (حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد کہا) کیا جلدی ہم دونوں میں جدائی ہوگئی میں اللہ تعالیٰ سے اپنا شکوہ کرتا ہوں۔

سِرْعَانَ۔ بحرکات ثلثہ درسین۔ اسم فعل ہے یعنی سَرُعَ یعنی جلدی کی۔

سَرَعَ۔ انگور کے خوشے ان کی جڑوں سمیت کھا جانا۔

سَرْغٌ۔ ایک گاؤں ہے وادی تبوک میں اور انگور کی ڈالی کو بھی کہتے ہیں۔

حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغٍ۔ جب آپ سرغ میں پہنچے (جو مدینہ سے تیرہ منزل ہے)۔

سَرْفٌ۔ درخت کے پتے کھا جانا بہت دودھ پلا کر بچہ کو خراب کرنا۔

سَرَفٌ۔ غفلت کرنا جہالت حد سے بڑھ جانا۔ خطا نادانی۔

اِسْرَافٌ۔ مال لٹانا' برے کاموں میں خرچ کرنا۔

فَإِنَّ بِهَا سَرْحَةً لَمْ تُعْبَلْ وَلَمْ تُسْرَفْ۔ وہاں ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرائے گئے اور نہ اس میں کیڑا لگا۔ یہ سرفہ سے نکلا ہے وہ ایک چھوٹا کیڑا ہے جو درخت میں سوراخ کر کے اپنا مکان بناتا ہے اس کی جڑ کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ درخت سوکھ جاتا ہے اس کیڑے کا سر کالا ہوتا ہے باقی حصہ بدن سرخ۔

أَصْنَعُ مِنْ سُرْفَة۔ سرفہ سے زیادہ کاریگر ہے۔ أَرْضٌ سَرِفَةٌ۔ جس زمین پہ کیڑے بہت ہوں۔ مترجم کہتا ہے وقار آباد میں میرا ایک باغ آموں کا ہے اس کیڑے نے بڑے بڑے نقصان پہنچائے عمدہ عمدہ آموں کے درختوں کو جب وہ پھل لانے لگے اس کیڑے نے سکھا دیا۔

إِنَّ لِلَّحْمِ سَرَفًا كَسَرَفِ الْخَمْرِ۔ گوشت کی لت پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی پھر بغیر گوشت کے اس سے کھانا ہی نہیں کھایا جاتا اور گوشت سے صبر کرنا مشکل ہو جاتا ہے (جیسے شرابی آدمی کو بغیر شراب پیئے چین نہیں آتا) عرب لوگ کہتے ہیں کہ رَجُلٌ سَرِفُ الْفُؤَادِ۔ غفلت شعار آدمی یعنی جس کا دل غافل ہو۔

سَرِفُ الْعَقْلِ۔ کم عقل نادان بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے شرابی کا اکثر پیسہ شراب میں جاتا ہے ایسا ہی گوشت خوار کا گوشت میں یہ اسراف سے نکلا ہے جس کا معنی اوپر بیان ہوا اور بہت حدیثوں میں یہ لفظ آیا ہے۔ اس کا معنی گناہ بہت کرنا۔

أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ اپنے نفس پر اسراف کیا یعنی ظلم گناہوں کے مرتکب ہو کر۔

أَرَدْتُكُمْ فَسَرِفْتُكُمْ۔ میں نے تمہارا قصد کیا لیکن خطا ہو گئی (تم تک نہ پہنچ سکا)۔

إِنَّهٗ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ۔ آنحضرتؐ نے ام المومنین میمونہ سے سرف میں نکاح کیا (جو عبداللہ بن عباس کی خالہ تھیں سرف ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دس میل یا کم وبیش) مجمع البحرین میں ہے کہ اسراف حرام کھانا یا جو کام اللہ کی رضا مندی کا ہے اس میں خرچ نہ کر کے دوسرے کاموں میں مال کا خرچ کرنا۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر لاکھوں' کروڑوں روپیہ اللہ کی راہ میں اٹھائے تو وہ اسراف نہیں ہے لیکن ایک پیسہ بھی ناجائز اور حرام کام میں اٹھانا اسراف میں داخل ہے۔

لِلْمُسْرِفِ ثَلٰثُ عَلَامَاتٍ يَأْكُلُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَلْبَسُ مَا لَيْسَ لَهٗ وَيَشْتَرِيْ مَا لَيْسَ لَهٗ۔ مسرف (فضول خرچ لٹیرا) اس کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو کھانا اس کو سزاوار نہیں وہ کھائے (حیثیت تو دال روٹی کی ہے۔ لیکن پلاؤ قورمہ تنجن روز اڑائے) دوسرے جو پہناوا اس کو لائق نہیں وہ پہنے (مقدور تو کھادی اور ململ پہننے کا ہے لیکن شال دوشالے زربفت کمخواب پہنے) تیسرے جس چیز کا خریدنا اس کو شایاں نہیں وہ خرید لے (خواہ مخواہ بن ضرورت جو چیز عمدہ دیکھے اس کو مول لے لے یہ نہ سوچے کہ دام کہاں سے لاؤں گا۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يَّكْتُبُ سَرِفَ الْوُضُوْءِ كَمَا يَكْتُبُ عُدْوَانَهٗ - اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو وضو میں اسراف کو لکھتا رہتا ہے (بے ضرورت پانی بہانے کو تین بار سے زیادہ کسی عضو کے دھونے کو) جیسے اس کی زیادتی اور ظلم (یعنی گناہ کو) لکھتا ہے مجمع البحرین میں ہے کہ بعض علماء نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ اہل سنت کی طرح بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ معنی بالکل غلط ہے اس لئے کہ پاؤں کا دھونا بہت سی حدیثوں میں آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور صحابہ کا اس پر اتفاق ہے مگر ایک شاذ روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ مسح کرنا - حافظ ابن حجر نے کہا ابن عباس سے بھی ان کا رجوع اس قول سے منقول ہے اور وضو کوئی ایسا کام نہ تھا جو شاذ و نادر کیا جاتا بلکہ روزانہ کئی بار ہوتا رہتا تو صحابہ نے آنحضرتؐ کا وضو میں پاؤں دھونا دیکھا ہوگا اور اسی کو اختیار کیا - جمہور اہل سنت کا یہی قول ہے مگر علامہ ابن جریر طبری اور شیخ محی الدین بن عربیؒ نے یہ کہا ہے - کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے وضو میں پاؤں دھوئے چاہے مسح کرے اور عکرمہ اور چند تابعین سے بھی مسح منقول ہے۔

لَوْقُتِلَ فِي الْحُسَيْنِ اَهْلُ الْاَرْضِ مَا كَانَ سَرِفًا - اگر امام حسینؓ کے خون بدل ساری زمین کے لوگ قتل کئے جائیں تو یہ اسراف نہ ہوگا (آپ کا خون ساری دنیا کے خون سے بڑھ کر محترم ہے)۔

لَيْسَ لِاَهْلِ سَرِفَ مُتْعَةٌ - جو لوگ سرف کے رہنے والے ہیں (جو مکہ سے دس میل ہے) اس کو تمتع کرنا جائز نہیں ہے کس لئے کہ وہ آفاقی نہیں ہے مکہ والے ہیں اور مکہ والوں کو تمتع جائز نہیں (یعنی حج میں)۔

اِسْرَافِيْل - وہ فرشتے جو صور لئے کھڑے ہیں قیامت کے قریب پھونکیں گے۔

سَرَقٌ یا سَرِقٌ یا سَرَقَةٌ یا سَرَقَانٌ - تبدیل ہو جائے بہ نیت فاسد یا محفوظ مال کا چپکے سے لے لینا چرانا۔

رَاَيْتُكِ يَحْمِلُكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ - (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) میں نے دیکھا فرشتہ تجھ کو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں اٹھا کر لایا ہے (اور کہتا ہے یہ آپ کی بی بی ہے آنحضرت کو حضرت عائشہؓ کی صورت خواب میں دکھائی گئی یہ قصہ نبوت سے پہلے کا ہے یا اس کے بعد کا)۔

سَرَقَة - عمدہ ریشمی کپڑا اس کی جمع سرق ہے اُهْدِيَ اِلَيْهِ سَرَقَةٌ مِّنْ حَرِيْرٍ - ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا آپ کو تحفہ بھیجا گیا۔

رَاَيْتُ كَاَنَّ بِيَدِيْ سَرَقَةً مِّنْ حَرِيْرٍ - میں نے (خواب میں) دیکھا جیسے میرے ہاتھ میں ایک عمدہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے۔

اِذَا بِعْتُمُ السَّرَقَ فَلَا تَشْتَرُوْهُ - جب تم ریشمی کپڑوں کو ادھار بیچو تو پھر (نقد قیمت پر اس سے کم کو) ان کو نہ خریدو (یہ عبداللہ بن عباس نے کہا جب ان کو خبر پہنچی کہ بعض لوگ ریشمی کپڑے ادھار پر بیچ ڈالتے ہیں پھر اس سے کم قیمت دے کر نقد خرید کر لیتے ہیں یہ بیع عینہ ہے جس کو سود خواروں نے ایجاد کیا ہے اور اکثر علماء نے اس کو حرام یا مکروہ کہا ہے)۔

اِنَّ سَائِلًا سَاَلَهٗ عَنْ سَرَقِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ شُقَقَ الْحَرِيْرِ - ایک شخص نے ان سے پوچھا ریشمی کپڑوں کو انہوں نے کہا تو نے شُقَقَ الْحَرِيْرِ کیوں نہیں کہا؟ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو سرق الحریر کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ شقق سفید رنگ کے ریشمی پارچوں کو کہتے ہیں۔

مَاتَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ - تم اس کی اونٹنیوں پر چوری کا ڈر نہیں رکھتے۔

تَسْتَرِقُ الْجِنُّ السَّمْعَ - جن کیا کرتے ہیں چوری سے کوئی بات سن آتے ہیں (جو فرشتے آپس میں کرتے ہیں اگر ان کو خبر ہو جاتی ہے تو آگ کے کوڑے سے جن صاحب کی خبر لیتے ہیں)۔

قَطْعٌ فِي السَّرَقِ - چوری میں ہاتھ کاٹنا۔

اَسْوَاُ السَّرِقَةِ - سب سے بدتر چوری نماز میں چوری ہے (یعنی ارکان نماز کو اچھی طرح اطمینان اور آہستگی سے ادا کرنا) بدتر اس واسطے ہوئی کہ دنیا کا مال چرانے میں خیر چور کو کچھ فائدہ تو ہو جاتا ہے مگر نماز کی چوری میں عذاب کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ - اس کا بھئی بھی ایک دفعہ پہلے چوری کر چکا ہے - (پیغمبر چوری نہیں کرتے بات یہ ہوئی تھی کہ حضرت یوسفؑ نے لڑکپن میں سونے کی ایک مورت کو چھپا دیا تھا - جس کو لوگ پوجا کرتے تھے ان کا مطلب ان مشرکوں کو الزام دینا تھا)-

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ وَذَكَرَ مِنْهَا السَّرِقَةَ - سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچے رہو ان میں آپ نے چوری کا بھی ذکر کیا -

اِذَا سَرَقَ اَحَدٌ شَيْئًا اِسْتَرَقَّ بِهٖ - بنی اسرائیل میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی چوری کرتا تو وہ مالک مال کا غلام بنا دیا جاتا (کہتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ کی پھوپھی نے جوان کو بہت چاہتی تھیں ان کی کمر میں ایک کمر پٹہ چپکے سے باندھ دیا جب حضرت یعقوبؑ ان کو لے گئے تو پھوپھی آئیں اور کمر بند کی تلاش کی وہ حضرت یوسف کی کمر پر نکلا انہوں نے کہا اس نے چوری کی اور حسب قاعدۂ مروجہ یوسف کو وہ لے گئیں)-

مَا سَرَقُوْا وَمَا كَذَبَ يُوْسُفُ - یوسف کے بھائیوں نے چوری نہیں کی تھی اور حضرت یوسف نے بھی جھوٹ نہیں کہا (انہوں نے کہا تم چور ہو ان کا مطلب یہ تھا کہ تم نے باپ سے چرا کر یوسف کو بیچ ڈالا یہ بھی ایک چوری تھی)-

مجمع البحرین میں ہے کہ سارق چور اس کو کہیں گے جو چھپ کر آئے اگر علانیہ کسی کا مال چھین لے تو اس کو مختلس اور مستلب اور منتہب کہیں گے -

يَلْبَسُوْنَ السَّرَقَ وَالدِّيْبَاجَ - ریشمی کپڑا باریک اور موٹا پہنیں گے -

سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكٍ - مشہور صحابی ہیں جنہوں نے ہجرت کے سفر میں آنحضرت کا تعاقب کیا تھا -

اِسْتِرَاقُ السَّمْعِ - چوری سے سن کر کوئی بات اڑا لینا -

سَرْمٌ - ایک کلمہ ہے جس سے کتے کو ڈانٹتے ہیں - کہتے ہیں سَرْمًا سَرْمًا جیسے ہندی میں دُتْ دُتْ کہتے ہیں -

سُرْمَان - ایک کیڑا ہے اور زنبور -

لَا يَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰى رَجُلٍ وَاسِعِ السُّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ - اس امت کا کام خراب نہ ہو گا مگر ایسے شخص کے ہاتھ پر جس کی جائے براز کشادہ اور حلق بڑا ہو گا (یعنی بہت کھانے والا بہت نگلنے والا ہو گا)- (شاید معاویہ مراد ہوں کیونکہ وہ بہت پرخوار تھے کہتے ہیں سو طرح کے کھانے ان کے دستر خوان پر رکھے جاتے اور وہ کھاتے کھاتے یہ کہتے کہ پیٹ تو نہیں بھرا لیکن میں چباتے چباتے تھک گیا اور آنحضرتؐ نے ان کی نسبت یہ فرمایا اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے - انہوں نے ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑایا ہزار ہا بہادران اسلام کا خون کرایا جو اگر زندہ رہتے تو تمام کفرستان کو دارالاسلام کر دیتے اسلام کا سارا کام انہوں ہی نے خراب کیا)-

سُرْمٌ - پائخانہ کا مقام یعنی معائے مستقیم کا کنارہ -

تَسْرِيْمٌ - کاٹنا - ٹکڑے ٹکڑے کرنا -

تَسَرُّمٌ - ٹکڑے - ٹکڑے ہونا -

اِنَّمَا يَفْعَلُ هٰذَا مَنْ اَوْسَعُ سُرْمًا مِّنْكَ - یہ کام اس کا ہے جس کی جائے براز تم سے زیادہ کشادہ ہو - (یعنی تم سے زیادہ خرچ کرتا ہو تم سے زیادہ مالدار ہو)-

سَرْمَدٌ - ہمیشہ رہنے والا - لمبا' دراز -

جَوَّابُ لَيْلٍ سَرْمَدٍ - لمبی رات کو سفر کرنے والا -

سَرْمَدِيٌّ - جس کی ابتدا - انتہا نہ ہو جیسے پروردگار یعنی ازلی اور ابدی -

سَرْوٌ - یا سَرْیٌ - انڈے دینا کھول دینا' گرا دینا با مروت ہونا جیسے سَرَاوَةٌ اور سَرَاءٌ ہے -

تَسَرِّيْ - با مروت بننا جماع کے لیے لونڈی رکھنا -

يَرُدُّ مُتَسَرِّيْهِمْ عَلٰى قَاعِدِهِمْ - ان میں جو کوئی سریہ کے ساتھ جائے وہ بیٹھنے والوں کو لوٹ کا مال لا کر دیتا ہے (یعنی ان کو بھی تقسیم میں شریک کر لیتا ہے یہ نہیں کہ سب کا سب خود ہی مار لے)-

سَرِيَّة - لشکر کا ایک ٹکڑا چار سو آدمیوں تک اس کی جمع سرایا یہ نام اس لئے ہوا - کہ اس میں فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ ہوتے ہیں بعض نے کہا - اس وجہ سے کہ وہ پوشیدہ جاتا ہے - مگر یہ صحیح

نہیں ہے اس لئے کہ پوشیدہ سِرٌّ ہے مضاعف اور یہ معتل ہے۔

لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ- وہ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (آپ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں ہم کو لڑنے کے لئے بھیج دیتے ہیں) بعض نے کہا معنی یہ ہے کہ ہم سے اچھا برتاؤ نہیں کرتے سفر میں۔

فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ سَرِيًّا- میں نے اس کے بعد ایک اور شریف یا سخی با مروت شخص سے نکاح کیا۔

سَرِيّ- شریف سردار اس کی جمع سراة ہے اَلْيَوْمَ تُسَرُّوْنَ (آنحضرتؐ نے احد کے دن اپنے اصحاب سے فرمایا) آج تمہارے سردار مارے جائیں گے (ایسا ہی ہوا حضرت حمزہ شہید ہوئے)۔

لَمَّا حَضَرَ بَنِيْ شَيْبَانَ وَكَلَّمَ سَرَاتَهُمْ- جب آپ بنی شیبان کے قبیلے کے پاس آئے اور ان کے رئیسوں شریفوں سے گفتگو کی نہایہ میں ہے سراة کی جمع پھر سروات آتی ہے۔

قَدِ افْتَرَقَ مَلَاؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ- ان کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی اور ان کے شریف اور سردار لوگ مارے گئے۔

وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ- وہ ان کے شریف لوگوں میں سے تھا۔

وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ- ان کی مائیں جنوں کی شرفا کی بیٹیاں ہیں (شریف جنوں کی بیٹیاں)۔

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ- لوی کی اولاد میں جو شریف اور سردار ہیں ان پر آسان ہوا (بویرہ کا جلا دینا لوئی آنحضرتؐ کے جداعلیٰ تھے)۔

حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ- بویرہ میں آگ لگا دینا جو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی (اس کا بیان کتاب الباء میں گذر چکا ہے)۔

فَاِنَّ سَعْدًا لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ- (جب تم ہم کو قسم دیتے ہو تو سچی بات تو یہ ہے) کہ سعد بن ابی وقاصؓ فوج کے ساتھ خود نہیں نکلتے (یعنی بزدلے اور نامردے ہیں) اور مال کو برابر انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور جب کوئی مقدمہ آتا ہے تو عدل نہیں کرتے (اس طرح ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی انہوں نے اس کے جواب میں تین دعائیں اس کو دیں جو قبول ہوئی آنحضرتؐ نے فرمایا تھا سعد مستجاب الدعوۃ ہیں)۔

يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ- شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنی فوج کی ٹکڑیاں (لوگوں کو بہکانے کے لئے) روانہ کرتا ہے۔

اَرَى السَّرْوَ فِيْكُمْ مُتَرَبِّعًا- میں دیکھتا ہوں شرافت تم میں جمی ہوئی ہے (چارزانو بیٹھی ہے)۔

لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيْ بِسَرْوِ حِمْيَرَ حَقَّهُ لَمْ يَعْرَقْ جَبِيْنُهُ فِيْهِ- اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ایک چرواہا حمیر قبیلے کے محلّہ میں جا کر اپنا حق لے لے گا (اس کی پیشانی پر پسینہ تک نہیں آئے گا)۔

سَرْو- اس مقام کو بھی کہتے ہیں جو پہاڑ کے نشیب میں ہو اور وادی سے بلند ہو۔

سَرْو- حمیر قبیلہ کے محلّہ کا نام ہے- مطلب یہ ہے کہ حمیر قبیلہ کے لوگ جو بڑے سخت اور ظالم ہیں ان کو میں ایسا نرم کر دوں گا کہ ایک چرواہا اپنا حق ان سے بے تکلف لے لے گا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے سبحان اللہ ایسا منتظم اور بارعب اور جفاکش اور عادل اور انصاف پرور سردار کہاں پیدا ہوتا ہے یا اللہ پھر مسلمانوں کو ایک سردار حضرت عمر کا سا عنایت فرما جو ظالموں اور پاجیوں کی سرکوبی کرے اور مظلوموں کو نجات دلائے- مترجم- کہتا ہے مکاڈو شاہ جاپان نے پچاس سال کے عرصہ میں اپنے ملک کو یورپین پاور کے ہمسر کر دیا اور روس ایسی قوی اور زور آور سلطنت پر فتح پائی یہ خبر سن کر ایک عرب صاحب نے یوں دعا کی اللهم اجعل لنا ملکا مثل وکاڈو مجھ کو ہنسی آ گئی۔

فَصَعِدُوْا سَرْوًا- پہاڑ کے ایک اوتار پر چڑھے (یعنی نشیبی حصہ پر)۔

لَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيْ بِسَرَوَاتِ حِمْيَرَ- ایک چرواہا حمیر قبیلے کے بڑے رستوں میں جائے گا۔

سَرَوَات- جمع ہے سراة کی۔

سَرَاةُ الطَّرِيْقِ- بڑا راستہ اور اس کا درمیانی حصہ۔

لیس لِلنِّسَاءِ سَرَوَاتُ الطُّرُقِ - عورتوں کو بیچ سڑک میں راستوں کے درمیانی حصوں میں نہ چلنا چاہیئے (بلکہ رستہ کے ایک کنارے پرتا کہ مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو)-

فَمَسَحَ سَرَاةَ الْبَعِيْرِ وَذِفْرَاهُ - اونٹ کی پشت پر (درمیانی حصہ پر بدن کے ہاتھ پھیرا اور اس کے دونوں کانوں پر)-

كَانَ اِذَا اَتَاثَتْ رَاحِلَةُ اَحَدِنَا طَعَنَ بِالسَّرْوَةِ فِیْ ضَبْعِهَا - جب ہم میں سے کسی کا اونٹ چلنے میں دیر کرتا تو ایک چھوٹی انی (پیکان) اس کے بازو پر کونچتا (تا کہ جلد چلے)-

اِنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ مَرَّ بِهٖ فَاَشَارَ اِلٰی قَدَمِهٖ فَاَصَابَتْهُ سَرْوَةٌ فَجَعَلَ يَضْرِبُ سَاقَهٗ حَتّٰی مَاتَ - ولید بن مغیرہ آنحضرتؐ کے سامنے سے گذرا آپ نے اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کیا اس کے پاؤں میں تیر کی انی (نوک لگی وہ اپنی پنڈلی پر مارتے مارتے مر گیا - اَلْحَسَا يَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ - ہریرہ بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے (اس کا رنج اور غم دور کرتا ہے)-

فَاِذَا مَطَرَتْ سُرِّیَ عَنْهُ - (جب ابر آتا تو آنحضرتؐ گھبراتے آپ کو ڈر ہوتا کہیں اس میں عذاب نہ ہو) پھر جب برسنے لگتا تو آپ کی گھبراہٹ جاتی رہتی - عرب لوگ کہتے ہیں -

سَرَوْتُ الثَّوْبَ اور سَرَيْتُهٗ - میں نے کپڑا کھولا کپڑا ہٹایا -

يَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ عَلَی الْمُسَاقِیْ خَمَّ الْعَيْنِ وَسَرْوَ الشِّرْبِ - زمین کا مالک کاشتکار سے یہ شرط کر سکتا ہے کہ پانی کا چشمہ اور سینچنے کی نالیاں صاف کرتا رہے (ان میں کوڑا کچرا ابھر کر بند نہ ہو جائیں)-

مَا السُّرٰی یا جَابِرُ - جابر تو رات کے وقت چلتا ہوا کیسے آیا (تیرا کیا مطلب ہے)

مَا اَسْرَيْنَا - ہم نے رات کو نہیں چلایا یہ اِسْرَاءٌ سے ہے بمعنی رات کو لے جانا رات کو چلانا -

سَرٰی يَسْرِیْ سُرًی سَرْيَةً سُرْيَةً سِرَايَةً سَرَيَانًا مَسْرًی - رات کو چلنا یا اکثر حصہ میں رات کے چلنا اثر کرنا سرایت کرنا -

سُرِیَ عَنْهُ - اس کا غصہ جاتا رہا یا رنج یا جو حالت اس پر طاری تھی مثلاً بیہوشی وغیرہ اس سے افاقہ ہوا -

سَرَّيْتُ عَنْ قَلْبِهٖ - میں نے اس کے دل کا رنج دور کیا -

قُرَيْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ - قریش کے لوگ پوچھتے ہیں میں کہاں جاؤں گا -

ثُمَّ تَبْرُزُوْنَ صَبِيْحَةَ سَارِيَةٍ - پھر جس رات کو پانی برسے گا اس کی صبح کو تم نمود ہو گے (ظاہر ہو گے)-

سَارِيَه - وہ ابر جو رات کو برستا ہے - گویا رات کا مسافر ہے -

تَنْفِی الرِّيَاحُ الْقَذٰی عَنْهُ وَاَفْرَطَهٗ -
مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بِيْضٌ يَعَالِيْلُ - ہوائیں اس پر سے کوڑا کچرا صاف کر دیتی ہیں اور رات کو برسنے والے ابر اور سفید سفید تہ بتہ بادلوں کے بھاؤ نے اس کو بھر دیا -

نَهٰی اَنْ يُّصَلّٰی بَيْنَ السَّوَارِیْ - جماعت میں ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھنے سے آپؐ نے منع فرمایا (کیونکہ ستونوں کے درمیان صف جڑ نہیں سکتی)-

صَلّٰی بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَنْ يَّسَارِهٖ - آنحضرتؐ نے کعبہ کے اندر ان دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھی جو اندر جانے والے کے بائیں ہاتھ کے طرف رہتے ہیں -

اِبْتَدَرُوْا السَّوَارِیَ - ستونوں کی طرف لپکے يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ السَّرِیِّ اَنْ يَّحْمِلَ الشَّیْءَ الدَّنِیَّ - شریف آدمی کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ حقیر چیز اٹھائے -

مَثَلُ الصَّلٰوةِ فِيْكُمْ كَمَثَلِ السَّرِیِّ عَلٰی بَابِ اَحَدِكُمْ يَخْرُجُ اِلَيْهِ الْيَوْمَ وَاللَّيْلَةَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ خَمْسَ مَرَّاتٍ - نماز کی مثال تم میں ایسی ہے جیسے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو وہ ہر دن' رات' پانچ بار اس میں غسل کرے (اس کے بدن پر میل کچیل نہیں رہنے کا اس طرح پنج وقتہ نماز پڑھنے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں)-

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُيُوْشَ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَرَايَاهُمْ وَمُرَابِطِيْهِمْ - یا اللہ مسلمانوں کے لشکروں کی مدد کر اور اس کے

ٹکریوں کی (جو آگے بڑھ کر جاتی ہیں) اور مورچہ پر جمنے والوں کی (جو دشمن کو تاکتے رہتے ہیں)-

سَرَی الْجُرْحُ اِلَی النَّفْسِ -زخم جان تک سرایت کر گیا (یعنی مار ڈالا)-

سَرْوَلَةٌ- پائجامہ پہننا یا پہنانا-

تَسَرْوُلٌ- پائجامہ پہننا-

اِنَّهٗ ﷺ لَبِسَ السَّرَاوِيْلَ- آنحضرتؐ نے پائجامہ پہنا (کہتے ہیں یہ روایت غلط ہے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ نے ایک پاجامہ چار درہم میں خریدا)-

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسَرْوِلَاتِ- اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم کرے جو پاجامہ پہنتی ہیں (پاجامہ میں بہ نسبت ساڑی اور لہنگہ کے ستر خوب ہوتا ہے گو ساڑی اور لہنگہ بھی پہننا منع نہیں ہے-)

حِمَامَةٌ مُسَرْوَلَةٌ- پاموز کبوتر (جس کے پاؤں پر پر ہوتے ہیں)-

فَرَسٌ مُسَرْوَلٌ- وہ گھوڑا جس کی سفیدی بازوں اور رانوں سے بڑھ گئی ہو-

باب السین مع الطاء

سَطْحٌ- بچھانا' پھیلانا' گرا دینا' لٹا دینا' برابر کرنا' بچہ کو ماں کے ساتھ چھوڑ دینا-

تَسَطُّحٌ- برابر ہو جانا' چت لیٹ جانا-

فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِمِسْطَحٍ- ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا-

فَاِذَا هُمَا بِامْرَاَةٍ بَيْنَ سَطِيْحَتَيْنِ- یکا ایک ہی ایک عورت دکھلائی دی دو پکھالوں کے بیچ میں بیٹھی تھی-

لَحِقَنِیْ عَامِرٌ بِالسَّطِيْحَةِ- عامر ایک مشک لے کر میرے پاس پہنچا-

اَلصَّلٰوةُ فِی السُّطُوْحِ- چھتوں پر نماز پڑھنا (یعنی سقف پر)-

اَطْعِمِيْهِمْ وَاَنَا اَسْطَحُ لَكِ- تو ان کو یعنی بچوں کو کھانا کھلا میں کھانا پھیلاتا ہوں (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے)-

سَطِيْحٌ- ایک مشہور کاہن تھا کہتے ہیں اس کے بدن میں سر کے سوا کوئی ہڈی نہ تھی لوگ اس کو لپیٹ کر اونٹ پر ڈال لیتے تین سو برس اس کی عمر ہوئی-

مِسْطَحُ بن اثاثه- ابوبکر صدیق کے رشتہ دار جو حضرت عائشہؓ پر تہمت کرنے میں شریک تھے آخر ان کو بھی حد قذف لگائی گئی-

سَطَّحْتُ الْقَبْرَ- میں نے قبر کو برابر کر دیا-

سَطْرٌ- لکنا' گرا دینا' کاٹنا-

لَسْتَ عَلَيَّ بِمُسَيْطِرٍ- تو مجھ پر مسلط نہیں ہے (یعنی غالب اور حاکم)-

اِنَّكَ وَاللّٰهِ مَاتُسَطِّرُ عَلَيَّ بِشَيْءٍ- (اشعث نے امام حسن بصریؒ نے قرآن کی کوئی آیت پوچھی انہوں نے کہا) قسم خدا کی تو مجھ کو دھوکا نہیں دے سکتا کوئی بات نہیں بنا سکتا- یہ سَطَّرَ فُلَانٌ عَلٰی فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اس نے فلاں شخص سے جھوٹی ملمع دار باتیں بنائیں-

اَسَاطِيْر اور سُطُرٌ- مزخرف اور وہی باتیں کہانیاں قصے افسانے یہ اُسْطُوْرَةٌ کی جمع ہے یعنی وہ جھوٹی بات جو اگلے لوگوں نے کہی یا لکھی ہے-

كَانَ الْبَيْتُ عَلٰی سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ سَطْرَيْنِ- خانہ کعبہ کے چھ ستون تھے دو قطاروں میں (ایک ایک میں تین ستون) ایک روایت میں شطرین ہے یعنی دو حصوں میں قاضی نے کہا یہ وہم ہے-

مِسْطَرٌ- عرف میں ستروں کا کاغذ-

سَطْعٌ یا سَطِيْعٌ- اونچا ہونا' پھیلنا' تالی بجانا' چھونا اوڑ کر آنا-

سَطَعٌ- گردن لمبی ہونا' ہاتھ پر ہاتھ مارنا' آواز-

سَطِيْعٌ- لمبا-

مِسْطَعٌ- فصیح-

فِیْ عُنُقِهٖ سَطَعٌ- اس کی گردن لمبی ہے-

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ- کھاؤ اور پیو (یعنی رمضان کی راتوں میں) اور تم کو وہ پون جو پہلی مرتبہ پھوٹتی ہے اوپر چڑھ آتی ہے نہ گھبرائے (یعنی صبح کاذب

سے جو لمبی سفید دھاری اخیر رات میں آسمان پر نمود ہوتی ہے گھبرا کر اپنا کھانا پانی مت چھوڑو جب تک صبح صادق نہ ہو)۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مَادَامَ الضَّوْءُ سَاطِعًا - جب تک روشنی لمبی رہے (آسمان کے بیچ میں بھیڑیئے کے دم کی طرح) تو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ چوڑی روشنی صبح کی نمود ہو (آسمان کے کنارے سے پر پورب کی طرف)۔

اِذَا انْشَقَّ مَعْرُوْفٌ مِّنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ - جب صبح کی مشہور روشنی (پو) پھوٹے۔

بُرْهَانٌ سَاطِعٌ - چمکتی روشن دلیل۔

اَلنُّوْرُ السَّاطِعُ - بلند روشنی۔

سَطْمٌ - بند کرنا موٗنچنا جیسے رَدْمٌ اور سَدْمٌ ہے۔

مَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَلَا يَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ سِطَامًا مِّنَ النَّارِ - جس شخص کو اس کے بھائی کا کوئی حق میں دلا دوں (ظاہر میں سچا سمجھ کر روئیداد مقدمہ پر جیسے عدالت میں کبھی جھوٹا شخص بھی حجت اور دلیل کر کے جیت جاتا ہے) تو وہ اس کو نہ لے (یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کو اپنے بھائی کا حق دبا لینا درست ہو گیا) (کیونکہ میں اس کو آگ ہلانے اور سلگانے کا چمٹا دلاتا ہوں (قیامت کے دن وہ اس سے اپنے اوپر آگ روشن کرے گا) دوزخ میں جلے گا معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کو بھی علم غیب نہ تھا جب تک اللہ تعالیٰ آپ کو خبر نہ دیتا آپ غیب سے ناواقف رہتے - یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کے فیصلہ سے حرام چیز حلال نہیں ہو جاتی اور حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں قاضی کی قضا ظاہر اور باطناً دونوں طرح نافذ ہو جاتی ہے - جب آنحضرتؐ کے قضا اور فیصلہ سے حرام چیز حلال نہ ہوئی تو اور کسی قاضی جونپوری کی کیا حقیقت ہے؟)

سِطَامٌ اور سَطْمٌ تلوار کی دھار کو بھی کہتے ہیں اَلْعَرَبُ سِطَامُ النَّاسِ عرب لوگ آدمیوں کے تلوار کے دھار ہیں (یعنی تیزی اور حدت اور شوکت اور شجاعت اور بہادری میں سب قوموں سے بڑھ کر ہیں)۔

سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ - ان کی بوئیں ناک میں آئیں اڑ کر۔

سِطَةٌ - اصل میں وسط تھا جیسے عِدَةٌ اصل میں وَعْدٌ تھا اس کا اصلی مقام کتاب الواو ہے یہاں لفظ کی مناسبت سے اس کو ذکر کیا ہے۔

فَقَامَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ سِطَةِ النِّسَاءِ - ایک عورت جو حسب نسب میں بیچ کی تھی (یعنی نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ) وہ کھڑی ہوئی۔

كَانَ لَهٗ مِنَ السِّطَةِ فِي الْعَشِيْرَةِ - حضرت علی سارے کنبے (بنی ہاشم میں) بڑے اعتبار والے تھے (باوقار اور با تمکین صاحب عزت اور شرافت اور عظمت)۔

سَاطِنٌ - خبیث جیسے شَاطِنٌ ہے اُسْطُوانہ ستون جانور کا پاؤں عضو تناسل اَسَاطِيْن سردار اور عمائد جیسے سلاطین بادشاہ جَبَلٌ اُسْطُوَانٌ - اونچا پہاڑ۔

سَطْوٌ اور سَطْوَةٌ حملہ کرنا کودنا سخت پکڑنا بہت ہونا چکنا نطفہ پیٹ میں سے نکال لینا دور دور قدم رکھنا۔

مُسَاطَاةٌ - سختی کرنا۔

سَاطِيٌّ - وہ گھوڑ جو الف ہو۔

لَا بَاْسَ اَنْ يَّسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا لَمْ تُوْجَدْ اِمْرَاَةٌ تُعَالِجُهَا وَخِيْفَ عَلَيْهَا (امام حسن بصریؒ نے کہا) کچھ قباحت نہیں اگر مرد (ڈاکٹر یا حکیم) عورت کے پیٹ میں سے نطفہ یا بچہ نکال ڈالے جب کوئی عورت (لیڈی ڈاکٹر) نہ ہو جو اس کا معالجہ کرے اور عورت کی جان کا ڈر ہو (تو ایسے ضرورت کے وقت ڈاکٹر کو غیر عورت کا دیکھنا یا اس کا بدن چھونا درست ہے - افسوس صد ہا مسلمان عورتیں زچگی کے عوارض میں مبتلا ہو کر جان کھوتی ہیں اور لیڈی ڈاکٹر نہ ملنے سے ان کے عزیز اور رشتہ دار مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا نازیبا اور باعث ننگ و عار سمجھتے ہیں - ہائے مسلمانوں کی بدقسمتی پارسیوں اور ہندوؤں میں لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں مگر نہیں ہیں تو مسلمانوں میں - یا اللہ تو مسلمانوں کی آنکھ کھول اور ان کی عورت کو علوم اور فنون حاصل کرنے کی توفیق دے تاکہ وہ غیر اقوام کے محتاج نہ رہیں)۔

سَطَا عَلَيْهِ - اس پر زور سے غالب ہوا قہر کیا۔

اَمَا لَيَسْطُنَّ بِكُمْ سِطْوَةً يَتَحَدَّثُ بِهَا اَهْلُ

اَلْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -(قریش کے لوگو دیکھو یہ سمجھ رکھو) یہ پیغمبر تم پر ایسا غلبہ کرے گا (زور سے تم پر حکومت کرے گا) جس کا پورب اور پچھم والے تذکرہ کرتے رہیں گے-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَطَوَاتِ اللَّيْلِ - اللہ کی پناہ رات کے غلبوں سے (رات کو جو گناہ کئے جاتے ہیں ان سے)-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْعَيْنِ

سَعْدٌ یا سُعُوْدٌ مبارک ہونا' راس ہونا-

سَعَادَةٌ - نیک بخت ہونا اس کی ضد شَقَاوَةٌ ہے-

مُسَاعَدَةٌ -موافقت کرنا' مدد کرنا جیسے اِسْعَادٌ ہے-

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ - حاضر ہوں تیری خدمت میں اور تیری عبادت کے ساتھ موافقت کرتا ہوں پھر موافقت **لَا اِسْعَادَ وَلَا عَقْرَفِي الْاَسْلَامِ** اسلام کے دین میں ایک عورت کی مدد دوسری عورت کو نوحہ کرنے میں نہیں ہے (جاہلیت کے زمانہ میں عورتوں کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک عورت میت پر نوحہ کرنے کو کھڑی ہوتی دوسری عورت اس کی مدد کرتی پھر دوسری کے یہاں میت ہو جاتی تو یہ اس کی مدد کرتی) اور نہ جانوروں کا قبر پر کاٹنا ہے (یہ بھی ایک جاہلیت کی رسم تھی مردے کی قبر پر اونٹوں کو نحر کرتے اور کہتے وہ زندگی میں ہماری مہمانی کیا کرتا ہم بھی اس کا بدلہ قبر پر کرتے ہیں اکثر علماء نے اسی حدیث کی رو سے قبر پر لے جا کر جانور کو کاٹنا مکروہ رکھا ہے لیکن اگر صاحب قبر کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے تب تو بالاتفاق وہ جانور مردار اور حرام ہے-)

قَالَتْ لَهٗ اُمُّ عَطِيَّةَ اِنَّ فُلَانًا اَسْعَدَتْنِيْ فَاُرِيْدُ اَنْ اُسْعِدَهَا فَمَا قَالَ لَهَا شَيْئًا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاذْهَبِيْ فَاسْعِدِيْهَا ثُمَّ بَايِعِيْنِيْ -(ام عطیہ آنحضرتؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں بیعت میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ جاہلیت کے زمانہ کی طرح مردوں پر نوحہ نہ کریں) ام عطیہ نے کہا یا رسول اللہ فلانی عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی میں بھی چاہتی ہوں اس کی مدد کر دوں (تو اس کا حق اتر جائے) یہ سن کر آنحضرتؐ نے سکوت فرمایا دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اس کی مدد کر کے پھر آ اور مجھ سے بیعت کر (کیونکہ بیعت کر کے پھر شرائط بیعت کو توڑنا بہت نازیبا ہے یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب نوحہ کرنا منع ہے تو آنحضرتؐ نے ام عطیہ کو اس کی اجازت کیونکر دی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ یہ ایک خاص حکم تھا ام عطیہ کے لئے اور شارع کو اختیار ہے کہ جس شخص کو چاہے اس کو ایک عام قاعدے سے مستثنیٰ کر دے بعض نے کہا نوحہ حرام نہیں صرف مکروہ ہے اور آپ نے مکروہ کی اجازت اس وجہ سے دے دی کہ اس میں مصلحت تھی یعنی ام عطیہ کا آئندہ کے لئے تمام گناہوں سے تائب ہونا اور اسلام میں داخل ہونا اور ایسی بڑی مصلحت کے لئے ایک امر مکروہ کی اجازت دینے میں قباحت نہیں بعض نے کہا یہ نوحہ شاید اس قسم کا نہ ہوگا جو حرام ہے)-

میں کہتا ہوں شیعہ امامیہ کے نزدیک نوحہ کرنا جائز ہے بلکہ امام حسینؑ پر نوحہ کرنا باعث ثواب اور اجر عظیم ہے تو نوحہ کی حرمت اختلافی ٹھہری اور چونکہ عورتیں ناسمجھ ہوتی ہیں آنحضرتؐ کو یہ خیال ہوا اگر میں اجازت نہ دوں تو شاید ام عطیہ ناراض ہو کر بیعت ہی نہ کرے اس لئے آپ نے اجازت دے دی اس کے دل کی خوشی بھی ہو گئی اور آئندہ کے لئے توبہ بھی اس نے کر لی واللہ اعلم)-

سَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ وَمُوْسَاهُ اَحَدُّ - اللہ کا ہاتھ بہت زور دار ہے اور اس کا استرہ خوب تیز ہے (اگر اس کو جانور کا کان چیرنا پسند ہوتا تو اسی طرح کان چرا ہوا پیدا کرتا اس کو کیا مشکل تھا)-

كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِيْ وَمَا سَعِدَ مِنَ الْمَاءِ فِيْهَا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ - ہم کیا کرتے تھے زمین کو اس پیداوار پر کرایہ پر دیتے جو نالیوں پر ہو اور جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو (بغیر ڈول سے سینچے ہوئے) تو آنحضرتؐ نے ہم کو اس سے منع کیا کیونکہ اس میں جھگڑا پیدا ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے یہ کہ دھوکہ ہے شاید اور کوئی پیداوار نہ ہو تو کرایہ لینے والی کی محنت بیکار جائے گی-

كنا نزارع علي السعيد - پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے جو خود آنے والے پانی سے پیدا ہو-

اَنْجُ سَعْدٌ فَقَدْ قُتِلَ سَعِيْدٌ (حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) سعد تو ہی بچ جا سعید تو مارا گیا-(یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں میں اس کی اصل یوں ہے کہ ضبہ نامی ایک شخص تھا- اس

کے دو بیٹے تھے- سعد اور سعید دونوں رات کو اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلے- سعد تو لوٹ کر آیا لیکن سعید کا پتہ ہی نہیں لگا کہیں مرگیا یا مارا گیا- اب ضبہ کا یہ حال ہوگیا جب وہ رات کو کوئی آدمی دیکھتا تو کہتا سعد ہے یا سعید- پھر یہ مثل ہوگئی اس مقام پر بولی جاتی ہے جہاں دو باتوں کو پوچھتے ہیں ایک اچھی ایک بری (یعنی اچھی خبر ہے یا بری)-

يَهْتَزُّ كَأَنَّهٗ سَعْدَانَةٌ- وہ دوزخ سے اس طرح لہلہاتا نکلے گا گویا سعدانہ ہے (سعدانہ ایک کانٹے دار بوٹی ہے اونٹ اس کے کھانے سے خوب موٹا تازہ ہوتا ہے)-

مَرْعًى وَلَا كَا السَّعْدَانِ- چارہ اچھا ہے لیکن سعدان کا سا نہیں (یعنی ایسا عمدہ تو نہیں)-

وَحَسَكَةٌ لَّهَا شَوْكَةٌ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ- پل صراط پر ایک گھوکھرو ہوگا سعدان کے کانٹے کی طرح جو نجد میں پیدا ہوتا ہے-

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا- میری شفاعت کے لئے نصیبہ والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں لا الہ الا اللہ خلوص سے کہا ہوگا (یعنی موحد ہوگا گو کیسا ہی گنہگار ہو اگر توحید میں خلل ہے تب اس کو آپ کی شفاعت نصیب نہ ہوگی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ توحید خلوص کے ساتھ ہو یعنی دل سے یقین کر کے خالص خدا کی رضا مندی کے لئے نہ جان یا مال یا آبرو کے ڈر سے یا کسی کی خوشامد یا مروت سے یا خالص توحید ہو اس میں شرک کی بالکل آمیزش نہ ہو ہمارے زمانہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو ایک کہتے ہیں- لیکن پھر اس کیساتھ شرک کرتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی شفاعت نصیب نہ ہو گی)-

اَمَرَ لِسَعْدَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ- آپؐ نے خیبر کے دن دونوں سعدوں کو بلایا (سعد بن معاذ اوسی اور سعد بن عبادہ خزرجی مگر سعد بن معاذ اوسی تو جنگ خیبر سے پہلے گذر گئے تھے اس صورت میں دوسرے سعد سے شاید سعد بن ابی وقاص مراد ہوں)-

مَازِلْتُ اَفْطُرُ النَّاقَةَ حَتّٰى سَعِدْتُ- میں اونٹنی کا دودھ انگلیوں سے برابر دوہتا رہا یہاں تک کہ میرے بازو میں درد ہو گیا-

اِتَّخِذُو السُّعْدَ لِاَسْنَانِكُمْ فَاِنَّهٗ يُطَيِّبُ الْفَمَ- سعد کوفی (ناگرموتھا) تم اپنے دانتوں کے لئے رکھو (منجن میں ڈالو) اس سے منہ خوشبودار ہوتا ہے-

مَنِ اسْتَنْجٰى بِالسُّعْدِ بَعْدَ الْغَائِطِ- جو شخص سعد سے استنجا کرے پائخانہ کے بعد (یعنی سعد کے پانی سے) اس کو کوئی بیماری نہ ہوگی اور بواسیر کے ریاح سے امن ہوگا-

اَسْعَدُ- آنحضرتؐ کا خود تھا-

فَاَصَرَّهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ- اس کو اپنی بانہہ پر پھرایا-

سَاعِدُ الطَّائِرِ- پرندے کا پنکھ-

بُنِيَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالسَّعِيْدَةِ وَالسَّمِيْطِ- آنحضرتؐ کی مسجد ڈیڑھ اینٹ اور ایک اینٹ سے بنائی گئی-

سَعِيْدِيَّه- ایک قسم کی یمنی چادریں جو سعید بن عاص کی طرف منسوب ہیں-

سَعْرٌ- سلگانا' پھیلانا' دوڑانا' جلانا' پھرنا-

سَاعُوْر- تنور-

سَعْرَه- کھانسی-

ابتدا- شروع-

سَعِيْر- آگ یا آگ کی لپٹ-

سُعْرٌ- عذاب تکلیف-

وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَصْحَابٌ- اس کی ماں کی خرابی (مادر بخطا) یہ تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے اگر اس کے کچھ ساتھی ہوتے-

سَعَرْتُ النَّارَ یا سَعَّرْتُ- میں نے آگ سلگائی-

مِسْعَر- وہ لوہا جس سے آگ کو ہلا کر روشن کرتے ہیں-

وَاَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ هَمْدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ مَّسَاعِيْرُ غَيْرُ عُزْلٍ- ہمدان کی یہ شاخ کے لوگ تو شریف بہادر ہیں لڑائی کے بھڑکانے والے ہتھیار بند-

وَلَا يَنَامُ النَّاسُ مِنْ سُعَارِهٖ- لوگ اس کے شر کے سبب سے سو نہیں سکتے اصل میں سعار آگ کی گرمی کو کہتے ہیں-

اَرَادَاَنْ يَّدْخُلَ الشَّامَ وَهُوَ يَسْتَعِرُ طَاعُوْنًا- حضرت

عمرؓ نے شام کے ملک میں اس وقت جانا چاہا جب طاعون کی آگ وہاں بھڑک رہی تھی- (طاعون کی بہت شدت تھی جس کو انگریزی میں بیو بانک فیور اور پلیگ کہتے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی دس بارہ برس سے یہ بلا ممالک ہند میں پھیلی ہے- اب تک بالکل رفع نہیں ہوئی)-

اِضْرِبُوْا هَبْرًا وَّارْمُوْا سَعْرًا- کاٹنے کی مار لگاؤ اور جلدی جلدی تیر چلاؤ (یعنی دشمنوں کو جلدی تمام کرو)-

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحْشٌ فَاِذَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ اَسْعَرَنَا قَفْزًا- آنحضرتؐ کے پاس ایک جنگلی جانور تھا جب آپ گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ہم کو کود کود کر تھکا مارتا اس کے پیچھے دوڑنا پڑتا اس کے پکڑنے کو (اور جب آپ گھر میں تشریف لاتے تو خاموش ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاتا) جنگلی جانور بھی آپ کا ادب کرتے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جب وہ جنگلی جانور گھر سے نکل جاتا-

قَالُوْا سَعِّرْ لَنَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ- صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ چیزوں کا رخ مقرر کر دیجئے (غلہ کرانہ وغیرہ کا تاکہ بنئے بقال اس سے کم نہ بیچیں) آپؐ نے فرمایا نرخ مقرر کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے (ارزانی اور گرانی اس کے اختیار میں ہے)-

مَنَعَ مِنَ التَّسْعِيْرِ- آپؐ نے نرخ مقرر کرنے سے منع فرمایا (سبحان اللہ کیا حکیمانہ اور دانشمندانہ حکم ہے بعض بیوقوف اگلے زمانہ کے حکام جب گرانی ہوتی تو رعایا پر رحم پروری کر کے تاجروں کو مار پیٹ کر جبر اور ظلم کر کے زبردستی ایک نرخ مقرر کرا دیتے' اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ تاجر لوگ مال لانا چھوڑ دیتے اور مال کا منگوانا بھی موقوف کر دیتے یا وہاں سے بھاگ جاتے' اب کھانے کو ایک دانہ نہ ملتا اور سارا ملک تباہ ہو جاتا جن لوگوں نے قحط کا انتظام کیا ہے وہ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہیں)-

نَاقَةٌ مَسْعُوْرَةٌ- دیوانی سانڈنی-

سِعْرٌ- نرخ

اَسْعَارٌ اس کی جمع ہے جَبَلُ سَاعِيْرَ- وہ پہاڑ جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی تھی-

سَعِيْرٌ- دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے-

سَعْسَعَةٌ- بکریوں کو سع سع کہہ کے بلانا' بڑھاپے سے گوشت کا تہل تھل کرنا' بوڑھا ہونا-

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَسَعْسَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِيَّتَهٗ- مہینہ بوڑھا ہو گیا (یعنی ختم ہونے اور گذر جانے کے قریب آ گیا) اب جتنا باقی ہے اسی میں ہم روزے رکھ لیں ایک روایت میں تشعشع ہے شین معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا-

سَعْطٌ- ناک میں ڈالنا جیسے اِسْعَاطٌ ہے ناک پر مارنا-

اِسْتِعَاطٌ- ناک میں ڈالوانا-

اِنَّهٗ شَرِبَ الدَّوَاءَ وَاسْتَعَطَ- آنحضرتؐ نے دوا پی اور ناک میں ڈلوائی-

سَعُوْطٌ- وہ دوا جو ناک میں ڈالی جائے-

اِحْتَجَمَ وَاسْتَعَطَ- پچھنے لگوائے اور ناک میں دوا ڈالی-

لَايَجُوْزُ لِلصَّائِمِ اَنْ يَّتَسَعَّطَ- روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا جائز نہیں (اسی طرح ناس لینا)-

يَكْرَهُ السَّعُوْطُ لِلصَّائِمِ- روزہ دار کو ناک میں دوا ڈالنا مکروہ ہے-

سَعْفٌ- مطلب پورا کرنا جیسے اِسْعَافٌ ہے-

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُسْعِفُنِيْ مَا اَسْعَفَهَا- فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو پہنچے وہ مجھ کو پہنچتا ہے- (حضرت فاطمہ کو کوئی خوش کرے تو مجھ کو خوش کیا ان کو ستائے تو مجھ کو ستایا)

رَاٰى جَارِيَةً فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ بِهَا سَعْفَةٌ- آنحضرت نے بی بی ام سلمہؓ کے گھر میں ایک چھوکری دیکھی اس کے سر میں بالخورہ تھا-

سَعْفَه- وہ پھوڑے پھنسیاں جو بچوں کے سر پر نکلتی ہیں اس سے بال جھڑ جاتے ہیں ایک روایت میں سَفْعَةٌ ہے- اس کا ذکر آگے آئے گا-

لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرٍ- اگر وہ ہم کو مارتے مارتے ہجر کے کھجور کے ڈالیوں تک ہٹا دیں (ہجر

ایک مقام ہے شام کے ملک میں جو مدینہ سے بہت دور ہے اور سعفہ کھجور کی شاخ بعضو نے کہا سوکھی شاخ کیونکہ تازی شاخ کو شطبہ کہتے ہیں)۔

كَرَبُهَا ذَهَبٌ وَّ سَعَفُهَا كِسْوَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ - بہشت میں کھجور کی جڑیں سونے کی ہیں اور اس کی شاخیں (جس میں پتے ہوتے ہیں بہشتیوں کی پوشاک ہیں)۔

يَتَّبِعُ بِهَا سَعَفَ الْجِبَالِ - ان کو لے کر پہاڑوں کے درختوں کی ڈالیوں میں نکل جائے گا (یعنی آبادی سے دور جنگلوں میں) ایک روایت میں سَعْفَ الْجِبَالِ ہے بہ سکون عین مگر لغت کی رو سے اس کے معنی کچھ یہاں نہیں بن سکتے دوسری روایت میں شَعَفَ الْجِبَالِ ہے یعنی پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہی صحیح ہے۔

لَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَلٰكِنِ السَّعَالِيْ - تیرہ تیزی اور غول اس کی کوئی حقیقت نہیں (یعنی صفر کے مہینے کو منحوس جاننا جیسے بعض عورتوں کا خیال ہوتا ہے اسی طرح غول بیابانی کا ماننا جیسے عوام لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگل کا شیطان ہے جو مسافر کو رستہ بھلا دیتا ہے رات کو چراغ کی طرح دور سے چمکتا ہے جب پاس جاؤ تو کچھ بھی نہیں یہ سب واہیات اور بے اصل خیالات ہیں) (البتہ جنوں میں بعض جادوگر ہوتے ہیں) جیسے آدمیوں میں ہوتے ہیں وہ نظر بندی کرتے ہیں اور خیال اور وہمی صورتیں دکھلاتے ہیں زمانہ حال کے حکیموں نے یہ تحقیق کیا ہے کہ زمین میں بعض مقاموں میں فاسفوری مادہ زیادہ ہوتا ہے اس کا قاعدہ ہے کہ رات کو وہ چمکتا ہے قدیم زمانہ کے لوگ اس کو غول سمجھتے۔ اکثر قبرستانوں میں ہڈیوں کی وجہ سے یہ مادہ زیادہ ہوتا ہے اور رات کو قبرستانوں میں روشنی معلوم ہوتی ہے دن کو غائب ہو جاتی ہے)۔

اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ - آپ کو کھانسی آ گئی رونے کی وجہ سے۔

سِعْلَاة اور سِعْلَاء - خبیث جن۔ سہیلی نے کہا سعلاۃ وہ آسیب جو دن کو دکھلائی دیتا ہے اور غول وہ جو رات کو دکھلائی دیتا ہے اس کی جمع سعالی ہے جیسے اوپر مذکور ہوا بعض نے کہا سِعْلَاة اور سِعْلِيٰ اور سِعْلَاء بھوتنی یعنی جن کا مادہ۔

سَعْمٌ - جلدی چلنا۔

سَيْلٌ مِّسْعَامٌ يامُسْعَامٌ - جلدی بہنے والی بہیا۔

سَعْنٌ - چربی، خالص شراب جس میں پانی نہ ملا ہو۔

فَجُعِلَ فِيْ سُعْنٍ - وہ ایک مشک یا چھاگل میں ڈالا گیا بعض نے کہا سُعْنٌ جمع ہے سُعْنَةٌ کی مشک یا چھاگل جو کھونٹی یا ڈال پر لٹکائی جاتی ہے۔ محیط میں ہے کہ سُعْنٌ وہ مشک جس کو بیچ میں سے کاٹ لیں اس میں نبیذ بھگوتے ہیں وہ ڈول کی طرح ہو جاتی ہے اس کی جمع سَعْنَةٌ ہے۔

سِعْنَةٌ - مبارک میمون یا نامبارک منحوس۔

مَالَهٗ سَعْنَةٌ وَّلَا مَعْنَةٌ - اس کے پاس کچھ نہیں ہے (محض قلاچ ہے)۔

اِشْتَرَيْتُ سُعْنًا مُّطْبِقًا - میں نے ایک بڑا قدح (شاہ کاسہ) خریدا جس میں دودھ دوہا جاتا ہے وَلَا يَخْرُجُوْا سَعَانِيْنَ - سعانین کی عید نہ کریں (یہ نصاریٰ کی ایک عید ہے جو عید فصح سے ایک ہفتہ پہلے ہوتی ہے مشہور شعانین ہے شین معجمہ سے یہ عبرانی لفظ ہے۔ شیعنا سے ماخوذ ہے یعنی ہم کو چھڑایا۔)

سَعْوٌ یا سِعْوٌ - رات کا ایک ٹکڑا۔

سَعْوَةٌ - شمع

سَعْيٌ - قصد کرنا، عمل کرنا، چلنا، دوڑنا، زکوۃ وصول کرنا، کوشش کرنا، کمانا۔

سِعَايَةٌ - چغل خوری۔

لَامُسَاعَاةَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنْ سَاعٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ لَحِقَ بِعَصَبَتِهٖ - اسلام کے دین میں مساعاۃ نہیں ہے۔ (یعنی لونڈیوں سے کسب کرانا ان سے خرچی کموانا) اور جس نے جاہلیت کے زمانہ میں مساعات کی ہو (دوسرے کی لونڈی سے زنا کیا اس سے اولاد ہوئی) تو وہ اپنے وارثوں سے مل جائے گا اس کا نسب زنا کرنے والے سے متعلق کر دیا جائے گا۔ نہ اس لونڈی سے یا لونڈی کے مالک سے عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَاعَتِ الْاَمَةُ - یعنی لونڈی نے حرام کاری کی سَاعَا هَا فُلَانٌ - فلاں شخص نے اس سے زنا کی۔

اِنَّهٗ اُتِيَ فِيْ نِسَاءٍ اَوْ اِمَاءٍ سَاعَيْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَمَرَ بِاَوْلَادِهِنَّ اَنْ يُّقَوَّمُوْا عَلٰى اٰبَائِهِمْ وَلَا يُسْتَرَقُّوْا -

(حضرت عمرؓ کے پاس چند لونڈیوں یا چند عورتوں کا مقدمہ آیا جنھوں نے جاہلیت کے زمانہ میں خرچی کمائی تھی (حرام کاری کرکے) آپ نے ان کی اولاد کے باب میں یہ حکم دیا کہ ان کی قیمت لگا کر ان کے باپوں سے لی جائے (جن کے نطفہ سے وہ پیدا ہوئے ہیں) اور ان کو غلام نہ بنایا جائے (وہ آزاد ہیں گے یہ حضرت عمرؓ کی رائے تھی لیکن اکثر صحابہ نے اس کے خلاف کہا ہے - ان کا مذہب یہ ہے کہ جب اسلام کے زمانہ میں بربنائے زنا کسی بچہ کا دعویٰ کیا جائے تو وہ دعویٰ باطل ہے اور بچہ اس کا رہے گا جس کی لونڈی تھی اور یہی حکم حدیث کے موافق ہے)-

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ - اور اسی لیے انہوں نے معاویہ پر انکار کیا تھا جب معاویہ نے زیاد کا نسب ابوسفیان سے لگا دیا تھا اپنی حکومت کے زمانہ میں کیونکہ ابوسفیان نے زیاد کی ماں (سمیہ) سے زنا کیا تھی اور زیاد اسی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا تو درحقیقت ولدالزنا تھا اور اس کے بیٹے عبیداللہ نے اپنے باپ کو ولدالزنا ہونے کو ثابت کر دیا-

نہایہ میں ہے کہ اگر وطی جاہلیت کے زمانہ میں ہوئی ہو اور دعویٰ اسلام کے زمانہ میں تو اس میں یہ اختلاف ہے لیکن اگر وطی اور دعویٰ دونوں اسلام کے زمانہ میں ہوں تو ایسا دعویٰ بالاتفاق باطل ہے وہ بچہ ماں کے مالک کی ملک رہے گا - اور زانی کو زنا کی سزا دی جائے گی-

اِنَّ وَائِلًا يُسْتَسْعٰى وَ يَتَرَفَّلُ عَلَى الْاَقْوَالِ - وائل کو زکوٰۃ کی تحصیلداری کا عہدہ دیا جاتا ہے اور وہ لوگوں پر سردار بنایا جاتا ہے-

سَاعِيْ - زکوٰۃ کا تحصیلدار-

وَلَتُذْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا - جوان اونٹنی چھوڑ دی جائے گی کوئی اس کی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ ہوگا یا کوئی اس پر سوار ہو کر تجارت وغیرہ نہیں کرے گا (کیونکہ لوگ ایسے بے پرواہ ہوں گے کہ ان کو روپیہ کمانے کی ضرورت نہ ہوگی)-

اِذَا اُعْتِقَ بَعْضُ الْعَبْدِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ - جب غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا جائے (مثلاً نصف یا ربع) اور اس کے پاس مال نہ ہو (جو باقی حصہ کی قیمت اس میں سے ادا کر سکے) تو اس سے مزدوری کرائیں گے (وہ مزدوری باقی حصہ کی ادائی میں محسوب ہوتی رہے گی، مگر طاقت سے زیادہ اس کو تکلیف نہ دیں گے-

لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ - ان کا رئیس (یعنی سردار جس کی رائے پر وہ چلتے ہیں) اس کو پھیر دے گا - (جو شخص لوگوں کے کام کاج کا متولی ہو اس کو ساعی کہتے ہیں - حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں عامل بنانے میں کچھ تردد نہیں کرتا اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دین یعنی اسلام اس کو سچائی اور امانتداری پر مجبور کرے گا اور اگر کافر ہے مثلاً یہودی یا نصرانی تو جو اس کا رئیس اور سردار ہوگا وہ اس کو تنبیہ کرے گا اور اس سے حق دلائے گا)-

فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ - دیکھو نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ معمولی چال سے چلتے ہوئے آؤ پھر جتنی نماز امام کے ساتھ مل جائے وہ اس کے ساتھ پڑھو اور جتنی رہ جائے اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کر لو اور قرآن شریف میں جو ہے - فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ - اس کا معنی یہی ہے کہ اللہ کی یاد کی طرف چلو یہ نہیں ہے کہ دوڑتے ہوئے آؤ - اللہ کی یاد سے مراد خطبہ کا سننا ہے-

مَنْ سَاعَاهَا فَاتَتْهُ - (دنیا کا عجب حال ہے جو کوئی اس کے لیے کوشش کرتا ہے رات دن دنیا ہی کی دھن میں لگا رہتا ہے اس کو نہیں ملتی) اور جو کوئی اس سے بے پرواہی کرتا ہے اس کے پاس ہاتھ جوڑتی ہوئی آتی ہے-

مترجم کہتا ہے یہ جناب امیر علی مرتضیٰ کا قول ہے اور بالکل صحیح ہے اور مجھ کو اس کا تجربہ ہو چکا ہے میں نے کبھی دنیا کے لیے پیروی اور کوشش نہیں کی جیسے دنیا دار کیا کرتے ہیں کہ رات دن اس کی فکر میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی موقعوں پر میں نے ایسی بے پروائی کی کہ دنیاداروں نے اس پر مجھ کو ملامت کی کہ ہاتھ میں آتی ہوئی چیز کو تم نہیں لیتے - دوسرے لوگ تو اس کے لیے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں مگر حق تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ جوں جوں میں نے بے پرواہی کی وہ وہ دنیا میرے پاس آتی گئی یہاں تک کہ بڑے بڑے پیروی کرنے والے حیران اور پریشان ہو گئے ہیں اور ناحق کا حسد مجھ پر کر رہے ہیں کہ ان کو گھر بیٹھے

ایسی دولت کیوں ملتی جاتی ہے- میں کیا کروں یہ حق تعالیٰ کی دین ہے جس کو وہ چاہتا ہے دیتا ہے- تم اسباب میں غرق رہو اور میں مسبب الاسباب پر بھروسا رکھوں وَلِلنَّاسِ فِيْمَا يَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ اَلسَّاعِيْ لِغَيْرِ رِشْدَةٍ- جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بدخواہی کی نیت سے بادشاہ سے چغلی کھائے (تا کہ اس کو ایذا پہنچے وہ حلال زادہ نہیں ہے حرام زادہ ہے)-

اَلسَّاعِيْ مُثَلِّثٌ- جو تحصیلدار ظالم اور چور اور خائن ہو وہ تین کو تباہ کرتا ہے (ایک تو رعیت کی تباہی تو ظاہر ہے- بادشاہ کو اس لیے کہ اس نے ایسے ظالم اور چور کو رعیت پر مسلط کیا- بے ایمان عاملوں اور اہلکاروں کا وبال سارا بادشاہ وقت پر پڑتا ہے اس سے قیامت کے دن مواخذہ ہوگا- خود اس کی تباہی یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک نہ ایک دن عتاب شاہی میں گرفتار ہو کر ذلیل وخوار ہوگا اور آخرت کا عذاب تو رکھا ہی ہوا ہے-

يَسْعٰى بِهَآ اَدْنَاهُمْ- ایک ادنیٰ مسلمان بھی پناہ دے سکتا ہے (اس کی پناہ کو صحیح مانیں گے اور اس کا توڑنا درست نہیں)-

لَيْسَ السَّعْيُ بَيْنَهُمَا بِسُنَّةٍ- صفا اور مروے کے بیچ میں جہاں دو سبز پتھر دونوں طرف نصب ہیں دوڑنا سنت نہیں ہے (بلکہ معمولی چال سے چلنا چاہیے)-

اَلسَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ- بیواؤں کے لئے کوشش کرنے والا (ان کی پرورش کے لئے)-

فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهٖ- حضرت علیؓ تحصیلداری سے واپس آئے (شاید انہوں نے للہ تحصیلداری کی خدمت ادا کی ہو گی- کیونکہ بنی ہاشم کو زکوۃ کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں ہے یا سعایت سے حکومت مراد ہے (یعنی گورنری کی خدمت)-

نَهٰى عَنِ السَّعْيِ (جب جماعت کھڑی ہو) تو آپ نے اس کی طرف دوڑنے سے منع فرمایا (کیونکہ دوڑنے میں سانس پھول جاتی ہے تو نماز میں قرآن کی قرات اور اذکار اچھی طرح ادا نہ ہو سکیں)-

سَعٰى بِهٖ اِلَى الْوَالِيْ- حاکم سے اس کی چغلی کھائے

سُعَاةُ الصَّدَقَاتِ- زکوۃ کے تحصیل کرنیوالے-

رُبَّ سَاعٍ لِّقَاعِدٍ- بعض آدمی کو بیٹھے بیٹھے وہ بات حاصل ہوتی ہے جو پیروی کرنے والے کو-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْغَيْنِ

سَغْبٌ یا سُغُوْبٌ یا سَغَبٌ یا سَغَابَةٌ یا مَسْغَبَةٌ- بھوکا ہونا یا تکلیف زدہ ہونا بھوک کے ساتھ-

اِسْغَابٌ- بھوکا ہونا-

سَغْبٌ- پیاس-

مُسَغَّبٌ اور مُسَغَّبٌ- جائز اور سزاوار شایاں مَآ اَطْعَمْتَهٗ اِذْ كَانَ سَاغِبًا- جب وہ بھوکا تھا تو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا-

اِنَّهٗ قَدِمَ خَيْبَرَ بِاَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُسْغِبُوْنَ آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ خیبر میں جب آئے تو وہ بھوکے تھے (یعنی آپ کے اصحاب ان کو کھانے کی احتیاج تھی)-

سَغْسَغَةٌ- چکنا کرنا' ہلانا' گاڑنا' پھرانا-

وَصَنَعَ مِنْهُ ثَرِيْدَةً ثُمَّ سَغْسَغَهَا اور اس سے ثرید بناتا (جو مشہور کھانا ہے روٹی کو شوربے میں بھگو کر بناتے ہیں پھر اس کو خوب چکنا کیا (گھی یا تیل ڈال کر) ایک روایت میں شَغْشَغَ ہے شین معجمہ سے اَمَّا اَنَا فَاُسَغْسِغُهٗ فِيْ رَاْسِيْ میں تو اس سے اپنے سر کو تازہ کرتا ہوں (یعنی چکنا کرتا ہوں)-

سَغْلٌ یا سَغِلٌ- پست قامت پتلے ہاتھ پاؤں والا بدخلق دبلا-

سَغْمٌ- جماع کرنا یا بغیر انزال کے دخول کرنا پھر نکال لینا-

تَسْغِيْمٌ- گھونٹ گھونٹ پلانا-

سَغَنٌ- خراب غذا اس کی جمع اَسْغَانٌ ہے-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْفَاءِ

سَفْتٌ- بہت پینا اور سیر نہ ہونا-

سِفْتٌ بمعنی زِفْتٌ ہے

مَسْفُوْتٌ- کم فائدے والی چیز-

سُفْتَجَةٌ ہنڈوی اس کی جمع سَفَاتِجُ انگریزی میں منی آرڈر یا بل آف ایکسچینج-

سَفْجٌ زور سے چلنا-

سَفْجَرٌ- چھوٹی چیزیں اس کا مفرد نہیں آیا-

سَفْحٌ - بہانا - پیٹنا، چھوڑ دینا -

تَسْفِيْحٌ - بے فائدہ کام کرنا -

مُسَافَحَةٌ تَسَافُحٌ - زنا کرنا - بدکاری کرنا -

اَوَّلُهٗ سِفَاحٌ وَّاٰخِرُهٗ نِكَاحٌ - پہلے تو بدکاری پھر اخیر میں نکاح (مطلب یہ ہے کہ ایک عورت سے مدت تک زنا کیا - پھر اس سے نکاح کرلیا گو یہ جائز ہے مگر بعض صحابہ نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور بعض علماء نے تو ایسی عورت سے نکاح ہی ناجائز رکھا ہے وہ کہتے ہیں جس عورت سے زنا کیا اب اس عورت سے نکاح کرنا حرام ہو گیا جب تک وہ توبہ نہ کرے اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے) -

دَمٌ مَّسْفُوْحٌ - بہتا ہوا خون -

فَقُتِلَ عَلٰى رَاسِ الْمَاءِ حَتّٰى سَفَحَ الدَّمُ الْمَاءَ - اس پانی پر اتنے لوگ مارے گئے کہ خون نے پانی کو بہا دیا (یعنی جب اس تالاب یا حوض میں خون بہہ بہہ کر بھرنے لگا تو پانی چھلک گیا جیسے کٹورے میں پانی ہو اس میں اوپر سے کوئی اور چیز ڈالیں تو پانی چھلک کر نکل جاتا ہے) -

بِسَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ - اس پہاڑ کے دامن میں یا عرض میں -

سَفَّاحٌ - بہت بہانے والا اور پہلا خلیفہ عباسی ابوالعباس جو بڑا خون بہانے والا یعنی قاتل تھا (گریٹ ایسے شن) اور فصیح الکلام اور بہت دینے والا کلام پر قادر -

سَفِيْحٌ - موٹا کمبل -

مَسْفُوْحٌ - جو کھیتی پیلی پڑ گئی ہو -

غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ - یہ شہوت بجھانے والے -

سَفُّوْدٌ - سیخ یا لوہے کا پڑا جس پر گوشت بھونتے ہیں -

سِفَادٌ - نر کا مادہ پر کودنا -

تَسْفِيْدٌ - گوشت کا سفود پر چڑھانا -

اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا نَزَلَ لِقَبْضِ رُوْحِ الْفَاجِرِ اَنْزَلَ مَعَهٗ سَفُّوْدًا مِّنْ نَّارٍ - موت کا فرشتہ جب بدکار کی جان قبض کرنے کو اترتا ہے تو اپنے ساتھ ایک آگ کی سیخ بھی لاتا ہے (اس میں اس کی روح کو پروتا ہے معاذ اللہ) -

تَعَلَّمُوْا مِنَ الْغُرَابِ ثَلٰثَ خِصَالٍ وَعَدَّ مِنْهَا اِسْتِتَارَهٗ بِالسِّفَادِ - کوے سے تین باتیں سیکھو ان میں ایک یہ بات بیان کی کہ چھپ کر جفتی کرنا (کوا لوگوں کے سامنے جماع نہیں کرتا یہاں تک کہ عرب میں مثل ہے - اَخْفٰى مِنْ سِفَادِ الْغُرَابِ - کوے کی جفتی سے زیادہ پوشیدہ) -

سَفَرٌ - مسافت طے کرنا یا کوچ کرنا یا کوچ کیلئے نکلنا مَثَلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ السَّفَرَةِ - جو شخص قرآن پڑھنے میں ماہر ہو (بے تکان پڑھے) اس کی مثال ان فرشتوں کی سی ہے جو لکھنے والے ہیں یہ سَافِرٌ کی جمع ہے بمعنی کاتب اسی سے ہے - بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ - یعنی لکھنے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ہاتھوں میں بعض نے کہا سافر کا معنی رسول یعنی پیغامبر یا اصلاح کرنے والا یعنی لوگوں کی اصلاح اور بچاؤ کے لئے جو فرشتے اترتے ہیں حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قرآن کے ماہر کا درجہ اس سے زیادہ ہے - جو اٹک اٹک کر محنت اور مشقت سے پڑھتا ہے بعض نے اس کے برعکس کہا ہے -

فِىْ اَوَّلِ سَفْرٍ - پہلی کتاب میں بکسرہ سین کتاب اسفار اس کی جمع ہے -

اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ - جب ہم مسافر ہوتے (یہ راوی کا شک ہے کہ سَفْرًا کہا یا مُسَافِرِيْنَ دونوں کا ایک معنی ہے)

سَفْرٌ - جمع ہے سافر کی یعنی سفر کرنے والا جیسے صحب جمع ہے صاحب کی -

يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ - (آنحضرت نے فتح مکہ میں مکہ والوں سے سلام پھیر کر فرمایا) اے شہر والو تم چار رکعتیں پوری کرلو ہم لوگ مسافر ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقیم کی اقتدا کرے تو بعض علما یہ کہتے ہیں کہ اس کو امام کی متابعت میں نماز پوری کرنا لازم ہے لیکن محققین اہلحدیث کا یہ قول ہے کہ یہ امر اس کے لئے مستحب ہے اور اگر دو رکعت کے بعد وہ سلام پھیر کر الگ ہو جائے تو بھی درست ہے) نہایہ میں ہے کہ پھر سَفْرٌ کی جمع اَسْفَارٌ آتی ہے -

وَتُتْبِعَتْ اَسْفَارُهُمْ بِالْحِجَارَةِ - حضرت لوط کی قوم

میں سے جو لوگ سفر میں گئے ہوئے تھے (سدوم میں نہ تھے) ان کے پیچھے پتھر لگائے گئے (وہ جہاں تھے وہیں ان پر پتھراؤ ہوا اور ہلاک کیے گئے بھلا اللہ کے عذاب سے کوئی بچا سکتا ہے وہی بچائے تو بچائے)۔

اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ - صبح کو روشن کرو اس میں اور زیادہ ثواب ہے (حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ صبح کی نماز اخیر وقت یعنی جب خوب روشنی ہو جائے پڑھنا مستحب ہے مگر یہ استدلال آنحضرت کے دائمی فعل سے غلط ہوتا ہے کیونکہ آپ ہمیشہ تاریکی میں صبح کی نماز پڑھا کرتے اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ کرام بھی ایسا ہی کرتے رہے اور یہ امر محال معلوم ہوتا ہے کہ جس میں زیادہ ثواب ہو اس کو آپ ہمیشہ ترک کریں نہایہ میں ہے کہ آنحضرت نے جب صحابہ کو صبح کی نماز تاریکی میں پڑھنے کا حکم دیا تو بعضے لوگ غلطی سے صبح کا ذب ہی کے وقت پڑھنے لگے اس لئے فرمایا کہ صبح کو روشن کرو یعنی جب صبح صادق ہو جائے اس وقت پڑھو اور اس کی دلیل دوسری حدیث ہے کہ آنحضرت نے فرمایا صبح کی روشنی ہونے دے یہاں تک کہ لوگ اپنے تیر گرنے کے مقام دیکھ سکیں بعض نے کہا یہ حکم خاص ہے چاندنی راتوں سے کیونکہ ان میں صبح صادق کی تمیز مشکل ہوتی ہے اس لئے احتیاط خوب روشنی ہو جانے پر نماز پڑھنے کا حکم دیا مجمع البحار میں ہے کہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جب صبح صادق نمود ہونا مراد ہے اس صورت میں احادیث میں باہمی تعارض نہ رہے گا ورنہ قول اور فعل کی مخالفت لازم آئے گی طیبی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں طول کرو یعنی لمبی لمبی سورتیں پڑھو یہاں تک کہ نماز اس وقت ختم ہو جب خوب روشنی ہو جائے اس میں زیادہ ثواب ہے)۔

مترجم کہتا ہے میرے شیخ مولانا عبدالحق نیو تنوی تغمده الله بغفرانه و افاض علینا من بر کاته اس حدیث کا یہی مطلب کہتے تھے اور یہی صحیح ہے اَلْمَلَائِكَةُ سَفَرَةٌ - فرشتے سفیر میں (یعنی پیغام پہونچانے والے اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچاتے ہیں)۔

صَلُّوا الْمَغْرِبَ وَ الْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ - مغرب کی نماز اس وقت پڑھو جب راستے روشن ہوں (یعنی غروب ہوتے ہی پڑھو جب سورج کی روشنی قائم رہتی ہے)۔

كَانَ يَاْتِيْنَا بِلَالٌ بِفِطْرِنَا وَنَحْنُ مُسْفِرُوْنَ جِدًّا - بلالؓ اس وقت ہمارے پاس افطاری لے کر آتے جب خوب روشنی ہوتی (یعنی سورج ڈوبتے ہی معلوم ہوا کہ روزے کا افطار غروب ہوتے ہی کرنا مستحب ہے اور اندھیرا ہونے تک تاخیر کرنا مکروہ ہے)۔

لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا الْبَيْتِ فَسُفِرَ - کاش آپ حکم فرمائیں اس گھر میں جھاڑو دیجائے۔

مِسْفَرَهٖ مِكْنَسَه - یعنی جھاڑو۔

اِنَّهٗ سَفَرَ شَعْرَهٗ - انہوں نے اپنے بال مونڈ ڈالے (سر کھول دیا) اصل میں سَفْرٌ کا معنی کھول دینا ہے۔

قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَفْرًا سَفْرًا فَقَالَ هٰكَذَا فَاقْرَأْ (معاذؓ نے کہا) میں نے آنحضرت کے سامنے قرآن کو جلدی جلدی پڑھا آپ نے فرمایا ہاں ایسے ہی پڑھ (یہ ترجمہ اس تفسیر کا ہے جو خود اسی حدیث میں وارد ہے یعنی هَذًّا هَذًّا جلدی جلدی امام سیوطی نے فرمایا فارسی نے کہا صحیح سِفْرًا سِفْرًا ہے یعنی ایک ایک سورت علیحدہ علیحدہ کر کے اس کی وجہ یہ ہے کہ جلدی جلدی قرآن کا پڑھنا اچھا نہیں ہے تو آنحضرت اس کو کیونکہ پسند فرمائیں گے)۔

میں کہتا ہوں اگر هَذًّا هَذًّا کی تفسیر صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تیزی کے ساتھ پڑھا یعنی رو کے ساتھ حروف کے مخارج ادا کر کے مد اور شد آداب قرأت کو ملحوظ رکھ کر اور ایسی روانی منع نہیں ہے۔ علی الخصوص حافظوں کے لیے جن کو بہت پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بھول جانے کا ڈر رہتا ہے مگر وہ جلدی مراد نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل حافظ کیا کرتے ہیں کہ نہ حروف برابر ادا ہوتے ہیں نہ مد اور شد اور وقف اور اظہار اور اخفا ایسی جلدی بالاتفاق ممنوع اور گناہ عظیم ہے اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے اور خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرماتا ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا - اس کا اتباع ضروری ہے۔

اِنَّ النَّاسَ قَدِاسْتَسْفَرُوْنِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهُمْ۔ (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) لوگوں نے مجھ کو تم میں اور ان میں سفیر بنایا ہے (یعنی درمیانی ان کے پیغام پہنچانے والا ان میں اور تم میں اصلاح کرنے والا عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَفَرْتُ بَیْنَ الْقَوْمِ اَسْفِرُسَفَارَۃً۔ جب کوئی شخص بیچ میں پڑ کر لوگوں کی طرف سے وکالت کرے)۔

فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِ الْبَعِیْرِ ثُمَّ قَالَ ھَاتِ السِّفَارَ فَاَخَذَہٗ فَوَضَعَهٗ فِیْ رَاْسِهٖ۔ انہوں نے اپنا ہاتھ اونٹ کے سر پر رکھا پھر کہا نکیل لاؤ اس کو لے کر اس کے سر پر رکھدی۔ سِفَا (بکسرہ سین زمام یعنی) باگ اور وہ لوہا جو اونٹ کی نکیل میں ڈالا جاتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ سَفَرْتُ الْبَعِیْرَ اور اَسْفَرْتُهٗ میں نے اونٹ کے نکیل ڈالی۔

اَبْغِنِیْ ثَلٰثَ رَوَاحِلَ مُسْفَرَاتٍ۔ تین سانڈنیاں میرے لیے تلاش کرو جن پر نکیل پڑی ہو ایک روایت میں مُسْفِرَاتٍ ہے بکسرہ فا یعنی طاقتور خوب سفر کرنے والیاں، عرب لوگ کہتے ہیں

اَسْفَرَالْبَعِیْرُ یا اِسْتَسْفَرَ۔ یعنی اونٹ سفر میں خوب چلنے والا ہے۔

تَصَدَّقْ بِجِلَالِ بُدْنِكَ وَسُفُرِھَا۔ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور نکیلیں سب خیرات کر دو۔

خَرَجْتُ فِی السَّحَرِ اُسْفِرُفَرَسًا لِیْ فَمَرَرْتُ بِمَسْجِدِ بَنِیْ حَنِیْفَةَ۔ میں صبح سویرے اپنے گھوڑے کو مشق کرانے کے لیے (تا کہ وہ سفر میں خوب چل سکے) نکلا اور بنی حنیفہ کی مسجد پر سے گذرا بعضوں نے کہا یہ سَفَرْتُ الْبَعِیْرَ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس کو کھیتوں کے نیچے چرایا۔

سَفِیْر کہتے ہیں کھیت کے نیچے کے حصہ کو ایک روایت میں اُسْقِدُ ہے یا اُسَقِّدُ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

ذَبَحْنَا شَاۃً فَجَعَلْنَا ھَاسُفْرَتَنَا اَوْفِیْ سُفْرَتِنَا۔ ہم نے ایک بکری کاٹی اس کو اپنا توشہ بنایا یا اپنے دستر خوان میں رکھا۔

سُفْرَہ۔ مسافر کا کھانا اور چونکہ وہ اکثر ایک گول چمڑے میں رکھا جاتا ہے اس لیے اس کو بھی سفرہ کہنے لگے۔ اب عرف میں سفرہ مطلق دستر خوان کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اصل میں اس کا معنی مسافر کا کھانا تھا جیسے لُهْنَه صبح کے ناشتہ کو کہتے ہیں۔

صَنَعْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا بِیْ بَکْرٍ سُفْرَۃً فِیْ جِرَابٍ۔ (ہجرت کے سفر میں) ہم نے آنحضرت اور ابو بکر کے لئے ایک توشتہ دان میں کھانا رکھا (یعنی سفر میں دونوں صاحبوں کے کھانے کے لئے)۔

کَانَ یَاْکُلُ عَلَی السُّفَرِ۔ آنحضرتؐ دستر خوانوں پر کھاتے تھے (نہ میز اور خوان پر)۔

لَوْ لَا اَصْوَاتُ السَّافِرَۃِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَةَ الشَّمْسِ۔ اگر سافرہ کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم سورج کا ڈوبتے وقت گرنا سنتے (سافرہ نصاریٰ کی وہ قومیں جو مغرب کی طرف آباد ہیں یعنی ان کے شور وغل کی وجہ سے تم کو سورج کے گرنے کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ بظاہر اس حدیث کا مطلب مشکل ہے کیونکہ سورج اول تو غروب کے وقت کہیں گرتا نہیں، دوسرے اس کا غروب تو ہر آن میں کسی نہ کسی ملک میں ہوتا رہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وَجْبَهٗ سے مراد یہاں سورج کی حرکت ہے اور سَافِرَہ سے مسافر اور دور رہنے والے لوگ مراد ہیں۔ یعنی زمین پر جو لوگ آباد ہیں، ان کے شور وغل اور پکار وغیرہ کی وجہ سے سورج کے حرکت کی آواز ہم تک نہیں آتی اگر زمین پر بالکل خاموشی ہوتی تو یہ آواز ہم کو سنائی دیتی یہ سعید بن مسیّب کا قول ہے اور معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ قیاس کہاں سے لگایا)۔

نَهٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ۔ دشمن کے ملک میں قرآن کو لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔ (ایسا نہ ہو قرآن اس کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس کے ساتھ بے ادبی کرے اگر اس کا ڈر نہ ہو مثلاً اسلام کی فوج کثیر ہو تو قرآن کا لیجانا منع نہیں طیبی نے کہا ایک آدھ آیت کافروں کے نام خط میں لکھ کر بھیجنا درست ہے اور دیوار اور لکڑیوں اور کپڑوں پر قرآن کا لکھنا منع ہے اسی طرح اسمائے الٰہی کا اور قرآن کے بیکار پرزے لکھے ہوئے ان کے جلا دینے میں قباحت نہیں)۔

میں کہتا ہوں اگر پاک مقام میں دفن کر دے تو اور بہتر

ہے۔

وَاَسْفَرَتْ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ - سورج خوب روشن ہو گیا یہاں تک کہ میں نے تمنا کی۔

فِیْ سَفْرَۃٍ اَوْ سَفْرَتَیْنِ - ایک سفر میں یا دو سفر میں کہتے ہیں آنحضرتؐ نے ایک ہی بار ابو طالب کے ساتھ سفر کیا اور صحیح یہ ہے کہ دو سفر کئے دوسرا سفر میسرہ کے ساتھ تھا تجارت کے لئے۔

حَقُّ اِمَامِكَ عَلَیْكَ فِیْ صَلٰوتِكَ بِاَنْ تَعْلَمَ اَنَّهٗ تَقَلَّدَ السِّفَارَۃَ - نماز میں تیرے امام کا حق تجھ پر یہ ہے کہ تو جانے کہ وہ درمیانی سفیر ہے (یعنی تیرے اور تیرے خداوند کے درمیان)۔

اِنَّمَا اَنْتُمْ فِیْهَا سَفْرٌ حُلُوْلٌ - دنیا میں تو تم مسافر ہو راستہ میں اترنے والے۔ (جیسے مسافر ذرا آرام کے لئے راہ میں ٹھہر جاتا ہے وہاں سے چلنے کی نیت ہوتی ہے اس کو گھر نہیں بناتا)۔

کَسَفْرٍ سَلَکُوْا سَبِیْلًا - ان مسافروں کی طرح جو ایک راستہ پر چلیں۔

اَسْفَرَتِ الْمَرْاَۃُ عَنْ وَجْهِهَا - عورت نے اپنا منہ کھول دیا۔

فَهِیَ سَافِرٌ - وہ عورت تو بے حجاب منہ کھولے ہوئے ہے۔

وَاِنْ اَسْفَرَتْ فَهُوَ اَفْضَلُ - اگر عورت نماز میں اپنا منہ کھول دے تو وہ افضل ہے (ورنہ صرف سجدے کا مقام یعنی پیشانی اور ناک کھول دے)۔

اَلتَّوْرَاۃُ خَمْسَۃُ اَسْفَارٍ - تورات شریف کی پانچ جلدیں ہیں (اس میں پانچ کتابیں ہیں پہلی میں ابتدائی خلقت سے حضرت یوسف علیہ السلام تک کی تاریخ مذکور ہے۔ دوسری میں مصریوں کا بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور حضرت موسیٰؑ کا ظہور فرعون کی ہلاکت وغیرہ کا بیان ہے۔ تیسری میں قوانین اور مسائل کا ذکر ہے۔ چوتھی میں بنی اسرائیل کا شمار زمین میں ان کی میں تقسیم من و سلویٰ کا اور ان پیغمبروں کا جن کو حضرت موسیٰ نے شام کی طرف بھیجا تھا بیان ہے پانچویں میں کچھ احکام ہیں اور حضرت ہارونؑ کی وفات اور حضرت یوشعؑ کی خلافت کا بیان ہے)۔

اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِّنَ النَّارِ - سفر کیا ہے دوزخ کے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

اَلسَّفَرُ وَسِیْلَۃُ الظَّفَرِ - سفر کامیابی کا ذریعہ ہے۔

مِسْفَرٌ - بہت سفر کرنے والا

سَفُّوْرٌ - ایک مچھلی ہے کانٹے دار۔

سِفْسَارٌ - بڑا عالم پرکھنے والا خبر دار اور سَفِیْرٌ دلال خادم کسی کام کا متولی اس کو درست کرنے والا اپنے کام میں حاذق اور ہوشیار ظریف۔

وَمَا تَتْلُوا السَّفَاسِرَۃُ الشُّهُوْرُ - اور جو کتاب والے عالم پڑھ کر سناتے ہیں۔

سَفْسَطَۃٌ - جھوٹا قیاس جو وہمی باتوں سے مرکب ہو اور اس غرض سے احقاق حق نہ ہو بلکہ خصم کو خاموش کرنا اور دھوکہ دینا مقصود ہو۔

سَفْسَطِیْ اور سَوْفَسْطَائِیْ - وہ شخص جو ایسے قیاسات لگائے۔

سَوْفَسْطَائِیَۃٌ - وہ فرقہ جو محسوسات اور بدیہیات کو نہیں مانتا۔

سَفْسَفَۃٌ - چھاننا کام کو مضبوطی اور عمدگی سے نہ کرنا۔

سُفَاسِفُ - سخت۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْاُمُوْرِ وَیُبْغِضُ سَفْسَافَهَا - اللہ تعالیٰ بڑی شان والے کاموں پسند کرتا ہے اور ذلیل اور حقیر کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ رَضِیَ لَکُمْ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَکَرِهَ لَکُمْ سَفْسَافَهَا - اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اخلاق سے راضی ہے اور برے اور پست اخلاق اس کو ناپسند ہیں اصل میں سفساف وہ بھوسا جو آٹا چھاننے کے وقت اڑ جاتا ہے یا گرد و غبار بے معنی اور برے شعر کو بھی سفساف کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ سفساف پست اور ادنی امور جیسے راستوں میں کھانا' عورتوں کے زیور پہننا ایک ایک کوڑی کے لئے جھگڑنا عورتوں کی طرح ہر وقت مانگ چوٹی زیب و زینت میں مصروف رہنا۔

مترجم کہتا ہے سفساف کی ضد معالی اور مکارم ہیں یعنی عمدہ اور اعلیٰ درجہ کی اخلاق اور عادات۔ یہ بھی سفساف ہے کہ انسان ساری عمر اپنی شکم پروری اور جسمانی لذات میں مصروف رہے (مثلاً کھانے پینے جماع ناچ گانے تھیٹر نشہ اور تماش بینی میں) اور اپنی قوم اور ملک اور ملت اور بھائیوں کی خیر خواہی اور اصلاح اور ترقی کی فکر نہ کرے۔ یہ بھی سفساف ہے کہ اپنی قوم یا ملک یا دین کے دشمنوں کی خوشامد اور ان کی خیر خواہی کرے صرف اس غرض سے کہ اپنی شکم پروری ہو اور اپنے تئیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گو ملکی اور قومی بھائی تباہ ہوں لعنت ہے ایسے شکم پروروں پر۔

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكَ سَفَا سِفَةً۔ ابوموسیٰ نے یوں ہی لکھا ہے اور اس کا معنی بیان نہیں کیا۔ عسکری نے سَقَاسِفَةً لکھا ہے اس کا بھی معنی معلوم نہیں ہوتا۔ نہایہ میں ہے کہ محفوظ قَسْقَاسَتَهٗ ہے۔ یعنی مجھ کو اس کی لاٹھی کا ڈر ہے کہیں وہ تجھ کو لاٹھی سے نہ مارے اب سَفَاسِفُ اور سَقَاسِفُ یا سَفَاسِقُ تو ان کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں مگر سَفَاسِقَہ تلوار کے جوہروں کو کہتے ہیں یعنی فرند کو۔ محیط میں ہے کہ سُفَاسِقُ ہر لمبی اور دراز چیز سَفْسِقَةُ السَّیْفِ تلوار کے جوہر۔

سَفَطٌ۔ عورتوں کی ڈبی جس میں وہ خوشبو وغیرہ رکھتی ہیں۔ چھوٹا صندوق۔

سَفَاطَةٌ۔ خوش دل سخی ہونا۔

تَسْفِیْطٌ۔ لیپنا درست کرنا۔

سَفِیْطٌ۔ پاک دل سخی اور کمینہ پاجی بے قدر۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔

سَفْعٌ۔ پکڑنا زور سے کھینچنا، تھپڑ لگانا، نشان کرنا، داغ دینا، جسم کا رنگ بدل دینا۔

اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ اَلْحَانِیَةُ عَلٰی وَلَدِھَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَھَاتَیْنِ وَضَمَّ اِصْبَعَیْهِ۔ میں اور عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت و مشقت کرتے کرتے بدل گیا ہو اپنی اولاد پر مہربان ہو۔ (خاوند کے مرنے کے بعد محنت مزدوری کرے ان کو پالے) قیامت کے دن اس طرح ہوں گے آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملایا (یعنی ایسی بیوہ عورتیں جو اولاد کے لئے محنت و مشقت کر کے کمائیں، ان کو کھلائیں اور پالیں، زیب و زینت ترک کر دیں، ان کے چہرے کا رنگ محنت و مزدوری سے کالا پڑ گیا ہو قیامت کے دن میرے ساتھ ہوں گی)۔

مترجم کہتا ہے۔ ہندوستان کی عورتیں اس باب میں تمام جہان کی عورتوں سے گویا سبقت لے گئی ہیں، اولاد کی محبت میں ان کی پرورش کے لئے اپنی ساری جوانی برباد کر دیتی ہیں اور محنت مزدوری پر گزارہ کر کے باعصمت رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے حد ثواب اور اجر دے گا۔

سُفْعَةٌ۔ ایک قسم کی سیاہی جو خفیف ہو یا جس سیاہی میں سرخی ہو یا دوسرا رنگ۔

اِنِّیْ رَاَیْتُ فِیْ طَرِیْقِیْ ھٰذَا رُؤْیَا رَاَیْتُ اَتَانًا تَرَکْتُھَا فِی الْحَیِّ وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی۔ (ابو عمرو نخعی جب آنحضرتؐ کے پاس آئے تو کہنے لگے) یا رسول اللہ میں نے اس راہ میں آتے ہوئے ایک خواب دیکھا، میں کیا دیکھتا ہوں ایک گدھی (مادہ خر) ہے جس کو میں نے اپنے قبیلہ میں چھوڑ دیا ہے اس نے ایک بکری کا بچہ جنا جس کا رنگ بدلا ہوا کچھ کالا سا ہے (آپؐ نے فرمایا تو کوئی لونڈی چھوڑ کر آیا ہے جو اپنا پیٹ چھپاتی تھی۔ انہوں نے کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا اس لونڈی نے ایک لڑکا جنا ہے جو تیرا بیٹا ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ پھر وہ رنگ بدلا کالا کلوٹا کیوں ہے آپؐ نے فرمایا ذرا نزدیک آ (وہ آیا) تب آپؐ نے چپکے سے فرمایا تیرے بدن میں کوئی سفید داغ (برص) ہے جس کو تو لوگوں سے چھپائے رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا: بے شک ہے قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا کسی بندۂ خدا نے آج تک اس داغ کو (یعنی میرے سوا کسی اور نے) نہیں دیکھا نہ کسی کو اس کا علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بس رنگ بدلے ہوئے سے یہی مراد ہے (سبحان اللہ خواب کی تعبیر ایسی سچی اور ٹھیک پیغمبر کے سوا اور کوئی نہیں دے سکتا۔ اس حدیث میں آپ کا ایک کھلا ہوا معجزہ بھی ہے)۔

اَرٰی فِیْ وَجْھِكَ سُفْعَةً مِّنْ غَضَبٍ۔ میں تمہارے چہرے کا رنگ بدلا ہو دیکھتا ہوا غصے سے (یعنی غصہ سے تمہارے چہرے پر سیاہی آ گئی ہے) لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ۔

بعض لوگوں کو دوزخ کا نشان لگ جائے گا (یعنی آگ سے جلنے کا دھبہ) عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَفَعْتُ الشَّیْئَ - میں نے ان پر نشان کر دیا۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَةٌ بِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اِنَّ بِهَا نَظْرَةً فَاسْتَرْقُوْا لَهَا - آنحضرتؐ بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہاں ایک چھوکری دیکھی جس کے بدن پر داغ پڑ گئے تھے (جیسے آگ سے جلنے کے داغ ہوتے ہیں یا سیاہی چھا گئی تھی رنگ کالا پڑ گیا تھا) آپ نے فرمایا اس کو نظر لگ گئی ہے تو اس کے لئے منتر کرو۔ کرمانی نے کہا سَفْعَه کا لک یعنی جنوں نے اس کو چھوا ہے اس پر نظر ڈالی ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔ جنوں کی آنکھیں بھالوں کی انیوں (نوکوں) سے زیادہ گھسنے والی ہیں اور جس منتر کی اجازت ہے وہ وہ منتر ہے جس میں آیات قرآنی ہوں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو مگر یہ اس وقت پورا اثر کرتا ہے جب نیک اور صالح لوگوں کی زبان سے پڑھا جائے اسی کو طب روحانی کہتے ہیں جب سے دنیا میں اس طب کے کرنے والے کم رہ گئے تو لوگوں نے جسمانی طب اختیار کر لی (یعنی طبابت ڈاکٹری جسمانی دواؤں سے اور منع وہ منتر ہے جس میں شرک و کفر کے مضامین یا شیاطین کے نام ہوں یا منتر کرنے والا یہ دعویٰ کرتا ہو کہ جن میرے مسخر ہیں یعنی تسخیر کا عمل اور اکثر سانپ کاٹے کا عمل شیطانی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سانپ انسان کا دشمن ہے اور شیطان بھی انسان کا دشمن ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ تو شیطان میں اور سانپ میں محبت اور الفت ہے کہتے ہیں سانپ ہی شیطان کو اپنے بدن میں چھپا کر بہشت میں لے گیا تھا ورنہ اس کا وہاں آنا ممنوع تھا تو منتر والا جب شیطانوں کے نام لیتا ہے اس کو شیطانوں کی قسم دیتا ہے تو وہ اپنا اثر یعنی زہر کاٹے ہوئے آدمی میں سے نکال لیتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے اکثر جوگی یا ہندو فقیروں کے پاس جو منتر ہوتے ہیں ان میں شیطانوں یا اگلے اوتاروں کے نام ضرور ہوتے ہیں اور کبھی شرک اور کفر کے مضامین سے بھرے ہوتے ہیں اس لئے ان منتروں کا عمل کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ہرگز شایاں نہیں کہ ایسے منتروں کو سیکھے یا ان کا عمل کرائے اگرچہ جان بھی جاتی رہے تو جائے شرک اور کفر سے بیزار رہے۔ ہمارے زمانہ میں بھی ایک صاحب نے رئیس حیدرآباد کو سانپ کاٹے کا عمل بتلایا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس عمل کے زور سے بہت سانپ کاٹے اچھے ہوئے ہیں مگر جب تک اس کا مضمون معلوم نہ ہو یہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ اس میں شرک کے مضامین نہیں ہیں اگر ہندو فقیر یا جوگی سے نکلا ہے تب تو یہ شبہ اور قوی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے عمل سے بچائے رکھے)۔

اِنَّ بِهٰذَا سَفْعَةً مِّنَ الشَّيْطَانِ - (عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک شخص کو کہا) اس کو شیطان نے چھو دیا ہے وہ کہنے لگا میں نے نہیں سنا تم نے کیا کہا۔ انہوں نے کہا تجھ کو خدا کی قسم تو اپنے سے بہتر بھی کسی کو دیکھتا ہے اس نے کہا نہیں (میں سب سے اچھا ہوں) عبداللہ نے کہا اسی وجہ سے میں نے جو کہا وہ کہا (کہ شیطان کا تجھ پر اثر ہے کیونکہ اپنی تئیں سب سے اچھا سمجھنا یا اپنے برابر کسی کو نہ سمجھنا تکبر اور غرور ہے جو شیطان کا خاصہ ہے)۔

اِذَا بُعِثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهٖ كَانَ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ فَاِذَا خَرَجَ سَفَعَ بِيَدِهٖ وَقَالَ اَنَا قَرِيْنُكَ فِي الدُّنْيَا - مسلمان جب اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) تو اس کے سرہانے ایک فرشتہ ہوگا قبر سے نکلتے ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا اور کہے گا میں دنیا میں تیرا رفیق تھا (اب یہاں بھی تیرے ساتھ رہوں گا)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَفَعَاتِ النَّارِ - تیری پناہ دوزخ کی پکڑ سے یا دوزخ کی لپٹ سے (جس سے رنگ بدل جائے)۔

سَفٌّ - سوکھی پھانک لینا اس کو پانی میں نہ گھولنا بہت پانی پینا اور سیر نہ ہونا۔

سَفِيْفٌ - زمین کے قریب ہو کر پرندے کا اڑنا بوریا بننا۔

اِسْفَافٌ - بُنَّا حقیر کاموں کی خواہش کرنا نزدیک ہونا گھورنا۔

اُتِيَ بِرَجُلٍ فَقِيْلَ اِنَّهٗ سَرَقَ فَكَاَنَّمَا اُسِفَّ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا لوگوں نے کہا اس نے چوری کی یہ سنتے ہی آپ کا چہرہ ایسا ہو گیا جیسے کسی نے اس پر راکھ چھڑک دی (رنج کے سبب سے آپ کی چہرے کا

رنگ بدل گیا اس کی سرخی اور تازگی جاتی رہی) عرب لوگ کہتے ہیں-

اَسْفَفْتُ الْوَشْمَ- میں نے گودنی کے سوراخوں میں سرمہ بھر دیا-

شَكَا اِلَيْهِ جِيْرَانَهٗ مَعَ اِحْسَانِهٖ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ- ایک شخص آنحضرت سے یہ شکایت کی کہ میں اپنے ہمسایوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں پر وہ مجھ کو ستاتے ہیں آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے جیسے تو کہتا ہے تو ان کے چہرے پر راکھ چھڑکتا ہے (یعنی وہ ذلیل و خوار ہوں گے یا آخرت میں دوزخ کے عذاب میں گرفتار ان کے چہرے راکھ کی طرح ہوں گے-)

سَفَفْتُ الدَّوَاءَ- میں نے دوا کا سفوف تیار کر لیا (یعنی اس کو خشک پیس لیا)-

اَسْفَفْتُهٗ- میں نے اس کو خشک دوا پھنکا دی-

سَفُوْف- وہ دوا جو سوکھی پیس لی جائے (پانی یا شہد وغیرہ میں ملا کر اس کا معجون نہ بنایا جائے)-

سَفُّ الْمَلَّةِ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ- اس سے تو راکھ کا چھڑکا جانا بہتر ہے-

مُسِفٌّ- جو شخص کسی چیز کو لازم کرے-

لٰكِنِّيْ اَسْفَفْتُ اِذَا اَسَفُّوْا- جب وہ نزدیک آئے تو میں بھی نزدیک ہو گیا-

اَسَفَّ الطَّائِرُ- پرندہ زمین کے نزدیک ہو کر گذرا-

اَسَفَّ الرَّجُلُ لِلْاَمْرِ- وہ آدمی فلاں کام کے نزدیک ہوا-

مَا فِيْ بَيْتِكَ سُفَّةٌ وَّلَا هِفَّةٌ- (ایک عورت نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے کہا) تمھارے گھر میں تو نہ کھانے کی زنبیل ہے (یا نہ پھانکنے کی کوئی چیز ہے) نہ پینے کے لیے کچھ ہے (اصل میں ھفہ ابر کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ تمھارا گھر بالکل خالی ہے اس میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے-

كَرِهَ اَنْ يُّرْسَلَ الشَّعْرُ وَقَالَ لَا بَاسَ بِالسُّفَّةِ- ابراہیم نخعی نے بالوں کا چھوڑنا برا جانا اور کہتے تھے موباف میں کوئی قباحت نہیں جس کو باندھ کر عورتیں اپنے بال لمبے کر لیتی ہیں-

كَرِهَ اَنْ يُّسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ اِلٰى اُمِّهٖ اَوْ اِبْنَتِهٖ اَوْ اُخْتِهٖ- شعبی اس کو برا کو سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی ماں یا بیٹی یا بہن کو گھور کر دیکھتا رہے (ایسا نہ ہو شیطان اس کے دل میں برا خیال ڈالے)-

سَفْقٌ- پھیر دینا- طمانچہ مارنا-

سَفَاقَةٌ- بدنما ہونا-

كَانَ يَشْغَلُهُمُ السَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ- ان لوگوں کو بازار میں ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے فرصت نہیں ہوتی تھی (یعنی بیع اور شرا اور معاملات میں مصروف رہتے)-

سَفِيْقُ الْوَجْهِ- بدرو-

اَعْطَاهُ سَفْقَةَ يَمِيْنِهٖ- اپنی قسم کا ہاتھ اس کو دیا-

سَفْكٌ- بیٹنا بہانا یا بہنا-

اِنْسِفَاكٌ- بہنا-

سَفَّاكٌ- بڑا خون بہانے والا یا فصیح قادر علی الکلام جیسے سفاح ہے-

اَنْ يَّسْفِكُوْا دِمَائَهُمْ- ان کے خون بہائیں (سیوطی نے کہا سَفْك ہر چیز کا بہانا جیسے پانی' آنسو' خون مگر خون بہانے میں زیادہ مستعمل ہے-)

اَمْطَرْتَ بِقُدْرَتِكَ الْغُيُوْمَ السَّوَافِكَ- تو نے اپنی قدرت سے بہانے والے ابروں کو برسایا- سَفْلٌ یا سِفَالٌ اوپر سے نیچے اترنا جیسے سُفُوْلٌ اور سَفَالٌ ہے-

تَسْفِيْلٌ- نیچے اتارنا-

تَسَفُّلٌ- نیچے جھکنا-

فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ سَفِلَةِ النِّسَاءِ- ایک ذلیل خاندان کی عورت کہنے لگی (یہ سَفَالَةٌ سے نکلا ہے یعنی کمینہ پن رذالت)-

سِفِلَه- جمع ہے تو مفرد کے لیے اس کا استعمال نہ کریں گے-

سِفْلَه- کمینہ ذلیل پاجی عرب لوگ یوں بھی کہتے ہیں-

هُوَسِفْلَةٌ مِنْ قَوْمٍ سِفَلٍ - مگر یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے-

سِفْلِيَه - منجمین کی اصطلاح میں زہرہ عطارد چاند کو کہتے ہیں اس کی ضد عُلْوِيَّه ہے شیطانی عمل کو بھی سفلی کہتے ہیں-

اَسْفَل - اعلٰی کی ضد اس کی جمع اَسَافِلْ ہے-

ذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهٗ - عامر بن اکوع مرحب یہودی کو نیچے سے مارنے کے لیے گئے-

سَفَلْتُ لَهٗ فِي الضَّرْبِ - میں نے نیچے سے اس کو مارا-

اِنَّ مَسْلَمَةَ اِسْتَعْمَلَ رُوَيْفِعًا عَلٰى اَسْفَلِ الْاَرْضِ - (مسلمہ نے جو معاویہ کی طرف سے مصر کا حاکم تھا رویفع کو مصر کے نشیبی حصہ کا نائب بنایا-

اِلٰى اَسْفَلِ سُفْلٍ - پست سے پست کی طرف عَبْلُ الْاَسَافِلِ - وہ جس کے نیچے کے اعضا موٹے ہوں (یعنی رانیں پنڈلیاں)-

مَااَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَفِي النَّارِ - ٹخنوں سے جو نیچے ہو وہ دوزخ میں ہے (یعنی جو شخص اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے گا اس کا پاؤں دوزخ میں جلایا جائے گا)-

اِيَّاكَ وَمُخَالَطَةَ السِّفْلَةِ يَاالسَّفِلَةِ - پاجی کے ساتھ گھول میل رکھنے سے بچا رہ (اس سے صحبت مت رکھ بلکہ شریف اور عالی خاندان لوگوں کی صحبت میں رہ)-

سِفْلَه - وہ ہے جو اپنی زبان کی پرواہ نہ کرے- گالیاں کھائے اور گالیاں دے یا جو طنبور ستار وغیرہ بجائے یا جو احسان نہ مانے یا جو امامت اور سرداری کا دعویٰ کرے حالانکہ امامت کے اوصاف اس میں نہ ہوں-

سَافِلَه - مقعد (یعنی راستہ اخراج ناپاکی) دبر-

اَلْمَيِّتُ يُبْتَدٰى بِغَسْلِ سُفْلَيِهِ - مردے کے پہلے نیچے کے دونوں عضو یعنی قبل اور دبر دھوئیں گے (غسل اس سے شروع کریں گے)-

مَنْ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَّفِيهِمْ مَنْ هُوَاَعْلَمُ مِنْهُ لَمْ يَزَلْ اَمْرُهُمْ اِلٰى سِفَالٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - جو شخص ایک قوم کا امام بنے (ان کو نماز پڑھائے) اور اس قوم میں اس سے بڑھ کر دین کا عالم موجود ہو (مگر قوم والے اس کو امام نہ کریں بلکہ کم درجہ والے یا کم علم کو امام بنائیں) تو قیامت تک ان کا تنزل ہی ہوتا رہے گا- روز بروز ذلیل اور خوار اور پست ہوتے جائیں گے دشمن ان پر غالب ہوتے جائیں گے- سبحان اللہ کیا عمدہ حدیث ہے- ہمارے زمانہ میں یہ بلا مسلمانوں خصوصاً سنیوں میں پھیل گئی ہے- عالموں کو ہوتے ہوئے کم علم بلکہ جاہل اور ناخواندہ لوگوں کو امام بناتے ہیں جو نماز کی قرأت اور خطبہ بھی غلط پڑھتے ہیں اور تو اور یہ حضرت سنی مسلمان عالموں سے جلتے ہیں- حسد کرتے ہیں- اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دی ہے کہ ہر طرف سے ذات اور خواری نے ان کو گھیر لیا ہے نہ دولت ہے نہ حکومت- نان شبینہ کو محتاج- ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ-

اَلْحَاق - مجھ کو یہ گمان تھا کہ بنگلور میں اہلحدیث کی جماعت پابند سنت ہوگی مگر خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم یہاں آ کر دیکھا تو بعض اہلحدیث نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر تو اختیار کر لیا ہے لیکن دوسرے تمام ضروریات اسلام اور اخلاق اور اوامر نبوی کو پس پشت ڈال دیا- غیبت جھوٹ وعدہ خلافی سے مطلق باک نہیں- امامت کے لیے عالموں کو چھوڑ کر ایک ناقابل بے بصیرت شخص کو امام بنا رکھا ہے جس کو صرف ایک ہی خطبہ یاد ہے اسی کو رٹتا رہتا ہے کیا یہ عمل سنت کے موافق ہے اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے-

سَفْنٌ - زمین پر چلنا - پوست نکالنا' چھیلنا-

تَسْفِيْن - کشتی بنانا-

سَفِيْنَةٌ - کشتی' جہاز-

تَرْكَبُ السَّفِيْنَ - تو کشتیوں پر چڑھتا ہے-

سَفْنٌ - تراشنے کا پتھر-

سَيْفَنَّةٌ - ایک پرندہ ہے جو مصر میں ہوتا ہے جس درخت پر گرتا ہے اس کے سب پتے کھا لیتا ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ سفنہ کی جمع سفین ہے اور سفین کی سفن ہے-

سَفِيْنَةٌ - آنحضرت کا غلام تھا اس کی کنیت ابوریحانہ تھی-

سفیان ثوری مشہور بزرگ سردار اہل باطن اور صوفیہ اور

امام المحدیث اور مجتہد مطلق تمام فضائل کے جامع۔

سُفْیَانِیْ۔وہ بادشاہ جو امام مہدی سے پہلے نکلے گا۔

سَفْوَانٌ۔ایک وادی کا نام ہے بدر کے گوشہ میں آنحضرت کرز ڈاکو کے تعاقب میں وہاں تک گئے تھے۔

سَفْہٌ۔احمق بنانا۔

سَفَہٌ۔بیوقوف ہونا زخم میں سے خون نکل کر سوکھ جانا بہت پینا' مشغول ہونا۔

سَفَاھَۃٌ اور سَفَاہٌ۔بے علمی نادانی۔

تَسْفِیْہٌ بیوقوف بنانا۔

مُسَافَھَۃٌ۔گالی گلوچ کرنا۔

سَفِیْہ۔احمق بیوقوف' غصیلا' مسرف فضول خرچ اڑاؤ۔

سَفِہَ نَفْسَہ۔بیوقوف بن گیا۔

اِنَّمَا الْبَغْیُ مَنْ سَفَہَ الْحَقَّ۔بغی یہ ہے کہ حق بات کو نہ جانے یا اپنے نفس کو نہ پہچانے۔اس میں فکر نہ کرے زمخشری نے کہا مِنْ سَفَہِ الْحَقِّ۔یعنی بغی (مگرا پن غاتا پنا) حق بات کے نہ جاننے سے ہوتا ہے یا حق بات کی قدر و منزلت نہ کرنے سے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَمَارَةِ السُّفَھَاءِ۔میں نادانوں کی سلطنت اور سرداری سے تیری پناہ چاہتا ہوں (پھر فرمایا نادان وہ بادشاہ اور رئیس ہیں۔جن کے اردگرد خوشامدی اکھٹے رہتے ہیں جو بات وہ کہیں یہ بجا اور درست کا پیرو مرشد کا نعرہ لگاتے ہیں۔سفیان ثوری نے کہا بادشاہ کی مصاحبت ہرگز نہ کر اور نہ بادشاہ کے مصاحبوں کی۔ایک درزی نے جو بادشاہ کے کپڑے سیا کرتا ایک عالم سے پوچھا کیا میں بھی وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا میں داخل ہوں۔انہوں نے کہا بے شک کیونکہ تو ظالم کا مددگار ہے بلکہ وہ بھی جو تیرے ہاتھ ایک سوئی بیچے۔معاذ اللہ۔یا اللہ میں نے بھی مدت تک دنیا دار رئیس کی مصاحبت کی ہے اور حق بات ظاہر کرنے میں بہت کچھ مساہلہ اور اغماض کیا ہے۔اب میں تیری درگاہ میں ان ایام جاہلیت وجنوں جوانی کے کاموں سے توبہ کرتا ہوں اور تیرے رحم وکرم کا امیدوار رہوں۔)

سُفُوٌّ۔جلدی چلنا' جلدی اوڑنا۔

سَفًا اور سَفَاءٌ۔پھٹ جاناں پیشانی ہلکی ہونا۔

اِسْفَاءٌ۔غصہ دلانا' برائی کرنا۔

مُسَافَاۃٌ۔دوا علاج کرنا۔

سِفَاءٌ۔دوا

سَفْیٌ۔مٹی اڑانا' مٹی پھیل جانا۔

مُسْفِیْ۔چغل خور۔

فَھَلْ اِلٰی جَانِبِہٖ مَاءٌ كَثِيْرُا السَّافِيْ۔(کعب نے ابو عثمان نہدی سے پوچھا: تمہارے ملک میں کوئی پہاڑ ہے؟ جس سے بصرہ دکھائی دیتا ہے اس کا نام سنام ہے انہوں نے کہا ہاں' ہے پھر پوچھا) کیا اس کی ایک جانب میں پانی ہے؟ جس میں ہوا خوب مٹی اڑا اڑا کر لاتی ہے (انہوں نے کہا ہاں ہے تب کعب نے کہا یہ پانی عرب کے پانیوں میں پہلا پانی ہے جس پر سے دجال گذرے گا۔اس پانی کا نام سفوان ہے یہ بصرے سے ایک منزل پر ہے باب مربد کی طرف سے)۔

جَاءَ ھُمْ طَيْرٌ سَافٍ مِّنْ قِبَلِ الْبَحْرِ۔اصحاب فیل پر سمندر کی طرف سے کچھ پرندے تیز اُڑنے والے آ پہنچے (ان کے سر اور ناخن درندوں کی طرح تھے)۔

قَبْرٌ سَفَى عَلَيْهِ السَّافِيْ۔ایک قبر جس کی مٹی ہوا نے اڑادی تھی۔

بَغْلَۃٌ سَفْوَاءٌ۔تیز رو ہلکا پھلکا خچر۔

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْقَافِ

سَقْبٌ۔قریب ہونا نزدیک ہونا۔

اِسْقَابٌ۔نزدیک ہونا' نزدیک کرنا۔

تَسَاقُبٌ۔نزدیک ہونا قریب قریب ہونا۔

سَاقِبٌ۔نزدیک اور دور۔

سِقَابٌ۔روئی کا ایک ٹکڑا جو مصیبت والی عورت اپنے خون میں سرخ کر کے سر پر رکھتی ہے۔تا کہ لوگ اس کو دیکھ کر جان لیں کہ یہ مصیبت زدہ ہے۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ۔پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہے (یعنی اس کو حق شفعہ پہنچتا ہے۔اس حدیث سے امام ابوحنیفہؒ نے دلیل لی کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے۔گو وہ جائداد مبیعہ کا

حصہ دار نہ ہو جو لوگ ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ ہمسایہ سے یہاں وہ ہمسایہ مراد ہے جو فروخت شدہ جائداد میں شریک اور حصہ دار ہو یا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ پڑوسیوں میں جو پڑوسی زیادہ نزدیک ہو- وہ اعانت اور امداد اور سلوک کا زیادہ حق دار ہے- بہ نسبت اس پڑوسی کے جو ویسا نزدیک نہ ہوں جیسا دوسری حدیث میں ہے- کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میرے دو پڑوسی ہیں- میں کس کو تحفہ بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا: جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو)-

صَقَبٌ- بہ معنی سَقَبٌ-

سُقْدَةٌ- ایک پرندہ ہے سرخ رنگ-

تَسْقِيْدٌ- گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا-

سُقْدُدٌ- شرط کے لیے تیار کیا ہوا گھوڑا-

خَرَجْتُ سَحَرًا اُسَقِّدُ فَرَسًالِيْ- میں صبح سویرے (سحر کو) نکلا اپنے ایک گھوڑے کو شرط کے لیے تیار کر رہا تھا ایک روایت میں اُسَقِّرُ ہے فا اور رائے مہملہ سے اس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے-

سَقْرٌ- جلا کر کالا کرنا- گانا گرمی دے کر ستانا' کٹنا یا کرنا

سَاقُوْر- وہ لوہا جس کو گرم کر کے گدھے کو اس سے داغتے ہیں-

سَقَر- دوزخ کا ایک طبقہ یا آخرت کی آگ-

وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السَّقَّارُوْنَ قَالُوْا وَمَا السَّقَّارُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَشْأٌ يَكُوْنُوْنَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ تَحِيَّتُهُمْ اِذَا الْتَقَوْا التَّلَاعُنُ- ان میں سے سقار پیدا ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ سقار کیا معنی؟ فرمایا یہ ایک خلقت ہے جو اخیر زمانہ میں ظاہر ہوگی ان کا سلام ملتے وقت یہی ہوگا- لعنت کرنا پھنکار کرنا- اصل میں سقار اور صقار اس شخص کو کہتے ہیں جو ان لوگوں پر لعنت کرے جو لعنت کے مستحق نہیں ہیں یہ ماخوذ ہے صَقْرٌ سے یعنی پتھر کو سَبّل (کلند) سے مارنا-

صَاقُوْر- ہتھوڑا

سَبّل- جس سے پتھر توڑتے ہیں- اس حدیث میں آپؐ نے بنی امیہ کی پیشین گوئی فرمائی- جنہوں نے حضرت علیؓ پر لعنت کرنا- ان کو برا کہنا اپنا شعار کر لیا تھا- ہر خطبہ میں وہ حضرت علیؓ پر لعنت کرتے تھے- آخر خدا نے ان کا چہرہ کالا کیا ان کی سلطنت تباہ کر دی- اب حضرت علیؓ کی ہر خطبہ میں قیامت تک تعریف ہوتی رہے گی اور بنی امیہ پر لعنت اور پھنکار برستی رہے گی- بعض نے کہا: روافض کے ظہور کی پیشین گوئی ہے- جو خلفائے راشدین اور اجلائے صحابہ پر لعنت ملامت کرتے ہیں- ہماری شریعت میں بلا ضرورت لعنت کرنا کچھ ثواب نہیں ہے اگر چہ کوئی شیطان ہی پر لعنت کیا کرے تو بھی کچھ اجر نہیں ملنے کا- ایک روایت سَقَّارُوْنَ کی تفسیر كَذَّابُوْنَ آئی ہے یعنی بہت جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے-

سَقَنْقُوْر- ریگ ماہی جو بحر قلزم کے کنارے اور حبش کے ملک میں پیدا ہوتی ہے- کہتے ہیں اس کا کھانا مقوی باہ ہے- وہ بیس انڈے دیتی ہے اور ریت میں چھپا دیتی ہے-

جَاءَ بِالسُّقَرِ وَالْبُقَرِ- اس نے جھوٹی باتیں بنائیں-

سَقْسَقَةٌ- پرندے کا بیٹ کرنا-

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَالِسًا اِذْ سَقْسَقَ عَلٰى رَاْسِهٖ عُصْفُوْرٌ فَنَكَتَهٗ بِيَدِهٖ- عبداللہ بن مسعودؓ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک چڑیا نے آپ کے سر پر بیٹ کر دی- آپ نے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا- عرب لوگ کہتے ہیں-

سَقْسَقَ الطَّائِرُ اور زَقْزَقَ اور سَقَّ اور زَقَّ یعنی پرندے نے بیٹ کی-

سَقَطٌ- خراب' ردی' نکمی چیز' حساب کی غلطی یا غلط بات یا غلط کتابت-

سُقُوْطٌ اور مَسْقَطٌ- زمین پر گرنا' غائب ہو جانا- ڈوب جانا- بچہ کا ماں کے پیٹ سے نکلنا آنا یا جانا چلے جانا خطا کرنا- اترنا-

اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ يَسْقُطُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ قَدْ اَضَلَّهٗ- اللہ جل جلالہ اپنے بندے کے توبہ کرنے سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنے گم شدہ اونٹ کو (جس پر سفر اس کا مال و متاع کھانا پینا سب

لداہوا) پاجانے سے خوش ہوتا ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔
سَقَطَ الطَّائِرُ عَلٰی وَکْرِہٖ۔ پرندے نے اپنا گھونسلہ پا لیا اس پر گر پڑا۔
عَلَی الْخَبِیْرِ بِهَا سَقَطْتَ۔ تو نے ایسے شخص کو پالیا جو اس بات کا خوب جاننے والا ہے۔ (یہ ایک مثل بھی مشہور ہے جب کوئی شخص مسئلہ ایسے شخص سے پوچھے جو عالم ہو تو وہ پوچھنے والے سے کہتا ہے:
علی الخبیہ بها سقطت یعنی اتفاق وقت اور خوش نصیبی سے تو نے ایسے شخص کو پالیا اور ایسے شخص سے پوچھا جو اس کو خوب جانتا ہے)۔
لَاَنْ اُقَدِّمَ سِقْطًا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مِّائَةِ مُسْتَلْئِمٍ۔ اگر میں کچا بچہ (جس کے اعضا نمود ہو گئے ہوں مگر پورا نہ ہوا ہو) آگے بھیجوں یعنی اس کی موت پر صبر وشکر کروں) تو وہ سو جوان بچوں سے جو ہتھیار بند ہوں مجھ کو زیادہ پسند ہے (کیونکہ جوان بچے کی نیکیوں کا ثواب خود اس کو ملتا ہے اور ایک حصہ اس میں سے باپ کو بھی ملے گا برخلاف کچے بچے کے اس کا پورا ثواب باپ ہی کو ملے گا)۔
یُحْشَرُ مَا بَیْنَ السِّقْطِ اِلَی الشَّیْخِ الْفَانِیْ مُرْدًا جُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ۔ کچے بچے سے لے کر بوڑھے پھونس تک سب قیامت کے دن بے ریش وبروت تکے سرمہ لگائے ہوئے حشر کئے جائیں گے۔
فَاَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ۔ پھر لوگوں نے اس لونڈی (یعنی بریدہ کو) سخت سست کہا: یہ سَقَطُ الْکَلَامِ سے نکلا ہے یعنی نکمی گفتگو گالی گلوچ۔
مَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ۔ (بہشت کہتی ہے معلوم نہیں کیا وجہ ہے) مجھ میں وہی لوگ آتے ہیں جو (دنیا میں) غریب ناتواں ذلیل سمجھے جاتے تھے (باقی دنیا کے بڑے بڑے عزت دار امیر اور نواب اور رئیس اور وزیر اور بادشاہ وہ سب دوزخ میں جا رہے ہیں اگرچہ بعض عادل بادشاہ اور رئیس اور امیر بھی اور مشہور عالم وفاضل بھی جو نیک اور صالح ہوں بہشت میں جائیں گے مگر ایسے لوگوں کی بہ نسبت غریب بہشتی لوگوں کے بہت کم ہو گی بہشت میں اکثر وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں گمنام اور حقیر اور بے حقیقت سمجھے جاتے تھے)۔
یَبْتَغِیْ سَقَطَ الْعَذَارٰی۔ وہ کنواریوں کے لغزش اور پھسلنے کی تلاش رکھتا ہے (یعنی ان کے خطاؤں اور قصوروں کی)۔
کَانَ لَا یَمُرُّ بِسَقَّاطٍ اَوْصَاحِبِ بِیْعَةٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْهِ۔ عبداللہ بن عمرؓ جب کسی خراب نکمی چیزوں کے بیچنے والے پر گذرتے یا کسی سوداگر پر تو اس کو سلام کرتے (یعنی سلام کرنے میں شیخی نہ کرتے۔ جیسے اس زمانہ میں دنیاداروں کی عادت ہے کہ غریب لوگوں کو حقیر سمجھ کر ان کو سلام نہیں کرتے اور غضب تو یہ ہے کہ اگر کوئی غریب سنت کے موافق ان کو سلام کرے یعنی السلام علیکم کہے تو وہ ناراض ہوتے ہیں جو شخص پیغمبر خداؐ کی سنت پر ناراض اور خفا ہو اس پر کفر کا خوف ہے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)۔
بِهٰذِهِ الْاَظْرُبِ السَّوَاقِطِ۔ ان چھوٹے چھوٹے نیچے پہاڑوں میں جو زمیں سے لگے ہوئے ہیں۔
سَقَطِیٌّ۔ جو خراب نکمی چیزیں بیچتا ہو۔
سَرِیُّ سَقَطِیٌّ۔ ایک مشہور بزرگ ہیں جو ایسی ہی چیزوں کو بیچ کر اپنا گذارہ کرتے۔ سچے درویش یہی لوگ تھے جو محنت مزدوری اور کاریگری سے اپنی روٹی کماتے اور حق تعالیٰ کی راہ محض خالصاً اللہ لوگوں کو بتلاتے اسی طرح سچا عالم اور مولوی بھی وہی ہے جو مزدوری پیشہ تجارت نوکری کر کے اپنی روٹی پیدا کرے اور خالص خدا کی رضامندی کے لئے لوگوں کو علم دین کی تعلیم کرے۔ دین کے مسئلے بتلائے باقی رہے وہ مولوی اور درویش جو اپنے علم وتقدس کی روٹی کماتے ہیں اور اپنے مریدوں اور معتقدوں کو راضی رکھنے اور بڑھانے کی ان کو فکر رہتی ہے وہ شریعت کے چور اور طریقت کے ڈاکو اور راہزن ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بچائے)۔
کَانَ یُسَاقِطُ رِفِیْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ وہ اپنی باتوں کی درمیان اس کو آنحضرتؐ سے روایت کرتے تھے (یعنی حدیث شریف کو اپنے کلام میں ملا کر بیان کرتے تھے یہ اَسْقَطَ الشَّیْءَ سے نکلا ہے یعنی اس کو پھینک دیا گرا دیا۔)
اِنَّهٗ شَرِبَ مِنَ السَّقِیْطِ۔ ابوہریرہؓ نے مٹی کے برتن

میں پیا- بعض لوگوں نے یوں ہی روایت کیا ہے اور مشہور روایت شَقِیْط ہے- شین معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا اور سقیط سین مہملہ سے برف کو کہتے ہیں یا شبنم کو جو زمین پر گرے اور جم جائے جیسے سَقَطٌ ہے-

مَرَّبِتَمرٍ مَّسْقُوْطَةٍ- ایک گری ہوئی کھجور پر گذرے-

لَایُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا- وہاں کا گرا ہوا میوہ نہ چنا جائے یعنی وہ میوہ جس کی مالک کو خبر نہ ہو لیکن اگر اس نے جان کر اس کو چھوڑ دیا ہو- تب اس کا اٹھالینا اور کھانا درست ہے-

اُسْقِطْهُنَّ مِنْ سُوْرَةِ كَذَا- میں فلانی سورت میں سے ان کو بھول گیا ہوں-

فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ- میرے دل میں وہ ندامت اور شرمندگی آنحضرتؐ کے جھٹلانے کی پیدا ہوئی کہ ویسی ندامت (نہ اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئی تھی اور نہ جاہلیت کے زمانہ میں)-

سُقِطَ فِيْ يَدِهٖ- شرمندہ ہوا- لفظی ترجمہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں گرا یعنی اس کا منہ ہاتھ میں آیا- مطلب یہ ہے کہ حسرت اور افسوس سے اپنا ہاتھ دانتوں سے کاٹا-

اُسْقِطَ فِيْ يَدِهٖ- کا بھی یہی معنی ہے-

مُسَاقَطَةٌ گرانا اور- مُسَاقَطَةُ الْحَدِيْثِ- باری باری بات کرنا یعنی ایک شخص بات کرے دوسرا چپ رہے پھر وہ بات کرے یہ چپ رہے-

مَسْقَطُ الرَّاسِ- جہاں آدمی پیدا ہوا-

مَسْقَط- ایک مشہور بندرگاہ ہے جہاں سے ایران اور بغداد کو جاتے ہیں وہاں کا حلوہ بہت لذیذ ہوتا ہے-

يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ- یہ دونوں سانپ حمل گرا دیتے ہیں یعنی جب حاملہ عورت ان کو دیکھے-

لَمْ يَسْقُطْ لَهٗ حَاجَةٌ- اس کا کوئی کام اٹکا نہیں رہے گا سارے مطلب پورے ہو جائے گا-

تَسَاقَطُ ذُنُوْبُ الْعِبَادِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ- بندوں کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کھجور کے پتے گر جاتے ہیں-

اَيُّ قَاضٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ قَضٰى فَاَخْطَأَ سَقَطَ اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ- جس قاضی نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں غلطی کی وہ آسمان سے بھی زیادہ دور سے گرے گا (یعنی جتنی دور زمین آسمان سے ہے اس سے بھی دور)-

سَاقِطٌ- کمینہ جس کے حسب ونسب میں فرق ہو-

سَقَطه- اسی طرح سُقَّاطٌ اس کی جمع ہے-

لِكُلِّ سَاقِطَةٍ لَاقِطَةٌ- ہر گری ہوئی کا کوئی چننے والا ہے' یہ ایک مثل ہے یعنی ہر غلط بات کا کوئی نہ کوئی لینے والا اور اٹھانے والا ہے-

لَايَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ مَّسْقَطِ رَاسِهٖ- آدمی اپنے پیدائش کے مقام سے نہ نکلے (یعنی اصل فطرت سے جو اسلام کے دین پر ہوتی ہے)-

سِقَاطٌ- گرا ہوا میوہ جو پکنے سے پہلے گر جاتا ہے- حساب میں غلطی-

يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِلثَّالِثَةِ- آپ عشا کی نماز اس قوت پڑھا کرتے جب تیسری شب کا چاند ڈوب جاتا ہے-

سُقُطْرٰى- یا سُقُطْرَاءَ یا اُسْقُطْرٰى- ایک جزیرہ ہے جو عرب جانے والوں کو رستہ میں ملتا ہے عام لوگ اس کو سَقُوْطَرَهْ کہتے ہیں وہاں ایلوا اور دم الاخوین پیدا ہوتا ہے-

سَقْعٌ- چیخنا- مارنا' جانا-

اِسْتِقَاءٌ- بدل جانا-

اِنَّكَ سَقَعْتَ الْحَاجِبَ وَاَوْضَعْتَ الرَّاكِبَ- تو نے آبرو پر مارا (یعنی ایسی باتیں کیں جوان کو ناگوار ہوئیں) اور سوار دوڑایا (یعنی خبر کو مشہور کر دیا یہاں تک کہ سوار لوگ اس کو دوسرے ملکوں میں لے گئے)-

اَسْقَعُ- ایک پرندہ ہے جس کے پر سبز اور سر سفید ہوتا ہے-

خَطِيْبٌ مِسْقَعٌ بمعنی مِصْقَعٌ- یعنی بلند آواز والا خطیب یا بلیغ اور فصیح-

سَقْفٌ- چھت ڈالنا جیسے تَسْقِيْفٌ ہے اور چھت اس کی جمع سُقُوْفٌ ہے اور سُقْفٌ اور سُقُفٌ بھی اور آسمان اور لمبی لٹکی

داڑھی-

اَسْقَفَهٗ عَلٰى نَصَارٰى الشَّامِ-اس کو شام کے نصاریٰ کا پیر ''پادری'' بنایا یعنی اُسْقُفُ نصاریٰ کا عالم پیر ''پادری'' بشپ یہ سریانی لفظ ہے یا سَقَفٌ سے نکلا ہے بمعنے انحنا طول کے ساتھ کیونکہ وہ خدا کی عبادت میں مخنی رہتا ہے یعنی جھکا ہوا خضوع و خشوع کے ساتھ-

لَا يُمْنَعُ اُسْقُفٌ مِّنْ سِقِّيْفَاهُ-کوئی پادری اپنی مذہبی عبادتوں سے نہ روکا جائے (سبحان اللہ یہ اسلام کا اصلی اصول ہے کہ ہر فرقہ اپنے مذہبی عبادات آزادی کے ساتھ بلا خوف وخطر کرتا رہے جس کو ہمارے زمانہ کے نصاریٰ نے خاص یورپین انتظام قرار دیا ہے) اُسْقُفُ کی جمع اَسَاقِفَة آئی ہے-

فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مُّسَقَّفٌ بِالسِّهَامِ فَاَهْوٰى بِهَا اِلَيْهِ-اتنے میں ایک لمبا شخص تیر لے کر آیا اور ان کی طرف جھکایا (یعنی ان کے مارنے کی سَقِيْفَةُ بَنِىْ سَاعِدَةَ- بنی ساعدہ کا منڈوہ (جہاں وہ جمع ہو کر مشورہ اور صلاح کیا کرتے)-

بعض نے کہا سَقِيْفَه ساباط کو کہتے ہیں یعنی دو گھروں کے درمیان جو پٹا ہوا مقام ہو اُس کے تلے راستہ ہو اُس کی جمع سَقَائِفُ ہے-

وَسَقَّفَهٗ بِالسَّاجِ-اس کا چھت ساگوان کی لکڑی سے بنایا-

اِيَّایَ وَهٰذِهِ السُّقَفَاءَ-(یہ حجاج ظالم نے کہا) روایت ایسی ہی ہے مگر اس کا معنی معلوم نہیں ہوتا- زمخشری نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح شُفَعَاءَ ہے یعنی مجھ کو ان سفارشی لوگوں سے بچاؤ جو مجرموں کی سفارش کیا کرتے ہیں-

اَسْقَفُ-لمبا آدمی یا ہٹا کٹا (ڈانڈ کا)-

سَقْلٌ-جلا کرنا جیسے صَقْلٌ ہے-

سُقْلٌ-کمر-

سَقْمٌ-یا سُقْمٌ یا سَقَامٌ بیمار ہونا عیب دار ہونا-

اِسْقَامٌ-بیمار کرنا-

سَقِيْمٌ-عیب دار-

فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ-حضرت ابراہیمؑ نے کہا میں بیمار ہوں یا بیمار ہونے والا ہوں (انہوں نے ستاروں پر نظر ڈال کر یہ کہا- مطلب یہ تھا کہ جب یہ ستارہ نکلتا ہے تو میں بیمار ہو جاتا ہوں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تم جو غیر اللہ کی پرستش کرتے ہو اُس کے رنج میں میں بیمار ہوں)-

اَعُوْذُ مِنْ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ-میں بری بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں-

وَاللّٰهِ مَا كَانَ سَقِيْمًا وَمَا كَذَبَ-قسم خدا کی ابراہیمؑ بیمار نہ تھے نہ انہوں نے جھوٹ بولا (کیونکہ جس شخص کا انجام موت ہے وہ گویا بیماری ہے یہ امام جعفر صادقؒ اور امام محمد باقرؒ کا قول ہے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ السَّقَمِ-میں باری سے تیری پناہ مانگتا ہوں-

سُقْمُوْنِيَا-مشہور مسہل دوا ہے-

سِقَامٌ-جمع سَقِيْمٌ کی جیسے كِرَامٌ جمع ہے كَرِيْمٌ کی-

سِقَةٌ-وسق کی جمع ہے جو ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یا بمعنی وَسْقٌ ہے جیسے عِدَةٌ بہ معنی وَعْدٌ اور زِنَةٌ بمعنی وزن ہے-

مَا كَانَ سَعْدٌ لِيُخْنٰى بِابْنِهٖ فِىْ سِقَّةٍ مِّنْ تَمَرٍ-سعد اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک وسق کے لئے تباہ نہیں کرے گا- بعض نے فِىْ شِقَّةٍ مِّنْ تَمَرٍ روایت کیا ہے یعنی کھجور کے ایک ٹکڑے کے لئے- نہایہ میں ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے- خیر اگر سین مہملہ سے ہو تو اس کا اصلی باب کتاب الواو ہے مگر ہم نے باتباع صاحب مجمع اور نہایہ یہاں ذکر کر دیا-

سَقْیٌ- پانی پلانا سقاكَ اللّٰه کہنا عیب کرنا غیبت کرنا- ابر سے پانی اتارنا-

تَسْقِيَهٗ- پانی پلانا-

كُلُّ مَاْ ثُرَةٍ مِنْ مَاْ ثِرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَىَّ اِلَّا سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَسِدَانَةَ الْبَيْتِ-جاہلیت کے زمانہ کی ہر ایک رسم میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی موقوف کر دی گئی روند ڈالی گئی لغو اور باطل ٹھہرائی گئی) مگر دو باتیں (اسلام کے زمانہ میں بھی قائم رہیں گی) ایک تو حاجیوں کو پلانا (حضرت عباسؓ حاجیوں کو انگور کا شربت پلایا کرتے) دوسرے بیت اللہ کی

خدمت اور مجاورت (وہاں کی صفائی جھاڑ و جھنکہ وغیرہ)۔

اِنَّهٗ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَقَلَّبَ رِدَاءَهٗ۔ آنحضرتؐ پانی مانگنے کے لئے نکلے پھر اپنی چادر الٹی عرب لوگ کہتے ہیں سَقَی اللّٰهُ عِبَادَهُ الْغَيْثَ وَاَسْقَاهُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ابر سے پانی پلایا۔ اسم مصدر سُقْيًا ہے۔

اِسْتَسْقَيْتُ فُلَانًا۔ میں نے فلاں شخص سے پینے کو مانگا۔

وَاَبْلَغْتُ الرَّاتِعَ مُسْقَاتَهٗ۔ میں نے چرنے والے کو پانی پینے کی جگہ میں پہنچا دیا (یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے یعنی میں نے لوگوں پر بڑی مہربانی اور نرمی سے حکومت کی جیسے کوئی جانور کو مطلق العنان چھوڑ دیتا ہے جہاں اس کا جی چاہے چرے پھر پیاس لگے تو پانی کے گھاٹ پر آسانی سے اس کو لے جائے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْقِنِيْ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرِ جَلَّالٍ لِقُلَّةِ الْحَزْنِ۔ ای امیر المومنین مجھ کو ان کنوؤں کو مقطعہ کے طور پر دیں دیجئے جو جلال کے راستہ پر قلۃ الحزن پر واقع ہیں (جلال نجد کے راستہ کا نام ہے اور قلۃ الحزن بھی ایک اونچے مقام کا نام ہے دشوار گذار ہے)۔

اَعْجَلْتُ هُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا سِقْيَهُمْ۔ میں نے ان کو ان کے پینے کی چیز سے جلدی میں ڈال دیا (اس کو برابر پی نہ سکے)۔

وَاِنْ كَانَ نَشَرَ اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهٗ يُخْرِجُ مِنْهَا مَا اَعْطٰى نَشْرُهَا رُبْعَ الْمَسْقِوِيِّ وَعُشْرَ الْمَظْمَئِيِّ۔ اگر زمین خراجی کا مالک اپنی زمین پر قابض رکھا جائے تو اس میں جو پیداوار ہو اگر اس کو نہر وغیرہ بہتے پانی سے سینچا جاتا ہے تب تو چوتھائی پیداوار خراج میں دے اور اگر بارانی پانی سے زراعت ہوتی ہے تو دسواں حصہ دے۔

مترجم کہتا ہے دیکھئے اسلامی حکومت نے غیر مذہب والوں سے بھی خراجی زمین میں چوتھائی پیداوار سے زیادہ لینا نا درست رکھا ہے۔ یہ چوتھائی بھی اس وقت ہے جب بلا دقت نہر کے پانی سے کھیت سیرات ہوتا ہو اگر موٹھ سے پانی دیں یا صرف بارش کے پانی پر مدار ہو تو دسواں حصہ لیا جائے گا اس سے بڑھ کر کاشتکاروں پر کیا آسانی ہوگی یہ بھی غیر مذہب والوں سے لیکن مسلمان کاشتکاروں سے ہر حال میں دسویں حصے سے زیادہ نہیں لیا جائے گا ایسے انتظام میں کھیت والے کیوں مال دار نہ ہوں گے۔

اِنَّهٗ كَانَ اِمَامَ قَوْمِهٖ فَمَرَّ فَتًى بِنَاضِحِهٖ يُرِيْدُ سَقْيًا۔ حضرت معاذ اپنی قوم والوں کی امامت کیا کرتے۔ ایک دن دیکھا۔ ایک جوان اپنا پانی لانے کا اونٹ لے کر ان کھجور کے درختوں میں جانا چاہتا ہے جو ڈولوں سے سینچے جاتے ہیں۔

قَالَ لِمُحْرِمٍ قَتَلَ ظَبْيًا خُذْ شَاةً مِّنَ الْغَنَمِ فَتَصَدَّقْ بِلَحْمِهَا وَاسْقِ اِهَابَهَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا جس نے احرام کی حالت میں ایک ہرن مار ڈالی تھی کہ ایک بکری لے اس کا گوشت خیرات کر دے۔ اور اس کی کھال بھی کسی کو دیں دے جو اس کی مشک بنائے (یعنی پانی پینے کی مشک)۔

اِنَّهٗ بَاعَ سِقَايَةً مِّنْ ذَهَبٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا معاویہ نے ایک پینے کا برتن جو سونے کا تھا اس کی وزن سے زیادہ سونے کے بدل بیچا (یہ زیادتی بنوائی کے بدل تھی)۔

اَمَرَ بِالشُّرْبِ مِنَ الْاَسْقِيَةِ وَنَهٰى عَنْ نَحْوِ الدُّبَّاءِ۔ آنحضرتؐ نے مشکوں میں نبیذ بنا کر پینے کی اجازت دی اور تو نبی کے مانند برتنوں سے منع کیا (کیونکہ مشک کا پوست باریک ہوتا ہے۔ اگر نبیذ میں تیزی آ جائے گی تو پینے والے کو معلوم ہو جائے گی کیونکہ تیزی کی وجہ سے مشک پھٹ جائے گی۔ برخلاف تونبی وغیرہ کے جو سخت ہوتی ہے اس میں نبیذ کی تیزی معلوم نہ ہوگی اور دھوکے میں اس کو کوئی پی جائے گا)۔

فَاَشْرِبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ۔ پھر مشکوں میں ان کو پلایا گیا مجمع البحار میں ہے کہ صحیح فِي الْاَوْعِيَةِ ہے یعنی برتنوں میں۔

سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ۔ جو شخص لوگوں کا ساقی ہو (سب کو پانی یا دودھ یا شربت پلاتا ہو) وہ اخیر میں سب کے بعد پیئے۔ مجمع البحار میں ہے کے ہر چیز کا یہی حکم ہے جو لوگوں میں تقسیم کی جائے مثلاً گوشت، میوہ، شیرینی وغیرہ۔

يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ۔ یہ (عرنیین کے ڈاکو) پانی مانگتے تھے لیکن کوئی ان کو پانی نہ پلاتا۔ (ان کے تو ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر جلتی زمین میں ڈال دیئے گئے تھے۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے یہ حدیث مثلہ کی ممانعت سے پہلے کی

ہے بعض نے کہا مسئلہ سے نہی تنزیہی ہے اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ- ستاروں سے پانی مانگنا (یہ سمجھ کر کہ ستارے گویا پانی برساتے ہیں) یہ صریح شرک ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں رائج تھا- اگر یہ سمجھے کہ پانی برسانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور ستاروں کا ایک خاص وضع پر آ جانا پانی برسنے کا قرینہ ہے تو شرک نہیں ہے)-

مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُ هَا- تجھ کو اونٹ سے کیا مطلب (یعنی اس کو مت پکڑ) وہ تو اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ رکھتا ہے (کئی دن کا پانی اکٹھا اپنے پیٹ میں جمع کر لیتا ہے اس کو پڑا چرنے دے خود بخود اس کا مالک آن کر لے لے گا)-

فَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا- پھر لوگوں میں منادی کر دی گئی اپنے جانوروں کو پانی پلاؤ اور خود بھی پیو (یعنی اس عورت کا پانی جو سفر میں ملی تھی ایک اونٹ پر سوار آنحضرتؐ نے اس کا پانی زبردستی لے لیا کیونکہ وہ کافر حربی تھی اور کافر حربی کی جان اور مال لینے میں کوئی گناہ نہیں- دوسری آنحضرتؐ نے اس کو پانی کا عوض بھی لوگوں سے دلایا- تیسرے اس کا پانی کم بھی نہیں ہوا- یہ آپ کا ایک معجزہ تھا) نَهٰى عَنِ الْاَسْقِيَةِ- آپ نے مشکوں کی وجہ سے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا وَهُوَ قَائِلٌ بِالسقيا- آپ سقیا میں دوپہر کو سونے والے (دم لینے والے) تھے سقیا ایک گاؤں کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک روایت میں قَابِلٌ ہے بائے موحدہ سے یعنی سقیا کے مقابل تعین ہے وہ بھی ایک مقام کا نام ہے-

سُقِيَ بَطْنُهُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً- تیس برس تک ان کو استسقا کی بیماری رہی اسم مصدر سِقْیٌ ہے بہ کسرۂ سین اور جوہری نے حرف سَقٰى بَطْنُهُ اور اِسْتَسْقٰى بَطْنُهُ ذکر کیا ہے لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سُقِيَ بَطْنُهُ بھی مستعمل ہے معنی سب کے ایک ہیں یعنی اس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا استسقا کی بیماری ہو گئی-

فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقٰى مَا فِيْ بَطْنِهٖ- جب اللہ کا نام لیتا ہے یعنی کھانے والا- تو شیطان نے جتنا اپنے پیٹ میں ڈالا تھا (کیونکہ شروع میں بسم اللہ نہیں کہی تھی) وہ سب اگل دیتا ہے-

كَانَ يَسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاءُ مِنْ بُيُوْتِ السُّقْيَا- آنحضرتؐ کے لئے میٹھا پانی پینے کا سقیا کے گھروں سے لایا جاتا (سقیا ایک موضع کا نام ہے جو مدینہ سے دو دن کی راہ پر ہے)-

اِنَّهٗ تَفَلَ فِيْ فَمِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ سِقَاءً- آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عامر کے منہ میں اپنا لب مبارک ڈال دیا اور فرمایا مجھ کو امید ہے کہ یہ اس کی سیرابی ہو گا (یعنی کبھی پیاسا نہ ہو گا)-

اَسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ- اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور پانی مردہ بستی کو زندہ کر دے-

يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى- عورتیں جنگ میں لڑنے والوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی دوا دارو کرتیں (سبحان اللہ یہ اسلام کے زمانہ میں عورتیں کیا کرتیں اور بہت سی مسلمان عورتیں میدان جنگ میں لڑی بھی ہیں جیسے حضرت خولہ بنت ازور وغیرہ اب دوسری قوموں نے مسلمانوں سے یہ سیکھ لیا کہ ان کی عورتیں زخمیوں کے علاج اور معالجہ میں مصروف رہتی ہیں اور میدان جنگ میں ہر ایک لشکر کے ساتھ جاتی ہیں مگر مسلمان عورتیں ایک پنجرے میں بند گھر کے باہر نہیں نکلتیں اور گھر میں بھی سوا پان تمباکو کھانے کے اور بیٹھے رہنے کے نہ کوئی علم سیکھتی ہیں نہ ہنر- عورتیں تو عورتیں ہند کے مسلمان مرد بھی ماشاءاللہ ایسا دل و گردہ رکھتے ہیں جن کی تعریف نہیں ہو سکتی جنگ کی بات تو درکنار دین کی سچی بات کہنے اور اس کی اشاعت کرنے میں بھی پس و پیش کرتے ہیں- حالانکہ حکام وقت کا اعلیٰ اصول یہ ہے کہ وہ کسی کے دین و مذہب میں دخل نہیں دیتے- مگر یہ خوشامد کے مارے اللہ اور اس کے رسول کی احکام کو چھپاتے ہیں ان میں تاویلیں لگاتے ہیں' منسوخ آیتوں کو غیر منسوخ اور واجب العمل قرار دیتی ہیں-

نَزَلَتْ حِيْنَ افْتَخَرُوْا بِالسِّقَايَةِ- یہ آیت اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ اخیر تک اس وقت اتری جب انہوں نے بیت اللہ میں حاجیوں کو پانی پلانے پر اور کعبہ شریف کی دربانی پر فخر کیا امام

ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت حضرت علیؓ اور عباسؓ اور شیبہؓ کے باب میں اتری عباسؓ نے کہا میں سب سے افضل ہوں کیونکہ حاجیوں کو (پانی شربت) پلاتا ہوں- شیبہ نے کہا میں اس لئے کہ بیت اللہ کی کنجی میرے پاس رہتی ہے میں اس کا درباں ہوں- حضرت علی نے کہا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ تم سے پہلے ایمان لایا اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا- آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور حضرت علیؓ کا کہنا صحیح ہوا-

سُقْيَا رَحْمَةٍ وَّلَا سُقْيَا عَذَابٍ- یا اللہ ہم کو رحمت کے پانی سے سیراب کر- نہ عذاب کے پانی سے (عذاب کا پانی وہ ہے جو حد سے بڑھ جائے 'گھروں کو گرا دے' لوگوں کو ڈبو دے 'جانوروں اور کھیتوں کو تباہ کر دے جیسے حیدرآباد دکن میں غرہ رمضان ۱۳۲۶ھ میں پانی پڑا جس سے تقریباً ایک تہائی شہر تباہ ہو گیا- ہزارہا آدمی اور جانور ہلاک ہو گئے ہزارہا مکانات مع اثاثہ وغیرہ بہہ گئے- نعوذ باللہ من عذابہ)-

سَافِرْ بِسِقَاءِكَ- اپنا مشکیزہ اپنے ساتھ لے کر سفر کر-

كَرْشَةُ سِقَاءٍ- اونٹ کی اوجھڑی پانی کی مشک ہے (وہ کئی دن کا پانی اس میں بھر لیتا ہے)-

مِسْقَاة- پانی پلانے کا مقام-

بَابُ السِّيْنِ مَعَ الْكَافِ

سَكْبٌ یا تَسْكَابٌ یا سُكُوْبٌ- بہانا- بہنا-

اِنْسِكَابٌ- بہنا-

مَاءٌ مَسْكُوْبٌ یعنی سَاكِبٌ- خود بخود زمین کھود کر بہنے والا-

كَانَ لَهُ فَرَسٌ يُسَمَّى السَّكْبَ- آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کو سکب کہتے تھے (یعنی پانی کی طرح بن تھکان دوڑنے والا یا بہت چلنے والا جیسے پانی برابر بہتا چلا جاتا ہے کہیں رکتا نہیں)-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ حَتّٰى يَنْصَدِعَ الْفَجْرُ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا سَكَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ-

آنحضرتؐ دونوں عشاؤں کے درمیان (نہایہ اور مجمع کے نسخوں میں ایسا ہی ہے اور صحیح یہ ہے کہ عشا اور طلوع فجر کے درمیان جیسے نسائی میں ہے) صبح کے پو پھٹنے تک گیارہ رکعتیں پڑھتے (یعنی تہجد اور وتر کی) جب مؤذن صبح کی پہلی اذان کی آواز کان میں ڈالتا آپ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے (یعنی فجر کی سنتیں)-

اِنَّا نُمِيْطُ عَنْكَ شَيْئًا يَكُوْنُ عَلٰى اَهْلِكَ سُبَّةً سَكْبًا- ہم تجھ سے وہ چیز دور کر دیں گے جس کی وجہ سے تیرے گھرانے پر ایک لازمی عیب آتا ہو-

سُبَّةٌ سَكْبٌ یعنی لازمی عار- نہایہ میں ہے- ما انا بِمُنْطٍ عَنْكَ- جس کا مطلب مفہوم نہیں ہوتا اور صاحب مجمع نے بھی اس کی پیروی کی ہے حالانکہ انطاء کے معنی اعطاء یعنی دینے کے آئے ہیں- اس کا صلہ عن نہیں آتا واللہ اعلم-

سَكْتٌ یا سُكُوْتٌ یا سُكَاتٌ یا سَاكُوْتَةٌ- چپ رہنا جیسے صموت ہے مرجانا ٹھہر جانا-

اِسْكَاتٌ- چپ کرنا جیسے انصات ہے-

سَاكُوْتٌ- بہت خاموش رہنے والا جیسے سُكَيْتٌ ہے-

فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ حَتّٰى سَكَتَ- پھر ہم نے ماعز اسلمی کو (جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) حرہ کے پتھروں سے مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا-

مَا تَقُوْلُ فِيْ اِسْكَاتِكَ- آپ جو تھوڑی دیر چپ ہو جاتے ہیں (یعنی پکار کر قراءت نہیں کرتے- آہستہ کچھ پڑھتے ہیں) تو اس میں کیا پڑھتے ہیں-

يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً- تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان ایک سکتہ کرتے اس میں دعائے استفتاح آہستہ سے پڑھتے-

اِسْكَاتَةٌ- شاذ مصدر ہے اور قیاس یہ تھا کہ سُكُوْتًا ہوتا-

اِسْكَاتُكَ- آپ کا چپ رہنا کیا ہے- یعنی اس میں کیا پڑھتے ہیں ایک روایت میں اَسْكَاتُكَ ہے یعنی کیا خاموشی آپ کی بطور استفہام ایک روایت میں بسكت بين التلبير والقراۃ ہے- معنی وہی ہے یعنی تکبیر اور قراءت کے درمیان

خاموش رہتے-

وَاَسْكَتَ وَاسْتَغْضَبَ وَمَكَثَ طَوِيْلًا- چپ رہے اور غصہ ہوئے اور دیر تک ٹھہرے رہے عرب لوگ کہتے ہیں- تکلم ثم سکت بات کی پھر سکوت کیا جب اس سکوت کے بعد پھر بات ہوتی ہے اگر بالکل اس کے بعد بات ہی نہ کرے تو اسکت کہتے ہیں-

قَالَ اُسْكُتْ- کہا خاموش- یعنی دل میں کہا-

اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ- یعنی جب مؤذن اذان کو کان میں ڈال چکتا-

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا اُمِرَ- آنحضرتؐ کو جس نماز میں پکار کر پڑھنے کا حکم ہوا اس میں آپؐ نے پکار کر قرأت کی اور جس نماز میں آہستہ پڑھا (حکم خداوندی کی تعمیل کی)- اتين صبى يسكت اس لکڑی میں سے رونے کی ایسی آواز آنے لگی جیسے وہ بچہ آواز نکالتا ہے رونے کی جس کو خاموش کرتے ہیں- (اور تسلی دیتے ہیں وہ گن گن کرکے آہستہ آہستہ روتا ہے)-

فَاَسْكَتَ الْقَوْمُ- لوگ خاموش ہو رہے-

فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ- آنحضرتؐ خاموش ہو رہے (یا آپؐ نے اعراض کیا یا سر جھکا لیا)

سَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ- تیسری بات سے خاموش ہو رہے- (یعنی ابن عباسؓ اور بھولنے والے سعید بن جبیر ہیں- کہتے ہیں- تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا (اس کی عبادت کرنے لگو وہاں سجدہ اور رکوع کرو)-

سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا پیر و جمعرات کو روزہ رکھنا کیسا ہے پھر ہم نے جمعرات کے ذکر سے سکوت کیا (کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمایا کہ پیر ہی کے دن میں پیدا ہوا اسی دن مجھ کو پیغمبری ملی اسی دن مجھ پر قرآن اترا)-

مترجم کہتا ہے حافظ ابن حجر اور شیخ جلال الدین سیوطی اور چند اکابر اہل حدیث نے اسی حدیث سے جواز مجلس میلاد پر دلیل لی ہے- لیکن یہ جواز اسی صورت میں ہے جب صحیح صحیح روایتیں آنحضرتؐ کے میلاد کے متعلق بطور وعظ بیان کی جائیں اور آپؐ کے خصائل اور فضائل اور معجزات کا جو بہ صحت منقول ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے- لیکن جھوٹی اور موضوع روایتیں بیان کرنا یا ایسے قصیدے پڑھنا جن میں شاعرانہ مبالغہ ہو یا جن میں جناب احدیت کی شان میں گستاخی اور بے ادبی ہو کسی کے نزدیک جائز نہیں ہے اور ہندوستان کے جنوبی ممالک میں تو مولود شریف اس طرح کرتے ہیں کہ چند گنجیڑے بھنگیرے شراب پینے والے حقہ اڑانے والے آ جاتے ہیں وہ رات بھر عربی قصیدے سے چلا چلا کر پڑھتے ہیں بیچ میں ہنستے جاتے ہیں- حقہ اور چرٹ اور سگریٹ بیڑی اڑاتے رہتے ہیں- نہ کوئی سنتا ہے نہ کوئی سمجھتا ہے اگر سنیں بھی تو عربی زبان کا ایک لفظ نہیں سمجھتے- غرض ساری رات یہ مولوی اہل محلّہ کا دماغ پکا کر ان کی نیند خراب کر کے صبح کو چل دیتے ہیں- اور اپنی فیس لے لیتے ہیں- ایسی مولود شریف کرنے میں بعوض ثواب کے جو خود اختلافی ہے اتفاقی گناہ سر پر پڑتا ہے- آنحضرتؐ کی ذکر مبارک کے وقت ایسی لاپروائی اور ایسی بے ادبی اور گستاخی کو کوئی سچا مومن پسند نہیں کرے گا- اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا فرمائے-

جَرَى الْوَادِىْ ثَلٰثًا ثُمَّ سَكَتَ- نالہ تین بار بہا پھر تھم گیا-

سَكْتَةٌ- ایک بیماری ہے جس میں آدمی مردے کی طرح ہو جاتا ہے-

سُكْتَةٌ- بچے کو جس سے چپ کریں (جیسے کھلونا چسنی شیرینی وغیرہ)-

اِبْنُ السِّكِّيْتِ- ایک راوی ہے اس کا نام یعقوب ابن اسحاق ہے-

سَكْرٌ- بھر دینا بند کرنا-

سُكُوْرٌ یا سَكَرَانٌ- تھم جانا-

سَكَرٌ- بھر جانا غصہ ہونا نشہ میں ہونا مست ہونا جیسے سکر اور سَكْرٌ اور سُكْرٌ اور سَكَرَانٌ سب کا معنی متوالا ہونا-

نشہ میں ہونا مست ہونا-

حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالسَّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ- شراب تو فی ذاتہ حرام ہے اسی طرح وہ شراب جو انگور سے نچوڑی جائے بعض نے وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ روایت کیا ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ خمر یعنی شراب انگوری تو فی ذاتہ حرام ہے یعنی اس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور باقی شرابوں میں اس قدر پینا حرام ہے جس سے نشہ ہو جائے- لیکن نشہ سے کم مقدار میں پینا درست ہے-

مترجم کہتا ہے امام ابو حنیفہؒ سے ایسا ہی منقول ہے مگر احادیث صحیحہ سے یہ قول باطل ٹھہرتا ہے اور اسی لئے امام کے صاحبین نے بھی ان سے اختلاف کیا ہے- صحیح حدیث متفق علیہ سے ثابت ہے کہ جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے- اس کا قلیل کثیر سب حرام ہے- دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ خمر یعنی شراب انگور سے بھی ہوتا ہے اور کھجور سے بھی اور جو سے بھی اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ خمر ہے اور اوپر کتاب الخا میں اس کا ذکر گذر چکا ہے-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ- ایک شخص کو صفر کا عارضہ ہو گیا (پیٹ میں کیڑے پڑ گئے) لوگوں نے اس کے لئے شراب تجویز کی- آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ نے جو چیز تم پر حرام کی اس میں تمہاری تندرستی نہیں رکھی (یعنی حرام چیز سے مسلمان کو شفا نہیں ہو سکتی)-

قَالَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ لَمَّا شَكَتْ اِلَيْهِ كَثْرَةَ الدَّمِ اُسْكُرِيْهِ- آنحضرتؐ سے ایک عورت نے جس کو استحاضہ کی بیماری تھی یہ شکایت کی کہ اس کا خون بہت بہتا ہے آپؐ نے فرمایا ایسا کر ایک چیتھڑے سے خون بند کر کے اس پر پٹی باندھ لے یہ سکر الماء سے نکلا ہے یعنی پانی روکنے کا کٹہ (بنڈ)-

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ- ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا)-

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ- ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے (اس کا قلیل کثیر سب حرام ہے اور اس سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ اخیر کا گھونٹ حرام ہے- جس سے نشہ پیدا ہوا کیونکہ نشہ سب کے پینے سے پیدا ہوا جیسے سیری اخیر لقمہ سے تھوڑی ہوتی ہے بلکہ سب لقموں سے مل کر)-

سَكَرَاتِ الْمَوْتِ- موت کی سختیوں سے جو نشہ کی طرح آدمی کے عقل و شعور کو کھو دیتی ہیں-

بَابُ سَكْرِ الْاَنْهَارِ- نہریں بند کرنے کا بیان یا نہریں بند کرنے کا دروازہ-

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا- تم اس سے یعنی کھجور اور انگور کے پھلوں سے نشہ لانے والا شراب بناتے ہو (یہ آیت اس وقت کی ہے جب شراب حرام نہیں ہوا تھا)-

سُكَّرٌ- شکر

سِكِّيْرٌ- نشہ باز-

سُكُرْكَةٌ- جوار کا شراب-

سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرَاءِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيْهَا وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ مَالِكٌ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ مَا الْغُبَيْرَاءُ فَقَالَ هِيَ السُّكُرْكَةُ- پوچھا گیا غبیرا پینا کیسا ہے فرمایا اس میں بھلائی نہیں ہے اور اس کے پینے سے منع کیا- امام مالک نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا غبیرا کس کو کہتے ہیں انہوں نے کہا جوار کا شراب (حبشی لوگ اسی شراب کا استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہ ٹھنڈا ہوتا ان کا ملک گرم ہے ایسا ہی جو کا شراب جس کو انگریزی میں بیر کہتے ہیں وہ بھی حرام ہے)-

وَخَمْرُ الْحَبَشِ السُّكُرْكَةُ- حبشیوں کا شراب سکرکہ ہے-

سُكُرُّجَةٌ یا سُكُرْجَةٌ- چھوٹی تشتری یا پیالی-

لَا اٰكُلُ فِيْ سُكُرُّجَةٍ- میں تشتری میں نہیں کھاتا (یا چھوٹی پیالی میں جس میں چٹنی اچار جوارش وغیرہ رکھتے ہیں اس غرض سے کہ کھانے کے ساتھ اس کو کھاتے جائیں تو بھوک زیادہ ہو اور کھانا زیادہ کھایا جائے- بعض نے کہا چھوٹی پیالی میں کھانا بخیلوں کی نشانی ہے جو ہمیشہ اکیلے کھاتے ہیں دوسروں کو کھانے میں شریک نہیں کرتے)-

مترجم کہتا ہے سنت کا طریق یہ ہے کہ ایک بڑے برتن

شاہ کالہ یا طباق میں کھانا رکھا جائے اور سب مسلمان اسی میں سے ایک ساتھ کھائیں- سب کے ہاتھ اس میں پڑیں اب جو رواج ہے کہ ہر ایک کے سامنے ایک جدا جدا چھوٹی رکابی یا تشتری رکھی جاتی ہے اور وہ اکیلا اس میں کھاتا ہے یہ سنت کا طریق نہیں اور جوارشیں اچار چٹنیاں یا ہاضم پانی یا عرقیات کھانے کے ساتھ کھانا یہ بھی سنت کا طریق نہیں کیونکہ بھوک کو خواہ مخواہ دواؤں اور چورنوں کے زور سے بڑھانا نہایت مضر ہے آخر میں چل کر ایسے آدمی کے معدے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور ضعف معدے کا عارضہ ہو کر پھر ایک نوالہ بھی ہضم نہیں ہوتا-

آنحضرتؐ نے جو باتیں ہم کو بتلائیں اور سکھلائیں ہیں ان میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے- بشرطیکہ کوئی غور کرے اور حماقت کا تو علاج افلاطون کے پاس بھی نہیں ہے- کھانے کی بھوک دواؤں سے بڑھانا، اسی طرح باہ مقویات باہ سے بے ضرورت بڑھانا دونوں ناوانوں بیوقوفوں کے کام ہیں- جب تک فطری طور سے خوب بھوک نہ لگے ہم کو کھانا ہی کیا ضرور ہے اور جب تک شدت باہ سے ہم بیتاب نہ ہو جائیں ہم کو عورت کے پاس جانے کی ضرورت ہی کیا ہے آدمی کو چاہئے کہ اگر بھوک کم ہو جائے یا باہ نہ رہے- تو خوش ہو اور حق تعالیٰ کا شکر بجالائے کہ خدا نے اس کو حیوانیت سے ہٹا کر ملکیت کے قریب کر دیا یہ انتہائی کم عقلی ہے کہ پھر حیوانیت کا زور چاہے- یہ ساری خرابیاں ان لوگوں کے لئے پیدا ہوتی ہیں جن کو سوائے لذائذ جسمانی اور شہوانی کے دوسرا کوئی شغل نہیں ہے جس میں وہ اپنی زندگی بسر کریں- اگر لذائذ روحانی سے واقف ہوتے تو کبھی ان لذائذ جسمانی کے بڑھانے کی فکر نہ کرتے اور ان کے کم ہو جانے پر رنج کجا خوشی کرتے واللہ الموفق-

سَکْسَکَۃٌ- ضعف ناتوانی-

تَسَکْسُكٌ- عاجزی اور تضرع کرنا-

سَکْعٌ- سَکَعٌ بے سوچے سمجھے ایک طرف کو نکل جانا- حیرانی کے ساتھ ناک کی سیدھ پر چلے جانا باطل اور بیہودہ بات پر قائم رہنا-

وَهَلْ يَسْتَوِیْ ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَكَّعُوْا- بھلا کہیں وہ گمراہ بھی سیدھے ہو سکتے ہیں جو حیرت میں چلے جاتے ہیں (کسی کی بات نہیں سنتے نہ خود سوچتے ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں ہمارا نکتہ مقصود کیا ہے)-

حَجَّ مُتَسَكِّعًا- اس نے بن توشہ اور بن سواری حج کیا (یعنی بے سامان)-

سَکْفٌ- چوکھٹ بنانا-

اِسْكَاف- موچی موزہ بنانے والا-

اُسْكُفَّه- دروازے کی چوکھٹ کی نیچے کی لکڑی جس پر پاؤں رکھ کر جاتے ہیں-

اِسْكَافِيَه- معتزلہ کا ایک فرقہ ہے-

اِسْكَاف- ایک گاؤں کا نام تھا نہروان اور بصرے کے درمیان پہلے آباد تھا- اب پانی میں ڈوب گیا- ابو جعفر اسکافی اسی کے طرف منسوب ہے- بعض نے کہا چوکھٹ کے اوپر کی لکڑی کو کہتے ہیں-

سَكٌّ- بند کرنا، کھودنا، ڈال دینا، دبانا، کاٹنا-

اِسْتِكَاكٌ- لپٹ جانا-

خَيْرُ الْمَالِ سِكَّةٌ مَّابُوْرَةٌ- بہتر مال کھجور کے پیوندی جھاڑوں کی قطار ہے-

سِكَّه گلی کوچہ اور سِكَّةُ الْحَدِيْدِ لوہے کی پٹی جو ریل گاڑی چلنے کے لئے لگاتے ہیں بعض نے کہا سکہ وہ مقام جہاں ایک قسم کے لوگ رہتے ہوں مثلاً جس گلی میں عالم لوگ رہتے ہوں-

سِكَّةُ النَّجَّارِيْنَ- جہاں بڑھئی رہتے ہوں-

اَصْحَابُ السِّكَكِ- عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں وہ مرتب لوگ کہلاتے تھے جو قاصد کے طور پر بڑے بڑے اہم کاموں کے لئے بھیجے جاتے تھے-

نَهٰى عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ- مسلمانوں کا سکہ جو رائج ہو اس کو توڑنے سے منع فرمایا (یعنی روپیہ اور اشرفی جس پر اسلامی سکہ ہو کیونکہ اس کے باقی رکھنے میں اسلام کی عزت ہے)-

مَا دَخَلَتِ السِّکَّۃُ دَارَقَوْمٍ اِلَّا ذَلُّوْا- جہاں ناگر (ہل، جس سے زمین جوتتے ہیں) کسی گھر والوں میں گھسا (ان کو کھیتی باڑی کا چسکہ لگ گیا) بس وہ ذلیل و خوار ہوئے (کیونکہ رعیت بن گئے اور کھیتی باڑی میں مصروف رہ کر اب وہ جنگ کی قابل نہیں رہیں گے- نتیجہ یہ ہوگا کہ غیر قوم والے ان کی حاکم بن کر ان سے مال گذاری وصول کریں گے- صدہا طرح کے ظلم و ستم ان پر کریں گے- (مسلمان شروع سے سپاہی اور جنگجو تھے اور جب تک سپاہ گری اور جنگی فنون میں سرگرم رہے ان کی عزت قائم رہی- جب سے کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے ذلیل اور خوار...... رعیت بن گئے- نہایہ میں ہے کہ اس حدیث کی مؤید دوسری حدیث ہے کہ ساری عزت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے اور ساری ذلت گائے بیل کے دموں میں (یعنی سپاہ گری اور گھوڑ سواری میں عزت و آبرو ہے اور کسانی کھیتی پنے میں ذلت و خواری ہے-)

اِنَّہٗ مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ- ایک بکری کے بچہ پر گذرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے-

اِسْتَکَّتَا اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَسْمَعُہٗ- اگر میں نے اس کو نہ سنا ہو (اور میں کہوں کہ میں نے سنا ہے تو خدا کرے میرے دونوں کان) بہرے ہو جائیں خَطَبَ النَّاسَ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَۃِ وَھُوَ غَیْرُ مَسْکُوْکٍ- حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر خطبہ سنایا اس منبر میں لوہے کی کیلیں نہیں لگی تھیں-

سَکِیٌّ- کیل کو کہتے ہیں ایک روایت میں غَیْرُ مَشْکُوْکٍ ہے شین معجمہ سے یعنی زمین سے جڑا ہوا نہ تھا-

کُنَّا نُضَمِّدُ جِبَاھَنَا بِالسُّکِّ الْمُطَیِّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ- ہم احرام باندھنے کے وقت اپنی پیشانیوں پر سک کا جو خوشبودار ہوتی ضماد کرتے (سُکٌّ ایک خوشبو ہے عرب لوگوں کی)-

قِلَادَۃٌ مِّنْ طِیْبٍ وَّسُکٍّ- ایک ہار خوشبو اور سک کا- بعض نے کہا کہ سک وہ دھاگہ جس میں نگ پرو دیئے جاتے ہیں-

ثُمَّ جَمَعْتُہٗ فِیْ سُکٍّ- پھر میں نے اس کو ایک خوشبو میں ملایا-

کَانَ لَہٗ سُکَّۃٌ یَتَطَیَّبُ بِھَا- آنحضرتؐ کی ایک خوشبو تھی آپ اس میں سے خوشبو لگاتے-

فَحَمَلَنِیْ عَلٰی خَافِیَۃٍ مِّنْ خَوَافِیْہِ ثُمَّ دَوَّمَ بِیْ فِی السُّکَاکِ- مجھ کو اپنے پروں میں سے ایک پر پر اٹھا لیا اور آسمان زمین کے بیچ میں پھرایا سُکَاکٌ جَوٌّ-

یعنی زمین اور آسمان کے درمیان جو فضا ہے-

شَقَّ الْاَرْجَاءِ وَسَکَائِکَ الْھَوَاءِ- کناروں کو اور ہوا کے اوپر کے حصوں کو چیرا-

سُکَاکٌ- تیر کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر پر ہوتا ہے-

سَکَّاکٌ- کیلیں بنانے والا-

سَکَّاءُ- وہ بکری جس کے کان نہ ہوں-

یَسْعَوْنَ فِی السِّکَکِ- یہودی خیبر کی گلیوں میں دوڑ رہے تھے اور کہہ رہے محمدؐ لشکر سمیت آن پہنچے-

سَکْنٌ- ٹھہراؤ، اقامت-

سُکُوْنٌ- ٹھہر جانا رہنا اقامت کرنا- مسکین فقیر ہو جانا-

مَسْکَنَۃٌ اور تَمَسْکُنٌ- محتاج فقیری-

مِسْکِیْنٌ- جس کے پاس کچھ نہ ہو تو وہ فقیر سے بھی زیادہ محتاج ہو بعض نے کہا فقیر جو مسکین سے زیادہ محتاج ہو-

تَمَسْکَنَ- مسکین بنا-

اِسْتَکَانَ- عاجزی اور فروتنی کی-

صَدَقَتِ الْمُسْکِیْنَۃُ- یہ غریب عورت سچ کہتی ہے- یہاں مسکینہ سے ضعیفہ مراد ہے فقیر مراد نہیں ہے-

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ- یا اللہ مجھ کو مسکین رکھ کر جلا اور مسکین رکھ کر مار اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر کر (نہ امیروں اور مالداروں میں یعنی متکبر اور غرور والوں سے مجھ کو الگ رکھ-

تَبَاءَسْ وَتَمَسْکَنُ- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھنے والے سے فرمایا تو اپنے پروردگار کے سامنے

اپنی ذلت اور عاجزی اور مسکینی ظاہر کر) اصل نماز میں یہی ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عظمت اور بڑائی جتلائے اور اپنی عاجزی اور ذلت اور مسکینی دکھلائے - اسی کو خضوع اور خشوع کہتے ہیں - اگر نماز میں یہ امر نہ ہوتو بڑی چیز فوت ہوگئی اور فروعات اور توابع رہ گئے - جیسے مغز نکل گیا صرف ہڈی رہ گئی - نہایہ میں یہ قاعدے کی رو سے تسکن ہونا تھا - مگر خلاف قیاس بعض لفظوں میں میم بڑھا دی جاتی ہے - جیسے تَمَدْرَعَ اور تَمَنْطَقَ اور تَمَنْدَلَ میں عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ - تم کو وقار یعنی آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (ہر بات میں اور جلدی اور اضطراب کم عقلی کی دلیل ہے) -

فَلْيَاتِ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ - نماز کے لئے اطمینان اور آہستگی کے ساتھ آئے (معمولی چال سے چلتا ہوا یہ نہیں کہ دوڑتا ہوا گھبراتا ہوا) -

فَغَشِيَتْهُ السَّكِيْنَةُ (زید بن ثابت نے کہا میں آنحضرتؐ کے پہلو میں بیٹھا تھا) اتنے میں آپؐ کو غفلت نے ڈھانک لیا (یعنی وحی کی حالت آپؐ پر طاری ہوئی اور دنیا سے غفلت اور بے ہوشی ہوگئی -

اَلسَّكِيْنَةُ مَغْنَمٌ وَتَرْكُهَا مَغْرَمٌ - وقار اور سنجیدگی اور متانت ایک نعمت ہے اور اس کا چھوڑ دینا ڈنڈ اور نقصان ہے - بعض نے کہا سکینہ سے مراد رحمت ہے -

مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ - ہم اس بات کو دوراز قیاس نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے -

كُنَّا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ لَا نَشُكُّ اَنَّ السَّكِيْنَةَ تَكَلَّمَ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ - ہم حضرت محمدؐ کے اصحاب اس میں کچھ شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکینہ بات کرتی ہے (یعنی حضرت عمر جو بات کرتے وہ سوچ سمجھ کر بڑی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بعض نے کہا سکینہ سے رحم الٰہی مراد ہے بعض نے کہا وہ سکینہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ الآیۃ بعض نے کہا سکینہ ایک فرشتہ ہے جس کا منہ آدمی کا سا اور باقی اعضا سب ہوا کی طرح اور نورانی ہیں - بعض نے کہا بلی کی صورت ہے جو بنی اسرائیل کے لشکر میں ظاہر ہوتا تو ان کی فتح ہو جاتی بعض نے کہا سکینہ سے وہ نشانیاں مراد ہیں جو حضرت موسیٰ کو ملی تھیں مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کی موید من اللہ ہونے میں کوئی شک نہ تھا آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق بات کا اہلام ہوا کرتا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ ہرامت میں ایسے الہام والے لوگ گذرے ہیں اور اس امت میں عمرؓ ہیں -

فَاَرْسَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ السَّكِيْنَةَ وَهِيَ رِيْحٌ خَجُوْجٌ - پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس سکینہ بھیجی یعنی ایک تیز جلدی گذر جانے والی ہوا -

وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ - تم پر ہر بات میں آہستگی اور سنجیدگی لازم ہے (چھچھورا پن اور جلد بازی سے پرہیز رکھو) -

اِقْرَاْ يَا فُلَانُ فَاِنَّهَا السَّكِيْنَةُ - اے فلاں قرآن پڑھ یہ سکینہ ہے (جو قرآن پڑھنے والے پر آسمان سے اترتی ہے) -

نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ - ان پر آسمان سے سکینہ اترتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ رحمت کے سوا دوسری چیز ہے) طیبی نے کہا سکینہ دل کا اطمینان اور اس کی صفائی اور نور ظلمات نفسانی اور حیوانی کا دور ہونا ذوق وشوق عبادت اور لقائے خداوندی کا -

میں کہتا ہوں سکینہ دل کی پریشانی دور ہونا اور ذکر اور عبادت الٰہی میں مزہ آنا اور معاصی سے نفرت - یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جو وہ اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے - چنانچہ ایک بزرگ سے منقول ہے کہ وہ مرتے وقت رونے لگے - لوگوں نے سبب پوچھا تو کہا اب عمل کا خاتمہ ہے یعنی عمل کا زمانہ ختم ہوتا ہے - میرا مزہ فوت ہوتا ہے وہ کیا راتوں کو جاگنا سردی میں طہارت کرنا گرمیوں میں روزے کی پیاس اور بھوک اب یہ مزے میں کہاں پاؤ گے -

اَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا - میرے دونوں ساتھی تو ذلت گوارا کر کے گھر میں بیٹھ رہے -

حَتّٰی اَنَّ الْعُنْقُوْدَ لَیَکُوْنَ سَکْنَ اَھْلِ الدَّارِ - (امام مہدی کے زمانہ میں ایسی برکت ہوگی کہ) ایک خوشہ انگور کا سارے گھر والوں کو کفایت کرے گا - ان کو بھوک سے تسلی دے گا -

حَتّٰی اَنَّ الرُّمَّانَةَ لَتُشْبِعُ السَّکْنَ - یہاں تک کہ ایک انار ایک گھر کے رہنے والوں کو سیر کر دے گا -

سَکْن - بہ سکون کاف ساکن کی جمع ہے جیسے صحب صاحب کی -

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا فِیْ اَرْضِنَا سَکْنَھَا - یا اللہ ہمارے ملک میں ملک والوں کی تسلی اتار (یعنی جس سے ان کو تسلی تشفی اور آرام و راحت ہو مثلاً وقت پر بارش آب و ہوا کی خوبی امن و امان ارزانی وغیرہ) -

اِسْتَقِرُّوْا عَلٰی سَکِنَاتِکُمْ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْھِجْرَةُ - اپنے اپنے ملکوں میں رہو اب ہجرت کا زمانہ ختم ہو گیا (شروع اسلام میں ہجرت فرض تھی کیونکہ مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی - کافروں کا زور شور تھا تو سب مسلمانوں کو حکم تھا کہ مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آ جائیں بعد اس کے جب اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا - مسلمان غالب ہو گئے' ان کی تعداد بڑھ گئی تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی اور مسلمانوں کو اپنے ملک اور وطن میں رہنے کی اجازت مل گئی)

سَکِنَاتٌ - جمع ہے سَکِنَةٌ کی جیسے مَکِنَات مَکِنَة کی -

اِئْتِنِیْ بِالسِّکِّیْنَةِ - چھری میرے پاس لاؤ -

مشہور چھری کے معنی میں سکین ہے بغیر ہا کے -

اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّکِّیْنِ اِلَّا فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ مَا کُنَّا نُسَمِّیْھَا اِلَّا الْمُدْیَةَ - میں نے چھری کے لئے سکین کا لفظ اسی حدیث میں سنا ہم تو چھری کو مدیہ کہا کرتے ہیں -

وَلَمْ یَذْھَبْ اِلَی السُّکُوْنِ - امام بخاریؒ اس طرف نہیں گئے کہ مسکنت سکون سے مشتق ہے جو حرکت کی ضد ہے پھر مسکنت کا ذکر جو انہوں نے اس مقام پر کیا یہ اپنی عادت کے موافق کہ وہ قرآن کے الفاظ کو ادنیٰ مناسبت کی وجہ سے ہر ایک باب میں ذکر کر دیتے ہیں -

فَیَسْتَکِیْنَا لِشُرْبِھِمَا - ان کے پینے کے لئے وہ عاجزی کریں گے ایک روایت میں لیستکنا ہے یعنی چھپ رہیں -

فَکَاَنَّ الرَّجُلَ اِسْتَکَانَ - جیسے وہ عاجز بن گیا - اس نے اطاعت اور تابعداری ظاہر کی -

اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰی سُکْنَی الْمُھَاجِرِیْنَ - انصار نے مہاجروں کو اپنے گھروں میں رکھنے کے لئے قرعہ ڈالا (جس مہاجر کا نام جس انصاری کے نام کے ساتھ نکلتا وہ اس کو اپنے گھر میں رکھتا) -

فَلَمَّا کَانَ یَرْمِیْ سَکَنَ - جب وہ تیر مار رہا تھا اس وقت مر گیا -

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ - میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں زمین کے رہنے والوں سے یعنی جن سے عرب لوگ خالی زمین کو بھی بلد کہتی ہیں گو وہ آباد نہ ہو -

وَمَا سَکَنَ فِیْھِمَا لِلّٰہِ - آسمان اور زمین میں جو چیز ساکن ہے (یعنی حرکت نہیں کرتی) وہ بھی اللہ ہی کی ہے (جیسے حرکت کرنے والے چیزیں بھی اسی کی ہیں) -

اَلسَّکِیْنَةُ رِیْحٌ تَخْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ لَھَا صُوْرَةٌ کَصُوْرَةِ الْاِنْسَانِ تَکُوْنُ مَعَ الْاَنْبِیَاءِ - سکینہ ایک پاکیزہ ہوا ہے جو بہشت سے نکلتی ہے اس کی صورت آدمی کی سی ہے وہ پیغمبروں کے ساتھ رہتی ہے - مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت ابراہیم نے جب کعبہ بنایا تو یہی سکینہ ان پر اتری اور ادھر ادھر چلتی رہی - انہوں نے پایہ اسی کی حرکت پر رکھا - بعض نے کہا سکینہ وہ توراۃ جو تابوت کے اندر تھی حضرت موسیٰ لڑائی کے وقت اس کو آگے رکھتے تو بنی اسرائیل کے دلوں کو اس سے اطمینان ہوتا وہ بھاگتے نہیں بعض نے کہا ایک صورت تھی زبرجد کی یا یاقوت کی اس میں حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک سب کی تصویریں تھی واللہ اعلم -

مَسْکَنٌ - مکان گھر اس کی جمع مَسَاکِنَ ہے -

بَابُ السِّیْنِ مَعَ اللَّامِ

سَلْأ - پکانا' صاف کرنا' نچوڑنا' مارنا -

کَاَنَّمَا یُضْرَبُ جِلْدُہٗ بِالسُّلَّاءَةِ - جیسے اس کی کھال

پر کھجور کا کانٹا مارر ہے۔

سُلَّاءَ ةٌ۔ کھجور کا کانٹا اس کی جمع سلاء ہے۔

سَلْبٌ یا سَلَبٌ۔ اچک کر لے جانا' زبردستی چھین لینا' ننگا کرنا۔

تَسْلِیْبٌ۔ بچہ کا مر جانا یا گر جانا۔

اِسْلَابٌ۔ پتے جھڑ جانا۔

تَسَلُّبٌ۔ سوگ کرانا۔

اِسْتِلَابٌ۔ چھین لینا' اچک لے جانا۔

اِنْسِلَابٌ۔ جلدی بھاگنا۔

سِلَابٌ۔ ماتمی کپڑے یعنی کالے رنگ کے عرب لوگ پہنتے ہیں۔ سلب الرجل سلبا آدمی نے ماتمی کپڑے پہنے۔

تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ۔ سوگ کے کپڑے تین دن تک پہن لے پھر جو تیرا جی چاہے وہ کر۔ بعض نے کہا سلاب وہ کالا کپڑا جس سے سوگ والی عورت اپنا سر چھپاتی ہے۔

اِنَّهَا بَكَتْ عَلٰى حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَتَسَلَّبَتْ۔ وہ حمزہ پر تین دن تک روئیں اور سوگ کے کپڑے پہنے۔

يَحْمِيْ لَهٗ وَادِيَ سَلْبَةَ۔ وادی سلبہ اس کے لئے محفوظ کر دیں (وادی سلبہ ایک وادی کا نام ہے محفوظ کر دینے سے یہ غرض ہے کہ وہاں کا شہد اور کوئی نہ لینے پائے۔

مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔ جو شخص کسی کافر کو مارے وہی اس کا سامان (کپڑے ہتھیار وغیرہ) لے لے۔

سَلَبٌ۔ سامان جیسے کپڑے ہتھیار' سواری کا جانور وغیرہ اس کی جمع اسلاب ہے۔

خَرَجْتُ اِلٰى جَشَرٍ لَّنَا وَالنَّخْلُ سُلُبٌ۔ میں ایک چراگاہ کی طرف نکلا (اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے) اس وقت کھجور کے درخت خالی تھے (ان پر میوہ نہ تھا)۔

مَنْ لَّمْ يُخَمِّسِ الْاَسْلَابَ۔ جو شخص سامان میں پانچواں حصہ نہیں لگاتا (بلکہ وہ کل کا کل قاتل کا حق ہے)۔

وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ مِّرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ اَوْ سَلَبٌ۔ وہ ایک تکیہ پر ٹیک لگائے تھے جس کے اندر کھجور کی چھال یا سلب بھرا ہوا تھا (سلب ایک درخت کی چھال کو کہتے ہیں جو یمن میں مشہور ہے اس کی رسیاں بناتے ہیں۔ بعض نے کہا گوگل کی چھال۔ بعض نے کہا ثمام کے پتے (ثمام ایک مشہور درخت ہے)۔

كَانَ لَهٗ وِسَادَةٌ حَشْوُهَا سَلَبٌ۔ آپ کا ایک تکیہ تھا یا گدہ جس میں سلب بھرا ہوا تھا۔

وَاَسْلَبَ ثُمَامُهَا۔ وہاں کی ثمام نے پتے نکالے تھے۔

سَلِبٌ۔ لمبا۔ ہلکا

سَلَّابٌ۔ سلب کی رسی بنانے والا۔

سَلُوْبٌ۔ وہ عورت یا اونٹنی جس کا بچہ مر گیا ہو۔

اُسْلُوْبٌ۔ طریقہ فن اس کی جمع اَسَالِبُ اور اَسَالِيْبُ ہے۔

سَلْتٌ۔ ہاتھ سے نکال ڈالنا' کاٹ ڈالنا' مونڈنا' چھیلنا' پونچھنا۔

اِسْتِلَاتٌ۔ انگلی سے پونچھنا۔

اِنْسِلَاتٌ۔ بے خبر دیئے چل دینا۔

سَلْتَةٌ۔ ایک بار عرب لوگ کہتے ہیں۔

ذَهَبَ مِنِّيْ فَلْتَةً وَّسَلْتَةً۔ وہ مجھ سے آگے نکل کر چل دیا یا میرے ہاتھ سے نکل گیا۔

اَسْلَتُ۔ نکٹا۔

اِنَّهٗ لَعَنَ السَّلْتَاءَ وَالْمَرْهَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو ہاتھوں کو نہیں رنگتی (مہندی وغیرہ سے یعنی مردوں کی مشابہت کرتی ہے) اور جو آنکھوں میں سرمہ نہیں لگاتی عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَلَتَتِ الْخِضَابَ عَنْ يَدِهَا: اپنے ہاتھ سے رنگ پونچھ ڈالا اس کو دور کر دیا۔ اسلتیه وارغمیه ہاتھوں کا رنگ نکال ڈال اس کو خاک آلودہ کر (مٹی ڈال)۔

اُمِرْنَا اَنْ نَّسْلُتَ الصَّحْفَةَ۔ ہم کو حکم ہوا رکابی پونچھ لینے کا اس میں جو کھانا لگا رہ گیا ہو اس کو انگلیوں سے پونچھ کر صاف کر دینے کا۔

ثُمَّ سَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا۔ پھر خون کو وہاں سے پونچھ ڈالا (نکال ڈالا)۔

فَكَانَ يَحْمِلُهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ- حضرت عمرؓ اپنی لونڈی مرجانہ کے بچہ کو اپنے کندھے پر اٹھاتے اور اس کا رینٹ (جو ناک سے بہتا ہے) صاف کرتے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ امام حسینؓ کو اپنے کندھے پر اٹھاتے ان کی ناک کا رینٹ صاف کرتے (کپڑے سے پونچھ ڈالتے)-

فَلْيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ اِلٰى جَوْفِهٖ فَلْيَسْلُتُ مَا فِيْهَا- وہ گرم پانی اس کے پیٹ میں گھس جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہے آنتیں وغیرہ اس کا کاٹ دے گا-

مَنْ تَاخُذُهَا بِمَا فِيْهَا فَقَالَ سَلْمَانُ مَنْ سَلَتَ اللّٰهُ اَنْفَهٗ- حضرت عمرؓ نے کہا خلافت کو اس کے حقوق سمیت کون قبول کرتا ہے- سلمان فارسی نے کہا وہی قبول کرے گا جس کی ناک اللہ تعالیٰ کاٹ ڈالے (خلافت اور حکومت ایسی ہی جوابداری اور ذمہ داری کی چیز ہے- تمام خلقت کا وبال اپنے اوپر لینا ہے- بیٹھے بیٹھائے اپنے تئیں مصیبت میں ڈالنا ہے- حضرت عمرؓ نے باوصف اس عدالت اور ایمانداری اور تقویٰ اور پرہیز گاری کے مرتے وقت کہا کاش میں قیامت کے دن خلافت کے امور سے برابر سرابر چھٹ جاؤں یعنی نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو اور میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو آنحضرتؐ کے ساتھ میں نے کیں ہیں-

سَلَتَ اللّٰهُ اَقْدَامَهَا- اللہ تعالیٰ اس کے پاؤں کاٹے-

سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهٗ- آپ سے پوچھا گیا سفید گیہوں کو (جس پر پوست نہ ہو) پوست دار گیہوں کے بدلے برابر برابر بیچنا کیسا ہے؟ آپ نے اس کو برا جانا (کیونکہ اس میں کمی بیشی ہے ایک طرف گیہوں بوجہ پوست کے کم چڑھیں گے دوسری طرف زیادہ)-

تَسْلُتُ الْعُرُوْقَ- رگوں کو سونت ڈال-

فَلْيَسْلُتُ مَا فِيْ وَجْهِهٖ- اس کے منہ پر جو گوشت وغیرہ ہے اس کو گرادے گا (یعنی دوزخ کا پانی جس کا ذکر اس آیت میں ہے- يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدِ)-

سَلْجٌ یا سَلَجٌ یا سُلَّجٌ- کھانے سے دست آنے لگنا-

سُلَّجٌ- ایک گھاس ہے جس کو اونٹ چرتے ہیں-

تَسَلُّجٌ- نگل جانا' غٹ غٹ پی جانا-

سُلَّجَان- حلق-

سَلَحٌ- ہگنا' بیٹ کرنا-

تَسْلِيْحٌ ہگانا- ہتھیار لگانا-

تَسَلُّحٌ- ہتھیار باندھنا-

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً فَسَلَّحْتُ رَجُلًا مِّنْهُمْ سَيْفًا- آنحضرتؐ نے فوج کی ایک ٹکڑی بھیجی میں- نے ان میں سے ایک شخص کو تلوار سے مسلح کیا (یعنی تلوار لڑنے کے لئے اس کو دی اس کی کمر میں لگائی)-

سِلَاح- ہر ہتھیار جو لوہے سے لڑنے کے لئے تیار کیا جائے کبھی خاص تلوار کو بھی سلاح کہتے ہیں-

اِسْلَاحٌ- ہتھیار دینا-

لَمَّا اُتِيَ بِسَيْفِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ دَعَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَسَلَّحَهٗ اِيَّاهُ- جب حضرت عمرؓ کے پاس نعمان بن منذر کی تلوار آئی تو انہوں نے جبیر بن مطعم کو بلایا اور وہ تلوار ان کے لگائی (یعنی ان کو باندھنے کے لئے دی)-

مَنْ سَلَّحَكَ هٰذَا الْقَوْسَ- کس نے یہ کمان سے تجھ کو مسلح کیا-

بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَّحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ- اللہ تعالیٰ اس کے لئے چوکیدار بھیجے گا جو شیطان سے اس کی نگہبانی کریں گے-

مَسْلَحَة- وہ لوگ جو مورچہ یا ناکہ پر رہ کر دشمن کی خبر رکھتے ہیں- اور دشمن کے آتے ہی اپنے لوگوں کو خبر کر دیتے ہیں وہ جنگ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اس کی جمع ہے-

حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٍ- یہاں تک کہ ان کا دور ترین مورچہ سلاح ہوگا (جو ایک مقام کا نام ہے خیبر کے قریب)-

كَانَ اَدْنٰى مَسَالِحِ فَارِسَ اِلَى الْعَرَبِ الْعُذَيْبِ- فارس کا قریب ترین مورچہ عرب کی طرف عذیب تھا (عذیب بھی ایک مقام کا نام ہے)-

مُسَلَّحِيْنَ- ہتھیار بند-

كَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَخَةً - اخیر دن ایک مورچہ ہوگا -
مَسَالِحُ الدَّجَّالِ - دجال کے طلائے -
(بکث مقدمۃ الجیش)
مَا تَرَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سِلَاحَهٗ - آنحضرتؐ نے کچھ مال و دولت نہیں چھوڑا صرف اپنے ہتھیار چھوڑے (تلوار نیزہ کمان زرہ خود وغیرہ) -
اِنَّكَ اَشْاَمُ سَلْحَةٍ اَخْرَجَتْهَا اَصْلَابُ الرِّجَالِ اِلٰى اَرْحَامِ النِّسَاءِ - تم تو ایک منحوس نطفہ ہو جس کو مردوں کی پشت نے عورتوں کے رحموں میں ڈالا (یہ امام جعفر صادق نے امام محمد بن عبداللہ مشہور بہ نفس زکیہ سے فرمایا) -
سَلْخٌ - پوست نکالنا' کھال کھینچنا' اتار ڈالنا گذر جانا' گذار دینا' آخری قصہ میں ہو جانا کھینچ لینا کینچلی اتارنا -
اِنْسِلَاخٌ - گذر جانا ننگا ہو جانا کینچلی چھوڑ دینا -
اِسْلِخَاخٌ - لیٹ جانا -
سَالِخٌ - کالا سانپ جو ہر سال اپنی کینچلی چھوڑتا ہے -
سَلْخٌ - مہینے کا آخر دن جیسے مہینہ کا پہلا دن -
مَارَأَيْتُ امْرَاَةً اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ - میں نے کسی عورت کی کھال میں آنا اس سے زیادہ پسند نہیں کیا جتنا ام المومنین حضرت سودہ کی کھال میں آنا (جنہوں نے اپنی ساری عمر گوشہ نشینی اور عبادت میں کاٹ دی کسی جھگڑے سے واسطہ نہیں رکھا اور نہ مرد سے سروکار - بلکہ اپنی باری بھی حضرت عائشہ کو بخش دی تھی گویا حضرت عائشہ نے آرزو کی کہ وہ سودہ کے طریق اور خصلت پر ہوتیں -)
فَسَلَخُوْا مَوْضِعَ الْمَاءِ كَمَا يُسْلَخُ الْاِهَابُ فَخَرَجَ الْمَاءُ - پھر انہوں نے پانی کے مقام پر (جس کے ہدہد نے بتلایا تھا) کھودا (مٹی نکالی) جیسے کھال نکالتے ہیں اور پانی نکلا -
مَا يَشْتَرِطُهُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سِلَاخٌ وَّلَا مِخْضَارٌ وَّلَا مِعْوَارٌ وَّلَا مِهْشَارٌ - بائع پر مشتری یہ شرط کرے کہ اس کو وہ گدر کھجور نہیں ملنے کی جو درخت سے جھڑ جائے -
مِخْضَارٌ - وہ کھجور کا درخت جس کے گدر پھل کرتے ہیں -
فَوَجَدَ سِلْخَ حَيَّةٍ - ایک سانپ کی کینچلی پائی
سَلْخٌ - تکلے پر جو سوت ہو -
رَجُلٌ سَلِيْخٌ مَّلِيْخٌ - بہت جماع کرنے والا آدمی لیکن اولاد ندارد -
شَيْئٌ سَلِيْخٌ مَّلِيْخٌ - بے مزہ چیز -
مَسْلَخٌ - کمیلہ (جہاں جانور کاٹے جاتے ہیں) -
فَانْسَلَخَ الْاِسْمُ مِنْ لِّسَانِهٖ - بلعم بن باعورا کی زبان سے اسم اعظم نکل گیا (یعنی اس کی تاثیر کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو جاتے رہے کیونکہ اس نے حضرت موسیٰ پر بددعا کرنا چاہی یہی حال ہر عامل کا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کو نقصان پہنچانا چاہے -)
اِنْتَهَى النَّبِيُّ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ سَلْخِ اَرْبَعٍ ذِى الْحَجَّةِ آنحضرت مکہ میں اس وقت پہنچے جب ذی الحجہ کے چار دن گذر گئے تھے -
سَلِيْخَه - ایک قسم کا عطر ہے -
مَسْلَخُ الْحَمَّامِ - حمام میں کپڑے اتارنے کا مقام -
سَلَسٌ - گل جانا' بوسیدہ ہو جانا -
سُلَاسٌ - دیوانہ ہو جانا -
تَسْلِيْسٌ - جواہرات جڑنا مرصع کرنا -
اِسْلَاسٌ - مدت سے پہلے بچے نکالنا -
سَلِسٌ - سہولت نرمی پیشاب بہتے رہنا -
مَسْلُوْسٌ - دیوانہ' پاگل' مجنون -
اِنَّ الْجَوَادَ اِذَا حَبَاكَ بِمَوْعِدٍ اَعْطَاكَهٗ سَلِسًا بِغَيْرِ مَطَالٍ - سخی وہ شخص ہے کہ جب تجھ سے کچھ دینے کا وعدہ کرے تو بن ٹالے ٹولے (فوراً دیدے اس میں حیلہ اور حوالہ نہ کرے) -
فُلَانٌ سَلِسُ الْبَوْلِ - اس شخص کا پیشاب نہیں تھمتا (برابر بہتا رہتا ہے) -
سَلْسَبِيْلٌ - بہشت کے ایک چشمہ کا نام ہے جس کا پانی بہت خوشگوار ہے -
سَلْسَلَةٌ - ملا دینا -

سِلْسِلَةٌ - زنجیر، لوہے کا چکر-

سَلَاسِلُ جمع تَسَلْسُلٌ - حدیث کے سب راوی ایک طرح کے ہونا، بے انتہا چلے جانا، ایک کے بعد ایک-

عَجَبَ رَبُّكَ مِنْ اَقْوَامٍ يُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ - تیرے پروردگار نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو زنجیروں میں بندھے ہوئے بہشت کی طرف کھینچے جاتے ہیں (مراد وہ کافر ہیں، جو دارالاسلام میں قید کر کے لائے جاتے ہیں، پھر مسلمان ہو جاتے ہیں- گویا ان کا قید کر کے لایا جانا ان کے بہشت میں داخل ہونے کا سبب پڑا اسی طرح ہر ایک شخص جس کو کوئی نیک کام کرنے کے لیے مجبور کریں)-

فِي الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَسَلَاسِلِ الرَّمْلِ - پانچویں زمین میں ریت کے زنجیروں کی طرح سانپ ہیں (ریت کا زنجیر اس کا سلسلہ جو ایک کے اوپر ایک دور تک چلا جاتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِّنْ سَلْسَلِ الْجَنَّةِ - یا اللہ عبدالرحمان ابن عوف کو بہشت کا خوشگوار پانی (جو حلق کے تلے مزے سے اتر جاتا ہے) پلا ایک روایت میں ہے-

فَيَتَسَلْسَلُ - پانی کی طرح بہتا ہے-

غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ - ذات السلاسل کی لڑائی یہ ایک چشمہ کا نام ہے جذام کے ملک میں-

سُلَاسِلُ - خوشگوار ٹھنڈا پانی جیسے سَلْسَالٌ اور سَلْسَلٌ ہے-

سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ - شیطان زنجیروں میں باندھ دیئے جاتے ہیں (تا کہ اس ماہ مبارک میں مومنوں کو نہ ستائیں)-

كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ - جیسے چکنے پتھر پر ایک زنجیر چلائیں (اس طرح کی ایک آواز فرشتے سنتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے)-

حَدِيْثٌ مُّسَلْسَلٌ - جس حدیث کے راوی ایک حالت اور ایک طریق کے ہوں یا ایک خاص صفت ہر راوی میں ہو- جیسے مسلسل بالمصافحہ وغیرہ-

سَلِطٌ - سخت لمبی زبان بدزبان والا شخص-

سَلَاطَةٌ اور سُلُوْطَةٌ اور سُلُوْطٌ رازداری-

تَسَلُّطٌ - بزور غالب ہونا-

تَسْلِيْطٌ - غالب کرنا - بزور قابض بنانا-

سُلْطَانٌ - حجت اور دلیل اور غلبہ اور قدرت اور طاقت اور والی اور حاکم اور بادشاہ-

رَاَيْتُ عَلِيًّا وَّكَانَ عَيْنَيْهِ سِرَاجَا سَلِيْطٍ - میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا آپ کی دونوں آنکھیں ایسی چمکتی تھیں گویا تیل کے دو چراغ ہیں-

سَلِيْط - زیتون یا تلی کا تیل - بعض نے کہا ہر تیل جو کسی دانہ سے نکلے اور فصیح و بلیغ شخص زباں آور-

سُلَيْطَة - بدزبان عورت-

مِسْلَاط - کنجی کے دندانے-

اَلْبِذَاءُ وَالسَّلَاطَةُ مِنَ النِّفَاقِ - فحش گوئی اور بدزبانی نفاق میں داخل ہے (یعنی منافقوں کی صفت ہے)-

فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ - پھر دجال اس پر غالب نہ کیا جائے گا (اس کو قتل نہ کر سکے گا)-

سُلْطُحٌ - چکنا پہاڑ-

سُلَاطِحٌ - چوڑا-

اِسْلِنْطَاحٌ - وسیع ہونا-

سَلْطَحَ - چوڑی-

سُلْطُوْعٌ - چکنا پہاڑ-

سِلِنْطَاعٌ - لمبا آدمی-

سَلْطَنَةٌ - بادشاہت کرنا - بادشاہ بنانا-

تَسَلْطُنٌ - بادشاہ ہونا-

لَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهٖ - کوئی آدمی دوسرے آدمی کے سرداری کے مقام میں امامت نہ کرے (مثلاً صاحب خانہ اپنے گھر میں امامت کا زیادہ حق دار ہے- اسی طرح مسجد کا امام اب دوسرا شخص گو اس سے زیادہ عالم اور فقیہ ہو بغیر اس کی اجازت اور رضامندی کے امامت نہ کرے- البتہ

اگر وہ خود اس کو امامت پر مجبور کرے تو امامت کر سکتا ہے اس سے یہ غرض ہے کہ اس کی امامت اور سرداری میں خلل نہ پڑے اور جماعت میں پھوٹ نہ پیدا ہو اور لوگوں کو اس سے نفرت اور مخالفت پیدا نہ ہو مگر اس شخص کا جو اپنے گھر یا مسجد کا امام ہے لازم ہے کہ جب اس سے افضل کوئی شخص آ جائے تو اس سے امامت کرائے۔ ورنہ سب کی نماز مکروہ ہوگی۔ جیسے اوپر ایک حدیث میں گذر چکا ہے۔ اسی طرح جب کسی مقام میں جائے تو وہاں کے صدر مقام میں جیسے مسند وغیرہ ہے۔ بغیر اجازت اور مرضی صاحب خانہ کے نہ بیٹھے۔ یہ سب اخلاقی تہذیب کی باتیں ہیں۔ جن پر مسلمان کو چلنا ضروری ہے۔

ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ۔ ہر حکومت والا جو عادل اور منصف ہو۔

سُلْطَانٌ عَادِلٌ۔ عادل بادشاہ۔

سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ ظالم بادشاہ کے سامنے۔

تُصِیْبُ اُمَّتِیْ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ۔ میری امت کو ان کی حکومت سے تکلیفیں پہنچیں گی۔

اِلَّا اِذَا سَاَلَ ذَاسُلْطَانٍ۔ بادشاہ وقت سے (اپنا حق) بیت المال میں مانگنا درست ہے (اس میں کوئی قباحت نہیں جیسے اور شخصوں سے سوال کرنے میں ہے) خلیفہ کو بھی سلطان کہتے ہیں کیونکہ اس کی وجہ سے حجت قائم ہوتی ہے، بعض نے کہا یہ سلیط سے نکلا ہے جیسے تیل روشنی دیتا ہے ایسے ہی سلطان بھی ملک کو روشن کرتا ہے۔

سَلْعٌ۔ چیرنا۔

سَلَعٌ۔ برص دار ہونا، پھٹ جانا۔

تَسْلِیْعٌ۔ پھاڑنا، چیرنا۔

تَسَلُّعٌ اور اِنْسِلَاعٌ۔ پھٹنا۔

سِلْعَه۔ مال، متاع، پونجی۔

اَسْلَعُ۔ جس کو برص ہو یا اس کا پاؤں پھٹا ہو۔

فَرَاَیْتُهٗ مِثْلَ السِّلْعَةِ۔ میں نے مہر نبوت کو دیکھا جو ایک رسولی کی طرح تھی (یعنی غدود کی طرح جو کھال اور گوشت کے درمیان میں پیدا ہوتا ہے ہلاؤ تو ہلتا ہے اس کی مقدار ایک چنے سے لے کر ایک خربوزے تک ہوتی ہے ہندی میں اس کو ہتھوڑی بھی کہتے ہیں)۔

سَلْعٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں۔

تَرْعٰی بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ مَوْتًا۔ وہ سلع پہاڑ میں بکریاں چراتی تھی اتنے میں اس نے دیکھا ایک بکری مر رہی ہے۔

اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ۔ جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو لیکن جو مال بیچا گیا ہو وہ بجنسہ قائم ہو (تلف نہ ہوا ہو)۔

سَلْغٌ۔ کچلنا جیسے ثَلْغٌ ہے۔

اَسْلَیْغ۔ ابرص، لئیم، بہت سرخ۔

سَلْفٌ۔ بکھر سے زمین برابر کرنا۔

مِسْلَفَه۔ بکھر جس سے کاشتکار زمین برابر کرتے ہیں۔

سَلَفٌ۔ گذر جانا جیسے سُلُوْفٌ ہے۔

سُلَافُ الْعَسْكَرِ۔ مقدمہ الجیش۔

سُلَافه۔ شراب۔

سِلْفٌ۔ ساڑھو یا دیور۔

مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسَلِّفْ فِیْ كَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔ جو شخص تم میں سے بیع سلم کرے تو معین ماپ اور معین مدت کے ساتھ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں سَلَّفْتُ اور اَسْلَفْتُ یعنی میں نے بیع سلم کی وہ یہ ہے کہ زید عمرو کو نقد روپے دے اور اس سے یہ ٹھہرا لے کہ اتنی مدت کے بعد فلاں مال اس طرح کا مجھ کو دینا تو اس میں ضروری ہے کہ اس مال کی نوعیت اور اس کا وزن وغیرہ اور مدت صراحت کے ساتھ بیان کرے تاکہ آگے چل کر کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔)

سَلَفٌ۔ بھی اس بیع کو کہتے ہیں اور قرض کو بھی۔

اِسْتَسْلَفَ مِنْ اَعْرَابِیٍّ بَكْرًا۔ آنحضرت نے ایک گنوار سے ایک جوان بچھڑا اونٹ قرض لیا۔

لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ۔ سلف اور بیع ملا کر معاملہ کرنا درست نہیں (مثلاً کوئی دوسرے سے کہے یہ غلام ہزار روپے کو اس شرط پر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں کہ تو فلاں مال کے لیے مجھ سے ہزار روپیہ کی بیع سلم کرے یا ہزار روپیہ مجھ کو قرض دے

کیونکہ پہلی صورت میں عقد میں ایک شرط لگ گئی اور دوسری صورت میں شرط کے علاوہ قرض دینے والے نے فائدہ حاصل کیا اور جس قرض سے فائدہ مقصود ہو وہ سود ہے بموجب دوسری حدیث کے کل قرض جز منفعة فھو ربوا-)

مترجم کہتا ہے اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر علماء کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والے کو سوا ثواب آخرت کے اور اپنے راس المال کے کوئی دنیاوی فائدے کی توقع نہیں رکھنا چاہیے اور ایسے فائدے کی شرط کرنا حرام اور سود میں داخل ہے- البتہ اگر قرض دار بلا شرط کے اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے یا اس سے اچھا مال دے جو قرض دینے والے نے دیا تھا تو اس کا لے لینا درست ہے غرض ہماری شریعت میں سوا قرض حسنہ کے اور کوئی قرض جس میں بائن کو ذرا بھی منفعت ہو جائز نہیں ہے یہاں تک کہ بیع عینہ میں بھی اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے- ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور سود خواروں نے اس کو نکالا ہے- یعنی زید عمرو کے ہاتھ ایک چیز پچھتر روپے کو ایک سال کے وعدے پر بیچے- پھر پچاس روپے نقد کے بدل عمرو سے اس کو خرید لے اور-

میں کہتا ہوں یہ زمانہ قرب قیامت کا ہے اب نہ مسلمانوں کو ایک دوسرے پر رحم وشفقت ہے اور نہ قرض لینے والوں کو یہ توفیق ہوتی ہے کہ قرض دینے والے کا احسان مانتے ہیں اور اس کے قرض سے کچھ زیادہ یا بہتر اس کو ادا کریں بلکہ ہمارے زمانہ میں تو یہ حال ہے کہ راس المال بھی کھا جاتے ہیں اور جہاں قرض لے لیا اور اپنا مطلب حاصل کر لیا- پھر منہ تک نہیں دکھاتے- اس کے سوا یہ مشکل پیدا ہوئی ہے کہ بڑی بڑی سلطنتوں نے اور دولتوں اور بڑے بڑے تاجروں اور بیوپاریوں کا معاملہ بغیر سود دیئے چل نہیں سکتا اور جب دینا ان کو لازمی پڑتا ہے تو اگر کافروں سے اپنے روپیہ کا سود نہ لیں تو کافر نہایت خوش ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے روپے خوب مزے سے اڑائیں گے- ہزاروں لاکھوں روپیہ ان کے روپیہ کے منفعت سے کما کر وارے نیارے کریں گے- خود اس کے مالک بنیں گے- اب بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ اسلامی سلطنتوں یا دولتوں کو سودی روپیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں- جس قدر حلال سے مل سکے وہ کافی ہے- ان کی ناواقفیت اور ناتجربہ کاری کی دلیل ہے مثلاً دولت ترکی یا ایران پر ایک غنیم کی چڑھائی کا ڈر ہے اور تین لاکھ ماؤزر رفلیں اور ایک ہزار مشین اور کروپ کی توپیں اور دس کروڑ کارتوس اور ایک لاکھ بمب اور پانچ سوا یرشپ اور سوسب میرائن اور سی پلین درکار ہیں- ان کے لیے فوراً بیس کروڑ روپیہ کی ضرورت ہے- اب فرمائیے کہ یہ بیس کروڑ روپیہ کہاں سے آئے مسلمانوں میں اتنی سکت کہاں ہے کہ بیس کروڑ روپیہ بطور قرض حسنہ اپنی دولت کو دیں- اب اگر سودی روپیہ کسی کمپنی یا بینک سے نہ لیں اور خاموش بیٹھے رہیں تو غنیم آ کر سارا ملک دبا لیتا ہے اور دارالاسلام دارالکفر بن جاتا ہے- یہ زمانہ وہ تھوڑا ہے کہ اونٹ کی ہڈی یا سونٹا یا بانس بھی مقابلہ کے لیے کافی ہے اب تو ماڈرن وارفیر یعنی نئے نئے اسلحہ آتش بار اور طرح طرح کے بری اور بحری سامان اور ہتھیار کی ضرورت ہے- اگر یہ سامان تیار نہ رکھو تو اپنے ملک سے ہاتھ دھولو- پس میری رائے یہ ہے گو ممکن ہے کہ غلط ہو کہ ایسی سخت ضرورت کی حالت میں بادشاہ اسلام کو سودی روپیہ لینا درست ہے اور فقہائے حنفیہ نے اپنی فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح کر دی ہے کہ سود دینا سخت ضرورت کی حالت میں اسی طرح دفع ظلم کے لیے رشوت دینا درست ہے- اب رہا کافروں سے سود لینا تو اس میں تو اختلاف موجود ہے اور ایک طائفہ فقہاء کا یہ قول ہے کہ دارالحرب میں کافر حربی سے سود لے سکتے ہیں- حاصل کلام یہ ہے کہ مسلمان نہ مسلمان سے سود لے سکتا ہے نہ اس کو دے سکتا ہے بلکہ مسلمان کو لازم ہے کہ اگر وہ مالدار ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو یا اپنی حکومت اسلامی کو بلا سود قرض حسنہ دے اور مسلمان کافر سے سود لے سکتا ہے- اسی طرح سخت ضرورت کے وقت جب کوئی گریز نہ ہو تو کافر کو سود دے بھی سکتا ہے- مگر سخت ضرورت سے یہ مراد نہیں ہے کہ شادی اور چھٹی اور چلہ اور غمی کی فضول رسموں کے لیے سودی قرض لے- یہ ہرگز جائز نہیں ہے اور ایسا کرنے میں دھرا گناہ سر پر پڑتا ہے ایک تو اسراف کا دوسرے سود کا معاذ اللہ بلکہ سخت ضرورت سے مراد یہ

ہے کہ بھوک سے جان جارہی ہو یا کسی مسلمان کے جان بچانے کی ضرورت ہو یا اسلام کی عزت یا عظمت میں فرق آتا ہو یا اسلام کی سلطنت تباہ ہونے کا ڈر ہو واللہ اعلم بالصواب-

وَيُسْلِفُوْنَ فِي الْحِنْطَةِ اور گیہوں میں وہ بیع سلم کیا کرتے تھے ایک روایت میں يُسَلِّفُوْنَ ہے معنی وہی ہے-

مَنْ اَسْلَفَ فِيْ ثَمَرٍ- جو شخص کسی میوے میں بیع سلم کرے-

مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ اِلٰى غَيْرِهٖ- جو شخص کس چیز میں سلم کرے تو جب تک وہ مال (جس میں سلم کی ہے) اپنے قبضہ میں نہ لے لے- اس کو دوسری طرف منتقل نہ کرے یا اس مال کو دوسرے مال سے نہ بدلے (مثلاً گیہوں میں سلم کی تھی اور ابھی گیہوں نہیں لئے کہ اس کے بدل چاول ٹھہرائے)-

وَاجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا- اس کو ہمارے لئے سلم کردے (جیسے سلم میں روپیہ پہلے دے کر اس کے بدل مال ٹھہرایا جاتا ہے ایسے ہی اس کو آگے بھیج کر ثواب اور اجر میں سلم کردے یعنی اس کے بدل ثواب اور اجر ہم کو آخرت میں حاصل ہو- گویا اس کی جان ثواب اور اجر کی قیمت کے طور پر ہم نے پیشگی گذران دی ہے بعض نے کہا سلف سے اگلے لوگ مراد ہیں اس کے باپ دادا اور عزیز و اقارب میں سے اسی لئے تابعین کو سلف کہتے ہیں- یعنی سلف صالحین-

نَحْنُ عُبَابُ سَلَفِهَا- ہم (مذحج قبیلے کی ایک شاخ ہیں) اس کے اگلے لوگوں کے بڑے حصے ہیں-

عُبَاب- پانی کا بڑا حصہ-

نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ (فاطمہ) میں تیرے لئے بہت اچھا آگے جانے والا ہوں (تجھ سے پہلے عالم آخرت کو روانہ ہوتا ہوں تاکہ تیرے لئے وہاں سامان کر رکھوں)-

اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا اَسْلَفْتَ- تو اپنے کفر کے زمانہ کی نیکیوں کو قائم رکھ کر مسلمان ہوا (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی ثواب اسلام میں دے گا)-

فِيْ وَضْعِ الْجَرِيْرِ مِنَ السَّالِفَةِ- جہاں پر رسی رہتی ہے گردن میں-

سَالِفَة- گردن کا آگے کا حصہ اور گذری ہوئی چیز-

لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ- میں تو ان سے لڑوں گا یہاں تک کہ میری گردن اکیلی رہ جائے (یعنی جسم سے علیحدہ ہو جائے) مطلب یہ ہے کہ میں مارا جاؤں-

اَرْضُ الْجَنَّةِ مَسْلُوْفَةٌ- بہشت کی زمین چکنی نرم ملائم ہے (دوسری حدیث میں ہے سفید مشک کی طرح خوشبودار)-

وَمَا لَنَا زَادٌ اِلَّا السَّلْفُ مِنَ التَّمْرِ- ہمارے پاس سوا کھجور کے ایک تھیلے کے اور کچھ توشہ نہ تھا ایک روایت میں اِلَّا السَّفُّ ہے یعنی ایک بٹی (زنبیل) جو کھجور کے پتوں سے بنائی جاتی ہے)-

اَبْشِرْ بِالسَّلَفِ الصَّالِحِ- (امام حسین علیہ السلام نے امام حسنؓ سے فرمایا جب آپ پر سکرات کی حالت تھی) خوش ہو جاؤ تمہارے بزرگ نیک جو آگے جا چکے ہیں تم ان سے ملو گے (یعنی آنحضرتؐ اور حضرت علی اور جناب سیدہ سے ایسے سلف کس کو ملتے ہیں امام حسن نے اس کے جواب میں فرمایا بھائی میں موت سے نہیں ڈرتا مگر مجھ کو فکر یہ ہے کہ یہ منزل میری دیکھی ہوئی نہیں ہے- ایک نئے عالم میں جاتا ہوں جہاں میں کبھی نہیں گیا تھا- نہ وہاں کے حالات اور مقامات میرے دیکھے ہوئے ہیں)-

سَلْفَع- بہادر شجاع کشادہ سینہ والا-

وَشَرُّ نِسَاءِكُمُ السَّلْفَعَةُ- بڑی خراب عورت تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو زبان دراز ہو (چلانے والی غل مچانے والی) یا بدخلق مردوں سے مقابلہ کرنے والی)-

لَيْسَتْ بِسَلْفَعٍ- وہ عورت (جو حضرت موسیٰ کو بلانے آئی تھی) زبان دراز شور مچانے والی نہ تھی (بلکہ شرماتی ہوئی آئی آہستہ بات کی)-

فَقْمَاءُ سَلْفَعٌ- ایک طرف کا جبڑا جھکا ہوا یا نیچے کے دانت آگے نکلے ہوئے اس طرح سے کہ اوپر کے دانت ان پر نہ پڑیں (زباں دراز کلہ کرنے والی دیدہ دلیر شوخ بے حیا-

سَلْق- ایذا دینا سخت کلام کرنا بڑھ بڑھ کر بات کرنا' مارنا' جلا

دینا چت کر دینا' چکنا کرنا خوش کرنا گھسیڑنا' جماع کرنا طلاع کرنا چیخنا چلانا-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ أَوْ حَلَقَ - جو شخص مصیبت کے وقت چلائے شور مچائے (یا اپنا منہ نوچے) یا بال منڈائے (جیسے ہند کے مشرکوں میں دستور ہے ان کا کوئی عزیز مر جائے تو اس کے غم میں چار ابرو کا صفایا کرتے ہیں) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے-

لَعَنَ اللّٰهُ السَّالِقَةَ وَالْحَالِقَةَ - اللہ تعالیٰ نے (مصیبت کے وقت) چلانے والی اور سر منڈانے والی عورت پر لعنت کی-

ذَاكَ الْخَطِيْبُ الْمِسْلَقُ الشَّحْشَاحُ - وہ تو بڑی آواز والا ماہر خطیب ہے-

وَقَدْ سَلِقَتْ اَفْوَاهُنَا مِنْ اَكْلِ الشَّجَرِ - درختوں کے پتے کھاتے کھاتے ہمارے منہ پک گئے (اس میں بثور نکل آئے یہ سلاق سے نکلا ہے وہ پھنسی جو زبان کی جڑ میں نکلتی ہے-

فَانْطَلَقَا بِیْ اِلٰی مَابَيْنَ الْمُقَامِ وَزَمْزَمَ فَسَلَقَانِيْ عَلٰی قَفَایَ - وہ دونوں فرشتے مجھ کو زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان لے گئے اور مجھ کو چت لٹایا (یعنی پشت زمین سے لگائی)-

سَلَقَهٗ اور صَلَقَهٗ اور سَلْقَاهُ اور صَلْقَاهُ سب کا معنی ایک ہے یعنی چت لٹایا-

فَسَلَقَنِیْ لِحَلَاوَةِ الْقَفَا - مجھ کو گدی کے بیچا بیچ پر لٹایا (یعنی سیدھا چت) نہ یہ کہ ایک طرف جھکا ہوا)-

فَاِذَارَ جُلٌ مُّسْلَنْقٍ - یکا یک ہی ایک شخص کو دیکھا جو چت لیٹا ہوا تھا-

فِیْ مَزْرَعَةٍ لَّهَا سَلْقٌ - اپنے ایک کھیت میں سِلق بوتی تھی (یعنی چقندر) سلق بھیڑیئے کو بھی کہتے ہیں اور پانی کے نالہ کو اس کی جمع سُلْقَانٌ اور سِلْقَانٌ ہے-

سِلْقَه - بدزبان فاحشہ عورت-

سَلَاقَةٌ - بدزبانی طلاقت لسانی-

سَلَّاقٌ - زبان آور فصیح الکلام-

اِنَّهٗ وَضَعَ النَّحْوَحِيْنَ اضْطَرَبَ كَلَامُ الْعَرَبِ وَغَلَبَتِ السَّلِيْقَةُ - ابوالاسود دؤلی نے علم نحو کے قواعد اس وقت بنائے جب عربوں کے کلام میں اضطراب پیدا ہوا (اختلاف اور طبیعت اور عادت غالب ہو گئی (یعنی ہر شخص اپنی خوشی خواہ بلا لحاظ قواعد جیسا اس کے دل نے چاہا کلام کرنے لگا)-

سَلِيْقَه - طبیعت' عادت' خصلت-

سَلِيْقِيٌّ - اپنی طبیعت سے یعنی من مانے بلا لحاظ قواعد کے بات کرنے والا-

فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا - میں نے اپنے گھر والوں کے لیے چقندر پکائے ہیں (آپ نے حضرت علی سے فرمایا ہاں اس میں سے کھاؤ اور کھجور زیادہ کھانے سے منع فرمایا کیونکہ بیماری کی نقاہت ان میں باقی تھی-)

سَلُوْق ایک گاؤں ہے یمن میں-

تَسَلَّقَ الْحَائِطَ - دیوار پر چڑھ گیا-

سَلْكٌ یا سُلُوْكٌ - داخل ہونا' پیروی کرنا داخل کرنا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا-

اِسْلَاكٌ - داخل کرنا-

اِنْسِلَاكٌ - داخل ہونا کسی کے ساتھ ساتھ چلنا-

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ عِلْمًا - جو شخص ایک راستہ پر چلے علم کی طلب میں-

فِیْ سِلْكِ مَضْمُوْنِهَا - اس کے مضمون کی لڑی میں

وَسُلُوْكِ سَبِيْلِ مَنْ قَبْلَهُمْ - اگلے لوگوں کی راہ پر چلنے میں جیسے انہوں نے اپنے پیغمبروں کے دین میں نئی نئی باتیں نکالیں خواہشوں کی پیروی کی ویسا ہی یہ بھی کریں گے-

سَالِكٌ - صوفیہ کی اصطلاح میں وہ متقی پرہیز گار شخص جو شریعت کی پیروی میں غرق ہو- اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا راستہ دوسروں کو بتلائے ان کو ہدایت اور ارشاد کرے (اس کا درجہ مجذوب سے بہت زیادہ ہے)-

سَالِكٌ - متوسط چیز کو بھی کہتے ہیں-

سُلَيْكٌ - عرب کے ایک چور کا نام تھا بڑا دوڑنے والا اس کی ماں سلکہ - وہ بھی دوڑنے میں ضرب المثل تھی-

مَسْلَكٌ - راستہ-

مَسَالِكَ جمع سُلْكى - برچھے کی سیدھی مار-

سَلٌّ - سونت لینا' نرمی سے نکال لینا' دانت گر جانا-

لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ - نہ چوری ہے نہ خیانت (یعنی چھپی چھپی ہوئی چوری)-

عرب لوگ کہتے ہیں- سَلَّ الْبَعِيْرَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ- رات کو چپکے سے اونٹ نکال لے گیا-

اَسَلَّ - چھپا کر چوری کی- چھپی چوری میں دوسرے کی مدد کی- بعض نے کہا اغلال- زرہ پہننا اور اسلال تلوار سونتنا یا علانیہ لوٹ مار کرنا یا رشوت دینا-

فَانْسَلَلْتُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ- میں چپکے سے آپ کے سامنے سے سرک گئی (یعنی آہستگی کے ساتھ)-

فَكَرِهْتُ اَنْ اَسْنَحَهُ فَانْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ- مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ کھڑی ہو کر آپ کے سامنے آ جاؤں- میں پلنگ کے پائنتین کی طرف سے کھسک جاتی-

فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ- مچھلی زنبیل میں سے نکل بھاگی (چپکے سے نکل گئی)-

فَانْسَلَلْتُ- میں چپکے سے سرک گیا-

لَاَسُلَّنَّكَ عَنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ- میں آپ کو ان میں سے اس طرح صاف نکال لوں گا جیسے بال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے (یعنی قریش کی اس طرح سے ہجو کروں گا کہ آپ کی ہجو نہ ہوگی آپ کو ان میں سے نکال لوں گا-

اَللّٰهُمَّ اسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي يا سَخِيْمَةَ قَلْبِيْ- یا اللہ میرے دل کا کینہ (کپٹ) نکال ڈال (مجھ کو کسی مسلمان سے کینہ نہ رہے)-

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ- عبداللہ جو ابی کا اور سلول کا بیٹا تھا (ابی اس کے باپ کا نام تھا اور سلول اس کی ماں کا یہ منافقوں کا سردار تھا جن لوگوں نے ابن سلول کو ابی کی صفت سمجھ کر بجر پڑھا ہے انہوں نے غلطی کی)-

مَنْ سَلَّ سَخِيْمَتَهٗ فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ- جو شخص لوگوں کے معاملہ میں اپنے دل کا کینہ نکال ڈالے (کسی سے عداوت اور بغض نہ رکھے)-

مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ- اس کی خوابگاہ ایسی ہے جیسے ہری ڈالی کا پوست (یعنی بالکل دبلا سوکھا نحیف آدمی ہے بعض نے کہا مسل شطبہ سے تلوار کا غلاف مراد ہے)-

بِسُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءِ ثَغْبٍ- ایک کنڈ کے صاف پانی کے ساتھ سلالہ خلاصہ ستھرا صاف اور آدمی کے نطفہ کو بھی کہتے ہیں اور لڑکے کو بھی-

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَالرَّحْمٰنِ مِنْ سَلِيْلِ الْجَنَّةِ- یا اللہ عبدالرحمٰن بن عوف کو بہشت کا صاف ستھرا پانی پلا یا ٹھنڈا خنک سرد ایک روایت میں سَلْسَالِ ہے ایک میں سَلْسَبِيْلِ ان کا ذکر اوپر گذر چکا ہے-

غُبَارُ ذَيْلِ الْمَرْاَةِ الْفَاجِرَةِ يُوْرِثُ السِّلَّ- بدکار عورت کے آنچل کی گرد سل کی بیماری پیدا کرتی ہے (سل وہ بیماری ہے جس میں پھیپڑے میں زخم پڑ جاتا ہے؟ کھانسنے میں خون آتا ہے- اس بیماری میں آدمی سوکھ کر بالکل دبلا ہو جاتا ہے- جیسے دق میں- مطلب یہ ہے کہ بدکار اور زانیہ عورتوں کی صحبت آدمی کو مفلس بنا دیتی ہے-)

عرب لوگ کہتے ہیں سُلَّ الرَّجُلُ- اس کو سل کی بیماری ہوگئی-

اَسَلَّهُ اللّٰهُ- اللہ اس کو سل کی بیماری میں مبتلا کرے-

سَلِيْلِ - خالص شراب مغز کو ہان-

مَسِلَّه- بڑا-سوا-

يُسَلُّ سَلًّا- میت کو پائنتین کی طرف سے کھینچ لیا جائے (یعنی قبر میں رکھنے کے لئے)-

اِنَّ رِجَالًا يَتَسَلَّلُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ- کچھ لوگ چپکے چپکے معاویہ کے پاس کھسکتے جاتے ہیں-

اَللَّجَاجَةُ تَسُلُّ الرَّاْيَ- لجاجت (یعنی چاپلوسی اور اصرار خوشامد پیچھے لگ جانا) عقل کو نکال کر پھینک دینا ہے (کیونکہ جس کام کے لئے آدمی لجاجت کرتا ہے اکثر وہ کام پورا نہیں ہوتا- دوسرے آدمی کو وہم آ جاتا ہے کہ کچھ تو دال میں کالا ہے جب تو یہ اتنی چاپلوسی اور خوشامد کرتا ہے یہ خلاف اس کے

اپنی عزت قائم رکھ کر بے پرواہی اور استغنا کے ساتھ کوئی درخواست کرے تو قبول ہو جاتی ہے)۔

فَاِذَا نَهَضَتْ اِنْسَلَّتْ اِنْسِلَالًا - جب اٹھتی ہے چپکے سے کھسک جاتی ہے۔

جُنَادَه سَلُوْلِیِ - ایک صحابی کا نام ہے۔

اِدْمَانُ لُبْسِ الْخُفِّ اَمَانٌ مِّنَ السِّلِّ وَاِدْمَانُ الْحَمَّامِ يُوْرِثُ السِّلَّ - ہمیشہ موزہ پہنے رہنا سل کی بیماری سے بچاتا ہے اور ہمیشہ حمام میں نہانا سل پیدا کرتا ہے۔

سِلْسِلَه - زنجیر - لڑی۔

مِنْ رِفْقِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ تَسْلِيْلُهٗ اَضْغَانَهُمْ وَمُضَادَّتُهٗ لِهَوَاهُمْ - اللہ کی یہ مہربانی ہے اپنے بندوں پر کہ ان کے دلوں سے کینہ نکال لیتا ہے اور ان کی خواہش کے خلاف کرتا ہے (ہر ایک خواہش پوری نہیں ہوتی ورنہ سب تباہ ہو جاتے)۔

سَلْمٌ - ڈنگ مارنا سلم سے (جو ایک جنگلی درخت ہے)

چمڑے کی دباغت کرنا' پورا کرنا' فارغ ہونا۔

سَلَامٌ اور سَلَامَةٌ - نجات پانا برات حاصل کرنا بچ جانا۔

تَسْلِيْمٌ - سلام کرنا - بچانا۔

مُسَالَمَةٌ - صلح کرنا۔

اِسْلَامٌ - گردن رکھ دینا' تابعدار بن جانا۔

تَسَلُّمٌ - مسلمان ہونا لے لینا' وصول پانا۔

اِسْتِلَامٌ' چھونا یا بوسہ لینا۔

سَلَامٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی ہر عیب اور آفت اور تغیر اور فنا سے پاک اور محفوظ ہے بہشت کو دار السلام کہتے ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے یا وہ سلامتی کی جگہ ہے۔ وہاں کوئی آفت بیماری اور مصیبت نہیں آ سکتی۔

اَحَدُهُمْ مَنْ يَّدْخُلُ بَيْتَهٗ بِسَلَامٍ - تین شخصوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ہے ان میں سے ایک وہ ہے جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ بیٹھا رہے (تمام فتنوں اور فسادوں سے الگ رہ کر گوشہ نشینی اختیار کرے) یا جو شخص گھر میں گھستے وقت گھر والوں کو سلام کیا کرے۔

قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ فَاِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى - زندہ لوگوں کو سلام کرے تو کہہ السلام علیک لیکن علیک السلام مردوں کے لئے کہتے ہیں (عرب لوگوں کی عادت تھی مردوں کو سلام کرتے تو علیک کا لفظ مقدم کرتے کیونکہ مردوں کا جواب سننے کی توقع نہیں ہے اس لئے پہلے ہی سے جو جواب میں کہا جاتا ہے وہ ان سے کہا گیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مردوں کو السلام علیکم نہ کہو کیونکہ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ آپ نے مردوں سے یوں خطاب کیا سلام علیکم دار قوم مومنین یا السلام علیکم یا اهل القبو یا السلام علی اهل الدیار من المومنین السلام علیکم۔ کا معنی یہ ہے کہ تم سلامت رہو یا اللہ تمہارا نگہبان ہے السلام علیکم اور سلام علیکم اور صرف سلام سب طرح کہہ سکتے ہیں اور نماز کی تمام پر السلام علیکم کہنا چاہئے اگر سلام علیکم کہے گا تو بعض کے نزدیک کافی نہ ہوگا نہایہ میں ہے کہ اگلے لوگ شروع میں سلام علیکم اور آخر میں السلام علیکم کہنا بہتر سمجھتے تھے اور قرآن شریف میں سب جگہ سلام آیا ہے یہ تنکیر۔

كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتّٰى اِكْتَوَيْتُ (عمران بن حصین نے کہا) فرشتہ مجھ کو سلام کیا کرتا تھا (جب تک بیماری میں میں نے داغ نہیں لیا تھا حق تعالیٰ پر بھروسہ کیا تھا) جب داغ لیا اور دوا دارو کی طرف متوجہ ہوا تو فرشتے نے سلام کرنا چھوڑ دیا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ داغ لینا یا دوا دارو کرنا منع ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا دارو کرنا اونیٰ درجہ والوں کا کام ہے اور جو لوگ توکل کے اعلیٰ درجہ پر پہنچ گئے ہیں وہ ہر بیماری اور دکھ میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ شفا دینے والا وہی ہے اور دوا دارو طبیب کو ایک ڈھکوسلا خیال کرتے ہیں۔ صاحب نہایہ نے ایسا ہی کہا ہے اور اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب نے جو سید المتوکلین تھے دوا کی ہے اور سعد بن معاذ کو اپنے ہاتھ سے داغ دیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دوا دارو کرنا اس وقت توکل کے خلاف نہیں ہے۔ جب بھروسہ اللہ ہی پر ہو نہ دوا دارو پر اور دوا دارو کی نسبت یہ سمجھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ اثر کرے گی ورنہ دوا دارو اپنی ذات سے کچھ نہیں کر سکتی۔ واللہ اعلم۔

فَتَرَكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ فَعَادَ السَّلَامُ۔ پہلے سلام موقوف ہوگیا (جب میں نے داغ لیا) پھر جب میں نے داغ لینا چھوڑ دیا (اور حق تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر دیا) تو دوبارہ فرشتے مجھ کو سلام کرنے لگے (ان کو بواسیر کی بیماری تھی۔ اس کے دفعیہ کے لئے انہوں نے داغ لیا تو فرشتوں نے ان کو سلام کرنا چھوڑ دیا۔ پھر داغ چھوڑا اس سے منھ موڑا تو پھر سلام شروع ہوگیا)۔

مَرَّ رَجُلٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ۔ آنحضرتؐ پیشاب کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص آپ پر سے گذرا۔ اس نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا (معلوم ہوا ایسی حالت میں اگر کوئی سلام کرے تو جواب دینا فرض نہیں ہے طحاوی نے کہا تیمم کر کے جواب دے یعنی جب حاجت سے فارغ ہوا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ راستہ میں پیشاب کرنا منع نہیں ہے۔ بشرطیکہ بے ستری نہ ہو اور عین راستہ میں نہ بیٹھے۔

اِنَّهٗ اَخَذَ ثَمَانِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ سِلْمًا۔ آپ نے مکہ والوں میں سے اسی آدمیوں کو صلح کے ساتھ لیا (یعنی جنگ کر کے ان کو قید نہیں کیا بلکہ مکہ والوں کی رضامندی سے ان کے اسی آدمیوں کو بطور یرغمال کے اپنے پاس رکھا۔

سِلْمًا اور سَلْمًا۔ بہ فتحہ و کسرۂ سین دونوں کے معنی صلح کے ہیں ایک روایت میں سَلَمًا ہے یعنی ان کو مغلوب کر کے اور تابعدار بنا کے۔

وَاِنَّ سِلْمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاحِدٌ لَا يُسَالَمُ مُؤْمِنٌ دُوْنَ مُؤْمِنٍ۔ مومنوں کی صلح سب مل کر ایک ہونی چاہئے۔ یہ نہیں کہ ایک مومن سے صلح کی جائے دوسرے کو خبر نہ ہو (مطلب یہ ہے کہ صلح اور جنگ دونوں تمام مومنیں کے مشورے اور رائے سے ہونی چاہئے ایک دو آدمی اگر کوئی بات ٹھہرالیں تو اس کا اعتبار نہ ہوگا)۔

لَآتِيَنَّكَ بِرَجُلٍ سَلَمٍ۔ میں ایک آدمی کو گرفتار کر کے آپ کے پاس لاؤں گا (اس کو تابعدار اور مطیع بنا کر کیونکہ قیدی مطیع اور تابعدار ہی ہوتا ہے)۔

اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ۔ اسلم قبیلے کو اللہ نے بچا دیا یا اللہ اس کو بچائے رکھے ان لوگوں سے جنگ نہ ہو (یہ اخبار ہے یا دعا ہے)۔

اَلْمُسْلِمُ اَخُوا الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے۔ (یعنی دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے اس کا بچاؤ نہ کرے)۔

اِنِّيْ وَهَبْتُ لِخَالَتِيْ غُلَامًا فَقُلْتُ لَهَا لَا تُسْلِمِيْهِ حَجَّامًا وَّلَا صَائِغًا وَّلَا قَصَّابًا۔ میں نے اپنی خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور کہہ دیا اس کو حجام اور سنار اور قصاب کے سپرد نہ کرنا (یعنی یہ تینوں پیشے اس کو نہ سکھانا اور دوسرے پیشے سکھاؤ تو قباحت نہیں حجام یعنی پچھنے لگانے والا اور قصاب اکثر نجاست میں آلودہ رہتے ہیں۔ دوسرے خون دیکھتے دیکھتے ان کا دل سخت ہو جاتا ہے اور سنار اکثر دغاباز ہوتے ہیں۔ کھرے میں کھوٹ ملاتے ہیں۔ وعدہ خلافی کرتے ہیں اس لیے ان پیشوں کو برا سمجھا۔

مَا مِنْ آدَمِيٍّ اِلَّا وَمَعَهٗ شَيْطَانٌ قِيْلَ مَعَكَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔ آنحضرت نے فرمایا کوئی آدمی ایسا نہیں جس کے ساتھ ایک شیطان نہ لگا ہو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان لگا ہے فرمایا ہاں لیکن اللہ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی وہ تابعدار بن گیا (حق تعالیٰ کے احکام اس نے قبول کر لئے۔ وسوسہ ڈالنا اور بہکانا اور گناہ میں پھنسانا۔ اس نے چھوڑ دیا۔ بعض نے کہا فاسلم کا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمان ہوگیا اور حق تعالیٰ کی قدرت سے یہ کچھ عجب نہیں ہے کہ آنحضرت کا شیطان بھی مسلمان ہوگیا ہو بعض نے کہا فَاَسْلَمُ بہ ضمہ میم پڑھا ہے یعنی میں اللہ کی مدد سے اس کے شر سے سلامت اور بچا ہوا رہتا ہوں یعنی شیطان کا زور مجھ پر نہیں پاتا۔

كَانَ شَيْطَانُ اٰدَمَ كَافِرًا وَّشَيْطَانِيْ مُسْلِمًا۔ حضرت آدم کا شیطان کافر اللہ کا نافرمان تھا اور میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا میں سب

سے پہلے مسلمان ہوا تھا (یعنی اپنی قوم والوں میں سب سے پہلے میں ایمان لایا تھا) یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے پہلے میں مسلمان ہوا تھا- کیونکہ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ اسلام لائیں تھیں اور مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور لڑکوں میں حضرت علیؓ اور غلاموں میں بلال رضی اللہ عنہم-

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِیْ مِنْ رَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لِیْ وَسَلِّمْهُ مِنِّیْ- یا اللہ مجھ کو رمضان میں سلامت رکھ (یعنی بیماری وغیرہ سے جس کی وجہ سے میں روزہ نہ رکھ سکوں) اور رمضان کو میرے لئے سلامت رکھ (ایسا نہ ہو کہ ابر وغیرہ آ جائے اور رمضان کا چاند مجھ پر مشتبہ ہو جائے) اور رمضان کو مجھ سے بچاوے (میں اس میں کوئی گناہ یا برا کام نہ کروں بلکہ سارے مہینے رمضان کے نیک کاموں اور عبادات میں مصروف رہوں)-

وَكَانَ عَلِیٌّ مُسَلِّمًا فِیْ شَانِهَا- (جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی) تو حضرت علیؓ ان کے باب میں خاموش رہے (تہمت لگانے والوں میں شریک نہیں ہوئے نہ زور کے ساتھ اس کا انکار کیا یہ امر بھی حضرت عائشہ کو ناگوار ہوا) ایک روایت میں مُسَلِّمًا ہے بہ کسرۂ لام یعنی حضرت علیؓ نے تہمت کو مان لیا (یعنی سن کر چپ ہو رہے یہ نہ کہا محض جھوٹ ہے اور غلط ہے افترا ہے بہتان ہے جیسے دوسرے مخلصین صحابہ نے کیا- ایک روایت میں مسیئا ہے یعنی حضرت علی ان کے ساتھ برے رہے- مطلب یہ ہے کہ ان کی حمایت اور طرف داری نہ کی-- یعنی زور کے ساتھ اس تہمت کو نہیں جھٹلایا بلکہ خاموش رہے دونوں طرف والوں کی بات سنتے رہے- یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ تہمت لگانے والوں میں شریک تھے- حضرت عائشہ کو اس بات کا رنج ہوا- خصوصاً اس وقت جب آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے رائے پوچھی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ عورتوں کی کیا کمی ہے- یعنی آپ کو اگر کچھ گمان ہے تو عائشہ کو چھوڑ دیجئے طلاق دیدیجئے اور یہ بھی کہا کہ بریرہ کو میرے حوالے کیجئے جو حضرت عائشہ کی لونڈی تھی- پھر اس کو ڈرایا اور دھمکایا مگر کوئی بات ہو تو وہ کہے- وہاں تو نرا بہتان ہی بہتان تھا جو بدمعاشوں نے اٹھایا تھا بھلا حضرت عائشہ صدیقہ کو دیکھو اور ایسی ناپاک بات کو ان بدمعاشوں کو ایسی تہمت لگاتے شرم بھی نہ آئی- آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو جھوٹا کیا ذلیل و خوار ہوئے کوڑے کھائے اور بی بی صاحبہ کی فضیلت اور بڑھ گئی- قرآن شریف میں ان کی پاکی اور عصمت بڑے زور کے ساتھ اتری جو قیامت تک پڑھی جائے گی- سلام الله علیٰ حبیب الله المبراة من فوق سبع سمٰوات-

تَذَاكَرْنَا عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ الرَّهْنَ فِی السَّلَمِ- ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گرو رکھنے کا ذکر کیا یا بیع سلم میں گرو رکھنے کا (مثلاً کوئی بنیا بقال سے غلہ قرض لے اور قیمت دینے کی ایک معیاد مقرر کر کے اس کے اطمیان کے لئے کوئی چیز اس کے پاس گرو رکھ دے- جیسے آنحضرتؐ نے کیا تھا کہ یہودی سے غلہ قرض لیا اور اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی یا کوئی شخص دوسرے کو نقد روپیہ دے کر کسی مال میں سلم کرے یعنی مال لینا ایک میعاد پر ٹھہرے اور اطمینان کے لئے اس کی کوئی چیز بطور گروی کے اپنے پاس رکھ لے- اِنَّهٗ اَتَی الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ- آنحضرتؐ حجر اسود کے پاس آئے اس کا استلام کیا (یعنی اس کو سلام کیا چوم کر یا ہاتھ لگا کر یمن والے حجر اسود کو مُحَيًّا کہا کرتے- کیونکہ لوگ اس کو تحیہ یعنی سلام کرتے بعض نے استلام کو کہا کہ وہ سلام بکسرۂ سین سے نکلا ہے جو جمع ہے سَلِمَةٌ کی یعنی پتھر عرب لوگ کہتے ہیں-

اِسْتَلَمَ الْحَجَرَ- پتھر کو چھوا اور اس کو ہاتھ لگایا- كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُ كُلَّهُنَّ- عبداللہ بن زبیرؓ کعبہ کے چاروں کونوں کو ہاتھ لگاتے (چومتے) کیونکہ انہوں نے کعبہ کو گرا کر حضرت ابراہیم کے پایوں پر اٹھا دیا تھا جیسے آنحضرتؐ نے ارادہ کیا تھا اور حضرت عائشہ سے بیان کیا تھا- مگر خدا حجاج ظالم مردود سے سمجھے اس مردود نے ضد سے پھر کعبہ کو جاہلیت کے زمانہ کی طرح کر دیا)-

بَيْنَ سَلَمٍ وَّاَرَاكٍ- سلم اور اراک کے درمیان (دونوں جنگلی درخت ہیں سلم کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں جن کو قرظ کہتے ہیں اور اراک کی ڈالیوں سے مسواکیں بناتے

ہیں)-

كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ سَلَمَاتٍ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ- (عبداللہ بن عمرؓ) سلم کے درختوں کے پاس نماز پڑھتے- مکہ کے راستہ میں ایک روایت میں سلمات ہے- بہ کسرۂ لام یعنی پتھروں کے پاس یہ جمع ہے سَلِمة کی بمعنی پتھر-

عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ- آدمی کی ہر پور پر یا ہر جوڑ پر ایک صدقہ لازم ہے- یہ جمع ہے سُلَامِيَہ کی یعنی انگلی کی پور- بعض نے کہا سُلَامٰی جوف دار ہڈی-

حَتّٰى اٰلَ السُّلَامٰى- یہاں تک کہ ہڈی میں پھر مغز آ گیا-

مَنْ تَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ- جو شخص کسی مال میں بیع سلم کرے تو پھر اس کو بدل کر دوسرا مال نہ دے (مثلاً گیہوں دینا ٹھہرے اور چاول دے)-

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ السَّلَمُ بِمَعْنَى السَّلَفِ- عبداللہ بن عمر بیع سلف یعنی بیع سلم کو سلم کہنا برا جانتے تھے (کیونکہ سلم اور اسلام کا مادہ ایک ہے اور اسلام اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے)-

اِنَّهُمْ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيْهِ سَلِيْمٌ- وہ ایک چشمہ پر گذرے- وہاں ایک شخص تھا- جس کو سانپ یا بچھو نے کاٹا تھا- عرب لوگ کہتے ہیں کہ

سَلَمَتْهُ الْحَيَّةُ- سانپ نے اس کو کاٹ کھایا-

سَيِّدُ الْقَوْمِ سَلِيْمٌ- ان لوگوں کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا تھا-

سُلَالِمُ- خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا اس کو سُلَالِيْم بھی کہتے ہیں-

اَسْلِمْ تَسْلَمْ- تو اسلام لا (تباہی سے) بچ جائے گا-

كَادَ اُمَيَّةُ بْنُ الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ- امیہ ابن صلت (جاہلیت کے زمانہ کے ایک شاعر) مسلمانی کے قریب ہو گیا تھا (اس کے شعروں میں توحید خداوندی اور قیامت کا اقرار ہے)

اَسْلَمْتُ لَكَ- میں تیرا تابعدار ہوا (تیرے امر اور نہی کو میں نے قبول کیا)-

اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ- میں نے اپنا منہ تیرے سامنے رکھ دیا (تجھ کو سونپ دیا- تیرا تابعدار بن گیا اور میں نے اپنی پیٹھ تجھ پر لگائی) یعنی تجھ پر تکیہ اور بھروسا کیا-

لَايُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسَلِّمُوْا اِلَيْهِمِ النَّبِيَّ ﷺ- (قریش اور بنی کنانہ نے حلفیہ ایک معاہدہ لکھا) کہ وہ بنی ہاشم سے نہ نکاح شادی کریں گے نہ ان کے ہاتھ کچھ خرید و فروخت کریں گے جب تک وہ آنحضرتؐ کو ہمارے سپرد نہ کریں (ہم ان کو قتل یا قید کر ڈالیں) یہ معاہدہ منصور بن عکرمہ نامی ایک شخص نے لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ لنجا کر دیا اور معاہدہ کعبہ کے اندر لٹکا دیا تھا- اس کو سب دیمک چاٹ گئی- صرف اللہ کا نام چھوڑ دیا- آنحضرتؐ نے ابو طالب اپنے چچا سے یہ حال بیان کیا- انہوں نے قریش سے کہا دیکھو میرے بھتیجے نے یہ خبر دی ہے- تم معاہدہ نکال کر دیکھو اگر میرا بھتیجا جھوٹا نکلا تو میں اس کو تمہارے سپرد کر دوں گا- جب انہوں نے کعبہ کھول کر دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسے آنحضرتؐ نے خبر دی تھی- اس وقت شرمندہ ہوئے اور معاہدہ کالعدم ہو گیا)-

بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ- کھجور کے درخت میں سلم کرنے کا بیان-

بَعَثَ اَقْوَامًا مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اِلٰى بَنِيْ عَامِرٍ- بنی سلیم کے کچھ لوگوں کو بنی عامر کے پاس بھیجا (بنی سلیم ایک قبیلہ کا نام ہے یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بنی سلیم ہی نے ان ستر صحابہ کو مار ڈالا تھا جن کو آنحضرتؐ نے ان کی طرف اسلام کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا- یہ صحابی اصحاب صفہ میں سے تھے)-

مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِيْ يَوْمٍ اَسْلَمْتُ- کوئی مسلمان نہیں ہوا مگر اسی دن جس دن میں مسلمان ہوا (یعنی مجھ سے پہلے کوئی اسلام نہیں لایا یہ سعد ابن ابی وقاص کا قول ہے- مگر اس میں اشکال یہ ہے کہ ابو بکر صدیقؓ ان سے پہلے اسلام لائے تھے اور سعد تو انہی کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے)-

كَانَ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ- اسلم قبیلے کے لوگ مہاجرین کے آٹھواں حصہ تھے (یعنی لشکر میں ان کی تعداد

مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے)۔

عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ - ہم کو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہو گیا (جو التحیات میں تھا سلام علیک ایہا النبی یا السلام علیک ایہا النبی) اب درود آپ پر کیونکر بھیجیں (وہ بھی سکھا دیجئے)۔

يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ - (پہلے کم عمر والا آدمی بڑے عمر والے کو سلام کرے) اور سوار پیدل کو اور گذرنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ - سوار پیدل کو پہلے سلام کرے (اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔ طیبی نے کہا خوب صورت جوان عورت کو سلام نہ کرے جس سے فتنہ کا ڈر ہو۔ اگر کوئی غیر مرد اس کو سلام کرے تو وہ جواب نہ دے اسی طرح کافروں کو بھی سلام کرنا درست نہیں۔ مگر ضرورت سے اور اگر سہواً ان کو سلام کر لے تو اپنا سلام پھیر لے۔ اسی طرح بدعتی کو بھی سلام نہ کرے قول مختار یہی ہے اگر کافر پہلے سلام کرے تو جواب میں وعلیکم کہے فقط انتھی۔ اگر کسی مجلس میں کافر اور مسلمان اور سنی اور بدعتی سب جمع ہوں تو وہاں یوں کہے السلام علیٰ من اتبع الھدی)

فقولوا وعلیکم - اگر یہودی تم کو سلام کریں تو جواب میں وعلیکم کہو۔

ایک روایت میں علیکم ہے بغیر واؤ کے۔

كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَ ثَلٰثًا وَاِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ جب کوئی بات کہتے' تو تین بار کہتے (تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں) اور جب اذن مانگنے کے لئے سلام کرتے' تو تین بار سلام کرتے (اگر اندر سے جواب آتا تو اندر جاتے' ورنہ لوٹ جاتے)۔

فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ - آپ نے دو ہی رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا (یہ ظہر کی نماز تھی یا عصر کی ایک روایت میں ہے کہ تین رکعت پڑھ کر ایک میں بین الرکعتین ہے شاید یہ مختلف واقعوں کا ذکر ہو)۔

قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ - اسلام ظاہر کرنے سے پہلے (کیونکہ وہ دل سے تو کبھی مسلمان ہی نہیں ہوا تھا یعنی عبداللہ بن ابی منافق)۔

فَاَقْدَمُهُمْ سِلْمًا - پھر جو کوئی پہلے اسلام لایا ہو (یعنی قدیم الاسلام ہو ایک روایت میں اَقْدَمُهُمْ سِنًّا ہے یعنی جو عمر میں زیادہ ہو)۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى عباداللّٰه کے پہلے کہتے لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ - یوں نہ کہو اللہ پر سلام (کیونکہ سلام تو خود اللہ کا ایک نام ہے دوسرے اللہ پر سلام کا معنیٰ یہ ہے۔ کہ اللہ ہمارے شر اور ایذا سے محفوظ رہے حالانکہ اس کو کوئی شر اور ایذا نہیں پہنچ سکتا۔ کیا مجال وہی سب کو بچانے والا ہے اس کا بچانے والا کوئی نہیں ہے)

يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ - آنحضرتؐ عصر سے پہلے چار رکعتیں (سنت کی) پڑھتے ان میں فاصلہ کرتے (دو رکعتوں کے بعد بیٹھے' تشہد پڑھتے' ملائکہ پر سلام بھیجتے)۔

كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ - پہلے ہم جب نماز پڑھتے تو تشہد میں یوں کہتے جبرئیل پر سلام (میکائیل پر سلام) آنحضرتؐ نے فرمایا یوں کہو السلام علینا وعلیٰ عباد الله الصالحین - تو اللہ کے کل نیک بندوں کو فرشتوں کو اور انبیاء اولیاء اللہ سب کو سلام پہنچ جائے گا۔

يَقُوْلُ اللّٰهُ اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے اطاعت کی اور سب کام مجھ کو سونپ دیئے۔

اَوْ مُسْلِمًا - مومن ہے یا مسلم اسلام کے دو معنی آتے ہیں ایک تو ایمان یعنی زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق دوسرے صرف زبانی اقرار ڈر اور خوف کی وجہ سے۔

مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ - جب سے ہم نے ان سے جنگ کی (یعنی سانپوں سے) اب تک ہمارے اور ان کے درمیان صلح نہیں ہوئی۔ کہتے ہیں شیطان سانپ کے منہ میں گھس کر بہشت میں گیا۔ اس لئے کہ فرشتے اس کو وہاں آنے نہیں دیتے تھے اور آدم اور حوا کو بہکایا)۔

وَاِنْ كَانَ نَشْرَ اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا - اگر خراجی زمین کی پیداوار ہو جس پر اس کی مالک کا قبضہ برقرار رکھا

گیا ہو۔

اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - مکہ کے لوگ (جب مکہ فتح ہوا) تو ڈر کے مارے مسلمان ہو گئے لیکن عمرو بن عاص دل سے ایمان لایا۔

اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ - ان کے منہ سلام ہیں (یعنی بہت کثرت سے سلام علیک کیا کرتے ہیں)۔

جیسے وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ - ان کے ہاتھ کھانا ہیں یعنی بہت کھانا کھاتے ہیں۔

مَا اَسْلَمْتُ اِلَّا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ - (جریر نے کہا میں تو سورۂ مائدہ اترنے کے بعد ہی اسلام لایا) (جس میں یہ حکم ہے کہ وضو میں پاؤں دھوؤ یا ان پر مسح کرو- باوجود اس کے میں نے آنحضرتؐ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا- تو معلوم ہوا کہ موزوں کا مسح سورۂ مائدہ کی آیت سے منسوخ نہیں ہوا- بلکہ سور مائدہ کی آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو ان کو دھوؤ - جیسے اکثر علمائے اہل سنت کا قول ہے یا مسح کرو جیسے علماء امامیہ اور بعض علماء اہل سنت کا بھی قول ہے- بعض نے کہا نمازی کو اختیار ہے کہ جب پاؤں میں موزے نہ ہوں تو ان پر مسح کرے یا ان کو دھوئے اور شیعہ امامیہ نے جو موزوں پر مسح جائز نہیں رکھا یہ ان کی دھینگا مشتی ہے- ایک جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بتواتر آنحضرتؐ سے موزوں کا مسح نقل کیا ہے اب یہ کہنا کہ موزوں کا مسح کتاب اللہ کے مخالف ہے محض لغو ہے- اس لئے کہ کتاب اللہ کا سمجھنے والا آنحضرتؐ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا- پس معلوم ہوا کہ کتاب اللہ میں جو پاؤں دھونے یا مسح کرنے کا حکم ہے وہ اس صورت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں- جیسے سر کا مسح اس صورت میں فرض ہے جب سر پر عمامہ نہ ہو اگر عمامہ ہو تو اسی پر مسح کرنا کافی ہے)۔

اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ - تو ہی سلامت رکھنے والا ہے (ہر آفت سے بچانے والا) اور تیری ہی طرف سے سلامتی آتی ہے۔

وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ - اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹ جاتی ہے (تو جب چاہتا ہے سلامتی اٹھا لیتا ہے اور آفت اور بیماری میں پھنسا دیتا ہے) صحیح حدیث میں یہ دعا آئی ہے اتنی ہی وارد ہے یعنی **انت السلام ومنك السلام والیك یعود السلام** اب یہ جو بعض لوگ اس کے بعد اتنا اور بڑھاتے ہیں **فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دارلسلام** یہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے اور دعائے ماثورہ میں اپنے دل سے بڑھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے جتنا آنحضرتؐ نے فرمایا بس وہی ہمارا حرز جان ہے اور وہی کافی ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ - سلام تم پر اے مومن گھر والو (یہ آپ نے قبرستان میں جا کر فرمایا مردوں کو سلام کیا ان سے مخاطبہ کیا' معلوم ہوا کہ مردے اپنی قبروں میں ہمارا سلام اور کلام سنتے ہیں- لیکن وہ ہم کو اپنا جواب نہیں سنا سکتے اہل حدیث کا قاطبۃً یہی قول ہے صرف حنفیہ اور معتزلہ نے سماع موتی کا انکار کیا ہے- ان کے انکار سے کیا ہوتا ہے اور تعجب ہے ان اہل حدیث پر جو لوگوں کو تو ابوحنیفہ کی تقلید سے منع کرتے ہیں اور خود جب چاہتے ہیں ابوحنیفہ کے مقلد بن جاتے ہیں- سماع موتی کی نفی میں ان کے قول سے استدلال کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں- اسی طرح حرمت سماع اور مزامیر میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کے مقلد بن جاتے ہیں اور ان احادیث کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے جو ان کے خلاف وارد ہیں اور جن سے اہلحدیث کے پیشوا امام ابن حزمؒ نے استدلال کیا ہے- اسی طرح شرک و بدعت میں محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسماعیل کے مقلد بن جاتے ہیں اور دوسرے دلائل کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے- **ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس**- عجیب بات یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور علماء سلف کی نسبت تو کہتے ہیں وہ معصوم عن الخطاء نہ تھے- انہوں نے بہت سے مسائل میں خطا کی اور جب یہ کہو کہ ابن تیمیہ یا ابن قیم یا شاہ ولی اللہ یا مولانا اسماعیل یا قاضی شوکانی یا نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس مسئلہ میں خطا کی تو فوراً کان کھڑے کر کے چراغ پا ہو جاتے ہیں گویا ان متاخرین کو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں یہ تو وہی مثال ہے فرین المطیر وقام تحت المیزاب)

عَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ - ایک شخص کو چھینک آئی اس نے (الحمدللہ کے بدل) السلام علیک یا رسول اللہ کہا (بھلا یہ سلام کا کیا موقع تھا) آپ نے (جواب میں) اس کی نادانی ظاہر کرنے کو فرمایا تجھ پر سلام اور تیری ماں پر سلام (خدا دونوں کو عقل دے اور ہر آفت سے بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں بھی بعض بیوقوفوں نے یہ شیوہ اختیار کیا ہے موقع بے موقع درود پڑھتے ہیں اور اپنے نزدیک یہ خیال کرتے ہیں کہ درود پڑھنا تو ثواب ہے اگر ہم نے اس مقام پر بھی پڑھ لیا تو کیا قباحت ہے- جیسے حیدرآباد میں جاہل لوگوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ نماز کی تکبیر سے پہلے یہ کہتے ہیں- اللهم صلی علی سیدنا محمد وآله وبارك وسلم- کوئی تراویح کے بعد چلا چلا کر اذان کی طرح یہ پکارتا ہے- السلام علیك یا آدم صفی الله- السلا علیك یا نوح نجی الله- اسی طرح حضرت محمد ﷺ تک سب پیغمبروں پر سلام بھیجتا ہے-

بنگلور میں بعض مسجدوں میں جمعہ کی نماز سے پہلے الصلوٰۃ یا مومنون الصلوٰۃ سنۃ الجمعہ پکارتے ہیں- کوئی خطبہ سے پہلے یہ راگ گاتا ہے الجمعۃ حج الفقراء والمساکین- گویا شریعت ان کے ہاتھ کی کل ہے جدھر چاہا پھرا دیا- ارے بیوقوفو شریعت کا بڑا اصول یہ ہے کہ ہر عبادت میں طریقہ سنت کی پیروی کی جائے اور اپنے دل سے کسی عبادت میں گھٹانا بڑھانا گویا پیغمبر خداؐ کی ہمسری کا دعویٰ اور سراسر بے ادبی اور گستاخی ہے- بھلا اگر کوئی ظہر کی آٹھ رکعتیں پڑھے اور کہے کیا قباحت ہے- میں نے تو چار رکعتیں اور زیادہ کر دیں اور نماز تو عبادت ہے- اگر اس کو میں نے زیادہ کیا تو تم کیوں منع کرتے ہو- ایسے شخص کو بیوقوف اور نادان ہی کہیں گے- جیسے آنحضرتؐ نے اس چھینکنے والے کی نادانی کی طرف اشارہ کیا مطلب آپ کا یہ تھا کہ چھینک کے بعد الحمدللہ کہنا چاہئے السلام علی رسول اللہ کا یہ محل نہیں ہے-

سلمان فارسی- مشہور صحابی ہیں (وہ اصل میں اصفہان یا رام ہرمز کے کاشتکار تھے اور دین بھی آئین زردشتی رکھتے تھے ایک نصرانی پادری سے ملے اس کی صحبت میں رہے- اس نے مرتے وقت دوسرے پادری کے پاس بھیج دیا- اس نے تیسرے کے پاس- یہاں تک کہ آخری پادری نے ان کو پیغمبر آخر الزماں کے ظہور کی خبر دی اور وہ آپ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے- راہ میں لیٹروں نے ان کو قید کر لیا غلام بنایا بکتے بکتے مدینہ تک پہنچے (دو سو پچاس برس تک زندہ رہے- ۳۶ھ میں انہوں نے وفات پائی- بڑے مخلص اور عاشق رسول اور محبّ اہل بیت تھے رضی اللہ عنہ وحشرنا معہ-

يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ- ہر دو رکعتوں کے بعد فرشتوں کو سلام کر کے اس دوگانہ کو جدا کرتے یعنی تشہد پڑھ کر کیونکہ اس میں اللہ کے نیک بندوں پر جیسے فرشتے انبیاء ہیں سلام کیا جاتا ہے-

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ- ہم کو سلامتی کے راستوں پر چلا (جو بہشت تک اور پروردگار کی رضامندی تک پہنچائیں)-

اَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا- یا اللہ میں تجھ سے سلامتی والا دل چاہتا ہوں) جو عقائد فاسدہ اور خیالات باطلہ سے پاک ہو اور دنیا کی شہوات اور لذات سے بیزار تیری رضامندی کا طلبگار ہو)-

اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ آنحضرتؐ جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اتنا ہی بیٹھتے کہ اللهم انت السلام اخیر تک کہیں (اس کے بعد اٹھ جاتے مطلب یہ ہے کہ ہمارے زمانہ کی طرح ہر نماز کے بعد خواہ مخواہ لمبی دعائیں ہاتھ اٹھا کر نہ کرتے- طیبی نے کہا مراد وہ نماز ہے جس کے بعد راتبہ سنت ہے جیسے ظہر اور مغرب اور عشاء- لیکن عصر اور فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کے لئے بیٹھے رہنا مستحب ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک وہیں بیٹھے رہتے جہاں فرض پڑھتے)-

میں کہتا ہوں فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر بالالتزام دعا کرنا گو منع نہیں ہے مگر سنت بھی نہیں ہے- سنت یہ ہے کہ تشہد اور درود کے بعد سلام سے پہلے جو دعا منظور ہو وہ کرے کیونکہ اس وقت تک دربار الٰہی میں حاضر ہے-

دربار سے برخاست ہونے کے بعد قبولیت کی اتنی امید

نہیں ہے جتنی حضوری دربار کے وقت میں ہے-

اَنّٰی بِاَرْضِكَ السَّلَامُ- تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں سے آیا (یہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا)-

وَالدَّاخِلُ بِسَلَامٍ- جو شخص گھر سے نکلے اپنے کام کاج کے لئے پھر سلامتی کے ساتھ یعنی گناہ جھوٹ غیبت وغیرہ سے بچ کر اپنے گھر میں آ جائے-

هُوَ سَلَامُكُمْ عَلٰی اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَدُّهُمْ عَلَيْكُمْ وَهُوَ سَلَامُكَ عَلٰی نَفْسِكَ- قرآن شریف میں جو آیا ہے فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اس سے مراد یہ ہے کہ تم گھر والوں کو سلام کرو وہ تمہارا جواب دیں تو گویا تم نے اپنے تئیں آپ سے سلام کیا-

اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ بَيْتَهٗ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ اَحَدٌ يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ اَحَدٌ فَلْيَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا- جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں جائے اگر وہاں کوئی ہو تو اس کو سلام کرے اگر کوئی نہ ہو تو یوں کہے سلام ان لوگوں پر جو ہمارے پروردگار کے پاس ہیں-

دِيْنُ اللّٰهِ اِسْمُهُ الْاِسْلَامُ وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَكُوْنُوْا حَيْثُ كُنْتُمْ وَبَعْدَ اَنْ تَكُوْنُوْا فَمَنْ اَقَرَّ بِدِيْنِ اللّٰهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ- اللہ کے دین کا نام اسلام ہے وہی اللہ کا دین تھا تمہارے ہونے سے پہلے جہاں پر تم تھے اور تمہارے ہونے کے بعد بھی پھر جو کوئی اللہ کے دین کا اقرار کرے (زبان سے شہادتیں ادا کرے) وہ مسلمان ہے اب اگر شریعت کی تمام باتوں پر عمل بھی کرے تو وہ مومن ہے (غرض ایمان بغیر اعمال صالحہ کے پورا نہیں ہوتا)

جَعَلَهٗ سِلْمًا لِمَنْ دَخَلَهٗ- اللہ تعالیٰ نے اسلام کو امان بنایا جو کوئی اسلام لائے وہ سلامت رہے گا (مسلمان اس کے جان اور مال کو نقصان نہیں پہنچائیں گے)

اَيْنَ وَادِي السَّلَامِ قَالَ ظَهْرَ الْكُوْفَةِ- وادیٔ سلام کہاں ہے فرمایا کوفہ کے پشت پر-

اُمُّ سَلَمَةَ- آنحضرتؐ کی مشہور بی بی-

اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ سَالِمًا- مجھ کو بہشت میں سلامتی کے ساتھ لے جا (یعنی عذاب سے بچا کر)-

سَلَامَه- شاہ زنان حضرت شہربانو کا لقب تھا- جناب امیر المومنین نے ان سے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا جہاں شاہ آپ نے فرمایا تو شہربانو ہے-

اَسْلَمُ- ایک چھوٹے ستارے کا نام بھی ہے-

يُسَلِّمُكَ اِلٰی قَبْرِكَ خَالِصًا- تجھ کو تیری قبر کو سونپ دے گا اس حال میں کہ تو اکیلا ہوگا (نہ عزیز و اقربا تیرے ساتھ ہوں گے نہ مال اسباب)-

وَسَلِّمْهُ لَنَا- رمضان کو ہمارے لئے سلامت رکھ) اس کا چاند شروع اور اخیر میں صاف کھلا رہے تاکہ روزے میں شک نہ واقع ہو)-

اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ- جو ان سے یعنی میرے اہل بیت سے صلح رکھیں ان سے میں بھی صلح رکھتا ہوں اور جو ان سے لڑیں- ان سے میں بھی لڑوں گا (تو آنحضرتؐ کے اہل بیت سے لڑنے والا آنحضرتؐ سے لڑنے والا ہے ایسا شخص کبھی مومن نہیں ہو سکتا- ایک روایت میں اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَنِيْ وَحَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَنِيْ ہے یعنی جو کوئی مجھ سے صلح کرے میں اس سے صلح رکھوں گا اور جو کوئی مجھ سے لڑنا چاہے میں بھی اس سے لڑوں گا-

اگر صلح خواہی نہ خواہیم جنگ[1]
وگر جنگ جوئی نہ دارم درنگ

لَا يُطَهِّرُ اللّٰهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتّٰی يُسْلِمَ لَنَا وَيَكُوْنَ سَلَمًا لَنَا- اللہ تعالیٰ کسی بندے کا دل اس وقت تک پاک نہیں کرتا جب تک وہ ہمارے تابعدار نہ ہو جائے اور ہم سے مل کر نہ رہے-

خُذْ بِاَيِّ الْحَدِيْثَيْنِ شِئْتَ مِنْ بَابِ التَّسْلِيْمِ- جب دو حدیثیں ایک دوسرے کی متعارض وار ہوں اور دونوں صحیح

---

[1] اگر صلح چاہتے ہو تو پھر ہم بھی جنگ کرنا نہیں چاہتے لیکن اگر تمہارا جنگ ہی کا ارادہ ہے تو پھر ہم نے بھی چوڑیاں نہیں پہن رکھیں (م)

ہوں اور جمع نہ ہو سکے نہ مقدم مؤخر معلوم ہو-تو جس حدیث پر تو چاہے عمل کر سکتا ہے تابعداری کے طور پر-

تَسَالُم-مصافحہ-

سُلَیْمَان-مشہور پیغمبر-

سَالِمِیَّہ-ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں کا جو اللہ کو یعنی اس کی ذات کو ہر جگہ اور ہر مکان میں کہتا ہے-

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل مسلمان یہی اعتقاد رکھتے ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ذات الٰہی بالائے عرش بیرون از احاطہ ممکنات ہے اور علم اس کا ہر جگہ ہے-

سلیمانی حال عربوں کے محاورہ میں افغان کو کہتے ہیں-

سَلْوٌ یاسُلُوٌّ یاسُلْوَانٌ یا سُلِیٌّ بھول جانا-

تسکین پانا' ایک واقعہ کی یاد سے غافل ہو جانا دل بہل جانا-

تَسْلِیَۃٌ یااِسْلَاءٌ-تسلی دینا کسی کا رنج دور کرنا' غم غلط کرنا-

تَسَلِّیْ-تشفی دل بہل جانا تسکین پانا-

سُلْوَانٌ-دوائے مسکین یعنی تسکین بخش-

سَلْوٰی-شہد اور ایک قسم کا پرندہ ہے سفید جو جنگل میں بنی اسرائیل پر آتا تھا-

وَتَکُوْنُ لَکُمْ سَلْوَۃٌ مِّنَ الْعَیْشِ-تم کو زندگی کا چین ملے-

اِنَّ اللّٰہَ اَلْقٰی عَلٰی عِبَادِہٖ السَّلْوَۃَ بَعْدَ الْمُصِیْبَۃِ وَلَوْ لَا ذٰلِکَ لَا نْقَطَعَ النَّسْلُ-اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر مصیبت کے بعد تسلی اتاری-(آدمی کو رو رو کر صبر آ جاتا ہے-اگلی مصیبت بھول جاتا ہے-اگر ایسا نہ کرتا اور برابر رنج قائم رہتا-کبھی صبر نہ آتا تو-انسانی نسل مٹ جاتی-کیونکہ مصیبت اور رنج سے کوئی انسان خالی نہیں-پھر اگر یہ رنج سدا دل میں رہتا تو دنیا قائم نہ رہتی-ہر ایک آدمی اپنے رنج میں گھٹ گھٹ کر ہلاک ہو جاتا-دنیا کے سب کاروبار بند ہو جاتے)-

سَلَّانِیْ مِنْ ھَمِّیْ-میرا رنج بھلا دیا مجھ کو تسلی دی-

سَلٰی-شیمہ (یعنی وہ پوست جس کے اندر بچہ رہتا ہے)

سَلٰیٌ-اس پوست کا کٹ جانا عرب میں ایک مثل ہے-

وَقَعَ الْقَوْمُ فِیْ سَلٰی جَمَلٍ-لوگ اونٹ کے بچہ دان میں پڑ گئے (یعنی ایک مشکل میں کیونکہ بچہ دان اونٹنی کا ہوتا ہے نہ اونٹ کا)-

اِنْقَطَعَ السَّلٰی فِی الْبَطْنِ-یہ پوست پیٹ ہی میں رہ گیا (یعنی اب کوئی حیلہ نہ رہا کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب یہ پوست باہر آتا ہے تو بچہ سلامت رہتا ہے اور زندہ پیدا ہوتا ہے اور جب پیٹ ہی میں رہ جاتا ہے تو بچہ مر جاتا ہے-

جَاءُ وْا بِسَلَا جَزُوْرٍ فَطَرَ حُوْہُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ یُصَلِّیْ-ایک اونٹنی کا بچہ دان (جو سڑا ہوا پڑا تھا قریش کے کافر لے کر آئے اور آنحضرت کی پشت مبارک پر رکھ دیا-آپ نماز پڑھ رہے تھے (جب آپ سجدے میں گئے تو عقبہ بن ابی معیط ملعون نے کفار قریش کے صلاح اور مشورے سے یہ بچہ دان لے کر آپ کی پیٹھ پر رکھ دیا اور لگے ٹھٹے مارنے-

اَیُّکُمْ یَاتِیْ بِسَلَا جَزُوْرِ بَنِیْ فُلَانٍ-تم میں کون فلاں لوگوں کی اونٹنی کا بچہ دان لے کر آتا ہے-بعضؒ نے کہا یہ پوست جس کے اندر بچہ پیدا ہوتا ہے-اس کو آدمی میں مشیمہ کہتے ہیں اور جانوروں میں سلا-مگر بات یہ ہے کہ مشیمہ تو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے' بچہ اس میں لپٹا ہوا نہیں ہوتا' بچہ تو بہ قدرت الٰہی اسی پوست (جھلی) کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے-

مَاقَرَأَتْ بِسَلَا-کبھی اس کے پیٹ میں بچہ نہیں ٹھہرا (یعنی کبھی اس کو حمل نہیں رہا)-

فَرْثُھَا وَدَمِھَا وَسَلَاھَا-اس کے گوبر اور خون اور بچہ دان میں سے-

مَرَّ بِسَخْلَۃٍ تَتَنَفَّسُ فِیْ سَلَاھَا-ایک بکری کے بچہ پر گذرے جو اپنے بچہ دان میں دم توڑ رہا تھا-

لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلٰی مُغِیْبَۃٍ یَقُوْلُ مَاسَلَّیْتُمُ الْعَامَ وَمَاتَنْتَجْتُمُ الْاٰنَ-کوئی مرد تم میں سے اس عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند غائب ہو (سفر میں گیا ہوا ہو) اور یوں کہے

اس سال تو تم نے اپنے جانور کے بچہ کا پوست ہی نہیں لیا نہ تمہارا جانور جنا- بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں ماسلاتم تھا- ہمزے کے ساتھ یعنی تم نے اب کے سال کچھ نہیں نکالا ہمزے کو گرا دیا اور الف کو یا سے بدلدیا-

بَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَیْهِ ثِیَابٌ جُدَدٌ فَاَلْقَی الْمُشْرِکُوْنَ عَلَیْهِ سَلَانَاقَةٍ فَمَلَّوْا بِهَاثِیَابَهٗ- ایسا ہوا آنحضرت ﷺ مسجد حرام میں نئے کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے تھے- اتنے میں (کمبخت) مشرکوں نے آپ پر اونٹنی کا بچہ دان پھینک مارا اور آپ کے کپڑے بھر دیئے (خراب کر دیئے- خدا ان سے سمجھے) کہئے اس شرارت کی بھی کوئی حد ہے آخر اس کا بدلہ پایا- مسلمانوں کے ہاتھوں سے خوب جوتے کھائے مارے گئے- تو کتوں کی طرح ان کی لاشیں اندھے کنوے میں ڈال دی گئیں- نہ گور نصیب ہوئی نہ کفن-

سَلا کی جمع اَسْلَاءٌ جیسے سَبَبٌ کی جمع اَسْبَابٌ ہے-

بَابُ السِّیْنِ مَعَ الْمِیْمِ

سَمْاَلٌ- سایہ-

سَمَوْءَلٌ- ایک یہودی جو عہد پورا کرنے میں ضرب المثل ہوگیا-

عرب لوگ کہتے ہیں اَوْفٰی مِنَ السَّمَوْءَلِ- سمول سے زیادہ وعدے کا سچا-

سَمْاَلَ الْخَلُّ- سرکے کے کچرے کے ساتھ مکھی بھی نکل آئی-

سَمْتٌ- طریقہ' بیچ کا راستہ' اچھے لوگوں کی شکل اور خصلت' اپنے گمان پر راستہ چلنا' قصد کرنا ایک بات یا رائے تیار کرنا-

تَسْمِیْتٌ- ایک راستہ لازم کر لینا' کسی چیز پر اللہ کا نام لینا' دعا کرنا جیسے تَشْمِیْتٌ ہے شین سے-

سَمْتُ الرَّاْسِ- آسمان کا وہ نقطہ جو سر کے مقابل ہو-

سَمْتُ الْقِبْلَةِ- افق کا وہ نقطہ کہ جب آدمی اس کی طرف رخ کرے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو-

سَمُّوا اللّٰهَ وَ دَنُّوْ وَسَمِّتُوْا- (کھانے کے وقت) اللہ کا نام لو اور اپنے پاس سے کھاؤ (دوسرے کی طرف ہاتھ مت بڑھاؤ) اور (کھانے کے بعد) کھلانے والے کے لئے دعا کرو (کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے تیرے روٹی رزق میں ترقی کرے) یا یوں کہے اَللّٰھم اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ- جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے-

تَسْمِیْتُ الْعَاطِسِ- چھینکنے والے کے لئے دعا کرنا (یرحمک اللہ کہنا) بعض نے کہا یہ سمت سے نکلا ہے بہ معنی اچھی شکل اور ہیات کے تو معنی یہ ہوگا چھینکنے والے کے لئے یوں دعا کرنا اللہ تعالیٰ تیری شکل اور وضع اچھی رکھے- کیونکہ چھینکتے وقت آدمی کی صورت بگڑ جاتی ہے- اکثر لوگوں نے تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی چھینکنے والے کا جواب دینا اس کے لئے دعا کرنا-

فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی سَمْتِهٖ وَهَدْیِهٖ- وہ لوگ اس اچھی شکل اور وضع کو دیکھیں (یعنی دینداری میں نہ حسن اور جمال ظاہری میں بعض نے کہا سمت سے یہاں مراد طریق اور روش ہے جیسے کہتے ہیں- اِلْزَمْ هٰذَا السَّمْتَ- اس چال کو لازم کر لے-

فُلَانٌ حَسَنُ السَّمْتِ- فلاں شخص کی چال چلن اچھی ہے-

اَلْهَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ- اچھا طریق اور اچھی چال-

مَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّهَدْیًا وَّدَلًّا بِالنَّبِیِّ ﷺ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ- (حذیفہؓ نے کہا) ہم آنحضرتؐ کے ساتھ خصلت اور چال اور وضع میں مشابہ عبداللہ بن مسعودؓ سے زیادہ کسی کو نہیں جانتے (عبداللہ بن مسعودؓ سفر اور حضر میں ہمیشہ آنحضرتؐ کے ساتھ رہتے اور آپ کی خدمت کیا کرتے- تو ہر بات میں آنحضرتؐ کی وضع اور روش انہوں نے اختیار کی تھی اور قرآن اور حدیث کے بھی بہت بڑے عالم تھے)-

لَا اَدْرِیْ اَیْنَ اَذْهَبُ اِلَّا اَنِّیْ اُسَمِّتُ- میں نہیں جانتا کدھر جا رہا ہوں- البتہ بیچ کی راہ پر چل رہا ہوں یا اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ وہ مجھ کو سیدھی راہ پر چلائے یا اپنی گمان اور اٹکل

اور رائے سے ایک طرف کو جا رہا ہوں-

حَتّٰی تُحُقِّقَتِ السَّمْتَانِ - دونوں صفتیں ثابت ہو گئیں (یعنی محمد اور احمد دونوں نام آپ پر صادق آئے جو اگلی کتابوں میں مذکور تھے)-

وَیَتَسَمَّتُ فِیْ مَلَائَتِہٖ - اپنی چادر میں اچھے لوگوں کے وضع رکھتے تھے-

خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ - دو باتیں منافق میں نہیں پائی جاتیں (بلکہ وہ مومن کی نشانی ہیں) ایک تو اچھی چال چلن دوسرے دین کی سمجھ (یعنی دین کا علم) جس شخص میں یہ دونوں باتیں ہوں یعنی دین کا عالم بھی ہو اور پھر نیک روش ہو (بدکاری اور بدوضعی سے پاک ہو) وہ تو نور علیٰ نور ہے اور پکا مومن ہے-

مترجم کہتا ہے آدمی کی دنیا میں دو جانب ہیں ایک تو اللہ کے ساتھ دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ جب کسی نے دین کا علم حاصل کیا تو اللہ کی جانب کو پورا کیا پھر جب اس پر عمل کیا اور نیک روش اختیار کی تو بندوں کی جانب بھی پورا کر دیا ایسا آدمی اگر کسی کو مل جائے تو اس کی صحبت اکسیر سمجھے- یعنی عالم با عمل خدا ترس متقی پرہیز گار متبع سنت بندگان خدا پر مہربان اور شفقت کرنے والا مرنج - اور مرنجان سبحان اللہ ایسے ہی شخص کو اپنا مرشد بنائے اس سے بیعت کر لے- وہی سچا درویش اور فقیر ہے- باقی بڑے بڑے نام اور القاب رکھنے والے مولوی اور مشائخ شیخی کرنے والے ڈینگ مارنے والے' انا ولا غیری کا دم بھرنے والے علم اور فضیلت اور کرامات اور الہامات اور حالات اور واقعات کا دعویٰ کرنے والے' اپنی تئیں دوسروں سے بہتر سمجھنے والے' مسلمانوں کو کافر بنانے والے' کفر کے فتاویٰ بات بات میں چلانے والے' علم و فضیلت ظاہر کرنے کے لئے رد و قدح میں کتابیں اور رسالے لکھنے والے- مجدد اور مہدی اور علامہ اور بحر العلوم اور جامع العلوم کے لقب اپنے نام کے ساتھ لکھنے والے یا ان القاب کو اپنے لئے دوسروں سے لکھوانے والے اور ان کو اپنے لئے پسند کرنے والے بہت باتیں کرنے والے بہت مناظرہ اور بحث کرنے والے- یہ سب جھوٹے ٹھگ ہیں ان کی صحبت سے بھاگنا چاہئے' چہ جائے کہ ان کو مرشد یا پیر بنانا یا ان سے بیعت کرنا جب تم کسی درویش یا عالم کو دیکھو تو اس کا امتحان یوں کر لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو شرع شریف کے مطابق ادا کرتا ہے یا نہیں- اگر ان میں سے کسی بات میں خلل پاؤ- مثلاً دیکھو کہ اس میں غرور ہے یا دنیا کی طمع ہے یا مالداروں کی خوشامد کرتا ہے یا دنیا داروں کی بہ نسبت نیک اور مفلس مسلمانوں کی زیادہ تعظیم اور خاطر داری کرتا ہے یا بادشاہ اور امیروں کے ملاقات کی خواہش رکھتا ہے یا دنیا کے لئے اللہ کے بندوں سے جھگڑتا ہے نالشم نالشا مقدمے چلاتا ہے یا دوسرے مسلمانوں کی غیبت کرتا ہے یا دوسرے مولویوں اور درویشوں سے اپنی تئیں بڑھ چڑھ کر جانتا ہے ان کو حقیر اور کم علم سمجھتا ہے- اپنے تئیں بڑا عالم یا بڑے مرتبہ والا فقیر خیال کرتا ہے- تو وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ تم اس کی صحبت میں رہو یا اس کو اپنا مرشد بناؤ - اس کی صحبت تو تم کو اور زیادہ تباہ اور برباد کرے گی-

اِلْزَمُوْا سَمْتَ اٰلِ مُحَمَّدٍ - حضرت محمدؐ کے آل کی وضع اور روش اختیار کرو (کہ ہر نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر)-

اَلسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ - اچھی خصلت اور اچھی چال چلن امانتداری ہر معاملہ میں سچائی حرام کاری سے پرہیز خلق خدا پر مہربانی اور شفقت رحم و کرم خوش کلامی شیریں بیانی ہنس مکھی نرمی اور عاجزی حیا اور شرم یہ نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے-

لِلْمُسْلِمِ ثَلٰثُوْنَ حَقًّا وَّعَدَّمِنْهَا تَشْمِیْتَ الْعَاطِسِ - ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر تیس حق ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ چھینکنے والے کے لئے دعا کرے-

اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَدَعُ تَسْمِیْتَ اَخِیْهِ اِذَا عَطَسَ فَیُطَالَبُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ - تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کی چھینک کا جواب نہیں دیتا آخرت میں اس سے باز پرس ہو گی- مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز میں چھینک کا جواب دے سکتا ہے- یرحمک اللہ کہہ سکتا ہے- اسی طرح چھینک کے بعد الحمد للہ کہہ سکتا ہے درود

شریف پڑھ سکتا ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ امامیہ اور بعض علمائے اہل حدیث کا مذہب ہے اور احناف کے نزدیک ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

دُعَاءُ السِّمَاتِ ۔ جس کو دعائے شبور بھی کہتے ہیں۔ امام جواد سے منقول ہے۔ کہتے ہیں یہ دعا تیر بہ ہدف ہے اور اس میں اسم اعظم مندرج ہے واللہ اعلم۔

سَمْعٌ ۔ چکنا۔ بدمزہ۔

سَمَاجَةٌ بمعنی قبلحة۔ برائی بدوضعی۔

تَسْمِيْجٌ ۔ برا بدوضع بدصورت کرنا۔

عَاثَ فِيْ كُلِّ جَارِحَةٍ مِّنْهُ جَدِيْدُ بِلًى سَمَّجَهَا ۔ اس کے ہر عضو میں ایک نئی آفت اٹھ کھڑی ہوئی ہے جس نے اس کو بدصورت کر دیا ہے۔

سَمْحٌ یا سَمَاحٌ یا سَمَاحَةٌ یا سُمُوْحٌ یا سُمُوْحَةٌ یا سِمَاحٌ ۔ سخاوت کرنا' دینا۔ مراد پوری کرنا۔ نرم ہونا' سخی ہونا۔

سَمُحَ یا سَمَحَ ۔ سخی ہونا۔

تَسْمِيْحٌ ۔ آہستہ چلنا۔ جلدی چلنا' بھاگنا نرمی کرنا' نرم ہونا۔

اِذَا لَمْ تَجِدْ عِزًّا فَسَمِّحْ ۔ جب تجھ کو زور نہ ہو تو نرمی اور ملائمت کر (عاجزی اور شریں کلامی سے اپنا کام نکال لے)۔

مُسَامَحَةٌ ۔ نرمی کرنا' درگذر کرنا چشم پوشی کرنا' بخش دینا' غلطی کرنا۔

اَسْمِحُوْا لِعَبْدِيْ كَاِسْمَاحِهٖ اِلٰى عِبَادِهٖ ۔ میرے بندے پر ویسی ہی بخشش کرو (اس کی خطاؤں سے درگذر کرو) جیسے بخشش وہ اپنے غلاموں پر کرتا تھا۔

سَمَحَ اور اَسْمَحَ کا ایک ہی معنی ہے بعض نے کہا اَسْمَحَ کا معنی تابعدار ہوا **اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ** ۔ تو بندگان خدا پر نرمی کر اللہ بھی تجھ پر نرمی کرے گا تو بندوں کی خطا معاف کرتا رہ اس سے رحم و کرم کے ساتھ پیش آ تو تیرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہو گا۔

اَلسَّمَاحُ رَبَاحٌ ۔ معاملات میں نرمی کرنا نفع دیتا ہے (جو شخص خرید و فروخت میں سخت گیری نہیں کرتا اس کی تجارت میں برکت ہوتی ہے۔ کیونکہ لوگ اس کی دوکان سے بہت مال خریدتے ہیں اور جو سوداگر سخت گیر ہوتا ہے۔ دین لین میں سختی کرتا ہے اس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔

اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا ۔ سادی سیدھی اذان دے (اس میں گانے کی طرح تال سر نکالنا حرفوں کو بڑھانا' لمبا کرنا سنت کے خلاف ہے)۔

كَانَ سَمْحًا سَهْلًا ۔ آنحضرتؐ سخی اور نرم مزاج تھے (خوش خلق)۔

اَلصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ ۔ صبر اور سخاوت (یعنی گناہوں سے صبر اور نیکیوں میں ہمت اور جوان مردی)۔

لِيَكُوْنَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ ۔ آنحضرتؐ منیٰ سے لوٹتے وقت ابطح یعنی محصب میں اس لئے ٹھہرتے کہ وہاں اپنا سامان زنانہ وغیرہ چھوڑ جاتے کہ مکہ سے مدینہ کو نکلنا آسان ہو (نہ اس لئے کہ محصب میں ٹھہرنا حج کا کوئی رکن ہے)۔

وَلٰكِنْ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ ۔ میں دشوار اور مشکل شریعت دے کر نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ سیدھی سادی آسان شریعت دے کر۔

خِيَارُكُمْ سُمَحَاؤُكُمْ ۔ تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نرم مزاج ہیں (حلیم اور بردبار)۔

اَلسَّمَاحَةُ الْعَدْلُ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ ۔ سماحت کیا ہے تنگی اور فراخدستی دونوں حالتوں میں خرچ کئے جانا (اور اللہ کے فضل و کرم پر اعتماد رکھنا اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے

اَلسَّمَاحَةُ اِجَابَةُ السَّائِلِ وَبَذْلُ النَّائِلِ ۔ سماحت کیا ہے سائل کا سوال پورا کرنا (اس کو خالی نہ پھرانا اور اللہ کے دین کا خرچ کرنا)۔

سَمْحُ الْكَفَّيْنِ نَقِيُّ الطَّرَفَيْنِ ۔ ہاتھوں کے داتا' زبان اور شرمگاہ کے پاک۔

سِمْحَاقٌ ۔ دماغ کی وہ جھلی جو ہڈی کے اوپر ہوتی ہے اور اس زخم کو بھی کہتے ہیں جو اس جھلی تک پہنچ جائے۔

سُمْحُوْقٌ - لمبا کھجور کا درخت -

سَمَاحِيْقُ الْغَيْمِ - ابر کے باریک باریک ٹکڑے -

سَمْخٌ - نکلنا کان کے سوراخ میں مارنا -

كَانَ يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِيْ سِمَاخَيْهِ - آنحضرتؐ وضو میں اپنی دونوں انگلیاں کانوں کے دونوں سوراخوں میں ڈالتے -

اِضْرِبْ عَلٰى اَسْمِخَتِهِمْ - ان کے کان تھپک دیئے گئے (وہ سو گئے) -

سَمْدٌ - ہمیشہ -

سُمُوْدٌ - غرور سے سر اونچا کرنا تیز چلنا ماہر ہونا' حیران ہو کر کھڑے رہنا' غافل ہو جانا' سر اٹھانا -

تَسْمِيْدٌ - بال مونڈ ڈالنا جیسے تَسْبِيْدٌ ہے -

اِسْمِيْدَادٌ - غصہ سے پھول جانا -

سَمِيْد - میدہ -

اِنَّهٗ خَرَجَ وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ قِيَامًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ سَامِدِيْنَ - حضرت علیؓ باہر نکلے لوگ کھڑے کھڑے نماز کے لئے ان کا انتظار کر رہے تھے - فرمایا مجھ کو کیا ہوا میں تم کو سامد دیکھتا ہوں (سامد کہتے ہیں اس شخص کو جو سر اٹھائے سینا باہر نکالے کھڑا ہوا ہو یا ہکا بکا حیران ہو کر کھڑا ہو) - غرض یہ ہے کہ میرے نکلنے سے پہلے تم لوگ کیوں کھڑے ہوئے - حکم تو یہ ہے کہ جب امام باہر آئے تب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوں - ورنہ بیٹھے رہیں -

مَاهٰذَا السُّمُوْدُ - یہ سامد رہنا کیسا ؟ بعض نے کہا سُمُوْد سے مراد یہاں غفلت اور بیہوشی ہے -

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اَیْ مُسْتَكْبِرُوْنَ - اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا وانتم سامدون اس کا معنی یہ ہے تم غروری ہو گھمنڈی اور زمخشری نے نقل کیا ہے کہ حمیر قبیلہ کے محاورہ میں اس کا معنی یہ ہے تم گاتے رہتے ہو - عرب لوگ کہتے ہیں -

اُسْمُدِیْ لَنَا - یعنی کچھ ہم کو سنانے کے لئے گا - جلالین میں ہے وانتم سامدون کا معنی یہ ہے کہ تم غافل رہتے ہو - متوجہ ہو کر نہیں سنتے - کرمانی نے کہا ان مشرکوں کی عادت تھی کہ جب قرآن سنتے تو گانے لگتے - تا کہ آنحضرتؐ بھول جائیں اور دوسرے لوگ اس کو سن نہ سکیں -

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُسَمِّدُ اَرْضَهٗ بِعَذِرَةِ النَّاسِ - ایک شخص اپنی زمین میں (کھاد کے طور پر) آدمیوں کا پاخانہ ڈالا کرتا - حضرت عمرؓ نے کہا تم میں کوئی اس بات سے راضی ہے کہ اس کی پیداوار لوگوں کو کھلائے -

سَمَادٌ - کھاد جیسے گوبر لید وغیرہ -

اِسْمَادَّتْ رِجْلُهَا - اس کا پاؤں سوج گیا -

اِسْمَدَّ اور اِسْمَادٌ - ہلاک ہوا' تباہ ہوا -

سَمَادِيْر - وہ کالے کالے ٹیکے جو ضعف بصارت میں یا نشہ کی حالت میں دکھائی دیتے ہیں -

اِسْمَدَرَّ بَصَرُهٗ - اس کی آنکھ میں سمادیر ہوگئی -

سُمْدُوْر - بادشاہ -

سَمَنْدَر - ایک کیڑا جو آگ میں رہتا ہے - اس کو سَمَيْدَر بھی کہتے ہیں -

سَمِيْذٌ - میدہ جیسے سَمِيْد دال مہملہ سے -

سَمَيْذَعٌ - سردار کریم النفس شریف اس کی جمع سَمَاذِع ہے -

سَمَيْدَعٌ - دال مہملہ سے غلط ہے -

سَمْرٌ یا سُمُوْرٌ - جاگنا رات کو باتیں کرنا' گرم سلائی سے آنکھیں پھوڑنا' پانی ملا کر نرم کرنا چھوڑ دینا' چرنا' پینا' کیلوں سے مضبوط کرنا جیسے تَسْمِيْرٌ ہے -

مَاسَمَرَ السَّمِيْرُ یا اَسْمَرَ السَّمِيْرُ - یعنی ہمیشہ جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے -

مُسَامَرَةٌ اور تَسَامُرٌ - رات کو باتیں کرنا -

اِنَّهٗ كَانَ اَسْمَرَ اللَّوْنِ - آنحضرتؐ کا رنگ گندمی تھا - دوسری روایت میں یوں ہے کہ سفید سرخی ملا ہوا اور دونوں روایتوں میں جمع یوں کیا ہے کہ دھوپ میں آپ کے جسم کا رنگ گندمی معلوم ہوتا اور کپڑوں میں سفید -

يَرُدُّهَا وَيَرُدُّمَعَهَاصَاعًا مِّنْ تَمْرٍلَا سَمْرَاءَ - جس بکری کے تھن میں دودھ جمع کیا گیا ہو (خریدار کو دھوکا دینے

کے لئے) تو خریدار کو اختیار ہے (دودھ دوھنے کے بعد جب اس کا حال معلوم ہو جائے کہ وہ بکری بائع کو پھیر دے اور (دودھ کے بدل) ایک صاع کھجور کا دے دے نہ گیہوں کا (یعنی گیہوں دینا اس کو ضروری نہیں عرب میں گیہوں بہ نسبت کھجور کے گراں ہیں- اگر اپنی خوشی سے ایک صاع گیہوں کا دے دے تو وہ اور بات ہے- ایک روایت میں صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَاءَ ہے- یعنی ایک صاع اناج کا دے دے نہ گیہوں کا- ایک روایت میں من طعام سمراء ہے- یعنی گیہوں کا ایک صاع دے دے- ابن عمرؓ کی روایت میں یوں ہے رُدَّ مِثْلَيْ لَبَنِهَا قَمْحًا- جتنا دودھ لیا ہو اس کا دوگنا گیہوں دے دے-

فَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ- ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھرائی (اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی مسلمان چرواہے کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اس کی آنکھیں پھوڑ کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر زبان میں کانٹے چبھو کر اس کو مار کر اونٹ بھگا لے گئے تھے اسلام سے پھر گئے تھے)-

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيُسَمِّرْهَا- ایک روایت میں فَلْيُشَمِّرْهَا ہے شین معجمہ سے یعنی جس کا جی چاہے اس کو رکھے اور جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے-

مَالَنَا طَعَامٌ إِلَّا هٰذَا السَّمُرُ- ہمارے کھانے کو سوا سمر کے اور کچھ نہ تھا- سمر اسم جمع ہے سمرہ کی- سمرات اس کی جمع ہے وہ ایک کانٹے دار درخت ہے عرب کا' اس کے پھل کھاتے ہیں يَا أَصْحَابَ السَّمُرَةِ- اے سمرہ کے لوگو- یعنی وہ صحابہ جنہوں نے اس درخت کے تلے آنحضرت سے بیعت کی تھی- یعنی بیعت الرضوان-

إِذْ جَاءَ زَوْجُهَا مِنَ السَّامِرِ- اتنے میں اس کا خاوند رات کو باتیں کرنے والوں میں سے آن پہنچا- سامر اسم جمع ہے جیسے باقر اور حامل یعنی گائیں اور اونٹ عرب لوگ کہتے ہیں-

سَمَرَ الْقَوْمُ يَسْمُرُوْنَ فَهُمْ سُمَّارٌ اور سَامِرٌ- یعنی لوگ رات کو باتیں کرتے رہے یا باتیں کر رہے ہیں- ان بات کرنے والوں کو سُمَّارٌ اور سَامِرٌ کہتے ہیں-

اَلسَّمَرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ- عشا کی نماز کے بعد گپ شپ (باتیں) کرنا آنحضرت نے اس سے منع فرمایا اس لیے کہ سونا موت کی بہن ہے تو بہتر یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے بعد مرے یا اس لیے کہ ایسا کرنے سے تہجد کے لیے آنکھ نہ کھلے گی) اصل میں سمر چاندنی کے رنگ کو کہتے ہیں- عرب لوگ ایسی راتوں میں باتیں اور گپ شپ کیا کرتے-

لَا أَطُوْرُ بِهٖ مَاسَمَرَ سَمِيْرٌ- میں تو اس کو کبھی ماننے والا نہیں جب تک کوئی رات کو بات کرنے والا بات کرتا رہے یا جب تک دنیا قائم ہے- یعنی زمانہ سمیر زمانہ کو بھی کہتے ہیں-

لَا أَفْعَلُهٗ مَاسَمَرَ ابْنَا سَمِيْرٍ- میں تو یہ نہیں کرنے کا جب تک سمیر یعنی زمانہ کے دونوں بیٹے (رات اور دن) قائم ہیں-

كَانَ يُسَمِّرُ عِنْدَهٗ- رات کو ان کے پاس داستان کہتے (قصے افسانے بیان کرتے)-

سِمِّيْرٌ- داستان گو جو رات کو حکایتیں بیان کرے-

أَسَلُّ سُمْرٌ- گندم گوں' برچھے (نیزے)-

أَسْمَرَانِ- پانی اور گیہوں یا پانی اور نیزہ-

مَسْمُوْرٌ- سخت بدن' دبلا-

سَامَرْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ- میں نے حضرت علیؓ سے رات کو باتیں کیں-

سَمُّوْرٌ- ایک جانور ہے جس کی کھال سے پوستینیں بناتے ہیں-

فَأَتٰى سَمُرَةً فَاسْتَظَلَّ بِهَا- ایک سمرہ کے درخت کے تلے آئے اس کے سایہ میں بیٹھے-

مِسْمَارٌ- کیل مسامیر جمع-

سُمْرُ الْعَجَايَاتِ- گندم گوں پاؤں کے پٹھوں والے-

سَمْسَرَةٌ- خرید و فروخت کرنا' دلالی کرنا-

كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمَّانَا التُّجَّارَ- آنحضرت کے زمانہ میں لوگ ہم کو سمسار کہا کرتے- آپ نے ہمارا نام تاجر رکھا (سمسار وہ شخص جو بائع

اور مشتری کے درمیانی ہو کر معاملہ کراتا ہے۔ ہمارے ملک میں اس کو دلال کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ سمسار اور ہے دلال اور ہے)۔

لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ لَايَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارٍ۔ جو کوئی دیہات سے آئے تو شہر والا اس کا درمیانی نہ بنے (یعنی اس کا مال بکوا دینے میں بلکہ خود اسی کو بیچنے دے۔ اس میں یہ مصلحت ہے کہ شہر والا نرخ سے واقف ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ مالک ارزاں بیچنا چاہے۔ یہ اس کو مہنگا بیچنے کی رائے دے اور شہر والوں کو تکلیف پہنچے)۔

سَمْسَمَةٌ۔ دوڑنا۔

سُمَاسِمٌ۔ لومڑی اور ہر چیز جو سبک اور تیز جانے والی ہو۔

سَمْسَمٌ۔ لومڑی۔

سَمْسَامٌ۔ بھیڑیا یا ہر چیز سبک اور تیز۔

فَيَخْرُجُوْنَ مِنْهَا قَدِ امْتَحَشُوْا كَاَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّمَاسِمِ۔ وہ لوگ دوزخ سے جلے بھنے نکلیں گے۔ گویا تل کی لکڑیاں ہیں (وہ سوکھ کر کالی ہو کر رہ جاتی ہیں۔ بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح كَاَنَّهُمْ عِيْدَانُ السَّاسَمِ۔ یعنی شیشم کی لکڑیوں کی طرح کالے کلوٹے ہو کر۔)

سَمْطٌ۔ گرم پانی ڈال کر بال نوچنا، لٹکا دینا، تیز کرنا۔

سُمُوْطٌ۔ خاموش رہنا، بگڑ جانا۔

تَسْمِيْطٌ۔ چپ رہنا۔ چھوڑ دینا۔

سِمْطٌ۔ ہار نگینے یا موتیوں کا۔

سِمَاط۔ دسترخوان۔ صف۔

مَا اَكَلَ شَاةً سَمِيْطًا۔ آپ نے بال نوچی ہوئی سموچی بھنی ہوئی بکری نہیں کھائی۔

شَاةٌ مَسْمُوْطَةٌ۔ کھال سمیت بھنی ہوئی بکری جس کے بال گرم پانی سے نکال لیے گئے ہوں۔ یہ امیر اور عیش پسند لوگوں کا کھانا ہے۔ طیبی نے کہا کھال نکال کے بعد جو بکری بھنی جائے اس کو خمط کہتے ہیں۔

مِنْ سُمُطِ اللَّاٰلِيْ۔ موتیوں کی لڑیوں میں سے یہ سِمْطٌ کی جمع ہے۔ یعنی وہ دھاگہ جس میں موتی یا نگ پروئے ہوں خالی دھاگے کو سک کہیں گے۔

رَاَيْتُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَ اَسْمَاطٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کو ایک ہی تلے کی جوتی پہنے دیکھا یہ جمع ہے سمیط کی یعنی ایک تلے کی جوتی جس میں دوسرا تلا ملا کر سی ہوئی نہ ہو عرب لوگ کہتے ہیں۔

نَعْلٌ اَسْمَاطٌ۔ جیسے ثَوَابٌ اَخْلَاقٌ اور بُرْمَةٌ اَعْشَارٌ کہتے ہیں۔

حَتّٰى سَلَّمَ مَنْ طَرَفَ السِّمَاطِ۔ صف کے کنارے تک سلام کیا (یعنی سب لوگوں کو جو آپ کے دونوں جانب بیٹھے تھے)۔

لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ سِمَاطَيْنِ۔ ہم صف باندھ کر دونوں کناروں سمیت بہشت میں داخل ہوں گے۔

سِمَاط۔ کھجور کے درختوں یا آدمیوں کی قطار، اس کے دونوں کنارے۔

بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ۔ دونوں صفوں کے درمیان كَانَ فِي السِّمَاطِ صف میں تھا۔

فَصَفَّ النَّاسُ لَهٗ سِمَاطَيْنِ فَلَبّٰى الْحَجَّ۔ آنحضرتؐ میدان میں پہنچے لوگ آپ کے سامنے دو صف ہو گئے آپ نے حج کی لبیک کہی۔

فَقَامُوْا يَعْنِيَ الْحُجَّابَ وَالْبَوَّابَ سِمَاطَيْنِ۔ چوکیدار اور دربان دو صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے (امام حسن عسکریؒ کے آنے کے ساتھ ہے)۔

بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَسْجِدَهٗ بِالسَّمِيْطِ ثُمَّ زِيْدَ فِيْهِ فَبَنَاهُ بِالسَّعِيْدَةِ ثُمَّ زِيْدَ فِيْهِ فَبَنَاهُ بِالْاُنْثٰى وَالذَّكَرِ۔ پہلے آنحضرتؐ نے اپنی مسجد ایک اینٹ کی بنائی۔ پھر بڑھا کر ڈیڑھ اینٹ کی پھر بڑھا کر زیادہ جوڑ کر (یعنی دو دو اینٹ)۔

هُمْ عَلٰى سِمَاطٍ وَّاحِدٍ۔ وہ سب ایک ہی طرز اور روش کے ہیں۔

مَا سُمِطَتْ بِهٖ۔ جس سے آراستہ کی گئی۔

سَمْعٌ یا سِمْعٌ۔ سننا۔

تَسْمِیْعٌ اور اِسْمَاعٌ- سنانا-

سَمَاعٌ- سننا اور ذکر جو سنا جائے اور جو امر خلاف قیاس عرب کی بول چال میں ہو-

سِمَاعٌ- گانا-

سَمِیْعٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- یعنی ہر بات کا سننے والا نزدیک ہو یا دور اور پکار کر کہی جائے یا آہستہ یہ ایک صفت خاصہ الٰہی ہے جیسے بصیر- ہر چیز کا دیکھنے والا-

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ- جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے وہ اس کی سنتا ہے- اس کی دعا اور حاجت پوری کرتا ہے- یہاں سماع بمعنے قبول کرنے کے ہے جیسے کہتے ہیں-

اِسْمَعْ دُعَائِیْ- میری دعا قبول کر میرا سوال پورا کر-

قُوْلُوْا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعِ اللّٰہُ- ربنا لک الحمد کہو اللہ تعالیٰ سن لے گا (یعنی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد امام اور مقتدی دونوں کہیں اہل حدیث کا مذہب یہی ہے)-

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ- تیری پناہ اس دعا سے جو قبول نہ ہو-

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا- سننے والے کو چاہئے کہ سن لے اور گواہ کو چاہئے کہ گواہ رہے ہم نے اللہ کی تعریف کی اس نعمت پر جو اس نے ہم کو عطا فرمائی یا اس کی آزمائش اور امتحان پر- تو بلا عرب کی زبان میں خیر اور شر دونوں میں مستعمل ہوتی ہے- سَمَّعَ سَامِعٌ ہے یعنی سننے والا اس کو دوسروں کو پہنچا دے- بعض نے کہا سَمِعَ سَامِعٌ کا ترجمہ یوں ہے کہ سننے والے نے سن لیا- جو ہم نے اللہ کی تعریف کی-

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی- تو مردوں کو (یعنی کافروں کو) اسلام نہیں قبول کرا سکتا اس آیت سے سماع موتی کی نفی نہیں نکلتی جیسے حضرت عائشہ نے خیال کیا کیونکہ اسماع سے یہاں سماع اجابت مراد ہے- جیسے اسمع غیر مسمع میں اور متعدد احادیث سے سماع موتی ثابت ہے جیسے اوپر گذر چکا اور اہل حدیث کے بڑے بڑے امام جیسے ابن تیمیہ اور ابن قیم ہیں (اس کے قائل ہیں صرف حنفیہ اور معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے- مجمع البحار میں ہے انک لا تسمع الموتی کا معنی یہ ہے کہ تو ان جاہلوں کو نہیں سمجھا سکتا- جن کو اللہ تعالیٰ نے جاہل بنایا ہے- تو یہ آیت اس حدیث کے خلاف نہ ہو گی- ما انتم باسمع من ھولاء- یعنی تم ان سے زیادہ نہیں سنتے جو آگے مذکور ہو گی-)

اَیُّ السَّاعَاتِ اَسْمَعُ- کونسا وقت ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے یعنی زیادہ قبول ہوتی ہے اس وقت قبول ہونے کی زیادہ امید ہے-

فَسَمِعْتُ مِنْہُ کَلَامًا لَّمْ اَسْمَعْ قَطُّ قَوْلًا اَسْمَعَ مِنْہُ- میں نے آپ کا ایسا کلام سنا کہ اس سے بڑھ کر فصاحت بلاغت والا یا دل پر چوٹ ڈالنے والا کلام کبھی میں نے نہیں سنا-

مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ سَامِعُ خَلْقِہٖ- جو شخص لوگوں کو اپنے نیک کام سنانا چاہے گا (شہرت اور ناموری کا طالب ہو گا) تو اللہ تعالیٰ بھی جو اپنی مخلوقات کی سنتا ہے- اس کا حال لوگوں کو سنائے گا- ایک روایت میں سَامِعَ خَلْقِہٖ- یعنی اللہ تعالیٰ بھی اس کا حال اپنی مخلوقات میں سے جو سننے والی ہے اس کو سنائے گا ایک روایت میں سَامِعَ خَلْقِہٖ ہے یعنی اللہ تعالیٰ بھی اس کا حال اپنی مخلوقات کے کانوں کو سنائے گا- مطلب یہ ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام صرف شہرت اور ناموری کے لئے کرے گا نہ خدا کی رضامندی کے لئے- تو اللہ تعالیٰ اس کا حال اپنی مخلوقات پر کھول دے گا کہ یہ شخص مخلص نہیں ہے ریا کار ہے- بعض نے کہا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن صرف اس کے نیک کاموں کا ثواب اس کو سنا دے گا اور دے گا نہیں- تو اس کے نیک کاموں کا بدل اس کو یہی ملے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی زبانی اس کو خوش کر دے گا- دینے لینے کا کیا ذکر جیسے ایک شاعر نے ایک قصیدہ ایک بادشاہ کی تعریف میں لکھا اس کو سنایا خوش کیا- بادشاہ نے کہا واہ واہ میں تجھ کو کل ایک لاکھ روپیہ اس کے صلہ میں دوں گا- جب دوسرے روز وہ شاعر روپیہ مانگنے آیا تو بادشاہ نے کہا- تو عجب بیوقوف ہے- ارے تو نے زبانی باتوں سے مجھ کو خوش کیا تھا- میں نے بھی ایک بات کہہ کر تجھ کو خوش کر دیا- دین لین سے کیا مطلب- بعض نے کہا: مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حال سب لوگوں کو سنائے

گا-اس کو فضیحت کرے گا کہ اس نے یہ نیک کام میری رضا مندی کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ریا کار اور مکار اور شہرت اور ناموری کا طالب تھا-

مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ- جو شخص لوگوں کے عیب دوسروں کو سنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب دوسروں کو سنائے گا (یعنی چاہ کن را چاہ درپیش جو شخص دوسرے مسلمانوں کی غیبت اور عیب جوئی کرے گا اس کو بدنام کرے گا وہ خود بھی اسی بلا میں پھنسے گا ذلیل وخوار ہوگا جیسے ہندی میں کہتے ہیں بڑا بول نہ بولو تم کو بھی وہی پیش آئے)-

اِنَّمَا فَعَلَهٗ سُمْعَةً وَّرِيَاءً- اس نے یہ کام لوگوں کو سنانے اور دکھانے کے لئے کیا (نہ خدا کی رضا مندی کے لئے)-

فائدہ:- ریا کاری دل کی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہوتی ہے- اگر نیک کام کرنے والے کی یہ نیت ہوگی تو اس کا عمل ضائع ہوگا- آخرت میں کچھ ثواب اس کو نہیں ملے گا- پر دوسرے کسی مسلمان کو اس کی نسبت یہ کہنا کہ یہ مخلص نہیں ہے ریا کار ہے شہرت اور ناموری کا طالب ہے- ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ ایک گناہ عظیم ہے اور ایسا کہنے والا کمبخت حاسد اور شقی ہے- وہ چاہتا ہے کہ نیک کاموں کے بجالانے میں لوگوں کا دل ٹوٹ جائے اس کمبخت کو کسی طرح چین نہیں حسد میں جل رہا ہے- اگر کوئی برا کام کرے- تو اس کو برا کہتا ہے اگر نیک کام کرے- جب بھی اس کو برا کہتا ہے ریا کار اور مکار قرار دیتا ہے گویا یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا دل ٹوٹ جائے- وہ اس ڈر سے جو کچھ نیک کام کرتے ہیں وہ بھی نہ کریں کہ لوگ ہم کو ریا کار قرار دیں گے- پس یہ شخص مناع للخیر معتد اثیم ہوا نہیں اسلام کا شیوہ یہ ہے کہ نیکی کرنے والوں کی تعریف اور ستائش کرے تاکہ ان کا دل بڑھے اور زیادہ نیکی کریں باقی دل کی کیفیت اس سے تم کو کیا غرض وہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ ہے اگر ان کی نیت خالص ہے تو آخرت میں ثواب پائیں گے ورنہ ثواب سے محروم رہیں گے اور آنحضرتؐ نے جو اس حدیث میں فرمایا کہ اس نے یہ کام دکھانے اور سنانے کے لئے کیا تو آپ کی بات اور تھی- اللہ تعالیٰ آپ کو بعض اوقات کسی کے دل کی بات کی خبر کر دیتا تھا دوسرے لوگوں کا یہ منصب نہیں-

اَتَرَوْنِىْ اُكَلِّمُهٗ سَمْعَكُمْ- کیا میں تم کو سناتا ہوا ان سے بات کروں (یعنی مجھ کو حضرت عثمانؓ سے جو کہنا چاہئے وہ کہتا رہا ہوں- ان کو سمجھاتا ہوں- تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے سامنے کہوں تم سنتے رہو یہ کیا ضروری ہے- ایک روایت میں اِلَّا سَمْعَكُمْ ہے ایک میں اِلَّا بِسَمْعِكُمْ ایک میں اُسْمِعُكُمْ ہے یعنی تم چاہتے ہو کہ میں ان سے بات ہی نہ کروں مگر تم کو سنا کر-

لَا تُخْبِرْ اُخْتِىْ فَتَتَّبِعَ اَخَابَكْرَ بْنَ وَائِلٍ بَيْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا- اس بات کی خبر میری بہن کو مت کرو بکری قبیلے والے کے ساتھ ساری زمین والوں کو سنا دے اور دکھا دے عرب لوگ کہتے ہیں-

خَرَجَ بَيْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا- یعنی بن سوچے سمجھے کہ کہاں جائے گا یوں ہی نکل کھڑا ہوا-

اَلْقٰى نَفْسَهٗ بَيْنَ سَمْعِ الْاَرْضِ وَبَصَرِهَا- اپنی تئیں ایسے مقام میں ڈال دیا جس کا حال کچھ نہیں جانتا- زمخشری نے کہا یہ تمثیل ہے- یعنی ان کا کلام زمین کے سوا اور کوئی نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے-

مَلَاَءَ اللّٰهُ مَسَامِعَهٗ- اللہ نے اس کے کان بھر دیئے (وہ کچھ نہیں سنتا) یہ مِسْمَعٌ کی جمع ہے یا سَمْعٌ کی-

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ يَثْرِبَ وَاِنَّهٗ حَنِقٌ عَلَيْكُمْ نَفَيْتُمُوْهُ نَفْيَ الْقُرَادِ عَنِ الْمَسَامِعِ (ابوجہل نے قریش سے کہا) دیکھو محمدؐ یثرب یعنی مدینہ میں جا کر اترے ہیں وہ تم پر بہت غصے ہیں کیونکہ تم نے تو ان کو ایسا نکال کر پھینک دیا- جیسے چیچڑی (گوجڑی) جانوروں کے کانوں پر سے نکال کر پھینک دیتے ہیں (کان پر بال کم ہوتے ہیں تو گوچڑی اس پر سے پوری صاف نکل آتی ہے- کوئی حصہ اس کا کان پر باقی نہیں رہتا- مطلب یہ ہے کہ تم نے حضرت محمدؐ کو مکہ میں سے ایسا نکالا کہ ان کا کوئی تعلق اس سرزمین سے باقی نہیں رکھا- ہندی کے محاورہ میں یوں بولتے ہیں جیسے دودھ میں سے مکھی یا آٹے میں سے بال نکال ڈالتے ہیں)-

اِبْعَثْ اِلَیَّ فُلَانًا مُّسَمَّعًا - فلاں شخص کو بیڑی ڈال کر میرے پاس بھیج دے - مسمع بیڑی کو کہتے ہیں کیونکہ چلنے میں وہ آواز سناتی ہے -

مُزَمَّرًا گلے میں لکڑی ڈال کر جو آواز دیتی ہے اس کا بیان کتاب الزاء میں گذر چکا -

سَمِعَهٗ اَمْ لَا - سنا یا نہیں سنا -

مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ - میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم ان سے بڑھ کر نہیں سنتے - (سننے میں وہ اور تم برابر ہو) مراد وہ مردے ہیں جن کی لاشیں جنگ بدر میں اندھے کنوے میں ڈال دی گئی تھیں - اس حدیث سے صاف سماع موتی کا ثبوت ہوتا ہے اور قتادہ کی یہ تاویل کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وقت زندہ کر دیا تھا آنحضرتؐ کا کلام سننے کے لئے بے ضرورت ہے - کیونکہ آنحضرتؐ کا خطاب ارواح سے تھا اور ارواح زندہ تھیں ان کا جسم مرگیا تھا - روح نہیں مری تھی - علاوہ اس کے ظاہر ہے کہ ان کو دنیاوی زندگی اس وقت نہیں تھی - ورنہ حرکت کرتے یا جواب دیتے اور روحانی زندگی تو قائم تھی - جس کو حیات برزخی کہتے ہیں - پھر قتادہ کا یہ کہنا کہ اللہ نے اس وقت ان کو زندہ کر دیا تھا بے معنی ہے اور اگر ہم اس تاویل کو مان لیں تب بھی سماع موتی ثابت رہے گا - کیونکہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کو اس وقت زندہ کر دیا تھا جب آنحضرتؐ نے اس سے بات کی تھی - ایسا ہی کیا عجب ہے کہ جب قبر کی زیارت کو جائیں اور مردے کو سلام کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن یا جزٔ بدن میں حیات ڈال دیتا ہو اور اسی لئے سلام کرنے کا حکم ہوا ورنہ کیا اینٹ پتھر کو سلام کرتے ہیں - اہل حدیث کے پیشوا حافظ ابن قیم نے صراحتا سماع موتی کو ثابت کیا ہے اور بے شمار حدیثوں سے جن کو امام سیوطی نے شرح الصدور میں ذکر کیا ہے - مردوں کا سماع ثابت ہوتا ہے اور سلف کا اس پر اجماع ہے صرف حضرت عائشہ سے اس کا انکار منقول ہے اور ان کا قول شاذ ہے جیسے معاویہ کا قول کہ معراج ایک خواب تھا) -

کَاَنَّكَ تَسْمَعُهٗ مِنْ يَّحْيٰى - تو گویا اس حدیث کو خود یحیٰی سے سن رہا ہے (کیونکہ میں نے اس کو ہو بہو بلا کسی تصرف اور تحریف کے نقل کیا ہے) -

عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ - مردوں پر قبروں میں ایسا عذاب ہوتا ہے کہ چوپائے (ان مردوں کا چیخنا چلانا یا عذاب کی آواز) سنتے ہیں (اس حدیث سے بھی سماع موتی کی تائید ہوتی ہے) -

قَالَ اَبُوْ رَزِيْنٍ يَسْمَعُوْنَ قَالَ يَسْمَعُوْنَ وَلٰكِنْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا - ابو رزین نے کہا یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سنتے ہیں پر جواب نہیں دیتے (اس سے زیادہ صاف سماع موتی کے ثبوت کے لئے اور کیا دلیل ہوگی) -

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطُشُ بِهَا - میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اس آدمی میں حلول کر جاتا ہے جیسے حلولیہ بیدینوں کا مذہب ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کا کوئی عضو حرکت نہیں کرتا - مگر اسی کام میں جس میں اللہ کی رضامندی ہے یعنی سراسر شریعت کی پابندی میں ڈوب جاتا ہے - شرع کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا - بعض نے کہا - مطلب یہ ہے کہ اس کے اعضاء سے بھی زیادہ میں اس کے حاجات اور مقاصد کو پورا کرتا ہوں اور پورا کرنے میں جلدی کرتا ہوں قاضی عیاض نے کہا - مطلب یہ ہے کہ اس کو تجرید اور تفرید اور انقطاع عن غیر اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے) -

میں کہتا ہوں صوفیہ کی اصطلاح میں اس کو سیر الی اللہ اور سیر عن اللہ کہتے ہیں -

وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَهٗ - میں نے اس کے سوا وہاں کسی سے نہیں سنا جو یہ کہتا ہو رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا (یعنی آنحضرتؐ کا کوئی صحابی وہاں باقی نہ رہا) -

فَيُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَّسْمَعُهٗ مَنْ قَرُبَ كَمَا يَسْمَعُهٗ مَنْ بَعُدَ - پھر اللہ تعالیٰ (میدان حشر میں) ان کو آواز سے

پکارے گا جس کو دور والا اسی طرح سنے گا جیسے نزدیک والا (یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہو گی اس کے نزدیک کچھ مشکل نہیں کہ سب کے کانوں میں برابر آواز پہنچائے)۔

مَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّهٗ فِيْ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ - میں نے آنحضرتؐ سے نہیں سنا کہ آپ نے کسی کو بہشتی فرمایا ہو سوا عبداللہ بن سلام کے (جو پہلے یہود کے بڑے عالم تھے- پھر آنحضرتؐ پر ایمان لائے مطلب یہ ہے کہ راوی نے آنحضرتؐ سے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے بہشت کی صاف بشارت نہیں سنی اور یہ اس کے خلاف نہیں ہے جو دوسری حدیثوں میں اوروں کے لئے بھی بہشت کی بشارت ہے جیسے عشرۂ مبشرہ امام حسن امام حسین حضرت فاطمہ خدیجہ بلالؓ)۔

كَيْفَ يَسْمَعُوْا ..... وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا - کیونکر سنیں گے اور کیسے جواب دیں گے-

فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ - بلانے والا ان کو سنا سکے (یعنی وہ ایسے موقع پر ہوں کہ اگر ان کو کوئی بلائے تو اس کی آواز سن لیں)۔

حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْيَجِدَ رِيْحًا - اگر نماز میں یہ وہم ہو کہ وضو جاتا رہا تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حدث کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ سونگھے (یعنی جب تک پورے طور سے یقین ہو جائے کہ حدیث ہوا مجمع البحار میں ہے کہ حدث کی آواز سننا یا بدبو ناک میں آنا یہ شرط نہیں ہے بالا جماع بلکہ حدث کا یقین ہو جانا کافی ہے)۔

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلَى ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ فَاَسْمَعُ مِنْهُ الْحَدِيْثَ - ابن ابی رافع کے پاس ہمارے ساتھ چلو میں ان سے حدیث سنوں- ایک روایت میں فَاَسْمَعُ ہے یعنی ان سے حدیث سن لے-

لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً مَا اَخْبَرْتُكَ - اگر میں نے یہ حدیث آنحضرتؐ سے ایک ہی بار سنی ہوتی (اور مجھ کو اس میں شک ہوتا) تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا- (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو حدیث ایک ہی بار سنے وہ بیان کے لائق نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب تک پورا یقین نہ ہو کہ یہ حدیث آنحضرتؐ نے فرمائی- اس وقت تک بیان کرنا نہیں چاہئے)۔

لَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ - میں ان کو گرج کی آواز سناتا بلکہ بن گرج یوں ہی ابر سے پانی برستا رہتا (گرج خوف کی چیز ہے تو اتنا بھی ان کو خوف نہ دلاتا بلکہ سراسر رحمت ہی رہتی)۔

اِنَّ الْعَبَّاسَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا - حضرت عباسؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے ایسا معلوم ہوتا تھا- انہوں نے (قریش کے کافروں سے) کوئی بات سنی ہے جس پر ان کا غصہ تھا- وہ بات یہ تھی کہ ولید بن مغیرہ اور عروہ بن مسعود نے یہ کہا کہ اگر یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا اتارا ہوا ہوتا تو دونوں بستیوں (مکہ اور طائف) کے بڑے آدمیوں پر اتارا جاتا (مکہ کا بڑا آدمی ولید کو اور طائف کا بڑا آدمی عروہ کو سمجھتے تھے- مردودوں کو یہ خبر نہ تھی کہ اللہ کے نزدیک مال اور دولت کوئی عزت کی چیز نہیں ہے باقی رہی شرافت نسب اور عقل اور علم ان سب باتوں میں آنحضرتؐ ساری بستی والوں سے افضل تھے)۔

فَخَرَجَ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ - باہر نکلے ان کے نزدیک پہنچے ان کی بات سننے کو کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں-

قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ - میں نے تمہاری بات سنی اور جو تم نے تعجب کیا سن لو میں اللہ کا حبیب ہوں (حبیب میں دوسرے پیغمبروں کو تمام فضیلتیں جمع ہے جیسے خلت حضرت ابراہیم کی اور کلام حضرت موسیٰ کا اور حسن حضرت یوسف کا- (آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری)۔[1]

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ - یہ دونوں (یعنی حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ کان اور آنکھ ہیں مسلمانوں کے کان

---

[1] جو خوبیاں دیگر تمام انبیاء میں ہیں وہ سب آپ ﷺ اکیلے ہی میں جمع ہو گئی ہیں۔(م)

اور آنکھ کا مرتبہ تمام اعضا میں بہت بڑا ہے یا میرے کان اور آنکھ ہیں یعنی کان اور آنکھ کی طرح مجھ کو محبوب ہیں یا اللہ کی باتیں سننے اور اس کی نشانیاں دیکھنے میں کان اور آنکھ ہیں۔سب مسلمانوں سے زیادہ حق بات سنتے ہیں اور اللہ کی قدرتوں کو دیکھتے ہیں۔ان میں غور کرتے ہیں)۔

اِنْ كَانَ يَسْمَعُ مَاجَهَرْنَا۔ جو بات ہم پکار کر کریں اگر وہ اس کو سنتا ہے (تو جو بات ہم چپکے سے کریں اس کو بھی وہ سن لے گا۔کیونکہ وہ اپنے عرش معلّٰی پر ہے جو کڑوڑوں میل ہم سے دور ہے تو پکار کر بات کرنا اور آہستہ کرنا دونوں کی نسبت اس سے برابر ہے اگر وہ سنتا ہے تو سب سنتا ہے اور جو نہیں سنتا تو کچھ نہیں سنتا)۔

كَلِمَتُهٗ يُسْمِعُ النَّاسَ۔ اس کی بات کو لوگ سن سکیں۔

سَمِعْتُ جَابِرًا سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ۔ تم نے جابرؓ سے ہدی کے جانور پر سواری کرنے کے باب میں کچھ سنا ہے جو ان سے پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

قَالَ عُمَرُ لِلصِّدِّيْقِ يَا خَيْرَ النَّاسِ فَقَالَ اِنْ قُلْتَهٗ فَلَقَدْ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ما طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یوں پکارا "یا خیر الناس" یعنی سب آدمیوں میں بہتر انہوں نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو تم جانو یعنی یہ صحیح نہیں ہے) میں نے تو آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: سورج جن لوگوں پر نکلا۔ان میں عمر سے کوئی بہتر نہیں ہے (یعنی صحابہ میں ورنہ انبیا بالاتفاق حضرت عمر سے افضل ہیں)۔

مترجم کہتا ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ کلام بطریق تواضع و انکسار فرمایا۔ان چاروں صحابہ کا یہی حال تھا ہر ایک دوسرے کو اپنے سے افضل بناتا تھا۔ایک بار حضرت امام حسین نے ابو بکر صدیق سے: پوچھا آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں میں بہتر کون ہے؟ انہوں نے کہا: آپ کا والد ماجد۔ پھر امام صاحب نے اپنے والد ماجد صاحب سے یہی سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا: ابو بکر صدیق اسی لئے محققین اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ان چاروں میں کسی کو دوسرے پر من جمیع الوجوہ فضیلت نہ دینا چاہیئے بلکہ ہر ایک کے فضائل اور مناقب بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ منقول ہیں)

لَئِنْ يَسْمَعَ بَعْضَهٗ لَقَدْ سَمِعَ كُلَّهٗ۔ اگر وہ ہمارے کلام کا ایک حصہ سنتا ہے تو اس نے سب سنا ہوگا۔

يَكْرَهُ الرِّفْعَةَ وَيَشْنَأُ السُّمْعَةَ۔ مومن بلند پروازی کو برا سمجھتا ہے (بلکہ تواضع اور عاجزی پسند ہوتا ہے) اور شہرت اور سناوے سے دشمنی رکھتا ہے (اپنے نیک اعمال کو چھپانا اور زاویہ خمول اور گمنامی میں رہنا پسند کرتا ہے)۔

مَنْ سَمِعَ فَاحِشَةً فَاَفْشَاهَا۔ جو کوئی مسلمانوں میں بیحیائی کی بات سنے۔ پھر اس کو مشہور کر دے (لوگوں میں اس کا چرچا پھیلائے)۔

اَلْمَيِّتُ لَا يُقَرَّبُ مَسَامِعُهُ الْكَافُوْرَ۔ مردے کے کانوں کے سوراخ میں کافور نہ ڈالیں۔

اِسْمَاعِيْل۔ مشہور پیغمبر ہیں جو حضرت اسحاقؑ کے علاتی بھائی تھے۔

اِسْمَاعِيْل۔ امام جعفر صادقؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ وہ اپنے والد کی زندگی میں گذر گئے۔ ان کے بعد شیعوں میں اختلاف ہوا۔ کوئی کہنے لگا اسمٰعیل مرے۔ نہیں کسی نے کہا: ان کے بیٹے محمد کو امامت ملی یہ دونوں فرقے اسماعیلیہ کہلاتے ہیں بعض نے کہا موسیٰ کاظم ان کے چھوٹے بھائی امام ہوئے۔ اثنا عشری فرقہ اسی کا قائل ہے ہمارے زمانہ میں ایک شخص ایران سے بمبئی میں آئے ان کا نام آغا خاں۔ وہ ایران کے معززین میں سے تھے۔ ان کی نسبت عجیب عجیب باتیں زبان زد خلایق ہیں وہ اپنے آپ کو نائب امام کہتے رہے اسماعیلیہ مشرب رکھتے تھے۔ اب تک ان کے پوتے آغا خاں ثالث موجود ہیں میں سنتا ہوں۔ دروغ و راست برگردن راوی۔ کہ طرح طرح کے عقائد کی تعلیم کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کچھ روپیہ لے کر رمضان کے روزے معاف کر دیتے ہیں اور کچھ روپیہ لے کر سال بھر کی نماز معاف کر دیتے ہیں جو کوئی ان کا مرید مر جائے تو حضرت جبرئیل یا رضواں کے نام رقعہ لکھ

دیتے ہیں وہ اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے مریدوں میں سے ہے اس کو بہشت میں ایک بالا خانہ دلوا دینا معلوم نہیں یہ خبریں کہاں تک صحیح ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اگر صحیح ہیں تو اللہ ان کو ہدایت کرے اور راہ راست پر چلنے کی توفیق دے۔

فُلَانٌ مِّنِّیْ بِمَرْاٰی وَّمَسْمَعٍ۔ میں فلاں شخص کو دیکھ رہا ہوں اس کی بات کو سن رہا ہوں۔

اِسْمَعَدَّ۔ غصے میں بھر گیا اس کے انگلیوں کی پوریں سوج گئیں جیسے اِسْمَعَطَّ ہے۔

سَمَعْمَعٌ۔ ہلکا پھلکا چالاک اکثر یہ بھیڑیے کی صفت میں کہتے ہیں محیط میں ہے کہ سَمَعْمَعٌ چھوٹے سر یا چھوٹی داڑھی والا دراز قامت اور دبلا۔

سَمَعْمَعٌ کَاَنَّنِیْ مِنْ جِنٍّ۔ میں ہلکا پھلکا تیز چلاک ہوں گویا جنوں کی قوم میں سے ہوں۔

وَرَاْسُهٗ مُتَمَزِّقُ الشَّعْرِ سَمَعْمَعٌ۔ اس کے سر پر بال پھیلے ہوئے ہیں اور سر لطیف ہے (ہلکا پھلکا)۔

اِسْمِغْدَادٌ غصے میں بھر جانا انگلیاں پھول جانا۔ جیسے اِسْمِعْدَادٌ ہے۔

سِمَغْدٌ۔ لمبا۔ مغرور۔ احمق۔

اِنَّهٗ صَلّٰی حَتّٰی اسْمَغَدَّتْ رِجْلَاهُ۔ آپ نے نماز پڑھی (نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔

مُسْمَغِدٌّ۔ متکبر مغرور غصے میں پھولا ہوا۔

اِسْمَغَدَّ الْجُرْحُ۔ زخم سوج گیا۔

سَمْكٌ۔ بلند کرنا اوپر اٹھانا۔

سَمَاكَةٌ۔ بلند ہونا۔

تَسْمِيْكٌ۔ بلند کرنا، پتلا کرنا۔

تَسَمُّكٌ۔ بلند ہونا۔

سَمَكٌ۔ مچھلی۔

سَامِكٌ۔ بلند اونچا۔

سَمْكٌ۔ چھت مکان کی اونچان۔

بَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ۔ آسمانوں کے پیدا کرنے والے۔

فَاِذَا هُوَ بِالسِّمَاكِ فَقَالَ قَدْدَنَا طُلُوْعُ الْفَجْرِ فَاَوْتَرَ۔ عبداللہ بن عمر نے دیکھا تو ان کو سماک دکھلائی دیا کہنے لگے: اب صبح قریب ہے اور ایک رکعت وتر کی پڑھ لی۔ سماک ستارے دو ہیں چمکتے ہوئے ایک تو شمال کی طرف اس کے سامنے ایک اور چھوٹا ستارہ ہے اس کو سماک رامح کہتے ہیں۔ دوسرا جنوب کی طرف اس کے سامنے کوئی ستارہ نہیں ہے اس لئے اس کو سماک اعزل کہتے ہیں یعنی نہتا بے ہتھیار۔ بعض نے کہا۔ سماک چاند کی ایک منزل کا نام ہے۔ نہایہ میں ہے کہ دونوں سماک برج میزان میں ہیں اور صبح کے قریب سماک اعزل ماہ تشرین اول میں نکلتا ہے۔ (یعنی اکتوبر میں)۔

سَمَكَةٌ۔ ایک مچھلی۔

سُمَيْكَةٌ۔ چھوٹی مچھلی۔

مِسْمَاكٌ۔ خیمہ کی لکڑی جس سے خیمہ بلند رہتا ہے۔

اِيَّاكُمْ وَاَكْلَ السَّمَكِ فَاِنَّ السَّمَكَ يَسُلُّ الْجِسْمَ۔ بہت مچھلی کھانے سے بچو وہ بدن کو دبلا کرتی ہے (جن لوگوں کو موٹاپے کا عارضہ ہو ان کے لئے بہت مفید ہے اور لاغر بدن والوں کے لئے مضر ہے خارش اور فساد خون پیدا کرتی ہے)۔

سَمْلٌ۔ کائی صاف کرنا درست کرنا چھوڑ نا۔

اکھیڑنا۔ صلح کرانا۔

سَمَالَةٌ۔ پرانا ہونا جیسے سُمُوْلٌ اور سُمُوْلَةٌ ہے۔

تَسْمِيْلٌ۔ کائی صاف کرنا۔

سَمَلَه۔ تھوڑ سا پانی، کائی گدلا پانی جو حوض کے نیچے رہ جاتا ہے، اس کی جمع سَمَلٌ اور اَسْمَالٌ اور سِمَالٌ اور سُمُوْلٌ آئی ہے۔

وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔ ان کی آنکھیں پھوڑیں (گرم سلائی سے یا کانٹے سے)۔

وَلَنَا سَمَلُ قَطِيْفَةٍ۔ ہمارے پاس ایک پرانی چادر تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

سَمَلَ الثَّوْبُ يا اَسْمَلَ۔ کپڑا پرانا ہوگیا۔

ثَوْبٌ سَمِيْلٌ۔ پرانا کپڑا۔

وَعَلَيْهَا اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ - وہ پرانی دو چھوٹی چادریں پہنی تھیں-

مُلَيَّةٌ-تصغیر ہے-ملائۃ- کی بمعنے تہبند-

فَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا سَمَلَةٌ كَسَمَلَةِ الْاِدَاوَةِ- (دنیا کا اکثر زمانہ گذر چکا) اب کچھ باقی نہیں رہا- مگر تھوڑا بچا ہوا جیسے ڈول میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے (تلچھٹ غلیظ گدلا)-

وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ قَدْ نَفَضْتُهُ- دو پرانی چادریں جن میں زعفران لگائی گئی تھی اور زعفران کو جھاڑ چکی تھیں پہنے تھے-

قَضٰى عَلِيٌّ فِيْمَنْ رَاَى الْمَقْتُوْلَ اَنْ تُسْمَلَ عَيْنَاهُ- جو شخص کسی کو قتل ہوتے دیکھے (اور قاتل کا شریک اور مددگار ہو) اس کی آنکھیں پھوڑی جائیں-

اَبُوْ سِمَال - ایک شخص کی کنیت ہے-

سَمْلَجَةٌ- ہلکے ہلکے گھونٹ لینا-

سُمَالِجٌ- میٹھا دودھ-

سَمَلَّجٌ- ہلکا میٹھا دودھ گول لمبا-

سَمَلَّعٌ- بھیڑیا اور خبیث شخص کو کہتے ہیں- اَنْتَ سَمَلَّعٌ هَمَلَّعٌ-

سَمْلَقٌ- تپڑ میدان جہاں سبزی وغیرہ کچھ نہ ہو-

وَبَصِيْرُ مَعْهَدُ هَاقَاعًا سَمْلَقًا- اس کے عہد کا مقام ایک تپڑ میدان ہو جائے-

سَمٌّ- زہر یا زہر ملانا بند کرنا درست کرنا صلح کرانا زہر پلانا جانچنا عذر کرنا-

سُمُوْمٌ- جلانا-

سَمُوْمٌ- لوہ- گرم ہوا-

مِنْ كُلِّ سَامَّةٍ- ہر زہریلے جانور سے (جس کے کاٹنے سے آدمی مرتا نہیں پر تکلیف اٹھاتا ہے جیسے بچھو زنبور کنکھجورا بس کو پرا وغیرہ اس کی جمع سَوَامٌ ہے-

بِيْضُ السَّامِّ- چھپکلی کے انڈے یا گرگٹ کے-

سَامٌّ اَبْرَص- گرگٹ بڑی چھپکلی (سپلک)-

عَرَفَ ذٰلِكَ الْعَامَّةُ وَالسَّامَّةُ- یہ عام و خاص سب کو معلوم ہے-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ- ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں خاص اور عام کے شر سے-

يُوْرِدُهُ السَّامَّةُ- اس کو موت کے گھاٹ پر لانا ہے-

نہایہ میں ہے کہ سام بمعنی موت بہ تخفیف میم صحیح ہے- یہودی آنحضرت کو سلام کرتے تھے- تو السام علیکم کہتے- یعنی تم مرو- حضرت عائشہ نے کہا علیکم السام والدام- تم ہی مرو تم ہی برے ہو-

فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ سِمَامًا وَّاحِدًا- اپنی کھیتی میں جس طرح سے چاہو آؤ ایک ہی سوراخ میں (یعنی دخول فرج ہی میں کرو نہ دبر میں)-

سِمَامُ الْاِبْرَةِ- سوئی کا ناکہ-

سَمَام- ہلکا پھلکا تیز-

سَمُّ الْفَارِ- سنکھیا-

سِمَّةٌ- گانڈ- جائے براز-

سُمَّة- پتوں کا دستر جس پر میوہ درخت سے گرتا ہے-

مَسَامُ الْبَدَنِ- بدن کے باریک سوراخ جن میں سے ہوا جاتی ہے بال اگتے ہیں یہ جمع ہے مَسَمٌّ کی-

يَوْمٌ مُسِمٌّ- گرم ہوا کا دن-

اَهْلُ الْمَسَمَّةِ- عزیز و اقربا خاص لوگ-

مَسْمُوْمٌ- جس کو زہر کھلایا یا پلایا جائے یا جس پر زہر کا اثر ہوا ہو-

تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَذْلَقَتْهَا السَّمُوْمُ- حضرت عائشہ سفر میں روزے رکھتی رہیں یہاں تک کہ دن کی گرم ہوا نے ان کو بیتاب کر دیا ناتواں بنا دیا-

غِذَائُهَا سِمَامٌ- دنیا کا کھانا قاتل زہر ہیں- یہ سَمٌّ کی جمع بہ معنی زہر-

جَعَلَتْ سَمًّا فِيْ لَحْمٍ- گوشت میں زہر ملایا شَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ- زہر آلود بکری-

فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا- مکھی کے ایک بازو میں زہر ہے (دوسرے میں شفا ہے لیکن وہ زہر کا بازو پہلے ڈالتی ہے اور

یہ امر خدا کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ہے- سانپ کے منہ میں زہر کا دانت ہے اور اس کا گوشت واقع زہر ہے- بچھو کے ڈنک میں زہر ہے لیکن اس کا پیٹ چیر کر زہر کے مقام پر باندھ دو تو زہر دفع ہو جاتا ہے' مکھی کو سرمہ میں ملا کر پیس لیں اور آنکھ میں لگائیں تو مقوی بصر ہے مکھی کو مار کر بچھو کے ڈنک پر ملیں تو تسکین ہو جاتی ہے- مکھی کا پہلے زہر کا بازو ڈالنا یہ بھی عجیب نہیں ہے- جانوروں کو بھی اللہ نے عقل دی ہے- چیونٹی اپنی خوراک جمع کرتی ہے جب اس کے سڑ جانے سے ڈرتی ہے تو باہر نکال کر اس کو دھوپ دیتی ہے- اگر اس کے اگ آنے کا ڈر ہوتا تو دانے کو بیچ میں سے چیر کر ڈال دیتی ہے- آدمی کے سوا صرف چیونٹی اور چوہا اور شہد کی مکھی اپنی خوراک جمع کرتی ہے- شہد کی مکھی تو چھتہ نہایت عقلمندی سے بناتی ہے اور پہرے کے لیے مکھیوں کا ایک جدا گروہ ہوتا ہے- شہد لانے کے لیے ایک الگ گروہ ایک ان میں بادشاہ ہوتا ہے- ایک کوتوال- ایک چھتہ کی مکھی- دوسرے چھتہ پر جائے تو مار کر نکال دی جاتی ہے- بیا اپنا گھونسلا ایسی کاریگری اور نزاکت سے بناتا ہے کہ آدمی کو بھی ایسا بنانا مشکل ہے- رات کو روشنی کے لیے اس میں جگنو لا کر رکھتا ہے- غرض پروردگار نے ہر ایک جانور کو بھی عقل کا ایک ایک حصہ دیا ہے اور اس کے عجائب قدرت بے انتہا ہیں)-

سِمْسِمٌ- تل-

سَمْسَمَه- سرخ چیونٹی سامہ کے مقابل جب عامہ آئے تو اس کے معنی خاص لوگ اگر ھامہ آئے تو زہریلا جانور-

سَمْنٌ- گھی' ملانا گھی' کھلانا گھی اس کی جمع اَسْمُنٌ اور سُمُوْنٌ اور سُمْنَانٌ ہے-

سِمَنٌ- موٹا ہونا-

سَامِنٌ اور سَمِيْنٌ- موٹا

تَسْمِيْنٌ- موٹا کرنا' گھی دینا' گھی ملانا-

سُمْنَةٌ- موٹا کرنے کی دوا-

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ- اخیر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو بہت کھا پی کر اپنے کو موٹا کرنا چاہیں گے یا بہت مال جوڑنا چاہیں گے یا موٹے بنیں گے (یعنی لوگوں میں فخر اور شیخی کی راہ سے اپنے تئیں مالدار اور خوشحال ظاہر کریں گے)-

وَيَظْهَرُ فِيْهِمِ السِّمَنُ- ان میں مٹاپا ظاہر ہوگا-

يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ- مٹاپے کو پسند کریں گے (یعنی عمدہ عمدہ غذائیں اور دوائیں کھا کر اپنا تئیں موٹا کریں گے- اگر خود بخود کوئی شخص موٹا ہو جائے تو اس سے یہ حدیث متعلق نہیں ہے)-

سَمَّان- گھی بیچنے والا روغن فروش-

وَيْلٌ لِلْمُسَمِّنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ فَتْرَةٍ فِي الْعِظَامِ- جو عورتیں دوائیں کھا کر اپنے تئیں موٹا بنائیں ان کی قیامت کے دن خرابی ہوگی ہڈیوں کی ناتوانی سے-

اُتِيَ بِسَمَكَةٍ مَشْوِيَّةٍ فَقَالَ لِلَّذِيْ جَاءَ بِهَا سَمِّنْهَا- حجاج کے پاس بھنی ہوئی مچھلی لائی گی- تو اس نے لانے والے سے کہا ذرا اس کو موٹا کر کے لا- وہ نہیں سمجھا- مطلب یہ تھا کہ ٹھنڈا کر کے لا-

اِسْتَسْمَنَهٗ- اس کو موٹا سمجھا-

سُمَانِيٰ- ایک مشہور پرندہ ہے-

سُمَنِيَّه- بت پرستوں کا ایک فرقہ جو جنہم کا قائل ہے- محیط میں ہے کہ ہند کے دہریوں کا ایک فرقہ جو محسوسات کے سوا اخبار کو نہیں مانتا-

سُمَّهَا- جھوٹ' لغو' بے ہودہ-

سَمَهَ الْفَرَسُ سُمُوْهًا- گھوڑا ایسا چلا کہ تھکن کو نہیں پہچانا-

سَمَهَ الرَّجُلُ- آدمی دہشت زدہ ہو گیا-

اِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ السُّمَيْهَا- جب اس امت کے لوگ اترانے اور تکبر کرتے چلیں گے-

مُسَمَّهُ الْعَقْلِ- دیوانہ بے وقوف-

سُمُوٌّ- بلند ہونا' اونچا ہونا-

سَمَابِه- اس کو اونچا کیا-

سَمَا الْقَوْمُ- لوگ شکار کے لیے نکلے-

سَمَا الْبَصَرُ- ٹکٹکی لگ گئی-

تَسْمِيَةٌ - نام رکھنا -

مُسَامَاةٌ - ایک دوسرے پر فخر کرنا بڑائی جتانا -

اِسْمَاءٌ - بلند کرنا -

وَاِنْ صَمَتَ سَمَاوَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ - اگر خاموش رہے تو اپنے سب ہمنشینوں سے بلند رہے اور اس پر رونق آجائے -

رَجُلٌ طُوَالٌ اِذَا تَكَلَّمَ يَسْمُوْ - لمبا آدمی جب بات کرتا ہے بلند ہوتا ہے (یعنی اس کے سر اور ہاتھ سب سے اونچے رہتے ہیں) -

وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْهُنَّ - حضرت زینب ہی آنحضرت کی بیویوں میں میرے مقابلہ کی تھیں (یعنی شرافت اور حسب ونسب اور حسن و جمال میں) -

سَمَا بَصَرِيْ - میری نگاہ اٹھی -

اَلْمُنْفَرِدُ بِاِسْمِهِ الْاَسْمٰى - اپنے بلند اور عالیشان نام سے اکیلا -

خَرَجُوْا بِسُيُوْفِهِمْ يَتَسَامَوْنَ كَاَنَّهُمُ الْفُحُوْلُ - اپنی تلواریں لے کر اتراتے ہوئے اکڑتے ہوئے نکلے گویا وہ نر اونٹ ہیں -

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ - میں اسم کا لفظ زائد ہے اور مطلب یہ ہے کہ اپنی عظمت والے پروردگار کی پاکی بیان کر کیونکہ آنحضرت نے جب یہ آیت اتری تو فرمایا اس کو رکوع میں رکھو اور رکوع میں آپ یہی فرماتے - سبحان ربی العظیم -

صَلّٰى بِنَا فِيْ اِثْرِ سَمَاءٍ مِّنَ اللَّيْلِ - رات کو پانی برسنے کے بعد آپ نے نماز پڑھی - اصل میں سما آسمان کو کہتے ہیں - کیونکہ وہ ہمارے اوپر کی طرف ہے اور جو چیز ہمارے اوپر ہو ہم پر سایہ کرے اس کو سما کہہ سکتے ہیں - اسی لئے بارش کو بھی سما کہہ دیا کیونکہ وہ اوپر سے اترتا ہے اور چھت اور خیمہ اور گھوڑے کی پشت اور ابر کو بھی کہتے ہیں - تِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ - یہی حضرت ہاجرہ تمہاری ماں ہیں آسمان کے پانی کے بیٹو - (عرب لوگوں کو بنی ماء السماء کہا کس لئے کہ ان کی زندگی بارش پر موقوف ہے - اس کے ملک میں نہریں اور چشمے بہت کم ہیں) -

اَقْتَضِيْ مَالِيْ مُسَمًّى - میں قاضی ہوں میرا اہم نام کوئی نہیں ہے (یعنی اور کسی قاضی کا نام شریح نہیں ہے) -

مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا - جس نے نفاس کو بھی حیض کہا (یعنی حیض کا لفظ اس پر اطلاق کیا) -

تَسَمُّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ - میرے نام پر رکھو (یعنی محمد) اور میری کنیت ابو القاسم کسی کی مت رکھو (بعض نے اس حدیث کو ظاہر پر رکھا ہے او ابو القاسم کنیت رکھنے سے مطلقاً منع کیا ہے بعض نے کہا یہ ممانعت اس وقت ہے جس کسی کا نام محمد یا احمد ہو تو کنیت ابو القاسم نہ رکھے - بعض نے کہا یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اپنے لڑکوں کا نام قاسم مت رکھو ورنہ باپ کو لوگ ابو القاسم کہیں گے اب اگر کوئی غلام محمد یا غلام ابی القاسم یا غلام احمد نام رکھے تو جائز ہے - بعض نے صرف محمدؐ نام رکھنے سے منع کیا ہے یا صرف نبی رکھنے سے یا صرف رسول رکھنے سے اگر غلام نبی یا غلام رسول رکھے تو قباحت نہیں ہر حال میں کراہت تنزیہی ہے - بعض نے کہا تحریمی واللہ اعلم -

اَنْتُمْ سَمُّوا اللّٰهَ وَكُلُوْا - (لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ بعض لوگ گوشت ہمارے پاس لاتے ہیں معلوم نہیں انہوں نے ذبح کے وقت اس جانور پر اللہ کا نام لیا یا نہیں آپ نے فرمایا ایسا کرو) تم اللہ کا نام لے کر کھا لو (یعنی کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے - گو ذبح کے قوت بسم اللہ نہ کہی ہو - کرمانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے - اگر کوئی ذبح کے وقت نہ کہے اور کھاتے وقت کہہ لے تو کافی ہے -

میں کہتا ہوں اکثر علماء اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں - البتہ اگر بھولے سے بسم اللہ ذبح کرتے وقت چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے - لیکن اگر قصداً چھوڑ دے تو وہ حرام ہو جائے گا - جمہور احناف اور اہلحدیث کا یہی قول ہے - لیکن امام شافعی سے منقول ہے کہ مسلمان کا ذبیحہ ہر حال میں درست ہے گو وہ عمداً بھی بسم اللہ ترک کر دے -

سَمَّانَا اللّٰهُ - اللہ نے قرآن میں ہمارا نام لیا -
وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
وَسَمَّانِيْ - کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا (یہ ابی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا اس پر ابی بن کعب کو رونا آ گیا یہ خوشی کا رونا تھا کہ کہاں میں اور کہاں وہ شہنشاہ زمین و آسمان مالک کون و مکان - اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں آواز اور حروف ہوتے ہیں -)
سَمَّاهُ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا - نیا کپڑا پہنے تو اس کا نام لے کر عمامہ ہو یا قمیض پھر یہ دعا پڑھے - اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اخیر تک -
تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ - اپنی اولاد کے نام پیغمبروں کے نام رکھو اور سب ناموں میں پسند اللہ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں جن سے اللہ کی بندگی ظاہر ہو اور حارث سب سے زیادہ سچا نام ہے یعنی کھیتی کرنے والا -
اَسْمَاءُ اللّٰهِ - اللہ کے نام جن میں اس کی صفتیں مذکور ہیں (یہ ننانوے نام ایک حدیث میں وارد ہیں - مگر ان کے علاوہ اور بہت سے نام قرآن اور احادیث میں مذکور ہیں - امام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں ان کا ذکر کیا ہے) -
سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ - اللہ کا نام لے اور داھنے ہاتھ سے کھا (بائیں ہاتھ سے بلا عذر کھانا مکروہ ہے اور نصاریٰ عموماً بائیں ہاتھ سے کھاتے ہیں داہنے ہاتھ میں چھری رکھتے ہیں - جب ان کے ساتھ کھانے میں مبتلا ہوا تو میں نے چھری بائیں ہاتھ میں لی اور کانٹا داہنے ہاتھ میں لیا وہ مجھ پر ہنسنے لگے - لیکن میں نے ان کی ہنسی کی کوئی پرواہ نہ کی اور صاف کہہ دیا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا ہمارے مذہب میں منع ہے) -
اِسْمُ اَعْظَمْ - اللہ تعالیٰ کا بڑا نام (جس کے لینے سے دعا قبول ہوتی ہے اور مطلب پورا ہوتا ہے اس میں اختلاف ہے کہ اسم اعظم کیا ہے اور راجح قول یہ ہے کہ الله لا اله الا هو الحی القیوم اسم اعظم ہے - بعض نے صرف الحی القیوم کہا - امام جعفر صادق نے کہا کہ اللہ نے ایک نام چھپا رکھا ہے یعنی اسم اعظم اور اللہ تعالیٰ کے تین سو ساٹھ نام ہیں) -
سَطْحٌ يُبَالُ عَلَيْهِ فَتُصِيْبُهُ السَّمَاءُ - ایک چھت پر پیشاب کریں پھر اس پر برسات کا پانی پڑے -
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ - میں ان گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن کی وجہ سے آسمان کا پانی یعنی بارش رک جائے - مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں حاکموں کا ظلم اور ستم جھوٹی گواہی، گواہی کا چھپانا، زکوٰۃ نہ دینا ظالم کی مدد کرنا، فقیروں پر سختی کرنا -
اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ ثَلٰثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَرْفًا وَكَانَ عِنْدَ اٰصِفٍ حَرْفٌ وَّاحِدٌ - اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے تہتر حروف ہیں ان میں سے آصف بن برخیا (وزیر سلیمانؑ) کو ایک حرف کا عمل تھا (اس نے اس کی برکت سے بلقیس کا تخت زمین کے اندر ہی اندر سے منگوا دیا یہ امام جعفر صادق سے منقول ہے اور ہمارے پاس اس میں سے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف خاص اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے وہ کسی کو معلوم نہیں اور حضرت عیسیٰ کو ان میں سے دو حروف ملے تھے اور حضرت موسیٰ کو چار حرف - حضرت ابراہیم کو آٹھ - حضرت نوح کو تیرہ اور حضرت آدم کو پچیس اور حضرت محمدؐ کو بہتر اسماء - بنت عمیس جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھیں - ان کے نطفہ سے محمد اور عبداللہ اور عون پیدا ہوئے - جب جعفر شہید ہوئے تو ابوبکر صدیق نے ان سے نکاح کیا - ان کے نطفہ سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے - پھر ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے ان سے نکاح کیا - ان کے نطفہ سے یحییٰ بن علی پیدا ہوئے - اسماء ابوبکر صدیق کی صاحبزادی زبیر کی بی بی کا بھی نام ہے -
سُمَيَّة - زیاد کی ماں جس نے ابوسفیان سے زنا کیا اور زیاد کو جنا اسی زیاد کا بیٹا عبیداللہ تھا - جس نے امام حسینؑ کو شہید کرایا - لعنه الله و غضب عليه واعدله عذابا عظيما -

باب السين مع النون

سَنْبٌ - زمانہ کا ایک ٹکڑا جیسے بُرْهَةٌ اور سَبْتَةٌ ہے -

سَنَابٌ - بڑا شر-

سِنَابٌ - لمبے پیٹ اور لمبی پیٹھ والا-

سَنُبَتٌ - زمانہ-

سَنُوْبٌ یا سَنَبُوْتٌ - غصہ والا جھوٹا-

سَنْبُوْ سَقٌ یا سَنْبُوْسَكٌ - سموسہ جو آٹے اور گھی وغیرہ سے پکاتے ہیں-

سَنْجٌ - ایک رنگ کو دوسرے رنگ میں ملانا-

سِنَاجٌ - چراغ کا نشان جو دیوار پر پڑتا ہے-

سَنْجَةُ الْمِيْزَانِ - ترازو کا بانٹ پتھر-

سَنِجٌ - چراغ-

سَنْجَابٌ - ایک جانور ہے جنگلی چوہے کے برابر اس کے بال نہایت عمدہ ریشم سے بھی زیادہ ملائم اور لطیف ہوتے ہیں-

سَنْجَقٌ - جھنڈا اس کی جمع سَنَاجِق ہے-

سُنُحٌ یا سَنْحٌ یا سُنُوْحٌ - پیش آنا پیدا ہونا ظاہر ہونا تعریض کرنا' پھیر دینا' آسان ہونا تنگ کرنا تکلیف دینا - دیر میں ڈالنا - چھوڑ دینا - بائیں جانب سے داہنی جانب آنا-

سَانِحٌ - جو داہنی طرف سے آئے اس کی ضد بَارِحٌ ہے جو بائیں طرف سے آئے نَاطِحٌ جو سامنے سے آئے قَعِيْدٌ جو پیچھے سے آئے عرب لوگ سانح کو مبارک اور میمون سمجھتے تھے اور بارح کو منحوس-

سُنْحٌ - یمن اور برکت کو بھی کہتے ہیں-

اَكْرَهُ اَنْ اَسْنَحَهٗ - مجھ کو برا معلوم ہوتا کہ نماز میں آپ کے سامنے آ جاؤں-

فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ - میں پلنگ کے پائتیں کی طرف سے کھسک جاتی (یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)-

كَانَ مَنْزِلُهٗ بِالسُّنْحِ - ابوبکر صدیق کا مکان سنح میں تھا وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف بلند دیہات میں جہاں بنی حارث بن خزرج کے لوگ رہا کرتے تھے)-

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً سَنْحَاءَ - ان پر ایسا چھاپہ مار جو سامنے سے ان کو پیش آئے (یعنی پکا ایک ہی) ان کو غفلت میں رکھ کر ان پر جا گر - مشہور روایت سَحَّاءَ ہے جیسے اوپر گذر چکا-

اَلتَّقْوٰى سِنْخُ الْاِيْمَانِ - پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے-

سِنْخٌ بہ کسرہ سین جڑ اس کی جمع اَسْنَاخٌ ہے- کذا فی مجمع البحرین-

اِنَّا نَجْمَعُهٗ اِذَاخَلَوْنَا سُنْحًا لِاَوْ لَادِنَا - ہم جب اکیلے ہوتے ہیں تو فرشتوں کے پروں کو اپنی اولاد کی برکت کے لیے اکٹھا کرتے ہیں: مجمع البحرین میں ہے کہ سانح وہ جو شکار میں بائیں طرف سے آئے اور بارح جو داہنی طرف سے آئے کہتے ہیں-

سَنَحَ الظَّبْيُ - یعنی ہرن بائیں طرف سے نمودار ہوئی داہنی طرف جاتے ہوئے عرب لوگ اول کو مبارک اور ثانی کو منحوس اور نامبارک سمجھتے ہیں-

اَلشُّؤْمُ فِيْ خَمْسَةٍ وَعَدَّمِنْهَا الظَّبْيَ السَّانِحَ مِنْ يَمِيْنٍ اِلٰى شِمَالٍ - نحوست پانچ چیزوں میں ہے ان میں سے ایک اس ہرن میں جو داہنی طرف سے نمود ہو بائیں طرف جاتے ہوئے-

مَنْ لِيْ بِالسَّانِحِ بَعْدَالْبَارِحِ - اب منحوس کے بعد مبارک لانے کا کون ذمہ لیتا ہے-

سَنَّخْفٌ - یا سِنْخَافٌ - بڑا لمبا - جوہری نے شِنَّخْفٌ بہ شین وخائے معجمتین نقل کیا ہے-

سَنَخْنَخٌ - جس رات کو نیند نہ آئے-

سَنَخْنَخُ اللَّيْلِ كَاَنِّيْ جِنِّيٌّ - میں رات کو نہیں سوتا گویا میں جن ہوں - ایک روایت میں سَمَعْمَعٌ ہے جیسے اوپر گذر چکا-

سَنَخٌ - بگڑ جانا - چکٹ جانا جیسے زَنَخٌ ہے-

سُنُوْخٌ - راسخ ہونا' مضبوط ہونا' جم جانا' بہت کھالینا-

تَسْنِيْخٌ - طلب کرنا-

سَنَاخَةٌ - بدبوی - سڑاہند' چمڑے کی بو-

سِنْخٌ - جڑ-

سَنِخٌ - اونٹ-

فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اِهَالَةً سَنِخَةً - (ایک درزی نے آنحضرت کی دعوت کی) اور بدبودار چربی آپ کے سامنے رکھی - ایک

روایت میں زَنِخَۃٌ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

وَلَا یَظْمَأُ عَلَی التَّقْوٰی سِنْخُ اَصْلٍ۔ پرہیزگاری پر جو جڑ ہو وہ پیاسی نہیں رہتی ہے (ہمیشہ شاداب اور سیراب رہتی ہے) سِنْخٌ اور اصل کا ایک ہی معنی ہے اختلاف الفاظ کی وجہ سے ایک دوسرے کی طرف مضاف ہوا۔

اَلتَّقْوٰی سِنْخُ الْاِیْمَانِ۔ پرہیزگاری ایمان کی جڑ ہے۔ (صاحب مجمع البحرین نے اس کو حائے حطی سے نقل کیا جو سہو ہے) سِنْخٌ کی جمع اَسْنَاخٌ آئی ہے جیسے حِمْلٌ کی جمع اَحْمَالٌ ہے۔

سَنَدٌ۔ جس پر ٹیکا لگایا جائے اعتماد کیا جائے اور ایک قسم کی چادر اور پہاڑ کا سامنے کا اونچا حصہ اور دلیل برہان حجت اور دستاویز اور حدیث کے راویوں کا سلسلہ۔

سُنُوْدٌ۔ اعتماد کرنا' بھروسہ کرنا۔ چڑھنا۔ پچاس برس کے قریب عمر ہونا۔

تَسْنِیْدٌ۔ ٹیکا دینا۔ مضبوط کرنا' ستون لگانا۔

اِسْنَادٌ۔ چڑھا' چڑھنا' دوڑنا' ٹیکا لگانا' حدیث کے راویوں کا سلسلہ ملانا۔

اِسْتِنَادٌ۔ پناہ لینا' بھروسہ کرنا۔

سِنَّادٌ۔ زبردست سانڈنی اور ایک قسم کا جانور ہے۔ جو ہاتھی سے چھوٹا اور بیل سے بڑا ہوتا ہے۔ بعض نے کہا گینڈا اور وہ عیب جو ردی سے پہلے قافیہ میں ہو۔

رَاَیْتُ النِّسَاءَ یُسْنِدْنَ فِی الْجَبَلِ۔ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں۔ ایک روایت میں یَشْتَدِدْنَ ہے یعنی دوڑ رہی تھیں اس کا ذکر آگے آئے گا۔

وَکَانَ مَعْمَرٌ لَا یُسْنِدُ حَتّٰی کَانَ بَعْدُ۔ پہلے معمر اس حدیث کی سند نہیں بیان کرتے تھے پھر بیان کرنے لگے (شاید ان کو یاد آ گئی)۔

لَیَتَّکِیُٔ سَبْعِیْنَ مَسْنَدًا۔ ستر مسندیں ٹیک لگانے کے لیے ہوں گی (یعنی بہشت میں)۔

ثُمَّ اَسْنَدُوْا اِلَیْهِ فِیْ مَشْرُبَةٍ۔ پھر ایک بالا خانہ پر اس کے پاس چڑھ گئے۔

خَرَجَ ثُمَامَةُ بْنَ اُثَالٍ وَفُلَانٌ مُتَسَانِدَیْنِ۔ ثمامہ بن اثال اور فلاں شخص دونوں ایک دوسرے پر ٹیکا دیئے ہوئے نکلے (ہر ایک دوسرے کی مدد اور اعانت کے بھروسے پر)۔

اِنَّهٗ رَاٰی عَلَیْهَا اَرْبَعَةَ اَثْوَابٍ سَنَدٍ۔ حضرت عائشہ پر چار کپڑے سند کے دیکھے۔ (جو ایک قسم کی یمنی چادر ہے اس کو سند بھی کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَسْنَادٌ ہے)۔

اِنَّ حَجَرًا وُجِدَ عَلَیْهِ کِتَابٌ بِالْمُسْنَدِ۔ ایک پتھر پر قدیم کتاب پائی گئی۔ بعض نے کہا: سند قبیلہ حمیر کے خط کو کہتے ہیں۔

اِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِیْثٍ فَاَسْنِدُوْهُ اِلَی الَّذِیْ حَدَّثَکُمْ فَاِنْ کَانَ حَقًّا فَلَکُمْ وَاِنْ کَانَ کِذْبًا فَعَلَیْهِ۔ جب تم کوئی حدیث بیان کرو تو سند کے ساتھ یعنی اس شخص تک راویوں کا سلسلہ پہنچاؤ جس کی وہ حدیث ہے۔ پھر اگر وہ سچ ہے تو تم کو اس کا ثواب ملے گا اور اگر جھوٹ ہے تو اس کا وبال راوی پر ہو گا (یعنی جس نے تم سے نقل کی نہ تم پر) یہ امام صادق کا قول ہے دُجَاجٌ سِنْدِیٌّ۔ سندھ کی مرغی۔

نَعْلٌ سِنْدِیٌّ۔ سندھ کا جوتہ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ سندھ ایک دریا ہے ہند میں اور یہ اس سندھ کے سوا ہے جو ایک ملک ہے ہند میں یا یہ منسوب ہے سندیہ کی طرف جو ایک گاؤں ہے بغداد کے نواح میں۔ ایک شخص کو سندی کہیں گے اور جماعت کو سند جیسے زنجی ایک حبشی کو اور جماعت کو زنج کہتے ہیں۔ سندی بن شاہک ایک دروغہ مجلس کا نام تھا جس کی قید میں امام موسیٰ کاظم نے انتقال فرمایا۔

سَنْدَانٌ۔ لوہار کی وہ سل جس پر لوہار رکھ کر کوٹتا ہے اصل میں یہ معرب ہے سندان کا۔ جو فارسی لفظ ہے اس کی جمع سَنَادِیْنُ ہے سندان بڑے مضبوط سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

سُنَیْدٌ۔ جو جھوٹ موٹ دوسرے خاندان کا بن گیا ہو۔

مُسْنَدِیُّ۔ عبداللہ بن محمد بڑے محدث مشہور ہیں۔

سَنْدَرَۃٌ۔ دوڑنا اور ایک قسم کا سانپ ہے جو بہت بڑا ہوتا ہے۔

سَنْدَرِیٌّ۔ جری' بہادر' لمبا' سخت شیر' عمدہ' خراب' ایک قسم کا پرندہ نیلگوں۔ نیزہ' جلد باز۔

اَکِیْلُکُمْ بِالسَّیْفِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ- میں تم کو تلوار سے سندرہ کی ماپ دیتا ہوں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ میں تلوار سے تم کو خوب قتل کرتا ہوں- ایک روایت میں اُوَفِّیْکُمْ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَۃِ- یعنی میں ایک صاع کے بدل تم کو پورا سندرہ دیتا ہوں- صاع چھوٹا ماپ ہے چار مد کو یعنی ایک پائیلی اور سندرہ بہت بڑا ماپ جس میں کئی صاع سما جاتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ تم اپنی تلوار سے مجھ کو ایک خفیف زخم پہنچاتے ہو تو میں اس کے بدل تلوار کا ایسا تلا ہوا ہاتھ لگاتا ہوں جس سے دس گنا زیادہ تم کو زخم پہنچتا ہے- حضرت علیؓ جیسے دین کے بڑے عالم تھے- ویسے ہی سپاہ گری کے فنون میں بھی بڑے طاق اور شاق تھے- آپ اکثر ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام کر دیتے (سبحان اللہ ایسے کامل لوگ دنیا میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں) نہایہ میں ہے کہ سندرہ وہ درخت جس سے تیر اور کمانیں بناتے ہیں اور سندرہ عجلت اور جلدی کو بھی کہتے ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ سندرہ ایک مرد کا نام ہے یا ایک عورت کا جو لوگوں کو پورا ماپ دیا کرتا-

سِنْدَرُوْسٌ- ایک قسم کا گوند ہے یا معدنی چیز ہے کہربا کی طرح اریقیہ سے آتا ہے-

سُنْدُسٌ- ایک قسم کا ریشمی کپڑا باریک جیسے استبرق موٹا ریشمی کپڑا بعض نے کہا ریشمی تکیہ-

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ- آنحضرت نے حضرت عمرؓ کو ایک باریک ریشمی کپڑے کا چوغہ بھیجا-

سَنَرٌ- بدخلقی-

سِنَّوْرٌ- سردار بلا دم کی جڑ اس کی جمع سَنَانِیْر ہے ابن قتیبہ نے کہا نر یعنی بلے کو سنور کہتے ہیں اور مادہ یعنی بلی کو سنورہ یا ہرہ کہتے ہیں اس جانور کے عربی زبان میں بہت نام ہیں-

سِنَّوْرٌ' هِرٌّ' قِطٌّ' ضَیْوَنٌ' خَیْدَعٌ' خَیْطَلٌ' دِمٌّ' نَمِرٌ' اَهْلِیٌّ' بَسَّةٌ- وغیرہ-

لَا بَاْسَ بِفَضْلِ السِّنَّوْرِ- بلی کا جھوٹا استعمال کرنے میں اس سے وضو یا طہارت کرنے میں کوئی قباحت نہیں-

اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ- بلی ایک درندہ جانور ہے- (جیسے شیر چیتا بھیڑیا وغیرہ) یعنی کتے کی طرح اس کا جھوٹا نجس نہیں ہے بلکہ سب درندوں کا جھوٹا پاک ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت نوح کے کشتی میں چوہوں نے تکلیف دی- آپ نے شیر کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا- وہ چھینکا- اس کی ناک میں سے بلی نکلی اسی لیے بلی ہر عضو میں شیر کے مشابہ ہے-

مترجم کہتا ہے بلی کیا ہے چھوٹا شیر ہے- اگر بلی بڑی ہو جائے تو وہ شیر ہوگی- دونوں کی حرکتیں کوند پھاند سب ایک دوسرے کے مشابہ ہیں- صرف اتنا فرق ہے کہ بلی درخت پر چڑھ جاتی ہے شیر کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا- شیر دریا میں تیر جاتا ہے بلی کو تیرنا نہیں آتا- ہند کی عورتیں کہا کرتی ہیں بلی شیر کی خالہ ہے- شیر کو سب باتیں اسی نے تعلیم کیں آخر شیر نے اس پر حملہ کیا تو وہ درخت پر چڑھ گئی- ایک یہی ہنر شیر کو نہیں سکھایا-

سِنَّوْرُ الزَّبَادِ- مشک بلی جس کی بغلوں اور رانوں اور مقعد کے حوالی سے مشک کی طرح ایک خوشبودار چیز نکلتی ہے-

سَنَوَّرٌ- ہتھیار بند لوگ یا زرہ-

سَنُطٌ- ایک گھاس جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں-

سَنَاطَةٌ- کھوسا ہونا (یعنی جس کی ڈاڑھی نہ ہو یا صرف ٹھڈی پر ہو- عربی میں اس کو کوسج کہتے ہیں اور سنوط بھی-

سَنَعٌ- جمال خوبصورتی-

سُنْعٌ- پہونچا-

اَسْنَعُ- لمبا- اونچا افضل- بہتر-

مَاهٰذَا اَسْنَعُ مِنْهُ بَلْ اَشْنَعُ- یہ اس سے بہتر نہیں ہے بلکہ اس سے بدتر ہے-

اَسْنَعُ مَكَانًا وَّاَرْفَعُ شَانًا- اس سے بلند مرتبہ اور اس سے عالی شان-

اِنَّهَا لَمِسْنَاعٌ- یہ ساندنی بہت خوبصورت ہے-

سَنِيْعٌ- خوبصورت-

سَنَفٌ- وہ لکڑی جس پر سے پتے نکال لیے گئے ہوں-

سِنَافٌ- اونٹ کی گردن پر جو رسی باندھی جاتی ہے-

اِسْنَافٌ- مضبوط کرنا درست کرنا-

مُسْنِفَه - خشک قحط زدہ زمین' دبلی لاغر اونٹنی -

فَقَامَ عَلِیٌّ بِسَیْفِهٖ فَضَرَبَهٗ بِهَا اَرْبَعِیْنَ - (ایک شخص نے شراب پیا وہ حضرت علیؓ کے سامنے لایا گیا' آپ اپنے اونٹ کی گردن کی رسی لے کر کھڑے ہوئے اور چالیس ماریں اس کو لگائیں (شرابی کی کوئی حد قرآن شریف میں بیان نہیں ہوئی) اس لیے صحابہ کا اس میں اختلاف رہا آنحضرت کے عہد میں شرابی کو کبھی جوتے سے کبھی کپڑے سے کچھ ماریں لگا دیتے) -

مِسْنَافٌ - وہ اونٹ یا گھوڑا جو زین کو پیچھے سرکا دیتا ہے -

سَنَمٌ - کوہان بڑا ہونا -

تَسْنِیْمٌ - کوہان بڑا کرنا' بھر دینا' اوپر آنا -

اِسْنَامٌ - بلند ہونا' بھڑکنا -

تَسَنُّمٌ - اوپر ہونا' کوہان پر سوار ہونا -

سَنَامٌ - اونٹ کا کوہان -

سَنِمٌ - بڑے کوہان والا اونٹ -

تَسْنِیْمٌ - بہشت کا خوشگوار اور شیریں پانی -

خَیْرُ الْمَاءِ السَّنِمُ - بہتر پانی وہ ہے جو بلند ہو بہتا ہوا -

نَبْتٌ سَنِمٌ - بلند گھاس -

یَهَبُ الْمِائَةَ الْبَکْرَةَ السَّنِمَةَ - سو جوان اونٹ بڑے بڑے کوہان والے دیتا ہے -

وَاِنَّ سَنَامَا الْمَجْدِمِنْ اٰلِ هَاشِمٍ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَّوَالِدُكَ الْعَبْدُ - شرافت اور بزرگی کا کوہان ہاشم کی اولاد میں سے وہ ہیں جو مخزوم کی دختر کی اولاد ہیں - اور تیرا باپ تو غلام تھا (یہ حسان کا شعر ہے) -

هَاتُوْا کَجَزُوْرٍ سَنِمَةٍ فِیْ غَدَاةٍ شَبِمَةٍ - لاؤ کوہان والے اونٹ کی طرح سردی کی صبح میں -

سَنَامٌ کی جمع اَسْنِمَةٌ آئی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے نِسَاءٌ عَلٰی رُؤُسِهِنَّ کَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ - ایسی عورتیں جن کے سروں پر بختی اونٹوں کی طرح جوڑے ہوں گے (یعنی بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح بڑے بڑے موباف ڈال کر سر پر اونچے اونچے جوڑے رکھیں گے - ہندوستان کی اکثر عورتوں کا یہی دستور ہے اور معلوم نہیں اس میں کیا حسن ہے - ایسا کرنے سے تو اور عورت بدشکل ہو جاتی ہے جیسے ناک میں بلاق یا تھنی پہننے سے) -

ذُرْوَةُ سَنَامِهٖ - اس کے کوہان کا اونچا حصہ یعنی اسلام کا اعلیٰ اور بلند ترین مقام -

ذُرْوَةُ سَنَامِ الْمَجْدِ - شرافت اور بزرگی کے کوہان کی چوٹی یعنی سب سے زیادہ شریف اور عزت والا -

رَاٰی قَبْرَهٗ مُسَنَّمًا - آپ کی قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھی - قبر کی تسنیم یہ ہے کہ اس کو بلند کر کے کوہان کی طرح بنائے اور تسطیح یہ ہے کہ اس کو برابر رکھے بیچ میں سے اونچی نہ کرے اب اختلاف ہے اس میں کہ کونسا امر سنت ہے اور آنحضرتؐ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی قبر کو مسطح کیا تھا تو ظاہر یہ ہی ہے کہ تسطیح سنت ہے اور گو رافضی بھی قبر کی تسطیح کیا کرتے ہیں مگر سنت کی پیروی ان کے مشابہت کے خیال سے موقوف نہیں ہو سکتی دوسری حدیث میں جو قبر کے برابر کرنے کا حکم ہے اس سے یہی مراد ہے کہ مسطح بناؤ نہ یہ کہ زمین کے برابر کردو ورنہ قبر کا امتیاز زمین سے کیونکر ہوگا - کذا فی المجمع -

ذُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَسَنَامُهُ الْجِهَادُ - اسلام کی چوٹی اور کوہان جہاد ہے (اگر جہاد چھوڑ دیا تو اسلام کا اعلیٰ رکن فوت ہو گیا) -

اِنْ اَعِشْ اَکُنْ مَعَکُمْ فِی السَّنَامِ الْاَعْلٰی - اگر میں جیوں گا تو بلند مرتبہ میں تمہارے ساتھ رہوں گا -

سَنَّمْتُ الْقَبْرَ - میں نے قبر کو اونٹ کی کوہان کی طرح بنایا -

سَنٌّ - تیز کرنا' صیقل کرنا' برچھے میں بھال لگانا مسواک کرنا' تیز چلانا' ٹھیکرا بنانا' آسان کرنا' کھولنا برچھے سے مارنا' دانت سے کاٹنا - دانت توڑنا اوندھا کرنا جانوروں کی رمنہ میں چھوڑ دینا - ایک راستہ پر چلنا - ایک طریق قائم کرنا -

تَسْنِیْنٌ - تیز کرنا' اچھا کرنا' مضبوط کرنا -

اِسْنَانٌ - بڑی عمر ہونا' دانت اگنا ایک طریق قائم کرنا' بہانا -

اِسْتِنَانٌ - مسواک کرنا -

سُنَّةٌ - طریقہ اور خصلت اور شریعت میں سنت کہتے ہیں

اس کام کو جس کا آنحضرت نے حکم کیا یا اس سے منع کیا قولاً یا فعلاً اور قرآن شریف میں اس کا ذکر نہیں آیا۔

کِتَابٌ وَّسُنَّةٌ- قرآن شریف اور حدیث یہی دو شرع کی دلیلیں ہیں اور جس نے ان میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا وہ گمراہ ہے۔ مجمع البحار میں ہے کبھی سنت بہتر کام کو کہتے ہیں گو وہ قرآن یا حدیث یا اجماع یا قیاس سے ثابت ہو۔ اسی میں سے ہیں نماز کی سنتیں اور کبھی سنت اس کام کو کہتے ہیں جس کو آنحضرت نے ہمیشہ کیا ہو اور وہ واجب نہ ہو جیسے داھنے ہاتھ سے کھانا کھانا ہر ایک بہتر کام داہنی ہاتھ سے شروع کرنا' مسجد میں جاتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکالنا اور پاخانہ میں اس کے برعکس کرنا وہکذا محیط میں ہے کہ سنت وہ کام ہے جس کو آنحضرت نے ہمیشہ کیا ہو۔ کبھی چھوڑ دیا ہو اور یہ تعریف صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر سنتوں کا چھوڑ دینا گو کبھی کبھی ہو آنحضرت سے ثابت نہیں ہوا پھر محیط میں ہے کہ اگر یہ ہمیشگی بر سبیل عبادت ہو تو وہ سنت ہدی ہے اور اس کا ترک مکروہ اور برا ہے اور اگر بر سبیل عادت ہو جیسے آنحضرت کے عادات اٹھنے بیٹھنے چلنے کھانے پینے سونے میں تو وہ سنت زائدہ ہے اس کا ترک نہ مکروہ ہے نہ برا ہے۔

سنی مشہور فرقہ مسلمانوں کا جو آنحضرت کی سنت یعنی حدیث پر چلتا ہے اور زمانہ حال کے عرف میں سنی وہ فرقہ ہے جو شیعہ کے مقابل ہے یہی دو فرقے آج کل مسلمانوں کے بڑے فرقے ہیں اور باقی فرقے جیسے معتزلہ اور خوارج وغیرہ بالکل کم رہ گئے ہیں۔ اگر یہ دو فرقے آپس میں مل جائے اور کچھ یہ صبر کریں کچھ وہ۔ تو مسلمانوں کا عروج پھر شروع ہو مگر افسوس ہے کہ اب تک ان دونوں فرقوں کے جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر چھیڑ خانی کر کے جنگ اور فساد کراتے ہیں اور مخالفین اسلام کو اسلام پر مضحکہ اڑانے کا موقع دیتے ہیں۔ بلکہ مخالفین اسلام ان کے باہمی جنگ و فساد سے بڑے بڑے فوائد اٹھا رہے ہیں اور ان کی عقل اور بصیرت معدوم ہو گئی ہیں۔ یَفْعَلُ اللّٰہ مایشاء ویحکم ما یرید یہ تو تھا ہی اب سنیوں میں آپس میں کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ مقلد اور غیر مقلد بدعتی اور وہابی عرشی اور فرشی' قادیانی اور چکڑالی لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مَسْنُوْن- بدبودار' چکنا صاف اب اس زمانہ کے عرب میں مسنون اس امر کو کہتے ہیں جو سنت ہو۔ گو لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

اَرْضٌ مَّسْنُوْنَةٌ- جس کی گھاس کھالی گئی ہو۔

مَسْنُوْنَةٌ- نیزوں کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ فَعَلْتُ لَکَانَ سُنَّةً- (مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب پیشاب کروں اس کے بعد وضو کروں) اگر میں ایسا کرتا تو یہ سنت ہو جاتا (یہاں سنت سے مراد واجب ہے تو یہ مخالف نہیں۔ حضرت بلال کی روایت کے کہ جب میرا وضو ٹوٹا تو میں نے وضو کر لیا۔ ابو داؤد نے کہا وضو سے مراد یہاں پانی سے استنجا کرنا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کہ کس لئے کہ آنحضرتؐ نے ہمیشہ پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کیا ہے اور یہی سنت ہے البتہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا یہ کسی صحیح صاف حدیث سے ثابت نہیں ہے گو جائز ہے بشرطیکہ وسواس کی حد تک نہ پہنچے واللہ اعلم)۔

اِنَّمَا اُنَسّٰی لِاَسُنَّ- میں اس واسطے بھلایا جاتا ہوں (مجھ کو نماز میں سہو اس لئے ہوتا ہے) کہ لوگوں کو راستہ بتلاؤں ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ سہو و نسیان کی صورت میں کیا کرنا چاہئے اگر آنحضرتؐ نماز میں نہ بھولتے تو ہم کو سجدۂ سہو کے احکام کیونکر معلوم ہوتے۔ اس لئے آپ کے بھلائے جانے میں اللہ تعالیٰ کی یہ مصلحت تھی کہ آپ کی امت کو سہو کے احکام معلوم ہوں نہایہ میں ہے کہ سَنَنْتُ الْاِبِلَ سے نکلا ہے یعنی میں نے اونٹوں کی اچھی طرح خبر گیری رکھی ان کو خاطر خواہ چرایا اور حفاظت سے رکھا۔

نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَلَمْ یَسُنَّهٗ- آنحضرت منیٰ سے لوٹتے وقت محصب میں اترے مگر اس اترنے کو سنت نہیں ٹھہرایا (یعنی حج کی سنتوں میں سے محصب میں اترنا کوئی سنت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ضرورت سے وہاں ٹھہرے تھے نہ یہ کہ وہ حج کا کوئی رکن تھا اس پر بھی ایک جماعت علماء نے محصب میں ٹھہرنا مستحب رکھا ہے اقتداء بالنبی الکریم ﷺ۔

رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ بِسُنَّةٍ- آنحضرتؐ نے طواف قدوم میں رمل کی (یعنی کندھے ہلاتے ہوئے جلد جلد چلے جیسے پہلوان اور چالاک چست لوگ چلتے

ہیں) حالانکہ یہ سنت نہیں ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے یہ فعل ایک ضرورت اور مصلحت سے کیا تھا- قریش کے کافر کہتے تھے مدینہ کے بخار نے مسلمانوں کو ناتواں کر دیا- ان کا خیال باطل کرنے کو آپ نے یہ کیا اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا کرنے کے لئے فرمایا- ابن عباس کا یہی قول ہے اور اکثر لوگوں کا یہ مذہب ہے کہ رمل طواف قدوم میں سنت ہے اور شریعت کے بعض احکام ایسے ہیں کہ ضرورت سے ان کا حکم ہوا تھا مگر ضرورت کے رفع ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا- جیسے سفر میں نماز کا قصر خوف کی وجہ سے جائز ہوا تھا پھر خوف دور ہو جانے کے بعد بھی وہی حکم باقی رہا اور ہر سفر میں قصر جائز رہا- بعض کا یہ قول ہے کہ سفر میں قصر واجب ہے-

اُسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّرْ غَدًا- آج ایک طریقہ قائم کر کل اس کو بدل ڈال بعض نے کہا غیر نکلا ہے غیر سے بمعنی دیت (یعنی کل اگر چاہے تو دیت لے لیجیو مگر آج تو قصاص کا حکم دینا ضروری ہے- کیونکہ اسلام کا شروع زمانہ ہے اگر عرب لوگ یہ سمجھیں گے کہ اسلام کا مذہب قصاص نہیں ہونے دیتا بلکہ قصاص کے بدل دیت کا حکم دیتا ہے تو وہ اسلام سے نفرت کریں گے کیونکہ ان کو قصاص بہت پسند ہے اور دیت لینا ناپسند کرتے ہیں)-

اِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ اَنْ تُقَاتِلَ اَهْلَ صَفْقَتِكَ وَتُبَدِّلَ سُنَّتَكَ- بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو ایک شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے (اس سے عہد اور اقرار کرے) پھر (دغا کر کے) اس سے لڑے (اس کو مارے) اور اپنے طریقے اور رسم کو بدل ڈالے (ہجرت کی بیعت کر کے پھر اس کو توڑنا نہایت مذموم سمجھا جاتا ہے اور جو آدمی ایسا کرے اس کو لوگ ذات اور برادری سے خارج کر دیتے ہیں)-

سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ- مجوسیوں (پارسیوں) سے وہی سلوک کرو جو اہل کتاب سے کرتے ہو (اس سے اہل کتاب کی طرح جزیہ لو- بعض نے اسی حدیث کی رو سے پارسی عورتوں سے نکاح کرنا بھی درست رکھا ہے- جیسے یہودی اور نصرانی عورتوں سے درست ہے-

لَا يُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ سُنَّةِ مَاحِلٍ- ان کا عہد کسی چغل خور کی چغلی کی وجہ سے نہ توڑا جائے گا (یعنی کسی فسادی لڑانے والے کی کاروائی پر لحاظ نہ ہوگا)-

سُنَّةٌ طریقہ سَنَنٌ کا بھی یہی معنی ہے-

ایک روایت میں عَنْ شِيَةِ مَاحِلٍ ہے معنی وہی ہے-

اِلَّا رَجُلٌ يُرَدُّ عَنَّا مِنْ سَنَنِ هٰؤُلَاءِ- مگر وہ شخص جو ہم سے ان لوگوں کی چال پھیر دے-

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ- جو شخص میرے طریق سے نفرت کرے اس سے منہ پھیرے خواہ وہ فرض ہو یا نفل اعتقادی ہو یا عملی وہ میرا نہیں ہے (یعنی اس سے مجھ کو وہ تعلق اور ربط نہیں ہے جو مسلمانوں سے رکھتا ہوں- مطلب یہ ہے کہ اسلام سے خارج ہو گیا- مراد وہ شخص ہے جو آنحضرتؐ کے سنت اور طریق کو برا سمجھے اس کو مکروہ جانے یعنی عمداً جان کر ایسا کرے وہ تو کافر ہو جاتا ہے اور اگر نادانستہ یا تاویل کے ساتھ کرے تو کافر نہیں ہوتا- مگر دوسرے مسلمانوں کو اس کی تقلید درست نہیں- بلکہ اس کا قول سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا- بڑا ہو یا چھوٹا لا کلام لا حد مع الله ورسوله-

مُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ- جو شخص مسلمان ہو کر جاہلیت اور کفر کا رواج پھیلانا چاہے اس کو پسند کرے (مثلاً مردوں پر نوحہ کرنا سینہ کوٹنا کپڑے پھاڑنا داڑھی مونچھ منڈا ڈالنا اگرچہ یہ کام گناہ صغیرہ ہیں- مگر ان کو قائم کرنے والا اور پھیلانے والا اور جاری کرنے والا ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا- طیبی نے کہا شرطیہ بازی اور نوروز کی عید اور نوحہ یہ سب جاہلیت کے امور ہیں اور جب ان کاموں کے طالب پر یہ وعید ہو تو کرنے والے پر کیا کچھ عذاب ہوگا اللہ یہ جانتا ہے-

اِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ- آنحضرتؐ نے اس میں کوئی حکم نہیں دیا (یعنی چالیس سے زیادہ کوڑے لگانے میں)-

فَصَارَ ذٰلِكَ سُنَّةً بَعْدُ- پھر اس کے بعد یہی شریعت قائم ہوئی) کہ تین طلاق والی عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے حلال نہ ہوگی- جب تک دوسرا خاوند نہ کرے اور اس سے صحبت نہ کرائے)-

اگر چہ یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے مگر شاید وہ آیت بعد کو اتری ہوگی یا مطلب یہ ہے کہ آیت میں صرف نکاح کا لفظ مذکور ہے اور حلالہ کے لئے دوسرے خاوند کا اس عورت سے جماع کرنا ضروری ہے جو قرآن میں صراحتاً بیان نہیں ہوا- گو تَنْکِحَ سے مفسرین نے جماع ہی مراد لیا ہے فَاِنْ سَهَا وَاحِدٌ رُدَّ اِلَی السُّنَّةِ- اگر ایک بھول جائے تو دوسرا اس کو طریقہ محمدیہ کی طرف پھیر دے (شریعت کا حکم اس کو جتلا دے-)

لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ- تم بھی تمہارے اگلوں کی پیروی کرو گے (ان کی چال اختیار کرو گے یعنی یہودیوں کی انہوں نے اپنے مولویوں اور عالموں کو گویا خدا بنا رکھا تھا- ہر بات میں ان کی مان لیتے- گو وہ کتاب الٰہی اور حدیث نبوی کے خلاف ہوتی اور کہتے کیا تھے وہ ہم سے بڑھ کر اللہ کی کتاب اور حدیث رسول کا علم رکھتے ہیں مسلمانوں نے بھی انہی کا شیوہ ۲۰۰ھ کے بعد اختیار کیا- ابو حنیفہ اور شافعی کو گویا پیغمبر کی طرح معصوم سمجھ لیا بس انہوں نے جو کہہ دیا اس کو آنکھ بند کر کے وحی سمجھتے ہیں اور اللہ اور رسول کے کلام کو طاق نسیان پر رکھ دیا- قرآن تیجہ' دہم' چہلم میں پڑھنے کے لیے رہ گیا یا تعویذ کے طور پر گلے میں لٹکانے کے لیے یا برکت کے لیے جزدان میں بند کر کے مکان میں رکھ دینے کے لیے یا آسیب زدہ کو اس کے اوراق کی ہوا دینے کے لیے اور صحیح بخاری کا ختم کسی تندرستی یا دوسرے کسی مطلب اور مراد کے لیے رہ گیا- مگر قرآن یا صحیح بخاری پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھتے نہ ان کے معنی اور مطالب میں غور کرتے ہیں- صرف الفاظ کبھی کبھی رٹ لیتے ہیں یہودیوں کا بھی یہی شیوہ ہے- اللہ بچائے رکھے سچے مسلمان وہ ہیں جو قرآن کو سمجھ کر اس کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں اور اس کے اوامر اور نواہی پر عمل کرتے ہیں- اسی طرح صحیح بخاری اور دوسری حدیث کی تمام کتابوں کو سمجھ کر پڑھتے ہیں- ان پر عمل کرتے ہیں اور حدیث یا آیت کے موجود ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے- ابوحنیفہ ہوں یا شافعی یا ان سے بھی کوئی بڑے غوث ہوں یا قطب سب آنحضرت کے ایک ادنی غلام کفش بردار ہیں اور سب نے بالاتفاق یہی وصیت کی ہے کہ قرآن اور حدیث پر چلو اور ہماری پیروی ہرگز نہ کرنا جو قول ہمارا قرآن یا حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مارو) مجمع البحار میں ہے کہ یہودیوں نے اپنے پیغمبروں کو قتل کیا تھا- مسلمانوں نے آنحضرت کے جگر گوشہ یعنی امام حسن اور امام حسین علیہ السلام کو شہید کرایا- اسی طرح عبداللہ بن حسن نفس زکیہ اور زید بن علی اور یحیی اور ابراہیم فرزندان زید اور امام موسی کاظم اور امام علی رضا کو موت کے گھاٹ اتارا دوسرے خلفائے بنی امیہ اور حجاج ظالم نے بڑے بڑے علمائے تابعین مثل سعید بن مسیّب اور سعید بن جبیر اور چند صحابہ رسول مثل حجر بن عدی اور مالک اشتر اور محمد بن ابی بکر کو ناحق قتل کرایا اور دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے عالم بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں- تو گویا پیغمبروں کو بھی قتل کیا اب رہی کتاب اللہ کی تحریف تو قرامطہ اور قادیانیہ اور چکڑالویہ اور ثنائیہ اور باطنیہ اور بابیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ گمراہ فرقوں نے وہ بھی کی ایسی تفسیریں اور تاویلیں کیں جو درحقیت تحریف ہیں غرض یہودیوں کی پیروی ہر بات میں ان مسلمانوں نے پوری کی اور جیسے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں گے تو تم بھی گھسو گے وہ پورا ہوا-

مَنْ اَحْيَا سُنَّتِيْ- جو شخص میری سنت کو زندہ کرے (جب لوگوں نے اس کو مار ڈالا ہو اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو یا اس کو برا سمجھنے لگے ہوں) زندہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس پر عمل کرنا شروع کرے اور کسی کی ملامت یا تخویف کا کچھ خیال نہ کرے یا آپ کی سنت کو شائع کرے- قرآن وحدیث پڑھائے ان کا ترجمہ کرائے- حدیث اور تفسیر کی کتابیں چھپوائے' دین کے مدرسے بنائے' دینی کتب خانے قائم کرے' سنتوں میں آپ کی سب سنتیں داخل ہیں مثلاً عید کی نماز- صدقہ فطر' مسواک کرنا' بیواؤں کا نکاح ثانی جوتوں سمیت نماز پڑھنا وغیرہ وغیرہ-

مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ- جو شخص میری کسی سنت کو زندہ کرے- قیاس یہ تھا- مِنْ سُنَنِيْ بہ صیغہ جمع مگر روایت بہ صیغہ مفرد ہے-

مَنْ كَانَ مُتَّبِعًا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ مَاتَ- (عبداللہ بن

مسعود نے کہا) جو شخص تم میں سے کسی کی پیروی کرنا چاہے (خود اجتہاد کی لیاقت نہ رکھتا ہو) تو ان لوگوں کی (صحابہ کی) پیروی کرے جو گذر گئے (کیونکہ صحابہ کا ہدایت پر ہونا اور ان کا طریقہ نجات کا طریق ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے- اب دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں جو صحابہ کے بعد پیدا ہوئے- کیونکہ خود صحابہ کے اخیر زمانہ میں بدعات کا ظہور ہو چلا تھا- اس لیے عبد اللہ بن مسعود نے صحابہ میں سے بھی اگلے صحابہ کی پیروی کی صلاح دی- جس وقت تک اسلام میں کوئی بدعت ظاہر نہیں ہوئی تھی اور اسلام اپنی اصلی حالت پر تھا-)

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً- جو شخص اچھا طریق نکالے (یعنی سنت کے موافق تعلیم میں ہو یا عبادت میں یا آداب اور اخلاق میں)-

فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى- وہ ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں-

فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ- سنت پر عمل کرنا (اگرچہ چھوٹی سی سنت ہو) بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو بدعت کا کام کیسا ہی بڑا ہو)-

عَمَلٌ قَلِيْلٌ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ بِدْعَةٍ- سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت کرنا بہت عبادت اور مجاہدہ سے بہتر ہے جو بدعت میں ہو-

مترجم کہتا ہے پچھلے صوفیوں نے جو عبادات شاقہ اور ریاضات اور مجاہدات نکالے ہیں- گو ان سے بھی نفس کی صفائی اور قربت الٰہی پیدا ہوتی ہے- مگر سنت کے موافق عمل کرنے سے تھوڑی سی ریاضت اور عبادت میں وہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے جو ان لوگوں کو بہت بڑی تکلیف اور محنت کے بعد حاصل ہوتا ہے- سنت کی پیروی عجیب برکت کی چیز ہے اور اسی لئے صحابہ کو تھوڑی سی عبادت میں وہ مراتب حاصل ہوتے تھے جو ان پچھلے صوفیوں کو اخیر عمر تک حاصل نہیں ہوئے- اس لئے سہل اور آسان اور عمدہ طریق سلوک اور تصوف کا اور درویشی کا وہی ہے کہ ہر بات میں آنحضرت کے سنت کی پیروی کرے اور آپ کے قدم بہ قدم چلتا رہے- ایسے متبع سنت کا نہ کوئی درویش مقابلہ کر سکتا ہے نہ فقیر اور اس کے سامنے سب سر اطاعت اور خدمت گزاری جھکاتے ہیں دیکھو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی جو سراسر متبع حدیث تھے- ان کی درویشی اور فقیری اس درجہ پر پہنچی کہ ان کے زمانہ کے تمام اولیاء اللہ نے ان کو اپنا سردار مانا اور ان کا قدم اپنی گردن پر رکھا اسی طرح متقدمین صوفیہ میں حضرت جنید بغدادی اور عبداللہ بن مبارک اور فضیل ابن عیاض اتباع سنت کی وجہ سے اس مرتبہ کو پہنچے کہ سید الطایفہ اور الیاء اللہ کے پیشوا مانے گئے)-

لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّجْعَلَ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اِسْتِنَانًا- ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا سنت نہیں گو درود شریف پڑھنا ثواب ہے مگر اپنے محل پر اس کو پڑھنا چاہئے- ذبح یا چھینک کے وقت اس کا پڑھنا سنت نہیں ہے- اسی طرح نماز کی تکبیر کے وقت جیسے جاہلوں نے اختیار کیا ہے)-

اِسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ یا شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ- ایک دوڑ یا دو دوڑ اس گھوڑے نے کی-

شَرَف- گھوڑے کا بھاگنا- جب اس پر کوئی سوار نہ ہو- یعنی زغن لگانا-

اِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِيْ طِوَلِهٖ- مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی میں ایک زغن لگاتا ہے-

رَاَيْتُ اَبَاهُ يَسْتَنُّ بِسَيْفِهٖ كَمَا يَسْتَنُّ الْجَمَلُ- میں نے اس کے باپ کو دیکھا اپنی تلوار لے کر اس طرح سے لپکتا تھا جیسے اونٹ لپکتا ہے (یعنی اترا کر اٹھکیلیاں مارتا ہوا چلتا) طیبی نے کہا استنان گھوڑے کا یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اٹھائے اور زمین پر رکھے- اور پاؤں سے دوڑ جائے-

اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَنُّ بِعُوْدٍ مِّنْ اَرَاكٍ- آنحضرت پیلو کی لکڑی سے مسواک کرتے-

وَاَنْ يَّدَّهِنَ وَيَسْتَنَّ- اور تیل لگائے مسواک کرے-

فَاَخَذْتُ الْجَرِيْدَةَ فَسَنَنْتُهٗ بِهَا- میں نے وہ ڈالی (عبدالرحمٰن کے ہاتھ سے) لے لی اور آپ کے دانتوں پر پھرائی (آپ کو مسواک کرائی)-

فَسَمِعْنَاهُ اِسْتِنَانَ عَائِشَةَ- ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرانے کی آواز سنی (وہ مسواک آپ کے دانتوں پر پھیر

رہی تھیں)۔

وَاَنْ یَّسْتَنَّ وَاَنْ یَّمَسَّ - مسواک کرے اور خوشبو لگائے۔

وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ - اور اس میں یہ بیان تھا کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ دینا چاہیں۔

بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ - اس کنجی سے جس کی دندانے عمدہ ہوں۔

اَعْطُوا الرُّکُبَ اَسِنَّتَهَا - اونٹوں کو اچھی طرح چرنے دو۔ (خوب کھانے دو) اس صورت میں اَسِنَّة جمع ہوگی سِنٌّ کی یعنی وہ چارہ جو اونٹ کھاتا ہے بعض نے کہا یہ سِنَانٌ کی جمع ہے بمعنی نیزے اور برچھے کی مطلب یہ ہے کہ جب ان کو خوب چرنے اور کھانے دو گے تو وہ موٹے تازے فربہ ہو جائیں گے اور ان کے کاٹنے کو دل نہ چاہے گا تو گویا برچھا اس کے حوالہ کر دیا۔ جس سے اس نے اپنی جان بچائی۔ بعض نے کہا سنان کا معنی قوت اور طاقت یعنی اونٹوں کو قوی اور طاقت ور رکھو اور خوب کھلا پلا کر۔

هُوَ سِنُّهٗ وَتِنُّهٗ - وہ اس کا ہم عمر ہے۔

اَعْطُوا السِّنَّ حَظَّهَا مِنَ السِّنِّ - جانوروں کو خوب چرنے دو (ان کو خاطر خواہ چارہ اور پانی دو)۔

فَاَمْکِنُوا الرِّکَابَ اَسْنَانًا - انہوں نے اونٹوں کو خوب چارہ کھانے دیا۔

وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّةً - ہر چالیس گایوں میں سے ایک گائے زکوۃ میں لی جائے جو تیسرے برس میں لگی ہو (دو برس پورے ہو کر) مسنہ وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو۔ بعض نے کہا: بکری میں مسنہ وہ ہے جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو اور یہی مراد ہے اس حدیث میں۔

لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً - یعنی قربانی میں وہی جانور کاٹو جو مسنہ ہو (یعنی بکری بھیڑ میں سے پورے ایک سال کی جو دوسرے سال میں لگی ہو اور گائیوں میں سے دو سال کی جو تیسرے میں لگی ہو اور اونٹ میں سے جو چار سال کا ہو کر پانچویں میں لگا ہو بعض نے کہا بھیڑ یعنی پوٹلہ چھ مہینے کا بھی کافی ہے۔

یُنْفٰی مِنَ الضَّحَایَا الَّتِیْ لَمْ تُسْنَنْ - قربانی کے جانوروں میں سے وہ جانور نکال ڈالا جائے گا۔ جس کے دانت نہ اگے ہوں (از ہری نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح لَمْ تُسْنِنْ بکسرہ نون یا لَمْ تُسِنَّ ہے۔ یعنی جو دوسرے برس میں نہ لگی ہو ثنیہ نہ ہوئی ہو۔

اِنَّ فِیْهِ اَبْوَابًا لَاتَخْفٰی عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهَا السَّلَمُ فِی السِّنِّ - حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ سود میں اور کئی معاملہ داخل ہیں جو کسی پر پوشیدہ نہیں رہیں گے۔ جیسے جانوروں میں سلم کرنا یا غلام لونڈی میں (یعنی پیشگی روپیہ دیکر جانور یا غلام لونڈی ایک میعاد پر اس کے بدل ٹھہرالینا یہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ جانور ایک دوسرے سے ایسے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح غلام لونڈی جن کی قیمت میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے اور ایسی حالت میں نزاع پیدا ہوگا برخلاف غلہ یا پارچہ وغیرہ کے ان میں جب اچھی طرح صفت بیان کر دی جائے تو نزاع کا ڈر نہیں رہتا)۔

بَازِلُ عَامَیْنِ حَدِیْثٌ سِنِّیْ - (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے جیسے کتاب الباء میں گذر چکا) یعنی میں دو برس کا بازل ہوں حالانکہ میری عمر کم ہے)۔

بازل وہ اونٹ جو پورے آٹھ برس کا ہو جائے پھر اس کے بعد ایک سال اور گذرے تو بازل عام ہوا۔ دو سال گذریں تو بازل عامین ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ گو میں نو عمر ہوں مگر عقل وعلم اور فہم وفراست میں کامل ہوں۔ جیسے نو یا دس برس کا اونٹ پوری عمر کا اونٹ ہوتا ہے)۔

وَجَاوَزْتُ اَسْنَانَ اَهْلِ بَیْتِیْ - میں اپنے گھر والوں سے عمر میں بڑھ گیا (ان سے زیادہ میں نے عمر پائی یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے: آپ کی عمر اسی برس تک پہنچی تھی)۔

لَاُوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ کَعْبَهٗ - میں تو عرب کے اشراف اور اکابر کو روند ڈالوں گا۔

صَدَقَنِیْ سِنَّ بَکْرِهٖ - اس نے اپنے اونٹ کی عمر سچی بتلائی (یہ ایک مثل ہے عرب میں اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی سچ موچ بیان کردے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے جوان اونٹ خریدنے کے لیے چکایا۔ اونٹ والے سے اس کی عمر پوچھی اس نے سچ سچ بیان کر دی تب یہ خریدار نے کہا اس روز سے یہ

مثل ہوگئی)-

فَدَعَا بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهُ عَلَيْهِ - ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوایا وہ اس پر بہا دیا (یعنی جس مقام پر گنوارے نے پیشاب کر دیا تھا)-

سَنَّهَا فِي الْبَطْحَاءِ - اس کو کنکر یلے میدان میں بہا دیا (یعنی شراب کو جب اس کی حرمت اتری)-

كَانَ يَسُنُّ الْمَاءَ عَلَى وَجْهِهِ وَلَا يَشُنُّهُ - ان کے منہ پر پانی ڈالتے تھے ایک جگہ تریڑتے تھے جگہ جگہ نہیں پہنچاتے تھے-

فَسُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا - مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو-

فَقَامَ رَجُلٌ قَبِيحُ السُّنَّةِ - (آنحضرت نے صدقہ کی ترغیب لوگوں کو دلائی) اتنے میں ایک شخص بدصورت کھڑا ہوا (جس کا چہرہ بدنما تھا سنت چہرے کا رخ جو سامنے ہوتا ہے بعض نے کہا (خسارے کا تختہ)-

وَكَانَ زَوْجُهَا سُنَّ فِي بِئْرٍ - اس کا خاوند ایک کنوے میں سڑ گیا تھا (بدبودار ہوگیا تھا) اسی سے ہے حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ - سڑی بدبودار کیچڑ بعض نے کہا - سُنَّ سے اَسِنَ مراد ہے یعنی بدبو کی وجہ سے منہ پھیر لینا اس کو ڈھانپ لینا-

كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ مِنَ السُّنَّةِ - ظہر اور عصر کی نماز سنت کی پیروی میں ملا کر پڑھتے (یہ جمع کرنا اہلحدیث اور امامیہ کے نزدیک جائز ہے اور امام احمد نے بیماری کے عذر سے جائز رکھا ہے یعنی مقیم کے لیے لیکن مسافر کو تو بالا تفاق جمع درست ہے - صرف امام ابوحنیفہ نے اس میں خلاف کیا ہے)-

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ - تم اپنے اوپر میرا طریق اور خلفائے راشدین یعنی چاروں خلیفوں کا طریق لازم کر لو (ان کی پیروی کرو نہ غیر راشدین خلیفوں کی جیسے خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ تھے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلفائے راشدین کا قول یا فعل بھی سنت ہے سنت تو آنحضرت ہی کا قول یا فعل ہوتا ہے اور خلفائے راشدین چونکہ ہر امر میں سنت رسول ہی پر چلتے تھے لہٰذا ان کی بھی پیروی کا حکم دیا چونکہ ان کی پیروی سنت رسول کی پیروی ہے-

هُوَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقِتَالَ - قابیل پہلا شخص ہے جس نے خون کرنے کا طریق قائم کیا (پہلے دنیا میں اسی نے اپنے بھائی ہابیل کا خون کیا)-

اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ - ان اونٹوں کو بھیج دے اور ان کو کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کر یہ سنت ہے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ وآلہ وسلم کی-

اَلْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ وَالتَّشَهُّدُ سُنَّةٌ وَلَا تَنْقُصُ السُّنَّةُ الْفَرِيْضَةَ - نماز میں سورت کا پڑھنا (یعنی سورہ فاتحہ کے بعد) سنت ہے اور تشہد پڑھنا سنت ہے اور سنت کے نہ کرنے سے فرض میں نقصان نہیں آتا - مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورت کے وجوب پر (جیسے احناف کا قول ہے) اس آیت سے یعنی فاقرو واما تیسر من القرآن سے دلیل لینا صحیح نہیں ہے-

اَسْنَانٌ - دانت یہ جمع ہے سن کی بمعنی دانت جمع البحرین میں ہے کہ دانتوں میں سے سامنے کے چار دانتوں کو ثنایا اور ان کے بازو کے چار کو انیاب اور ان کے بازو کے چاروں کو نواجذ اور ان کے بازو کے چاروں کو ضواحک اور باقی بارہ کو رحی کہتے ہیں-

سَنٌّ - ایک جگہ پانی بہانا-

شَنٌّ - جگہ جگہ پانی پھیلانا-

اِمْضِ عَلَى سُنَنِكَ - اپنی ناک کی سیدھ پر چلا جا-

نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي مَسَانِّ الطُّرُقِ - جو چالو راستے ہوں (جن میں لوگ آتے جاتے رہتے ہوں) وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسا کرنے سے خود نمازی کو نقصان پہونچنے کا ڈر ہے دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوگی)-

سُنْسُنٌ - ایک شخص کا نام ہے اس کا بیٹا احمد حدیث کا راوی ہے-

لَا اٰتِيْكَ سِنَّ الْحِسْلِ - میں تیرے پاس نہیں آؤں گا جب تک گھوڑ پھوڑ کے دانت نہ گریں (یعنی کبھی نہیں آؤں گا کیونکہ اس کے دانت کبھی نہیں گرتے)-

كَاَسْنَانِ الْمِنْشَارِ - آرے کے دندانے جو لکڑی کاٹتے ہیں-

مَرْمَرٌ مَسْنُوْنٌ - گچی کا چکنا صاف صحن-

سَنِیْن - ہم عمر، ہم جولی-

سَنِیْنَہ - ہوا لمبی ریتی سَنَائِن جمع-

سَنَۃٌ - کئی سال گذرنا-

مَسَانَھَہ - سالانہ کوئی معاملہ کرنا-

سَنِہٌ - کئی سال کا پرانا-

سَنَۃٌ - جو بمعنی سال ہے وہ اصل میں سَنَہٌ تھا بعض نے کہا سَنَوٌ کیونکہ اس کی جمع سَنَوَات آتی ہے عام لوگ سَنَوَاتِیُّ برسوں کے پرانے معاملہ کو کہتے ہیں-

خَرَجْنَا نَلْتَمِسُ الرُّضَعَاءَ بِمَكَّةَ فِیْ سَنَةٍ سَنْهَاءَ (حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) ہم شیر خوار بچوں کی تلاش میں نکلے ایک قحط کے سال میں-

سَنَةٌ سَنْهَاءُ - جیسے لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ یا يَوْمٌ اَيْوَمُ - ایک روایت میں سَنَةٌ شَهْبَاءَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا-

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُضَرَ بِالسَّنَةِ - یا اللہ مصر کے کافروں پر قحط ڈال کر میری مدد کر - یہ اسمائے غالبہ میں سے ہے- جیسے گھوڑے کو دابہ اور اونٹ کو مال کہتے ہیں اور کبھی لام کلمہ کو تے سے بدل کر اَسْنَتُوْا کہتے ہیں یعنے وہ قحط میں مبتلا ہوئے-

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُجِيْزُ نِكَاحًا عَامَ سَنَةٍ - حضرت عمرؓ قحط سالی میں نکاح کو جائز نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ایسے زمانہ میں غیر کفو میں نکاح کر دینے کا احتمال ہوتا ہے بقول شخصے مرتا کیا نہ کرتا)-

كَانَ لَا يَقْطَعُ فِیْ عَامِ سَنَةٍ - قحط سالی میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے-

فَاَصَابَتْنَا سُنَيَّةٌ حَمْرَاءُ - ایک سخت قحط ہم پر آن پڑا (یہ تصغیر تعظیم کے لیے ہے)-

اَعِنِّیْ عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ - میری مدد کر ان کے مقابلہ میں قحطوں سے جیسے حضرت یوسف کے زمانہ میں قحط پڑے تھے-

اَنْ لَّا اُهْلِكَ اُمَّتَكَ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ - میں تیری امت کو عام قحط سے (جو سب ملکوں میں ہو) تباہ نہیں کرنے کا-

لَيْسَ السَّنَةُ اَنْ لَّا تُمْطَرُوْا - فقط قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ ہو (بلکہ بارش ہو کر غلہ پیدا نہ ہو یہ بھی (پنیا) قحط ہے یعنی کثرت بارش سے کھیتی تباہ ہو جائے یا بے وقت بارش ہو)-

نَهٰی عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ - کئی سال تک درخت کا میوہ بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ یہ معدوم کی بیع ہے اور اس میں دھوکا ہے- شاید ان سالوں میں میوہ پیدا نہ ہو) جیسے دوسری حدیث میں ہے-

نَهٰی عَنِ الْمُعَاوَمَةِ - اس کا بھی یہی مطلب ہے-

تَسَنُّهٌ - کئی سال گذرنا-

سَانَهَتِ النَّخْلَةُ - ایک سال آڑ اس میں میوہ لگتا ہے (یعنی یہ درخت کھجور کا ایک سال میوہ دیتا ہے ایک سال خالی رہتا ہے)-

سَنْوٌ یا سَنَاوَةٌ - پانی دینا تر کرنا بلند ہونا چمکنا کھول دینا-

بَشِّرْ اُمَّتِیْ بِالسَّنَاءِ - میری امت کو یہ خوشخبری دے کہ اس کا مرتبہ (اللہ کے نزدیک) بلند ہوگا-

سَنِیَ يَسْنٰی سَنَاءً - بلند ہونا-

سَنَی - بہ قصر چمکنا-

عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُّوْتِ - تم سنا اور شہد اپنے اوپر لازم کرلو (دونوں میں مصفی مخرج بلغم و مواد غلیظہ ہیں)-

يَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَاسَنَا - ام خالد واہ واہ یعنی یہ کپڑا تجھ پر بہت زیب دیتا ہے کہتے ہیں کہ سنا سنا حبشی زبان میں بمعنی اچھا اور زیبندہ - ایک روایت میں سَنَاهُ سَنَاهُ ہے معنی وہی ہے-

مَا سُقِیَ بِالسَّوَانِیْ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ - جس کھیت کو جانور سے پانی دیا جائے (یعنی اونٹ یا بیل سے) اس میں سے بیسواں حصہ زکوۃ میں لیا جائے گا (یعنی پانچ فیصدی سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کیا تخفیف ہوگی) اور جو آسمان کے پانی سے کھیتی ہو اس میں سے دسواں حصہ سبحان اللہ اگر شریعت اسلامی کے موافق کوئی بادشاہ اپنی رعیت سے مال گذاری وصول کرے تو ساری رعیت اس کی عاشق بن جائے - ہمارے زمانہ کے بعض بادشاہ تو آدھا بلکہ دو ثلث پیداوار کا کاشتکار سے لے لیتے ہیں اور اس کے سوا طرح طرح کی پٹیاں ان پر ڈالتے ہیں - بیچارے کاشتکار ننگے

بھوکے محتاج مفلس رہتے ہیں-لاحول ولاقوۃ الا باللہ-

اِنَّا کُنَّا نَسْنُوْا عَلَیْهِ (ایک اونٹ نے آنحضرت سے شکایت کی کہ اس کے مالک اس کو سخت تکلیف دیتے ہیں اور کھانا برابر نہیں دیتے آپ نے اس کے مالکوں سے پوچھا انہوں نے کہا) ہم تو اس پر پانی لایا کرتے ہیں-

لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰی اشْتَکَیْتُ صَدْرِی- میں نے پانی بھرا یہاں تک کہ میرے سینے میں بیماری ہوگئی (پانی کھینچتے اور لاتے- یہ حضرت شاہزادی عالم وعالمیاں جناب فاطمہ زہرا کا قول ہے-[1] آپ اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں گھر کے سارے کام کاج کرتیں- حالانکہ دونوں جہان کی شہزادی تھیں اور کسی عورت کی کیا حقیقت ہے جو ایسی کاموں میں شیخی کرے یا خاوند کی خدمت سے اکتائے)-

اِنَّ لِیْ جَارِیَةً هِیَ خَادِمُنَا وَسَانِیَتُنَا فِی النَّخْلِ- ہماری ایک لونڈی ہے جو ہماری خدمت کرتی ہے اور کھجور کے درختوں کو پانی دیتی ہے-

اِذَا اللّٰهُ سَنّٰی عَقْدَ شَیْءٍ تَیَسَّرَا- جب اللہ تعالیٰ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ کام آسان ہو جاتا ہے (بندہ سہل سے اس کو حاصل کر لیتا ہے) یہ سنت سے نکلا ہے یعنی میں نے کھولا اور آسان کیا-

تَسَنّٰی لِیْ- مجھ کو آسان ہوا جیسے تَیَسَّرَ اور تَاَنّٰی ہے-

مُسَنَّاة- وہ کٹہ جو پانی روکنے اور چھوڑنے کے لیے بنایا جائے-

سَنْیٌ-کھولنا-

سَنَاءٌ-چمک بلندی رونق-

تَسْنِیَةٌ-سہل کرنا کھولنا-

مُسَانَاةٌ-راضی کرنا-خوش رکھنا-

اِسْنَاءٌ-روشنی کرنا ایک برس کہیں رہنا بلند کرنا اٹھانا-

تَسَنِّیْ-بگڑ جانا سڑ جانا-آسانی کرنا-راضی کرنا مہیا اور تیار ہونا-

سَنَایَا-بلند مرتبہ اور شریف

سَنَایَةٌ-کل پوری-

اَرْضٌ مَّسْنِیَّةٌ-جس زمین کو ڈولوں سے پانی دیا جائے (یعنی کنویں سے کھینچ کر یا جانوروں پر لاد کر)-

سَنَابَاذ- ایک گاؤں ہے جہاں امام رضا نے وفات پائی-

باب السین مع الواو

سَوْاَةٌ-شرمگاہ بری بات فحش بری خصلت-

سَوَاءٌ-برا ہونا-

تَسْوِیَةٌ یا تَسْوِیْئی-برائی کرنا-عیب کرنا-

اِسَاءَةٌ-برائی کرنا-

سُوْءٌ-برائی کوڑھ ہر آفت فسق وفجور-

سَوْءٌ-بری بات کہنا-

وَهَلْ غَسَلْتَ سَوْاَتَكَ اِلَّا اَمْسِ- ابھی کل ہی تو تو نے اپنی جائے براز دھوئی ہے (یہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بے شرمی اور بے حیائی کی بات کرے مغیرہ بن شعبہ نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک دغابازی کی تھی اپنے ساتھیوں کو قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا یہ اس کی طرف اشارہ ہے)-

یَجْعَلَانِهِ عَلٰی سَوْاٰتِهِمَا- دونوں آدم اور حوا بہشت کے پتے اپنی شرمگاہ پر رکھنے لگے (جب ممنوع درخت میں سے انہوں نے کھایا اور بہشتی لباس اتر گیا ننگے رہ گئے)-

سَوْاءُ وَلُوْدٌ خَیْرٌ مِّنْ حَسْنَاءَ عَقِیْمٍ-بدشکل عورت جو جننے والی ہو بچے دیتی ہو اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جو بانجھ ہو-

اَلسَّوْاءُ بِنْتُ السَّیِّدِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْحَسْنَاءِ بِنْتِ الظُّنُوْنِ- ایک بدشکل عورت جو شریف کی بیٹی ہو اس خوبصورت عورت سے بہتر ہے جس کی ذات مطعون ہو (اس کے نسب میں عیب ہو)-

---

[1] یہ حضرت فاطمہؓ کا نہیں بلکہ حضرت علیؓ کا قول ہے- ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد (۵/۲۵) مسند احمد (۱/۲۰۶) (م)

سُوْءُ الْمُنْظَرِ فِيْ الْاَهْلِ وَالْمَالِ - مال اور اولاد میں برا منظر یعنی ان پر کسی آفت کا آنا جس کے دیکھنے سے رنج ہو-

اِنَّ رَجُلًا قَصَّ عَلَيْهِ رُؤْيَا فَاسْتَاءَ لَهَا - ایک شخص نے آنحضرت سے ایک خواب بیان کیا آپ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ اس سے حضرت عمرؓ کے بعد دین کی خرابی یا بنی امیہ کی حکومت اور سلطنت نکلتی ہوگی اور یہ دل سے آپ کو ناگوار تھی ایک روایت میں فَاسْتَالَهَا ہے - یعنی اس نے اس خواب کی تعبیر چاہی آنحضرت نے یہ خواب سننے کے بعد فرمایا پہلے نبوت کی خلافت ہوگی (یعنی تیس برس تک) اس کے بعد اللہ تعالی جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا (معلوم ہوا کہ معاویہ وغیرہ بنی امیہ کے لوگ خلیفہ نہ تھے بلکہ بادشاہ تھے جیسے اور دنیاوی بادشاہ ہوتے ہیں - جب معاویہ باوصف صحابی اور قرشی ہونے کے خلیفہ نہ ٹھہر - بلکہ بادشاہ تو اور کوئی تیموری یا افغانی یا ایرانی یا مغل ایرے غیرے پنچ کلیاں کیونکر خلیفۃ المسلمین ہو سکتے ہیں اور صحابہ کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی خلیفہ نہیں ہو سکتا)-

فَمَا سَوَّاً عَلَيْهِ ذٰلِكَ - پھر آپ نے اس سے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے برا کیا-

اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ - ہم تجھ کو تیری امت کے باب میں خوش کریں گے اور تجھ کو رنجیدہ نہیں کریں گے (ان کو دوزخ میں ڈال کر)-

اِحْدٰى سَوْاٰتِكَ - تیرے ایک برے کام کا نتیجہ ہے-

سُوْءُ الْعُمُرِ - خراب نکمی عمر (یعنی اسی برس کے بعد کی جب آدمی کے ہوش وحواس میں فرق آجائے-

سُوْءُ الْكِبْرِ یا سُوْءِ الْكِبَرِ - خراب بڑھاپا-

اِنَّ الْمَرْاَةَ لَدَابَّةُ سَوْءٍ - عورت ایک برا جانور ٹھہری (جس کے سامنے نکل جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے) مطلب یہ ہے کہ عورت کے سامنے نکل جانے سے نماز کا فاسد ہونا غلط خیال ہے محیط میں ہے کہ عرب لوگ یوں کہتے ہیں-

رَجُلُ سَوْءٍ یا رَجُلُ السَّوْءِ - یعنی برائی اور فساد اور شر اور فحش کا آدمی اور اَلرَّجُلُ السَّوْءُ کہنا صحیح نہیں ہے - اس طرح رَجُلُ السُّوْءُ بھی بضم سین صحیح نہیں ہے - اس طرح رَجُلُ السُّوْءِ کہہ سکتے ہیں اور بعض مولدین اَلْمَرْاَةُ السَّوْءُ بھی کہتے ہیں یعنی شریر بدکار عورت-

فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ - جب برا مرد ہوتا ہے تو (عورت سے) کہتا ہے چل نکل جا دور ہو-

فَمَنْ زَادَ فَقَدْ اَسَاءَ - جس نے بڑھایا (یعنی اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھویا) اس نے برا کیا (کیونکہ اسراف ہے اور سنت کی مخالفت ہے)-

مَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ - جو شخص اسلام لا کر پھر برائی کرے تو اس سے دونوں زمانوں (یعنی کفر اور اسلام) کی برائیوں کا مواخذہ ہوگا - دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اسلام کفر کی سب برائیوں کو گرا ڈالتا ہے میٹ ڈالتا ہے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ جب اسلام لانے کے بعد پھر برائی نہ کرے تو کفر کی برائیاں بھی سب معاف ہو جائیں گی - بعض نے کہا موخذاہ سے یہ مطلب ہے کہ اس کی کفر کی برائیوں پر صرف ملامت کریں گے سزا نہ دیں گے - البتہ اسلام کی برائیوں پر سزا ملے گی-

بِاَمْرِ سَوْءٍ - ایک برائی کا کام

اَلسُّوْءُ الْقَتْلُ وَالْفَحْشَاءُ الزِّنَا - امام رضا علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں جو سوء اور فحش کا لفظ ہے سوء سے مراد قتل اور خون ریزی ہے اور فحشا سے مراد زنا اور بدکاری ہے-

سَيِّئَةٌ - برائی اصل میں سَيْوِءَةٌ تھی-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ سَوْءٍ وَّاِنْسَانِ سَوْءٍ - میں تیری پناہ لیتا ہوں برے ہمسائے اور برے آدمی سے-

سَايَةٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان اور ایک گاؤں کا مکہ میں-

كَانَ اَبُو الْحَسَنِ اِذَا قَضٰى نُسُكَهٗ عَدَلَ اِلٰى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا سَايَةٌ فَحَلَقَ بِهَا - امام ابوالحسن جب حج کے ارکان پورے کر چکتے تو ایک بستی میں جاتے جس کا نام سایہ تھا - وہاں سر منڈاتے-

سَوْبَةٌ - دور کا سفر جیسے سُبَاةٌ ہے-

سُوْبِيَه - گیہوں کا شراب مصر والے اکثر اس کو پیتے ہیں-

سَوْخٌ یاسُوَاخٌ یاسَوَجَانٌ آہستہ چلنا-

سَوَجَانٌ- جانا آنا-

سَاجٌ- ساگوان جو مشہور لکڑی ہے ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے-خصوصا رنگون اور برہما میں اس کی جمع ساجات ہے-

لَبِسَ سَاجَةً-ایک چادر پہنی اس کی جمع سِیْجَانٌ ہے-

یُصَلِّیْ عَلٰی سَرِیْرٍ مِّنْ سَاجٍ-ساگوان کے تخت پر نماز پڑھتے تھے-

وَتَغْسِلُهٗ عَلٰی سَاجَةٍ-اس کو یعنی میت کو تو ایک ساگوانی تختے پر غسل دے-

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّاجَ وَالطَّلْقَ وَالْخَمَائِصَ-آنحضرت نے سبز یا سیاہ چادر پہنی مجمع البحرین میں ہے کہ ساج سبز یا سیاہ چادر-

کَانَ یَلْبَسُ فِی الْحَرْبِ مِنَ الْقَلَانِسِ وَالسِّیْجَان-لڑائی میں آپ ٹوپیاں اور سبز چادریں پہنتے-

سَاحَةٌ-صحن آنگن وہ خالی میدان جو گھروں کے درمیان ہوتا ہے اس پر عمارت اور چھت نہیں ہوتی- اس کی جمع سَاحٌ اور سُوْحٌ اور سَاحَاتٌ آئی ہے-

اِنَّ الْحَاجَّ یَنْزِلُوْنَ مَعَهُمْ فِیْ سَاحَةِ الدَّارِ- حاجی لوگ مکہ والوں کے ساتھ گھروں کے درمیان جو صحن خالی ہوتا ہے اس میں اتریں گے-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ حَلَلْتُ بِسَاحَتِكَ-یا اللہ میں تیرے احاطہ میں اترا ہوں یا تیرے آنگن میں-

تَبَاعَدُوْا عَنْ سَاحَةِ الظَّالِمِیْنَ- ظالموں کی آنگن سے الگ رہو (ان کے نزدیک نہ جاؤ نہ ان کے پاس سکونت کرو)-

سَوْخٌ-زمین میں گھس جانا' ڈوب جانا' غائب ہوجانا' تہ نشین ہو جانا دھنس جانا' جیسے سُؤُوْخٌ اور سَوَخَانٌ ہے-

سَاخَ الْجَامِدُ-جمی ہوئی چیز پگھل گئی یہ عام لوگوں کا محاورہ ہے-

تَسَوُّخٌ-کیچڑ میں گرنا-

سَوَّاخَی-بہت کیچڑ-

فَسَاخَتْ یَدُ فَرَسِیْ- میری گھوڑی کا ہاتھ زمین میں گھس گیا دھنس گیا-

فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّمُوْسٰی صَعِقًا- پہاڑ زمین میں دھنس گیا اور حضرت موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے-

فَاَهْمَاخَتِ الصَّخْرَةُ-وہ پتھر زمین میں گھس گیا (اندر چلا گیا) صحیح فَانْسَاخَتْ ہی حائے حطی سے جیسے آگے آئے گا یعنی ہٹ گیا اور کھل گیا-

سَاخَتْ قَوَائِمُهٗ فِی الْاَرْضِ- اس کے پاؤں زمین میں دھنس گئے-

اَسَاخَهُ اللّٰهُ- اللہ تعالیٰ اس کو دھنسا دے-

بِکُمْ تَسِیْخُ الْاَرْضُ الَّتِیْ تَحْمِلُ اَبْدَانَکُمْ-تمہاری ہی وجہ سے زمین جمی ہوئی ہے جو تمہارے بدنوں کو اٹھاتی ہے یہ سَاخَ یَسِیْخُ سَیْخًا سے نکلا ہے جس کے معنی دھنسنے اور غائب ہونے کے بھی ہیں جیسی سوخ ہے اور جمنے اور مضبوط ہونے کے بھی-

ثُمَّ اَقْبَلَتْ اِلَی ابْنِهَا فَاِذَا عَقِبُهٗ تَفْحَصُ فِیْ مَاءٍ فَجَمَعَتْهُ فَسَاخَ وَلَوْ تَرَکَتْهُ لَسَاحَ- پھر حضرت ہاجرہ (پانی ڈھونڈنے کے بعد اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل) کے پاس آئیں دیکھا تو ان کی ایڑی پانی کو کھول رہی ہے (یعنی پانی میں ایڑیاں مار رہے ہیں) حضرت ہاجرہ نے اس پانی کو سمیٹا (جو پھیلا ہوا تھا) تب وہ تھم گیا (کنوے کی طرح ایک جگہ ٹھہر گیا) اگر چھوڑ دیتیں تو بہتا رہتا (کبھی کم نہ ہوتا)-

سُوْدٌ-یا سُوْدَدٌ یا سِیَادَةٌ یا سَیْدُوْدَةٌ- سردار ہونا' بزرگ ہونا' شریف ہونا-

سَادَقَوْمَهٗ- اپنی قوم کا سردار ہوگیا ان پر غالب آیا شرافت میں-

سَوَدٌ-کالا ہونا-

سَادَسَوَادًا-کالا پانی پیا-

تَسْوِیْدٌ- کالا کرنا جرات کرنا سیدوں کو قتل کرنا سردار بنانا-

مُسَوَّدَہ-کالا کیا ہوا اور پہلی تحریر پھر دوسری تحریر کو (یعنی

اس کی کاپی کو مبیصہ کہتے ہیں)۔

جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ - ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ قریش کے سردار ہیں فرمایا سردار تو اللہ ہے (اور ہم سب بندے اور غلام ہیں یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا درحقیقت آپ قریش کیا سارے بنی آدم کے سردار تھے مگر آپ نے منہ پر تعریف پسند نہیں کی یہ علامت ہے کمال شرافت کی عمدہ لوگ خوشامد سے نفرت کرتے ہیں)۔

لَمَّا قَالُوْا لَهٗ اَنْتَ سَيِّدُنَا قَالَ قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ - جب صحابہ نے آنحضرت سے کہا آپ ہمارے سردار ہیں تو فرمایا تم جو کہتے تھے وہی کہو (یعنی اللہ کے رسول یا اللہ کے نبی اور سردار نہ کہو کیونکہ میں تمہارے دنیاوی سرداروں کی طرح دنیا کے امور میں سردار نہیں ہوں ایک روایت میں ہے قُوْلُوْا ابَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِ يَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ - یعنی مجھ کو ایسے ہی کچھ لفظ کہو سید یا رسول یا نبی یا بھائی اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر کر دے (تم مجھ کو بندگی کے درجہ سے بڑھاتے بڑھاتے خدائی تک پہنچا دو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو جو اللہ کے بندے تھے خدا کر دیا۔

اِنَّمَا اَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ - میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا پیغام پہنچانے والا ہوں۔ افسوس مولویوں اور جاہل صوفیوں نے آنحضرت کے ان ارشادات کا کچھ خیال نہ رکھا اور اپنی کتابوں اور قصیدوں میں آنحضرت کی تعریف میں ایسا مبالغہ کیا کہ معاذ اللہ خدائی سے بھی زیادہ آپ کا مرتبہ بلند کر دیا یا خدائی تک پہنچا دیا اور یہ نہ سمجھے کہاں بندہ کہاں خدا کہاں تراب کہاں رب الارباب کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایسی غلط اور شاعرانہ مشرکانہ ملحدانہ تعریفوں سے خوش ہوتے ہیں اور آخرت میں ایسے لوگوں کی صورت سے بیزار ہوں گے وہاں وہ مار پڑے گی کہ چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا آنحضرت انہی لوگوں سے خوش ہیں جو حفظ مراتب کا خیال رکھتے ہیں اور پابند شرع شریف ہیں ان کو مرنے کے بعد کوئی اندیشہ نہیں ہے پیغمبر صاحب کا دست شفقت ان کے سروں پر ہے آنحضرت کا مرتبہ وہ ہے جو اس حدیث میں ہے۔

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ - میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں (سارے بنی آدم میں اللہ تعالیٰ نے میرا رتبہ بلند رکھا ہے یہ اس کے کرم و فضل کا اظہار ہے) نہ فخر اور اترانا (جو پیغمبروں کی شان سے بعید ہے دوسرے فخر تو جب ہوتا جب مجھ کو یہ میرا مرتبہ اپنی سعی اور کوشش اور دانائی سے ملا ہوتا نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کا اظہار میں اس کا شکر بجالانے کے لیے کرتا ہوں چونکہ اس نے فرمایا۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ قَالُوْا مَنِ السَّيِّدُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا فَمَا فِيْ اُمَّتِكَ مِنْ سَيِّدٍ قَالَ بَلٰى مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَرُزِقَ سَمَاحَةً فَاَدّٰى شُكْرَهٗ وَقَلَّتْ شِكَايَتُهٗ فِي النَّاسِ - لوگوں نے آنحضرت سے عرض کیا سردار (یعنی شریف) کون ہے فرمایا یوسف پیغمبر جو یعقوب کے بیٹے تھے وہ اسحاق کے حضرت ابراہیم کے (خود بھی پیغمبر باپ دادا پردادا سب پیغمبر یہ شرف اور کسی کو نہیں ملا کہ برابر چار پشت پیغمبری رہی) پھر لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کی امت میں کوئی سردار نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور سخاوت عنایت فرمائی۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہے (اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ غربا اور مساکین اور مستحقین عزیز و اقربا ناطہ والوں سب کی پرورش کرتا ہے) اور اس کی شکایت کرنے والے کم ہیں (اس کا شکر کرنے والے اور اس کی تعریف کرنے والے بہت ہیں) ایسا شخص میری امت کا سردار ہے (یہ جو فرمایا اس کی شکایت کرنے والے کم ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ کسی کو ناجائز طور سے نہیں ستاتا نہ کسی پر ظلم کرتا ہے۔ ایسے شخص کے شاکی وہی لوگ ہوں گے جو حسد کی راہ سے اس کی شکایت کرتے ہوں گے۔ وہ کم لوگ ہوں گے اکثر تو اس کے احسانات کے شکر گذار اور مداح ہوں گے۔ یہ اس لیے فرمایا کہ آدمی کیسا ہی مرنج اور مرنجان اور سخی اور فیض رسان اور غریب پرور مہربان ہو مگر تب بھی بعض حاسد خواہ مخواہ اس کی برائی کرتے ہیں تو ایسا ہونا کہ کوئی دنیا میں اس کا شاکی نہ ہونا ممکن ہے اور انسانی قدرت سے باہر ہے)۔

كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ سَيِّدٌ فَالرَّجُلُ سَيِّدُ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْاَةُ سَيِّدَةُ اَهْلِ بَيْتِهَا - سارے آدمی سردار ہیں (یہاں تک کہ اکیلا آدمی جس کا گھر بار ہو نہ نوکر چاکر نہ بال بچے وہ بھی اپنے اعضاء اور ہاتھ پاؤں کا سردار ہے) اور آدمی اپنے گھر والوں کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر والوں کی سردار ہے (مرد کی رعیت اس کے بال بچے جورو غلام لونڈی نوکر چاکر وغیرہ ہیں اور عورت کی رعیت اس کی چھوکریاں مامائیں وغیرہ)-

مَنْ سَيِّدُكُمْ قَالُوْا الْجَدُّبْنُ قَيْسٍ عَلٰى اَنَّا نُبَخِّلُهٗ قَالَ وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوٰى مِنَ الْبُخْلِ - آنحضرت نے انصار سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس اتنی بات ہے کہ ہم اس کو بخیل پاتے ہیں - آپ نے فرمایا کہ بخیلی سے بڑھ کر کوئی بیماری یا کوئی عیب نہیں ہے (بخل کی وجہ سے لاکھ ہنر ہوں سب ڈھنپ جاتے ہیں - کوئی بخیل کی تعریف نہیں کرتا اور سخاوت کی وجہ سے لاکھ عیب ہوں سب ڈھکے رہتے ہیں - ہر شخص سخی کی تعریف کرتا ہے)-

اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ - یہ میرا بیٹا (امام حسن کی طرف اشارہ کیا) سردار ہے (یعنی بڑا شریف النفس کریم الطبع ہمت والا دنیا پر لات مارنے والا) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کو ملا دے گا (ان میں صلح ہو جائے گی لاکھوں آدمیوں کی جان اس کی وجہ سے بچ جائے گی - اس حدیث کا ظہور ہوا امام صاحب نے دنیا کی حکومت اور دولت پر لات ماری اور معاویہ کو دے دی)-

قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ - اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (اس کو سواری پر سے اتار لو یہ آنحضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا جب سعد بن معاذ گدھے پر سوار ہو کر آئے چونکہ وہ زخمی تھے اس لیے انصار کو حکم دیا کہ ان کو جا کر گدھے سے اتارو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد بن معاذ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو کیونکہ تعظیم کے لیے کھڑے ہونے سے دوسری حدیث میں ممانعت آئی ہے)-

اُنْظُرُوْا اِلٰى سَيِّدِنَا هٰذَا مَايَقُوْلُ - دیکھو تو ہم نے جو اس شخص کو (یعنی سعد بن عبادہ کو) انصار کا سردار بنایا وہ کیا کہتا ہے ایک روایت میں - اِلٰى سَيِّدِكُمْ ہے یعنی اپنے سردار کی طرف دیکھو-

كَانَ سَيِّدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ رِيْحَهٗ - میرے سردار یعنی میرے خاوند آنحضرت خضاب کی بو کو ناپسند کرتے تھے (یہ حضرت عائشہ نے اس وقت کہا جب ایک عورت نے ان سے پوچھا خضاب لگانا کیسا ہے)-

تَفَقَّهُوْا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا - بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کرلو (یعنی چھٹے پنے میں اور کم سنی میں علم حاصل کر کے عالم بن جاؤ - جب تم بزرگ اور لوگوں کے سردار بن جاؤ یعنی تمہاری عمر زیادہ ہو گی تو اس وقت علم حاصل کرنے میں تم کو شرم آئے گی اور علم سے محروم رہو گے - بعض نے کہا قَبْلَ اَنْ تُسَوَّدُوْا کا مطلب یہ ہے کہ شادی کرنے سے پہلے علم حاصل کرلو یہ اِسْتَادَ الرَّجُلُ سے ماخوذ ہے یعنی اس نے شریف خاندان میں نکاح کیا امام بخاری نے اس قول کے بعد اتنا زیادہ کیا وَ بَعْدَ اَنْ تُسَوَّدُوْا یعنی بزرگ بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرو اگر کسی نے کم سنی میں حاصل نہ کیا تو بڑھاپے میں حاصل کرنا منع نہیں ہے بلکہ ہر حال میں علم حاصل کرنا ضروری اور بہتر ہے جیسے ایک قول ہے - اُطْلُبِ العلم مِنَ المهد الى اللحد یعنی نہالچہ یا گہوارے میں رہنے کے زمانہ سے قبر میں جانے کے وقت تک علم حاصل کرتا رہے-

اِتَّقُوا اللّٰهَ وَسَوِّدُوْا اَكْبَرَكُمْ - اللہ سے ڈرو اور جو تم میں بڑا ہو اس کو سردار بناؤ (صحابہ نے ایسا ہی کیا ابوبکر صدیقؓ کو حضرت علیؓ پر مقدم رکھا کیونکہ اس وقت حضرت علیؓ کم عمر تھے اور حضرت عمر کو خود ابوبکر صدیق خلیفہ بنا گئے اور حضرت عمر نے مرتے وقت چھ آدمیوں کو خلافت کا حقدار قرار دیا جو عمر میں ایک دوسرے کے قریب قریب تھے لیکن حضرت عثمانؓ عمر میں حضرت علی سے بہت زیادہ تھے اس لیے وہی خلیفہ بنائے گئے-

مَارَاَيْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْوَدَ مِنْ مُّعَاوِيَةَ قِيْلَ وَلَا عُمَرَ قَالَ كَانَ عُمَرُ خَيْرًا مِّنْهُ وَكَانَ هُوَاَسْوَدَ مِنْ عُمَرَ - (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں نے آنحضرت کے بعد معاویہ سے زیادہ کوئی سخی یا حلیم بردبار نہیں دیکھا لوگوں نے کہا کیا

معاویہ عمر سے بھی بڑھ کر تھے- انہوں نے کہا عمرؓ ان سے بہتر تھے- مگر سخاوت یا حلم میں معاویہ ان سے بڑھ کر تھے- (انہی دو باتوں یعنی سخاوت اور حلم کی وجہ سے لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو گئے تھے اور حالانکہ ان کا کوئی حق خلافت میں نہ تھا مگر لوگوں کی تائید سے وہ خلیفہ بن بیٹھے-

سخاوت مس عیب را کیمیا ست[1]
سخاوت ہمہ دردہارا دواست

نہایہ میں ہے کہ سید پروردگار' مالک' شریف' فاضل' کریم' حلیم' اپنی قوم کی تکلیف اٹھانے والا خاوند رئیس کئی معنوں میں آتا ہے-

• لَاتَقُوْلُوْ الِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ سَيِّدَكُمْ وَ هُوَ مُنَافِقٌ فَحَالُكُمْ دُوْنَ حَالِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَرْضٰى لَكُمْ ذٰلِكَ - منافق کو (جو ظاہر میں مسلمان کا دعوی کرتا ہو لیکن اس کے دل میں نور ایمان نہ ہو صرف دنیاوی مصلحت سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو) سردار مت کہو- (اس کو سیدنا نہ کہو) اس لیے کہ جب وہ منافق ہو کر تمہارا سردار ٹھہرا تو تم اس سے بھی کم ہوئے (منافق سے بھی بدتر ایک درجہ نیچے اتر کر) اور اللہ اس کو پسند نہیں کرتا (کہ تم اپنے تئیں منافق بناؤ یا اس سے بھی بدتر- اس حدیث سے یہ نکلا کہ بے دینوں کو سیدنا یا مولانا لکھنا منع ہے دوسری حدیث میں ہے کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصہ ہوتا ہے یا اس کا عرش جھوم جاتا ہے- ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے ان حدیثوں سے چشم پوشی کر لی ہے اور وہ بے انتہا خوشامد میں غرق ہو گئے ہیں- بیدین نیچیروں اور ہندوؤں کو اپنا سردار اور آقا اور مالک اور خداوند نعمت لکھتے ہیں اور زبان سے بھی کہتے ہیں اللہ تعالی ان کو نیک توفیق دے وہ ان کافروں اور فاسقوں کی تعریف کر کے اپنے مالک حقیقی یعنی پروردگار کو ناراض کرتے ہیں اور غصہ دلاتے ہیں-

اِنْ لَّمْ يَكُنْ سَيِّدًا فَقَدْ كَذَبْتُمْ وَاِنْ كَانَ سَيِّدًا فَقَدْ اَغْضَبْتُمْ رَبَّكُمْ - کافر اور فاسق اگر واقعی سردار ہے اور تم نے اس کو سردار کہا تو تم جھوٹ بولے (اور جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے) اور اگر واقعی وہ سردار ہے (لوگ اس کے تابعدار ہیں صاحب جاہ اور مال اور حشم ہے- جیسے ہمارے زمانہ میں نصاری اور مشرکوں کی راجہ مہاراجہ) تو تم نے اپنے پروردگار کو غصہ دلایا (کافر یا فاسق کی تعریف کر کے)-

سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ - جو شخص سردار ہوتا ہے (بادشاہ یا حاکم یا امیر) درحقیقت وہ اپنی رعیت کا خادم ہے- ان کی خبر گیری رکھتا ہے- ان کو راحت اور آرام پہنچانے کی تدبیریں کرتا رہتا ہے- ان کی حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے جیسے گڈریا' چرواہا اپنے جانوروں کی حفاظت کرتا ہے- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے رفیقوں اور ساتھیوں کی خدمت کرتا ہے- ان کے کھانے پینے کا سامان تیار کرتا ہے ان کی ضروری حاجتوں میں مدد دیتا ہے- وہی ان کا سردار ہے کیونکہ اس کا اجر اور ثواب بے شمار ہے-

سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ - امام حسن اور امام حسین علیہ السلام بہشتی جوانوں کے سردار ہیں (یعنی جتنے لوگ جوانی میں مرے یا اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ان سب کے یہ دونوں شہزادے سردار ہوں گے- اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ دونوں شہزادے جوانی ڈھل جانے کے بعد شہید ہوئے اور خلفائے اربعہ بڑھاپے میں شہید ہوئے یا مرے تو ان پر بھی ان کی فضیلت لازم آئے گی غرض یہ ہے کہ انبیاء اور خلفاء راشدین کے بعد ان دونوں شہزادوں کا مرتبہ تمام بہشتیوں سے بڑھ کر ہے- جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک تو انبیاء کے بعد یہ سب سے افضل ہیں اس بے ادب کے منہ میں خاک جو اپنے تئیں امام حسین علیہ السلام سے افضل کہتا تھا- قیامت کے دن اس غلط بیانی اور دروغ گوئی کا نتیجہ اس کو ملے گا اور شاید اب بھی قبر میں مل رہا ہو- یہی ایک قول اس کا اس کے گمراہ اور کذاب ہونے کی کافی دلیل ہے اللہ تعالی کے نیک بندے کبھی یہ دعوی نہیں کرتے کہ ہم فلاں سے افضل ہیں- بلکہ اپنے تئیں سب سے کم درجہ ظاہر کرتے

[1] نفس کے عیوب ونقائص کے لیے سخاوت نسخہ کیمیا ہے اور سخاوت تو ہر درد کی دوا ہے- (م)

ہیں اور اس کے معتقدین سے تعجب ہے کہ ایک پنجابی مغل کو اس شہزادوں سے افضل سمجھیں جو نبی عربی سید الاولین والآخرین کے جگر کے ٹکڑے ہیں اور جن میں آنحضرت کا خون ملا ہوا ہے- خدا کی مار ایسے بیوقوفوں پر-

فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ - جب اس کا مالک بازار میں آئے گا (جو اس کو بیچنا چاہتا ہے)-

ثَنِیُّ الضَّانِ خَيْرٌ مِّنَ السَّيِّدِ مِنَ الْمَعْزِ - بھیڑ جو ایک سال کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو (یا جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو) بڑی عمر والی بکری سے بہتر ہے-

اُسَوِّدُكَ وَاُزَوِّجُكَ - میں تجھ کو سردار بناؤں تیری شادی کروں-

اُنْظُرْ اِلٰى هٰؤُلَاءِ الْاَسَاوِدِ حَوْلَكَ - یہ گروہ جو تمہارے گرد جمع ہیں ان کو دیکھو-

اَسَاوِدُ اور اَسْوِدَات اَسْوِدَةٌ کی جمع ہیں جو سَوَادٌ کی جمع ہے سَوَادٌ کہتے ہیں دور والے شخص کو جس کی سیاہی معلوم ہو کیونکہ دور سے آدمی سیاہ ہی نظر آتا ہے-

دَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ يَعُوْدُهُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَقُوْلُ لَا اَبْكِيْ جَزَعًا مِّنَ الْمَوْتِ اَوْ حَزَنًا عَلَى الدُّنْيَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ اِلَيْنَا لِيَكْفِ اَحَدَكُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّكِبِ وَهٰذِهِ الْاَسَاوِدُ حَوْلِيْ وَ مَا حَوْلَهُ اِلَّا مِطْهَرَةٌ وَّاِجَّانَةٌ وَّجَفْنَةٌ - حضرت سلمان فارسیؓ بیمار ہوئے سعد بن ابی وقاص ان کی عیادت (بیمار پرسی کو) گئے وہ رونے لگے- اور کہنے لگے میں کچھ موت سے ڈر کر نہیں روتا ہوں نہ دنیا چھوڑنے کا مجھ کو رنج ہے- مگر بات یہ ہے کہ آنحضرت نے ہم کو وصیت کی تھی کہ تم کو دنیا کا سامان اتنا کافی ہے جتنا سوار سفر میں توشہ کے طور پر رکھتا ہے اور میرے پاس یہ چیزیں (سامان) جمع ہیں- دیکھا تو ان کے پاس کوئی سامان نہ تھا صرف وضو کا ایک بدھنا (لوٹا) تھا اور ایک کونڈا اور ایک پیالہ (سبحان اللہ اتنے ذرا سے سامان پر حضرت سلمان کو رنج تھا کہ میں نے دنیا کا بہت سامان جمع کر لیا ہے- یا اللہ ہم لوگوں کا کیا حال ہونا ہے جن کے پاس سیکڑوں گاڑیاں بھر کر سامان ہے ظروف فرش فروش اور پلنگ مسہریاں کپڑے صندوق کونچ کرسیاں طرح طرح کے چراغ اور روشنی کے سامان اس کے سوا گاڑیاں گھوڑے موٹر کار مکانات باغ کوٹھیاں وغیرہ اللہ ہی کا فضل و کرم ہو تو ہمارا بیڑا پار ہو- اَسَاوِدُ سے مراد اسباب اور سامان ہے بعض نے کہا اَسَاوِدُ سے سانپ مراد ہیں چونکہ یہ سامان سانپوں کی طرح نقصان پہنچانے والے ہیں-

لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا - تم ان فتنوں میں کالے ناگوں کی طرح جو اوپر اٹھ کر کاٹنے کے لیے پھر گرتے ہیں ہو جاؤ گے-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ - آنحضرت نے دو کالوں یعنی سانپ اور بچھو کو مار ڈالنے کا حکم دیا-

وَمِنَ الْاَسْوَدِ وَالْحَيَّةِ - اور کالے ناگ اور ہر سانپ سے تیری پناہ (مجمع البحار میں ہے کہ اسود بڑا سانپ جو سواروں کو چھیڑتا ہے اور آواز پر آتا ہے)-

لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْاَسْوَدَانِ - (حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اپنا وہ زمانہ دیکھا ہے جب ہمارے پاس سوا دو کالی چیزوں کے (یعنی کھجور اور پانی کے) اور کچھ نہ تھا (حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر کھجور کالی ہوتی ہے تو تثنیہ میں دونوں کو کالا کہہ دیا جیسے قمرین اور عمرین اور سمین وغیرہ)-

تُوُفِّيَ ﷺ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ - آنحضرت نے اس وقت وفات پائی جب ہم دو کالوں سے سیر ہو گئے تھے (یعنی پانی اور کھجور کے سوا دوسرا کوئی کھانا نہ تھا- اس کو کھاتے کھاتے نفرت ہو گئی تھی- بعض نے کہا: مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات سے پہلے ہم ان دو کالوں سے سیر نہیں ہوتے تھے- بلکہ پیٹ سے کم کھاتے تھے- بعض نے کہا کالون سے مراد رات اور کالی پتھریلی زمین ہے یعنی ہمارے پاس سوا رات اور کالی پتھریلی زمین کے اور کوئی پونجی نہ تھی)-

خَرَجَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَفِي الطَّرِيْقِ عَذِرَاتٌ يَّابِسَةٌ فَجَعَلَ يَتَخَطَّاهَا وَيَقُوْلُ مَا هٰذِهِ الْاَسْوِدَاتُ - جمعہ کی نماز کے لیے نکلے راستہ میں کچھ سوکھی مینگنیاں پڑھی ہوئی تھیں وہ ان کو لانگھنے لگے اور کہنے لگے یہ کالے کالے پتھر کیا ہیں (مینگنی سوکھ کر

کالی ہو جاتی ہے اس کو کالے پتھر سے تشبیہ دی)۔

مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ لَهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ۔ کوئی بیماری ایسی نہیں جس کی دوا کالا دانہ (کلونجی) نہ ہو موت کے سوا (یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں ہے وہ تو اپنے وقت پر ضرور آ ئے گی مگر اور دوسرے سب بیماریوں میں کلونجی سے شفا ہوتی ہے۔ حقیقت میں کلونجی عجیب دوا ہے اور حکیموں نے اس کے صدہا فائدے بیان کئے ہیں)۔

فَاَمَرَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ فَشُوِيَ لَهُ۔ آنحضرت نے حکم دیا کلیجی آپ کے لیے بھونی گئی (کلیجی کالی ہوتی ہے اس لیے اس کو سَوَادُ الْبَطْنِ کہا بعض نے کہا سَوَادُ الْبَطْنِ سے مراد وہ ہے پیٹ میں جو کچھ بھرا ہوتا ہے کلیجی آنتیں وغیرہ)۔

ضَحّٰى بِكَبْشٍ يَّطَاءُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّ يَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ۔ آنحضرت نے ایک مینڈا قربانی کیا جو کالک میں چلتا تھا (اس کے پاؤں سیاہ تھے) اور کالک میں دیکھتا تھا (اس کے آنکھ کے گرد اگر سیاہی تھی) اور کالک میں بیٹھتا تھا (اس کے پیٹھے سیاہ تھے) باقی بدن سفید تھا یعنی چت کبلا۔

عَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ۔ تم کو چاہئے بڑی جماعت کے ساتھ رہو (جو خلیفہ وقت کے اطاعت میں ہوتی ہے اور باغیوں کی جماعت سے جو تھوڑی سی ہوتی ہے الگ رہو۔ مجمع البحار میں ہے کہ مراد علما کی جماعت کثیر کے موافق رہو کیونکہ فروع میں ہر ایک مجتہد کی پیروی کر سکتا ہے۔ بعض نے کہا سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے جو حق پر ہو اگر چہ اسکی تعداد قلیل ہو اور یہی صحیح ہے محمد بن اسلم طوسی نے کہا اگر ایک ہی شخص متبع سنت رہ جائے تو وہی سواد اعظم ہے۔ کس لئے کہ اگر تعداد کی کثرت کا اعتبار ہو تو ہر زمانہ میں فاسق اور فاجر اور بدکاروں اور کافروں کی کثرت ہوتی ہے اور ان کی جماعت کثیر رہی ہے اور اچھے اور نیک لوگ کم ہی رہے ہیں۔ جیسے قرآن میں ہے وقلیل من عبادی الشکور۔ بعض نے کہا یہ حکم خاص صحابہ کے لیے ہے یعنی آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ جماعت کثیر کے ساتھ رہنا یعنی جدھر اکثر صحابہ ہوں اور صحابہ ہمیشہ حق کی طرف رہے ہیں۔ گو ان میں سے تھوڑے ناحق کو اختیار کئے جیسے ابو بکر صدیقؓ کی بیعت اکثر صحابہ نے کر لی صرف سعد بن عبادہ الگ رہے اور حضرت علی کی رفاقت اکثر صحابہ نے اختیار کی صرف عمر بن عاص اور سمرہ بن جندب اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ اور عبید اللہ بن عمر نے معاویہ کا ساتھ دیا۔ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی کہ مذہب معین کی تقلید کرنا واجب ہے۔ کیونکہ دنیا میں حنفیوں کی جماعت سواد اعظم ہے اور اہل حدیث غیر مقلدین کی تعداد تھوڑی ہے ان کا جواب یہ ہے کہ سہ ہجری تک تقلید مذہب معین کا رواج نہ تھا۔ تمام مسلمان حدیث وقرآن کے پیرو تھے اور انہی کی جماعت کثیر تھی پھر ایک قلیل جماعت نے پہلے پہل اس طریقہ کو چھوڑ کر مذہب معین کی تقلید اختیار کی تو جماعت کثیر وہی رہی جو قرآن وحدیث کی پیرو تھی اور جماعت کثیر بھی ہوگئی۔ تو اس کا حکم نہیں بدل سکتا اور ناحق حق نہیں ہو سکتا اور اہلحدیث اسی جماعت کثیر کے ساتھ ہیں جو چار سو برس تک کثیر تھی اور حق پر تھی اگر اس زمانہ میں یہ جماعت قلیل بھی ہوگئی ہے تو بھی کچھ نقصان نہیں کیونکہ حق ناحق نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ جب دنیا میں حنفیوں کی جماعت کثیر ہے اور تم حدیث کا یہ مطلب رکھتے ہو کہ جماعت کثیر کی پیروی لازم ہے اس صورت میں شافعی یا مالک یا احمد کی تقلید کرنا ناجائز ہوگا کیونکہ ان کے مقلدین کی جماعت قلیل ہے حالانکہ تم اس کے قائل نہیں ہو بلکہ ان کے مقلدوں کو بھی حق پر جانتے ہو اور ان کے مذہب والوں کو ان کی تقلید بھی جائز یا واجب کہتے ہو۔

اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَتَسْتَمِعَ سَوَادِيْ۔ (آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے فرمایا جو آپ کے خادم خاص تھے اور اکثر آپ کے پاس آتے جاتے رہتے۔ جب آپ باہر جاتے تو طہارت کا پانی جوتے تکیہ اپنے پاس رکھتے) تیرا اذن میرے پاس آنے کے لیے یہ ہے کہ پردہ اٹھائے میں جو چپکے چپکے باتیں کر رہا ہوں ان کو سنے جب تک میں منع نہ کروں (اگر منع کروں تو چلے جاؤ پھر پردہ چھوڑ دیجیے) بعض نے کہا سُوَادِيْ بہ ضمہ سین بھی جائز رکھا ہے بعض نے سَوَادِی بہ فتحہ سین یعنی تیرا حبشہ میرے حبشہ سے اتنا قریب ہو جائے کہ تو میری باتوں کو سن لے۔ اس حدیث سے عبد اللہ بن

مسعودؓ کی کمال فضلیت اور کمال قربت آنحضرت کے ساتھ نکلی- آپ ان سے ایسا برتاؤ کرتے جیسے اپنے گھر والوں سے اور باہر والے ناواقف لوگ عبداللہ بن مسعود کو آنحضرت کے اہل بیت میں سے سمجھتے- چونکہ وہ رات دن آنحضرت کے پاس آتے جاتے رہتے اور سفر اور حضر میں ہمیشہ آپ کے پاس رہتے- طیبی نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو ہر وقت مردانہ میں پردہ اٹھا کر مجھ کو دیکھ سکتا ہے کہ میں گھر میں ہوں یا نہیں گو میں کسی سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہا ہوں تو ایسا ہی کیا کر اور میرے پاس چلا آیا کر مگر جب میں تجھ کو منع کر دوں اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تو ہر وقت زنانہ میں میرے پاس آ سکتا ہے یا میری عورتوں کا محرم ہے-

اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ سَوَادًا بِلَیْلٍ فَلَا یَکُنْ اَجْبَنَ السَّوَادَیْنِ- جب کوئی تم میں سے رات کو کوئی جبشہ دیکھے (یعنی کوئی شخص جس کو پہچانتا نہ ہو) تو دونوں جثوں کا نامرد نہ بنے (اس سے ڈر نہ جائے بلکہ مردوں کی طرح اس کا مقابلہ کرے)-

فَجَاءَ بِعُوْدٍ وَّجَاءَ بِبَعَرَةٍ حَتّٰی رَکَمُوْا فَصَارَ سَوَادًا- کوئی لکڑی لایا کوئی مینگنی یہاں تک کہ ایک کے اوپر ایک ہو کر ایک شخص کی طرح ہو گیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح ہو گیا (یعنی دور سے ایک شخص کی طرح دکھلائی دیتا ہے)-

وَجَعَلُوْا سَوَادًا حَیْسًا- سب توشوں کو ملا کر اکٹھا اونچا کر لیا- اس کا حیس بنا دیا (حیس وہ کھانا جو کھجور اور پنیر اور گھی آٹے وغیرہ سے ملا کر بنایا جاتا ہے)-

سَوَّدَتْهُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ (حجر اسود پہلے سفید نورانی تھا جب بہشت سے آیا تھا) اس کو آدمیوں کے گناہوں نے کالا کر دیا (جب گناہوں سے پتھر کالا ہو گیا تو دل کیوں کالا نہ ہو گا اور اگرچہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے بھی اس پر ہاتھ پھیرا- مگر گنہگاروں کی تعداد دنیا میں ہمیشہ زیادہ رہی اور نیک لوگ ہر وقت کم رہے اس لیے اس کی سیاہی قائم رہی- دوسری روایت میں ہے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یاقوت تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی چمک دور کر دی تاکہ ایمان بالغیب قائم رہے-

صَاحِبُ السَّوَادِ وَالْوِسَادَةِ- تم میں وہ شخص موجود ہے جو آنحضرت کی چپکے چپکے باتیں بھی سننے کا مجاز تھا آپ کا تکیہ اپنے ساتھ رکھتا تھا (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ مشہور روایت میں صاحب السواک ہے یعنی آنحضرت کی مسواک اپنے ساتھ رکھتا تھا)-

عَلٰی یَمِیْنِهٖ اَسْوِدَةٌ- اس کے داہنی جانب خلقت تھی (گروہ کے گروہ)-

لَا یُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ- میرا بدن اس کے بدن سے جدا نہ ہو گا (جب تک وہ شخص ہم دونوں میں سے نہ مرے جس کی موت پہلے لکھی ہو مطلب یہ ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ پاؤں تو بن مارے نہ چھوڑوں یا میں مارا جاؤں یا وہ مارا جائے)-

فَرَاٰی سَوَادَ اِنْسَانٍ- ایک آدمی کی سیاہی دیکھی یعنی دور سے ایک آدمی معلوم ہوا-

اِذَا سَوَادٌ عَظِیْمٌ- اتنے میں ایک بڑی جماعت نظر آئی-

فَجَاءَ بِسَوَادٍ کَثِیْرَةٍ- بہت سا سامان لیکر آئے آدمی جانور وغیرہ-

رَاَیْتُ اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ- میں نے سمندر کے کنارے کچھ گروہ دیکھے (یعنی کچھ جماعتیں لوگوں کی)-

مَنْ کَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ- جو شخص کسی قوم کی جماعت بڑھائے ان کے مجمع یا میلے میں شریک ہو- وہ انہی میں سے ہے- اس حدیث سے بعض نے یہ نکالا ہے کہ کافروں کے تہوار اور میلے اور جاترا میں شریک ہونا کفر ہے- اگر کفر نہ ہو تو گناہ عظیم ہونے میں تو شک نہیں (میں جس بستی میں اکثر رہتا ہوں یعنی وقار آباد میں وہاں ایک ہندوؤں کا میلہ اننت گیری مقام میں ہر سال ہوتا ہے- اب کے سال میں نے راستہ میں کھڑے ہو کر جو مسلمان اس میں جانے لگا اس کو منع کیا یہ حدیث سنا دی- اس پر بھی بعض نے میرا کہنا نہ سنا اور چلے گئے یہ حال مسلمانوں کا ہو رہا ہے اناللہ وانا الیہ راجعون-

سَادَاتُ قُرَیْشٍ- قریش کے سردار-

سَوَادُ الْعِرَاقِ- عراق کا وہ ملک جو بہت شاداب اور سرسبز ہے اس لیے اس کو سواد کہا کرتے ہیں اس ملک کا طول موصل سے عبادان تک اور عرض عذیب سے حلوان تک ہے-

سُئِلَ عَنِ السَّوَادِ مَا مَنْزِلَتُهُ فَقَالَ هُوَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ - جو ملک فتح ہو وہ کس کا ہوگا؟ یہ آپ سے پوچھا گیا فرمایا سب مسلمانوں کا (نہ بادشاہ کی ذات کا) - سبحان اللہ اس سے بڑھ کر اور جمہوریت کیا ہوگی - پر افسوس ہے کہ جس قوم نے جمہوریت کی بناڈالی یعنی مسلمانوں نے وہ شخصی حکومت میں پھنس گئے اور یوں کہنے لگے ملک بادشاہ کا خلقت خدا کی اور ان کے شاعر نے یوں کہا اگر شہ روز را گوید شب است ایں بباید گفت اینک ماہ پروین - اور جو قومیں جمہوریت سے واقف بھی نہ تھیں وہ مسلمانوں کی روش اختیار کر کے جمہوری بن گئیں -

سَوَادُ خَيْبَرَ وَبَيَاضُهَا - خیبر کی وہ زمین جس پر درخت ہیں اور خالی زمین -

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَجْعَلْنِیْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ - شکر خدا کا جس نے مجھ کو مردہ بدن نہیں کیا (بلکہ زندہ اور ہلاکت سے محفوظ رکھا یہ جنازہ دیکھ کر کسی نے کہا) اِلْزَمُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ (حضرت علیؓ نے صفین میں اپنے لوگوں سے فرمایا) تم بڑے گروہ کے ساتھ رہنا لازم کر لو (یعنی صحابہ کا بڑا گروہ جدھر ہے ادھر رہو حق انہی کے ساتھ ہے اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو گروہ تعداد میں زیادہ ہے اس کے ساتھ رہو - کیونکہ جنگ صفین میں معاویہ کے ساتھ ایک لاکھ فوج تھی اور حضرت علیؓ کے ساتھ ستر ہزار تو تعداد میں معاویہ کا گروہ زیادہ تھا - مگر حضرت علیؓ نے اس کو سواد اعظم قرار نہیں دیا - کیونکہ وہ باطل پر تھے اور اہل باطل گو کتنے ہی بہت ہوں ان کو سواد اعظم نہیں کہہ سکتے اور حنفیہ کا استدلال اس قول سے باطل ہو جاتا ہے - ایک روایت میں - عَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے -

سَوَادُ الْقَلْبِ یا سُوَيْدَاءُ الْقَلْبِ - دل کا دانہ -

تَمَكَّنَتْ مِنْ سُوَيْدَاءِ قُلُوْبِهِمْ وَ شِيْجَةُ خِيْفَتِهِ - ان کے دلوں کے دانے میں اس کے ڈر کی رگ (شاخ) جم گئی -

اَلْعُلَمَاءُ سَادَةٌ - عالم لوگ سردار ہیں (ساری عزت وآبرو خواہ شخصی ہو یا قومی علم سے وابستہ ہے جاہل کی کوئی عزت نہیں گو وہ کتنا ہی مالدار ہو جس قوم میں علم پھیلا وہ دوسری قوموں پر غالب آئی اور جس میں جہالت پھیلی وہ گئی گذری -

اَرْسَلَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَبْيَضِ - اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد کا کالے اور گورے سب قوموں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا یا عرب اور عجم کی طرف -

اَلْمُحْرِمُ تَقْتِلُ الْاَسْوَدَ - احرام باندھا ہوا شخص سانپ کو مار سکتا ہے (اسی طرح بچھو کو کیونکہ یہ موذی ہیں) -

فَاَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ - میت کے پاس دو کالے فرشتے نیلی آنکھ والے آتے ہیں یا دو بدصورت بدشکل فرشتے -

سَوْدَه - ام المومنین آنحضرت کی بی بی تھیں -

قَدْ خَلَتْ عَلَيْنَا الْمُسَوِّدَةُ - ہمارے پاس وہ لوگ آئے جو کالا لباس پہنتے تھے (یعنی خلافت عباسی کی دعوت دینے والے ان کی عادت کالا لباس پہننے کی تھی) -

مَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةً وَّلَا بَيْضَاءَ شَحْمَةً - یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کالی چیز کھجور نہیں ہوتی نہ ہر سفید چیز چربی ہوتی ہے -

فَمَارَدَّ عَلَىَّ سَوْدَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ - اس نے مجھ کو کوئی جواب ہی نہیں دیا نہ برا نہ اچھا -

سُوَيْدُبْنُ غَفْلَةَ - حضرت علی کے ساتھیوں میں تھے - صفین میں کہتے ہیں انہوں نے ایک سو سولہ برس کی عمر میں ایک کنواری لڑکی سے نکاح کیا اس کی ازالہ بکارت کی -

سَوْرٌ - چڑھ جانا، کود جانا جیسے سُؤُوْرٌ ہے گھومنا بلند ہونا -

سُرْ سُرْ - یعنی عمدہ کام کر عمدہ کام کر -

تَسْوِيْرٌ - احاطہ، فصیل بنانا، کنگن پہنانا -

سِوَارٌ اور سُوَارٌ - کنگن اس کی جمع اَسَاوِرَه اور اَسْوِره آئی ہے -

سُوْرٌ - فصیل اور ضیافت دعوت -

قُوْمُوْا فَقَدْ صَنَعَ جَابِرٌ سُوْرًا - اٹھو جابر نے تمہاری ضیافت تیار کی ہے (کہتے ہیں یہ لفظ فارسی ہے کرمانی نے کہا سور اہل فارس کی اصطلاح میں شادی کے کھانے کو کہتے ہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ نے فارسی کا لفظ بولا) -

اَتُحِبِّيْنَ اَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِسَوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ - کیا تو اس کو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تجھ کو آگ کے دو کنگن پہنائے (جب تو دنیا میں کنگنوں کی زکوۃ نہیں دیتی) اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو زیور کی زکوۃ دینا فرض سمجھتے ہیں اور شافعیہ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک پہننے کے زیور میں زکوۃ نہیں ہے-

اَخَذَهٗ سُوَارُ فَرَحٍ - اس کو خوشی کا نشہ چڑھ گیا-

سُوَار - کہتے ہیں شراب کی اس حرکت کو جو دماغ میں پیدا ہوتی ہے-

مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ اَبِيْ قَتَادَةَ - میں چلا یہاں تک کہ ابوقتادہ کی دیوار پر چڑھ گیا- اسی سے ہے تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ - یعنی محراب پر چڑھ کر آ گئے-

عرب لوگ کہتے ہیں - تَسَوَّرْتُ الْحَائِطَ اور سَوَّرْتُهٗ - یعنی میں دیوار پر چڑھ گیا-

لَمْ يَبْقَ اِلَّا اَنْ اُسَوِّرَهٗ - اب یہی باقی ہے کہ میں اس پر چڑھ دوڑوں اس کو پکڑ لوں-

فَتَسَاوَرْتُ لَهَا - میں اس کو حاصل کرنے کے لیے اونچا ہوا (یعنی اپنے جسم کو بلند کیا تاکہ آپ کو میرا خیال آئے اور میں بلایا جاؤں اس کے دینے کے لئے)-

فَكِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ - میں قریب تھا کہ نماز ہی میں ان پر حملہ کروں (ان سے لڑوں ان کو ماروں)-

اِذَا يُسَاوِرُ قِرْنًا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَجْدُوْلٌ - جب وہ کسی برابر والے سے مقابلہ کرتا ہے- (ا[illegible] لہ کرتا ہے یعنی جنگ میں) تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا جب تک وہ زمین پر گر نہ جائے (یعنی اس کا کام تمام کر دیتا ہے اس کو مار کر گرا دیتا ہے)-

كُلُّ خِلَالٍ لَّهَا مَحْمُوْدَةٌ مَا خَلَا سَوْرَةً مِّنْ غَرْبٍ - (حضرت عائشہ نے حضرت زینب کا ذکر کیا تو کہا) ان کی ساری خصلتیں اچھی ہیں ایک ذرا تیزی کا جوش ہے (یعنی غصہ جلدی آ جاتا ہے)-

سَوَّارٌ - فسادی، جنگ جو-

مَا عَدَا سَوْرَةً مِّنْ حَدٍّ - ایک ذرا غصہ کا جوش ہے مگر جلدی سے یہ غصہ فرو ہو جاتا ہے پھر ملجاتی ہیں- ایسا غصہ برا نہیں ہے بلکہ اکثر صاف دل مومنوں کی نشانی ہے- ان کو غصہ جلدی آ جاتا ہے لیکن پھر مل جاتے ہیں اور دل میں کینہ اور بغض نہیں رکھتے - بڑا عیب یہ ہے کہ آدمی دل میں کینہ رکھے اور ظاہر میں محبت یہ نفاق کی نشانی ہے- مومنوں کا یہ شیوہ نہیں ہے-

مترجم کہتا ہے میرا یہ حال ہے- کہ غصہ فورا آ جاتا ہے مگر تھوڑی دیر بعد اتر جاتا ہے دل میرا آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے- یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے-

مَا مِنْ اَحَدٍ عَمِلَ عَمَلًا اِلَّا سَارَ فِيْ قَلْبِهٖ سَوْرَتَانِ - جب آدمی کوئی کام کرتا ہے تو اس کے دل میں دو جوش سماتے ہیں (یا تو خوشی کا جوش اگر وہ نیک کام ہے یا رنج کا جوش اگر وہ کام برا ہے)-

لَا يَضُرُّ الْمَرْاَةَ اَنْ لَّا تَنْقُضَ شَعْرَهَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ سُوْرَ رَاْسِهَا - عورت اگر غسل میں اپنا سر نہ کھولے (جو گندھا ہوا ہو) تو کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ چندیا پر پانی ڈال لے (یعنی سر کے بالائی مقام پر) ہر بلند چیز کو سور کہتے ہیں- ایک روایت میں سُوْرَةَ الرَّاْسِ ہے معنی وہی ہے اسی سے ہے سُوْرُ الْبَلَدِ اور سُوْرُ الْمَدِيْنَةِ یعنی شہر کی فصیل جو بلند ہوتی ہے ایک روایت میں شَوٰى رَاْسِهَا ہے یہ جمع ہے شَوَاةٌ کی یعنی سر کی کھدی ایک روایت میں شُوْرَ الرَّاْسِ ہے اس کا معنی معلوم نہیں ہوا- بعض نے کہا راوی نے غلطی سے شوی کو شور کر دیا- بعض نے کہا یہ دونوں روایتیں غیر مشہور ہیں اور مشہور روایت شُئُوْنَ رَاْسِهَا ہے یعنی سر کی مانگوں میں بالوں کی جڑوں میں- میں کہتا ہوں صاحب ہدایہ نے جن کو حدیث کی بالکل معرفت نہیں- یوں روایت کیا ہے-

يَكْفِيْكَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اُصُوْلَ شَعْرِكَ - حالانکہ یہ الفاظ حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور شاید انہوں نے نقل بالمعنی کیا ہے واللہ اعلم-

رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ - میں نے (خواب میں) دیکھا میرے دونوں ہاتھ میں دو کنگن ہیں (میں نے ان کو پھونک

دیا وہ اڑ گئے مراد مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی ہیں-جنہوں نے آنحضرت کے دیکھا دیکھی نبوت کا جھوٹا دعوی کیا تھا دونوں مارے گئے اور ان کا طریق خاک میں مل گیا- ایک روایت میں اُسْوَارَیْنِ ہے معنی وہی ہے-

تَسَوَّرَا لْحَائِطَ - دیوار کود گیا (یہ ابوبکرہ صحابی کا ذکر ہے وہ قلعہ میں اسلام لائے تھے کافروں نے ان کو نکلنے نہ دیا آخر دیوار پھاند کر بھاگ نکلے)-

سَارَہ- حضرت اسحاق کی والدہ کا نام تھا وہ حضرت اسماعیل سے چودہ برس چھوٹے تھے-

هٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ- یہ اس شخص کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر سورہ بقرہ اتری تھی آنحضرت کی-

اٰخِرُ سُوْرَةٍ خَاتِمَةُ سُوْرَةِ النِّسَاءِ- اخیر سورۃ جو اتری وہ سورہ نسا کا آخری حصہ ہے (یعنی یَسْأَ لُوْنَكَ عَنِ الْكَلَالَةِ اخیر تک-

فَاِنَّهَا تَقْرَأُ السُّوْرَتَيْنِ- وہ دو دو سورتیں پڑھتی ہے (مطلب یہ ہے کہ نماز کولمبا کرتی ہے)-

مِسْوَر- چمڑے کا تکیہ اور ایک مشہور صحابی کا نام ہے جو مخرمہ کے بیٹے تھے-

اِذَا رَاَیْتَهٗ مُعْتَرِضاً كَاَنَّهٗ بَيَاضُ نَهْرِ سُوْرٰی- صبح صادق وہ ہے کہ تو چوڑی پھیلی ہوئی روشنی دیکھے گویا وہ سوری نہر کی سفیدی ہے-سُوْرٰی ایک شہر کا نام ہے عراق میں اور یہاں مراد فرات کی نہر ہے-

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰی مَسَاوِرَ فِی الْبَيْتِ- گھر کے تکیوں پر ہاتھ مارا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّسَاوَرَةِ الْاَقْرَانِ- میں حریفوں کی زیادتی سے تیری پناہ چاہتا ہوں-

سَوْرَةُ السُّلْطَانِ- بادشاہ کی شوکت اور زیادتی-

سَوْرَةُ الْخَمْرِ- شراب کی تیزی اور حدت-

سُوْرَةٌ- قرآن کا ایک حصہ کم سے کم سورت تین آیتوں کی ہے-

سَوْرَةُ الْمَجْدِ- بزرگی کا نشان-

سُوْرَنْجَان- یاسَوْرَنْجَان- مشہور دوا ہے جو گٹھیا اور درد مفاصل اور نقرس کو مفید ہے-

سَوِسَ- بہت جوئیں پڑنا کیڑے پڑنا-

سُوْسٌ- وہ کیڑا جو غلہ اور کپڑے اور درخت میں پیدا ہوتا ہے- اور ملیٹھی کا درخت-

سُوَاسٌ اور سَوَس- ایک بیماری ہے جانوروں کی-

سِيَاسَةٌ- ملکی انتظام اچھی طرح کرنا-

كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمْ اَنْبِيَاؤُهُمْ- بنی اسرائیل کے پیغمبران کی حکومت بھی کرتے تھے- (یعنی بادشاہت اور نبوت دونوں ان میں ہوتی)-

اَنْتُمْ سَاسَةُ الْعِبَادِ- تم (یہ خطاب ہے ائمہ کی طرف) بندوں پر حکومت کرنے والے ہو-

اَلْاِمَامُ عَارِفٌ بِالسِّيَاسَةِ- امام سیاست کو پہچانتا ہے-

ثُمَّ فَوَّضَ اِلَی النَّبِیِّ اَمْرَالدِّيْنِ وَالْاُمَّةِ لِيَسُوْسَ عِبَادَهٗ- پھر اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کی دین اور امت کو سپرد کر دیا تاکہ اس کے بندوں کی سیاست کرے-

حِنْطَةٌ مُّسَوِّسَةٌ- گھن کا گیہوں-

سَوْسَنٌ- ایک پھول ہے یا گھاس-

سَوْسَنٌ یاسُوْسَنٌ- مشہور خوشبودار پھول اس کو زُنْبَق بھی کہتے ہیں-

سَوْطٌ- ملانا- خلط کرنا' کوڑا مارنا کوڑا

اِسْتِوَاطٌ- اضطراب اور خلط-

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّنْهُ الْمِسْوَطَ- میں تجھ پر شیطان سے ڈرتا ہوں یہ سَاطَ الْقِدْرَ بِالْمِسْوَطِ سے ماخوذ ہے یعنی ہانڈی میں ڈوئی چلائی-

مِسْوَط- وہ لکڑی جس کو چلا کر ہانڈی کی چیزیں ملاتے ہیں (یعنی ڈوئی) شیطان کو مسوط اس لئے کہا کہ وہ بھی لوگوں کو گناہ کی تحریک کرتا ہے- گناہ کے لئے جمع کرتا ہے-

لَتُسَاطُنَّ سَوْطَ الْقِدْرِ- تم ہانڈی کی طرح ہلائے جاؤ گے- (ملائے جاؤ گے مجمع البحرین میں ہے بعض نے لَتُشَاطُنَّ

شَوْطَ الْقِدْرِ - شین معجمہ سے روایت کیا ہے یعنی ہانڈی کی طرح تم ابلو گے جوش مارو گے۔

مَسُوْطٌ لَحْمُهَا بِدَمِيْ وَلَحْمِيْ - ان کا یعنی حضرت فاطمہ کا گوشت میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے۔

لٰكِنَّهَا خُلَّةٌ قَدْسِيطَ مِنْ دَمِهَا فَجْعٌ وَّوَلْعٌ وَّاِخْلَافٌ وَّتَبْدِيْلٌ - اس کے خون میں تکلیف دینا، بہکانا، وعدہ خلافی کرنا، بدل دینا، یہ سب خصلتیں ملائی گئی ہیں۔

فَشَقَّابَطْنَهٗ فَهُمَا يَسُوْطَانِهٖ - ان کے پیٹ کو چیر کر ہلا رہے ہیں (اس کو گھنگول رہے ہیں۔)

اَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلُ النَّارَ السَّوَّاطُوْنَ - دوزخ میں سب سے پہلے پولیس کے لوگ جائیں گے جو کوڑا لئے پھرتے ہیں (لوگوں کو کوڑے سے مارتے رہتے ہیں، غریبوں پر ظلم اور ستم کرتے ہیں، جھوٹے مقدمے کھڑے کرتے ہیں، بے گناہ کو اپنی سرخروئی کے لئے پھنسا دیتے ہیں، سزا دلواتے ہیں)۔

لَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ - بہشت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ (ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے سفر میں قاعدہ ہوتا ہے کہ جب سوار کسی جگہ اترنا چاہتا ہے تو اپنا کوڑا وہاں ڈال دیتا ہے تاکہ دوسرا شخص وہاں نہ اترے۔ مطلب یہ ہے کہ بہشت کی ایک ذرا سی جائے جس میں مسافر سفر میں ٹھہرتا ہے۔ ساری دنیا سے بہتر ہے اس میں کیا شک ہے اگر پروردگار اپنے فضل و کرم سے ہمارے گناہ معاف کر دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے اور بہشت میں صرف ایک درخت تلے ہم کو بٹھا دے۔ تو ہفت اقلیم کی سلطنت مل جانے سے ہم کو زیادہ خوشی ہو گی۔ کمبخت دنیا کی سلطنت چند روزہ اس میں بھی ہزاروں آفتیں دکھ بیماریاں مصیبتیں لگی ہوئی ہیں۔ بہشت کی فقیری یہاں کی بادشاہت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ اَصْحَابِيْ تُضْرَبُ رُؤُسُهُمْ بِالسِّيَاطِ حَتّٰى يَتَفَقَّهُوْا - میں آرزو کرتا ہوں کاش میرے لوگوں کے سر پر کوڑے مارے جائیں دین کا علم (فقہ) حاصل کرنے کے لئے۔

سَوْطُ الْغَدِيْرِ - کنٹے کا بچا ہوا پانی۔

سَوِيْطَه - ملا ہوا۔

سَوْطَرَةٌ - غالب ہونا۔

سَوْعٌ - چھوٹ جانا

مُسَاوَعَةٌ - ایک ایک ساعت پر معاملہ کرنا جیسے مُيَاوَمَةٌ ہے ایک ایک دن پر معاملہ کرنا اور مُعَاوَمَةٌ - ایک ایک سال پر اور مُشَاهَرَةٌ ایک ایک مہینے پر۔

اِسَاعَه بمعنی اضاعه - چھوڑ دینا، تلف کرنا۔

اِسْوَاعٌ - ایک ساعت دیر لگانا۔

سَايِعٌ بمعنی ضَايِعٌ یعنی ہالک اور تلف شدہ۔

سُوَاعٌ - مذی یا وادی اور ایک بت کا نام تھا جس کو حضرت نوح کے زمانہ میں پوجتے تھے۔ وہ طوفان میں ڈوب گیا۔ پھر شیطان نے اس کو کھول نکالا اور بنی ہذیل نے اس کو اپنا معبود ٹھہرایا۔

فِي السُّوَعَاءِ الْوَضُوْءُ - مذی نکلنے سے وضو لازم ہوتا ہے (غسل ضروری نہیں ہے)۔

سَاعَةٌ - قیامت اصل میں ساعت دن ورات کا چوبیسواں حصہ یعنی گھنٹہ۔

يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ - آنحضرت ایک ساعت میں یعنی ایک وقت میں (ساعت فلکی یعنی گھنٹہ مراد نہیں ہے) رات یا دن میں اپنی سب بیبیوں کے پاس ہو آتے جو گیارہ تھیں (نو بیبیاں اور دو حرمین ریحانہ اور ماریہ) (سبحان اللہ آپ کی قوت کا کیا کہنا)۔

باوصف - اس کے کہ آپ کو اچھی طرح غذائیں نہ ملتیں مگر اس پر بھی حق تعالیٰ نے آپ کو اتنا زور دیا تھا (انس کی روایت میں نو بیبیاں مذکور ہیں (انہوں نے حرموں کا ذکر نہیں کیا)۔

اِنْ اُخِّرَهٰذَا فَلَنْ يُّدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ - آنحضرت نے ایک چھوٹے بچہ کی طرف اشارہ کیا فرمایا اگر یہ جیا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت ہو جائے گی (یہاں قیامت سے موت مراد ہے جس کو قیامت صغریٰ بھی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کے بوڑھے ہونے سے

پہلے اس زمانہ والے سب لوگ مر جائیں گے گویا ان کی قیامت ہوگئی)۔

بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ - میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں (بیچ کی اور کلمہ کی انگلی) مطلب یہ ہے کہ ان دونوں انگلیوں کے درمیان اور کوئی انگلی حائل نہیں اس طرح مجھ میں اور قیامت کے بیچ میں اور کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بیچ کی انگلی جتنی کلمہ کی انگلی سے بڑھی ہوئی ہے اتنا ہی زمانہ مجھ میں اور قیامت میں ہے۔ یعنی اس زمانہ کے ساتھ جو میرے آنے سے پہلے گذر چکا میرے بعد کا زمانہ قیامت تک یہ نسبت رکھتا ہے تقریباً آٹھواں حصہ انگلی کا بیچ کی انگلی کا بڑھا رہتا ہے تو گویا سات حصہ دنیا کے زمانہ کے مجھ سے پہلے گذر چکے اور میرے بعد صرف ایک آٹھواں حصہ باقی ہے۔ مگر دنیا کی مدت میں اتنا بڑا اختلاف ہے کہ معاذ اللہ کوئی سات ہزار برس بتلاتا ہے کوئی آٹھ ہزار کوئی تین لاکھ کوئی دنیا کے کئی جگ کہتا ہے پہلا جگ چار لاکھ برس کا دوسرا تین لاکھ کا تیسرا جگ جس میں ہم لوگ ہیں یعنی کل جگ دو لاکھ برس کا اس صورت میں اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ قیامت میں کتنے برس باقی ہیں۔ یہ علم اللہ نے اپنے سوا کسی اور کو نہیں دیا یہاں تک کہ پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا - میں قیامت کے دم لینے پر بھیجا گیا اس سے آگے آن پہنچا (یعنی قیامت نے ظاہر ہونے کی تیاری کر لی تھی بلکہ اس کی نشانیاں آ رہی تھیں کہ میں اس سے آگے دنیا میں آ گیا آپ کا آنا خود ایک قیامت کا بڑا نشان تھا)۔

فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ - پھر قیامت تک (یعنی زندگی بھر) اس پر کھڑا نہیں ہوا۔

فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ - جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے (جس میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے) اب یہ ساعت باقی ہے یا اٹھالی گئی۔ اگر باقی ہے تو وہ کونسی ساعت ہے اس میں چالیس قول ہیں۔ مشہور اقوال یہ ہیں کہ عصر سے لے کر غروب تک یا امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت سے لے کر نماز تمام ہونے تک یا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک یا زوال کے وقت واللہ اعلم۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰى - جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ساعت میں گیا (یہاں ساعت سے ساعت فلکی مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت ہوتے ہی سب سے پہلے پہنچا)۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ - جو دوسری ساعت میں گیا (یعنی ایک لحظہ بعد)۔

اِنَّ فِي اللَّيْلَةِ سَاعَةً - ہر رات میں ایک ساعت ایسی ہے (جس میں دعا قبول ہوتی ہے)۔

وَلٰكِنْ يَّا حَنْظَلَةُ سَاعَةٌ وَّسَاعَةٌ وَّ سَاعَةٌ - لیکن اے حذیفہ! ایک ساعت یہ ایک ساعت وہ ایک ساعت وہ (اگر ہر وقت تم اس حالت میں رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تب تو تم آدمی کاہے کو رہو فرشتے بن جاؤ۔ فرشتے تم سے مصافحہ کریں لیکن کبھی یاد الٰہی ہے کبھی غفلت کبھی دنیا کے مزے اسی میں اللہ تعالیٰ نے کچھ حکمت رکھی ہے)۔

مَابَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ سَاعَاتِ الْجَنَّةِ - صبح صادق سے طلوع آفتاب تک جو ساعتیں ہیں یہ بہشت کی ساعتیں ہیں (یعنی یہ وقت بہشت کے اوقات کے مشابہ ہے کہ نہ دھوپ ہے نہ بالکل اندھیرا ہے یا برکت اور فیض میں بہشت کے وقت کی طرح ہے۔ بعض کہتے ہیں روزی اسی وقت تقسیم ہوتی ہے۔ امام محمد باقر سے ایک نصرانی نے پوچھا کون سی ساعت نہ دن کی ہے نہ رات کی؟ فرمایا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک اور یہ بہشت کی ساعتوں میں سے ایک ساعت ہے)۔

سَوْغٌ یا سَوَاغٌ یا سَوَغَانٌ - ہضم ہونا، رچنا، نرمی سے حلق کے نیچے اترنا یا اتارنا، دھنس جانا۔

اِسَاغَةٌ - نرمی سے حلق کے نیچے اتارنا۔

تَسْوِيْغٌ بمعنی تَجْوِيْزٌ - جائز رکھنا، عطا کرنا۔

سِوَاغٌ - حلق سے اتارنے والا۔

سَوْغٌ - جو ساتھ پیدا ہو یا بعد پیدا ہو۔

سَيْغٌ - خوشگوار جیسے سَايِغٌ ہے اس کی ضد اُجَاجٌ ہے

اِذَا شِئْتَ فَارْكَبْ ثُمَّ سُغْ فِي الْأَرْضِ مَا وَجَدْتَ مَسَاغًا- جب تو چاہے سوار ہو پھر زمین میں گھس جا جہاں تک تو گھس سکے-

سَاغَتْ بِهِ الْأَرْضُ- زمین اس کو دھنسا لے گئی-

سَاغَ الشَّرَابُ فِي الْحَلْقِ- شراب حلق کے نیچے آسانی سے اتر گیا-

فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا- اس نے کوئی راہ نہیں پائی (جدھر سے نکل جاتا)-

اَطْعَمَ وَسَوَّغَ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا- کھلایا اور حلق کے نیچے اتارا (دانت اور زبان میں رطوبت اور تھوک میں حلاوت پیدا کر کے) اور اس کے (فضلے) نکلنے کے لئے ایک ایک راستہ رکھا (پیشاب اور پائخانہ کا مقام)-

اَسْوَغ اور مُسْتَسَاغ- وہ کھانا جو خوشگوار اور زود ہضم ہو-

سَوْفٌ- سونگھنا' صبر کرنا' ہلاک ہونا-

تَسْوِيْفٌ- ٹالنا' دیر لگانا' امروز فردا کرنا' مختار کرنا-

مُسَاوَفَةٌ- سرگوشی کرنا' ساتھ سلانا-

اِسَافَةٌ- ہلاک ہونا-

اِسْتِيَافٌ- سونگھنا-

سَايِفَه- باریک ریتی-

سَوَافٌ- ہلاکت اور کنکڑی-

سُوَاف- اونٹوں کی بیماری اور ہلاکت-

سَوْفَ- کلمہ استقبال ہے اور اکثر اسکا استعمال وعید میں ہوتا ہے اور کبھی وعدہ میں بھی اور سین کا استعمال اکثر وعدہ میں ہوتا ہے اور کبھی وعید میں بھی-

مَسَافٌ اور مَسَافَةٌ- فاصلہ دوری-

مِسْيَافٌ- جس عورت کا بچہ مر گیا ہو-

مُسِيْفٌ- جس مرد کا لڑکا مر گیا ہو-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُسَوِّفَةَ- اللہ اس عورت پر لعنت کرتا ہے یا لعنت کرے جو خاوند سے ٹالا ٹولا کرے- (خاوند اس کو صحبت کے لئے بلائے وہ حیلہ حوالا کرے)-

اَكَلَنِيَ الْفَقْرُ وَرَدَّنِي الدَّهْرُ ضَعِيْفًا مُسِيْفًا- مجھ کو محتاجی کھا گئی اور زمانہ نے مجھ کو ناتوان اور محتاج بنا دیا-

مُسِيْفٌ- وہ شخص جس کا مال تلف ہو گیا ہو یہ سواف سے نکلا ہے جو اونٹوں کی مہلک بیماری ہے-

مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعَثَهُ اللّٰهُ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا- جو شخص حج کو ٹالتا رہے (ہر سال کہے انشاء اللہ آئندہ سال کروں گا) یہاں تک کہ مر جائے (اور حج نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو یہودی یا نصرانی اٹھائے گا (جن کے مذہب میں حج نہیں ہے- گویا وہ مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے گا)-

اَسْوَاف ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں-

اِصْطَدْتُ نُهَسًا بِالْاَسْوَافِ- میں نے اسواف میں ایک چڑیا کا شکار کیا- نہایہ میں ہے کہ اسواف مدینہ طیبہ کا حرم جس کو آنحضرت نے حرم بنایا-

سَوْقٌ- پیچھے سے ہانکنا جیسے قَوْدٌ آگے سے کھینچنا اچھی طرح بات کرنا- جان کندنی پنڈلی پر مارنا بھیج دینا معاملہ کرنا-

تَسْوِيْقٌ- شاخیں نکالنا مختار کر دینا-

مُسَاوَقَةٌ- شرط لگا کر ہانکنا-

اِسَاقَةٌ- ہانکنا بھیج دینا-

تَسَوُّقٌ- خرید و فروخت کرنا-

يُكْشَفُ عَنْ سَاقِهِ- اس کی پنڈلی کھولی جائے گی (یہ عرب کا محاورہ ہے- "کشف ساق" اس محل پر بولتے ہیں جہاں کوئی سخت مہم پیش آتی ہے جس کا بندوبست کرنے کے لئے آدمی کو بہت کوشش اور سعی کرنا ہوتی ہے)-

عرب لوگ کہتے ہیں- شَمَّرَ عَنْ سَاعِدِهِ اور كَشَفَ عَنْ سَاقِهِ- یعنی بازو سے کپڑا ہٹایا اور پھڈلی کو کھولا- یعنی ایک کام کا اہتمام کیا نہ وہاں بازو سے غرض ہوتی ہے نہ پنڈلی سے- جیسے ایک شخص کے ہاتھ کٹے ہوئے ہوں اور وہ بخیل ہو تو اس کو کہیں یدہ مغلولۃ یعنی اس کا ہاتھ بندھا ہوا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بخیل ہے- کذا فی النہایہ-

فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ- پروردگار اپنی پنڈلی کھول دے گا (اپنے بندوں کو قدم بوسی کا شرف عنایت فرمائے گا- اسکو دیکھ کر

تمام مومنین سجدے میں گر پڑیں گے) یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اہلحدیث ایسی حدیثوں کے ظاہری معنی پر ایمان رکھ کر اس کی حقیقت اور کیفیت کو اللہ تعالے کے سپرد کرتے ہیں یعنی اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالے کا منہ ہے- ہاتھ ہیں اور آنکھیں ہیں پنڈلی ہے مشابہت نہیں رکھتے- جیسے اس کی ذات مقدس مخلوق کی ذات سے مشابہت نہیں رکھتی اور جہمیہ اور اہل کلام ان حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں ہاتھ سے قدرت اور آنکھ سے بصر اور وجہ سے ذات اور پنڈلی سے نور مراد ہے-بعض نے کہا ساق سے فرشتوں کی جماعت مراد ہے-

مترجم کہتا ہے ہم کیوں تاویل اور تحریف کریں- اللہ تعالی جیسے اپنی ذات مقدس اور اپنے صفات کو جانتا ہے- اسی طرح جیسے پیغمبر صاحب اللہ کے ذات وصفات کو جانتے ہیں دوسرے کوئی نہیں جان سکتے پھر جن صفات یا الفاظ کا اطلاق اللہ تعالی نے اپنے اوپر کیا یا اس کے رسول نے ہم بھی بلا تکلف و بلا تکیف ان کا اطلاق اس پر کرتے ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ اس کی ذات اور اس کے کسی صفت کو مخلوقات سے مشابہت نہیں دیتے یعنی یوں نہیں کہتے کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کی طرح ہے یا اس کی آنکھ ہماری آنکھ سی ہے اور یہی طریق اسلم ہے اور سلف صالحین سب اسی اعتقاد پر گذرے ہیں ہم بھی انہی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں نہ کہ پچھلے اہل کلام اور جہمیہ کے ساتھ-

لَا بُدَّلِيْ مِنْ قِتَالِهِمْ وَلَوْ تَلِفَتْ سَاقِيْ- مجھ کو ان سے لڑنا ضرور ہے گو میری جان جائے (یہاں ساق سے جان مراد ہے)-

لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَالْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ- کعبہ کا خزانہ وہی حبشی نکالے گا جس کی دو پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی (یہ اخیر زمانہ کا ذکر ہے جب ایک کافر بادشاہ حبش کا (شاید والی ابی سینیا ہو جو اس وقت نصرانی ہے) آن کر مکہ معظمہ کو تباہ کرے گا کعبہ کھود ڈالے گا- اس کے تلے جو خزانہ ہے وہ نکال لے گا حبشیوں کی پنڈلیاں اکثر باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں-

يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ- کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی تباہ کرے گا- اس وقت کوئی مسلمان اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا- بعض نے کہا: یہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوگا- قرطبی نے کہا: جس وقت قرآن حافظوں کے سینوں اور مصحفوں میں سے اٹھا لیا جائے گا اور یہ واقعہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد ہوگا- اب یہ جو قرآن شریف میں کعبہ کو حَرَمًا اٰمِنًا فرمایا تو اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت تک اس میں امن رہے گا- جب قیامت ہی آ گئی تو اب کوئی شے باقی نہ رہے گی اور یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ یاجوج ماجوج نکلنے کے بعد بھی اس گھر کا حج ہوا کرے گا- اس کا مطلب یہ ہوگا کہ لوگ اس جگہ کا طواف کریں گے- جہاں پر کعبہ بنا ہوا تھا کیونکہ کعبہ کو تو حبشی یاجوج ماجوج نکلنے سے پہلے تباہ کر چکا ہوگا-[1]

وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ- ان میں سوداگر لوگ بازار والے بھی ہوں گے یا رعایا ہوگی-

اِنِّيْ اُتِيحُ لَهٗ حِرْبَاءَ تَنْضُبَةٍ لَا يُرْسِلُ السَّاقَ اِلَّا مُمْسِكًا سَاقًا- ایک شخص نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس اپنے بھتیجے سے جھگڑا کیا اور دلیلیں بیان کرنے لگا معاویہ نے کہا تیری مثال تو ایسی ہے جیسے ایک شاعر نے کہا ہے) میں اس کے مقابلہ کے لئے ایک گرگٹ کو تجویز کرتا ہوں جو تنضبہ (ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے) پر رہتا ہے- ایک ڈالی چھوڑتا ہے تو دوسری ڈالی تھام لیتا ہے- ساق سے مراد یہاں درخت کی ڈالی ہے-

اَلْاَسْوَقُ الْاَعْنَقُ- لمبی پنڈلی لمبی گردن والا-

كَانَ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ- آنحضرت اپنے صحابہ کے پیچھے چلتے (ان کو آگے رکھتے یہ تواضع کی راہ سے تھا)-

---

[1] یاجوج ماجوج کے خروج اور نزول مسیح کے بعد حبشی بیت اللہ کو شہید کریں گے- تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب ''قیامت کی نشانیاں'' ص ۴۱۰ (م)

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ- قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ قحطان قبیلہ کا ایک شخص نکلے گا- وہ لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا (یعنی سب لوگ اس کے مطیع اور تابعدار بن جائیں گے اور وہ سختی سے ان پر حکومت کرے گا (یہ قحطانی یا سفیانی امام مہدی کے ظہور سے پہلے عرب میں نکلے گا اور وہ سختی سے ان پر حکومت کرے گا- سارا ملک اپنے تصرف میں کر لے گا)-

فَجَاءَ زَوْجُھَا یَسُوْقُ اَعْنُزًا مَّا تَسَاوَقُ- ام سعید کا خاوند چند بکریاں ہانکتا ہوا آیا جو برابر ایک کے پیچھے ایک چل نہ سکتی تھیں (یعنی خشک سالی کی وجہ سے ایسی دبلی اور ضعیف اور ناتواں ہوگئیں تھیں کہ برابر مل کر چل نہیں سکتی تھیں کوئی کہیں رہ جاتی کوئی کہیں)-

وَسَوَّاقٌ یَسُوْقُ بِھِنَّ- اونٹوں کا گا کر چلانے والا جو اونٹوں کے آگے رہتا ہے اس کو سَوَّاق کہتے ہیں-

رُوَیْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِیْرِ- آہستہ لے چل جیسے تو شیشوں کو لے جاتا ہے (شیشوں سے مراد عورتیں ہیں- جو نازک ہوتی ہیں- یہ آنحضرت نے انجشہ سے فرمایا جو گا گا کر اونٹوں کو جلدی ہنکار رہا تھا ان پر عورتیں سوار تھیں)-

اِذْ جَاءَتْ سُوَیْقَةٌ- اتنے میں ایک تجارتی مال آیا یہ تصغیر ہے سُوْقٌ کی جس کے اصل معنے تجارت کے ہیں اور بازار کو سوق اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں یہ مال لایا جاتا ہے-

دَخَلَ سَعِیْدٌ عَلٰی عُثْمَانَ وَھُوَ فِی السَّوْقِ- سعید عثمان کے پاس گئے ان کی جان نکل رہی تھی سیاق کا بھی یہی معنی ہے یعنی نزع کی حالت میں-

حَضَرْنَا عَمْرَوبْنَ الْعَاصِ وَھُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ- ہم عمرو بن عاص کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے-

اِنْ کَانَ فِی السَّاقَةِ کَانَ فِیْھَا وَاِنْ کَانَ فِی الْحَرَسِ کَانَ فِیْهِ- اگر لشکر کا پچھاڑی کا ٹکڑا ہوا تو اس میں رہتا ہے- اگر پہرہ دینے والوں میں ہے تو اس میں رہتا ہے- مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جو جہاد ہو اس کے جس ٹکڑی میں وہ رکھا جائے اس میں شاداں اور فرحاں رہتا ہے-

سَاقَةُ الْحَاجِّ- حاجیوں کے پیچھے کی ٹکڑی-

هَلْ تَھَبُ الْمَلِکَةُ نَفْسَھَا لِلسُّوْقِیَّةِ- (آنحضرت نے ایک جون قبیلہ کی عورت سے نکاح کیا جب خلوت میں اس کے پاس گئے تو فرمایا اپنے تئیں مجھ کو بخش دے (یعنی مجھ کو جماع کی اجازت دے وہ (بیوقوف) کیا کہنے لگی- بھلا ملکہ یعنی رانی شاہزادی بادشاہ بیگم کہیں اپنے تئیں بازاری لوگوں کو یا رعایا کو بخش سکتی ہے! (معاذ اللہ) کیا بدقسمت بدنصیب عورت تھی اسنے شاید ناز اور نخرے کی راہ سے یہ کہا- لیکن آنحضرت نے اس کو طلاق دے دی- آپ کی شرف زوجیت سے محروم رہی سچ ہے کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر رانہ[1] ہی عورت کو اتنی عقل آئی کہ تیری حقیقت ہے؟ کیا نہ تو رانی ہے نہ شہزادی ایک گاؤں والے گنوار کی بیٹی اگر بالفرض وہ کسی ملک کی رانی ہوتی تو بھی آنحضرت کے سامنے اس کی کیا حقیقت تھی- ارے جس کو تو نے بازاری کہا وہ دونوں جہانوں کا بادشاہ اور خالق کون ومکان کا محبوب تمام دنیا کے راجہ اور شاہ اس کی کفش برداری کو فخر سمجھتے ہیں اور بڑے بڑے بادشاہ اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کی اور اس کے پاؤں دھونے کی آرزو رکھتے ہیں- قَدْ لَفَّھَا اللَّیْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ-

مَاسُقْتَ مِنْھَا- تو نے اس عورت کے مہر میں کیا دیا؟ یہ آنحضرت نے عبدالرحمان ابن عوفؓ سے فرمایا جب ان کے بدن یا کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا- عرب لوگوں میں رواج تھا کہ مہر میں جانور یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ دیا کرتے- کیونکہ یہی ان کا مال تھا- اس لئے سوق کا لفظ بجائے مہر کے مستعمل ہوگیا-

وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ- جانور ہانک لے گئے-

سَوِیْق- ستو جو گیہوں بھون کر بنائے ہیں یا جو اور جوار

---

[1] حضرت خضر سکندر کو آب حیات تک لے گئے مگر اس کے باوجود انہیں وہاں سے واپس لے آئے (م)

وغیرہ سے بھی-

فَتَسَاوَقَا - دونوں ساتھ ساتھ چلے-

مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ - جو شخص بازار میں جائے اور یوں کہے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک (بازار کی تخصیص اس لئے کی کہ وہاں لوگوں کو دنیا کے دھندوں میں خدا سے بالکل غفلت ہو جاتی ہے تو ایسے مقام میں اللہ کی یاد کی فضیلت زیادہ ہوگی)-

يَتَنَا ضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ - بازار میں تیر کی مشق کرتے تھے یا سوق ایک مقام کا نام ہے بعض نے کہا سوق ساق کی جمع ہے اور ساق سے مجازی معنے یعنی تیر مراد ہے-

عَنْ سُوْقِهِنَّ - ان کی پنڈلیوں پر سے-

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ - جب پنڈلی سے پنڈلی مل جائے گی یعنی سختی اور تکلیف کا وقت ہوگا-

بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَاَسْوُقُهُنَّ - ان کی پازیبیں اور پنڈلیاں کھلی تھیں (بھاگ رہی تھیں معلوم ہوا کہ مشرک عورتوں کی پنڈلیاں دیکھ سکتے ہیں جب شہوت کی نیت نہ ہو اور صحیح یہ ہے کہ بے اختیاری میں یہ نظر پڑ گئی جو کچھ گناہ نہیں ہے)-

فَاِنْ سَالَ حَتّٰى بَلَغَ السُّوْقَ فَلَا يُبَالِيْ - پھر اگر پنڈلیوں تک بہہ آئے تو کچھ پرواہ نہ کرے-

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ سُوْقَانِ مِنْ اَسْوَاقِ الْاٰخِرَةِ - حج اور عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں (یعنی آخرت میں ان کا فائدہ ملے گا جیسے دنیا میں بازار کی خرید و فروخت سے فائدہ ملتا ہے)-

شَرُّ بِقَاعِ الْاَرْضِ الْاَسْوَاقُ - زمین کے سارے قطعوں میں بدتر بازار یں ہیں (کیونکہ وہاں خدا کی یاد بالکل نہیں ہوتی سب دنیا کے دھندوں میں ڈوبے رہتے ہیں)-

وَعَجِّلْ سِيَاقَهَا - اس کو ہمارے پاس لانے میں جلدی کی سوق اور سیاق نزع روح کو بھی کہتے ہیں-

لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسُوْقَ اِلٰى نَفْسِيْ خَيْرَ مَا اَرْجُوْ - مجھ کو یہ طاقت نہیں کہ جس بہتری کی امید ہے اس کو اپنے تک ہانک لاؤں (یعنی اس کو حاصل کرلوں)-

اَلَا يُفَضَّلُ فِيْ هٰذَا الدِّيْنِ مَلِكٌ عَلٰى سُوْقَةٍ قَالَ لَا اِنَّ الْمَلِكَ وَالسُّوْقَةَ عِنْدَنَا سَوَاءٌ (جبلہ بن ایہم غسانی نے جو غسان کا بادشاہ تھا حضرت عمرؓ سے پوچھا) کیا اس دین میں یعنی دین اسلام میں بادشاہ کو ایک بازاری شخص یا رعیت پر کچھ فضیلت نہیں ہے- حضرت عمرؓ نے فرمایا نہیں ہمارے نزدیک بادشاہ اور ایک بازاری شخص یا رعیت کا کوئی شخص سب برابر ہیں (ہم سب سے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق برابر اور یکساں سلوک کریں گے اور جو کوئی شرعی جرم کرے گا اس کو برابر سزا دیں گے (بادشاہ ہو یا ایک بازاری غریب شخص ہو) سبحان اللہ اس سے بڑھ کر کون سی جمہوریت ہوگی جو لوگ کہتے ہیں اسلام کی سلطنت جمہوری نہیں ہو سکتی- وہ حضرت عمرؓ کے اس ارشاد سے نصیحت لیں- مطلب یہ ہے کہ بادشاہ اور رعایا دونوں قانون الٰہی کے تابع ہوں- اس قانون کے خلاف نہ بادشاہ کچھ کر سکیں نہ رعایا اور اقتدارات شاہی شریعت کی رو سے محض لغو ہیں)-

فَلَا تَكُوْنَنَّ لِمَرْوَانَ سَيِّقَةً يَسُوْقُكَ حَيْثُ شَاءَ - (حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم مروان کا سیقہ مت بنو وہ جدھر چاہے تم کو ہانک لے جائے (سیقہ کہتے ہیں اس اونٹنی کو جس کو دشمن لے کر چل دے وہ بالکل دشمن کے قابو میں آ جاتی ہے- مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ ہر بات میں مروان کی رائے پر مت چلو- بالکل اس کا کھلونا مت بن جاؤ- حضرت عثمان کو جو کچھ نقصان پہنچا- وہ اسی کمبخت شریر النفس مروان کی بدولت پہنچا' خدا اس سے سمجھے)

مَا مِنْ مَّلِكٍ وَّلَا سُوْقَةٍ - کوئی بادشاہ یا رعیت (جو تکلیف اٹھا کر حج کے لئے آ جائے)-

سَوِيْقٌ - شراب کو بھی کہتے ہیں اور باریک آٹے کو-

سَوَّاقٌ - ستو والا-

سَوْكٌ - ملنا-

سِوَاكٌ - مسواک کرنا- مسواک کی لکڑی آہستہ چلنا-

تَسَوُّكٌ - مسواک کرنا جیسے اِسْتِيَاكٌ ہے-

تَسَاوُكٌ اور تَسَوُّكٌ - آہستہ ادھر ادھر جھکتے ہوئے چلنا (یعنی ضعف اور ناتوانی کے سبب سے)-

فَجَاءَ زَوْجُهَا يَسُوْقُ اَعْنَزًا عِجَافًا تَسَاوَكُ هُزَالًا - ام معبد کا خاوند آیا چند دبلی بکریاں ہانکتا ہوا جو ناتوانی اور لاغری کی وجہ سے ادھر ادھر جھک رہی تھیں-

عرب لوگ کہتے ہیں- تَسَاوَكَتِ الْاِبِلُ جب اونٹوں کی گردنیں دبلاپے سے ہلنے لگیں اور کہتے ہیں- جَاءَ تِ الْاِبِلُ مَاتَسَاوَكُ هُزَالًا - اونٹ آئے دبلے پنے سے وہ اپنے سر نہیں ہلاتے تھے-

اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ - مسواک منہ کو پاک کرنے والی ہے اور پروردگار کو پسند ہے-

عرب لوگ کہتے ہیں- سَاكَ فَاهُ یعنی اپنا منہ مسواک سے رگڑا اگر منہ کا ذکر نہ کریں تو اِسْتَاكَ کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ مسواک کے مستحب ہونے میں وضو اور نماز کے وقت کسی کا اختلاف نہیں اور فجر اور ظہر کی نماز سے پہلے اور زیادہ تاکید ہے اور امام ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے نماز کے وقت مسواک کو مکروہ جانا اور کہا کہ مسواک وضو کے وقت کرنا چاہئے-

میں کہتا ہوں- امام کا یہ قول صحیح نہیں ہے حدیث میں صاف وارد ہے- لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ - یعنی اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا ایک روایت میں عند کل وضو ہے مگر یہ روایت شاذ ہے-

اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ بَدَأَ بِالسِّوَاكِ - آنحضرتؐ جب (باہر سے) گھر میں تشریف لاتے تو پہلے مسواک کرتے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک ہر وقت مستحب ہے اور نماز اور وضو کے وقت اس کی اور زیادہ تاکید ہے- اسی طرح تلاوت قرآن کے وقت اور جب دانت زرد ہو گئے ہوں یا منہ میں بدبو آتی ہو- سو جانے یا سکوت یا نہ کھانے کی وجہ سے یا بدبودار چیز کے کھانے کی وجہ سے اسی طرح سوتے وقت بھی مستحب ہے اور سوتے سے اٹھنے کے بعد اور یہ سنت ہر ایسی چیز سے ادا ہو جاتی ہے جو سخت اور کھر کھری ہو اور دانتوں کی زردی کو دور کرے اگر چہ ایک چیتھڑا ہو یا سخت انگلی ہو اور بعض نے کہا انگلی سے سنت ادا نہیں ہوتی اور بیہقی نے مرفوعاً روایت کی-

اِصْبَعَاكَ سِوَاكٌ عِنْدَ وُضُوءِكَ - تیری دو انگلیاں وضو کے وقت مسواک ہیں اور مستحب یہ ہے کہ مسواک پیلو کے درخت کی ہو (اگر پیلو نہ ملے تو نیم بھی عمدہ ہے)-

میں کہتا ہوں جس شخص کے دانت ہلتے ہوں اور مسواک نہ کر سکتا ہو تو وہ منجن لگا کر انگلی سے بھی منہ صاف کر سکتا ہے یا نرم مسواک سے جو برش کی طرح ہوتی ہے یا کھر کھرے کپڑے یا تو ال سے بہر حال منہ کی صفائی اور پاکیزگی پروردگار کو پسند ہے- خصوصاً جب نماز میں کھڑا ہو یا مسجد میں جائے اور گھر میں آنے کے وقت جو ہمیشہ آپ مسواک کیا کرتے تھے- اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ نوافل اور سنن گھر میں ادا کیا کرتے یا بیبیوں سے قربت کرنے میں منہ کی صفائی ضروری سمجھتے - بَدَأَ بِالسِّوَاكِ وَخَتَمَ بِرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ - گھر میں آن کر آپ نے پہلا کام جو کیا- وہ مسواک کرنا تھا اور آخری کام صبح کی دو رکعت سنت پڑھنا (شاید یہ رات کا ذکر ہے)

يُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَأُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ - آنحضرت ﷺ مسواک کر کے مجھ کو دھونے کے لئے دیتے میں کیا کرتی (برکت کے لئے) پہلے اس کو اپنے دانتوں پر رگڑتی - پھر دھو کر آپ کو دے دیتی - (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثار صالحین سے برکت لینا جائز ہے اور یہ بھی نکلا کہ دوسرے کی مسواک اس کی رضا مندی سے استعمال کر سکتا ہے)-

يَسْتَاكُ عَلٰى لِسَانِهٖ كَاَسْنَانِهٖ طُوْلًا وَعَلٰى كَرَاسِيِّ اَضْرَاسِهٖ وَسَقْفِ حَلْقِهٖ خَفِيْفًا - آپ زبان پر بھی دانتوں کی طرح طول میں مسواک کرتے تھے اور داڑھوں اور حلق کے قریب ہلکے ہلکے-

يَسْتَاكُ عَرْضًا لَا طُوْلًا - آپ عرض میں مسواک کرتے تھے نہ طول میں (یعنی سامنے کے دانتوں پر داہنے بائیں مسواک پھیرتے نہ اوپر نیچے)-

اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا شَقَّ عَلَيْهِ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ - آنحضرتؐ کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم ہوا جب آپ پر یہ دشوار ہوا تو وضو ہر نماز

کے وقت معاف ہو گیا اور مسواک کا ہر نماز کے وقت حکم ہوا (یعنی اگر وضو نہ ٹوٹے تو ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کر سکتا ہے اور جن لوگوں نے مسجد میں یا لوگوں کے سامنے محفل میں مسواک کرنا مکروہ سمجھا ہے یہ ان کی غلطی ہے)-

اَلْاِ سْتِيَاكُ بِمَاءِ الْوَرْدِ - گلاب سے مسواک کرنا-

سُؤَالٌ یا سَوَالٌ - پوچھنا-

تَسْوِيْلٌ - گمراہ کرنا بہکانا - اچھا کر دکھانا-

سَوَلٌ - لٹک جانا-

سَوْلٌ یا سُوْلَةٌ - پوچھنا مانگنا-

سُوَلَه - بہت مانگنے والا-

سَوِيْلٌ برابر والا جیسے عَدِيْلٌ ہے-

اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ تُسَوِّلَ لِيْ نَفْسِيْ عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا اَجِدُهُ الْاٰن - مگر یہ کہ میرا نفس مجھ کو مرتے وقت کوئی چیز اچھی کر دکھائے جس کو میں اس وقت نہیں پاتا-

سَحَابٌ اَسْوَلُ - لٹکا ہوا ابر-

سَوْمٌ - قیمت بیان کرنا' چکانا' گذرنا - چرنا ڈالنا گھومنا نشان کرنا-

تَسْوِيْمٌ - دینا - ڈالنا - نشان کرنا - چھوڑ دمختار کرنا' لوٹنا-

مُسَاوَمَةٌ - چکانا مول تول کرنا-

اِسَامَةٌ - چرانا-

سَام - حضرت نوحؑ کے ایک بیٹے کا نام تھا کہتے ہیں عرب لوگ اسی کی اولاد میں ہیں-

سَوِّمُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ سَوَّمَتْ - تم آپس میں اپنے لوگوں کو پہچاننے کے لئے ایک نشان مقرر کر لو کیونکہ فرشتوں نے بھی ایک نشان مقرر کیا ہے (یہ آپ نے بدر کے دن فرمایا)-

سُوْمه اور سِيْمَه - علامت اور نشانی-

اِنَّ لِلّٰهِ فُرْسَانًا مِّنْ اَهْلِ السَّمَاءِ مُسَوَّمِيْنَ - اللہ کے آسمان والوں میں سے (یعنی فرشتوں میں سے) کچھ سوار ہیں نشان کئے ہوئے-

سِيْمَاهُمُ التَّحَالُقُ - ان خارجیوں کی نشانی سارا سر منڈانا ہوگا - ایک روایت میں سیماھم التخلیق ہے - معنی وہی ہے اگر چہ سارا سر منڈانا جائز ہے - دوسری حدیث سے احلقوا كُلَّهٗ او اتو کوا کله مگر سر منڈانے کو ضروری سمجھنا اور ہمیشہ سر منڈے رہنا یہ طریقہ سنت کی خلاف ہے کبھی بال رکھے کبھی سر منڈائے - خصوصاً حج کا احرام کھولتے وقت سر منڈانا افضل ہے بہ نسبت بال کتروانے کے - بعض نے کہا خارجی لوگ سر منڈانے میں مبالغہ کرتے اس لئے آپ نے ان کی یہ نشانی بیان فرمائی-

نَهٰى اَنْ يَّسُوْمَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ - آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کے نرخ چکانے پر چکانے لگے (یعنی ایک مسلمان ایک چیز خرید کر رہا ہو - صاحب مال اور اس میں گفتگو ہو رہی ہو ابھی معاملہ طے نہ ہوا ہو کہ دوسرا شخص گھس آئے اور اس سے مول تول کرنے لگے کچھ بڑھا کر آپ لے لینا چاہے - اگر اس کی گفتگو طے ہو گئی ہو اور وہ چھوڑ دے تب دوسرا شخص جا کر مول تول کر سکتا ہے) کرمانی نے کہا اسی طرح یہ بھی منع ہے کہ تیسرا شخص مشتری سے آ کر کہے تو یہ چیز اتنے کو کیوں لیتا ہے میں اس سے سستی تجھ کو دیتا ہوں - ممانعت کی وجہ ظاہر ہے کہ دوسرے مسلمان کو نقصان پہنچانا ہے-

نَهٰى عَنِ السَّوْمِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ - سورج نکلنے سے پیشتر مول تول کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ عبادت اور ذکر الٰہی کا وقت ہے - بعض نے کہ "سوم" سے مراد یہاں چرانا ہے - یعنی اپنے جانوروں کو طلوع آفتاب سے پہلے چرنے کو نہ چھوڑو کیونکہ اس وقت گھانس پات تر ہوتے ہیں اور اکثر اس کے کھانے سے جانور بیمار ہو جاتے ہیں)-

فِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ زَكٰوةٌ - جو بکریاں جنگل میں چرتی ہوں ان میں زکوٰۃ ہے لیکن گھر میں پلی ہوئی بکریوں میں جن کو چارہ مول لے کر کھلایا جاتا ہے زکوٰۃ نہیں ہے-

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ - جو جانور چرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو وہ اگر کسی کو نقصان پہنچائے (مار ڈالے یا زخمی کرے) تو اس کا تاوان نہیں ہے - (یعنی مالک کو دیت دینا لازم نہ ہوگی)-

تَعَرَّضِيْ مَدَارِجًا وَّسُوْمِيْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ - یہ ذوالبجادین نے آنحضرتؐ کی اونٹنی سے کہا (یعنی

داہنے بائیں چرتی رہ جیسے جوزا کا برج تاروں میں ہے (جو آڑا داہنے بائیں گیا ہے)۔

اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ بِبُرْمَةٍ سَخِینَةٍ فَاَکَلَ وَمَا سَامَنِیْ غَیْرَهٗ وَمَا اَکَلَ قَطُّ اِلَّا سَامَنِیْ غَیْرَهٗ۔ حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے پاس ایک ھانڈی لے کر آئیں جس میں ہریرہ تھا۔ آپ نے کھایا اور اور بنانے کو مجھ سے نہیں فرمایا۔ اور پہلے جب آپ ہریرہ کھاتے تھے تو اور زیادہ فرمائش کرتے۔ بعض نے کہا سامنی کا معنی یہ ہے کہ اس کو مول لینا چاہا۔

مَنْ تَرَکَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ الذِّلَّةَ وَسِیمَ الْخَسْفِ۔ جو شخص جہاد کو چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور دھنس جانا اس پر لازم کیا جائے گا (یعنی عذاب الٰہی اس پر نازل ہوگا یا عذاب کا مستحق ہو جائے گا۔ ذلت اور رسوائی تو ظاہر ہے اور عذاب بھی طرح طرح کے اتر رہے ہیں کہیں وبا کہیں طاعون کہیں زلزلہ کہیں طوفان۔

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا السَّامَ۔ ہر بیماری کی اللہ تعالیٰ نے ایک دوا رکھی ہے مگر موت کی (دوا نہیں ہے)۔

اِنَّهَا سَمِعَتِ الْیَهُوْدَ یَقُوْلُوْنَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اَلسَّامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَتْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَالذَّامُ وَاللَّعْنَةُ۔ حضرت عائشہؓ نے یہودیوں سے سنا وہ آنحضرتؐ کو (بعوض السلام علیکم کے) السام علیکم کہنے لگے تو انہوں نے یوں جواب دیا۔ تم ہی پر سام اور برائی اور پھٹکار پڑے (سام کے معنی یہاں موت کے ہیں) یعنی تم مرو۔ مردود یہودی آنحضرتؐ کو اور مسلمانوں کو کوستے تھے اور ظاہر میں زبان مڑوڑ کر گویا سلام کرتے تھے۔ حضرت عائشہ کو غصہ آیا۔ انہوں نے اس سے بھی سخت جواب دیا لیکن آنحضرتؐ نے ان کو نرمی کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا جب اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو تم جواب میں صرف وَعَلَیْکُمْ کہہ دیا کرو خطابی نے کہا اکثر محدثین وَعَلَیْکُمْ واو عطف کے ساتھ روایت کرتے ہیں لیکن سفیان بن عیینہ کی روایت میں عَلَیْکُمْ ہے بغیر واو عطف کے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ۔ ان کو بڑا عذاب چکھایا۔

سِیْمَاءٌ۔ نشانی اور علامت جیسے سِمَةٌ ہے۔

سَوِّمْنِیْ بِسِیْمَاءِ الْاَمَانِ۔ مجھ پر ایمان کی نشانی ظاہر کر۔

عَلَیْهِ سِیْمَاءُ الْاَنْبِیَاءِ۔ اس پر پیغمبروں کی نشانی ہے۔

هَلَکَ السَّوَامُ۔ چرنے والے جانور مر گئے۔

وَقَفَ عَلٰی قَطِیْعِ غَنَمٍ یُسَاوِمُهُمْ وَیُمَاکِسُهُمْ۔ بکریوں کے ایک گلے پر کھڑے ہوئے ان کو چکار رہے تھے ان کی قیمت کم کرا رہے تھے۔

اَسَامَ الْمُشْتَرِیْ اور استام خریدار نے بیع کی درخواست کی اور سَامَ الْبَایِعُ۔ بیچنے والے نے اس کو بیچنے کے لئے پیش کیا۔

بَیْع مُسَاوَمَه۔ جس میں قیمت اصلی لاگت پر مشخص نہ ہو۔

اَسَامَهُ الْخَسْفُ۔ اس پر دھنسنے کا یعنی ذلت کا عذاب ڈالے گا۔

اُسَامَة بن زید۔ مشہور صحابی ہیں آنحضرتؐ کی کھلائی ام ایمن کے بیٹے۔

عِلْم سِیْمِیَا۔ خیالات کو دکھلانے کا علم جیسے مسریزم وغیرہ۔

سَاوَه۔ ایک شہر ہے رَیّ اور ہمدان کے درمیان۔

سِوًی۔ درست ہونا برابر ہونا۔

تَسْوِیَه۔ برابر کرنا۔ سیدھا کرنا بنانا۔ کرنا۔

اِسْوَاءٌ۔ ذلیل ہونا۔ رسوا ہونا۔ کام درست ہونا گرا دینا چھوڑ دینا برابر کرنا۔

تَسَوِّیْ۔ ہلاک ہونا۔

اِسْتِوَاءٌ۔ برابر ہونا۔ سیدھا ہونا۔ مشابہ ہونا جوانی کو پہنچنا قرار پکڑنا۔ غالب ہونا۔ قصد کرنا چڑھنا۔ بیٹھنا۔

اَلْکَیْفُ غَیْرُ مَعْقُوْلٍ وَالْاِسْتِوَاءُ غَیْرُ مَجْهُوْلٍ وَالْاِیْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ وَالسُّوَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ (امام مالک نے کہا) قرآن شریف میں جو استویٰ علی العرش ہے تو استوا کی کیفیت سمجھ میں نہیں آسکتی لیکن اس کا معنی معلوم ہے اور اس پر

ایمان رکھنا واجب ہے اور اس کی کیفیت پوچھنا بدعت ہے-

هُمَا سِيَّانِ - وہ دونوں جوڑ ہیں (یعنی ایک دوسرے کے برابر کسی امر میں)-

تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ - وہ بری موت کو دفع کرتی ہے (بری موت وہ کہ خاتمہ برا ہو مثلاً کفر اور ناشکری پر اللہ تعالیٰ سے غفلت پر-بعض نے کہا مکان گر کر یا پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا جہاد سے پیٹ موڑنے کے بعد)-

سَأَلْتُ رَبِّىْ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيَّ مِنْ اُمَّتِىْ عَدُوًّا مِّنْ سِوَاءِ اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ - میں نے اپنے مالک سے یہ دعا کی کہ میری امت پر ان کے غیر دشمن کو (یعنی جو کافر ہو مسلمانوں میں سے نہ ہو اس طرح غالب نہ کرے کہ ان کا انڈا پھوڑ ڈالے (یعنی ان کا اصلی اور بڑا مقام جماد کا وہ بھی چھین لے (مسلمانوں کا بڑا اور اصلی مقام مکہ اور مدینہ ہے سو اللہ تعالیٰ نے آج تک ان دونوں مقاموں کو مسلمانوں ہی کے قبضے میں رکھا ہے کافروں کا تسلط ان پر کبھی نہیں ہوا اور قرامطہ اور باطنیہ گو در حقیقت کفار تھے مگر بظاہر مسلمانوں میں گنے جاتے تھے علاوہ اس کے ان کا تسلط قائم نہیں رہا بلکہ کعبہ شریف سے بے ادبی کر کے اور حاجیوں کو قتل کر کے وہ چل دیئے جیسے لٹیرے ڈاکو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور محمد بن عبدالوہاب جن کے پیرو مکہ اور مدینہ پر غالب ہوئے تھے اور کئی سال تک وہاں کے حاکم رہے وہ تو پکے مسلمان اور حدیث و قرآن کے تابع اپنے تئیں کہتے تھے بدعات سے منع کرتے تھے ان کا شمار تو غیر دشمن میں نہیں ہو سکتا)-

سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ - آنحضرتؐ کا شکم مبارک اور سینہ مبارک برابر تھا (کوئی اٹھا ہوا نہ تھا جیسے توند یلے آدمیوں کا ہوتا ہے)-

اَمْكَنْتَ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ - تو نے بیچا بیچ دگدگی میں جگہ دی-

تُوْضَعُ الصِّرَاطُ عَلٰى سَوَاءِ جَهَنَّمَ - پل صراط دوزخ کے بیچا بیچ مقام میں رکھا جائے گا-

فَاِذَا اَنَا بِهَضْبَةٍ فِىْ تَسْوَائِهَا - اس کے برابر میدان میں میں نے ایک ٹیلہ دیکھا- (ٹیکرہ ٹبہ)

حَبَّذَا اَرْضُ الْكُوْفَةِ اَرْضٌ سَوَاءٌ سَهْلَةٌ - حضرت علیؓ نے فرمایا کوفہ کی زمین کیا عمدہ زمین ہے برابر اور نرم نہایہ میں ہے کہ اَرْضٌ سِوَاءٌ بکسرہ سین اس زمین کو کہتے ہیں جس کی مٹی ریت کی طرح ہو اور اَرْضٌ سَوَاءٌ بہ فتحہ سین ہموار اور برابر متوسط زمین-

مَكَانٌ سَوَاءٌ - یعنی درمیان کی جگہ-

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّاتَفَاضَلُوْا فَاِذَا تَسَاوَوْا هَلَكُوْا - جب تک لوگ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہیں گے (یعنی علم و فضیلت مال و دولت حاصل کرنے کا عموماً شوق ہوگا اور ہر ایک دوسرے سے علم و فضیلت مال و دولت میں زیادہ رہنا چاہے گا) اچھے رہیں گے جہاں برابر ہوئے تباہ ہوئے (برابر ہونے سے یہ مطلب ہے کہ ترقی علمی اور عملی (پروگرس) کا شوق جاتا رہے گا حیوانات کی طرح حالت موجودہ پر قناعت کرنے لگیں گے یا سب جاہل یا سب نادار اور مفلس یا سب مالدار اور متمول ہوں بعض نے کہا تَسَاوَوْا سے یہ مراد ہے کہ ہر ایک اپنی ایک اینٹ کی جدا مسجد بنائے خود رائے ہو کر اپنے تئیں امامت کے لائق سمجھے' ایک امام پر لوگ متفق نہ ہوں یعنی گروہ گروہ ہو جائیں' ان میں پھوٹ پڑ جائے' ایسی حالت میں تباہی میں کیا شک ہے کذا فی النہایہ-

میں کہتا ہوں حضرت علیؓ کا یہ قول بڑے اعلیٰ درجہ کا فلسفہ ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جب تک دنیا کا انتظام یوں ہے کہ ایک کو دوسرے پر فضیلت اور فوقیت ہے ایک امیر ہے دوسرا غریب ایک بادشاہ ہے ایک رعیت ایک حاکم ہے ایک محکوم ایک توانا اور طاقتور ہے دوسرا ناتواں اس وقت تک دنیا اچھی حالت میں رہے گی اور لوگ امن اور آرائش اور رفاہیت کے ساتھ بسر کریں گے لیکن جب یہ انتظام توڑ دیا جائے اور اباحت اور اشتراک اور مساواۃ کا قاعدہ جاری ہو جیسے مزدک حکیم نے قباد کے عہد میں جاری کیا تھا کہ سب آدمی برابر برابر سارے اموال تقسیم کر لیں اور عورتیں سب مشترک سمجھی جائیں ہر مرد کو جس عورت سے وہ چاہے اس کی رضامندی سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل ہو شوہر کو اس کی مزاحمت کا کوئی حق نہ ہو تو بس دنیا کی تباہی

آ گئی سب ہلاک ہوں گے اور ایسی حکومت کبھی قائم نہ رہے گی ہمارے زمانہ میں جو نیچری بیدین پھیلے ہیں ان کا بھی اصلی پیرو وہی مزدک حکیم تھا اور قرامطہ اور باطنیہ بھی اسی کے اصول پر تھے آخر کیا ہوا تباہ اور برباد ہو گئے جس حکومت یا سلطنت میں یہ نیچر بے دین گھسیں گے اس کو تباہ کر کے چھوڑیں گے اور خود بھی تباہ ہوں گے۔ انہلسٹ اور سوشلسٹ اور انرکسٹ اور اکسٹرمسٹ فرقے ملک روس اور جرمن میں بہت ہیں۔ وہ بھی انہیں نیچروں کے ہم ملت اور ہمزاد بھائی ہیں ان کی ساری کوشش بادشاہ کو تباہ کرنے کی اور سب لوگوں کو برابر کر دینے کی رہتی ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے فرمایا لیتخذ بعضھم بعضاً سخریا اسی میں ان کی بھلائی اور بہبودی ہے۔

صَلّٰی بِقَوْمٍ فَاسْتَوٰی بَرْزَخًا فَعَادَ اِلٰی مَكَانِهٖ فَقَرَأَ۔ حضرت علیؓ نے نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کوئی آیت بھول گئے انہوں نے پھر دہرایا اور سرے سے پڑھا ایک روایت میں اَشْوٰی ہے شین معجمہ سے یعنی کچھ گرایا دیا (نہیں پڑھا)

وَلَمْ يَذْكُرْ سِوٰی بَوْلِ النَّاسِ۔ (آنحضرت نے حدیث میں عن بَوْلِهٖ فرمایا یعنی اپنے پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا تو) آپ نے آدمیوں کے پیشاب کے سوا اور جانوروں کے پیشاب کا ذکر نہیں کیا یہ امام بخاری کا قول ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ حنفیہ نے جو اس حدیث سے جانوروں کے پیشاب کی نجاست پر دلیل لی ہے۔ یہ استدلال صحیح نہیں ہے کس لئے کہ حدیث میں عَنْ بَوْلِهٖ ہے اضافت کے ساتھ نہ عَنِ الْبَوْلِ اس صورت میں آدمیوں کا پیشاب نجس ہوگا نہ جانوروں کا اہلحدیث کا یہی مذہب ہے۔

حَتّٰی سَاوَی الظِّلُّ التُّلُوْلَ۔ یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ ان کے برابر ہو گیا۔

كَانَ رُكُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آنحضرت کا رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد سر اٹھانا یہ تینوں برابر سرابر ہوتے (سوا اس قیام کے جس میں قرات ہوتی ہے اور اس قعدے کے جس میں تشہد پڑھا جاتا ہے) یعنی قرات کا قیام اور تشہد کا قعود یہ دونوں تو لمبے ہوتے باقی رکوع اور سجدہ اور رکوع کے بعد قومہ یہ قریب قریب برابر ہوتے۔ مجمع البحار میں ہے بعضوں نے کہا اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں۔ کہ آپ کی نماز معتدل ہوتی۔ جب آپ قیام کو لمبا کرتے تو باقی ارکان کو بھی لمبا کرتے اور جب قیام میں تخفیف کرتے تو باقی ارکان میں بھی تخفیف کرتے)۔

لَتُسَوُّنَّ بَيْنَ صُفُوْفِكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ اپنی صفوں کو نماز میں برابر رکھو (آگے پیچھے نہ رہو کیونکہ نماز گویا اللہ کے حضور میں فوج کی قواعد ہے اور اس کا قانون یہ ہے کہ کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر برابر کھڑے ہوں جس نے اس قانون کا خلاف کیا وہ سزا کے لائق ٹھہرے گا) اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے رخوں میں اختلاف ڈال دے گا (تم میں پھوٹ پڑ جائے گی اتفاق نہ رہے گا پھوٹ سے بڑھ کر کونسی بلا ہے تمام خرابیوں کی جڑ یہی ہے)۔

اَوْ يَنْبِذُ اِلَيْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ۔ ان کو صاف صاف جتلا دے کہ ہم میں تم میں اب صلح نہیں رہی جنگ ہے۔

هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ۔ یہ انگلی یعنی خنصر اور یہ انگلی یعنی بنصر سب دیت میں برابر ہیں۔

حَتّٰی ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًی۔ یہاں تک کہ میں ایک ہموار بلند میدان پر چڑھا۔

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔ آنحضرت نے ایک صحابی کو اس کام پر مامور کیا کہ جہاں مورت دیکھے اس کو مٹا دے اور جہاں اونچی قبر دیکھے اس کو برابر کر دے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ زمین کے برابر کر دے اس طرح سے کہ قبر کی شناخت نہ رہے گی۔ بلکہ عرب کے مشرکوں کی عادت تھی کہ قبروں کو بہت اونچا اور بلند بناتے آپ نے اس کو منع فرمایا یا تو اونٹ کے کوہان کی طرح یا مربع قبر ایک ہاتھ یا ایک بالشت اونچی بنانا درست ہے اور یہ حکم خاص تھا مشرکوں کی قبروں سے تو زمین کے برابر بھی ان کی قبریں کر دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں کی قبریں آنحضرت یا حضرت علی کے عہد میں اونچی نہ تھیں)۔

مَا فِيْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا يُسَاوِیْ۔ اس میں کوئی اجر نہیں

ہے-

وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ- اس کے چاروں کونے برابر ہیں (یعنی مربع ہے)-

وَاسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ- اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوئی یعنی آپ اونٹنی پر سوار ہو گئے-

وَاَبْعَدُ كُمْ مَسَاوِيكُمْ- تم میں جو برے ہیں وہ سب سے زیادہ دور رہیں-

وَلَا قَبْرًا مُسَنَّمًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ- جو قبر اونٹ کے کوہان کی طرح دیکھے اس کو برابر کر دے مفاتیح شرح مصابیح میں ہے کہ برابر کرنے سے مراد نہیں ہے کہ بالکل زمین دوز کر دے اس طرح کہ قبر کی شناخت نہ رہے بلکہ ایک بالشت اونچی رہنے دے کوہانی ہو یا چوکور-

وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءٌ ثَلٰثَ رَكْعَاتٍ- یعنی مغرب کی نماز سفر اور حضر دونوں میں تین رکعت پڑھنا چاہئے (اس میں قصر نہیں ہے)

اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ اپنے اہل اور مال کو برے حال میں دیکھو (ان پر کوئی آفت آئی ہو)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ سُوْءٍ يا جَارِ السُّوْءِ- میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے ہمسایہ سے جوہری نے کہا عرب لوگ رَجُلُ سُوْءٍ اور رَجُلُ السُّوْءِ کہتے ہیں یعنی برا آدمی مگر اَلرَّجُلُ السُّوْءِ- بہ ترکیب توصیفی نہیں کہتے-

كَانَ اَبُوالْحَسَنِ اِذَا قَضٰى نُسُكَهُ عَدَلَ اِلٰى قَرْيَةٍ يُّقَالُ لَهَا سَايَه- امام ابوالحسن جب حج کے ارکان ادا کر چکتے تو ایک گاؤں میں جس کو سایہ کہتے ہیں (یہ ایک گاؤں کا نام ہے مکہ میں) چلے جاتے) وہاں جا کر سر منڈاتے)- مَسَاوِی برائیاں عیوب اس کی ضد مَحَاسِنُ-

باب السین مع الهاء

سَهْبٌ- مبالغہ کرنا' دور جانا-

اِسْهَابٌ- لمبا کرنا جیسے اِطْنَابٌ ہے- عرب لوگ کہتے ہیں اَسْهَبَ فِي الْكَلَامِ وَاَطْنَبَ- یعنی بہت لمبی تقریر کی-

اَكَلُوْاوَ شَرِبُوْا وَاَسْهَبُوْا- کھایا پیا اور خوب چھک کر کھایا پیا (بہت دیر تک کھاتے رہے بڑے حرص اور طمع کے ساتھ)-

بَعَثَ خَيْلًا فَاَسْهَبَتْ شَهْرًا- چند سواروں کو نہ بھیجا وہ ایک مہینے تک دور چلے گئے (بڑا لمبا سفر کیا)-

قِيْلَ لَهُ اُدْعُ اللّٰهَ فَقَالَ اَكْرَهُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْهَبِيْنَ- عبداللہ بن عمرؓ سے لوگوں نے کہا ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے کہا مجھ کو کثیر الکلامی (بہت باتیں کرنا) بری معلوم ہوتی ہے-

رَجُلٌ مُسْهَبٌ- بہ فتحہ ہا بہت باتیں کرنے والا اور یہ ان تین لفظوں میں سے ہے جو بہ فتحہ عین کلمہ بمعنی اسم فاعل آئے جیسے سَيْلٌ مُفْعَمٌ ماخوذ ہے سَهْبٌ سے یعنی کشادہ زمین اس کی جمع سهب آئی ہے-

وَفَرَّقَهَا بِسُهُبِ بِيْدِهَا- اس کو اپنے کشادہ میدانوں میں بکھیر دیا-

ضُرِبَ عَلٰى قَلْبِهِ بِالْاِسْهَابِ- اس کے دل پر دیوانگی ڈالی گئی (خطی اور مجنوں ہو گیا)-

تَسْهِيْبٌ- عقل ماری جانا-

اُسْهِبَ الرَّجُلُ- وہ مرد دیوانہ ہو گیا-

سَهْبَه- بہت گہرا کنواں-

سَهْجٌ- پیسنا زور سے چلنا سخت ہونا-

سَيْهُوْجٌ- زور کی آندھی-

مِسْهَجٌ- بڑا باتونی فصیح جیسے مِصْقَعٌ ہے-

مَسْهَجٌ- ہوا گذرنے کا مقام-

سَهْدٌ- جاگنا نیند نہ آنا یا کم آنا-

تَسْهِيْدٌ- جگانا سونے نہ دینا-

سُهَادٌ- بیداری ضد ہے رُقَادٌ کی یعنی سونا-

شَئْيٌ سَهْدٌمَهْدٌ- اچھی چیز-

سُهُدٌ- کم سونے والا-

سَهْدَةٌ- بیداری یا اعتبار کے لائق کوئی بات یا بھلائی کی

طرف رغبت اور توجہ۔

سَهْدَرٌ اور سَمَهْدَرٌ۔ دور بعید۔

سَهَرٌ۔ جاگنا رات کو نہ سونا۔

اِسْهَارٌ۔ جگانا سونے نہ دینا۔

خَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ نَائِمَةٍ۔ عمدہ جائداد بہتا ہوا چشمہ ہے سوئی ہوئی آنکھ کے لئے یعنی اس کا مالک سوتا رہتا ہے وہ بہتا رہتا ہے۔

سَاهِرَة۔ سطح زمین بہتا ہوا چشمہ یا جس زمین پر کوئی نہ چلا ہو یا حشر کی زمین جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔

تَسْهَرُ اِذَا نَمْتَ۔ تو سوتا رہے وہ بیدار ہے یعنی پانی کا بہتا ہوا چشمہ۔ بعض نے کہا سَاهِرَہ دوزخ کا نام ہے۔

سَاهِرِيَّه۔ ایک قسم کا عطر ہے۔

سَهْفٌ۔ لوٹنا تڑپنا۔

سَهَفٌ۔ بہت پیاسا ہونا۔

سَاهِفٌ۔ ہلاک ہونے والا پیاسا۔

سَهْوَقٌ۔ جھوٹا، دروغ گو لمبی پنڈلیوں والا۔

سَوْهَقَةٌ۔ کاریز چشمہ۔

سَهْكٌ۔ پیسنا تیزی سے گذرنا۔

سُهُوْكٌ۔ ہلکا چلنا۔

سَهَكٌ۔ سڑے گوشت کی بدبو یا مچھلی کی بو جیسے سُهْكَةٌ ہے۔

سَهَّاكٌ۔ بڑا باتونی تیز کلام۔

سَهْلٌ۔ نرم ہموار زمین۔

سَهَالَةٌ اور سُهُوْلَةٌ نرمی اور آسانی جیسے مُسَاهَلَةٌ

تَسَاهُلٌ۔ سستی کرنا نرمی کرنا، چشم پوشی کرنا۔

اِسْهَالٌ۔ پیٹ کو نرم کرنا۔ دست لانا (پتلا پاخانہ) نرم زمین میں جانا۔

سَهْلُ الْوَجْهِ۔ جس کے منہ پر گوشت نہ ہو۔

سُهَيْلٌ۔ ایک ستارے کا نام ہے۔

اَنّٰى يَلْتَقِيْ سُهَيْلٌ وَالسُّهٰى۔ سہیل اور سہا کہاں مل سکتے ہیں۔ سہا بھی ایک ستارے کا نام ہے وہ شامی ہے اور سہیل یمانی ہے۔ دونوں میں بڑا فاصلہ رہتا ہے۔

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَقَدِ اسْتَهَلَّ مَكَانَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ۔ جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا (جھوٹی حدیث بنائی یا جھوٹی جان کر اس کو روایت کیا) اس نے اپنا ٹھکانا آسانی سے دوزخ میں بنالیا۔

ثُمَّ يَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ۔ پھر اتر کی طرف جھکے اور نرم مقام میں آ کر قبلہ رخ کھڑا ہو۔

سَهْلٌ۔ نرم ملائم ہموار زمین اس کی ضد حَزْنٌ ہے اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَاهُ بِسِهْلَةٍ اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ۔ حضرت جبرئیل آنحضرت کے پاس موٹی کھرکھری ریتی لے کر آئے یا لال مٹی لے کر آئے (یعنی کربلا کی مٹی اور آپ کو خبر دی کہ امام حسین جہاں شہید ہوں گے وہاں کی یہ مٹی ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ صَلْتَهُمَا۔ آنحضرت کے دونوں رخسارے گال گرے ہوئے تھے چکنے نہ پر گوشت پھولے ہوئے۔

مترجم کہتا ہے آنحضرت کا حلیہ مبارک وہی تھا جو امام ترمذی نے شمائل میں بیان کیا ہے اور صحابہ نے نقل کیا ہے لیکن آپ کے زمانہ میں فوٹوگراف نہ تھا اور ہاتھ سے تصویر کھینچنے والے بھی عرب میں بہت کم تھے۔ اس لئے آپ کی صحیح تصویر نہیں ملتی۔ دوسرے یہ کہ آپ تصویر اور مورت کے مخالف تھے کسی کی مجال نہ تھی کہ آپ کی تصویر کھینچتا اور نصاریٰ نے جو اٹکل پچو آپ کی تصویریں بنا کر کتابوں میں لکھی ہیں وہ سب غلط اور خلاف اصل ہیں ایک صاحب نے بڑے دعوے سے مجھ کو آپ کی تصویر بتلائی جو ایک نصرانی کی کھینچی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو دیکھتے ہی کہہ دیا کہ یہ آپ کی تصویر نہیں ہے کس لئے کہ آپ کے حلیہ کے خلاف تھی اور جس مومن نے خواب میں آپ کی زیارت کی ہے وہ ان غلط تصویروں کی غلطی دیکھتے ہی پہچان سکتا ہے وَمَن لم يجعل الله له نورا فماله من نور۔

اَهْلُ السَّهْلِ۔ جنگل کے رہنے والے۔

كَانَ رَجُلًا سَهْلًا۔ آنحضرت بڑے خلیق خوش مزاج

نرم طبیعت تھے (بچوں اور عورتوں سے بھی آپ ملاپ اور ظرافت کی باتیں کرتے - غرض جو کوئی نیا شخص آپ کو دیکھتا تو آپ کے مبارک چہرے پر رعب اور جلال پاتا مگر جب آپ سے باتیں کرتا تو معلوم ہوتا کہ آپ بڑے خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)-

اَنْتَ سَهْلٌ - آنحضرت نے سعید بن مسیب کے دادا سے جن کا نام حزن تھا یہ فرمایا کہ تو سہل ہے حزن نہیں ہے مگر میرے دادا نے (بدقسمتی سے) اس نام کو پسند نہیں کیا اور حزن ہی اپنا نام قائم رکھا - سعید کہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی، صعوبت اور رنج ہوا کیا -

اُطْلُبِ الْمَاءَ فِي السَّفَرِ اِنْ كَانَتِ الْحَزُوْنَةُ فَغَلْوَةٌ وَاِنْ كَانَتْ سُهُوْلَةٌ فَغَلْوَتَيْنِ - سفر میں (وضو یا غسل کے لئے) پانی ڈھونڈھ - اگر سخت یا دشوار گذار زمین ہو تو تیر کی ایک مارتک اگر نرم اور ہموار ہو تو تیر کی دو مارتک -

فَاحْتَفَرْنَا عِنْدَ رَأْسِ الْقَبْرِ فَلَمَّا حَفَرْنَا قَدْرَ ذِرَاعٍ اِبْتَدَرَتْ عَلَيْنَا مِنْ رَّاسِ الْقَبْرِ مِثْلُ السِّهْلَةِ - لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جب کربلا میں جناب امام حسین علیہ السلام کے لیے قبر کھودی ایک ہاتھ کھودی تھی کہ سرہانے کی طرف سہلہ کی طرح مٹی نکلی (یعنی ویسی ہی مٹی جیسی حضرت جبرئیل نے آنحضرت کو لاکر بتلائی تھی)-

مَسْجِدُ السِّهْلَةِ - کوفہ میں ایک مسجد ہے حضرت ادریس وہیں کپڑے سیا کرتے اور حضرت ابراہیم عمالقہ کی طرف وہیں سے نکلے تھے - اس کے تلے ایک سبز پتھر ہے جس میں تمام پیغمبر کی مٹی لی گئی ہے - حضرت خضر بھی وہیں جا کر استراحت کرتے ہیں اور امام مہدی آخر الزماں علیہ السلام بھی اپنے لوگوں کو لے جا کر وہیں ٹھہریں گے - سہل بن حنیف انصاری مشہور بدری صحابی ہیں - جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے -

مُسْهِلٌ - دست لانے والی دوا -

اَرْضٌ سَهِلَةٌ - جس زمین میں سہلہ بہت ہو -

اَهْلًا وَّسَهْلًا - یہ ایک محاورہ ہے عرب کا جو کسی مہمان کے آنے کے وقت کہا جاتا ہے یعنی تم اپنے گھر والوں میں اور نرم اور ہموار اور عمدہ مقام میں آئے مطلب یہ ہے کہ تم کو یہاں سب طرح کا آرام ملے گا کوئی تکلیف نہ ہوگی -

سَهْمٌ - حصہ - نصیب - تیز -

سُهُوْمٌ اور سُهُوْمَةٌ - رنگ بدل جانا - لاغری اور خشکی کے ساتھ ترش ہونا -

سُهِمَ - اس کو تیر لگا -

اِسْهَامٌ - قرعہ ڈالنا جیسے اِسْتِهَامٌ ہے -

كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَهْمٌ مِّنَ الْغَنِيْمَةِ شَهِدَاَوْ غَابَ - آنحضرت کا حصہ ہر لوٹ میں لگایا جاتا خواہ آپ اس جنگ میں شریک ہوں یا نہ ہوں -

مَااَدْرِيْ مَاالسُّهْمَانُ - میں نہیں جانتا پانسے کیا چیز ہے -

فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَسْتَفِيْءُ سُهْمَا نَهُمَا - ہم نے اپنے تئیں دیکھا ہم ان کے حصے لوٹا رہے تھے -

خَرَجَ سَهْمُكَ - تیرا پانسہ نکلا تو جیتا -

اِذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا - دونوں جاؤ اور حق کے طلبگار بنو پھر قرعہ ڈالو -

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بُرْدٍ مُّسَهَّمٍ اَخْضَرَ - ایک سبز رنگ کی چادر میں جس پر تیروں کی طرح لکیریں تھیں (دھاریاں نماز پڑھتے تھے) یعنی حضرت جابرؓ -

فَدَخَلَ عَلَيَّ سَاهِمَ الْوَجْهِ - وہ میرے پاس آیا اس کے منہ کا رنگ بدلا ہوا تھا (رنج یا بیماری سے) -

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاكَ سَاهِمَ الْوَجْهِ - یا رسول اللہ میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر ہے (یہ حضرت بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرت سے عرض کیا) -

وَقَعَ فِيْ سَهْمِيْ جَارِيَةٌ - میرے حصہ میں ایک لونڈی آئی (یعنی مال غنیمت میں سے) -

مُسْهَمَةٌ وُجُوْهُهُمْ - ان کے چہرے متغیر ہوں گے (یہ خارجیوں کی نشانی بیان فرمائی یہ لوگ دن بھر روزہ رکھتے رات کو عبادت کرتے - ریاضت اور کثرت عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے زرد اور نحیف تھے باوجود اتنی عبادت اور محنت کے چونکہ اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے خلاف چلتے تھے اس لئے یہ

سب محنت اکارت ہوگئی- اتباع سنت اور محبت خدا اور رسول اور اہل بیت کرام کے ساتھ صرف فرائض کا ادا کرنا کافی اور باعث نجات ہے- لیکن بغض اہل بیت یا مخالفت سنت نبوی کی حالت میں آدمی کتنا ہی وظائف کرنے اور تہجد گذار قائم اللیل صائم النہار ہو اس کی حالت خوفناک ہے)-

ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْ اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا- اگر لوگ آذان اور اول صف کی فضیلت پہچانتے پھر یہ چیزیں بغیر قرعہ ڈالیں نہ ملتیں (تو ضرور اس کے لیے قرعہ ڈالتے)-

هَلْ يَقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِ سْتِهَامِ- کیا تقسیم اور حصہ لگانے میں قرعہ ڈال سکتا ہے-

وَاضْرِ بُوْلِيْ سَهْمًا- تم نے جو سورہ فاتحہ کا منتر کر کے بکریاں حاصل کی ہیں' ان میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ-

وَكَانَ سُهْمَا نُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ- ان کے حصے بارہ بارہ تھے-

فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ- اس کو بھی جماعت کے ثواب کا ایک حصہ ملے گا-

اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّاَصْحَابَهٗ اَسْهَمَ لَهُمْ- آپ نے خیبر کی لوٹ میں انہی لوگوں کا حصہ دلایا جو اس جنگ میں آپ کے ساتھ تھے مگر ہمارے کشتی والے جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی (جو جنگ ختم ہونے کے بعد حبش سے واپس آئے تھے) ان کو بھی حصہ دلایا (حالانکہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے وجہ یہ کہ وہ بیچارے اپنا وطن اور گھر بار چھوڑ کر محض دین بچانے کے لیے حبش کے ملک کو ہجرت کر گئے تھے اور جب واپس آئے تو ان کے پاس خرچ کو کچھ نہ تھا- پس آپ نے ان کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ دلایا گو وہ جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے کیونکہ لوٹ تقسیم ہونے سے پہلے آ گئے تھے اور اگر وہ وہاں ہوتے تو ضرور مجاہدین کے ساتھ جہاد کرتے- امام اور حاکم اسلام کو خصوصاً پیغمبر کو ایسی باتوں میں پورا اختیار حاصل ہے- بعضوں نے کہا آپ نے مجاہدین کی رضامندی سے ان کا حصہ لگایا-

اِسْتَهَمَا عَلَى الْيَمِيْنِ- قسم پر قرعہ ڈالا یعنی جس کا نام قرعہ میں نکلے وہ قسم کھا کر لے لے-

نَهٰى اَنْ يُّبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقَسَّمَ- مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا- (مراد مال غنیمت ہے یعنی لوٹ کے مال کا حصہ تقسیم سے پہلے بیچنا درست نہیں- کس لئے کہ اس کی مقدار مجہول ہے)-

سَاهَمَ- قرعہ ڈالا-

سَاهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُرَيْشًا فِيْ بِنَاءِ الْبَيْتِ- آنحضرت نے قریش کے لوگوں کے ساتھ کعبہ بنانے کے لئے قرعہ ڈالا (یعنی جس کے نام قرعہ نکلے وہ بنائے)-

ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ اِلٰى مَنَا زِلِهِمْ وَهُمْ يَرَوْنَ مَوْضِعَ سِهَامِهِمْ- پھر اپنے مکانوں کو لوٹیں گے اور اپنے تیروں کے مقامات دیکھ رہے ہوں گے-

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اَخْطَاَ اِسْتَاهَمَ الْحُفْرَةَ- عباد بن کثیر نے امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق سے عرض کیا میں نے آج ایک واعظ دیکھا جو نقلیں اور حکایتیں بیان کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا اس مجلس میں بیٹھنے والا بدنصیب نہیں ہو سکتا) فرمایا افسوس افسوس کیسی غلطی کر رہا ہے اس نے تو اپنا ٹھکانا دوزخ کا گڑھا بنا لیا ہے (ہمارے زمانہ کے بھی واعظ درحقیقت واعظ نہیں ہیں بلکہ داستان گو اور قصہ خواں ہیں جھوٹی جھوٹی حدیثیں اور بے اصل حکایتیں اور نقلیں اولیاء اللہ کی اپنے وعظ میں بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو یہ سمجھاتے ہیں کہ ان کے وعظ کی مجلس بڑے ثواب اور اجر کی مجلس ہے- خاک پڑے ان کی عقل پر- ارے کمبخت یہ وعظ تھوڑے ہے یہ تو قصہ خوانی اور داستان گوئی ہے- وعظ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام اور وامر بیان کئے جائیں اور جو امر خلاف شروع لوگوں میں جاری ہو اس کی ممانعت کی جائے- آنحضرت اور صحابہ کرام کی وعظ یہی تھی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی بے اصل اور دور راز قیاس و عقل کرامات بیان کی جاتی ہیں اور اس مجلس میں شراب خوار سیدھی خوار داڑھی منڈے تارک الصلوۃ مشرک بدعتی مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں واعظ صاحب کو کبھی توفیق نہیں ہوتی کہ کچھ شرک و بدعت کی برائی بیان کریں- اتباع سنت کی ترغیب

دلائیں - یہ وعظ کیا ہے درحقیقت لوگوں کو ڈھیٹ بنانا ہے کہ وہ مزے سے گناہ کیا کریں اور بڑے پیر صاحب پر تکیہ کریں کہ وہ بخشوالیں گے ایسے واعظوں کے لئے بموجب فرمودہ امام علیہ السلام دوزخ تیار ہیں)-

سَہٌ - مقعد، گانڈ ذبرا صل میں سَتَہٌ تھا-

اَلْعَیْنُ وِ کَاءُ السَّہِ - آنکھ گویا مقعد کی ڈانٹ ہے- جب تک آدمی ہوشیار جاگتا رہتا ہے مقعد قابو میں رہتی ہے، جہاں سو گیا گویا ڈانٹ کھل گئی- اب مقعد سے ریح وغیرہ نکلے تو خبر نہیں ہوتی - اصل اس کے بیان کرنے کا مقام باب الالف مع السین تھا چنانچہ وہاں یہ لفظ گذر چکا ہے مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی بیان کر دیا-

سَہْوٌ یا سُہُوٌّ - بھولنا-

مُسَاہَاۃٌ - غفلت کرنا-

اِسْہَاءٌ - سہوہ بنانا-

سَہْوَۃٌ - طاق، موکھ مچان چھوٹی کوٹھری خزانہ کی تیز رو اونٹنی-

سُہَا - ایک ستارہ ہے-

سَہَا فِی الصَّلٰوۃِ - آنحضرت نماز میں بھول گئے (اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ لوگوں کو سہو کے احکام معلوم ہوں)-

اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِہِمْ سَاھُوْنَ - جو لوگ اپنی نماز کا خیال نہیں رکھتے (یعنی جان بوجھ کر اس کو چھوڑ دیتے ہیں عرب لوگ کہتے ہیں سَہَا فِی الشَّیْءِ جب بھول کر کسی چیز کو چھوڑ دے اور سَہَا عَنْہُ جب جان بوجھ کر چھوڑ دے-

لَا یَسْہُوْ فِیْہِمَا - ان دونوں رکعتوں میں بھولے نہیں (یعنی دل حاضر ہوا اور توجہ اور اطمینان کے ساتھ سب ارکان ادا کرے)-

عَبْدٌ سَہَا وَلَہَا - جس بندے نے غفلت کی اور کھیل کود میں مشغول رہا-

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ وَفِی الْبَیْتِ سَہْوَۃٌ عَلَیْہَا سِتْرٌ - آنحضرت حضرت عائشہ کے پاس گئے گھر میں ایک موکھ یا دریچہ تھا اس پر پردہ پڑا ہوا تھا-

اِنَّ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ سَہْلَۃٌ بِسَہْوَۃٍ - دوزخیوں کا کام ایسا ہے جیسے ریتی نرم زمین میں (مطلب یہ ہے کہ گناہ کرنا نفس پر ایسا آسان ہوتا ہے جیسے نرم زمین ریتلی میں چلنا)-

حَتّٰی یَغْدُوَ الرَّجُلُ عَلَی الْبَغْلَۃِ السَّہْوَۃِ فَلَا یُدْرِكُ اَقْصَاھَا - (کوفہ کا شہر ایک زمانہ میں اتنا بڑا تھا) کہ ایک آدمی اچھے خوش رفتار خچر پر صبح کو سوار ہو تو شام تک شہر کے آخری حصہ تک نہ پہنچے-

سَہْوَہ - نرم رفتار جانور جس کی چال سے سوار کو تکان نہ ہو-

اٰتِیْكَ غَدًا سَہْوًا رَھْوًا - کل میں نرمی سے تھما ہوا تیرے پاس آؤں گا-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِی السَّہْوُ وَالْخَطَاُ وَالنِّسْیَانُ - میری امت کو اللہ تعالیٰ نے بھول چوک غفلت معاف کر دی ہے- مجمع البحرین میں ہے- کہ سہو اور نسیان میں یہ فرق ہے کہ سہو میں وہ شئے حافظہ میں رہتی ہے مگر اس پر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے اور نسیان یہ ہے کہ ذاکرہ اور حافظہ دونوں میں سے وہ شئے نکل جائے-

لَا سَہْوَفِیْ سَہْوٍ - اگر سجدہ سہو میں کچھ سہو ہو تو پھر دوسرے سہو کا سجدہ واجب نہیں یعنی ایک سہو کے لئے دو سجدے لازم ہیں پھر اگر ان دونوں سجدوں میں سہو واقع ہو تو اور دو سجدے ضروری نہیں ہیں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر سہو کے سجدے بھول جائے تو پھر نماز سرے سے پڑھے ان کے لئے دو سجدے کرنا کافی نہیں ہے-

باب السین مع الیاء

سَیْءٌ یا سِیْءٌ - وہ دودھ جو پینہ آنے سے پہلے نکلے اس کی جمع سُیُوْءٌ ہے-

سَیَّاءَ النَّاقَۃَ - اس کا پہلے دودھ دوہ لیا-

لَا تُسَلِّمْ اِبْنَكَ سَیَّاءَ - برا چیتنے والے کو اپنا بیٹا مت سپرد کر (برا چیتنے والا جیسے تکیہ کا فقیر جو چاہتا ہے لوگ مریں اس کو آمدنی ہو یا کفن فروش) یہ سُوْءٌ یا مُسَاءَۃٌ سے نکلا ہے بمعنی برائی

کی بعض نے کہا سَیُءٌ سے جس کے معنی بیان ہوئے-

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا وَ الْحَسَنَۃُ بَیْنَ السَّیِّئَتَیْنِ- بہتر کام یہ ہے جو بیچ بیچ کا ہو اور بھلائی دو برائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی کسی امر میں غلو کرنا اس کو حد سے بڑھا دینا یہ بھی برا ہے جیسے اس میں کمی اور کوتاہی کرنا تو افراط اور تفریط دونوں برائیاں ہیں جن کے بیچ میں نیکی ہے یعنی توسط اوپر ہم بیان کر آئے ہیں کہ اہل حدیث کا مذہب بیچ بیچ میں ہے باقی سب مذہب والے یا غلو میں مبتلا ہیں یا تقصیر میں-

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ وَلَا السَّیِّئَۃُ- برائی کا جواب نیکی سے کر نہ برائی سے (نیکی یہ ہے کہ برائی پر صبر کرے اس کا بدلہ نہ لے- بعض نے احسن افعل التفضیل ہے یعنی بہت اچھی طرح سے کردہ یہ ہے کہ برائی کے بدل نیکی کرے مثلاً کوئی اس کی ہجو کرے تو یہ اس کی تعریف کرے)-

سَیِّئُ الْمَلِکَۃِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ- جو شخص اپنے غلام لونڈی نوکروں چاکروں سے برا سلوک کرے- (ان کو رات دن مارتا پیٹتا ستاتا گالیاں دیتا جھڑکتا گھرکتا رہے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا-

سَیِّئِ الْاَسْقَامِ- بری بیماریوں سے جن سے لوگ نفرت کریں جیسے آتشک جذام برص وغیرہ- بعض نے کہا ہر وہ بیماری جس پر انسان سے صبر نہ ہو سکے-

سِیٌّ- جوڑ اور مثل برابر والا-

سِیَّمَا یالَا سِیَّمَا خاص کر-

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ- عام آدمیوں کے اچھے کام مقرب اور نزدیک والوں کے حق میں برے ہوتے ہیں (تقریب کی وجہ سے ان کو ایسے کام پر ملامت کی جاتی ہے جس کو اگر عام لوگ کریں تو ملامت کے قابل نہیں ہوتے)-

سَیْبٌ- جانا- روانہ ہونا' بہنا' بھاگنا' جدھر خوشی ہو ادھر جانا-

تَسْیِیْبٌ- جانور کو چھوڑ دینا جہاں چاہے چرتا پھرے-

انسیاب- جلدی سے چل دینا-

سَائِبَۃٌ- وہ جانور جو چھوڑ دیا جائے نہ اس سے محنت لی جائے نہ کام کرایا جائے- عرب لوگوں میں رواج تھا جب کوئی سفر سے لوٹ کر آتا یا بیماری سے چنگا ہوتا تو وہ کہتا نَاقَتِیْ سَائِبَۃٌ- میری اونٹنی سائبہ ہے مطلب یہ ہے کہ وہ مطلق العنان کر دی گئی ہے جہاں چاہے چرے جہاں چاہے پانی پیئے نہ اس کا کوئی دودھ دوہے گا نہ اس پر کوئی سواری کرے گا- ہند میں ایسے جانور کو سانڈ کہتے ہیں جس کو بتوں اور اوتاروں کی منت مان کر آزاد کر دیا جاتا ہے- نہایہ میں ہے کہ عرب میں جب کوئی اپنے غلام کو آزاد کرتا اور یہ کہہ دیتا کہ وہ سائبہ ہے تو پھر نہ اس کا وارث ہوتا نہ اس کی دیت دیتا-

رَاَیْتُ عَمْرَوبْنَ لُحَیٍّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ وَ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ- میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنت دوزخ میں گھسیٹ رہا تھا اسی نے سب سے پہلے جانوروں کو سانڈ کرنا نکالا (یہ بری رسم اسی مردود نے نکالی کہ جانوروں کو بتوں اور ٹھاکروں کے نام چھوڑ دیں نہ ان سے کام لیں نہ سواری- اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ اور بہشت دونوں موجود ہیں پیدا ہو چکی ہیں اور یہ بھی نکلا کہ بعض کافر اور مشرک مرتے ہی دوزخ میں بھیج دئے جاتے ہیں جیسے بعض بندے بہشت میں)-

اَلصَّدَقَۃُ وَالسَّائِبَۃُ لِیَوْمِھِمَا- جو شخص خیرات کرے یا بردے کو سائبہ کرے تو پھر ان کو آخرت ہی کے دن کے لئے رکھے (دنیا میں پھر ان سے منفعت نہ اٹھائے)-

اَلسَّائِبَۃُ یَضَعُ مَالَہٗ حَیْثُ شَاءَ- جو غلام سائبہ ہو (اس کا مالک سائبہ بنا کر اس کو آزاد کر دے) وہ اپنا پیسہ جس کو چاہے دلوا دے (کیونکہ جب وہ سائبہ ہوا تو اس کے مالک کا کوئی حق اس کے ترکہ میں نہیں رہا)-

عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَرَاَیْتُ صَاحِبَ السَّائِبَتَیْنِ یُدْفَعُ بِعَصًا ھُمَا بَدَنَتَانِ اَھْدَاھُمَا النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الْبَیْتِ فَاَخَذَ ھُمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ- مجھ کو دوزخ دکھلائی گئی میں نے اس کافر کو دیکھا جس نے آنحضرت کے دو سائبہ اونٹ یعنی جن کو آپ نے اللہ کی منت مان کر بیت اللہ کو بھیجا تھا پکڑ لئے تھے وہ لکڑی سے دھکیلے جا رہا تھی (یعنی ان اونٹوں کی لکڑی سے مار مار کر اس کو دوزخ میں ڈھکیل رہے تھے)-

اِنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَتْ فِيْ بَطْنِهِ حَيَّةٌ فَنُهِيَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ- ایک شخص نے مشک میں منہ لگا کر پانی پی لیا اس کے پیٹ میں ایک سانپ اتر گیا (پانی کے ساتھ حلق میں چل دیا) اس لئے مشک کے دہانے سے پانی پینا منع ہوا (بلکہ پانی ہاتھ یا ظرف میں انڈیل کر آنکھ سے دیکھ کر پینا چاہے)-

اِنَّ الْحِيلَةَ بِالْمَنْطِقِ اَبْلَغُ مِنَ السُّيُوْبِ فِيْ الْكَلِمِ- کم گوئی اور سوچ کر تھوڑی بات کرنا بہت بک بک کرنے سے بہتر ہے (یعنی بن سوچے سمجھے بیہودہ کامی سے)-

وَفِيْ السُّيُوْبِ الْخُمُسُ- کانوں میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا- بعض نے کہا سیوب وہ مال جو جاہلیت کے زمانہ کے گڑے ہوئے ہوں- یہ جمع ہے سیب کی بمعنی عطا اور بخشش کے چونکہ اس قسم کا مال بھی اللہ کی عطا ہوتا ہے اس لئے اس کو سیب کہا-

وَاجْعَلْهُ سَيْبًا نَافِعًا- اس منہ کو اپنی بخشش اور فائدہ دینے والا کر بعض نے کہا سایبا کی معنی جاری یعنی خوب برسنے والا-

لَوْ سَاَلْتَنَا سَيَابَةً مَااَعْطَيْنَا كَهَا- اگر تو ہم سے ایک کچی کھجور مانگے تو ہم نہ دیں گے-

اَلْمَالُ السَّائِبُ يُعَلِّمُ النَّاسَ السَّرِقَةَ- جو مال بے حفاظت ہو (اس کا کوئی نگہبان نہ ہو) وہ لوگوں کو چوری سکھلاتا ہے (لوگوں کی نیت اس کو دیکھ کر بگڑتی ہے اس کو چرالینا چاہتے ہیں)-

فَذٰلِكَ يَاعَمَّارُ السَّائِبَةُ الَّتِيْ لَاوَ لَاءَ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ- عمار بن ابی الاحوص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا سائبہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا جہاں غلام آزاد کرنے کا ذکر ہے وہاں سائبہ سے وہ مراد ہے جس کا ترکہ پانے کا حق اللہ کے سوا کسی مسلمان کو نہ ہو-

لِكُلِّ مُؤْمِنٍ حَافِظٌ وَسَائِبٌ- ہر مومن کیلئے ایک نگہبان ہے (یعنی امام جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے) دوسرا خوشخبری دینے والا (آنخضرت کا ارشاد ہے کہ ہر مومن کیلئے بہشت ہے)-

سِيَاجٌ- باڑا احاطہ جو کانٹوں اور پتوں اور گھاس وغیرہ سے بناتے ہیں-

تَسْيِيْجٌ- سیاج بنانا-

سَيْحٌ- یا سَيَحَانٌ- بہنا لوٹنا-

سَيَاحَةٌ اور سُيُوْحٌ اور سَيَحَانٌ اور سَيْحٌ زمین میں چلنا سیر و سفر کرنا- بعض نے کہا جو سیر بہ نیت عبادت ہو-

تَسْيِيْحٌ- سیر کرانا-

لَاسِيَاحَةَ فِيْ الْاِسْلَامِ- اسلام میں (بے فائدہ محض دل بہلانے کیلئے) سیر سیاحت نہیں ہے (نہایہ میں ہے کہ سیاحت سے مراد یہاں جنگلوں میں رہنا ہے اور جمعہ اور جماعت کا ترک کرنا- بعض نے کہا وہ سیاحت جو بغرض چغل خوری اور فساد اور شر پھیلانے کے ہو لیکن وہ سیاحت جو اللہ کے قدرت کی نشانیاں دیکھنے کے لئے ہو یا دوسرے ملکوں کے حالات اور راستے معلوم کرنے کیلئے اور دین اسلام کو پھیلانے کیلئے یا کافروں کی قوت اور سامان دریافت کرنے کیلئے وہ تو جائز بلکہ بعض مواقع میں ضروری اور باعث اجر و ثواب ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَوَلَم يسيحو فِى الارضِ اور فَسيحوا فِى الارضِ)-

سِيَاحَةُ اُمَّتِي الْجِهَادُ- میری امت کی سیر و سیاحت جہاد کرنا ہے (جہاد میں سیر بھی ہے اور ثواب بھی)-

لَيْسُوْا بِالْمَسَايِيْحِ الْبُذُرِ- چغل خور لوگوں میں فساد پھیلانے والے راز کو فاش کرنے والے نہیں ہیں- ایک روایت میں بالمذابیع البذر ہے جو کتاب الباء میں گزر چکی-

مِسْيَاحٌ- جو چغل خوری کرتا پھرے-

سِيَاحَةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الصِّيَامُ- اس امت کی سیاحت روزہ رکھنا ہے (جیسے سیاح اور مسافر کو وقت پر کھانا نہیں ملتا ایسے ہی روزہ دار بھی بھوکا پیاسا رہتا ہے اسی لئے صائم یعنی روزہ دار کو سائح بھی کہتے ہیں)-

مَاسُقِيَ بِالسَّيْحِ فَفِيْهِ الْعُشْرُ- جو کھیت بہتے ہوئے پانی سے سینچا جائے (جسمیں چنداں محنت نہیں ہوتی) تو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائیگا (اور جو کنوئیں سے کھینچ کر اسکو پانی دیا

جائے اس میں سے بیسواں حصہ) (یعنی فیصدی پانچ سبحان اللہ فرمائیے اسلام سے بڑھ کر کس دین میں لگان کی ایسی تخفیف ہے اگر اسلام کے اصول کے موافق عمل ہو تو ساری رعایا خوشحال اور مالدار بن جائے) -

ثُمَّ سَاحَتْ - پھر اس کنوئیں کا پانی بہنے لگا - جوش مارنے لگا -

سَيْحَان - ایک نہر کا نام ہے طرسوس کے قریب -

سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ - سیحان اور جیحان (جو خراسان کی نہر ہے) اور فرات اور نیل بہشت کی نہریں ہیں (کیونکہ ان کا پانی نہایت میٹھا اور لطیف اور خوشگوار ہے - بعض نے کہا بہشت کی نہریں ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ ان نہر والوں میں اسلام پھیلے گا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوں گے بعض نے کہا سیحون ہند کی نہر یا سندھ کی واللہ اعلم) -

فَانْسَاحَتِ الصَّخْرَةُ - وہ پتھر ہٹ گیا اور کشادہ ہو گیا - اسی سے ساحة الدار گھر کے سامنے جو میدان ہوتا ہے یعنی آنگن - بعض نے کہا ساحه وہ خالی جگہ جو گھروں کے درمیان ہوتی ہے - ایک روایت میں فانساخت ہے خائے معجمہ سے جو گزر چکی -

كَانَ مِنْ شَرَائِعِ عِيْسٰى اَلسَّيْحُ فِي الْبِلَادِ - حضرت عیسیٰ کی شریعت میں شہروں کی سیاحت کرنے کا حکم تھا (چنانچہ آپ کے حواریوں نے دور دراز ملکوں کا سفر کر کے ان میں عیسوی مذہب کی دعوت پھیلائی اور اب تک نصاری اس طریق پر قائم ہیں اور دنیا کے تمام ملکوں میں پھر کر جا بجا عیسوی دین کی اشاعت کرتے جاتے ہیں مگر مسلمان بالکل ضدی ہو رہے ہیں وہ اپنے ملک کے اور دوسرے ملک کے مسلمان تک کی خبر نہیں لیتے چہ جائے کہ دوسرے ملک کے غیر دین والوں کو اسلام کی دعوت دیں اور ہمارے زمانہ میں تو یہ غضب ہو رہا ہے کہ مسلمان نے اپنے ملک کے مسلمانوں کو بھی وعظ و نصیحت کرنا یا ان کو اسلام کے اصول و قواعد و عقائد کی تعلیم کرنا چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ہند اور عرب کے دیہات میں کروڑ ہا مسلمان ایسے ہیں جو کلمہ تک کے معنی نہیں جانتے نہ نماز روزے سے ان کو کچھ خبر ہے صرف نام کے مسلمان ہیں - بعض تو اپنے نام بھی ہندوؤں کی طرح دیبی دین اور گنگا دین رکھ رہے ہیں اور ہندوؤں کی ساری رسمیں شادی اور غمی کی بجالاتے ہیں دیوالی ' ہولی ' محرم میں ہندوؤں کی طرح سوانگ نکالتے ہیں ' شیر ریچھ بندر جوگی بنتے ہیں - لاحول ولاقوة الا باللہ -

سَيْحُوْنُ اَحَدُ الْاَنْهَارِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِيْ خَرَقَهَا جِبْرِيْلُ بِاِبْهَامِهٖ - سیحون ان آٹھ نہروں میں سے ہے جن کو حضرت جبرئیل نے اپنے انگوٹھے سے کھودا -

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَسَاحَ - جب غصہ ہوتا ہے تو منہ پھیر لیتا ہے اور بہت سخت غصہ کرتا ہے -

مُسَيَّحٌ - دھاریدار چادر وغیرہ -

سَيْخٌ یا سَيْخَانٌ - گھس جانا جم جانا -

سِيْخٌ - بڑی چھری -

مَامِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُسِيْخَةٌ - جمعہ کے دن ہر ایک جانور کان لگائے رہتا ہے (صور کی آواز سننے کو کہیں قیامت نہ آ جائے کیونکہ قیامت جمعہ ہی کے دن آئے گی) -

سَاخَتْ فَرَسِيْ - میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا -

فَسَاخَتْ قَدَمَاهُ فِي الْاَرْضِ - اس کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے -

سِيْدٌ - بھیڑیا -

اَقْبَلَ كَالسِّيْدِ - بھیڑے کی طرح آیا - بعض نے کہا سِید شیر کو بھی کہتے ہیں -

سَيْرٌ یا مَسِيْرٌ یا تَسْيَارٌ یا مَسِيْرَةٌ یا سَيْرُوْرَةٌ چلنا -

سَارَبِهٖ - اس کو چلایا جیسے سارہ ہے -

تَسْيِيْرٌ - چلانا - سیر کرانا - جھولی اتار لینا جلاوطن کرنا -

مُسَايَرَه - ساتھ ساتھ چلنا -

تَسَيُّرٌ - پھٹ جانا مشہور ہونا -

اِسْتِيَارٌ - پیروی کرنا -

اِسْتَارَ بِسِيْرَتِهٖ - اس کے طریق پر چلا -

اَهْدٰى لَهٗ اُكَيْدِرُ دُوْمَةَ حُلَّةً سِيَرَاءَ - دومہ کے رئیس

نے جس کو اکیدر کہتے تھے آنحضرت کے لئے ایک ریشمی دھاری والا جوڑا بھیجا۔ محیط میں ہے کہ سیراء وہ چادر جسمیں زرد ریشمی دھاریاں ہوں یا اس میں ریشم ملا ہوا ہو نہایہ میں ہے یہ سیر سے نکلا ہے بمعنی تسمہ۔ بعض نے حلۃ سیراء اضافت کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ریشمی جوڑا۔

اَعْطٰی عَلِیًّا بُرْدًا سِیَرَاءَ۔ آنحضرت نے حضرت علیؓ کو ایک ریشمی دھاریدار چادر دی اور فرمایا اس کو عورتوں کی اوڑھنیاں کردے۔

اِنَّهٗ رَاٰی حُلَّةً سِیَرَاءَ تُبَاعُ فَقَالَ لَوِاشْتَرَیْتَهَا۔ حضرت عمرؓ نے بازار میں ایک ریشمی دھاریدار جوڑا بکتا دیکھا تو آنحضرت سے عرض کیا کاش آپ اس کو مول لے لیں (اور عیدوں میں اور جب دوسرے ملک والے آپ کے پاس آئیں اس کو پہنا کریں آپ نے فرمایا اس کو تو وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے)

اِنَّ اَحَدَ عُمَّالِهٖ وَفَدَ اِلَیْهِ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ مُسَیَّرَةٌ۔ حضرت عمرؓ کے پاس ان کا ایک صوبہ دار آیا ایک دھاریدار ریشمی جوڑا پہنے ہوئے (یعنی اس پر ریشمی دھاریاں تھیں نہ یہ کہ بالکل ریشم تھا)۔

رَبَطَ یَدَهٗ اِلَیَّ بِسَیْرٍ۔ اس کا ہاتھ ایک تسمے سے باندھ کر مجھ کو دیا (کہا اس کو کھینچ لے جا)۔

نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَةَ شَهْرٍ۔ میں ایک مہینے کے فاصلہ سے رعب دے کر مدد کیا گیا (یعنی دشمن پر میرا رعب ایک مہینہ کی راہ سے پڑتا ہے)۔

وَجَعَلَ لَهٗ تَسْیِیْرًا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔ چار مہینے تک اس کو شہر بدر کیا (جلاوطن کیا)۔

سَیَّر۔ ایک ٹیلہ ہے بدر اور مدینہ طیبہ کے درمیان وہاں پر آنحضرتؐ نے بدر کی غنیمتیں تقسیم کی تھیں۔

تَسَایَرَ عَنْهُ الْغَضَبُ۔ اس کا غصہ دور ہو گیا۔

کِتَابُ السِّیَرِ۔ جمع ہے سیرت کی بمعنی طریقہ اور روش یعنی اس کتاب میں آنحضرتؐ کی وہ عادات اور احکام مذکور ہیں جو جہاد سے متعلق ہیں۔

مَاسِرْتُمْ مَسِیْرًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ۔ تم جہاں جہاں چلے وہ تمہارے ساتھ تھے (یعنی تمہاری طرح اجر اور ثواب ہر منزل میں ان کو بھی ملا گو وہ بوجہ عذر کے جہاد میں شریک نہ ہو سکے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ معذور کو اس نیت پر عمل کا ثواب مل جائے گا گو وہ عذر کے سبب سے اس کو بجا نہ لا سکے)۔

لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلَهٗ یا لَیْسَ بِسَیْرٍ مِثْلِهٖ۔ وہ اس کے مانند نہیں چلتا۔

مَلٰٓئِکَةٌ سَیَّارُوْنَ۔ پھرنے چلنے والے فرشتے (جو جا بجا گھومتے رہتے ہیں)۔

وَسَائِرُ الْاَطْرَافِ۔ اور باقی سب اعضا اور جوارح۔

سَیْرُ الْمَنَازِلِ یُنْفِدُ الزَّادَ وَیُسِیْٓئُ الْاَخْلَاقَ وَیُخْلِقُ الثِّیَابَ وَالسَّیْرُ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ۔ بہت منزلیں سفر کی کرنا توشہ کو ختم کر دیتا ہے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے کپڑوں کو پرانا کر دیتا ہے یعنی اٹھارہ دن کا سفر (اس سے کم جو سفر ہو وہ برا نہیں ہے)۔

سَارَعَهُمْ سِیْرَةً حَسَنَةً۔ ان سے اچھا سلوک کیا۔

کَانُوْا یَتَهَادَوْنَ السُّیُوْرَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ۔ مدینہ سے مکہ تک ایک دوسرے کو چمڑے کے تسمے ہدیہ دیتے تھے یہ جمع ہے سیر کی بمعنی تسمہ۔

نَهْرُ السَّیْرِ۔ ایک نہر کا نام ہے بغداد کے اطراف میں۔

سَیَسٌ۔ گھن پڑنا (یعنی چھوٹے چھوٹے کیڑے جو اناج میں پیدا ہوتے ہیں)۔

حَمَلَتْنَا الْعَرَبُ عَلٰی سِیْسَائِهَا۔ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی کی پیٹھ پر بٹھا دیا۔

سِیْسَا۔ جانور کے پشت کا وہ مقام جہاں پر سوار ہوتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں نے ہم کو لڑائی پر مجبور کر دیا۔

سِیْسٌ۔ چنبیلی۔

حَمَلَهٗ عَلٰی سِیْسَاءِ الْحَقِّ۔ اس کو سچائی کی پشت پر سوار کر دیا (یعنی حق کا تابع کر دیا)۔

مَضٰی عَلٰی سِیْسَاءِ هَا۔ اپنی سواری پر چلا گیا (یعنی جو کام کرتا تھا وہی کرتا رہا)۔

سِیَاطٌ۔ جمع ہے سوط کی یعنی کوڑا اصل میں سواط تھا واو کو یا سے

بدل دیا اور کبھی اپنے اصل پر اسواط بھی جمع آتی ہے اس کو باب السین مع الواو میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور یہاں پر بہ تبعیت صاحب نہایہ اور مجمع بیان کر دیا-

مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ- ان کے پاس گائے کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے (مراد پولیس کے لوگ ہیں اور کوتوال کے ہمراہی جو ہاتھوں میں کوڑے رکھیں گے)-

نَضْرِبُهُ بِاَسْيَاطِنَا وَقِسِيِّنَا- ہم اس کو اپنے کوڑوں اور کمانوں سے مار رہے تھے- قیاس یوں تھا باسواطنا مگر راوی نے باسیاطنا روایت کیا اور یہ لفظ شاذ ہے جیسے ریح کی جمع ارياح شاذ ہے اور قیاس کی رو سے ارواح ہے-

سَيْطَرَةٌ- غالب ہونا' ذمہ دار ہونا' نگہبان ہونا-

سَيْعٌ یا سُيُوْعٌ- بہنا حرکت کرنا یا بہتا ہوا پانی-

نَاقَةٌ مِسْيَاعٌ مِرْبَاعٌ- یہ اونٹنی بڑی چلنے والی ہے یا بڑی زحمت کش اور جفاکش ہے یعنی کوئی اس کے دانہ پانی کی خبر نہ رکھے اچھی طرح اس کو نہ پالے جب بھی اپنا کام کرتی رہتی ہے یا سفر میں جاتی ہے اور پھر لوٹا کر لاتی ہے-

مِرْبَاعٌ- پہلوٹی کی جنی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا-

مِسْيَعَه- تھاپی جس سے مٹی یا چونہ لگاتے ہیں' لیپتے ہیں-

سِيْعَاءٌ اور سِيَعَاءٌ- رات کا ایک حصہ-

سَيَاعٌ- مٹی بھس کا گلاوہ تسييع- گلاوہ کرنا-

سَيْفٌ- تلوار سے مارنا تلوار-

مُسَايَفَةٌ اور تَسَايُفٌ- شمشیر بازی-

سَائِفٌ- تلوار مارنے والا-

فَاَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ- پھر ہم سمندر کے کنارے پہنچے (یعنی ساحل پر)-

كَانَ وَجْهُهٗ ﷺ كَالسَّيْفِ- آنحضرتؐ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح چمکتا تھا (نہیں بلکہ سورج کی طرح کا کیونکہ تلوار میں گلائی نہیں ہوتی)-

مُسِيْفٌ- تلوار باندھے ہوئے یا بہادر صاحب شمشیر

دِرْهَمٌ مُسَيَّفٌ- نقش مٹا ہوا روپیہ-

ثَوْبٌ مُسَيَّفٌ- دھاریدار کپڑا یعنی جس پر کاڑیاں ہوں-

سِيْفُ الْبَحْرِ- فدک کا ایک مقام ہے-

سَيْلٌ یا سَيَلَانٌ- بہنا- لمبا ہونا-

تَسْيِيْلٌ- بہانا- پگھلانا-

سَيَّالٌ- پگھلنے والا بہنے والا-

كَانَ سَائِلَ الْاَطْرَافِ- آنحضرتؐ کے ہاتھ اور پاؤں لمبے تھے' انگلیاں بھی لمبی تھیں-

مَسِيْلُ هَرْشٰى- ہرشا کا نالہ' نشیبی جگہ-

مَسِيْلُ الْمَاءِ- پانی کی موہری-

اِسَالَةٌ- بہانا-

فَاِنْ سَالَ ذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ السُّوْقَ- پھر اگر بہہ کر پنڈلیوں تک آ جائے-

سَيَالَةٌ- ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے ایک منزل پر-

سَائِلَ الْخَدَّيْنِ- آنحضرتؐ کے رخسار برابر تھے نہ پھولے ہوئے اور آپ کے مبارک چہرے میں ذرا گلائی تھی مگر نہ بالکل گول نہ بالکل تلوار کی طرح لمبا' بال گھونگھر دار کندھوں تک چھٹے ہوئے' رنگ کھلا ہوا' گندمی آنکھوں میں سرخ ڈورے اور کالی آنکھیں' داڑھی گنی ہوئی اس میں ذرا سے سفیدی' لب اور تھوڑی کے درمیان صلی اللہ علیہ وسلم-

سُيُوْمٌ- ایک حبشی زبان کا لفظ ہے نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمان مہاجرین سے کہا تھا اُمْكُثُوْا فَاَنْتُمْ سُيُوْمٌ- یعنی تم اس ملک میں رہو تم کو امن ہے بعض نے کہا سیوم سائم کی جمع ہے یعنی چرنے والی بکریوں کی طرح ملک میں پھرتے رہو تم کو کوئی نہ چھیڑے گا-

عَلٰى سِيْمَةِ اَخِيْهِ- اپنے بھائی کے چکانے پر دوسرا کوئی نہ چکائے- یہ ایک لغت ہے سوم میں جس کا بیان اوپر گذر چکا-

لَكُمْ سِيْمَاءُ- وضو تمہارا نشان ہے (حالانکہ وضو اور امتوں میں بھی تھا جیسے ایک حدیث میں ہے ہذا وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی مگر یہاں مراد یہ ہے کہ وضو کے سبب سے منہ ہاتھ پاؤں کا نورانی ہونا اور سفید ہونا یہ اس امت کا خاصہ ہو گا یعنی قیامت کے دن- بعض نے کہا وضو خاص اس امت کے لئے

مشروع ہوا اور وہ حدیث ضعیف ہے یا صرف اگلے انبیاء کے لئے مشروع ہو گا نہ ان کی امتوں کے لئے اور یہی قرین قیاس ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ وضو نہیں کرتے نہ حدث ان کے مذہب میں نماز کو مانع ہے۔

سِیَةٌ۔ کمان کا مڑا ہوا کنارہ۔

سِیَّان۔ کمان کے دونوں مڑے ہوئے کنارے۔ سَیَّاتٌ جمع ہے سیۃ کی اصل میں وَسِیٌ تھا جیسے عِدَۃٌ تو اس کا اصل باب الواو مع السین ہے۔

وَفِیْ یَدِہٖ قَوْسٌ اٰخِذٌ بِسِیَّهَا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ اس کا جھکا ہوا کنارہ تھامے ہوئے تھے۔

فَانْثَنَتْ عَلَیَّ سِیَتَاهَا۔ اس کے دونوں کنارے مجھ پر مڑ گئے (یعنی کمان کے کنارے)۔

یَطْعَنُهٗ بِسِیَةِ قَوْسِہٖ۔ اس کو کمان کی کنارے سے مار رہا تھا۔

سِیٌّ۔ برابر والا جوڑ، مشابہ، مانند۔

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ سِیٌّ وَّاحِدٌ۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی سے ہیں مشہور روایت شَیٔ واحد ہے یعنی دونوں ایک چیز ہیں۔

هُمَا سِیَّانِ۔ وہ دونوں جوڑ ہیں (ایک دوسرے کے مثل ہیں)۔

❀ ❀ ❀

كتاب الشين ش

شین حروف تہجی میں سے تیرہواں حرف ہے اور سریانی اور عبرانی میں اس کا معنی دانت ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں ۳۰۰ ہے اور کبھی یہ حرف کاف خطاب مونث سے بدلا جاتا ہے- بنی اسد اور بنی ربیعہ عرب کے قبیلے یوں ہی بولتے ہیں- اَکْرَمْتُكِ کو اَکْرَمْتُشِ کہتے ہیں اور کبھی وقف کے طور پر اخیر میں لاتے ہیں جیسے عَلَیْكِشْ اور اَکْرَمْتُكِشْ- اس کو شین کشکشہ کہتے ہیں مگر ضمیر مذکر کے آخر میں اس کا استعمال نادر ہے-

باب الشين مع الهمزة

شَأْ: امر ہے شاء سے اور بکری یا گدھے کو ڈانٹنے کے لئے بھی بولتے ہیں جیسے شَأْ شَأْ کہہ کر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں-

شَآبِیْب: جمع ہے شؤبوب کی یعنی ایک دفعہ کی برسات-

تَمْرِيهِ الْجَنُوْبُ دَرَرَاهَا ضِيبِهِ وَدَفَعَ شَآبِيبِهِ: اتر کی (جنوبی) ہوا اس کی بارشوں کے دودھ بہاتی ہے اور اس کی برساتوں کی جھڑیوں کو-

اَفَاضَ عَلَيْهِ شَآبِيْبَ الْغُفْرَانِ- اس پر مغفرت اور بخشش کے مینہ برسائے-

شَأْزٌ- جماع کرنا-

شَأْزٌ اور شُؤُوْزٌ- غلیظ ہونا' بلند ہونا' سخت بےقرار ہونا-

اِشْاَزٌ- بےقرار کرنا' گھبرا دینا-

اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا- (معاویہ اپنے ماموں ابوہاشم بن عتبہ کے پاس گئے وہ زخمی تھے مرنے کے قریب رو رہے تھے- معاویہ نے کہا کیا کوئی درد ہے جو تم کو بےقرار کر رہا ہے یا دنیا کی حرص ہے (اس کی جدائی پر روتے ہو) نہایہ میں ہے کہ شاز کہتے ہیں غلیظ پتھریلے مقام کو-

شَأْسٌ: سخت ہونا-

شَئِسٌ اور شَأْسٌ سخت' اس کی جمع شَيَئسٌ اور شُئُوْسٌ ہے-

شَأْشَأَةٌ: اونٹ یا بکری یا گدھے کو شا شا یا شوشو کہہ کر ڈانٹنا-

قَالَ لِبَعِيْرِهٖ شَأْ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ: ایک انصاری مرد نے اپنے اونٹ کو کہا شا شا اللہ کی پھٹکار تجھ پر (ایک روایت میں سَأْ سَأْ ہے سین مہملہ سے معنی وہی ہیں)-

شَأْفٌ: پاؤں کا پھوڑا نکلنا (یہ پھوڑا پاؤں میں نیچے کی طرف نکلتا ہے اگر اس کو داغ دیں تو اچھا ہو جاتا ہے' کاٹیں تو آدمی مر جاتا ہے)-

شَأْفٌ اور شَأْفَةٌ: دشمنی رکھنا بدنظر سے ڈرنا-

شَأْفُ الْاَصَابِعِ: ناخن کے گرد پھٹ جانا-

شُئِفَ الرَّجُلُ: ڈر گیا' گھبرا گیا-

خَرَجَتْ بِآدَمَ شَأْفَةٌ فِيْ رِجْلِهٖ- آدم کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا-

اِسْتَاْصَلَ اللّٰهُ شَأْفَتَهٗ- اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے (لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اس کا پھوڑا دور ہو جائے اور مطلب یہ ہے کہ وہ خود فنا ہو جائے' جڑ سے اکھڑ جائے)-

لَقَدْ اِسْتَأْصَلْنَا شَأْفَتَهُمْ- (حضرت علیؓ سے آپ کے ساتھیوں نے کہا) ہم نے تو خارجیوں کا شافہ مٹا دیا (یعنی ان کو بالکل تمام کر دیا یا سب کو مار ڈالا)-

مَنْ حَمَلَ شِيَافَةً - اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے - بعض نسخوں میں شَيْئًا قَذِرًا ہے اور یہی ٹھیک ہے یعنی جو پلید چیز اٹھائے -

شَأْم: نحوست لانا -

تَشْئِيمٌ - شام کے ملک کی طرف چلا دینا -

مُشَاءَ مَةٌ - بائیں طرف لے جانا -

اِشْآمٌ - شام کے ملک میں آنا -

تَشَاءُ مٌ - بائیں طرف جانا، شام کی طرف منسوب ہونا، نحوست لینا (شام ایک ملک ہے جو کعبہ سے بائیں طرف ہے جیسے یمن داہنی طرف - بعض نے کہا شام بن نوح وہاں جا کر رہے تھے - بعض نے کہا اس لئے کہ اس کی زمین کہیں سفید ہے کہیں سرخ کہیں سیاہ -

شُؤْمٌ - برکت کی ضد یعنی نحوست -

شِئْمَةٌ - خصلت، طبیعت، عادت جیسے شیمۃ ہے -

مَشْؤُمٌ - منحوس جیسے اشام بہت منحوس -

حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ - تم اپنے تئیں اچھے اخلاق اور عادات اور لباس سے آراستہ کرو جیسے خال پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے اس طرح تم پر نظر پڑے -

حَتّٰى عَرَفَتْهُ اُخْتُهٗ بِشَامَةٍ - یہاں تک کہ ان کی بہن نے ایک خال (تل) دیکھ کر ان کو پہچانا ورنہ زخموں کی وجہ سے شناخت نہیں ہوتی تھی -

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِيَّةٌ ثُمَّ تَشَاءَ مَتْ فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ - جب سمندر کی طرف سے ایک ابر اٹھے پھر شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ ہے بھرپور (یعنی خوب برسے گا) -

اَشْاَمَ اور شَاءَ مَ - شام میں گیا جیسے اَيْمَنَ اور يَامَنَ یمن میں گیا -

لَا يَاْتِي خَيْرُهَا اِلَّا مِنْ جَانِبِهَا الْاَ شْاَمِ - اونٹ کی بہتری بائیں طرف سے ہی آتی ہے (بہتری سے مراد یہ ہے کہ اس کا دودھ بائیں طرف سے ہی دوہا جاتا ہے اور بائیں طرف سے ہی اس پر سواری کی جاتی ہے) - بائیں ہاتھ کو شُومی کہتے ہیں جو اَشْاَمُ کا مؤنث ہے -

فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ وَ اَشْاَمُ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ - پر وہ داہنے اور بائیں دیکھے گا وہی اعمال دیکھے گا مگر جو اس نے آگے بھیجے -

اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ - بائیں طرف والے -

نَوْمَةُ الْغَدَاةِ مَشْؤُمَةٌ - صبح کو سوتے رہنا یا صبح کی نماز کے بعد سونا منحوس ہے (اس سے بیماری اور مفلسی پیدا ہوتی ہے اور ناتوانی بھی، میں اس کا تجربہ کر چکا ہوں صبح سویرے بیدار ہونا اور فجر کی نماز اول وقت ادا کرنا اور طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں گذارنا تمام خوبیوں اور بھلائیوں کی کنجی ہے جو اس سے محروم رہا اس کو نحوست گھیر لے گی -

يَوْمٌ يَتَشَاءَ مُ بِهِ الْاِسْلَامُ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ - جس دن سے اسلام نحوست لیتا ہے وہ عاشورے کا دن ہے - اسی دن امام حسینؓ مع ہمراہیان کربلا میں شہید ہوتے) -

اَلشُّؤْمُ لِلْمُسَافِرِ فِيْ خَمْسَةٍ - مسافر کو پانچ چیزوں میں نحوست ہوتی ہے -

اَلشُّؤْمُ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ وَ الْخَادِمِ - نحوست عورت، گھوڑے، گھر اور خادم میں ہوتی ہے (یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان چیزوں میں ہوگی - بعض نے کہا عورت کی نحوست یہ ہے کہ زبان دراز، شریر اور بدکار ہو، گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ منہ زور اور شریر ہو، گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ و تاریک ہو اس میں تازی ہوا کا گذر نہ ہوتا ہو، مسجد سے دور ہو، اذان اور اقامت کی آواز وہاں تک نہ آتی ہو اس کے ہمسائے برے لوگ ہوں، خادم کی نحوست یہ ہے کہ بد اطوار اپنے کاموں سے غافل، چور، مکار اور شریر ہو) -

شَاْنٌ - قصد کرنا، اچھا کام کرنا، آزمانا، بگاڑنا، خبر لینا، بڑا کام بڑا حال بڑا مرتبہ، طبیعت خلق عادت، آنسوؤں کی نالی جو آنکھ میں ہے -

ضَمِيْرُ الشَّانِ - وہ ضمیر جو جملہ کے شروع میں آتی ہے اور جملہ اس کی تفسیر واقع ہوتا ہے جیسے قل هو الله احد میں ہو ضمیر شان ہے - شئون اور شنان اس کی جمع ہے -

لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ - اگر لعان کا حکم نہ اترتا تو میں اس

عورت کے ساتھ کچھ کرتا (یعنی اس پر زنا کی حد قائم کرتا کیونکہ اس کا بچہ اس شخص کی شکل پر پیدا ہوا جس سے وہ متہم ہوئی تھی)۔

وَالشَّانُ اِذْ ذَاكَ دُوْنَ - اس وقت حالت بہت اتری ہوئی تھی یعنی مفلسی تھی۔

ثُمَّ شَانَكَ بِاَعْلَاهَا - (عورت جب حائضہ ہو تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دے پھر اس کے اوپر کے جسم سے جو تیرا جی چاہے وہ کر (یعنی فرج کے سوا باقی جسم سے مزہ لے سکتا ہے) بعض نے شانک برفع نون پڑھا ہے اس صورت میں شَانُكَ مبتدا ہوگا اور خبر محذوف ہے یعنی مباح درست ہے۔

حَتّٰى تُبْلِغَ بِهٖ شُئُوْنَ رَاْسِهَا - یہاں تک کہ پانی سر کے رستوں اور مانگوں میں پہنچا دے۔

لَمَّا انْهَزَمْنَا رَكِبْتُ شَانًا مِنْ قَصَبٍ فَاِذَا الْحَسَنَ عَلٰى شَاطِئِ دَجْلَةَ فَاَدْنَيْتُ الشَّانَ فَحَمَلْتُهٗ مَعِيْ - جب ہم کو شکست ہوئی تو میں بانس کے ایک شان پر سوار ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ حسن دجلہ کے کنارے ہیں میں نے شان کو نزدیک کیا ان کو اپنے ساتھ سوار کر لیا۔

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِيْ هٰذَا الشَّانِ - تمام دنیا کے لوگ اس بات میں یعنی امامت کبریٰ اور خلافت میں قریش کے تابع ہیں (مطلب یہ ہے کہ خلافت نبوی ہمیشہ قریش ہی میں رہے گی اور غیر قرشی خلیفہ یا امام نہیں ہو سکتا - اس پر صحابہ کا اجماع ہو چکا ہے اور جو لوگ غیر قرشی کو خلیفہ یا امام سمجھیں یا بنائیں وہ خدا اور رسول اور اجماع امت کے مخالف ہیں)۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَانٍ - پروردگار عالم ہر ایک روز ایک کام میں ہے (کسی کو چڑھاتا ہے کسی کو گراتا ہے کسی کو بخش دیتا ہے کسی کو سزا دیتا ہے اس کا کوئی دن خالی نہیں گذرتا یہ آیت یہود کے رد میں اتری جو کہتے تھے اللہ تعالیٰ ہفتہ کے دن کوئی کام نہیں کرتا۔

اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ - میرے سب کام بنا دے (درست کر دے)۔

مَا شَانُ النَّاسِ - لوگوں کو کیا ہوا ہے (جو گھبراہٹ میں کھڑے ہوئے ہیں (یعنی سورج گہن کے وقت)۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَانٍ فَهُوَفِيْ شُؤُنٍ يُبْدِيْهَا لَا يَبْتَدِيْهَا - (عبداللہ بن طاہر امیر نے حسن بن فضل سے پوچھا یہ آیت کل یوم فی شان کا کیا مطلب ہے - بظاہر تو یہ اس صحیح حدیث کے برخلاف ہے جُفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی قیامت تک جو ہونے والا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سب کچھ لکھ چکا ہے اور قلم اس کو لکھ کر سوکھ گیا ہے - حسن نے کہا) کل یوم ھو فی شان کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھا تھا اس کو روز بروز ظاہر کرتا جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ روز بروز نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں جن کا پہلے سے قصد نہ تھا (جیسے بعض گمراہ فرقوں کا اعتقاد ہے وہ بدا کو اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں یعنی نئی بات سوجھنے کو معاذ اللہ)۔

لَفِيْ شَانٍ - وہ تو ایک شان رکھتا ہے یعنی عزت میں۔

شَانَانِ - سر کی دو رگیں جو ابرو پر ہیں۔

مَاءُ الشُّئُوْنِ - آنسو۔

اِشْاَنْ شَانَكَ - جو تو اچھا سمجھے وہ کر۔

شَاَنَ فُلَانٌ بَعْدَكَ - وہ تمہارے بعد بڑی شان والا ہو گیا۔

مَا شَاَنْتُ شَانَهٗ - میں نے اس کی کوئی خبر نہیں لی یا اس کی فکر نہ کی۔

شُئُوْن - حضرات صوفیہ کے نزدیک اشیا کی اجمالی صورتیں مرتبہ تعین اول یعنی واحدیت میں اور دوسرے تعین میں ان کو اعیان ثابتہ کہتے ہیں تیسرے تعین میں اعیان خارجیہ۔

شَاْوٌ - آگے بڑھا جانا' قدم' حد' غایت اور مسافت۔

فَطَلَبْتُهٗ اَرْفَعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَاَسِيْرُ شَاْوًا - میں آپ کو ڈھونڈنے کے لئے نکلا کبھی گھوڑے کو تیز چلاتا' کبھی دھیمی چال سے۔

تَرَكْتُهُمَا سُنَّتَهُمَا شَاْوًا بَعِيْدًا - (ابن عباس نے خالد بن صفوان سے کہا جو عبداللہ بن زبیر کے مصاحب تھے) تم دونوں نے تو ابوبکر اور عمر کے طریق کو بہت دور چھوڑ دیا (یعنی تم ان کے طریق پر بالکل نہیں رہے)۔

هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ يَجْتَمِعْ شَوٰى رَاْسِهٖ - یہ لڑکا

جس کے سر کی مانگیں ابھی اکھٹی نہیں ہوئیں۔

باب الشين مع الباء

شَبٌّ یا شُبُوْبٌ - سلگانا' روشن کرنا' روشن ہونا' بلند ہونا' بڑھنا -

شِبَابٌ اور شَبِیْبَۃٌ - جوان ہونا -

شِبَابٌ' شَبِیْبٌ اور شُبُوْبٌ - ہاتھ اٹھانا' خوش ہونا' کھیلنا کودنا' بڑھانا' ظاہر کرنا -

تَشْبِیْبٌ - جوانی کے حالات بیان کرنا' عیش ونشاط کا تذکرہ کرنا' کسی عورت کے اوصاف بیان کرنا' اس کی محبت کا کنایہ کرنا -

اِنَّهٗ اِتَّزَرَ بِبُرْدَةٍ سَوْدَاءَ فَجَعَلَ سَوَادُهَا يَشُبُّ بَيَاضَهٗ وَجَعَلَ بَيَاضُهٗ يَشُبُّ سَوَادَهَا - آنحضرت نے ایک سیاہ رنگ کی ازار پہنی تو اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو سج رہی تھی اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو زیب دے رہی تھی - ایک روایت میں یوں ہے - اِنَّهٗ لَبِسَ مِدْرَعَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اَحْسَنَهَا عَلَيْكَ يَشُبُّ سَوَادُهَا بَيَاضَكَ وَبَيَاضُكَ سَوَادَهَا - آنحضرت نے ایک کالا کرتہ پہنا تو حضرت عائشہ کہنے لگیں یہ کرتہ آپ کو کیسا زیب دیتا ہے (کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے) اس کی سیاہی آپ کی سفیدی کو نمودار کر رہی ہے اور آپ کی سفیدی اس کی سیاہی کو (ایک دوسرے کو زیب دے رہی ہے) عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ مَشْبُوْبٌ - جب کوئی مرد سفید رو سیہ والا ہو یہ شب النار سے نکلا ہے یعنی آگ کو روشن کیا وہ چمکنے لگی -

اِنَّهٗ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَفْعَلِيْهِ (جب ابوسلمہ مر گئے تو ان کی بی بی حضرت ام سلمہ نے سوگ کے دنوں میں منہ پر ایلوا لگایا (آپ نے فرمایا) ایلوا منہ کو خوش رنگ کرتا ہے تو (عدت میں) اس کو مت لگا -

فِي الْجَوَاهِرِ الَّتِيْ جَاءَتْهُ مِنْ فَتْحِ نِهَاوَنْدَ يَشُبُّ بَعْضُهَا بَعْضًا - حضرت عمرؓ نے ان جواہرات کے باب میں جو نہاوند سے فتح ہو کر آئے تھے اور ایک دوسرے کو رونق اور حسن دے رہے تھے -

اِلَى الْاَقْيَالِ الْعَبَاهِلَةِ وَالْاَرْوَاعِ الْمَشَابِيْبِ - موروثی بادشاہوں اور اچھے خوبصورت خوش رنگ سرداروں کی طرف -

لَمَّا بَرَزَ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَالْوَلِيْدُ بَرَزَ اِلَيْهِمْ شَبَبَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ - جب (جنگ بدر میں) عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے جنگ کے لئے نکلے تو ان سے مقابلہ کرنے کو چند انصاری نوجوان نکلے (بعض نے غلطی سے شببة کو ستة پڑھا ہے یعنی چھ انصاری نکلے یہ صحیح نہیں ہے -)

كُنْتُ اَنَا وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ شَبَبَةٍ - میں اور عبداللہ بن زبیر جوان لوگوں میں سے تھے -

شَابٌّ - جوان (اس کی جمع شباب اور شببة اور شبان آئی ہے) -

تَجُوْزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عَلَى الْكِبَارِ يُسْتَشَبُّوْنَ - بچوں کی گواہی بڑے بوڑھوں پر درست ہے جب بڑے ہو کر گواہی دیں مگر تحمل شہادت انہوں نے بچپن میں کیا ہو -

اِسْتَشِبُّوْا اَعْلٰى اَسْوُقِكُمْ فِي الْبَوْلِ - اپنی پنڈلیوں پر (اکڑوں) پیشاب کرتے وقت زور دو جلدی میں بیٹھا کرو (یہ نہیں کہ زمین پر پالتی مار کر بیٹھ جاؤ بلکہ اکڑوں بیٹھو جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے) -

فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ شِعْرَ الْهَاتِفِ شَبَّبَ يُجَاوِبُهٗ - جب حسان نے ہاتف کے شعر سنے تو انہوں نے بھی شعر کہنا شروع کر دیا اس کا جواب دینے لگے -

اِنَّهٗ كَانَ يُشَبِّبُ بِلَيْلٰى بِنْتِ الْجُوْدِيِّ فِيْ شِعْرِهٖ - وہ اپنے شعروں میں لیلیٰ جودی کی بیٹی سے تشبیب کرتے (شروع میں اس کے خد وخال اور حسن اور اپنی محبت کا بیان کرتے) -

اِنَّهَا دَعَتْ بِمِرْكَنٍ وَّشَبٍّ يَمَانٍ - انہوں نے ایک کونڈا اور پھٹکری منگوائی -

فَشَبَّبَ - انہوں نے تشبیب کی -

اَنْ تَشِبُّوْا وَلَا تَهْرَمُوْا - تم جوان رہو اور بوڑھے نہ ہو -

اَشَبُّ الْقَوْمِ وَ اَجْلَدُهُمْ - سب لوگوں میں کم سن اور طاقتور -

وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ - میں جوان آدمی ہوں اور مضبوط اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرسکتا ہوں' مجھ کو یہ بھی ڈر ہے اگر بی بی کے پاس رہوں تو کہیں اس سے صحبت نہ کر بیٹھوں-

وَنحنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ - ہم سب جوان عمر میں ایک دوسرے کے قریب تھے-

يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ - اے جوان لوگو (یہ جمع ہے شَابٌّ کی بروزن فعال اور اس وزن پر اور کوئی جمع نہیں آئی ہے- مجمع البحار میں ہے جوان وہ ہے جو تیس برس تک پہنچا ہو)-

سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ - امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ان سب جوانوں کے سردار ہوں گے جو بہشت میں جائیں گے-

يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ فِيْهِ اثْنَتَانِ - آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو خصلتیں اس کی جوان ہوتی جاتی ہیں- (مال کی حرص اور طول عمر کی خواہش)-

اِبْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً يُسَمّٰى شَابًّا - تیس برس کے آدمی کو جوان کہیں گے (چالیس تک پھر اسکے بعد کہل ہے ساٹھ تک' پھر شیخ ہے اسی تک' ہرم ہے موت تک-)

شِبْثٌ - سویا-

شَبْثٌ - لٹکنا' متعلق ہونا جیسے تَشَبُّثٌ ہے-

شِبَاثٌ - دوزخ کا آنکڑا جیسے شَبُوْثٌ ہے-

شِبِثٌ - ایک بھاجی ہے-

شَبَثٌ - مکڑی ایک قسم کا کیڑا جس کے بہت پاؤں ہوتے ہیں- (کنجائی)-

اَلزُّبَيْرُ ضَرِسٌ ضَبِسٌ شَبِثٌ - (حضرت عمرؓ نے کہا) زبیر سخت آدمی ہیں بدخلق پیچھے پڑ جانے والے-

شُبَيْثٌ - ایک پانی کا نام ہے اسی کی طرف دَارَةُ شُبَيْثٌ منسوب ہے-

شَنْبَثَةٌ - علاقہ-

مَسْجِدُ شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ - شبث بن ربعی کی مسجد (یہ ایک تابعی ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ یہ مسجد امام حسین کے قتل کی خوشی میں بنائی گئی تھی مگر مجھ کو اس کی دلیل معلوم نہیں ہوئی)-

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ - اسلام کے مسائل بہت ہوگئے میں کہاں تک سیکھوں اور ان پر عمل کروں) مجھ کو کوئی ایسی مختصر بات بتلا دیجئے جس کو میں لئے رہوں (بس اس پر عمل کرنا کافی ہو میری نجات ہو جائے) فرمایا اللہ کی یاد ہر وقت اپنی زبان سے اس کی یاد سے تازہ رکھ-

شَبَجٌ - اونچا دروازہ' شبجة اس کا مفرد ہے-

اَشْبَجَ الْبَابَ - دروازہ پھیر دیا-

شَبْحٌ - چیرنا' میخیں لگا کر کھینچنا' پھیلانا' مشابہ ہونا' دراز ہونا-

شَبَحٌ - اونچا دروازہ' جسم' بدن-

شَبَاحَةٌ - چوڑا ہونا-

تَشْبِيْحٌ - چوڑا کرنا' ایک کو دو دیکھنا بوڑھا ہوکر-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْبُوْحَ الذِّرَاعَيْنِ - آنحضرت کی بانہیں لمبی یا چوڑی تھیں' ایک روایت میں شبح الدراعین ہے معنی وہی ہے-

شَبْحٌ یا شَبَحٌ - جو چیز آنکھ سے دکھائی دے اس کی جمع اَشْبَاحٌ اور شُبُوْحٌ ہے-

شَبْحَانٌ - لمبا-

شَبْحَةٌ - ایک بار اصل میں شَبْحٌ کے معنی میخیں گاڑ کر کسی چیز کا کھینچنا جیسے چمڑا یا رسی - عرب لوگ کہتے ہیں-

شَبَحْتُ الْعُوْدَ - میں نے لکڑی کو تراشا اس کو چوڑا کرنے کے لئے-

شَبَحَ الدَّاعِيْ - دعا کرنے والے نے (دعا کے لئے اپنے ہاتھ لمبے کئے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِبِلَالٍ وَقَدْ شُبِحَ فِي الرَّمْضَاءِ - حضرت ابوبکرؓ بلال پر سے گذرے وہ گرم جلتی ریتی میں لٹا دیئے گئے تھے تکلیف دینے کے لئے (ان کا مالک جو ایک کافر تھا ان سے کہتا تھا اسلام سے پھر جاو وہ نہیں پھرتے تھے تو مردود ان کو ایسی سخت تکلیف دیتا گرم ریتی پر لٹاتا اوپر سے گرم پتھر ان کے سینے پر رکھتا' وہ احد احد کہہ کر اللہ کو یاد کرتے آخر اللہ مالک نے ان پر رحم کیا' حضرت ابوبکرؓ نے اپنا بیش قیمت غلام دے کر ان کو خرید لیا اور خرید نے

کے بعد آزاد کر دیا- خاک پڑے ان بے وقوفوں کی عقل پر جو ایسے بزرگوں پر بدگمانی کرتے ہیں جنہوں نے اپنا مال' اپنی جان اپنی عزت سب اللہ اور اس کے رسول پر سے تصدق کی' اگر یہی لوگ سچے مسلمان نہ ہوں تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں)-

خُذُوْهُ فَاشْبَحُوْهُ-(دجال اپنے لوگوں سے کہے گا) اس کو پکڑو اس کو لمبا کرو مارنے کے لئے ایک روایت میں فَشَجُّوْهُ ہے یعنی اس کے سر پر زخم لگاؤ اس کا سر توڑو-

فَنَزَعَ سَقْفَ بَيْتِي شَبْحَةً شَبْحَةً- اس نے میرے گھر کی چھت ایک ایک لکڑی کر کے کھول ڈالی-

خَلَقَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا وَّعِتْرَتَهٗ اَشْبَاحَ نُوْرٍ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ قُلْتُ وَمَا الْاَشْبَاحُ قَالَ ظِلُّ النُّوْرِ اَبْدَانٌ نُوْرَانِيَّةٌ بَلْ اَرْوَاحٌ-[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل کے نور کی تصویریں اپنے سامنے پیدا کیں' میں نے عرض کیا کہ نور کی تصویروں سے کیا مراد ہے- فرمایا نور الٰہی کا ایک سایہ یعنی نورانی بدن نہیں بلکہ نورانی روحیں-

اِنَّ اٰدَمَ رَاٰى عَلَى الْعَرْشِ اَشْبَاحًا يَلْمَعُ نُوْرُهَا فَسَاَلَ اللّٰهَ عَنْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّهَا اَشْبَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ-[2] حضرت آدم نے عرش پر کچھ تصویریں دیکھیں ان کا نور چمک رہا تھا اللہ تعالیٰ سے پوچھا یہ تصویریں (مثالیں) کن لوگوں کی ہیں؟ فرمایا یہ مثالیں ہیں اللہ کے رسول اور امیر المومنین (حضرت علی بن ابی طالب) اور امام حسن اور امام حسین اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کی)-

لَا يُجَرَّدُ فِيْ حَدٍّ وَلَا يُشْبَحُ-(کسی حد اور شرعی سزا میں) آدمی ننگا نہ کیا جائے نہ لمبا کیا جائے (لٹا کر یا ہاتھ پاؤں باندھ کر جیسے ہمارے زمانہ میں ٹکٹکی میں باندھ کر لمبا کر کے بید لگاتے ہیں)-

شِبْدِعٌ یا شِبْدَعٌ- بچھو' زبان' آفت-

مَنْ عَضَّ عَلٰى شِبْدِعِهٖ سَلِمَ مِنَ الْاٰثَامِ- جو شخص اپنی زبان کو کاٹتا رہے' خاموش رہے' بے ضرورت فضول باتیں نہ کرے وہ گناہوں سے یا نقصانوں سے بچا رہے گا (زبان ہی تمام آفتوں کی جڑ ہے اور بہت سے گناہ زبان ہی سے کئے جاتے ہیں- کفر' غیبت' تہمت' جھوٹ' گالی گلوچ' چغل خوری وغیرہ-

شَبْرٌ- بالشت سے ناپنا' دینا-

شَبَرٌ- اترانا-

تَشْبِيْرٌ- اندازہ کرنا' تعظیم کرنا-

اِشْبَارٌ- دینا-

تَشَبُّرٌ- بڑا ہونا' بزرگ ہونا-

تَشَابُرٌ- ایک بالشت کے فاصلہ پر آ جانا-

شَبْرٌ- عطیہ' بھلائی' انجیل شریف' اجسام' قوی قربانی-

جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَبَارَكَ فِيْ شَبْرِكُمَا- اللہ تعالیٰ تمہاری پراگندی کو دور کرے (تم کو خاطر جمع رکھے) اور تمہارے نکاح میں برکت دے (اصل میں شَبْرٌ عطا کو کہتے ہیں چونکہ نکاح میں عطا ہوتی ہے یعنی مہر دیا جاتا ہے اس لئے نکاح کو بھی شبر کہنے لگے)-

نَهٰى عَنْ شَبْرِ الْجَمَلِ- آنحضرت نے نر اونٹ کے مادہ پر کدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا (جیسے دوسری روایت میں ہے نھی عن عسب الفحل یعنی نر جانور کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا)-

اِنْ سَاَلَتْكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَشَبْرِكَ اَنْشَاَتْ تَطُلُّهَا- (یحییٰ بن یعمر نے ایک شخص سے کہا جو اپنی جورو سے مہر کے بارے میں جھگڑ رہا تھا) اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور تیرے چڑھنے کی اجرت مانگے تو تو حیلہ اور حوالہ کرنے لگے- (اس کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے)-

ذُكِرَ لَهُ الشَّبُّوْرُ- آنحضرت سے کسی نے بگل کا ذکر کیا (یعنی نماز کے لئے بلانے کو اذان کے بدل- شَبورٌ قبع کو کہتے ہیں یعنی نرسنگا یہ لفظ عبرانی ہے)-

شِبْرٌ- بالشت' اس کی جمع اَشْبَارٌ ہے-

---

[1] ایسی کوئی روایت بسند صحیح ثابت نہیں-(م)

[2] ایسی کوئی روایت بسند صحیح ثابت نہیں-(م)

شَبَّرٌ اور شَبِیْرٌ حضرت ہارون کے بیٹوں کا نام تھا- امام حسن اور امام حسین کو بھی کہتے ہیں-

دُعَاءُ الشَّبُوْرِ- ایک دعا ہے جو حضرت یوشع نے عمالقہ پر چڑھائی کرتے وقت اپنے لوگوں کو سکھائی تھی- یہ دعا بڑی سریع الاثر ہے- امام جعفر صادق نے فرمایا اسکو دشمنوں کی تباہی کے لئے پڑھو اور بچوں اور عورتوں اور بے وقوفوں اور فاسقوں سے اسکو چھپاؤ اور یہ بھی فرمایا اگر میں قسم کھاؤں کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے تو میری قسم سچی ہوگی-

شَبْرَذَةٌ- جلدی چلنا' دوڑنا-

شَبْرَذِی- تیز دوڑنے والا اونٹ-

شَبْرَذَاءُ- (اس کا مونث ہے)

شَبْرَقَةٌ- دوڑنا' کاٹنا' نوچنا' پھاڑنا-

ثَوْبٌ شَبَارِقُ یا شُبَارِقُ- کٹا ہوا کپڑا-

شَبَارِق- جماعت اور گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کاٹ کر پکائے جائیں-

شِبْرِق- ایک مشہور بھاجی ہے کانٹے دار جو ملک حجاز میں پیدا ہوتی ہے اور بلی کا بچہ-

لَابَاْسَ بِالشِّبْرِقِ وَالضَّغَابِیْسِ مَالَمْ تَنْزِعْهُ مِنْ اَصْلِهٖ- حرم کی زمین میں شبرق اور چھوٹی چھوٹی ککڑیاں لینے میں کوئی قباحت نہیں جب تک جڑ سے تو ان کو نہ نکالے (یعنی جڑ سے ان کا درخت نہ کھودے- اوپر سے اگر کچھ کاٹ لے تو قباحت نہیں- نہایہ میں ہے کہ شبرق تازی بھاجی کو کہتے ہیں جب وہ سوکھ جائے تو اس کو ضریع کہتے ہیں)-

فَاَمَّا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ فَدَخَلَ فِیْ اَخْمَصِ رِجْلِهٖ شِبْرِقَةٌ فَهَلَكَ- عاص بن وائل (جو آنحضرت اور قرآن پر ٹھٹھے مارتا) اس کے تلوے میں شبرقہ کا کانٹا گھس گیا وہ اسی وجہ سے ہلاک ہوا (وہ کانٹا خدا کے عذاب کا کانٹا تھا)-

شُبْرُمٌ- بخیل اور ایک درخت ہے کانٹے دار پست قد جیسے شُبْرُمٌ ہے- مجمع البحار میں ہے کہ شُبْرُمٌ ایک دانہ ہے چنے کی طرح بہت گرم اس کا پانی دوا کے طور پر پیتے ہیں منتہی الارب میں ہے کہ وہ مسہل ہے اسی طرح اس کی جڑ-

اِنَّهَا شَرِبَتِ الشُّبْرُمَ فَقَالَ اِنَّهٗ حَارٌّ جَارٌّ- بی بی ام سلمہؓ نے شبرم پیا آنحضرت نے فرمایا وہ تو گرم انگار ہے-

اِبْنُ شُبْرُمَةَ- کوفہ کے مشہور قاضی تھے-

شَبْعٌ یا شِبَعٌ- شکم سیر ہونا' پیٹ بھرا ہونا-

شَبَاعَةٌ- وفور' کثرت-

تَشْبِیْعٌ- سیری کے قریب ہونا-

اِشْبَاعٌ- سیر کرنا' پیٹ بھر کر کھلانا' بہت کرنا' وافر کرنا' پورا کرنا' مضبوط کرنا-

تَشَبُّعٌ- جھوٹ موٹ سیری ظاہر کرنا' شکم سیر بننا-

شَبْعَانٌ- شکم سیر-

اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَا یَمْلِكُ كَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ- جو شخص اپنی تونگری اس چیز سے دکھلائے جس کا وہ مالک نہیں (کہے میرے پاس فلاں فلاں مال ہے یا ایسی دولت ہے حالانکہ اس کے پاس نہ ہو) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جھوٹ اور فریب کے دو کپڑے پہنے ہو- بعض نے کہا **المتشبع بمالا یملك** سے وہ شخص مراد ہے جو اپنا زہد اور خشوع اس سے زیادہ بیان کرے جتنا اسکے دل میں ہو) جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر فقرا اور مشائخ ہیں اللہ ان کو نیک توفیق دے' اسی طرح مکار دنیا کمانے والے مولوی لوگوں میں اپنا بڑا تقدس اور تقوی جتلاتے ہیں اور دل میں یہ ہے کہ جو مال ملے کھا جائیں نوش جان کریں' جاہل ہمارے معتقد ہوں' ہاتھ پاؤں چومیں' ہم کو بزرگ سمجھیں- میرے ایک دوست نے مجھ کو لکھا کہ فلاں کتاب کی تالیف کی وجہ سے لوگوں کا اعتقاد آپ کے ساتھ جاتا رہا حتی کہ اہلحدیث لوگ بھی آپ کو برا سمجھنے لگے- میں نے جواب میں لکھا کہ بہت عمدہ' بہتر اور خوشی کا موجب ہوا اب یہ لوگ مجھ کو ہرگز بزرگ نہ سمجھیں' یہ میرے ساتھ کوئی اعتقاد رکھیں نہ میرے ہاتھ پاؤں چومیں' نہ میری ضیافت کریں- اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے مجھ کو ایسا غنی اور بے پرواہ بنایا ہے کہ مجھ کو کسی کے اعتقاد اور تعظیم وتکریم کی احتیاج نہیں ہے نہ ان کی بے اعتقادی اور بد دلی کی رتی برابر مجھ کو پرواہ ہے-

لَنْ یَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَیْرٍ حَتّٰی یَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ

الْجَنَّةَ- مسلمان بھلائی اور ثواب کے کام کرنے سے سیر نہیں ہوتا (ہمیشہ نیک کام کیے جاتا ہے) یہاں تک کہ اسکا آخری مقام بہشت ہوتا ہے (منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے بہشت میں جا کر دم لیتا ہے)-

اِنَّ مُوْسٰی اٰجَرَ نَفْسَهٗ شُعَيْبًا بِشِبَعِ بَطْنِهٖ- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب کی نوکری کی پیٹ بھر کھانے پر-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ- میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو (کتنی ہی دولت اور نعمت ملے لیکن اس کی حرص کم نہ ہو اور بڑھتی جائے یا رات دن لمبی لمبی آرزوئیں کرتا جائے یا کھانے سے سیر نہ ہو جوع البقر کی طرح کھاتا چلا جائے)-

مَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ- جو شخص دنیا کے مال کو دل لگا کر شوق کر کے لے گا اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا (اسی طرح جس کو مال اکٹھا کرنے کا شوق ہو جائے گا وہ کبھی قناعت نہیں کرنے گا اگر گنج قارون بھی مل جائے تو اور زیادہ طمع کرے گا-

لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ يَا بَطْنَكَ- (آنحضرت نے معاویہ بن ابی سفیان کے حق میں فرمایا) اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے یا اللہ تیرا پیٹ نہ بھرے-

اِنَّ زَمْزَمَ كَانَ يُقَالُ لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ شُبَاعَةُ- زمزم کو جاہلیت کے زمانہ میں شباعہ کہتے تھے- (کیونکہ اس کا پانی پینے والے کو سیراب کر دیتا ہے)-

لَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ- عالم لوگ اس سے (یعنی قرآن شریف سے) سیر نہیں ہوتے (بلکہ جتنا غور کرتے جاتے ہیں اتنا ہی زیادہ قرآن شریف کے نکات اور لطائف تازہ بہ تازہ ان پر کھلتے جاتے ہیں)-

فَمَا شَبِعْنَا حَتّٰي فَتَحْنَا خَيْبَرَ- پھر ہم سیر نہیں ہوئے یہاں تک ہم نے خیبر فتح کیا (مطلب یہ ہے کہ جب خیبر سے اناج اور میوہ آنے لگا اس وقت ہماری نیت بھر گئی اس سے پہلے کھانے کی قلت رہتی تھی)-

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ طَعَامٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ- حضرت محمد ﷺ کی آل نے تین دن تک برابر پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا (بلکہ ایک دن پیٹ بھر کر کھانا ملا تو دوسرے دن فاقہ ہوا یا پیٹ سے کم' اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی آل فقیر دوست تھی آپ بھوکے رہتے فقیر اور محتاج کو کھانا کھلا دیتے یا شکم سیری کو پسند نہیں کرتے اور دوسری وجہ مال اور دولت کی تنگی بھی تھی' اللہ تعالیٰ نے جیسے اپنے پیغمبر کو دنیا سے الگ رکھا ایسے ہی آپ کی آل پر بھی اس کا فضل وکرم ہے' وہ اپنے پیارے بندوں کو دنیا کے عیشوں اور لذتوں میں ڈوبنے نہیں دیتا بلکہ طرح طرح کی تکلیفیں پہنچا کر ان کو جانچتا ہے ان کا امتحان کرتا ہے- آنحضرت کی آل میں سب سے زیادہ محبوب آپ کو اپنی ایک اکلوتی صاحبزادی جناب فاطمہ زہرا تھیں ان کا یہ حال رہا کہ گھر کے سارے کام کوٹنا' پیسنا' پانی بھرنا' کھانا پکانا سب اپنے ہاتھوں سے کرتیں ایک غلام یا خدمتگار تک نہ رکھا- آنحضرت کی وفات کے بعد اگر مدت تک زندہ رہتیں اور مسلمانوں کے فتوحات اور تونگری کا زمانہ پاتیں تو شاید کچھ چین آپ کو ملتا مگر اللہ تعالے نے آنحضرت کی وفات کے بعد چند ہی مہینے میں حضرت فاطمہ کو بھی دنیا سے اٹھا لیا اور آپ دنیا سے اسی طرح صاف اور پاک گئیں جیسے آپ کے والد بزرگوار حضرت رسول کریم ﷺ گئے تھے- اللهم احشرنا مع محمد و آل محمد)-

مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزٍ مَّاْدُوْمٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ- حضرت محمد کی آل نے تین دن تک روٹی سالن کے ساتھ پیٹ بھر نہیں کھائی (بلکہ کبھی سالن ملا کبھی نہیں روکھی روٹی پر اکتفا کیا)-

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَاَحَدُ هُمَا تَمْرٌ- حضرت محمد کی آل نے دو دن تک جب پیٹ بھر کھایا تو ایک دن ان میں ایسا تھا کہ صرف کھجور کھا کر رہے (اور ظاہر ہے کہ کھجور سے پیٹ نہیں بھرتا تو گویا دو دن پیہم سیر نہیں ہوئے' ایک دن پیٹ بھر کر کھایا تو دوسرے دن کھجور پر اکتفا کیا-

يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ- وہ (یعنی ابو ہریرہؓ) اپنی شکم سیری کی وجہ سے آنحضرت سے لپٹے رہتے (ہر وقت آپ کے پاس رہتے کیونکہ وہ دوسرے

صحابہ کی طرح بیوپار یا تجارت نہ کرتے بس اپنا پیٹ جہاں بھر گیا بے فکر ہو گئے- بے فکری کے ساتھ آنحضرت کے ساتھ رہتے اسی لئے انہوں نے بہ نسبت دوسرے صحابہ کے آپ کی بہت حدیثیں سنیں اور روایت کیں بعض نے لشبع بطنه روایت کیا ہے یعنی اپنا پیٹ بھرنے کے لئے آنحضرت کے ساتھ رہتے یعنی اس امید سے کہ آپ کے ساتھ رہنے سے کچھ کھانے کو مل جائے گا یا تو آپ خود کھلا دیں گے یا کہیں دعوت وغیرہ میں آپ کے ساتھ جا کر کھا لیں گے- بعض نے لشبع بطنه روایت کیا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ شبع بہ سکون باوہ کھانا جس سے سیر ہو اور شبع بہ فتحہ با مصدر ہے یعنی سیر ہونا)-

يَابْنَ اٰدَمَ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ- اے آدم کے بیٹے تو کسی چیز سے سیر نہیں ہو سکتا (یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ بہشت میں تو بھوکا نہ ہو گا نہ ننگا کیونکہ سیر ہونے سے یہاں مراد دل بھر جانا ہے اور بہشت میں دل نہیں بھرے گا بلکہ برابر خواہش باقی رہے گی اور کھانے پینے کی لذت کم نہ ہو گی اور بھوکے نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ بھوک اور پیاس کی تکلیف جیسی دنیا میں ہوتی ہے یہ بہشتیوں کو نہ ہو گی- بعض نے کہا سیر نہ ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ تیری حرص نہیں جائے گی' قناعت تجھ میں کبھی نہ ہو گی ہر وقت زیادہ کا طلبگار رہے گا)-

بَاَبِيْ مَنْ لَّمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ- قسم میرے باپ کی جو شخص جو کی روٹی سے سیر نہ ہو (وہ دوسرے عمدہ کھانوں سے کیا سیر ہو گا- اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہمیشہ جو ہی کی روٹی کھاتے تھے کیونکہ آپ گیہوں کی بھی روٹی کھایا کرتے)-

يَا بْنَ اٰدَمَ لَا يُشْبِعُ بَطْنَكَ شَيْءٌ- آدم کے بیٹے تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرے گی-

اَلَا رَجُلٌ شَبْعَانُ- دیکھو ایک پیٹ بھرا شخص (اپنی مسند پر تکیہ لگائے یوں کہے گا میں تو یہ بات اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حدیث شریف پر اعتماد نہیں کرے گا' حدیث کو واجب العمل نہیں سمجھے گا جیسے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ چکڑالویہ نکلا ہے اور اس نے اپنا نام اہل القرآن رکھا ہے حالانکہ وہ حزب اخبا الشیطان ہے- ابن عربی نے کہا اگر کوئی عمداً تمسخر کی راہ سے حدیث کو رد کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر خبر واحد ہونے کی وجہ سے اس کو نہ مانے تو وہ کافر ہے یا بدعتی ہے-)

شَبَقٌ- شہوت کا غلبہ مارنا-

شَبِقٌ- بڑا شہوتی-

قَالَ لِمُحْرِمٍ وَطِئَ قَبْلَ الْاِ فَاضَةِ شَبَقٌ شَدِيْدٌ- ابن عباس نے کہا جو شخص احرام کی حالت میں طواف الزیارۃ سے پہلے صحبت کرے اس پر تو شہوت کا سخت غلبہ ہے (کیونکہ صحبت محرم کے لیے اس وقت درست ہوتی ہے جب وہ طواف الزیارۃ سے فارغ ہو جائے)-

مَنِ انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ اِذَااَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْيَاْمُرْهَا فَلْتَغْسِلْ فَرْجَهَا- جب عورت کا حیض بند ہو جائے' خون آنا موقوف ہو اور اس کے خاوند پر شہوت کا غلبہ ہو (وہ غسل تک انتظار نہ کر سکے) تو اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ اپنی شرمگاہ دھو ڈالے پھر اس سے صحبت کرے-

مترجم کہتا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور ہمارے اکثر ائمہ اہل سنت کا یہ قول ہے کہ حائضہ سے صحبت درست نہیں گو اسکا حیض ختم ہو گیا ہو جب تک وہ غسل نہ کر لے- ابن منذر نے کہا اس پر گویا اجماع ہے' صرف ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ اگر حیض اکثر مدت میں یعنی دس دن میں ختم ہوا ہو تب تو غسل سے پہلے بھی اس سے صحبت درست ہے اور اگر اس سے کم میں ختم ہوا ہو تو اس سے صحبت درست نہیں یہاں تک کہ غسل کر لے یا ایک نماز کا وقت اس پر گذر جائے-

وَالْاِ شْتِيَاقُ اِلَى الْمُرْسَلِيْنَ- پیغمبروں کا شوق ان سے ملنے کا ذوق-

شَبْكٌ- ملا دینا' ایک میں ایک گھسیڑ دینا' مل جانا-

تَشْبِيْكٌ- ملانا' ایک میں ایک ڈالنا-

شَبَكَةٌ اور شُبَّاكٌ- صیاد کا جال دریا میں ہو یا خشکی میں-

اِذَا مَضٰى اَحَدُ كُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَايُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلٰوةٍ- جب کوئی تم میں سے نماز کو جانے لگے تو اپنی انگلیوں میں تشبیک نہ کرے (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ پروئے) کیونکہ وہ گویا نماز میں ہے اور نماز

میں تشبیک منع ہے۔ بعض نے کہا یہاں تشبیک سے یہ مراد ہے کہ جھگڑا اور خصومت نہ کرے۔

اِذَا اشْتَبَکَتِ النُّجُوْمُ۔ جب تارے گھن گئے' خوب نمایاں ہوئے۔

اَنْ صَلِّ الصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِیَۃٌ مُشْتَبِکَۃٌ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے عامل کو لکھا) صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب صبح صادق ہو جائے لیکن تارے نمایاں اور گھنے ہوئے ہوں (یعنی شب کی تاریکی باقی ہو یہ نہیں کہ دن نکل آئے پوری روشنی ہو جائے)۔

وَقَعَتْ یَدُ بَعِیْرِہٖ فِیْ شَبَکَۃِ جُرْذَانٍ۔ ان کے اونٹ کا ہاتھ چوہوں کے بل میں گھس گیا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَکَۃً عَلٰی ظَھْرِ جَلَالٍ فَقَالَ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَسْقِنِیْ شَبَکَۃً۔ بنی تمیم کے ایک شخص نے ظہر جلال پر (جو ایک راستہ کا نام ہے نجد کی طرف) کنوؤں کی ایک قطار دیکھی تو حضرت عمرؓ سے کہنے لگا امیر المومنین مجھ کو یہ کنوئیں مقطعہ کے طور پر دیدیجئے (شبکہ وہ کنوئیں جو قریب قریب واقع ہوں اور ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہو)۔

اَلَّذِیْنَ لَھُمْ نَعَمٌ بِشَبَکَۃِ جَرْحٍ۔ جن لوگوں کے شبکہ جرح میں جانور ہیں (شبکہ جرح ایک موضع کا نام ہے ملک حجاز میں غفار قبیلے کی حدود میں)۔

لَا تُشَبِّکْ اَصَابِعَکَ۔ اپنی انگلیوں میں تشبیک مت کر۔

شَبَکَتْہُ الرِّیْحُ۔ ہوا اس کے بدن میں گھس گئی۔

شُبُوْلٌ۔ عیش و آرام میں پرورش پانا۔

اِشْبَالٌ۔ عنایت اور مہربانی کرنا' مدد کرنا' عورت کا اپنے خاوند کے مرجانے پر اولاد کی پرورش کرنا' دوسرا نکاح نہ کرنا۔

شَابِلٌ۔ شیر گھنے دانتوں والا' جو بچہ نازونعم میں پلا ہو۔

شِبْلٌ۔ شیر کا بچہ (اس کی جمع اَشْبَالٌ اور اَشْبُلٌ اور شُبُوْلٌ اور شِبَالٌ آئی ہے)۔

مُشْبِلٌ۔ وہ اونٹنی جس کا بچہ طاقت دار ہو کر اس کے ساتھ چلنے لگا ہو۔

مَکَانٌ مَشْبُوْلٌ۔ جس جگہ شیر کے بچے بہت ہوں۔

اِشْبِیْلَۃ۔ ایک بڑا شہر ہے اندلس (اسپین) میں۔

بَارِکْ فِیْ شِبْلَیْھِمَا۔ ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے (یہ آنحضرت نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی کو نکاح کے وقت دعا دی۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے بتلا دیا ہوگا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام اور شبل ان کو اس لیے کہا کہ یہ دونوں شہزادے حضرت علی کے فرزند تھے جو شیر خدا تھے (شجاعت اور بہادری اور سپاہی گری میں نظیر نہیں رکھتے تھے)۔

اَکْرَ مْتُکَ بِشِبْلَیْکَ وَسِبْطَیْکَ۔ میں نے تجھ پر احسان کیا' تجھے دو شیر بچے' دونواسے دے کر (یعنی امام حسن اور امام حسین علیہ السلام)۔

شَبْمٌ۔ شبام لگانا (۔یعنی ایک آڑی لکڑی جو بکری کے منہ پر لگا دیتے ہیں تا کہ وہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے اور شَبَامٌ بالفتح ایک بھاجی ہے)۔

شَبَمٌ۔ سردی۔

خَیْرُ الْمَاءِ الشَّبِمُ۔ بہتر پانی وہ ہے جو سرد ہو۔

فَدَ خَلَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَدَاۃٍ شَبِمَۃٍ۔ آنحضرت حضرت فاطمہ کے پاس ایک سردی کے دن صبح کو تشریف لے گئے۔

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَۃٍ صَافٍ بِاَبْطَحَ اَضْحٰی وَھُوَ مَشْمُوْلٌ۔ اس میں سرد پانی نالہ کے مڑاؤ کا ملا دیا گیا ایسا پانی جو مصفا ہے پتھریلے میدان میں اس پر اتر کی ہوا یعنی شمالی ہوا لگی ہو۔

شِبَامٌ۔ بہ کسرہ شین' عرب کا ایک قبیلہ ہے۔

مَرَّ عَلِیٌّ بِالشَّبَا مِیِّیْنَ فَسَمِعَ بُکَاءً۔ حضرت علی شبام کے لوگوں پر گذرے تو رونے کی آواز سنی۔

شَبْنٌ۔ نزدیک ہونا۔

شَابِنٌ۔ خوب رو' موٹا تازہ لڑکا۔

شُبَانِیٌّ۔ سرخ رو' سرخ مونچھ والا۔

شُبَیْنٌ یا اِشْبِیْنٌ۔ دلہن کی خدمت کرنے والی عورت۔

شِبْہٌ۔ زرد تانبا یعنی پیتل (برنج) جیسے شبہ ہے اور ایک بھاجی کا بھی نام ہے' اس کا پھول لطیف اور سرخ ہوتا ہے۔

شِبْهَانٌ اور شَبَهَانٌ- پیتل-

شُبْهَةٌ- اشتباہ اور شک، مثل اور مشابہ-

شَبِيْهٌ- مشابہ-

تَشْبِيْهٌ- مشابہت دینا، مشابہت کرنا، ملتبس کرنا-

اِشْبَاهٌ اور مُشَابَهَةٌ مشابہ ہونا، مماثل ہونا-

اٰمَنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ- قرآن کی متشابہ آیتوں پر ایمان لاؤ (جن کے اصل معنی سمجھ میں نہیں آتے جیسے اوائل سور الم حم وغیرہ یا جو آیتیں اعتقاد سے متعلق ہیں جیسے ذات اور صفات باری تعالیٰ کہ ان کا لغوی معنی تو معلوم ہے مگر کیفیت اور کنہ معلوم نہیں ہو سکتی) اور جو آیتیں محکم ہیں جن کے معنی اور مطلب صاف ہے ان پر عمل کرو-

تُشْبِهُ مُقْبِلَةً وَتُبَيِّنُ مُدْبِرَةً- فتنہ اور گمراہی کی بات جب سامنے آتی ہے تو لوگوں کو حق اور سچ کی بات معلوم ہوتی ہے پھر جب پیٹھ موڑ کر چلتی ہوتی ہے (اس کا زمانہ گذر جاتا ہے) تو اپنا حال کھولتی ہے کہ وہ گمراہی میں پڑ گئے تھے اور خطا پر تھے (یہ حذیفہ بن یمان صحابی نے فرمایا جو آنحضرت کے راز دار تھے)-

نَهٰى اَنْ تُسْتَرْضَعَ الْحَمْقَاءُ فَاِنَّ اللَّبَنَ يَتَشَبَّهُ- آنحضرت نے اس سے منع فرمایا کہ احمق اور بے وقوف (یا بد خلق کم ذات) عورت کا دودھ بچوں کو پلایا جائے (کیونکہ دودھ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے (دودھ پینے والا انا کے اخلاق اور اوضاع اور اطوار اختیار کرتا ہے، دودھ کا اثر بچہ میں آ جاتا ہے اسی لیے انا خوش خلق شریف، صحیح المزاج تندرست رکھنی چاہیے)-

اَللَّبَنُ يُشَبَّهُ عَلَيْهِ- دودھ اس کو مشابہ بنائے گا (دودھ والی کی طرح کر دے گا)-

دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ اَثْلَاثٌ- شبہ عمد قتل جس کو عمد الخطا بھی کہتے ہیں اس میں تین طرح کے جانور دیت میں دینا ہوں گے یعنی تیس حقہ اور تیس جذعے اور چالیس خلفے یعنی حاملہ اونٹنیاں- (شبہ العمد اور عمد الخطا وہ قتل ہے کہ ادی ایسی چیز سے مارے جس سے جان نہیں جاتی اور نہ قتل کی نیت ہو مگر اتفاق سے مضروب مر جائے جیسے کوئی کسی کو کوڑے یا چھوٹے پتھر یا باریک چھڑی سے مارے اتفاق سے وہ مر جائے تو اس میں قصاص نہ ہوگا بلکہ دیت دینا ہوگی لیکن بڑے پتھر یا موٹے لٹھ سے مارنا جس سے آدمی عادتاً مر جائے یا پانی میں ڈبو دینا یا آگ میں جلا دینا یا زہر دے کر مارنا یہ سب صورتیں اہلحدیث کے نزدیک قتل عمد میں داخل ہیں اور ان میں قصاص واجب ہوگا اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ شبہ عمد ہے اس میں دیت لازمی ہوگی)-

وَبَنُو الْمُطَّلِبِ اَشْبَهُ- صحیح بنو المطلب ہے نہ کہ بنو عبدالمطلب کیونکہ عبدالمطلب کی اولاد بھی آ گئی برخلاف مطلب کے کہ وہ ہاشم کے بھائی تھے اور دونوں عبد مناف کے بیٹے تھے-

وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ- (حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے جس کی حلت یا حرمت صاف قرآن اور حدیث میں موجود ہے) اور دونوں کے بیچ میں وہ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں (ان میں شبہ ہے نہ ان کو قطعی حلال کہہ سکتے ہیں نہ قطعی حرام تو تقوی اور پرہیزگاری یہ ہے کہ ان چیزوں سے بچا رہے- مثلاً کسی شخص کی اکثر کمائی حرام کی ہے تو اس سے کوئی معاملہ نہ کرے یا جس عورت پر شبہ ہو جائے کہ وہ رضاعی بہن ہے یا باپ کی مدخولہ ہے اس سے نکاح نہ کرے اگر نکاح کر چکا ہو تو اس کو چھوڑ دے گو رضاع یا باپ کا نکاح حسب قاعدہ گواہوں کی شہادت سے ثابت نہ ہوا ہو)-

مترجم کہتا ہے یہ حدیث دین کی ایک بڑی اصل ہے اور اس سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں جس امر کی حلت اور عدم حلت میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گدھے یا گھوڑ پھوڑ کا گوشت یا درندوں یا شکاری پرندوں کا گوشت اسی طرح جس چیز کے جواز یا عدم جواز میں علماء کا اختلاف ہو جیسے مجلس میلاد یا تقلید مذہب معین ان سے بچے رہنا یہی تقوی اور پرہیزگاری ہے مگر جو کوئی نہ بچے اس کو برا کہنا یا جماعت اسلام سے خارج کر دینا یا اس سے ترک سلام و کلام کرنا یہ بالکل غلو اور زیادتی ہے اختلافی امور میں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر سختی کے ساتھ انکار نہ کرنا چاہیے)-

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ- جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہی کا ہوگا (مجمع البحار میں ہے کہ مثلاً کافروں کا سا لباس پہنے یا فاسقوں کی سا یا صوفیوں کا سا یا نیک لوگوں کا سا تو وہ

بظاہر انہی لوگوں میں شمار کیا جائے گا)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث کے مطلب میں لوگوں نے مختلف اقوال کہے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اگر مشابہت کی نیت ہو تو ہر طرح کا لباس کافروں کا پہنا حرام ہوگا جو خاص ان کی نشانی ہو جیسے زنار ہندوؤں کی کردھنا پارسیوں کا ٹوپی انگریزوں کی صلیب نصاریٰ کی لیکن وہ لباس جو ان سے مخصوص نہیں ہے مثلاً بوٹ شوز کوٹ پتلون قمیص نکٹائی وغیرہ ان کے پہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر مشابہت کی نیت نہ ہو لیکن وہ نکٹائی جس پر صلیب بنی ہوتی ہے یا وہ تمغہ جس پر صلیب کا نشان ہو بالاتفاق اس کا پہننا حرام ہے بلکہ بعض نے اس کو کفر کہا ہے جیسے زنار گلے میں ڈالنا یا کردھنا پارسیوں کا کمر پر باندھنا یا ماتھے پر قشقہ کرنا ہندوؤں کی طرح بالاتفاق کفر ہے۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ - امام حسن علیہ السلام سر سے سینہ تک آنحضرت کے مشابہ تھے اور امام حسین علیہ السلام باقی نیچے کے جسم میں آنحضرت کے مشابہ تھے۔

بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - (حضرت ابوبکر صدیق نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھا لیا اور فرمانے لگے) میرا باپ ان پر صدقے یہ آنحضرت کے مشابہ ہیں (علی کے مشابہ نہیں ہیں - علی ہنس رہے تھے بعض نے کہا بِاَبِی کے معنی باپ کی قسم)۔

لَیْسَ شَبِیْهًا بِعَلِیٍّ یالَیْسَ شَبِیْهٌ لِعَلِیٍّ - علی کے مشابہ نہیں ہیں۔

خَاتَمٌ مِّنْ شَبَهٍ - ایک پیتل کی انگوٹھی۔

فَمِنْ اَیْنَ یَکُوْنُ الشِّبْهُ یا الشَّبَهُ - اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔

اِنِّیْ لَاَ شْبَهُکُمْ صَلٰوةً بِهٖ - میں تم سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت سے مشابہ ہوں نماز میں (یعنی میری نماز آپ کی نماز سے مشابہ ہے)۔

فَاِنَّمَا شُبِّهَ عَلَیْهِمْ - ان کو اشتباہ ہو گیا۔

لِمَا رَاٰی مِنْ شِبْهِهٖ بِعُتْبَةَ - کیونکہ آپ نے اس بچہ کو عتبہ بن ابی وقاص کے مشابہ پایا۔

فَمِنْ اَیِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ یَکُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ - مرد اور عورت دونوں کے پانیوں میں سے جو غالب ہو یا آگے نکلے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

تَوْرٌ مِّنْ شَبَهٍ - پیتل کا ایک کڑا (کونڈا)۔

سُئِلَ عَنِ التَّشَبُّهِ فِی الصَّلٰوةِ - آپ سے پوچھا گیا نماز میں اگر شبہ ہو جائے (کتنی رکعتیں پڑھی ہیں یا اور کسی رکن میں شک پیدا ہو کہ اس کو کیا یا نہیں)۔

مَنِ اتَّقَی الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ - جو شخص مشتبہ باتوں سے بچا رہے (جس کی حلت یا حرمت میں اختلاف ہو یا جواز یا عدم جواز مشتبہ باتوں میں پڑ جائے (وہ آگے چل کر شاید حرام میں بھی پڑ جائے (کیونکہ جب مشتبہ باتیں بلاخوف وخطر کرنے لگا تو خدا کا ڈر اس کے دل سے کم ہو گیا ایسا شخص عجب نہیں کہ حرام بھی کر بیٹھے)۔

باب الشین مع التاء

شَتٌّ - یا شَتَاتٌ یا شَتِیْتٌ - دور کرنا جدا کرنا دور ہونا جدا ہونا متفرق ہونا۔

تَشْتِیْتٌ اور اِشْتَاتٌ - جدا کرنا۔

تَشَتُّتٌ - پریشان ہونا متفرق ہونا۔

شَتَاتَ شَتَاتَ - جدا جدا الگ الگ۔

شَتَّانَ - اسم فعل ہے یعنی دور ہونا۔

یَهْلِکُوْنَ مَهْلِکًا وَّاحِدًا وَّیَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی - سب ایک بارگی ہلاک ہو جائیں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف جگہوں پر لوٹیں گے۔ (اپنے اپنے اعمال کے موافق کوئی بہشت میں جائے گا کوئی دوزخ میں) عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَتَّ الْاَمْرُ شَتًّا وَّشَتَاتًا اور اَمْرٌ شَتِیْتٌ - یہ کام مختلف فیہ ہے۔

قَوْمٌ شَتّٰی - مختلف لوگ۔

وَاُمَّهَا تُهُمْ شَتّٰی - پیغمبروں کی مائیں الگ الگ

ہیں، یعنی دین تو سب کا ایک ہے توحید الٰہی اور اٹل عقائد میں سب متفق ہیں لیکن امور فروعی اور تشریعی میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا مائیں الگ الگ ہونے سے ان کا زمانہ جدا جدا ہونا مراد ہے۔ جوہری نے کہا نقلا عن الاصمعی۔

شَتَّانَ مَاهُمَا یاشَتَّانَ بَیْنَهُمَا۔ کہیں گے مگر شتان مابینهما فصیح نہیں ہے بلکہ مولدین کا محاورہ ہے۔ محیط میں ہے کہ یہ قول بلا دلیل ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَتَّانَ مَا بَیْنَ الثُّرَیَّا وَالثَّرٰی۔ خطبہ شقشقیہ میں حضرت علی نے اعشی کی یہ بیت نقل کی۔

شَتَّانَ مَا یَوْمِیْ عَلٰی کُوْرِهَا وَیَوْمَ حَیَّانَ اَخِیْ جَابِرٍ۔ یعنی میرے اس دن میں جب میں اونٹنی کی زین پر سوار مارا مارا پھرتا تھا اور اس دن جب میں حیان کا مصاحب ہوں جو جابر کا بھائی ہے بڑا فرق ہے (یعنی وہ دن پریشانی، حیرانی اور رنج وغم کا تھا اور یہ دن عیش ونشاط وکامرانی کا، مطلب حضرت علی کا یہ ہے کہ آنحضرت کی زندگی میں جو دن میرے چین اور آرام سے گذرے ان کو آج کل کے دنوں سے کیا نسبت ہے جن میں ہزاروں فکریں اور مصیبتیں درپیش ہیں)۔

شَتْرٌ۔ کاٹنا، الٹنا، زخمی کرنا۔

شَتَرٌ۔ کٹ جانا۔

شِتِّیْرٌ۔ بدخلق، کثیر العیوب۔

لَوْقَدَرْتُ عَلَیْهِمَا لَشَتَّرْتُ بِهِمَا۔ اگر میں ان پر قدرت پاتا تو ان کو خوب گالیاں سناتا (برا بھلا کہتا) یہ شتار سے ماخوذ ہے بمعنی عار اور عیب۔

فِی الشَّتَرِ رُبْعُ الدِّیَةِ۔ پلک کاٹ ڈالنے میں چوتھائی دیت دینی ہوگی۔ اصل میں شتر کہتے ہیں پلک نیچے کی طرف پلٹ جانے کو اور جس کی پلک ایسی ہو اس کو اشتر کہیں گے۔

مَالِكِ اَشْتَرْ۔ حضرت علی کے بڑے رفیق تھے آپ نے ان کو محمد بن ابی بکر کی کمک کے لیے مصر کو روانہ کیا تھا۔

قَرِیْبٌ مَفَرُّابْنُ الشُّتْرَاءِ۔ شترا کے بیٹے کا بھاگ جانا قریب ہے (یہ حضرت علی نے بدر کے دن فرمایا ابن شترا ایک ڈاکو تھا جو لوگوں کو لوٹنے کے لیے آتا لوگ اس پر حملہ کرتے تو بھاگ جاتا پھر دھوکا دے کر غفلت میں یک بارگی آ گرتا)۔

شَتْمٌ یا مَشْتَمَةٌ یامَشْتُمَةٌ۔ گالی دینا، برا کہنا۔

شَتِیْمَةٌ۔ گالی۔

مُشَاتَمَةٌ اور تَشَاتُمٌ۔ آپس میں گالی گلوچ کرنا۔

شَتَمَنِی ابْنُ اٰدَمَ۔ آدمزاد نے مجھ کو گالی دی (کہنے لگا خدا بیٹا رکھتا ہے یا فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں)۔

فَاِنِ امْرَأٌ شَاتَمَهٗ۔ اگر کوئی آدمی اس سے گالی گلوچ کرے (یا لڑائی جھگڑا تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں)۔

مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ وَالِدَیْهِ۔ بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ (لوگوں نے عرض کیا اپنے ماں باپ کو کون گالی دے گا؟ فرمایا اس طرح کہ دوسرے کے ماں باپ کو گالی دے وہ اس کے ماں باپ کو گالی دے تو گالی دلوانے کا سبب یہ خود ہوا گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں۔ طیبی نے کہا گالی سے مراد وہ گالی ہے جس سے حد لازم آتی ہے مثلاً دوسرے سے کہے تیرا باپ زانی تھا اگر یوں کہے او احمق یا بیوقوف وہ کہے تیرا باپ بے وقوف یا احمق تو یہ کبیرہ گناہ نہ ہوگا اور حق یہ ہے کہ یہ بھی کبیرہ ہے کیونکہ ماں باپ کو اف کہنا منع ہے احمق اور بے وقوف تو اس سے بڑھ کر ہے)۔

کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ قریش کی گالی (جو وہ مجھ کو دیتے ہیں) کس طرح سے مجھ پر سے ٹالتا ہے (وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں۔ انہوں نے عداوت اور عناد سے بجائے محمد کے جس کے معنی سراہا گیا کے ہیں مُذَمَّمْ یعنی ہجو کیا گیا آپ کا لقب رکھا تھا اور مذمم ہی کو برا بھلا کہتے جیسے ابولہب کی بیوی جو ابوسفیان کی بہن اور معاویہ کی پھوپھی تھی یوں کہا کرتی۔ مذمما قلینا ودینه ابینا وامره عصینا۔ یعنی مذمم سے ہم دشمنی رکھتے ہیں اس کے دین کو نہیں مانتے اس کا حکم نہیں سنتے تو آنحضرت نے فرمایا کہ ان لوگوں کی گالیاں اس پر پڑتی ہیں جس کا نام مذمم ہو میرا نام تو محمد ہے)۔

شَتْنٌ۔ بڑا، مضبوط کرنا۔ نرم۔

شَتْنُ الْکَفِّ۔ بمعنی شَثْنُ الْکَفُّ جس کا ذکر آگے آئے گا۔

شَتَانٌ - ایک پہاڑ ہے مکہ کے پاس آنحضرت رات کو اس پر رہے تھے پھر دوسرے دن صبح کو مکہ میں داخل ہوئے تھے-

شَتْوٌ - جاڑے میں رہنا-

شَتَا فُلَانٌ - جاڑے میں پہنچا-

شَتَا الْقَوْمُ - جاڑے میں ان پر خشک سالی ہوئی-

شُتِيَ الْقَوْمُ - ان کو جاڑا مار گیا-

تَشْتِيَةٌ اور تَشَتِّي - جاڑے میں اقامت کرنا-

شَاتِي - سرد جاڑے کا دن-

غَدَاةٌ شَاتِيَةٌ - سردی کی صبح-

وَ كَانَ الْقَوْمُ مُرْصِلِيْنَ مُشْتِيْنَ - اس وقت لوگ بے توشہ اور بھوکے تھے (خشک سالی اور قحط میں گرفتار تھے اصل میں مشتی تو اس کو کہیں گے جو جاڑے میں داخل ہو جیسے مربع جو ربیع میں داخل ہو اور مصیف جو گرمی میں داخل ہو پھر اس کو بھی کہنے لگے جو گرسنگی اور قحط سالی میں مبتلا ہو کیونکہ جاڑے میں اکثر عرب لوگ گھروں میں رہتے اور روٹی کمانے کو باہر نہیں نکلتے (مشہور روایت مُسْنِتِيْنَ ہے سَنَةٌ سے جو بمعنی قحط اور خشک سالی ہے اور جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

اَلصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ غَنِيْمَةٌ بَارِدَةٌ - جاڑے کا روزہ تو بن لڑائی کی لوٹ ہے (محنت کچھ نہیں اور ثواب حاصل)-

يُشْتِيْنِي - جاڑے میں مجھ کو کافی ہے-

شِتَاءٌ - جاڑے کا موسم (جو نومبر سے شروع ہو کر ۱۵ فروری تک رہتا ہے یعنی جب آفتاب برج جدی میں آتا ہے اس وقت جاڑے کا موسم شروع ہوتا ہے اور برج حمل میں آنے پر اخیر ہوتا ہے)-

كَافَاتُ الشِّتَاءِ - جاڑے کے وہ سات سامان جن کے شروع میں کاف کا حرف ہے یعنی کیس اور کن اور کانون اور کاس شراب اور کباب اور کس ناعم اور کھیسا (کملی یا لحاف اوڑھنے کے لیے)-

شَثٌّ - ایک درخت کا نام ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اور پہاڑ کا وہ پتھر جو ٹوٹ کر قبہ کی طرف رہ گیا ہو-

اِنَّهٗ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِهَا اَلَيْسَ فِي الشَّثِّ وَالْقَرَظِ مَايُطَهِّرُهٗ - آنحضرت ایک مری ہوئی بکری پر گذرے آپ نے اس کی کھال کے بارے میں فرمایا' کیا شث اور قرظ اس کو پاک نہیں کر سکتی تھیں- قرظ مشہور درخت ہے جس کے پتوں سے چمڑا صاف کرتے ہیں اس کو ورق السلم بھی کہتے ہیں- نہایہ میں ہے کہ شث ایک خوشبودار درخت ہے اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے اور غور اور نجد کے پہاڑوں میں اگتا ہے- اس حدیث میں اکثر لوگوں نے شث بثای مثلثہ روایت کیا ہے- ازہری نے کہا صحیح شب ہے بای موحدہ سے اور وہ ایک معدنی چیز ہے یعنی پھٹکری- بعض نے غلطی سے اس کو شث کر دیا ہے اور شث ایک تلخ مزے کا درخت ہے- معلوم نہیں کہ اس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے یا نہیں- امام شافعی نے کتاب الام میں یوں کہا ہے کہ چمڑے کی دباغت کیا کرتے ہیں قرظ ہو یا شب-

يَكُوْنُ بَيْنَ شَثٍّ وَّ طُبَّاقٍ - (محمد بن حنفیہ نے کہا سفیانی کے بعد جو حاکم ہوگا) وہ اس ملک میں سے ہوگا جو شث اور طباق کے درمیان ہے-

طُبَّاقٌ - ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں طائف تک پیدا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ شخص ان ملکوں میں سے نکلے گا جہاں شث اور طباق پیدا ہوتے ہیں)-

شَثَنٌ يَاشُثُوْنَةٌ - سخت ہونا' موٹا ہونا-

شَثْنٌ - غلیظ ہونا-

شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ - آنحضرت کی ہتھیلیاں پر گوشت تھیں اسی طرح دونوں پاؤں آپ کے چھوٹے اور پر گوشت تھے (بعض نے کہا شثن کے معنی یہ ہیں کہ پوری انگلیاں موٹی ہوں لیکن چھوٹی نہ ہوں اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے کیونکہ اس سے گرفت خوب ہوتی ہے لیکن عورتوں میں عمدہ نہیں ہے- اب دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ آنحضرت کی ہتھیلی سے بڑھ کر کوئی چیز نرم اور ملائم نہیں دیکھی یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ جب انگلیاں اور ہتھیلیاں پر گوشت ہوں گی اسی وقت نرم بھی ہوں گی- بعض نے کہا نرمی جلد میں تھی اور سختی اور موٹاپا ہڈیوں میں تو آپ میں دونوں عمدہ صفتیں اللہ تعالے نے رکھی تھیں

یعنی جسم نرم اور ملائم اور اس کے ساتھ جوڑوں میں زور اور قوت۔
شَثِنَتِ الْاَ صَابِعُ۔ انگلیاں موٹی اور پرگوشت اور سخت ہو گئیں۔

باب الشین مع الجیم

شَجَبٌ۔ہلاکت' موت۔
شُجُوْبٌ۔ہلاکت' رنج۔
شَجْبٌ۔ ہلاک کرنا' رنج دینا' مشغول کرنا' کھینچنا' ایسا تیر مارنا جس سے جانور کے ہاتھ پاؤں میں سے کچھ الگ ہو جائے پھر وہ چل نہ سکے۔
تَشَجُّبٌ۔ رنجیدہ ہونا۔
تَشَاجُبٌ۔مل جانا' ایک میں ایک گھس جانا۔
شِجَابٌ۔گھڑونچی۔
فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْهُ الْمَاءَ وَتَوَ ضَّأَ۔ آنحضرت ایک پرانی مشک کی طرف گئے اس میں سے پانی بہایا اور وضو کیا۔
شَجْبٌ۔ وہ مشک جو پرانی ہو گئی ہو' اس کو شَنٌّ بھی کہتے ہیں۔
سِقَاءٌ شَاجِبٌ۔ سوکھی خراب مشک (یہ شَجْبٌ بمعنی ہلاکت سے ماخوذ ہے اس کی جمع شُجُبٌ اور اَشْجَابٌ آئی ہے)۔
فَاسْتَقَوْ مِنْ كُلِّ بِيْرٍ ثَلَاثَ شُجُبٍ۔ ہر کنوئیں میں سے تین مشکیں بھریں۔
كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِيْ اَشْجَابِهٖ۔ ایک انصاری شخص آنحضرت کے لیے اپنی پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا۔ (کیونکہ آپ کو ٹھنڈا پانی بہت پسند تھا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت شیریں اور سرد کو بہت دوست رکھتے تھے)۔
اَلْمُجَالِسُ ثَلٰثَةٌ فَسَالِمٌ وَّغَانِمٌ وَشَاجِبٌ۔صحبت میں بیٹھنے والے (دوست لوگوں میں) تین طرح کے ہیں ایک تو وہ جو بچا رہا (گو ثواب نہیں کمایا پر گناہ سے محفوظ رہا غیبت بہتان جھوٹ میں شریک نہیں ہوا) دوسرے وہ جس نے ثواب کمایا (ذکر الٰہی کیا دین کا علم سکھایا' اچھی بات کا حکم کیا بری بات سے منع کیا) تیسرے وہ جو تباہ ہوا (جھوٹ غیبت گناہ افترا فحش گوئی گالی گلوچ میں مبتلا ہوا)۔
وَثَوْبُهٗ عَلَى الْمِشْجَبِ۔ (جابرؓ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی) حالانکہ ان کے کپڑے گھڑونچی پر رکھے ہوئے تھے۔
مِشْجَب اور مِشْجَاب وہ ہے کہ لکڑیوں کے سرے ملا کر گھڑونچی کی طرح بنائیں' ان پر کپڑے وغیرہ لٹکاتے ہیں' پانی کی مشکیں بھی ٹھنڈا کرنے کے لیے اس پر لٹکاتے ہیں۔
شَجٌّ۔زخمی کرنا' توڑنا' چیرنا جیسے تَشْجِیْجٌ ہے۔
مُشَاجَّةٌ اور شِجَاجٌ۔ایک کو ایک زخمی کرنا۔
اَشَجُّ۔جس کے سر پر زخم کا نشان ہو۔
شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَّكِ۔ تیرا سر زخمی کرے یا دوسرے کوئی عضو توڑے یا دونوں باتیں کرے۔ (نہایہ میں ہے کہ اصل میں شج سر کے لیے خاص تھا یعنی سر پر مارنا' اس کو زخمی کرنا' توڑنا' چیرنا پھر دوسرے اعضاء کو بھی زخمی کرنے میں اس کا استعمال ہونے لگا)۔
شِجَاجٌ۔شَجَّةٌ کی جمع ہے یعنی سر کے زخم کا بیان۔
فَشَجَّهٗ فِیْ رَاْسِهٖ۔اس کے سر پر زخم لگایا۔
فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ فَشَجَّتْ فَبَالَتْ۔انہوں نے اپنی اونٹنی بہتے پانی میں ڈال دی اس نے پانی پیا پھر پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا۔ خطابی نے یوں روایت کیا۔ فَشَجَّتْ۔ یعنی اونٹنی نے اپنے پاؤں کھولے پیشاب کرنے کے لیے یہ فَشَجَّ سے نکلا ہے تو فا اصلی ہوگی۔
اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَكَانَ يَشُجُّ عَلَيَّ مِسْكًا۔ آنحضرت نے مجھ کو اپنے ساتھ (سواری پر) بٹھا لیا۔ میں نے نبوت کی انگشتری کو دیکھ لیا (جو آپ کے کندھے پر تھی چھپرکٹ کی گھنڈی کی طرح) اور آپ مشک کی خوشبو جو آپ کے جسم سے آ رہی تھی میں اس کو سونگھ رہا تھا۔ یہ شج الشراب سے ماخوذ ہے یعنی شراب کو پانی کے ساتھ ملایا۔

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَةٍ- (یہ ایک مصرعہ ہے کعب بن زہیر کے قصیدے کا جس کا ترجمہ شبم میں گذر چکا ہے) اس میں سرد پانی نالے کے مڑاؤ کا ملا دیا گیا ہے-

شَجَّةٌ قَرْنِیَّةٌ مِّلْحَةُ بَحْرٍ قَفْطَا- یہ ایک منتر ہے بخار کا جو حدیث میں وارد ہے اس کے معنی معلوم نہیں-

شَجْرٌ- باندھ دینا' ہٹانا' روکنا' دھکیلنا' کھولنا' ستون لگانا' مشجر پر ڈال دینا' کونچنا-

شُجُوْرٌ- جھگڑا کرنا' اختلاف کرنا-

شَجَرٌ- درخت-

مُشَاجَرَةٌ- درخت چرانا' جھگڑا کرنا' نزاع کرنا-

اِشْجَارٌ- درخت اگانا-

تَشَاجُرٌ- ایک میں ایک گھس جانا' اختلاف کرنا-

اِشْتِجَارٌ- تھوڑی کے تلے ہاتھ رکھ کر کہنی پر ٹیکا دینا' آگے بڑھ جانا' جدا ہونا-

اِیَّاکُمْ وَمَا شَجَرَ بَیْنَ اَصْحَابِیْ- میرے صحابہ میں جو اختلاف اور جھگڑا ہو تم اس سے بچے رہنا (اس کا ذکر تذکرہ نہ کرنا کسی جانب کو برا نہ کہنا بلکہ سکوت اور خاموشی اختیار کرنا اور ان کے کاموں کو اللہ کے سپرد کر دینا)-

یَشْتَجِرُوْنَ اشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّأْسِ- اس طرح لڑائیوں اور فتنوں میں گھس جائیں گے جیسے جسم کی ہڈیاں ایک میں ایک گھسی ہوتی ہیں- (بعض نے کہا سر کی ہڈیوں کی طرح مختلف ہوں گے)-

کُنْتُ اٰخِذًا بِحِکَامِ بَغْلَةِ النَّبِیِّ ﷺ وَ قَدْ شَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰی فَتَحَتْ فَاهَا- میں آنحضرت کے خچر کی لگام پکڑے تھا میں اس کو لگام سے مار رہا تھا روکنے کے لیے یہاں تک کہ اسنے منہ کھول دیا- (یہ حضرت عباس کا قول ہے)-

وَالْعَبَّاسُ یَشْجُرُهَا یا یَشْجِرُهَا بِلِجَامِهَا- حضرت عباس اس کی لگام پر زور دے رہے تھے (اس کو روکنے کے لیے)- نہایہ میں ہے کہ شجر کہتے ہیں منہ کے اس مقام کو جو کھلتا ہے- بعض نے کہا تھوڑی-

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ- آنحضرت نے میرے منہ اور دگدگی کے درمیان انتقال فرمایا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے آپ کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور انگلیوں میں تشبیک کر لی تھی)-

فَکَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّطْعِمُوْهَا اَوْ یُسْقُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا- جب اس کو کھلانا یا پلانا چاہتے تو اسکا منہ ایک لکڑی سے کھولتے- ایک روایت میں شَحَوْا فَاهَا ہے یعنی اسکا منہ لکڑی سے کشادہ کرتے اس خیال سے کہ کہیں منہ بند نہ کر لے اور کھانا پانی اندر نہ جا سکے-

تَفَقَّدْ فِیْ طَهَارَتِكَ كَذَا وَكَذَا وَالشَّاكِلَ وَالشَّجَرَ- طہارت (وضو) میں ان اعضاء کا خیال رکھ اور کنپٹی اور کان کے بیچ کا اور جہاں پر دونوں جبڑے ملتے ہیں عنفقہ کے نیچے (عنفقہ وہ مقام ہے جو نیچے کے جبڑے اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتا ہے)-

فَشَجَرْنَاهُمْ بِالرِّمَاحِ- ہم نے ان کو برچھوں سے کونچ ڈالا-

فِیْ شِجَارٍ لَّهٗ- ایک کھلے ہودے میں (شِجَارٌ اور مَشْجِرٌ چھوٹا ہودہ یا محافہ جو اوپر سے کھلا ہوا ہو اس پر سایہ نہ ہو)-

اَلصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ- بیت المقدس کا صخرہ اور انگور کا درخت یہ دونوں بہشت سے آئے ہیں (بعض نے کہا شجرہ سے وہ درخت مراد ہے جس کے نیچے بیعۃ الرضوان ہوئی تھی- یعنی حدیبیہ میں کیونکہ اس درخت کے تلے بیعت کرنے والے سب بہشتی تھے)-

حَتّٰی کُنْتُ فِی الشَّجْرَاءِ- یہاں تک کہ میں درختوں کے جھنڈ میں ہو گیا-

شَجْرَاءُ- جھنڈ درخت جیسے قَصْبَاءُ بانس بن-

وَنَاٰی بِیَ الشَّجَرَ- درختوں میں چراگاہ مجھ سے دور ہو گئی-

قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَشَاجَرُوْا فِی الطَّرِیْقِ بِسَبْعَةِ اَذْرُعٍ- جب رستہ کی مقدار میں جھگڑا ہو (کوئی زیادہ بتلائے کوئی کم) تو آنحضرت نے یہ فیصلہ کیا کہ سات ہاتھ رستہ

رکھو (اتنے میں اونٹ گاڑی سب فراغت کے ساتھ نکل جاتے ہیں- کرمانی نے کہا یہ بڑے رستوں یعنی سڑکوں میں ہے جن پر اکثر رستہ چلتا رہتا ہے لیکن چھوٹی گلیوں میں جس پر اڑوسی پڑوسی اتفاق کریں اتنا رستہ مقرر کر دیا جائے اور اپنے اپنے حصہ کے موافق اتنی زمین رستہ کے لیے نکال دیں)-

وَاَمَّا الَّذِیْ شَجَرَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ- لیکن وہ بات جس میں مجھ کو اور تجھ کو نزاع اور اختلاف ہے-

وَشَجَرَ هُمُ النَّاسُ بِرِمَا حِهِمْ- لوگوں نے ان خارجیوں کو برچھوں پر رکھ لیا (سب کو کوچ ڈالا حضرت علی کے ساتھیوں میں سے اس دن صرف دو صاحب شہید ہوئے اور خارجیوں کے کشتوں کے پشتے لگ گئے)-

مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ- جو شخص اس درخت میں سے یعنی لہسن میں کھائے (وہ ہماری مسجدوں کے پاس نہ پھٹکے) نووی نے کہا اس میں ہر بدبودار چیز آ گئی جیسے مولی پیاز وغیرہ اسی طرح اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہیے جو گندہ دہن ہو یا اس کو کوئی زخم لگا ہو جس میں سے بدبو آتی ہو- میں کہتا ہوں جو شخص سگار یا سگریٹ یا بیڑی پیتا ہو اور اس کے منہ سے بو آ رہی ہو اس کو بھی مسجد میں نہ آنا چاہیے غرض جس بو سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہو اس کا یہی حکم ہے فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے اور یہ حکم عام ہے ہر مسجد کے لیے اور عیدگاہ اور علم و وعظ اور ذکر الٰہی اور ولیمہ کے مجمع بھی یہی حکم رکھتے ہیں) وہاں بھی ایسا شخص نہ آئے البتہ بازاروں اور میلوں میں ممانعت نہیں ہے-

مترجم کہتا ہے جب میں ۱۳۳۱ ہجری میں مدینہ طیبہ جانے لگا اس زمانہ میں میں کھانے کے بعد خوشبودار تمباکو کا حقہ پیا کرتا مگر چلتے وقت میں نے خیال کیا کہ آنحضرت کے مزار مبارک پر اکثر جانا ہوگا اور شاید حقہ کی بو آپ کو ناگوار ہو اس لیے میں نے بمبئی پہنچتے ہی حقہ پینا یک قلم چھوڑ دیا حالانکہ بیس پچیس سال سے مجھ کو عادت تھی مگر حق تعالے کی قدرت اور اس کے رسول کریم کی کرامت ملاحظہ فرمایئے کہ مطلقاً مجھ کو ایذا نہ ہوئی اور یہ کمبخت عادت اس نے مجھ سے بلا تکلیف چھڑا دی)-

فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ اَوْلٰی- اگر عورت کے ولی جھگڑا کریں (اور دونوں برابر کے ولی ہوں) تو بادشاہ یا حاکم جدھر ہو وہی اولی ہوگا اور عورت کا نکاح اس ولی کی پسند پر کر دیا جائے گا- بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ عورت کی ولی اس کو یوں ہی بٹھا رکھیں اور اس کا نکاح نہ ہونے دیں تو حاکم اس کا نکاح کر دے اور ان کی ولایت ساقط ہو جائے گی-

اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ- وہ لوگ جنہوں نے حدیبیہ میں ایک درخت کے تلے آنحضرت کے ساتھ ہو کر لڑ کر مر جانے کے لیے بیعت کی تھی اسی بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں-

اَصْحَابُ السَّمُرَةِ- ببول (کیکر) کے درخت والوں سے بھی یہی لوگ مراد ہیں کیونکہ یہ کیکر ہی کا درخت تھا-

اَلشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ- جس درخت پر قرآن میں لعنت ہوئی ہے تھوہڑ کا درخت جو دوزخیوں کی خوراک ہوگی- امامیہ کی کتابوں میں ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا' ابوحفص میں تم کو بتلاؤں بنی امیہ کے باب میں یہ آیت اتری ہے والشجرة الملعونة فی القرآن تو حضرت عمر نے کہا تم جھوٹے ہو بنی امیہ تم سے اچھے ہیں اور تم سے زیادہ ناطہ جوڑنے والے ہیں-

میں کہتا ہوں یہ روایت افترا ہے حضرت عمر پر' حضرت عمر حضرت علیؓ کی نسبت کبھی یہ کہنے والے نہیں کہ تم جھوٹے ہو اور کبھی آپ بنی امیہ کو حضرت علی پر فضیلت دینے والے ہیں-

اَلشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفَرْعُهَا عَلِيٌّ وَ عُنْصُرُ الشَّجَرَةِ فَاطِمَةُ وَ ثَمَرَتُهَا اَوْلَا دُهَا وَاَغْصَانُهَا وَ اَوْرَاقُهَا شِيْعَتُهَا- (امام باقر نے فرمایا) قرآن میں جو شجرہ طیبہ آیا ہے اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں اور اس کی ڈالی حضرت علی ہیں اور اسکی جڑ حضرت فاطمہ ہیں اور اس کے پھل آپ کی اولاد ہیں اور اس کی شاخیں اور پتے آپ کے شیعہ ہیں-

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ' قال الباقر هم بنو امية- شجرہ خبیثہ سے مراد بنی امیہ ہیں یہ امام محمد باقر نے فرمایا-

فِيْمَا شَجَرَبَيْنَهُمْ اَیْ فِيْمَا تَعَاقَدَ عَلَيْهِ الْخَمْسَةُ فِیْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَهُمُ الْاَوَّلُ وَالثَّانِیْ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَالِمٌ مَوْلٰی حُذَيْفَةَ حَيْثُ قَالُوْا اِنْ اَمَاتَ اللّٰهُ

مُحَمَّدٌ اَلَا نَرُدُّ هٰذَا الْاَمْرَ فِیْ بَنِیْ هَاشِمٍ - قرآن شریف میں جو آیا ہے فلاوربك لایومنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم[1] اس کا قصہ یہ ہے کہ پانچ شخصوں نے یعنی ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور ابوعبیدہ بن جراح اور عبدالرحمان بن عوف اور سالم مولی حذیفہ نے کعبہ کے اندر عہد کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت محمد کو اٹھالے تو ہم یہ امر یعنی خلافت بنی ہاشم کو نہیں دیں گے۔

مترجم کہتا ہے یہ سارا قصہ بے اصل معلوم ہوتا ہے بھلا یہ پانچ شخص کیا ایسے مقدر تھے کہ خلافت بنی ہاشم کو نہ دیں خصوصا سالم کو دیکھئے وہ بیچارے حذیفہ کے غلام اور اس وقت بالکل بچے اور کم سن اور نابالغ تھے وہ ایسے بڑے مشوروں میں کیونکر شریک ہو سکتے تھے۔ آنحضرت کے صحابہ میں بڑی تعداد انصار کی تھی ان کو نہ ابوبکر سے کچھ غرض تھی نہ عمر سے' اگر آنحضرت صراحت فرما گئے ہوتے کہ میرے بعد علی خلیفہ ہیں تو قیامت تک یہ لوگ ابوبکر صدیق کو قبول نہ کرتے' اللہ کی پناہ ایسے جھوٹ اور افترا سے یہ پانچوں شخص آنحضرت کے جاں نثار اور وفادار خادم تھے بھلا ان سے ایسی باتیں سرزد ہو سکتی تھیں اور لطف یہ کہ ان پانچوں کو بنی ہاشم سے عداوت ہونے کی کوئی وجہ بھی معلوم نہیں ہوتی البتہ اگر بنی امیہ ایسی صلاح کرتے تو ایک طرح قیاس میں بھی آتا۔ افسوس ہے کہ حضرات امامیہ کی اکثر روایتیں ایسی ہی بے اصل اور دور از قیاس ہوتی ہیں۔ اَصْلَحَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

شَجُعَ - بہادری میں غالب آنا۔

شَجَاعَةٌ - بہادری' دلیری۔

تَشْجِیْعٌ - بہادر کرنا' کسی کا دل مضبوط کرنا' بہادر کہنا۔

تَشَجُّعٌ - بہادر ہونا۔

شِجَاعٌ - بحرکات ثلثہ در شین' بہادر۔

یَجِیْئُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ - ان میں سے اس شخص کا خزانہ (جس کی وہ زکوۃ نہ دیتا ہو) قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل بن کر آئے گا۔ (شجاع نر سانپ۔ بعض نے کہا سانپ نر ہو یا مادہ)۔

اِلَّا بُعِثَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ سَعَفُهَا وَلِیفُهَا اَشَاجِعُ تَنْهَشُهٗ - قیامت کے دن ان کی شاخیں اور پوست سانپوں کی شکل بنا کر بھیجی جائیں گی وہ اس کو نوچیں گی (کاٹیں گی)۔

اَشَاجِعُ جمع ہے اَشْجَعُ کی بمعنی نر سانپ۔ بعض نے کہا اشجعة کی جمع ہے وہ شجاع کی جمع ہے یہ معنی سانپ۔

عَارِیُ الْاَشَاجِعِ - انگلیوں کے جوڑ بن گوشت والے (یہ ابوبکر صدیقؓ کی صفت ہے۔ آپ کی انگلیاں دبلی پتلی تھیں پر گوشت نہ تھیں)۔

شَجْنٌ - روک لینا' رنجیدہ ہونا۔

شَجَنٌ اور شُجُوْنٌ رنجیدہ ہونا۔

اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ - ناطہ رحمان کی ایک شاخ ہے (یعنی رحمان سے رحم نکلا ہے جس کے معنی ناطہ کے ہیں یا رحمان سے اس طرح ملا ہوا ہے جیسے رگیں ایک دوسرے سے ملی ہوتی ہیں)۔

اَلْحَدِیْثُ ذُوْشُجُوْنٍ - بات میں بہت شاخیں ہیں یعنی بات سے بات نکلتی ہے (یہ ایک مثل ہے عرب کی)۔

اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ - ناطہ عرش سے لٹکا ہوا ہے (ایک روایت میں ہے کہ پروردگار کی کمر کے دونوں جانب پکڑے ہوئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ناطہ کو بہت قرب الٰہی حاصل ہے اس لیے ہر شخص کو اس کا خیال رکھنا چاہیے اور ناطہ والوں سے عمدہ سلوک اور احسان کرنا چاہیے جس ناطہ کا جوڑنا واجب ہے یہ وہ ناطہ ہے جو نکاح کو حرام کرتا ہے اس میں سب محارم آ گئے اولاد' ماں' باپ' بھائی' بہنیں' خالہ' پھوپھی' چچا' دادا' نانا' ماموں۔ بعض نے کہا ہر ایک ناطہ مراد ہے اس میں سب وہ رشتہ دار داخل ہیں جو فرائض میں ذوی الارحام کہلاتے ہیں)۔

تَجُوْبُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَجَنٌ - مجھ کو ایک زور دار اونٹنی جس کے اعضاء جڑے ہوئے ہیں (یعنی ٹھوس بدن کی) لے کر زمین کو قطع کر رہی ہے (یعنی مسافت طے کرا رہی ہے)۔

---

[1] تیرے رب کی قسم! وہ ایمان والے نہیں ہو سکتے حتی کہ آپ کو اپنے جھگڑوں کا فیصل تسلیم نہ کریں۔

مَالِیْ شَجَنٌ وَّلَا سَکَنٌ غَیْرُکُمْ - مجھ کو تمہارے سوا نہ اور کسی کا رنج ہے نہ تمہارے سوا اور کہیں میرا ٹھکانا ہے (یہ حضرت ابوزر غفاری نے حضرت علی اور حسنین علیہم السلام سے کہا)-

شَجْوٌ - رنج دینا' خوش کرنا' اختلاف ہونا-

شَجِّی - رنج-

اِشْجَاءٌ - رنجیدہ کرنا-

شَجِیُّ النَّشِیْجِ - ان کی آواز رنج دینے والی تھی (یہ حضرت عائشہ نے ابوبکرؓ کی فضیلت بیان کی' آپ کی آواز ایسی دردناک تھی جب قرآن پڑھتے تو لوگ سن کر رو دیتے)-

اِنَّ رُفْقَةً مَاتَتْ بِالشَّجِیْ - کچھ رفیق شجی میں مر گئے (شجی ایک منزل کا نام ہے مکہ کے رستے میں)-

اِذَا تَذَکَّرْتَ شَجْوًا مِّنْ اَخِیْ ثِقَةٍ - جب تو کسی اعتباری بھائی سے رنج کی بات یاد کرے-

فَصَبَرْتُ وَفِی الْعَیْنِ قَذًی وَفِی الْحَلْقِ شَجًی - میں نے صبر کیا اس حالت میں کہ آنکھ میں کچرا (کوڑا) اور حلق میں اٹکاؤ تھا (یعنی بطور قہر درویش بر جان درویش میں خاموش رہا دل میں ناراضی بھری تھی)-

کَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَرَسٌ یُقَالُ لَهُ الشَّجَّاءُ - آنحضرت کا ایک گھوڑا تھا جس کو شجاء کہتے تھے (کذافی مجمع البحرین اور یہ غلط ہے' اس گھوڑے کا نام شحا تھا حائے حطی سے جس کا ذکر آگے آئے گا)-

باب الشین مع الحاء

شَحْبٌ - پھاوڑے سے زمین چھیلنا-

شُحُوْبٌ اور شُحُوْبَةٌ - رنگ بدل جانا' یا بھوک یا بیماری یا سفر کی وجہ سے-

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیَّ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَشْعَثَ شَاحِبٍ - جس کو میری طرف دیکھنا بھلا لگے اس کو چاہیے کسی پریشان حال رنگ بدلے ہوئے کو دیکھے-

رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَاحِبًا شَاکِیًا - (سلمہ بن اکوع نے کہا) آنحضرت نے مجھ کو رنگ بدلا ہوا بیمار دیکھا-

یَلْقٰی شَیْطَانُ الْکَافِرِ شَیْطَانَ الْمُؤْمِنِ شَاحِبًا - کافر کا شیطان (جو اس کے ساتھ رہتا ہے) مسلمان کے شیطان سے ملتا ہے تو اس کو رنگ بدلا ہوا (ضعیف اور ناتوان پاتا ہے)-

لَا تَلْقَی الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا - تو جب کسی مومن کو دیکھے اس کو پریشان حال رنگ بدلا ہوا پائے گا- (کیونکہ سچا مومن دنیا میں عیش نہیں کرتا بلکہ کم خوراکی' عبادت' ریاضت اور خوف عاقبت کی وجہ سے ہمیشہ رنگ بدلا ہوا رہتا ہے)-

شُخْبٌ - دودھ کی دھار جو دوہنے کے وقت نکلتی ہے- (کذافی مجمع البحار اور یہ غلطی ہے صاحب مجمع کی' دودھ کی دھار کو شُخْبٌ کہتے ہیں خای معجمہ سے نہ کہ حای حطی سے)-

شِیْعَتُنَا الشَّاحِبُوْنَ - ہمارے گروہ والے وہ ہیں جن کا رنگ بدلا ہوا ہے-

شَحْذٌ - تیز کرنا-

شَحِیْثٌ - ایک سریانی لفظ ہے- عرب لوگ گمان کرتے تھے کہ اس سے قفل بغیر کنجی کے کھل جاتے ہیں-

هَلُمِّی الْمُدْیَةَ فَاشْحَثِیْهَا بِحَجَرٍ - چھری لا اس کو ایک پتھر سے تیز کر لے- بعض نے کہا صحیح فاشحذیھا ہے-

شُحَاجٌ یا شَحِیْجٌ یا شَحَجَانٌ - خچر یا گدھے کا آواز کرنا- بعض نے کہا کوے کا بھی- بعض نے کہا مطلق بلند آواز کرنا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی قَاصًّا صَیَّاحًا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ کُلَّ شَحَّاجٍ - عبداللہ بن عمر ایک مسجد میں گئے وہاں ایک واعظ قصہ خواں کو دیکھا (جو سچی جھوٹی ہر طرح کی روایتیں اور حکایتیں بیان کرتا ہے جیسے ہمارے زمانہ کے واعظ ہیں) خوب چلا رہا تھا (بلند آواز سے بیان کر رہا تھا) انہوں نے کہا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہر چلانے والے کو ناپسند کرتا ہے (گویا انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ)-

شُحٌّ یا شَحٌّ یا شِحٌّ - بخیلی' حرص' لالچ-

مُشَاحَّةٌ - مناقشہ' جھگڑا-

تَشَاحَّ الْقَوْمُ - ہر ایک نے چاہا وہ مجھ کو ملے' اس کی حرص کی-

شَحَّاحٌ - بخیل-

مَاءٌ شَحَاحٌ - تناپانی جو گہرانہ ہو-

زَنْدٌ شَحَاحٌ - کند پتھری جس میں سے آگ نہ نکلے-

اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ - بخیلی سے بچے رہو (بعض نے کہا شُحٌّ سخت بخیلی بعض نے کہا بخیلی لالچ کے ساتھ بعض نے کہا بخیلی یہ ہے کہ آدمی مال میں بخیلی کرے اور شح یہ ہے کہ مال میں بھی بخیلی کرے اور اچھی طرح سلوک کرنے میں بھی مثلاً مانگے پر کوئی چیز نہ دے)-

بَرِئٌ مِّنَ الشُّحِّ مَنْ اَدَّى الزَّكٰوةَ وَقَرَى الضَّيْفَ وَاَعْطٰى فِي النَّائِبَةِ - جو شخص زکوۃ دے اور مہمان نوازی کرے اور مصیبت کے وقت سلوک کرے (مصیبت زدوں کی مدد کرے) وہ شح سے پاک ہوا (اس کو شحیح نہیں کہیں گے)-

اَنْ تَتَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ - تو اس وقت خیرات کرے جب تو تندرست ہو تجھ کو مال دولت کی چاہ ہو (دنیا میں زندہ رہنے کی توقع ہو مفلسی محتاجی کا ڈر ہو یہ نہیں کہ جب جان حلق میں آ گئی مرنے کا یقین ہو گیا اس وقت لگے خیرات کرنے)-

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اِنِّيْ شَحِيْحٌ فَقَالَ اِنْ كَانَ شُحُّكَ لَا يَحْمِلُكَ عَلٰى اَنْ تَاْخُذَ مَالَيْسَ لَكَ فَلَيْسَ بِشُحِّكَ بَاْسٌ - ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا میں بخیل ہوں - انہوں نے کہا اگر تیری بخیلی تجھ سے یہ نہیں کراتی کہ تو دوسرے کا مال اڑا لے (بلکہ اپنے ہی مال کی حفاظت کرتا ہے) تو تیری بخیلی میں کوئی قباحت نہیں-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَااُعْطِيْ مَااَقْدِرُ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ ذَاكَ الْبُخْلُ وَالشُّحُّ اَنْ تَاْخُذَ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقِّهٖ - ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں جس مال کے روکنے پر قادر ہوں اس کو نہیں دیتا (یعنی بغیر مجبوری کے میں روپیہ خرچ نہیں کرتا اس وقت خرچ کرتا ہوں) انہوں نے کہا یہ بخیلی ہے اور شح یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا مال ناحق مار لے-

اَلشُّحُّ مَنْعُ الزَّكٰوةِ وَاِدْخَالُ الْحَرَامِ - شح یہ ہے کہ آدمی اپنے مال کی زکوۃ نہ دے اور حرام حلال کی قید اٹھا دے (حرام روپیہ بھی لے لے جیسے رشوت اور ظلم کا)-

وَيُلْقَى الشُّحُّ - قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگوں پر لالچ کا غلبہ ہوگا (ہر طرح سے مال جوڑنے کی فکر میں رہیں گے حلال طریقہ سے ہو یا حرام سے)-

شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ وَّجُبْنٌ - مرد میں سب سے بدتر دو خصلتیں ہیں ایک تو حرص لالچ دوسرے نامردی بزدلی-

لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا - لالچ اور ایمان دونوں کسی بندے کے دل میں جمع نہیں ہوتے-

اَلشُّحُّ اَنْ تَرَى الْقَلِيْلَ سَرَفًا وَمَا اَنْفَقْتَ تَلَفًا - شح یہ ہے کہ تھوڑا سا بھی خرچ کرے تو اس کو اسراف سمجھے اور جو کچھ خرچ کرے سمجھے کہ وہ تلف ہو گیا (اس پر رنج کرے) مجمع البحرین میں ہے ایک حدیث میں ہے کہ بخیل تو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے اور شحیح چاہتا ہے کہ اپنے مال کے علاوہ دوسروں کے بھی مال مار لے جب وہ کسی کے پاس کوئی چیز دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ میں بھی اس کو حاصل کرلوں) - حلال طریق سے ہو یا حرام طریق سے اور اللہ تعالیٰ جو اسکو دیا ہے اس پر قناعت نہیں کرتا-

شَحْذٌ - تیز کرنا ہنکا دینا تیز چلانا پوست نکالنا یا پیچھے لگ کر مانگنا یعنی الحاح کے ساتھ-

شَحَّاذٌ - چڑچڑا فقیر جو بن لئے نہ ٹلے-

شَحَّاتٌ - کے بھی یہی معنی ہیں-

مِشْحَذٌ - پتھری جس پر لوہا تیز کریں-

مِشْحَاذٌ - پہاڑ کی چوٹی ٹیلہ ہموار زمین-

هَلُمِّي الْمُدْيَةَ وَاشْحَذِيْهَا - چھری لا اور اس کو تیز کرلے-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَدُوٍّ شَحَذَ لِيْ ظُبَةَ مُدْيَتِهٖ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس دشمن سے جو اپنی چھری کی دھار میرے لیے تیز کرے-

شَحْوٌ - منہ کھولنا-

شَحَّارٌ - کالی زمین دھوئیں کی کالک جو دیگچی وغیرہ میں لگ جاتی ہے-

شَخْرٌ- جماع کرنا-

شَخَرٌ- ڈرنا' گھبرانا-

شَخِیْرٌ- آواز بلند کرنا کاٹتے وقت-

شَحْشَحٌ- بہت بولنے والا' بڑا مقرر' بلیغ' بہادر' غیرت مند-

شَحْشَحَ الصُّرَدُ- ممولے نے آواز کی-

شَحْشَحَ الطَّائِرُ- پرندہ جلدی سے اڑ گیا-

شَحْشَاحٌ- حریص' ایک کام کو ہمیشہ کرنے والا' غیرت مند-

اِمْرَأَةٌ شَحْشَاحٌ- عورت جو قوت میں مردوں کے برابر ہو-

مُشَحْشِحٌ- قلیل الخیر-

اِنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا یَّخْطُبُ فَقَالَ هٰذَا الْخَطِیْبُ الشَّحْشَحُ- حضرت علیؓ نے ایک شخص کو خطبہ سناتے وقت دیکھا تو کہا یہ بڑا بولنے والا خطیب ہے-

قَطَاةٌ شَحْشَحٌ- پرندہ جلد اڑنے والا-

نَاقَةٌ شَحْشَحَةٌ- تیز رو اونٹنی-

شَحْصٌ یا شَحَصٌ یا شَحْصَاءُ یا شَحَاصَةٌ یا شَحَصَةٌ- وہ بکری جس میں دودھ نہ رہا ہو جس کو پیٹ نہ ہو یا جس پر نر نہ کودا ہو اس کی جمع اَشْحَاصٌ اور شِحَاصٌ اور شَحْصَاتٌ اور شَحَصٌ ہے-

شَحُوْصٌ- دبلی بکری-

شَحْطٌ یا شَحَطٌ یا شُحُوْطٌ یا مَشْحَطٌ- دور ہونا' ذبح کرنا' انداز سے بڑھ جانا' آگے نکل جانا' بھر دینا' بکنا' ڈنک مارنا' پانی ملانا' کھینچنا' چوس لینا-

تَشْحِیْطٌ- خون میں لٹانا' لتھیڑ دینا-

شُحِطَ بِالدَّمِ- خون میں لتھڑ گیا اس میں لوٹنے لگا-

وَهُوَ یَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِهٖ- وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہے (اس میں تڑپ رہا ہے)-

یُشْحَطُ الثَّمَنُ ثُمَّ یُعْتَقُ كُلُّهٗ- جو شخص غلام میں سے ایک حصہ آزاد کرے تو اس کی پوری قیمت انتہائی لگائی جائے گی پھر پورا آزاد ہوگا- (عرب لوگ کہتے ہیں شَحَطَ فُلَانٌ السَّوْمَ- فلاں شخص نے نرخ انتہا کو چڑھا دیا' بہت قیمت لگا دی)-

بعضوں نے کہا یُشْحَطُ الثَّمَنُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کی قیمت جوڑی جائے گی' یہ شَحَطْتُ الْاِنَاءَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے برتن بھر دیا)-

مَنْ جَلَسَ بَیْنَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ وَالْاِقَامَةِ كَانَ كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ- جو شخص مغرب کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بیٹھ جائے اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا اس کو جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) اپنے خون میں لوٹ رہا ہو-

شَحْمٌ- چربی' چربی کھلانا-

شَحِمٌ- چربی دار ہونا جیسے شَحَامَةٌ ہے-

تَشْحِیْمٌ- چربی کھلانا-

شَاحِمٌ- چربی بیچنے والا جیسے شَحَّامٌ ہے اور لَحَّامٌ یعنی گوشت بیچنے والا-

مَا كُلُّ بَیْضَاءَ شَحْمَةٌ وَلَا كُلُّ سَوْدَاءَ تَمْرَةٌ- ہر ایک سفید چیز چربی نہیں ہے اور نہ ہر کالی چیز کھجور ہے (یہ ایک مثل ہے)-

وَمِنْهُمْ مَنْ یَّبْلُغُ الْعَرَقُ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ- بعض لوگوں کا پسینہ ان کے کانوں کی لو تک پہنچے گا-

شَحْمَةٌ- کان کا وہ مقام جہاں بالی پہنانے کے لیے چھید کرتے ہیں یعنی لو-

اِنَّهٗ كَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ- آنحضرت نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھاتے-

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا- اللہ یہودیوں پر لعنت کرے ان پر چربیاں (گردے اور آنتوں اور معدے کی) حرام ہوئیں تو انہوں نے کیا کیا ان کو بیچا ان کی قیمت کھائی (نہایہ میں ہے کہ یہودیوں پر حرام یہی چربیاں ہوئیں تھیں لیکن پشت اور سرین کی چربی حرام نہیں ہوئی تھی)-

كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهٖ فَاِنَّهٗ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ- انار کو اس کی چربی سمیت کھاؤ- (یعنی وہ سفیدی جو دانوں پر لپٹی ہوتی

ہے) کیونکہ اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے (وہ معدے کو ایسا صاف کرتی ہے جیسے چمڑے دباغت سے صاف ہو جاتا ہے۔

لَحِيْمٌ شَحِيْمٌ - موٹا تازہ چربی دار۔

كَثِيْرٌ شَحْمِ بُطُوْنِهِمْ - ان کے پیٹ چربی دار ہوں گے۔

شَحْنٌ - بھر دینا' دور کرنا' ہانک دینا۔

شَحْنٌ - حسد کرنا۔

مُشَاحَنَةٌ - بغض رکھنا۔

اِشْحَانٌ - بھر دینا' نیام میں کرنا' نیام سے نکالنا' تیاری کرنا' رونے کے لیے مستعد ہونا۔

مَشْحُوْنٌ اور شَاحِنٌ - بھرا ہوا جیسے کاتم اور مکتوم چھپا ہوا۔

شَحْنَاءُ - عداوت' دشمنی۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍمَّا خَلَامُشْرِكًا اَوْ مُشَاحِنًا - اللہ تعالیٰ ہر بندے کو بخش دے گا سوائے مشرک اور مشاحن کے۔ مشاحن دشمنی رکھنے والا (امام اوزاعی نے کہا مشاحن سے مراد یہاں وہ بدعت ہے جو جماعت مسلمین سے ایک بدعت نکال کر علیحدہ ہو جائے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنائے)۔

اِلَّا رَجُلًا كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ - مگر اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جو اپنے مسلمان بھائی سے دشمنی رکھتا ہو (یعنی ناحق نفسانیت یا حسد کی راہ سے نہ یہ کہ دین کی وجہ سے)۔

لَيَطَّلِعُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ اِلَّا لَهُمَا - اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو اپنے بندوں کو جھانک کر دیکھتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر ان دو شخصوں کو (یعنی مشرکوں اور مشاحن کو)۔

وَلَيَذْهَبُ الشَّحْنَاءَ وَالتَّبَاغُضَ - وہ دشمنی اور عداوت کو دلوں سے دور کر دیں گے (یعنی حضرت عیسیٰ جب قیامت کے قریب اتریں گے - وجہ یہ ہوگی کہ اس وقت سب لوگوں کا ایک ہی دین ہو جائے گا - بڑی عداوت دینی اختلاف سے پیدا ہوتی ہے وہ جاتی رہے گی)۔

شَحَنَتِ السَّفِيْنَةَ - کشتی بھر دی۔

شَحْوٌ - منہ کھول دینا' منہ کھل جانا۔

اِشْحَاءٌ - منہ کھولنا۔

تَشَحِّيْ - زبان درازی۔

شَحْوَاءٌ - کشادہ کنواں۔

شَحْوَةٌ - ایک بار ایک قدم۔

وَاللّٰهِ لَتُشْحَوُنَّ فِيْهَا شَحْوًا لَايُدْرِكُكَ الرَّجُلُ السَّرِيْعُ - (حضرت علیؓ نے عمار سے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا) قسم خدا کی تم تو اس میں ایسے بڑے بڑے قدم رکھو گے کہ جلدی دوڑنے والا مرد بھی تم کو نہ پا سکے گا۔

وَيَكُوْنُ فِيْهَا فَتًى مِّنْ قُرَيْشٍ يَشْحُوْ فِيْهَا شَحْوًا كَثِيْرًا - (کعب نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور کہا) قریش کا ایک جوان اس میں بہت بڑے بڑے قدم رکھے گا - (خوب پیش قدمی کرے گا)۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الشَّحَّاءُ - آنحضرت کا ایک گھوڑا تھا جس کو شحاء کہتے تھے (کیونکہ وہ بڑے بڑے قدم رکھتا تھا)۔

باب الشين مع الخاء

شَخْبٌ یا مَشْخَبٌ - دودھ دوھنا' دودھ بہنا۔

شِخَابٌ - دوہا ہوا دودھ۔

شُخْبٌ - دودھ جو دوہا جائے۔

شَخْبٌ فِي الْاِنَاءِ وَشَخْبٌ فِي الْاَرْضِ - دودھ کی دھار ایک بار برتن میں پڑتی ہے' ایک بار زمین پر گرتی ہے (یہ ایک مثل ہے)۔

يُبْعَثُ الشَّهِيْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهٗ يَشْخُبُ دَمًا - شہید قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا زخم خون بہا رہا ہوگا - (گویا ابھی تازہ زخمی ہوا ہے)۔

اِنَّ الْمَقْتُوْلَ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَشْخُبُ اَوْدَاجُهٗ دَمًا - جو شخص (ظلم سے) مارا جائے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی گردن کی رگوں میں سے خون بہہ رہا ہوگا۔

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ یَدَاهُ حَتّٰی مَاتَ-اس نے تیر کے پیکان لیے اس سے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے-اس کے دونوں ہاتھوں سے خون بہتا رہا-یہاں تک کہ وہ مر گیا (اپنے تئیں آپ مار لیا-زخموں کی ایذا پر صبر نہ کر سکا)-

یَشْخُبُ فِیْهِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ-حوض کوثر میں بہشت کے دو پرنالے پانی ڈال رہے ہیں-

تَشَخَّبُ الْاَصَابِعُ-انگلیاں بند ہو گئیں-

فَلَمَّا انْقَطَعَ شُخْبُ الْبَوْلِ-جب پیشاب کی دھار رک گئی (اصل میں شُخْبٌ کہتے ہیں دودھ کی دھار کو جو بار بار تھن کے دبانے اور نچوڑنے سے نکلتی ہے' اس کی جمع شِخَابٌ آئی ہے)-

شَخْتٌ یا شَخَتٌ-دبلا پتلا-

شَخُوْتَةٌ-دبلا ہونا-

شَخَتَهٗ-اس کو جلدی سے ذبح کر ڈالا-

شَخَّتَهٗ اِلَیْهِ-اس کے پاس روانہ کر دیا-

شِخِّیْتٌ-چمکتا ہوا غبار-

اِنِّیْ اَرَاكَ ضَئِیْلًا شَخِیْتًا-میں دیکھتا ہوں تو بالکل دبلا پتلا نحیف اور ضعیف ہے-

شَخٌّ-پیشاب کرنا' دودھ کا آواز دینا' دوہتے وقت' خراٹے لگانا-

شَخَّاخٌ-جو بستر میں پیشاب کر دے-

شَخَاخٌ-پیشاب-

مِشَخَّةٌ-ازار میں سوراخ جس میں سے پیشاب کریں-

شَخِرٌ-گدھے یا گھوڑے کا آواز کرنا' حلق سے یا ناک سے آواز نکالنا' خراٹے لینا-

شَخْزٌ-بیقرار کرنا' تکلیف میں ڈالنا' کونچنا' پھوڑنا' لوگوں میں دشمنی ڈالنا-

شَخْسٌ-اضطراب کرنا' اختلاف کرنا' جمائی کے وقت منہ کھولنا-

اِشْخَاسٌ-غیبت کرنا-

تَشَاخُسٌ-مختلف ہونا' جھک جانا' گر جانا' پھوٹ پڑنا-

شَخْشَخَةٌ-لکڑی کی طرح لمبا ہونا' ہتھیار کی آواز یا کاغذ کی جیسے خَشْخَشَةٌ ہے-

شَخْصٌ-انسان کی صورت جو دور سے دکھائی دے' ذات' جسم' مرد ہو یا عورت-

شُخُوْصٌ-اونچا ہونا' نظر جمانا' آنکھ اٹھانا' روانہ ہو جانا' بلندی پر جانا' ورم کرنا' طلوع ہونا-

شُخِصَ بِهٖ-رنج کی خبر آئی جس سے پریشان ہو گیا-

شَخَاصَةٌ-موٹا ہونا-

تَشْخِیْصٌ-معین کرنا' تمیز کرنا' دریافت کر لینا-

اِشْخَاصٌ-بے قرار کرنا' چلنے کا وقت آ جانا' غیبت کرنا' اوپر اٹھانا' تیر کا نشانے کے پار نکل جانا-

تَشَخُّصٌ-تعین اور ہر ایک چیز کی خاص صورت اور وضع-

مُتَشَاخِصٌ-مختلف اور متفاوت-

اِذَا شَخَصَ بَصَرُهٗ-جب میت کی آنکھ ایک طرف لگ جائے' پلکیں اوپر کو اٹھ جائیں-

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ-جب آنکھ کی ٹکٹکی بندھ جائے (کھلی کی کھلی ایک طرف لگ جائے)-

شُخُوْصُ الْمُسَافِرِ-مسافر کی روانگی-

فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ-آنکھ اوپر اٹھائی-

لَمْ یُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَ لَمْ یُصَوِّبْهُ-نہ اپنے سر کو اوپر اٹھایا نہ اس کو جھکایا-

بَابُ الْاِشْخَاصِ-باب بیان میں مدیون کو حاضر کرنے کے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے-

فَشَخَصَ بِیْ-میں بے قرار ہو گیا-

اِنَّمَا یَقْصُرُ الصَّلٰوةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا اَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ-نماز میں وہ شخص قصر کرے جو مسافر ہو یا دشمن کے مقابل ہو-

فَلَمْ یَزَلْ شَاخِصًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی-برابر اللہ کی راہ میں سفر کرتے رہے-

لَا شَخْصَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی-اللہ تعالیٰ سے زیادہ

کوئی شخص غیرت دار نہیں ہے۔ (اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کو شخص کہہ سکتے ہیں اور نہایہ میں ہے کہ شخص ہر جسم کو کہتے ہیں جس میں ارتفاع اور ظہور ہو اور اللہ تعالیٰ کو شخص بمعنی ذات کہیں گے)۔ ایک روایت میں لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ ہے یعنی اللہ سے زیادہ کوئی موجود غیرت دار نہیں ہے۔ بعض نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو اللہ سے زیادہ غیرت دار بننا سزاوار نہیں ہے)۔

سَيَأْتِيْكَ مَنْ لَّا يَنْظُرُ فِيْ كِتَابِكَ وَ يُخْرِجُكَ مِنْ دَارِكَ شَاخِصًا۔ تیرے پاس عنقریب وہ چیز آئے گی جو تیری کتاب کو نہیں دیکھے گی اور تجھ کو مسافر بنا کر تیرے گھر سے نکالے گی (یعنی موت)۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ شَخَصَتِ الْاَبْصَارُ۔ یا اللہ تیری ہی طرف نگاہیں لگی ہوئی ہیں (سب تیرے فضل و کرم اور رحمت کے منتظر ہیں)۔

اِقَامَةُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ شُخُوْصِ الْجَاهِلِ۔ عاقل کا ایک جگہ بیٹھا رہنا' جاہل کے چلنے پھرنے' سفر کرتے رہنے سے افضل ہے۔

شَخِيْصٌ۔ جسم موٹا۔

شَخَصَ الْمُسَافِرُ۔ مسافر روانہ ہو گیا۔

باب الشين مع الدال

شَدْحٌ۔ موٹا ہونا۔

اِنْشِدَاحٌ۔ چت لیٹنا' پاؤں کشادہ کر کے۔

شَادِحٌ بمعنی واسع ہے۔

شُدْحَةٌ۔ گنجایش بمعنی سعة اور مندوحة ہے۔

مَشْدَحٌ۔ فرج۔

اَشْدَحُ۔ کشادہ۔

مُشَدَّحٌ۔ گنجایش۔

شَدْخٌ۔ توڑنا یا تر چیز کا توڑنا یا خوف دار چیز کا توڑنا جیسے خربوزہ' تربوز وغیرہ (محیط میں ہے کہ شدخ کا استعمال اکثر تر چیز کے توڑنے میں کرتے ہیں جیسے کسر کا خشک چیز کے توڑنے میں اور خربوزہ توڑنے کو فضخ اور حنظل توڑنے کو نقف کہتے ہیں)۔

شَدَخَ الرَّجُلُ۔ میانہ روی سے جھک گیا۔

شَدَخَ فُلَانًا اس کے مشدخ یعنی منتہائے گردن پر مارا۔

شَدْخٌ۔ ناتمام بچہ۔

شَدْخَةٌ۔ ایک بار توڑنا۔

اَشْدَخُ۔ شیر اور اس کا مونث شَدْخَاءُ ہے۔

فَشَدَخُوْهُ بِالْحِجَارَةِ۔ اس کو پتھروں سے توڑا۔ (نہایہ میں ہے کہ شَدْخٌ جوف دار چیز کے توڑنے کو کہتے ہیں جیسے شَدَخْتُ رَأْسَهُ فَانْشَدَخَ میں نے اس کا سر توڑا پھر وہ ٹوٹ گیا)۔

اِذَا كَانَ شَدْخَاءَ اَوْ مُضْغَةً فَادْفَنْهُ فِيْ بَيْتِكَ۔ کچا بچہ جب ناتمام ہو یا گوشت کا لوتھڑا ہو تو اس کو اپنے گھر میں گاڑ دے۔

فَيَشْدَخُ بِهِ۔ اس سے اس کا سر توڑتا ہے۔

وَالَّذِيْ رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ۔ جس کو میں نے دیکھا اس کا سر توڑا جاتا تھا۔

فِيْ شَدْخِ بَيْضَةِ نَعَامٍ۔ شترمرغ کا انڈا پھوڑنے میں۔

شَدٌّ۔ دوڑنا' بلند ہونا' مضبوط کرنا' باندھنا' زور دینا۔

شَدَّةٌ۔ حملہ کرنا۔

تَشْدِيْدٌ۔ سختی کرنا' تنگی کرنا۔

مُشَادَّةٌ۔ سختی کرنا۔

اِشْتِدَادٌ۔ دوڑنا' زور پکڑنا' بڑھنا' غلبہ کرنا۔

شَدَّةٌ۔ ایک بار حملہ کرنا۔

يَرُدُّ مُشِدُّهُمْ عَلٰى مُضْعِفِهِمْ۔ جہاد میں جس شخص کے جانور زوردار ہوں (زبردست) وہ اس کے برابر ہوگا جس کے جانور ناتوان اور کمزور ہوں (یعنی دونوں کو لوٹ میں سے برابر حصہ ملے گا)۔

لَا تَبِيْعُوا الْحَبَّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔ دانوں کو (جیسے گیہوں' جو' جوار' چاول وغیرہ ہیں) اس وقت تک مت بیچو جب تک وہ زور

دار نہ ہو جائیں (ان کی سلامتی کا یقین نہ ہو جائے- یہ حکم اس واسطے دیا کہ اگر زمین سے اگتے ہی کوئی بیچ ڈالے تو احتمال ہے کہ غلہ پر کوئی آفت آ جائے اور پیداوار نہ ہو تو اس صورت میں خریدار پر ظلم ہوگا اس کا روپیہ برباد ہوگا- یہی حکم ہر میوے میں بھی ہے جب تک وہ پختہ نہ ہو جائے اور آفت سے محفوظ رہنے کا یقین نہ ہو جائے اس کی بیع ہماری شریعت میں جائز نہیں ہے)-

مَنْ يُّشَادُّ الدِّيْنَ يَغْلِبُهُ- جو شخص دین سے مقابلہ کرے گا (آخر وہ مغلوب ہو جائے گا مطلب یہ ہے کہ اپنی طاقت اور قوت دیکھ کر عبادت کرنا چاہیے تاکہ ساری عمر نبھ جائے اور بہت سختی کرنا اور عبادات اور ریاضات شاقہ اختیار کرنا خوب نہیں ہے کیونکہ ان کو نباہ نہ سکے گا چند روز میں عاجز ہو کر چھوڑ دے گا- ایک روایت میں یوں ہے لَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ- معنی وہی ہیں- نہایہ میں ہے کہ یہ اس حدیث کے مانند ہے انّ هذا الدين متين فاوغل فيه برفق' یہ دین بڑا استوار اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ چل (یعنی اعتدال کے ساتھ)-

اَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ- تم دشمن پر حملہ نہیں کرتے ہم بھی تمہارے ساتھ حملہ کریں گے-

ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ فَكَانَ كَاَمْسِ الذَّاهِبِ- پھر اس پر حملہ کیا گذشتہ کل کے دن کی طرح وہ نیست و نابود ہو گیا (یعنی اس کو قتل کر ڈالا دنیا سے رخصت کیا)-

اَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِيْزَرَ- شب بیدار رہے اور ازار مضبوط باندھی (یعنی عورتوں سے علیحدگی اختیار کی یا عمل میں کوشش اور مستعدی کی یا دونوں باتیں)-

كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَشَدِّا لرَّجُلِ- گھوڑے کی دوڑ کی طرح پھر آدمی کی دوڑ کی طرح-

لَا تَقْطَعُ الْوَادِيَ اِلَّا شَدًّا- جو نالہ میلین اخضرین کے درمیان ہے (یعنی صفا اور مروہ کے بیچ میں) اس کو دوڑ کر قطع کرنا چاہیے-

كُنْتُ اَتَشَدَّدُ فَيُجْلِدُنِيْ- میں حملہ کرنا چاہتا تھا پھر مجھ کو نیند آ جاتی میں پڑ جاتا-

هٰذَا اَوَانُ الْحَرْبِ فَاشْتَدِّيْ زِيَمِ- (حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے کہا) ارے زیم (یہ اس گھوڑے یا اونٹنی کا نام تھا) یہ لڑائی کا وقت ہے دوڑ-

رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ- یہاں تک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا پہاڑ (یعنی احد) میں دوڑ رہی تھیں- بخاری کی روایت میں یشتدن ہے اور یہ عربیت کے قواعد کے لحاظ سے فصیح نہیں ہے کیونکہ حرف ثانی جب ساکن ہو اس وقت فک ادغام کرنا چاہیے- مگر بعض عربوں کا محاورہ یوں بھی ہے وہ رددت اور رددت اور رددن کو ردت اور ردت اور رددن بولتے ہیں- ایک روایت میں یسندن ہے یعنی پہاڑ پر چڑھ رہی تھیں)-

بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ- جب دن چڑھ گیا-

شَدًّا لِنَّهَارِ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ- یعنی دن چڑھے لمبی پوری عمر کی اونٹنی کے دونوں بازو-

يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ- وہ پیشاب میں بڑی سختی اور احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ شیشی میں پیشاب کرتے کہ ایسا نہ ہو اس کی چھینٹیں اڑ کر پڑیں-

لَوَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يُشَدِّدُ- مجھ کو تو یہ پسند ہے کہ تمہارے صاحب یعنی ابو موسیٰ پیشاب میں اتنی سختی نہ کرتے (کیونکہ یہ خلاف سنت ہے- آنحضرت کبھی کھڑے کھڑے بھی پیشاب کر لیتے حالانکہ اس میں چھینٹ اڑنے کا بہت ڈر ہوتا ہے)-

فَشَدَّ عَلِيٌّ بِقَطْعِ الصَّلٰوةِ- حضرت علیؓ نے نماز توڑ کر حملہ کیا-

اَشَدِّ مَاتَجِدُوْنَ- بہت سخت سردی جو تم پاتے ہو-

اَشَدُّ بَصِيْرَةً- اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ تو دجال ہے-

لَحَمْلُكِ النَّوٰى اَشَدُّ مِنْ رُّكُوْبِكَ مَعَهٗ- (زبیرؓ نے اپنی بی بی اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا) تو جو گٹھلیاں لادے ہوئے لا رہی تھی یہ اس سے زیادہ سخت ہے یعنی آنحضرت کے ساتھ سوار ہو جانے میں مجھ کو کوئی غیرت نہیں آتی جتنی اس میں آئی کہ تو آپ کے سامنے گٹھلیوں کا گٹھ لادے ہوئے نکلی کیونکہ آپ کہیں گے زبیر ایسا بخیل ہے کہ اپنی بیوی سے رکیک اور محنت کے کام کراتا ہے)-

قَالَ شَدِيْدًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - عبدالعزیزؒ نے شبہ کے جواب میں سخت غصہ ہوکر کہا ہاں آنحضرتؐ ہی سے مروی ہے (میں اپنے دل سے تھوڑی کہتا ہوں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ - سب سے زیادہ سخت عذاب (قیامت میں) ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں (بت تراشی کرتے ہیں یا جاندار کی تصویر کھینچتے ہیں۔نووی نے کہا اگر جاندار کی مورت اس لیے بنائے یا بت اس لیے تراشے کہ لوگ اس کی پوجا کریں تب تو وہ کافر ہوگیا اور اگر صرف جاندار کی شبیہ دکھانا منظور ہو تو وہ فاسق ہے کافر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث سے اور اس کے بعد والی حدیث سے جاندار کی ہر طرح مورت کی حرمت معلوم ہوتی ہے خواہ مجسم ہو یا عکسی یا نقشی اور بعض نے عکسی یا نقشی میں اختلاف کیا ہے اسی طرح اگر جاندار کے صرف چہرے کی یا اتنے دھڑ کی ہو جس سے وہ جی نہیں سکتا۔ تو اس کو بعض نے جائز رکھا ہے)۔

اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ - سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا (طیبی نے کہا اگر تصویر بہ قصد عبادت اور پرستش بنائی جائے تب تو کفر ہے اسی طرح اگر بہ قصد مشابہت خلق اللہ بنائی جائے ورنہ فسق ہے اور درخت مکان وغیرہ بے جان چیزوں کی تصویر بنانا اس کا پیشہ کرنا حرام نہیں ہے اور مجاہد نے اس کو بھی حرام کہا ہے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے فليخلقوا حبّة اوشعيرة یعنی ایک دانہ یا ایک جو تو پیدا کریں)۔

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَ نْبِيَاءُ - سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے (ان پر سخت سخت بلائیں اور مصیبتیں ڈالی جاتی ہیں جو دوسروں پر نہیں ڈالی جاتیں بقول شخصے نزدیکان رابیش بود حیرانی)۔[1]

اَلْاَ مْثَلُ فَالْاَ مْثَلُ - جو افضل ہے ان پیغمبروں میں اس پر اور سخت بلا آتی ہے پھر جو اس سے افضل ہے اس پر اور زیادہ سخت۔

حَتّٰی اشْتَدَّ النَّاسُ الْجِدَّ - یہاں تک کہ لوگوں نے بہت سخت تیزی شروع کی (یعنی جلد چلنا جہاد میں)۔

فَيَشْتَدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ - یہ قسم وحی کی آپ پر بہت سخت ہوتی تھی۔

خَرَجَ يَشْتَدُّ - نکل کر دوڑنے لگا۔

لَا يُسْبَقُ شَدًّا - دوڑنے میں پیچھے نہیں رہتے تھے بلکہ سب سے آگے نکل جاتے۔

اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ - ہجرت بہت مشکل کام ہے (کیونکہ اس میں اپنا ملک اور وطن دوست وعزیز واقربا سب کو چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے شاید تجھ سے نہ ہو سکے اور اس وجہ سے تو اسلام سے پھر جائے تو بہتر یہی ہے کہ اپنے ہی ملک میں رہ کر اسلام کے ارکان بجالائے)۔

مترجم کہتا ہے اوائل اسلام میں جب مسلمانوں کا شمار بہت کم تھا اور تمام اطراف میں کفار ہی پھیلے ہوئے تھے ہجرت فرض تھی جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو اپنا وطن ترک کر کے مدینہ طیبہ میں آنحضرتؐ کے پاس آجانا اور مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہو جانا ضروری تھا پھر جب مکہ معظمہ فتح ہوگیا اور جابجا اسلام کا چرچا ہوگیا مسلمانوں کی تعداد بہت ہوگئی اور کافر اس حال میں نہیں رہے کہ مسلمانوں کو ارکان اسلام کے ادا کرنے سے مانع ہوں تو ہجرت کی فرضیت جاتی رہی۔ جب سے اب تک ہجرت مستحب رہ گئی لیکن ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا فرض ہے اور دار الاسلام اور دارلکفر کی تعریف میں فقہاء اور علماء کا اختلاف ہے۔ اگر دارلاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمانوں کا ایک شرعی امام ہو اور حدود اور احکام شرعیہ سب کے سب آزادی کے ساتھ جاری ہوں تو ہندوستان کیا حرمین شریفین بھی دار الاسلام نہیں رہتے صرف چند ممالک عسیر اور نجد اور بعض پہاڑ جہاں بالکل احکام شرعیہ جاری ہیں دار الاسلام قرار پاتے ہیں۔ اگر دار الاسلام کے یہ معنی رکھیں کہ جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ ارکان اسلام بجالا سکتے ہوں اور امور مذہبی میں کوئی مداخلت نہ ہو

[1] مقربین دوسروں کی بہ نسبت (امر خداوندی میں) زیادہ ہی حیران ہوتے ہیں۔

تو تقریباً تمام دنیا بلکہ انگلستان اور فرانس اور جرمنی اور جاپان وغیرہ بھی دارالاسلام کا حکم رکھتے ہیں- میرے نزدیک اس زمانہ کی مشکلات کی وجہ سے اور مسلمانوں کی جو حالت اس وقت ہو رہی ہے اس کے لحاظ سے دارالاسلام کے یہی معنی رکھنا مناسب ہے اور جب تک امام مہدی علیہ وعلی آباۂ السلام ظاہر نہ ہوں یا کوئی امام شرعی مسلمانوں کا بحسب قواعد شرع قائم نہ ہو اس وقت تک ہجرت کی فرضیت کا حکم نہیں دیا جا سکتا- واللہ اعلم-

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ- کجاوے نہ باندھے جائیں (سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بہ قصد تقرب اور ثواب انہی تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا درست ہے اگر کسی شخص نے ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد یا قبر کی زیارت کے لئے سفر کرنے کی نذر مانی تو وہ نذر صحیح نہ ہوگی نہ اس کا پورا کرنا واجب ہوگا کیونکہ وہ نذر معصیت ہے- نووی نے کہا اولیاء اللہ اور صالحین کی قبور کی زیارت کے لئے اور اسی طرح دوسرے متبرک مقامات کی زیارت کے لئے سفر کرنے میں علماء کا اختلاف ہے کوئی اس کو حرام کہتا ہے کوئی جائز کہتا ہے)-

لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ- اپنی جانوں پر سختی نہ کرو- ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ بھی تم پر سختی کرے-

كَانُوْا يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْاَغْرَاضِ وَيَضْحَكُوْنَ- وہ نشانوں کے بیچ میں دوڑتے اور ہنستے- (یعنی تیر مارنے کے نشانات کے درمیان- مطلب یہ ہے کہ دن کو کھیل کود اور ہنسی بھی کرتے اور رات کو عبادت میں مصروف رہتے راہب ہو جاتے)-

يَشْتَدُّ اِثْرَ رَحْلٍ- اونٹ کے پیچھے دوڑتا (تاکہ اس پر سوار ہو جائے بوجھ لادے)-

فَيَشُدُّ اللّٰهُ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ- اللہ تعالیٰ ذمی کافروں کا دل مضبوط کردے-

يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ- اپنے زور تک پہنچے- (یعنی زور اور قوت کے زمانہ تک یہ پندرہ برس کی عمر سے چالیس برس تک کی عمر کا زمانہ ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ اٹھارہ برس سے تیس برس تک کا زمانہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایسا ہی مروی ہے)-

اِنْقِطَاعُ يُتْمِ الْيَتِيْمِ بِالْاِحْتِلَامِ وَهُوَ اَشُدُّهٗ- یتیم کی یتیمی احتلام سے ختم ہو جاتی ہے (جب اس کو احتلام ہونے لگا تو وہ بالغ ہو گیا اب اس کو یتیم نہیں کہیں گے اور یہی اس کی اشد یعنی زور اور قوت ہے)-

يُشَدِّدُهٗ فِيْ قُلُوْبِ شِيْعَتِكُمْ- تمہارے گروہ والوں کے دلوں میں اس کو جما دے گا (ایک روایت میں يُسَدِّدُهٗ ہے سین مہملہ سے یعنی مضبوط کر دے گا- مجمع البحرین میں ہے لا تشد الرحال الا علی ثلثة مساجد اس میں مستثنیٰ منہ مسجد ہے یعنی ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر نہ کیا جائے کیونکہ وہ سب فضیلت میں برابر ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی زندہ ولی یا صالح شخص یا مردہ ولی کی قبر کی زیارت کے لئے یا طلب علم یا تجارت کے لئے بھی سفر کرنا منع ہے)-

میں کہتا ہوں علمائے اہل سنت میں سے ایک جماعت کثیر اس کے جواز کی طرف گئی ہے اور حدیث کو مساجد سے خاص کیا ہے جیسے اوپر گذر چکا-

شداد بن عاد مشہور کافر بادشاہ تھا اللہ نے اس کو لمبی عمر دے کر مہلت دی تھی-

شَذْفٌ- ٹکڑے ٹکڑے کاٹ ڈالنا-

اِشْذَافٌ- تاریک ہونا-

شَذَفٌ- شخص اس کی جمع شدوف-

شَذَفٌ- لمبا' بڑا' جلد کودنے والا-

شُذْفَةٌ- قطعہ-

يَرْمُوْنَ عَنْ شُذُفٍ- ٹیڑھی کمان سے تیر مارتے ہیں (یہ جمع ہے شذفاء کی یعنی فارسی کمان جو ٹیڑھی ہوتی ہے- ابوموسیٰ نے کہا اکثر روایتوں میں عن سدف ہے سین مہملہ سے اور اس کا کچھ معنی نہیں)-

شَدَقٌ- کلمہ کشادہ اور وسیع ہونا (اصل میں شدق ہے گلپھڑے کے معنی ہیں)-

تَشَدُّقٌ- زبان آوری' زور اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرنا-

شِدْقَان - دونوں گلپھڑے اور وادی کے دونوں کنارے -

اَشْدَق - بڑا تقریر کرنے والا فصیح البیان' اس کا مؤنث شدقاء ہے -

يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِتِمُهُ بِاَشْدَاقِهٖ - آنحضرتؐ منہ کے کناروں سے کلام شروع کرتے اور انہی پر ختم کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ کا ذہن مبارک کشادہ تھا اور مردوں میں یہ صفت عمدہ ہے) -

اَبْغَضُكُمْ اِلَيَّ الثَّرْ ثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ - مجھ کو تم لوگوں میں بہت ناپسند وہ ہیں جو بہت باتیں کرنے والے زبان دراز ہیں (بکی بن سوچے سمجھے جو چاہیں بک دیتے ہیں' اپنا حلق تھکاتے ہیں دوسروں کا مغز پکاتے ہیں - بعض نے کہا تشدقون سے ٹھٹا اور مسخری کرنے والے مراد ہیں) -

حَمْرَاءُ الشِّدْقَيْنِ - دونوں سرخ گلپھڑے والی عورت (جس کے منہ میں دانت نہ رہا ہو یعنی بالکل بوڑھی تو دانتوں کی سفیدی جا کر گلپھڑوں کی لالی نمودار ہوتی ہے - یہ حضرت عائشہ نے حضرت خدیجہ کی نسبت بیان کیا اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ایک بڑھیا مر گئی اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر یعنی جوان عورت آپ کو دی یہ اپنی طرف اشارہ کیا - عورتوں میں یہ رشک اور غیرت جبلی اور خلقی ہوتی ہے اسی لئے آنحضرتؐ نے ان کو جھڑکا نہیں - بعض نے کہا یہ واقعہ حضرت عائشہ کا صغر سنی کا زمانہ تھا اس وقت کا ہے ایسے ہی حضرت عائشہ کا غصہ آنحضرتؐ پر یہ بھی رشک میں داخل ہے جو عورتوں کو معاف ہے ورنہ دوسروں کے لئے تو کبیرہ گناہ ہے اسی لئے بعض نے کہا ہے اگر عورت غیرت اور رشک کی وجہ سے اپنی سوکن کو تہمت لگائے تو اس پر حد نہ پڑے گی - ایک حدیث میں ہے رشک کرنے والی عورت وادی کے اوپر کا حصہ نیچے کے حصے سے نہیں پہچانتی - یعنی رشک کے جوش میں اس کی عقل گم ہو جاتی ہے - جیسے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی باری میں ایک دوسری بی بی نے آنحضرتؐ کے لئے کھانا بھیجا انہوں نے وہ پیالہ کھانے کا اس آدمی کے ہاتھ سے جو لایا تھا لے کر زمین پر پٹخ دیا پیالہ پھوٹ گیا اور کھانا سب زمین پر گر گیا آنحضرتؐ نے وہ کھانا زمین سے اٹھایا اور صحابہ سے فرمایا تمہاری ماں کو غیرت آ گئی) -

مِمَّنْ سَمِعْتَهٗ فَقَالَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ اَشْدَقِكُمْ - تم نے کس سے یہ حدیث سنی؟ کہا ابن عباس سے' کہا تم سب میں بڑے کلے والے سے (یعنی بڑے مقرر اور فصیح الکلام سے) -

فَلَوٰى شَدِقَهٗ - اپنے منہ کے کنارے کو موڑا - (شِدَقٌ بہ فتحہ و کسرۂ شین دونوں طرح آیا ہے) -

شُدَاهٌ - حیرت اور دہشت (جیسے شَدْهٌ اور شُدْهٌ اور شَدَهٌ ہے) -

مَشَادِہ - مشاغل -

مَشْدُوْہٌ - مشغول -

شَدْوٌ - جانوروں کا چلانا ان کو گانا سنا کر یعنی حداء بہ ضمہ اور کسرۂ حاء -

شَدَا - گایا -

شَادِیْ - گانے والا -

اَلشَّدَا - قوت کا باقی حصہ کنارہ گرمی خارشت -

شَدْوٌ - تھوڑا' قلیل -

باب الشين مع الذال

شَذْبٌ - چھیلنا' کاٹنا' چھانٹنا -

تَشْذِيْبٌ - کاٹنا' ہانک دینا' درست کرنا' بانٹنا' پھاڑنا -

شَاذِب - اپنے وطن سے جدا' ناامید' تنہا -

شَذَبٌ - درخت کے ٹکڑے یا چھال گھر کا سامان لکڑیاں -

شَذِبٌ - کھلی رگوں والا -

شَوْذَبٌ - لمبا' خوش خلق -

اَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ - آنحضرتؐ لمبے تڑنگے سے کم تھے (قد و قامت میں' مطلب یہ ہے کہ آپ متوسط القامت تھے نہ بونے نہ تاڑ کی طرح لمبے اصل میں مُشَذَّبٌ - وہ کھجور کا درخت ہے جس کی ڈالیاں کاٹ ڈالی گئی ہوں) -

شَذَّبَهُمْ عَنَّا تَخَرُّمُ الْاٰجَالِ - ان کو ہم سے میعادوں کے گذرنے نے جدا کر دیا (یعنی ہر ایک کی زندگی کی جو میعاد مقرر

تھی جب وہ گذر گئی تو ہم سے جدا ہو گئے)-

شَذٌّ - جماعت سے الگ ہو جانا' نکل جانا-

شُذُوْذٌ - نادر ہونا' اکیلا ہونا-

شَاذٌّ - نادر' خلاف قیاس-

تَشْذِیْذٌ اور اِشْذَاذٌ - الگ کر دینا' جماعت سے نکال دینا-

ثُمَّ اُتْبِعَ شُذَّانُ الْقَوْمِ صَخْرًا مَّنْضُوْدًا - پھر ان میں سے کچھ شاذ لوگ جو جماعت سے الگ ہو گئے تھے ان پر ٹھوس پتھر پیچھے لگے (وہ جہاں تھے وہیں مارے گئے) شُذَّاذٌ جمع ہے شَاذٌّ کی جیسے شُبَّانٌ جمع ہے شَابٌّ کی اور شُوَاذٌّ بھی آئی ہے-

لَا یَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً - وہ کسی شخص کو ان میں سے جو جتھے سے پھوٹ گیا ہوتا یا جدا ہو گیا ہوتا نہ چھوڑتا (سب کو مار ڈالا - بعض نے کہا شَاذَّةٌ تو وہ جو ان کی جماعت میں تھا پھر الگ ہو گیا اور فَاذَّةٌ وہ جو جماعت میں شریک ہی نہیں ہوا تھا لیکن اکیلا مل گیا - یہ مارنے والا شخص قُزْمَان تھا جو منافق تھا اپنی بہادری دکھانے کے لئے مسلمانوں کی طرف سے لڑا - اخیر میں زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی-

مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ - جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے (جو حق پر ہو) الگ ہو جائے وہ اکیلا رہ کر دوزخ میں گیا (اس کی سزا دوزخ ہے) سواد اعظم سے الگ ہو جانے پر (سواد اعظم سے وہ جماعت مراد ہے - جو حق پر ہو اگرچہ اس کی تعداد قلیل ہو - بعض نے کہا صحابہ کا گروہ مراد ہے)-

اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ کَذِئْبِ الشَّاةِ یَاْخُذُ الشَّاذَّةَ الْقَاصِیَةَ النَّاحِیَةَ - شیطان آدمیوں کا بھیڑیا ہے بکریوں کے بھیڑیئے کی طرح وہ اس بکری کو پکڑ لیتا ہے جو منڈے سے الگ ہو گئی ہو دور پڑ گئی ہو' ایک کونے میں رہ گئی ہو- (اسی طرح شیطان بھی اس کو پھانس لیتا ہے جو خود رائی کر کے مسلمانوں کی بڑی جماعت یعنی صحابہ اور تابعین کے گروہ سے الگ ہو گیا ہو)-

اَلشَّاذُّ عَنْكَ یَا عَلِیُّ فِی النَّارِ - اے علی جو تم کو چھوڑ کر الگ ہو جائے وہ دوزخ میں جائے گا - (یعنی جو دشمن اہل بیت ہو حضرت علی کو برا سمجھے ان کے گروہ سے الگ ہو کر خارجی یا ناصبی بن جائے)-

وَاتْرُكِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ - اس حدیث کو چھوڑ دے جو شاذ ہو مشہور نہ ہو-

اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ كُلَّ شَاذٍّ عَنِ الطَّرِیْقِ - مجھ کو حکم ہوا کہ میں ہر ایک شخص کو جو رستہ سے الگ ہو گیا ہو چھوڑ دوں-

شَاذَرْوَان - وہ ٹکڑا دیوار کے پایہ کا جو عرض میں چھوڑ دیتے ہیں (اس کو تَازِیْر بھی کہتے ہیں - کیونکہ وہ ازار کی طرح دیوار کے چاروں طرف محیط ہوتا ہے)-

شَذْرٌ - سونے کے ٹکڑے یا نگینے یا چھوٹے موتی (اس کی جمع شُذُوْرٌ ہے)-

تَشَذُّرٌ - جنگ کے لئے تیار ہونا' جلدی کرنا' غصے ہونا' خوشی سے سر ہلانا' جھکنا' حرکت کرنا گھوڑے پر پیچھے سے سوار ہونا-

اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَ مَذَرَ یا شِذَرَ مِذَرَ - حضرت عمر نے شرک کو پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا - (اس کے پرخچے اڑا دیئے توحید اور اسلام کا ڈنکا دنیا کے بڑے حصوں میں بجا دیا - سبحان اللہ جس نے اسلام اور مسلمانوں پر اتنا بڑا احسان کیا ہو اس کو کس منہ سے بعض نادان احسان فراموش برا کہتے ہیں حق تعالیٰ سے نہیں شرماتے)-

اَرٰی كَتِیْبَةً حَرْشَفٍ كَاَنَّهُمْ قَدْ تَشَذَّرُوْا لِلْحَمْلَةِ - میں پیدل فوج کو دیکھتا ہوں گویا وہ حملہ کرنے کی تیاری کر چکے ہیں-

بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ذَرْوٌ مِّنْ قَوْلٍ تَشَذَّرَ لِیْ بِهٖ - مجھ کو امیر المؤمنین کی طرف سے ایک اڑتی اڑتی بات پہنچی ہے جس میں مجھ کو دھمکایا تھا - (ایک روایت میں تشزر ہے زای معجمہ سے' معنی یہ ہو گا جو غصہ کی نگاہ سے کہی گئی تھی - کہتے ہیں - نظر شزر یعنی غصہ کی نگاہ چشم نمائی)-

شَذَفٌ - پہنچنا' حاصل کرنا-

شَذَامٌ - نمک' بچھو یا زنبور کا ڈنک-

شَیْذُمَان - بھیڑیا-

شَيْذُمَانَةٌ- جوان تیز رو اونٹنی-

شَذْوٌ- ایذا دینا' تکلیف دینا' مشک کی خوشبو لگانا-

اِشْذَاءٌ ایذا دینا' پھیر دینا' ہٹا دینا-

شَذْوٌ- مشک یا مشک کی خوشبو-

شَذًا- ایک درخت ہے' جس کی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں' خارشت' نمک' ایذا' شر وغیرہ-

اَوْصَيْتُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ كَفِّ الْاَ ذٰى وَصَرْفِ الشَّذَا- میں نے ان باتوں کی ان کو وصیت کی جو ان پر واجب تھیں یعنی ایذا دہی سے باز رہنا اور شر اور برائی کو پھیر دینا' ہٹا دینا-

باب الشين مع الراء

شَرْبٌ- سمجھا-

شَرِبٌ پیاسا ہونا' سیراب ہونا-

شَرِبَ بِهٖ- اس پر جھوٹ باندھا-

شِرْبٌ- (بحرکات ثلثہ) پینا-

تَشْرِيْبٌ- کھلا پلا دینا-

مُشَارَبَةٌ- ساتھ مل کر پینا-

اِشْرَابٌ- پلانا' پیاسا ہونا' پینے کا وقت آنا-

اَشْرَبَنِيْ مَالَمْ اَشْرَبْ- مجھ پر جھوٹ باندھا-

اشرب فلان حب فلان- فلاں شخص کے دل میں فلاں کی محبت رچ گئی-

اَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً- آنحضرتؐ سفید رنگ سرخی آمیز تھے- (سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)-

وَقَدْ شُرِّبَ الزَّرْعُ الدَّقِيْقَ- کھیت میں آٹا پلا دیا گیا تھا یعنی غلہ تیار تھا' پختگی کے قریب تھا- (ایک روایت میں شَرِبَ الزَّرْعُ الدَّقِيْقَ ہے' معنی وہی ہیں)-

لَقَدْ سَمِعْتُمُوْهُ وَ اُشْرِبَتْهُ قُلُوْبُكُمْ (حضرت عائشہ نے تہمت کی حدیث میں فرمایا) تم لوگوں نے تو یہ بات سن لی اور تمہارے دلوں میں رچ گئی-

وَاُشْرِبَ قَلْبُهُ الْاِشْفَاقَ- اس کے دل میں ڈر رچ گیا-

اِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ- ایام تشریق کھانے اور پینے (اور جماع کرنے کے دن ہیں (ان میں روزہ رکھنا حرام ہے)-

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ- جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا اس کو آخرت میں شراب نہ ملے گی- (یعنی بہشت میں نہ جائے گا اور وہاں کی شراب سے محروم رہے گا' مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پیئے وہ تو کافر ہے)-

وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ- حمزہ اس گھر میں ہیں چند انصاریوں کے ساتھ جو شراب اڑا رہے ہیں-

اَلشَّرْبُ الْكِرَامُ- شراب پینے والے سخی اور کریم النفس-

جُرْعَةُ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ- ایک گھونٹ پانی کا جس کو ضرورت کے وقت پیتے ہیں اس شربت سے بہتر ہے جو بالائے' ہلاک کر لے- (یہ ایک مثل ہے)-

اِذْهَبْ اِلٰى شَرَبَةٍ مِّنَ الشَّرَبَاتِ فَادْلُكْ رَاْسَكَ حَتّٰى تُنَقِّيَهٗ- حوضوں میں سے کسی حوض پر جا اور وہاں اپنا سر مل کر صاف کر-

اَتَا نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَعَدَلَ اِلَى الرَّبِيْعِ فَتَطَهَّرَ وَاَقْبَلَ اِلَى الشَّرَبَةِ- آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے تو پہلے نہر کی طرف مڑے (یعنی نالی کی طرف جو باغ میں ہوتی ہے) وہاں طہارت کی اور حوض کی طرف آئے-

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرْبَةٌ وَّاحِدَةٌ- پھر میں نے اوپر سے اس کو دیکھا گویا وہ پانی ہی پانی تھا جدھر سے چاہو پی لو (مطلب یہ کہ پانی اس میں بہت ہو گیا تھا- ایک روایت میں شَرِيَّةٌ ہے یائے تحتانیہ سے' اس کا ذکر آگے آئے گا-)

مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَحَاطَ عَلٰى مَشْرَبَةٍ- وہ شخص ملعون ہے ملعون ہے جو کسی گھاٹ کا پانی روکے (یعنی جہاں لوگ پانی پیتے ہوں ان کو نہ پینے دے)-

كَانَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ- آپ اپنے ایک بالا خانے میں

تھے-

مَشْرُبَةٌ- (بہ فتحہ راء اور بضمہ راء) بمعنی غرفہ' بعض نے کہا بہ فتحہ راء غلہ خانہ (یعنی جہاں اناج غلہ وغیرہ رہتا ہے)-

اَنْ تُؤْتٰی مَشْرُبَتُهٗ- کوئی اس کے مودی خانہ پر آئے (اور قفل توڑ کر مال نکال لے) جانور کے تھن کو مودی خانہ سے تشبیہ دی اور اس میں جو دودھ ہوتا ہے اس کو مودی خانہ کے مال و اسباب غلہ وغیرہ سے)-

فَيُنَادِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَادٍ فَيَشْرَئِبُّوْنَ لِصَوْتِهٖ- قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکارے گا لوگ اس کی آواز کی طرف سر اٹھائیں گے (اس کے دیکھنے کو کہ کون پکارتا ہے)-

وَاشْرَأَبَّ النِّفَاقُ- اور نفاق بلند ہو جائے گا (خلوص مغلوب ہو جائے گا مخلص لوگ کم ہوں گے اور منافق بہت)-

اِذَا وَضَعَ اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ يَشْرَبْهَا- چوہے کا قاعدہ ہے اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھو تو نہیں پیتا (گائے بکری کا دودھ رکھو تو پی جاتا ہے' اس سے معلوم ہوا کہ چوہا بنی اسرائیل کے ان لوگوں کی اولاد ہے جو مسخ ہو گئے تھے کیونکہ بنی اسرائیل پر اونٹ حرام تھا توراۃ شریف میں اس کی حرمت مذکور ہے)-

وَيُشْرَبُ الْخَمْرُ- (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) شراب خوری کثرت سے ہو گی (خیر نصاریٰ کے نزدیک تو شراب حرام نہیں وہ اگر کثرت سے بھی پئیں تو کچھ تعجب نہیں پر تعجب تو یہ ہے کہ نصاریٰ شراب خوری کے برے نتائج سے واقف ہو کر اس کو چھوڑتے جاتے ہیں- حال کی جنگ میں روس کے بادشاہ نے اپنے تمام ممالک میں شراب بنانے اور پینے کی ممانعت کر دی اور کروڑوں روپے کے خسارے کا کچھ خیال نہ کیا- مگر مسلمان جن کے مذہب میں شراب قطعاً حرام ہے وہ اس کو کثرت سے پینے لگے ہیں خصوصاً امراء اور رؤسا اور نوابوں میں تو فیصدی پانچ مسلمان بھی ایسے نہیں نکلتے جو شراب نہ پیتے ہوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ- ایک نصرانی مجھ سے کہنے لگا کہ تم جب میز پر کھاتے ہو تو شراب کا استعمال کیوں نہیں کرتے- میں نے کہا شراب ہمارے دین میں بالکل حرام ہے خود قرآن شریف میں اس کی حرمت موجود ہے- اس نے کہا واہ میں تو قسطنطنیہ اور مصر میں مدتوں رہا ہوں اور بہت سے مسلمان امراء کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا ہے وہ سب بلا نکیر شراب پیتے تھے تم غلط کہتے ہو اگر قرآن میں اس کی حرمت ہوتی تو وہ کیوں پیتے- اب میں کیا جواب دیتا غصہ پی کر خاموش ہو رہا- اسی طرح ایک ہندو مجھ سے کہنے لگا کہ اسلام میں بھی سوانگ بنانا شیر ریچھ بھیڑیئے بننا درست ہے دیکھو حیدرآباد مدارس بنگلور دکن کے اکثر شہروں میں مسلمان محرم میں شیر ریچھ بھیڑیئے بنتے ہیں اگر یہ امر ناجائز ہوتا تو اتنے بہت سے مسلمان اس کو کیوں کرتے- میں نے اس کو ہر چند سمجھایا کہ اسلام میں یہ سب امور منع اور حرام ہیں مگر اس کو یقین نہ آیا اس نے کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ اسلام میں تہذیب اور متانت کے خلاف کوئی کام نہیں محض غلط ہے' مسلمان اور ہندو دونوں ان امور میں یکساں ہیں اور کسی کو دوسرے پر کوئی تفوق نہیں- افسوس ان مسلمانوں نے اسلام کی عزت اور عظمت کھوا دی)-

نَهٰی عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰی مَائِدَةٍ يُّشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ- آپ نے اس دسترخوان (یا میز) پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جائے- (یعنی دوسرے لوگ پئیں گو یہ خود نہ پیے- کیونکہ شرابخوروں کا ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونا گویا ان کے فعل سے راضی ہونا ہے اور احتمال ہے کہ ان کی دیکھا دیکھی یہ بھی شراب پینا شروع کر دے)-

باب الشرب بہ کسرہ شین یعنی اس باب میں پانی پینے کا حقوق کا بیان ہے (اصل میں شرب پانی کے حصے کو کہتے ہیں)-

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اِسْمِهَا- کچھ لوگ میری امت کے شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر اور کچھ رکھیں گے (جیسے عرق مفرح' نبیذ مقوی' شراب الصالحین وغیرہ- تاڑی اور سیندھی اور جو شراب نشہ کرے اس کا قلیل کثیر از روئے احادیث صحیحہ سب حرام ہے)-

نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا- کھڑے ہو کر پانی یا شربت یا دودھ پینے سے آپ نے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے جیسے کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آنحضرت نے زمزم کا پانی کھڑے کھڑے پیا بعض نے کہا آپ نے ہجوم کی

وجہ سے ایسا کیا بیٹھنے کی جگہ نہ پائی بعض نے کہا زمزم کے پانی کو اس ممانعت سے مستثنیٰ رکھا ہے)۔

لَا تَشْرَبُوْ وَاحِدًا - غٹ غٹ کرکے پانی کو ایک ہی بار میں نہ پی جاؤ (بلکہ تھوڑا تھوڑا تین سانسوں میں پیو اور ہر بار سانس لینے میں برتن کو منہ سے الگ رکھو)۔

يُشَرِّبُ الشَّعْرَ بِالْمَاءِ - بالوں کو پانی پلاتے (ان کو تر کرتے)۔

اُشْرِبَهَا - اس کی محبت اس کے دل میں رچ گئی۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ اَشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا - آنحضرت نے ابوہریرہؓ سے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں نے پیا آپ نے فرمایا پیو وہ کہتے ہیں میں برابر پیتا جاتا تھا اور آپ یہی فرماتے جاتے تھے اور پیو یہاں تک کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اب تو جگہ ہی نہیں ہے کہاں اتاروں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شکم سیر ہوکر کھانا یا پینا درست ہے اور دوسری حدیثوں میں جو شکم سیری کی مذمت آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ شکم سیری کی عادت نہ کرے ورنہ عبادت میں سستی پیدا ہوگی اور صحت کو مضر ہے کم خواری کے برابر دنیا میں کوئی دوا نہیں ہے کم کھانے والا تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی صحت اچھی رہتی ہے اور مزاج اور بشاش اور محنت اور کام کاج کے لیے چست اور چالاک رہتا ہے۔

مترجم کہتا ہے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو ایک حکمت کا راز بتلائے دیتا ہوں اگر وہ اس پر چلیں گے تو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ ہمیشہ صحیح اور سالم رہیں گے اور ان کے عمر وحیات میں برکت ہوگی وہ کیا ہے کم کھانا اور ہمیشہ جسمانی محنت کی عادت رکھنا اور سادی غذا کھانا یعنی روٹی ایک سالن یا خشکہ اور ایک سالن اگر شیریں غذا کو طبیعت چاہے تو اسی پر اکتفا کرو بعد غذا کے ترمیووں اور ترکاریوں میں سے بھی کچھ کھالیا کرو اگر پلاؤ سامنے آئے تو صرف اسی کو کھاؤ مگر یہ ہرگز نہ کرو کہ مختلف غذائیں مختلف مزاج کی کھاؤ یا سنگین اور ثقیل غذائیں کھاکر معدے کو ضعیف اور ناتواں کرو اگر ایسا کرو گے تو جوانی میں تو گذر ہو جائے گی لیکن بڑھاپے میں ایک پھلکہ بھی ہضم ہونا دشوار ہوگا کبھی کبھی چھاچ (مٹھا) ضرور پیا کرو اس سے معدے کو بیحد تقویت ہوتی ہے۔

نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ قَائِمًا قُلْتُ فَالْاَكْلُ قَالَ الْاَكْلُ اَشَدُّ - آپ نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا میں نے کہا کھڑے کھڑے کھانا کیسا ہے۔ فرمایا کھانا تو اور زیادہ برا ہے۔

يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ (آواز آئے گی) اے بہشتیو وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھیں گے (کہ کون پکارتا ہے)۔

مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا - جو شخص اس میں سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهٗ شِرْبٌ مَّعَ الْقَوْمِ فِيْ قَنَاتِهِمْ - ایک شخص کا لوگوں کے ساتھ قناۃ میں پانی کا حصہ ہو (قناۃ وہ کنوئیں جو ایک کے بعد ایک اس طرح کھودتے ہیں کہ پانی اوپر آجائے اور زمین پر بہنے لگے)۔

شَارِب - مونچھ (اس کی جمع شَوَارِب ہے)۔

اَعْفُوا اللِّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ - داڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھوں کو (مونڈ دیا خوب کترو) مٹادو۔

اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانَ يَشْرَبُ الْمَاءَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَاَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ قَائِمًا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْحُسَيْنِ وَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنِّيْ رَاَيْتُ جَدَّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعَ هٰكَذَا - امیر المومنین (علی بن ابی طالب) کھڑے کھڑے پانی پیتے تھے اور ایک بار آپ نے وضو کیا پھر وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد امام حسین کی طرف دیکھا اور فرمایا بیٹا میں نے تمہارے نانا کو جو اللہ کے رسول تھے ایسا ہی کرتے دیکھا۔

كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ جَعْفَرَ اَنَا وَاَبِيْ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ مِّنْ خَزَفٍ فِيْهِ مَاءٌ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ نَاوَلَنِيْهِ فَشَرِبْتُ مِنْهُ وَاَنَا قَائِمٌ - (عمرو بن ابی المقدام نے کہا) میں امام محمد باقر کے پاس تھا میرے والد بھی تھے اتنے میں ایک مٹی کا پیالہ لایا گیا جس میں پانی تھا آپ کھڑے کھڑے اس میں سے پیا پھر وہ پیالہ مجھ کو دیا میں نے بھی کھڑے کھڑے پیا۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الشُّرْبُ قَائِمًا اَقْوٰى لَكَ

وَاَصَحُّ - امام ابوعبداللہ نے فرمایا کھڑے کھڑے پینے سے زیادہ قوت ہوتی ہے اور صحت کی ترقی ہوتی ہے - بعض نے کہا یہ دن کے وقت سے خاص ہے اور ممانعت کی حدیث رات کے وقت سے اور دلیل اس کی یہ روایت ہے -

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ شُرْبُ الْمَاءِ مِنْ قِيَامِهٖ بِاللَّيْلِ يُوْرِثُ الْمَاءَ الْاَصْفَرَ - امام ابوعبداللہ نے فرمایا رات کو کھڑے ہوکر پانی پینا پیٹ میں زرد پانی پیدا کرتا ہے -

مَشْرَبَةُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ - حضرت ابراہیم صاحبزادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں کا غرفہ (یعنی جہاں وہ پیدا ہوئے تھے - ان کی ماں ماریہ قبطیہ تھیں) -

اِشْرَابٌ - ایک رنگ کا دوسرے رنگ میں ملانا گویا ایک رنگ دوسرے رنگ کو پلایا گیا -

شَرَابَانِیْ - شربت فروش -

شَرْبَةٌ - ایک گھونٹ -

شَرْبَةٌ - بڑا پینے والا جیسے شَرَّابٌ ہے اور شَرُوْبٌ اور شَرِيْبٌ -

شَرْجٌ - جھوٹ بولنا' اکٹھا کرنا' ملانا' شریک کرنا -

تَشْرِيْعٌ - دور دور ٹانکے لگا کر سینا -

مُشَارَجَةٌ - مشابہت -

تَشَارُجٌ - تشابہ -

شَرْجٌ - فرقہ' گروہ اور دبر اور انثیین کے درمیان کا مقام -

فَتَنَحَّى السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِیْ شَرْجَةٍ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ - پھر ابر ہٹ گیا اور اپنا پانی ایک نالے میں چھوڑ دیا ان نالیوں میں سے (شِرَاج جمع ہے شَرْجة کی پانی کی وہ نالی جو کالے پتھریلے میدان سے آتی ہے نرم زمین کی طرف) -

خَاصَمَ رَجُلًا فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ - حضرت زبیرؓ نے ایک شخص سے حرہ کی نالی میں جھگڑا کیا (حرہ وہ کالی پتھریلی زمین جو مدینہ کے پاس ہے - یہ شخص حاطب بن ابی بلتعہ تھا یا ثعلبہ بن حاطب یہ انصاری تھا صحابہ میں سے نہ کہ منافق مگر غصے میں جہالت کی راہ سے اس کے منہ سے ایک بے ادبی کا کلمہ نکل گیا کہ آپ نے اس فیصلہ میں زبیر کی رعایت کی چونکہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے)-[1]

فِیْ شُرَيْجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ - حرہ کی ایک چھوٹی نالی میں -

اِنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اِقْتَتَلُوْا وَمَوَالِیْ مُعَاوِيَةَ عَلٰی شَرْجٍ مِّنْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ - مدینہ والوں اور معاویہ کے غلاموں میں حرہ کی ایک نالی پر لڑائی ہوگئی -

شَرْجُ الْعَجُوْزِ - ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ کے قریب ہے -

فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْفِطْرِ فَاَصْبَحَ النَّاسُ شَرْجَيْنِ يَعْنِیْ نِصْفَيْنِ نِصْفَ صِيَامٍ وَنِصْفَ مَنَاطِيْرَ - آخر آنحضرت نے ہم کو روزہ افطار کر ڈالنے کا حکم دیا اب لوگوں کے دو حصے ہوگئے آدھے تو روزہ دار تھے اور آدھے بے روزہ -

فَلَا رَأْيُهُمْ رَأْيِیْ وَلَا شَرْجُهُمْ شَرْجِیْ - نہ ان کی رائے وہ تھی جو میری رائے تھی نہ ان کی طبیعت اور وضع اور شکل وہ تھی جو میری تھی -

وَكَانَ نِسْوَةٌ يَّاْتِيْنَهَا مُشَارِجَاتٍ لَّهَا - کچھ عورتیں جو اس کی ہم سن اور ہم عمر تھیں اس کے پاس آیا کرتیں (عرب لوگ کہتے ہیں -

هٰذَا شَرْجٌ هٰذَا یا شُرَيْجَةٌ یا مشارجه - یعنی یہ اس کا جوڑ ہے سن اور عمر میں یا اس کی شکل میں) -

اَنَا شَرِيْجُ الْحَجَّاجِ - میں حجاج بن یوسف کا ہم عمر ہوں -

فَاَدْخَلْتُ ثِيَابَ صَوْنِی الْعَيْبَةَ فَاَشْرَجْتُهَا - میں نے اپنے تھیلے کے کپڑے ایک گٹھری میں ڈالے اس کو تسموں سے باندھا -

يَغْسِلُ مَا ظَهَرَ عَلَی الشَّرْجِ - جو نجاست دبر کے حلقہ پر ظاہر ہو (اوپر آجائے) اس کو دھوئے -

شَرِيْجَة - بٹی جو کھجور کے پتوں وغیرہ سے بناتے ہیں اس

[1] آپؐ نے زبیرؓ کی قطعاً رعایت نہیں کی بلکہ حضرت زبیرؓ کا حق مقدم تھا جس پر فیصلہ کیا گیا دیکھئے کتب احادیث - (م)

میں میوے جیسے خربوزے وغیرہ بھر کر لے جاتے ہیں اس کی جمع شَرَائِجُ آئی ہے۔

فَجَعَلَا عَلَيْهِ عُتُبًا وَّشَرِيْجًا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے کعبے کے دروازے پر سائبان اور شریج بنایا (شریج وہ چھتہ جو سرکیاں ملا کر دکانوں پر ڈالا جاتا ہے)۔

شَيْرَج۔ تلی کا تیل۔

شَرْجَبٌ۔ لمبی ذات والا گھوڑا۔

فَعَارَضَنَا رَجُلٌ شَرْجَبٌ۔ ہمارے سامنے ایک لمبا تڑنگا شخص آیا۔

شُرْجُبَانٌ۔ بیگن کی طرح ایک درخت ہے اس سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں۔

شَرْحٌ۔ کھولنا، بیان کرنا، تفسیر کرنا، کاٹنا، سمجھنا، چت لٹا کر جماع کرنا، ازالۂ بکارت کرنا، خوش ہونا، اعتقاد رکھنا۔

تَشْرِيْحٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، میت کے اعضاء کاٹنا اندرونی ترکیب معلوم کرنے کے لیے۔

اِنْشِرَاحٌ۔ کشادہ ہونا، خوشی سے کوئی بات قبول کرنا۔

شَرْحَةٌ۔ گوشت کا ایک ٹکڑا۔

شُرَيْحُ الْمَرْاَةِ يَا مَشْرَحُ الْمَرْاَةِ۔ عورت کی فرج۔

كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُوْنَ النِّسَاءَ شَرْحًا۔ قریش کے اس قبیلے کے لوگ عورتوں کو چت لٹا کر ان سے جماع کرتے ہیں۔

اَكَانَ الْاَنْبِيَاءُ يَشْرَحُوْنَ اِلَى الدُّنْيَا وَالنِّسَاءِ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّ لِلّٰهِ تَرَائِكَ فِيْ خَلْقِهٖ۔ [illegible] نے امام حسن بصری سے پوچھا کیا پیغمبروں کی بھی دنیا اور عورتوں سے دلچسپی ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اللہ تعالے نے اپنی مخلوقات میں چند باتیں چھوڑ دی ہیں (گو وہ کتنا ہی بلند مرتبہ رکھتے ہوں مگر بشریت کی بعض باتیں جیسے آرزو غفلت وغیرہ ان میں بھی ہوتی ہیں)۔

شَرْخٌ۔ بچہ جو جوانی کے قریب ہو لیکن جوان نہ ہوا ہو، اور مصدر بھی ہے یعنی بچے کا اس عمر کو پہنچنا یا جوانی کو پہنچنا۔

شُرُوْخٌ۔ لکڑی سے مارنا۔

اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ۔ مشرکوں میں جو عمر والے ہوں ان کو تو مار ڈالو (کیونکہ ان کی راہ پر آنے کی امید نہیں ان کے دلوں میں شرک جم گئی ہے) اور بچوں کو جو ابھی جوان نہ ہوئے ہوں زندہ رکھو (ان کی ہدایت کی امید ہے۔ نہایہ میں ہے کہ عمر والوں سے بہت بوڑھے مراد نہیں ہیں اور بعض نے کہا بوڑھے ہی مراد ہیں کیونکہ وہ کام کاج اور خدمت کے لائق ہی نہیں ہوتے اس لیے ان کا مار ڈالنا بہتر ہے خس کم جہاں پاک اور شرخ سے مراد نوجوان اور قوی بچے ہیں ان سے کام کاج لیا جا سکتا ہے)۔

شَرْخُ الشَّبَابِ۔ جوانی کا شروع اس کی تازگی بہار، اور اس کا اطلاق ایک اور دو اور جمع سب پر ہوتا ہے (بعض نے کہا وہ شارخ کی جمع ہے جیسے شَرْبٌ شَارِبٌ کی)۔

لَعَلَّكَ تَرْجِعُ بَيْنَ شَرْخَيِ الرَّحْلِ۔ عبداللہ بن رواحہ نے غزوہ موتہ میں اپنے بھتیجے سے کہا شاید تو زین کے دونوں کونوں کے بیچ میں بیٹھ کر مدینہ کو لوٹے گا (یعنی میں تو لوٹتا معلوم نہیں ہوتا تو اکیلا آرام سے کاٹھی پر بیٹھ جائیو ایسا ہی ہوا عبداللہ بن رواحہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے رضی اللہ عنہ)۔

جَاءَ وَهُوَ بَيْنَ الشَّرْخَيْنِ۔ وہ پالان کے دونوں کونوں کے درمیان (اونٹ پر بیٹھا ہوا) آیا۔

لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَرْخٍ۔ ان کے کچھ جانور شبکہ شرخ میں ہیں (یہ ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)۔

شَرْدٌ۔ بارش کا وہ پانی جس کو ہوا مکان کے اندر لے جائے۔

شُرُوْدٌ اور شُرَادٌ اور شِرَادٌ۔ بھاگ جانا، چل دینا۔

تَشْرِيْدٌ۔ ہانک دینا، چلا دینا، جماؤ توڑ دینا، منتشر دینا، کسی کے عیب سنانا۔

اِشْرَادٌ۔ طرید اور نکالا ہوا بنانا۔

شَارِدٌ۔ بھاگ جانے والا اس کی جمع شُرَّدٌ جیسے خَادِمٌ کی جمع خُدَّمٌ ہے۔

عَيْنُهَا شَارِدَةٌ۔ اس عورت کی آنکھ خاوند کے سوا دوسرے پر لگی ہے۔

شَوَارِدُ اللُّغَةِ۔ زبان کے غریب اور نادر الفاظ۔

لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اَجْمَعُوْنَ اَكْتَعُوْنَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ

عَلَی اللّٰہِ-تم سب (مسلمان جو کلمہ گو ہیں گو کتنے ہی گنہگار ہوں) بہشت میں جاؤ گے سب کے سب جاؤ گے پر وہ شخص نہیں جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر ہو گیا- مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو گیا- یہ شَرَدُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ بھاگ نکلا (دوسرے اونٹوں سے الگ ہو گیا)-

مَا فَعَلَ شِرَادُكَ- تیرے بھاگنے کا کیا قصہ ہے یا تیرا بھاگا ہوا اب کیسا ہے (یہ آنحضرت نے خوات ابن جبیر انصاری سے فرمایا- ہوا یہ تھا کہ عکاظ کے بازار میں ایک عورت گھی کی دو مشکیں لیے ہوئے آئی خوات اس کو اپنے مکان میں لے گئے اور ایک مشک کھول کر اس کا گھی چکھا اور عورت کے ہاتھ میں دے دی پھر دوسری مشک کھول کر اس کا گھی چکھا اور عورت کے دوسرے ہاتھ میں دے دی وہ بے چاری دونوں ہاتھوں سے دونوں مشکوں کے منہ اس ڈر سے تھامے رہی کہ کہیں گھی بہہ نہ جائے- خوات نے ایسی حالت میں اس سے جماع کیا پھر وہاں سے بھاگ نکلے ایسا نہ ہو کوئی پیچھا کرے اس روز سے عرب میں مثل ہو گئی)-

اَشْغَلَ مِنْ ذَاتِ النَّحْیَیْنِ- یعنی وہ گھی کی دو مشکوں والی سے بھی زیادہ مشغول ہے- (جوہری نے ایسا ہی کہا ہے- بعض نے کہا یہ غلط ہے اور اس کا قصہ خود خوات سے یوں منقول ہے کہ میں آنحضرت کے ساتھ مرالظہر ان میں اترا اور اپنے ڈیرے سے باہر نکلا- میں نے دیکھا کچھ عورتیں آپس میں باتیں کر رہی ہیں وہ مجھ کو بھلی لگیں- میں نے اپنی گٹھری سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالا اور ان کے پاس جا بیٹھا اتنے میں آنحضرت ادھر سے گذرے- میں ڈر گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ نکلا ہے میں اس کو قید کرنے کی فکر میں ہوں- آپ یہ سن کر آگے بڑھ گئے- میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا آپ نے اپنی چادر مجھ پر ڈال دی اور اراک کی جھاڑی میں چلے گئے حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا پھر تشریف لائے اور فرمایا ابوعبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے؟ پھر ہم سب لوگوں نے وہاں سے کوچ کیا جب آپ مجھ سے ملتے تو یہی فرماتے السلام علیکم ابا عبداللہ تمہارا بھاگا ہوا اونٹ اب کیسا ہے؟ یہاں تک کہ میں جلدی جلدی مدینہ میں آ گیا اور مسجد نبوی سے الگ رہا اسی طرح آنحضرت کے ساتھ بیٹھنے سے بھی جب ایک مدت اسی طرح گذری تو میں اس وقت کو تاک کر جب مسجد خالی ہوئی تھی (کوئی نمازی اس میں نہ تھا) مسجد میں گیا اور نماز پڑھنے لگا- اتنے میں آنحضرت بھی اپنے کسی حجرے سے برآمد ہوئے اور مسجد میں آ کر دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھیں اور میں نے اپنی نماز لمبی کر دی اس امید سے کہ آنحضرت تشریف لے جائیں اور مجھ کو چھوڑ دیں- آخر آپ نے فرمایا ابوعبداللہ تو جتنا چاہے اپنی نماز کو لمبا کر میں تو یہاں سے اس وقت تک اٹھنے والا نہیں جب تک تو نماز سے فارغ نہ ہو اس وقت میں نے (اپنے دل میں) کہا میں آنحضرت سے اپنی خطا کی معذرت کروں گا اور آپ کا دل صاف کر دونگا- میں نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا السلام علیکم ابوعبداللہ اب تمہارے بھاگے ہوئے اونٹ کا کیا حال ہے! میں نے عرض کیا قسم اس خدا کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا جب سے میں اسلام لایا اس وقت سے وہ اونٹ نہیں بھاگا- آپ نے دوبار یا تین بار فرمایا (سبحان اللہ آنحضرت کے اخلاق کریمانہ اور اشفاق پدرانہ جو صحابہ پر تھے ان کا کیا کہنا مطلب آپ کا یہ تھا کہ خوات آئندہ سے ایسا کام نہ کریں اور کسی غیر عورت پر نظر نہ ڈالیں)-

اَضْبَطُ لِلشَّوَارِدِ- نادر اور غریب لفظوں کو جمع کرنے والی لغت کی کتاب-

اِنَّ عُمَرَ شَرَّدَ الشِّرْكَ شَذَرَمَذَرَ- حضرت عمرؓ نے شرک کے پرخچے اڑا کر اس کو بھگا دیا-

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ عَنِ اللّٰہِ اَنَّكَ سَخِیٌّ لَشَرَّدْتُ بِكَ وَجَعَلْتُكَ حَدِیْثًا عَلٰی مَنْ خَلْفَكَ- اگر جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے (لوگوں سے سلوک کرتا ہے) تو میں تیرے ساتھ تشرید کرتا (یعنی ایسی سزا دیتا کہ) جو لوگ تیرے پیچھے ہیں ان تک خبر جاتی (وہ ہمیشہ اس کا ذکر کرتے رہتے)-

فَشَرِّدْبِھِمْ- ان کے ساتھ ایسا کر کہ ان کا جتھا ٹوٹ جائے یا ان کے پیچھے والے ان کی خراب حالت سنیں اور اس کا تذکرہ کریں-

شَرٌّ - دھوپ میں سکھانا' عیب کرنا' حقیر جاننا-

شَرٌّ اور شَرَرٌ اور شَرَارَةٌ- برا کام کرنا' بدہونا' قطرہ قطرہ ٹپکنا-

تَشْرِیَةٌ اور اِشْرَارٌ - دھوپ میں سکھانا' مشہور کرنا-

مُشَارَّةٌ - جھگڑا-

تَشَارٌّ - خصومت' جھگڑا کرنا-

شِرَارٌ - آگ کی چنگاریاں جو ہوا میں اڑتی ہیں-

شَرٌّ - برا کام جو تمام قسم کی برائیوں کو شامل ہے- خیر اس کی ضد ہے یعنی بھلائی اور شر برے شخص کو بھی کہیں گے اور کبھی لڑائی کے معنی میں بھی آتا ہے اس کی مونث شَرَّةٌ اور شُرّٰی ہے اور جمع اَشْرَارٌ اور اَشِرَّاءُ اور شِرَارٌ ہے-

شُرٌّ - جو امر ناپسند اور مکروہ طبع ہو-

شَرِیْرٌ - جو شر کرے اور سمندر کا کنارہ اور ایک درخت ہے دریائی-

اَلْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ - بھلائی سب تیرے ہاتھوں میں ہے (جب تو نہ چاہے ہم کوئی بھلائی نہیں کر سکتے) اور برائی تیری طرف نسبت نہیں دی جاتی (بلکہ برائی ہماری صفت ہے اور وہ ہماری طرف منسوب ہوتی ہے گو بھلائی اور برائی سب کا پیدا کرنے والا تو ہی ہے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ برائی سے تیرا قرب حاصل نہیں ہوتا اور نہ تیری رضامندی برائی سے ہوتی ہے یا برائی تجھ تک نہیں چڑھتی بلکہ زمین میں ہی رہ جاتی ہے اور نیک اعمال اور افعال تجھ تک چڑھ جاتے ہیں- نہایہ میں ہے کہ اس حدیث میں ادب کی تعلیم ہے بندوں کو کہ جو برائی ان سے سرزد ہو اس کی نسبت اپنی طرف کریں اور جو نیکی اور بھلائی ہو تو پروردگار کی طرف مضاف کریں گو دونوں باتیں اسی کی قدرت اور ارادے سے ہوتی ہیں بندگی کا ادب یہ ہے کہ ہر قصور کو اپنا قصور کہیں اور ہر خوبی کو مالک کی طرف نسبت دیں جیسے دیکھو پروردگار سے یوں دعا کرتے ہیں یا رب السماء والارض آسمان زمین کے مالک مگر یوں کہنا درست نہیں-

یَارَبَّ الْکِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ - یعنی کتے اور سوروں کے مالک حالانکہ کتے اور سوروں کا بھی وہی خالق اور پالنے والا ہے اسی نے پیدا کیا ہے مگر ایسا کہنا ادب کے خلاف ہے اور جو کوئی ایسا کہے اس پر کفر کا خوف ہے-

وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلٰثَةِ - زنا کا بچہ تینوں میں بدتر ہے (یعنی زانی اور زانیہ سے بھی برا ہے کیونکہ زانی اور زانیہ کا نطفہ تو پاک تھا صرف ان سے ایک حرام کام سرزد ہوا جس کی سزا بھی یا تو دنیا میں مل جاتی ہے یا توبہ سے وہ معاف ہو جاتا ہے برخلاف زنا کے بچے ولد الحرام کے اس کا تو نطفہ ہی ناپاک ہے اور اصل ہی اس کی خبیث ہے)-

وَلَدُ الزِّنَا خَیْرُ الثَّلٰثَةِ - (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) زنا کا بچہ تینوں میں بہتر ہے (کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں جو کچھ گناہ تھا وہ اس کے ماں باپ نے کیا)-

لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ عَامٌ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ - جو سال تم پر آتا ہے تو یہ سمجھ رکھو اس کے بعد کا سال اس سے بھی برا ہوگا (بوجہ قرب قیامت اور بعد زمانہ نبوت کے- کسی نے امام حسن بصری سے کہا یہ کیونکر صحیح ہوگا اس لیے کہ عمر بن عبدالعزیز جو خلیفہ عادل اور متبع شرع تھے ان کا زمانہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور کے بعد ہوا؟ انہوں نے کہا کبھی کبھی بندوں کو راحت دینا بھی ضروری ہے تو حجاج کے زمانہ میں لوگ تکلیف اور مصیبت میں گرفتار تھے- عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں ان کو ذرا آرام دیا گیا- امام حسن بصری کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث میں جو قاعدہ مذکور ہے وہ کلیہ نہیں ہے بلکہ اکثریہ ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آرام پہنچانے کے لیے بعد کا زمانہ پہلے سے اچھا کر دیتا ہے- اب کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں تو دنیا عدل اور انصاف سے بھر جائے گی حالانکہ ان کا زمانہ بہت بعد کا ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ دنیا کے بادشاہوں اور امرا کا زمانہ ہے)-

مترجم کہتا ہے جب بھی اشکال رفع نہ ہوگا کیونکہ تاریخ کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے دنیاوی بادشاہ جو بعد کے زمانہ میں آئے اگلے بادشاہوں اور امرا سے بہتر ہوئے اور ان کا زمانہ بہ نسبت پہلے زمانہ کے بہتر سمجھا گیا- دور

کیوں جاتے ہو اور نگ زیب عالمگیر کا زمانہ بہ نسبت اکبری زمانہ کے بہت بہتر تھا تو عمدہ توجیہ یہ ہے کہ حدیث میں برائی اور بھلائی مراد ہے نہ کہ زمانہ والوں کی اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ عہد نبوی سے قریب ہے وہ اس سے بہتر ہے جو عہد نبوی سے بعید اور قیامت سے قریب ہے اس صورت میں کوئی اشکال باقی نہ رہے گا- علاوہ اس کے حجاج کے زمانہ میں جتنے صحابہ موجود تھے عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں نہ تھے تو مجموعاً افراد کے لحاظ سے وہ زمانہ بہتر ہوا-

اِنْ كَانَ بِكَ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مِنَ الشَّرِّ مَا بَيْنَهُمَا- مروان نے حضرت عائشہ سے کہا اگر تم اس حدیث کے سننے سے ناراض ہوتی ہو تو تم کو وہ برائی کافی ہے جو ان دونوں حدیثوں میں اختلاف سے پیدا ہوئی ہے یا اگر تم یہ کہتی ہو کہ فاطمہ بنت قیس کو آنحضرت نے اپنے خاوند کے مکان سے نقل مکانی کی جو اجازت دی تھی یہ اس شر کی وجہ سے تھی جو ان کے اور ان کے خاوند کے درمیان تھا تو یہاں بھی وہی علت موجود ہے (ہوا یہ تھا کہ مروان کی بھتیجی یعنی عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو ان کے خاوند نے تین طلاق دے دی تھی تو عبدالرحمان اس کو خاوند کے گھر سے نکال لائے- حضرت عائشہ نے یہ حال سن کر کہا کہ اس نے برا کیا تب مروان نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث پیش کی کہ آنحضرت نے اس کو نقل مکانی کی اجازت دی تھی- حضرت عائشہ نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ فاطمہ ایک نا آباد خوفناک جگہ میں رہتی تھی اس لیے آنحضرت نے اس کو وہاں سے چلے آنے اور عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں عدت کرنے کی اجازت دی تھی)-

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ تُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَتُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰى- سب سے بدتر کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس کے کھانے کے لیے مالدار لوگ تو بلائے جاتے ہیں اور غریب اور مسکین چھوڑ دیئے جاتے ہیں (ان کو کوئی نہیں کھلاتا) اور جس نے ولیمہ کی دعوت کو رد کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی ولیمہ کی دعوت قبول کرنا سنت موکدہ اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے بشرطیکہ وہاں کوئی حرام کام کا ارتکاب نہ ہوتا ہو اگر ایسے کام وہاں دیکھے تو لوٹ کر چلا آئے اور محتاج لوگ دھکے دے دیکر وہاں سے نکالے جاتے ہیں اور امیر اور مالدار لوگ بٹھائے جاتے ہیں تب بھی نہ کھانا بہتر ہے گو وہاں جانا اور حاضر ہونا ضروری ہے)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ- میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تیرے (یعنی زمین کے) شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں ہے (موذی جانور اور زہریلے نباتات اور حیوانات اور جنات وغیرہ-)

مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ- ان باتوں کی برائی سے جن کو میں نہیں جانتا (یعنی جو آئندہ بری باتیں مجھ سے سرزد ہوں جن کا علم مجھ کو اس وقت نہیں ہے)-

وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ- عرب کی خرابی ہے اس برائی سے جو نزدیک آن پہنچی ہے (مراد واقعہ شہادت حضرت عثمانؓ اور جنگ معاویہؓ اور علیؓ اور شہادت امام حسینؓ اور واقعہ حرہ اور خرابی مدینہ ہے یا حکومت بنی امیہ یا فتنہ تاتار جس سے خلافت دنیا سے اٹھ گئی)-

فَاُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ- یہ لوگ تمام مخلوقات میں بدتر ہیں (جن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان میں کوئی نیک شخص مر جاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بناتے ہیں یا قبر کو سجدہ گاہ مقرر کر لیتے ہیں وہاں جا کر رکوع یا سجدہ کرتے ہیں اس میں مورتیں رکھتے ہیں پہلے بزرگوں اور نیک لوگوں کی کیونکہ یہ فعل شرک کا ذریعہ ہو گیا- پہلے لوگوں نے تو صرف رغبت دلانے اور عبرت اور نصیحت کے لیے یہ مورتیں وہاں رکھی تھیں بعد کے بے وقوفوں نے ان کی عبادت اور پرستش شروع کر دی)-

اِنَّ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ شِرَّةً ثُمَّ لِلنَّاسِ عَنْهُ فَتْرَةً- اس قرآن کے پڑھنے سے لوگوں کو خوشی ہوگی اور اس کی رغبت پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کو اس سے سستی اور کاہلی ہو گی- (اس کا پڑھنا چھوڑ دیں گے اس پر عمل کرنا موقوف کر دیں گے جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر نام کے مسلمانوں کا حال ہے صدرا اور شمس بازغہ اور قاضی اور حمد اللہ بڑی رغبت اور خوشی اور نشاط سے پڑھتے ہیں اور قرآن شریف کا ایک بار بھی من اولہ الی آخرہ تفسیر اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنا اور اس میں غور کرنا نصیب نہیں ہوتا)-

لِكُلِّ عَابِدٍ شِرَّةٌ- ہر عبادت کرنے والے کو عبادت کی

حرص ہوتی ہے (اس میں اس کو مزہ آتا ہے)۔

اِنَّ لِکُلِّ شَیءٍ شِرَّۃً وَلِکُلِّ شِرَّۃٍ فَتْرَۃً فَاِنْ صَاحِبُھَا سَدَّدَ فَارْجُوْہُ وَاِنْ اُشِیْرَ اِلَیْہِ فَلَا تَعُدُّوْہُ۔ ہر چیز میں حرص ہوتی ہے اور افراط اور ہر افراط کے بعد آخر سستی اور کمی ہوتی ہے (یا تو بایں شورا شوری یا بایں بے نمکی) دیکھو اگر نیک کام کرنے والا میانہ روی اختیار کرے موقع موقع پر عبادت کرے اور اپنی تئیں آرام دے اہل وعیال اور ماں باپ عزیز واقارب کے حقوق بھی ادا کرے) تب تو اس سے امید رکھو (کہ وہ اللہ کا مقبول بندہ ہے اور اپنی مراد پر فائز ہوگا اور اگر عبادت اور نیکی میں اس قدر افراط اور غلو کرے کہ لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگیں، سب لوگوں میں اس کا شہرہ ہو جائے کہ بڑا عابد اور زاہد اور خدا پرست ہے یا بڑا درویش کامل ہے یا بڑا عالم اور فاضل ہے تب اس کو اچھے لوگوں میں مت شمار کرو (کیونکہ اکثر ایسے افراط اور غلو کرنے والے ریاکار اور مکار ہوتے ہیں ان کی غرض شہرت اور ناموری ہوتی ہے، دوسرے وہ ایک کام میں غلو کر کے دوسرے نیک کاموں سے باز رہتے ہیں، بال بچے بھوکے مرتے ہیں لیکن میاں رات دن نماز اور عبادت میں مصروف ہیں۔ یہ طریقہ بالکل خلاف سنت اور آدمی کو اخیر میں تباہ کرنے والا ہے۔ عمدہ راستہ وہی میانہ روی ہے نماز بھی پڑھے اور روٹی بھی کمائے، رات کو جاگے بھی اور سوئے بھی، تلاوت قرآن اور حدیث بھی کرے اور لوگوں اور جورو بچوں سے باتیں بھی کرے، روزہ بھی رکھے اور افطار بھی کرے بہرحال ہر وقت اور ہر کام میں اتباع سنت ملحوظ رکھے)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ان جاہل درویشوں کی مٹی پلید ہوتی ہے جو رات اور دن عبادت اور مراقبہ میں مصروف رہنا اور سخت سخت ریاضت کرنا ضروری جانتے ہیں ایسی درویشی ہمارے دین میں نہیں ہے اور نہ ہمارے پیغمبر نے ہم کو سکھلائی ہے۔ ہمارے پیغمبر کا تو طریق یہ تھا کہ ایک ہاتھ میں دین دوسرے ہاتھ میں دنیا، دونوں کو سنبھالنا اور درست رکھنا وہی طریق ہم کو اور سب سچے مسلمانوں کو پسند ہے اللہ اسی پر قائم رکھے اور خلاف سنت درویشی سے علیحدہ رکھے۔

لَا تُشَارِّ اَخَاکَ۔ اپنے بھائی سے برائی مت کر (پھر وہ بھی تیرے ساتھ برائی کرے گا)۔

مَافَعَلَ الَّذِیْ کَانَتِ امْرَاَتُہٗ تُشَارُّہٗ وَتُمَارُّہٗ۔ اس شخص کا کیا حال ہے جس کی عورت اس سے برائی کرتی تھی اس سے لڑتی جھگڑتی تھی۔

لَھَا لِطَّۃٌ تَشْتَرُّ۔ اس کا پیٹ کھانے سے بھرا ہوا ہے وہ جگالی کر رہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اشتر البعیر یا اجتر جب وہ جگالی کرے یعنی پیٹ کا کھانا پھر منہ میں لا کر اس کو چبائے۔

بِحَسْبِ امْرِیٍٔ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْہِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْدُنْیَا اِلَّا مَنْ عَصَمَہُ اللّٰہُ۔ آدمی کو یہ برائی کافی ہے کہ لوگ انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کریں خواہ دین میں یا دنیا میں مگر جس کو اللہ تعالے بچائے رکھے (مطلب یہ ہے کہ جہاں آدمی کی شہرت ہوئی اور لوگوں کو اس سے اعتقاد پیدا ہوا اس کی تعظیم تکریم کرنے لگے اس کے ہاتھ پاؤں چومنے لگے بس وہ آفت میں پڑ گیا اب ضرور اس کے دل میں ریاست اور جاہ کی خواہش پیدا ہوگی اور اس کو یہ بھلا لگے گا کہ لوگ اس کی تعظیم کریں، اس کے ہاتھ پاؤں چومیں اس کو اپنا پیشوا اور مقتدی جانیں مگر شاذ و نادر اللہ کے بندے ایسی حالت میں محفوظ رہتے ہیں، وہ صدیق ہیں جن پر شیطان کا مکر اور فریب اثر نہیں کرتا۔ جتنی زیادہ لوگ ان کی تعظیم کرتے جائیں وہ اپنے تئیں اور زیادہ حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور بعض بزرگوں نے ایسی حالت میں یہ بھی کیا ہے کہ کوئی کام بظاہر ایسا کر بیٹھتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو ان سے بے اعتقادی پیدا ہو جائے مثلاً سرخ شربت گھول کر شراب کے شیشوں میں اپنے سامنے رکھتے ہیں تا کہ لوگ جانیں یہ شراب خوار ہیں یا اپنے کسی مرید کو اطلاع دے کر چپکے سے اس کی کوئی چیز چرا لیتے ہیں کہ دوسرے لوگ یوں سمجھیں انہوں نے چوری کی اور اسی طرح اللہ کے خاص بندوں کو شہرت اور ناموری پسند نہیں ہوتی بلکہ خمول اور گمنامی میں ان کو زیادہ لذت آتی ہے۔ طیبی نے کہا یہ بیماری اکثر مولویوں اور درویشوں میں پیدا ہو جاتی ہے جب وہ نفس کشی کر کے ظاہری گناہوں سے اپنا دل پھیر

لیتے ہیں تو شیطان ان کو یوں داؤ دیتا ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں تم فرد فرید ہو (نظیر بابا فرید علیہ الرحمتہ ہو) اور تمام لوگوں کے پیشوا اور واجب التعظیم ہو بس ان کے دل میں رعونت اور گھمنڈ سما جاتی ہے وہ اپنے تئیں مقرب بارگاہ الٰہی خیال کرتے ہیں حالانکہ ان کا شمار منافقوں میں ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مترجم کہتا ہے مجھ کو میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المہدی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ وہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بددل ہو گئے ہیں اور عامہ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمدللہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا مرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدی جانے نہ میرا ہاتھ چومے نہ میری تعظیم وتکریم کرے میں مولویت اور مشائخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرایئے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا' اپنے معتقدوں کی جماعت بڑھانا' ان سے نفع کمانا' ان کی دعوتیں کھانا' ان سے نذریں لینا' چندہ کرانا چاہتے ہوں' فقط۔

لَاتَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ - مجھ سے برائی کا حال مت پوچھو (یعنی آئندہ زمانہ میں جو برائیاں واقع ہوں گی) بلکہ نیک باتوں کا حال پوچھو (یعنی جو بھلائیاں آئندہ پیدا ہوں گی)۔

شَرَرٌ - چنگاریاں۔

اَشْرَرْتُ الشَّیْئَ - میں نے اس چیز کو ظاہر کر دیا۔

حَتّٰی اُشْرِرَتْ بِالْاَکُفِّ الْمَصَاحِفُ - یہاں تک کہ ہاتھوں میں مصحف دکھلائے گئے (یہ معاویہ کے لشکر والوں نے جنگ صفین میں کیا)۔

شُرْشُوْرٌ - ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا۔

شَرْشَرَۃٌ - کاٹنا' پھاڑنا۔

شَرْزٌ - سختی' ہلاکت' کاٹنا۔

تَشْرِیْزٌ - گالی دینا' عذاب کرنا۔

مُشَارَزَۃٌ - بدخلقی۔

اِشْرَازٌ - برائی میں ڈالنا جس میں سے نکل نہ سکے۔

شَرْزَۃٌ - ہلاکت۔

شِیْرَازٌ - بالائی۔

مُشَرَّزٌ - دونوں طرف سے بندھا ہوا۔

شِیْرَازَہ - وہ تسمہ جس سے کتاب کے ورق جوڑے جاتے ہیں۔

شِیْرَاز - ایک شہر ہے مشہور ایران میں شیخ سعدی اور حافظ وہاں کے مشہور شاعر اور سیبویہ مشہور نحوی ہے۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْاُتُنِ وَالشِّیْرَازِ الْمُتَّخَذِ مِنْھَا - میں نے ان سے گدھی اور اس کے دودھ کے شیراز کے بارے میں پوچھا۔ ایک روایت میں ہے **ھذا شیراز الا تن اتخذناہ لمریض عندنا** - یہ گدھی کے دودھ کا شیراز ہے جو ہم نے ایک بیمار کے لیے تیار کیا۔

شَرْسٌ - لگام پکڑ کر کھینچنا' ہاتھ سے چمڑا صاف کرنا' سخت بات کہہ کر درد پہنچانا۔

شَرْسٌ - سخت جگہ۔

شِرْسٌ - ایک پہاڑی درخت ہے۔

شَرِسٌ - اونٹ کے ہونٹ کی خارش۔

شَرِسٌ - بدخو' بدخلق۔

شَرِسُ الْاَکْلِ - بڑا کھاؤ۔

شَرَسٌ - ایک درخت ہے۔

شَرِیْسٌ - بدخو' بدخلق۔

اِشْرَاسٌ - شرس چرانا۔

تَشَارُسٌ - آپس میں دشمنی کرنا۔

شَرَاسٌ - سخت اور درشت۔

ھُمْ اَعْظَمُنَا خَمِیْسًا وَّاَشَدُّ نَا شَرِیْسًا - ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے اور ہم سے زیادہ سخت اور بدخلق ہے۔

شَرَاسَۃٌ - بدخلقی۔

مَکَانٌ شَرِسٌ - سخت اور درشت جگہ۔

شَرْسَفَةٌ۔ بدخلقی۔

شُرْسُوْفٌ۔ آفت' مصیبت کا شروع' اس کی جمع شَرَاسِیْفُ ہے۔

فَشَقَّا مَا بَيْنَ ثُغْرَةِ نَحْرِيْ اِلٰی شُرْسُوْفِيْ۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرے ڈگدگی کے گڑھے سے ان پسلیوں تک جن کے سرے پیٹ میں آتے ہیں چیر ڈالا۔ بعض نے کہا سرسوف۔ وہ کری چپنی ہڈی جو ہر پیٹ سے لٹکی ہوتی ہے۔

شَاةٌ مُشَرْسَفَةٌ۔ وہ بکری جس کے دونوں پہلو سفید ہوں۔

اَصَابَ النَّاسَ الشَّرَاسِيْفُ۔ لوگوں پر سختیاں شروع ہونے لگیں۔

شَرَاسِيْفٌ۔ پرانے خراب کپڑوں کو بھی کہتے ہیں۔

شَرْشَرَةٌ۔ کاٹنا' چیرنا۔

فَيُشَرْ شِرُشِدْقَهٗ اِلٰی قَفَاهُ۔ اس کا گلپھڑا گردن کی پشت تک چیر ڈالتا ہے۔

شَرْصٌ۔ اونٹ کے بچہ کا پہلے پہل چلنا' کھینچنا' آگے بول دینا' سختی' غلاظت۔

شَرْصٌ۔ پیشانی کا ایک کونا جو کنپٹی کے پاس ہے۔

شِرْصٌ۔ کشتی کا ایک پیچ' اونٹنی کی ناک میں سوراخ کر کے اس میں مہار ڈالنا۔

شَرِيْصَة۔ رخسار۔

مَارَاَيْتُ اَحْسَنَ مِنْ شَرَصَةِ عَلِيٍّ۔ حضرت علی کے جلحہ سے زیادہ خوبصورت میں نے نہیں دیکھا۔

جَلَحَة۔ سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ ہونا' یعنی سر کے سامنے کا حصہ گنجا اور بے بال ہونا۔

شَرْطٌ۔ کوئی شرط لگانا' نشتر سے چیرنا' بڑے کام میں پڑ جانا' پھاڑنا۔

مُشَارَطَةٌ۔ دونوں طرف سے شرط کرنا یا معاہدہ کرنا۔

اِشْرَاطٌ۔ اونٹوں کو فروخت کے لیے بتلانا۔

تَشَرُّطٌ۔ عمدگی سے کام کرنا۔

اِشْتِرَاطٌ۔ شرط لگانا۔

شَرَطٌ۔ نشانی۔

شُرْطِيٌّ یا شُرَطِيٌّ۔ کوتوال' پولیس کا افسر' اس کو صاحب الشرطہ کہتے ہیں۔

مِشْرَطٌ اور مِشْرَاطٌ۔ نشتر۔

لَا يَجُوْزُ شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ۔ بیع میں دو طرح کی شرطیں لگانا درست نہیں۔ مثلاً بائع یوں کہے اگر تو نقد قیمت دے تو میں نے ایک روپیہ کو تیرے ہاتھ یہ شے بیچی اور اگر ادھار لے تو دو روپیہ کو بیچی۔ یہ ناجائز ہے کیونکہ ایک بیع میں گویا دو بیعیں ہیں اور اکثر فقہا نے بیع میں ایک شرط ہو یا دو شرطیں ہوں سب کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن امام احمد نے ایک شرط کو ظاہر حدیث کی رو سے جائز رکھا ہے اس سے زیادہ کو ناجائز رکھا ہے۔

نَهٰی عَنْ بَيْعٍ وَّشَرْطٍ۔ بیع میں شرط لگانے سے آپ نے منع فرمایا۔ (یعنی عقد بیع کے ساتھ ہے شرط ہو نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد)۔

شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ۔ اللہ کی شرط پر عمل کرنا زیادہ ضرور ہے بندوں کی شرط پر عمل کرنے سے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حالانکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ غلام لونڈی کا ترکہ اس کو ملتا ہے جس نے اس کو آزاد کیا ہو۔

وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ۔ (آنحضرت نے حضرت عائشہ سے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے) اور ولاء کی شرط ان کے مالکوں کے لیے کر لے کہ اچھا ولاء (غلام لونڈی کا ترکہ) تم ہی لینا (کیونکہ یہ شرط باطل ہے پس اس کا اثر کچھ نہ ہوگا اور ولا تجھ کو ہی ملے گی۔ کرمانی نے کہا واشترطی لھم الولا' کا مطلب یہ ہے کہ ان سے یوں کہہ دے کہ ولاء بموجب حکم خدا اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے یا یہ حدیث خاص ہے حضرت عائشہ سے کیونکہ ایسی شرط لگانے سے عقد بیع فاسد ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ ایک طرح کا مکر و فریب ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ مکر اور فریب نہیں ہے بلکہ خلاف شرع شرط لگانے کی سزا ہے جیسے آگے اسی حدیث میں ہے کہ اللہ کی کتاب میں جو شرط صحیح نہیں وہ اگر سو بار لگائی جائے تو بھی باطل ہے اس صورت میں ایسی شرطیں لغو ہوں گی اور بیع صحیح

ہو جائے گی)۔

شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ - مکاتبوں میں اور ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی (انہی کے موافق عمل کیا جائے گا)۔

اِنَّمَا هُوَ شَرْطٌ لِلنِّسَاءِ - اس آیت میں جو باتیں مذکور ہیں وہ عورتیں کے لیے شرط ہیں (یعنی اذاجاك المومنات یبایعنك الایة میں اور مردوں کے لیے بھی ان میں کی اکثر باتیں شرط ہیں)۔

وَاشْتَرِطِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي - احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے کہ جہاں مجھ کو تو روک دے گا وہیں میرا احرام کھل جائے گا - اس حدیث سے یہ نکلا کہ احرام میں ایسی شرط لگانا جائز ہے پس اگر بیماری وغیرہ سے محرم حج یا عمرے سے رک جائے تو شرط کے بموجب اس کو حلال ہو جانا درست ہے - امام ابوحنیفہ اور امام مالک نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ سے خاص رکھا ہے اور قاضی عیاض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے حالانکہ قاضی کا یہ قول باطل ہے کیونکہ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے۔

اَيْنَ الشُّرُوْطُ - شرطیں کہاں گئیں (جو اس آیت میں مذکور ہیں - التائبون العابدون السائحون میں اخیر تک یعنی توبہ اور عبادت وغیرہ)۔

اَشْرَاطُ السَّاعَةِ - قیامت کی نشانیاں، یہ شَرَطٌ کی جمع ہے - نہایہ میں ہے کہ پولیس کے لوگوں کو شُرَطُ السُّلْطَان کہتے ہیں کیونکہ ان پر کوئی نشانی ہوتی ہے (یعنی پولیس کی ڈریس یا چپراس وغیرہ)۔

صَاحِبُ الشُّرَطِ - جو افسر فوج کے آگے چلتا ہے اور امیر کے احکام کی تعمیل کراتا ہے اور کوتوال کو بھی کہتے ہیں۔

وَكَانَ قَيْسُ بْنُ عُبَادَةَ - قیس بن سعد ابن عبادہ اس لشکر میں صاحب الشرط کی طرح تھے۔

اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ - قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک لے جائے گی (اگلے لوگوں نے اس کی تفسیر میں بہت باتیں بیان کیں، کسی نے کہا واقعی ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگیں گے وہ پیچھے لگے گی پھر جہاں وہ تھک کر ٹھہر جائیں گے - یہ آگ مراد ہے جیسے تاتار کا فتنہ ہوا کہ مشرق سے مغرب تک اس کا اثر پھیل گیا اور مجھ پر جو ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ اس آگ سے ریلوے مراد ہے یعنی مشرق سے مغرب تک ریل چلنے لگے گی اور یہ امر اب پورے ہونے کے قریب ہے بیچ میں چند ہی مقامات واقع ہیں ان میں بھی اگر ریل ہوگئی تو مشرق سے مغرب تک برابر متصلا لوگ ریل پر جایا کریں گے)۔[1]

وَتُشْرَطُ شُرْطَةٌ لِلْمَوْتِ لَا يَرْجِعُوْنَ اِلَّا غَالِبِيْنَ - لشکر کی ایک ٹکڑی موت کو ٹھان لے گی (یعنی اس وقت تک نہ لوٹیں گے جب تک غالب نہ ہوں (یا شہید ہو جائیں) بعض نے کہا شرطۃ پڑھا ہے یعنی ایک بار یہ شرط کریں گے۔

وَاِنِّيْ دَاعٍ لَّهُمُ الشُّرَطَ - میں ان کے لیے پولیس کو بلاتا ہوں۔

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَاخُذَ اللّٰهُ شَرِيْطَةً مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَبْقٰى عَجَاجٌ لَّا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ اللہ تعالی زمین پر سے اچھے اور شریف لوگوں کا گروہ اٹھا نہ لیگا - (وہ گذر جائیں گے) اور کمینے پاجی لوگ رہ جائیں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا (بلکہ جاہل اور گنوار اور دین کے علم سے محض ناواقف اور بے خبر ہوں گے - قیامت ایسے ہی لوگوں پر قائم ہوگی - دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ان میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی نہ ہوگا - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صرف اللہ اللہ کہنا یہ بھی ذکر الہی ہے اور اس میں ثواب ہے جیسے صوفیہ نے قرار دیا اور جن علمائے ظاہر نے اللہ اللہ کہنے کو بے کار کہا ہے ان کو اس حدیث سے غفلت ہوگئی - نہایہ میں ہے کہ اشراط اشراف اور کمینوں دونوں کو کہتے ہیں - ازہری نے کہا میں سمجھتا ہوں حدیث

---

[1] اس آگ سے مراد حقیقی آگ ہے جس کی تفصیل راقم اپنی کتاب قیامت کی نشانیاں میں پیش کر چکا ہے۔ (م)

میں شَرُطَةٌ ہوگا یعنی اچھے گروہ کو اٹھا لے گا مگر شمر نے شَرِیْطَتَهٗ روایت کیا ہے)۔

وَلَا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ - اور نہ خراب نکما مال (زکوۃ میں لیا جائے گا)۔ بعض نے کہا چھوٹے کم سن جانور یا برے خراب قسم کے۔

نُهِيَ عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ - آنحضرت نے شیطان کے ذبیحہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ جانور کا ذرا سا حلق کاٹ دیا پوری رگیں نہ کاٹیں وہ تڑپ تڑپ کر مر گیا - جاہلیت کے زمانہ میں مشرک ایسا ہی کرتے چونکہ شیطان نے ان کو بھڑکایا تھا اس لیے ایسے ذبیحہ کو شیطان کا ذبیحہ فرمایا)۔

مُحَافَظَةٌ عَلَى الشَّرِيْطَةِ - شرط پوری کرنے کے لیے (وہ شرط کیا ہے حدیث کو اس کے راوی کی طرف نسبت دینا اور جس امام نے اس کو نکالا مثلاً بخاری یا مسلم یا ترندی یا ابوداود یا نسائی یا ابن ماجہ یا بیہقی نے) اس کا نام بیان کرنا)۔

شَرْطَةُ مُحْجِمٍ - پچھے لگانے کے لیے ایک بار کونچنا -

مَزْمُوْلٌ بِشَرِيْطٍ - کھجور کے پتوں سے بنا ہوا یعنی اون کی رسی سے -

اَبْشِرْ يَابْنَ يَحْيٰى فَاِنَّكَ وَاَبَاكَ مِنْ شُرْطَةِ الْخَمِيْسِ - (حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں عبداللہ بن یحیی حضرمی سے فرمایا) یحیٰی کے بیٹے تو خوش ہو جا تو اور تیرا باپ فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگوں میں سے ہیں (جو سب سے آگے دشمن کی طرف بڑھتے ہیں)۔

كَيْفَ تَسْمِيَتُكُمْ شُرْطَةَ الْخَمِيْسِ يَااَصْبَغُ قَالَ لِاَنَّا ضَمِنَّا لَهُ الذَّبْحَ وَضَمِنَ لَنَا الْفَتْحَ - اصبغ بن نباتہ سے کسی نے پوچھا تم فوج کے چیدہ اور عمدہ لوگ کیوں کہلائے؟ انہوں نے کہا اس لیے کہ ہم گردن کٹانے کے ضامن ہوئے اور آپ یعنی حضرت علی فتح کے ضامن ہوئے (یعنی ہم نے یہ اقرار کیا کہ مرتے تک پیچھے نہ ہٹیں گے اور آپ نے فتح کا وعدہ فرمایا)۔

شَرْعٌ - طریقہ قائم کرنا' چلتے ہوئے رستہ پر آ جانا' پوست نکالنا' اٹھانا' شروع کرنا' گھس جانا' سیدھا ہونا' کھل جانا' نزدیک آنا -

تَشْرِيْعٌ - رستہ کھولنا' ایک طریقہ قائم کرنا' کھولنا' ڈبانا' سامنے کرنا -

شَارِعٌ - رستہ قائم کرنے والا اور اصطلاح میں شارع آنحضرت کو کہتے ہیں کیونکہ اسلام کی شریعت آپ ہی نے قائم کی -

شَارِعَة - عام رستہ' سڑک' اس کی جمع شَوَارِعُ ہے -

شَرَاعَةٌ - بہادری اور دلیری -

شَرْعٌ اور شَرِيْعَةٌ - دین کا وہ رستہ جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے قائم کیا ہو -

شُرَاعِيٌّ - لمبا نیزہ جو ایک شخص شراع نامی بنایا کرتا تھا -

شِرْعٌ اور شَرَعٌ - برابر' جوڑ -

شَرِيْعٌ - بہادر' اور کتان کا عمدہ کپڑا -

مَشْرُوْعٌ اور شَرْعِيٌّ - جو امر شرع کے موافق ہو (ہندوستان میں مشروع ایک کپڑے ہے جس میں کچھ ریشم ہوتا ہے کچھ سوت' عورتیں اس کی ازار بناتی ہیں - اور شرعی ہندیوں کے عرف میں پائجامہ کو بھی کہتے ہیں)۔

شَرِيْعَةٌ - جاری پانی پر اونٹوں کا گھاٹ -

شُرَّعٌ جمع ہے شَارِعٌ کی یعنی کھلے ہوئے نمایاں -

فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ - اپنی اونٹنی کو پانی میں اتار دیا - عرب لوگ کہتے ہیں -

شَرَعَتِ الدَّوَابُّ فِي الْمَاءِ شَرْعًا وَ شُرُوْعًا - جانور پانی میں گھس گئے -

شَرَّعْتُهَا يا اَشْرَعْتُهَا فِي الْمَاءِ - میں نے ان کو پانی میں گھسیڑ دیا -

شَرَعَ فِي الْاَمْرِ يافِي الْحَدِيْثِ - کسی کام میں یا بات میں غرق ہو گیا (گھس گیا)۔

اِنَّ اَهْوَنَ السَّقْيِ التَّشْرِيْعُ - سب سے زیادہ آسان پانی پلانا یہ ہے کہ جانوروں کو بہتے پانی کے گھاٹ پر لے آئیں (وہ خوب چھک کر پی لیتے ہیں)۔

حَتّٰى اَشْرَعَ فِي الْعَضُدِ - (وضو میں ہاتھوں کو اتنا دھویا) کہ بازو تک پہنچ گئے (کہنی کے پار)۔

كَانَتِ الْاَ بْوَابُ شَارِعَةً اِلَى الْمَسْجِدِ - دروازے مسجد کی طرف کھلے ہوئے تھے (لوگ ان میں ہوکر مسجد میں آتے) عرب لوگ کہتے ہیں-

شَرَعْتُ الْبَابَ اِلَى الطَّرِيْقِ - میں نے رستہ کی طرف دروازہ کھول دیا-

اُحِبُّ الْجَمَالَ حَتّٰى فِيْ شِرْعِ نَعْلِيْ - میں تو حسن اور خوبصورتی کو (ہر چیز میں) پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے جوتی کے تسمے میں بھی- اصل میں شِرْعٌ عود کے تانت کو بھی کہتے ہیں- تسمہ بھی اس تانت کی طرح جوتی پر کھنچا ہوتا ہے اس لیے اس کو بھی شرع کہنے لگے-

شِرَاعُ الْاَنْفِ - لمبی ناک والے-

بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ فِي الْبَحْرِ وَالرِّيْحُ طَيِّبَةٌ وَالشِّرَاعُ مَرْفُوْعٌ - ایک بار ایسا ہوا ہم سمندر میں جا رہے تھے، ہوا موافق تھی، پردہ چڑھا ہوا تھا-

اَنْتُمْ فِيْهِ شَرْعٌ - تم سب اس میں برابر ہو (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں ہے)-

شَرْعُكَ مَا بَلَّغَكَ الْمَحِلَّ - تجھ کو اتنا (توشہ) کافی ہے جو منزل مقصود تک پہنچا دے (یہ ایک مثل ہے)-

فَقُلْتُ شَرْعِيْ - میں نے کہا بس مجھ کو کافی ہے-

فَنَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا - ہم دونوں اس میں سے پانی لے کر نہانا شروع کرتے دونوں کے ہاتھ ایک ہی برتن میں پڑتے-

لَا تُشْرِعْ يَا جَابِرُ - جابر اپنی اونٹنی کو پانی میں مت اتار- ایک روایت میں لَا تَشْرَعْ ہے یعنی پانی پینے کے رستہ پر مت جا (مثلاً نہر یا سمندر یا دریا کے کنارے)-

فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَشْرَعَتْ - آنحضرت اتر پڑے اور آپ کی اونٹنی پانی میں گھس گئی-

اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ كَثُرَتْ عَلَيَّ - اسلام کے احکام (فرائض اور سنن اور آداب) بہت ہو گئے- (میں سب کا یاد رکھنا اور بجالانا مشکل سمجھتا ہوں، مجھ کو ایک اعلیٰ بات بتلا دیجئے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں فرضوں کو چھوڑ دوں گا بلکہ مقصد یہ ہے کہ فرض ادا کرنے کے بعد سنتوں پر اس کو مقدم سمجھوں گا اسی کی مزاولت رکھوں گا-)

حِيْتَانٌ شُرَّعٌ - مچھلیاں پانی سے منہ نکالے ہوئیں (یعنی جو نظر آ رہی ہیں)-

اَلْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ شَرْعٌ - لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں-

مَشْرَعَةٌ - پانی بہنے کا رستہ-

شَرْفٌ - شرافت میں کسی پر غالب آنا، برج بنانا-

شُرُوْفٌ - اونٹ کا بوڑھا ہونا-

شَرَفٌ - بلند ہونا، دین یا دنیا میں جیسے شَرَافَةٌ ہے-

تَشْرِيْفٌ - بزرگی دینا، برج بنانا-

شُرْفَةٌ - برج اور مکان کا بالائی حصہ جو سب سے اونچا ہو-

مُشَارَفَةٌ - مفاخرت، بلند ہونا، اوپر سے جھانکنا- جیسے اشراف اوپر سے دیکھنا، نزدیک ہونا، اشفاق کرنا، حریص ہونا-

تَشَرُّفٌ - شریف ہونا، کسی چیز کو شرافت سمجھنا، بلند ہونا-

اِسْتِشْرَافٌ - ظلم کرنا، کسی چیز کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا، اچھی طرح غور کر کے دیکھنا، طلب کرنا، خواہش کرنا-

شَارِفٌ - عمر والا بوڑھا اونٹ-

شَرَفٌ - وہ بزرگی جو باپ دادا کی طرف سے ہو (بعض نے کہا شرف اور مجد تو وہ بزرگی جو آبائی ہو اور حسب اور کرم وہ بزرگی جو اپنے ذاتی اخلاق اور اوصاف سے حاصل ہو)-

لَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ وَهُوَ مُؤْمِنٌ - کوئی مومن ایسی لوٹ نہ کرے گا جو قدر رکھتی ہو جس کی طرف لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (یعنی قیمتی مال ہو) مطلب یہ ہے کہ مومن کسی کا ایسا مال نہ لوٹے گا جو قدر اور قیمت رکھتا ہو اور لوگوں کی نگاہ میں باوقعت ہو)-

كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى اِسْتَشْرَفَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَنْظُرَ اِلٰى مَوَاقِعِ نَبْلِهٖ - ابوطلحہ اچھے تیرانداز تھے وہ جب (جنگ میں) تیر مارتے تو آنحضرت آنکھ اٹھا کر دیکھتے ان کا تیر کہاں پڑتا ہے (نہایہ میں ہے کہ استشراف کا اصلی معنی یہ ہے کہ اپنا ہاتھ ابرو پر رکھ کر کسی چیز کو دیکھنا جیسے وہ شخص جو دھوپ سے سایہ کرتا ہے اس طرح دیکھتا ہے اور یہ شرف سے نکلا ہے بمعنی بلندی، گویا وہ اوپر سے دیکھتا ہے کیونکہ اوپر

والے کو نیچے کی چیز خوب دکھائی دیتی ہے)۔

اُمِرْنَا اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ - ہم کو (قربانی کے جانوروں میں یہ حکم ہوا کہ آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھیں (یعنی یہ اعضاء سلامت ہوں) بعض نے کہا یہ شُرْفَةٌ سے نکلا ہے یعنی اچھا اور عمدہ مال- مطلب یہ ہے کہ قربانی کے لیے اچھا موٹا تازہ جانور لیں-

مَا يَسُرُّنِیْ اَنَّ اَهْلَ الْبَلَدِ اِسْتَشْرَفُوْكَ - (جب حضرت عمرؓ شام کے ملک کو تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگ آپ کے استقبال کے لیے نکلے تو ابوعبیدہ نے کہا) میں تو اس سے خوش نہیں ہوں کہ شہر والے آپ کے استقبال کو آئیں (کیونکہ حضرت عمرؓ غریبوں کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ابوعبیدہ ڈرے کہیں ان کی نگاہ میں حقیر نہ سمجھے جائیں (مگر آپ کے چہرے پر عظمت الٰہی کا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ دیکھ کر سب تھرا گئے (ہیبت حق است ایں از خلق نیست ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست)۔

مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا اِسْتَشْرَفَتْ لَهٗ - جو شخص فتنوں کو قصد کر کے دیکھے گا (خواہ مخواہ ان کے سامنے جائے گا) تو فتنے بھی اس کو دیکھیں گے (وہ بھی ان میں پڑ جائے گا (مطلب یہ ہے کہ فتنوں سے الگ رہنا چاہیے- دور بھاگنا چاہیے اسی میں بچاؤ ہے جب ان کے پاس گئے تو احتمال ہے کہ خود بھی ان میں گرفتار ہو جائے- بعض نے کہا استشرفت له کو اشراف سے ماخوذ کہا یعنی فتنے اس کو ہلاک کر دیں گے- کرمانی نے کہا فتنوں سے تمام وہ فسادات مراد ہیں جو اہل اسلام کے آپس میں اختلافات سے پیدا ہوں اور حق اور باطل کی تمیز اس میں نہ ہو سکے)۔

تَسْتَشْرِفْهُ - یہ فتنے اس کو کھینچ لیں گے اس کو بھی شریک کر لیں گے (اس لیے جنگل میں اپنی گائیں اور اونٹوں میں چلا جائے اور فتنوں سے دور رہے اور تلوار کی دھار پر پتھر مار کر توڑ ڈالے تا کہ لڑائی میں جانے کے قابل نہ رہے نہ کسی مسلمان کو مار سکے اگر کوئی نشے والا اس کو مارنے آ جائے تو آنکھ بند کر کے شہید ہو جائے وہ اپنا اور اس کا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا)۔

اِسْتَشْرَ فَهَا الشَّيْطٰنُ - شیطان اس کو گھورنے لگتا ہے (اس سے برا کام کرنے کے لیے لوگوں کو ابھارتا ہے)۔

فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ - لوگ حکومت حاصل کرنے کے لیے للچائے (ہر ایک کے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی کہ اس کو ملے)۔

لَا تَتَشَرَّفُوْا لِلْبَلَاءِ - بلا آنے کا انتظار نہ کرو (اس کی طرف دل نہ لگاؤ بلکہ اللہ کی پناہ اس سے چاہتے رہو)۔

مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ لَهٗ فَخُذْهُ - جو دنیا کا مال تیرے پاس بن توقع اور بن طلب کے آ جائے تو اس کو لے لے- (وہ اللہ تعالی کا بھیجا ہوا ہے اس سے انکار نہ کرے- البتہ طلب اور خواہش اور توقع کے ساتھ دنیا کا مال لینا خوب نہیں ہے جیسے ہمارے زمانہ کے مکار درویش اور دنیا دار مولوی کیا کرتے ہیں کہ لوگوں سے مانگ مانگ کر خواہش کر کے ان کی امیدواری اور خوشامد کر کے بڑے بڑے لمبے چوڑے دعا نامے لکھ کر ان پر زور ڈال کر ان کو عذاب الٰہی یا آئندہ آنے والی مصیبت سے ڈرا کر نذریں لیتے ہیں اور تنخواہیں اور جاگیریں اور یومیا اپنے نام مقرر کراتے ہیں اور بعض جھوٹے فقیر خانقاہوں اور بزرگوں کے عرسوں اور نیازوں اور عود وگل کے نام سے امیروں سے ماہانہ اور سالیانہ مقرر کراتے ہیں یہ سب بہانے ہیں سچے فقیروں نے معین تنخواہ تک کبھی قبول نہیں کی اس لیے کہ اس پر بھروسا ہو جائے گا اور توکل علی اللہ میں جو لازمہ فقیری اور درویشی ہے خلل آئے گا)۔

مَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ كَانَ كَالَّذِیْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ - جو شخص طمع اور خواہش اور توقع کے ساتھ دل لگا کر دنیا کا مال لے گا اس کی مثال ایسی ہے جو کھائے پر اس کا پیٹ نہ بھرے (کتنا ہی کھاتا جائے پر سیر نہ ہو اور کھانے کی خواہش کرے- سچ فرمایا ہمارے آقا نے- گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور)۔

مَا جَاءَكَ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ - جو مال بن خواہش اور بن توقع کے آ جائے اس کو لے لے اور دولت مند بن جا- (کیونکہ اللہ تعالی تجھ کو مال دار کرنا چاہتا ہے- جب تو تیرے بن طلب تیرے پاس دنیا کا مال بھیجتا ہے- ایسا مال لے

لینا اس کے نہ لینے سے افضل ہے-محبوب کی مراد اپنی مراد پر مقدم یہی بزرگوں کی طریق ہے اگر خود محتاج نہ ہو تو ایسا مال لے کر محتاجوں کو تقسیم کر دے اس میں پھیر دینے سے زیادہ ثواب ہے' دوسرے یہ کہ ایسا مال نہ لینے میں ایک طرح کا استغنا اور تکبر پایا جاتا ہے اور یہ امر پروردگار کو بہت ناپسند ہے ہم کتنے ہی مال دار ہو جائیں پر اپنے مالک کے بھیک منگے اور محتاج رہیں گے اور جو چیز وہ بھیجے گا اس کو اپنا فخر سمجھ کر بڑی خوشی سے لے لیں گے- یہ امر اس صورت میں ہے جب اس مال کے حلال ہونے کا یقین ہو اگر اس کے حلال ہونے میں شبہ ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر امرا اور سلاطین کے اموال ہیں جو ظلم سے خلاف شریعت جمع کیے جاتے ہیں یا حرام ہونے کا یقین ہو مثلاً سود یا رشوت کا پیشہ ہو تو اس کا پھیر دینا لازم ہے-مرزا مظہر جان جاناں نے جو ہمارے مرشدوں میں سے ہیں غازی الدین خاں فیروز جنگ کا ایک لاکھ روپیہ جس کو وہ طریق نذر لائے تھے سب کا سب پھیر دیا- ایک روپیہ بھی اس میں قبول نہیں کیا اسی روز شام کو ایک غریب شخص آ کر آپ کا مرید ہوا اور چار آنے کا خوردہ بطور نذر پیش کیا- آپ نے بڑی خوشی سے وہ سب خوردہ لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا- یہ ہے سچی فقیری اور درویشی ایک مرید نے عرض کیا حضرت اس میں کیا راز ہے؟ لاکھ روپے میں سے تو آپ نے ایک روپیہ بھی نہیں لیا سب واپس کر دیئے اور یہ چار آنے کے پیسے آپ نے کس خوشی کے ساتھ سب کے سب لے لیے' ایک پیسہ تک نہ چھوڑا- فرمایا جب میں نے لاکھ روپے واپس کر دیئے تو شیطان لعین نے میرے دل میں وسوسہ ڈالا کہ تو بڑا کامل اور بے طمع فقیر ہے اور تیری شان لوگوں کی نظر میں بہت بڑی ہے کہ لاکھ روپے واپس کر دیئے- میں نے اپنے تئیں ذلیل کرنے کے لیے اور شیطان کا وسوسہ باطل کرنے کے لیے یہ چار آنے کا خوردہ سب لوگوں کے سامنے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا تاکہ لوگ مجھ کو شان والا مستغنی اور بے طمع فقیر نہ سمجھیں- غرض یہ ہے کہ جس امر سے نفس میں استکبار اور غرور توڑنا لازمہ درویشی اور فقیری ہے اور ساری فقیری کا خلاصہ اور جوہر نفس شکنی ہے)-

لَا تَشَرَّفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ- آپ اوپر سر اٹھا کر نہ دیکھئے' ایسا نہ ہو کوئی تیر آپ کے لگ جائے-

كَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ ﷺ- ابوطلحہ جب تیر مارتے تو آپ سر اٹھا کر دیکھتے (کہ تیر کسی کافر کو لگا یا نہیں)-

حَتّٰى اِذَا شَارَفَتْ اِنْقِضَاءَ عِدَّتِهَا- جب اس کی عدت گذرنے کو ہوئی (یعنی عدت گذرنے کا زمانہ نزدیک آ پہنچا)-

وَاِذَا اَمَامَ ذٰلِكَ نَاقَةٌ عَجْفَاءُ شَارِفٌ- ناگاہ کیا دیکھتے ہیں اس کے آگے ایک دبلی بوڑھی اونٹنی ہے-

اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ وَهُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفِنَاءِ- حمزہ اٹھو یہ عمر والی موٹی اونٹنیاں جو مکان کے صحن میں بندھی ہیں (ان کو کاٹو اور ان کا گوشت بھون کر لاؤ ہم کو کھلاؤ)- ایک روایت میں ذالشرف النواء ہے یعنی اونچی موٹی اونٹنیاں-

تَخْرُجُ بِكُمُ الشُّرْفُ الْجُوْنُ- تم میں بوڑھی کالی اونٹنیاں نکلیں گی (صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بوڑھی کالی اونٹنیوں سے کیا مراد ہے فرمایا فتنے کالی رات کے حصوں کی طرح (ایک فتنہ دوسرے فتنہ سے بدتر فتنوں کو ان کی درازی اور اتصال میں کالی بوڑھی اونٹنیوں سے تشبیہ دی- نہایہ میں ہے کہ شرف بکسون راء اس حدیث میں مروی ہے اور فاعل کی جمع اس وزن پر کم آتی ہے جیسے بَازِلٌ اور بُزْلٌ- البتہ معتل العین اجوف میں یہ جمع بہت آئی ہے' جیسے عَائِذٌ اور عُوْذٌ ہے- ایک روایت میں الشُّرْقُ الْجُوْفُ ہے قاف سے اس کے معنی آگے مذکور ہوں گے-)

كَانَ لِيْ شَارِفٌ فَاَصَبْتُ شَارِفًا- میرے پاس ایک پوری عمر کی اونٹنی تھی پھر ایک اور پوری عمر کی اونٹنی مجھ کو مل گئی (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

يَسْكُنُ مَشَارِفَ الشَّامِ- شام کے شہروں کے پاس جو گاؤں ہیں ان میں رہے گا- بعض نے کہا مشارف وہ گاؤں جو بلاد الریف اور جزیرہ عرب کے درمیان ہیں-

يُوْشِكُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ بَيْنَ شَرَافٍ وَّاَرْضٍ كَذَا جَمَّاءُ وَلَا ذَاتُ قَرْنٍ- وہ زمانہ قریب ہے جب شراف

اور فلانی سرزمین کے درمیان کوئی بے سینگ والا جانور نہ رہے گا نہ سینگ والا- شراف ایک مقام کا نام ہے- بعض نے کہا ایک پانی کا جو بنی اسد قبیلے کا ہے-

اِنَّ عُمَرَ حَمَی الشَّرَفَ وَالرَّبَذَۃَ- حضرت عمرؓ نے شرف اور ربذہ کو محفوظ چراگاہ مقرر کیا تھا- ایک روایت میں سرف ہے سین مہملہ اور کسرۂ راء سے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)-

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِی الصَّلٰوۃِ وَ اِنَّ لِیْ مَمَرَّ الشَّرَفِ- میں نماز میں پھونکنا پسند نہیں کرتا گو مجھ کو شرف کا سارا راستہ مل جائے-

فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ- وہ ایک دوڑ یا دو دوڑ بھاگ جائے (بعض نے کہا شرفا اور شرفین پڑھا ہے ترجمہ وہی ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے وہ ایک چڑھائی پر چڑھ جائے یا دو پر)

فَسَعٰی لَھَا شَرَفًا فَلَمْ یَرَشَیْئًا- ایک دوڑ تک دوڑے لیکن کچھ نہیں دیکھا-

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِیَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ الْمَسَاجِدَ جُمًّا- ہم کو یہ حکم ہوا کہ شہروں کو بلند بنائیں یعنی مکانوں میں اونچے اونچے بالا خانے اور برج رکھیں اور مسجدوں کو سادہ بنائیں (بن برجوں کے کیونکہ مسجدوں میں اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں)-

وَسُقُوْطُ شُرُفَاتِھَا- اس کے برج گر جانا' یہ جمع ہے شُرْفَۃٌ کی بعض نے شرفاتھا- بعض نے شرفاتھا پڑھا ہے-

سُئِلَتْ عَنِ الْخِمَارَ یُصْبَغُ بِالشَّرَفِ فَلَمْ تَرَبِہٖ بَاْسًا- حضرت عائشہ سے پوچھا اگر اوڑھنی شرف میں رنگیں انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں (شرف ایک درخت ہے جس میں سے سرخ رنگ نکلتا ہے)-

قِیْلَ لِلْاَ عْمَشِ لَمْ تَسْتَکْثِرْ عَنِ الشَّعْبِیِّ فَقَالَ کَانَ یَحْتَقِرُنِیْ کُنْتُ اٰتِیْہِ مَعَ اِبْرَاھِیْمَ فَیُرَحِّبُ بِہٖ وَیَقُوْلُ لِیْ اُقْعُدْ ثَمَّ اَیُّھَا الْعَبْدُ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا نَرْفَعُ الْعَبْدَ فَوْقَ سُنَّتِہٖ مَا دَامَ فِیْنَا بِاَرْضِنَا شَرَفٌ- اعمش (جو حدیث کے بڑے امام ہیں) ان سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے تم عامر شعبی سے بہت روایت نہیں کرتے (یعنی ان کی بہت حدیثیں نقل نہیں کرتے حالانکہ وہ حدیث کے حافظ تھے) انہوں نے کہا وہ میری تحقیر کرتے تھے میں اور ابراہیم نخعی دونوں مل کر ان کے پاس جایا کرتے وہ کیا کرتے ابراہیم کو تو مرحبا کہتے (بڑے اکرام وتعظیم سے بٹھاتے) اور مجھ کو کہتے ارے غلام وہاں بیٹھ جا پھر یہ شعر پڑھتے- لا نرفع العبد اخیر تک یعنی ہم غلام کا مرتبہ جیسا رسم رواج ہے اس سے بڑھائیں گے نہیں جب تک ہمارے ملک میں کوئی شریف باقی ہے- عرب لوگ کہتے ہیں:

ھُوَ شَرَفُ قَوْمِہٖ وَکَرَمُھُمْ- وہ اپنی قوم کا شریف اور عزت دار ہے-

مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ- پھولے گال والا ایسا آدمی اکثر منافق اور مکار ہوتا ہے)-

فَمَا اَشْرَفَ لَھُمْ اَحَدٌ- کوئی ان کے سامنے نہیں نکلا-

وَاَشْرَفَ عَلٰی اُطُمٍ- ایک برج پر چڑھ گیا (اونچے مکان پر)-

یُکَبِّرُوْنَ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ- ہر بلندی پر اللہ کی بڑائی کرتے ہیں (تکبیر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عجیب مخلوقات دیکھ کر)-

وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ- جو اونچی قبر دیکھے اس کو زمین برابر کر دے (مجمع البحار میں ہے اونچی قبر وہ ہے جس پر پتھر وغیرہ سے عمارت بنی ہو یا گنبد اور یہ سب منع ہے اس لئے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں اور اونچی سے یہ مراد نہیں ہے جو نشان کے لئے کسی قدر زمین سے بلند کر دی جاتی ہے یا کنکر یا پتھر سے تاکہ قبر معلوم ہو- اور اگلے لوگوں نے مشائخ اور علماء کی قبروں پر عمارت کا بنانا درست رکھتا ہے تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور وہاں بیٹھ کر آرام کریں-

مترجم کہتا ہے آنحضرتؐ نے جو حضرت علی کو اس طرح حضرت علی نے ابوالہیاج کو قبروں کے برابر کر دینے کا حکم دیا تھا وہ مشرکوں کی قبریں تھیں نہ مسلمانوں کی کیونکہ مسلمانوں کی قبریں اس زمانہ میں سنت کے موافق ایک بالشت سے زیادہ بلند نہ ہوں گی- اب اس حدیث کی رو سے ایک جماعت علماء نے عموماً قبروں کا بلند بنانا اور اس پر عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد تیار کرنا منع

رکھا ہے اور بعض نے مشہور بزرگوں اور عالموں کی قبروں پر ان کو جائز رکھا ہے جیسے اوپر مجمع البحار سے منقول ہوا- اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جن بزرگوں یا عالموں کی قبروں پر ایسی عمارتیں بن گئی ہیں ان کا گرا دینا اور ڈھا دینا ضرور ہے یا نہیں- بعض نے کہا ضرور ہے' بعض نے کہا جائز ہے بعض نے کہا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں ان بزرگوں کی تحقیر اور تذلیل ہوتی ہے- اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر عوام وہاں جا کر شرک کے کام کرتے ہوں مثلاً نذریں چڑھانا' مرادیں' منتیں مانگنا' عرضیاں لٹکانا' سجدہ اور رکوع کرنا تب تو اس کا گرا دینا مناسب ہے کیونکہ ان کے رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی توہین ہوتی ہے ایسی حالت میں ان کی توہین کی کچھ پرواہ نہ کرنا چاہئے- اور اگر شرک کے کام وہاں نہ ہوتے ہوں تب ان کا گرانا مناسب نہیں ہے بلکہ عوام کو مجبور کرنا چاہئے کہ وہ سنت کے موافق ان کی زیارت کیا کریں- اور جو امر جائز نہیں ہے جیسے طواف کرنا' بوسہ لینا' اس پر چراغاں کرنا' روشنی کرنا' میلا لگانا' اس سے باز رہیں)-

ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَهٗ لِلّٰهِ- پھر وہ شخص ہے کہ جب اس کو کسی چیز کی خواہش پیدا ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس خواہش کو چھوڑ دے (اس پر عمل نہ کرے)-

وَاشْرَافُ اللِّسَانِ فِیْهَا کَوُقُوْعِ السَّیْفِ- اس فتنے میں زبان چلانا ایسا ہے جیسے تلوار پر پڑھنا-

فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَی الرَّاهِبِ- جب اس راہب کے پاس پہنچے (یعنی بحیرا راہب پاس جو بصری میں رہتا تھا)-

مَشْرِفِی- تلوار جو مشارف کی بنی ہوئی ہو-

مَشَارِفُ الْاَرْضِ- زمین کے بلند حصے-

کَانَ یُکَبِّرُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ- آنحضرتؐ زمین کے ہر بلند ٹکیرے پر تکبیر کہتے-

لِسَانَ ابْنِ اٰدَمَ یُشْرِفُ عَلٰی جَمِیْعِ جَوَارِحِهٖ کُلَّ صَبَاحٍ- آدمی کی زبان ہر صبح کو اس کے سب اعضا کو تاکتی ہے (ان سے پوچھتی ہے تم کیسے ہو وہ کہتے ہیں ہم خیریت سے ہیں بشرطیکہ تو نہ ہو (کیونکہ تو ہی ہم کو بلاؤں اور مصیبتوں میں ڈالتی ہے- بری بات تو زبان سے نکالتی ہے لیکن اس کی شامت سے بیچارے دوسرے اعضا تکلیف اٹھاتے ہیں)-

اِذَا اَتَاکُمْ شَرِیْفُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْهُ- تمہارے پاس جب کسی قوم کا کوئی شریف (عزت والا شخص) آئے تو اس کی عزت کرو (لوگوں نے پوچھا عزت والا کون ہے فرمایا مالدار میں ن کہا حسیب کون ہے فرمایا جو نیک کام کرتا ہو- شریف کی جمع شرفاء ہے اور اشراف-)

اَسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ- شیطان اس کو تاکتا رہا ہے-

فَتَشَرَّفَ النَّاسُ لِذٰلِكَ- (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کیا میں تجھ نہ دوں تجھ کو عنایت نہ کروں یہ سنتے ہی) لوگوں نے سر اٹھایا (تاکنے لگے کہ آنحضرتؐ ان کو کیا دیتے ہیں)-

شَرْقٌ- کان چیرنا' چننا' طلوع ہونا جیسے شروق ہے-

شَرَقٌ- کان چرا ہونا' تھوک گلے میں اٹک جانا' اچھا ہونا' سرخ ہونا' روشنی کم ہونا' ڈوبنے کے نزدیک ہونا-

تَشْرِیْقٌ- پورب کی طرف جانا جیسے تغریب پچھم کی طرف جانا-

اِشْرَاقٌ- طلوع ہونا' روشن ہونا' چمکنا-

اِنْشِرَاقٌ- پھٹ جانا-

شَارِقٌ- سورج' پوربی جانب کسی چیز کا جیسے غارب پچھمی جانب-

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ- گیارہویں' بارہویں' تیرہویں ذی الحجہ کیونکہ ان دنوں میں عرب لوگ قربانیوں کا گوشت دھوپ میں سکھایا کرتے- بعض نے کہا اس لئے کہ قربانی کے جانور اس وقت تک نہیں کاٹے جاتے جب تک سورج طلوع نہ ہوگا-

کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِیْرُ کَیْمَا نُغِیْرُ- (مشرک لوگ جاہلیت کے زمانہ میں کہا کرتے ارے ثبیر جلدی چمک جانا کہ ہم لوٹ جائیں (یعنی منی کو قربانی کرنے کے لئے- ثبیر ایک بڑا پہاڑ ہے مزدلفہ میں)-

مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ التَّشْرِیْقِ فَلْیُعِدْ- جو شخص سورج نکلنے سے (عید کی نماز پڑھنے سے) پہلے ذبح کر لے اس کی قربانی درست نہیں ہوئی وہ دوسری قربانی کرے-

لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ - جمعہ اور عید کی نماز نہیں ہوتی مگر ایسے شہر میں جو جامع ہو (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى مُشَرَّقِكُمْ - ہم کو اپنی عیدگاہ میں لے چلو۔

اَيْنَ مَنْزِلُ الْمُشَرَّقِ - عیدگاہ کہاں ہے۔ مسجد خیف اور طائف کے بازار کو بھی مشرق کہتے ہیں۔

يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى - نماز میں (یعنی عصر کی نماز میں) اتنی دیر کریں گے کہ سورج کی روشنی قبروں پر پڑنے لگے یا اتنی دیر کریں گے کہ وقت اتنا رہ جائے گا جتنی دیر میں مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ - آنحضرتؐ نے صبح کی نماز کے بعد پھر (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک سورج روشن نہ ہو جائے یا طلوع نہ ہو جائے ایک روایت میں حتی تطلع الشمس ہے ایک میں حتی ترتفع۔ اسی لئے ہم نے دو ترجمے کئے) نووی نے کہا پہلا ترجمہ بہتر ہے اور جس روایت میں طلوع کا لفظ ہے تو اس سے بھی مراد بلند ہونا ہے۔

لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ - مشرک لوگ مزدلفہ سے اس وقت تک نہ لوٹتے جب تک سورج نہ چمکتا۔

كَاَنَّهُمَا ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ - گویا وہ دو کالے سائبان ہیں ان کے بیچ میں روشنی ہے یا بیچ میں رستہ ہے (یعنی کھلی جگہ)۔

فِى السَّمَاءِ بَابٌ لِلتَّوْبَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِشْرِيْقُ وَقَدْ رُدَّ حَتّٰى مَا بَقِيَ اِلَّا شَرْقُهُ - آسمان میں ایک دروازہ ہے توبہ کا اس کو مشریق کہتے ہیں وہ بند ہو گیا ہے صرف ایک دڑاڑ باقی ہے۔

شَرْق - وہ روشنی جو دروازے کی دڑاڑ میں سے اندر جاتی ہے۔

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ لَا يُنْكِرُ عَمَلَ السُّوْءِ عَلٰى اَهْلِهٖ جَاءَ طَائِرٌ يُقَالُ لَهُ الْقَرْقَفَنَّةُ فَيَقَعُ عَلٰى مِشْرِيْقِ بَابِهٖ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِنْ اَنْكَرَ طَارَ وَاِنْ لَّمْ يُنْكِرْ مَسَحَ بِجَنَاحَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ قُنْذُعًا دَيُّوْثًا - جب کوئی آدمی اپنی جورو پر برا کام کرنے سے خفا نہیں ہوتا (اس کو باز نہیں رکھتا) تو ایک پرندہ آ کر اس کے دروازے کے سوراخ یا دڑاڑ پر بیٹھ جاتا ہے اس کو قرقفنہ کہتے ہیں وہ چالیس دن تک ٹھہرا رہتا ہے اگر اس نے اس عرصہ میں اس برے کام پر انکار کیا (آئندہ کے لئے توبہ کی) تب تو وہ اڑ جاتا ہے اور جو انکار نہیں کیا (بلکہ جورو بڑا کام کرتی رہی وہ دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا) تو اپنے دونوں پنکھ اس شخص کی دونوں آنکھوں پر پھیر دیتا ہے وہ پورا بے غیرت اور دیوث بن جاتا ہے (پھر اس کو مطلقاً حیا اور شرم نہیں رہتی بلکہ اپنی جورو کو خود کمائی کرنے کے لئے غیر مردوں کے پاس بھیجتا ہے)۔

لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا - حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پیٹھ بلکہ پورب یا پچھم کی طرف منہ کرو (یہ مدینہ والوں کے لئے حکم ہے جن کا قبلہ دکھن کی طرف ہے، پورب یا پچھم کی طرف نہیں ہے اسی طرح ان شہر والوں کے لئے بھی جن کا قبلہ ان دونوں جانب نہیں بلکہ دکھن یا اتر ہے لیکن جن ملک والوں کا قبلہ پورب یا پچھم ہو جیسے ہندوستان یا جدہ والوں کا ان کو دکھن یا اتر کی طرف حاجت کے وقت منہ کرنا چاہئے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سورج کی تعظیم ہماری شریعت میں بالکل نہیں رکھی گئی اور اسی لئے اس کی ذرا سی تعظیم بھی کفر ہوگی جیسے بتوں کی تعظیم)۔

اَنَا خَتْ بِكُمُ الشُّرُقُ الْجُوْنُ - تم میں پوربی کالی اونٹنیاں آ کر بیٹھ گئیں (مراد فتنے اور فسادات ہیں جو مشرق کی طرف سے آئیں گے۔ ایک روایت میں الشرف ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔)

اِنَّمَا بَقِيَ مِنْهَا كَشَرَقِ الْمَوْتٰى - دنیا اب اتنی باقی رہ گئی ہے جیسے دن کا آخری حصہ جب سورج کی روشنی قبروں کے بیچ میں پڑتی ہے (پانی کی لہر کی طرح) یہ اخیر دن میں ہوتا ہے جب سورج ڈوبنے لگتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں: شرقت الشمس شرقا یعنی سورج کی روشنی کم ہو گئی (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے دنیا میں سے اتنا زمانہ رہ گیا ہے جتنا مرنے والے کا زمانہ آخری (ٹھسکے) اچھو سے میرے تک ہوتا ہے (یہ بہت

تھوڑا وقت ہے اس ٹھسکے کے بعد ہی جان نکل جاتی ہے کیونکہ سب اعضا سے جان نکل کر اخیر میں گلے میں آ کر اٹکتی ہے)۔

اِنَّهٗ قَرَأَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ عِيْسٰى وَاُمِّهٖ اَخَذَتْهُ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ۔ آنحضرتؐ نے نماز میں سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی جب حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ کے ذکر تک پہنچے تو آپ کو ٹھسکا لگا (گلے میں بلغم اٹک گیا یا آنسو اتر آئے) آپ نے رکوع کر دیا۔

اَلْحَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ۔ آگ میں جل جانا یا پانی میں ڈوب کر مر جانا (مومنوں کے واسطے) شہادت ہے (ان کو شہید کا ثواب ملے گا)۔

لَا تَاكُلِ الشَّرِيْقَةَ فَاِنَّهَا ذَبِيْحَةُ الشَّيْطَانِ۔ جو جانور گھٹ کر مرے اس کو مت کھا وہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

اِصْطَلَحُوْا عَلٰى اَنْ يُّعَصِّبُوْهُ فَشَرِقَ بِذٰلِكَ۔ مدینہ کے لوگوں کی (آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے پہلے) یہ صلاح تھی کہ عبداللہ بن ابی (منافق) پر بادشاہی کا تاج رکھیں اس کو سردار بنائیں اس لئے اس کو ٹھسکا ہو گیا (وہ آنحضرتؐ کی سرداری پر خوش نہیں ہوا گویا اس کے گلے میں یہ امر پھنس گیا)۔

فَلَمَّا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ شَرِقَ بِهٖ۔ اللہ تعالیٰ نے جب اس کو (یعنی عبداللہ بن ابی کی سرداری کو ناپسند کیا) (آنحضرتؐ کو مدینہ میں پہنچا دیا) تو اس کے گلے میں جیسے نوالہ اٹک گیا (لگا جلنے اور حسد کرنے)۔

يَشْرَقُ صَدْرُ اللَّعِيْنِ۔ ملعون کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔

يُشْرِقُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ یہ اشراق سے نکلا ہے یعنی روشن ہونا۔

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِشَرْقَاءَ۔ آنحضرتؐ نے کان پھٹے ہوئے جانور کو قربانی کرنے سے منع فرمایا (یعنی جس کا کان بیچ میں سے چر کر دو ہو گئے ہوں)۔

شَرْقَةٌ۔ کان کا پھٹا ہونا۔

وَلَا هِيَ بِفَقِيْءٍ فَتَشْرَقُ عُرُوْقُهَا۔ نہ اس کا پیشاب پائخانہ بند ہو کر اس کی رگیں خون سے بھر گئی ہوں (یہ اونٹ میں ایک بیماری ہوتی ہے)۔

كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ وَهُمَا مُتَلَفِّقَتَانِ قَدْ شَرِقَ بَيْنَهُمَا الدَّمُ۔ آپ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال لیتے ان کے بیچ میں کشادگی رکھتے ان پر خون کی سرخی ظاہر ہو جاتی۔

رَاَيْتُ ابْنَيْنِ لِسَالِمٍ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ مُشْرَقَةٌ۔ میں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے دو بیٹوں کو دیکھا وہ لال رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ یہ شَرِقَ الشَّيْءُ سے نکلا ہے یعنی وہ چیز بہت سرخ ہو گئی۔

اَشْرَقْتُهٗ بِالصِّبْغِ۔ میں نے اس کو خوب ڈھڈھا تا سرخ کر دیا (یا خوب تیز رنگا)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَطَمَ عَيْنَ اٰخَرَ فَشَرِقَتْ بِالدَّمِ وَلَمَّا يَذْهَبْ ضَوْئُهَا۔ امام شعبی سے پوچھا گیا ایک شخص نے دوسرے کی آنکھ پر طمانچہ مارا اس میں خون بھر گیا لیکن آنکھ اندھی نہیں ہوئی (بینائی باقی رہی) تو کیا حکم ہے۔ انہوں نے جواب میں ایک شعر پڑھا اس کا حاصل یہ ہے کہ ابھی کوئی حکم نہ دیں گے بلکہ دیکھیں گے نتیجہ کیا ہوتا ہے اگر آنکھ کی بصارت جاتی رہی تب تو آنکھ کی پوری دیت دینا ہوگی)۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ۔ مشرق کا مالک۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ۔ دونوں مشرقوں کا مالک۔

(ایک مشرق تو وہ جہاں سے جاڑے میں سورج نکلتا ہے دوسرے وہ مشرق جہاں سے گرمی میں نکلتا ہے۔ بعض نے کہا مشرقین اور مغربین دونوں کو پورب اور پچھم پر اطلاق کیا گیا ہے مگر اس آیت میں "رب المشرقين ورب المغربين" یہ معنی مراد نہیں ہے۔)

رَبُّ الْمَشَارِقِ۔ تمام مشرقوں کا مالک۔ (ہر دن سورج افق کے ایک نئے نقطے پر سے نکلتا ہے یا ہر ستارہ ایک ایک مقام پر سے)۔

بُعْدُ الْمَشْرِقَيْنِ۔ ان میں اتنا فاصلہ ہے جتنا پورب اور پچھم میں ہے۔ مشرق اور مغرب کو تغلیباً مشرقین اور مغربین کہتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین۔

مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ پورب اور پچھم

کے درمیان قبلہ ہے (یعنی دکھن کی طرف یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا کیونکہ مدینہ سے مکہ جانب جنوب واقع ہے۔بعض نے کہا یہ اس شخص کے لئے جس کو قبلہ بہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا۔اس نے سوچ کر ایک طرف نماز پڑھ لی پھر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وہ سمت قبلہ کی نہ تھی تو اب اس کا نماز کا دہرانا ضرور نہیں کیونکہ ایسے شخص کے حق میں پورب اور پچھم کے درمیان سب قبلہ ہے جدھر وہ سوچ کر نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہو جائے گی۔)

وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ- مشرق والوں کا میقات آپ نے عقیق مقرر فرمایا (وہاں سے ان کو احرام باندھنا چاہئے)۔

حَمَلَتْ بِهِ اُمُّهٗ فِيْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى- آنحضرتؐ کی والدہ کو آپ کا حمل ایام تشریق میں ہوا۔ جمرۂ وسطٰی کے پاس (ایام تشریق سے یہاں شرعی ایام تشریق مراد نہیں ہیں کیونکہ ولادت باسعادت آپ کی ۱۲ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی پس اگر ایام تشریق سے ذوالحجہ کے ۱۱-۱۲-۱۳ تاریخیں مراد ہوں تو حمل کی مدت صرف تین ماہ رہتی ہے)۔

اَلَا سَلَامُ مَشْرِقُ الْمَنَارِ- اسلام مینار کی چمک ہے (مینار سے مراد نیک عمل ہے یعنی کوئی نیک عمل بغیر اسلام کے چمک دار اور قبول نہیں ہوتا)۔

مَشْرُقَةٌ- دھوپ میں بیٹھنے کا مقام۔

اَنَا ضَامِنٌ لِمَنْ يُّرِيْدُ السَّفَرَ مُعْتَمًّا تَحْتَ حَنَكِهٖ ثَلٰثًا لَا يُصِيْبُهُ الشَّرَقُ وَالْغَرَقُ وَالْحَرَقُ- جو شخص سفر میں جاتے وقت اپنے جبڑے کے نیچے تین بار عمامہ کا پھیر کر لے میں اس کا ضامن ہوں وہ نہ پانی میں اچھو کرے گا نہ ڈوبے گا نہ جلے گا۔

اَشْرَقَ وَجْهُهٗ- اس کا چہرہ چمکنے لگا۔

شَرَكٌ- تسمہ ٹوٹ جانا۔

شِرْكٌ اور شِرْكَةٌ اور شُرْكَةٌ- شریک ہونا۔

تَشْرِيْكٌ- تسمہ لگانا۔

مُشَارَكَةٌ- شرکت کرنا۔

اِشْرَاكٌ- شریک کرنا' تسمہ لگانا۔

اَلشِّرْكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ- شرک یعنی ریاکاری' جس سے لوگوں کو دکھلانا اپنا معتقد کرانا منظور ہو' میری امت میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا- اس آیت میں بھی شرک سے مراد ریا ہے یعنی پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ مطلب یہ ہے کہ عبادت خالص خدا ہی کی رضامندی کے لئے کرے نہ کسی کو دکھلانے یا بتلانے یا شہرت کی غرض سے (عرب لوگ کہتے ہیں:-

اَشْرَكْتُهٗ فِي الْاَمْرِ- میں اس کام میں اس کا شریک تھا۔)

اَشْرَكُهٗ شِرْكَةً- اس کا شریک ہو جاتا ہوں۔ اسم مصدر شرک ہے۔

شَارَكْتُهٗ- میں اس کا شریک ہو گیا۔

اَشْرَكَ بِاللّٰهِ- اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

فَهُوَ مُشْرِكٌ- وہ مشرک ہے یعنی اللہ کا ساجھی دوسرے کو بناتا ہے اور شرک کفر کو بھی کہتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ کفر عام ہے اور شرک خاص ہے مثلاً ایک شخص اللہ کی توحید کرتا ہے مگر پیغمبروں کو نہیں مانتا یا شریعت کے کسی اجماعی قطعی بات کا انکار کرتا ہے مثلاً سود کو جائز کہتا ہے' یا حدیث شریف کو قابل اعتبار اور عمل نہیں جانتا تو وہ کافر ہے پر مشرک نہیں ہے اور ہر مشرک کافر ہے اور کبھی شرک کا اطلاق کفر پر بھی ہوتا ہے۔

اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ- بد فالی لینا' برا شگون لینا شرک ہے (یعنی چھوٹا شرک ہے جس سے آدمی کافر نہیں ہوتا) لیکن اللہ تعالیٰ اس کو توکل کی وجہ سے دور کر دیتا ہے (جس آدمی کو اللہ پر بھروسا ہوتا ہے اور نفع وضرر سب اس کی تقدیر سے جانتا ہے وہ بد فالی نہیں لیتا بلکہ اس کو لغو جانتا ہے۔نہایہ میں ہے کہ بد فالی گناہ ہے لیکن کفر نہیں ہے اگر کفر ہوتی تو توکل سے کیونکر جاتی بلکہ تجدید ایمان کی ضرورت پڑتی)۔

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ- جس نے خدا کے سوا

اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا (یہاں بھی وہی چھوٹی شرک مراد ہے جو کفر نہیں ہے)۔

مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًالَهٗ فِیْ عَبْدٍ - جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً ایک غلام میں دو آدمی شریک ہوں اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصے کی قیمت آزاد کرنے والے کو دینا ہوگی' اگر وہ محتاج ہو تو وہ غلام مکاتب کی طرح ہوگا - محنت مزدوری کر کے اپنے آدھے حصے کی قیمت دوسرے شریک کو ادا کرے)۔

اِنَّهٗ اَجَازَبَیْنَ اَهْلِ الْیَمَنِ الشِّرْكَ - معاذ ابن جبلؓ نے یمن کے لوگوں میں شرکت کو جائز رکھا (یعنی بٹائی کو جس کو مزارعت بھی کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمین کا مالک کسی کو زراعت کے لئے اپنی زمین دے اور پیداوار کا ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرا لے)۔

اِنَّ شِرْكَ الْاَرْضِ جَائِزٌ - زمین میں بٹائی کرنا درست ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْكِهٖ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر اور شرک سے (یعنی شرک کے وسوسہ میرے دل میں ڈالنے سے - ایک روایت میں وَشَرَكِهٖ ہے یعنی شیطان کے جالوں سے یہ جمع ہے شَرَكَةٌ کی بمعنی جال اور پھندہ)۔

كَالطَّیْرِ الْحَذِرِ یَرٰی اَنَّ لَهٗ فِیْ كُلِّ طَرِیْقٍ شَرَكًا - ہوشیار پرندے کی طرح وہ ہر راستہ میں یہ سمجھتا ہے کہ اس کے پھانسنے کے لئے جال لگا ہوگا (ایسا نہ ہو میں اس میں پھنس جاؤں تو بڑی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ چلتا پھرتا ہے)۔

اَلنَّاسُ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ اَلْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ - سب آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی' گھاس اور آگ میں (پانی سے مراد بارش اور چشموں اور نہروں کا پانی ہے جس کا کوئی خاص مالک نہیں ہے اور گھاس سے وہ گھاس جنگل کی مراد ہے جو کسی کی ملک نہ ہو اور آگ سے جنگل کی لکڑی مراد ہے جس کو جلا کر لوگ کھانا پکاتے ہیں - مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں میں ہر ایک شخص حق دار ہے کسی کو یہ نہیں پہنچتا کہ جنگل کی گھاس یا لکڑی یا نہر یا چشمہ کا پانی لینے سے کسی کو روکے یا اس پر قیمت لگائے یا اس کو محفوظ کر لے - ہمارے زمانہ کے حاکموں نے جنگل کی گھاس اور لکڑی اور بھی محصور کر لیا ہے اور عام خلقت کو بلا قیمت ان سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا ہے - یہ شریعت اسلامی کے برخلاف ہے نہایہ میں ہے کہ بعض نے ہر ایک پانی کی بیع ناجائز رکھی ہے خواہ وہ کنوے ہی کا ہو اور کہا ہے کہ پانی کسی کی ملکیت نہیں ہوتا لیکن صحیح پہلا قول ہے - (مکہ اور مدینہ میں میٹھے پانی کی خرید و فروخت بلانکیر جاری ہے) بعض نے کہا آگ میں شریک ہونا اس میں یہ بھی داخل ہے کہ دوسرے کی آگ سے اپنی لکڑی یا کوئلہ یا پانا چراغ سلگا لے یا دوسرے کے چراغ سے روشنی لے یہ بالاتفاق جائز ہے لیکن دوسرے کی آگ سے ایک انگارہ بلا اجازت اٹھا لینا یہ جائز نہیں ہے بعض نے کہا آگ سے پتھر کا کوئلہ مراد ہے جو زمین سے نکلتا ہے اور لکڑی کی طرح جلایا جاتا ہے - بعض نے کہا چقماق کا پتھر جس سے آگ نکالتے ہیں)۔

لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اِلَّا شَرِیْكٌ هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ - (جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ یوں لبیک کہا کرتے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے مگر وہ ساجھی جو تیرا ہی ہے تو ہی اس کا مالک ہے اور اس کی سب چیزوں کا جو اس کے ملک میں ہیں (کمبخت بتوں کو خدا کا شریک اور ساجھی سمجھتے اور پھر یہ بھی اعتقاد رکھتے کہ خدا ان کا بھی مالک ہے' غرض آسمان اور زمین سب کا خالق اور مالک خدا ہی کو سمجھتے پر اس کی عبادت اور پوجا میں اس کے بعض بندوں کو بھی شریک کرتے اور کارخانہ خدائی میں ان کو بھی دخیل اور متصرف سمجھتے اس لئے مشرک قرار پائے)۔

صَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَیْءُ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ - آنحضرتؐ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے جب سایہ جوتی کے تسمہ برابر ہو گیا (یہ مکہ معظمہ کا ذکر ہے جو خط استوا سے قریب ہے وہاں لمبے سے لمبے دن میں آفتاب سر پر آجاتا ہے اور اس کا سایہ بالکل نہیں پڑتا تو جب ذرا سا بھی سایہ پڑا معلوم ہوا کہ سورج ڈھل گیا دوسرے ملکوں میں جو خط استوا سے شمال یا جنوب کی طرف ہٹتے ہوئے ہیں وہاں ٹھیک دوپہر کو بھی

کچھ سایہ رہتا ہے جس کو سایہ اصلی کہتے ہیں- جب اس سایہ سے تھوڑا سایہ بڑھ جائے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ سورج ڈھل گیا- یہ ایسا نازل امر ہے کہ ایک پلک میں ادھر کا ادھر ہو جاتا ہے- ایک بار آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا کیا سورج ڈھل گیا؟ انہوں نے کہا نہیں' ہاں- آپ نے پوچھا یہ کیا- انہوں نے کہا نہیں کے بعد میری ہاں کہتے تک سورج ڈھل گیا اس نے بڑی مسافت طے کر لی)-

تَشَارَكْنَ هَزْلاً مُخُّهُنَّ قَلِيْلٌ- لاغری اور دبلے پن میں سب شریک ہیں ان میں مغز تھوڑا ہے-

اَكْفِنِيْ مُؤْوَنَةَ الْعَمَلِ وَتُشْرِكُنِيْ -تم محنت اپنے اوپر لے لو (یعنی زمین کی درستی' آبپاشی وغیرہ' اور میرے شریک رہو (پیداوار اور میوے میں)-

مُشَارَكَةُ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِيْنَ- ذمی کافروں اور مشرکوں کے ساتھ شرکت کرنے کا بیان (یعنی اجرت اور مزدوری میں اسی طرح مشرکوں کو نوکر رکھنا بھی جائز ہے لیکن تجارت میں ان کی شرکت امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سود اور شراب امام مالک نے ناجائز رکھی ہے اس لئے کہ وہ سود اور شراب کی بھی تجارت کر سکتا ہے البتہ اگر مسلمان کے سامنے معاملات کرے یا خرید و فروخت کا کام مسلمان کے سپرد ہو تو جائز ہے- اور جزیہ میں جو اس سے مال لیا جاتا ہے تو ضرورت کی وجہ سے وہ درست ہے کیونکہ اس کے پاس اسی قسم کے مال ہیں یعنی سود اور شراب وغیرہ سے جو حاصل ہوتے ہیں)-

مترجم کہتا ہے تبدل ملک سے بھی بعض کے نزدیک حرام مال حلال ہو جاتا ہے مثلاً سود خوار یا شراب فروش کے ہاتھ کوئی چیز بیچی تو اس کا بدل بائع کے لئے حلال ہوگا- اسی طرح سود خوار یا شراب فروش کا ترکہ جو اس کے وارث کے ہاتھ آئے اس صورت میں جزیہ میں مال آئے وہ حلال ہوگا کس لئے کہ ملک بدل گئی اور بعض نے سود خوار یا شراب خوار کے ترکہ کو بھی لینا ناجائز رکھا ہے اور تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کو مقتضی ہے لیکن اباحت کی صورت میں سب ناجائز کہتے ہیں مثلاً سود کے مال میں سے یا شراب کی آمدنی سے کوئی دعوت کرے یا رنڈی خرچی کے مال میں سے ضیافت کرے تو اس کا کھانا بالاتفاق ناجائز ہے اسی طرح کہانت اور فال کی آمدنی-

بَقَرَةٌ اَوْشَاةٌ اَوْشِرْكٌ-(قربانی میں) ایک گائے ہو یا ایک بکری یا شرکت ہو (گائے یا اونٹ میں سات آدمی مل کر ایک گائے یا ایک اونٹ سب کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں)-

وَشَرِكْتُهُ فِيْ مَالِهٖ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ- میں اس کے مال میں اس کا شریک تھا یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی- (ایک روایت میں اَشْرَكْتُهُ ہے- میں نے اس کو شریک کر لیا)-

لَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوْا- مجھ کو اپنے بعد یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مشرک بن جاؤ (جیسے پہلے تھے' یعنی ساری امت مشرک ہو جائے یہ نہیں ہو سکتا- اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ عرب کے بعض قبیلے آنحضرت کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے)-

وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ- چشمہ جوتی کے تسمہ برابر تھا (یعنی بہت تھوڑا پانی اس میں تھا)-

وَاُحِبُّ مَنْ شَرَكَنِيْ فِيْهِ اُخْتِيْ- آپ کی زوجیت اور مصاحبت میں اگر میری بہن میری شریک ہو تو غیروں کے شریک ہونے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے-

اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ- وہ ثواب میں تمہارے شریک ہوں گے-

وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ- آنحضرت نے حضرت علیؓ کو اپنی ہدی (قربانی) میں شریک کر لیا-

يَوْمًا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ- مشرکوں کے عید کے وہ دن (یہود اور نصاریٰ مراد ہیں' ان کو مشرک اس لیے کہا کہ یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں)-

وَالْمُشْرِكُوْنَ عَبَدَةُ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدُ- مشرک بت پرستوں اور یہود میں سے (یہود کو بھی مشرک قرار دیا)-

اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ- جب دو مسلمان شریک ہوتے ہیں تو میں ان کا تیسرا شریک رہتا ہوں (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی میں ان کے معاملہ میں برکت دیتا ہوں ان کی تجارت میں نفع بخشتا ہوں جب تک کوئی ان میں سے خیانت نہ

کرے جب خیانت کی تو اللہ تعالیٰ ان سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان شریک ہو جاتا ہے)۔

شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ - آگ کا ایک تسمہ۔

اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلَيْكُمْ مِنْ شِرَاكِ اَحَدِكُمْ - بہشت تمہارے جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ تم سے نزدیک ہے۔

اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ - اور جو شرک کرتا ہو وہ بھی (یعنی وہ بھی اس میں داخل ہے)۔

اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ - (سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو پھران کو بیان کیا پہلا گناہ (جو سب میں بڑھ کر ہے) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (اس کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الربوبیۃ یعنی خدا کے سوا اور دوسرا کوئی خدا قرار دینا اس قسم کے مشرک دنیا میں کم ہیں لیکن جاہلیت کے زمانہ میں بعض عربوں کا یہ اعتقاد تھا اور یم یونانی بھی اس بلا میں مبتلا تھے - دوسرے شرک فی الالوہیۃ ، عبادت اور تعظیم اور بندگی اور نذر و نیاز' دعا حاجت برآری رتی' اولاد کا دینا' روزی دینا' گناہوں کا بخشا' مصیبت دور نا' ہلاکت سے بچانا' جانور تعظیم کے لیے کاٹنا ان باتوں میں د کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا - اس قسم کے مشرک دنیا میں بت ہیں - یہاں تک کہ بہت سے نام کے مسلمان بھی اس رک میں گرفتار ہیں)۔

اَیْ اُخَیَّ اَشْرِكْنَا فِیْ دُعَائِكَ - (آنحضرت نے حضرت عمر سے فرمایا) میرے چھوٹے بھائی مجھ کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لینا (اس میں امت کی تعلیم مقصود تھی کہ بڑا شخص اپنے کو بڑا نہ سمجھے نہ کسی مسلمان کو حقیر جانے ہر ایک بھائی مسلمان سے دعا کا طالب ہو - معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا مرتبہ کیسا ہے وسرے یہ مقصود تھا کہ مسلمان لوگ اپنے عزیزوں دوستوں کو دعا بں شریک کر لیا کریں اس لیے کہ اجابت کا وقت معلوم نہیں ہے شاید ان کی دعا اس وقت قبول ہو اور اس میں ان کے عزیز و اقربا وست بھی شامل ہو جائیں)۔

هَلْ يَدْخُلُ فِیْ عَدَمِ الْقُنُوْطِ مَنْ اَشْرَكَ فَاَجَابَ نَعَمْ لِاَنَّهٗ عَسٰى اَنْ يُّرْزَقَ الْاِيْمَانَ - کیا اس آیت قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم میں وہ شخص بھی داخل ہے جو مشرک ہو (اس کو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے) جواب دیا ہاں وہ بھی داخل ہے کیونکہ شاید اللہ تعالیٰ اس کو ایمان نصیب کرے۔

وَشَارِكْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ - (اللہ تعالیٰ نے شیطان سے فرمایا) تو مال اور اولاد میں ان کا یعنی آدمیوں کا ساجھی بن جا (مال میں ساجھا یہ ہے کہ حرام ذریعوں سے کمائے' معاملہ میں خیانت اور دغا بازی کرے' اسراف اور فضول خرچی کرے ناچ رنگ حرام کاموں میں روپیہ اڑائے اور اولاد میں شرکت یہ ہے کہ زنا سے اولاد حاصل کرے یا اولاد کے شرکیہ نام رکھے - جیسے عبداللات عبدالعزی عبدالحارث' عبدالرسول' عبدالحسین' عبدالنبی وغیرہ - یا اولاد کو بعوض تعلیم علوم دینی گمراہ کرنے والے علوم مثلاً علم سحر یا نجوم سکھلائے یا برے پیشوں میں مشغول کرے جیسے ناچ رنگ نقالی شعبدہ بازی گانا بجانا وغیرہ ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو شیطان بھی اس کے ذکر کے ساتھ اپنا ذکر عورت کی شرمگاہ میں داخل کرتا ہے اور بچہ دونوں کے نطفہ سے پیدا ہوتا ہے - راوی نے کہا اس کی شناخت کیونکر ہو - فرمایا ہماری محبت اور بغض سے اس کی شناخت ہوتی ہے یعنی جو شخص دشمن اور مبغض اہل بیت کرام ہے وہ نطفہ شیطان ہے)۔

لَا تُدْخِلْ يَدَكَ تَحْتَ الشِّرَاكِ - اپنا ہاتھ جوتی کے تسمے کے تلے مت لے جا۔

تُصَلَّى الْجُمُعَةُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ قَدْرَ شِرَاكٍ - جمعہ کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب سورج جوتی کے تسمے کے برابر ڈھل جائے۔

شَرْمٌ - چیرنا' پھاڑنا' کاٹنا' تھوڑا دینا۔

شَرَمٌ - ناک چرنا یا نکلا ہونا۔

تَشْرِيْمٌ - چیرنا' زخمی ہو کر بھاگ جانا۔

تَشَرُّمٌ - پھٹنا' چرنا۔

اِنْشِرَامٌ - پھٹنا۔

شَرْمَاءُ - تنگی عورت یا جس کا قبل پھٹ کر دبر سے مل گیا ہو۔

اَشْرَم-نکٹا-

شَرِیْمٌ-فرج-

اِشْتَرٰی نَاقَۃً فَرَاٰی بِھَا تَشْرِیْمَ الظِّئَارِ-عبداللہ بن عمرؓ نے ایک اونٹنی خریدی دیکھا تو وہ غیر بچہ پر مہربان کی گئی ہے (یعنی جو اس کا بچہ نہیں ہے- اس کی ترکیب انشاء اللہ کتاب الظاء میں مذکور ہوگی)-

اُتِیَ عُمَرُ بِکِتَابٍ قَدْ تَشَرَّمَتْ نَوَاحِیْہِ فِیْہِ التَّوْرَاۃُ-حضرت عمرؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جس میں توراۃ شریف لکھی تھی اس کے کونے پھٹ گئے تھے-

اِنَّ اَبْرَھَۃَ جَاءَ ہٗ حَجَرٌ فَشَرَمَ اَنْفَہٗ فَسُمِّیَ الْاَشْرَمَ-ابرہہ (بادشاہ یمن) کو ایک پتھر لگا اس کی ناک پھاڑ ڈالی اس سے اس کو اشرم کہتے تھے-

شَرَۃٌ-سخت حرص' لالچ-

شَرِہٌ-جو ضرورت سے زیادہ کھا جائے-حریص لالچی-

مَابِیْ شَرَہٌ وَلٰکِنْ اَحْبَبْتُ اَنْ یَّرَانِی اللّٰہُ مُتَعَرِّضًا لِّفَوَائِدِہٖ-مجھ کو حرص نہیں ہے لیکن یہ پسند ہے کہ اللہ تعالی مجھ کو اس میں حال میں دیکھے کہ میں اس کی نعمتوں کو ڈھونڈ ھنے والا ہوں-

شِرًی یا شِرَاءٌ-خریدنا' بیچنا' مسخرہ پن کرنا-

شَرًی-چمکنا' غصہ ہونا-

مُشَارَاۃٌ-منت زاری کے ساتھ خریدنا (عاجزی کر کے پیچھے لگ کر)-

اِشْتِرَاءٌ-خریدنا-

اِسْتِشْرَاءٌ-لجاجت کرنا-

کَانَ النَّبِیُّ ﷺ شَرِیْکِیْ فَکَانَ خَیْرَ شَرِیْکٍ لَّا یُشَارِیْ وَلَا یُمَارِیْ وَلَا یُدَارِیْ-آنحضرت میرے شریک تھے اور بڑے عمدہ شریک تھے نہ تو لجاجت کرتے تھے نہ جھگڑا نہ فریب (کہ دل میں کچھ ہو ظاہر میں کچھ-بعض نے کہا لا یشاری شر سے نکلا ہے-اصل میں لا یشارر تھا-ایک را' یا' ہو گئی' شر نہیں کرتے تھے)-

لَا تُشَارِ اَخَاکَ-اپنے بھائی سے لجاجت مت کر (یعنی اصرار اور ہٹ) ایک روایت میں لَا تُشَارِّ ہے بہ تشدید را یعنی برائی مت کر-

فَشَرِیَ الْاَمْرُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکُفَّارِ حِیْنَ سَبَّ اٰلِھَتَھُمْ-جب آنحضرت نے کافروں کے معبودوں (بتوں) کو برا کہا اس وقت سے مقدمہ سخت ہو گیا (کافروں کی ہٹ بڑھ گئی ان کو ضد آ گئی)-

حَتّٰی شَرِیَ اَمْرُھُمَا-ان کا کام سخت ہو گیا (مصیبت ناک)-

رَکِبَ شَرِیًّا-ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہوئے جو بڑا چلنے والا تھا یا عمدہ ذات کا تھا-

ثُمَّ اسْتَشْرٰی فِیْ دِیْنِہٖ-ابوبکر صدیقؓ نے پھر دین میں کوشش شروع کی (بے دینوں کو راہ پر لائے اسلام کو پھیلایا اس کی ترقی کے لیے کمر ہمت مضبوط باندھی) بعض نے کہا یہ شری البرق یا استشری سے نکلا ہے یعنی بجلی برابر چمکتی رہی پے در پے-

وَاللّٰہِ لَا اَشْرِیْ عَمَلِیْ بِشَیْءٍ وَلَلدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَیَّ مِنْ مِّنْحَۃٍ سَاحَّۃٍ-(زبیرؓ نے کہا) قسم خدا کی میں تو اپنا (نیک) عمل کسی چیز کے بدل نہیں بیچنے کا اور دنیا تو میری نگاہ میں ایک موٹی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے جو کسی کو دی جاتی ہے-

جَمَعَ بَنِیْہِ حِیْنَ اَشْرٰی اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ مَعَ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَ خَلَعُوْا بَیْعَۃَ یَزِیْدَ-(عبداللہ بن عمر نے) اپنے بیٹوں کو اکٹھا کیا' جب مدینہ والوں نے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مل کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اس کی اطاعت سے باہر ہو گئے-(یہ اَشْرٰی شُرَاۃ سے ماخوذ ہے-شُراۃ کہتے ہیں خارجیوں کو کیونکہ وہ یہ گمان کرتے تھے کہ انہوں نے دنیا کو آخرت کے بدل بیچ ڈالا (یعنی دنیا کی مصیبت گوارا کی' حق کی پیروی اختیار کی تا کہ آخرت درست ہو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹوں سمیت یزید کی بیعت نہیں توڑی اس لیے مسلم بن عقبہ کے ہاتھ سے جس کو یزید نے مدینہ والوں کو قتل کرنے کے لیے بھیجا تھا وہ محفوظ رہے باقی صدہا صحابہ اور تابعین اس کے ہاتھوں شہید ہوئے-حرم محترم کی بے ادبی کا بھی کوئی دقیقہ اس نے نہیں چھوڑا- اس مسلم کے باپ عقبہ بن ابی معیط معلون نے آنحضرت کی پیٹھ پر جب آپ

نماز پڑھ رہے تھے اوجھڑی ڈال دی تھی اور آنحضرت نے اس کو قتل کرایا تو مسلم کے دل میں وہ غیظ آنحضرت اور اہل مدینہ کی طرف سے باقی تھا-عبداللہ بن عمرؓ کا یہ اعتقاد تھا کہ جب تک کسی شخص کی خلافت پر سب لوگوں کا اتفاق نہ ہو جائے اس وقت تک اس سے بیعت نہ کرنا چاہیے-اور اسی لیے انہوں نے حضرت علی سے اور عبداللہ بن زبیر سے اور عبدالملک بن مروان سے اور امام حسن سے بیعت نہیں کی تھی پھر جب عبدالملک بن مروان عبداللہ بن زبیر پر غالب ہوا اور سب لوگوں نے اس پر اتفاق کر لیا تو عبداللہ بن عمر نے بھی اس سے بیعت کر لی اور یزید سے انہوں نے بیعت شروع شروع میں کر لی تھی اب جب اس کا فسق ظاہر ہوا تو اہل مدینہ نے اس کی بیعت توڑ ڈالی مگر عبداللہ بن عمر نے اس کا توڑنا مناسب نہ سمجھا یہ ان کی رائے تھی جو مصلحت اور دوراندیشی کے لحاظ سے درست نکلی اور اس کا نتیجہ خاص ان کے اور ان کے گھر والوں کے حق میں اچھا ہوا)-

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ هُوَالشَّرْيَانُ-قرآن شریف میں جو شجرہ خبیثہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد شریان ہے یعنی اندرائن (حنظل) کا درخت اس کو شَرْیٌ بھی کہتے ہیں اس کا مفرد شَرْيَةٌ ہے جیسے رَهْوَانٌ اور رَهْوٌ نرم اور ہموار زمین کو کہتے ہیں بعض نے کہا شَرْیَان اندرائن کا پتہ-شَرْيَانٌ اور شِرْيَانٌ ایک درخت ہے جس سے کمانیں بناتے ہیں اس کا مفرد شِرْيَانَةٌ ہے-

اَرْیٌ وَّ شَرْیٌ- شہد اور اندرائن (یعنی شیریں اور تلخ دونوں)-

ثُمَّ اَشْرَفْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ شَرْيَةٌ وَّاحِدَةٌ-پھر میں نے اس کو دیکھا وہ ایک اندرائن کی طرح تھی (یعنی ہریالی سے سبز ہو کر ساری زمین ایک اندرائن کی طرح ہو گئی تھی-ایک روایت میں شربۃ ہے بای موحدہ سے)-

اِنْزَالٌ اَشْرَاءَ الْحَرَمِ-حرم کے اطراف میں اترو (اس کا مفرد شَرًی ہے)-

شَرَاةٌ-ایک بلند پہاڑ ہے عسفان کے پاس اور ایک مقام ہے دمشق کے قریب علی بن عبداللہ بن عباس اور ان کی اولاد دو ہیں رہتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی (اور بنی امیہ کی حکومت ختم ہو گئی-ان کا آخری حاکم مروان حمار مصر میں بھاگا وہیں مارا گیا)-

فَلَا يُأْخُذُ اِلَّا تِلْكَ السِّنَّ مِنْ شَرْوٰى اِبِلِهٖ اَوْقِيْمَةَ عَدْلٍ-زکوۃ میں اسی عمر کا جانور اس کے اونٹوں کی طرح کا لیا جائے گا یا ایک عادل منصف آدمی سے اس کی قیمت مقرر کر لی جائے-عرب لوگ کہتے ہیں-

هٰذَا شَرْوٰى هٰذَا-یہ اس کے مثل ہے-

اِدْفَعُوْ اشْرَوَاهَا مِنَ الْغَنَمِ-اس کے مثل بکریاں دے دو-

قَضٰى فِيْ رَجُلٍ نَزَعَ فِيْ قَوْسِ رَجُلٍ فَكَسَرَ هَا فَقَالَ لَهٗ شَرْوَاهَا وَكَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ شَرْوَى الثَّوْبِ الَّذِيْ اَهْلَكَهٗ-ایک شخص نے دوسرے شخص کی کمان کو کھینچ کر توڑ ڈالا تو شریح قاضی نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ویسی ہی کمان اس کو تاوان میں دے اسی طرح دھوبی اگر کپڑا تلف کر دے تو ویسا ہی کپڑا تاوان میں دے-

فِي الرَّجُلِ يَبِيْعُ الرَّجُلَ وَيَشْتَرِطُ الْخَلَاصَ قَالَ لَهُ الشَّرْوٰى-ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ اگر کوئی چیز بیچے اور خلاص کی شرط کرے (یعنی یہ کہ اگر یہ چیز دوسرے کسی کی نکلی تو میں اس سے چھڑا کر تجھ کو دوں گا) تو ابراہیم نخعی نے کہا اگر وہ چیز دوسرے کی نکلے تو بائع اس کے مثل مشتری کو ادا کرے (یعنی ویسی ہی چیز مول لے کر اس کو دے)-

اِشْتَرٰى دَابَّةً وَّهُوَ عَلَيْهِ-ایک شخص نے ایک جانور خریدا اور بائع اس پر سوار تھا-

اِشْتَرُوْا اَنْ[illegible]كُمْ يَا بَنِيْ عَبْد مُنَافٍ-عبدمناف کے بیٹو اپنی جانوں کو خر[illegible]و (یعنی اللہ کے عذاب سے ان کو چھڑاؤ ایمان لا کر)-

اَلَّذِيْ شَرَ[illegible] الْاَرْضَ يَا[illegible]شَ[illegible]ى-جس نے زمین بیچی یا خریدی-

اِنْ كُنْتَ اِشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ-[illegible]ضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا) اگر تم نے مجھ[illegible]اص خدا کی رضامندی کے لیے خریدا تھا (تو مجھ کو چھوڑ دو میں جہاں چاہوں رہوں جہاں

چاہوں چلا جاؤں- یہ بلال نے آنحضرت کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے کہا جب انہوں نے بلال سے یہ درخواست کی کہ تم مدینہ ہی میں رہو اور جیسے آنحضرت کے وقت میں اذان دیا کرتے تھے ویسے ہی اذان دیتے رہو انہوں نے کہا مجھ سے اس کا تحمل نہیں ہوسکتا کہ میں آنحضرتؐ کا ذکر کروں (یعنی اشهد ان محمد رسول الله کہوں) اور آپ کی جگہ خالی دیکھوں- آخر بلال شام کے ملک کو چلے گئے اور وہیں وفات پائی)-

مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَہٗ- کون شخص اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اپنی جان بیچتا ہے (یعنی اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے)-

شَرَاةُ الْمَالِ- بہترین مال-

تَشَرَّی الشَّیْءُ- یہ چیز متفرق ہوگئی-

شِرِیَّةٌ- طریقہ' طبیعت' وہ عورت جو لڑکیاں جنتی ہے-

مُشْتَرِی- مشہور سیارہ ہے ہمارے نظام میں جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے-

اَشْرِیَةٌ- شری کی جمع ہے-

ضَرْبُ اَشْرِیَةِ الْعَقَارِ- زمین وغیرہ کی خریداریاں-

شَرٰی- ایک قسم کے دانے چھوٹے چھوٹے جو جلن کے ساتھ بدن پر نکلتے ہیں- بعض نے کہا پتی اچھلنا جس میں سرخ سرخ دانے کھجلی کے ساتھ نمود ہوتے ہیں اور خراب اور عمدہ دونوں طرح کے مال کو کہتے ہیں-

باب الشين مع الزّای

شَزْبٌ یا شُزُوْبٌ- سخت سوکھا دبلا ہونا-

تَشْزِیْبٌ- دبلا کرنا-

تَشَازُبٌ- اپنے اپنے حصہ کا انتظار کرنا-

شَازِبٌ- سخت سوکھا دبلا اس کی جمع شُزَّبٌ اور شَوَازِبٌ ہے-

شُزْبَۃٌ- فرصت-

شَزِیْبٌ- بن درست کی ہوئی چھڑی-

تَوَشَّحَ بِشَزْبَةٍ کَانَتْ مَعَہٗ- ایک کمان لٹکائی جو ان کے پاس تھی (یعنی گلے میں اس کو حمائل کیا)-

شَزْبَۃ- وہ کمان جو نہ بہت نئی ہو نہ بہت پرانی-

تَعْدُوْ شَوَازِبٌ- دبلے تیار کئے ہوئے گھوڑوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں-

شَزْرٌ- گوشہ چشم سے دیکھنا یا غصے سے یا داہنے بائیں طرف سے نیزہ مارنا' داہنے اور بائیں طرف نظر لگانا' بٹنا-

تَشَزُّرٌ- غصہ ہونا' لڑائی کے لیے مستعد ہونا-

اِسْتِشْزَارٌ- اٹھا ہونا' بٹنا' مڑے ہونا-

شَزَارٌ- سرخی-

شَزْرَاءُ- سرخ آنکھ-

شَزْرٌ- شدت اور سختی-

اِلْحَظُوا الشَّزْرَ وَاطْعَنُوا الْيَسْرَ- تیز نگاہ سے یا گوشہ چشم سے دیکھو اور منہ کے سامنے برچھا مارو-

بَلَغَنِیْ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ذَرْوٌ تَشَزَّرَ لِیْ بِہٖ- مجھ کو ایک اڑتی ہوئی بات امیر المومنین کی طرف سے پہنچی جس کو غصہ کے ساتھ فرمایا ہے (یا جو غصہ کر کے مجھ پر کہی ہے)-

شَزَنٌ- شگفتہ ہونا-

تَشَزُّنٌ- سخت ہونا' جھگڑے کے لیے کھڑا ہونا-

فَتَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ- لوگ سجدے کے لیے تیار ہوئے' جلدی کرنے لگے-

تَشْزِیْنٌ یا تَشَزُّنٌ- گرا دینا' پچھاڑ دینا' ذبح کرنے کے لیے لٹانا-

شَزْنٌ- ایک پانسہ جس سے کھیلتے ہیں-

شَزَنٌ- بہت تھک جانا اور بدخلق شخص' شدت اور سختی' ایک کونا' جانب' دوری' غلیظ زمین-

شُزْنٌ- جانب-

شَزِنَۃ- بخیل عورت-

شُزُوْنَۃٌ- غلظت-

شُوْزَنٌ- صورت شکل-

فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ- آنحضرتؐ نے سورہ ص پڑھی جب سجدے کی آیت پر پہنچے تو لوگ سجدے کے لیے تیار ہوئے-

فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلٰكِنِّيْ رَاَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا - آپ نے فرمایا اس مقام پر ایک پیغمبر (حضرت داؤد) کی توبہ کا ذکر ہے (تو یہ سجدہ کچھ واجب نہیں ہے) لیکن میں نے تم کو دیکھا تم سجدے کے لیے تیار ہو گئے پھر آپ (منبر پر سے) اترے اور آپ نے سجدہ کیا لوگوں نے بھی سجدہ کیا-

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَطَّبَ وَتَشَزَّنَ لَهٗ - ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ پاس گئے آپ نے آنکھیں بند کر لیں (جیسے کوئی ترش یا بدمزہ چیز چکھے تو کیسا چہرہ بناتا ہے) اور ان کے لیے تیار ہو گئے-

مِيْعَادُكُمْ يَوْمُ كَذَا حَتّٰى اَتَشَزَّنَ - تم فلاں دن آؤ میں جواب کے لیے تیار ہو جاؤں-

اِنَّهٗ اَتٰى جَنَازَةً فَلَمَّا رَاٰهُ الْقَوْمُ تَشَزَّنُوْا لِيُوَسِّعُوْا لَهٗ - وہ ایک جنازے میں گئے جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان کو جگہ دینے کے لیے تیاری کی-

نِعْمَ الشَّيْءُ الْاِمَارَةُ لَوْلَا قَعْقَعَةُ الْبُرُدِ وَالتَّشَزُّنُ لِلْخُطَبِ - حکومت اور سرداری (یعنی بادشاہت) اچھی چیز ہے اگر پیغام لانے والوں کی آواز اور بڑے مہم کاموں کی تیاری اس میں نہ ہوتی (یعنی بادشاہ کو ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ دوسرے بادشاہ کی طرف سے کیا پیغام آتا ہے صلح کا یا جنگ کا اسی طرح ملک کی تمام ضرورتوں کے لیے تیار رہنے کی فکر اس کو لگی رہتی ہے اگر یہ فکریں نہ ہوتیں تو بادشاہت بڑی عمدہ چیز تھی)-

مترجم کہتا ہے یہ ابن زیاد کا قول ہے اس کے وقت میں بادشاہت شخصی تھی ہر ایک کام کا بار بادشاہ پر تھا لیکن ہمارے زمانہ میں شخصی بادشاہت بہت کم ملکوں میں باقی ہے اکثر ملکوں میں جمہوری حکومت ہو گئی ہو اور بادشاہ سلامت بے بے فکر ہو گئے ہیں- اس پر بھی بادشاہت سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے انسانی زندگی کے لیے بڑا چین یہ ہے کہ بےفکری کے ساتھ عمر گذرے بادشاہ کو کبھی بےفکری نصیب نہیں ہوتی' رات دن ایک نہ ایک دغدغا لگا رہتا ہے اسی طرح کثیر العیال اور قلیل المال آدمی کی زندگی ہمیشہ تلخ رہتی ہے-

فَتَرَامَتْ مَذْحِجُ بِاَسِنَّتِهَا وَتَشَزَّنَتْ بِاَعِنَّتِهَا - مذحج قبیلے نے اپنے برچھے اور تیر مارے اور گھوڑوں کی باگیں تیار کیں-

كُنْتُ اِذَا هَبَطْتُ شَزَنًا اَجِدُهٗ بَيْنَ ثَنْدُوَتَيَّ - جب میں کسی غلیظ زمین پر اترتا تو میں اس کو اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پاتا-

وَرَ لَا هُمْ شَزَنَةٌ - ان کو اپنی سختی اور بہادری سے بچاتا ہے (دشمنوں کا مقابلہ خود کرتا ہے) بعض نے کہا شَزَن کے معنی جانب یعنی جب دشمن آتے ہیں تو خود مقابل ہوتا ہے اور ان کو اپنے ایک جانب کر دیتا ہے وہ اس کی آڑ میں امن سے رہتے ہیں جیسے کہتے ہیں ولیتہ ظھری میں نے اپنی پیٹھ کے نیچے اس کو کر لیا (اس کو دشمن سے بچایا)-

تَجُوْبُ بِيَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَزَنٌ - مجھ کو ایک زور آور اونٹنی خوشی سے چلنے والی لے کر زمین قطع کرتی ہے (بعض نے کہا شَزَنٌ وہ جو ننگے پاؤں چلتے چلتے تھک جائے)-

باب الشین مع السین

شَسٌّ - سخت زمین-

شُسُوْسٌ - سوکھنا-

شَاسٌّ - دبلا' سوکھا' ناتوان-

شَسْعٌ - جوتی کا تسمہ لگانا جس میں بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی رہتی ہے-

شِسْعٌ - تسمہ' مکان کا کنارہ' تنگ زمین' مال کا بچا ہوا حصہ' اونٹ بکریوں کا تھوڑا سا گلہ-

شُسُوْعٌ - دور جیسے شَاسِعٌ ہے اس کی جمع شسع ہے-

رَجُلٌ شِسْعُ مَالٍ - مال کا اچھا بندوبست کرنے والا آدمی-

اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ - اگر تم میں سے کسی کا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے (یعنی ایک پاؤں ننگا ہو اور ایک میں جوتی' اس سے منع فرمایا کیونکہ قطع نظر بدنمائی کے پاؤں میں موچ آ جانے کا ڈر

ہے)۔

اِنِّیْ شَاسِعُ الدَّارِ - میرا گھر دور ہے۔

اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَلَوْ شِسْعَ نَعْلٍ - جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اگرچہ جوتی کا تسمہ ہو۔

لَا يَسْتَحْيِيْ اَحَدُ كُمْ اَنْ يَّسْاَلَ رَبَّهٗ وَلَوْ شِسْعَ نَعْلٍ - اپنے پروردگار سے کسی چیز کے مانگنے میں شرم نہ کرے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی (کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہے جو حقیر چیز مانگنے سے خفا ہو جاتے ہیں اس کے نزدیک تمام چیزیں حقیر ہیں یہاں تک کہ ساری دنیا کی بادشاہت بھی اس کی شان کے سامنے جوتی کے تسمہ سے بھی کم ہے)۔

مترجم کہتا ہے اوپر جو میں نے ایک صاحبزادے پر اسی لاکھ اشرفیاں پروردگار سے مانگنے پر طعنہ کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بلا ضرورت ایسی حقیر شے اس شہنشاہ دو جہان مالک زمین و آسمان سے مانگتے تھے لیکن ضرورت اور احتیاج کے وقت تو ایک جوتی کا تسمہ بھی پروردگار ہی سے مانگنا چاہیے۔ اپنے مالک سے مانگنے میں شرم کیوں ہو ہم تو اس کے در کے بھک منگے اور گدا اور غلام اور بندے ہیں' اپنے مالک سے نہ مانگیں تو پھر کس سے مانگیں۔

شِسْفٌ - سوکھی روٹی۔

شُسُوْفٌ اور شَسَافٌ - سوکھ جانا دبلا ہونا۔

باب الشین مع الصاد

شَصْبٌ - پوست نکالنا۔

شَصَبٌ - سخت ہونا۔

شِصْبٌ - سختی' قحط' حصہ' نصیب۔

شَصْرٌ - دور دور سینا مارنا' گھس جانا۔

شِصٌّ - ہوشیار' چالاک چور جیسے لِصٌّ چور۔

شُصُوْصٌ اور شِصَاصٌ - دودھ کم ہو جانا یا بالکل نہ رہنا۔

شَاةٌ شَصُوْصٌ - جس بکری میں دودھ نہ ہو۔

رَاٰی اَسْلَمَ يَحْمِلُ مَتَاعَهٗ عَلٰی بَعِيْرٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ قَالَ فَهَلَّا نَاقَةٌ شَصُوْصًا - حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم کو دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کے ایک اونٹ پر لاد رہا تھا' فرمایا ایک بے دودھ کی اونٹنی پر کیوں نہیں لادتا۔

شَصُوْصٌ کی جمع شَصَائِص اور شُصُصٌ آئی ہے۔

اِنَّ مَا شِيَتَنَا شُصُصٌ - ہمارے جانوروں میں دودھ نہیں ہے۔

اَلْقٰی شِصَّهٗ وَاَخَذَ سَمَكَةً - ایک شخص نے گل ڈالی (مچھلی پکڑنے کا کانٹا) اور ایک مچھلی پکڑی۔

وَاَنْشَبْتُ شِصِّيَّ فِيْ كُلِّ شِيْصَةٍ - میں نے اپنا کانٹا ہر شکار میں ڈالا۔

شَصَاصَاء - قحط کا سال حاجت جس کا چھوڑنا ممکن نہ ہو' بری سواری۔

شُصُوٌّ - اوپر اٹھنا' بلند ہونا۔ جیسے شُصِيٌّ ہے۔

شَاصِيَةٌ بِرِجْلِهَا - اپنا پاؤں اٹھائے ہوئے۔

شَصْوٌ - شدت اور سختی۔

باب الشین مع الطاء

شَطْأٌ یا شَطَأٌ - مولکہ یا پٹھا جو پہلے پہل زمین سے نکلتا ہے' مولکہ نکالنا جیسے شُطُوْءٌ ہے کنارے پر چلنا۔

شَاطِئُ الْبَحْرِ - سمندر کا کنارہ۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَاَخْرَجَ شَطْأَهٗ اَیْ نَبَاتَهٗ وَفُرُوْخَهٗ - یعنی کھیت سے اپنا مولکہ نکالا۔

اَشْطَأَ الزَّرْعُ - کھیت نے مولکہ نکالا۔

فَهُوَ مُشْطِئٌ - اس کا مولکہ نکلا ہے۔

شَاطِئُ النَّهْرِ - ندی کا کنارہ۔

شَطَا - ایک گاؤں ہے مصر کے ملک میں' اسی سے ہے ابوالحسن کا قول اَنَا كَفَّنْتُ اَبِيْ فِيْ ثَوْبَيْنِ شَطَوِيَّيْنِ - میں نے شطا کے دو کپڑوں میں اپنے باپ کو کفن دیا۔

شَاطِنَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ - اس کے دونوں کناروں پر موتی ہیں۔

شَطْبٌ - کاٹنا' دور ہونا' جھکنا' عدول کرنا' خط نسخ پھیر دینا۔

اِنْشِطَابٌ - بہنا -

شَاطِبَة - چمڑا کاٹنے والی عورت -

شَطْبٌ - لمبا خوش خلق، ہری شاخ -

شَطْبَةٌ - ہری ڈالی، اس کی جمع شُطُبٌ ہے -

شَطْبُ السَّيْفِ - تلوار کے جوہر جو اندر چمکتے ہیں -

مَضْجَعُهٗ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ - اس کی خواب گاہ ایسی ہے جیسے ڈالی کا پوست (باریک اور تنگ یعنی اسکا خاوند بالکل دبلا پتلا ہے - بعض نے کہا مَسَلَّ شَطْبَةٍ سے تلوار مراد ہے جو نیام سے نکال لی جائے) -

اِنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ وَطَعَنَهٗ فَشَطَبَ الرُّمْحُ عَنْ مَّقْتَلِهٖ - عامر بن ربیعہ نے عامر بن طفیل پر حملہ کیا اور برچھے سے مارا لیکن برچھہ اس کے قتل کے مقام سے ہٹ گیا (یعنی برابر ایسے مقام پر نہیں لگا جس سے وہ مارا جاتا) -

شَطْحٌ - دور جانا، زمین پر چت گرنا -

ثَوْبٌ شَاطِحٌ - بہت لمبا کپڑا -

شَطْحِيَّاتٌ - بیہودہ دور از قیاس باتیں -

شَطْرٌ - دو حصے کرنا، قصد کرنا، آدھا نکال ڈالنا، بکری کا ایک تھن خشک ہونا یا ایک تھن کا دوسرے تھن سے لمبا ہونا، ہر چیز کا آدھا حصہ جانب، جہت -

شَاطِر - شوخ، بے باک اس کی جمع شطار اور عام لوگ شاطر سے چالاک ہوشیار شخص مراد لیتے ہیں -

مُشَاطَرَةٌ - آدھا آدھا بانٹ لینا -

شِطْرَة - دو نصف، ہر ایک نصف جداگانہ قسم کا شطور اور شطارۃ شوخ اور بے باک ہونا، بکری کا ایک تھن خشک ہو جانا -

تَشْطِيْرٌ - آدھا آدھا کرنا، ایک تھن کا دودھ دوہنا، دوسرا چھوڑ دینا -

شَطِيْرٌ - دور، غریب، اجنبی -

اِنَّ سَعْدًا اِسْتَاْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمَالِهٖ قَالَ لَا قَالَ الشَّطْرَ قَالَ لَا قَالَ الثُّلُثَ فَقَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ - سعد بن ابی وقاص نے (اپنی بیماری میں) آنحضرتؐ سے اجازت مانگی اپنا سارا مال خیرات کر دینے کی آپ نے فرمایا نہیں - انہوں نے عرض کیا اچھا آدھا مال خیرات کر دوں - فرمایا نہیں - انہوں نے عرض کیا اچھا تہائی مال فرمایا خیر تہائی خیرات کر سکتا ہے اور تہائی بھی بہت ہے اگر اس سے بھی کم خیرات کرے اور باقی وارثوں کے لیے چھوڑ جائے تو اور اچھا ہے -

مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَّلَوْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ - جس شخص نے مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کی (گو خود قتل نہیں کیا) آدھی بات کہہ کر (مثلاً قتل کی جگہ صرف اُق کہا یا اشارہ کیا) -
مترجم کہتا ہے جب مدد کرنے والے کو آخرت میں ایسی سزا ملے گی تو قتل کرنے والے کو کیسا عذاب ہوگا سمجھ لینا چاہئے -

اِنَّهٗ رَهَنَ دِرْعَهٗ بِشَطْرٍ مِّنْ شَعِيْرٍ - آنحضرتؐ نے اپنی زرہ جو کے آدھے پر گرو رکھی - (یعنی آدھے مکوک جو پر یا آدھے وسق جو پر، یہ غلہ آپ نے ایک یہودی سے اپنے گھر والوں کے لیے قرض لیا اور اس کی قیمت کے بدل اعتبار کے لیے اپنی زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی) -

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ - طہارت (وضو) آدھا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے دل کی نجاست پاک ہوتی ہے اور طہارت سے ظاہری نجاست) - بعض نے کہا اس کا ثواب ایمان کے آدھے ثواب تک پہنچے گا - بعض نے کہا ایمان سے یہاں نماز مراد ہے جیسے **وما كان الله ليضيع ايمانكم** میں تو طہارت نماز کی شرط ہے گویا اس کا ایک حصہ ہوئی -

كَانَ عِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيْرٍ - ہمارے پاس جو کا آدھا مکوک یا آدھا وسق تھا (جب آنحضرتؐ نے وفات پائی یا تھوڑے جو تھے) -

اِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةٌ مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا - جو شخص زکوۃ نہ دے (یعنی تحصیلدار کے طلب کرنے پر) تو ہم اس سے زکوۃ کا مال جبراً لیں گے اور آدھا مال جرمانہ میں لیں گے یہ ہمارے پروردگار کی ایک سزا ہے اس کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں سے (حربی نے کہا اس حدیث میں راوی نے غلطی کی ہے اور صحیح وشُطِرَ مَالُهٗ ہے یعنی اسکے مال کے دو حصے کریں گے اور تحصیلدار کو اختیار ہوگا کہ جس حصہ میں عمدہ قسم کا مال ہو اس میں

سے زکوۃ لے لے یہ گویا اس کی زکوۃ نہ دینے کی سزا ہے- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زکوۃ اس سے بہر حال لے لی جائے گی گو اس کا مال تلف ہو جائے تو باقی کا نصف حصہ جو بقدر زکوۃ کل مال کے ہو اس سے لے لیا جائے گا مثلاً اس کے پاس ایک ہزار بکریاں تھیں تو دس بکریاں اس پر زکوۃ تھیں اب اس نے زکوۃ نہ دی اور سب بکریاں مر مرا گئیں صرف بیس رہ گئیں تو بیس کا آدھا یعنی دس بکریاں اس سے لی جائیں گی بعض نے کہا ابتدائی اسلام میں تعزیر بالمال درست تھی پھر منسوخ ہو گئی جیسے درخت کے میوے میں جو درخت سے لٹکا ہو اور کوئی اس کو لے جائے تو اس کو علاوہ سزا کے دوگنا میوہ بطریق جرمانہ دینے کا حکم دیا گیا تھا اسی طرح گم ہوئے اونٹ کو پکڑ لینے میں وہ اونٹ اور اس کے مثل ایک اور اونٹ جرمانہ کے طور پر دینا لازم کیا گیا تھا- حضرت عمرؓ نے حاطب سے مزنی کے اونٹ کی دونی قیمت دلائی جب اس کے رفیقوں نے اس کو نحر کیا اور کھا گئے- اور حدیث میں اس کے اور کئی نظائر وارد ہیں مثلاً جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے مکان جلا دینا وغیرہ اور امام احمد اور اہل حدیث نے بھی حکم دیا ہے کہ تعزیر بالمال اگر امام مناسب سمجھے تو درست ہے اور امام شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ جو شخص عند الطلب زکوۃ نہ دے اس سے زکوۃ بھی لی جائے اور آدھا مال بطریق جرمانہ لیا جائے انہوں نے اسی حدیث سے دلیل لی اور جدید قول ان کا یہ ہے کہ اس سے صرف زکوۃ لی جائے اور یہ حدیث منسوخ ہے اور اکثر فقہا کا بھی یہی قول ہے)-

مترجم کہتا ہے امام ابن قیم اور محققین علمائے اہلحدیث نے تعزیر بالمال جائز رکھی ہے اور اہلحدیث کا یہی مذہب ہے اور اس کی تائید متعدد احادیث سے ہوتی ہے اور نسخ پر کوئی دلیل نہیں ہے اور تعجب یہ ہے کہ باوجود یکہ امام ابو حنیفہ نے تعزیر بالمال جائز نہیں رکھی مگر تمام ریاستہائے اسلامی میں جہاں کے قاضی اور جج حنفی ہیں مالی سزائیں دی جاتی ہیں اور حکام وقت نے جو دوسرا دین رکھتے ہیں قانون فوجداری کو مالی تعزیرات سے بھر دیا ہے اور یہ حنفی قضاۃ اور جج اس قانون کی پیروی کر کے اپنے امام کے قول کے خلاف مالی سزا دیتے ہیں-

قَالَ لِعَلِيٍّ وَقْتَ التَّحْكِيمِ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنِّي قَدْ عَجَمْتُ الرَّجُلَ وَحَلَبْتُ اَشْطُرَهٗ فَوَجَدْتُهٗ قَرِيبَ الْقَعْرِ كَلِيلَ الْمُدْيَةِ وَ اِنَّكَ قَدْ رَمَيْتَهٗ بِحَجَرِ الْاَرْضِ - احنف بن قیس نے تحکیم کے وقت حضرت علیؓ سے کہا میں نے اس شخص (ابوموسیٰ اشعری) کو آزمایا اس کے تھن دوہے (اس کے خیر و شر سب کا امتحان کیا- خیر اور شر کو اونٹنی کے تھنوں سے تشبیہ دی تو جن میں سے دودھ نکلتا ہے خیر کو ان سے مشابہت دی اور شر کو ان تھنوں سے جن میں سے دودھ نہیں نکلتا- عرب لوگ کہتے ہیں حلب فلان الدهر اشطره فلاں شخص نے زمانہ کے برے بھلے سب کو خوب آزمایا ہے (یعنی زمانہ کے حالات سے خوب واقف گرم و سرد چشیدہ گرگ باران دیدہ ہے)-

لَوْاَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ بِحَقٍّ اَحَدُهُمَا شَطِيرٌ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ شَهَادَةَ الْاٰخَرِ - (قاسم بن ابی بکر نے جو بڑے عالم اور فقیہ تھے) کہا اگر دو شخصوں نے ایک حق کی گواہی دی مدعی علیہ پر اور ان میں سے ایک مدعی سے اجنبی ہے (اور ایک مدعی کا بیٹا یا بھائی ہے) تو اجنبی کی گواہی اس رشتہ دار کی گواہی کو صحیح کر دے گی (اور مدعی علیہ پر حق کا فیصلہ کر دیا جائے گا' مدعی کو ڈگری ملے گی) یہ امام قاسم کا مذہب ہے دوسرے علما اس کے قائل نہیں ہیں ان کے نزدیک باپ بیٹے کی شہادت سے حق ثابت نہ ہوگا-

شَهَادَةُ الْاَخِ اِذَا كَانَ مَعَهٗ شَطِيرٌ جَازَتْ شَهَادَتُهٗ - بھائی اور ایک اجنبی کی شہادت مل کر مقبول ہے (یہ قتادہ کا قول ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے)-

فَاِنَّهٗ يُؤَدِّي اِلَيْهِ شَطْرُهٗ - اگر بی بی نے سارا نفقہ جس میں آدھا حصہ خاوند کا تھا سب خرچ کر ڈالا تو وہ آدھے کی ضامن ہو گی (خاوند کو واپس دینا ہوگا- اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ جورو جو خرچ کرے اس کو آدھا ثواب مرد کا ملے گا تو یہ اس صورت میں ہے جب عورت اور مرد کا حصہ مخلوط ہو اور مرد اپنے حصے میں سے خیرات کرنا ناپسند نہ کرے)-

شَطْرَ اللَّيْلِ - آدھی رات-

اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ - وہ حسن کا آدھا حصہ دیئے گئے

تھے۔ (یعنی حضرت یوسف علیہ السلام شطر المسجد الحرام ادب والی مسجد کی طرف فوضع عنی شطرھا پہلے اللہ تعالی نے آدھی (یعنی پچیس نمازیں) معاف کر دیں پھر پانچ پانچ اور معاف کرنا شروع کیں، یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں رہ گئیں۔ کرمانی نے کہا پھر دوسری بار جو حدیث میں شطر کا ذکر ہے اگر اس سے نصف مراد لیا جائے تو ساڑھے بارہ کی معافی نکلتی ہے اس لیے شطر سے ایک حصہ مراد لینا بہتر ہے۔ دوسری روایت میں پانچ پانچ نمازوں کی معافی مذکور ہے وہی صحیح اور قابل اعتماد ہے)۔

فَاَتَيْتُهُ بِشَاةٍ شَطُوْرٍ - میں ایک تھن کی بکری آپ کے پاس لے کر آیا (یعنی دوسرا تھن اس کا نہ تھا یا خشک تھا)۔

تَمْكُثُ اِحْدَاكُنَّ شَطْرَ دَهْرِهَا لَا تَصُوْمُ وَلَا تُصَلِّيْ - تم میں سے کوئی اپنی آدھی عمر یوں ہی رہتی ہے (یعنی حیض کی حالت میں) نہ روزہ رکھتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے (اس حدیث کا پتہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ہے لیکن فقہاء نے اس کو ذکر کیا ہے)۔

اَلسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوْءِ - مسواک کرنا آدھا وضو ہے یا وضو کا ایک جز ہے۔

اَجْعَلُ شَطْرَ مَالِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - میں اپنا آدھا مال اللہ کی راہ میں دے دوں۔

وَاَمَّا تِلْكَ فَشَطَارَةٌ - یہ تو خباثت ہے اور دغا بازی۔

شطرنج - ایک مشہور کھیل ہے (اکثر علماء نے اس کو جائز اور مکروہ رکھا ہے اور بعض نے کہا اگر اس میں شرط نہ ہو اس کی وجہ سے عبادت میں خلل واقع ہو تو کبھی کبھی تفریح طبع کے لیے وہ جائز ہے۔ یہ شَطَارَةٌ یا تَشَطُّرٌ سے نکلا ہے۔ محیط میں ہے کہ شطرنج بہ کسرہ شین بعض نے کہا یہ شش رنگ کا معرب ہے کیونکہ اس میں چھ قسم کے پانسے ہوتے ہیں۔ پادشاہ، وزیر (یا پادشاہ بیگم) پیل، اسپ، رخ، پیادہ، یہ فا سیوں کی ایجاد ہے۔ بعض نے کہا ہندی حکیم کی اور اصل یہ ہے کہ کوئی کھیل اس کی برابری نہیں کرتا اس میں بخت و اتفاق کو دخل نہیں ہے جیسے اور کھیلوں میں ہے بلکہ سارا مدار اس میں غور و فکر اور اپنی تدبیر اور دور اندیشی پر ہے)۔

شَطْسٌ - جاننا مکر اور فریب۔

شُطُسٌ - خلاف اور عناد۔

شُطَسِيٌّ - مکار، شریر۔

شَطٌّ یا شُطُوْطٌ - دور ہونا، لمبا ہونا۔

شَطِيْطٌ - ظلم کرنا، افراط کرنا۔

شَطِيْطٌ - حد سے بڑھ جانا، حق سے دور ہونا، نرخ گراں کرنا۔

شَطُوْطٌ - ظلم کرنا۔

تَشْطِيْطٌ - حد سے بہت بڑھ جانا۔

اِشْطَاطٌ - دور کرنا، غور کرنا، چل جانا، ظلم کرنا۔

اِنَّكَ لَشَاطِّيْ حَتّٰى اَحْمِلَ قُوَّتَكَ عَلٰى ضَعْفِيْ فَلَا اَسْتَطِيْعُ فَانْبَتَّ - ایک شخص نے تمیم داری سے کثرت عبادت میں گفتگو کی۔ انہوں نے کہا بتلاؤ اگر میں ناتوان مومن ہوں اور تو زور دار مومن ہو اور مجھ سے اتنی ہی مشقت لینا چاہیے جتنی تو کرتا ہے تو تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ اگر میں باوجود ناتوانی کے اتنا جو جھ اٹھاؤں جتنا تو زور کی وجہ سے اٹھاتا ہے تو مجھ کو طاقت نہ رہے گی آخر بالکل عمل چھوڑ دوں گا (جتنا مجھ سے ہو سکتا تھا وہ بھی نہ ہوگا)۔ یہ شَطَطٌ سے نکلا ہے بمعنی جور اور ظلم اور حق سے کنارہ کشی بعض نے کہا شطنی فلان یشطنی شطا سے یعنی مجھ کو مشقت میں ڈالا مجھ پر ظلم کیا۔

لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ - (اس کو مہر مثل ملے گا) یہ کم نہ زیادہ۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصِّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الشِّطَّةِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی حالت میں محتاجی سے (یعنی عیال و اطفال کی کثرت سے)' اور دور مسافت کی تکلیف سے (یعنی سفر دور دراز ہو اور خرچ کی تنگی ہو (بال بچے بہت سے ساتھ ہوں)۔

شَطُّ الْبَحْرِ - دریا کا کنارہ یعنی ساحل اس کی جمع شُطُوْطٌ اور شُطَّانٌ ہے۔

شَطْعٌ - جزع اور فزع بیماری وغیرہ سے۔

شَطْفٌ - چل دینا، دور ہونا، دھونا۔

تَشْطِيْفٌ - چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔

شَطْمٌ- جماع کرنا-

شَاطُوْمَة- لمبی لکڑی-

شَطْنٌ- رسی سے باندھنا' مخالفت کرنا' گھس جانا' دور ہونا-

اِشْطَانٌ- دور کرنا-

شَاطِنٌ- خبیث-

شَطُوْنٌ- گہرا کنواں-

شَیْطَانٌ- (یا تو شَطَنَ سے نکلا ہے یعنی حق سے دور یا شَاطَ سے نکلا ہے اسی لیے صاحب مجمع نے شیطان کی کچھ حدیثیں یہاں بیان کی ہیں اور کچھ شَیْطٌ میں اور ہم بھی انہی کی پیروی کرتے ہیں)-

وَعِنْدَهٗ فَرَسٌ مَّرْبُوْطَةٌ بِشَطْنَیْنِ- ان کے پاس ایک گھوڑی تھی دو رسیوں سے بندھی ہوئی-

شَطْنٌ- رسی-

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِاَ شْطَانِهَا- اللہ تعالیٰ نے موت کو زندگی کی رسیاں جلدی سے پکڑ لینے والی بنائی-

کُلُّ هَوًی شَاطِنٍ فِی النَّارِ- ہر ایک خواہش جو حق کے خلاف ہو دوزخ میں جائے گی- (یعنی خواہش نفس پر چلنے والا اور حق بات کو چھوڑ دینے والا جہنم میں جائے گا- ہمارے زمانہ کے مولویوں میں یہ بلا عام ہوگئی ہے جو بات ان کے منہ یا قلم سے نکلی بس اس کی پچ کیے جاتے ہیں گو ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بات ناحق تھی مگر اس سے رجوع کرنے میں اور اپنی خطا کا اقرار کرنے میں شرماتے ہیں اور خواہش نفس کی پیروی کیے جاتے ہیں ان کا نفس یہ کہتا ہے کہ اگر رجوع کرو گے اور اپنی خطا کا اقرار کرو گے تو عوام تم کو کم علم سمجھیں گے- تم سے بے اعتقاد ہو جائیں گے- ان بے وقوفوں کو اتنی عقل نہیں کہ یہ شیطان کا وسوسہ ہے وہ تم کو تباہ کرنا چاہتا ہے رجوع کرنے میں کوئی توہین نہیں بلکہ کمال علم اور تقوی کی دلیل ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ بڑے بڑے اماموں اور مجتہدین کے ایک ایک مسلہ میں کئی کئی قول ہیں جدھر حق معلوم ہوا ادھر ہی رجوع کر جاتے تھے- میں نے وجوب تقلید مذہب معین میں جو ابتدائے طالب العلمی میں لکھا تھا اس سے بعد کو رجوع کیا- اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں میں عنفوان شباب میں گرفتار تھا اور اب بھی اللہ تعالیٰ شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے)-

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ- سورج شیطان کی دو زلفوں کے درمیان نکلتا ہے (ہوتا یہ ہے کہ جب سورج نکلنے لگتا ہے تو شیطان اپنا سر اوپر جا کر اس کے مقابل رکھ دیتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجدہ اس کے لیے ہو- خطابی نے کہا یہ ان حدیثوں میں سے ہے جن کے معنی اور مطلب شارع ہی جانتا ہے اور ہم کو ان کی تصدیق کرنا اور ان کے احکام پر عمل کرنا واجب ہے- حربی نے کہا یہ تمثیل ہے یعنی شیطان طلوع آفتاب کے وقت حرکت کرتا ہے اور سورج پرستوں پر مسلط ہوتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان خون کی طرح آدمی میں بہتا رہتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی پر مسلط ہو کر اس کو وسوسے دیتا رہتا ہے نہ یہ کہ اس کے جسم میں گھس جاتا ہے- میں کہتا ہوں حربی کی تاویل کی ہم کو ضرورت نہیں اور دونوں حدیثوں کو ظاہری معنی پر رکھیں تو اس میں کوئی استبعاد نہیں شیطان ہزاروں لاکھوں ہیں تو ہر ایک ملک کے شیطان اپنے اپنے ملک میں سورج نکلتے وقت اس کے مقابل ہوتے ہوں گے اسی طرح شیطان کا خون کی طرح جسم میں پھرنا یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے شیطان اور جن لطیف اجسام ہیں وہ اگر رگوں میں سما جائیں اور پھریں تو کون سی مشکل اور خلاف عقل بات ہے اور بہت لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ جن آدمی کے بدن میں سما کر اس کی زبان سے بات کرتا ہے اور شاید حربی نے اس حدیث پر توجہ نہیں کی جس میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک لڑکے سے جس پر آسیب تھا یہ فرمایا اخرج فانی محمد رسول الله یعنی اس چھوکرے کے جسم میں سے نکل جا میں محمد ہوں' اللہ کا رسول)-

اَلرَّاکِبُ شَیْطَانٌ وَالرَّ اکِبَانِ شَیْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَکْبٌ- جو سوار اکیلا سفر میں جائے وہ شیطان ہے دو جائیں تو دو شیطان ہیں البتہ تین ہوں تو خاصے اچھے سوار یا جماعت ہیں (مطلب یہ ہے کہ جب سفر کرے تو کم سے کم دو رفیق ساتھ

ہوں-حضرت عمر نے اس شخص کے باب میں کہا جس نے اکیلا سفر کیا تھا اگر مرجاتا تو میں اس کا حال کس سے پوچھتا)-

حَرِّجُوْ اعَلَيْهِ فَاِنِ امْتَنَعَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ-سانپ کو دھمکاؤ (اب کے نہ نکلیو ورنہ ہم تجھ کو مار ڈالیں گے پھر اگر نکلنے سے باز آئے (تو بہتر ہے) اگر اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالو وہ شیطان ہے (یعنی نیک بخت جن نہیں ہے بلکہ شیطان اور کافر جن ہے)-بعض سانپ اصل میں جن ہوتے ہیں تو آپ نے احتیاطا یہ حدیث فرمائی-نہایہ میں ہے کہ باریک اور ہلکے سانپ کو عرب لوگ جن اور جان کہتے ہیں)-

اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالْحَيْضُ مِنَ الشَّيْطَانِ-چھینک اور اونگھ اور حیض شیطان کی طرف سے ہیں (حالانکہ چھینک اچھی چیز ہے مگر نماز میں جب چھینک آئے تو شیطان کی چھیڑ سمجھنا چاہے اس لیے کہ اس سے حضور قلب میں خلل ہوتا ہے جو نماز کا رکن اعظم ہے)-

باب الشين مع الظاء

شَظٌّ-بقیہ دن' دشوار ورنا' تکلیف میں ڈالنا' لغوظ کرنا' پریشان کر دینا' ہانک دینا-

شِظَاظٌ-ایک مشہور چور کا نام ہے عرب میں مثل ہے-

اَسْرَقُ مِنْ شِظَاظٍ-شظاظ سے بھی بڑھ کر چور-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً لَّهٗ فَفَجَنَهَا الْمَوْتُ فَنَحَرَهَا بِشِظَاظٍ-ایک شخص اپنی اونٹنی کو چرا رہا تھا اتنے میں وہ مرنے لگی اس نے ایک نوکدار لکڑی سے اس کو نحر کر ڈالا-

شِظَاظ-وہ لکڑی جس کے دونوں کنارے نوکدار ہوتے ہیں' اس کو دونوں تھلیوں کے بیچ میں اڑا کر اونٹ پر لادتے ہیں کہ وہ الگ الگ ہو کر گریں نہیں-

مِرْفَقُهٗ كَالشِّظَاظِ-اس کی کہنی شظاظ کی طرح نوک دار تھی-

لَا بَاْسَ بِلُقْطَةِالْعَصَا وَالشِّظَاظِ وَالْوَتَدِ-اگر کوئی شخص لکڑی یا شظاظ یا میخ پائے پڑی ہوئی تو اس کے لے لینے میں قباحت نہیں (کیونکہ یہ ایسی بے قدر چیزیں ہیں جن کی مالک تلاش نہیں کرتا نہ ان کے لینے کو پھر آتا ہے-

شَظْفٌ-روکنا' چھیے نکال ڈالنا-

شَظَفٌ-تنگ روزی' بھوکا ہونا' خشک ہونا-

لَمْ يَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰى شَظَفٍ-آنحضرتؐ جب کھانے سے سیر ہوتے تو تنگی کے ساتھ (آپ کو فروغ مالی اور تونگری کبھی نہیں ہوئی ہمیشہ فقر و فاقہ اور عسرت ہی میں عمر گذاری-)

شَظُفٌ-سوکھی روٹی-

شَظِفٌ-بدخلق-

شَيْظَمٌ-لمبا یا موٹا-

يُعَقِّلُهُنَّ جَعْدٌ شَيْظَمِيٌّ-ان کو ایک گھونگھر والا لمبا موٹا شخص باندھ دیگا یا باندھتا ہے-

شَظْيٌ-پھٹ جانا-

تَشْظِيَةٌ-جدا کرنا-

شَظًى-وہ ہڈی جو گھٹنے یا بازو سے ملی ہے-

شَظِيَّةٌ-کان یا ہڈی پہاڑ کی چوٹی پر اونچی جگہ-

يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعٍ فِيْ شَظِيَّةٍ يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ-تیرا پروردگار اس چرواہے پر تعجب کرتا ہے جو اپنے جانوروں کو پہاڑ کی ٹیکری پر چرا رہا ہو وہیں اذان دے اور نماز پڑھے-

شَظِيَّةٌ-اس کی جمع شَظَايَا ہے-

تَشَظِّيْ-شاخ نکلنا' متفرق ہونا-

فَانْشَظَّتْ رَبَاعِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ-آنحضرتؐ کے سامنے کے چار دانتوں میں سے ایک دانت ٹوٹ گیا-

اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا اَرَادَاَنْ يَّخْلُقَ لِاِبْلِيْسَ نَسْلًا وَزَوْجَةً اَلْقٰى عَلَيْهِ الْغَضَبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شَظِيَّةٌ مِّنْ نَارٍ فَخَلَقَ مِنْهَا اِمْرَاَتَهٗ-اللہ تعالی نے جب ابلیس کی نسل بڑھانا اور اس کی جورو پیدا کرنا چاہی تو اس کو غصہ دلایا غصہ کی وجہ سے اس میں سے ایک آگ کا ٹکڑا اڑا (اسی سے اللہ تعالی نے اس کی بیوی پیدا کی-)

فَطَارَتْ مِنْهُ شَظِيَّةٌ وَوَقَعَتْ مِنْهُ اُخْرٰى مِنْ شِدَّةِ

اَلْغَضَبِ - ایک ٹکڑا آگ کا اس میں سے اڑا اور ایک گرا سخت غصہ کی وجہ سے۔

باب الشین مع العین

شَعْبٌ - جمع کرنا' جدا کرنا' بنانا' بگاڑنا' پھاڑنا' پھوٹنا' جوڑنا' جدا ہونا' ظاہر ہونا' مشغول کرنا' بھیجنا۔

شَعَبٌ - دونوں کندھوں یا سینگوں میں فاصلہ ہونا۔

تَشْعِيْبٌ - جدا ہونا اس طرح کہ پھر نہ لوٹنا۔

مُشَابَعَةٌ - مر جانا جیسے اِشْعَابٌ ہے۔

تَشَعُّبٌ - الگ الگ ہونا' پھوٹ پڑ جانا۔

اِنْشِعَابٌ - مر جانا' دور ہونا' درست ہونا۔

شَاعِبَان - دونوں کندھے۔

شَعْبٌ - قبیلہ عرب کا ہو یا عجم کا (بعض نے کہ

شَعْبٌ - اوپر کا طبقہ اس کے نیچے قبیلہ اس کے نیچے عمارت اس کے نیچے بطن اس کے نیچے فخذ اس کے نیچے فصیلہ جیسے خذیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارت ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے۔)

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ - حیا اور شرم ایک ٹکڑا ہے ایمان کا یا ایک شاخ ہے ایمان کی (جیسے ایمان آدمی کو گناہوں سے روکتا ہے ایسے ہی حیا اور شرم بھی بدکاریوں سے باز رکھتی ہے تو گویا ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

اَلشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ - جوانی کیا ہے جنون اور دیوانگی کی ایک شاخ ہے (جیسے جنون سے عقل جاتی رہتی ہے ایسے ہی جوانی بھی آدمی کو غصہ اور شہوت کا تابع بنا کر وہ وہ کام کراتی ہے جو عقل اور دور اندیشی کے خلاف ہیں معاذ اللہ یہ حالت ہر ایک جوان پر گذرتی ہے الا ماشاء اللہ کوئی جوان صالح جس کو اللہ تعالی اپنی حفاظت میں رکھے۔ جوانی میں آدمی انجام پر نظر نہیں کرتا اور شہوت اور غصہ سے مغلوب ہو کر وہ وہ کام کر بیٹھتا ہے جس کا انجام نہایت خراب اور اخیر میں ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے)۔

اِذَا قَعَدَا لرَّجُلُ مِنَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَ رْبَعِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ - جب مرد اپنی عورت کے چاروں کونوں میں بیٹھ جائے (دونوں ہاتھ دونوں پاؤں یا دونوں پاؤں اور شرمگاہ کے دونوں کناروں کے درمیان رانوں کے درمیان یعنی دخول کرے) تو اس پر غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہوا اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعض کی یہ قول ہے کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہ ہو گا)۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ قُرَيْشًا وَسَلَكَ شُعْبَةَ - آنحضرتؐ (مدینہ سے) نکلے قریش کے لوگوں پر جانے کا قصد رکھتے تھے اور شعب کا رستہ چلے (شعب ایک مقام کا نام ہے یلیل کے قریب اسکو شعبہ بن عبداللہ کہتے ہیں)۔

مَاهٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ شَعَّبَتِ النَّاسَ - یہ کیسا فتوی ہے جس نے لوگوں میں پھوٹ ڈال دی (ایک روایت میں تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ ہے یعنی جس کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی)۔

يَرْاَبُ شَعْبَهَا - امت کے اختلاف کو اتحاد کرتے تھے (یعنی لوگوں کی پھوٹ کو مٹا کر سب کو یک دل اور یک جہت کر دے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا)۔

وَشَعْبٌ صَغِيْرٌ مِّنْ شَعْبٍ كَبِيْرٍ - تھوڑی سی اصلاح بڑا فساد کر کے (شعب کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی اصلاح اور فساد جیسے اوپر گذرا)۔

اِتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً - جس جگہ سے پھوٹ گیا تھا وہاں (جوڑنے کے لیے) ایک زنجیر لگا دی (یعنی انسؓ نے)۔

شَعْبٌ - پھوٹنا اور جوڑنا دونوں معنی میں آیا ہے جیسے اوپر گذرا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الشُّعُوْبِ اَسْلَمَ فَكَانَتْ تُؤْخَذُ مِنْهُ الْجِزْيَةُ - ایک شخص اہل عجم میں سے مسلمان ہو گیا تو اس سے جزیہ لیا جاتا تھا (بعض نے کہا شَعُوْبٌ جمع ہے شعوبی کی جیسے یہود اور مجوس جمع ہے یہودی اور مجوسی کی)۔

فَمَازِلْتُ وَاضِعًا رِجْلِيْ عَلٰى خَدِّهٖ حَتّٰى اَزَرْتُهٗ شَعُوْبَ - میں اپنا پاؤں اس کے رخسارے پر برابر رکھے رہا

یہاں تک کہ میں نے اس کو موت کی زیارت کرائی (یعنی وہ مر گیا)۔

ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِی الشِّعْبِ - پھر وہ مسلمان جو پہاڑ کی گھاٹی میں (لوگوں سے الگ) ہو۔

شِعْبٌ - دو پہاڑوں کے درمیان جو رستہ ہوتا ہے۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالشِّعْبِ - جب آپ شعب میں پہنچے (یعنی اس رستے میں جہاں سے حاجی لوگ گذرتے ہیں)۔

اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ - آدمی کے دل کی ہر وادی میں ایک شاخ ہے (یعنی صدہا باتوں میں دل لگا ہوا ہے بال بچے مکان اسباب جائداد دوست آشنا آخرت اور قبر طرح طرح کے افکار بقول شخصے یک انار و صد بیمار)۔

کَفَاهُ الشِّعَبَ کُلَّهَا - اللہ تعالی اس کے (معاملات کے) سب شاخوں کا انتظام کر لے گا (اس کا دل پریشان نہ ہونے دے گا)۔

اَلْبِذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ - فحش گوئی لفاظی اور چرب زبانی نفاق کی دو شاخیں ہیں (اکثر ایسا آدمی منافق ہوتا ہے سلیم الطبع اور مخلص آدمی بہت باتیں نہیں بناتا)۔

شَغَلَتْ شَعَابِیْ جَدْوَایَ - بال بچوں کی پرورش نے مجھ کو داد و دہش سے روک دیا ہے یعنی اول خویش بعدہ درویش۔

شَعْبَانُ مشہور مہینہ ہے اس کو شعبان اس لیے کہا کہ لوگ اس میں لوٹ پوٹ اور کمائی کے لیے متفرق ہوتے تھے۔

شَعْبِیّ - مشہور تابعی اور حدیث کے امام ہیں پہلے شیعہ تھے پھر سنت جماعت کا طریق اختیار کیا - ان کا نام عامر بن عبداللہ بن شراحیل ہے۔

اَشْعَب - ایک طماع شخص تھا عرب میں مثل ہے۔

اَطْمَعُ مِنْ اشعب - یعنی اشعب سے بھی بڑھ کر طامع -

شُعَیْبِیَّة - خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

مَشْعَبٌ - رستہ۔

مَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ - جس کو فکروں نے پریشان کر دیا ہو۔

شُعَیْبٌ - مشہور پیغمبر کا نام ہے ان کو خطیب الانبیاء بھی کہتے ہیں چونکہ بہت فصیح اور بلیغ تھے۔

لَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلٰی کَاهِلِكَ فَیَصْدَعُ شَعْبُ کَاهِلِكَ - لوگوں کو اپنے کندھے پر مت لاد ایسا نہ ہو کہ تیرے دونوں کندھوں کا درمیانی حصہ ٹوٹ جائے۔

مَاتَتْ خَدِیْجَةُ حِیْنَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الشِّعْبِ - حضرت خدیجہؓ نے اس وقت انتقال فرمایا جب آنحضرتؐ شعب (گھاٹی) سے نکلے۔

شِعْبُ اَبِیْ طَالِبٍ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں جہاں آنحضرتؐ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

مُنْشَعِبٌ - ایک لفظ جو مادہ سے ایک حرف بڑھا کر نکالا گیا ہو جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ اور کَرَّمَ ہے اور ایک مشہور کتاب کا نام ہے علم صرف میں جو میزان الصرف کے بعد پڑھائی جاتی ہے۔

وَمَالِیَ اِلَّا مَشْعَبُ الْحَقِّ مَشْعَبٌ - میرا مذہب تو وہی سچا مذہب ہے (یعنی آل رسول کی محبت اور الفت اور ان کے گروہ میں رہنا)۔

شُعْبَة - مشہور راوی ہیں حدیث کے۔

شُعَبُ الشِّرْكِ - شرک کی شاخیں۔

شَعَثٌ اور شُعُوْثَةٌ - پریشان حال ہونا، پراگندہ بال ہونا۔

تَشْعِیْثٌ - پراگندہ کرنا، حمایت کرنا، دفع کرنا۔

تَشَعُّثٌ - پراگندہ ہونا۔

اِنْشِعَاثٌ - پھٹ جانا۔

شَعِثٌ - پراگندہ حال، گرد آلود۔

شَعْثَانُ الرَّاْسِ - جس کے بال سر کے پراگندہ ہوں۔

لَمَّا بَلَغَهٗ هِجَاءُ الْاَعْشٰی عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیَّ نَهٰی اَصْحَابَهٗ اَنْ یَّرْوُوْا هِجَاءَهٗ وَقَالَ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ شَعَّثَ مِنِّیْ عِنْدَ قَیْصَرَ فَرَدَّ عَلَیْهِ عَلْقَمَةُ وَکَذَّبَ اَبَا سُفْیَانَ - جب آپ کو اعشی علقمہ بن علاثہ کی ہجو پہنچی تو آپ نے اپنے اصحاب کو اس کے بیان کرنے سے اور پڑھنے سے منع فرما دیا اور کہا کہ ابوسفیان نے قیصر روم کے سامنے میرے عیب بیان کئے تو علقمہ نے انکار کیا اور ابوسفیان کو جھٹلایا۔

شَعَثٌ - ایک امر کا پھیل جانا -

تَشْعِیْثٌ - شر اٹھانا' پھیلانا -

لَمَّ اللّٰهُ شَعْثَهٗ - اللہ اس کی پریشانی دور کرے -
(اس کو دلی اور اطمینان نصیب کرے)-

حِیْنَ شَعَّثَ النَّاسُ فِی الطَّعْنِ عَلَیْهِ - جب لوگوں نے ان پر طعنے مارنا شروع کئے (ان کی برائیاں پھیلانے لگے)-

اَسْأَلُكَ رَحْمَةً تَلُمُّ بِهَا شَعْثِیْ - مجھ پر ایسی مہربانی کر کہ میری پراگندگی دور ہو جائے -(پریشان حالی کو یک دلی اور اطمینان سے بدل دے)-

كَانَ یَغْتَسِلُ مُحْرِمًا وَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا یَزِیْدُهٗ اِلَّا شَعَثًا - حضرت عمرؓ احرام کی حالت میں غسل کرتے اور فرماتے کہ پانی ڈالنے سے تو اور بال زیادہ پراگندہ ہوتے ہیں (تو احرام میں نہانا کوئی زینت نہیں کہ منع ہو)-

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَهُ لَهٗ لَوْاَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ - تھوڑے پریشان حال گرد آلود دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے شخص جن کی پرواہ کوئی نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو سچا کردے (خاکساران جہاں رابحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد)-

اَشْعَثَ - کا معنی پراگندہ سر یعنی بالوں میں نہ تیل پڑا ہو نہ کنگھی کی گئی ہو -

مَدْفُوْعٌ بِالْاَ بْوَابِ - ایک روایت میں زیادہ ہے یعنی دروازوں پر سے ہٹایا گیا دھکیلا گیا' لوگ ان کو حقیر اور ذلیل سمجھ کر دروازوں سے دھکیل دیتے ہیں اندر نہیں آنے دیتے نہ ان کی خاطر تواضع کرتے ہیں -

اَحْلَقْتُمُ الشَّعَثَ - کیا تم نے پریشان بال مونڈ ڈالے -

شَعِّثْ مَا كُنْتَ مُشَعِّثًا - جس کو تم علیحدہ کرنا چاہتے تھے اس کو علیحدہ کرو -

كَانَ یُجِیْزُ اَنْ یُّشَعَّثَ سَنَی الْحَرَمِ مَالَمْ یُقْلَعْ مِنْ اَصْلِهٖ - عطا یہ جائز سمجھتے تھے کہ حرم کی سنا میں سے شاخیں کاٹ کر اس کو پریشان کر دیں مگر جڑ سے نہ اکھیڑیں (یعنی اوپر اوپر سے اس کا چھانٹ لینا درست ہے)-

اِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ - جب آپ کے سر کے بال پریشان ہوتے (تو سفیدی نمودار ہوتی اور جب تیل ڈال کر کنگھی کر لیتے تو سفیدی معلوم نہیں ہوتی -)

یُصْبِحُوْنَ شُعْثًا - صبح کو پریشان سر ہوں گے یہ جمع ہے شَعِثٌ کی -

كَانُوْا شُعْثًا غُبْرًا - آنحضرتؐ کے صحابہ پریشان سر گرد آلود تھے (یعنی زینت اور آرائش کے ساتھ نہیں رہتے تھے)-

اَشْعَث - ایک شخص کا نام ہے -

شِعْرٌ یا شَعْرٌ بال اندر کرنا' شعار میں سونا' شعر کہنا' شعر گوئی میں غالب آنا -

شِعْرٌ اور شَعْرٌ اور شِعْرَةٌ اور شِعْرٰی اور شُعْرٰی اور شُعُوْرٌ اور شُعُوْرَةٌ اور مَشْعُوْرٌ اور مَشْعُوْرَةٌ اور مَشْعُوْرَاءٌ جاننا' سمجھنا' محسوس کرنا -

شَعُرَ - شاعر ہوا یا اچھا شعر کہے -

شَعَرٌ - بہت بال ہونا -

تَشْعِیْرٌ - بال اگنا' بال اندر ڈالنا -

مُشَاعَرَةٌ - بیت بازی کرنا -

شَاعَرَ الْمَرْأَةَ - عورت کے ساتھ شعار میں سویا -

اِشْعَارٌ - بال اگنا' شعار مقرر کرنا' مطلع کرنا' خبردار کرنا' قربانی کے جانور کا کوہان چیر دینا یا اور کوئی نشانی اس پر کرنا -

اِسْتِشْعَارٌ - بال اگنا' شعار پہننا' دل ہی دل میں سہم جانا -

تَشَاعُرٌ - شاعر بننا -

شَاعِر - شعر کہنے والا -

شَعْرٌ - بال -

شَعْرَةٌ - ایک بال -

شَعَرٌ - بڑھاپا -

شِعْرٌ - منظوم کلام (اَشْعَارٌ اس کی جمع)-

شَعِرٌ - لمبے بال والا -

اَشْعَر - بہت بال والا -

شَعِیْرٌ - جو-

شَعِیْرَۃٌ - ایک جو-

شَعِرَ شَعَرًا - اسکے بدن پر بہت بال ہوئے غلاموں کا مالک ہوا-

شَعَائِرُ الْحَجِّ - حج کے ارکان' نشانیاں (یہ شعیرۃ کی جمع ہے- بعض نے کہا حج کے کل کام جیسے وقوف عرفہ طواف سعی رمی ذبح وغیرہ- ازہری نے کہا شعائر اللہ- وہ مقامات جن کی طرف اللہ تعالی نے لوگوں کو بلایا' وہاں عبادت کرنے کا حکم دیا- اسی سے ہے مشعر الحرام- یعنی کعبہ کیونکہ وہ عبادت کا مقام ہے)-

مُرْ اُمَّتَكَ حَتّٰى يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَاِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ - اپنی امت کو حکم دیجئے کہ لبیک بلند آواز سے کہیں کیونکہ وہ حج کی نشانیاں میں سے ہے (یہ حضرت جبرئیل نے آنحضرتؐ سے کہا)-

اِنَّ شِعَارَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ فِي الْغَزْوِ يَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ - لڑائی میں آنحضرتؐ کے اصحاب کا شعار یہ تھا یا منصور امت امت (شعار کہتے ہیں اس لفظ کو جو ایک فوج والے آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کے لیے مقرر کر لیں تا کہ دوست دشمن کی تمیز ہو جائے اس لیے کہ اندھیرے میں شناخت نہیں ہوتی ایسا نہ ہوا اپنے ہی ساتھ والے کو مار ڈالے)-

شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ - مسلمانوں کا شعار پل صراط پر یہ ہوگا پروردگار بچائیو پروردگار بچائیو (یہ امت محمدی کا شعار ہوگا دوسرے پیغمبروں کی امت کے اور شعار ہوں گے)-

وَالْبِرُّ شِعَارُهُ - نیکی ان کا شعار تھی (شعار کہتے ہیں اس کپڑے کو جو بدن سے لگا ہو جیسے کرتا' ازار وغیرہ اور دثار اوپر کا کپڑا تو شعار دثار کے نیچے ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ نیکی ان کے ساتھ ایسی لگی ہوئی اور لازم ہے جیسے شعار آدمی کے بدن سے لگا ہوا اور لازم ہوتا ہے-

اِشْعَارُ الْبُدْنِ - اونٹوں کا (جو قربانی کے لیے مکہ میں بھیجے جائیں) اشعار کرنا (وہ یہ ہے کہ کوہان کے ایک طرف ذرا سا چیر دینا- یہاں تک کہ خون بہا جائے گویا یہ نشانی ہے اس امر کی کہ وہ قربانی کا جانور ہے ایسے جانور کو عرب لوگ نہیں لوٹتے تھے اور یہ سنت ہے جناب رسول کریم ﷺ کی اور امام ابوحنیفہ کا یہ قول کہ اشعار مکروہ ہے صحیح نہیں ہے ان کو شاید اشعار کی حدیث نہیں پہنچی- کرمانی نے کہا یہ نشانی اس لیے کرتے تھے کہ اگر گم ہو جائے تو اس کی پہچان ہو سکے اور چور اس کے چرانے سے اور لٹیرے اس کو لوٹنے سے باز رہیں- اگر وہ رستہ میں سقط ہو جائے تو فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت کھائیں- نووی نے کہا ابوحنیفہ نے جو اس کو مثلہ کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کا جواز شارع کے فعل سے معلوم ہوا ہے' جیسے ختنہ کرنا' فصد لینا' پچھنے لگانا یہ چیزیں مثلہ نہیں ہیں- غرض ابوحنیفہ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے)-

ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا - پھر اپنے اونٹ کو منگوایا (جس کی ہدی کرنا چاہتے تھے اسکا اشعار کیا-

اِنَّ رَجُلًا رَمَى الْجَمْرَةَ فَاَصَابَ صَلَعَةَ عُمَرَ فَدَمَّاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لِهْبٍ اُشْعِرَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ - ایک شخص نے حج میں رمی کی اتفاق سے اس کا پتھر حضرت عمرؓ کے سر کے آگے کے حصہ میں جہاں بال نہ تھے لگا اور خون آلود کر دیا- بنی لہب کا ایک شخص کہہ اٹھا کہ امیر المومنین کا اشعار ہو گیا (اب اللہ کی راہ میں وہ قربان (شہید) ہوں گے ایسا ہی ہوا اس شخص کی بات پوری ہوئی جب حج سے آپ لوٹ کر آئے تو کمبخت ابولولو مجوسی نے آپ کو عین نماز میں شہید کیا لعنۃ اللہ علیہ ہائے مسلمانوں کے سر پر سے ایسے عادل اور منصف اور بارعب اور با تدبیر اور باسیاست سردار کا سایہ اٹھ گیا جس کا مثل آج تک نہیں پیدا ہوا- آپ کی شہادت صدمہ ہر مسلمان کے دل پر ہے مگر جو کوئی ناشکرا احسان فراموش محسن کش' ملت اور قوم کا بدخواہ ہو اس کو شاید یہ صدمہ نہ ہو)-

اِنَّ التُّجِيْبِيَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَاَشْعَرَهُ مِشْقَصًا - تجیبی (مردود) حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گیا (پیچھے سے سیڑھی لگا کر چڑھ گیا آپ قرآن شریف کی تلاوت کر رہے تھے اور روزہ دار تھے) اس نے تیر کی پیکان سے آپ کو زخمی

کیا۔ (خون نکالا)۔

اِنَّهٗ قَاتَلَ غُلَامًا فَاَشْعَرَهٗ۔ زبیر ایک غلام سے لڑے اس کو خونا خون کیا۔

لَا سَلَبَ اِلَّا لِمَنْ اَشْعَرَ عِلْجًا اَوْ قَتَلَهٗ۔ مقتول کا سامان قاتل کو نہیں ملے گا (بلکہ مال غنیمت میں شریک ہوگا) جو کوئی عجمی کافر کے پیٹ میں بھالا گھسیڑے یا اس کو قتل کرے (اس کا سامان اسی کو ملے گا۔ عرب لوگ بادشاہوں کو جب وہ قتل کئے جاتے ہیں ادب سے یوں نہیں کہتے۔ قتلو یعنی قتل کئے گئے بلکہ یوں کہتے ہیں اشعرو ا یعنی اشعار کئے گئے)۔

دِيَةُ الْمَشْعَرَةِ اَلْفُ بَعِيْرٍ۔ یہ عرب لوگوں کا قول ہے یعنی اگر بادشاہ مارا جائے تو اس کی دیت ہزار اونٹ ہیں۔

اِنَّهٗ جَعَلَ شِعَارَالْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ يَا بَنِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَشِعَارَالْخَزْرَجِ يَا بَنِىْ عَبْدِاللّٰهِ وَشِعَارَالْاَوْسِ يَا بَنِىْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَشِعَارَهُمْ يَوْمَ الْاَحْزَابِ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ آنحضرت نے بدر کے دن مسلمانوں کا شعار (یعنی وہ اصطلاحی لفظ جس سے اپنے فوج والے کی پہچان دشمن کی فوج والے سے ہوسکے) یا بنی عبدالرحمان کیا اور خزرج قبیلے کا یا بنی عبداللہ اور اوس قبیلے کا یا بنی عبیداللہ اور جنگ احزاب میں یہ شعار مقرر کیا حٰم لاینصر ون۔

لَمَّا رَمَاهُ الْحَسَنُ بِالْبِدْعَةِ قَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اِنَّكَ اَشْعَرْتَ اِبْنِىْ فِى النَّاسِ۔ (جب معبد جہنی نے بصرے میں تقدیر کے مسئلہ میں بدعت نکالی اور امام حسن بصری نے اس کو بدعتی کہا تو معبد کی ماں ان سے کہنے لگی تم نے تو میرے بیٹے کا لوگوں میں اشعار کر دیا (یعنی جیسے اشعار کر کے قربانی کے جانور کی شناخت کراتے ہیں ایسے ہی تم نے اس کو بدعتی کہہ کر تمام لوگوں میں نکو کر دیا (یعنی مطعون خلائق)۔

اَعْطَى النِّسَاءَ اللَّاتِىْ غَسَّلْنَ اِبْنَتَهٗ حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔ آنحضرت نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنی تہ بندی دی اور فرمایا یہ اندر ان کے جسم سے ملا ہوا رکھو (برکت کے لیے آپ نے اپنا پہنا ہوا کپڑا ان کے کفن میں شریک کر دیا)۔

شِعَار۔ وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو اور دثار اس کے اوپر کا کپڑا۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ۔ (آنحضرت نے انصار سے فرمایا تم تو میرے شعار ہو (یعنی اندر کا کپڑا میرے جسم سے لگا ہوا) اور باقی لوگ دثار ہیں (اوپر کے کپڑے مطلب یہ ہے کہ تم میرے خاص اعتباری اور راز دار لوگ ہو دوسرے لوگ عام ہیں)۔

كَانَ يَنَامُ فِىْ شُعُرِنَا۔ آنحضرت ان کپڑوں میں آرام فرماتے جو ہمارے بدن سے لگے رہتے (جن میں نجاست لگنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے)۔

كَانَ لَا يُصَلِّىْ فِىْ شُعُرِنَا وَلَا فِىْ لُحُفِنَا۔ آنحضرت ہمارے جسم سے لگے ہوئے کپڑوں اور چادروں میں نماز نہیں پڑھتے (کیونکہ نماز میں طہارت کپڑے کی ضروری ہے سونے میں یہ بات نہیں)۔

اِنَّ اَخَا الْحَاجِّ الْاَشْعَثُ الْاَشْعَرُ۔ حاجی تو پریشان سر بال بڑھے ہوئے ہوتا ہے (کیونکہ احرام کی وجہ سے نہ کنگھی کر سکتا ہے نہ اصلاح بناتا ہے)۔

قَدْ دَخَلَ رَجُلٌ اَشْعَرُ۔ ایک شخص بہت بالوں والا یا لمبے بالوں والا آیا۔

حَتّٰى اَضَاءَ لِىْ اَشْعَرُ جُهَيْنَةَ۔ یہاں تک کہ جہینہ کا اشعر مجھ کو دکھائی دیا (یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جہینہ قبیلے میں)۔

اَىْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ۔ سینہ کی دگدگی سے پیڑو تک چیر ڈالا (یعنی فرشتہ نے شِعْرَةٌ بکسرہ شین پیڑو یعنی عانہ بعض نے کہا جہاں زیر ناف کے بال اگتے ہیں)۔

يَسْتَشْعِرُوْنَ الْحِذْرَ۔ دل میں سہمے جاتے تھے (اندر ہی اندر ڈر رہے تھے)۔

لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ۔ مجھ کو خیال نہیں رہا۔ میں نے (رمی سے پہلے) سر منڈا لیا۔

اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ۔ جیسے ایک سفید بال (یہ راوی کی شک ہے یا آنحضرت ہی نے دو طرح سے تشبیہ دی)۔

شَهِدْتُ بَدْرًا وَمَالِىْ غَيْرُ شَعْرَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَكْثَرَ

اللّٰہُ لِیْ مِنَ اللِّحیٰ بَعْدُ- (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں میں جب جنگ بدر میں شریک ہوا اس وقت میرا ایک ہی بال تھا پھر اللہ تعالی نے بہت داڑھیاں دیں (مطلب یہ ہے کہ اس وقت میری اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی پھر اللہ تعالی نے بہت سے بیٹے اور بیٹیاں دیں)-

لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ تَطَایَرَ النَّاسُ عَنْہُ تَطَایُرَ الشُّعْرِ عَنِ الْبَعِیْرِ ثُمَّ طَعَنَہٗ فِیْ حَلْقِہٖ- آنحضرتؐ نے جب ابی بن خلف (کافر مردود کو جو خود آپ سے لڑنے آیا تھا) قتل کرنا چاہا اور برچھ ہاتھ میں سنبھالا تو لوگ اس طرح سے ہٹ گئے جیسے لال کھیاں یا نیلی کھیاں اونٹ پر سے اڑ جاتی ہیں پھر آپ نے اس کے حلق میں برچھا مارا (ہر چند اس کو کچھ بہت کاری زخم نہیں لگا تھا مگر پیغمبر کی مار اللہ کی پناہ اس میں وہ شوزش اور جلن شروع ہوئی جس کا تحمل نہ ہو سکا اور ہائے ہائے کرتا ہوا واصل جہنم ہوا)-

اَنَّ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ نَاوَلَہُ الْحَرْبَۃَ فَلَمَّا اَخَذَھَا اِنْتَفَضَ بِھَا اِنْتِفَاضَۃً تَطَایَرْنَا عَنْھَا تَطَایُرَ الشَّعَارِیْرِ- کعب بن مالک نے آنحضرتؐ کو برچھ دیا جب آپ نے اس کو لیا تو ایسا ہلایا کہ ہم لوگ آپ کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑ گئے یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنی وہ مکھی جو اونٹ کے زخم پر آتی ہے)-

حَبَّۃٌ فِیْ شَعْرَۃٍ- ایک مہمل کلام ہے' جو بنی اسرائیل نے بکنا شروع کیا تھا جب ان کو یہ حکم ہوا تھا کہ حطہ کہتے ہوئے جاؤ یعنی دانہ بالی میں-

اُھْدِیَ لَہٗ ﷺ شَعَارِیْرُ- آنحضرت ﷺ کو کسی نے چھوٹی چھوٹی ککڑیاں تحفہ بھیجیں- (یہ جمع ہے شُعْرُوْرٌ کی یعنی چھوٹی ککڑی)-

اِنَّھَا جَعَلَتْ شَعَارِیْرَ الذَّھَبِ فِیْ رَقَبَتِھَا- بی بی ام سلمہؓ نے سونے کے شعاریر اپنی گردن میں پہنے- شعاریر ایک زیور ہے اس میں سونے کے دانے جو کی طرح بنے ہوتے ہیں (ہمارے ملک میں اس کو لچھہ کہتے ہیں)-

لَیْتَ شِعْرِیْ مَا صَنَعَ فُلَانٌ- کاش مجھ کو معلوم ہوتا فلاں شخص نے کیا کیا-

لَیْتَ شِعْرِیْ کَیْفَ قَالَ ھٰذَا- کاش مجھ کو معلوم ہوتا اس نے ایسا کیوں کیا یا کاش جو میں جانتا ہوں وہ بھی جانتا ہوتا تو ایسا نہ کہتا-

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا وَّاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً- بعض تقریر جادو بھری ہوتی ہے (جادو کیطرح لوگوں کے دل پر اثر کرتی ہے) اور بعض شعر حکمت سے بھرا ہوتا ہے- (وہ اچھا شعر ہے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شعر برا نہیں ہے نہ مطلق شعر گوئی مذموم ہے)-

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ- آپ نے ایک شخص (عبداللہ بن رواحہ کے) شعر سے استشہاد کیا (یعنی اپنے کلام کی تائید کے لئے اس کو پڑھا- اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرتؐ دوسرے کسی شاعر کے شعر پڑھ سکتے تھے گو خود کوئی شعر نہ کہہ سکتے تھے- بعض نے کہا عبداللہ ابن رواحہ کا یہ کلام شعر نہ تھا اس لئے کہ وہ موزوں نہیں ہے بلکہ بطور رجز کے تھا)-

قُدُوْمُ الْاَشْعَرِیِّیْنَ- اشعری لوگوں کا آنا اشعر ایک قبیلہ ہے یمن کا اسی میں سے ابوموسیٰ اشعری مشہور صحابی تھے-

یُنْبِتُ الشَّعْرَ- پلکوں کے بال اگاتا ہے-

کُوْنُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاھِیْمَ- اپنی اپنی جگہوں میں ٹھہرے رہو یعنی حج میں سارے عرفات میں کہیں ٹھہرو مضائقہ نہیں کیونکہ تم اپنے باپ ابراہیم کے وارث ہو (اور ابراہیم عرفات میں ٹھہرے تھے تو عرفات میں جہاں ٹھہرو تم نے ابراہیمؑ کی سنت کو ادا کیا- یہ اس وقت آپ نے فرمایا جب بعض لوگوں نے جو آنحضرتؐ سے دور ٹھہرے تھے اپنے مقام کو حقیر سمجھا)-

نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ- ان کے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جو تیوں تک پہنچیں گے یا ان کی جوتیوں میں بال لگے ہونگے-

اِنِّیْ لَسْتُ بِشَاعِرٍ- میں شاعر نہیں ہوں (آپ کو اللہ تعالیٰ نے شعر کہنا یعنی موزوں کلام بالکل نہیں سکھلایا تھا یہاں تک کہ آپ دوسرے شعاروں کے شعر بھی کبھی پڑھتے تو اس کا وزن توڑ ڈالتے جب لوگ آپ سے کہتے کہ صحیح شعر یوں ہے تو

آپ فرماتے ہیں شاعر نہیں ہوں)۔

مَنْ اَشْعَرُ الشُّعَرَاءِ - سب شاعروں میں بڑھ کر کون سا شاعر ہے (آپ نے فرمایا امرؤالقیس گمراہ بادشاہ)۔

بِتَشْعِيْرِهِ الْمَشَاعِرَ عُرِفَ اَنَّهٗ لَا مَشْعَرَ لَهٗ - اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو مقام مقرر کئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی خاص مقام نہیں (بلکہ جہاں اس کی عبادت کرو وہیں اس کا مقام ہے)۔

شَوَاعِرُ الْاِنْسَانِ وَمَشَاعِرُهٗ - آدمی کے حواس۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لِيْ شَوَاعِرَ اُدْرِكُ مَا ابْتَغَيْتُ بِهَا - شکر اللہ کا جس نے مجھ کو حواس دیئے (آنکھ کان ناک وغیرہ) میں جو چاہتا ہوں ان کے ذریعہ سے دریافت کر لیتا ہوں۔

وَاجْعَلِ الْعَافِيَةَ شِعَارِيْ - تندرستی کو میرا شعار بنا دے (جیسے شعار بدن سے جدا نہیں ہوتا یعنی اندر کا کپڑا ویسے ہی تندرستی بھی مجھ سے لگا دے کبھی جدا نہ ہو۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ دُوْنَ الدِّثَارِ - تم (اے کوفہ والو!) شعار ہو (اندر کا کپڑا) نہ کہ دثار (یعنی اوپر کا کپڑا یہ حضرت علیؓ نے کوفہ والوں سے فرمایا مگر انہی کوفہ والوں نے ابن زیاد سے ڈر کر امام حسین کی مدد نہ کی یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے اس وقت سے یہ مثل ہوگئی: الکوفی لا یوفی)۔

اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ اتَّخَذُوا الْقُرْاٰنَ شِعَارًا - اولیاء اللہ نے قرآن کو اپنا شعار بنایا (رات دن کو تلاوت کرتے رہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں)۔

وَاتَّخَذُوا الدُّعَاءَ دِثَارًا اور دعا کو دثار بنایا (یعنی اوپر کا لباس جو جنگ میں دشمن کے حملہ سے بچاتا ہے)۔

اَلْفَقْرُ شِعَارُ الصَّالِحِيْنَ - نیک لوگوں کی نشانی فقیری اور محتاجی ہے (اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں زیادہ مالدار نہیں بناتا ایسا نہ ہو وہ مال و دولت کی محبت میں اللہ تعالیٰ کو بھول جائیں۔ بعض نے کہا فقیری سے مراد یہ ہے کہ مال و دولت کی محبت دل میں نہ ہو گو کتنا ہی مالدار ہو ایسی مالداری سے فقر میں کچھ خلل نہیں آتا)۔

اَلتَّلْبِيَةُ شِعَارُ الْمُحْرِمِ - لبیک کہنا احرام والے کی نشانی ہے۔

شِعَارُنَا يَوْمَ بَدْرٍ يَا نَصْرَ اللّٰهِ اِقْتَرِبْ - بدر کے دن ہمارا شعار یہ تھا یا نصر اللہ اقترب۔

يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ كَنِدَاءِ الْجَيْشِ بِالشِّعَارِ - نماز کے لئے ایسی آواز کرتے تھے جیسے لشکر والے شعار کو پکار کر بولتے ہیں (تاکہ اپنے اور پرائے کی پہچان ہو جائے اور اندھیری رات میں اپنے ہی آدمی کو نہ مار ڈالیں)۔

اَشْعِرُوْا قُلُوْبَكُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ - اپنے دلوں میں اللہ کی یاد رکھو۔ (اس سے ڈرتے رہو اللہ کا ڈر ساری نیکیوں کی جڑ ہے)۔

هُوَ مُعَلَّقٌ بِشَعْرَةٍ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ - وہ ایک بال سے دوزخ کے کنارے پر لٹک رہا ہے (یعنی اس میں گرنے کے قریب ہے)۔

لَا بُدَّ اَنْ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ يَسْقُطُ فِيْهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَةَ بِشَعْرَتَيْنِ - ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں ایسا عقلمند شخص بھی مبتلا ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کر سکتا ہے (جو نہایت مشکل کام ہے)۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ دُعِيَ اِلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَمَا دَخَلَ جَوْفًا اِلَّا اَخْرَجَ كُلَّ دَاءٍ فِيْهِ وَهُوَ قُوْتُ الْاَنْبِيَاءِ وَطَعَامُ الْاَبْرَارِ - کوئی پیغمبر ایسا نہیں گذرا جس کو جو کی روٹی کھانے کے لئے نہ بلایا گیا ہو اور اس نے جو کی روٹی پر برکت کی دعا نہ کی ہو اور جو جہاں پیٹ میں گیا تو پیٹ کی ہر بیماری کو نکال دیتا ہے اور وہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور نیک لوگوں کا کھانا ہے (سبحان اللہ جو کیا عمدہ چیز ہے پر ہمارے ملک کے جاہل امیر اور نواب رات دن گیہوں کا میدہ اور روا کھا کھا کر اپنا پیٹ خراب کر لیتے ہیں اخیر میں ضعف معدہ اور بدہضمی کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو شخص اپنی صحت محفوظ رکھنا چاہے اس کو چاہئے کہ کبھی جو کی روٹی کھائے کبھی گیہوں کی یا گیہوں اور جو ملا کر کھائے اور ہمیشہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرے جیسے سنت کا طریقہ ہے اور میدہ اور روے سے پرہیز رکھے جو قبض کرتے ہیں اور آنتوں میں سدہ ڈالتے ہیں)۔

ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ اِذَا اَشْعَرَ - پیٹ کے بچے

کی زکوۃ اس کے مال کی زکوۃ ہے جب اس پر بال اگ آئے ہوں-

اَشَاعِرَة- ایک فرقہ ہے متکلمین کا جو عقائد میں امام ابو الحسن اشعری کے تابع ہیں اور شافعیہ اکثر انہی کے پیرو ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ امام ابوالحسن اشعری ابوعلی جبائی معتزلی کے شاگرد تھے انہوں نے ابو ہاشم ابن محمد حنیفہ سے علم حاصل کیا تھا انہوں نے محمد بن حنیفہ سے انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ سے-

شَعْشَعَةٌ: ملانا' پھیلانا-

فَجَاءَ رَجُلٌ اَبْيَضُ شَعْشَاعٌ- ایک گورے رنگ کا لمبا آدمی آیا-

تَرَاهُ عَظِيْمًا شَعْشَعًا- تو اس کو بڑا لمبا دیکھتا ہے-

شَعْشَعَانٌ بھی لمبا-

اِنَّهُ ثَرَدَ تَرِيْدَةً فَشَعْشَعَهَا- انہوں نے ثرید بنایا اس کو خوب گھونٹا- (شوربے میں روٹی خوب کھپتی)-

اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَشَعْشَعَ فَلَوْ صُمْنَا بَقِيَّتَهٗ- مہینہ اخیر ہوگیا ہم باقی دنوں میں بھی روزہ رکھ لیں تو بہتر ہے' ایک روایت میں تَسَعْسَعَ ہے اس کا ذکر اوپر ہوگا)-

شَعَاعٌ: جدا کرنا' جدا ہونا' جیسے شَعٌّ ہے بہانا جلدی کرنا- جیسے شَعِيْعٌ اور اِشْعَاعٌ جدا کرنا پھیلانا مولکہ نکلنا-

اِنْشِعَاعٌ: غارت کرنا-

شَعَاعٌ- لطیف سایہ-

شُعَاعُ الشَّمْسِ- سورج کی کرنیں جو تاگوں کی طرح سامنے آتی ہیں-

اَشِعَّة اور شُعُعٌ اس کی جمع ہے-

شُعٌّ- مکڑی کا گھر-

سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ مُلْكًا عَضُوْضًا وَّاُمَّةً شَعَاعًا- تم میرے بعد کٹنی بادشاہت اور پھوٹ پڑی جماعت دیکھو گے (لوگوں میں اختلاف ہوگا کئی گروہ ہو جائیں گے عرب لوگ کہتے ہیں: ذَهَبَ دَمُهٗ شُعَاعًا- اس کا خون ادھر ادھر متفرق ہو کر گیا)-

اِنَّهَا تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا يَوْمَئِذٍ- اس کی صبح کو جو سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (شاید فرشتے اس کی شعاع کو روک لیتے ہیں)-

شَغْفٌ: جلانا' ڈھانپ لینا-

شَعَفٌ- ڈھانپ لینا' گھبراہٹ اور ڈر سے بےحواس ہو جانا-

شُعَافٌ- جنون-

قَدْ شَعَفَهَا حُبًّا يَا شَغَفَهَا حُبًّا- (دونوں طرح قرات ہے عین مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی) محبت نے اس کا دل ڈھانپ لیا ہے وہ اس کی محبت میں دیوانی ہوگئی ہے-

فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا اُجْلِسَ فِيْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْفٍ- جب مردہ نیک ہوتا ہے تو اپنی قبر میں بٹھلایا جاتا ہے نہ اس کو گھبراہٹ ہوتی ہے نہ وہ بدحواس ہوتا ہے-

اَوْرَجُلٌ فِيْ شَعَفَةٍ مِّنَ الشِّعَافِ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ مُعْتَزِلُ النَّاسِ- یا وہ شخص جو تھوڑی سی بکریاں لئے ہوئے پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر رہتا ہو یہاں تک کہ اس کی موت آ جائے اسی حال میں یعنی لوگوں سے الگ رہنے میں- (اس حدیث میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو عزلت کو صحبت اور سوسائٹی سے افضل جانتے ہیں اور شافعی اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ فتنہ اور فسادات کے زمانہ پر یہ حدیث محمول ہے ایسے زمانہ میں تو عزلت سب کے نزدیک افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے **فاعتزل تلك الفرق كلها** یعنی ان سب فرقوں سے الگ رہ یہی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط میں مبتلا ہے یا تفریط میں ایک طرف تو مقلدوں کا گروہ ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث پر چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں دوسری طرف غری مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہ اور تابعین کی' قرآن کی تفسیر صرف لغت اور اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں- حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے- بعض عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے باقی اور

آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں- غیبت جھوٹ افترا سے پاک نہیں ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان لاتے ہیں- اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں- شرک اکبر کو شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے- ایک طرف خارجیوں اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے جن کی محبت اور تعظیم مایہ ایمان ہے دشمن بنے ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرف داری اور حمایت پر اڑے ہوئے ہیں- دوسری طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرتؐ کے جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدین اور ام المومنین عائشہ صدیقہ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے- ایک طرف ڈھیلہ سکھاؤ ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیہ کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت اور اعتقاد نہیں رکھتے نہ اصلاح باطن کی کوشش کرتے ہیں اور یہودیوں کی طرح صرف ظاہر اصلاح پر زور دیتے رہتے ہیں- لوگوں سے کہتے ہیں چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے پر جب ان کو قابو ملتی ہے تو دوسروں کا چاندی سونا بلا تکلیف اڑا لیتے ہیں- کسی کی ازار ٹخنے سے نیچی دیکھی تو اس پر لعنت ملامت کرتے ہیں مگر جھوٹ یا غیبت سے پرہیز نہیں کرتے- دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں' وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں' نذریں چڑھاتے ہیں' ان کی منت مانتے ہیں' قبروں میلے جماتے ہیں وہاں عرس صندل مالی روشنی جراغاں کرتے ہیں اور نماز روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں- سچے متبعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی منکر اولیاء قرار دیتے ہیں- یا اللہ العالمین کیا فساد کا زمانہ آ گیا ہے- تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ آمین یارب العالمین)-

شَعَفَةٌ - چندیا یعنی سر کا اونچا حصہ-

يَتْبَعُ شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ - پہاڑ کی چوٹیوں اور پانی گرنے کے ماموں (نالوں اور جنگلوں) کو ڈھونڈھتا رہتا رہے گا (یعنی لوگوں سے دور آبادی سے نفور ہو کر صحرا نشینی اور عزلت گزینی اختیار کرے گا)-

صِغَارُ الْعُيُوْنِ صُهْبُ الشِّعَافِ - (یا جوج ماجوج کی) آنکھیں چھوٹی چھوٹی بال بھورے سرخ ہوں گے (ترکوں کی بھی قریب قریب یہی وضع ہوتی ہے- یاجوج ماجوج بھی کہتے ہیں ترکوں کی دو قومیں ہیں جو قیامت کے قریب ٹڈی دل کی طرح نکل آئیں گے)-

ضَرَبَنِيْ عُمَرُ فَاَغَاثَنِي اللّٰهُ بِشَعَفَتَيْنِ فِيْ رَأْسِيْ - عمر نے مجھ کو مارا اللہ نے مجھ کو (ان کی مار سے) دو چوٹیوں کی وجہ سے بچایا جو میرے سر پر تھیں (بالوں کی وجہ سے مار کا اثر سر تک نہیں پہنچا)-

شَعْلٌ - روشن کرنا' سلگانا' غور کرنا-

شَعَلٌ - گھوڑے کی دم' پیشانی گدی' سفید ہونا-

تَشْعِيْلٌ - سلگانا جیسے اِشْعَالٌ ہے-

اِشْتِعَالٌ - سلگنا' شعلہ مارنا' پھیلنا-

شَقَّ الْمَشَاعِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ - خیبر کے دن مشکوں کو پھاڑ ڈالا- یہ جمع ہے مِشْعَلٌ اور مَشَاعِلٌ کی یعنی وہ مشک جس میں نبیذ بناتے تھے-

كَانَ يَسْمُرُ مَعَ جُلَسَائِهٖ فَكَادَ السِّرَاجُ يَخْمَدُ فَقَامَ وَاَصْلَحَ الشَّعِيْلَةَ وَقَالَ قُمْتُ وَاَنَا عُمَرُ قَعَدْتُ وَاَنَا عُمَرُ - عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ عادل) اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو باتیں کر رہے تھے اتنے میں چراغ بجھنے لگا وہ اٹھے اور چراغ کی بتی درست کر دی اور کہنے لگے میں کھڑا ہوا تو بھی عمر ہوں بیٹھا بھی تو بھی عمر ہوں (یعنی چراغ کی بتی درست کرنے سے کوئی میری شان گھٹ نہیں گئی)-

ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِّنْ نَارٍ فَاُحَرِّقُ عَلٰى مَنْ لَّا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ - پھر میں آگ کے شعلے لوں اور جو لوگ (اذان سن کر بھی) نماز کو (مسجد میں) نہیں آتے ان کے گھر جلا دوں-

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَعَالِيْلَ - لوگ متفرق ہو کر چل دیئے (کوئی کہیں کوئی کہیں)۔

شَعْنٌ: گھاس کے سوکھے پتے۔

اِشْعَانٌ - پیشانی پکڑنا۔

اِشْعِيْنَانٌ - پریشان ہونا' پراگندہ ہونا۔

فَجَاءَ رَجُلٌ طَوِيْلٌ مُشْعَانٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا اتنے میں ایک لمبا تڑنگا شخص جس کے بال پریشان تھے بکریاں ہنکاتا ہوا آیا۔

باب الشين مع الغين

شَغْبٌ یا شَغَبٌ - شر اٹھانا' برائی پھیلانا' مائل ہونا' جیسے تَشْغِيْبٌ ہے۔

مُشَاغَبَةٌ - شر اٹھانا' جھگڑا کرنا۔

مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِيْ شَغَبَتْ فِي النَّاسِ - یہ فتویٰ کیسا ہے جس نے لوگوں میں فساد پھیلا دیا (ایک روایت میں شَغَفَتْ ہے اور ایک تَشَغَّبَتْ اور ایک تَشَغَّفَتْ ہے یعنی پھیل گیا اور ظاہر ہو گیا یا دلوں سے لگ گیا یعنی لوگوں کا خیال ادھر رجوع ہو گیا' اسی کا ذکر تذکرہ کرتے ہیں۔ ایک روایت میں شَعَفَتْ ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے۔

فَيُجْلَسُ فِيْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْغُوْبٍ - پھر وہ اپنی قبر میں بٹھایا جائے گا نہ گھبرا ہو گا نہ شر اٹھایا گیا۔

نَهٰى عَنِ الْمُشَاغَبَةِ - آنحضرتؐ نے جھگڑا اور ٹنٹا کرنے سے منع فرمایا۔

اِنَّهٗ كَانَ لَهٗ مَالٌ بِشَغْبٍ وَّبَدَا - ان کی جائداد شغب اور بدا میں تھی (یہ دونوں نام ہیں دو مقاموں کے ملک شام میں۔ علی بن عبداللہ بن عباس وہیں رہا کرتے تھے ان کی اولاد بھی وہیں رہی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی)۔

شَغْرٌ: ایک پاؤں اٹھانا' نکالنا' دور ہونا' متفرق ہو جانا۔

شُغُوْرٌ - عورت کے پاؤں اٹھانا صحبت کے لئے۔

شَغَرَتْ - اس عورت نے اپنے پاؤں اٹھائے جماع کرانے کے لئے۔

مُشَاغَرَةٌ اور شِغَارٌ - جاہلیت کے زمانہ ایک نکاح - وہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے تو اپنی بیٹی یا بہن سے میرا نکاح کر دے میں اس کے بدل اپنی بہن یا بیٹی سے تیرا نکاح کر دیتا ہوں اور مہر یہی قرار پائے یعنی دوسری عورت کی شرمگاہ سے فائدہ لینا۔ یہ ماخوذ ہے شَغَرَ الْكَلْبُ سے یعنی کتے نے اپنا پاؤں اٹھایا پیشاب کرنے کے لئے۔

نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ - شغار نکاح سے آپ نے منع فرما دیا۔

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّيْطَانُ بِرِجْلِهٖ فَبَالَ فِيْ اُذُنِهٖ - جب سو جاتا ہے تو شیطان پاؤں اٹھا کر اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

قَبْلَ اَنْ تَشْغَرَ بِرِجْلِهَا فِتْنَةٌ تَطَأُ فِيْ خِطَامِهَا - اس سے پہلے کہ ایک فتنہ جو اپنی نکیل میں جا رہا ہے اپنا پاؤں اٹھائے۔

وَالْاَرْضُ لَكُمْ شَاغِرَةٌ - تمہارے لئے زمین کشادہ ہے۔

فَحَجَنَ نَاقَتَهٗ حَتّٰى اَشْغَرَتْ - انہوں نے اپنی اونٹنی کو موڑا (یعنی اس کی گردن ٹیڑھی کی) یہاں تک کہ وہ تیز چلنے لگی (دوڑنے لگی)۔

بَلْدَةٌ شَاغِرَةٌ بِرِجْلِهَا - غیر محفوظ شہر (جس کو ہر کوئی لوٹ اور غارت کر سکے)۔

تَفَرَّقُوْا شَغَرَ بَغَرَ - ادھر ادھر متفرق ہو گئے' جیسے شذر مذر ہے۔

اِذَا سَجَدَ نَقَرَ وَ اِذَا جَلَسَ شَغَرَ - جب سجدہ کرتا ہے تو پرندے کی طرح ٹھونگ لگاتا ہے (جلدی سے سر اٹھا لیتا ہے کیونکہ نماز میں اس کا جی نہیں لگتا لوگوں کے ڈر سے یا انہیں دکھانے کو بوجھ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے) اور جب بیٹھتا ہے تو پاؤں اٹھائے رکھتا ہے (اطمینان سے نہیں بیٹھتا)۔

ضَرَبَهٗ حَتّٰى شَغَرَ بِبَوْلِهٖ - اس کو مارا یہاں تک کہ ٹانگ اٹھا کر پیشاب کر دیا۔

شِغِّيْرٌ - بدخلق۔

شَغُوْرٌ - لمبی اونٹنی جو سوار ہوتے وقت پاؤں اٹھاتی ہے۔

شَغْرَبِیَّةٌ- کشتی کا ایک پیچ یعنی پاؤں میں پاؤں ڈال کر پٹخ دینا-
شَغْزَبَۃٌ- شغربیہ کر کے دشمن کو گرا دینا- (شغربیہ وہی کشتی کا پیچ یعنی پاؤں میں پاؤں ڈال کر پچھاڑ دینا) زور سے پکڑنا- نہایہ میں ہے کہ شغزبیۃ کا اصل معنی لپیٹنا اور مکر کرنا اور ہر ایک دشوار اور سخت امر کو شغزبی کہتے ہیں)-
تَتْرُکُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ شُغْزُبًّا- اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ موٹا اور سخت ہو جائے (حربی نے کہا صحیح زُخْزُبًّا ہے- خطابی نے کہا تو زا کو شین سے اور خا کو غین سے بدل دیا اور یہ نادر ابدال ہے)-
اَخَذَ رَجُلًا بِیَدِهِ الشَّغْزَبِیَّةَ- ایک شخص کو شغربیہ کے پیچ سے گانٹھا-
شَغٌّ- جدا ہونا' متفرق ہو جانا' جدا کرنا-
شَغْفٌ- دل کے پردے تک پہنچنا' اوپر آ جانا' گھیر لینا-
شَغَفٌ- دل سے لگنا-
شَغَافٌ- دل کا پردہ یا اس کا دانہ یا سویدا-
مَشْغُوْفٌ- محبت میں دیوانہ' سرشار-
اَنْشَاَهٗ فِیْ ظُلَمِ الْاَرْحَامِ وَشُغُفِ الْاَ سْتَارِ- اللہ تعالیٰ نے آدمی کو رحم کی تاریکیوں میں اور پردوں میں پیدا کیا-
مَا هٰذِهِ الْفُتْیَا الَّتِیْ تَشَغَّفَتِ النَّاسَ- یہ کیسا فتویٰ ہے جو لوگوں کے دلوں میں گھس گیا (ان کو وسوسوں میں ڈال دیا ان میں پھوٹ پیدا کر دی)-
کُنْتُ قَدْشَغَفَنِیْ رَأْیٌ مِّنْ رَأْیِ الْخَوَارِجِ- خارجیوں کا ایک اعتقاد میرے دل میں سما گیا (میں بھی وہی سمجھنے لگا یعنی کبیرہ گناہ کرنے والے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) ایک روایت میں شعفنی ہے عین مہملہ سے معنی وہی ہیں)-
شَغْلٌ یا شُغْلٌ- مشغول کرنا' کسی کام میں لگانا' غافل کرنا-
اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ- وہ تو اس عورت سے بھی زیادہ مشغول ہے جس کے ہاتھ میں گھی کی دو مشکیں تھیں (یہ ایک مثل ہے عرب میں ہوا یہ تھا کہ ایک شخص ایک عورت کو اپنے گھر میں لے گیا اس کے پاس گھی کی دو مشکیں تھیں اس نے ایک مشک کا منہ کھول کر گھی چکا پھر وہ کھلی ہوئی مشک عورت کے ہاتھ میں دی پھر دوسری مشک کا منہ کھول کر گھی چکا- وہ اس کے دوسرے ہاتھ میں دی بعد اس کے زبردستی اس سے زنا کیا وہ بیچاری مجبور تھی دونوں ہاتھ پھنسے ہوئے تھے- اگر مشک چھوڑتی تو سارا گھی بہہ جاتا- اس روز سے یہ مثل ہو گئی-)
تَشْغِیْلٌ اور اِشْغَالٌ- مشغول کرنا-
اِشْتِغَالٌ- مشغول ہونا' پریشان خاطر ہونا-
شُغُلٌ اور شَغْلٌ اور شُغْلٌ اور شَغَلٌ- کام میں مصروف ہونا (یہ ضد ہے فراغ کی)-
اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا- نماز میں تو آدمی کو ایک دوسرا کام ہے جس میں مصروف رہنا چاہیے (یعنی قرات اور تسبیح اور دعا اور مناجات اس لیے اس میں بات کرنا سزاوار نہیں)-
تَغْنِی الشُّغُلَ- یعنی شغل مجھ کو مانع ہوتا-
یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَ سْوَاقِ- وہ بازاروں کی خرید و فروخت میں مصروف رہتے (ان کو بیچ کھوچ سے فرصت نہ ملتی)-
مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ- (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جس شخص کو قرآن کی تلاوت اس میں غور و فکر اس کے احکام پر عمل کرنا میرے ذکر اور رسول سے مشغول کر دے (یعنی دوسرے ادعیہ ماثورہ اور وظائف پڑھنے کی اس کو مہلت نہ ملے) تو میں اس کو مانگنے والوں (دعا کرنے والوں سے) بڑھ کر دوں گا (شیخ ابن خفیف نے کہا قرآن کا مشغول کرنا یہ ہے کہ اس کے احکام پر عمل کرے- اس کے معانی میں غور و فکر کرے- اس کے مناہی سے باز رہے)-
اِنَّ عَلِیًّا خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَالْحَکَمَیْنِ عَلٰی شَغْلَةٍ- جب دونوں پنچوں (ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص) کا فیصلہ ہو چکا تو حضرت علیؓ نے ایک کھلیان پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ سنایا-
شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی صَلٰوةِ الْعَصْرِ- (کم بخت) کافروں نے ہم کو بیچ والی نماز یعنی عصر کی نماز پڑھنے کی مہلت نہ دی-
اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرَ طَعَامًا فَاِنَّهٗ قَدْ جَاءَ هُمْ مَا

یَشْغَلُهُمْ - جعفر بن ابی طالب کے بال بچوں کے لیے کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیجو کیونکہ ان کے پاس ایسے (رنج کی) خبر آئی ہے یا ان پر ایسی مصیبت پڑی ہے جس کی وجہ سے ان کو کھانا پکانے کی مہلت نہیں ملے گی (وہ کیا تھی' حضرت جعفر کی شہادت غزوہ موتہ میں)۔

نَحْنُ اَشْغَلُ عَنْ ذٰلِكَ - ہم کو اس کی فرصت کہاں ملے گی۔

قَدْ شَغَلَهُنَّ اللّٰهُ فِی الْحَیْضِ - اللہ نے عورتوں کو حیض میں پھنسا دیا ہے۔

شَغَا یا شُغُوٌّ - دانتوں کا اختلاف یعنی تلے اوپر چھوٹے لمبے ہونا۔

سِنٌّ شَاغِیَةٌ - بڑھا ہوا دانت۔

تَشْغِیَةٌ - ٹپکانا۔

اِشْغَاءٌ - مخالفت کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ تَمِیْمٍ شَكَا اِلَیْهِ الْحَاجَةَ فَمَارَهٗ فَقَالَ بَعْدَ حَوْلٍ لَا لِمَنَّ بِعُمَرَ وَكَانَ شَاغِیَ السِّنِّ فَقَالَ مَا رَاٰی عُمَرُ اِلَّا سَیَعْرِفُنِیْ فَعَالَجَهَا حَتّٰی قَلَعَهَا ثُمَّ اَتَاهُ - بنی تمیم کے ایک شخص نے حضرت عمر سے محتاجی کی شکایت کی۔ آپ نے اس کو کھانے کو غلہ دیا پھر ایک سال کے بعد کہنے لگا میں عمرؓ کے پاس جاؤں گا اس کا ایک دانت بڑھا ہوا تھا وہ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں (اس دانت کی وجہ سے) عمر مجھ کو پہچان لیں گے آخر اس نے معالجہ کر کے وہ دانت اکھیڑ ڈالا پھر حضرت عمرؓ کے پاس آیا (مجمع البحار میں ہے کہ شاغیہ وہ دانت جو دوسرے دانتوں سے مختلف ہو' بعض نے کہا شغا سامنے کے دو دانتوں کا باہر نکل آنا بعض نے کہا شاغی وہ شخص ہیں جس کے اوپر کے دانت نیچے کے دانتوں کے سروں کے نیچے چلے جائیں۔ ایک روایت میں شاغن السن ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

جِیْئَ اِلَیْهِ بِعَامِرِ بْنِ قَیْسٍ فَرَاٰی شَیْخًا اَشْغٰی - عامر بن قیس کو آپ کے پاس لے کر آئے دیکھا تو ایک بوڑھا ہے دانت باہر نکلا ہوا۔

تَكُوْنُ فِتْنَةٌ یَنْهَضُ فِیْهَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَشْغٰی - ایک فتنہ اٹھے گا اس کا بانی قریش کا دانت بڑھا ہوا ایک شخص ہو گا۔

اِنَّهٗ ضَرَبَ امْرَاَةً حَتّٰی اَشَاغَتْ بِبَوْلِهَا - حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو اتنا مارا کہ اس کا پیشاب ٹپکنے لگا۔ (صحیح اشغت ہے اشغاء سے یعنی پیشاب کا قطرہ قطرہ ٹپکنا)

شغراء عقاب - کیونکہ اس کے اوپر کی چونچ نیچے کی چونچ سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

باب الشین مع الفاء

شَفْتَرَةٌ: متفرق ہو جانا' ٹوٹ جانا' کشادہ ہونا' لبوں کا موٹا ہو کر باہر آ جانا۔

مُشَفَّحٌ - محروم جس کو کچھ نہ ملے۔

شَفْتَنَةٌ - جماع کرنا۔

شَفْدَعٌ: چھوٹا مینڈک۔

شَفْرٌ - جماع میں عورت کی شرمگاہ کے کناروں پر مارنا۔

شَفَارَةٌ - جلدی انزال ہونا' کم ہو جانا۔

تَشْفِیْرٌ - کم ہونا' ڈوبنے کے قریب ہونا' نزدیک ہونا' عورت کی فرج کے کنارے پر جماع کرنا۔

شَافِرٌ - فرج کا کنارہ۔

شَفْرُ الْوَادِیْ - نالے کا بالائی کنارہ۔

مَا فِی الدَّارِ شَفْرٌ وَّشُفْرٌ - گھر میں کوئی نہیں ہے۔

شَفْرَہ - بڑی چھری۔

وَفِیْكُمْ شُفْرٌ یَّطْرِفُ - تم میں کوئی پلک باقی رہے جو جھپکتی ہو (تلے اوپر اٹھتی ہو)۔

شُفْر - پلک کا وہ کنارہ جہاں بال اگتے ہیں۔

كَانُوْا لَا یُوَقِّتُوْنَ فِی الشُّفْرِ شَیْئًا - پلک میں کوئی دیت مقرر نہیں کرتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ اجماع کے خلاف ہے اور پلکوں میں دیت واجب ہوتی ہے اگر پلکوں سے بال مراد ہوں تو اس میں اختلاف ہے یا وہ شعبی کا مذہب ہوگا۔

حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْهِ - یہاں تک کہ دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکل جاتا ہے۔

تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّزِنَادًا- اگر اس کے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کی پتھری ہو-

اِنَّ اَنَسًا کَانَ شَفْرَةَ الْقَوْمِ فِیْ سَفَرِهِمْ- انسؓ سفر میں لوگوں کے خدمت گار ہوتے (ان کا کام کاج کرتے جیسے چھری (گنکہ) سے بہت کام لئے جاتے ہیں-

اَصْغَرُ الْقَوْمِ شَفْرَتُهُمْ- جو شخص سب لوگوں میں چھوٹا ہوگا وہی ان کے کام کاج کرے گا (خدمتگار بنے گا)-

حَتّٰی وَقَفُوْا بِیْ عَلٰی شَفِیْرِ جَهَنَّمَ- یہاں تک کہ مجھ کو دوزخ کے کنارے پر لے کر کھڑے ہوئے-

وَکَانَ یُرْعٰی بِشُفَرَ- وہ شفر میں چرائے جاتے تھے-

شَفَر- ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جو عقیق پر اترتا ہے-

عَلٰی شَفِیْرِ الْوَادِی الشَّرْقِیَّةِ- مشرقی نالہ کے کنارے پر-

اَلْخَیْرُ اَسْرَعُ اِلٰی بَیْتِ الضِّیْفَانِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ- جس گھر میں مہمان اترتے ہوں (ان کی ضیافت ہوتی ہو) اس میں خیر اور برکت اس سے بھی جلدی آتی ہے جتنی جلدی چھری اونٹ کے کوہان پر چلتی ہے (کوہان کا گوشت مزیدار ہوتا ہے اس لئے پہلے چھری اس پر چلاتے ہیں اس کو کاٹ کر کھاتے ہیں)-

اِسْتَشْفِرِیْ بِثَوْبٍ- ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ-

مِشْفَر- اونٹ کی تھوتنی-

مِشْفَر- جانور میں جیسے ہونٹ آدمی میں-

عَیْشٌ مُشْفِرٌ- تنگ زندگانی-

دَمُ الْعُذْرَةِ لَا یُجَاوِزُ الشُّفْرَیْنَ- بکارت کا خون فرج کے دونوں کناروں سے آگے نہیں بڑھتا- (کیونکہ بہت تھوڑا ہوتا ہے تو نکل کر وہیں رہ جاتا ہے)-

فَحَمَلَ عَلَیْهِ بِالشَّفْرَةِ- تلوار سے اس پر حملہ کیا-

شَفْعٌ: جفت کرنا' ملانا' ایک کو دو دیکھنا' توام بچے ہونا جیسے شفع ہے- دوسرے بچہ کو شافع کہیں گے-

شَفَاعَةٌ- سفارش کرنا' کسی کے کام میں کوشش کرنا مدد کرنا-

شُفْعَةٌ- دوگانہ اور خریدار پر جبر کر کے اس سے جائداد غیر منقولہ کا اسی قیمت سے جو اس نے دی ہے لے لینا-

شَافِعِی- محمد بن ادریس جو مشہور امام ہیں' ان کے پیرو کو بھی شافعی کہتے ہیں-

اَلشُّفْعَةُ فِیْ کُلِّ مَالَمْ یُقْسَمْ- ہر جائداد میں جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو حق شفعہ ہے- اصل میں شفع کا معنی بڑھانا یعنی ایک کو دو کر لینا تو شفیع بھی حق شفعہ قائم کر کے اپنی جائداد بڑھاتا ہے گویا پہلے ایک جائداد یعنی طاق تھی اب دوسری مل کر جفت ہو گئی-

شَافِع- جو طاق کو جفت کرے اور سفارش کرنے والا-

اَلشُّفْعَةُ عَلٰی رُؤُسِ الرِّجَالِ- شفعہ شریکوں کی ذات کے حساب سے ہوگا نہ کہ ان کے حصوں کے لحاظ سے (مثلاً ایک گھر میں کئی شریک تھے ایک آدھے کا دو پاؤ پاؤ کے اب ایک پاؤ والے نے اپنا حصہ بیچا تو باقی دو شریکوں کو شفعہ کا حق بطور مساوی ہوگا یعنی جائداد مبیعہ کو آدھوں آدھ بانٹ لیں گے یہ نہ ہوگا کہ آدھے والا دونا حصہ لے اور پاؤ والا ایک حصہ-)

شَفَاعَةٌ- سفارش کرنا' یہ لفظ بہت سی حدیثوں میں وارد ہے اور یہ عام ہے خواہ دنیا کے کاموں میں ہو یا آخرت کے امور میں اور اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی کے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا-

شَافِعٌ اور شَفِیْعٌ- سفارش کرنے والا-

مُشَفَّعٌ- سفارش قبول کرنے والا-

اِذَا بَلَغَ الْحَدُّ السُّلْطَانَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ- جب سزا کا مقدمہ بادشاہ (یا ایام) تک پہنچ جائے پھر سفارش کرنے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے اور جو سفارش قبول کرے اس پر بھی-

اِشْفَعْ تُشَفَّعْ- تم سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی (یہ اللہ جل جلالہ آنحضرتؐ سے فرمائے گا جب آپ حشر کے دن بارگاہ الٰہی میں جا کر سجدے میں گر پڑیں گے اور اپنے مالک کی بڑی ثنا وصفت بیان کریں گے اور بہت دیر تک سجدے ہی میں رہیں گے جب تک اس کو منظور ہوگا پھر ارشاد ہوگا محمد اپنا سر اٹھاؤ

سفارش کرو تمہاری سفارش قبول ہوگی۔

فَيَحُدُّلِي حَدًّا - میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی کہ ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤ۔ مجمع البحار میں ہے یعنی مجھ کو اذن ملے گا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ سفارش کا اذن آخرت میں ہوگا گو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں آپ سے وعدہ کر لیا ہے کہ آپ کی شفاعت قبول ہوگی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شفاعت کا اذن بھی دنیا ہی میں ہو گیا ورنہ آپ کا بارگاہ الٰہی میں جانا اور سجدے میں گرنا' ثنا وصفت کرنا اور شفاعت کا اذن چاہنا جو حدیث میں وارد ہے سب بے معنی ہو جاتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ آپ کی امت کے علماء اور شہید اور صالحین اور اولیاء اللہ بھی شفاعت کریں گے اسی طرح دوسرے انبیاء بھی اسی طرح ایک شخص آپ کی امت کا جس کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ لوگ بہشت میں جائیں گے پس کیا ان سب لوگوں کو دنیا ہی میں اذن ہو چکا ہے اس کا کوئی قائل نہیں ہوا۔

اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ - مجھ کو شفاعت دی گئی (یعنی شفاعت عظمیٰ جو آنحضرت سے خاص ہے وہ کیا ہے تمام میدان حشر کے لوگوں کو آرام دینے کے لئے سفارش کرنا جس سے دوسرے تمام پیغمبر عذر کریں گے اور آپ کمر ہمت باندھ کر مستعد ہو کر بارگاہ الٰہی میں میں جائیں گے اور معروضہ کریں گے۔ بعض نے کہا شفاعت عظمیٰ ہے۔ جو رد نہ ہو یعنے ضرور منظور کی جائے یا جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہو اس کی سفارش یا کبیرہ گناہ والوں کو سفارش یا جس کے پاس توحید کے سوا اور کوئی نیک عمل نہ ہو)۔

اَوَّلَ شَافِعٍ مُّشَفَّعٍ - سب سے پہلے سفارش کرنے والے اور سب سے پہلے سفارش قبول کئے جانے والے۔

اَوَّلَ شَافِعٍ فِي الْجَنَّةِ - بہشت میں پہلے سفارش کرنے والے (یعنے رفع درجات کے لئے گنہگاروں کو بہشت میں داخل کرنے کے لئے۔

فَيُؤْذَنُ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ - پھر آپ کو شفاعت کا اذن ملے گا یہی مقام محمود ہے جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔

ثُمَّ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ فِي اُمَّتِهِ وَحَلَّتْ شَفَاعَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمَلٰئِكَةِ - پھر آنحضرت کی امت کے لوگ ان کو شفاعت کا اذن ملے گا (یعنی اولیاء اللہ اور شہدا اور علماء اور صالحین کو) اور دوسرے پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی۔

يَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي - ابو طالب کو بھی میری شفاعت سے فائدہ ہوگا (وہ دوزخ کے اتھلے مقام میں رہیں گے اگر آپ کی شفاعت نہ ہوتی تو گہری انگار میں رہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر کو بھی آپ کی شفاعت فائدہ کرے گی لیکن وہ دوزخ سے نکل کر بہشت میں نہ جا سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بہشت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ابولہب کو بھی عذاب کی تخفیف پیر کی شب کو ہوتی ہے کیونکہ اس نے ثوبیہ کو آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ میں کہتا ہوں ابولہب کی تخفیف عذاب کا ثبوت کیا ہے صرف خواب وہ اس شخص کا جس کے ایمان کا علم نہ ہو کوئی دلیل نہیں ہو سکتا۔ اور نص قرآنی سے ثابت ہے کہ کافروں کے لئے شفاعت فائدہ نہ دے گی **فما تنفعهم شفاعة الشافعين**۔)

لَا يَثْبُتُ عَلٰى لَا وَائِهَا اِلَّا كُنْتُ شَفِيْعًا لَّهٗ - جو شخص مدینہ منورہ کی تکلیف پر صبر کر کے وہیں رہے اور مرے تو قیامت کے دن میں اسکی شفاعت کروں گا (یعنی خاص طور سے کیونکہ عام شفاعت تو آپ اپنی امت کے سب گنہگاروں کی کریں گے)۔

مترجم کہتا ہے ایک روایت میں یوں ہے جو کوئی مدینہ کی گرمی اور سردی پر صبر کرے گا اور حقیقت یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں رہنا بہت مشکل ہے وہاں کی گرمی بھی بیحد اور سردی بھی ایسی سخت کہ ہڈیوں تک اس کا اثر پہنچتا ہے اس کے سوا دنیاوی دلچسپیوں میں سے کوئی دلچسپی وہاں نہیں ہے۔ وہاں رہنا اور وہاں کی تکلیف پر صبر کئے رہنا بڑے جواں مردوں کا کام ہے۔ میں جب دوسری بار مدینہ منور میں گیا اور نیت اقامت کی کر لی تو گرمیوں کا موسم تھا ایسی سخت گرمی ہوئی کہ مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں دمشق کو چلا گیا۔ گرمی کا موسم وہاں گذرا پھر جب لوٹ کر مدینہ منورہ آیا تو سردی کا موسم شروع ہوا سردی بھی ایسی سخت پڑی کہ آٹھویں روز

کا نہانا بھی دشوار ہو گیا سب دروازے بند کر کے ایک کٹھرے میں بیٹھ کر تو ال گرم پانی میں بھگو بھگو کر بدن ملنا بس اسی کو غسل سمجھ لیجئے - رستہ تنگ اور خس و خاشاک سے پر صفائی نام کو نہیں - تازہ ہوا کا گذر مشکل شام کو ہوا خوری کے لیے بستی سے باہر جانا خوفناک بدویوں کی لوٹ مار کا ڈر بار جود ان سب باتوں کے حرم شریف کے اندر جب جاتا اور سبز گنبد شریف پر نظر ڈالتا تو ساری تکلیفیں کافور ہو جاتیں اور آنحضرت کی شرف قدم بوسی کی نعمت عظمی سے وہ خوشی دل پر آتی جس کی کوئی حد نہیں - اب پھر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ مجھ کو آخری وقت پر مدینہ منورہ پہنچا دے اور میری موت وہیں ہو بقیع پاک کی خاک ہو جاؤں - و ماذلك علی الله بعزیز و هو کل شئی قدیر -

اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْ جَرُوْا - تم سفارش کرو اس لئے کہ تم کو ثواب مل جائے (یعنی سفارش کا اب چاہے قبول ہو یا نہ ہو) -

اَلسَّمَاءُ شَفْعٌ لِلْاَرْضِ - آسمان زمین کا جوڑ ہے -

اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَالْاِ قَامَةَ - آنحضرت ﷺ نے بلال کو یہ حکم دیا کہ اذان کے کلمے پر دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار (مگر اذان میں شروع میں اللہ اکبر چار بار ہے اور اخیر میں کلمہ توحید ایک بار اور اقامت میں صرف قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہے باقی سب کلمے ایک ایک بار) -

شَفَعْنَ لَهٗ - یہ پانچ رکعتیں (جو اس نے سہو سے پڑھیں) دو سجدوں کی وجہ سے جفت ہو جائیں گے (یعنے چھ رکعتوں کے حکم میں) -

اَلصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ - روزے اور قرآن دونوں قیامت کے دن آدمی کی شفاعت کرینگے -

فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِشَاةٍ شَافِعٍ فَلَمْ يَاْ خُذْهَا - ایک شخص زکوٰۃ میں بچہ والی بکری لے کر آیا آپ نے اس کو نہیں لیا (کیونکہ اس میں صاحب مال کا نقصان تھا گویا دو بکریاں اس سے لیں - بعض نے کہا شافع وہ بکری جس کے پیٹ میں بچہ ہو اور اسکے بعد دوسرا بچہ ہو ایک روایت میں هٰذِه شَاةُ الشَّافِعِ ہے اضافت کے ساتھ معنی وہی ہے -

مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ - جو شخص چاشت کا دوگانہ ہمیشہ پڑھا کرے اسکے گناہ بخش دیئے جائیں گے (چاشت کی چار رکعتیں ہیں لیکن چونکہ دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں اسلئے اس کو دوگانہ کہا -)

فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى لِيَشْفَعَ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ فَهَزَّهٗ وَقَالَ لَنْ يُّهْلِكَ اَهْلُ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ - ایک شخص نے آنحضرت کے ساتھ تکبیر تحریمہ پائی تھی (جب آپ نے سلام پھیرا) تو وہ ایک دوسری نماز ملا کر پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا یہ حال دیکھ کر حضرت عمرؓ لپکے اور اس کا کندھا پکڑ کر ہلایا کہنے لگے اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) اسی وجہ سے تباہ ہوئے کہ دو نمازوں میں جدائی نہیں کرتے تھے (ایک نماز سے دوسری نماز ملا دیتے تھے) - آنحضرت نے فرمایا اللہ نے تجھ کو (اے عمر) ٹھیک بات کہنے کی توفیق دی دوسری حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے فجر کی نماز فرض کے بعد ہی سنتیں پڑھنا شروع کیں - آپ نے فرمایا ہائیں دو نمازیں ایک ساتھ دو نمازیں ایک ساتھ - مطلب یہ ہے کہ فرض نماز سے سلام پھیر کر کچھ دیر ذکر الٰہی اور وظیفہ پڑھنا بہتر ہے - اس کے بعد نوافل ادا کرے) -

فَاَعْطَانِی الثُّلُثَ الْاٰخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا - اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دوسری تین باتیں بھی عطا فرمائیں تب میں سجدے میں گر پڑا (یعنی کل امت کی شفاعت قبول ہونے کا وعدہ اور عام عذاب سے ان کو ہلاک نہ کرنے کا وعدہ اور ایسا دشمن ان پر مسلط نہ کرنے کا وعدہ جو بالکل ان کو تباہ اور غارت کر دے - سید نے کہا ساری امت کی شفاعت کا معنی یہ ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص جس میں ایمان ہو ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کی امت کا کوئی شخص دوزخ میں نہیں جائے گا (جیسے مرجیہ کا اعتقاد ہے) کیونکہ متعدد حدیثوں سے ثابت ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے دوزخ میں جائیں گے) -

وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ - ان کی شفاعت کے لئے مجھ سے درخواست کی جائے گی یا میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ

ان کا شفیع بنوں۔

شَفَعَهَا بِهَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ - یہ دو سجدے سہو کے کر کے اپنی نماز کو جفت کر لے گا۔

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ - یا اللہ اس کی سفارش ہمارے حق میں قبول فرما۔

لَا تَشْفَعْ فِيْ حَقِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ - کسی مسلمان کے حق میں سفارش نہ کر مگر اس کے اذان سے۔

تَشْفَعُ الْمَلَائِكَةُ لِاِ جَابَةِ دُعَاءِ مَنْ يَّسْعٰى فِي الْمَسْعٰى - جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کے مقام میں دوڑے تو اس کی دعا قبول کرنے کے لئے فرشتے سفارش کرتے ہیں۔

شَفٌّ: بڑھنا اور گھٹنا' حرکت کرنا' دائم اور قائم ہونا۔

شُفُوْفٌ - دبلا ہونا' صاف ہونا' جیسے شفیف اور شفف ہے یعنی اندر کی چیز اس میں سے نظر آنا۔

تَشْفِيْفٌ - دبلا کرنا۔

اِشْفَافٌ - بھر دینا - فضیلت دینا۔

تَشَافٌّ - سب پی جانا۔

اِشْتِفَافٌ - بھر دینا' سب پی جانا' سب لے لینا۔

اِسْتِشْفَافٌ - پیچھے کی چیز دیکھنا' معلوم کرنا۔

شَفٌّ شِفٌّ - باریک' مہین۔

شِفٌّ - نفع' فائدہ بڑھوتری۔

نَهٰى عَنْ شِفِّ مَالَمْ يَضْمَنْ - جس چیز کا آدمی ذمہ دار اور جوابدار نہ ہو اس کا فائدہ اور نفع لینے سے آپ نے منع فرمایا۔

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ مَالٍ لَا شِفَّ لَهٗ - اس کی مثال اس مال کی سی ہے جس میں کچھ فائدہ نہ ہو۔

وَلَا تُشِفُّوْا اَحَدَ هُمَا عَلَى الْاٰخَرِ - ایک کو دوسرے پر مت بڑھاؤ۔

شِفٌّ - نفع اور نقصان دونوں کو کہتے ہیں۔

لَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا بِبَعْضٍ - سونے کو ایک دوسرے پر نہ بڑھاؤ نہ گھٹاؤ (یعنی جب سونے کو سونے کے بدل بیچو تو برابر تول کر بیچو نہ کم نہ زیادہ اگرچہ ایک طرف کھرا سونا ہو ایک طرف کھوٹا یا کم درجے کا۔)

فَشَفَّ الْخَلْخَالَانِ نَحْوًا مِّنْ دَانِقٍ فَقَرَضَهٗ - دونوں پازیبیں ایک دانق برابر زیادہ نکلیں' اتنی چاندی کاٹ ڈالی (دانق ایک درم کا چھٹا حصہ ماشہ سے کچھ کم)

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ اَصْحَابَهٗ يَوْمًا وَقَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا شِفٌّ - آنحضرتؐ نے ایک دن اپنے اصحاب کو خطبہ سنایا اس وقت سورج ڈوبنے کے قریب تھا صرف تھوڑا حصہ دن کا باقی رہا تھا۔

وَاِنْ شَرِبَ اِشْتَفَّ - اگر پینے پر آئے تو سب پی جائے' ایک قطرہ نہ چھوڑے' ایسا پیٹو ہے۔

شُفَافَةٌ - وہ پانی یا دودھ جو برتن میں بچ رہے۔

شَفِفْتُ الْمَاءَ - میں نے بہت پانی پیا لیکن سیراب نہیں ہوا۔

فَنُشِفُّ فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا - ہم اس کو تمام کرتے اور جو کچھ اس میں ہوتا اس کو چاٹ لیتے۔

اِنَّهٗ تَشَافَّهَا - اس نے اس کو پورا کر دیا۔

لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَ كُمُ الْقَبَاطِيَّ اَنْ لَّا يَشِفَّ - اپنی عورتوں کو قباطی (جو ایک باریک مہین کپڑا ہوتا ہے) مت پہناؤ ایسا نہ ہو کہ وہ ان کا بدن دکھلائے (بلکہ موٹے غلیظ کپڑے پہناؤ تاکہ ان کا جسم نظر نہ آئے افسوس کہ حضرت عمرؓ کے اس قول پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور عورتوں کو عموماً باریک کپڑے پہنانے لگے ہیں جیسے جالی' ململ وغیرہ)۔

وَعَلَيْهَا ثَوْبٌ قَدْ كَادَ يَشِفُّ - اس پر ایک کپڑا تھا جس میں سے اس کا بدن دکھائی دینے کے قریب تھا۔

يُؤْمَرُ بِرَجُلَيْنِ اِلَى الْجَنَّةِ فَفُتِحَتِ الْاَبْوَابُ وَرُفِعَتِ الشُّفُوْفُ - دو آدمیوں کو بہشت میں لے جانے کا حکم ہو گا پھر دروازے کھولے جائیں گے اور پردے اٹھائے جائیں گے یہ جمع ہے شف کی وہ ایک قسم کا باریک پردہ ہوتا ہے جس کے پرلے کی چیز نظر آتی ہے۔ بعض نہ کہا سرخ باریک پردہ اون کا۔

فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ ظُلْمَةٍ وَّشِفَافٍ - ایک اندھیری ٹھنڈی رات میں شِفَاف جمع ہے شَفِيْفٌ کی یعنی سردی کی کاٹ۔ بعض

نے کہا ہوا کی سردی رطوبت کے ساتھ اس کو شفان کہتے ہیں۔
اَشْفَفْنَا لِقُرَيْشٍ۔ ہم قریش کے لیے نیچے اترے۔ یہ اَشَفَّ الطَّيْرُ سے ماخوذ ہے یعنی پرندہ نیچے اترا یہاں تک کہ زمین کے قریب ہو گیا پھر اوپر چڑھ گیا۔ مشہور روایت صَفَفْنَا ہے یعنی ہم نے قریش کے مقابلہ میں صف باندھی۔
شَفَّافٌ۔ جس میں سے نظر پار جائے۔
وَلَقَدْ كَانَتْ خُضْرَةُ الْبَقْلِ تُرٰى مِنْ شَفِيفِ صِفَاقِ بَطْنِهٖ لِهُزَالِهٖ۔ حضرت موسیٰ اتنے دبلے ہو گئے تھے کہ آپ کے پیٹ کی اندر کی جھلی میں سے جو شفاف تھی بھاجی کی سبزی دکھائی دیتی تھی۔
فَلَمَّا شَفَّ النَّاسُ اَخَذْنَا خَشْبَةً فَدَفَنَّاهُ۔ جب لوگ کم ہو گئے تو ہم نے ایک لکڑی لی اس کو گاڑ دیا۔
وَلَا شَفَّانَ ذِهَابُهَا۔ اس کے ہلکے ہلکے مینہ کے ساتھ سرد ہوا نہ ہو (کیونکہ جب ہوا سرد ہوتی ہے تو بارش زور سے نہیں ہوتی۔)
لَا تُصَلِّ فِيْ مَا شَفَّ۔ اس کپڑے میں نماز مت پڑھ جو باریک ہو (ایسا کہ اس میں سے ستر نظر آئے)۔
شَفَّ جِسْمُهٗ۔ اس کا بدن دبلا ہو گیا۔
شَفَّهُ الْهَمُّ۔ رنج اور فکر نے اس کو دبلا کر دیا۔
شَفَقٌ۔ ڈرنا' پرہیز کرنا' حرص کرنا۔
شَفَقٌ۔ شفقت' مہربانی کرنا' کسی کی بھلائی پر حرص کرنا۔
شَفِيقٌ اور شَفُوْقٌ۔ مہربان۔
تَشْفِيقٌ۔ مہربان کرنا' کم کرنا' خراب بنا۔
اِشْفَاقٌ۔ کم کرنا' خوف کرنا' ڈرنا' حرص کرنا' مہربانی کرنا۔
مُشْفِقٌ۔ مہربان۔
شَفَقَةٌ۔ خوف اور مہربانی۔
حَتّٰى يَغِيْبَ الشَّفَقُ۔ یہاں تک کہ شفق ڈوب جائے (شفق وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے پر نمود ہوتی ہے بعض نے کہا سفیدی جو اس سرخی کے بعد باقی رہتی ہے)۔
شَفَقًا مِّنْ اَنْ يُّدْرِكَهُ الْمَوْتُ۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ مر نہ جائے۔
شَفِقْتُ اور اَشْفَقْتُ دونوں کے معنی ہیں ڈرا لیکن اشفقت فصیح ہے۔
وَمَا عَلَى الْبِنَاءِ شَفَقًا وَّلٰكِنَّ عَلَيْكُمْ۔ میں عمارت پر نہیں ڈرتا بلکہ تم پر ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو تم کو صدمہ پہنچے)۔
اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا۔ میں اس کے بچہ پر ڈرتا ہوں۔
شَفَقًا مِّمَّا عِنْدِيْ۔ میرے پاس جو ہے اس سے ڈر کر۔
اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِّنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ۔ مگر وہ جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے (ایسا نہ ہو قیامت کا جمعہ ہو کیونکہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی)۔
فَاَشْفَقَ اَنْ يَّكُوْنَ دَجَّالًا۔ آپ ڈرے ایسا نہ ہو ابن صیاد دجال ہو (پھر جب تمیم داری نے آپ کو خبر دی کہ وہ دجال کو ایک جزیرہ میں دیکھ کر آئے تو آپ کو اطمینان ہو گیا کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے)۔
فَضَرَبَهٗ عِشْرِيْنَ سَوْطًا ثُمَّ اَشْفَقَ۔ پہلے ان کو بیس کوڑے لگائے پھر ان پر رحم کیا (رقت آئی)۔
اَلشَّفَقُ الْحُمْرَةُ۔ شفق سرخی کا نام ہے (اس کے ڈوبتے ہی مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے)۔
ثَوْبٌ شَفَقٌ۔ کمزور بودا کپڑا۔
شَفَقٌ۔ خراب نکمی چیز' دن' خوف۔
شَفَقَ يَشْفِقُ۔ ڈرا اور ڈرتا ہے۔
شَفِقَ يَشْفَقُ۔ مہربانی کی اور مہربانی کرتا ہے۔
شَفْنٌ۔ گھورنا' آنکھ اٹھا کر تعجب سے دیکھنا یا کراہت سے یا دشمنی سے جیسے شُفُوْنٌ اور انتظار کرنا۔
شَفْنٌ اور شَفِنٌ۔ عقلمند' دانا' میراث کا رقیب۔
شَفُوْنٌ۔ غیرت مند' تیز نگاہ کرنے والا۔
اِنَّ مُجَالِدًا رَاَى الْاَسْوَدَ يَقُصُّ فِي الْمَسْجِدِ فَشَفَنَ اِلَيْهِ۔ مجالد بن سعید نے اسود کو دیکھا مسجد میں حکایتیں بیان کر رہے ہیں (جیسے ہمارے زمانہ کے واعظوں کا دستور ہے بجائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صحیح صحیح حدیثیں سنانے

کے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی بے اصل حکایتیں اور نقلیں بیان کرتے ہیں تو مجالد نے ان کو گھور کر (کراہت سے) دیکھا۔

فَشَفَنَ النَّاسِ اِلَیْکُمْ - لوگوں نے تم کو گھورا۔

تَمُوْتُ وَتَتْرُکُ مَالَکَ لِلشَّافِنِ - تو مر جائے گا اور اپنا مال اس کے لیے چھوڑ جائے گا جو تیری موت کا منتظر ہے یا دشمن کے لیے اپنا مال چھوڑ جائے گا۔

صَلّٰی بِنَا لَیْلَۃً ذَاتَ ثَلْجٍ وَّشَفَّانٍ - ایک رات ہم کو نماز پڑھائی جس میں برف گر رہی تھی اور سرد ہوا تھی۔

لَا قَزَعٌ رَبَابُھَا وَلَا شَفَّانٌ ذِھَابُھَا - اس کے بادل ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں اور نہ اس کے مینہ میں سرد ہوا ہو۔

شَفَۃٌ - ہونٹ پر مارنا' پھیر دینا' الحاج کرنا' سوال میں ختم کر دینا۔

مُشَافَھَۃٌ - نزدیک ہونا' لب سے لب ملا کر دو بدو بات کرنا۔

فَاِنْ کَانَ مَشْفُوْھًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ مِنْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ - جب تمہارا نوکر یا غلام کھانا پکائے تو اس کو بھی (کھانے کے لیے) اپنے ساتھ بٹھا لو (اگر کھانا تھوڑا ہو تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے ہی رکھ دو (نوکر یا غلام یا لونڈی کو جو کھانا پکائے اور تیارے کرے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا بہتر ہے بیوقوف دنیا دار امیر اور نواب اس میں شرم کرتے ہیں حالانکہ اس میں دین اور دنیا کے مصالح بھرے ہوئے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پکانے والے کو دشمن بہکا کر کھانے میں کوئی مضر چیز یا زہر شریک کرا دیتے ہیں۔ جب اس کو ساتھ بٹھا کر کھلایا کرے گا تو وہ خود اپنی جان کے ڈر سے ہرگز ایسا نہیں کرے گا۔ غرض اللہ اور رسول کا ہر ایک حکم کمال دور اندیشی اور عقلمندی پر مبنی ہے مگر بعض بیوقوفوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر کھانے والے بہت ہوں (پکانے والے کو ساتھ نہ کھلا سکے تو اس کے ہاتھ میں ایک یا دو لقمے رکھ دے)۔

رَجُلٌ مَّشْفُوْہٌ - وہ آدمی جس سے مانگنے والے بہت ہوں اس کا سارا مال تمام کر دیں۔

فَمَا خَلَوْا فِیْ ذٰلِکَ خَبِیْئَۃً مِّنْ نَبَاتِ شِفَاھِھِمْ - کوئی پوشیدہ بات اپنی باتوں میں سے نہیں چھوڑی۔

بِنْتُ الشَّفَۃِ - بات کیونکہ وہ ہونٹ سے نکلتی ہے۔

لَہٗ فِی النَّاسِ شَفَۃٌ - لوگوں میں اس کی تعریف ہو رہی ہے۔

شُفُوْءٌ - ڈوبنے کے قریب ہونا' طلوع کرنا' ظاہر کرنا۔

شَفَا - کنارہ۔

شَفًا - تھوڑا۔

اَشْفٰی - جس کے دونوں لب نہ ملیں۔

شِفَاءٌ - تندرست کرنا' چنگا کرنا' تندرستی چاہنا' ڈوبنا' پورا ہونا۔

اِشْفَاءٌ - تندرستی چاہنا' قریب ہونا' اوپر سے دیکھنا' تندرستی نہ ہو سکنا۔

تَشَفِّی - تندرستی اور طمینان حاصل کرنا' غصہ بجھ جانا۔

اِشْتِفَاءٌ - کسی کی مصیبت پر خوش ہونا' مراد کو پہنچنا۔

اِسْتِشْفَاءٌ - تندرستی چاہنا۔

مُسْتَشْفٰی - شفاخانہ' ہسپتال' دواخانہ۔

اَشْفٰی - ستالی جس سے سوراخ کرتے ہیں۔

شِفَاءٌ - تندرستی اور صحت۔

فَلَمَّا ھَجَا کُفَّارَ قُرَیْشٍ شَفٰی وَاشْتَفٰی - جب حسان نے قریش کے کافروں کی ہجو کی تو (مسلمانوں کے دلوں کو) ٹھنڈا کیا (ان کا غصہ فرو ہوا اور اپنے تئیں بھی راحت دی' اپنا دل بھی ٹھنڈا کیا)۔

فَشَفَوْا لَہٗ بِکُلِّ شَیْئٍ - ہر دوا کو جس سے وہ چنگا ہو استعمال کیا (کوئی علاج نہ چھوڑا)۔

شُفَیَّۃ - ایک پرانا کنواں ہے جس کو بنی اسد کے لوگوں نے کھودا تھا۔

مَا شَقّٰی فُلَانٌ اَفْضَلُ مِمَّا شَفَّیْتَ تَعَلَّمَ خَمْسَ اٰیَاتٍ - (ایک شخص لوٹ میں سے سونا لے کر آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ سے برکت کی دعا چاہی۔ آپ نے فرمایا فلاں شخص نے جس نے قرآن شریف کی پانچ آیتیں سیکھیں تجھ سے بہتر نفع کمایا (کیونکہ اس کا نفع دائمی ہے جو آخرت میں ہمیشہ رہے گا اور سونا فانی ہے آج تیرے پاس ہے کل دوسرے کے پاس چلا جائے گا)۔ نہایہ میں ہے کہ شاید شَفّٰی اور شَفَّیْتُ اصل میں شَفَّفَ اور شففت تھا۔ ایک فا کو یا سے بدل دیا۔ جیسے تقضی البازی میں

ایک ضاد کو یار سے بدل دیا تو معنی یہ ہوگا اس نے جو زیادہ کمایا وہ تیری کائی سے افضل ہے-

هُوَ عَلٰى شَفًا - وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے اب ہلاک ہوا چاہتا ہے-

مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَوْلَا نَهْيُهُ عَنْهَا مَااحْتَاجَ اِلَى الزِّنَاءِ اِلَّا شَفًى - (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) متعہ جو حلال ہوا تھا تو یہ ایک رحمت تھی اللہ تعالی کی حضرت محمدؐ کی امت پر اور اگر حضرت عمر متعہ سے منع نہ کرتے تو شاید کوئی نادر آدمی ہی زنا کرتا (یعنی بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے جو زنا کرتے کیونکہ متعہ سے ضرورت رفع ہو جاتی - یہ ماخوذ ہے عرب کے قول سے-

غَابَتِ الشَّمْسُ اِلَّا شَفًى - یعنی سورج ڈوب گیا تھوڑا سا باقی ہے یعنی تھوڑی سی روشنی اس کی رہ گئی ہے ازہری نے کہا الا شفی کا معنی یہ ہے یعنی زنا تو کوئی نہیں کرتا مگر شاید زنا کے قریب کوئی ہو جاتا یعنی دواعی زنا میں سے جیسے بوسہ' مساس وغیرہ ہے کوئی مبتلا ہو جاتا - بات یہ ہے کہ متعہ آنحضرتؐ کے وقت میں کئی بار حلال اور حرام ہوا اس لیے اس کی حرمت میں بعض صحابہ کو تردد رہا اور وہ متعہ کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے برسر منبر اس کی حرمت بیان کی اس وقت لوگ متعہ سے باز آئے جب بھی عبداللہ بن عباس اس کی حلت کا فتوی دیتے رہے اور ایک جماعت تابعین بھی اس کی حلت کی طرف گئی ہے اب یہ کہنا کہ متعہ کا حلال ہونا رافضیوں کا مذہب ہے کیونکہ اہل سنت میں سے بھی سلف اس کی حلت کی طرف گئے (ملاحظہ ہو زرقانی علی الموطا) اور قرآن شریف کی اس آیت سے جو استدلال کیا جاتا ہے **والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ماملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغی ورا ذلک فاولئک ھم العادون** - تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت دو سورتوں میں ہے اور وہ دونوں سورتیں بالاتفاق مکی ہیں اور متعہ قطعاً ان آیتوں کے اترنے کے بعد آنحضرتؐ نے حلال کر دیا تھا تو یہ زیادت علی الکتاب ہوئی جو حدیث صحیح سے محققین کے نزدیک جائز ہے البتہ یہ درست ہے کہ جمہور صحابہ اور تابعین اور اکثر اہل سنت حرمت متعہ کی طرف گئے ہیں بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ عبداللہ بن عباس نے حلت متعہ کے فتوے سے رجوع کر لیا' واللہ اعلم)-

شَفًا - ہر چیز کا کنارہ-

نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ - ایک پھٹے کگار کے کنارے پر اترا-

فَاَشْفَوْا عَلَى الْمَرْجِ - رمنے کے کنارے پر ہو گئے- (نہایہ میں ہے کہ اَشْفٰی کا استعمال اکثر بری بات پر قریب ہونے میں کیا جاتا ہے)-

اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ - میں اس بیماری سے بالکل مرنے کے قریب ہوگیا-

لَا تَنْظُرُوْا اِلٰى صَلٰوةِ اَحَدٍ وَلَا اِلٰى صِيَامِهٖ وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى وَرَعِهٖ اِذَا اَشْفٰى - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) آدمی کی روزہ نماز اور عبادت پر فریفتہ نہ ہو جاؤ (اس کو نیک اور صالح سمجھنے لگو) بلکہ اس کی پرہیزگاری اس وقت دیکھو جب وہ دولت کو پہنچے (دنیا کا مال و اسباب اس کے سامنے آئے اس وقت اگر خدا کا ڈر رکھے اور معاملہ صاف رکھ کر حرام مال اور بے ایمانی خیانت دغابازی سے پرہیز کرے جب اس کو نیک اور صالح سمجھو - سبحان اللہ حضرت عمرؓ نے کیا کسوٹی بتلائی)-

میں کیا کہوں اس کے سوا کہ مجھ کو مسلمانوں پر رونا آتا ہے بڑے نمازی تہجد گذار و ظفیچی' لمبی ڈاڑھی عمامہ برسر' جبغہ در بر' تسبیح کھٹا کھٹ مگر جس کا روپیہ مل جائے اس کے اڑا لینے پر مستعد حرام حلال کی کچھ قید نہیں نہ آخرت کے مواخذہ کا ڈر' قرض لیتے ہیں تو ادا نہیں کرتے وعدہ کرتے ہیں تو وفا نہیں کرتے - تھوڑی سی مالیت کے لیے اپنا ایمان کھوتے ہیں- ذرا سی بات دنیاوی منفعت کے لیے دین کی سچی بات کہنے میں تامل کرتے ہیں' اپنا پیٹ بھرنا قومی خیرخواہی اور ملک و ملت کی بہبودی اور ترقی پر مقدم کرتے ہیں- ایسی حالت میں نماز روزہ شب بیداری وظیفہ کیا کام آئے گا بلکہ اور وبال جان ہوگا- اگر صرف فرائض ادا کریں اور اللہ کے بندوں سے معاملہ صاف رکھیں کسی کا ایک پیسہ ناحق نہ اڑائیں تو سو درجہ ایسی عبادت سے افضل ہوگا-

اِذَا ائْتُمِنَ اَدّٰی وَاِذَا اَشْفٰی وَرِعَ - جب اس کے پاس امانت رکھائی جائے تو ادا کرے اور جب مال دولت پر پہنچے تو پرہیزگار رہے (حرام کاری اور دغابازی اور خیانت سے باز رہے- بعض نے کہا جب گناہ کرنے کا موقع آ لگے تو خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے)-

اَلْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ - کالا دانہ (کلونجی) ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا (یعنی اگر موت ہی آئی ہے تب تو کلونجی سے بھی فائدہ نہ ہوگا ورنہ کلونجی ہر ایک بیماری میں مفید ہوگی- بعض نے کہا مراد وہ بیماریاں ہیں جو رطوبت اور برودت اور بلغم سے ہوں کیونکہ کلونجی گرم وخشک ہے-)

میں کہتا ہوں آنحضرتؐ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے ہمارا اس پر ایمان اور یقین ہے اور اطباء کی باتیں ظنی اور گمانی ہیں ان پر بھروسا نہیں ہو سکتا بیشک کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے سرد ہو یا گرم بشرطیکہ پورا اعتقاد رکھ کر اس کا استعمال کرے میں نے اپنی آنکھ سے ایک صاحب کو دیکھا وہ ہر ایک بیماری میں کلونجی کا استعمال کرتے اور اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتا شفا پروردگار کے اختیار میں ہے اطباء کی خیالی اور وہمی باتوں پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے- میں نے سنا ہے کہ شاہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم نزیل امرتسر بھی ہر بیماری کا علاج کلونجی اور شہد سے کیا کرتے-

مَا شَفَيْتَنِيْ فِيْمَا اَرَدْتُ - میرا مطلب تم نے پورا نہیں کیا (میرا شبہ رفع نہیں کیا)-

لَيْسَ مِنْهَا اِلَّا شَافٍ كَافٍ - قرآن میں جو آیت ہے وہ تسلی دینے والی ایماندار کے لیے کافی ہے-

عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ - تم دو دواؤں کا استعمال رکھو ایک تو شہد دوسرے قرآن کا (شہد تو جسمانی امراض کا علاج ہے اور قرآن قلبی اور باطنی اور روحانی امراض کا)-

شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا - ایسی تندرستی جو کوئی بیماری باقی نہ رکھے (سب دور کر دے)-

وَشِفَاءٌ لِّلْعَلِيْلِ مَنْ كَانَ عَلٰی شَفًا - جو بیمار ہلاکت کے کنارے پر پہنچ گیا ہو اس کے لیے تندرستی ہے-

شَفَةُ الرَّكِيِّ - کنوئیں کی مینڈ' اس کا کنارہ-

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ - سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے (ہر ڈنک کا منتر ہے)-

لَوْلَا مَا سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ ابْنُ الْخَطَّابِ مَا زَنَا مِنَ النَّاسِ اِلَّا شَفًا - (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ سے پہلے خطاب کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) متعہ سے منع نہ کرتے تو بہت ہی تھوڑے آدمی زنا کرتے-

اِسْتَشْفَيْتُ بِالتُّرْبَةِ الْحُسَيْنِيَّةِ - امام حسینؓ کی خاک پاک سے میں نے شفا چاہی-

شُفَيَّةُ - ایک کنواں ہے مکہ میں-

باب الشین مع القاف

شَقَاءٌ - طلوع ہونا' پھوٹنا' نکلنا' پھاڑنا-

مِشْقَاءٌ - کنگھی-

شَقْبٌ - دو پہاڑوں کے درمیان کا اتار' شگاف پہاڑوں کے درے میں-

شَقْحٌ - پاؤں اٹھانا پیشاب کرنے کے لیے' توڑنا-

شَقَاحَةٌ - قبیح ہونا جیسے قَبَاحَةٌ ہے-

تَشْقِيْحٌ - رنگ پکڑنا' کھجور کا پکنا-

مُشَاقَحَةٌ - گالی گلوچ کرنا-

اِشْقَاحٌ - دور کرنا-

شُقْحَةٌ - کھجور جو سرخ ہو گئی ہو-

شُقْحِي - سرخ-

نَهٰی عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی يُشَقِّحَ - آپ نے کھجور بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ نہ ہو (یعنی سرخ یا زرد نہ ہو جائے- عرب لوگ کہتے ہیں اَشْقَحَتِ الْبُسْرَةُ اور شَقَّحَتْ اِشْقَاحًا اور تَشْقِيْحًا یعنی کچی کھجور پک گئی اسم مصدر شُقْحَة ہے-)

كَانَ عَلٰی حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ حُلَّةٌ شُقْحِيَّةٌ - حیی بن اخطب جو حضرت ام المومنین صفیہ کا باپ تھا سرخ جوڑا پہنے تھا-

اِنَّهٗ قَالَ لِمَنْ تَنَاوَلَ مِنْ عَائِشَةَ اُسْکُتْ مَقْبُوْحاً مَّشْقُوْحًا مَنْبُوْحًا - (ایک شخص نے حضرت عائشہ ام المومنین کو برا کہا (یعنی جنگ جمل کے بعد جس میں وہ لوگوں کے بہکانے سے تشریف لے گئی تھیں اس کے بعد شرمندہ ہوئیں اور زندگی بھر حضرت علی اور اہل بیت کرام کے ساتھ ہیں) تو حضرت عمارؓ نے کہا (جو جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے) ارے کمبخت بد بخت خبیث گالی خورے چپ رہ (اپنا منہ دیکھ اور جناب ام المومنین کو دیکھ تو اس قابل کہاں سے ہوا کہ ان کو برا کہے)-

دَعِیْ هٰذِهِ الْمَقْبُوْحَةَ الْمَشْقُوْحَةَ - اس نگوڑی کمبخت کو چھوڑ (یعنی زینب کو) یہ بھی حضرت عمارؓ نے ام المومنین ام سلمہؓ سے فرمایا جب ان کی بچی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا-

شَقْذٌ - دور چلے جانا-

اِشْقَاذٌ - ہانک دینا' چلا دینا-

شَقْذٌ - بدنظر ہونا-

مُشَاقَذَةٌ - دشمنی کرنا-

شَقِذٌ - جس کو نیند نہ آئے-

مَا لَهٗ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ - اس کے پاس ایک دمڑی نہیں ہے-

مَابِهٖ شَقَذٌ وَّلَا نَقَذٌ - اس میں کوئی عیب نہیں ہے-

شُقْذُفٌ - دو چار پائیاں جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکاتے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے اور ایک چار پائی جو آڑی اونٹ کی پیٹھ پر رکھ دی جاتی ہے اس کو شِبْرِی کہتے ہیں- حجاز میں یہ دونوں سواریاں مشہور ہیں-

شَقَرٌ - گھوڑے کی ایال اور دم سرخ ہونا اور آدمی کا سرخ سفید ہونا-

اَشْقَر - وہ گھوڑا جس کی سرخی پر تیرگی ہو اور کُمَیْتٌ وہ جس کی سرخی پر سیاہی ہو-

یُمْنُ الْخَیْلِ فِیْ شُقْرِهَا - گھوڑا مبارک وہ ہے جو شقر ہو-

اِیَّاكَ وَالَّا شْقَرَ فَاِنَّهٗ تَحْتَ قَرْنِهٖ اِلٰی قَدَمِهٖ مَکْرٌ - اشقر آدمی سے بچارہ وہ دوسرے سے لے کر پاؤں تک مکر اور فریب کا پتلہ ہے- محیط میں ہے کہ عرب لوگ شُقْرَةٌ یعنی سرخی کو جس پر سفیدی غالب ہو پسند نہیں کرتے- چنانچہ ان کا قول ہے-

لَا خَیْرَ فِی الْاَ شْقَرِ بَعْدَالْاِ مَامِ عُمَرَ - اشقر آدمی میں بھلائی نہیں حضرت عمر کے بعد (یعنی حضرت عمر اس کلیہ سے مستثنی تھے کیونکہ آپ اشقر اللون تھے- امام شافعی نے کہا جس کے جسم میں کوئی آفت ہو یا ناقص الخلقۃ ہو اس سے بچارہ' وہ دغاباز اور خبیث ہوتا ہے- مطلب یہ ہے کہ جو اصل پیدائش سے ایسا ہی ہو)-

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ وَادِیْ شُقْرَةَ یا شَقِرَةَ - ایک مقام ہے وادی شقرہ مکہ کے رستے میں وہاں نماز پڑھنے سے منع فرمایا-

شُقْرَان - آنحضرتؐ کے آزاد کیے ہوئے غلام تھے ان کا نام صالح تھا-

شَقْشَقَةٌ - اونٹ کا بڑبڑانا' آواز کرنا' اخیر میں پانی سے دھونا تاکہ صابن کا اثر جاتا رہے-

شِقْشِقَة - وہ لوتھڑا جو اونٹ اپنے منہ سے مستی اور جماع کی خواہش پر نکالتا ہے- کہتے ہیں یہ عربی اونٹ سے خالص ہے-

خُطْبَةٌ شِقْشِقِیَّةٌ - حضرت علی کا ایک بڑا فصیح اور بلیغ خطبہ' جو نہج البلاغۃ میں مذکور ہے)-

اِنَّ کَثِیْرًا مِنَ الْخُطَبِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّیْطَان - بہت سے خطبے (لکچر یا اسپیچ) شیطان کے شقشقے ہیں (یعنی شیطان ان کو آدمی کے منہ سے نکلواتا ہے مراد وہ خطبے ہیں جو ناحق بات کو ثابت کرنے کے لیے یا گناہ اور معصیت کی رغبت دلانے کے لیے کئے جائیں)-

تِلْكَ شِقْشِقَةٌ هَدَرَتْ ثُمَّ قَرَّتْ - (حضرت علی نے جب خطبہ شقشقیہ سنایا تو عبداللہ بن عباس نے آپ سے کہا کاش آپ تقریر کو جہاں پر آپ نے ختم کر دیا آگے بڑھاتے اور سلسلہ بیان جاری رکھتے آپ نے فرمایا) وہ تو اونٹ کا ایک شقشقہ تھا جس نے آواز نکالی پھر خاموش ہو گیا (یعنی وہ خطبہ خدا کی طرف سے ایک جوش تھا جب تک اس کا حکم تھا جاری رہا پھر بند ہو گیا)-

لِسَانًا كَشِقْشِقَةِ الْاَرْحَبِيِّ اَوْ كَالْحُسَامِ الْيَمَانِيِّ الذَّكَرِ۔ یعنی زبان اونٹ کے شقشقہ کی طرح یا یمنی تلوار کی طرح (تیز اور چلتی ہوئی)۔

فَاِذَا اَنَا بِالْفَنِيْقِ يُشَقْشِقُ النُّوَاقَ۔ میں نے ایک نر اونٹ کو دیکھا جو اونٹنیوں پر آواز نکال رہا تھا۔ بعض نے کہا يُشَقْشِقُ یہاں يُشَقِّقُ کے معنی میں ہے یعنی اونٹنیوں کو چیر رہا تھا۔

شِقْصٌ۔ حصہ تیر ٹکڑا شرکت۔

شَقِيْصٌ۔ شریک ساجھی عمدہ گھوڑا۔

تَشْقِيْصٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا حصے لگانا بانٹنا۔

مُشْقَصٌ۔ قصاب۔

اِنَّهٗ كَوٰى سَعْدَبْنَ مُعَاذٍ اَوْ اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ فِيْ اَكْحَلِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ حَسَمَهٗ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذ یا اسعد ابن زرارہ کے ہفت اندام رگ تیر کی پیکان سے داغی پھر اس کا خون بند کیا۔

فَاَخَذَ مَشَاقِصَ فَقَطَعَ بَرَا جِمَهٗ۔ اس نے تیر کی بھالیں لیں اور اپنی انگلیوں کے جوڑ اان سے کاٹ ڈالے۔

اِنَّهٗ قَصَّرَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ۔ آنحضرتؐ نے مردہ پہاڑ کے پاس تیر کی بھال سے بال کترائے۔

قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ۔ میں نے آنحضرتؐ کے سر کے بال تیر کی بھال سے کترے (یہ قصر عمرہ جعرانہ کا ہے نہ کہ عمرۃ قضا کا کیونکہ عمرہ قضا کے وقت تو معاویہ مسلمان نہ تھے)۔

مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيْرَ۔ جو شخص شراب بیچے وہ سور کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرے (ان کو بھی بیچے کیونکہ شراب اور سور حرمت میں دونوں برابر ہیں ہمارے زمانہ میں بعض نام کے مسلمان نصاریٰ کے ساتھ مل کر بے غل وغش شراب پیتے ہیں مگر سود کھانے میں ذرا ہچکچاتے ہیں۔ یہ وہی مثل ہوئی گڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز جب شراب پی تو سور بھی کھاؤ۔ میں نے سنا ہے دروغ وراست برگردن راوی کہ بعض مسلمان اب نصاریٰ کے ساتھ سور بھی کھانے لگے ہیں۔ اللہ کی پناہ گلا گھونٹی مرغی یا بکری بھی سور کے برابر ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوْكٍ۔ ایک شخص نے بردے میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا (یعنی آدھا یا پاؤ)۔

شِقْصٌ اور شَقِيْصٌ۔ حصہ۔ مشترک چیزیں۔

شَقِيْطٌ۔ مٹی کا گھڑا یا ٹھیکرا۔

رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَشْرَبُ مِنْ مَّاءِ الشَّقِيْطِ۔ میں نے ابو ہریرہؓ کو دیکھا وہ مٹی کے برتن کا پانی پیتے تھے (یا مٹی کے گھڑوں کا)۔

شَقَفٌ۔ بمعنی خزف یعنی ٹھیکرا یا ٹکڑا۔

شُقَيْفَةٌ۔ جھانج پیتل یا تانبے کا جو بجاتے ہیں۔

شَقِيْفٌ۔ بڑا پتھر۔

تَشْقِيْفٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

شَقٌّ۔ پھاڑنا۔ چیرنا پھوٹ ڈالنا جماعت سے الگ ہو جانا سخت ہونا جیسے مَشَقَّةٌ ہے۔ تکلیف میں ڈالنا ہل چلانا۔

تَشْقِيْقٌ۔ چیرنا۔

مُشَاقَّةٌ اور شِقَاقٌ۔ عداوت اور مخالفت۔

تَشَقُّقٌ۔ چر جانا پھٹ جانا۔

تَشَاقٌّ۔ ایک دوسرے کے مخالف اور دشمن ہونا۔

اِنْشِقَاقٌ۔ پھٹنا۔

اِشْتِقَاقٌ۔ نکلنا پھوٹنا ایک کونے میں ہو جانا۔

شَقِيْقٌ۔ سگا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ اگر میری امت پر بھاری وقت نہ ہوتا (یعنی ان پر سختی ہوگی اس کا مجھ کو خیال نہ ہوتا) تو میں ان کو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیتا (ہر نماز کے لیے مسواک کرنا واجب ہو جاتا گو سنت اب بھی ہے کیونکہ نماز میں اپنے مالک سے مواجہہ اور مخاطبہ ہوتا ہے اس لیے منہ صاف کرنا ضرور ہے تاکہ اس میں سے کوئی بری بو نہ آئے۔

تَشَقَّقْتُ عَلَيْهِ۔ میں اس پر بھاری ہو گیا۔

وَجَدَنِيْ فِيْ اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ۔ مجھ کو تھوڑی بکریوں والوں میں تکلیف میں پایا۔

لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ - تم ان مقاموں پر پہنچ نہیں سکتے تھے مگر آدھی جان گنوا کر (یعنی بڑی محنت اور مشقت سے)-

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ - دوزخ کی آگ سے بچو (صدقہ اور خیرات کر کے) گو کھجور کا آدھا حصہ دے کر (یعنی تھوڑا یا بہت جو ہو سکے وہ خیرات کرو تھوڑی خیرات کو حقیر مت سمجھو اور بیکار نہ جانو)-

اِنَّهُ سَأَلَ عَنْ سَحَائِبَ مَرَّتْ وَعَنْ بَرْقِهَا فَقَالَ اَخَفْوًا اَمْ وَمِيْضًا اَمْ يَشُقُّ شَقًّا - جو ابر گذر رہے تھے ان کا اور ان کی بجلی کا حال پوچھا تو فرمایا کیا چمک تھی پھیلی ہوئی جا بجا یا ایک جگہ ٹھہر کر چمکتی تھی یا لمبی ہو کر بیچ آسمان تک آتی تھی، چوڑی نہیں ہوتی تھی-

فَلَمَّا شَقَّ الْفَجْرُ اَمَرَ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ - جب فجر کی روشنی پھوٹی تو آپ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا-

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْمَيِّتِ اِذَا شَقَّ بَصَرُهُ - کیا تم نے مرنے والے کو نہیں دیکھا جب اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے- ایک روایت میں شَقَّ بَصَرُهُ ہے یعنی جب اس کی نگاہ ایک طرف لگ جاتی ہے (پھر لوٹ کر نہیں آتی)-

مَاكَانَ لِيُخْنِيَ بِابْنِهِ فِيْ شِقَّةٍ مِّنْ تَمْرٍ - اپنے بیٹے کو کھجور کے ایک ٹکڑے کے بدل ذلیل نہیں کرنے والا-

اِنَّهُ غَضِبَ فَطَارَتْ مِنْهُ شِقَّةٌ - وہ غصہ ہوا اس میں سے ایک ٹکڑا الگ ہو کر اڑا-

فَطَارَتْ شِقَّةٌ مِّنْهَا فِى السَّمَاءِ وَشِقَّةٌ فِي الْاَرْضِ - ایک ٹکڑا اس میں سے آسمان کی طرف اڑا ایک ٹکڑا زمین میں رہا (یہ مبالغہ ہے غیظ وغضب کا عرب لوگ کہتے ہیں انشق فلان من الغضب والغيظ - فلاں شخص غصہ سے پھٹ گیا (یعنی غصہ اس کے جسم میں اتنا بھرا کہ آخر پھول کر پھٹ گیا)-

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ - قریب ہے کہ غصہ سے پھوٹ نکلے-

اَصَابَنَا شُقَاقٌ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَسَاَلْنَا اَبَاذَرٍّ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّحْمِ - ہم لوگوں کی کھال خشکی کی وجہ سے پھٹ گئی اور ہم احرام باندھے ہوئے تھے- ہم نے ابوذر سے پوچھا (کیا کرنا چاہیے) انہوں نے کہا تم چربی کا استعمال کرو (کھاؤ اور لگاؤ تاکہ یہ خشکی جاتی رہے)-

تَشْقِيْقُ الْكَلَامِ عَلَيْكُمْ شَدِيْدٌ - اچھی طرح (فصاحت اور بلاغت کے ساتھ) بات کرنا تم پر سخت ہے-

اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ - ہم آپ کے پاس دور دراز سفر کر کے آ رہے ہیں یا دور دراز مسافت سے-

عَلٰى فَرَسٍ شَقَّاءَ مَقَّاءَ - ایک لمبے تڑنگے گھوڑے پر-

اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِّنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ - آنحضرت نے احرام کی حالت میں آدھے سر کے درد کی وجہ سے پچھنے لگائے-

اَرْسَلَ اِلَى امْرَاَةٍ بِشُقَيْقَةٍ سُنْبُلَانِيَّةٍ - ایک عورت کو آدھا لمبا کپڑا بھیجا-

اَلنِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ - عورتیں مردوں کی جنس میں سے ہیں (وہ بھی مردوں کی طرح خصلتیں اور عادتیں رکھتی ہیں کیونکہ آدمی ہیں گویا مردوں میں سے نکلی ہیں اس لئے کہ حوا آدم میں سے نکلی تھیں)-

شَقَائِق جمع ہے شَقِيْقَةٌ کی-

شَقِيْق - سگا بھائی-

اَنْتُمْ اِخْوَانُنَا وَاَشِقَّاءُ نَا - تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے سگے ہو-

وَفِى الْاَرْضِ الْخَامِسَةِ حَيَّاتٌ كَالْخَطَائِطِ بَيْنَ الشَّقَائِقِ - پانچویں زمین میں سانپ ہیں جیسے لکیریں رہتی ہیں (یعنی بڑے لمبے لمبے)-

اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ تَحْمِلُ كِسْوَةَ اَهْلِهَا اَشَدَّ حُمْرَةً مِّنْ شَقَائِقِ النُّعْمَانِ - بہشت میں ایک درخت ہے جس میں سے بہشتیوں کا لباس بنتا ہے وہ گل لالہ سے بھی زیادہ سرخ ہے (گل لالہ کو شقائق النعمان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نعمان ابن منذر عرب کا بادشاہ ریتی کے رستوں میں اترا تھا وہاں یہ پھول بکثرت تھا- نعمان نے اس کو پسند کر کے وہ جگہ محفوظ

کر دی - اس روز سے اس کا نام شقائق النعمان ہو گیا - بعض نے کہا نعمان خون کو کہتے ہیں اور شقائق اسکے ٹکڑے اس پھول کو خون کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی سرخی میں)-

فَبَدَأَ بِشِقِّهِ الْاَيْمَنِ - داہنی جانب سے شروع کیا (یعنی بدن کے اس آدھے حصے سے جو داہنی طرف ہوتا ہے)-

اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ - داہنی کروٹ پر لیٹے (داہنی کروٹ پر لیٹنا صالح اور نیک لوگوں کا سونا ہے اور بائیں کروٹ پر حکیموں کا اور چت لیٹنا بادشاہوں اور رئیسوں کا اور منہ کے بل اوندھے کافروں کا)-

فِیْ شِقِّ سَنَامِهِ الْاَيْمَنِ - اسکے کوہان کے داہنے آدھے حصے میں -

اَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ - میں دروازے کی دراڑ میں جھانک رہا تھا -

صَائِرُ الْبَابِ - دروازے کا شگاف یعنی دراڑ -

ثُمَّ يَأْخُذُ يَدَهَا عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْمَنِ - پھر لپ بھر کر اپنے سر کے داہنے حصے پر پانی ڈالا -

فَجُحِشَتْ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ - آپ کے جسم کا داہنے جانب کا حصہ چھل گیا (اس کا پوست نکل گیا گرنے کی وجہ سے)-

جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ - آدھا بچہ جنے یعنی ناقص الخلقۃ -

يُشَقُّ شَدْقُهُ - اس کا جبڑا چیرا جا رہا ہے -

اِنْشَقَّ الْقَمَرُ - چاند پھٹ گیا (آنحضرت کے اشارے سے پھر دو ٹکڑے ہو کر جڑ گیا - اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے یہ کوئی عجیب اور مشکل کام نہیں ہے اور جن حکیموں نے اجرام سماوی کے خرق والتیام سے انکار کیا ہے وہ محض بے وقوف ہیں اس وقت بھی اجرام سماوی میں خرق والتیام ہو رہا ہے سورج میں سے ہمارے زمین برابر برابر ٹکڑے اڑتے ہیں اور پیوست ہو جاتے ہیں اور زمین بھی دوسرے اجرام سماوی کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق والتیام کی طرح ایک کرہ ہے اس میں رات دن خرق والتیام ہوتا رہتا ہے - بعض کم عقل لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر چاند آنحضرت کے عہد میں پھٹا ہوتا تو تمام تاریخ والے خصوصاً مہندس لوگ اس عجیب واقعہ کو تواتر کے ساتھ نقل کرتے - ان کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ تو ایک آن کا تھا لوگوں کو ادھر توجہ کہاں تھی وہ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے - کوئی سوتے ہوں گے کہیں اس وقت ابر ہو گا کہیں دن ہو گا تو سب لوگ اس کو کیونکر دیکھ سکتے تھے - اس پر بھی بعض تاریخوں میں ہے کہ ملک ہند میں دھار کے راجہ نے اس واقعہ کو دیکھا تھا -)

فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّيْنِ - آپ نے چاند کے دو ٹکڑے ان کو دکھلائے (اور فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا)-

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ - وہ پیالہ کے آدھے حصے کی طرح ہوتا ہے - (یعنی چاند)-

اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ - تو نے اس کا دل تو نہیں چیرا (تجھے دل کا حال کیا معلوم شریعت کے احکام سب ظاہر پر مبنی ہیں)-

يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ - وہ یہ چاہے کہ تمہاری جماعت کو پھوڑ دے (تم میں تفرقہ ڈالے موجودہ امام کو معزول کرنے کا قصد کرے خود امام بننا چاہے یا دوسرے کسی کو بنانا اور جماعت کے اتفاق کو توڑنا چاہے تو اس کو قتل کرو کوئی بھی ہو)-

شِقَّةُ الْعَصَا - لکڑی کا آدھا ٹکڑا جو لمبا چیرا جائے -

شُقَّةُ الثَّوْبِ - کپڑے کا ٹکڑا -

شِقُّهُ مَائِلٌ - اس کا آدھا بدن گرا ہوا ہو گا - (لنجا بیکار)-

مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ - جو شخص لوگوں پر مشقت اور تکلیف ڈالے گا (طاقت سے زیادہ ان سے کام لے یا اپنے اوپر حد سے زیادہ سختی کرے عبادت اور مجاہدہ میں تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر سختی کرے گا (اس کو سخت پکڑے گا' رتی رتی اس سے حساب لے گا)-

ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَا رُبَعْدُ - پھر ان چاروں دریاؤں سے دوسری نہریں پھوٹتی ہیں -

اُسْتُسْعِیَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ - اس غلام سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر نہ ایسی جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو -

شِقَاقٌ - عداوت اور مخالفت -

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ - میں سب سے پہلے زمین پھٹ کر اٹھوں گا (یعنی قیامت کے دن)-

فَاِذَا هُوَ يَجْرِیْ وَلَمْ يَشُقَّ شَقًّا - وہ زمین میں چلنے لگا اوراس میں نالہ اور کھڈ انہیں کیا-

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا - بغلی قبر ہم لوگوں کے لیے ہے اور صندوقی دوسروں کے لیے-

فَاَمَرَ الْقَمَرَ اَنْ يَّنْقَطِعَ قِطْعَتَيْنِ اِلٰى آخِرِهٖ فَقَالُوْا يَنْشَقُّ رَأْسُهٗ فَاَمَرَهٗ فَانْشَقَّ فَسَجَدَ النَّبِیُّ شُكْرًا وَّسَجَدَ شِيْعَتُنَا - (امام ابوعبداللہ جعفر صادقؑ نے فرمایا لیلۃ القدر میں چودہ آدمی اکٹھے ہوئے چودھویں ذی الحجہ کو اور آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نشانی ملی ہے آپ کی نشانی اس رات میں کیا ہے آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہنے لگے اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کچھ قدر و منزلت ہے تو چاند کو حکم دیجئے وہ دو ٹکڑے ہو جائے اتنے میں حضرت جبرئیل اترے اور کہنے لگے یا محمد اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے میں نے ہر چیز کو آپ کے حکم میں کر دیا یہ سن کر آپ نے سر اٹھایا) اور چاند کو حکم دیا دو ٹکڑے ہو جا وہ دو ٹکڑے ہو گیا اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر دیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے سجدہ کیا' پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا دوسرے لوگوں نے بھی سر اٹھایا تب وہ کہنے لگا اب حکم دیجئے چاند اپنی حالت پر آ جائے آخر وہ اپنی حالت پر آ گیا (دونوں ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے پھر کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے- آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ جائے آپ نے حکم دیا سر پھٹ گیا- اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (شیعہ) نے بھی سجدہ کیا' پھر آنحضرتؐ نے سر اٹھایا تب وہ کہنے لگے اب اس کا سر پھٹ جائے- آپ نے حکم دیا اس کا سر پھٹ گیا- اس وقت آنحضرتؐ نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے گروہ (یعنی شیعہ) نے سجدہ کیا تب وہ کہنے لگے یا رسول اللہ اب مسافروں کو آنے دیجیے جو شام سے آئیں گے اور یمن سے ہم ان سے پوچھیں گے اگر انہوں نے بھی اس رات کو وہی دیکھا جو ہم نے دیکھا تب تو ہم کو یقین ہوگا کہ یہ امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر - مجمع البحرین میں ہے کہ شق قمر کے راوی بہت صحابی ہیں حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابن عباس اور ابن عمر وغیرہم-

مترجم کہتا ہے مگر واقعہ کے وقت دیکھنے والے صرف عبداللہ بن مسعود ہو سکتے ہیں' باقی صحابہ نہیں کیونکہ وہ بہت کم عمر تھے اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ اترا کہ چاند پھٹ گیا اگر نہ پھٹا ہوتا تو سب لوگ اسلام سے پھر جاتے کہ قرآن میں جھوٹی خبر مذکور ہوئی- بعض ملحدوں نے اس کھلی دلیل کو ضعیف کرنے کے لیے یہ کہا کہ انشق بہ معنی ینشق ہے یعنی چاند پھٹے گا اور قرآن میں کئی مستقبل واقعات کو بہ صیغہ ماضی بیان کیا گیا ہے جیسے ونفخ فی الصور وغیرہ ان کا جواب یہ ہے کہ اگر یہاں انشق بمعنی ینشق ہوتا تو بعد کی آیت وان یروا آیۃ اس سے چسپاں نہیں ہوتی اور جو خداوند قیامت کے قریب چاند کو پھاڑے گا وہ اب بھی اس کو پھاڑ سکتا ہے اس میں استبعاد کیا ہے-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت اور مخالفت اور نفاق سے-

اِحْفِرُوْا لِیْ وَشُقُّوْا لِیْ شَقًّا فَاِنْ قِيْلَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لُحِدَ فَقَدْ صَدَقُوْا - میرے لیے قبر کھودو اور صندوقی قبر بناؤ اگر کوئی کہے کہ آنحضرتؐ بغلی قبر میں رکھے گئے تو سچ کہتا ہے-

لَا بَأْسَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ الْخَلُوْقَ مِنْ شِقَاقٍ يُّدَاوِيْهِ - کوئی قباحت نہیں اگر آدمی اس خوشبو کی دوا چھولے جو اس نے اعضاء پھٹ جانے کی وجہ سے ان پر لگائی ہو-

لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعَتَمَةَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ - اگر مجھ کو اپنی امت پر یہ امر سخت ہونے کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کرتا-

شَقَّ فُلَانٌ الْعَصَا - فلاں شخص نے جماعت میں پھوٹ ڈال دی-

كُلَّمَا فَرَغْتُ مِنْ شُقَّةٍ عَلَّقْتُهَا عَلَى الْكَعْبَةِ - جب میں کپڑے کے کسی ٹکڑے سے فارغ ہوتا تو اس کو کعبے پر لٹکا دیتا-

نُوْرٌ كَاَنَّهٗ شُقَّةُ قَمَرٍ - آنحضرتؐ نور تھے جیسے چاند کا ٹکڑا -

فُلَانٌ شَقَّ نَفْسِيْ وَ شَقِيْقُ نَفْسِيْ - فلاں شخص گویا مجھ میں سے نکلا ہے (یعنی میرے مشابہ ہے) -

لَا بُدَّمِنْ فِتْنَةٍ يَسْقُطُ فِيْهَا الْحَاذِقُ الَّذِيْ يَشُقُّ الشَّعْرَةَ شَعْرَتَيْنِ - ایک ایسا فتنہ ضرور ہو گا جس میں ایسا دانا اور ہوشیار شخص بھی گرفتار ہو جائے گا جو ایک بال کو چیر کر دو بال کر سکتا ہے -

شَقْلٌ - جماع کرنا' تولنا' اٹھانا -

تَشَاقُل - ایک کے بعد ایک سوار ہونا -

شَاقُوْل - وہ لکڑی جس سے معمار (اوڑ) دیوار وغیرہ کی برابری دیکھتے ہیں -

اَوَّلُ مَنْ شَابَ اِبْرَاهِيْمُ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اُشْقُلْ وَ قَارًا - سب سے پہلے (پیغمبروں میں) ابراہیم پیغمبر بوڑھے ہوئے (ان کے بالوں میں سفیدی آئی) تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ عزت اور آبرو لے (یعنی سنجیدگی اور وقار اور تمکین بڑھاپے سے حاصل ہوتی ہے جوانی ایک طرح کی دیوانگی ہے -)

شَقْنٌ - کم کرنا -

شُقُوْنَةٌ - کم ہونا جیسے اِشْقَانٌ ہے -

شَقِنٌ - کم -

اِشْقَاهٌ - پک جانا سرخ یا زرد ہو کر -

نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يُشْقِهَ - کھجور کے بیچنے سے آپ نے منع فرمایا یہاں تک کہ سرخ یا زرد ہو جائے (اس وقت بیچ سکتے ہیں - بعض نے کہا اصل میں يُشْقِحَ تھا حاء کو ھا سے بدل دیا - يُشَقِّهَ کا بھی یہی معنی ہے تَشْقِيْهٌ سے -

شَقْوٌ - بد بخت کرنا -

شَقًا اور شَقَاءٌ اور شِقَّاوَةٌ اور شِقْوَةٌ بد بخت ہونا -

مُشَاقَاةٌ - ایک چیز کو اوپر اڑانا پھر اترتے وقت ہاتھ پر روکنا' خبر گیری کرنا -

اِشْقَاءٌ - بد بخت کرنا -

مِشْقٰى - کنگھی -

اَلشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ - بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت لکھا گیا تھا (اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں بدبختی لکھ دی تھی) اور نیک بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ ہی میں نیک بد بخت لکھا گیا تھا - بدبختی سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں اجر اور ثواب پائے - دنیا کی مالداری اور مفلسی مراد نہیں ہے -

وَشَقِيْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ - اگر میں عدل اور انصاف نہ کروں تو پھر تو تو بد بخت ہے (کیونکہ جس امت کا پیغمبر عدل اور انصاف نہ کرے تو اس کی امت والوں سے کیا توقع ہے کہ وہ عدل و انصاف کریں گے) -

لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ - میں تیری ساری مخلوق میں (جن کو بہشت ملی ہے) بد بخت اور بدنصیب نہ ہوں گا -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّقَاءِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں بدبختی سے -

دَرَكِ الشَّقَاءِ - بدبختی لگ جانے سے بدنصیبی آنے سے -

لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ - ان کا صحبتی بدنصیب نہ ہو گا بلکہ کچھ نہ کچھ ان کی صحبت سے فیضیاب ہو گا -

مِنْ شَقَاوَتِهٖ تَرْكُهٗ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ - آدمی کی بدبختی میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھلائی مانگنا' خیریت کی دعا کرنا چھوڑ دے (اور دنیا کے ساز و سامان میں غرق ہو جائے اپنی عقل و تدبیر پر نازاں رہے) -

وَاِنَّ اَشْقَاهَا الَّذِيْ يَخْضِبُ هٰذِهٖ مِنْ هٰذِهٖ - اس امت کا سب سے زیادہ بد بخت (جیسے ثمود کی قوم کا بد بخت ترین وہ شخص تھا جس نے اونٹنی کو زخمی کیا تھا) وہ شخص ہے جو اس کو اس سے رنگ دے گا) یہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا مراد ابن ملجم ملعون ہے جس نے دھوکے سے جب حضرت علی غافل تھے اور صبح کے اندھیرے میں نماز کے لیے جا رہے تھے' آپ کے مبارک سر پر تلوار کی ضرب لگائی -

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا - اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کے تکلیف دینے سے کوئی غرض نہیں (یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس کی بہن نے یہ منت مانی تھی کہ میں بیت

اللہ کا حج ننگے پاؤں چل کر سر اور منہ کھول کر کروں گی)۔

مِنْ اَيْنَ لَحِقَ الشِّقَاءُ اَهْلَ الْمَعْصِيَةِ حَتّٰى حَكَمَ لَهُمْ فِيْ عِلْمِهٖ بِالْعَذَابِ عَلٰى عَمَلِهِمْ - گنہگاروں کو شقاوت (بدبختی) کہاں سے لگ گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ان کے لیے عذاب کا حکم کر دیا ان کے اعمال کی سزا میں۔

اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ اَشَقِيٌّ الرَّجُلُ اَمْ سَعِيْدٌ فَانْظُرْ سَيْبَهٗ وَمَعْرُوْفَهٗ - جب تو کسی شخص کی نسبت یہ جاننا چاہے کہ وہ نیک ہے یا بد تو اس کے داد و ہش کو (یعنی خرچ اخراجات کو) دیکھ اگر وہ اپنا روپیہ مستحقوں میں خرچ کرتا ہے' نیک کاموں میں لگاتا ہے تب تو سمجھ لے وہ نیک ہے ورنہ جان لے کہ اللہ کے پاس اس کے لیے بھلائی نہیں ہے۔

وَالْجَاهِلُ شَقِيٌّ بَيْنَهُمَا - جاہل بدنصیب ہے دونوں کے درمیان بعض نے کہا یہ سہو ہے کاتب کا اور صحیح شقي عنهما ہے یعنی جاہل ان دونوں سے ایک کنارے پر ہے یعنی الگ ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُوْرِثُ الشَّقَاءَ - میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان گناہوں سے جو مفلسی اور محتاجی پیدا کرتے ہیں (یعنی دنیا کی ناداری اور آخرت کی بربادی)۔

باب الشين مع الكاف

شُكْرٌ یا شُكُوْرٌ یا شُكْرَانٌ - تعریف کرنا' ثنا کرنا' عرب لوگ کہتے ہیں۔

شَكَرَ لَهٗ یعنی اس کی تعریف کی اس کا شکر یہ کیا اور یہ زیادہ فصیح ہے شَكَرَهٗ سے بعض نے کہا دعائے قنوت میں جو عام لوگ نَشْكُرُكَ پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ صحیح نَشْكُرُ لَكَ ہے۔

شَكْرٌ - تھن دودھ سے بھر جانا' موٹا ہونا' سخاوت کرنا' کھجور کے درخت کے بچے نکل آنا جس کو شکیر کہتے ہیں۔

مُشَاكَرَةٌ - شروع کرنا' شکر گذار ظاہر کرنا۔

اِشْكَارٌ - بھر جانا جیسے اِشْتِكَارٌ ہے۔

شَكْرٌ اور شِكْرٌ - فرج یا ثنہ۔

شَكْرٌ - نکاح کو بھی کہتے ہیں۔

شُكْرٌ - اصطلاح میں نعمت کا بدل کرنا (زبان سے ہو یا قلب سے یا ہاتھ پاؤں سے بعض نے کہا اپنے محسن کا احسان بیان کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک نام شکور بھی ہے یعنی نیک اعمال کا قدردان ان کا بدل دو چند سہ چند دینے والا - ان کے قصوروں کو بخشنے والا)۔

شَكِرَتِ الْاِبِلُ - اونٹ چر کر موٹے ہو گئے۔

لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ - جو شخص بندوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا (اپنے محسن سے برائی کرتا ہے یا اس کے احسان کو یاد نہیں رکھتا اس کی تعریف اور ثنا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرنے کا یا اس کی مثال ایسی ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی ناشکرا ہے)۔

لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ - (اللہ تعالیٰ سے میں نے عرض کیا تو نے اپنے بندوں کو برابر کیوں نہیں رکھا' حسن اور جمال اور مال تونگری علم اور ہنر میں) ارشاد ہوا مجھ کو یہ پسند ہے کہ لوگ میرا شکر کریں (اعلیٰ آدمی اپنے سے ادنیٰ درجہ کو دیکھ کر شکر کرے اگر سب آدمی غنا اور تونگری مال و دولت علم و ہنر' حسن و جمال میں برابر ہوتے تو کسی کو شکر کا موقع نہ ملتا نہ صبر کا)۔

اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ - کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا اس روزہ دار کے برابر ہے (یعنی اجر اور ثواب میں) جو صابر ہو۔

اَلْاِيْمَانُ نِصْفٌ صَبْرٌ وَّنِصْفٌ شُكْرٌ - ایمان کا آدھا حصہ شکر ہے اور آدھا حصہ صبر ہے۔

وَاِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَشْكُرُ شَكْرًا مِّنْ لُحُوْمِهِمْ - زمین کے گوشت خوار جانور یا جوج ماجوج کے گوشت کھا کر موٹے اور فربہ ہو جائیں گے' خوب موٹے۔

هَلْ بَقِيَ مِنْ كُهُوْلِ بَنِيْ مُجَاعَةَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ وَشَكِيْرٌ كَثِيْرٌ - کیا بنی مجاعہ کے ادھیڑ لوگوں میں سے بھی کوئی باقی ہے۔ اس نے کہا ہاں اور بچے بہت ہیں (یعنی کم سن اولاد' اصل میں شکیر اس درخت کو کہتے ہیں جو بڑے درخت کے تلے پھوٹتا ہے یعنی اسکا بچہ۔

نَهٰى عَنْ شَكْرِ الْبَغِيِّ - فاحشہ عورت کی خرچی سے منع

فرمایا- جیسے نھی عن عسب الفحل- یعنی نر کو مادہ پر کدانے کی اجرت سے منع فرمایا-

اِنْ سَالَتْكَ ثَمَنَ شَكْرِهَا وَشَبْرِكَ اَنْشَأْتَ تَطُلُّهَا- اگر وہ تجھ سے اپنی شرمگاہ اور جماع کرانے کی اجرت مانگے تو تو اس میں حیلہ حوالہ کرے-

فَشَكَرْتُ الشَّاةَ- میں نے بکری کی فرج بدل ڈالی-

لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ- تیری ہی تعریف ہے اور تیرا ہی شکر ہے- امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام ہر روز صبح اور شام تین بار یہ دعا پڑھتے- اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ يَامَا اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِعْمَةٍ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَاءِ-

شَكْزٌ- انگلیوں سے ٹھونسا دینا' زبان سے ستانا' برچھے سے مارنا' جماع کرنا-

شَكْزٌ- بدخلق-

شَكَّازٌ- جو عورت سے باتیں کرنے سے منزل ہو جائے-

شِكْسٌ- بے انصاف' بدخلق' بدخو' سخت گیر-

شَكَاسَةٌ- سخت گیری-

شِكْسٌ- چاند نکلنے سے پیشتر ایک دن یا دو دن یعنی محاق-

شَكْسٌ یا شَكِسٌ- بخیل' بدخلق-

اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ- تم جھگڑالو حصہ دار ہو (ایک دوسرے سے لڑنے والے)-

شَكِصٌ- بدخو' بدخلق جیسے شَكِيْصٌ ہے-

شِكَاصٌ- وہ عورت جس کے دانت ناہموار ہوں-

شَكْعٌ- اٹھانا-

شَكَعٌ- بہت ہائے ہائے کرنا' بہت دانے نکلنا' غصہ ہونا' دردناک ہونا-

اِشْكَاعٌ- غصہ دلانا' تنگ کرنا' رنجیدہ کرنا-

شَكِعٌ- بخیل دردناک جس کو نیند نہ آئے-

لَمَّا دَنَا مِنَ الشَّامِ وَلَقِيَهُ النَّاسُ جَعَلُوْا يَتَرَا طَنُوْنَ فَاشْكَعَهُ وَقَالَ لِاَسْلَمَ اِنَّهُمْ لَنْ يَرَوْا عَلٰى صَاحِبِكَ بِزَّةِ قَوْمٍ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ- (حضرت عمرؓ) جب ملک شام کے قریب پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ سے آ کر ملے تو اپنی زبان میں (جو دوسرں کی سمجھ میں نہ آئے) کچھ بکنے لگے- حضرت عمرؓ کو اس بات پر غصہ دلایا وہ اپنے غلام اسلم سے کہنے لگے یہ شام کے ملک والے تیرے صاحب پر اس قوم کی وضع نہیں پائیں گے جس پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوا (یعنی عجم والوں کی پوشاک اور وضع مجھ پر نہیں دیکھیں گے آپ اسی طرح سادے میلے کچیلے کپڑوں سے شام کے ملک میں داخل ہوئے- ابوعبیدہ نے کہا بھی کہ آپ لباس فاخرہ پہن لیجئے- ایسا نہ ہو کہ اس ملک والوں کی نگاہ میں آپ حقیر معلوم ہوں لیکن آپ نے قبول نہیں فرمایا- وہاں تو جلال خداوندی پیشانی سے عیاں تھا- عمدہ لباس اور بناؤ کی کیا ضرورت تھی (حاجت مشاطہ نیست روے دلا رام را)-[1]

فَاِذَا هُوَ شَكِعُ الْبِزَّةِ- دیکھا تو وہ پھٹے پرانے حال میں تھے (یعنی عبدالرحمٰن بن سہیل جب ان کا دم نکل رہا تھا)-

شَكٌّ- شک کرنا' شبہ کرنا' ہتھیار لگانا' پھاڑنا' بازو پہلو سے لگا لینا' لنگڑانا' گھس جانا مائل ہونا-

تَشْكِيْكٌ- شک میں ڈالنا-

اَنَا اَوْلٰى بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ- میں تو ابراہیم پیغمبر سے زیادہ شک کرنے کے لائق ہوں (ہوا یہ کہ جب یہ آیت اتری واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی- اخیر تک تو بعض لوگ کہنے لگے دیکھو ابراہیم پیغمبر کو اللہ کی قدرت میں شک ہوا (جب تو کہنے لگے مجھ کو دکھلا دے تو مردوں کو کیسے جلائے گا) اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں ہوا (تو ہمارے پیغمبر کا مرتبہ ابراہیمؑ سے بڑھ کر ہے) اس وقت آنحضرتؐ نے تواضع اور انکسار کی راہ سے یہ حدیث فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک نہ تھا بلکہ پورا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا

---

[1] دلآرام (نام) کو کسی بناؤ سنگھار کرنے والے کی ضرورت ہی نہیں- (م)

وعدہ سچا ہے وہ بیشک مردوں کو جلائے گا مگر اس یقین کو اور زیادہ بڑھانے کے لیے انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کی - اگر ابراہیم کو جو اللہ کے خلیل تھے کسی طرح کا شک ہوتا تو ہم لوگ شک کرنے کے زیادہ سزاوار تھے مگر جب ہم کو شک نہیں ہے تو ان کو شک کہاں ہو سکتا تھا اس کی مثل دوسری حدیث ہے کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو' جو تواضع اور انکسار پر محمول ہے بات یہ ہے کہ پیغمبروں کو شک ہونا محال ہے مومنین کاملین کو جو ان سے مرتبہ میں کہیں کم ہیں دین کے اعتقادات میں شک نہیں ہوتا تو انبیاء کو جن کا درجہ بہت عالی ہے کیونکہ شک ہو گا - اس لیے حدیث کے ایسے معنی کرنا ضرور ہیں جن سے کوئی قباحت لازم نہ آئے)-

اَوَفِیْ شَكٍّ اَنْتَ یَابْنَ الْخَطَّابِ - کیا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو شک میں ہے (جو سمجھتا ہے کہ دنیا کی فراغت اور نعمت اور دولت عمدہ چیز ہے اور شاہان روم اور ایران پر اللہ کا فضل مجھ سے زیادہ ہے)-

مَنْ صَامَ یَوْمَ الشَّكِّ - جو شخص شک کے دن روزہ رکھے (جب رمضان کا چاند گواہی سے ثابت نہ ہو)-

اَشُكُّ فِیْهَا مِنَ الزُّهْرِیِّ فَرُبَمَا سَكَتُّ - مجھ کو شک ہے کہ میں نے یہ حدیث زہری سے سنی یا نہیں تو کبھی میں زہری سے سننا بیان کرتا ہوں (سماع کی تصریح نہیں کرتا)-

وَلَا یَشُكُّ قُرَیْشٌ اِلَّا اِنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ - قریش کو اس میں کچھ شک نہ تھا (بلکہ پورا یقین تھا) کہ آنحضرتؐ مزدلفہ ہی میں ٹھہر جائیں گے (وہاں سے عرفات تک آگے نہیں بڑھیں گے چونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ ہم لوگ حرم کے رہنے والے ہیں اس لیے حرم سے آگے نہیں جاتے اور عرفات میں جا کر ٹھہرتے آنحضرتؐ بھی مزدلفہ سے آگے بڑھے اور عرفات میں وقوف کیا - قریش کو جو گمان آنحضرتؐ کی نسبت تھا کہ آپ آگے نہیں جائیں گے وہ غلط نکلا-

فَاَبَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّفْدِیَهٗ اِلَّا بِشِكَّةِ اَبِیْهِ - آنحضرتؐ نے اس سے فدیہ لے کر اس کو چھوڑنا منظور نہیں کیا مگر جب وہ اپنے باپ کے ہتھیار فدیہ میں دے-

شِكَّةٌ بکسرۂ شین ہتھیار عرب لوگ کہتے ہیں-

شَاكُّ السِّلَاحِ یَا شَاكٌّ فِی السِّلَاحِ یعنی پورا ہتھیار بند-

فَقَامَ رَجُلٌ عَلَیْهِ شِكَّةٌ - ایک شخص کھڑا ہوا جو ہتھیار باندھے تھا (مسلح تھا)-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِهَا فَشُكَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا ثُمَّ رُجِمَتْ - آنحضرتؐ نے حکم دیا اس عورت (غامدیہ) کے کپڑے اس پر کس دیئے گئے (یا اس کے جسم سے لگا دیئے گئے ایسا نہ ہو کہ رجم میں اس کا ستر کھل جائے) پھر وہ سنگسار کی گئی (پتھروں سے مار مار کر قتل کی گئی - اس عورت نے جس کا مرتبہ بڑے بڑے اولیاء اللہ سے زیادہ ہے خود آنحضرتؐ کے سامنے آ کر زنا کا اقرار کیا اور یہ خواہش کی کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا اس کو دی جائے اس کا دودھ پیتا بچہ تھا - آپ نے فرمایا ابھی صبر کر یہاں تک کہ یہ بچہ کھانا کھانے لگے وہ بچہ کو لے گئی اور چند دنوں کے بعد ایک ٹکڑا روٹی کا اس کے ہاتھ میں دے کر لائی - اور آپ سے عرض کیا کہ یہ بچہ اب روٹی کھانے لگا ہے اب مجھ کو رجم کیجئے - سبحان اللہ کیسا سچا ایمان اس عورت کا تھا کہ اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی رضی اللہ عنھا - ایک شخص نے اس کے حق میں کوئی تحقیر کا کلمہ کہا - آنحضرتؐ نے فرمایا اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر سارے مدینہ والوں میں بانٹ دی جائے تو سب کو کافی ہو - ایک روایت میں فَشُدَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا ہے یعنی اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے)-

اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ بَیْتَهٗ فَوَجَدَ حَیَّةً فَشَكَّهَا بِالرُّمْحِ - ایک شخص اپنے گھر میں گیا وہاں ایک سانپ دیکھا اس کو برچھے میں پرو لیا (برچھا اس میں گھسیڑ دیا' برچھے سے چھید ڈالا)-

خَطَبَهُمْ عَلٰی مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ غَیْرُ مَشْكُوْكٍ - حضرت علیؓ نے کوفہ کے منبر پر لوگوں کو خطبہ سنایا' آپ بندھے ہوئے نہ تھے نہ ایک جائے پر ٹھہرائے گئے تھے-

بِیْضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حَلَقٌ كَاَنَّهَا حَلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُوْلُ - سفید پورے جس کے حلقے باندھ دیئے گئے ہیں - ایک روایت میں سُكَّتْ ہے سین سے یعنی جس کے حلقے

تنگ ہیں۔

يُشَكِّكُنِي الشَّيْطَانُ۔ شیطان مجھ کو شک میں ڈالتا ہے۔

لَا يُلْتَفَتُ اِلَى الشَّكِّ اِلَّا اَنْ يَّسْتَيْقِنَ۔ شک کی طرف آدمی کو توجہ نہ کرنا چاہیے۔ (مثلاً وضو کر چکے تھے یقیناً اب شک ہے کہ حدث ہوا یا نہیں) جب تک یقین نہ ہو۔

اَلْيَقِيْنُ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ۔ یقین شک سے دور نہیں ہوتا (یہ بڑا کلیہ ہے علم فقہ کا جس سے سینکڑوں مسئلے نکلتے ہیں)۔

مُشَكِّكٌ۔ وہ کلی جو اپنے افراد میں کم زیادہ ہو کر پایا جائے۔

شَكِيْكَةٌ۔ طریقہ' فرقہ۔

شُكَّةٌ۔ مسافت۔

شَكَّةٌ۔ ایک بار۔

مِشَكٌّ۔ زرہ۔

شَكْلٌ۔ ملتبس ہونا' پختگی شروع ہونا' اعراب دینا' پاؤں باندھ دینا۔

شَكْلٌ۔ ناز و کرشمہ کرنا' سفیدی میں سرخی ہونا۔

تَشْكِيْلٌ۔ صورت بنانا' باندھنا' دو زلفیں کرنا۔

مُشَاكَلَةٌ۔ مشابہت۔

اِشْكَالٌ۔ التباس' پختگی' اعراب دینا۔

تَشَكُّلٌ۔ صورت بندھنا' تصور کرنا' بالوں میں پھول لگا کر آراستہ ہونا۔

تَشَاكُلٌ۔ یکساں ہونا' مشابہ ہونا۔

اِشْتِكَالٌ۔ التباس۔

كَانَ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ۔ آنحضرتؐ کی دونوں آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَاءٌ اَشْكَلُ۔ جب پانی میں خون کی سرخی ملی ہوئی ہو۔

فَخَرَجَ النَّبِيْذُ مُشْكِلًا۔ نبیذ (جو حضرت عمرؓ کو پلایا گیا) خون کے ساتھ مل کر باہر نکل آیا (اس وقت معلوم ہوا کہ زخم کاری لگا ہے اور بچ نہیں سکتے)۔

وَاَنْ لَا يَبِيْعَ مِنْ اَوْلَادِ نَخْلِ هٰذِهِ الْقُرٰى وَدِيَّةً حَتّٰى يُشْكِلَ اَرْضُهَا غِرَاسًا۔ ان گاؤں کے کھجور کے درختوں کے بچے نہ بیچے جب تک کہ اس کی زمین درختوں کی وجہ سے بدل نہ جائے (یعنی اس میں کثرت سے درخت ہو جائیں اس طرح کہ جس نے اس زمین کو پہلے دیکھا تھا وہ اس کو پہچان نہ سکے کہ یہ وہی زمین ہے یا دوسری)۔

فَسَاَلْتُ اَبِيْ عَنْ شَكْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ کدھر جانا چاہتے ہیں یا آپ کا طریقہ کیا تھا' مذہب کیا تھا' مقصد کیا تھا۔

شِكْلٌ۔ بہ کسرہ شین' ناز و کرشمہ اور بہ فتحہ شین مشابہ اور مذہب۔

اَلْعَرِبَةُ الشَّكِلَةُ۔ عربہ وہ عورت جو نازنین ہو' ناز و انداز والی' اپنے خاوند کی محبوبہ ہو۔

كَرِهَ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ۔ آنحضرتؐ گھوڑے میں شکال کو ناپسند کرتے تھے (وہ یہ ہے کہ گھوڑے کے تین پاؤں میں سفیدی ہو اور ایک پاؤں خالی۔ بعض نے کہا وہ جس کے ایک ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں پر سفیدی ہو چنانچہ گھوڑے والوں میں یہ شعر مشہور ہے ارجل واشکل وستارہ پیشانی گر بہ مقتت دہند نستانی۔ کہتے ہیں اگر اشکل گھوڑے کی پیشانی پر اتنی سفیدی ہو جو ہاتھ کے انگوٹھے سے چھپ نہ سکے تو اس کا عیب دور ہو جاتا ہے' واللہ اعلم۔

اَنَّ نَاضِحًا تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَذُكِيَّ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهٖ۔ ایک پانی لانے والا اونٹ کنوئیں میں گر گیا' آخر کوکھ کی طرف سے وہ حلال کیا گیا (بسم اللہ کہہ کے اس کی کوکھ میں برچھا یا تیر مار دیا' ایسی حالت میں اس قسم کی ذکوۃ درست ہے)۔

تَفَقَّدُوْا لِشَاكِلَ فِي الطَّهَارَةِ۔ کنپٹی اور کان کے بیچ میں جو سفیدی ہے طہارت میں اس کا خیال رکھو (وہاں پانی پہنچاؤ)۔

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ۔ اپنے طریقے مذہب روش پر یا اپنی خصلت اور خلقت پر' اپنی طبیعت اور مزاج پر۔

لَسْتَ عَلٰى شَكْلِيْ وَشَاكِلَتِيْ۔ تو میرے طریق اور مذہب پر نہیں ہے۔

اَلْاِدْرَاكُ بِالْمُسَامَّةِ وَ مَعْرِفَةِ الْاَشْكَالِ - آدمی کو علم چھونے اور شکلیں پہچاننے سے حاصل ہوتا ہے (یعنی حواس کے ذریعہ سے' پہلے محسوسات کا علم ہوتا ہے پھر معقولات کا)-

شَكْمٌ - بدلہ دینا' عطا کرنا' رشوت دینا' کاٹنا جیسے شَكِيْمٌ ہے-

شَكْمٌ - بھوکا ہونا-

اِشْكَامٌ - بدلہ دینا-

شُكْمٌ - مزدوری کا بدل اور بلا مزدوری کے جو عطا ہو اس کو شُكْدٌ کہتے ہیں-

شَكِيْمَةٌ - طبیعت اور لگام کا لوہا جو گھوڑے کے منہ میں اڑا دیا جاتا ہے-

حَجَمَهٗ اَبُوْطَيْبَةَ وَقَالَ اُشْكُمُوْهُ - ابو طیبہ نے آنحضرتؐ کے پچھنے لگائے آپ نے فرمایا اس کی مزدوری دو-

اَلَا اَشْكُمُكَ عَلٰى صَوْمِكَ شُكْمَةً تُوْضَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَائِدَةٌ وَاَوَّلُ مَنْ يَّاكُلُ مِنْهَا الصَّائِمُوْنَ - کیا میں تم کو روزے کا بدل نہ بتلاؤں قیامت کے دن ایک دسترخوان بچھایا جائے گا اس پر پہلے وہ لوگ کھائیں گے جو دنیا میں روزہ دار تھے-

فَمَا بَرِحَتْ شَكِيْمَتُهٗ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ - اس کی سختی اللہ کے کاموں میں کم نہیں ہوئی (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں فرمایا یعنی اللہ کا دین جاری رکھنے میں اور اس کے احکام چلانے میں وہ بہت سخت تھے جیسے منہ زور گھوڑا جو لگام کی پٹری کو بالکل نہیں مانتا اس کو خیال میں نہیں لاتا - مطلب یہ ہے کہ دل کے بڑے مضبوط اور جری تھے)-

اَشْكِمَتْ دَرْد - کیا تیرے پیٹ میں درد ہے یہ فارسی کلام ہے جس کو بعض نے آنحضرتؐ کی طرف منسوب کیا ہے یعنی آپ نے یہ فارسی جملہ بولا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ اس کو موضوعات میں ذکر کیا گیا ہے-

بُزُرْگ اَشْكَمْ - بڑے پیٹ والے - یہ حضرت علیؓ کی صفت تھی-

شَدِيْدُ الشَّكِيْمَةِ - جو شخص کسی سے نہ ڈرے کسی کو خیال میں نہ لائے قوی القلب ہو-

شِكَنْبُ - پیٹ' یہ معرب ہے شکم کا جو فارسی لفظ ہے ایک حدیث میں آیا ہے اشکنب درد م - کیا تیرے پیٹ میں درد ہے بعض نے کہا یہ حدیث موضوع ہے اور آنحضرتؐ نے فارسی زبان نہیں بولی-

شَكْوٌ یا شَكْوٰى یا شَكَاةٌ - دردمند کرنا' رنج دینا' شکایت کرنا یعنی کسی کا ظلم اپنے اوپر بیان کرنا جیسے شَكَاوَةٌ اور شَكِيَّةٌ اور شَكَايَةٌ تو شکایت کرنے والے کو شاکی اور جس کی شکایت کرے اس کو مشکو اور مشکی اور اس کے بیان کو شکوی اور جس سے شکایت کرے اس کو مشکو الیہ کہیں گے-

شَكَا اَمْرَهٗ اِلَى اللّٰهِ - اللہ سے اپنا حال بیان کیا - جیسے شَكَا مَرَضَهٗ لِلطَّبِيْبِ - یعنی حکیم سے اپنی بیماری بیان کی - اصل میں شَكْوَةٌ دودھ یا پانی کے برتن کو کہتے ہیں پھر اسکا معنی اظہار اور اخبار ہو گیا-

تَشْكِيَةٌ - شکایت قبول کرنا-

اِشْكَاءٌ - شکایت دور کرنا یا بڑھانا' راضی کرنا' تہمت لگانا-

اِشْتِكَاءٌ - شکایت کرنا' بیمار ہونا' دردمند ہونا-

شَاكِي السِّلَاحِ - ہتھیار بند-

شَكَاءٌ - بیماری-

شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا - ہم نے آنحضرتؐ سے جلتی ریت کی شکایت کی یعنی دوپہر کے وقت جب ظہر کی نماز کے لیے آتے تو دھوپ کی حرارت بہت تیز ہوتی - زمین کی گرمی سے پاؤں جلتے تو ہم نے یہ چاہا کہ آپ ظہر کی نماز میں ذرا دیر کیا کریں - ٹھنڈے وقت نماز پڑھیں لیکن آپ نے ہماری شکایت پر کچھ لحاظ نہیں کیا (ظہر کی نماز اول وقت ہی یعنی سورج ڈھلتے ہی پڑھتے رہے - مجمع البحار میں ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اول وقت نماز پڑھنا اللہ کی رضامندی ہے اور اخیر وقت پڑھنا اللہ کی معافی ہے اور معافی جب ہی ہوتی ہے جب کوئی تقصیر ہو اور آنحضرتؐ ہمیشہ افضل اور اعلیٰ کام کیا کرتے تھے اور رخصت پر کبھی کبھی عمل کرتے تھے بیان جواز کے لیے اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے ابردوا بالظهر تو یہ رخصت ہے اور افضل وہی ہے کہ ظہر کی نماز ہر موسم میں اول

وقت ادا کی جائے-بعض نے کہا یہ حدیث سجدے سے متعلق ہے یعنی صحابہ نے آنحضرتؐ سے یہ شکایت کی کہ زمین بہت جلتی ہے ہم زمین پر سجدہ نہیں کر سکتے تو اپنے کپڑے بچھا کر اس پر سجدہ کرنے کی اجازت دیجئے لیکن آپ نے اس کی شکایت پر کچھ التفات نہیں فرمایا اور کپڑوں کے کنارے پر سجدہ کرنا اس کی اجازت نہیں دی-بعض نے کہا صحابہ یہ چاہتے تھے کہ ظہر کی نماز میں اور زیادہ تاخیر کی جائے یعنی وقت ابراد سے بھی زیادہ اتنی کہ دیواروں کا سایہ پڑنے لگے-لیکن آنحضرتؐ نے اس کی اجازت نہیں دی-بعض نے کہا یہ حدیث ابردوا بالظھر کی حدیث سے منسوخ ہے-

شَکَوْنَا- ہم نے کافروں کی ایذادہی کی آنحضرتؐ سے شکایت کی-

شَاکَیْتُ اَبَا مُوْسٰی فِیْ بَعْضِ مَا یُشَاکِی الرَّجُلُ اَمِیْرَہٗ- ہم نے ابوموسیٰ اشعریؓ کی بعض باتوں میں شکایت کی جن میں آدمی اپنے حاکم اور سردار کی شکایت کیا کرتا ہے-

وَتِلْکَ شَکَاۃٌ ظَاھِرٌ عَنْکَ عَارُھَا-عبداللہ ابن زبیرؓ پر کسی نے طعنہ مارا کہ وہ ذات النطاقین یعنی دو کمر بند والی اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے ہیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر اس میں آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کا توشہ باندھ دیا تھا تو انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا:

وتلك شكاة ظاهر عنك عارها-یعنی یہ تو ایسی بات ہے جس سے شرم اور ننگ نہیں آتی' بلکہ تعریف اور فضیلت کی بات ہے (حجاج مردود نے بھی اسماء کو یہی طعنہ دیا تھا اس پاجی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ تو ایسی فضیلت ہے جو اس کے ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی)-

دَخَلَ عَلَی الْحَسَنِ فِیْ شَکْوِلَہٗ یا فِیْ شَکْوَاہُ- امام حسن کے پاس ان کی بیماری میں گئے-

اِشْتَکٰی سَعْدٌ شَکْوٰی- سعد ایک بیماری میں مبتلا ہوئے-

تُکْثِرْنَ الشَّکَاۃَ-تم شکایت بہت کرتی ہو-

وَکَانَ لَہٗ شَکْوَۃٌ یَنْقَعُ فِیْھَا زَبِیْبًا-ان کے پاس ایک چھاگل یا مشک تھی جس میں انگور بھگوتے بعض نے کہا بکری کا بچہ جب تک دودھ پیتا ہے تو اس کی کھال کو شکوۃ کہتے ہیں پھر جب دودھ چھوٹ جائے تو اس کی کھال کو بدرۃ کہتے ہیں' جب بڑا ہو جائے تو سقاء کہتے ہیں-

تَشَکّٰی النِّسَاءُ-عورتوں نے چمڑے کا شکوہ بنایا (دودھ کو دہی بنانے کے لیے)-

اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا- دوزخ نے اپنے مالک سے شکوہ کیا (گلہ کیا) دوزخ میں حیات ہونا اور اس کا بات کرنا کچھ بعید نہیں ہے تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے یہ آیت وتقول هل من مزيد بعض نے کہا مجازاً زبان حال سے شکایت کرنا مراد ہے اور شکایت اس کی یہ تھی کہ مارے جوش اور حرارت کے خود میں اپنے کو کھارہی ہوں-

شُکِیَ اِلَیْہِ الرَّجُلُ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ- اس آدمی کی بیماری ان سے بیان کی گئی کہ اس کو یہ خیال آتا ہے-

شَکَوْتُ اِلَیْہِ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ- میں نے ان سے یہ شکوہ کیا کہ میں بیمار ہوں-

وَھُوَ شَاکٍ-وہ بیمار تھے-

جَاءَ زَیْدٌ یَشْکُوْ- زید اپنی بی بی (حضرت زینب) کی شکایت کرتے ہوئے آئے-

شَکَیَا اِلَی ﷺ- دونوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی ایک روایت میں شَکَوَا ہے یہ واوی اور یائی دونوں طرح آیا ہے-

مِنْ مِّشْکٰوتِہٖ- وہ سوراخ جو دیوار میں چراغ رکھنے کے لیے کرتے ہیں وہ آر پار نہیں ہوتا-

اِنَّمَا الشَّکْوٰی اَنْ تَقُوْلَ لَقَدِ ابْتُلِیْتُ بِمَا لَمْ یُبْتَلَ بِہٖ اَحَدٌ- (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) جو شکوہ برا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی یوں کہے جیسی بیماری یا تکلیف مجھ کو ہوئی ایسی خدا نے کسی کو نہیں دی اور یہ کہنا کہ رات کو مجھ کو نیند نہیں آئی یا آج مجھ کو بخار آ گیا شکوہ نہیں ہے)-

اِشْتَکَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ عَیْنَھَا- بی بی ام سلمہؓ کی آنکھ میں درد ہوا' آنکھ کا شکوہ ان کو پیدا ہوا)-

شَکْیٌ - شکایت کرنا-

شَکِیَّۃ - بچا ہوا بقیہ-

باب الشین مع اللام

شَلَبَۃ - ایک قسم کی مچھلی-

شَلَبِی - ظریف اور حجام کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے مدینہ میں-

شُلْطَانٌ - سلطان-

شَلْثٌ - ایک قسم کا جواس کو شَلْتٌ بھی کہتے ہیں-

شَلْجَمٌ - مشہور ترکاری ہے کہتے ہیں بصارت کے لیے اس کا کھانا بہت مفید ہے شیخ مولانا عبدالحق بناری نیتونوی جب تک شلجم بازار میں ملتا رہتا اسی کو کھاتے دوسری کوئی ترکاری نہ کھاتے-

شَلْحٌ - کپڑے اتار لینا' پر بدلنا' پھینک دینا-

تَشْلِیْحٌ - کسی کو ننگا کرنا اس کے کپڑے چھین لینا-

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ - لڑنے والے لوگوں کے کپڑے اتار لینے والا-

خَرَجُوا لُصُوْصًا مُشَلِّحِیْنَ - چور کپڑے اتار کر نکلے-

شَلْحَفَۃٌ - کسی چیز کا ایک کونہ کاٹ لینا-

شِلَّحْفٌ - مضطرب الخلق' موٹا' بدخلق جو اچھی طرح بات نہ کر سکے-

شَلْخٌ - گوشت کاٹ دینا' اصل' نطفہ' فرج-

شَلِیْخٌ - ایک کھانا جو گوشت دودھ پیاز سے تیار کیا جاتا ہے اس کو شَاکِرِیَّۃ بھی کہتے ہیں-

شُلْخُبٌ - بمعنی سَلْخَبٌ - بدخلق' سخت مزاج جو اچھی طرح بات نہ کر سکے-

شِلَّخْفٌ - بمعنی سلخف موٹا' بدخلق' سخت مزاج-

شَلْشَلَۃٌ - ٹپکنا' بہنا' پھیلانا - جیسے شِلْشَالٌ ہے-

فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجُرْحُہٗ یَتَشَلْشَلُ - وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اسکے زخم سے خون شرشر بہہ رہا ہوگا - عرب لوگ کہتے ہیں - شلشل الماء فتشلشل - پانی شرشر بہنے لگا-

شَلْغٌ - کچلنا' جیسے ثلغ-

شَلْقٌ - کوڑے سے مارنا' جماع کرنا' لمبا پھاڑنا-

شِلْقَاءُ - چھری-

شَلٌّ - چھوڑ دینا' ہلکا سینا' کاٹنا' ہانکنا' سوکھ جانا' بیکار ہو جانا جیسے شَلَلٌ ہے-

اَشَلَّ الرَّجُلُ - اس کا ہاتھ سوکھ گیا-

عَیْنٌ شَلَّاءُ - وہ آنکھ جس میں بینائی نہ ہو-

وَفِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ دِیَتِھَا - جو ہاتھ خشک اور بیکار ہو اگر اس کو کوئی کاٹ ڈالے تو چنگے ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی - عرب لوگ کہتے ہیں - شَلَّتْ یَدُہٗ تَشَلُّ شَلَلًا یعنی اس کا ہاتھ شل ہو گیا-

شَلَّتْ یَدُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ - طلحہؓ کا ہاتھ احد کی جنگ میں بیکار ہو گیا (کافروں کی تلوار کی ضربیں جو وہ آنحضرتؐ پر کرتے تھے طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لیں - آنحضرتؐ نے فرمایا طلحہ کے لیے بہشت واجب ہو گئی - ایسے جاں نثار صحابہ سے اگر کوئی قصور ہو گیا وہ بھی اجتہاد اور رائے کی غلطی سے جیسے جنگ جمل میں وہ شریک ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرنے والا ہے - علی الخصوص اس حالت میں جب وہ اس قصور پر نادم اور شرمندہ ہوئے جیسے روایت میں ہے کہ طلحہ نے مرتے وقت ثور بن جزاہ کے ہاتھ پر جو حضرت علی کے لشکر والوں میں تھے حضرت علی سے بیعت کر لی اور حضرت علی نے یہ حال سن کر فرمایا اللہ اکبر صدق رسول اللہ طلحہ بہشت میں بغیر میری بیعت کے جانے والے نہ تھے اسی طرح حضرت زبیرؓ بھی نادم ہو کر بے لڑے بھڑے لوٹ گئے اور حضرت عائشہ تادم وفات اپنے اس قصور پر روتی رہیں)-

یَدٌ شَلَّاءُ وَبَیْعَۃٌ لَا تَتِمُّ - (جب حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو سب سے پہلے طلحہؓ نے ان سے بیعت کی اس پر ایک شخص نے کہا) سوکھا ہاتھ اور بیعت یہ بیعت پوری نہ ہوگی (یعنی پہلے ایسے شخص نے بیعت کی جس کا ہاتھ شل تھا یہ فال نیک نہیں ہے مجھ کو یہ بیعت پوری ہوتی معلوم نہیں ہوتی' بعض وقت کی بات جو منہ سے نکلتی ہے سچ ہو جاتی ہے ایسا ہی ہوا حضرت علی سے بہت لوگ جیسے

معاویہ اور ان کے ہمراہی مخالف ہو گئے اور طلحہ اور زبیر بھی بیعت کر لینے کے بعد بیعت توڑ کر جنگ پر مستعد ہو گئے۔ غرض آپ کی خلافت کا سارا زمانہ آپس ہی کے جھگڑوں میں گذر گیا اور وفات تک آپ کو بے فکری اور راحت نہ ملی۔ وکان امر الله قدرا مقدورا)۔

يَجُوْزُ فِي الْعِتَاقِ الْاَ شَلُّ وَلَا يَجُوْزُ الْاَ عْمٰى۔ بردہ آزاد کرنے میں (جیسے کفارہ وغیرہ میں) وہ بردہ آزاد کرنا درست ہے جس کا کوئی عضو شل ہو پر اندھا درست نہیں۔

شَلَّم اور شَلِم اور شُلَم۔ بیت المقدس کو کہتے ہیں اور عبرانی زبان میں۔

اُوْرَ شَلِيْم۔ یعنی شلیم کا شہر۔

شَلْوٌ۔ چلنا، اٹھانا۔

اِشْلَاءٌ۔ جانور کو بلانے کے لیے توبرہ دکھلانا، دوہنے کے لیے بلانا، شکار پر چھوڑنا، برانگیختہ کرنا۔

تَقَلَّدَ هَا شِلْوَةٌ مِّنْ جَهَنَّمَ يا شِلْوًا مِّنْ جَهَنَّمَ۔ (ابی بن کعب نے طفیل بن عمرو کو قرآن پڑھایا۔ طفیل نے اس کے صلہ میں ان کو ایک کمان تحفہ بھیجی آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا) طفیل نے ابی بن کعب کے بدن پر دوزخ کا ایک ٹکڑا لٹکایا۔

شِلْو کہتے ہیں عضو کو۔

اِئْتِنِىْ بِشِلْوِهَا الْاَ يْمَنِ۔ میرے پاس اس کا داہنا عضو لا (یعنی داہنا دست یا داہنی ران)۔

فَاسْتَثَرْنَا شِلْوَاَرْنَبٍ دَفِيْنًا۔ ہم نے خرگوش کا ایک پارچہ نکالا جو زمین میں گاڑ دیا گیا تھا۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يَّنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَاَشْلٍ مِّنْ لَّحْمٍ۔ آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر گذرے جو مسکہ اور تر کھجور اور گوشت کے پارچے اڑا رہے تھے (عمدہ عمدہ لذیذ کھانے کھا رہے تھے)۔

اَشْلٌ جمع ہے شِلْوٌ کی۔

وَاَشْلَاءٌ جَامِعَةٌ لِاَعْضَائِهَا۔ اس کے سارے بدن کے ٹکڑے۔ اَشْلَاءٌ بھی جمع ہے شِلْوٌ کی۔

كَانَ مِنْ اَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ نعمان ابن منذر قنص بن معد کی اولاد میں سے تھا (یعنی ان کے گوشت کا ایک ٹکڑا تھا بچا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ اَشْلَاءٌ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ یعنی ان کے بقیہ۔

اَللِّصُّ اِذَاقُطِعَتْ يَدُهٗ سَبَقَتْ اِلَى النَّارِ فَاِنْ تَابَ اِشْتَلَاهَا۔ چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو وہ دوزخ کی طرف آگے چل دیتا ہے پھر اگر اس نے توبہ کی تو اپنا ہاتھ دوزخ سے کھینچ لیتا ہے (یعنی دوزخ میں جانے سے بچ جاتا ہے)۔

وَجَدْتُ الْعَبْدَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَ الشَّيْطٰنِ فَاِنِ اسْتَشْلَاهُ رَبُّهٗ نَجَّاهُ وَاِنْ خَلَّاهُ وَالشَّيْطَانَ هَلَكَ۔ بندہ اللہ اور شیطان کے بیچ میں ہے اگر اللہ تعالی نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا تب تو اس کو نجات ملی (شیطان کے پھندے سے چھٹا) اگر اللہ تعالی نے اس کو شیطان کے ہاتھ میں چھوڑ دیا تو تباہ ہوا)۔

ظَاهِرُهٗ نَسًّا وَّبَاطِنُهٗ شَلًّا۔ سرین باہر سے تو ایک رگ ہے (جو ران کے اندر جاتی ہے) اور اندر سے خالی ہے (گویا گوشت اس میں سے نکال لیا گیا ہے)۔

اَشْلَيْتُ الْكَلْبَ۔ میں نے کتے کو بلایا۔

جَعَلَ لَكُمْ اَشْلَاءَ۔ تمہارے اعضا بنائے۔

باب الشين مع الميم

شَمَاتٌ یا شَمَاتَةٌ۔ کسی کی تکلیف سے خوش ہونا۔

تَشْمِيْتٌ۔ چھینک کا جواب دینا، محروم کرنا۔

اِشْمَاتٌ۔ دشمنوں کو کسی پر خوش کرانا۔

اِشْتِمَاتٌ۔ مٹاپا شروع ہونا۔

تَشَمُّتٌ۔ محروم ہو کر لوٹنا۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَ عْدَاءِ۔ میں تیری پناہ میں آتا ہوں دشمنوں کے ہنسنے اور خوشی کرنے سے۔

لَا تُطِعْ فِيَّ عَدُوًّا شَامِتًا۔ کسی دشمن کی میرے مقدمہ میں مت سن جو میری تکلیف پر خوشی کرے۔

فَشَمَّتَ اَحَدَ هُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ۔ آنحضرتؐ نے ایک چھینکنے والے کا جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا۔

تَشْمِيْتٌ اور تَسْمِيْتٌ شین اور سین دونوں سے آیا

ہے (یعنی خیر اور برکت کی دعا کرنا) یہ شوامت سے نکلا ہے بمعنی پائے (یعنی اللہ تجھ کو اپنی اطاعت اور فرماں برداری پر ثابت قدم رکھے- بعض نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تجھ کو دشمنوں کی ہنسی اور خوشی سے بچائے اور دور رکھے)-

فَاَتَاهُمَا فَدَعَا لَهُمَا وَشَمَّتَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ- (جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہو گیا تو) آنحضرتؐ ان دونوں (یعنی حضرت علی اور حضرت فاطمہ پاس تشریف لائے (ان کے گھر میں آئے) اور دونوں کے لیے دعا کی اور خیر و برکت کی دعا کی پھر باہر نکلے-

فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ- جو شخص چھینک کی آواز مسلمان سے سنے تو اس پر لازم ہے کہ تشمیت کرے (یعنی یرحمک اللہ کہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد اللہ کہا ہو امام شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک تشمیت سنت ہے اور مالکیہ نے اس کو واجب کیا ہے)-

لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ وَذَكَرَ مِنْهَا تَشْمِيْتَ الْعَاطِسِ- ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں ایک ان میں سے چھینک کا جواب دینا بھی ہے-

لَاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِبَلِيَّةِ عَدُوٍّ فَيَرْحَمُهُ رَغْمًا لِاَنْفِكَ وَيَبْتَلِيْكَ- دشمن کی تکلیف پر اپنی خوشی مت ظاہر کر ایسا نہ ہو اللہ تعالیٰ تجھ کو ذلیل کرنے کے لیے اس پر رحم کرے اور تجھ کو آفت میں پھنسا دے (اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانی مانیز جاودانی نیست بڑا بول بولنے والا یا دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والا خود اس بلا میں مبتلا ہوتا ہے) شُمَّات جمع ہے شَامِتٌ کی یعنی دوسرے کی تکلیف پر خوشی کرنے والے-

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ- آنحضرتؐ نے چھینکنے والے کو جواب دینے کا حکم فرمایا-

شَمْجٌ- ملا دینا، خلط کر دینا، دور دور سینا، جدا کرنا-

نَاقَةٌ شَمَجٰى- تیز اونٹنی-

شَمْجَرَةٌ- ڈر کر بھاگنا-

شَمْحَطٌ یا شِمْحَاطٌ- بہت لمبا-

شَمْخٌ یا شُمُوْخٌ- بلند ہونا، لمبا ہونا، ناک بھوں چڑھانا، تکبر اور غرور سے-

شَامِخُ الْحَسَبِ- عالی خاندان-

فَشَمَخَ بِاَنْفِهٖ- اپنی ناک بھوں چڑھائی (غرور سے)-

جِبَالٌ شَامِخَاتٌ- اونچے بلند پہاڑ-

اَلَا صُلَابُ الشَّامِخَةُ- اونچی نسلیں (یعنی شریف نطفے)-

اَلْعِزُّ الشَّامِخُ- بلند عزت، بڑا مرتبہ-

شَامِخُ الْاَرْكَانِ- بلند پائے-

مَا تَفْتَخِرُ الشِّيْعَةُ اِلَّا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فِيْ هٰذِهِ الشَّمْخِيَّةِ الَّتِيْ اَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ- شیعہ حضرت علی کے اس حکم پر فخر کرتے ہیں جو انہوں اس عالیشان مسئلہ میں دیا جس میں عبداللہ بن مسعودؓ نے فتویٰ دیا تھا- ایک روایت میں سجیۃ ہے اس کا بھی معنی نہیں بنتا- بہر حال یہ حدیث غرابت اور تعقید سے خالی نہیں ہے-

شَمْخَرَةٌ- تکبر اور غرور-

اِشْمِخْرَارٌ- لمبا ہونا-

مُشْمَخِرٌّ- بلند-

شُمَّخْرٌ- مغرور، متکبر-

شَمْرٌ- اتراتے ہوئے چلنا، اکھیڑنا، کاٹنا-

تَشْمِيْرٌ- کپڑا پنڈلیوں پر سے یا ہاتھ پر سے اٹھانا، چھوڑ دینا-

تَشَمُّرٌ- تیار ہونا، آمادہ ہونا-

اِنْشِمَارٌ- تیز چلنا-

شَمِر- یمن کا ایک بادشاہ جس نے فارس کا ایک شہر کھود ڈالا اس لیے اس کو شمر کند کہنے لگے اب اس کو شمر قند کہتے ہیں-

شِمْرٌ- سخی جہاندیدہ، تجربہ کار، ہوشیار-

شِمْرٌ لَعِيْنٌ- امام حسین علیہ السلام کے قاتل بد بخت ملعون کا نام تھا-

لَا يُقِرَّنَّ اَحَدٌ اَنَّهٗ يَطَأُ جَارِيَتَهٗ اِلَّا اَلْحَقْتُ بِهٖ وَلَدَهَا فَمَنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَمَنْ شَاءَ فَلْيُشَمِّرْهَا- (حضرت عمرؓ نے فرمایا دیکھو جو شخص یہ اقرار کرے گا کہ وہ اپنی لونڈی سے

صحبت کرتا ہے تو اس لونڈی کا جو بچہ پیدا ہوگا اس کا نسب میں اس کے مالک سے ملا دوں گا (یعنی وہ بچہ لونڈی کے مالک ہی کا قرار دوں گا اب جس کا جی چاہے اپنی لونڈی کو رکھے اس سے جماع کرے جس کا جی چاہے اس کو چھوڑ دے اس سے صحبت نہ کرے)۔

شَمِّرْ فَاِنَّكَ مَاضِي الْاَمْرِ شِمِّيْرٌ - تو مستعد رہ تیرا حکم چلنے والا ہے تو کوشش کرنے والا ہے۔

فَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلٰكِنْ شَمَّرَ اِلٰى ذِى الْمَجَازِ - کعبے کے نزدیک نہیں آیا بلکہ ذی المجاز کا قصد کیا (اپنے اونٹوں کو وہاں بھیج دیا)۔

اِنَّ الْهُدْهُدَ جَاءَ بِالشَّمُّوْرِ فَجَابَ الصَّخْرَةَ عَلٰى قَدْرِ رَاْسِ اِبْرَةٍ - ہد ہد شمور لے کر آیا (یعنی الماس کا وہ ٹکڑا جس سے جواہرات میں سوراخ کرتے ہیں) پھر پتھر میں سوئی کے نوک برابر سوراخ کیا۔

اِشْتِمَارٌ - گذرنا، نفوذ کرنا۔

يَا عِيْسٰى شَمِّرْ فَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ - عیسیٰ تو ہر وقت مستعد رہ (نیک اعمال کرتا رہ) جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے (یعنی موت کو ہر وقت نزدیک سمجھنا چاہیے)۔

شَمَّرَ عَنْ اِزَارِهٖ - اپنا تہبند اٹھایا۔

شَمَّرْتُ عَنْ سَاعِدِ الْجِدِّ - میں نے کوشش کے بازو پر سے کپڑا اٹھایا (یعنی مستعد اور آمادہ ہوا)۔

خَرَجَ مُشَمِّرًا - کپڑا اٹھائے ہوئے نکلے۔

ـ ٹہنیاں کاٹ لینا، سونت لینا۔

خُذُوْا عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ - کھجور کی ایک ڈالی جس میں سو ٹہنیاں ہوں (باریک باریک جن پر کھجور لگی ہوتی ہے اس سے ایک مار اس کو لگا دو گویا یہ سو کوڑوں کے قائم مقام ہو گی)۔

شَمْزٌ - کراہت سے نفرت کرنا۔

تَشَمُّزٌ - ترش رو، منقبض ہونا۔

اِشْمِئْزَازٌ - رونگٹیں اٹھنا، ڈرنا، برا جاننا، نفرت کرنا، منقبض ہونا۔

مُشْمَئِزٌّ - نفرت کرنے والا، کراہت کرنے والا۔

سَيَلِيْكُمْ اُمَرَاءُ تَقْشَعِرُّ مِنْهُمُ الْجُلُوْدُ وَتَشْمَئِزُّ مِنْهُمُ الْقُلُوْبُ - وہ زمانہ قریب ہے جب تم پر ایسے حاکم حکومت کریں گے جن سے بدن پر رونگٹیں کھڑے ہوں گے (ان کے ظلم وستم اور افعال شنیعہ دیکھ کر) اور دل ان سے نفرت کریں گے (ان کی بدکاری کی وجہ سے)۔

شَمْسٌ - سورج اور جہاں دھوپ پڑتی ہو، دھوپ۔

شُمُوْسٌ اور شِمَاسٌ - باز رہنا، انکار کرنا، خندہ ہونا، ایسا کہ نہ سواری دے نہ زین یا لگام لانے دے، برائی کا قصد کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔

شَمَسَ يَوْمُنَا يَشْمِسُ - ہمارے دن میں سورج نکلا۔

تَشْمِيْسٌ - سورج پرستی، دھوپ میں پھیلانا۔

اِشْمَاسٌ - سورج ظاہر ہونا۔

مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ - مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تم نماز میں اپنے ہاتھ اس طرح اٹھاتے ہو گویا وہ خندہ گھوڑوں کی دمیں ہیں۔

شُمُسٌ یا شُمْسٌ جمع ہے شَمُوْس کی یعنی وہ گھوڑا جس کی دم نہ ٹھہرتی ہو نہ پاؤں ٹھہرتے ہوں۔ (صحابہ جب سلام پھیرتے تو دونوں طرف اشارہ کے لئے اپنے ہاتھ اٹھاتے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ امام بخاری نے کہا جس شخص نے اس حدیث سے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت سمجھی وہ بے علم اور نادان ہے)۔

میں کہتا ہوں کئی فقہائے حنفیہ نے اس حدیث سے یہی دلیل لی ہے حالانکہ اس کا مطلب وہ نہیں ہے جو وہ سمجھے ہیں اگر یہ مطلب ہو تو پھر خود حنفیہ پر الزام قائم ہوگا وہ نماز شروع کرتے وقت کیوں ہاتھ اٹھاتے ہیں اگر یہ کہیں کہ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھانا دوسری حدیث سے ثابت ہے تو ہم کہیں گے کہ رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ اٹھانا بھی دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

اَلشَّمْسُ سِتُّوْنَ فَرْسَخًا وَالْقَمَرُ اَرْبَعُوْنَ فَرْسَخًا فِيْ اَرْبَعِيْنَ فَرْسَخًا - (حضرت علیؓ سے منقول ہے) سورج

ساٹھ فرسخ لمبا اور ساٹھ فرسخ چوڑا اور چاند چالیس فرسخ لمبا چالیس فرسخ چوڑا ہے (تو کل رقبہ بحساب مکسر سورج کا تین ہزار چھ سو فرسخ کا ہوا اور چاند کا ایک زار چھ سو فرسخ کا (یہ روایت امامیہ نے اپنی کتابوں میں نقل کی ہے اور مجھ کو یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ سورج تو کئی لاکھ حصے زمین سے بڑا ہے کہتے ہیں تیرہ لاکھ زمین کے برابر ہے اور علم ریاضی میں براہین ہندسیہ سے اس کو ثابت کیا ہے اس کا بعد زمین سے دس کروڑ میل ہے اس لئے اتنا چھوٹا نظر آتا ہے۔ اسی طرح چاند کا رقبہ زمین کے قریب قریب ہے گو کسی قدر زمین سے چھوٹا ہے۔ کہتے ہیں زمین کا قطر آٹھ ہزار میل کا ہے اور چاند کا پانچ ہزار میل کا' واللہ اعلم)۔

اِنَّ لِلشَّمْسِ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ بُرْجًا كُلُّ بُرْجٍ مِّنْهَا مِثْلُ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْعَرَبِ فَتَنْزِلُ كُلَّ يَوْمٍ عَلٰى بُرْجٍ مِّنْهَا۔ (حضرت علی سے مروی ہے) سورج کے تین سو ساٹھ برج ہیں ہر ایک برج اتنا بڑا ہے جیسے عرب کا ایک جزیرہ اور ہر روز سورج ان میں سے ایک برج پر اترتا ہے (یہ بھی امامیہ کی روایت ہے اور اس میں یہ استبعاد ہے کہ شمسی سال کے تین سو پینسٹھ اور ۱/۳ دن ہیں اور قمری سال کے تقریباً تین سو چپن دن تو تین سو ساٹھ برج کسی حساب سے درست نہیں بیٹھتے۔ دوسرے سورج اتنا بڑا ہے کہ عرب کا ایک جزیرہ تو کیا چیز ہے ساری زمین اس کے مقابل ایسی ہے جیسے ایک گولہ ہو جس کا قطر ایک گز کا ہو اور اس پر جو کا ساتواں حصہ کہیں لگ جائے یا ایک مکھی ایک ہاتھ کے مقابل تو اتنا بڑا جسم اتنے چھوٹے مکان میں کیسے اترتا ہے۔ ایسی ہی غلط روایتوں نے اسلام کو نیا فلسفہ پڑھے ہوئے لوگوں میں بے قدر اور بے اعتبار کر دیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُوْرِ النَّارِ وَصَفْوِ الْمَاءِ طَبَقًا مِّنْ هٰذَا وَطَبَقًا مِّنْ هٰذَا حَتّٰى اِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ اَطْبَاقٍ اَلْبَسَهَا لِبَاسًا مِّنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ كَانَتْ اَشَدَّ حَرَارَةً مِّنَ الْقَمَرِ وَجَعَلَ الْقَمَرَ عَكْسَ مَا فَعَلَ فِي الشَّمْسِ بِاَنْ جَعَلَ الطَّبَقَ الْفَوْقَ مِنَ الْمَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے سورج کو آگ کے نور سے پیدا کیا اور صاف ستھرے پانی سے ایک طبقہ آگ کا رکھا پھر ایک طبقہ پانی کا جب سات طبقے پورے ہو گئے تو اوپر آگ کا لباس چڑھا دیا اس لئے اس میں چاند سے زیادہ گرمی ہے اور چاند کے بنانے میں اس کا الٹا کیا یعنی اس کے اوپر کا طبقہ پانی کا رکھا (جس کی وجہ سے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ یہ حدیث بھی امامیہ کی روایت میں ہے اس زمانہ میں مہندسوں نے دوربینوں سے جو دریافت کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند میں مطلقاً پانی نہیں ہے اور چاند کی سطح ناہموار اور اس میں بڑے بڑے عمیق غار ہیں)۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ سورج اور چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں وہ کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشان ہیں اس کے حکم سے چلتے ہیں اس کے مطیع ہیں ان کی روشنی پروردگار کے عرش کے نور سے ہے اور ان کی گرمی دوزخ سے ہے۔ جب قیامت قائم ہو گی تو ان کا نور عرش کی طرف لوٹ جائے گا اور گرمی دوزخ کی طرف چلی جائے گی پھر نہ سورج رہے گا نہ چاند۔ مجمع البحرین میں ہے کہ شمسی سال تین سو پینسٹھ دن اور چوتھائی دن کا ہوتا ہے ایک حصہ کم تین سو حصوں میں سے دن کے اور قمری سال تین سو چون دن اور دن کا پانچواں اور چھٹا حصہ اور دونوں سالوں میں تفاوت دس دن اور چوتھائی دن اور ایک دن کے دسویں حصہ کا ہوتا ہے۔

اَلَا اِنَّ الْخَطَا يَا خَيْلٌ شُمُسٌ حُمِلَ عَلَيْهَا اَهْلُهَا وَخُلِعَتْ لُجُمُهَا فَتَقَحَّمَتْ بِهِمْ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ گناہ کیا ہیں گویا خندہ گھوڑے ہیں جن پر گنہگار لوگ سوار کر دیئے گئے اور ان کی لگامیں نکال لی گئیں وہ ان کو لے کر دوزخ میں گھس گئے (کیونکہ خندہ گھوڑا اور پھر بے لگام وہ سوار کو جدھر چاہے ادھر لے جاتا ہے)۔

شَمْسِيَّةٌ۔ چھتری جو بارش اور دھوپ سے آدمی کو بچاتی ہے۔

شَمْصٌ۔ ہانک دینا' مارنا۔

شَمَصٌ۔ جلدی جلدی بات کرنا۔

تَشْمِيْصٌ۔ ہانکنا۔

شَمْطٌ - ملانا' خلط کرنا' بھر دینا' پھیل جانا'

شَمَطٌ - سر یا داڑھی کی سفیدی-

اِمْرَأَةٌ شَمْطَاءُ - جس عورت کے سر میں سفیدی آ گئی ہو-

شَمْطٌ اور شِمْطٌ اور شَمَطٌ مصالح کو بھی کہتے ہیں جو گوشت کے ساتھ ڈالے جاتے ہیں جیسے پیاز لہسن زیرہ دھنیا الائچی لونگ زعفران وغیرہ-

اَشْمِطُوْا یا شَمِّطُوْا ہر فن میں خوض کرو (یعنی کبھی علم نحو میں کبھی فقہ میں کبھی حدیث میں)-

لَوْشِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِىْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَلْتُ - اگر میں یہ چاہتا کہ آنحضرتؐ کے سر میں جو سفید بال تھے ان کو گن لوگوں تو یہ کر سکتا تھا (مطلب یہ ہے کہ آپ کے سر مبارک میں گنتی کے بال سفید تھے)-

لَيْسَ فِىْ اَصْحَابِهٖ اَشْمَطُ غَيْرُ اَبِىْ بَكْرٍ - آپ کے اصحاب میں کوئی ایسا نہیں ہے جو ادھیڑ ہو (یعنی جس کے بال کچھ سفید ہوں کچھ کالے سوا ابوبکر صدیقؓ کے' باقی سب جوان ہیں)-

صَرِيْحُ لُؤَىٍّ لَا شَمَاطِيْطُ جُرْهُمٍ - وہ لوی کی اولاد میں سے ہیں یعنی خالص النسب نہ کہ جرہم کے متفرق لوگوں میں سے-

شِمْطَاطٌ اور شِمْطِيْطٌ - متفرق' علیحدہ' جدا گانہ فرقہ اس کی جمع شَمَاطِيْطُ ہے-

شُمْطُوْطٌ - لمبا جیسے شِمْطِيْطٌ ہے-

لَا بَأْسَ بِجَزِّ الشَّمَطِ وَنَتْفِهٖ وَجَزُّهٗ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ نَتْفِهٖ - سفید بالوں کو تراشنا یا ان کا اکھیڑ ڈالنا کچھ منع نہیں ہے اور ان کا تراشنا اکھیڑنے سے زیادہ مجھ کو پسند ہے-

اَلشُّوْمُ لِلْمُسَافِرِ فِىْ طَرِيْقِهٖ فِىْ طَرِيْقِهٖ فِى الْمَرْاَةِ الشَّمْطَاءِ تُلْقِىْ فَرْجَهَا - مسافر کے لئے بد فالی ہے کہ رستے میں ایک ادھیڑ عورت ملے وہ اپنی شرمگاہ سامنے کرے-

شَمْظٌ: منع کرنا' روکنا' ملا دینا' تھوڑا تھوڑا لینا' برانگیختہ کرنا' سختی اور نرمی دونوں کو ملا کر بات کرنا-

شَمْعٌ یا شُمُوْعٌ یا مَشْمَعٌ - کھیلنا یا مزاح کرنا' دل لگی کرنا-

شُمُوْعٌ - متفرق ہونا-

تَشْمِيْعٌ - کھلانا یعنی کھیل کرانا' موم میں یا چربی میں ڈبونا - موم لگانا-

اِشْمَاعٌ - چمکنا-

شَمَعٌ یا شَمْعٌ - بتی جس سے روشنی کرتے ہیں موم کی ہو یا چربی کی-

مَنْ يَّتَتَبَّعُ الْمَشْمَعَةَ يُشَمِّعُ اللّٰهُ بِهٖ - جو شخص لوگوں سے ٹھٹا کرنے کے پیچھے پڑے اللہ تعالیٰ بھی اسے ٹھٹا کرائے گا (اس سے ایسے کام سرزد ہوں گے جن پر لوگ ٹھٹھا ماریں گے)-

اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوْبُنَا وَاِذَا فَارَقْنَاكَ شَمَعْنَا اَوْشَمَمْنَا النِّسَاءَ وَالْاَوْلَادَ - (صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو (آپ کے فیضان صحبت سے) ہمارے دل نرم رہتے ہیں (خدا کی طرف متوجہ' دنیا سے نفور) اور جہاں آپ سے جدا ہوئے بس کھیل کود میں لگ جاتے ہیں عورتوں اور بچوں کو چومنے لگتے ہیں (خدا سے غافل ہو جاتے ہیں- دلوں کی وہ حالت نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں رہتی ہے)-

شَمْعُوْن - حضرت عیسیٰ کے حواری تھے-

شَمْعَلَةٌ - متفرق ہونا-

اِشْمِعْلَالٌ - جلدی سے نکل جانا' خوشی اور نشاط کے ساتھ-

شَمْعَلَة - یہود کی قرأت-

مُشْمَعِلٌّ - تیز با نشاط' ہلکا پھلکا' ظریف یا لمبا-

اَقِطًا وَّتَمْرًا اَوْمُشْمَعِلًّا صَقْرًا - پنیر اور کھجور یا تیز رو باز-

عَزْمَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ - تیز اور مضبوط ارادہ-

قِرْبَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ - مشک جس کا پانی بہہ گیا ہو-

شَمَقٌ: نشاط' دیوانے کی طرح اترا کر چلنا-

تَشَمُّقٌ - خوش ہونا' اترانا-

شَمْلٌ - بائیں طرف لے جانا' شمالی ہوا میں ٹھنڈک کے لئے رکھنا' درخت سے سب پھل چن لینا-

شَمْلٌ اور شُمُوْلٌ- شملہ سے ڈھانپنا' عام ہونا' شامل ہونا جیسے شَمَلَ ہے-

اِشْمَالٌ- شامل کرنا-

تَشْمِيْلٌ- لپیٹنا' جلد چلنا-

شَمَالٌ اور شِمَالٌ اور شَمْأَلٌ- شمالی ہوا-

شِمَالٌ- بایاں-

وَلَا تَشْمَلْ اِشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ- یہودیوں کی طرح کپڑا مت اوڑھو (دونوں طرف لٹکتا رہے اس کو الٹے نہیں یہودی نماز میں اسی طرح چادریں اوڑھ کر لٹکاتے ہیں-

نَهٰى عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ- اشتمال صماء سے آپ نے منع فرمایا (یعنی کپڑے کو اس طرح سے لپیٹ لنا کہ کسی طرف ہاتھ نہ نکل سکے)-

لَا يَضُرُّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ شَمِلًا- اگر اپنے گھر میں ایک ہی کپڑا لپیٹ کر اس میں نماز پڑھے تو کچھ نقصان نہیں (بشرطیکہ اشتمال صماء نہ کرے بلکہ اگر کپڑا وسیع ہو تو اس کے دونوں جانب الٹ لے کہ ہاتھ باہر رہیں اور اگر تنگ ہو تو صرف تہبند کرے)-

مَا هٰذَا الِاشْتِمَالُ- یہ اشتمال کیسا ہوا (ہوا یہ تھا کہ ان کے پاس ایک ہی تنگ کپڑا تھا انہوں نے اس کو دونوں طرف سے الٹا تو ستر کھلنے کا ڈر ہوا اس لیے وہ جھکے ستر ڈھانکنے کے لیے تب آنحضرتؐ نے ان پر انکار کیا اور یہ فرمایا کہ دونوں کنارے الٹنا اس وقت ہے جب کپڑا کشادہ ہو لیکن اگر کپڑا تنگ ہو تو اس کو صرف ازار کر لے- یا انہوں نے اشتمال صماء کیا ہوگا اس لیے ان پر انکار کیا)-

نَهٰى الشَّمْلَةَ مَنْسُوْجَةٌ فِيْ حَوَاشِيْهَا- اس شملہ سے منع فرمایا جس کے دونوں کناروں پر حاشیہ لگا ہو (یعنی دونوں کناروں پر سرا ہو)-

مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ- بردہ کیا ہے انہوں نے کہا شملہ یعنی جو کپڑا بدن پر لپیٹا جائے-

فَيُؤْخَذُ ذَاتَ الشِّمَالِ- پھر اس کو بائیں طرف لے جائیں گے یعنی دوزخ کی طرف- ایک روایت میں يُؤْخَذُ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ہے یعنی داہنے بائیں دونوں طرف سے اس کو روک لیں گے وہ حرکت نہ کر سکے گا- شَمَالٌ بہ فتحہ شین اتر جس کے مقابل دکن ہے-

اَلشَّيْطَانُ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ- شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے-

حَتّٰى لَا يَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا يُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ- اتنا چھپا کر خیرات کرے کہ بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ کے خرچ کرنے کی خبر نہ ہو- ایک روایت میں **حتی لا یعلم یمینہ ما ینفق شمالہ** ہے یہ راوی یا کاتب کا سہو ہے-

اَلشَّمْلَةُ الَّتِيْ اَخَذَهَا نَارٌ- وہ شملہ جو اس نے مال غنیمت سے چرا لیا تھا آگ ہو جائے گا (قیامت کے دن اس کو جلائے گا)-

اَسْاَلُكَ رَحْمَةً تَجْمَعُ بِهَا شَمْلِيْ- میں تیری ایسی رحمت چاہتا ہوں جس سے میری دلجمعی ہو جائے (پریشانی دور ہو)-

وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ- اس کے پریشان کام ایک جگہ کر دے گا-

وَجَمِيْعُ شَمَائِلِهٖ- اس کی ساری عادتیں اخلاق شِمَال کی جمع ہے بمعنی خلق اور خصلت-

يُعْطِى صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ الْخُلْدَ بِيَمِيْنِهٖ وَالْمُلْكَ بِشِمَالِهٖ- جو شخص قرآن کا حافظ یا عالم ہو اس کو داہنے ہاتھ میں بہشت اور بائیں میں بادشاہت ملے گی-

اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ يَنْسِجُ الشِّمَالَ بِيَمِيْنِهٖ- (حضرت علیؓ نے اشعث بن قیس کو فرمایا) اس کا باپ داہنے ہاتھ سے چادریں بنا کرتا تھا (یعنی جولاہہ تھا) یہ نہایت فصیح کلام ہے اس میں صنعت تضاد بھی ہے-

بِقَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا شَمَائِلُ- ایک گاؤں میں جس کا نام شمائل تھا (یہ گاؤں عمان کے ملک میں ہے)-

اَضْحٰى وَهُوَ مَشْمُوْلٌ- صاف پانی پتھریلی زمین میں جس کو شمالی ہوا نے ٹھنڈا کیا ہو-

شِمْلِيْلٌ- ہلکی تیز رو اونٹنی-

بَارَكَ فِيْ شَمْلِهِمَا - اللہ تعالیٰ ان دونوں کی صحبت میں برکت دے (ان کو نیک اولاد نصیب کرے - یہ آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ کو نکاح کے بعد دعا دی - ایک روایت میں شِبْلَيْهِمَا ہے یعنی ان کے دونوں شیر بچوں میں برکت دے - شیر بچوں سے مراد امام حسن اور امام حسین علیہما اسلام ہیں - اس صورت میں یہ آپ کا معجزہ ہوگا کہ پہلے ہی سے ان دونوں شہزادوں کے تولد کی خبر دے دی)-

فَرَّقَ اللّٰهُ شَمْلَهٗ - اللہ اس کی دلجمعی کو پریشان کر دے (یہ بددعا ہے اور جمع الله شمله نیک دعا ہے تو شمل اضداد میں سے ہے یعنی مجموعہ اور پریشان دونوں معنوں میں آتا ہے)-

قَبَضَ الْاَرْضَ بِشِمَالِهٖ - بائیں ہاتھ میں زمین لے گا (دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ قوت اور طاقت میں داہنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ مخلوق کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو)-

ذُو الشِّمَالَيْنِ - عمر بن عبد عمرو صحابی کا لقب تھا' وہ دونوں ہاتھوں سے کام کرتے تھے-

شَمَلَهُمُ الْبَلَاءُ - ان پر بلا عام ہوگی-

مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ يُعْرَفُ بِشِبْهِ خَلْقِهٖ وَخُلُقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ - آدمی کی نیک نصیبی میں یہ بھی ہے کہ اس کا ایک بیٹا ہو جو صورت اور خصلت اور عادات میں اس کے مشابہ ہو (اپنے باپ کے)-

ذَهَبَ الْقَوْمُ شَمَالِيْلَ - لوگ متفرق ہو کر چل دیئے-

شَمَالِيْل تھوڑی چیز کو بھی کہتے ہیں-

مِشْمَلٌ - چھوٹی تلوار-

شَمٌّ یا شَمِيْمٌ یا شِمِّيْمٰی - سونگھنا-

شَمَمٌ - تکبر' غرور' بلندی-

تَشْمِيْمٌ - سنگھانا-

اِشْمَامٌ - سر اٹھا کر چلنا' تھوڑا سا ختنہ کرنا' بو دینا-

تَشَامٌّ - ایک دوسرے کو سنگھانا-

اِشْتِمَامٌ - سونگھنا-

اِسْتِشْمَامٌ - سونگھنے کی خواہش کرنا' چھینکنا-

يَحْسِبُهٗ مَنْ لَّمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ - جو شخص غور سے آنحضرتؐ کو نہ دیکھتا وہ آپ کو بلند بینی خیال کرتا - شمم کا معنی ناک کا ان بلند اور اوپر سے برابر ہونا اور نتھنوں کا ذرا باہر نکلنا-

شُمُّ الْعَرَانِيْنِ - بلند بینی (یعنی شریف النفس عالی حوصلہ عرب لوگ متکبر شخص کو کہتے ہیں)-

شَمَخَ بِاَنْفِهٖ - اپنی ناک چڑھائی (یعنی غرور کیا' اپنے تئیں بڑا سمجھا)-

اَخْرُجُ اِلَيْهِ فَاُشَامُّهٗ قَبْلَ اللِّقَاءِ - میں عمرو ابن عبدود کی طرف نکلتا ہوں ذرا اس کو آزماؤں تو (سونگھ کر دیکھوں لوگ جیسا کہتے ہیں وہ بڑا پہلوان اور جری سپاہی ہے تو اس میں کیا بات ہے - یہ عمرو بن عبدود عرب کا وہ پہلوان تھا جو خندق میں گھوڑا اکدا کر آ گیا اور خود آنحضرتؐ کو اپنے مقابلہ کے لیے طلب کیا - آپ نے حضرت علیؓ کو بھیجا جو اس وقت نہایت کم سن تھے مگر آپ کی شجاعت اور قوت خداداد تھی - ایک ہی وار میں اس مردود کا کام تمام کیا تمام لوگر ان رہ گئے اس کا سر کاٹ کر آنحضرتؐ کے سامنے لا کر ڈال دیا)-

شَامَمْنَا هُمْ ثُمَّ نَاوَشْنَا هُمْ - ہم نے ان کو سونگھا (یعنی ان کے قریب گئے ان کو آزمایا) پھر ان سے بھڑ گئے' ان کو لے ڈالا-

اَشِمِّيْ وَلَا تَنْهِكِيْ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کا ختنہ کرنے والی سے فرمایا) تھوڑا سا کاٹ اور زیادہ مت کاٹ (یعنی وہ گوشت جو عورت کی فرج پر اٹھا ہوتا ہے (ٹمنہ) اس کو ذرا سا تراش دے' بالکل جڑ سے مت کاٹ)-

وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً - نہ میں نے مشک سونگھی-

فَاَشُمُّهٗ - میں اس کو سونگھوں-

شُمَّ سَيْفَكَ لَا تُفْجِعْنَا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ - حضرت رسول خدا کے خلیفہ اپنی تلوار نیام میں کر لیجئے ہم کو مت ستایئے-

وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَشُمُّ رِيْحَهَا - مجھ کو ان لوگوں میں سے کر جو بہشت کی خوشبو سونگھیں گے-

اِشْمَام - خفیف حرکت دینا' اخیر کے حرف کو یعنی صرف ہونٹ ملا کر ضمہ میں -

باب الشين مع النون

شَنْأٌ یا شِنْأٌ یا شُنْأٌ یا شَنْآةٌ یا مَشْنَاءٌ یا مَشْنَاةٌ یا مَشْنُوْءَةٌ یا شَنْاٰنٌ یا شَنْآنٌ کینہ رکھنا' دشمنی اور بدخلقی کے ساتھ -

شَنَأَ بِحَقِّهٖ - اس کے حق کا اقرار کیا یا دے دیا اس سے بری ہوا -

شُنِئَ - ناپسند ہوا -

شَنَاۃٌ - نکالنا -

تَشَانُوٌ - بغض رکھنا ایک دوسرے سے -

عَلَيْكُمْ بِالْمَشْنِيَةِ النَّافِعَةِ التَّلْبِيْنَةِ - تم اپنے اوپر ہریرہ کو جو ناپسند ہے مگر مفید ہے لازم کر لو یہ خلاف قیاس ہے' قیاس کے موافق -

مَشْنُوْءَةٌ ہونا تھا جیسے مَقْرُوْءَةٌ اور مَوْطُوْءَةٌ میں مَقْرِيْئَةٌ اور مَوْطِيْئَةٌ کہنا درست نہیں ہے -

لَا تَشْنَؤُهٗ مِنْ طُوْلٍ - لمبا ہونے کی وجہ سے تو اس سے بغض نہ رکھے -

وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَهْتَنِيْ - وہ دشمن جس کو میرا بغض اس پر برانگیختہ کرے کہ وہ مجھ پر طوفان جوڑے -

يُوْشِكُ اَنْ يُّرْفَعَ عَنْكُمُ الطَّاعُوْنُ وَيَفِيْضَ عَلَيْكُمْ شَنَاٰنُ الشِّتَاءِ قریب ہے کہ طاعون تم میں سے اٹھا لیا جائے اور جاڑے سردی تم پر بہہ آئے یعنی آپس میں بغض اور کینہ پھیلے (جاڑے میں سردی ناگوار ہوتی ہے اس لیے اس کو شنان کہا - بعض نے کہا سہولت اور آرام مراد ہے) -

اِنَّ شَانِئَكَ - تم سے بغض رکھنے والا -

مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ - شنوءہ کے مردوں کی طرح جو ایک قبیلہ کا نام ہے -

لَا اَبَ لِشَانِئِكَ - تیرے دشمن کا باپ نہیں ہے (یعنی وہ حرام زادہ ہے) -

وَاللّٰهُ شَانِئٌ لِاَ عْمَالِهٖ - اللہ اس کے کاموں سے بغض رکھتا ہے (اس کے اعمال کو ناپسند کرتا ہے) -

شَنَاَ الْمُقَامَ بِمَكَّةَ - مکہ میں ٹھہرنا اور رہنا ناپسند کیا -

شَنَبٌ - دانتوں کا تیز اور صاف اور چمکتے ہوئے ہونا - دانتوں کی تازگی اور شادابی جو کم سنی میں ہوتی ہے -

ضَلِيْعُ الْفَمِ اَشْنَبُ - آنحضرتؐ کا دہن کشادہ اور دانت سفید شاداب چمکدار تھے -

شَنْبُوْيَةُ - نام ہے -

شَنَجٌ - کھنچ جانا' منقبض ہونا' اکڑنا - (سردی سے ہو یا آگ چھونے سے) -

تَشْنِيْجٌ - کھینچنا' اکڑانا -

اِنْشِنَاجٌ - اکڑنا' سکڑنا تَشَنُّجٌ کی بھی یہی معنی ہے یعنی پٹھوں کا کھنچ جانا' ہاتھ پاؤں کا سکڑ جانا -

اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَتَشَنَّجَتِ الْاَصَابِعُ - جب ٹکٹکی بندھ جائے اور انگلیاں کھنچ جائیں (یعنی موت قریب آ لگے) -

مَثَلُ الرَّحِمِ كَمَثَلِ الشَّنَّةِ اِنْ صَبَبْتَ عَلَيْهَا مَاءً لَانَتْ وَانْبَسَطَتْ وَاِنْ تَرَكْتَهَا تَشَنَّجَتْ وَيَبِسَتْ - ناطے رشتے کی مثال پرانی مشک کی طرح ہے اگر اس پر پانی ڈالتا رہے تو وہ نرم رہتی ہے اور پھیل جاتی ہے اگر یوں ہی اس کو چھوڑ دے تو سکڑ جاتی ہے اور سوکھ جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیزوں اور ناطہ داروں سے اگر ملتا جلتا ان پر احسان ان سے اچھا سلوک کرتا رہے تو ناطہ تازہ اور شاداب رہتا ہے ورنہ سوکھ کر مر جاتا ہے) -

اَمْنَعُ النَّاسَ مِنَ السَّرَاوِيْلِ الْمُشَنَّجَةِ - میں لوگوں کو ایسے پائجاموں سے منع کرتا ہوں جو سکیڑے جائیں - (مطلب یہ ہے کہ اتنے نیچے ہوں جو جوتے اور موزے پر آ گریں' آدھا پاؤں چھپالیں ان کو اوپر اٹھانے اور سکیڑنے کی ضرورت پڑے (ہمارے زمانہ میں عموماً لوگوں نے ایسے ہی پائجامے اور پتلونیں پہننا اختیار کی ہیں جو ٹخنوں سے بھی نیچے رہتی ہیں یہ حرام اور منع ہے اللہ ان کو ہدایت کرے) -

شَنَاحٌ - لمبا' موٹا' اونٹ -

تَشْنِیْحٌ-طعن کرنا' برائی کرنا' بہ معنی تَشْنِیْعٌ-شُنْخُبٌ-پہاڑ کی چوٹی-

ذَوَاتُ الشَّنَا خِیْبِ الصُّمِّ- بڑے اونچے چوٹیوں والے ٹھوس-یہ جمع ہے شُنْخُوْبٌ کی-

شَنْخَفٌ-لمبا-

شَنْخِیْفٌ-موٹا-

اِنَّكَ لَشِنَّخْفٌ-تو بڑا لمبا آدمی ہے-

شِنَّخْفٌ-حائے حطی سے کے معنی بھی یہی معنی ہیں ایک روایت میں سِنَّخْبٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا-

شَنَذَةٌ-حملوہ علی شنذۃ من لیف (سعد بن معاذؓ) کو کھجور کی چھال کے پالان پر لادا-خطابی نے کہا میں نہیں جانتا یہ کس زبان کی لغت ہے-

شَنَارٌ-سخت عیب بڑی بے شرمی-

كَانَ ذٰلِكَ شَنَارًا فِيْهِ نَارٌ-یہ سخت عیب تھا جس میں آگ تھی-شَنَارٌ اور عَارٌ دونوں کے ایک معنی ہے یعنی عیب اور بے عزتی' بے شرمی' بے آبروئی-

شَتَّرَ عَلَيْهِ-اس پر عیب لگایا-

شِنْشِنَةٌ-گوشت کا ٹکڑا' خلق' طبیعت' عادت' خصلت-

شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ-یہ وہ خصلت ہے جو اخزم سے میں سمجھتا ہوں (یعنی ان میں اخزم کی خصلت آ گئی-ابو اخزم ایک شخص تھا اس کا بیٹا اخزم اپنے باپ کا عاق اور نافرمان نکلا وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اپنے دادا یعنی ابو اخزم کو خوب مارا اس وقت ابو اخزم نے یہ شعر کہا-اِنَّ بَنِيَّ زملونی بالدم- شنشنسه اعرفها من اخزم میرے بچوں نے مجھ کو لہولہان کر دیا-یہ خاصیت اخزم سے ان میں آئی)-ایک روایت میں نشنشة ہے اسکا ذکر آگے آئے گا-(یہ حضرت عمر نے عبداللہ بن عباس کے حق میں کہا یعنی ان کے باپ کی عقلمندی اور دانائی اور ہوشیاری ان میں بھی آ گئی)-

شَنْظَرَةٌ-گالی دینا' بد خلقی' بد اطواری-

الشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ-دوزخ میں جانے والا وہ ہے جو بد خلق سخت گو ہو یعنی کج خلق' فحش بکنے والا-

ثُمَّ تَكُوْنُ جَرَاثِيْمُ ذَاتُ شَنَاظِيْرَ-پھر بڑھ کر اونچے اونچے ٹیلے ہو جاتی ہے دم میں دور تک جاتی ہیں ہروی نے کہا صحیح ذَاتُ شَنَاظِيْ ہے یہ جمع ہے شُنْظُوَةٌ کی یعنی پہاڑ کی دم جو ناک کی طرح ایک طرف چلی جاتی ہے-

شَنْعٌ-جدا جدا کرنا' برا کہنا' گالی دینا' فضیحت کرنا-

شَنَاعَةٌ-قباحت' برائی-

تَشْنِيْعٌ-برا کہنا' عیب بیان کرنا' گالی دینا-

وَعِنْدَهُ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ مُشَنَّعَةٌ-ان کے پاس ایک کالی بدصورت قبیح عورت تھی-

مَنْظَرٌ شَنِيْعٌ یا اَشْنَعُ یا مُشَنَّعٌ-برا منظر-

شَنَّعَ الرَّجُلُ-کپڑا اٹھایا' مستعد ہوا-

اَشْنَعَتِ النَّاقَةُ-اونٹنی تیز چلی-

شُنُوْعٌ-برائی قباحت-

عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ مِنَ السُّلْطَانِ شُنْعَةٌ-ہم پر اور تم پر بادشاہ کی طرف سے قباحت اور برائی ہے-

مُشَنِّعٌ-وہ شخص جو بے اصل خبریں بیان کرے-

شَنْفٌ-تعجب سے نگاہ کرنا یا اعتراض سے یا کراہت سے-

شَنَفٌ-برا جاننا' مکروہ سمجھنا' کسی بات کی تہہ کو پہنچ جانا-

شَنْفٌ-کان کے اوپر کی بالی' اور نیچے کی بالی کو قُرْطٌ کہتے ہیں-

تَشْنِيْفٌ-بالی پہنانا-

فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوْا لَهٗ-وہ لوگ تو اس کو برا سمجھے اس کے دشمن ہو گئے (یعنی ابوذر کے' ان کے اسلام لانے کی وجہ سے)-

مَالِيْ اَرٰى قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوْا الَكَ-مجھ کو کیا ہوا-میں دیکھتا ہوں تیرے دم والے تیرے دشمن بن گیا-تجھ کو برا سمجھنے لگے-

كُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَى الضُّحَّاكِ وَعَلَيَّ شَنْفُ ذَهَبٍ فَلَا يَنْهَانِيْ-میں ضحاک پاس آیا جایا کرتا تھا اور میں کان میں سونے کا بالا پہنے تھا وہ مجھ کو منع نہیں کرتے تھے-مجمع البحرین میں ہے کہ شنف وہ بالا جو بائیں کان میں لٹکتا ہو اور قرط جو داہنے کان میں پہنا جائے-

شَنْقٌ - کھینچنا' اوپر اٹھانا' ڈانٹ لگانا' مجرم کے گلے میں پھانسی ڈال کر اس کو لٹکا دینا-

شَنَقٌ - محبت میں دیوانہ ہونا-

تَشْنِيقٌ - کاٹنا-

شِنَاقٌ - تسمہ جس سے مشک کا منہ باندھتے ہیں-

لَا شِنَاقَ وَلَا شِغَارَ - نہ شناق ہے نہ شغار- شغار کا بیان تو اوپر گذر چکا شناق اور شنق یہ ہے کہ زکوۃ کے دو نصابوں کے درمیان جو زیادتی ہو مثلا پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے دس اونٹوں تک اب پانچ سے زیادہ نو اونٹوں تک ان میں بھی ایک ہی بکری ہے تو مطلب لا شناق کا یہ ہے کہ ایک شخص کے پاس دس اونٹ تھے ان میں دو بکریاں لازم تھیں وہ اپنا ایک اونٹ اس شخص کے اونٹوں میں ملا دے جس کے پانچ اونٹ ہوں تا کہ ایک ہی ایک بکری دینی پڑے-

قَدْ اَشْنَقَ - اس پر ایک بکری واجب ہوئی - یعنی پچیس اونٹوں تک یہی کہتے ہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو بنت مخاض یعنی ایک برس کی اونٹنی واجب ہوتی ہے اس وقت کہتے ہیں-

هُوَ مُعْقِلٌ - پھر جب چھتیس ہو جائیں تو مُفْرِضٌ کہتے ہیں-

شَانِقْنِيْ - یعنی اپنا مال میرے مال میں ملا دے تا کہ زکوۃ ہلکی ہو جائے - ایک روایت میں ہے لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ وَلَا شِنَاقَ نہ مال کو ملا دینا نہ چھپا دینا نہ شناق-

فَحَلَّ شِنَاقَ الْقِرْبَةِ - (آنحضرت ﷺ رات کو تہجد پڑھنے کے لیے اٹھے) آپ نے مشک کا سر بندھن کھولا' وہ تسمہ جس سے مشک لٹکاتے ہیں- (نہایہ میں ہے کہ جس تسمہ یا رسی سے مشک کو لٹکاتے ہیں اس کو شِنَاق کہتے ہیں اور جس تسمہ سے مشک کا منہ باندھتے ہیں اس کو شنق کہتے ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں شَنَقَ الْقِرْبَةَ اَشْنَقَ الْقِرْبَةَ یعنی مشک کا منہ بند کیا یا اس کو لٹکایا)-

اِنْ اَشْنَقَ لَهَا خَرَمَ - اگر زور سے اونٹنی کی نکیل کھینچے سوار رہ کر تو اس کی ناک کاٹ دے گا-

شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ - قصوا (آپ کی اونٹنی کا نام تھا) کی باگ زور سے کھینچی اوپر سر اٹھانے کے لیے-

فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ طَالِعٍ فَاَشْرَعَ نَاقَتَهٗ فَشَرِبَتْ وَشَنَقَ لَهَا - آنحضرت سب سے پہلے نمود ہوئے آپ نے اپنی اونٹنی کو پانی میں ڈال دیا اس نے پانی پیا اور آپ نے اس کی باگ کھینچی-

فَمَا زَالَ شَانِقًا رَاْسَهٗ حَتّٰى كُتِبَتْ لَهٗ - وہ برابر اپنا سر اٹھائے رہے یہاں تک کہ وہ قصیدہ ان کے لیے لکھ لیا گیا-

عَنَّتْ لِيْ عِكْرِشَةٌ فَشَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ (حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا احرام کی حالت میں) ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا اس کو مار دیا (وہ مار کھا کر رک گئی بھاگ نہ سکی)-

وَفِي الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْكِبَيْنِ شَنَاقٌ - زرہ پہن کر بھاری کندھوں والا لمبا ہوتا ہے-

اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ - سب پرندوں کو جمع کرو مگر جو اپنے بچوں کو چونچ سے کھانا کھلا رہے ہوں-

شَنٌّ - تھوڑا تھوڑا کر کے جگہ جگہ پانی ڈالنا' ہر طرف سے حملہ کرنا-

اِشْنَانٌ - پرانا ہونا' ہر طرف سے حملہ کرنا-

تَشَنُّنٌ - سوکھ جانا' سمٹ جانا' پرانا ہونا-

شُنَانٌ - بغض اور عداوت-

شُنَانٌ - ٹھنڈا پانی-

اَمَرَ بِالْمَاءِ فَقُرِسَ فِي الشِّنَانِ - آنحضرتؐ نے حکم دیا پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرنے کا یہ جمع ہے شَنٌّ اور شَنَّةٌ کی یعنی پرانی مشک-

فَقَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ - ایک پرانی مشک کی طرف گئے جو لٹکی ہوئی تھی-

فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ - ایک پرانی مشک کے پانی سے وضو کیا-

لَا يَتْفَهُ وَلَا يَتَشَانُّ - قرآن ایسا کلام ہے کتنا ہی اسکو پڑھو نہ بے مزہ ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (بلکہ ہر بار جب پڑھو مزہ دیتا ہے اور نئے نئے نکات اور باریکیاں اس میں سے نکلتی رہتی ہیں)-

اِذَا اسْتَشَنَّ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَابْلُلْهُ بِالْاِحْسَانِ

اِلٰی عِبَادِہٖ (جب اللہ تعالیٰ سے جو تجھ کو تعلق ہے وہ پرانا پڑ جائے (یعنی قبض) کی حالت ہو جس وقت عبادت میں مزہ کم ہو جاتا ہے) تو اس کو اللہ کے بندوں پر احسان کر کے تازہ دم کر دے (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے حقیقت میں مخلوق خدا پر رحم وشفقت اوران کوراحت رسانی کے برابر کوئی عبادت نہیں)۔

اِذَا حُمَّ اَحَدُکُمْ فَلْیَشُنَّ عَلَیْهِ الْمَاءَ - جب کوئی تم میں سے بخار میں مبتلا ہو تو اپنے اوپر تھوڑا تھوڑا کر کے پانی چھڑ کے صفراوی بخار میں سرکہ اور پانی ملا کر بدن پر ملنا یا سر پر برف کے ٹکڑے رکھنا' اطباء کے نزدیک بھی بے حد مفید ہے) نہایہ میں ہے کہ شن متفرق طور سے پانی ڈالنا اور سن ایکساں پانی بہانا۔

کَانَ یَسُنُّ الْمَاءَ عَلٰی وَجْهِهٖ وَلَا یَشُنُّهٗ - عبداللہ بن عمر اپنے منہ پر ایک بارگی پانی بہاتے تھے تھوڑا تھوڑا کر کے نہیں چھڑکتے تھے۔

فَشَنَّهٗ عَلَیْهِ - ایک ڈول پانی کا آپ نے منگوا کر اس پر بہا دیا - مشہور روایت سنہ علیہ ہے سین مہملہ سے جیسے کتاب السین میں گذر چکا۔

فَلْیَشُنُّوا الْمَاءَ وَلْیَمَسُّوا الطِّیْبَ - پانی اپنے اوپر ڈالیں (یعنی بہاویں) اور خوشبو لگائیں۔

اِنَّهٗ اَمَرَهٗ اَنْ یَّشُنَّ الْغَارَةَ عَلٰی بَنِی الْمُلَوِّحِ - آنحضرتؐ نے ان کو یہ حکم دیا بنی ملوح پر ہر طرف سے حملہ اور لوٹ مار کریں۔

اِتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاءَکُمْ ظِهْرِیًّا حَتّٰی شُنَّتْ عَلَیْکُمُ الْغَارَاتُ - تم نے اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا یہاں تک کہ تم پر ہر طرف سے لوٹ مار ہونے لگی۔

وَلَا تَشَانَّ - بعض نسخوں میں ایسا ہی ہے - اور صحیح لَا یَتَّشَانَّ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

یُقَعْقِعُ بَیْنَ رِجْلَیْهِ بِشَنٍّ - اس کے دونوں پاؤں کے درمیان پرانی مشک کی آواز نکلتی ہے۔

باب الشین مع الواو

شَوْبٌ یا شِیَابٌ - خلط کرنا' ملا دینا' جیسے تَشْوِیْبٌ ہے۔

اِنْشِیَابٌ اور اِشْتِیَابٌ مل جانا۔

شَوَائِبُ - آفتیں' برائیاں' عیب جیسے نَوَائِبُ ہے۔

لَا شَوْبَ وَلَا رَوْبَ - خرید و فروخت میں آمیزش اور ملانا درست نہیں (جیسے دودھ میں پانی ملا دینا یا گھی میں چربی)۔

یَشْهَدُ بَیْعَکُمُ الْحَلْفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ - تمہاری خرید وفروخت (سوداگری) میں قسم کھانا اور بے کار باتیں بنانا ہوا کرتا ہے (کم کوئی سوداگران باتوں سے بچتے ہیں) تو ایسا کرو اپنی سوداگری میں خیرات ملا دو (خیرات ان گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی)۔

ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَاءِ بِیْرِنَا - پھر میں نے اس میں کنوئیں کا پانی ملایا۔

لَمْ یُشَبْ - نہیں بدلا نہ اس میں تغیر ہوا۔

اَرٰی اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ - میں تو مختلف قبیلوں کے گروہ پاتا ہوں۔

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ - گرم جلتا ہوا پانی ملا کر۔

فَشُوْبُوْا بَیْعَکُمْ بِالصَّدَقَةِ - اپنی بیچ کھوچ میں خیرات اور صدقہ ملا دو (کچھ محتاجوں کو بھی دیا کرو تاکہ بے کار اور لغو جھوٹ باتوں کا کفارہ ہو جائے)۔

شُوْبُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالصَّدَقَةِ تُکَفِّرْ عَنْکُمْ ذُنُوْبَکُمْ - (سوداگرو) تم اپنے مالوں میں سے خیرات نکالو کرو تاکہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

غَیْرَ مَشُوْبٍ حَسَبُهٗ - آنحضرتؐ کا خاندان بے آمیزش تھا - (کوئی عیب آپ کے حسب نسب میں نہ تھا)۔

مَالَهٗ شَوْبٌ وَّلَا رَوْبٌ - اس کے پاس نہ شوربا ہے نہ دودھ یا نہ آٹے کا ٹکڑا ہے نہ شہد۔

شَوْبَةٌ - مکر و فریب۔

لَیْلَةُ الشَّیْبَاءِ - مہینہ کی آخری رات۔

شَوْحَطٌ - ایک درخت ہے جس کی کمانیں بناتے ہیں۔

ضَرَبَهٗ بِمِخْرَشٍ مِّنْ شَوْحَطٍ - شوحط کی ٹیڑے منہ والی لکڑی سے اس کو مارا۔

شَوْذٌ - تَشْوِیْذٌ - ڈوبنے کے قریب ہونا' گھیر لینا' عمامہ

باندھنا-

مِشْوَذٌ اور مِشْوَاذٌ-عمامہ اس کی جمع ہے مشاوذ ہے-

اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِيْنِ- آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ عماموں اور جرابوں (موزوں) پر مسح کرلیں-

شَوْرٌ یا شِيَارٌ یا شِيَارَةٌ یا مَشَارٌ یا مَشَارَةٌ- چننا' نکالنا-

شَارَالدَّابَّةَ شَوْرًا وَّشِوَارًا- جانور کو سوار ہو کر چلانا خریدار کو دکھلانے کے لیے-

شَارَتِ الْاِبِلُ-اونٹ موٹے ہو گئے-

تَشْوِيْرٌ- جانور کو چلانا امتحان کے لیے-کسی سے بیشرمی کا کام کرنا' شرمندہ کرنا' اشارہ کرنا' بلند کرنا-

مُشَاوَرَةٌ-مشورہ لینا دوسرے کی رائے دریافت کرنا جیسے استشارہ ہے-

تَشَوُّرٌ-شرمندہ ہونا-

اَقْبَلَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ شُوْرَةٌ حَسَنَةٌ- ایک شخص آیا اس کی شکل اور ہیبت اچھی تھی-

شُوْرَةٌ- جمال اور حسن یہ شور سے ہے بمعنی عرض کرنا' پیش کرنا' ظاہر کرنا

عَلَيْهِ شَارَةٌ حَسَنَةٌ- اس کی شکل اور صورت اچھی تھی یعنی خوبصورت' خوش وضع تھا-

كَانُوْ يَتَّخِذُوْنَهٗ عِيْدًا وَّيَلْبَسُوْنَ نِسَآءَ هُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ-عرب لوگ عاشورا کے دن کو عید سمجھتے تھے اس دن اپنی عورتوں کو ان کے زیور پہناتے اور اچھے اچھے کپڑے-

مترجم کہتا ہے انہی کے کچھ چیلے چاپڑ اب تک دکن میں باقی ہیں وہ محرم میں عید سے زیادہ خوشی کرتے ہیں نئے نئے کپڑے بناتے ہیں عورتوں کو زیورات اور ملبوسات سے آراستہ کرتے ہیں- بعض تو ہولی کی طرح اس میں طرح طرح کے سوانگ نکالتے ہیں- شیر اور ریچھ اور جوگی بنتے ہیں- مہذب اقوام کو اسلام پر ہنسی اڑانے کا موقع دیتے ہیں- اناللہ وانا الیہ راجعون-

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا يَّشُوْرُهٗ- وہ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے خریداروں کو دکھانے کے لیے-

مِشْوَار -نخاس جہاں جانور بکتے ہیں-

اِنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ابوطلحہ آنحضرتؐ کے سامنے اپنے تئیں پیش کرتے تھے- (یعنی میدان جنگ میں اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے لیے اپنے تئیں آگے کرتے- بعض نے کہا دوڑتے اور ہلکے ہو جاتے اپنی قوت دکھلانے کے لیے یہ شرت الدابۃ سے نکلا ہے یعنی میں نے جانور کی جانداری آزمانے کے لیے اس کو دوڑایا)-

اَنَّهٗ كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلٰى غُرْلَتِهٖ- طلحہ اپنے تئیں لڑنے مرنے کیلیے اس وقت سے پیش کرتے جب ان کا ختنہ بھی نہیں ہوا تھا (بالکل بچہ تھے یعنی بچپن سے بہادر اور دلیر تھے)-

غُرْلَة- قلفہ کو کہتے ہیں یعنی وہ کھال جو ختنہ میں کاٹ ڈالی جاتی ہے-

اِنَّهٗ جَاءَ بِشَوَارٍ كَثِيْرٍ- بہت اسباب خانہ داری کا لایا-

تَدَلّٰى بِحَبْلٍ لِّيَشْتَارَ عَسَلًا- ایک رسی میں لٹکا شہد جمع کرنے کے لیے-

شَارَالْعَسَلَ يَا اِشْتَارَهٗ- یعنی شہد کو جگہ جگہ سے جمع کیا' چنا-

مَشُوْرَة یا مَشْوَرَة-صلاح دینا' رائے دینا' اشارہ کرنا-

خَيْرُنِسَاءِهَا خَدِيْجَةُ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - اس کی تمام عورتیں میں حضرت خدیجہ افضل ہیں- وکیع نے یہ کہہ کر آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کیا (یعنی آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر جتنی عورتیں ہیں سب میں حضرت خدیجہ بہتر ہیں)-

وَاَشَارَ يُقَلِّلُهَا- آنحضرتؐ نے اشارے سے بتلایا کہ یہ ساعت یعنی جمعہ کی ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے تھوڑی دیر تک رہتی ہے-

مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ- جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کسی کام کا مشورہ دیا (اور وہ جانتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں ہے تو اس نے خیانت کی)-

وَاَمْرُ کُمْ شُوْرٰی- تمہارا کام مشورے سے چل رہا ہو (کیونکہ مشورہ لینا سنت ہے اور خودرائی اور خود سری شیطانی حرکت ہے- اللہ تعالٰی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو اس کے سارے بندوں میں زیادہ عقلمند اور باتدبیر تھے مشورہ لینے کا حکم دیا تو اور کسی بادشاہ یا رئیس کا مشورہ سے علیحدہ ہونا کیونکہ کر ہوسکتا ہے- جو سلطنت مشورہ اور صلاح سے چلے گی اس میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہوتی جائے گی-

اَلْخِلَافَۃُ شُوْرٰی بَیْنَ ھٰٓؤُلَاءِ- خلافت ان چھ آدمیوں میں سے کسی پر مشورے سے رہے گی ان میں سے جس پر اکثر آدمیوں کی رائے آئے وہ خلیفہ ہو جائے (یہ حضرت عمر نے مرتے وقت وصیت فرمائی- اس کے ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے بیٹے عبداللہ کا کوئی حق خلافت میں نہیں ہے اور سعید بن زید اگرچہ عشرہ مبشرہ میں تھے مگر چونکہ حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے- اس لئے ان کا نام بھی نہیں لیا- اس پاک نفسی اور خلوص کو دیکھو- ایسا سردار کہیں دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ہزار نفریں ہے ان لوگوں پر جو ایسے راست باز اور ایک نفس سردار کو برا سمجھیں جس کی جوتیوں کی گرد کے برابر بھی وہ نہیں ہو سکتے- مجمع البحرین میں جو شیعہ امامیہ کی کتاب ہے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا اَلصَّالِحُوْنَ لِھٰذَا الْاَمْرِ سَبْعٌ سعید بن زید وانا مخرجہ لانہ من اہل بیتی یعنی اس خلافت کے مستحق سات آدمی ہیں ان میں سے سعید بن زید کا نام میں نکال ڈالتا ہوں کیونکہ وہ میرے رشتہ دار ہیں- اس سے زیادہ اور کیا دلیل حضرت عمر کی پاک نفسی اور خداترسی کی ہوگی)-

شُوْرَۃ- شرمندگی-

کَانَ یُشِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ- آنحضرتؐ نماز میں اشارہ کرتے (ہاتھ یا ابرو سے کبھی سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دے دیتے- معلوم ہوا کہ نماز میں اشارہ کرنے سے کوئی خرابی نہیں آتی)-

فَاَشَارَ اِلَیْہِ اَنْ ضَعِیْھَا فِیْہِ- نماز میں اشارہ کیا کہ اس کو اس میں رکھ دے-

مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْہِ بِحَدِیْدَۃٍ لَعَنَتْہُ الْمَلَآئِکَۃُ- جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ہتھیار سے اشارہ کرے (یعنی اس کو مارنے کے لئے ہتھیار اٹھائے یا صرف ہنسی کی راہ سے) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں (جب صرف مسلمان پر ہتھیار اٹھانے سے لعنت کرتے ہیں تو اس پر کتنی لعنت کریں گے جو مسلمان کو ناحق ظلم سے قتل کرے اللہ ہی جانتا ہے اور اس پر کتنی لعنتوں کا انبار ہوگا جو مسلمانوں کے سر اور یا سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرے)-

اَبْدَی اللّٰہُ شَوَارَۃً- اللہ تعالٰی نے اس کا ستر کھول دیا-

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْہِ- آدمی کی خرابی کے لئے یہ کافی ہے کہ لوگ اس کی طرف اشارہ کریں (یعنی شہرت اور ناموری اس کی ہو جائے کیونکہ ایسی حالت میں آدمی کے دل میں ضرور غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے تئیں دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے مگر خاص خاص یعنی بندے جن کو اللہ بچاتا ہے وہ ایسے خیال سے بچے رہتے ہیں)-

شَوَسٌ: کنکھیوں سے دیکھنا' تکبر یا غصہ کی راہ سے- جیسے تَشَاوُسٌ ہے-

شَوْسٌ یا شَوْصٌ مسواک کو چبانا-

اَسْفَعُ شُوْشٌ- کیا کالے کالے لمبے قد والے ہیں-

رُبَّمَا رَاَیْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّھْدِیَّ یَتَشَاوَسُ یَنْظُرُ اَزَالَتِ الشَّمْسُ اَمْ لَا- کبھی میں نے ابوعثمان نہدی کو دیکھا وہ ایک آنکھ سے (یا آنکھ کو چھوٹا کر کے کنکھیوں سے) دیکھتے سورج ڈھل گیا یا نہیں-

شُوْشٌ جمع اَشْوَشٌ کی یعنی لڑائی کے پہلوان-

تَشْوِیْشٌ- ہلا دینا-

تَشَوُّشٌ- مل جانا-

شَوَاشٌ- اختلاف-

شَوْصٌ: ہاتھ سے سیدھا کرنا' اپنی جگہ سے ہٹانا' رگڑنا' ملنا' چبانا-

شَاصَ السِّوَاکَ- مسواک چبائی یا اوپر سے نیچے کی طرف رگڑی-

کَانَ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ- آنحضرتؐ اپنے دانتوں کو مسواک سے رگڑتے' ان کو صاف کرتے یا اوپر سے نیچے کی

طرف لاتے - اصل میں شوص کے معنی دھونے کے ہیں-

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِشَوْصِ السِّوَاكِ - لوگوں سے بے پرواہ رہو (یعنی کسی سے کوئی حاجت مت چاہو) اگر چہ مسواک رگڑنا ہو یا مسواک کا دھوون یا جو اس میں سے ریزہ ریزہ ہو کر نکلتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ایسی بے حقیقت چیز بھی کسی سے مت چاہو)-

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَّوْصَ - جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے وہ داڑھ کے درد یا پیٹ کے ریاحی درد اور کان کے درد اور بد ہضمی کے درد سے محفوظ رہے گا- مجمع البحرین میں ہے کہ شوص کے معنی فلنا' رگڑنا اور موص - دھونا-

شَوْطٌ - حد غایت یا حد تک ایک پھیرا کرنا-

شَوْطٌ شَوْطًا ایک پھیرا جیسے طَلَقًا طَلَقًا ہے-

رَمَلَ ثَلٰثَةَ اَشْوَاطٍ - طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا- (یعنی کندھے ہلاتے ہوئے اکڑتے ہوئے چلے جیسے پہلوان چلتے ہیں)-

اِنَّ الشَّوْطَ بِطَيْنٌ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْاُمُوْرِ مَاتَعْرِفُ بِهٖ صَدِيْقَكَ مِنْ عَدُوِّكَ - ابھی پھیرا لمبا ہے (یعنی زمانہ بہت باقی ہے) اور کئی کام ایسے رہ گئے ہیں جن سے آپ دوست دشمن کی تمیز کر لیں گے (یہ سلیمان بن صرد نے حضرت علی سے کہا)-

شَوْط - مدینہ کے ایک باغ کا نام تھا اس کا ذکر جونیہ کی حدیث میں ہے-

طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ - خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے-

شُوَاظٌ - آگ کا شعلہ جس میں دھواں نہ ہو-

اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَسَاقَهُمْ شُوَاظٌ اِلَى الْمَحْشَرِ - جب قبروں سے نکلیں گے اور آگ کا ایک شعلہ ان کو محشر کی طرف ہانک لائے گا-

طَبْعُهٗ شَوَاظٌ - وہ بڑا چڑ چڑا ہے آگ بھبوکا ہے-

شَوْعٌ یا شَوِعٌ - اڑنا' گرد آلود ہونا-

شُعْ شُعٌ - بال لمبے کر-

شَوِعَ الْفَرَسُ - گھوڑ کا ایک رخسارہ سفید ہے-

هٰذَا شَوْعُ هٰذَا - یہ اس کے بعد پیدا ہوا-

شَوْفٌ: جلا کرنا' صیقل کرنا' دیکھنا-

اَشَافَ عَلَيْهِ - اس پر بر آمد ہوا-

اَشَافَ مِنْهُ - اس سے ڈرا-

تَشَوُّفٌ - آراستہ ہونا' منتظر ہونا' آنکھ لگانا' جھانکنا-

شِيَافٌ - جو دوا آنکھ میں ڈالی جائے یا مقعد میں-

اِنَّهَا شَوَّفَتْ جَارِيَةً فَطَافَتْ بِهَا وَقَالَتْ لَعَلَّنَا نَصِيْدُبِهَا بَعْضَ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ ایک چھوکری کو اس نے سنوارا آراستہ کیا اور اس کو پھرایا کہنے لگی شاید ہم اس سے قریش کے بعض جوانوں کا شکار کر لیں (ان کو اپنے دام میں پھانس لیں)-

شَيَّفَ اور شَوَّفَ اور تَشَوَّفَ - آراستہ ہوا-

تَشَوَّفَتْ لِلْخُطَّابِ - پیغام دینے والوں کے لئے بنی ٹھنی آراستہ ہوئی-

وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى وَرَعِهٖ اِذَا اَشَافَ - آدمی کی پرہیز گاری اس وقت دیکھو جب کوئی چیز اس کے سامنے آ جائے (مال دولت یا خوبصورت عورت اور اس وقت پروردگار کا ڈر رکھے حرام مال لینے سے یا حرام کاری کرنے سے بچا رہے ورنہ عصمت بی بی از بیچادری یوں تو میں معتقد نہیں کسی شیخ و شاب کا)-

مُتَشَوِّفِيْنَ لِشَيْءٍ - کسی چیز کا انتظار کرنے والے' اس کی امید رکھنے والے' زمانہ حال کے محاورہ میں شوف دیکھنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے-

شَافَ يَشُوْفُ شُفْ - دیکھا' دیکھتا ہے' دیکھ-

اَلنِّسَاءُ يَتَشَوَّفْنَ مِنَ السُّطُوْحِ عورتیں کوٹھوں پر سے جھانکتی ہیں-

شَوْقٌ: رغبت کرنا' شوق کرنا' برانگیختہ کرنا' ابھارنا-

شَاقَ الْقِرْبَةَ - مشک کو دیوار سے لگا کر کھڑا کر دیا-

شَائِقٌ - عاشق اس کی جمع شوق ہے-

قَلْبٌ شَيِّقٌ - مشتاق دل-

شَوْكٌ: کانٹا لگنا-

شَاكَةٌ اور شِيْكَةٌ - کانوں میں گرنا' کانٹا لگنا-

شَاكَ شَوْكًا - اس کی شوکت اور تیزی ظاہر ہوتی -
شِيْكَ الْجَسَدُ - بدن پر سرخی نمود ہوئی -
شَاكَتِ الثَّدْيُ - پستان ابھر آئے -
شَوْكَةٌ - ہتھیار' کانٹا' تیزی' لڑائی میں سختی اور بہادری -
اِنَّهٗ كَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ - آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں داغ دیا - (شوکہ سرخ بادہ جو غلبہ خون سے پیدا ہوتا ہے اس کو پتی اچھلنا بھی کہتے ہیں) -
اِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ - جب اس کو کانٹا لگے تو موچنہ سے نکال نہ سکے -
لَا يُشَاكُ الْمُؤْمِنُ - مومن کو کوئی کانٹا نہیں لگتا (یعنی کوئی مصیبت یا تکلیف پیش نہیں آتی مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدل اس کو اجر و ثواب دیتا ہے) -
حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا - یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی جو اس کے بدن میں لگے -
غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ - بے ہتھیار والی -
تَرَكْتُ بَعْدِيْ عَدُوًّا كَبِيْرًا وَّشَوْكَةً شَدِيْدَةً - میں اپنے پیچھے ایک بڑے دشمن اور بڑی قوت کو چھوڑ آیا ہوں (یعنی پوری ہتھیار بند خوب لڑنے والی فوج کو) -
هَلُمَّ اِلٰى جِهَادٍ لَّا شَوْكَةَ فِيْهِ - اس جہاد کی طرف آؤ جس میں جنگ اور ہتھیار نہیں ہے (یعنی حج جیسے دوسری روایت میں ہے الحج جہاد کل ضعیف یعنی حج ہر ناتوان ضعیف کا جہاد ہے)
اُرِيْدُ اَنْ اُدَاوِيَ بِكُمْ وَاَنْتُمْ دَائِيْ كَنَاقِشِ الشَّوْكَةِ بِالشَّوْكَةِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّ ضَلْعَهَا مَعَهَا - (حضرت علیؓ نے اپنے لوگوں سے فرمایا) میں تو تم سے اپنی بیماری کی دوا کرنا چاہتا ہوں مگر تم خود بیماری ہو جیسے کوئی شخص کانٹا کانٹے سے نکالے وہ جانتا ہے کہ دوسرا کانٹا اسی طرح کا اسے ساتھ ہے -
شَوْكَةُ الْعَقْرَبِ - بچھو کا ڈنک -
شَوْلٌ یا شَوَلَانٌ یا شَوَالٌ - اوپر اٹھانا یا اٹھنا -
شَالَتْ نَعَامَتُهٗ - مر گیا یا اس کا غصہ تھم گیا -
نَعَامَةٌ - قدم یا تلوہ -

شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ - وہ متفرق ہو گئے یا اپنے مکانات خالی کر گئے -
مُشَاوَلَةٌ - نیزہ بازی -
اِشَالَةٌ - اوپر اٹھانا -
تَشَاوُلٌ بمعنی مُشَاوَلَةٌ ہے -
شَالٌ - روئی یا اون یا ریشم کی چادر جو کمر پر باندھی جائے یا سر پر لپیٹی جائے - اس زمانہ میں عرب لوگ شل کی جگہ شیل کہتے ہیں' یعنی اٹھا -
شِيْلُوْا - اٹھاؤ -
فَهَجَمَ عَلَيْهِ شَوَائِلُ لَهٗ فَسَقَاهُ مِنْ اَلْبَانِهَا - اس کی حاملہ اونٹنیاں جن کا دودھ کم رہ گیا تھا اس کے گرد جمع ہوئیں ان کا دودھ اس کو پلایا (نہایہ میں کہ شوائل جمع ہے شائلتہ کی یعنی وہ اونٹنی جس کے تھن میں بہت کم دودھ رہ گیا ہو اور یہ جب ہوتا ہے جب اس کے حمل پر سات مہینے گذر چکا ہوں) -
فَاُتِيَ بِشَائِلٍ - بکریاں کا ایک گلہ ان کے پاس لائے -
شَائِلٍ بِرِجْلَيْهِ - دونوں پاؤں اپنے اٹھائے ہوئے -
فَكَاَنَّكُمْ بِالسَّاعَةِ تَحْدُوْكُمْ حَدْوَ الزَّاجِرِ بِشَوْلِهٖ - تم قیامت کے ساتھ ایسے ہو کہ قیامت تم کو ہانکے لے جا رہی ہے جیسے ہانکنے والا اپنی اونٹنیوں کو جو دم اٹھائے رہتی ہیں گا کر ہانکے لیے جاتا ہے -
شَوْل - جمع ہے شَائِلَة کی برخلاف قیاس' جیسے شُوَّلٌ اور شُيَّلٌ جمع ہیں شَائِلٌ کی -
شَوَال - ٹوکرا' گونی' بوری -
اَتٰى هِرَقْلًا وَقَدْ شَالَتْ نَعَامَتُهُمْ - وہ ہرقل کے پاس آیا حالانکہ ہرقل کے لوگ سب متفرق ہو گئے تھے یا مر گئے تھے کچھ تھوڑے سے باقی تھے - نعامۃ - جماعت -
تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فِيْ شَوَّالٍ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا (معلوم ہوا کہ شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا مبارک ہے - حضرت عائشہ نے یہ فرمایا کر جاہلیت کے خیال والوں کا رد کیا جو شوال میں نکاح کرنا منحوس سمجھتے تھے کیونکہ شَوَّال اِشَالَةٌ اور شَوْلٌ سے

ماخوذ ہے جس کے معنی اوپر اٹھانے کے ہیں- بعض نے کہا شوال اس مہینے کا اس لیے نام ہوا کہ اونٹنیاں اس میں اپنی دمیں اٹھائے رہتی ہیں (یعنی نر کی خواہش سے)-

اِنَّمَا سُمِّیَ شَوَّالًا لِاَنَّ فِیْهِ شَالَتْ ذُنُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ- شوال اس مہینے کا اس لیے نام ہوا کہ مومنوں کے گناہ اس میں اٹھائے جاتے ہیں (یعنی معاف ہو جاتے ہیں- رمضان کے روزے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور پھر بچے کھچے گناہ صدقہ فطر سے دور ہو جاتے ہیں اسی طرح عید کی نماز سے)-

شُوْمٌ- نحوست، بدبختی، اصل میں شوم ہمزے سے تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ہمزے کو واو سے بدل دیا اس لیے اس کو یہاں دوبارہ بیان کر دیا-

اِنْ كَانَ الشُّوْمُ فَفِیْ ثَلٰثٍ اَلْمَرْاَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ- اگر نحوست کوئی چیز ہو تو تین چیزوں میں ہوگی عورت اور گھر اور گھوڑے میں (عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں پست خیالی اور وسواس میں مبتلا تھے- وہ بہت چیزوں کو منحوس سمجھا کرتے- آنحضرتؐ نے یہ خیال باطل کیا اور یہ فرمایا کہ نحوست کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے انجام پر اگر نظر رکھے تو قباحت نہیں مثلاً گھر تنگ و تاریک، نجس اور غلیظ مقام میں ہو وہاں رہنے والے بیمار رہتے ہوں تو اس گھر کو چھوڑ دے جیسے ابوداؤد کی حدیث میں ہے- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا ایک گھر میں ہم جا کر رہے اور ہماری تعداد زیادہ تھی، وہاں ہماری تعداد کم ہوگئی- آپ نے فرمایا ایسے برے گھر کو چھوڑ دو- عورت زبان دراز، بے حیا بدکار ہو تو وہ منحوس ہے اس کو طلاق دے دے، اس سے الگ ہو جائے، گھوڑا شریر اور خندہ ہو یا کھاؤ اور چلنے میں مٹھا اور سست ہو تو اس کو نکال ڈالے- امام مالک اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ ان تین چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے کبھی نحوست ہوتی ہے- ایک روایت میں خادم کا بھی ذکر ہے اور خادم کی نحوست یہ ہے کہ چور اور کام میں سست ہو، نافرمان اور شریر ہو)-

شَامَةٌ اور طَفِیْلٌ- مکہ کے دو پہاڑوں کا نام ہے-

حَتّٰی عَرَفَتْهُ اُخْتُهٗ بِشَامَةٍ- ابوطلحہ کی بہن نے ان کو پہچانا ایک تل دیکھ کر (ورنہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے)-

كَانَتْ عَلَیْهِ جُبَّةٌ شَامِیَّةٌ- آنحضرتؐ شام کے ملک کا بنا ہوا ایک چغہ پہنے تھے (ایک روایت میں جبہ رومیہ ہے یعنی روم کا بنا ہوا شام آپ کے زمانہ میں کافروں کا ملک تھا- معلوم ہوا کہ مشرکوں اور کافروں کے بنائے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں- ابن شہاب زہری جو بڑے عالم اور حدیث کے امام تھے اس کپڑے کو پہنتے جو پیشاب سے رنگا جاتا-

شُوْنِیْز- کلونجی یا رائی یا بطم-

اَلشُّوْنِیْزُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ- کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا-

شَوْهٌ یا شَوْهَةٌ قبیح ہونا، بدشکل ہونا، ڈرانا، نظر لگانا، ہونسنا، مائل ہونا-

تَشْوِیْهٌ- بدشکل بنانا، قبیح کرنا-

تَشَوُّهٌ- قبیح ہونا، شکار کرنا، عیب دار ہونا، دیو کی شکل بننا-

رَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ شَوْهَاءُ اِلٰی جَنْبِ قَصْرٍ- میں نے خواب میں دیکھا جیسے میں بہشت میں ہوں اور ایک محل کے بازو میں ایک خوبصورت عورت ہے-

شَوْهَاء- بدصورت اور خوبصورت دونوں میں مستعمل ہے-

شَوْهَاء- چوڑے منہ والی عورت اور تنگ منہ والی عورت کو بھی کہتے ہیں-

شَوَّهَ اللّٰهُ حُلُوْقَكُمْ- اللہ تعالیٰ حلق کشادہ کر دے-

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ- (آنحضرتؐ نے مشرکوں پر ایک مٹھی مٹی کی پھینکی اور فرمایا) منہ بدشکل ہوئے (جس خطبہ میں آنحضرتؐ پر درود نہ بھیجیں اس کو بھی شوہا کہتے ہیں اسی طرح جس درود میں آنحضرتؐ کی آل کا ذکر نہ کریں اس کو بترا کہتے ہیں)-

شَاهَ الْوَجْهُ- اس کا منہ قبیح ہوا یعنی پھٹے منہ-

اَتَشَوَّهْتُ عَلٰی قَوْمِیْ اَنْ هَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ- کیا تو پھٹے منہ ہو گیا میری قوم پر اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کو سلام

کی ہدایت کی (آپ نے انصار کو اپنی قوم فرمایا چونکہ وہ آپ کے مددگار تھے)-

اَشْوَہ- جس کی نظر تیز لگتی ہو-

شَائِہُ الْبَصَرِ اور شَاھِی الْبَصَرِ- تیز نگاہ والا-

لَا تُشَوِّہْ عَلَیَّ- مجھ کو اچھا کہہ کے نظر مت لگا-

اَبُوْشَاہ- ایک شخص کا نام تھا جس کو آنحضرتؐ نے پروانہ لکھوا کر دیا تھا-

شَاۃٌ- بکری- اصل میں شَوْھَۃٌ تھا اس کی جمع شِیَاہٌ آتی ہے اور تصغیر یعنی چھوٹی بکری- شاہ فارسی لفظ ہے بہ معنی بادشاہ-

اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ یُّسَمّٰی شَاھَان شَاہ یا شَاہِ شَاہ- بدترین نام اللہ کے نزدیک شہنشاہ ہے یعنی بادشاہوں کا بادشاہ (کیونکہ یہ نام خاص اللہ ہی کے لیے سزاوار ہے رہی سب شاہوں کا شاہ ہے باقی سب اس کے غلام اور بندے ہیں جو لوگ خوشامد کی راہ سے دنیا کے بادشاہوں کو شہنشاہ یا امیر کہتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہیے)-

لَا تُشَوِّہْ خَلْقِیْ بِالنَّارِ- میری شکل کو دوزخ کی آگ سے بدنما مت کر-

سُئِلَ عَنِ الْمُشَوَّھِیْنَ فِیْ خَلْقِھِمْ قَالَ ھُمُ الَّذِیْنَ یَاْتِیْ اٰبَاؤُھُمْ نِسَاءَ ھُمْ فِی الطَّمْثِ- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا یہ لوگ بدصورت بدوضع کیوں پیدا ہوتے ہیں- آپ نے فرمایا ان کے باپوں نے اپنی عورتوں سے حیض کی حالت میں صحبت کی (جو حرام قطعی ہے اور اس حرام کاری کی وجہ سے اولاد بد شکل بدہیات پیدا ہوتی ہے)-

شَہْ شَہْ- ایک کلمہ ہے جو کسی چیز سے نفرت دلانے کے لیے کہا جاتا ہے جیسے اردو زبان میں چھی چھی کہتے ہیں-

شَہْ شَہْ تِلْكَ الْحُمْرَۃَ الْمُنْتِنَۃَ- یہ بدبودار سرخی (یعنی حیض کا خون) چھی چھی-

شَاہِ زَنَان- حضرت شہر بانو کا لقب تھا جو امام زین العابدین علی بن حسین علیہما السلام کی والدہ ماجدہ تھیں-

مَاتَ وَاللّٰہِ شَاھُہٗ- اس کا شاہ مر گیا- (یعنی شطرنج کا شاہ)-

وَاللّٰہُ تَعَالٰی شَاھُہٗ مَا مَاتَ وَلَا قُتِلَ- حالانکہ شاہ اسکا اللہ تعالیٰ ہے وہ نہ مرا نہ قتل کیا گیا- (بعض علماء نے شطرنج کی حرمت پر یہ دلیل بیان کی ہے کہ اس میں جھوٹ بولنا ہوتا ہے ایک دوسرے سے کہتا ہے دیکھو تمہارا پیادہ یا پیل یا ہاتھی یا وزیر مر گیا حالانکہ کوئی مرا نہیں ہوتا)-

شَاھْتَرَج- شاہترہ مشہور دوا ہے مصفی خون-

اَرْضٌ مَّشَاھَۃٌ- اس زمین میں بکریاں بہت ہیں-

شَیٌّ- اصل میں شوی تھا' بھوننا-

شِوَاءٌ- بھنا ہوا گوشت-

شَاوٍ- بھوننے والا-

مَشْوِی- بھنا ہوا-

تَشْوِیَۃٌ- بھنا ہوا گوشت کھلانا جیسے اِشْوَاءٌ ہے-

اِنْشِوَاءٌ- بھن جانا جیسے اِشْتِوَاءٌ ہے-

کَانَ یَرٰی اَنَّ السَّھْمَ اِذَا اَخْطَاَہٗ فَقَدْ اَشْوٰی- جب تیر نشان پر لگے تو عرب لوگ کہتے ہیں اَشْوٰی یعنی تیر نے کام نہیں کیا-

شَوِیَّۃٌ- سر کی کھلوی پر مارا یا جسم کے اطراف پر جیسے سر ہاتھ پاؤں وغیرہ اسکا مفرد شَوَاۃٌ ہے یعنی جسم کا کوئی ٹکڑا-

لَا تَنْقُضُ الْحَائِضَ شَعْرَھَا اِذَا اَصَابَ الْمَاءُ شَوٰی رَاْسِھَا- حائضہ عورت کو غسل میں چوٹی کھولنا ضرور نہیں ہے جب سر کی کھال پر پانی پہنچ جائے-

کُلُّ مَا اَصَابَ الصَّائِمُ شَوًی اِلَّا الْغِیْبَۃَ- روزے میں ہر آفت جو آئے آسان ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (مثلا بھولے سے کھا پی لینا یا کلی میں پانی بے اختیار حلق کے اندر چلا جانا) مگر غیبت (اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے- بعض علماء کا قول یہی ہے اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ روزے میں غیبت کرنے سے گو روزہ ٹوٹتا نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے)-

کُلُّ شَیْئٍ شَوًی مَا سَلِمَ لَكَ دِیْنُكَ- ہر چیز آسان ہے (یعنی ہر مصیبت) جب تک تیرا دین محفوظ ہے (اگر دین میں خلل آیا تو سخت مشکل ہے کیونکہ عاقبت کی خرابی سے بدتر کوئی چیز نہیں' رہی دنیا کی تکلیف تو وہ بے حقیقت ہے چند روز میں نہ

تکلیف رہے گی نہ تکلیف دینے والا رہے گا)۔

فِي الشَّوِيِّ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ وَاحِدَةٌ۔ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوۃ کی دینا ہوگی۔

مَا لِيْ وَ لِلشَّوِيِّ۔ (عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے پوچھا تمتع میں ایک بکری کی قربانی کافی ہے یا کیا۔ انہوں نے کہا) بھلا بکریوں سے کیا کام نکلتا ہے (ان کا مذہب یہ تھا کہ تمتع کے لیے ایک بدنہ یعنی اونٹ یا گائے قربانی کرنا ضرور ہے)۔

رَمٰى فَاَشْوٰى۔ اس نے تیر مارا لیکن کام تمام نہیں کیا۔ ادھر ادھر جسم کے کناروں میں لگا۔

رَجُلٌ شَاوِيٌّ۔ بکریوں والا آدمی۔

لَا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ۔ میرا جسم دوزخ کی آگ سے نہ بھنے۔

بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ۔ اپنی سواری کے اونٹوں اور چار پایوں اور بکریوں کے ساتھ۔

باب الشين مع الهاء

شَهْبٌ۔ جلا ڈالنا، رنگ بدل دینا، جیسے تَشْهِيْبٌ ہے۔

اِشْهَابٌ۔ جلا ڈالنا، فنا کر دینا، خراب کر دینا۔

شَهَبٌ۔ سفید سیاہی پر یا سفیدی اور سیاہی ملی ہونا۔

يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِ اسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْهَبَ بَازِلٍ۔ حضرت عباس نے جس دن مکہ فتح ہوا مکہ والوں سے فرمایا تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامت رہو گے کیونکہ تم پر ایک جوان اونٹ زور آور پھینکا گیا ہے (یعنی تم پر ایک سخت مصیبت آئی ہے جس کا دفعیہ تم سے نہیں ہو سکتا) عرب لوگ کہتے ہیں یوم اشهب یعنی سخت دن اور سخت سال اور سخت زور آور لشکر۔

خَرَجْتُ فِيْ سَنَةٍ شَهْبَاءَ۔ (حلیمہ سعدیہ آنحضرتؐ کی انا کہتی ہیں) میں ایک قحط اور سخت کے سال میں سے گھر سے نکلی۔ اصل میں شهباء اس صاف زمین کو کہتے ہیں جس میں سبزی اور روئیدگی نہ ہو۔

فَرُبَّمَا اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُّلْقِيَهَا۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شہاب (یعنی آگ کا شعلہ جو ستارہ ٹوٹنے کی طرح رات کو نظر آتا ہے) اس کو پالیتا ہے اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں سے چرائی ہوئی بات دوسرں کو سنائیں۔ مجمع البحرین میں قَبْلَ اَنْ يَّتَلَقِّيَهَا ہے یعنی اس سے پہلے کہ وہ فرشتوں کی بات سنے اور وہ جل کر خاک ہو جاتا ہے (اگر کوئی کہے کہ شیطان اور جن کی پیدائش تو آگ ہی سے ہے تو آگ ان پر کیونکر اثر کرتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کی پیدائش مٹی سے ہے مگر مٹی اس کو گلا کر فنا کر دیتی ہے پتھر مارو تو آدمی مر جاتا ہے اور دوزخ کی آگ دنیا کی مٹی کی طرح نہیں ہے تو شیطان کے لیے بھی وہ عذاب ہوگی گو اس کی خلقت آگ ہی سے ہے۔

اصل میں شِهَاب اور قَبَس اور جَذْوَة۔ وہ لکڑی جس کا ایک کنارہ سلگ رہا ہو اور شہاب اس تارے کو بھی کہتے ہیں جو رات کو ٹوٹتا ہے درحقیقت وہ تارہ نہیں ہے بلکہ آگ کا ایک شعلہ ہے جو فرشتے شیطانوں پر مارتے ہیں)۔

اَمْسَكْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ۔ میں نے آنحضرتؐ کا خچر جس کو شہبا کہتے تھے تھاما (شہبا اس کو اس لیے کہا کہ اس کی سفیدی پر سیاہی غالب تھی) اسی سے ہے غُرَّةٌ شَهْبَاءُ مجمع البحرین میں ہے کہ اَشْهَب شیر کو بھی کہتے ہیں۔

شَهْبَاءُ۔ بڑا لشکر بہت ہتھیار والا۔

يَوْمٌ اَشْهَبُ۔ سردی کا دن۔

شَهَابٌ۔ وہ دودھ جس میں دو حصے پانی ملا ہو۔

شَهْبَرَةٌ۔ بوڑھی عمر والی عورت جیسے شَيْهَبُوْرٌ اور شَنْهَبَرَةٌ اور شَهْرَبَةٌ ہے۔

لَا تَتَزَوَّجَنَّ شَهْبَرَةً وَّلَا لَهْبَرَةً وَّلَا نَهْبَرَةً وَّلَا هَيْذَرَةً وَّلَا لَفُوْتًا۔ بوڑھی عورت اور لمبی دبلی عورت اور مرجونی عورت (جو ناتوانی سے مرنے کے قریب ہو یا لمبی دبلی) اور گلے والی (باتونی بہت بک بک کرنے والی) سے اور اس عورت سے جس کی اگلے خاوند سے اولاد ہو مت نکاح کر۔

شَهْدٌ یا شُهْدٌ۔ شہد۔

شُهُوْدٌ۔ حاضر ہونا، مطلع ہونا، دیکھنا، پالینا اور جمع ہے شَاهِدٌ کی بہ معنی گواہ اور حاضر جیسے شُهَّدٌ ہے۔

اِشْهَادٌ - گواہ کرنا' جوان ہو جانا' عورت کا حائضہ ہونا۔

اِسْتِشْهَادٌ - گواہی چاہنا۔

شَهِيْدٌ - اللہ کا ایک نام ہے یعنی سب چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں کوئی چیز اس سے غائب نہیں۔

وَشَهِيْدُكَ يَوْمُ الدِّيْنِ - قیامت کے دن تیرا گواہ۔

سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ هُوَشَاهِدٌ - سب دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے وہ گواہ ہے۔

(جو کوئی جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا تو قیامت کے دن جمعہ اسکے لیے گواہی دے گا)۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ - شاہد جمعہ کا دن ہے اور مشہود عرفہ کا دن کیونکہ اس دن لوگ عرفات میں حاضر ہوتے ہیں' وہاں جمع ہوتے ہیں۔

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَّكْتُوْبَةٌ - فجر کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس کا ثواب نمازی کے لیے لکھا جاتا ہے۔ دوسری روایت میں فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ ہے یعنی اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ - جو شخص پیٹ کی بیماری سے مرجائے یا ڈوب کر مرے یا آگ میں جل کر یا مکان گر کر یا پسلی کے عارضہ یعنی ذات الجنب سے یہ سب شہید ہیں (اصل میں تو شہید وہ ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا مارا جائے پھر ان لوگوں کو بھی آنحضرتؐ نے شہید فرمایا یعنی شہید کا سا اجر اور ثواب ان کو حاصل ہوگا' شہید اس کو اس لیے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے لیے گواہ ہیں وہ بہشت میں جائے گا۔ بعض نے کہا اس لیے کہ وہ مرا نہیں بلکہ زندہ اور حاضر اور خبردار ہے۔ بعض نے کہا کہ رحمت کے فرشتے شہادت کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں بعض نے کہا اس لیے کہ وہ امر حق کا گواہ ہے یہاں تک کہ اسی کے لیے مارا گیا۔ بعض نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عزت اور کرامت اس کے لیے تیار کر رکھی ہے اس کو وہ پانے والا ہے اور حاصل کرنے والا)۔

خَيْرُ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا - بہتر گواہ گواہوں میں وہ ہے (جو کسی کا حق ڈوبتے وقت اللہ کے لیے ایک مسلمان کا حق بچانے کے واسطے) گواہی دے۔ اس سے پہلے کہ اس سے گواہی کی درخواست کی جائے۔ بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب گواہی کے لیے بلایا جائے تو دیر نہ کرے فوراً حاضر ہو اور گواہی نہیں چھپائے۔

يَاْتِيْ قَوْمٌ يَّشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ - (قیامت کے قریب) کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا (بظاہر یہ حدیث پہلی حدیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے مگر خلاف نہیں ہے۔ اس حدیث سے مراد جھوٹے گواہ ہیں جن کو کسی نے گواہ نہیں بنایا نہ وہ معاملہ کے وقت حاضر تھے اور خواہ مخواہ گواہی دینے آئیں) بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھائیں مثلاً کہیں فلاں بہشتی ہے فلانا دوزخی ہے۔

يَسْبِقُ شَهَادَةَ اَحَدِهِمْ يَمِيْنُهٗ - ان کی گواہی پر قسم پہلے ہوگی یا گواہی پہلے ہوگی قسم بعد میں کھائیں گے (مطلب یہ ہے کہ بے باک ہوں گے نہ ان کو گواہی دینے میں کوئی تامل ہوگا نہ قسم کھانے میں) اس حدیث سے یہ نکلا کہ گواہ کو قسم دینا درست ہے اور ہمارے زمانہ میں جب جھوٹ کا رواج ہوگیا ہے۔ یہی مناسب ہے کہ گواہوں سے حلف لیں اور بعض حنفیہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے۔

مَالَكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يُخَرِّقُ اَعْرَاضَ النَّاسِ اَنْ لَّا تُعَرِّبُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا نَخَافُ لِسَانَهٗ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا تَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) تم کو کیا ہوا ہے جب تم کسی شخص کو دیکھو لوگوں کی عزت بگاڑتا ہے (اس کی برائیاں کرتا ہے) تو اس کو ڈانٹتے اور روکتے کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہم اس کی زبان سے ڈرتے ہیں (کہ وہ ہم کو بھی بدنام کرے گا ہماری بھی برائی پھیلائے گا) حضرت عمر نے کہا پھر تو تم قیامت کے دن لوگوں پر گواہ بننے کے لائق نہیں ہو سکتے (حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ اگلی امتوں پر گواہ بنو گے۔ مطلب یہ ہے کہ حق پرستی اور انصاف پسندی کا خیال رکھو اور کسی کے کہنے سے ڈرو نہیں جو کام برا ہے اس پر بے خوف وخطر انکار کرو)۔

اَللَّعَّانُوْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ - جو لوگ بہت لعنت کیا

کرتے ہیں (جو شخص لعنت کے لائق نہیں اس پر بھی لعنت کر بیٹھتے ہیں-لعن طعن سب وشتم گالی گلوچ ان کی خصلت ہے) وہ گواہ نہیں ہو سکتے ایسے لوگوں کی گواہی قبول نہ ہو گی (کیونکہ ان کی زبان بے لگام ہے ان کو جھوٹ بولنے میں بھی باک نہ ہوگا-یا مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن یہ لوگ اگلی امتوں پر گواہ نہ بنیں گے)-

فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ - ایک پرہیز گار نیک شخص کو گواہ بنالے (کہ یہ چیز میں نے پڑی پائی تھی ایسا نہ ہو وہ مر جائے اور اس کے وارث اس چیز کو بھی اس کا ترکہ سمجھ لیں یا خود اس شخص کے دل میں بے ایمانی کرنے کا وسوسہ شیطان ڈالے)-

شَاهِدَ اكَ اَوْيَمِيْنُهٗ - تیرے لئے دو ہی باتیں ہیں یا دو گواہ لا یا مدعی علیہ سے قسم لے (اگر گواہ نہ ہوں) ایک روایت میں شَاهِدَ اكَ اَوْيَمِيْنُهٗ ہے ایک میں شُهُوْدُكَ فَيَمِيْنُهٗ ہے مطلب وہی ہے-

لَا صَلٰوةَ بَعْدَ هَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ - عصر کی نماز کے بعد پھر کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ستارہ دکھلائی دے جو غروب کی نشانی ہے' اسی سے مغرب کی نماز کو صلوۃ الشاھد کہتے ہیں-بعض نے کہا اس لئے کہ مسافر اور مقیم دونوں اس نماز میں برابر ہیں یعنی اس میں قصر نہیں ہے-

اَمُشْهِدٌاَمْ مُغِيْبٌ فَقَالَتْ مُشْهِدٍ كَمُغِيْبٍ - (حضرت عائشہ نے عثمان بن مظعون کی بی بی سے پوچھا) کیا تو ایسی عورت ہے جس کا خاوند حاضر اور موجود ہو یا ایسی عورت جس کا خاوند غائب ہو؟ انہوں نے کہا میں ایسی عورت ہوں جس کا خاوند حاضر ہے مگر وہ غائب کی طرح ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا خاوند مجھ سے صحبت ہی نہیں کرتا تو میں کیا بناؤ سنگار کروں)-

يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ - آنحضرتؐ ہم کو التحیات اس طرح سکھلاتے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے (التحیات کو تشہد اس لیے کہا کہ اس میں دو شہادتیں ہیں ایک توحید کی دوسری رسالت کی)-

قَالَ نَعَمْ وَاَنَالَهٗ شَهِيْدٌ - فرمایا وہ شہید ہے اور میں اس کا گواہ ہوں (یعنی اس کی شہادت کی گواہی دوں گا)-

اَنَا فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ - میں قیامت میں تمہارا پیش خیمہ ہوں (تم سے آگے جا کر تمہاری ضروریات کا بندوبست کروں گا) اور میں تمہارا گواہ ہوں گا تو گویا میں تمہارے ساتھ ہوں-

اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ - میں ان لوگوں کا گواہ ہوں (قیامت کے دن یہ گواہی دوں گا کہ انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں قربان کیں)

يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ - ہم کو اَشْهَدُ بالله کہنے یا قسم کھانے سے مارتے تھے (ایسا نہ ہو قسم کھانے کی عادت پڑ جائے-یہ بری عادت ہے جیسے بعض لوگوں میں ہوتی ہے کہ بات بات پر والله بالله ثم بالله خدا کی قسم اشهد بالله کہا کرتے ہیں)-

اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ - تم اللہ کے گواہ ہو (مراد وہ صحابہ ہیں جو اس وقت حاضر تھے اسی طرح جو لوگ صحابہ کی طرح متقی اور پرہیز گار ہوں میت کے دشمن نہ ہوں)-

ثُمَّ حَصَلَ لَكَ الشَّهَادَةُ - (آپ کی تو فضیلتیں بہت تھیں) پھر اس پر شہادت کی فضیلت بھی حاصل ہوئی (یہ عبداللہ بن عباس نے حضرت عمرؓ سے کہا جب فیروز ابولولو پارسی نے آپ کو عین نماز میں زہر آلود خنجر سے زخمی کیا) مغازی یعنی جہادوں کو مشاہد بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں شہادت ہوتی ہے-

صَوْمُ الْمَرْاَةِ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ - عورت کا روزہ رکھنا یعنی نفل روزہ جب اس کا خاوند موجود ہو (تو شوہر کے بدوں اجازت نفل روزہ نہ رکھے اس لیے کہ خاوند کو تکلیف ہو گی البتہ فرض اور واجب روزے میں اجازت کی ضرورت نہیں جب وقت میں گنجائش نہ ہو)-

لَمْ يَذْكُرْاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهٗ - یہ مذکور نہیں کہ آنحضرتؐ نے (مدعی علیہ کے اقرار پر) حاضرین میں سے کسی کو گواہ کیا ہو (معلوم ہوا کہ جب مدعی علیہ اقرار کرے تو قاضی اس پر فیصلہ نافذ کر سکتا ہے اور رد ہوا ان لوگوں کا جو کہتے ہیں قاضی کو اس کے اقرار پر دو گواہ کر کے پھر فیصلہ کرنا چاہیے)-

لَا يَسْمَعُ صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ اِلَّا شَهِدَلَهٗ- جہاں تک موذن کی آواز جاتی ہے اور جو کوئی اس کی آواز سنتا ہے وہ اس کا گواہ ہوگا (قیامت کے دن یہاں تک کہ کنکر پتھر درخت بھی گواہی دے گے)-

مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةٌ- بہشت کی کنجیاں شہادت ہے-

شَاهِدُ الصَّلٰوةِ- جو نماز میں حاضر ہو (یعنی اذان سن کر جماعت میں شریک ہونے کے لیے)-

شَاهِدُ وا الصَّلٰوةِ- جولوگ نماز میں حاضر ہوں-

فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ- پہلے جیسے اللہ تعالی نے حکم دیا اس طرح وضو کر پھر اذان دے پھر نماز کے لیے تکبیر کہہ-

شَاهِد- آنحضرتؐ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ آپ قیامت کے دن اگلے پیغمبروں کے گواہ ہوں گے کہ انہوں نے اپنی امت والوں کو اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا)-

شَهِدْتُ الدَّارَ- میں حضرت عثمان کے قتل کے وقت ان کے گھر پر موجود تھا-

فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ- اخیر رات میں جو (تہجد کی) نماز پڑھی جائے تو فرشتے اس میں شریک ہوتے ہیں-

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ- جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے (تھوڑا یا بہت یا اپنی عزت بچانے کے لیے) مارا جائے وہ شہید ہے- (مثلاً چور یا ڈاکو یا اور کوئی ظالم اس کا مال یا اس کی عزت لینا چاہے اور وہ دفع کرے اور مارا جائے تو اس کو شہید کا ثواب حاصل ہوگا- بعض نے کہا کم قیمت چیز کے بچانے کے لیے یہ حکم نہیں ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیث عام ہے کم قیمت اور بیش قیمت سب کو شامل ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لیے مارا جائے جب کوئی ظالم ناحق اس کی جان لینا چاہے- بعض نے کہا جب مسلمانوں میں آپس میں فتنہ ہو تو مارا جانا بہتر ہے مگر مارنے والے پر ہاتھ نہ ڈالے جیسے دوسری حدیث میں ہے

مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهٗ وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ- جو شخص دل سے شہادت طلب کرے (خلوص کے ساتھ اللہ تعالی سے شہادت مانگے) تو اللہ تعالی اس کو شہادت عطا فرمائے گا' گو شہادت کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا)-

فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ- (قیامت کے دن اس پیغمبر سے پوچھا جائے گا) تمہارے گواہ کون ہیں وہ کہیں گے محمد اور ان کی امت کے لوگ گواہ ہیں-

رَسُوْلُ اللّٰهِ شَاهِدٌ عَلَيْنَا وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَحُجَّتُهٗ فِيْ اَرْضِهٖ- قرآن میں جو شاہد و مشہود ہے تو شاہد ہے آنحضرتؐ مراد ہیں وہ ہم پر گواہ ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اس کی مخلوقات پر اور زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں- (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

مَضَيْتَ لِلَّذِيْ كُنْتَ عَلَيْهِ شَهِيْدًا وَّ مُسْتَشْهِدًا وَّمَشْهُوْدًا- (آپ کی تقدیر میں جو لکھا تھا کہ شہید ہوں گے) وہ آپ نے پورا کیا اسی طرح آپ سے جو شہادت طلب کی گئی تھی اور لوگوں کو آپ کی شہادت پر گواہ کرنا منظور تھا (یہ امام حسین علیہ وعلی ابیہ السلام کی صفت بیان کی)-

وَشَهِيْدُكَ يَوْمَ الدِّيْنِ- قیامت کے دن تیرا گواہ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا تُدْرِكُهُ الشَّوَاهِدُ- سب تعریف اس پروردگار کی ہے جس کو حواس نہیں پا سکتے (یعنی حواس خمسہ سے اس کا احساس نہیں ہوسکتا)-

وَلَا تَحْوِيْهِ الْمَشَاهِدُ- مجلیس اس کو گھیر نہیں سکتیں (یعنی کوئی مکان اس کو محیط نہیں ہوسکتا بلکہ وہی سب چیزوں کو محیط ہے)-

شَهِدْتُ عَلَى الشَّيْءِ- میں اس بات پر مطلع ہوا-

اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَالَا يَرَى الْغَائِبُ- جو شخص حاضر ہو وہ وہ چیز دیکھتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھتا-

ذُو الشَّهَادَتَيْنِ- دو گواہوں کے برابر (یہ خزیمہ ابن ثابت انصاری کا لقب ہے آنحضرتؐ نے ان کے اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر رکھی تھی)-

شَهْرٌ- مشہور کرنا' ظاہر کرنا-

شَهَرَ سَيْفَهٗ- اپنی تلوار کھینچی مارنے کو-

تَشْهِيْرٌ- مشہور کرنا-

مُشَاهَرَۃً- ماہواری تنخواہ پر نوکر رکھنا جیسے معاومۃ سالانہ تنخواہ پر-

اِشْھَارٌ- مشہور کرنا' ایک مہینہ گذرنا یا مہینہ داخل ہونا یا زچگی کا مہینہ آنا-

اِشْتِھَارٌ- مشہور ہونا-

شَھْرٌ- مہینہ- شُھُوْرٌ اور اَشْھُرٌ اس کی جمع ہے-

صُوْمُوْا الشَّھْرَ وَسِرَّہٗ- مہینہ کے شروع اور اخیر درمیان میں روزے رکھا کرو-

اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ- مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (یہ مہینہ جس میں عورتوں کے پاس نہ جانے کی میں نے قسم کھائی تھی انتیس دن کا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ کبھی دو دو تین تین چار چار مہینے برابر انتیس انتیس دن کے ہوتے ہیں لیکن چار سے زیادہ نہیں ہوتے)-

اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَھْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ شَھْرُ اللّٰہِ الْمُحَرَّمُ- صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا رمضان کے بعد اور کس مہینے میں روزے رکھنا افضل ہے- فرمایا اللہ کے مہینے محرم میں-

شَھْرَا عِیْدٍلاَّ یَنْقُصَانِ- عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذیحجہ) کم نہیں ہوتے (اگر انتیس دن کے ہوں جب بھی ثواب تیس دن کا ملتا ہے یا اگر غلطی سے دسویں تاریخ وقوف عرفات کرے اس کو نویں تاریخ سمجھ کر جب بھی حج صحیح ہو جاتا ہے)-

مَنْ لَّبِسَ ثَوْبَ شُھْرَۃٍ اَلْبَسَہُ اللّٰہُ ثَوْبَ مَذَلَّۃٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ- جو شخص ایسا کپڑا پہنے جس سے شہرت اور ناموری مقصود ہو (یعنی فخر اور غرور کی نیت سے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا- وہاں ذلت کے ساتھ شہرت ہوگی- جیسے یہاں عزت کے ساتھ ہوئی تھی) طیبی نے کہا مراد وہ کپڑا ہے جس کا پہننا درست نہیں یا لوگوں کو ہنسانے اور تمسخر کے لیے یا فخر اور غرور کے لیے پہنے-

نَھٰی عَنِ الشُّھْرَتَیْنِ- دونوں شہرتوں سے منع فرمایا (یعنی ایسا بیش قیمت کپڑا پہننا یا اتنا کم قیمت اور ذلیل کہ جس سے لوگوں میں شہرت ہو دونوں منع ہیں- اس حدیث سے یہ نکلا کہ بعض لوگ جو اپنے تئیں فقیر اور درویش کہلانے کو گیروی یا ملتانی مٹی میں رنگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں یا پھٹے پرانے بوسیدہ کمبل اوڑھے رہتے ہیں یہ بھی خوب نہیں ہے' عمدہ طریق یہ ہے کہ متوسط درجہ کے کپڑے پہنے نہ بہت بیش قیمت نہ بالکل خراب اور کم قیمت اور ہر طرح کی شہرت سے بچا رہے)-

خَرَجَ اَبِیْ شَاھِرًا سَیْفَہٗ رَاکِبًا رَاحِلَتَہٗ- (حضرت عائشہ کہتی ہیں) میرے والد ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونتے ہوئے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر نکلے (یعنی اکیلے ان لوگوں سے لڑنے کے لیے جو اسلام سے پھر گئے تھے زکوۃ دینے سے انکار کرتے تھے- یہ حال دیکھ کر کہ امیر المومنین اکیلے نکلے اور صحابہ بھی لڑنے پر مستعد اور آمادہ ہو گئے)-

مَنْ شَھَرَ سَیْفَہٗ ثُمَّ وَضَعَہٗ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ- جو شخص تلوار سونت لے اور اس کو چلانے (حملہ کرے) تو اس کا خون ہدر ہے (یعنی ضائع ہے اگر اس کو دوسرا شخص دفع کرنے کے لیے مار ڈالے تو نہ قصاص لازم ہوگا نہ دیت دینا پڑے گی)-

مترجم- تمام مہذب اقوام کے قوانین میں بھی ایسا ہی حکم ہے اس کو حفاظت خود اختیاری کہتے ہیں- یہ حق ہر ایک شخص کو حاصل ہے-

وَمَاتَتْلُوْ السَّفَاسِرَۃُ الشُّھُوْرُ- اور جو کتاب والے عالم لوگ پڑھتے ہیں یہ شہر کی جمع ہے بمعنی عالم اور فاضل-

شَھِیْرٌ- مشہور-

شَھْرِیَار- ایران کا بادشاہ تھا-

شَھْقٌ یا شَھِیْقٌ یا شُھَاقٌ یا تَشْھَاقٌ- سینہ میں رونے کی آواز پیدا ہونا' بدنظر لگانا-

شَھِیْقٌ- گدھے کی بھی آواز کو کہتے ہیں- جیسے نَھِیْقٌ ہے-

فِیْ شَوَاھِقِ الْجِبَالِ- پہاڑوں کی چوٹیوں میں یہ جمع ہے شاھق کی بمعنی بلند اور مرتفع-

فَشَھِقَ ثَلٰثَ شَھَقَاتٍ- تین بار سینہ سے آواز نکالی یا تین ٹھسکے لیے-

فَمَاتَ - پھر مر گیا-

ذُوْ شَاهِقٍ - سخت غصیلا-

شَهَلٌ - آنکھ کی سیاہی میں سرخی ہونا- مگر زرق یعنی نیلگونی سے کم- محیط میں ہے کہ شهل یہ ہے آنکھ کے حلقہ میں سرخی پلائی گئی ہو مگر لکیریں نہ ہوں اگر لکیریں ہوں تو اسکو شُكْلَةٌ کہتے ہیں- شَهْلَاءُ مؤنث ہے اَشْهَلُ کا-

كَانَ ﷺ اَشْهَلَ الْعَيْنِ - آنحضرت ؐ کی آنکھوں میں سرخی تھی-

مُشَاهَلَةٌ - گالی گلوچ کرنا' جواب دینا-

تَشَهُّلٌ - منہ کا پانی سوکھ جانا' حاجت برآنا-

لَعَنَ اللّٰهُ شَهِيلًا ذَا لَا سِنَانٍ - اللہ لعنت کرے نیلی آنکھ والے بڑے دانت والے پر-

شَهْمٌ یا شُهُوْمٌ - ڈرانا' ڈانٹنا-

شَهَامَةٌ - مستعد' چالاک' ہوشیار ہونا-

كَانَ شَهْمًا - آنحضرت ؐ مستعد اور روشن ضمیر اور اپنے ارادے کے پورے تھے- یہی انسان کی بڑی فضیلت ہے کہ پہلے خوب سوچ لے پھر جو بات مناسب نظر آئے اس کو کر ڈالے اور اللہ پر بھروسا رکھے یہ نہیں کہ ساری عمر حیص بیص میں گذرے اور کوئی کام پورا نہ ہو- شَهْمٌ کی جمع شِهَامٌ ہے-

اَلشَّهَامَةُ ضِدُّهَا الْبَلَادَةُ - شہامت کی ضد بلادت ہے یعنی کودن' کند ذہن' احمق اور بے وقوف ہونا-

شَهْوَةٌ - خواہش کرنا' محبت رکھنا' آرزو کرنا-

تَشْهِيَةٌ - خواہش دلانا' ترغیب-

مُشَاهَاةٌ - مشابہت-

اِشْهَاءٌ - خواہش پوری کرنا' نظر لگانا-

تَشَهِّي - خواہش کرنا جیسے اِشْتِهَاءٌ ہے-

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ - مجھ کو سب سے بڑھ کر ڈر تم پر دو گناہوں کا ہے ایک تو ریا (یعنی دکھانے اور شہرت اور ناموری کے لیے نیک عمل کرنا نہ کہ خلوص سے خدا کی رضامندی کے لیے) دوسرے پوشیدہ خواہش سے (وہ یہ ہے کہ لوگوں میں تو اپنی لاطمعی اور بے پرواہی دکھلائے اور دل میں دنیا کی طمع ہو جیسے اکثر مکار اور دغاباز درویش ہوتے ہیں- بعض نے کہا گناہ کا دل میں چھپانا' اس پر اصرار کرنا- مثلاً ایک خوبصورت عورت کو دیکھا تو ظاہر میں تو آنکھ جھکا لینا تا کہ لوگ پرہیزگار سمجھیں مگر دل میں گناہ کی نیت کرنا کہ اگر یہ عورت ہاتھ لگ جائے تو اس سے خوب برا کام کروں)-

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَالْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ - دوزخ شہوتوں اور خواہش سے ڈھانپی گئی ہے اور بہشت ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں (یعنی شہوتیں اور خواہشیں جب پوری کی جائیں تو سمجھ لو کہ دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور جب شہوت اور خواہش کو دبا کر نفس شکنی کی جائے تو سمجھ لو کہ بہشت کا دروازہ کھل گیا- انسان میں یہی دو چیزیں ہیں جن کا دبانا اور مسخر کرنا انسانیت کے لیے ضرور ہے ورنہ پھر انسان اور دوسرے جانوروں میں فرق نہیں رہتا ایک تو غصہ دوسرے شہوت' پہلا ایک کتا اور دوسرا سور اور عقل بادشاہ ہے اور سور کو ڈانٹ دبا کر تم نے تابعدار کر دیا اور بادشاہ کی رائے پر چلے تو سبحان اللہ پھر بہتری بہتری ہے اگر خوب کھلا پلا کر ان کو موٹا کیا اور بادشاہ کو اس کتے اور سور کا تابعدار کر دیا تو پناہ بخدا پھر خیر نہیں ہلاکت اور تباہی کا سامنا ہے- میں سچ کہتا ہوں کہ اب تک باوصف اتنی عمر ہونے کے یہ مرتبہ مجھ کو حاصل نہیں ہوا کہ غصہ اور شہوت دونوں عقل کے پورے تابعدار ہو جائیں اور کبھی کبھی یہ کتے اور سور زور کر کے عقل پر غالب آ جاتے ہیں- یا اللہ تو اپنے فضل کرم سے اس کتے اور سور کو دبا دے اور عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابعدار کر دے بغیر تیری مدد کے میں اس کتے اور سور پر غالب نہیں ہو سکتا)-

يَا شَهْوَانِيُّ - اے شہوت پر چلنے والے یا سخت شہوت والے اس کی جمع شہاوی آتی ہے-

اِذَا اشْتَهٰى مَرِيْضُ اَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ - جب تم میں کوئی بیمار شخص کسی چیز کی خواہش کرے (یعنی کھانے کو اس کا دل چاہے) تو اس کو کھلائے (یہی سچی طب ہے اور جو طبیب بیمار کو پرہیز کرا کر اس کی طاقت اور قوت توڑ ڈالتے ہیں وہ نیم حکیم خطرہ جان ہیں اللہ ایسے حکیموں سے بچائے رکھے-

باب الشین مع الیاء

شَیْءٌ اور مَشِیْئَۃٌ اور مَشَاءَۃٌ اور مَشَائِیَۃٌ چاہنا' ارادہ کرنا-

شاء اللہ الشیء - اللہ کی مشیت ایسی ہی تھی-

مَاشَاءَ اللّٰہُ - تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے-

تَشْیِیْئٌ - برانگیختہ کرنا' ایک کام کرنے کی رغبت دلانا-

اِشَاءَۃٌ - لاچار کرنا' مجبور کرنا-

تَشَیُّئٌ - غصہ تھم جانا-

شَئٌ - چیز اور ہر موجود کو کہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالی کو بھی-

اَنَّ یَھُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تَنْذِرُوْنَ وَ تُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتُ فَاَمَرَ ھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتُ - ایک یہودی آنحضرتؐ پاس آیا کہنے لگا تم لوگ منت مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم لوگ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور میں چاہوں (تو اپنے تئیں اللہ کے ساتھ شریک کر دیتے ہو) اس وقت آنحضرتؐ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہا کریں جو اللہ چاہے پھر میں چاہوں (تو جب اللہ کی مشیت کو مقدم کیا اس کے بعد اپنی مشیت رکھی تو شرک کا شبہ جاتا رہا - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ قَالَ جَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا قُلْ مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتَ - یعنی جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کر دیا یوں کہہ جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں (نہایہ میں ہے کہ واؤ زبان عرب میں جمع کے لیے ہے برخلاف ثم کے وہ جمع اور ترتیب کے لیے ہے تو جب ثم کہا تو اللہ کی مشیت مقدم ٹھہری اور بندے کی اس کے بعد پس شرک کے شبہ سے احتراز ہو گیا)-

لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ - یوں مت کہو جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے-

فَلَا یَقْرَبُھَا الدَّجَّالُ وَلَا الطَّاعُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ - اللہ چاہے تو طاعون اور دجال دونوں اس کے پاس نہ پھٹکیں گے (یہ ان شاء اللہ فرمایا محض تبرک کے لیے ہے نہ شک کے طور پر اسی لیے امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنی عورت سے یوں کہا انت طالق ان شاء اللہ تو طلاق پڑ جائے گی کیونکہ ان شاء اللہ یقین کے مقام میں بھی آتا ہے جیسے کوئی کہے انا مومن ان شاء اللہ برخلاف اس کے اگر ان شاء زید کہا تو طلاق اس وقت تک نہیں پڑے گی جب تک زید نہ چاہے-

اَللّٰھُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدُ - یا اللہ اگر تو یہ چاہے کہ تیری پوجا نہ ہو (بلکہ شرک میں سب لوگ مبتلا رہیں) تو ایسا ہی ہوگا معلوم ہوا کہ شرک اسی طرح سارے گناہ اللہ ہی کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں مگر اللہ شرک اور گناہ سے راضی نہیں ہے - ارادہ مشیت اور رضا میں بہت فرق ہے اب یہ اعتراض کہ جب سارے کام اس کی مشیت اور ارادے سے ہوتے ہیں تو پھر گناہ کرنے والوں کو عذاب دینا انصاف سے بعید ہے ایک بے وقوفی کا اعتراض ہے بات یہ ہے کہ اللہ کی مشیت ایک مخفی امر ہے اور ظاہر میں اللہ نے بندوں کو اختیار دیا ہے کیا ہماری ارادی حرکت اور رعشہ کی حرکت دونوں ایک قسم کی ہیں - کوئی عقلمند اس کا قائل نہ ہوگا بس عذاب اور ثواب اس ظاہری اختیار پر مبنی ہے اور اس میں جو حکمت ہے اس کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے - اور شیخ ابن عربی نے جو صوفیوں کے پیشوا ہیں اسی اعتراض سے بچنے کے لیے یہ فرمایا کہ اللہ تعالی کا عذاب دوزخ والوں کے لیے عذاب اور شیریں اور بامزہ ہے لیکن بہشت والوں کے نزدیک وہ سخت تکلیف ہے - چنانچہ ایک صوفی فرماتے ہیں کہ جیسے بہشت والے دوزخ سے پناہ مانگیں گے اسی طرح دوزخ والے بہشت سے مگر علمائے ظاہر نے ان پر رد کیا ہے اور ایسے اعتقاد کو الحاد اور زندقہ قرار دیا ہے اور بہت سخت مخالف اس قول کے امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ ہیں پر ان کے شاگرد امام ابن قیم کا میلان اس طرف پایا جاتا ہے کہ دوزخ کا عذاب دائمی نہیں ہے اور ایک زور ایسا آئے گا گو ہزاروں برس بعد سہی کہ دوزخ کی تکلیف مٹ جائے گی اور دوزخ والے چین سے اس میں بسر کریں گے جیسے بہشت والے بہشت میں اور اللہ تعالی کا فضل و کرم اور رحم اسی کو مقتضی ہے کیا وہ چند روز کے گناہوں پر ابدلآباد اپنے بندوں کو سخت سخت تکالیف میں مبتلا میں رکھے گا دنیا کا کوئی ظالم سے ظالم

بادشاہ بھی ایسا نہیں کرتا- گو یہ قول چند صحابہ اور تابعین سے بھی منقول ہے مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کافر اور مشرک اور منافق لوگوں کا عذاب دائمی ہے' واللہ اعلم بحقیقة الحال)-

فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ- ان سب کاموں میں تیری مشیت ضرور ہے یا تیری مشیت کی نیت کرتا ہوں گو میں زبان سے کہوں-

وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ- ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں (یعنی مرنے والے ہیں یہاں بھی ان شاء اللہ محض تبرک کے لیے ہے کیونکہ موت تو یقینی ہے اس میں شک نہیں ہو سکتا-

هَيَّأَتْ شَيْئًا- ابوطلحہ کی بی بی نے ایک چیز تیار کی (اور اس کو گھر کے کونے میں رکھ دیا اور ابوطلحہ نے جب پوچھا بچہ کیسا ہے- انہوں نے کہا اب آرام ہے اور یہ جھوٹ نہ تھا بلکہ تعریض تھی- مطلب یہ تھا کہ دنیا کی اور بیماری کی تکلیف سے آرام ہو گیا- حالانکہ وہ مر گیا تھا- ابوطلحہ کے دل کو تسکین ہوئی- انہوں نے اپنی بی بی سے صحبت کی وہ حاملہ ہو گئیں- پھر ایک بچہ کے بدل (یکے بعد دیگرے) نو بچے اللہ نے عنایت فرمائے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تعریض کسی مصلحت سے درست ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے- امام شافعی نے ظالم بادشاہ کے سامنے تعریض کی اور معاویہ کے عامل مغیرہ بن شعبہ نے حجر بن عدی کو حضرت علی پر لعنت کرنے کا حکم دیا' انہوں نے کہا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَمِيْرَكُمْ اَمَرَنِيْ اَنْ اَلْعَنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْعَنُوْهُ لَعَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور مراد یہ رکھی کہ اس عامل پر لعنت کرو اللہ اس پر لعنت کرے)-

مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَّلَا قَزَعَةٍ وَّلَا شَيْئًا- ہم آسمان میں نہ بادل دیکھتے تھے نہ ابر کا کوئی ٹکڑا نہ اور کچھ (یعنی آسمان بالکل صاف تھا مگر آپ کی دعا سے ابر کا ایک ٹکڑا نمود ہوا اور پھیل گیا خوب پانی برسا)-

وَلَا اَذَانَ وَلَا شَيْءَ- نہ اذان ہوئی نہ اور کچھ (جیسے الصلوة جامعة یا الصلوة ایها المومنون وغیرہ)-

اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَّاحِدٌ- بنی ہاشم اور بنی مطلب تو ایک ہی ہیں (یعنی ہمیشہ ملے جلے رہے- جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں (عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد شمس اور نوفل اور ہاشم اور مطلب تو عبد شمس اور نوفل دو بھائی ایک طرف ہو کر رہے اور ہاشم اور مطلب ایک طرف یہاں تک کہ جب بنو کنانہ اور قریش نے یہ ٹھہرایا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ شادی بیاہ کریں گے نہ ان سے کوئی معاملہ کریں گے تو دونوں بھائیوں کی اولاد مدت تک پہاڑ کے ایک کونے میں بند رہی- قریش اور بنو کنانہ کہتے تھے کہ حضرت محمدؐ کو ہمارے سپرد کر دو لیکن بنی ہاشم اور بنی مطلب نے اس کو منظور نہ کیا اور ایک مدت تک تکلیف اور مصیبت اٹھائی)-

فَاِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَّاِلَّا رَجَعْتَ- اگر تو کچھ پائے یعنی مجاہدہ کا موقع تو بہتر ہے ورنہ (اپنے گھر کو) لوٹ آئے-

لَا يُحْدِثُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ- ان دونوں رکعتوں میں کوئی ایسا کام نہ کرے (جو نماز کے خلاف ہے یعنی ادھر ادھر کے خیالات اور وسوسے دل میں نہ لائے)-

فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا- انصار کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں کبھی ان میں کوئی عیب ہوتا ہے)- اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ کرے اس کو پیغام دے تو نکاح سے پہلے اس کا دیکھ لینا درست ہے' گو غفلت میں عورت کی رضامندی کے بغیر دیکھے یا شہوت کی نظر سے دیکھے اور امام داؤد ظاہری نے اس حدیث سے اس کے تمام جسم کو دیکھنا درست رکھا ہے- بعض نے کہا صرف چہرہ اور ہاتھ پاؤں دیکھنا درست ہے)-

هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا- تجھ کو ابن ابی الصلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہیں (یہ جاہلیت کے زمانہ کا ایک شاعر تھا مگر اس کے شعروں میں خدا کی توحید اور شرک کی مذمت بھری ہوئی تھی- آنحضرتؐ نے اس کا کلام بڑے شوق سے سنا اور فرمایا وہ تو مسلمانی کے قریب تھا)-

حَتّٰى يَنْبُتُوْا نَبَاتَ الشَّيْءِ- یہاں تک کہ اس چیز کی طرح اگیں گے (یعنی اس دانہ کی طرح جس کو پانی بہا کر لاتا

ہے)-

فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ شَيْئًا- (آنحضرتؐ نے ہم کو اختیار دیا (چاہیں تو اللہ اور رسول کو پسند کریں آپ کی زوجیت میں رہیں چاہیں جدا ہو جائیں) ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا پھر یہ اختیار کو کچھ نہیں شمار کیا (یعنی اس کو طلاق نہیں سمجھا)- اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر خاوند اپنی عورت کو اختیار دے اور وہ خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق واقع نہ ہو گی)-

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) لوگوں کا یہ گمان کہ آنحضرتؐ نے ہم کو کوئی خاص خاص باتیں بتلائیں یا کوئی خاص کتاب دی ہے بالکل غلط ہے ہمارے پاس کوئی چیز نہیں- ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن ہے اور یہ صحیفہ (اس میں چند احکام تھے شریعت کے مثلاً دیت کے احکام' قیدیوں کا چھڑانا' مدینہ کا حرم ہونا)-

ذَكَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا- آپ نے ایک اندیشہ ناک بڑی بات کا ذکر کیا-

وَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ- اللہ کی مدد جب ساتھ ہو تو پھر کوئی غالب نہیں ہو سکتا-

اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا- تم چاہتے ہو تو میں تم کو (زکوٰۃ کے مال میں سے) دیتا ہوں حالانکہ زکوٰۃ کے مال میں اچھے ہٹے کٹے کمانے والے کا اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے- مطلب یہ ہے کہ میں تم کو اس مال میں سے نہیں دوں گا-

فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا- (اپنے مکان میں نماز پڑھ کر پھر میں مسجد میں آتا ہوں وہاں جماعت کھڑی ہوتی ہے میں اس میں بھی شریک ہو کر نماز پڑھ لیتا ہوں) اب میرے دل میں کچھ خیال آتا ہے (کہیں یہ ناجائز ہو اور میں گنہگار رہوں) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ایسا کرنے سے میرے دل کو خوشی ہوتی ہے-

كُلَّمَا هَمَّ اَنْ تَفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ- جب وہ ان دروازوں میں سے کچھ کھولنا چاہتا ہے یعنی ذرا سا-

مَا كُنْتُ لِاَلْقَى اللّٰهَ بِبِدْعَةٍ لَمْ يُحْدِثْ اِلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا- میں اللہ تعالیٰ سے ایک بدعت نکال کر جس کا حکم اس نے نہیں دیا ملنا نہیں چاہتا (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہ نے کہا یا رسول اللہ جن لوگوں پر ہم کو قدرت حاصل ہوا اگر ہم زبردستی ان کو مسلمان بنالیں تو ہماری قوت زیادہ ہو گی ہمارا شمار بڑھ جائے گا)-

فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ- میں جب تم کو کسی بات کا حکم کروں تو جہاں تک ہو سکتا ہے اس کو بجا لاؤ (دین کی بات ہو یا دنیا کی) جب کسی بات سے منع کر دوں تو اس سے پرہیز رکھو (اور جس سے سکوت کروں وہ تم کو معاف ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ شَيْءٌ لَا كَالْاَشْيَاءِ- اللہ تعالیٰ ایک شے ہے (یعنی موجود ہے بلکہ اسی کا وجود اصلی ہے اور باقی چیزیں اسکے وجود کا ایک سایہ ہیں) مگر وہ اور اشیا کی طرح نہیں ہے (اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے جیسے فرمایا لیس کمثله شی اس میں کاف زائد ہے اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے)-

لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَلَا مِنْ شَيْءٍ خَلَقَ- نہ تو اللہ کسی چیز سے نکلا نہ اللہ نے مخلوقات کو کسی چیز سے بنایا (اس سے رد ہوا مادیئین کا جو کہتے ہیں مادہ قدیم ہے اور خداوند تعالیٰ نے سب چیزوں کو اسی مادہ سے بنایا)-

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ- اللہ ہمیشہ سے تھا اور اللہ کے ساتھ اور کوئی چیز نہ تھی (یعنی سوا ذات اور صفات الٰہی کے سب چیزیں حادث ہیں تو اللہ نے تمام چیزوں کو عدم سے وجود کا شرف بخشا یعنی اپنے وجود کا ایک سایہ ان پر ڈال کر ان کو موجود کیا پہلے وہ معدوم تھیں یعنی خارج میں گو اللہ تعالیٰ کے علم میں تھیں- اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ معدوم موجود نہیں ہو سکتا- نہ کوئی موجود معدوم ہو سکتا ہے کیونکہ یہ چیزیں معدوم محض نہ تھیں- بلکہ من وجہ وجود رکھتی تھیں یعنی وجود علمی اب جب اللہ تعالیٰ نے ان کو خارج میں بھی موجود کرنا چاہا تو اپنے وجود کا ایک عکس ان پر ڈالا وہ خارج میں بھی موجود ہو گئیں پھر جب چاہے گا یہ عکس ان سے اٹھا لے گا اور سب چیزیں نیست و نابود ہو جائیں گی)-

وَاَنْ يَّعْمَلَا حَسْبَ مَا اَمَرَهُمَا اللّٰهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ-

دونوں وصی جیسا اللہ نے حکم دیا ویسا ہی کریں- انشاء اللہ بمعنی اذ کے ہے یا قد کے یعنی اللہ نے ایسا ہی چاہا-

شَیْبٌ یا شَیْبَۃٌ یا مشَیبٌ= بڑھاپا' بالوں کی سفیدی' بوڑھے مرد کو شائب کہیں گے مگر بوڑھی عورت کو شَیْبَاءُ نہیں کہتے بلکہ شَمْطَاءُ کہتے ہیں-

تَشْیِیْبٌ-بوڑھا کرنا-

شَیَّبَ الْحَجَرَ- پتھر کو توڑ اکر برابر کیا-

شِیْبٌ-بھیڑ ے کا بچہ-

شَیْبَان-عرب کا ایک بڑا قبیلہ ہے اسی میں سے محمد بن حسن شیبانی امام ابوحنیفہ کے شاگرد-

شَیَّبَتْنِیْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ-مجھ کو سورہ ہود اور سورہ واقعہ نے بوڑھا کر دیا (کیونکہ ان دونوں سورتوں میں قیامت اور اس کے ہولناک واقعوں کا ذکر ہے- ایک شخص نے خواب میں آنحضرتؐ سے پوچھا ہود کی کس آیت نے آپ کو بوڑھا کر دیا- فرمایا فاستقم کما امرت نے یعنی اللہ کے حکموں پر مرنے تک قائم رہ حقیقت میں استقامت بہت مشکل ہے- صوفیہ فرماتے ہیں استقامت ہزار کرامت سے بڑھ کر ہے)-

لَهٗ شَعْرٌ عَلَاهُ الشَّیْبُ- آپ کے بال تھے ان پر سفیدی آ گئی تھی (کہتے ہیں چودہ بال آپ کے سفید ہوئے تھے وہ بھی مہندی میں رنگے ہوئے تھے)-

اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْ تُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ- سب سے بہتر خضاب جس سے تم سفیدی کو بدلتے ہو مہندی اور بسمہ کا خضاب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ سرخ یا زرد خضاب کرنا بالاتفاق درست ہے لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ منع ہے- میں کہتا ہوں کہ مہندی اور بسمہ کا خضاب تو بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے- بعض نے کہا اس سیاہی میں کسی قدر سرخی بھی ہوتی ہے تو یہ درست ہے برخلاف ماز و وغیرہ کے خضاب کے جس سے بال بالکل کالے بھنور ہو جاتے ہیں وہ نادرست ہے- بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یا صرف مہندی کا خضاب کرے یا صرف بسمہ کا دونوں کو ملا کر نہ کرے اور جب صرف ایک سے خضاب کیا جائے تو بال سیاہ نہیں ہوتے)-

شِیْبٌ جمع ہے اَشْیَب کی جیسے شِیْبَانٌ ہے-

اِذَا نَظَرَ اِلَی الشِّیْبِ- جب بوڑھوں کو دیکھے-

شَیْبَۃُ الْحَمْدِ-حضرت عبدالمطلب کا لقب ہے-

شَیْبِیّ-وہ شخص جس کے پاس خانہ کعبہ کی کنجی رہتی ہے وہ بنوشیبہ کی طرف منسوب ہے-

شَیْبَانِیَّةٌ-ایک فرقہ ہے جبریہ میں سے-

شَیْحٌ-کوشش کرنا' پرہیز کرنا-

تَشْیِیْحٌ-تنگ نگاہ سے دیکھنا' ڈرانا-

مُشَایَحَةٌ-جنگ' قتال' کوشش-

شَیْحٌ-ایک قسم کی بھاجی خوشبودار جس کا پھول زرد ہوتا ہے-

اِشَاحَةٌ-شیح اگانا-

ثُمَّ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ-آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر فرمایا پھر منہ پھیر لیا اور کراہت ظاہر کی یا ڈرایا (جیسے دوزخ کو دیکھ رہے ہیں)-

اِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ- جب آپ غصہ ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور ناپسندی کے ساتھ روگردانی کرتے-

عَلٰی جَمَلٍ مُّشِیْحٍ-ایک تیز رو اونٹ پر-

مُشِیْحُ الصَّدْرِ-یعنی سینہ ابھرا ہوا ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے یعنی چوڑے سینہ والے-

نَاقَةٌ شَیْحَانَةٌ-تیز رو اونٹنی-

اَشَاحَ بِوَجْهِهٖ-اپنا منہ پھیر لیا-

شَیْخٌ-بوڑھا یا جس کی عمر پچاس سے زیادہ ہو اخیر عمر تک یا اسی برس تک اس کی جمع شُیُوْخٌ اور اَشْیَاخٌ اور شِیْخَةٌ اور شِیْخَانٌ اور مَشْیَخَةٌ اور مَشْیُوْخَاءَ اور مَشْیُخَاءَ اور مَشَائِخ ہے-شَیْخٌ اور شُیُوْخَةٌ اور شُیُوْخِیَّةٌ اور شَیْخُوْخَةٌ اور شَیْخُوْخِیَّةٌ-بوڑھا ہونا-

تَشْیِیْخٌ بوڑھا ہونا' شیخ کہنا' عیب کرنا' فضیحت کرنا-

تَشَیَّخٌ شیخ ہونا-

ذِكْرُ شِیْخَانِ قُرَیْشٍ- قریش کے بوڑھے لوگوں کا بیان-

شَیْخَان - ایک مقام کا نام ہے جہاں آپ رات کو جنگ احد میں ٹھہرے تھے-

وَاَبُوْ بَکْرٍ شَیْخٌ یُّعْرَفُ - ابوبکر بوڑھے آدمی تھے لوگ ان کو پہچانتے تھے (کیونکہ وہ سوداگری کے لیے آیا جایا کرتے تھے)-

اِنَّ شَیْخًا اَخَذَ تُرَابًا - ایک بوڑھے نے (سجدہ نہیں کیا بلکہ) تھوڑی سی مٹی لے کر پیشانی سے لگالی (یہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا یا ولید ابن ولید)-

شَیْخَیْن - فقہ احناف میں امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کو کہتے ہیں اور علم کلام میں ابوالحسن اشعری اور ابومنصور ماتریدی کو اور علم حدیث میں بخاری اور مسلم کو اور حکمت اور فلسفہ میں شیخ بوعلی بن سینا اور شیخ شہاب الدین مقتول یا ابونصر فارابی کو اور اہلحدیث کی فقہ میں امام ابن تیمیہ اور ابن قیم کو اور طب میں جالینوس اور ابن سینا کو- امامیہ کے نزدیک شیخ فی الحدیث امام موسیٰ کاظم کو کہتے ہیں-

شَیْدٌ - گلاوہ کرنا' بلند کرنا' قوی کرنا-

تَشْیِیْدٌ - مضبوط کرنا' بلند کرنا' ملنا-

اِشَادَۃٌ - ہلاک کرنا' تعریف کرنا' ظاہر کرنا' مشہور کرنا-

مَنْ اَشَادَ عَلٰی مُسْلِمٍ عَوْرَۃً یَّشِیْنُہٗ بِھَا بِغَیْرِ حَقٍّ شَانَہُ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ - جو شخص کسی مسلمان کی چھپی بات کو مشہور کرے ناحق اس کا عیب ظاہر کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب ظاہر کرے گا- (اس کو تمام لوگوں میں ذلیل و خوار کرے گا)-

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَادَ عَلٰی امْرِیٍٔ مُّسْلِمٍ کَلِمَۃً ھُوَ مِنْھَا بَرِیٌٔ - جو شخص کسی مسلمان پر ایسی بات لگائے مشہور کرے جو اس نے نہ کی ہو (تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلیل کرے گا) عرب لوگ کہتے ہیں-

شَادَ الْبُنْیَانَ یَشِیْدُہٗ شَیْدًا - عمارت بلند کی یا اس پر گلاوہ کیا گچ کا-

شِیْد - جس سے گلاوہ کریں' چونا وغیرہ-

قَصْرٌ مَّشِیْدٌ - پختہ محل-

اِلَّا مَنْ اَشَادَ بِھَا - (پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائے) مگر جو اس کو پہنچائے (لوگوں سے دریافت کرے اسکے مالک کی تلاش کرے)-

اِنَّ الْاِ مَامَۃَ خَصَّ اللّٰہُ بِھَا اِبْرَاھِیْمَ وَاَشَادَ بِھَا ذِکْرَہٗ - اللہ تعالیٰ نے امامت کا منصب حضرت ابراہیم سے خاص کیا اور ان کا نام امامت کی وجہ سے مشہور کیا-

بُرُوْجٌ مُّشَیَّدَۃٌ - اونچے اونچے محفوظ برج-

شِیْرٌ - شیر یعنی اسد-

شِیَارٌ - حسن اور خوبصورتی-

رَاٰی امْرَاَۃً شَیِّرَۃً عَلَیْھَا مَنَاجِدُ - عورت دیکھی جو سونے اور جواہر کے ہار پہنے ہوئی تھی (یعنی جڑاؤ ہار) اصل میں یہ شَارَۃٌ سے نکلا ہے جو بمعنی ہیات اور شکل کے ہے تو یہ اجوف وادی ہے اور یہاں پر صرف لفظی مناسبت سے اسکا ذکر کیا گیا-

کَانَ یُشِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ - آنحضرت نماز میں اشارہ کرتے ہاتھ سے یا سر سے (کبھی سلام کا جواب اشارے سے دیتے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنے سے نماز میں خلل نہیں آتا)-

کَانَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ - سلام کا جواب ہاتھ کے اشارے سے دیتے-

قَالَ لِلَّذِیْ کَانَ یُشِیْرُ بِاَصْبِعِہٖ فِی الدُّعَاءِ اَحِّدْ اَحِّدْ - ایک شخص دعا میں انگلیوں سے اشارہ کرتا آپ نے اس کو فرمایا ایک انگلی سے اشارہ کر (تا کہ اللہ کی توحید کی طرف اشارہ ہو)-

کَانَ اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِکَفِّہٖ - آپ اپنے پنجے سے اشارہ کرتے (یعنی کسی کے ہٹانے کو یا اور کسی کام کے لیے مگر تشہد میں صرف کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے-

اِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِھَا - اور جب کلام کرتے تو اشارہ بھی اس کے ساتھ ملاتے (یعنی ہاتھ سے بھی اشارہ کرتے)-

مَنْ اَشَارَ اِلٰی مُؤْمِنٍ بِحَدِیْدَۃٍ یُّرِیْدُ قَتْلَہٗ فَقَدْ وَجَبَ دَمُہٗ - جو شخص کسی مسلمان پر ہتھیار اٹھائے گا اس کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو اس کا قتل واجب ہو گیا (دوسرے کی جان بچانے کے لیے) قانوناً بھی یہ کوئی جرم نہیں ہے)-

فَتَشَايَرَهُ النَّاسُ - لوگوں نے اس کو دیکھنا شروع کیا اس کی شکل اور ہیت کو پسند کیا-

وَهُمُ الَّذِيْنَ خَطُّوْا مَشَائِرَهَا - وہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کے گھروں اور کھیتوں پر نشان کیا-

شِيْرُوْيَهْ - ایران کا ایک بادشاہ تھا-

شِيْزٌ - ایک کالی لکڑی ہے- بعض کہتے ہیں آبنوس' اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں-

تَشْيِيْزٌ - لال لکیریں کرنا-

بُرْدٌ مُّشَيَّزٌ - چادر جس پر لال دھاریاں ہوں-

شِيْزٰى بہ معنی شِيْزٌ ہے اور کبھی پیالہ کو بھی کہتے ہیں-

وَمَاذَا بِالْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ مِّنَ الشِّيْزٰى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ - (یہ ابن سوادہ کے مرثیہ کا ایک شعر ہے جو اس نے ان کافروں پر کہا تھا جو بدر کے دن مارے گئے اور ان کی لاشیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دی گئیں) کہتا ہے- بدر کے اندھے کنوئیں میں کتنے پیالے ہیں (یعنی پیالوں میں کھلانے والے) جو اونٹ کے کوہان سے آراستہ کئے جاتے تھے یعنی اونٹ کے کوہان کا شوربا جو نہایت مزے دار ہوتا ہے- پیالوں میں بھر کر لوگوں کو کھلاتے تھے- مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے سخی اور مہمان نواز تھے)-

شِيْصٌ - وہ کھجور جس کی گٹھلی سخت نہ ہو یا جس میں گٹھلی نہ ہو- یہ خراب قسم کی کھجور ہے اور دانت کا درد یا پیٹ کا اور ایک قسم کی مچھلی-

شِيْصَةٌ - ایک قسم کی مچھلی یا مطلب اور مقصد-

مُشَايَصَةٌ - منافرت-

نَهٰى قَوْمًا عَنْ تَأْبِيْرِ نَخْلِهِمْ فَصَارَتْ شِيْصًا - آنحضرتؐ نے کچھ لوگوں کو کھجور کا پیوند لگانے سے (نر مادہ کا جوڑ کرنے سے) منع فرمایا تو وہ شیص ہو گئی (یعنی خراب کھجور ان درختوں میں ہونے لگی اس وقت آپ نے فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْيَاكُمْ یعنی تم اپنے دنیا کے کام خوب جانتے ہو یعنی پیوند لگا سکتے ہو- میں نے جو حکم دیا تھا وہ کچھ خدا کا حکم نہ تھا اپنی رائے سے ایک بات کہی تھی)-

مترجم کہتا ہے انتم اعلم بامور دنیا کم کا یہ مطلب ہے کہ دنیاوی کاموں کھانے پینے پہننے' زراعت تجارت پیشہ کرنے میں اگر خدا کا کوئی حکم نہ اترا ہو تو تم اپنی رائے سے جیسا مناسب اور مفید سمجھو اس پر عمل کر سکتے ہو لیکن دنیاوی وہ کام جن میں اللہ کا حکم اترا جیسے سود کی حرمت شراب اور مردار کی حرمت' ماں بہن وغیرہ سے نکاح کی حرمت ان میں تو شریعت کے حکم پر چلنا ضرور ہے-

شَيْطٌ یا شِيَاطَةٌ یا شَيْطُوْطَةٌ - جل جانا' ہلاک ہو جانا- بعض کہتے ہیں شیطان اسی سے ماخوذ ہے یعنی ہلاک ہونے والا یا جلنے والا- بعض کہتے ہیں وہ شَطْنٌ سے نکلا ہے یعنی خدا کی رحمت سے دور اور تَشْطِيْطٌ جلانا جیسے اِشَاطَةٌ ہے ہلاک کرنا' باطل کرنا-

تَشَيُّطٌ - جلنا-

اِسْتِشَاطَةٌ - غصہ میں بھڑک جانا' ہلکا ہو کر اڑ جانا-

اِذَا اسْتَشَاطَ السُّلْطَانُ تَسَلَّطَ الشَّيْطَانُ - جب بادشاہ غصہ ہوتا ہے تو شیطان اس پر چڑھ جاتا ہے وہ غصے میں طرح طرح کے ظلم کرتا ہے لوگوں کی جان لیتا ہے ان کو ناحق تباہ کرتا ہے- یہ شَاطَ يَشِيْطُ سے ہے یعنی جل گیا یا جلنے کے قریب ہو گیا-

فَاسْتَشَاطَ غَضَبًا - غصے میں بھڑک اٹھا یعنی سخت غصہ ہوا

مَارُاِىَ ضَاحِكًا مُّسْتَشِيْطًا - کبھی آپ کو بے انتہا ہنستے نہیں دیکھا (یعنی خوب زور سے ٹھٹے مارتے ہوئے) یہ استشاط الحمام سے ماخوذ ہے یعنی کبوتر ہلکا ہو کر اڑ گیا-

اَلَمْ تَرَوْ اِلَى الرَّأْسِ اِذَا شُيِّطَ - کیا تم نے سری کو نہیں دیکھا جب وہ پک کر جل جاتی ہے-

شَيَّطَ اللَّحْمَ - گوشت کو جلا دیا' اتنا پکایا-

حَتّٰى شَاطَ فِى رِمَاحِ الْقَوْمِ - (جنگ موتہ میں زید بن حارثہ آنحضرتؐ کا جھنڈا لے کر اتنا لڑے) کہ لوگوں کے برچھوں سے مارے گئے (یعنی کافروں نے برچھوں سے مار مار کر آپ کو شہید کیا- اس کے بعد جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی شہید ہوئے اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے وہ بھی شہید ہوئے' اس کے بعد خالد بن ولید نے' انہوں نے کافروں کو شکست دی)-

لَمَّا شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ بِالزِّنَا قَالَ عُمَرُ شَاطَ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِ الْمُغِيْرَةِ- مغیرہ بن شعبہ جو کہ کوفہ کے عامل تھے ان پر تین شخصوں نے زنا کی گواہی دی (لیکن چوتھے شخص نے گول گول بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا' اور مغیرہ جب اٹھے تو ان کی سانس پھول رہی تھی- اس لیے حضرت عمر نے مغیرہ کو زنا کی حد نہیں ماری بلکہ یہی فرمایا مغیرہ کے تین ربع تباہ ہو گئے (یعنی ان کی دینداری اور پرہیزگاری کے تین ربع برباد ہو گئے ایک ربع رہ گیا- اگر چوتھی گواہی بھی صاف ہوتی تو ساری دینداری برباد ہو جاتی)-

إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ يُؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِيُّ فَيُشَاطَ لَحْمُهُ كَمَا تُشَاطُ الْجَزُوْرُ- سب سے بڑھ کر تمہارے متعلق مجھ کو یہ ڈر ہے ایسا نہ ہو ایک بے گناہ مسلمان شخص پکڑا جائے- پھر اسکا گوشت اس طرح کاٹا جائے جیسے اونٹ کا کاٹا جاتا ہے (اس کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹا جاتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں- اشاط الجزور اونٹ کا گوشت ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ دیا)-

شَاطَتِ الْجَزُوْرُ- اونٹ کا گوشت سب بٹ گیا کوئی ٹکڑا باقی نہیں رہا-

إِنَّ سَفِيْنَةَ أَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ فَأَكَلَهُ- سفینہ نے ایک اونٹ کو دھاردار لکڑی سے ذبح کیا اس کا خون بہایا پھر اس کو کھایا-

اَلْقَسَامَةُ تُوْجِبُ الْعَقْلَ وَلَا تُشِيْطُ الدَّمَ- قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے وہ خون کو بے کار نہیں جانے دیتی (بیکار خون وہ ہے جس میں نہ دیت واجب ہو نہ قصاص) یا خون نہیں بہاتی یعنی قسامت میں قصاص لازم نہیں آتا-

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ فُتُوْنِهِ وَشِيْطَاهُ وَشُجُوْنِهِ- میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان کے شر سے اور اس کے فتنوں اور اس کے ہلاک کرنے اور رنجوں سے صحیح وَأَشْطَانِهِ ہے یعنی شیطان کے پھندوں سے-

فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ- اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والا منع کرنے سے بھی باز نہ رہے تو وہ شیطان ہے (اس سے لڑنا چاہیے)-

وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطَانِ- لقمہ کھاتے میں گر جائے اس کو اٹھا کر پاک صاف کر کے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے-

شَيْطَانَةٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً- کبوتر اڑانے والا شیطان ہے' شیطان کے پیچھے لگا ہے (اکثر کبوتر باز کوٹھوں پر چڑھ کر مستورات پر نظر ڈالتے ہیں یا کبوتر بازی میں ایسے مشغول ہوتے ہیں کہ نماز اور عبادت سے غافل ہو جاتے ہیں اس لیے ان کو شیطان فرمایا علماء نے کہا ہے کہ کبوتر انڈے اور بچے نکالنے کے لیے' اسی طرح وحشت رفع کرنے کے لیے پالنا درست ہے' اسی طرح خطوط اور نامے پہنچانے کے لیے لیکن ان کا اڑانا مکروہ ہے اگر شرط باندھ کر اڑائے تو وہ جوا ہے اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے پھر اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی)-

خُذُوا الشَّيْطَانَ- شیطان کو پکڑو (یہ ایک شاعر کے لیے فرمایا- جو رات دن شعر گوئی اور شعر خوانی میں مصروف رہتا تھا- ایسا شاعر درحقیقت شیطان ہے جو اپنی عمر عزیز واہیات میں برباد کرتا ہے)-

اَلْعُطَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ وَالنُّعَاسُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ- نماز میں چھینک اور جمائی اور اونگھ شیطان کی طرف سے ہے وہ چاہتا ہے کہ نماز میں حضور قلب اور خشوع اور خضوع نہ ہونے دے-

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ- شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے (یعنی حقیقۃً کھانا مراد ہے کیونکہ شیطان ایک لطیف جسم ہے اسکا کھانا کھانا قیاس سے بعید نہیں ہے- افسوس ہمارے زمانہ میں بعض مسلمانوں نے بھی غیر مسلم اقوام کی تقلید کر کے بائیں ہاتھ سے کھانا اختیار کیا- مضائقہ نہیں اگر میز پر کھائیں یا کانٹے چھری سے کھائیں مگر چھری بائیں ہاتھ میں رکھیں اور کانٹا داہنے ہاتھ میں تاکہ شیطان کی وضع سے بچیں)-

شَطَنٌ- رسی- (اشطان اس کی جمع ہے)-

شَيْطَنَةٌ- شیطان کے سے کام کرنا' شرارت اور سرکشی عرب لوگ سانپ کو بھی شیطان کہتے ہیں-

شَيْعٌ یا شُيُوْعٌ یا مَشَاعٌ یا شَيْعُوْعَةٌ یا شَيَعَانٌ- مشہور ہونا'

شائع ہونا جیسے ذَیْعٌ ہے۔

شِیَاعٌ - پیچھے ہونا' پیروی کرنا۔

شَاعَ بِالشَّیْءِ - اس کو ظاہر کیا' مشہور کیا۔

شَاعَ الْاِنَاءَ - برتن بھر دیا۔

شَاعَکُمُ السَّلَامُ - عرب لوگ رخصت کے وقت کہتے ہیں یعنی سلامتی تم پر عام ہو ہمیشہ رہے۔ صحاح میں ہے کہ شَاعَکُمُ السَّلَامُ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ دونوں کا ایک ہی مطلب اور ایک ہی محل ہے۔

تَشْیِیْعٌ - جلانا' پھونکنا۔

مُشَایَعَةٌ - پیچھے جانا' متابعت کرنا' اب عام لوگ اس کو استقبال کے معنی میں مستعمل کرتے ہیں۔

اِشَاعَةٌ - مشہور کرنا جیسے اِذَاعَةٌ ہے۔

تَشَیُّعٌ - شیعہ ہونا' سیعہ ہونے کا دعوی کرنا' اہل بیت کی طرف میلان۔

تَشَایُعٌ - شریک ہونا۔

اَلْقَدَرِیَّةُ شِیْعَةُ الدَّجَّالِ - قدریہ (یعنی جو لوگ تقدیر کے منکر ہیں اور بندوں کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں) دجال کے گروہ ہیں (اصل میں شیعہ گروہ کو کہتے ہیں اب اس کا استعمال ان لوگوں کے لیے کیا جاتا ہے جو حضرت علی سے محبت رکھتے ہیں اور آپ کے اہل بیت سے۔ محیط میں ہے کہ شیعہ ایک بڑا فرقہ ہے مسلمانوں کا جو آنحضرتؐ کے بعد حضرت علی کو امام جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت پر نص کر دیا تھا اور ہمیشہ امامت آپ ہی کی اولاد میں رہے گی دوسرے خاندان میں نہیں جاسکتی۔ ان کے بائیس فرقے ہیں اور تین اصول ہیں ایک غلاۃ دوسرے زیدیہ تیسرے امامیہ مترجم کہتا ہے غلاۃ جو معاذ اللہ حضرت علی کی الوہیت کے قائل تھے وہ دنیا سے معدوم ہو گئے شاید کہیں دو چار باقی ہوں' اب دو فرقے شیعوں کے موجود ہیں ایک تو زیدیہ اطراف یمن میں دوسرے امامیہ جو ایران اور عرب اور ہند میں بکثرت ہیں۔ ان کے پھر دو فرقے ہیں ایک اثناعشریہ دوسرے اسماعیلیہ اکثر شیعہ ہمارے زمانہ کے اثناعشری ہیں)۔

اِنِّیْ لَاَرٰی مَوْضَعَ الشَّهَادَةِ لَوْ تُشَایِعُنِیْ نَفْسِیْ - میں تو شہادت کا مقام دیکھ رہا ہوں اگر میرا نفس مانے اور میری اطاعت کرے۔

لَمَّا نَزَلَتْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ وَاَیْسَرُ - جب یہ آیت (سورہ انعام کی) اتری - اویلبسکم شیعا الخ تو آپ نے فرمایا یہ دونوں باتیں (یعنی کئی گروہ ہو جانا اور ایک دوسرے کی مار چکھانا) آسان ہیں' بہ نسبت اوپر سے عذاب اترنے کے یا نیچے سے عذاب آنے کے (کیونکہ اوپر اور نیچے کے عذاب سے تو ایک بارگی سب کے ہلاک ہو جانے کا ڈر ہے)۔

نُهِیْنَا اَنْ نَقُوْلَ فِیْ هَاتَیْنِ الشِّیْعَتَیْنِ شَیْئًا - ہم کو منع ہوا کہ ان دونوں گروہوں کے باب میں کچھ کہیں (بلکہ سکوت اولیٰ ہے گو اس میں شک نہیں کہ حضرت علی کا گروہ ہر جنگ میں حق پر تھا اور مخالف گروہ باغی اور خاطی تھا۔ جو شخص کسی کی مدد کرے اس کی جماعت میں شریک ہو جائے وہ اس کا شیعہ کہلائے گا' (جیسے امام حسین نے ابن زیاد کے لشکر والوں کو شیطان کا شیعہ یعنی گروہ فرمایا)۔

نَهٰی عَنِ الْمُشَیِّعَةِ - آپ نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جو ہمیشہ بکریوں کے پیچھے رہتی ہے۔ (لاغر اور ناتوانی سے دوسری بکریوں کے ساتھ چل نہیں سکتی)۔

اِنَّهٗ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا - خالد بن ولید بہادر شخص تھے۔

وَاِنَّ حَسَکَةَ کَانَ رَجُلًا مُشَیَّعًا - حسکہ بڑا جلد باز شخص تھا (یہ شیعت النار سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے آگ کو روشن کیا اس پر ایندھن ڈال کر)۔

اَللّٰهُمَّ اَعِشْهُ بِغَیْرِ رَضَاعٍ وَتَابِعْ بَیْنَهٗ بِغَیْرِ شِیَاعٍ - یا اللہ ٹڈیوں کو بے دودھ پلائے زندہ رکھ اور ان کو بن بلائے اور آواز دیئے ایک جگہ جمع رکھ (یہ حضرت مریم نے ٹڈیوں کو دعا دی۔ باجے اور ستار کی آواز کو شیاع کہتے ہیں اور اونٹ والے جو آواز کر کے اونٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں اس آواز کو بھی)۔

اُمِرْنَا بِکَسْرِ الْکُوْبَةِ وَالْکَنَّارَةِ وَالشِّیَاعِ - عود اور

طنبورہ اور ستار ان سب کو توڑ ڈالنے کا ہم کو حکم ہوا (یعنی آلات لہو اس میں سب قسم کے باجے آگئے مگر شادی بیاہ اور خوشی کی رسموں میں ان کا جواز دوسری حدیث سے ثابت ہے اور بعض نے کہا سوا دف کے وہ بھی شادی بیاہ میں دوسرا کوئی باجہ بجانا درست نہیں مگر امام ابن حزم اور ظاہر یہ نے سب باجوں کو درست رکھا ہے)۔

اَلتَّشَیُّعُ حَرَامٌ کثرت جماع پر فخر کرنا حرام ہے۔ (جیسے اکثر جاہلوں کا شیوہ ہے اپنی مردمی لوگوں سے فخریہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اتنی بار یا اتنی عورتوں سے ایک دن میں صحبت کی۔ ایک روایت میں سین مہملہ سے ہے اس کا ذکر اوپر گذر چکا)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ اَشَاعَ عَلٰی رَجُلٍ عَوْرَۃً۔ جس نے کسی دوسرے کا مخفی عیب ظاہر کیا اس کو لوگوں میں پیش کیا۔

هَلْ لَكَ مِنْ شَاعَةٍ۔ کیا تمہاری کوئی جورو ہے۔ (جورو کو شاعہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہے اس کی متابعت کرتی ہے)۔

بَعْدَ بَدْرٍ بِشَهْرٍ اَوْ شَيْعِهٖ۔ جنگ بدر کے ایک مہینے یا ایک مہینے کے قریب بعد (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

اَقَمْتُ بِهٖ شَهْرًا اَوْ شَيْعَ شَهْرٍ۔ میں وہاں ایک مہینہ یا ایک مہینہ کے قریب کچھ کم وبیش ٹھہرا۔)

اَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ۔ تم جنازے کو پہنچانے والے ہو (تو اس کے سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں چلو)۔

اَنْتُمْ مُشَيَّعُوْنَ۔ تمہارے ساتھ لوگ چل رہے ہیں (یعنی جن وانس اور ملائکہ)۔

مَا هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ حَوْلَهٗ كَالنُّجُوْمِ قُلْتُ شِيْعَتُهٗ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ فَاَتٰى جِبْرَئِيْلُ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرَاهِيْمُ (آنحضرتؐ ایک رات کو اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے مسجد میں اتنے میں آپ نے فرمایا لوگو جب تم اگلے پیغمبروں کا ذکر کرو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو پھر ان پر (یعنی یوں کہو علی نبینا وعلیہ السلام) لیکن جب میرے باپ ابراہیم کا ذکر کرو تو پہلے ان پر درود بھیجو پھر مجھ پر۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابراہیم کو یہ درجہ کیسے ملا؟ آپ نے فرمایا معراج کی رات کو میں آسمان پر گیا جب تیسرے آسمان پر پہنچا تو نور کا ایک منبر میرے لیے رکھا گیا۔ میں اس منبر کے اوپر بیٹھا اور ابراہیم ایک سیڑھی نیچے مجھ سے بیٹھے، باقی سب پیغمبر منبر کے گرد گرد بیٹھے اتنے میں علیؓ نور کی ایک اونٹنی پر سوار آئے ان کا منہ چاند کی طرح چمک رہا تھا اور ان کے ساتھی تاروں کی طرح ان کے گرداگرد تھے تو ابراہیم نے مجھ سے پوچھا یہ کون ہے کیا کوئی بڑا پیغمبر ہے یا مقرب فرشتہ ہے۔ میں نے کہا نہ پیغمبر نہ مقرب فرشتہ ہے یہ میرا بھائی میرے چچا کا بیٹا میرا داماد میرے علم کا وارث علی بن ابی طالب ہے۔ ابراہیم نے کہا) یہ لوگ جو اس کے گرداگرد ہیں تاروں کی طرح وہ کون ہیں میں نے کہا وہ اس کے شیعہ (یعنی گروہ محبین علیؓ) ہیں اس وقت حضرت ابراہیم نے یوں دعا کی یا اللہ مجھ کو بھی علی کے شیعہ میں سے کر اس کے بعد حضرت جبرئیل یہ آیت لائے **وان من شیعۃ لابراھیم**۔

مترجم کہتا ہے یہ روایت حضرات امامیہ کی کتابوں میں سے ہے لیکن اہل سنت کی کتابوں میں میں نے نہیں دیکھی۔

طَالَ مَا اتَّكَؤُا عَلَى الْاَرَائِكِ وَقَالُوْا نَحْنُ مِنْ شِيْعَةِ عَلِيٍّ۔ مدت سے مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم علی کے شیعہ (گروہ) ہیں۔

مَنْ سَافَرَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ مُشَيِّعًا لِسُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ جو شخص سفر کرے وہ نماز میں قصر کرے مگر جب کسی ظالم بادشاہ کے ساتھ (اس کے ہمراہیوں اور تابعین میں ہو)۔

فُلَانٌ مِنْ اَشْيَاعِ السُّلْطَانِ۔ وہ بادشاہ کے تابعداروں اور ساتھیوں میں سے ہے۔

شَيَّعْتُ الضَّيْفَ۔ میں نے مہمان کو پہنچا دیا، رخصت کے وقت اس کے ساتھ گیا (جیسا دستور ہوتا ہے تھوڑی دور تک مہمان کو پہنچا کر آتے ہیں)۔

شَيْقٌ۔ باندھنا، مضبوط کرنا۔

شِيْقٌ۔ پہاڑ کی چوٹی یا اس کا دشوار گذار مقام۔

شَيْلٌ۔ اٹھانا، اپنی جگہ سے ہٹانا (حال کے محاورہ میں بہت مستعمل ہے)۔

شِلْ یعنی اٹھا- شِیْل بھی کہتے ہیں-

حَتّٰی شِیْلُوا - اچھا اٹھاؤ-

شَیْمٌ -تلوار سونتنا' نیام میں کر لینا (دونوں معنی میں آیا ہے) بجلی کو دیکھنا' کہاں جاتی ہے' کہاں برستی ہے' آنکھ لگانا' انتظار کے طور پر' چھپانا' داخل کرنا' جیسے شُیُوْمٌ ہے-

تَشْیِیْمٌ- کسی کے سر یا کپڑے کو پکڑ کر اندر جانا' اس سے لڑنے کے لیے-

شَامَ الشَّیْءَ -اندازہ کیا' تخمینہ کیا-

اِشَامَۃٌ - داخل ہونا جیسے اِنْشِیَامٌ اور اِشْتِیَامٌ ہے-

شَائِمُ بَرْقِهٖ - اس سے خیر کی امید رکھنے والا-

مَشِیْمَۃ - وہ جھلی جس کے اندر بچہ ہوتا ہے- ولادت کے وقت وہ باہر نکلتی ہے (بچہ اس کو پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے)-

لَا اَشِیْمُ سَیْفًا سَلَّهُ اللّٰهُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ- (خالد بن ولید کی لوگوں نے ابوبکرؓ سے شکایت کی انہوں نے کہا) میں تو اس تلوار کو نیام میں کرنے والا نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مشرکوں پر سونتی ہے (یعنی خالد کو معزول نہیں کروں گا- وہ اللہ کی تلوار ہیں)-

شِمْ سَیْفَكَ وَلَا تَفْجَعْنَا بِنَفْسِكَ (جب ابوبکر صدیقؓ اپنی تلوار سونت کر اکیلے ہی مرتدوں سے لڑنے کے لیے نکلے تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا) اپنی تلوار نیام میں کرو اور اپنی جان کھو کر ہم کو مصیبت میں نہ ڈالو (یعنی تم مارے جاؤ گے تو سارا انتظام بگڑ جائے گا- مسلمان ایک آفت اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے)-

فَشَامَهٗ- آخر آپ نے تلوار نیام میں کر لی (اور اس گنوار کو سزا نہ دی جس نے غفلت میں آپ کی تلوار کو سونت کر آپ کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- تلوار سونت لی وہ گنوار تلوار کی خوبی دیکھنے میں مصروف ہو گیا اور جس بات کا ارادہ تھا اس کو بھول گیا)-

وَهَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَةٌ وَّطَفِیْلٌ - (یہ بلال کے شعر کا ایک مصرعہ ہے) یعنی کیا مجھ کو شامہ اور طفیل پھر دکھلائی دیں گے (جو دونوں مکہ کے پہاڑ ہیں مجنہ چشمہ کے سامنے مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں مجھ کو جانا اور مجنہ کا پانی پینا نصیب ہو گا یا نہیں-

شِیْمَتُهُ الْوَفَاءُ- آپ کی خصلت وفاداری تھی (یعنی وعدے کا پورا کرنا' جس نے احسان کیا ہو اس کا احسان ماننا' اس سے نیک سلوک کرنا)-

شِیْمَتُهُ الْحَیَاءُ- آپ کی خصلت حیا اور شرم تھی اس کی جمع شِیَمٌ ہے)-

شَیَمٌ- وہ زمین جو کبھی کھودی نہ گئی ہو-

شِیَامٌ -مٹی-

شَیَامٌ - برابر زمین اور مٹی-

شِیَمٌ -ایک قسم کی مشک-

شَیْنٌ -عیب کرنا-

تَشْیِیْنٌ -شین لکھنا-

مَشَائِنُ -عیب بمعنی معائب اور مثالب ہے-

مَا شَانَهُ اللّٰهُ بِبَیْضَاءَ- اللہ تعالیٰ نے آپ کے بالوں کو سفیدی سے عیب دار نہیں کیا (حالانکہ سفیدی عیب نہیں ہے بلکہ نور ہے اور وقار جیسے دوسری حدیث میں ہے مگر انسؓ اس حدیث کے راوی نے شاید وہ حدیث نہیں سنی اور آنحضرتؐ کا وہ فرمان سنا جو آپ نے ابوقحافہ ابوبکر صدیق کے والد کے حق میں فرمایا تھا جب ان کا سر ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھا کہ اس کی سفیدی بدلو (یعنی خضاب کر کے) اور سفیدی کو مکروہ سمجھا اسی لیے فرمایا غیروا الشیب یعنی سفیدی کو بدلو (خضاب کر کے)- اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک حدیث دوسرے کی ناسخ ہو والله اعلم کذافی انهایه)-

یُرِیْدُ شَیْنَهٗ- وہ اس کا عیب کرنا چاہتا تھا-

شَیْهٌ -نظر لگانا-

فَاَمَرَلَهَا بِشِیَاهٍ غَنَمٍ- آپ نے اس کو چند بکریاں دینے کا حکم دیا- (شِیَاہٌ جمع ہے شَاۃٌ کی جو اصل میں شَاھَۃٌ تھا)-

لَا یُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ شِیَةِ مَاحِلٍ- کسی چغلخور کی چغلی کھانے سے ان کا عہد نہیں ٹوٹتا- (شِیَۃٌ اصل میں وشیٌ تھا یعنی چغلی کھانا' اس کا اصلی باب الواوُ مع الشین تھا مگر یہاں مناسب لفظی سے بہ متابعت صاحب نہایہ ہم نے ذکر کیا)-

فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اَدْهَمَ فَکُمَیْتٌ عَلٰی هٰذِهِ الشِّیَةِ- اگر

مشکی نہ ہوتو اسی رنگ کا کمیت ہو-

لَيْسَ فِيْهِ شِيَةٌ - اس میں کوئی داغ نہیں ہے (اصل میں شیۃ جانور کے اس رنگ کو کہتے ہیں جو اس کے اکثر جسم کے رنگ کے خلاف ہو مثلاً سارا جانور سیاہ ہو اور کہیں سفیدی ہو تو سفیدی شیۃ ہوگی اسی طرح اگر سارا جانور سفید ہو اور کہیں سیاہی تو سیاہی شیۃ ہوگی)-

يُكْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَلِبَاسُ الْوَشْيِ - (مرد کے لیے) ریشمی اور بیل بوٹے کا کپڑا مکروہ ہے (مردوں کو سادہ اور موٹا کپڑا پہننا سزاوار ہے)-

اِشْتَرِ جُبَّةَ خَزٍّ وَاِلَّا فَوَشْيٌ - ایک ریشمی جبہ خرید لے یا نقشی -

وَشٰى بِهٖ اِلَى السُّلْطَانِ - بادشاہ تک اس کی چغلی کھائی -

❁ ❁ ❁

کتاب الصاد ص

صاد چوداھواں حرف ہے حروف تہجی میں سے' اور حساب جمل میں اس کا عدد ۹۰ ہے۔

ص - سورت یا حرف کا نام ہے۔ بعض نے کہا اللہ تعالی کا ایک نام ہے۔ بعض نے کہا فرشتے کا۔ بعض نے کہا کہ یہ صدق محمد کا مختصر ہے اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ کبھی صاد سے عورت کی شرمگاہ کی طرف کنایہ ہوتا ہے۔

باب الصاد مع الھمزة

صَأْبٌ - سیر ہونا' بھر جانا۔

مَنْ ثَقُلَتْ كِفَّةُ حَسَنَاتِهِ عَلَى كِفَّةِ سَيِّاٰتِهِ وَلَوْ مِثْقَالَ صُؤَابَةٍ - جس کا نیکیوں کا پلہ برائیوں کے پلے پر بھاری ہوگا (خواہ وہ) جوں یا پسو کے انڈے کے برابر ہی سہی

صُؤَابَةٌ - غلہ کا ڈھیر۔

صَأْصَأَةٌ - ڈرنا' ذلیل ہونا' بودا ہونا' آواز دینا۔

تَصَأْصُأٌ - ڈرنا - ذلیل ہونا۔

اِنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ كَانَ اَسْلَمَ وَهَاجَرَ اِلَى الْحَبْشَةِ ثُمَّ ارْتَدَّ وَتَنَصَّرَ فَكَانَ يَمُرُّ بِالْمُسْلِمِيْنَ فَيَقُوْلُ فَقَّحْنَا وَصَأْصَأْتُمْ - عبید اللہ بن جحش پہلے اسلام لائے اور حبش کی طرف انھوں نے ہجرت کی' پھر اسلام سے پھر گئے اور نصرانی ہو گئے - وہ جب مسلمانوں کی طرف سے گذرتے تو کہتے ''ہم نے اپنا کام دیکھ لیا'' (یعنی غور فکر کے بعد سمجھ گئے) اور تم نے آنکھیں کھلنے سے پہلے ہی دیکھنا چاہا' اور دیکھ نہ سکے (اہل عرب کہتے ہیں۔

صَأْصَأَ الْجِرْوُ - یعنی کتے کے پلے نے پلکیں ہلائیں۔ یعنی دیکھنے کے لیے آنکھیں کھولنے سے)۔

صَأَكٌ - پسینہ نکلنا' اس میں سے بدبو پھیلنا' جم جانا اور چپک جانا۔

مُصَائَكَةٌ - سختی کرنا۔

صَئِكٌ - سخت آدمی۔

صَأْكَةٌ - لکڑی کی بو جب وہ بھیگ جائے۔

صَأْلَةٌ - لوگوں پر کودنا' حملہ کرنا' دوڑنا۔

صَئِيْلٌ بمعنی صَهِيْلٌ ہے۔ ہنہنانا۔

صَأْمٌ - بتلانا' دکھانا۔

صَأْمٌ - بہت پانی پی جانا۔

صَائِمٌ - پیاسا۔

صَئِيٌّ - چیخنا۔

اَنْتَ مِثْلُ الْعَقْرَبِ تَلْدَغُ وَتَصِئُ - تو بچھو کی طرح ہے کاٹتا ہے پھر چلاتا بھی ہے (یہ ایک مثل بھی ہے)۔

يَلْدَغُ وَيَصْئِيُ - اس کے لیے کہی جاتی ہے جو دوسروں پر ظلم کرے پھر ان کی شکایت بھی کرے۔

باب الصاد مع الباء

صَبْأٌ یا صُبُوْءٌ - ایک دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرنا۔

صَابِئِيْنَ - صَبْأٌ سے ماخوذ ہے (بعض کا کہنا ہے کہ وہ نصاری کا ایک فرقہ ہے جو ستاروں کی عظمت کرتے ہیں جیسے

مسلمان کعبہ کی بعض نے کہا وہ بت پرست ہیں یعنی ستارہ پرست بعض نے کہا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نوح علیہ السلام پیغمبر کے طریق پر ہیں)۔

کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ لَمَّا اَسْلَمُوْا صَبَأْنَا صَبَأْنَا۔ بنی جذیمہ کے لوگ (جب حضرت خالد بن ولیدؓ ان کو قتل کر رہے تھے) اس طرح کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا' اپنا دین چھوڑا یعنی اسلام کو قبول کیا مگر حضرت خالدؓ نے ان کا کہنا نہ سنا' ان کو قتل کر ڈالا۔ یہ صَبَأَ نَابُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اونٹ کا دانت پھوٹا باہر نکلا۔ اور

صَبَأَتِ النُّجُوْمُ یعنی تارے نکلے۔

اہل عرب آنحضرت ﷺ کو بھی صابی کہتے' کیونکہ آپؐ قریش کے دن اور مذہب سے نکل کر اسلام میں آ گئے تھے اور مسلمانوں کو صباۃ کہتے۔

صُبَاۃٌ۔ صابی کی جمع ہے (جیسے قُضَاۃٌ جمع ہے قَاضِی کی۔ اور غُزَاۃٌ جمع ہے غَازِی کی)۔

اِلٰی ھٰذَا الصَّابِیْ۔ کیا اس صابی کے پاس چلوں (اس عورت نے آنحضرت ﷺ کو صابی کہا (یعنی اپنے دین سے نکل کر دوسرے دین میں جانے والے) (اور حضرت علیؓ اور ان کے ساتھی نے جو جواب میں نعم کہا' یہ کچھ غلط نہ تھا)۔

قَدْ اٰوَیْتُمُ الصُّبَاۃَ۔ تم نے صابیوں کو اپنے شہر میں جگہ دی ہے (ان کو اپنے پاس اتارا ہے)۔

صَبَأْتَ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ۔ تم صابی ہو گئے۔ انھوں نے کہا۔ نہیں میں تو مسلمان ہو گیا ہوں (حالانکہ وہ دین شرک سے نکل کر دین اسلام میں آئے تھے۔ مگر انھوں نے صابی کا لفظ اپنے لیے برا جانا۔ اس لیے کہ شرک فی الحقیقت کوئی دین نہیں بلکہ محض بے دینی اور حماقت ہے)۔

فَقَالَ الصَّابِیْ۔ صابی (یعنی حضرت محمد ﷺ کے ساتھی) نے کہا۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ صابی ایک فرقہ ہے جو اپنے آپ کو صابی بن شیث بن آدم کا پیرو بتاتا ہے) (کشاف میں ہے کہ صابین وہ لوگ ہیں جو یہودیت اور نصرانیت کو چھوڑ کر فرشتوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا میں چھ دین ہیں ایک خدائی ہے باقی شیطانی ہیں۔ اسلام تو خدائی دین ہے اور ایک شیطانی دین صابین کا ہے جو فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور زبور کی تلاوت کرتے ہیں۔ دوسرے مجوس کا جو سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں۔ تیسرے مشرکوں کا جو بت پرست ہیں۔ چوتھے یہود کا اور پانچویں نصاریٰ کا)۔

حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ ان کو صابئین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انبیاء اور رسولوں کی تعطیل کی طرف جھک گئے اور شریعت کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ جو باتیں لائے ہیں وہ سب غلط ہیں اور اس طرح وہ توحید' رسالت قیامت اور حشر و نشر وغیرہ سب کے وہ منکر ہیں۔ ان کی نہ تو کوئی شریعت نہ کوئی کتاب نہ ان کا کوئی پیغمبر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ فلاسفہ اور دہریوں کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ تو گویا صائبین نیچریہ ہیں۔ جیسے فلاسفہ مادیین و طبیعین کہ خدا' رسالت اور حیات بعد الموت وغیرہ کسی چیز کے قائل نہیں اور نہ ہی ان بہکے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی کوئی شریعت ہے۔)

صَبٌّ۔ بہانا' ڈالنا' بہنا' نیچے اترنا۔

صُبَّ۔ مٹ گیا۔

صَبَابَۃٌ۔ غلبۂ شوق' محبت' عشق اور ولولہ۔

صَبٌّ۔ عاشق' محبت میں دیوانہ۔

اِنْصِبَابٌ۔ بہنا' اترنا۔

صُبَّۃٌ۔ دسترخوان' تھوڑا مال جو دودھ یا پانی برتن میں باقی رہ گیا ہو۔

اِذَا مَشٰی کَاَنَّمَا یَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ یَا فِیْ صَبَبٍ۔ آپؐ جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں (یعنی آگے کی طرف ذرا زور دے کر چلتے) (ایک روایت میں ہے:

کَاَنَّمَا یَھْوِیْ مِنْ صُبُوْبٍ۔ یعنی جیسے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں (ایک روایت میں صَبُوْبٍ ہے)۔

صَبُوْبٌ۔ کہتے ہیں کہ جو آدمی پر بہایا جائے خواہ پانی ہو یا اور کچھ۔ جیسے طَھُوْرٌ اور غَسُوْلٌ ہے یعنی جس سے طہارت کی

جائے اور غسل کیا جائے- اور وضوء جس سے وضو کیا جائے یعنی وضو کا پانی-

حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ- جب آپؐ کے پاؤں نالہ کے نشیب میں اترے (یعنی نیچے کی طرف-)

فَجَعَلَ یَرْفَعُ یَدَهٗ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ یَصُبُّهَا اِلَیَّ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانے لگے پھر اس کو میری طرف جھکاتے تھے (اس وقت میں نے پہچانا اور سمجھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں- یہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا)

صَبَّ فِیْ ذَفِرَانَ- آپؐ (جب بدر کو جانے لگے) تو ذَفِرَان میں اترے (ذفران ایک مقام ہے بدر کے قریب)-

اَیُّ الطُّهُوْرِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَقُوْمَ وَ اَنْتَ صَبَبٌ- (ابن عباسؓ سے پوچھا گیا) کونسی طہارت افضل ہے؟ انھوں نے کہا یہ کہ تو (جب طہارت کر کے) اٹھے تو تیرے بدن پر پانی بہہ رہا ہو-

فَقَامَ اِلٰی شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْهُ الْمَاءَ- ایک پرانی مشک کی طرف کھڑے ہوئے اس میں سے پانی لیا (اپنے اوپر بہایا)-

اِنْ اَحَبَّ اَهْلُكِ اَنْ اَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَّاحِدَةً (حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ سے فرمایا) اگر تیرے مالک یہ چاہیں کہ میں ان کو تیری قیمت ایک ہی دفعہ یک مشت دے دوں- (یہ صَبَّ الْمَاءَ یَصُبُّهٗ سے ماخوذ ہے- یعنی پانی ایک دم بہایا)

کُنْتَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ عَذَابًا صَبًّا- (جب حضرت ابوبکر صدیقؓ گزر گئے تو حضرت علیؓ نے ان کی طرف خطاب کر کے فرمایا) تم تو کافروں پر ایک بہائے گئے عذاب تھے (یا عذاب بہانے والے تھے)-

فَخَرَجْتُ مَعَ خَیْرِ صَاحِبٍ زَادِیْ فِی الصُّبَّةِ- میں بہتر ساتھی کے ساتھ نکلا اور میرا توشہ صبہ میں تھا (یعنی رفیقوں کے ساتھ کھاتا تھا- یا اس دستر خوان پر جس پر وہ کھاتے

تھے-) (بعض نے کہا یہ صنة ہے بکسرہ یا فتحہ صاد صنة کہتے ہیں سرپوش برتن کو جس میں روٹی رکھتے ہیں- اور زنبیل کو بھی کہتے ہیں)-

اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّکُمْ صُبَّتَانِ- (شقیق نے ابراہیم نخعی سے کہا) کیا مجھ کو یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم میں دو گروہ ہو گئے ہیں دو جماعتیں)-

هَلْ عَسٰی اَحَدٌ مِّنْکُمْ اَنْ یَّتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ- وہ زمانہ قریب ہے کہ تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک ریوڑ لے گا-

صُبَّة- کے معنی ہے مندہ (ریوڑ) جو بیس سے چالیس تک کی تعداد کا ہوتا ہے- خواہ بکریوں کا ہو یا بھیڑوں کا- مگر بعض نے کہا صرف بکریوں کے ریوڑ کو صبة کہیں گے- بعض نے کہا ہے پچاس بکریوں کا اور بعض نے ساٹھ سے ستر تعداد کے لیے- اور اونٹوں کا "صبه" پانچ یا چھ اونٹ پر مشتمل ہوتا ہے-

اِشْتَرَیْتُ صُبَّةً مِّنْ غَنَمٍ- میں نے بکریوں کا ایک ریوڑ خریدلیا-

فَوَضَعْتُ صَبِیْبَ السَّیْفِ فِیْ بَطْنِهٖ- میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھی (اور خوب زور دیا یہاں تک کہ تلوار اندر گھس گئی- ابورافع یہودی کے)-

لَتَسْمَعُ اٰیَةً خَیْرٌ لَّكَ مِنْ صَبِیْبٍ ذَهَبًا- اگر تو ایک آیت قرآن کی سنے تو یہ تیرے لیے سونے کے ایک ڈلے سے بہتر ہے-

صَبِیْب- بعض نے کہا "صبیب" ایک پہاڑی کا نام ہے (تو اس معنی کی رو سے اوپر کی حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تیرے لیے صبیب کے برابر سونا ہو اس سے بہتر ہے)-

خَیْرٌ مِّنْ صَبِیْبٍ ذَهَبًا- صبیب پہاڑ کے برابر سونے سے بہتر ہے-

کَانَ یَخْتَضِبُ بِالصَّبِیْبِ- عقبہ بن عامر تلی کے پتوں سے (یعنی اس کے پانی سے) خضاب کرتے (اس کے پتوں کے پانی کا رنگ سرخ کسی قدر کے ساتھ ہوتا ہے)-

صَبِیْب- بعض نے کہا کہ صبیب کے معنی کسم یا مہندی کا عصارہ-

عصارہ کے معنی نچوڑ ہوا پانی۔

وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْاِنَاءِ۔ اب دنیا کا اتنا حصہ باقی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی نیچے رہ جاتا ہے۔ (سارا پانی نکال ڈالو تو بھی ذرا سا حصہ رہ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے)۔

لَوْعَةٌ وَصَبَابَةٌ۔ شوق اور محبت کا جوش۔

لَتَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا۔ تم دنیا میں اوپر اٹھنے والے سانپ بن جاؤ گے (سانپ کا قاعدہ ہوتا جب کاٹنا چاہتا ہے تو اوپر اٹھ کر کاٹتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سانپ کی طرح کاٹو گے اس پر حملہ کرو گے)۔ (ایک روایت میں صُبّٰى ہے۔ اس کو آگے بیان کیا جائے گا)

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَانْصَبَّ۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھے ہو گئے (ایک دوسری روایت میں فَانْصَبَ ہے یعنی خاموش رہے)۔

يَنْصَابُّهَا۔ اس کو پی جائے۔

قَاءَ فَاَفْطَرَ وَ صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءً۔ قے سے روزہ افطار کیا اور میں نے وضو کا پانی آپ پر بہایا (ڈالا) یعنی آپ کے ہاتھ دھلائے اس لیے کہ قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (امام ابوحنیفہ کا اس میں اختلاف ہے تو ان کے مذہب پر تاویل کی ضرورت نہیں)۔

اُدْخِلَ صَاحِبُ الْمُصَبَّةِ۔ بکریوں کے ریوڑ والا اندر لایا گیا۔

كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ۔ یعنی نشیب میں اتر رہے ہیں۔

صَبْثٌ۔ پیوند لگانا، رفو کرنا۔

صَبْحٌ۔ صبح سویرے حملہ کرنا، لوٹنا، بیان کرنا۔

صَبَحٌ اور صَبَاحَةٌ۔ سرخ سفید اور خوبصورت ہونا۔

تَصْبِيْحٌ۔ صبح کو آنا یا صبح کو شراب پلانا، صبح کا سلام کرنا۔

اِصْبَاحٌ۔ صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔

تَصَبُّحٌ۔ صبح کو سونا۔

اِصْطِبَاحٌ۔ چراغ لگانا، صبح کا شراب پینا۔

اِسْتِصْبَاحٌ۔ چراغ لگانا، روشنی چاہنا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ اَبِيْ طَالِبٍ وَ كَانَ يُقَرَّبُ اِلَى الصِّبْيَانِ تَصْبِيْحُهُمْ فَيَخْتَلِسُوْنَ وَ يَكُفُّ۔ آنحضرتؐ یتیم تھے (آپؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہ گزر گئے تھے) اور ابوطالب (اپنے چچا کی) پرورش میں تھے، تو صبح سویرے بچوں کو ناشتہ دیا جاتا وہ اوچک لے جاتے، آپ خاموش رہتے (ان کو کھانے دیتے اور خود صبر کرتے۔ سبحان اللہ، ہونہار پودے کے چکنے چکنے پات۔ آپ میں بچپن ہی سے صبر، ایثار، قناعت، سخاوت اور ہمت کی صفت تھی)۔

سُئِلَ مَتٰى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا۔ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا ہمارے لیے مردار کب حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب صبح کا ناشتہ نہ ملے اور شام کا کھانا بھی نہ ملے، نہ کوئی بھاجی ترکاری ملے (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ جب صبح کو تھوڑا سا دودھ نہ ملے نہ شام کو کوئی پینے کی چیز نہ کوئی ترکاری کھانے کے لیے۔ اس حدیث سے بعض نے یہ استدلال کیا ہے کہ بھوک کی حالت میں گو آدمی مضطر نہ ہو جب کوئی حلال غذا نہ ملے تو مردار کھانا درست ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک مضطر یعنی بھوک سے بے قرار نہ ہو، مردار نہ کھائے)۔

مَالَنَا صَبِيٌّ يَصْطَبِحُ۔ ہمارے پاس جتنا بچہ صبح کو دودھ پیتا ہے اتنا بھی دودھ نہ تھا (اس درجہ قحط کی شدت تھی، بڑے آدمی کے پینے کے موافق دودھ کا کیا ذکر)۔

اَعَنْ صَبُوْحٍ تُرَقِّقُ۔ کیا تم صبح کے ناشتہ کی طرف اشارہ کرتے ہو (اس کا بیان کتاب ''ر'' میں گزر چکا)۔

مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ۔ جو شخص صبح سویرے سات عجوہ کھجور کے سات دانوں سے ناشتہ کرے۔ (یہ صبحت القوم یا صحت القوم سے ماخوذ ہے یعنی میں نے صبح کی شراب لوگوں کو پلائی۔)

اَلصُّبْحَ اَرْبَعًا۔ کیا صبح کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ آپ نے اس شخص سے فرمایا جس نے فرض نماز کی اقامت کے بعد سنتیں شروع کر دی تھیں)۔

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ - جو شخص روز صبح کو ناشتہ کرے

مَنْ اِسْتَصْبَحَ كُلَّ يَوْمٍ عَجْوَةٍ - جو شخص روز صبح کو عجوہ کھجور کھائے (عجوہ مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے جو نہایت عمدہ اور شیریں ہوتی ہے)-

اِصْطِبَاحٌ اور تَصَبُّحٌ - صبح کو نہار منہ کچھ کھانا، جس کو انگریزی میں ''بریک فاسٹ'' کہتے ہیں-

لَا يَخْسِرُ صَابِحُهَا - صبح کو اس کا پلانے والا تھکتا نہیں (کیونکہ پانی برابر زمین پر موجود رہتا ہے، جانور جس قدر چاہیں پی سکتے ہیں)-

اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ - صبح کی نماز جب صبح صادق نمایاں ہو جائے (یعنی اچھی طرح یقین ہو جائے کہ صبح ہو گئی) اس وقت پڑھو! کیونکہ اس میں بڑا اجر ہے- (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں؟ کہ صبح کی نماز آخر وقت پڑھو، جیسا کہ حنفیہ نے سمجھا ہے کیونکہ اگر ایسا کرنا افضل ہوتا تو آنحضرتؐ ہمیشہ صبح کی نماز تاریکی میں کیوں پڑھا کرتے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح صبح صادق نمایاں ہو جانے کے بعد نماز شروع کرو- ایسا نہ کرو کہ ابھی صبح نہ ہوئی ہو اور تم نماز شروع کر دو)-

اِنَّهٗ صَبَّحَ خَيْبَرَ - آنحضرت ﷺ صبح سویرے خیبر میں داخل ہوئے-

كُلُّ امْرِئٍ مُّصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ - ہر آدمی کو جب وہ صبح کے وقت اپنے گھر والوں میں ہوتا ہے- (موت آنے والی ہے، موت اس کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہے- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دوست آشنا اس سے کہتے ہیں-

صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ - یعنی گڈ مارننگ، حالانکہ اسی دن اس کی موت لکھی ہوتی ہے وہ ناگہاں آ جاتی ہے)-

مُصَبِّحٌ - صبح کی شراب پلاتا ہے- یا ناشتہ کراتا ہے (مندرجہ بالا حدیث میں بعض لوگوں نے مصبح کی بجائے مصبح بکسرہ با پڑھا ہے یعنی لوگوں کو صبح کی شراب پلاتا ہے یا ناشتہ کراتا ہے-)

اِصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ - بعض لوگوں نے صبح کو شراب پی (اور شام کو اس کی حرمت کے احکام نازل ہو گئے)-

لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ عَلَى الصَّفَا وَقَالَ يَا صَبَاحَاهْ - جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈرا تو آنحضرت ﷺ صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور پکار کر فرمایا ''یا صباحاہ'' (یہ کلمہ اہل عرب اس وقت کہا کرتے تھے جب کوئی دشمن لوٹنے والا اور غارت کرنے والا صبح کو آ پہنچا تو اس کلمہ کے ساتھ نعرہ مارتے- گویا یہ بلند آواز طلب فریاد اور امداد کے لیے ہوتی تا حمایتی افراد فوراً آ جائیں اور دشمن کا مقابلہ کریں، اس کو دفع کریں- بعض نے کہا لڑنے والوں کا قاعدہ ہوتا تھا کہ رات ہوتے ہی جنگ بند کر دیتے تھے، اپنے ٹھکانوں پر چلے جاتے تھے، تو یا صباحاہ کہہ کر دوسرے روز لڑنے والوں کو آگاہ کیا جاتا تھا کہ صبح ہو گئی اب جنگ کے لیے پھر تیار ہو جاؤ)

لَمَّا اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَادٰى يَا صَبَاحَاهْ - جب آنحضرت ﷺ کی دودھیل اونٹنیاں لوٹ کر لے گئے، تو حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے کھڑے ہو کر (مسلمانوں کو مطلع کرنے کے لیے) اس طرح پکارا ''یا صباحاہ''

مِصْبَاحٌ - چراغ یا فتیلہ جو روشن ہو-

وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ - (دو انصاری عشا کی نماز اندھیرے میں آنحضرتؐ کے ساتھ پڑھ کر اپنے گھروں کو چلے تو) ان کے ساتھ دو چراغوں کی طرح ایک نور ہوا (جب تک یہ دونوں ملے رہے تو دونوں چراغ سامنے رہے، پھر جب جدا ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا- یہ آنحضرتؐ کا ایک معجزہ تھا اور عشاء کی نماز کے لیے رات کی تاریکی میں حاضر ہونے کی برکت تھی- جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ اندھیروں میں جو لوگ مسجدوں کو پیدل جاتے ہیں، ان کو پورے نور کی خوش خبری دے (یعنی قیامت میں وہ نور اور روشنی میں چلیں گے)-

فَاَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ - اپنا چراغ روشن کر، اس کو درست کر-

وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ - مردار کی چربیوں سے لوگ

روشنی کرتے ہیں (اس کی شمع بناتے ہیں جورات کو جلتی ہے)۔
كَانَ يَخْدِمُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ نَهَارًا وَّ يُصْبِحُ فِيْهِ لَيْلًا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام دن کو بیت المقدس کی خدمت کرتے (صفائی وغیرہ اور دوسرے کام) اور رات کو وہاں چراغ لگاتے (روشنی کرتے)۔
نَهٰى عَنِ الصُّبْحَةِ۔ صبح کو سونے سے آپ نے منع فرمایا (خواہ نماز پڑھ کر ہی سوئے' کیونکہ اس وقت کا سونا سستی کاہلی اور نزلہ پیدا کرتا ہے اور صحت کے لیے مضر ہے' جو لوگ صبح سویرے بیدار ہوتے ہیں اور صبح کی نماز اول وقت پڑھ کر طلوع آفتاب تک ذکر اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو دنیا اور دین دونوں میں بھلائی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو رزق کی فراخی اور تونگری عنایت فرماتا ہے۔ اور دن نکلنے تک سونے والے' صبح کی نماز نہ پڑھنے والے ہمیشہ سست اور کاہل اور اکثر مفلس اور محتاج رہتے ہیں)۔
اَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ۔ میں صبح ہونے پر بھی سوتی رہتی ہوں' (کیونکہ میرے پاس نوکر چاکر' لونڈی غلام ہیں وہ سب کام کر لیتے ہیں مجھ کو تکلیف برداشت کرنے کی حاجت نہیں ہوتی)۔
اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَصْبَحَ اَصْهَبَ۔ اگر لال بالوں والا بچہ جنے یا لالی اور سفیدی ملے ہوئے بالوں والا۔
صَبَحٌ۔ بالوں کا سرخ سفید ہونا۔
اِنِّیْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ۔ میں ایک اونٹ پر سوار ہو کر سفر کرنے والا ہوں' لوگ یہ سنکر تیار ہو گئے (وہ بھی سوار ہو ہو کر ساتھ چلنے کے لیے آئے)۔
فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ يَا حُرُقَاتِ۔ ہم حرقات سے صبح صبح مڑے (حرقات ایک عرب کا قبیلہ ہے)۔
صَبَاحُ تِسْعَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ۔ انتیسویں تاریخ کی صبح یعنی تیسویں تاریخ۔
رَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَا وَ غَبُوْقِهَا۔ صبح کی اور شام کی خیرات لے کر گئی (اصل میں صبوح صبح کی شراب خواری اور غبوق شام کی شراب نوشی کو کہتے ہیں۔
صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ۔ صبح اور شام دونوں وقت دشمن تم کو لوٹے۔
صَبَّحَكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ۔ (گوڈ مارننگ) یعنی تمہاری یہ صبح اللہ اچھی کرے خیریت سے گزارے۔
مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ۔ (گڈ ایوننگ) یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری شام اچھی کرے خیرت سے گزارے۔
اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَ تُمْسِيَ وَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَ حَدٍ۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو صبح کرے اور شام کرے اس حال میں کہ تیرا دل ہر مسلمان سے صاف ہو (اس میں کینہ اور کپٹ نہ ہو) (بعض نے کہا کہ مسلمان اور کافر ہر ایک سے صاف ہو۔ کافر کے ساتھ صفائی یہ ہے کہ اس کے ایمان کا خواہاں ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ایمان کی توفیق دے اس کا خاتمہ بخیر کرے)۔
اَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ۔ تو اس کے عذاب کرنے سے بے پرواہ ہے (پر وہ گناہوں اور معصیت کی وجہ سے محتاج ہے)۔
بِكَ اَصْبَحْنَا۔ تیری نعمتوں کے ساتھ ہم نے صبح کی یا تیری ہی مدد اور اعانت اور حفاظت سے۔
بِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ۔ تیری یاد میں ہماری زندگی گزرے اور تیری ہی یاد پر مریں۔
اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ۔ ہم نے صبح کی اور تمام دنیا نے جو اللہ کی ملک ہے۔
لَيْسَ عِنْدَ رَبِّكَ صَبَاحٌ وَّلَا مَسَاءٌ۔ تیرے پروردگار کے نزدیک صبح اور شام نہیں ہے (کیونکہ صبح اور شام سورج یا زمین کی حرکت سے ہوتی ہے اور پروردگار تو اپنے عرش معلیٰ پر ہے جو ساتوں آسمانوں کے پرے اور تمام عالم کے اوپر ہے)۔ (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم حضوری ہے ازل سے ابد تک جتنی چیزیں ہیں سب اس کے سامنے ایک ہی وقت میں حاضر ہیں' وہاں ماضی اور مستقبل نہیں ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے کہ جیسے ایک لمبا دھاگہ ہو جس پر مختلف رنگ ہوں' اور ایک چیونٹی اس پر چلے تو وہ یہ سمجھتی ہے کہ ایک رنگ گزر گیا دوسرا آیا۔ مگر جو شخص سارے دھاگے کو دیکھ رہا ہے اس کے نزدیک کوئی رنگ

نہیں گزرا نہ دوسرا رنگ آیا۔

قَدْ زَهَرَ مِصْبَاحُ الْهُدٰى فِىْ قَلْبِهٖ۔ اس کے دل میں ہدایت کا چراغ روشن ہو گیا۔

صَبُحَ الْوَجْهُ صَبَاحَةً۔ اس کا چہرہ چمکتا ہوا ہے (سفید' صاف' روشن)

اَلْاِسْلَامُ زَاكِىُ الْمِصْبَاحِ۔ اسلام کا چراغ روشن ہے۔

وَلِيْدُ بْنُ صَبِيْحٍ اور اَبُو الصَّبَّاحِ۔ حدیث کے راویوں کے نام ہیں۔

صَبْرٌ یا صَبَارَةٌ۔ ضامن ہونا' ضمانت دینا۔

اُصْبُرْنِىْ۔ مجھ کو ضمانت دے۔

صَبْرٌ۔ صبر کرنا (یہ جزع کی ضد ہے۔ یعنی بے صبری' بے قراری)۔

صَبَرَ عَنِ الشَّىْءِ۔ اس چیز سے رک گیا' باز رہا۔

صَبَرَا لدَّابَّةَ۔ جانور کو بے آب و دانہ قید کر رکھا۔

قَتَلَهٗ صَبْرًا۔ اس کو مجبور کر کے مار ڈالا (یعنی قید کر کے یا ہاتھ پاؤں باندھ کر۔)

تَصْبِيْرٌ۔ صبر کا حکم کرنا' غلہ کا ڈھیر لگانا۔

مُصَابَرَةٌ۔ صبر میں غالب آنا۔

اِصْطِبَارٌ۔ صبر کرنا۔

تَصَبُّرٌ۔ ظاہر میں اپنے آپ کو صابر بنانا اور جتانا۔

صَبُوْرٌ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ یعنی وہ رحمٰن و رحیم اپنے بندوں سے بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا وہ نافرمانی میں مبتلا رہتے اور معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فوراً عذاب نہیں کرتا۔

لَا اَحَدَ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَّسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ایذا دہی پر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے (بندے اس کی شان میں کیا کیا کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ کوئی تو اس کے وجود ہی کا انکار کرتا ہے' کوئی اس کے لیے بیٹا یا بیٹی ثابت کرتا ہے' کوئی اس کا شریک اور ہمسر بتاتا ہے' کوئی اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کرتا ہے' کوئی اس کو بھول کر دوسروں کی یاد کرتا ہے' کوئی اس حاجت روا سے نہ مانگ کر دوسروں سے اپنی مرادیں اور منتیں چاہتا ہے' کوئی اس کے صفات کمالیہ کا انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ وہ نہ کلام کرتا ہے نہ اترتا ہے نہ چڑھتا ہے نہ حرکت کر سکتا ہے نہ کسی صورت میں تجلّی کر سکتا ہے' کوئی بے ادبی سے یہ بکتا ہے کہ اس کی ذات مقدس ہر جگہ اور ہر مکان میں ہے کوئی کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے' اور مخلوق اور خدا میں فرق نہیں کرتا۔ کوئی اس پر بدا تجویز کرتا ہے یعنی ایک بات پہلے سے معلوم نہ تھی پھر معلوم ہوئی۔ کوئی کہتا ہے وہ صرف کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ معاذ اللہ! یہ سب لوگ اپنے مالک کو ستاتے ہیں' اس کو ایذا دیتے ہیں۔ مگر وہ ایسا حلیم اور کریم ہے کہ باوجود قدرت رکھنے کے ان سے درگزر فرماتا ہے فوراً ان کو سزا نہیں دیتا۔)

صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ۔ صبر کے مہینے میں روزے رکھ (یعنی رمضان میں' اس کو صبر کا مہینہ فرمایا۔ کیونکہ آدمی اس میں کھانے پینے اور جماع سے صبر کرتا ہے)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ شَىْءٍ مِّنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا۔ کسی جانور کو باندھ کر پھر اس کو تیروں یا پتھروں یا گولیوں سے مارنا' اس سے منع فرمایا۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْحَيْوَانِ صَبْرًا۔ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو اوپر کے جملہ کے ہیں۔

نَهٰى عَنِ الْمَصْبُوْرَةِ وَنَهٰى عَنْ صَبْرِ ذِى الرُّوْحِ اس کے وہی معنی ہیں۔

فِى الَّذِىْ اَمْسَكَ رَجُلًا وَ قَتَلَهُ الْاٰخَرُ اُقْتُلُوا الْقَاتِلَ وَ اَصْبِرُوا الصَّابِرَ۔ ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو مار ڈالا تو فرمایا کہ جس نے مار ڈالا اس کو توقتل کرو اور جس نے پکڑوا تھا اس کو قید کرو (دائم الحبس) یہی شرعی سزا ہے اور نصاریٰ نے جو قانون ہندوستان میں جاری کیا ہے اس کی رو سے دونوں واجب القتل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ حبس یعنی قید ایک شرعی سزا ہے اور اسلامی ریاست کے حاکم کو اختیار ہے کہ جن جرموں کی سزا قرآن اور حدیث میں مقرر نہیں ہے' ان میں زمانہ کی مصلحت کے موافق قید کی سزا تجویز کرے)۔

نہایہ میں ہے کہ جو شخص میدان جنگ میں نہ مارا جائے' نہ لڑائی میں' نہ بھول چوک سے' وہ صبرا مقتول ہے- جیسے معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا- اور معاویہ بن خدیج اور عمرو بن عاص نے محمد بن ابی بکر کو' اور حجاج بن یوسف نے ہزار ہا مسلمانوں کو یہ سب صبرا مقتول ہوئے-

نَهٰى عَنْ صَبْرِ الرُّوْحِ وَ هُوَ الْخِصَاءُ وَ الْخِصَاءُ صَبْرٌ شَدِيْدٌ- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے صبرا جان لینے سے منع فرمایا' اور خصی کرنا بھی اسی میں شامل ہے' یہ تو سخت صبر ہے-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ مَّصْبُوْرَةٍ كَاذِبًا- جو شخص مجبور کیا جائے قسم کھانے پر' اس کے لیے قید کیا جائے اور وہ جھوٹی قسم کھائے-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ- جو شخص مجبوری سے قسم کھائے' (اس سے زبردستی قسم لیں' مار پیٹ کر قید کر کے' اگر خود بخود قسم کھائے تو وہ یمین صبر نہ ہوگی)-

لَا تُصْبَرُ يَمِيْنِىْ حَيْثُ تُصْبَرُ الْاَيْمَانُ- میری قسم نہ لی جائے جہاں قسمیں لازم کی جاتی ہیں- (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

صَبَرْتُ الْاِنْسَانَ اور صَبَرْتُهٗ عَلَى الْيَمِيْنِ- یعنی میں نے اس کو قسم کھانے پر مجبور کیا-

لَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُ الصِّدِّيْقُ- تمہارے خرچہ پر وہی صبر کرے گا جو صابر اور صدیق ہو (یہ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا)-

مَنْ يَّتَصَبَّرْ صَبَّرَهُ اللّٰهُ- جو شخص اپنے نفس پر زور ڈال کر صابر بنے' اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا-

لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا- اب اس کے بعد قریش کا کوئی شخص لاچار کر کے قتل نہ کیا جائے (یعنی صبرا قتل نہ کیا جائے' تو یہ نہی ہوگی)- (بعض نے اس کا ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "اس کے بعد کوئی قریشی شخص صبرا قتل نہ کیا جائے-" اس ترجمہ پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ سینکڑوں قریشی شخص ظالم حاکموں کے ہاتھوں صبرا قتل ہوئے' تو اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قریشی شخص مرتد ہو کر صبرا قتل نہ کیا جائے گا)-

اَحْصُوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا- ذرا شمار تو کرو حجاج نے کتنے لوگوں کو صبرا قتل کیا-

قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا مِائَةَ اَلْفٍ وَّ عِشْرِيْنَ اَلْفًا- حجاج ظالم نے ایک لاکھ بیس ہزار اشخاص کو صبرا قتل کیا (اور یہ مظلوم لوگ جو اس کے ہاتھوں ناحق قتل ہوئے' ان میں بڑے بڑے اکابر تابعین اور صالح و متقی اصحاب تھے' اور کس جرم میں قتل ہوئے؟ اس جرم میں کہ حضرت علیؓ اور آنحضرتؐ کے اہل بیت کرامؓ سے محبت رکھتے تھے- اس پر بھی جب حجاج مرنے لگا' تو اس وقت کہنے لگا اے اللہ مجھ کو بخش دے' کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھ کو نہیں بخشے گا- کسی نے اس کا یہ قول امام حسن بصری سے نقل کیا تو انھوں نے فرمایا عسی یعنی شاید اللہ کی رحمت اس کو بخش دے)

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَعَنَ اِنْسَانًا بِقَضِيْبٍ مُدًا عِبَةً فَقَالَ لَهٗ اَصْبِرْنِىْ قَالَ اَصْطَبِرْ- آنحضرت ﷺ نے دل لگی سے ایک شخص کو لکڑی سے ٹھونسا دیا (جو صف سے آگے بڑھا ہوا تھا) وہ کہنے لگا مجھ کو بدلہ دلوایئے! آپؐ نے فرمایا' لے بدلہ لے (اور اپنا پیٹ کھول دیا- اس نے آپؐ کے پیٹ کا بوسہ لیا تو آپؐ نے وجہ دریافت کی' تو اس شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ میدان جنگ ہے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں لہٰذا میں نے چاہا کہ آخری وقت میں میرا بدن آپؐ کے جسم مبارک سے مس ہو جائے اور اس کی وجہ سے میں عذاب دوزخ سے نجات پا سکوں)- سبحان اللہ یہ حدیث آپؐ کی نبوت میں صاف دلیل ہے- اس قسم کا اخلاق اور تواضع بجز پیغمبر کے اور کسی سے صادر نہیں ہو سکتے-

ضَرَبَ عُثْمٰنُ عَمَّارًا فَلَمَّا عُوْتِبَ قَالَ هٰذِهٖ يَدِىْ لِعَمَّارٍ فَلْيَصْطَبِرْ- حضرت عثمانؓ نے عمار بن یاسرؓ کو مارا جب لوگوں نے اس بات پر غصہ کیا تو حضرت عثمان کہنے لگے یہ میرا ہاتھ (جس سے میں نے عمار کو مارا) حاضر ہے' عمار اس سے بدلہ لے لے (وہ مجھ کو مار لے)-

سبحان اللہ! آخر حضرت عثمانؓ کس کے خلیفہ تھے حضرت

رسول کریمؐ کے خلیفہ تھے جو آنحضرتؐ کے اخلاق تھے وہی حضرت عثمانؓ نے بھی اخلاقی اوصاف پیدا کیے- کہتے ہیں کہ جب باغی کوٹھے پر چڑھ کر آپ کو قتل کرنے کے لیے گھس آئے' تو ایک غلام نے ان باغیوں کو روکنے کے لیے تلوار کھینچی تو آپ نے منع فرمایا اور کہنے لگے ان لوگوں کو مارنے دو مگر تم کسی مسلمان کا خون نہ کرو- کئی صحابہ نے آپ کی محصوری کے دوران یہ رائے دی کہ آپ شام میں معاویہؓ کے پاس تشریف لے جائیے- مگر آپ نے اس مشورہ کو اپنے وقار کے منافی سمجھنے کے علاوہ آنحضرتؐ کی مفارقت کی وجہ سے بھی ناپسند کیا اور مدینہ کو نہ چھوڑا- مہاجرین اور انصار نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ان باغیوں پر تشدد کر کے ان کو راہ راست پر لائیں مگر آپ نے تشدد اور قتال کو جائز نہ سمجھا-

فَاسْتَصْبَرَ فَعَادَ صَبِيْرًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ

کی تفسیر میں کہا کہ پانی میں سے ایک بخار آسمان کی طرف چڑھا) وہ جم کر غلیظ ابر بن گیا ثم استوی الی السماء سے یہی مراد ہے (تو اولین مخلوقات میں عرش کے بعد پانی تھا اسی سے آسمان اور زمین سب بنے)-

صَبِيْرٌ - سفید ابر' غلیظ جما ہوا-

وَ تَسْتَحْلِبُ الصَّبِيْرَ - ہم سفید بادل سے نچوڑتے تھے (یعنی پانی لیتے تھے)-

وَ سَقُوْهُمْ بِصَبِيْرِ النَّيْطَلِ - ان کو موت کے ابر سے پانی پلایا (یعنی ہلاک کر دیا)-

مَنْ فَعَلَ كَذَا وَ كَذَا كَانَ لَهٗ خَيْرٌ مِّنْ صَبِيْرٍ ذَهَبًا - جو شخص یہ کام کرے وہ اس کے لیے صبیر کے برابر سونے سے بہتر ہے-

صَبِيْرٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے یمن میں (بعض نے صِيْرٌ روایت کیا ہے بہ اسقاط یائے موحدہ' جو ایک پہاڑ تھا قبیلہ طے کا)- (نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ دو حدیثوں میں آیا ہے' جن میں ایک حدیث حضرت علیؓ کی ہے اور دوسری حضرت معاذؓ کی- حضرت علیؓ کی حدیث میں صیر ہے اور حضرت معاذؓ کی حدیث میں صبیر ہے' واللہ اعلم)-

مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَاْخُذَنَّ رِهْنًا وَّ لَا صَبِيْرًا - جو شخص کسی کو قرض حسنہ دے یا بیع سلم کا معاملہ کر دے تو روپیہ کے بدلے کچھ گروی نہ لے' نہ ضامن لے- اہل عرب کہتے ہیں:

صَبَرْتُ بِهٖ اَصْبُرُ - یعنی میں نے اس سے ضمانت لی-

اِنَّهٗ مَرَّ فِي السُّوْقِ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا - آنحضرت ﷺ بازار میں تشریف لے گئے تو اناج کا ایک ڈھیر دیکھا' اس میں ہاتھ ڈالا-

صُبْرَةٌ - اناج کا ڈھیر-

صُبَرٌ - صبرۃ کی جمع ہے

وَاِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْرًا - (حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے تو دیکھا کہ آپؐ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے (قرظ ایک درخت کا پتہ ہے جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں)- (ایک روایت میں مضبورا ہے' ادمعجمہ سے' معنی وہی ہیں)-

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى صُبْرُ الْجَنَّةِ - سدرۃ المنتہی بہشت کا اعلیٰ ترین حصہ ہے-

صُبْرُ كُلِّ شَيْءٍ - ہر چیز کا بلائی حصہ-

صُبْرُ اللَّبَنِ - بالائی-

هٰذِهٖ صَبَّارَةُ الْقُرِّ - یہ سردی کی شدت اور سختی ہے (جیسا حمارۃ القیظ گرمی کی شدت اور سختی)-

صِبْرٌ - ایلوا-

اِصْبِرُوْا اَوْ صَابِرُوْا - اپنے دین پر ثابت قدم رہو اور دشمنوں سے جنگ کرنے میں مضبوط رہو' اور صبر کرو-

اَلصَّابِرُ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرَةِ - ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے زمانہ انگارے کو ہاتھ میں لینے والا (انگارہ کو ہاتھ میں لینا جیسا مشکل ہے گویا جو دکھ' درد اور ٹیس کو اپنے لیے دعوت دے وہ انگارہ کو ہاتھ میں پکڑ سکتا ہے' اسی طرح پورے دین پر قائم رہنے والے کو بے دینوں اور طاغوتی طاقتوں سے تکلیفیں پہنچ گی' یہ ہمارا زمانہ ہے کہ جو فرد یا جماعت قرآن و حدیث کے مطابق اپنی زندگی کی

تعمیر کرے اور لوگوں کو بھی اسی کی دعوت اور تلقین کرے تو پورا ماحول اس کا دشمن ہو جاتا ہے وقت کا اقتدار ایسے اصلاحی لوگوں پر بھر جاتا ہے- خیر مقلد اور بدعتی تو تھے ہی' مگر اب ایسے فساد کا زمانہ ہے کہ ذرا سے اختلاف پر اپنے اہل حدیث بھائی بھی دشمن اور مخالف بن جاتے ہیں- حدیث اور قرآن قیامت تک اللہ تعالی کے نور ہیں' جن سے ہر ایک مسلمان اپنی اپنی فہم کے موافق لوشنی لے سکتا ہے اور مسائل کا استنباط کر سکتا ہے- مقلدوں نے امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک کو دین کا ٹھیکیدار بنا دیا تھا- ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید نور اللہ مرقدہم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے- جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا' بس اس کے پیچھے پڑ گئے' برا بھلا کہنے لگے- بھائیو! ذرا تو غور کرو اور انصاف سے کام لو- جب تم نے امام ابوحنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں' ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے ہمارے پیشوا علمائے اہل حدیث ان کے سوا اور بہت سے گزرے ہیں' جیسے امام ابن حزم ظاہری' حافظ ابن حجر عسقلانی امام داؤد ظاہری' اسحٰق بن راہویہ' امام بخاری' شیخ جلال الدین سیوطی' امام نووی' امام سخاوی' محمد بن اسمعیل' شیخ محی الدین ابن عربی' شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہم- اگر ہم دلائل پر غور کر کے کسی مسئلہ میں ان بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے ساتھ اتفاق کریں تو کونسا گناہ لازم آیا اور کیوں قابل ملامت ٹھہرے' لاحول و لاقوۃ الا باللہ)-

صَابَرَہٗ- اپنے نفس کو روک رکھا-

مَنْ اَذْھَبَ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ- جس کی دونوں محبوب چیزیں یعنی آنکھیں اللہ تعالی لے جائے' پھر وہ صبر کرے (یعنی شکوہ شکایت کے بجائے اللہ تعالی کی رضا پر راضی ہو)-

اُضْمُدْھَا بِالصَّبِرِ- اس پر ایلوے کا ضماد کرے-

اِصْبِرُوْا عَلَى الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوْا عَلَى الْمَصَائِبِ وَرَابِطُوْا عَلَى الْاَئِمَّةِ- فرضوں پر صبر کرو (ان کو ادا کرتے رہو) اور مصیبتوں پر بھی صبر کرو اور اماموں کی نگہبانی کرو (ان کی اطاعت پر جمے رہو)-

اَلصَّبْرُ صَبْرَانِ صَبْرٌ عَلٰى مَاتَكْرَهُ وَ صَبْرٌ عَلٰى مَا تُحِبُّ- صبر دو طرح کا ہے' ایک تو صبر اس بلا پر جس کو تو برا جانتا ہے' دوسرے صبر اس چیز سے جس کو تو پسند کرتا ہے (مثلاً مال و دولت نہ ہونے پر)-

اَلدُّنْيَا حُلْوُھَا صِبْرٌ- دینا میں جو شیریں ہے وہ در حقیقت ایلوے کی طرح تلخ ہے-

يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ اِنْ شَاءَ بِصِبْرٍ- احرام والا شخص اگر چاہے تو ایلوا آنکھوں میں لگا سکتا ہے-

كَاْسٌ مُصْبَرَةٌ- تلخ گلاس جس میں ایلو ملا ہو-

لَمْ يَقْتِلِ الرَّسُوْلُ رَجُلًا صَبْرًا قَطُّ- آنحضرتؐ نے کسی شخص کو باندھ کر مجبور کر کے قتل نہیں کیا-

لَا تُقِيْمُوا الشَّهَادَةَ عَلَى الْاَخِ فِي الدَّيْنِ الصَّبِرِ- ظلمی قرضہ میں (جس میں قرض خواہ زیادتی کر رہا ہو) اپنے بھائی پر گواہی مت دو-

صَنَوْبَر- ایک مشہور درخت ہے-

صَبْعٌ- انگلی سے اشارہ کرنا' برائی کے اظہار کے لیے (یعنی کس کا عیب بیان کرتے ہوئے) اشارہ سے بتلانا' انگلی رکھنا انگلی ڈالنا' مغرور کرنا-

لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ تَعَالٰى- ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہے-

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ- مومن کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے وہ جیسا چاہے اس طرح اس کو پلٹتا رہتا ہے-

اَصَابِع- جمع ہے اَصْبَعٌ یا اَصْبُعٌ یا اَصْبِعٌ یا اِصْبَعٌ یا اِصْبِعٌ یا اِصْبُعٌ یا اُصْبَعٌ یا اُصْبِعٌ یا اُصْبُعٌ کی' اس میں نو لغتیں ہیں جس کے معنی انگلی کے ہیں خواہ ہاتھ کی ہو یا پاؤں کی- (نہایہ میں ہے کہ انگلی ایک عضو ہے یعنی جسم کا حصہ اور اللہ تعالی جسمیت سے پاک ہے' تو اس کا اطلاق اللہ تعالی پر مجازاً ہے جیسے ید اور یمین اور عین اور سمع کا مقصود اس سے یہ ہے کہ دل اللہ تعالی کے قبضہ

قدرت میں ہیں وہ جلدی جلدی بدل جاتے ہیں اور انگلیوں سے اس کی قدرت اور بطش کے اجزاء مراد ہیں' جیسے ہاتھ سے آدمی مطش کرتا ہے اور انگلیاں اس کی اجزاء ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور محققین اہل حدیث ایسی تاویلوں سے جو صاحب نہایہ نے کیں' راضی نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان احادیث کو اپنے ظاہری معنی پر چلاؤ' اور جو مراد ہے اس کو اللہ کے لیے تفویض کرو۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے مگر جیسی اس کی ذات مقدس بے چون اور چگون ہے ویسے ہی اس کے ہاتھ اور پاؤں اور رجو اور عین بھی ہیں امام ابوحنیفہ کا اور تمام ائمہ قدماء اہل سنت کے یہی مذہب تھا چنانچہ امام ابوحنیفہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ ''ید کی تاویل قدرت سے نہیں کریں گے' جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے'' اب صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ وہ تعالیٰ شانہ جسمیت سے پاک ہے یہ بھی ایک بے دلیل بات ہے قرآن اور حدیث میں کہیں یہ مذکور نہیں ہے کہ وہ جسمیت سے پاک ہے نہ یہ مذکور ہے کہ وہ جسم ہے۔ البتہ اس قدر صحیح ہے کہ پروردگار مخلوقات کے اجسام سے مشابہ نہیں ہے جیسے محمد بن کرام کا قول ہے کہ وہ تعالیٰ شانہ جسم رکھتا ہے ہمارے جسم کی طرح جو گوشت اور خون سے مرکب ہے' معاذ اللہ۔ علمائے اہل حدیث افراط و تفریط میں مبتلا ہونے کے بجائے مسلک اعتدال پر قائم رہے' نہ کرامیہ اور مشبہہ کی طرح اس کو مخلوقات سے مشابہت دیتے' نہ معتزلہ اور قدریہ کی طرح صفات کی تاویل اور نفی کرتے ہیں اور یہی طریقہ انسب ہے' واللہ اعلم۔

اُصْبُوْعٌ بروزن **عُصْفُوْرٌ** - انگلی (یہ دسویں لغت ہے نو اوپر بیان ہوئیں)۔

اَصَابِيْعُ - انگلیاں (یہ اُصْبُوْعٌ کی جمع ہے)۔

مَصْبَعَةٌ - غرور' تکبر۔

مَصْبُوْعٌ - متکبر' مغرور۔

مُصَبِّعٌ - گوشت بھوننے کا لوہے کا جال۔

صَبْغٌ یا صِبَغٌ - رنگین کرنا' ڈبونا' کشادہ ہونا' لمبا ہونا۔

صُبُوْغٌ - بھر جانا' خوش رنگ ہونا۔

تَصْبِيْغٌ - رنگنا' بچہ گرانا' جس پر بال اگ آئے ہوں۔

اِصْطِبَاغٌ - رنگ دینا' روٹی میں سالن لگانا (اور نصاریٰ کا ایک مذہبی کام تھا وہ اپنی اولاد کو زرد پانی میں رنگتے تھے' ان کا خیال تھا کہ ایسا کرنے سے اولاد پاک ہو جاتی ہے اور نصرانیت میں اس کا اعتقاد مستحکم رہتا ہے۔ نصاریٰ کے اس فرقہ کو معمودیہ کہتے تھے۔)

فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ هَلْ رَاَيْتُمُ الصَّبْغَاءَ - پھر وہ جو دوزخ سے نکالے جائیں' اس طرح اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کچرے کوڑے میں اگتا ہے (یعنی جلدی بڑھتا ہے) کیا تم نے صبغاء دیکھی ہے۔

صَبْغَاءُ - ایک بوٹی کا نام ہے۔

كَلَّا لَا يُعْطِيْهِ اُصَيْبِغَ قُرَيْشٍ - آپ ہرگز اس قریش کی کمزور چڑیا کو نہیں دیں گے۔

اُصَيْبِغَ - ایک نوع کی چڑیا ہے جو ناتوان اور کمزور ہوتی ہے (بعض نے کہا صبغاء مراد ہے۔ جس کا ذکر ابھی گزرا ایک روایت میں اُضَيْبِعَ ہے ضاد معجمہ اور عین مہملہ سے) اُضَيْبِعَ - چھوٹا بجو۔ یہ ضبع کے برخلاف قیاسی تصغیر ہے) (یہ قول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے آپ نے قتادہؓ کو شیر سے تشبیہ دی اور اس شخص کو جو مقتول کا سامان مانگ رہا تھا' چھوٹے بجو سے)۔

فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً - پھر دوزخ میں اس کو ایک غوطہ دیا جائے گا (یعنی اس میں ڈبو دیا جائے گا جس طرح کپڑا رنگ میں ڈبویا جاتا ہے)۔

اُصْبُغُوْهُ فِي النَّارِ - اس آگ میں ڈبو دو۔

فَوَجَدَ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا - حضرت فاطمہؓ کو دیکھا وہ رنگین کپڑے پہنے تھیں۔

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّبَّاغُوْنَ وَالصَّوَّاغُوْنَ - سب لوگوں میں زیادہ جھوٹے رنگریز اور سنار ہوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے' ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں)۔

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّوَّاغُ يَقُوْلُ الْيَوْمَ وَغَدًا - (ابورافع سنار کہتے ہیں حضرت عمرؓ مجھ سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے' آپ کہتے' سنار سب سے بڑھ کر جھوٹا ہوتا ہے کہتا ہے آج دوں گا

کل دوں گا' یوں ہی آج کل میں یحییٰ بن گزار دیتا ہے)۔

(بعض نے کہا حدیث میں صباغون سے کلام کو رنگنے والے آراستہ کرنے والے اور صواغون سے اس کو بدلنے والے نئے نئے قالب پہنانے والے مراد ہیں)۔

رَاٰی قَوْمًا یَتَعَادَوْنَ فَقَالَ مَا لَهُمْ فَقَالُوْا خَرَجَ الدَّجَّالُ فَقَالَ كَذِبَةٌ كَذَبَهَا الصَّبَّاغُوْنَ - (ایک روایت میں

كَذَبَهَا الصَّوَّاغُوْنَ ہے- ابو ہریرہؓ نے دیکھا کہ کچھ لوگ دوڑ رہے ہیں' سبب پوچھا تو کہنے لگے' دجال نکلا انھوں نے کہا یہ جھوٹ ہے جس کو رنگنے والوں نے رنگا ہے' یا جھوٹ ہے جس کو سناروں نے ڈھال لیا ہے)۔

قِيْلَ لِاَبْنِ عُمَرَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا' تم اپنے کپڑوں یا بالوں کو زرد کیوں رنگتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کو رنگتے ہوئے دیکھا (یعنی کپڑے کو یا بالوں کو)۔

(بعض نے آنحضرت ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے بالوں کو رنگا ہو بلکہ آپ اپنے کپڑوں اور عمامہ کو ورس اور زعفران سے رنگتے- بعض نے کہا آنحضرت ﷺ صرف اپنی ڈاڑھی ہی کو ورس اور زعفران سے رنگتے- ام المومنین حضرت ام سلمہؓ نے آپؐ کے کچھ بال دکھائے جو سرخ تھے' ان پر حنا اور وسمہ کا خضاب تھا- لیکن حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے بالوں کا خضاب نہیں کیا- تو ان دونوں میں تطبیق اس طرح کی ہے کہ کبھی تو آپؐ نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا- حضرت انسؓ نے آپ کو رنگتے نہ دیکھا ہوگا- اور یہ احتمال بھی ہے کہ بیوی ام سلمہؓ نے ان بالوں میں خوشبو لگائی ہوگی جس کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ ہو گیا ہوگا- اب ایک روایت میں یہ جو بیان ہوا ہے آپؐ کی ڈاڑھی اور سر مبارک میں سفیدی تھی' تو دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ کے بالوں میں سفیدی نہ تھی' ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ آپؐ کے سفیدی بہت قلیل تھی' تو جس راوی نے کہا ہے کہ آپؐ کے سفیدی نہ تھی تو اس کی مراد یہ ہے کہ سفیدی بہت زیادہ نہ تھی)۔

مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مرد کو اپنے بال یا کپڑے ہلدی یا ورس یا زعفران میں رنگنا منع نہیں خصوصا دولہا نوشاہ کو- اور جس نے اس کی ممانعت میں غلو کیا ہے یہ اس کی زیادتی ہے-

اِنَّ الْيَهُوْدَ لَا يَصْبُغُوْنَ - یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے (تمہارے لیے خضاب کرنا بہتر ہے)- (مجمع البحار میں ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو سرخ یا زرد خضاب کرنا مستحب ہے اور سیاہ خضاب کو بھی ایک طائفہ علماء نے جائز رکھا ہے' غایۃ ما یقال الباب وہ مکروہ ہوگا نہ کہ حرام-

كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهٗ - آنحضرتؐ اپنے کپڑے (مجمع البحار میں ہے کہ دوسری روایت میں مرد کو زرد اور سرخ رنگ سے ممانعت ہے' تو اس حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ کپڑا بنے جانے سے پہلے اس کا سوت رنگین ہونا- میں کہتا ہوں کہ یہ تاویل ضعیف ہے اور ظاہر کے خلاف ہے)-

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَّدَمِهٖ - جس شخص نے چوسر کھیلا اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبویا (یعنی گویا ان کو کھایا)-

(چوسر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور وہ شطرنج سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے شطرنج کو کچھ شرطوں کے تحت جائز کر رکھا ہے)-

صِبْغَةُ اللّٰهِ - اللہ کا دین جس سے دلوں کو پاکی حاصل ہوتی ہے-

صَبْنٌ - روکنا' منع کرنا' پھر دینا-

صَابُوْنٌ - صفائی کے لیے ایک مشہور مرکب ہے- صابن-

صَبَّانٌ - صابون بنانے والا-

صَبْوٌ یا صُبُوٌّ یا صِبًا یا صَبَاءٌ - طفولیت کا اظہار کرنا-

صِبًا - اسم مصدر ہے-

صَبَاءٌ - صبا' پروا ہوا-

صَبْوَةٌ اور صُبُوَّةٌ - مائل ہونا' مشتاق ہونا-

صَبِيَ صَبَاءً - بچوں کے سے کام کرنے لگا-

مُصَابَاةٌ - نیزہ مارنے کے لیے جھکانا -

تَصَبِّیْ - بہکانا' فریب دینا' مفتون کرنا -

تَصَابِیْ - کھیل کود کی طرف مائل ہونا (جیسے استصباء کسی سے بچوں یک طرح معاملہ کرنا) -

رَأَی حُسَیْنًا یَلْعَبُ مَعَ صِبْوَۃٍ فِی السِّکَّۃِ - امام حسین کو دیکھا آپ گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے -

صِبْوَۃٌ اور صِبْیَۃٌ جمع ہے صَبِیّ کی بمعنی بچہ' اور صِبْیَانٌ بھی صبی کی جمع ہے -

کَانَ لَا یُصَبِّیْ رَأْسَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَلَا یُقْنِعُہٗ - آنحضرتؐ رکوع میں نہ اپنا سر کھاتے تھے نہ بلند رکھتے تھے (بلکہ سر اور پشت سب برابر رکھتے - اور رکوع کرنے کا سنت طریقہ یہی ہے) -

یُصَبِّیْ - دراصل صبا یصبو سے ماخوذ ہے' یعنی مائل ہوا اور جھکا (ازہری نے کہا صحیح لا یصوب ہے - ایک روایت میں لا یصب ہے) -

وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ ذَھَبًا وَّلَا فِضَّۃً وَّلَا شَیْئًا یُّصْبٰی اِلَیْہِ - امام حسن علیہ السلام نے مرتے وقت نہ سونا چھوڑا نہ چاندی نہ اور کوئی چیز جس کی طرف دل مائل ہو (حالانکہ آپ کو ایک معتد بہ وظیفہ معاویہؓ کی طرف سے ملتا تھا مگر آپ کمال درجہ کے سخی تھے جو ملتا وہ سبیل اللہ صرف کر دیتے' دو بار ایسا بھی ہوا کہ اپنا تمام ساز و سامان تک فقیروں میں تقسیم کر دیا) -

وَ شَابٌ لَیْسَتْ لَہٗ صَبْوَۃٌ - ایک جوان جس کو خواہش نہ ہو (حرص و ہوس نہ رکھتا ہو) -

کَانَ یُعْجِبُھُمْ اَنْ یَکُوْنَ لِلْغُلَامِ صَبْوَۃٌ - ان کو یہ پسند تھا کہ لڑکے میں خواہش ہو (کیونکہ ایسا شخص جب توبہ کرے گا تو وہ عبادت اور اطاعت الٰہی خوب بجا لائے گا' اور اپنی گزشتہ حالت پر شرمندہ رہے گا' اس کے دل میں غرور اور پندار نہ ہو گا - اصل یہ ہے کہ جب گناہ کی خواہش ہو' اس وقت نفس کو قابو میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہ کے ارتکاب سے باز رہے' جب ہی فضلیت ہو گی' ورنہ دل میں خواہش ہی نہ ہو تو باز رہنے میں کیا فضلیت ہو گی) -

لَتَعُوْدُنَّ فِیْھَا اَسَاوِدَ صُبًّی - تم اس زمانہ میں کالے ناگ ہو گے فتنہ کی طرف مائل (ایک روایت میں صباء ہے) -

صُبَّاءٌ - یہ جمع ہے صَابِیْ کی - یعنی اپنے دین کو بدلنے والے -

ثُمَّ اَلْقِ الصُّبّٰی عَلٰی مُتُوْنِ الْخَیْلِ - پھر جو گول جنگ کے خواہشمند ہیں ان کو گھوڑوں کی پیٹھ پر بٹھا دے -

اِنِّیْ اِمْرَأَۃٌ مُّصْبِیَۃٌ مُّوْتِمَۃٌ - (آنحضرتؐ نے جب بیوی ام سلمہؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگیں) میں تو ایک بچہ والی یتیم اولاد رکھنے والی عورت ہوں -

اَصَبَوْتَ - کیا تم نے دین بدل ڈالا (صحیح اصبات ہے)

اَوَیْتُمُ الصُّبَاۃَ - تم نے بددینوں کو (جنہوں نے اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ کر دوسرا طریق اختیار کیا (اپنے ملک میں جگہ دی -

نُصِرْتُ بِالصَّبَا - مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی (صبا مشرقی ہوا اس کو قبول بھی کہتے ہیں - اور دبور پچھمی ہوا - اور جنوب دکھنی اور شمال اتری) (مراد جنگ احزاب کا دن ہے - جب کافروں نے مدینہ طیبہ کا محاصرہ کیا تھا - ابوسفیان عرب کے اکثر قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا - اللہ تعالیٰ نے رات کو جو نہایت سرد تھی مشرقی ہوا بھیجی' اس نے کافروں کے منہ پر مٹی ڈالی' ان کی آگ بجھا دی' ان کے خیمے اکھیڑ دیئے' ان کے گھوڑے سراسیمہ ہو کر چھوٹ بھاگے - آخر کار کافر پریشان ہو کر چل دیے) -

اَلصَّبَا مِنَ الْجَنَّۃِ وَالدَّبُوْرُ مِنَ النَّارِ - مشرقی ہوا بہشت کی ہوا ہے اور پچھمی دوزخ کی (یعنی دوزخ کے طبقہ زمہریر کی کیونکہ پچھمی ہوا سرد ہوتی ہے) -

اُمُّ الصِّبْیَانِ - بچوں کی بیماری جس میں سانس چڑھتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے -

اِذَا کَانَتِ الْمَرْأَۃُ صِبَا نِیَّۃً - جب عورت بچہ والی ہو -

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ صَبِیٌّ فَلْیَتَصَابَ - جس کے پاس بچہ ہو تو اس کو خوش کرنے کے لیے بچہ سے (اس سے ویسی ہی باتیں کھیل کود کرے) -

صَبِیَّةٌ - بچی۔

صَبَایَا - بچیاں (یہ صبیۃ کی جمع ہے)۔

باب الصاد مع التاء

صَتٌّ - زور سے دھکیلنا یا ہاتھ سے مارنا۔

مُصَاتَّةٌ اور صِتَاتٌ - تنازع، جھگڑا۔

تَصَاتٌّ - لڑائی، جنگ۔

صَتٌّ - جماعت، فرقہ (جیسے صَتِیْتٌ ہے بعض نے کہا ہے کہ جیسے صف ہے)۔

لَمَّا اُمِرُوْا اَنْ یَّقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَامُوْا صَتَّیْنِ - جب بنی اسرائیل کو (گوسالہ پرستی کی سزا میں) یہ حکم ہوا کہ ایک دوسرے کو قتل کریں، تو وہ دو گروہ (یا دو صف) ہو گئے (ایک وہ جنہوں نے گوسالہ کی پوجا کی تھی، دوسرے وہ جو اس کام سے باز رہے تھے اور دوسرا گروہ پہلے گروہ کو قتل کرنے لگا۔)

صَتْعٌ - گرانا، پچھاڑنا۔

تَصَتُّعٌ - تردد، آنا جانا۔

صَتَعٌ - جوان، مضبوط۔

صَتْمٌ یا صَتَمٌ - غلیظ، سخت۔

صُتَامٌ - موٹا، دل دار۔

تَصْتِیْمٌ - پورا کرنا۔

اَلْفٌ صَتْمٌ - پورے ہزار۔

اَمْوَالٌ صُتْمٌ - پورے مال۔

اِنَّهٗ وَزَنَ تِسْعِیْنَ فَقَالَ صَتْمًا فَاِذَا هِیَ مِائَةٌ - ابن صیاد نے نوے روپے تولے اور کہنے لگا پورے ہو جاؤ دیکھا تو وہ سو روپے ہیں (یہ بھی اس کا ایک شعبدہ تھا بعض نے اس کو دجال بھی سمجھا ہے)۔

صَتْوٌ - کودتے ہوئے چلنا۔

باب الصاد مع الجیم

صَجٌّ - لوہے کو لوہے پر مار کر آواز نکالنا۔

باب الصاد مع الحاء

صَحْبٌ - پوست نکالنا۔

صَحَابَةٌ - رفاقت کرنا، ساتھ رہنا۔

صُحْبَةٌ - معیت، ہم نشینی (صحابہ کا مترادف ہے)۔

مُصَاحَبَةٌ - ساتھ رہنا (یہ بھی اوپر کے دونوں الفاظ کا مترادف ہے۔)

اِصْحَابٌ - مصاحب والا ہونا۔

اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحْبَةٍ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ - یا اللہ سفر میں ہماری نگہبانی کر اور ہم کو اپنی امان میں وطن کو لوٹا۔

خَرَجْتُ اَبْتَغِی الصَّحَابَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - میں اس نیت سے نکلا کہ آنحضرت ﷺ کی صحبت حاصل کروں گا۔

صَحَابَةٌ - صاحب کی جمع بھی ہے اور فاعل کی جمع فَعَالَةٌ پر صرف یہی آتی ہے۔

فَاَصْحَبَتِ النَّاقَةُ - اونٹنی رام ہو گئی (جدھر چلاؤ ادھر چلنے لگی)۔

اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ - تم تو یوسف کی ساتھ والی عورتیں ہو (آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو زلیخا سے تشبیہ دی، جیسے زلیخا نے بہ ظاہر عورتوں کو ضیافت کے بہانہ سے بلایا تھا اور دل میں یہ تھا کہ وہ حضرت یوسف کا حسن و جمال دیکھیں اور زلیخا کو ان کی محبت پر ملامت نہ کریں۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کی بیماری میں آپ سے عرض کیا کہ ابوبکرؓ کی آواز پست ہے مقتدیوں تک ان کی آواز نہ پہنچے گی، آپؐ حضرت عمرؓ کو حکم دیجیے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ یہ کہنا حضرت عائشہؓ کا ایک بہانہ تھا اور ان کا دلی مقصود یہ تھا کہ اگر خدانخواستہ آنحضرتؐ اس بیماری میں گزر گئے تو لوگ ابوبکرؓ کو منحوس سمجھیں گے اس لیے وہ نماز نہ پڑھائیں تو اچھا ہے)۔

صَوَاحِبُ - جمع ہے صَاحِبَةٌ کی۔

اِدْفِنِّیْ مَعَ صَوَاحِبِیْ - مجھ کو میرے ساتھ والیوں (یعنی آنحضرتؐ کی دوسری بیویوں) کے ساتھ دفن کر دینا۔ (حجرے

میں دفن نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ لوگ میرے بعد مجھ کو اور بیویوں پر فضلیت دیں اور خیال کریں کہ حضرت عائشہؓ کا مرتبہ دوسری امہات سے زیادہ تھا جب ہی تو آنحضرتؐ کے ساتھ دفن ہوئیں اور دوسری بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں - سبحان اللہ اس کسر نفسی اور تواضع کا کیا کہنا)-

ثُمَّ سَلْهَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَیَّ - جب میرا جنازہ تیار ہو تو حضرت عائشہؓ کے حجرے پر لے جانا اور ان سے اجازت مانگنا کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں (یعنی آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس دفن ہو جاؤں' اگر وہ یعنی حضر عائشہؓ اجازت دے دیں تو خیر ورنہ مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان یعنی بقیع میں دفن کر دینا - یہ حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت کے وقت فرمایا)-

اَمَّا اِبْرَاهِیْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰی صَاحِبِکُمْ - حضرت ابراہیمؑ کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (یعنی مجھ) کو دیکھو (وہ آنحضرتؐ کے شبیہ تھے)-

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْشَاءَ اللّٰهُ - (حضرت سلیمان کے ساتھی' فرشتے یا جن یا) مصاحب نے کہا انشاء اللہ تو کہو (جب انہوں نے یہ کہا کہ آج رات کو میں اپنی سو عورتوں سے صحبت کروں گا اور ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا)-

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ - میرے اصحاب کو برا نہ کہو (خطاب ہے حاضرین کی طرف' حالانکہ حاضرین بھی اصحاب تھے یا اس وقت اس طرح فرمانے سے مسلمانوں کی آئندہ نسلوں میں احترام صحابہؓ کے جذبات کو بیدار کرنا مقصود ہوگا - حافظ نے کہا اصحابی سے یہاں بعض خاص اصحاب مراد ہیں اور خطاب خالد بن ولید اور باقی صحابہ کی طرف ہے کیونکہ یہ حدیث آپؐ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولیدؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو برا کہا - میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے) (مجمع البحار میں ہے کہ اصطلاح شرع میں صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جو آنحضرتؐ کی صحبت میں رہا یا بہ حالت بیداری آپؐ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا - اور لغت کی رو سے تو صاحب مطلق ساتھی کو کہتے ہیں' خواہ مومن ہو یا کافر' عادل ہو یا فاسق)-

ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ - پھر آپ ان کے ساتھیوں کی صحبت میں رہے-

لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّمَّنْ صَحِبَنِیْ وَرَاٰنِیْ فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ وَ فِیْ لَفْظٍ اُصَیْحَابِیْ فَیُقَالُ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ - کچھ لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر آئیں گے یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو میری صحبت میں رہے مجھ کو دیکھا' فرشتے ان کو بائیں جانب والوں میں (دوزخیوں میں) لے جائیں گے - (یہ دیکھ کر) میں عرض کروں گا' پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں (یا یہ تو میرے چند اصحاب ہیں تصغیر قلت کے لیے ہے) پھر مجھ کو جواب ملے گا تم نہیں جانتے جو گن انہوں نے تمہارے بعد کیے (اسلام سے پھر گئے مرتد ہو گئے - مراد وہ لوگ ہیں جو مسلیمہ کذاب اور اسود عنسی کے تابع ہو گئے تھے)-

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ لَّا اَرَاهُ وَلَا یَرَانِیْ بَعْدَ اَنْ اَمُوْتَ اَبَدًا - میرے اصحاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ میری وفات کے بعد نہ میں ان کو دیکھوں گا نہ وہ مجھ کو دیکھیں گے (یہ حدیث سن کر حضرت عمرؓ فی الفور حضرت ام سلمہؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں؟ انہوں نے کہا نہیں' اور اب تمہارے بعد میں کسی کو ایسا نہ کہوں گی (اس کی برات بیان نہ کروں گی کیونکہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ ان میں سے ہے یا نہیں)-

اِیَّاكَ وَ صَاحِبَ السُّوْءِ - تو برے ساتھی سے بچا رہ-

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا - اللہ نے مجھ کو منتخب فرمایا اور میرے لیے ساتھیوں کو بھی چنا-

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ یَا اِنَّمَا اَصْحَابِیْ مِثْلُ النُّجُوْمِ فَاَیُّهُمْ اَخَذْتُمْ بِقَوْلِهٖ اهْتَدَیْتُمْ - میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں' تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت پاؤ گے (گمراہ نہ ہو گے یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے بلکہ بعض نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے اور اس کا مطلب بھی صحیح نہیں ہو سکتا - اس کے موضوع ہونے کی

ایک دلیل یہ بھی ہے کہ بعض صحابہ نے ایسے کام کئے ہیں جو شرعاً اور عقلاً ہر طرح مذموم ہیں)۔

اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ - جب تم لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو کہو اللہ تعالیٰ تمہارے شر اور فساد پر لعنت کرے۔

اَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ - (ستارے آسمان کا امن ہیں جب ستارے ٹوٹ جائیں گے تو آسمان پر بھی جو وعدہ ہے وہ آ لگے گا) اور میں اپنے اصحاب کا امن ہوں' جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر جو وعدہ ہے وہ آ لگے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امان ہیں' جب میرے اصحاب گزر جائیں گے تو میرے امت پر جو وعدہ ہے (تباہی اور آفت کا) وہ آ لگے گا۔

اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ - میرے اصحاب کی عظمت کرو وہ تمام مسلمانوں میں بہتر لوگ ہیں۔

مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ - میرے اصحاب کی مثال میری امت میں ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک (کیونکہ بغیر نمک کے مزیدار نہیں ہوتا)۔

مَا مِنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ فِي الْاَرْضِ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی ملک میں مرے وہ قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا پیشوا اور نور بنا یا جا کر اٹھایا جائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِيْ عَلَى الثَّقَلَيْنِ سِوَى النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ - اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کا مرتبہ تمام آدمیوں اور جنوں سے پیغمبروں اور رسولوں کے علاوہ زیادہ رکھا ہے (یعنی پیغمبروں کے بعد وہی سب مخلوقات میں افضل ہیں)۔

هَلْ فِيْكُمْ مِنْ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ - ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے پھر کہیں گے' تم میں کوئی آنحضرت کا صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہے' پس اللہ تعالیٰ ان کو (اس کی برکت سے) فتح دے گا۔

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْا هُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ - اللہ سے ڈرو' اللہ سے ڈرو' میرے اصحاب کے بارے میں ان کو میرے بعد ملامت کا نشانہ نہ بنانا - (بلکہ ان کے لیے دعا کرنا' ان کی تعظیم کرنا' ان سے محبت رکھنا) دیکھو! جو کوئی ان سے محبت رکھے' اس نے میری وجہ سے محبت کی - اور جو کوئی ان سے بغض رکھے' تو گویا اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے' ان سے بغض رکھا)۔

صَاحِبُ صَنْعَاءَ - صنعاء والا (یعنی اسود عنسی جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا - وہ آپ کی وفات کے قریب مارا گیا' فیروز دیلمی نے اس کو مار ڈالا - آپؐ نے اس کے قتل کی اطلاع پا کر ارشاد فرمایا کہ فاز فیروز یعنی فیروز کامیاب ہو گیا -)

صَاحِبُ الْيَمَامَةِ - مسلیمہ کذاب جو وحشی کے ہاتھ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں مارا گیا۔

نَزَلَتْ فِيْ حَمْزَةَ وَصَاحِبَيْهِ - (یہ آیت ھذا ن خصمان اختصموا فی ربھم آخر تک حضرت حمزہؓ اور ان کے دونوں ساتھیوں (حضرت علیؓ اور عبیدہ بن حارثؓ) کے بارے میں نازل ہوئی - (جنگ بدر میں کافروں کی طرف سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نکلے' مسلمانوں کی طرف سے حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ نکلے' حضرت علی اور حضرت حمزہ نے اپنے اپنے مقابل کو فوراً مار لیا اور عبیدہؓ جو ولید کے ہاتھ سے زخمی ہوئے تھے یہ دونوں حضرات ان کو اٹھا لائے اور ولید کو بھی مار ڈالا)۔

اَلصَّحَابَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

اَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ فِيْ صَاحِبِكَ - تم نے اپنے صاحب یعنی عبداللہ بن مسعودؓ کے منہ سے اسی طرح سنا (وہ اس طرح قراءت کرتے تھے: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى - یعنی سورۂ واللیل میں ان کی یہ قراءت ہوتی - اور مشہور قراءت وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ہے -

اِشْتَرَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَارِيَةً فَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا - عبداللہ بن مسعودؓ نے ایک لونڈی خریدی پھر اس کے مالک کو

ڈھونڈھنے لگے (تاکہ اس کی قیمت ادا کر دیں لیکن وہ نہیں ملا' آخرانہوں نے قیمت کے روپے فقیروں کو دینے شروع کئے اور دیتے وقت اس طرح دعا کرتے جاتے' یا اللہ! یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول کر- یعنی لونڈی کے مالک کی طرف سے' اگر وہ منظور نہ کرے تو اس کا ثواب مجھ کو ملے اور اس کا روپیہ مجھ پر قرض رہا-)

مَثَلاً لِصَاحِبِكُمْ- تمہارے صاحب (یعنی حضرت محمد ﷺ کی صفت-

أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ- تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے (یہاں ساتھی سے مراد محافظ اور نگہبان ہے اور جس کی یاد سے وحشت رفع ہو' بلا دور ہو)-

رَبَّنَا صَاحِبْنَا- اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر' ہم پر اپنا فضل و کرم رکھ' ہم سے ہر ایک بلا دفع کر-

لِرَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ- دو مردوں کے لیے آپ کے اصحاب میں سے تھے-

كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ- جابرؓ آپؐ کے اصحاب میں سے تھے-

فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا صَاحِبُهُ- ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ ساتھ رہوں گا (دیکھوں گا اس کا دوزخی ہونا کس سبب سے ہے-)

يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَصَحَابَةَ سَيِّدِهِ- اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اور رفاقت اچھی طرح کرے-

يُحْسِنُ صَحَابَتِيْ- میری صحبت کا حق اچھی طرح سے ادا کرے (وہی درحقیقت آن حضرتؐ کا صحابی ہے جو آپؐ سے اور آپؐ کے اہل بیت کرام سے سچی محبت اور الفت رکھتا ہو' ورنہ صرف نام کی صحبت کافی نہیں ہے- اس کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ کے چند غلام ہوں جو بادشاہ کی محبت کی وجہ سے آپس میں بھی ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں' پھر ان میں سے ایک غلام اپنے بادشاہ سے باغی ہو جائے' اس کی آل اولاد' عزیز و اقربا اور دوستوں کو قتل کرے ان کا دشمن ہو جائے تو کیا اس کے بعد بھی اس غلام سے محبت رکھیں گے' صرف اس وجہ سے کہ وہ اس بادشاہ کا غلام تھا)-

مَنْ أَحَقُّ بِصَحَابَتِيْ قَالَ أُمُّكَ- مجھ کو سب سے زیادہ مقدم کس کی خدمت اور رفاقت کرنا ہے؟ فرمایا اپنی ماں کی (یہاں بھی "صحابت" سے وہی صحبت مراد ہے جو خیر خواہی اور محبت اور فرماں برداری کے ساتھ ہو اگر صرف ماں کے پاس رہے لیکن اس کو ستاتا اور گالیاں دینا اور اس کے رشتہ داروں کو مارتا دھاڑتا رہے' تو کیا اس نے اپنی ماں کی صحابت کی' ہرگز نہیں بلکہ اپنی ماں کی رقابت اور عداوت کی)-

خَيْرُ الصَّحَابَةِ- سب رفیقوں میں بہتر-

يُصْحِبُوْنَ- پناہ دیتے ہیں (یہ صحبک اللہ سے ماخوذ ہے- یعنی اللہ تیرا نگہبان)-

لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ- فرشتے سفر میں ان رفیقوں کی نگہبانی نہیں کرتے جن کے ساتھ گھنٹہ ہو (یہاں بھی صحبت سے محافظت اور استغفار مراد ہے- بعض نے کہا مطلق ساتھ رہنا- مگر اس صورت میں محافظ اعمال فرشتوں کا استثناء کرنا ضرور ہوگا کیونکہ وہ ہر حال میں ساتھ رہتے ہیں)-

فَأَقُوْلُ رَبِّ أُصَيْحَابِيْ- میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے چند اصحاب ہیں (مجمع البحار میں ہے کہ آپؐ ان کو پہچان لیں گے- کیونکہ آپؐ کی زندگی میں وہ مسلمان ہو چکے تھے یا آپؐ کے بعد مسلمان ہوئے)-

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِرْقَ- قرآن کے حافظ سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور بہشت کی سیڑھیوں پر چڑھتا جا (مجمع البحار میں ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہو یا جو قرآن کے معانی جانتا ہو- میں کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص مراد ہو سکتا ہے خواہ قرآن کا حافظ ہو یا ناظرہ خواں ہو یا جو اس کے معانی میں غور کرتا ہو یا جو اس پر عمل کرتا ہو)-

صَاحِبُ مُوْسٰى- موسیٰؑ کے ساتھی (یوشع بن نون مراد ہیں-)

صَاحِبُ سُلَيْمَانَ- سلیمانؑ کے ساتھی (آصف بن برخیا مراد ہیں' یا ان کے وزیر)-

صَاحِبُ يٰسٓ- حبیب بن اسرائیل نجار مراد ہیں وہ بت

صَاحِبُ یٰسٓ - حبیب بن اسرائیل نجار مراد ہیں وہ بت تراش تھے لیکن آنحضرتؐ پر آپ کی ولادت سے چھ سو برس پہلے ایمان لائے تھے - جیسے تبع ایمان لایا تھا اور ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے - بعض نے کہا یہ حبیب ایک غار میں اللہ کی عبادت کرتے تھے' جب ان کو پیغمبروں کی خبر ہوئی تو ان کے پاس آئے' ان پر ایمان لائے اور کافروں پر اپنا ایمان ظاہر کیا آخر کافروں نے ان کو شہید کر دیا - کہتے ہیں کہ ان کو پاؤں سے روندا یا پتھروں سے مار کر شہید کیا' وہ یہ کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو ہدایت فرما - ان کی قبر انطاکیہ کے بازار میں ہے - پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ان کافروں پر اترا اور حضرت جبرئیل نے ایک چیخ سے ان کو ہلاک کر دیا) - صاحب الزمان - امام مہدی علیہ السلام محمد بن عبداللہ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے - اور شیعہ کہتے ہیں وہ امام محمد بن حسن عسکری ہیں قائم بامر اللہ بالفعل لوگوں کی نظر سے غائب ہیں' قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے -

صَاحِبُ الْعَسْکَرِ یا صَاحِبُ النَّاحِیَةِ - علی بن محمد ہادی -

صَاحِب - اسماعیل بن عباد کا لقب ہیں وہ شیخ عبد القاہر جرجانی کے استاد ہیں -

صَاحِبُ شَاهِیْنَ - شطرنج -

صَاحِبَیْن - حنفیوں کی اصلاح میں امام ابو یوسف اور امام محمد کو کہتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کے مشہور شاگرد تھے -

صَحْبٌ - یہ بھی صاحب کی جمع ہے -

صُحٌّ یا صِحَّةٌ یا صَحَاحٌ - تندرست ہو جانا' بیاری کا دور ہونا' عیب سے پاک ہونا' سچ ہونا -

تَصْحِیْحٌ - بیاری سے چنگا کرنا' غلطیاں درست کرنا -

اِصْحَاحٌ - تندرست ہونا' اہل و عیال اور جانوروں کا تندرست کرنا -

اِسْتِصْحَاحٌ - تندرست ہونا -

اَلصَّوْمُ مَصِحَّةٌ - روزہ تندرستی ہے (بہت سی بیاریوں کی دوا ہے - جس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ ضرور روزہ رکھے - کیونکہ روزہ بہت سے فاسد مادوں اور رطوبات کے لیے بڑا کامیاب تنقیہ ہے) -

صُوْمُوْا تَصِحُّوْا - روزے رکھو تندرست رہو گے (امتلائی بیاریاں نہ ہوں گی' اخلاط ردیہ خشک ہو جائیں گے' معدے کو از سر نو طاقت پیدا ہو گی) -

لَا یُوْرِدَنَّ ذُوْعَاهَةٍ عَلٰی مُصِحٍّ - جس کے جانور بیمار ہوں' وہ تندرست جانور والے کے ساتھ اپنے جانوروں کو پانی پلانے کے لیے نہ لائے' ایسا نہ ہو کہ اس کے جانور بھی بیمار ہو جائیں اور وہ یہ سمجھے کہ بیمار جانوروں کی بیماری میرے جانوروں کو لگ گئی - حالانکہ یہ اعتقاد غلط ہے' بیماری تقدیر الٰہی سے ہوتی ہے' چھوت لگنا (عدوی) کوئی چیز نہیں ہے) -

لَا یُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ - اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہوا -

یُقَاسِمُ ابْنُ اٰدَمَ اَهْلَ النَّارِ قِسْمَةً صَحَا حًا - آدم کا بیٹا قابیل اہل دوزخ سے آدھوں آدھ عذاب ٹھیک بانٹ لے گا (سارے اہل دوزخ کو جتنا عذاب ہو گا' اس کا پورا آدھا قابیل کو ہو گا' معاذ اللہ یہ سب اس وجہ سے کہ اس نے اپنے بھائی ہابیل کو ناحق قتل کیا اور دنیا میں خون ناحق کی بنیاد ڈالی - اللہ جانے ان ظالموں کا کیا حال ہو گا جنہوں نے سینکڑوں ہزاروں خون مسلمانوں کے ناحق کرائے) -

وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَحُّ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح اور درست ہے کہ فاتتنا الصلوٰۃ کہنا جائز ہے اور ابن سیرین نے جو ایسا کہنا مکروہ جانا ہے ان کا قول غلط ہے (کیونکہ حدیث کے خلاف ہے حالانکہ ابن سیرین کبار تابعین میں سے ہیں مگر تابعین ہوں یا صحابہ ہوں آنحضرتؐ کے ارشاد کے خلاف کسی کا قول مقبول نہیں دعوا کل قول عند قول محمد بھلا دوسرے صوفیوں اور درویشوں کا قول کس شمار میں ہے) -

کَانَ ابْنُ عُیَیْنَةَ یَقُوْلُ اٰخِرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ - آخر میں سفیان بن عیینہ اس حدیث کو ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المومنین حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے تھے -

اَصَحُّ شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَابِ یَا اَحْسَنُ شَیْءٍ - کا

(مطلب یہ ہے کہ) اس باب میں جتنی روائتیں آئی ہیں ان سب میں یہ اچھی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ روایت صحیح یا حسن ہے)۔

جَاءَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِ الْاَشْعَثِ صَحَّ اَوْ صَحِیْحٌ۔ اشعث کے اخیر حدیث میں صح یا صحیح کا لفظ آیا ہے۔

اَلَمْ نُصَحِّ جِسْمَكَ۔ کیا ہم نے تیرے جسم کو چنگا نہیں رکھا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ۔ اپنی تندرستی کے زمانہ میں بیماری کے لیے سامان کر (یعنی صحت اور تندرستی کو غنیمت سمجھ کر اس میں خوب عبادت کر لے اگر بیماری آئی تو پھر اچھی طرح عبادت نہ ہو سکے گی) (یہ بات جو ایک دوسری حدیث ہے کہ بندہ جب بیمار ہو یا مسافر ہو تو اس کے لیے اسی قدر عبادت کا ثواب لکھا جائے گا جتنی وہ حالت صحت یا اقامت میں کرتا تھا' تو یہ حدیث اس مفہوم کے خلاف نہیں ہے کیونکہ یہ دوسری حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالت صحت اور اقامت میں عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اور پہلی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالت صحت میں بالکل غافل ہے عبادت نہیں کرتا)۔

اَصَحَّ۔ حدیث کی ایک قسم ہے۔ یعنی صحیح' سچی اور معتبر حدیث' جس کے سب راوی ثقہ اور معتبر لوگ ہوں اور اس کی اسناد آنحضرتﷺ تک متصل ہو' درمیان میں کوئی ایک راوی بھی چھوٹ نہ گیا ہو' اور دوسرے ثقہ اور معتبر لوگوں نے جو روایات کی ہیں ان کے خلاف نہ ہو۔ اب اس کی شناخت میں علمائے حدیث مختلف ہوتے ہیں۔ ایک ہی حدیث بعض کے نزدیک حسن یا ضعیف ہوتی ہے مگر جس حدیث کو حفاظ حدیث میں سے کسی نے صحیح کہا ہو' بلا تامل اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ بخاری اور مسلم کی تمام حدیثیں صحیح ہیں اس پر علماء کا اجماع ہے' اسی طرح صحیح اسماعیلی اور صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ کی باقی سنن ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور مسند امام احمد اور سنن دارمی اور دارقطنی اور بیہقی اور مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق اور معاجم طبرانی اور طحاوی اور مستدرک حاکم میں سب طرح کی حدیثیں ہیں۔ یعنی صحیح اور حسن اور ضعیف لیکن حسن حدیث بھی صحیح کی طرح حجت اور واجب العمل ہے اور امام مالک کی مؤطا میں سب حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ امام مالک ہمیشہ ثقہ اور معتبر شخص سے ہی روایت کرتے تھے۔ اور مستدرک حاکم میں بہت سی حدیثیں ضعیف اور منکر بھی ہیں جن کو حاکم نے غلطی سے صحیح کہہ دیا ہے اسی لیے امام ذہبی نے کہا ہے کہ حاکم کے صحیح کہنے پر کوئی شخص دھوکا نہ کھائے۔ اب جن لوگوں نے امام ترمذی کے صحیح کہنے کا بھی اعتبار نہیں کیا ہے ان کا قول غلط ہے' امام ترمذی حدیث کے بڑے حافظ اور نقاد ہیں' ان کی تصحیح کا پورا اعتبار کرنا چاہیے۔ جزری نے حصن حصین کی سب حدیثوں کو صحیح قرار دیا ہے اس میں محدثین کو کلام ہے کہ کئی حدیثیں اس میں بالا تفاق ضعیف ہیں۔ مگر جزری بھی حدیث کے بڑے عالم ہیں ممکن ہے کہ ان کی رائے میں وہ حدیثیں صحیح ہوں و للناس فیما یعشقون مذاهب بہر حال ہمارے زمانہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو کوئی دقت یا تکلیف نہیں کرنی پڑتی۔ گزشتہ زمانہ کے پیشواؤں نے بڑی محنت اور مشقت اٹھا کر صحیح حدیثوں کو ضعیف سے جدا کر دیا ہے)۔

صَحَاحٌ۔ جوہری کی مشہور لغت کی کتاب ہے۔

صَحَاحٌ۔ اس لفظ کے لغوی معنی صحیح۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیْمَانٍ۔ یااللہ میں تجھ سے ایمان کی صحت مانگتا ہوں (یعنی سچا اعتقاد جو قرآن و حدیث کے موافق ہو جیسے صحابہ اور تابعین کا اعتقاد تھا) (ایک روایت میں ہے کہ:

صِحَّةً فِیْ عِبَادَةٍ۔ یعنی صحت میں تیری عبادت کرتا رہوں (یا صحیح مخلصانہ عبادت جس میں ریا اور بدعت کا دخل نہ ہو۔)

صَحْصَاحٌ۔ ہموار اور برابر یکساں جگہ (جیسے صحصحان ہے)۔

غَیْثًا صَحْصَاحًا۔ برابر ہموار ابر (یعنی یکساں خوب برسنے والا)

صَحْرٌ۔ پکانا۔

صَحِیْرَةٌ۔ بنانا (یعنی دودھ کو جوش کر کے اس پر گھی ڈال کر پینا۔)

اِصْحَارٌ۔ جنگ کی طرف نکلنا۔

اِصْحِرَارٌ یا اِصْحِیْرَارٌ- پک کا سرخ یا سفید ہونا' زمین کی پیداوار-

اَصْحَرَ الْمَكَانُ- مکان جنگ کی طرح کشادہ اور وسیع ہوگیا-

صَحْرَا- جنگل-

كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ثَوْبَیْنِ صُحَارِیَّیْنَ آنحضرت ﷺ کو دو صحار کے کپڑوں کا کفن دیا گیا-

اِصْحَار- ایک بستی کا نام ہے جو یمن میں واقع ہے (بعض نے کہا یہ صحرة سے ماخوذ ہے' بہ معنی ہلکی سرخی) (اہل عرب کہتے ہیں:

ثَوْبٌ اَصْحَرُ اور ثَوْبٌ صُحَارِیٌّ- یعنی ہلکے رنگ کا سرخ کپڑا-

فَاَصْحِرْ لِعَدُوِّكَ وَامْضِ عَلٰی بَصِیْرَتِكَ- اپنے دشمن سے صاف سیدھارہ اور اپنی رائے پر چل (یعنی دشمن سے ڈر مت بلکہ بے خوف ہو کر واضح طور پر اپنا مقصد بیان کر دے- یہ نہیں کہ نامردوں کی طرح دل میں دشمنی رکھے اور ظاہر میں دوستی جتائے- یہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ کا قول ہے- آپ کے مزاج میں بے حد شجاعت اور بہادری اور دلیری تھی جب آپ خلیفہ تھے تو کئی لوگوں نے آپ سے یہ عرض کیا کہ بالفعل معاویہ کو چھیڑنا مصلحت نہیں ہے ابھی ان کو شام کی حکومت پر رہنے دیجیے اور جب آپ کی خلافت کو استحکام ہو جائے اس وقت معاویہ کو معزول کر دینا سہل ہوگا- مگر آپ نے نہ مانا اور فرمایا کہ جب میں معاویہ کو حکومت کے لائق نہیں سمجھتا تو اس کو حکومت پر قائم رکھنا دین میں مداہنت اور کمزوری ہوگی-

فَاَصْحَرَنِیْ لِغَضَبِكَ فَرِیْدًا- شیطان نے مجھ کو گمراہی کے جنگل میں ڈال دیا اور تیرا غضب مجھ پر ہوا اس لائق کر دیا-

سَكَّنَ اللّٰهُ عُقَیْرَاكِ فَلَا تُصْحِرِیْهَا- اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے گھر میں ٹھہرا دیا (یہ حکم دیا وقرن فی بیوتکن) تو خود کو باہر مت نکالو (جنگل میں نہ جائے) (یہ ام المومنین ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ کو نصیحت کی جب وہ بصرہ کی طرف نکلنا چاہتی تھیں' یعنی جنگ جمل کے لیے)-

رَاٰی رَجُلًا یَقْطَعُ سَمُرَةً بِصُحَیْرَاتِ الْیُمَامِ- حضرت عثمانؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو صحیرات یمام میں ایک ببول کا درخت کاٹ رہا تھا-

صُحَیْرَاتِ یَمَام- ایک مقام کا نام ہے (بعض نے کہا یمام ایک درخت ہے یا پرندہ اور صُحَیْرَاتٌ جمع ہے صُحَیْرَةٌ کی' جو تصغیر ہے صُحْرَةٌ کی' یعنی نرم زمین جو پتھریلے میدان کے وسط میں ہوتی ہے- بعض نے کہا کہ صحیح ثُمَامٌ ہے ثائے مثلثہ سے نہ کہ یَمَامٌ)-

صُحَیْرَاتُ الثُّمَامَةِ- ایک منزل کا نام ہے مدینہ سے بدر کو جاتے ہوئے-

صُحْرٌ سَمَا جِیْحُ فِیْ اَحْشَائِهَا قَبَبٌ- لمبے لمبے گورخر جن کی آنتیں (پیٹ کی اندرونی چیزیں) لاغر ہیں-

صَحْصَحَةٌ- کھل جانا' ظاہر ہو جانا (جیسے حَصْحَصَةٌ ہے-

صَحْصَحَانٌ- برابر ہموار زمین (اس کی جمع صَحَاصِحُ ہے-

اَلتُّرَهَاتُ الصَّحَاصِحُ- پوچ اور خرافات باتیں-

مُصَحْصِحٌ- دوستی کا بچا جھوٹا لپاٹیا-

وَتَنُوْفَةٍ صَحْصَحٍ- اور ہموار میدان پر جنگل-

اِنَّ ثَعْلَبَ بْنَ ثَعْلَبَ حَضَرَ بِالصَّحْصَحَةِ فَاَخْطَاَتْ اِسْتُهُ الْحُضْرَةَ- لومڑی کے بچے لومڑی نے ایک ہموار زمین میں گڑھا کھودا لیکن اس کی پیٹھ گڑھے سے سرک گئی الگ ہوگئی (یہ عبداللہ بن زبیر نے کہا جب ان کو یہ خبر ملی کہ ضحاک مارا گیا- جو کہ سرداری اور امارت کا خواہاں تھا) (یہ عرب کی ایک مثل ہے- اخطات استه الحفرة یہ جملہ ایسے موقع پر استعال ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے مطلب میں کامیاب نہ ہو)-

صَحْفَةٌ- بڑا پیالہ-

صِحَافٌ- جمع ہے صَحْفَةٌ کی (کسائی نے کہا کہ سب سے بڑے پیالے کو جفنة کہتے ہیں- (قصعہ جو دس آدمیوں کا پیٹ بھر دے اور اس سے چھوٹا صَحْفَةٌ جس سے پانچ آدمی سیر ہو سکیں اور اس سے بھی چھوٹا مِیْكَلَةٌ جس کے ذریعہ دو یا تین آدمی شکم سیر ہو جائیں اس کے بعد صُحَیْفَةٌ اس پیالہ کو کہتے ہیں

جس سے ایک آدمی سیر ہو سکے)-

تَصْحِیْفٌ- پڑھنے میں یا روایت کرنے میں غلطی کرنا-

صَحِیْفَةٌ- لکھا ہوا کاغذ (اس کی جمع صَحَائِف اور صُحُف ہے-)

مُصْحَف وہ کتاب جو دو دفتیوں کے درمیان ہو' اور اس لفظ کا اطلاق اکثر قرآن شریف پر ہوتا ہے- اس کی جمع مَصَاحِف ہے-

یَا مُحَمَّدُ اَتُرَانِیْ حَامِلًا اِلٰی قَوْمِیْ کِتَابًا کَصَحِیْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ- (آنحضرتؐ نے عیینہ بن حصن کو ایک خط لکھ کر دیا' جب انہوں نے اس کو لیا تو کہنے لگے) اے محمدؐ! کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنی قوم کے پاس متلمس شاعر کی طرح خط لے جاؤں گا؟ (متلمس عرب کا ایک مشہور شاعر تھا اس کا نام عبدالمسیح بن جریر تھا' وہ اور طرفہ شاعر دونوں مل کر عمرو بن ہند بادشاہ کے پاس آئے' عمرو بن ہند کسی بات پر ان سے ناراض ہوا اور دونوں کو دو خط' بحرین کے صوبہ دار کے نام لکھ کر دیے' ان خطوں میں یہ لکھ دیا کہ جب یہ وہاں پہنچیں تو ان کو قتل کر دینا مگر ان سے یہ کہا کہ میں نے ایک معقول انعام تم کو دینے کے لیے لکھا ہے- خیر یہ دونوں شاعر خطوط کو لے کر چلے جب حیرہ سے آگے بڑھے تو متلمس نے اپنا خط ایک لڑکے کو دیا' اس نے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ "فوراً اس کو مار ڈالنا"' متلمس نے وہ خط پانی میں ڈال دیا اور ایک ملک شام کو چل دیا اور طرفہ سے کہنے لگا تو بھی ایسا ہی کر تیرے خط میں بھی یہی لکھا ہوگا' لیکن طرفہ کی موت آ گئی تھی- اس نے متلمس کا کہنا نہیں سنا اور خط لے کر بحرین کے حاکم کے پاس پہنچا- اس نے خط دیکھتے ہی عمرو بن ہند کے حکم کی تعمیل کی اور طرفہ کو قتل کر دیا- اس روز سے یہ ایک مثل ہوگئی)-

لَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا- کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ نہ چاہے کہ اس کی بہن (یعنی سوکن) کو طلاق دے دے اس غرض سے اس کا پیالہ خالی کرے (جو کچھ اس کو ملتا تھا وہ بھی خود لے لے-)

صَحْفَةٌ- بڑا پیالہ (اس کی جمع صحاف ہے)-

طَوَوا الصُّحُفَ- صحیفوں کو لپیٹ دیتے ہیں (یعنی ان صحیفوں کو جن میں جمعہ کے لیے آنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور یہ فرشتے کرام کاتبین کے علاوہ ہیں-)

اِلَّا کِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِیْفَةُ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) میرے پاس اور کچھ نہیں ہے بجز اللہ کی کتاب (قرآن) کے' اور اس ورق کے (جس میں زکوۃ' دیت وغیرہ کے مسائل تھے)-

جَعَلْتُ قُلُوْبَ اُمَّتِكَ مَصَاحِفَهَا- میں تیری امت کے دلوں کو اپنی کتاب کا حافظ بنا دیا (یہ سابقہ آسمانی کتب میں اللہ تعالی نے آنحضرتؐ کی امت کا امتیاز بتلایا تھا- ایسا ہی ہوا کہ بحمداللہ آپؐ کی امت میں ہزاروں لاکھوں آدمی قرآن کے حافظ ہیں- یہ فضیلت کسی اور امت کو نہیں ملی- نہ یہود میں کوئی تورات شریف کا حافظ ہے نہ نصاری میں کوئی انجیل کا حالانکہ انجیل ایک مختصر کتاب ہے مگر نصاری میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کو انجیل برزبان یاد ہو)-

کَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ- آپؐ کا چہرہ مبارک ایسا نورانی اور مصفا تھا گویا مصحف (کلام اللہ) کا ایک ورق ہے-

اَنْزَلَ مِنْهَا عَلٰی اٰدَمَ عَشْرَ صُحُفٍ- (اللہ تعالی نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں) ان میں سے دس کتابیں حضرت آدمؑ پر اتاریں (اور پچاس حضرت شیثؑ پر اور تیس اخنوخ یعنی ادریسؑ پر اور دس حضرت ابراہیمؑ پر اور تورات حضرت موسیٰؑ پر' زبور حضرت داؤدؑ پر' انجیل حضرت عیسیٰؑ پر اور قرآن حکیم حضرت محمد ﷺ پر)-

رَاَیْتُ الْمَلَائِکَةَ تَغْسِلُ حَنْظَلَةَ بِمَاءِ الْمُزْنِ فِیْ صِحَافٍ مِّنْ فِضَّةٍ- میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حنظلہؓ کو (جو جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے) بارش کے پانی سے چاندی کے طشتوں میں نہلا رہے ہیں-

صَحِیْفَةُ فَاطِمَةَ- حضرت فاطمہ کی کتاب (کہتے ہیں اس کا طول ستر ہاتھ کا تھا' اس میں سب باتیں لکھی تھیں' یہاں تک کہ کھال چھل جانے کی بھی دیت کا بیان تھا)-

مُصْحَفُ فَاطِمَةَ- حضرت فاطمہؓ کا مصحف (کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد صرف ۷۵ دن

زندہ رہیں' ان دنوں میں اپنے والد ماجد کی مفارقت سے سخت طول رہتی تھیں' اس حالت میں حضرت جبرئیلؑ ان کے پاس آیا کرتے' ان کی تسلی دیتے' ان کا دل خوش کرتے' اور آنحضرت کا حال اور آپ کا مقام ان سے بیان کرتے اور ان کی اولاد کا حال جو ان کے بعد ہونے والا تھا وہ بھی بیان کرتے - حضرت علیؓ ان باتوں کو لکھتے جاتے - یہی مصحف فاطمہ ہے - امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ مصحف فاطمہ تمہارے اس قرآن سے تین گنا تھا اور تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف نہ تھا نہ اس میں حلال وحرام کا بیان تھا' اس میں صرف آئندہ ہونے والی باتیں مذکور تھیں)-

صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰے -(امام ابوعبداللہ نے فرمایا صُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰے سے ارواح انسانی مراد ہیں)-

صَحَلٌ - آواز بھاری ہونا' سینہ بند ہونا-

وَفِيْ صَوْتِهٖ صَحَلٌ - آپ کی آواز بھاری تھی (جیسے کسی کے سینے میں بلغم اڑا ہو تو صاف آواز نہیں نکلتی)-

فَاِذَا اَنَا بِهَا تِفٍ يَصْرُخُ بِصَوْتٍ صَحِلٍ - میں نے ایک پکارنے والے کو سنا جو بھاری آواز سے پکار رہا تھا-

وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالتَّلْبِيَةِ حَتّٰى يَصْحَلَ - وہ لبیک پکار کر کہتے یہاں تک کہ آواز بھاری ہو جاتی-

فَكُنْتُ اُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ - میں پکارتا رہا یہاں تک کہ میری آواز پڑ گئی-

صُحْمَةٌ - سیاہی زردی ملی ہوئی یا تیرگی اور سیاہی-

اَصْحَم - تیرہ سیاہ-

اِصْطِحَامٌ - سیدھا کھڑا ہونا-

اِصْحِيْمَامٌ - گہرا سبز ہونا یا سیاہی میں زردی ملی ہوئی-

حِمَارٌ اَصْحَمُ اور اَتَانٌ صَحْمَاءُ - کالا گدھا اور کالی گدھی-

صَحْنٌ - مارنا' اصلاح کرنا' آنگن' بڑا پیالہ یا چھوٹا پیالہ-

هَلْ يَاْ كُلُ الْمُسْلِمُوْنَ الصِّحْنَاةَ - امام حسن بصری سے کسی نے پوچھا صحناۃ کھانا کیسا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ) بھلا مسلمان کہیں صحناۃ کھاتے ہیں-

صِحْنَاةَ - ایک سالن ہے جو چھوٹی چھوٹی نمک لگی ہوئی مچھلیوں سے بنایا جاتا ہے-

صَحْنٌ - طشت کو بھی کہتے ہیں-

صَحْوٌ یا صُحُوٌّ - ابر ہٹ جانا' نشہ دور ہو جانا (اس کا مقابل لفظ سکر ہے' یعنی مست ہونا' بچپن چھوڑ دینا)-

صَحِيَتِ السَّمَاءُ - آسمان صاف کھلا ہوا ہے' ابر نہیں ہے-

اِصْحَاءٌ - صاف' کھلا ہونا-

اَلسَّمَاءُ مُصْحِيَةٌ - آسمان کھلا ہے' ابر نہیں ہے-

صَحْوٌ - صوفیہ کی اصلاح میں حالت بیداری اور ہوشیاری کو کہتے ہیں - اس کی ضد سکر ومستی ہے-

باب الصاد مع الخاء

صَخَبٌ - چلانا' شور کرنا-

تَصَاخُبٌ - چلانا - مار دھاڑ کرنا-

فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدٌ عَبْدِيْ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَلَا صَخُوْبٍ فِي الْاَسْوَاقِ ایک روایت میں وَلَا صَخَّابٍ فِي الْاَ سْوَاقِ ہے (کعب احبار نے کہا' توراۃ شریف میں حضرت محمدؐ کی یہ صفت مذکور ہے) محمدؐ میرا بندہ ہے' اکھڑ اور سخت مزاج نہیں ہے' نہ بازاروں میں چلانے والا اور شور کرنے والا-

لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ - وہاں نہ شور وغل ہے نہ تکلیف اور تکان ہے-

صَخِبٌ - شور کرنے والا-

فَصَخِبْتُ - شور نہ ہونا' شہو کرنا غل مچانا منع ہے خاص کر مسجدوں میں یا بیمار کے پاس)-

وَلَا يَصْخَبُ - شور نہ مچائے

وَ هِيَ تَصْخَبُ وَ تَذْمُرُ عَلَيْهِ - (ام ایمن) چلاتی ہوئی غصہ کرتی ہوئی آئیں-

صُخُبٌ بِالنَّهَارِ - (منافق لوگ) دن کو چلاتے پھرتے ہیں (رات کو مردوں کی طرح سو جاتے ہیں)-

اِمْرَاَةٌ صَخَّابَةٌ - چلانے والی شور کرنے والی عورت

صَخٌّ- مارنا' زور کی آواز سے کان بہرے کرنا' آواز دینا-

صَآخَةٌ- زور کی چیخ جس سے کان بہرے ہو جائیں-(اسی لیے قیامت کو صَآخَّة کہتے ہیں)-

فَخَافَ النَّاسُ اَنْ تُصِیْبَهُمْ صَآخَّةٌ مِّنَ السَّمَاءِ- لوگ ڈرے کہ کہیں آسمان سے ایک ایسی آواز نہ آئے جو ان کے کان بہرے کر دے-

صَخْدٌ- جلا دینا' لگ جانا' چیخنا-

صُخُوْدٌ- کان لگا کر سننا-

صَخَدٌ- بہت زیادہ گرم ہونا-

اِصْخَادٌ- گرم موسم میں آنا-

اِصْطِخْیَادٌ- دھوپ میں سیدھا کھڑا ہونا (چنانچہ کعب بن زبیر کا قول ہے:

یَوْمًا یَظَلُّ بِهِ الْحِرْبَاءُ مُصْطَخِدًا- ایسے (گرم) دن میں جب گرگٹ اس میں سیدھا کھڑا رہتا ہے-) (مُصْطَخِمٌ کے بھی معنی ہیں)-

وَاحِدٌ فَاخِذٌ صَاخِدٌ- اکیلا' منفرد' تنہا (یعنی جو اہل و عیال نہ رکھتا ہو)-

ذَوَاتُ الشَّنَا خِیْبِ الصُّمِّ مِنْ صَیَا خِیْدِهَا بڑے بڑے اونچی چوٹی والے پہاڑ ان کے سخت پتھروں میں سے (یہ جمع ہے صیخود کی بہ معنی سخت چٹان)-

صَخْرٌ یا صَخَرٌ- بڑا پتھر سخت جیسے صَخْرَةٌ ہے- اس کی جمع صُخُوْرٌ اور صَخَرَاتٌ ہے)-

مَکَانٌ صَخِرٌ یا مُصْخِرٌ- جس جگہ بڑے بڑے پتھر ہوں-

صَخْرُبْنُ حَرْبٍ- ابوسفیان کا نام ہے-

صَخْرُ بْنُ عَمْرٍو خنسا کا بھائی تھا اس کو زہر آلود تیر لگا' اس کے صدمہ سے مر گیا' خنساء اس کی قبر پر روتے روتے مر گئی-

اَنَا صَخْرَةُ الْوَادِیْ اِذَا مَا زُوْحِمَتْ وَاِذَا نَطَقَتْ فَاِنِّیْ الْجَوْزَاءُ (یہ متنبی شاعر کا شعر ہے) یعنی جب کوئی میرا مقابلہ کرے تو میں میدان کے پتھر کی طرح ہوں (جو اپنی جگہ سے نہیں سرکتا) اور جب میں کمر باندھوں تو جواز کی طرح ہوں (جو ایک مشہور برج ہے)-

اَلصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ- صخرہ (بیت المقدس کا پتھر بہشت میں سے آیا ہے-

صَخْفٌ- پھاوڑے سے کھودنا-

مِصْخَفَةٌ- پھاوڑہ-

صَخْمٌ- جلا دینا-

اِصْطِخَامٌ- سیدھا کھڑا ہونا-

صَخًا- میلا ہونا-

صَخَاةٌ- میل کچیل-

باب الصاد مع الدال

صَدْءٌ- جلا کرنا' صاف کرنا-

صَدَءٌ- زنگ آلود ہونا (جیسے صَدَاءَ ةٌ ہے)-

صَدِئٌ- عار' شرم اور عیب-

اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَ أُكَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ آدمیوں کے دل (گناہوں کی وجہ سے) زنگ آلود ہوتے ہیں' جیسے لوہا زنگ آلود ہوتا ہے-

اِنَّهٗ سَالَ الْاُ سْقُفَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ فَحَدَّثَهٗ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی نَعْتِ الرَّابِعِ مِنْهُمْ فَقَالَ صَدَاءٌ مِنْ حَدِیْدٍ ایک روایت میں سدع من حدید ہے حضرت عمرؓ نے اہل کتاب کے ایک عالم سے آنحضرتؐ کے خلفاء کا حال پوچھا (جو اگلی آسمانی کتابوں میں مذکور ہے) اس نے بیان کیا جب چوتھے خلیفہ (کے ذکر) پر پہنچا تو کہنے لگا وہ لوہے کا سیل ہے (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ ہتھیار بند اور لڑتا رہے گا- چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت علی کی خلافت ساری لڑائیوں میں گزری' کہیں باغیوں سے لڑے کہیں خارجیوں سے)-

(ایک روایت میں):

صَدًا مِّنْ حَدِیْدٍ (بغیر ہمزہ کے ہے یعنی) ہلکے پھلکے لوہے کی طرح' بڑے جنگی اور لڑنے والے بہادر)-

یَصْدَأُ الْقَلْبُ فَاِذَ اذَکَّرْتَهٗ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنْجَلٰی-

دل پر زنگ چڑھ جاتا ہے جب لا الہ الا اللہ کا ذکر کرو تو صاف ہو جاتا ہے-

صَدْحٌ-آواز سے گانا' آواز کرنا-

صَدَحٌ- جھنڈا' نشان' خالی مکان' چھوٹا ٹیلا پتھر کا کالا سیاہ-

اَصْدَحُ-شیر-

صَیْدَحٌ-بہت ہنہنانے والا گھوڑا-

صَدٌّ-روکنا' منہ پھیر لینا' پہاڑ یا وادی کا کنارہ (اس کی جمع صدود ہے)-

صُدُوْدٌ- اعراض کرنا' منہ پھیر لینا' مائل ہونا' مسائل کا سوال نامنظور کرنا-

صَدِیْدٌ-وق ہونا-

اِصْدَادٌ- پیپ آلود ہونا-

صَدِیْدٌ- پیپ اور ریم کو بھی کہتے ہیں-

تَصَدُّدٌ-معترض ہونا-

صَدَدٌ-قصد' عزم' سامنے' مقابل' نزدیک ہونا-

يُسْقٰى مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ- دوزخیوں کی پیپ اس کو پلائی جائے گی-

اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلِ وَالصَّدِيْدِ- کفن تو پیپ اور خون کے لیے ہے (اس لیے نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو پہننے کے لیے دو' مجھ کو پرانے ہی کپڑوں میں کفن دیدو (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتقال کے وقت فرمایا) (اصل میں مھل تیل کی تلچھٹ کو کہتے ہیں یا پکھلے ہوئے سیسہ کو یا پگھلے ہوئے تانبے کو- یہاں مراد وہ پیپ اور خون ہے جو مردے کے جسم سے بہتا ہے)-

فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ ذٰلِكَ- یہ تم کو روک نہ دے باز رکھے' برگشتہ نہ کر دے (اہل عرب کہتے ہیں:

صَدَّهٗ اَصَدَّهٗ صَدَّعَنْهُ-اس کو روکا یا باز رکھا)-

صَدٌّ کے معنی ہجراں اور مفارقت کے بھی آئے ہیں-

فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا- یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے (ایک دوسرے سے رخ نہ ملائیں)-

صُدَّهٗ-اپنی جانب-

فَاَلْقُوْهُ بَيْنَ صُدَّيْنِ يَا صَدَّيْنِ-اس کو نالے کے دونوں کناروں میں ڈال دو-

اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصُدُّوْنَ- ناگاہ تیری قوم کے لوگ منہ پھرا لیتے (اعراض کرتے ہیں) (ایک قراءت میں:

يَصِدُّوْنَ ہے مکسورہ صاد) یعنی چیختے ہیں' چلاتے ہیں اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ پیغمبر صاحب ہار گئے الزام پا گئے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ اپنے اصحابؓ کے ساتھ بیٹھے تھے' اتنے میں آپؐ نے فرمایا' اب تمہارے پاس وہ شخص آنے والا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کا شبیہ ہے یہ سن کر بعض حضرات جو بیٹھے تھے اٹھ کر چلے گئے' اس خیال سے کہ جب آئیں تو حضرت عیسیٰؑ کے ہم شبیہ نہیں- کہ اسی دوران میں حضرت علیؓ تشریف لائے تو ایک شخص کہنے لگا محمد ﷺ یہاں تک راضی نے ہوئے کہ علیؓ کو ہم پر فضیلت دی اور ان کو حضرت عیسیٰؑ کا ہم شبیہ بنایا- اس وقت یہ آیت اتری کہ "ولما ضرب ابن مریم مریم اذا قومك منه یضجون- لیکن لوگوں نے یضجون کو بدل کر یصدون کر دیا- کذا فی مجمع البحرین-

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- مجمع البحرین میں ہے کہ یہ آیت ان اصحاب کے حق میں اتری جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور اہل بیت کے حقوق غصب کئے اور حضرت علیؓ کو خلیفہ بننے سے روکا' اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال سب حبط کر دیے- یعنی جو اعمال انہوں نے آنحضرت کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی امداد وغیرہ- امام محمد باقر سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ کی وفات ہو گئی تو لوگ مسجد نبوی میں جمع تھے' حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی' الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم ابن عباس نے کہا' ابوالحسن تم نے یہ آیت کیوں پڑھی؟ حضرت علی نے فرمایا میں نے قرآن میں کچھ پڑھا- ابن عباسؓ نے کہا نہیں آپ نے کسی مطلب سے اس آیت کو پڑھا ہے- حضرت علیؓ نے کہا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتکم الرسول فخذوہ وما نھا کم عنہ فانتھوا- کیا تم آنحضرتؐ پر اس بات کی گواہی دو گے کہ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر کیا؟ انہوں نے کہا نہیں میں

نے تو آنحضرتؐ سے یہی سنا ہے کہ آپؐ نے تم کو اپنا وصی بنایا (یعنی خلافت کے بارے میں تمھارے لئے وصیت کی) حضرت علیؓ نے کہا پھر تم نے مجھ سے بیعت کیوں نہ کی-ابن عباسؓ نے کہا چونکہ سب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ پر اتفاق کر لیا اس لیے میں نے بھی انہی سے بیعت کر لی-یہ جواب سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں گوسالہ پرستوں نے بھی گوسالہ پر اجماع کر لیا تھا-ہے ہے تم گمراہ ہو گئے انتھی مافی مجمع البحرین)-

مترجم کہتا ہے یہ روایت بالکل غلط ہے- الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ الآیۃ-ان کافروں کے حق میں اتری ہے جنہوں نے مسلمانوں کو مکہ سے نکالا اور آنحضرتؐ سے لڑے اور دوسرے لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے رہے اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ ہم نے ان کے اعمال خیر مثلاً صدقات اور خیرات وغیرہ اور بیت اللہ کی خدمت کرنا یہ سب بے کار کر دیئے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا-اور معاذ اللہ کہ حضرت علیؓ نے مسلمانوں کو گوسالہ پرستوں سے تشبیہ دی ہو یہ کسی شیعی کا افترا اور بہتان ہے-حضرت علیؓ نے تو بخوشی اور بہ رغبت حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کی اور ہر صلاح ومشورہ میں شریک رہ کر ہمیشہ دین کی مدد کرتے رہے-حضرات شیعہ کو ایسی بے حقیقت روایتیں اپنی کتاب میں درج کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے-بھلا اگر یہ آیت ان صحابہ کرام کے باب میں اترتی تو اس میں صیغہ استقبال کا ہوتا نہ کہ ماضی کا کیونکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں جب یہ آیت نازل ہوئی یہ سب صحابہؓ ایمان پر قائم برابر دین کی مدد کرتے رہے خود اس روایت میں بھی یہ بات مسلم مانی گئی ہے پھر ان ہی کے باب میں یہ آیت کیونکر اتر سکتی ہے-خود حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ مجھ سے ان مہاجرین اور انصار نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بیعت کی تھی اور جس پر ان لوگوں کا اتفاق ہو جائے وہی امام برحق ہے اور اس کی اطاعت لازم ہے کذانی نہج البلاغۃ)-

اَلْمَصْدُوْدُ تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَ الْمَحْصُوْرُ لَا تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ- جو شخص زبردستی حج کرنے سے روکا جائے اس کو (کافر روک دیں تو اس کے لیے) عورتیں مباح ہیں اور جو شخص بیماری وغیرہ کے سبب رک جائے اس کے لیے عورتیں درست نہیں ہیں (جب تک مکہ میں ہدی نہ بھیجے اور وہ وہاں ذبح کی جائے)-

لَا اٰمَنُ اَنْ تَتَصَدَّ- مجھ کو اس بات کا اطمینان نہیں کہ تم مکہ سے نہ روکے جاؤ گے (یعنی اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ تم کو مکہ میں نہ جانے دیں گے)-

صَدْرٌ-لوٹنا رجوع کرنا لوٹانا-

صُدُوْرٌ-حادث ہونا نکلنا ظاہر ہونا سینہ پر مارنا-

تَصْدِیْرٌ اور **اِصْدَارٌ**-لوٹانا-

تَصْدِیْرٌ-دیباچہ بنانا آگے کرنا اعلیٰ مقام پر بٹھانا-

مُصَادَرَةٌ-مطالبہ کرنا جرمانہ کرنا-

تَصَدُّرٌ-صدر مقام میں بیٹھنا-

صَدَرٌ- اسم مصدر بمعنی رجوع (اسی سے **طَوَافُ الصَّدَرِ**-یعنی وہ طواف جو مکہ سے لوٹتے وقت کیا جاتا ہے جس کو طواف الوداع بھی کہتے ہیں)-

يَهْلِكُوْنَ مَهْلِكًا وَّاحِدًا وَّ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى (دنیا میں تو سب ایک ہی طرح زمین میں دھنس کر) ہلاک ہوں گے لیکن آخرت میں طرح بہ طرح لوٹیں گے (کوئی دوزخ میں جائے گا کوئی بہشت میں)-

لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ- جو شخص مکہ سے ہجرت کر چکا ہے وہ طواف صدر کے بعد تین روز تک مکہ میں رہ سکتا ہے اس سے زیادہ نہ رہے) (یہ حکم ان صحابہؓ کے لئے تھا جنہوں نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی)-

كَانَ لَهُ رَكْوَةٌ تُسَمّٰى الصَّادِرَ- آپ ﷺ کا ایک ڈول چمڑا کا تھا جس کو صادر کہتے تھے (کیونکہ پیاسا شخص اس سے سیراب ہو کر لوٹتا تھا)-

فَاَصْدَرَتْنَا رِكَابُنَا- ہمارے اونٹوں نے ہم کو سیراب کر کے لوٹایا (پانی کے لئے ہم کو وہاں ٹھہرنے کی احتیاج نہیں ہوئی)-

اَصْدَرَتْنَا مَا شِيَتُنَا- ہم کو ہمارے جانوروں نے سیراب کر کے لوٹایا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کنوئیں

سیراب کر کے لوٹایا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کنوئیں کے پانی میں برکت ہوئی - دوسری حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ ڈول کے پانی میں برکت ہوئی - دونوں میں منافاۃ نہیں ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ دونوں میں برکت ہوئی ہو)۔

لَا بُدَّ لِلْمَصْدُوْرِ مِنْ اَنْ يَّسْعُلَ - جس کے سینہ میں بیماری ہو اس کے لئے عتبہ نے کہا جب ایک شخص نے ان سے کہا تم کب تک شعر کہتے رہو گے - مطلب یہ ہے کہ جیسے سینہ کی بیماری میں کھانسی آنا ضروری ہے آدمی اس کو روک نہیں سکتا اسی طرح شاعر بھی شعر کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے' اس کی طبیعت نہیں رکتی)۔

وَ يَسْتَطِيْعُ الْمَصْدُوْرُ اَنْ لَّا يَنْفُثَ - جس کے سینہ میں بیماری ہو اس کو تھوکنا ضرور ہے (یہ زہری کا کلام ہے جب کسی نے ان سے کہا کہ عبیداللہ اشعار کہا کرتے ہیں - شعر کو تھوک سے تشبیہ دی' کیونکہ دونوں آدمی کے منہ سے نکلتے ہیں)۔

قِيْلَ لَهٗ رَجُلٌ مَّصْدُوْرٌ يَنْهَزُ قَيْحًا اَحَدَثٌ هُوَ قَالَ لَا - عطار سے کسی نے پوچھا' اگر کسی شخص کو سینہ کی بیماری ہو اور منہ سے پیپ اور خون نکلے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے کہا نہیں (بلکہ وضو اس سے ٹوٹتا ہے جو قبل یا دبر سے نکلے)

وَعَلَيْهَا خِمَارٌ مُّمَزَّقٌ وَّصِدَارُ شَعْرٍ - حضرت عائشہؓ (کے جسم) پر ایک پھٹا ہوا سر بندھن اور ایک چھوٹا سا کرتا تھا - صِدَارٌ (چھوٹی قمیص (اسی سے صَدْرِيَّةٌ جو صرف سینہ پر رکھتی ہے) (بعض نے کہا صدار ایک ایسا کپڑا ہے جس کا سرا مقنعہ کی طرح ہوتا ہے اور اس کا نیچے کا حصہ سینہ اور مونڈھوں کو چھپاتا ہے)۔

میں کہتا ہوں کہ صدار کرتی کو کہتے ہیں جو عورتیں پہنا کرتی ہیں - جنوبی ہند کے لوگ اس کو کرتنی کہتے ہیں -

اُتِيَ بِاَسِيْرٍ مُّصَدَّرٍ - ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ بڑا تھا -

يَضْرِبُ اَصْدَرَيْهِ - اپنے مونڈھوں پر مارتا تھا (ایک روایت میں اسدریہ ہے - ایک میں آزدریہ ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا -)

يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَّأْيِهٖ - لوگ آنحضرت ﷺ کا ارشاد سن کر لوٹ جاتے تھے (آپؐ کے ارشاد پر عمل کرتے اور ان کو اطمینان قلب حاصل ہو جاتا)۔

وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ - اور حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا -

فَاِنْ فَاتَهٗ ذٰلِكَ وَكَانَ لَهٗ مُقَامٌ بَعْدَ الصَّدْرِ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ بِمَكَّةَ (جو شخص متمتع ہوا اور اس کو ہدی کا مقدور نہ ہو تو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے جب رکھے کہ لوٹ کر اپنے گھر والوں میں آئے) اگر کسی شخص کو اس کا موقع نہ ملا اور طواف صدر کے بعد مکہ میں رہنا ہو گیا تو تین روزے وہیں رکھ لے -

اَلْمُكَاتَبُ يَعْتِقُ مِنْهُ مَا اَدّٰى صَدْرًا فَاِذَا اَدّٰى صَدْرًا اَفَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّرُدُّوْهُ فِي الرِّقِّ - مکاتب اگر بدل کتابت میں سے ایک حصہ ادا کرے تو اتنا حصہ اس کا آزاد ہو جائے گا اور اس کے مالک پھر اس کو غلام نہیں بنا سکتے -

صَدَرَ النَّاسُ عَنْ حَجِّهِمْ - لوگ حج کر کے لوٹے -

اَلنَّاسُ يَصْدُرُوْنَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَصْنَافٍ - لوگ حج کر کے تین قسم ہو کر لوٹتے ہیں -

صَدَرَ النَّاسُ مِنَ الْمَوْقِفِ - لوگ وقوف کے مقام (اسی عرفات یا مزدلفہ) سے لوٹے -

لَا تَصْدُرُ الْحَوَائِجُ اِلَّا مِنْهُ - ہر حاجت پروردگار ہی پوری کرتا ہے (اس کے سوا کوئی حاجت برلانے والا نہیں ہے)۔

صَدْرُ الصُّدُوْرِ - بڑا عالی عہدے والا -

صَدَارَةٌ - وزارت -

صَدْرِ اَعْظَمْ - وزیر اعظم (پرائم منسٹر)

مُصَادَرَةٌ عَلَى الْمَطْلُوْبِ یہ ہے کہ دعوی یا اس کا ایک جز یا موقوف علیہ دلیل کا ایک جز ہو' یہ ایک طرح کا مغالطہ ہے -

صَدْعٌ - پھاڑنا' چیرنا' جدا کرنا' بیان کرنا' ظاہر کرنا' صاف صاف کہہ دینا -

صُدُوْعٌ - مائل ہونا' پھیر دینا' باز رکھنا -

صُدَاعٌ - دردسر -

تَصْدِيْعٌ - تکلیف دینا' سر میں درد کر دینا -

تَصَدُّعٌ - متفرق ہونا -

اِنْصِدَاعٌ - پھٹ جانا-

فَتَصَدَّعَ السَّحَابُ صِدْعًا - ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا-

صَدَعْتُ الرِّدَاءَ صَدْعًا - میں نے چادر کو پھاڑ ڈالا-

صَدْعُ الزُّجَاجَةِ - شیشہ کی ٹوٹن-

فَاَعْطَانِیْ قُبْطِیَّةً وَقَالَ اصْدَعْهَا صِدْ عَیْنِ مجھ کو قبط کا ایک کپڑا دیا، فرمایا اس کو پھاڑ کر آدھوں آدھ دو کر لے-

فَصَدَعَتْ مِنْهُ صِدْعَةً - انہوں نے اس میں سے ایک ٹکڑا پھاڑ لیا (اس کا سربند بنایا)-

قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ - وہ ٹوٹ گیا تھا، اس کو زنجیر سے باندھ دیا-

اِنَّ الْمُصَدِّقَ یَجْعَلُ الْغَنَمَ صِدْعَیْنِ ثُمَّ یَاْخُذُ مِنْهُمَا الصَّدَقَةَ - زکوۃ لینے والا بکریاں کے آدھوں آدھ دو حصے کر دے، پھر ہر ایک حصہ کی زکوۃ لے-

بَعْدَ مَا تَصَدَّعَ الْقَوْمُ كَذَا وَ كَذَا - جب لوگ متفرق ہو کر ادھر ادھر چل دیئے-

اَلنِّسَاءُ اَرْبَعٌ مِنْهُنَّ صَدْعٌ تُفَرِّقُ وَلَا تَجْمَعُ - عورتیں چار طرح کی ہیں، ان میں سے ایک وہ ہے جو بانٹ دیتی ہے جوڑتی نہیں (جو کچھ آئے وہ اڑا دیتی ہے)-

صَدْعٌ مِنْ حَدِیْدٍ - لوہے کا ایک ٹکڑا ہیں (یعنی بڑے لڑنے والے، جنگی (مراد حضرت علیؓ ہیں) (بعض نے کہا صدع بکرے کو بھی کہتے ہیں یعنی نر بز کو وہ نہایت چالاک اور مستعد اور ہلکا پھلکا، سخت اور زوردار ہوتا ہے-

فَاِذَا صَدْعٌ مِّنَ الرِّجَالِ - ایک مرد کو دیکھا جو دو مردوں کے درمیان تھا (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے، مردوں کی ایک جماعت کو دیکھا)-

ایک روایت میں صَدْعٌ - بہ سکون دال ہے- یعنی ایک جوان معتدل القامت کو دیکھا-

حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَتَصَدَّعَا - (ہم دونوں اتنے دنوں تک ملے جلے رہے کہ) لوگ کہنے لگے کبھی جدا نہ ہوں گے-

فَاِذَا فَرَقْتُ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ صَدَعْتُ فَرْقَهُ - جب میں آنحضرتؐ کے بالوں میں مانگ نکالتی تو چندیا پر سے بالوں کے دو حصے کر دیتی (ایک داہنی طرف ایک بائیں طرف-

یَصْدَعُ بِالْحَقِّ - حق بات کو کھول کر کہہ دیتے ہیں-

صَدْعٌ - متوسط القامت آدمی یا ہلکا پھلکا کم گوشت-

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى مَلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِیْ كَتِفٍ - گویا میں اس کے الحاق کو مونڈھے کی ہڈی پر جہاں شگاف تھا دیکھ رہا ہوں (عرب لوگ کاغذ کی قلت کی وجہ سے ہڈیوں پر بھی لکھا کرتے تھے)-

اَوْ تَرٰی اَحَدًا اَصْدَعَ بِالْحَقِّ مِنْ زُرَارَةَ - زرارہ سے بھی زیادہ تم نے کوئی حق بات صاف صاف کہنے والا دیکھا-

صَدِیْعٌ - صبح صادق-

صَدْعٌ - مونڈھے سے مونڈھا برابر کر کے چلنا، مار ڈالنا، پھیر دینا-

صَدَاغَةٌ - ضعف اور ناتوانی-

مُصَادَغَةٌ - مزاحمت کرنا، معاوضہ کرنا-

صُدْغٌ - وہ مقام جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے یعنی کنپٹی-

مَا شَاْنُ هٰذَا الصَّدِیْغِ الَّذِیْ لَا یَحْتَرِفُ وَلَا یَنْفَعُ نَجْعَلَ نَصِیْبًا فِی الْمِیْرَاثِ - (قتادہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ بچہ کو ترکہ نہیں دلاتے تھے اور کہتے تھے، بھلا یہ کمزور اور ناتوان کس کام کا نہ کچھ کماتا ہے نہ فائدہ پہنچاتا ہے، اس کا حصہ ہم ترکہ اور میراث میں کیوں رکھیں- اسی ایام جاہلیت میں لوگ لڑکیاں کو بھی ترکہ سے محروم رکھتے تھے، حالانکہ اگر غور کرو تو عقل کا فیصلہ تو یہی ہے کہ ناتوان بچہ اور لڑکی کو ترکہ میں سے زیادہ حصہ ملنا چاہیے کیونکہ جوان لڑکے تو کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں، ان کا حق تو مورث نے ادا کر دیا- اور بچہ اور دختر کمانے کے لائق نہیں ہیں لہذا ان کو ضرور ترکہ ملنا چاہیے)

(عرب کہتے ہیں:

مَا یَصْدَغُ نَمْلَةً مِّنْ ضَعْفِهٖ - اتنا کم طاقت ہے کہ چیونٹی کو بھی نہیں مار سکتا)-

بعض نے کہا:
صَدِیْغٌ اس کو کہتے ہیں جو بچہ صرف سات دن کا ہو' کیونکہ ان دنوں میں اس کی کنپٹی یعنی صُدْغ مضبوط ہوتی ہے۔
اِنَّمَا کَانَ شَیْءٌ فِیْ صُدْغَیْهِ۔ کچھ تھوڑی سی سفیدی آپ کی کنپٹیوں میں تھی (باقی تمام ڈاڑھی آپ کی سیاہ تھی)
(ایک روایت میں ہے کہ لب اور ٹھوڑی کے درمیان میں عنفقہ میں آپ کے کچھ سفیدی تھی۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی آپ نے زرد خضاب کیا لیکن اکثر اوقات اس کو ترک کیا۔)

مترجم کہتا ہے کہ ایک نصرانی نے ہمارے پیغمبر کی تصویر شائع کی ہے اور ایک دوسرے نصرانی نے وفات کے قریب کی آپ کی تصویر بنائی ہے یہ دونوں تصویریں غلط اور آپ کے حلیہ کے موافق نہیں ہیں۔ انہوں نے آپ کی ریش مبارک بہت لمبی اور کھچڑی دکھائی ہے۔ درحالیکہ ریش مبارک نہ اس قدر لمبی تھی نہ اس میں اتنی سفیدی تھی جتنی کہ ان تصویروں میں بنائی گئی ہے۔ اور چہرہ مبارک بھی ایسا نہ تھا جیسا ان تصویروں میں ہے۔ یہ تصاویر بے وقوف اور جاہل نصرانیوں نے اپنے دل سے بنالی ہیں کیونکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں تصویر کشی کا رواج نہ تھا اور نہ ہی کسی کی مجال تھی کہ آپ کی تصویر بناتا۔ اسی نوعیت کی تصویریں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کی ہیں جو نصاری اپنے گرجاؤں میں رکھتے ہیں۔ یہ تصویریں بھی فرضی اور غلط ہیں۔ اللہ کے آخری پیغمبر اور ہمارے ہادیؐ نے تصاویر کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا ہے' خواہ وہ کسی کی تصویر ہو۔ اور تصویر کی تعظیم کرنا بت پرستی اور شرک کا پیش خیمہ ہے جس کو مٹانے کے لیے ہمارے ہادیؐ اور دوسرے تمام انبیائے سابقین تشریف لائے۔ اور جب پیغمبروں کی تصویر کی تعظیم جائز نہ ہو تو پھر امام حسینؓ کے روضہ کی نقل جو بناتے ہیں' یعنی تعزیہ اس کی تعظیم کیوں کر جائز ہو گی۔ اول تو قبر پر عمارت بنانے سے آں حضرتؐ نے منع فرمایا ہے۔ دوسرے وہ اصل بھی نہیں محض نقل ہے باوجود ان سب باتوں کے آنحضرتؐ کے روضہ مبارک یا امام حسینؓ کے مزار مبارک کی شبیہ اتارنا درست ہے کیونکہ وہ جان دار کی شبیہ نہیں ہے۔ مگر اس کی تعظیم اور تکریم اس پر کوئی شرعا دلیل نہیں ہے۔ علی الخصوص جب عوام اس کی وجہ سے شرک کی باتوں میں مبتلا ہوں' تب تو اس کو مٹا ڈالنا اور توڑ ڈالنا باعث اجر اور ثواب ہو گا۔ جیسے حضرت عمرؓ نے شجرہ رضوان کو کاٹ ڈالنے کا حکم دیا جب یہ سنا کہ لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ بعض نے کہا شجرہ رضوان بالتحقیق معلوم نہیں تھا اور لوگ محض گمان سے ان کو تجویز کرتے تھے' اس لیے حضرت عمرؓ نے اس کو کٹوا ڈالا خیر جو کچھ ہو' جو کام عوام کے شرک اور کفر میں مبتلا ہونے کی طرف داعی ہو' اس کا روکنا ضروری ہے اور روکنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس ماجور ہو گا نہ کہ معذب' البتہ اس قدر صحیح ہے کہ روکنا ادب اور حرمت کے ساتھ ہو اور کوئی کام ایسا نہ کرے جس سے اگلے بزرگوں اور صالحین کرام کی توہین ہو۔ آں حضرت ﷺ نے مطلق مومنین کی قبروں کی حرمت اور عزت قائم رکھی' تو اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور بطریق اولی واجب الحرمت اور واجب التعظیم ہوں گی اور جن لوگوں نے اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی قبور کو اصنام کے حکم میں رکھا ہے انہوں نے دراصل غلطی کی کیونکہ صنم یعنی بت کی ذرا سی تعظیم بھی ہماری شریعت میں کفر ہے۔ بت خواہ وہ کسی کی صورت بھی ہو اس کو توڑ ڈالنا چاہیے' بلکہ جلا کر پھینک دینا چاہیے' مومنین کی قبور کے لیے یہ حکم نہیں' بلکہ آں حضرتؐ نے قبور پر بیٹھنے یا جوتا پہن کر چلنے سے منع فرمایا اور زیارت قبور کا حکم دیا۔ لہٰذا بت اور قبر کے اس فرق کو یاد رکھنا چاہیے اور اسی لیے میری رائے یہ ہے کہ جو عمارت یا گنبد انبیاءؑ یا اولیا کی قبور پر تعمیر کر لیے گئے ہیں' ان کو علی حالہ چھوڑ دینا مناسب ہے' لیکن اگر کوئی وہاں ایسے کام کرے جو ممنوع ہوں تو اس کو حکمت کے ساتھ مسئلہ کی نوعیت بتا کر باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی طرح کوئی نئی عمارت یا چوکھنڈی یا گنبد کسی قبر پر نہ بنانے دینا چاہیے اور ہمارے اکثر اصحاب نے یہ کہا ہے کہ ان کا کھود ڈالنا اور میٹ دینا ضروری ہے' مگر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک کو بھی کھود ڈالنا تجویز کرتے ہو تو خاموش ہو جاتے ہیں اور پھر جرات نہیں کرتے۔ محمد بن عبدالوہاب نے بھی اپنے زمانہ میں تمام قبور کی عمارات کو منہدم کر دیا تھا اور متوکل علی اللہ نے امام حسینؓ کے روضہ مبارک کو

منہدم کر کے اس کو زمین کے برابر کر دیا تھا- مگر دوسرے علماء نے متوکل کے اس کام کو پسند نہیں کیا اور اس کو خروج اور نصب اور عداوت اہل بیت پر محمول کیا ہے' واللہ اعلم بالصواب-

صَدْفٌ یا صُدُوْفٌ- کوٹنا' مائل ہونا' اعراض کرنا پھیر دینا-

مُصَادَفَةٌ- اچانک ملاقات ہو جانا-

اِصْدَافٌ- پھیر دینا' مائل کرنا (جیسے تصدیف ہے)

تَصَدُّفٌ- اعراض کرنا-

صَدَفٌ- سیپی-

صَادِفَةٌ- وہ اونٹ جو پینے والے اونٹ کے پیچھے کھڑا رہتا ہے تاکہ آگے والا اونٹ جب سیراب ہو کر جگہ خالی کرے تو وہ پیئے-

صَوَادِفٌ- یہ جمع ہے صَادِفَةٌ کی-

كَانَ اِذَا مَرَّ بِصَدَفٍ مَائِلٍ اَسْرَعَ الْمَشْیَ- آنحضرتؐ جب کسی بلند عمارت کے نیچے سے گزرتے جو جھکی ہوئی ہوتی (اور اس کے گر پڑنے کا احتمال ہوتا) تو جلدی سے نکل جاتے (کیونکہ یہ احتیاط اور دور اندیشی ہے کہ آدمی دیدہ ودانستہ اپنے آپ کو ہلاکت یا اندیشہ میں نہ ڈالے اور جن لوگوں نے اس طرز عمل کو شجاعت یا اللہ پر بھروسہ کے خلاف سمجھا ہے وہ نادان ہیں)-

مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَفٍ مَائِلٍ يَنْوِی التَّوَكُّلَ فَلْيَرْمِ بِنَفْسِهٖ مِنْ طَمَارٍ- جو شخص کسی جھکی ہوئی عمارت کے نیچے سوئے اور توکل کا بہانہ کرے (یعنی یہ کہے کہ میرا بھروسہ تو اللہ تعالیٰ پر ہے) تو اس کو چاہیے کہ خود کو بلندی پر سے نیچے گرا دے یا پہاڑ پر سے' اگر نہ گرائے اور ڈرے تو معلوم ہوا کہ جھوٹ موٹھ توکل کا نام لیتا ہے اور درحقیقت جہالت و نادانی میں مبتلا ہے)-

ان حدیثوں سے یہ اخذ ہوتا ہے اسباب کی فراہمی اور مواقع ہلاکت و خوف کی وجہ سے پرہیز اور اجتناب توکل کے منافی نہیں ہے-

اِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ فَتَحَتِ الْاَصْدَافُ اَفْوَاهَهَا جب آسمان سے پانی برستا ہے (نیسان کا پانی) تو سیپیاں اپنے منہ کھول دیتی ہیں (اور پانی کا قطرہ ان کے منہ میں جا کر اللہ کی قدرت سے موتی بن جاتا ہے)-

صَدَفٌ- پہاڑ کے کنارے کو بھی کہتے ہیں اور نشانے یعنی هَدَفٌ کو بھی-

صَدُوْفٌ- وہ عورت جو اپنا منہ دکھائے اور پھر چھپا لے-

صَدْقٌ یا صِدْقٌ یا مَصْدُوْقَةٌ- سچ بولنا' پورا حق ادا کرنا-

تَصْدِيْقٌ- سچ کرنا' سچا بتانا' یقین کرنا-

مُصَادَقَةٌ- دوستی کرنا' نافذ کرنا-

اِصْدَاقٌ- مہر مقرر کرنا-

تَصَادُقٌ- دوستی کرنا-

صِدَاقٌ- مہر-

صَدِيْقٌ- دوست-

لَا يُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا تَيْسٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ- زکوۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے گا' نہ بکرا (یعنی نر) مگر جب زکوۃ کا تحصیلدار لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو- ایک روایت میں مصدق بہ فتحہ دال ہے یعنی جب جانوروں کا مالک نر جانور دینا پسند کرے- (ایک روایت میں مصدق ہے یعنی صاحب مال- اصل میں متصدق تھا- بہر حال استثنا صرف نر جانور سے متعلق ہے کیونکہ بوڑھا جانور کسی صورت میں زکوۃ میں نہیں لیا جائے گا- مگر ایسی صورت میں جب کسی کے کل جانور بوڑھے ہی ہوں)-

يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا- زکوۃ کا تحصیلدار صاحب مال کو بیس درم دیدے گا-

يُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ- اس سے بنت لبون (دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں لگی ہو) قبول کی جائے گی اور صاحب مال زکوۃ کے تحصیلدار کو (باقی کی نقد قیمت) ادا کرے گا-

اِنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا- حضرت عمرؓ نے اس کو زکوۃ کا تحصیلدار مقرر کر کے بھیجا-

فَصَدَّقَهُمْ- اس نے اپنے قصور کا اقرار کیا' لوگوں کو سچا بتلایا-

صَدَّقَهُمْ- حضرت عمرؓ نے ان کی تصدیق کی-

اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ وَھُوَ رَاضٍ - جب زکوۃ کا تحصلدار تمہارے پاس آئے تو ایسا کرو کہ وہ راضی ہو کر لوٹے (اپنے ذمہ کی واجب الادا زکوۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو اور اس کے ساتھ محبت اور کشادہ پیشانی سے پیش آؤ)-

مِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ یَظْلِمُوْنَنَا - زکوۃ کے تحصلداروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں- (دوسری حدیث میں ہے کہ اگر وہ ظلم کریں تو ان کا راضی رکھنا ضروری نہیں اور جس شخص سے وہ زیادہ چاہیں یعنی واجبی مطالبہ سے زیادہ چاہیں تو ہرگز نہ دے)-

لَا تُغَالُوْ فِی الصَّدُقَاتِ - عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو (یہ دراصل جمع ہے صدقۃ یک یعنی مہر- شوہر اور بیوی کی حیثیت اور استطاعت سے زیادہ مہر نہ باندھو جیسے ہندوستان کے جاہلوں میں رائج ہے' مقدور تو کوڑی کا نہیں اور مہر لاکھوں کا باندھتے ہیں)-

لَیْسَ عِنْدَ اَبَوَیْنَا مَا یُصْدِقَانِ عَنَّا - ہمارے والدین کے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ ہماری بیویوں کا مہر ادا کریں-

اِصْدَاقٌ - مہر مقرر کرنا-

صِدِّیْقٌ - بہت سچا (یہ مبالغہ کا صیغہ ہے- بعض نے کہا صدیق وہ ہے کہ جس کا قول وفعل مطابق ہو اور یہ لقب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے چونکہ آپ نے سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق کی تھی اور حضرت علیؓ نے بھی اپنے آپ کو "صدیق" فرمایا ہے اور قرآن میں ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں وہی اللہ تعالی کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں)-

تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ وَمِنْ دِرْھَمِہٖ وَمِنْ ثَوْبِہٖ (وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ) کی آیت آپ نے پڑھی اور فرمایا آدمی اپنی اشرفیاں روپوں کپڑوں میں سے خیرات کرے (اللہ کے لیے مستحقین کو دے' یہی کل یعنی آخرت کے لیے سامان بھیجنا ہے)-

صَدَقَنِیْ مِنَّ بَکْرِہٖ - اس نے اپنے اونٹ کی عمر سچی بتلائی یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص سچی بات کہتا ہے)-

اَلصَّدَقَۃُ مَا تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلَی الْفُقَرَاءِ - صدقہ وہ ہے جو تو فقیروں پر خیرات کرے (یعنی بڑی قسم صدقہ کی یہ ہے گو اگر مال دار کو بھی لاعلمی میں صدقہ دیدے تو اس کو ثواب مل جائے گا- جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے)-

وَمَا تُصَدَّقُ النِّسَاءُ - ان باتوں کا بیان جن میں عورتوں کی تصدیق ہوتی ہے (ان کا بیان مان لیا جاتا ہے' جیسے حیض' حمل' رضاع وغیرہ)-

تُصُدِّقَ عَلٰی سَارِقٍ - چور کو خیرات دی گئی-

اَلْخَادِمُ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ - نوکر بھی دو خیرات دینے والوں میں سے ایک ہے (یعنی جس طرح مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اسی طرح اس کے نوکر خزانچی وغیرہ کو بھی اس خیرات کا ثواب ملتا ہے' جو مالک کے حکم سے وہ دیتا ہے' بشرطیکہ اس میں کمی نہ کرے اور خوشی کے ساتھ بن ستائے اور تنگ کئے ادا کرے)-

عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ - ہر مسلمان پر خیرات کرنا ضروری ہے (یہ حکم استحبابا ہے کیونکہ زکوۃ کے سوا اور کوئی خیرات واجب نہیں ہے)-

ھٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا - یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں (یعنی بنی تمیم کے ان کا طرز عمل یہ تھا کہ زکوۃ میں اپنا بہترین اور عمدہ مال نکالتے تھے' تو آں حضرت کو ان کا یہ انفاق پسند آیا اور حقیقت میں اللہ تعالی کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں' بلکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب اسی کا دیا ہوا ہے اس لیے اس کے نام پر عمدہ سے عمدہ چیز نکالنا چاہیے- آصف الدولہ مرحوم شاہ اودھ اگرچہ شیعہ تھے مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک کام ان کی مغفرت کا باعث ہوا ہوگا- وہ یہ ہے کہ ایک رات شاہ موصوف اپنے محل کے بالا نے پر موجود تھے موسم نہایت سرد تھا- دیکھا تو نیچے چند محتاج سردی کی شدت سے سوں سوں کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آصف الدولہ کو لوگ سخی کہتے ہیں مگر ہماری کچھ خبر نہیں لیتا- یہ سن کر بادشاہ نے اپنے توشہ خانے کے داروغہ کو بلایا اور حکم دیا کہ دوشالے لے کر آؤ' داروغہ تھے پرانے اور سمجھ دار انہوں نے خیال کیا کہ فقیروں کو دینے کے لیے مانگتے ہیں اس لیے گھٹیا اور ارزاں قیمت کے دوشالے لے آئے- بادشاہ ان کو دیکھ کر

غضبناک ہوئے اور کہنے لگے اگر تم میرے باپ دادا کے وقت کے پرانے ملازم نہ ہوتے تو میں تم کو برطرف کر دیتا تم اتنا نہ سمجھے کہ میں اس وقت دوشالے کس کو دینا چاہتا ہوں اس کو جس نے مجھ کو یہ سب کچھ دیا ہے جاؤ اور بھاری سے بھاری جو دوشالے ہوں وہ لے کر آؤ! کہتے ہیں کہ اس وقت شاہی توشہ خانہ میں سات سو دوشالے ایک ایک ہزار روپیہ کی قیمت کے نکلے بادشاہ نے وہ سب فقیروں کو بانٹ دیے۔

چنانچہ میر حسن شاعر نے اپنی مثنوی میں اسی کا ذکر کیا ہے۔

سخاوت یہ ادنیٰ سی ایک اس کی ہے

کہ ایک دن دوشالے دیے سات سے

کہتے ہیں کہ جب میر حسن بادشاہ کے دربار میں پہنچے اور مثنوی سنائی تو بادشاہ اس شعر کو سن کر بہت رنجیدہ ہوئے اور کہنے لگے تم نے میری ہجو کی ہے بھلا سات سو دوشالے دے دینا کونسی بڑی سخاوت ہے)۔

اَلْمَسِیْحُ الصِّدِّیْقُ- حضرت عیسیٰؑ صدیق ہیں (جو حضرت عیسیٰ کی طرح نرم دل اور رحیم اور کریم ہیں)۔

صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ- شیطان نے یہ بات تجھ سے سچ کہی (آیۃ الکرسی کی تعریف وتاثیر) حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے مگر:

اِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ- جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔

صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ- اس کے مالک نے اس کی تصدیق کی (فرمایا بے شک میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے)۔

لَا تُغَالُوْا فِیْ صَدُقَةِ النِّسَاءِ- عورتوں کا مہر گراں نہ باندھو۔

صَدُقَةٌ اور **صُدْقَةٌ** اور **صَدْقَةٌ**- مہر کو کہتے ہیں (سب سے گراں مہر بیوی ام حبیبہ کا تھا جس کی مقدار چار ہزار درہم تھی مگر یہ نجاشی بادشاہ حبش نے تبرعاً آپ کی طرف سے ادا کر دیا تھا)۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَهَا- اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی تصدیق اپنی کتاب میں اتاری۔

لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ- اہل کتاب یہود اور نصاریٰ جو باتیں اپنی کتابوں کی بیان کریں ان کو سچ کہو نہ جھوٹ (کیونکہ دونوں حالتوں میں خطرہ ہے بلکہ اس طرح کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو اللہ نے ہم پر نازل فرمایا اور جو اگلے پیغمبروں پر اتارا)۔

اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔

كُلُّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ- ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ کا ثواب رکھتا ہے۔

اَلَا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلٰی هٰذَا- کیا کوئی ایسا نہیں جو اس شخص پر تصدق کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے اور اس طرح اس کو نماز جماعت کا ثواب مل جائے جس میں کہ ایک نماز کا ثواب بیس نمازوں کے برابر ہوتا ہے)۔

جَعَلَ لَهٗ وَزِیْرَ صِدْقٍ- (جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ کی عنایت ہوتی ہے) اس کا وزیر سچا خیر خواہ امانت دار مقرر کرتا ہے (اور جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے اس کا وزیر جھوٹا بے ایمان اور نمک حرام مقرر کرتا ہے پھر وہ بادشاہ کو اور اس کی سلطنت کو خاک میں ملا دیتا ہے جیسے ابن علقمی معتصم کا وزیر اور میر صادق ٹیپو سلطان کا وزیر تھا)۔

اَنْ یَّرُدُّوا الصَّدَاقَ- ان کا مہر مشرکوں کو دیدیں (یعنی جو عورتیں ان کی مسلمانوں کے پاس بھاگ کر آ جائیں اور مسلمان ان سے نکاح کرنا چاہیں- یہ حکم آغاز اسلام میں تھا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فَیَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً- جس شخص کو دوسرا شخص کچھ زخم پہنچائے (وہ دیت لے لے بلکہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند کرے گا)۔

لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ- دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی پھر سچا رہا (بھاگا نہیں بلکہ لڑا اور صبر کیا) یہاں تک کہ مارا گیا۔

صَدِّقْ رُؤْیَاكَ فَسَجَدَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ (ایک صحابی نے خواب میں دیکھا کہ وہ آں حضرتؐ کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں- آپ نے ان سے فرمایا کہ) اپنا خواب سچا کر! (اور آپ لیٹ گئے) انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا (گویا آپ کعبہ کی طرح ٹھہرے- اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ خواب میں

اگر کوئی نیک کام کرتا ہوا دیکھے تو اس کا پورا کرنا بہتر ہے- جیسے عبادت یا خیرات یا کسی نیک شخص سے ملاقات کرتے دیکھے-[1]

اَلصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ- سچے اور سچے کئے گئے (یعنی لوگ آپ کو سچا کہتے ہیں تو صادق وہ جو اپنی باتوں میں سچا ہو اور مصدوق وہ جس کی صداقت کو لوگ تسلیم کر لیں)-

وَثَوَابُ الصِّدْقِ- اور اچھا نیک بدلہ-

اَلْمُتَشَابِهَاتُ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا- ایک مضمون کی آیتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں (اس حدیث میں متشابہات سے ہم مضمون آیتیں مراد ہیں نہ کہ لغوی معنی' متشابہات کے لغوی معنی متعلقہ باب میں گزر چکے)-

اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ- کیا تم مجھ کو سچا سچا سمجھنے والے تھے-

فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقُوْنِيْ- اس کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اس سے پہلے جملہ کا لکھا گیا ہے (ایک روایت میں لفظ صادقی آیا ہے)-

فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا- اس کا مہر مقرر کر کے اس سے نکاح کر لے-

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ- اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ دیا جو خیرات کر سکتے ہو-

وَمَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا صَدَقَ- میں سمجھتا ہوں کہ ان سے غلطی نہیں ہوئی' انہوں نے ٹھیک کہا (بھولے بھٹکے نہیں)-

مِصْدَاقُهٗ- اس کی دلیل یا جس پر وہ صادق آئے-

اَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا- اگر تو سچا مسلمان پیغمبرؐ کا تابعدار ہے تو آپ کے طریق پر چل' ابن عباس کے قول کو چھوڑ-

صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا- انہوں نے کچھ سچ کہا کچھ جھوٹ (اس میں سچے ہیں کہ آنحضرتؐ نے طواف میں رمل کیا- لیکن رمل کرنا ہمیشہ کے لیے سنت ہے یہ غلط ہے- اسی طرح اس میں سچے ہیں کہ آنحضرتؐ نے سوار ہو کر طواف کیا' لیکن یہ غلط ہے کہ سوار ہو کر طواف کرنا افضل ہے بلکہ آنحضرتؐ نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا تھا-

میں کہتا ہوں کہ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ رمل ہمیشہ کے لیے سنت ہے' یعنی پہلے تین چکروں میں-

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ- اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا (اسلام کو غلبہ دیا اور مکہ فتح کرا دیا)-

فَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَ يُكَذِّبُهٗ- شرم گاہ آدمی کی نیت کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے (یعنی جب غیر محرم نے اجنبی عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا زنا کا حکم رکھتا ہے- اگر اس عورت پر قدرت پا کر اس سے زنا کیا' اور جو قابو پا کر زنا سے بچا رہا تو یہ دیکھنا زنا کے حکم میں نہ ہو گا- بعض نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی آدمی نے غیر عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا اگر نظر بد سے ہے تو سخت گناہ ہے اور اگر بدنظری سے نہیں تو گنہگار نہ ہو گا اور اس کی پہچان شرمگاہ سے ہوتی ہے اگر دیکھتے وقت ذکر کو انتشار ہو اور شہوت پیدا ہو تو ایسی حالت نظر بد کی دلیل ہیں اور اگر انتشار اور جنسی خواہش پیدا نہ ہو تو ایسی صورت نظر بد کی نفی کرتی ہے)-

اَلصَّدَقَةُ مَا ذَا قَالَ اَضْعَافٌ مُّضَاعَفَةٌ- خیرات کیا ہے' فرمایا دو گنے تین گنے لینا ہے (ایک دے کر دس لینا ہے)-

تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِالصُّرَّةِ- ایک شخص (روپوں کی) تھیلی خیرات کرے-

اَعْطَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ- اس کو زکوۃ کے جانوروں میں سے دیا (حالانکہ زکوۃ بنی ہاشم پر حرام ہے اور احتمال ہے کہ بیع سلم کے عوض دیا ہو)-

يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ- میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں (یعنی کوئی بات میری سچی نکلتی ہے کوئی جھوٹی- یہ ابن صیاد نے آنحضرتؐ سے کہا)-

اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ ابْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ يُخْفِيْهَا- ہوا سے بھی زیادہ سخت وہ آدمی ہے جو خیرات کر کے اس کو چھپائے رکھے (اپنے آپ کو مخیر مشہور نہ کرے- انسان ہوا اور آگ اور پانی اور خاک سے بنا ہے- اور خاک کی طبیعت قبض

---

[1] یہ کوئی موضوع اور من گھڑت روایت ہی معلوم ہوتی ہے ورنہ نبی کریم ﷺ تو شرک کے سخت مخالف تھے- (م)

ہے مگر جب خیرات دی تو قبض ٹوٹا اور کشادگی کا صدور ہوا گویا خاک کو مغلوب کیا۔ اور ہوا کی خاصیت پھیلنا ہے مگر جب خیرات کو پوشیدہ رکھا تو گویا ہوا کو بھی مغلوب کیا)۔

هُوَ مِنْ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ۔ یہ ہدیہ اس شخص کی طرف سے ہے جس کو ہدیہ دیا گیا تھا (یعنی اگر کسی فقیر کو کوئی شخص صدقہ دے اور وہ کسی امیر کو ہدیے کے طور پر اپنی جانب سے پیش کرے تو امیر کے لیے اس کا لینا درست ہے)۔

هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔ یہ گوشت بریرہ کو تو صدقہ میں ملا تھا اور ہم کو بریرہؓ کی طرف سے ہدیہ ہے (ہم اس کو کھا سکتے ہیں)۔

اِشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ۔ اپنے بندے کو صحت مند کر دے اور اپنے پیغمبر کی سچا کر (جس نے تندرستی کا وعدہ کیا یا اس کے لیے دعا کی)۔

لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِأَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ۔ اگر آدمی اپنی زندگی میں (بحالت تندرستی ایک روپیہ خیرات کرے تو یہ مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے سے بہتر ہے (یعنی تندرستی میں ایک روپیہ خیرات کرنے کا ثواب اس سے زیادہ ہے کہ جتنا مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے کا۔ کیونکہ مرتے وقت تو آدمی سمجھتا ہے کہ اب مال و متاع میرے کام نہیں آ سکتا اور سب کچھ چھوڑ کر زندگی ختم کر رہا ہوں تو ایسی حالت میں مال کی محبت نہیں رہتی۔ برخلاف تندرستی کے کہ اس وقت مال بہت عزیز ہوتا ہے)۔

يَحْرُمُ الصَّدَقَةُ مُطْلَقًا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ آنحضرتؐ پر ہر طرح کا صدقہ (فرض زکوۃ ہو یا نفل صدقہ) سب حرام تھا (اور بنی ہاشم پر صرف فرض زکوۃ ہے لیکن صدقہ لینا درست ہے)۔

میں کہتا ہوں بعض علماء نے اس زمانہ میں ہاشم کو فرض زکوۃ کا لینا درست رکھا ہے کیونکہ اب بیت المال نہیں جس سے ان کی خبرگیری کی جائے پہلے تو ان کے لیے خمس الخمس مال غنیمت میں سے مقرر تھا تو وہ زکوۃ کے محتاج نہ تھے لیکن اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی فرض زکوۃ ان پر حرام ہے۔

مَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔ جس شخص نے دوسرے سے کہا آؤ ہم تم جوا کھیلیں تو وہ (توبہ کرلے اور) کچھ خیرات کرے (جو ہو سکے تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے بعضوں نے کہا اتنا ہی مال خیرات کرے کہ جس قدر مال کا وہ جوا کھیلنے والا تھا)۔

اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ۔ سچ آدمی کو نجات دلاتا ہے اور جھوٹ تباہ کرتا ہے۔

اَلصِّدْقُ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ۔ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔

هِبَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ۔ آدمی اپنے گھر والوں کو کچھ دے تو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ۔ بڑا ثواب اس خیرات میں ہے جو نادار شخص محنت مزدوری کر کے خیرات کرے۔ (محتاج کی ایک دمڑی امیر آدمی کے ہزار روپے سے افضل ہے جیسے کہ انجیل مقدس میں ہے)۔

كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ عَنِ الْبَاقِرِ كُوْنُوْا مَعَ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ الرِّضَاءِ اَنَّهٗ قَالَ الصَّادِقُوْنَ الْاَئِمَّةُ۔ امام محمد باقر نے فرمایا اس آیت کونوا مع الصادقین کی تفسیر میں کہ حضرت محمد ﷺ کی آل کے ساتھ رہو (ان کی رفاقت کرو ان سے محبت رکھو۔ اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ "صادقین" سے مراد ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں)۔

صَادِقُ الْوَعْدِ۔ وعدے کے سچے حضرت اسماعیلؑ تھے (امام رضاؑ نے فرمایا انہوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا تو ایک سال تک وہیں ٹھہرے رہے)۔

هُوَ وَاللّٰهِ الرَّجُلُ يَدْخُلُ بَيْتَ صَدِيْقِهٖ فَيَأْكُلُ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ۔ (امام جعفر صادقؒ نے او صدیقکم کی تفسیر میں فرمایا کہ) کوئی آدمی اپنے دوست کے گھر میں چلا جائے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھالے۔

فَاطِمَةُ صِدِّيْقَةٌ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا اِلَّا صِدِّيْقٌ۔ حضرت فاطمہؓ صدیقہ ہیں (حضرت مریمؑ کی طرح ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا) ان کو غسل وہی دیں گے جو صدیق ہیں

(یعنی حضرت علیؓ انہوں نے ہی حضرت فاطمہؓ کو غسل دے کر راتوں رات ہی دفن کر دیا)۔

صَادِق - لقب ہے امام جعفر بن محمدؒ کا' بوجہ ان کے کمال صدق اور سچائی کے- امام مالک اور بڑے بڑے اکابر ائمہ حدیث نے آپ سے روایت کی ہے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر تعجب ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت نہیں کی اور مروان وغیرہ سے روایت کی جو اعدائے اہل بیت علیہم السلام تھے- امام بخاری نے ان کے بارے میں یحییٰ بن سعید قطان کے قول پر اعتماد کیا جو کہتے تھے میرے دل میں امام جعفر صادق کی طرف سے کچھ شبہ ہے اور مجالد بن سعید ان سے زیادہ مجھ کو پسند ہیں حالانکہ یہ قول یحییٰ کا باطل اور منجملہ نزغات شیطانی ہے' کجا امام جعفر صادق اور کجا مجالد بن سعید'' چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک'' ہزاروں مجالد امام جعفر صادق پر سے تصدق ہیں- جب یحییٰ نے یہ بات کہی تو ایک شخص نے ان سے کہا اگر کوفہ میں تم ایسی بات منہ سے نکالتے تو تم پر خوب جوتے پڑتے- ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ امام بخاری کو امام جعفر صادق علیہ السلام کی ثقاہت میں کوئی شبہ نہیں لیکن ان کو امام جعفر صادق کی روایتیں صحیح طریق سے نہیں پہنچیں اس لیے انہوں نے نہیں نکالیں- میں کہتا ہوں کہ یہ توجیہہ بالکل غلط ہے اس لیے کہ امام بخاری کو امام مالک کی روایتیں کئی صحیح طریقوں سے مثلاً قتیبہ اور تنیسی اور اسماعیل بن ابی اویس اور معن اور قعنبی اور یحییٰ کے ذریعہ سے پہنچی ہیں اور امام مالک جعفر صادقؒ سے بلا واسطہ روایت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرے امام بخاری کی جو علم حدیث کے بڑے پیشوا تھے گو ان سے اس باب میں ایک غلطی ہوئی مگر یہ غلطی ان کے دوسرے فضائل اور مناقب اور وفور علم اور تبحر فی الحدیث کے سامنے کچھ قابل لحاظ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں کی ہمت مردانہ سے آج تک علم حدیث کو باسناد صحیح متصل قائم رکھا ہے اور جیسے وہ حدیث میں تمام مومنین کے سردار تھے ویسے ہی فقہ اور استنباط مسائل میں بھی طاق اور بے نظیر تھے' غفر اللہ لنا ولہ-)

فِي الْيَوْمِ الرَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ تَصَدَّقَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِخَاتَمِهٖ وَنَزَلَتْ بِوَلَايَتِهٖ اٰيٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ - ذی الحجہ کی چوبیس تاریخ کو حضرت علیؓ نے اپنی انگوٹھی (عین حالت نماز میں) خیرات کر دی- اور قرآن شریف میں آپ کے ولی ہونے کا ذکر اترا (یعنی یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا اکثر مفسرین نے والذین امنوا سے جناب امیر کو مراد لیا ہے اور اسی قصہ کو ذکر کیا ہے- اگرچہ اس کی مسند ضعیف ہے اسی طرح آیت فان اللہ ھو مولہ و جبریل و صالح المومنین میں ''صالح المومنین'' سے حضرت علیؓ کو مراد لیا ہے اور آپ کا ولی اور مولی ہونا بالاتفاق مسلم ہے صحیح حدیث میں ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور حضرت عمرؓ نے آپ سے کہا تھا ھنیئا لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولی کل مومن و مومنۃ- مگر مولی اور ولی کے معنی لغت عربی میں کئی آئے ہیں اس لیے یہ لفظ آپ کی خلافت بلافصل کے لیے نص نہیں ہو سکتا بلکہ بر تقدیر تسلیم آپ کی خلافت صحت نکلتی ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں کہ آپ حضرت عثمانؓ کے بعد اپنے زمانہ میں خلیفہ اور امام برحق تھے)-

صُنْدُوْقٌ - مشہور ہے بہ ضمہ صاد-

صَدْمٌ - مارنا' ڈھکیلنا' سخت تکلیف پہنچانا-

مُصَادَمَةٌ - مارنا' دھکا دینا' لڑ جانا-

اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى - صبر وہ ہے کہ صدمہ ہوتے ہی (یعنی اس کے شروع میں) صبر کرے (ورنہ رو پیٹ کر تڑپ تڑپا کر تو سب ہی کو صبر آ جاتا ہے اور اس کی کوئی فضلیت نہیں) (نہایہ میں ہے:

صَدْمٌ کہتے ہیں ایک سخت چیز کو دوسری سخت چیز سے مارنا-)

صَدْمَةٌ - ایک بار کسی سخت چیز سے کسی دوسری چیز کے متصادم ہونے کو کہتے ہیں- (مجمع البحرین میں ہے کہ پھر رفتہ رفتہ یہ لفظ ہر اس رنج اور تکلیف کے لیے استعمال ہونے لگا جو دفعۃً پہنچے)-

خَرَجَ حَتّٰى اَفْتَقَ مِنَ الصَّدْمَتَيْنِ - آپ نکلے یہاں تک کہ وادی کے دونوں کناروں سے پار ہو گئے (دونوں کناروں کو صدمتین کہا کیونکہ ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں)

اِنِّيْ قَدْ وَلَّيْتُكَ الْعِرَاقَيْنِ صَدْمَةً فَسِرْ اِلَيْهِمَا (عبد

الملک بن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا کہ میں نے تجھ کو دونوں عراق (عرب اور عراق عجم) کی حکومت ایک بارگی دی' تو ان ملکوں کو روانہ ہو)-

مَنْ ذَكَرَالْمُصِيبَةَ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ عَلٰى مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ عَلَيَّ اَفْضَلَ مِنْهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَ جْرِ مِثْلُ مَا كَانَ لَهٗ اَوَّلَ صَدْمَةٍ جو شخص مصیبت کی بات کو یاد کر کے انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین کہے اور اس طرح دعا کرے کہ اے اللہ! مجھ کو اس مصیبت پر اپنی پناہ میں رکھ اور اس کا بہتر بدل مجھ کو عنایت فرما' تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا شروع صدمہ میں جب یہ مصیبت ہوئی تھی صبر کرنے کا ثواب ملتا ہے-

صَدْوٌ-تالی بجانا-

صَدًى-پیاسا ہونا' لمبا ہونا-

تَصْدِيَةٌ-تالی بجانا-

مُصَادَاةٌ- ظاہر داری کرنا' خاطر داری' چھپانا' معارضہ کرنا' عقل دوڑانا-

اِصْدَاءٌ- مر جانا' لوٹ کر آواز دینا (جس طرح پہاڑ یا گنبد سے صدائے بازگشت آتی ہے)-

تَصَدِّیْ-معترض ہونا' منتظر ہونا' انتظار میں سر اٹھانا کسی کام کا قصد کرنا-

صَدًى- وہ آواز جو پہاڑ یا گنبد میں سے لوٹ کر آتی ہے-

فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَتَصَدّٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيَأْمُرَهٗ بِقَتْلِهٖ- وہ شخص آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھنے لگا' اس انتظار میں کہ آپ اس کے مار ڈالنے کے حکم دیں-

كَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا تَقِيًّا لَا يُصَادٰى غَرْبُهٗ- ابن عباس نے کہا حضرت ابوبکر صدیقؓ) ایک اور پرہیز گار شخص تھے مگر ان کا غصہ تھم نہیں سکتا تھا (آپ کے مزاج میں ذرا تیزی اور حدت تھی' کیونکہ آپ دبلے پتلے صفراوی مزاج کے آدمی تھے' مگر یہ تیزی تھوڑی دیر کے لیے ہوتی- آپ کا دل آئینہ کی طرح صاف تھا)-

ایک روایت میں كَانَ يُصَادٰى مِنْهُ غَرْبٌ یعنی آپ کی تیزی ذرا سی نرمی اور مدارات سے جاتی رہتی (جیسے آپ سریع الغضب تھے ویسے ہی سریع الرجوع تھے یعنی بہت ہی جلد راضی ہو جاتے اور ان کے دل میں ذرا بھی افسردگی اور ملال باقی نہیں رہتا- مومنوں کی یہی خصلت ہے اور آپس میں رنجش اور عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے- جب حضرت ابوبکرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں جناب امیر اور بنی ہاشم کے پاس گئے تو جناب امیر نے کہا ہم کو تمہاری فضیلت اور قدامت اسلام سے ہرگز انکار نہیں ہے مگر تقرر خلیفہ کے وقت ہم سے بھی مشورہ لے لینا مناسب تھا چونکہ ہم لوگ آں حضرتؐ کے رشتہ دار ہیں یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے- اور جواب میں ارشاد فرمانے لگے خدا کی قسم آں حضرتؐ کے رشتہ داروں کا مجھ کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ خیال ہے اور اگر تم کہو تو میں اپنے آپ کو معزول کئے دیتا ہوں اور تم سے بیعت کرتا ہوں اس وقت جناب امیر نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں' اور آج بعد ظہر میں مسجد میں آپ سے ملوں گا- چنانچہ ظہر کے بعد تمام نبی ہاشم کو اپنے ہمراہ لے کر مسجد میں حاظر ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی- جناب امیر ہر مشورہ میں شریک رہ کر برابر تعاون کرتے رہے- جو لوگ ان پاکباز نیک دل اور خدا ترس بزرگوں کو نفاق اور کینہ سے متہم کرتے ہیں اللہ تعالی ان کو نیک ہدایت فرمائے- ایسے لوگ دراصل اسلام اور معاونین اسلام کو مخالفین اسلام کی نظروں میں ذلیل کرتے ہیں)-

لَتَرِدُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَوَادِيَ- تم قیامت کے دن پیاسے آؤ گے (ایک تو میدان حشر کی گرمی دوسرے پیاس تیسرے اس دن کی درازی' اللہ ہی مددگار ہے وہی مہربانی کرنے والا ہے)-

اَصَمَّ اللّٰهُ صَدَاكَ- (حجاج مردود نے حضرت انسؓ سے کہا' اللہ تیری آواز بہری کر دے تو جواب نہ دے سکے' یعنی تو ہلاک ہو جائے کچھ نہ سنے- (مگر بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ اللہ تیرا دماغ بہرہ کر دے یا تیرا کان)-

صَدٰى-نر الو کو بھی کہتے ہیں- (یعنی بوم کو)-

کہتے ہیں کہ توبہ بن حمیر لیلیٰ خیلیہ پر عاشق تھا اس نے غلبہ محبت میں یہ شعر کہا:

وَلَوْ اَنَّ لَيْلٰى الْاَخْيَلِيَّةِ سَلَّمَتْ
عَلَيَّ وَدُوْنِيْ جَنْدَلٌ وَّصَفَائِحٌ!
لَسَلَّمْتُ تَسْلِيْمَ الْبَشَاشَةِ اَوْزَقَا
اِلَيْهَا صَدًى مِّنْ جَانِبِ الْقَبْرِ صَالِحَ

یعنی اگر لیلیٰ مجھ کو سلام کرے اور مجھ پر بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں پڑی ہوں تو میں بھی خوشی سے اس کو سلام کروں یا میری قبر سے ایک آواز لوٹ کر اس کے سلام کا جواب دے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک مدت کے بعد لیلیٰ کا خاوند اس کو لے کر توبہ کی پیر سے گزرا اور کہنے لگا کہ یہ جھوٹے توبہ کی پیر ہے تجھ کو خدا کا واسطہ بھلا تو اس کو سلام کر کے تو دیکھ وہ جواب دیتا ہے یا نہیں؟ لیلیٰ نے کہا اب جانے بھی دو وہ مر گیا گیا گزرا ہوگا--- لیکن اس کے شوہر نے لیلیٰ کو مجبور کیا اور کہا کہ اس وقت ضرور سلام کرنا چاہیے۔ ناچار لیلیٰ مجبور ہو کر اس کی قبر پر گئی سلام کیا۔ قبر کی ایک جانب سوکھی گھانس کا ایک ڈھیر تھا اس میں سے ایک پرندہ نکلا اور اس نے ایک آواز نکالی۔ اس آواز کو سن کر لیلیٰ کا اونٹ بگڑا اور لیلیٰ گردن کے بل نیچے گری اور مر گئی بالآخر توبہ کی قبر کے پاس اس کو بھی دفن کر دیا گیا اس قصہ کو شیخ جلال الدین سیوطی نے بھی نقل کیا ہے۔

باب الصاد مع الراء

صَرْبٌ۔ کاٹنا۔ کمانا۔ دہی بنانا قبض کرنا روک رکھنا دودھ کو (یعنی دودھ دوہنے کی وجہ سے جو تھنوں میں جمع ہو جاتا ہے)۔

صَرَبٌ۔ جمع ہونا۔

تَصْرِيْبٌ۔ گوند کھانا۔ دہی پینا۔

اِضْرَابٌ۔ دینا۔

اِصْطِرَابٌ۔ دہی بنانے کے لیے دودھ کو جمع کرنا۔

اِصْرِيْبَابٌ۔ چکنا ہونا

صَرْبٌ اور صَرَبٌ۔ کھٹا دودھ اور لال گوند (جیسے صریب ہے)۔

صِرْبٌ۔ غریب عربوں کے چھوٹے چھوٹے گھر۔

هَلْ تُنْتِجُ اِبِلُكَ وَافِيَةً اَعْيُنُهَا وَاٰذَانُهَا فَتَجْدَعُ هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ صَرْبٰى۔ جب تیرے وہاں) اونٹ پیدا ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں اور کان سالم ہوتے ہیں پھر تو ان کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ "صربیٰ" ہے۔ یعنی اس کا دودھ دوہا نہیں جاتا۔ عرب لوگوں میں رسم تھی کہ جس اونٹنی کے کان چیرتے یا کترتے تو اس کا دودھ نہیں دوہتے مگر صرف مہمانوں کے لیے)۔

فَيَاْتِيْ بِالصَّرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ۔ پھر وہ کھٹا دودھ لے کر آئے۔

جَاءَ بِصَرْبَةٍ تَزْوِى الْوَجْهَ مِنْ حُمُوْضَتِهَا۔ ایسا کھٹا دودھ لے کر آیا جس کی کھٹاس سے تو منہ پھراتا ہے۔

صَارُوْجٌ۔ چونا گچ۔

صَرَّجَ الْحَوْضَ۔ حوض پر چونا لگایا گچی سے بنایا۔

صَرْحٌ۔ بیان کرنا ظاہر کرنا۔

صَرَاحَةٌ اور صُرُوْحَةٌ۔ بیان کرنا صاف صاف کہنا صاف ہونا خالص ہونا۔

تَصْرِيْحٌ۔ صراحت سے کہہ دینا کھول کر بیان کرنا (یہ تعریض کی ضد ہے۔ جس کے معنی اشارے کنایے اور استعارے میں کسی بات کو بیان کرنے کے ہیں)۔

مُصَارَحَةٌ اور صِرَاحٌ اور صُرَاحٌ۔ پکار کر کہنا رو در رو کہنا (یعنی بالمشافہ اور بالمواجہ بات کرنا)۔

اِصْرَاحٌ۔ صاف کہنا۔

اِنْصِرَاحٌ۔ کھل جانا۔

صَرْحٌ اور صَرَاحٌ اور صُرَاحٌ۔ خالص اور بے آمیزش۔

صُرَاحِيَّةٌ۔ شراب کا ایک برتن ہے۔

صَرْحٌ۔ محل اور ہر عالی شان عمارت کو کہتے ہیں۔

صَرْحَةُ الدَّارِ۔ مکان کا صحن۔

ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ۔ دل میں یہ وسوسہ آنا تو خالص ایمان ہے (یعنی جب کوئی اپنے ایمان میں مخلص اور پکا ہوتا ہے تو

شیطان اس کے ایمان کو متزلزل کرنے اور ریب میں مبتلا کرنے کے لیے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا شخص اپنے ایمان اور اعتقاد میں کامل ہے اور جو شخص بے ایمان ہو اس کے دل میں شیطان کیوں وسوسے ڈالنے لگا وہ تو شیطان کا ہم اعتقاد ہے)۔

دَعَا هَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ لَهُ بِصَرِيْحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدٍ- ایک بانجھ بکری کو بلایا وہ دودھ دینے لگی اُس کے تھن سے خالص دودھ نکلا جس پر جھین تھا-

مَتٰى يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ قَالَ حِيْنَ يُصَرِّحُ- ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ) کھجور کا خریدنا کب درست ہے؟ انہوں نے بتایا جب اس کی شیرینی تلخی سے کھا جائے (یعنی وہ پکنے پر آ جائے- خطابی نے کہا صحیح یصوح ہے- اس کا ذکر آگے آئے گا)-

صَرْخَةٌ- چیخ، زور کی آواز اور اذان کو بھی کہتے ہیں-

صُرَاخٌ اور صَرِيْخٌ- چلانا، فریاد کرنا، پکارنا-

اِصْرَاخٌ- فریاد رسی کرنا، مدد کرنا-

اِسْتِصْرَاخٌ- فریاد کرنا مدد چاہنا-

اِصْطِرَاخٌ- فریاد کرنا-

صَارِخٌ- فریاد کرنے والا، فریاد رس اور مرغ-

كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الصَّارِخِ آں حضرتؐ تہجد کی نماز کے لیے اس وقت اٹھتے جب مرغ کی بانگ سنتے (وہ اکثر دو بجے رات سے بانگ دینا شروع کرتا ہے)-

اِنَّهُ اسْتُصْرِخَ عَلٰى امْرَأَتِهٖ- (حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو) ان کی بیوی (صفیہ) کے انتقال کی خبر دی گئی یا ان کی سخت بیماری کی-

فَلَمَّا جَاءَ هُمْ صَوْتُ الْمُسْتَصْرِخِ خَرَجُوْا اِلَيْهِ- انہوں نے جب فریاد کرنے والے کی آواز سنی تو اس کی طرف چلے (یعنی کفار قریش اپنے قافلہ کی امداد کے لیے)-

لَا صْرُخَنَّ- میں تو چلا کر یہ کہوں گا کہ:

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ- اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے ان کی مدد کرنے والے-

اَلْبُوْمَةُ الصَّارِخَةُ مِنَ الشُّوْمِ لِلْمُسَافِرِ- چلانے والا تو مسافر کے لیے منحوس ہے-

صَرْدٌ- نافذ کرنا، جاری کرنا، چلانا-

صَرْدٌ- جلد سردی لگنا، گھوڑے کی پیٹھ لگ جانا، تیر خطا ہونا-

صَرَدَ قَلْبِيْ- میرا دل مایوس ہو گیا-

تَصْرِيْدٌ- تھوڑا تھوڑا کر کے دینا-

صَرْدٌ- پہاڑ کا بلند مقام (جیسے برد ہے)-

صُرَدٌ- ایک پرند کا نام ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے اور عرب اس کو منحوس خیال کرتے ہیں-

تَحَاتُّ وَرَقُهُ مِنَ الصَّرِيْدِ- (آخرت سے غافل لوگوں میں اللہ کی یاد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے ایک سبز ہرا ابھرا درخت، ان درختوں کے درمیان جن کے پتے پالا پڑنے سے جھڑ جاتے ہیں (ایک روایت میں من الجلید ہے معنی وہی ہیں)-

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَمَّا يَمُوْتُ فِي الْبَحْرِ صَرْدًا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، جو مچھلی دریا میں سردی پڑنے سے مر جائے، اس کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کچھ قباحت نہیں-

اِنِّيْ رَجُلٌ مِصْرَادٌ- میں ایسا شخص ہوں جس کو سردی جلد لگ جاتی ہے (یعنی سردی کے لیے قوت برداشت نہیں)-

مِصْرَادٌ- اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو طاقتور ہو سردی کی برداشت کر سکے- (اس لحاظ سے یہ لفظ اضداد میں سے ہے)-

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا تَصْرِيْدًا- بہشت میں تھوڑا تھوڑا کر کے جائے گا (یعنی آہستہ آہستہ کھستا ہوا)-

تَصْرِيْدٌ- اصل میں تھوڑا تھوڑا پلانے کو کہتے ہیں جس سے سیری نہ ہو، یا تھوڑا تھوڑا دینے کو- (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

صَرَّدَ لَهُ الْعَطَاءَ- اس کو تھوڑی تھوڑی بخشش دی)-

يُسْقَوْنَ فِيْهَا شَرَابًا غَيْرَ تَصْرِيْدٍ- بہشت میں شراب پلائی جائے گی (خوب سیر کر کے) نہ یہ کہ تھوڑی تھوڑی-

اِنَّهُ نَهَى الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ- آں حضرتؐ نے

احرام باندھے ہوئے شخص کو صرد کے قتل سے منع کیا-

صُرَد- (محیط میں ہے کہ) صرد ایک پرندہ ہے کہ جس کا رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے اور پیٹھ سبز ہوتی ہے اور سر اور چونچ ضخامت دار' یہ جانور چڑیوں کا شکار کرتا ہے- نہایہ میں ہے وہ آدھا سفید ہوتا ہے اور آدھا سیاہ- ہندی میں اس کو لٹورا کہتے ہیں-

نَھٰی عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْھُدْھُدِ وَالصُّرَدِ- چار جانوروں کے قتل سے منع کیا' چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور صرد- (خطابی نے کہا کہ چیونٹی سے وہ چیونٹا مراد ہے جو بڑا لمبے پاؤں والا ہوتا ہے کیونکہ وہ تکلیف نہیں دیتا- اور شہد کی مکھی سے تو فائدہ ہے- اس سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے اور ہدہد اور صرد کا گوشت حرام ہے اس لیے ان کے قتل سے منع فرمایا- بعض کہتے ہیں کہ ہدہد کا گوشت بدبودار ہوتا ہے تو جلالہ یک طرح ہوا اور صرد کو عرب لوگ منحوس سمجھتے ہیں اس لیے اس کو مکروہ سمجھا- بعض نے کہا یہ اپنے نام کی وجہ سے مکروہ ہے' کیونکہ تصرید کم کم دینے کو کہتے ہیں-) (مجمع البحرین میں ہے کہ صرد حضرت آدم کو سراندیپ سے جدہ تک راستہ بتلانے لے گیا- اور ہدہد حضرت سلیمان کا قاصد تھا اس لیے ان کے قتل سے منع کیا-) (کتب احبار نے کہا صرد سبحان ربی الا علی ملا سماء وارضه پکارتا ہے)-

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَجُلًا صَرِدًا لَا تُدْفِئُهٗ فِرَاءُ الْحِجَازِ- امام زین العابدینؒ سردی کا تحمل نہیں کر سکتے تھے' آپ حجاز کی پوستینوں سے گرم نہیں ہوتے تھے-

صَرْدَحٌ- ہموار مقام-

رَاَيْتُ النَّاسَ فِي اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ جُمِعُوْا فِيْ صَرْدَحٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَ يُسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ- حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں میں نے دیکھا لوگ ایک صاف چکنے اور ہموار میدان میں جمع کیے گئے- ان سب پر نگاہ جاتی تھی اور آواز ان کو سنائی جا سکتی تھی-

صَرْدَحٌ کی جمع صَرَادِحُ ہے-

صَرٌّ- مادہ کے تھن پر باندھنا تا کہ وہ اپنے بچے کو دودھ نہ پلا سکے- اور باندھنا' کھڑا کرنا' آواز نکالنا-

صَرِيْرٌ- کان میں جھن جھن کی آواز آنا-

صُرَّ النَّبَاتُ- سبزی پر پالا پڑا-

صِرٌّ- سخت سرد ہوا-

اِصْرَارٌ- ضد کرنا' قائم رہنا' ہمیشہ کرنا' اعتماد کرنا-

صَارُوْرَةٌ- جس کا نکاح نہ ہوا ہو یا جس نے حج نہ کیا ہو-

صِرَارٌ- وہ تھیلی یا بندھن جو تھن پر باندھا جائے تا کہ بچہ دودھ نہ پی سکے- (صرار بلند مقامات کو بھی کہتے ہیں جہاں پانی نہیں چڑھ سکتا)-

صَرَّةٌ- نالہ' فریاد و چیخ' تکلیف کی شدت' ترش روئی-

صُرَّةٌ- سخت سردی-

صُرَّةٌ- تھیلی' ہمیانی (اس کی جمع صرر ہے)-

حَتّٰى سَمِعْتُ صَرِيْرَ الْاَقْلَامِ- یہاں تک کہ میں نے قلم چلنے کی آواز سنی (یعنی اس مقام پر پہنچا جہاں فرشتے لکھ رہے تھے اور ان کی روانی قلم کی آواز آ رہی تھی)-

مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً- جس نے گناہ سے توبہ کی نادم ہوا اور اللہ سے بخشش چاہی تو اس نے اصرار نہیں کیا (یعنی ایسے شخص کو مصر نہیں کہہ سکتے) گو ایک دن میں وہی گناہ ستر بار کرے-

وَيْلٌ لِّلْمُصِرِّيْنَ- گناہ پر اصرار (واستکبار) کرنے والوں کے لیے خرابی ہے (اس کی دو صورتیں ہیں' ایک تو یہ کہ گناہ کرتا رہے اور ان پر نادم اور شرمندہ نہ ہو' توبہ نہ کرے' دوسرے یہ کہ گناہ کو' اگرچہ وہ کمتر درجہ کا ہو حقیر سمجھے اور اس کی پرواہ نہ کرے اپنی نیکیوں پر پھولا رہے' مجمع البحرین میں ہے کہ صغیرہ گناہ اگر کئی ہوں تو سب مل کر کبیرہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا مصر ہے)-

لَا صَرُوْرَةَ فِي الْاِسْلَامِ- اسلام میں اکیلا رہنا' (مجرد رہنا اور نکاح نہ کرنا) نہیں ہے (یعنی کسی مسلمان کو ایسا کہنا درست نہیں کہ میں نکاح نہیں کرتا- کیونکہ نکاح کرنا مومنوں کا طریقہ ہے اور اس کا ترک کرنا رہبانیت اور درویشی ہے جو اسلام میں لغو قرار دی گئی ہے)-

صَرُوْرَةٌ- اس کو بھی کہتے ہیں جس نے کبھی حج نہ کیا ہو (یہ صر سے ماخوذ ہے بہ معنی حبس اور منع) (بعض نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ جو شخص حرم کی حد میں کسی کا خون کرے' اس سے قصاص لیا جائے اور اس کا یہ قول نہ ہوگا کہ میں نے کبھی حج نہیں کیا اور حرم کی حرمت سے واقف نہ تھا- ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی جرم کر کے حرم کی پناہ لیتا تو اس کو نہ چھیڑتے' اگر مقتول کا وارث اس کو حرم میں پکڑ بھی لیتا تو دوسرے لوگ کہتے وہ صرورہ ہے اس کو مت چھیڑ- بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ اسلام میں حج کرنا ضروری ہے اور حج نہ کرنا اسلام کا طریق نہیں ہے)-

تَأْتِيْنِيْ وَأَنْتَ صَارٌّ بَيْنَ عَيْنَيْكَ (آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے فرمایا کہ) تم میرے پاس کشیدہ رہ کر آتے ہو (دونوں آنکھوں کو ملائے ہوئے' جیسے مغموم آدمی کا حال ہوتا ہے)-

لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّحُلَّ صِرَارَ نَاقَةٍ بِغَيْرِ اِذْنِ صَاحِبِهَا فَإِنَّهُ خَاتَمُ اَهْلِهَا- جس شخص کو اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہو اس کے لیے یہ درست نہیں کہ کسی اونٹنی کا تھن بندھن مالک کی اجازت کے بغیر کھولے (اس کا دودھ نکالے) کیونکہ وہ سر بندھن گویا مالک کی مہر ہے (اور کسی کی مہر توڑنا بغیر اس کی اجازت کے نادرست ہے) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

نَاقَةٌ مَّصْرُوْرَةٌ- وہ اونٹنی جس کے تھنوں پر تھیلی چڑھی ہو یا سر بندھن ہو)-

وَقُلْتُ خُذُوْهَا هٰذِهٖ صَدَقَاتُكُمْ مُصَرَّرَةٌ اَخْلَافُهَا لَمْ يُجَرَّدِ- (مالک بن نویرہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جب انہوں نے زکوٰۃ کے جانور نکالے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس بھیجنا چاہا تو ان کو روکا اور یہ شعر پڑھا) یہ تمہارے ہی صدقہ ہیں ان کو لے لو' ان کے تھن بندھے ہوئے ہیں جو کھولے نہیں گئے-

مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً- جو شخص بکری یا گائے یا اونٹنی یا کوئی دودھ کا جانور ایسا خریدے جس کے مالک نے اس کا دودھ روک رکھا ہو کئی دن تک نہ دوہا ہو (تاکہ خریدار کو دھوکا ہو اور وہ گراں قیمت پر خرید لے)-

مُصَرَّاةٌ- اگر صر سے ماخوذ ہے تو اسی باب سے ہے اور اگر صری سے ماخوذ ہے تو اس کا ذکر آئندہ آ رہا ہے-

تَكَادُ تَنْصَرُّ مِنَ الْمِلْأِ- بھر کر پھٹ جانے کے قریب تھی-

اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِهٖ- تم نے جو اپنے دل میں جوڑ رکھا ہے اس کو نکالو (یعنی جو دل میں ہے وہ کہو) (ایک روایت میں تسرران ہے' جو تم چپکے چپکے کہہ رہے تھے)-

اَمَّا وَهُوَ مَصْرُوْرٌ فَلَا- (عبداللہ بن عامر نے ایک قیدی کو عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا تاکہ اس کو قتل کریں' اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے- انہوں نے کہا) اس حالت میں تو میں قتل نہ کروں گا-

اِنَّكُمْ مُصَرُّوْنَ مُحَشَّكُوْنَ- تم تو بندھے ہوئے ہو کانٹا لگے ہوئے (یعنی بخیل ہو)-

حَتّٰى اَتَيْنَا صِرَارًا- یہاں تک کہ ہم "صرار" پر آئے (صرار ایک پرانا کنواں تھا مدینہ سے تین میل دور عراق کے راستے پر)-

نَهٰى عَمَّا قَتَلَهُ الصِّرُّ مِنَ الْجَرَادِ- جس ٹڈی کو سردی نے مار ڈالا ہو اس کے کھانے سے منع فرمایا-

اِطَّلَعَ عَلَيَّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَاَنَا اَنْتِفُ صِرًّا- امام زین العابدین نے مجھ کو جھانکا میں "صر" کے قرا کھیڑ رہا تھا-

صِرٌّ- ایک قسم کا پرندہ ہے-

فَاصْطَرَّتِ السَّارِيَةُ- (آنحضرتؐ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے' جب منبر تیار کرا لیا گیا اور آپؐ نے اس لکڑی کو چھوڑ دیا تو وہ رونے کی آواز نکالنے لگی- (سبحان اللہ! یہ آپ کا ایک معجزہ تھا' جب لکڑی آپؐ کے فراق پر رونے لگی تو مومنین کو آپ کی مفارقت پر کتنا رونا چاہیے یا اللہ ہم کو مرنے کے بعد فوراً ہی ہمارے پیغمبرؐ سے ملا دے)-

اَزْرَقُ مُهْرَ النَّابِ صَرَّارُ الْاُذُنِ- نیلگوں دانت گرا ہوا' کان کھڑے کیا ہوا (سننے کے لیے)-

اِنَّهَا اَمْرُاللّٰہِ صِرّٰی یا صِرّٰی یا صُرّٰی یا صُرّٰی- یہ اللہ کا قطعی حکم ہے جوٹل نہیں سکتا-

صَرْصَرٌ- بہت ٹھنڈی تیز ہوا-

لَا کَبِیْرَۃٌ مَعَ الْاِ سْتِغْفَارِ وَلَا صَغِیْرَۃَ مَعَ الْاِ صْرَارِ- جب گناہ سے استغفار کرتا رہے تو کوئی گناہ کبیرہ نہ ہوگا اور جب کسی گناہ پر اصرار کرے (اگر چہ وہ صغیرہ ہو) تو وہ صغیرہ نہ رہے گا بلکہ کبیرہ ہوجائے گا-

سَمِعَ نُوْحٌ صَرِیْرًا السَّفِیْنَۃِ عَلَی الْجُوْدِیِّ حضرت نوحؑ نے کشتی کی آواز سنی جب وہ جودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری-

سَمِعَ صَرِیْرَ الْکَوْثَرِ- جب کوئی کانوں میں انگلیاں دے لے تو حوض کوثر کے پانی کی آواز سنے گا (یعنی ایسی آواز جھرجھر بھربھر کی اس کے کانوں میں آئے گی جیسی حوض کوثر کے پانی میں سے نکلتی ہے)-

صُرْصُوْرٌ- بڑا اونٹ-

صِرَاطٌ- راستہ راہ اور وہ پل جو دوزخ کی پشت پر بنا ہوا ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے-

صُرَاطٌ- لمبی تلوار کاٹنے والی- (صراط سین سے بھی بہ معنی صراط ہے)-

امام جعفر صادقؒ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تفسیر میں فرمایا یعنی ہم کو اس راہ پر چلا جس سے تیری محبت پیدا ہو جو تیرے سچے دین تک پہنچائے اور رائے اور خواہش پر چلنے سے ہم کو باز رکھے (معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے کسی کی مجرد رائے یا قیاس پر چلنا صریح گمراہی ہے اللہ اس سے محفوظ رکھے)-

وَعَنْ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِیْھِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ وَعَلَی الْاَ بْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاۃٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ یَقُوْلُ اسْتَقِیْمُوْا عَلَی الصِّرَاطِ ایک راستہ ہے اس کے دونوں دیواریں ہیں ان میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور راستہ کے سرے پر ایک پکارنے والا ہے جو کہہ رہا ہے سیدھے چلے جاؤ'' (ادھر یا ادھر نہ مڑو)-

فَاَخْبَرَاَنَّ الصِّرَاطَ ھُوَ الْاِ سْلَامُ- پھر آپ نے اس حدیث کی تفسیر بیان کی تو فرمایا کہ صراط یعنی اسلام کا راستہ دین ہے (اور کھلے دروازے اللہ کے محارم ہیں- یعنی جن باتوں کو اللہ نے حرام کیا ہے اور پردے اللہ کی حدیں ہیں اور پکارنے والا راستہ کے سرے پر قرآن ہے (تو جو کوئی قرآن کی ہدایت پر نہ چلا وہ گمراہ ہوگیا)-

صَرْعٌ یا صِرْعٌ یا مَصْرَعٌ- زمین پر گرا دینا دروازے کے دو پٹ کرنا-

صُرِعَ- اس کی مرگی کا عارضہ ہوگیا-

تَصْرِیْعٌ- گرانا-

مُصَارَعَۃٌ- کشتی کرنا-

صُرَّاعَۃٌ اور صِرِّیْعٌ- بڑا پہلوان گرانے والا-

صَرْعٌ- مرگی کی بیماری کو کہتے ہیں- جس میں دماغ میں سدہ پڑجاتا ہے-

مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرْعَۃَ فِیْکُمْ قَالُوْ الَّذِیْ لَا یَصْرَعُہُ الرِّجَالُ قَالَ ھُوَ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ- تم پہلوان کشتی میں گرانے والا کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا اس کو جس کو لوگ پچھاڑ نہ سکیں آپؐ نے فرمایا نہیں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر اختیار رکھے (اس کی عقل غالب ہو جو نفس کو پچھاڑ دے کیونکہ سب سے بڑا دشمن آدمی کا نفس ہے وہی سب بلاؤں میں پھنساتا ہے جب آدمی نے اس کو پچھاڑا اور شریعت اور عقل سے اس کو مغلوب کیا تو در حقیقت وہی بڑا پہلوان ہے- سبحان اللہ یہ حدیث تمام اخلاقی تعلیمات کی بنیاد ہے- ساری آفتیں آدمی کو دو چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں- ایک شہوت یعنی خواہش دوسرے غصہ- اور یہ دونوں نفس کی صفات ہیں جب ان دونوں کو مارا اور عقل اور شرح کے تابع کر دیا تو پھر تمام بلاؤں سے بچ گیا)-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَالْخَامَۃِ تَصْرَعُھَا الرِّیْحُ مَرَّۃً وَ تَعْدِلُھَا اُخْرٰی- مومن کی مثال ایک نرم پودے کی سی ہے (جو تروتازہ ہو) کبھی اس کو ہوا ٹیڑھا کر دیتی ہے پھر سیدھا ہوجاتا ہے اور کافر سوکھے سخت درخت کی طرح ہے مڑتا ہی نہیں- جب

مڑا تو بس گیا گزرا اور جڑ سے ہی اکھڑ گیا-)

اِنَّهٗ صُرِعَ عَنْ دَابَّةٍ فَجُحِشَ شِقُّهٗ- آں حضرتؐ سواری پر سے گرے' آپؐ کی (داہنی کروٹ چھل گئی) وہاں کی کھال ادھڑ گئی (اس کے علاوہ کچھ ضرب نہیں آئی' اللہ نے محفوظ رکھا)-

اَرْدَفَ صَفِيَّةَ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا- (آں حضرتؐ جب غزوہ خیبر سے لوٹے تو) آپؐ نے ام المومنین حضرت صفیہؓ کو (اونٹ پر) اپنے ساتھ بٹھا لیا اونٹ نے ٹھوکر کھائی اور دونوں اس پر سے گرا پڑے-

فَرَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى فِي الْقَلِيْبِ- میں نے ان شیطان کافروں کو (جنہوں نے عین نماز میں آپؐ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی تھی اور خوب قہقہے لگائے تھے) بدر کے اندھے کنویں میں پڑے دیکھا (یہ سات کافر تھے' ان میں سے پانچ جنگ بدر میں داخل جہنم ہوئے' ان کی نعشیں کتوں کی طرح ایک اندھے کنویں میں ڈال دی گئیں اور دو یعنی عمارہ اور عقبہ بھی بری طرح مرے- عمارہ حبش کو بھاگا' وہاں کے بادشاہ کی عورت پر نظر ڈالی اس نے ایک جادوگر سے عمل کرا کر اس کو دیوانہ بنا دیا- جانوروں کی طرح وحشی بن کر جیا- آخر حضرت عمرؓ کی خلافت میں وہیں مر گیا اور عقبہ کو آپؐ نے بدر سے لوٹ کر قتل کرایا جو قید کر لیا گیا تھا)-

مَصْرَعُ فُلَانٍ- یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے- (یعنی مر کر گرنے کی)-

سَاَلْتُهٗ عَمَّا صَرَعَ الْمِعْرَاضُ مِنَ الصَّيْدِ- میں نے آپؐ سے پوچھا کہ بے پر کے تیرے اگر شکار مارا جائے تو اس کا کھانا درست ہے یا نہیں-

فَقَمَصَتِ الْمَرْكُوْبَةُ فَصَرَعَتِ الرَّاكِبَةَ- (سواری جس پر تیسری سوار تھی) اس نے دونوں پاؤں اٹھائے اور جو اس پر سوار تھی اس کو گرا دیا (ہوا یہ تھا کہ تین لڑکیاں ایک پر ایک سوار ہوئیں' نیچے والی نے بیچ والی کے چٹکی لی' وہ الف ہو گئی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن ٹوٹ کر مر گئی' حضرت علیؓ نے ایک تہائی دیت کی ان دونوں لڑکیاں سے دلائی اور ایک تہائی ساقط کر دی اس لیے کہ مرنے والی نے خود اپنی خوشی سے یہ کھیل کھیلا تھا)-

وَصَرِيْعٌ يَتَلَوّٰى- ایک شخص زمین پر گرا ہوا (یعنی زخمی ہو کر' دہرا ہو رہا تھا' اس کو تشنج ہو رہا تھا)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُقْمٍ مُّصْرِعٍ- میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بیماری سے جو زمین پر گرا دے (یا جو مرگی میں مبتلا کر دے)-

مِصْرَاعُ الْبَابِ- دروازے کا ایک پٹ-

اَوَّلُ مَنْ عَلَّقَ عَلٰى بَابِ الْكَعْبَةِ مِصْرَا عَيْنِ مُعَاوِيَةُ- جس نے پہلے کعبہ کے دروازے کے دو پٹ گئے وہ معاویہ تھے (ان سے پہلے یہ دروازہ ایک ہی پٹ کا تھا)

مِصْرَعٌ اور مِصْرَاعٌ شعر کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہیں (اور بیت دونوں مصرعوں کو ملا کر)-

مَصَارِعُ الشُّهَدَاءِ- جہاں پر شہداء گریں (مرکر)

صَنَايِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِيْ مُصَارِعَ الْهَوَانِ احسان کرنا ذلت میں گرنے سے بچاتا ہے-

صَرْفٌ- پھیر دینا' اوندھا دینا' ہٹا دینا' خالص رکھنا' آمیزش نہ کرنا' رخصت کرنا-

تَصْرِيْفٌ- پھیر دینا' گردان کرنا-

صَرِيْفٌ- اس آواز کو کہتے ہیں جو دروازے کو بند کرتے یا کھولتے وقت نکلتی ہے-

اِصْرَافٌ- پھیر دینا-

اِصْطِرَافٌ- خریدنا-

اِسْتِصْرَافٌ- پھیر دینے کا سوال-

صَرَّافٌ- پرکھنے والا (مشہور مستعمل لفظ ہے' صراف سونے چاندی اور زیورات کا بیوپاری)-

اِنْصِرَافٌ- لوٹ جانا-

صَرْفٌ- اس بیع کو کہتے ہیں جس میں دونوں طرف نقد ہوں- جیسے روپیوں کے بدلے اشرفیاں لی جائیں-

صِرْفٌ- خالص-

لَا يَقْبَلُ اللّٰهِ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا- اللہ اس کی طرف سے نہ توبہ قبول کرے گا نہ فدیہ یا نہ نفل اس کا قبول ہو گا نہ فرض-

اِذَا صُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ- جب جائداد کی تقسیم

ہو جائے اور ہر ایک کے رستے جدا جدا کر دیئے جائیں تو اب شفعہ کا حق نہ رہے گا (اس لیے کہ شفعہ کا حق جائداد کے شریک کو ہوتا ہے جب جائداد تقسیم ہوگئی اور راستے متعین ہو گئے تو اب شرکت نہ رہی اس لیے شفعہ کا بھی حق نہ ہوگا- اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ پہنچتا ہے ان کی دلیل دوسری حدیث ہے اور قیاس اسی کو مقتضی ہے جو حنفیہ کا مذہب ہے)-

مَنْ طَلَبَ صَرْفَ الْحَدِيْثِ يَبْتَغِيْ بِهِ اِقْبَالَ وُجُوْهِ النَّاسِ اِلَيْهِ- جو شخص (ضرورت سے زیادہ) باتیں بنانا چاہے (خوشامد، چاپلوسی اور مبالغہ یا اپنی فصاحت و بلاغت ظاہر کرنے کے لیے) اس لیے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں- (اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ لَا يُحْسِنُ صَرْفَ الْكَلَامِ- فلاں شخص کام کا پرکھنا نہیں جانتا (اچھے اور برے میں تمیز نہیں)-

فَاسْتَيْقَظَ مُحْمَارًا وَجْهُهُ كَاَنَّهُ الصِّرْفُ- (حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپؐ کعبہ کے سایہ میں سو رہے تھے) پھر آپ جاگے آپؐ کا چہرہ مبارک "صرف" کی طرح سرخ تھا-

صِرْفٌ- ایک درخت ہے سرخ رنگ کا جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں-

تَغَيَّرَ وَجْهُهُ كَاَنَّهُ الصِّرْفُ- ان کا چہرہ متغیر ہو گیا (چہرہ کا رنگ بدل گیا) گویا وہ صرف ہے (صرف کے معنی سطور بالا میں بیان ہو چکے)-

صِرْفٌ- اس کے معنی کی مناسبت سے خالص شراب یا خون کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ملا ہو-

لَتَعْرُكَنَّكُمْ عَرْكَ الْاَدِيْمِ الصِّرْفِ- وہ تم کو ایسا مل دے گی رگڑے گی جیسے سرخ نری ملی جاتی ہے رگڑی جاتی ہے-

اِنَّهُ دَخَلَ حَائِطًا مِّنْ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا فِيْهِ جَمَلَانِ يَصْرِفَانِ وَ يُوْعِدَانِ فَوَضَعَا جُرُنَهُمَا آں حضرتؐ مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے دیکھا تو وہاں دو اونٹ دانتوں سے آواز نکال رہے ہیں (نر اونٹ ایسا مستی کے وقت کرتا ہے اور مادہ نکان کے وقت) اور حملہ کرنے کے لیے بڑ بڑ کر رہے ہیں آپ ان کے نزدیک گئے تو دونوں نے زمین پر گردن رکھ دی (بس آپؐ کے نزدیک پہنچتے ہی ساری مستی اور شرارت بھول گئے- عاجز ہو کر گردن جھکا دی)-

لَا يَرُوْعُهُ مِنْهَا اِلَّا صَرِيْفُ اَنْيَابِ الْحِدْثَانِ- اس کو کوئی چیز نہیں ڈراتی، مگر زمانہ کے حادثوں کے دانتوں کی آواز-

اَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ- میں قلم چلنے کی آواز سن رہا تھا (جو فرشتے لوح محفوظ سے اللہ کے حکم کی نقل کر رہے تھے) (بعض نے اس حدیث میں قلم کی تاویل کی ہے حالانکہ تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)-

اِنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ صَرِيْفَ الْقَلَمِ حِيْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ التَّوْرَاةَ- جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے لیے توراۃ شریف (اپنے ہاتھ سے لکھی تو موسیٰؑ اللہ تعالیٰ کا قلم چلنے کی آواز سن رہے تھے (یہ حدیث بھی اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے تاویل کی ضرورت نہیں- ایک دوسری حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے دست مبارک سے تیار فرمائیں- ایک تو آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا دوسرے تورات اپنے ہاتھ سے لکھی تیسرے جنت العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے- اللہ تعالیٰ جہمیوں کو تباہ کرے جو ہمارے پروردگار کے ہاتھوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کے دو ہاتھ ہیں اور دونوں ہاتھوں میں برابر کا زور ہے)-

وَ يَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلِهِمَا وَصَرِيْفِهِمَا- وہ دونوں ان کے دودھ اور تازہ دوہے ہوئے دودھ میں رات گزارتے تھے-

صَرِيْفٌ- اس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی تازہ تھن سے دوہا گیا ہو-

لٰكِنَّ غِذَاهَا اللَّبَنُ الْخَرِيْفُ الْمَخِضُ وَالْقَارِصُ وَالصَّرِيْفُ- اس کی غذا فصل خریف کا دودھ ہے اس فصل کا دودھ چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانور برسات کا چارہ کھا کر خوب موٹے تازے ہوتے ہیں) وہ دودھ جس پر سے مکھن نکال لیا جاتا ہے- اور دہی اور تازہ دوہا ہوا دودھ-

اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ رَثِيْئَةً اَوْ صَرِيْفًا- میں بیس

آدمیوں کو سیر کرنے والا پیالہ دودھ کا اکیلا پی جاتا ہوں خواہ میٹھا ہو یا تازہ دوہا ہوا ہو (یہ عمرو ابن سعدی کرب نے کہا جو بڑے پیٹ والے اور بہت کھانے والے تھے)۔

اَتُسَمُّوْنَ هٰذَا الصَّرَفَانَ - کیا تم اس کھجور کو صرفان کہتے ہیں؟

صَرَفَان - ایک قسم کی عمدہ اور وزنی کھجور ہے۔

یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَمِیْنِهٖ - (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ لگائے) یوں سمجھے کہ نماز سے فارغ ہو کر داہنی ہی طرف جانا ضروری ہے۔ حالانکہ داہنی طرف جانا صرف مستحب اور مندوب ہے مگر واجب نہیں ہے جو کوئی مستحب کام کو واجب اور لازمی قرار دے گویا وہ شیطان کا پیرو ہوا۔ آں حضرتؐ نماز پڑھ کر اکثر داہنی طرف جاتے اور کبھی بائیں طرف بھی جاتے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مستحب یا مسنون کام کا ہمیشہ کرنا منع ہے یا ہمیشہ کرنے والے کو اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کو واجب گردان لے اور جو کوئی نہ کرے اس پر طعنہ اور ملامت کرے یہ شیطانی حرکت ہے ہمارے زمانہ میں مستحب تو مستحب ہے ہی مگر جس کام کی شریعت میں کوئی اصل نہیں اس کو بھی احمق اور کم علم لوگ واجب اور ضروری سمجھنے لگے ہیں اور اس کے نہ کرنے والے کو مطعون کرتے ہیں۔ جیسے اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ کے وقت انگلیاں چومنا' تیجہ' دسواں' چہلم کرنا' مجلس میلاد کرنا' فاتحہ' عرس' صندل' چراغاں وغیرہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اگر یہ لوگ پورا علم حاصل کریں تو ان شیطانی حرکات سے ان کو نجات ملے گی' ورنہ نیم ملا خطرہ جان ہے جیسے نیم طبیب خطرہ جان۔ مجمع البحار میں ہے کہ جب سنت پر اصرار کرنا شیطانی کام ہوا تو بدعت پر اصرار کرنا کس قدر شیطانی کام ہوا تو بدعت پر اصرار کرنا کس قدر شیطانی کام ہوگا)۔

وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ - میرا دل اس کی طرف سے پھیر دے (یہ واصرفہ عنی کے بعد فرمایا اس لیے کہ آدمی کبھی گناہ سے باز رہتا ہے لیکن اس کا دل اس کی طرف مائل رہتا ہے' تو فرمایا کہ میرا دل بھی گناہ کے ارتکاب سے پھیر دے یعنی برے کاموں سے نفرت ہو جائے)۔

مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ صَرْفٌ - جس کے پاس نقد روپے ہوں (وہ ان کو اشرفیوں سے بدلنا چاہے)۔

عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ - روحا کے آخری مقام پر (روحاء ایک مقام کا نام ہے)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّرْفِ مُتَفَاضِلًا فَقَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَةِ - میں نے ان سے پوچھا اگر چاندی کو چاندی کے بدلہ یا سونے کو سونے کے بدلہ کم وبیش فروخت کیا جائے تو کیسا ہے؟ انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں جب کہ دونوں طرف سے نقدا نقد ہو۔ سود تو جب ہوگا جب ادھار کا معاملہ ہو (یہ قول صرف بعض علماء کا ہے اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ چاندی چاندی کے بدلہ یا سونا سونے کے بدلہ کم وبیش بیچنا درست نہیں اگر یہ نقدا نقد ہو۔ جیسے کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو تب کمی بیشی درست ہے' لیکن ادھار درست نہیں)۔

فَجَعَلَ یَصْرِفُ بَصَرَهٗ یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا - اپنی نگاہ داہنی اور بائیں طرف پھرانے لگے۔

غلط کہا جو صرافی کے پیشہ کو ناجائز بتلایا۔ برابر دے اور برابر لے۔ (اور جب نماز کا وقت آجائے تو جو تیرے ہاتھ میں ہو اس کو چھوڑ کر نماز کے لیے جا۔ ہمارے مطلب پر دلالت کرتی ہے)۔

صَرْفُ الدَّهْرِ - زمانہ کی گردش (صَرْفٌ کی جمع صُرُوْفٌ ہے)۔

صَرْفُ الْحَدِیْثِ - مبالغہ کے ساتھ کلام کو آراستہ کرنا۔

صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ الْاَذٰی - اللہ نے تیری تکلیف ٹال دی تجھ کو تندرست کر دیا' پاک کر دیا' تیری نجاست دور کر دی)۔

لَمْ یَزَلِ الْاِمَامُ مَصْرُوْفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوْءِ - امام سے ہمیشہ برائی کی تہمتیں دور کی جاتی ہیں (اللہ تعالیٰ اس کو بری باتوں سے محفوظ رکھتا ہے)۔

اَللّٰهُ یَسْمَعُ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ - اللہ تعالیٰ (عرش پر رہ کر) دینا میں قلم چلنے کی آواز سنتا ہے۔

اَلرَّجُلُ یَنَامُ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ یَنْصَرِفُ وَ یَتَوَضَّأُ -

اگر کوئی شخص سجدے میں سو جائے تو وہ لوٹے اور وضو کرے (اکثر علماء کے نزدیک سجدے یا رکوع میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

صَرَفْتُ الْمَالَ۔ میں نے روپیہ خرچ کیا۔

صَرَفْتُ الرِّجْلَ فِیْ اَمْرِیْ۔ میں نے اپنے مقصد کے لیے دوڑ دھوپ کی۔

صُرِفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْکَعْبَۃِ۔ آنحضرتؐ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا (پہلے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے)۔

وَاَصْرِفْ قَلْبِیْ اِلٰی طَاعَتِكَ وَ خَشْیَتِكَ۔ میرا دل اپنی اطاعت اور خوف کی طرف پھیر دے (میں تجھ سے ڈرتا ہوں اور تیری عبادت شوق اور رغبت کے ساتھ کرتا رہوں)۔

یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل (ایمان پر) جمائے رکھ۔

صَرَفْتُ الْاَجِیْرَ۔ میں نے مزدور کو رخصت کر دیا۔ (اس کو چھوڑ دیا)۔

کَلْبَۃٌ صَارِفٌ۔ کتیا نر کی خواہش رکھنے والی۔

اَلصَّرَفَانُ سَیِّدُ تُمُوْرِکُمْ۔ صرفان تمہاری سب کھجوروں کی سردار ہے (سب قسم کی کھجوروں سے عمدہ اور زیادہ مزے دار ہے)۔

صَرِقٌ۔ پتلی' باریک' رقیق۔

صَرِیْقَۃٌ۔ چپاتی۔

کَانَ یَاْکُلُ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الْمُصَلّٰی مِنْ طَرَفِ الصَّرِیْقَۃِ وَیَقُوْلُ اِنَّہٗ سُنَّۃٌ۔ عبداللہ ابن عباسؓ عید الفطر کے دن عید گاہ کو جانے سے پہلے چپاتی کا ایک ٹکڑا کھا لیتے اور کہتے یہ (یعنی عید الفطر کی نماز سے پہلے) کچھ کھا لینا سنت ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ عید الفطر کی نماز سے پہلے طاق کھجوریں کھا لیتے)۔

صَرِیْقَۃٌ کی جمع صُرُقٌ اور صَرَائِقُ آئی ہے۔ (خطابی نے عطاء سے یوں روایت کیا کہ:

لَا اَغْدُوْ حَتّٰی اٰکُلَ مِنْ طَرَفِ الصَّرِیْقَۃِ فائے

موعدہ سے' حالانکہ صحیح صریقۃ قاف سے ہے)۔

صَوْمٌ۔ کاٹنا' چھوڑ دینا' ترک کلام و سلام کرنا۔

صُرُمٌ۔ (اسم مصدر ہے)۔

صَرَمَ الْحَبْلُ۔ رسی ٹوٹ گئی۔

صَرَمَ شَھْرًا عِنْدَنَا۔ ایک مہینہ ہمارے پاس رہا۔

سَیْفٌ صَارِمٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

مُصَارَمَۃٌ۔ کاٹنا۔

اَصْرَمَ النَّخْلُ۔ کھجور کاٹنے کا وقت آن پہنچا جیسے اَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا۔)

تَصْرِیْمٌ۔ خوب کاٹنا۔

تَصَرُّمٌ۔ مصبوط رہنا' لڑائی تھم جانا۔

وَکَانَ یَنْصَرِفُ حِیْنَ یَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا۔ آنحضرتؐ صبح کی نماز سے اس وقت فارغ ہو جاتے جب ہم میں سے کوئی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا (اس قدر روشنی ہوتے ہی آپ صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے۔ تو معلوم ہوا کہ صبح کی نماز تاریکی میں پڑھتے کیونکہ آپ نماز فجر میں بہت لمبی قرات کیا کرتے۔ اس حدیث سے حنفیہ کا یہ قول باطل ہوتا ہے کہ صبح کی نماز روشنی میں شروع کرنا افضل ہے۔ اور یہ دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ فجر سے فارغ ہوتے اور عورتیں اپنے گھروں کو لوٹتیں تو تاریکی کی وجہ سے ان کی شناخت نہ ہوتی' تو یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ وہ عورتیں دور ہونے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتیں' جب تھوڑی سی روشنی ہو تو پاس والا آدمی پہچان لیا جاتا ہے لیکن دور والے کی شناخت نہیں ہوتی)۔

ثُمَّ انْصَرَفَ۔ پھر وہ لوٹ گئے (یعنی منبر کی طرف سے یہ نہیں کہ ترک سنت کی وجہ سے انہوں نے نماز اس کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دی)۔

فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ انْصَرَفَ۔ جب یہ حال دیکھا' تو جلدی سے ہی نماز سے فارغ ہو گئے (معلوم ہوا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو نماز کو مختصر کر دینا درست ہے)۔

فَتَرَاوَضْنَا حَتّٰی اصْطَرَفَ مِنِّیْ۔ ہم نے آپس میں

مول تول کیا (یعنی چکایا یا اپنے مال کی تعریف کی یہاں تک کہ اس نے روپے مجھ سے خرید ے (بیع صرف ہوگئی)-

صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ- ان کے منہ پھر گئے (یعنی شکست ہوگئی پیٹھ موڑ کر بھاگے)-

لَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ- نماز میں مجھ سے آگے (یعنی مجھ سے پہلے) نہ رکوع کیا کرو نہ سجدہ نہ مجھ سے پہلے نماز سے فارغ ہو (یعنی سلام پھیر دیا مسجد سے نکلو کیونکہ مقتدی کو نماز کے ہر رکن میں امام کی متابعت کرنی چاہئے اور ہر رکن کو امام کے بعد ادا کرنا چاہئے)

نَهَاهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ اِنْصِرَافِهٖ- آں حضرتؐ نے صحابہؓ کو اس سے منع کیا کہ (نماز پڑھ کر) آپ کے لوٹنے سے پہلے لوٹ جائیں (کیونکہ آپ کے ساتھ عورت اور مرد سب نماز میں شریک رہتے تھے' آپ سلام کے بعد تھوڑی دیر توقف فرماتے' تاکہ عورتیں اپنے گھروں کو چلی جائیں' اس کے بعد مرد نکلیں)-

فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ- جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا' فرمایا یوں مت کہو اللہ کو سلام (صحابہ شروع میں اسی طرح کہنے لگے تھے آپؐ نے اس سے منع فرمایا- کیونکہ سلام خود اللہ تعالیٰ کا نام ہے)

لَوْ تَفَرَّثَتْ كَبِدُهٗ عَطَشًا لَمْ يَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَيْرَفِیٍّ- اگر اس کا کلیجہ پیاس سے پھٹ رہا ہو جب بھی صراف کے گھر کا پانی نہ پیئے (کیونکہ صراف اکثر سود خوار ہوتے ہیں' اور ان کا مال حرام کا مال ہوتا ہے)-

صَيَارِفَةٌ- صیر فی کی جمع ہے بہ معنی صراف جو پیسوں کا بیوپار کرتا ہو-

اَمَا عَلِمْتُ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ كَانُوْا صَيَارِفَةً کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اصحاب کہف کلام کے پرکھنے والے تھے (تو انہوں نے سچی بات یعنی توحید کو مان لیا اور جھوٹی بات یعنی شرک سے انکار کیا- یہاں صیارفۃ سے یہی مراد ہے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے)-

میں کہتا ہوں کہ ظاہر مطیب یہی ہے کہ وہ صراف تھے اور روپے پیسوں کا بیوپار کرتے تھے- اور صرف کے پیشہ میں کوئی قباحت نہیں اگر برابر دے اور برابر لے- سود نہ کھائے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث کو مکروہ پیشوں کے باب میں ذکر کیا ہے- اور یہ عبارت کہ:

كَذَبَ الْحَسَنُ خُذْ سَوَاءً وَّاَعْطِ سَوَاءً- حسن نے

تَصَارُمٌ- ایک دوسرے سے ملاقات ترک کر دینا-

صَارِمٌ- شیر کو بھی کہتے ہیں-

صِرَامٌ- جنگ-

فَتَجْدَعُهَا وَتَقُوْلُ هٰذِهٖ صُرُمٌ- تو خود جانوروں کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ کن کٹے ہیں-

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ- کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرے (بلکہ اگر کچھ رنجش یا شکایت ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے اور کشیدگی ختم کر دے یہ طرز عمل جب اختیار کرنا چاہیے کہ جب دنیوی وجوہ سے رنج ہو اور اگر دین کی وجہ سے ہو تو جب تک وہ وجہ باقی ہے ترک ملاقات جائز ہے)-

اَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ- دو بھائی ایک دوسرے سے خفا (ایک دوسرے سے قطع کرنے والے)-

اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصَرْمٍ- دنیا اب ختم ہونے والی ہے (اس کا آخری وقت قریب آ گیا ہے)-

لَا تَجُوْزُ الْمُصَرَّمَةُ الْاَطْبَاءِ- زکوۃ میں وہ بکری درست نہیں' جس کے تھن کاٹ ڈالے ہوں- یا داغ دے کر اس کا دودھ بند کر دیا گیا ہو (تھن میں بیماری کی وجہ سے آگ کے ذریعہ داغ دے دیا ہو کیونکہ اس کے بعد دودھ بالکل نہیں نکلتا)-

لَمَّا كَانَ حِيْنَ يُصْرَمُ النَّخْلُ بَعَثَ ﷺ ابْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى خَيْبَرَ- جب کھجور کے کٹنے کا وقت آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہ کو خیبر بھیجتے (وہ یہودیوں سے آدھا مال وصول کرتے' جیسا کہ انہوں نے عہد کیا تھا مشہور

روایت یہی ہے)۔

یُصْرَمُ بہ فتحہ را' اور ایک روایت میں یصرم ہے بہ کسرہ را یہ اَصْرَمَ النَّخلُ سے ہے یعنی کھجور کاٹنے کا وقت آ پہنچا۔

صِرَامٌ۔ خود کھجور کے درخت کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹا جاتا ہے۔

لَنَا مِنْ دِفْئِهِمْ وَ صِرَامِهِمْ۔ ہمارا حصہ ان کے جانوروں اور ان کے پھلوں میں ہے۔

اِنَّهُ غَيَّرَ اِسْمَ اَصْرَمَ فَجَعَلَهُ زُرْعَةَ۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا' آپ نے یہ نام بدل کر زرعہ رکھ دیا۔ (اس لیے کہ اصرام کے معنی کاٹنے والا' شاید آپ نے مکروہ سمجھا ہو۔ اور زرعہ زراعت سے ماخوذ ہے جو برکت کی چیز ہے)

اِنْ تُوُفِّيْتُ وَفِيْ يَدِيْ صِرْمَةُ ابْنِ الْاَكْوَعِ فَسُنَّتُهَا سُنَّةُ ثَمْغٍ۔ اگر میں اس زخم سے مر گیا تو ابن اکوع کا کھجور کا باغ (یا اونٹوں کا گلہ) جو میرے ملک میں ہے اس کا حال وہی ہوگا جو ثمغ کا ہے (ثمغ کو حضرت عمرؓ نے وقف کر دیا تھا تو فرمایا کہ یہ ابن اکوع کا بھی چھوٹا سا باغ میرے مرنے کے بعد وقف ہے)۔

وَ كَانَ يُغِيْرُ عَلَى الصِّرْمِ فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ ان لوگوں کو جو اپنے اونٹ پانی پلانے کے لیے اتارتے ہیں صبح کی تاریکی میں لوٹتا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُغِيْرُوْنَ عَلٰى مَنْ حَوْلَهُمْ وَلَا يُغِيْرُوْنَ عَلَى الصِّرْمِ الَّذِيْ هِيَ فِيْهِ۔ جس عورت نے آں حضرت کو پانی دیا تھا (حضرت علی اس کو پکڑ کر لائے تھے صحابہؓ کیا کرتے اس عورت کے گرد اگرد گاؤں کو لوٹتے اور جس ٹکڑے میں وہ عورت تھی' اس کو چھوڑ دیتے)۔

فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا۔ ہم نے اپنے جانوروں کا گلہ نزدیک کیا۔

فِي التَّيْعَةِ وَالصُّرَيْمَةِ شَاتَانِ اِنِ اجْتَمَعَتَا وَاِنْ تَفَرَّقَتَا فَشَاةٌ شَاةٌ۔ بکریاں کے گلے اور منڈے میں جب ایک جگہ ہوں ایک سو بیس سے زیادہ تو دو بکریاں زکوۃ کی دینا ہوں گی اور جو اتنی ہی بکریاں دو جگہ ہوں تو ہر ایک گلے والے سے ایک ایک بکری لی جائے گی (مثلاً ساٹھ ساٹھ بکریاں کے دو گلے ہوں تو ہر گلہ میں سے ایک بکری لی جائے گی ایک سو بکریوں تک' اگر ایک سو بیس بکریاں ایک ہی جگہ ہوں یعنی ایک ہی شخص کی ہوں تب ایک ہی بکری زکوۃ کی دینا ہوگی)۔

اَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ۔ جس کے تھوڑے اونٹ ہوں یا تھوڑی بکریاں (بے چارہ غریب ہو تو اس کو سرکاری رمنہ (چراگاہ ہیں) آنے دے (اپنے جانور وہاں چرانے دے۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنے غلام سے فرمایا)۔

فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ قَدْ مَضَتْ اَرْبَعٌ وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَّهِيَ الصَّيْرَمُ۔ اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے ان میں سے چار تو گزر گئے اور ایک رہ گیا ہے وہ تو بالکل تباہ کرنے والا ہے۔

اَلدُّنْيَا تَصَرَّمَتْ وَاٰذَنَتْ بِانْقِطَاعٍ۔ دنیا ختم ہو گئی اور اس نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی۔

تَصَرَّمَ شَهْرُ رَمَضَانَ۔ رمضان کا مہینہ آخر ہوا۔

صَرْمَةٌ۔ کھجور کے درختوں کا ایک جھنڈ جو تیس درخت تک ہوں۔

صَرْیٌ۔ کاٹنا' دفع کرنا' روکنا' حفاظت کرنا' آگے ہو جانا' پیچھے ہو جانا' موڑ دینا' ہلاکت سے بچانا' قضیہ چکانا' اوپر ہونا' نیچے ہونا' مزہ بدل جانا۔

تَصْرِيَةٌ۔ جانور کا دودھ نہ نچوڑنا بلکہ تھن میں رہنے دینا۔

اِصْرَاءٌ۔ دودھ روکا ہوا جانور بیچنا۔

مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيْ عَبْدِيْ۔ کس چیز نے مجھ کو تجھ سے کاٹ دیا (یعنی تو مجھ سے سوال کرتا کیوں نہیں)۔

ایک روایت میں:

مَا يَصْرِيْكَ مِنِّيْ آیا ہے' معنی وہی ہیں۔

مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ جو شخص ایسا جانور خریدے (بکری' گائے' بھینس' یا اونٹنی جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو (تاکہ خریدار دھوکہ میں آ جائے اور اس کو دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت کو خرید لے) تو اس کو دو باتوں میں جو بھلی لگے اس کا اختیار ہوگا (خواہ وہ ادا شدہ قیمت کے عوض جانور کو

(اپنے پاس رہنے دے خواہ بائع کو واپس کر دے اور جو دودھ وہ جانور سے حاصل کر چکا ہے اس کے بدل کھجور کا ایک صاع دیں دے- خواہ دودھ اس سے زیادہ قیمت کا ہو یا کم کا- ایسے معاملہ میں آں حضرت کا حکم یہی ہے جو ہمیں خوش دلی کے ساتھ ماننا چاہیے)-

لَا تَصُرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ - اونٹ اور بکری کا دودھ نہ روکو (ان کے تھنوں میں جمع نہ کیا کرو- یعنی خریدار کو دھوکا دینے کے لیے)-

اِمْرَاَتِیْ صَرِیَ لَبَنُهَا فِیْ ثَدْیِهَا فَدَعَتْ جَارِیَةً لَّهَا فَمَصَّتْهُ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَیْكَ - ایک شخص نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے دریافت کیا کہ میری بیوی کا دودھ اس کی چھاتی میں رک گیا تھا' اس نے ایک لڑکی کو بلایا جس نے اس کی چھاتی چوس لی (دودھ پی لیا) ابوموسیٰؓ نے جواب دیا کہ اب وہ چھوکری تجھ پر حرام ہوگئی (اس لیے کہ وہ رضاعت کے رشتہ سے تیری بیٹی ہو گئی- یہ ان لوگوں کے مسلک سے بھی متعلق ہے جن کا کہنا ہے کہ بڑے آدمی کو بھی دودھ پلا دینے سے حرمت ہو جاتی ہے- اور اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ دو برس کے بعد دودھ پینے سے حرمت نہیں ہوتی' لیکن رفع حجاب کے لیے یہ درست ہے کہ عورت کسی بڑے آدمی کو اپنا دودھ پلا دے تا کہ اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے- نیز اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورت کا دودھ حرام نہیں ہے اور بڑے آدمی کو بھی اس کا پینا جائز ہے- خصوصا بہ طور دوا اور علاج کے اور بھی انسب ہے)-

اِنَّهٗ مَسَحَ بِیَدِهِ النَّصْلَ الَّذِیْ بَقِیَ فِیْ لَبَّةِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَ تَفَلَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَصْرِ - آنحضرتؐ نے تیر کی اس انی پر جو رافع بن خدیج کے گلے میں اٹک کر رہ گئی تھی ہاتھ پھیرا اور تھوک دیا تو اس میں پیپ نہیں پڑی (وہ زخم پکا نہیں مندمل ہو گیا یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا)-

عَلِمْتُ اَنَّهَا اَمْرُاللّٰهِ صِرًّی - میں سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ کا قطعی حکم ہے (جس میں اب کوئی تغیر تبدیل نہیں ہو سکتا)

(بعضوں نے صِرِیٌّ روایت کیا ہے' معنی وہی ہیں)

(اہل عرب کہتے ہیں کہ:

فُلَانٌ صِرِیُّ الْعَزْمِ - اس کا ارادہ قطعی ہے (جس کام کا قصد کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے)-

عَلِمَ رَبِّیْ اَنَّهَا مِنِّیْ صِرًّی - (ایک شخص کی اونٹنی کھو گئی' اس نے پروردگار سے عرض کیا کہ تیری قسم اگر تو نے میری اونٹنی مجھ کو نہ دلوائی' تو میں پھر کبھی تیری بندگی نہ کروں گا اس کے بعد اونٹنی مل گئی' اس کی نکیل ایک درخت کی شاخ سے اٹک گئی تھی' یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ میرے مالک اور میری پرورش کرنے والے آقا نے سمجھ لیا کہ میری یہ قسم قطعی ہے (یعنی میں ضرور قسم کے مطابق کروں گا)-

وَاِنَّمَا نَزَلْنَا الصَّرَیَیْنِ - ہم دو پانی پر اترے (یمامہ اور سمامہ پر یہ تثنیہ ہے صِرًّی کا بمعنی مجتمع پانی)-

(ایک روایت میں صیرین ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)

فَاَمَرَ بِصَوَارٍ فَنُصِبَتْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ - انہوں نے (یعنی عبداللہ بن زبیرؓ نے) مستولوں کے لیے حکم دیا وہ کعبہ کے گرد کھڑی کی گئیں (مستول وہ لکڑی جو کشتی کے بیچ میں سیدھی کھڑی کی جاتی ہے)-

صَوَارٌ - جمع ہے صاری کی-

وَاَیْدِیْ كَالصَّوَارِیْ اس کے ہاتھ جہاز کے مستویوں کے برابر تھے-

صَرَایَةٌ - اندرایں (اس کے اندر)-

صِرَاءٌ - یہ جمع ہے صرایۃ کی-

باب الصاد مع الطاء

مِصْطَبَّةٌ - ایک جگہ ہوتی ہے مثل دوکان کے اس پر بیٹھتے ہیں)-

حَتّٰی اَخَذَ بِلِحْیَتِیْ فَاَقَمْتُ فِیْ مِصْطَبَّةِ الْبَصْرَةِ - اس نے میری ڈاڑھی پکڑی' بصرہ کی ایک دوکان میں ٹھہر گیا (ایک چبوترے پر جو دوکان یا مکان کے برابر ہوتا ہے)-

مَصْطَحٌ - جنگل جس میں سبزہ وغیرہ نہ ہوا اور غلہ کو کھلیان کرنے کے لیے جو جگہ برابر کرتے ہیں-

صَطْرٌ یا صَطَرٌ بمعنی سطر ہے-

مُصْطَارٌ - تازہ شراب جو جلد نشہ کرے-

مُصَیْطِرٌ - غالب' مسلط -

مِصْطَعٌ - فصیح اور بلیغ -

اِصْطَفْلِیْنَةٌ - گاجر -

لَاَنْزِعَنَّكَ مِنَ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاِ صْطَفْلِیْنَةِ (معاویہؓ نے روم کے بادشاہ کو لکھا) میں تجھ کو بادشاہت سے اس طرح اکھیڑ ڈالوں گا جیسے گاجر (کو زمین سے) اکھیڑ لیتے ہیں -

اِنَّ الْوَالِیَ لَتَنْحَتُ اَقَارِبُهُ اَمَانَتَهُ کَمَا تَنْحَتُ الْقَدُوْمُ الْاِ صْطَفْلِیْنَةَ - حاکم کے عزیز واقرباء اس کی امانت داری کو اس طرح تراش ڈالتے ہیں' جیسے بسولا گاجر کو تراش ڈالتا ہے (یعنی وہ اپنے عزیز واقرباء کی رعایت کر کے دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے' اس سے اس کی امانت داری میں خلل واقع ہوتا ہے - حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اپنے قرابت داروں اور تعلق والوں کی قطعاً رعایت نہیں کی' بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ اس معاملہ میں ان کے عادلانہ طرز عمل کی وجہ سے کسی خویش و درویش کو یہ خیال بھی نہ گزرا ہوگا کہ وہ کسی طرح کی بھی رعایت کرا سکتا ہے عدل فاروقی ضرب المثل ہے) -

اُصْطُمَّةٌ - بیچا بیچ' عین وسط' ہر چیز کا بڑا مقام -

هُوَ فِیْ اُصْطُمَّةِ قَوْمِهٖ یا اُسْطُمَّةِ قَوْمِهٖ - وہ اپنی قوم کے عین وسط میں ہے (یعنی صدر مقام میں) -

باب الصاد مع العین

صَعْبٌ - سخت

صُعُوْبَةٌ - سختی -

تَصْعِیْبٌ - سخت کرنا -

مُصَاعَبَةٌ - سختی کرنا (اس کی ضد مُسَاهَلَةٌ ہے' اور مُسَامَحَةٌ یعنی نرمی کرنا) -

اِصْعَابٌ - دشوار ہونا' کسی کام کو سخت پانا -

تَصَعُّبٌ - سخت ہونا (جیسے اِسْتِصْعَابٌ ہے) -

مَنْ کَانَ مُصْعِبًا فَلْیَرْجِعْ - جس کا اونٹ خندہ ہو (شریر ہو) وہ لوٹ جائے -

کُنْتُ عَلٰی بَکْرٍ صَعْبٍ - میں ایک جوان نر اونٹ پر جو شریر اور سرکش تھا سوار تھا -

فَلَمَّا رَکِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةَ وَالذَّلُوْلَ - جب لوگوں نے دشوار اور نرم سب پر چڑھنا شروع کیا (یعنی اچھے برے کی ان کو پرواہ نہ رہی ہر طرح کے کام بے فکری سے کرنے لگے) -

صَعَابِیْبُ وَ هُمْ اَهْلُ الْاَنَابِیْبِ - سخت لوگ (یہ جمع ہے صعبوب کی' بہ معنی سخت اور دشوار) -

وَاَنْذَرْتُکُمْ صِعَابَ الْاُمُوْرِ - میں نے تم کو سخت اور مشکل کاموں سے ڈرایا (جن سے فتنہ پیدا ہو) -

اَنْذَرْتُکُمْ صِعَابَ الْمَنْطِقِ - میں نے تم کو دشوار اور مشکل گفتگو سے ڈرایا (جو صاف صاف سمجھ میں نہ آئے' اور لوگ اس کا مطلب سمجھنے میں حیران ہوں - علمائے متقدمین کے نزدیک یہ بڑا عیب تھا کہ آدمی عبارت میں اس قدر اختصار کرے کہ اس سے مطلب اخذ کرنا مشکل ہو جائے - لیکن متاخرین نے اس کو ہنر سمجھ لیا اور عبارات میں اختصار کرنے لگے - جیسے مختصر وقایہ' کنز' کافیہ' شافیہ' سلم' تہذیب' مختصر الاسول' ہدایۃ الحکمت اور مسلم میں یہی طریقہ برتا گیا ہیں یہ کتابیں ہرگز پڑھانے کے لائق نہیں ہیں - ان کے بدلہ جامع صغیر اور قدوری مغنی اللبیب' شرح مطالع' شرح حکمۃ العین' اصول شاشی' اور فخر الاسلام بزدوی (اصول البزدوی) پڑھانا چاہئے - علم اصول فقہ میں امام شوکانی کی کتاب ارشاد الفحول بہت مفصل کتاب ہے اہل حدیث کے طالب علموں کو توضیح تلویح اور مسلم کی جگہ اس کو پڑھنا بہتر ہے) -

حَدِیْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ لَا یَحْتَمِلُهٗ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَّ لَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِیْمَانِ - ہمارا کلام سخت اور دشوار ہے اس کو کوئی مقرب فرشتہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ پیغمبر جو بھیجا گیا ہو اور نہ وہ مومن جس کے دل کے ایمان کی اللہ تعالی نے آزمائش کر لی ہے (یعنی اللہ کا کلام کوئی اپنے دل میں چھپا نہیں سکتا فرشتہ پیغمبر کو سنا دیتا ہے اور پیغمبر مومنوں کو اور مومن دوسرے مومنوں کو) -

حَدِیْثُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ ذَکْوَانُ اَمْرَدُ مُقَنَّعٌ - ہماری بات سخت ہے' دشوار ہے' پاکیزہ ہے بدلنے والی نہیں' پوشیدہ ہے -

اَمْرُنَا صَعْبٌ مُّسْتَصْعِبٌ (حضرت علیؓ نے فرمایا کہ) ہمارا کام بہت سخت اور دشوار ہے (اس لیے کہ لوگ ہم سے ناراض ہیں- وہ میری اور میری اولاد کی خلافت مشکل ہی سے منظور کریں گے- اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت علی کی مخالفت میں معاویہ اور اہل شام اٹھ کھڑے ہوئے اور امام حسنؓ کو بھی ایسا مجبور کیا کہ آپ نے معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہونا ہی مناسب سمجھا)-

مَصَاعِب- مشقتیں اور تکلیفیں-

صَعْبٌ- شیر کو بھی کہتے ہیں-

مُصْعَبٌ- عبداللہ بن زبیرؓ کے بھائی تھے' جنھوں نے مختار کو مارا-

صَعْبَرٌ یا صَنْعَبَرٌ- ایک قسم کا درخت ہے-

صَعْتٌ- میانہ قامت-

صَعْتَرٌ- ایک بوٹی ہے-

صَعْتَرَهٗ- اس کو آراستہ کیا-

صَعْتَرِیٌ- شاطر' شجاع' بہادر-

صَعَدٌ یا صُعُوْدٌ- چڑھنا-

تَصْعِیْدٌ- چڑھنا-

اِصْعَادٌ- چلنا' سیر کرنا' توجہ کرنا' اترنا-

تَصَعَّدَ اور اِصَّعَدَ- چڑھنا-

صُعَادِیٌ- طویل' لمبا-

صَعَدٌ- سخت-

صَعْدَاءُ- مشقت اور تکلیف-

اِیَّاكُمْ وَالْقُعُوْدَ فِی الصُّعُدَاتِ یا بِالصُّعُدَاتِ تم مکانات کے سامنے جو راستے ہیں' ان میں بیٹھنے سے پرہیز کرو (دراصل یہ جمع ہے صُعُدٌ کی' اور وہ جمع ہے صَعِیْدٌ کی- جیسے طُرُقَات جمع ہے طُرُقٌ کی' اور وہ جمع ہے طَرِیْقٌ کی- بعضوں نے کہا صُعْدَةٌ کی جمع ہے' جیسے ظُلُمَاتٌ جمع ہے ظُلْمَةٌ کی)-

اِجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ- اس کے معنی بھی وہی ہیں-

لَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ- تم رستوں اور جنگلوں میں نکل جاتے-

اِنَّهٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَةٍ یَتْبَعُهَا حُذَاقِیٌّ عَلَیْهَا قَوْصَفٌ لَّمْ یَبْقَ مِنْهَا اِلَّا قَرْقَرُهَا- ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے' جس کی پیٹھ لمبی تھی' اس کے پیچھے اس کا بچہ تھا اس گدھی پر ایک کملی پڑی تھی' جس نے اس کے سارے جسم کو پشت کے سوا ڈھانپ لیا تھا-

یُبَارِیْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ- باگوں سے زور کر رہی تھیں جب وہ چڑھ رہی تھیں' تمہاری طرف آ رہی تھیں- (ایک روایت میں الا سنة ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی آ رہی تھیں) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

صَعَدَ اِلٰی فَوْقَ صُعُوْدًا- اوپر چڑھ گیا-

اور:

اَصْعَدَ فِی الْاَرْضِ- چلا گیا' روانہ ہوا-

لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ اور (مزید) کچھ زیادہ (یعنی سورت) نہ پڑھے' اس کی نماز نہیں ہوئی-

فَهُوَ یَنْمِیْ صُعُدًا- وہ بڑھتا اور چڑھتا چلا جاتا ہے-

فَصَعَّدَ لِیَ النَّظَرَ وَصَوَّبَهٗ- مجھ کو اوپر سے نیچے تک دیکھا-

اَلسَّاطِعُ الْمُصَعِّدُ- وہ صبح جو طویل اور پرچڑھنے والی ہو (یعنی صبح کاذب)-

كَاَنَّمَا یَنْحَطُّ فِیْ صُعُدٍ- جیسے چڑھائی پر چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے) (مشہور روایت فِیْ صَبَبٍ ہے' یعنی جیسے نشیبی مقام میں اترتے ہیں)-

صُعُدٌ جمع ہے صَعُوْدٌ کی (جیسے هُبُطٌ جمع ہے هَبُوْطٌ کی)-

صَعَدٌ- چڑہائی کہ کہتے ہیں (جیسے صَبَبٌ اتارکو)-

مَا تَصَعَّدَنِیْ شَیْءٌ مَّا تَصَعَّدَتْنِیْ خُطْبَةُ النِّكَاحِ- مجھ پر کوئی امر اتنا شاق اور دشوار نہیں جیسے نکاح کے جلسہ میں شریک ہونا (کیونکہ نکاح کا جلسہ پرائیویٹ ہوتا ہے اس میں حاکم اور محکوم برابر ہیں)-

اِنَّ عَلٰی كُلِّ رَئِیْسٍ حَقًّا اَنْ یَّخْضِبَ الصَّعْدَةَ اَوْ تَنْدَقَّ- ہر رئیس پر لازم ہے کہ برچھے کو رنگین کرے (دشمنوں کے

خون سے یا بر چھا ہی ٹوٹ جائے)۔
اَلصَّعِيْدُا لطَّيِّبُ يَكْفِيْهِ - پاک مٹی اس کو بس کرتی ہے (یعنی جب پانی نہ ملے تو تیمم کافی ہے)۔
يُجْمَعُ الْاَ وَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ - اگلے اور پچھلے سب لوگ (قیامت کے دن) ایک ہموار میں جمع کیے جائیں گے۔
فَلَقِيْنُهٗ مُصْعِدًا وَّ اَنَا مُنْهَبِطَةٌ - میں آنحضرتؐ سے ملی' آپ چڑھ رہے تھے میں اتر رہی تھی۔
حَتّٰى صَعِدَالْوَحْيُ - یہاں تک کہ وحی لانے والا فرشتہ اوپر چڑھ گیا۔
فَصَعِدَ اَبِيْ - وہ دونوں مجھ کو لے کر اوپر چڑھ گئے۔
سَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا - میری نگاہ اوپر چڑھتی چلی گئی۔
اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الصَّعِيْدِ - ایک عورت مدینہ کے بالائی جانب سے آئی۔
صَعَدٌ - سخت۔
صَعُوْدٌ - یہ ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ میں۔
صَعِيْدٌ اَزْلَقًا - ہموار چکنا مقام۔
يَتَصَعَّدُفِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا - کافر اس پر ستر برس تک چڑھتا رہے گا۔
صَاعِدٌ اِلَيْكَ اَرْوَاحُهُمْ - ان کی روحیں تیرے پاس چڑھا دوں گا (كذافي مجمع البحرين) (حالانکہ صَاعِدٌ اِلَيْكَ بِاَرْوَاحِهِمْ ہوتا تو پھر یہ معنی درست ہوتے)۔
صَعَرٌ - ایک قسم کا گوند (یعنی صعرور کھانا) ایک طرف جھک جانا' چھوٹا ہونا۔
تَصْعِيْرٌ - غرور سے منہ پھیر لینا' ناک بھوں چڑھانا۔
تَصَعُّرٌ - مائل ہونا۔
يَاْتِيْ زَمَانٌ لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا اَصْعَرُ اَوْ اَبْتَرُ - ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں یا تو منہ پھرانے والے (مغرور) لوگ ہوں گے' یا ناقص کم ذات صفلے۔
لَا يَلِيْ الْاَ مْرَ بَعْدَ فُلَانٍ اِلَّا كُلُّ اَصْعَرَ اَبْتَرَ - اب فلاں شخص (یعنی حضرت علیؓ) کے بعد لوگوں کے حاکم نہ ہوں گے

مگر حق سے منہ پھیرنے والے ہیں اور ناقص وعیب دار ہیں' دم بریدہ (یہ حضرت عمار نے کہا معاویہ اور بنی امیہ کی حکومت کی طرف اشارہ ہے)۔
كُلُّ صَعَّارٍ مَلْعُوْنٌ - ہر گھمنڈ کرنے والا مغرور ملعون ہے (اس پر اللہ کی لعنت ہے)۔
فَاَنَا اِلَيْهِ اَصْعَرُ - میں تو اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔
اِنَّهٗ كَانَ اَصْعَرَ كُهًا كِهًا - حجاج مردود مغرور اور ہنسنے والا تھا (یعنی کوئی دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ ہنس رہا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ:
قَصِيْرًا اُكُهًا كِهًا - یعنی پست قد ہنس مکھ)۔
صَعَرٌ - ایک بیماری ہے اونٹ کی' جس میں اس کی گردن ایک طرف مڑ جاتی ہے (پھر یہ لفظ غرور کے معنی میں مستعمل ہو گیا کیونکہ مغرور شخص بھی اپنی گردن لوگوں کی طرف پھیر لیتا ہے اور روگردانی کرتا ہے)۔
فِي الصَّعَرِ الدِّيَةُ - اگر گردن مروڑی جائے تو اس میں دیت لازم ہوگی۔
صَعْرَرَةٌ - گھمانا۔
صُعْرُوْرٌ - ایک قسم کا گوند ہے۔
صَعَارِيْرُ - یہ صُعْرُوْرٌ کی جمع ہے۔
صَعْصَعَةٌ - جدا کرنا' ڈرنا' ہلانا۔
تَصَعْصُعٌ - ہلنا' متفرق ہونا' نامرد ہونا' عاجزی کرنا۔
تَصَعْصَعَ بِهِمُ الدَّهْرُ فَاَصْبَحُوْا كَلَاشَيْءٍ - زمانے ان کو متفرق کر دیا (پریشان کر دیا بکھیر دیا) نیست و نابود ہو گئے' (ایک روایت میں تَضَعْضَعَ ہے ضاد معجمہ سے - یعنی ذلیل و خوار کر دیا)۔
فَتَصَعْصَعَتِ الرَّايَاتُ - جھنڈے ہلنے لگے۔
صَعْصَعَةُ - ایک شخص کا نام ہے جو حضرت علیؓ رفیقوں میں سے تھے اور ان کے والد کا نام صوحان تھا)۔
مَا كَانَ مَعَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ يَّعْرِفُ حَقَّهٗ اِلَّا صَعْصَعَةَ وَاَصْحَابُهٗ - امام جعفر صادق نے فرمایا' حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں آپ کے حق کا پہچاننے والا صعصعہ اور ان کے

ساتھیوں سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

صَعْفٌ۔لرزہ چڑھنا سردی سے ہو یا ڈر سے۔

صَعْفَرَۃٌ۔جدا کرنا۔

تَصَعْفُرٌ اور اِصْعِنْفَارٌ۔ جدا جدا ہو جانا' جلدی سے بھاگنا۔

صَعْفَقٌ۔خالی ہاتھ میں جانے والا۔

صَعَافِقَۃ (یہ صعفق کی جمع ہے) یعنی وہ لوگ جن کے پاس سرمایہ نہیں ہے اور بازار میں جاتے ہیں' جب دوسرے لوگ کوئی مال خریدتے ہیں تو یہ ان کے ساجھی بن جاتے ہیں۔

مَا جَاءَ کَ عَنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخُذْہُ وَدَعْ مَا یَقُوْلُ هٰؤُ لَاءِ الصَّعَافِقَۃُ (امام شعبی نے کہا) جو بات حضرت محمد ﷺ کے اصحاب سے تجھ کو پہنچے اس کو لے لے۔(یعنی اس پر عمل کر اور اعتقاد رکھ) اور ان ٹٹ پونجیوں (یعنی جاہلوں کی بات مت سن' ان کو بکنے دے اور ان) کی باتوں کو چھوڑ دے۔

سُئِلَ الشَّعْبِیُّ عَمَّنْ اَفْطَرَ فِی رَمَضَانَ فَقَالَ مَا یَقُوْلُ فِیْهِ الصَّعَافِقَۃُ۔امام شعبی سے پوچھا گیا کہ اگر کسی نے رمضان میں ایک دن روزہ نہیں رکھا (تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا اس مسئلہ میں یہ ٹٹ پونجیے بے علم لوگ کیا کہتے ہیں۔

صَعَافِیْقُ۔ بے ہتھیار' نامردے اور ناتوان کمزور لوگ (ماخوذ از محیط)۔

صَعَقٌ۔سخت آواز ہونا۔

صَاعِقَۃٌ۔بجلی گرنا۔

صَعْقٌ اور صَعَقٌ اور صَعْقَۃٌ اور تَصْعَاقٌ غش آنا آواز ست کر بے ہوش ہو جانا۔

صَاعِقَۃٌ۔ بجلی اور موت اور ہر ایک ہلاک کرنے والا عذاب اور چیخ اور وہ کوڑا جو ابر کو چلانے والے فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

فَاِذَ امُوْسٰی بَاطِشٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَجُوْزِیْ بِالصَّعْقَۃِ اَمْ لَا (قیامت کے دن میں فرشتے سب سے پہلے اٹھواں گا تو کیا دیکھوں گا) کہ موسیٰ مجھ سے بھی پہلے عرش کو تھامے کھڑے ہیں۔اب میں نہیں جانتا کہ اس کا بدل وہ بیہوشی تھی جو طور پہاڑ پر ان کو ہو چکی ہے یا اور کچھ (وجہ ہے)۔

صَعْقٌ۔سخت آواز سن کر بے ہوش ہو جانا۔اور اکثر موت میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

فَاِذَ ازْ جَرَ رَعَدَتْ وَاِذَا رَعَدَتْ صَعِقَقَتْ۔جب فرشتہ ابر کو ڈانٹتا ہے تو وہ گرجتا ہے اور جب گرجتا ہے تو اس پر بجلی پڑتی ہے (آگ کا کوڑا)۔

یُنْتَظَرُ بِالْمَصْعُوْقِ ثَلٰثًا مَالَمْ یَخَافُوْا عَلَیْهِ نَتْنًا۔جو شخص بے ہوش ہو جائے (اس کو سکتہ کی طرح پر بیماری ہو) تو تین دن انتظار کریں (شاید ہوش میں آ جائے۔جلدی سے عام مردوں کی طرح دفن نہ کریں) جب تک اس کے بدبودار ہو جانے کا ڈر نہ ہو (اگر بدبو پیدا ہونے لگے تو دفن کر دیں۔کیونکہ بدبو زندہ جسم میں پیدا نہیں ہو سکتی)

لَوْ سَمِعَهُ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔اگر آدمی اس کو سنے (یعنی مردے کی آواز کو جب اس پر عذاب ہوتا ہے تو (ڈر کی وجہ سے) بیہوش ہو جائے۔

صَعْقَۃٌ۔صور کی آواز (جس سے قیامت کا آغاز ہوگا)۔

صَوَاعِق۔یہ صَعْقَۃٌ کی جمع ہے۔

صَعِقَتْهُمُ الصَّاعِقَۃُ۔ان پر بجلی گری۔

لَا یَصْعَقُ لِشَیْءٍ بَلْ لِخَوْفِهٖ تَصْعَقُ الْاَ شْیَاءُ۔ پروردگار کسی چیز سے بیہوش نہیں ہوتا بلکہ سب چیزیں اس کے ڈر سے بیہوش ہو جاتی ہیں۔

صَعَلٌ۔چھوٹا باریک سر ہونا۔

اَصْعَل۔باریک پتلے سر والا یا دبلا نحیف۔

لَمْ تُزْدِبِهٖ صَعْلَۃٌ۔اس کا چھوٹا سر ہونے سے اس میں عیب نہیں ہوا۔

باب الصاد مع الغین

صَغْرٌ۔چھوٹا ہونا۔جیسے صغار ۃ اور صغر اور صَغَرٌ اور صُغْرَانٌ ہے۔ذلت پر راضی ہونا' سورج ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَصْغِیْرٌ۔چھوٹا کرنا (جیسے اِصْغَارٌ صَاغِرٌ۔ذلیل' ذلت پر راضی)۔

صَغَارٌ - ذلت، رسوائی۔

تَصَاغُرٌ - چھوٹا بن جانا۔

اِذَ قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ - جب یہ کہتا ہے تو شیطان چھوٹا بن جاتا ہے، یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے یا مکھی کی طرح ذلیل اور خوار ہوتا ہے۔

بِرَغْمِ الْمُنَا فِقِيْنَ وَصَغَرِ الْحَاسِدِيْنَ (حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلافت عطا فرمائی) منافقوں کی ناک میں مٹی لگا کر اور حسد کرنے والوں کو ذلیل کر کے۔

اَلْمُحْرِمُ يَقْتُلُ الْحَيَّةَ بِصَغَرٍ لَّهَا - احرام والا شخص سانپ کو ذلیل سمجھ کر مار ڈالے۔

قَالَ عُرْوَةُ فَصَغَّرَهٗ - عروہ نے کہا، انہوں نے ان کو کم سن سمجھا (کمسنی کی وجہ سے ان کو خوب یاد نہ رہا) (ایک روایت میں فَغَفَّرَهٗ ہے یعنی اللہ ان کو بخش دے)

يُرَبِّيْ صِغَارَ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهٖ - پہلے علم کی چھوٹی چھوٹی باتیں (یعنی جزائیات) یاد کرائے پھر بڑی بڑی باتیں قواعد اور اصول کلیہ سکھائے (تعلیم کا یہی طریقہ ہے اور جو لوگ شروع ہی سے طالب علموں کو اصول اور منطق کی کتابیں پڑھانے لگتے ہیں وہ بے وقوف ہیں)۔

فِيْ يَتَامَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ - وضیع اور شریف سب کے یتیموں میں۔

اَلْحَجُّ الْاَصْغَرُ - چھوٹا حج (یعنی عمرہ۔ اس کے مقابلہ میں بڑے حج کو حج اکبر بولتے ہیں جس میں عرفات کا وقوف اور رمی جمار وغیرہ ہوتا ہے اور جن لوگوں نے عرفہ کے روز جمعہ کا دن پڑ جانے سے اس کو حج اکبر قرار دیا ہے۔ انہوں نے سطحی فکر سے کام لیا ہے)۔

لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ - ان کے ساتھ ہم میں سے وہی شخص جائے جو سب لوگوں میں کم عمر ہو (کیونکہ یہ حدیث ایسی مشہور ہے کہ ہم میں سے بچے بچے کو معلوم ہے)۔

لَا تُنْكَحُ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى وَلَا عَكْسُهٗ جو عورت رشتہ میں چھوٹی ہو (مثلاً بھتیجی یا بھانجی) وہ اس عورت پر نکاح نہ کی جائے جو رشتہ میں بڑی ہو (مثلاً پھوپی اور خالہ) اور نہ اس کا الٹا کیا جائے یعنی بھتیجی یا بھانجی میں ہو پھر پھوپی یا خالہ سے نکاح کرے (مطلب یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے)۔

صَاغِرُوْنَ قِمَاءٌ - ذلیل خوار۔

اَلْمَرْءُ بِاَصْغَرَيْهِ اِنْ قَاتَلَ قَاتَلَ بِجِنَانٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِبَيَانٍ - آدمی اپنی دو چھوٹی چیزوں کی وجہ سے آدمی ہے، ایک تو دل دوسرے زبان سے (ان دونوں کی درستی پر آدمیت کا انصار ہے)۔

ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيْهِ - (آنحضرت ﷺ کے پاس جب کسی فصل کا میوہ اول بار آتا) تو آپ اس بچہ کو بلاتے جو سب سے چھوٹا وہاں موجود ہوتا اس کو دیتے (مثلاً جب آم یا خربوزے یا انگور یا کھجور کسی طرح پھل کا بھی موسم ہو اور وہ پہلی مرتبہ سامنے آئے تو اس میں سے کسی بچہ کو دینا مسنون ہے کیونکہ بچے بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے اللہ برکت دے گا اور وہ میوہ صحت اور عافیت کے ساتھ کھانا نصیب کرے گا۔ ہمارے ملک میں بعض جاہل عورتیں آم یا خربوزہ یا اور کوئی فصلی میوہ اس وقت تک نہیں کھاتیں جب تک اس میں فاتحہ نہ پڑھ لیں، مگر یہ عمل شریعت سے ثابت نہیں ہے)۔

مَا اَسْئَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيْرَةِ وَمَا اَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيْرَةِ - تم لوگوں کا عجب حال ہے صغیرہ (یعنی چھوٹے گناہوں کو تو پوچھتے ہو اور بڑے گناہوں کو مزے سے کرتے ہو (خدا سے نہیں ڈرتے - یہ حضرت ابن عمرؓ نے عراق والوں سے کہا جب انہوں نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر احرام والا شخص مکھی کو مار ڈالے تو کیسا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا، سبحان اللہ، مکھی کا مارنا کیسا، خوب ہیں یہ دریافت کرنے والے۔ اور ہمارے پیغمبر کے نواسے اور پیارے امام حسینؓ کو بلا تامل شہید کر دیا۔ ایسے لوگوں کو خدا صحیح معنی میں تقوی کی توفیق مرحمت فرمائے)۔

مترجم کہتا ہے بعینہ اسی طرح کا ایک واقعہ پر بھی گزر چکا ہے۔ میں زمانہ جوانی میں کبھی کبھی پریشان ہو کر تفریح طبع کے لیے شطرنج کھیلا کرتا، کبھی گانا اور ہارنیم بھی سن لیتا۔ (ایک حنفی

صاحب نے جو اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیز گار سمجھتے ہیں' مجھ پر اعتراض کیا- حالانکہ وہ غیبت' جھوٹ' ترک جمعہ' جماعت اور مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کی ایذا دہی کو اپنے لیے ایک مشغلہ سمجھتے ہیں- ان کے اعتراض کرنے پر مجھ کو بے اختیار ہنسی آئی- ایک صاحب اور بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے اور بڑے تقویٰ اور پرہیز گاری کا دم بھرتے' وہ بھی حنفی صاحب کی طرح' شطرنج اور سماع کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرتے- مگر حضرت کا خود اپنا حال یہ تھا کہ ایک مسلمان کا مال فریب دے کر چٹ کر گئے- لوگوں سے قرض لے کر پھر دینے کا نام نہ لیتے- کسی وعدہ کا اعتبار نہیں- اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے رکھے- احناف تو آج تک بدنام تھے کہ ان کو صدق' ایفائے عہد اور امانت داری کی پرواہ نہیں ہے لیکن اب وہ لوگ بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں لوگوں سے دغا بازی اور وعدہ خلافی اور ہر طرح کے ناجائز کام کر رہے ہیں اس پر سخت حیرت ہوتی ہے کہ تقلید کو جس کا غایت درجہ یہ ہے کہ مکروہ اور بدعت گناہ صغیرہ ہو گی چھوڑ کر کبیرہ گناہوں میں یعنی جھوٹ اور خیانت اور دغا بازی میں مبتلا ہو گئے' لاحول ولا قوۃ الا باللہ-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِ نَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا- یا اللہ ہم میں سے زندہ اور مردہ اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت سب کو بخش دے (حالانکہ چھوٹا بچہ معصوم ہوتا ہے اور مراد ان گناہوں کی بخشش ہے جو بڑا ہو کر اس کی تقدیر میں لکھے ہوں)-

صَغِیْرَۃٌ- وہ گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص سزا مقرر نہیں کی یا صاف طور پر اس سے منع نہیں فرمایا- (اور کبیرہ وہ گناہ جس پر سزا مقرر ہے یا واضح طور پر اس کی ممانعت قرآن میں بیان کی گئی ہے- بعض حضرات نے کچھ اور صراحت بھی کی ہے جو حدیث کی کتابوں سے معلوم ہو گی-)

صَغْصَغَۃٌ- کنگھی کرنا-

سُئِلَ عَنِ الطِّیْبِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُصَغْصِغُہٗ فِیْ رَاْسِیْ ھٰکَذَا- (حربی نے کہا صحیح اُسَغْسِغُہٗ ہے' سین سے) یعنی میں بالوں کو احرام باندھتے وقت خوشبو سے تر بتر کر لیتا ہوں عرب اہل زبان کہتے ہیں:

صَغْصَغَ شَعْرَہٗ- اپنے بالوں میں کنگھی کی-

صَغٌّ- بہت کھالینا-

صَغْوٌ یا صَغًی صُغِیٌّ- جھک جانا' ڈوبنے کے قریب ہونا

اِصْغَاءٌ- کان لگا کر سننا' جھکانا-

صَاغِیَۃٌ- دوست' آشنا' عزیز و اقربا جو اپنی حاجتیں لے کر تیرے پاس آئیں-

اِنَّہٗ کَانَ یُصْغِیْ لَھَا الْاِنَاءَ- آں حضرتؐ بلی کے لیے برتن جکا دیتے- (تاکہ آرام سے پانی پی لے) (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ درندوں کا جھوٹا پانی پاک ہے)-

یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا- جب صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن اس کی طرف جکائے گا (غور کرے گا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے)-

کَاتَبْتُ اُمَیَّۃَ بْنَ خَلَفٍ اَنْ یَّحْفَظَنِیْ فِیْ صَاغِیَتِیْ بِمَکَّۃَ وَاَحْفَظُہٗ فِیْ صَاغِیَتِہٖ بِالْمَدِیْنَۃِ (عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ) میں نے امیہ بن خلف کو (جو مکہ کے مشرکین میں سے تھا) یہ لکھا کہ وہ میرے عزیزوں اور رشتہ داروں کی مکہ میں نگہبانی کرے میں اس کے لوگوں کی مدینہ میں نگہبانی کروں گا-

کَانَ اِذَا خَلَا مَعَ صَاغِیَتِہٖ وَزَا فَرَتِہٖ اِنْبَسَطَ- حضرت علی جب اپنے خاص لوگوں اور خیر خواہوں میں ہوتے تو کھل کر باتیں کرتے (خوش رہتے)-

لِمَ کَانَ صَغْوُ النَّاسِ اِلٰی عَلِیٍّ- لوگ حضرت علیؓ کی طرف کیوں مائل تھے-

باب الصاد مع الفاء

صَفْتٌ- اعراض کرنا' معاف کرنا-

تَصَفُّتٌ- قوی ہونا' مضبوط ہونا-

صَفْتَۃٌ- غلبہ-

صِفْتٌ اور صِفِتَّانٌ اور صِفَتَّانٌ اور صِفْتَانٌ ٹھوس' بدن

پر گوشت-

وَرَأَيْتُ صِفْتَاتًا - (مفضل بن رالان نے کہا کہ میں نے امام حسن بصری سے دریافت کیا اگر کوئی خواب سے بیدار ہو اور پاجامہ پر تری دیکھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں غسل کر) انہوں نے دیکھا میں موٹا تازہ پر گوشت آدمی ہوں (ایسے آدمی میں منی بہت ہوتی ہے تو گمان غالب یہی ہے کہ وہ تری تیری منی کی ہوگی)-

صَفْحٌ - روگردانی کرنا' معاف کرنا' چھوڑ دینا' اغماض کرنا' جانے دینا' تلوار کے عرض سے مارنا' سائل کو جواب دینا' چوڑا کرنا' ایک ایک کر کے دیکھنا-

تَصْفِيْحٌ - چوڑا یا لمبا کرنا' تالی بجانا' صاف پتھروں کا فرش بچھانا-

مُصَافَحَةٌ - ہاتھ سے ہاتھ ملانا-

تَصَافُحٌ - بند کر لینا-

اِصْفَاحٌ - سائل کو جواب دینا-

تَصَفُّحٌ - غور کرنا' تلاش کرنا' کتاب کا صفحہ صفحہ دیکھنا-

اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ - (اگر نماز میں کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جائے تو) مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں-(بعض نے کہا کہ تصفیح اور تصفیق کے ایک ہی معنی ہیں- بعض نے کہا تصفیح ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارنا' اور تصفیق ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارنا)-

صَفَّحَ الْقَوْمُ - لوگوں نے تالی بجائی-

اَلْمُصَافَحَةُ عِنْدَ اللِّقَاءِ - مصافحہ ملاقات کے وقت کرنا چاہیے (جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے' بس یہی سنت ہے لیکن نماز کے بعد مصافحہ کرنا' یا جمعہ' وعظ اور عیدین کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا طریق سنت نہیں ہے)-

اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کیا آنحضرت ﷺ کے اصحاب مصافحہ کرتے تھے؟ (طیبی نے کہا مصافحہ ہر ملاقات کے وقت مسنون اور مستحب ہے لیکن صبح اور عصر کی نماز کے بعد جو لوگوں نے مصافحہ کی عادت کر لی ہے اس کی اصل شرع شریف سے کچھ نہیں ہے' مگر اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے اگر اس کو احکام شرعیہ سے علیحدہ ہی سمجھ کر صرف اپنے ذوق کی تسکین کے لیے کیا جائے تو ایک مباح بدعت ہے کیونکہ اصل مصافحہ کی شریعت سے ثابت ہے البتہ مرد بے ریش کے مصافحہ سے پرہیز کرنا چاہیے-)

مترجم کہتا ہے طیبی کا یہ خیال مسلم نہیں ہے اور جماعت علماء نے عصر اور ظہر کے بعد مصافحہ کرنے کو مکروہ بتایا ہے رہا یہ امر کہ شریعت سے اصل مصافحہ ثابت ہے' اس سے عصر' ظہر' عید' جمعہ اور مجلس وعظ کے بعد مصافحہ کا جواز نہیں نکلتا کیونکہ یہ شریعت میں تصرف اور تغیر ہے اور شریعت کے ہر ایک حکم کو اس کے محل ہی میں بجالانا چاہئے جس کو شارع نے بیان کر دیا ہے- اگر ایسا تصرف اور تغیر جائز ہو تو تمام بدعتیں جائز ہو جائیں گی- مثلاً کوئی نماز کے بعد ایک طرح کی اذان دیا کرے یا وبا کے دفع کرنے کے لیے اذان دے یا قبر پر قرآن پڑھنے کے لیے لوگوں کو جمع کرے یا کھانے پر فاتحہ دے وہ کہہ سکتا ہے کہ اذان کی اصل تو شریعت سے ثابت ہے- اسی طرح قرآن پڑھنا بھی ثواب ہے' اسی طرح سورۂ فاتحہ بھی پڑھنا شریعت سے ثابت ہے اور یہ ایک مغالطہ ہے شیطان کا- صحیح یہ ہے کہ جس عبادت کا جو محل آں حضرتؐ نے بتلایا دیا ہے اسی محل میں اس کا کرنا سنت ہے اور بے موقع اور بے محل اس کا کرنا بدعت رہے گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہؓ نے اس شخص کا انکار کیا جس نے عیدگاہ میں نماز عید سے پہلے نفل پڑھے- اسی طرح جس نے چھینکنے کے بعد السلام علیکم کہا' آں حضرتؐ نے اس کا انکار کیا- حالانکہ نفل پڑھنے کی اور سلام کرنے کی اصل شریعت سے ثابت ہے-

قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مُصْفَحٌ عَلَى الْحَقِّ - مومن کا دل حق بات کی طرف جھکایا جاتا ہے (ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ جس بات کو غور و فکر کے بعد قرآن اور حدیث کی رو سے حق سمجھے فوراً اس کی طرف پھر جائے- اپنے ملک کے رسم و رواج' یا اپنے بزرگوں کے طریقہ کو خیر باد کہہ دے اور یہ ترک و اختیار بغیر کسی جبر و اکراہ کے ہونا چاہئے- اگر یہ بات اس میں نہیں ہے بلکہ اپنے ملک کے رسم و رواج یا اپنے خاندان یا بزرگوں یا مرشدوں کے طریق کو وہ

مقدم رکھتا ہے یا اپنی بات کی پچ کرتا ہے تو ایسے شخص کا ایمان کامل نہیں ہے)-

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ مِّنْهَا قَلْبٌ مُّصْفَحٌ اِجْتَمَعَ فِيْهِ النِّفَاقُ وَالْاِيْمَانُ- دل چار طرح کے ہیں- ایک دو رخہ دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں موجود ہیں (یعنی زبان پر تو ایمان کا دعوی ہے اور دل میں اس کا یقین نہیں' جب مومنوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب کافروں کے پاس بیٹھتے ہیں تو ان کے کافرانہ طرز عمل میں شریک ہوتے رہتے ہیں)-

غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهٗ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهٖ- نہ تو اپنا سر جکائے ہوئے نہ ایک طرف اپنا رخسار پھیرے ہوئے-

تَزِلُّ عَنْ صَفْحَتِي الْمَعَابِلُ- میرے منہ کی (طرف) ایک جانب سے تیرے یا برچھے پھسل رہے تھے-

حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرًا لِلْمَسْرُبَةِ- دو پتھر مقعد کے دونوں کناروں کے لیے اور ایک خود مقعد کے لیے (یعنی استنجا کے لیے کم سے کم تین پتھر لے)-

لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ يا غَيْرَ مُصْفِحٍ (سعد بن عبادہؓ نے کہا' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی (دھار کی طرف سے) نہ کہ الٹی طرف سے یا عرض سے اس کا کام تمام کر دوں-

قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ لَنَضْرِ بَنَّكُمْ بِالسُّيُوْفِ غَيْرَ مُصْفَحَاتٍ- ایک خارجی نے کہا ہم تم کو تلواروں سے دھار کی طرف سے ماریں گے نہ کہ ان کے عرض سے (اہل عرب کہتے ہیں:

اَصْفَحَهٗ بِالسَّيْفِ- یعنی تلوار کے عرض سے اس کو مارا نہ کہ دھار سے-)

اِنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مُصَفَّحَ الرَّأْسِ- انہوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جس کا سر چوڑا تھا-

صَفُوْحٌ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ- (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا کہ) وہ جاہلوں سے منہ پھیر لینے والے تھے (جاہلوں کا جواب نہیں دیتے تھے اور نہ ان سے جھگڑا کرتے تھے)

صَفُوْحٌ- اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے' اس لیے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور ان کو فوراً ہی سزا نہیں دیتا-

مَلَائِكَةُ الصَّفِيْحِ الْاَعْلٰى- بلند ترین آسمان کے فرشتے-

صَفِيْحٌ- آسمان کا ایک نام ہے-

عِمَارَةُ الصَّفِيْحِ الْاَعْلٰى مِنْ مَلَكُوْتِهٖ- سب سے بلند آسمان کی آبادی اللہ تعالیٰ کے ملکوت سے ہے (وہاں مقرب فرشتے رہتے ہیں)-

لَعَلَّهٗ قَامَ عَلٰى بَابِكُمْ سَائِلٌ فَاَصْفَحْتُمُوْهُ- (حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ کسی نے گوشت کا ایک ٹکڑا مجھ کو تحفہ میں بھیجا' میں نے خدمت گار سے کہا اس پارچہ کو آں حضرتؐ کے لیے اٹھا رکھ' پھر جو دیکھا تو وہ ایک پتھر کا ٹکڑا ہو گیا ہے- میں نے اس واقعہ کو آنحضرتؐ سے بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا شاید کوئی سائل تمہارے دروازے پر آیا تھا مگر تم نے اس کو خالی محروم پھرا دیا (اس وجہ سے یہ گوشت پتھر ہو گیا) (اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَحْتُهٗ یعنی میں نے اس کو دیا اور اَصْفَحْتُهٗ اس کو خالی پھیر دیا کچھ نہیں دیا)-

صِفَاحٌ- یہ ایک مقام کا نام ہے حنین اور حرم کی حدود کے درمیان-

وَضَعَ الرِّجْلَ عَلٰى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ- آنحضرتؐ نے قربانی کے جانور کے ایک جانب پر پاؤں رکھا (یعنی ذبح کرتے وقت) (ایک روایت میں صِفَاحِهَا ہے معنی وہی ہیں- بعض نے کہا یہ صَفْحٌ کی جمع ہے)-

فَمَا بَقِيَ اِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَّةٌ- (تو تلواریں میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں) یمن کا ایک چوڑا کتہ رہ گیا-

صَفِيْحَةٌ- چوڑی تلوار-

صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ- جو شخص زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس کے سونے چاندی کے) چوڑے چوڑے ٹکڑے بنائے

جائیں گے (پھر ان سے اس کا بدن داغا جائے گا- معاذ اللہ یا اللہ بچائیو اور ہماری تقصیر معاف کر ہم نے بھی زکوۃ دینے میں غفلت کی ہے تیرے قصور وار ہیں)-

مَنْ يُّبْدِ لَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ- جو شخص اپنا حال ظاہر کرے گا تو ہم اس کو سزا دیں گے (اگر وہ چھپائے رکھے اور نہ کہے تو اللہ بخشنے والا ہے)-

وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهٖ- نہ اپنے رخسار کو ایک طرف پھرانے والا ہوگا-

لَصَا فَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ- فرشتے تم سے مصافحہ کرتے (اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہتے جس حال پر میرے سامنے رہتے ہو)-

وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهٖ- اپنا پاؤں ذبح کے وقت اس کے پہلو پر رکھا (تاکہ وہ ہلنے نہ پائے)-

وَاَنَا اَتَصَفَّحُهُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ- (حضرت عزرائیل علیہ السلام موت کے فرشتے کہتے ہیں کہ) میں آدمیوں کے منہ ہر دن میں پانچ بار غور سے دیکھتا ہوں (اس کی تنقیح کرتا ہوں کہ کس کی موت کا وقت آ گیا تاکہ اس کی روح قبض کروں)-

صَفَائِحُ الرَّوْحَاءِ- روحا کے اطراف و جوانب (وہ پیغمبروں کا راستہ ہے جب وہ بیت اللہ کا قصد کرتے ہیں)-

مَرَّ فِيْ سَبْعِيْنَ نَبِيًّا عَلٰى صَفَائِحِ الرَّوْحَاءِ عَلَيْهِمُ الْعَبَاءُ الْقَطْوَانِيَّةُ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ- حضرت موسیٰ ستر پیغمبروں کے ساتھ قطوان کے کمبل اوڑھے ہوئے روحا کے کناروں پر سے گزرے لبیک کہتے جاتے تھے (یعنی تیرا بندہ بندہ کا بیٹا تیری بارگاہ میں حاضر ہے)-

صَفْدٌ- باندھنا' مضبوط جکڑنا-

تَصْفِيْدٌ اور اِصْفَادٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

اِصْفَادٌ- دینا' غلام ہبہ کرنا-

صِفَادٌ- وہ رسی یا تسمہ یا بیڑی جس سے قیدی کو باندھیں-

صِفْدٌ- عطیہ-

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيٰطِيْنُ- جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں (روزہ ان کو باندھ دیتا ہے' آدمی روزہ کی وجہ سے برے کاموں سے باز رہتا ہے' شیطان کا کید اور زور اس پر چل نہیں سکتا)

مترجم کہتا ہے کہ اس تاویل کی ضرورت نہیں' شیاطین اگر باندھے جاتے ہوں تو کیا عجب ہے مگر غالباً مراد کل شیاطین نہیں ہے کیونکہ بعض لوگ رمضان میں بھی گناہوں سے باز نہیں آتے' تو شاید مراد وہ شیطان ہوں جو چھٹے پھرتے ہیں اور کسی خاص آدمی سے متعلق نہیں ہیں' یا وہ شیطان جو فرشتوں کی باتیں چوری سے سننے کے لیے اوپر جاتے ہیں-)

نَهٰى عَنْ صَلٰوةِ الصَّافِدِ- دونوں پاؤں جوڑ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی حالت قیام میں دونوں پاؤں ملا کر رکھنے سے گویا وہ بیڑی میں جڑے ہوئے ہیں)-

لَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اٰتِيَ بِهٖ مَصْفُوْدًا- میں نے یہ چاہا کہ اس کو بیڑیاں ڈال کر لاؤں-

صَفَدٌ- بیڑی جو قیدی کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے-

اَصْفَادٌ اس کی جمع ہے-

طِبِّيْ طِبٌّ لَمْ اٰخُذْ عَلَيْهِ صَفَدًا- میرا علاج ایسا علاج ہے کہ میں اس پر مزدوری نہیں مانگتا (اجرت یا فیس کا طلب گار نہیں)-

صَفَرٌ- پیٹ میں زرد پانی (صفرا) جمع ہو جانا-

صَفِيْرٌ- پھونک کی آواز نکالنا-

صَفْرٌ اور صُفُوْرٌ- خالی ہونا-

تَصْفِيْرٌ- زرد رنگنا-

صُفْرَةٌ- زردی-

اِصْفَارٌ- محتاجی' مفلسی' خالی کرنا-

اِصْفِرَارٌ- زرد ہونا-

صَفْرٌ اور صِفْرٌ- خالی-

صَفَرٌ- مشہور مہینہ ہے جو محرم کے بعد ہوتا ہیں اور ایک پیٹ کی بیماری کو بھی کہتے ہیں جس سے آدمی کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے- یعنی یرقان اور بھوک اور عقل-

لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ- بیماری کا چھوت

لگنا' الو کا منحوس ہونا اور صفر کوئی چیز نہیں ہے (عرب لوگ سمجھتے تھے کہ "صفر" ایک قسم کا سانپ ہے جو پیٹ میں پیدا ہو جاتا ہے اور بھوک کے وقت آدمی کو ستاتا ہے' اور یہ ایک متعدی بیماری ہے- آں حضرت ؐ نے اس خیال کو باطل کیا- بعض نے کہا کہ یہاں صفر سے مراد یہ ہے کہ محرم کو پیچھے اور صفر کو مقدم کر دینا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ان مہینوں کے اندر تقدم اور تاخر کر لیا کرتے تھے- بعض نے کہا کہ لوگ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھتے تھے جیسا کہ اب تک بعض عورتیں اس ماہ صفر کو جس کو وہ تیرہ تیزی کا چاند بھی کہتی ہیں' نامبارک خیال کرتی ہیں- اسلام نے اس خیال کو باطل قرار دیا)-

مترجم کہتا ہے افسوس ہے کہ اب تک ہندوستان کے مسلمان ایسے واہی خیالات میں مبتلا ہیں کسی تاریخ کو منحوس کہتے ہیں' کسی دن کو نامبارک جانتے ہیں' تیرہ تیزی کے صدقے نحوست کو دفع کرنے کے لیے نکالتے ہیں- اسلام میں ان باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے سب دن اللہ کے دن ہیں اور جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور نجومی اور پنڈت سب جھوٹے ہیں' مسلمانوں کے اکثر جاہل بادشاہ اور دولت مند ان نجومیوں اور پنڈتوں کے فریب میں آ جاتے ہیں اور وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر ان بے وقوفوں سے ہزار ہا روپیہ گھسیٹے ہیں- اگر یہ مسلمان بادشاہ حدیث کا علم رکھتے تو کبھی ان کے فریب میں نہ آتے اور ہر کام میں اللہ تعالی پر بھروسہ رکھتے - سب اختیار اس کے ہاتھ میں ہے نہ ستارے کچھ کر سکتے ہیں نہ طالع کوئی چیز ہے نہ سعد اور نحس کوئی بات ہیں- میں تو ان مسلمان بادشاہوں سے جو صرف نام کے مسلمان ہیں' نصاریٰ کے بادشاہوں کو بہتر سمجھتا ہوں- وہ عقل رکھتے ہیں اور علم سے ممتاز ہیں ایک پیسہ بھی کسی نجومی یا پنڈت کو نہیں دیتے اور ہر ایک کام سوچ سمجھ کر صلاح اور مشورہ کر کے چلاتے ہیں' اللہ تعالی نے ان کو ایسا غلبہ دیا ہے کہ ہمارے زمانہ میں تقریباً تمام دنیا ان کے ہاتھ میں ہے- مسلمانوں کے پاس ایک ذرا سی سلطنت روم یعنی ترکی' اور سلطنت ایران باقی ہے- مگر ان میں ایران کی سیاسی صورت حال پریشان کن ہے- اس لیے کہ ایک طرف سے روس اور ایک جانب سے مغربی اقوام اس میں قدم جمانے کی فکر کر رہے ہیں- سلطان روم (ترکی) بھی نصرانی بادشاہوں سے جو چاروں طرف سے محیط ہیں' خوف زدہ اور مرغوب ہیں' وہ ان کے ایما اور مشوروں کو طوعا و کرہاً وزن دیتے ہیں اور پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے ہیں- یہ سب کچھ اس بات کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن اور حدیث کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا' اسلام کی حدود و قیود کو توڑ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے معلوم نہیں کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہیں- اگر مسلمان اب بھی خواب غفلت سے نہ جاگے اور قرآن و حدیث کو اپنا دستور العمل نہ بنایا تو پھر ایک گز زمین بھی ان کی حکومت میں نہ رہے گی **یفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید**-

صَفْرَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ - اللہ کی راہ میں ایک بار بھوکا رہنا لال لال اونٹوں سے بہتر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَفِرَ الْوَطْبُ - مشکیزہ خالی ہوا (یعنی اس میں دودھ نہیں رہا)-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ - ایک شخص کے پیٹ میں پانی بھر گیا (استسقاء کی بیماری ہوئی) لوگوں نے کہا' شراب پیے تو فائدہ ہوگا- (آپ نے فرمایا' اللہ تعالی نے تمہاری شفا حرام میں نہیں رکھی)-

صِفْرُ رِدَائِهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا - اس کی چادر تو خالی ہے اور ازار بھری ہوئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا اوپر کا بدن تو ہلکا ہے اور نیچے کا بھاری ہے)- **كِسَاءِهَا** سے **اِزَارِهَا** مراد ہے' جیسے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اوپر کے بدن سے سرین اور رانیں- اہل عرب کے نزدیک یہ مرغوب ہے کہ عورت کا پیٹ اور کمر پتلی ہو لیکن سرین بھاری ہو' اسی طرح رانیں اور پنڈلیاں)-

اَصْفَرُ الْبُيُوْتِ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْتُ الصِّفْرُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ - بھلائی سے خالی وہ گھر ہے جو اللہ کی کتاب سے خالی ہو (نہ اس میں قرآن شریف ہو نہ اس گھر والوں کو قرآن یاد ہو)-

نَهٰى فِي الْاَضَاحِيْ عَنِ الْمُصْفَرَةِ يَا عَنِ

اَلْمُصْفُوْرَةِ - آنحضرتؐ نے قربانی میں کان کٹے ہوئے جانور سے منع فرمایا - (ایک روایت میں عَنِ الْمُصْفَرَةِ ہے' معنی وہی ہیں - بعض نے کہا دبلا جانور) (ایک روایت میں:

عَنِ الْمُصَغَّرَةِ - ہے' غین معجمہ سے' جس کے معنی حقیر اور خراب جانور) -

كَانَتْ اِذَ سُئِلَتْ عَنْ اَكْلِ ذِى نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَرَاَتْ قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهُ الاية - حضرت عائشہؓ سے جب کوئی پوچھتا کہ دانت والے درندوں کا (جیسے بلی' شیر' ریچھ' چیتا' بوربچہ' تیندوا' لومڑی اور بجو وغیرہ کو) کھانا کیسا ہے؟ تو وہ یہ آیت پڑھتیں - "اے محمدؐ! کہہ دو کہ مجھ پر تو جو وحی نازل ہوئی' اس میں' میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو' یا بہتا خون یا سور کا گوشت -" یہاں تک حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ ہانڈی کے اوپر (خون کی) زردی آ جاتی ہے (یعنی گوشت کے پکتے وقت - ام المومنینؓ کا مطلب یہ تھا کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے بہتے خون کو حرام فرما دیا مگر اس کے باوجود ہانڈی میں گوشت پکنے کے دوران جو خون کے سبب پانی کے اوپر کا حصہ زرد ہو جاتا ہے' وہ حرام نہیں ہے' اور لوگ اس کو کھا لیتے ہیں مگر درندوں کی حرمت تو اللہ کی کتاب میں بالکل نہیں ہے' پھر وہ کیسے حرام ہوں گے - امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے کہ درندے حرام نہیں ہیں - مگر بعض نے کہا کہ ان کا کھانا مکروہ ہے - لیکن اکثر علماء کے نزدیک دوسری حدیث کی رو سے وہ حرام ہیں - اور شاید حضرت عائشہؓ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو گی - اسی طرح حشرات الارض' یعنی چوہا' گھونس نیولا وغیرہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک حرام ہیں' لیکن امام مالک کے نزدیک مکروہ ہیں اور گوہ اکثر علماء کے نزدیک حلال ہے - صرف امام ابوحنیفہ نے اس کو حرام کہا ہے اور ان کی دلیل ضعیف ہے اور خرگوش بالاتفاق حلال ہے مگر امامیہ اس کو حرام کہتے ہیں - ہاتھی بھی امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے' مگر دوسرے امام حرام کہتے ہیں - زرافہ (جو امریکہ و افریقہ میں ہوتا ہے) حلال ہے - بعض نے حرام بتایا ہے - ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے مگر اہل حدیث حرام کہتے ہیں کیونکہ وہ پنجہ سے شکار کرتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے آپؐ نے منع فرمایا) -

يَا مُصَفِّرَ اِسْتِهِ - اپنی گانڈ کو (زعفران سے) زرد رنگنے والے (یہ عتبہ نے ابوجہل کو کہا) (بعض نے کہا ہے کہ یہ لفظ اس شخص کے لیے بولا جاتا ہے جو ناز و نعم میں پلا ہو' اس کو زمانہ کی سختیوں اور مصیبتوں کا تجربہ نہ ہو - بعض نے کہا مصفر استہ سے گوز لگانے والا مراد ہے - یعنی سرین سے آواز نکالنے والا مطلب یہ ہے کہ نامرد اور بزدل ہے - بعض نے کہا ابوجہل کے سرین پر برص تھا وہ زعفران لگا کر اس کو چھپاتا) -

اِنَّهُ سَمِعَ صَفِيْرَهُ - اس نے اس کی سیٹی سنی -

صَالَحَ اَهْلَ خَيْبَرَ عَلَى الصَّفْرَاءِ وَ الْبَيْضَاءِ وَالْحَلْقَةِ - آں حضرتؐ نے خیبر والوں سے اشرفی' روپیہ اور زرہوں پر صلح کی (یعنی یہ چیزیں ان سے لینا ٹھہرائیں) -

يَا صَفْرَاءُ اِصْفَرِّىْ وَيَا بَيْضَاءُ اِبْيَضِّىْ - ارے سونے تو زرد ہو کر چمکتا رہ' ارے چاندی تو سفید ہو کر چمکتی رہ (یہ حضرت علیؓ نے دنیا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا - یعنی مجھ کو نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی) -

اُغْزُوْا تَغْنَمُوْا بَنَاتِ الْاَصْفَرِ - جہاد کرو رومیوں کی (یعنی نصاریٰ کی) بیٹیاں لوٹ میں لو -

بَنُوالْاَ صْفَرِ - نصاریٰ کو کہتے ہیں (یعنی رومیوں کو' کیونکہ ان کا دادا روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم زرد رنگ کا تھا ہمارے زمانہ میں زرد قوم اہل چین و جاپان کو کہتے ہیں) -

حُمْرَان - نصاریٰ کو کہتے ہیں - اس لیے کہ ان کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے - بعض نے کہا نصاریٰ کے دادا روم بن عیصو نے ایک حبشی عورت سے نکاح کیا تھا تو اولاد زرد پیدا ہوئی - بعض نے کہا کہ ان کا دادا اصفر بن روم بن عیصو تھا -

مَرْجُ الصُّفَّرِ - دمشق کے قریب ایک مقام کا نام ہے (اس مقام پر مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان بڑی جنگ ہوئی تھی) -

ثُمَّ جَزَعُ الصُّفَيْرَاءِ - وہاں پر صفیراء کی وادی ختم ہوئی ہے وادی صفراء یا صفیراء ایک مقام ہے بدر کے نزدیک - اب بھی

مدینہ کے راستہ میں ملتی ہے۔

تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ - پیتل کے لوٹے میں (معلوم ہوا) کہ پیتل کے برتن میں سے وضو کرنا یا اس میں پانی پینا درست ہے۔ بعض نے اس کو مکروہ کہا ہے اس وجہ سے کہ مشرکین اپنے بت پیتل ہی کے بناتے ہیں۔ اور ہندوستان کے مشرکین پیتل ہی کے بنے ہوئے برتن استعمال کرتے ہیں)۔

فَدَعَا بِصُفْرَةٍ - خوشبو منگوائی (یعنی زرد خوشبو)۔

اَثَرُ صُفْرَةٍ - ان پر زردی کا نشان تھا (یعنی خوشبو کا جو انہوں نے زفاف کے وقت استعمال کی تھی)۔

صَفْرَاءَ اِنْ شِئْتَ سَوْدَاءَ - زرد سمجھ یا کالی سمجھ (یعنی صفراء یا تو اپنے مشہور معنی میں ہے یعنی زرد یا سوداء یعنی سیاہ کے معنی میں' کیونکہ صُفْرٌ لون کے معنی میں بھی آیا ہے' جیسے:

كَاَنَّهٗ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ - گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

لَا اَدَعُ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ - میں کعبہ میں نہ سونا چھوڑوں نہ چاندی (سب لوگوں میں تقسیم کردوں)۔

صَفْرَاوَاتٌ - نالے یا پہاڑ۔

اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج زرد ہو جائے۔

فَاِذَا رَاَتْ صَفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ جب پانی پر زردی دیکھے تو غسل کرے (یعنی مستحاضہ پانی پر زردی دیکھے تو اپنے آپ کو حیض سے فارغ سمجھ کر غسل کرلے)۔

اَنْ يَّرُدَّ هُمَا صِفْرًا (اللہ تعالیٰ اس سے شرم کرتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اس سے کچھ مانگے) اور وہ ان کو خالی لوٹا دے (اپنے بندے کی دعا قبول نہ کرے)۔

صِفْرُ الْيَدَيْنِ - خالی ہاتھ جس کے پلے کچھ نہ ہو۔

لَا يَسْجُدُ عَلٰى صُفْرٍ وَّلَا شَبَةٍ - پیتل اور شبہ پر سجدہ نہ کرے (شبہ بھی ایک قسم کا پیتل ہے جو سونے کے مشابہ ہوتا ہے اعلیٰ قسم کا)۔

صَفْصَفَةٌ - ہموار میدان میں اکیلے چلنا' صفصاف چرانا۔

صَفْصَافٌ - ایک درخت ہے۔

قَاعٌ صَفْصَفٌ - ہموار میدان۔

صَفْحٌ - گردنی دینا' چپت لگانا۔

صَفْعَانٌ - چپت خورہ' کمینہ۔

صَفٌّ - صف باندھنا (یعنی لمبی قطار برابر کرنا) پھیلانا۔

مُصَافَّةٌ - طرفین سے صف بندی۔

اِصْطِفَافٌ - صف باندھنا۔

نَهٰى عَنْ صُفَفِ النُّمُوْرِ - تیندوؤں یا چیتوں کی کھالوں کے زین پوش سے آپؐ نے منع فرمایا (دوسری روایت میں یوں ہے کہ تیندوؤں کی کھالوں پر سواری سے آپؐ نے منع فرمایا)۔

صُفَّةٌ - زین پوش۔

صُفَفٌ - جمع ہے صُفَّةٌ کی اور اونٹ کی کاٹھی پر جو ڈالا جائے اس کو مِيثَرَة کہتے ہیں اس کی جمع مَيَاثِر -

اَصْبَحْتُ لَا اَمْلِكُ صُفَّةً وَّلَا لُفَّةً - میں نے اس حال میں صبح کی کہ مٹھی اناج یا ایک لقمہ کا بھی مالک نہ تھا۔

كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيْفَ الْوَحْشِ وَهُوَ مُحْرِمٌ (وہ وحشی جانوروں کا جیسے ہرن نیل گائے وغیرہ کا) سکھایا ہوا گوشت توشہ کے طور پر ساتھ رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے تھے۔ (معلوم ہوا کہ احرام میں شکار کرنا منع ہے نہ کہ جنگلی جانوروں کا گوشت کھانا' جن کو خود مُحرم نے احرام سے پہلے شکار کیا ہو' یا کسی دوسرے نے شکار کر کے اس کو دیا ہو)۔

اَهْلُ الصُّفَّةِ - مفلس و نادار اور متوکل و مجرد مہاجر مسلمان' جن کے رہنے کے لیے کوئی گھر بھی نہ تھا' وہ مسجد نبوی کے سائبان میں رہتے' ان حضرات کی تعداد ستر تھی۔ مگر اس تعداد میں کمی یا بیشی بھی ہوتی رہتی تھی۔

صُوْفِي - اصل میں یہ صُفِّيٌّ تھا ایک فا کو واؤ سے بدل دیا (گویا یہ لفظ اہل صفہ کی طرف منسوب ہے)۔[1]

صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ صُفَّةِ زَمْزَمَ - ابن عباسؓ نے

---

[1] یہ عجمی لفظ ہے جس کا قرآن و حدیث میں کہیں ذکر نہیں اور نہ ہی کسی صحابی' تابعی وغیرہ نے یہ لقب اختیار کیا۔ (م)

زمزم کے کنارے میں نماز پڑھی۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ - آنحضرتؐ عسفان میں دشمن کے سامنے تھے۔ (اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَّ الْجَيْشَ فَهُوَ مُصَافٌّ - یعنی دشمن کے لشکر کے سامنے صفیں باندھیں۔

وَنَحْنُ فِيْ مَصَافِّنَا يَوْمَ اُحُدٍ - ہم احد کے دن جنگ کے مقاموں میں تھے (کافروں کے مقابلے صفین باندھے ہوئے تھے)۔

مَصَافٌّ - جمع ہے مَصَفٌّ کی - یعنی جنگ اور صف بندی کا مقام۔

عَلٰى مَصَافِّكُمْ - اپنی اپنی جگہوں میں رہو (یہاں جنگ کے لیے صف بندی ہوئی ہے)۔

كَاَنَّهُمَا خِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ - سورہ بقرہ اور آل عمران گویا دو جھنڈ ہیں پرندوں کے' جو پنکھ پھیلائے ہوئے اڑ رہے ہیں۔

صَوَافَّ - جمع ہے صَافَّةٌ کی (بعض نے مندرجہ بالا جملہ کی ترجمانی اس طرح کی ہے'' جو قطار باندھے ہوئے اڑ رہے ہیں۔'' جیسے قرآن حکیم میں ہے:

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا - قسم ان فرشتوں کی جو صفیں باندھے ہوئے اللہ تعالی کی عبادت اور تسبیح کر رہے ہیں)۔ اور

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ - ان اونٹوں پر اللہ کا نام لو۔ جو نحر کے مقام پر قطار باندھے کھڑے ہیں۔

لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ - اگر پہلی صف میں (جو امام کے پیچھے سب سے پہلی صف ہوتی ہے) (جو فضیلت ہے اس کو لوگ جانتے ہوتے (تو اس پر قرعہ ڈالتے' اس کے لیے مسابقت کرتے' ہر شخص یہ کوشش کرتا کہ اول صف میں رہوں' بالآخر قرعہ ڈالنا پڑتا)۔

صَفَّ الرِّجَالَ - پہلے مردوں کی صف باندھی۔

كُنَّا بِصِفِّيْنَ - ہم صفین میں تھے۔

صِفِّيْنَ - یہ شام اور عراق کے درمیان ایک مقام ہے جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ عظیم ہوئی تھی جس میں ہزاروں مسلمان مارے گئے اور کافر یہ خبر سن کر باغ باغ ہوگئے کہ مسلمانوں کے درمیان انتشار پیدا ہو کر تلوار چل گئی۔

شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَبِئْسَ صِفُّوْنَ - میں صفین میں موجود تھا اور وہ برا مقام ہے (کیونکہ وہاں مسلمان آپس میں لڑ کر کٹ مرے)۔

مِثْلُ الْقَطَائِفِ يَصُفُّوْنَهَا - کملیوں کی طرح ان کے زین پوش بناتے ہیں۔

يُؤْكَلُ مَادَفَّ وَلَا يُؤْكَلُ مَا صَفَّ - وہ پرندہ جو دوران پرواز پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر) کھا جائے نہ وہ پرندہ جو پنکھ پھیلا کر منڈلاتا ہے (جیسے چیل یا گدھ وغیرہ)۔

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ - (نماز میں) اپنی صفیں برابر رکھو' صفوں کا برابر کرنا نماز کا ایک جز ہے۔

جَعَلَ صُفُوْفَنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ - ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کیں (یکساں برابر' سیدھی متصل اور باقاعدہ)۔

صَفَفْتُ الْقَوْمَ فَاصْطَفُّوْا - میں نے لوگوں کو صف باندھنے کے لیے کہا' انہوں نے صف باندھ لی۔

اَلصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ - وہ صف جو آپ سے نزدیک تھی۔

صَفَّهُمْ فِي الْقِتَالِ - نماز کی صف کو جہاد کی صف کی طرح قرار دیا (جیسے جہاد میں دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اسی طرح نماز میں نفس اور شیطان سے)۔

كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ - آں حضرتؐ نماز میں ہماری صفوں کو تیر کیطرح برابر کرتے تھے۔

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ - اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالی تم لوگوں میں مخالفت ڈال دے گا (تم آپس میں لڑنے لگو گے کیونکہ ہمارا ظاہر ہمارے باطن کا آئینہ دار ہے۔ جب سب مسلمان صفوں میں مل کر برابر کھڑے ہوں گے آگے پیچھے نہ ہوں گے' تو اس کی برکت سے اللہ تعالی

ان کے دلوں کو بھی جوڑ دے گا اور اتفاق پیدا کر دے گا)۔
(اس زمانہ میں مسلمانوں نے اس خیال کو چھوڑ دیا ہے اور صفوں کی ترتیب کے بارے میں جو ہدایات ہیں ان کو بھلا دیا ہے' اسی کا یہ اثر ہے کہ ان میں آپس میں پھوٹ اور ایسی نااتفاقی ہے کہ خدا کی پناہ- یہ اسلام کے دشمن کمین گاہ میں رہ کر مسلمانوں کی نااتفاقی اور پھوٹ سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں اور یہ عقل کے دشمن کچھ نہیں سمجھتے' بلکہ جو کوئی ان کو اتفاق و اتحاد کی تلقین کرے' اس کے فوائد بتائے' یہ ناسمجھ اسی کے دشمن بن جاتے ہیں اور اعدائے دین اور دشمنان اسلام کی صفوں میں مل کر ان کی تباہی کے درپے ہو جاتے ہیں- شاید یہ ارشاد:
يَا اُمَّةً ضَحِكَتْ مِنْ جَهْلِهَا الْاُمَمُ- مسلمانوں ہی کی شان میں ہے-
اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا- یعنی صفوں کو قائم کرو اور سیدھے مل کر کھڑے ہو (اس طرح سے کہ ہر ایک کا داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے یا بایاں پاؤں دوسرے کے داہنے پاؤں سے ملا رہے درمیان میں ذرا سی جگہ بھی خالی نہ رہے)-
اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا- کیا تم اس طرح صف نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں-
خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَ شَرُّهَا اَوَّلُهَا- مردوں کی بہتر صف پہلی صف ہے (جو عورتوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف اخیر صف ہے (جو عورتوں کے قریب ہوتی ہے) (اور عورتوں کی بہتر صف اخیر صف ہے (جو مردوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف پہلی صف ہے (جو مردوں سے نزدیک ہوتی ہے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں مرد اور عورت سب جماعت کی نماز میں شریک رہتے)-
رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ- اپنی صفوں کو ٹھوس بناؤ (بیچ میں خالی جگہ مت رکھو مل کر کھڑے ہو)-
اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ- پہلے آگے کی صف کو پورا کر لو (پھر جو اس کے نزدیک ہے اگر کچھ کمی رہے تو اخیر کی صف میں رہے (ایسا نہ کرو کہ آگے کی صف میں جگہ ہو اور کوئی اس کے بعد کی صف میں کھڑا ہو جائے)-
رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ- آں حضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا نماز پڑھ رہا تھا' آپؐ نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا (کیونکہ جب صف میں جگہ ہو اور کوئی وہاں کھڑا نہ ہو بلکہ اکیلا پیچھے کھڑا ہو جائے' تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی اہل حدیث کا یہی قول ہے- مگر جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ نماز تو صحیح ہو جائے گی پر مکروہ ہوگی اور ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا)-
اِلَّا مَا قُتِلَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ- مگر جو دو لشکروں کے بیچ میں مارا جائے-
صَفْقٌ- مارنا اور اس طرح مارنا کہ آواز پیدا ہو' ہاتھ پر ہاتھ مارنا' بیع ختم ہونے کے لیے تلی بجانا' بند کرنا' کھولنا-
صَفَاقَةٌ- سنگین ہونا-
تَصْفِيْقٌ- پنکھ مارنا یا تالی بجانا' دستک دینا-
اِصْفَاقٌ- پیٹ بھر کھانا لانا-
تَصَفُّقٌ- تردد-
اِنْصِفَاقٌ- لوٹ جانا-
اِصْطِفَاقٌ- حرکت اور تموج-
صَافِقَةٌ- وہ جماعت جو آ کر اترے-
اِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ اَنْ تُقَاتِلَ اَهْلَ صَفْقَتِكَ- سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کسی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر (اس سے عہد و اقرار کرے) پھر اس کو مارنا (کیونکہ یہ دغا اور فریب ہے جو سخت مذموم اور بڑا گناہ ہے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو مارنا کیونکہ وہ اپنے دینی بھائی ہیں)-
اَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمْرَةَ قَلْبِهٖ- اس کو اپنے ہاتھ کی مار دی (بیعت کی) اور اپنے دل کا پھل دے دیا (مطلب یہ ہے کہ جب بیعت کر لی تو دل سے اس کو پورا کرنا چاہیے)-
اَلْهَاهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ- ان کو بازاروں میں خرید و فرخت نے غافل کر دیا تھا (بہت سی حدیثیں آں حضرتؐ کی ان کو سننے کی فرصت نہیں ملتی تھی)-

صَفْقَةٌ خَاسِرَةٌ-نقصان کا سودا-

صَفْقَتَانِ فِیْ صَفْقَةٍ-ایک عقد میں دو معاملہ کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا (اس کی تفسیر کتاب الباء میں بیعتان فی بیعۃ کے متعلق گزر چکی ہے-

نَهٰی عَنِ الصَّفْقِ وَالصَّفِیْرِ-تالی بجانے اور سیٹی دینے سے آپؐ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ مشرکوں کی خصلت تھی مسلمان جب نماز پڑھتے تو وہ تالیاں بجاتے' سیٹیاں دیتے تاکہ نماز میں توجہ اور خیال بٹے- مجمع البحار میں ہے' بعض نے کہا کہ اسی تالی کے لیے ممانعت ہے جو کھیل کود کے طور پر ہو)-

مترجم کہتا ہے' لیکن جو دستک کام سے دی جائے مثلاً نماز میں کوئی حادثہ یا اور کسی ناگزیر ضرورت سے' تو وہ منع نہیں ہے-

صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ- بڑا معاملہ کرنے والا' جہان میں پھرنے والا (یعنی بہت سفر کرنے والا جہاں دیدہ)-

اِذَا اصْطَفَقَ الْاٰفَاقُ بِالْبَیَاضِ-جب آسمان کے کناروں میں سفیدی پھیل جائے-

فَاصْفَقَتْ لَهٗ نِسْوَانُ مَكَّةَ-مکہ کی عورتیں ان کے پاس جمع ہوئیں- (ایک روایت میں فَانْصَفَقَتْ لَهٗ ہے معنی وہی ہیں)-

فَنَزَعْنَا فِی الْحَوْضِ حَتّٰی اَصْفَقْنَاهُ- ہم نے پانی کھینچ کھینچ کر حوض میں ڈالا' اس میں جمع کیا (صحیح افهقناه ہے یعنی اس کو بھر دیا-)

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ اَخَذَتْ بِاُنْثَیَیْ زَوْجِهَا فَخَرَقَتِ الْجِلْدَ وَلَمْ تَخْرِقِ الصِّفَاقَ فَقَضٰی بِنِصْفِ ثُلُثِ الدِّیَةِ-حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کے فوطے پکڑ لیے اور کھال پھاڑ ڈالی لیکن اندر کی باریک کھال جو گوشت پر ہوتی ہے نہیں پھاڑی- آپ نے حکم دیا تہائی دیت کے نصف حصہ کا-

صِفَاقٌ- وہ جھلی جو کھال کے نیچے گوشت پر چمٹی ہوتی ہے-

لَاُنْزِعَنَّكَ عَنِ الْمُلْكِ نَزْعَ الْاُصْفُقَانِیَّةِ- تجھ کو سلطنت سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح خدمت گاروں (یعنی غلام اور لونڈیاں کو نکال دیتے ہیں (یعنی ذلت اور رسوائی کے ساتھ' یہ معاویہؓ نے بادشاہ روم کو لکھا تھا)-

اَلتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ-عورتوں کو (اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو) دستک دینا چاہیے (اور مرد سبحان اللہ کہیں)-

اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَلْیَصْفُقْ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ- جب آدمی وضو کرے تو اپنے منہ پر پانی مارے (اس طرح کہ پانی ڈالنے پر آواز نکلے' یعنی زور سے چھپاکہ مارے- یہ امامیہ کی روایت ہے) (مجمع البحرین میں ہے کہ صفقة ہاتھ پر ہاتھ مارنے کو کہتے ہیں- اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی قطعی معاملہ کرتے' معاہدہ وغیرہ تو ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا- اسی نسبت سے اب ہر مطلق عقد کو صفقة کہنے لگے' جس طرح مستعمل ہے)-

بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ صَفْقَةِ یَدِكَ- یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے معاملہ میں برکت دے-

مَنْ نَكَثَ صَفْقَةَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَی اللّٰهِ اَجْذَمَ- جو شخص امام برحق سے بیعت کر کے پھر اس کو توڑ ڈالے (امام سے کئے گئے عہد سے پھر جائے) وہ اللہ تعالیٰ کے پاس دست و پا شکستہ یا جذام کی بیماری میں مبتلا ہو کر آئے گا (جذام کی بیماری سے آخر میں ہاتھ پاؤں سڑ کر گل جاتے ہیں اور یہاں پر امام سے مراد ایسا امام یا امیر ہے کہ جس کی امارت و امامت شرعاً صحیح ہو اور بیعت توڑنا اس وقت گناہ ہے جب بلا وجہ شرعی ہو- لیکن اگر امام منکرات کا ارتکاب کرنے لگے اور اپنے مامور و متبعین کو خلاف شرع احکام دینے لگے تو ایسی صورت میں نہ صرف اس کی بیعت کا قلادہ اپنی گردن سے اتار پھینکے بلکہ اس کو اس منصب سے معزول کر دینا ہی درست ہے)-

نَهٰی عَنِ الْاِسْتِحْطَاطِ بَعْدَ الصَّفْقَةِ-جب بیع کا معاملہ قطعی ہو جائے تو پھر اس میں کمی کرانا یا بائع سے کہنا کہ کچھ قیمت کم کر دے) اس سے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے)-

وَیُطَافُ عَلٰی نِزَالِهَا فِیْ اَفْنِیَةِ قُصُوْرِهَا بِالْاَعَاسِیْلِ الْمُصَفَّقَةِ- بہشت میں اترنے اور ٹھہرنے کے مقاموں میں' اس کے محلات کے صحنوں میں صاف کئے ہوئے

شہد کا دودھ ہوگا-

اَلْعَسَلُ الْمُصَفَّقُ- صاف کیا ہوا شہد-

فَضَرَبَهُ فِي الْعَانَةِ فَخَرَجَتِ الصِّفَاقُ یا فَخَرَجَتِ السِّفَاقُ- اس کے پیڑو پر مارا تو اندر کی جھلی جو گوشت پر ہوتی ہے نکل آئی-

صَفِيْقُ الْوَجْهِ- بے شرم-

صَفْنٌ یا صُفُوْنٌ- تین پاؤں پر کھڑا ہونا چوتھا پاؤں اٹھا کر دونوں پاؤں برابر رکھنا' مارنا' متفکر ہونا' حیران ہونا-

تَصْفِيْنٌ صَفْنٌ بنانا' یعنی وہ گھر جو زنبور اپنے لیے بناتی ہے-

تَصَافُنٌ- حصوں کے موافق بانٹ لینا-

صَفْنٌ اور صَفَنٌ- خصیہ کی تھیلی کو بھی کہتے ہیں اور بالی کے خلاف کو اور دستر خوان کو-

صُفْنٌ- ڈولچی جس سے وضو کرتے ہیں اور توشہ دان-

اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قُمْنَا خَلْفَهُ صُفُوْفًا كُلٌّ صَافِنٌ قَدَمَيْهِ قَائِمًا فَهُوَ صَافِنٌ- جب آنحضرتؐ رکوع سے سر اٹھاتے' ہم سب صفیں باندھے ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے (عرب لوگ ہر شخص کو جو اپنے دونوں پاؤں برابر زمین پر رکھے ہوئے کھڑا ہو "صَافِن" کہتے ہیں)-

صُفُوْنٌ یہ جمع ہے صَافِنٌ کی (جس طرح قُعُوْدٌ جمع ہے قَاعِدٌ کی)-

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّقُوْمَ لَهُ النَّاسُ صُفُوْنًا- جو شخص اس کو پسند کرے کہ لوگ دونوں پاؤں برابر کر کے اس کے لیے کھڑے ہو جائیں (تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے)-

فَلَمَّا دَنَا الْقَوْمُ صَافَنَّا هُمْ- جب وہ نزدیک آئے تو ہم بھی ان کے برابر کھڑے ہوئے-

نَهٰى عَنْ صَلٰوةِ الصَّافِنِ- آں حضرتؐ دونوں پاؤں جوڑ کر (کہ درمیان میں کشادگی نہ رہے) نماز پڑھنے سے منع فرمایا-

صَافِن- یہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے معنی میں اختلاف ہے- دراصل صافن اس کو کہیں گے جو اپنا ایک پیر پیچھے کی طرف موڑ لے جیسے گھوڑا اپنے سم موڑ لیتا ہے- مگر بعض کا کہنا ہے کہ "صافن" وہ ہے جو ایک ہی پیر پر کھڑا ہو کر اپنے جسم کا سارا وزن اسی پر لے لے اور دوسرا پیر اٹھا رہنے دے-

رَأَيْتُ عِكْرَمَةَ يُصَلِّيْ وَقَدْ صَفَنَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ- میں نے عکرمہ کو دیکھا وہ دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھ رہے تھے-

اِنَّهُ عَوَّذَ عَلِيًّا حِيْنَ رَكِبَ وَ صَفَنَ ثِيَابَهُ فِيْ سَرْجِهٖ- جب حضرت علیؓ جنگ کے لیے سوار ہوئے' تو آنحضرتؐ نے ان کے لیے اللہ تعالی سے پناہ مانگی (یعنی اللہ کی حفاظت ان کے لیے چاہی) اور ان کے کپڑے ان کی زین میں جوڑ دیے-

لَئِنْ بَقِيْتُ لَاُسَوِّيَنَّ بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَ الرَّاعِيَ حَقُّهٗ فِيْ صُفْنِهٖ- اگر میں اور زندہ رہا تو سب لوگوں کو برابر کردوں گا (کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے گا) حتی کہ گڈریے (چرواہے) کا حق اس کے توشہ دان میں آ جائے گا (اس کو اپنے حق کے لیے لڑنا جھگڑنا نہ پڑے گا)-

صُفْنٌ- وہ تھیلہ جس میں چرواہے کا کھانا' چمقاق اور دوسری ضروریات رہتی ہیں-

اَلْحِقْنِيْ بِالصُّفْنِيْ- پانی کی ڈولچی لے کر مجھ سے مل-

شَهِدْتُ صِفِّيْنَ وَ بِئْسَ الصِّفُّوْنَ- میں (جنگ) صفین میں موجود تھا اور صفین بری جگہ تھی- (ایک ایسی جگہ اور مقام کہ جہاں لڑ کر مسلمانوں کی اجتماعیت پاش پاش ہوگئی)-

صَفْوٌ یا صَفَاءٌ یا صُفُوٌّ- صاف ہونا' آسمان پر ابر نہ ہونا' اوپر اور بالائی حصہ کا عمدہ کھانا نکال لینا-

صَفْوٌ اور صَفَاوَةٌ- دودھ بہت ہونا-

تَصْفِيَةٌ- صاف کرنا-

مُصَافَاةٌ اور اِصْفَاءٌ- صاف رکھنا-

اَصْفَى الرَّجُلُ- کثرت جماع کے سبب خالی ہوگیا' اب اس میں منی نہ رہی- شاعر کی شعر گوئی ختم ہوگئی-

تَصَافِيْ- باہم صاف ہونا' موافقت کر لینا-

اِصْطِفَاءٌ- چن لینا' برگزیدہ کرنا-

اِسْتِصْفَاءٌ - برگزیدہ سمجھنا-

صَافِی - سوداگروں کی اصطلاح میں خالص نفع بعد وضع اخراجات-

اِنْ اَعْطَيْتُمُ الْخُمُسَ وَسَهْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَالصَّفِيَّ فَاَنْتُمْ اٰمِنُوْنَ - اگر تم لوٹ کے مال میں پانچواں حصہ اور آنحضرتؐ کا حصہ اور صفی ادا کر دو تو پھر تم کو امن ہے کچھ ڈر نہیں-

صَفِيٌّ - وہ چیز جو لشکر کا سردار لوٹ کے مال میں سے خاص اپنے لیے چن لے تقسیم غنیمت سے پہلے- اس کو صفیہ بھی کہتے ہیں- طیبی نے کہا یہ صفی لینا صرف آں حضرتؐ کو جائز تھا اور کسی حاکم کو ایسا کرنا درست نہیں ہے-

صَفَايَا - جمع ہے صَفِيَّة کی-

كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ - ام المومنین صفیہ صفی تھیں (یعنی آنحضرتؐ نے خیبر کی لوٹ میں سے ان کو خاص اپنے لیے منتخب فرما لیا تھا)-

تَسْبِيْحَةٌ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ لَقُوْحٍ صَفِيٍّ فِيْ عَامِ لَزْبَةٍ - کسی کام میں ایک بار سبحان اللہ کہنا' ایک دو بیل اونٹنی سے بہتر ہے جو جننے کے قریب ہو اور قحط اور سختی کے سال میں ملے-

اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ - (اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے خالص چہیتے (مثلاً فرزند یا بیوی یا دوست یا بھائی) کو اٹھا لے پھر وہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا ثواب چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت کے سوا دوسرا کوئی بدلہ پسند نہیں کرتا (یعنی ایسا شخص ضرور بہشت میں جائے گا)-

كَسَانِيْهِ صَفِيِّيْ عُمَرُ - میرے منتخب دوست عمر نے مجھ کو یہ پہنایا-

لَهُمْ صِفْوَةُ اَمْرِهِمْ - ان کو اپنے کام میں جو بہتر ہو اس کا اختیار ہے-

هُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الصَّوَافِي الَّتِيْ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ (حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ دونوں ان مالوں کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خاص کر کے دیئے تھے بنی نضیر یہودیوں کی جائدادوں میں سے-

صَوَافِي (نہایہ میں ہے کہ) وہ املاک اور اراضی جن کے مالک جلاوطن کر دیئے گئے یا مر گئے اور وہ لاوارث رہ گئیں-

صَافِيَه - یہ صَوَافِي کا مفرد ہے (ازہری نے کہا کہ صوافی وہ املاک اور اراضی جن کو بادشاہ خاص اپنے مصارف کے لئے مخصوص کر لے) (اور بعض نے قرآن میں اس طرح پڑھا ہے:

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافِيَ - یعنی ان جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لو جو خاص اس کے لیے رکھے گئے ہیں)-

مترجم کہتا ہے دکن کی اصطلاح میں ایسی اراضی کو کہ جس کو بادشاہ اپنے لیے مخصوص کر لیتا ہے "صرف خاص" کہتے ہیں اور اب تک ریاست حیدرآباد میں ایک قلعہ ملک اس نام سے مخصوص ہے جو نظام کے مصارف خاص میں صرف کیا جاتا ہے-

صَفَا وَمَرْوَة - یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حج اور عمرے میں سعی کرتے ہیں (اصل میں صَفَا جمع ہے- صَفَاةٌ کی یہ معنی چکنا اور صاف پتھر)-

يَضْرِبُ صَفَاتَهَا بِمِعْوَلِهٖ - اس کے سخت اور چکنے پتھروں کو اپنے سبل سے مارتا ہے (سبل زمین کھودنے کا آلہ- یعنی اس کو خوب پرکھتا ہے)

لَا تُقْرَعُ لَهُمْ صَفَاةٌ - ان کا کوئی پتھر ٹھونکا جاتا (یعنی ان کو کوئی نہیں ستاتا)-

كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ - وحی کی آواز ایسی ہے جیسے ایک زنجیر کو صاف سپاٹ چکنے پتھر پر چلائیں-

صَفْوَان کی جمع صُفِيٌّ ہے- بعض نے کہا کہ وہ خود جمع ہے اور اس کا مفرد صَفْوَانَةٌ-

اَبْيَضُ مِثْلُ الصَّفَا - سفید چکنے اور صاف پتھر کی طرح (یہ مثال ہے ایمان کے استحکام اور صحت وصفائی کی)-

وَصَفْوُهٗ لَكُمْ وَ كَدِرُهٗ عَلَيْهِمْ - اچھا اچھا تو تمہارے لیے ہے اور خراب خراب سب ان پر ہے (یعنی رعیت کے لوگ مزے میں رہتے ہیں' بادشاہوں کے عطیات لے کر مزے اور

آرام سے گزارتے ہیں اور بادشاہ کو طرح طرح کی فکریں کرنا پڑتی ہیں- مال کا وصول اور جمع کرنا' پھر مناسب مواقعوں پر صرف کرنا- رعایا اور ملک کی حفاظت کرنا اور دشمنوں کی تاک میں رہنا)-

اِصْفَاءٌ- چنا-

اِنَّمَا سُمِّيَ الصَّفَا لِاَنَّ الْمُصْطَفٰى اٰدَمَ هَبَطَ عَلَيْهِ- صفا پہاڑ کا نام صفا اس لیے ہوا کہ مصطفے (یعنی حضرت آدمؑ) اسی پر اترے تھے-

نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَنَا لَنَا الْاَ نْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ- ہم (امام لوگ) وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالی نے ہماری اطاعت فرض کی ہے' ہم ہی کو لوٹ کے مال ملنے چاہیں اور منتخب شدہ مال بھی ہم کو ملنا چاہیے-

لِلْاِ مَامِ صَوَافِي الْمُلُوْكِ- امام کو بادشاہوں کی خاص چنی ہوئی چیزیں ملنی چاہیں (یعنی کافر بادشاہوں کی)-

قَدِ اصْطَفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ذُوالْفِقَارِ اِخْتَارَهٗ لِنَفْسِهٖ- آنحضرتؐ نے غزوہ بدر میں (لوٹ کے مال سے) منبہ بن حجاج کی تلوار خاص اپنے لیے رکھ لی' اسی کا نام ذوالفقار تھا- پھر وہ تلوار حضرت علیؓ کو دے دی)-

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ- حضرت محمد اللہ تعالی کے منتخب (بندہ) ہیں' اس کی مخلوقات میں-

صَافِيَةُ- یہ حضرت فاطمہؓ کا ایک باغ تھا-

صَفْوَان- یہ کئی راویان حدیث کا نام ہے- اس کے علاوہ صفوانؓ بن معطل وہ صحابی تھے جن سے ام المومنین حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی تھی-

صَفِيَّة- یہ عبدالمطلب کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی پھوپی تھیں حضرت زبیرؓ ان کے بیٹے تھے- اور صفیہ بنت حیی آنحضرتؐ کی بیوی تھیں جو غزوہ خیبر میں ہاتھ آئی تھیں-

باب اصاد مع القاف

صَقْبٌ- گھونسا لگانا یا سخت ٹھوس چیز پر مارنا' بلند کرنا' اکٹھا کرنا' آواز کرنا' قریب ہونا' دور ہونا-

مُصَاقَبَةٌ- مواجہہ اور موافقت-

اِصْقَابٌ- نزدیک کرنا' نزدیک ہونا-

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ- ہمسایہ اپنے نزدیک والی زمین یا مکان کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اس کو حق شفعہ حاصل ہے- ایک روایت میں بسقبه ہے سین سے' معنی وہی ہیں- یہ حدیث امام ابوحنیفہ کی دلیل ہے کہ ہمسایہ کو حق شفعہ حاصل ہے اور جمہور علماء صرف شریک کے لیے حق شفعہ ثابت کرتے ہیں- وہ کہتے ہیں کہ حدیث کا مطلب صرف یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ کا خیال رکھنا چاہیے' اس کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیے' اس کا حق دور والوں پر مقدم ہے اور اگر اس سے شفعہ کا حق مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ ہمسایہ شریک پر مقدم ہو- حالانکہ خود حنفی حضرات بھی اس کے قائل نہیں ہیں- کذا قال الکرمانی)-

كَانَ اِذَا اُوْتِيَ بِالْقَتِيْلِ قَدْ وُجِدَ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ حَمَلَهٗ عَلٰى اَصْقَبِ الْقَرْيَتَيْنِ اِلَيْهِ- حضرت علیؓ کے پاس جب کوئی ایسا مقتول آتا جس کی نعش دو بستیوں کے درمیان ملتی' تو آپ اس کو نزدیک والی بستی میں اٹھا لاتے (وہاں دریافت کرنے قسامت کا حکم دیتے)-

صَقَحٌ- سر کے سامنے کے حصے پر بال نہ ہونا- بمعنی صَلَعٌ ہے اَصْقَحُ بمعنی اَصْلَعُ-

صَقْرٌ- مارنا-

صَاقُوْر- پھاوڑے یا بیلچے سے توڑنا' سلگانا' جلانا' سخت گرمی پہنچانا-

تَصْقِيْرٌ- سلگانا' روشن ہونا-

اِصْقِرَارٌ- بہت ترش ہونا-

صَقْرٌ- ہر شکاری پرند کو کہتے ہیں- جیسے باز' شاہین' بحری وغیرہ-

صاقر- جو پرندے شکار نہیں کرتے ان کو کہتے ہیں-

صَقْرٌ- کھٹے دودھ کو بھی کہتے ہیں-

كُلُّ صَقَّارٍ مَلْعُوْنٌ- ہر صقار ملعون ہے (لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ صقار کون؟ ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ

میں کچھ لوگ ہوں گے جب وہ آپس میں ملیں گے تو ایک دوسرے پر لعنت کریں گے)۔

(ایک روایت میں سَقَّارٍ ہے سین ہے اس کتاب ''س'' میں بیان کیا جا چکا ہے۔بعض نے کہا صَقَّارٍ سے چغل خور مراد ہے اور بعض نے مغرور اور متکبر معنی کیے ہیں)۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الصَّقُوْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چغل خور (یا دیوث) کا نہ فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

اَوْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا - یا جلدی سے چل دینے والا پرندہ۔

نَاقَةٌ مُشْمَعِلَّةٌ - تیز رو اونٹنی (اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

لَيْسَ الصَّقْرُ فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ - کھجور کا شیرہ درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہے (بلکہ کھجور کو درخت سے اتار کر اس سے بنایا جاتا ہے)۔

صَقْعٌ - مارنا یا سر پر مارنا' داغ دینا' گوز لگانا' گراتا' سیدھے راستہ سے پھر جانا یا خیر اور احسان کے راستہ سے پھرنا۔چیخنا پکارنا (جیسے صُقَاعٌ اور صَقِيْعٌ ہے)۔

صَقْعٌ - بیہوش ہونا۔

صَقِيْعٌ - شبنم' اوس۔

مِصْقَعٌ - فصیح و بلیغ بلند آواز والا۔

مَنْ زَنَا مِمْ بِكْرٍ فَاصْقَعُوْهُ مِاَةً - جو شخص کنواری سے زنا کرے اس کے سو کوڑے لگاؤ۔

مِمْ بِكْرٍ اصل میں من بِكْرٍ تھا' مگر نون کے بعد جب بے آتی ہے تو نون کو میم سے بدل دیتے ہیں۔بعض نے کہا یہ مم بکر ہے بہ کسرہ را بلا تنوین۔اصل میں مِنَ الْبِكْرِ تھا اور یہ اہل یمن کی لغت ہے وہ لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں جیسے

ليس من امبرا مصيام في امسفر

اِنَّ مُنْقِذًا اُصْقِعَ اٰمَّةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ - منقذ کے سر پر زمانہ جاہلیت میں ایک زخم لگا تھا جو اس کے داغ پر پہنچا تھا۔

صُقْعَةٌ - سخت سردی۔

شَرُّ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ الْخَطِيْبُ الْمِصْقَعُ - فتنہ اور فساد میں سب سے بدتر وہ خطبہ سنانے والا ہے جو فصیح آواز والا ہو (لوگ اس کے خطبے سے اور زیادہ گمراہوں اور فتنہ اور فساد پر مستعد ہوں)۔

صَقْعَبٌ - لمبی آواز دینے والا۔

صَقْعَرَةٌ - چیخنا۔

صُقْعُرٌ - ٹھنڈا پانی یا تلخ غلیظ و بدبودار پانی۔

صَقْلٌ یا صِقَالٌ جلا دینا' صاف کرنا' صیقل کرنا' پہل نکال ڈالنا' مارنا۔

مُصَاقَلَةٌ - مدارات کرنا' مداہنت کرنا۔

صِقَالَةُ الْبَنَّاءِ - پاڑ جس کو بنا کر عمارت کے بلائی حصہ کو تعمیر کرتے ہیں۔

صُقْلَةٌ - کوکھ۔

صَيْقَل - وہ شخص جو تلواروں کا زنگ صاف کرتا ہے۔ان کو جلا دیتا ہے۔

صَيَاقِل اور صَيَاقِلَة - یہ صَيْقَل کی جمع ہیں۔

وَلَمْ تُزْرِبِهٖ صُقْلَةٌ - لاغری اور دبلے پن نے اس میں کوئی عیب نہیں کیا (یہ صَقَلْتُ النَّاقَةَ سے ماخوذ ہے۔یعنی میں نے اونٹنی کو دبلا کیا۔بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ بہت کہ کہیں پھولا تھا اور نہ بالکل دبلا تھا)۔

وَ يُصْبِحُ صَقِيْلًا دَهِيْنًا - آنحضرت صبح کرتے اور آپ چمک دار چکنے ہوتے (یعنی حضورؐ کا جسم صاف' چمکدار اور نورانی معلوم ہوتا)۔

مِصْقَلَة - حضرت علیؓ کا حامل تھا۔اور جس چیز سے کسی زنگ خوردہ شے کو صاف کریں اس کو بھی مِصْقَلَةٌ کہتے ہیں۔

صَقِيْلٌ - چکنی ٹھوس چیز جس کے اندر پانی جذب نہ ہو بلکہ اوپر ہی سے بہہ جائے۔

صِقْلَابٌ - بہت کھانے والا' اور سفید رنگ۔

صَقَالِبَة - چھٹی اقلیم کے لوگ جو سفید رنگ ہوتے ہیں۔(جیسے بلغاری اور روسی)۔

باب الصاد مع الكاف

صَكٌّ - زور سے مارنا' دھکیلنا' طمانچہ لگانا' تمسک' دستاویز قبالہ

بند کرنا‘ ملا دینا۔

اِصْطِكَاكٌ ۔ رگڑ کھانا۔

صَكَّاكٌ ۔ قبالہ نویس۔

صَكِيْكٌ ۔ ضعیف‘ ناتوان۔

مَرَّ بِجَدْيٍ اَصَكَّ مَيِّتٍ ۔ آنحضرتؐ ایک بکری کے مرے ہوئے بچے پر گزرے‘ جس کے گھٹنے رگڑے گئے تھے۔

صَكَكٌ ۔ دوڑنے کے وقت ایک پیر کا گھٹنا دوسرے سے رگڑ جانے کو ”صکك“ کہتے ہیں۔ (بعض نے کہا ہے کہ اصلك سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ اس کے گھٹنوں کے بال نکل گئے تھے)۔

قَاتَلَكَ اللّٰهُ اُخَيْفِشَ الْعَيْنَيْنِ اَصَكَّ الرِّجْلَيْنِ (عبد الملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے (کمبخت) آنکھوں کا بیمار‘ پاؤں کا ”اَصَكّ“ ہے (یعنی چلتے وقت تیرا ایک پاؤں دوسرے سے رگڑ کھاتا ہے)۔

حَمَلَ عَلٰى جَمَلٍ مِّصَكٍّ ۔ ایک مضبوط زوردار اونٹ پر سوار کیا (بعض نے کہا ”مِصَكّ“ سے وہی مطلب مراد ہے کہ چلنے کے دوران اس کی کونچیں رگڑا کھائیں)۔

فَاَصُكُّ سَهْمًا فِيْ رِجْلِهٖ ۔ میں اس کے پاؤں میں ایک تیر مار دیتا۔

فَاصْطَكُّوْا بِالسُّيُوْفِ ۔ آخر وہ تلواروں سے لڑنے لگے (ایک دوسرے پر وار کرنے لگے)۔

اَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ ۔ (ابوہریرہؓ نے مروان سے کہا کہ) تو نے دستاویزوں کی بیع درست کر دی (اس زمانہ میں یہ ہوتا تھا کہ حکومت سے لوگوں کو سالانہ یا ماہوار کی سند مل جاتی کہ اتنے عرصہ کے بعد ان لوگوں کو اتنی رقم ادا کر دی جائے گی۔ لوگ ان سندوں کو رقم وصول کرنے سے قبل دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے۔ ابوہریرہؓ نے اس سے منع کیا کیونکہ یہ ایک ایسی شے کی بیع ہے جو ابھی بائع کے قبضہ میں نہیں آئی‘ اور اس طریقہ کی بیع سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں حکومت نے نوٹ نکالے ہیں۔ یعنی لوگوں سے روپیہ لے کر اتنے ہی روپے کی ایک دستاویز اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ مجاز ہے کہ جب چاہے اس دستاویز کو بیچ ڈالے یا حکومت کو واپس کر کے اپنا روپیہ واپس لے۔ بظاہر اس کی بیع میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومت کے سیاسی زور سے اس دستاویز کو رواج دیا گیا ہے اور اس رواج کو روکنا حکومت کی نگاہ اور قانون میں بغاوت کرنا ہے۔ بہر حال یہ لازمی ہے کہ نوٹ برابر برابر بیچے یعنی سو روپے کا سو روپے کے عوض‘ ورنہ سود ہوگا اگر بغیر بٹہ کے گریز نہ ہو تو ایسا کرے کہ مثلاً ۹۹ روپے لے اور ایک روپیہ کے بدل آٹھ آنے یا بارہ آنے کے پیسے لے لے تو اس صورت میں اختلاف جنس کی وجہ سے سود کی حرمت باقی نہ رہے گی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ معاملہ نقدانقد کرے نہ کہ ادھار‘ کیونکہ یہ بیع صرف میں داخل ہے اور اس میں ایک طرف ادھار ہونا درست نہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ سرکاری سندوں کا بھی جس میں رقم دینے کا وعدہ ہو یا غلہ وغیرہ دینے کا‘ تو اس کا بیچنا درست ہے وہ شخص ان کو فروخت کر سکتا ہے جس کے نام کی سند ہے۔ لیکن جس نے اس کو خریدا‘ وہ پھر اس کو تیسرے کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا جب تک رقم یا غلہ وصول نہ کر لے۔

كَانَ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّ جَفْنَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَدْعَانَ فِيْ صَكَّةِ عُمَيٍّ ۔ آںحضرتؐ عبد اللہ بن جدعان کے کڑے میں دوپہر کے وقت سایہ لیتے (یہ کڑہ بہت بڑا تھا۔ عبد اللہ بن جدعان زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو اس میں سے کھلایا کرتے‘ سوار اور پیادے سب اس میں سے کھاتے۔ ”عمی“ ایک شخص کا نام تھا جو حاجیوں کی دوپہر کی گرمی میں خدمت کرتا‘ ان کو پانی پلاتا۔ بعض نے کہا ایک لٹیرا تھا جس نے دوپہر کے لئے عام طور پر استعمال ہونے لگا)۔

صَكَّةُ عُمَيٍّ کے بارے میں بعض نے کہا کہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ نصف النہار کے وقت شدت تمازت میں جو کوئی باہر نکلتا ہے تو سورج کی عمودی شعائیں آنکھ نہیں کھولنے دیتیں گویا اندھے کی طرح ہو جاتا ہے۔

اہل عرب کہتے ہیں:

لَقِيْتُهٗ صَكَّةَ عُمَيٍّ ۔ میں اس سے ٹھیک دوپہر کو ملا۔

حَتّٰی اَعْطٰی صِکًا کًا - یہاں تک کہ اس نے دستاویزیں دے دیں-

فَلَمَّا جَاءَ هٗ صَکَّهٗ - جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آئے تو آپ نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا ان کی آنکھ پھوڑ دی (کیونکہ وہ اس وقت آدمی کے بھیس میں تھے اور حضرت موسیٰ نے ان کو نہیں پہچانا)-

مَا مِنْ رَجُلٍ يَّشْهَدُ شَهَادَةَ زُوْرٍ عَلٰى رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مَكَانًا صَكًّا مِنَ النَّارِ - جو شخص کسی مسلمان پر جھوٹی گواہی دے (اس کو نقصان پہنچانے کے لیے) تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی ایک جگہ کا قبلہ اس کے لیے لکھ دے گا (وہ اس جگہ میں ضرور جائے گا)-

هَلْ تَعْلَمُ نَفْسَ مَنْ تَقْبِضُ قَالَ لَا اِنَّمَا هِيَ صِكَاكٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِقْبِضْ نَفْسَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ - (کسی نے حضرت عزرائیلؑ سے پوچھا کیا تم کو یہ معلوم رہتا ہے کہ فلاں شخص کی روح میں قبض کروں گا (یعنی قبض کرنے سے پیشتر تم کو اس کا علم رہتا ہے کہ اس کی موت فلاں وقت آئے گی) انہوں نے کہا نہیں بات یہ ہے کہ (ہر روز) آسمان سے پروانے اترتے ہیں کہ آج فلاں شخص کی جو فلانے کا بیٹا ہے روح قبض کر (میں خدائی پروانوں پر عمل کرتا ہوں باقی موت کا وقت وہ مجھ کو بھی معلوم نہیں ہے' بجز پروردگار کے اس کو کوئی نہیں جانتا - دوسری روایت میں ہے کہ ساری دنیا حضرت عزرائیل کے سامنے ایک طبق کی طرح ہے جس میں دانے پڑے ہوں- پھر جس دانے کے اٹھا لینے کا حکم ہوتا اس کو وہ اٹھا لیتے ہیں)-

فَجَاءَ تِ الرِّيْحُ بِبَوْلِهٖ فَصَكَّتْ وُ جُوْهَنَا وَثِيَابَنَا - ہوا اس کا پیشاب اڑا کر لائی اور ہمارے چہروں اور کپڑوں پر مار دیا-

صَكْمٌ - مار ڈالنا' دھکیلنا-

صَاكِمٌ - موزہ-

صُكُمٌ - جمع ہے صاکم کی-

صَكْمَةٌ - سخت صدمہ-

صَوَاكِمُ - مصائب' سختیاں-

صَكَمَتْهُ الصَّوَاكِمُ - اس پر مصائب ٹوٹ پڑے-

باب الصاد مع اللام

صَلْبٌ - جلانا' سودی دینا' چربی نکالنا' بھونا' ہمیشہ رہنا' سخت ہونا-

صَلَابَةٌ - سختی-

تَصْلِيْبٌ - سخت بن جانا' سخت ہونا-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْمُصَلَّبِ - آنحضرتؐ نے اس کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا جس میں صلیب (ترسولی) کی شکلیں بنی ہوں (نصاریٰ یہ شکل برکت کے لیے بناتے ہیں- ان کے خیال میں حضرت عیسیٰ سولی پر چڑھائے گئے تھے- پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر کے اٹھا لیا)-

كَانَ اِذَا رَاَى التَّصْلِيْبَ فِيْ مَوْضِعٍ قَضَبَهٗ - آپ کس کپڑے میں کہیں ترسول کی شکل دیکھتے تو اس کو کاٹ ڈالتے-

فَنَاوَلْتُهَا عِطَافًا فَرَاَتْ فِيْهِ تَصْلِيْبًا فَقَالَتْ نَحِّيْهِ عَنِّيْ - میں نے ان کو ایک چادر کا کونہ دیا' انہوں نے دیکھا کہ اس میں صلیب کی شکل بنی ہے تو کہنے لگیں اس کو ہٹاؤ (مجھ سے دور رکھو)-

تَكْرَهُ الثِّيَابَ الْمُصَلَّبَةَ - حضرت بی بی ام سلمہؓ ان کپڑوں کو مکروہ سمجھتی تھیں' جن میں صلیب کی شکل بنی ہوتی-

رَاَيْتُ عَلَى الْحَسَنِ ثَوْبًا مُّصَلَّبًا - میں نے امام حسنؓ کو ایک کپڑا پہنے دیکھا جس پر صلیب کی شکل بنی تھی-

تَصْلِيْبٌ - عورتوں کا ایک خاص قسم کا پہناوا-

صَلَّبَتِ الْمَرْاَةُ خِمَارَهَا - یعنی عورت نے اپنی اوڑھنی میں تصلیب کی-

خَرَجَ ابْنُهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَضَرَبَ جُفَيْنَةَ الْاَعْجَمِيَّ فَصَلَّبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو آپ کے صاحبزادے عبید اللہ نکلے اور جفینہ عجمی کو (جو آپ کی قتل کی سازش میں شریک پایا گیا تھا) اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں مارا' ترسول کی شکل بنا دی- (یعنی ایسی شکل) +

صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى خَاصِرَتِىْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰذَا الصُّلْبُ فِى الصَّلٰوةِ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُ- میں نے حضرت عمرؓ کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنا ہاتھ کوکھ پر رکھا انہوں نے کہا نماز میں سولی کی شکل بنانا یہی ہے' آنحضرتؐ اس سے منع فرماتے تھے (اس لیے کہ جس شخص کو سولی دی جاتی ہے اس کے دونوں ہاتھ اسی طرح لکڑی پر پھیلے رہتے ہیں)-

خَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِىْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ- اللہ تعالی نے کچھ لوگوں کو بہشت کے لیے بنایا اور بہشت کو ان کے لیے اس وقت سے بنایا جب وہ اپنے باپ دادوں کی پشت میں تھے (ابھی دنیا میں آئے بھی نہ تھے)-

اَصْلَابٌ- یہ صُلْبٌ کی جمع ہے' بمعنی پشت-

قَرَابَةٌ صُلْبِيَّةٌ- خون کا رشتہ-

قَرَابَةٌ سَبَبِيَّةٌ- شادی کی رشتہ داری' یعنی ازار بندی رشتہ-

فِى الصُّلْبِ الدِّيَةُ- اگر کمر توڑ ڈالی جائے (آدمی کبڑا ہو جائے) تو اس میں دیت لازم ہوگی (بعض نے اس طرح پر ترجمہ کیا ہے کہ "پیٹھ پر مارنے کی وجہ سے اگر منی کا نکلنا موقوف ہو جائے تو دیت لازم ہوگی-")

تُنْقَلُ مِنْ صَالَبٍ اِلٰى رَحِمٍ- اذا مضى عالم بدا طبق (یہ اس قصیدہ کا ایک شعر ہے جو حضرت عباسؓ نے آں حضرتؐ کی تعریف میں کہا' یعنی تم پشت پدر سے ماں کے پیٹ میں منتقل ہوتے رہے' جب ایک عالم گزر تو دوسرا طبقہ پیدا ہوا-

لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَاهُ اَصْحَابُ الصُّلُبِ- جب آپ مکہ میں آئے تو ہڈیوں کے پکانے والے آپ کے پاس آئے (یہ وہ لوگ تھے جو ہڈیاں جمع کر کے ان کو پانی میں پکاتے اور جو کچھ روغن ان میں سے نکلتا اس کا سالن کرتے)-

اِنَّهُ اسْتُفْتِىَ فِىْ اسْتِعْمَالِ صَلِيْبِ الْمَوْتٰى فِى الدِّلَاءِ وَالسُّفُنِ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ- حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ مردار کی چربی ہم ڈولوں اور کشتیوں میں لگائیں آپ نے فرمایا نہیں-

صَلِيْبٌ چربی کو بھی کہتے ہیں صُلُبٌ اس کی جمع ہے-

تَمْرُ ذَخِيْرَةَ مُصَلِّبَةٌ- ذخیرہ کی کھجور سخت ہوتی ہے-

تَمْرُ الْمَدِيْنَةِ صُلْبٌ- مدینہ کی کھجور سخت ہوتی ہے- (عرب لوگ کہتے ہیں:

رُطَبٌ مُصَلِّبٌ- پکی کھجور سخت اور خشک-

اَطْيَبُ مَضْغَةً نِيَّةٌ مُصَلِّبَةٌ- جو صیحانی کھجور سخت ہو گئی' وہ چبانے میں بہت عمدہ (ہوتی) ہے- (صیحانی مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے)-

اِنَّ الْمُغَالِبَ صُلْبَ اللّٰهِ مَغْلُوْبٌ- جو شخص اللہ تعالی کی قوت سے مقابلہ کرے وہ مغلوب ہوگا (کیونکہ اللہ کے سوا کسی میں قوت نہیں' جس کسی میں کچھ قوت ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے-)

فِىْ ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ اَوْتَصَاوِيْرَ- اس کپڑے میں جس میں ترسول کی شکل بنی ہو یا تصویریں ہوں-

يَكْسِرُ الصَّلِيْبَ (جب حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے تو) صلیب کو توڑ ڈالیں گے- (مذہب عیسائیت کو جو نصاری نے اختیار کر لیا ہے اس کی تردید کریں گے اور باطل قرار دیں گے اور توحید اور اسلام کو پھیلائیں گے)-

لَمْ يَكُنْ فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا نَقَضَهُ- جہاں جہاں اس میں مورتیں تھیں ان کو توڑ ڈالا (تصالیب سے تصاویر مراد ہیں)-

اَمَرَ بِمَحْوِ الصُّلُبِ- آپؐ نے ترسول کو میٹ ڈالنے کا حکم دیا-

صَالِبٌ- سخت بخار لرزے کے ساتھ-

صَلِيْبِيَّةٌ- نصاری کی وہ فوجیں جو اپنے جھنڈوں اور کپڑوں پر صلیب کا نشان بنا کر بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لیے آئے تھے یہ جنگ دنیا کی بڑی جنگوں میں سے ہے اس میں نصاری اور مسلمان مارے گئے- بالآخر بیت المقدس پر قبضہ مسلمانوں ہی کا رہا- سلطان صلاح الدین نصاری پر غالب ہوئے اور ان کو نکال باہر کیا- محاربہ صلیب اسی جنگ کا نام ہے-

اَقِمْ صُلْبَكَ- اپنی پیٹھ (رکوع میں) سیدھی رکھ-

صَلْتٌ- ایڑ لگانا' چکنائی کم ہونا' کشادہ پیشانی' عمدہ صیقل کی

ہوئی تلوار، بڑی چھری، جو شخص اپنی حاجتوں کو پورا کرے۔
صَلْتٌ اور صُلْتٌ۔ ننگی تلوار سے مارنا۔
اِصْلِيْتٌ اور مِصْلَاتٌ اور مِصْلَتٌ اور مُنْصَلِتٌ۔
بہادری، جری، اپنے ارادوں کو پورا کرنے والا۔
كَانَ صَلْتَ الْجَبِيْنِ۔ آنحضرت ﷺ کشادہ پیشانی تھے۔
سَهْلَ الْخَدَّيْنِ صَلْتَهُمَا۔ رخسار ڈھلے ہوئے برابر نہ یہ کہ گال پھولے ہوئے۔
فَاخْتَرَطَ السَّيْفَ وَ هُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا۔ (غورث نے آنحضرت کی) تلوار لے کر سونت لی (آپ ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما رہے تھے) ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔
اَصْلَتَ السَّيْفَ۔ تلوار سونت لی یا نیام سے نکال لی (مجمع البحار میں صلت السیف جو اس معنی میں لکھا ہے اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔
جَاءَ بِمَرَقٍ يَّصْلِتُ۔ ایک شوربا ایسا لے کر آیا جس میں چکنائی کم تھی، پانی اوپر نظر آ رہا تھا۔
مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ تَنْصَلِتُ۔ ایک ابر گزرا تو فرمایا یہ پانی برسانے کا قصد کرتا ہے۔
اِنْصَلَتَ يَنْصَلِتُ۔ برہنہ ہوا، جلدی بھاگا۔ (ایک روایت میں تَتَصَلَّتُ ہے، یعنی آیا۔
صَلْجٌ۔ گلانا، ملنا، مارنا۔
صَلَجٌ۔ بہرا ہونا۔
صُلْجٌ۔ کھرے روپے۔
صُلْحٌ۔ آشتی کرنا، صلح کرنا، مل جانا۔
صَلَاحٌ اور صُلُوْحٌ اور صَلَاحَةٌ۔ درست ہونا۔ (اس کی ضد فساد ہے، یعنی بگڑ جانا۔)
مُصَالَحَةٌ اور صِلَاحٌ۔ موافقت کرنا (اس کی ضد مُخَالَفَةٌ ہے)۔
اِصْلَاحٌ۔ درست کرنا، بنانا۔
تَصَالُحٌ۔ مل جانا، صلح کر لینا (جیسے اِصْطِلَاحٌ ہے)۔
صَالِحٌ۔ نیک اور پرہیزگار۔

صَلَاحٌ۔ مکہ کا ایک نام ہے۔
لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ۔ صفیہ آپ کے لائق ہیں (نہ کہ دحیہ کلبی کے، کیونکہ وہ پیغمبر کی اولاد اور اپنی قوم میں معزز اور محترم تھیں)۔
اِذَا صَلَحَ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ۔ (بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے) جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے۔ خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے)۔
فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً۔ تو اس کو درست رکھ کر اس پر سواری کرو (یعنی اس کے پانی چارہ اور سردی گرمی کا پوری طرح خیال رکھو وہ بے زبان جانور ہے)۔
اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔ اچھا خواب یعنی سچا خواب (جس کا دیکھنا والا صالح، متقی اور باعلم آدمی ہوتا ہے)۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَهٗ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَهٗ فَلَاحًا۔ یا اللہ! اس دن کے شروع کو ہمارے دین کے لیے بہتر کر (صبح کو عبادت اور نماز میں مصروف رہیں) اور اس کے درمیانی حصہ کو ہمارے لیے حاجت روائی کا) ذریعہ بنا (دنیا کے مقاصد اس میں پورے ہوں، روٹی رزق ملے) اس کے آخری حصہ کو کامیابی کر (خاتمہ اسلام پر ہو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے بجائے اس کی رضامندی حاصل کر سکوں)۔
اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ۔ میری دنیا درست کر (کسی کا محتاج نہ بنوں) اور میری آخرت میں اللہ کی خوشنودی اور مقام عزت حاصل کر سکوں)۔
فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ۔ اگر نماز اس کی اچھی نکلی (سنت کے موافق) تب تو وہ کامیاب ہوا۔
لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ۔ نیک کاموں کی۔
صَالِحٌ۔ صالح علیہ السلام مشہور پیغمبر تھے جو قوم ثمود کی طرف بھیجے گئے تھے۔
اِجْعَلْ دُعَائِيْ اٰخِرَهٗ صَلَاحًا۔ آخری دعا میری اچھی کر۔
مَنْ اَصْلَحَ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اللّٰهِ اَصْلَحَ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ

وَبَیْنَ النَّاسِ - جو شخص اللہ سے اپنا معاملہ درست رکھے گا' اللہ تعالیٰ لوگوں سے بھی اس کا معاملہ درست کر دے گا-

اَصْلَحَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ - اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندے کو درست کیا-

اَلْعَبْدُ الصَّالِحُ - سکندر یا خضر یا امام موسیٰ کاظم-

اِذَا ضَلَلْتَ الطَّرِیْقَ فَنَادِ یَا صَالِحُ اَرْشِدْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ - جب تو (جنگل میں) راستہ بھول جائے تو اس طرح پکارے اے صالح ہم کو راستہ بتلاؤ' اللہ تم پر رحم کرے (اس لیے کہ صالح خشکی پر مامور ہیں اور حمزہ دریا پر' کذا فی مجمع البحرین) (یہ روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے- البتہ اس کے علاوہ ایک اور دوسری حدیث میں ہے' جب تم میں سے کسی کا جانور بھڑک کر نکل جائے کسی جنگل کی طرف تو یوں پکارے' اللہ کے بندو! میری مدد کرو)-

یَوْمُ الْجُمُعَةِ یَوْمٌ صَالِحٌ - جمعہ کا دن اچھا دن ہے-

اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا - مسلمان آپس میں جس طرح صلح کر لیں' ہر صلح جائز ہے' مگر وہ صلح جائز نہیں جو حرام چیز کو حلال کرنے پر ہو یا حلال چیز کو حرام کرنے پر-

قُلْتُ لِاَبِی الْحَسَنِ رَجُلٌ یَهُوْدِیٌّ اَوْ نَصْرَانِیٌّ كَانَ لَهٗ عِنْدِیْ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اِلَیَّ اَنْ اُصَالِحَ وَرَثَتَهٗ وَلَا اُعْلِمَهُمْ كَمْ كَانَ قَالَ لَا یَجُوْزُ حَتّٰی تُخْبِرَهُمْ - میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا' ایک یہودی یا نصرانی کے میرے پاس چار ہزار درم امانت تھے (وہ مر گیا) اب میں اس کے وارثوں سے صلح کر سکتا ہوں ان کو کچھ دے کر اس طرح کہ میں ان کو یہ نہ بتلاؤں کہ متوفی کے کتنے درہم میرے پاس امانت تھے؟ فرمایا نہیں' جب تک تو ان سے بیان نہ کر دے کہ اتنے درہم میرے پاس امانت تھے (اگر وہ اس بیان کے بعد بھی کم لینے پر راضی ہو جائیں تو پھر صلح جائز ہے)-

اِصْطِلَاحٌ - کسی قوم' کسی طبقہ اور اہل فن کا کسی متعین مفہوم کو ظاہر کرنے کے لیے کسی لفظ کے استعمال پر متفق ہونا مثلاً "صلوۃ" کے لغوی معنی دعا کے ہیں مگر شریعت کی اصطلاح میں یہ لفظ نماز کے لیے استعمال کیا گیا ہے-

صَلْخٌ - خارشت بہرا پن-

دَاهِیَةٌ صُنُوْخٌ - ہلاک کرنے والی آفت-

تَصَالُخٌ - بہرا بننا-

اِصْلِخَاخٌ - کروٹ لیٹنا-

صَلْخَدٌ یا صِلَخْدٌ یا صِلْخَادٌ - قوی زور آور-

نَاقَةٌ صَلَخْدَاةٌ - زوردار اونٹنی-

صَلْخَمٌ - سخت شدید-

عُرِضَتِ الْاَمَانَةُ عَلَی الْجِبَالِ الصُّمِّ الصَّلَاخِمِ - اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت سخت مضبوط پہاڑوں پر پیش کی (مگر وہ بھی ڈر گئے' مگر آدمی نے قبول کر لی)-

صَلْدٌ - چکنا' صاف' سخت' جس پر کچھ نہ اگے-

صُلُوْدٌ - آواز دینا یا آگ نہ دینا-

صَلَدٌ - دوڑنے میں ہاتھ زمین پر مارنا' چڑھنا' آواز دینا' سخت ہونا چمکنا-

صَلَادَةٌ - بخیلی-

تَصْلِیْدٌ - بخیلی کرنا-

اِصْلَادٌ - سخت ہونا-

اِصْلَدَ - بخیل-

صَلْدَاءُ - یہ مونث ہے اَصْلَدَ کا-

لَمَّا طُعِنَ سَقَاهُ الطَّبِیْبُ لَبَنًا فَخَرَجَ مِنَ الطَّعْنَةِ اَبْیَضَ یَصْلِدُ - جب امیر المومنین حضرت عمرؓ کو خنجر سے مارا گیا تو حکیم نے آپ کو دودھ پلایا' وہ اسی طرح سفید چمکتا ہوا زخم سے باہر نکل آیا (زخم آر پار ہو گیا تھا اور سخت کاری تھا- دودھ کے زخم سے خارج ہونے کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروقؓ سمجھ گئے کہ میں بچنے والا نہیں)-

اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ لَمَّا تَقَیَّاتَ فَقَاءَ لَبَنًا یَصْلِدُ - انہوں نے قے کی تو سفید چمکتا ہوا دودھ نکلا-

ثُمَّ لَحَا قَضِیْبَهٗ فَاِذَا هُوَ اَبْیَضُ یَصْلِدُ - پھر اپنی چھڑی کا پوست نکالا' وہ سفید چمک رہی تھی-

زَنْدٌ صَلَّادٌ - وہ چقماق جس سے آگ نہ نکلے (آواز

دے کر رہ جائے)-

اِنْ صَلَدَتْ زِنَادُکُمْ- اگر تمہاری پتھری آگ نہ دے (یعنی تم بخیلی کرنا چاہو)-

صَلْدَحٌ- چوڑا پتھر-

جَارِیَۃٌ صَلْدَحَۃٌ- چوڑی چھوکری-

صَلَنْدَحَۃٌ- سخت-

صَلْدِمٌ- شیر سخت-

صُلَادِمٌ- یہ صَلْدِمٌ کی جمع ہے یعنی سخت سم والے-

صِلَّوْرٌ- مارماہی (یعنی بام مچھلی)-

صَلْصَلَۃٌ- آواز دینا' ڈرانا-

صَلْصَالٌ- گارا-

کَاَنَّہٗ صَلْصَلَۃٌ عَلٰی صَفْوَانٍ- گویا وہ لوہے کی آواز ہے جو سفید صاف چکنے پتھر پر حرکت کرے (نہایہ میں ہے صَلْصَلَۃ لوہے کی آواز جب اس کو ہلائیں- اور "صلصلۃ" کی آواز "صلیل" سے زیادہ ہے)-

مِثْلُ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ- گھنٹے کی سی آواز (یہ آواز فرشتہ کی ہوگی یا اس کے پنکھوں کی جو وحی کے وقت آنحضرت کو سنائی دیتی- ایسی وحی میں آپؐ پر بہت سختی ہوئی' سخت جاڑوں میں پسینہ پسینہ ہو جاتے)-

مترجم کہتا ہے- یہ تاویل فاسد ہے- اس لیے کہ دوسری روایت میں اس طرح پر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے تو فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر سخت پتھر پر چلائیں- تو یہ آواز خاص جناب احدیت کے کلام سے پیدا ہوتی ہے جو فرشتوں اور پیغمبروں کو سنائی دیتی ہے اور جن لوگوں نے کلام الٰہی میں آواز اور حروف کا انکار کیا ہے وہ بے وقوف ہیں- متعدد حدیثوں اور آیتوں سے اللہ کے کلام میں آواز ثابت ہے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

مجمع البحرین میں ہے:

صَلْصَال- وہ گارا جو پکایا نہ گیا ہو' مگر خشک ہونے کے بعد کھن کھن کر رہا ہو (جب پکا لیا جائے تو اس کو فخار کہتے ہیں-

صَلْصَل- بدبودار کو بھی کہتے ہیں- (یہ صَلَّ اللَّحْمُ سے ماخوذ ہے یعنی گوشت بدبودار ہو گیا)-

اِغْتَرَفَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ غُرْفَۃً بِیَمِیْنِہٖ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ الْفُرَاتِ فَصَلْصَلَھَا فَجَمَدَتْ فَقَالَ لَھَا مِنْکَ اَخْلُقُ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ وَالْاَئِمَّۃَ الْمُھْتَدِیْنَ الحدیث اللہ تعالیٰ نے ایک چلو داہنے ہاتھ سے میٹھے شیریں پانی کا لیا اس کو ہلایا وہ جم گیا- فرمایا میں تجھ سے پیغمبروں اور رسولوں اور نیک بندوں اور راہ پانے والے اماموں کو قیدا کروں گا (پھر ایک چلو کھارے پانی کا لیا' اس کو ہلایا وہ جم گیا- فرمایا میں تجھ سے ظالم بادشاہوں اور شریر متکبر لوگوں اور شیطان کے بھائیوں کو بناؤں گا)-

نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ ذِی الصَّلَا صِلٍ- ذی الصلاصل میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (محمد بن مکی نے کہا کہ اس مقام پر خسف کا عذاب اترا تھا)-

صِلٌّ- وہ سانپ جس کا منتر نہ ہو-

صُلْصُلَۃٌ- فاختہ-

صَلَعٌ- سر پر سامنے کی طرف بال نہ ہونا-

تَصْلِیْعٌ- پھیلا کر ہاتھ رکھنا' کسی امر کو خوب ظاہر کرنا-

تَصَلُّعٌ- نمایاں ہونا ابر سے نکل جانا-

اَصْلَع- گنجا-

اُصَیْلِع- ایک قسم کا سانپ باریک گردن والا' اس کا سر گولی کی طرح ہوتا ہے اور ذکر کو بھی کہتے ہیں-

وَاَنْ لَّا اَرٰی مَطْمَعًا فَوَقَاعٌ بِصُلَّعٍ- میں کسی سے کچھ طمع نہ رکھوں' ایک پٹپر میدان میں جہاں کچھ روئیدگی نہ ہو' جا پڑوں- (اصل میں یہ صَلَعٌ سے ماخوذ ہے' یعنی سر پر بال نہ ہونا- تو اسی مشابہت سے جس زمین پر روئیدگی نہ ہو وہ بھی گویا گنجی ہے)-

مَا جَرَی الْیَعْفُوْرُ بِصُلَّعٍ- پٹپر میدان میں ہرن کا بچہ نہیں جاتا یا جنگلی بیل-

وَتُحْتَرَشُ بِھَا الضِّبَابُ مِنَ الْاَرْضِ الصَّلْعَاءِ- وہاں گوہ کا شکار کیا جاتا ہے' سپاٹ زمین میں (جہاں گھانس اور پیداوار وغیرہ نہ ہو)

تَكُوْنُ جَبْرُوَّةٌ صَلْعَاءُ - صاف ظالم بادشاہت ہوگی۔

اِنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّلَيْعَاءِ وَالْقُرَيْعَاءِ - ایک گنوار نے آنحضرتؐ سے اس زمین کو پوچھا جس میں کچھ نہ اُگے یا جس کے کناروں میں اُگے درمیان میں کچھ نہ اُگے۔

رَكِبْتَ الصُّلَيْعَاءَ - تم سخت آفت میں گرفتار ہوئے یا بہت ہی برا کام جس کی برائی ظاہر ہے، تم نے کیا۔ (یہ حضرت عائشہؓ نے معاویہؓ سے کہا جب معاویہ نے زیاد کو جو ولد الزنا تھا یعنی ابوسفیان نے اس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا، اپنا بھائی بنا لیا)۔

تَصَلَّعَتِ الشَّمْسُ - سورج صاف ہو گیا، ابر سے نکل گیا۔

كَاَنِّيْ بِهٖ اُفَيْدِعَ اُصَيْلِعَ - گویا میں اس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (جو قیامت کے قریب کعبہ کو ڈھائے گا) کم بخت ٹیڑھے پاؤں کا سر گنجا ہے۔

مَا قَتَلْنَا عَجَائِزَ صُلْعًا - (ہم نے جنگ بدر میں) ان بوڑھوں کو نہ مارا جن کے سر کے بال جھڑ گئے تھے۔

صُلْعٌ اور صُلْعَانٌ جمع ہے اَصْلَع کی۔

اَيُّمَا اَشْرَفُ اَلصُّلْعَانُ اَوِ الْفُرْعَانُ - (کسی نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں وہ جن کے سامنے سر پر بال نہ رہے ہوں (جیسے حضرت عمرؓ تھے) یا وہ لوگ جن کے سر پر خوب گھنے بال ہوں (انھوں نے کہا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سارے سر پر بال ہوں۔ لوگوں نے کہا، آپ کے تو سر پر بال نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا، آنحضرتؐ کے تو سارے سر پر بال تھے)۔

صَلْعَم - مختصر ہے صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے تعا مختصر ہے تعالیٰ کا، اور رضؓ مختصر ہے رضی اللہ عنہ کا، اور ؑ مختصر ہے علیہ السلام کا۔ مگر یہ کتابت میں ہے اور پڑھنے والے کو پورے الفاظ اس طرح پڑھنے چاہئیں صلی اللہ علیہ وسلم اور تعالیٰ اور رضی اللہ عنہ اور علیہ السلام۔ بعض نے ایسے اشاروں کو کتابت میں بھی مکروہ جانا ہے لہٰذا پورا لکھنا بہتر ہے۔

صُلُوْغٌ - دانت نکل آنا، یا پانچویں یا چھٹے برس میں لگنا۔

صَالِغ - جو گائے یا بکری ایسی ہو۔

صَوَالِغ - یہ جمع ہے صَالِغ کی۔

صَلْغَة بڑی کشتی۔

صَلَغَةٌ - چار یا چھ برس کا اونٹ۔

عَلَيْهِمِ الصَّالِغُ وَالْقَارِحُ - ان کو پانچ پانچ، چھ چھ برس کی گائے بکریاں گھوڑے دینا ہوں گے (یعنی زکوۃ میں)۔

صَلَفٌ - اپنی ایسی تعریف کرنا کہ جو وصف اس میں نہ ہو، حد سے زیادہ بڑھ جانا، غرور اور تکبر سے نمو اور برکت کم ہونا، بہت گرجنا اور کم برسنا، حظ نہ اٹھانا۔

اِصْلَافٌ - گراں جان ہونا، بے خیر و برکت ہونا، دشمنی رکھنا۔

تَصَلُّفٌ - تملق اور تکلف۔

اٰفَةُ الظَّرْفِ الصَّلَفُ - ظرافت کی آفت مبالغہ ہے (یعنی حد سے بڑھ جانا تکبر کے ساتھ)۔

مَنْ يَّبْغِ فِي الدِّيْنِ يَصْلَفْ - جو شخص دین میں حد سے بڑھ جائے گا اس کا حظ کم ہو جائے گا (یعنی جو شخص ذرا ذرا سی باتوں پر لوگوں کو بے دین اور کافر بنائے تو ایسے شخص کا حصہ خود دین سے گھٹ جائے گا یا وہ لوگوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دین داری کے ساتھ لوگوں سے محبت اور موافقت رکھنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ اس سے دوسروں کو فائدہ ہو اور ان سے اس کو حظ ہو)۔

كَمْ مِّنْ صَلَفٍ تَحْتَ الرَّاعِدَةِ - جو گرجتے ہیں وہ کم برستے ہیں (یہ ایک مثل ہے جوان لوگوں کے حق میں کہی جاتی ہے جو دعوے تو بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن کام کچھ نہیں کرتے صرف زبانی ڈینگیں مارتے ہیں)۔

لَوْ اَنَّ امْرَاَةً لَا تَتَصَنَّعُ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهٗ - اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگار نہ کرے (ہمیشہ میلی پڑی رہے) تو وہ اپنے شوہر سے کوئی حظ نہیں اٹھائے گی (بلکہ اپنے شوہر پر ایک طرح کا بوجھ ہوگی)۔

تَنْطَلِقُ اِحْدَا كُنَّ فَتُصَانِعُ بِمَا لَهَا عَنِ ابْنَتِهَا

اَلْحَظِيَّةِ وَلَوْ صَانَعَتْ عَنِ ابْنَتِهَا الصَّلِفَةِ كَانَتْ اَحَقَّ - تم میں کوئی عورت جا کر اپنی بیٹی سے' جو خاوند سے فیض اٹھا رہی ہے (اس کے باوجود ماں جا کر) اپنے مال سے سلوک کرتی ہے' اس کو آراستہ کرتی ہے (اس کو روپیہ پیسہ دیتی ہے) حالانکہ اس کو اپنی اس بیٹی سے سلوک کرنا زیادہ ضروری تھا جو خاوند سے مستفیض نہیں ہوتی (کیونکہ وہ بیچاری تکلیف میں رہتی ہے خاوند اس کی خبر نہیں لیتا' اس کی ضروریات پوری نہیں کرتا)۔

اِمْرَأَةٌ صَلِفَةٌ - وہ عورت جو اپنے خاوند کو عزیز نہ ہو (خاوند اس کی طرف توجہ نہ کرتا ہو)۔

اِنِّيْ اُحَالِفُ مَا دَامَ الصَّالِفُ مَكَانَهُ قَالَ بَلْ مَادَامَ اُحُدٌ مَّكَانَهُ (ضمیرہ نے کہا رسول اللہؐ) میں آپؐ سے قسمیہ عہد کرتا ہوں جب تک صالف اپنی جگہ رہے آپ نے فرمایا نہیں' جب تک احد پہاڑ اپنی جگہ رہے۔

صَالِف - ایک پہاڑی ہے زمانہ جاہلیت کے مشرک لوگ اس کے پاس جا کر قسم کے ساتھ عہد اور پیمان کرتے' آپؐ نے اس کا ذکر مکروہ جانا اور فرمایا کہ اس کی بجائے احد پہاڑ کا نام لے (جو مدینہ کے پاس ہے)۔

صَلْفَاءُ - سخت زمین۔

صَلِيْفٌ - گردن کی ایک جانب۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا عَنِفٌ وَّلَا صَلِفٌ - مومن نہ بدمزاج بدخو ہوتا ہے نہ قلیل الخیر (بلکہ فیض رساں' کثیر الخیر' مہربان حلیم اور بردبار ہوتا ہے)۔

صَلْفَحَةٌ - الٹنا پلٹنا۔

صَلَافِح - دراہم (اس کا مفرد نہیں ہے)۔

صَلْفَعَةٌ - گردن مارنا' مونڈنا۔

صَلْفَعَ - مفلس ہو گیا۔

صَلْقٌ - زور سے چلانا' مارنا' جماع کرنا' آفت ڈالنا۔

اِصْلَاقٌ یہ صَلْقٌ کا مترادف ہے۔

تَصَلُّقٌ - دردزہ سے عورت کا چلانا۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ وَحَلَقَ - ہم مسلمانوں میں سے وہ نہیں ہے جو مصیبت کے وقت چلائے (نوحہ کرے) اور بال منڈائے' سر اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کرے جیسے ہندو مشرک کیا کرتے ہیں (بعض نے کہا صلق کے معنی یہ ہیں کہ منہ پر طمانچے مارے' کپڑے پھاڑے' سینہ کوٹے)۔

اَنَا بَرِئٌ مِّنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ - میں اس عورت سے بیزار ہوں (بے تعلق ہوں) جو چلا کر روئے بال منڈائے۔

اَمَاوَاللّٰهِ مَا اَجْهَلُ عَنْ كَرَا كِرَاوَاَسْنِمَةٍ وَلَوْ شِئْتُ لَدَ عَوْتُ بِصَلَاءٍ وَّصِنَابٍ وَّصَلَائِقَ (حضرت عمرؓ نے کہا) یہ بات نہیں کہ میں اونٹ کے سینے کی کرّی ہڈیوں اور کوہانوں کے مزے سے واقف نہیں (اونٹ کے کوہان اور سینے میں جو گٹھلی سی ہوتی ہے جس کو کرکرہ کہتے ہیں' اس کا گوشت نہایت مزیدار ہوتا ہے) اگر میں چاہوں تو بھنا ہوا گوشت' رائی' انگور کا سالن اور باریک چپاتیاں منگواؤں اور کھاؤں (مگر دنیا میں اس طرح کی لذت مجھ کو پسند نہیں ہے۔ بعض نے صلائق کا ترجمہ بھنے ہوئے حلوان کیا ہے ایک روایت میں سلائق سین سے ہے یعنی ترکاریاں وغیرہ)۔

لَوْشِئْتُ لَمَلَاْتُ الرِّحَابَ صَلَائِقَ وَسَبَائِكَ - اگر میں چاہوں تو سارے آنگن حلوانوں کے بھنے ہوئے گوشت اور باریک چپاتیوں (میدے کے مانڈوں) سے بھر سکتا ہوں (پروردگار نے مجھ کو اس قدر مقدور دیا ہے)۔

اِنَّهٗ تَصَلَّقَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ - ایک رات وہ اپنے بچھونے پر سمٹ گئے الٹ گئے مڑ گئے۔

ثُمَّ صَبَّ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَتَصَلَّقُ فِيْهَا - پھر اس میں پانی انڈیلا' وہ اس میں الٹ رہا تھا۔

غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلَقِ - یہ ایک مشہور جہاد ہے۔

بَنُو الْمُصْطَلَقِ - قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

صَلٌّ - صاف کرنا' پہنچنا۔

صَلِيْلٌ - آواز کرنا' انڈا پھوٹنے کی باریک آواز یا پانی پینے کی آواز۔

صِلٌّ - آفت' شمشیر براں۔

كُلْ مَارَدَّ عَلَيْكَ قَوْمُكَ مَالَمْ يَصِلَّ - جو جانور تیرے تیر سے مارا جائے اس کو کھا جب تک بدبودار نہ ہو گیا ہو

(یہ صَلَّ اللَّحْمُ اور اَصَلَّ سے ہے- یعنی گوشت بدبودار ہو گیا- نہایہ میں ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے' اس لیے کہ بدبودار سڑے گوشت کا کھانا حلال ہے)-

اَتُحِبُّوْنَ اَنْ تَكُوْنُوْا كَالْحَمِيْرِ الصَّالَّةِ- کیا تم کو بلند آواز گورخروں کی طرح ہو جانا پسند ہے (بعض نے الضالۃ ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے جو غلط ہے)-

صَالٌّ اور صَلْصَالٌ- گورخر بڑی آواز والا-

صَلْصَالٌ- سوکھے گارے کو بھی کہتے ہیں جو کھن کھن آواز دینے لگے یا بدبودار ہو جائے (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ صلصال وہ پانی ہے جو زمین پر پڑے' پھر زمین پھٹ کر اس میں جذب ہو جائے اور اس میں سے آواز نکلے)-

صَلٌّ- ایک قسم کا زرد سانپ جو ریت میں ہوتا ہے' آدمی جب اس کو دیکھتا ہے تو لرز کر مر جاتا ہے (شیخ ابن سینا نے کہا اس سانپ کے کاٹے کا کوئی علاج نہیں ہے' بجز اس عضو کے کاٹ ڈالنے کے' کاٹنے کا عمل فوڑا ہونا چاہیے ورنہ تین ساعت میں مہلک ہے)-

مَاءٌ صَلَّالٌ- بدبودار پانی-

طِيْنٌ صَلَّالٌ- آواز دینے والی مٹی-

صُلَّةٌ- بجا ہوا پانی' بدبو-

صِلِّيَانٌ- ایک قسم کی بھاجی ہے-

مُصَلِّلٌ- سردار' کریم النسب' شریف-

صَلْمٌ- کاٹنا یا کان یا ناک جڑ سے کاٹنا-

اِصْطِلَامٌ- جڑ سے نکالنا-

صَلَمٌ- سخت آدمی (یہ جمع ہے صَالِمٌ کی)-

صَيْلَمٌ- آفت' مصیبت' تلوار-

اَصْلَمُ- پسو-

يَكُوْنُ النَّاسُ صُلَامَاتٍ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ- لوگ گروہ گروہ ہو جائیں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے-

لَمَّا قُتِلَ اَخُوْهُ مُصْعَبٌ اَسْلَمَهُ النَّعَامُ الْمُصَلَّمُ الْاٰذَانِ اَهْلُ الْعِرَاقِ- جب عبداللہ بن زبیر کے بھائی مصعب بن زبیر مارے گئے تو کٹے ہوئے کان شتر مرغ نے یعنی عراق والوں نے ان کو سپرد کر دیا' ان کا بچاؤ نہ کیا-

(شتر مرغ کے کان بالکل چھوٹے ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے تو گویا اس کے کان کٹے ہیں- بعض نے کہا اس سے ذلیل و خوار مراد ہے)-

فَاِنْ اَنْتُمْ لَمْ تَثْاَرُوْا وَاتَّدَيْتُمْ
فَمَشُّوْا بِاٰذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلَّمِ

اگر تم اپنی مقتولہ کا بدلہ نہ لو اور دیت پر راضی ہو جاؤ' تو شتر مرغ کے کٹے کانوں کے ساتھ چلدو (یعنی ذلیل اور خوار ہو کر جاؤ)-

وَتُصْطَلَمُوْنَ فِي الثَّالِثَةِ- اور تیسرے فتنہ میں بالکل جڑ پیڑ سے اکھاڑ دیئے جاؤ گے-

وَلَا الْمُصْطَلَمَةُ اَطْبَاؤُهَا- اور قربانی میں وہ جانور بھی درست نہیں ہے جس کے تھن کٹے ہوں-

لَئِنْ عُدْتُّمْ لَيَصْطَلِمَنَّكُمْ- اگر پھر ایسا کرو گے تو جڑ پیڑ سے تم کو اکھاڑ دے گا-

فَتَكُوْنُ الصَّيْلَمُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ- پھر مجھ میں اور اس میں ایک آفت ہوگی (یعنی دنگا فساد)-

اُخْرُجُوْا يَا اَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ الصَّيْلَمِ كَاَنِّيْ بِهِ اُفَيْحِجَ اُفَيْدِعَ يَهْدِمُ الْكَعْبَةَ- اے باشندگان مکہ بڑی آفت آنے سے پہلے مکہ سے نکل جاؤ' گویا میں اس حبشی کو دیکھ رہا ہوں (کم بخت) اس کی دونوں رانوں میں فاصلہ ہے' پاؤں ٹیڑھے ہیں اور کعبہ کو گرا رہا ہے-

عَدُوٌّ يَصْطَلِمُ- وہ دشمن جو جڑ پیڑ سے اکھیڑ دے (سارا مال لوٹ لے)-

صِلَّوْرٌ- بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے-

لَا تَاْكُلُوا الصِّلَّوْرَ وَالْاِنْقِلِيْسَ- صلور اور انقلیس مچھلیوں کو مت کھاؤ (جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہیں)- امامیہ نے اسی قول کی رو سے (واضح رہے کہ یہ قول حضرت عمارؓ کا ہے) ان دونوں مچھلیوں کا کھانا ناجائز رکھا ہے اور بعض نے مکروہ کہا ہے)-

صَلْوٌ - سرین کی ہڈی پر مارنا' سرین کی ہڈیاں ہلانا-
صَلًا - سرین لٹک جانا زچگی کے قرب سے-
تَصْلِيَةٌ - پیچھے جانا' دعا کرنا' نماز پڑھنا-
صَلوٰةٌ اور صَلَوَاتٌ - بہت سی آیتوں اور حدیثوں میں مذکور ہے- لغت میں صلوۃ دعا کو کہتے ہیں اور شرع میں ایک مخصوص عبادت کا نام ہے ارکان اور شرائط کے ساتھ-
اَلصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ - یعنی سب دعائیں جن سے تعظیم مقصود ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ ہی کو سزاوار ہیں-
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ - یا اللہ! حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار' ان کا نام دنیا اور آخرت میں روشن کر' ان کی شریعت کو قیامت تک باقی رکھ' ان کی شفاعت آخرت میں قبول کر- اس بارے میں اختلاف ہے کہ آنحضرتؐ کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے بھی اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اللّٰھم صل علیہ؟ صحیح جواب اس کا یہ ہے کہ جائز نہیں-
(خطابی نے کہا کہ لفظ صلوۃ کو تعظیم و تکریم کے معنی میں آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے کے لیے نہیں استعمال کر سکتے البتہ اس لفظ کو برکت و رحم کے لیے دوسروں کے واسطے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے- جیسے آنحضرتؐ نے فرمایا:
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى - یا اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمت اور برکت فرما-)
طیبی نے کہا' انبیاء اور ملائکہ پر درود بھیجنا بالاجماع درست ہے- لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ ابتداً اوروں پر منع ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ تنزیہاً مکروہ ہے کیونکہ سلف سے صلوۃ کا لفظ انبیاءؑ ہی کے لیے ماثور ہے- جس طرح عزوجل خاص پروردگار کے لیے- اگرچہ آنحضرتؐ بھی عزیز اور جلیل ہیں-
مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلوٰةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا يا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ عَشْرًا - جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت اتارے گا یا فرشتے دس بار اس کے لیے دعا کریں گے (کہ اے اللہ تعالیٰ! اس کو بخش دے)-
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ - یا اللہ اگلے لوگوں کے ساتھ بھی حضرت محمد صلعم پر اپنی رحمت اتار (اور درمیان والوں کے ساتھ بھی اور پچھلے لوگوں کے ساتھ بھی)-
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ - روحوں کے ساتھ بھی حضرت محمدؐ پر اپنی رحمت اتار اور بدنوں کے ساتھ بھی ان پر اپنی رحمت اتار-
اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ وَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ - جب تم میں سے کوئی کھانے کے لئے بلایا جائے (کوئی اس کی دعوت کرے) تو قبول کرے (دعوت میں حاضر ہو) اگر روزہ دار ہو تو میزبان کے لئے دعا کرے یا وہاں نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور میزبان اس کے کھانا نہ کھانے سے ناراض ہو تو روزہ توڑ ڈالے اور کھانا کھا لے)-
اَلصَّائِمُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ - روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے اور وہ روزہ کی وجہ سے نہ کھا سکے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں-
اِذَا مِتْنَا صَلّٰى لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ - جب ہم مر جائیں گے تو عثمان بن مظعون ہمارے لئے دعا کریں گے-
سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَثَلَّثَ عُمَرُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شرط میں) آگے بڑھ گئے حضرت ابو بکرؓ کسی قدر پیچھے آپ کے ساتھ ہی رہے (کیونکہ ان کے گھوڑے کا سر آنحضرت کے گھوڑے کے پٹھے کے برابر رہا) حضرت عمرؓ ان کے بعد رہے (یعنی تیسرے نمبر پر)-
اِنَّهٗ اُتِيَ بِشَاةٍ مَّصْلِيَّةٍ - آنحضرت کے پاس بھنی ہوئی بکری لائے (عرب لوگ کہتے ہیں:
صَلَيْتُ اللَّحْمَ - جب آگ پر گوشت بھونیں اگر آگ میں ڈال دیں اور جلا دیں تو صَلَّيْتُ تشدید کے ساتھ کہتے ہیں یا اَصْلَيْتُ - چنانچہ:
صَلَّيْتُ الْعَصَا بِالنَّارِ - یعنی میں نے آگ پر رکھ کے لکڑی کو نرم اور سیدھا کیا-
اَطْيَبُ مُضْغَةٍ صَيْحَانِيَّةٌ مَصْلِيَّةٌ - نہایت مزیدار لقمہ صیحانی کھجور ہے جو دھوپ میں سکھائی گئی ہو-

لَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِصِلَاءٍ صِنَابٍ-(حضرت عمرؓ نے فرمایا) اگر میں چاہوں تو بھنا ہوا گوشت اور رائی اور انگور کی چٹنی منگواؤں-

فَرَاَیْتُ اَبَاسُفْیَانَ یَصْلِیْ ظَهْرَهٗ بِالنَّارِ-میں نے ابو سفیان کو دیکھا وہ اپنی پیٹھ آگ سے تاپ رہا تھا-

اَنَا الَّذِیْ لَا یُصْطَلٰی بِنَارِهٖ-میں وہ شخص ہوں جس کی آگ سے کوئی تاپ نہیں سکتا (یعنی ایسا بہادر ہوں کہ میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا)-

اِنَّ لِلشَّیْطَانِ مَصَالِیَ وَفُخُوْخًا-شیطان کے پاس پھندے اور جال ہیں (ان میں آدمیوں کو پھانس لیتا ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ بَارَكَ لِدَوَابِّ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ صِلِّیَانِ اَرْضِ الرُّوْمِ كَمَا بَارَكَ لَهَا فِیْ شَعِیْرِ سُوْرِیَةَ-اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے جانوروں کو روم کی صلیان میں وہ برکت دی جیسے شام کے جو میں-

صِلِّیَانٌ-ایک بھاجی ہے-

صَلٰوۃ کی دوسری حدیثیں مجمع البحار وغیرہ سے-

صَلّٰی عَلٰی اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلٰی مَیِّتٍ-آپ نے احد کے شہیدوں کے لئے ایسی دعا کی جیسے میت کے لئے کرتے ہیں (حالانکہ ان کو دفن ہوئے کئی سال کی مدت گزر چکی تھی لہٰذا معلوم ہوا کہ قبر پر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں بلا قید مدت)-

كَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ-میں اپنے لئے جو دعا کرتا ہوں اس میں آپ پر کس قدر درود بھیجوں (یعنی کتنا درود پڑھوں اور دوسری دعائیں جو اپنی بھلائی کے لئے کرتا ہوں وہ کتنی کروں؟)

اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ كُلَّهَا-میں اپنی ساری دعا یہی رکھتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجوں (یہ سن کر آنحضرت نے فرمایا کہ تیری فکر بس اسی وقت دور ہو گی تیرا مقصد پورا ہو گا-معلوم ہوا درود بھیجنا اپنے لئے دعا کرنے سے افضل ہے اور درود شریف کی برکت سے سب مقاصد پورے ہو جائیں گے اپنے لئے دعا کرنے کی حاجت نہ رہے گی- جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری یاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے سوال نہ کر سکے تو میں اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا-ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ حدیث میں آیا ہے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو علي كل شئي قدير-بہتر دعا ہے اس کا کیا مطلب ہے-انھوں نے ایک شاعر کا شعر پڑھا جس نے ابن جدعان کی تعریف کی اس سے کچھ مانگا نہیں اور کہا گیا اور ابن جدعان تعریف کرنے والے کا مطلب سمجھ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہیں سمجھ سکتا؟!)-

عُلِّمْنَا كَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو بتایا گیا لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں؟ (یعنی نماز میں یا ہر وقت)-

اِذَا صَلّٰی مَرَّةً فِی الْمَجْلِسِ اَجْزَأَهٗ-جب ایک بار مجلس میں آپ پر درود پڑھ لیا جائے تو کافی ہے (اگرچہ بار بار آپ کا ذکر آئے-بعض نے کہا ہے کہ ہر مرتبہ درود پڑھنا ضروری ہے)-

صَلٰوتُهٗ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ كَذٰلِكَ-آدھی رات کے بعد نماز پڑھنا بھی ایسا ہی ہے (اس وقت کی نماز اور معاصی پر اظہار ندامت اور توبہ اللہ کی رحمت کا موجب ہے)-

لَا یُصَلِّیْ لَكُمْ (ایک شخص نے نماز میں قبلہ کی سمت تھوکا) آنحضرت نے فرمایا اب یہ تمہاری امامت نہ کرے (کیونکہ یہ شخص گستاخ اور بے ادب ہے-فکر کی ضرورت ہے کہ جب اتنی سی خلاف شرع بات کرنے پر آنحضرت نے اس کو امامت کے لائق نہ سمجھا تو جو کوئی بدعتی ہو یا فاسق یا فاجر اس کو امام بنانا کیسے جائز ہو گا-البتہ اگر وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کر لینا جائز ہو گا-منصب امامت پر اس شخص کو مقرر اور مامور کرنا چاہئے جو قاری، فقیہ، متقی اور پرہیز گار سب مقتدیوں سے افضل ہو-افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں امامیہ تو اس حکم کے پابند ہوں اور جاہل اور فاسق بھی اس بارے میں احتیاط برت رہے ہیں مگر بعض سنی حضرات اس مسئلہ میں لاپرواہی کر جاتے

ہیں اور اکثر اہل علم اور قاری کے موجود ہوتے ہوئی بھی جاہل کو یہ منصب دیدیتے ہیں - خدا سے دعا ہے کہ وہ تمام ایسے مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ٹھیک ٹھیک طریقہ سنت پر کاربند ہوں) -

صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ - مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف پڑھی (معلوم ہوا کہ نماز مغرب میں ہمیشہ ہی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنا خلاف سنت بلکہ مروانیوں کا طریق ہے) -

فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ یا الصَّلٰوةُ - میں نے عرض کیا نماز کا وقت آ گیا یا نماز پڑھیے (فرمایا

الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ - نماز تیرے آگے ہے (یعنی آگے چل کر پڑھیں گے مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر) -

وَالْمُصَلّٰى اَمَامَكَ - نماز کا مقام تیرے آگے ہے -

فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا - نماز کا وقت آ پہنچا اور ان کے پاس پانی نہ تھا (تیمم کا حکم ابھی نہیں اترا تھا - آخر انھوں نے بے وضو) نماز پڑھ لی (اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلا کہ جب وضو اور تیمم دونوں ناممکن ہوں تو یونہی نماز پڑھ لے) -

اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً - نماز کے لئے جو اکٹھا کرنے والی ہے آؤ -

اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ - نماز جماعت کے ساتھ ہے -

اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ - (جب تو امام کے پیچھے ہو) تو سورۂ فاتحہ چپکے سے اپنے دل میں پڑھ لے (بلند آواز سے نہ پڑھ) -

فَذَكَرَ مِنْ صَلٰوتِهٖ - ان کی نماز کا حال بیان کیا (کہ وہ اچھی نہیں پڑھتے) -

صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلٰى نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ - بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے رہ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا - (مراد وہ شخص ہے جو قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے باوجود بیٹھ کر ہی پڑھے - لیکن جو کوئی معذور ہو کھڑا نہ ہو سکے اس کو تو پورا ثواب ملنے کی امید ہے) -

بَيْنَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَبَيْنَ الْجِدَارِ - آنحضرت صلعم کے سجدے کے مقام اور دیوار کے درمیان -

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ - جبرئیل علیہ السلام اترے انھوں نے نماز پڑھی، آنحضرت صلعم نے بھی ان کے بعد ہی پڑھی (جبرئیلؑ امام تھے اور آنحضرت مقتدی تھے تو آپؐ نے نماز کا ہر جز جبرئیل کے بعد ادا کیا یعنی ساتھ ہی بلا تعویق جیسے مقتدی کو کرنا چاہیے - اس سے یہ مطلب نہیں کہ آنحضرتؐ نے جبرئیل کے نماز پڑھ چکنے کے بعد نماز پڑھی) -

صَلّٰى بِیَ الظُّهْرَ فِی الْيَوْمِ الثَّانِيْ - دوسرے دن ظہر کی نماز سے اس وقت فارغ ہوئے جب سایہ ایک مثل ہو گیا تھا (تو ایک مثل سایہ ہونے سے پہلے نماز ادا کی، اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر تو عصر کا وقت آ جاتا ہے پھر اس وقت ظہر کی نماز کیسے پڑھی) -

وَصَلّٰى بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ - اور عصر کی نماز اس وقت شروع کی جب ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو (یعنی ایک مثل سایہ ہو جانے پر عصر کی نماز شروع کی، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر جب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ضرور ایک مثل سے پہلے شروع کی ہو گی حالانکہ اس وقت عصر کا وقت نہیں ہوا ہوگا) -

صَلّٰى بِیَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ وَصَلّٰى بِیَ الظُّهْرَ فِی الثَّانِيْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ - عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سوا سایہ زوال کے) اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا (یعنی سایہ زوال سمیت، اب کوئی اشکال نہ رہے گا) -

مجمع البحار میں ہے کہ زوال کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ پہچانتے ہے یا اس کے مقرب فرشتے اس کے بعد، پھر ان کے بعد دوسرے لوگ - ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے جبرئیل سے پوچھا، کیا سورج ڈھل گیا؟ انھوں نے جواب دیا نہیں، ہاں اور کہا نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچ سو برس کی راہ طے کی (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ سورج گردش کرتا ہے اور زمین ساکن ہے، جیسے بطلیموس کا خیال ہے - لیکن زمانہ حال کے تمام سائنس داں اس خیال پر متفق ہو گئے ہیں کہ زمین سورج کے گرد

حرکت کرتی ہے اور سورج ساکن ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے)۔

فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا - دوسرے دن صبح کی نماز اپنے وقت پر ادا کرے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فائتہ نماز کو دوبارہ ادا کرے۔)

الصُّبْحَ اَرْبَعًا يَا اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا - کیا تو فجر کی چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ انکار آپؐ نے اس شخص پر کیا جس نے فرضوں کے لیے تکبیر ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا شروع کیں۔ حالانکہ جب فرض کی تکبیر ہو اس وقت کوئی سنت پڑھنا درست نہیں فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ اگر یہ امید ہو کہ امام کے ساتھ ایک رکعت بھی مل جائے گی تو تکبیر ہونے کی باوجود فجر کی سنتیں پڑھ لے۔ اور دوسری حدیث بھی ان لوگوں کے قول کی تردید کرتی ہے۔)

اِذَااُقِيمَت الصلٰوةِ فلا صلوة الاالمكتوبة - جب فرض کی تکبیر ہو تو پھر کوئی نماز پڑھنا درست نہیں سوائے فرض نماز کے۔

ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ - وتر کے بعد آپ دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے (امام احمدؒ اور اوزاعیؒ نے اس دوگانہ کا بیٹھ کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور امام مالکؒ نے اس کا انکار کیا ہے، کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف یہ حکم موجود ہے کہ وتر کو رات کی آخری نماز کرو اور آنحضرتؐ نے شاذ و نادر ہی یہ دوگانہ پڑھنا بیان جواز کے لیے اور ممکن ہے کہ یہ خاص ہو آنحضرتؐ سے۔ امام احمدؒ نے فرمایا میں یہ دوگانہ پڑھتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں۔)

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے یہ دوگانہ پڑھنا لازم کر لیا ہے، ہمیشہ اس کو پڑھتے ہیں۔ بلکہ جو کوئی نہ پڑھے اس کو مطعون کرتے ہیں یہ سراسر جہالت اور بیوقوفی ہے۔

فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ - آنحضرت نے نماز خوف اس طرح ادا کی (مجاہدین کے دو گروہ کئے) پہلے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سرک گئے، اس کے بعد دوسرا گروہ آیا اس کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں، لیکن دوسرا دوگانہ آپ کا نفل تھا اور مقتدیوں کا فرض (معلوم ہوا فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ درست ہے)

نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَهٗ صَلْعَم اِذَا اَقْبَلَتْ عِيْرٌ - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں اونٹوں کا قافلہ غلہ لے کر آ پہنچا۔

لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الْعَصْرَ اِلَّافِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ - تم میں سے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے مقام پر پہنچ کر (ایک روایت میں ظہر کی نماز مذکور ہے تو جس شخص نے ظہر پڑھ لی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور جس نے ظہر نہیں پڑھی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ ظہر کی نماز وہاں جا کر پڑھے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ راستہ میں ٹھہرو نہیں فوراً جاؤ۔ اس ارشاد نبویؐ کے بعض صحابہ نے ظاہر پر عمل کیا اور نماز کا وقت فوت ہو جانے کی پرواہ نہ کی، بنی قریظہ پہنچ کر پڑھی اور بعض نے کہا کہ آپ کا مطلب جلد جانے کا تھا نہ یہ کہ نماز فوت کر دو لہٰذا انھوں نے راستہ میں نماز پڑھ لی۔ دونوں گروہ کی نیت بخیر تھی، اس لیے آپ نے کسی پر ملامت نہیں کی)۔

صَلَّيْتُ مَعَهٗ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ - میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں (یعنی پنجگانہ نمازیں نہ کہ جمعہ کی نمازیں)۔

لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا - آنحضرتؐ نے عیدگاہ میں نفل نہیں پڑھے نہ عید کی نماز سے پہلے نہ اس کے بعد (امام مالکؒ اور امام احمدؒ نے اسی حدیث کی رو سے عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ رکھا ہے اور شافعیؒ نے اس کو جائز کہا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُكَ عَلٰى مَخَا لَفَتِكَ لِلسُّنَّةِ - (ایک شخص عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھ رہا تھا، عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو منع کیا۔ اس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے پر عذاب کرے گا) انھوں نے کہا نماز پڑھنے پر تو عذاب نہیں کرے گا لیکن سنت کے خلاف کرنے پر عذاب کرے گا۔ (دین میں کوئی نئی بات ثواب کی نیت سے جس کی اصل شرع سے نہ ہو نکالنا بدعت ہے اور ایسی ہر بدعت گمراہی ہے۔ نماز کس

درجہ ثواب عظیم کا کام ہے مگر اس میں بھی نئی ایجاد باعث عذاب ہے- مثلاً کوئی فجر کی چار رکعتیں پڑھے یا ظہر کی آٹھ اور کہے اس میں کیا قباحت ہے میں نے تو زیادہ عبادت کی' یا ایک اذان کی جگہ دو اذانیں کہے یا اذان کے اول اور آخر کوئی کلمہ زیادہ کرے یا تکبر سے پہلے درود شریعت پڑھا کرے یا نماز کے بعد نعتیہ قصائد پڑھے' یہ سب گمراہی اور بے دینی کی باتیں ہیں- عبادت بدینہ میں ہر ایک ایجاد گمراہی ہے)-

مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْئَ لَهٗ- جو شخص مسجد میں جنازے کی نماز ادا کرے اس کو کچھ ثواب نہ ملے گا-

(بعض نے اسی حدیث کی رو سے مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے' لیکن اکثر علماء کا قول ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اس حدیث میں فلاشی علیہ صحیح ہے- یعنی اس پر کچھ گناہ نہیں ہے- بعض نے کہا فلاشی لہ کا بھی یہی مطلب ہے اور لام علی کے معنی میں ہے)-

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ- جس نے اپنے تئیں مار ڈالا تھا (خودکشی کی) آنحضرت نے اس پر (جنازے کی نماز نہیں پڑھی- لیکن صحابہ نے پڑھ لی- اسی طرح ایک شخص قرضدار رہ کر مرا تھا تو آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اس پر نماز پڑھ لو' پھر ایک شخص نے مرحوم کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیا' تب آپ نے اس پر نماز ادا کی)-

صَلّٰى فِيْهَا بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ- آپ نے کعبہ کے اندر دو ستونوں کے درمیان (نفل) نماز پڑھی (پیچھے جو اسامہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے وہاں نماز نہیں پڑھی اس پر یہ حدیث مقدم ہوگئی کیونکہ اس میں اثبات ہے اور اس میں نفی' اور احتمال ہے کہ اسامہ نے آپ کی نماز پر خیال نہ کیا ہوگا صرف دعا کرتے دیکھا ہوگا- اکثر علماء کے نزدیک کعبہ کے اندر فرض نماز درست نہیں ہے لیکن نفل درست ہے)-

لَا يُصَلِّيَ الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ- امام نے جس جگہ فرض نماز پڑھائی وہاں (سنت اور نفل) نہ پڑھے بلکہ دوسرے مقام پر سرک کر پڑھے-

لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ- ایک دن میں ایک ہی نماز دوبارمت پڑھو (یعنی فرض کی نیت کر کے امام مالک نے کہا جب ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو دوبارہ اس کا اعادہ جائز نہیں- میں کہتا ہوں یہ بھی اس صورت میں ہے جب دوبارہ پھر فرض کی نیت کرے- ورنہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی کو جو آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکے تھے اجازت دی کہ وہ اس شخص کے ساتھ شریک ہو جائیں کہ جو اپنی انفرادی نماز پڑھ رہا تھا چونکہ وہ جماعت ہو جانے کے بعد آیا تھا- اور حضرت معاذؓ آنحضرت کے ساتھ نماز فرض پڑھتے اور اس کے بعد جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے)-

صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ- مغرب کے فرض سے پہلے ایک دوگانہ (سنت کا پڑھ لو) اس حدیث پر بھی لوگوں نے ہمارے زمانہ میں عمل کرنا چھوڑ دیا ہے- مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں پڑھتا حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان ایک نماز ہے جو پڑھنا چاہے اس کے لئے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عشاء کے فرضوں سے پہلے بھی دوگانہ سنت کا ادا کر سکتا ہے گو آنحضرت اور صحابہؓ سے منقول نہیں ہے-

مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّةَ رَكْعَاتٍ- جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے (بعض نے اسی کو صلوۃ الاوابین کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ صلوۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے)-

اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ يُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلٰوةِ السَّحَرِ- ظہر سے پہلے چار رکعتیں سنت کی پڑھنا فجر کی چار رکعتوں کے برابر ہے (یعنی فجر کی سنت اور فرض ملا کر چار رکعتوں میں جتنا ثواب ہے اسی قدر ثواب اس میں ملے گا)-

اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ- تو چار رکعتیں پڑھے-

صَلٰوتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ (سنت اور نفل) گھر میں ادا کرنا میری مسجد میں (جہاں ایک نماز کا ثواب ہزار یا پچاس ہزار کے برابر ہے) ادا کرنے سے افضل ہے- اس حدیث پر بھی لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور جس کو دیکھو وہ سنتیں ہمیشہ مسجد ہی میں ادا کرتا ہے حالانکہ دوسری حدیث

میں ہے کہ اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ - یعنی ان میں نماز نہ پڑھ کر اور جمعہ کے بعد تو کبھی آنحضرت نے سنتیں مسجد میں نہیں پڑھیں اگر پڑھی بھی تو گھر میں آ کر - مگر ہمارے زمانہ کے ناواقفوں کو کیا کہا جائے وہ جمعہ کے بعد سنتیں مسجد ہی میں ادا کرتے ہیں)۔[1]

يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ - امام لوگ جو امامت کرتے ہیں اگر ٹھیک طور سے (شرائط اور آداب کے ساتھ) نماز پڑھیں گے تو تم کو اور ان کو ثواب ملے گا - اگر غلطی کریں گے (مثلاً بے وضو نماز پڑھا دیں اور تم کو خبر نہ ہو) تو تم کو ثواب مل جائے گا (تمھاری نماز درست ہوگی) اور وبال ان پر پڑے گا -

قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ - کھڑے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں -

صَلِّ وَعَلَيْهِ بِدْعَتُهٗ - (امام حسن بصریؒ نے کہا) تو نماز پڑھ لے اگر امام بدعتی ہے تو اس کی بدعت کا وبال اسی پر پڑے گا (تیری نماز صحیح ہو جائے گی) -

مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا - جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے (اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھالے وہ مسلمان ہے یعنی اس کو مسلمان سمجھیں گے اب دل کا حال اللہ تعالیٰ جانے) -

صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ - عمر بن عبد العزیزؒ نے (بنی امیہ کی عادات کے موافق) نماز ظہر میں دیر کی (جب حدیث سنی تو اول وقت پڑھنے لگے) -

صَلّٰى فَصَلّٰى ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى - جبرئیل نے نماز پڑھی آنحضرت نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی پھر جبرئیل نے دوسری نماز پڑھی آنحضرت نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی -

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ - جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا -

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ - بندے اور کفر کے درمیان نماز ہے (جب نماز چھوڑ دی تو کفر میں چل دیا) -

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا - (حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا) کونسا کام اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر پڑھنا -

وَلَا يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ - ان دنوں (علانیہ) نماز کہیں نہیں ہوتی سوائے مدینہ کے (کیونکہ مکہ میں بھی اس وقت کافروں کا غلبہ تھا جو ناتوان مسلمان وہاں رہ گئے تھے وہ چھپ کر نماز ادا کرتے) -

اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ - مرض الموت میں آنحضرت برآمد ہوئے (حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے) لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور ابوبکرؓ آنحضرت کی (حضرت ابوبکرؓ کی اقتدا کا مطلب یہ ہے کہ لوگ نماز کے ارکان ان کو دیکھ کر ادا کرتے تھے نہ یہ کہ وہ امام تھے امام تو آنحضرت ہی تھے) -

اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَاٰمُرُ بِالصَّلٰوةِ - میں جلانے کی لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز قائم کرنے کا (جو کوئی جماعت میں حاضر نہ ہو اس کا گھر جلا دوں) -

مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ - ابوبکر صدیقؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ آپ نے مرض الموت میں فرمایا - اس میں صاف اشارہ ہے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی طرف) -

صَلٰوةُ اللَّيْلِ سَبْعٌ وَّتِسْعٌ وَّاِحْدٰى عَشَرَ - رات کی نماز (یعنی تہجد اور وتر) سات رکعتیں ہیں یا نو یا گیارہ - (جتنی ہو سکیں مگر گیارہ سے زیادہ آنحضرت نے نہیں پڑھیں نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں) -

مترجم کہتا ہے میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتا ہوں اس طرح پر کہ پہلا دوگانہ بیٹھ کر مختصر ادا کرتا ہوں پھر آٹھ رکعتیں کھڑے رہ کر ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتا ہوں پھر ایک رکعت پڑھتا ہوں رمضان اور غیر رمضان سب میں ایسا کرتا ہوں - امام ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں آنحضرت کی تہجد کی کئی شکلیں بیان کی ہیں

---

[1] سنت و نوافل گھر میں ادا کرنا افضل ہیں البتہ مساجد میں ادا کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں - (م)

ان میں سے جو چاہے اختیار کرے بہرحال سنت نبوی کی پیروی کرنا بہتر ہے دوسرے فقراء اور مشائخین کی پیروی سے-(مجمع البحار میں ہے کہ گیارہ رکعتیں پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ ظہر اور عصر اور مغرب کی بھی گیارہ رکعتیں ہوتی ہیں گویا وہ دن کے وتر ہیں اور یہ رات کے)-

اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی بِتَشَھُّدٍ-رات کی نماز دو رکعتیں ہیں تشہد کے ساتھ (یعنی ہر دوگانہ کے بعد سلام پھیرے نہ کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھے)-

یُصَلِّیْ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ-صف اول کے لئے دعا کرتے (یوں کہتے اللھم ارحم تین بار)-

اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ- فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے (یہاں تک کہ راتبہ سنتوں سے بھی-مگر بعض نے کہا کہ راتبہ سنتیں افضل ہیں)-

فَاجْعَلْہُ لَہٗ صَلٰوۃً-جس شخص کو میں نے برا کہا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اس کے لئے رحمت کر (سبحان اللہ تعالیٰ آنحضرت کو اپنی امت سے کس قدر الفت اور محبت تھی کہ جن لوگوں سے ناراض ہوئے اور ان کو برا کہا' زمانہ آخر میں ان پر بھی اللہ کی رحمت چاہی)-

مترجم کہتا ہے کہ جب میں مراد آباد میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ میں غصہ بہت ہے-اکثر جب ناراض ہوتے تو فرماتے خدا تم کو تباہ کرے ایک شخص نے آپ سے پوچھا حضرت آپ ایسے کلمات فرما دیا کرتے ہیں جن سے لوگوں کو بڑا ڈر پیدا ہوتا ہے- کہنے لگے میں نے پروردگار سے عرض کر دیا ہے کہ جس کو میں کوسوں تو اس پر رحمت اور برکت اتار-

سُبْحَانَ اللّٰہِ صَلٰوۃُ الْخَلاَئِقِ-سبحان اللہ ساری مخلوقات کی تسبیح ہے (سب اس کی پاکی بزبان قال یا حال بیان کر رہی ہیں)-

خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ-تم میں بہتر امام وہ ہیں جو تمھارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو (یعنی وہ اپنی رعایا پر مہربان اور عادل اور منصف ہیں رعایا کے وہ خیر خواہ ہیں اور رعایا ان کی خیر خواہ ہے-ایسے حاکم کہاں ملتے ہیں اور یوں تو خوف یا طمع کی وجہ سے ابن الوقت قسم کے لوگ بڑے سے بڑے حاکم کی بھی شان میں قصیدہ خوانی کرتے نظر آتے ہیں-مگر دلوں کی گہرائی سے سچی دعا کرنا یہ اور بات ہے) اور بدتر حاکم وہ ہیں جو تم پر لعنت کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو-(بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے:

جو تم پر تمہارے مرنے کے بعد نماز جنازہ ادا کرتے ہیں اور تم ان پر جب ان کا انتقال ہو نماز جنازہ پڑھتے ہو-

اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَی الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ- جب کوئی فجر کی سنتیں پڑھے تو کروٹ پر لیٹ جائے (ذرا آرام کر لے پھر فرض کے لئے کھڑا ہو-یہ مسنون ہے امام ابن حزمؒ نے تو اس کو واجب کہا ہے اور فرمایا ہے جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی)-

اَنَا الصَّلٰوۃُ-(قیامت کے دن سب اعمال آئیں گے نماز آ کر کہے گی) میں نماز ہوں-

اَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوۃُ رَکْعَتَانِ-پہلے ہر نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھی (یہ حدیث کتاب الالف میں گزر چکی ہے)-

فَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ-اگر وہ نماز والوں میں سے ہوگا (یعنی جو نفل نماز بہت پڑھا کرتے ہیں)-

فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُھُمْ-نماز کا وقت آ گیا میں نے ان کی امامت کی-

فَلَمَّا صَلَّی الصُّبْحَ وَصَلَّیْنَا-جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ہم نے پڑھی (یہ حدیث ام ہانی کی روایت سے ضعیف ہے کیونکہ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی تھیں اور نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی تھی-بعض نے یوں جواب دیا ہے کہ معراج سے پہلے بھی دو نمازیں فرض تھیں ایک فجر کی دوسری عصر کی)-

فَاِنَّھَا صَلٰوۃٌ وَّقُرْبَانٌ-سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں دعا

ہیں اور اللہ کی قربت (کا ذریعہ یعنی ان کے پڑھنے سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے)۔

مَاصَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ۔ اے اللہ! میں نے جو رحمت کی دعا کی ہے وہ اس کے لئے کر جس پر تم رحم کرنا چاہتا ہے (اور جو میں نے لعنت بھیجی ہے وہ اس پر کر جس پر تو لعنت کرنا چاہتا ہے)۔

فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ۔ دو بھائی ایک ہفتہ کے فاصلے سے مرے تھے۔ لوگوں نے یوں دعا کی۔ یا اللہ! تو اس کو اپنے بھائی سے ملا دے آپ نے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے)۔ اس نے جو اپنے بھائی کے بعد نماز پڑھی وہ کہاں جائے گی اور جو نیک عمل اس نے اس کے بعد کیا وہ کہاں جائے گا۔ دونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے)۔

اَلَيْسَ قَدْ صَامَ بَعْدَهٗ وَصَلّٰى سِتَّةَ الْاٰفِ رَكْعَةٍ وَكَذَا وَكَذَا (دو شخص ایک برس کے فاصلے سے مرے تھے صحابہؓ نے ان میں سے ایک کا مرتبہ خواب میں زیادہ دیکھا۔ آنحضرت نے فرمایا) کیا پچھلے شخص نے چھ ہزار اور اتنی (یعنی ۳۵ رکعتیں) سال بھر میں نہیں پڑھیں (ہر روز سترہ رکعت کے حساب سے سال بھر میں اتنی رکعتیں ہو جاتی ہیں)۔

اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ۔ کیا کوئی شخص ایسا نہیں جو اس پر خیرات کرے اس کے ساتھ شریک ہو کر نماز پڑھ لے (تا کہ اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو جائے۔ یہ اس شخص کے لئے فرمایا جو نماز جماعت کے بعد مسجد میں آیا تھا)۔

اِذَا سَكَتَ الْمُئَوَذِّنُ عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ جب مئوذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا۔

اِذَا يَقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَ فِي الذَّاكِرِيْنَ۔ اللہ جس شخص نے رات کو اپنی بیوی کو جگایا پھر دونوں نے مل کر نماز پڑھی یا مرد نے الگ پڑھی (عورت نے الگ) گو دو رکعتیں سہی تو اس کا نام اللہ کے ذاکروں میں لکھا جائے گا۔

اَفَاضَ صلعم مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔ آپ دن کے آخری حصہ میں لوٹے جب ظہر پڑھ چکے تھے (اور عصر بھی)۔

صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ۔ ہر نیک اور بد کے پیچھے (جب تک وہ صریح کفر نہ کرتا ہو نماز پڑھ لو (مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا حاکم اور بادشاہ اگر بدکار بھی ہو تو اس کے پیچھے جمعہ اور عید ادا کر لو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اپنی مساجد میں امامت کے لئے بدکار شخص کو بھی منتخب کر سکتے ہو۔ اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں نیک ہوں اس کے خلاف نہ ہوگا۔ کیونکہ مسجد میں امامت کے لئے اسی کو منتخب کرنا چاہئے جو نیک اور پرہیزگار اور قاری ہو۔ کذا فی مجمع البحار)۔

اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ جا پھر سے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی (بلکہ ٹکریں لگائیں۔ یہ اس شخص سے فرمایا جس نے جلدی جلدی نماز پڑھ لی تھی)۔

صَلُّوْ اَقْبَلَ الْمَغْرِبِ۔ مغرب سے پہلے (دو رکعتیں سنت کی) پڑھ لو (صحیح یہ ہے کہ دوگانہ مستحب ہے سلف کا یہی قول ہے لیکن خلفائے راشدین اور امام مالک اور اکثر علماء نے اس کو مستحب نہیں سمجھا)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہم کو آنحضرت کی حدیث مل جانے کے بعد نہ خلفاء راشدین سے کچھ کام ہے نہ امام مالک سے اور نہ کسی عالم یا مجتہد سے بس حدیث شریف کی پیروی سب پر مقدم ہے خواہ اس پر کسی نے عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو اہل حدیث کا یہی اصول ہے البتہ جس مسئلہ میں آنحضرت کی حدیث نہ ملے نہ قرآن کی آیت اس میں تم خلفائے راشدین اور صحابہ اور مجتہدین کی رائے پر عمل کر سکتے ہو اور ان کی پیروی تمہاری اپنی رائے پر مقدم ہے۔

وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ۔ ایک شخص (ایک نماز پڑھ کر پھر دوسری نماز کا) انتظار کر رہا ہو کہ اس کو امام کے ساتھ (جماعت سے) اس کو اس سے بڑھ کر ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سو رہے (اور دوسری نماز کا انتظار نہ کرے)۔

اَنْ يُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ۔ تو چار رکعتیں پڑھے (یعنی صلوۃ التسبیح۔ یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن جزری نے حصن میں اس

بندوں کو ملا ہے)۔

ایک روایت میں یُصَبْ مِنْهُ بہ صیغہ مجہول ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو مصیبت پہنچائی جاتی ہے۔

مُصِیْبَةٌ اور مَصُوْبَةٌ ور مُصَابَةٌ۔ تکلیف' درد' دکھ۔

مُصَائِبُ اور مَصَاوِبُ۔ یہ مذکورہ بالا الفاظ کی جمع ہیں۔

یَصِیْبُوْنَ مَا اَصَابَ النَّاسِ۔ جو لوگوں نے حاصل کیا وہ بھی حاصل کریں گے۔

کَانَ یُصِیْبُ مِنْ رَأْسِ بَعْضِ نِسَائِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ۔ آنحضرت ﷺ بحالت روزہ اپنی کسی بیوی کا سر چومتے (بوسہ لیتے)۔

کَانَ یُسَالُ عَنِ التَّفْسِیْرِ فَیَقُوْلُ اَصَابَ اللّٰهُ الَّذِیْ اَرَادَ۔ ان سے قرآن کی تفسیر پوچھتے تو کہتے جو اللہ کی مراد ہے وہ ٹھیک ہے (اگر چہ ہم اس کو نہ سمجھیں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

اَصَابَ فِیْ قَوْلِهٖ وَفِعْلِهٖ۔ اپنے قول و فعل میں اس نے صواب کیا (یعنی درست کہا اور ٹھیک کیا)۔

اَصَابَ السَّهْمُ الْقِرْطَاسَ۔ تیر برابر کاغذ پر لگا۔ (نشانہ صحیح ہوا)۔

اَنْتَ اَصَبْتَنِیْ۔ تو نے ہی مجھ کو مارا (اور پھر پوچھتا ہے کہ کس نے مارا۔ یہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے حجاج سے فرما۔ واقعہ یہ ہے کہ عبد الملک بن مروان نے جو بادشاہ وقت تھا حجاج کو لکھا کہ سب کاموں میں عبد اللہ بن عمرؓ کی پیروی کرنا اور ان کی مخالفت نہ کرنا۔ حجاج کو یہ ناگوار گزرا اور اس نے از راہ نخوت و خودسری ایک شخص کو اشارہ کر دیا لہذا اس نے حجاج کے منشا کی تکمیل کے لیے زہر آلود برچھا آپ کے پاؤں پر مار دیا۔ کئی دن تک زخم کی تکلیف سے حضرت عبد اللہؓ بیمار رہے اور پھر انتقال فرما گئے۔ ایام علالت میں حجاج عیادت کو بھی آیا اور کہنے لگا کہ کس نے آپ کے مارا ہے' اول تو عبد اللہ بن عمرؓ نے کنایہ اور اشارہ کے طور پر فرمایا کہ اس شخص نے مارا جس نے زمانہ حج میں لوگوں کو ہتھیار باندھنے کی اجازت دی۔ یہ اجازت حجاج نے ہی دی تھی۔ پھر جب دوبارہ حجاج نے دریافت کیا تو انھوں نے صاف کہہ دیا کہ تو نے ہی تو مجھ کو مارا اور پھر عیادت بھی کرتا ہے' خیر اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہی فیصلہ کافی ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ حجاج بن یوسف' حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اس بات پر ناراض ہوا تھا کہ انھوں نے کعبہ پر منجنیق لگانے سے منع فرمایا تھا اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے قتل سے باز رہنے کے لیے ہدایت فرمائی تھی۔ مگر اس ظالم نے نشہ حکومت اور اپنی ظالمانہ طبیعت کی وجہ سے آپؓ کی ہدایت پر عمل نہیں کیا اور یہ دونوں کام کر ڈالے۔

اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا۔ (جو شخص دنیا کمانے کے لیے) ہجرت کرے تو اس کی ہجرت اللہ کے واسطے نہ ہوگی' بلکہ انہی کاموں کے لیے ہوگی۔

فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ۔ مجھ کو پانی نہ ملا۔

فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْهِمْ لَا یُصِیْبُکُمْ مَّا اَصَابَهُمْ تم ان کے مقام میں نہ جاؤ (وہاں قیام نہ کرو) ایسا نہ ہو تم کو بھی وہی عذاب ہو جو ان کو ہوا تھا۔

اِذَا رَاَی الْمَطَرَ قَالَ صَیِّبًا نَافِعًا۔ جب آپؐ بارش (کے آثار) کو دیکھتے تو دعا فرماتے کہ اللہ! اس کو برسنے والا فائدہ دینے والا کر دے (جس سے زراعت اور پیداوار میں ترقی ہو)۔

اِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔ جب ہم نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

لَمْ یُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ یُصَوِّبْهُ۔ آپؐ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اونچا رکھتے نہ جھکاتے (یعنی پیٹھ اور سر سب برابر رکھتے)۔

فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ کَمَا هِیَ۔ کبھی وہ سوداگری میں ایک پورا اونٹ منافع میں کما لیتے۔

اُصِیْبَتْ دَعْوَتُهٗ۔ اس کی دعا قبول ہوگی (یعنی کھانا کھلانے والے کے حق میں)۔

اَصَبْتَ اَصَابَ اللّٰهُ اُمَّتَكَ عَلَی الْفِطْرَةِ۔ تم نے ٹھیک کیا (جو دودھ کا پیالہ لیا شراب کا نہیں لیا) اللہ تعالیٰ تمہاری

امت کو پیدائشی ٹھیک طریقہ پر رکھے۔

(شراب انسان کی تیار کردہ اور خود ساختہ چیز ہے اور اس میں ہزاروں طرح کے ضرر اور نقصانات ہیں لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور شراب نوشی سے خود کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔ برخلاف دودھ کے جو انسان کی فطری غذا ہے اور اس میں سراسر فائدے ہیں' نقصان کا نام نہیں۔)

فَاَصِبْهُمْ مِنْهُ بِمَعْرُوْفٍ - ان کو بھی اس میں سے کچھ دے۔

اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ ثِمَارٍ - ایک شخص کے میوے پر آفت آئی (میوہ خراب ہو گیا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُّصَابُ بِشَيْئٍ اِلَّا رَفَعَهٗ دَرَجَةً - جس شخص کو کچھ ضرر پہنچے (زخم یا مار) پھر وہ پہنچانے والے کو معاف کر دے (نہ دیت لے نہ قصاص) تو اللہ تعالی (آخرت میں) اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ مُصِيْبُوْنَ - تمہاری فتح ہو گی اور تم لوٹ کا مال حاصل کرو گے اور ملک بھی۔

حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ - ابھی جاہلیت اور مصیبت کا تازہ زمانہ گزرا ہے (مصیبت یہ تھی کہ ان کے عزیز اقربا مارے گئے مال اور ملک چھن گیا)۔

اَصَابَ مِنْهَا - ابوطلحہؓ نے ام سلیم سے جماع کیا (بچہ کی ماں نے کہا کہ بچہ کو اب سکون ہے' وہ سمجھے کہ بچہ اچھا ہے حالانکہ ماں کا مطلب یہ تھا کہ وہ مر گیا اور اس کے بے قراری جاتی رہی انھوں نے کھایا پیا اپنی بیوی سے صحبت کی' ان کے حمل رہ گیا۔ اللہ نے بہت سے بچے دیئے۔ جب جماع سے فارغ ہوئے تو ماں نے بچے کی موت کی خبر دی اگر پہلے ہی سے کہہ دیتیں تو ابوطلحہؓ نہ کچھ کھاتے نہ پیتے اپنی بیوی سے صحبت کرتے۔ ایسی شاکر متحمل مزاج عورتیں کہاں پیدا ہوتی ہیں)۔

اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ - اللہ تعالی تجھ کو ٹھیک راستہ نصیب کرے (ہدایت اور بہشت کا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْئٍ مِّنْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً - جس شخص کو کوئی جسمانی صدمہ پہنچایا جائے پھر وہ معاف کر دے تو اللہ تعالی اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا۔

اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ بِشَرْبَةٍ - میں اس دودھ میں سے ایک گھونٹ ہی پی لیتا۔

فَاَيُّ اٰيَةٍ يَانَبِيَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِيْبَكَ وَاُمَّتَكَ - اللہ کے پیغمبر آپ کونسی علامت پسند کرتے ہیں جو آپ کو اور آپ کی امت کو ملے۔

فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ - اگر (نماز میں) تمہارے امام غلطی نہ کریں ٹھیک طور سے ادا کریں تو تم کو بھی فائدہ ہوا ان کو بھی۔ اگر غلطی کریں تو تمہاری نماز ہو جائے گی' غلطی کا وبال انہی پر رہے گا۔

اُصِيْبَ فِيْهَا اَوْصِيَاءُ الْاَنْبِيَاءِ - رمضان کی اکیسویں شب میں پیغمبروں کے وصی مارے گئے (جیسے حضرت علیؓ اسی شب میں شہید ہوئے یہ شیعوں کی روایت ہے)۔

صَابٌ - ایک کڑوے درخت کا شیرہ ہے۔

صَابَةٌ - آفت' جنون۔

صُوْبَةٌ - ملک کا ایک حصہ۔

صَوْتٌ - پکارنا' آواز دینا جیسے **تَصْوِيْتٌ** ہے۔

فَانْصَاتَ - قبول کیا۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحِلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ - حلال اور حرام میں فرق آواز اور باجہ کا ہے (یعنی حلال نکاح وہی ہے جس کا اعلان کیا جائے' لوگ جمع ہوں غل غپاڑا ہو' گانا بجانا یہ رسمیں اسی نکاح میں ہوتی ہیں جو شرعا جائز ہے باقی حرام اور زنا تو خفیہ طور پر ہوتا ہے اس کو آشکارا طور پر نہیں کرتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ شادی بیاہ میں دف بجانا درست ہے اسی طرح دوسرے باجوں کو بھی ایک جماعت علماء نے دف پر قیاس کیا ہے اور شادی بیاہ میں اس کو جائز رکھا ہے۔ اور خود آنحضرتؐ نے معوذ بن عفرار کی بیٹی کے نکاح میں گانا سنا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: **فهلا لهو** یعنی کوئی کھیل تماشا کیوں نہیں کیا۔ جیسے شادیوں میں قاعدہ ہوتا ہے لوگ خوشی کے کھیل کیا کرتے ہیں اور جس شخص نے اس باب میں تشدد کیا ہے

اور شادی بیاہ میں بھی گانا بجانا جائز نہیں رکھا اس کا قول صحیح نہیں ہے اور احادیث صحیحہ اس کا رد کرتی ہیں)-

كَانُوْ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَالْقِتَالِ - جنگ کے وقت آواز کرنے کو ناپسند کرتے تھے (یعنی بے فائدہ یا فخر کی راہ سے چلانے کو جیسے کافروں کا دستور تھا - صحابہ اس کو برا جانتے تھے البتہ اللہ کی یاد میں اپنی آواز بلند کرتے)-

يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ فرشتوں کی آواز سنے ان کا نور دیکھے-

نُهِيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ - مجھ کو دو آوازیں حماقت اور فسق و فجور کی منع ہوئیں (ایک تو بے موقع گانے بجانے کی دوسرے مصیبت کے وقت چلانے کی)-

فَلْيَصُوِّتْ ثَلٰثًا - تین بار آواز دے (ارے جانوروں کے مالک)-

فَيُنَادِيْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهٗ مَنْ بَعُدَ كَمَنْ قَرُبَ - پھر پروردگار (حشر کے دن) ایک آواز سے پکارے گا جس کو دور والا بھی اسی طرح سنے گا جیسے نزدیک والا (اس حدیث سے اور دوسری چند حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اللہ کے کلام میں آواز اور حروف ہیں اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ اپنی ناقص عقل پر چلتا ہے-)

اِذَا سَمِعَ صَوْتَهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ - جب آسمان والے فرشتے اللہ تعالی کی آواز سنتے ہیں-

مُؤَذِّنٌ صَيِّتٌ - بڑی آواز موذن

صُوْحٌ - چیر دینا-

تَصْوِيْحٌ - سکھا دینا خشک کر دینا' سوکھ جانا-

تَصَوُّحٌ - پھٹ جانا اوپر کا حصہ سوکھ جانا-

صُوَاحٌ - گچ نرم زمین کھجور کا خوشہ-

صَوْحٌ اور صُوْحٌ - وادی کا پشتہ پہاڑ کا دامن-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ اَنْ يُصَوِّحَ - اس سے پہلے کھجور کے بیچنے سے کہ اس کی خوبی اور برائی معلوم ہو-

مَتٰى يَحِلُّ شِرَاءُ النَّخْلِ فَقَالَ حِيْنَ يُصَوِّحُ - (ابن عباسؓ سے پوچھا کہ) کھجور کا خریدنا (جو ہنوز درخت سے توڑی نہ گئی ہو) کب درست ہے - انھوں نے کہا جب اس کا حال کھل جائے (یعنی معلوم ہو جائے کہ اس قدر میوہ نکلے)-

اَللّٰهُمَّ انْصَاحَتْ جِبَالُنَا - اے اللہ! ہمارے پہاڑ سوکھ کر پھٹ گئے بارش نہ ہونے کی وجہ سے)-

فَبَادِرُواالْعِلْمَ مِنْ قَبْلِ تَصْوِيْحِ نَبْتِهٖ - علم اس سے پہلے حاصل کر لو کہ اس کی گھاس سوکھ جائے پژمردہ ہو جائے یعنی علماء تعلیم و تدریس کے لیے باقی نہ رہیں)-

فَهُوَ يَنْصَاحُ لَكُمْ بِوَابِلِ الْبَلَايَا - وہ تم پر بلاؤں کی بارش کرے (بعض نے ینصاح روایت کیا ہے جو غلط ہے)-

صَاحَةٌ - پھیلی ہوئی پہاڑیاں جو مدینہ کے قریب ہیں-

فَلَمَّا دَفَنُوْهُ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَاَلْقَوْهُ بَيْنَ صَوْحَيْنِ - جب اس کو دفن کیا تو زمین نے اس کو نکال کر پھینک دیا آخر لوگوں نے اس کو پہاڑ کے دو دامنوں میں ڈال دیا (یعنی اس جگہ میں جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے)-

زَيْدُبْنُ صُوْحَانَ - امیر المومنین حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھا-

بَنِيْ صُوْحَانَ - ایک شاخ ہے عبدالقیس قبیلہ کی-

صَوْخٌ - دھنس جانا (بمعنی سوخ ہے)-

اِصَاخَةٌ - سننا کان لگانا-

صَوْرٌ - آواز دینا جھکانا منہ سامنے کرنا-

صَيْرٌ بھی صور کا مترادف ہے (قرآن شریف میں فَصُرْهُنَّ اور فَصِرْهُنَّ دونوں قرائتیں ہیں - یعنی ان کا منہ اپنی طرف کر دو ان کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرو - بعض نے کہا بہ ضمہ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو اپنے ساتھ ملا لو مانوس کر لو - اور بہ کسرہ صاد کے معنی یہ ہیں کہ ان کو کاٹ ڈالو)-

صَارَ الشَّيْءَ - اس کو کاٹا جدا کر دیا-

صَارَ الْحَاكِمُ الْحُكْمَ - حاکم نے قطعی فیصلہ کر دیا-

صَوْرٌ - جھکانا-

تَصْوِيْرٌ - صورت بنانا-

صُوِّرَلِيْ - اس کی صورت میرے خیال میں آئی-

تَصَوُّرٌ - کسی صورت کا خیال کرنا گر پڑنا-

اِصَارَةٌ - جھکانا-

اِنْصِیَارٌ - جھک جانا-

مُصَوِّرٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- بمعنی صورت گری کرنے والا شکل بنانے والا-

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی قدرت اور عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک ارب سے زیادہ آدمی موجود ہیں پھر اس کے باوجود دو آدمی بھی ایسے نہ ملیں گے جن کی شکل بالکل ایک ہی ہو- کچھ نہ کچھ فرق ہوگا- یہی حال دوسرے جانوروں کا ہے اور باعتبار عالمان علم جیالوجی کے قول کے زمین دو کروڑ یا تین کروڑ سال سے موجود ہے اور ابھی معلوم نہیں مزید کتنے کروڑ رہتی ہے ان کروڑوں سال میں بے شمار آدمی اور جانور پیدا ہو چکے ہیں اور ہوں گے مگر ہر ایک کی شکل اور صورت علیحدہ ہے- یہ جو بعض جانور مثلاً چیونٹیاں مکھیاں مچھلیاں وغیرہ تم کو ایک شکل کی نظر آتی ہیں حقیقتاً ایسا نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی شکل جدا ہے اور ہم ان کے اندر جو فرق و امتیاز ہے اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ شہد کی مکھیاں اور چونٹیاں آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور غیر مکھی یا چیونٹی کو اپنے چھتے یا بل میں نہیں آنے دیتیں- ذرا غور کیجئے کہ پاک پروردگار کے علم میں کس قدر صورتیں اور شکلیں موجود ہیں جو ہرگز خزانہ وہم میں بھی نہیں سما سکتیں جل شانہ وعز برہانہ

اَتَانِی اللَّیْلَةَ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ - رات کو میرا مالک ایک اچھی صورت میں میرے پاس آیا (یہ قصہ خواب کا ہے آں حضرتؐ نے خواب میں پروردگار کو ایک جوان خوبرو بے ریش و بردت کی صورت میں دیکھا- اہل حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے جو اپنے حسن و جمال میں بے نظیر بے مثال اور ناقابل بیان ہے اور اس کو قدرت و اختیار ہے کہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو-)

ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن وہ ایک صورت میں جلوہ افروز ہوگا پھر دوسری صورت میں- اور جہمیہ اور معتزلہ نے صورت کا انکار کیا ہے اور حدیث کی یوں تاویل کی ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے- بعض نے ایسی تاویل کی ہے جس پر ہنسی آتی ہے اور یہ تاویل کیا ہے بلکہ تحریف ہے انھوں نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں اس وقت اچھی صورت میں تھا یعنی آں حضرتؐ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں اچھی صورت میں تھا- غضب خدا کا ان تاویل کرنے والوں کو اس کا بھی خیال نہیں رہا کہ دوسری حدیث میں یوں صاف موجود ہے کہ میں نے اپنے مالک کو ایک جوان خوبرو بے ریش و بروت کی صورت میں دیکھا- اس کے سر پر کانوں تک بال تھے' کیا یہاں بھی آں حضرتؐ خود ہی کو مراد لیتے ہیں- اور سب سے زیادہ ان حدیثوں کا انکار کرنے والا زمخشری صاحب کشاف ہے- وہ تو اپنی تفسیر میں فحش باتیں ذکر کر کے اہل حدیث پر طعنہ کرتا ہے- ان بے وقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت ہی نہیں ہے تو پھر آخرت میں اس کا دیدار کیونکر ہوگا اور آں حضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھا- معاذ اللہ یہ بیوقوف صریح گمراہ ہیں اور الٹا جو لوگ ہدایت کے راستہ پر ہیں اور قرآن و حدیث کو مانتے ہیں' ان کو گمراہ سمجھتے ہیں- ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین-

اَتَانِیْ رَبِّیْ فَوَضَعَ کَفَّهٗ عَلٰی ظَهْرِیْ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - پروردگار میرے پاس آیا اس نے اپنا ہاتھ میری پیٹھ پر رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک پائی پھر میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کو جان لیا (اللہ تعالیٰ نے اس خاص وقت میں آپ کے لیے سب کچھ ظاہر کر دیا جیسے حضرت ابراہیمؑ کو آسمانوں کی ملکوت بتلائی تھی-

طیبی نے کہا علمت مافی السموت والارض کا مطلب یہ ہے کہ جتنا آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلایا وہ میں نے جان لیا- اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان اور زمین کی سب چیزیں رتی رتی مجھ کو معلوم ہو گئیں کیونکہ آپ کو فرشتوں کی تعداد اور ریت اور مٹی کے ذروں کا علم نہ تھا- ایسا علم محیط تو بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے اور بہت بیوقوف ہے وہ شخص جو آں حضرتؐ کو بھی عالم الغیب جانتا ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے- اور بے شمار آیتیں اور حدیثیں اس مضمون کی موجود ہیں کہ علم

غیب خاصہ الٰہی ہے اور آں حضرت کو غیب کا علم نہ تھا- البتہ یہ صحیح ہے کہ غیب کی جو باتیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ انبیاء کرام کو بتلا دیتا ہے اسی طرح پر آں حضرت کو بھی غیب پر مطلع کیا تھا-

خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پر بنایا (گویا آدم کو اپنا مظہر بنایا جب ہی تو ان کو ساری مخلوقات کی سرداری عنایت فرمائی- بعضوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ صُوْرَتِهٖ کی ضمیر آدم کی طرف پھرتی ہے، یعنی آدم کو انہی کی صورت پر بنایا- مطلب یہ ہے کہ وہ ابتدائی آفرینش سے ایک ہی شکل پر تھے، یہ نہیں کہ پہلے نطفہ تھے پھر مضغہ ہوئے اور انسانوں کی طرح- اس سے دہریوں اور نیچریوں کا نظریہ باطل ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں ہر انسان دوسرے انسان کے نطفہ سے بنا ہے اور ہر ایک انسان سے پہلے دوسرا انسان تھا اسی طرح قدم انواع اور قدم عالم کے قائل ہوئے ہیں- وہ کہتے ہیں کہ زمین اور آسمان ہمیشہ سے ہیں- یہ قول بالکل غلط بے بنیاد اور بے دلیل ہے خود علم جیالوجی سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ زمین حادث ہے) اہل حدیث اس حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور اس سے ظاہری معنی ہی مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے اور انسان اسی کا مظہر ہے- اور تاویل کرنے والوں کا قول دوسری روایت سے باطل ہو جاتا ہے جس میں صاف علی صورۃ الرحمان موجود ہے)-

مجمع البحرین میں ہے کہ صُوْرَتِهٖ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی ہے جیسی بیت اللہ وروح اللہ کی-

امام محمد باقر نے فرمایا عَلٰی صُوْرَتِهٖ- یعنی ایک اپنی بنائی ہوئی حادث صورت پر- اور امام رضا سے منقول ہے- ان سے کسی نے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ لوگوں نے اس حدیث کا ابتدائی حصہ الگ کر دیا ہے دراصل ہوا یہ تھا کہ آنحضرتؐ دو شخصوں کی طرف سے گزرے جو باہم گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں ایک شخص بول اٹھا کہ اللہ تیرا منہ قبیح کرے- آپ نے یہ سن کر فرمایا ارے خدا کے بندے ایسا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اسی کی صورت پر بنایا تھا-

صَوَّرَ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ- آدم کی مورت بہشت میں بنائی (یعنی ان کی خاص شکل، ورنہ ان کا ڈھانچہ تو زمین پر تیار ہوا تھا- پہلے کیچڑ تھا پھر کھنکھناتی خشک مٹی ہو گیا اس کے بعد مکہ اور طائف کے درمیان پڑا رہا- مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں منگا کر اور تکمیل صورت کر کے اس میں جان ڈالی-

فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا (بہشت میں صورتوں کا ایک بازار ہوگا) جو شخص جس صورت کو پسند کرے گا وہ اس میں سما جائے گا (جیسے جن اور فرشتے دنیا میں جس صورت میں چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں)-

فَيَاْتِيْهِمِ اللّٰهُ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ رَاَوْهَا مِنْ قَبْلُ- پھر پروردگار ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جو پہلی صورت سے جس میں اس کو پہلے دیکھ چکے تھے الگ ہوگی اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تجھ سے (یہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوگا اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ پہلی صورت ایک مخلوق ہوگی اللہ کی مخلوقات میں سے اس نے صریح غلطی کی ہے- کیونکہ دوسری روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بار خود اللہ تعالیٰ ہی ظاہر ہوگا)-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُصَوِّرَ- اللہ تعالیٰ مورت بنانے والے پر لعنت کرے (یعنی جو جاندار کی مورت بنائے نہ کہ درخت یا مکان یا مسجد یا روضہ یا پہاڑ کی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کو حیوان کی صورت پر بنایا کرتے تھے تو آنحضرتؐ نے مطلقاً ہر جاندار کی مورت بنانے سے منع فرمایا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ لوگ پھر بت پرستی کرنے لگیں-

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ (محبت اور رحمت کے) فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو (باقی محکوم فرشتے تو ہر جگہ جاتے ہیں جہاں ان کو حکم ہوتا ہے) مجمع البحار میں ہے کہ اگر مورت ایسی جگہ پر ہو جس کی اہانت کی جاتی ہے جیسے فرش یا تکیہ پر تو وہ حرام نہ ہوگی- مگر رحمت کے فرشتے وہاں پر بھی نہ جائیں گے (یعنی وہ فرشتے جو اپنی خوشی سے الفت مومنین کی وجہ سے آتے جاتے رہتے ہیں)-

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ حیوانات کی ہر

طرح یک تصویر منع ہے خواہ مجسمہ کی شکل میں ہو خواہ عکسی ہو یہ قسم فوٹو وغیرہ- بعض کا کہنا ہے صرف مجسمہ منع ہے عکسی اور نقشی منع نہیں- اور مجسمہ میں سے بھی اکثر نے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے جن سے بچے کھیلتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہؓ اوائل میں گڑیوں سے کھیلتیں آں حضرتؐ نے بھی ان کو کھیلتے دیکھا اور منع نہیں فرمایا-

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورتیں ہوں (مراد وہی فرشتے ہیں جو اپنی خوشی سے مومنین کے پاس آتے جاتے ہیں اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو بلا ضرورت پالا جائے- لیکن جو کتا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے یا شکار کے لیے رکھا جائے وہ منع نہیں ہے- اسی طرح وہ مورت جو ذلیل کی جائے جیسے فرش پر یا تکیہ پر ہو- بعض علماء نے کہا ہے کہ مطلقا جاندار کی تصویر سخت حرام ہے کپڑے پر ہو یا فرش پر یا روپے پر اور گڑیوں کی مورت جو کپڑوں سے بنائی جاتی ہے بچوں کے لیے اس میں رخصت ہے اور بعض نے کہا گڑیوں کی حدیث منسوخ ہے-

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت وجہ سے تصویر کا بہت رواج ہو گیا ہے اور روپیہ اشرفی اور پیسوں گویا ہر ایک سکہ پر یہاں تک کہ ڈاک کے ٹکٹ اور لفافوں پر اور تجارتی اشیاء کے ڈبوں پر فرنگی بادشاہ کی تصویر ہوتی ہے- مگر یہ مورت سایہ دار نہیں ثانیا سارے جسم کی نہیں ہوتی اس میں صرف چہرہ اور سر اور سینہ بنا ہوتا ہے اس سے مفر کی کوئی صورت نہیں اس وجہ سے اکثر علماء کے نزدیک معاشی اور تمدنی ناگزیر ضروریات کے لیے کوئی قباحت نہیں اور اگر بحالت نماز تصویری سکہ جیب وغیرہ میں موجود ہو تو نماز میں ایسے روپے پیسے اپنے ساتھ نہ رکھے- لیکن جو مورتیں حیوانوں کی بصورت مجسمہ ہوں بت کی طرح تو وہ بالاتفاق حرام اور منع ہے البتہ عکسی و نقشی منع نہیں- افسوس ہے کہ بعض جاہل مسلمان مجسم حیوانی مورتوں کی زینت کے لیے اپنے مکانوں میں رکھتے ہیں حالانکہ جہاں ایسی مورتیں رکھی ہوں وہاں جانا نماز پڑھنا منع ہے اگر بغیر مجبوری کے ایسی جگہ پر نماز پڑھے گا تو نماز درست نہ ہو گی البتہ عکسی اور نقشی تصاویر میں اختلاف ہونے کی وجہ سے زیادہ سختی نہیں ہے لیکن مجسم جاندار کی مورت کا توڑ ڈالنا اور میٹ دینا لوازم اسلام میں سے ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے)-

كَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ- انسان کے منہ پر نشان کرنے کو آپ نے برا جانا (جیسے ہندوستان میں بعض لوگ غلام اور لونڈیوں کے منہ پر کوئی نشان کر دیتے ہیں گودنا گودکر یا داغ دے کر یہ سب منع اور حرام ہے-

نَهٰى عَنْ ضَرْبِ الصُّوْرَةِ وَالْوَسْمِ- داغ دینے سے اور صورت بنانے سے آپ نے منع فرمایا (انسان کو مطلقا داغ دینا حرام ہے خواہ منہ میں ہو یا اور کہیں اور جانوروں کو داغ دینا شناخت کے لیے درست ہے بشرطیکہ منہ پر نہ ہو (کیونکہ آنحضرتؐ نے زکوۃ کے جانوروں پر داغ دیا)-

يَطْلُعُ مِنْ تَحْتِ هٰذَا الصُّوْرِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ اَبُوْبَكْرٍ- ان کھجور کے درختوں میں سے ایک شخص نکلے گا جو بہشتی ہے- پھر ابوبکر صدیقؓ وہاں سے نکلے (تو معلوم ہوا آپ بہشتی ہیں) نہایہ میں ہے کہ:

صَوْرٌ- کھجور کے درختوں کا جھنڈ اور اس کا مفرد اس کے لفظ کا نہیں ہے- اس کی جمع صِيْرَانٌ آتی ہے-

اِنَّهٗ خَرَجَ اِلٰى صَوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ- آں حضرتؐ مدینہ میں چند کھجور کے درختوں کی طرف نکلے-

اِنَّهٗ اَتٰى اِمْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَفَرَشَتْ لَهٗ صَوْرًا وَّذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً- آنحضرتؐ انصار کی ایک عورت کے پاس آئے اس نے کھجور کے درختوں میں آپ کے لیے بستر بچھایا اور ایک بکری آپ کے لیے کاٹی-

اِنَّ اَبَاسُفْيَانَ بَعَثَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَاَحْرَقَا صَوْرًا مِنْ صِيْرَانِ الْعُرَيْضِ- ابوسفیان نے اپنے لوگوں میں سے دو آدمی بھیجے انہوں نے عریض کے باغوں میں سے ایک باغ (کھجور کے درختوں کا) جلا دیا-

وَتُرَابُهَا الصُّوَارُ- بہشت کی مٹی مشک ہے-

صُوَارٌ یا صِوَارٌ- مشک یا نافہ مشک (اس کی جمع اَصْوِرَةٌ آتی ہے)

تَعَهَّدُوا الصِّوَارَيْنِ فَاِنَّهُمَا مَقْعَدُ الْمَلَكِ ہونٹ کے

دونوں کناروں کو جہاں دونوں جبڑے ملتے ہیں) صاف پاک رکھو' ان کی صفائی کا خیال رکھو دونوں پر فرشتوں کی بیٹھک ہے (یعنی لکھنے والے فرشتے وہیں بیٹھ کر تمام اقوال اور اعمال لکھتے ہیں)۔

كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ صَوَرٍ - آپ کی چال میں ذرا ایک طرف جھکاؤ تھا (یعنی جب زور سے جلدی چلتے تو ایک طرف ذرا جھکے ہوئے یہ نہیں کہ پیدائشی آپؐ میں جھکاؤ تھا)۔

تَنْعَطِفُ عَلَيْهِمْ بِالْعِلْمِ قُلُوْبٌ لَا تَصُوْرُهَا الْاَرْحَامُ (حضرت عمرؓ یا حسن بصریؒ کا قول ہے کہ) علم کی وجہ سے عالموں پر دل ایسے مائل ہو جاتے ہیں کہ رشتہ داری اور قرابت بھی ان کو ایسا مائل نہیں کرتی۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حضرت عمرؓ یا امام حسن بصریؒ کے زمانہ کا حال ہوگا۔ جب لوگ دین کے عالموں کی قدر کرتے ان سے محبت رکھتے ہوں گے۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں تو جہل کی ایسی گرم بازاری ہے کہ لوگ عالموں سے بجائے محبت اور الفت کے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں اور اکثر لوگ جو کچھ بھی علم رکھتے ہیں وہ ایسے بے وقوف اور احمق ہو گئے ہیں کہ ایک مسئلہ کی مخالفت سے ایک بڑے عالم کے دشمن بن جاتے ہیں اس کے علم و فضل کا کچھ خیال نہیں رکھتے' سب سے زیادہ آفت دکن میں ہے یہاں تو یہ مصرع صادق آتا ہے:

"اَلْجَاهِلُوْنَ لِاَهْلِ الْعِلْمِ اَعْدَاءٌ"

جاہل ہمیشہ علم والوں کے دشمن ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عالم لوگ جاہل امیروں نوابوں اور حاکموں پر مخلصانہ تنقید کرتے ہیں جاہلوں کی طرح ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے اور ان کی غلطیوں میں ساتھ نہیں دیتے یہ اور اس قسم کی دوسری وجوہ ہوتی ہیں جن کو وہ برداشت نہیں کر سکتے اور ان کے دشمن ہو جاتے ہیں۔

اِنِّيْ لَاُدْنِي الْحَائِضَ مِنِّيْ وَمَابِيْ اِلَيْهَا صَوَرَةٌ - میں حائضہ عورت کو اپنے نزدیک کر لیتا ہوں لیکن مجھ کو شہوت نہیں ہوتی (یہ خواہش نہیں ہوتی کہ حیض کی حالت میں اس سے جماع کروں)۔

كَرِهَ اَنْ يَّصُوْرَ شَجَرَةً مُّثْمِرَةً - میوہ دار درخت کو جھکانا (اس طرح کہ درخت کو نقصان پہنچے) برا جانا۔ (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ میوہ دار درخت کا کاٹنا ناپسند کیا)

حَمَلَةُ الْعَرْشِ كُلُّهُمْ صُوْرٌ - اللہ تعالیٰ کا تخت اٹھانے والے فرشتے سب گردن کج ہیں (وزن کی وجہ سے)۔

صُوْرٌ - یہ جمع ہے اَصْوَرَ کی۔ یعنی جس کی گردن ایک طرف مڑی ہوئی ہو)۔

صُوْرٌ - نرسنگا' قرنا۔ (جس کو حضرت اسرافیل پھونکیں گے قیامت کے قریب اور دوسری بار حشر کے لیے)۔

بعض نے کہا صُوْرٌ جمع ہے صُوْرَةٌ کی یعنی مردوں کی صورتوں میں پھونک ماریں گے وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔

يَتَصَوَّرُ الْمَلَكُ عَلَى الرَّحِمِ - فرشتہ ماں کی بچہ دانی پر گرتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

ضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةً تَصَوَّرَمِنْهَا میں نے اس کو ایسی مار لگائی کہ وہ گر گیا) (ایک روایت میں یستود ہے یعنی بچہ دان پر اترتا ہے۔

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَ مُحَرَّمَةٌ - تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ منہ پر مارنا حرام ہے (منہ کی حرمت کرنا چاہیے اگر کسی چھوٹے کو بطور تنبیہ مارنا ضروری ہو جائے تو چہرے پر نہ مارے بلکہ گردن پیٹھ اور پاؤں پر مار سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے بعض مدارس کے ملا جو بچوں کے منہ پر طمانچہ مارتے ہیں وہ جاہل اور بیوقوف ہیں انہیں تربیت کرنے کی ضرورت ہے

گر ہمیں مکتب است وایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

ایسے ہی ملاؤں کی شان میں ہے

يَجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا - اللہ تعالیٰ ہر مورت کو جو اس نے (دنیا میں) بنائی تھی ایک جان دے گا (اور وہ اپنے بنانے والے کو عذاب کرتی رہے گی۔) (مجمع البحار میں ہے اگر کوئی مورت پوجا کرنے کے لئے بنائے تو وہ کافر ہے اس کو دوگنا عذاب ہوگا ایک تو کفر پر دوسرے مورت بنانے پر۔)

بعض نے کہا جب مورت بنانے والا اللہ کی پیدائش کی مشابہت کی نیت کرے تو وہ بھی کافر ہے البتہ اگر عبادت کی نیت ہو نہ اللہ کی پیدائش کی مشابہت کی نیت' تو وہ فاسق ہے-

فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ- پھر مونہہ کی شکلیں اچھی بنائیں-

فَاضْطَجَعْنَا فِیْ صَوْرٍ مِّنَ النَّخْلِ- ہم کھجور کے درختوں کے ایک قطعہ میں لیٹ رہے-

اِنَّ قَوْمًا مِّنَ الْعِرَاقِ یَصِفُوْنَ اللّٰهَ بِالصُّوْرَةِ وَالتَّخْطِیْطِ یَعْنِی الْجِسْمَ وَهُوْ لَاءِ الْمُجَسِّمَةُ عَلَیْهِمِ اللَّعْنَةُ- عراق کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے صورت اور خط وخال (یعنی مخلوقات کی طرح اس کو جسم (گوشت پوست خون سے مرکب) قرار دیتے ہیں یہی لوگ مجسمہ ہیں ان پر لعنت ہے-

مترجم کہتا ہے مجسمہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کی طرح گوشت پوست اور خون سے مرکب ایک جسم قرار دیتے ہیں' جیسے محمد بن کرام کا خیال تھا- لیکن اہل حدیث نہ مجسمہ ہیں نہ معطلہ بلکہ بین بین ہیں جو اہل حق کا طریق ہے' یعنی جو صفات اور الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن وحدیث میں وارد ہیں ان کو بے چون وچرا تسلیم کرتے ہیں اور اس کو مخلوقات کی مشابہت سے پاک جانتے ہیں- اب رہا جسم کا لفظ تو قرآن یا حدیث میں یہ لفظ اللہ کے لئے وارد نہیں ہے' اس لئے جیسے اللہ تعالیٰ کو جسیم کہنا بے اصل ہے ویسے ہی یہ کہنا بھی باطل ہے کہ وہ جسیم نہیں ہے- ہمارے متکلمین ایک گڑھے سے نکل کر دوسرے گڑھے میں گر پڑے' یعنی تشبیہ سے بھاگے تو تعطیل میں پڑ گئے' اور اللہ تعالیٰ کو معدوم کی صفات سے موصوف کیا- یعنی یوں کہنے لگے کہ نہ وہ کسی جہت میں ہے نہ مکان میں' نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم اور حیز رکھتا ہے' نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ داہنے ہے نہ بائیں' نہ اس کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے- معدوم کی بھی یہی صفت ہے **تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا**- شرح مواقف میں ہے کہ جو کوئی اس طرح کہے' اللہ ایک جسم ہے پر نہ دوسرے اجسام کی طرح' اس کے ساتھ نزاع لفظی ہو جائے گا- یعنی ایسا کہنے سے وہ کافر نہ ہو گا' کیونکہ جسم سے مراد اس کی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کا موجود ہونا بالاتفاق مسلم ہے- میں کہتا ہوں اہل حدیث کے نزدیک اللہ کی تنزیہ اتنی ہی شرعی ہے' جو قرآن وحدیث میں وارد ہے- مثلاً نہ وہ جنا گیا ہے' نہ اس نے کسی کو جنا ہے اس کے مثل کوئی دوسرا نہیں' وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے' نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے' لیکن اس کا مکان عرش معلےٰ پر ہے اور اس کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے وہ جہت فوق میں ہے' جہاں چاہے وہاں جا سکتا ہے اوپر چڑھتا ہے اور نیچے اترتا ہے کلام کرتا ہے ہنستا ہے اور تعجب کرتا ہے' یہ سب صفات اس کی قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور جن لوگوں نے ان صفات سے بھی اس کی تنزیہ کی ہے وہ نادان اور کم علم ہیں-

مَا بَیْنَ الصَّوْرَیْنِ اِلَی الثَّنِیَّةِ- دونوں پہاڑوں کے درمیان گھاٹی تک (مراد مدینہ کے دو پہاڑ ہیں عائر اور غیر)-

صُوْصٌ- بخیل' جو تنہائی کی جگہ پر اترے اور چھپ کر اکیلا ہی کھا لے- تا کہ کسی مہمان کی نظر اس پر نہ پڑے-

اَصُوْص- موٹی اور توانا اونٹنی-

صُوْص- مرغی کے چوزوں کو بھی کہتے ہیں-

صُوْصَة- خراب تیل-

صَوْعٌ- ایک کے پیچھے ایک جانا-

صَاعَ الشَّیْءَ- صاع سے ماپا' جدا کیا' ڈرایا' گھبرایا-

تَصْوِیْعٌ- داہنے بائیں پھرانا' پرکار کا گھمانا-

صَاع- مشہور پیمانہ ہے (جیسے ہندوستان میں پائلی- آں حضرت کا صاع چار مد کا تھا یعنی کچھ کم اڑھائی سیر وزن میں ہندوستان کے وزن سے اور اہل کوفہ اور عراق کا صاع آٹھ مد کا ہوتا ہے یعنی چار سیر ساڑھے چار سیر کا)-

اِنَّهٗ كَانَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَیَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ- آنحضرت ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر پر بہت بال تھے) اور ایک مد پانی سے وضو کر لیتے- مد ایک رطل عراقی اور تہائی رطل کا ہوتا ہے (یعنی آدھا سیر سے کچھ زیادہ)-

اَصْعٌ اور اَصْوُعٌ- صاع کی جمع ہے-

اَعْطٰی عَطِیَّةَ بْنَ مَالِكٍ صَاعًا مِّنْ حَرَّةِ الْوَادِیْ- میدان کی زمین میں سے آں حضرت نے عطیہ بن مالک کو ایک صاع غلہ بونے کے موافق زمین دی (یعنی جتنی زمین میں ایک صاع غلہ کا بیج بو سکتے ہیں- بعض کا خیال ہے کہ

صاع سے ہموار ارزم زمین مراد ہے)۔

كَانَ إِذَا اَصَابَ شَاةً مِّنَ الْمَغْنَمِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ عَمِدَ اِلٰى جِلْدِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ جِرَابًا وَّاِلٰى شَعْرِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ جَعْلًا فَيَنْظُرُ رَجُلًا صَوَّعَ بِهٖ فَرَسُهٗ فَيُعْطِيْهِ۔حضرت سلمان فارسیؓ جب درار الحرب (کافروں کے ملک) میں کوئی بکری لوٹ میں پاتے تو اس کی کھال کا توشہ دان بناتے' مجاہدین کا کھانا اس میں رکھا جاتا) اور اس کے بالوں کی رسی بٹتے' پھر دیکھتے جس شخص کا گھوڑا ادھر ادھر پھرتا (شوخی اور شرارت کرتا) اس کو (وہ رسی) دیدیتے۔

وَانْصَاعَ مُدْبِرًا۔جلدی سے پیٹھ موڑ کر بھاگا۔

كَانَ صَاعُ النَّبِيِّ خَمْسَةَ اَمْدَادٍ۔آں حضرت کا صاع پانچ مد کا تھا (یہ روایت امامیہ کی ہے اور شاذ ہے۔مشہور یہ ہے کہ آنحضرت کا صاع چار مد کا تھا۔جیسے اسی صفحہ کی سطور بالا میں بیان کیا گیا ہے)۔

صُعْتُهٗ فَانْصَاعَ۔میں نے اس کو علیحدہ علیحدہ کیا وہ علیحدہ علیحدہ ہوگیا۔

تَصَوُّعٌ۔علیحدہ علیحدہ ہونا۔

فَانْصَاعَ بِهٖ سَحَابُهٗ۔اس کا ابر جا بجا پھیل گیا۔

صُوَاعٌ اور صِوَاعٌ۔ناپنے کا پیمانہ۔

صَوْغٌ۔زمین میں جذب ہو جانا' ڈھالنا' تیار کرنا' ہضم ہونا۔

اِنْصِيَاغٌ۔ڈھلنا' تیار ہونا۔

صَائِغٌ۔ڈھالنے والا' گلانے والا۔سنار وغیرہ۔

صَاغَةٌ اور صُيَّاغٌ۔یہ صائغ کی جمع ہے۔

هُمَا صَوْغَانِ۔وہ دونوں ایک سانچہ کے ڈھلے ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے کی نظیر ہیں)۔

صَوَّاغٌ۔جھوٹا' باتیں بنانے والا۔

صِيْغَةٌ اور مُصَاغٌ۔زیور۔

وَاعَدْتُ صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ۔میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار سے وعدہ کیا (ٹھیرایا کہ میں اس کو سونا صاف کرنے کی گھانس لا کر دوں گا' سنار درہم دے گا جن سے میں حضرت فاطمہؓ کا ولیمہ کروں گا)۔

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّوَّاغُوْنَ۔سنار بڑے جھوٹے ہوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے۔بعض نے کہا ہے صواغون سے باتیں بنانے والے' چرب زبان مراد ہیں۔ایک روایت میں صیاغون ہے معنی وہی ہیں)۔

قِيْلَ لَهٗ خَرَجَ الدَّجَّالُ فَقَالَ كِذْبَةٌ كَذَبَهَا الصَّوَّاغُوْنَ۔لوگوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا' دجال نکل آیا انھوں نے کہا جھوٹ ہے بٹنے والوں نے بٹ لیا ہے۔

لَا تُسَلِّمْهُ حَجَّامًا وَّلَا صَائِغًا وَّلَا قَصَّابًا۔بچہ کو حجام اور سنار اور قصاب کے سپرد مت کر (یہ پیشے مت سکھا) کیونکہ سنار جھوٹ بولا کرتے ہیں اور حجام اور قصاب خون کی نجاست سے پرہیز نہیں کرتے' دوسرے حجام پچھنے لگانے والا' اسی طرح قصاب دونوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں)۔

يَدْخُلُ صَوْغًا وَّيَخْرُجُ سُرُحًا۔کھانے طرح طرح کی صنعت سے (بہت سے طریقوں سے تیار کئے ہوئے) پیٹ میں جاتے ہیں اور جلدی پاخانہ کی راہ سے نکل جاتے ہیں۔(ایک صاحب پاخانہ کے قریب سے گزرتے تے کراہت و ناگواری کے سبب ناک بند کرنے لگے۔پاخانے نے بزبان حال کہا ابھی چند ساعت پیشتر تم نے مجھ کو کیسے کیسے عمدہ اور لطیف برتنوں میں نکالا' اور کیسی رغبت سے مجھ کو اپنے خلق میں ڈالا۔تھوڑی دیر جو میں تمھارے ساتھ رہا' تو تم مجھ سے نفرت کرنے لگے' یہ تمھاری صحبت کی تاثیر ہے۔خود اپنے سے نفرت کرو۔)

صَاغَهُ اللّٰهُ صِيَاغَةً حَسَنَةً۔اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھی شکل میں ڈھالا۔

صَوْفٌ۔بال نکلنا' نشانہ سے ہٹ جانا' مائل ہونا۔

صَوَفٌ۔بہت بالوں کا ہونا۔

تَصْوِيْفٌ۔صوفی بنانا۔

اِصَافَةٌ۔ہٹا دینا۔

تَصَوُّفٌ۔صوفی ہو جانا۔

صُوْفِيٌّ۔وہ درویش جو اللہ کی یاد میں مستغرق ہو دنیا و مافیہا کا خیال نہ رکھے (یہ صوف سے نکلا ہے کیونکہ صوفیا لوگ "صوف

یعنی بکری وغیرہ کے اون کا لباس پہنتے تھے۔ بعض نے کہا سوفوس سے جو ایک یونانی لفظ ہے بہ معنی حکمت۔ بعض نے کہا صوفی اصل میں صفی تھا یعنی اصحاب صفہ میں سے جو مسجد نبوی میں سائبان کے اندر متوکلانہ زندگی گزار رہے تھے' اس لفظ میں ایک فا کو واؤ سے بدل دیا۔) تصوف کے معنی صوفیہ نے مختلف بیان کئے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ تصوف کے معنی مخلوقات سے قطع تعلق کرنا اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں غرق ہو جانا۔ یہ طریقہ مسلمانوں نے نصاریٰ کے راہبوں اور درویشوں سے سیکھا ہے ورنہ اسلام میں اس قسم کا تصوف آں حضرت اور صحابہ کرامؓ سے ثابت نہ تھا' وہ دنیا اور دین دونوں کے لئے مسلمانوں کا تیار کرتے تھے۔ البتہ اگر تصوف کے معنی یہ لئے جائیں کہ ہر کام پر اللہ پر بھروسہ رکھنا اور شریعت کی پیروی کرنا تو اس معنی میں خود آں حضرت اور تمام صحابہ کرام صوفی تھے اور یہی صحیح تصوف ہے۔ اور جو کوئی خود کو صوفی کہہ کر شریعت کے خلاف کرتا ہے' وہ ہندو جوگیوں اور سنیاسیوں کی طرح یا نصاریٰ کے مانک اور نن کی طرح ایک فقیر ہے اس کو ولی ہرگز نہیں کہیں گے' ولایت بغیر از اتباع شریعت ممکن نہیں)۔

مُسْتَصْوِفٌ۔ جو صوفیوں کی مشابہت کرے لیکن صوفی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانے میں خصوصاً دکن کے فقراء اور مشائخین ہیں دعوے تو بڑے بڑے اندر بالکل خالی۔ ان کو درویش کی ہوا بھی نہیں لگی۔ جاگیر اور منصب اور تنخواہ اور یومیہ حاصل کرنے کے لئے دنیاداروں کے گھروں پر مارے پھرتے ہیں' خوشامد اور ضمیر فروشی ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔ معاذ اللہ ایسے درویشوں اور مشائخوں سے عام دنیادار کہیں اچھے ہیں)۔

قَالُوْ فَالصُّوْفُ۔ انھوں نے کہا پھر بالوں کا کیا حکم ہے فرمایا ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی لکھی جائے گی۔

لَا تَسْجُدْ عَلَى الصُّوْفِ۔ بالوں پر سجدہ مت کر (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

صَوْقٌ۔ ہانکنا۔

تَصَوُّقٌ۔ لتھڑ جانا۔

صَاقٌ۔ بمعنی ساق۔

صَوْقَعَةٌ۔ مارنا' یا سر پر مارنا' چندیا۔

صَوْكٌ۔ چپک جانا۔

تَصَوُّكٌ۔ لتھڑ جانا۔

مَابِهٖ صَوْكٌ وَلَا بَوْكٌ۔ وہ حرکت ہی نہیں کرتا۔

صَوْكٌ۔ نطفہ کو بھی کہتے ہیں۔

صَوْلٌ۔ حملہ کرنا' غلبہ کرنا (جیسے صِيَالٌ اور صُؤُوْلٌ اور صَيَلَانٌ اور صَالٌ اور مَصَالَةٌ ہے۔

تَصْوِيْلٌ۔ پانی سے نکالنا' جھاڑنا۔

صَوُّلٌ۔ نر جو مادہ پر حملہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ۔ یا اللہ تیری ہی مدد اور توفیق سے میں بچتا ہوں اور تری ہی مدد سے میں دشمن پر حملہ کرتا ہوں۔

اِنَّ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ مِنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ كَانَا يَتَصَا وَلَا نِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَاوُلَ الْفَحْلَيْنِ۔ یہ دونوں انصار کے قبیلے اوس اور خزرج آں حضرت کے ساتھ ایسے حملے کیا کرتے تھے جیسے دو نر اونٹ حملہ کرتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ ان دونوں قبیلوں میں رقابت تھی اگر ان میں سے ایک کوئی بڑا کام کرتا تو دوسرا بھی ویسا ہی ایک کام بجالاتا)۔

فَصَامِتٌ صَمْتُهٗ اَنْفَذُ مِنْ صَوْلِ غَيْرِهٖ۔ ایک شخص کی خاموشی دوسرے کے حملہ سے زیادہ مجھ پر اثر کرتی ہے۔

صَوْمٌ۔ کھانے پینے بات کرنے اور جماع کرنے سے باز رہنا' خواہ عبادت کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے۔ اور شرع میں روزہ رکھنا جو مشہور ہے۔

تَصْوِيْمٌ۔ روزہ رکھانا۔

صَوَامٌ۔ خشک زمین۔

صَوْمُ الْوِصَالِ۔ طے کے روزے رکھنا (یعنی دو دو' تین تین دن برابر نہ کچھ کھانا نہ پینا)۔

صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ۔ تمھارا روزہ اس دن صحیح ہوگا (تم کو روزے کا ثواب مل جائے گا) جس دن تم روزہ رکھو (گو تم سے خطا ہو جائے۔ مثلاً تیسواں روزہ رکھا۔ پھر معلوم ہوا کہ اس دن عید تھی' یا تیسوں شعبان کو روزہ رکھا پھر معلوم ہوا کہ وہ رمضان

کتاب الضاد ض

ض حروف تہجی میں سے یہ پندرھواں حرف ہے اور صفات میں یہ حرف ظائے معجمہ سے مشابہ ہے گو مخرج اس کا اور ہے اور اسی لئے عوام کو ضاد اور ظاء میں تمیز کرنے کی تکلیف نہیں ہے اس کا عدد حساب جمل میں آٹھ سو ہے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ضَوْءٌ۔ روشنی۔

(صاحب مجمع البحار نے اس باب میں غلطی سے ضوء کو ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اس کا باب نہیں ہے)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا۔ آنحضرت نبوت سے پہلے (مراقبہ میں) صرف روشنی دیکھتے تھے اور کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے (پھر اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ آپ کو فرشتے دکھلائے اس سے یہ مقصد تھا کہ آپ ڈر نہ جائیں)۔

ضِئْبٌ۔ دریا کا ایک جانور ہے یا موتی کا دانہ۔

ضُوْبَانٌ۔ موٹا۔ قوی مرد یا اونٹ۔

ضَأْدٌ۔ جھگڑنا۔ عورت کی شرمگاہ۔

ضُئُوْدٌ۔ زکام۔

ضَأْزٌ۔ ظلم کرنا۔ گھٹانا۔ کم کرنا۔

ضِيْزٰى۔ ناقص۔ گھٹیا۔ بھونڈی۔

يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ اس شخص کی اصل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (زبان سے) پڑھیں گے مگر وہ ان کے ہنسلیوں کے نیچے نہ اترے گا (دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دین سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اس میں خون گوشت وغیرہ کچھ لگا نہیں رہتا۔ یہ حدیث آپ نے خارجیوں کے باب میں فرمائی دوسری حدیث سے نکلتا ہے کہ وہ ظاہر میں بڑے نمازی اور پرہیزگار ہوں گے بلکہ ہمیشہ روزہ دار اور تہجد گزار مگر ایمان کا نور ان کے دلوں میں نہ ہوگا)۔

اَعْطَيْتُ نَاقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَ مِنْ نَسْلِهَا اَوْقَالَ مِنْ ضِئْضِئِهَا فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهَا حَتّٰى تَجِيْءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوْلَادُهَا فِيْ مِيْزَانِكَ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی دی پھر میں نے یہ قصد کیا کہ اس کی نسل میں سے ایک جانور خریدوں میں نے آنحضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا (مت خرید) رہنے دے قیامت کے دن وہ اپنی آل اولاد سمیت تیرے اعمال کے ترازو میں رکھی جائے گی (ایسا ہی ایک گھوڑے کے خریدنے سے بھی آپ نے منع فرمایا جس کو حضرت عمرؓ خیرات کر چکے تھے)۔

ضُؤَاكٌ۔ زکام۔

ضُئِكَ الرَّجُلُ۔ اس کو زکام ہو گیا۔

ضَأْلٌ۔ چھوٹا سمجھنا۔ چھوٹا کرنا۔

ضَآلَةٌ۔ چھوٹا ہونا۔

تَضَاؤُلٌ۔ چھوٹا بننا۔

ضُؤْلَةٌ۔ ضعیف نحیف جیسے ضَئِيْلٌ ہے۔

وَاِنَّهٗ لَيَتَضَاءَلُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ-وہ اللہ کے ڈر سے اپنے آپ کو چھوٹا اور حقیر کرتا ہے-

تَضَاءَلَ الشَّيْءُ-وہ سمٹ کر چھوٹی ہوگئی-

اِنِّيْ اَرَاكَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا-میں تجھ کو دبلا ضعیف دیکھتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے جن سے کہا)-

اِنَّكَ لَضَئِيْلٌ-تو تو دبلا حقیر ناتواں ہے-لاغر ونحیف ہے-

ضَأْنٌ-بھیڑ-

اَضْاَنَ الرَّجُلُ-اس کی بھیڑیں بہت ہوگئیں-

ضَائِنٌ-ضعیف پیٹ لٹکا ہوا-

ضَأْنٌ کی جمع اَضْؤُنٌ ہے-

مَثَلُ قُرَّاءِ هٰذَا الزَّمَانِ كَمَثَلِ غَنَمٍ ضَوَائِنَ ذَاتِ صُوْفٍ عِجَافٍ-اس زمانہ کے قاریوں کی مثال ایسی ہے جیسے بھیڑیں بال بڑے بڑے لیکن اندر سے دبلی (گوشت ندارد)-

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْبَاءِ

ضَبْأٌ-زمین سے الگ جانا یا لگا دینا چھپ جانا-

اِضْبَاءٌ-چھپانا-خاموش ہوجانا-

ضَبِيٌّ-زمین سے لگا ہوا-

فَضَبَأَ اِلٰى نَاقَتِهٖ-اپنی اونٹنی کی آڑ میں زمین سے لگ گیا (چھپ گیا)-

فَاِذَا هُوَ مُضْبِئٌ-ناگاہ وہ زمین سے چپکا ہوا تھا-

ضَبَأَ اِلَيْهِ یا اَضْبَأَ-اس کی پناہ لی اس کی آڑ میں چھپ گیا-

وَاَضْبَأَ اِلَيَّ اِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِيْدَتِهٖ-میرے پیچھے لگے گیا جیسے درندہ اپنے شکار کے پیچھے لگ جاتا ہے-

ضَبٌّ-بہنا یا خون اور تھوک بہنا-خاموش ہونا-

ضَبٌّ-گوہ-سوسار گور پھوڑ اور ایک بیماری کو بھی کہتے ہیں جو اونٹ کی کہنی اور سینہ میں ورم سے ہوجاتی ہے اور غیظ اور کینہ کو بھی اور ہونٹ کی بیماری جس سے خون بہتا رہتا ہے-

اِنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ اِنِّيْ فِيْ غَائِطٍ مُّضِبَّةٍ-ایک گنوار آنحضرت کے پاس گھوڑ پھوڑ (گوہ) لیکر آیا کہنے لگا میں ایسی زمین میں رہتا ہوں جہاں گھوڑ پھوڑ (گوہ) بہت ہیں (مشہور یوں ہے مَضَبَّةٌ یعنی وہ زمین جہاں گھوڑ پھوڑ (گوہ) ہوں-

اَضَبَّتْ اَرْضُ فُلَانٍ-اس کی زمین میں گوہ بہت ہوگئے (مَضَبَّةٌ کی جمع مضاب ہے)-

لَمْ اَزَلْ مُضِبًّا بَعْدُ-میرے دل میں اس کے بعد سے برابر کینہ رہا-

كُلٌّ مِّنْهُمَا حَامِلٌ ضَبٍّ لِصَاحِبِهٖ-ان میں ہر ایک اپنے ساتھی سے کینہ رکھتا ہو-

فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَيْهَا-قاسم بن محمد غصے ہوئے اور ان کے دشمن بن گئے-

فَلَمَّا اَضَبُّوْا عَلَيْهِ-جب انھوں نے پے در پے بولنا شروع کیا اور سب مستعد ہوگئے-

كَانَ يُفْضِيْ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ وَهُمَا تَضِبَّانِ دَمًا-وہ اپنے ہاتھ زمین پر جھکاتے سجدے میں اور ہاتھوں سے خون ٹپکتا رہتا (معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)-

ضَبَّتْ لِثَاتُهٗ دَمًا-اس کے مسوڑھے سے خون بہنے لگا-

مَازَالَ مُضِبًّا مُذِ الْيَوْمِ-آج کے دن سے برابر آپ کے مسوڑھے سے خون ٹپکتا رہا (بات کرتے وقت خون نکلتا)-

اِنَّ الضَّبَّ لَيَمُوْتُ هُزَالًا بِذَنْبِ ابْنِ اٰدَمَ سوسمار (گھوڑ پھوڑ) دبلا ہوکر اپنی سوراخ میں آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مرجاتا ہے (ان کے گناہوں کے وجہ سے پانی نہیں برستا گھوڑ پھوڑ (گوہ) تک ہلاک ہوجاتے ہیں حالانکہ (گوہ) گھوڑ پھوڑ بھوک کو بہت برداشت کرنے والا جانور ہے کئی دن تک اگر اس کو کھانا نہ ملے تو زندہ رہتا ہے) ایک روایت میں ضَبٌّ کے بدلے حُبَارٰی ہے وہ ایک پرندہ ہے جو دانہ کی تلاش میں بہت دور تک اڑ جاتا ہے-

لَوْ سَلَكْتُمْ جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ (تم بھی اگلی امتوں کے چال پر چلو گے اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں ہیں تو تم بھی

گھسوگے-

لَوْ دَخَلُوْ جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ-اگر وہ گوہ کے سوراخ میں جائیں تو تم بھی جاؤ گے (ان کی پیروی کروگے)-

مترجم کہتا ہے اگلی امتوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں-

لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ-نہ میں گوہ کھاتا ہوں نہ اس کے کھانے سے منع کرتا ہوں (کیونکہ گوہ حلال ہے مگر آنحضرت نے ذاتی نفرت کی وجہ سے اس کو نہیں کھایا یہ اور بات ہے)-

اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- گھوڑ پھوڑ (گوہ) آنحضرت کے دسترخوان پر کھایا گیا (خالد بن ولیدؓ نے کھایا)-

نَهٰى عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ-گوہ کھانے سے منع فرمایا (یہ حدیث ضعیف ہے اور بخاری و مسلم کی صحیح روایتوں کے مقابل نہیں ہوسکتی جن سے گوہ کی حلت ثابت ہوتی ہے اور شاید یہ ممانعت تنزیہی ہو)-

اَقِطًا وَّاَضُبًّا-پنیر اور گھوڑ پھوڑ (گوہ) (اضب جمع ہے ضب کی)

ثُمَّ وَضَعَ ضَبِيْبَ السَّيْفِ-پھر تلوار کی دھار اس پر رکھی (مجمع البحار میں ہے کہ صحیح ظُبَةُ السَّيْفِ ہے یعنی تلوار کی دھار کا کنارہ کیونکہ ضَبِيْب کہتے ہیں منہ سے خون بہنے کو اور وہ معنی یہاں نہیں بنتے ایک روایت میں صبیب السیف ہے صاد مہملہ سے یعنی تلوار کا کنارہ)-

فَاِذَا ضَبَابَةٌ وَّسَحَابَةٌ-یکایک کہر اور ابر آیا-

لَيْسَ فِيْهَا ضَبُوْبٌ وَّلَا ثَعُوْلٌ-ان میں کوئی بکری ایسی نہ ہو جس کے تھن کا سوراخ تنگ ہو یا کوئی تھن زائد ہو (جو عیب ہے)-

فَاَصَابَتْنَا ضَبَابَةٌ فَرَّقَتْ بَيْنَ النَّاسِ-میں مکہ کے راستہ میں آنحضرت کے ساتھ تھا اتنے میں ایک کہر ہم پر چھا گیا جس نے لوگوں کو جدا جدا کر دیا-(اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوگئے)-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَدَا مِنْ مِّنًى مِنْ طَرِيْقِ ضَبٍّ-آنحضرت صبح کو منا سے روانہ ہوئے ضب کے راستہ سے (ضب ایک پہاڑ کا نام ہے مسجد خیف کے پاس ایک روایت میں مِنْ طَرِيْقِ ضَبَبٍ ہے یعنی نشیبی راستہ سے-

ضَبَّةٌ-دروازہ کا پائزہ-دروازہ کا لوہے یا لکڑی کا موسلا-ضِبَابٌ جمع ہے-

ضَبَّةُ بْنُ اُدٍّ-عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے' یمامہ اور وادی العقیل (نجد) میں ان کی چراگاہیں تھیں' جنگ جمل میں حضرت عائشہ کا دفاع کرتے ہوئے ان کے ستر آدمی مارے گئے تھے-

ضَبْثٌ-زور سے پکڑنا یا مٹھی سے پکڑنا-دبلا پن اور موٹا پن دریافت کرنے کے لئے ٹٹولنا-مارنا-

ضُبَاثٌ-شیر کے پنجے-

لَا يَدْعُوْنِيْ وَالْخَطَايَا بَيْنَ اَضْبَاثِهِمْ (اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل سے کہدو مجھ کو اس حال میں) نہ پکاریں جب گناہ ان کی مٹھیوں میں ہوں (یعنی گناہوں میں مبتلا ہوں تو بہ نہ کی ہو کیونکہ ایسی حالت میں دعا قبول نہیں ہوتی)-

ضَبَثْتُ عَلَى الشَّيْءِ-میں نے اس کو مٹھی سے تھاما یا خوب مضبوط تھاما-

فُضُلٌ ضُبَاثٌ-میلے کچیلے کپڑے پہننے والیاں ہر چیز کو تھام لینے والیاں' مکار فریبی' جو مال مل جائے اس کو مار لینے والیاں' ایک روایت میں مئناث ہے (یعنی لڑکیاں جننے والیاں)

ضَبْجٌ-زمین پر پڑ جانا تھکن سے یا مار سے-

ضَبْحٌ-گھوڑے کا آواز بلند کرنا' دوڑنا یا گھوڑے کے ہانپنے کی آواز-

ضُبَاحٌ-لومڑی کی آواز-

لَا يَخْرُجَنَّ اَحَدُكُمْ اِلٰى ضَبْحَةٍ بِلَيْلٍ-رات کے وقت کوئی آواز سنائی دے تو اس کی طرف مت جاؤ (ایسا نہ ہو کہ کوئی نقصان پہنچے)-

قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا ضَبَحَ ضَبْحَ الثَّعْلَبِ-اللہ اس کو تباہ کرے لومڑی کی طرح اس نے آواز نکالی-

اِنْ اُعْطِيَ مَدَحَ وَضَبَحَ-اگر اس کو دیا جائے تب تو

تعریف کرے اور چلائے دینے والے سے جھگڑا کرے۔

فَاِنِّیْ وَالضَّوَبحِ کُلَّ یَوْمٍ - میں قسم پکار کر پڑھنے والوں کی ہر دن۔

ضَبْرٌ - گٹھا بنانا - پاؤں جوڑ کر کودنا۔

تَضْبِیْرٌ - جمع کرنا' ٹھوس ہونا۔

یَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ - دوزخ سے ٹولیاں ٹولیاں ہو کر نکلیں گے (یعنی جماعتیں جماعتیں ہو کر)۔

ضِبَارَہ - گٹھا - کتابوں کا بنڈل۔

اَتَتْہُ الْمَلَائِکَۃِ بِحَرِیْرَۃٍ فِیْھَا مِسْکٌ مِنْ ضَبَائِرِ الرَّیْحَانِ - فرشتے اس کے پاس ایک ریشمی ٹکڑا لاتے ہیں جس میں مشک ہوتا ہے اور ریحان کے گٹھے۔

اَلضَّبْرُ ضَبْرُ الْبَلْقَاءِ وَالطَّعْنُ طَعْنُ اَبِیْ مُحْجِنٍ کودنا تو بلقاء کا کودنا ہے (جو سعد بن ابی وقاصؓ کا گھوڑا تھا) اور برچھا مارنا ابو محجن کا برچھا مارنا ہے۔ (ہوا یہ تھا کہ یہ سعد بن ابی وقاصؓ نے جنگ ایران میں ابو محجن کو شراب خواری کے جرم میں قید کیا تھا جب قادسیہ مقام میں جنگ ہونے لگی اور انھوں نے دیکھا کہ سواران ایران غلبہ کر رہے ہیں تو سعد کی بیوی سے ابو محجن نے کہا آپ ذرا مجھ کو چھوڑ دیجئے اور میں اللہ کو درمیان دیتا ہں اگر میں بچکر آیا تو پھر اپنے آپ کو قید میں ڈالدوں گا سعد کی بیوی نے ان کی رسیاں کھولدیں وہ سعد کے ایک گھوڑے پر جس کو بلقاء کہتے تھے سوار ہوئے اور ایرانی سواروں پر حملہ کیا جد ہر حملہ کرتے ادھر سے دشمن کو بھگا دیتے پھر جنگ سے فارغ ہو کر لوٹ کر آئے اور اپنے پاؤں بدستور قید میں ڈالدیے اور جو اقرار سعد کی بیوی سے کیا تھا اس کو پورا کیا - انھوں نے یہ حال سعد سے بیان کیا سعد نے ان کو چھوڑ دیا)۔

جَعَلَ اللّٰہُ جَوْزَھُمُ الضَّبْرَ - اللہ تعالیٰ نے ان کا اخروٹ جوز البر کر دیا (یعنی بنی اسرائیل کو اخروٹ کے بدلے وہ دیا - ضبر جنگلی اخروٹ کو کہتے ہیں)۔

اِنَّا لَا نَاْمَنُ اَنْ یَّاْتُوْا بِضُبُوْرٍ - ہم کو ڈر ہے کہیں وہ ضبور لیکر آئیں (ضُبُوْر جمع ہے ضَبُوْرَۃٌ کی یعنی دبابہ وہ یہ ہے کہ اندر لکڑیاں اس کے اوپر کھالیں وغیرہ ڈالکر ایک حجرے کی طرح بناتے ہیں - اس میں بیٹھ کر کچھ لوگ غنیم کے قلعہ کیطرف جاتے ہیں اور قلعہ کی دیوار میں نقب لگاتے ہیں قلعہ والوں کی مار ان پر اثر نہیں کرتی)۔

ضَبْسٌ - الحاح کرنا - اصرار کرنا۔

ضَبَسٌ - خبیث ہونا۔

ضِبْسٌ - بدکار شریر۔

ضَبِسٌ - احمق' سخت گیر' کھل کھرا' بدخلق - مکار (جیسے ضَبِیْسٌ ہے بمعنی ثقیل گراں جان نامراد احمق)۔

ھُوَ ضَبِیْسُ شَرٍّ - وہ برا آدمی ہے۔

اَلْفَلُوْ الضَّبِیْسُ - گھوڑے کا بچھیرا سرکش اور سخت ضدی۔

ضَبِسٌ ضَرِسٌ - زبیر بن عوام سخت گیر اور بدخلق ہیں (ان کے مزاج میں نرمی اور خوش اخلاقی نہیں ہے)۔

ضَبْطٌ یا ضَبَاطَۃٌ - مضبوطی سے حفاظت کرنا غالب ہونا - مضبوط کرنا' درست کرنا' زور سے تھامنا۔

ھُوَ اَضْبَطُ مِنْ ذَرَّۃٍ - (عربی کا محاورہ ہے کہ) وہ تو چیونٹی سے بھی زیادہ زور سے تھامنے والا ہے (چیونٹی کا زور ضرب المثل ہے اپنے سے دوگنی تگنے چہار چند بلکہ صد چند چیز کو گھسیٹ کر لیجاتی ہے اور ایسے زور سے اس کو تھامتی ہے کہ کبھی بلندی سے دونوں گرتے ہیں مگر وہ چیز اس کے منہ سے نہیں چھوٹتی چیونٹے سے زخم کے دونوں کنارے پکڑواتے ہیں پھر اس کا دھڑ کاٹ دیتے ہیں لیکن وہ زخم نہیں چھوڑتا)۔

ضَبَطَ الْبِلَادَ - شہروں کا عمدہ انتظام کیا۔

رَجُلٌ ضَابِطٌ - ہوشیار منتظم آدمی ہے۔

ضَابِطَۃ - قاعدہ - دستور العمل۔

ضَابِطِیَّہ اور **ضَبْطِیَّہ** - پولس کے لوگ۔

اِنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْاَضْبَطِ - کسی نے پوچھا اَضْبَط کس کو کہتے ہیں فرمایا جو شخص دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرے یعنی بائیں ہاتھ سے بھی داہنے ہاتھ کی طرح کام کرے)۔

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ وَّاِنَّ الْبَعِیْرَ الضَّابِطَ وَالْمَزَادَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَی الرَّجُلِ مِمَّا یَمْلِکُ - ایک زمانہ

لوگوں پر ایسا آنے والا ہے اس وقت ایک زبردست اونٹ اور دو پکھالیں (پانی لانے کے لئے) اس کو اپنے سارے مال سے زیادہ پسند ہوں گے (کیونکہ فتنہ وفساد کی وجہ سے آدمی جنگل میں رہنا پسند کرے گا وہاں پانی لانے کے لئے یہ اونٹ اور دو مشکیں ضروری ہیں)۔

فَتَضَبَّطُوْهُمْ وَاَصَابُوْمِنْهُمْ (انصار کے کچھ لوگ سفر میں گئے ان کا توشہ ختم ہو گیا کچھ کھانے کو نہ رہا آخر عرب کے ایک قبیلہ پر ان کا گزر ہوا ان سے کہا ہماری مہمانی کرو اور ہم کو کھانا کھلاؤ) لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی تب ان سے یہ کہا ہم کو قیمت کھانا دو ہمارے ہاتھ اسے بیچو انھوں نے یہ بھی نہیں کیا (بیچنے پر بھی رضا مند نہوئے) تو انصاری لوگوں نے زبردستی ان سے کھانا لیا (آخر کرتے کیا شرع کا مسئلہ بھی یہی ہے اگر کوئی آدمی بھوک سے مر رہا ہے اور دوسرے کے پاس کھانا ہو تو اس سے مانگے اگر مفت نہ دے تو دام دیکر لے اگر دام سے بھی نہ دے تو اس پر حملہ کرنا اور زبردستی اپنی ضرورت کے موافق اس سے لے لینا درست ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسافر کسی قوم کے پاس جا کر اترے اور وہ اس کی مہمانی نہ کریں تو اس کو اپنی مہمانی کے موافق انکے مال میں سے لے لینا درست ہے)۔

ضِبَطْرٌ اور ضَبَيْطَرٌ۔شیر اور موٹا ٹھوس۔

ضَبْعٌ۔بازو بڑھانا (مارنے کے لئے) بازو حصہ کرنا ظلم کرنا بددعا کے لئے بازو پھیلانا جلدی چلنا (مونڈھے ہلاتے ہوئے) مائل ہونا۔

ضَبَعٌ۔(مادہ کا) نر کی خواہش کرنا۔

اِضْطِبَاعٌ۔ایک بازو کھول دینا۔

اِسْتِبْضَاعٌ۔نطفہ لینا۔

فَرَسٌ ضَابِعٌ۔بڑا دوڑنیوالا گھوڑا۔

اَكَلَتْنَا الضَّبُعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ہم کو بجو کھا گیا۔(بجو مشہور جانور ہے جو مردے گھسیٹ لے جاتا ہے یہاں مراد قحط اور گرانی ہے)۔

خَشِيْتُ اَنْ تَاْكُلَهُمُ الضَّبُعُ۔مجھ کو ڈر ہے کہیں کال ان کو نہ کھا جائے۔

فَاَخَذَتْ بِضَبْعَيْهِ وَقَالَتْ اَلِهٰذَا اَحَجٌّ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ (آنحضرت نے اپنے حج کے سفر میں ایک عورت پر سے گزرے اس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا) اس نے بچہ کے دونوں بازو تھامے اور عرض کیا یارسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا (تو بڑے ہو کر اس کو حج فرض (دوبارہ ادا کرنا ہوگا)۔

يُبْدِئُ ضَبْعَيْهِ۔اپنے دونوں بازو (سجدے میں) جدا رکھتے (یعنی پہلو سے علیحدہ) ایک روایت میں ہے کہ دونوں بازو اتنے الگ رکھتے کہ ان کے نیچے سے بکری کا بچہ نکل جائے۔

طَعَنَ بِالسُّرْوَةِ فِیْ ضَبْعِهَا۔تیر سے اس کے پٹھے میں کونچا دیا۔

اِنَّهٗ طَافَ مُضْطَبِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَخْضَرُ۔آنحضرت نے اضطباع کر کے طواف کیا آپ سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے۔(طواف میں اضطباع یہ ہے کہ چادر کا درمیانی حصہ داہنی بغل کے نیچے کرے اور اس کے دونوں کنارے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں مونڈھے پر ڈال لے یعنی دونوں بغلیں کھلی رکھے بغل کو بھی ضبع کہہ دیتے ہیں کیونکہ بغل اور بازو دونوں ملے ہوئے ہیں)۔

فَيَمْسَخُهُ اللّٰهُ ضِبْعًا اَمْدَرَ۔اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے باپ کو نر بجو کی صورت میں مسخ کر دے گا جو کیچڑ میں اور نجاست میں لتھڑا ہوا دکھائی دے گا (فرشتے اس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے یہ مسخ اس واسطے ہوگا کہ حضرت ابراہیم کی ذلت اور خواری نہ ہو اور دوسرے لوگوں میں وہ شرمندہ نہ ہوں کہ ان کا باپ دوزخ میں جارہا ہے حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور آنحضرت کے بعد تمام پیغمبروں سے ان کا مرتبہ زیادہ ہے انھوں نے دعا بھی کی پروردگار میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہ ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ مشرک کو دوزخ سے نجات نہیں ملے گی اس لئے ان کی دعا کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ان کے باپ مشرک ہونے کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے صرف

ان کی عزت بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ ان کے باپ کو انسانی صورت سے نکال کر بجو کی صورت میں کر دے گا)-

لَا تُعْطِهِ اُضَيْبِعَ - آپ اس چھوٹے بجو کو یہ سامان نہ دیجئے (بلکہ ابوقتادہ کو دیجئے جو شیر کی طرح بہادر اور شجاع ہے ایک روایت میں اصیغ ہے اس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے)-

ضَبَغْطَرِی - بسخت لمبا احمق آدمی - کھیت میں پرندوں کو ڈرانے کے لئے جو ایک مورت بنا کر کھڑی کرتے ہیں اور بچوں کو ڈرانے کا ایک کلمہ ہے-

ضَبْنٌ - روک رکھنا' منع کرنا' تنگ ہونا-

اِضْبَانٌ - تنگ کرنا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِی السَّفَرِ یا اللہ میں سفر میں عیال و اطفال کی کثرت سے پناہ مانگتا ہوں (کیونکہ سفر میں اکثر آدمی کو احتیاج لاحق ہوتی ہے اور احتیاج کے وقت عیال و اطفال کی کثرت ایک سخت مصیبت ہے)-

ضُبْنَةٌ یا ضِبْنَةٌ - جو لوگ آدمی کے ماتحت ہوں یعنی متعلقین جن کا کھانا پینا اس کے سر پر ہو یہ ماخوذ ہے ضبن سے وہ مقام جو پہلو اور بغل کے درمیان ہے بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں خدا ایسے رفیقوں سے بچائے رکھے جو عیال و اطفال کی طرح سر کا بوجھ ہو جائیں نہ کام کریں نہ کاج کھانے کو حاضر)-

فَدَعَا بِمِیْضَاۃٍ فَجَعَلَهَا فِیْ ضِبْنِهٖ - ایک وضو کا لوٹا منگوایا اس کو اپنی گود میں رکھ لیا-

اِضْطِبَانٌ - گود میں لے لینا-

اِنَّ الْكَعْبَةَ تَفِیْ عَلٰی دَارِ فُلَانٍ بِالْغَدَاۃِ وَتَفِیْ هِیَ عَلَی الْكَعْبَةِ بِالْعَشِیِّ وَكَانَ یُقَالُ لَهَا رَضِیْعَةُ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ دَارَ كُمْ قَدْ ضَبَنَتِ الْكَعْبَةَ وَلَا بُدَّلِیْ مِنْ هَدْمِهَا (حضرت عمرؓ نے کہا) فلاں شخص کا گھر کعبہ سے ایسا ملا ہوا ہے کہ صبح کو کعبہ کا سایہ اس کے گھر پر پڑتا ہے اور شام کو اس کا سایہ کعبہ پر چھا جاتا ہے اسی لئے اس کو کعبہ کا شیر خوار کہتے تھے تو حضرت عمرؓ نے کہا اس گھر نے تو کعبہ کو گود میں اٹھا لیا ہے میرے لئے اس کا گرانا ضروری ہے (گود میں اٹھا لیا یعنی اس پر سایہ ڈالا)-

یَا بْنَ اٰدَمَ قَدْ حُذِّرْتَ ضِیْقِیْ وَنَتْنِیْ وَضِبْنِیْ (جب آدمی قبر میں گاڑا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے) اے آدم کے بیٹے تجھ کو میری تنگی اور بدبو اور میرے پہلو میں آنے سے ڈرایا گیا تھا پر تو نے کچھ خیال نہ کیا اور بے فکری سے گناہوں میں مشغول رہا-

اِضْبَنٌ - بمعنی جب پہلو اور ناحیہ کو نہ اس کی جمع اَضْبَانٌ ہے)-

لَا یَدْعُوْنِیْ وَالْخَطَا یَا بَیْنَ اَضْبَانِهِمْ - مجھ سے اس حالت میں دعا نہ کریں جب گناہ ان کے پہلوؤں پر ہوں (ورنہ دعا قبول نہ ہوگی دعا اسی وقت قبول ہوتی ہے جب گناہوں سے توبہ کریں)-

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْجِیْمِ

ضَجٌّ - شور مچانا-

ضَجَّةٌ - چیخ' پکار-

ضَجِیْجٌ - چیخنا' پکارنا' رونا پیٹنا-

تَضْجِیْجٌ - چل دینا' مائل ہونا-

مُضَاجَّةٌ اور ضِجَاجٌ - شور و شغب کرنا-

اِضْجَاجٌ - چلانا' شور مچانا-

لَا یَاتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّضِجُّوْنَ مِنْهُ اِلَّا اَرْدَفَهُمُ اللّٰهُ اَمْرًا یَّشْغَلُهُمْ عَنْهُ - جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ وہ اس سے چیخیں چلائیں گے (جزع اور فزع کریں گے) تو اللہ اس کے ساتھ ہے ان کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ وہ اس کو بھول جائیں گے (اس کام میں ایسے مشغول ہوں گے کہ زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)-

غُبْرًا ضَاجِّیْنَ - گرد آلود پکارنے والے (یعنی لبیک بلند آواز سے پکارنے والے)-

فَضَجَّ نَاسٌ - کچھ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے-

فَضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ - مسلمان پکار کر رو دیئے-

وَضَجَّتْ عَرَصَاتُهَا - اس کے میدانوں میں آوازیں

بلند ہوئیں۔

اَرْبَعُ بِقَاعٍ ضَجَّتْ اِلَى اللّٰهِ۔ چار زمین کی ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (روکر عرض کیا)۔

مَا اَكْثَرَ الضَّجِيْجُ وَاَقَلَّ الْحَجِيْجُ۔ چیخ پکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔

ضَجَرٌ۔ تنگ دل ہونا، پریشان ہونا، بدخلق ہونا (جیسے ت ضجر ہے)۔

اِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ اِنَّهٗ مَنْ كَسَلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجَرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلٰى حَقٍّ۔ سستی اور تنگ دلی سے بچے رہو سست آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگدلی میں حق پر صبر نہیں ہوسکتا۔

ضَجْعٌ یا ضُجُوْعٌ۔ زمین پر پہلو لگانا۔ ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَضْجِيْعٌ۔ قصور کرنا۔ سستی کرنا۔

مُضَاجَعَةٌ۔ ایک ساتھ لیٹنا جماع کرنا۔

اِضْجَاعٌ۔ پہلو پر لٹانا جھکانا۔

اِضْطِجَاعٌ اور اِنْضِجَاعٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔

كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَمًا حَشْوُهَا لِيْفٌ۔ آنحضرت جس توشک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

جَمَعَ كُوْمَةً مِّنْ رَّمْلٍ وَانْضَجَعَ عَلَيْهَا۔ حضرت عمرؓ نے ریت کا ایک چبوترہ بنایا اور اس پر لیٹے (ریت کو اکٹھا کر کے ایک ٹیلہ سا کر لیا اس پر لیٹ گئے)۔

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے لگے (سونے کا قصد کرے)۔

باب الضاد مع الجيم

ضَجٌّ۔ شور مچانا۔

ضَجَّةٌ۔ چیخ، پکار۔

ضَجِيْجٌ۔ چیخنا۔ پکارنا، رونا، پیٹنا۔

تَضْجِيْجٌ۔ چل دینا، مائل ہونا۔

مُضَاجَّةٌ اور ضِجَاجٌ۔ شور وشعب کرنا۔

اِضْجَاجٌ۔ چلانا، شور مچانا۔

لَا يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّضِجُّوْنَ مِنْهُ اِلَّا اَرْدَفَهُمُ اللّٰهُ اَمْرًا يَّشْغَلُهُمْ عَنْهُ۔ جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ وہ اس سے چیخیں چلائیں گے (جزع اور فزع کریں گے) تو اللہ اس کے ساتھ ہے ان کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ وہ اس میں بھول جائیں گے (اس کام میں ایسے مشغول ہوں گے کہ زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)۔

غُبْرًا ضَاجِّيْنَ۔ گرد آلود پکارنے والے (یعنی لبیک بلند آواز سے پکارنے والے)۔

فَضَجَّ نَاسٌ۔ کچھ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان پکار کر رو دیئے۔

وَضَجَّتْ عَرَصَاتُهَا۔ اس کے میدانوں میں آوازیں

بلند ہوئیں۔

اَرْبَعُ بِقَاعٍ ضَجَّتْ اِلَى اللّٰهِ۔ چار زمین کے ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (روکر عرض کیا)۔

مَا اَكْثَرَ الضَّجِيْجُ وَاَقَلَّ الْحَجِيْجُ۔ چیخ و پکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔

ضَجَرٌ۔ تنگ دل ہونا، پریشان ہونا، بدخلق ہونا (جیسے تَضَجُّرٌ ہے)۔

اِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالضَّجَرَ اِنَّهٗ مَنْ كَسَلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجَرَ لَمْ يَصْبِرْ عَلٰى حَقٍّ۔ سستی اور تنگ دلی سے بچے رہو سست آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگدلی میں حق پر صبر نہیں ہوسکتا۔

ضَجْعٌ یا ضُجُوْعٌ۔ زمین پر پہلو لگانا۔ ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَضْجِيْعٌ۔ قصور کرنا۔ سستی کرنا۔

مُضَاجَعَةٌ۔ ایک ساتھ لیٹنا، جماع کرنا۔

اِضْطِجَاعٌ۔ پہلو پر لٹانا جھکانا۔

اِضْطِجَاعٌ اور اِنْضِجَاعٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔

كَانَتْ ضِجْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَدَمًا حَشْوُهَا لِيْفٌ۔ آنحضرت جس توشک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اس

کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی-

جَمَعَ كُوْمَةً مِّنْ رَّمْلٍ وَانْضَجَعَ عَلَيْهَا-حضرت عمرؓ نے ریت کا ایک چبوترہ بنایا اور اس پر لیٹے (ریت کو اکٹھا کر کے ایک ٹیلہ سا کرلیا اس پر لیٹ گئے)-

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ-جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے لگے (سونے کا قصد کرے)-

اِضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ (فجر کی سنتیں پڑھ کر) آپ داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے (اہلحدیث کے نزدیک یہ سنت ہے اور امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں بہ صیغہ امر وارد ہے)-

فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ-یعنی فجر کی دو سنت پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ رہے (امام مالک اور بعض علماء نے اس کو بدعت سمجھا ہے اور ابن مسعودؓ نے بھی اس کا انکار کیا ہے اور نخعی نے کہا یہ شیطانی لیٹنا ہے)-

بَابُ الضِّجْعَةِ-کس طرح لیٹے' اس باب میں یہ بیان ہے-فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ-بھوک بری ساتھ لیٹنے والی ہے (کیونکہ بھوک کی وجہ سے آدمی بیقرار ہو جاتا ہے نہ عبادت میں جی لگتا ہے نہ دنیا کا کوئی کام ہوتا ہے)-

بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ-مومن کی خوابگاہ بری ہے-

فُرِغَ مِنْ مَّضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ-اس کی سکون اور حرکت سب سے فراغت ہوگئی ہے (سب اس کی تقدیر میں لکھا جا چکا ہے)-

عَجِّلُوْا مَوْتَاكُمْ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ-اپنے مردوں کو ان کی خوابگاہوں (یعنی قبروں) کی طرف لے جانے میں جلدی کرو (دفن میں دیر نہ لگاؤ)-

اِخْتَارُوْا لِنُطَفِكُمْ فَاِنَّ الْخَالَ اَحَدُ الضَّجِيْعَيْنِ اپنے نطفے ڈالنے کے لئے اچھی شریف عورتیں چنو اس لئے کہ ماموں بھی دونوں ساتھ لیٹنے والوں میں ایک ہے (مطلب یہ ہے کہ جب بچے کا ماموں شریف ہوگا تو اس کا بھانجا بھی شریف ہوگا اگر وہ رذیل ہوگا تو اس کی بہن کا بیٹا بھی رذیل ہوگا گو باپ شریف ہو غرض ننھیال کا اثر بچوں پر بہت پڑتا ہے اسی لئے شریف خاندانی عورتوں سے نکاح کرنا چاہئے)-

لَيْسَ فِي الْمُضَاجَعَةِ وُضُوْءٌ-عورت کے ساتھ لیٹنے سے وضو نہیں جاتا-

ضَجَمٌ-ٹیڑھا ہونا کج ہونا-

تَضَاجُمٌ-اختلاف-

اَضْجَمُ-جس کا منھ کج ہو (ٹیڑھے منہ والا)-

ضَجْنَانِ-ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے-

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِضَجْنَانَ-جب ضجنان میں پہنچے-

لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانِ-سرد رات میں ضجنان کے مقام پر-

باب الضاد مع الحاء

ضِحٌّ-سورج یا اس کی روشنی' کھلی ہوئی زمین جس پر دھوپ پڑے-

جَاءَ بِالضِّحِّ وَالرِّيْحِ-(یہ عربوں کی ایک مثل ہے) وہ چیز لے کر آیا جس پر سورج نکلتا ہے اور جس کو ہوا لگتی ہے (یعنی بہت مال واسباب لیکر آیا)-

يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الضِّحِّ وَالرِّيْحِ وَاَنَا فِي الظِّلِّ-آنحضرت تو دھوپ اور ہوا میں رہتے اور میں سایہ میں رہتا (بعض نے کہا ضح اور ریح سے مراد یہ ہے کہ آپ گھوڑوں اور لشکر کے درمیان رہتے)-

لَا يَقْعُدَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ فَاِنَّهٗ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ-تم میں سے کوئی اس طرح نہ بیٹھے کہ اس کے بدن کا کچھ حصہ دھوپ میں ہو اور کچھ سایہ میں کیونکہ یہ شیطان کی بیٹھک ہے (طبا بھی مضر ہے کہ آدھا بدن دھوپ میں ہو آدھا سایہ میں یا تو سب دھوپ میں رہے یا سب سایہ میں)-

لَمَّا هَاجَرَ اَقْسَمَتْ اُمُّهٗ بِاللّٰهِ لَا يُظِلُّهَا ظِلٌّ وَلَا تَزَالُ فِي الضِّحِّ وَالرِّيْحِ يَرْجِعَ اِلَيْهَا-جب عیاش بن ابی ربیعہؓ نے ہجرت کی تو ان کی ماں نے خدا کی قسم کھائی کہ وہ سایہ میں نہ بیٹھے گی بلکہ برابر دھوپ اور ہوا میں رہے گی یہانتک کہ

عیاش اس کے پاس لوٹ کر آئیں (مگر انہوں نے اپنے ماں کی قسم کی کچھ پرواہ نہ کی اور آنحضرت کے پاس ہجرت کر کے چلے آئے)-

لَوْمَاتَ كَعْبٌ عَنِ الضِّحِ وَالرِّيحِ لَوَرِثَهُ الزُّبَيْرُ-اگر کعب بن مالکؓ مال اسباب چھوڑ کر مرتے تو زبیر ان کے وارث ہوتے (کیونکہ آنحضرت نے زبیر کو کعب بن مالک کا بھائی بنا دیا تھا)-

ضَحْضَحَةٌ-پتلا ہونا-اتھلا ہونا' ماں باپ ہونا-

ضَحْضَاحٌ-وہ پانی جو ہونٹوں تک ہو یا پنڈلیوں تک یا جس میں ڈباؤ نہ ہو-

غَنَمٌ ضَحْضَاحٌ-بہت بکریاں-

وَجَدْتُهُ فِيْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلٰى ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهُ-ابو طالب کو میں نے دوزخ کے ڈباؤ میں (گہری تھوں میں) پایا پھر میں نے ان کو وہاں سے نکال کر اونچی آگ میں رکھا (جو صرف ان کے ٹخنوں تک پہنچتی تھی) مگر وہ اتنی سخت تھی کہ ان کا بھیجا اس کی گرمی کی وجہ سے ابل رہا تھا-

مترجم کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور اس سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ ابو طالب ایمان پر مرے تھے-دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ ابو طالب کو مرتے وقت آنحضرت نے بہت سمجھایا کہ ایک بار لا اله الا الله کہہ لیں مگر انہوں نے نہ کہا اور آخری بات یہ کہی کہ میں عبد المطلب کے دین پر مرتا ہوں-تیسری حدیث میں ہے کہ جب ابو طالب مر گئے تو حضرت علی نے آنحضرت سے عرض کیا آپ کا گمراہ بوڑھا چچا مر گیا آپ نے فرمایا جا ایک گڑھا کھود کر اس کو اس میں ڈال دے-اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کافروں کے حق میں جو شفاعت قبول نہ ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے نکلنا اور بہشت میں جانا ان کو نصیب نہ ہوگا مگر یہ ہو سکتا ہے کہ شفاعت کی وجہ سے ان کے عذاب میں تخفیف ہو جیسے ابو طالب کے لئے ہوا-ایک شخص نے ابولہب کو بھی خواب میں دیکھا اس نے بیان کیا کہ سوموار کے دن کچھ پانی پینے کے لئے مجھ کو مل جاتا ہے یہ اس کا اجر ہے جو میں نے ثویبہ کو آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا-اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بعض مردے مرنے کے ساتھ ہی دوزخ یا بہشت میں بھیج دیے جاتے ہیں-

جَانَبَ غَمْرَتَهَا وَمَشٰى ضَحْضَاحَهَا وَمَا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ-حضرت عمر دنیا کے ڈباؤں سے الگ رہے اور اس کے اتھلے مقام میں چلے کہ ان کے پاؤں بھی تر نہیں ہوئے (یعنی دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہے)-

ضَحْلٌ-پتلا ہونا-رقیق ہونا-

ضَحَلَ الْغَدِيْرُ-تالاب کا پانی کم ہو گیا-

بَلَدُكُمْ مَحْلٌ وَّمَاؤُكُمْ ضَحْلٌ-تمہارا شہر قحط زدہ ہے اور تمہارا پانی اتھلا ہے-

وَلَنَا الضَّاحِيَةُ مِنَ الضَّحْلِ-کھلا اتھلا پانی ہمارا ہے (ایک روایت میں من البعل ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)-

ضَحْكٌ يَاضِحْكٌ يَاضِحِكٌ يَاضَحِكٌ' ہنسنا-

ضَحِكٌ-تعجب کرنا-گھبرانا' چمکنا-کھل جانا-کلی پھوٹنا' آواز بلند کرنا' حیض آنا' گوند بہنا' نمود ہونا-

مُضَاحَكَةٌ-ایک دوسرے سے ہنسی کرنا ہنسی میں غالب آنا-

اِضْحَاكٌ-ہنسانا-

تَضَاحُكٌ اور **اِسْتِضْحَاكٌ**-ہنسنا-

اِمْرَأَةٌ ضَاحِكٌ-حیض والی عورت-

يَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ اَحْسَنَ الضَّحْكِ-اللہ تعالیٰ ابر بھیجتا ہے-وہ اچھی طرح ہنستا ہے (یعنی چمکتا ہے جیسے ہنسنے میں آدمی کے دانت چمکتے ہیں ایسے ہی ابر میں بجلی چمکتی ہے تو گویا وہ ہنستا ہے)-

ضَحِكَتِ الْاَرْضُ-یعنی زمین ہنسی لہلہائی یعنی اس نے پیداوار نکالی پھل پھول گھاس وغیرہ-

مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ-انھوں نے ہنسنے کے لئے دانت نہیں کھولا (یعنی ذرا بھی نہیں ہنسے)-

فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصْدِيْقًا لَّهُ-آنحضرت اس یہودی کی بات (کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو

ایک انگلی پر اور زمین کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا)۔سن کر ہنس دیئے اس کی بات کو سچ مان کر۔

مترجم کہتا ہے پچھلے متکلمین نے اس حدیث کی جو احادیث صفات میں سے ہے تاویل کی ہے اور انگلی سے قدرت مراد لی ہے بعض نے کہا آنحضرت اس لئے ہنسے کہ اس یہودی کے خیال کو غلط سمجھا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے انگلیاں ثابت کیں حالانکہ تاویل کی ضرورت نہیں جیسے اللہ تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہیں ویسے ہی اس کی انگلیاں بھی ہیں اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ کے کیا معنے ہوں گے؟

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَان۔اسی طرح اگر انگلی سے بھی قدرت مراد ہو تو اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔''القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمان ''یعنی دل اللہ تعالیٰ کے انگلیوں میں سے اس کے دو انگلیوں کے درمیان ہیں ان متکلمین کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ بنے یا نہ بنے وہ اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق اللہ اور رسول کے کلام کی تاویل کرنے میں کچھ باک نہیں کرتے حالانکہ ان کو لازم تھا کہ اللہ اور رسول کے کلام سے اپنے اعتقاد اور خیال کی تصحیح کرتے اور جو اعتقاد اللہ اور رسول کے کلام کے خلاف ہوتا اس کو رد کرتے اور باطل قرار دیتے۔اب جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت اس یہودی کے کلام کو رد کرنے کے لئے ہنسے ان کا قول محض غلط ہے۔حدیث کی ایک روایت میں صاف تصدیقا لہ موجود ہے یعنی یہودی کے کلام کی آپ نے تصدیق کی اور اگر آپ کے نزدیک یہودی کا یہ اعتقاد غلط ہوتا کہ اللہ کی انگلیاں ہیں تو آپ خود دوسری حدیث میں کیوں ارشاد فرماتے کہ بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اور پروردگار کیلئے انگلیاں کیسے ثابت کرتے بات یہ ہے کہ ہاتھ اور انگلیاں' چہرہ' قدم اور کمر یہ سب اللہ کے لئے ثابت ہیں جیسے اس نے اور اس کے رسول نے ارشاد فرمایا مگر یہ ہاتھ اور انگلیاں اور چہرہ' قدم اور کمر اسی طرح بلا کیف ہیں جیسے اس کی ذات مقدس بلا کیف ہے اور وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے تعالیٰ شانہ وتقدس۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ اَضْحَكَ۔اللہ ہی نے ہنسایا (وہی ہنساتا ہے وہی رلاتا ہے)۔

يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ۔وہ ہنستے ہیں فرمایا ہاں لیکن ایمان انکے دلوں میں رہتا ہے (یعنی بہت نہیں ہنستے کیونکہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے)۔

مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔پروردگار کے ہنسنے سے يضحك الله' اللہ تعالیٰ ہنستا ہے (ہنسنا بھی اس کی ایک صفت ہے اسی طرح تعجب کرنا جیسے سننا دیکھنا کلام کرنا پچھلے متکلمین اور معتزلہ نے اس صفت کی بھی تاویل کی ہے۔بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کے فرشتے ہنستے ہیں۔بعض نے کہا ہنسنے سے رضا اور خیر کا مادہ مراد ہے۔بعض نے کہا متوجہ ہونا اور ہمارا جو مذہب ہے وہ اوپر بیان ہو چکا)۔

ضَحُوْكٌ۔آنحضرت کا ایک نام ہے کیونکہ آپ ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے جب بات کرتے تو تبسم کے ساتھ اگر کوئی سختی بھی کرتا تو آپ اس سے نرمی کرتے۔

فَضَحِكَتْ۔حضرت فاطمہ ہنس دیں۔(ہوا یہ کہ مرض موت میں آپ نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور چپکے سے ان کے کان میں فرمایا کہ میں اس بیماری سے بچنے والا نہیں وہ رو دیں پھر ان کے کان میں فرمایا' تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر وہ ہنس دیں)۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ۔(آپ نے مرض موت میں حجرے کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے) آپ یہ دیکھ کر ہنس دیئے (آپ کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ لوگ عبادت الٰہی میں اتفاق اور یکجائی کے ساتھ مصروف ہیں)۔

وَيْلٌ لِلَّذِىْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمِ۔خرابی ہے اس شخص کی جو باتیں بنا کر لوگوں کو ہنسائے (جیسے بھانڈ اور مسخرے کیا کرتے ہیں) امام غزالی نے کہا آنحضرت بھی مزاح کیا کرتے تھے یعنی دل لگی مگر زبان سے وہی بات نکالتے جو حق ہوتی اور کسی کو اس سے ایذا نہ پہنچتی اگر کوئی شخص کبھی کبھی ایسا کرے تو مضائقہ نہیں لیکن یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان ظرافت اور دل لگی کو اپنا پیشہ کر لے یا حد سے زیادہ اس میں مشغول رہے اور اوپر سے یہ کہے کہ میں آنحضرت کی پیروی کرتا

ہوں اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی حبشیوں کے ساتھ دن بھر رات بھر ان کا ناچ گانا دیکھتا ہوا پھرتا رہے اور کہے کہ آنحضرت نے بھی حضرت عائشہ کو ان کا ناچ دکھلایا تھا (انتہی)

مترجم کہتا ہے مطلب امام غزالی کا یہ ہے کہ آنحضرت نے کبھی کبھی مزاح کیا ہے وہ بھی حق گوئی کے ساتھ اسی طرح ایک بار حضرت عائشہ کو حبشیوں کا کھیل دکھلایا تو اگر ایسا ہی کوئی یہ کام کبھی کبھی کرے تو اس میں قباحت نہیں پر رات دن اس میں مشغول رہنا یا اس کو پیشہ قرار دینا یہ شریعت کے خلاف ہے۔

میں کہتا ہوں امام کی یہ تقریر مسلم نہیں ہے جس کام کا جواز شارع سے ثابت ہے گو وہ کبھی کبھی ہو اس کو ممنوع نہیں کہہ سکتے۔ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ اگر اس کی وجہ سے عبادات اور فرائض میں خلل واقع ہو تب وہ اس حیثیت سے منع ہوگا نہ کہ فی ذاتہ وہ ممنوع ہوگا اور بھانڈ اور مسخرگی کے پیشہ کی ممانعت دوسری حدیث سے ثابت ہے جو ابھی اوپر گزری۔

اِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔ بہت ہنسا دل کو مار ڈالتا ہے (سخت کر دیتا ہے اس میں خوف الٰہی اور تضرع اور زاری کا مادہ نہیں رہتا)۔

ضَحَّاكٌ۔ ملک شام کے ایک ظالم بادشاہ کا نام ہے جس کو فریدون بادشاہ نے زیر کیا تھا۔ اس نے جمشید شاہ ایران پر حملہ کر کے اسے سیستان اور چین کی طرف دھکیل دیا تھا اور پھر قید کر کے طرح طرح کی سزائیں دیں اور قتل کر دیا۔

ضَحْلٌ۔ (اس کا بیان ضحك سے پہلے دیکھو)۔

ضَحْوٌ یا ضُحُوٌّ یا ضُحِيٌّ۔ دھوپ میں آنا دھوپ لگنا ظاہر ہونا۔

ضَحَاظِلُّهٗ۔ وہ مر گیا۔

ضَحِّي۔ دھوپ لگنا۔

ضَحِيَ ضَحَاءٌ۔ عرق آلود ہوا، کھل گیا۔

تَضْحِيَةٌ۔ دھوپ میں کھانا چاشت تک سونا دھوپ میں آنا۔

ضَاحِيَةٌ۔ بمعنی ناحیہ یعنی اطراف کے شہر اور بستیاں۔

ضَوَاحِي۔ آسمان۔

اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ اَضْحَاةً كُلَّ عَامٍ۔ ہر گھر والوں پر ہر سال میں ایک قربانی ہے (یعنی ایک بکری یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ ہر ایک گھر کی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے۔ سنت یہی ہے کہ سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کی جائے)۔

اَضْحَاةٌ اور اُضْحِيَةٌ اور اِضْحِيَةٌ اور ضَحِيَّةٌ قربانی کا جانور (ضَحَايَا جمع ہے ضَحِيَّةٍ کی اور اَضَاحِيّ اُضْحِيَةٌ کی)۔

ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ۔ آنحضرت نے دو سینگ دار مینڈھے خصی قربانی کئے۔

بَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ ایک بار آنحضرت کے ساتھ ناشتہ کر رہے تھے (یعنی چاشت کے وقت کھانا کھا رہے تھے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے)۔

ضَحَاءٌ۔ وہ وقت جب سورج چوتھائی آسمان تک اونچا ہو جاتا ہے۔

اَلَا ضَحُّوْ رُوَيْدًا۔ (یہ عرب کا محاورہ ہے)۔

اونٹوں پر آسانی کرو یعنی ان کو یہاں چر لینے دو۔

فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ يَتَرَوَّحُوْنَ فِي الضَّحَاءِ۔ میں نے ان کو دیکھا وہ دوپہر کے قریب آرام لیتے تھے یا پنکھے کی ہوا لیتے تھے۔

ضَحْوَةٌ۔ دن کا شروع حصہ سورج نکلنے پر۔

ضُحٰى۔ وہ وقت کا جب سورج کا ایک نیزہ یا دو نیزے بلند ہو جائے (اسی سے ہے صلوة الضحى جو کئی حدیثوں میں وارد ہے)۔

اِضْحَوْا بِصَلٰوةِ الضُّحٰى (حضرت عمرؓ نے کہا) چاشت کی نماز اپنے وقت پر پڑھو (یعنی سورج بلند ہوتے ہی پڑھ لو اس میں دیر نہ کرو)۔

اَلَا ضَحِّ رُوَيْدًا قَدْ بَلَغْتَ الْمَدٰى۔ ذرا صبر کرو اب تم اپنی منزل تک پہونچ گئے ہو۔

فَاِذَا انْتَصَبَ عُمْرُهٗ وَضَحَاظِلُّهٗ۔ جب اس کی عمر تمام ہو

گئی اس کا سایہ دھوپ ہوگیا یعنی سایہ مٹ گیا یعنی وہ مرگیا۔

اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ بِلَادُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا - یا اللہ ہمارا ملک دھوپ پڑنے والا ہوگیا (ابر کا نام نہیں ہر طرف دھوپ ہی دھوپ ہے) اور ہماری زمین گرد آلود ہوگئی (بارش نہ ہونے سے رات دن گرد اڑتی رہتی ہے)۔

رَاٰى مُحْرِمًا قَدِاسْتَظَلَّ فَقَالَ اَضْحِ لِمَنْ اَحْرَمْتَ لَهٗ (عبداللہ بن عمرؓ نے) ایک شخص کو دیکھا جو احرام کی حالت میں سایہ لے رہا تھا انہوں نے کہا تو نے جس کے لئے احرام باندھا (یعنی پروردگار کے لئے) اسی کے لئے دھوپ میں رہ (یہ تکلیف بھی گوارا کر محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے۔ اَضْحِ اور صحیح اِضْحَ ہے)۔

فَلَمْ يَرُعْنِىْ اِلَّا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ ضَحَا - میں اس وقت ڈر گئی جب آنحضرت سامنے آگئے (میرے پاس چلے آئے۔ کیونکہ آپ کا عقدہ حضرت عائشہ کے ساتھ ہوگیا تھا)۔

اِنَّ لَنَا الضَّاحِيَةَ مِنَ الْبَعْلِ وَلَكُمُ الضَّامِنَةَ مِنَ النَّخْلِ - جو کھجور کے درخت بستی کے باہر جنگل میں نمایاں ہوں وہ ہمارے ہیں اور جو بستی میں اور بستی کے اطراف میں ہیں وہ تمہارے ہیں۔

ضَاحِيَةُ الظِّلِّ - جس کا سایہ نہ ہو۔ فَعَلَهٗ ضَاحِيَةً -...... دن دھاڑے روز روشن میں اور علانیہ یہ کام کیا۔

اِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكَ مِنْ هٰذِهِ الضَّاحِيَةِ - میں تجھ پر اس کونے سے ڈرتا ہوں (یعنی اس جانب سے جو کھلا اور نمایاں ہے)۔

اَمَا اِنَّهَا ضَاحِيَةُ قَوْمِكَ - وہ تو تیری قوم کا مالک ہے (یعنی شام کا ملک)۔

وَضَاحِيَةُ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - مضر کے ملک والے تو آنحضرت کے مخالف ہیں۔

اَلْبَصْرَةُ اِحْدَى الْمُؤْتَفِكَاتِ فَانْزِلْ فِىْ ضَوَاحِيْهَا - بصرہ تو ان بستیوں میں سے ایک بستی ہے جو الٹ دی گئی تھی تو تو خاص بصرے میں نہ اتر اس کے اطراف میں اتر۔

عَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا - تو اس کے اطراف میں رہ۔

قُرَيْشُ الضَّوَاحِىْ - قریش کے لوگ مکہ میں اطراف میں آباد ہیں۔

فِىْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ - چاندنی رات میں۔

اِضْحِيَانَةٌ اور ضَحْيَاءٌ - روشن۔

مَا اُخْبِرَ اَنَّهٗ صَلَّى الضُّحٰى - ان کو اس کی خبر نہیں دی گئی کہ آنحضرت نے چاشت کی نماز پڑھی (مگر دوسری روایتوں میں اس کا پڑھنا آنحضرت سے ثابت ہے۔ البتہ یہ نماز آپ نے کبھی کبھی شاذ نادر پڑھی ہے ہمیشہ نہیں پڑھی لیکن تہجد کی نماز ہمیشہ پڑھی ہے)۔

لَا يُصَلِّى الضُّحٰى اِلَّا اَنْ يَّجِيْئَ مِنْ مَّغِيْبِهٖ - آنحضرت چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر جب غائب ہو کر آتے (یعنی سفر سے لوٹ کر آتے تو چار رکعتیں چاشت کی پڑھتے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو بدعت کہا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ مسجد میں جمع ہو کر پڑھنا یا ہمیشہ پڑھنا۔ کرمانی نے کہا ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ نماز بدعت حسنہ ہے)۔

اُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى - مجھ کو چاشت کی نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے (یہ روایت شاذ ہے کسی دوسری روایت میں ایسا منقول نہیں ہے کہ اس نماز کا حکم ہوا یا یہ نماز واجب ہے)۔

وَذٰلِكَ ضُحًى - یہ چاشت کی نماز تھی یا چاشت کا وقت تھا۔

ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ - پھر اس کا ناشتہ کرایا۔ (یہ ضَحّٰى قَوْمَهٗ سے ماخوذ ہے یعنی اپنی قوم کو دن کا کھانا کھلایا)۔

فَاَضْحَيْتُ - چاشت کا وقت ہوگیا۔

شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ - میں دسویں تاریخ یوم النحر کو موجود تھا۔

وَمَا يَضْحٰى فِيْهِمَا اِللّٰهِ وَحْدَهٗ - رات اور دن میں جو چیزیں دکھلائی دیتی ہیں نمود ہوتی ہیں وہ سب اس اکیلے اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں۔

ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّذٰلِكَ ضُحًى - پھر آٹھ رکعتیں چاشت کے نماز کی پڑھیں (اس کو صلوۃ الاوابین بھی کہتے ہیں۔ اس حدیث سے چاشت کی آٹھ رکعتیں ثابت ہوتی

ہیں - دوسری حدیث میں چار رکعتیں مذکور ہیں)-

باب الضاد مع الخاء

ضِخَمٌ - یا ضخامة دلدار ہونا' موٹا ہونا-

تَضْخِيْمٌ - دلدار کرنا' موٹا کرنا-

ضُخَامٌ - موٹا' فربہ' دلدار (جیسے ضَخْمٌ اور ضَخَمٌ ہے)-

مِضْخَمٌ - سخت مار لگانے والا سردار - عالی مرتبت - شریف-

بَهْ بَهْ اِنَّكَ لَضَخْمٌ - واہ واہ تو تو موٹا ہے-

ضَاخِيَةٌ - آفت مصیبت جیسے دَاهِيَةٌ ہے-

باب الضاد مع الدال

ضَدٌّ - غالب آنا' پھیر دینا' نرمی سے روکنا پھیر دینا-

مُضَادَّةٌ - مخالفت کرنا-

اِضْدَادٌ - غصہ ہونا-

تَضَادٌّ - اختلاف-

ضِدٌّ - مثل مخالف دشمن (اس کی جمع اَضْدَادٌ ہے)-

لَا ضِدَّ لَهٗ وَلَا نِدَّ کوئی اس کا جوڑ اور برابر والا نہیں-

باب الضاد مع الراء

ضَرْءٌ - پوشیدہ ہونا-

مَشَوْا فِي الضَّرَاءِ - درختوں کے جھنڈ میں چلے (یعنی ان کی آڑ میں چھپ کر)-

فُلَانٌ يَمْشِي الضَّرَاءَ (یہ عرب کا محاورہ ہے) فلاں شخص درختوں کے آڑ میں چھپ کر چلتا ہے-

هُوَ يَدِبُّ لَهُ الضَّرَاءَ - وہ رینگتا ہوا چپکے چپکے اس کے پاس جاتا ہے (یعنی اس سے مکر اور فریب کرتا ہے)-

وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَاءِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ - اور میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تیری ملاقات کا شوق مجھ کو عطا فرمائے - بغیر کسی ضرر اور نقصان کے جو میرے سیر اور سلوک (چلنے) میں خلل ڈالے-

يَمْشُوْنَ الْخَفَاءَ وَيَدِبُّوْنَ الضَّرَاءَ - پوشیدہ چال چلتے ہیں اور مکر و فریب کرتے ہیں-

ضَرْبٌ - مارنا - چلد دینا' روک دینا - اقامت کرنا - جماع کرنا' ملا دینا - فساد ڈالنا - بیان کرنا' تیرنا' ڈنک مارنا' جوش مارنا' حرکت کرنا' لمبا ہونا - اعراض کرنا' قائم کرنا' نصب کرنا' کھڑا کرنا' مقرر کرنا' ٹھہرانا-

ضَرَبٌ - سردی لگنا-

تَضْرِيْبٌ - مارنا - ملا دینا-

مُضَارَبَةٌ - آپس میں مار پیٹ کرنا کچھ نفع ٹھہرا کر دوسرے کو سوداگری کے لئے روپیہ دینا-

اِضْرَابٌ - اقامت کرنا' اعراض کرنا-

تَضَرُّبٌ - حرکت کرنا' جوش مارنا-

اِضْطِرَابٌ - بیقرار ہونا - کمانا ایک دوسرے کو مارنا-

تَضَارُبٌ - ایک دوسرے کو مارنا-

ضَرْبُ الْاَمْثَالِ - مثالیں بیان کرنا-

ضَرْبٌ - مثال اور قسم اور نوع کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ - حضرت موسیٰ دبلے پتلے کم گوشت چھریرے بدن کے آدمی تھے یا میانہ تھے نہ بالکل دبلے نہ بہت موٹے-

فَاِذَا رَجُلٌ مُّضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّاسِ - ناگاہ ایک شخص نمودار ہوا جو چھریرہ لمبا تھا اس کے سر کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ گھونگریالے-

ضَرْبُ اللَّحْمِ - آنحضرت کم گوشت چھریرے تھے (دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ پر گوشت تھے اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ اخیر عمر کا بیان ہے اور یہ اوائل عمر کا)-

لَا تُضْرَبُ الْاَكْبَادُ يَا اَكْبَادُ الْاِبِلِ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ - اونٹ کے کلیجے نہ مارے جائیں (یعنی ان پر سوار ہو کر سفر نہ کیا جائے بہ قصد ثواب) مگر تین مسجدوں کی طرف (ایک مسجد حرام دوسرے مسجد نبوی تیسرے مسجد بیت المقدس)-

طُوَالٌ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ - دجال لمبا تڑنگا چھریرے

بدن کا آدمی ہوگا-

اِذَا کَانَ کَذَا ضَرَبَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ ذَنَبَهٗ- جب دنیا میں ایسے ایسے فتنے ہوں گے تو دین کا سردار اپنی دم ہلائے گا (یعنی فتنوں سے بھاگ کر جنگل بیابان میں چلدے گا)-

لَا تَصْلُحُ مُضَارَبَةُ مَنْ طُعْمَتُهٗ حَرَامٌ- جو شخص حرام خور ہو اس سے مضاربت کرنا درست نہیں ہے (یعنی روپیہ لیکر اس میں تجارت کرنا)-

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِنْطَلَقَ حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّیْ فَضَرَبَ الْخَلَاءَ ثُمَّ جَاءَ- آنحضرت چلے یہاں تک کہ نظر سے چھپ گئے وہاں پاخانہ کیا پھر تشریف لائے-

لَا یَذْهَبُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ یَتَحَدَّثَانِ دو مرد پاخانہ کرنے کیلئے باتیں کرتے ہوئے نہ جائیں (یعنی اس طرح کہ پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے ستر نہ کریں یا باتیں کریں (پاخانہ کے وقت باتیں کرنا بالاتفاق مکروہ ہے)-

نَهٰی عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ- اونٹ کو اونٹنی پر کدانے (جفتی کرانے) سے یعنی اس کی اجرت لینے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے دوسری روایت میں ہے نهی عن عسب الفحل)-

ضِرَابُ الْفَحْلِ مِنَ السُّحْتِ- نر کدانے کی اجرت حرام ہے-

کَمْ ضَرِیْبَتُكَ- تیرا روز کا معمول کیا ہے (یعنی جو تو اپنے مالک کو روزانہ دیا کرتا ہے محنت مزدوری کر کے اس کی روزانہ اوسط کیا ہے- اس کی جمع ضَرَائِبُ ہے)-

کَانَ عَلَیْهِنَّ ضَرَائِبُ لِمَوَالِیْهِنَّ- لونڈیوں پر ایک محصول مقرر تھا جو وہ اپنے مالکوں کو دیا کرتیں (یعنی محنت مزدوری کر کے روزانہ یا ماہانہ اتنی رقم اپنے مالکوں کو دیا کرتیں)-

وَتَعَاهُدُ ضَرَائِبِ الْاِمَاءِ- لونڈیوں کے محصولات کی نگرانی رکھنا (ایسا نہ ہو وہ بدکاری اور فسق و فجور کر کے روپیہ کمائیں)-

نَهٰی عَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ- غوطہ خور کا غوطہ بیچنا یا خریدنا منع ہے (وہ اس طرح ہے کہ غوطہ خور سوداگر سے کہے میں ایک غوطہ تیرے ہاتھ اتنے کو بیچتا ہوں اس میں جو نکلے وہ تیری قسمت اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکہ ہے شاید کچھ نہ نکلے یا ایسا بے حقیقت مال نکلے جو مقررہ قیمت سے کچھ نسبت نہ رکھتا ہو)-

ذَاکِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ وَسْطَ شَجَرٍ تَحَاتَّ مِنَ الضَّرِیْبِ- غافل لوگوں میں اللہ کو یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہرا بھرا درخت ان درختوں میں ہو جس کے پتے سردی کی وجہ سے مرجھا کر گر گئے ہوں-

اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَیُدْرِكُ دَرَجَةَ الصِّیَامِ بِحُسْنِ ضَرِیْبَتِهٖ- جو مسلمان درستی کے ساتھ عقیدہ اور عمل رکھتا ہو وہ اپنی نیک نفسی کی وجہ سے روزہ کا ثواب پاتا ہے- (ضریبة طبیعت اور خصلت بمعنی سجیة ہے)-

اِنَّهٗ اضْطَرَبَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ- آنحضرت نے حکم دیا کہ ایک سونے کی انگوٹھی آپ کے لئے ڈھالی جائے (تیار کی جائے)-

یَضْطَرِبُ بِنَاءً فِی الْمَسْجِدِ- مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کرتے-

حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ- یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے ان کی نشستگاہ میں لے گئے-

ضُرِبَ عَلٰی اَصْمِخَتِهِمْ فَمَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اَحَدٌ- وہ سو گئے بیت اللہ کا طواف کرنے والا کوئی نہیں رہا-

یَضْرِبُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ ثَلٰثَ عُقَدٍ- تم میں سے ایک کے سر کی آخری حصہ پر یعنی گدی پر شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے (ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے ابھی سوتا رہ بہت رات پڑی ہے)-

فَاَرَدْتُّ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰی یَدِهٖ- میں نے قصد کیا کہ اس کے ساتھ معاملہ کر ڈالوں (یعنی بیع کر لوں عرب لوگوں کی عادت تھی کہ بیع کو پورا کرنے کے لئے ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا اسی کو صَفْقَة بھی کہتے ہیں پھر خود بیع کو کہنے لگے)-

اَلصُّدَاعُ ضَرَبَانٌ فِی الصُّدْغَیْنِ- دردسر میں کنپٹی کی

رگیں زور زور سے ہلنے لگتی ہیں-

فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرَبَانِهٖ-زمانہ اپنی گذر میں سے کچھ گذر گیا (یعنی کچھ زمانہ گذرا)-

عَتَبُوْا عَلٰى عُثْمَانَ ضَرْبَهٗ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا- حضرت عثمانؓ سے لوگ اس وجہ سے ناراض ہوئے کہ انہوں نے مجرموں کو کوڑے اور لکڑی سے مارنا شروع کیا (ان سے پہلے درے اور جوتی سے مارا کرتے تھے)-

اِذَاذَهَبَ هٰذَا وَضُرَبَاؤُهٗ-جب یہ اور اس کے برابر والے گذر جائیں گے-

لَاَ جْزُرَنَّكَ جَزْرَ الضَّرَبِ (حجاج نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے سفید جمے ہوئے شہد کو نکال لیتے ہیں (یعنی تیرا کام تمام کر دوں گا تجھ کو ہلاک کر ڈالوں گا-ایک روایت میں ضرب ہے صاد مہملہ سے یعنی سرخ شہد کی طرح)-

يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ-ہمارے بزرگ لوگ ہم کو بات چیت میں شہادت اور عہد کا لفظ کہنے پر مارتے تھے (کیونکہ یہ لفظ حلف کی طرح ہیں تو بچوں کو ان سے منع کرتے تھے ایسا نہ ہو کہ قسم کھانے کی بری عادت پڑ جائے)-

فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلٰى عَاتِقِهٖ-انہوں نے حضرت زبیرؓ کو تلوار کی دو ضربیں ان کے کندھے پر لگائیں (ایک ضرب تو آپ کو جنگ یرموک میں نصاریٰ کے ہاتھ سے لگی تھی دوسری ضرب بدر کی لڑائی میں مشرکوں کے ہاتھ سے)-

وَقَدْ اَعْلَمُوْاالْقِدَاحَ لِضُرُوْبٍ-انہوں نے پانسوں اور تیروں پر فال کھولنا کئی کاموں کے لئے مقرر کیا تھا (کبھی تقسیم بھی انہی سے کیا کرتے جس کا ذکر اس آیت میں ہے-وان تستقسموا بالازلام)-

اَوْ يَضْرِبُهٗ فَيَقْتُلُهٗ-یا تو تیر سے مارا جائے یا تلوار سے-

دَعْنِىْ فَلَاَ ضْرِبَ عُنُقَهٗ-مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن ماروں-

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ-تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے (آپس میں لڑنے لگو)-

وَهُوَ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ-آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے (تعجب اور افسوس سے کہ حضرت علیؓ سے ایسی ناسمجھی کی بات کہی)- يَضْرِبُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا-فرشتے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں (عاجزی اور فروتنی ظاہر کرنے کے لئے) ثم يضرب الصراط-پھر دوزخ پر پل باندھا جائے گا (جس کو پل صراط اور فارسیوں کی اصطلاح میں چینود پل کہتے ہیں)-

قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰى هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ-اب اس شیر کے پاس جو اپنی دم مار رہا ہے (یا ہلا رہا ہے) بھیجنے کا وقت آن پہنچا (دم سے مراد زبان ہے)-

يَضْرِبُ بِذَنَبِهٖ جَنْبَيْهِ-اپنی دم دونوں پٹھوں پر مار رہا ہے (جیسے حسان اپنی زبان کو دونوں طرف پھراتے تھے)-

ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْاَرْضَ-پھر پانی سے استنجا کر کے اپنا ہاتھ زمین پر مارا (یعنی بایاں ہاتھ اس کو مٹی سے رگڑ کر دھویا)-

فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ-زمین کے شرقی حصوں کی سیر کرو-

فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ الْاَيْدِىَ-انھوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا (اس شخص کو خاموش کرنے کے لئے جس نے نماز میں بات کی تھی-یہ اس وقت کا قصہ ہے جب کسی حادثہ کے وقت مقتدیوں کو تسبیح کہنے کا حکم نہیں ہوا تھا-اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر کوئی شخص جاہل نو مسلم ہوا اور وہ نماز میں مسئلہ نہ جان کر بات کرلے تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی کیونکہ آنحضرت نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا)-

فَضَرَبَ فَخِذِىْ-میری ران پر مارا-

لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ اِذَا كَذَبَكُمْ-تم اس لڑکے کو جب وہ سچ بولتا ہے تو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو-

فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ-(جب ایک امام سے حسب وصیت ایک امام کے یا بہ صلاح و مشورہ اور باتفاق اکثر ارباب حل و عقد بیعت ہو جائے اب دوسرا کوئی شخص امام بننا چاہے) تو اس کی گردن مارو (کوئی بھی ہو کیونکہ وہ مسلمانوں میں نااتفاقی اور لڑائی کرانا چاہتا ہے اور امام وقت کی مخالفت اور بغاوت کرتا

ہے)۔

يَضْرِبُ الْاَيْدِىَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے (لوگوں کو اس سے منع کرتے تھے)۔

كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ۔ جیسے طلح (ببول) کے کانٹے سے کھال پر مارا (یعنی روئیں کھڑے ہو جاتے تھے یا لرزہ ہو جاتا تھا ڈر اور خوف سے)۔

فَلَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ۔ نہ تو آنحضرت کے عہد میں لوگوں کو مار کر ہٹا دیا جاتا تھا نہ ہنکا کر نہ ہٹو بچو کہہ کر (کیونکہ یہ سب باتیں دنیا دار متکبر بادشاہوں کی سواری میں کہجاتی ہیں)۔

فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ۔ حضرت عمرؓ نے اس یہودی کو درہ سے مارا (یہ مارنا ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اس نے جو بیان کیا وہ سچ تھا)۔

فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا۔ لگا داہنے بائیں اپنے اونٹ کو مارنے یا (داہنی بائیں طرف دیکھنے لگا (کہ کون اس کی حاجت پوری کرتا ہے)۔

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فَاَكَلَ۔ اپنا ہاتھ بڑھایا اور کھایا۔

فَضَرَبَ كَعْبًا۔ کعب کو مارا (حالانکہ ان کا کہنا صحیح تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دیجائے وہ کنز (دفینہ) میں داخل نہیں ہے جس کو قرآن میں عذاب کا موجب قرار دیا ہے ان کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان کو مال جوڑنا ہی ضروری نہیں گو اس کی زکوٰۃ دیتا رہے کیونکہ کم سے کم اس کا اثر یہ ہوگا کہ قیامت کے دن فقیروں کے بہت زمانہ کے بعد بہشت میں جائے گا)۔

نَهٰى عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ۔ نر اونٹ کو مادہ پر کدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا۔

يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ۔ وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے کلیجے ماریں گے (دور دور سے جلدی جلدی ان کو چلاتے ہوئے آئیں گے) پھر کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں پائیں گے (اکثر لوگوں نے کہا مراد اس سے امام مالک ہیں سب سے پہلے انہی کی کتاب حدیث کی مؤطا شریف شائع ہوئی اور صدہا آدمیوں نے دور دراز ملکوں سے آ کر مؤطا کی سند ان سے لی۔ درحقیقت اسلام کے دین میں قرآن شریف کے بعد مؤطا سے زیادہ کوئی کتاب صحیح اور اعتماد کے لائق نہیں ہے[1] وہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بھی جڑ اور اصل ہے)۔

لَوْ لَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا۔ اگر ایلچیوں کو نہ مارنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا (یہ آپ نے مسلیمہ کذاب کے ایلچیوں سے فرمایا انہوں نے آنحضرت کے سامنے مسلیمہ کو اللہ کا رسول کہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت کے بعد اگر کوئی کسی شخص کو اللہ کا رسول سمجھے تو وہ واجب القتل ہے)۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ۔ دو مرد پائخانہ کو اس طرح نہ جائیں کہ اپنا ستر کھولے ہوئے باتیں کرتے رہیں۔

تَضْرِيْبُ النَّاسِ۔ لوگوں کو بھڑکانا۔ ابھارنا۔

ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ (اپنی نادانی سے) اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے مخالف کرنے لگے (محکم اور متشابہ اور منسوخ اور ناسخ کو نہ سمجھ کر)۔

مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ۔ جو شخص گرگٹ کو ایک بار میں مار ڈالے (حالانکہ گرگٹ موذی نہیں ہے مگر آنحضرت نے اس کے مارنے میں ثواب فرمایا اس لئے کہ اول تو وہ غلیظ ہے دوسرے اس میں سے سمی ہوا نکلتی ہے تیسرے وہ ایسا جانور ہے جس نے حضرت ابراہیم پر آگ کو روشن کرنا چاہا تھا کما قیل بعض نے کہا وہ موذی ہے درختوں کے پھل زہر آلود کر دیتا ہے۔

اِضْرِبُوْا عَلَيْهَا اِبْنَ عَشْرٍ۔ (جب تمہارے بچے سات

[1] اس میں شک نہیں کہ مؤطا بخاری و مسلم سے پہلے تصنیف ہوئی لیکن اس میں کئی روایات ضعیف، مرسل اور موقوف ہیں البتہ بخاری و مسلم کی احادیث کو امت میں صحت کی بنا پر تلقی بالقبول حاصل ہوا وہ کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔ (م)

برس کے ہوں تو ان کو نماز سکھلاؤ) جب دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو (حالانکہ نماز بلوغ سے پہلے فرض نہیں ہے مگر اس عمر پر مارنے کے لئے اس لئے فرمایا کہ بچوں کو پہلے ہی سے نماز کی عادت ہو جائے ورنہ جوان ہونے پر یک بارگی ان سے نماز کی مواظبت نہ ہو سکے گی۔ بعض نے کہا اس وجہ سے کہ دس برس کی عمر میں بھی بعض بچے جوان ہو جاتے ہیں)۔

يَضْرِبَانِ وَيُدَفِّفَانِ - ناچ رہے تھے اور دف بجا رہے تھے۔

نَهٰى اَنْ يَّضْرِبَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَلَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ - درخت کے تلے پائخانہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ درخت کے سایہ میں لوگ آ کر بیٹھتے ہیں آرام پاتے ہیں)۔

ضَرَبْتُ عَلَيْهِ خَرَاجًا - میں نے اس پر محصول مقرر کیا (یعنی ٹیکس)۔

اَلدُّعَاءُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَبْلَغُ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِي الْاَرْضِ - سورج نکلنے تک (فجر کی نماز کے بعد) دعا کرتے رہنا رزق کی کشایش چلنے پھرنے سے زیادہ کرتا ہے (یعنی چل پھر کر محنت مشقت کر کے جتنی روزی آدمی کماتا ہے اس سے زیادہ روزی اس کو ملتی ہے جو صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک دعا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے)۔

فَيُصِيْبُ جَسَدَهٗ وَرَاْسَهُ الضَّرْبُ - اس کے بدن اور سر پر سفید شہد لگ جائے۔

مَا اَقَلَّ ضَرْبُكَ فِيْ دَهْرِنَا - تمہاری نظیر ہمارے زمانہ میں بہت کم ہے۔

لَا كَثَّرَ اللّٰهُ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ ضَرْبَكَ - اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں تیری طرح بہت پیدا نہ کرے۔

ضَرَبَا النَّاسَ - لوگوں میں مل گئے۔

ضَرْبٌ - حساب کا ایک مشہور عمل ہے۔

مُضْطَرِبٌ - وہ حدیث جس کی سند یا متن میں راویوں کا اختلاف ہو۔

ضَرَائِبِ - شکلیں۔

ضُرَبَاءَ - امثال اور نضائر (یہ جمع ہے ضَرِيْبٌ کی یعنی مثل اور نظیر)۔

اِضْرَابٌ - عدول کرنا منحرف ہونا - ایک بات چھوڑ کر دوسری بات کہنے لگنا۔

مَضْرَبٌ - مارنا تلوار کی دھار۔

دَارُ الضَّرْبِ - سکہ بنانے کا مکان ٹکسال - یعنی روپیہ اشرفی وغیرہ تیار کرنے کا گھر۔

مَضْرِبُ السَّيْفِ - اصل قوم شرافت۔

مَضْرِبُ السَّيْفِ - تلوار کی دھار۔

مُضْرِب - وہ سانپ جو حرکت نہ کرے۔

اِضْرِبْ رَاْسًا طَالَ مَا عَصَى اللّٰهَ - اس سر کو خوب مار جس نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے۔ (یہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے اس سوار سے کہا جس نے غصہ میں آ کر اور آپ کو نہ پہچان کر آپ کے سر پر ایک مار لگائی آپ نے اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا خوب مار ایک مار سے کیا ہوتا ہے اس سر نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے)۔

ضَرْجٌ - چیرنا - لتھیڑنا گرا دینا۔

تَضْرِيْجٌ - لٹکانا - زینت دینا - آراستہ کرنا - سرخ رنگنا - خون آلود کرنا۔

تَضَرُّجٌ - لتھڑ جانا - سرخ ہونا۔

اِنْضِرَاجٌ - پھٹ جانا - چر جانا۔

مَرَّبِيْ جَعْفَرٌ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُضَرَّجُ الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ - جعفر بن ابی طالب (جو غزوہ موتہ میں شہید ہوئے تھے) ان کو میں نے چند فرشتوں کے ساتھ دیکھا ان کے دونوں بازو خون آلود تھے (وہ اسی طرح فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں)۔

وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُّضَرَّجَةٌ - میں ایک نرم چادر ہلکے رنگ کی پہنے تھا (یعنی اس کا سرخ رنگ بہت تیز نہ تھا)۔

وَضَرَّجُوْهُ بِالْاَضَامِيْمِ - اس کو گھونسوں سے مار کر خون آلود کیا۔

تَكَادُ تَتَضَرَّجُ مِنَ الْمَلَاءِ - اس کی پکھال پانی سے اتنی بھری تھی کہ پھٹنے کے قریب تھی۔

اِنَّ بَنِيَّ ضَرَّجُوْنِيْ بِالدَّمِ شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمَ - میرے بیٹوں نے مجھ کو مار کر خون آلود کر دیا یہ خصلت میں اخزم کی پہچانتا ہوں (یعنی موروثی ہے)۔

كَرِهَ الصَّلٰوةَ فِي الْمُشْبَعِ بِالْعُصْفُرِ الْمُضَرَّجِ بِالزَّعْفَرَانِ - بھڑکیلے اور تیز کسم کے رنگے ہوئے کپڑے میں جو زعفران سے لتھڑا ہو نماز مکروہ رکھی ہے۔

عَدُوٌّ ضَرِيْجٌ - سخت دشمن۔

اِضْرِيْجٌ - زرد کملی - سرخ ریشمی کپڑا۔

مَضَارِجُ - سختیاں - پرانے کپڑے۔

مُضَرِّجٌ - شیر۔

ضَرْحٌ - دھکیلنا' ہٹانا' قبر کھودنا' لات مارنا (جیسے ضراح ہے)۔

ضُرُوْحٌ - مندا ہونا' یعنی کساد بازاری۔

مُضَارَحَةٌ - گالی گلوچ کرنا۔

اِضْرَاحٌ - بگاڑنا - خراب کرنا - دور کرنا۔

ضُرَاحٌ - بیت المعمور جو آسمان میں ہے کعبہ کے مقابل (ایک روایت میں ضَرِيْحٌ ہے معنی وہی ہیں اور جس نے صاد مہملہ سے روایت کی اس نے غلطی کی)۔

ضَرِيْحٌ - صندوقی قبر جیسے لحد بغلی قبر۔

مُضْرَحِيٌّ - سردار کریم النفس سفید۔

مُضْطَرَحٌ - ایک کونے میں پڑا ہوا۔

نُرْسِلُ اِلَى اللَّاحِدِ وَالضَّارِحِ فَاَيُّهُمَا سَبَقَ تَرَكْنَاهُ - (جب آنحضرت کے لئے قبر تیار کرنا چاہی تو صحابہ نے کہا) ہم ایسا کرتے ہیں کہ بغلی قبر بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے والے دونوں کو بلا بھیجتے ہیں جو پہلے آئے اسی کو کام پر لگا دیں گے۔

اَوْفٰى عَلَى الضَّرِيْحِ - قبر کو جھانکا یا قبر پر پہنچا۔

ضَرٌّ - یا ضُرٌّ یا ضَرَرٌ - نقصان (یہ ضد ہے نَفْعٌ کی)۔

تَضْرِيْرٌ - نقصان پہنچا' مخالفت کرنا - ایک دوسرے سے ملجانا - ٹھہر جانا۔

اِضْرَارٌ - سوکن کرنا - نقصان پہنچا - جلدی کرنا - زبردستی کرنا - بہت نزدیک ہونا۔

اِضْطِرَارٌ - محتاج ہونا' لاچار کرنا' بے قرار ہونا۔

ضَارُوْرَآءُ - قحط' سختی' حاجت۔

ضَرَارَةٌ - بینائی جاتی رہنا۔

ضَرِيْرٌ - اندھا۔

ضَرَّةٌ - سوکن - (ضَرَائِرُ جمع ہے)۔

ضَرُوْرَةٌ - حاجت۔

اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ - حاجت اور ضرورت ممنوع کام کو بھی درست کر دیتی ہے۔ (مثلاً کوئی بھوک سے مر رہا ہے تو اس کے لئے مردار بھی حلال ہے' گلے میں نوالہ اٹک گیا اس کو اتارنے کے لئے پانی نہیں ملا تو شراب سے بھی اتار سکتا ہے)۔

ضَآرٌّ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی نقصان پہنچا بھی اسی کا کام ہے جیسے نفع پہنچا۔

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں اپنے بھائی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے نہ نقصان کے بدلے نقصان دینا (یعنی نہ ابتداء کسی کو نقصان پہنچائے نہ نقصان کے بدلے اس کو ضرر پہنچائے بلکہ معاف کر دے اور درگزر کرے بعض نے کہا ضرر سے وہ کام مراد ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے لیکن اس کو فائدہ ہو اور ضرار یہ ہے کہ دوسرے کو نقصان ہو اور اپنے تئیں بھی کوئی فائدہ ہو بعض نسخوں میں لَا اِضْرَارَ ہے)۔

فَيُضَارِرَانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ - ایک مرد و عورت ساٹھ برس تک اللہ کی عبادت کرتے ہیں (نیک کاموں میں مصروف رہتے ہیں) مرتے وقت وصیت میں ایک وارث کو ضرر پہنچاتے ہیں (کسی کو اس کے حصہ شرعی سے زیادہ دلاتے ہیں کسی کو کم یا ثلث سے زائد...... وصیت کرتے ہیں وارثوں کو نقصان پہنچانے کی نیت سے یا جو وصیت کے لائق نہیں اس کو وصی بناتے ہیں) پھر ان کے لئے دوزخ میں جانا لازم ہو جاتا ہے۔

لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ - تم قیامت کے دن اپنے

پروردگار کو اس طرح بے تکلیف دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھتے ہو' تم کو اس کے دیکھنے میں دوسرے سے مخالفت یا جھگڑا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یا دوسرے کو دھکیلنے اور ہٹانے اور تکلیف پہنچانے کی یا تم اس کے دیدار میں ایک دوسرے سے ملے اور جڑے نہ ہو گے جیسے ہجوم میں ہوتا ہے- بلکہ الگ الگ رہ کر اپنی اپنی جگہ میں بہ فراغت اس کا دیدار حاصل کرو گے-

مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضُرُوْرَةٍ-سب دروازوں میں سے کسی کو بلانے کی ضرورت نہ ہوگی (کیونکہ ایک ہی دروازہ بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے اس پر بھی کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جو بہشت کے سب دروازوں سے بلایا جائے- آنحضرت نے فرمایا ہاں ہوگا مجھ کو امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوگے یہ آپ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ-زبردستی کی بیع سے آپ نے منع فرمایا (اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کسی ظالم کے ظلم کی وجہ سے بالجبر اپنا مال بیچ ڈالے یہ بیع تو جائز ہی نہ ہوگی- دوسرے یہ کہ قرضدار ہے یا ضرورت یا خسارے یا زیرباری کی وجہ سے کوئی اپنا مال سستا بیچنے لگے تو ایسے شخص کا مال سستا لینے سے منع فرمایا بلکہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے بھائی کی مدد کرے اس کو قرض دلائے یا جب تک اس کی تنگی دور نہ ہو اس وقت تک اس سے تقاضہ نہ کرے اس کو مہلت دے تاکہ وہ فراغت سے مناسب قیمت پر اپنا مال بیچ کر قرض ادا کرے اگر یہ نہ ہو سکے تو اس کا مال بازار کے نرخ سے خرید لے اس کو نقصان نہ پہنچائے اس پر بھی اگر کسی شخص نے ایسی حالت میں کم قیمت سے کوئی چیز خرید لی تو بیع صحیح ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور خریدنے والا اخلاق اسلامی کے خلاف چلنے والا ہوگا)-

لَا تَبْتَعْ مِنْ مُضْطَرٍّ شَيْئًا-جس شخص پر جبر ہو رہا ہو (اپنا مال بیچنے کے لئے یا وہ سخت ضرورت کی وجہ سے اپنا مال نقصان کے ساتھ بیچ رہا ہو) اس سے کچھ مت خرید (یہ دوسرا حکم اخلاقاً ہے البتہ جس شخص پر بیع کے لئے جبر ہو رہا ہے اس سے تو خریدنا ناجائز ہی نہیں نہ ایسی خریدی صحیح ہوگی)

فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْطَانٌ-اگر ان دونوں کی قسمت میں اولاد لکھی ہوگی تو اس بچہ کو شیطان نقصان نہ پہنچا سکے گا (یعنی اس کو مرگی کا عارضہ نہ ہوگا یا پیدا ہوتے وقت اس کو کونچا نہ مار سکے گا- مگر یہ دوسری حدیث کے خلاف ہے کہ ہر ایک بچہ کو پیدا ہوتے وقت شیطان کونچا مارتا ہے مگر مریم اور عیسٰی اس سے محفوظ رہے تو مراد دوسری طرح کے ضرر اور نقصان ہیں اور یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام ضرروں اور نقصانوں سے محفوظ ہو)-

لَا يَضُرُّهُ اَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ لَهٗ-اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس کے لگانے میں کچھ نقصان نہیں (بلکہ بہتر ہے کہ لگائے گویا اس کی ترغیب ہے)-

كَانَ يُصَلِّيْ فَاضَرَّ بِهٖ غُصْنٌ فَسَكَرَهٗ-معاذؓ نماز پڑھ رہے تھے درخت کی ایک ڈالی نے ان کو تکلیف پہنچائی' انہوں نے اس کو توڑ ڈالا-

فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَشْكُوْ ضَرَارَتَهٗ-عبداللہ ابن ام مکتومؓ آئے اپنی نابینائی کا شکوہ لیکر-

اُبْتُلِيْنَا بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا وَابْتُلِيْنَا بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ-جب ہم کو تکلیف پہنچی (فقر و فاقہ) تو ہم نے صبر کیا اور جب ہم کو دنیا کی فراغت ہوئی تو ہم صبر نہ کر سکے (بلکہ عیش و عشرت میں پڑ کر مست ہوگئے اللہ کے حکموں کو بھلا دیا)-

يَجْزِيْ مِنَ الضَّارُوْرَةِ صَبُوْحٌ اَوْ غَبُوْقٌ-جب کوئی بھوک سے بیقرار ہو (صبر نہ ہو سکے) تو کچھ ناشتہ کرے یا شام کو کچھ کھا لے (یعنی ایک وقت کھا لینا کافی ہے اگر وہ مردار وغیرہ ہو لیکن حرام چیز کا بہ فراغت دونوں وقت کھانا درست نہیں)-

مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ-اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا باب الراء مع الہمزہ میں حالانکہ اس کے ذکر کرنے کا باب یہ تھا)-

عِنْدَ اِحْتِكَارِ الضَّرَائِرِ-اختلافی باتوں کے مل جانے پر (اصل میں ضرائر جمع ہے ضرۃ کی بمعنی سوکن چونکہ ایک سوکن دوسری سوکن سے ہمیشہ اختلاف کرتی ہے کبھی متفق نہیں ہوتی اس لئے اختلافی باتوں کو ضرائر کہنے لگے)-

لَهٗ بِصَرِيْحِ ضَرَّةِ الشَّاةِ مُزْبِدٌ-نھرا دودھ چھین اٹھانے والا اس کے تھن سے نکل رہا تھا- (تو یہ آنحضرت کا معجزہ تھا کہ

بے دودھ والی بکری یوں دودھ دینے لگی)۔

وَمَا يَضُرُّكَ آيَةٌ قَرَأْتَ - اگر تو کوئی بھی آیت کسی سورت کی پڑھ لے تو کچھ نقصان نہیں (کیونکہ آیتیں اس طرح نہیں اتریں کہ ایک سورت کی سب آیتیں ختم ہونے کے بعد دوسری سورت اتری بلکہ جب کوئی آیت اترتی تو آنحضرت فرمادیتے کہ اس کو فلاں سورت میں شریک کردو اور ایسا بہت ہوا ہے کہ ایک سورت مکی ہے اور اس کی بعض آیتیں مدینہ میں اتریں بعض سورتیں مدنی ہیں لیکن اسکی کچھ آیتیں مکہ ہی میں اتر چکی تھیں اسی لئے بعض علماء نے آیات کی بھی تقدیم وتاخیر جائز رکھی ہے بشرطیکہ مطلب میں خلل نہ آئے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ آیات کی ترتیب خود آنحضرت کے دور میں آپ کے فرمانے سے ہوگئی تھی اس لئے اس میں تقدیم وتاخیر جائز نہیں ہے البتہ سورتوں میں تقدیم وتاخیر جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ پہلی رکعت میں آل عمران پڑھے پھر بقرہ اسی طرح بچوں کو جو پارۂ عم اخیر سے پڑھاتے ہیں اس میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے اور قرآن کے سورتوں کی ترتیب کچھ تو رائے اور اجتہاد صحابہ سے ہوئی ہے کچھ آنحضرتؐ کی قراءت کوسن کر آپ نے جس سورت کو پہلے پڑھایا اس کا ذکر پہلے کیا اس کو پہلے رکھا اور جس کو بعد میں پڑھایا اس کا ذکر بعد میں کیا اس کو بعد میں رکھا- جیسے ایک حدیث میں ہے' اَلْبَقَرَةُ وَآلِ عِمْرَانَ تو آپ نے پہلے سورۂ بقرہ کا ذکر کیا پھر آل عمران کا تو مصحف میں بھی پہلے سورۂ بقرہ رکھی گئی پھر آل عمران- افسوس کہ آنحضرتؐ کو بہ ترتیب نزول قرآن مرتب کرنے کی مہلت نہیں ملی اور حضرت علیؓ نے کہتے ہیں کہ اس طور سے قرآن مرتب کیا تھا مگر اس کی شاعت نہ ہوسکی اور اللہ تعالیٰ کی کچھ حکمت اسی میں تھی کہ قرآن تمام جہان میں ایک ہی طرح کا اور ایک ہی ترتیب کا رہے یہ سب قرآن حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں جمع کرلیا گیا تھا اور ان کے انتقال کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس رہا پھر اس کی صاحزادی ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس آیا حضرت عثمانؓ نے ان سے مانگ کر اس کی سات نقلیں کرائیں اور ایک ایک نقل ایک ایک صوبہ میں بھیج دی کہ سب لوگ اسی سے نقل کریں اور اسی کے موافق قراءت کریں اور باقی تمام متفرق پرچوں کو جن پر لوگوں نے اپنی اپنی سماع کے موافق قرآن لکھا تھا اور کہیں کہیں تفسیر بھی شریک کرلی تھی جمع کرکے جلا دیا اگر حضرت عثمانؓ یہ کام نہ کرتے تو آج قرآن کا بھی وہی حال ہوتا جو انجیل کا حال ہے کہ اس کے مختلف نسخہ شائع ہیں اور ہر ایک اپنے نسخہ کو صحیح اور دوسرے کو غیر معتبر جانتا ہے جو لوگ عقل کے اندھے ہیں ان کو حضرت عثمانؓ کا یہ بڑا کام برا معلوم ہوتا ہے۔

گل ست سعدی و در چشم دشمنان خارست[1]

لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيْثَهَا - اگر تو فاطمہ بنت قیس کی حدیث بیان نہ کرے تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوگا (اس کا قصہ کتاب الشین میں گذر چکا ہے)۔

مَنْ ضَارَّ اَوْ شَاقَّ - جو شخص مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو تکلیف میں ڈالے (امام مالک نے کہا اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو بیع وغیرہ معاملات میں مسلمان کو دھوکا دیں اس کو نقصان پہنچائیں اسی طرح وہ طالب العلم بھی جو ایک دوسرے کو ذلیل کرنا خواہ مخواہ بحث اور جنگ وجدل کرنا چاہتے ہیں)۔

میں کہتا ہوں اور وہ نام کے مولوی بھی جو اپنی علمیت اور لیاقت کے اظہار کے لئے بے ضرورت سوالات کرتے ہیں اور دوسرے مسلمان کو لاعلم اور نالائق ثابت کرنا چاہتے ہیں-

لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ - اس پروردگار کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کا نام لینے سے کوئی چیز خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی (چونکہ اس کے نام کی حرمت اور عزت زمین اور آسمان والے سب کرتے ہیں اور ہر جگہ اس کی حکومت ہے سب اس کے تابعدار اور فرماں بردار ہیں)

هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ - کیا تم کو چاند دیکھنے میں کوئی اڑچن (تکلیف) ہوتی ہے (نہیں ہر شخص بہ فراغت

[1] سعدی کلا پھول بھی دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا ہے (م)

چاند کو دیکھتا ہے اسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا)۔

لَا تُضَارَّ بِالصَّبِيِّ وَلَا يُضَارَّ بِاُمِّهٖ فِيْ رَضَاعِهٖ- نہ تو ماں کو نقصان پہنچایا جائے گا (اس کا بچہ اس سے چھین کر) اور نہ باپ کو نقصان پہنچایا جائے گا (اس طرح کہ ماں دودھ پلانے سے انکار کرے)۔

اَیْ مُضَارَّةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ- جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے دوسری مسجد بنائی- (یہ لوگ منافق تھے انہوں نے مسجد قبا کو جس میں سب مسلمان مل کر نماز پڑھتے تھے ویران کرنے کے لئے اسی کے قریب ایک دوسری مسجد بنائی اور آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ آپ مسجد قبا کی طرح اس میں بھی آن کر نماز پڑھ دیجئے اور ہمارے لئے برکت کی دعا کیجئے آپ اس وقت تبوک کو جا رہے تھے فرمایا جب سفر سے میں لوٹ کر آؤں گا تو پڑھ لوں گا پھر جب تبوک سے لوٹ کر آئے تو آپ نے عمار بن یاسرؓ اور وحشی دونوں کو بھیج کر اس مسجد کو گرا دیا اور جلا کر خاک کرا دی اور اس جگہ کو کوڑہ خانہ مقرر کر دیا کہ وہاں نجاست اور کوڑا کچڑا ڈالا کریں)۔

قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْاَرْضِيْنَ وَالْمَسَاكِنِ وَقَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي الْاِسْلَامِ- آنحضرتؐ نے شریکوں کے درمیان اور گھروں میں شفعہ کا حق مقرر کیا اور فرمایا اسلام میں نہ ضرر ہے (دوسرے کو نقصان دے کر اپنا فائدہ کرنا) اور نہ ضرار (دوسرے کو نقصان دینا اور اپنے آپ کو بھی کچھ فائدہ نہ ہو) بعض نسخوں میں ولا اضرار ہے یہ غلط ہے۔

فَاِذَا قَدِمْتِ عَلٰى ضَرَائِرِكِ فَاَقْرِاْهُنَّ عَنَّا السَّلَامَ- جب تو اپنی سوکنوں کے پاس پہنچے تو ان کو ہماری طرف سے سلام کہنا- ضروری بدیہی کو بھی کہتے ہیں یعنی جس کے سمجھنے میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو۔

ضِرَارِ بْنِ مَالِكِ الْاَزْوَرِ الْاَسَدِیْ- صحابی ہیں مرتدین بنی اسد سے جنگ کی- فتوحات شام میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ رہے۔

ضَرْسٌ- زور سے کاٹنا- سخت ہونا- رات تک چپ رہنا-

ضَرَسٌ- کھٹاس سے دانتوں کا کند ہونا-

تَضْرِيْسٌ- آزمودہ کرنا' مضبوط کرنا' سخت ہونا-

مُضَارَسَةٌ- آپس میں لڑنا ایک دوسرے کو کاٹنا-

اِضْرَاسٌ- پریشان کرنا' رنج دینا' چپ کرنا' دانتوں کا کند کرنا-

تَضَارُسٌ- برابر نہ ہونا-

ضِرْسٌ- داڑھ یا دانت- بعض نے کہا اضراس وہ دانت جو ثنایا (سامنے کے دو دانت) اور رباعیات اور انیاب (کچلیوں) کے بعد ہر طرف پانچ پانچ ہوتے ہیں- "ضرس" سخت ٹیلہ کو بھی کہتے ہیں-

ضَرِسٌ شَرِسٌ- بدخلق بدخو سخت مزاج اکھڑ-

اِشْتَرٰى مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا كَانَ اسْمُهُ الضَّرِسَ فَسَمَّاهُ السَّكْبَ- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک گھوڑا خریدا جس کا نام ضرس تھا (آپ نے اس نام کو برا جانا) اور اس کا نام سکب رکھ دیا (یعنی خوب چلنے والا رواں گھوڑا اسی گھوڑے پر پہلے پہل آپ نے جنگ احد کی)۔

هُوَ ضَبِسٌ ضَرِسٌ- زبیر بڑے سخت درشت مزاج آدمی ہیں (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔

كَانَ تَلْعَابَةً فَاِذَا فُزِعَ فُزِعَ اِلٰى ضَرِسٍ حَدِيْدٍ يا اِلٰى ضَرْسٍ حَدِيْدٍ- حضرت علیؓ بڑے ظریف اور زندہ دل آدمی تھے (ہر ایک سے نرمی اور ملائمت اور ظرافت اور خوش طبعی کے ساتھ پیش آتے جیسے جوان مردوں اور بہادروں کا شیوہ ہے) مگر جب کوئی ان کی پناہ لیتا (دشمن سے ڈر کر آپ کی پناہ میں آتا) تو گویا اس نے ایک لوہے کی طرح سخت شخص سے پناہ لی یا ایک سخت ٹیلے کی آڑ لی (مطلب یہ ہے کہ آپ خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج سردار تھے لیکن جنگ میں ایسے سخت اور قوی تھے کہ خدا کی پناہ)۔

كَانَ مَا نَشَاءُ مِنْ ضِرْسٍ قَاطِعٍ- جیسے ہم چاہتے تھے حضرت علیؓ ویسے ہی تھے اپنے ارادوں کو پورا کرنے والے (یعنی صاحب عزم اور ہمت قوت فیصلہ رکھنے والے)۔

لَا يَعَضُّ فِي الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ- علم میں کاٹنے والا

دانت سے نہیں کاٹتا (مطلب یہ ہے کہ علمی مسائل میں اچھی طرح غور اور فکر کر کے صحیح رائے قائم نہیں کرتا۔

مَشْطُ اللِّحْيَةِ يَشُدُّ الْاَضْرَاسَ - داڑھی میں کنگھی کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الضَّرْسَ - انہوں نے دن بھر چپ رہنا (صَوْمُ الصَّمْتِ یعنی چپ کا روزہ) مکروہ جانا۔

كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا - کاٹنے والے دانت کی طرح پاؤں سے دفع کرتی ہے (یعنی دودھ دوہتے وقت لات مارتی ہے کبھی کاٹ کھاتی ہے)۔

يَاكُلُ اَبَوَایَ الْحَمْضَ وَاَضْرَسُ اَنَا - (بنی اسرائیل میں ایک شخص ولد الزنا تھا (حرامی بچہ) اس نے قربانی کی وہ قبول نہیں ہوئی تب اس نے دعا کی پروردگار) میرے ماں باپ تو ترشی کھائیں اور دانت میرے کند ہوں (تیرے کرم اور رحم سے یہ امر دور ہے کہ ماں باپ کے گناہ کا مؤاخذہ مجھ سے ہو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانی قبول فرمائی)۔

حَمْضٌ - ایک ترش بوٹی ہے اونٹ جب اس کو چرتا ہے تو اس کے دانت کند ہو جاتے ہیں)۔

ذَاتُ ظِلْفٍ وَّلَا ضِرْسٍ - کھر والے جانور اور دانت والے درندے۔

غُلَامٌ اَضْرَسُ لَا يَنَامُ قَلْبُهٗ - بڑے دانت والا لڑکا اس کا دل نہیں سوتا (سوتے میں بھی اپنے فاسد خیالات نہیں چھوڑتا بڑ بڑایا کرتا ہے)۔

فَعَطَفَ عَلَيْهَا عَطْفَ الضَّرُوْسِ - اس پر اس طرح مڑا جیسے شریر اور سرکش اونٹنی مڑتی ہے (دوہنے والے کو مارتی اور کاٹتی ہے)۔

ضَرْطٌ - آواز کے ساتھ پادنا' گوز کرنا۔

ضُرَاطٌ - پاد گوز۔

اِضْرَاطٌ - پدانا یا منہ سے پاد کی طرح آواز نکالنا۔

ضَرِطٌ - ایک جانور ہے جو ڈر کر پادتا رہتا ہے۔ بوڑھا۔ بیکار۔

اَضْرَطُ وَّاَنْتَ الْاَعْلٰى - تو اوپر ہے بھی پادتا ہے (یہ ایک مثل ہے یعنی قومی اور زور آور ہو کر شکوہ اور شکایت کرتا ہے)۔

ضَرُوْطٌ اور ضَرَّاطٌ - پدو' بہت پادنے والا۔

اَضْرَطُ پدوڑا (مؤنث ضَرْطَاءُ ہے)

اِذَانَادَی الْمُنَادِیْ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَالشَّیْطٰنُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ - جب مؤن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے (اللہ کے نام سے ڈر کر اس کا گوز نکل جاتا ہے)۔

دَخَلَ بَيْتَ الْمَالِ فَاَضْرَطَ - حضرت علیؓ خزانہ میں تشریف لے گئے پھر حقارت سے آواز نکالی (دنیا کے مال اور اسباب کو بے حقیقت سمجھا)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ فَاَضْرَطَ بِالسَّائِلِ - حضرت علیؓ سے ایک بات پوچھ گئی - انہوں ٹھٹے سے پوچھنے والے پر آواز نکالی (دونوں ہونٹ ملا کر ان میں سے گوز کی طرح آواز نکالنا اس کو اضراط کہتے ہیں عرب لوگ کسی کی تحقیر کے لئے ایسا کیا کرتے ہیں)۔

يَضْرِطُ - گوز لگاتا ہے۔

ضِرْطِم - بڑے پیٹ والا - توندل۔

ضَرْعٌ - تابعدار کرنا - سدھانا۔

ضُرُوْعٌ - نزدیک ہونا - ڈوبنے لگنا۔

ضَرَاعَةٌ - عاجزی' تواضع' انکسار' فروتنی۔

مُضَارَعَةٌ - مشابہت۔

اِضْرَاعٌ - زچگی سے پہلے دودھ اتر آنا' خرچ کرنا' ذلیل کرنا۔

تَضَرُّعٌ - عاجزی گڑگڑانا۔

ضَرْعٌ - تھن۔

مثل' رسی کی لٹ۔

ضَارِعٌ - کمزور' لاغر' چھوٹا۔

ضَرَعٌ - کمزور - بزدل۔

ضُرُوْعٌ - بڑے تھن والی - عاجز ذلیل۔

اِضْرَعٌ - لاغر' کمزور' چھوٹا۔

ضَرْعَاءُ یا ضَرِیْعَةٌ - بڑے تھن والی (گائے یا بکری)-

تَضَارُعٌ - ایک دوسرے کے مشابہ ہونا-

ضَرِیْعٌ - ایک زہریلی کڑوی گھانس جو جہنم میں ہوگی "خار دار جھاڑ"-

مَالِیْ اَرَاهُمَا ضَارِعَیْنِ فَقَالُوْا اِنَّ الْعَیْنَ تُسْرِعُ اِلَیْهِمَا - آنحضرتؐ نے فرمایا کیا سبب ہے میں جعفر بن ابی طالبؓ کے دونوں بچوں کو دبلا ناتواں پاتا ہوں لوگوں نے عرض کیا ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے-

اِنِّیْ لَاُ فْقِرُ الْبَکْرَ الضَّرْعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ میں دبلے ناتواں اونٹ اور بوڑھی اونٹنی کے مانگنے پر دیا کرتا ہوں-

وَاِذَا فِیْهَا فَرَسٌ آدَمُ وَمُهْرٌ ضَرَعٌ - ناگہاں ایک تو اس میں سفید گھوڑی نکلی اور ایک بچھیرا ناتواں-

لَسْتُ بِالضَّرَعِ - (عمرو بن عاصؓ سے نے کہا) میں ناتواں نہیں ہوں-

مَالِیْ اَرَاکَ ضَارِعَ الْجِسْمِ - کیا سبب ہے کہ میں تجھ کو ناتواں کمزور دیکھتا ہوں-

لَا یَخْتَلِجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةَ - (یہ آنحضرتؐ نے عدی ابن حاتمؓ سے فرمایا جب کہ انہوں نے پوچھا کہ نصاریٰ کا (تیار کیا ہوا کھانا کیسا ہے؟) تیرے دل میں کوئی خدشہ اس بات کا نہ گذرے کہ جس چیز میں تو نصاریٰ کا مشابہ ہوگیا وہ حرام ہے یا خبیث ہے یا مکروہ (بلکہ وہ حلال اور نظیف ہے گو وہ کھانا نصاریٰ کا تیار کیا ہوا ہو یا ان کے کھانے کے مشابہ ہو معلوم ہوا کھانے پینے کی چیزوں میں کسی قوم کی مشابہت ضرر نہیں کرتی - بشرطیکہ تشبیہ کی نیت نہ ہو اسی طرح لباس وغیرہ کا بھی حکم ہے بعض نے یوں معنی کئے ہیں کہ تو دل میں خدشے پیدا کر کے نصاریٰ کے مشابہ مت بن یعنی جیسی سختی نصاریٰ کے پادریوں نے دین میں پیدا کر دی ہیں تو ان سختیوں کو چھوڑ- کیونکہ تو مسلمان ہے اور اسلام کا دین نہایت سیدھا سادہ اور آسان ہے اس میں سختی اور دشواری کا نام نہیں ہے)-

اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تُضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں تیرا کام سود کے مشابہ نہ ہو جائے-

اَخَافُ اَنْ یُّضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں جو گیہوں کے مشابہ نہ ہو (تو اس میں بھی ربا (سود) ہوگا یعنی جو بھی گیہوں کے بدلے زیادہ کم لینا ناجائز ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ جو اور گیہوں دو مختلف جنسیں ہیں اس لئے ان کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے اور خود حدیث میں اس کی صراحت ہے)-

لَسْتُ بِنُکَحَةٍ طُلَقَةٍ وَّلَا بِسُبَبَةٍ ضُرَعَةٍ - میں بہت نکاح کرنے والا اور بہت طلاق دینے والا آدمی نہیں ہوں اور نہ گالی گلوچ بکنے والا دوسرے لوگوں کی طرح (یہ معاویہؓ کا قول ہے)-

خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَضَرِّعًا - آنحضرتؐ نکلے استسقاء کے لئے یوں یہ پریشان حال (بن بناؤ)-

عاجزی کرتے ہوئے نکلے گڑ گڑاتے ہوئے- (مالک سے انکسار کے ساتھ سوال کرتے ہوئے)

فَقَدْ ضَرِعَ الْکَبِیْرُ وَرَقَّ الصَّغِیْرُ - بڑا بوڑھا گڑ گڑانے لگا اور بچہ رونے لگا-

اَضْرَعَ اللّٰهُ خُدُوْدَکُمْ - اللہ تعالیٰ تمہارے رخساروں کو ذلیل کرے-

قَدْ ضَرَعَ بِهٖ - اس پر غالب ہوگیا-

فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِیْعٍ (جب دوزخی بھوک کے مارے بہت نالہ و فریاد مچائیں گے) تو ان کی دار رسی ضریع سے کی جائے گی (وہ کھاتے کو ملے گی ضریع ایک بوٹی ہے ملک حجاز کی اس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں- بعض نے کہ شبرق (جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے) طیبی نے کہا ضریع آخرت کی ایلوے سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی)-

مَالَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ - نہ تو ان کے پاس کھیتی باڑی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں-

اَهْلُ ضَرْعٍ - یعنی گاؤں کے رہنے والے (کیونکہ ان کی غذا اکثر دودھ ہوتی ہے)-

لَا یُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا - نہ تو کھیتی کے کام آئے نہ دودھ کے-

اَلضَّرِيْعُ شَيْءٌ يَكُوْنُ فِي النَّارِ يُشْبِهُ الشَّوْكَ اَمَرَّ مِنَ الصَّبِرِ وَاَنْتَنَ مِنَ الْجِيفَةِ وَاَشَدَّ حَرًّا مِّنَ النَّارِ-ضریع ایک چیز ہے جو دوزخ میں ہوگی کانٹے کی طرح ایلوے سے زیادہ کڑوی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم-

اَلتَّضَرُّعُ تَحْرِيْكُ الْاَصَابِعِ يَمِيْنًا وَّشِمَالاً- تضرع کیا ہے انگلیوں کا داہنی بائیں طرف ہلانا-(دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ (کلمہ کی انگلی) کا داہنی بائیں طرف ہلانا- یہ امامیہ کی روایت ہے اور امام مالک اور بعض اہلحدیث کے نزدیک بھی تشہد کے وقت دعا میں کلمہ کی انگلی کا ہلانا مسنون اور آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)-

لَا سَهْمَ لِلضَّرْعِ- جو گھوڑا ناتواں سواری کے لائق نہ ہو اس کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا-

مُضَارِع- وہ فعل ہے جس کے شروع میں اَتَيْنَ میں سے کوئی حرف ہو اور حال یا مستقبل کے زمانہ پر دلالت کرے-

ضِرْغَامٌ- زور آور حملہ کرنے والا شیر بہادر شجاع آدمی قوی-

ضَرْفَطَةٌ- رسی سے باندھنا مضبوط کرنا گردن پر سوار ہونا-

ضَرَاكَةٌ- محتاج ہونا فقیر ہونا-

ضَرِيْكٌ- محتاج حال-فقیر-

ضُرَاكٌ- شیر سخت بدخلق آدمی موٹا توانا-

عَالَةٌ ضَرَائِكُ- محتاج بال بچے یا دبلے لاغر بدحال-

ضَيْرَاكٌ- مچھلی-

ضَرَمٌ- سخت بھوک یا بھوک کی گرمی غصہ سے بھڑکنا یا گرم ہونا-

تَضْرِيْمٌ اور اِضْرَامٌ- روشن کرنا- سلگانا-

تَضَرُّمٌ- غصہ سے مشتعل ہونا-

اِسْتِضْرَامٌ- روشن کرنا-

ضِرَامٌ- پتلی لکڑی جو جلدی آگ سے روشن ہو جائے

ضَرَمَةٌ- انگارہ شعلہ-

مَا بِالدَّارِ نَافِخُ ضَرَمَةٍ- گھر میں کوئی آگ پھونکنے والا نہیں رہا (سب مر گئے یا چلے گئے)-

كَاَنَّ لِحْيَتَهٗ ضِرَامُ عَرْفَجٍ- ابوبکرؓ کی ڈاڑھی گویا سلگی ہوئی عرفج کی لکڑی ہے (عرفج ایک درخت ہے جو جلدی سلگ جاتا ہے وہ حنا کا خضاب کرتے تھے تو ڈاڑھی سرخ انگارے کی طرح معلوم ہوتی تھی)-

وَاللّٰهِ لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهٗ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ- خدا کی قسم معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی آگ پھونکنے والا نہ رہے-(دوسری روایت میں یوں ہے لَا عَامِرُ دَارٍ وَّلَا نَافِخُ نَارٍ- یعنی کوئی گھر بسانے والا نہ رہے نہ آگ پھونکنے والا تمام بنی ہاشم کو فنا کر دے یہ حضرت علیؓ نے قسم کھا کر فرمایا)-

فَاَمَرَ بِالْاَخَادِيْدِ وَاُضْرِمَ فِيْهَا النِّيْرَانُ- اس نے خندقیں کھودنے کا حکم دیا اور ان میں آگ سلگائی گئی-

وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ- گھڑی اتنی چھوٹی ہوگی جیسے گھاس کے تنکے پر آگ کا ایک شعلہ جلدی سے سلگ جاتا ہے-

وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالضَّرَمَةِ- دن ایسا چھوٹا ہوگا جیسے آگ کا شعلہ جو ایک تنکے پر سلگ جائے (فوری جل کر بجھ جاتا ہے- مطلب یہ ہے کہ عمریں کم ہو جائیں گی دنوں اور ساعتوں میں برکت نہیں رہے گی زمانہ جلدی گزرتا معلوم ہوگا)-

وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ- دن ایسا ہوگا جیسے ایک گھاس کے تنکے کا سلگ جانا-

فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ- (سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو) چوہا کیا کرتا ہے گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے (تیل کی بتی کو گھسیٹ کر لے جاتا ہے گھر میں آگ لگ جاتی ہے)-

ضَرًى یا ضِرَاءٌ یا ضَرَاءَ- لازم کر لینا- عادت ہو جانا- حرص کرنا- جرأت کرنا-

ضَرَاوَةٌ یا ضَرْيٌ یا ضَرَاءَةٌ- چسکہ لگ جانا- لت پڑ جانا- عادت ہو جانا-

ضُرُوٌّ- خون بہنا نہ تھمنا-

كَلْبٌ ضَارٍ- شکاری کتا جس کو شکار کی عادت ہو-

اِنَّ قَيْسًا ضِرَاءُ اللّٰهِ- قیس قبیلے کے لوگ اللہ کے شکاری جانور ہیں (یعنی بڑے بہادر جنگی لوگ ہیں)-

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ ضَرَاوَةً-اسلام کا چسکہ لگ جاتا ہے (جہاں آدمی دل سے مسلمان ہوا پھر وہ اسلام کو چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اسلام ایسا سچا سیدھا صاف دین ہے جس میں عقل سلیم اور تہذیب کے خلاف کوئی بات نہیں ہے)-

اِنَّ لِلَّحْمِ ضَرَاوَةً کَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ-گوشت کا چسکہ بھی شراب کی طرح لگ جاتا ہے (جیسے شرابی سے شراب نہیں چھوڑی جاتی اسی طرح گوشت خور سے گوشت نہیں چھوٹ سکتا- معلوم ہوا ہمیشہ ہر روز گوشت کھانا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے خصوصاً گرم ملکوں میں جیسے ہندوستان اور عرب میں گوشت خوری کی کثرت جگر کو خراب کر دیتی ہے البتہ کبھی کبھی گوشت کھانے میں قباحت نہیں)-

اِیَّاکُمْ وَاللَّحْمَ فَاِنَّ لَهٗ عَادَةً-گوشت خوری سے بچے رہو (یعنی ہمیشہ گوشت کھانے سے کیونکہ اس کی عادت ہو جاتی ہے شراب کی طرح)-

مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ-جو شخص ریوڑ کی حفاظت یا شکار کے مقصد کے سوا کسی اور غرض سے کتا پالے (بے ضرورت کتا گھر میں رکھے اگر چوروں سے حفاظت کے لئے رکھے یا اور کسی ضرورت سے تو وہ بھی مستثنیٰ ہوگا)-

لَیْسَ بِکَلْبِ مَاشِیَةٍ اَوْ ضَارِیَةٍ-ریوڑ کی حفاظت کرنے والا یا شکاری کتا نہ ہو-

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْاِنَاءِ الضَّارِيْ-اس برتن میں منع فرمایا (کیونکہ ایسے برتن میں شربت ڈالنے سے اس میں نشہ آ جائے گا-بعض نے کہا ضاری سے بہنے والا برتن مراد ہے)-

اَکَلَ مَعَ رَجُلٍ بِهٖ ضِرْوٌ مِّنْ جُذَامٍ-ایسے شخص کے ساتھ کھانا کھایا جس کا جذام بہ رہا تھا-(اس کے پھوڑوں سے پیپ خون جاری تھا-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کو جذام لازم ہو گیا تھا یعنی اچھا نہیں ہوا تھا)-

یَدِبُّوْنَ الضَّرَّاءَ-گھنے درختوں میں چھپ کر رینگتے ہیں (مکروفریب کرتے ہیں)-

کَانَ الْحِمٰى حِمٰى ضَرِیَّةٍ عَلٰى عَهْدِهٖ سِتَّةَ اَمْیَالٍ-محفوظ چراگاہ ضریہ کی چراگاہ تھی ان کے زمانہ میں چھ میل تک (ضریہ ایک عورت کا نام تھا' پھر ایک مقام کا نام ہو گیا نجد میں)-

عِرْقٌ ضَرِیٌّ-وہ رگ جس کا خون بند نہ ہوتا ہو-

کَانُوْا یَنْتَبِذُوْنَ فِیْهَا حَتّٰى ضَرِیَتْ-اس میں نبیذ بنایا کرتے یہاں تک کہ اس میں تیزی آ گئی (شراب کی سی بو اس میں پیدا ہو گئی)-

باب الضاد مع الزای

ضَزْنٌ-کسی کا مال زبردستی چھین لینا-

تَضَازُنٌ-ایک دوسرے کا دینا-

ضَیْزَنٌ-نگہبان معتبر اولاد وعیال اطفال شریک ساجھی قائم مقام-

کَانَ مَعِیَ ضَیْزَنَانِ یَحْفَظَانِ وَیَعْلَمَانِ-(حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تحصیلدار بنا کر بھیجا پھر اس کو موقوف کر دیا وہ اپنے گھر میں خالی ہاتھ گیا اس کی بیوی کہنے لگی نوکری کی کمائیاں کہاں ہیں اس نے کہا) میرے ساتھ دو نگہبان تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک کی بات جانتے تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک بات جانتے تھے (ان کے ہوتے ہوئے میں کیا کمائی کر سکتا تھا مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں یعنی اگر میں رشوت لیتا تو فرشتوں سے کیونکر چھپا سکتا تھا جو ہر وقت میرے ساتھ تھے-مجمع البحار میں ہے کہ ضیزن اس کو بھی کہتے ہیں جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے یعنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لے)-

باب الضاد مع الطاء

ضَوْطَرٌ-موٹا' فربہ' بڑے سرین والا' بخیل-

مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّیَاطِرَةِ-ان موٹے فربہ لوگوں کی طرف سے کون معذرت کرے گا (یہ جمع ہے ضَیْطَارٌ کی)-

اِضْطِرَادٌ-بمعنی اِطِّرَادٌ (اور اصل میں بھی اِطِّرَادٌ تھا) یعنی دوڑنا' پے درپے آنا-

اِذَا كَانَ عِنْدَ اضْطِرَادِ الْخَيْلِ وَعِنْدَ سَلِّ السُّيُوْفِ اَجْزَأَ الرَّجُلَ اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوتُهٗ تَكْبِيْرًا - جب گھوڑے دوڑ رہے ہوں اور تلواریں سونتی ہوئی ہوں (یعنی جنگ ہو رہی ہو) تو آدمی کو یہی کافی ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے (اور اشارے سے گھوڑے ہی پر ارکان ادا کرے اگر اتنی بھی فرصت نہ ہو تو نماز کی تاخیر کرے، فرصت ملتے ہی ادا کر لے جیسے جنگ خندق میں آنحضرتؐ نے کیا تھا)۔

اِضْطِمَامٌ - ہجوم کرنا، ازدحام کرنا۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اضْطَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ اَعْنَقَ - جب حج میں لوگ آپ پر ہجوم کرتے تو آپ اونٹ کو میانہ چال چلاتے (دوڑاتے نہیں ایسا نہ ہو کسی کو صدمہ پہنچے)۔

فَدَنَا النَّاسُ وَاضْطَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ - لوگ نزدیک ہوئے ایک دوسرے سے مل کر چلے۔

باب الضاد مع العین

ضَعْزٌ - خوب روندنا۔

ضَعْضَعَةٌ - گرا دینا، منہدم کرنا۔

تَضَعْضُعٌ - عاجزی کرنا، محتاج ہونا، چھپ جانا، عقل جاتی رہنا، ناتواں ہو جانا۔

ضَعْضَاعٌ - بھولا، بےعقل، ناتواں۔

مَا تَضَعْضَعَ اِمْرَؤٌ لِاٰخَرَ يُرِيْدُ بِهٖ عَرَضَ الدُّنْيَا اِلَّا ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ - جب کوئی دوسرے کے سامنے دنیا کمانے کے لئے عاجزی کرے (منت سماجت خوشامد تواضع فروتنی جیسے دنیا داروں کا قاعدہ ہوتا ہے) تو اس کے دین کے دو حصے تباہ ہو جائیں گے (تین حصوں میں سے صرف ایک حصہ رہ جائے گا)۔

قَدْ تَضَعْضَعَ بِهِمِ الدَّهْرُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ ظُلُمَاتِ الْقُبُوْرِ - زمانہ نے ان کو ذلیل اور خوار بنا دیا آخر قبروں کے اندھیروں میں چلے گئے (مر گئے)۔

ضَعُفَ يَضْعُفُ - ناتواں ہونا، کمزور ہونا۔

ضِعْفٌ - دگنا۔

ضَعَافَةٌ - ناتواں۔

مُضَاعَفَةٌ - دگنا کرنا، جیسے تَضْعِيْفٌ ہے۔

اِضْعَافٌ - دگنا کرنا، کمزور کرنا۔

مَنْ كَانَ مُضْعِفًا فَلْيَرْجِعْ - جس شخص کا جانور کمزور ہو وہ لوٹ جائے (کیونکہ وہ منزل مقصود تک پہنچ نہ سکے گا)۔

اَلْمُضْعِفُ اَمِيْرٌ عَلٰى اَصْحَابِهٖ - جس کا جانور کمزور ہو وہ گویا (سفر میں) اپنے ساتھیوں کا سردار ہے (لوگ اپنے جانوروں کو اس کے ساتھ ہی چلاتے ہیں تیز نہیں چلا سکتے)۔

اَلضَّعِيْفُ اَمِيْرُ الرَّكْبِ - ناتواں اور کمزور آدمی سواروں کا سردار ہے (سب اس کے ساتھ چلتے ہیں)۔

اَهْلُ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعِّفٍ - بہشتی وہ شخص ہے جو ناتواں ہو لوگ اس کو ذلیل اور کمزور سمجھیں (اس کی کم طاقتی اور ناداری کی وجہ سے اس پر ظلم اور جبر کریں)۔

مَالِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا الضُّعَفَاءُ (بہشت کہتی ہے) میرا کیا حال ہے مجھ میں وہی لوگ آ رہے ہیں جو کمزور اور ناتواں ہیں (دنیا میں مالدار اور زور آور نہ تھے اکثر بہشت میں ایسے ہی لوگ ہوں گے)

كُلُّ مُتَضَعِّفٍ - بہشتی وہ شخص ہے جس کو لوگ حقیر اور ناتواں سمجھیں۔

كَانَ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ - آپ خطبہ کے درمیان تکبیر بہت کہتے۔

بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ - (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا اس پیغمبر کی پیروی کون لوگ کر رہے ہیں ابوسفیان نے کہا) ہم میں کے نادار کمزور لوگ (مالدار اور رئیس لوگ تو آپ کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں)۔

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ - بےکس و بےبس یعنی بوڑھے بچے عورتیں جن کو مشرکوں نے مکہ میں پکڑ رکھا تھا ان کو ہجرت نہیں کرنے دیتے تھے)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الضَّعِيْفَيْنِ - اللہ سے ان دو ناتواناں کے باب میں ڈرتے رہو (یعنی عورتوں اور غلام لونڈی کے بارے میں ان ...... دونوں کو ناجائز تکلیف مت دو ان پر ظلم اور ستم نہ کرو)۔

فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا- ایک شخص کو میں نے کمزور سمجھا (ناتواں اس سے پوچھا) ایک روایت میں فَتَضَيَّفْتُ ہے یہ غلط ہے-

غَلَبَنِیْ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنَ فَيُضَعَّفُ وَاَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْقَوِيَّ فَيُفَجَّرُ (حضرت عمرؓ نے کہا) کوفہ والوں نے مجھ کو تنگ کر دیا- اگر میں ان پر کسی ایماندار خدا ترس کو مامور کرتا ہوں تو اس کو ضعیف اور ناتواں بتاتے ہیں اور اگر کسی زبردست شخص کو مقرر کرتا ہوں تو اس کو فاسق فاجر گنہگار ٹھہراتے ہیں-

ضِعْفَیْ مَا بِمَكَّةَ (یا اللہ مدینہ میں اتنی برکت دے جتنی تو نے مکہ میں دی ہے بلکہ) اس سے دو چند یا سہ چند-

مِنْهُ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ- اس سے لے کر سات سو گنا تک-

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَضْعُفُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً- جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے (اسی طرح گھر میں یا بازار میں (اکیلے) پڑھنے سے)-

فِیْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ- ابوبکر صدیقؓ کے پانی نکالنے میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی (یہ آنحضرتؐ نے خواب میں دیکھا تھا چونکہ ان کی خلافت تھوڑی مدت تک رہی اور ان کے زمانہ میں بڑے بڑے شہر فتح نہیں ہوئے جیسے حضرت عمرؓ کی خلافت میں اس لئے اس کو ناتوانی سے تعبیر کیا)-

يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ- عبداللہ بن عمرؓ اپنے ناتواں بال بچوں کو رات ہی سے مزدلفہ سے منیٰ روانہ کر دیتے (اور خود نماز فجر کے بعد نکلتے اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ آسانی سے کنکریاں وغیرہ مار لیں ہجوم میں ان کو تکلیف نہ ہو)-

هَلْ تُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ- تم کو مدد کن لوگوں کے طفیل سے ملتی ہے انہی کے طفیل سے جو ناتواں، نادار غریب کم استطاعت ہیں (کیونکہ ان کی عبادت خلوص کے ساتھ ہوتی ہے دنیا کی فکریں ان کو زیادہ نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی ایسے لوگوں پر ہوتی ہے اسی لئے اگلے دیندار بادشاہ جنگ میں دونوں قسم کے لشکر ساتھ رکھتے تھے دعا کا لشکر اور دغا کا لشکر)-

وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ- ہم ناتوانی تھی اور ناطاقتی (سواریاں نہ ملنے سے)-

اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ- (ابن عباسؓ نے کہا) میں ان ناتواں بال بچوں میں سے تھا جن کو آنحضرتؐ نے مزدلفہ سے آگے بھیج دیا تھا-

اَلضَّعِيْفُ مَنْ لَّمْ تُدْفَعْ اِلَيْهِ حُجَّةٌ وَّلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ (امام ابوالحسنؒ سے پوچھا گیا اس آیت کی تفسیر میں "سفیها او ضعیفا" کہ ضعیف کس کو کہتے ہیں فرمایا) ضعیف وہ ہوتا ہے جس کو حجت اور بحث کرنا نہ آئے اور نہ اختلاف رائے کو سمجھے (یعنی نادان اور بھولا ہو)-

اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيْفَ- اللہ تعالیٰ ناتواں مسلمان کو پسند نہیں کرتا (یعنی جس کے ایمان میں ضعف ہو ڈھل مل یقین ہو)-

رَاَيْتُ فِیْ اَضْعَافِ الثِّيَابِ طِيْنًا- میں نے کپڑوں کی تہوں میں کیچڑ دیکھی-

فِیْ اَضْعَافِ كِتَابِهٖ- اس کی کتاب کے سطور اور حواشی میں "ضَعِيْفٌ مُضْعِفٌ" وہ بھی ناتواں اس کی سواری کا جانور بھی ناتواں-

سُئِلَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ فَقَالَ الْبُلْهَاءَ فِیْ خِدْرِهَا- آپ سے پوچھا گیا مستضعفین سے کیا مراد ہے فرمایا بھولی بھالی عورتیں جو اپنے پردوں میں رہتی ہیں-

ضَعَلٌ- بچہ دبلا ہونا اس وجہ سے کہ اس کی ماں اس کے باپ کی رشتہ دار ہے (جیسے خالہ یا چچا یا ماموں یا پھوپھی کی بیٹی سے کوئی نکاح کرے تو اولاد اکثر ضعیف ہوتی ہے یہ امر تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے دوسرے موروثی بیماریاں بچوں میں قائم رہتی ہیں اس لئے حکیموں نے اجنبی اور غیر عورتوں سے جو جسمانی طاقت بخوبی رکھتی ہوں شادی کرنا بہتر رکھا ہے)-

ضَاعِلٌ- زبردست اونٹ-

ضَعْوٌ- چھپ جانا-

ضَعَةٌ- ایک درخت کا نام ہے-

ضَعَةٌ -اصل میں وَضْعٌ تھا ذلت کمینگی خواری-

وَضِیْعٌ -کمینہ بدذات-

باب الضاد مع الغین

ضَغْبٌ -خرگوش کی طرح آواز نکالنا' ڈرانا' جماع کرنا-

ضَاغِبٌ -چھپ کر وحشی جانوروں کی آواز نکال کر ڈرانا-

ضُغَابٌ -خرگوش یا بھیڑیے کی آواز-

رَجُلٌ ضَغْبٌ -ککڑیاں کھانے کی خواہش رکھنے والا-

اَرْضٌ مُضْغَبَةٌ -جس زمین میں ککڑیاں بہت ہوں-

ضَغَابِیْسُ -ککڑیاں (یہ جمع ہے ضَغْبُوْسٌ کی) بعض نے کہا ثمام کی جڑ میں جو گھاس اگتی ہے ہلیون کے مشابہ (اس کو سرکہ اور زیتون کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں)-

لَابَاْسَ بِاجْتِنَاءِ الضَّغَابِیْسِ فِی الْحَرَمِ -حرم کی زمین میں ککڑیاں توڑنا اور لینا منع نہیں ہے-

ضَغْثٌ -دانتوں اور داڑھوں سے چبانا-

ضَغْثٌ -ہلانا' خلط ملط کرنا-

اِضْغَاثٌ -پریشان' مخلوط' گڑبڑ خواب دیکھنا-

فَمِنْهُمُ الْاٰخِذُ الضِّغْثِ - ان میں کوئی ایک مٹھا لینے والا ہے-

ضغث -گھاس وغیرہ کا ایک مٹھا جس میں سب طرح کی بوٹیاں ہوں (بعض نے کہا گٹھا یعنی حُزْمَۃ -مطلب یہ ہے کہ جس نے دنیا کو بقدر ضرورت تھوڑا سا لیا)-

فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا -(سلمہ ابن اکوعؓ نے کہا) میں نے ان ڈاکوؤں کے ہتھیار لے کر ان کا ایک گھٹا کیا-

فِیْهِ ثَلَاثُ اَعْیُنٍ اَنْبَتَتْ بِالضِّغْثِ -کوفہ کی مسجد میں تین چشمے ہیں جنہوں نے ضغث اگایا (یعنی وہ ضعث (مٹھا' جھاڑو) جس سے اللہ نے حضرت ایوبؑ کو اپنی بیوی کے مارنے کا حکم دیا تھا)-

لَاَنْ یَّمْشِیَ ضِغْثَانِ مِنْ نَّارٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّسْعٰی غُلَامِیْ خَلْفِیْ -اگر میرے ساتھ دو گٹھے گھاس کے جلتے ہوئے چلیں یا دو گٹھے لکڑیوں کے جلتے ہوئے تو وہ مجھ کو اس سے اچھے معلوم ہوتے ہیں کہ میرا غلام میرے پیچھے دوڑتا ہوا چلے (جیسے دنیا دار متکبروں کی عادت ہے کہ ان کے غلام نوکر چاکر خدمت گار (ان کے پیچھے دوڑتے چلتے ہیں)-

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَتَبْتَ عَلَیَّ اِثْمًا اَوْ ضِغْثًا فَامْحُهُ عَنِّیْ (حضرت عمرؓ نے یوں دعا کی) یا اللہ اگر تو نے میرے نامہ واعمال میں کوئی گناہ یا ایسا کام جو خالص تیری رضا مندی کے لئے نہ کیا گیا ہو (بلکہ اس میں کوئی نفسانی غرض یا ریا مخلوط ہو) لکھا ہو تو اس کو مٹا دے (معاف کر دے نامہ اعمال سے نکال دے)-

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ -پریشان خوابوں کے گچھے (سلسلے)-

كَانَتْ تَضْغَثُ رَاْسَهَا -حضرت عائشہؓ غسل میں اپنا سر ہاتھ سے رگڑتی تھیں (تا کہ پانی اندر پہنچ جائے)-

فَجَعَلَهُ ضِغْثًا -اس کا ایک گٹھا بنا دیا-

ضَغْدٌ -گلا گھونٹنا' حلق دبانا-

ضَغْضَغَةٌ -بوڑھے شخص کا چبانا جس کے دانت نہ ہوں- اس طرح بات کرنا کہ سمجھ میں نہ آئے بہت باتیں کرنا-

ضَغْطٌ - نچوڑنا' دبانا' بھینچنا (جیسے مُضَاغَطَةٌ اور اِضْغَاطٌ ہے)-

تَضَاغُطٌ -ہجوم کرنا-

ضِغَاطٌ -ہجوم اور اژدھام-

ضُغْطَةٌ -دباؤ' نچوڑ-

ضُغْطَةٌ -زحمت' تنگی-

لَتُضْغَطَنَّ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ -بہشت کے دروازے پر دھکم دھکا ہجوم ہوگا-

لَیُضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی مَنَاكِبُهُمْ لَتَزُوْلُ -بہشتی لوگ بہشت کے دروازے پر دبائے جائیں گے (دھکم دھکا ہوگی) اتنی کہ کندھے اتر جانے کے قریب ہوں گے-

لَا تُضَاغِطُوْا -ایک دوسرے کو مت دباؤ-

لَا یَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضُغْطَةً -عرب لوگ یوں نہ کہیں کہ ہم کو دبا کر پکڑا گیا (یعنی زور زبردستی سے تم مکہ میں آ گئے ہم مغلوب ہو گئے)-

لَا يَشْتَرِيَنَّ اَحَدُكُمْ مَالَ امْرِئٍ فِيْ ضُغْطَةٍ مِّنْ سُلْطَانٍ - کوئی تم میں سے دوسرے کا مال حکومت کے دباؤ سے نہ خریدے (بلکہ مال والے کی خوشی اور رضا مندی کے ساتھ بغیر کسی دباؤ یا زور کے - اکثر حکام اور سرکاری عہدہ دار ایسا کیا کرتے ہیں کہ حکومت کا دباؤ ڈال کر رعایا سے سستا مال خرید کر لیتے ہیں جو دوسرے لوگوں کو اتنے داموں پر نہیں ملتا آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا)۔

لَا تَجُوْزُ الضُّغْطَةُ - ضغطہ درست نہیں ہے (وہ یہ ہے کہ قرض خواہ مقروض سے اپنے قرض کے ایک حصہ پر صلح کر لے اور باقی قرض معاف کر دے پھر جب ثبوت مل جائے تو سارے مال کا اس پر دعویٰ کر کے اس سے وصول کر لے)۔

كَانَ لَا يُجِيْزُ الْاِجْتِهَادَ وَالضُّغْطَةَ (شریح قاضی معاملات میں) جبر، ظلم، دباؤ کو جائز نہیں رکھتے تھے (جو معاملہ اس طرح کیا جائے وہ لغو ہے حاکم اس کو فسخ کر دے گا - بعض نے کہا یہاں ضغطہ سے یہ مراد ہے کہ مقروض نادہندی کر کے قرض خواہ کو تنگ کر دے آخر کو اس سے کہے اگر تو اپنے قرض میں سے اتنا چھوڑ دے تو میں باقی نقد دیتا ہوں وہ بیچارہ مجبوراً اس پر راضی ہو جائے گو اس کا دل نہ چاہتا ہو)۔

يُعْتِقُ الرَّجُلُ مِنْ عَبْدِهٖ مَاشَاءَ ثُلُثًا اَوْرُبُعًا اَوْخُمُسًا لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ ضُغْطَةٌ - آدمی اپنے غلام میں سے جتنا چاہے آزاد کرے اس کا تہائی حصہ یا چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر کوئی دباؤ نہیں ہے (کہ خواہ مخواہ کل ہی آزاد کر دے یا اتنا حصہ)۔

لَمَّا رَجَعَ عَنِ الْعَمَلِ قَالَتْ لَهٗ اِمْرَأَتُهٗ اَيْنَ مَا جِئْتَ بِهٖ فَقَالَ كَانَ مَعِيَ ضَاغِطٌ - جب معاذ بن جبلؓ حکومت سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر آئے تو ان کی بیوی کہنے لگی کیا کما کر لائے وہ کمائی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا میرے ساتھ ایک دباؤ رکھنے والا تھا (جو میرے ہر کام کو دیکھتا رہتا مراد اللہ تعالیٰ ہے)۔

كَيْفَ صَارَ التَّكْبِيْرُ يَذْهَبُ بِالضِّغَاطِ هُنَاكَ (رمی جمار کے وقت یا حج میں) اللہ اکبر کہنے سے ہجوم کیوں گھٹ جاتا ہے (انہوں نے کہا جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگار ان تراشیدہ بتوں کی طرح نہیں ہے نہ اور ٹھاکروں کی طرح جن کو مشرک پوجتے ہیں پس شیطان اور اس کے لشکر والے جو حاجیوں کے راستے تنگ کرتے ہیں یہ آواز سن کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور فرشتے ان کا پیچھا کرتے ہیں)۔

ضَغْمٌ - کاٹنا، نوچنا۔

ضُغَامَه - جو منہ سے نکال کر پھینکا جائے۔

ضَيْغَمٌ - شیر اور کاٹنے والا۔

فَغَدَا عَلَيْهِ الْاَسَدُ فَاَخَذَ بِرَأْسِهٖ فَضَغَمَهٗ - صبح کو شیر اس پر لپکا اور اس کا سر پکڑ کر چبا ڈالا (یہ آنحضرتؐ کی بددعا کا اثر تھا (آپ نے دعا کی تھی یا اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دے)۔

اَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ جَرْحِ الدَّهْرِ وَضَغْمِ الْفَقْرِ - اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی زخم رسانی اور محتاج کے کاٹنے سے محفوظ رکھے۔

ضَغْنٌ - حسد کرنا، ہونسنا مائل ہونا۔

مُضَاغَنَةٌ - حسد اور کینہ رکھنا (جیسے تَضَاغُنٌ ہے)۔

ضَغِيْنَةٌ - کینہ (ضَغَائِنُ جمع ہے)۔

ضِغْنٌ - گوشہ اور کونا - پہاڑ کی گود، پہاڑ کا پہلو، بغل، میلان، شوق، حسد (اس کی جمع اَضْغَانٌ ہے)

ضَغِنٌ - ٹیڑھا، کج۔

فَيَكُوْنُ دِمَاءٌ فِيْ عَمْيَاءٍ فِيْ غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ وَّحَمْلِ سِلَاحٍ - اندھا دھند خون ہوں گے نہ تو کینہ کی وجہ سے نہ ہتھیار اٹھا کر (یعنی علانیہ جنگ کے ساتھ)۔

فَاِنَّمَا شَهِدُوْا عَنْ ضِغْنٍ (جب لوگ کسی شخص کے خلاف ایک جرم کی گواہی دیں اور مجرم حاضر نہ ہو) تو وہ گواہی کینہ اور عداوت کی وجہ سے ہوگی (ورنہ اس کی منہ پر گواہی دیتے پیٹھ پیچھے ایسی گواہی دینا دشمنی کی دلیل ہے)۔

اِنَّا لَنَعْرِفُ الضَّغَائِنَ فِيْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ - (حضرت عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگوں کے چہروں پر کینہ پاتے ہیں (بعض لوگ قریش کے ہم سے صفائی کے ساتھ نہیں ملتے ان کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنی ہاشم سے کینہ رکھتے ہیں)۔

يَكُوْنُ فِيْ دَابَّتِهِ الضِّغْنُ - اس کے جانور میں سرکشی ہو (سوار کی اطاعت نہ کرے خندہ ہو)-

فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ يُذْهِبُ الضَّغَائِنَ - ہدیہ اور تحفہ بھیجنا دلوں کے کینوں کو دور کر دیتا ہے (دشمن اس کی وجہ سے دوست بن جاتے ہیں)-

وَكَانَ بَيْنَ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ - دونوں قبیلوں میں دشمنیاں تھیں (دلوں میں ایک دوسرے سے کینہ رکھتے تھے یعنی اوس اور خزرج)-

ضَغْوٌ - یا ضغاء چیخنا چلانا ذلیل بننا خیانت کرنا-

اِضْغَاءٌ - چیخوانا-

تَضَاغِيْ - چلانا فریاد کرنا واویلا کرنا-

اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكَ تَضَاغِيَهُمْ فِي النَّارِ - اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو مشرکوں کی اولاد کا دوزخ میں چیخنا چلانا سنا دے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کی اولاد بھی جن کو اللہ چاہے گا انہی کے ساتھ دوزخ میں رہے گی)-

وَلٰكِنِّي اُكْرِمُكَ اَنْ تَضْغُوَ هٰؤُلَاءِ الصِّبْيَةُ عِنْدَ رَاْسِكَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا - میں تیری خاطر اس طرح سے کرتا ہوں کہ یہ بچے صبح اور شام (ہر روز) تیرے سر پر چیخیں چلائیں (ہائے واویلا کریں)-

وَصِبْيَتِيْ يَتَضَاغَوْنَ حَوْلِيْ - میرے بچے میرے گرد غل پکار رہے تھے (بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے)-

فَاَلْوٰى بِهَا حَتّٰى سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ ضُغَاءَ كِلَابِهِمْ - حضرت جبرئیلؑ ان بستیوں کو اوپر لے کر اڑے یہاں تک کہ آسمان والوں نے ان کے کتوں کا پکارنا سنا (یعنی سدوم وغیرہ حضرت لوطؑ کی بستیوں کو)-

حَتّٰى سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ ضَوَاغِيَ كِلَابِهَا - یہاں تک کہ فرشتوں نے ان کے چلانے والے کتوں کی آواز سنی- (ضَوَاغِي جمع ہے ضَاغِيَةٌ کی یعنی چلانے والی)-

باب الضاد مع الفاء

ضَفْدٌ - ہتھیلی سے مارنا-

ضَفْدَعَةٌ - مینڈک پیدا ہو جانا-

ضِفْدَعٌ یا ضَفْدَعٌ یا ضُفْدُعٌ یا ضِفْدِعٌ یا ضُفْدَعٌ - مینڈک-

فَنَهَاهُ عَنْ قَتْلِهَا (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ میں اسے ایک دوا میں ڈالنا چاہتا ہوں) آپ نے اس کے قتل سے منع فرمایا- ضَفَادِعُ جمع ہے-

نَهٰى عَنْ قَتْلِ سِتَّةٍ وَعَدَّ مِنْهَا الضِّفْدَاعَ - آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ان میں ایک مینڈک ہے (کہتے ہیں مینڈک نے حضرت ابراہیمؑ کی آگ پر پانی ڈالا تھا)-

نَقَّتْ ضَفَادِعُ بَطْنِهِ - اس کا پیٹ بھوک سے قرقر کرنے لگا (ریاح کی آوازیں نکلنے لگیں)-

ضَفْرٌ - کودنا، دوڑنا، بالوں کو گوندھنا، بٹنا، کوئی عمارت بغیر چونے گارے کے صرف پتھر سے بنانا، ڈالنا، جوڑنا-

مُضَافَرَةٌ مدد کرنا (جیسے تَضَافُرٌ ہے)-

ضَفِيْرَةٌ - بالوں کی لٹ جو الگ گوندھی گئی ہو-

اِنَّ طَلْحَةَ نَازَعَهُ فِيْ ضَفِيْرَةٍ كَانَ عَلِيٌّ ضَفَرَهَا فِيْ وَادٍ - طلحہؓ نے حضرت علیؓ سے جھگڑا کیا ایک نالی کے بارے میں جو حضرت علیؓ نے ایک وادی میں بنائی تھی (ضفیرہ لمبی نالی کو کہتے ہیں جو لکڑی پتھر سے پانی روکنے کے لئے بنائی جائے)-

فَقَامَ عَلٰى ضَفِيْرَةِ السُّدَّةِ - وہ دروازے کے ضفیرہ (چھجہ) پر کھڑے ہوئے (یعنی اس سائبان پر جو دروازے پر چھت کی طرح بناتے ہیں)-

وَاَشَارَ بِيَدِهٖ وَرَاءَ الضَّفِيْرَةِ - اپنے ہاتھ سے ضفیرہ کے پیچھے اشارہ کیا-

اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِيْ - میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھتی ہوں- (اس میں چوٹیاں گوندھ کر بناتی ہوں یا میں اپنے سر کی چوٹیوں کو مضبوط گوندھتی ہوں)-

مَنْ عَقَصَ اَوْ ضَفَرَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ - جو شخص جوڑا باندھے ہو یا بال گوندھے ہو اس کو (حج میں احرام کھولتے وقت) سر منڈانا ضروری ہے (قصر کافی نہیں ہے)-

مَنْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ- جو شخص بال گوندھے ہو وہ سر منڈائے-

اَلضَّافِرُ وَالْمُلَبِّدُ وَالْمُجَمِّرُ عَلَيْهِمِ الْحَلْقُ- بال گوندھنے والا اور گوند وغیرہ لگا کر بالوں کو جمانے والا اور جوڑا باندھنے والا ان سب کو سر منڈانا چاہئے-

اِنَّهُ غَرَزَ ضَفْرَهُ فِيْ قَفَاهُ- امام حسنؓ نے اپنے بالوں کی چوٹی پیچھے باندھ لی تھی (یعنی اڑس لی تھی)-

اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ- جب لونڈی فاحشہ ہو جائے زنا کرائے تو اس کو بیچ ڈال گو ایک بالوں کی بٹی ہوئی رسی کے بدلے سہی (کیونکہ بیچنے میں یہ گمان ہے کہ شاید دوسرے شخص کے پاس جا کر اس کے حسن سلوک سے راضی ہو جائے یا اس کے رعب وداب میں آ کر حرام کاری چھوڑ دے)-

مَا جَزَرَعَنْهُ الْمَاءُ فِيْ ضَفِيْرِ الْبَحْرِ فَكُلْهُ- جس مچھلی پر سے دریا کا پانی ہٹ جائے وہ کنارے پر رہ جائے اس کو کھا-

لَا تُضَافِرُ الدُّنْيَا اِلَّا الْقَتِيْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- (جو شخص مر جاتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس بہتری ملتی ہے) وہ پھر کبھی دنیا میں آنا نہیں چاہتا اور نہ دنیا کی طرف کودنا چاہتا ہے مگر جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے (وہ چاہتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوبارہ مارا جائے کیونکہ شہادت کی فضیلت وہاں دیکھتا ہے)-

مُضَافَرَةُ الْقَوْمِ- قوم کی امداد اور اعانت-

ضَفْزٌ- لقمہ منہ میں ڈالنا' ہٹانا' جماع کرنا-

مَلْعُوْنٌ كُلُّ ضَفَّازٍ- ہر چغل خور ملعون ہے (اس پر خدا کی پھٹکار)-

فَيَضْفِزُوْنَهُ فِيْ اَحَدِهِمْ- وہ ان میں سے کسی کے منہ میں اس کو ڈالیں گے لقمہ کرائیں گے-

ضَفَزْتُ الْبَعِيْرَ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے اونٹ کے منہ میں بڑے بڑے لقمے ڈالے یعنی زبردستی کھلائے-

ضَفَائِزُ- بڑے بڑے لقمے-

ضَفِيْزٌ- وہ جو جو اونٹ کو کھلائے جاتے ہیں-

مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهٖ فَلْيَضْفِزْهُ بَعِيْرَهُ (آنحضرتؐ قوم ثمود کے چشمے پر گزرے تو فرمایا) جس شخص نے اس کے پانی سے آٹا گوندھا ہو تو (اس کو خود نہ کھائے بلکہ) وہ آٹا اپنے اونٹ کو ایک لقمہ کرا دے (اس کو کھلا دے چونکہ ثمود کی قوم پر اللہ کا عذاب اترا تھا اس لئے آپ نے ان کا پانی بھی استعمال کرنا مناسب نہ سمجھا)-

اَلَا اِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ يُحِبُّوْنَكَ يُضْفَزُوْنَ الْاِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهُ قَالَهَا ثَلٰثًا (آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا) دیکھو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تمہاری محبت کا دعویٰ کریں گے ان کے منہ میں اسلام کا لقمہ دیا جائے گا پھر وہ اس کو نکال کر پھینک دیں گے- تین بار یہ فرمایا-

ضَفَزَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ- آنحضرتؐ صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑ کر چلے-

لَمَّا قُتِلَ ذُوالثُّدَيَّةِ ضَفَزَ اَصْحَابُ عَلِيٍّ ضَفْزًا- جب (خارجیوں کی طرف سے) ذوالثدیہ مارا گیا (جس کا ایک ہاتھ ندارد اور چونچی کی طرح گوشت لٹک رہا تھا اور اس کی خبر آنحضرتؐ نے پیشتر ہی سے دے دی تھی کہ یہ شخص ان لوگوں کی گروہ میں ہوگا جو اسلام سے باہر ہو جائیں گے) تو حضرت علیؓ کے ساتھی خوشی کے مارے اچھلنے کودنے لگے (پہلے پہل ان کو ذرا تردد ہوا تھا کہ خارجی لوگ جو بظاہر قاری قرآن اور عابد زاہد تہجد گزار تھے ان کو مارنے میں کہیں ہم گنہگار نہ ہوں جب آنحضرتؐ کے پیشین گوئی کے مطابق ذوالثدیہ کو اس گروہ میں پایا تو خوش ہو گئے اور ان کا تردد دور ہو گیا)-

اَوْتَرَ بِسَبْعٍ اَوْتِسْعٍ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سُمِعَ ضَفِيْزُهُ اَوْضَغِيْزُهُ- آنحضرتؐ نے وتر کی ساتھ رکعتیں پڑھیں یا نو رکعتیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی- (خطابی نے کہا ضغیز تو کوئی لفظ نہیں ہے البتہ ضفیر کہتے ہیں غطیط کو یعنی سونے والے کی جو آواز نکلتی ہے (خراٹے کو) ایک روایت میں صفیر ہے صاد مہملہ سے سیوطی نے کہا یہی ٹھیک ہے یعنی وہ آواز جو ہونٹوں سے نکلتی ہے)-

ضَفَظٌ- باندھنا-

ضَفَاطَةٌ - پیٹ بڑا ہونا' جہالت' کم عقلی -

تَضَافُطٌ - ٹھوس ہونا -

ضَافِطَةٌ - لدو اونٹ' رذیل کمینے لوگ -

فَقَدِمَ ضَافِطَةٌ مِّنَ الدَّرْمَكِ - میدے کا ایک قافلہ آیا -

ضَافِطٌ اور ضَفَّاطٌ - وہ لوگ جو غلہ اور اسباب باہر سے لاتے ہیں اور جو جانوروں کو کرایہ پر چلاتا ہے (آنحضرتؐ کے زمانہ میں یہ نبط کے قوم کے لوگ تھے جو مدینہ میں آٹا میدہ تیل وغیرہ لایا کرتے) -

اِنَّ ضَفَّاطِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ - مدینہ میں بنجارے (غلہ کے بیوپاری) آئے -

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الضَّفَاطَةِ - یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کم عقلی سے (یعنی ضعف رائے اور جہالت سے) -

اَنَا اُوْتِرُ حِيْنَ يَنَامُ الضَّفْطٰى - میں اس وقت وتر کی نماز پڑھتا ہوں جب نادان کم عقل لوگ سوتے رہتے ہیں (یہ دونوں حضرت عمرؓ کے قول ہیں) -

اِذَا سَرَّكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْا اِلَى الرَّجُلِ الضَّفِيْطِ الْمُطَاعِ فِيْ قَوْمِهٖ فَانْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا - اگر تم کو ایسے شخص کو دیکھنا بھلا لگے جو کم عقل ہو لیکن اس کے قوم والے اس کی اطاعت کرتے ہوں تو اس کو دیکھو (یعنی عیینہ بن حصن کو بعض نے کہا ضفیط سخی کو بھی کہتے ہیں اور شریر اونٹ کو اور جاہل کو بھی) -

اِنَّ فِيْ ضَفَطَاتٍ وَهٰذِهٖ اِحْدٰى ضَفَطَاتِيْ (ابن عباسؓ نے کہا) مجھ میں چند نادانی کی باتیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے (یعنی میری غلطی اور غفلت ہے) -

اِنِّيْ لَا رَاهُ ضَفِيْطًا (ابن سیرین کو کسی آدمی کی کوئی بات پہنچی تو انہوں نے کہا) میں تو اس کو نادان کم عقل سمجھتا ہوں -

اِنَّهٗ شَهِدَ نِكَاحًا فَقَالَ اَيْنَ ضَفَاطَتُكُمْ - ابن سیرینؒ ایک شادی میں گئے (وہاں ڈھول ڈھمکا کچھ نہ تھا) تو کہنے لگے اجی تمہارا کھیل تماشا کہاں ہے (یعنی باجا وغیرہ' مرادف ہے جو عرب لوگ شادی اور خوشی کی رسموں میں بجایا کرتے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک انصاری کی شادی میں فرمایا لہو کہاں ہے یعنی گانا بجانا - اہل ظاہر اور ایک طائفہ علمائے اہلحدیث نے شادی اور خوشی کی رسموں میں گانا بجانا جائز رکھا ہے اور ہر ایک قوم کے مروجہ باجے کو دف پر قیاس کیا ہے لیکن بعض علماء نے صرف دف بجانا جائز رکھا ہے اور دوسرے تمام باجوں کو ناجائز رکھا ہے) -

ضَفٌّ - ساری ہتھیلی لگا کر دودھ دوہنا جمع کرنا' اژدحام' ہجوم کرنا -

تَضَافٌ - ہلکا ہونا - جمع ہونا -

ضَفَاقَةٌ - بے عقل -

اِنَّهٗ لَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ - آنحضرت نے کبھی گوشت روٹی پیٹ بھر کر اکیلے نہیں کھایا (بلکہ لوگوں کے ساتھ مل کر بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ گوشت روٹی سے سیر نہیں ہوئے مگر تنگی اور قلت کے ساتھ یعنی فراغت کے ساتھ آپ کو گوشت روٹی کھانے کا ساری عمر موقع نہیں ملا - بعض نے کہا ضفف یہ ہے کہ کھانا کھانے والوں کے برابر ہو) -

اَحَبُّ الطَّعَامِ مَا كَانَ عَلٰى ضَفَفٍ - بہت مزے دار وہ کھانا ہوتا ہے جو بھوک کی سختی کے بعد ملے یا محنت مشقت اور تکلیف اور شدت کے بعد یا بہتر وہ کھانا ہے جس پر کھانے والوں کا ہجوم ہو یا کھانے کے برتن میں بہت ہاتھ پڑ رہے ہوں -

فَيَقِفُ صِفَّتَيْ جُفُوْنِهٖ - ان کی پلکوں کے دونوں جانب ٹھہرے (اصل میں ضِفَّةٌ نہر کے ایک کنارے کو کہتے ہیں مجازاً پلک کے کنارے کو کہنے لگے) -

ضَفْنٌ - بیٹھنے کے لئے آنا' سرین پر پاؤں مارنا -

ضِفَنٌّ اور ضِفِنٌّ - بونا - احمق -

ضَفَنْتُ جَارِيَةً لَّهَا - اپنی لونڈی کے سرین (چوتڑوں) پر پاؤں سے مارا -

ضَفْوٌ - بال بہت کرنا - بھر کر بہہ نکلنا -

ضَفَا - جانب -

ضَفْوَةٌ - عورت -

باب الضاد مع القاف

ضَقٌّ - آواز کرنا (جیسے طقٌّ ہے)-

باب الضاد مع الکاف

ضَکْزٌ - زور سے چٹکی لینا - زور سے چھونا-
ضَکْضَکَۃٌ - جلدی چلانا، دبانا-
تَضَکْضُكٌ - شگفتہ ہونا، کھلنا-
ضُکَضَاكٌ اور ضُکَاضِكٌ - چھوٹا ٹھوس (مؤنث ضُکَضَاکَۃٌ اور ضُکَاضِکَۃٌ ہے)-
ضَكٌّ - دبانا، تنگ ہونا، بھینچنا - مغلوب کرنا-
ضَکْلٌ - تھوڑا پانی-
ضَیْکَلٌ - بڑا - موٹا، ننگا، فقیر، بڑے ڈول ڈیل کا، (ضیاکل اور ضیاکلۃ جمع ہے)-
اَضْکَل - ننگا، برہنہ-

باب الضاد مع اللام

ضُلَضِلٌ - یا ضَلَضِلٌ یا ضُلَضُلَۃٌ - غلیظ زمین اور پتھر جس کو آدمی اٹھا سکے-
ضُلَاضِلٌ اور ضُلَضِلٌ - ہوشیار، راستہ بتانیوالا-
اَرْضٌ ضُلَضِلَۃٌ - جس زمین میں آدمی راستہ بھول جائے-
ضَلْضَلَّۃٌ - گمراہی-
ضَلَاضِلُ الْمَاءِ - جو پانی بچ رہے-
ضَلْعٌ - مائل ہونا، کج ہونا، ظلم کرنا، پسلی پر مارنا، کھانے یا پانی سے بہت سیر کرنا-
تَضْلِیْعٌ - کپڑے پر چوکونے نقش بنانا جھکانا - مائل کرنا، ٹیڑھا کرنا-
اِضْطِلَاعٌ - قوی ہونا-
ضَلَعٌ - کجی-
ضِلَعٌ - نرم باریک پہاڑ، ٹیڑھی لکڑی، پسلی - خربوزہ وغیرہ کی پھانک قاش چھوٹا پہاڑ، پھندا-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ - تیری پناہ سستی اور قرض کے بوجھ سے (اصل میں ضلع کے معنی، کجی کے ہیں چونکہ قرض کا بوجھ آدمی کو کج کر دیتا ہے اس کی استقامت کھو دیتا ہے لہذا اس بوجھ کو بھی کہنے لگے)-

وَارْدُدْ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا یُضْعِكُ مِنَ الْخُطُوْبِ - اللہ اور اس کے رسول کی طرف ان کاموں کو پھیر دے جو تجھ پر بوجھ ہوں-

فَرَاَی ضَلْعَ مُعَاوِیَۃَ مَعَ مَرْوَانَ (عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا) دیکھا کہ معاویہ مروان کی طرف مائل ہیں (حالانکہ یہی مروان حضرت عثمانؓ کے قتل کا سبب ہوا)-

لَا تَنْقُشِ الشَّوْکَۃَ بِالشَّوْکَۃِ فَاِنَّ ضَلْعَهَا مَعَهَا - کانٹے کو کانٹے سے مت نکال وہ تو اپنے ہم جنس کی طرف جھکیگا (یہ ایک مثل ہے جیسے) -

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

حُتِّیْهِ بِضِلَعٍ - حیض کے خون کو ایک ٹیڑھی لکڑی سے کھرچ ڈال-

کَاَنِّیْ اَرَاهُمْ مُقْتَلِیْنَ بِهٰذِهِ الضِّلَعِ الْحَمْرَاءِ - (آنحضرت نے جنگ بدر میں فرمایا) میں ان کافروں کو دیکھتا ہوں وہ اس اکیلی سرخ پہاڑی میں قتل کئے گئے ہیں-

اِنَّ ضَلْعَ قُرَیْشٍ عِنْدَ هٰذِهِ الضِّلَعِ الْحَمْرَاءِ - اس اکیلی سرخ پہاڑی پر قریش کے کافر کج ہوں گے (یعنی مارے جائیں گے)-

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَلِیْعَ الْفَمِ - آنحضرت کا دہن کشادہ تھا (یہ مردوں کی عمدہ صفت ہے اور عورتوں میں تنگ دہن ہونا)-

بعض نے کہا ضلیع الفم کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے دانت بڑے بڑے تھے ضَلِیْعٌ پورے اعضا والے سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں-

قَالَ لَهُ الْجِنِّیْ اِنِّیْ مِنْهُمْ لَضَلِیْعٌ (حضرت عمرؓ سے جن نے کہا) میں ان میں بڑا بھاری اعضا والا ہوں (بعض نے یوں

ترجمہ کیا ہے میرا سینہ چوڑا اور پسلیاں کشادہ ہیں)۔

فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا۔ میں نے یہ آرزو کی کاش میں ان دونوں سے بڑھ کر زوردار لوگوں کے بیچ میں ہوتا (یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا قول ہے جنگ بدر کی صف میں جب وہ دو انصاری نوجوانوں معاذ اور معوذ کے درمیان تھے انہی دونوں نے وہ بہادری کی کہ باید وشاید ابوجہل پر چیل کی طرح جھپٹے اور تلواروں سے مار کر اس کو گرا دیا)۔

حَتّٰى يُمُوْتَ الْاَعْجَلُ۔ یہاں تک کہ جس کی موت پہلے لکھی ہو وہ مر جائے۔

كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ۔ جو بوجھ آنحضرت پر ڈالا گیا تھا آپ نے زور سے اس کو اٹھایا اور تیری اطاعت کی (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرت کی توصیف میں فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے جو بار نبوت اور ہدایت خلق اللہ کا آپ پر رکھا آپ نے بڑے زور دار قوت کے ساتھ اس کو اٹھایا اور تمام تکالیف اور آفتوں کا استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اللہ کا حکم اس کے بندوں کو پہنچایا)۔

فَاَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ۔ آپ نے زمزم کا پانی ڈول کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام کر اتنا پیا کہ پسلیاں لمبی ہو گئیں (یعنی خوب چھک کر پیا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَضَلَّعُ مِنْ زَمْزَمَ۔ ابن عباسؓ زمزم کا پانی خوب چھک کر پیتے تھے۔

اٰيَةُ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ۔ منافقوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ زمزم کا پانی چھک کر نہیں پیتے (کیونکہ ان کو اللہ اور رسول پر ایمان نہیں ہے وہ زمزم کے پانی کو متبرک ہی نہیں سمجھتے تو سیر ہو کر کیوں پئیں لگے لوگوں کو دکھانے کے لئے ذرا سا پی لیتے ہیں)۔

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ سِيَرَاءُ مُضَلَّعٌ بِقَزٍّ۔ آنحضرت کو ایک دھاریدار ریشمی کپڑا تحفہ میں بھیجا گیا جس میں ریشم کے چوخانے بنے ہوئے تھے۔

مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔ (حضرت علیؓ سے پوچھا گیا) قسی کیا کپڑا ہے؟ (جس سے آنحضرت نے منع فرمایا) انھوں نے کہا قسی وہ کپڑے ہیں جن پر ریشمی چوخانے بنے ہوتے ہیں ان میں ریشم مخلوط ہوتا ہے۔

اَلْحِمْلُ الْمُضْلِعُ وَالشَّرُّ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ اِظْهَارُ الْبِدَعِ۔ بھاری بوجھ جو پسلیاں توڑے اور بہت برا کام جس کی برائی ختم نہ ہو کیا ہے' دین میں بدعتیں نکالنا (معاذ اللہ بدعت نکالنا بڑا سخت گناہ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہوں کو آدمی گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور اس پر نادم اور شرمندہ رہتا ہے برخلاف بدعتی کے وہ اپنی نکالی ہوئی بدعت کو اچھا اور ثواب کا کام سمجھ کر اس کو کرتا ہے تو اس میں دھرا گناہ ہوا بلکہ کفر کی حد تک پہنچا کیونکہ گناہ کو نیکی سمجھا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ)۔

(ایک روایت میں اَلْحِمْلُ الْمُظْلِعُ ہے ظائے معجمہ سے یعنی لنگڑا کرنے والا بوجھ)۔

فَاَمَرَ بِضِلَعَيْنِ يَا ضِلْعَيْنِ۔ دو پسلیاں لانے کا حکم دیا۔

وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهَا۔ پسلی کا اوپر کا حصہ بہت کج ہوتا ہے (اس کا سیدھا ممکن نہیں اگر زور کر کے سیدھا کرو تو وہ ٹوٹ جاتی ہے یہی حال عورتوں کا ہے ان کی خلقت پسلی سے ہے جس میں کجی ہوتی ہے اس لئے نرمی سے سمجھا بجھا کر ان کو سیدھا کرو تو درستی کی امید ہوتی ہے اگر یک بارگی سختی سے ان کو سیدھا کرنا چاہو تو یہ ممکن نہیں ان کو طلاق دیدو چھوڑ دو تو اور بات ہے یہی گویا ٹوٹنا ہے)۔

اِضْطَلَعَ بِهٖ۔ اس پر قادر ہوا۔

ضَلَالٌ یا ضَلَالَةٌ۔ گمراہ ہونا' بھٹک جانا' سیدھی راہ سے مڑ جانا' مر جانا' ہلاک ہونا۔

اِضْلَالٌ اور تَضْلِيْلٌ۔ گمراہ کرنا' ہلاک کرنا۔ تلف کرنا۔

تَضَالٌّ۔ گمراہی کا دعویٰ کرنا۔

اِسْتِضْلَالٌ۔ گمراہی چاہنا۔

ضَلٌّ اور ضُلٌّ۔ گمراہی۔

ضُلُّ بْنُ ضُلٍّ۔ گمراہ یا جس کا باپ معلوم نہ ہو یا جس میں بھلائی نہ ہو۔

لَوْ لَا اَنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَاْنٰكُمْ عِقَالًا۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی نیک کام کو باطل کرنا پسند نہیں

کرتا تو ہم ایک رسی کا بھی تمہارا نقصان نہ کرتے۔

ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا - دنیا کی زندگی میں اس کی فکروں میں ان کی محنت اور کوشش اکارت گئی (زندگی بھر کی اصلاح اور درستی میں مصروف رہے۔ آخرت کی کچھ فکر نہ کی)۔

ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ - مؤمن کا گمشدہ جانور (جو اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہے جیسے بیل بھینسا اونٹ وغیرہ) لے لینا دوزخ میں جلنا ہے۔ (البتہ بکری کا لے لینا درست ہے چونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ بھیڑیے کا ڈر ہے کہیں اس کو کھا لے اصل میں ضالة - ہر گمے ہوئے جانور کو کہتے ہیں جو اپنے مالک کے پاس نکلکر بھٹک گیا ہو اسی طرح ہر گمی ہوئی چیز کو)۔

کَلِمَةُ الْحِکْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ یا اَلْکَلِمَةُ الْحَکِیْمَةَ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ - حکمت اور عقلمندی کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے (جہاں اس کو پائے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر فوراً لے لے یا ہمیشہ اس کی تلاش میں رہے)۔

(ایک روایت میں ضَالَّةُ کُلِّ حَکِیْمٍ ہے یعنی حکیم حکمت کی بات کی تلاش میں اس طرح رہتا ہے جس طرح کوئی اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں رہتا ہے۔ ذُرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ لَعَلِّیْ اَضِلُّ اللّٰهَ - میری لاش جلا کر راکھ کر ڈالو پھر اس کو آندھی میں اڑا دو شاید میں اللہ کو نہ مل سکوں (اور اس کے عذاب سے بچ جاؤں)۔

ضَلَلْتُ الشَّیْئَ یا ضَلِلْتُهٗ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یہ اس وقت کہتے ہیں جب تو کسی چیز کا ٹھکانا بھول جائے۔ تجھ کو معلوم نہ رہے کہ وہ کہاں ہے اور اَضْلَلْتُهٗ - جب تو اس کو تلف کر دے۔

ضَلَّ النَّاسِیْ - اسکو یاد نہیں رہا۔

اَضْلَلْتُهٗ - میں نے اس کو گمراہ پایا۔ گمراہ کر دیا۔

اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی قَوْمَهٗ فَاَضَلَّهُمْ - آنحضرت اپنی قوم قریش میں جب آئے تو ان کو گمراہ پایا (شرک میں گرفتار سچے خدا سے غافل)۔

سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّةٌ اِنْ عَصَیْتُمُوْهُمْ ضَلَلْتُمْ - تم پر عنقریب ایسے حاکم ہوں گے اگر تم ان کی نافرمانی کرو تو گمراہ ہو جاؤ گے (مراد وہ حاکم ہیں جو فسق و فجور میں گرفتار ہوں یا رعایا کے حال سے بے خبر یا ان پر ظلم کرتے ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ ان **کے جور اور ظلم پر صبر کرنا چاہئے اور حتی المقدور مسلمانوں کی** جماعت میں اختلاف اور پھوٹ ڈالنے سے بچنا چاہئے)۔

اِنْ کَانَ وَلَا بُدَّ فَا لْمَلِکُ الضِّلِّیْلُ (حضرت علیؓ سے پوچھا گیا سب شاعروں میں بڑا شاعر کون ہے؟) فرمایا اگر کوئی بڑا شاعر ہو تو وہ گمراہ بادشاہ ہے (یعنی امرءالقیس جو عرب کے قدیم شاعروں میں سب سے بڑا شاعر تھا۔ حضرت علیؓ کے عہد میں متاخرین شعرائے عرب میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جیسے متنبی، ابوتمام بحتری، بوعبادہ وغیرہم ورنہ ان کے اشعار کے مقابل امرؤ القیس کے اشعار کچھ نہیں ہیں)۔

کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ - تم میں ہر ایک گمراہ ہے مگر جس کو میں سیدھے راستے پر لگاؤں (اسی لئے نماز کی ہر رکعت میں اهدنا الصراط المستقیم کہنے کا حکم ہوا یعنی ہم کو سچی سیدھی راہ پر لگا دے)۔

فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَکَ اَوْلِاَخِیْکَ - پھر اس نے گمی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی (یا بھیڑیے کی یعنی اسکو اٹھا لے کیونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بھیڑیا اس کو پکڑ سکتا ہے برخلاف اونٹ اور گائے بیل وغیرہ کے مگر جس ملک میں شیر ہوں وہاں اونٹ اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا بھی اٹھا لینا درست ہے کیونکہ شیر ان جانوروں کو بھی پکڑتا اور ہلاک کرتا ہے)۔

مَنْ اٰوٰی ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ یُعَرِّفْ - جو شخص گمشدہ چیز کو لے لے اپنے پاس رکھ چھوڑے وہ گمراہ ہے جب تک کہ لوگوں کو نہ پہنچائے (دریافت نہ کرے کہ یہ کس کی چیز ہے)۔

اِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ - جس زمین میں لوگ راستہ بھول جاتے ہوں (وہاں کوئی نشان وغیرہ راستہ پہچاننے کا نہ ہو) ایسی زمین میں کسی کو راستہ بتانا۔

ضَلَّ کُلُّ وَاحِدٍ صَاحِبَهٗ - ہر ایک اپنے ساتھی سے الگ ہو گیا اس کو کھو دیا (یعنی کسی کو دوسرے کا پتہ معلوم نہ رہا) ضللة جمع ہے ضال کی۔

تُرْكَبُ الضَّالَّةُ-گمشدہ جانور پر اس کو پانے والا سواری کر سکتا ہے (اس کو دانے چارے کے بدلے جیسے گرویدار گروی جانور پر سواری کر سکتا ہے اس کا دودھ دوہ سکتا ہے)-

غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ-سوائے گمراہ اور گمراہ کرنے والے کے-

باب الضاد مع الميم

ضَمْجٌ-اتنی خوشبو لتھیڑنا گویا وہ ٹپک رہی ہے-

ضَمَجٌ-جوش مارنا چپک جانا-

ضَمَّجَ-بمعنی ضَمَجَ ہے یعنی چمٹ جانا-

ضَمْخٌ-اتنی خوشبو لگانا گویا وہ ٹپک رہی ہے یا ٹپکنے کے قریب ہو گئی ہے (جیسے تم تَضْمِيْخٌ ہے) اِنْضِمَاخٌ اور تَضَمُّخٌ-خوشبو لتھڑ جانا-

اِنَّهٗ كَانَ يُضَمِّخُ رَأْسَهٗ بِالطِّيْبِ-آنحضرت اپنے سر میں خوشبو لتھیڑتے تھے-

اِنَّهٗ كَانَ مُتَضَمِّخًا بِالْخَلُوْقِ-آنحضرت خوشبو میں لتھڑے (بسے) ہوئے تھے-

اَلْمَلَكُ الْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ-فرشتے اس بادشاہ کے نزدیک نہیں جاتے جو خوشبو میں لتھڑا (بسا) رہے (ہر وقت عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں رہے عیش اور تلذذات میں اپنا وقت گزارے رعایا کی اس کو فکر نہ ہو)-

ضَمْحَلَةٌ-مٹ جانا-

اِضْمِحْلَالٌ-ناتواں ہو جانا-چل دینا-کھل جانا جدا ہو جانا-پھٹ جانا-نیست و نابود ہونا-

ضَمْدٌ-زخم پر پٹی باندھنا' لیپ کرنا (جیسے ضَمَادٌ ہے) سر پر مارنا-دو شوہر رکھنا (یعنی آشنا خاوند کے ساتھ)-

ضَمَدٌ-سوکھ جانا-حسد کرنا-سخت غصہ ہونا-

تَضْمِيْدٌ-لیپ کرنا-سر پر پٹی باندھنا-

اَنْتَ اَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ فَضَمِدَ (حضرت علیؓ سے کسی نے کہا) کیا تم نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا حکم دیا یہ سنکر وہ بہت غصے ہوئے-

مِنْ خُوْصٍ وَّضَمْدٍ-کھجور کے ہرے اور سوکھی پتھلا ہے-

اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا يَضُرُّكَ اَنْ تَكُوْنَ بِجَانِبِ ضَمَدٍ (ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا میں جنگل میں چلا جاؤں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا) اللہ سے ڈرتا رہ اور اس کے حکم بجالاتا رہ اور اگر تو ضَمَدٌ کے کنارے رہے تو بھی تیرا کچھ نقصان نہیں-

ضَمَدٌ-ایک بستی کا نام ہے یمن میں-

اِضْمِدْهَا-اس کو تھیڑ دے-

فَنَضْمُدُ جِبَاهَنَا-ہم اپنی پیشانیوں پر لیپ کرتے-كنا نغتسل وَعَلَيْنَا الضِّمَادُ-ہم غسل کرتے اور ہمارے بدن یا بالوں پر لیپ لگا ہوتا (محیط میں ہے کہ ضماد اور طلا میں یہ فرق ہے کہ ضماد گاڑھا ہوتا ہے اور طلا رقیق)-

ضَمْرٌ-پچکے پیٹ والا' لطیف الجسم مرد' دبلا لاغر چھریرے بدن کا اس کی مؤنث ضَمْرَةٌ ہے)-

ضُمْرٌ اور ضُمُرٌ-لاغری' دبلا پن-

ضَمِيْرٌ-دل' خاطر-

ضُمُوْرٌ-دبلا ہونا-پیٹ پچک جانا' لاغر ہونا-

تَضْمِيْرٌ اور اِضْمَارٌ-گھوڑے کو شرط کے لئے تیار کرنا (پہلے اس کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے ہیں پھر دانہ چارہ کم کر کے روز دوڑا کر دبلا کرتے ہیں)-دل میں کسی بات کا قصد کرنا-

تَضَمُّرٌ-دبلا ہونا' لٹجانا (جیسے اِضْطِمَارٌ ہے)-

ضَامِرٌ-دبلا پیٹ پچکا ہوا-

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا لِلْمُضَمَّرِ الْمَجِيْدِ- جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی حج یا جہاد کے سفر میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو ستر برس کی راہ پر جس کو شرط کے لئے تیار کئے ہوئے عمدہ ذات کے گھوڑے طے کریں دوزخ سے دور کر دے گا (حدیث میں مضمر ہے بہ صیغہ اسم فاعل یعنی اضمار کرنے والا عمدہ گھوڑے رکھنے والا ستر برس میں جتنی مسافت طے کرے لیکن مراد یہ ہے کہ جتنی مسافت ایسے گھوڑے ستر برس میں طے کریں)-

سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ - آنحضرت نے ان گھوڑوں میں شرط کرائی جو شرط کے لئے تیار کیے گئے تھے (یعنی اضمار کر کے)-

وَالَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ - اور ان گھوڑوں میں شرط کے لئے تیار نہیں کیے گئے تھے-

اَلْیَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ - آج یعنی دنیا شرط کے لئے تیار کرنے کا زمانہ ہے (نیک اعمال بجا لا کر) اور کل یعنی قیامت کے دن گھوڑ دوڑ ہے (جو کوئی زیادہ نیکیاں کرے گا وہی آگے نکل جائے گا شرط جیت جائے گا)-

اِذَا اَبْصَرَ اَحَدُکُمْ اِمْرَأَۃً فَلْیَاْتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُضْمِّرُمَا فِیْ نَفْسِہٖ - جب کوئی تم میں سے کسی عورت کو دیکھے (اور دل میں اس کی خواہش پیدا ہو) تو اپنی بیوی سے آکر صحبت کرے ایسا کرنے سے اس کے دل کی خواہش کمزور ہو جائیگی (قاعدہ ہے کہ جب جماع کر لو تو شہوت کا زور کم ہو جاتا ہے)-

ضِمَار - ایک بت کا بھی نام تھا جس کو عباس ابن مرداس اور اس کے قوم والے پوجا کرتے تھے اور اس مال کو بھی کہتے ہیں کس کے ملنے کی توقع نہ ہو جیسے ڈوبا ہوا روپیہ یا مفلس قرضدار پر قرضہ یا مال مغصوب یا امانت جس کا غاصب اور امانت دار انکار کرتا ہو اور صاحب مال کے پاس گواہ نہ ہوں-

کَتَبَ اِلٰی مَیْمُوْنِ بْنِ مِھْرَانَ فِیْ مَظَالِمَ کَانَتْ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ اَنْ یَّرُدَّھَا اِلٰی اَرْبَابِھَا وَیَاْخُذَمِنْھَا زَکٰوۃَ عَامِھَا فَاِنَّھَا کَانَتْ مَالًا ضِمَارًا - (عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے کہا) میمون بن مہران کو (جو بیت المال کے خزانہ دار تھے) لکھا کہ بیت المال میں جو مال ظلم سے (خلاف شرع) لوگوں سے لئے گئے ہیں وہ ان کے مالکوں کو واپس کر دو اور ایک سال کی زکوٰۃ ان سے لے لو (یعنی صرف اسی سال کی جس میں وہ مال واپس دیا جاتا ہے اور گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ان پر نہیں ہے کیونکہ وہ مال ضمار تھا جس کے پھر ملنے کی توقع نہ تھی اور ایسے مال کی زکوٰۃ ان سالوں کی (دینے کی ضرورت نہیں جن میں وہ وصول نہیں ہوا تھا)-

جَعَلَ اللّٰہُ شَھْرَ رَمَضَانَ مِضْمَارًا لِخَلْقِہٖ - اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے رمضان کی مہینے کی شرط کا میدان بنایا ہے (دیکھتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں کون بندہ عبادت میں آگے بڑھ جاتا ہے)-

لَوْ اَنَّکَ تَوَضَّاْتَ فَجَعَلْتَ مَسْحَ الرِّجْلِ غَسْلًا ثُمَّ اَضْمَرْتَ ذٰلِکَ مِنَ الْمَفْرُوْضِ لَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ بِوُضُوْءٍ - اگر تو وضو میں بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھو ڈالے اور دل میں یہ خیال کرے کہ فرض یعنی مسح ادا ہو گیا تو یہ وضو صحیح نہ ہوگا (یہ روایت امامیہ کی ہے ان کے نزدیک وضو میں پاؤں دھولے گا تو وضو صحیح نہ ہوگا مگر اکثر اہل سنت کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مسح اور دھونا دونوں کافی ہیں اور نمازی کو اختیار ہے خواہ پاؤں دھوئے یا ان پر مسح کرے اور امامیہ کی یہ روایت خود انہی کی دوسری روایات کے خلاف ہے جن میں جناب امیر سے پاؤں کا دھونا وضو میں منقول ہے اور دھونے سے مسح کا ادا ہونا یہ بھی ایک عجیب امر اور خلاف قیاس ہے)-

ضَمْزٌ - چپ رہنا' بات نہ کرنا' جم جانا' لازم ہو جانا' لالچ کرنا' نگل جانا-

ضَامِزٌ - چپ رہنے والا لوگوں کا عیب بیان کرنے والا (جیسے ضَمُوْزٌ ہے)-

اَفْوَاھُھُمْ ضَامِزَۃٌ وَّقُلُوْبُھُمْ قَرِحَۃٌ - ان کے منہ خاموش ہیں اور دل زخمی ہیں-

مِنْہُ تَظَلُّ سِبَاعُ الْجَوِّ ضَامِزَۃً وَّلَا تَمْشِیْ بِوَادِیْہِ الْاَرَاجِیْلُ - اس کے ڈر سے جنگل کے درندے خاموش رہتے ہیں اور اس کے میدان میں لوگ نہیں چلتے-

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمْزٌ خُنُسٌ - اونٹ جگالی سے باز رہنے والے پیاس پر صبر کرنے والے ہیں- (ایک روایت میں ضُمَّزٌ ہے جو جمع ہے ضَامِزٌ کی)-

فَضَمَزَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ - مجھ کو اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے خاموش کیا - ضمز کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی چپ ہوا اور چپ کیا - ایک روایت میں فَضَمَزَلِیْ ہے یعنی میرے لئے لوگوں کو خاموش کرایا)-

ضَمْسٌ - چپکے چپکے چبانا - آہستہ آہستہ چبانا-

ضَرِسٌ ضَمِسٌ - بدخلق سخت آدمی ہے (ایک روایت میں ضَبِسٌ ہے معنی وہی ہیں)-

ضَمْضَمَةٌ - دل قوی کرنا' بہادر کرنا' آواز کرنا-

ضَمْضَامٌ - غصیلا شیر بہادر جری-

ضَمْضَامٌ ضَمْضَامٌ - کاٹنے والا - غصیلا بہادر ہے-

ضَمْعَجٌ - موٹے پورے بدن کی عورت-

ضَمْعَجًا طُرْطُبًّا - موٹی بڑی بڑی چھاتیوں والی-

ضَمِیْلَةٌ - لنجی - لنگڑی-

خَطَبَ اِلَیْهِ رَجُلٌ بِنْتًا لَّهٗ عَرْجَاءَ فَقَالَ اِنَّهَا ضَمِیْلَةٌ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَشَرَّفَ بِمُصَاهَرَتِكَ وَلَا اُرِیْدُهَا لِلسَّبَاقِ فِی الْحَلْبَةِ (ایک شخص نے معاویہؓ کی بیٹی کا پیغام دیا (یعنی نکاح کا) معاویہؓ نے کہا وہ تو لولی لنگڑی ہے یا اسکی پنڈلیاں سوکھی ہیں وہ جلدی چل نہیں سکتی وہ شخص کہنے لگا میرا تو یہ مطلب ہے کہ آپ کی دامادی سے عزت حاصل کروں میں اس لئے تھوڑی نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ شرط کے میدان میں وہ آگے بڑھ جائے (یعنی بلا سے لولی لنگڑی ہے میری غرض تو آپ کا داماد بنکر عزت اور مرتبہ حاصل کرنا ہے کچھ دوڑانا مقصود نہیں ہے)-

ضَمٌّ - ملانا' قبضہ کرنا' جمع کرنا' پیش دینا (یعنی ضَمَّه جو ایک حرکت ہے)-

مُضَامَّةٌ - ملانا ایک پر ایک جڑنا - اڑچن ہونا (جیسے تَضَامٌّ ہے)-

اِنْضِمَامٌ - ملنا (جیسے اِضْطِمَامٌ ہے)-

ضِمَامٌ - آفت مصیبت (جیسے ضِمٌّ ہے)-

اِضْمَامَة - جماعت (اسکی جمع اَضَامِیْم ہے)-

لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ - پروردگار کے دیدار میں تم ایک سے ایک ملو گے نہیں (یعنی ہجوم اور اژدھام کی ضرورت نہ ہوگی ہر ایک شخص بہ فراغت اپنی جگہ رہ کر اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا - ایک روایت میں لا تضامون بہ تخفیف میم ہے یعنی اسکے دیدار میں تم پر ظلم نہیں ہوگا کہ کوئی دیکھے کوئی محروم رہے)-

مَنْ زَنَا مِنْ ثَیِّبٍ فَضَرِّجُوْهُ بِالْاَضَامِیْمِ - جو شخص شوہر دیدہ عورت سے زنا کرے اور اس کا خود کا بھی نکاح ہو چکا ہوتو اس کو پتھروں سے مار کر گرا دو (یعنی سنگسار کر ڈالو) اِضْمَامَة پتھر کو بھی کہتے ہیں-

لَنَا اَضَامِیْمُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا - ہماری کئی جماعتیں ہیں کچھ ایک شخص کی اولاد کچھ دوسرے کی (یعنی اصول مختلف ہیں)-

ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ - کتابوں کا ایک بنڈل-

یَا هُنَیُّ ضُمَّ جَنَاحَكَ مِنَ النَّاسِ - اے ہنی (ایک شخص کا نام ہے) لوگوں سے نرمی اور ملائمت سے ملتا رہ (ترشروئی اور سختی بڑا عیب ہے)-

وَعَیْنَاهُ تَنْضَمَّانِ - میں نے حضرت عباسؓ کو دیکھا ان کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں (بہت بوڑھے ضعیف ہو گئے تھے)-

اَعِدْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ جُنْدِكَ ضَمَّ مِنِّیْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ - میرے اوپر جو ظلم آپ کے سپاہی نے کیا ہے اس کو دور کیجئے یعنی اللہ اور اس کے رسول نے جس کو حرام کیا ہے (پرایا مال) اس نے دبا لیا ہے ناحق اس پر قبضہ کر لیا ہے-

لَوْکَانَتِ السَّمَاءُ حَلْقَةً لَضَمَّتْهَا - اگر آسمان ایک چھلا کی طرح ہوتا تو یہ کلمہ اپنے بوجھ سے اس کو ملا دیتا-

مَنْ یَّضُمُّ اَوْ یُضِیْفُ هٰذَا - کون شخص اسکو اپنے ساتھ کھلاتا ہے یا اسکو مہمان رکھتا ہے (اس کی ضیافت کرتا ہے)-

لَقَدْ ضُمَّ ضُمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ - پہلے زمین نے ایک بار اس کو دبوچا پھر چھوڑ دیئے گئے - (ایک داب ان پر بھی ہوا) یعنی ضغطہ قبر حالانکہ وہ ایک بڑے درجہ کے صحابی تھے - جن کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے تھے-

ثُمَّ ضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ - پھر تم اپنی لوٹی ہوئی چیزیں سب اکٹھا کرو (ایک جگہ لا کر جمع کرو تقسیم سے پہلے کوئی چیز لینا درست نہیں)-

ضَمْنٌ - لنجا ہونا-

ضَمْنٌ اور ضَمَانٌ - ضامن ہونا-

تَضَمُّنٌ - شامل ہونا-

تَضْمِیْنٌ - شامل کرنا-

وَلَکُمُ الضَّامِنَةُ مِنَ النَّخْلِ - جو کھجور کے درخت بستیوں اور گھروں کے اندر ہیں وہ تمہارے ہیں (ان میں ہم

کو کوئی دخل نہیں)۔

مَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں مرجائے (جہاد یا حج کے سفر میں) اللہ کا ضامن ہے بہشت میں لے جانے کے لئے۔

ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔ تین آدمیوں کا اللہ ضامن ہے (یعنی اللہ پر انکی ذمہ داری ہے)۔

تَضَمَّنَ اللّٰهُ۔ اللہ اس کا ضامن ہوا۔

فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ۔ میں اس کا ذمہ دار ہوں۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَضَامِيْنِ وَالْمَلَاقِيْحِ۔ جو بچے باپ کی پشت میں ہوں اور جو بچے ماں کی پیٹ میں ہوں ان کے بیچنے سے منع فرمایا۔[1]

مَضْمُوْنُ الْكِتَابِ كَذَا۔ کتاب میں یہ مضمون ہے۔ (یعنی یہ باتیں لکھی ہیں اس کے اندر یہ ہے)۔

اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ۔ امام مقتدیوں کی نماز کا نگہبان ہے یا ان کی نماز کا ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے (لوگوں کا امین ہے اس کو چاہئے کہ اپنی امانت میں خیانت نہ کرے (یعنی وقت پر اذان دے)۔

لَا تَشْتَرِ لَبَنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ مُضَمَّنًا وَّلٰكِنْ اِشْتَرِهٖ كَيْلًا مُّسَمًّى۔ گائے یا بکری کا دودھ جب اس کے تھنوں میں ہو تو مت خرید بلکہ جب دودھ دوہ لیا جائے تو ماپ کے حساب سے خرید لے (اس لئے کہ تھن میں جب دودھ ہو تو اس کی مقدار معلوم نہیں کتنا نکلے یا بالکل نہ نکلے اس صورت میں دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع جائز نہیں ہے)۔

مَنِ اكْتَتَبَ ضَمِنًا بَعَثَهُ اللّٰهُ ضَمِنًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص مجاہدین کی فہرست میں اپنے تئیں معذور (لولا۔لنگڑا' اپاہج) لکھوائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اسی حال میں اٹھائے گا (یعنی جہاد سے بچنے کے لئے جو کوئی اپنے تئیں معذور بتلائے حالانکہ وہ معذور نہ ہو تو قیامت کے دن اس کی سزا میں معذور ہی ہو کر اٹھے گا)۔

ضَمَنٌ۔ اپاہج ہونا' معذور رہونا۔

ضَمَانٌ اور ضَمَانَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔ (جیسے زَمَانَةٌ کے)۔

اَلْاِبِلُ ضُمُنٌ۔ اونٹ بھوک پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔

مَعْبُوْطَةٌ غَيْرُ ضَمِنَةٍ۔ بے سبب ذبح کی گئی بغیر کسی بیماری یا علت کے۔

اَصَابَتْهُ رَمْيَةٌ يَوْمَ الطَّائِفِ فَضَمِنَ مِنْهَا۔ (عامر بن ربیعہ کے بیٹے کو طائف کی جنگ میں) ایک مارلگی ہو اس کی وجہ سے معذور ہو گیا۔

اِنَّهُمْ كَانُوْ يَدْفَعُوْنَ الْمَفَاتِيْحَ اِلٰى ضَمْنَاهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ اِنِ احْتَجْتُمْ فَكُلُوْا۔ (صحابہ جہاد کو جاتے وقت گھر کی کنجیاں معذور لوگوں کو (جو جہاد میں جانے کے قابل نہ ہوتے) دے جاتے اور ان سے کہہ جاتے اگر تم کو احتیاج پڑے تو گھر میں جو غلہ وغیرہ ہے اس کو کھاتا۔

اِشْتَرٰى رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَّضْمُوْنَةٍ عَلَيْهِ يُوْفِيْهَا صَاحِبُهَا بِالرَّبَذَةِ۔ ایک سانڈنی چار اونٹوں کے بدلے خریدی اور وہ سانڈنی بائع کے ضمان میں تھی۔ (یعنی اسی کی ذمہ داری میں اگر ہلاک ہوتی تو اسی کا نقصان ہوتا نہ کہ مشتری کا) یہ طے ہوا کہ سانڈنی کا مالک ربذہ میں اس کو مشتری کے حوالہ کرے۔

بَلْ عَارِيَةٌ مَّضْمُوْنَةٌ۔ نہیں بلکہ عاریت کے طور پر لیتا ہوں جس کا ضمان دیا جاتا ہے (اس حدیث سے امام شافعیؒ نے یہ کہا ہے کہ عاریت کا مال اگر مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اس پر ضمان لازم ہوگا اور امام ابو حنیفہؒ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک عاریت کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی بے احتیاطی سے اس کو تلف کر دے یا زیادتی سے تو اس پر ضمان لازم ہوگا اور امام ابو حنیفہؒ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک عاریت کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی بے

---

[1] یعنی مویشیوں کے جو بچے ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں' ماں باپ کے پیٹ میں ہوں ان کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ (م)

احتیاطی سے اس کو تلف کردے یا زیادتی سے تو سب کے نزدیک ضمان دینا پڑے گا)۔

بِعَيْنِهٖ ضَمَانَةٌ - وہ کانا ہے۔

ضِمْنُ الْكِتَابِ - کتاب کی تہ - ضَمِن عاشق کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ كَفَّنَ مُؤْمِنًا ضَمِنَ كِسْوَتَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ - جو شخص کسی مسلمان کو کفن دے وہ قیامت کے دن تک اس کو لباس پہنانے کا ذمہ دار ہوگا۔

اَلْوَضِيْعَةُ بَعْدَ الضَّمِيْنَةِ حَرَامٌ - جب بیع کا معاملہ ختم ہو جائے تو اب قیمت میں سے گھٹانا حرام ہے (بلکہ جو قیمت ٹھہری تھی وہ پوری بائع کو ادا کرنی چاہئے)۔

باب الضاد مع النون

ضَنْءٌ - چلے جانا - چھپ جانا - بہت اولاد ہونا (جیسے ضُنُوْءٌ ہے)۔

اِضْنَاءٌ - کا بھی معنی بہت اولاد ہونا۔

ضَنْءٌ - اصل اور معدن - ضِنْءٌ - اولاد۔

ضُنَاءَةٌ - ضرورت۔

وَلَا نْتَ ضِنْءٌ نَجِيْبَةٍ - تو تو شرافت کی جڑ ہے۔

ضِنْءُ صِدْقٍ - سچائی کی جڑ۔

ضَنْبٌ - مارنا' قبضہ کرنا۔

ضَنْطٌ - عورت کا دو آشنا رکھنا۔

ضَنَطٌ - ٹھوس ہونا۔

ضِنَاطٌ - ہجوم' اژدحام۔

ضَنْكٌ - تنگی۔

ضَنَاكَةٌ - ناتوانی (جسمانی یا عقلی)۔

ضُنَاكٌ - زکام۔

ضِنَاكٌ - مضبوط' سخت بھاری سرین والی عورت' بڑا درخت۔

فِي التِّيعَةِ شَاةٌ لَا مُقَوَّرَةُ الْاَلْيَاطِ وَلَا ضِنَاكٌ - چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی نہ تو بالکل دبلی کھال لٹکی ہوئی اور نہ بہت موٹی ٹھوس بدن کی (بلکہ اوسط درجہ کی لی جائے گی)۔

عَطَسَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَشَمَّتَهٗ رَجُلٌ ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهٗ ثُمَّ عَطَسَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشَمِّتَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهٗ مَضْنُوْكٌ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے چھینکا دوسرے شخص نے اس کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) پھر چھینکا پھر اس شخص نے جواب دیا پھر چھینکا تو پھر اس شخص نے جواب دینا چاہا آنحضرتؐ نے فرمایا اب جانے بھی دے اس کو تو زکام ہے (تو کہاں) تک جواب دے گا - معلوم ہوا کہ دو بار تک جواب دے پھر اس کے بعد ضروری نہیں - بعض نے کہا تین بار تک جواب دے)۔

اَضْنَكَهُ اللّٰهُ يَا اَزْكَمَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو زکام میں مبتلا کر دے۔

اِمْتَخِطْ فَاِنَّكَ مَزْكُوْمٌ - ناک سنک ڈال کیونکہ تجھ کو زکام ہے۔

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا - اس کی زندگی تنگی کے ساتھ ہو گی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ كُلِّ ضَنْكٍ مَّخْرَجًا - یا اللہ ہر تنگی سے مجھ کو خلاصی دے۔

سُئِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا فَقَالَ وَاللّٰهِ هُمُ النُّصَّابُ - امام ابوعبداللہ جعفر صادق سے پوچھا گیا فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا کن لوگوں کے باب میں ہے - فرمایا قسم خدا کی یہ ناصبی لوگوں کے باب میں ہے - (جو آنحضرت کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھتے) پوچھنے والے نے کہا میں آپ پر صدقے میں نے تو ناصبی لوگوں کو دیکھا عمر بھر انھوں نے راحت اور فراغت میں کاٹی - فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب دوبارہ لوٹائے جائیں گے اس وقت گوہ کھائیں گے - کذا فی مجمع البحرین)۔

ضَنٌّ - بخیلی کرنا۔

ضَنَائِنُ - آدمی کی خاص چیزیں جن کو وہ کسی کو دیتے میں بخل کرتا ہے مثلاً خاص لباس یا خاص سواری کا گھوڑا یا خاص گھر یا باغ وغیرہ۔

اِنَّ لِلّٰهِ ضَنَائِنَ مِنْ خَلْقِهٖ يُحْيِيْهِمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَّيُمِيْتُهُمْ فِيْ عَافِيَةٍ-اللہ تعالیٰ کے چند خاص بندے ہیں ایسے جن کو وہ دنیا میں تندرستی کے ساتھ زندہ رکھتا ہے (دنیا میں بھی ان کی چین سے گزرتی ہے) اور آرام کے ساتھ ان کو مار ڈالتا ہے (موت میں بھی کوئی تکلیف نہیں اٹھاتے)-

فُلَانٌ ضِنِّيْ مِنْ بَيْنِ اِخْوَانِيْ يا ضِنِّيَتِيْ-(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یعنی میرے بھائیوں میں وہ سب سے زیادہ مجھ کو عزیز ہے (ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ لِلّٰهِ ضِنًّا مِنْ خَلْقِهٖ-اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی کوئی بندہ خاص اور عزیز ہوتا ہے (جس پر اس کی خاص عنایت ہوتی ہے)-

لَمْ نَقُلْ اِلَّا ضِنًّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-ہم نے یہ بات اس لئے کہی آنحضرت کے ساتھ ہم کو بخل تھا (ہم چاہتے تھے کہ آنحضرت کی خدمت گذاری کا شرف ہم ہی کو حاصل ہو دوسرے لوگ اس میں ہمارے برابر والے نہ ہوں)-

اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ-(جمعہ میں جو اجابت دعا کی ساعت ہے) وہ مجھ کو بتلا دو اس کے بتلانے میں بخیلی نہ کرو (یہ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ اور سَمِعَ يَسْمَعُ دونوں سے آیا ہے)-

اِحْفِرِ الْمَضْنُوْنَةَ-اس کنویں کو کھودو جس کے لئے بخیلی کی جاتی ہے (کیونکہ وہ کنواں بڑے شرف اور بزرگی والا ہے مراد زمزم کا کنواں ہے)-

ضَنِيْنٌ-بخیل-لالچی-

وَلَمْ يَضَنَّ بِهَا عَلٰى اَعْدَائِهٖ-اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو دنیا دینے میں بخیلی نہیں کی (بلکہ کافروں اور فاسقوں کو دنیا کی دولت اور راحت بہت زیادہ دی ہے اس لئے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے)-

ضَنِيْنٌ بِخُلَّتِهٖ-مؤمن کی صفت یہ ہے کہ وہ کسی سے دلی دوستی کرنے میں بخیل ہوتا ہے (ہر شخص کا جلدی سے دوست نہیں بن جاتا بلکہ اس کی دینداری اور پرہیزگاری کا امتحان کرنے کے بعد اس کا دوست بنتا ہے-ایک روایت میں بِخَلَّتِهٖ ہے بہ فتحہ خاء یعنی اپنی حاجت بیان کرنے میں بخیلی کرتا ہے-حتی المقدور اپنی حاجت دوسری مخلوق کے پاس نہیں لے جاتا جو کچھ مانگتا ہے وہ پروردگار سے مانگتا ہے)-

ضَنَّ الزَّنْدُ بِقَدْحِهٖ-پتھر نے آگ نکالنے میں بخیلی کی (یہ ایک مثل ہے جو بخیل کے لئے کہی جاتی ہے)-

هٰذَا عِلْقُ مَضَنَّةٍ-یہ بہت نفیس چیز ہے جس میں بخیلی کی جاتی ہے-

ضَنًى-بیماری سے گل جانا' لاغر ہو جانا-

اِضْنَاءٌ-بیماری سے کمزور ناتواں کر دینا-

اِنْضِنَاءٌ-بیماری سے بالکل ناتواں ہو جانا-

ضَنْوٌ اور ضِنْوٌ-اولاد-

ضَنَاءٌ-بہت اولاد ہونا-

اِنَّ مَرِيْضًا اِشْتَكٰى حَتّٰى اَضْنٰى-ایک بیمار کو بیماری کا شکوہ رہا یہاں تک کہ وہ دبلا ہو گیا اس کا جسم گل گیا-

لَا تَضْطَنِيْ عَنِّيْ-مجھ سے بخیلی مت کر (یعنے مجھ سے ملاپ کرنے میں اور دل کھول کر باتیں کرنے میں)-

اِنِّيْ اَعْطَيْتُ بَعْضَ بَنِيَّ نَاقَةً حَيَاتَهٗ وَاِنَّهَا اَضْنَتْ وَاضْطَرَبَتْ فَقَالَ هِيَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ (عبداللہ بن عمرؓ سے ایک گنوار نے کہا) میں نے اپنے ایک بیٹے کو ایک اونٹنی دی تھی اس کی زندگی تک اس کے بہت سے بچے ہو گئے اور وہ بے قرار ہو رہے ہیں-عبداللہ نے کہا وہ اونٹنی اسی کی ہے زندہ رہے یا مر جائے (اب تو اس سے واپس نہیں لے سکتا بلکہ اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کی ہوگی)-

ضَنَتِ الْمَرْاَةُ تَضْنِيْ ضَنًّا وَاَضْنَتْ وَضَنَاَتْ وَاَضْنَاَتْ-(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے عورت کے متعلق) جب اس کی اولاد بہت ہو جائے-

اَلْخِضَابُ يَذْهَبُ بِالضَّنَاءِ-بالوں کا خضاب کرنا بیماری کی شدت کو دور کرتا ہے-

اَلدُّنْيَا تُضْنِيْ ذَالثَّرْوَةِ الضَّعِيْفِ-دنیا اس مالدار کو ناتواں اور بیمار کر دیتی ہے جو ضعیف الاعتقاد ہو (بخل اور حرص میں گرفتار ہو وہ مال جوڑنے کی فکر میں پڑ جاتا ہے-اور ہمیشہ رنج

اور غم میں بسر کرتا ہے کبھی اس کو چین نصیب نہیں ہوتا نہ اپنے مال اور دولت سے مزہ اٹھاتا ہے)۔

باب الضاد مع الواو

ضَوْءٌ یا ضُوْءٌ یا ضِیَاءٌ۔ روشنی چمک۔

تَضْوِیْئٌ۔ روشن کرنا۔ علیحدہ ہونا۔

اِضَاءَةٌ۔ روشن کرنا۔

اَضِیْ لِیْ اَقْدَحْ لَکَ۔ تو میری حاجت پوری کر میں تیری حاجت پوری کروں گا یا مجھ سے صاف صاف اپنا مطلب بیان کر میں تیرے لئے کوشش کروں گا۔

اِسْتِضَاءَةٌ۔ روشنی لینا۔ (ضِیَاء اور نُوْر میں یہ فرق ہے کہ ضیاء ذاتی روشنی کو کہتے ہیں جیسے سورج کی روشنی اور نور وہ روشنی جو دوسرے سے مستفاد ہو بعض نے کہا نور عام ہے اور ضیاء خاص)۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ۔ اللہ تعالیٰ تو نور ہے میں اس کو کیونکر دیکھ سکتا (یہ حدیث اس قول کی تائید کرتی ہے اور اللہ نور السموات والارض سے بھی یہی نکلتا ہے کہ نور عام ہے ذاتی اور عرضی دونوں کو شامل ہے)۔

لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو (یعنی ان سے صلاح اور مشورہ نہ کرو نہ ان کی رائے پر عمل کرو)۔

یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ۔ آنحضرتؐ شروع زمانہ نبوت میں فرشتہ کی آواز سنتے تھے اور اس کی روشنی دیکھتے تھے۔

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ (حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا) آپ جب پیدا ہوئے تو زمین پر روشنی ہوگئی اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے چمکنے لگے۔

(ضَاءَ اور اَضَاءَ۔ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یعنی روشن ہوا چمکنے لگا)۔

اَضَاءَ تْ لَهُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ۔ دونوں جمعہ کے درمیان اس کے لئے نور چمکنے لگے گا یا نور اس کو چمکا دے گا (یعنی اس زمانہ کو جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہے)۔

فَلَمَّا اَضَاءَ تْ مَا حَوْلَهُ۔ جب اس کے گرد اگرد روشنی ہو گئی یا جب آگ نے اس کے گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا۔

تَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْءُ۔ اس کا تیل خود بخود روشن ہو جانے کے قریب ہے (یہ آنحضرتؐ کی مثال ہے یعنی آپ کا جمال مبارک ایسا ہے کہ اس کے دیکھتے ہی آپ کی نبوت کا یقین ہو جاتا ہے گو آپ قرآن نہ سنائیں)۔

تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی۔ وہ آگ (جو قیامت کے قریب نمودار ہوگی) بصری میں اونٹوں کی گردنیں دکھا دے گی۔

مِنْ اَضْوَئِهِمْ۔ ان سب میں جو زیادہ روشن ہوگا۔

ضَوْجٌ۔ مائل ہونا کشادہ ہونا (جیسے اِنْضِیَاجٌ ہے)۔

اَضْوَاجُ الْوَادِیْ۔ گھاٹی کے موڑ (بعض نے کہا جب تم دو پہاڑوں کے درمیان ہو یعنی تنگ گھاٹی میں پھر وہ کشادہ ہو جائے تو کہتے ہیں اِنْضَاجَ لَکَ یعنی گھاٹی کشادہ ہوگئی)۔

ضَوْرٌ۔ بہت بھوکا ہونا' ضرر پہنچانا' سخت بھوک۔

تَضَوُّرٌ۔ بھوک کی شدت یا مار کی تکلیف سے دہرا ہونا' لپٹنا' بھوک سے چیخنا چلانا۔

دَخَلَ عَلَی امْرَاَةٍ وَهِیَ تَتَضَوَّرُ مِنْ شِدَّةِ الْحُمّٰی۔ آنحضرتؐ ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے وہ بخار کی شدت سے بل پیچ کھا رہی تھی (دوہری ہو رہی تھی یا ضرر کو ظاہر کر رہی تھی یا ہائے واویلا کر رہی تھی)۔

کَانَ صَاحِبُکَ نَرْمِیْهِ فَلَا یَتَضَوَّرُ وَاَنْتَ تَتَضَوَّرُ۔ تمہارے ساتھی کو ہم تیر مارتے تھے وہ چلاتے نہیں تھے اور دہرے نہیں ہوتے تھے تم تو دہرے ہو جاتے ہو۔

ضَوْضَی۔ چیخ پکار غل جو جنگ میں ہوتا ہے۔

ضَوْضَی الْقَوْمُ ضَوْضَاةً۔ لوگوں نے غل مچایا۔

ضَوَاضِیَةٌ۔ آفت مصیبت۔

مُضَوْضِیٌ۔ آواز بلند کرنے والا۔

فَاِذَا اَتَاهُمْ ذٰلِکَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا۔ جب ان پر اس کی

لپیٹ آتی تھی تو وہ چیختے تھے چلاتے تھے۔

وَقَعَ بَیْنَ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ ضَوْضَاءٌ۔ امام ابو عبداللہ اور عبداللہ بن حسن میں جھڑپ (گلخپ) ہوگئی (ایک دوسرے پر چلائے)۔

ضَوْعٌ۔ ہلانا' گھبرا دینا' ڈرانا' تکلیف میں ڈالنا' دبلا کرنا' خوشبو پھیلنا یا بدبو پھیلنا۔

ضَوَائِع ۔دبلے اونٹ۔

ضَوَّاعٌ ۔لومڑی۔

جَاءَ الْعَبَّاسُ فَجَلَسَ عَلَى الْبَابِ وَهُوَ يَتَضَوَّعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَائِحَةٌ لَّمْ يَجِدْ مِثْلَهَا۔ حضرت عباسؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے وہاں دیکھا آنحضرتؐ میں سے ایک ایسی خوشبو پھوٹ رہی تھی کہ ویسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی (آنحضرتؐ کو خوشبو بہت پسند تھی آپ ہمیشہ معطر رہتے بلکہ جس گلی یا کوچہ سے آپ نکل جاتے وہ معطر ہو جاتی)۔

هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ۔ ان کا ذکر مشک کی طرح ہے جب اس کو لگاؤ اس کی خوشبو پھیلتی جاتی ہے (یعنی ہر بار ان کے ذکر میں مزہ آتا ہے)۔

ضَوْكٌ ۔کود جانا۔

اِضْطِوَاكٌ ۔کسی چیز پر سخت جھگڑا کرنا۔

ضُوَاكَة ۔جماعت۔

ضَوْنٌ ۔بہت اولاد ہونا۔

ضُوِیٌّ یا ضَیٌّ ۔ملنا' پناہ لینا' رات کو آنا۔

ضَوًى ۔ہڈی پتلی ہو جانا' ناتواں ہونا' دبلا ہو جانا۔

اِضْوَاءٌ ۔ناتواں بچہ جننا' ناتواں کرنا' گھٹانا' مضبوط کرنا۔

ضَوٰى اِلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ (جب آپ اراک ٹیکری سے حنین کے دن اترے) تو مسلمان آپ کی طرف جھکے۔

اِنْضِوَاءٌ ۔جھکنا' مائل ہونا۔

اِغْتَرِبُوْا وَلَا تَضْوُوْا۔ غیر عورتوں میں شادی کرو۔ اپنی اولاد کو ناتواں مت بناؤ۔ (یعنی کنبے والوں سے شادی کرنے میں اولاد ناتواں ہوتی ہے' موروثی امراض بچوں میں قائم رہتے ہیں۔ طب کے قواعد بھی اسی کو مقتضی ہیں)۔

اَضْوَتِ الْمَرْاَةُ ۔عورت نے کمزور بچہ جنا۔

لَا تَاْتُوْا بِاَوْلَادٍ ضَاوِيْنَ۔ ناتواں اور کمزور بچے مت نکالو (یعنی رشتہ دار عورتوں سے یا کم عمر عورتوں سے نکاح کر کے جب اولاد کے جسمانی قویٰ اچھے اور مضبوط ہوں گے تو انہیں سے دینی اور دنیوی مقاصد پورے طرح سے ادا ہوں گے کمزور ناتواں بچے نہ علوم میں ترقی کر سکتے ہیں نہ فنون اور جنگ میں کام آ سکتے ہیں)۔

لَا تَنْكِحُوا الْقَرَابَةَ الْقَرِيْبَةَ فَاِنَّ الْوَلَدَ يُخْلَقُ ضَاوِيًا۔ اپنے نزدیک کے رشتہ داروں سے نکاح نہ کرو ایسا کرنے سے بچہ ناتواں اور کمزور پیدا ہوتا ہے (دوسرے خاندانی امراض بدستور اولاد میں قائم رہتے ہیں کم نہیں ہوتے)۔

باب الضاد مع الهاء

مُضَاهَاةٌ ۔مشابہ ہونا۔نرمی کرنا۔

ضَهْبٌ ۔بدل دینا۔

ضُهُوْبٌ ۔ناتوانی۔

تَضْهِيْبٌ ۔گرم پتھر پر بھونا۔

ضَهْتٌ ۔خوب روندنا۔

ضَهْدٌ ۔قہر کرنا' غلبہ کرنا (جیسے اِضْهَادٌ اور اِضْطِهَادٌ ہے)۔

كَانَ لَا يُجِيْزُ الِاضْطِهَادَ وَلَا الضُّغْطَةَ۔ شریح قاضی اس معاملہ کو جائز نہیں رکھتے تھے جو زور زبردستی سے تنگ کر کے کیا گیا ہو (اس میں سب معاملات داخل ہیں مثلاً بیع شراء نکاح طلاق یمین ہبہ وغیرہ اگر زبردستی سے مجبور کر کے کئے جائیں تو باطل اور لغو متصور ہوں گے)۔

اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضْطَهَدَ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ کوئی مجھ پر جبر و قہر کرے (مجھ کو مجبور کر کے زبردستی مجھ سے کوئی کام کرائے)۔

ضَهْرٌ ۔کھوا' پہاڑ کی چوٹی۔

ضَاهِرٌ ۔وادی' پہاڑ کا بالائی حصہ۔

ضَهْزٌ ۔خوب روندنا' جماع کرنا' جانور کا منہ سے کاٹنا۔

ضِھْزِم - بخیل - کمینہ -

ضَھْسٌ - منہ کے آگے کے حصے سے کاٹنا -

لَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ اِلَّا ضَاهِسًا - اللہ اس کو اتنا ہی کھانا دے کہ منہ کے آگے کے حصہ سے کھائے (یعنی تھوڑی گھاس جو جانور صرف ہونٹوں سے کھاتا ہے اس کے منہ بھر نہیں ہوتی - یہ ایک بددعا ہے اس کا دوسرا حصہ یہ ہے وَلَا سَقَاهُ اِلَّا قَارِسًا - اس کو پینے کو ٹھنڈے پانی کے سوا اور کچھ نہ ملے نہ دودھ اور شراب) -

ضَھْلٌ - جمع ہونا ایک کے بعد ایک اکٹھا ہونا - دودھ کم ہونا - پتلا، رقیق ہونا کم ہونا کم کرنا - تھوڑا تھوڑا دینا -

اَضْهَلَ النَّخْلُ - کھجور میں پختگی آ گئی -

عَطِيَّةٌ ضَهْلَةٌ - تھوڑی بخشش -

ضَھُوْلٌ - کم دودھ والی اونٹنی یا بکری یا وہ کنواں جسمیں پانی کم ہو -

اَنْشَأَتْ تَطُلُّهَا وَتَضْهَلُهَا - وہ لگی اس میں ٹالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا دینے (یا اس کے گھر والوں کی طرف اس کو پھیر دینے یہ ضهلت الى فلان سے ماخوذ ہے یعنی اس کی طرف لوٹ گئی) -

ضَھْيٌ - عورت کو حیض نہ آنا یا حمل نہ رہنا -

ضَهْيَاءَ - وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو یا حمل نہ رہتا ہو یا جس کی چھاتیاں نہ ابھریں -

مُضَاهَاةٌ - مشابہت -

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ - سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی مورتیں بناتے ہیں (یعنی مصوروں کو اب یہ حدیث عام ہے ہر طرح کی تصویر کو شامل ہے جو جاندار کی ہو خواہ عکسی ہو یا نقشی یا مجسم) -

ضَاهَيْتَ الْيَهُوْدَ - تو نے یہودیوں کی مشابہت کی -

باب الضاد مع الياء

ضَيَجَانٌ یا ضُيُوْجٌ - مائل ہونا، عدول کرنا -

ضَيْحٌ - خالی ہوا، دودھ میں پانی ملانا -

ضَيَاحٌ - پانی ملا ہوا دودھ -

لَوْ مَاتَ يَوْمَئِذٍ عَنِ الضِّيْحِ وَالرِّيْحِ لَوَرِثَهُ الزُّبَيْرُ - اگر وہ اس دن ہوا اور دوا سے مر جاتے تو زبیر ان کے وارث ہوتے (مشہور اس روایت میں عَنِ الضِّحِّ ہے یعنی دھوپ سے اور سورج کی چمک سے محیط میں ہے کہ ضِيْح عرب میں رِيْح کا تابع ہے جیسے اردو زبان میں ہوا "دوا" بولتے ہیں یا روٹی ووٹی) -

اِنَّ اٰخِرَ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا ضَيَاحٌ - اخیر گھونٹ جو تو پئے گا وہ دودھ کا پانی کا ہوگا (یہ حضرت عمارؓ نے صفین کے دن روایت کی ایسا ہی ہوا کہ دودھ پانی ملا ہوا ان کے سامنے لایا گیا - اور اس کو پی کر کہنے لگے غَدًا نَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَهٗ - کل ہم حضرت محمد اور ان کے گروہ سے مل جائیں گے - ان کو یقین ہوگیا کہ اب میں شہید ہوتا ہوں چنانچہ وہ یہ دودھ پانی پیکر میدان جنگ میں شہید ہوئے - آنحضرت نے جیسا فرمایا تھا ان کا آخری گھونٹ یہی ہوا) -

فَسَقَتْهُ ضَيْحَةً حَامِضَةً - ان کو کھٹا پانی ملا ہوا دودھ پلایا -

مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْعُذْرَ مِمَّنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ صَادِقًا كَانَ اَوْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ اِلَّا مُتَضَيِّحًا - جو شخص کسی کے پاس عذر کرے اور اپنے قصور کی معافی چاہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا پھر وہ دوسرا شخص اس کا عذر قبول نہ کرے اور معافی نہ دے تو وہ میرے حوض پر اس وقت آئے گا جب سب لوگ اس کا پانی پی کر فارغ ہو جائیں گے (مطلب یہ ہے کہ سب کے اخیر میں حوض کوثر پر آنا نصیب ہوگا) -

ضیخ - بہنا - برسنا -

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَغَشَّاكُمْ سَحَابُهٗ وَهُوَ مُنْضَاخٌ عَلَيْكُمْ بِوَابِلِ الْبَلَايَا - موت کا ابر تم پر چھا گیا ہے اور وہ بلاؤں کا مینہ تم پر برسائیگا - (اِنْضَاخَ اور اِنْضَخَّ بها زمخشری نے کہا صحیح مُنْصَاعٌ ہے صَيْخٌ سے) - ضَاخَةٌ - آفت اور مصیبت (کذا فی المحیط) -

ضَيْرٌ - ضرر نقصان پہونچانا -

لَا ضَيْرَ - کچھ پرواہ نہیں -

لَا تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ - اللہ تعالیٰ کے دیدار میں تمکو کوئی نقصان نہ ہوگا (کسی طرح کا صدمہ نہیں پہونچے گا ایک روایت میں لا تضارون ہے بہ تشدید راء اس کا ذکر او پر ہو چکا) -

لَا يَضِيْرُكِ - تجھ کو کچھ نقصان نہیں (یعنی حیض آ جانے سے یہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا) -

تَضِيْرُ - ضرر پاتی رہے (یہ ابن حارثؓ کے اشعار میں ہے جو اس نے بویرہ کو جلانے کے باب میں کہے تھے شروع ان کا یہ ہے:

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُوَىٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

لَا ضَيْرَ عَلَيْكُمْ - تم کو کچھ نقصان نہیں (اگر سو جانے کی وجہ سے نماز کا وقت گزر گیا) -

مَا ضَارَ ذٰلِكَ - اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا -

ضَيْزٌ - ظلم کرنا، ستم کرنا، کسی کا حق نہ ہوگا -

ضِيْزٰى - ظلمی، جبری، گھاٹے کی -

قِسْمَةٌ ضِيْزٰى - ظلمی بٹوارہ - بھونڈی تقسیم -

ضَيْعٌ یا ضِيْعٌ یا ضَيْعَةٌ یا ضَيَاعٌ - گم ہونا، تلف ہونا، بیکار ہو جانا -

تَضْيِيْعٌ - ضائع کرنا - ہلاک کرنا - گم کرنا - کھو دینا -

فِي الصَّيْفِ ضَيَّعْتِ اللَّبَنَ - تو نے گرما کے موسم میں دودھ کھو دیا (یہ ایک مثل ہے یعنی تو نے اپنے موقع پر تو اس کو کھو دیا اب پھر اس کو کیوں چاہتا ہے) -

اِضَاعَةٌ - ضائع کرنا -

تَضَيُّعٌ - خوشبو پھوٹنا (جیسے تَضَوُّعٌ ہے) -

ضَيْعَةٌ - زمین مکان پیشہ حرفہ تجارت -

مَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ - جو شخص بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ مال نہ رکھتا ہو تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے) ضیاع بہ کسرۂ ضاد بھی مروی ہے جو جمع ہے ضایع کی یعنی تباہ ہونے والے بال بچے (اس حدیث کا شروع یہ ہے کہ جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ تو اس کے وارثوں کو ملیگا) -

مَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ - جو شخص قرضدار ہو کر مر جائے یا بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ جائیداد نہ چھوڑے تو اس کا قرض ادا کرنا اور اس کے بال بچوں کو پرورش کرنا میرے ذمہ ہے اوائل اسلام میں جب مسلمان نادار تھے تو آنحضرت قرضدار پر جنازے کی نماز نہ پڑھتے پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات دیں مسلمان مالدار ہو گئے تو آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی) -

تُعِيْنُ ضَائِعًا - تو ایک تباہی زدہ کی مدد کرے (مثلاً مفلس بیوہ بچوں کی پرورش کرے ایک روایت میں صانعا ہے یعنی کاریگر کی جو مفلسی کی وجہ سے اپنا پیشہ نہ کر سکتا ہو اس کو سامان خرید دے) -

اِنِّيْ اَخَافُ عَلَى الْاَعْنَابِ الضَّيْعَةَ - میں انگوروں کے خراب ہو جانے کا اندیشہ رکھتا ہوں -

اَفْشَى اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کے پیشہ میں برکت دے (وہ مالدار ہو جائے) -

لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا - دنیا کے پیشوں اور ساز و سامان (جیسے زمین باغ مکان زراعت) میں ایسے مشغول نہ ہو کہ (اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو جاؤ اور) شب و روز دنیا ہی کی رغبت رہے (حالانکہ حلال پیشہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح زراعت صنعت تجارت وغیرہ دنیا کے تمام دھندوں کی کوئی ممانعت نہیں ہے مگر اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ سمجھے بلکہ اس کو آخرت کے صلاح اور فلاح کا ذریعہ کرے جیسے کہتے ہیں الدنیا مزرعة الآخرة مومن ہر وقت اور ہر کام میں آخرت کی بہبودی کا خیال مقدم رکھتا ہے اور جس دنیا سے آخرت برباد ہوتی ہو اس کو ٹھکرا دیتا ہے) -

رَجُلٌ مُضِيْعٌ - وہ شخص جو بہت جائیداد والا ہو -

عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَاتِ - ہم عورتوں اور معاشوں میں مشغول ہو جاتے ہیں -

نَهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ - آنحضرت نے مال کو بیکار تلف کرنے سے منع فرمایا (یعنی اسراف اور فضول میں خرچ سے اور مال کو گناہ اور معصیت میں خرچ کرنے سے بعض نے کہا مال کا

تلف کرنا یہ ہے کہ بیوقوف کے حوالے کر دینا یا بدون محافظت کے چھوڑ دینا یا اس کو رہنے دینا یہاں تک کہ بگڑ جائے مثلاً آم یا اور کوئی میوہ آئے اس کو رہنے دے نہ آپ کھاتے نہ دوسروں کو کھلاتے یہانتک کہ وہ خراب ہو جائے- مال کے تلف کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ جس تجارت یا معاملہ میں نقصان کا یقین ہو اس میں اپنا روپیہ لگائے یا خواہ مخواہ بدون ضرورت کوئی چیز گراں قیمت پر خریدے یا ارزاں بیچ ڈالے- مباح کاموں میں بھی ضرورت اور حاجت سے زیادہ روپیہ صرف کرنا اسراف میں داخل ہے مثلاً ایک گھوڑا سواری کے لئے کافی ہے لیکن چار چار پانچ پانچ گھوڑے رکھے ایک پلنگ ایک بچھونا کافی ہے بیسیوں پلنگ اور بچھونے تیار کرے سینکڑوں کو نچ کرسیاں مکان میں رکھے' بے ضرورت متعدد کوٹھیاں اور مکانا تیار کرے دو تین جوڑے کپڑے کے کافی ہیں لیکن سینکڑوں جوڑے تیار کرائے بیسیوں جوتے اور بوٹ شوز وغیرہ پہننے کے لئے خریدے بے ضرورت تعمیر اور ترمیم کرائے مکان کے نقش اور زیب وزینت میں روپیہ لگائے- جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے مکان کو سجائے' یہ سب اسراف میں داخل ہے اور مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے)-

وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضِيْعَةٍ- اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ذلت اور رسوائی اور تباہی کی جگہ میں نہیں رکھا-

لَا تَدَعِ الْكَثِيْرَ بِدَارِ مَضِيْعَةٍ- اپنا بہت مال ایسے گھر میں مت رکھ جہاں تلف ہونے کا ڈر ہو (اگر ضرورت کے موافق رکھے تو قباحت نہیں)-

فَاَضَاعَهُ صَاحِبُهُ- اس گھوڑے کو اس کے لینے والے نے تباہ کر ڈالا (اس کے دانہ چارہ کی برابر خبر نہیں لی- وہ دبلا اور کمزور ہو گیا)-

لَا يَنْبَغِيْ لِعَالِمٍ اَنْ يُّضِيْعَ نَفْسَهٗ- کسی عالم کو یہ نہیں چاہئے کہ اپنے تئیں بیکار کر دے (چپ چاپ بیکار بیٹھا رہے نہ وعظ ونصیحت کرے نہ دین کی باتیں تعلیم کرے نہ درس وتدریس کرے نہ دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرے- ایسے عالم سے قیامت میں سخت مواخذہ ہوگا-

اَلَيْسَ ضَيَّعْتُمْ فِيْهَا مَا ضَيَّعْتُمْ- کیا تم نے نماز کو بھی تباہ نہیں کیا کیسا کچھ تباہ کیا (بے وقت پڑھنے لگے' سنت کا خیال نہ رکھا' جلدی جلدی ارکان کو ادا کرنے لگے' جاہلوں کو امام بنانے لگے' عالموں کو ان کا مقتدی بننا پڑا' شرائط' آداب اور سنن کا خیال چھوڑ دیا) ایک روایت میں صَنَعْتُمْ فِيْهَا مَا صَنَعْتُمْ ہے یعنی نماز میں جو تم نے تصرف کیا وہ کیا (نماز میں بھی آنحضرت کی پیروی چھوڑ دی نئی نئی باتیں نکالیں' کوئی قضائے عمری پڑھتا ہے کوئی جمعہ پڑھ کر ظہر کی فرض احتیاطی بھی پڑھتا ہے' کوئی گیارہ قدم بغداد کی طرف چلتا ہے اس کا نام صلوۃ غوثیہ رکھتا ہے' کوئی رجب میں صلوۃ الرغائب پڑھتا ہے' کوئی عاشورہ محرم کی نماز ادا کرتا ہے' کوئی صلوۃ فی الزوال پڑھتا ہے' کوئی الصلوۃ سنۃ التراویح یا الصلاۃ واجب الوتر یا الصلاۃ عید الفطر کی بانگ لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ)-

مَنْ لِّيْ بِضَيْعَتِهِمْ- ان کے بال بچوں اور ناتوانوں کی کون ذمہ داری کرتا ہے-

بَيْعُ الْاِمَامِ اَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ- امام کا ان کے مال اور مکانات باغات وغیرہ کا بیچ ڈالنا-

يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ- اس کی پیٹھ پیچھے اس کی تباہی کو روکے (اس کی بیوی بچوں کی حفاظت کرے اگر کوئی اس کی غیبت یا بدگوئی کرے تو اس کا رد کرے اس کو جواب دے)

لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ- جس کے پاس امانت رکھاؤ تو تلف نہیں ہوتی (یعنی پروردگار جو شئی اس کے سپرد کرو وہ محفوظ رہتی ہے)-

بَيَّنَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فَضَيَّعُوْهُ- آنحضرت نے لوگوں سے اس کا بیان کر دیا لیکن انھوں نے اس کو بھلا دیا (اس پر عمل نہیں کیا)-

اَلْعَتَمَةُ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَذٰلِكَ تَضْيِيْعٌ- عشاء کی نماز آدھی رات تک پڑھ سکتے ہیں اور یہ ضائع کرنا ہے-

ضَيَّعْتَنِيْ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ (جو کوئی نماز کو جلدی جلدی خلاف سنت پڑھتا ہے ارکان کو اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتا تو نماز اس سے کہتی ہے) تو نے مجھ کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے-

فَضَيَّعْتُ غَسْلَهٗ - میں نے اس کپڑے کے دھونے میں کمی کی اچھی طرح نہیں دھویا۔

اَخَافُ عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ - مجھ کو اس کے تلف ہو جانے کا ڈر ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ ضَيَاعًا - تیری پناہ اس مال دولت سے جو مجھ کو تباہ کرے (میرا دین برباد کرے میری عزت وآبرو میں اس کی وجہ سے فرق آئے یا میری صحت اس کے سبب سے خراب ہو)۔

كُلُّ رَجُلٍ وَّضَيْعَتُهٗ - ہر شخص اور اس کا پیشہ کاروبار (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر مرد ے وہر کارے)۔

ضَيْفٌ - حائضہ ہونا' مہمان ہونا' مہمانداری کرنا - اترنا' مائل ہونا۔

تَضْيِيْفٌ - جھکانا مائل ہونا۔

اِضَافَةٌ - دوڑنا' بھاگنا' ایک چیز کو دوسرے چیز کی طرف نسبت دینا (جیسے غُلَامُ زَيْدٍ تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ)۔

تَضَيُّفٌ - مہمان ہونا - جھکنا۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا تَضَيَّفَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ - آنحضرت نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج جھک کر ڈوبنے کو ہو (کیونکہ اس وقت شیطان اپنی زلفیں سورج پر رکھ دیتا ہے اور وہ سورج پرستوں کی عبادت کا وقت ہے)۔

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَاِذَا تَضَيَّفَتْ لِلْغُرُوْبِ وَنِصْفُ النَّهَارِ - تین وقتوں میں آنحضرت ہم کو نماز پڑھنے سے منع فرماتے ایک تو جب سورج نکل رہا ہو یہانتک کہ بلند ہو جائے دوسرے جب جھک کر ڈوب رہا ہو تیسرے ٹھیک دوپہر کے وقت۔

ضِفْتُ عَنْكَ يَوْمَ بَدْرٍ - (ابو بکر صدیقؓ سے ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا) میں بدر کے دن تم سے ٹل گیا (الگ ہو گیا میں نے کہا باپ کو کیا ماروں)۔

مُضِيْفٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْقُبَّةِ - اپنی پیٹھ گنبد سے لگائے ہوئے تھے (اس پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے)۔

اِنَّ الْعَدُوَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَمَنُوْا فِيْ اَحْنَاءِ الْوَادِيْ وَمَضَايِفِهٖ - حنین کی جنگ میں دشمن کے لوگ وادی کے موڑ اور اس کے کناروں میں چھپ گئے تھے (اور انھوں نے غفلت میں یک بارگی مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے)۔

اَتَيْنَاكَ مُضَافِيْنَ مُثْقَلِيْنَ - (ابن الکواء اور قیس بن عباد نے حضرت علیؓ سے کہا) ہم دونوں تم سے ڈرتے ہوئے (یا تمہاری پناہ لیتے ہوئے) بھاری ہو کر تمہارے پاس آئے۔

اَضَافَ مِنْهُ - یعنی اس سے ڈرا۔

مَضُوْفَةٌ - وہ امر جس کا ڈر ہو۔

ضَافَهَا ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ - حضرت عائشہ کے پاس ایک مہمان اترا انہوں نے ایک زرد چادر اس کو اوڑھنے کیلئے بھجوائی۔

ضِفْتُ الرَّجُلَ - میں اس مرد کے پاس مہمان ہوا۔

اَضَفْتُهٗ - میں نے اس کی مہمانی کی۔

تَضَيَّفْتُهٗ - میں اس کے پاس مہمان اترا۔

تَضَيَّفَنِيْ - اس نے مجھ کو مہمان اتارا۔

تَضَيَّفْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ سَبْعًا - میں نے سات دن تک مہمان رکھا)۔

ضَيْفٌ - مہمان (اس کی جمع ضُيُوْفٌ اور ضِيْفَانٌ ہے)۔

خُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ قَهْرًا - ان سے مہمان کا حق زبردستی لے لو (یہ اس صورت میں ہے جب کوئی بستی والے خوشی سے مسافر کی مہمانی نہ کریں اور مسافر لاچار اور مضطر ہو اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو ایسی حالت میں ضیافت کا خرچ زبردستی ان سے لے لینا جائز ہے بعض نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا - بعض نے کہا زبردستی ضیافت کا حق لینے سے یہ مراد ہے کہ ان کو برا بھلا کہو ان کی ہجو کہو کرمانی نے کہا ضیافت کی آٹھ قسمیں ہیں شادی بیاہ کی دعوت کو ولیمہ کہتے ہیں اور زچگی کے کھانے کو خُرْس اور ختنہ کے کھانے کو اِعْذَار اور عمارت تیار

ہونے پر جو دعوت کرتے ہیں اس کو وَکِیْرَۃ اور مسافر کے آنے پر جو کھانا کرتے ہیں اس کو نَقِیْعَۃ اور غمی کے کھانے کو وَضِیْمَۃ اور بچہ کا نام رکھنے پر جو کھانا کرتے ہیں اس کو عَقِیْقَہ اور عام دعوت جو اپنے دوستوں کی کرتے ہیں اس کو مادبۃ کہتے ہیں اور یہ سب ضیافتیں مستحب اور مندوب ہیں سوائے ولیمہ کے وہ ایک طائفہ علماء کے نزدیک واجب ہے)۔

كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ۔حضرت ابراہیم نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی (یہ رسم ان ہی سے شروع ہوئی)۔

ضَافَ عَلِيًّا۔حضرت علیؓ کی ضیافت کی (کھانا تیار کر کے ان کے پاس بھیج دیا)۔

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ۔ہر شخص رات کو اپنے مہمان کی خاطر کرنا ضروری ہے ایک دن و رات تو کھلانا واجب ہے (دوسرے دن سنت تیسرے دن مستحب تین دن سے زیادہ پھر مہمان کو ٹھہرنا مکروہ ہے اگر میزبان پر بوجھ نہ ورنہ جائز ہے۔بعض نے کہا ہر حال میں تین دن سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے)۔

ضَيْقٌ یا ضِيْقٌ تنگ ہونا۔

تَضْيِيْقٌ۔تنگ کرنا۔

اِضَاقَةٌ۔تنگی مفلس۔

تَضَيُّقٌ۔تنگ ہونا (جیسے تَضَايُقٌ ہے)۔

ضِيْقُ النَّفَسِ۔دمہ جو مشہور بیماری ہے۔

مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا۔جس نے مکان تنگ کیا یا راستہ کاٹ دیا (اس کو روک کر یا تنگ کر کے)۔

مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ۔سب کاموں میں جو لوگوں پر دشوار اور تنگ ہوں۔

مَا يَجُوْزُ عَلَى النَّاسِ وَمَا يَضِيْقُ عَلَيْهِمْ۔جو لوگوں کو کرنا جائز ہے اور جو نہیں جائز ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔تیری پناہ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے (ایسی تنگی ہوگی کہ لوگ دوزخ میں جانے کی آرزو کریں گے کہ کہیں اس مصیبت سے چھٹیں۔

ضَيْكٌ۔غصہ ہونا۔

ضَالٌ۔جنگلی بیر کا درخت۔

اَضَالَ اِضَالَةً یا اَضْيَلَ اِضْيَالًا۔بیر کے درخت اگائے۔

اَيْنَ مَنْزِلُكَ قَالَ بِاَكْنَافِ بِيْشَةَ بَيْنَ نَخْلَةٍ وَّضَالَةٍ۔تمہارا مکان کہاں ہے (یہ جریر سے پوچھا) انہوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں ایک کھجور اور بیری کے درخت کے درمیان ہے)۔

وَبْرٌ تَدَلّٰى مِنْ رَاْسِ ضَالٍ۔(ابان نے ابو ہریرہؓ کو کہا) یہ ایک جنگلی بلا ہے جو ضال کی چوٹی سے اتر آیا ہے (ابو ہریرہ کی تحقیر کی' ضال ایک پہاڑ ہے اس قبیلے کا جن میں سے ابو ہریرہ تھے)۔

قَدُوْمُ ضَالٍ وَاَنْتَ مُتَكَلِّمٌ بِهٰذَا۔ضال کی ٹیکری سے اترا اور ایسی باتیں کرتا ہے (یہ ابان نے ابو ہریرہ کو کہا غصہ میں آ کر جب ابو ہریرہ نے آنحضرت سے عرض کیا کہ ابان کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ نہ ملنا چاہئے)۔

ضَيْمٌ۔ظلم کرنا۔جبر کرنا۔کسی کا حق گھٹا دینا۔

ضِيْمٌ۔پہاڑ کا کونا' کنارہ۔

ضَيْوَنٌ۔نر بلا (اس کی جمع ضَيَاوِنُ ہے)۔

لغات الحدیث

- یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
- یہ کتاب علامہ وحید الزمانؒ کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
- یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو "انوار اللغۃ ملقب بہ وحید الغات" کے نام سے شائع کی گئی۔
- دوسری مرتبہ علامہ وحید الزمانؒ نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (بھارت) سے اسے "اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کیا۔
- اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے "لغات الحدیث" کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی سے) شائع ہوتا رہا۔
- لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں "نعمانی کتب خانہ" (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایان شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
- عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
- موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
- لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لئے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلف نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
- عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
- لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغنا کا باعث بن گئی ہے۔
- علم و ادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور

E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Phone: 042-7321865

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

نعمانی کتب خانہ

لغات الحدیث

عربی - اُردو

NOMANI

نام کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

جلد: سوم

سرورق
ضیغم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر
نعمانی کتب خانہ

e-mail: nomania2000@hotmail.com

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو
جلد سوم

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جملہ احادیث، اہلِ سُنّت وامامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

NOMANI
نعمانی کتب خانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

www.KitaboSunnat.com

کتاب الطاء ط

طا حروف تہجی میں سے سولھواں حرف ہے حساب جمل میں اس کا عدد نو ہے-

باب الطاء مع الالف

طٰهٰ- جو قرآن شریف میں وارد ہے یہ اسرار الٰہی میں سے ہے جس کے معنی معلوم نہیں- بعض نے کہا طہ کا معنی ہے اے مرد! بعض نے طَـٰهْ پڑھا ہے یعنی زمین کو اپنے پاؤں سے روندو۔ مطلب یہ ہے کہ تہجد کی نماز میں دونوں پاؤں پر زور دے کر کھڑے ہو آپ ایک پاؤں پر کھڑے ہوا کرتے' اصل میں طأ تھا ہمزہ ہا ہو گیا-

طَأْطَأَةٌ- جھکانا' نیچے کرنا' جلدی خرچ کر ڈالنا-

تَطَأْتُ لَهُمْ تَطَاطُؤَ الدُّلَاةِ- میں تو ان کے سامنے ایسا جھک گیا جیسے ڈول کھینچنے والے جھکتے ہیں-

طَأْطَاءٌ- پست زمین-

تَطَأْتُ لَكُمْ تَطَاطُؤَ الدُّلَاةِ- میں تو تمھارے سامنے ایسا جھکا رہا جیسے ڈول نکالنے والے جھکے رہتے ہیں (یہ حضرت عثمانؓ نے لوگوں سے فرمایا یعنی میں نے تم سب سے تواضع اور انکسار کیا' عاجزی سے پیش آیا اور تم میری جان لینے کے درپے ہو)-

فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهٗ- پھر عبداللہ بن عمرؓ نے اپنا سر جھکا لیا-

فَطَأْطَأَهٗ حَتّٰى بَدَالِيْ رَأْسُهٗ- اس کو جھکایا یہاں تک کہ اس کا سر مجھ کو دکھائی دینے لگا-

فَكَانَ يُطَاطِئُ لِيْ فَاَنْظُرُ- آپ میرے لئے جھک جاتے میں (تماشا) دیکھتی رہتی یعنی آپ کی آڑ میں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو غیر مردوں کا دیکھنا درست ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ آپ نے اپنی بیویوں کو اندھے کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے یا محمول ہے عزیمت اور احتیاط اور تقویٰ پر یا خاص ہے ازواج مطہرات سے مگر آخری تاویل صحیح نہیں ہے اس لئے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو حبشیوں کا ناچ دکھلایا اور منع نہیں فرمایا)-

طَأْطَأَ كُلُّ شَرِيْفٍ لِشَرَفِكُمْ- ہر شریف تمھاری شرافت کے سامنے جھک گیا ہے (یعنی شرافت اور بزرگی سب سے بڑھ کر ہے)-

وَقَدْ رَكِبَ بَغْلَةً تَطَأْطَأَتْ عَنْ سُمُوِّ الْخَيْلِ- ایک خچر پر سوار ہوئے جو اونچے گھوڑوں سے پست اور جھکا ہوا تھا-

باب الطاء مع الباء

طَبَاةٌ- طبیعت اچھی ہو یا بری-

طَبٌّ یا طُبٌّ یا طِبٌّ- علاج کرنا- دوا کرنا-

طُبَّ الرَّجُلُ- اس آدمی پر جادو کیا گیا-

مَطْبُوْبٌ- جس پر جادو ہوا ہو-

مَنْ اَحَبَّ طَبَّ- جو کوئی دوست ہو گا- وہ نرمی اور مہربانی کرے گا-

طَبِيْبٌ - علاج کرنے والا۔

تَطَبُّبٌ - حکیم بنا حالانکہ حکمت نہ جانتا ہو۔

تَطْبِيْبٌ - علاج کرنا۔

اِحْتَجَمَ حِيْنَ طُبَّ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ نے پچھنے لگائے۔

فَلَعَلَّ طَبًّا اَصَابَهٗ - شاید اس کو جادو لگ گیا۔

اِنَّهٗ مَطْبُوْبٌ - ان پر جادو کیا گیا ہے۔

بَلَغَنِيْ اَنَّكَ جُعِلْتَ طَبِيْبًا - مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم طبیب بنائے گئے ہو۔ (یہاں طبیب سے مراد قاضی اور حاکم ہے جیسے طبیب بیماروں کی اصلاح کرتا ہے ویسے ہی قاضی اور حاکم جھگڑا کرنے والوں کی اصلاح کرتا ہے)۔

وَصَفَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ كَانَ كَالْجَمَلِ الطَّبِّ - امام شعبی نے معاویہ کی صفت بیان کی تو کہا وہ اس اونٹ کی طرح تھے جو مادہ سے جفتی کرنے میں ماہر ہوتا ہے۔ (بعض نے کہا طب وہ اونٹ جو دیکھ اور سوچ سمجھ کر پاؤں رکھتا ہے' مطلب یہ ہے کہ معاویہ دنیا کی مصلحتوں کو خوب جانتے تھے اور پولیٹکل باتوں میں بڑے ہوشیار تھے)۔

وَاِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو ہوا تھا تو) آپ کا یہ حال ہو گیا تھا کہ آپ ایک کام کو سمجھتے کہ میں اس کو کر چکا (حالانکہ اس کو نہ کیا ہوتا یا آپ یہ خیال کرتے کہ میں عورتوں سے صحبت کرنے پر قادر ہوں جب ان کے پاس جاتے تو صحبت نہ کر سکتے یا آپ عادت کے موافق اپنی عورتوں سے بوس و کنار کرتے پھر جماع کرنا چاہتے لیکن اس پر قادر نہ ہوتے)۔

قَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعَالِجُ الَّذِيْ بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيْبٌ اَنْتَ رَفِيْقٌ وَاللّٰهُ الطَّبِيْبُ - ایک طبیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں آپ کی پیٹھ میں جو ہے (مہر نبوت اس کو وہ رسولی یا تبوڑی سمجھا) اس کا علاج کروں گا' میں طبیب ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو بیماروں پر مہربانی کرنے والا ہے' ان کو تسکین اور تسلی دینے والا ہے اور طبیب تو اللہ ہے (جو ہر ایک بیماری کی حقیقت اور علت اور ہر دوا کی خاصیت سے پوری طرح پر واقف ہے اور شفا اور تندرستی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ ''چوں قضا آید طبیب ابلہ شود''[1] - اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے تو طبیب کی دوا فائدہ کرتی ہے ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا ضرر ہوتا ہے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ ''از قضا سر کنگبیں صفرا فزود۔ روغن بادام خشکی می نمود۔''[2] طیبی نے کہا گو اللہ تعالیٰ کو اس حدیث میں طبیب فرمایا مگر طبیب اس کے اسماء حسنیٰ میں سے نہیں ہے۔ اس لئے یَا طَبِيْبُ کہہ کر اس کو پکارنا درست نہیں ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں اَنْتَ المصحح وانت الممرض وانت المداوی وانت الطبیب۔ یعنی تو ہی چنگا کرنے والا ہے اور تو ہی بیمار کرنے والا ہے اور تو ہی دوا کرنے والا ہے تو ہی علاج کرنے والا ہے)۔

اِنَّ الطَّبِيْبَ نَظَرَ اِلَيَّ - طبیب نے مجھ کو دیکھا یعنی اللہ تعالیٰ نے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الطَّبِيْبُ - حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ طبیب تو اللہ ہے (جب لوگوں نے ان سے کہا کہ ہم تمہارے لئے کسی طبیب کو بلائیں)۔

مَنْ تَطَبَّبَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ ضَامِنٌ - جو شخص (طب کا) علم نہ رکھتا ہو اور لوگوں کی دوا دارو کرے تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔ (حاکم وقت کو لازم ہے کہ ایسے جاہل اور نادان لوگوں کو علاج و معالجہ کرنے سے دوا دارو دینے سے روک دے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اس کو سزا دے)۔

طَابَة - مدینہ منورہ کا ایک نام ہے۔

طَبْطَبَةٌ - پانی کی آواز یا پاؤں زمین پر پڑنے کی آواز' قدموں کی چاپ۔

---

[1] جب موت کا وقت آجاتا ہے تو ڈاکٹر بھی بے بس ہو جاتا ہے (م)

[2] یعنی حالت مرگ میں شہد بھی یرقان بڑھاتا ہے اور روغن بادام بھی مزید خشکی کرتا ہے۔ (م)

طَبَجٌ - احمق ہونا' سخت حماقت (جیسے طَبَجٌ ہے)۔
تَطْبِیْجٌ - گونا گوں ہونا' قسم قسم ہونا۔
طَبِیْجَۃٌ - سرین' چوتڑ۔
اِنَّہٗ کَانَ فِی الْحَیِّ رَجُلٌ لَّہٗ زَوْجَۃٌ وَاُمٌّ ضَعِیْفَۃٌ فَشَکَتْ زَوْجَتُہٗ اِلَیْہِ اُمَّہٗ فَقَامَ الْاَطْبَجُ اِلٰی اُمِّہٖ فَاَلْقَاھَا فِی الْوَادِیْ - محلہ میں ایک شخص تھا جس کی بیوی تھی اور ایک بوڑھی ضعیف ماں تھی بیوی نے اس سے اس کی ماں کی شکایت کی تب وہ احمق اور بے وقوف شخص کھڑا ہوا اور اپنی ماں کو اٹھا کر ایک نالے میں ڈال آیا (جنگل میں پہاڑوں کے درمیان پھینک آیا وہاں وہ بیچاری تڑپ تڑپ کر مرگئی ہوگی) (ایک روایت میں اَطْبَخُ ہے خائے معجمہ سے یعنی پکا بیوقوف احمق)۔
طَبْخٌ - پکانا' بھوننا۔
تَطْبِیْخٌ - بڑا ہونا۔
اِنْطِبَاخٌ - اور تَطَبُّخٌ - پک جانا۔
طَبَّاخٌ - باروچی۔
طِبِّیْخٌ - خربوزہ (جیسے بِطِّیْخٌ ہے)۔
مُطَبَّخٌ - پکوان زمانہ حال کی اصطلاح میں پراٹھے کو بھی کہتے ہیں جس میں شکر شہد انڈے قیمہ ملا کر پکاتے ہیں - مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں اس کا بہت رواج ہے۔
طَبِیْخٌ - پکی ہوئی چیز' چونا ' پکی اینٹ۔
اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ سُوْءً اجْعَلَ مَالَہٗ فِی الطَّبِیْخَیْنِ - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا روپیہ دو پکی ہوئی چیزوں میں خرچ کراتا ہے (یعنی چونا اور اینٹ میں مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت تعمیر میں اس کا پیسہ خرچ ہوتا رہتا ہے)۔
فَاطَّبَخْنَا - پھر ہم نے اپنے لئے کھانا پکایا۔
اِطِّبَاخٌ - اپنے لئے کھانا پکایا - (اور طبخ عام ہے اپنے لئے پکائے یا دوسرے کے لئے)۔
وَوَقَعَتِ الثَّالِثَۃُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَفِی النَّاسِ طَبَاخٌ - اور تیسرا فتنہ جو مسلمانوں میں واقع ہوا (یعنی واقعہ حرہ جو یزید کے زمانہ میں ۶۳ میں ہوا) وہ تو اس وقت رفع ہوا جب لوگوں میں عقلمندی اور بہتری کا نام نہیں رہا - (اکثر صحابہ دنیا سے گزر گئے - پہلا فتنہ حضرت عثمانؓ کا قتل ہے اور دوسرا فتنہ واقعہ جمل اور صفین اور تیسرا واقعہ حرہ جس میں یزید نے اہل مدینہ کو قتل اور غارت کرایا کئی دن تک مسجد نبوی میں نماز نہیں ہوئی - حرم محترم کی بے حرمتی کی گئی - بعض نے کہا تیسرا فتنہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قتل ہے جو ۷۲ھ میں بزمانہ عبدالملک بن مروان ہوا)۔
مَطْبَخٌ - باورچیخانہ۔
(طَبْرٌ) کودنا' چھپ جانا۔
بَنَاتُ طِبَارٍ - آفتیں' مصیبتیں۔
طَبَرٌ - تیز کلہاڑا۔
طَبَرِیَّۃٌ - ایک شہر ہے اس کی نسبت طَبَرَانِی ہے یہ فلسطین میں بحیرۂ طبریہ کے کنارے واقع ہے۔
مَرَّ اَبُوالْحَسَنِ وَاَنَا اُصَلِّیْ عَلَی الطَّبَرِیِّ - امام ابوالحسن گزرے اور میں طبری پر (جو ایک کپڑا ہے منسوب ہے طبرستان کی طرف) نماز پڑھ رہا تھا۔
طَبَرْزَدٌ - سفید سخت شکر۔
اَلطَّبَرْزَدُ یَاْکُلُ الدَّآءَ اَکْلاً - طبرزد (جو ایک قسم کی کھجور ہے یا سفید شکر) بیماری کو بالکل کھا لیتی ہے۔
فَخَرَجَ الْقَائِمُ وَبِیَدِہٖ طَبَرْزِیْنٌ - پھر امام قائم اس پر نکلے ان کے ہاتھ میں طبرزین تھا - (وہ ایک قسم کا ہتھیار ہے جسے تبر یا کلہاڑا کہتے ہیں)۔
طُنْبُوْرٌ - مشہور باجا ہے یعنی ستارا سے طُنْبُوْرٌ یا طِنْبَار بھی کہتے ہیں۔
(طَبْرَسٌ) - جھوٹا لپاٹیا۔
(طَبْزٌ) بھر دینا' جماع کرنا۔
طِبْزٌ - دو کوہان والا اونٹ - پہاڑ کا مضبوط کنارہ۔
(طَبْسٌ) کالا۔
طِبْسٌ - بھیڑیا۔
بَحْرٌ طَبِیْسٌ - گہرا سمندر' بہت پانی والا سمندر۔
کَیْفَ لِیْ بِالزُّبَیْرِ وَھُوَ رَجُلٌ طِبْسٌ - زبیر کو میں کیا کروں وہ تو بھیڑیے کی طرح حریص اور طماع ہیں (ان کو مال

ودولت کی بڑی خواہش ہے)۔

(طَبْش) لوگ۔

مَافِی الطَّبْشِ مِثْلُهٗ۔لوگوں میں اس کے مثل کوئی نہیں۔

طَبَاشِیر۔مشہور دوا ہے۔یعنی بانس کا مغز جو سفید ہوتا ہے۔

طَبْطَبٌ۔آواز پانی کی یا کوڑے پڑنے کی یا پاؤں زمین پر پڑنے کی۔

فَسَمِعْتُ الْاَعْرَابَ یَقُوْلُوْنَ الطَّبْطَبِیَّۃَ الطَّبْطَبِیَّۃَ۔ میں نے گنواروں سے سنا وہ کہتے تھے کہ کوڑے سے بچو(جس کے پڑنے سے طب طب آواز نکلتی ہے۔)

وَ لِاَقْدَامِهِمْ طَبْطَبَۃٌ۔ان کے پاؤں کی طب طب آواز نکل رہی تھی۔

طَبْطَابٌ۔وہ پرندہ جس کے دو بڑے کان ہوتے ہیں۔

طَبْطَابَۃٌ۔چوڑی لکڑی جس سے گیند کھیلتے ہیں گینڈ کا بلا۔

طَبْعٌ۔مہر کرنا' پیدا کرنا' زینت دینا' نقش کرنا' چھا دینا' بنانا' بھر دینا۔

طُبِعَ عَلَیْهِ۔اس کی خلقت اسی پر ہوئی ہے(یعنی یہ اس کی پیدائشی صفت ہے۔)

تَطْبِیْعٌ۔بھر دینا' رام کرنا۔

تَطَبُّعٌ۔دوسروں کی سی طبیعت بنانا۔

اِنْطِبَاعٌ۔چھپ جانا' نقش ہو جانا۔

طَبِیْعَۃٌ۔اور طِبَاعٌ طبیعت۔

دَارُ الطِّبَاعَۃِ۔چھاپہ خانہ(جیسے مَطْبَعٌ ہے)۔

مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهٖ۔جو شخص تین جمعے(بلا عذر) چھوڑ دے(گو اپنے گھر میں ظہر کی نماز ادا کرے) اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔(انوار اور فیوض الٰہی اس کے دل پر نہ اتریں گے بلکہ اس کا دل سخت ہو جائے گا عبادت کی لذت نہیں پائے گا)۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ یَهْدِیْ اِلٰی طَبَعٍ۔اللہ کی پناہ اس طمع اور حرص سے جو عیب اور برائی کی طرف لے جائے(مجاہد نے کہا رَیْن طَبَع سے کم ہے اور طَبَع اِقْفَال سے کم ہے نہایہ میں ہے کہ طبع بہ سکون با مہر کرنا اور بفتح با میل کچیل زنگ)۔

طَبِعَ السَّیْفُ طَبَعًا۔(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) تلوار زنگ آلود ہو گئی۔

لَا یَتَزَوَّجُ مِنَ الْعَرَبِ فِی الْمَوَالِیْ اِلَّا لَطَّمِعُ الطَّبِعُ۔عرب ہو کر غیر قوم میں شادی کرنے والا وہی ہے جو حریص اور عیب دار ہو(عمدہ اور شریف عرب اپنی ہی قوم میں شادی کرتے ہیں)۔

فَاِنَّ اٰمِیْنَ مِثْلُ الطَّابَعِ عَلَی الصَّحِیْفَۃِ۔(دعاء کے بعد آمین کہو) آمین ایسی ہے جیسے مہر خط پر کی جاتی ہے(خط مہر سے پورا ہوتا ہے اور اعتماد کے لائق ٹھہرتا ہے اسی طرح دعاء بھی آمین سے ختم اور مزین ہوتی ہے۔)

فَاِنَّ عَلَیْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ۔اس پر شہیدوں کا نشان ہے۔

طُبِعَتْ فِیْهَا طِیْنَۃُ اٰدَمَ۔جمعہ ہی کے دن آدم کی مٹی پکائی گئی۔

کُلُّ الْخِلَالِ یُطْبَعُ عَلَیْهَا الْمُؤْمِنُ اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَالْکِذْبَ۔سب خصلتوں پر مومن کی پیدائش ہوتی ہے۔(گو بری خصلتیں ہوں جیسے بخیلی' نامردی' بزدلی' حرص' طمع وغیرہ) مگر امانت میں خیانت (چوری) اور جھوٹ ان پر مسلمان کی پیدائش نہیں ہوتی(جھوٹ اور خیانت گویا مسلمانی کی ضد ہیں ان کے ساتھ مسلمانی جمع نہیں ہو سکتی بلکہ ہر ایک مسلمان سچا راست باز امانتدار ہوتا ہے) لَهَا طَلْعٌ نَضِیْدٌ هُوَ الطَّبِیْعُ فِیْ کُفُرَّاهُ یا کَافُوْرِهٖ۔لَهَا طَلْعٌ نَضِیْدٌ جو سورہ''قٓ'' میں ہے اس کی تفسیر حسن نے یہ کی کہ مغز جو کھجور کے غلاف کے اندر ہوتا ہے(یعنی اوپر کا چھلکا اس کے اندر پختہ مغز اور شیرین اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے کھانے کے لئے بنایا)۔

اَلْقَی الشَّبَکَۃَ فَطَبَّعَهَا سَمَکًا۔جال ڈالا پھر اس کو مچھلیوں سے بھر دیا۔

تَطَبَّعَ النَّهْرُ۔(یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) نہر بھرپور ہو گئی۔

طَبَّعْتُ الْاِنَاءَ۔میں نے برتن پورا بھر دیا۔

لِاَنَّ فِیْهَا طُبِعَتْ طِیْنَۃُ اَبِیْكَ۔کیونکہ جمعہ ہی کے دن

تیرے باوا آدم کی مٹی پکائی گئی-

طَبَائِعُ الْجِسْمِ عَلٰی اَرْبَعَةٍ-انسانی جسم کی طبیعت چاروں عناصر سے ہوتی ہے (کبھی ہوا غالب ہوتی ہے، کبھی ارضیت، کبھی مائیت، کبھی ناریت)-

(طَبْقٌ) چمٹ جانا (جیسے طَبَقٌ ہے)-

تَطْبِیْقٌ-مطابق کرنا، ڈھانپ لینا، ساری زمین پر مینھ برسنا، عام ہونا، رکوع میں دونوں ہاتھ ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لینا، جدا کر دینا-

مُطَابَقَةٌ-موافق ہونا، برابر ہونا (جیسے طِبَاقٌ ہے) ایک کپڑے پر دوسرا کپڑا پہن لینا-

اِطْبَاقٌ-ڈھانپ لینا، نمودار ہونا، تاریک ہونا، اتفاق کرنا، اجماع کرنا، ہمیشہ رہنا-

تَطَابُقٌ-موافق ہونا، برابر ہونا، جوڑ ہونا-

طَابَاق-بڑا شیشہ-

طَابَق-توا (اس کی جمع طَوَابِق ہے)-

هٰذَا طِبْقُ هٰذَا-یہ اس کے جوڑ کا ہے-

طَبَقٌ-سرپوش، روئے زمین جس پر کھانا کھائیں، زمانہ کا ایک قرن، یا بیس سال، آدمیوں اور ٹڈیوں کا بڑا گروہ، جماعت، حال-

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا طَبَقًا-یا اللہ ہم پر ایسی بارش برسا جو ساری زمین پر برسے یعنی عام ہو-

لِلّٰهِ مِائَةُ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ مِنْهَا لِطِبَاقِ الْاَرْضِ-اللہ کی سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک ایک رحمت اتنی بڑی ہے کہ ساری زمین کو ڈھانپ لے-

لَوْ اَنَّ لِيْ طِبَاقَ الْاَرْضِ ذَهَبًا-اگر میرے پاس ساری زمین برابر سونا ہو یا زمین بھر-

اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ-جب ایک قرن گزر جاتا ہے تو دوسرا قرن نمودار ہوتا ہے (یوں دنیا کی آبادی کا سلسلہ جاری ہے)-

قُرَيْشٌ الْكَتَبَةُ الْحَسَبَةُ مِلْحُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عِلْمُ عَالِمِهِمْ طِبَاقُ الْاَرْضِ-قریش کے لوگ لکھنے والے اور حساب کرنے والے اس امت کے نمک ہیں ان کے عالم کا علم زمین کو ڈھانپ لے گا-(ایک روایت میں طَبَقُ الْاَرْضِ ہے معنی وہی ہیں)-طِبَاقُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ-زمین آسمان کے درمیان بھر کر-

حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كُشِفَ طَبَقُهٗ لَاَحْرَقَ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَيْءٍ اَدْرَكَهٗ بَصَرُهٗ-پروردگار کا حجاب نور ہے اگر اس کا ڈھکن کھل جائے (پردہ اٹھ جائے) تو اس کے مبارک چہرے کی چمکیں (شعاعیں) جہاں تک اس کی نگاہ جائے ہر چیز کو جلا دیں (اس لئے پروردگار نے اپنے آپ کو حجاب اور پردے میں رکھا ہے کہ اس کی مخلوق تباہ نہ ہو لیکن اپنی نشانیاں ظاہر کر دیں-اَلظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ کا یہی مطلب ہے یعنی اپنے ذات سے تو پوشیدہ ہے لیکن اپنی قدرت کی نشانیوں سے ظاہر ہے)-

تُوْصَلُ الْاَطْبَاقُ وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ-قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ غیر لوگوں سے تو ملاپ ہوگا لیکن عزیزوں اور رشتہ داروں سے قطع تعلق (یعنی ناطے والوں سے تو دوری اختیار کریں گے اور غیروں سے دوستی اور محبت)-

يَشْتَجِرُوْنَ اِشْتِجَارَ اَطْبَاقِ الرَّأْسِ-اس طرح ایک دوسرے سے گتھ جائیں گے جیسے سر کی ہڈیاں ایک دوسرے میں گھسی ہوتی ہیں (مطلب یہ کہ آپس ہی میں خوب لڑیں گے، ایک دوسرے کو ماریں گے)-

اِحْدَى الْمُطْبِقَاتِ-یہ بھی ایک بڑی آفتوں میں سے ہے-(آفتوں کو بَنَاتُ طَبَقٍ کہتے ہیں)-

لَاَقْطَعَنَّ مِنْهُ طَابِقًا اِنْ قدرت علیه-عمران بن حصین کا ایک غلام بھاگ گیا تھا-) انھوں نے کہا اگر میں نے اس کو پا لیا تو اس کا ایک عضو کاٹ ڈالوں گا (بھاگنے کی یہی سزا دوں گا)-

اِنَّمَا اُمِرْنَا فِي السَّارِقِ بِقَطْعِ طَابِقِهٖ-ہم کو چور کا ایک عضو کاٹ ڈالنے کا حکم ہوا-(طابق بہ فتحہ اور بکسرہ با عضو جیسے ہاتھ پاؤں اس کی جمع طَوَابِق ہے)-

فَخَبَزْتُ خُبْزًا وَشَوَيْتُ طَابِقًا مِنْ شَاةٍ-میں نے

روٹی پکائی اور بکری کا ایک پارچہ بھونا (جس کو دو یا تین آدمی کھا سکیں)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُطَبِّقُ فِيْ صَلٰوتِهٖ - عبداللہ بن مسعودؓ رکوع اور قعدے میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر ان کو گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتے تھے۔ (ان کو اس بات کی خبر نہ ہوئی کہ یہ حکم ابتدا میں تھا پھر منسوخ ہو گیا)۔

وَتَبْقٰى اَصْلَابُ الْمُنَافِقِيْنَ طَبَقًا وَّاحِدًا - منافقوں کی پیٹھیں جڑ کر ایک تختہ کی طرح ہو جائیں گی (وہ سجدہ نہ کر سکیں گے)۔

لَئِنْ مَّلَكَ مَرْوَانُ عِنَانَ خَيْلٍ تَنْقَادُلَهٗ فِيْ عُثْمَانَ لَيَرْكَبَنَّ مِنْكَ طَبَقًا تَخَافُهٗ - (عبداللہ بن زبیرؓ نے معاویہ سے کہا) اگر کہیں مروان کے اختیار میں ان گھوڑوں کی باگ آ گئی جن کو تم عثمان کے لئے اس کے ساتھ چلاتے ہو تو وہ ایک ایسی جگہ جا بیٹھے گا جس سے تم کو خوف پیدا ہو گا۔ (مطلب یہ کہ مروان جو دغا باز ہے وہ اخیر میں تم سے بھی دغا کرے گا۔ اور خود مختاری اور بغاوت کا جھنڈا بلند کرے گا ایسا ہی ہوا)۔

سَئَلَ اَبَاهُرَيْرَةَ مَسْئَلَةً فَاَفْتَاهُ فَقَالَ طَبَّقْتَ - عبداللہ بن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا ابن عباسؓ نے کہا تم نے ٹھیک کہا (یعنی تمھاری ضرب ٹھیک جوڑ پر پڑی کیونکہ اصل میں تطبیق کہتے ہیں ٹھیک جوڑ پر پڑنے کو)۔

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا حَدًّا طَبَقًا - یا اللہ ہم کو ایسے مینہہ سے پانی پلا یعنی ساری زمین بھر دے۔

زَوْجِيْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ - میرا خاوند نامرد احمق ہے یا بات نہیں سمجھتا یا بات نہیں کر سکتا' اس کے دونوں لب ملے رہتے ہیں۔

اِنَّ مَرْيَمَ جَاعَتْ فَجَاءَ طَبَقٌ مِّنْ جَرَادٍ فَصَيَادَتْ مِنْهُ - حضرت مریم علیہ السلام کو بھوک لگی اتنے میں ٹڈیوں کا ایک پرا آیا انھوں نے اس میں سے شکار کیا۔

اِنِّيْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلٰثٍ - (عمرو بن عاص نے کہا) میرے تین حال گزرے ہیں۔

كَمَا وَافَقَ شَنٌّ طَبَقَةَ - (حضرت علیؓ نے جو عمرو بن عاص کو خط لکھا اس میں عرب کی یہ مثل **كما وافق شن طبقة** لکھی۔ یعنی) جیسے شن طبقہ کے موافق ہو گیا۔ (شن عبدالقیس کا ایک قبیلہ تھا اور طبقہ ایاد قبیلہ کی ایک شاخ ہے دونوں نے ایک امر پر اتفاق کیا لوگوں نے کہا وافق شن طبقة اس روز سے یہ ایک مثل ہو گئی۔ جب دو آدمی ایک کام پر متفق ہو جائیں یا ایک ہی سے کام کریں تو یہ مثل کہی جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ تم اور معاویہ دونوں ایک ہو گئے جیسے انھوں نے بغاوت اور سرکشی اور امام وقت کی نافرمانی اختیار کی ویسے ہی تم نے بھی کیا۔ بعض نے کہا شن عرب میں ایک مکار فریبی شخص تھا اس کی عورت طبقہ بھی اپنے خاوند کی طرح مکار اور دغا باز نکلی اس وقت سے یہ مثل کہی گئی۔ بعض نے کہا شن چمڑے کا ایک ظرف تھا وہ پرانا ہو کر پھٹ گیا تھا لوگوں نے اس پر ایک غلاف چمڑے کا چڑھایا اتفاق سے وہ غلاف اس ظرف کے برابر نکلا اس وقت سے یہ مثل شروع ہو گئی)۔

اِشْتَرَيْتُ سُعْنًا مُّطْبَقًا - میں نے ایک کشادہ قدح (پیالہ) خریدا۔

مَنْ يَّلِي الْاَمْرَ بَعْدَ السُّفْيَانِيْ فَقَالَ يَكُوْنُ بَيْنَ شَثٍّ وَّطُبَّاقٍ - (امام محمد بن حنفیہ نے اس شخص کا حال بیان کیا) جو سفیانی کے بعد حاکم ہو گا تو کہا کہ وہ شث اور طباق کے درمیان ہو گا۔ (یہ دونوں درختوں کے نام ہیں جو ملک حجاز میں ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اس ملک سے نکلے گا جہاں شث اور طباق اگتے ہیں)۔

اِضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْاَسِيْرِ فَقَالَ اِنَّ يَدِيْ طَبِقَةٌ - (حجاج نے ایک شخص سے کہا اٹھ اور) اس قیدی کی گردن مار۔ اس نے کہا میرا ہاتھ پہلو سے چپک گیا ہے اٹھ نہیں سکتا۔ (اس لئے میں معذور ہوں۔ یہ اس شخص نے اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے کہا۔ کیونکہ حجاج بڑا ظالم تھا اس نے ہزار نیک بزرگوں کو ظلم سے قتل کرایا)۔

فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا - سات دن تک وہ ابر ان پر گرا رہا۔ (پانی برساتا رہا)۔

اَسْقِنَا مُطْبِقَةٌ مُغْدِقَةٌ مُّوْنِقَةٌ-ہم کو ایسے ابر سے پانی پلا جو تہہ بہ تہہ گاڑھا ہو بہت پانی والا خوشی دینے والا ہو-

مَضٰی طَبَقٌ مِّنَ اللَّیْلِ-رات کا بڑا حصہ گزر گیا-

بِنْتُ طَبَقٍ-کچھوا-

لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِی الطَّابِقِیَّةِ-نماز اس عمامہ میں جائز نہیں جس کو تھوڑی کے نیچے نہ پھرائے (یہ صدوق کا قول ہے جو علمائے امامیہ میں سے ہیں)-

اَلطَّابِقِیَّةُ عِمَّةُ اِبْلِیْسَ-ایسا عمامہ جو تھوڑی کے تلے نہ پھرایا جائے ابلیس کا عمامہ ہے-

(طَبْلٌ) طبلہ بجانا-

طَبَّالٌ-طبلہ بجانے والا-

طَبْلٌ-مخلوق کو بھی کہتے ہیں-

اَخْرَجَنِیْ مِنْ طَبْلِ دَارِہٖ-مجھ کو اپنے مکان کے جلوخانہ سے نکالا-

(طَبْنٌ) گاڑ دینا-

طَبْنٌ-یا طَبَانَةٌ-سمجھ جانا-

اِطْبِیْنَانٌ-اطمینان-

طَابِنٌ-عقلمند، سمجھدار-

طَابُوْنٌ-آگ گاڑنے کا مقام تاکہ بجھے نہیں-

طَابُوْنِیٌ-روٹی جو اس کی طرف منسوب ہے-

اَیُّ الطَّبْنِ ھُوَ-وہ کن لوگوں میں سے ہے-

فَطَبِنَ لَھَا غُلَامٌ رُوْمِیٌّ-ایک رومی لڑکا اس کی نیت سمجھ گیا (کہ وہ اس سے بدکاری کرانا چاہتی ہے ایک روایت میں فطبن بہ فتحہ باء ہے یعنی اس کو پھسلایا، خراب کیا)-

(طَبَنْجَةٌ) ایک مشہور ہتھیار ہے جس کو فارسی میں تفنگچہ کہتے ہیں اور اردو میں طپنچہ یا طمنچہ-

(طَبْوٌ) بلانا (جیسے اِطِّبَاءٌ ہے)-

اِطْبَأْوُہٗ-اس کو مار ڈالا-

(طَبْیٌ) کھینچنا، پھیر دینا، بلانا-

طَبْیٌ-بھٹنیاں لٹک جانا-

طُبْیٌ-چھاتی کی بھٹنی-

وَلَا الْمُصْطَلِمَةِ اَطْبَاؤُھَا-اور نہ جس کی بھٹنیاں کٹی ہوں (بعض نے کہا اطباء گھوڑوں اور درندوں کی چھاتیوں (تھنوں) کو کہتے ہیں- جیسے اَخْلَافٌ اور ضُرُوْعٌ چار پایوں کے تھنوں کو)-

قَدْ بَلَغَ السَّیْلُ الزُّبَا وَجَاوَزَ الْحِزَامُ الطُّبْیَیْنِ-سیلاب ٹیلے سے اونچا ہو گیا اور کمر بند چھاتیوں سے پار ہو گیا (یہ ایک مثل ہے جو شر اور برائی سے حد سے بڑھ جانے پر کہی جاتی ہے جیسے پانی سر سے اونچا ہو گیا)-

کَانَ اِحْدٰی یَدَیْہِ طُبْیُ شَاةٍ-اس کا ایک ہاتھ بکری کے تھن کی طرح ہے-

اِنَّ مُصْعَبًا اِطَّبَی الْقُلُوْبَ-مصعب بن زبیر نے تو لوگوں کا دل اپنی طرف پھیر لیا- (لوگ اس سے محبت کرنے لگے)-

اِطِّبَاءٌ-بلانا، پھیرنا، مائل کرنا، اپنے لئے چننا-

طَبَاطَبَا-ابراہیم بن اسماعیل بن حسن کا لقب ہے اس کی اولاد کو طَبَاطَبَائِیّ کہتے ہیں-

باب الطاء مع الجیم

(طَجْنٌ) بھوننا-

طَاجِن اور طَیْجَن-کڑھائی-

مُطَجَّنٌ-کڑھائی میں بھنا ہوا-

باب الطاء مع الحاء

(طَحٌّ) پھیلانا، ایڑی سے چھیل ڈالنا-

اِطِّحَاحٌ-گرا دینا، پھینک دینا-

اِنْطِحَاحٌ-پھیل جانا-

(طَحْرٌ) پھینک دینا، سانس پھولنا-

فَسَمِعْنَا لَھَا طَحِیْرًا-ہم نے اس کے سانس پھولنے کی آواز سنی-

فَاِنَّكَ تَطْحَرُھَا-تو اس کو دور کرتا ہے، پھینک دیتا ہے-

طَحْرٌ کے معنی جماع کرنے کے بھی آئے ہیں-

طَحُوْر-وہ کمان جس کا تیر دور جائے (جیسے مِطْحَرٌ ہے)-

طِحْرِبَةٌ-ابر کا ٹکڑا یا کپڑے کا ٹکڑا-

طَحْرَبَ-دوڑا-

طَحْرَبَ الْقِرْبَةَ-مشک بھر دی-

طِحْرِب-کوڑا کرکٹ' کچرا-

تَدْنُو الشَّمْسُ مِنْ رُؤُسِ النَّاسِ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ طُحْرُبَةٌ یا طِحْرِبَةٌ-قیامت کے دن سورج لوگوں کے سر سے نزدیک ہو جائے گا اور کسی کے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہ ہوگا-(جس سے دھوپ کی گرمی بچائے-ایک روایت میں طُخْرُبَةٌ ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہیں)-

(طُحْرُوْرٌ) یا طُحْرُوْرَةٌ-ابر کا ٹکڑا' بدلی (جمع طَحَارِیْر ہے)-

(طِحْرِفٌ) یا طِحْرِفَةٌ-ہر یرہ' پتلا کھی' پتلا ابر-

(طَحْرِمَةٌ) بھر دینا-

مَا عَلَيْهِ طِحْرِمَةٌ-اس پر کچھ نہیں ہے-

(طَحْزٌ) جماع کرنا-

(طَحْسٌ) جماع کرنا-

(طَحْطَحَةٌ) تھوڑا ہنسنا' توڑنا' متفرق کر دینا' ہلاک کرنا-

طَحْطَاحٌ-شیر-

مَا عَلَيْهِ طِحْطِحَةٌ-اس پر کچھ نہیں ہے یا بال نہیں ہیں-

(طَحْلٌ) تلی پر مارنا' بھر دینا' تلی بڑھ جانا' بدبودار ہونا-

طِحَالٌ-تلی-

(طِحْلَبٌ) کائی یعنی سبزہ جو پانی پر جم جاتا ہے-

طَحْمَةٌ-ہجوم کرنا-

طُحْمَةٌ-رات کا بڑا حصہ' جماعت-

طُحَمَةٌ-سخت جنگجو' بہت اونٹ-

مَطْحُوْمٌ-بھرا ہوا-

(طَحْمَرَةٌ) کودنا' بھر دینا-

طُحَامِر-پٹو-

مَا عَلٰى رَأْسِهٖ طِحْمِرَةٌ-اس کے سر پر ایک بال بھی نہیں ہے-

(طَحْنٌ) پیسنا' گول ہو جانا-

تَطْحِيْنٌ-آٹا پیسنا-

طَاحُوْنٌ-چکی یا پن چکی-

طَحَّانَةٌ-وہ چکی جس کو جانور چلاتا ہے-

طَحَّانٌ-آٹا پیسنے والا-

طِحْنٌ-آٹا (جیسے طَحِيْنٌ ہے)-

فَاَخْرَجَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَفَّيْنِ لَهٗ كَدِيْدٌ كَكَدِيْدِ الطَّحِيْنِ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو نکالا دو صفیں کر کے آپ کے چلنے سے آٹے کی طرح باریک غبار اڑ رہا تھا-(یعنی وہاں کی زمین نرم اور ملائم اور باریک تھی چلنے میں آٹے کی طرح غبار اڑتا)-

فَيَطْحَنُ فِيْهَا-وہ وہاں چکی پیسے گا (اس کی آنتیں باہر نکلی پڑی ہوں گی) وہ ان کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے گا-

فَمَا زَالَ يَطْحَنُهَا-وہ برابر اس کو رگڑتا رہے گا-

نَهٰى عَنْ قَفِيْزِ الطَّحَّانِ-آٹا پیسنے والے کا حق اسی آٹے میں سے دلانا اس سے منع فرمایا (مثلاً آٹا پیسنے والے کی اجرت یوں ٹھہرائے کہ تو سیر آٹے میں سے ایک چھٹانک اجرت لے لے-قفیز ایک پیمانہ ہے)-

(طَحْوٌ) دور ہونا' ہلاک ہونا' اوندھا گرانا' دھکیلنا' کروٹ پر لیٹنا' بہت ہونا' چمکنا' لے جانا-

طَحَابِكَ قَلْبٌ فِي الْحِسَانِ طَرُوْبٌ-تجھ کو وہ دل جو حسن پرست تھا کہاں کہاں لے گیا-

وَمَا طَحَاهَا-قسم اس کی جس نے زمین کو پھیلایا کشادہ کیا-

طَحٰى-کشادہ زمین' چوڑی زمین-

(طَحْيٌ) کروٹ پر لیٹنا-

طَحْيَةٌ مِّنْ سَحَابٍ-ابر کا کوئی ٹکڑا-

باب الطاء مع الخاء

(طَخٌّ) دور کر دینا، پھینک دینا، جماع کرنا، بدخلق ہونا۔

مِطَخَّةٌ۔ وہ لکڑی جس سے بچے کھیلتے ہیں۔

(طَخْوٌ) پتلا۔ (یہ طَاخِوٌ سے نکلا ہے یعنی کالا ابر، گھٹا)۔

(طُخْرُبَةٌ) لباس یا چیتھڑا۔

لَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ طُخْرُبَةٌ۔ ان میں سے کسی پر ایک چیتھڑا بھی نہ ہوگا (اس کا بیان اوپر گزر چکا ہے طحربة میں)۔

(طَخَاءٌ) دل کی پریشانی، تاریکی، بلند ابر۔

طَخْيَاءُ۔ تاریک رات، اور جو کلام سمجھ میں نہ آئے۔

اِنَّ لِلْقَلْبِ طَخَاءً كَطَخَاءِ الْقَمَرِ۔ دل پر تاریکی کا ایک پردہ چڑھ جاتا ہے جیسے چاند پر ابر چڑھ جاتا ہے (اور اس کی روشنی روک دیتا ہے)۔

اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ طَخَاءً عَلٰى قَلْبِهٖ فَلْيَاْكُلِ السَّفَرْجَلَ۔ جب کوئی تم میں سے اپنے دل پر بوجھ یا حجاب پائے تو بہی کھائے (بہی ایک مشہور میوہ ہے، سیب کے بعد نہایت مفرح اور مقوی قلب ہے، سیب کی بھی یہی خاصیت ہے)۔

باب الطاء مع الراء

(طَرْءٌ) دور سے اور اچانک نمودار ہونا۔ عارض ہونا۔

اِطْرَاءٌ۔ حد سے زیادہ تعریف کرنا۔

طَارِی۔ جو عارض ہو اور اصلی نہ ہو، اجنبی مسافر کو بھی کہتے ہیں۔

طُرَّاءٌ۔ غرباء۔

طُرْآنٌ۔ راستہ، برا کام۔

اَمْرٌ طُرْآنِیٌّ۔ وہ کام جس کے آنے کا راستہ معلوم نہ ہو (یعنی کہاں سے آیا)۔

طَرَاَ عَلَیَّ حِزْبِیْ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ وہ وقت دفعتاً آ پہنچا جس میں میں قرآن کا ورد پڑھا کرتا تھا۔

لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِیْسَى ابْنَ مَرْيَمَ۔ مجھ کو اتنا مت بڑھاؤ جیسے نصاری نے حضرت عیسی کو بڑھا دیا (کہ بشریت اور عبدیت کے مرتبہ سے چڑھا کر ان کو خدا کا بیٹا بنا دیا) میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اللہ کا پیغام اس کے بندوں کو پہنچانے والا، رسول کے یہی معنی ہیں)۔

(طَرَبٌ) خوش ہونا، یا ہلکا ہونا۔

تَطْرِيْبٌ۔ گانا، سر نکالنا، آواز بڑھانا اس کو اچھا کرنا جیسے گانے والے کرتے ہیں، خوش کرنا (جیسے اِطْرَابٌ ہے)۔

اِسْتِطْرَابٌ۔ خوش کرنے کی درخواست کرنا۔

طَرُوْبٌ۔ بہت خوش، مگن۔

مُطْرِبٌ۔ گانے والا۔

مَطْرَبٌ۔ تنگ راستہ۔

مَطَارِبُ۔ تنگ راستے اور متفرق راستے۔

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَطْرَبَةَ وَالْمَقْرَبَةَ۔ اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو چھوٹے چھوٹے متفرق راستوں (گلیوں) کو بدل ڈالے (کیونکہ ایسا کرنے سے دوسروں کو تکلیف ہوگی)۔

يُؤَذِّنُ بِلَا تَطْرِيْبٍ۔ اذان میں تطریب نہ کرے (یعنی گانے والوں کی طرح مد اور شد نہ کرے۔ قرآن میں بھی ایسا کرنا منع ہے)۔

(طُرْبُوْشٌ) ترکی ٹوپی (اس کی جمع طَرَابِيْشُ ہے)۔

(طِرْبَالٌ) بلند عمارت، یا پہاڑ کا ایک بڑا پتھر ہے جو باہر نکلا ہو، پہاڑ کی بڑی چٹان جو فضا میں ہو۔

اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ بِطِرْبَالٍ مَّائِلٍ فَلْيُسْرِعِ الْمَشْیَ۔ جب کوئی تم میں سے جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے گزرے تو جلدی سے نکل جائے (یہ حزم و احتیاط ہے جو عقلمندی کی دلیل ہے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جھکی ہوئی دیوار کے پاس سے جلدی نکل گئے۔ اور جن لوگوں نے اس کو توکل کے خلاف سمجھا ہے یہ ان کی غلطی ہے مسلمان کو چاہیے کہ ہمیشہ ان مقاموں اور کاموں سے بچتا رہے جن میں

ہلاکت یا ضرر کا ڈر ہو اور اس کے ساتھ بھروسہ اللہ پر رکھے)۔
طَرْبَلَ بَوْلَهٗ۔ اپنے پیشاب کو اوپر چڑھایا۔
(طَرْثٌ) ہری تازی بھاجی' ایک قسم کی ترکاری' سبزی۔
حَتّٰی یَنْبُتَ اللَّحْمُ عَلٰی اَجْسَادِهِمْ كَمَا تُنْبُتُ الطَّرَاثِيْثُ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ۔ یہاں تک کہ ان کے بدنوں پر گوشت اس طرح اگ آئے جیسے طرثوث کی بھاجی زمین پر اگ آتی ہے (طرثوث ایک بھاجی ہے جو گول گول ڈھالوں کی طرح زمین پر اگتی ہے اس کی جڑ سرخ اور سخت ہوتی ہے لوگ اس کو کھاتے ہیں)۔
تَطَرْثَتِ الرَّجُلُ۔ اس نے طرثوث بھاجی چنی۔
(طَرْحٌ) پھینک دینا' نکال ڈالنا' رکھدینا' حمل ساقط ہونا۔
طَرَحٌ۔ بدخلق ہونا' خوب عیش کرنا۔
مُطَارَحَةٌ۔ مناظرہ اور سوال جواب کرنا' بیت بازی کرنا۔
اِطِّرَاحٌ۔ پھینک دینا۔
اِطْرَحُوْهُ۔ چور کا ذبح کیا ہوا پھینک دو (یعنی اس کا کھانا حلال نہیں)۔
طَرِيْحٌ سَقِيْمٌ۔ آدمی پھینکا گیا اور بیمار ہے (یعنی اس کی خلقت اس طرح سے واقع ہوئی ہے کہ صدہا بیماریوں میں مبتلا ہونے کا اس میں مادہ ہے)۔
اِطْرَحُوْهُ وَمَاحَوْلَهٗ ثُمَّ كُلُوْهُ۔ گھی میں اگر چوہا گر کر مر جائے تو اس کو نکال ڈالو اور اس کے اردگرد کا گھی بھی پھینک دو پھر باقی کھاؤ (یعنی اگر جما ہوا گھی ہو)۔
(طَرْدٌ) ہانک دینا' دور کر دینا' جدا کر دینا' جلا وطن کرنا' سب طرف سے لا کر اکٹھا کرنا۔
تَطْرِيْدٌ۔ کھینچنا' دراز کرنا۔
مُطَارَدَةٌ۔ اور تَطَارُدٌ۔ ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔
اِطْرَادٌ۔ دور کرنا۔
اِطِّرَادٌ۔ برابر ساتھ رہنا' جاری رہنا' درست ہونا۔
اِسْتِطْرَادٌ۔ ایک بات ایسی کہنا جس سے دوسری بات پیدا ہو اور وہ مقصود نہ ہو۔
لَا بَأْسَ بِالسِّبَاقِ مَالَمْ تُطْرِدْهُ وَيُطْرِدْكَ۔ گھوڑ دوڑ میں یا یوں ہے کہ دوڑ کی بازی کرنے میں قباحت نہیں اگر یوں نہ کہے کہ میں آگے نکل جاؤں تو اتنا روپیہ تجھ سے لوں گا اور تو آگے نکل جائے تو اتنا روپیہ تجھ کو دوں گا۔ (یعنی ہار جیت کی شرط پر روپیہ پیسا نہ ٹھہرائے ورنہ حرام اور ناجائز ہے جیسے فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے)۔
هُوَ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَطْرَدَةُ الدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔ تہجد کی نماز اللہ کی قربت اور نزدیکی ہے اور جسم کی بیماری دفع کرنے والی ہے (تہجد گزار اور شب بیدار لوگ اکثر صحیح اور سالم اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں)۔
كُنْتُ اُطَارِدُ حَيَّةً۔ میں ایک سانپ کی تاک میں تھا (اس کے مارنے کی فکر میں لگا ہوا تھا ہر طرف سے اس کو گھیر رہا تھا)۔
طِرَادُ الصَّيْدِ۔ شکار کے پیچھے لگنا۔
فَاِذَانَهْرَانِ يَطَّرِدَانِ۔ یکایک دو نہریں دکھلائی دیں (ان کا پانی بہہ رہا تھا)۔
اَطْرَدْنَا الْمُعْتَرِفِيْنَ۔ اقرار کرنے والوں کو ہم نے نکال دیا (شہر بدر کر دیا)۔
اَطْرَدَهُ السُّلْطٰنُ يَا طَرَدَهٗ۔ بادشاہ نے اس کو شہر بدر کر دیا۔
يَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ الرَّمِدِ وَبِالْمَاءِ الطَّرِدِ۔ وہ غبار آلود تیرہ گدلے پانی سے وضو کر لیتے تھے اور اس پانی سے بھی جس میں جانور ڈوبتے رہتے ہیں۔
اِنَّهٗ صَعَدَ الْمِنْبَرَ وَفِيْ يَدِهٖ طَرِيْدَةٌ۔ معاویہ منبر پر چڑھے اور ان کے ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑے کا لمبا ٹکڑا تھا۔
وَاطَّرِدُوا النَّعَمَ۔ چار پایوں کو نکالا۔
اَطْرَدَ الْخَافِقَانِ۔ جب تک مشرق اور مغرب قائم رہیں۔
اَلْاَنْهَارُ تَطَّرِدُ۔ نہریں بہہ رہی ہیں۔
(طَرٌّ) زور سے کھینچنا' ہر طرف سے جمع کرنا' تیز کرنا' پھاڑنا'

کاٹنا' لیپنا' اوچک لیجانا' طمانچہ لگانا' گر پڑنا' نکلنا۔

اِطِّرَارٌ ۔گرانا' برانگیختہ کرنا' کاٹنا' ناز کرنا۔

غُلَامٌ طَارٌّ ۔وہ لڑکا جس کی مونچھیں نکل رہی ہوں۔

طُرَّۃٌ ۔کپڑے کا کنارہ' یا وادی' یا نہر کا' پیشانی' کپڑے کے نقش و نگار' توشہ دان۔

فَنَشَأَتْ طُرَيْرَةٌ مِّنَ السَّحَابِ ۔ابر کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا (نہایہ میں ہے کہ طُرَیْرَۃ تصغیر ہے طُرَّۃ کی یعنی وہ ابر کا ٹکڑا جو آسمان کے کنارے سے لمبا نمودار ہو)۔

اَعْطَى عُمَرَ حُلَّةً وَقَالَ لَتُعْطِيَنَّهَا بَعْضَ نِسَائِكَ يَتَّخِذْنَهَا طُرَّاتٍ بَيْنَهُنَّ ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ایک جوڑا کپڑے کا دیا اور فرمایا کہ یہ اپنی عورتوں کو دیدے وہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ کر آپس میں بانٹ لیں گی۔

كَانَ يَطُرُّ شَارِبَهُ ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھوں کو تراشتے تھے (کتراتے تھے)۔

يُقْطَعُ الطَّرَّارُ ۔جیب کترنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے (چوری کی سزا اس کو دی جائے)۔

قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّيْلِ وَقَدْ طُرَّتِ النُّجُوْمُ ۔حضرت علیؓ بیچ رات کو کھڑے ہوئے اس وقت تارے چمک رہے تھے۔

سَيْفٌ مَّطْرُوْرٌ ۔صیقل کی ہوئی تلوار' شمشیر آبدار۔

طَرَّ النَّبَاتُ يَطُرُّ ۔سبزی نکل آئی۔

اِذَا طَرَّتَ مَسْجِدَكَ بِمَدَرٍ فِيْهِ رَوْثٌ فَلَا تُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى تَغْسِلَهُ السَّمَاءُ ۔اگر تو اپنی مسجد کو لید اور مٹی سے لیپے تو وہاں نماز مت پڑھ یہاں تک کہ بارش کا پانی اس کو دھو ڈالے۔

رَجُلٌ طَرِيْرٌ ۔خوبصورت مرد۔

جَاءُوْا طُرًّا ۔سب کے سب آئے۔

مَرَادُّ الْمَحْشَرِ الْخَلْقِ طُرًّا ۔ساری خلقت کے جمع ہونے کا مقام۔

لَيْسَ عَلَى الطَّرَّارِ قَطْعٌ ۔جیب کترے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

مِثْلُ عِلْكِ الرُّوْمِ وَالطِّرَارِ ۔رومی مصطگی' یا گارے کی طرح۔

غَضَبٌ مُطِرٌّ ۔بے محل غصہ۔

مُطَرَّۃٌ ۔عادت۔

لَهُمْ مُطَرَّةٌ حَسَنَةٌ ۔ان کی عادت اچھی ہے (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

(طَرْزٌ) بدخلقی کے بعد نیک خلق ہو جانا' ہمیشہ عمدہ لباس پہننا۔

تَطْرِيْزٌ ۔نقش و نگار کرنا۔

تَطَرُّزٌ ۔منقش ہونا۔

طِرَازٌ ۔طرز اور مشکل کپڑے کا نقش' جہاں پر عمدہ کپڑے بنے جائیں۔

طَرْزٌ ۔ہیئت' شکل' وضع' طور' طریقہ۔

لَيْسَ هٰذَا مِنْ طِرَازِكَ ۔(ام المؤمنین حضرت صفیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں سے کہا کہ تم میں میرے برابر کون ہے؟ میرا باپ پیغمبر تھا' میرا چچا پیغمبر تھا' میرے خاوند بھی پیغمبر ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکھایا تھا کہ ایسا کہیں حضرت عائشہؓ نے ان سے یہ سن کر کہا) یہ تمہاری طبعزاد نہیں ہے (یعنی تم نے یہ تقریر اپنے دل سے نہیں نکالی بلکہ کسی دوسرے کی سکھلائی ہوئی بات ہے تم میں ایسے جواب کی لیاقت نہ تھی)۔

طَرْسٌ ۔مٹا کر پھر لکھنا' کالا کرنا۔

تَطَرُّسٌ ۔عمدہ ہی چیز کھانا یا پینا' پرہیز کرنا۔

طِرْسٌ ۔خط یا کتاب (اس کی جمع اَطْرَاسٌ اور طُرُوْسٌ ہے)۔

كَانَ النَّخَعِيُّ يَأْتِيْ عُبَيْدَةَ فِي الْمَسَائِلِ فَيَقُوْلُ عُبَيْدَةُ طَرِّسْهَا يَا اِبْرَاهِيْمُ ۔ابراہیم نخعی (جو بڑے فقیہ تھے اور امام ابوحنیفہؒ کے استاد الاستاذ) عبیدہ سے مسئلوں میں بحث کرتے تو عبیدہ کہتے اے ابراہیم! میں نے جو لکھا ہے اس کو مٹا ڈالو (اس کے بدلے وہ لکھو جو تمہاری رائے ہے)۔

(طَرْسَعَۃٌ) گھبرا کر جلد دوڑنا' خوب زور سے۔

(طَرَشٌ) بہرا ہونا۔

اِطْرَش - بہرا-
طَرْشَاءُ - بہری-
طَرَطٌ - احمق ہونا-
طِرِطٌ - احمق-
طَارِطٌ - جس کے بال کم ہوں-
طَرْطُوْسِ - ملک شام کا ایک شہر ہے ساحل پر- اس کے مقابل جزیرہ ارواد ہے- اس کو حضرت عبادہ بن صامتؓ نے ۶۳۸ء میں فتح کیا تھا-
(طَرْطَبَةٌ) ہونٹوں سے آواز نکالنا' پھونکنا' مضطرب ہونا-
طُرْطُب - ذکر-
طُرْطُبَّةٌ - وہ عورت جس کی چھاتیاں بڑی لٹکی ہوئی ہوں-
دَخَلْتُ عَلٰی اُحَيْوِلَ يُطَرْطِبُ شُعَيْرَاتٍ لَّهُ - (امام حسن بصریؒ جب حجاج ظالم کے پاس سے نکلے تو کہنے لگے کہ) میں ایک حقیر بھینگے کے پاس گیا تھا جو غرور اور غصہ سے (اکڑفوں) اپنی مونچھوں کے بالوں میں پھونک رہا تھا- (حجاج احول یعنی بھینگا تھا اور نہایت بدشکل اور مغرور)-
ضَمْعَجًا طُرْطُبًّا - پست قد بڑی بڑی چھاتیاں والی-
وَاُمُّهٗ الطُّرْطُبَّةُ - اس کی ماں بڑی بڑی لٹکی ہوئی چھاتیوں والی-
طَرْفٌ - ہاتھ سے طمانچہ مارنا' پھیر دینا' پلکیں ملا لینا یا پلک ہلانا-
طَرْفَةٌ - ایک بار پلک ہلانا-
مَا بَقِيَتْ مِنْهُمْ عَيْنٌ تَطْرِفُ - ان میں کوئی زندہ نہ بچا' جب تک ان میں کوئی پلک ہلاتا رہے یعنی زندہ رہے-
طَرَفَتِ الْعَيْنُ - آنکھ نے دیکھا یا جنبش کی-
تَطْرِيْفٌ - ایک کنارے کرنا' رنگنا-
طُرْفَةٌ - نادر' عجیب چیز-
اِسْتِطْرَافٌ - عجیب سمجھنا' نئی بات نکالنا-
طَارِفٌ - نیا مال (اس کی ضد تَالِدٌ اور تَلِيْدٌ یعنی پرانا مال)-

فَمَالَ طَرَفٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مشرکوں کی ایک ٹکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی (آپ پر حملہ کرنا چاہا)-
كَانَ اِذَا اشْتَكٰى اَحَدُهُمْ لَمْ تَنْزِلِ الْبُرْمَةَ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلٰى اَحَدِ طَرَفَيْهِ - جب کوئی بیمار ہوتا تو وہ ہانڈی چولھے سے نہ اتارتیں یہاں تک کہ دونوں کناروں میں سے ایک کنارے پر آ جاتا (یعنی اچھا ہو جاتا یا مر جاتا)-
مَا بِيَ عَجَلَةٌ اِلَى الْمَوْتِ حَتّٰى اٰخُذَ عَلٰى اَحَدِ طَرَفَيْكَ اِمَّا اَنْ تُسْتَخْلَفَ فَتَقَرَّ عَيْنِيْ وَاِمَّا اَنْ تُقْتَلَ فَاَحْتَسِبَكَ - (اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے فرزند عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا) مجھ کو مرنے کی جلدی نہیں جب تک کہ میں تیرے دونوں کناروں میں سے ایک کنارہ دیکھ نہ لوں یعنی یا تو تو خلیفہ بنایا جائے تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو یا تو مارا جائے تو میں صبر کروں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا ثواب چاہوں (ایسا ہی ہوا آخر عبداللہ بن زبیر حجاج کے ہاتھوں شہید ہوئے- اور اسماء ان کی والدہ ماجدہ نے ان پر صبر کیا)-
اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلَ جُعِلَ فِيْ سَرَبٍ وَهُوَ طِفْلٌ وَّجُعِلَ رِزْقُهٗ فِيْ اَطْرَافِهٖ - حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک غار میں رکھے گئے جب وہ بچے تھے (شیر خوار) اور اللہ تعالیٰ نے ان کی روزی ان کی انگلیوں کے کناروں میں رکھی (وہ اپنی انگلیاں چوستے ان میں سے بقدرت الٰہی ان کی غذا نکلتی)-
مَا رَاَيْتُ اَقْطَعَ طَرَفًا مِّنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ - عمرو بن عاصؓ سے زیادہ زبان آور میں نے کسی کو نہیں دیکھا (بڑے باتونی تھے بہت بولنے والے)-
طَرَفَا الْاِنْسَانِ - آدمی کی زبان اور اس کا ذکر-
لَا يُدْرٰى اَيُّ طَرَ فَيْهِ اَطْوَلُ - معلوم نہیں اس کا کونسا کنارہ لمبا ہے (یعنی زبان لمبی ہے یا ذکر لمبا ہے)-
اِنَّ رَجُلًا وَاقَعَ الشَّرَابَ الشَّدِيْدَ فَسُقِيَ فَضَرِيَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِي النِّطْعِ وَمَا اَدْرِيْ اَيُّ طَرَفَيْهِ اَسْرَعُ - ایک شخص نے تیز شراب پائی وہ اس کو پلائی گئی یہاں تک کہ وہ اس کا عادی ہو گیا- میں نے اس کو چمڑے کے بستر پر دیکھا

معلوم نہیں اس کے دونوں کنارے (منہ اور مقعد) میں سے کونسے کنارے سے جلدی جلدی نکل رہا تھا۔ (یعنی منہ سے قے جاری تھی اور مقعد سے پاخانہ نکل رہا تھا دونوں میں سے کس طرف سے زیادہ مادہ نکل رہا تھا وہ معلوم نہیں ہوسکتا تھا)۔

حُمَادَیَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ۔ اچھی عورتیں وہ ہیں جو اپنے اعضاء تھمائے رکھیں (ہاتھ پاؤں نہ ہلائیں جیسے چلبلی اور شوخ عورتوں کا طریق ہے۔ بعض نے کہا غض الاطراف سے یہ مراد ہے کہ نگاہ نیچی رکھیں)۔ یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب کہ انھوں نے بصرے کی طرف جانے کا قصد کیا)۔

اِطْرِفْ بَصَرَكَ۔ اپنی نگاہ پھیر لے (ایک روایت میں اَطْرِقْ بَصَرَكَ ہے قاف سے یعنی نگاہ نیچی رکھ)۔

اِنَّ الدُّنْيَا قَدْ طَرَفَتْ اَعْيُنَكُمْ۔ دنیا نے تمھاری نگاہیں اپنی طرف پھیر لیں (تم اس کی محبت میں گرفتار ہو گئے)۔

كَانَ لَا يَتَطَرَّفُ مِنَ الْبَوْلِ۔ وہ پیشاب سے دور نہیں رہتا تھا (بے احتیاطی سے پیشاب کرتا تھا اسطرح کہ اس کا بدن یا کپڑا آلودہ ہو جاتا اسی وجہ سے قبر کا عذاب ہو رہا ہے)۔

رَاَيْتُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ۔ میں نے ابو ہریرہؓ پر ایک ریشمی حاشیہ دار چادر دیکھی۔

كَانَ عَمْرٌو لِمُعَاوِيَةَ كَالطِّرَافِ الْمَمْدُوْدِ۔ عمرو بن عاص معاویہ کے لگے ہوئے ڈیرے تھے (طراف چمڑے کا ڈیرہ جس میں گنوار عرب رہا کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عمرو بن عاص معاویہ کے بڑے راز دار اور مشیر اور وزیر باتدبیر اور اعتباری دوست تھے)۔

كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَصْلَعَ فَطُرِفَ لَهٗ طَرْفَةٌ۔ محمد بن عبدالرحمٰن کی چندیا پر بال نہ تھے پھر ان کے سر پر ایک مار لگی (اصل میں طرفۃ آنکھ پر مارنے کو کہتے تھے پھر سر پر مارنے کو کہنے لگے)۔

فَرُسِمَتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ۔ پھر وہ مصری سفید کپڑوں اور چادروں سے بھرا گیا۔

اَلْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطِّرْفِ۔ مومن پل صراط پر سے ایسا گزرے گا جیسے ذات والا عمدہ گھوڑا (دوڑ جاتا ہے) ایک روایت میں کالطرف بہ فتحہ طا یعنی جیسے نگاہ دوڑ جاتی ہے۔

فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ۔ نگاہ سے پیشتر وہ آگ آئی (کھیتی تیار ہوگئی)۔

مَنْ طَرَفَ طَرْفَةً۔ جو شخص ایک دفعہ پلک جھپکے (ایک بار پلک سے پلک ملائے، آنکھ بند کرے)۔

طَرْفَاءِ الْغَابَةِ۔ غابہ کے جھاؤ میں سے (غابہ ایک مقام کا نام ہے وہاں جھاؤ کے درخت ہوتے ہیں)۔

عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ۔ تاحد نگاہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے (وہاں تک اس کا ایک قدم ہوگا)۔

قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔ اس کے دونوں کنارے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکائے۔ (ایک روایت میں طرفھا ہے بہ صیغہ مفرد، قاضی نے کہا وہی صحیح ہے)۔

يَرْفَعُ طَرْفَهٗ اِلَى السَّمَاءِ۔ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔

يَتَوَضَّأُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ۔ اپنے ہاتھ پاؤں پر پانی بہاتے تھے (یعنی وضو میں)۔

سَائِلُ الْاَطْرَافِ۔ لمبی انگلیوں والے۔

فَابْتَغُوْا لَهَا طَرَائِفَ الْحِكْمَةِ۔ (نفس بھی بدن کی طرح ملول ہو جاتا ہے ایک ہی طرح کی بات سنتے سنتے) تو اس کے لئے علم کی عجیب اور غریب اور نادر باتیں ڈھونڈھو (حکمت کے مختلف شعبے سیکھو، جب ایک شعبہ سے دل بھر جائے تو دوسرے شعبہ میں جی لگاؤ)۔

اِذَا اَدْرَكْتَهٗ وَالْعَيْنُ تَطْرِفُ۔ جب تو شکار کے جانور کو اس طرح پائے کہ اس کی آنکھ حرکت کر رہی ہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا طَرَفَتْ عَيْنٌ اَوْ ذَرَفَتْ۔ یا اللہ! حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت اتار جب کوئی آنکھ پلک مارے یا آنسو نکالے۔

لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ۔ ایک پلک جھپکنے

کے بعد کہے جاتے ہیں یا ایک کے بعد دوسرے کہے جاتے ہیں)۔

فَكَانَ النَّاضِحُ يَعْتَقِبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ - پانی بھرنے کا ایک اونٹ پانچ آدمیوں میں تھا باری باری ہر ایک اس پر سواری کرتا۔

دَارَتْ عُقْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی باری آئی۔

كَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُوْنَ اللَّيْلَ اَثْلَاثًا - ابو ہریرہؓ اور ان کی بیوی، ان کا غلام باری باری تہائی تہائی رات عبادت کرتے (اس طرح ساری رات ختم ہوتی ہر تہائی میں ایک آدمی بیدار اور نماز میں مصروف رہتا)۔

فَلَمَّا خَرَجَ اَیْ عَامِرٌ يُعَقِّبَانِهٖ - جب عامرؓ جنگ خیبر میں نکلے تو ابوبکر صدیقؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باری باری ان کو اپنے اونٹ پر بٹھا لیتے۔

اِنَّهُ اَبْطَلَ النَّفْحَ اِلَّا اَنْ تَضْرِبَ فَتُعَاقِبَ - اگر جانور لات مارے تو اس کا تاوان دینا لازم نہیں مگر جب جانور کو مارے اور وہ دوبارہ لات مارے تو تاوان دینا ہوگا۔

عَاقِبٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ہے۔ یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والے۔

عَاقِبٌ - اور عَقُوْبٌ - جو نیکی اور بھلائی میں اگلے شخص کا قائم مقام ہو۔

جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ - نجران کے نصاریٰ کا سردار اور عاقب (یعنی جس کا سردار کے بعد درجہ تھا) آئے۔

اِنَّهُ سَافَرَ فِيْ عَقِبِ رَمَضَانَ - انہوں نے رمضان کے اخیر میں سفر کیا (یعنی جب دس دن یا اس سے کم باقی رہے تھے)۔

جَاءَ عَلٰى عَقِبِ الشَّهْرِ يَا فِيْ عَقِبِهٖ - جب اس وقت آئے کہ مہینے کے دس روز یا اس سے کم باقی ہوں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔ اور جَاءَ فِيْ عُقْبِ الشَّهْرِ یا عَلٰى عُقْبِهٖ - جب مہینہ پورا ہونے پر آئے۔

فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِيْ عُقْبِ ذِي الْحِجَّةِ - ہم مدینہ میں ذی الحجہ کی تمامی پر آئے (یعنی سلخ ذی الحجہ کو یا غرہ محرم کو)۔

لَا تَرُدُّوْهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ - ان کو ایڑیوں کے بل مت لوٹاؤ (یعنی حالت پر ہجرت ترک کرکے)۔

مَا زَالُوْا امْرُ تَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ - برابر ایڑیوں کے بل برگشتہ رہے (یعنی اسلام سے پھر کر کفر پر قائم رہے)۔

نَهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطٰنِ فِي الصَّلٰوةِ - نماز میں اپنے دونوں سرینوں کو دونوں ایڑیوں پر رکھنے سے منع فرمایا (یعنی دونوں سجدوں کے درمیان جس کو اقعا بھی کہتے ہیں۔ بعض نے کہا وضو میں ایڑیوں کا چھوڑ دینا مراد ہے ایک روایت میں نَهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطٰنِ ہے یعنی اقعا سے منع فرمایا وہ یہ ہے کہ دونوں سرین زمین پر ٹیک دے اور پنڈلیوں کو اونچا سیدھا کرکے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے جیسے کتا بیٹھتا ہے)۔

وَيْلٌ لِّلْعَقِبِ یا لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ - ایڑی یا ایڑیوں کی خرابی ہے دوزخ کی آگ سے (یعنی وضو میں پاؤں اس طرح دھوئے کہ ایڑیاں سوکھی رہ جائیں تو وہ دوزخ کی آگ میں جلیں گی)۔

فَدَعَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ - مجھ کو بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑی کے پاس پہنچ گیا۔

لَكَ وَلِعَقِبِكَ - تیرا ہے اور تیری اولاد کا۔

اِنَّ نَعْلَهٗ كَانَتْ مُعَقَّبَةً مُخَصَّرَةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی ایڑی دار اور بیچ میں پتلی تھی۔ باریک۔

اِنَّهٗ بَعَثَ اُمَّ سُلَيْمٍ لِتَنْظُرَ لَهُ امْرَاَةً فَقَالَ انْظُرِيْ اِلٰى عَقِبَيْهَا اَوْ عُرْقُوْبَيْهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کو ایک عورت کو دیکھنے کے لئے بھیجا (جس سے آپؐ نکاح کرنا چاہتے ہوں گے) تو فرمایا اس کی ایڑیوں یا دونوں کونچوں کو دیکھ (ان کا رنگ کیسا ہے اگر وہ کالے ہیں تو باقی جسم بھی کالا ہوگا)۔

كَانَ اسْمُ رَايَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعُقَابُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام عقاب تھا۔

عُقَاب - بڑا زبردست جھنڈا اور ایک مشہور شکاری جانور۔

فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ - اگر وہ لوگ جن کے پاس مسافر جا کر اترے اس کی مہمانی نہ کریں تو اس کو درست ہے کہ مہمانی کا بدلہ اسی قدر زبردستی ان سے وصول کرے (یہ

حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہات میں رہنے والوں سے یہ عہد لیا تھا کہ اگر کوئی مسافر ان کے پاس جا کر اترے تو اس کو کھانا کھلائیں۔ بعض نے کہا یہ حکم اس مسافر کے لئے ہے جس کے پاس خرچ نہ ہو اور کھانے کا محتاج ہو تو ہو ہر طرح سے اپنے کھانے کے لائق وصول کر سکتا ہے اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا)۔

سَاُعْطِيْكَ مِنْهَا عُقْبٰى۔ میں عنقریب اس کا بدلہ تجھ کو دوں گا۔

مَنْ مَّشٰى عَنْ دَابَّتِهٖ عُقْبَةً فَلَهٗ كَذَا۔ جو شخص اپنے جانور سے ایک پھیرا چلے یا ایک گشت اس کو یہ ملے گا۔

كُنْتُ مَرَّةً نُشْبَةً فَاَنَا الْيَوْمَ عُقْبَةٌ۔ ایک زمانہ میں میرا یہ حال تھا کہ جس کسی سے میں بھڑ جاتا تو اس کے لئے آفت ہوتا اب میں خود ناتوانی اٹھاتا ہوں (دوسرے کو کیا نقصان پہنچاؤں گا)۔

مَا مِنْ جَرْعَةٍ اَحْمَدَ عُقْبَانًا۔ کوئی گھونٹ اس سے زیادہ خوش انجام نہیں ہے۔

اِنَّهٗ مَضَغَ عَقَبًا وَّهُوَ صَائِمٌ۔ آپؐ نے ایک پٹھا چبایا اور آپ روزہ دار تھے۔ کیونکہ صرف چبانے یا زبان پر رکھنے سے روزہ نہیں جاتا)۔

اَلْمُعْتَقِبُ ضَامِنٌ لِمَا اعْتَقَبَ۔ جو شخص ایک چیز کو بیچ کر پھر اس کو روک رکھے (مشتری کے قبضہ میں نہ دے) تو وہ خود ہی اس کا ضامن ہوگا (اگر وہ چیز تلف ہو جائے گی تو بائع ہی کا نقصان ہوگا مشتری سے کچھ نہ لے سکے گا)۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّعَقِّبَ۔ جو شخص لوٹنے کے بعد پھر حملہ کرنے کا ارادہ کرے۔

اَلْعَقَبَةُ۔ ایک گھاٹی کا نام ہے جو منیٰ اور مکہ کے درمیان واقع ہے۔ اسی میں جمرہ یعنی ستون ہے جس پر حاجی کنکریاں مارتے ہیں۔

لَيْلَةُ الْعَقَبَةِ۔ وہ رات جس میں انصار لوگوں نے مکہ میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ پہلے سال بارہ آدمی آئے تھے انہوں نے پہاڑ کی گھاٹی میں آپ سے بیعت کی اس کو بَيْعَةُ الْعَقَبَةِ الْاُوْلٰى کہتے ہیں۔ دوسرے سال ستر آدمی آئے اس کو بیعة العقبة الثانیة کہتے ہیں۔

وَلَقَدْ شَهِدْتُ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَمَا اُحِبُّ بَدْرًا بَدَلَهَا۔ میں لیلہ العقبہ کی بیعت میں شریک تھا اور بدر کی جنگ میں حاضر ہونا اس کے بدلے مجھ کو پسند نہیں ہے (بلکہ لیلة العقبہ کی حضوری کو میں بدر کی حضوری سے بہتر جانتا ہوں۔ کیونکہ اسی رات میں گویا اسلام کی جڑ قائم ہوئی)۔

لَا يَضْمَنُ مَا عَاقَبَ اَنْ يَّضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا۔ اگر کوئی شخص جانور کو مارے اور وہ اس کے بدلے لات لگائے تو جانور کے مالک پر تاوان نہ ہوگا (کیونکہ مارنے والے نے خود اپنے اوپر بلا مول لی)۔

رَاَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ۔ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو اس گھاٹی میں دیکھا جو مدینہ کے راستہ پر واقع ہے (حجاج بن یوسف نے ان کو اسی مقام پر سولی دی تھی اور لاش کو سولی پر لٹکا رہنے دیا تھا)۔

كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ۔ گھاٹی والوں میں سے ایک شخص کے درمیان آپ تھے (یہ گھاٹی تبوک کی راہ میں ہے وہاں منافقوں نے دغا اور فریب کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا دیا)۔

عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ۔ یا اللہ تو ابوجہل اور ولید بن عقبہ سے سمجھ لے۔ (صحیح ولید بن عتبہ ہے کیونکہ عقبہ کا بیٹا ولید تو اس وقت بالکل کم سن تھا)۔

يَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ۔ رات اور دن میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں (یہ فرشتے کرام کاتبین کے سوا ہیں یعنی محافظ فرشتے بعض نے کہا کرام کاتبین بھی بدلتے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ نوبت بہ نوبت سے یہ مراد ہے کہ رات کے فرشتے صبح کو آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے اس وقت اترتے ہیں اسی طرح دن کے فرشتے عصر کے اخیر وقت چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے اس وقت اترتے ہیں)۔

اِنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاُخْرٰى۔ آخرت میں بلندی اور ثواب ہمارے لئے ہے (عاقبت کا اطلاق اکثر بھلائی

کے لئے ہوتا ہے جیسے عقوبت کا برائی کے لئے اور کبھی عاقبت کا استعمال بھی برائی کے لئے ہوتا ہے جیسے ثُمَّ کَانَ عَاقِبَةَ الَّذِین اساء و... -

عُقْبٰی - آخرت کو اور بدلہ کو بھی کہتے ہیں-

لَا یَطَأُ عَقَبَۃً - کسی گھاٹی کو طے نہیں کرتا-

مَا لَا حَدِنَا مِنْ ظَھْرٍ تَحْمِلُہٗ اِلَّا عَقَبَۃٌ کَعَقَبَۃِ یَعْنِی اَحَدِکُمْ - ہماری سواری کے لئے کوئی اونٹ نہ تھا جو ہم کو اٹھاتا مگر ایڑی برابر کچھ جگہ مل جاتی یعنی ایک ایک اونٹ پر تین تین چار چار آدمی لد جاتے ایڑی برابر جگہ مل جاتی-

یَعْقُوْبُ - مشہور پیغمبر ہیں جن کو اسرائیل بھی کہتے ہیں-

اَلْمُتَعَقِّبُ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَحْکَامِ کَالْمُتَعَقِّبِ عَلَی اللّٰہِ - جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کو رد کرے (نہ مانے) گو وہ اس کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کا حکم رد کر دے (کیونکہ پیغمبر علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں ان کے تمام احکام اسی طرح واجب التسلیم ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے احکام)-

اَلْمُتَعَقِّبُ عَلٰی عَلِیٍّ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَحْکَامِ کَالْمُتَعَقِّبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ - حضرت علیؓ کے کسی حکم کو رد کرنے والا ایسا ہے جیسے پیغمبر صاحب کے حکم کو رد کرنے والا - (یہ امامیہ کی روایت ہے ان کے نزدیک امام کے احکام بھی پیغمبر صاحب کے احکام کی طرح واجب التسلیم ہیں)-

عَوَاقِبُ الْاُمُوْرِ - کاموں کے انجام-

اِیَّاکَ وَالرِّیَاسَۃَ اِیَّاکَ اَنْ تَطَأَ اَعْقَابَ الرِّجَالِ - تو ریاست اور سرداری سے بچارہ - اسی طرح لوگوں کی ایڑیاں روندنے سے (ابوحمزہ نے کہا میں نے امام جعفر صادقؒ سے کہا ایڑیوں کا روندنا اس سے کیا مراد ہے؟ فرمایا لوگوں کی ہر بات بلا دلیل مان لینا)-

اَللَّیْلُ وَالنَّھَارُ یَتَعَاقَبَانِ - رات اور دن ایک کے پیچھے ایک آتے ہیں-

یَطَأُ عَقِبَنَا - ہماری پیروی کرتا ہے-

اِنِّیْ لَاَ کْرَہُ الرَّجُلَ لَا اَرَاہُ مُعَقَّبَ النَّعْلَیْنِ - میں اس شخص کو پسند نہیں کرتا جس کی جوتیوں میں ایڑیاں نہ ہوں-

سَتَعْقُبُوْنَ مِنِّیْ جُثَّۃً خَلَاءً - تم عنقریب میری نعش دیکھو گے جس میں جان نہ ہوگی-

وَیَعْتَقِبُوْنَ الْخَیْلَ الْعِتَاقَ - عمدہ ذات والے گھوڑوں کو روک رکھتے ہیں (کسی کو نہیں دیتے)-

عَقْبَلَۃٌ - پیچھے پڑنا-

عُقْبُوْلَۃٌ - یا عُقْبُوْلٌ - سختی یا بیماری کا وہ حصہ جو باقی رہ گیا ہو (اس کی جمع عَقَابِیْل ہے)-

ثُمَّ قَرَنَ بِسَعَتِھَا عَقَابِیْلَ فَاقَتِھَا - پھر کشائش اور فراخی رزق کے ساتھ محتاجی اور فاقہ کشی کی سختیاں اور بیماریاں اگا دیں-

عَقْدٌ - مضبوط کرنا، باندھنا - (اس کی ضد حَلٌّ ہے) حساب کرنا، ضامن ہونا، معاہدہ کرنا، گرہ دینا-

عَقَدٌ - زبان میں گرہ ہونا، رک جانا-

تَعْقِیْدٌ - کلام میں اجمال اور ابہام کرنا-

مُعَاقَدَۃٌ - عہد باندھنا - (جیسے مُعَاھَدَۃٌ)-

اِعْتِقَادٌ - بستہ کرنا، جمانا-

تَعَقُّدٌ - بستہ ہونا، غلیظ ہونا، جمنا، مشکل ہونا، سخت ہونا-

تَعَاقُدٌ - معاہدہ کرنا-

اِنْعِقَادٌ - بندھ جانا-

اِعْتِقَادٌ - تصدیق کرنا، سچا جاننا، جمع کرنا، سخت ہونا-

عَقْدٌ - اصطلاح شرع میں ایجاب اور قبول کو کہتے ہیں، بیع میں ہو یا نکاح میں، یا ہبہ میں یا اور کسی معاملہ میں-

مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِّنْہُ - جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ دے (اس کو موڑ موڑ کر گھونگھر کرے) تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بے تعلق ہیں (عرب لوگ تکبر اور غرور کی راہ سے داڑھی کو موڑتے اور گھونگھر یالے کرتے اس میں گرہیں لگاتے - اس سے منع فرمایا ایسا ہی مونچھیں چڑھانا غرور کی راہ سے یہ بھی منع ہے - داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دینا اور مونچھیں کترا ڈالنا اسلام کا طریق ہے)-

مَنْ عَقَدَ الْجِزْیَۃَ فِیْ عُنُقِہٖ فَقَدْ بَرِیْئَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - جس شخص نے کافروں کی طرح جزیہ اپنے اوپر لگایا (یعنی جزیہ دینا قبول کیا) وہ اس

دین سے جدا ہو گیا جس کو اللہ کے رسول یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔

لَكَ مِنْ قُلُوْبِنَا عُقْدَةُ النَّدَمِ - ہمارے دلوں پر شرمندگی کی گرہ ہے (یعنی نادم ہو کر گناہ سے پکی توبہ کرتے ہیں)۔

لَاٰمُرَنَّ بِرَاحِلَتِيْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ - میں تو اپنی اونٹنی پر زین لگانے کا حکم دوں گا پھر اس کی کوئی گرہ نہ کھولونگا - (کہیں نہیں ٹھہروں گا) یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُبَايِعُ وَفِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ - ایک شخص خرید وفروخت کیا کرتا تھا مگر اس کے معاملہ میں عقل مندی نہ تھی (نفع نقصان پر پورا غور نہ کرتا تھا بیوقوف اور بھولا بھالا تھا)۔

هَلَكَ اَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ - قسم کعبہ کے مالک کی جھنڈے والے (یعنی حاکم اور رئیس) تباہ ہوئے (ان سے آخرت میں بڑا مواخذہ ہوگا)۔

هَلَكَ اَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ - کعبہ کے پروردگار کی قسم جن سے لوگ بیعت کرتے ہیں (یعنی بادشاہ اور رئیس) تباہ ہوئے-

وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ - جن سے تم نے قسم کھا کر معاہدہ کیا-

اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ - پروردگار میں تجھ سے بوسیلہ ان عزتوں کے سوال کرتا ہوں جو عرش کو حاصل ہیں یا عرش کے ان مقامات کے وسیلہ سے جن سے عزت وابستہ ہے یا جہاں تیری عزت کا جلوس ہے عرش مجید پر اس کے وسیلہ سے (یہ دعاء حدیث شریف میں وارد ہے)۔

فَعَدَلْتُ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِذَا بِعُقْدَةٍ مِّنْ شَجَرٍ - میں راستے سے سرک کر دوسری طرف گیا ایک مقام میں پہنچا جہاں گنجان درخت تھے-

اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ - گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت اور بھلائی بندھی ہوئی ہے-

اَلَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ السِّبَاعَ هٰهُنَا كَثِيْرًا قِيْلَ نَعَمْ وَلٰكِنَّهَا عُقِدَتْ فَهِيَ تُخَالِطُ الْبَهَائِمَ وَلَا تَهِيْجُهَا - کیا اس جنگل میں درندے بہت نہ تھے لوگوں نے کہا ہاں بیشک تھے مگر ان کو باندھ دیا گیا ہے (یعنی عمل اور طلسم کے زور سے) اب وہ چوپایوں کے ساتھ مل کر رہتے ہیں ان پر حملہ نہیں کرتے۔

اِنَّهٗ كَسٰى فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ ثَوْبَيْنِ ظَهْرَانِيًّا وَّمُعَقَّدًا - ابو موسیٰؓ نے قسم کے کفارے میں دو کپڑے ایک مرالظہر ان کا بنا ہوا اور ایک معقد کپڑا دیا (وہ ہجر کی چادر کو کہتے ہیں)۔

وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ - انگلیوں سے نوے کا اشارہ کیا (وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کلمہ کی انگلی کو انگوٹھے کی جڑ سے ملا دے)۔

وَعَقَدَ عَشْرًا - دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ اس طرح ہے کہ سبابہ کا سر انگوٹھے کے بیچ میں رکھے حلقہ کی طرح اور نو کا اشارہ اس کی بہ نسبت تنگ ہوتا ہے)۔

وَعَقَدَ ثَلٰثَةً وَّخَمْسِيْنَ - اور ترپن کا اشارہ کیا (وہ اس طرح ہے کہ خنصر کو بنصر پر رکھے مگر یہاں یہ مراد نہیں ہے بلکہ خنصر کا ہتھیلی پر رکھنا مقصود ہے انسٹھ کی شکل پر - بعض نے کہا وہ اس طرح ہے کہ خنصر اور بنصر اور وسطی کو بند کرے اور سبابہ کو چھوڑ دے اور انگوٹھے کو سیدھا اس سے لگا دے - تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح بیٹھے تھے اور سبابہ سے توحید کا اشارہ کرتے رہتے)۔

اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ - میرے گلے کا ایک ہار ٹوٹ کر گر گیا - (جس کی قیمت بارہ درم تھی اور حضرت عائشہؓ نے اپنی بہن اسماء سے اس کو مستعار لیا تھا)۔

ثَلٰثَ عُقَدٍ - (شیطان اس کی گدی پر) تین گرہیں لگاتا ہے (اس کو ایسا سلا دیتا ہے کہ صبح کی نماز کے لئے نہیں اٹھتا)۔

عَاقِدِيْ اُزُرِهِمْ - اپنے ازاروں کو باندھے ہوئے تھے (سامنے سے ان کو باندھ لیا تھا کیونکہ وہ تنگ تھیں اور چھوٹی اگر نہ باندھتے تو ستر کھل جانے کا ڈر تھا)۔

وَاعْقِدْنَ بِالْاَصَابِعِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ - انگلیوں پر تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کا شمار کرو اس لئے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے سوال ہوگا ان سے کہا جائے گا بولو (وہ گواہی دیں گی)۔

يَعْقِدُ هَابِيَدِهٖ- ہاتھ سے تسبیح کا شمار کرتے (یعنی عقد انامل جس کا طریق عرب لوگوں میں رائج ہے)-

كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَ تَيْنِ- دو بالوں (یا جو کے دانوں) میں گرہ لگانے کا اس کو حکم ہو گا (جو بہت مشکل ہے اس سے نہ ہو سکے گا)-

رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تسبیح کا شمار انگلیوں پر کرتے (یعنی عقد انامل سنت ہے لیکن دانوں کی تسبیح رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے)-

مُشْتَرِى الْعُقْدَةِ مَرْزُوْقٌ وَبَايِعُهَا مَحْرُوْمٌ جائداد غیر منقولہ (مثلاً باغ، مکان، زمین وغیرہ) کا خریدار روزی دیا جائے گا (اور بیچنے والا محروم ہوگا)-

كَانَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَشْتَرِيَانِ عُقْدَةً- امام ابوجعفر اور ابوعبداللہ جائداد غیر منقولہ کو نہیں بیچتے تھے-

ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى تِسْعِيْنَ- پھر بائیں ہاتھ سے نوے کا اشارہ کیا-

اَسْلَمَ اَبُوْطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهٖ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ- ابوطالب تریسٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے- تریسٹھ کا اشارہ ہاتھ سے کیا[1] (بعض نے کہا الہ احد جواد مراد ہے جس کے عدد تریسٹھ ہوتے ہیں)-

كَلَامٌ مُّعَقَّدٌ- مشکل اور مغلق کلام- جس کا مطلب صاف نہ ہو-

مَعْقِدُ الْاِزَارِ- وہ مقام جہاں پر ازار باندھی جاتی ہے-

عُنْقُوْدٌ- خوشہ یا انگور کا خوشہ-

اِذَا صَارَ الْحِصْرِمُ عُنْقُوْدًا حَلَّ بَيْعُهٗ- جب چنے کا بال نکل آئے اس میں دانے پڑ جائیں تو اس کا بیچنا درست ہے-

عَقْرٌ- زخمی کرنا، نحر کرنا، کونچیں کاٹنا، سر کاٹنا، قید کر لینا، بانجھ ہونا- جیسے عُقْرٌ اور عُقَارٌ ہے-

عَقَرٌ- دہشت زدہ ہونا، ہکا بکا ہو کر کھڑے رہ جانا-

تَعْقِيْرٌ- زخمی کرنا-

تَعَقُّرٌ- جانور کی پیٹھ لگ جانا- (جیسے اِنْعِقَارٌ ہے)-

اِنِّيْ لَبِعُقْرِ حَوْضِيْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ- میں قیامت کے دن اپنے حوض کے اس مقام پر کھڑا ہونگا جہاں سے پانی پیتے ہیں اور یمن والوں کے لئے دوسرے لوگوں کو ہٹاؤں گا-

مَاغُزِىَ قَوْمٌ فِيْ عُقْرِ دَارِهِمْ اِلَّا ذَلُّوْا- جن لوگوں پر ان کے گھروں کی جڑ میں جہاد کیا جائے وہ ذلیل اور خوار ہوں گے (کیونکہ یہ ان کی بے ہمتی اور نامردی کی دلیل ہے کہ دشمن سے باہر نہ لڑ سکے اپنے گھروں میں چھپے رہے اور لڑائی سے جان چراتے رہے)-

عُقْرُ دَارِ الْاِسْلَامِ الشَّامُ- دارالاسلام کی جڑ شام کا ملک ہے (قیامت کے قریب سارے مسلمان سمٹ کر وہاں جمع ہوں گے اور نصاریٰ اس کو بھی لینا چاہیں گے)-

لَا عَقْرَ فِي الْاِسْلَامِ- اسلام کے دین میں عقر نہیں ہے- (یعنی جانوروں کا قبر پر ذبح کرنا مشرکوں کی رسم تھی کہ جب ان میں کوئی بڑا شخص مر جاتا تو اس کی قبر پر جانور کاٹتے اور کہتے کہ زندگی کی حالت میں وہ مہمانوں کے لئے جانور ذبح کرتا اب ہم اس کا بدلہ کرتے ہیں)-

لَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَّلَا بَصِيْرًا اِلَّا لِمَاْ كَلَةٍ- کسی بکری یا اونٹ (یا گائے یا اور کوئی حلال جانور) کو زخمی نہ کر مگر کھانے کے لئے- (لیکن ناحق ان کو زخمی کرنا اور ایذا پہنچانا جب کھانا مقصود نہ ہو نہ ضرورت ہو منع ہے کیونکہ یہ مثلہ ہے)-

فَمَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ وَاَعْقِرُبِهِمْ- (سلمہ بن اکوع نے کہا) میں برابر ان ڈاکوؤں کو تیر مارتا رہا ان کے جانوروں کو قتل کرتا رہا (گراتا رہا)-

فَعَقَرَ حَنْظَلَةُ الرَّاهِبُ بِاَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ- حنظلہ نے ابوسفیان کے جانور کو گرا دیا- (اس کی کونچیں کاٹ دیں)-

لَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ- (آنحضرت صلی اللہ علیہ

---

[1] یہ شیعوں کی روایت ہے۔ (م)

وسلم نے مسیلمہ کذاب سے فرمایا) اگر تو اسلام نہ لائے گا اس کی طرف پیٹھ پھیرے گا تو اللہ تجھ کو ہلاک کرے گا (تو مارا جائے گا -ایسا ہی ہوا جنگ یمامہ میں وحشی غلام کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے مرید بھی تتر بتر ہو گئے (عقر النخل سے یہ ماخوذ ہے یعنی کھجور کے درخت کا سر کاٹ ڈالا- کھجور کا درخت انسان کے مشابہ ہے اگر اس کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے-

وَعَقْرُ جَارَتِهَا- وہ اپنی سوکن کی ہلاکت ہے (یعنی اتنی خوب صورت اور نیک سیرت ہے کہ اس کی سوکن اس کو دیکھ کر جل بس کر مر جاتی ہے)-

لَا تَاكُلُوْ مِنْ تَعَاقُرِ الْاَعْرَابِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّكُوْنَ مِمَّا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ- (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا یہ گنوار لوگ جو جانور ایک دوسرے کی ضد سے اپنا فخر جتانے کے لئے کاٹتے ہیں ان میں کوئی ایک جانور کاٹتا ہے تو دوسرا دو کاٹتا ہے وہ دو کاٹتا ہے تو یہ تین کاٹتا ہے اسی طرح مقابلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ ایک فریق عاجز اور مغلوب ہو جاتا ہے) ان کا گوشت مت کھاؤ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ مِمَّا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ میں داخل نہ ہو[1]

نُهِیَ عَنْ مُّعَاقَرَةِ الْاَعْرَابِ- گنواروں کے ضدم ضدا ذبیحہ سے منع فرمایا (اس کا مطلب وہی ہے جو اوپر گزرا)-

اِنَّ خَدِیْجَةَ لَمَّا تَزَوَّجَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَسَتْ اَبَاهَا حُلَّةً وَّخَلَّقَتْهُ وَنَحَرَتْ جَزُوْرًا فَقَالَ مَاهٰذَا الْحَبِیْرُ وَهٰذَا الْعَبِیْرُ وَهٰذَا الْعَقِیْرُ- ام المومنین حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا تو اپنے والد کو (جو بوڑھے ضعیف تھے) ایک نیا جوڑا کپڑوں کا پہنایا اور ان کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ کاٹا- انھوں نے کہا یہ نئے عمدہ کپڑے کیسے' یہ خوشبو کیسی' یہ قربانی کیسی (بعض نے کہا عقیر کے معنے پاؤں کاٹا ہوا چونکہ عربوں کی عادت تھی جب اونٹ کو نحر کرنا چاہتے تو پہلے اس کا پاؤں کاٹ دیتے تا کہ وہ نحر کے وقت بھاگ نہ نکلے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِحِمَارٍ عَقِیْرٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سے گزرے جو زخمی کیا گیا تھا (لیکن اس کی جان نہیں نکلی تھی)-

عَقْرٰی حَلْقٰی- (حضرت صفیہؓ کو حیض آ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا) اللہ اس کو تباہ کرے اس کے حلق میں بیماری ہو- (زمخشری نے کہا عقری حلقی بدنصیب اور بدبخت عورت کو کہتے ہیں گویا وہ اپنی قوم کو ہلاک کرتی ہے ان کو مونڈ ڈالتی ہے- بہرحال یہ بددعاء کے طور پر آپ نے فرمایا بلکہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ غصہ کے وقت عورت کے حق میں یہ الفاظ کہتے ہیں- مترجم کہتا ہے میں نے بخاری کے ترجمہ میں عقری حلقی کا ترجمہ اہل ہند کے محاورے میں یہ کیا ہے بانجھ' سر منڈی جو خفگی کے کلمات ہیں)-

عَقَرْتَ الرَّجُلَ عَقَرَكَ اللّٰهُ -(حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شخص نے دوسرے شخص کی اس کے منہ پر تعریف کی جو خوشامد کہلاتی ہے اور عقلمندوں کے نزدیک بہت مذموم ہے انھوں نے کہا) تو نے اس شخص کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے-

لَا یَعْقِرُ مُسْلِمًا- کسی مسلمان پر عیب نہ لگائے' اس کو مطعون نہ کرے-

فَحَمَلَ عَلَیْهِ فَعَقَرَهٗ- ابو قتادہؓ نے گورخر پر حملہ کیا اس کو قتل کر ڈالا-

حِمَارٌ وَحْشِیٌّ مَّعْقُوْرٌ- زخمی گورخر-

وَالَّذِیْ عَقَرَهَا- اور ایک وہ شخص جس نے جہاد میں اپنے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں (اس کا مطلب یہ ہے کہ اب لوٹ کر نہیں جاؤں گا نہ بھاگوں گا بلکہ مرنے کے لئے تیار ہو گیا)-

فَعَقَرَهَا وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ عَقَرَ- اس نے اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے اور وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ کام کیا-

---

[1] یعنی ان جانوروں اور کھانوں میں جن پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور غیر اللہ کے لئے ذبح کئے جائیں جن کے کھانے کی ممانعت قرآن مجید میں آئی ہے-(م)

اِذَا يُعْقَرُ جَوَادُكَ - جب تو تیرا گھوڑا مارا جائے گا-

وَعَقَرَ جَوَادَهُ - اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے-

اِنَّهُ اَقْطَعَ حُصَيْنَ بْنَ مُشَمِّتٍ نَاحِيَةً كَذَا وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَعْقِرَ مَرْعَاهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن مشمت کو ایک مقطعہ (قطع زمین) دیا اور ان سے یہ شرط لگائی کہ وہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں (جن کو اونٹ چرتے ہیں)-

فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ كَلَامَ اَبِيْ بَكْرٍ فَعَقِرْتُ وَاَنَا قَائِمٌ حَتّٰى وَقَعْتُ اِلَى الْاَرْضِ - حضرت عمرؓ نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں شش و پنج میں رہ گیا (بے حواس تھا مجھ کو ہرگز یقین نہ تھا کہ آپ نے انتقال فرمایا) یہاں تک کہ میں نے ابوبکر صدیقؓ کا کلام سنا (انہوں نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر کی) ان کا کلام سنتے ہی میرے پاؤں نے مجھ کو چھوڑ دیا' سن سن کرنے لگے یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا- (یہ عَقَرٌ بفتحتین سے ماخوذ ہے یعنی آدمی کے پاؤں بے قابو ہو جانا ڈر اور خوف سے- بعض نے کہا دہشت اور خوف سے کھڑے رہ جانا ' حرکت نہ کر سکنا)-

اِنَّهُ عَقِرَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حِيْنَ اُخْبِرَ اَنَّ مُحَمَّدًا قُتِلَ - حضرت عباسؓ کے پاؤں بے قابو ہو گئے جب کہ انہوں نے سنا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں (رنج کے مارے حضرت عباسؓ بے حواس ہو گئے)-

فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَتْ اَذْقَانُهُمْ عَلٰى صُدُوْرِهِمْ وَعَقِرُوْا فِيْ مَجَالِسِهِمْ - جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا (آپ زندہ اور مع الخیر ہیں) تو ان کی ٹھڈیاں (شرمندگی کے مارے) سینوں سے آ لگیں اور اپنی اپنی مجلسوں میں بے طاقت ہو گئے-

فَعَقِرْتُ يَا فَعُقِرْتُ حَتّٰى مَا يُقِلُّنِيْ رِجْلَايَ - میں بے طاقت ہو گیا یہاں تک کہ میرے پاؤں مجھ کو نہیں اٹھا سکتے تھے-

لَا تَزَوَّجُنَّ عَاقِرًا - بانجھ عورت سے نکاح نہ کرو- (کیونکہ میں آخرت میں اپنی امت کی کثرت بتلاؤں گا تو جننے والی عورت سے نکاح کرنا بہتر ہے تاکہ مسلمانوں کی تعداد بڑھے)-

اِنَّهُ مَرَّ بِاَرْضٍ مُسَمّٰى عَقِرَةً فَسَمَّاهَا خَضِرَةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام عقرہ تھا آپ نے اس کا نام بدل کر خَضِرہ رکھ دیا (عقرہ بمعنے بانجھ یعنی جس زمین میں کچھ نہ اگتا ہو)- عرب لوگ کہتے ہیں شجرة عاقرة- بے پھل درخت تو آپ نے یہ نام مکروہ سمجھا اور خضرہ یعنی سرسبز اور شاداب اس کا نام رکھ دیا)-

نَخْلَةٌ عَقِرَةٌ - کھجور کا وہ درخت جس کا سر کاٹ دیا ہو (وہ سوکھ گیا ہو)-

فَاَعْطَاهُمْ عُقْرَهَا - آپ نے اس عورت کا عقر ان کو دیا (عقر) کہتے ہیں ازالہ بکارت کے معاوضہ کو پھر خرچی کو کہنے لگے جو جماع کے بدلے دی جائے خواہ باکرہ سے جماع کرے یا ثیبہ سے- یعنی اگر زنا حلال ہوتا تو اسکی اجرت جو ہر عورت کی شان کے لائق ہو اس کو عقر کہیں گے)-

لَيْسَ عَلٰى زَانٍ عُقْرٌ - زنا کرنے والے کو عقر دینا لازم نہ ہوگا-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُعَاقِرُ خَمْرٍ - جو شخص دائم الخمر ہو (ہمیشہ شراب پیا کرے) وہ بہشت میں نہیں جائے گا (یہ عقر الحوض سے ماخوذ ہے یعنی حوض کا وہ مقام جہاں سے پانی پیتے ہیں- کیونکہ پینے والے وہاں ہر وقت جمع رہتے ہیں)-

لَا تُعَاقِرُوْا - شراب ہمیشہ مت پیو (اس کی عادت نہ ڈالو ورنہ پھر اس کا چھوٹنا محال ہوگا) (ایک حدیث میں عقار کا ذکر ہے وہ شراب کو کہتے ہیں)-

مَنْ بَاعَ دَارًا اَوْ عَقَارًا - جو شخص گھر یا زمین یا باغ یا کھیت بیچے- (عقار کہتے ہیں جائداد غیر منقولہ کو)-

فَرَدَّ عَلَيْهِمْ ذَرَارِيَّهُمْ وَعَقَارَ بُيُوْتِهِمْ - آپ نے ان کو ان کے بال بچے اور جائداد غیر منقولہ واپس دے دیئے (بعض نے کہا عقار بیوت سے گھر کے ضروری سامان برتن وغیرہ مراد ہیں)-

وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ - انصاری لوگ زمین والے اور باغات والے لوگ تھے- (ان کا گزر کھیتی

باڑی باغات پر ہوتا)۔

سَكَّنَ اللّٰهُ عُقَيْرَاكَ فَلَا تُصْحِرِيْهَا - اللہ تعالیٰ نے تمھارے نفس کو پردے میں رکھا اب اس کو جنگل میں مت نکالو۔ (یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا جب انہوں نے بصرے کا قصد کیا۔ قتیبی نے کہا عقیری کا لفظ میں نے اس حدیث کے سوا اور کہیں نہ سنا)۔

زمخشری نے کہا یہ عَقْرٰی کی تصغیر ہے جو عَقْر سے نکلا ہے یعنی اپنی جگہ ڈر کر رہ گیا)۔

عَقَرْتُ بِهٖ - میں نے اس کو قید کر رکھا۔

خَمْسٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْهَا الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ - پانچ جانور حل اور حرم ہر جگہ قتل کر دیئے جائیں گے ان میں ایک کٹنا کتا بھی ہے (اسی طرح شیر، چیتا، بھیڑیا، یہ سب کتے میں داخل ہیں اور جو درندہ لوگوں پر حملہ کرے)۔

اِنَّهٗ رَفَعَ عَقِيْرَتَهٗ يَتَغَنّٰى - انھوں نے اپنی دردناک آواز بلند کی اور گانے لگے (عقیرہ بمعنے معقورہ یعنی کاٹا گیا۔ اصل اسکی یہ ہے کہ ایک شخص کا ایک پاؤں کٹ گیا تھا وہ اس کٹے ہوئے پاؤں کو سالم پاؤں پر رکھ کر زور سے چلاتا اور درد کے ساتھ فریاد کرتا۔ پھر جو شخص اپنی آواز بلند کرے تو اس کے لئے کہتے ہیں رفع عقیرتہ یعنی اپنی آواز بلند کی)۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ نُوْرَانِ عَقِيْرَانِ فِي النَّارِ - سورج اور چاند دونوں نور ہیں دونوں جہنم میں باندھ کر ڈال دیئے جائیں گے (دوزخ والوں کو ان سے عذاب دیا جائے گا۔ مجمع البحار میں بجائے نوران کے ثوران ہے یعنی دو بیل ہیں جو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے)۔

فَوَاقِفٌ عَلٰى عُقْرِ حَوْضِيْ يَسْقِيْ مَنْ عَرَفَ مِنْ اُمَّتِيْ - حضرت علیؓ قیامت کے دن میرے حوض کے پانی پینے کے مقام پر کھڑے ہونگے اور جس کو میری امت میں سے پہچانیں گے اس کو پانی پلائیں گے۔

عَقْرَبٌ - بچھو۔

عَقْرَبَةٌ - بچھو کا سا کام کرنا۔

مَنْ تَزَوَّجَ وَالْقَمَرُ فِي الْعَقْرَبِ لَمْ يَرَ الْحُسْنٰى - جو شخص ان دنوں میں نکاح کرے جب چاند برج عقرب میں ہو تو اس کو بھلائی نہ ہوگی (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

مُسِخَ الْعَقْرَبُ وَكَانَ نَمَّامًا - بچھو کی شکل بدل دی گئی (مسخ ہو گیا) پہلے وہ ایک چغل خور آدمی تھا (چغل خور لوگوں کو کاٹتا ستاتا ہے اسی طرح بچھو بھی)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهٗ - اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو (جیسے کہتے ہیں۔ ع۔ نیش عقرب نہ از پئے کین است مقتضائے طبیعتش این است)۔[1]

عَقْصٌ - گوندھنا، بٹنا، لپیٹنا، ڈنک مارنا۔

عَقَصٌ - سینگ کانوں کے پیچھے تک لپٹے ہوئے ہونا، بخیلی کرنا، بدخلق ہونا۔

عِقَاصٌ - وہ دھاگہ جس سے زلفوں کے کنارے باندھے جاتے ہیں۔ (اس کی جمع عُقُصٌ ہے)۔

عَقِصٌ - جمی ہوئی ریتی جس میں راستہ نہ ہو، بخیل، بدخلق۔

اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْصَتُهٗ فَرَقَ وَاِلَّا تَرَكَهَا - اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چوٹی پھیل جاتی تو آپ مانگ نکال لیتے ورنہ اس کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ (عَقِيْصَة کہتے ہیں بٹے ہوئے بالوں کو جیسے ضَفِيْرَہ اور مَضْفُوْرٌ۔ بعض نے کہا عقیصہ یہ ہے کہ بالوں کے سرے ان کی جڑوں میں موڑ کر اندر کر لئے جائیں اور مشہور روایت عَقِيْقَتُهٗ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو گوندھتے نہ تھے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر بال پھیل کر منتشر ہو جاتے تو آپ مانگ نکال لیتے ورنہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دیتے۔ مجمع البحار میں ہے کہ شاید عَقِيْصَة سے عَقِيْصَة ہی مراد ہو یعنی سر کے بال۔ اصل میں عقص کہتے ہیں جوڑا باندھنے کو یعنی بالوں کو چندیا پر اکٹھا کر کے اس کا جوڑا کر لینا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں یا چوٹیاں

---

[1] بچھو کسی کینہ یا حسد و بغض کی وجہ سے ڈنک نہیں مارتا بلکہ اس کی جبلت میں یہ بات شامل ہے۔ (م)

نکالنا)۔

اِنْ صَدَقَ ذُو الْعُقَيْصَتَيْنِ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔ اگر دو جوڑے والا اپنی بات میں سچا ہے (جیسا اس نے کہا ویسا ہی عمل کرے گا) تو وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔

مَنْ لَبَّدَ اَوْ عَقَّصَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ۔ جو شخص احرام کے وقت بالوں کو گوند سے (یا اور کسی چپکانے والی چیز سے) چپکا لے یا جوڑا باندھ لے تو اس کو احرام کھولتے وقت سر منڈوانا ضروری ہوگا۔ (بالوں کا کترنا اس کو کافی نہ ہوگا) اس لئے کہ اس نے بالو ں کی پریشانی کی تکلیف نہیں اٹھائی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو بھی اپنے بال جوڑ کر سر پر جوڑا بنا لینا درست ہے اور بعض نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ عورتوں کی مشابہت ہے۔

اَلَّذِیْ یُصَلِّیْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ كَالَّذِیْ یُصَلِّیْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔ جو شخص سر پر جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے نماز پڑھے (کیونکہ جب ہاتھ بندھے ہوں گے تو وہ زمین پر نہ لگیں گے۔ اسی طرح جب بالوں کا جوڑا سر پر ہو تو سجدے میں بال زمین پر نہ گریں گے اور بہتر یہ ہے کہ سجدے میں بال بھی زمین پر گریں وہ بھی سجدہ کریں)۔

فَاَخْرَجَتِ الْكِتَابَ مِنْ عِقَاصِهَا۔ آخر اس نے اپنی چوٹیوں میں سے وہ خط نکال دیا (جو حاطب بن ابی بلتعہ نے اس عورت کے ہاتھ مکہ کے مشرکوں کو لکھ کر بھیجا تھا)۔ (عِقَاص جمع ہے عَقِيْصَه کی یا عِقْصَه کی بمعنے چوٹی اور لڑ بالوں کی جو بٹی ہوئی ہو۔ بعض نے کہا وہ دھاگا جس سے چوٹیاں باندھتے ہیں)۔

اَلْخُلْعُ تَطْلِيْقَةٌ بَائِنَةٌ وَهُوَ مَادُوْنَ عِقَاصِ الرَّأْسِ۔ خلع سے ایک طلاق بائن پڑ جائے گی اور خاوند عورت سے خلع کے بدلے میں اس کی تمام جائداد اور مال لے سکتا ہے صرف اس کی چوٹیاں چھوڑ دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلع کا بدل کوئی معین نہیں خاوند جتنا چاہے عورت سے لے سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا تمام مال صرف اس کا تن بدن چھوڑ دے گا گو کہ مہر سے یا جتنا خاوند نے عورت کو دیا ہے اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے)۔

اَلْخَيْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَيْلِ۔ گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر اور برکت بندھی ہوئی ہے۔

فَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ۔ (جو شخص جانوروں کی زکوٰۃ نہ دے گا تو قیامت کے دن) وہ جانور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے۔ سینگوں سے اس کو ماریں گے۔ ان میں کوئی جانور ایسا نہ ہوگا جس کے سینگ اندر کی طرف مڑے ہوں۔ (بلکہ سامنے نکلے ہوئے خوب تیز اور نوکدار سینگ ہوں گے) نہ بے سینگ والا۔

لَيْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعَقِصِ۔ معاویہ، عبداللہ بن زبیرؓ اور بامروت باہمت اور باسخاوت تھے یہی وجہ تھی کہ انھوں نے لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر لئے اور مزے سے حکومت کی۔ عبداللہ بن زبیرؓ گو بزرگ اور بزرگ زادے تھے مگر انہوں نے بنی ہاشم سے بدخلقی اور عام لوگوں سے بخیلی کا برتاؤ کر کے آخر اپنی حکومت گنوادی اور مارے گئے)۔

ثُمَّ مُوْتَانٌ كَعُقَاصِ الْغَنَمِ۔ پھر لوگوں میں موت کا بازار ایسا گرم ہوگا جیسے عقاص کی بیماری سے بکریاں مرتی ہیں (یہ بیماری ایسی سخت ہے کہ جب بکریوں میں پھیلتی ہے تو صدہا مر جاتی ہیں)۔

مَنْ عَقَصَ شَعْرَهٗ۔ جو شخص اپنے بالوں کو گوندھ لے۔

عَقْعَقٌ۔ دیسی کوا۔ (محیط میں ہے کہ عَقْعَق ایک پرندہ ہے جو کبوتر کے برابر ہوتا ہے اس کے دو رنگ ہوتے ہیں سیاہ و سفید دم لمبی ہوتی ہے اس کو قَعْقَع بھی کہتے ہیں)۔

يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْعَقْعَقَ۔ احرام والا شخص عقعق کو مار سکتا ہے (کیونکہ وہ کوے کی ایک قسم ہے اور کوے کا قتل احرام میں جائز ہے اس کے عقعق چوری اور خیانت میں ضرب المثل ہے ایک شاعر کہتا ہے

اذا بارك الله فی طائر فلابارك الله فی العقعق

قصير الذنابی طويل الجناح متی مايجد غفلة يسرق

يقلب عينيه فی راسه كانهما قطر تا زيبق

یعنی اللہ جب کسی پرندے پر برکت اتارے تو عقعق پر نہ اتارے اس کی دم چھوٹی پنکھ لمبے جہاں کسی کو غافل پایا کہ اس نے چوری کی۔ اور اپنے سر میں آنکھیں ایسی مٹکاتا ہے گویا پارے کی دو

بوندیں ہیں-

عَقْفٌ-موڑنا' کج کرنا(جیسے تَعْقِیفٌ ہے)-

اِنْعِقَافٌ-کج ہونا-

عُقَافٌ-بکری کی ایک بیماری جس سے اس کا پاؤں ٹیڑھا ہو جاتا ہے-

تَعَقُّفٌ-کج ہونا-

وَعَلَیْهِ عَسَكَةٌ مُّفَلْطَحَةٌ لَّهَا شَوْكَةٌ عَقِیفَةٌ-اس پر ایک چوڑا کانٹا ہے اور اس میں ایک کج یا لپٹا ہوا خار ہے(چنار کی طرح)-

لَا اَعْلَمُ رُخِّصَ فِیهَا یَعْنِی الْعُضْرَةَ اِلَّا لِلشَّیْخِ الْمَعْقُوْفِ-بیٹی کا نکاح نہ کرنا(اس کو روک رکھنا) کسی کو درست نہیں مگر جو بوڑھا ہو کر کج ہو گیا ہو(اس کی کمر جھک گئی ہو اور ایک بیٹی کے سوا اس کی خدمت کرنے والا کوئی نہ ہو یعنی عُقَّافَةٌ (چوگان) کی طرح ٹیڑھا مطلب یہ ہے کہ بہت بوڑھا)-

عَقٌّ-پھاڑنا' چیرنا' بچہ کا عقیقہ کرنا(یعنی ساتویں دن اس کی طرف سے ایک جانور کاٹنا)اور پر کو مارنا-

عُقُوْقٌ-نافرمانی کرنا' سرکشی کرنا-

عَاقٌّ-وہ لڑکا جو ماں باپ کی نافرمانی کرے' ان سے جدا ہو جائے-

اِنْعِقَاقٌ-پھٹ جانا-

اِنَّهٗ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کیا-

كَانَ اَنَسٌ یَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ الْجَزُوْرَ-انس اپنے بچہ کی طرف سے ایک اونٹ عقیقہ کرتے-(اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ بیٹے کی طرف سے دو بکریاں اور بیٹی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کرنی چاہیے-اور بعضوں نے کہا دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری کافی ہے-مجمع البحار میں ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر اپنی اولاد کا عقیقہ کرتیں اور عقیقہ قربانی کی طرح ہے اس میں لنگڑی لولی اندھی کانی بکری درست نہیں ہے اور عقیقہ کا گوشت بیچنا درست نہیں نہ اس کی کھال اس کی ہڈیاں بھی نہ توڑیں(بلکہ گوشت نکال کر ہڈیوں کو دفن کر دیں) اور ماں باپ عزیز واقارب سب عقیقہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور کچھ خیرات بھی کرنا چاہیے- اکثر علماء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے اگر چہ ایک پرندے یا مرغی پر ہو-اور اونٹ' گائے' بکری بھی درست ہے- اور بعض کے نزدیک واجب ہے مگر اصحاب الرائے نے یہ کہا ہے کہ عقیقہ سنت نہیں ہے انہوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے لا یحب اللہ العقوق حالانکہ اس کا مطلب دوسرا ہے)-

عَقَّ وَالِدَهٗ فَهُوَ عَاقٌّ-اس نے اپنے باپ کی نافرمانی کی' عاق ہو گیا-

اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِیْقَتِهٖ-ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گرو ی ہے(یعنی قیامت کے دن وہ اپنے باپ کی شفاعت نہ کرے گا جب تک اس کا عقیقہ نہ کیا جائے)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْعَقِیْقَةِ فَقَالَ لَا اُحِبُّ الْعُقُوْقَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عقیقہ کرنا کیسا ہے؟ فرمایا میں عقوق کو پسند نہیں کرتا-(عقوق کے معنی والدین سے سرکشی' ان کی نافرمانی' قطع رحم کرنا' چونکہ عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اس لیے آپ نے یہ نام برا جانا بہتر یہ ہے کہ اس کو نسیکہ یا ذبیحہ کہیں- اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عقیقہ کرنا اچھا نہیں ہے جیسے اصحاب الرای نے سمجھا اگر ایسا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف سے کیوں عقیقہ کرتے اور صحابہ کرام اور سلف صالحین سے عقیقہ اور ولیمہ دونوں منقول ہیں اور کسی نے ان کو مکروہ نہیں جانا بلکہ واجب یا سنت سمجھا-نہایہ میں ہے کہ عقیقہ ان بالوں کو بھی کہتے ہیں جو بچہ کے سر پر ہوتے ہیں کیونکہ وہ مونڈے اور کاٹے جاتے ہیں)-

مَعَ الْغُلَامِ عَقِیْقَةٌ فَاهْرِیْقُوْا عَنْهُ دَمًا-ہر لڑکے کی طرف سے عقیقہ یعنی ایک جانور کا خون بہانا چاہیے-

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ-عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے-

عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ كَبْشًا كَبْشًا-امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا-

کی سمجھ ہی میں حق بات نہیں آتی عقل سے زور لگاتے ہیں مگر یہ عقل ان کو گمراہی اور ضلالت کی طرف لے جاتی ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں برائی لکھ دی ہے)۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُسَمّٰى ذُوالْعُقَّالِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا تھا جس کو ذوالعقال کہتے تھے (عُقّال ایک بیماری ہے جو گھوڑوں کے پاؤں میں ہو جاتی ہے (یعنی موترے) اس گھوڑے کا نام ذوالعقال اس لیے رکھا گیا تھا کہ اس کو نظر نہ لگے)۔

ثُمَّ يَاْتِي الْخِصْبُ فَيُعَقِّلُ الْكَرْمُ - پھر ارزانی کا موسم آئے گا اور انگور چنے نکالے گا - (انگور کے دانوں کو عقیلی کہا یعنی چنا)۔

لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ بِالْاِسْلَامِ - حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھ کو میرے ماں باپ کی شناخت جب ہوئی اس وقت بھی وہ دونوں مسلمان تھے (مطلب یہ ہے کہ ان کو ہوش آنے سے پہلے وہ مسلمان ہو چکے تھے)۔

اَعْقِلْ يَا اَبَاذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ - اے ابوذرؓ اس کے بعد جو تجھ سے کہا جائے گا اس کو خوب سمجھ لے (غور اور فکر کر)۔

وَمَا يُجْزىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ - آدمی کو قیامت کے دن اس کی عقل ہی کے موافق بدلہ ملے گا (عقل ہی ایسا جوہر ہے جس سے آدمی کو دوسرے حیوانات پر شرف ہے اور ایک آدمی کو دوسرے آدمی پر فضیلت اور بزرگی ہی عقل کی وجہ سے ہوتی ہے)۔

لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ - تدبیر کے برابر کوئی عقلمندی نہیں ہے (ہر کام کا انجام دیکھ کر اس کے لیے سامان کرنا یہ تدبیر ہے جو شخص تدبیر میں قاصر رہے گا وہ خدائی قانون کے بموجب کامیاب نہ ہو گا یہ تدبیر کرنا تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر ہے اور صرف تقدیر پر شاکر ہو کر بیٹھ رہنا سفاہت اور نادانی اور اسلامی تعلیم کی مخالفت ہے)۔

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ - سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا - (چونکہ وہ ساری مخلوقات میں اشرف اور اعلیٰ ہے)۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا خَيْرًا مِّنْكَ - اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا اٹھ میں نے تجھ سے بہتر کوئی چیز پیدا نہیں کی (عقل کی دو قسمیں ہیں ایک تو طبعی یعنی وہ قوت تمیز اور معرفت اور انجام بینی اور ادراک معقولات جو اللہ تعالیٰ نے بدو فطرت سے ہر ایک انسان میں ایک مقدار سے رکھی کسی میں زیادہ کسی میں کم اس کو عقل مطبوع بھی کہتے ہیں - دوسرے کسبی یعنی وہ معرفت جو عقلاء کی صحبت یا تحصیل علم یا مختلف تجربوں سے آدمی کو حاصل ہوتی ہے)۔

مَا كَسَبَ اَحَدٌ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ يَهْدِيْهِ اِلٰى هُدًى - (اس حدیث میں عقل کسبی مراد ہے یعنی) کسی آدمی کی کمائی اس کی عقل سے بہتر نہیں ہے جو اس کو سیدھا راستہ سمجھائے۔

فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ - خدا کی قسم مجھ کو نماز کا بھی ہوش نہ رہا - (کہ میں نے کیسی پڑھی یا کتنی رکعتیں پڑھیں)۔

مَجَّةٌ عَقَلْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کلی میرے منہ پر مارنا مجھ کو اب تک یاد ہے۔

اِعْتَقَلَ لِسَانُهٗ - اس کی زبان بند ہو گئی۔

اِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ - جب عقل پوری ہوتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے (یعنی عاقل آدمی کم گو ہوتا ہے کیونکہ وہ ہر ایک بات سوچ سمجھ کر بات کرتا ہے بے تحاشہ بک بک نہیں کرتا)۔

نَوْمُ الْعَاقِلِ اَفْضَلُ مِنْ سَهَرِ الْجَاهِلِ - عقلمند شخص کا سونا جاہل کی بیداری سے بڑھ کر ہے (کیونکہ عقلمند اس لیے سوتا ہے کہ اس کے دماغ اور اعضاء کو راحت حاصل ہو اور وہ از سر نو نیک کاموں اور تحصیل علم و ہنر کے لیے تیار ہو جائے اور جاہل گو جاگتا بھی ہو مگر اس کا جاگنا سونے سے بدتر اور بے فائدہ بے کار ہے - یا عاقل آدمی سونے کی حالت میں بھی اپنے آپ کو دشمنوں سے بچانے کی تدبیر کر کے سوئے گا لیکن جاہل بیداری میں دشمنوں کے فریب میں آ کر تباہ اور ہلاک ہو گا)۔

لَيْسَ بَيْنَ الْاِيْمَانِ وَالْكُفْرِ اِلَّا قِلَّةُ الْعَقْلِ - ایمان اور کفر میں عقل کی کمی اور بیشی کا فرق ہے (کافر عقل سے کام نہیں

تو یہ بازار بند ہو گیا۔

عَکْفٌ۔ روکنا' ٹھہرنا' موڑنا' رعایت کرنا' اصلاح کرنا۔

عُکُوْفٌ۔ متوجہ ہونا' ہمیشہ ایک چیز پر جھکے رہنا' گرد گھومنا' پیچھے ہٹنا' لازم کر لینا۔

تَعْکِیْفٌ۔ پرونا' بالوں کو بٹ لینا' چوٹیاں بنانا۔

مُعَاکَفَۃٌ۔ لازم کر لینا۔

تَعَکُّفٌ۔ رکے رہنا' جمے رہنا' جیسے اِعْتِکَافٌ ہے۔

عَاکِفٌ۔ مقیم۔ (نہایہ میں ہے کہ اِعْتِکَافٌ اور عُکُوْفٌ کسی مقام میں ٹھہرے رہنا' جمے رہنا۔ عَاکِفٌ اور مُعْتَکِفٌ اس کا اسم فاعل ہے۔ اور جو کوئی مسجد میں عبادت کے لیے ٹھہرا رہے اس کو بھی عَاکِفٌ اور مُعْتَکِفٌ کہتے ہیں)۔

عَکِفٌ۔ گھونگھر بال۔

وَالنَّاسُ عُکُوْفٌ۔ اور لوگ سب جمع تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برآمد ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

اِذَا اعْتَکَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا صَلّٰی۔ جب مؤذن فجر کے انتظار میں بیٹھ جاتا یا اذان کے لیے کھڑا ہوتا اور صبح نمودار ہو جاتی تو آپ نماز پڑھتے۔

صَلَّی الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَکَفِہٖ۔ صبح کی نماز پڑھ کر اپنے اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے جاتے (یعنی اس مقام میں جو لوگوں سے الگ ہوتا۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اعتکاف صبح کی نماز کے بعد شروع کرتے بعض نے اس کو جائز رکھا ہے اور اسی حدیث سے دلیل لی ہے)۔

وَھُوَ یَعْتَکِفُ الذُّنُوْبَ۔ وہ گناہوں سے بچتا ہے (اور اس کے لیے ان تمام نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے جن کو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر سکتا مثلاً بیمار کی عیادت' جنازے کے ساتھ جانا' دوستوں سے ملاقات کرنا' بیواؤں اور یتیموں کا سودا سلف لا دینا)۔

کَانَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں اعتکاف کیا کرتے۔

لَا اِعْتِکَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ اعتکاف اسی مسجد میں درست ہوتا ہے جس میں جمعہ اور جماعت ہو۔

ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ بَعْدَہٗ۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا (اعتکاف اکثر علماء کے نزدیک مستحب ہے اور رمضان کے اخر دہے میں زیادہ مؤکد ہے اور شافعیہ کے نزدیک اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے اور ایک لحظہ کے لیے بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن جمہور علماء کے نزدیک مسجد شرط ہے مرد اور عورت دونوں کے لیے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ عورت اپنے گھر کی مسجد میں بھی اعتکاف کر سکتی ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے مسجد نبوی میں اعتکاف کیا' اگر گھر کی مسجد میں صحیح ہوتا تو مسجد نبوی میں اعتکاف کرنے کی ضرورت نہ ہوتی مجمع البحار میں ہے کہ کم سے کم ایک ساعت کے لیے بھی اعتکاف ہو سکتا ہے تو جب کوئی مسجد میں کسی ضرورت سے بیٹھے خواہ دینی ہو یا دنیوی تو بہتر یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت کر لے تاکہ اعتکاف کا ثواب مفت حاصل ہو۔ "چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار[1]" کا مضمون ہو)۔

عَکٌّ۔ گھمس ہونا۔ (یعنی گرمی کی شدت' ہوا بند ہونا' جیسے عِکَاکٌ ہے اور عَکَکٌ۔

یَوْمٌ عَکِیْکٌ۔ گھمس کا دن۔ (جب شدت کی گرمی ہو اور ہوا بند ہو)۔

فَرَسٌ مِعَکٌّ۔ جو گھوڑا ذرا چلے پھر اس کو مارنے کی حاجت پڑے۔

مُعَاکَّۃٌ۔ جھکانا' مائل کرنا۔

عَکٌّ۔ دوبارہ کہنے کی درخواست کرنا' قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا' بار بار برائی کرنا' بند کرنا' باز رکھنا' بیان کرنا' روکنا' بخار چمٹ جانا نہ اترنا۔

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعُکَّۃَ مِنَ السَّمَنِ اَوِ الْعَسَلِ۔ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ

---

[1] کیسی خوش قسمتی ہے کہ ایک ہی کرشمے سے دو کام ہو جائیں۔ (م)

علیہ وسلم کو گھی یا شہد کی کپی تحفہ بھیجا کرتا۔

عَصَرْتُ عُكَّةً - کپی کو نچوڑ ڈالا۔

كَانَ يَوْمَ عِكَاكٍ - وہ سخت گرمیوں کا دن تھا۔

عَكْلٌ - اکٹھا کرنا جدا کرنے کے بعد' ہنکانا' اونٹ کی کلائیاں اس کے بازو سے باندھ دینا' جس رسی سے باندھیں اس کو عکال کہتے ہیں۔

عُكْل - ایک قبیلہ جس کا ذکر حدیث میں ہے۔

عِنْدَ اعْتِكَالِ الضَّرَائِرِ - جب مختلف کام پیش آئے اور مل جل گئے۔

عَكْمٌ - کپڑے سے باندھنا' پہلو کا اندرونی جانب۔

عِكْمٌ - تیز ہوا' بوجھ۔

عِكْمَانِ - دو بوجھے جو اونٹ کے دونوں طرف رہتے ہیں۔

عُكُومٌ - جامہ دان' یہ جمع ہے عَكْمٌ کی۔

عَكَمَةُ الْبَطْنِ - پیٹ کا کونا۔

اِعْكَامٌ - مدد کرنا بوجھ لادنے میں۔

تَعْكِيمٌ - اونٹ کا اتنا موٹا ہونا کہ چربی تہ بر تہ ہو جائے۔

اِعْتِكَامٌ - برابر کرنا بوجھوں کو لادنے کے لیے۔

مَالَهٗ عَكُومٌ - اب اس کو کہیں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔

مَعْكَمٌ - پر گوشت' ٹھوس۔

عُكُومُهَا رَدَاحٌ - اس کے گٹھر اور تھیلے بھاری ہیں۔ (جو غلہ اور اسباب مال و متاع سے پر ہیں)۔

نُفَاضَةٌ كَنُفَاضَةِ الْعِكَمِ - ریشہ ہے جیسے گٹھری کا ریشہ ہوتا ہے۔

سَيَجِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهٗ قَدْ مَلَأَتْ عِكْمَهَا مِنْ وَّبَرِ الْاِبِلِ - قریب ہے وہ زمانہ کہ تم میں سے ایک اپنی عورت کو دیکھے گا اس نے اپنی گٹھری اونٹ کے بالوں سے بھر لی ہو گی۔

مَا عَكَمَ عَنْهُ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے کچھ تامل نہ کیا نہ رکے (بلکہ فوراً خوشی سے اسلام لائے)۔

نَهٰى عَنِ الْمُعَاكَمَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاکمہ سے منع فرمایا (یہ طحاوی کی روایت ہے انہوں نے معاکمہ کی تفسیر یہ کی ہے کہ دو مرد یا دو عورتیں ننگی ہو کر ایک دوسرے سے لپٹیں' بدن ملائیں اور ان دونوں کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو جیسے دوسری روایت میں ہے لا یفضی الرجل الی الرجل ولا المراۃ الی المراۃ اس کا بھی یہی مطلب ہے)۔

عُكْنَةٌ - بٹ پیٹ کی۔ عُكَنٌ اس کی جمع۔

تَعَكُّنٌ - پیٹ پر بٹیں پڑنا (موٹاپے سے)۔

عِكَانٌ - گردن۔

عَكْنَاءُ - بٹیں والی عورت۔

عُكْنَانٌ اور عَكَنَانٌ - بہت اونٹ۔

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَبِيْ وَ فِيْ عُنُقِهٖ عُكْنَةٌ - گویا میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں ان کی گردن میں بٹ ہے۔

جَارِيَةٌ مُّعَكَّنَةٌ - بٹیں والی چھوکری۔

عَكْوٌ - دم موڑنا' موٹا ہونا' نیفہ بڑا اور سخت رکھنا' چڑھ جانا' قید کرنا' باندھنا' مائل ہونا۔

عَكْوَاءُ - سفید دم والی بکری۔

عَكِيٌّ - دودھ جس کا مسکہ نکال لیا گیا ہو' یا تلے اوپر دوھا ہوا دودھ جو گاڑھا ہو گیا ہو۔

باب العین مع اللام

عَلْبٌ - سخت ہونا کاٹنا' چھیلنا' نشان کرنا۔

عَلَبٌ - سخت ہونا' اور گوشت کی بو بدل جانا اور گردن میں بیماری ہونا۔

عَلِبٌ - سخت اور پہاڑی بکری' سوسمار۔

تَعْلِيبٌ - نشان کرنا' چھیلنا' کاٹنا۔

اِسْتِعْلَابٌ - بو بدل جانا۔

عِلَابٌ - وہ نشان جو گردن کے طول میں ہو۔

عَلَابِيٌّ - سیسہ یا سیسہ کی ایک قسم۔

عِلْبٌ - سخت جگہ اور وہ زمین جس پر بارش ہو تو بھی کچھ نہ اگے۔

اِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوْفِهِمُ الْاٰنُكُ وَالْعَلَابِيُّ - صحابہؓ کی

تلوار کا زیور سیس اور علابی کا تھا- (نہایہ میں ہے کہ علابی جمع ہے علباء کی یعنی گردن کا پٹھا) هما علباوان- یہ دونوں گردن کے دو پٹھے ہیں جو داہنے بائیں طرف ہوتے ہیں (عرب لوگ یہ پٹھے جب تروتازہ ہوتے تھے تلواروں کے نیام پر باندھتے وہ سوکھ کر اس پر جم جاتے اور برچھوں کو بھی جب وہ ٹوٹ جاتے ان سے جوڑتے- بعض نے کہا علابی سیس کی ایک قسم ہے جیسے اوپر گزرا)-

كُنْتُ اَعْمَدُ اِلَى الْبَضْعَةِ اَحْسِبُهَا سَنَامًا فَاِذَا هِيَ عِلْبَاءُ عُنُقٍ- میں گوشت کے ایک ٹکڑے کا قصد کرتا میں سمجھتا کہ وہ کوہان کا گوشت ہے پھر کیا دیکھتا کہ وہ گردن کا ایک تسمہ ہے-

رَاٰى رَجُلًا بِاَنْفِهِ اَثَرُ السُّجُوْدِ فَقَالَ لَا تَعْلُبْ صُوْرَتَكَ- عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا اس کی ناک پر سجدے کا نشان پڑ گیا تھا تو کہا اپنی صورت پر نشان مت کر (یعنی سجدے میں اتنے زور سے ناک پر ٹیکا نہ دے کہ داغ پڑ جائے اور چہرہ بدنما ہو جائے)-

وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ فِيْهَا مَاءٌ- وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کی ایک چھاگل تھی یا ایک قدح تھا- (آپ اس میں سے پانی لیتے جاتے اور پیشانی مبارک پر لگاتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ موت میں سختیاں ہیں)-

فَتَحْلِبُ الْعُلْبَةَ- تو قدح بھر کر دودھ دوہے-

اَعْطَاهُمْ عُلْبَةَ الْحَالِبِ- ان کو دودھ دوہنے والے کا قدح دے دیا- (محیط میں ہے کہ علبہ کھجور کے لمبے درخت کو کہتے ہیں اور ایک پیالہ بڑا جو اونٹ کی کھال سے بنایا جاتا ہے اس کے گرداگرد لکڑی لگاتے ہیں عرب لوگ اس میں دودھ دوہتے ہیں- عِلَابٌ اور عُلَبٌ اس کی جمع ہے)-

تَشَنَّجَ عِلْبَاءُ الرَّجُلِ- آدمی بوڑھا ہو گیا-

عَلْثٌ- ملا دینا، خلط کرنا، جمع کرنا، دباغت کرنا، آگ نہ نکلنا-

عَلَثٌ- خوب جم کر لڑنا-

تَعَلُّثٌ- تعلق، کسی چیز کو اچھی طرح مضبوطی سے نہ بنانا، مکر و فریب کرنا-

اِعْتِلَاثٌ- ایسے درخت سے آگ سلگانے کا آلہ بنانا جس کا حال معلوم نہ ہو کہ وہ آگ دیتا ہے یا نہیں-

فُلَانٌ غَيْرُ مُعْتَلِثِ الزِّنَادِ- یعنی اس کی بیوی اچھے خاندان کی ہے-

اِعْتَلَثَ الرَّجُلُ- جب اچھے خاندان میں نکاح نہ کرے بلکہ مجہول النسب عورت سے نکاح کر لے-

مَاشَبِعَ اَهْلُهٗ مِنَ الْخَمِيْرِ الْعَلِيْثِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے سفید جو اور معمولی جو کی ملی ہوئی روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے (ایسی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جو اور گیہوں کی ملواں روٹی سے بھی سیر نہیں ہوئے)-

عَلْثَمَةٌ- ٹھہر ٹھہر کر بات کرنا-

دُوْنَ تَعَلْثُمٍ- بن تامل اور توقف کے-

عَلْجٌ- علاج میں غالب آنا-

عَلَجٌ- سخت ہونا-

مُعَالَجَةٌ اور عِلَاجٌ- ایک کام کو برابر کئے جان، سختی اٹھانا، محنت کرنا، دوا کرنا-

تَعَلُّجٌ- پیغام لے جانا-

تَعَالُجٌ- ایک دوسرے کا علاج کرنا، ایک دوسرے سے لڑنا-

اِعْتِلَاجٌ- کشتی لڑانا، لڑائی شروع کرنا، حرکت کرنا، مضطرب ہونا، تھپیڑ مارنا-

عَالِجٌ- ایک میدان ہے جس میں ریت بہت ہے-

اِنَّ الدُّعَاءَ لَيَلْقَى الْبَلَاءَ فَيَعْتَلِجَانِ- دعاء بلا سے مقابلہ کرتی ہے، دونوں میں کشتی ہوتی ہے (گویا دعاء بلا کو رد کرتی ہے)-

بَعَثَ رَجُلَيْنِ فِيْ وَجْهٍ وَقَالَ اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا- حضرت علیؓ نے دو مردوں کو ایک سمت روانہ کیا اور فرمایا تم دونوں اچھے ہٹے کٹے موٹے تازے ہو اب جو کام میں نے بتلایا ہے اس کو خوب بجا لاؤ-

عِلْجٌ- قوی موٹا تازہ آدمی، اور کافر عجمی، مجوسی، گبر، آتش پرست-

اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ- تم تو یہ چاہتے تھے کہ پارسی

لوگ مدینہ میں زیادہ بسیں (یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب ابولؤلؤ ملعون نے آپ کو عین نماز میں زخمی کیا)۔

فَطَارَ الْعِلْجُ - پھر مارکروہ کافر بھاگ نکلا (تین وار خنجر کے آپ پر کئے)۔

وَنَفٰی مُعْتَلِجَ الرَّيْبِ مِنَ النَّاسِ - اور شک کے تھپیڑے لوگوں سے دور کئے۔

اِعْتَلَجَتِ الْاَمْوَاجُ - موجیں تھپیڑے مار رہی ہیں۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

اِعْتَلَجَتِ الْاَرْضُ - زمین میں گھاس لمبی ہوگئی۔

فَاُتِیَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ بِاَرْبَعَةِ اَعْلَاجٍ مِّنَ الْعَدُوِّ - عبدالرحمٰن بن خالد بن ولیدؓ کے پاس چار کافر دشمنوں میں سے لائے گئے۔

قَدْ كُنْتَ وَاَبُوْكَ تُحِبَّانِ اَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوْجُ بِالْمَدِيْنَةِ - حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے کہا تم اور تمہارے والد تو یہ چاہتے تھے کہ عجمی کافر مدینہ میں زیادہ رہیں (تاکہ مدینہ کی رونق ہو۔ چونکہ عجمی لوگ بہت صنائع اور ہنر جانتے تھے)۔

اِنِّیْ صَاحِبُ ظَهْرٍ اُعَالِجُهٗ - تو میں تو اونٹ والا ہوں اسی کا کام کرتا ہوں اس کو کرایہ پر چلاتا ہوں۔

عَالَجْتُ اِمْرَاَةً فَاَصَبْتُ مِنْهَا - میں نے ایک عورت کا پیچھا لیا اس کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس سے سب مزے لوٹے (بوسہ چمٹانا پیار وغیرہ) صرف دخول نہیں کیا۔

مِنْ كَسْبِهٖ وَعِلَاجِهٖ - اس کی کمائی اور محنت میں سے۔

وَلِیَ حَرَّهٗ وَعِلَاجَهٗ - اس کی محنت اور مشقت اور کمائی میری ہے۔

كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَالِجُهٗ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ - (جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا ثابت کرنے کے لئے چار گواہوں کی ضرورت بیان فرمائی تو) سعد بن عبادہؓ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو پہلے ہی (گواہ لانے سے پیشتر ہی) اس کا کام تلوار سے تمام کردوں گا۔

مَا اٰسٰی عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ اِلَّا مِنْ خَصْلَتَيْنِ اِنَّهٗ لَمْ يُعَالِجْ وَلَمْ يُدْفَنْ حَيْثُ مَاتَ - (جب عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ ناگہانی موت سے مکہ کے راستہ میں مرگئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا) میں عبدالرحمٰن کی کسی بات پر افسوس نہیں کرتی مگر دو باتوں پر ایک تو یہ کہ انہوں نے بیماری کی سختی نہیں اٹھائی (ان کی دوا اور تیمارداری نہیں ہوئی تاکہ ان کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتی' یا انہوں نے موت کی سختی نہیں اٹھائی بلکہ ناگہاں مرگئے) دوسرے یہ کہ جہاں مرے تھے وہیں دفن کئے گئے۔

وَمَا تَحْوِيْهِ عَوَالِجُ الرِّمَالِ - اور جس کو بڑے بڑے ٹھوس ریتی کے ڈھیر نہیں گھیر سکتے یا جس کو تہ برتہ ریتی گھیرے ہوئے ہے۔

عَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ - میں نے بھی بہت کوشش کی (ان کی اصلاح کے لیے بہت سختی اٹھائی)۔

يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اترنے میں بڑی تکلیف اٹھاتے (آپ کی پیشانی عرق آلود ہوجاتی اور چہرے پر تعب معلوم ہوتا)۔

عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ - اگرچہ اس کے گناہ عالج کی ریتی کے دانوں کے شمار میں ہوں (تو عالج مضاف الیہ ہے رمل کا اور وہ ایک ریتلے مقام کا نام ہے۔ بعض نے رمل عالج۔ صفت موصوف پڑھا ہے یعنی متراکم اور تہ برتہ ریتی کے شمار میں)۔

اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ عَرَبِیٌّ وَّ مَوْلًی وَّ عِلْجٌ - حضرت علیؓ نے فرمایا آدمی تین طرح کے ہیں ایک تو عربی دوسرے موالی تیسرے کافر عجمی (تو ہم لوگ عربی ہیں اور ہمارا گروہ مسلمانوں کا جو دوسرے ملکوں کے ہیں موالی ہیں (جیسے مسلمان پٹھان اور مغل وغیرہ) اور تیسرا گروہ کافروں کا ہے (جیسے یہود' نصاری' پارسی' چینی' جاپانی' سکھ' راجپوت' برہمن' ہندو' بت پرست)۔

وَهُوَ عِلَاجِیْ - یہ تو میرا کام دھندا ہے۔

وَكَمْ مِّنْ غَلِيْلٍ مُّعْتَلِجٌ بِصَدْرِهَا - (حضرت فاطمہؓ نے فرمایا) میرے دل میں کتنے کینے ہیں جو سینہ میں جوش مار رہے ہیں (ان کو میں ظاہر نہیں کرسکتی دل ہی دل میں گھٹتی ہوں)۔

عَلَزٌ - دردناک ہونا' بے قرار ہونا۔

عِلَّوْزٌ - پیٹ کا درد' جنون' موت۔

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ -کیا جن لوگوں کے رنگ جوانی سے چمک رہے ہیں وہ درد اور بے قراری کا انتظار کر رہے ہیں- (ایک روایت میں علز القلق ہے یعنی قلق اور اندوہ کے لحاظ سے اظہار کے منتظر ہیں)-

عُلْصَةٌ -تھوڑی چیز لینا-

عِلَاصٌ -مضاربت کرنا' یعنی نفع میں حصہ ٹھہرا کر مال کسی کو دینا-

اِعْتِلَاصٌ -تھوڑا تھوڑا لینا-

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ اِلَى الْحَمْدِ اَمِنَ الشَّوْصَ وَاللَّوْصَ وَالْعِلَّوْصَ - جو شخص چھینکنے والے سے پہلے الحمد للہ کہے اس کو دانت اور کان اور پیٹ کا درد نہ ہوگا- (بعض نے کہا علوص تخمہ یعنی بدہضمی کو کہتے ہیں)-

اِعْلِوَّاطٌ -اونٹ کی گردن میں لٹک کر اس پر چڑھ جانا-

عَلْطٌ -گردن میں داغ دینا' کسی کی بدگوئی کرنا-

تَعْلِيْطٌ -اونٹ کی گردن سے علاط یعنی رسی نکال لینا-

اِعْتِلَاطٌ -جھگڑا کرنا' بحث کرنا-

شَاعِرٌ عَالِطٌ -شاعر فصیح الکلام-

هُوَ عَالِطٌ لَا غَالِطٌ -وہ صحیح اور فصیح گفتگو کرنے والا ہے نہ کہ غلطی کرنے والا-

نَاقَةٌ عُلُطٌ -جس اونٹ پر نہ داغ ہو نہ نکیل ہو-

اَعْلَاطٌ -وہ ستارے جن کا کوئی نام نہیں ہے-

عَلْفٌ -بہت پانی پینا' چارہ کھلانا-

تَعْلِيْفٌ -موز کے پھل نکلنا جو باقلا کی طرح ہوتے ہیں' گرہ باندھنا-

اِعْلَافٌ -موز کا پھل نکلنا' چارہ کھلانا-

تَعَلُّفٌ -چارہ کی تلاش کرنا-

عَلَّافٌ -چارہ فروش-

عَلُوْفَه -چارہ-

عِلَّوْفٌ -بوڑھا-

مَعْلُوْفَةٌ -موٹی-

اِعْتِلَافٌ -چارہ کھانا-

كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ عِلَافَهَا - وہ چارے کھاتے تھے (یہ علف کی جمع ہے بمعنی چارہ جو جانور کھاتے ہیں)-

اِنَّهُمْ اَهْدَوْا اِلَى ابْنِ عَوْفٍ رِحَالًا عِلَافِيَّةً - انہوں نے ابن عوف کو بڑے سائز کے زین بھیجے (یہ زین سب سے پہلے ایک شخص علاف نامی نے بنائے تھے تو اسی کی طرف منسوب ہو گئے)-

تَرَى الْعُلَيْفِيَّ عَلَيْهَا مُوْكَدًا - (ایک روایت میں موکفا ہے) تو علافی زین کو اس پر لگا ہوا دیکھے گا- (یہ تصغیر ہے عِلَافِيْ کی)-

مِعْلَفٌ -چارے کا مقام-

عَلُوْفَه -وہ جانور جس کو گھر میں کھلائیں' جنگل میں چرنے کو نہ چھوڑیں-

لَيْسَ فِي الْعَلُوْفَةِ صَدَقَةٌ -گھریلو جانوروں میں زکوۃ نہیں ہے (یعنی جن کو گھر میں رکھ کر چارہ کھلایا جاتا ہے' مثلاً بھیڑ و بکریاں' یا گھر میں رہنے والے اونٹ گو ان کو کرایہ پر چلاتے ہوں)-

يَشْتَرِيْ بِهٖ عَلَفًا لِحَمَامِ الْحَرَمِ -حرم کے کبوتروں کے لیے اس کے بدلے چارہ خرید لے-

عَلْقٌ -گالی دینا' برا کہنا' اوپر کا حصہ چرنا-

عَلِقَ الرَّجُلُ - گلے میں خون بھر گیا-

عَلَقٌ -جاننا-

عُلُوْقٌ - حاملہ ہونا' لٹک جانا' جیسے عِلْقٌ اور عَلَقٌ اور عَلَاقَةٌ -محبت رکھنا' چاہنا-

تَعْلِيْقٌ -لٹکانا' کسی امر پر ایک امر کو معلق کرنا' ایک کام کو بغیر کیے رہنے دینا' نصب کرنا-

عُلِّقَ بِهَا -اس کی محبت میں گرفتار ہوا-

عَلِقَتْ مَعَالِقُهَا وَصَرَّ الْجُنْدُبُ -یعنی گرمی آ گئی اور مجھ کو کوچ کرنا ممکن نہیں (یہ ایک مثل ہے جس کا قصہ لغت کی کتابوں میں مشہور ہے)-

لَلَدُوْدُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الْاِعْلَاقِ - منہ میں دوا ڈالنا اعلاق سے بہتر ہے- (اعلاق کہتے ہیں بچہ کے حلق میں انگلی ڈال کر ورم کو دبانا جیسے عورتیں کیا کرتی ہیں)-

جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَّهَا قَالَتْ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذِهِ الْعُلَقِ- ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچہ لے کر آئی کہنے لگی میں نے عذرہ (حلق کی بیماری) کی وجہ سے اس کا حلق دبایا آپؐ نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کا اس بیماری میں حلق دباتی ہو۔

اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ- میں نے اس کا حلق دبایا اور اَعْلَقْتُ عَنْهُ میں نے حلق دبا کر یہ بیماری دفع کی۔

اَعْلَقْتُ عَلَيَّ- میں نے اپنے حلق میں انگلی ڈالی قے کرنے کے لیے۔

لَوْ تَعَلَّقْتَ مَعَاذَةً- کاش تم ایک تعویذ لٹکا لیتے (تا کہ تم کو نظر نہ لگتی)۔

اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ- (بڑی مشکل میں پڑ گئی ہوں) اگر اپنے خاوند کا حال بیان کروں زبان کھولوں تو طلاق پاتی ہوں (خاوند خفا ہو کر مجھ کو طلاق دیں دے گا) اگر خاموش رہوں تو بیچ میں ادھڑ لٹکتی رہوں گی (بیوی کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے اس سے محروم رہوں گی۔ یعنی میرا خاوند مجھ کو پوچھتا تک نہیں نہ بیوی' مرد میں جو کام ہوتا ہے وہ کام کرتا ہے ادھڑ میں مجھ کو لٹکا رکھا ہے)۔

فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ بِهٖ- گنوار لوگ آپ سے لپٹ گئے (آپ کو ایک طرف دھکیلا یہاں تک کہ آپ کی چادر ایک کانٹے دار درخت سے اٹک کر اتر گئی۔ خدا گنواروں سے پناہ میں رکھے نہ ان میں ادب ہوتا ہے نہ تہذیب اور نہ انسانیت ہوتی ہے)۔

فَعَلِقُوْا وَجْهَهٗ ضَرْبًا- ان کے منہ پر مارنا شروع کر دیا۔

رَكِبْتُ اَتَانًا لِيْ فَخَرَجْتُ اَمَامَ الرَّكْبِ حَتّٰى مَا يَعْلَقُ بِهَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ- (حلیمہ سعدیہؓ کہتی ہیں) میں مادیان گدھی پر سوار ہوئی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی پر بٹھایا یا تو وہ بالکل مٹھی اور سست تھی یا آپ کی سواری کی برکت سے وہ ایسی چالاک اور تیز ہو گئی) کہ میں قافلہ سے آگے نکل گئی کوئی قافلے والا مجھ تک نہیں پہنچ سکتا (اس گدھی کے قریب نہ ہو سکتا نہ اس سے مل سکتا)۔

اِنَّ اَمِيْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ اَنّٰى عَلِقَهَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا- مکہ کا ایک امیر نماز کے اخیر میں دو سلام کیا کرتا (داہنے بائیں) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اس نے یہ کہاں سے سیکھا کس سے حاصل کیا۔ وہ بولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے (آپؐ نے دو طرف بھی سلام پھیرا ہے اور کبھی ایک ہی سلام پر اکتفا کرتے۔ دونوں طرح سنت ہے مگر ہمارے زمانہ میں لوگوں نے ہمیشہ التزام کر لیا ہے کہ دونوں ہی طرف دو سلام کیا کریں گے)۔

اَدُّوا الْعَلَائِقَ قَالُوْا مَا الْعَلَائِقُ قَالَ مَا تَرَاضٰى عَلَيْهِ اَهْلُوْهُمْ- علائق کو ادا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا علائق سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ عورتوں کے مہر جن پر ان کے لوگ راضی ہوئے ہیں۔ (مہر اور قرضوں کی طرح ایک قرضہ ہے اگر بیوی کو ادا نہ کرے یا اس سے معاف نہ کرا لے تو قیامت میں دینا ہوگا)۔

فَعَلِقَتْ مِنْهُ كُلَّ مَعْلَقٍ- وہ اس کی نظر میں محبوب ہو گئی (اس کے ہر ہر ریشہ میں اس کی محبت لٹک گئی' رگ رگ میں اس کی الفت رچ گئی)۔

مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ- جو شخص کوئی تعویذ یا گنڈا لٹکائے (یہ سمجھ کر کہ وہ آفت یا بیماری سے بچائے گا) تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ کی حفاظت اس پر سے اٹھ جائے گی۔ اس حدیث کی رو سے بعض نے ہر ایک قسم کا تعویذ' گنڈا لٹکانا مکروہ اور ناجائز رکھا ہے گو اس میں اسماء الٰہی اور آیات قرآنی ہوں۔ بعض نے کہا مراد اس حدیث سے وہ تعویذ اور گنڈے ہیں جن میں شیاطین اور کفار کے نام اور شرک کے مضامین ہوں۔ اور آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی کے تعویذ اور گنڈے منع نہیں ہیں کیونکہ وہ درحقیقت اللہ ہی سے پناہ اور مدد مانگنے میں داخل ہیں)۔

عَيْنُ فَابْكِىْ سَامَةَ بْنَ لُؤَيٍّ- اے آنکھ سامہ بن لوی پر رو (ایک شخص نے کہا)۔

عَلِقَتْ بِسَامَةَ الْعَلَّاقَةُ- سامہ سے تو موت چمٹ گئی۔

عَلَّاقَه اور عَلُوْق- موت کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ وَمَا يَعْلَقُ

عَلٰی یَدَیْهَا الْخَیْطُ وَمَایَرْغَبُ وَاحِدٌ عَنْ صَاحِبِهٖ حَتّٰی یَمُوْتَا هَرَمًا-آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا اہل کتاب یہود اور نصاری کو دیکھو ان میں سے کوئی ایسی کم سن لڑکی سے نکاح کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دھاگہ نہیں لٹکتا (ایسی کم سن ہوتی ہے) اور ان میں سے کوئی اپنی بیوی سے بیزار نہیں ہوتا یہاں تک کہ دونوں بوڑھے ہو کر گزر جاتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ یہود اور نصاری ایک ہی بیوی پر قناعت کرتے ہیں خواہ وہ بدصورت ہو یا خوبصورت بوڑھی ہو یا جوان جب تک وہ مر نہیں جاتی دوسری بیوی نہیں کرتے تو مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ اپنی عورتوں سے ایسا ہی سلوک کیا کریں اور طلاق دینے سے حتی المقدور پرہیز کریں)-

اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِیْ حَوَاصِلِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ-شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے لباس میں بہشت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں-(اصل میں علق اونٹ کے کھانے کو کہتے تھے جب وہ کانٹے دار جنگلی درخت کھائے پھر پرندوں کے بھی کھانے کو کہنے لگے)-

عَلَقَتْ تَعْلُقُ عُلُوْقًا-اونٹنی جنگلی درخت کھا رہی ہے-

فَتَجْتَزِئُ بِالْعُلْقَةِ- ایک لقمہ کھانا اس کو کافی ہے (یعنی بہت تھوڑا کھاتی ہے)-

وَاِنَّمَا یَاْکُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ-وہ تھوڑا کھانا کھایا کرتی تھیں (بقدر سد رمق پیٹ بھر کھانا ان کو نہ ملتا)-

فَاِذَا الطَّیْرُ تَرْمِیْهِمْ بِالْعَلَقِ- یکا یک پرندے ان پر خون کی پھٹکیاں پھینکنے لگے (یہ عَلَقَةٌ کی جمع ہے بمعنے خون کی پھٹکی)-

اِنَّهٗ بَزَقَ عَلَقَةً ثُمَّ مَضٰی فِیْ صَلٰوتِهٖ- انھوں نے خون تھوکا پھر اپنی نماز پڑھنے چلے گئے (وضو نہیں کیا-مجمع البحار میں بجائے بزق کے نزف ہے شاید یہ کاتب کی غلطی ہے یا مطلب یہ ہے کہ ان کے بدن سے خون بہا لیکن انھوں نے نماز نہ توڑی نہ وضو کیا کیونکہ خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے)-

فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً-ان فرشتوں نے آپ کا سینہ چیر کر خون کی ایک پھٹکی نکال لی (گویا دنیا کی محبت کا مادہ اور وسوسوں اور شیطانی خیالوں کا منبع آپ کے سینہ سے نکال ڈالا اب خاص ملکی صفات اس میں رہ گئے-)

وَیَکُوْنُ عَلَقَةً-اور جما ہوا خون ہو جاتا ہے-

وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ-اور ایک وہ شخص جس کا دل مسجد سے لگا ہوا ہو-(ایک نماز جماعت سے مسجد میں پڑھ کر آیا ہو اب دوسری نماز کی فکر میں ہو کہ اس کو بھی جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرے)-

فَتُمْسِکُهٗ بِعِلَاقَتِهٖ-تو اس کا سر بندھن پکڑ کر تھامے-

مُعَلَّقٌ بِدَیْنِهٖ-اپنے قرض کے عوض لٹکا رہے گا-(جب تک قرضے کا تصفیہ نہ ہو لے گا بہشت میں نہ جا سکے گا)-

خَیْرُ الدَّوَاءِ الْعَلَقُ وَالْحِجَامَةُ-عمدہ علاج جونکیں لگانا ہے اور پچھنے لگا-(یعنی جب غلبہ یا فساد خون کا مرض ہو تو ان دونوں سے بہتر کوئی علاج نہیں علق جونک کو کہتے ہیں)-

فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَسْرِقُوْنَ اَعْلَاقَنَا-ان لوگوں کا کیا خیال ہے جو ہمارے عمدہ عمدہ مال چراتے ہیں (یہ عِلْقٌ کی جمع ہے یعنی جس سے دل لگا ہو چونکہ عمدہ اور نفیس مال دل کو پسند ہوتا ہے اس لئے اس کو علق کہا)-

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُغَالِیْ بِصَدَاقِ امْرَاَتِهٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ذٰلِکَ لَهَا فِیْ قَلْبِهٖ عَدَاوَةً یَقُوْلُ جَشِمْتُ اِلَیْکَ عَلَقَ الْقِرْبَةِ- ایک آدمی اپنی بیوی کا مہر گراں دینا قبول کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں اس کی طرف سے دشمنی سما جاتی ہے کہتا ہے کہ میں نے تجھ کو نکاح میں لانے کے لئے ہر ایک مشکل کا تحمل کیا یہاں تک کہ مشک کی رسی بھی اٹھائی (محنت مزدوری کر کے تیرا مہر پورا کیا)-

وَعَلَیْهِ اِزَارٌ فِیْهِ عَلَقٌ وَقَدْ خَیَّطَهٗ بِالْاَصْطُبَّةِ-ابو ہریرہؓ ایک پھٹی ہوئی تہبند پہنے ہوئے تھے (جو کانٹے یا درخت میں اٹک کر پھٹ گئی تھی) اس کو کتان سے سی لیا تھا-

اِنَّمَا الْاَوْصِیَاءُ اَعْلَاقٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ- وصی اور امام پیغمبروں کے ٹکڑے ہیں-(یعنی امامت بھی گویا نبوت کا ایک جز ہے-یہ حدیث امامیہ کی روایت ہے) اَلرَّحِمُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْعَرْشِ-ناطہ قیامت کے دن عرش سے لٹکا ہوگا-

عَلْكٌ - چبانا، منہ میں ہلانا، دانت پر دانت رگڑنا۔
تَعْلِيْكٌ - اچھی طرح دباغت کرنا۔
عَلَاكٌ - چبانے کی چیز۔
مَاذَاقَ عَلَاكًا وَّعُلَاكًا - اس نے چبانے کی کوئی چیز نہیں چکھی۔
عِلْكٌ - گوند، مصطگی، لوبان وغیرہ ہر ایک چبانے کی چیز (جیسے چھالیا، چکنی سپاری) اس کی جمع عُلُوْكٌ اور اَعْلَاكٌ ہے۔
عِلْكَةٌ - قطعہ۔
عَلِكٌ - لجلجا لزوجت دار، چپکتا ہوا۔
اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ وَبُرْ مَتُهٗ تَفُوْرُ عَلَى النَّارِ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلِكُهَا حَتّٰى اَحْرَمَ فِي الصَّلٰوةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے اس کی ہانڈی ابل رہی تھی (گوشت پک رہا تھا) آپ نے اس گوشت میں سے ایک ٹکڑا اٹھا لیا اور اس کو چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر تحریمہ باندھی (معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں جاتا)۔
اِنَّهٗ سَاَلَ جَرِيْرًا عَنْ مَّنْزِلِهٖ بِبِيْشَةَ فَقَالَ سَهْلٌ وَّدَكْدَاكٌ وَّحَمْضٌ وَّعَلَاكٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جریرؓ سے پوچھا جنگل میں تیرا مکان کہاں ہے؟ انھوں نے کہا نرم اور ہموار زمین میں جہاں ترش درخت اور علاک کے درخت ہیں۔ (عَلَاكَ ایک درخت ہے جو ملک حجاز میں جنگل میں ہوتا ہے اس کو عَلَكٌ بھی کہتے ہیں)۔
وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ - گوند اور مصطگی وغیرہ نہ چابے (گو اس کو چابنے سے روزہ نہیں جاتا)۔
عَلَكَ الْفَرَسُ اللِّجَامَ - گھوڑے نے لگام چابی۔
عَلَكْمٌ - یا عُلَاكِمٌ - سخت اور بڑا اونٹ - (اس کی جمع عَلَاكِمُ ہے)۔
عُلْكُوْمٌ - کے بھی یہی معنے ہیں - قوی اونٹ اور اونٹنی دونوں کو کہتے ہیں۔
غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْكُوْمٌ مُّذَكَّرَةٌ - موٹی گردن والی، بڑے رخساروں والی یا موٹی کنگی سخت اور زور آور اونٹنی۔

عَلٌّ - یا عَلَلٌ یا تَعِلَّةٌ - دوبارہ سہ بارہ پینا یا پلانا، پے در پے کرنا۔
تَعْلِيْلٌ - دوبارہ سہ بارہ پلانا، یا پھل دوبارہ سہ بارہ چننا، مشغول کرنا، غافل کرنا، اچھی طرح انتظام کرنا، علم صرف کی اصطلاح میں تعلیل کہتے ہیں کسی کلمہ کا اعلال بیان کرنا - یعنی اس میں جو قلب و انقلاب تبدل حرکات اور حروف ہوا ہو، وجہ اور دلیل بیان کرنا۔
اِعْلَالٌ - دوبارہ سہ بارہ پلانا۔
تَعَالُلٌ اور مُعَالَلَةٌ - تھن میں بچا ہوا دودھ دوہنا۔
عُلَالَه - بچا ہوا دودھ تھن میں، یا بیچ کا دوہنا جب تین بار دوہے۔
عَلَّات - سوتیلے بھائی یعنی باپ ایک ماں دو۔
عِلَّةٌ - سبب، بیماری (اس کی جمع عِلَلٌ ہے)۔
اُتِیَ بِعُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ مِنْهَا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکری کا بچا ہوا گوشت (جو پہلی بار کھانے سے بچ رہا تھا) لایا گیا آپ نے اس میں سے کھایا۔
قَالُوْا فِيْهِ بَقِيَّةٌ مِّنْ عُلَالَةٍ - ان میں کچھ زور بوڑھے کا باقی ہے۔
فَاَتَيْتُهٗ بِعُلَالَةٍ - میں آپ کے پاس بچا ہوا گوشت لے کر آیا۔
تَعِلَّةُ الصَّبِيِّ وَقِرَى الضَّيْفِ - بچوں کا بہلاوا ہے اور مہمان کی ضیافت (یہ کھجور کی صفت بیان کی کہ بچہ جب روئے اس کو ایک کھجور دیدو تو اس کو کھانے لگتا ہے اور خاموش ہو جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی مہمان آئے اور گھر میں کھانا جلدی نہ پک سکے تو کھجور پر اس کی ضیافت ہو سکتی ہے)۔
مِنْ جَزِيْلِ عَطَائِكَ الْمَعْلُوْلِ - تیری بے انتہا بخشش جو بار بار ہوتی ہے (ایک نعمت کے بعد دوسری نعمت عطا فرماتا ہے)۔
كَاَنَّهٗ مُنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ - گویا وہ ایک شربت ہے جس میں شراب مکرر (دوبارہ سہ بارہ) پلایا گیا ہے۔
مَنْ ضَرَبَ بِالْعَصَا رَجُلًا فَقَتَلَ، قَالَ اِذَا عَلَّهٗ ضَرْبًا

فَفِيْهِ الْقَوَدُ- (عطا یا ابراہیم نخعی نے کہا) اگر کوئی شخص لاٹھی سے دوسرے کو مارے وہ مر جائے تو اگر کئی بار پے در پے مارے تو اس سے قصاص لیا جائے گا (کیونکہ پے در پے مارنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مارنے والے کی نیت قتل کی تھی)-

اَلْاَ نْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ- پیغمبر سب علاتی بھائی ہیں (جن کا باپ ایک ہوتا ہے لیکن مائیں مختلف اسی طرح تمام پیغمبروں کے اصول ایمان ایک ہیں جیسے توحید الٰہی' ایمان بر ملائکہ وحشر ونشر وغیرہ صرف فروعی احکام شریعت میں اختلاف ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے حالات کے موافق اتارے تھے)-

يَتَوَارَثُ بَنُو الْاَعْيَانِ مِنَ الْاِخْوَةِ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ- سگے بھائی بہن وارث ہونگے نہ سوتیلے (یعنی جب سگے بھائی بہن موجود ہوں تو سارا ترکہ وہ لے لیں گے اور سوتیلوں کو کچھ نہ ملے گا)-

عَلَّات جمع ہے عَلَّة کی بمعنے سوکن-

فَكَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ- عبدالرحمٰنؓ اونٹ کو مارنے کے لئے میرے پاؤں پر مارتے تھے- (میں ان کے ساتھ سوار تھی- یہ حضرت عائشہؓ نے کہا- ہوا یہ تھا کہ حضرت عائشہؓ نے اوڑھنی اتار دی تھی تو عبدالرحمٰنؓ اونٹ کو مارنے کے بہانے ان کے پاؤں پر مارتے تھے- مطلب یہ تھا کہ اوڑھنی اوڑھ لو- چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس وقت کہا یہاں کوئی غیر آدمی ہے جس سے میں پردہ کروں- بعض نے کہا ٹھیک بِنَعْلَةِ السَّيْفِ ہے یعنی تلوار کی کوتھی سے مارتے تھے)-

مَاعِلَّتِيْ وَاَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ- (عاصم بن ثابتؓ نے کہا) جہاد نہ کرنے کے لئے میرا عذر کیا ہے- میں مضبوط طاقتور تیروں والا آدمی ہوں- (یعنی قوت اور طاقت بھی ہے اور ہتھیار بھی موجود ہیں پھر جہاد سے بیٹھ رہنے کی کوئی وجہ نہیں)-

لَا يُمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ لِغَيْرِ عِلَّةٍ- بغیر کسی ضرورت یا وجہ کے غلام کو نماز کی حاجت میں شریک ہونے سے منع نہ کیا جائے گا- (یعنی مولیٰ کو یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے غلام کو جماعت میں جا کر نماز پڑھنے سے روکے البتہ اگر کوئی ایسی ہی سخت ضرورت ہو تو اور بات ہے)-

اَلرُّخْصَةُ فِي الْمَطَرِ وَعِنْدَ الْعِلَّةِ- جماعت بارش اور کسی ضرورت کی وجہ سے ترک کر سکتا ہے- (اسی طرح بارش اور کیچڑ ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے بھی آنا معاف ہے- ضرورت سے مراد یہ ہے جیسے بیماری یا ظالم کا ڈر ہو یا آندھی یا کیچڑ وغیرہ ہو اسی طرح اگر آدمی اندھا ہو اور اس کا کوئی لے کر چلنے والا نہ ہو)-

يُخْرَجُ الْمَيِّتُ لِعِلَّةٍ- اگر کوئی شرعی وجہ ہو تو میت کو دفن ہو جانے کے بعد بھی قبر سے نکال سکتے ہیں- (مثلاً بغیر غسل دیئے دفنا دیا گیا ہو یا وہ زمین غصبی نکلے یا اس کا کفن غصبی ہو یا وہاں پانی کے سیلاب کا ڈر ہو یا ظالم حاکم جبر اور ظلم کرے اگر بن نماز پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھ لیں میت کا نکالنا ضروری نہیں)-

فَعَلِّلِيْهِمْ- بچوں کو بہلا پھسلا کر سلا دے- (مثلاً کہے بیٹا ٹھہر واب کھانا آتا ہے یا کوئی نقل وحکایت بیان کرے یہاں تک کہ ان کے سونے کا وقت آ جائے وہ سو جائیں- یہ اس وقت ہے جب بچے ایسے بھوکے نہ ہوں کہ نہ کھانے سے ان کی جان کا ڈر ہو اگر ایسے سخت بھوکے ہوں تب تو بچوں کو کھلانا مہمانوں کے کھلانے پر مقدم ہوگا)-

اِعْتَلَّ بَعِيْرُ صَفِيَّةَ- حضرت ام المومنین صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہو گیا-

اَعْيَانُ بَنِي الْاُمِّ اَحَقُّ بِالْمِيْرَاثِ مِنْ وَّلَدِ بَنِي الْعَلَّاتِ- سگے ماں جائے بھائی بہنیں سوتیلے بھائی بہنوں سے ترکہ کے زیادہ حقدار ہیں (مثلاً ایک شخص مر گیا اس کی صرف ایک سگی بہن تھی ایک سوتیلی تو سارا ترکہ سگی بہن لے لیگی سوتیلی بہن کو کچھ نہ ملے گا) (کذا فی البحرین)-

لَعَلَّ- شاید' امید ہے-

عَلْمٌ- داغ دینا' نشان کرنا' چیرنا-

عِلْمٌ- جاننا' دریافت کر لینا' یقین کرنا-

عَلَمٌ- اوپر کا ہونٹ پھٹ جانا-

تَعْلِيْمٌ- سکھانا' علم ہو یا صنعت یا ہنر' نشان کرنا-

عَلَمٌ- جھنڈا' نشان-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ- خدا کی پناہ اس علم سے جس سے کچھ فائدہ نہ ہو (نہ دین کا نہ دنیا کا ایسا علم حاصل کرنا تضییع اوقات ہے)-

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا- بعض علم جہالت اور نادانی ہے (مراد وہ علم ہے جو جھوٹ اور غلط ہے جیسے علم جفر اور رمل اور سحر اور شعبدہ وغیرہ)-

لَوْ عَلِمَ اِنَّكَ تَنْتَظِرُ- اگر یہ معلوم ہوتا کہ تو انتظار کر رہا ہے (تو تیری آنکھ میں کونچا نہ مارتا)-

اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ- خوب سمجھ لے تو کیا کہتا ہے-

اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا- کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک خداوند ہے (جو گناہ بخشا ہے حالانکہ پروردگار کو سب معلوم ہے مگر فرشتوں سے یہ پوچھنا بطور خوشی اور مباہاۃ کے ہے)-

فَلَا یَجِدُوْنَ اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ- پھر مدینہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہ پائیں گے (یہ حدیث امام مالکؒ کی شان میں ہے جو اوپر گزر چکی ہے)-

اِنْ یَّعْلَمْ اِنَّكَ اِمْرَاَتِیْ- اگر کہیں اس ظالم بادشاہ کو یہ معلوم ہو گیا کہ تو میری بیوی ہے (تو وہ تجھ کو چھین لے گا اس ظالم کا یہی دستور تھا کہ لوگوں کی بیویاں چھین لیتا)-

فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا- ہمارے زمانہ میں زیادہ عالم وہی ہے جو خوب یاد رکھنے والا ہے- (علم در سینہ نہ در سفینہ)-[1]

کَرِهَ اَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ- منہ پر نشان کرنا برا سمجھا-

اِنْ لَّمْ تَهْتَدِ بِعَلَمٍ- اگر تو کوئی نشان راستہ معلوم کرنے کے لیے نہ پائے-

عَالَمِیْن- جن اور آدمی سب کو شامل ہے-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ عِلْمَكَ فِیْنَا- یا اللہ تجھ کو جو گناہ ہمارے معلوم ہیں وہ سب بخش دے-

وَاُعَلِّمُ بِهٖ بَعْدَ الْجَهَالَةِ- اور میں اس کی وجہ سے علم کی روشنی پھیلا کر جہالت کی تاریکی دور کروں گا-

عُلِّمْتُ خَزَنَةَ النَّارِ- دوزخ کے داروغوں کا علم مجھ کو دیا گیا-

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ- علم دین تین چیزیں ہیں (آیت قرآنی' حدیث نبوی' ترکہ کے مسائل)-

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهٖ- جو شخص نالائق ہو اور اس کو کوئی علم سکھائے (تو ایسا ہے جیسے سوروں کو کوئی چاندی سونے کا زیور پہنائے)-

لَمْ یُنْكِرْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتْوٰی غَیْرِهٖ فِیْ زَمَانِهٖ لِاَنَّهٗ صَدَرَ عَنْ تَعْلِیْمِهٖ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ جو فتوی دیتے تھے آپ ان پر انکار نہیں کرتے تھے کیونکہ ان کے فتوی خود آپ کی تعلیم کے اثر تھے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چودہ صحابہ فتوی دیا کرتے تھے لیکن یہ اس وقت تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نہ ہوتے اگر آپ خود تشریف فرما ہوتے تو پھر کوئی صحابی فتوی نہ دیتا البتہ ابوبکر صدیقؓ آپ کی موجودگی میں بھی فتوی دیتے جیسے منقول ہے کہ حضرت ابوطالب نے اپنی بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہوں اور ناتواں ہو گیا ہوں تو جس بہشت کی تم خوشخبری دیا کرتے ہو اس میں سے کچھ میوہ مجھ کو بھیجو- ابوبکرؓ نے یہ سن کر جواب دیا کہ اللہ تعالی نے بہشت کا پانی اور میوہ کافروں پر حرام کر دیا ہے)-

عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَ فِیْهِمْ تَعُوْدُ- (ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا (بس پوچھو کہ تم کون قوم ہو تو کہیں گے مسلمان مگر اسلام کے اصول سے محض ناواقف ہوں گے کافروں کے رسوم سب ان میں جاری ہوں گے اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی- مصحف میں لکھے ہوئے نقش ہوں گے مگر کوئی ان کو نہ سمجھ کر پڑھے گا نہ ان پر عمل کرے گا یا قرآن کو بھی ایک رسمی طور پر کر لیں گے کسی کے مرنے یا جینے پر اس کا ختم کرا دیں گے مگر نہ اس کے سمجھنے سے کوئی غرض ہوگی نہ اس پر عمل کرنے

[1] علم وہ ہے جو سینہ میں محفوظ ہو نا کہ کشتی پر لادا ہو- (م)

سے) ان کی مسجدیں ظاہر میں تو خوب آراستہ ہوں گی اور آباد (شیشے فانوس جھاڑ لنتر ہانڈیوں سے آراستہ بلکہ بعض مسجدوں میں بجلی کی بھی روشنی ہوگی) مگر ہدایت سے ویران قرآن و حدیث کے موافق ان میں عمل نہ ہوگا بلکہ جو کوئی قرآن اور حدیث پر عمل کرے اس کو اپنی مسجدوں میں نہ آنے دیں گے نہ وعظ و نصیحت کرنے دیں گے اور جو کوئی ان کی بدعات اور گمراہی کے رسوم میں شریک ہو اس کو پکا مسلمان سمجھیں گے) اس زمانہ کے مولوی لوگ آسمان کی سطح کے نیچے جتنے آدمی ہیں سب میں بدتر ہوں گے- (مولوی' مولانا اور پیر اور مرشد بن کر لوگوں کو گمراہی کی طرف لے جائیں گے- دوسروں کو اتقاء اور پرہیز گاری کا حکم دیں گے اور خود سب سے زیادہ زانی اور بدکار ہوں گے) خود انہی میں سے فتنہ پھوٹے گا اور انہی میں جا کر ٹھہرے گا (فتنہ و شر کے وہی مرجع اور منبع ہوں گے)-

فَعَلِمَ وَعَلَّمَ - اس نے علم سیکھا بھی اس پر عمل کیا اور دوسروں کو سکھلایا بھی (اس کی مثال تو عمدہ اور نرم زمین کی سی ہے کہ خود بھی پانی چوسا اور نفع اٹھایا اور دوسروں کو بھی نفع دیا اور جس نے علم حاصل کیا لیکن عمل برابر نہیں کیا دوسروں کو سکھلایا اس کی مثال اس سخت زمین کی سی ہے جس نے پانی روک رکھا خود نہیں پیا مگر دوسروں کو پلایا)-

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ - تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے (اس کے معنی اور تفسیر کے ساتھ) اور دوسروں کو بھی سکھلائے (اس سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں کہ قرآن کی تعلیم دی جائے)-

يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ - اسلام کو عالم کی غلطی کرنے کی وجہ سے ہزار رہا پیرو اس کے گمراہ ہو جاتے ہیں) اسی طرح منافق شخص کا جھگڑا (جو احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے نہ ہو بلکہ نفسانیت اور اپنی بات کی پچ کے لیے ہو ایسا شخص در حقیقت منافق ہے) اسلام کو ڈھا دیتا ہے-

كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهٗ - (ابن عباسؓ نے کہا) میں نماز سے فارغ ہونا اس وقت معلوم کرتا تھا جب وہ نماز کے بعد ذکر الٰہی کرتے تھے اور میں اس کو سنتا-

(شاید ابن عباسؓ بعض اوقات جماعت میں شریک نہ ہوتے ہوں یا کم سنی کی وجہ سے دور رہتے ہوں گے اور اسلام کی آواز نہ سنتے ہوں گے)-

لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا - ہمارا دنیا پر منحصر مت کر (کہ رات دن ہم کو دنیا ہی کمانے کا خیال ہو آخرت کی طرف التفات نہ ہو یا دنیا کمانا ہمارے تحصیل علم کی غرض مت کر بلکہ علم سے غایت اور غرض ہماری اصلاح آخرت کر)-

اِنِّيْ اَعْلَمُ حِيْنَ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ - میں جانتا ہوں یہ آیت **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ** - کب اتری ہے عرفہ اور جمعہ کے دن اتری (تو اس روز دوہری عید تھی)-

قَلِيْلُ عِبَادَةٍ مَعَ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ كَثِيْرِهَا مَعَ جَهْلٍ - تھوڑی عبادت علم کے ساتھ بہتر ہے بہت عبادت سے جو جہالت کے ساتھ ہو (اس لیے کہ عالم ہر عبادت میں سنت کی پیروی کرے گا اور سنت کی پیروی میں جو ثواب ہے وہ بے انتہا ہے اور جاہل گو عبادت بہت کرے مگر سنت کا طریقہ نہ برتنے سے اس کو اتنا ثواب کبھی حاصل نہیں ہو سکتا (یہاں جاہل سے یہ مراد ہے کہ قرآن اور حدیث کا پورا عالم نہ ہو لیکن اسلام کے مسائل ضروری سے بھی اگر کوئی ناواقف ہو تو اس کی عبادت محض بے کار ہے تھوڑی ہو یا بہت)-

فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ - ایک عالم شیطان کو اتنا ناگوار ہے کہ ہزار عابد جو عالم نہ ہوں اس کو اتنے ناگوار نہیں ہوتے (کیونکہ عالم شیطان کے فریب میں نہیں آ سکتا اور عابد جب جاہل ہو تو شیطان آسانی سے اس کو پھسلا لیتا ہے)-

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ غَرَضًا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ - جو شخص اس علم کو جو اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے سیکھتے ہیں (جیسے قرآن حدیث فقہ کا علم) کسی دنیاوی غرض کے لیے حاصل کرے (مثلا نوکری' روزگار' عہدہ' فخر' افتخار' بحث مباحثہ خطاب کے لیے) تو وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (حالانکہ بہشت کی خوشبو ہزار ہا

کوس سے سونگھائی دیتی ہے)۔

مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے اپنے وطن سے نکلا وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ لوٹ کر آئے (جب تک سفر میں علم حاصل کرتا رہے گا گویا اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طلب علم زکوۃ کا مصرف ہے یعنی طالب علم کی خوراک اور پوشاک اور کتب اور سامان تعلیم میں زکوۃ کا روپیہ دینا درست ہے کیونکہ فی سبیل اللہ میں داخل ہے)۔

اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔ یہ حق ہے اس کو پڑھو اور سیکھو یا پڑھاؤ اور سکھاؤ۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ عَلَیْهِ كِفْلَانِ۔ جس شخص نے علم کو حاصل کرنا چاہا پھر حاصل کر لیا تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ (ایک علم حاصل کرنے کے قصد کا دوسرے حصول کا)۔

ذَاكَ عِنْدَ ذَهَابِ الْعِلْمِ۔ یہ اس وقت ہوگا جب دنیا سے دین کا علم اٹھ جائے گا (صحابہؓ نے پوچھا علم کیونکر اٹھ جائے گا ہم تو خود قرآن پڑھتے رہتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی پڑھاتے رہیں گے۔ فرمایا کیا یہود اور نصاری توراۃ اور انجیل کو نہیں پڑھتے؟ ضرور پڑھتے ہیں لیکن فائدہ کیا۔ ان کتابوں کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے (بلکہ اپنے دل سے کچھ قانون بنا لئے ہیں ان پر چلتے ہیں اور اللہ تعالی کے احکام پر چلنا بالکل چھوڑ دیا ہے)۔

لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ۔ اگر عالم لوگ علم کی حفاظت کرتے اور جو شخص اس کا اہل ہوتا اسی کو سکھاتے تو اپنے زمانہ کے سردار بنے رہتے (بادشاہ اور امیر سب ان کے محتاج ہوتے) لیکن انہوں نے کیا کیا دنیا کی طمع سے دنیا داروں کو علم سکھانا شروع کر دیا اور تعلیم کے لیے دنیا داروں کے دروں پر جانے لگے علم کو ذلیل کر دیا۔

قِیْلَ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِمَا یَعْلَمُوْنَ۔ کعب احبار سے پوچھا گیا عالم کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں (ورنہ بغیر عمل کے علم سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْیُعْلِمْهُ اِیَّاهُ۔ جب تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان سے محبت رکھتا ہو تو اس کو جتلا دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں (تاکہ اس کا بھی دل اس کی طرف مائل ہو)۔

لَیْسَ عَمَلٌ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اَفْضَلَ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ۔ فرض کاموں کے بعد پھر علم حاصل کرنے سے افضل کوئی کام نہیں ہے (علم حاصل کرنا شب بیداری اور تہجد گزاری سے بھی افضل ہے)۔

یَدْعُوْ لِلْعَالِمِ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی الْحِیْتَانُ فِی الْمَاءِ وَالطَّیْرُ فِی الْهَوَاءِ وَالْمَلَائِكَةُ فِی السَّمَاءِ۔ عالم کے لیے اللہ کی سب مخلوقات دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور پرندے ہوا میں اور فرشتے آسمان میں۔

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ۔ یا اللہ تیرے علم غیب کی قسم یا اس کے وسیلہ سے۔

اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ۔ میں تیرے علم سے بھلائی چاہتا ہوں اس سے مدد لیتا ہوں۔

اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔ اگر ان کو علم ہوتا تو مدینہ میں رہنا اپنے لیے بہتر سمجھتے۔

لَا اَعْلَمُهٗ۔ (ابن عباسؓ سے میں نے کہا تم خوشبو لگاتے ہوا نہوں نے کہا) میں یہ مسئلہ نہیں جانتا۔ یعنی اس کا مستحب ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول اس باب میں مجھ کو یاد نہیں ہے۔

هٰذَا اَوَانُ یُخْتَلَسُ فِیْهِ الْعِلْمُ۔ یہ وہ وقت ہوگا جب علم دین لوگوں سے سلب کر لیا جائے گا۔

تَحِیْضِیْنَ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ۔ اللہ کے علم میں جتنے حیض کے دن ہیں اتنے حیض کے دن رکھ۔

فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ فَاَعْلِمْهُمْ۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو پھر ان کو یہ بتلا (کہ اللہ نے ان پر ہر روز پانچ نمازیں فرض کی ہیں)۔

وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ قَالَ النَّجْمُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْاَئِمَّةُ - علامات و بالنجم هم یهتدون کی تفسیریوں کی کہ نجم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور علامت سے اہل بیت علیہم السلام (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ كُلُّهٗ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ قَذِرٌ - ہر ایک پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے مگر جو یقین کے ساتھ تو جانتا ہے کہ وہ پلید ہے (تو جب تک ناپاکی کا یقین نہ ہو ہر پانی پاک ہی سمجھا جائے گا)۔

اِنَّمَا سُمِّیَ اللّٰهُ عَالِمًا لِاَنَّهٗ لَا یَجْهَلُ شَیْئًا - اللہ تعالیٰ کو عالم کہتے ہیں کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کو معلوم نہ ہو (بلکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے واجب ہو یا ممکن یا ممتنع کلی ہو یا جزئی)۔

رَاَیْتُ الْعِلْمَ عِلْمَیْنِ فَمَسْمُوْعٌ وَّمَطْبُوْعٌ - علم کی دو قسمیں ہیں ایک سمعی دوسرے طبعی (اگر طبعی نہ ہو تو سمعی سے کچھ فائدہ نہ ہوگا - جیسے آنکھ کی روشنی نہ ہو تو سورج یا چراغ کی روشنی بے فائدہ ہے اسی طرح عقل کی بھی دو قسمیں ہیں ایک وہبی دوسری کسبی اگر وہبی نہ ہو تو کسبی کچھ فائدہ نہ دے گی)۔

اَعْلَمُ - وہ شخص جس کا اوپر کا ہونٹ پھٹا ہو۔

عَلَامَةٌ - نشانی۔

عَلَّامَه - بہت علم والا۔

مَعْلُوْمٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا نام تھا۔

اَعْلَامُ الْاَزْمِنَةِ - ائمہ اہل بیت علیہم السلام کیونکہ ان کی وجہ سے دین کی راہ ملتی ہے۔

نَصَبَ فِیْهِ اَمِیْرًا لِّلْمُؤْمِنِیْنَ عَلَمًا لِلنَّاسِ - حضرت علیؓ نے غدر کے دن لوگوں کو خبر دار کرنے کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کیا۔

عَلَنٌ - یا عُلُوْنٌ یا عَلَانِیَةٌ - ظاہر ہونا کھل جانا پھیل جانا۔

مُعَالَنَةٌ - اور اعلان - ظاہر کرنا - (تَعْلِیْنٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اِعْتِلَانٌ - اور اِسْتِعْلَانٌ - کھل جانا ظاہر ہونا۔

عُلَنَةٌ - جو شخص بھید نہ چھپائے۔

عُلْوَانٌ - عنوان دیباچہ۔

تِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ - اس عورت نے تو علانیہ بدکاری کی۔

وَلَا یَسْتَعْلِنُ بِهٖ وَلَسْنَا بِمُقِرِّیْنَ لَهٗ - ابوبکرؓ کو چاہیے کہ اپنے دین کو ظاہر نہ کریں نہ تلاوت قرآن کو (چپکے چپکے نماز پڑھیں اسی طرح قرآن بھی آہستہ پڑھیں کہ کوئی اور نہ سنے کیونکہ ہماری عورتیں بچے قرآن سن کر بدراہ ہو جاتے ہیں (بت پرستی سے بیزار ہو کر باپ دادا کا دین چھوڑ دیتے ہیں) ہم کبھی ان کا علانیہ یہ کام کرنا گوارہ نہ کریں گے (یہ مشرکین مکہ نے کہا تھا)۔

اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَةِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَةِ - کچھ لوگ جو ظاہر میں دوست اور باطن دشمن میں ہوں گے۔

اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَةُ بِالْعَلَانِیَةِ - پوشیدہ گناہ سے پوشیدہ توبہ کرے اور کھلم کھلا گناہ سے کھلم کھلا۔

عَلَنْدٰی - غلیظ اور ایک کانٹے دار درخت (اس کی جمع عَلَانِد اور عَلَادٍ اور عُلُدٌ ہے - عَلَنْدَاةٌ اس کا مؤنث ہے)۔

اِعْلِنْدَاءٌ - غلیظ ہونا۔

تَجُوْبُ بِیَ الْاَرْضَ عَلَنْدَاةٌ شَجَنٌ - موٹی طاقت دار ٹھوس بدن کی اونٹنی مجھ کو لے کر زمین طے کرتی ہے۔

عِلْهِزٌ - بڑی موٹی جوں (جس کو کلا کہتے ہیں) اور ایک کھانا ہے جو خون اور بال سے ملا کر بناتے ہیں - خون کو اونٹ کے بالوں میں ملا کر آگ پر بھون لیتے ہیں اور قحط کے دنوں میں عرب لوگ اس کو کھاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَیْهِمْ سِنِیْنَ كَسِنِیْ یُوْسُفَ فَابْتَلُوْا بِالْجُوْعِ حَتّٰی اَكَلُوا الْعِلْهِزَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے کافروں پر بددعا کی - فرمایا یا اللہ ان پر پے در پے قحط کے سال بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئے تھے (آپ کی دعا قبول ہوئی) وہ بھوک میں مبتلا ہوئے یہاں تک کہ علہز بھی کھا لیا - (بعض نے کہا علہز ایک بوٹی ہے جو بنی سلیم کے ملک میں اگتی ہے)۔

وَلَا شَیْءَ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ عِنْدَنَا سِوَی الْحَنْظَلِ الْعَامِیِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَسْلِ وَلَیْسَ لَنَا اِلَّا اِلَیْكَ فِرَارُنَا وَاَیْنَ فِرَارُ النَّاسِ اِلَّا اِلَی الرُّسُلِ - ہمارے پاس کھانے کو جو لوگ کھاتے ہیں کچھ نہیں ہے - البتہ قحط کے سال کی اندرائن ہے اور خراب علہز اور ہم لوگ بھاگ کر کدھر جائیں آپ ہی کی طرف

بھاگیں گے لوگ پیغمبروں کے سوا اور کن کی طرف بھاگیں-

کَانَ طَعَامُ اَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ الْعِلْهِزَ - جاہلیت کے لوگ علہز کھایا کرتے (یعنی خون اور بال)-

عُلُوٌّ - بلند ہونا' تکبر کرنا' غرور کرنا' بڑائی جتلانا' چڑھ جانا' سوار ہو جانا' غالب ہونا' قہر کرنا' مارنا' شریف ہونا-

عَلَاءٌ - بلند ہونا' شریف ہونا-

تَعْلِیَةٌ - بلند کرنا' چڑھ جانا' اتارنا' عنوان کرنا-

مُعَالَاةٌ - اٹھانا' چڑھ جانا' بلند مقام پر آنا- جیسے اعلاء ہے-

تَعَلِّیْ - بلند ہونا' نفاس یا بیماری سے پاک ہونا-

تَعَالِیْ - بلند ہونا-

تَعَالَ - آ جا اوپر آ جا-

اِعْتِلَاءٌ اور **اِسْتِعْلَاءٌ** - بلند ہونا-

اِعْلِیْلَاءٌ - چڑھ جانا-

عِلَاوَةٌ - جو زائد ہو-

عُلَاوَةٌ - ہر چیز کا بلند حصہ- (اس کی ضد سُفَالَه ہے)-

عَلَایَه - بلند مقام-

عَلِیٌّ اور **مُتَعَالِیْ** - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- یعنی سب سے بلند مرتبہ اور ہر تہمت کرنے والوں کی تہمت سے عالی یا ہر ایک وصف اور ثنا سے بالاتر-

فَاِذَا هُوَ یَتَعَلّٰی عَنِّیْ - ناگاہ کیا دیکھتا ہوں وہ اپنے آپ کو مجھ سے بلند اور عالیشان سمجھنے لگے-

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا - جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں-

تَعَلَّی الرَّجُلُ مِنْ عِلَّتِه - آدمی اپنی بیماری سے صحت یاب ہو گیا-

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی - اوپر والا ہاتھ (جو دیتا ہے) یا کسی سے سوال نہیں کرتا نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (جو لیتا ہے یا مانگتا ہے)-

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَاءُوْنَ اَهْلَ عِلِّیِّیْنَ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ - بہشتی لوگ علیین والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے پر دیکھتے ہو (علیون ساتواں آسمان یا فرشتوں کا دفتر جہاں نیک لوگ کے اعمال چڑھ کر جاتے ہیں- یا سب مکانوں سے زیادہ بلند مکان اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب مطلب یہ ہے کہ بہشتی لوگ نیچے طبقہ والے بلند طبقہ والوں کو اپنے سے اتنا اونچا دیکھیں گے جتنا زمین سے ستارہ اونچا دکھلائی دیتا ہے)-

صَلٰوةٌ فِیْ اِثْرِ صَلٰوةٍ کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ - ایک نماز کے بعد دوسری نماز جن کے بیچ میں گناہ کا کام نہ ہو علیین کے دفتر میں لکھی جاتی ہے-

فَلَمَّا وَضَعْتُ رِجْلِیْ عَلٰی مُذَمَّرِ اَبِیْ جَهْلٍ قَالَ اَعْلِ عَنَّجْ - (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) جب میں نے بدر کے دن اپنا پاؤں ابوجہل کی گردن پر رکھا (جو زخمی ہو کر پڑا تھا) تو کیا کہنے لگا میرے اوپر سے سرک جا (عرب لوگ کہتے ہیں اَعْلِ عَنِ الْوِسَادَةِ یا عَالِ عَنْهَا تو تکیہ سے سرک جا-

اُعْلُ عَلَی الْوِسَادَةِ - تو تکیہ پر آ جا عَنَّجْ بمعنی عَنِّیْ ہے- یہ بعض عربوں کی لغت ہے جو یائے متکلم کو حالت وقف میں جیم سے بدل دیتے ہیں)-

قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ لَمَّا انْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَ ظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ اُعْلُ هُبَلُ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ فَقَالَ لِعُمَرَ اَنْعَمَتْ فَعَالِ عَنْهَا - (جب جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی اور مشرک ان پر غالب ہو گئے) تو ابوسفیان کہنے لگا ہبل (جو ایک بت کا نام تھا) اب بلند ہو جا' یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہا اللہ جل شانہ بہت بلند اور بڑے مرتبہ والا ہے ابوسفیان نے کہا ہبل نے مجھ کو ''ہاں'' کا جواب دیا تھا تو تم اس کی برائی مت کرو- (مشرکوں کا دستور تھا جب کسی بڑے مقام کا قصد کرتے تو دو پانسے لیتے ایک پر ''ہاں'' کا لفظ لکھتے دوسرے پر ''نہیں'' پھر بت کے پاس جاتے اور دونوں پانسوں کو گھماتے اگر ''ہاں'' کا پانسہ نکلتا تو اس کا کام کرتے اگر ''نہیں'' کا نکلتا تو نہ کرتے- ابوسفیان جب اس جنگ کے لیے نکلنے لگا تو اس نے اسی طرح فال کھولی اور ہاں کا پانسہ نکلا اور اتفاق سے اس کو اس جنگ میں بعض مسلمانوں کی عدول حکمی اور طمع کی وجہ سے فتح ہو گئی تو ہبل کا

معتقد بن گیا اور حضرت عمرؓ کو اس کی بدگوئی سے منع کرنے لگا)۔
لَا يَزَالُ كَعْبُكَ عَالِيًا - تیرا ٹخنہ ہمیشہ بلند رہے۔ (یعنی تو ہمیشہ عالیشان اور بلند مرتبہ اپنے دشمنوں پر غالب اور فتح مند رہے)۔
كَانَتْ تَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ ثُمَّ تَخْرُجُ وَهِيَ عَالِيَةُ الدَّمِ - حمنہ بنت جحش ایک کٹرے لگنال میں نہانے کو بیٹھتیں جب اس میں سے نکلتیں تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی (استحاضہ کا خون اتنا جاری رہتا)۔
اَخَذْتُ بِعَالِيَةِ رُمْحٍ - برچھے کا سر پکڑ لیا (جو آنی کے قریب ہوتا ہے)۔
عَالِيَةُ - اور عَوَالِيُ - وہ گاؤں جو مدینہ کے اطراف بلندی پر واقع ہیں - نزدیک والا گاؤں مدینہ سے تین میل پر اور دور والا آٹھ میل پر واقع ہے۔
جَاءَ اَعْرَابِيٌّ عُلْوِيٌّ جَافٍ - ایک بلند گاؤں کا رہنے والا گنوارا کھڑا آیا۔
فَارْتَقٰى عُلِّيَّةً - وہ بالا خانے میں چڑھ گیا۔ (اس کی جمع عَلَالِيُ ہے)۔
عِلِّيَّةُ اَصْحَابِهٖ - آپؐ کے اصحاب میں بلند مرتبہ۔
كَمْ عَطَاؤُكَ قَالَ اَلْفَانِ وَخَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْعِلَاوَةِ بَيْنَ الْفَوْدَيْنِ - (معاویہ نے لبید شاعر سے پوچھا) تمہاری معاش سالانہ کیا ہے؟ اس نے کہا دو ہزار پانچ سو۔ معاویہ نے کہا اور دونوں بوجھوں کے بیچ میں جو اور کچھ رکھ دیا جاتا ہے وہ کہاں گیا (اونٹ کے دونوں طرف دو گٹھرے رہتے ہیں اور زائد بوجھ بیچ میں رکھ دیا جاتا ہے معاویہ کا مطلب یہ تھا کہ اس معاش کے سوا اور اوپر سے جو تم کو مل جاتا ہے وہ کہاں گیا)۔
نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَالْعِلَاوَةِ - دونوں بوجھے اور بیچ والا بوجھ سب اچھے ہیں۔
ضَرَبَ عِلَاوَتَهٗ - اس کے سر پر مارا۔
هَبَطَ بِالْعِلَاةِ - حضرت آدمؑ سندان لے کر اُترے۔ (یعنی اہرن جس پر لوہار رکھ کر کوٹتے ہیں)۔
خِنْدِفِ عَلْيَاءَ - عالیشان خاندان۔

عُلٰى - ایک مقام کا نام ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں اترے تھے وہاں ایک مسجد بھی ہے۔
تَعْلُو عَنْهُ الْعَيْنُ - ان پر نظر نہیں ٹھہرتی یا نظر نہیں لگتی۔
وَكَانُوْا بِهِمْ اَعْلٰى عَيْنًا - وہ ان کے حال کو خوب جانتے تھے اُن کو اچھی طرح دیکھتے تھے۔
تَعَالَى النَّهَارُ - دن چڑھ گیا۔
قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ - ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا تھا (اس پر غالب ہو گیا تھا، اس کو پچھاڑ دیا تھا مار ڈالنے کو تھا)۔
فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ - مرد اور عورت دونوں میں سے جس کا نطفہ غالب ہوا یا آگے ہو گیا (بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے)۔
نَزَلَ فِي عِلْوِ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ کے بلند حصہ میں اترے۔
وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کے درجہ میں اترے) اور ابو ایوبؓ اوپر بالا خانہ میں رہے۔
فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ - جانے والا مدینہ کے اطراف بلند گاؤں میں جاتا (جو آٹھ میل اور تین میل پر تھے۔ وہاں عصر کی نماز پڑھ کر جاتا اور پہنچ جاتا اور ابھی آفتاب زرد نہ ہوتا۔ غرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اول وقت میں پڑھتے تھے یعنی ایک مثل سایہ) پر اَلْمَلَأُ الْاَعْلٰى - اوپر والا گروہ فرشتے ہیں۔
مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ - جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس پر دوزخ تنگ کر دی جائے گی۔
فَاِذَا انْقَطَعَ مِنْ عَلَيْهَا رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ - جب یہ کام موقوف ہو جاتا ہے تو پھر ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔
عَلَيْكُمْ بِكَذَا - یہ کام ضرور کرو۔
بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ - اسلام پانچ باتوں سے مل کر بنا ہے۔ یعنی پانچ چیزوں کے مجموعہ کا نام اسلام ہے۔
لَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ - اگر تو جلدی نہ کرے تو کچھ قباحت نہیں (یعنی جلدی ضروری نہیں ہے)
لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ - شکر ہے تیرا گو میرا صدقہ ایک بدکار عورت کو پہنچا (کیونکہ ہر کام تیرے ہی ارادے اور قدرت

سے قبول کرتا ہوں)۔

تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ - بڑی برکت والا ہے تو اور بہت بلند ہے (طائر وہم بھی تجھ تک نہیں پہنچ سکتا)۔

باب العين مع الميم

عَمْدٌ - ستون لگانا' چلنا' قصد کرنا' دبلا کرنا' دردمند کرنا' گرا دینا - گرز سے مارنا' رنجید کرنا -

عَمَدٌ - غصہ ہونا' لازم ہونا' مٹی کا تر ہو جانا' تعجب کرنا -

تَعْمِيْدٌ - بند کرنا' معمودیہ کا استعمال کرنا -

اِعْمَادٌ - ستون لگانا -

تَعَمُّدٌ - قصد کرنا -

اِعْتِمَادٌ - بھروسہ کرنا -

اِنْعِمَادٌ - ستون پر ٹیکا رکھنا -

عِمَادٌ - ستون' اڑانا' کھمبا -

زَوْجِىْ رَفِيْعُ الْعِمَادِ - میرا خاوند بلند ستون والا ہے - یعنی بہت شریف اور سخی اور عالی خاندان ہے (عرب لوگ کہتے ہیں فلان طويل العماد - یعنی اس کے مکان پر نشان ہے مہمانوں کے لیے)۔

عِمَادٌ اور عَمُوْدٌ - وہ لکڑی جس پر گھر کھڑا ہوتا ہے -

يَاتِىْ بِهٖ اَحَدُهُمْ عَلٰى عَمُوْدِ بَطْنِهٖ - تم میں سے کوئی اس کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لاتا ہے - (عمود البطن سے پست مراد ہے - یعنی تعب اور مشقت کے ساتھ اس کو لاتا ہے گو وہ چیز اس کی پیٹھ پر نہ ہو - بعض نے کہا عَمُوْدُ الْبُطْنِ ایک رگ ہے پیٹ کی جو سینہ سے ناف تک آتی ہے)۔

جَلَبَ عَلٰى عَمُوْدِ كَبِدِهٖ - اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا -

اَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ - (ابوجہل نے مرتے وقت کہا) اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ ایک شخص کو اس کی قوم کے لوگوں نے مارا (یعنی یہ مارا جانا میرے لیے کوئی باعث ننگ وعار نہیں ہے کیونکہ میں غیر لوگوں کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا بلکہ اپنی ہی قوم کے لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں - بعض نے یہاں ترجمہ کیا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی امر عجیب ہوگا کہ ایک شخص اپنی ہی قوم والوں کے ہاتھ سے مارا گیا - بعض نے یوں کیا ہے کہ مجھ کو سخت غصہ اس وجہ سے ہے کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا جاتا ہوں یا مجھ کو سخت افسوس اور رنج اس بات کا ہے)۔

اِنَّ نَادِبَةَ عُمَرَ قَالَتْ وَاعُمَرَاهُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَشَفَى الْعَمَدَ - حضرت عمرؓ پر رونے والی عورت یوں رونے لگی ہائے عمرؓ جس نے کج کو سیدھا کیا اور بیماری کو چنگا کیا - (عمد ایک ورم یا زخم ہے جو پیٹھ میں ہوتا ہے - مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے خلافت کا انتظام ایسا عمدہ کیا کہ ساری خرابیاں دور ہو گئیں کجی راستی ہو گئی اور بیماری رفع ہو گئی)۔

لِلّٰهِ بَلَاءُ فُلَانٍ فَلَقَدْ قَوَّمَ الْاَوَدَ وَدَاوَى الْعَمَدَ - فلاں شخص کی بزرگی اللہ ہی خوب جانتا ہے اس نے کجی کو راست کیا اور بیماری کو چنگا کیا -

كَمْ اُدَارِيْكُمْ كَمَا تُدَارَى الْبِكَارُ الْعَمِدَةُ - میں کہاں تک تمہاری خبر گیری اور خاطر داری کروں جیسے جوان اونٹوں کی جن کی پیٹھ لگ گئی ہو خبر گیری کی جاتی ہے (بعض نے کہا عمدہ وہ اونٹ جو بہت بوجھ کی وجہ سے شکستہ ہو گئے ہوں)۔

وَاعْمَدَتَاهُ رِجْلَاهُ - (حسن نے طالب العلم کے بارے میں کہا) اس کے دونوں پاؤں نے اس کو ستون اور اڑانا لگانے کے لائق کر دیا - (اتنا ضعیف اور ناتوان ہو گیا کہ بغیر اڑانا لگائے تھم نہیں سکتا)۔

فَعَمَدَ الْخَضِرُ - حضرت خضرؑ نے ایک لڑکے کی طرف توجہ کی (اس کا سر اکھیڑ ڈالا)۔

جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ یا عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر گئے تو ایک ستون اپنی داہنی طرف کیا اور ایک ستون بائیں طرف یا دو ستون داہنی طرف (دوسری روایت ہی صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ کعبہ کے اندر تین ستون برابر لگے ہوئے ہیں اس لیے جب ستونوں کے درمیان کوئی کھڑا ہو تو ایک ستون داہنی طرف ہوگا یا بائیں طرف اور دو بائیں طرف یا داہنی طرف ہوں گے اور ممکن ہے کہ اس وقت تینوں ستون برابر نہ لگے ہوں اور ایک سامنے یا پیچھے تو پہلی روایت بھی صحیح ہو سکتی ہے - بعض نے کہا عمود جنس ہے

جو ایک اور دو دونوں پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے)۔

وَعُمُدُهٗ خُشُبٌ۔ اس کے ستون لکڑیوں کے تھے۔

حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدٍ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ۔ سعد بن معاذؓ کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لکڑیوں کے درمیان اٹھایا۔

مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا۔ جو شخص خاص میری زیارت کی نیت سے میری قبر کی زیارت کرے (معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی خاص زیارت کی نیت کرنا بہتر ہے اور اسی لیے بعض لوگوں نے سفر حج کے ذیل میں آپ کی قبر کی زیارت بہتر سمجھی ہے (کذافی مجمع البحار)

لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ۔ میں اپنا پیٹ بھوک کے مارے زمین سے لگا دیتا (تاکہ ذرا تسلی ہو)۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ۔ نماز دین کا ستون ہے (جس نے نماز چھوڑی اس کا خانہ دین گر گیا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ السَّمَاءَ لِكُرْسِيِّهٖ عِمَادًا۔ شکر اللہ کا جس نے آسمان کو اپنی کرسی کا ستون بنایا۔

اَقِيْمُوْا هٰذَيْنِ الْعَمُوْدَيْنِ وَاَوْقِدُوْا هٰذَيْنِ الْمِصْبَاحَيْنِ۔ ان دو ستونوں کو کھڑا کرو۔ (یعنی شہادتین کو) اور ان دو چراغوں کو روشن کرو (یعنی توحید اور اتباع سنت کو)۔

قَتْلُ الْعَمْدِ۔ جو آلہ جارحہ سے بہ قصد قتل ہو (یہ تعریف حنفیہ کے مذہب پر ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک قصداً بہ نیت ہلاکت کسی چیز سے مار ڈالنا)۔

شِبْهُ الْعَمْدِ۔ قتل خطا' (جیسے کوڑے یا چھری سے کسی کو مارے وہ مر جائے)۔

مَنْ عَمِيْدُ هٰذَا الْجَيْشِ۔ اس لشکر کا سردار کون ہے۔

اَلْحَائِضُ تَعْمَدُ بِرِجْلِهَا الْيُسْرٰى عَلَى الْحَائِطِ۔ حائضہ عورت اپنا بایاں پاؤں دیوار پر ٹیکے (یعنی بایاں پاؤں اٹھائے)۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا (یعنی حقیقتاً کافر ہو گیا اسلام سے باہر ہو گیا جیسے امام احمدؒ اور علمائے ظاہر کا قول ہے اب اس کا قتل واجب ہو گیا اور اس کے جنازے پر نماز پڑھنا درست نہیں۔ بعض نے کہا کفر سے یہاں کفر عملی مراد ہے یا ناشکری بعض نے کہا کفر کے قریب ہو گیا۔ ان لوگوں کے نزدیک تارک الصلوۃ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہے اور اس کے جنازے پر نماز پڑھی جائے گی)۔

اَعْمَدُ مِنْ سَيِّدٍ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ۔ اس سردار سے زیادہ عجیب کون ہے جس کو اسی کی قوم نے مار ڈالا۔ (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا)۔

مَعْمُوْدِيَّة۔ نصاریٰ کی ایک رسم ہے یعنی نئے کرسچن کو باپ بیٹے روح القدس کے نام پر پانی یا رنگ میں ڈبونا۔

عَمْرٌ۔ آباد کرنا' سکونت کرنا' بنا کرنا۔

عَمْرٌ۔ یا عُمْرٌ۔ یا عَمَارَةٌ۔ ایک زمانہ تک باقی رہنا۔

عُمُوْرٌ اور عَمَارَةٌ۔ لازم ہونا' بہت ہونا۔

عَمْرٌ اور عَمَارَةٌ۔ عبادت کرنا' روزہ نماز کرنا۔

عَمْرٌ اور عَمَرٌ اور عَمَارَةٌ۔ مدت دراز تک زندہ رہنا۔

تَعْمِيْرٌ۔ بنانا' مدت دراز تک زندہ رہنا' ایک مدت عمر کی مقرر کرنا' عمر دینا' عمر دراز کرنا' عمدہ بنانا' باقی رکھنا' عمر بھر کے لیے کوئی چیز دینا اور جو چیز عمر بھر کے لیے دی جائے اس کو عمریٰ کہتے ہیں۔

اِعْمَارٌ۔ آباد کرنا۔

اِعْتِمَارٌ۔ عمرہ کرنا' بے عمامہ ہونا' ہاتھ سے منی نکالنا' قصد کرنا' زیارت کرنا۔

اِسْتِعْمَارٌ۔ آبادی کی اجازت دینا۔

عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا حج کا ثواب رکھتا ہے۔ (اصل میں اعتمار کے معنی زیارت کرنا' قصد کرنا' اور شریعت میں عمرہ کرنے کو کہتے ہیں یعنی احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنا)

فائدہ۔ عمرے کا احرام باہر والے حج کی طرح اپنے اپنے میقات سے باندھیں اور جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آ گئے ہوں وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں ان کو حرم کی حد سے باہر جا کر جیسے تنعیم یا جعرانہ جا کر وہاں سے احرام

باندھنا ضروری نہیں- اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے- اور بعض اہل حدیث اور حنفیہ اور جمہور علماء کے نزدیک مکہ والوں کو احرام حرم کی حد سے خارج ہو کر باندھنا چاہیے-

خَرَجْنَا عُمَّارًا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مَرَرْنَا بِاَبِیْ ذَرٍّ فَقَالَ اَحْلَقْتُمُ الشَّعَثَ وَقَضَیْتُمُ التَّفَثَ - ہم عمرہ کی نیت سے نکلے جب لوٹ کر آئے تو ابوذر غفاری سے ملے انہوں نے کہا تم نے پریشان بالوں کو مونڈا اور میل کچیل دور کیا یا نہیں- (عرب لوگ کہتے ہیں عمر اللہ اللہ کی عبادت کی عمر رکعتین دو رکعتیں پڑھیں)-

یَعْمُرُ رَبَّهٗ - اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے روزہ نماز کرتا ہے-

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ - اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے (یعنی نماز اور اذان وغیرہ سے ان کی مرمت کرتا ہے' جھاڑ اجھوڑی صفائی کرتا ہے' ان میں چونا پھیرتا ہے' بوریئے بچھاتا ہے' پانی کے لوٹے رکھتا ہے' رات کو ضرورت کے موافق بلا اسراف روشنی کرتا ہے' فضول دنیا کی لغو اور بیہودہ باتیں ان میں نہیں کرتا' وہاں چیخنا پکارتا نہیں آہستہ ذکر الٰہی اور درس و تدریس علوم دینی کرتا ہے)-

لَا تُعْمِرُوْا وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا اَوْ اُرْقِبَهٗ فَهُوَ لَهٗ وَلِوَرَثَتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ - عمری نہ کرو نہ رقبی اور جو کوئی عمری کرے یا رقبی تو وہ شی اسی کی ہو جائے گی جس کو عمری یا رقبی کے طور پر دی گئی اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی (عمری اور رقبی کرنے والے کو واپس نہ ملے گی- عمری یہ ہے کہ کوئی شی کسی کو اس کی عمر بھر کے لیے دے اور رقبی یہ ہے کہ اس کی حیات تک دے اس کے مرنے پر واپس ہونے کی شرط لگا دے جاہلیت میں یہ کیا کرتے تھے اسلام نے اس کو باطل کر دیا اور یہ حکم دیا کہ اب جو کوئی عمری یا رقبی کرے تو وہ شی ہبہ کے طور پر اسی کی ہو جائے گی جس کو دی گئی اس کے بعد اس کے وارثوں کو ملے گی اور دینے والے کو اور اس کے وارثوں کو پھر نہ ملے گی- بعض نے عمری اور رقبی کو عاریت قرار دیا ہے اور حدیث کی تاویل کی ہے- بعض نے کہا رقبی یہ ہے کہ ایک شی کسی کو دے اس سے یوں کہے کہ اگر میں پہلے مر جاؤں تب تو یہ شی تیری اور تیرے وارثوں کی ہو جائے گی اور اگر تو پہلے مر جائے تو پھر یہ شی میری ہو گی- رقبی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ ہر ایک اس میں دوسرے کی موت کا انتظار کرتا ہے)

اِنَّهُ اشْتَرٰی مِنْ اَعْرَابِیٍّ حِمْلَ خَبَطٍ فَلَمَّا وَجَبَ الْبَیْعُ قَالَ لَهُ اخْتَرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِیُّ عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَیِّعًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے چارہ کا گٹھا خریدا جب بیع پوری ہو چکی (ایجاب وقبول ہو گیا اور مجلس بھی بدل گئی تو) تو آپ نے اس گنوار سے فرمایا اب تجھ کو اختیار ہے (خواہ اس قیمت سے بیچ یا اپنا مال واپس رکھ لے یہ آپ کا رحم وکرم تھا) گنوار بولا اللہ تمہارے جیسے خریدار کی عمر دراز کرے-

لَعَمْرُ اِلٰهِكَ - اللہ تعالیٰ کے بقا اور دوام کی قسم-

اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهِ ثَلَاثًا - دیکھو ان گھروں میں بڑی عمر والے سانپ رہا کرتے ہیں (ان میں بعض جن ہوتے ہیں) جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو مار ڈالنے سے پہلے تین بار ان کو تنگ کرو (ان کو قسم دو کہ ہم کو مت ستاؤ اگر اس پر بھی نکلیں تو ان کو مار ڈالو)-

مَا رَاَیْتُ حَرْبًا بَیْنَ رَجُلَیْنِ قَبْلَهُمَا مِثْلَهَا قَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلٰی صَاحِبِهٖ عِنْدَ شَجَرَةٍ عُمْرِیَّةٍ یَلُوْذُ بِهَا - میں نے اس سے پیشتر دو مردوں کی جنگ ایسی نہیں دیکھی جیسے ان دو مردوں (محمد بن مسلمہ اور مرحب) نے کی دونوں ایک بڑی عمر والے درخت کے پاس کھڑے ہوئے اور ہر ایک اس کی آڑ لیتا- (عمری پرانا بڑی عمر والا درخت یا بڑا بیر کا درخت جو نہر کے کنارے پر اگتا ہے)-

اِنَّهٗ كَتَبَ لِعَمَائِرِ كَلْبٍ وَّاَحْلَافِهَا كِتَابًا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلب قبیلے کے عمائر اور ان کے حلیفوں کے لیے ایک پروانہ لکھا (عمائر جمع ہے عمارۃ کی یہ بطن سے اوپر ہے پہلے شعب ہے پھر قبیلہ پھر عمارہ پھر بطن پھر فخذ- نہایہ میں ہے کہ اگر عمارہ بہ فتحہ عین ہو تو وہ عمامہ کے معنی میں ہے چونکہ عمامہ کی طرح اس کے لوگ ایک پر ایک لپٹے ہوتے ہیں اس لیے اس کو عمارہ کہا اگر بہ کسرہ عین ہو تو اس وجہ سے کہ ان سے زمین آباد

ہوتی ہے)۔

اَوْصَانِیْ جِبْرِیْلُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِیْتُ عَلٰی عُمُوْرِیْ۔ جبرئیلؑ مجھ کو مسواک کرنے کا اتنا حکم دیتے رہے کہ میں اپنے مسوڑھوں پر خوف کیا (کہیں مسواک کرتے کرتے وہ چھل نہ جائیں)۔

لَا بَأْسَ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ عَلٰی عَمْرَیْهِ۔ کچھ قباحت نہیں اگر آدمی اپنی آستینوں پر نماز پڑھے (ان کو زمین پر بچھا کر ان پر سجدہ کرے)۔

اِعْتَمَرَ الرَّجُلُ۔ عمامہ باندھا۔

عَمَارَةً۔ عمامہ کو باندھا۔ (عَمَارَہ عمامہ کو کہتے ہیں)۔

كَانَ اَعْمَارُهُمْ مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ اِلَى اَلْفٍ۔ قوم عاد کے لوگوں کی عمریں تین سو برس سے لے کر ہزار برس تک کی ہوتی تھیں۔

فَاَعْمَرَنِیْ مِنَ التَّنْعِیْمِ۔ (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) میرے بھائی عبدالرحمنؓ نے مجھ کو تنعیم سے عمرہ کرایا (تنعیم قریب ترین مکان ہے حل کا مکہ سے تین کوس پر عمرے کا وہاں سے اکثر لوگ احرام باندھتے ہیں۔ یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ عمرے کا احرام حرم کی حد سے باہر جا کر باندھنا چاہیے۔ اہل حدیث کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مواقیت کا بیان ہے اس میں یوں ہے حتی اهل مكة من مكة اور یہ عام ہے عمرہ اور حج دونوں کو شامل ہے۔ اس حدیث کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کا دل خوش کرنے کے لیے ان کو تنعیم بھیج کر احرام بندھوایا کیونکہ دوسری بیویوں نے حل میں سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا تھا اور حضرت عائشہ بوجہ حیض آ جانے کے اپنا عمرہ پورا نہ کر سکیں)۔

یُعْمِرُهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ۔ تنعیم سے ان کو عمرہ کرا دیں۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً۔ پھر یہ طواف عمرہ نہیں سمجھا گیا۔ یا عُمْرَةٌ۔ بہ رفع یعنی عمرہ نہ ہوا۔

اِنَّ عَدَدَ عُمُرَاتِهٖ اَرْبَعٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) چار عمرے کئے تھے۔ (ایک عمرہ حدیبیہ ہجری میں جس کو مکہ والوں نے پورا کرنے نہ دیا۔ دوسرے عمرہ قضا ہجری میں تیسرے وہ عمرہ جو حج کے ساتھ آپؐ نے کیا۔ چوتھے ذیقعدہ میں ایک عمرہ بعض نے کہا صرف تین عمرے آپ نے ہجرت کے بعد کئے)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّجْعَلَهَا عُمْرَةً۔ جو شخص چاہے وہ اپنے حج کو عمرہ کر دے یعنی اگر میقات سے حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ ہدی نہیں ہے (یعنی قربانی کا جانور) اور ابھی حج کے دن دور ہوں تو حج کا احرام کھول ڈالے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھ لے اگر ہدی ساتھ ہو تب بغیر حج کئے اور قربانی کاٹے احرام نہیں کھول سکتا۔

وَعَامِرُهُنَّ غَیْرِیْ۔ میرے سوا آسمان زمین کو درست اور آباد رکھنے والا کون ہے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ۔ میں بدتر عمر سے پناہ مانگتا ہوں (یعنی اخیر بہت بڑھاپے کی عمر جس میں آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آ جاتا ہے)۔

عِمْرَانُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ یَثْرِبَ۔ بیت المقدس میں کافروں کی حکومت اور آبادی مدینہ طیبہ کی ویرانی ہے اور مدینہ طیبہ کی ویرانی ایک بڑی جنگ ہے (جو مسلمانوں اور نصاری میں ہوگی) اور بڑی جنگ قسطنطنیہ کی فتح ہے (جس کو مسلمان بار دیگر نصاری سے چھین لیں گے) اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا نکلنا ہے۔ (قسطنطنیہ کی دوبارہ فتح اور دجال کے نکلنے میں صرف سات مہینے کا فاصلہ ہے)۔

اَعْمَارُ اُمَّتِیْ مَا بَیْنَ السِّتِّیْنَ اِلَى السَّبْعِیْنَ۔ میری امت کی عمریں ساٹھ ستر سال کے بیچ میں ہوں گی۔ (یعنی اکثر لوگوں کی عمریں یہی ہوں گی گو شاذ و نادر کسی کی عمر اس سے زیادہ ہو)۔

مَنْ خَیْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ۔ لوگوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

اَلْبَیْتُ الْمَعْمُوْرُ یَدْخُلُهٗ كُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ۔ بیت معمور (جو آسمان پر کعبہ کے سامنے ہے) اس میں ستر ہزار فرشتے ہر روز داخل ہوتے ہیں پھر وہ

دوبارہ اس میں نہیں جاتے (معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے فرشتے بے حد اور بے حساب ہیں)-

نَهٰى عَنْ قَتْلِ عَوَامِرِ الْبُيُوْتِ - گھروں میں رہنے والے سانپوں کے قتل سے منع فرمایا (کیونکہ بعض ان میں جن ہوتے ہیں ان کو قتل کرے تو آدمی کو نقصان پہنچتا ہے)-

اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مُعَمَّرُوْنَ لَمْ يَمُوْتُوْا وَهُمْ فِيْ قَيْدِ الْحَيٰوةِ الْخَضِرُ وَاِلْيَاسُ فِي الْاَرْضِ وَعِيْسٰى وَاِدْرِيْسُ فِي السَّمَاءِ - چار پیغمبر بڑی عمر والے ہیں جو مرے نہیں اب تک زندہ ہیں - حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ زمین اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ادریسؑ آسمان میں-

اَبُوْ عَامِرٍ - راہب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا پھر اسلام سے پھر گیا - اس کا بیٹا حنظلہؓ سچا مسلمان تھا جو حالت جنابت میں شہید ہوا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس کو غسل دے رہے ہیں-

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - خلیفہ ثانی، جن کا لقب فاروق اعظم ہے-

عَمَرَّسٌ - قوی مضبوط آدمی یا بدخلق طاقت ور-

عُمْرُوْسٌ - ہلکا پھلکا بچہ یا بکری کا بچہ (اس کی جمع عَمَارِس اور عَمَارِيْس ہے)-

اَيْنَ اَنْتَ مِنْ عُمْرُوْسٍ رَاضِعٍ - تم دودھ پیتا اونٹ کا بچہ کیوں نہیں لیتے (نہایہ میں ہے کہ عمروس وہ اونٹ کا بچہ جو خوب موٹا ہو اور ابھی دودھ پیتا ہو)-

عَمْسٌ - پرانی ہونا، چھپانا، تجاہل کرنا، سخت اور سیاہ اور تاریک ہونا-

مُعَامَسَةٌ - چھپانا، دل میں دشمنی رکھنا، ظاہر نہ کرنا-

اِعْمَاسٌ - چھپانا-

تَعَامُسٌ - تغافل-

عَمَاسٌ - سخت جنگ، تاریک رات، طاقت ور شیر-

يَوْمٌ عَمَاسٌ - سخت دن-

عَمُوْسٌ - گمراہ-

عَمْوَاسٌ - پہلا طاعون جو لشکر اسلام میں ملک شام میں پھیلا تھا-

اَلَا وَاِنَّ مُعَاوِيَةَ قَادَ لُمَّةً مِّنَ الْغُوَاةِ وَعَمَسَ عَلَيْهِمُ الْخَبَرَ - معاویہ گمراہوں کی ایک جماعت کو کھینچ کر لایا اور اصل حال ان سے چھپایا (معاویہ نے شام والوں سے یہ بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ ہی نے قتل کرایا اور جھوٹی گواہی لوگوں سے اس بات کی دلوائی اور شام والوں کو حضرت علیؓ سے لڑنے اور حضرت عثمانؓ کا قصاص لینے پر مستعد کیا - حالانکہ معاویہ کو یہ خوب معلوم تھا کہ حضرت علیؓ سب لوگوں سے زیادہ حضرت عثمانؓ کو بچانا چاہتے تھے بلکہ آپ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام حسنؓ کو ان کی حفاظت کے لیے بھیج دیا تھا لیکن بدمعاش لوگ عقب سے بالاخانہ پر چڑھ گئے اور حضرت عثمانؓ کو شہید کیا)-

عَمِيْسٌ - ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے ٹھہرے تھے-

اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ - پہلے جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں - پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نکاح میں آئیں انہی کے بطن سے محمد بن ابی بکرؓ پیدا ہوئے - پھر حضرت علیؓ کے نکاح میں انہوں نے ہی محمد کی پرورش کی-

عَمْشٌ - بن قصد کے مارنا، بہتری، جسم کی درستی جو چیز موافق ہو-

عَمَشٌ - آنکھ کی بینائی کم ہونا، اس میں سے پانی بہتے رہنا-

تَعْمِيْشٌ - تغافل کرنا، آنکھ کا ضعف دور کرنا-

تَعَامُشٌ - تغافل کرنا-

اِسْتِعْمَاشٌ - احمق بنانا-

اِعْمَشٌ - جس کی بینائی میں ضعف ہو اور لقب سلیمانؒ بن مہران تابعی کا جو حدیث کے بڑے عالم تھے-

نَكَحْتُ جَارِيَةً عَمْشَاءَ - میں نے ایک چھوکری سے نکاح کیا جس کی بینائی ضعیف اور آنکھوں سے پانی جاری رہتا تھا-

عُمْقٌ - یا عَمَاقَةٌ - دور ہونا، لمبا ہونا، پھیلاؤ گہرا کرنا-

عَمَقٌ - ایک ندی کا نام ہے طائف میں یا ایک وادی کا-

عَمَقٌ - حق-

عُمَقٌ - ایک منزل ہے-

عَمِيْقٌ - گہرا-

عِمَاقٌ - ایک مقام کا نام ہے-

اِعْمَاقٌ - ایک شہر ہے حلب اور انطاکیہ کے درمیان-

تَعَمُّقٌ - غور کرنا' دور تک پہنچنا-

عُمْق - تیسرے امتداد کو بھی کہتے ہیں جیسے پہلے کو طول دوسرے کو عرض اور تیسرے کو گہرائی-

لَوْ تَمَادٰی لِیَ الشَّهْرُلَوَا اَصَلْتُ وِصَا لًا یَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ - اگر مہینہ میں اور گنجائش ہوتی (رمضان کے زیادہ دن باقی ہوتے) تو میں ایسے طے (وصل) کے روزے رکھتا کہ بڑے بڑے مبالغہ کرنے والے اپنا مبالغہ چھوڑ دیتے (جو طے (وصل) کے روزے میں بڑے کامل ہیں وہ بھی عاجز ہو جاتے)-

وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا - قبر کو گہرا کھودو (قد آدم یعنی آدمی ہاتھ اٹھائے تو اس کی انگلیاں جہاں تک پہنچیں) اور اس کو صاف کرو (کچرے کوڑے نجاست وغیرہ سے)-

حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْبِدَابِقٍ - یہاں تک کہ نصاری اعماق یا دابق میں آ کر اتریں گے- (یعنی مدینہ کے اطراف تک آ جائیں گے- یہ دونوں مقام مدینہ کے قریب واقع ہیں)-

عَمَلٌ - مزدوری کرنا' محنت کرنا' کام کرنا' ہمیشہ رہنا' تحصیلدار یا عامل بننا-

تَعْمِیْلٌ - کام کی اجرت دینا' عامل بنانا' عرف میں حکم کے موافق عمل کرنا' قاضی کا فیصلہ نافذ کرانا-

مُعَامَلَةٌ - کوئی تصرف جیسے بیع' شرا' ہبہ' اجارہ وغیرہ-

اِعْمَالٌ - عامل کرنا-

اِعْتِمَالٌ - عمل کرنا یا عمل میں اضطراب کرنا-

اِسْتِعْمَالٌ - عامل بنانا' عمل کی درخواست کرنا' چلانا' بولنا-

عَمَالَه - اور عُمَالَه - اجرت-

دَفَعَ اِلَیْهِمْ اَرْضَهُمْ عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ - آپ نے یہودیوں کو ان کی زمین اس شرط پر حوالہ کی کہ وہ اپنے خرچ سے اس میں کھیتی باڑی کریں (تمام کام جیسے ہل' ناگر' تخم' آب رسانی' کھاد وغیرہ سب اپنے روپیہ سے کریں)-

مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ عِیَالِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ صَدَقَةٌ - جو میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بیویوں کا خرچ اور عامل کی تنخواہ دے کر جو بچ رہے وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے (مطلب یہ ہے کہ میرا ترکہ وارثوں میں تقسیم نہ ہو بلکہ میری بیویوں کے اخراجات اس میں سے دیئے جائیں اس لیے کہ وہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتیں اور تحصیل دار اور عامل کی اجرت بھی اس میں سے دی جائے جو بچ رہے صدقہ ہے) زکوۃ کے تحصیلدار کو عامل کہتے ہیں اور اس کی تنخواہ کو عمالہ کہتے ہیں-

خُذْ مَا اُعْطِیْتَ فَاِنِّیْ عَمِلْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ - (حضرت عمرؓ نے ابن سعدؓ سے کہا) جو تجھ کو دیا جائے وہ لے لے یعنی جو بے سوال ملے) کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کام کیا (زکوۃ تحصیل کرنے کا) آپؐ نے مجھ کو اس کی اجرت دی (اس سے معلوم ہوا کہ شرعی خدمات پر جیسے قضا اور احتساب وغیرہ ہے بلاشرط اجرت لینا درست ہے)-

یَاْ کُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهٖ - یتیم کا ولی (اگر محتاج ہو) تو اپنی اجرت کے موافق اس کے مال میں سے کھا سکتا ہے (یعنی اس کی محنت کی جو اجرت حسب دستور ہوتی ہے اتنی یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے)-

اِسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِیْ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً - آپؐ نے فلاں شخص کو کام دیا (عامل بنایا) اور مجھ کو کوئی کام نہیں دیا- آپؐ نے فرمایا دیکھو انصار تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگ مقدم رکھے جائیں تم پر (ان کو بڑی بڑی خدمتیں ملیں گی اور تم محروم رہو گے)-

ثُمَّ تَسْتَعْمِلُ مَنْ اَرَادَهٗ - پھر جو کوئی خدمت کی درخواست کرے گا تم اس کو خدمت دو گے (یہ خوب نہیں ہے جو کوئی سرکاری خدمت کی درخواست کرے اس کو کوئی خدمت نہیں دینا چاہیے- جو کوئی سرکاری خدمت سے بھاگے اس کو خدمت دو)-

اِنَّا لَا نَسْتَعْمِلُ مَنْ سَاَلَ مِنَّا الْعَمَلَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہم سے تحصیلداری یا اور کسی خدمت کی درخواست کرے اس کو ہم خدمت نہیں دیتے (البتہ جو کوئی خدمت سے بھاگے اور اپنی روٹی محنت مزدوری کر کے حلال

طریقہ سے پیدا کرتا ہو اس کی خدمت دیتے ہیں- یہ نہایت عمدہ قاعدہ ہے کیونکہ سرکاری خدمت سے وہی بھاگے گا جو خداترس اور متقی اور پرہیزگار ہوگا اور خدمت کی درخواست وہ کرے گا جس کی نیت چکھنے کی ہوگی)-

وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ- (تم کو اطاعت کرنا چاہیے) اگرچہ امام ایک حبشی غلام کو تم پر حاکم کرے- (کیونکہ امام کی اطاعت واجب ہے اور بلا وجہ شرعی اس سے بغاوت اور سرکشی کرنا حرام ہے- پس امام جس کو کوئی خدمت دے گا گو وہ ایک حبشی غلام ہو رعایا کو اس کی حکومت قبول کرنا چاہیے تاکہ امام کی نافرمانی نہ ہو)-

وَاَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِمَا كَانَ يَعْمَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- (حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے کہا) میں نے تو یہ جائداد تم دونوں کو اس شرط پر حوالہ کی تھی کہ تم اس کو اسی طرح خرچ کرو گے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے (باقی یہ جائداد بطور ملک اور میراث تقسیم نہیں ہو سکتی بلکہ تم دونوں صرف اس کے متولی رہو گے)-

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْ عَامِلِيْنَ- اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ مشرکوں کی اولاد (جو بچپن میں مر گئی) بڑے ہو کر کیسے کام کرنے والی تھی- (تو اللہ تعالیٰ اپنے علم کے موافق ان سے سلوک کرے گا- جو نیک کام کرنے والے تھے ان کو تو بہشت میں رکھے گا اور جو برے کام کرنے والے تھے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے- اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ مشرکوں کی اولاد جو صغر سنی میں گزر جائے اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہے گی- بعض نے کہا اس مسئلہ میں توقف کرنا چاہیے امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بہشت میں رہیں گے کیونکہ جب وہ بچپن میں گزر گئے اور گناہ نہیں کیے تو صدور جرم سے پہلے سزا دینا عدل اور رحمت الٰہی کے خلاف ہے- بعض اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ مشرکوں اور کافروں کی ایسی اولاد بہشت میں رہ کر بہشت والوں کی خدمت کیا کریں گے)-

لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ شَيْءٌ- جو بیل یا اونٹ کام کرنے والے ہوں (جیسے ناگر کے بیل یا اونٹ یا پانی لانے والے یا سینچنے والے یا گاڑی میں جتنے والے یا بوجھ لادنے کے جانور) ان میں زکوۃ واجب نہ ہوگی (بلکہ زکوۃ انہی جانوروں میں ہے جو جنگل میں چرتے ہیں اور ان کی نسل بڑھانا مقصود ہو)-

اُتِيَ بِشَرَابٍ مَعْمُوْلٍ- ایک بنایا ہوا شربت اس کے سامنے لایا جائے گا- (بنایا ہوا شربت جس میں دودھ اور شہد اور برف ہو)-

لَا يُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ- اونٹ نہ چلائے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی بقصد ثواب اور زیارت کوئی سفر نہ کیا جائے مگر ان تین مسجدوں کے لیے)-

فَعَمِلَتْ بِاُذُنِهَا- اس نے اپنے کانوں کو ہلایا- (یعنی براق جلدی بھاگا)-

يُعْمِلُ النَّاقَةَ وَالسَّاقَ- وہ سوار اور پاپیادہ دونوں طرح چلنے میں کامل اور ماہر ہے-

وَهَلْ تَرٰى اَنْ اُجَمِّعَ وَزُرَيْقٌ عَامِلٌ عَلٰى اَرْضٍ يَعْمَلُهَا- ابن شہاب نے زریق کو لکھا جو عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے ایک زمین پر عامل تھا جس میں وہ زراعت کرتا تھا کہ وہاں جمعہ پڑھے (معلوم ہوا کہ گاؤں اور دیہات اور صحرا میں بھی اگر جماعت مل سکے تو جمعہ ادا کرے اور حنفیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے)-

كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَالَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ- جیسے تو ان چیزوں کو اپنی حاجت سے فاضل رو کے جو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنائیں (جیسے چشموں اور دریاؤں کا پانی، جنگل کی گھاس، نمک کا چشمہ وغیرہ)-

عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ- جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل-

اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ- اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا اور فرمایا اب تم کیسے بھی کام کرو (بشرطیکہ کفر اور شرک تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا (تم بہشت میں جاؤ گے- مطلب حدیث کا یہ ہے کہ دوسرے لوگ اگر گناہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے چاہے ان کو معاف کرے چاہے ایک مدت تک عذاب کرے لیکن بدر والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے ہیں ان کے لیے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اب اگر وہ

چھوٹے گناہ کریں جو کفر تک نہ پہنچیں تو ان کو نقصان نہ ہوگا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تمہارے گزشتہ برے اعمال بخش دیئے گئے)-

لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ- ہر برے کام کا ایک کفارہ ہے (جس سے وہ بخش دیا جاتا ہے)-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ- بعض آدمی ایسے نیک کام کرتا رہتا ہے جو بہشت والے کرتے ہیں مگر وہ دوزخ والا ہوتا ہے (اس کا خاتمہ برا ہوتا ہے اخیر میں وہ ایک ایسا برا کام کرتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ اس کے لیے واجب ہو جاتی ہے چونکہ خاتمہ کا حال معلوم نہیں اس لیے ظاہری اعمال پر آدمی کو مغرور نہ ہونا چاہیے اور نہ اعمال کو دیکھ کر کسی کو یقیناً- بہشتی یا دوزخی کہنا چاہیے)-

اَنْ نَنْبَسِطَ وَنَعْمَلَ- خوب کھل کر رہیں مزے اڑائیں (اچھا کھانا' اچھا پہننا' اچھا بچھونا' اچھا گھر)-

فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلٌ- آج یعنی دنیا عمل کا گھر ہے اور کل یعنی حشر حساب کا دن ہے وہاں کوئی نیک عمل کرنا فائدہ نہ دے گا-

اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ- جہاں آدمی مر گیا اس کا عمل کٹ گیا (یعنی نامہ اعمال بند کر دیا گیا اب کوئی عمل جو وہ عالم برزخ میں کرے اس کے نامہ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا)-

اَلْعَامِلُ بِالصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ- زکوۃ کا تحصیلدار جو انصاف کے ساتھ زکوۃ تحصیل کرتا ہے ثواب اور اجر میں غازی کے برابر ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّمَا لَمْ اَعْمَلْ- تیری پناہ ان کاموں سے یعنی ان کی برائی سے جو میں نے کیے اور ان کاموں کی برائی سے جو میں نے نہیں کیے (جو کام نہیں کیے ان کی برائی سے پناہ مانگنے کا مطلب یہ کہ اللہ تعالی ان میں مبتلا نہ کرے یا ان سے بچنے پر مغرور نہ ہو بلکہ اللہ کا فضل سمجھے کہ اس نے بچائے رکھا اپنی قوت اور طاقت اور دانائی پر غرور نہ کرے)-

وَعَلَيْهِ الْعُمَالَةُ- اس کو کام کی اجرت دینا ہوگی-

اَعْتَقَ نَيْرُوْزًا وَّعِيَاضًا وَّرَبَاحًا وَّعَلَيْهِمْ عُمَالَةٌ كَذَا وَكَذَا- حضرت علیؓ نے نوروز اور عیاض اور رباح غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان پر اتنی اجرت مقرر کی-

اَعْمَلْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَّاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا- دنیا کے کام تو ایسا سمجھ کر کر کہ تو ہمیشہ دنیا میں رہنے والا ہے (تو جلدی کیا ہے کر لیں گے) اور آخرت کا کام ایسے سمجھ کر کر کہ تو کل مرنے والا ہے (ان کے بجالانے میں جلدی کر مطلب یہ ہے کہ نیک کاموں میں دیر مت کر دنیا کے کاموں میں اس قدر اہتمام اور جلدی ضروری نہیں ہے)-

لَا تَتَوَضَّأْ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ- مستعمل پانی سے وضو نہ کر-

يَعْمَلَةٌ- عمدہ نجیب سانڈنی (يَعْمَلَاتٌ جمع ہے)-

عَمْلَقَةٌ- پاخانہ کرنا' پیشاب کرنا

عَمَالِقَه- عاد کی ایک قوم جو ملک شام میں آباد تھی-

اِنَّهٗ رَاٰى اِبْنَهٗ مَعَ قَاصٍّ فَاَخَذَ السَّوْطَ وَقَالَ اَمَعَ الْعَمَالِقَةِ هٰذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ- خباب بن ارت صحابیؓ نے اپنے بیٹے کو ایک داستان گو (جھوٹے قصے اور نقل و حکایات بیان کرنے والے) کے ساتھ دیکھا تو اس پر کوڑا اٹھایا اور کہا تو عمالقہ کے ساتھ ہوا- یہ ایک نئی قوم پیدا ہوئی (جو اگلے مسلمانوں یعنی صحابہؓ میں نہ تھی جو واعظ جھوٹے قصے اور بے سند حکایات بیان کر کے لوگوں کو پھسلاتے ہیں ان کو قاص کہتے ہیں سلف ایسے واعظوں کو نہایت برا جانتے اور ان کو مسجدوں میں سے نکال دیتے وعظ نہ بیان کرنے دیتے کیونکہ وعظ کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرے بری باتوں سے منع کرے اور سامعین میں جو خلاف شرع باتیں دیکھے ان پر تنبیہ کرے اور صحیح صحیح حدیثیں حدیث کی معتبر کتابوں سے پڑھ کر سنائے)-

عَمٌّ- شامل ہونا' عام ہونا- (جیسے عُمُوْمٌ ہے)-

عُمِّمَ عَمًّا- اس پر عمامہ لپیٹا گیا-

عَمٌّ- چچا-

عُمُوْمَةٌ- چچا ہونا-

تَعْمِيْمٌ- عام کرنا' (یہ ضد ہے تَخْصِيْصٌ کی) عمامہ پہننا'

جوش مارنا-

اِعْمَامٌ- چچاؤں کا شریف ہونا-

تَعَمُّمٌ- عمامہ پہننا' (جیسے اعتمام ہے) پھین نکالنا' لمبا ہونا-

اِسْتِعْمَامٌ- عمامہ پہننا- (اس کی جمع عَمَائِم اور عِمَامٌ ہے)-

وَاِنَّهَا لَنَخْلٌ عُمٌّ- وہ پورا درخت کھجور کا (یہ عَمِيْمَةٌ کی جمع ہے)-

وَاَسْبَغَ نِعَمًا عُمًّا- پوری نعمتیں اس نے ہم پر ڈالیں (عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَاَةٌ عَمِيْمَةٌ پورے بدن کی عورت)-

كُنَّا اَهْلَ ثُمِّهٖ وَرُمِّهٖ حَتّٰى اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى عُمَمِهٖ- ہم تو اس کو تربیت کرنے والے اور درست کرنے والے تھے جب وہ اچھی طرح جوان ہو کر اپنے بل بوتہ پر کھڑا ہوا- (ایک روایت میں عمہ ہے یہ صفت ہے بمعنی عَمِيْم کے یا جمع ہے اس کی اور عُمِّمِهٖ- بہ تشدید میم میں ایک میم زائد ہے جو حالت وقف میں زائد کی جاتی ہے جیسے کہتے ہیں هٰذَا عُمَرٌ یا فَرَّجٌ- ایک روایت میں عَمَمِهٖ ہے بمعنی مصدر)-

مَنْكِبٌ عَمَمٌ- پورا کندھا- موٹا کندھا-

يَهَبُ الْبَقَرَةَ الْعَمَمَةَ- پورے جسم کی گائے ہبہ کرتا ہے (بخشا ہے)-

فَاَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُّعَمَّمَةٍ- ہم ایک چمن پر آئے جو خوب ہرا بھرا تھا (اس کے درخت خوب لمبے اور سرسبز تھے)-

اِذَا تَوَضَّاْتَ فَلَمْ تَعْمَمْ فَتَيَمَّمْ- جب اتنا پانی نہ ہو کہ وضو پورا نہ کر سکے تو تیمم کر لے-

عَمَّ ثُوَبَاءُ النَّاعِسِ- ایک مثل ہے- جب کوئی حادثہ ایک شہر میں ہو وہاں سے دوسرے شہروں میں پھیل جائے تو یہ مثل کہی جاتی ہے-

سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ- میں نے پروردگار سے یہ دعاء کی کہ میری امت کو ایک عام قحط سالی سے تباہ نہ کرے (جو سارے ملکوں میں ہو) بعامة میں با زائد ہے یا بعامة بدل ہے سنة سے جیسے کہتے ہیں مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ بِعَمْرٍو میں بِعَمْرٍو بدل ہے باخیك سے)-

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا كَذَا وَكَذَا اِمِنْهَا خُوَيْصَّةُ اَحَدِكُمْ وَاَمْرُ الْعَامَّةِ- چھ چیزوں سے پہلے نیک اعمال کر لو ان میں سے ایک موت کو دوسرے قیامت کو بیان کیا-

كَانَ اِذَا اٰوٰى اِلٰى مَنْزِلِهٖ جَزَّءَ دُخُوْلَهٗ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءً لِّلّٰهِ وَجُزْءً لِاَهْلِهٖ وَجُزْءً لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّءَ جُزْءَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَى الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مکان میں آتے تو اپنے وقت کے تین حصے کرتے ایک حصہ تو اللہ کی یاد کے لیے اور دوسرا اپنی بیویوں کے لیے اور تیسرا اپنی ذات کے لیے پھر ایک حصہ اپنے لوگوں کے درمیان کے لیے رکھتے اور خاص لوگوں کے ذریعہ سے عام لوگوں کو اپنی باتیں پہنچا دیتے یا عام لوگوں کے لیے خاص لوگوں کے بعد وقت رکھتے-

اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ- اپنی پھوپھی کھجور کے درخت کی عزت کرو اس کی خدمت اور خبر گیری اچھی طرح کرو (کھجور کا درخت آدمی کے مشابہ ہے کیونکہ جب اس کا سر کاٹ ڈالیں تو وہ مر جاتا ہے- بعض نے کہا کھجور کا درخت اس بچی ہوئی مٹی سے پیدا ہوا جو آدم کا پتلہ بنانے کے بعد رہ گئی تھی اس لیے اس کو پھوپھی کہا یعنی باپ کی بہن)-

اِئْذَنِيْ لَهٗ فَاِنَّهٗ عَمُّجِ- (ابو قبیس حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا ان کو دیکھنے کے لیے آئے- حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ ان کو آنے دوں یا نہ آنے دوں) آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اس کو آنے دے (عَمُّجِ بمعنی عَمُّكِ ہے یہ یمن والوں کا محاورہ ہے وہ بجائے کاف خطاب کے جیم کہتے ہیں)-

فَعَمَّ ذٰلِكَ- تو نے یہ کام کیوں کیا (اصل میں عَنْ مَّا تھا)-

جَاءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ- میرا رضاعی چچا آیا-

مِنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ- اپنے چچاؤں میں سے-

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَعَمِّمُوْا- جب مجھ پر درود بھیجو تو اور پیغمبروں پر بھی بھیجو مثلاً یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی انبیاء ک ورسلک- یا میرے ساتھ میری آل پر بھی درود بھیجو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ جو میری آل پر درود نہ بھیجے اس کا درود ناقص

ہے)۔

كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ - گویا وہ لوگوں کے عمامے ہیں (یعنی آفتاب کی کرنیں جوان کے منہ پر پڑتی تھیں ان کو عمامہ سے تشبیہ دی)۔

فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ - ہمارے اور مشرکوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرک ننگے سروں پر عمامہ لپیٹتے ہیں۔

يَسْجُدُوْنَ عَلٰى عَمَامَةٍ - عمامہ پر سجدہ کرتے تھے۔ (حنفیہ نے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا جائز رکھا ہے)۔

مَسَحَ بِنَا صِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ - پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا (یعنی وضو میں سر کا مسح پیشانی سے شروع کیا اور عمامہ پر پورا کر لیا اہل حدیث اور امام احمدؒ کے نزدیک جب سر پر عمامہ ہو تو اس کا کھولنا ضروری نہیں عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے)۔

فَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَهٗ - لوٹ کے مال میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرما دیں کہ وہ خاص لڑنے والوں کو ملے گا۔

اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ - تم ہی عام سب لوگوں کے امام ہو (اور تم پر یہ آفت آئی ہے کہ باغیوں نے تم کو گھیر رکھا ہے تم نماز نہیں پڑھا سکتے تو باغی امام کے پیچھے ہم نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں یہ لوگوں نے حضرت عثمانؓ سے کہا جب ان پر بلوہ ہوا حضرت عثمانؓ نے فرمایا نماز تو دین کا عمدہ کام ہے اس لیے اس کے پیچھے بھی پڑھ لو)۔

لَا غَدْرَ اَعْظَمُ مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ - اس سے بڑھ کر کوئی دغا بازی نہیں ہے کہ کوئی شخص عام اور کمینہ لوگوں کے زور سے امام بن جائے (امت کے علماء اور فضلاء اور اشراف اور صلحا (اہل حل وعقد) کی رائے اور مشورے سے وہ امام نہ بنا ہو)۔

لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ - چند خاص لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالی عام خلقت پر عذاب نہیں کرتا (مگر جب اکثر لوگ بداعمالی کرنے لگیں تو اللہ کا عذاب اترتا ہے ان کے ساتھ نیک لوگ بھی پس جاتے ہیں یہاں تک کہ جانور بھی جو محض بے گناہ ہوتے ہیں)۔

هٰذِهٖ حَدِيْثُ عِمِّيَّةٍ - یہ حدیث تختی کی حدیث ہے (ایک روایت میں عمیة بہ فتحہ عین ہے یعنی میرے چچاؤں نے یا ایک جماعت نے مجھ سے یہ حدیث نقل کی)۔

اَمِيْنُ الْعَامَّةِ - عام لوگوں کا امانتدار۔

لَا تَعُمَّ عِمَّةَ الْاَعْرَابِىْ - گنوار لوگوں کا سا عمامہ مت باندھ۔

سَهْمُ الْمُؤَلَّفَةِ وَالرِّقَابِ عَامٌّ - مؤلفۃ القلوب اور رقاب کا حصہ عام ہے (ہر قسم کے کافروں پر تالیف قلوب کے لیے اور ہر قسم کے بردوں کے آزاد کرانے میں زکوۃ کی رقم صرف ہو سکتی ہے)۔

نَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا - ہم اپنے عام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔

خُذْ مَا خَالَفَ الْعَامَّةَ - اس قول پر عمل کر اس کو لے جو عام لوگوں کے خلاف ہو (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مطلب یہ ہے کہ جس مسئلہ میں دو قول مروی ہوں ایک تو عام اہل سنت کے موافق دوسرا ان کے خلاف تو وہ قول اختیار کر جو اہل سنت کے خلاف ہو۔ مثلاً اہل سنت پاؤں دھوتے ہیں تو تم پاؤں کا مسح کر لو، اہل سنت ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں تو تم ہاتھ چھوڑ کر پڑھو اہل سنت جمع بین الصلوتین کی عادت نہیں کرتے تم ہمیشہ جمع کرو اس کی وجہ غالبا یہ ہے کہ جب اماموں سے دو قول مروی ہوں تو جو قول عامہ اہل سنت کے موافق ہو اس میں احتمال ہوتا ہے کہ شاید تقیہ کی راہ سے ہو برخلاف اس قول کے جو ان کے خلاف ہو)۔

عَمْنٌ - اقامت کرنا، ٹھہرنا۔

تَعْمِيْنٌ اور اِعْمَانٌ - عمان کو جانا (جو ایک علاقہ ہے یمن میں)۔

عُمَّانٌ - بہ تشدید میم دوسرا شہر ہے شرق اردن میں۔

عُمَانِيَه - ایک کھجور کا درخت ہے بصرے میں جو ہمیشہ پھلتا رہتا ہے۔

عُمُنٌ - اقامت کرنے والے۔

عَمِيْنَه - نرم ہموار زمین۔

عَرْضُهٗ مِنْ مَّقَامِىْ اِلٰى عَمَّانَ - میرے حوض کا عرض اس مقام سے لے کر عمان تک ہے۔ (جو ایک شہر ہے شرق اردن

میں- لیکن عمان بضم عین ایک دوسرا مقام ہے بحرین کے پاس)-

عَمَهٌ- یا عُمُوْهٌ یا عُمُوْهِيَّةٌ یا عَمَهَانٌ- سرگشتہ اور حیران ہونا' گمراہ پھرنا-

بَلْ كَيْفَ تَعْمَهُوْنَ- تم کیسے اندھے (بے عقل) ہو گئے ہو-

عَمْيٌ- بہنا- کچرا اوپر لانا' چھین سخت گرمی میں آنا-

عَمًى- اندھا ہونا' جاہل ہونا' ملتبس ہونا-

تَعْمِيَةٌ- اندھا کرنا' چھپانا' (جیسے اِعْمَاءٌ ہے)-

تَعَمِّيْ اور تَعَامِيْ- اندھا ہونا-

اِعْتِمَاءٌ- اختیار کرنا' قصد کرنا-

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِيَّةٍ یا عُمِّيَّةٍ جو شخص ایک اندھا دھند جھنڈے کے تلے رہ کر لڑے (اور مارا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی یعنی شہادت کا ثواب اس کو نہیں ملے گا- شہادت کا ثواب جب ملتا ہے جب امام برحق کے جھنڈے کے تلے رہ کر خاص اللہ کا دین بلند کرنے کے لیے لڑے نہ کہ مال یا دولت یا حکومت یا قومی پچ اور تعصب کے لیے)-

مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيًّا- جو شخص اندھا دھند میں مارا جائے (جس کا حق یا باطل ہونا معلوم نہ ہو- یا اس کے قاتل کا پتہ نہ ملے مثلاً ایک دنگا ہوا اس میں کوئی مارا گیا معلوم نہیں کس نے مارا تو اس کا حکم قتل خطا کا ہے یعنی دیت دینا ہوگی لیکن قصاص نہ ہوگا- بعض نے کہا عمیا سے یہ مراد ہے کہ چھڑی یا چھوٹے پتھر سے مارا جائے جس سے آدمی غالباً نہیں مرتا)-

اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ فَقَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّفَوْقَهٗ هَوَاءٌ- (صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا) ہمارا پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا؟ فرمایا وہ عما میں تھا یعنی ابر میں- بعض نے کہا عماء سے یہ مراد ہے کہ کوئی چیز نہ تھی (خلا تھا) بعض نے کہا ایسے ایسے امر میں جس کو آدمیوں کی عقلیں سمجھ نہیں سکتیں اس کے نیچے ہوا تھی اور اوپر ہوا تھی (تو پروردگار کے دونوں طرف خلا نہ تھا بلکہ ہوا تھی) ایک روایت میں یوں ہے مَاتَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّلَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ نہ اس کے نیچے ہوا تھی نہ اوپر ہوا تھی (مطلب یہ ہوا کہ یہ ابر بھی متعارف ابر نہ تھا جس کے اوپر نیچے ہوا ہوتی ہے کیونکہ ایسا ابر بھی ایک مخلوق چیز ہے اور سوال یہ تھا کہ مخلوقات پیدا کرنے سے پیشتر وہ خداوند کہاں تھا حقیقت یہ ہے کہ عماء سے پوشیدگی اور نیستی (عدم) مراد ہے یعنی وہ پروردگار مخلوقات پیدا کرنے سے پہلے عالم خفا میں تھا جیسے ایک روایت میں ہے کنت کنزا مخفیا فَاَحْبَبْتُ ان اعرف فخلقت الخلق-

فَاِنْ عُمِّيَ عَلَيْكُمْ- اگر چاند پر ہلکا ابر آ جائے (جس کی وجہ سے چاند نہ دکھائی دے) مشہور روایت یوں ہے فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ- غین معجمہ سے یعنی اگر چاند پر ابر آ جائے اور وہ دکھائی نہ دے-

لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَّرَائِيْ- میں تمہارے پیچھے جو لوگ ہیں ان پر پردہ ڈال دوں گا (وہ تم کو نہ دیکھ سکیں گے)-

مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ- جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جائے (یعنی جو شرعی جہاد نہ ہو) اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی- (اس کو شہید نہیں کہیں گے)-

لِئَلَّا تَمُوْتَ مِيْتَةً عِمِّيَّةً- تاکہ تو اندھا دھند موت سے نہ مرے (یعنی فتنہ و فساد جاہلیت کی موت)-

يَنْزُوْ الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَكُوْنُ دَمًا فِيْ عَمْيَاءَ فِيْ غَيْرِ ضَغِيْنَةٍ- شیطان لوگوں کے درمیان کود پڑتا ہے اور اندھا دھند خون خرابہ ہوتا ہے بغیر کسی عداوات اور دشمنی کے (بلکہ یکا یک فساد کھڑا کر دیتا ہے پہلے سے نہ دلوں میں عداوت ہوتی ہے نہ دشمنی)-

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْاَعْمَيَيْنِ- اللہ کی پناہ مانگو دو اندھوں سے (یعنی پانی کی بہیا طغیانی اور آگ سے کیونکہ یہ دونوں اندھا دھند تباہ کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں نہ اچھا چھوڑتے ہیں نہ برا- جیسے اندھا بن دیکھے بھالے بگٹٹ ایک طرف چلا جاتا ہے)-

مِنْ عَمَاكَ اِلٰى هُدَاكَ- (حضرت سلمان فارسیؓ سے پوچھا کہ ذمی لوگوں سے ہم کیا کام کرا سکتے ہیں- یعنی ان سے کون سی

خدمت بجبر لے سکتے ہیں) انہوں نے کہا جب کوئی راستہ بھٹک جائے تو اس کو راہ بتانا- (حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنے زمانہ حکومت میں ذمیوں سے یہ شرط بھی کی تھی کہ جب کوئی مسلمان راستہ بھول بھٹک جائے تو وہ اس کو راستہ بتا دیں- اس لیے یہ کہا کہ راستہ بتانے کا کام ان سے بجبر لیا جا سکتا ہے لیکن جہاں یہ شرط نہ ہو وہاں بغیر اجرت دیئے یہ کام نہیں لے سکتے)-

اِنَّ لَنَا الْمَعَامِیَ- جس زمین کا کوئی مالک نہ ہو اور اس میں عمارت وغیرہ کا کوئی نشان نہ ہو تو وہ ہماری ہے-

تَسَفَّهُوْا عَمَايَتَهُمْ- انہوں نے حماقت سے ان کی گمراہی اختیار کی-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ صَكَّةَ عُمَيٍّ- جب ٹھیک دوپہر دن ہو (آفتاب بالکل سمت الراس ہو) تو اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا (جب تک سورج ڈھل نہ جائے)- (عرب لوگ کہتے ہیں لَقِيْتُهٗ صَكَّةَ عُمَيٍّ- میں اس سے ٹھیک دوپہر کو ملا (کیونکہ یہ وقت ایسی گرمی کا ہوتا ہے کہ انسان کی آنکھ سورج کے مقابل اندھی ہو جاتی ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يَغِيْرُ عَلَى الصِّرْمِ فِیْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے ایک گروہ پر اس وقت حملہ کرتے جب صبح کی تاریکی ہوتی (یعنی ابھی رات کی تاریکی باقی ہوتی)-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَاةٍ بَيْنَ رَبِيْضَتَيْنِ تَعْمُوْ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً- منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو تھانوں کے درمیان کبھی ادھر جھکتی ہے کبھی ادھر جھکتی ہے (وہ کسی تھان کی مستقل طور پر نہیں ہے بلکہ مذبذب ہے)-

فَعُمِّيَتْ عَلَيْنَا- وہ درخت (یعنی شجرہ رضوان) ہم اس کی تعظیم وتکریم کرنے لگیں رفتہ رفتہ شرک تک پہنچ جائیں)-

حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ عَلَيْهَا- یہاں تک کہ ہم اس صخرے پر پہنچے (جہاں اللہ تعالی نے فرمایا تھا کہ خضرؑ سے ملاقات ہوگی) لیکن وہ صخرہ ہم سے چھپا لیا گیا ہم اس کو نہ دیکھ کر آگے بڑھ گئے (ایک روایت میں غَمِّيَ ہے معنی وہی ہیں)-

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ- محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے (محبوب کی کوئی بات بری نہیں دکھلائی دیتی نہ کانوں کو اس کا کوئی عیب سنائی دیتا ہے- اسی طرح آدمی کسی چیز کی محبت میں اندھا بہرا ہو جاتا ہے ایسا دیوانہ ہو جاتا ہے کہ حق اور ناحق اور اچھے اور برے کی بھی تمیز نہیں رہتی- پیسہ کی محبت جب دل میں سما جاتی ہے تو نہ حلال دیکھتا ہے نہ حرام نہ انجام سوچتا ہے بے دریغ پیسہ جوڑنا شروع کرتا ہے آخر بلا میں گرفتار ہوتا ہے، قید ہوتا ہے ذلیل وخوار ہوتا ہے)-

اَفَعَمْيَا وَاَنْ اَنْتُمَا- تم دونوں بھی کیا اندھے ہو یعنی تم تو اندھی نہیں ہو وہ اندھا ہے تو خیر- (یہ آپؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا جب اندھا ان کے پاس زنانہ میں آ گیا) مجمع البحار میں ہے کہ یہ حدیث ورع اور تقوی پر محمول ہے اور فتوی اس پر ہے کہ عورتوں کو اجنبی مردوں کا ناف کے اوپر اور گھٹنے کے نیچے دیکھنا درست ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ جماعت میں شریک ہوا کرتی تھیں انتہی-

باب العين مع النون

عَنْ- حرف جر ہے بمعنی از اور من اور مجاوزت اور بدل اور استعلاء اور تعلیل اور بمعنی بعد اور با اور استعانت بھی مستعمل ہوتا ہے-

عِنَبٌ- تازہ انگور اور شراب-

تَعْنِيْبٌ- انگور دار کرنا-

عُنَاب- بڑی ناک والا، چھوٹا پہاڑ، سیاہ یا لمبا گول-

عِنَبُ الثَّعْلَب- مکوہ (کامونی)-

عَنَّابٌ- انگور فروش-

عُنَّابٌ- ایک قسم کا بیر-

مُعَنَّبٌ- غلیظ، لمبا-

بِيْرُ اَبِيْ عِنَبَةَ- ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کو جاتے ہوئے اس پر سے گزرے تھے)-

عُنَابَہ- ایک مقام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان- امام زین العابدینؒ وہیں رہا کرتے تھے-

اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاِنَّ مِنَ الزَّبِیْبِ خَمْرًا - تازے انگور کی شراب ہوتی ہے اور سوکھے انگور کی بھی۔

لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَا کَانَ خَمْرُ الْعِنَبِ بِالْمَدِیْنَۃِ - جب شراب حرام ہوئی تو اس وقت انگور کی شراب مدینہ میں تھی ہی نہیں (بلکہ کھجور اور جو وغیرہ کی شراب لوگ استعمال کرتے تھے)۔

لَا تَقُوْلُوْا لِلْعِنَبِ الْکَرْمُ - انگور کو کرم مت کہو۔ (شرابی لوگ انگور کو کرم کہا کرتے ہیں کیونکہ شراب پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے)۔

عَنْبَرٌ - ایک قسم کی خوشبو ہے جب اس کو پیس یا جلائیں تو خوشبو مہکتی ہے۔ بعض نے کہا عنبر ایک دریائی جانور کی لید ہے اور ایک قسم کی مچھلی کو بھی کہتے ہیں اور غلہ کے گودام کو بھی (اس کی جمع عَنَابِر ہے)۔

فَاَلْقٰی لَھُمُ الْبَحْرُ دَابَّۃً یُقَالُ لَھَا الْعَنْبَرُ - سمندر نے ان کے لیے ایک جانور کنارے پر پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں (اس کی کھال سے ڈھالیں بنائی جاتی ہیں ڈھال کو بھی عنبر کہتے ہیں)۔

سُئِلَ عَنْ زَکٰوۃِ الْعَنْبَرِ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ شَیْءٌ دَسَرَہُ الْبَحْرُ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا عنبر کی زکوۃ واجب ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا عنبر تو ایک ایسی چیز ہے جس کو دریا کنارے پر پھینک دیتا ہے (اس میں زکوۃ نہیں ہے)۔

عُنْبُلٌ - عورت کی فرج کا زائد گوشت ٹنا اور جس عورت کا ٹنا لمبا ہو۔

عُنَابِل - موٹا چلہ کمان کا۔

وَالْقَوْسُ فِیْھَا وَتَرٌ عُنَابِلٌ - اور کمان جس میں ایک سخت اور موٹا چلہ لگا ہوا ہے۔

عَنَتٌ - خراب ہونا' بگڑ جانا' مشکل اور دشوار کام میں پڑنا' سختی اٹھانا' ہلاک ہونا' ناتوان ہونا' ٹوٹ جانا' گناہ کرنا۔

تَعْنِیْتٌ - سختی کرنا' بوجھ ڈالنا' تکلیف میں پھنسانا۔

تَعَنُّتٌ - کسی کی تکلیف چاہنا' یا لغرش تلبیس کے ساتھ سوال کرنا۔

عَنَتٌ - خطا اور زنا' فسق و فجور۔

مُتَعَنِّتٌ - جو خواہ مخواہ دوسرے کی لغرش کا طالب ہو۔

اَلْبَاغُوْنَ الْبُرَآءَ الْعَنَتَ - فساد اور خرابی یا زنا - بدکاری اور خطا کے طالب۔

وَشِدَّۃٌ مَا یُعْنِتُھُمْ - اور سختی ان کاموں کی جو ان کو دشواری میں ڈالیں (ان پر سختی نہ ہو)۔

فَیُعْنِتُوْا عَلَیْکُمْ دِیْنَکُمْ - تمہارا دین خراب کر دیں اس میں مشکلات ڈالیں۔

حَتّٰی تُعْنِتَہٗ - یہاں تک کہ تو اس کو محنت مشقت میں ڈالے۔

اَیُّمَا طَبِیْبٍ تَطَبَّبَ وَلَمْ یَعْرِفْ بِالطِّبِّ فَاَعْنَتَ فَھُوَ ضَامِنٌ - جو شخص علاج اور معالجہ کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو (یونہی دو چار نسخے سیکھ کر اگر لوگوں کی دوا کرتا پھرے) پھر وہ کسی کو ضرر پہنچائے تو اس کو تاوان دینا ہوگا۔

اَرَدْتَ اَنْ تُعَنِّتَنِیْ - تو نے یہ چاہا کہ مجھ کو گرا دے' خراب کر دے' مشکل میں پھنسا دے۔

اَنْعَلَ دَابَّتَہٗ فَعَنَتَتْ - کسی شخص کے جانور کا نعل باندھا وہ لنگڑا ہو گیا (بے ترکیب نعل باندھ دیا' پاؤں کو زخمی کر دیا جس سے جانور کو نقصان پہنچا - ایک روایت میں فَعَتَبَتْ ہے یعنی جانور ہلاک ہو گیا)۔

اِنَّ مَلَکًا مِنْ مَلَآئِکَۃِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ فَعَنَتَ عَلَیْہِ - ایک فرشتہ کا اللہ تعالی کے فرشتوں میں سے بڑا مرتبہ تھا پھر اللہ تعالی اس پر غصہ ہوا۔

لَا تَسْأَلْ تَعَنُّتًا - خواہ مخواہ بن ضرورت کسی کو الزام دینے یا ذلیل کرنے یا خطا میں پھانسنے کے لیے سوالات مت کر۔

عَنْتَرٌ - یا عُنْتَرٌ یا عُنْتُرٌ - مکھی یا نیلا مکھا۔

عَنْتَرَۃٌ - آواز کرنا' سختیوں میں گھسنا' لڑائی میں شجاعت کرنا' بھالا مارنا یا عُنْتَرُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰنؓ کو کہا تھا یہ تحقیر کی راہ سے کہا یا اس وجہ سے کہ مکھی بہت موذی ہوتی ہے (ایک روایت میں عُنْثَرُ ہے بہ غین معجمہ و ثائی مثلثہ اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

عَنْجٌ - اونٹ کو سکھانے کے لیے اس کی نکیل گھسیٹنا عناج سے ڈول کو باندھنا۔

عِناج - ایک رسی جو بڑے ڈول کے تلے باندھتے ہیں-

اِعْنَاجٌ - کام کو ٹھیک کرنا، تکیل کھینچنا-

عُنْجُوْجٌ - عمدہ گھوڑا، اچھا اونٹ، شروع جوانی-

اِنَّ رَجُلًا سَارَ مَعَهٗ عَلٰی جَمَلٍ فَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ الْقَوْمَ ثُمَّ يَعْنِجُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ - ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہو کر چلا وہ گھڑی گھڑی سب لوگوں سے آگے بڑھ جاتا آخر اس کی باگ کھینچنے لگا تاکہ وہ لوگوں کے پیچھے رہے-

عَنَجَهٗ يَعْنِجُهٗ - اس کو موڑا یا موڑتا ہے (بعض نے کہا عَنْجٌ کے معنی تعلیم دینا- عرب لوگ کہتے ہیں عَنَجْتُ الْبَكْرَ یعنی اونٹ کی تکیل اس کے ہاتھ میں باندھ دی اس کو سکھلانے کے لیے)-

وَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَعَنَجَهَا بِالزِّمَامِ - اس کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی (گرنے کو تھی) اس نے باگ کھینچ کر روک لیا-

عُوْدٌ يُعَلَّمُ الْعَنَجَ - یہ ایک مثل ہے یعنی بوڑھے طوطے کو اب تعلیم دی جاتی ہے-

عَنَجٌ - بوڑھا-

كَاَنَّهٗ قِلْعُ دَارِيٍّ عَنَجَهٗ نُوْتِيُّهٗ - گویا وہ کشتی کا بادبان ہے جس کو ملاح نے موڑ دیا-

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ تِلْكَ عَنَاجِيْجُ الشَّيْطَانِ - لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا حکم ہے فرمایا وہ تو شیطان کی سواریاں ہیں (یہ عنجوج کی جمع ہے بمعنی عمدہ اونٹ یا لمبی گردن والا اونٹ یا گھوڑا- حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ خوفناک جانور ہے کبھی بدک جاتا ہے اور لوگوں کو ایذا پہنچاتا ہے)-

اِنَّ الَّذِيْنَ وَافَوُا الْخَنْدَقَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا ثَلٰثَةَ عَسَاكِرَ وَعِنَاجُ الْاَمْرِ اِلٰی اَبِيْ سُفْيَانَ - خندق کی لڑائی میں مشرکوں کے تین لشکر آئے تھے لیکن تمام کاموں کا بانی اور چلانے والا ابوسفیان تھا (وہی سب کا سرغنہ اور سردار تھا- اصل میں عناج اس رسی کو کہتے ہیں جو ڈول کے نیچے باندھ کر اس کو مضبوط کرتے ہیں)-

اَعْلِ عَنِّجْ - میرے اوپر سے سرک جا- یہ ابوجہل نے کہا تھا- (عَنِّجْ ایک لغت ہے عَنِّیْ میں سے جیسے اوپر گزر چکا)-

عَرُوْبَةٌ عَنِجَةٌ - خالص عرب کی عورت، اپنے خاوند کی چہیتی محبوبہ-

عِنْدَ - ظرف مکان اور ظرف زمان دونوں معنی میں آتا ہے اور عِنْدَ اور لَدٰی میں یہ فرق ہے کہ عِنْدَ اعیان اور معانی دونوں میں مستعمل ہے اور لَدٰی صرف اعیان میں مثلاً عِنْدَهٗ عِلْمٌ کہیں گے نہ کہ لَدَيْهِ عِلْمٌ اور لَدٰی میں حضور شرط ہے نہ کہ عِنْدَ میں مثلاً عِنْدِیْ مَالٌ اس وقت بھی کہیں گے جب مال حاضر نہ ہو برخلاف لَدَیَّ مَالٌ کے وہ اس وقت کہیں گے جب مال سامنے موجود ہو-

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ - اپنے پاس سے مجھ کو بخشش عطا فرما (جو کوئی گناہ چھوڑے یا اپنے فضل سے)-

حَتّٰى تَوَضَّاُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ - یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا پہلے جس نے وضو کیا اس سے لے کر اخیر وضو کرنے والے تک-

عَنْدٌ - جانب، گوشہ، ایک طرف-

عُنْدٌ - بحرکات ثلثہ کے یہی معنی ہیں-

عِنْدٌ - قلب اور معقول-

عِنْدِيَه - ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ہر ایک چیز اعتقاد کے تابع ہے اگر جوہر سمجھیں تو جوہر ہے اگر عرض سمجھیں تو عرض ہے-

عُنُوْدٌ - مائل ہونا، عدول کرنا، خون بہتے رہنا، اکیلے چرنا، جان بوجھ کر مخالفت کرنا-

عِنَادٌ - کے بھی یہی معنی ہیں یعنی حق بات معلوم ہونے پر بھی خواہ مخواہ ضد اور عداوت سے اس کو نہ ماننا-

اِعْنَادٌ - خون بہنا، نہ تھمنا-

تَعَانُدٌ - ایک دوسرے سے دشمنی کرنا-

طَعْنٌ عَانِدٌ - داہنے بائیں بھالا مارنا-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَّلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا - اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نیک اور خلیق بندہ بنایا اور مغرور گھمنڈی جان بوجھ کر حق بات کو نہ ماننے والا مجھ کو نہیں بنایا-

سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ مُلْكًا عَضُوْضًا وَمَلِكًا عَنُوْدًا۔ میرے بعد تم کتنی بادشاہت اور ظالم بادشاہ دیکھو گے (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے خطبہ میں فرمایا)۔

وَاَضُمُّ الْعَنُوْدَ۔ میں اس اونٹ کو جو گلہ سے الگ ہو جائے (اکیلا ایک طرف ہو کر چل دے) پھر گلہ میں ملا دیتا ہوں (مطلب یہ ہے کہ جماعت کو ٹوٹنے نہیں دیتا اگر کوئی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے تو اس کو سمجھا بجھا کر پھر جماعت میں شریک کر دیتا ہوں۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنی سیرت بیان کی)۔

عَلٰى عُنُوْدِ هِمْ عَنْكَ۔ تجھ سے عناد اور مخالفت کرنے پر۔

اِنَّهٗ عِرْقٌ عَانِدٌ۔ یہ ایک رگ ہے جو تھمنے والی نہیں (ہمیشہ خون بہاتی رہے گی)۔ (یہ استحاضہ کے باب میں فرمایا)۔

عَنْزٌ۔ تجاوز کرنا' عدول کرنا' گانسی سے مارنا۔

اِعْنَازٌ۔ جھکانا۔

اِعْتِنَازٌ یا اِسْتِعْنَازٌ۔ ایک طرف ہٹ جانا' گوشہ میں چلے جانا۔

عَنْزٌ۔ بکری کو بھی کہتے ہیں یا ایک سال کی بکری کو اور ہرنی اور جنگلی بکری کو بھی (اس کی جمع اَعْنُزٌ اور عُنُوْزٌ اور عِنَازٌ ہے)۔

لَمَّا طَعَنَ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ بِالْعَنَزَةِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ قَالَ قَتَلَنِي ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی برچھی سے ابی بن خلف (ناخلف) کو ایک کونچا اس کی دونوں چھاتیوں کے بیچ میں لگایا (وہ خود چڑھ کر آ گیا تھا اور کہنے لگا محمد تم خود میرے مقابل ہو آپؐ نے ایک شخص سے برچھی مانگ کر اس کو ایک کونچا لگایا وہ تڑپتا ہوا بھاگا آخر اسی زخم سے مر گیا اور جانبر نہ ہوا)۔ کہہ رہا تھا مجھ کو ابو کبشہ کے فرزند نے مار ڈالا (اس نے حقارت کی راہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو کبشہ کا بیٹا کہا جو آپؐ کے رضاعی باپ تھے۔ عنزۃ چھوٹی برچھی جس کے نیچے لوہا لگا ہوتا ہے اور اوپر برچھے کی طرح لوہے کی انی لگی ہوتی ہے وہ طول میں برچھے کی آدھی ہوتی ہے)۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ الْعَنَزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ اِذَا صَلّٰى۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (میدان میں) نماز پڑھتے تو (سترے کے لیے) اپنے سامنے برچھی گاڑ لیتے (برچھی آپؐ کے ساتھ ہمیشہ رہتی۔ اکثر علماء نے اس کا رکھنا مستحب کہا ہے)۔

كَانَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو عید گاہ تشریف لے جاتے (تو حضرت بلالؓ) آپؐ کے سامنے برچھی اٹھا کر لے جاتے اور عید گاہ میں آپؐ کے سامنے کھڑی کی جاتی آپؐ اس کی طرف نماز پڑھتے۔

رَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا۔ میں نے بلالؓ کو دیکھا انہوں نے ایک برچھی لی اس کو زمین میں گاڑا۔

عَنْزَرُوْتٌ۔ گوند۔

عَنْسٌ۔ موڑنا' الٹنا۔

عُنُوْسٌ۔ اور عِنَاسٌ۔ لڑکی کا بغیر شادی کے اپنے لوگوں میں پڑی رہنا۔

عِنَاسٌ۔ آئینہ۔

عَنْسٌ۔ یمن کے ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

لَا عَانِسٌ وَّلَا مُفَنِّدٌ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بن شادی والے یوں ہی مجرد بسر کرنے والے تھے اور نہ بوڑھے بکواسی تھے۔ (اِفْنَادٌ اور تَفْنِيْدٌ بوڑھے ہو کر بے فائدہ باتیں کرنا' سٹھیا جانا۔ اکثر عانس اس عورت کو کہتے ہیں جو بن شادی کئے گھر بیٹھی رہے اور بوڑھی ہو جائے۔ اور جو مرد شادی نہ کرے اور یونہی عمر گزارے اس کو بھی عانس کہتے ہیں)۔

اَلْعُذْرَةُ يُذْهِبُهَا التَّعْنِيْسُ وَالْحَيْضَةُ۔ بکارت (کنوارا پن) ایک مدت تک بن شادی کئے پڑی رہنے سے اور حیض آنے سے زائل ہو جاتی ہے (جب عورت جوان ہو کر ایک مدت تک شادی نہ کرے تو بکارت جاتی رہتی ہے)۔

عَنْشٌ۔ موڑنا' ہٹانا' ہانکنا' بھگانا۔

مُعَانَشَةٌ۔ معانقہ۔

تَعَانُشٌ۔ گلے ملنا۔

اِعْتِنَاشٌ۔ لڑائی میں گلے ملنا' ظلم کرنا۔

عِنَاشٌ۔ دشمن سے لڑنے والا۔

اَعْنَشُ -جس کی چھ انگلیاں ہوں' چھنگا-
عُنُقٌ مَّعْنُوشَةٌ-لمبی گردن-
کُوْنُوْا اُسُدًا اِعْنَاشًا- (عمرو بن معدی کرب نے جنگ قادسیہ میں مسلمانوں سے کہا) شیر ہو جاؤ دشمن سے گلے ملنے والے (یعنی لڑائی میں)-
عُنْصُرٌ- یا عُنْصَرٌ- اصل' منبع' جڑ' آفت' ہمت' حاجت' مادہ' حسب نسب- (اس کی جمع عَنَاصِر ہے)-
عِيْدُ الْعُنْصَرَةِ- یہود اور نصاریٰ کی عید ہے-
هٰذَا النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصَرُهُمَا- نیل اور فرات ان دونوں کا منبع (جہاں سے وہ پھوٹے ہیں)-
يَرْجِعُ كُلُّ مَاءٍ اِلٰى عُنْصُرِهٖ- ہر پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا-
فَهُوَ اَيِ الْقُرْاٰنُ عُنْصُرُ الْمَعَارِفِ- قرآن تمام علموں کا منبع ہے (اصل ہے اس میں سب علوم موجود ہیں)-
عَنَطٌ-گردن کی لمبائی یا اس کا حسن یا لمبائی-
عَنْطَنَطٌ-لمبا- (اس کا مؤنث عَنْطَنَطَةٌ ہے)-
فَتَاةٌ مِثْلَ الْبَكْرَةِ الْعَنْطَنَطَةِ-ایک چھوکری لمبی گردن والی خوبصورت-
عِنْفٌ- (بحرکات ثلٰثہ در عین) سختی کرنا' درشت کلامی-
تَعْنِيْفٌ- اور اِعْنَافٌ- سختی کرنا' سختی سے ملامت کرنا' عتاب کرنا-
اِعْتِنَافٌ-سختی کے ساتھ لینا' نادانستہ کوئی کام کرنا' شروع کرنا-
عَنَفَةٌ- پن چکی کا وہ لکڑا جس کو پانی گھماتا ہے-
عَنِيْفٌ -بدخلق' درشت خو' سخت کلام-
اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ- اللہ تعالیٰ نرمی اور خوش خلقی پر وہ عطا فرماتا ہے جو سختی اور بدخلقی پر نہیں دیتا-
اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَنِّفْهَا-تم میں سے کسی کی لونڈی اگر زنا کرائے تو اس کو کوڑے لگائے اور زبان سے سخت سست نہ کہے (کیونکہ کوڑے مارنا یہی کافی سزا ہے اب سخت گوئی اور درشت کلامی سے کیا فائدہ-بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کوڑے لگائے اور صرف سخت کلامی پر اکتفا نہ کرے جیسے جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا وہ لونڈیوں کے زنا کرانے کی چنداں پرواہ نہیں کرتے تھے بلکہ اس کو عیب ہی نہیں سمجھتے تھے)-
فَلَمْ يُعَنِّفْ- آپ نے ان کو سخت نہیں کہا-
لَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا- کسی کو ملامت نہیں کی-
اَلْعَاقِلُ لَا يَرْجُوْ مَنْ يُعَنِّفُ بِرَجَائِهٖ- جو شخص امیدوار سے درشتی کرے اس سے عقلمند کو امید نہیں رکھنا چاہئے-
عُنْفُوَانٌ- آغاز' شروع' ابتداء-
عَنْفَقَةٌ- ہلکا ہونا' کم ہونا-
عَنْفَقَه-وہ بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھڈی کے درمیان ہوتے ہیں' کبھی اس مقام کو بھی عنفقه کہتے ہیں-
كَانَ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنفقه میں کچھ بال سفید تھے-
عُنْفُوَانٌ- شروع' آغاز' ابتداء-
عُنْفُوَانُ الْمَكْرَعِ- پانی پینے کا شروع (یعنی اس نے ابتداء میں خوب صاف صاف پانی پیا اور دوسروں نے اخیر میں بچا بچایا' گچرا ملا ہوا)-
عَنَقٌ -لمبی گردن والا ہونا-
تَعْنِيْقٌ- چلنا' اوپر سے نمودار ہونا' لمبا ہونا' لپک جانا' امید کرنا' گردن تھامنا-
مُعَانَقَةٌ- گلے ملنا (جیسے عِنَاقٌ اور تَعَانُقٌ ہے)-
تَعَنُّقٌ- چوہے کا دوسرے چھید میں داخل ہونا-
اِعْتِنَاقٌ- کسی امر کو تیزی سے لینا-
اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ-مؤذن لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے (یعنی ان کے اعمال خیر زیادہ ہوں گے یا حقیقۃً لمبی گردن مراد ہے کیونکہ عرب لوگ سرداروں کو لمبی گردن والا کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کے سردار ہوں گے- یہ جمع ہے عُنُقٌ یا عُنْقٌ یا عَنَقٌ کی بمعنی گردن- ایک روایت میں اَطْوَلُ اِعْنَاقًا ہے یعنی

بہشت میں بہت جلد جائیں گے یہ عَنَقٌ سے ماخوذ ہے جو متوسط دوڑ کو کہتے ہیں-بعض نے کہا اَطْوَلُ اَعْنَاقًا سے یہ مراد ہے کہ ان کو امید زیادہ ہوگی یا گردن لمبی ہونے کی وجہ سے وہ دوسروں کی طرح پسینہ میں ڈوب نہ جائیں گے)-

عَنَقٌ-ایک چال جو دوڑ اور آہستہ چلنے کے درمیان ہے-

لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا- ہمیشہ مومن نیک کاموں میں جلدی کرنے والا اور صالح رہتا ہے (جب ناحق خون نہ کرے)-جب ناحق خون کرتا ہے تو نیک اعمال کی توفیق جاتی رہتی ہے یا دل کی فراخی اور خوشی جاتی رہتی ہے-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمیشہ ہلکا پھلکا نیک رہتا ہے-

کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَصَّ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حج میں) اونٹ کو ہلکا پویہ چلاتے جب راستہ کشادہ پاتے تو دوڑاتے-

اَعْنَقَ لِیَمُوْتَ-(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو روانہ کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط حرام بن ملحان کو دے کر بنی سلیم کے پاس بھیجا لیکن عامر بن طفیل نے ان کو مار ڈالا تب آپ نے فرمایا) موت حرام کی طرف لپکی ان کو لے گئی (یعنی موت ان کو گھسیٹ کر لے گئی)-

فَانْطَلَقْنَا اِلَی النَّاسِ مَعَانِیْقَ- ہم جلدی بھاگتے ہوئے لوگوں کی طرف چلے-

فَانْطَلَقُوْا مُعَانِقِیْنَ-(وہ یعنی غار والے جب غار کا منہ کھل گیا) تو لپک کر وہاں سے چل دیئے-

یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ-ایک گروہ لوگوں کا دوزخ سے نکلے گا (یا ایک گردن دوزخ سے منہ نکالے گی)-

وَاِن نَجَوْ اتکُنْ عُنُقٌ قَطَعَهَا اللّٰهُ-اگر وہ بچ گئے تب بھی ایک ایسا گروہ ہوں گے جس کو اللہ نے کاٹ دیا-

فَانْظُرُوْ اِلٰی عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ-لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھو-

لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَا قُهُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا- ہمیشہ لوگوں کے کچھ گروہ دنیا کی طلب میں مصروف رہیں گے (بعض نے کہا اعناق سے رئیس اور بڑے لوگ مراد ہیں)-

دَخَلَتْ شَاۃٌ فَاَخَذَتْ قُرْصًا تَحْتَ دَنٍّ لَنَا فَقُمْتُ فَاَخَذْتُهٗ مِنْ بَیْنِ لَحْیَیْهَا فَقَالَ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لَكَ اَنْ تُعَنِّقِیْهَا- ایک روایت میں ہے ایک میں تعنفیها ہے)-(حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں) ایک بکری گھر میں گھس آئی اور ایک روٹی جو مٹھور کے تلے رکھی تھی لے کر چلی میں نے اٹھ کر اس کے دونوں جبڑے تھامے اور روٹی اس کے منہ سے نکال لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو اس کی گردن دبانا لازم نہ تھا یا اس کو ناامید کرنا-

اِبْکِیْنَ وَاِیَّا کُنَّ وَتَعَنُّقَ الشَّیْطٰنِ-(حضرت عثمانؓ بن مظعون مر گئے تو ان کی عورتیں رونے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رونا کچھ مضائقہ نہیں) رو لیکن شیطان کے دباؤ میں مت آؤ (یعنی چیخو چلاؤ نہیں گویا شیطان گردن دبا کر چیخنے چلانے پر مجبور کرتا ہے-ایک روایت میں نعیق الشیطن ہے یعنی شیطان کی چیخ سے بچی رہو اس کی طرح آواز نہ نکالو)-

عِنْدِیْ عَنَاقٌ جَذَعَةٍ- میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے (جو ابھی ایک سال پورے کا نہیں ہوا)-

لَوْ مَنَعُوْ نِیْ عَنَاقًا کَانُوْ یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَیْهِ-(حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب وہ خلیفہ ہوئے اور بعض عرب کے قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا) اگر وہ ایک بکری کا بچہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ میں دیا کرتے تھے اب مجھ کو نہ دیں گے تو میں ان پر جہاد کروں گا-

فَاِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقٌ جَذَعَةٍ-میرے پاس ایک سال سے کم کا ایک بکری کا بچہ ہے-

عَنَاقُ لَبَنٍ-ایک دودھ پیتا بکری کا بچہ ہے-

فَاِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا لَّنَا جَذَعَةً-میرے پاس بکری کا ایک بچہ ایک سال سے کم کا ہے-

یَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ یُضِیْئُ اَعْنَاقَ بُصْرٰی- ایک آگ حجاز کے ملک سے نکلے گی جو بصری کے اونٹوں کی گردنیں دکھلا دے گی یا خود اونٹوں کو یا ان کے سواروں کو

یا وہاں کے ٹیلوں اور پہاڑوں کو۔

عَنَاقُ الْاَرْضِ مِنَ الْجَوَارِحِ۔ عناق درندہ جانوروں میں سے ہے (یعنی اس کو شکار کے لئے تعلیم دے سکتے ہیں جیسے کتے کو تعلیم دیتے ہیں۔ یعنی سیاہ گوشت جو ایک درندہ جانور ہے کتے سے چھوٹا بلی سے بڑا گلابی رنگ مائل بہ سیاہی اور بہت تیز ہوتا ہے۔ عرب میں ایک مثل ہے لَقِیَ عَنَاقَ الْاَرْضِ وَاُذُنَیْ عَنَاقٍ زمین کے عناق سے ملا اور عناق کے کانوں سے یعنی آفت میں پڑ گیا)۔

نَحْنُ فِی الْعُنُوْقِ وَلَمْ نَبْلُغِ النُّوْقَ۔ ابھی تو ہم بکری کے بچوں میں ہیں اونٹوں تک کہاں پہنچے (یعنی ابھی ہماری پونجی تھوڑی ہے)۔ (عرب میں ایک مثل ہے اَلْعُنُوْقُ بَعْدَ النُّوْقِ۔ اونٹوں کے بعد بکری کے بچے۔ (یعنی کثرت مال وزر کے بعد قلت اور تونگری کے بعد محتاجی)۔

وَالْاَسْوَدُ الْاَعْنَقُ اِذَا بَدَا یُحَمَّقُ۔ اور کالا لمبی گردن والا جب نمودار ہوتا ہے تو لوگ اس کو احمق بناتے ہیں۔

رَجُلٌ اَعْنَقُ۔ لمبی گردن والا مرد۔

اِمْرَاَۃٌ عَنْقَاءُ۔ لمبی گردن والی عورت۔

کَانَتْ اُمُّ جَمِیْلٍ یَعْنِیْ امْرَاَۃَ اَبِیْ لَھَبٍ عَوْرَاءَ عَنْقَاءَ۔ ام جمیل ابولہب کی بیوی (ابوسفیان کی بہن معاویہ کی پھوپھی) کانی اور لمبی گردن والی تھی۔

طَیْرًا اَبَابِیْلَ۔ کی تفسیر میں عکرمہ نے کہا یعنی عنقاء مغرب جو ایک پرندہ ہے جس کا نام تو مشہور ہے لیکن کسی نے اس کو دیکھا نہیں۔ (عرب لوگ کہتے ہیں حَلَّقَتْ بِہٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ یا طَارَتْ بِہٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٍ۔ یعنی عنقا اس کو اڑا لے گیا یا گھیر لے گیا۔ مطلب یہ ہے کہ فنا ہو گیا تو عکرمہؒ کی تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ طیرا ابابیل سے عنقاء مراد ہے یعنی ہم نے ان کو یعنی اصحاب الفیل کو ہلاک کر دیا فنا کر ڈالا۔ بعض نے کہا عنقاء ایک بڑا پرندہ جانور ہے جس کو سیمرغ بھی کہتے ہیں وہ ہاتھیوں کو چونچ میں اٹھا لاتا ہے مگر آج تک سوا قصے کہانیاں کے عنقاء کو کسی نے آنکھ سے نہیں دیکھا اور یہی وجہ ہے کہ جو چیز کمیاب یا معدوم ہوتی ہے اس کو عنقاء کہتے ہیں طیرا کاعناق البخت پرندے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح یعنی ان کی گردنوں کے برابر ہوں گی یا طرح بڑے ہوں گے۔

طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ۔ پرندے جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح یعنی ان کی گردنوں کے برابر ہوں گی یا طرح بڑے ہوں گے۔

وَلَا تَعْنَقْ بِھِنَّ۔ ان کو دوڑا کر مت چلاؤ۔

فَخَرَجَ عُنُقٌ اِلَی الْجَنَّۃِ وَعُنُقٌ اِلَی النَّارِ۔ ایک گروہ بہشت کی طرف جائے گا اور ایک گروہ دوزخ کی طرف۔

عَنَاقٌ۔ مصیبت اور آفت (اس کی جمع اعنق ہے)۔

عَنَاقٌ۔ حضرت آدم کی بیٹی کا بھی نام تھا سب سے پہلے زمین پر اسی نے شرارت شروع کی۔ کہتے ہیں ایک بکسر جریب زمین میں بیٹھا کرتی اس کی بیس انگلیاں تھیں اور ہر انگلی میں دو دو ناخون درینتی کی طرح۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک شیر اور ایک بھیڑیے اور ایک گرگس کو مسلط کیا ان تینوں نے اس کو مار ڈالا۔

عَنَاقُ الْاَرْضِ۔ ایک جانور ہے شکاری۔

فَخَرَجُوْا اِلٰی شِبْہِ الْمَعَانِیْقِ۔ پھر وہ ان فرشتوں کی طرف گئے جو عمدہ لمبی گردن والے گھوڑوں کے مشابہ تھے (یہ مِعْنَاقٌ کی جمع ہے بمعنے عمدہ گھوڑا)۔

عِنْقَادٌ اور عُنْقُوْدٌ۔ خوشہ انگور کا ہو یا اور کسی میوے کا۔

فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا۔ میں نے ایک خوشہ بہشت کے میوے کا لینا چاہا۔

عُنْقَرٌ۔ یا عُنْقُرٌ۔ نرکل (بانس) کی جڑ یا اس کا مولکہ جو تروتازہ ہو۔

کَرِیْمُ الْعُنْقُرِ۔ شریف الاصل، کریم النسب۔

عُنْقُرٌ۔ عمدہ ذات والی اونٹنی۔

عَنْقَزٌ۔ تازے نرکل (بانس) کی جڑ یا (مرزنجوش کی جڑ۔ (عَنْقَزَانِ اس کا تثنیہ ہے)۔

عَنْقَفِیْزٌ۔ آفت، مصیبت، بدزبان عورت بچھو ولا سوداء عنقفیز۔ نہ کالی آفت کی پرکالی۔

عَنْکٌ۔ جم جانا، بستہ ہو جانا، اونچی ہو جانا، نافرمانی کرنا، شرارت کرنا، بند کرنا، پھٹ جانا، حملہ کرنا، بہت سرخ ہونا، ریت میں چلنا،

اس سے نکل نہ سکنا-

تَعْنِيْكٌ- ڈانٹنا' مصیبت میں پھانسنا-

اِعْنَاكٌ- بند کرنا' رسی میں پہنچنا' کپڑے کی تجارت کرنا-

تَعَنُّكٌ- بستہ ہونا-

اِعْتِنَاكٌ- ایسی ریت میں گھسنا جس سے نکلنا دشوار ہو-

عَانِكٌ- لازم' موٹی عورت' وہ ریتی جس میں اونٹ چل نہ سکے' سرخ-

عِنْكٌ- جڑ یا رات کا پہلا یا آخری ثلث' یا سخت تاریک حصہ رات کا-

عَنْكٌ- جڑ-

عَنِيْكٌ- ریت کا جما ہوا تودہ (اس کی جمع عُنُكٌ ہے)-

بَيْنَ سَلَمٍ وَّاَرَاكٍ وَّحَمُوْضٍ وَّعَنَاكٍ- سلم اور اراک (دو درخت ہیں) اور ترش جھاڑ اور ریتی کے ٹیلہ کے درمیان-

مَا كَانَ لَكِ اَنْ تُعَنِّكِيْهَا- تجھ کو یہ لازم نہ تھا کہ اس کو تکلیف اور مشقت میں پھنسائے-

اِعْتَنَكَ الْبَعِيْرُ- اونٹ ریت میں ایسا پھنس گیا کہ نکلنا دشوار ہو گیا-

اَعْنَكَ الْبَابَ یا عَنَكَ الْبَابَ- دروازہ بند کر دیا-

عَنَمٌ- ملک حجاز کا ایک درخت جس کا پھل انگلی کے سرخ پوروں کے مشابہ ہوتا ہے-

تَعْنِيْمٌ- خضاب کرنا' رنگ دینا-

اِعْنَامٌ- عنم چرنا-

وَاَخْلَفَ الْخُزَامِيُّ وَاَيْنَعَتِ الْعَنَمَةُ- خزامی (ایک درخت ہے) نے پتے نکالے اور عنمہ پک گئی-

عَنٌّ- یا عَنَنٌ- آگے آنا' پیش آنا' ظاہر ہونا' اعراض کرنا' لوٹنا' دیباچہ لکھنا' باگ لگانا' باگ لگا کر روکنا' گالی دینا-

عُنَّ فُلَانٌ- قاضی نے اس کو نامرد ٹھہرایا-

عُنَّةٌ- نامردی' عورت پر قادر نہ ہونا-

اِعْنَانٌ- پھیرنا' پیش کرنا' باگ لگانا- (جیسے تَعْنِيْنٌ ہے)-

مُعَانَّةٌ اور عِنَانٌ- معارضہ کرنا-

اِعْتِنَانٌ- ظاہر ہونا' سامنے آنا-

لَوْ بَلَغَتْ خَطِيْئَتُهٗ عَنَانَ السَّمَاءِ- اگر اس کے گناہ آسمان کے ابر تک پہنچ گئے ہوں- (یہ جمع ہے عَنَانَةٌ کی بمعنے ابر) بعض نے یوں ترجمہ ہے کیا کہ اگر اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہوں یعنی سر اٹھاتے وقت جو آسمان دکھائی دیتا ہے- (ایک روایت میں اَعْنَانَ السَّمَاءِ ہے یعنی آسمان کے کناروں تک یہ جمع عَنَنٌ اور عَنٌّ کی)-

مَرَّتْ بِهٖ سَحَابَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا هٰذَا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ- ایک ابر کا ٹکڑا آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے صحابہؓ سے پوچھا اس کا کیا نام ہے- انھوں نے کہا سحاب فرمایا اور مزن انھوں نے کہا مزن بھی- یہ فرمایا اوعنان انھوں نے کہا عنان بھی (یعنی یہ تینوں کے معنے ابر ہیں)-

كَانَ رَجُلٌ فِيْ اَرْضٍ لَّهٗ اِذْمَرَّتْ بِهٖ عَنَانَةٌ تَرَهْيَا- ایک شخص اپنی زمین میں تھا اتنے میں ایک ابر اس پر سے گزرا جو برسنے کو تھا-

فَيَطِلُّ عَلَيْهِ الْعَنَانُ- اس پر ابر نمودار ہوا-

اَعْنَانُ الشَّيَاطِيْنِ- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹوں کے متعلق پوچھا فرمایا وہ تو) شیطان کے گوشے اور اطراف ہیں- (کیونکہ اونٹ اکثر شرارت کرتے ہیں اور لوگوں کو ایذا پہنچاتے ہیں کبھی بدک جاتے ہیں تو ان کو شیطان کے کنارے اور نواحی فرمایا)-

يَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ- ابر میں اترتا ہے یعنی آسمان میں-

تُحَدِّثُ فِي الْعَنَانِ- آسمان میں باتیں کرتے ہیں-

لَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ لِاَنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ اَعْنَانِ الشَّيٰطِيْنِ- اونٹوں کے تھان میں نماز مت پڑھو ان کی پیدائش شیطان کے کونوں سے ہے-

بَرِئْنَا اِلَيْكَ مِنَ الْوَثَنِ وَالْعَنَنِ- ہم بتوں سے اور ناحق کاموں سے بیزار ہوئے (اور خالص تیری پرستش اور حق بات کی پیروی اختیار کی- عنن بمعنے شرک اور ظلم یا خلاف اور باطل)-

اَمْ فَازَ فَازْلَمَّ بِهٖ شَاْوُ الْعَنَنِ- اگر وہ کامیاب بھی ہو تو موت کا قدم اس کو پالے گا-

رَهَمَتْهُ الْمَنِيَّةُ فِي عَنَنِ جِمَاحِهِ - یکا یک موت کی سرکشی نے اس کو آ دابا۔

هِيَ الْمُتَصَدِّيَةُ الْعَنُوْنُ - دنیا لوگوں کو پیش آنے والی ان کا سامنا کرنے والی ہے۔

ذُوْالْعِنَانِ الرَّكُوْبُ - باگ والا سواری کے لائق (یعنی سنجیدہ گھوڑا جو سواری میں شرارت نہ کرے غریب ہو)۔

تَحْسِبُ عَنِّيْ نَائِمَةٌ - تم مجھ کو سوتی ہوئی سمجھے۔ (اصل میں انی تھا بنی تمیم الف کو عین سے بدل دیتے ہیں)۔

اَخْبَرَنَا فُلَانٌ عَنَّ فُلَانًا حَدَّثَهُ - (اصل میں ان فلانا حدثه تھا) ہم نے فلان سے بیان کیا کہ اس سے فلان نے کہا۔

اَلْعِنِّيْنُ يُؤَجِّلُهُ الْحَاكِمُ سَنَةً - جو شخص نامرد ہو (اور اس کی بیوی قاضی کے پاس فریاد کرے) تو قاضی اس کو ایک سال کی مہلت دے (اگر سال بھر میں وہ جماع کرے تو بہتر ورنہ عورت کو جدا کر دے)۔

شِرْكَةُ الْعِنَانِ - شرکت کی ایک قسم ہے جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے۔

عُنْوَان - شروع' ابتدا' دیباچہ' سرنامہ۔

وَاكْتُبْ عَلٰى عُنْوَانِهِ كَذَا - اس خط کی پشت پر یہ مضمون لکھ یا اس کے شروع میں یہ لکھ۔

عُنُوٌّ - یا عَنَاءٌ - عاجزی کرنا' ذلیل کرنا' قید ہونا' ظاہر کرنا' قصد کرنا' نکالنا' اگانا' سونگھنا۔

عَنْوَةٌ - قہر اور جبر۔

عَانِيْ - قیدی۔

عَنَاءٌ - رنج۔

عَنِيٌّ - حادث ہونا' اترنا ظاہر کرنا۔

عِنَايَةٌ - حفاظت' نگہبانی' ارادہ قصد' پیش آنا' فکر میں ڈالنا۔

تَعْنِيَةٌ - ایذا دینا' رنج دینا' مشقت میں ڈالنا۔

مُعَانَاةٌ - جھگڑا کرنا' رنج کرنا' رنج دینا۔

مَعْنِيٌّ - رنج کشیدہ' مطلب' مقصود۔

اِعْنَاءٌ - رنج دینا۔

اَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يَعْنِيْكَ - اللہ کے نام سے تجھ پر منتر کرتا ہوں ہر بیماری کا جو تجھ پر آنا چاہے۔ یہ عنی یعنی سے ہے یعنی قصد کیا یا قصد کرے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر ایک بیماری سے جو تجھ کو فکرمند کرے (عرب لوگ کہتے ہیں هٰذَا الْاَمْرُ لَا يَعْنِيْنِيْ - یہ کام کچھ مہم نہیں یعنی اس کی مجھ کو فکر نہیں ہے)۔

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ - اچھا اسلام کا آدمی یہ ہے کہ جس بات کی ضرورت نہ ہو اس کو چھوڑ دے یا بے فائدہ کام کو ترک کرے (جو نہ دنیا میں کام آئے نہ دین میں)۔

لَقَدْ عَنَى اللّٰهُ بِكَ - اللہ تعالیٰ نے تیری حفاظت اور نگہبانی کی (تجھ کو ہر آفت اور فتنہ سے بچایا)۔

لَوْ لَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعَانِهِ - اگر میں نے ایک بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں اس کام میں (تیراندازی) میں مشغول نہ ہوتا۔ (ایک روایت میں لم اعانیه ہے معنے وہی ہیں)۔

اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ - بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو چھڑاؤ (عانی' عنا یعنو سے یعنی قیدی او ہر ذلیل عاجز بے وسیلہ شخص کو کہتے ہیں اس کا مؤنث عَانِيَةٌ ہے اور جمع اس کی عَوَان ہے)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّهُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ - عورتوں کے مقدمہ میں اللہ سے ڈرتے رہو (ان کے نان نفقہ کی خبر رکھو ان کو ناحق تنگ نہ کرو) کیونکہ وہ تمھارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں (تمھاری حکومت میں ہیں)۔

قَدْ عَنَّانَا - ہم کو مصیبت میں ڈالا یا تنگ کر دیا۔ (یہ محمد بن مسلمہؓ نے کعب بن اشرف یہودی سے کہا تھا)۔

مَا تَرَكْتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ - تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف دینا نہ چھوڑا (بار بار آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ عورتیں نہیں مانتیں روئے جاتی ہیں)۔

مِنْ طُوْلِهَا وَعَنَائِهَا - اس رات کی درازی اور تکلیف سے۔

اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ يَفُكُّ عَانَهٗ۔ جس کی کوئی وارث نہ ہو تو ماموں وارث ہوگا وہی اس کی بندش چھڑائے گا (یعنی اس کے جنایات کی وہی دیت دے گا) ایک روایت میں عونیہ ہے معنے وہی ہیں۔

اِسْتَشْعِرُوا الْخَشْيَةَ وَعَنُّوْا بِالْاَصْوَاتِ۔ بھاگنے والے کو چھوڑ دینا اپنا شعار (شیوہ) کرلو اور آوازوں کو روک کر رکھو (یعنی غل نہ مچاؤ)۔

لَاَنْ اَتَعَنّٰى بِعَنِيَّةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ فِيْ مَسْئَلَةٍ بِرَاْيِيْ امام شعبی نے کہا اگر میں خارشتی اونٹ پر لگانے کا روغن اپنے بدن پر مل لوں (جس میں پیشاب بھی پڑتا ہے) تو وہ مجھ کو اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کسی شرعی مسئلہ میں اپنی رائے سے فتویٰ دوں (اور خدا رسول کے حکم کو نہ دیکھوں)۔

عَنِيَّةٌ تَشْفِي الْجَرَبَ۔ خارشتی روغن ہے جو کھجلی کو دفع کرتا ہے۔

اِنَّهٗ دَخَلَ مَكَّةَ عَنْوَةً۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں زور اور جبر کے ساتھ داخل ہوئے (یعنی مکہ بزور شمشیر فوجی قوت سے فتح ہوا نہ کہ مکہ والوں کی رضامندی سے)۔

عَنَتِ الْوُجُوْهُ۔ اس کے سامنے سب منہ ذلت اور عاجزی کر رہے ہیں۔

اَصَبْنَا هَا عَنْوَةً۔ ہم نے خیبر کو بزور شمشیر حاصل کیا۔

وَعَنَتْ لَكَ الْوُجُوْهُ۔ تیرے سامنے منہ عاجزی دکھا رہے ہیں۔

عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ عَنَائِيْ۔ میں اپنی تکلیف کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخَذَ مَنَا فِيْ عَانِيْنَ۔ اللہ کا شکر جس نے ہم کو تکلیف زدوں کو خادم عنایت کیے۔

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ وَعَنّٰى نَفْسَهٗ بِالصِّيَامِ وَالْقِيَامِ۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور اپنے اوپر روزے اور عبادت کی تکلیف ڈالی۔

اَللّٰهُ جَلَّ اَنْ يُّعَايِنَ الْاَشْيَاءَ بِمُبَاشَرَةٍ۔ اللہ کی شان اس سے برتر ہے کہ وہ آدمی کی طرح اشیاء کے پاس ہو کر ان کو دیکھے (بلکہ وہ اپنے مقام یعنی عرش معلیٰ کے اوپر سے ہر نزدیک اور دور یکساں دیکھ رہا ہے)۔

عَنَيْتُ بِحَاجَتِكَ فَاَنَا عَانٍ۔ میں تو تیرے کام میں مشغول ہوں۔

وَمَنْ يَّعْنِيْنِيْ اَمْرُهٗ۔ جس کام کی مجھ کو فکر ہو۔

وَاحِدِيٌّ صَمَدِيٌّ وَاحِدُ الْمَعْنٰى۔ وہ خداوند اکیلا ہے بے نیاز ہے ہر طرح سے واحد ہے نہ اس کی ذات میں کوئی شریک ہے نہ صفات میں۔

باب العین مع الواو

عَوْجٌ۔ یا مَعَاجٌ۔ اقامت کرنا، ٹھہر جانا، مڑ جانا، رجوع کرنا، التفات کرنا۔

عَوَجٌ۔ کج ہونا، ٹیڑھا ہونا، بدخلق ہونا۔

عِوَجٌ۔ کجی۔

تَعْوِيْجٌ۔ ٹیڑھا کرنا، عاج لگانا (ہاتھی دانت)۔

تَعَوُّجٌ۔ اور اِعْوِجَاجٌ۔ ٹیڑھا ہونا۔

اِنْعِيَاجٌ۔ مڑ جانا۔ (نہایہ میں ہے کہ عَوَجٌ وہ کجی جو اجسام میں ہو جن کا مشاہدہ ہوتا ہے اور عِوَجٌ بکسرۂ عین وہ کجی جو غیر محسوسات یعنی معانی میں ہو جیسے رائے کی کجی یا کلام کی کجی۔ محیط میں ہے کہ عَوَجٌ منصب چیز مثلاً دیوار یا عصا کی کجی اور رعوج زمین اور دین اور معاش کی کجی۔ بعض نے کہا عِوَجٌ دونوں میں کہتے ہیں)۔

حَتّٰى يُقِيْمَ بِهَا الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے اس دین کو سیدھا کرے جس میں کجی ہو گئی ہو (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کو جس کو عربوں نے بدل کر خراب اور کج کر دیا تھا)۔

اِسْتَمْتَعْتُ بِهَا وَبِهَا عَوَجٌ۔ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا گو اس میں کجی تھی۔

رَكِبَ اَعْوَجِيًّا۔ عمدہ ذات والے گھوڑے پر سوار ہوئے۔

اَعْوَجُ۔ ایک عمدہ نر گھوڑا تھا۔ اچھی ذات والے گھوڑوں کو اسی طرح نسبت دیتے ہیں۔

هَلْ اَنْتُمْ عَاءِ یَحُوْنَ- کیا تم یہاں رہنا اقامت کرنا چاہتے ہو- (عرب لوگ کہتے ہیں عَاجَ بِالْمَکَانِ یا عَوَّجَ یعنی اقامت کی) بعض نے کہا عَاجَ بِہٖ کے معنے یہ ہیں کہ اس طرف جھکا اور مائل ہوا اور اس پر سے گزرا اور عَاجَہٗ یَعُوْجُہٗ اس کو موڑا-

ثُمَّ عَاجَ رَاْسَہٗ اِلَی الْمَرْاَۃِ فَاَمَرَھَا بِطَعَامٍ- پھر اپنا سر عورت کی طرف جھکایا اور اس کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا-

کَانَ لَہٗ مُشْطٌ مِّنْ عَاجٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کنگھی عاج کی تھی- (یعنی کچھوے کی پشت یا ہاتھی دانت)- (امام شافعی کے نزدیک ہاتھی دانت نجس ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پاک ہے اور یہی قول صحیح ہے)-

اِشْتَرِ لِفَاطِمَۃَ سِوَارَیْنِ مِنْ عَاجٍ- فاطمہؓ کے لئے دو کنگن عاج کے خرید کر دے-

اِنَّ اَبَا الْحَسَنِ کَانَ یَتَمَشَّطُ بِمُشْطٍ عَاجٍ وَرُوِیَ اَیْضًا اَنَّہٗ یَذْھَبُ بِالْوَبَاءِ- (امام ابوالحسن عاج کی کنگھی کیا کرتے تھے (ایک روایت میں ہے کہ اس سے وبا دور ہوتی ہے)-

اِنَّہٗ کَانَ لِفَاطِمَۃَ سِوَارٌ مِّنْ عَاجٍ- حضرت فاطمہؓ کا ایک کنگن عاج کا تھا-

عُوْجُ بْنُ عُنُقٍ- ایک مشہور ظالم کافر بادشاہ تھا (ملک زمان) بعض نے عوج بن عوق اور بعض نے عاج بن عوق کہا ہے - کہتے ہیں اس کا قد اتنا لمبا تھا کہ سمندر کی تہہ سے مچھلی نکالتا اور آفتاب سے بھون کر اس کو کھا جاتا اس کی عمر تین ہزار چھ سو برس کی ہوئی جب نوح کا طوفان آیا تو عوج ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو بھی سوار کر لیجئے لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے جواب دیا کہ تجھ کو سوار کرنے کے لئے مجھ کو حکم نہیں ہوا آخر وہ یوں ہی رہا لیکن طوفان کا پانی اس کے گھٹنوں تک پہنچا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ تک زندہ رہا- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو قتل کیا (کذا فی مجمع البحرین)-

اِبْنُ اَبِی الْعَوْجَاءِ- امام حسن بصری کا شاگرد تھا لیکن ان سے منحرف ہو گیا-

عَوْدٌ- یا عَوْدَۃٌ یا مَعَادٌ- لوٹنا، رجوع کرنا، ہو جانا، پھیرنا-

عَوْدٌ اور عِیَادٌ اور عِیَادَۃٌ اور عُوَادَۃٌ- بیمار کی زیارت کرنا-

عَادَۃٌ عَوْدًا- بار بار اس کام کو کیا یعنی عادت کر لی-

تَعْوِیْدٌ- عوادہ کھانا، عادت کر دینا-

تَعْیِیْدٌ- عید میں حاضر ہونا-

مُعَاوَدَۃٌ- لوٹنا- (جیسے عَوَادٌ ہے) دوبارہ کرنا، عادت کر لینا-

اِعَادَۃٌ- لوٹانا، دوبارہ کرنا، طاقت رکھنا-

تَعَوُّدٌ- عادت کر لینا-

اِعْتِیَادٌ- عادت کر لینا-

اِسْتِعَادَۃٌ- عادت کر لینا، دوبارہ کرنے کی درخواست کرنا-

عَائِدَۃٌ- فائدہ، صلہ، بخشش، احسان-

عُوَادَہ- وہ کھانا جو خاص ایک شخص کے لئے لوگوں کے فارغ ہونے کے بعد لایا جائے-

عِیْدٌ- موسم یا مجمع کا دن- (اس کی اصل عود تھی چونکہ ہر دن ہر سال لوٹ کر آتا ہے اس لئے اس کو عید کہا یا اس لئے کہ ہر سال اس میں خوشی اور مسرت لوٹ کر آتی ہے)-

مُعِیْدٌ- اللہ تعالیٰ کا نام ہے- یعنی خلقت کو لوٹانے والا، آخرت میں پھر زندہ کرنے والا-

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرَّجُلَ الْقَوِیَّ الْمُبْدِیَٔ الْمُعِیْدَ عَلَی الْفَرَسِ- اللہ تعالیٰ زور آور شخص کو جو گھوڑے پر سوار ہو کر ایک بار جہاد کرے پھر دوسری بار (پھر تیسری بار) دوست رکھتا ہے یا اس شخص کو جو جنگ کا بارہا تجربہ کر چکا ہو-

اَلْفَرَسُ الْمُبْدِیُٔ الْمُعِیْدُ- وہ گھوڑا جس پر اس کا مالک سوار ہو کر کئی بار جہاد کر چکا ہو یا جو گھوڑا اپنے سوار کا تابعدار اور شائستہ تربیت یافتہ سدھا ہوا ہو-

وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِی الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ- میری آخرت درست کر جہاں مجھ کو لوٹ کر جانا ہے (یعنی دنیا سے لوٹ کر)-

وَالْحَکَمُ اللّٰہُ وَالْمَعُوْدُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ- فیصلہ کرنے والا اللہ ہی ہے (وہی قیامت کے دن سب کے جھگڑے چکائے گا) اور اسی کے پاس قیامت کے دن لوٹ کر جانا ہے-

اَعُدْتَ فَتَّانًا یا مُعَاذُ- معاذ کیا تم فساد کرنے والے لوگوں کو بلا میں ڈالنے والے ہو گئے (لمبی لمبی سورتیں نماز میں پڑھ کر یہ چاہتے ہو کہ لوگ نماز میں شریک ہونا چھوڑ دیں یا نماز کی رغبت ان کو نہ رہے)- (یہ عَوْدٌ بمعنی صَیْرُوْرَۃٌ کے ہے جیسے اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِکُمْ میں)-

عَادَلَهَا النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا- چھوٹی چھوٹی بکریاں اس قحط کی وجہ سے جمع ہو گئیں (ایک جگہ اکٹھا ہو گئیں اس لیے کہ چرنے کے لیے چارہ نہ تھا)-

وَدِدْتُ اَنَّ هٰذَا اللَّبَنَ یَعُوْدُ قَطِرَانًا- میں چاہتا ہوں کہ یہ دودھ چارکول ہو جائے (یعنی ڈامر جو خارشتی اونٹوں پر ملا جاتا ہے- یہ کعب نے قریش لوگوں کے حق میں کہا- جب لوگوں نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ قریش کے لوگوں نے (جہاد چھوڑ کر) اونٹوں کی دمیں تھامیں (لگے کھیتی باڑی تجارت کرنے) اور جماعت میں آنا چھوڑ دیا)-

اَلْزَمُوْا تُقَى اللّٰهِ وَاسْتَعِیْدُوْهَا- اللہ کا ڈر لازم کر لو اور اس کی عادت رکھو (تا کہ پرہیزگاری تمہارا شیوہ ہو جائے)

فَاِنَّهَا اِمْرَأَةٌ یَکْثُرُ عُوَّادُهَا- وہ تو ایسی عورت ہے جس سے ملنے کے لیے بہت لوگ آتے رہتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ جو کوئی تیرے پاس آئے اس کو عائد کہیں گے اگرچہ عیادۃ بیمار پرسی کے لیے زیادہ مستعمل ہے گویا اس سے خاص ہو گیا ہے)-

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً سَیَّاحِیْنَ عِیَادَتُهَا کُلُّ دَارٍ فِیْهِ اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ- اللہ تعالی کے کچھ فرشتے سیر کرتے پھرتے ہیں وہ ہر ایک گھر میں جاتے ہیں جن میں کوئی احمد یا محمد نام کا کوئی شخص ہوتا ہے-

وَلٰکِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اَنْ اُدْخِلَ فِیْهِ مُعَادًا- میں نہیں چاہتا کہ کوئی حدیث مکرر لاؤں (یعنی بے فائدہ تکرار کرنا نہیں چاہتا البتہ اگر اسناد یا متن سے کوئی نیا فائدہ متصور ہو تو ایسی جگہ تکرار کی ہے)-

لَبِئْسَ مَا عَوَّدَتْکُمْ اَقْرَانُکُمْ- تمہارے حریفوں نے تمہاری عادت خراب کر دی ہے (تمہارا تعاقب کرنا اور بھاگتے وقت تم کو قتل کرنا چھوڑ دیا اس لیے تم کو بھاگنے کی عادت ہو گئی)-

فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا وَّبَدْءًا- میں نے ان سے شروع اور اخیر میں یہ سنا-

عُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَءْتُمْ- جیسے تم شروع میں تھے (کمزور اور غریب) ویسے ہی پھر ہو گئے (یعنی آخر زمانہ میں ویسے ہی ہو جاؤ گے)-

یُعَرِّضُهَا عَلَیْهِ وَیُعِیْدُ اَنْ لَّهٗ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب پر ان کے مرنے کے قریب یہ کلمہ (لا الہ الا اللہ) پیش کرتے تھے اور ابو جہل اور ابن امیہ وہی اپنی بات دہراتے (کہتے ابو طالب تم اپنے باپ دادا اور عبد المطلب کے دین سے پھرے جاتے ہو لوگ کہیں گے ابو طالب مرتے وقت ڈر گئے)-

لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ- اب اس گھوڑے کو مت خرید اور اپنی دی ہوئی خیرات کو مت لوٹا-

اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ- دی ہوئی چیز کو پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے قے کر کے پھر اس کو چاٹنے والا (معلوم ہوا کہ ہبہ کر کے پھر رجوع مکروہ ہے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر کچھ ہبہ کرے تو اس میں رجوع جائز ہے دوسری حدیث کی رد سے)-

زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ- اللہ تم کو عبادت کی حرص اس سے زیادہ دے اب دوبارہ ایسا نہ کرنا (صف میں شریک ہونے سے پہلے رکوع نہ کر دینا یا جلدی مت بھاگنا نماز کے لیے بلکہ معمولی چال سے آنا اور جتنی نماز امام کے ساتھ نہ ملے اس کو امام کے سلام کے بعد پڑھ لینا)-

فَلَمْ یَعُدْاَنْ صَلّٰی وَفَرَغَ- تو نماز سے فارغ ہو کر ابھی اپنے گھر نہ آئے تھے کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا-

فَاِذَا رَکَعَهَا وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا- جب آپ رکوع کرتے تو امامہ بنت زینب (اپنی نواسی) کو مونڈھے پر سوار کر لیتے (معلوم ہوا اتنی حرکت مفسد نماز نہیں ہے کیونکہ آپ ایک ہاتھ سے ان کو اتار دیتے پھر ایک ہاتھ سے کاندھے پر بٹھا لیتے)-

عَلَیْکُمْ بِالْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ- تم عود ہندی (جس کو قسط بحری

کہتے ہیں) اپنی اولاد پر لازم کرلو۔

ذِكْرُ الْعُوْدَيْنِ - دونوں لکڑیوں کا بیان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کا)۔

اِنَّمَا الْقَضَاءُ جَمْرٌ فَادْفَعِ الْجَمْرَ عَنْكَ بِعُوْدَيْنِ - حاکم کا حکم ایک انگار ہے (جو تجھ کو جلا دے گا) تو اس انگار کو دو لکڑیوں سے سرکا دے (یعنی دو گواہوں کی گواہی سے اپنی صفائی پیش کر)۔

قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَبْعَثُوْا اِلٰى هٰذَا الْعَوْدِ - اب وہ وقت آ گیا ہے تم اس بوڑھے آزمودہ کار اونٹ کو بلا بھیجو۔ (عود عمر والا تجربہ کار اونٹ اس سے اپنے آپ کو مراد لیا - یہ حسان بن ثابتؓ نے کہا

فَقُلْتُ اِنَّمَا هِيَ عَوْدَةٌ عَلَفْنَاهَا الْبَلَحَ وَالرُّطَبَ فَسَمِنَتْ - میں ایک بکری کی طرف جھکا اس کو ذبح کرنے کو وہ چلانے لگی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ دودھ اور نسل کا جانور مت کاٹ) میں نے عرض کیا وہ ایک عمر والی بکری ہے جس کو ہم نے گدر اور تازی کھجوریں کھلائیں وہ موٹی ہوگئی۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ عَوْدًا عَوْدًا - دلوں پر گمراہیوں کے خیالات (فتنے) بار بار پیش کئے جائیں گے (ایک روایت میں عودا عودا ہے بہ ضمہ عین یعنی بوریے کی تیلیوں کی طرح ایک کے بعد ایک فتنے دلوں پر طاری ہوں گے)۔

قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ - لکڑی کا ایک پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پلنگ کے تلے رہتا آپؐ اس میں پیشاب کیا کرتے۔

عَادَ مَرِيْضًا - ایک بیمار کو دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔

عَادَةٌ - طریقہ اور خصلت اور شیوہ اور جس کام کو آدمی کئی بار کرے (اس کی جمع عادات اور عوائد ہے)

عَاد - ایک قوم تھی جس کے لوگ بڑے تنومند اور سرکش اور ظالم تھے - ہود پیغمبر ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔

عُوْدُوْا بِالْفَضْلِ عَلٰى مَنْ حَرَمَكُمْ - جو تم کو محروم کرے تم اس سے زیادہ سلوک کرو۔

شَيْءٌ عَادِيٌّ - پرانی چیز۔

اَلْقَلِيْبُ الْعَادِيَةُ - وہ کنواں جس کا کھودنے والا معلوم نہ ہو۔

عَادِيُ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ - جو زمین پرانی پڑی ہو اس کا کوئی مالک معلوم نہ ہو تو وہ اللہ اور رسول کی ہوگی۔

لَا مَالَ اَعْوَدُ مِنَ الْعَقْلِ - عقل سے بہتر کوئی فائدے کی پونجی نہیں ہے۔

اِلٰهِيْ عَوَائِدُكَ تُوْنِسُنِيْ - یا اللہ تیری عنایتیں مجھ کو مانوس کر رہی ہیں۔

عُوْد - ستار کو بھی کہتے ہیں یا طنبورے کو۔

فَرَجَعَتْ عَوْدِيْ اِلٰى بَدْاِيْ اِلٰى مَنْزِلِيْ - میرا آخری حال شروع حال پر لوٹ کر میرے ٹھکانے آ گیا۔

اِنَّمَا جُعِلَ يَوْمُ الْفِطْرِ الْعِيْدَ لِيَكُوْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ مُجْتَمِعًا يَّجْتَمِعُوْنَ فِيْهِ - یوم الفطر کو عید کا دن اس لیے مقرر کیا کہ مسلمان اس دن جمع ہوں (اور اللہ کا شکر بجا لائیں کہ ان کو روزے رکھنے کی توفیق دی اور اس دن کھانے پینے کی اجازت دی)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا - میری قبر کو عید نہ بناؤ (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کرنا' ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرنا جیسے عید گاہ میں ہوتا ہے)۔

عَوْذٌ - یا عِيَاذٌ یا مَعَاذٌ یا مَعَاذَةٌ - پناہ لینا' التجا کرنا' چنگل مارنا' لازم کر لینا' فریاد چاہنا۔

تَعْوِيْذٌ - حفاظت کی دعاء کرنا (جیسے اِعَاذَةٌ یا اِعْوَاذٌ ہے)۔

تَعَاوُذٌ - ایک دوسرے کی پناہ لینا (جیسے تَعَوُّذٌ پناہ لینا' اعوذ باللہ پڑھنا' استعاذہ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

عَائِذٌ - نئی جنی ہوئی مادہ (اس کی جمع عُوْذٌ ہے)۔

مَعَاذَ اللّٰهِ یا مَعَاذَةَ اللّٰهِ - اللہ کی پناہ۔

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ اِمْرَءَةً فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَقَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ فَالْحَقِيْ بِاَهْلِكِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے نکاح کیا جب وہ آپؐ کے پاس آئی تو کہنے لگی میں آپؐ سے اللہ کی پناہ چاہتی

ہوں- آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ چاہی جس سے پناہ مانگنی چاہیے (یعنی خداوند کریم) اب جا اپنے لوگوں میں چلی جا (یہی لفظ گویا طلاق تھا- ایک روایت میں لقد عذت بعظیم ہے- یعنی تو نے بڑے شخص کی پناہ لی)-

اَعَذْتُكِ مِنِّیْ- میں نے تجھ کو اپنے سے پناہ دی (یعنی اب میں تجھ پر دست درازی نہیں کروں گا)-

اِنَّمَا قَالَهَا تَعَوُّذًا- اس نے کلمہ شہادت اپنی جان بچانے کو پڑھا نہ کہ دل سے)-

عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ- میں دوزخ سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں (جیسے مستجیر باللّٰہ ہے- ایک روایت میں عاهذا بالله ہے یعنی اللہ کی پناہ)-

وَمَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ- ان کے ساتھ نئی جنی ہوئی بچہ والی عورتیں ہیں (یعنی عورتیں اور اطفال بھی اپنے ساتھ لائے ہیں تا کہ ان کے مرد دل توڑ کر لڑیں اور عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر میدان جنگ سے منہ نہ موڑیں)-

عَائِذٌ- وہ اونٹنی جو نئی جنی ہو یا جنے ہوئے چند دن گزرے ہوں اس کا بچہ طاقتور ہو گیا ہو-

فَاَقْبَلْتُمْ اِلَيَّ اِقْبَالَ الْعُوْذِ الْمَطَافِيْلِ- تم بچے والی اونٹنیوں کی طرح میرے پاس آئے-

فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ- اللہ سے پناہ مانگے (جب شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ سب چیزوں کو تو اللہ نے پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھے اور اس خیال کو دل سے دور کرے دوسرے کسی کام میں مشغول ہو اگر یہ خیال جم جائے تو غور اور فکر سے اس کو دور کرے)-

اَلْمُعَوِّذَتَيْنِ- قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس کیونکہ یہ دونوں سورتیں شیطان اور جادو سے پناہ دینے والی ہیں-

نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا (کبھی جمع کا اطلاق دو پر بھی ہوتا ہے یا سورۂ اخلاص کو بھی ان میں شریک کر لیا یا دوسرے کلمات مراد ہیں جن میں شیطان سے اللہ کی پناہ چاہی گئی ہے- بعض نے کہا معوذات سے چاروں قل مراد ہیں پھونکنے سے یہ مقصود ہے کہ ان سورتوں کو پڑھ کر جسم کے ایک ٹکڑے (ہاتھ) پر پھونکا پھر اپنا ہاتھ سارے جسم پر پھیرا)-

مَنِ اسْتَعَاذَ كُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ- جو شخص تم سے اللہ کی پناہ چاہے اس کو پناہ دو (اللہ کے نام کا ادب کرو اس کو فورا چھوڑ دو)-

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ- یہ تجھ سے پناہ مانگنے والے کا مقام ہے (ناطے نے اللہ کی پناہ چاہی تھی)-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ- ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں محتاجی سے (یعنی دل کی محتاجی سے جس میں دولت کی خواہش اور بے صبری ہوتی ہے اور ناشکری فقیری سے مال کی قلت مراد نہیں ہے وہ تو نیک بندوں کے لیے باعث فخر ہے- اسی حدیث میں آپؐ نے سستی سے اور عاجزی سے اور بہت بڑھاپے اور نامردی اور غرور سے بھی پناہ مانگی ہے- سوء الکبر سے غرور اور سوء الکبر سے سخت بڑھاپا مراد ہے جس میں عقل جاتی رہتی ہے جو اس میں خلل آ جاتا ہے)-

عَاذَتْ بِزَيْنَبَ- زینبؓ سے پناہ چاہی-

تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَهَنَّمُ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ- دوزخ جب الحزن سے اللہ کی پناہ چاہتی ہے (وہ ایک مقام ہے دوزخ میں جہاں ایسا سخت عذاب ہے کہ خود دوزخ اس سے ڈرتی ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ- میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے-

اَللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ- یا اللہ اس کو قبر کے عذاب (وہاں کی وحشت) سے محفوظ رکھ-

اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا- تمہارے باپ ان کلمات سے پناہ مانگتے تھے-

يَكْفِيْكَ الْمُعَوِّذَتَانِ- تم کو یہ دونوں سورتیں فلق اور ناس کافی ہیں (ہر شر اور آفت سے بچانے والی ہیں)-

سَاَلْتُهٗ عَنِ التَّعْوِيْذِ يُعَلَّقُ عَلَى الْحَائِضِ- حائضہ عورت پر تعویذ لٹکانا (جس میں آیات قرآنی اور اسمائے الٰہی ہوں) کیسا ہے؟ میں نے اس سے پوچھا-

اِقْرَاءِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ- قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ

برب الناس پڑھ-
ثُمَّ اقْرَاءَ الْمُعَوِّذَاتِ الثَّلٰثِ- پھر تینوں معوذات (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس اور سورہ اخلاص) پڑھ-
عَائِذُ الْاَحْمَسِیُّ- ایک راوی حدیث کا نام ہے-
عَائِذ- ایک قبیلہ کا بھی نام ہے-
مُعَاذُبْنُ جَبَلٍؓ- مشہور صحابی ھیں-
عَوْرٌ- کانا کر لے جانا' تلف کرنا-
عَوَرٌ- کانا ہونا-
اَعْوَرُ- کانا مرد-
عَوْرَاءُ- کانی عورت-
تَعْوِیْرٌ- کانا کرنا' نامراد پھیر دینا' تلف ہونے کے لیے چھوڑ دینا' پھیر دینا-
مُعَاوَرَةٌ- عاریت دینا-
مُعَایَرَةٌ- انداز کرنا-
اِعَارَةٌ- عاریت دینا-
اِعْوَارٌ- کانا کرنا-
تَعَوُّرٌ- عاریت طلب کرنا-
تَعَوُّرٌ- اور تعاور- بار بار لینا-
اِعْتِوَارٌ- تداول اور تعاطی یعنی بار بار لینا اور دینا-
اِسْتِعَارَةٌ- عاریت مانگنا-
عَائِرٌ- جو آنکھ کو خراب کرے کوڑا' کچرا' آشوب وغیرہ اور ایک کنوئیں کا نام ہے اور وہ تیر یا پتھر جس کا مارنے والا معلوم نہ ہو-
عَوَارِیَّةٌ- وہ مال اور اسباب جو دریا کے پانی سے بھیگ کر خراب ہو گیا ہو' اس کی قیمت گھٹ گئی ہو-
عَوَائِر- ٹڈیوں کے متفرق دل-
عِوَرٌ- بدطینت-
عُوْرَان- کانے (یہ جمع ہے اعور کی)-
لَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ- زکوٰۃ میں بوڑھا جانور اور عیب دار جانور نہ لیا جائے گا (جیسے کانا' لنگڑا' اندھا وغیرہ)-

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَ اتُنَا مَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ- اپنی عورت (ستر) میں سے ہم کس کو چھپائیں کس کو کھلا چھوڑ دیں (اصل میں عورت (ستر) آدمی کے جسم کا وہ ٹکڑا ہے جس کے کھولنے میں شرم کی جاتی ہے- مرد کے لئے عورت (ستر) ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے اور آزاد عورت کے لئے سارا بدن' منہ اور دونوں ہاتھ کے پہنچوں اور قدموں میں اختلاف ہے اور لونڈی کی عورت (ستر) مرد کی طرح ہے اگر اس کا سر یا گردن یا بازو کام کاج کے لئے کھل جائے تو وہ عورت نہیں ہے- عورت کا چھپانا نماز میں واجب ہے' اسی طرح غیر نماز میں- لیکن خلوت اور تنہائی میں واجب ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے)-
اَلنِّسَاءُ عَوْرَةٌ- عورتیں عورت ہیں (ان کا چھپانا ضروری ہے)-
اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ- عورت عورت ہے (کیونکہ عورت کا بے پردہ ہونا اور کھل جانا باعث شرم ہوتا ہے)-
لَا یَطْلُبُ عَوْرَتَهٗ- اس کا عیب نہ ڈھونڈھے-
رَاَیْتُهٗ وَقَدْ طَلَعَ فِیْ طَرِیْقٍ مُعْوِرَةٍ- میں نے اس کو دیکھا وہ ایک عیب دار راستہ میں آ نکلا (جہاں گمراہی اور خرابی میں پڑ جائے گا)-
لَا تُجْهِزُوْا عَلٰی جَرِیْحٍ وَّلَا تُصِیْبُوْا مُعْوِرًا- جو زخمی ہو گیا اس کو قتل نہ کرو اور نہ اس کو جس کو صدمہ پہنچ گیا ہو-
لَمَّا اعْتَرَضَ اَبُوْ لَهَبٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِظْهَارِهِ الدَّعْوَةَ قَالَ لَهٗ اَبُوْ طَالِبٍ یَا اَعْوَرُ مَا اَنْتَ وَهٰذَا- جب ابولہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت اسلام سے روکا (اور آپ پر اعتراض کیا) تو حضرت ابو طالب نے اس سے کہا ارے کانے! تو اپنے آپ کو دیکھ اور اس کو (میرے بھتیجے کو) دیکھ (تو ان باتوں کو کیا سمجھے یا تیری کیا حقیقت ہے؟ یا تجھے اس سے کیا مطلب (حالانکہ ابولہب کانا نا تھا اس کی بیوی ام جمیل کانی تھی) مگر عرب لوگ اس شخص کو جس کا کوئی سگا بھائی نہ ہو کانا کہتے ہیں یا کانے سے مراد خراب اور بد اخلاق شخص ہے)-
یَتَوَضَّأُ اَحَدُکُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّیِّبِ وَلَا یَتَوَضَّأُ مِنَ

الْعَوْرَاءِ یَقُوْلُھَا - تم میں کوئی اچھا اور پاکیزہ کھانا کھانے سے تو وضو کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ جو کھانا آگ سے پکا ہو اس کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے ابتدائے اسلام میں یہی حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا) مگر بری بات منہ سے نکالنے پر (جیسے جھوٹ گالی گلوچ غیبت فحش) وضو نہیں کرتا - حالانکہ انجیل مقدس میں ہے کہ آدمی اس چیز سے ناپاک نہیں ہوتا جو حلق کے اندر جاتی ہے (یعنی کھانے پینے سے) بلکہ اس سے ناپاک ہوتا ہے جو منہ سے نکلتی ہے (یعنی کفر اور شرک اور غیبت اور جھوٹ کی باتیں نکالنے سے)-

فَاسْتَبْدَلْتُ بَعْدَہٗ وَکُلُّ بَدَلٍ اَعْوَرُ - میں نے اس کے بعد کئی خاوند بدلے اور ہر ایک خاوند پہلے سے بدتر نکلا (کل بدل اعور - عرب کی ایک مثل ہے یعنی جو بدل ہو وہ بدتر)-

اِفْتَقَرَ عَنْ مَّعَانٍ عُوْرٍ - (حضرت عمرؓ نے امرؤ القیس شاعر کے حق میں فرمایا) اس کو باریک او دقیق مضامین میں محتاجی رہی (اپنے اشعار میں ایسے بھدے اور پھسپھسے مضامین لاتا ہے کہ پچھلے زمانہ کے شاعر اس پر ہنستے ہیں - البتہ متنبی اور ابو تمام اور بحتری اور معری یہ شاعر عمدہ اور باریک مضامین باندھتے ہیں)-

عَوَّرْتُ الرَّکِیَّۃَ یا اَعْوَرْتُھَا یا عُرْتُھَا - سے ماخوذ ہے یعنی میں نے پانی کا سوتا بند کر دیا جس میں سے پانی پھوٹتا تھا-

اَمَرَہٗ اَنْ یُّعَوِّرَ ابا ربذر - آپ نے ان کو حکم دیا کہ بدر کے کنویں پاٹ دے (بند کردے)-

اِیَّاکُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّھَا عَارٌ - دیکھو لوٹ کے مال میں چوری کرنے سے بچے رہو قیامت کے دن وہ فضیحت ہو گی (جب سب لوگوں کے سامنے وہ چوری کھل جائے گی)-

مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے عیب کی ٹوہ لگاتا رہے (اس کی کھوج اور تلاش رکھے)-

اِنَّکَ اِذَا تَتَبَّعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَھُمْ - جب تو لوگوں کے چھپے ہوئے عیب کی کھوج کرتا رہے گا تو ان کو خراب کر دے گا (آخر میں وہ بے حیا ہو جائیں گے اور کھلم کھلا بری باتیں کرنے لگیں گے)-

اِنَّ سَاتِرَۃَ الْعَوْرَۃِ کَمُحْیِیْ مَوْءُوْدَۃٍ - جو شخص مسلمان بھائی کا عیب چھپا لے اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے جیتی گاڑی ہوئی لڑکی کو جلا دیا (اس کو قبر سے نکال لیا کیونکہ اگر اس کا عیب فاش کرتا تو وہ شرم سے مردہ بن جاتا جب اس کو چھپایا تو گویا مردے کو زندہ کیا)-

مِنْ حُلِیٍّ تَعَوَّرَہٗ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ - اس زیور سے جو بنی اسرائیل نے (قبطیوں سے مانگ کر لیا تھا)-

تَعَوَّرَ اور اِسْتَعَارَ - مانگ کر لیا - (جیسے تَعَجَّبَ اور اِسْتَعْجَبَ تعجب کیا)-

کَانَتْ تَسْتَعِیْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُہٗ - وہ عورت کیا کرتی تھی کوئی چیز مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی (کہتی میں نے نہیں لی - آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا)-

یَتَعَاوَرُوْنَ عَلٰی مِنْبَرِیْ - میرے منبر پر ایک کے بعد ایک چڑھیں گے (یعنی بنی امیہ و بنی عباس جو ایک کے بعد ایک حاکم ہوں گے)-

عَارِیَۃٌ مَّضْمُوْنَۃٌ مُّؤَدَّاۃٌ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ سے فرمایا میں جو زرہیں تم سے لیتا ہوں تو وہ رعایت کے طور پر جن کا میں اور تم کو واپس کی جائیں گی (اس حدیث سے یہ نکلا کہ عاریت کی چیز اگر بجنسہ قائم ہو تو مالک کو پھیر دی جائے اگر تلف ہو جائے تو اس کی قیمت ادا کرنی ہو گی اہلحدیث اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تاوان دینا لازم نہیں)-

لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃٍ اَوْ عِرْیَۃٍ - یا عُرْیَۃٍ - آدمی کسی کے ستر کی طرف نہ دیکھے (البتہ خاوند اور بیوی کو ایک دوسرے کا ستر دیکھنا درست ہے اسی طرح اپنی لونڈی کا ستر دیکھ سکتا ہے - بعضوں نے فرج کا دیکھنا حرام یا مکروہ رکھا ہے اور مشرک عورتیں مردوں کی طرح ہیں ان کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھنا درست ہے اسی طرح خادمہ عورتوں کا - اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اس کا سر اور بازو اور پاؤں وغیرہ دیکھ سکتا ہے)-

فَاِذَا نَقَصَ قَالَ دُوْنَ الْعَوْرَۃِ - جب کم ہوتا تو فرج سے کچھ کم-

وَلَا تُعَوِّرْهَا - اس کو مت مٹا-

ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ - تین وقت پردہ پوشی کے ہیں-

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ رَوْعَتِي - یا اللہ میرا ستر چھپا یا میرا عیب چھپا اور میرے دل کو اطمینان اور امن دے (میرا ڈر دور کر دے)-

عَوْرَةُ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ - ایک مسلمان کا عیب دوسرے مسلمان پر حرام ہے (یعنی اس کا فاش کرنا)-

اِنَّ اللّٰهَ اَعَارَ اَعْدَائَهٗ اَخْلَاقًا مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَوْلِيَاءِ لِيَعِيْشَ اَوْلِيَاؤُهٗ مَعَ اَعْدَائِهٖ فِيْ دَوْلَتِهِمْ - اللہ تعالیٰ اپنے بعضے دشمنوں کو (کافروں اور فاسقوں کو) کچھ اخلاق اور عادات اپنے دوستوں کے عاریت کے طور پر دیتا ہے (جیسے انصاف اور رحم وغیرہ) اس سے یہ غرض ہے کہ اللہ کے دوست ان کی حکومت میں اپنی زندگی بسر کریں (ورنہ ان کی حکومت میں نیک بندوں کی زندگی دشوار ہو جاتی)-

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُعَارِيْنَ - یا اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں سے مت کر جن کا ایمان عاریتی ہے (جب چاہے تو سلب کر لے)-

وَكَانَ اَبُو الْخَطَّابِ اَعْنِيْ اَبَازَيْنَبَ مِمَّنْ اُعِيْرَ الْاِيْمَانَ - ابوخطاب ان لوگوں میں سے تھا جن کو عاریتی ایمان دیا گیا تھا-

عُوَّارٌ - آنکھ کا کچرا-

عَوْزٌ - محتاج ہونا اور نہ پانا-

عَوَزٌ - نادر اور کمیاب ہونا محتاج ہونا-

اِعْوَازٌ - حاجت مند ہونا محتاج ہونا-

اَعْوَزُ - فقیر محتاج-

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰى اَبِيْهَا يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ فَاِذَا خَرَجَتْ فَلْتَلْبَسْ مَعَاوِزَهَا - اگر کسی عورت کا باپ مرنے کے قریب ہو تو وہ اپنے باپ کے پاس جا سکتی ہے (اس کے دیکھنے کے لئے اگرچہ خاوند اجازت نہ دے) لیکن اگر وہ جائے تو اپنے پرانے دھرانے کپڑے پہن کر جائے (یہ نہیں کہ بن ٹھن کر عمدہ کپڑے پہن کر- یہ مِعْوَزٌ کی جمع ہے یعنی پرانا کپڑا)-

اَمَالَكَ مِعْوَزٌ - کیا تیرے پاس کوئی پرانا کپڑا بھی نہیں ہے-

عَوْزَمٌ - بوڑھی اور ادھیڑ اونٹنی جس میں جوانی کا کچھ اثر باقی ہو یا پست قد اونٹنی-

رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْعَوَازِمِ - بوڑھی اونٹنیوں کو ذرا آہستہ ہانکو (بعض نے کہا مراد عورتیں ہیں)-

عَوْصٌ - یا عِيَاص - سخت ہونا دشوار ہونا-

عَوِيْصٌ - سخت اور دشوار-

تَعْوِيْصٌ - اور اعواص - دشوار کلام یا بیت ڈالنا-

جَاءَنِيْ خَبَرٌ مِّنَ الْاَعْوَصِ - میرے پاس اعوص سے ایک خبر آئی (اعوص ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب)-

عَوْضٌ - یا عِوَضٌ - یا عِيَاضٌ - بدلہ دینا (جیسے تَعْوِيْضٌ اور مُعَاوَضَةٌ ہے)-

اِعْتِيَاضٌ - بدلہ لینا-

اِسْتِعَاضَةٌ - بدلہ چاہنا-

فَلَمَّا اَحَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِلْمُسْلِمِيْنَ يَعْنِى الْجِزْيَةَ عَرَفُوْا اَنَّهُمْ قَدْ عَاضَهُمْ اَفْضَلَ مِمَّا خَافُوْا - جب اللہ تعالیٰ نے جزیہ مسلمانوں کے لئے حلال کر دیا (یعنی جو ٹیکس کافروں سے لیا جاتا ہے) تو ان کو معلوم ہو گیا کہ جس بات کا ان کو ڈر تھا اس سے بہتر اللہ نے ان کو بدلہ دیا-

اَيُعَاضُ زَوْجُهَا مِنْهَا - کیا اس کے خاوند کو اس سے بدلہ دلایا جائے گا (ایک روایت میں یعارض منها ہے معنے وہی ہیں)-

وَعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ - ہر چیز جو فوت ہو جائے اس کا بدلہ اللہ کے پاس ہے (وہ بہتر بدلہ دے سکتا ہے)-

عِيَاضٌ - حضرت علیؓ کے غلام کا نام تھا-

عِيَاضُ بْنُ حِمَارٍ - ایک صحابی کا نام ہے-

عیاض بن جماز یا حماد - قاضی تھا عکاظ والوں کا جاہلیت کے زمانہ میں-

عَوْضُ - کبھی-

عَوْضُ الْعَائِضِيْنَ - ہمیشہ تمام عمر-

عَوْفٌ - ایک قسم کی گھاس خوشبودار، اس کو لازم کر لینا، گرد

گھومنا' حال شان' نصیبہ' ایک پرندہ' مرغا' بت' شیر' بھیڑیا' اپنے بچوں کے لئے مشقت اٹھانے والا-

اَبُوْ عَوْف -ٹڈا-

اُمُّ عَوْف -ٹڈی-

تَعَوُّفْ -رات کو گھومنا' شکار کرنا-

عُوَاف اور عُوَافَه- جو رات کو شیر شکار کرے اس کو کھالے-

هُوَ اَوْفٰی مِنْ عَوْفٍ -عوف سے زیادہ وفادار وہ عوف بن محلم ہے یا عوف بن کعب-

نَعِمَ عَوْفُكَ يَا اَبَا سَلَمَةَ فَقُلْتُ وَعَوْفُكَ فَنَعِمَ- (جنادہ نے کہا جب کسی شخص کی شادی پر ساتواں دن ہوتا تو وہ سنان بن سلمہ کے پاس جاتا- انھوں نے کہا میں بھی ان کے پاس گیا اور میں دو گلابی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھا انھوں نے کہا) تمھارا نصیب اچھا ہے یا تمھارا حال اچھا ہے- میں نے کہا تمھارا نصیب بھی اچھا ہے-

عُوَاف -ایک باغ تھا جو حضرت فاطمہ ؓ پر وقف تھا-

عُوْقٌ -روکنا' پھیر دینا' باز رکھنا-

تَعْوِيْقٌ -اور اعاقة- دیر کرنا' روکنا' دیر لگانا-

تَعَوُّقٌ -رکنا-

اِعْتِيَاقٌ -روکنا-

عَائِقٌ -روک' مانع-

عُوَقٌ -مانع الخیر-

عَاقَهٗ مِنَ الْاَمْرِ -اس کام سے روک دیا-

عَوَقٌ -بھوک-

عَيِّقٌ -روکنے والا-

عَاق عَاق -کوے کی آواز-

عَوِقٌ لَوِقٌ -شرمندہ' احمق-

عُوْق- عوج کے باپ کا نام تھا (اور جس نے عُنُق کہا اس نے غلطی کی)-

مَاعَاقَتِ الْمَرْاَةُ عِنْدَ زَوْجِهَا وَلَا لَا قَتْ -عورت اپنے خاوند کے دل کو نہیں لگی-

مُعَوِّقِيْنَ -روکنے والے (مراد منافق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کے لئے نکلنے والے لوگوں کو روکتے تھے)-

رَجُلٌ تَزَوَّجَ بِامْرَاَةٍ عَائِقٍ- ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو جماع سے روکتی ہے-

عَوَائِقُ الدَّهْرِ -زمانہ کے مشغلے اور کام-

عَوْكٌ- مڑنا' دوبارہ حملہ کرنا' سامنے آنا' اپنے گھر آ کر سب کھا جانا' کمانا-

تَعَاوُكٌ -آپس میں لڑنا-

اِعْتِوَاكٌ -ازدحام کرنا-

مَابِهٖ عَوْكٌ -وہ حرکت نہیں کرتا-

مَعْوَكَه اور عَوِيْكَه -جنگ وجدل-

لَقِيْتُهٗ اَوَّلَ عَوْكٍ وَّبَوْكٍ -میں اس سے سب سے پہلے ملا-

عَوْلٌ- ظلم کرنا' ستم کرنا' زیادہ ہونا' بلند ہونا' کثیر العیال ہونا- (جیسے عیالة ہے) خبر گیری کرنا' پرورش کرنا' روٹی کپڑا دینا-

عَالَ صَبْرُهٗ یا عِيْلَ -اس کا صبر ختم ہو گیا-

مَالَهٗ عَالَ وَمَالَ -اللہ اس کے عیال بہت کرے اور اس کو ظالم بنائے یا اس کے پاس ایک ٹکا نہیں ہے-

تَعْوِيْلٌ -پکار کر رونا' مدد چاہنا' لادنا-

اِعْوَالٌ - کثیر العیال ہونا-

مُعَوَّلٌ -جس سے مدد لی جائے-

تَعْيِيْلٌ -پرورش کرنا' خبر گیری کرنا-

اِعَالَةٌ- محتاج ہونا-

عَوِيْلٌ -رونے کی آواز جو چلا کر ہو-

عِيَالٌ - متعلقین- جیسے بیوی' غلام' لونڈی' بال بچے-

مِعْوَلٌ -سبل پتھر پھوڑنے کا' یا کھودنے کا کدال-

عَوْلٌ -علم فرائض کا ایک عمل ہے وہ یہ ہے کہ سہام کو بڑھا دیا جب حصہ والوں پر تقسیم نہ ہو سکے-

وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ- پہلے ان لوگوں سے شروع کر جن کی تو پرورش کرتا ہے (ان کا نان نفقہ تجھ سے متعلق ہے ان سے جو بچے

وہ اجنبی فقیروں اور محتاجوں کو دے- اول خویش بعدہ درویش)-

مَنْ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا وَعَلَّمَهَا- جس کے پاس ایک لونڈی ہو وہ اس کی پرورش کرے اور تعلیم دے-

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ- جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے (ان کو پالے پوسے تعلیم دے پھر ان کی شادی کر دے)-

يَتِيْمٌ عَائِلٌ لَيْسَ لَهٗ عَائِلٌ- یتیم محتاج ہے کوئی اس کا خبر گیر ان نہیں ہے-

وَلٰكِنِّىْ اَعُوْلُ- میں پرورش کرتا ہوں-

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ- جو شخص دو چھوکریوں کی پرورش کرے (دو لڑکیوں کی قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح رہیں گے- آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا)-

مَارَاَيْتُ اَحَدًا اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ- میں نے بال بچوں پر اتنا مہربان کسی کو نہیں دیکھا-

عَالَتِ الْفَرِيْضَةُ- فرائض میں عول ہو گیا (یعنی سہام کے عدد بڑھ گئے- مثلاً کوئی مر گیا اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ماں باپ بیوی- تو بیٹیوں کو دو ثلث اور ماں باپ کو دو سدس اور بیوی کو ثمن ملنا چاہیے سب ملا کر نو حصے ہو گئے ایک ثمن زائد ہوا تو اصل مسئلہ ۲۴ سے ہوتا ہے لیکن عول ہو کر ۲۷ حصے کرنا ہوں گے اب تقسیم یوں ہوگی)-

المسئلہ ۲۴ تعول الی ۲۷

بنت	بنت	اب	ام	زوجہ
۸	۸	۴	۴	۳

اس مسئلہ کو مسئلہ منبر یہ کہتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ جب منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فی البدیہہ جواب دیا اور فرمایا کہ بیوی کا ثمن نواں حصہ ہو گیا یعنی ستائیس کا نواں حصہ تین ہے وہ اس کو ملیگا)-

عَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا- حضرت زکریا کا قلم پانی کے اوپر ہو گیا (تیر آیا)-

اَلْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ- جس پر چلا کر رو رہے ہیں اس کو عذاب ہوتا ہے (یعنی مردے پر- بعض نے کہا مراد وہ شخص ہے جو چلا کر رونے پیٹنے کی وصیت کر جائے یا کافر ہو یا کوئی شخص خاص مراد ہے جس کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا ہوگا)-

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا- چلا چلا کر ہم پر لوگوں کو کھینچ لائے (یا فریاد کر کے) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ چیخ پکار کر ہم پر حملہ کر رہے ہیں نہ کہ شجاعت اور بہادری سے-

يَضْرِبُ صَفَا تَهَا بِمِعْوَلَةٍ- اس کے سخت اور چکنے پتھر کو آہنی سبل (کدال گرز) سے مار رہا ہے-

كَانَ اِذَا سَمِعَ الْحَدِيْثَ اَخَذَهُ الْعَوِيْلُ حَتّٰى يَحْفَظَهٗ- شعبہ جب حدیث سنتے تو اس کے پیچھے لگ جاتے (برابر رٹے جاتے پکار پکار کر) یہاں تک کہ اس کو یاد کر لیتے)-

فَلَمَّا عِيْلَ صَبْرُهٗ- جب اس کا صبر ختم ہو گیا- (اب تحمل کی طاقت نہ رہی)-

كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْكُوْفَةِ اَنِّىْ لَسْتُ بِمِيْزَانٍ لَا اَعُوْلُ- (حضرت عثمانؓ نے کوفہ والوں کو لکھا) میں کچھ ترازو نہیں ہوں کہ کسی طرف نہ جھکوں-

لَوْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْهَدَ اِلَيْكَ عُلْتِ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو وصیت کرنا چاہتے تو بھی تم ٹھیک راستے سے مڑ جاتیں لوگوں کے بہکانے میں آ جاتیں (ایک روایت میں علت ہے بہ کسرۂ عین یعنی تم مغلوب ہو جاتیں لوگ تم کو مجبور کر ڈالتے-)

عِيْلَ صَبْرُكِ- تمھارا صبر تمام ہو جاتا (بعض نے کہا لو کا جواب محذوف ہے یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تم کو کچھ وصیت کرنا چاہتے تو کرتے اور علت الگ جملہ ہے یعنی تم سیدھے راستہ سے بھٹک گئی ہو- یہ حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)-

اِنَّهٗ دَخَلَ بِهَا وَاَعْوَلَتْ- قاسم بن محمد نے ان سے صحبت کی وہ صاحب اولاد ہو گئیں (ایک روایت میں اَعْيَلَتْ ہے معنے وہی ہیں)-

رَجُلٌ يُّدْخِلُ عَلٰى عَشَرَةِ عَيِّلٍ وِّعَاءً مِّنْ طَعَامٍ- ایک

شخص جو دس بال بچوں پر ایک برتن کھانے کو لے جائے (عیل واحد ہے عیال کا اس کی جمع عیائل ہے)۔

فَاِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ دَنَتْ مِنِّي الْمَرْءَةُ وَعَيِّلٌ اَوْ عَيِّلَانِ - جب میں گھر جاتا ہوں تو میری بیوی میرے پاس آتی ہے اور ایک دو بچے یا متعلقین۔

اَتَرَى اللّٰهَ قَدَّرَ عَلَى الذِّئْبِ يَاْكُلَ حَلُوْبَةً عَيَائِلَ عَالَةً ضَرَائِكَ - کیا اللہ تعالیٰ نے بھیڑیے کی تقدیر میں یہ رکھا ہے کہ وہ دودھ والی بچوں والی بکری کو کھا لے یا محتاج بدحال فقیر کو۔

اَلَّذِيْ اَحْصٰى رَمَلَ عَالِجٍ يَعْلَمُ اَنَّ السِّهَامَ لَا تَعُوْلُ - جو خداوند عالج کی ریتی کا شمار جانتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ سہام میں عول نہیں ہوتا۔

اَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - اول جس نے ترکوں میں عول کا قاعدہ نکالا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (اوپر گزر چکا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی عول کو مسلم رکھا)۔

اَنْتَ مُعَوَّلِيْ - تجھی پر میرا بھروسہ ہے۔

عَوْمٌ - تیرنا۔

تَعْوِيْمٌ - ایک سال پھلنا ایک سال نہ پھلنا (جیسے معاومۃ ہے)۔

عَامٌ - پورا سال جس میں جاڑا اور گرمی دونوں ہوں۔ اور سَنَةٌ عام ہے جہاں سے چاہو شروع کر لو سال پورے ہوئے تک۔

عَوَّامٌ - حضرت زبیرؓ کے والد کا نام تھا۔

نَهٰى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ - معاومہ سے منع کیا یعنی درخت کا میوہ دو تین یا زیادہ سالوں تک بیچنا۔ (کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید میوہ ان سالوں میں پیدا نہ ہو)۔

عَامَ سَنَةٍ - قحط کا سال۔

سِوَى الْحَنْظَلِ الْعَامِيِّ وَالْعِلْهِزِ الْفَسْلِ - کوئی کھانا نہ رہا صرف اندرائن کا پھل جو قحط کے سال میں مستعمل ہوتا ہے اور خراب علہز رہ گیا۔ (علہز کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

عَلِّمُوْا صِبْيَانَكُمُ الْعَوْمَ - اپنے بچوں کو تیرنا سکھاؤ (چونکہ تیرنا ایک بڑے کام کا ہنر ہے اور ڈوبنے کی آفت سے بچاتا ہے)۔

عَوْنٌ - مددگار، حامی، پشتیبان (اعوان جمع)۔

عَوِيْنٌ - مدد، اعانت۔

مَعُوْنَةٌ - اور معانۃ - مدد کرنا (جیسے اعانۃ ہے)۔

تَعْوِيْنٌ - مدد کرنا، میانہ عمر ہونا۔

اِسْتِعَانَةٌ - مدد چاہنا۔

كَانَتْ ضَرَبَاتُهٗ مُبْتَكَرَاتٍ لَا عُوْنًا - حضرت علیؓ کی ضربیں قاطع اور ماضی ہوتیں دوبارہ مارنے کی احتیاج نہ ہوتی (آپ ایک ہی ضرب میں دشمن کا کام تمام کر دیتے) عون جمع ہے عوان کی یعنی جھڑپا جھڑپی جس میں دوبارہ مارنے کی ضرورت پڑے۔ اسی سے ہے حَرْبٌ عَوَانٌ یعنی وہ جنگ جس میں کئی بار قتال واقع ہو گویا پہلا قتال بکر ہوا دوسرا عوان یعنی میانہ۔

عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ - یعنی وہ گائے نہ بوڑھی ہے نہ بچھیا بلکہ بیچ کی عمر کی ہے۔

لَا تَكُوْنُوْا عَوْنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى اَخِيْكُمْ - اپنے بھائی کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو (اس کو برا بھلا نہ کہو وہ شیطان کی مدد نہ کرو (اس کو برا بھلا نہ کہو ورنہ شیطان جو مسلمان کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اور زیادہ خوش ہوگا)۔

اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى حَوَائِجِكُمْ اِلَى اللّٰهِ بِالصَّبْرِ - اپنی حاجتوں کو اللہ تعالیٰ سے پورا کرانے کے لئے صبر سے مدد لو (جلدی نہ کرو اس نے ہر کام کا ایک وقت رکھا ہے پیغمبروں کی دعائیں بھی فوراً قبول نہیں ہوئیں بلکہ سال ہا سال گزرنے کے بعد قبول ہوئیں۔ بعض نے کہا صبر سے یہ مراد ہے کہ نماز اور دوسری عبادات کی تکالیف پر صبر کرو)۔

اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ - اپنی حاجتوں کو راز داری سے پورا کرو (یعنی اپنی حاجت اور مطالب کو پوشیدہ رکھو ہر کس و ناکس سے ان کا اظہار نہ کرو ورنہ دشمن مخالفانہ کوشش شروع کر دیں گے)۔

كَانَ يَسْتَعِيْنُ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ - آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم خاص لوگوں سے عام لوگوں پر مدد لیتے (یعنی خاص لوگوں کو دین کی باتیں اور احکام بتلاتے وہ عام لوگوں کو پہنچا دیتے)۔

وَحَلْقُ الْعَانَةِ- اور زیر ناف کے بال مونڈنا- (جو قبل اور دبر پر ہوں اور اکھیڑنا اور نورہ لگانا بھی کافی ہے- ایک روایت میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیر ناف اپنے ہاتھ سے نورہ لگاتے- بعض نے کہا عورتوں کو اکھیڑنا بہتر ہے)۔

اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ- اللہ اس بندے کا مددگار ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہے-

اِنَّ مِنْ اَحَبِّ عِبَادِ اللّٰهِ عَبْدًا اَعَانَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِهٖ- سب سے زیادہ اللہ کو وہ بندہ محبوب ہے جس کی اللہ نے اس کے نفس کے مقابل مدد کی ہو (یعنی نفس پر اس کو قادر کیا ہو وہ اللہ کے ڈر سے نفسانی خواہشوں اور گناہوں سے بچا رہے)۔

عَوْن- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بھی نام تھا-

مَا عِنْدَكَ مَعُوْنَةٌ وَلَا مَعَانَةٌ وَلَا عَوْنٌ- تیرے پاس کوئی مدد نہیں ہے-

تَنْزِلُ الْمَعُوْنَةُ عَلٰى قَدْرِ الْمَئُوْنَةِ- جتنی ذمہ داری ہو (لوگوں کے کھلانے پلانے کا خرچہ) اتنی ہی اللہ کی مدد اترے گی (تو آدمی کو کثرت عیال واطفال اور ملازمین اور متعلقین سے ملول نہ ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ ان کی روزی اس کے ہاتھ پر اتارے گا)۔

بِئْرُ مَعُوْنَةَ- بنی عامر اور بنی سلیم کے ملک میں نجد کی طرف ایک کنواں تھا جہاں عاصم بن ثابت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو کافروں نے شہید کر ڈالا تھا-

رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ- پروردگار میری مدد کر اور میرے خلاف میرے دشمنوں کی مدد مت کر-

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ- یا اللہ موت کی سختیوں میں میری مدد کر-

مَنْ كَانَ لَهٗ عَانَةٌ فَاقْتُلُوْهُ- جس کے زیر ناف کے بال نکل آئے ہوں اس کو مار ڈالو- (معلوم ہوا وہ جوان ہے بالغ)-

عَانَه- ایک گاؤں ہے مشہور دریائے فرات پر-

عَاهَةٌ- آفت، مصیبت، بلا (اصل میں عوهة تھا اس کی جمع عَاهَاتٌ ہے)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَذْهَبَ الْعَاهَةُ- میووں کے بیچنے سے منع فرمایا (جب وہ درخت پر ہوں) یہاں تک کہ آفت کا ڈر جاتا رہے اور یقین ہو جائے کہ اب میوہ پختہ ہو کر اترے گا- (عرب لوگ کہتے ہیں عَاهَ الْقَوْمُ یا اَعْوَهُوْا- جب ان کے پھلوں پر آفت آ جائے)-

لَا يُوْرِدَنَّ ذُوْعَاهَةٍ عَلٰى مُصِحٍّ- جس کے جانور بیمار ہوں وہ اپنے جانور تندرست جانوروں کے پاس نہ لے جائے (کیونکہ اگر وہ یہ گمان کرے کہ بیماری متعدی شروع ہو جائے تو شاید وہ گمان کرے کہ بیماری متعدی ہو گئی یعنی بیمار جانوروں کی چھوت لگ گئی جو شریعت کی رو سے باطل اور لغو ہے)-

عَوْهِ عَوْهِ- ایک آواز ہے جس سے گدھے کے بچہ کو بلاتے ہیں-

تَعْوِيْهٌ- آفت رسیدہ، جانوروں یا کھیتوں کا مالک ہونا، اخیر رات کو اترنا-

عُوَاءٌ- یا عَيٌّ یا عَوَّةٌ یا عَوِيَّةٌ- منہ لپیٹ کر آواز نکالنا، یا بری اور لمبی آواز نکالنا، بھونکنا، موڑنا، بلانا-

عَوَى الْكَلْبُ عَيًّا- کتے نے منہ لپیٹ کر آواز نکالی، بھونکا-

تَعْوِيَةٌ- موڑنا، پیچ دینا، رد کرنا، جھوٹا قرار دینا-

مُعَاوَاةٌ- چیخنا، چلانا-

تَعَاوِيْ- جمع ہونا-

اِنْعِوَاءٌ- مڑنا-

اِعْتِوَاءٌ- چیخنا، چلانا-

اِسْتِعْوَاءٌ- چیخنے کی درخواست کرنا، فریاد چاہنا-

مُعَاوِيَه- بھونکنے چلانے والی کتیا-

كَاَنِّيْ اَسْمَعُ عُوَاءَ اَهْلِ النَّارِ- گویا میں دوزخیوں کا چلانا سن رہا ہوں (اصل میں عواء درندوں کے چلانے کو اور کتے اور

بھیڑ یئے کے چلانے کو خاص کر کے کہتے ہیں)۔

عَوٰی یَعْوِیْ عُوَاءً فَھُوَ عَاوٍ - چلایا' چلاتا ہے' چلانے والا ہے۔

اِنَّ اُنَیْفًا سَاَلَهٗ عَنْ نَحْرِ الْاِبِلِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْوِیَ رُءُوْسَهَا - انیف نے آپ سے پوچھا اونٹوں کو کیونکر نحر کروں آپ نے یہ حکم دیا کہ ان کے سروں کو موڑ دیا جائے (تا کہ نحر کا مقام یعنی دگدگی (لبہ) کھل جائے)۔

فَتَعَاوَی الْمُشْرِکُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی قَتَلُوْهُ - (ایک مشرک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا مسلمان مشرک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا مسلمان اس سے جنگ کرنے لگا لیکن دوسرے مشرک اس کی کمک پر اٹھ کھڑے ہوئے مسلمان پر پل پڑے اور مسلمان کو مار ڈالا - (ایک روایت میں فتعاوی ہے غین معجمہ) سے معنی وہی ہیں)۔

مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ - مشہور صحابی ہیں یہ اس وقت مسلمان ہوئے جب مکہ فتح ہو گیا نہ مہاجرین میں سے تھے نہ انصار میں سے بلکہ طلقاء میں سے یعنی جن کافروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد آزاد کر کے ان کو امن دیا تھا۔

باب العین مع الهاء

عَهْدٌ - وصیت کرنا' اقرار لینا' نگہبانی کرنا' حفاظت کرنا' ملاقات کرنا' وعدہ پورا کرنا' نصیحت کرنا' اقرار کرنا' قسم کھانا' پہچاننا' جاننا' اللہ کو جاننا۔

مُعَاهَدَةٌ - اقرار کرنا' محالفہ (یعنی دونوں طرف سے قسموں کے ساتھ کوئی اقرار کرنا)۔

اِعْهَادٌ - بری کرنا' بے ڈر کرنا۔

تَعَهُّدٌ - اور تَعَاهُدٌ - خبر گیری کرنا' اصلاح کرنا' انتظام کرنا' تعاقد اور تحالف کرنا۔

اِسْتِعْهَادٌ - اقرار کرنا' اپنی طرف سے کسی کو اطمینان دلانا۔

اِعْتِهَادٌ - از سر نو اقرار کرنا' خبر گیری کرنا۔

وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ - میں تو اے پروردگار جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں (عہد یہ کہ تیری وحدانیت کا اقرار کرتا رہوں گا تجھ پر ایمان لاؤں گا جو روز الست روح انسانی سے لیا گیا تھا - وعدہ یہ کہ دوبارہ جی اٹھنے اور ثواب اور عقاب کی تصدیق کرتا ہوں)۔

لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَّلَاذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ - کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کریں گے اور نہ اس کافر کو قتل کریں گے جس سے عہد کیا گیا ہو جب تک عہد قائم ہے (مطلب یہ ہے کہ ذمی کافر جو دارالاسلام میں رہتے ہیں اور ان سے جزیہ لیا جاتا ہے مسلمان ان کے جان و مال کی حفاظت کریں گے - اسی طرح اس کافر کی جو تجارت یا اور کسی غرض سے دارالاسلام میں آیا ہو اور اس کو امن دیا گیا ہو (ایسے کافر کو مستامن کہتے ہیں) اس کو بھی قتل نہ کریں گے جب تک وہ اپنے ملک اور وطن اور امن کی جگہ نہ پہنچ جائے)۔

مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ یَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا - جو شخص اس کافر کو مارے جس سے عہد کیا گیا ہو (یعنی ذمی یا مستامن کو) اللہ تعالیٰ اس کا نہ نفل قبول کرے گا نہ فرض (یعنی اس کی کوئی عبادت قبول نہ ہو گی)۔

وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهَدٍ - تم کو اس کافر کی پڑی ہوئی چیز بھی لے لینا درست نہیں ہے جس سے عہد کیا گیا ہو (کیونکہ ایسے کافر کا مال مسلمان کے مال کی طرح محفوظ ہے)۔

حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْاِیْمَانِ - عہد کا خیال رکھنا اس کو اچھی طرح پورا کرنا ایمان میں داخل ہے - (جو شخص بد عہدی اور دغا بازی کرے اس کے ایمان میں نقص ہے)۔

تَمَسَّکُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ - عبداللہ بن مسعودؓ جو تم کو شریعت کی باتیں بتلائیں (دین کے احکام سکھلائیں جو وصیت اور نصیحت کریں) اس پر عمل کرو - دوسری روایت میں یوں ہے جو بات عبداللہ بن مسعودؓ میری امت کے لیے پسند کریں میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں)۔

عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت کی۔

اُنْشِدُكَ عَهْدَكَ - پروردگار! میں تجھ سے تیرا وعدہ بیان کرتا ہوں (جو تو نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی میں ان کی مدد کروں گا - اگرچہ آنحضرت ﷺ کو یقین تھا کہ وعدہ الٰہی ضرور پورا ہوگا مگر مسلمانوں کو تسلی دینے کے لیے اور ان کا دل مضبوط کرنے کے لیے آپؐ نے یوں دعاء فرمائی اور شاید آپ کو یہ ڈر ہوا ہو کہ کسی قصور کی وجہ سے اس وعدے کے ایفاء میں دیر ہو جائے)-

لَعَلِّیْ اَعْهَدُ - شاید میں کچھ لوگوں کو وصیت کر سکوں-

هُوَ ابْنُ اَخِیْ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ اَخِیْ - یہ تو میرے بھائی کا بیٹا ہے اس کے لیے میرے بھائی نے مجھ کو وصیت کی تھی (کہ تم اس بچہ کو لے لینا اس کی پرورش کرنا وہ تمہارا بھتیجا ہے)-

وَلَا یَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ - اور گھر کی چیزیں جو اس کو معلوم تھیں ان کو بھی نہیں پوچھتا (کہ وہ کہاں گئیں - یعنی غلہ کریانہ وغیرہ - مطلب یہ ہے کہ بہت سخی اور سیر چشم ہے)-

وَتَرَكْتِ عُهَيْدَاهُ - (حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک چھوٹے حکم کو چھوڑ دیا (کہ میرے بعد اپنی گھروں میں بیٹھی رہنا)-

عُهْدَةُ الرَّقِیْقِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ - غلام لونڈی اگر کوئی خریدے تو تین دن تک اس کو اختیار ہے (چاہے تو بائع کو واپس کر دے اور اپنے دیئے ہوئے دام اس سے پھیرے اسی طرح اگر تین دن کے اندر اس میں کوئی عیب ہو جائے تو بائع کو اس کا نقصان دینا ہو گا اور خریدار اس کو پھیر بھی سکتا ہے گواہوں کی ضرورت نہیں لیکن تین دن کے بعد اگر عیب نکلے تو بغیر شہادت کے واپس نہیں کر سکتا - اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ لاعلاج مرضوں میں جیسے جذام وغیرہ ہے مشتری کو ایک سال تک پھیرنے کا اختیار ہوگا - اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس عیب کو دیکھیں گے اگر تین دن کی مدت میں وہ حادث ہو سکتا ہے تو بائع کا قول مقبول ہوگا ورنہ مشتری کو پھیر دینے کا اختیار حاصل ہوگا)-

كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَیْتِ - ان کا اخیر کام مکہ میں طواف ہوتا خانہ کعبہ کا (مراد طواف الوداع ہے جو واجب ہے مگر حائضہ عورت اس کو چھوڑ دے سکتی ہے)-

تَذَكَّرُ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ - تم اپنے عیش ونشاط اور جوانی کا زمانہ یاد کرو (اور ایک نکاح کر لو)-

وَاَعْهَدُ اَنْ یَّقُوْلَ قَائِلٌ - میں وصیت کر جاؤں (کہ میرے بعد ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوں ایسا نہ ہو کوئی کہنے والا یوں کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حق دار ہوں - (پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا قصد کیا تھا کہ ابوبکرؓ کی خلافت کی صاف و صریح وصیت کر دیں - پھر فرمایا اس کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی خود اللہ جل جلالہ اور مومنین ابوبکرؓ کے سوا دوسرے کی خلافت تسلیم نہ کریں گے)-

قَدِمَتْ اُمِّیْ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ وَّمُدَّتِهِمْ - میری ماں ان دنوں میں آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے لوگوں میں صلح کی میعاد باقی تھی-

حَتّٰی یَعْهَدَ اِلَیْنَا عَهْدًا الْجَدِّ - تا کہ ہم سے دادا کا مسئلہ صاف بیان فرما دیں (کہ بھائیوں کے ہوتے دادا ترکہ سے محروم ہوتا ہے یا بھائی اس کی وجہ سے محروم ہوتے ہیں یا دونوں میں مقاسمہ ہوتا ہے - دوسرے کلالہ کا مسئلہ - کلالہ وہ ہے جس کی اولاد اور باپ نہ ہو یا چچا کے بیٹے یا وہ وارث جو نہ اولاد ہو نہ والد - تیسرے ربو کا مسئلہ یعنی سود کا یہ بھی گول مول رہا اور لوگوں نے اس میں بہت اختلاف کیا - یہاں تک کہ بعض کہتے ہیں ربو ہمیشہ ادھار میں ہوتا ہے اور نقدا لنقد میں ربو نہیں ہے)-

اِتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا فَاِنَّمَا اَیُّمَا رَجُلٍ سَبَبْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ فَاجْعَلْهُ زَكٰوةً وَّصَلٰوةً - میں نے اپنے پروردگار سے عہد کر لیا ہے کہ جس شخص کو (بشرطیکہ وہ مسلمان ہو) میں برا کہوں یا اس پر لعنت کروں تو یہ میری برائی کرنا اور لعنت اس کے لیے گناہوں سے صفائی اور رحمت کر دے-

تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ - قرآن کی مزاولت رکھو (اس کو پڑھتے اور سنتے رہو دور کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ بھول جائے)-

وَیَصِیْرُ مَعْهَدُهَا قَاعًا سَمْلَقًا - اس کا مقام ایک پٹپر (بنجر) میدان میں ہوگا جہاں درخت وغیرہ کچھ نہ ہوں-

یَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ - جو مسجد میں ہر وقت آیا کرتا ہے یا مسجد کی نگرانی اور خبر گیری کرتا ہے-

لَمْ یَكُنْ عَلٰی شَیْءٍ اَشَدَّ تَعَاهُدًا - مجھ کو کسی چیز کا اتنا خیال

اور اہتمام نہ تھا۔

يَتَعَاهَدُنَا۔ آپ وعظ و نصیحت میں ہمارا خیال رکھتے (موقع بہ موقع فرصت اور خوشی اور فراغت کا وقت دیکھ کر وعظ فرماتے یہ نہیں کہ ہر وقت ہم کو مشغول رکھتے)۔

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ۔ جو شخص وعدہ وفا نہ کرے وہ بے دین ہے (یعنی اس کا ایمان کامل نہیں)۔

اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ۔ ہم میں اور منافقوں میں جو عہد ہے وہ نماز کا ہے (اگر نماز کے پابند رہیں گے تو ہم ظاہر پر حکم کر کے ان کو مسلمان سمجھیں گے اگر نماز ترک کر دیں گے تو پھر کافروں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے وہ ان سے کیا جائے گا)۔

لَا يَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاهَدِيْنَ اِلَّا بِحَقِّهَا۔ ذمی کافروں کے مال ناحق لے لینا حلال نہیں ہے (البتہ حق پر ان کا لینا درست ہے جیسے مسلمانوں کے مال)۔

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے کہ میں خلافت کو اپنی مرضی سے نہ چھوڑوں یا دشمنوں سے جنگ نہ کروں (یہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جب باغیوں نے آپ کا محاصرہ کر لیا تھا اور خلافت چھوڑنے کے لیے مجبور کر رہے تھے)۔

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ قِبَلَهُمْ۔ ان لوگوں سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد تھا یعنی جن لوگوں کے پاس آپؐ نے قاریوں کو بھیجا تھا انہی کی جانب میں بعض لوگوں سے عہد بھی تھا (یعنی قبیلہ رعل اور ذکوان اور عصیہ سے مگر ان لوگوں نے عہد کی پرواہ نہ کی اور بعوض اس کے کہ دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کرتے ان کو مار ڈالا۔ ایک روایت میں قَبْلَهُمْ ہے یعنی جو ان لوگوں سے پہلے اور اسی جانب میں تھے یعنی ان کے ملک پہلے ملتے تھے)۔

فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ۔ جو شخص نماز پنجگانہ کی محافظت نہ کرے اس کے لیے اللہ کا عہد نہیں ہے۔ (اگر چاہے تو اس کو عذاب کرے چاہے تو بخش دے)۔

عَهِدْنَا اِلَيْهِ فِيْ مُحَمَّدٍ وَّالْاَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهٖ فَتَرَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ عَزْمٌ۔ یعنی ہم نے آدمؑ سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے بعد آپ کے اوصیاء کا حال بیان کر دیا لیکن وہ بھول گئے اور ہم نے اس میں مضبوطی نہیں پائی۔ (امامیہ کی روایت ہے)۔

لَمْ يَبْعَثْنِيْ رَبِّيْ بِاَنْ اَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَلَا غَيْرَهٗ۔ مجھ کو میرے مالک نے اس لیے نہیں بھیجا کہ میں ذمی کافر پر یا اور کسی پر ظلم کروں۔

اِعْتُقِلَ لِسَانُ رَجُلٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کی زبان بند ہو گئی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا۔ یا اللہ میں دنیا میں تجھ سے یہ اقرار کرتا ہوں۔

عَهْدِيْ بِهٖ قَرِيْبٌ۔ ابھی تو میں اس سے مل چکا ہوں (یعنی تھوڑا زمانہ میری اور اس کی ملاقات پر گزرا ہے)۔

تَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔ اپنے ہمسایوں کی خبر رکھ۔

فِي الْاَمْرِ عُهْدَةٌ۔ ابھی اس کام میں اصلاح کی ضرورت ہے، دوبارہ توجہ کی۔

فِيْ عَقْلِهٖ عُهْدَةٌ۔ اس کی عقل ضعیف ہے۔

عُهْدَةٌ۔ ضمان، ذمہ داری۔

لَا عُهْدَةَ فِي الْعَبْدِ۔ غلام میں کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

لَيْسَ فِي الْاِبَاقِ عُهْدَةٌ۔ اگر غلام بھاگ جائے تو بائع کو کوئی تاوان نہ دینا ہوگا۔

بَرِئْتُ مِنْ عُهْدَةِ هٰذَا الْعَبْدِ۔ میں اس غلام کے عیب کا ذمہ دار نہیں۔

يَدْخُلُ فِي الْاَمَانِ ذُوْ عَهْدٍ وَّمُعَاهِدٌ۔ امان میں جس سے عہد ہوا اور ذمی سب داخل ہوتے ہیں۔

عَهِدْتُّ اِلٰى اَكْبَرِ وَلَدِيْ۔ میں اپنے بڑے بیٹے کو وصی بناتا ہوں۔

يَوْمُ الْغَدِيْرِ يُسَمّٰى فِي السَّمَاءِ يَوْمُ الْعَهْدِ الْمَعْهُوْدِ۔ غدیر کا دن (جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے لیے فرمایا تھا کہ میں جس کا دوست ہوں علیؓ بھی اس کا دوست ہے) آسمان میں یوم العہد المعہود کہلاتا ہے (امامیہ کی روایت ہے)۔

وَجَّهَنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ لِاُجَدِّ دَبِہٖ عَھْدًا- مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تا کہ میں نئی باریابی حاصل کروں-

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ زِیَارَتِیْ- یا اللہ اس کو میری آخری زیارت مت کر (بلکہ دوبارہ زیارت کرنے کی توفیق دے)-

اِنَّ لِکُلِّ اِمَامٍ عَھْدًا وَّثِیْقًا فِیْ رِقَابِ اَوْلِیَآئِھِمْ- ہر امام کا اس کے دوستوں کی گردنوں پر ایک عہد ہے (کہ زندگی بھر اس کی اطاعت کریں اور مرنے کے بعد اس کی قبر کی زیارت کریں)- روایت امامیہ)

تَعَاھَدُوْا نِعَالَکُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ مَسَاجِدِکُمْ- مسجدوں کے دروازوں پر اپنے جوتوں کی حفاظت کرو-

مِیْثَاقِیْ تَعَاھَدْتُہٗ- میرا اقرار جس کو میں نے تازہ کیا-

عَھْرٌ- یا عَھَرٌ یا عُھُوْرٌ یا عُھُوْرَۃٌ یا عَھَارَۃٌ- رات کو حرام کاری کے لیے آنا یا دن کو برائی کے پیچھے لگنا' زنا یا چوری کرنا-

عَاھِرٌ- زنا کار مرد یا عورت-

عَاھِرَۃ- چھنال (اور جمع عھار اور عواھر ہے)-

عِھَارٌ- زنا کرنا-

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ- بچہ اسی شخص کا ہوگا جس کی بیوی یا لونڈی ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر (یعنی زانی کا کوئی حق اس بچہ میں نہ ہوگا- دوسری روایت میں ہے لَہُ التُّرَابُ اس کو مٹی ملے گی- بعض نے کہا پتھر سے یہ مراد ہے کہ وہ سنگسار کیا جائے گا- اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر زانی کو سنگسار نہیں کر سکتے دوسرے سنگسار کرنے سے بچہ کے نسب کی نفی نہیں ہوتی تو صحیح یہی ہے کہ لہ الحجر سے یہ مراد ہے کہ زانی کو خاک کچھ نہیں ملے گا)-

اَللّٰھُمَّ بَدِّلْہُ بِالْعِھْرِ الْعِفَّۃَ- یا اللہ حرام کاری کے بدلے اس کو پاک دامنی نصیب کر-

اَیُّمَا رَجُلٍ عَاھَرَ بِحُرَّۃٍ اَوْ اَمَۃٍ- جو شخص کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے-

ذُوْ مُعَاھِرٍ- ایک شاخ ہے قبیلہ حمیر کی-

عَھْنٌ- اقامت کرنا' نکلنا' کوشش کرنا' عہد کرنا' جلدی کرنا' سوکھ جانا-

عَاھِنٌ- مقیم' فقیر' سست' ڈھیلا-

عِھْنٌ- اون یا رنگا ہوا اون-

اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عِھْنٍ- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ہار بٹے جو رنگے ہوئے اون کے تھے-

اَللُّعْبَۃُ مِنْ عِھْنٍ- اون کا کھلونا-

کَالْعِھْنِ الْمَنْفُوْشِ- دھنکے ہوئے اون کی طرح-

اِئْتِنِیْ بِجَرِیْدَۃٍ وَّاتَّقِ الْعَوَاھِنَ- ایک کھجور کی ڈالی لے کر آ لیکن ان ڈالیوں سے بچا رہ جو ڈھنڈھ کے پاس ہوتی ہیں کیونکہ ان کے کاٹنے سے احتمال ہے کہ درخت کو نقصان پہنچے وہ سوکھ جائے)-

اِنَّ السَّلَفَ کَانُوْا یُرْسِلُوْنَ الْکَلِمَۃَ عَلٰی عَوَاھِنِھَا- اگلے لوگ مطلق العنانی سے باتیں کیا کرتے (یعنی جو ذہن میں حاضر ہوتا وہ کہہ ڈالتے خطا اور صواب کی پرواہ نہ کرتے- مطلب یہ ہے کہ چبا چبا کر الفاظ جوڑ کر سوچ سوچ کے کلام نہیں کرتے تھے جیسے پچھلے لوگوں کا دستور ہے- عَوَاھِنُ جمع ہے عَاھِنَۃٌ کی راستہ چھوڑ کر اور طرف چلنے والا- بعض نے کہا یہ عَھِنَ لَہٗ سے ماخوذ ہے یعنی جلدی کی- یا عھن الشیء سے وہ شی حاضر ہے- مطلب یہ ہے کہ جو دل میں آتا ہے وہ کہہ ڈالتے کلام کو سنوارتے نہیں)-

باب العین مع الیاء

عَیْبٌ- عیب کرنا-

مَعِیْبٌ اور مَعْیُوْبٌ- عیب دار-

عَابَ السِّقَاءُ- مشک کا دودھ جم کر دہی ہو گیا-

تَعْیِیْبٌ- عیب دار کرنا- (جیسے تَعَیُّبٌ ہے)-

عَائِبٌ- جما ہوا گاڑھا دودھ-

عَیَّابٌ- بہت عیب والا-

اَلَا اِنَّ الْاَنْصَارَ کَرِشِیْ وَ عَیْبَتِیْ- انصاری لوگ میرا معدہ اور گٹھری ہیں (یعنی میرے خالص دوست اور محرم راز ہیں)-

وَاِنَّ بَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً - ان کے درمیان تو ایک بندھی ہوئی گٹھڑی ہے (یعنی صاف سینہ جو بیر اور کینہ سے خالی صلح اور رضامندی سے بھرا ہوا - بعض نے کہا عیبتہ مکفوفہ سے یہ مراد ہے کہ ان میں ایک مدت کے لیے مصالحت قرار پائی ہے جو جنگ کو روکتی ہے) -

مَالِيْ وَلَكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ - (جب عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو ملامت کی کہ تم ہی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیویوں کو بھی جرات دلائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کیا تو حضرت عائشہؓ نے کہا) خطابؓ اپنے گھر والوں میں مشغول رہو - (یعنی جاؤ اپنا کام کرو تم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی بیویوں کے درمیان دخل دینے والے کون؟ وہ جانیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانیں) -

اِصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ عَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً - مکہ کے کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی کہ دس برس تک لڑائی موقوف رہے گی اور ہمارے اور آپؐ کے درمیان ایک بندھی ہوئی گٹھڑی رہے گی (یعنی صلح اور صفائی پھر خود مکہ کے کافروں نے چوتھے سال اس صلح کو توڑ ڈالا آخر آپؐ نے مکہ پر فوج کشی کی اور مکہ فتح کر لیا) -

مَا عَابَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا (کہ بدمزہ ہے یا پھیکا ہے یا تلخ ہے یا بدبودار ہے) بلکہ اچھا معلوم ہوا تو کھایا یا ورنہ چھوڑ دیا نہ کھایا -

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْ عُيُوْبَنَا - یا اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے عیبوں کو چھپائے رکھ (لوگوں میں فاش کر کے ہم کو ذلیل مت کر) -

وَاسْتُرْلِيْ عُيُوْبِيْ - میرے عیبوں کو چھپائے رکھ -

عَابَ الْمَتَاعُ - مال میں عیب ہو گیا -

عِبْتُهٗ - میں نے اس کو عیب دار کر دیا -

عَيْثٌ - بگاڑنا' خراب کرنا' تباہ کرنا' فساد کرنا -

تَعْيِيْثٌ - ہاتھ سے اندھیرے میں ٹٹولنا' شروع کرنا -

تَعَيُّثٌ - سیرابی سے کم پینا -

عَيُوْثٌ اور عَيَّاثٌ - بڑا فسادی -

كِسْرٰى وَقَيْصَرُ يَعِيْثَانِ فِيْمَا يَعِيْثَانِ فِيْهِ وَاَنْتَ هٰكَذَا - ایران اور روم کے بادشاہ خوب فضول خرچی کیا کرتے ہیں تم بھی یہی کرتے ہو (مال کو تباہ کرتے ہو اور لٹاتے ہو) -

فَعَاثَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا - پھر (دجال داہنے اور بائیں دونوں طرف فساد پھیلائے گا' لوگوں کو گمراہ کرے گا - (ایک روایت میں فَعَاثَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ہے یعنی عَاثَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْ دِمَائِهَا - اس امت نے خوب خوں ریزی کی (آپس ہی میں جنگ شروع کی ہزارہا مسلمان مارے گئے) -

عَيْجٌ - پرواہ کرنا' راضی ہونا' سیراب ہونا' نفع اٹھانا -

عِيْدٌ - خوشی اور مسرت کا دن جو ہر سال بار بار آتا ہے -

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا - میری قبر کو عید نہ بناؤ - (عید کی طرح وہاں اجتماع نہ کیا کرو' ہر سال وہاں میلہ نہ لگایا کرو جیسے عید گاہ میں مجمع ہوتا ہے) -

عَيْرٌ - ناک کی سیدھ پر بھاگنا' ادھر ادھر بھاگنا' بار بار آنا جانا' عیب کرنا -

تَعْيِيْرٌ - عیب کرنا' برا کہنا' سرزنش اور ملامت کرنا' شرم کی بات منسوب کرنا' روپیوں یا اشرفیوں کا تولنا' ان کا وزن جانچنے کے لیے کانٹی لگنا -

مُعَايَرَةٌ - جانچنا' پرکھنا -

اِعَارَةٌ - ادھر ادھر بھاگنا -

تَعَايُرٌ - ایک دوسرے کو ملامت اور سرزنش کرنا -

عِيَارٌ - کسوٹی' کانٹا' جس سے وزن دریافت کریں -

عَارٌ - ہر کام یا امر جس سے شرم لاحق ہو -

عَيْرٌ - گدھا یا جنگلی گدھا -

عَيَّارٌ - بڑا پھرنے والا شخص' عقلمند یا جو نفس کو ڈھیلا چھوڑ دے اور شیر کو بھی کہتے ہیں -

اِنَّهٗ كَانَ يَمُرُّ بِالتَّمْرَةِ الْعَائِرَةِ فَمَا يَمْنَعُهٗ مِنْ اَخْذِهَا اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں پڑی ہوئی کھجور پر گزرتے پھر اس کے لے لینے سے آپ کو یہی ڈر روکتا کہ شاید صدقہ کی کھجور ہو (اور صدقہ آپؐ

کو اور بنی ہاشم کو لینا درست نہ تھا- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی ہلکی کم قیمت کھانے پینے کی چیز کا جو کہیں پڑی ہو اٹھا لینا اور کھانا منع نہیں ہے)-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ غَنَمَيْنِ- منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان گھومتی رہتی ہے (کبھی ادھر جاتی ہے کبھی ادھر اور کسی گلے میں اطمینان سے نہیں ٹھہرتی)-

اِنَّ رَجُلاً اَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ- ایک شخص کو ایک تیر آ لگا جس کا مارنے والا معلوم نہ ہوا اور اس کو قتل کر ڈالا-

فِي الْكَلْبِ الَّذِيْ دَخَلَ حَائِطَهُ اِنَّمَا هُوَ عَائِرٌ- ایک کتا ان کے باغ میں گھس گیا انہوں نے کہا بھاگا ہوا کتا ہے (جو اپنے مالک کے پاس سے نکل بھاگا ہے)-

اِنَّ فَرَسًا لَهُ عَارَ- ایک گھوڑا عبد اللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا (سیدھا منہ کے رخ پر چل دیا)-

اِنَّ عَبْدًا لَهُ عَارَ- ان کا ایک غلام بھاگ نکلا-

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَكَ عَلَيْهِ بِذُنُوبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ عَيْرٌ- جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ سب قائم رکھتا جاتا ہے (معاف نہیں کرتا) یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ گدھے کی طرح (گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا) آئے گا- (بعض نے کہا عیر مدینہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے- مطلب یہ ہے کہ اس کے گناہ پہاڑ کے برابر ہوں گے)-

عَيْرَانَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ- ایک سانڈنی ہے تیز رو جو پر گوشت ہونے کی وجہ سے ایک طرف سے پھینکی گئی (تیز روی کی وجہ سے اس سانڈنی کو جنگلی گدھے سے تشبیہ دی)-

اِنَّهُ حَرَّمَ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کا حرم عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک مقرر کیا- (یہ دونوں پہاڑ مدینہ میں ہیں- بعض نے کہا ثور راوی کی غلطی ہے اور صحیح احد ہے جو مشہور پہاڑ ہے مدینہ سے قریب- ایک روایت میں مَا بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى كَذَا ہے- عائر بھی ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ میں- بعض نے کہا ما بین عیر الی ثور صحیح ہے- اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی مقرر کی جتنی مسافت عیر اور ثور پہاڑوں میں ہے جو مکہ میں ہیں)-

اَغْتَالُ مُحَمَّدًا ثُمَّ اٰخُذُ فِيْ عَيْرٍ عَدْوٰى- ایک شخص نے کہا میں حضرت محمدؐ کو دھوکے سے مار کر پہاڑ پر سے چل دوں گا-

اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَمِرَّ عَلٰى عِيَارِ الْاُذُنَيْنِ- جب تو وضو کرے تو کانوں کی بلندیوں پر بھی ہاتھ پھیر (عیار جمع ہے عیر کی بمعنی بلند اور اٹھا ہوا حصہ کان کا' اور ہر ایک اٹھی ہوئی ہڈی کو بھی عیر کہتے ہیں)-

اِنَّهُ كَانَ يَشْتَرِى الْعِيْرَ حُكْرَةً ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يُّرْبِحُنِىْ عُقُلَهَا- حضرت عثمانؓ سارا قافلہ اونٹوں کا (جن پر غلہ لدا ہوتا) اکٹھا خرید کر لیتے پھر یوں کہتے کون مجھ کو ان کے باندھنے کی رسیاں نفع میں دیتا ہے (عیر گویا جمع ہے عیر کی- بعض نے کہا عیر کہتے ہیں گدھوں کے قافلہ کو اردو میں اس کو بیر بھیر کہتے ہیں)-

اِنَّهُمْ كَانُوْا يَتَرَصَّدُوْنَ عِيَرَاتِ قُرَيْشٍ- وہ قریش کے قافلوں کی تاک میں رہتے (یعنی اونٹوں اور دوسرے جانوروں کا قافلہ جو غلہ اور دوسرا سامان وغیرہ لے کر آتا ہے)-

اَجَازَلَهَا الْعِيَرَاتِ- اس کے قافلوں کو چھوڑ دیا- (عیرات بہ فتحہ یاء لغت ہے ہذیل کی اور دوسرے عرب بہ سکون یاء کہتے ہیں)-

اِذْ اَقْبَلَتْ عِيْرٌ مِّنَ الشَّامِ- شام کے ملک سے غلہ کا قافلہ آیا-

مَا صَنَعَتْ عِيْرُ اَبِىْ سُفْيَانَ- ابو سفیان کا قافلہ کدھر چل دیا- کہاں گیا-

سَابَبْتُ رَجُلاً فَعَيَّرْتُهُ- میں نے ایک شخص سے بدزبانی کی تو ایک شرم کی بات اس پر لگائی (اس کو ابن الاسود کالے کا بیٹا کہا- یہ شخص حضرت بلالؓ تھے جو حبش کے رہنے والے اور کالے رنگ کے تھے)-

اَلْبَرِيْدُ مَا بَيْنَ ظِلِّ عَيْرٍ اِلٰى فَيْءِ عَيْرٍ- برید کی مسافت اتنی ہے جتنی عیر کے شرقی اور غربی سایہ میں ہے-

لَاَنْ اَمْسَحَ عَلٰى ظَهْرِ عَيْرٍ بِالْفَلَاةِ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ

اَمْسَحَ عَلٰی ظَهْرِ خُفِّیْ - اگر میں گورخر کی پشت پر جنگل میں ہاتھ پھیروں تو وہ موزوں کی پشت پر ہاتھ پھیرنے سے مجھ کو زیادہ پسند ہے-

فَرَضَ اللّٰهُ الْمَكَائِیْلَ وَالْمَوَازِیْنَ تَعْیِیْرًا لِلْبَخْسَةِ - اللہ تعالیٰ نے ماپ اور تول اس لیے مقرر کیے ہیں کہ کمی کی جانچ ہو سکے-

مَنْ عَیَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان پر ایک گناہ کا عیب لگائے-

عَیْسٌ - نر کا مادہ پر چڑھنا-

اِعْیَاسٌ - سوکھ جانا-

تَعَیُّسٌ - سفیدی کا لک میں ہونا-

عَیْسٌ - نر کا پانی-

عِیْسٌ - سفید اونٹ' سرخ بال والے یا عمدہ ذات والے اونٹ-

عِیْسٰی - مشہور پیغمبر ہیں- (بعض نے کہا وہ مقلوب ہے یَسُوْع کا جو ایک عبرانی لفظ ہے)-

عِیْسَوِیٌّ - حضرت عیسیٰؑ کی امت والے (یعنی نصرانی جیسے موسوی حضرت موسیٰؑ کی امت والے یعنی یہودی)-

تَرْتَمِیْ بِنَا الْعِیْسُ - ہم کو سفید اونٹ لے جا رہے تھے-

وَشَدَّهَا الْعِیْسَ بِاَحْلَاسِهَا - اس کو سفید اونٹ کملیوں سمیت باندھ کر دیئے-

عَیْشٌ - یا مَعَاشٌ یا مَعِیْشٌ یا مَعِیْشَةٌ یا عِیْشَةٌ یا عَیْشُوْشَةٌ - زندہ رہنا' زندگی-

عَائِشٌ - جینے والا-

عَائِشَة - جیونی

تَعْیِیْشٌ - زندہ کرنا-

تَعَیُّشٌ - تکلف کے ساتھ زندگی بسر کرنا یعنی آرام اور راحت اور آسائش کے ساتھ-

عَائِشَةُ - مشہور بیوی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی- بڑی ذی علم، فصیح اور بلیغ تھیں-

عِیْشَةٌ - زندگی-

عَیْشٌ - کھانے اور روٹی کو بھی کہتے ہیں چونکہ آدمی اس کے استعمال سے زندہ رہتا ہے-

فَمَا كَانَ بِعَیِّشِكُمْ - (ایک روایت میں بِقِیَّتِكُمْ ہے)

مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ - بہتر زندگی سب لوگوں میں اس کی ہے- (مَعَایِش جمع ہے مَعِیْشَةٌ کی یعنی سامان زندگی)-

عَاشَ بِخَیْرٍ - وہ خیریت کے ساتھ زندگی گزارے گا-

عِیْصٌ - جھنڈ درختوں کا' جھاڑی (اس کی جمع عِیْصَانٌ اور اَعْیَاصٌ ہے) اور جڑ- (جیسے هُوَ مِنْ عِیْصِ صِدْقٍ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے)-

وَقَدْ فِتِنِیْ بَیْنَ عِیْصٍ مُؤْتَشَبٍ - تو نے مجھ کو ایک جھنڈ جھاڑی میں پھینک دیا-

عِیْص - ایک مقام کا بھی نام ہے ساحل سمندر پر مدینے کے قریب-

عَیْطٌ - لمبا ہونا ایک مدت تک حاملہ نہ ہونا-

عَیَطٌ - گردن لمبی ہونا-

تَعْیِیْطٌ - چیخنا-

تَعَیُّطٌ - لمبا ہونا' پانی پھوٹنا' لوگوں کو بلا کر لانا' چیخنا-

عِیَاطٌ - چیخ' پکار-

عِیْطٌ - عمدہ اونٹ-

فَانْطَلَقْتُ اِلٰی امْرَأَةٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَیْطَاءُ - میں ایک عورت کی طرف گیا وہ گویا لمبی گردن کی جوان اونٹنی تھی-

عَیْفٌ - یا عَیَفَانٌ یا عِیَافَةٌ یا عِیَافٌ - ناپسند کرنا' مکروہ جاننا' گھن آنا-

عِیَافَةٌ - پرندے کے نام، آواز اور گرنے سے فال لینا نیک یا بد-

اِعَافَةٌ - جانور کا پانی نہ پینا-

اِعْتِیَافٌ - سفر کے لیے توشہ لینا-

عِیْفَةٌ - چھاتی کا منہ کھولنے کے لیے زچہ کا کسی کو دودھ پلا دینا-

عِیْفَةٌ - بہتر مال-

مُتَعَیِّفٌ - پرندوں سے فال لینے والا-

مَعِیْفٌ -مکروہ' نامطبوع' ناپسند-

اَلْعِیَافَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ - پرندوں سے فال لینا اور کنکریوں سے جبت میں داخل ہے (جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے یومنون بالجبت والطاغوت عرب لوگوں میں عیافت کا بہت رواج تھا یعنی پرندوں کے اڑنے اور گرنے اور آواز کرنے سے نیک یا بد فال لینا اور بنی اسد کے لوگ اس فن میں مشہور تھے- کہتے ہیں کہ ایک بار جنات نے ان کی عیافت کا تذکرہ کیا اور آدمی بن کر ان کے پاس آئے کہنے لگے ہماری ایک اونٹنی گم ہو گئی ہے تو ایک عیافت داں کو ہمارے ساتھ کر و انہوں نے ایک لڑکے کو ساتھ کر دیا- جنوں میں سے ایک جن نے اس کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا اور چلے راستہ میں ایک عقاب ملا جس نے اپنا ایک پنکھ سمیٹ لیا تھا اور ایک پنکھ اٹھائے ہوئے تھا یہ حال دیکھ کر وہ لڑکا لرز گیا اور رونے لگا جنوں نے اس سے پوچھا کیوں روتا ہے؟ اس نے کہا اس عقاب نے ایک پنکھ گرا دیا اور ایک اٹھایا اور قسم کھا رہا ہے کہ تم آدمی نہیں ہو نہ تمہاری کوئی اونٹنی گم ہوئی ہے)-

اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَبَاالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ تَنْظُرُ وَ تَعْتَافُ فَدَعَتْهُ اِلٰی اَنْ تَسْتَبْضِعَ مِنْهَا فَاَبٰی - حضرت عبد اللہ بن عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد ایک عورت پر سے گزرے جو دیکھتی تھی اور عیافت جانتی تھی (یعنی فال لینا) اس نے (حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور محمدی دیکھ کر) ان کو بلایا تا کہ ان کا نطفہ اپنے پیٹ میں لے لیکن انہوں نے انکار کیا (کہتے ہیں کہ پھر حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ہو گیا اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ان کو رہ گیا اس کے بعد جو حضرت عبداللہ اس عورت پر سے گزرے اور اس کی درخواست قبول کی تو اس نے کہا اب مجھ کو تمہاری خواہش نہیں ہے اس نے پہچان لیا کہ نور محمدی ان کی پیشانی سے منتقل ہو گیا)-

اِنَّ شُرَیْحًا کَانَ عَائِفًا - شریح کوفہ کے قاضی عیافت جانتے تھے (یہاں عیافت سے یہ مراد ہے کہ قیافہ شناس اور صادق الحدس اور صائب الخیال تھے سچے کو جھوٹے سے پہچان لیتے تھے یہ نہیں کہ وہ پرندوں سے فال لیتے تھے جیسے عرب کے جاہلوں کا دستور تھا)-

اُتِیَ بِضَبٍّ مَّشْوِیٍّ فَعَافَهٗ وَقَالَ اَعَافُهٗ لِاَنَّهٗ لَیْسَ مِنْ طَعَامِ قَوْمِیْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بھنا ہوا گھوڑ پھوڑ (سوسمار) لایا گیا آپ نے اس کا کھانا ناپسند کیا (نفرت کی) لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا حرام نہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ (یعنی قریش) اس کو نہیں کھاتے (ان میں گھوڑ پھوڑ کھانے کا رواج نہیں ہے اس لیے میں نے اس کو ناپسند کیا- مجھ کو نفرت سی آتی ہے- یعنی کراہت طبعی یہ اور بات ہے- معلوم ہوا کہ گھوڑ پھوڑ حلال ہے)-

لَا تُحَرِّمُ الْعُیْفَةُ - عیفہ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی (لوگوں نے پوچھا عفیہ کیا ہے؟ کہا یہ ہے کہ ایک عورت بچہ جنے اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر رک جائے پھر وہ کسی چھوکری کو چھاتیوں کے منہ کھولنے کے لیے دودھ پلائے- ابوعبیدؒ نے کہا ہم عیفہ کو نہیں پہچانتے البتہ عُفَّه ایک لفظ ہے یعنی وہ دودھ جو چھاتی میں رہ جائے- ازہریؒ نے کہا عَیْفَةٌ صحیح ہے یہ عِفْتُ الشَّیْءَ اَعَافُهٗ سے نکلا ہے یعنی مجھ کو اس سے کراہت آتی ہے نفرت ہوتی ہے)-

وَرَاَوْ اطَیْرًا عَائِفًا عَلَی الْمَاءِ - ان لوگوں نے ایک پرندہ دیکھا جو پانی پر منڈلا رہا تھا (ان کو تعجب ہوا کہ اس خشک بے آب و گیاہ میدان میں پانی کہاں سے آیا)-

فَعَافَ النَّاسُ - لوگوں نے اس کو ناپسند کیا-

عَیْلٌ - یا عَیْلَةٌ - یا عُیُوْلٌ یا مَعِیْلٌ - محتاج ہونا-

عَیْلَةٌ - محتاجی' تنگ دستی' افلاس-

عَیْلٌ اور مَعِیْلٌ - محتاج کرنا' اترا کر چلنا ناز اور تبختر سے' گم شدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہونا' چل دینا' گھومنا-

تَعْیِیْلٌ - کافی ہونا' خبر گیری کرنا' عیال بنانا یا چھوڑ دینا-

اِعْیَالٌ - بہت عیال ہونا-

عَائِلٌ - محتاج-

اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْعَائِلَ الْمُخْتَالَ - اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو برا جانتا ہے (جیسے کہتے ہیں- "کبر زشت داز گدایاں زشت تر"- "تکبر برا ہے اور بالخصوص فقیر و غریب آدمی کا

تکبیر تو انتہائی قبیح ہے۔"

اَمَّا اَنَا فَلَا اَعِيْلُ فِيْهَا - میں اس میں محتاج نہیں رہنے کا-

مَا عَالَ مُقْتَصِدٌ وَّلَا يَعِيْلُ - جو شخص میانہ روی کرے (بیچ کی چال چلے نہ اسراف اور نہ بخل) فضول خرچی سے بچا رہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا-

وَتَرَى الْعَالَةَ رُءُوْسَ النَّاسِ - (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ) تو عرب محتاج لوگوں کو سردار پائے گا (جن کو ایک پیسہ میسر نہ تھا وہ مال دار اور امیر لوگوں کے سرتاج بنیں گے)-

خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً - یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے وارثوں کو محتاج اور نادار چھوڑ جائے (لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں)-

وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمْ - اس نے تم کو محتاج پایا پھر مال دار کر دیا-

يَشْكُو الْعَيْلَةَ - محتاجی اور تنگدستی کا شکوہ کرتا تھا-

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيْلًا - بعض بات اس شخص سے کہی جاتی ہے جو اس کو سننا نہیں چاہتا یا اس کا اہل نہیں ہوتا - (یہ عَنَتِ الضَّالَّةُ سے نکلا ہے- یعنی گمشدہ جانور کا پتہ معلوم نہ ہو اور اس کو کدھر ڈھونڈھے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یعنی بات بے کار ہوتی ہے- جیسے نااہل کو نصیحت)-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى الْعَائِلِ الْمَزْهُوِّ - اللہ تعالیٰ مغرور محتاج کو دیکھے گا بھی نہیں (یہ اسم مفعول بمعنی اسم فاعل کے ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا - یعنی بات وبال ہوتی ہے (مثلاً ایسی بات کہنا جس سے کوئی ناراض ہو یا خلاف مصلحت ہو یا گناہ کی بات ہو یا مخاطب اس کے سمجھنے کے لائق نہ ہو یا مخاطب اس کو خود جانتا ہو لیکن بے فائدہ کہی جائے)-

وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ - جو مال اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ پہلے ان لوگوں کو دیا جائے جو اپنے سے متعلق ہیں- (یعنی محتاج عزیز و اقرباء ان سے جو بچے وہ غیر محتاجوں کو دے- مطلب یہ ہے کہ خیرات میں ناطہ داروں کو مقدم رکھے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَيْلَةِ - تیری پناہ محتاجی سے-

مَنْ عَقَلَ عَنِ اللّٰهِ كَانَ غِنَاهُ فِي الْعَيْلَةِ - جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عقل دی وہ محتاجی میں بھی بے پرواہ رہے گا (جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اسی پر خوش رہے گا اور زیادہ کی طمع نہ کرے گا نہ اس کے لیے رنجیدہ ہوگا)-

عِيْلَ صَبْرِيْ - میرا صبر ختم ہو گیا اب تحمل کی طاقت نہیں ہے-

عَيْمٌ - یا عَيْمَةٌ - دودھ کی خواہش کرنا

عَيْمَانٌ - دودھ کی خواہش کرنے والا مرد-

عَيْمٰى - اس کا مؤنث-

اِعَامَةٌ - بن دودھ چھوڑ دینا' بن دودھ رہ جانا-

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْعَيْمَةِ وَالْغَيْمَةِ وَالْاَيْمَةِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دودھ کی خواہش اور پیاس کی شدت اور بن عورت (مجرد رہنے) سے پناہ مانگتے تھے-

اِذَا وَقَفَ الرَّجُلُ عَلَيْكَ غَنَمَهُ فَلَا تَعْتَمْهُ - جب کوئی شخص اپنی بکریاں سامنے لا کر کھڑی کر دے تو عمدہ بکریاں مت چھانٹ (یہ آپؐ نے زکوۃ کے تحصیلدار سے فرمایا- مطلب یہ ہے کہ زکوۃ میں اوسط درجہ کا مال لے نہ بہت عمدہ نہ بالکل خراب)-

اِعْتِيَامٌ - عمدہ مال لینا-

عِيْمَه - بہترین مال-

يَعْتَامُهَا صَاحِبُهَا شَاةً شَاةً - ان میں سے عمدہ عمدہ چن کر ایک ایک بکری لے-

بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُنْفِقُ مَالَ اللّٰهِ فِيْمَنْ تَعْتَامُ مِنْ عَشِيْرَتِكَ - مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم اللہ کا مال (یعنی بیت المال میں سے) اپنے کنبہ والوں میں جن کو پسند کرتے ہو خرچ کرتے ہو-

رَسُوْلُهُ الْمُجْتَبٰى مِنْ خَلَائِقِهٖ وَالْمُعْتَامُ لِشَرْعِ حَقَائِقِهٖ - اس کے پیغمبر جو اس کی مخلوقات میں سے چنے گئے ہیں اور شریعت کے حقائق بیان کرنے کے لیے منتخب کئے گئے ہیں-

عَيْنٌ - نظر لگانا' جاری ہونا-

عِيَانَةٌ - خبر لانا' جاسوسی کرنا-

عَيْنٌ - جاسوس کو بھی کہتے ہیں' آنکھ تک کھودنا-

عَیَنٌ -اور عِینَۃٌ- آنکھ کی سیاہی بڑی ہونا-

تَعْیِیْنٌ- عین لکھنا' بیع یا شرائے عینہ کرنا' تازہ اور شگوفہ دار ہونا' ایک میعاد پر اسباب بیچنا' پھر اس قیمت سے کم پر نقد خرید کر لینا (اسی کو بیع عینہ کہتے ہیں) لڑائی ڈالنا' موتی میں سوراخ کرنا' منہ پر برائی کرنا' تازی مشک میں پانی ڈالنا' خاص کرنا' واضح کرنا-

عَیْنٌ- آنکھ اور چشمہ اور آفتاب اور شہر کے رہنے والے اور معتبر اور شریف اور معزز آدمی کو بھی کہتے ہیں-

مَجْلِسُ الْاَعْیَانِ- وزیروں کی مجلس اور رؤسائے ملک کی یعنی ہاؤس آف لارڈس-

مُعَایَنَۃٌ- دیکھنا' حقیقی بھائی ہونا-

اِعْتِیَانٌ- جاسوس بننا-

اِنَّہٗ بَعَثَ بَسْبَسَۃَ عَیْنًا یَوْمَ بَدْرٍ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبسہ کو جاسوس بنا کر بدر کے دن بھیجا-

اِعْتَانَ لَہٗ -خبر لایا ان کے لئے-

کَانَ اللّٰہُ قَدْ قَطَعَ عَیْنًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ -اللہ تعالٰی نے مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی ہم پر سے اڑا دی-

خَیْرُ الْمَالِ عَیْنٌ سَاھِرَۃٌ لِعَیْنٍ نَائِمَۃٍ- عمدہ اور بہترین مال ایک چشمہ ہے جو جاری رہے جس کا مالک سو رہا ہو (آرام کے ساتھ بے فکری سے گزار رہا ہو)-

اِذَا نَشَاَتْ بَحْرِیَّۃً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ فَتِلْکَ عَیْنٌ غُدَیْقَۃٌ- جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے پھر شام کے ملک کی طرف جائے تو یہ ایک چشمہ ہے بہت پانی والا (یعنی اکثر ایسا ابر خوب برستا ہے- نہایہ میں ہے کہ عین ملک کے قبلہ کی داہنی جانب کو کہتے ہیں- بعض نے کہا عین وہ ابر ہے جو قبلہ کی طرف سے آئے)-

اِنَّ مُوْسٰی فَقَأَ عَیْنَ مَلَکِ الْمَوْتِ بِصَکَّۃٍ صَکَّھَا- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے موت کے فرشتوں (حضرت عزرائیل علیہ السلام) کی آنکھ پھوڑ دی ایک تھپڑ مار کر (شاید حضرت عزرائیل آدمی کی شکل بن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے ہوں گے اس صورت میں تھپڑ سے آنکھ پھوڑے جانے میں کوئی استبعاد نہیں ہے علی الخصوص اس وجہ سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت طاقت ور تھے- بعض نے کہا آنکھ پھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ حضرت موسیٰ نے ان سے سخت کلامی کی مگر یہ تاویل فاسد ہے- کیونکہ دوسری روایت میں یوں ہے فرد اللہ عینہ اللہ تعالٰی نے پھر ان کی آنکھ درست کر دی)-

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَنْظُرُ فِی الطَّوَافِ اِلٰی حَرَمِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَطَمَہٗ عَلِیٌّ فَاسْتَعْدٰی عَلَیْہِ عُمَرَ فَقَالَ ضَرَبَکَ بِحَقٍّ اَصَابَتْہُ عَیْنٌ مِّنْ عُیُوْنِ اللّٰہِ- ایک شخص خانہ کعبہ کے طواف میں (جہاں مرد عورت سب مل کر طواف کیا کرتے ہیں) مسلمانوں کی عورتوں کو گھورا کرتا حضرت علیؓ نے اس کو ایک تھپڑ مارا- اس نے حضرت عمرؓ سے فریاد کی- حضرت عمرؓ نے کہا کہ علیؓ نے تجھ کو حق پر مارا (تیری سزا یہی تھی) تو وہ ہے جس پر اللہ کی آنکھوں میں سے ایک آنکھ پڑ گئی (یعنی اللہ کے اولیاء میں سے ایک ولی نے تجھ کو دیکھ لیا اور تیرے قصور کی سزا دی)-

اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا- نظر لگنا برحق ہے اور جو تم سے (بدنظری کے علاج میں) غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو غسل کرو (اور وہ پانی جس سے غسل کیا اس پر ڈال دو جس کو تمہاری نظر لگ گئی ہو یہ بدنظری کا علاج ہے کہ نظر لگانے والا شخص اپنے اعضاء کو دھو کر وہ پانی اس شخص پر ڈالے جس کو نظر لگ گئی ہو تو اللہ کے حکم سے اس کو شفا ہو گی)-

عَائِنٌ -نظر لگانے والا-

مَعِیْنٌ- جس کو نظر لگ گئی ہو-

کَانَ یُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَیَتَوَضَّأُ ثُمَّ یُغْسَلُ مِنْہُ الْمَعِیْنُ- نظر لگانے والے کو حکم دیا جاتا پھر وہ وضو کرتا (اور اعضائے نہانی کو بھی دھوتا- اس غسل کی کی ترکیب اوپر مفصل گزر چکی ہے) پھر اسی پانی سے وہ شخص نہلایا جاتا جس کو نظر لگی ہے-

عِیْنَ فُلَانٌ- اس کو نظر لگی-

لَا رُقْیَۃَ اِلَّا مِنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَۃٍ- منتر جو بہت فائدہ دیتا ہے وہ دو ہی باتوں میں ایک تو نظر بد میں دوسرے سانپ بچھو کے کاٹنے میں (اگرچہ اور بیماریوں میں بھی منتر کرنے کی آپ نے اجازت دی اور صحابہؓ نے بھی ایسے منتر کئے ہیں مگر ان دو چیزوں میں منتر بہت فائدہ مند ہے جیسے تجربہ سے معلوم ہوا ہے اس

حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سوائے ان دو باتوں کے دوسری بیماریوں میں منتر کرنا درست نہیں ہے خود بخار کا منتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے)۔

مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنٍ حَاسِدٍ - ہر نفس کی برائی سے یا حسد کرنے والی آنکھ سے۔

اِنَّهٗ قَاسَ الْعَيْنَ بِبَيْضَةٍ جَعَلَ عَلَيْهَا خُطُوْطًا وَاَرَاهَا اِيَّاهُ - حضرت علیؓ نے بصارت کے نقصان کا اندازہ یوں کیا کہ ایک انڈے پر کالی لکیریں کیں اور اس کو دکھلائی (یعنی جس کو ضرب لگی تھی اور اس کی وجہ سے بینائی میں فرق آ گیا تھا پہلے اس انڈے کو اتنے فاصلے پر رکھتے کہ اچھی آنکھ والا ان لکیروں کو دیکھ سکے پھر اتنے فاصلہ پر کہ جس کی بینائی میں نقص آ گیا ہو وہ دیکھ سکے اب دونوں فاصلوں کے درمیان فرق معلوم کرنے سے یہ جان لیا کہ بصارت میں اتنا فرق آ گیا ہے اسی حساب سے جنایت کرنے والے کو دیت دینا ہو گی۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ عمل ابر کے دن نہ کرنا چاہیے جیسے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کیونکہ ابر میں روشنی کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ساعت کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ دوسرے ایک اور شبہ اس عمل میں یہ ہے کہ صحیح بصارت والوں کو بھی بصارت میں قوت اور ضعف کے ساتھ اختلاف ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کے ضرب لگی ہے اس کی بصارت خلقۃً ضعیف ہو مثلاً شارٹ سائٹ والوں کی آنکھ گو صحیح ہوتی ہے مگر دور کی چیز ان کو برابر نظر نہیں آتی)۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ - بہشت میں بڑی آنکھ والی حوروں کا جمگھٹا ہے۔ (عِیْنٌ جمع ہے عَیْنَاءُ کی یعنی بڑی آنکھ والی عورت مرد کو اَعْیَنُ کہیں گے)۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ الْعِيْنِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی آنکھ والے کتوں کے قتل کا حکم دیا۔ (کیونکہ اس قسم کے کتے اکثر موذی ہوتے ہیں اور جلدی دیوانے ہو جاتے ہیں)۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَعْيَنَ اَدْعَجَ - اگر اس عورت کا بچہ کالی اور بڑی آنکھ والا پیدا ہوا۔

وَاللّٰهِ لَعَيْنُكَ اَكْبَرُ مِنْ اَمَدِكَ - (حجاج نے امام حسن بصریؒ سے کہا) قسم خدا کی تمھارا منظر اور مشاہدہ تمھاری عمر کی میعاد سے بڑھ کر ہے۔

اَعْيَنَ ذُوْاَلْيَتَيْنِ - بڑی آنکھ والا دو بڑے بڑے سرین والا۔

اَللّٰهُمَّ عَيِّنْ عَلٰى سَارِقِ اَبِيْ بَكْرٍ - یا اللہ ابوبکرؓ کے چور کو پہچنوا دے۔ (اس کو ظاہر کر دے)۔

اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰو - ہائیں یہ تو بالکل سود ہے۔

اِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ - سگے بھائی وارث ہوتے ہیں ان کے ہوتے ہوئے سوتیلوں کو کچھ نہیں ملتا۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الْعِيْنَةَ - بیع عینہ کو انہوں نے مکروہ جانا (اس کی تعریف اوپر گزر چکی ہے اکثر علماء نے اس کو اس وجہ سے مکروہ رکھا ہے کہ سود خوروں نے اس کو ایجاد کیا ہے)۔

اِنِّيْ لَمْ اَفِرَّيَوْمَ عَيْنَيْنِ - (عبدالرحمٰن بن عوف نے طنز اور تعریض کی راہ سے حضرت عثمانؓ سے کہا) میں تو عینین کے دن نہیں بھاگا تھا (یعنی احد کے دن جس دن حضرت عثمانؓ بھاگ نکلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا اور قرآن میں اتارا لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ - اسی لئے حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ تم اس قصور پر مجھ پر کیوں ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا)۔

عَيْنَيْنِ - وہ پہاڑ ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں تیر اندازوں کو مقرر کیا تھا۔

عَامَ عَيْنَيْنِ - جنگ احد کے سال۔

فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا - ان کی آنکھ بیمار ہو گئی۔

لَكَانَ عَيْنًا مَّعِيْنًا - (اگر حضرت ہاجرہؑ اس پانی کی حرص کر کے اس کو مشک میں نہ بھر لیتیں (یا اس کے گرد مینڈ نہ باندھتیں) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ رہتا ہے۔ (مجمع البحار میں غلطی سے بجائے حضرت ہاجرہؑ کے حضرت سارہؑ کا نام لکھا ہے یہ سہو ہے)۔

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عَيَانًا - تم اپنے مالکوں کو کھلم کھلا دیکھو گے (یعنی بے حجاب سامنے یہ آنکھ بہشت کی ہو گی ورنہ دنیا کی

آنکھ اس کو نہیں دیکھ سکتی)۔
فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ - ایک شخص نے ان لوگوں کو جن سے سائل نے سوال کیا تھا پیچھے چھوڑا اور خود آگے بڑھ کر چپکے سے سائل کو دیا۔ (ایک روایت میں تخلف عن اعیانھم ہے یعنی ان کے پیچھے رہ گیا اور چھپ کر سائل کو دیا)۔
لَوْ سَمِعَكَ كَانَتْ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ - اگر وہ (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہیں تیری بات سن پائیں کہ تو نے ان کو نبی کہا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (خوشی کے مارے پھولے نہ سمائیں گے کہ یہودیوں نے میری نبوت کی تصدیق کی)۔
لَوْ اَتَوُا الْاَمْرَ عَيَانًا - اگر کھلم کھلا بغیر مکر اور تدلیس کے ایسا کرتے۔
يُقْبَلُ التَّوْبَةُ مَالَمْ يُعَايِنْ مَلَكَ الْمَوْتِ - توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک آدمی موت کے فرشتہ کو نہیں دیکھتا۔
لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ - البتہ بدنظر اس سے آگے بڑھ جاتی ہے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ بعضے لوگوں نے اس میں یہ اشکال کیا ہے کہ بدنظر بغیر قصد کے کیونکر اثر کرتی ہے اور معیون کو اس سے کیوں نقصان پہنچتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لوگوں کے طبائع مختلف ہیں کبھی کوئی عورت اپنا ہاتھ دودھ کے برتن میں ڈالی دیتی ہے تو وہ دودھ پھٹ جاتا ہے اور کبھی باغ میں جاتی ہے تو وہاں کے درخت سوکھ جاتے ہیں گو وہ ان کو ہاتھ نہ لگائے۔)
مَا اَبْيَنَ الْحَقَّ لِذِيْ عَيْنَيْنِ - آنکھ والے کے لئے حق بات خوب روشن ہے (آنکھ سے مراد یہاں دل کی آنکھ ہے یعنی بصیرت اور عقل سلیم)۔
اِخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلٰى عَيْنَيْكَ - مجلسوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر چن (جس مجلس میں بیٹھنے سے دین یا دنیا کا فائدہ ہو اس کو اختیار کر۔ اور جہاں نقصان ہو یا کچھ فائدہ نہ ہو اس کو چھوڑ دے)۔
قَالَ لَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْعِيْنَةِ - (امام ابوعبداللہؒ نے فرمایا) بیع عینہ میں کچھ قباحت نہیں۔
عَيْنٌ - نقد کو بھی کہتے ہیں (اس کے مقابل دین ہے یعنی ادھار)۔

عَيٌّ - یا عَيَاءٌ - تھک جانا، رک جانا، راہ نہ پانا، عاجز ہونا۔
تَعْيِيَةٌ - اور مُعَايَاةٌ - ایسی بات کہنا جس سے ہدایت نہ ہو۔
اِعْيَاءٌ - عاجز ہونا، تھک جانا، تھکا دینا، عاجز کرنا، تَعَيِّيْ یا تَعَايِيْ یا اِسْتِعْيَاءٌ - تھک جانا۔
زَوْجِيْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ - میرا خاوند تو بالکل ڈھیلا، نامراد، بات کرنے سے عاجز ہے۔
شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ - جاہل کا علاج یہ ہے کہ جاننے والوں سے دریافت کرے۔
فَاَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيَّ بِشَاْنِهَا - راستہ میں ہدی کا جانور سقط ہو جائے پھر ہدی لے جانے والا اس کے باب میں حیران ہو (کہ اب اس کو کیا کروں وہ تو مکہ تک جا نہیں سکتا)۔
فِعْلُهُمُ الدَّاءُ الْعَيَاءُ - ان کا کام ایک لاعلاج بیماری ہے۔ (جس کے علاج سے اطباء عاجز ہیں)۔
وَمُهِمَّةٍ اَعْيَا الْقُضَاةَ عَيَاؤُهَا - وہ مہم مسئلہ جس نے قاضیوں کو تھکا دیا (یعنی اس میں فتوی دینا دشوار ہو گیا۔ وہ مسئلہ ہے کہ ایک مرد کی فرج بھی ہے عورت کی طرح یعنی خنثی ہے تو اس کو مرد کا سا حصہ ترکہ میں ملے گا یا عورت کا۔ ابن شہابؒ زہری نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ جدھر سے اس کی منی نکلتی ہے اس کا اعتبار ہوگا۔)
فَاَبْطَاَبِيْ جَمَلِيْ وَاَعْيٰى - میرا اونٹ سست چلا اس نے دیر لگائی اور تھک گیا۔
اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ مِنَ الْاِيْمَانِ - شرم اور کم گوئی (ہر بات کو سوچ سمجھ کر کہنا ایمان کی نشانی ہے) اور بدزبانی اور بک بک نفاق کی نشانی ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَيَّ الْحَيَّ - اللہ تعالی کم گو شرم کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔
فَاِنْ نَسِيَ الْاِمَامُ اَوْتَعَايَا فَقَوِّمُوْهُ - اگر امام نماز میں بھول جائے یا رک جائے تو اس کو درست کر دو بتلا دو۔
فَاِنْ اَعْيَانَا شَيْءٌ تَلَقَّانَا بِهٖ رُوْحُ الْقُدُسِ - اگر ہم لوگ کسی بات کے بتانے میں عاجز ہو جاتے ہیں تو روح القدس ہمارے پاس کر بتلا دیتی ہے۔

غ

کتاب الغین غ

غین معجمہ انیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کا عدد ایک ہزار ہے۔

غاغاء۔ پہاڑی کوؤں کی آواز۔

باب الغین مع الباء

غِبٌّ۔ ایک دن آنا اور ایک دن نہ آنا۔

غَبٌّ اور غُبُوْبٌ۔ ایک دن جانوروں کا پانی پینا' ایک دن پیاسے رہنا۔

غِبٌّ۔ گوشت کا باسی یا بدبودار ہونا۔

حُمَّى الْغِبِّ۔ ایک دن درمیان کا بخار' باری کا بخار۔

تَغْبِیْبٌ۔ مبالغہ نہ کرنا' حلق پکڑنا' دفع کرنا' بگڑ جانا۔

اِغْبَابٌ۔ ایک دن درمیان آنا۔

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ ایک دن بیچ ملاقات کیا کر محبت زیادہ ہو گی۔ (اہل عرب کہتے ہیں غَبَّ الرَّجُلُ۔ جب کئی روز کے بعد ملاقات کو آئے) (حسن نے کہا ہر ہفتہ میں ایک بار)۔

اَغِبُّوْا فِیْ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ۔ بیمار کی پرسش کو ایک دن درمیان جاؤ (کیونکہ روزانہ جانے سے اس کو تکلیف ہوگی)۔

نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔ بالوں میں روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا (ایک دن بیچ کر کے مضائقہ نہیں۔ کیونکہ روز کنگھی کرنا اور بناؤ سنگار کرنا عورتوں ہی کو زیب دیتا ہے' مردوں کو ایسی زیب و زینت میں مشغول ہونا نہیں چاہیے)۔

لَا یَاْکُلُوْنَ اللَّحْمَ اِلَّا غِبًّا۔ ایک دن بیچ گوشت کھاتے تھے (روزانہ نہیں کھاتے تھے تاکہ اس کی عادت نہ پڑ جائے اور بغیر گوشت کے کھانا دل کو نہ لگے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ گوشت کو روزانہ مت کھاؤ' اس کی لت شراب کی سی پڑ جاتی ہے)۔

یُغَبِّبُ عَنْ هَلَاكِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کی زیادہ ہلاکت کی خبر نہیں دیتے تھے۔

غَبَّبَ فِیْهَا۔ اس نے میری حاجت پوری کرنے میں مبالغہ نہیں کیا۔

فَقَاءَتْ لَحْمًا غَابًّا۔ اس نے قے میں بدبودار گوشت نکالا۔

غَبَّ اللَّحْمُ اور اَغَبَّ فَهُوَ مُغِبٌّ۔ گوشت' بدبودار ہو گیا۔

لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ ذِیْ تَغِبَّةٍ۔ فسادی آدمی کی (فتنہ پرداز کی) گواہی قبول نہ ہوگی۔

مَاضَرَّكَ مَازُوِیَ عَنْكَ اِذَا حَمِدْتَ مَغَبَّتَهٗ۔ جو چیز تجھ کو نہ ملے اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا جب انجام اچھا ہو۔

مَغَبَّةٌ اور غِبٌّ۔ عاقبت اور انجام کو بھی کہتے ہیں۔

غَبْثٌ۔ مسکہ اور پنیر ملانا' لت کرنا۔

اِغْبِثَاثٌ۔ خاکی رنگ ہونا۔

غَبِیْثَةٌ۔ مسکہ اور پنیر لت کیا ہوا۔

اَغْبَثُ۔ خاکی رنگ۔

غَبْرٌ۔ زخم مندمل ہونا اس طرح کہ اس میں چور رہ جائے' پھر اس میں سے خون اور پیپ رواں ہو۔

غُبُوْرٌ۔ ٹھہرنا' باقی رہنا' گزر جانا' خاکی رنگ ہونا۔

تَغْبِیْرٌ - غبار اڑانا' خاکی رنگ ہونا کوشش کرنا-

تَغَبُّرٌ - عورت سے بچہ حاصل کرنا' جو دودھ تھن میں رہ گیا ہو اس کو دوھ لینا-

اِغْبِرَازٌ - گرد آلود ہونا-

غَابِرٌ - باقی اور ماضی-

غُبَّرٌ - باقی (اس کی جمع غُبَّرَاتٌ ہے)-

غُبَارٌ - گرد' باریک خاک جو ہوا میں اڑتی ہے-

غُبْرٌ - دودھ کا بقیہ یا حیض کا-

بَیْنَا رَجُلٌ فِیْ مَفَازَۃٍ غَبْرَاءَ - ایک شخص ایک جنگل میں تھا جس میں سے نکلنے کا راستہ اس کو معلوم نہ ہوتا تھا-

مَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ وَلَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ اَصْدَقَ لَھْجَۃً مِّنْ اَبِیْ ذَرٍّ - نہ زمین نے اٹھایا اور نہ آسمان نے سایہ کیا اس شخص پر جو ابوذرؓ سے زیادہ زبان کا سچا ہو (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ انتہائی سچے آدمی ہیں ان سے بھی زیادہ سچا شخص کوئی زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں گزرا)-

یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ - ہر خاک آلود جگہ سے نکلیں گے (یعنی غربت زدہ جھونپڑوں سے جو ہمیشہ خاک آلود رہتے ہیں)-

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا یَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مِنَ الْجُوْعِ الْاَغْبَرِ وَالْمَوْتِ الْاَحْمَرِ - اگر تم اس کو جانتے ہوتے جو اس امت میں گرد آلود' بھوک اور لال موت ہوگی (گرد آلود بھوک سے قحط اور خشک سالی مراد ہے کیونکہ اس میں برسات نہ ہونے سے گرد اڑتی رہتی ہے اور جو آسمان بھی گرد آلود رہتا ہے- اور لال موت سے قتال اور خون ریزی مراد ہے- مطلب یہ ہے کہ اس امت میں قحط ہوں گے اور خون ریزیاں اور جنگیں ہوں گی)-

یُخَرِّبُ الْبَصْرَۃَ الْجُوْعُ الْاَغْبَرُ وَالْمَوْتُ الْاَحْمَرُ - بصرہ قحط اور خون ریزی سے تباہ ہوگا-

فَخَرَجُوْا مُغْبِرِیْنَ ھُمْ وَدَوَابُّھُمْ - وہ اور ان کے جانور غبار اڑاتے ہوئے نکلے (یعنی بڑی کوشش سے اس کی مطلب میں دوڑتے ہوئے- کیونکہ جو کوئی اس طرح سے کسی چیز کے حاصل کرنے کے لئے نکلے گا وہ خاک اڑاتا ہوا جلدی جلدی چلے گا (عرب کہتے ہیں: اَغْبَرَ فِیْ طَلَبِہٖ - اس کی طلب میں کوشش کی- خوب خاک اڑائی)-

قَدِمَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ فَرَاَیْتُہٗ مُغْبِرًا فِیْ جَھَازِہٖ - ایک شخص مدینہ والوں میں سے آیا میں نے ان کو دیکھا' اس کا سامان تیار کرنے میں وہ کوشش کر رہے تھے-

اِنَّہٗ کَانَ یَحْدُرُ فِیْمَا غَبَرَ مِنَ السُّوْرَۃِ - جتنی سورۃ باقی تھی اس کو آپ جلدی جلدی پڑھ رہے تھے-

اِنَّہٗ اِعْتَکَفَ الْعَشْرَ الْغَوَابِرَ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی اخیر دس راتیں جو باقی رہی تھیں ان میں اعتکاف کیا-

سُئِلَ عَنْ جُنُبٍ اِغْتَرَفَ بِکُوْزٍ مِّنْ جُبٍّ فَاَصَابَتْ یَدُہُ الْمَاءَ فَقَالَ غَابِرُہٗ نَجِسٌ - (حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا' ایک شخص جنب تھا (اس کو غسل کی حاجت تھی) اس نے ایک کوزہ لے کر گھڑے سے پانی نکالا) لیکن اس کا ہاتھ پانی سے لگ گیا- انہوں نے کہا کہ گھڑے میں بچا ہوا پانی ناپاک ہو گیا- (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا اجتہاد تھا- مگر اکثر علماء کے نزدیک اگر جنب کے ہاتھ پر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو تو پانی نجس نہ ہو گا کیونکہ جنابت نجاست حکمی ہے نہ کہ حقیقی اور صحیح حدیث میں ہے کہ مومن نجس نہیں ہوتا اور اہل حدیث کے نزدیک جب تک پانی کا کوئی وصف نہ بدلے پانی ناپاک نہیں ہوتا' قلیل ہو یا کثیر- اور یہی مذہب دلیل کے اعتبار سے قوی ہے)-

فَلَمْ یَبْقَ اِلَّا غُبَّرَاتٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ یا غُبَّرُ اَھْلِ الْکِتَابِ - اہل کتاب میں سے کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں-

غُبَّرَاتٌ جمع ہے غُبَّرٌ کی اور غُبَّرٌ جمع ہے غَابِرٌ کی-

وَلَا حَمَلَتْنِی الْبَغَایَا فِیْ غُبَّرَاتِ الْمَالِیْ - مجھ کو فاحشہ عورتوں نے حیض کے لتوں میں نہیں اٹھایا (یعنی میں نے لونڈیوں کی گود میں پرورش نہیں پائی)-

بِفَنَائِہٖ اَعْنُزٌ دَرُّھُنَّ غُبَّرٌ - اس کے مکان کے صحن میں چند بکریاں ہیں جن کا دودھ تھوڑا ہے-

اَکُوْنُ فِیْ غُبْرِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیَّ - مجھ کو پچھلے لوگوں میں

رہنا زیادہ پسند ہے اگلوں میں رہنے سے جن کا نام مشہور ہے (یہ حضرت اویس قرنی نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ شہرت اور ناموری مجھ کو پسند نہیں ہے۔گمنای اور خمول مجھ کو زیادہ پسند ہے)۔

ایک روایت میں فِیْ غَبْرَاءِ النَّاسِ – ہے یعنی گرد آلودہ محتاج، مفلس لوگوں میں رہنا مجھ کو زیادہ پسند ہے۔

بَنُوْ غَبْرَاءَ۔محتاجوں کو کہتے ہیں۔

اِيَّاكُمْ وَالْغُبَيْرَاءَ فَاِنَّهَا خَمْرُ الْعَالَمِ – غبیراء شراب سے بچو (جو جوار سے بنائی جاتی ہے) وہ تمام عالم کے نزدیک شراب ہے (یعنی سب لوگ اس کو شراب کہتے ہیں اور دوسری تمام شرابوں کی طرح نشہ کرتی ہے یا سب لوگ اس شراب کا استعمال کرتے ہیں)۔

يَرٰى اَبَاهُ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ – (قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر کو دیکھیں گے اس پر گرد وغبار اور تاریکی ہوگی (یعنی پریشان حال خاک آلود رنگ کالا پڑ گیا ہوگا)۔

لَا يَغُرَّنَّكَ عِزًّا لِلدُّنْيَا فَاِنَّهٗ ذَاهِبٌ – دنیا کی (چند روز) عزت پر غرور نہ کر اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے (ذرا سی دیر میں بادشاہ سے فقیر ہو جاتے ہیں اور عزت کے بجائے ذلت سے سابقہ پڑتا ہے)۔

مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا – دنیا کا جو زمانہ باقی رہا ہے (یا گزر چکا ہے۔صحیح پہلے معنی ہیں)۔

اَلْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ الْغَابِرُ – موتی کی طرح چمکتا ستارہ جو ڈوبنے کے قریب ہو یا آسمان کے کنارے میں باقی رہ گیا ہو۔(ایک روایت میں اَلْغَائِرُ یعنی مغرب کی طرف نیچے اترا۔ اس کے علاوہ ایک روایت میں اَلْغَارِبُ ہے ایک میں اَلْعَازِبُ ہے)۔

فَنَحَرَ مَا غَبَرَ – جو اونٹ باقی رہ گئے تھے (یعنی ۶۳ اونٹ) وہ حضرت علیؓ نے نحر کر دیئے۔ اس دن کل سو اونٹ نحر ہوئے تھے۔۳۷ اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے نحر کئے باقی کو حضرت علیؓ نے نحر کر دیا)۔

اِغْبَرَّتْ – غبار آلودہ ہوگئی۔

وَاخْلُفْهُ فِي الْغَابِرِيْنَ – جو لوگ باقی رہ گئے ہیں ان میں تو اس کا قائم مقام رہ (یعنی ان کی حفاظت اور نگہبانی کر)۔

وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ يَا اَللّٰهُمَّ اخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ – (معنی وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے یعنی اس کے وارثوں اور پس ماندوں میں تو اس کا جانشین رہ)۔

كَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا – حضرت فاطمہؓ اپنے گھر میں خود جھاڑ دیا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے خاک آلودہ ہو گئے (آپ خود اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں، روٹی پکاتیں اور گھر کے تمام کاروبار کو خود ہی انجام دیتیں)۔

اِنْهَهُمْ عَنْ غُبَيْرَاءِ السُّكْرِ – ان کو جواری کا شراب پینے سے جو نشہ لاتی ہے منع کر (غُبَيْرَاء کو سکر کی طرف اس لئے مضاف کیا کہ ایک ''غبیراء التمر' ہوتا ہے جو عناب کی طرح ایک میوہ ہے)۔

غَبَسٌ – تاریک ہونا – (جیسے اِغْبَسَاسٌ اور اِغْبِيْسَاسٌ ہے)۔

لَا اٰتِيْكَ مَا غَبَا غُبَيْسٌ – میں تیرے پاس اس وقت تک نہیں آؤں گا جب تک بھیڑیا ایک دن بیچ بکریوں کے پاس آتا رہے (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)۔

اِذَا اسْتَقْبَلُوْكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَقْبِلْهُمْ حَتّٰى تَغْبَسَهَا – جب لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر تیرے سامنے آئیں اور تو اس وقت پہنچے جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو چکے ہوں تو ان کی طرف اپنا منہ کر اس کو کالا کرنے کے لئے (یعنی جب تو ایسا عمل کرے گا تو تیرا ضمیر محجوب ہوگا۔ممکن ہے اس احساس ندامت کے بعد تیری نماز جمعہ فوت نہ ہو)۔

كَالذِّئْبَةِ الْغَبْسَاءِ فِيْ ظِلِّ السَّرَبِ – خاکی بھیڑیئے کی طرح جو سرنگ کے سایہ میں ہو۔

غَبَشٌ – بقیہ تاریکی جس میں سفیدی ملی ہو (جیسے اِغْبَاشٌ ہے)۔

تَغَبُّشٌ – ظلم کرنا، کسی پر جھوٹا دعویٰ کرنا۔

غَابِشٌ – جھوٹا، مکار، فریبی۔

اِنَّهٗ صَلَّى الْفَجْرَ بِغَبَشٍ – آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز تاریکی میں پڑھی (یعنی اول وقت صبح صادق ہوتے ہی جب رات کی تاریکی کے اثرات باقی تھے)۔

غَبَشٌ - عین صبح صادق کے وقت کو کہتے ہیں -

غَبَسٌ - یہ وقت غَبَشٌ کے بعد کا ہے -

غَلَسٌ - یہ وقت غَبَسٌ کے بعد کا ہے - (مذکورہ بالا حدیث میں جو ایک دوسری روایت کے ذریعہ بیان ہوئی ہے اس میں بِغَبَسٍ کا لفظ بیان ہوا ہے سین مہملہ سے) -

قَمَشَ عِلْمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ - ایک دھوکا دینے والا علم فتنہ کی تاریکیوں میں حاصل کیا -

اَغْبَشَ اللَّيْلُ - رات تاریک ہوگئی سفیدی کے ساتھ -

غَبْطٌ - جانور کے سرین ٹٹولنا' اس کا مٹاپا دبلا پن دریافت کرنے کے لئے - رشک کرنا (یعنی دوسرے کے مال وجاہ کی آرزو کرنا اس کے زوال کی خواہش نہ کرکے اور اگر دوسرے کا زوال چاہ کر اپنے لئے خواہش کرے تو وہ حسد ہے) -

غِبْطَةٌ - رشک -

تَغْبِيْطٌ - رشک دلانا' آرزومند بنانا -

اِغْتِبَاطٌ - آرزو کرنا' نیک حال ہونا' خوش ہونا -

اِغْبَاطٌ - گھانس کا زمین کو ڈھانپ لینا' برابر پانی سے بھر جانا -

غَبُوْطٌ - وہ اونٹنی کہ جب تک ہاتھ اس کی پیٹھ پر نہ پھیریں اس کا موٹا پن یا دبلا پن معلوم نہ ہو -

سَمَاءٌ غَبَطِيٌ - مسلسل برسنے والا ابر -

اَرْضٌ مَغْبَطَةٌ - وہ زمین جو سبزی سے ڈھکی ہوئی ہو (یعنی سرسبز و شاداب ہو) -

سُئِلَ هَلْ يَضُرُّ الْغَبْطُ قَالَ لَا اِلَّا كَمَا يَضُرُّ الْعِضَاهُ الْخَبْطُ - آنحضرت سے پوچھا گیا کیا رشک کرنا بھی نقصان پہنچاتا ہے (رشک یعنی دوسرے کی نعمت کی آرزو کرنا مگر اس کا زوال نہ چاہنا) آپ نے فرمایا نہیں مگر اسقدر نقصان پہنچاتا ہے جیسے جنگلی کانٹے دار درخت کے پتے جھاڑنا (اگرچہ پتے جھاڑنے سے درخت کو کسی قدر نقصان پہنچتا ہے مگر پھر پتے اگ جاتے ہیں اور درخت سرسبز رہتا ہے - مطلب یہ ہے کہ رشک کرنے سے اگرچہ ثواب میں کمی ہو جاتی ہے مگر آدمی کا نیک عمل قائم رہتا ہے' برخلاف حسد کرکے کہ اس سے تو نیک اعمال سب اکارت ہو جاتے ہیں) -

عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمْ اَهْلُ الْجَمْعِ - نور کے منبروں پر ہوں گے تمام مجمع والے (اہل حشر) ان پر رشک کریں گے -

يَغْبِطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ - اگلے اور پچھلے سب ان پر رشک کریں گے -

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ - جو لوگ میرے جلال اور بزرگی کا خیال رکھ کر آپس میں خلوص کے ساتھ دوستی رکھیں وہ قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور پیغمبر بھی ان پر رشک کریں گے (حالانکہ پیغمبروں کا درجہ ان سے بہت بلند ہوگا مگر وہ یہ آرزو کریں گے کاش اور فضائل کے ساتھ یہ فضیلت بھی ان کو حاصل ہو جاتی) -

اَحْسَنْتُمْ يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلُّوْا لِوَقْتِهَا - آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا' نماز وقت پر پڑھنے سے ان کی تعریف کی -

اَغْبَطُ اَوْلِيَائِيْ - میرے اولیاء میں سے سب سے زیادہ رشک کے قابل -

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ الرَّجُلُ بِالْوَحْدَةِ لِخِفَّةِ الْمُؤْنَةِ وَيُرْثٰى لِصَاحِبِ الْعِيَالِ - ایک زمانہ ایسا آئے گا (لوگوں کو معاش کی تنگی ہوگی) جو آدمی مجرد اکیلا ہوگا (بال بچے نہ رکھتا ہوگا) اس پر رشک کریں گے اور بال بچے والے کے حال پر روئیں گے' رنج کریں گے (مطلب یہ ہے کہ جب روپیہ ملتا تھا بہ فراغت بسر کرتے تھے' اس وقت لوگ بال بچے والوں پر رشک کیا کرتے تھے - جب سے خلافت شرعی جاتی رہی - اور طوائف الملوکی پھیل گئی - بادشاہوں نے بیت المال کو اپنا ذاتی مال سمجھا' مسلمان فاقوں سے مرنے لگے اور وہ اپنی نفسانی عیش وعشرت میں روپیہ اڑانے لگے - ایسے وقت مجرد آدمی پر رشک ہوتا ہے کہ وہ بےفکر ہے اور عیال دار آدمی پر رونا آتا ہے) -

جَاءَ هُمْ يُصَلُّوْنَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَجَعَلَ يُغَبِّطُهُمْ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' لوگوں نے جماعت کھڑی کر دی تھی نماز پڑھ رہے تھے' آپ ان کی تعریف کرنے لگے یا ان کو رشک دلانے لگے (ایک روایت میں يَغْبِطُهُمْ ہے

تخفیف کے ساتھ یعنی ان پر رشک کرنے لگے کاش میں بھی تمہاری طرح نماز میں سبقت کرتا)۔

اَللّٰھُمَّ غَبْطًا لَا ھَبْطًا۔ یا اللہ! ہم کو ایسا درجہ اور مرتبہ عنایت فرما کہ لوگ ہم پر رشک کریں اور ہم کو تنزل اور ذلت سے بچا (یعنی ہمارے قدر و مرتبہ میں روز بروز ترقی عطا فرمانہ کہ تنزل اور انحطاط)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُغْبَطَ اَھْلُ الْقُبُوْرِ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی (جب تک) زندہ لوگ مردوں پر رشک (نہ) کریں۔ (ایسے مصائب اور ایسی آفات طاری ہوں گی کہ زندہ لوگ کہیں گے کہ کاش ہم بھی مر کر قبر میں دفن ہو گئے ہوتے تاکہ ان برے حالات سے دوچار نہ ہوتے)۔

وَاغْتَبَطْتُ۔ میں نے رشک کیا۔

وَاغْتُبِطْتُ۔ مجھ پر رشک ہونے لگا۔

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً فَاغْتَبَطَ بِہٖ۔ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر کے اس پر خوش ہو (ایک روایت میں فَاعْتَبَطَ ہے عین مہملہ سے، جس کا بیان اس کے باب میں گزر چکا ہے)

كَاَنَّھَا غُبُطٌ فِیْ زَمْخَرٍ۔ گویا وہ ہودے ہیں باریک تیر میں۔

غُبُطٌ۔ جمع ہے غَبِیْطٌ کی۔ یعنی وہ جگہ جو اونٹ پر عورت کے لیے ہودے کی طرح تیار کی جاتی ہے (اور یہاں مراد اس کی کوئی لکڑی ہے جو مڑی ہوئی ہوتی ہے۔ فارسی کمانوں کو اس سے تشبیہ دی)۔

اِغْتَبَطَتْ عَلَیْہِ الْحُمّٰی۔ آنحضرت کو دائمی بخار ہو گیا (جو وفات تک نہیں اترا یعنی حمی مطبقہ کنٹی نیوڈ فیور)۔

فَغَبَطَ مِنْھَا شَاةً فَاِذَا ھِیَ لَا تُنْقِیْ۔ انہوں نے ایک بکری کو ٹٹولا (دریافت کرنے کے لیے کہ آیا دبلی ہے یا فربہ) دیکھا تو اس کی ہڈیوں میں مغز ہی نہیں ہے (اس قدر دبلی ہے) (ایک روایت میں فعبط ہے عین مہملہ سے۔ یعنی ایک بکری کاٹی) (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِغْتَبَطَا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ۔ جب اونٹ یا بکری بغیر کسی بیماری کے ذبح کرے)۔

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا یَھُوْنُ بِمَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ) کسی کی آسان موت پر مجھ کو رشک نہیں آتا جب سے میں نے آں حضرتؐ کی موت کی سختی دیکھی (معلوم ہوا کہ موت کی سختی عمدہ چیز ہے جب ہی تو آنحضرت پر سختی ہوئی۔ یہ حضرت عائشہؓ کی رائے تھی حالانکہ آپؐ پر کوئی ایسی زیادہ سختی نہیں ہوئی تھی، بلکہ ملک الموت نے نہایت نرمی سے روح مبارک کو قبض کیا تھا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپؐ نے کوئی اضطراب نہیں فرمایا صرف پیشانی پر پانی ملتے رہے اور وفات تک نماز کی وصیت فرماتے رہے۔ اور آخری کلمہ آپؐ نے یہ فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی"

یَغْبِطُھُمُ الْاَوَّلُوْنَ۔ ان پر اگلے لوگ رشک کریں گے (اس بات پر کہ ان کو ان کی طرح خوف نہ ہوگا۔ یا محشر کا ذکر ہے یعنی بہشت میں داخل ہونے سے پہلے وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اگرچہ اس سے عالی درجہ ہوں گے مگر ان کو اپنی امت کا ڈر ہوگا)۔

فِیْ غِبْطَةٍ۔ سرور اور خوشی اور فارغ البالی میں۔

مَنْ یَّزْرَعْ خَیْرًا یَحْصُدُ غِبْطَةً۔ جو شخص بھلائی کا تخم بوئے گا وہ سرور اور خوشی کا غلہ کاٹے گا اور جو شخص بدی کا تخم لگائے گا وہ ندامت اور شرمندگی کا پھل کاٹے گا۔

اِنْ تَصْبِرْ تُغْتَبَطُ۔ اگر تو صبر کرے گا تو (اتنی نعمتیں تجھ کو ملیں گی کہ) لوگ تجھ پر رشک کریں گے۔

عَلَیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَاِنَّھَا غِبْطَةُ الطَّالِبِ الرَّاجِیْ۔ اللہ کا ڈر رکھو اس پر اللہ کے طالب اور اس کے رحم کے امیدوار کو خوشی کرنا چاہیے یا رشک کرنا چاہیے۔

وَبَیْنَ اَنْ یَّغْتَبِطَ وَیَرٰی مَا تَقَرُّبِہٖ عَیْنُہٗ۔ خوشی اور سرور اور آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھنے کے درمیان۔

غَبْغَبٌ۔ وہ گوشت مرغ یا بکرے کا جوان کی ٹھوڑی تلے لٹکا رہتا ہے۔ اور منیٰ میں نحر کرنے کا مقام۔ (بعض نے کہا اس مقام کا نام ہے جہاں طائف میں "لات" بت نصب تھا)۔

غَبْقٌ۔ جو شراب بوقت شام پلائی جاتی ہے (اس کے پلانے کو غُبُوْقٌ کہتے ہیں۔ اس کے مقابل وہ شراب جو صبح کے وقت پی

جاتی ہے اس کو صَبُوْحٌ کہتے ہیں)۔
تَغَبُّقٌ۔ شام کو دودھ دوہنا۔
اِغْتِبَاقٌ۔ شام کی شراب پینا۔
غَبْقَانٌ۔ شام کی شراب پینے والا مرد۔
غَبْقٰی۔ یہ غبقان کا مونث ہے۔
وَکُنْتُ لَا اُغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا۔ میں اپنے ماں باپ سے پہلے کسی عزیز کو شام کا دودھ نہیں پلاتا تھا نہ کسی لونڈی غلام کو (بلکہ سب سے پہلے ماں باپ کو پلاتا تھا پھر دوسرے اہل و عیال اور خدمت گاروں کو)۔
مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا۔ جب تم کو صبح کو ایک پیالہ نہ ملے یا شام کو ایک پیالہ نہ ملے (مطلب یہ ہے کہ جب صبح یا شام کو کھانا نہ ملے اور تم بھوکے ہو تو مردار کھا لینا درست ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر تھوڑی سی بھوک ہو تو مردار کھا سکتا ہے گو بے قرار نہ ہو۔ اور اکثر علماء نے جب تک بھوک سے بے قرار نہ ہو مردار کھانا درست نہیں رکھا)
لَا تُحَرِّمُ الْغَبْقَةُ۔ ایک بار شام کے وقت دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت نہیں ہوتی (جب تک دس بار یا پانچ بار نہ پئے)۔
غَیْثًا غَبِقًا۔ بہت گہرا ابر گھٹا۔
غَبْنٌ۔ کپڑے کو موڑ کر سینا چھوٹا کرنے کے لیے یا تنگ کرنے کے لیے حال معلوم نہ ہونا۔
غَبْنٌ اور غَبَنٌ۔ بھول جانا، غلطی کرنا، کم عقل ہونا (جیسے غَبَانَۃ ہے) اور فریب دینا (خرید و فروخت یا رائے میں جو فریب دے اس کو غَابِن کہتے ہیں اور جس کو فریب دیا جائے اس کو مَغْبُوْن کہیں گے)
غَبْنٌ فَاحِشٌ۔ وہ نقصان جو کسی قیمت لگانے والے کی قیمت میں نہ آئے (مثلاً ایک روپیہ کی چیز دو روپیہ کو خریدنا)۔
غَبِیْنٌ۔ ضعیف الرائے ضعیف العقل۔
غَبِیْنَۃٌ۔ مکر و فریب۔
تَغَابُنٌ۔ ایک دوسرے کو نقصان میں ڈالنا۔
تَغْبِیْنٌ۔ نقصان دینا۔

اِغْتِبَانٌ۔ بغل میں چھپا لینا۔
مُغَابَنَۃٌ۔ بیع میں نقصان ہونا۔
کَانَ اِذَا اطَّلٰی بَدَأَ بِمَغَابِنِهٖ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نورہ لگاتے تو چڈھوں سے شروع کرتے یا بغلوں سے۔ (یہ مَغْبِنٌ کی جمع ہے)۔
مَنْ مَسَّ مَغَابِنَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ جو شخص چڈھوں کو چھوئے تو (احتیاطاً) وضو کرے (اس لیے کہ چڈھے چھونے میں اکثر ہاتھ ذکر تک پہنچ جاتا ہے)۔
یَوْمُ التَّغَابُنِ۔ قیامت کا دن۔
نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں اکثر لوگ فریب کھاتے ہیں نقصان اٹھاتے ہیں (ان کی قدر نہیں کرتے ان کا شکر بجا نہیں لاتے (مجمع البحار میں ہے کہ غَبْنٌ بہ سکون بابیع و شرا میں مستعمل ہے اور غَبَنٌ بہ فتحہ با رائے میں)۔ منتہی الارب میں ہے کہ غَبْنَہ بیع میں کہیں گے اور غبن رایہ ضعف رائے اور سخاوت عقل میں)۔
غَبِنُوْا اَخْبَرَهَا۔ اس کی خبر ان کو معلوم نہیں ہوئی۔
اِحْتَلَمَ فَغَسَلَ مَغَابِنَهٗ۔ احتلام ہوا تو اپنے کندھوں کو دھویا (ران کی جڑوں کو۔ یہاں مراد شرم گاہ ہے)۔
بَیْعُ الْمَغْبُوْنِ لَا مَحْمُوْدٌ وَّلَا مَشْکُوْرٌ۔ جس شخص کو فریب دیا جائے اس کی بیع نہ تعریف کے قابل ہے نہ شکریہ کے۔
فَامْسَحْ بِالْکَافُوْرِ جَمِیْعَ مَغَابِنِهٖ۔ میت کی تمام بغلوں اور چڈھوں میں کافور لگا۔
غَبًّا یا غَبَاوَۃٌ۔ بیوقوف ہونا، کند ذہن ہونا۔
غَبْوَۃٌ۔ حماقت اور بیوقوفی، بدتمیزی اور غفلت۔
غَبِیٌّ۔ جاہل، کند ذہن اور بے وقوف۔
تَغَابِیْ۔ غفلت کرنا۔
غَبْیَۃٌ۔ تھوڑی بارش، کوڑا۔
غَبْیَۃُ التُّرَابِ۔ جو گرد اوپر اڑ گئی ہو۔
غُصْنٌ اَغْبٰی۔ شاخ پیچیدہ۔
مُغْبِیَۃٌ۔ تھوڑا ابر سنے والا ابر۔

تَغْبِیَۃٌ - چھپانا' بالوں کو چھوٹا کرنا یا جڑ سے اکھیڑنا -

جَاءَ عَلٰی غَبْیَۃِ الشَّمْسِ - سورج ڈوبتے وقت آیا -

اِلَّا الشَّیَاطِیْنَ وَاَغْبِیَاءُ بَنِیْ اٰدَمَ - مگر شیطان اور جاہل بے وقوف آدمی -

قَلِیْلُ الْفِقْهِ خَیْرٌ مِّنْ کَثِیْرِ الْغَبَاوَۃِ - تھوڑی سمجھ بہت جہالت اور کم عقلی سے بہتر ہے -

تَغَابَ عَنْ کُلِّ مَالَا یَصِحُّ لَکَ - جو چیز تجھ کو موافق نہ آئے اس کو بھول جا (یعنی اس کا خیال نہ کر) -

فَاِنْ غَبِیَ عَلَیْکُمْ - اگر چاند تم پر چھپ جائے -

مَنْ غُبِّیَ عَلَیْهِ - جس پر حال پوشیدہ ہو -

باب الغین مع التاء

غَتٌّ - ڈبو دینا' غوطہ دینا' رنج دینا' ہنسی کو چھپانا' منہ پہ ہاتھ یا کپڑا رکھ کر سرزنش کرنا' گھونٹ گھونٹ پینا اس طرح کہ برتن منہ سے الگ نہ کرے' گلا گھونٹنا' دبانا تھکانا' ایک کے پیچھے ایک کرنا -

فَغَتَّنِیْ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ - مجھ کو اس قدر دبایا کہ میں بے تاب ہو گیا -

یَغُتُّهُمُ اللّٰهُ فِی الْعَذَابِ غَتًّا - اللہ تعالیٰ ان کو عذاب میں پے در پے ڈبوئے گا -

یَامَنْ لَا یَغُتُّهٗ دُعَاءُ الدَّاعِیْنَ - اے خداوند تعالیٰ جس کو پکارنے والوں کی پکار تنگ نہیں کرتی (وہ سب کی فراغت کے ساتھ سنتا اور ہر ایک کی دعا کو مستجاب فرماتا ہے

اے ترا با ہر کے رازے دگر
ہر گدار بر درش نازے دگر[1]

یَغُتُّ فِیْهِ مِیْزَابَانِ مِدَادُهُمَا مِنَ الْجَنَّةِ - اس حوض میں دو پرنالے پانی انڈیل رہے ہیں جن کی مدد بہشت سے ہوتی ہے (یعنی بہشت سے ان نالوں میں پانی آتا رہتا ہے اور پھر ان پرنالوں کے ذریعہ حوض میں) ایک روایت میں یَثْعُبُ ہے یعنی پانی بہاتے ہیں) -

یَمُدَّانِهٖ - یہ دونوں پرنالے حوض کا پانی بھرتے رہتے ہیں یعنی پانی کو بڑھاتے رہتے ہیں -

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا غَتَّهٗ بِالْبَلَاءِ غَتًّا - اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس کو بلاؤں میں خوب ڈبوتا ہے (یعنی مصائب میں مبتلا کر کے امتحان لیتا ہے کہ ہماری محبت صادق ہے یا کاذب) -

باب الغین مع الثاء

غَثٌّ یا غَثِیْثٌ - زخم' پیپ' لہو' مادہ' مردار گوشت وغیرہ' ہر شخص سے مانگنا کسی کو نہ چھوڑنا' کسی چیز کو خراب کہہ کر نہ چھوڑنا'

غَثَاثَۃٌ اور غُثُوْثَۃٌ - دبلا ہونا' لاغر ہونا' خراب ہو جانا' بگڑ جانا -

تَغْثِیْثٌ - تھوڑا تھوڑا موٹا ہونا -

اِغْثَاثٌ - بمعنی غَثٌّ ہے اور وہ بات کہنا جس میں بھلائی نہ ہو -

اِغْتِثَاثٌ - ربیع میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا -

اِسْتِغْثَاثٌ - زخم سے پیپ وغیرہ نکالنا' اس کی دوا کرنا -

کَلَامٌ غَثٌّ وَّسَمِیْنٌ - خراب اور عمدہ کلام -

غِثْثٌ - شیر -

غَثِیْثَۃٌ - عقل کی خرابی' جس درخت کی کھجور میں شیرینی نہ ہو' احمق -

زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ - میرا شوہر دبلے اونٹ کا گوشت ہے (جس کو کوئی پسند نہیں کرتا نہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور نہ اس کے حصول کے لئے کوئی تکلیف گوارا کرتا ہے) -

وَلَا تُغِثُّ طَعَامَنَا تَغْثِیْثًا - ہمارے کھانے کو نہیں بگاڑتی (خراب نہیں کرتی) -

اَلْحَقْ بِابْنِ عَمِّکَ یَعْنِیْ عَبْدَ الْمَلِکِ فَغَثُّکَ خَیْرٌ مِّنْ سَمِیْنِ غَیْرِکَ - (عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے بیٹے علی بن عبداللہ سے کہا) جا اپنے چچا کے بیٹے عبدالملک بن مروان سے مل جا' تیرا

---

[1] یا الٰہی! تیرا انداز ہر کسی کے ساتھ منفرد ہے اور ہر فقیر تیرے دروازے پر منفرد انداز سے پیش ہوتا ہے۔ (م)

دبلا گوشت دوسروں کے موٹے گوشت سے اچھا ہے (یعنی عبدالملک پھر اپنا عزیز ہے جو تجھ کو فائدہ اس سے ہو گا وہ غیروں سے نہ ہو گا)-

غَثْرٌ-سبزی سے جھومنا-

غَثْرَةٌ-ارزانی اور فراخی-

غُثْرَةٌ- سیاہی سرخی آمیز یا خاکی سبزی مائل-آدمیوں کا گروہ-

غَثْرٌ-کپڑے کا ٹکڑا یا ریشہ-

غَثَرَة-کمینے لوگ-

غُثَارٌ-بجو-

اَغْثَرُ-نادان' سفلہ' کمینہ-

غَنْثَرَةٌ-بغیر پیاس کے پانی پینا' سر کے بال جھنڈ ہونا-

اِغْثَارٌ- مغثور نکلنا جو ایک قسم کا بدبو دار گوند ہے شہد کی طرح میٹھا-

مِغْثَرٌ-یہ اِغْثَار کا مترادف ہے اور اس کی جمع مَغَاثِیْرُ ہے-

تَمَغْثُرٌ-مغثر چننا-

يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَغْثَرُ- قیامت کے دن موت کو ایک خاکی رنگ کے مینڈھے کی شکل میں لے کر آئیں گے-

اِنَّ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ رَعَاعٌ غَثَرَةٌ- یہ لوگ تو کم ذات' بے وقوف جاہل ہیں (اصل میں اَغْثَر کا لفظ بجو کے لیے استعمال ہوتا تھا جو خاکی رنگ کا ہوتا ہے- پھر بہ طور تشبیہات یہ لفظ بے وقوف' گودن اور جاہل کے لیے بھی استعمال ہونے لگا)-

اُحِبُّ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهٗ وَاُحِبُّ الْغَثْرَاءَ- میں مسلمانوں اور اسلام کا خیر خواہ ہوں اور عام لوگوں اور ان کی جماعت کو پسند کرتا ہوں-

اَكُوْنُ فِیْ غَثْرَاءِ النَّاسِ- میں عام لوگوں میں رہوں (کوئی مجھ کو نہ پہچانے نہ میری عظمت کرے) (یہ حضرت اویس قرنی نے فرمایا)-

غَثْوٌ یا غُثُوٌّ-وہ کچرا (کوڑا کرکٹ) جو پانی بہا کر لاتا ہے' پھین' جھاگ' تباہ شدہ درخت کا پرا سوکھا پتہ جو سیلاب کے پھین (جھاگ) کے ساتھ ملا ہوا ہو-

غَثَى الْوَادِیْ غَثْيًا-نالے میں خوب کچرا کوڑا بہہ کر آیا-

غَثَى السَّيْلُ الْمَرْتَعَ- بہاؤ نے چراگاہ کو کوڑے کچرے سے خراب بدمزہ کر دیا-

غَثْیٌ اور غَثَیَانٌ- ناپاک ہونا' مضطرب ہونا' ابر آلود ہونا' خلط کرنا' ملا دینا' بہت ہونا-

اَغْثٰى-شیر-

كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ غُثَاءِ السَّيْلِ- جیسے تخم رو کی مٹی اور میل کچیل میں اگتا ہے-

هٰذَا الْغُثَاءُ الَّذِیْ كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْهُ- یہی کوڑا کچرا ہے جس سے حدیث ہم سے روایت کی جاتی تھیں (یہاں کوڑے کچرے سے کمینے' خراب' ذلیل اور بے اعتبار لوگ مراد ہیں)-

كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ- جیسے وہ دانے اگ آتے ہیں جو (پانی کی) روکی پھین میں بہہ آتے ہیں-

وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ-تم تو کوڑے کچرے ہو- جیسے سیلاب کا کوڑا کچرہ ہوتا ہے (یعنی آخری زمانہ کے خراب لوگ ہو)-

اَلنَّاسُ ثَلٰثَةٌ عَالِمٌ وَّمُتَعَلِّمٌ وَّغُثَاءٌ- آدمی تین قسم کے ہیں- ایک تو عالم' دوسرے طالب علم' تیسرے کوڑا کرکٹ (یعنی وہ لوگ جو نہ عالم ہیں نہ علم کے طالب وہ کوڑے کچرے کی طرح محض بے کار اور بے مقصد لوگ ہیں' مسلم معاشرے کو ان کی تعداد سے کوئی قوت نہیں پہنچتی)-

باب الغين مع الدال

غَدٌّ-غدود (یعنی بتوڑی یا گلٹیں) نکلنا-

تَغْدِيْدٌ-اپنا حصہ لے لینا-غدود والا ہونا-

اِغْدَادٌ-غدود نکلنا-غصہ ہونا-

غُدَّةٌ-گلٹی یا رسولی یا بتوڑی (اس کی جمع غَدَائِد ہے-)

مُغِدٌّ-گلٹی والا یا غضب ناک-

مِغْدَادٌ-جو ہمیشہ غصہ کرتا ہے-

اِنَّهٗ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيْرِ تَاْخُذُهُمْ

فِیْ مَرَاقِّهِمْ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کا ذکر فرمایا تو کہا وہ ایک گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح جوان کے پیٹ کے حصہ میں نکلتی تھی (اصل میں یہ اونٹ کی بیماری ہے اور ایسی سخت ہے کہ شاذ و نادر ہی کوئی اونٹ اس میں بچ جاتا ہے ورنہ تیسرے روز مر جاتا ہے آدمی میں یہ بیماری کیڑوں کے ذریعہ پھیلتی ہے- طاعون کے جراثیم پہلے چوہوں کے جسم میں سرایت کرتے ہیں اور وہ مرنا شروع ہوتے ہیں بعد ازاں یہ وبا انسانوں پر متعدی ہوتی ہے- طاعون میں اولاً بخار اور شدید درد سر عارض ہوتا ہے پھر اسی روز یا دوسرے روز ایک گلٹی بغل' ران کے جوڑ یا کنپٹی یا کسی دوسرے مقام میں نمودار ہوتی ہے- پہلے بہت چھوٹی ہوتی ہے پھر بڑھتی ہے اور اس کا زہر اور اثرات سارے بدن میں سرایت کر جاتے ہیں حتیٰ کہ آدمی ہلاک ہو جاتا ہے بعض بچ بھی جاتے ہیں)-

غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَعِيْرِ وَمَوْتٌ فِيْ بَيْتِ سَلُوْلِيَّةٍ (عامر بن طفیل نے کہا جب اس کو طاعون ہوا) گلٹی ہے اونٹ کی گلٹی کی طرح ایک عورت کے گھر میں جو سلول قبیلے کی ہے-

مَا هِيَ بِمُغِدٍّ فَيَسْتَحْجِيْ لَحْمُهَا- کیا اس اونٹنی کے گلٹی تھوڑی نکلی تھی کہ اس کا گوشت بدبودار خراب ہو جاتا-

فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَذْكُرُهَا وَ مِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ- (جو نماز بھول جائے یا نیند غالب آ جانے کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو) جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے دوسرے دن وقت پر پڑھے (خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی فقیہ کا مذہب ہو کہ نماز کی قضا دوسرے دن اس نماز کے وقت پر پڑھنا چاہیے اور شاید یہ حکم استحبابی ہو- اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوبارہ نماز کی قضا کرے میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس کو پڑھ لے اور دوسرے دن خیال رکھے کہ نماز کا وقت فوت نہ ہو بلکہ مقررہ وقت پر ادا کرے)-

سَمِعَ الْغَدَ مِنْ حِيْنَ بَايَعَ الْمُسْلِمُوْنَ- جس دن مسلمانوں نے بیعت کی تو دوسرے دن انہوں نے اس کی خبر سنی-

فَغَدًا لِلْيَهُوْدِ- کل کا دن (یعنی ہفتہ کا دن) یہودیوں کے لیے ہے-

غَدَاءٌ- صبح کا کھانا-

غَدْرٌ یا غَدَرَانٌ- عہد توڑنا' خیانت کرنا' گڑھے کا پانی پینا-

غَدَرٌ- آسمان کا پانی پینا' تاریک ہونا' پیچھے رہ جانا-

مُغَادَرَةٌ- اور غِدَارٌ اور اِغْدَارٌ- چھوڑ دینا' باقی رکھنا-

اِغْتِدَارٌ- گڑھا بنانا-

اِسْتِغْدَارٌ- گڑھے پڑ جانا-

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فِي اللَّيْلَةِ الْمُغْدِرَةِ فَقَدْ اَوْجَبَ- جس نے اندھیری رات میں عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی (یعنی تاریکی کی حالت میں مسجد میں آیا) تو اس نے بہشت واجب کر لی-

غَدْرَاءُ- تاریک-

لَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ اِطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ مُغْدِرَةٍ لَاَضَاءَتْ مَا عَلَى الْاَرْضِ- اگر بڑی آنکھ والی حوروں میں سے کوئی حور اندھیری تاریک رات میں زمین کی طرف جھانکے تو زمین کی سب چیزیں روشن ہو جائیں-

يَا لَيْتَنِيْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ نُحْصِ الْجَبَلِ- کاش میں جنگ احد میں ان لوگوں کے ساتھ مارا جاتا جن کو آنحضرت نے پہاڑ کے دامن میں کھڑا کیا تھا (اور عبداللہ بن جبیر کو ان کا سردار مقرر کیا تھا کہ ادھر سے مشرکوں کو نہ آنے دینا لیکن عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے لوٹ کی طمع میں اس مقام کو چھوڑ دیا معدودے چند لوگ ان کے ساتھ رہ گئے جو مشرکین کے حملہ کی تاب نہ لا سکے اور نہایت جرات کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے مشرکین کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہو گئی اور انہوں نے آگے بڑھ کر لوٹ میں مصروف مسلمان مجاہدین پر عقب سے حملہ کر دیا اور جن مشرکین کے مقابلہ میں پیر اکھڑ چکے تھے اور وہ تاب نہ لا کر بھاگ چکے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے ساتھیوں نے مسلمانوں پر ان کے پیچھے سے دفعتاً حملہ کر دیا ہے تو وہ بھی واپس ہو گئے اور اس طرح پر مسلمانوں کو آگے اور پیچھے سے نرغے میں لے لیا- نقشہ جنگ بگڑ گیا بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی- بعض نے کہا ہے کہ

تحص الجبل سے غزوۂ احد اور دوسری جنگوں کے شہید مراد ہیں- مطلب یہ ہے کہ کاش میں بھی ان کے ساتھ شہید ہوتا اور شہادت کا درجہ پاتا)-

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى بَلَغَ قَرْقَرَةَ الْكُدْرِ فَاغْدَرُوْهُ- آنحضرت اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ قرقرۃ کدر کو پہنچے (قرقرۃ کدر ایک مقام کا نام ہے) لوگوں نے آپ کو پیچھے چھوڑ دیا-

وَلَوْ لَا شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقْمًا- ایسی تندرستی اور صحت عنایت فرما جو کوئی بیماری باقی نہ چھوڑے-

وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَا غْدَرْتُ بَعْضَ مَا اَسُوْقُ- اگر یہ بات نہ ہوتی تو بعض رعیت کو جن کو میں ہانک رہا ہوں پتھروں میں لے جا کر ڈال دیتا (رعیت کو جانوروں سے تشبیہ دی اور حضرت عمر فاروق نے اپنے آپ کو راعی یعنی ان کا چرواہا قرار دیا- ایک روایت میں لَغَدَّرْتُ ہے- یعنی میں ان کو ''غدر'' میں ڈال دیتا عذروہ مقام جہاں بہت پتھر ہوں)

غَدَرٌ- اس مقام کو کہتے ہیں جہاں بہت پتھر ہوں-

قَدِمَ مَكَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ- آنحضرتؐ جب مکہ میں تشریف لائے تو آپؐ کے سر پر چار چوٹیاں تھیں (سر کے بال چار زلفوں میں بٹ لئے تھے)-

كَانَ رَجُلًا جَلْدًا اَشْعَرَ ذَا غَدِيْرَتَيْنِ- ضمام ابن ثعلبہ بڑے مضبوط دل والے اور بہت بالوں والے آدمی تھے ان کے بالوں کی دو چوٹیاں تھیں-

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ سِنُوْنَ غَدَّارَةٌ يَكْثُرُ الْمَطَرُ وَيَقِلُّ النَّبَاتُ- قیامت کے قریب اس کے آگے چند فریب دینے والے سال ہوں گے- پانی تو ان میں خوب برسے گا (لوگوں کو امید ہوگی کہ فصل اچھی ہوگی) مگر پیداوار کم ہوگی (گویا یہ سال لوگوں کو فریب دیں گے- وجہ یہ ہے کہ قیامت کے قریب زمین کی قوت کم ہو جائے گی بارش ہونے پر بھی اناج اور میوہ کم پیدا ہوگا)-

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِلْمُغِيْرَةِ يَا غُدَرُ هَلْ غَسَلْتُ غَدْرَتَكَ اِلَّا بِالْاَمْسِ- عروہ بن مسعود ثقفی نے (جو صلح حدیبیہ میں مکہ کے مشرکوں کی طرف سے آنحضرتؐ سے گفتگو کرنے آیا تھا) مغیرہ بن شعبہ سے کہا (جب مغیرہ نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوتھی سے مارا اور کہا اپنا ہاتھ آنحضرتؐ کی ریش مبارک سے علیحدہ رکھ- وہ بار بار دوران گفتگو آنحضرتؐ کی ڈاڑھی کو ہاتھ لگاتا) ارے مکار دغاباز ابھی کل کی بات ہے کہ میں نے تیری دغابازی کا داغ تجھ سے دھویا ہے (اپنا پیسہ خرچ کر کے تجھ کو سزا سے بچایا- مغیرہ کسی کا مال لوٹ کر لے آئے تھے' عروہ نے جو ان کے رشتہ دار تھے اپنا روپیہ خرچ کر کے اس کے لوگوں کو راضی کر کے معاملہ کو طے کرایا تھا- اس موقعہ پر عروہ اپنے اسی احسان کا ذکر کرتا ہے)-

اَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ اِطْفَاءِ نَائِرَةِ غُدْرَتِكَ- کیا میں تیری آتش فساد کے بجھانے میں کوشش نہیں کر رہا ہوں اور تیرے جرم کی سزا کو دفع کر رہا ہوں-

اِجْلِسْ غُدَرُ- اے دغاباز بیٹھ! (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے بھتیجے قاسم بن محمد سے کہا جب وہ حضرت عائشہؓ کی نصیحت پر ناراض ہوئے- اکثر بزرگ اہل عرب اپنے سے چھوٹے کو ان الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں)-

يَا لَغُدَرُ يَا لَفُجَرُ- ارے او دغاباز' ارے او بدکار!

اِنَّهٗ مَرَّ بِاَرْضٍ يُّقَالُ لَهَا غَدِرَةٌ فَسَمَّاهَا خَضِرَةٌ- آپؐ ایک زمین پر سے گزرے جس کا نام ''غدرہ'' تھا (اس نام کو آپؐ نے مکروہ جانا یعنی فریب دینے والی) اس کا نام بدل کر آپ نے ''خضرہ'' رکھ دیا (یعنی سرسبز اور آباد) (عربوں نے اس زمین کا نام غدرہ اس لیے رکھا ہوگا کہ وہاں پیداوار اچھی نہ ہوتی ہوگی یا فصل اگنے کے بعد خراب ہو جاتی ہوگی- گویا اس سے کاشت کار دھوکے میں رہتے ہوں گے)-

وَمَا اَرَادُوْا مِنَ الْغَدْرِ- اور جوان یہودیوں نے دغابازی کرنی چاہی تھی (آں حضرت کو گڑھی کے نیچے بٹھایا دیا اور کہا آپ تشریف رکھئے کھانا وغیرہ کھائیے' ہم باہمی صلاح و مشورہ کر لیں تب آپ سے گفتگو کریں گے- دوسری طرف یہ منصوبہ بنایا کہ جب آپ غافل ہو کر بیٹھیں تو اوپر سے ایک پتھر گرا کر آپ کو

ہلاک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے اس فریب پر مطلع کر دیا لہٰذا آپ فوراً اٹھ کر چلے آئے اور مجبوراً جنگ کی تیاری کرنی پڑی)

يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ۔ قیامت کے دن ہر دغا باز پر ایک جھنڈا لگایا جائے گا (اس کی دغا بازی لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے۔ عرب میں دستور تھا کہ جو شخص دغا بازی کرتا تو ہر میلہ اور مجمع میں اس کے سامنے ایک جھنڈا کھڑا کرتے تاکہ لوگ اس کو پہچان لیں اور پھر ہوشیار رہیں)۔

هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔ یہ فلاں شخص کی دغا بازی کا جھنڈا یا نشان ہے۔

فَيَذْكُرُ بَعْضَ غُدُرَاتِهٖ يا غَدَرَاتِهٖ۔ وہ اپنی بعض دغا بازیوں کو یاد کرے گا (یعنی گناہوں کو، کیونکہ ہر ایک گناہ اللہ تعالیٰ سے دغا بازی کرنا ہے)۔

وَاسْقُوْا مِنْ غُدَرِكُمْ۔ اپنے کنٹوں (جوہڑوں) سے پانی پلاؤ۔

لَا تَغْدِرُوْا۔ دغا بازی نہ کرو (یعنی نقض عہد)۔

وَهِيَ اَجَلُّ مِنْ اَنْ تُغَادِرَ۔ پروردگار تیری نعمتیں ان کی شان بڑی ہے وہ احتیاج کے وقت منقطع نہیں ہوتیں۔

غَدِيْرٌ۔ کنڈ، جھیل، تالاب (کیونکہ اس کا پانی فریب دیتا ہے اکثر اوقات ضرورت کے وقت خشک ہو جاتا ہے)۔

غَدِيْرُ خُمٍّ۔ وہ مقام جہاں آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کے بارے میں یہ فرمایا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں (یعنی دوست ہوں)۔ علی بھی اس کا دوست ہے (اور حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو مبارک باد دی کہ اے ابوالحسن تم کو مبارک ہو تم میرے مولیٰ اور ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولیٰ ہوئے)۔ شیعہ امامیہ اس حدیث کو حضرت علیؓ کی خلافت کے لیے نص کا مقام دیتے ہیں۔ حالانکہ مولیٰ ایک ایسا لفظ ہے جس کے بہت سے معنی ہیں۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کے بعد حضرت علیؓ کو خلیفہ اول کرنا منظور ہوتا تو آپ مرض الموت میں تمام مہاجرین اور انصار کے سامنے اس معاملہ کو صاف کر دیتے اور آپ کی وفات کے بعد کسی کو مخالفت کی جرات نہ ہوتی، نہ سقیفہ میں مشورہ کے لیے اجتماع ہوتا۔ لیکن اس کے برخلاف آپؐ نے مرض الموت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز پڑھانے میں اپنا قائم مقام بنایا اور حضرت عائشہؓ کی رائے نہ ہونے کے باوجود آپؐ نے اس بارے میں تاکیدی حکم دیا)۔

غُنْدُرٌ۔ محمد بن بشار کا لقب ہے جو حدیث کے بڑے عالم ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ۔ اللہ اکبر عہد پورا کرنا چاہیے، عہد شکنی نہیں کرنا چاہیے (یہ عمرو بن عنبسہ نے معاویہؓ سے کہا جب وہ اہل روم کے نصاریٰ پر چڑھائی کر رہے تھے اور ابھی عہد کی مدت باقی تھی)۔

اَلْغَادِرُ لَهٗ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ۔ دغا باز کے شانے کے پاس ایک جھنڈا لگایا جائے گا (قیامت کے دن اس کو ذلیل کرنے کے لیے)۔

غَدْفٌ۔ بہت ہونا بہت دینا (جیسے تَغْدِيْفٌ ہے)۔

اِغْدَافٌ۔ دامن لٹکانا، یا منہ پر نقاب ڈالنا۔ لٹکانا پورے حشفہ کی کھال ختنہ میں کاٹنا، جماع کرنا۔

اِغْتِدَافٌ۔ کاٹنا، بہت چیزیں لینا۔

غَادِفٌ۔ ملاح۔

غُدَافٌ۔ ایک قسم کا بڑا کوا اس کی جمع غِدْفَانٌ ہے)۔

غُدَافِيَّةٌ۔ کالی کلوٹی۔

غَدَفٌ۔ نعمت اور ارزانی اور کشائش اور فراغت۔

غَدَفٌ۔ شیر۔

مِغْدَفٌ اور غَادُوْفٌ۔ کسی کا بیل (کدال)۔

اِنَّهٗ اَغْدَفَ عَلٰى عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ سِتْرًا۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہ زہرہؓ پر ایک پردہ لٹکایا۔

اَغْدَفَ اللَّيْلُ سُدُوْلَهٗ۔ رات نے اپنی تاریکی کے پردے لٹکائے (یعنی اندھیرا ہوا)۔

لَنَفْسُ الْمُؤْمِنِ اَشَدُّ اِرْتِكَاضًا عَلَى الْخَطِيْئَةِ مِنَ الْعُصْفُوْرِ حِيْنَ يُغْدَفُ بِهٖ۔ مسلمان کا دل گناہ پر اس چڑیا کے دل سے بھی زیادہ بے قرار ہے جس پر جال پڑ گیا (وہ پھنس کر اس میں کس قدر گھبراتی اور پھڑ پھڑاتی ہے۔ اسی طرح مومن کا دل گناہ

کے خیال اور اس کے صدور سے مضطرب ہو جاتا ہے اور گھبراتا ہے)۔

غَدِقٌ - بہت پانی سے تر ہو جانا۔

غَدَقٌ - بہت پانی ہونا موسلا دھار بارش (جیسے اِغْدَاقٌ اور اِغْدِیْدَاقٌ ہے۔

اَسْقِنَا غَیْثًا غَدَقًا مُّغْدِقًا - ہم کو موسلا دھار زور کی بارش سے پانی پلا (یعنی خوب زور کی بارش برسا)۔

اِذَا نَشَأَتِ السَّحَابَةُ مِنَ الْعَیْنِ فَتِلْكَ عَیْنٌ غُدَیْقَةٌ - جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے تو وہ ایک چشمہ ہے، بہت پانی کا (یعنی خوب برسے گا)۔ (ایک روایت میں اس طرح ہے:

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِیَّةً فَتَشَاءَمَتْ فَتِلْكَ عَیْنٌ غُدَیْقَةٌ - یعنی جب سمندر کی طرف سے ابر اٹھے پھر ملک شام کی طرف جائے تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا)۔

بِئْرٌ غَدَقٌ - ایک مشہور کنواں ہے مدینہ میں۔

مَاءٌ غَدَقًا - بہت پانی۔

مَکَانٌ غَدِقٌ - مرطوب جگہ۔

عَیْشٌ غَیْدَاقٌ - فراغت کی زندگی چین کے ساتھ۔

غِدَانٌ - وہ لکڑی جس پر کپڑے لٹکاتے ہیں۔

تَغَدُّنٌ - مائل ہونا جھکنا۔

اِغْدِیْدَانٌ - لمبا ہونا، پورا ہونا، سبزہ ہونا، یہاں تک کہ سیاہی مائل ہو جائے۔

غُدَانِیٌّ - جوان ناعم البدن۔

غُدْنَةٌ - نعمت اور نرمی۔

غَدَوْدَنِیٌّ - سریع جلدی کرنے والا۔

مُغْدَوْدِنٌ - جوان نرم اندام۔

غُدُوٌّ - صبح کو جانا (یہ ضد ہے رواح کی جس کے معنی ہیں شام کو جانا - اس زمانہ میں عرب لوگ رُح کا یہ مفہوم لیتے ہیں کہ جا شام کو ہو یا صبح کو)، صبح سویرے آنا۔

غَدًا - دن کا پہلا کھانا - ناشتہ۔

تَغْدِیَةٌ - صبح کا کھانا کھلایا (جیسے تَغَدِّی صبح کو کھانا)۔

مُغَادَاةٌ - صبح سویرے آنا۔

اِغْتِدَاءٌ - صبح کو کھانا۔

غَدٌ - کل کا دن جو آئندہ آنے والا ہے (جہاں تک کہ ہر آئندہ زمانہ کو کہتے ہیں گو دور ہو جیسے امس گزشتہ کل کا دن)۔

هَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ - آ صبح کا برکت والا کھانا کھا (سحری کو بھی غداء کہتے ہیں کیونکہ وہ صبح کے قریب کھائی جاتی ہے)۔

کُنْتُ اَتَغَدّٰی عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ - (عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں) میں سحری کا کھانا رمضان کے مہینے میں حضرت عمرؓ کے پاس کھایا کرتا۔

لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے لیے) صبح کو جانا یا شام کو جانا (کہیں سے ہو خواہ اپنے شہر سے یا مورچہ سے)۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ - صبح کی عبادت سے مدد لو (جہاد ہو یا نماز یا اور کوئی عبادت)۔

نُهِیَ عَنِ الْغَدَوِیِّ - جانوروں کے پیٹ میں جو بچے ہوتے ہیں ان کے بیچنے سے منع کیا گیا ہے (مشرکین زمانہ جاہلیت میں ایسا کیا کرتے تھے کہ پیٹ کا بچہ اس کے پیدا ہونے سے پیشتر فروخت کر دیتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)۔

لَا یَغْلِبَنَّ صَلِیْبُهُمْ وَمِحَالُهُمْ غَدْوًا مِحَالَكَ - (یہ حضرت عبدالمطلب نے اصحاب فیل کے حق میں کہا) یعنی ان کی صلیب اور طاقت اور قوت، تیزی طاقت اور قوت پر غالب نہیں ہو سکتی۔

وَمَا النَّاسُ اِلَّا کَالدِّیَارِ وَاَهْلِهَا بِهَا یَوْمٌ حَلُّوْهَا وَغَدْوًا بَلَاقِعُ - لوگوں کا حال شہروں اور شہر والوں کی طرح ہے ایک دن تو شیریں اور آباد ہیں اور کل اجاڑ میدان ہیں۔

یُغَدِّیْهِ اَوْ قَدْرَمَا یُعَشِّیْهِ - جو صبح کے کھانے کو کافی ہو یا رات کے کھانے کو۔

غُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ - صبح اور شام اس کی روزی بہشت سے اس کے پاس آیا کرے گی۔

یَغْدُوْنَ فِیْ غَضَبِ اللّٰهِ وَیَرُوْحُوْنَ فِیْ سَخَطِهٖ - صبح کو

اللہ کے غصے میں رہتے ہیں اور شام کو بھی اس کے غضب میں۔

يَغْدُوْ اَحَدُهُمْ فِيْ خُلَّةٍ وَّيَرُوْحُ فِيْ اُخْرٰى۔ صبح کو ایک جوڑا پہنتا ہے اور شام کو دوسرا جوڑا (یعنی دن میں دو بار کپڑے بدلتا ہے)۔

تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِهٖ۔ صبح کو ایک برتن دودھ بھر کر لاتا ہے اور شام کو ایک برتن۔

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ۔ جو شخص صبح کو مسجد میں جائے اور شام کو لوٹ کر آئے یا صبح اور شام جائے۔

مَالِهٰذَا غَدَوْنَا۔ ہم نے اس کا قصد نہیں کیا (ہم اس کو سجدہ نہیں کریں گے)۔

مَانَقِيْلُ وَنَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ جمعہ کے دن ہم دوپہر کا قیلولہ اور دن کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد کرتے (یعنی جمعہ کی نماز اول وقت پڑھتے زوال کے فوراً ہی بعد)۔

وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا۔ صبح اور شام نیک اعمال کرو اور کچھ دلجہ یعنی رات کو۔

كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا۔ ہر آدمی صبح کو کچھ کام کرتا ہے (یا تو رضائے الٰہی کے لئے یا شیطان کی خوشنودی کے لئے)۔

اُغْدُ يَا اَنَسُ۔ انس جاؤ۔

اُغْدُوْا اِلٰى جَوَائِزِ كُمْ اپنے انعامات لینے کو صبح کو جاؤ۔

يَاْ كُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى۔ آپ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھا لیتے۔

نَوْمُ الْغَدَاةِ مَشْؤُمَةٌ۔ صبح کا سونا منحوس ہے اس سے آدمی بیمار ہوتا ہے، مفلسی آتی ہے (صحت کا مدار سویرے اٹھنے پر ہے)۔

باب الغین مع الذال

غِذَاءٌ۔ خوراک، کھانا۔

غَذَا۔ اونٹ کا پیشاب۔

غَذْوٌ۔ خوراک دینا۔

تَغْذِيَةٌ۔ غذا دینا۔

اِغْتِذَاءٌ۔ غذا کھانا (جیسے تَغَذِّىْ ہے)۔

غُذِىَ بِالْحَرَامِ۔ حرام غذا دی گئی ہو (یعنی حرام کا مال کھایا ہو۔ اس کے آگے فرمایا ومطعمہ حرام اس کا کھانا حرام مال میں سے ہو۔ تو غذی بالحرام سے کم سنی کی حالت مراد ہے۔ اور مطعمہ حرام سے بڑے ہونے کے بعد۔ بعض نے بالعکس کہا ہے)۔

غَذَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِلْمِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غذا کھلائی (یعنی ہم کو تعلیم دی)۔

طِفْلُ الْمُؤْمِنِ اِذَا مَاتَ يُدْفَعُ اِلٰى فَاطِمَةَ تَغْذُوْهُ حَتّٰى يَقْدَمَ اَبَوَاهُ اَوْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ۔ مومن کا صغیر سن بچہ جب مر جاتا ہے تو (عالم برزخ میں) وہ حضرت فاطمہ زہرا کے سپرد کیا جاتا ہے آپ اس کو کھلاتی پلاتی رہتی ہیں یہاں تک کہ اس کے ماں باپ (بھی فوت ہو کر دنیا سے) آ جاتے ہیں یا کوئی اس کے گھر والوں میں سے آ جاتا ہے (تب وہ بچہ ان کے سپرد کر دیا جاتا ہے)۔

فَاِذَا جُرْحُهٗ يَغْذُوْ دَمًا۔ یکا یک کیا دیکھتے ہیں، ان کا زخم خون بہا رہا ہے (یعنی اس میں سے خون بہہ رہا ہے)۔

اِنَّ عِرْقَ الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْذُوْ۔ مستحاضہ (وہ عورت جس کا خون بند نہ ہوتا ہو) اس کی رگ ہمیشہ خون بہاتی ہے۔

حَتّٰى يَدْخُلَ الْكَلْبُ فَيُغَذِّىْ عَلٰى سَوَارِيْ الْمَسْجِدِ۔ یہاں تک کہ کتا مسجد میں آ کر اس کے ستونوں پر پیشاب کرے گا۔ (اور وہاں کوئی نہ ہو گا جو اس کو روکے) (عرب لوگ کہتے ہیں۔

غَذّٰى بِبَوْلِهٖ۔ اس نے اپنا پیشاب بار بار بہایا۔

شَكَا اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَاشِيَةِ تَصْدِيْقَ الْغِذَاءِ فَقَالُوْا اِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا عَلَيْنَا بِالْغِذَاءِ فَخُذْ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ فَقَالَ اَنَا نَعْتَدُّ بِالْغِذَاءِ كُلِّهٖ حَتَّى السَّخْلَةَ يَرُوْحُ بِهَا الرَّاعِيْ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْمَالِ وَخِيَارِهٖ۔ جانور والوں نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کی بھی زکوٰۃ لیتے ہیں (یعنی چھوٹے بچوں کو بھی بڑے جانوروں کے ساتھ شمار کر لیتے ہیں) وہ کہنے لگے اگر آپ ان کو بھی شمار کر لیتے ہیں تو زکوٰۃ میں بھی وہی لیجیے (یعنی بچوں کی

زکوٰۃ میں بچے ہی قبول کیجئے) حضرت عمرؓ نے فرمایا ہم تو سب بچوں کو شمار میں شریک کریں گے یہاں تک کہ اس چھوٹے بچہ کو بھی (جو اپنے پیروں سے چل بھی نہیں سکتا) گڈریا اس کو اپنے ہاتھ پر اٹھا کر لے جاتا ہے- اور آخر میں یہ کہا کہ اوسط درجہ کا مال ہم زکوٰۃ میں لیں گے' نہ تو بالکل خراب اور نہ بہت عمدہ-

غِذَاءُ الْمَالِ- ردی اور خراب مال یا چھوٹے چھوٹے جانور-

غِذَاءٌ- یہ غَذِیٌّ کی جمع ہے (یعنی بکری کا چھوٹا اور کم عمر بچہ)-

اِحْتَسِبْ عَلَیْهِمْ بِالْغِذَاءِ وَلَا تَاْخُذْهَا مِنْهُمْ- (حضرت عمرؓ نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے کہا جانوروں پر بچوں کا بھی شمار کر کے (ان کو مقدار نصاب میں شامل کر لے)- مگر زکوٰۃ میں ان کو نہ لے (بلکہ اوسط عمر اور میانہ قامت کے جانور لے)-

لَا تَغْذُوْا اَوْلَادَ الْمُشْرِكِیْنَ- مشرکین کی اولاد کو غذا نہ دو- (یعنی مشرک حاملہ عورتوں سے اس وقت تک جماع نہ کرو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو- آدمی کے نطفہ کو بچے کی غذا فرمایا جو پیٹ میں ہوتا ہے)-

فَمَا غَذَاؤُهُمْ- ان کا کھانا ہے (ایک روایت میں فما غدائو هم یعنی صبح کو وہ کیا کھاتے ہیں)-

فَغَذَاهَا فَاَحْسَنَ غِذَائَهَا- اس کو کھلایا اور اچھا کھانا کھلایا-

غَذٌّ- بہنا یا ورم کرنا' گھٹانا-

اِغْذَاذٌ- جلدی چلنا' چستی اور چالاکی اور نشاط کے ساتھ-

فَتَاْتِیْ كَاَغَذِّ مَا كَانَتْ- وہ جانور خوب چالاک اور جلد چلنے کی حالت میں جو دنیا میں تھی آئیں گے (یعنی صحیح اور تندرست اور چالاک جس طرح دنیا میں تھے اسی حالت میں جزا کے دن جمع ہوں گے)-

اِذَا مَرَرْتُمْ بِاَرْضٍ قَوْمٍ قَدْ عُذِّبُوْا فَاَغِذُّوا السَّیْرَ- جب تم ان لوگوں کی سرزمین پر گزرو جن پر عذاب الٰہی نازل ہو اتھا تو جلد جلد چل کر وہاں سے پار ہو جاؤ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مقام پر ٹھہرنا اور توقف کرنا مکروہ سمجھا)-

فَجَعَلَ الدَّمُ یَوْمَ الْجَمَلِ یَغِذُّ مِنْ رُكْبَتِهٖ- حضرت طلحہؓ کے گھٹنے سے جنگ جمل کے دن خون بہنا شروع ہو گیا -(مروان نے ایک تیر مارا وہ حضرت طلحہؓ کے گھٹنے میں گھس گیا بالآخر اسی زخم سے آپ کا انتقال ہوا)-

غَذْمَرَةٌ- غصہ ہونا' بڑبڑانا' ڈھیر لگا کر بیچ ڈالنا' جدا کرنا' خلط ملط کرنا'

تَغَذْمُرٌ- چیخنا' چلانا-

سَاَلَهٗ اَهْلُ الطَّائِفِ اَنْ یَّكْتُبَ لَهُمُ الْاَمَانَ بِتَحْلِیْلِ الرِّبٰوا وَالْخَمْرِ فَامْتَنَعَ فَقَامُوْا وَلَهُمْ تَغَذْمُرٌ وَ بَرْبَرَةٌ- اہل طائف نے حضرت علیؓ سے یہ درخواست کی کہ ان کو سود خواری اور شراب خوری کی اجازت دے کر امان نامہ لکھ دیں- آپ نے نہ مانا تو وہ بڑبڑاتے' بکتے اور جھکتے اٹھے (یعنی بڑے ناراض ہوئے- بھلا سود اور شراب جو قطعی حرام ہیں حضرت علیؓ کو ان کی اجازت کیونکر دے سکتے تھے)-

غَذْمٌ- یک بارگی اچھا مال دینا' سختی سے اور حرص سے کھانا-

غَذَمُوْا بِالْغُذْمَةِ- ایک سخت حادثہ پر پہنچے-

اِغْذَامٌ- سب پی جانا-

تَغَذُّمٌ- بہت کھانا' چکھنا' کاٹنا-

اِغْتِذَامٌ- سختی اور حرص کے ساتھ کھانا-

غُذْمَةٌ- سخت تیرگی' اونٹوں کی ٹکڑی' دودھ جو بہت ہو-

غَذَمٌ- ایک بوٹی ہے-

غَذْمَةٌ- بات' سخن' کلمہ-

وَقَعُوْا فِیْ غَذْمَةٍ- ایک سخت حادثہ میں پڑ گئے-

عَلَیْكُمْ مَعْشَرَ قُرَیْشٍ بِدُنْیَا كُمْ فَاغْذَمُوْهَا- قریش کے لوگو! تم اپنی دنیا کو سنبھالو' اس کو خوب چکھو (ہو کے ساتھ کھاؤ)-

بِیْرٌ غَذِمَةٌ غَذِیْرَةٌ- غذمہ کے کنویں میں پانی بہت ہے-

كَانَ رَجُلٌ یُرَائِیْ فَلَا یَمُرُّ بِقَوْمٍ اِلَّا غَذَمُوْهُ- ایک ریا کار شخص تھا جب وہ لوگوں پر سے گزرتا تو اس کو خوب طعن و تشنیع کرتے (ایک روایت میں عذموہ ہے عین مہملہ سے وہی صحیح

ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

غَذْوَرِیٌّ۔سخت دل۔

لَا تَلْقَ الْمُنَافِقَ اِلَّا غَذْوَرِیًّا۔تو منافق کو ہمیشہ جفا کار سخت دل پائے گا۔

باب الغین مع الراء

غَرْبٌ۔چل دینا' دور ہو جانا' کالا ہونا' غرب کی بیماری میں مبتلا ہونا۔

غَرَبٌ۔ایک بیماری ہے۔

غُرُوْبٌ۔دور ہونا' چھپ جانا' ڈوب جانا۔

غَرَابَةٌ۔مخفی ہونا' نادر ہونا' پوشیدہ ہونا۔

تَغْرِیْبٌ۔دور دور سفر میں جانا' غائب ہونا' کالا بچہ یا سفید بچہ نکالنا' شہر بدر کرنا' جلاوطن کرنا' پچھّم کی طرف جانا۔

اِغْرَابٌ۔سخت دور ہونا۔پچھّم میں داخل ہونا' نادر نئی چیز لانا' مشک بھرنا' بہت پانی ہونا' اچھا حال ہونا' سفر دور دراز کرنا' گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی ظاہر ہونا' چڑھے کی سپیدی۔

(غَرَبٌ کے معنی گہرے سیاہ رنگ کا ہونا بھی ہیں)۔

غُرَابَةٌ۔ہر چیز کا شروع اور اس کی تیزی۔

تَغَرُّبٌ۔مغرب سے آنا' دور ہونا' جدا ہونا۔

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَ سَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ۔اسلام غربت سے شروع ہوا (جیسے غریب مسافر اپنے اہل وعیال اور وطن سے دور رہ کر تنہائی میں بسر کرتا ہے۔اسی طرح اسلام بھی ابتداء میں غریب اور تنہا تھا۔کوئی اس کی اقامت کے لیے غم خواری اور چارہ سازی کرنے والا نہ تھا یعنی خدا پرست مسلمانوں کی تعداد بہت ہی کم تھی) اور ایک زمانہ میں پھر غریب ہو جائے گا (یعنی کفار' ملحدین اور برائے نام مسلمانوں کی کثرت ہو جائے گی۔صادق الایمان' دین دار اور خدا ترس مسلمان کم رہ جائیں گے) تو غرباء کے لیے طوبیٰ یعنی بہشت ہے (دنیا کے مصائب اور دین فراموش لوگوں کی جانب سے دی گئی ایذا پر صبر کریں گے' خراب معاشرے اور برے ماحول میں نہ صرف اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں گے بلکہ وہ ان حالات میں اسلام کو دباہوا دیکھ کر اس کو غالب کرنے کے لیے مسلسل عملاً سعی وکاوش کرتے رہیں گے تو ایسے سچے اور پکے مسلمانوں کو اس کے انجام میں بہشت کے اندر دائمی طور سے بسا دیا جائے گا)۔

اِغْتَرِبُوْا لَا تُضْوُوْا۔ہمیشہ غیر خاندانوں میں نکاح کرو اپنی اولاد کو ناتوان مت کرو (یعنی قرابت مندوں میں عقد کرنے سے حلقہ قرابت وہی کا وہی رہتا ہے اس میں توسیع نہیں ہوتی)۔

وَلَا غَرِیْبَةٌ نَجِیْبَةٌ۔اور نہ غیر خاندان والی عمدہ اولاد نکالنے والی ہے (یعنی اگرچہ غیر خاندان کی ہے مگر اچھی طاقتور اور نجیب اولاد نہیں نکالتی)۔

اِنَّ فِیْکُمْ مُغَرِّبِیْنَ قِیْلَ وَ مَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِیْنَ تَشْرَكُ فِیْهِمُ الْجِنُّ۔تم میں بعض لوگ مغرب ہیں۔لوگوں نے عرض کیا مغرب کون لوگ ہیں' فرمایا' وہ لوگ جن میں جنات شریک ہوتے ہیں (مردوں کے ساتھ جن بھی شریک ہو کر ان کی عورتوں سے صحبت کرتے ہیں تو اولاد میں جنوں کا نطفہ بھی شریک ہوتا ہے۔بعض نے کہا شرکت سے مراد یہ ہے کہ ان کی عورتوں کو زنا کی رغبت دلاتے ہیں تو اولاد نالائق پیدا ہوتی ہے)۔

هَلْ فِیْکُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ۔کیا تم میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے ماں باپ نے جماع کے وقت اللہ کا نام نہیں لیا تو شیطان بھی ان کے نطفہ میں شریک ہو گیا۔(دوسری حدیث میں ہے کہ تم میں کوئی عورت یہ محسوس کرتی ہے کہ جن اس سے خاوند کی طرح جماع کرتا ہے)۔

مجمع البحار میں ہے کہ یہ امر درجہ شہادت کو پہنچ گیا ہے کہ بعض عورتوں پر جنات عاشق ہو جاتے ہیں اور ان سے جماع کرتے ہیں کبھی ان کے سامنے موجود بھی ہوتے ہیں' کبھی عورتوں کو اڑا کر لے جاتے ہیں۔

بعض نے کہا مغربین سے مراد یہ ہے کہ بعض لوگ جنوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ آسمان کی خبریں ان تک پہنچاتے ہیں ان کو کاہن بناتے ہیں۔)

لَأَضْرِبَنَّکُمْ ضَرْبَ غَرِیْبَةِ الْاِبِلِ۔(حجاج نے کہا) میں تم کو ایسا ماروں گا جیسے اس غیر اونٹ کو مارتے ہیں جو اپنے اونٹوں میں شریک ہو کر پانی پینے کے لیے آ جاتا ہے (تو اس کو خوب مار کر

نکال دیتے ہیں)۔

اَمَرَ بِتَغْرِیْبِ الزَّانِیْ سَنَةً - زانی کو ایک سال تک جلاوطنی کا حکم دیا (یعنی جو زانی غیر محصن ہو اس کو سو کوڑے لگائیں اور ایک سال تک ملک بدر کریں)۔

اِنَّ اِمْرَاَتِیْ لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ فَقَالَ اَغْرِبْهَا یا غَرِّبْهَا - (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا میری عورت کسی سے انکار ہی نہیں کرتی (ہاتھ لگاتے ہی زنا پر راضی ہو جاتی ہے) آپؐ نے فرمایا اس کو دور کر (یعنی طلاق دے دے خس کم جہاں پاک۔ پھر اس نے عرض کیا میں اس کی جدائی پر صبر نہیں کر سکتا۔ فرمایا تو رہنے دے اس سے مزہ اٹھا تا رہ)۔

هَلْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ - کوئی تازہ خبر دور دراز ملکوں کی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سفر سے آیا تھا)۔

مُغَرِّبَةٌ - یہ غَرْبٌ سے نکلا ہے بمعنی دوری اور بعد (اہل عرب کہتے ہیں:

شَاْوٌ مُغْرِبٌ یا مُغَرِّبٌ - دور کی دوڑ۔

طَارَتْ بِهٖ عَنْقَاءُ مُغْرِبٌ - اس کا دور دراز کا عنقا اڑا لے گیا (یعنی غائب ہو گیا اس کا نشان کہیں نہیں ملتا)

كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ - دنیا میں اس طرح سے رہ، بسر کر، جیسے تو گھر بار سے دور (اکیلا) ہے۔ یا راہ چلتا مسافر ایسا شخص نہ دنیا کا بہت ساز و سامان جمع کرتا ہے نہ لوگوں سے حسد اور بغض پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے یہاں ہمیشہ رہنا نہیں چند روز میں جانا ہے)۔

اِذَا اَتٰی قَوْمًا بِلَیْلٍ لَمْ یُغْرِبْهُمْ - جب رات کو کسی قوم پر آتے تو ان کو نہ نکالتے (بلکہ صبح تک انتظار کرتے)۔ (ایک روایت میں لَمْ یَقْرُبْهُمْ ہے، یعنی رات کو ان کے نزدیک نہ جاتے، ان سے جنگ نہ کرتے)۔

فِیْ اَرْضِ غُرْبَةٍ - غیر ملک میں، پردیس میں (کیونکہ ان کا وطن مکہ تھا اور مرے مدینہ میں)۔

اَغْرَبَ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا - دور افتادہ خراب نکالا ہوا۔

فَاَخَذَ عُمَرُ الدَّلْوَ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِهٖ غَرْبًا - جب حضرت عمرؓ نے اس ڈول کو لیا (جس سے حضرت ابوبکرؓ پانی نکال رہے تھے) تو ان کے ہاتھ میں وہ چرسہ ہو گیا۔ (یعنی بڑا ڈھول جو بھینس یا بیل کی کھال سے بنایا جاتا ہے جس سے کھیتوں اور باغوں کی آبیاری کرتے ہیں)۔

لَوْ اَنَّ غَرْبًا مِّنْ جَهَنَّمَ - اگر دوزخ کا ایک ڈول (دنیا میں ڈال دیا جائے تو مشرق سے مغرب تک ساری دنیا اس سے بدبودار ہو جائے گی)۔

وَاُحْرِزُ غَرْبَهٗ - آپ کا ڈول اٹھا کر رکھتی۔

وَمَا سُقِیَ بِالْغَرْبِ فَفِیْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ - جو کھیت موٹھ لگا کر سینچا جائے ڈولوں سے اس میں بیسواں حصہ پیداوار کا دینا ہوگا۔ (سبحان اللہ قانون اسلامی میں رعایا پر کس درجہ آسانی ہے)۔

كَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا تَقِیًّا یُصَادٰی غَرْبُهٗ یا یُصَادٰی مِنْهُ غَرْبٌ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نیک اور پرہیزگار تھے لیکن ان کے مزاج کی تیزی سے لوگ بچتے تھے (مزاج میں کسی قدر حدت تھی جو صاف دل، صاف گو اور سیدھے سادہ مسلمانوں کی علامت ہے)۔ (یہ غرب السیف سے ماخوذ ہے یعنی تلوار کی دھار، تیزی)۔

فَسَكَّنَ مِنْ غَرْبِهٖ - ان کا غصہ تھم گیا (یعنی حضرت عمرؓ کا)۔

كُلُّ خِلَالِهَا مَحْمُوْدٌ مَّا خَلَا سَوْرَةٍ مِّنْ غَرْبٍ - حضرت عائشہؓ نے حضرت زینبؓ کا حال بیان کیا ان کی سب خصلتیں عمدہ اور قابل تعریف تھیں مگر ایک بات مزاج میں ذرا تیزی تھی (غصہ جلدی آ جاتا)۔

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكَ غَرْبَ الشَّبَابِ - (امام حسنؒ بصری سے کسی نے دریافت کیا کہ روزہ دار کو اپنی زوجہ کا بوسہ لینا کیسا ہے۔ انھوں نے جواب دیا اگرچہ بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا) مگر مجھ کو تیری جوانی کی تیزی کا ڈر ہے (مبادا ایسا ہو کہ بوسہ لینے سے شہوت کا غلبہ ہو جائے اور نفس کو روک نہ سکے اور جماع کر بیٹھے۔ اسی لئے جوان آدمی کو روزہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لینا مکروہ ہے)۔

فَمَا زَالَ یَفْتِلُ فِی الذِّرْوَةِ وَالْغَارِبِ حَتّٰی اَجَابَتْهُ عَائِشَةُ - حضرت زبیر بن عوام (جو حضرت عائشہ کے بہنوئی

تھے) مسلسل کوہان کا بلند حصہ اور آگے کا حصہ ملتے رہے بٹتے رہے یہاں تک کہ حضرت عائشہ نے ان کا کہا مان لیا (اور بصرہ کی طرف نکلنے پر راضی ہو گئیں- عربوں کا قاعدہ ہے کہ شریر اور خندے اونٹ کے کوہان پر ہاتھ پھیرتے ہیں' اس کے بال بٹتے ہیں اس کو نرم کرنے اور اطاعت پر مائل کرنے کے لئے تا کہ وہ نکیل ڈلوائے- مطلب یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ کو پھسلا کر اور کچھ اس طرح کی باتیں کر کے ان کو نکلنے پر راضی کر لیا ورنہ وہ ہرگز بصرہ جانے پر راضی نہ تھیں)-

رُمِیَ بِرَسَنِكَ عَلٰی غَارِبِكَ- تمہاری رسی تمہارے کوہان پر ڈال دی گئی (یعنی تم آزاد ہو جہاں چاہو جا سکتے ہو- آدمی کو اونٹ سے تشبیہ دی' جب اونٹ کی مہار اس کے کوہان پر ڈال دو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے جہاں چاہے وہاں چرتا پھرتا ہے)-

حَبْلُكِ عَلٰی غَارِبِكِ- تیری رسی تیرے کوہان پر ہے (یہ جملہ عرب کے محاورے میں طلاق کا کنایہ ہے- یعنی تو میری قید نکاح سے آزاد ہو گئی)-

فَاَصَابَهٗ سَهْمٌ غَرْبٌ- اس کو ایک ایسا تیر لگا' جس کا چلانے والا معلوم نہ ہوا کہ کون تھا-

كَانَ مِثَجًّا يَسِيْلُ غَرْبًا- عبداللہ بن عباس بڑے زبان آور' آنسو بہانے والے تھے (مطلب یہ ہے کہ ان کا علم بے انتہا تھا ہمیشہ ان کا چشمہ علم جاری رہتا اس کا پانی ختم نہ ہوتا)-

تَرِفُّ غُرُوْبُهٗ- ان کے دانت چمک رہے تھے-

غَرْبٌ- منہ کے پانی اور دانتوں کی تیزی کو بھی کہتے ہیں-

اَلْمَطَرُ غَرْبٌ وَالسَّيْلُ شَرْقٌ- (عبداللہ بن عباس کے پاس بارش کا پانی بہنے کے راستہ میں جو جھگڑا (ہوا تھا) وہ پیش ہوا- انہوں نے کہا) بارش پچھم کی طرف سے آتی ہے جو ملک عراق کا قبلہ ہے اور نالہ پورب کی طرف سے پچھم کو جاتا ہے (کیونکہ پورب کی زمین مرتفع ہے اور پچھم کی طرف نشیب ہے جس ملک میں نزاع ہوا تھا- وہاں پر زمین کا نشیب و فراز اسی طرح پر ہوگا)-

لَا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ- پچھم والے ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے (عرب' ایران اور ہندوستان کی طرف سے پچھم میں ہے- مطلب یہ ہے کہ مسلمان پارسیوں اور ہندوؤں پر غلبہ پائیں گے- بعض نے کہا غرب سے شام کے لوگ مراد ہیں یعنی ایک زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا- بعض نے کہا غرب سے تیزی اور چستی مراد ہے- یعنی جو لوگ جہاد پر مستعد اور چست رہیں گے وہ غالب ہوں گے- بعض نے کہا غرب سے ڈول مراد ہے اور اہل عرب سے عرب لوگ کیونکہ وہ ڈول سے پانی نکالا کرتے ہیں)-

اَلَا وَاِنَّ مَثَلَ اٰجَالِكُمْ فِيْ اٰجَالِ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ- تمہاری عمروں کی مثال اگلی امتوں کی عمروں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک (یعنی امم سابقہ کی عمریں تو ایسی تھیں جیسے صبح کی نماز سے لے کر عصر تک یہ وقت کافی طویل ہوتا ہے اور عصر سے غروب آفتاب تک جو وقت ہے' اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے- اس تشبیہ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ سابقہ امتوں کی عمریں تمہاری عمروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ دراز تھیں اور تمہاری مہلت عمر بہت کم ہے اور عقلمند وہ ہے جو اپنی عمر کو یا اس کے کسی حصے کو ضائع ہونے سے بچا لے) مغیربان مصغر ہے مگر اسکا مکبر مستعمل نہیں ہے- گویا وہ مغربان کی تصغیر ہے- اصل میں مغرب تو اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سورج ڈوبے' مگر اب اس کا استعمال مصدر اور زمان میں بھی ہوتا ہے- یعنی غروب اور وقت غروب کے معنی ہیں-

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ- آنحضرت نے ہم کو سورج ڈوبنے تک خطبہ سنایا-

اِنَّهٗ ضَحِكَ حَتّٰى اسْتَغْرَبَ- ہنسے اور خوب زور سے ہنسے (یعنی قہقہہ لگایا)-

اِذَا اسْتَغْرَبَ الرَّجُلُ ضَحِكًا فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الصَّلٰوةَ- جب آدمی زور سے نماز میں ہنس دے (یعنی قہقہہ لگائے) تو نماز دوبارہ پڑھے (اور وضو بھی دوبارہ کرے یا نہ کرے اس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ قہقہہ لگانے سے گو نماز میں ہو مگر وضو نہیں ٹوٹتا- مگر امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مُّسْتَغْرِبٍ وَّكُلِّ نَبَطِيٍّ مُّسْتَغْرِبٍ - تیری پناہ ہر ایک شیطان سے جو بے انتہا پلید ہے' اسی طرح ہو ایک نبطی سے جو عرب بن گیا ہو (نبط وہ لوگ ہیں جو ابتداء میں عراق عرب اور عراق عجم کے درمیان بطائح میں اترے تھے' ان کی نسل سے جو لوگ ہیں ان کو نبطی کہتے ہیں - اہل عرب ان کو اپنے سے کمتر اور حقیر سمجھتے ہیں اس لئے کہ وہ عرب نژاد نہیں ہیں)-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ غُرَابٍ - آنحضرت نے غراب میں جو ایک شخص کا نام تھا بدل دیا (آپ کی عادت تھی برے اور مکروہ نام بدل دیتے تھے)-

غُرَابٌ - کوے کو کہتے ہیں اس لئے کہ وہ سخت سیاہ ہوتا ہے دوسرے وہ غربت سے مشتق ہے جو دوری کے معنی میں ہے)-

فَاَصْبَحْنَ عَلٰى رُؤُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانُ - (جب یہ آیت اتری وليضربن بخمرهن على جيوبهن - یعنی اپنے گریبان پر اوڑھنیاں ڈالے رہیں تو) مسلمانوں کی عورتوں نے اس حالت میں صبح کی کہ ان کے سروں پر کالے کوے پڑے ہوئے تھے (یعنی سیاہ چادریں' ان کو کووں سے تشبیہ دی)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ - اللہ تعالیٰ کو کالے بوڑھے شخص کو پسند نہیں کرتا (یعنی جس نے معاصی سے تائب ہو کر اور گریہ واستغفار کر کے ماضی کے گناہوں کو اعمالنامہ سے ساقط نہ کرایا ہو اور اس وجہ سے اس بوڑھے کا اعمال نامہ سیاہ ہو)-

اِتَّبِعُوْا غَرَائِبَهٗ - قرآن کے لطائف واسرار اور باریکیوں کو سمجھو (ان میں غور کرو یا جو احکام قرآن میں دیئے گئے ہیں ان پر عمل کرو)-

مَنْ صَامَ يَوْمًا بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ - جو شخص ایک روز روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے اتنی دور کر دے گا جتنی دور تک کوا بچپن سے مرنے تک اڑتا رہے (کہتے ہیں کوے کی عمر بہت ہوتی ہے اور یہ جانور تیز پرواز ہے - ظاہر ہے ساری عمر میں لاکھوں کوس تک اڑ جائے گا)-

اَلزَّكٰوةُ نِصْفُ الْعُشْرِ فِيْمَا يُسْقٰى بِالنَّوَاضِحِ وَالْغَرْبِ - جو کھیت پانی لانے کے اونٹوں سے اور موٹھ سے سینچا جائے' اس میں زکوٰۃ بیسواں حصہ دینا ہو گی (اور جو صرف بارش کے پانی سے کھیت تیار ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہو گا)-

اَمْلِكْ حَمِيَّةَ اَنْفِكَ وَغَرْبَ لِسَانِكَ - اپنے تکبر اور غرور کو روک' اسی طرح اپنی زبان کی تیزی کو (یعنی ان دونوں کو اپنے اختیار میں رکھ' زبان کو بے لگام مت کر کہ جو چاہا بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا)-

اِنَّ اللّٰهَ لَيُحِبُّ الْاِغْتِرَابَ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ - اللہ تعالیٰ روٹی کمانے کے لئے دوسرے ملک میں (پردیس میں) جانے کو اور سفر کرنے کو پسند کرتا ہے (کہتے ہیں السفر وسیلة الظفر)-

اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ فِي النِّسَاءِ كَمَثَلِ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ فِيْ مِائَةِ غُرَابٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغُرَابُ الْاَعْصَمُ قَالَ الَّذِيْ اَحَدُ رِجْلَيْهِ بَيْضَاءُ - نیک بخت عورت' عورتوں میں ایسی ہے جیسے اعصم کوا کیسا ہوتا ہے؟ فرمایا جس کا ایک پاؤں سفید ہو (اس قسم کا کوا بہت شاذ و نادر دیکھا جاتا ہے)-

غُرَابُ الْبَيْنِ - فراق کا کوا یعنی جدائی کا (یہ کوا مکان میں اس وقت اترتا ہے جب اہل مکان وہاں سے چلے جاتے ہیں - کہتے ہیں یہ کوا جب کوئی آباد مکان دیکھتا ہے اور یا اعزا و احباب کے اجتماعات پر اس کی نگاہ پڑتی ہے تو رنج کی آواز نکالتا ہے اور جب کوئی ویران وغیر آباد مکان دیکھتا ہے تو خوشی کا نعرہ لگاتا ہے)-

غِرْبِيْبٌ - کالا-

اَسْوَدُ غِرْبِيْبٌ - کالا بھجنگ (اسی سے ہے قرآن شریف میں-

وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ - یعنی کالے بھجنگ)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الشَّيْخَ الْغِرْبِيْبَ - اللہ تعالیٰ اس بوڑھے کو ناپسند کرتا ہے (کہ جس کا نامۂ اعمال نافرمانی کے

سبب) کالا بھجنگ بنا ہو-

غَرْبَلَةٌ- چھاننا' چھلنی لگانا' کاٹنا' قتل کرنا' پیس ڈالنا' غربال- چھلنی' دف چغل خور- (اس کی جمع غرابیل ہے)-

مُغَرْبَلٌ- کمینہ' بخیل' جو مقتول پھول گیا ہو' جو بادشاہت جانے والی ہو-

اَعْلِنُوْا بِالنِّكَاحِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالْغِرْبَالِ- نکاح کو ظاہر کرو (لوگوں میں اطلاع ہونی چاہئے' خاموشی یا اخفاء نہیں ہونا چاہئے) اور نکاح کے لئے دف بجاؤ (تاکہ ہر خاص وعام کو خبر ہو جائے کہ فلاں مرد وعورت زوجین کی حیثیت سے معاشرہ کی خدمت کریں گے)-

كَيْفَ بِكُمْ اِذَا كُنْتُمْ فِيْ زَمَانٍ يُغَرْبَلُ فِيْهِ النَّاسُ غَرْبَلَةً- تمہارا اس زمانہ میں کیا حال ہوگا جب لوگ چھلنی میں چھانے جائیں گے (یعنی اچھے لوگ تو گزر جائیں گے اور برے اور کمینے رہ جائیں گے)-

ثُمَّ اَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا- پھر میں ملک شام میں آیا' اس کو چھان ڈالا (وہاں کا حال دریافت کیا کہ کون عالم ہیں)-

اَتَيْتُمُوْنِيْ فَاتِحِيْ اَفْوَاهِكُمْ كَاَنَّكُمُ الْغِرْبِيْلُ- تم چڑیا کی طرح منہ کھولے ہوئے میرے پاس آئے (یعنی مجھ سے طلب کرتے ہوئے)-

لَا بُدَّ لِلنَّاسِ اَنْ يُّمَحَّصُوْا وَيُغَرْبَلُوْا- لوگوں کو آزمانا اور چھاننا ضروری ہے-

لَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً- تم ضرور چھانے جاؤ گے-

غَرَثٌ- بھوکا ہونا-

غَرْثَانٌ- بھوکا-

غَرْثٰی اور غَرَاثٰی اور غِرَاثٌ یہ غَرْثَانٌ کی جمع ہے-

غَرْثَى الْوِشَاحِ- پتلی کمر کی عورت-

تَغْرِيْثٌ- بھوما رہنا-

كُلُّ عَالِمٍ غَرْثَانٌ اِلٰى عِلْمٍ- ہر عالم علم کا بھوکا ہے (اگر ایک علم جانتا ہے تو دوسرے علوم کو حاصل کرنے کی سعی میں لگ جاتا ہے- وہ جتنا تحصیل علم میں آگے بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی علم اس کے لئے مطمع نظر اور محبوب بنتا چلا جاتا ہے)-

وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ- حسان بن ثابت ؓ نے حضرت ام المومنین عائشہؓ کی تعریف میں کہا- وہ غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں)-

لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضِعَافُهُمْ وَغَرْثُهُمْ- میرے پاس ان میں سے وہی لوگ آئیں گے جو ناتوان ہیں اور بھوکے ہیں (ایک روایت میں عجزتهم ہے- یعنی عاجز لوگ)-

اَبِيْتُ مِبْطَانًا وَّحَوْلِيْ بُطُوْنٌ غَرْثٰى- میں تو پیٹ بھر کر رات گزاروں اور میرے گرداگرد بھوکے ہوں-

اِنْ اَكَلْتُهٗ غَرِثْتُ وَاِنْ اَتْرُكْهُ اَغْرَثُ- (یہ ابوخثمہ نے خشک انگور کی مذمت میں کہا کہ) اگر میں اس کو کھاؤں تو بھوکا رہوں (کیونکہ منقے سے پیٹ نہیں بھرتا) اگر نہ کھاؤں تب بھی بھوکا ہوں (برخلاف کھجور کے کہ اس کے کھانے سے آدمی میر ہو جاتا ہے)-

غَوْرَثُ بْنُ حَارِثٍ- ایک شخص کا نام ہے جس نے آنحضرت کو غفلت میں قتل کرنا چاہا تھا- لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قصور معاف کر دیا-

غَرْدٌ- گانے کے وقت اور خوشی کے وقت پرندے کا آواز بلند کرنا- چہچہانا-

اِغْرَادٌ اور تَغَرُّدٌ- کے بھی وہی معنی ہیں جو غرد کے-

اِغْرِنْدَاءٌ- گالی گلوچ اور مار پیٹ میں غالب آنا-

اِسْتِغْرَادٌ- گانے کے لئے بلانا-

اُغْرُوْدٌ- گانا-

اَغَارِيْدُ- یہ اغرود کی جمع ہے-

اِذَا غَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِيْلُ- جب کالی کالی چھوٹی چھوٹی چڑیاں گاتی ہیں (یہ کعب بن زبیر کے قصیدہ میں ہے اور کتاب التاء میں اس کا ذکر ہو چکا ہے)-

غَرٌّ یا غِرَارٌ- چرانا' پانی کا جذب ہو جانا-

غِرْغِرٌ- ایک بھاجی ہے- پرندہ کا اپنے بچے کو کھانا کھلانا

غُرُوْرٌ اور غِرَّةٌ- دھوکا دینا' جرات کرنا-

غَرَرٌ اور غُرَّةٌ اور غَرَارَةٌ- سفید ہونا' حسین ہونا' شریف ہونا' عزت دار ہونا-

تَغْرِیْرٌ- ہلاکت میں ڈالنا' بھر دینا' اڑنے کا قصد کرنا' پنکھ اٹھانا-

مَغَارَّةٌ- پرندہ کا اپنے بچہ کو کھلانا-

اِغْتِرَارٌ- غافل ہونا' دھوکا کھانا (جیسے استغرار ہے)-

غِرَارٌ- برچھے' تلوار اور تیر کی دھار' تھوڑی نیند' نماز میں سجدہ رکوع طہارت کا نقصان' بازار مندا ہونا-

غَرٌّ- زمین کی دراڑ' تلوار کی دھار' کپڑے کی شکن-

غَرَارَةٌ- غفلت-

غِرَارٌ- مثال-

غِرٌّ- جوان' ناآزمودہ کار-

غَرَرٌ- ہلاکت اور دھوکے میں پڑنا-

غُرَّةٌ- مہینہ کا پہلا روز-

غُرَرٌ- مہینہ کی پہلی تین راتیں-

اَغَرٌّ- سفید پیشانی' گھوڑا' سردار' شریف کریم النفس' سخت گرمی کا دن-

غُرُوْرٌ- نفس کی پیروی' شیطانی خواہش پر چلنا' خطا کو ثواب دکھانا-

غَرُوْرٌ- دینا-

غَرِیْرٌ- مغرور' اچھا خلق (جیسے ہَرِیْرٌ برا خلق اور ضامن' کفیل-)

اَنَا غَرِیْرُكَ مِنْ فُلَانٍ- میں تجھ کو فلاں سے ڈراتا ہوں-

اِنَّهٗ جَعَلَ فِی الْجَنِیْنِ غُرَّةً عَبْدًا اَوْ اَمَةً- پیٹ کے بچہ کی (دیت آپ نے ایک بردہ مقرر کی غلام ہو یا لونڈی (یعنی جب کوئی حاملہ عورت کو ضرب لگا کر اس کا حمل گرادے اور بچہ مردہ نکلے تو ایک پوری دیت لازم ہوگی- اصل میں غرۃ اس سفیدی کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے پھر سفید رنگ بردے کو کہنے لگے لیکن یہاں مراد مطلق بردہ ہے سفید ہو یا کالا جس کی قیمت دیت کے بیسویں حصہ تک پہنچے)-

(ایک روایت میں بغرۃ عبد اوامۃ اوفرس اوبغل ہے جیسے بعض نے کہا ہے کہ فرس اور بغل کا ذکر راوی کی غلطی ہے)-

ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْهَا بِالْغُرَّةِ- پھر جس عورت کو یہ بردہ دلایا گیا (یعنی جس کا حمل گرادیا گیا تھا) یہ جب ہے کہ دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ سے متعلق ہوں اگر الگ الگ واقعات ہوں تو قُضِیَ عَلَیْهَا سے حمل گرانے والی یعنی مجرم عورت مراد ہے-

مَا کُنْتُ لِاُقِیْضَهٗ الْیَوْمَ بِغُرَّةٍ- میں آج کے دن اس کو ایک گھوڑا بدلہ میں نہیں دے سکتا (یہاں غرہ سے گھوڑا مراد ہے لیکن اس کا اکثر اطلاق غلام اور لونڈی پر ہوتا ہے)-

غُرَّة سے کبھی کوئی نفیس اور عمدہ چیز بھی مراد ہو سکتی ہے-

جَعَلَ جَزَاءَ هَا هِبَةَ الْغُرَّةِ- انا جب خدمت کر چکے (یعنی بچہ کو دودھ پلا چکے) تو اس کو صلہ میں ایک غلام یا لونڈی دینا چاہیے-

وَیَلُوْحُ فِیْ غُرَّةِ الْاِیْمَانِ لُمْعَةٌ- ایمان کی پیشانی میں چمک پیدا ہو (یعنی کیفیت ایمانی میں زیادتی ہو)-

غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ- سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں ہوں گے وضو کے اثر سے (گویا اعضائے وضو نور سے منور ہو جائیں گے)-

فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ- جو کوئی اپنی سفیدی بڑھانا چاہے (وہ وضو میں کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے)-

صَوْمُ الْاَیَّامِ الْغُرِّ- ایام بیض میں روزے رکھنا (یعنی ہر مہینے کی ۱۳' ۱۴' ۱۵ تاریخوں میں' ان کو غر اس لیے کہا ان کی راتیں چاندنی سے سفید اور نورانی ہوتی ہیں)-

لَیْلَةٌ اَغَرُّ- روشن رات-

غُرُّ الذُّرٰی- سفید کوہان والے-

اِیَّاکُمْ وَ مُشَاوَرَةَ النَّاسِ فَاِنَّهَا تَدْفِنُ الْغُرَّةَ وَ تُظْهِرُ الْعُرَّةَ- لوگوں کے ساتھ برائی کرنے سے بچے رہو ایسا کرنا نیک کاموں کو میٹ دیتا ہے اور عیب اور قباحت کو ظاہر کر دیتا ہے (لوگ ایسے شخص کے دشمن ہو کر اس کے ہنر کو چھپا دیتے ہیں اور عیب کھول دیتے ہیں)-

عَلَیْکُمْ بِالْاَبْکَارِ فَاِنَّهُنَّ اَغَرُّ غُرَّةً- کنواری عورتوں سے شادی کرو ان کے اخلاق پاکیزہ ہوتے ہیں (ان کو ابھی بری

صحبت اوراس کے اثرات نے متاثر نہیں کیا ہوتا ہے اوران میں جوانی کا شباب اورخوبصورتی بھی ہوتی ہے)-

مَا اَجِدُ لِمَا فَعَلَ هٰذَافِیْ غُرَّةِ الْاِسْلَامِ مَثَلًا اِلَّا غَنَمًا وَرَدَتْ فَرُمِیَ اَوَّلُهَا فَنَفَرَ اٰخِرُهَا - اس نے جوکام کیااس کی مثال مجھ کوابتدائے اسلام میں معلوم نہیں مگر بکریوں کی مثال جن کا گلہ سامنے آئے اورکوئی شروع کی بکریوں کو مارے پھر (دیکھ کر) اخیر کی بکریاں بھی ڈرکر بھاگ جائیں-

مُنْذُ یَصُوْمُ مِنْ غُرَّةٍ - جب سے وہ پہلی تاریخ سے روزہ رکھ رہا ہے-

اُقْتُلُوا الْکَلْبَ الْاَسْوَدَ ذَاالْغُرَّتَیْنِ - اس کالے کتے کو مار ڈالو جس کی آنکھ پر دوسفید پٹے ہوں (نقطے)-

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْمُنَافِقُ خَبٌّ لَئِیْمٌ - مسلمان بھولا کریم النفس ہوتا ہے اور منافق مکار وبخیل ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا سینہ مکر اور فریب سے صاف اور سیدھا ہوتا ہے وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی صاف باطن سمجھ کر دھوکا کھا جاتا ہے اور منافق تو خود مکار اور بے ایمان ہوتا ہے' وہ دوسروں کو بھی ایسا ہی سمجھ کر خوب چاق وچوبند رہتا ہے اور دھوکہ میں مبتلا نہیں ہوتا)-

یَدْخُلُنِیْ غِرَّةُ النَّاسِ - (بہشت کہتی ہے کہ میری حسین عمارت میں) وہ لوگ داخل ہوں گے جو بھولے بھالے ہیں (کسی سے مکروفریب نہیں کرتے - مراد وہ لوگ ہیں جو کہ فکر آخرت میں سرگرداں اور دنیا میں اللہ کے بول کو بالا کرنا چاہتے ہیں' ان کے لیے دنیا کا حسن' خام اور اس کی زینت نامکمل اور وقتی ہے' اسی وجہ سے وہ اس کے حاصل کرنے کے لیے کسی کو ایذا نہیں پہنچاتے)-

اِنَّ مُلُوْكَ حِمْیَرَ مَلَکُوْا مَعَاقِلَ الْاَرْضِ وَ قَرَارَهَا وَ رُؤُسَ الْمُلُوْكِ وَ غِرَارَهَا - حمیر کے بادشاہ زمین کے تمام مورچوں اور شہروں کے مالک ہو گئے تھے اور جملہ بادشاہوں کے سرتاج اور کارآزمودہ اور جو ناتجربہ کار بھولے بھالے تھے-

اِنَّكَ مَا اَخَذْتَهَا بَیْضَاءَ غَرِیْرَةً - تو نے اس کو اس وقت نہیں لیا تھا - جب وہ سفید رنگ بھولی بھالی جوان تھی-

قَاتَلَ مُحَارِبُ خَصَفَةَ فَرَاَوُا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غِرَّةً فَصَلّٰی صَلٰوةَ الْخَوْفِ - محارب نے خصفہ سے جنگ کی' مسلمانوں کو غافل پایا پھر انہوں نے خوف کی نماز پڑھی- (غرة - بہ معنی غفلت یعنی اپنے مورچہ کی حفاظت اور جنگی تدابیر سے غافل تھے)-

یُرِیْدُ غِرَّةَ النَّبِیِّ ﷺ - وہ چاہتے تھے کہ آں حضرت ﷺ کی غفلت سے کام لیں (چنانچہ آپ کو غافل سمجھ کر وہاں اترے- آپؐ نے ان کو گرفتار کرلیا)-

اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَ هُمْ غَارُّوْنَ - آپؐ نے بنی مصطلق کے کافروں پر چھاپہ مارا وہ غافل تھے-

کَتَبَ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَةَ اَنْ لَّا یُمْضِیَ اَمْرَ اللّٰهِ اِلَّا بَعِیْدُ الْغِرَّةِ حَصِیْفُ الْعُقْدَةِ - (امیر المومنین حضرت عمرؓ نے) ابوعبیدہ بن جراح کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم وہی نافذ کرے جو دور اندیش اور مستحکم تدبیر وعقل والا ہو-

لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ وَ لَا تَغْتَرُّوْهُنَّ - عورتوں پر دفعتاً ہی مت کود پڑا کرو' غفلت میں ان کے پاس مت جاؤ-

عَجِبْتُ مِنْ غِرَّتِهٖ بِاللّٰهِ - میں اس پر تعجب کرتا ہوں کہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو غافل سمجھا ہے-

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ - دھوکے کی بیع سے آپؐ نے منع فرمایا (یعنی جس میں خریدار کو فریب دیا جائے - اس طرح کہ بیع کا ظاہری حال آراستہ کر دکھایا ہو اور حقیقتاً اس میں کوئی ایسا عیب اور نقص موجود ہو جو بائع کے علم میں ہو مگر خریدار پر اس کو ظاہر کیا گیا ہو بلکہ پوشیدہ رکھنے کے لیے تدابیر کی گئی ہوں- بیع الغرر میں اس غلام کی بیع بھی داخل ہے جو فرار ہو گیا ہو- یا اس چیز کی جس کی تسلیم کا یقین نہ ہو مثلاً پرندے کی بیع جب وہ آزاد ہو اور فضا میں اڑ رہا ہو- یا اس مچھلی کی جو پانی میں تیر رہی ہو' یا اس میوے اور غلہ کی جو درخت پر ہو اور ابھی پختہ نہ ہوا ہو- اسی طرح بیع ملامسہ اور منابذہ وغیرہ بھی اسی طرح حمل کی بیع جو ابھی ماں کے پیٹ میں ہو)-

اِنَّ لِیْ نَفْسًا وَّاحِدَةً وَّاِنِّیْ اَکْرَهُ اَنْ اُغَرِّرَ بِهَا - میری ایک ہی جان ہے اور میں اس کو دھوکے میں ڈالنا (نفس وشیطان کی پیروی کرکے) برا سمجھتا ہوں-

غُرُوْرٌ - کالفظ شیطان کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے کیونکہ وہ انسان کو دھوکا دے کر ایسی لذتوں میں پھنساتا ہے جن کا انجام رنج ہے۔

اَلتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ - دنیا کی شہوتوں (یعنی مال وجاہ ولذائذ حیوانی) سے الگ رہنا (صرف بقدر ضرورت مطابق احکام شرعی دنیا سے مستفید ہونا)۔

وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ - کہیں تم کو شیطان اللہ تعالیٰ کے باب میں دھوکا نہ دے (تم کو تلقین کرے کہ اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے گناہ سے کیوں ڈرتے ہو دنیا کی زندگی میں خوب مزے اڑاؤ مرتے وقت توبہ کر لینا - یا پھر اصرار کرنے کی ترغیب دے اور کہے کہ توبہ واستغفار ہی کافی ہے)۔

وَ تَعَاطِیْ مَا نَهَیْتَ عَنْهُ تَغْرِیْرًا - تو نے جن کاموں سے منع فرمایا ان کو دھوکہ میں آ کر بیٹھا (انجام نہ سوچا)۔

لَاَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ وَلَا اُقَاتِلُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَغْتَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ - اگر میں اس آیت فقاتلوا التی تبغی پر عمل نہ کر کے خطرے میں پڑ جاؤں اور باغیوں سے جو مسلمان ہیں جنگ نہ کروں تو وہ مجھ کو اس سے بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت و من یقتل مومنا متعمدا کے تحت اس حکم میں آ جاؤں (یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا جب لوگوں نے ان کو جنگ جمل اور صفین وغیرہ میں شریک ہونے کے لیے ابھارا - انہوں نے احتیاط پر عمل کیا اور کسی جنگ میں شریک نہیں ہوئے جو مسلمانوں کی آپس میں ہوئیں - اسی طرح انہوں نے حضرت علیؓ سے بھی بیعت نہ کی نہ معاویہؓ سے نہ مروان سے نہ عبداللہ بن زبیرؓ سے بلکہ جب عبدالملک بن مروان پر سب لوگوں کا اتفاق ہو گیا تو پھر آپ نے بھی بیعت کر لی)۔

اَیُّمَا رَجُلٌ بَایَعَ اٰخَرَ فَاِنَّهٗ لَا یُؤَمَّرُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا - جب کوئی شخص (جماعت اسلام سے علیحدہ ہو کر اپنی استبدادی رائے سے) ایک شخص سے بیعت کر لے تو پھر ان دونوں میں سے کوئی امام نہ بنایا جائے اس میں دھوکا ہے ایسا نہ ہو کہ دونوں مارے جائیں (کیونکہ دونوں نے احکام اسلام کے خلاف عمل کیا امامت ہمیشہ مشورے اور اہل حل وعقد سے اتفاق سے قائم ہونی چاہیے نہ کہ ہر شخص شتر بے مہار کی طرح جس کو چاہے اپنا امام بنا لے ایسا کرے گا تو جماعت کے ہاتھ سے وہ بھی اور اس کا امام دونوں مارے جائیں گے)۔

اِنَّهٗ قَضٰی فِیْ وَلَدِ الْمَغْرُوْرِ بِغُرَّةٍ - حضرت عمرؓ نے اس شخص کے بچے کے بارے میں جس کو دھوکا دیا جائے یہ فیصلہ کیا کہ وہ لونڈی کے مالک کو ایک غلام یا لونڈی ہرجانہ میں دے اور اس کا تاوان اس سے وصول کرے جس نے اس کو دھوکا دیا (اس کی صورت یہ ہے: زید نے عمرو کو یہ فریب دیا کہ ہندہ ایک آزاد عورت ہے اور عمرو نے اس کے چکمہ میں آ کر ہندہ سے نکاح کر لیا اور اس کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا - اس کے بعد معلوم ہوا کہ ہندہ تو خالد کی لونڈی تھی - تو عمرو خالد کو ایک بردہ دے کر اپنا بچہ چھڑا لے اس کا بچہ آزاد ہوگا اور اس بردہ کی قیمت زید سے وصول کرے)۔

لَا غِرَارَ فِیْ صَلٰوةٍ وَّلَا تَسْلِیْمٍ - نماز میں اور سلام میں کمی نہ کرنا چاہیے (نماز میں کمی یہ ہے کہ ارکان کو اچھی طرح سنت کے موافق ادا نہ کرے اور سلام میں کمی یہ ہے کہ جواب میں صرف وعلیکم کہے وعلیکم السلام نہ کہے۔) غرار کے معنی اصل میں کم سونا ہے۔ بعض نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں کمی نہ کرنی چاہیے نہ سلام نماز کی حالت میں کرنا چاہیے تو و لا تسلیم معطوف ہوگا غرار پر۔

فَمَشٰی عَلَمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ - ایک دھوکے کا جھنڈا فتنہ کی تاریکیوں میں کھڑا کیا۔

لَا تُغَارُّ التَّحِیَّةُ - سلام میں کمی نہ کی جائے (بلکہ بڑھانا مستحب ہے - اگر السلام علیکم کہے تو جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے)۔

کَانُوْا لَا یَرَوْنَ بِغِرَارِ النَّوْمِ بَاْسًا - اگر خفیف سا سونا ہو (مثلاً کھڑے یا بیٹھے) تو اس میں کوئی قباحت نہیں پاتے تھے (یعنی اس کو ناقص وضو نہیں سمجھتے تھے)۔

رَدَّ نَشْرَ الْاِسْلَامِ عَلٰی غَرِّهٖ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام کے پھیلاوے کو اس کی اصلی شکنوں پر تہہ کر دیا (یعنی الٹ پلٹ کر نئی شکنیں اسلام میں نہیں ڈالیں) (عرب لوگ کہتے ہیں:

طَوَى الثَّوْبَ عَلٰى غَرِّهِ الْاَوَّلِ - کپڑے کو پہلی شکنوں پر طے کر دیا) (مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسلام کو اس کی اصلی صورت پر باقی رکھا اور مخالفین اسلام کی قوت توڑ دی)۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغُرُّ عَلِيًّا بِالْعِلْمِ - (معاویہؓ نے کہا) آں حضرتؐ حضرت علی کو علم کے لقمے بنا بنا کر کھلاتے تھے (جیسے پرندہ اپنے بچے کو غذا کے لقمے اس کے حلق میں ڈالتا ہے)۔

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ يَغُرُّهُ كَمَا يَغُرُّ الْغُرَابُ بُجَّهٗ - (حضرت علیؓ نے فرمایا کہ) جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح کھلاتا ہے جیسے کوا اپنے بچہ کو کھلاتا ہے (بھراتا ہے یعنی اپنے منہ سے چبا چبا کر اس کے حلق میں ڈالتا ہے (مطلب یہ ہے کہ غیب سے اس کو روزی ملتی ہے' بعض نے کہا یغرہ سے مراد یہ ہے کہ علمی مسائل اس کو بتلاتا ہے اور شریعت و طریقت کے اسرار اس پر کھول دیتا ہے)۔

ذَكَرَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَا يَغُرَّانِ الْعِلْمَ غَرًّا - (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے) امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا ذکر کیا تو کہا وہ دونوں تو علم کے لقمے بھراتے تھے (لوگوں کو علم سے بہرہ اندوز کرتے تھے)۔

كُنْتُ غَرِيْرًا فِيْهِمْ - میں ان سے ملا ہوا ان کے ساتھ چپکا ہوا تھا (بعض نے کہا صحیح كُنْتُ غَرِيًّا ہے معنی وہی ہیں اور زہری نے عَرِيًّا عین مہملہ سے کہا ہے یعنی غریب' پردیسی)۔

لَا تَخْذَنْكَ عَلٰى غِرَّتِكَ - وہ تجھ کو غافل پا کر پکڑ لے گی۔

وَلَا تَغْتَرُّوْا فَتَجْسِرُوْنَ عَلَى الذَّنْبِ - (وضو سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) مگر دھوکا مت کھاؤ (یہ سمجھ کر کہ وضو سے تو گناہ معاف ہو جاتے ہیں' گناہ کرنے کی جرات نہ کرو اس لیے کہ گناہوں کا معاف ہونا اس پر موقوف ہے کہ ہماری عبادت قبول ہو اور اس کا قبول ہونا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بندہ کو اس کا علم نہیں)۔

مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ - خوگیر (نمدہ) اور گونوں سے (یہ جمع ہے غراة کی بہ کسرۂ غین بہ معنی جوالق۔)

فَحَمَلَ عَلَيْهِ غَرَارَتَيْنِ - اس پر دو گونیں لا دیں۔

لَغَرِيْرٌ بِاللّٰهِ - (طلحہؓ نے کہا جس کے پاس یہ چیز رات کو رہے اور اس کو معلوم نہ ہو کہ اللہ کا کیا حکم یکا یک اس پر آ جاتا ہے)' اس نے اللہ کے باب میں دھوکہ کھایا (چیز سے مراد روپیہ مال و دولت ہے۔ یہ حضرت طلحہ نے اس وقت کہا جب ان کی زمین کی قیمت میں سات لاکھ درہم ان کے پاس آئے اور انہوں نے وہ سب خیرات کر دیئے)۔

لَا تُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ - ایسا نہ ہو کہ تمہاری طرف سے تمہاری غفلت کی وجہ سے دشمن ہم پر یکا یک آ جائے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ فِيْهِ الْغِرَّةَ - یا اللہ رمضان کے مہینے میں میری غفلت دور کر دے (میں تیری یاد اور تیری عبادت میں مصروف رہوں)۔

لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ - جمعہ کی رات فضیلت کی رات ہے۔

اَخْبِرْ بِهٰذَا غُرَرَ اَصْحَابِكَ - اس بات کی خبر اپنے قابل اعتبار دوستوں کو کر دے (یعنی جن لوگوں کی دوستی اور محبت پر تجھ کو بھروسہ ہو)۔

وَ اَذْهَبَ التَّهَجُّدُ غِرَارَ نَوْمِهٖ - تہجد اس کی تھوڑی نیند کو دور کر دے۔

لَا يُغَرِّرُ الرَّجُلُ بِنَفْسِهٖ وَلَا بِدِيْنِهٖ - آدمی اپنے نفس اور اپنے دین کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔

اَلدُّنْيَا قَدْ تَزَيَّنَتْ بِغُرُوْرِهَا وَ وَغَرَّتْ بِزِيْنَتِهَا - دنیا اپنے سامانوں اور لذتوں سے آراستہ ہوئی اور اس نے اپنے جوبن پر لوگوں کو فریفتہ کر لیا۔

غَرَّتْهُ الدُّنْيَا - دنیا نے اس کو فریفتہ کر لیا (یعنی اپنی طلب میں دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیا)۔

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ - سفید منہ اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کو کھینچ کر لے چلنے والے (یعنی مومنین کے پیشوا)

غَرْزٌ - چھونا' گاڑنا' گرونا' رکھنا' گھسیڑنا۔

غَرْزٌ اور غِرَازٌ - دودھ کم ہونا' نافرمانی کے بعد اطاعت کرنا۔

تَغْرِيْزٌ - بمعنی غرز ہے اور دودھ دوہنا چھوڑ دینا۔

اِغْرَازٌ - غرز بھاجی والی ہونا۔

اِغْتِرَازٌ - داخل ہونا -

غَرْز - یعنی رکاب میں جو چمڑے کی ہو پاؤں رکھنا

غَرِیْزَۃٌ - طبیعت خواہ بڑی ہو یا اچھی (جیسے قریحۃ ہے) -

غَرِیْزِیٌ - طبعی اور اصلی -

حَمٰی غَرْزَ النَّقِیْعِ لِخَیْلِ الْمُسْلِمِیْنَ - آنحضرتؐ نے نقیع کی غرز کو محفوظ کیا' مسلمانوں کے گھوڑوں کے لیے (تا کہ مجاہدین کے گھوڑے اور زکوۃ کے جانور اس کو چیریں - نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں کا رمنہ آنحضرت ﷺ نے محفوظ کر لیا تھا) -

اِنَّهٗ رَاٰی فِی الْمَجَاعَةِ رَوْثًا فِیْهِ شَعِیْرٌ فَقَالَ لَئِنْ عِشْتُ لَاَجْعَلَنَّ مِنْ غَرْزِ النَّقِیْعِ مَا یُغْنِیْهِ عَنْ قُوْتِ الْمُسْلِمِیْنَ - حضرت عمرؓ نے قحط سالی میں گوبر دیکھا جس میں جو کے دانے موجود تھے (جانور کے مالک نے اس کو گھاس نہ ہونے کی وجہ سے جو کھلائے تھے - یہ دیکھ کر) فرمایا اگر میں زندہ رہا تو نقیع میں جو غرز ہے وہ جانوروں کے لیے محفوظ کروں گا اور وہ مسلمانوں کی خوراک سے بے پرواہ ہو جائیں گے - (یعنی جو کھانے کی ضرورت نہ رہے گی - اس زمانہ میں بڑی خوراک آدمیوں کی جو تھی) -

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتُعَالِجُنَّ غَرْزَ النَّقِیْعِ - قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نقیع کے غرز کو کام میں لاؤ گے -

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ غَنَمَنَا قَدْ غَرَزَتْ - صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہماری بکریوں کا دودھ کم ہو گیا ہے - (اہل عرب کہتے ہیں:

غَرَزَتِ الْغَنَمُ غِرَازًا - بکریوں کا دودھ کم ہو گیا) -

غَرَّزْتُهَا - میں نے ان کا دودھ دوہنا چھوڑ دیا تا کہ وہ موٹی ہو جائیں -

بِغَارِزٍ لَّمْ تُخَوِّنْهُ الْاَحَالِیْلُ - ایسے تھن کے ساتھ جس کو دودھ دوہنے نے ناتواں نہیں کیا -

سُئِلَ عَنْ تَغْرِیْزِ الْاِبِلِ فَقَالَ اِنْ کَانَ مُبَاهَاةً فَلَا وَ اِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ تَصْلُحَ لِلْبَیْعِ فَنَعَمْ - عطا سے پوچھا گیا کہ اونٹوں کا دودھ دوہنا اگر چھوڑ دیا جائے تو کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر فخر و افتخار کی نیت سے ہو (یعنی اپنی سیر چشمی اور امارت کے اظہار کے لیے تب تو درست نہیں اور اگر اس لیے ہے کہ وہ فروخت کے لائق ہو جائیں تو درست ہے -)

تَغْرِیْزٌ - بچہ کشی اور بڑھانا بھی مراد ہو سکتا ہے - یہ غرز الشجر سے ماخوذ ہے) -

کَمَا تَنْبُتُ التَّغَارِیْزُ - جیسے کھجور کی شاخیں اگ آتی ہیں (ان کو ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگا دیتے ہیں یعنی کھجور کے بچے) -

تَغْرِیْزٌ اور تَنْبِیْتٌ دونوں کے ایک معنی ہیں -

مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَ قَدْ غَرَزَ ضَفْرَ رَاْسِهٖ ابورافع امام حسن پر سے گزرے انہوں نے اپنے بالوں کی چوٹی کو موڑ کر اندر کر لیا تھا (جیسے عورتیں جوڑہ باندھتی ہیں) -

مَا طَلَعَ السِّمَاکُ قَطُّ اِلَّا غَارِزًا ذَنَبَهٗ فِیْ بَرْدٍ - ساک اعزل (جو ایک ستارہ ہے برج میزان کا جب وہ نکلتا ہے تو سردی کے موسم میں اپنی دم گھسیڑے ہوئے - (یہ ستارہ تشرین اول (ماہ اکتوبر) میں جب پانچ دن گزر جاتے ہیں اس وقت نمودار ہوتا ہے - یہ موسم سرما کا آغاز ہے - اور یہ غرز الجراد ذنبه فی الارض سے ماخوذ ہے - یعنی ٹڈی نے اپنی دم زمین میں گاڑی انڈے دینے کے لیے) -

کَانَ اِذَا وَ ضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ یُرِیْدُ السَّفَرَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ - آنحضرت ﷺ نے جب اونٹ کی رکاب میں (جو چمڑے یا لکڑی کی ہوتی ہے) پاؤں رکھتے' سفر کا ارادہ فرماتے تو بسم اللہ کہتے -

غَرْز - چمڑے یا لکڑی کی رکاب (اگر لوہے کی ہو تو اس کو رکاب کہیں گے) (بعض نے ہر ایک کو رکاب کہا ہے) -

اِسْتَمْسِكْ بغرزه - آپ کی رکاب کو تھامے رہ -

بَابُ الرِّکَابِ وَالْغَرْزِ - باب رکاب اور اس میں پاؤں رکھنے کے بیان میں - یا رکاب سے لوہے اور لکڑی کی رکاب مراد ہے اور غرز سے چمڑے کی رکاب -

حِیْنَ وَضَعْتُ رِجْلِیْ فِی الْغَرْزِ - جب میں نے اپنا

پاؤں رکاب میں رکھا-

سُئِلَ عَنْ اَفْضَلِ الْجِهَادِ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتّٰى اغْتَرَزَ فِى الْجَمْرَةِ الثَّالِثَةِ- ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا افضل جہاد کونسا ہے؟ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ تیسرے جمرے میں داخل ہو گئے (جمرے پر کنکریاں مارنے کے لیے)-

اَلْجُبْنُ وَالْجُرْاَةُ غَرَائِزُ- نامردی (یعنی بزدلی) اور بہادری (کے جذبات) خلقی ہیں (یعنی یہ اوصاف پیدائشی ہیں اور ان کو اکتساب کے ذریعہ بدرجہ اتم کسی میں پرورش نہیں کیا جا سکتا)-

اَنْ يَّغْرِزَ خَشْبَةً فِىْ جِدَارِهٖ- کوئی شخص اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے (اور دھالیہ بنا لینے سے) نہ روکے (اس لیے کہ اس میں مکان دار کا کوئی نقصان نہیں بلکہ اس کی دیوار کی مضبوطی اور بارش سے محفوظ رہنے کا باعث ہے- اور جو لوگ اپنے ہمسایوں کو اس سے روکیں اور سیری چھوڑ دینے پر مجبور کریں وہ اپنے پیغمبر ﷺ کے حکم کے خلاف کر کے گنہگار ہوتے ہیں)-

فَاِنَّهَا تَجِيْئُ اَغْرَزَ مَا كَانَتْ- وہ چوٹ (جو اللہ کی راہ میں) اٹھائے اپنے پورے صدمہ کے ساتھ آئے گی-

مَغْرَزُ الظَّفِيْرَةِ- چوٹی کی جڑ (یعنی جو سر سے لگی ہوئی ہے)-

اَلْجُبْنُ وَالْبُخْلُ وَالْحِرْصُ غَرِيْزَةٌ يَجْمَعُهَا سُوْءُ الظَّنِّ- نامردی اور بخل اور حرص یہ سب طبعی ہیں جو اللہ تعالی کے ساتھ بدگمانی رکھنے سے پیدا ہوتے ہیں (کیونکہ اگر اللہ تعالی کے ساتھ نیک گمان ہو گا تو انسان اس کی تقدیر پر بھروسہ کر کے نامردی نہ کرے گا- اسی طرح رزق کا کفیل اور رزاق اس کو سمجھ کر بخل اور حرص سے باز رہے گا)-

فَاَخَذْتُ بِغَرْزِ رَاحِلَتِهٖ- میں نے اس کے اونٹ کی رکاب تھام لی-

وَاغْرِزْهَا فِى الْمَوْضِعِ الَّذِىْ لَفَفْتَ فِيْهِ الْخِرْقَةَ- اس کو اس مقام میں گاڑ دے جہاں تو نے خرقہ لپیٹا ہے-

غَرْسٌ- گاڑنا، بونا (جیسے اِغْرَاسٌ ہے)-

اِنْغِرَاسٌ- گڑنا-

غَرَاسٌ- جو مسہل پینے والے کے پیٹ سے نکلتا ہے-

غِرَاسٌ- جو بویا جائے یا بونے کا وقت-

بِيْرُ غُرْسٍ- ایک کنواں تھا مدینہ میں (واقدی نے کہا بنی نضیر کے مکانات اسی مقام پر تھے-)

وَاِنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ- بہشت کے درخت سبحان اللہ اور الحمدللہ ہیں-

مَنْ زَرَعَ اَوْ غَرَسَ- جو شخص کھیت لگائے یا میوہ دار درخت بوئے (پھر اس میں سے کوئی آدمی یا جانور کچھ کھائے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملتا رہے گا (جب تک غلہ یا میوہ قائم رہے)-

يَا عَلِىُّ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاغْسِلْنِىْ بِسَبْعِ قِرَبٍ مِنْ بِيْرِ غُرْسٍ- اے علی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو بیر غرس کے سات مشک پانی سے غسل دینا (یہ کنواں مشہور ہے مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کے پانی سے غسل دیا گیا تھا- اس کا پانی بہشت کا ایک چشمہ ہے- (کذا فی مجمع البحرین)-

لَا يَزَالُ اللّٰهُ يَغْرِسُ فِىْ هٰذَا الدِّيْنِ غَرْسًا يَسْتَعْمِلُهُمْ فِىْ طَاعَتِهٖ- اللہ تعالی اس دین میں ہمیشہ کچھ پودے گاڑ دے گا جن سے اپنی تابعداری کے کام لے گا (یعنی زمانہ کے ہر دور میں کچھ صالحین اور مجددین پیدا ہوتے رہیں گے جو دین اسلام کے احیاء کے لیے کام کرتے رہیں گے)

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْ طَيْرٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ- جو مسلمان میوہ دار درخت لگائے یا کھیت بوئے پھر اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ یا چار پایہ کھا لے تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا (اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ تمام جائز ذرائع معاش میں زراعت اور باغات لگانا عمدہ کمائی ہے- بعض نے کہا ہے کہ تجارت افضل ہے اور بعض نے صنعت اور دستکاری کو ترجیح دی ہے- بہرحال یہ تینوں پیشے عمدہ ہیں اگر خدا ترسی کے ساتھ کئے جائیں)-

غَرْضٌ- برتن بھر دینا اور پورا نہ بھرنا- وقت سے پہلے دودھ چھڑا

دینا' تازہ لینا' باز رہنا' وقت سے جلدی کرنا-

غُرْضَۃٌ-تسمہ-

غَرَضٌ -ملول ہونا' مشتاق ہونا' ڈرنا-

غِرَضٌ -تروتازہ ہونا-

تَغْرِیْضٌ -تازہ گوشت کھانا' میوہ کھانا' خوش طبعی کرنا-

اِغْرَاضٌ -بھر دینا-

مُغَارَضَۃٌ-صبح کو اونٹوں کو پانی پر لانا-

تَغَرُّضٌ -ٹوٹ جانا-

اِغْتِرَاضٌ -غرض کرنا-

غَرْضٌ - وہ تسمہ جس سے کجاوہ باندھتے ہیں- (جیسے حزام زین کے لیے)-

غَرَضٌ -نشانہ' ہدف' مقصود' مطلوب' علت غائی' غایت-

لَا تُشَدُّ الْغُرُضُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ ایک روایت میں لَا یُشَدُّ الْغَرْضُ ہے یعنی تسمہ نہ باندھا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی صرف تین مساجد کی زیارت کے لیے سفر کرنا مشروع ہے)-

غُرْضَۃٌ اور غَرْض- وہ تسمہ جو اونٹ کے پیٹ پر باندھا جاتا ہے جس کو بطان کہتے ہیں-

مَغْرِضٌ -وہ مقام جہاں تسمہ باندھا جاتا ہے-

کَانَ اِذَا مَشٰی عُرِفَ فِیْ مَشْیِہٖ اَنَّہٗ غَیْرُ غَرِضٍ وَّلَا وَکِلٍ -آنحضرت ﷺ جب چلتے تو آپ کی چال سے معلوم ہوتا کہ آپ بیتاب اور مضطرب نہیں ہیں' نہ سست و کاہل (مطلب یہ ہے کہ نہ بہت تیز چلتے جیسے گھبرا کر کوئی بھاگتا ہے نہ بہت آہستہ سست رفتاری کے ساتھ جیسے ضعیف و ناتوان یا کاہل لوگ چلتے ہیں)-

صِفَاتُھُمْ لَا یَنْفَکُّ عَنِ الْاَغْرَاضِ وَالْاَعْرَاض -ان کی عادات نقصانات اور بیماریوں سے نہیں چھوٹ سکتیں-

فَاَقَمْتُ بِھَا حَتّٰی اشْتَدَّ غَرَضِیْ -میں وہاں اتنا ٹھہرا کہ بالآخر سخت تنگ ہو گیا-

غَرَضٌ -کسی چیز کی طرف شوق' اشتیاق اور میلان طبع کو بھی کہتے ہیں-

حَتّٰی اشْتَدَّتْ غَرَضِیْ اِلَیْہِ- یہاں تک کہ میں اس کا عاشق ہو گیا-

اِنَّہٗ یَدْعُوْ شَابًّا مُمْتَلِأً شَبَابًا فَیَضْرِبُہٗ بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُہٗ جِزْلَتَیْنِ رَمْیَۃَ الْغَرَضِ- دجال مردود ایک اچھے جوان کو جو پوری جوانی میں ہو گا بلائے گا- پھر تلوار سے مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا' ہر ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے سے ایک تیر کے ٹپہ پر گرے گا (یا تلوار اس پر تیر کی طرح پڑے گی- یعنی جیسے تیر نشانہ پر لگتا ہے)-

تَخْتَلِفُ بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْغَرَضَیْنِ وَاَنْتَ شَیْخٌ کَبِیْرٌ -تو ان دونوں نشانوں کے درمیان پھر رہا ہے حالانکہ تو بوڑھا پھونس ہے-

لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ- میرے صحابہ کو میرے بعد نشانہ ملامت نہ بناؤ (ان کو برا مت کہو بلکہ ان کے قصوروں سے کف لسان کرو- اہل سنت کا یہی طریقہ ہے)-

لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا- کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ (جیسے بے رحم جاہل کبھی کبھی یہ کرتے ہیں کہ مرغی وغیرہ کو باندھ کر اس پر نشانہ صحیح کرنے کے لیے گولیاں وغیرہ چلاتے ہیں)-

فَقَاءَتْ لَحْمًا غَرِیْضًا- اس نے تازہ گوشت قے میں نکالا-

فَیُؤْتٰی بِالْخُبْزِ لَیِّنًا وَبِاللَّحْمِ غَرِیْضًا- اس کے سامنے ملائم روٹی اور تازہ گوشت رکھا جائے-

لَا تَجْعَلْنِیْ لِلْبَلَاءِ غَرَضًا- تو مجھ کو بلاؤں کا نشانہ مت بنا-

اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ وَلِیَّہٗ غَرَضًا لِعَدُوِّہٖ- اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اپنے دشمنوں کا نشانہ بنایا ہے (وہ ہمیشہ اللہ کے دوستوں کو ستاتے اور برا کہتے رہتے ہیں)-

نَھٰی اَنْ یُّؤْکَلَ اللَّحْمُ غَرِیْضًا- کچا گوشت کھانے سے آپ نے منع فرمایا-

غُرْغُرَۃٌ- پانی کو منہ میں پھرانا نہ تھوکنا نہ نگلنا حلق میں پھرانا یا کھانسی کے ساتھ آواز نکلنا' جوش کی آواز' ناک کا بانسہ توڑنا'

سر توڑنا' جان دینا' ذبح کرنا' حلق میں مارنا اور گوشت بھنتے وقت آواز نکلنا-

تَغَرْغُرٌ-بھر آنا (آنسو) غرغرہ کرنا-

غُرْغُرَةٌ-پیشانی کی سفیدی-

غُرْغُوْرٌ-ایک موٹا جانور ہے-

اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ يُغَرْغِرْ-اللہ تعالیٰ (رحمٰن ورحیم اپنے) بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک جان حلق میں آ کر غرغرنہ کرے (جب جان حلق میں آ گئی تو پھر توبہ سے کوئی فائدہ نہیں-البتہ وصیت یا کسی حق کو معاف کرالینا اس وقت بھی درست ہوگا)-

لَا تُحَدِّثْهُمْ بِمَا يُغَرْغِرُهُمْ-لوگوں سے ایسی باتیں مت کر جو ان کے حلق میں غرغر کرتی رہیں' نیچے نہ اتریں (یعنی جو باتیں ان کی سمجھ میں نہ آ ئیں)-

فَجَعَلَ عَنْهُمُ الْاِرَاكَ وَدِجَاجَهُمُ الْغِرْغِرَ-اللہ تعالیٰ نے ان کا انگور پیلو کا پھل کر دیا اور ان کی مرغی کو غرغر بنا دیا (یعنی حبش کی مرغی جس کا گوشت بدبو کی وجہ سے کھانے کے قابل نہیں ہوتا)-

تُقْبَلُ التَّوْبَةُ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ-توبہ اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک جان حلق میں آ کر غرغرنہ کرے (لیکن جب ایسی حالت ہو جائے تو توبہ قبول نہیں' قرآن شریف کی صریح آیت اس پر دال ہے: **وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ** الایۃ-اسی طرح ایسے وقت کا ایمان لانا بھی فائدہ نہ دے گا-اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور شیخ ابن عربیؒ کا قول اجماع کے خلاف ہے کہ فرعون کا ایمان صحیح تھا جو غرغرہ کے وقت ہوا تھا-تو نص قرآنی اور نص حدیث کی روشنی میں ابن عربی کی یہ صریح غلطی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **فلم يك ينفعهم ايمانهم لما راو باسنا** الایۃ-

غَرْفٌ-کاٹنا' چلو سے پانی لینا-

غَرْفٌ-غرف سے چمڑا صاف کرنا-

غَرَفٌ-اونٹ کا بیمار ہونا غرف کھا کر-

تَغَرُّفٌ-ہر چیز ساتھ لینا-

اِنْغِرَافٌ-کٹ جانا-

اِغْتِرَافٌ-چلو چلو لینا-

غَرْفٌ-ایک درخت ہے جس سے کپڑا صاف کرتے ہیں-

غَرَفٌ-بھی وہی درخت یا دوسرے درخت اور اس درخت کے پتے-

غُرْفَةٌ- ایک چلو' بالا خانہ (اس کی جمع غرف غُرُفَاتٌ' غُرَفَاتٌ اور غُرْفَاتٌ ہے)-

نَهٰى عَنِ الْغَارِفَةِ- آنحضرت ﷺ نے عورت کو پیشانی کے بال کتر کر برابر کرنے سے (سری نکالنے سے) منع فرمایا- (بعض نے کہا غارفہ سے وہ عورت مراد ہے جو مصیبت کے وقت پیشانی کے بال کتر ڈالے)-

فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ-دونوں ہاتھ سے ایک لپ لیا-(اور حضرت ابوہریرہؓ کی چادر میں ڈال دیا- یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور برکت تھی-پانی کی طرح اس کو دونوں ہاتھوں سے لے کر ڈالا)-

غَسَلَ الْوَجْهَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ-ایک ہی چلو سے منہ دھویا-

غُرْفَةٌ-چلو

غَرْفَةٌ-چلو لینا-

ثَلٰثِ غُرَفٍ-تین چلوؤں سے-

بِثَلٰثِ غُرُفَاتٍ-تین چلوؤں سے-

لَهُمْ غُرَفٌ-ان کو بالا خانے ملیں گے-

يَا عَلِيُّ تِلْكَ غُرَفٌ بَنَاهَا اللّٰهُ لِاَوْلِيَائِهِ-(حضرت امام ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے آنحضرت سے پوچھا بہشت میں بالا خانے کیوں بنائے گئے ہیں؟ آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ) اے علی! یہ وہ بالا خانے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لیے بنائے ہیں (موتی' یاقوت اور زمرد سے' ان کی چھتیں سونے کی ہیں جن میں چاندی کی میخیں ہیں- ہر بالا خانہ کے ایک ہزار دروازے سونے کے ہیں ہر دروازہ پر ایک فرشتہ تعینات ہے)-

لَا تُنْزِلُوا النِّسَاءَ الْغُرَفَ-عورتوں کو بالا خانوں میں مت بٹھاؤ-

مِغْرَفَةٌ - کف گیر۔

غُرْفَةُ اُمِّ اِبْرَاهِيْمَ - مدینہ میں ایک مقام ہے۔

غَرِيْفَه - جھنڈ' جھاڑی یا جوتی۔

مِغْرَفٌ - تیز دوڑنے والا گھوڑا۔

غَرْقٌ - ایک گاؤں کا نام ہے۔

غَرَقٌ - ایک بار دوہنے کی مقدار' دودھ لینا' ڈوب جانا۔

غُرْقَةٌ ایک بار دودھ پینا یا اور کوئی شراب۔

غَرِقٌ اور غَرِيْقٌ اور غَارِقٌ - پانی میں ڈوبنے والا۔

اِغْرَاقٌ - ڈبانا' پیالہ خوب بھرنا' کمان کو زور سے کھینچنا' تعریف یا ہجو میں مبالغہ کرنا۔

تَغْرِيْقٌ - کمان کو سخت کھینچنا' قتل کرنا۔

اِغْتِرَاقٌ - مل جانا مشغول رکھنا۔

اِسْتِغْرَاقٌ - سب کو گھیر لینا' خوب ہنسنا۔

اِغْرِيْرَاقٌ - آنکھوں کا آنسوؤں سے بھرنا۔

اَلْحَرِقُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ - جو شخص آگ میں جل کر یا پانی میں ڈوب کر مرے وہ شہید ہے۔

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْجُوْ اِلَّا مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْغَرِقِ - ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس وقت وہی نجات پائے گا جو ڈوبتے ہوئے شخص کی طرح گڑگڑا کر دعا کرے (یعنی خلوص کے ساتھ مضطر اور بے قرار ہو کر)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ - یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ڈوب جانے سے (یعنی پانی میں) اور آگ میں جل جانے سے۔

فَلَمَّا رَاٰهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِحْمَرَّ وَجْهُهٗ وَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ - جب آنحضرتؐ نے ان کو دیکھا تو آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

اِنَّهٗ مَاتَ غَرِقًا فِي الْخَمْرِ - وحشی (جس نے جناب امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا) شراب پی پی کر مر گیا (یعنی کثرت شراب خواری سے)۔

يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِيْ اَغْرَقَ اَعْمَالَهٗ - اتنے گناہ کئے کہ نیک عمل ڈبا دیئے (ضائع کر دیئے)۔

لَقَدْ اَغْرَقَ فِي النَّزْعِ - اس نے خوب مبالغہ کیا (اصل میں اغراق کمان کو خوب زور کے ساتھ کھینچنے کو کہتے ہیں۔ پھر ہر ایک کام میں مبالغہ کرنے کو کہنے لگے)۔

وَاَنَا عَلٰى رَجْلِيْ فَاغْتَرِقُهَا - میں پیادہ تھا لیکن ان سے آگے بڑھ گیا۔

اِغْتِرَاقٌ - لمبی سانس لینا (ایک روایت میں اعتراق عین مہملہ سے ہے اس کا ذکر او پر گزر چکا)۔

هَلَكَ يَغُوْثُ وَ يَعُوْقُ وَهُوَ الْغَارُوْقُ - (حضرت علیؓ نے کوفہ کی مسجد کا ذکر کیا اسی کے کونے میں تنور سے پانی اور اسی مسجد کو غاروق کہتے ہیں (کیونکہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں غرقابی وہیں سے شروع ہوئی تھی)۔

غَارِيْقُوْن - ایک مشہور دوا ہے۔

وَغُرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ - اور شوربا جس میں کدو پڑا تھا (مشہور روایت مرقا ہے یعنی شوربا)۔

فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ غُرْقَةً - چقندر کی جڑیں پینے کے لائق ہو گئیں (ایک روایت میں غرفتہ ہے یعنی چلو میں اٹھانے کے قابل)۔

اِذَا غَرِقَتْ فِيْهِ الْجَبْهَةُ - (میں نے پوچھا کون سے کیچڑ پر سجدہ کرنا درست نہیں فرمایا) جب پیشانی اس میں ڈوب جائے۔

كَاَنَّهَا غِرْقِئُ الْبَيْضِ - ان پر ایسے سفید کپڑے تھے جیسے انڈے کی سفیدی کا چھلکہ یا انڈے کی سفیدی)۔

غُرْنُوْق - جوان خوش بدن (غرانیق اس کی جمع ہے)۔

تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى - مراد بت ہیں (اصل میں غرنوق۔ پانی کا سفید پرند۔ بتوں کو اس سے تشبیہ دی)۔

غَرِقُ الصَّوْتِ - ڈرا ہوا آواز بند۔

غَرْقَدٌ - انڈے کی سفیدی اور ایک قسم کا بڑا درخت ہے جو مدینہ منورہ کے قبرستان میں بہت تھا اسی لیے اسے ''بقیع الغرقد'' کہتے ہیں۔

اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ - (سب درخت بول اٹھیں گے کہ یہاں ایک یہودی چھپا ہوا ہے) مگر غرقد کا درخت وہ خاص یہودیوں کا ہے (یعنی ان کا محبوب درخت ہے۔)

مجمع البحار میں ہے کہ یہ ایک کانٹوں دار درخت ہے جو بیت المقدس کے شہروں میں مشہور ہے وہیں دجال قتل کیا جائے گا۔

غَرَلٌ- ختنہ نہ ہونا۔

اَغْرَلُ- جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

غَرْلَاءُ- وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو (اس کی جمع غُرْل ہے۔)

غُرْلَةٌ- سرذکر کا پوست جو ختنہ میں کاٹا جاتا ہے اس کی جمع غُرَلٌ ہے۔

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا- قیامت کے دن لوگ ننگے بدن پاؤں بلا ختنہ حشر کیے جائیں گے (کیونکہ قیامت میں تمام اعضاء جسم کا اعادہ ہوگا- تو جو کھال ختنہ میں کاٹ ڈالی گئی وہ بھی لوٹائی جائے گی)۔

لَاَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِ غُلَامًا رَكِبَ الْخَيْلَ عَلٰى غُرْلَتِهٖ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْمِلَكَ عَلَيْهِ- اگر میں ایک چھوکرے کو جو گھوڑے پر بغیر ختنہ ہونے کے زمانہ سے سواری کر رہا ہو اس پر سوار کردوں تو وہ مجھ کو تیرے سوار کرنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔

كَانَ يَشُوْرُ نَفْسَهٗ عَلٰى غُرْلَتِهٖ- طلحہ اس زمانہ سے جب ان کا ختنہ بھی نہ ہوا تھا دوڑ دھوپ کر کے اپنے تئیں ہلکا بناتے تھے۔

اَحَبُّ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الطَّوِيْلُ الْغُرْلَةِ- ہم کو اپنے بچوں میں بہت پسند وہ بچہ ہوتا جس کا سرذکر لمبا ہوتا (یعنی حشفہ بڑا ہوتا کیونکہ وہ پوری خلقت کا ہے)۔

غَرْمٌ یا غُرْمٌ یا غَرَامَةٌ یا مَغْرَمٌ- تاوان' ڈنڈ' قرض' دیت اور نقصان ہونا۔

تَغْرِيْمٌ اور اِغْرَامٌ- ضامن کرنا' ذمہ دار کرنا۔

اِغْرَامٌ- مفتون ہونا۔

تَغَرُّمٌ- خواہ مخواہ ضامن بننا' مواخذہ دار ہونا۔

اِغْتِرَامٌ- تاوان قبول کرنا۔

غَرَامٌ- عشق اور محبت' دیوانگی' دائمی شر' ہلاکت' عذاب اور وہ محبت جو دل کو تکلیف پہنچائے۔

غَرَامَةٌ- مشقت' ضرر' تاوان' ڈنڈ جو روپے میں رضامندی سے دیا جائے یعنی جرمانہ۔

غَرِيْمٌ- قرض خواہ اور قرض دار دونوں کو کہتے ہیں۔

اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ- جو شخص ضامن ہو وہ تاوان دے گا (جس بات کی ضمانت کی ہے اس کو پورا کرنا پڑے گا)۔

اَلرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ- گروی کی چیز راہن (یعنی گروی رکھنے والے) کی ہوگی وہی اس کا مالک سمجھا جائے گا تو وہی اس کی منفعت لے گا اور وہی اس کا تاوان دے گا- (یعنی زر رہن اس کو ادا کرنا پڑے گا یا اگر وہ کوئی جنایت کرے تو راہن ہی کو دیت دینا ہوگی)۔

مترجم کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شے مرہون مرتہن کے پاس بطور امانت کے ہے اور جب راہن زر رہن ادا کرے تو مرتہن کو اس کا چھوڑ دینا اور راہن کے حوالے کر دینا لازم ہوگا اور مرتہن شے مرہونہ سے کوئی منفعت نہیں اٹھا سکتا مگر وہ دوسری حدیث سے مرتہن جانور مرہونہ کی خوراک کے بدلے اس کا دودھ لے سکتا ہے- اور بعض نے اس پر یہ قیاس کیا ہے کہ مرتہن مکان مرہونہ میں بہ عوض اس کی صفائی اور روشنی اور مرمت وغیرہ کے سکونت کرسکتا ہے- واللہ اعلم۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْاَلَةُ اِلَّا لِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ- سوال اسی شخص کو درست ہے جس کو گھبرا دینے والی احتیاج ہو (یعنی سخت مجبوری کی حالت میں جب سوال کے بغیر چارہ نہ ہو-) (اس حدیث میں آگے یہ ہے:

اَوْلِذِيْ دَمٍ مُّوْجِعٍ- یا جس نے قاتل کی طرف سے دیت کا بار اٹھایا ہو' اگر دیت ادا نہ ہو تو وہ قتل کیا جاتا ہے جس سے اس کو سخت درد پہنچتا ہے)۔

فَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ- (باغ میں گرا ہوا میوہ کھالینا درست ہے) لیکن اگر کوئی باندھ کر لے جائے تو وہ دوگنا ڈنڈ دے (بعض نے کہا یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ ڈنڈ برابر واجب ہوتا ہے نہ کہ زیادہ بعض نے کہا تھدیدًا وتعزیرًا یہ حکم دیا کہ لوگ ایسا کرنے سے باز رہیں- اس حدیث سے تعزیر بالمال کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

فِیْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ الْمَکْتُوْمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا- اگر بھولا بھٹکا اونٹ کوئی پکڑ لے چھپا لے تو وہ برابر کا ڈنڈ دے اور اتنا ہی اور (یعنی وہ اونٹ بھی دے اور ایک اور اونٹ ویسا ہی جرمانہ میں اگر ہلاک ہو گیا ہو تو دونی قیمت دے) (اس حدیث سے بھی جرمانہ مالی کا جواز نکلا)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ- میں تیری پناہ میں آتا ہوں گناہ سے اور قرض داری سے (نہایہ میں ہے کہ مراد وہ قرض داری ہے جو مکروہ کاموں میں روپیہ خرچ کرنے سے عائد ہو یا جس کے ادا کرنے سے عاجز ہو لیکن ایسا قرض لینا جس کو ادا کر سکتا ہو منع نہیں ہے-)

مترجم کہتا ہے نیک کاموں کے لیے جیسے غریبوں کو کھلانے یا ان کو کپڑا پہنانے کے لیے بھی قرض لینا درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اتنا ہی قرض لے جس کو ادا کرنے کا مقدور ہو اور اس پر بھی اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرا دے گا-

وَالزَّکٰوةُ مُغْرَمًا- لوگ زکوۃ کو ایک تاوان سمجھیں گے (ناخوشی کے ساتھ دیں گے جیسے ڈنڈ دیتے ہیں)-

ضَرَبَهُمُ اللّٰهُ بِذُلِّ مُغْرَمٍ- اللہ تعالیٰ ان کو دائمی ذلت نصیب کرے گا (یعنی لازمی ذلت جو کبھی دور نہ ہو گی)-

فَاشْتَدَّ عَلَیْهِ بَعْضُ غُرَّامِهٖ فِی التَّقَاضِیْ- بعض قرض خواہوں نے ان پر سخت تقاضا کیا-

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ- ہم ٹوٹے میں پڑ گئے (سارا خرچہ تاوان ہو گیا)-

اَلْمُغَارِمُوْنَ مِنْ اَهْلِ الزَّکٰوةِ- قرض دار لوگ (جو ادائی کی جائداد نہ رکھتے ہوں) زکوۃ کا مصرف ہیں (یعنی زکوۃ کا روپیہ قرض داروں کو دینا درست ہے جنہوں نے نیک کاموں میں یا اپنے اہل وعیال کی پرورش میں بغیر اسراف اور فضول خرچی اپنے اوپر قرضہ کر لیا ہو)-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ- یا اللہ تو ہی نقصان اور گناہ کو دفع کر سکتا ہے-

وَاقْضِ عَنْ مُغْرَمِنَا- جو ہم میں قرض دار ہے اس کا قرضہ ادا کرا دے-

غُرْمُوْلٌ- ذکر یا موٹا ذکر لٹکا ہوا-

غُرْنَقَةٌ- سورج کی شعاع سے آنکھ میں ڈورہ پڑ جانا-

غُرْنُوْقٌ- ایک آبی پرندہ سیاہ یا سفید رنگ- (غَرَانِیْقُ اس کی جمع ہے)-

غُرَانِقٌ- جوان، سفید رنگ، خوبصورت-

تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی- یہ اونچے اونچے بت (چونکہ مشرک بتوں کو سفارشی اور اللہ سے نزدیک کرنے والا سمجھتے اس لیے ان کو پرندوں سے تشبیہ دی جو آسمان پر بلند ہوتے ہیں)-

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی غُرْنُوْقٍ مِّنْ قُرَیْشٍ یَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِهٖ- گویا میں ایک خوبرو جوان کو قریش کے دیکھ رہا ہوں جو اپنے خون میں لوٹ رہا ہے-

لَمَّا اُتِیَ بِجَنَازَتِهٖ الْوَادِیَ اَقْبَلَ طَائِرٌ غُرْنُوْقٌ اَبْیَضُ کَاَنَّهٗ قُبْطِیَّةٌ حَتّٰی دَخَلَ فِیْ نَعْشِهٖ- جب عبداللہ بن عباسؓ کا جنازہ میدان میں لایا گیا تو ایک خوبصورت پرندہ آیا گویا وہ ایک قبط کا کپڑا ہے، وہ ان کی نعش کے اندر گھس گیا (راوی نے کہا میں اس کو تاکتا رہا تو دفن تک وہ باہر نہ نکلا (شاید کوئی فرشتہ ہو گا پرندے کی صورت میں)-

غَرَنٌ- سوکھ جانا- ایک پرندہ ہے یا عقاب (اس کی جمع اَغْرَانٌ ہے)-

غَرِنٌ- ضعیف-

غِرْیَنٌ- وہ کیچڑ جو سیلاب بہا کر لاتا ہے پھر وہ زمین پر رہ جاتی ہے تر ہو یا خشک اور پھین کو بھی کہتے ہیں-

غُرَانٌ- ایک وادی ہے حدیبیہ کے نزدیک، وہاں آنحضرت ﷺ اترے تھے-

غُرَابٌ- ایک پہاڑ ہے مدینہ میں شام کے راستے پر-

غَرْوٌ- چپک جانا، سریش یا گوند سے چپکانا، تعجب کرنا-

غَرًّا اور غَرَاءٌ- شیفتہ ہونا، ٹھنڈا ہونا، غصہ کرنا-

تَغْرِیَةٌ- سریش یا گوند سے چپکانا-

غُرِّیَ بِهٖ- اس پر فریفتہ ہو گیا-

غِرَاءٌ- جس سے کوئی چیز چپکائی جائے-

غَرٍ- نیک منظر جیسے غَرِیٌّ ہے-

غَرْوٰی-دشمنی پر برانگیختہ کرنا-

لَاتَذْبَحْهَا وَهِيَ صَغِيرَةٌ لَمْ يَصْلُبْ لَحْمُهَا فَيَلْصَقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ كَالْغِرَاءِ-اس کو کم میں مت کاٹ جب اس کا گوشت سخت نہ ہوا ہو' بلکہ سریش کی طرح چپک کر رہ جائے-

لَبَّدْتُ رَأْسِي بِغِسْلٍ اَوْغِرَاءٍ-میں نے اپنے سر کے بال کھلی یا غرا سے جما لیے-

فَرِّعُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَلٰكِنْ لَّا تَذْبَحُوْهُ غَرَاةً حَتّٰى يَكْبُرَ-اگر تم چاہو تو پہلوٹھا بچہ (اللہ کے لیے) ذبح کر سکتے ہو مگر کم سنی میں مت ذبح کرو بڑا ہو جانے دو-(مشرک لوگ فرع اور عتیرہ رجب کی قربانی کو واجب سمجھتے تھے- اسلام نے اس کو منسوخ کر دیا-فرع اونٹنی کا پہلا بچہ جو بتوں کے نام پر کاٹا جاتا ہے-اب اگر اللہ کے نام پر کاٹیں تو قباحت نہیں)-

فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ-گویا میرے سینے سے چپک رہا ہے-

اِغْرَاءٌ-برانگیختہ کرنا' آمادہ کرنا' غالب کرنا-

لَا غَرْوَ اِلَّا اَكْلَةٌ بِهَمْطَةٍ-کچھ عجب نہیں مگر ظلم و زور سے باعث تعجب ہے-

فَلَمَّا رَاَوْهُ اَغْرَوْابِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ-جب انہوں نے آنحضرت کو دیکھا تو اور سخت تقاضا کرنے لگے اپنے قرضہ کا-

غِرْيَانُ-کوفہ میں وہ مقام جہاں حضرت علیؓ مدفون ہیں-

باب الغين مع الزاى

غَزْرٌ-یا غَزَارَةٌ یا غُزْرٌ-پانی یا دودھ کا بہت ہونا-

تَغْزِيْرٌ-ایک بار دودھ دوہنا اور دو بار کے درمیان ناغہ کر دینا-

مُغَازَرَةٌ-کوئی چیز دینا اس لیے کہ اس کے بدلے اس سے زیادہ ملے گی-

اِغْزَارٌ-جانوروں کا دودھ زیادہ ہونا-

اِسْتِغْزَارٌ-بمعنی مغازرۃ ہے-

مَنْ مَّنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ بَكِيْئَةً كَانَتْ اَوْ غَزِيْرَةً-جو شخص دودھ کا جانور کسی کو عاریتاً دے کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا-

اَغْزَرَ الْقَوْمُ-ان کے جانوروں کا دودھ بہت ہے-

هَلْ يَثْبُتُ لَكُمُ الْعَدُوُّ حَلْبَ شَاةٍ قَالُوْا نَعَمْ وَاَرْبَعَ شِيَاهٍ غُزْرٍ-کیا دشمن تمہارے سامنے اتنی دیر ٹھہرتا ہے جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے-انہوں نے عرض کیا جی ہاں! بلکہ بہت دودھ والی بکریوں کے دودھ دوہنے تک-

(اُغْزُرْ جمع ہے غَزِيْرَةٌ کی یعنی بہت دودھ والی اور مشہور روایت غُزُزٍ ہے جو جمع ہے غَزُوْزٌ کی جس کا ذکر اوپر گزر چکا-)

اَلْجَانِبُ الْمُسْتَغْزِرُ يُثَابُ مِنْ هِبَتِهٖ-جو شخص کوئی تحفہ بھیجے اس غرض سے کہ اس کو زیادہ ملے گا اس کے تحفہ کا بدل دیا جائے (اور زیادہ دیا جائے کیونکہ وہ غریب آدمی ہے اس کے ساتھ احسان کرنا اچھا ہے)-

كَانَ يَغْزُرُ بِالْعِلْمِ غَزْرًا-حضرت علیؓ علم کے دریا تھے (تمام علوم کے چشمے آپ میں سے نکل کر بہتے رہتے)-

فَاِنَّهَا تَجِيْئُ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ-وہ زخم اس حالت میں آئے گا جب دنیا میں سے خوب خون نکل رہا تھا-

اَلْاِمَامُ كَالْعَيْنِ الْغَزِيْرَةِ-امام اس چشمہ کی طرح ہے جو بہت پانی والا ہو (ایسے چشمے سے لوگ سیراب ہوتے ہیں اسی طرح امام کے علوم اور معارف سے سب فیضیاب ہوتے ہیں)-

غَزٌّ-چبھونا-

غَزَزٌ-خاص کرنا' نظر بد سے بچنے کے لیے اون لٹکانا-

غُزٌّ-کبھڑا اور ترکوں کی ایک قوم-

اِغْزَازٌ-کانٹے سخت ہونا' بوجھ دشوار ہونا-

مُغَازَّةٌ-جلدی کرنا' مقابلہ کے لیے آنا-

تَغَازُزٌ-جنگ کرنا-

اِغْتِزَازٌ-خاص کرنا-

غَزَّةُ-ایک شہر کا نام ہے فلسطین میں' وہاں امام شافعیؒ پیدا ہوئے تھے اور ہاشم بن عبد مناف نے وہاں وفات پائی تھی-

اِنَّ الْمَلَكَيْنِ يَجْلِسَانِ عَلٰى نَاجِذَيِ الرَّجُلِ يَكْتُبَانِ خَيْرَهٗ وَشَرَّهٗ يَسْتَمِدَّانِ مِنْ غُزَّيْهِ-دو فرشتے (کرام کاتبین) آدمی کے دونوں دانت پر بیٹھتے ہیں اور بری اور اچھی

سب باتیں اس کی لکھتے جاتے ہیں اس کے دونوں کلپھڑوں سے سیاہی لیتے جاتے ہیں (گویا وہ ان کی دواتیں ہیں)-
شَرْبَةٌ مِّنْ مَّاءِ الْغُزَيْزِ -غزیز کے پانی سے ایک گھونٹ-
غُزَيْز -یہ ایک چشمہ ہے یمامہ کے قریب-
غُزْغُز -اور **غُزْغُزَةٌ** کلپھڑا-
غَزْلٌ -کاتنا-
غَزْلٌ -عورتوں سے بات چیت کرنا-
مُغَازَلَةٌ -عورتوں سے بات چیت کرنا' ان کی خواہش کرنا نزدیک ہونا-
اِغْزَالٌ -چرخہ پھرانا-
تَغَزُّلٌ -تکلف سے مغازلت کرنا-
تَغَازُلٌ -باہم غزلوں سے بات چیت کرنا' عاشق ہونا-
اَغْزَلَتِ الظَّبْيَةُ -ہرن بچہ والی ہوئی-
اَغْزَلُ -وہ بخار جو بار بار آئے' بڑا غزل پڑھنے والا-عورتوں سے بات چیت کرنے والا-
عَلَيْكُمْ كَذَا وَكَذَا وَرُبْعُ الْمِغْزَلِ -اے یہود تم پر لازم ہوگا اور جو تمہاری عورتیں کاتیں اس کا چوتھائی حصہ دینا ہوگا-
مِغْزَلٌ -چرخہ کاتنے کا آلہ-
مَغْزَلٌ -کاتنے کا مقام
مُغْزَلٌ -جس میں کات کر سوت رکھیں-
قَالَ لِلْغَزَّالِيْنَ سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ رِبْحًا -سوت کاتنے والوں سے کہا تم اپنے دستور کے موافق خرید وفروخت کر سکتے ہو' نفع لے سکتے ہو-
قَوْمٌ فِيهِمِ الْغَزَلُ -انصار ایسے لوگ ہیں جو عورتوں سے بات چیت کرتے ہیں ان پر فریفتہ رہتے ہیں-
غَزَلٌ -شعراء کی اصلاح میں ان چند شعروں کو بھی کہتے ہیں جن کا قافیہ اور ردیف ایک ہو-کم سے کم پانچ یا سات شعر ایک غزل میں ہوتے ہیں-
يَحْيَى ابْنُ حَكَمَ الْغَزَّال -یحییٰ' حکم کا بیٹا غزل کہنے والا-
غَزَالٌ اور **غَزَالَه** -ہرن کا بچہ جو چالیس دن کا ہو-
اِمَام مُحَمَّد غَزَالِيٌ -منسوب ہیں غزالہ کی طرف جو ایک موضع کا نام ہے-ان کا نام محمد بن محمد ہے' علوم عقلیہ وفلسفہ کے بڑے ماہر تھے' اسی طرح اصول فقہ اور فقہ کلام اور تصوف کے مگر علم حدیث میں ان کی بضاعت حدیثیں بھی بھری ہوئی ہیں-مرتے وقت انھوں نے سب علوم سے منہ موڑ کر حدیث شریف کی طرف توجہ کی-
عَلِّمُوْ هُنَّ الْمِغْزَلَ -عورتوں کو چرخہ کاتنا سکھاؤ-(کیونکہ یہ بہت عمدہ اور کارآمد صنعت ہے)-
غَزَالَه -شبیب خارجی کی عورت جو حجاج سے ایک سال تک لڑی-
اَقَامَتْ غَزَالَةُ سُوْقَ الضِّرَابِ لِاَهْلِ الْعِرَاقَيْنِ حَوْلًا قَمِيْطًا -غزالہ نے دونوں عراق والوں (کوفہ اور بصرہ) کے لئے مار پیٹ کا بازار پورے سال بھر تک قائم رکھا-
غَزْوٌ -ارادہ کرنا' طلب کرنا' قصد کرنا لڑائی کے لئے جانا یا لوٹ کے لئے (جیسے **غَزَاوَةٌ** اور **غَزَوَانٌ** ہے)-
اِغْزَاءٌ -لڑائی کے لئے تیار کرنا' آمادہ کرنا-
اَغْزَتِ الْمَرْاَةُ -عورت کے خاوند نے جہاد کیا-
تَغْزِيَةٌ -لڑائی کے لئے ابھارنا-
اِغْتِزَاءٌ -خواہش کرنا' ارادہ کرنا' خاص ہونا-
تَغَازِىْ -آپس میں ایک دوسرے سے جنگ کرنا-
مَغْزَى الْكَلَامِ -سخن کا مطلب اور مقصود-
نَاقَةٌ مُغْزِيَةٌ -وہ اونٹنی جس کے حمل پر ایک سال کی مدت گزری ہو-
لَاتُغْزٰى قُرَيْشٌ بَعْدَهَا -(آنحضرت نے فتح مکہ کے دن فرمایا) اب اس کے بعد قریش پر کوئی جہاد نہ ہوگا-(کیونکہ قریش قیامت تک مسلمان رہیں گے پھر کافر نہ ہوں گے کہ ان پر جہاد کیا جائے-اس کی نظیر دوسری حدیث ہے **لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ** -آج کے بعد پھر کوئی شخص قریش کا پکڑ کے قتل نہ کیا جائے گا (جس کو انگریزی میں کولڈ بلڈ کہتے ہیں) یعنی وہ اسلام سے مرتد نہ ہوگا تو اس کو جبراً قتل نہ کریں گے' جنگ میں قتل کرنا اور بات ہے)-
لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -اب مکہ

پر آج کے دن کے بعد قیامت تک جہاد نہ کیا جائے گا- (کیونکہ مکہ والے مسلمان رہیں گے اور مسلمانوں پر جہاد نہیں ہو سکتا)-

كُلُّ غَازِيَةٍ غَزَتْ - جو جہاد کرنے والی ٹکڑی جہاد کرے-

مَامِنْ غَازِيَةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اَجْرُهٗ - جو جہاد کرنے والی ٹکڑی مال غنیمت سے ہلکی رہی (اس کو لوٹ کا مال نہ ملے) اور اس کو صدمہ پہنچے (زخمی یا قتل ہو) تو اس کا ثواب پورا ہو گیا (اس کو جہاد کا پورا اجر ملے گا)-

كَانَ اِذَا اسْتَقْبَلَ مَغْزًى - آپ جب جہاد کے مقام کا رخ کرتے (ادھر روانہ ہونا چاہتے)-

لَا يَزَالُ اَحَدُهُمْ كَاسِرًا وَ سَادَةً عِنْدَ مُغْزِيَةٍ - تم میں سے کوئی اس عورت کے پاس جا کر تکیہ لگاتا ہے (اس سے باتیں کرتا ہے اس پر مائل ہوتا ہے) جس کا خاوند جہاد کے لئے گیا ہوا ہو-

كَانَ اِذَا غَزَابِنَا لَمْ يَكُنْ يَغْزُبِنَا - آپ جب ہمارے ساتھ جہاد کرتے تھے تو ہمارے ساتھ جہاد نہ کرتے اخیر تک ایک روایت میں **يُغْزِيْنَا** ہے یعنی ہم کو برانگیختہ نہ کرتے - ایک روایت میں **يَغْدُبِنَا** ہے یعنی صبح کو ہم کو نہیں لے جاتے-

فَكَانَ عُثْمَانُ يُغَازِيْ اَهْلَ الشَّامِ مَعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ فِيْ اِرْمِيْنِيَّةَ وَاٰذَرْ بِيْجَانَ - حضرت عثمانؓ شام او رعراق دونوں جگہ کے لوگوں کو آرمینیہ اور آذربیجان میں لڑنے کے لئے روانہ کرتے-

كَانَ فِيْ مَغْزًى لَّهٗ - وہ جہاد کے ایک سفر میں تھے-

اَلَا تَغْزُوْ - کیا تم جہاد نہیں کرتے-

غَزَاتِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً - آنحضرت نے انیس جہاد کیے (یعنی جن میں بذات خاص تشریف رکھتے تھے ورنہ آپ کے کل غزوات ستائیس ہیں اور سرایا (یعنی لشکر کی ٹکڑیاں جو آپ نے روانہ فرمائیں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف نہیں لے گئے تھے چھپن ہیں انیس جہادوں میں آپ نے جنگ کی' بعض نے کہا آٹھ میں' وہ کہتے ہیں کہ مکہ بغیر جنگ کے فتح ہو گیا)-

وَاغْزُهُمْ نَغْزُكَ - تو ان پر جہاد کر ہم تیری مدد کریں گے-

يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ - (آخر زمانہ میں) ایک لشکر کافروں کا مکہ پر حملہ کرے گا یعنی حبش کا لشکر جس کا سردار ایک چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی ہوگا - وہ کعبہ کو گرا کر بالکل مسمار کر دے گا اینٹ سے اینٹ بجا دے گا)-

اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا - اب سے ہم لوگ ان مکہ کے کافروں پر حملہ کریں گے وہ ہم پر حملہ نہیں کریں گے- (یہ آپؐ نے جنگ خندق کے بعد فرمایا' ایسا ہی ہوا ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کی قوت ٹوٹ گئی پھر اس نے کوئی حملہ نہیں کیا' مسلمانوں نے ہی حملہ کر کے مکہ فتح کر لیا)-

مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُوَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ - جو شخص مر گیا اور اس نے جہاد نہیں کیا نہ جہاد کی نیت کی- (وہ منافق مر گیا - مراد وہ شخص ہے جس نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں ایسا کیا - یہ عبداللہ بن مبارک نے کہا - بعض نے ہر زمانہ کے مسلمانوں کے لیے عام رکھا ہے کیونکہ جہاد اسلام کا ایک رکن ہے اور اس سے گریز کرنے والا منافق کی طرح ہے - کذا فی مجمع البحار)

اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ - جہاد دو طرح کا ہے (ایک تو یہ کہ خالص اللہ کا دین پھیلانے کے لیے اس کی رضامندی کے واسطے ہو' امام کی اطاعت کے ساتھ اپنے رفیقوں سے نرمی اور محبت سے پیش آئے' اپنا عمدہ عمدہ مال اس میں خرچ کرے' فساد اور ناحق خون ریزی اور لوٹ کھسوٹ سے بچا رہے - ایسے مجاہد کا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور باعث اجر وثواب - دوسرے وہ جہاد جو مال و دولت کی طمع میں' فساد اور لوٹ کھسوٹ کے ساتھ اور عورتوں اور بچوں اور بے قصور بندگان خدا اور رعایا کے قتل کے ساتھ یہ جہاد نہیں بلکہ ایک بڑا گناہ ہے - اسی طرح بغیر امام شرعی کے جہاد کرنا یا اس کی نافرمانی کے ساتھ یہ بھی ایک وبال اور پاپ ہے)-

باب الغين مع السين

غَسٌّ - داخل ہونا' گزر جانا' عیب کرنا' غوطہ دینا' بلی کو جھڑکنا-

غُسَّ الْبَعِيْرُ - اونٹ کو غساس کی بیماری ہو گئی (وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے)-

غَسَّان - ایک مشہور قبیلہ ہے یمن میں -

غَسَّانِيَة - ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو کہتا ہے ایمان صرف اللہ ورسول کی معرفت کا نام ہے' غسان کوفی اس کا پیشوا تھا -

غَسِيْسٌ - بگڑی ہوئی تازہ کھجور -

غَسُوْسٌ - صدق - سچائی کا کھانا -

مَغْسُوْسَةٌ - بے حلاوت کھجور کا درخت' بلی -

غَسْغَسَةٌ - بلی کو ڈانٹنا -

غَسَفٌ - تاریکی ظلمت -

اَغْسَفَ الْقَوْمُ - لوگ تاریکی میں ہو گئے -

غَسْقٌ یا غَسَقٌ یا غَسَقَانٌ - سخت تاریک ہونا' آنکھ سے آنسو بہنا' زخم سے زرد پانی نکلنا (جیسے غُسُوْقٌ ہے) دودھ یا پانی کا بہنا -

غَسَقُ اللَّيْلِ - رات کی تاریکی -

لَوْاَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا - اگر غساق کا (جو دوزخیوں کا پلاوا ہے) ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو ساری دنیا والوں کو بدبودار کر دے -

غَسَّاق اور غَسَاق - دوزخیوں کی پیپ جو ان کے زخموں سے بہے گی اور ان کا دھواں یا ان کے آنسو - (بعض نے کہا زمہریر) -

تَعَوَّذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا فَاِنَّهُ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا) اللہ کی پناہ مانگ اس سے مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ سے یہی مراد ہے (یعنی چاند چونکہ وہ گہن کے وقت چھپ جاتا ہے اور تاریک ہو جاتا ہے - آپ نے چاند کے شر سے پناہ مانگنے کو فرمایا اس لیے کہ اس کا تاریک ہو جانا خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی اور قیامت کو یاد دلانے والی ہے اور حدوث بلیات اور آفات قرینہ سے) بعض نے کہا من شر غاسق اذا وقب سے رات مراد ہے - یعنی جب تاریک ہو جائے اور تاریکی میں گھس جائے - بعض نے کہا غاسق سے آدمی کا ذکر مراد ہے چونکہ وہ فرج میں گھس کر غائب ہو جاتا ہے - یہ تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہے -

غَسَقَ عَيْنُهٗ - اس کی آنکھ بہنے لگی -

غَسَقَ الْجُرْحُ - زخم سے زرد پانی بہنے لگا -

فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا اَغْسَقَ - آنحضرت ﷺ رات کا اندھیرا ہونے کے بعد تشریف لائے -

اِنَّهٗ اَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ وَهُمَا فِي الْغَارِ اَنْ يُّرَوِّحَ عَلَيْهِمَا غَنَمَهٗ مُغْسِقًا - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عامر بن فہیرہ کو (جو ان کا غلام تھا) یہ حکم دیا جب وہ اور آنحضرتؐ دونوں غار ثور میں چھپے ہوئے تھے کہ شام کو جب اندھیرا ہو جائے اس وقت اپنی بکریاں لے کر غار پر آئے -

لَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى يُغْسِقَ اللَّيْلُ عَلَى الظِّرَابِ - اس وقت تک روزہ مت کھولو جب تک رات کا اندھیرا چھوٹے چھوٹے پہاڑوں کو ڈھانپ نہ لے -

كَانَ يَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهٖ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ اَغْسِقْ اَغْسِقْ - وہ اپنے موذن سے ابر کے دن کہتے اندھیرا ہونے دے اندھیرا ہونے دے (یعنی مغرب کی نماز میں دیر کرتے حتیٰ کہ اندھیرا ہو کر غروب کا یقین ہو جاتا) -

غَسَقُ الَّيْلِ اِنْتِصَافُهٗ - امام محمد باقرؒ نے فرمایا غسق اللیل سے مراد آدھی رات کا وقت ہے (چونکہ اس وقت خوب اندھیرا ہوتا ہے) -

مجمع البحار میں ہے کہ غساق دوزخیوں کا مشروب جو سردی کی وجہ سے جلا دے گا جیسے "حمیم" گرمی کی وجہ سے بعض نے غساق کا مطلب سرد اور بدبودار بتایا ہے)

غَسْلٌ - یا غُسْلٌ پانی سے دھونا پانی بہا کر میل کچیل دور کرنا' مار کر درد ناک کرنا' بہت جماع کرنا' نر جانور کا مادہ پر بہت چڑھنا -

غَسِلَ الْفَرَسُ - گھوڑے کو پسینہ آ گیا -

تَغْسِيْلٌ - بہت جماع کرنا' اعضاء خوب دھونا' پاک کرنا -

اِغْسَالٌ - نر کا مادہ پر بہت چڑھنا -

اِنْغِسَالٌ - بہنا -

اِغْتِسَالٌ - نہانا' پسینہ آنا -

غُسَالَة - دھوون کا پانی یا جو کپڑا دھویا جائے -

غُسْلٌ - نہانا' سارے بدن پر پانی بہانا-
غِسْلٌ - پانی جس سے نہائیں اور خطمی کھلی وغیرہ-
مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ - جو شخص (نماز جمعہ سے پہلے) جماع کرے یا نہلائے اور خود بھی نہائے اور نماز کے لیے جلدی جائے اور سویرے پہنچے (خطبہ پالے)-
بعض نے کہا غسل کے معنی یہ ہیں کہ پہلے اعضائے وضو کو دھوئے پھر غسل کرے جمعہ کے لیے- بعض نے کہا دونوں کے ایک معنی ہیں اور تکرار صرف بہ طور تاکید کے ہے- بعض نے کہا غسل سے یہ مراد ہے کہ پہلے سر کو خطمی یا مصالح یا کھلی سے دھوئے پھر غسل کرے-
مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ - جو شخص غسل جنابت کی طرح جمعہ کے دن غسل کرے یا اپنی بیوی سے جب ہو کر غسل کرے (تو جمعہ کے دن اپنی عورت سے صحبت کرنا مستحب ہے تاکہ نگاہ نیچی رہے)-
حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ - یہاں تک کہ جنابت کی طرح غسل کرے (یعنی وہ عورت جو خوشبو لگا کر مردوں کی شہوت بھڑکائے اس کو سزا کے طور پر غسل کرنے کا حکم دیا کیونکہ اس نے لوگوں کو زنا کے مقدمہ پر یعنی آنکھ کے گھورنے پر برانگیختہ کیا)-
وَاَنْزَلَ عَلَيْكَ كِتَابًا لَّا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَاُهُ نَائِمًا وَّيَقْظَانَ - اور اس نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری (قرآن شریف) جس کو پانی دھو نہیں سکتا (کیونکہ وہ صرف کاغذ پر نہیں لکھا ہے کہ پانی کے دھونے سے مٹ جائے بلکہ سینوں میں محفوظ ہے) تو اس کو سوتے اور جاگتے (باآسانی اور سہولت سے) پڑھتا رہے گا-
وَاغْسِلْنِىْ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ - مجھ کو برف اور اولے کے پانی سے دھوئے (یعنی گناہوں سے بالکل صاف کر دے برف اور اولے کا پانی بہت صاف اور لطیف ہوتا ہے اس لیے اس کا ذکر کیا) بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ مغفرت کی کئی اقسام سے مجھ کو پاک کر جیسے ظاہری نجاست سے پاک کرنے کے لیے کئی طرح کے پانی ہیں)-

وَضَعْتُ لَهٗ غُسْلَهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ - میں نے آپ کے لیے جنابت سے نہانے کا پانی رکھا-
غُسْلٌ - اس پانی کو بھی کہتے ہیں جس سے نہاتے ہیں-
لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغِسْلِ - اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جما لیا-
مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ فَلْيَغْتَسِلْ - جو شخص مردے کو نہلائے وہ خود بھی غسل کرے (شاید یہ حکم استحبابا ہو کیونکہ کسی فقیہ نے غسل میت سے غسل واجب نہیں رکھا ہے- میں کہتا ہوں امامیہ نے اس کو واجب رکھا ہے اور امام شافعیؒ نے کہا میں میت کو نہلانے کے بعد غسل کرنا مستحب جانتا ہوں اور اگر حدیث صحیح ہو تو میرا قول وہی ہوگا)-
اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا - جب نظر بد لگ جانے میں تم کو غسل کرنے کے لیے کہا جائے (تاکہ وہ غسل کا پانی اس شخص پر ڈالا جائے جس کو نظر لگ گئی ہو اس کا یہی علاج ہے) تو غسل کرو (انکار نہ کرو کیونکہ) اس میں ایک مسلمان کا بچاؤ ہے اور غسل کرنے والے کا کوئی نقصان نہیں عرب لوگوں میں یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی آدمی کو نظر لگ جاتی تو وہ نظر لگانے والے کے پاس ایک پیالہ پانی کا لے کر آتا' نظر لگانے والا اس میں ہاتھ ڈال کر کلی کرتا- پھر کلی کا پانی اسی پیالہ میں ڈال دیتا پھر منہ اسی میں دھوتا- پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنا ہاتھ دھوتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بایاں ہاتھ دھوتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی ڈالتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پاؤں پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں پاؤں پر پانی ڈالتا پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پر پانی ڈالتا پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پر پانی ڈالتا پھر اپنے تہہ بند کے اندر کا بدن دھوتا (شرم گاہ رانیں وغیرہ) اور پیالہ کو زمین پر نہ رکھتا ہاتھ میں لیے رہتا پھر وہ مستعمل پانی پیچھے سے ایک ہی بار اس شخص پر ڈالتے جس کو نظر لگی ہوتی' اللہ کے حکم سے وہ چنگا ہو جاتا-
مجمع البحار میں ہے کہ جس کی نظر لگی ہو اگر وہ غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کریں گے-
شَرَابُهُ الْحَمِيْمُ وَالْغِسْلِيْنُ - دوزخی کا مشروب کھولتا پانی

اور دوزخیوں کا دھوون (پیپ' لہو' گوشت کے لوتھڑے جو ان کے زخموں سے نکلیں گے) ہوگا۔

كِتَابُ الْغَسْلِ - بہ فتحہ غین زیادہ مشہور اور فصیح ہے اور بہ ضمہ غین بھی ہو سکتا ہے (مترجم کہتا ہے ہم لوگوں کو اساتذہ نے بہ ضمہ غین پڑھایا ہے)۔

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الْغَسْلِ - یہ بھی بہ فتحہ غین یا بہ ضمہ غین دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔

بَابُ غَسْلِ الْمَحِيْضِ - (اگر بہ فتحہ غین ہو تو ترجمہ یوں ہوگا) حیض کا مقام دھونا (اگر بہ ضمہ غین ہو تو خود حیض کا دھونا)۔

اِغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُؤُسَكُمْ وَاِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا - جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر دھوؤ اگر تم کو نہانے کی حاجت نہ ہو (یعنی جنابت کی حالت میں تو سر کا دھونا اور بالوں کا کھولنا ضروری ہے مگر جمعہ کے غسل میں مستحب ہے)۔

قَدِ اغْتَسَلَ - انہوں نے ایک لونڈی سے صحبت کی (جو خمس میں سے ان کی ملک ہوگئی تھی اور استبرا کی حاجت نہ پڑی ہوگی۔ کیونکہ وہ باکرہ ہوگی یا ابھی بالغ نہ ہوئی ہوگی یا ان کی رائے میں استبراء ضروری نہ ہوگا)۔

كَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ - وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتیں (اگرچہ ہر نماز کے لیے مستحاضہ کو غسل واجب نہیں ہے)۔

فَغَسَلَ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ - پانی ڈال کر اپنے منہ سے خون دھویا (اگر زخم گہرا ہو اور پانی ڈالنے سے ضرر کا ڈر ہو تب پانی سے نہ دھونا ضروری نہیں اور راکھ ڈال کر خون بند کرنا قدیم معمول ہے)۔

وَابْنُ الْغَسِيْلِ - عبداللہ حضرت حنظلہ کا بیٹا جو غسیل تھے (ان کو غسیل اس لیے کہتے کہ وہ جنگ احد میں جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا فرشتے ان کو غسل دے رہے ہیں)۔

فَلَوْ رَاَيْتُ شَيْئًا غَسَلْتُهٗ - کیا اگر میں کچھ دیکھتی تو اس کو دھوتی (یعنی منی کا دھونا کچھ ضروری نہیں کیونکہ میں آنحضرتؐ کے کپڑے میں اس کا نشان دیکھتی تو اس کو صرف کھرچ ڈالتی امام شافعیؒ اور اہل حدیث کے نزدیک منی پاک ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نجس خفیف ہے)۔

غَسَّلْنَا صَاحِبَنَا - ہم نے اپنے ساتھی کو نہلایا (اس کو نہانے کا پانی دیا)۔

يَغْسِلُهُ الصَّاعُ وَيُوَضِّئُهٗ - ایک صاع پانی وضو اور غسل دونوں کو کافی ہوتا۔

فَاٰتِيْهِ بِالْمَاءِ فَيَغْسِلُ بِهٖ - میں پانی لاتا آپ اس سے آبدست کرتے (معلوم ہوا کہ صرف پانی سے استنجا کرنا صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنے سے بہتر ہے لیکن دونوں کو استعمال کرنا بالاتفاق افضل ہے)۔

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ - ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے پھر اس میں کوئی نہ نہائے (یہ نہی بطریق پاکیزگی اور لطافت طبع کے ہے نہ اس وجہ سے کہ وہ پانی نجس ہو جاتا ہے البتہ اگر پیشاب کرنے سے پانی کا کوئی وصف بدل جائے تو پانی نجس ہو جائے گا)۔

مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا - جس نے غسل جنابت میں بال برابر ایسی جگہ چھوڑ دی جس کو نہیں دھویا۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مِنَ الْحَجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ - آنحضرت ﷺ جنابت کا غسل کرتے تھے اور جمعہ کے دن اور جب پچھنے لگاتے' اور جب مردے کو غسل دیتے (حالانکہ آنحضرتؐ سے یہ ثابت نہیں کہ آپؐ نے خود کسی مردے کو غسل دیا ہو۔ تو یہاں مراد یہ ہے کہ جو کوئی مردے کو غسل دیتا' اس کو غسل کرنے کا حکم دیتے)۔

اَسْلَمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ - وہ اسلام لایا تو آنحضرتؐ نے اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ غسل مستحب ہے' اس میں اختلاف ہے کہ یہ غسل شہادتین سے پہلے کرے یا بعد؟ بعض نے اول کو اصح کہا ہے بعض نے دوم کو اور حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شہادتین کے اقرار کے بعد اس کو غسل کرنا بہتر ہے تاکہ غسل حالت اسلام میں ہو)۔

فَحْلٌ غَسِلَةٌ - نر اونٹ جو مادہ پر بہت چڑھنے والا ہو-

غَسَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ اَجِدْمِنْهُ شَيْئًا - میں نے آنحضرت کو غسل دیا (آپؐ کے پیٹ کو ملا) لیکن اس میں سے کچھ نہیں نکلا (جیسے دوسرے مردوں کے پیٹ سے فضلہ وغیرہ نکل آتا ہے بلکہ مشک کی سی خوشبو پھوٹی اور تمام مدینہ معطر ہو گیا- اللہ تعالی نے آپ کو زندگی اور موت دونوں حال میں پاکیزہ اور معطر اور خوشبودار رکھا)-

مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ - جو شخص نہلائے اور نہائے (جمہور علماء کے نزدیک غسل جمعہ اس شخص کے لیے جو جمعہ کی نماز کے لیے حاضر ہونا چاہے مسنون ہے اور محققین اہل حدیث اور امام احمد حنبل کے نزدیک واجب ہے' مرد ہو یا عورت' بچہ ہو یا مسافر یا غلام البتہ جس کی نیت جمعہ کی نماز میں شریک ہونے کی نہ ہو اس کے لیے غسل مسنون نہیں ہے گو وہ جمعہ کا اہل ہو- بعض نے کہا جمعہ کا غسل ہر ایک کے لیے مسنون ہے خواہ جمعہ کی نماز میں شریک ہو یا نہ ہو' جیسے عید کا غسل اور یہ غسل جمعہ کی فجر طلوع ہونے کے بعد کرنا چاہیے- بعض نے کہا ہے کہ رات سے بھی درست ہے جیسے عید کا غسل' لیکن عید کا غسل رات رہے سے اس لیے درست رکھا ہے کہ عید کی نماز سویرے ادا کی جاتی ہے اگر غسل میں دیر ہو تو جماعت فوت ہو جانے کا ڈر ہے- اب بعض لوگوں نے جو یہ کہا ہے کہ جمعہ اور عید کے غسل کا ثواب اس وقت ملے گا جب اسی غسل سے نماز پڑھے اور غسل کے بعد نماز سے پہلے حدث نہ ہو' اس کی کوئی دلیل مجھ کو نہیں ملی)-

فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى حَجَرٍ فَاغْتَسَلَ - حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے اور ننگے (نہانے) لگے (معلوم ہوا خلوت اور تنہائی میں ننگے ہو کر نہانا جائز ہے اگرچہ لنگوٹ باندھ کر نہانا اولی ہے)-

عَلَى مَنْ غَسَّلَهُ الْغُسْلُ وَعَلَى مَنْ حَمَلَهُ الْوُضُوْءُ - جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے (کیونکہ میت کے اٹھانے میں بوجھ کی وجہ سے یہ احتمال ہوتا ہے کہ شاید باؤ سرگئی ہو- بعض نے کہا یہ حکم اس لیے ہے کہ نماز کے لیے تیار رہے)-

اِنَّ عَلِيًّا غَسَلَ فَاطِمَةَ وَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا لَيْلًا - حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہ زہراؓ کو نہلایا' ان پر نماز پڑھی اور رات ہی کو دفن کر دیا (یہاں تک کہ آپ کا مزار اب تک بہ تحقیق معلوم نہیں کہ کہاں ہے- کوئی کہتا ہے حضورؐ کے مزار کے پاس' کوئی کہتا ہے بقیع میں قبہ اہل بیت میں)-

لَوْمُتِّ لَغَسَلْتُكِ - آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تو مر جائے تو میں تجھ کو غسل دوں گا (ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے)-

مُغْتَسَلٌ - نہانے کی جگہ-

يَغْسِلُ مَا وَصَلَ اِلَيْهِ الْغِسْلُ - اتنا مقام دھوئے جہاں تک پانی پہنچ سکتا ہے (یعنی جب پٹی زخم پر بندھی ہو)-

غِسْلَةٌ - کھلی یا مصالح یا خطمی- جس سے عورتیں سر دھوتی ہیں-

اِذَا غَسَلَ جَسَدَهُ اغْتِسَالَةً بِالْمَاءِ - جب اپنے بدن کو اس طرح دھوئے جیسے پانی دھوتا ہے تو اس کو کافی ہوگا-

غَسِيْلٌ - دھویا ہوا-

باب الغين مع الشين

غَشٌّ - دھوکا دینا' دل میں تو کچھ ہو مگر زبان سے کچھ اور کہنا' خیر خواہی کے ساتھ نصیحت نہ کرنا' مصلحت کے خلاف جو بات ہو اس پر ابھارنا-

تَغْشِيْشٌ - یہ غش کا مترادف ہے- وہی معنی ہیں-

اِغْشَاشٌ - جلدی کرنا-

اِغْتِشَاشٌ - اور استغشاش- کسی پر فریب کا گمان کرنا' کسی کو فریبی جاننا-

غِشٌّ - (بہ کسرہ غین' اسم مصدر ہے) یعنی کینہ' فریب اور دغا بازی کی نیت-

غَاشٌّ - فریبی' دغا باز' منافق-

غِشَاشٌ - تاریکی کا شروع اور آخری حصہ-

لَقِيْتُهُ غِشَاشًا - میں نے اس سے جلدی میں ملاقات کی یا

سورج ڈوبے وقت یا رات کو۔

غَبَشٌ - تیرہ ملونی کیا ہوا۔

رَجُلٌ غَشٌّ - توندل' بڑی توند والا مرد۔

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا - جو شخص ہم سے فریب کرے یا ملونی کرے (مثلاً دودھ میں پانی ملائے' یا گھی میں چربی یا تیل' شکر میں آٹا یا ریت وغیرہ) وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے (یعنی اس کا شمار مسلمانوں میں نہ ہوگا یا وہ مسلمانوں کے اخلاق پر نہیں ہے۔ مسلمانی کا اقتضا یہ ہے کہ آدمی سیدھا سچا ایمان دار ظاہر باطن یکساں رہے نہ کہ نفاق اور فریب اختیار کرے)۔

وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَغْشِيشًا - ہمارے گھر کو خیانت اور چغل خوری سے نہیں بھرتی۔

وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ - وہ اپنی رعیت کے ساتھ دغا بازی کر رہا ہو (مثلاً بیت المال کا مال اپنے ذاتی عیش وعشرت میں اڑائے' غیر مستحقوں کو دے' رعایا کی خبر نہ لے' ظالموں کا ظلم ان پر سے نہ روکے' ان کے دشمن سے ان کو نہ بچائے۔ تو ایسا بادشاہ یا حاکم "غاش" ہے (خائن ودغا شعار)۔

وَاغْتَشُّوْا فِيْهِ اَهْوَاءَ كُمْ - اپنی خواہشوں کو فریب دینے والا سمجھو۔

كَمْ مِنْ مُّسْتَنْصِحٍ لِلْحَدِيْثِ مُسْتَغِشٍّ لِلْكِتَابِ - بعض لوگ بات کرنے میں تو مخلص ہیں لیکن تحریر میں مکار اور فریبی ہیں۔

غَشْمٌ - ظلم کرنا' سارے بدن پر تار کول لگانا۔

غَشَمٌ - کے بھی یہی معنی ہیں اور رات کو لکڑیاں کاٹنا اور چننا' بغیر غور وفکر کے جو ہاتھ میں آ جائے۔

غَاشِمٌ - ظالم اور غاصب۔

غَشِيْمٌ - جاہل' بیوقوف' کم عقل۔

غَشْمًا وَّظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا - ظلم سے ناحق۔

غَشْمَرَةٌ - ظلم وستم' آواز آنا' بے پرواہی سے کام کرنا حق ہو یا باطل کسی کام کو بے سوچے سمجھے کرنا۔

تَغَشْمُرٌ - ظلم کرنا' غصہ ہونا۔

غِشْمِيْرٌ - سختی اور شدت۔

قَاتَلَهُ اللّٰهُ لَقَدْ تَغَشْمَرَهَا - اللہ اس کو تباہ کرے اس نے ناحق ظلم سے لے لیا۔

غَشْوٌ - آنا

غَشَيَانٌ - آنا' مارنا' جماع کرنا۔

غَشَاوَةٌ - چھپانا' ڈھانپنا۔

اِسْتِغْشَاءٌ - چھپ جانا' ڈھانپ لینا۔

غِشَاوَةٌ - بحرکات ثلثہ در غین پردہ اوٹ۔

غَشْوٌ اور غَشَايَةٌ - چھپالینا۔

غَشِيَ اللَّيْلُ - رات تاریک ہوئی (جیسے غَسَا اللَّيْلُ اس کا مصدر غسو ہے سین مہملہ سے' تاریک ہونے کے معنی میں۔ اغسي الليل کے بھی وہی معنی ہیں)۔

غَشْيٌ اور غُشْيٌ اور غَشَيَانٌ - بے ہوش ہونا۔

تَغْشِيَةٌ - ڈھانپ لینا (جیسے اِغْشَاءٌ ہے)۔

تَغَشِّيْ - ڈھانپ لینا' جماع کرنا۔

غِشَاءٌ - پردہ' اوٹ۔

غِشْيَانٌ - جماع کرنا' آنا۔

غُشْيَةٌ - پردہ' اوٹ۔

فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ - لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا ہے (یعنی ہجوم اور اژدہام کیا ہے)۔

غَشِيَهٗ يَغْشَاهُ غِشْيَانًا - اس کے پاس آیا۔

غَشَّاهُ تَغْشِيَةً - اس کو ڈھانپ لیا۔

غَشِيَ الشَّيْءَ - اس سے مل گیا۔

غَشِيَ الْمَرْاَةَ - عورت سے جماع کیا۔

غُشِيَ عَلَيْهِ - جب کوئی بے ہوش ہو جائے۔

اِسْتَغْشٰى بِثَوْبِهٖ - اپنے کپڑے میں چھپ گیا۔ (یہ سب الفاظ احادیث میں آئے ہیں)۔

وَهُوَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ - وہ اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے تھے (یعنی کپڑے سے اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھے)۔

تُغَشِّيْ اَنَامِلَهٗ - اپنے پوروں کو چھپاتی تھی۔

غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ - اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو چھپالیتی ہے

(ڈھانپ لیتی ہے)۔

غَشِیَهَا اَلْوَانٌ۔ رنگ برنگ اس پر نمودار تھے (یعنی کئی رنگ اس پر نمایاں تھے)۔

فَلَا یَغْشَنَا فِیْ مَسَاجِدِنَا۔ ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔

فَاِنْ غَشِیَنَا مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ۔ اگر اس میں سے کوئی ہماری طرف قصد کرے یا ہم سے ملے۔

مَا لَمْ یَغْشَ الْکَبَائِرَ۔ جب تک کبیرہ گناہ اس سے سرزد نہ ہوں۔

فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ وَجَدَهٗ فِیْ غَاشِیَةٍ۔ آنحضرتؐ سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس گئے تو دیکھا آفت میں مبتلا ہیں (مرنے کے قریب ہیں)۔ (غاشیۃ کوئی آفت جو اچھی ہو یا بری یا ناپسند ہو۔ قیامت کو بھی اسی وجہ سے "غاشیہ" کہتے ہیں۔ بعض نے ترجمہ یوں کیا ہے۔ دیکھا تو وہ موت کی بیہوشیوں میں سے ایک بیہوشی میں ہیں۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ دیکھا تو ان کے پاس لوگ جمع ہیں (یعنی) ان کے خادم دوست آشنا وغیرہ) ایک روایت میں فی غشیۃ ہے یعنی غشی اور بے ہوشی میں)۔

فَقُمْتُ حَتّٰی عَلَانِی الْغَشْیُ۔ میں نماز میں کھڑی ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو بیہوشی آ گئی (یعنی غفلت ہونے لگی کیونکہ اس کے آگے یہ ہے کہ میں نے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا)۔

لَمْ یَتَوَضَّأْ اِلَّا مِنَ الْغَشْیِ الْمُثْقِلِ۔ وضو اسی بیہوشی سے کیا جو سخت ہو (جس میں بالکل ہوش و حواس نہ رہے' نہ خفیف بے بیہوشی سے کیونکہ اس میں مدت سے غفلت کا احتمال نہیں ہے' وہ تو اونگھ کی طرح ہے)۔

مَنْ یَّغْشَ سُدَدَ السُّلْطَانِ یَقُمْ وَ یَقْعُدْ۔ جو شخص بادشاہ کی ڈیوڑھیوں پر آئے (بادشاہ سے ملنا چاہے) وہ کھڑا اور بیٹھے (یعنی اپنے اوپر تکلیف گوارا کرے انتظار میں کھڑا اور بیٹھا رہے) (یہ ابو الدرداءؓ صحابی نے کہا جب وہ معاویہؓ کے پاس گئے اور ان سے اذن چاہا' انھوں نے اذن نہ دیا)۔

یُفْطِرُ لِمَنْ یَّغْشَاهُ۔ جو شخص ان کے پاس آتا اس کو افطار کراتے (کھانا کھلاتے)۔

حَتّٰی یُغَشِّیَ اَنَامِلَهٗ۔ اپنے پوروں کو چھپا لیتے۔

غَشِیَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ اللہ کے جلال اور عظمت نے اس کو ڈھانپ لیا (اس جلال کا نور سونے کے پروانوں کی طرح اس پر گر رہا تھا)۔

اِمْرَاَةٌ یَّغْشَاهَا اَصْحَابِیْ۔ وہ تو ایسی عورت ہے جس کے پاس میرے اصحاب آتے جاتے رہتے ہیں (وہاں مردوں کی آمد و رفت بہت ہے)۔

تَحَرَّجُوْا مَنْ غَشِیَهَا غِشْیَانَهُنَّ۔ ان سے جماع کرنے کو برا سمجھا۔

فَلَمَّا غَشِیْنَاهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جب ہم نے ہر طرف سے اس کو گھیر لیا تو کہنے لگا لا الہ الا اللہ (ڈر کی وجہ سے اسلام کا کلمہ پڑھنے لگا)۔

وَکَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِیْنَ اَلْفًامِنَ الْمَلَائِکَةِ یَغْشُوْنَ رَحْلَهٗ۔ اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس پر معین کر دیتا ہے جو اس کے ٹھکانے کو ڈھانپ لیتے ہیں (وہاں جمع رہتے ہیں)۔

غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ۔ مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔

اَلْغِشْیَانُ عَلَی الْاِمْتِلَاءِ یَهْدِمُ الْبَدَنَ۔ پیٹ بھرے پر جماع کرنا جسم کو ناتوان کر دیتا ہے (جب پیٹ کھانے پینے سے بھرا ہوا ہو تو اس وقت جماع کرنا سخت مضر ہے اسی طرح جب بھوک بہت لگی ہو۔ جماع کا عمدہ وقت وہ ہے جب کھانا معدے سے اتر گیا ہو' نہ آدمی بھوکا ہو نہ شکم سیر)۔

اَتَخَوَّفُ عَلَیْهِ الْغَشْیَانَ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں بیہوش نہ ہو جائے۔

اَلْخِضَابُ یَذْهَبُ بِالْغَشَیَانِ۔ خضاب کرنا بیہوشی کو رفع کرتا ہے۔

لَا تَغْشَاهُ الْاَوْهَامُ۔ پروردگار تک وہم کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔ (اس کی شان ایسی بلند ہے)۔

غَشِیْنَا رُفْقَةً یَتَغَدَّوْنَ۔ ہم ان رفیقوں کے پاس گئے جو صبح کا کھانا کھا رہے تھے۔

باب الغین مع الصاد

غَصْبٌ۔ زبردستی چھین لینا' زبردستی عورت سے جماع کرنا'

کھال سے اکھیڑ کر بال نکالنا' ظلم کرنا' زور کرنا-
مُغَاصَبَةٌ - ایک دوسرے سے چھیننا-
اِغْتِصَابٌ - زبردستی چھین لینا' زبردستی جماع کرنا- (یہ لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے)-
اِنَّهٗ غَصَبَهَا نَفْسَهَا - اس نے اس عورت سے زبردستی جماع کیا-
مَنْ غَصَبَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَ بِسَبْعِ اَرْضِيْنَ - جو شخص ایک بالشت بھر زمین کسی کی زبردستی چھین لے تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اس کے گلے میں پہنایا جائے گا (یعنی وہ بالشت سات زمینوں تک چلی جائے گی' گویا اس نے ساتوں زمینوں میں سے ایک بالشت چھینی)-
غَصَصٌ - اچھو ہونا' حلق میں کچھ اٹک جانا جس کی وجہ سے سانس برابر نہ لے سکے' بھر جانا' تنگ ہونا-
غَصٌّ - کانٹا-
اِغْصَاصٌ - تنگ کرنا-
غُصَّةٌ - حلق میں اٹکاؤ رکاوٹ اور تھیے کو بھی کہتے ہیں اسی طرح رنج اور غم کو- (عرب لوگ کہتے ہیں:
غَصِصْتُ بِالْمَاءِ اَغَصُّ غَصَصًا فَاَنَا غَاصٌّ وَّغَصَّانٌ - مجھ کو پانی کا اچھو ہو گیا یعنی حلق میں اٹک گیا- میں اس کو اتار نہ سکا-)
غُصَّ بِالطَّعَامِ - کھانا اس کے حلق میں اٹک گیا (جیسے کہتے ہیں شرق لطّعاء- پانی سے اچھو ہو گیا)-
اَلْمَجْلِسُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ - مجلس میں تمام لوگ بھرے ہوئے تھے (خوب جمع تھے)-
وَاَغِصَّنِيْ بِرِيْقِيْ - میرا تھوک میرے گلے میں اٹکا دے (یعنی اپنا ڈر اور خوف مجھ کو اتنا عنایت فرما کہ تھوک نیچے نہ اتار سکوں- ڈر کے وقت آدمی کا تھوک منہ میں رہ جاتا ہے حلق کے نیچے نہیں اتر سکتا)-
غَصْنٌ - اپنی طرف کھینچ لینا- کاٹنا' لینا' موڑ دینا' باز رکھنا-
تَغْصِيْنٌ اور اِغْصَانٌ - بڑے بڑے دانے ہونا' درخت کی شاخیں بہت ہونا-

غُصْنٌ - شاخ ڈالی (غُصَنَةٌ اور غُصُوْنٌ اور اَغْصَانٌ جمع ہے)-
غُصْنَةٌ - چھوٹی باریک شاخ-
اَغْصَنُ - وہ بیل جس کی دم میں سفیدی ہو (غصن کا لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے)-

باب الغين مع الضاد

غَضَبٌ یا مَغْضَبَةٌ - ناراض ہونا' غصہ ہونا-
غَضِبٌ اور غَضُوْبٌ اور غَضُبٌ اور غُضُبٌ اور غَضْبَان - جو غصہ ہو (مونث غَضْبٰى اور جمع غِضَابٌ اور غَضْبٰى اور غُضَابٰى ہے)-
مَغْضُوْبٌ عَلَيْهِ - جس پر غصہ کیا جائے-
مُغَاضَبَةٌ - آپس میں ایک دوسرے پر غصہ ہونا-
اِغْتِضَابٌ - غصہ ہونا (جیسے تَغَضُّبٌ ہے- محیط میں ہے کہ غَضَبٌ مغضوب علیہ سے بدلہ لینے کا قصد کرنا- اور غَيْظٌ ایک حرکت نفسانی اور تغیر مزاج کا نام ہے- اسی لیے اللہ تعالیٰ کو غضب سے موصوف کرتے ہیں لیکن غیظ سے موصوف نہیں کرتے)-
غُضَابٌ - آنکھ کا کھرایا ستیلا چیپڑ-
غَضْبٰى - سوانٹوں کا گلہ-
بَابُ الْغَضَبِ فِى الْعِظَةِ وَالتَّعْلِيْمِ - وعظ ونصیحت یا تعلیم میں غصہ کرنے کا بیان-
فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَهَجَرَتْ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهٗ حَتّٰى مَاتَتْ - حضرت فاطمہ غصہ ہو گئیں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملنا چھوڑ دیا اور برابر وفات تک ان کو چھوڑے رہیں (یہ غصہ بہ مقتضائے بشریت تھا اور مہاجرت سے ترک سلام مراد نہیں ہے جو شریعت میں ناجائز ہے بلکہ ترک ملاقات اور انبساط جو محبت اور الفت کی حالت میں ہوتا ہے)-
دَخَلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ - ابوالدرداء آئے ان کو غصہ دلایا گیا تھا-
لَا تَغْضَبْ - غصہ مت کر-
فَاسْتَنَدَ اِلَيْهَا مُغْضَبًا - آپ نے اس پر ٹیک لگائی' آپ کو

غصہ دلایا گیا تھا (غصہ آپ کو اس بات پر آیا ہو گا کہ انھوں نے پہلے ہی کیوں یاد نہیں دلایا یہاں تک کہ ذوالیدین کو عرض کرنا پڑا)۔

كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ایک شخص نے آں حضرتؐ سے پوچھا آپ کیسے روزے رکھتے ہیں، یہ سن کر آپؐ غصہ ہو گئے (کیونکہ اس کو یوں پوچھنا چاہیے تھا کہ میں کس طرح روزہ رکھوں۔ بھلا اس کو اتنی طاقت کہاں سے آئی کہ آں حضرتؐ کی طرح روزے رکھ سکتا)۔

فَغَضِبَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔ یہود اور نصاریٰ غصہ ہو گئے (کہ ہم نے کام تو دیر تک کیا اور مزدوری کم ملی)۔

اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔ دجال جب نکلے گا تو غصہ ہی کی وجہ سے ایک بار غصہ کر کے نکل کھڑا ہو گا (جب اس کے نکلنے کا وقت آئے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ابن صیاد کو غصہ مت دلاؤ شاید وہی دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل کھڑا ہو)۔

اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ جب کسی کو تم میں سے غصہ آ جائے تو وضو کر ڈالے (تاکہ پانی کی طردی غصہ کی حرارت کو فرو کر دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ سے پناہ مانگے یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کہے، اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو لیٹ جائے یہ سب غصہ کے طبی علاج ہیں اور قلبی علاج یہ ہے کہ دل میں یہ تصور کرے کہ کوئی کام بغیر اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور تقدیر کے نہیں ہوتا، نفع نقصان سب اسی کے اختیار میں ہے وہ بندہ تو ظاہر میں ایک آلہ ہے تو آلہ پر غصہ کرنا ایسا ہے جیسے کوئی چھری یا چاقو پر غصہ ہو کہ تو نے کیوں کاٹا)۔

لَا يَقْضِي الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ۔ حاکم اس وقت حکم نہ دے جب وہ غصہ میں ہو (تاکہ اس کے فیصلہ میں غصہ کی وجہ سے غلطی نہ ہو جائے، ایسے ہی سخت گرمی یا سخت سردی یا بھوک یا پیاس یا بیماری کی حالت میں)۔

مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ۔ جو شخص اللہ سے سوال نہ کرے اللہ اس پر غصہ ہو گا (اس لیے کہ سوال کرنا، مانگنا، گڑگڑانا بندگی کی نشانی ہے اور پروردگار کو عاجزی اور فروتنی پسند ہے، دعا نہ کرنے میں ایک طرح کی خودسری اور بے پرواہی نکلتی ہے)۔

قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى هُوَ الْعِقَابُ يَا عَمْرُو وَاِنَّهٗ مَنْ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَالَ مِنْ شَيْءٍ اِلٰى شَيْءٍ فَقَدْ وَصَفَهٗ صِفَةَ الْمَخْلُوْقِيْنَ۔ امام ابوجعفرؒ نے عمرو بن عبید سے اس آیت کی تفسیر وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى میں فرمایا کہ غضب سے یہاں عذاب مراد ہے اور جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ کی حالت بدل کر دوسری ہو جاتی ہے، اس نے اس میں گویا مخلوقات کی صفت ٹھہرائی (یعنی تغیر و تبدل مزاج اور طبیعت)۔

سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ۔ میری مہربانی میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی (یعنی میری رحمت میرے غضب سے بہت زیادہ ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ النَّارَ اِلٰى اَنْ قَالَ وَخَلَقَ الرَّحْمَةَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْغَضَبَ۔ محمد باقرؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہشت کو (جو اس کی رحمت ہے) دوزخ سے (جو اس کا غضب ہے) پہلے پیدا کیا اور رحمت کو غضب سے پہلے بنایا (مجمع البحرین میں ہے کہ رحمت اور غضب اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتیہ میں سے نہیں ہیں بلکہ صفات فعلیہ میں سے ہیں)۔

اَلْغَضَبُ شُعْلَةٌ مِّنْ نَارٍ تُلْقِيْ صَاحِبَهَا فِي النَّارِ۔ غضب آگ کا ایک شعلہ ہے جو صاحب غضب کو آگ میں ڈال دیتا ہے (کیونکہ غضب کی وجہ سے گناہ کرتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے)۔

غَضْرٌ۔ تنگی کے بعد فراغت اور ارزانی میں لانا، تجاوز کرنا، پھرنا قید کرنا، روکنا۔

غَضَرٌ۔ بہت مالدار ہونا، تنگی کے بعد فراخ دست ہونا۔

تَغَضُّرٌ۔ عدول کرنا، پھیرنا۔

اُغْتُضِرَ فُلَانٌ۔ جوان ہٹا کٹا رہ کر مر گیا۔

غُضَارٌ۔ چکنی کیچڑ سبز رنگ کی۔

غَضَارَةُ عَيْشِهَا۔ دنیا کی زندگی کی لذت اور فراغت (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِنَّهُمْ لَفِيْ غَضَارَةٍ مِّنَ الْعَيْشِ۔ وہ تو زندگی کے خوب

مزے اڑا رہے ہیں)-

غُضْرُوْفٌ - چپنی کرکری ہڈی-

اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ - میں نے آنحضرتؐ کو آپ کی مہر نبوت سے پہچانا جو کندھے کی کرکری ہڈی کے نیچے تھی-

غَاضِرَه - ایک قبیلہ ہے بنی اسد کا- حسین بن عبید اللہ غضاری شیعہ مذہب کے بڑے محدث ہیں' ان کی بہت تصانیف ہیں- ابو جعفر طوسی ان کے استاد تھے-

غَضٌّ - جھکانا' نیچے رکھنا' توڑنا' باز رہنا' عزت گھٹانا-

تَغْضِيْضٌ - غض کھانا' خوش عیش' منعم ہونا-

غَضٌّ - تازہ' تر' نرم' شگوفہ' گائے کا نوزائیدہ بچہ (بچھڑا)-

شَبَابٌ غَضٌّ - تر و تازہ نوجوان-

غَضِيْضٌ - تر و تازہ-

غَضِيْضَةٌ - ذلت اور نقص-

كَانَ اِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهٗ - آنحضرتؐ جب خوش ہوتے تو اپنی نگاہ نیچی کر لیتے (آنکھیں نہ کھولتے تاکہ اترانا اور پھولنا نہ ہو)-

اِذَا فَرِحَ غَضَّ بَصَرَهٗ - آنحضرت جب خوش ہوتے تو اپنی نگاہ جھکا لیتے (برخلاف دوسرے لوگوں کے' ان کو جب خوشی ہوتی ہے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہیں اتراتے ہیں)-

حُمَادَ يَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ - اچھی عورتیں وہ ہیں جو (شرم و حیا سے) نگاہ نیچی رکھتی ہیں-

وَمَا سُعَادُ غَدَاةَ الْبَيْنِ اِذْرَحَلُوْا
اِلَّا اَغَنُّ غَضِيْضُ الطَّرْفِ مَكْحُوْلُ

جدائی کے دن جب لوگ چل دیئے اس دن سعاد کا یہ حال تھا کہ غن غن آواز نکلتی تھی نگاہ اس کی نیچی تھی سرمہ لگائے ہوئے تھی-

كَانَ اِذَا عَطَسَ غَضَّ صَوْتَهٗ - آنحضرتؐ جب چھینکتے تو اپنی آواز پست کرتے (زور سے چیخ نہیں مارتے جیسے عام لوگوں کا طریق ہے)-

لَوْ غَضَّ النَّاسُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الثُّلُثِ - اگر لوگ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرتے-

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ فَلْيَسْمَعْهُ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ - جو شخص قرآن کو تر و تازہ اس طرح پڑھنے سے جس طرح اترا خوش ہو تو اس کو چاہئے کہ ابن ام عبد (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) سے قرآن سنے (ان کی قرأت سن کر اسی طرح پڑھے (عبداللہ بن مسعودؓ قرآن کے حافظ اور نہایت عمدہ قاری تھے- ان کی قرات کی خود آنحضرتؐ نے تعریف کی- بعض نے کہا مراد سورۂ نساء کی آیتیں ہیں- یعنی شروع سورہ سے **فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد وجئنا بك على هولاء شهيدا** تک جو آنحضرتؐ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی تھیں- جب وہ اس آیت پر پہنچے تو آپ آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا بس کرو- غرض عبداللہ بن مسعودؓ جیسے شریعت کے بڑے عالم اور فقیہ تھے ویسے ہی قرأت اور تجوید میں بھی بے نظیر تھے)-

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ غَضَاضَةِ الشَّبَابِ - کیا جوانی کا مزہ اڑانے والے یہ انتظار کر رہے ہیں-

بُرْدِيٌّ جَدِيْدٌ غَضٌّ - یہ تازی نئی بردی ہے- (جو ایک قسم کی کھجور ہے)-

اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ حَتّٰى اٰكُلَ الْغَضِيْضَ فَهِيَ طَالِقٌ - اگر میں اس عورت سے اس وقت تک نکاح کروں جب میں غضیض کھاؤں تو اس پر طلاق ہے (غضیض سے مراد شگوفہ خرما ہے یا کوئی پھل جو شروع میں نمودار ہو)-

اِذَا انْكَشَفَ اَحَدُكُمْ لِبَوْلٍ اَوْغَيْرِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَغُضُّ بَصَرَهٗ - جب کوئی تم میں سے پیشاب وغیرہ کے لئے اپنا ستر کھولے (برہنہ ہو) تو بسم اللہ کہے' ایسا کہنے سے شیطان اپنی نگاہ نیچی کر لیتا ہے- (اور آدمی کے ستر کی طرف نہیں دیکھتا)-

لَيْسَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذَاالْاَمْرِ غَضَاضَةٌ - اس کے دین اور ایمان میں نقص ہے-

غَضْغَضَةٌ - کم کرنا کسی چیز یا پانی کو یا کم ہونا-

تَغَضْغُضٌ - کم ہونا-

هَنِيْئًا لَّكَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ - (جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا انتقال ہو گیا تو عمرو

بن عاصؓ نے ان کی تعریف میں کہا) مبارک ہو تم دنیا سے اپنا پیٹ بھر کر چل دیئے اس کو کسی چیز سے تم نے نہیں گھٹایا (یعنی دنیا کی ولایت یا حکومت یا خلافت میں تم نہیں پھنسے کہ تمہارا اجر اور ثواب گھٹ جاتا - بلکہ پورا اجر لے کر دنیا سے پاک اور صاف گزر گئے)-

رَکِیَّۃٌ لَا تُغَضْغَضُ - ایسا کنواں جس کا پانی سینچنے سے ختم نہ ہو (اور پانی سوتوں میں سے آتا جائے)-

غَضْفٌ - توڑنا' موڑنا' لٹکانا-

غَضَفٌ - کان لٹکا دینا' سیاہ تاریک ہونا' خوش عیش ہونا-

تَغْضِیْفٌ - لٹکانا-

اِغْضَافٌ - تاریک اور سیاہ ہونا-

تَغَضُّفٌ - مائل ہونا' مڑ جانا' سامنے آنا' پیچ کھانا' داخل ہونا-

غَاضِفٌ - خوش اور شیریں' کان لٹکایا ہوا غصہ سے یا کبر سے-

اِنَّہٗ قَدِمَ خَیْبَرَ بِاَصْحَابِہٖ وَھُمْ مُّسْغِبُوْنَ وَالثَّمْرَۃُ مُغْضِفَۃٌ - آنحضرت ﷺ خیبر میں اپنے اصحاب کو لے کر آئے وہ بھوکے تھے اور میوہ لٹک رہا تھا (پکنے کے قریب تھا ابھی بالکل پکا نہ تھا)-

اَغْضَفَتِ السَّمَاءُ - ابر برسنے کے لئے آمادہ ہوا-

غَضْفٌ - کانوں کا اوپر کا حصہ لٹکنا-

غَضْنٌ - روکنا' قید کرنا' کچا بچہ جننا-

تَغْضِیْنٌ وَغِصنَانٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

اَغْضَنُ - وہ شخص جس کی آنکھ کے پوست میں شکن ہوں غصہ یا کبر کی وجہ سے-

اِغْضَانٌ - مسلسل بارش رہنا-

تَغَضُّنٌ - اکڑ جانا' مرجانا-

غَضَنٌ - تکلیف اور تعب-

مُغَضَّنٌ - روٹی گھی میں تلی ہوئی - (اس زمانہ میں عرب لوگ اس کو مطبخ کہتے ہیں - یعنی پراٹھا یا پوری)-

وَکَاشِفُ الْکُرْبَۃِ فِی الْوَجْہِ الْغَضِنِ - اور اس منہ کی سختی کو دور کرنے والے جس میں رنج اور تکلیف سے شکنیں پڑ گئی ہوں یا سکڑ گیا ہو-

غَضْوٌ - تاریک ہونا' ہر چیز کو تاریکی کی وجہ سے چھپا لینا-

غَضًی - غضا (ایک قسم کا جھاؤ جس کا کوئلہ نہیں بجھتا اس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے) کھا کر پیٹ بیمار ہونا-

اِغْضَاءٌ - خاموش رہنا' ظاہر نہ کرنا' آنکھ بند کر لینا - پلکوں کو ملا لینا' تاریک ہونا-

تَغَاضِیْ - بے خبری' تغافل-

غَضٰی - سوا اونٹوں کا گلہ-

نَارٌ غَاضِیَۃٌ - خوب روشن آگ-

غَضَاۃ - مشہور درخت ہے-

لَیْلٌ مُّغْضٍ - اندھیری رات-

حَمَّالَۃُ الْحَطَبِ تَضَعُ الْغَضَاۃَ وَھِیَ جَمْرَۃٌ - لکڑیاں اٹھانے والی (یعنی ام جمیل ابولہب کی بیوی) راستہ میں غضاۃ سلگا کر انگارہ بنا کر رکھتی (غضاۃ کا انگارہ بہت تیز ہوتا ہے جیسے سچا کوئلہ بجھتا نہیں - یہ آنحضرت ﷺ کو تکلیف دینے کے لئے آپ کے آنے جانے کے راستے میں انگارے رکھتی کبھی کانٹے بچھاتی)-

یُغْضِیْ حَیَاءً وَّیُغْضٰی مِنْ مَّھَابَتِہٖ - شرم سے آنکھیں بند کر لیتے تھے اور لوگ ان کی ہیبت اور رعب سے آنکھیں بند کرتے (یہ امام زین العابدین کی تعریف میں کہا گیا ہے)-

باب الغین مع الطاء

غَطْرَسَۃٌ - غرور کرنا' اترانا' فخر کرنا' غصہ دلانا-

تَغَطْرُسٌ - بخل اور کبر اور غرور' اترانا-

غِطْرِسٌ - اور غِطْرِیْسٌ - ظالم' متکبر (اس کی جمع غَطَارِسُ اور غَطَارِیْسُ ہے)-

لَوْ لَا التَّغَطْرُسُ مَا غَسَلْتُ یَدِیْ - اگر کبر و غرور کا خیال نہ ہوتا تو میں اپنے ہاتھ نہ دھوتا-

غَطْرَشَۃٌ - تاریک ہونا-

تَغَطْرُشٌ - اندھا بنا-

غَطْرَفَةٌ- زعم' غرور اور بے فائدہ کام کرنا-

غِطْرَافٌ اور غِطْرِيْفٌ- سردار' سخی' کریم النفس جوان' ظریف (اس کی جمع غَطَارِفَة ہے)-

غِطْرِيْفُ بْنُ عَطَاءٍ- ہارون رشید کے زمانے میں یہ خراسان کا گورنر تھا-

غِطْرِيْفِيَّة- روپیہ (سکہ) اسی حاکم غطریف کے نام سے منسوب ہے-

اَصَمٌّ اَمْ يَسْمَعُ غِطْرِيْفُ الْيَمَنِ- یمن کا سردار بہرا ہے یا سنتا ہے؟

غَطَارِيْفُ بھی جمع غِطْرِيْف کی- بہ معنی باز کا بچہ یا مکھی اور خوبصورت کو بھی کہتے ہیں-

غَطْسٌ- ڈبو دینا' غوطہ دینا یا ڈوب جانا' منہ لگا کر پانی پینا-

تَغْطِيْسٌ- ڈبونا' غوطہ دینا-

تَغَاطُسٌ- تغافل-

غِطْوَسٌ- شجاع' بہادر' جنگ میں مستعد اور آگے ہونے والا-

مِغْطَسٌ- پانی کا بڑا برتن جس میں غوطہ ماریں-

مِغْنَطِيْسٌ یا مِغْنَاطِيْسٌ- وہ پتھر جو لوہے کو کھینچ لیتا ہے (اس قوت کشش کو جذب مقناطیسی کہتے ہیں نئے فلسفہ میں یہ قوت ہر چیز میں ثابت ہوئی ہے اور زمین' سورج' چاند' اور ستارے سب اسی کشش کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں)-

غَطَشٌ- تاریک ہونا' آہستہ چلنا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے (جیسے غطشان ہے)-

غَطَشٌ- ضعیف بصارت ایسی حالت میں کہ آنکھوں سے پانی بہتا ہو-

غَطِّشْ لِيْ شَيْئًا- میرے لئے کوئی تجویز کرو کوئی راستہ بتلاؤ-

اِغْطَاشٌ- تاریک کرنا-

تَغَطُّشٌ- تاریک ہونا-

تَغَاطُشٌ- تغافل' چشم پوشی-

فَلَاةٌ غَطْشَاءُ- بھول بھلیاں' جنگل جس میں راستہ نہ ملے-

لَيْلَةٌ غَطْشَاءُ- اندھیری رات-

اَطْفَأَ بِشُعَاعِهٖ ظُلْمَةَ الْغَطْشِ- اپنی شعاع سے تاریکی دور کر دی-

غَطٌّ- ڈبو دینا' اونٹ کا غرانا' آواز کرنا' خراٹے لینا (یعنی سوتے میں سانس کی آواز نکالنا)-

اِغْطَاءٌ- یہ غط کا ہم معنی اور مترادف ہے-

مُغَاطَّةٌ- اور تغاط- ایک دوسرے کو غوطہ دینا-

اِنْغِطَاطٌ- ڈوب جانا-

اِغْتِطَاطٌ- دوڑ میں آگے نکل جانا' اونٹ کا اونٹنی کو بٹھانا' سلا دینا-

غَطْغَطَةٌ- جوش مارنا' غلبہ کرنا-

تَغَطْغُطٌ- موج مارنا-

غَطَاطٌ- مرغ سنگ خوار' جس کو "قطا" بھی کہتے ہیں-

غُطَاطٌ- آخر رات کی سیاہی یا سحر کی سیاہی یا صبح کی ابتداء-

نَامَ حَتّٰى سُمِعَ غَطِيْطُهٗ- آنحضرت ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنائی دی-

فَاِذَا هُوَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ- ناگاہ دیکھا تو آپ کا منہ سرخ تھا اور خراٹے لے رہے تھے-

وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ- ہماری ہانڈی ابل رہی تھی' جوش مار رہی تھی-

وَاللّٰهِ مَا يَغِطُّ لَنَا بَعِيْرٌ- خدا کی قسم ایک اونٹ بھی ہمارے پاس نہ تھا جو آواز نکالتا ہو (بلبلاتا ہو)-

فَاَخَذَنِيْ جِبْرِيْلُ فَغَطَّنِيْ- حضرت جبریلؑ نے مجھ کو پکڑ کر دبوچا (خوب زور سے دبایا) یہ دبانا اس لئے تھا کہ آپؐ کی آزمائش ہو' وحی کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں- بعض نے کہا اس لئے کہ بشری خواہشات آپؐ میں سے نکل جائیں اور ملکی صفات سما جائیں- بعض نے کہا اس لئے کہ دنیا و مافیہا سے غافل ہو جائیں اور ہمہ تن قرآن سننے کی طرف رجوع ہوں-

مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے ان فلسفی خیال والوں کا رد ہوتا ہے جو وحی کو صرف ایک انکشاف اور قلبی الہام تصور کرتے ہیں اور پیغمبر جو صورتیں دیکھتے ہیں ان کو وہم و خیال اور بے

حقیقت سمجھتے ہیں)۔

اِنَّهُمَا كَانَا يَتَغَا طَّانِ فِي الْمَاءِ وَعُمَرُ يَنْظُرُ - حضرت عمرؓ کے دونوں صاحبزادے زید اور عاصم پانی میں ایک دوسرے کو غوطے دے رہے تھے اور آپ دیکھ رہے تھے۔

غَطَفٌ - فراغت کی زندگی' پلکوں کا لمبا ہونا' مڑا ہونا' خم دار ہونا' ابرو کے بال بہت ہونا' گھنی ابرو ہونا۔

غَطَفَانُ - ایک قبیلہ کا نام ہے جو قبیلہ مضر کے بطن قیس عیلان کی ایک شاخ ہے۔ یہ قبیلہ نجد میں وادی القریٰ اور جبال طے کے پاس رہتا تھا۔ اس کی تین بڑی شاخیں ہیں۔ اشجع' عبس اور ذبیان' اشجع کے سردار معقل بن سنان صحابی تھے۔ بنو عبس میں سے حذیفہ بن الیمان مشہور صحابی ہیں۔ پھر ذبیان کی تین بڑی شاخیں ہیں۔ مرہ' ثعلبہ اور فزارہ' ان میں سے فزارہ سب سے بڑی شاخ ہے۔ اسلام سے قبل پورے غطفان کی سرداری بنو فزارہ کے پاس تھی۔ سمرہ بن جندب صحابی اسی قبیلہ سے تھے۔

وَفِي اَشْفَارِهٖ غَطَفٌ - آپؐ کی پلکوں کے بال لمبے اور مڑے ہوئے تھے (ایک روایت میں عطف ہے عین مہملہ سے' اس کا ذکر کتاب العین میں گزر چکا ہے)۔

غَطْوٌ یا غُطُوٌّ - تاریک ہونا' سب چیزوں کو ڈھانپ لینا ہونا' چھپا لینا۔

اِغْطَاءٌ - پانی بہنا۔

غِطَاءٌ - پردہ (اس کی جمع اَغْطِيَةٌ ہے)۔

غَطْيٌ - بھر جانا' تاریک ہونا' پھیل جانا' چھپا لینا۔

تَغَطِّيْ - چھپ جانا۔

نَهٰى اَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلٰوةِ - آپؐ نے نماز میں منہ چھپانے سے منع فرمایا (مثلاً ڈھاٹا باندھنے سے جیسے عربوں کی عادت تھی کہ منہ پر کپڑا لپیٹ لیتے تھے البتہ اگر جمائی آئے تو ہاتھ سے یا کپڑے سے منہ بند کر سکتا ہے)۔

غَطُّوا الْاِنَاءَ - کھانے کے برتن ڈھانپ کر رکھو (کیونکہ ہر سال میں ایک رات بد ہوائی اور وبا کی ہوتی ہے۔ جو کھلے برتن میں سما جاتی ہے۔ عجم کے لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ مہینہ دسمبر کا ہوتا ہے)۔

اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ وَغَضَّ صَوْتَهٗ - آنحضرتؐ جب چھینکتے تو اپنا منہ ہاتھ سے بند کر لیتے آواز پست کرتے (منہ کھول کر چھینکنا اور آواز زور سے نکالنا بدتہذیبی ہے کبھی ناک یا منہ سے کوئی چیز اڑ اڑ کر دوسروں پر جا گرتی ہے ان کو نفرت پیدا ہوتی ہے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَكْشِفُ الْغِطَاءَ - تیری پناہ ان گناہوں سے جو پردہ کھول دیتے ہیں (بے عزت کر دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں وہ گناہ یوں بیان ہوئے ہیں۔ واپس ادا کرنے کی نیت نہ کر کے قرضہ لینا' اسراف اور فضول خرچی کرنا' بخیلی' بدخلقی' بے صبری' سستی' دین داروں کی تحقیر)۔

غِطَايَةٌ - چھپانے کا کپڑا۔

باب الغين مع الفاء

غَفْرٌ - چھپالینا' ڈھانپ لینا' برتن کے اندر رکھ کر پوشیدہ کرنا۔

غَفْرٌ - اور مَغْفِرَةٌ اور غُفُوْرٌ اور غُفْرَانٌ اور غَفِيْرٌ اور غَفِيْرَةٌ - چھپالینا' بخش دینا' اصلاح کرنا۔

غَفِرَ الْمَرِيْضُ - بیمار کا مرض پھر لوٹ آنا (یعنی نکس ہوا)۔

غَفِرَ الْجُرْحُ - زخم پھوٹ نکلا۔

غَفْرٌ - کپڑے کے پھونسڑے نکل آنا۔

تَغْفِيْرٌ - ڈھانپنا' چھپالینا۔

اِغْفَارٌ - برتن کے اندر رکھ دینا۔

تَغَفُّرٌ - مغافیر چننا۔

اِغْتِفَارٌ - بخش دینا' معاف کر دینا۔

اِغْفِيْرَارٌ - پھونسڑے نکلنا۔

غَفَّارٌ - اور غَفُوْرٌ - اللہ تعالیٰ کے نام ہیں یعنی اپنے بندوں کے گناہ اور عیب چھپانے والا' بخش دینے والا۔

كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ - آنحضرتؐ جب پاخانہ سے فارغ ہو کر باہر نکلتے تو فرماتے غفرانک۔ یعنی یا اللہ میں تیری بخشش اور معافی چاہتا ہوں (کیونکہ میں تیری نعمت کا یعنی فضلہ آسانی کے ساتھ نکل جانے کا پورا شکر ادا نہ کر سکا' یا جب تک پاخانہ میں رہا تیری یاد نہ کر سکا آنحضرتؐ ہر وقت اللہ کی

یاد کیا کرتے' دل سے یا زبان سے صرف رفع حاجت کے وقت اس کو موقوف رکھتے' گویا یہ بھی ایک خطا ہے جس کی مغفرت آپ نے چاہی)-

غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَسَالِمٌ سَالَمَهَا اللّٰهُ-غفار کی قوم کو اللہ نے بخش دیا (وہ جاہلیت کے زمانہ میں حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے- جب خوشی سے مسلمان ہو گئے تو اس سے توبہ کی) اور سالم کی قوم کو اللہ نے بچا دیا (تباہی اور قتل سے کیوں کہ مسلمان ہو گئے)

قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِضْعَ عَشَرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ- میں نے عروہ بن زبیرؓ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنی مدت تک رہے؟ انہوں نے کہا دس برس تک- میں نے کہا ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کچھ اوپر دس برس- اس پر انہوں نے ابن عباسؓ کے لئے مغفرت کی دعا کی (یعنی یوں کہا اللھم اغفر له اے خدا ان کو بخش دے)-

میں کہتا ہوں کہ اکثر لوگوں نے ابن عباسؓ کے موافق یہ کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ نبوت کے بعد مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور مدینہ میں دس برس- گویا کل تیئیس برس تک آپؐ نبوت کے بعد زندہ رہے-

لَمَّا حَصَبَ الْمَسْجِدَ قَالَ هُوَ اَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ- حضرت عمرؓ نے جب مسجد میں کنکریاں بچھائیں تو فرمایا' اس سے بلغم خوب ڈھنپتا ہے (یعنی اگر کوئی شخص مسجد کے صحن میں تھوکے تو کنکریوں سے ان کو خوب ڈھانپ سکتا ہے)-

عَلَيْهِ الْمِغْفَرُ- مغیرہ بن شعبہ کے سر پر خود تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر-

اِنَّ قَادِمًا قَدِمَ عَلَيْهِ مِنْ مَّكَّةَ فَقَالَ كَيْفَ تَرَكْتَ الْحَزْوَرَةَ فَقَالَ جَادَهَا الْمَطَرُ فَاغْفَرَتْ بَطْحَاؤُهَا- ایک شخص مکہ سے آپ کے پاس آیا- آپ نے اس سے پوچھا حزورہ کی کیا خبر ہے (حزورہ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے) اس نے کہا وہاں تو خوب بارش بری اور اس کا میدان پھونسڑے دار ہو گیا (یعنی سبزہ نکل آیا- یا وہاں کی زمین سے مغافیر اگ آیا جو ایک گوند کی طرح غروط کے درخت سے نکلتا ہے جو شیریں مگر ذرا بدبو دار ہوتا ہے)-

غَفَرٌ- عورت کی پنڈلی کے بالوں کو بھی کہتے ہیں-

غَفِيْرَةٌ- کان کے بالوں کو کہتے ہیں-

قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ- ام المؤمنین حضرت سودہؓ نے (حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کی صلاح سے) آنحضرت ﷺ سے کہا آپؐ نے شاید مغافیر کھایا ہے (جو ایک بدبودار گوند ہے) آنحضرتؐ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ آپؐ کے منہ سے ذرا سی بھی بدبو آئے- جب حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے بھی یہی کہا کہ آپؐ کے منہ سے مغافیر کی بدبو آتی ہے تو آپؐ کو یقین ہو گیا کہ حقیقت میں کوئی بڑی بو ہے- حالانکہ آپؐ نے حضرت زینبؓ کے پاس صرف شہد پیا تھا پھر آپ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا)-

اِذَا اَرَاىَ اَحَدُكُمْ لِاَخِيْهِ غَفِيْرَةً فِيْ اَهْلٍ اَوْمَالٍ فَلَا يَكُوْنَنَّ لَهٗ فِتْنَةً- جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے پاس بھاری جمع کنبے والوں کی یا مال کی دیکھے تو اس کے لئے فتنہ نہ بنے (اس کو غرور اور تکبر میں نہ پھانسے بلکہ اس کو شکر خداوندی کی تلقین کرے)-

غَفِيْرَةٌ- کثرت اور زیادتی- (اسی سے ہے جَمٌّ غَفِيْرٌ یعنی بہت سے لوگ)-

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمٌّ الْغَفِيْرِ- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کتنے پیغمبر دنیا میں آئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تین سو پندرہ ایک بڑی جماعت-

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ- جو شخص رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح اور نوافل ادا کرے) اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (یعنی صغیرہ گناہ)

مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ وَمَا تَاَخَّرَ- جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی (دونوں ایک ہی وقت میں کہی جائیں) اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے)-

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ- (اللہ تعالیٰ نے

اہل بدر کو دیکھا تو فرمایا) اب تم جیسے چاہو اعمال کرو میں نے تم کو بخش دیا (یعنی آخرت میں حقوق اللہ کا تم سے مواخذہ نہ ہوگا - یہ مراد نہیں کہ دنیا کی حدیں تم پر سے ساقط ہیں)-

وَاَنَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً - میں تو ہر روز ستر مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں (حالانکہ آپ گناہوں سے معصوم تھے - مگر بموجب نزدیکاں را بیش بود حیرانی' آپ دم بھر کی غفلت کو بھی جو یاد الٰہی سے ہو جاتی ایک گناہ عظیم سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے - یا امت کی تعلیم کے لئے ایسا فرمایا کہ جب میں ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہوں تو میری امت کو صدہا اور ہزار ہا بار ہر روز استغفار کرنا چاہیئے -

يُغْفَرُلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى - اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں -

اِسْتَغْفِرِ اللّٰهِ لِمُضَرَ - مضر قوم کے لئے دعا فرمایئے (کہ اللہ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمائے (ایک روایت میں استسق اللہ لمضر ہے یعنی مضر کے لئے پانی برسنے کی دعا کیجئے)-

اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَلَهٗ - کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ میں اس کو بخشوں -

وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ - اس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے (جیسے اس کے سارے اعضاء کو تو نے بخشا ہے)-

اِلَّا ذَنْبًا لَّا يُغْفَرُ - مگر وہ گناہ جو بخشا نہیں جاتا -

وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ - اللہ ان کو یعنی حضرت صدیق اکبر کو بخش دے -

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ - اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اس کو کچھ پرواہ نہیں -

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا - یا اللہ اگر تو بخشے تو کروڑوں کو بخش سکتا ہے -

عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ لَا يَقُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَيَكُوْنُ ذَنْبًا وَّكِذْبًا - ربیع بن خثیم نے کہا استغفر اللہ واتوب نہ کہے تو گناہ اور جھوٹ ہے (کیونکہ دل حاضر نہیں اور زبان سے یہ رٹ رہا ہے' تو در حقیقت جھوٹ بول رہا ہے)-

اُرِيْدُ اَغْفِرُ - میں چاہتا ہوں اس کے سب گناہ بخش دوں -

مَنْ عَلِمَ اَنِّيْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ - جو شخص اس بات کا یقین رکھتا ہوں کہ میں گناہوں کو معاف کر سکتا ہوں (تو میں اس کے سب گناہ بخش دوں گا - یہ حدیث قدسی ہے)-

مَنْ لَّزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مَخْرَجًا مِّنْ كُلِّ ضِيْقٍ - جو شخص ہمیشہ استغفار کیا کرے (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ بہت کہا کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکل جانے کا راستہ بنا دے گا (کیونکہ تنگی اور تکلیف گناہوں کا اور بدکاریوں کا نتیجہ ہے لہذا جب استغفار بہت کرے گا تو گناہوں کی معافی ہو کر راحت اور رزق کی فراغت حاصل ہوگی)-

قَدِ اسْتَجَابَ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ - اللہ نے دعا قبول کی اور میری امت کو بخش دیا -

مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ - خاص اپنے پاس سے پوری بخشش -

فَاِذَا اعْتَرَفُوْهُمْ فَقَدْ غَفَرُوْا لَهُمْ - جب ان کو پہچان لیا تو گویا ان کو بخش دیا -

وَاَنَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سَبْعِيْنَ اِسْتِغْفَارَةً - اور میں اللہ تعالیٰ سے ستر بار استغفار کرتا ہوں -

اَلْعَالِمُ يَسْتَغْفِرُلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى الْحِيْتَانُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْهَوَاءِ - عالم کے لئے آسمان زمین میں جتنی مخلوق ہیں سب بخشش کی دعا کرتی ہیں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی اور پرندے ہوا میں -

فَاِنْ اَصَابَ اَحَدُكُمْ غَفِيْرَةً فِيْ رِزْقٍ اَوْ عُمْرٍ اَوْ وَلَدٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا يَكُوْنُ لَهٗ ذٰلِكَ فِتْنَةً - اگر تم میں سے کوئی روزی یا عمر یا اولاد وغیرہ میں کثرت اور زیادتی حاصل کرے تو اس کو اپنے لئے فتنہ نہ بنائے (اس میں غرق ہو کر خدا سے غافل نہ ہو جائے)-

غَفْقٌ - گوز نکلنا' ریح خارج ہونا' کوڑے یا ہنٹر سے مار' گھڑی گھڑی پانی پینے کو آنا' نر کا مادہ پر بار بار چڑھانا' ہجوم کرنا' سونا -

تَغْفِيْقٌ - اس طرح سونا کہ لوگوں کی باتیں سنتا رہے' سانپ کے کاٹے کی دوا کرنا' اس کو بیدار رکھنا -

تَغَفُّقٌ - سارے دن شراب پینا -

اِغْتِفَاقٌ - گھیر لینا-

غَافِقٌ - اندلس میں ایک قلعہ کا نام ہے-

غَفِقٌ - ہلکی بارش، پھوار-

مَغْفِقٌ - جہاں لوٹ کر جائے، واپس ہونے کی جگہ-

مَرَّبِی عُمَرُ وَاَنَا قَاعِدٌ فِی السُّوْقِ فَقَالَ هٰكَذَا يَا سَلَمَةُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَغَفَقَنِيْ بِالدِّرَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ لَقِيَنِيْ فَاَدْخَلَنِيْ بَيْتَهٗ فَاَخْرَجَ كِيْسًا فِيْهِ سِتُّ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ خُذْهَا وَاعْلَمْ اَنَّهَا مِنَ الْغَفْقَةِ الَّتِيْ غَفَقْتُكَ عَامًا اَوَّلَ - سلمہ بن اکوع سے روایت ہے، میں بازار میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت عمرؓ میرے سامنے سے گزرے- انہوں نے کہا سلمہ! راستہ سے ہٹ کر یوں بیٹھنا چاہئے (تاکہ دوسرے راستہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو) اور مجھ کو درہ سے مارا جب دوسرا سال ہوا تو مجھ سے ملے اور مجھ کو اپنے گھر لے گئے اور ایک تھیلی نکالی جس میں چھ سو درہم تھے اور فرمایا یہ لے جا اور سمجھ لے کہ یہ اس درہ کا بدلہ ہے جو پچھلے سال میں نے تجھ کو لگایا تھا- (آپ نے ادب سکھانے کے لئے حضرت سلمہؓ کو درہ لگایا مگر سال بھر تک اس کا خیال رکھا کہ سلمہ کو مجھ سے رنج پہنچا ہے- سال کے بعد ان کو ایسا معقول انعام دیا کہ وہ سارا رنج بھول گئے اور شکر گزار بن گئے- یہ سب اس وجہ سے کیا کہ سلمہؓ نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں اسلام کی بڑی بڑی خدمتیں انجام دی تھیں)-

(نہایہ میں ہے کہ غفق کے معنی کوڑے یا درہ یا لکڑی سے مارنا)-

غَفْقَةٌ - ایک مار (ایک روایت میں غَفْقَةٌ کی بجائے عَفْقَةٌ ہے عین مہملہ سے یعنی بہت مار)-

غَفْلَةٌ - یا غُفُولٌ، چھوڑ دینا، بھول جانا-

تَغْفِيْلٌ - چھپا لینا، غافل بنانا-

اِغْفَالٌ - غافل ہونا، کسی چیز کو بے اعتنائی سے چھوڑ دینا نہ کہ بھول کر، جانور پر داغ نہ لگانا-

تَغَفُّلٌ - کسی کی غفلت تاکتے رہنا-

تَغَافُلٌ - عمداً غفلت کرنا-

اِنِّیْ رَجُلٌ مُّغْفِلٌ فَاَيْنَ اَسِمُ - (نقادہ اسلمیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ) میں بے نشان اونٹوں والا ہوں (یعنی میں نے اپنے اونٹوں کو داغا نہیں ہے) تو میں کہاں نشان لگاؤں؟

وَكَانَ اَوْسُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مُغْفِلًا - اوس بن عبداللہ کے اونٹ بے نشان تھے (ان پر کوئی علامت نہ تھی)-

وَلَنَا نَعَمٌ هَمَلٌ اَغْفَالٌ - ہمارے پاس چند جانور ہیں جو چھٹے پھرتے ہیں (ان کا کوئی چرواہا اور نگہبان نہیں ہے) نہ ان پر کوئی نشان ہے یا وہ دودھ نہیں دیتے یا کسی کام کے نہیں- (یہ غفل سے نکلا ہے- یعنی وہ شخص جس سے نہ بھلائی کی امید ہو نہ برائی کا ڈر ہو)-

اِنَّ لَنَا الضَّاحِيَةَ وَكَذَا وَكَذَا وَالْمَعَامِيَ وَاَغْفَالَ الْاَرْضِ - (آنحضرتؐ نے اکیدر والئی دومۃ الجندل کو لکھا) جنگل کی زمین اور یہ اور یہ اور وہ زمین جس کا مالک نہ معلوم ہو اور افتادہ وغیر آباد زمین ہماری ہے-

مَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفِلَ - جو شخص شکار کے پیچھے لگا (اس کو شکار کا شوق ہو گیا) وہ غافل ہو جائے گا (اس کو نماز کا خیال رہے گا نہ دنیا کے دوسرے کاموں کا)-

لَعَلَّنَا اَغْفَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ - (ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے جو قسم کھائی تھی (کہ ہم تم کو سواری کے لئے اونٹ نہیں دیں گے) وہ ہم نے آپ کو یاد نہیں دلائی (آپ کو بھلائے رکھا اگر آپ کو وہ قسم یاد دلاتے تو آپ ہم کو اونٹ نہ دیتے مطلب یہ ہے کہ آپ کو دوسرے کاموں میں مشغول رہنے کی وجہ سے اپنی قسم کا خیال نہیں رہا اور ہم نے بھی اس موقع کو غنیمت سمجھ کر آپ سے اونٹ لے لئے) (عرب لوگ کہتے ہیں: اَغْفَلْتُهٗ اور اِسْتَغْفَلْتُهٗ میں نے اس کی غفلت کا وقت ڈھونڈا)-

رَاٰى رَجُلًا يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالْمَغْفَلَةِ وَالْمَنْشَلَةِ - ابو بکر صدیقؓ نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا تو کہا اپنی عنفقہ (وہ مقام جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے درمیان) کا اور انگوٹھے کے مقام کا خیال رکھ (ایسا نہ ہو وہ سوکھے رہ جائیں)-

وَتُصْبِحُ غَرْثٰی عَنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ - اور بھولی بھالی غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی رہتی ہیں (یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں (یہ حسانؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا)-

فَاِنَّهُمَا سَاعَتَا غَفْلَةٍ - یہ دونوں غفلت کے وقت ہیں (یعنی جب غروب شروع ہوتا ہے رات کے اندھیرے ہوئے تک اور جب صبح طلوع ہوتی ہے سورج نکلنے تک ان دونوں وقتوں میں شیطان اپنی فوج پھیلاتا ہے تو ان میں اللہ کی یاد بہت کرو اور شیطان اور اس کی فوج سے پناہ مانگو اور اپنے چھوٹے بچوں کو حفاظت میں رکھو)-

مُغَفَّلٌ - بیوقوف غافل جو کسی کام کا خیال نہ رکھے-

لَيْسَ مَا فِيْهِ اِعْلَامٌ كَالْاِغْفَالِ - جس میں آگاہی ہو وہ غفلت دلانے کی طرح نہیں ہے (یعنی ایک بات کو بتلا دینا اور آگاہ کر دینا' نہ بتلانے اور بے خبر رکھنے کی طرح نہیں ہے)-

غَفْوٌ اور غُفُوٌّ - سونا یا اونگھنا یا ہلکی نیند لینا' پانی اوپر تیرنا (اغفاء کے بھی یہی معنی ہیں)-

فَغَفَوْتُ غَفْوَةً - میں نے ایک ہلکی نیند لے لی-

اَغْفٰی اِغْفَاءً یا اِغْفَاءَةً - ایک ہلکی نیند لے لی- (غفا اس معنی میں کم مستعمل ہے ازہری نے کہا فصیح لغت اَغْفٰی ہے اور اَغْفَيْتُ)-

اِغْفَا - بعض اہل علم نے اس کے معنی اونگھنا کیے ہیں- جیسے نزول وحی کے وقت آنحضرتؐ کی حالت ہوتی اور شاید اونگھنے سے یہ مراد ہو کر دنیاوی دھندوں سے غفلت اور توجہ الی اللہ)-

باب الغین مع القاف

غِقْ غِقْ - ابلنے کی آواز یعنی جوش مارنے کی-

اِنَّ الشَّمْسَ لَتَقْرُبُ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰی اَنَّ بُطُوْنَهُمْ تَقُوْلُ غِقْ غِقْ - قیامت کے دن سورج لوگوں سے اتنا قریب ہو جائے گا (کہ اس کی گرمی سے لوگوں کے پیٹ ابلنے لگیں گے) یہاں تک کہ ان کے پیٹوں میں سے غق غق کی آواز نکلنے لگے گی (ایک روایت میں تغق ہے' یعنی ان کے پیٹ ابلنے لگیں گے)-

غَقٌّ اور غَقِيْقٌ - جوش مارنا' ابلنا' اس میں سے آواز نکلنا اور کوے کی آواز کو بھی کہتے ہیں (جیسے غاق غاق کوے کی آواز)-

غَقَّاقَةٌ - وہ عورت جس کی فرج سے جماع کے وقت آواز نکلے-

غَقِيْقُ الْمَاءِ - پانی کی آواز جب کشادہ جگہ سے تنگ جگہ میں جائے یا تنگ جگہ سے کشادہ مقام میں آئے- (غَقِيْقَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں)-

غَقْغَقَةٌ - آواز کرنا-

غَقْغَقَ الْغُرَابُ - کوے نے آواز نکالی-

باب الغین مع اللام

غَلْبٌ یا غَلَبٌ یا غَلَبَةٌ یا مَغْلَبَةٌ مَغْلَبٌ یا غُلُبّٰی یا غِلِبّٰی یا غُلُبَّةٌ یا غَلُبَّةٌ یا غَلَابِيَةٌ - زور کرنا' دبانا' غالب ہونا' روکنا' باز رہنا-

غُلِبَ فُلَانٌ - وہ مغلوب ہو گیا زور سے' اس سے لے لیا گیا-

غَلَبٌ - گردن موٹی ہونا-

تَغْلِيْبٌ - غالب کرنا-

مُغَالَبَةٌ اور غِلَابٌ - قہر کرنا' زور کرنا' زور سے قابض ہو جانا-

اِغْلِيْلَابٌ - خوب گھنی ہونا-

اَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمُغَلَّبُوْنَ - اہل بہشت وہ لوگ ہیں جو ناتوان کمزور مغلوب ہیں (ان پر دوسرے لوگ جبر اور ظلم کرتے ہیں- وہ بدلہ نہیں لے سکتے کیونکہ ضعیف اور کم قوت ہیں)-

مُغَلَّبٌ - اس کو بھی کہتے ہیں جو غالب کیا جائے-

مَا اجْتَمَعَ حَلَالٌ وَّحَرَامٌ اِلَّا غَلَبَ الْحَرَامُ الْحَلَالَ - جب حلال چیز اور حرام چیز مل جائے (اس طرح کہ تمیز دشوار ہو (مثلاً پانی اور شراب یا پانی اور پیشاب یا گائے کی چربی اور سور کی چربی) تو حرام حلال پر غالب ہوگی (یعنی وہ حرام سمجھی جائے گی)-

اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ - میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوتی ہے (یعنی رحمت کا دائرہ بہ نسبت غضب کے دائرہ کے وسیع ہے)-

غَلَبَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ - میرا رحم میرے غضب پر غالب ہے (کیونکہ اس کا رحم مومن اور کافر دونوں پر ہے دنیا میں دونوں آرام سے بسر کر رہے ہیں اور غضب صرف آخرت میں اور وہ بھی کافروں پر ہوگا)-

بِیْضٌ مَّرَازِبَةٌ غُلْبٌ جَحَاجِحَةٌ - سفید رنگ' بہادر موٹی گردن والے سردار کریم النفس (ایک روایت میں بیض مغالبة ہے- اس کا بیان اوپر گذر چکا عرب اپنے سرداروں کو موٹی گردن والا کہتے ہیں- یہ اغلب کی جمع ہے مؤنث غلباء ہے)-

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْكُوْمٌ مُذَكَّرَةٌ - موٹی گردن والی بڑے بڑے رخسار والی اونٹنی سخت قوی نر اونٹ کی طرح-

لَوْ لَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰی اَضَعَ الْحَبْلَ - آنحضرتؐ جب زمزم کے کنویں کے پاس آئے تو اپنے اونٹ پر سوار رہے (یعنی حج وداع میں) اور فرمایا اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ تم مغلوب کئے جاؤ گے (لوگ تم پر غلبہ اور زور کر کے ڈول رسی تم سے چھین لیں گے اور خود پانی پلانے لگیں گے یا تم یوں سمجھنے لگو گے کہ زمزم سے پانی کھینچنا اور پلانا یہ بھی حج کا ایک رکن ہے یا ایسا نہ ہو کہ آئندہ زمانہ میں جو حاکم ہوں وہ تم سے یہ خدمت بہ جبر چھین لیں- یعنی زمزم کا پانی پلانے کی خدمت) تو میں اونٹ سے اتر کر رسی اپنے کاندھے پر رکھتا (زمزم سے پانی کھینچتا اور لوگوں کو پلاتا) ایک روایت میں لنزعت ہے یعنی میں خود پانی نکالتا)-

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَنْ صَلٰوةٍ كَذَا فَافْعَلُوْا - اگر تم سے ہو سکے کہ تم اس نماز کو نہ چھوڑو (یعنی فجر اور عصر کی نماز کو) تو کرو (مطلب یہ ہے کہ فجر اور عصر کے وقت بہت برکت کے ہیں' ان میں رات اور دن کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے اور صبح کے وقت رزق تقسیم ہوتا ہے تو ان نمازوں کا خیال رکھو اور مقدور بھر کوشش کرو کہ ان باتوں میں نہ پھنس جاؤ جن سے یہ نمازیں فوت ہو جائیں مثلاً سونا اور دنیا کے مشاغل وغیرہ میں)- طیبی نے کہا کہ فجر اور عصر کو اس لئے خاص کیا کہ ان دونوں اوقات میں لوگ سوتے رہتے ہیں یا دنیا کے دھندوں میں مصروف رہتے ہیں- حالانکہ پانچوں نمازیں اپنی فرضیت اور اہتمام میں برابر ہیں- تو جو شخص ان دو نمازوں کا خیال رکھے گا وہ لامحالہ دوسری نمازوں کو بھی وقت پر ادا کرے گا جو نسبتاً آسان اور سہل ہیں)-

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ - جس شخص پر نیند کا غلبہ ہو اس کا عشاء کی نماز سے پہلے سو رہنا کیسا ہے؟

مَنَعَهَا عَلِیٌّ عَبَّاسًا فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا - حضرت علیؓ نے وہ جائداد (جو حضرت عمرؓ نے ان کو تفویض کر دی تھی) روکی اور حضرت عباسؓ کو نہ دی ان پر غالب آئے-

وَهِیَ مَغْلُوْبَةٌ - وہ بیمار تھیں-

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ - میں مردوں کے غلبے (ان کے زور قہر ظلم) سے تیری پناہ میں آتا ہوں-

لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اسْمِ صَلٰوتِكُمْ - کہیں گنوار لوگ تمہارے اس نماز کے نام پر غالب نہ ہو جائیں (اس نماز کا نام عشاء ہے لیکن گنوار لوگ اس کو عتمہ کہتے ہیں (اس کی وجہ تسمیہ کتاب العین المہملہ میں گذر چکی ہے) ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کو عتمہ کہنے لگو-

مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ حَتّٰی يَنَالَهٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلَهٗ جَوْرُهٗ - جو شخص قاضی کا عہدہ طلب کرے پھر اس کا ظلم اس کے عدل و انصاف پر غالب آئے-

فَتَغْلِبُوْنِیْ فَتَقْحَمُوْنَ فِيْهَا - تم مجھ پر غالب آ کر اس میں گھسے جاتے ہو (یعنی دوزخ میں' میں تمہارے پیچھے سے کمریں پکڑ کر روک رہا ہوں اور تم نہیں مانتے اس میں گرے جاتے ہو)-

اِنَّهُنَّ غَلَبْنَ - جعفر کی عورتیں غالب آئیں (وہ کسی طرح رونا پیٹنا نہیں چھوڑتیں اور میرے منع کرنے سے باز نہیں آتیں)-

غَلَّابٌ اور غَالِبٌ - اللہ تعالیٰ کے نام ہیں-

كُلُّ مَا غَلَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اَوْلٰی بِالْعُذْرِ - جس پر اللہ تعالیٰ غالب ہو وہ معذور ہے-

تَغْلِبُ - ایک قبیلہ ہے حضرت عمرؓ نے ان سے جزیہ طلب کیا (چونکہ وہ نصرانی ہے) تو انہوں نے انکار کیا پھر دو چند زکوٰۃ پر ان سے صلح ہو گئی۔

غَلْتٌ - بیع فسخ کرنا۔

غَلَتٌ - بہ معنی غلط حساب میں ہو یا کلام میں۔

تَغَلُّتٌ اور اِغْتِلاَتٌ - دھوکہ سے غفلت میں لے لینا۔

غَلْتَةٌ - شروع رات۔

لاَغَلَتَ فِي الْاِسْلاَمِ - اسلام میں غلطی کا اعتبار نہیں (بعض نے کہا:

غَلَتٌ - حساب کی غلطی اور غلط کلام کی غلطی)

كَانَ لاَ يُجِيزُ الْغَلَتَ - قاضی شریح غلطی کو جائز نہیں رکھتے تھے (مثلاً کوئی غلطی سے یہ کہہ دے کہ میں نے یہ کپڑا سو روپیہ کو خریدا پھر تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ سو سے کم کو خریدا تھا تو جو سچ بات ہے اس کو اختیار کرے اور غلطی کو چھوڑ دے)۔

لاَ يَجُوْزُ التَّغَلُّتُ - غلطی سے کوئی چیز لے لینا درست نہیں (مثلاً سولہ گنڈے کے بدلے صراف نے غلطی سے سترہ گنڈے دے دیئے تو ایک گنڈہ جو غلطی سے اس نے زیادہ دے دیا اس کا لے لینا درست نہیں واپس کر دینا چاہئے)۔

غَلَسٌ - اخیر رات کی تاریکی۔

تَغْلِيسٌ - اس تاریکی میں چلنا' پانی پر آنا یا نماز ادا کرنا (یعنی فجر کی نماز)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ - آنحضرتؐ صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھا کرتے تھے۔

كُنَّا نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى - ہم مزدلفہ سے منیٰ کو رات کی تاریکی میں روانہ ہو جاتے - (یعنی دسویں ذی الحجہ کو)۔

وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ - آنحضرت ﷺ یا صحابہؓ صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھتے (خود حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ صبح کی نماز اس وقت پڑھو جب تارے نمایاں اور گھنے ہو رہے ہوں)۔

ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صبح کی نماز روشنی میں پڑھنا افضل ہے' صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر یہ امر افضل ہوتا تو آنحضرتؐ ضرور اس کو اختیار فرماتے - اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر یا نور وابا لفجر تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت طویل کرو یہاں تک کہ روشنی ہو جائے نہ یہ کہ نماز روشنی میں شروع کرو)۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُغَلِّسُ بِالْفَجْرِ - آنحضرتؐ فجر کی نماز تاریکی میں ادا کرتے۔

غَلْصَمَةٌ - سر اور گردن کے بیچ کا گوشت کاٹنا' سردار' جماعت' شرافت اور شمار۔

مُغَلْصَمَةٌ - گردن بندھی ہوئی۔

مَذْحَجٌ هَامَتُهَا وَغَلْصَمَتُهَا - مذحج اس کا کاسہ سر (کھوپڑی) اور حلق کا سرا ہے جو اٹھا ہوا ہوتا ہے۔

غَلَطٌ - غلطی کرنا' چوک جانا۔

تَغْلِيطٌ - غلطی میں ڈالنا' غلط بتانا۔

مُغَالَطَةٌ - غلطی میں ڈالنا (جیسے غلاط اور اغلاط ہے)۔

تَغَالَطٌ - ایک دوسرے کو غلطی میں ڈالنا۔

مِغْلاَطٌ - بہت غلطی کرنے والا۔

نَهٰى عَنِ الْغَلُوْطَاتِ یا عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ - آنحضرتؐ نے غلطی میں ڈالنے والے سوالوں سے منع فرمایا (غَلُوْطَاتٌ جمع ہے غَلُوْطَةٌ کی اور اُغْلُوْطَاتٌ جمع ہے اُغْلُوْطَةٌ یعنی مشکل سوال جس میں آدمی غلطی میں پڑ جائے' بعض نے کہا غَلُوْطَات میں ہمزہ ترک کر دیا گیا جیسے جَاءَ الْاَحْمَرُ میں جَاءَ الْحُمَرُ۔

اَنْذَرْتُكُمْ صِعَابَ الْمَنْطِقِ - (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں) میں تم کو سخت اور مشکل کلام سے ڈراتا ہوں (یعنی دقیق مسائل بلا ضرورت پیش کرنے سے)۔

غَلَظٌ یا غِلْظَةٌ یا غِلاَظَةٌ' موٹا ہونا' بھدا ہونا' گاڑھا ہونا (یہ ضد ہے لطافت اور رقت کی) سخت ہونا' قوی ہونا' مضبوط ہونا۔

تَغْلِيظٌ - غلیظ کرنا' سختی کرنا' تاکید کرنا' قوت دار کرنا۔

اِغْلاَظٌ - سختی کرنا' سخت زمین میں اترنا' سخت کلامی کرنا۔

تَغَلُّظٌ - سخت ہونا' بڑا ہونا۔

اِسْتِغْلاَظٌ - (اناج کی) بالی کا سخت اور مضبوط ہو جانا اس میں دانے نکل آنا' غلیظ ہو جانا یا غلیظ سمجھنا۔

فَفِيهَا الدِّيَةُ مُغَلَّظَةً- قتل خطا (شبہ عمد) میں سخت دیت ہے (سخت دیت یہ ہے کہ سو اونٹنیوں میں سے تیس حصہ ہوں (جو تین برس کے ہو کر چوتھے میں لگے ہوں) اور تیس جذعہ ہوں (جو چار برس کے ہو کر پانچویں میں لگے ہوں) اور چالیس ثنیے (جو پانچ سال کے ہو کر چھٹے میں لگے ہوں) نو (۹) سال کی عمر تک اور سب حاملہ ہوں-

فَاَغْلَظَ- اس نے آنحضرتؐ سے اپنا قرضہ طلب کرنے میں سختی کی (یعنی سخت تقاضا کیا)-

اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ- کیا تم حاملہ عورت پر سختی کرتے ہو (کہ چار مہینے دس دن سے بھی زیادہ اس کی عدت قرار دیتے ہو- اگر وضع حمل میں اس سے زیادہ دن باقی ہوں- ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ حاملہ عورت کی عدت وفات ابعد الاجلین ہے اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے- گو اس کے شوہر کا جنازہ ابھی رکھا ہی ہوا ہو دفن بھی نہ ہوا ہو)-

اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ- تم تو سخت اور اکھل کھرے ہو (آنحضرت ﷺ خلیق اور ملنسار تھے- تو اغلظ بہ معنی غلیظ کے ہے اگر تفصیل مراد ہو تو یہ مطلب ہو گا کہ آنحضرتؐ سے زیادہ تم میں سختی ہے' آپ صرف کافروں اور منافقوں پر اور حرام کاروں پر سخت تھے اور پرہیزگاروں اور مومنوں پر بہت مہربان تھے)-

مَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَّا اَغْلَظَ فِيْهِ- کسی بات میں انھوں نے مجھ پر اتنی سختی نہیں کی جتنی اس میں کی (سختی کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ہر بات میں صاف وصریح حکم پر مدار رکھا اور قیاس واستنباط کو ترک کیا حالانکہ صاف وصریح احکام تھوڑے ہیں اور بہت سے مسائل ان پر قیاس کرنے سے حل ہوتے ہیں)-

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَيُغَلِّظُ- جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو (لیکن وہ شرارت اور ستانے کی نیت سے خواہ اس کو سخت سست کہہ کر اس کی عزت لے سکتا ہے اور حاکم اس کو قید بھی کر سکتا ہے)-

ذَكَرْتُ مَا يُغَلِّظُ عَلَيْهِ- کافر پر عذاب کی جو سختی ہو گی' اس کا بیان کیا-

كُنْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ غِلْظَةً وَّ غَيْظًا- تم تو کافروں پر سخت اور غضب تھے (یہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی مرتضی کی توصیف میں فرمایا)-

غَلْغَلَةٌ- جلد چلنا' سختی اور مشقت سے داخل ہونا-

تَغَلْغُلٌ- جلدی چلنا' استعمال کرنا-

مُغَلْغَلَةٌ- ایک شہر سے دوسرے شہر کو لائی گئی-

قَالَ اِذَا قَامَتْ تَثَنَّتْ وَ اِذَا تَكَلَّمَتْ تَغَنَّتْ فَقَالَ لَهٗ قَدْ تَغَلْغَلْتَ يا عَدُوَّ اللّٰهِ- مخنث نے ایک عورت کی تعریف میں کہا جب وہ کھڑی ہوتی ہے تو دہری ہو جاتی ہے (مٹک مٹک کر چلتی ہے) اور جب بات کرتی ہے تو ناک سے بات نکالتی ہے (گاتی ہے) آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا ارے خدا کے دشمن تو نے مبالغہ کی حد کر دی (ایسی تعریف کی کہ اس سے زیادہ کوئی نہیں کر سکتا)-

غَلْغَلَةٌ- ایک چیز کو دوسری چیز میں اس طرح گھسیڑنا کہ ویسی ہی ہو کر رہ جائے اسی کا ایک جزو بن جائے-

مُغَلْغَلَةٌ مَغَالِقُهَا تَغَالٰى اِلٰى صَنْعَاءَ مِنْ فَجٍّ عَمِيْقٍ- یہ شعر ابن ذی یزن کے قصہ میں آیا ہے- اس میں مُغَلْغَلَة (بہ فتح ہر دو غین) جو رسالت (سفارت) ایک شہر سے دوسرے شہر کو لے جائیں اور بہ کسرۂ غین ثانی- جلد چلنے والی-

غَلْفٌ- ڈھانپ دینا' غلاف میں رکھنا' ضماد لگانا-

غَلَفٌ بے ختنہ ہونا (قُلْفَةٌ اور غُرْلَةٌ ہے)-

اَغْلَفُ اور اَقْلَفُ اور اَغْرَلُ- جس کا ختنہ نہ ہوا ہو مونث غَلْفَاءُ اور جمع غُلْفٌ ہے-

غُلْفَة- وہ کھال جو ختنہ میں کاٹی جاتی ہے-

يَفْتَحُ قُلُوْبًا غُلْفًا- غلاف چڑھے ہوئے دلوں کو کھول دیں گے (یہ آنحضرتؐ کی صفت میں ہے) (یعنی گمراہوں کو راہ بتلائیں گے اور جن دلوں پر کفر اور ضلالت کا غلاف چڑھا ہوا ہے ان کا غلاف اتار ڈالیں گے)-

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ فَقَلْبٌ اَغْلَفُ- دل چار طرح کے ہیں ایک وہ دل جس پر غلاف چڑھا ہوا ہے (حق بات اس میں جا ہی نہیں سکتی)-

كُنْتُ اُغَلِّفُ لِحْيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْغَالِيَةِ- میں آنحضرتؐ کی ریش مبارک پر غالیہ تھوپتی (جو ایک مرکب خوشبو ہے)-

وَغَلَّفَهَا بِالْحِنَاءِ- اس پر مہندی کا لیپ کیا-

تَغْلِفِيْنَ بِالسِّدْرِ یا تُغَلِّفِيْنَ بِالسِّدْرِ- (دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی) بیری کا لیپ کر کے (یعنی بیری بالوں پر اتنی مت لگاؤ کہ غلاف کی طرح ہو جائے)-

تَغَلَّفَ بِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ- اپنی ڈاڑھی پر اس کو لتھیڑا میں دیکھ رہا تھا-

اَلْاَغْلَفُ لَا يَؤُمُّ الْقَوْمَ- جو شخص بے ختنہ ہو وہ لوگوں کی نماز میں امامت نہ کرے (حنفیہ نے اس کی امامت کو مکروہ رکھا ہے)-

غَلْقٌ- بند کرنا' دور جانا-

غَلَقٌ- گروی چیز کا رکنا' راہن کو نہ دینا' غصہ ہونا' تنگ دل ہونا-

تَغْلِيْقٌ اور اِغْلَاقٌ- بند کرنا-

مُغَالَقَةٌ- شرط لگانا-

تَغَالُقٌ- باہم شرط لگانا-

اِنْغِلَاقٌ- بند ہو جانا-

اِسْتِغْلَاقٌ- زبان بند ہو جانا' بیع میں واپسی کا اختیار نہ رکھنا-

غِلَاقَةٌ- کسی چیز کا بقیہ جس سے وہ پوری ہو جائے-

غَلِقٌ- مشکل-

غُلُقٌ- بند-

مُغْلَقٌ- مشکل-

لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ بِمَافِيْهِ- گروی چیز نہیں رکے گی- (عرب لوگ کہتے ہیں:

غَلَقَ الرَّهْنُ يَغْلَقُ غُلُوْقًا- جب گروی مرتہن کے پاس رہ جائے اور راہن اس کو چھڑا نہ سکے (مطلب یہ ہے کہ اگر گروی کا مالک یعنی راہن اپنی چیز نہ چھڑائے تو مرتہن اس کا مالک نہ ہو جائے گا- (یہ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ جب راہن معین وقت تک زر رہن ادا نہ کرتا تو شے مرہون مرتہن کی ملک ہو جاتی- اسلام نے یہ قاعدہ باطل کر دیا)- ازہری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں:

غَلِقَ الْبَابُ اور اِنْغَلَقَ اور اِسْتَغْلَقَ- جب دروازہ کا کھلنا مشکل ہو) اور غَلْقٌ رہن میں فک کی ضد ہے یعنی چھڑانا کیونکہ جب راہن نے رہن کو فک کرایا تو گویا اس کو مرتہن کی قید سے چھڑا دیا- (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَدْ اَغْلَقْتُ الرَّهْنَ فَغَلَقَ- یعنی میں نے شے مرہون کو روک رکھا تو وہ رک گئی (یعنی مرتہن کی ملک ہو گئی) (طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ شے مرہون مرتہن کے پاس امانت ہے تو مالک اس میں تصرف کرنے سے روکا نہ جائے گا- اگر شے مرہون تلف ہو جائے تو مرتہن کا دین ساقط نہ ہو گا وہ راہن سے اپنا قرضہ بھر لے گا)-

جِئْتُ لِاُوَاضِعَكَ الرِّهَانَ قَالَ بَلْ غَدَوْتَ لِتُغْلِقَهٗ- (حذیفہ بدر نے قیس بن زہیر سے کہا تم صبح صبح کیوں آئے؟ انھوں نے کہا اس لئے کہ میں رہن کو باطل کروں حذیفہ نے کہا تم اس لئے آئے کہ رہن کو صحیح اور لازم کرو-

رَجُلٌ اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِيُغَالِقَ عَلَيْهَا- ایک شخص نے گھوڑا اس لئے باندھا کہ اس پر شرط لگائے (ہار جیت کی جیسے جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے)-

مَغَالِقُ جمع ہے مِغْلَقٌ کی- جوا کھیلنے کا تیر-

مُغَلْغَلَةٌ مَغَالِقُهَا- اس کے پانسے ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہیں-

لَا طَلَاقَ وَلَاعِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ- زبردستی سے نہ طلاق پڑتی ہے نہ بردہ آزاد ہوتا ہے- (یعنی اگر کسی نے جبر کر کے خاوند کو ڈرا کر اس سے زبردستی طلاق دلوائی تو ایسی طلاق باطل ہے- اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

بَابُ الطَّلَاقِ فِي الْاَغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانِ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ زبردستی اور جبر نشہ کی حالت سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں اس کا بیان ہے-

ثُمَّ غَلَّقَ الْاَغَالِيْقَ عَلٰى وَدٍّ- پھر کنجیاں ایک کھونٹی پر لٹکا دیں (یہ ابو رافع یہودی کے قتل کے قصہ میں ہے)-

شَفَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ اَوْثَقَ نَفْسَهٗ وَاَغْلَقَ ظَهْرَهٗ- آنحضرتؐ کی سفارش اس شخص (گنہگار) کے لیے ہوگی- جس نے اپنے تئیں گناہوں کے پھندے میں پھانس دیا اور اپنی پیٹھ لگا دی (زخمی کر دی)- یہ غَلِقَ ظَهْرُ الْبَعِيْرِ سے ماخوذ ہے- یعنی اونٹ کی پیٹھ پر اس قدر لادا کہ پیٹھ لگ گئی- مجمع البحار میں ہے اوبق نفسه یعنی اپنے آپ کو ہلاک کر دیا-

اِيَّاكَ وَالْغَلَقَ وَالضَّجَرَ- تو بے صبری اور تنگ دلی سے بچا رہ-

غَلَقٌ- سینہ کی تنگی اور قلت، صبر (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ غَلِقٌ- بدخلق، اکھل کھرا شخص-

ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَ الْكَعْبَةِ- پھر کعبہ کا دروازہ بند کر لیا- (میں نے پوچھا کس طرف نماز پڑھی لیکن یہ پوچھنے کا خیال نہ رہا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں)-

فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ- کعبہ کے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا تا کہ دوسرے لوگ نہ جا سکیں اور ہجوم نہ ہو جائے-

فَغَلَّقْتُهَا عَلَيْهِمْ- میں نے اس کو بند کر دیا-

لَا يَفْتَحُ غَلَقًا- شیطان بند چیز کو نہیں کھولتا (مثلاً دروازہ بند ہو یا برتن ڈھکا ہوا ہو تو شیطان اس کو نہیں کھول سکتا- اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ قوت نہیں دی گو اور طرح سے اس کو ایسی قوت ہے کہ آدمی کے جسم میں سما جاتا ہے خون کی طرح اس کو رگوں میں گھومتا ہے)-

غَلِّقُوا الْاَبْوَابَ- دروازے بند کر دیا کرو-

اِذًا لَّا يُغْلَقَ- جب یہ دروازہ جو فتنوں کی آڑ ہے ٹوٹ جائے گا تو پھر تو کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ ٹوٹا دروازہ کہاں بند ہو سکتا ہے- اس دروازے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات با برکات تھی جب سے آپ دنیا سے اٹھ گئے تو چند روز تک حضرت عثمانؓ کی خلافت میں امن رہا، پھر جو فتنوں کا دروازہ کھلا تو آج تک بند نہیں ہوا نہ قیامت تک بند ہونے کی امید ہے- اور دروازے کے ٹوٹنے سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہے)-

اَغْلَقَ الْاَمْرُ- اب کام مضبوط ہو گیا- فسخ نہیں ہو سکتا-

لَا تَكُنْ ضَجِرًا وَّلَا غَلِقًا- تنگ دل اور بدخلق مت ہو (بلکہ ہنس مکھ اور ملنسار رہ)-

اَللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْلِقَ عَبْدَهٗ- اللہ کی مہربانی اس سے بڑھ کر ہے کہ اپنے بندے کو تنگ دل کرے یا مضطرب اور پریشان (ایک روایت میں عین مہملہ سے يستعلق ہے- یعنی جھگڑے اور خصومت میں ڈالے)-

مُغْلُوْقٌ- جس سے دروازہ بند کریں (زنجیر، کھٹکا وغیرہ اس کی جمع مغاليق ہے)-

غَلٌّ- داخل کرنا، داخل ہونا، بیچ میں آ جانا، پوشیدہ لے کر اپنے اسباب میں ملا لینا، ٹھیک راستہ سے الگ ہو جانا، جاری ہونا، ہاتھ یا گردن میں طوق ڈالنا-

غُلُوْلٌ- خیانت کرنا خاص لوٹ کے مال میں یا ہر قسم کے مال میں-

غِلٌّ اور غَلِيْلٌ- کینہ رکھنا-

غَلَّةٌ- سیراب نہ کرنا-

غُلٌّ اور غُلَّةٌ- پیاسا ہونا-

غَلَّةٌ- آمدنی کرایہ کی ہو یا اناج کی یا مزدوری کی-

غَلَلٌ- پیاس-

تَغَلُّلٌ- اور اِنْغِلَالٌ- داخل ہونا، لگانا-

(بعض نے غلول کو ہر قسم کی خیانت میں عام رکھا ہے، پیٹا)

اِغْتِلَالٌ- پیاس کی بیماری یا حرارت جگر ہونا-

غَلَلٌ- ہلکا پانی جو تھوڑا سا ظاہر ہو پھر چھپ جائے، بہے نہیں-

غَلُوْلٌ- وہ کھانا جو پیٹ میں جائے-

وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ- نہ وہ خیرات قبول ہوگی جو چوری (یا حرام) کے مال میں سے کی جائے (یہ لفظ متعدد احادیث میں وارد ہے- اصل میں غلول کہتے ہیں مال غنیمت میں خیانت کرنے کو، پھر ہر ایک خیانت کو جو پوشیدہ کی جائے کہنے لگے) عرب لوگ کہتے ہیں:

غَلَّ يَغُلُّ غُلُوْلًا فَهُوَ غَالٌّ- اور اس کا نام "غلول" اس وجہ سے ہوا کہ اس میں ہاتھ بندھ جاتے ہیں گویا ہاتھ میں غل یعنی لوہے کا طوق جو قیدیوں کو ان کی گردن اور ہاتھ اٹکا کر پہناتے

ہیں ڈال دیا جاتا ہے- اس طوق کو جامعہ بھی کہتے ہیں)-

لَا اِغْلَالَ وَلَا اِسْلَالَ - (صلح حدیبیہ میں جو معاہدہ ہوا اس میں یہ تھا) نہ خیانت اور چوری کی جائے گی اور نہ علانیہ شمشیر کشی ہوگی (مطلب یہ ہے کہ ظاہر اور پوشیدہ کسی طور سے بھی ایک فریق دوسرے کو نقصان نہ پہنچائے گا - بعض نے کہا اغلال زرہوں کا پہننا ہے اور اسلال علانیہ لوٹ مار)-

ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ - تین باتیں ہیں جن پر مومن کا دل خیانت نہیں کرنے کا (یعنی ان باتوں کو مومن ضرور اختیار کر کے اپنا قلب صاف اور پاک کرے گا - ایک روایت میں لا یغل ہے یعنی حسد اور بغض نہیں کرے گا - ایک روایت لایغل ہے وغول سے یعنی شر میں داخل ہونا - وہ باتیں یہ ہیں اخلاص اور حاکم وقت کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ رہنا)-

غَلَلْتُمْ وَاللّٰهِ - قسم خدا کی تم نے خیانت کی (قول وعمل میں سچائی کا خیال نہ رکھا)-

لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيْرِ غَيْرَ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ - جو شخص مانگے پر کوئی چیز لے اور اس میں خیانت نہ کرے پھر وہ چیز تلف ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں ہے - اسی طرح اگر اس کے پاس کوئی شے امانت رکھی جائے (مطلب یہ ہے کہ عاریتاً لینے والا اور امین اگر اس کی حفاظت اور نگرانی میں کوئی قصور نہ کرے تو اس کو تاوان دینا لازم نہ ہوگا)-

فَكَّهٗ عَدْلُهٗ اَوْغَلَّهٗ جَوْرُهٗ - اس کے عدل و انصاف نے اس کو چھڑا دیا یا اس کے جور وظلم نے اس کو پھانس دیا ہو (اس کے گلے میں طوق ڈال دیا ہو)-

مِنْهُنَّ غُلٌّ قَمِلٌ - بعض عورت چمڑے کے اس طوق کی طرح ہے جس میں جوئیں پڑ گئی ہوں (عرب لوگ قیدی کو چمڑے کے تسمے سے باندھتے اس پر بال لگے ہوتے' جب وہ سوکھ جاتا تو اس میں جوئیں پڑ جاتیں' قیدی کو دہری تکلیف ہوتی' ایک تو تسمہ سے بندھے کی دوسرے جوئیں کاٹتیں یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں کے بیان میں فرمایا - مراد وہ عورت ہے جو بدزبان اور بدخلق ہو اور اس کا مہر بہت گراں ہو تو خاوند کو اس سے دہری مصیبت ہوتی ہے' نہ تو اس کو چھوڑ سکتا ہے نہ رکھ سکتا ہے)-

اَلْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ - آمدنی اس کو ملے گی جو اس شے کا ذمہ دار ہو (حدیث وہی مطلب رکھتی ہے جو الخراج بالضمان کا ہے' اس کا ذکر اوپر گذر چکا - غلہ سے مراد ہر ایک آمدنی ہے' کھیت کی ہو یا میوے کی یا دودھ کی یا کرایہ کی یا بچوں کی)-

فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِهٖ - اس کی کمائی کو ہلکا کر دیا (یعنی اس سے جو پیشہ روزانہ لیتے تھے اس کو کم کر دیا)-

كُنْتُ اُغَلِّلُ لِحْيَةَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْغَالِيَةِ - میں آنحضرت کی ڈاڑھی کو غالیہ سے لتھیڑتی -

غَالِيَةِ - ایک مرکب خوشبو کا نام ہے -

تَغَلَّلْتُ یا تَغَلَّيْتُ - میں نے لتھیڑا -

وَلَا صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ وَّكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ - ابن عمرؓ نے فرمایا چوری کے مال میں سے خیرات قبول نہیں ہوتی اور تم تو بصرہ کے حاکم رہ چکے ہو (تو غلول سے کہاں بچے ہوں گے - یہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا' جب ابن عامر (کی بیماری میں) ان کی عیادت کو گئے اور ان سے دعا کے طالب ہوئے مطلب یہ ہے کہ تم حقوق الناس میں مبتلا ہو پہلے ان سے سبکدوشی حاصل کر لو تو تمھارے لئے دعا فائدہ دے گی - یہ فرما کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ان کو تنبیہ کرنا چاہی تا کہ وہ آئندہ اپنے برے اعمال سے تائب ہوں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فاسق اور فاجر لوگوں کے لئے دعا بے کار ہے کیونکہ آنحضرتؐ اور سلف وخلف سب کافروں اور فاسقوں کے لئے ہدایت و اصلاح اور توبہ کی دعائیں کرتے رہے)-

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ غُلُّوْا مَصَاحِفَكُمْ (جب حضرت عثمانؓ نے سات مصحف لکھوائے اور ان کو سات ولایتوں کو روانہ کیا تو دوسرے مصحف جو لوگوں کے پاس تھے آئندہ اختلاف نہ رہنے کی غرض سے ان کو جلوا دیا عبداللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں سے بھی ان کے مصحف طلب کئے لیکن عبداللہ نے اپنا مصحف نہ دیا اور یہ آیت پڑھی) - جو شخص کوئی چیز چھپا رکھے گا وہ قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا - اور اپنے شاگردوں سے

کہا- اپنے اپنے مصحف چھپا رکھو (تم کو یہ شرف حاصل ہوگا کہ قیامت کے دن ان کو لے کر آؤ گے عبداللہ نے یہ بھی کہا- تم مجھ سے کیا چاہتے ہو میں کس کی قرات اختیار کروں' کیا میں اس مصحف کو چھوڑ دوں جس کو میں نے خاص آنحضرتؐ سے سن کر جمع کیا ہے- غرض عبداللہ بن مسعود نے اپنا مصحف نہ دینا تھا نہ دیا- لیکن اس مصحف کا اب کہیں پتہ نہیں لگتا- البتہ ان کا اختلاف قرات روایات میں منقول ہے اسی طرح حضرت علیؓ کے مصحف کا بھی کہیں سراغ نہیں ملتا- اب ساری دنیا میں یہی ایک مصحف ہے جس کو حضرت عثمانؓ نے تمام ملکوں میں بھجوایا تھا اور اسی پر سب اہل اسلام کا اتفاق ہے- شیعہ ہوں یا سنی یا خارجی یا معتزلی)-

اَسْتَغِلُّ غُلَامِیْ- میں اپنے غلام کی کمائی لوں گا-

اِبْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهٗ ثُمَّ ظَهَرْتُ عَلٰی عَيْبٍ- میں نے ایک غلام خریدا پھر اس کی کمائی بھی لی اس کے بعد ایک عیب اس میں معلوم ہوا-

مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اُلْقِیَ فِیْهِمُ الرُّعْبُ- جن لوگوں میں لوٹ کے مال کی چوری پھیلی ان کے دلوں میں دشمن کا رعب ڈال دیا جائے گا (اور جن لوگوں میں زنا پھیلا ان میں موت نمودار ہوگی) (وبا اور طاعون کی یا زہریلے بخار کی بیماری آئے گی- ہزاروں' لاکھوں آدمی ہلاک ہوں گے)-

كُنْتُ الْغَلِيْلَا- میں سخت پیاسا تھا-

كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلٰثَةٌ وَكَانَ اثْنَانِ يَغِلَّانِ عَلَيْهِ- عبداللہ بن عباس کے تین غلام تھے ان میں سے دو ان کے لئے کمائی کرتے تھے-

دِرْعُ طَلْحَةَ اُخِذَتْ غُلُوْلًا- طلحہ کی زرہ چوری کے طور پر لی گئی- (یعنی تقسیم سے پہلے)-

فَبَعَثْنَا بِالْغِلَّةِ فَصَرَفُوْا اَلْفًا وَ خَمْسِيْنَ مِنْهَا بِاَلْفٍ- ہم نے کھوٹے روپے بھیجے تو لوگوں نے ان میں سے ایک ہزار پچاس دے کر ہزار کھرے لئے-

اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيُبَاشِرْ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ لَعَلَّ اللّٰهَ يَدْفَعُ عَنْهُ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر جما دے شاید اللہ تعالی قیامت کے دن اس کو طوق نہ پہنائے آزاد کردے (یہ طوق ہاتھ اور گردن کو باندھ دے گا)-

شَهْرُ رَمَضَانَ تُغَلُّ فِيْهِ الشَّيٰطِيْنُ- رمضان کے مہینے میں شیطانوں کو طوق پہنایا جاتا ہے (وہ قید کئے جاتے ہیں)-

غِلَالَةُ الْحَائِضِ- حائضہ عورت کا وہ کپڑا جو کپڑوں کے نیچے بدن سے لگا کر پہنتی ہے تاکہ دوسرے کپڑے خون آلودہ نہ ہوں-

غَلْمٌ یا غُلْمَةٌ- سخت شہوت-

اِغْلَامٌ- شہوت بھڑکانا (جیسے اغتلام بمعنی غلم ہے- بعض نے کہا اغتلام انسان کے سوا دوسرے جانوروں کے لئے کہا جاتا ہے)-

اِغْتِلَامٌ- خوب تیز ہونا-

غُلَامٌ- لڑکا جب تک جوان ہو (اس کی جمع غلمان اور اغلمة اور غلمة ہے)-

فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِيْنَ اغْتَلَمَ- ہم سمندر پر اس وقت پہنچے جب وہ جوش مار رہا تھا (خوب موجیں اٹھ رہی تھیں)-

اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَشْرِبَةُ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ- جب یہ شربت جوش مارنے لگیں (ان میں تیزی پیدا ہو جائے) تو ان کی تیزی پانی ملا کر توڑ ڈالو (جب پانی ملا لو گے تو ان میں نشہ نہ رہے گا معلوم ہوا کہ جو شربت تیز ہو جائے وہ نجس نہیں ہے بلکہ صرف اس کا پینا حرام ہے اگر اس کا نشہ جاتا رہے تو اس کو استعمال کر سکتے ہیں)-

اِذَا اغْتَلَمَتِ الْاَوْعِيَةُ- جب شربت کی مشکیں حرکت کرنے لگیں (ان کے شربت میں جوش اور تیزی پیدا ہو جائے)-

تَجَهَّزُوْا لِقِتَالِ الْمَارِقِيْنَ الْمُغْتَلِمِيْنَ- (حضرت علیؓ نے مسلمانوں سے فرمایا) باغیوں اور حد سے بڑھ جانے والوں سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ (یعنی معاویہ اور ان کے ساتھیوں سے جو امام برحق کی اطاعت سے نکل کر باغی اور سرکش ہو گئے)-

خَيْرُ النِّسَاءِ الْغَلِمَةُ عَلٰی زَوْجِهَا الْعَفِيْفَةُ بِفَرْجِهَا-

بہتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ پُرشہوت ہو (خاوند سے جماع کرانے کی اس کو خواہش ہو جب خاوند جماع کے لئے بلائے تو خوشی سے جماع کرائے) اور اپنی شرمگاہ کو حرامکاری سے پاک رکھتی ہو۔

بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔ آنحضرتؐ نے عبدالمطلب کی اولاد نابالغ بچوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو منی بھجوا دیا (کیونکہ صبح کو آدمیوں کا اور سواریوں کا بڑا ہجوم ہوتا ہے۔ بچوں اور عورتوں کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے)۔

لَا يَقُوْلُ عَبْدِيْ وَاَمَتِيْ وَيَقُوْلُ غُلَامِيْ وَ فَتَاتِيْ۔ کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد (یا میرا بندہ) اور لونڈی کو میری امتہ (باندی) اس لئے کہ عبد اور امتہ کے ایک معنی بندہ اور بندی کے بھی ہیں حالانکہ تمام آدمی اللہ کے بندے ہیں) بلکہ یوں کہے میرا غلام اور میری چھوکری۔

قَدِمْنَا اُغَيْلِمَةٌ۔ ہم بچے لوگ آئے۔

هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ اُغَيْلِمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ۔ (ابو ہریرہ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت کی تباہی قریش کے چند بچوں کے ہاتھوں ہوگی (ابو ہریرہ ان کے نام بھی جانتے تھے مگر فتنہ وفساد کے ڈر سے ان کے نام نہیں لئے)۔

هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ۔ میری امت کی تباہی چند چھوکروں کے ہاتھ سے ہوگی۔

اِنَّ غُلَامًا لِّاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامِ الْاَغْنِيَاءِ۔ فقیروں محتاجوں کے ایک غلام نے امیر مالداروں کے غلام کا کان کاٹ ڈالا (غلام سے یہاں آزاد لڑکا ہے اور جرم خطا کے طور پر سرزد ہوا تھا جس میں دیت واجب ہوتی ہے)۔

نَامَ الْغُلَيِّمُ۔ کیا بچہ سو گیا (تصغیر بہ طور شفقت کے ہے یہ آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عباس کو کہا)۔

رَبِّ هٰذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهٗ بَعْدِيْ۔ (حضرت موسیٰ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا) پروردگار! یہ تو ایک لڑکا ہے جس کو تو نے میرے بعد دنیا میں بھیجا۔ (حالانکہ آنحضرتؐ نے بوڑھے ہو کر انتقال فرمایا تھا مگر موسیٰ نے آپ کو لڑکا کہا۔ اس لحاظ سے کہ آپ ان کے بہت مدت بعد دنیا میں پیدا ہونے والے تھے)۔

سُئِلَ عَنْ بُخْتِيٍّ اِغْتَلَمَ فَخَرَجَ مِنَ الدَّانِ۔ ایک بختی اونٹ غلبہ شہوت میں گھر سے نکل بھاگا اور ایک شخص کو مار ڈالا یہ سوال کیا گیا۔

نَهٰى عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الْبَعِيْرِ وَقْتَ اِغْتِلَامِهٖ۔ اونٹ کا گوشت جب وہ شہوت سے مست ہو رہا ہو کھانے سے منع فرمایا (شاید اس کا کھانا مضر ہوگا)۔

غَلَاءٌ۔ چڑھ جانا' بڑھ جانا' گراں ہو جانا۔

غُلُوٌّ۔ زیادتی' بلندی' حد سے بڑھ جانا' بڑا ہونا۔

غَلْوٌ اور غُلُوٌّ۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر زور سے تیر چلانا۔

غُلُوٌّ فِي الدِّيْنِ۔ دین میں تعصب اور تشدد جو حد شرعی سے زائد ہو۔

مُغَالَاةٌ۔ مہنگا کرنا' مبالغہ کرنا۔

اِغْلَاءٌ۔ مہنگا کرنا' مہنگے داموں سے لینا۔

اِغْتِلَاءٌ۔ جلدی چلنا۔

غَالِيْ۔ سخت اور متعصب۔

اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ۔ دیکھو دین میں غلو کرنے سے بچے رہو (یعنی سختی اور مبالغہ کرنے سے وہ اس طرح کہ جائز چیز کو واجب یا حرام کر لے۔ یا ناجائز چیز کو جائز کر لے۔ سنت کو فرض کی طرح ضروری قرار دے۔ پاک کو نجس سمجھے' نجس کو پاک۔ وہم میں گرفتار ہو کر خواہ مخواہ طہارت اور وضو اور غسل میں حد شرعی سے بڑھ جائے)۔ (دوسری حدیث میں ہے:

اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ فَاَوْغِلْ فِيْهِ بِرِفْقٍ۔ یہ دین استوار اور محکم ہے' اس میں نرمی اور آسانی کے ساتھ داخل ہو (اور سختی اور تشدد سے بچا رہ ورنہ لوگ اس دین کو دشوار سمجھ کر اس کو قبول کرنے سے گھبرائیں گے)۔

وَحَامِلُ الْقُرْاٰنِ غَيْرُ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ۔ قرآن کو یاد کرنے والا بشرطیکہ حد سے نہ بڑھ گیا ہو اور نہ قصور کرنے والا ہو (قرآن میں غالی۔ یعنی حد سے بڑھنے والا وہ ہے جو صرف الفاظ کی تجویز اور حسن قرات میں مصروف رہے' معنی اور مطلب میں غور نہ کرے) (اور جافی یعنی قصور کرنے والا وہ

ہے جس نے قرآن کی تلاوت بالکل چھوڑ دی ہو- یا اس پر عمل کرنے کا خیال نہ رکھتا ہو' تفسیر اور تاویل ہی میں مصروف رہے- غرض یہ کہ توسط مومنین کا طریقہ ہے قرآن کی تلاوت حسن صوت اور سادی طرح سے بغیر تکلف کے اور بغیر منہ بگاڑنے کے معنی اور مطلب سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہنا- یہی عمدہ طریق ہے اور افراط اور تفریط دونوں منع ہیں- جیسے دوسری حدیث میں ہے تَعَاهَدُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ- یعنی قرآن کو پڑھتے رہو (ورنہ بھولنے لگو گے) اور اس کے پڑھنے میں قصور مت کرو (اس کی تلاوت کو چھوڑ نہ دو)-

لَا تُغَالُوْ اصُدُقَ النِّسَاءِ یا لَا تَغْلُوْا فِیْ صَدُقَاتِ النِّسَاءِ- عورتوں کے مہر میں مبالغہ مت کرو (حد سے اور مقدور سے زیادہ ان کو گراں نہ کرو)-

اِنَّهٗ اَهْدٰی لَهٗ یَکْسُوْمُ سِلَاحًا وَفِیْهِ سَهْمٌ فَسَمَّاهُ قِتْرَ الْغِلَاءِ- یکسوم نے آپ کو تحفہ کے طور پر ہتھیار بھیجے- اس میں ایک تیر بھی تھا- آپ نے اس کا نام "قتر الغلاء" رکھا- (یعنی تیر بازی کا وہ تیر جو نشانہ پر لگتا ہے- بعض نے کہا قتر گھوڑے کی دوڑ کی مسافت)-

بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّرِیْقِ غَلْوَةٌ- اس میں اور راستہ میں ایک تیر کا فاصلہ ہے (یعنی تیر جتنی دور تک جاتا ہے اتنا فاصلہ)-

غُلُوَّا لشَّابِ- شروع جوانی-

شُمُوْخ اَنْفِهٖ وَسُمُوُّ غُلَوَائِهٖ- اس کی ناک کی بلندی اور جوانی کی ابتدا اور بہار-

لَا تُغَالُوْا فِی الْکَفَنِ- کفن بہت گراں مت کرو (مثلاً شال دوشالے زردوزی وغیرہ کا' بلکہ سادہ سفید بہتر ہے)-

کُوْنُوا النُّمْرُقَةَ الْوُسْطٰی یَرْجِعُ اِلَیْکُمُ الْغَالِیْ وَیَلْحَقُ بِکُمُ التَّالِیْ- بیچ کا تکیہ رہو تا کہ حد سے بڑھ جانے والا تم تک لوٹ کر آ جائے اور پیچھے رہ جانے والا تم سے آ کر مل جائے (یعنی طریق توسط پر قائم رہو)-

اِنَّ فِیْنَا اَهْلِ الْبَیْتِ فِیْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلًا یَنْفُوْنَ عَنَّا تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ- ہم اہل بیت میں سے پچھلے لوگوں میں ہمیشہ کچھ ایسے عادل اور نیک رہیں گے جو حد سے بڑھ جانے والوں کی تحریف ہم پر سے دور کرتے رہیں گے-

یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ- حد سے بڑھ جانے والوں کا غلو اور جھوٹوں کی بندش اس سے دور کریں گے-

غَلْیٌ یا غَلَیَانٌ- جوش مارنا' ابلنا-

تَغْلِیَه- جوش دلانا' ابالنا-

تَغَلِّیْ- غالیہ (ایک مرکب خوشبو ہے) لگانا-

غَلْیُوْن- حقہ-

رَاْسُ الْغَلْیُوْن- چلم جس کو بوری بھی کہتے ہیں-

غَالِیَة- ایک مرکب خوشبو ہے جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں موجود تھی- اور جس نے یہ کہا کہ یہ نام سب سے پہلے سلیمان بن عبدالملک نے رکھا' اس نے غلطی کی کیونکہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے کُنْتُ اُغَلِّفُ لِحْیَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْغَالِیَةِ میں آنحضرت ﷺ کی ڈاڑھی پر غالیہ کا غلاف چڑھا دیتی (یعنی خوب لتھیڑ دیتی) (نہایہ میں ہے کہ غالیہ مشک اور عنبر اور عود اور تیل ملا کر تیار کرتے ہیں)-

یَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ- حضرت ابوطالب کو دو جوتیاں آگ کی پہنائی جائیں گی جس کی وجہ سے ان کا بھیجا پکتا رہے گا (ابلنے لگے گا)-

باب الغین مع المیم

غَمْتٌ- کھانے کا دل پر بھاری ہونا' ڈبونا' ڈھانپنا-

غَمِتَ- کھانے کے بوجھ سے بے ہوش ہو گیا-

غَمْجٌ- گھونٹ گھونٹ پینا (جیسے تغامج ہے)-

غِمْجٌ- اونٹ کا بچہ اور کھاری پانی-

غَمْدٌ- تلوار کو نیام میں کرنا' ڈھانپ لینا' چھپا لینا' اصلاح کرنا-

غُمُوْدٌ- اس قدر پتے نکلنا کہ کانٹے چھپ جائیں-

غَمَدٌ- بہت پانی ہونا یا کم ہونا' تاریک ہونا-

تَغْمِیْدٌ اور اِغْمَادٌ- چھپا لینا' تلوار کو نیام میں کر دینا' ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑنا-

تَغَمُّدٌ- بھر دینا- چھپا لینا' ڈبو دینا-

اِغْتِمَادٌ - داخل ہونا -

غَامِدَہ - ایک قبیلہ ہے جس کی وہ عورت تھی جس نے آنحضرتؐ کے سامنے زنا کا اقرار کیا تھا آخر سنگسار کی گئی -

غُمْدَان - ایک محل کا نام ہے یمن میں صنعاء کے اطراف میں کہتے ہیں حضرت سلیمانؑ نے اس کو بنایا تھا -

اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ - (کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا - بہشت میں نہیں جائے گا - صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ تو اعمال کی وجہ سے بہشت میں جائیں گے؟ فرمایا میں بھی نہیں) مگر یہ کہ اللہ تعالی اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے -

ثُمَّ جَاءَ تْهُ امْرَأَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ - پھر ازد قبیلہ کی ایک شاخ جو غامد ہے' اس کی ایک عورت آپ کے پاس آئی (غامد اس شاخ کے بڑے دادا کا لقب تھا اس کا نام عمرو بن عبد اللہ تھا اس کو غامد اس لئے کہنے لگے کہ اس نے اپنی قوم کے ایک کام کی اصلاح کی تھی) -

تَغَمَّدَهُ اللّٰهُ بِغُفْرَانِهٖ - اللہ اپنی مغفرت سے اس کے گناہ ڈھانپ لے یا اس کو ہر ایک مکروہ سے بچائے -

غِمْدٌ - تلوار کا نیام (اس کی جمع اغماد ہے) -

اَبُوْ غَامِدٍ - سفیان بن عوف کی کنیت ہے -

غَمْرٌ - اوپر آ جانا' ڈھانپ لینا' مبالغہ کرنا -

غَمَرٌ - گوشت کی چکنائی لگ جانا' کینہ -

غَمَارَةٌ اور غُمُوْرَةٌ - بہت ہونا -

تَغْمِیْرٌ - دھکیلنا' پھینک دینا -

غُمْرَةٌ - زعفران ملنا -

مُغَامَرَةٌ - بے جگری سے حملہ کرنا' موت کی پرواہ نہ کرنا -

اِغْمَارٌ - کسی کے سست ہو جانے کے بعد دلیر ہونا -

تَغَمُّرٌ - زعفران لگانا -

اِنْغِمَارٌ اور اِغْتِمَارٌ - پانی میں ڈوب جانا -

مَثَلُ الصَّلٰوٰتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ - پانچوں نمازوں کی مثال ایک نہر کی سی ہے جس میں ڈباؤ ہو (جو کوئی اس میں جائے تو پانی اس کو چھپا لے) -

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمْرِ - یا اللہ تیری پناہ ڈوب کر مرنے سے (دوسری روایت میں ہے جل کر مرنے سے - حالانکہ ان دونوں موتوں کو آپؐ نے شہادت فرمایا - مگر ان سے پناہ مانگی - کیونکہ ایسی موتوں میں آدمی کو وصیت اور توبہ اور استغفار کی مہلت نہیں ملتی) -

جَعَلَ عَلٰى كُلِّ جَرِيْبٍ عَامِرٍ اَوْ غَامِرٍ دِرْهَمًا وَّقَفِيْزًا - حضرت عمرؓ نے ہر جریب (۴۴ گز) زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز (ناپ کا نام ہے) غلہ مال گزاری کا مقرر کیا' خواہ وہ زمین مزروعہ ہو (آباد) یا غیر آباد مگر زراعت کے قابل ہو (کیونکہ جو زمین زراعت کے قابل ہے اس پر محصول لگانے سے یہ فائدہ ہے کہ لوگ زمین کو خالی اور بیکار نہیں چھوڑیں گے) -

فَيَقْذِفُهُمْ فِيْ غَمَرَاتِ جَهَنَّمَ - پھر ان کو دوزخ کے ان مقاموں میں جھونک دے گا جہاں بہت آگ ہے (اتنی آگ کہ آدمی اس میں ڈوب جائے) -

وَجَدْتُهٗ فِيْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ - میں نے ابوطالب کو دوزخ کے ڈباؤ مقاموں میں پایا (جہاں آگ گہری تھی پھر آپ کی سفارش کی وجہ سے اللہ تعالی نے ان کو وہاں سے نکال کر اس مقام میں کر دیا جہاں ٹخنوں تک آگ ہے) -

وَلَا خُضْتُ بِرِجْلِيْ غَمْرَةً اِلَّا قَطَعْتُهَا عَرْضًا - (معاویہ کہتے ہیں میں نے جب کسی گہرے پانی میں پاؤں ڈالا (اس میں گھسا) تو آڑا کاٹتا ہوا اس کے پار نکل گیا (یعنی پانی کا بہاؤ اور زور مجھ کو اپنی جگہ سے ہٹا نہ سکا - مطلب یہ ہے کہ سخت اور اہم معاملوں میں میری رائے نہایت صائب ہے ہر ایک مشکل سے مشکل معاملہ کو حل کر دیتا ہوں اور اپنے تئیں بچا کر اس میں سے صاف نکل جاتا ہوں) -

اِذَا جَاءَ مَعَ الْقَوْمِ غَمَرَهُمْ - آنحضرتؐ جب لوگوں میں مل کر آتے تو سب سے بالا رہتے (یہ آپ کا معجزہ تھا باوجودیکہ آپ کا قد میانہ تھا - مگر آپ ہر ایک سے لمبے اور بلند دکھائی دیتے) -

اَكُوْنُ فِيْ غِمَارِ النَّاسِ - (حضرت اویس قرنیؒ نے کہا) میں لوگوں کے جھنڈ میں رہوں (عام لوگوں میں ملا جلا رہوں کوئی

امتیاز مجھ کو پسند نہیں ہے)-

اِنِّیْ لَمَغْمُوْرٌ فِیْهِمْ- میں ان لوگوں میں چھپا ہوا ہوں (کوئی امتیاز یا شہرت مجھ کو نہیں ہے)-

حَتّٰی اَغْمَرَ بَطْنَهٗ- (آنحضرتؐ نے جنگ خندق میں خود بھی کھودنا شروع کیا- اور صحابہ کے ساتھ شریک ہو گئے) یہاں تک کہ خاک اور گرد نے آپ کے پیٹ کو چھپا لیا-

اِشْتَدَّبِهٖ حَتّٰی غُمِرَ عَلَیْهِ- آنحضرتؐ پر بیماری کی اتنی سختی ہوئی کہ آپ بے ہوش ہو گئے (بیماری نے آپ کے ہوش وحواس پر غلبہ کر لیا)-

اَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ- تمہارے ساتھی نے تو لڑائی جھگڑے میں قدم ڈالا (اس میں گھس پڑے انجام نہ سوچا)-

شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّغَامِرٌ- (یہ عامر، سلمہ بن اکوع کے بھائی مرحب یہودی کے مقابلہ پر کہا) یعنی میں ہتھیار بند بہادر بے دھڑک لڑائی میں گھسنے والا ہوں (اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے "قد علمت خیبر انی عامر" یعنی سارا خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں)-

وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْهِ- دشمن کی گواہی اپنے بھائی (مسلمان) کے خلاف مقبول نہ ہوگی:

مَنْ بَاتَ وَفِیْ یَدِهٖ غَمَرٌ- جو شخص رات اس طرح گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بساند اور چکنائی ہو) پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچے (کوئی جانور یا کیڑا کاٹ کھائے تو اپنے آپ کو خود ملامت کرے، خود کردہ راچہ علاج- اگر ہاتھوں کو صاف پاک کر کے سوتا تو ایسا کیوں ہوتا)-

لَا تَجْعَلُوْنِیْ کَغُمَرِ الرَّاکِبِ صَلُّوْا عَلَیَّ اَوَّلَ الدُّعَاءِ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ- (آنحضرتؐ نے فرمایا) مجھ کو سوار کے اس کے پیالے کی طرح مت کرو (جو سب سامان کے آخر میں ایک طرف لٹکا دیا جاتا ہے) بلکہ ہر دعاء کے شروع اور درمیان اور آخر میں مجھ پر درود بھیجو (یعنی مجھ پر درود بھیجنے کو ایک زائد اور بے ضرورت شے مت سمجھ بلکہ دعاء کی قبولیت کا باعث سمجھ کر شروع اور آخر اور درمیان ہر درجہ میں دعاء کے مجھ پر درود شریف کی برکت سے تمھاری دعا قبول کرے گا)

اَطْلِقُوْالِیْ غُمَرِیْ- (لوگوں نے سفر میں آنحضرتؐ سے پیاس کا شکوہ کیا- آپ نے فرمایا اچھا) میرا پیالہ کھول کر لاؤ-

اِنَّ الْیَهُوْدَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ لَا یَغُرُّكَ اَنْ قَتَلْتَ نَفَرًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَغْمَارًا- یہودیوں نے (شیخی کی راہ سے) آنحضرت ﷺ سے کہا آپ کو یہ دھوکا نہ ہو کہ آپ نے قریش کے ناتجربہ کار فنون جنگ سے ناواقف لوگوں کو قتل کیا (تو انہی پر قیاس کر کے ہم سے بھی جنگ پر مستعد ہو جایئے ہم سے آپ جنگ کریں گے تو قدر عافیت معلوم ہوگی گویا یہودیوں نے اپنے آپ کو بڑا سپاہی اور جنگ آزمودہ فنون جنگ میں ماہر قرار دیا- مگر جنگ کے وقت ساری شیخی کرکری ہوگئی، نوک دم بھاگے اور اپنا ملک سب مسلمانوں کے حوالہ کر دیا)-

اَصَابَنَا مَطَرٌ ظَهَرَ مِنْهُ الْغَمِیْرُ- ایک مینہ ہم پر برسا جس کی وجہ سے سوکھی گھاس میں سبزی نکل آئی (ہریالی نمود ہوگئی)-

غَمِیْرُ حُوْذَانَ- ایک بھاجی ہے- بعض نے کہا اس بھاجی سے ڈھپا ہوا مقام-

غَمْرٌ- ایک پرانا کنواں تھا مکہ میں جس کو بنی سہم نے کھودا تھا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ- یا اللہ تیری پناہ موت کی سختیوں سے-

غَمْرَةٌ- غفلت اور بے خبری اور سختی-

اَغْمَرَنَوَالَهٗ- اپنی بخشش بہت کی (بخشش کا دریا بہا دیا)-

دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ کَانَ فِیْ غَمِّ الدُّنْیَا- ابھی اس کو دم لینے دو (اور آرام کرنے دو) ابھی تو یہ دنیا کی سختیاں جھیل کر آیا ہے (جب کوئی نیا مردہ دنیا سے جاتا ہے تو پرانے مردے اس کے پاس جمع ہو کر دنیا کے حالات اور اپنے عزیز واقارب کی کیفیات دریافت کرتے ہیں- پھر ایک روح ان سے کہتی ہے ذرا ٹھہر و دم لینے دو موت اور بیماری اور مفارقت اہل وعیال کے صدمے ابھی اٹھا کر آیا ہے)-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مِنْ خَشْیَتِهٖ تَمُوْجُ الْبِحَارُ وَ مَنْ یَّسْبَحُ فِیْ غَمَرَاتِهَا- سب تعریف اس خداوند تعالیٰ کو زیبا ہے جس کے ڈر سے سمندر موجیں مارتے ہیں اور جو ان کے پانیوں

میں تیرتے ہیں۔
بِکُمْ فَرَّجَ اللّٰہُ عَنَّا غَمَرَاتِ الْکُرُوْبِ - اللہ تعالیٰ نے تمھاری وجہ سے سختیوں کے طوفان ہم پر سے رفع کر دیئے (یہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی تعریف میں کہا گیا ہے)۔
مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ کَمَثَلِ نَھْرٍ غَمْرٍ - پانچوں نمازوں کی مثال ایک نہر کی ہے جس میں ڈباؤ ہو۔
غَسْلُ الْیَدَیْنِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَہٗ زِیَادَۃٌ فِی الْعُمْرِ وَاِمَاطَۃٌ لِلْغَمَرِ - دونوں ہاتھوں کا دھونا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد عمر بڑھاتا ہے اور چکنائی اور بساند کو دور کرتا ہے۔
لَا یَبِیْتَنَّ اَحَدُکُمْ وَیَدُہٗ غَمِرَۃٌ - تم میں سے کوئی رات اس طرح نہ گزارے کہ اس کا ہاتھ چکنا ہو۔
غَمْزٌ - دبانا، چٹکی لینا، چھونا، ٹھونسا مارنا، اشارہ کرنا طعنہ مارنا، ظاہر ہونا۔
مُغَامَزَۃٌ - عیب کرنا۔
اِغْمَازٌ - خراب مال حاصل کرنا، عیب کرنا، طعنہ مارنا، ناتوان اور حقیر سمجھنا۔
تَغَامُزٌ - باہم آنکھوں سے اشارہ بازی کرنا۔
اِغْتِمَازٌ - طعنہ کرنا، ناتوان سمجھنا۔
غَمْزٌ - ناتوان مرد اور خراب ذلیل مال۔
غَمَّازٌ اور غَمَّازَۃٌ - طعنہ مارنے والا اور مارنے والی اب چغل خور کو بھی کہتے ہیں۔
اِغْمِزِیْ قُرُوْنَکِ - اپنے بالوں کی چوٹیاں نچوڑ ڈال - دبا۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عُمَرَ وَعِنْدَہٗ غُلَیْمٌ اَسْوَدُ یَغْمِزُ ظَھْرَہٗ - وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے دیکھا تو ایک چھوٹا سیاہ فام لڑکا ان کی پیٹھ دبا رہا ہے (غَمْزٌ کے عوض لَدُوْد کرنے کا جن حدیثوں میں ذکر ہے وہاں غَمْزٌ سے کوے کو دبانا مراد ہے۔ عرب کی عورتوں کی عادت تھی، بچوں کا جب کوا لٹک جاتا تو اس کو انگلیوں سے دبا کر اوپر چڑھا دیتیں۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اس کے بدلے لدود کا استعمال کرو۔ یعنی حلق میں دوا لگاؤ۔ لا تعذبوا بالغمز میں ''غمز'' سے یہی مراد ہے)۔
لِیَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِیْ فِی الطَّرِیْقِ یَغْمِزُھُنَّ - راستہ میں چھوکریوں کو چھیڑتا، ان کے چٹکیاں لیتا۔ (یعنی محتاج بھیک منگا ہو گیا۔ یہ سعد بن ابی وقاص کی بددعا کا اثر تھا۔ آں حضرتؐ نے ان کو مستجاب الدعوہ ہونے کے لئے دعا کی تھی)۔
وَکَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَیْھَا - (آں حضرت تہجد کی نماز میں) جب سجدہ کرنا چاہتے تو حضرت عائشہ کے پاؤں دبا دیتے (وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں اس وقت آپ سجدہ کرتے کیونکہ وہ آپ کے سامنے قبلہ کی طرف لیٹی رہتیں اور آپ نماز پڑھا کرتے)۔
فَغَمَزَہٗ جِبْرِیْلُ فَصَیَّرَ طُوْلَہٗ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِہٖ - حضرت جبرئیل نے آدم کے پتلہ کو دبایا، ان کو لمبا ستر ہاتھ کر دیا۔ ان ہی کے ہاتھوں سے۔
مَغْمُوْزٌ - تہمت کیا گیا۔
مَغْمَزَۃٌ - عیب۔
غَمْسٌ - غائب ہونا، ڈبو دینا۔
تَغْمِیْسٌ - ڈبونا غوطہ دینا کم کرنا۔
مُغَامَسَۃٌ - ایک دوسرے کو غوطہ دینا۔ لڑائی کے بیچا بیچ اپنے آپ کو لے جانا۔
اِنْغِمَاسٌ - ڈوبنا، داخل ہونا۔
غَمُوْسٌ - سخت کام، وہ کونچا جو پار ہو جائے، وہ اونٹنی جس کا حمل ظاہر نہ ہو۔
اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ تَذَرُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ - جو عمدا جھوٹی قسم کھائی جائے گھروں کو اجاڑ دیتی ہے (جھوٹی قسم کھانے والا محتاج ہو کر اس کا گھر ویران ہو جاتا ہے ایسی قسم کو ''غموس'' اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایسی قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دے گی)۔
وَقَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِیْ اٰلِ الْعَاصِ - عاص بن وائل کی اولاد کے ساتھ اس سے عہد کر کے ہاتھ ڈبویا تھا (اہل عرب میں دستور تھا کہ معاہدہ اور حلف کے وقت ایک کٹورے میں خوشبو یا خون یا را کھ لے کر آتے اور عہد کرنے والے اس میں اپنا ہاتھ ڈبوتے، جب عہد مکمل سمجھا جاتا)۔

کھلانا۔

قَضِیْمٌ۔ جانور کا دانہ جیسے جو' چنے' جوار' مکئی' کلھتی' راگھی وغیرہ۔

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْقُرْاٰنُ فِی الْعُسُبِ وَالْقُضُمِ۔ آنحضرتؐ کی جس وقت وفات ہوئی اس وقت تک قرآن شریف کھجور کی چھالوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا سارا قرآن ایک صحیفہ میں جمع نہیں ہوا تھا)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ وَ هِیَ تَلْعَبُ بِبِنْتِ مُقَضَّمَةٍ۔ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے' وہ ایک گڑیا سے کھیل رہی تھیں جو سفید چمڑے سے بنائی گئی تھی (یعنی جس وقت آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے صحبت کی اس وقت وہ بہت کم عمر تھیں (نو سال کی)۔

بِنْتُ قُضَّامَةَ۔ قضامہ کی بیٹی۔

اُبْنُوْا اشَدِیْدًا وَ اَمِّلُوْا بَعِیْدًا وَاخْصِمُوْا فَسَنَقْضِمُ۔ (مروان بڑی بڑی عمارتیں بنا رہا تھا ابو ہریرہ کا اس طرف گزر ہوا تو کہا) خوب مضبوط عمارتیں بنواؤ' دور کی امید رکھو اور پیٹ بھر کر تر و تازہ مال کھاؤ' قریب ہے کہ ہم کو سوکھی چیز دانتوں سے چبانا ہوگی۔

تَاْكُلُوْنَ خَضْمًا وَّنَاْكُلُ قَضْمًا۔ تم تو نرم نرم تر و تازہ غذا کھاتے ہو اور ہم سوکھی غذا دانتوں سے توڑ کر کھاتے ہیں۔

یُبْلَغُ الْخَضْمُ بِالْقَضْمِ۔ پیٹ جب ہی بھرتا ہے جب دانتوں سے چبانے کی محنت اٹھائیں (یعنی محنت اور مشقت کے بعد راحت حاصل ہوتی ہے)۔

هٰذِهٖ بِلَادُ مَقْضَمٍ وَ لَیْسَتْ بِبِلَادِ مَخْضَمٍ۔ یہ تو خشک اور سوکھے ملک ہیں' تر و تازہ اور شاداب ملک نہیں ہیں۔

فَاَخَذْتُ السِّوَاكَ فَقَضَمْتُهٗ وَ طَیَّبْتُهٗ۔ میں نے مسواک لے لی اس کو چبایا اور نرم کیا' اس کو درست اور پاکیزہ کیا۔

كَانَتْ قُرَیْشٌ اِذَا رَاَتْهُ قَالَتْ اِحْذَرُوا الْحُطَمَ اِحْذَرُوا الْقُضَمَ۔ قریش کے لوگ جب حضرت علیؓ کو دیکھتے تو کہتے اس ہلاک کرنے والے چبا جانے والے سے بچو (حضرت علیؓ سپاہ گری اور شجاعت اور فنون جنگ میں بے نظیر تھے بڑے بڑے بہادروں کو آپ نے آسانی سے مار لیا کسی کو آپ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی جرات نہ ہوتی)۔

تَقْضِمُهَا كَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ۔ (کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا اور) تو اس کو اس طرح چبا جاتا جیسے اونٹ چبا ڈالتا ہے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے دانت نکل پڑے اس نے دیت چاہی' آپ نے اس کو دیت نہیں دلائی اور یہ حدیث فرمائی مجمع البحار میں ہے اسی طرح اگر کوئی بیگانہ مرد کسی عورت سے حرام کاری کرنا چاہے اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے اس کو مار ڈالے تو عورت پر کوئی الزام نہ ہوگا)۔

فَقَضِمْتُهٗ۔ میں نے اس کو چبا ڈالا۔

قَضٰی یا قَضَاءٌ یا قَضِیَّةٌ۔ حکم کرنا' فیصلہ کرنا' مضبوطی سے بنانا' اندازہ کرنا' لازم کرنا' واجب کرنا' بیان کرنا' آگاہ کرنا۔

قُضِیَ فُلَانٌ۔ وہ مر گیا۔

قَضٰی وَ طَرَهٗ۔ اپنی حاجت پوری کی۔

قَضٰی دَیْنَهٗ۔ اپنا قرضہ ادا کیا۔

قَضَی الصَّلٰوةَ۔ نماز ادا کی۔

قَضٰی عَهْدًا۔ وصیت کی یا نافذ کیا۔

قَضٰی اِلَیْهِ۔ اس کو پہنچا دیا۔

قَضٰی مِنْهُ الْعَجَبَ۔ اس سے بے انتہا تعجب ہوا۔

تَقْضِیَةٌ اور قِضَّاءٌ۔ جاری کرنا' قاضی بنانا۔

مُقَاضَاةٌ۔ قاضی کے پاس مقدمہ رجوع کرنا' ایک فیصلہ ٹھہرانا۔

تَقَضِّیْ۔ فنا ہو جانا' ختم ہو جانا' جانور کا پر پھیلا کر نیچے گرنا۔

تَقَاضِیْ۔ فریقین کا قاضی کے پاس رجوع ہونا' قرضہ کا مطالبہ کرنا' وصول کرنا۔

اِنْقِضَاءٌ۔ گزر جانا۔

اِقْتِضَاءٌ۔ اپنا حق طلب کرنا' وصول کرنا' مستوجب کرنا' لازم کرنا۔

اِسْتِقْضَاءٌ۔ قرضہ کا مطالبہ کرنا۔ قاضی بنائے جانا۔

قَاضِیْ۔ جج' حاکم عدالت۔

هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ ﷺ - یہ وہ قرار داد یا فیصلہ ہے جس پر حضرت محمد ﷺ اور قریش کے لوگ بالاتفاق راضی ہوئے (یعنی صلحنامہ حدیبیہ)۔

اَلْقَضَاءُ الْمَقْرُوْنُ بِالْقَدَرِ - قضا اور قدر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں (لیکن ایک پایہ کی طرح ہے اور دوسری عمارت کی طرح - قدر پہلے ہوتی ہے پھر قضا - تو قضا سے پیدا کرنا مراد ہے - بعض نے کہا قضا اس حکم کلی کا نام ہے جو ازل میں اللہ تعالیٰ نے دیا اور قدر اس کی جزئیات تفصیلی - اس صورت میں قضا پہلے ہوگی پھر قدر واللہ اعلم)۔

دَارُ الْقَضَا - حکومت کا گھر یا عدالت کا مکان - اور حضرت عمرؓ کے ایک مکان کا نام تھا - جو مدینہ طیبہ میں تھا اور ان کی وفات کے بعد بیچا گیا - اس میں سے وہ کل روپیہ ادا کر دیا گیا جو آپ نے خلافت کے زمانہ میں بیت المال سے تنخواہ کے طور پر لیا تھا - معاویہؓ نے اس کو چھیاسی ہزار میں خریدا - پھر مروان کے قضبہ و تصرف میں آ گیا۔

عُمْرَةُ الْقَضَاءِ - وہ عمرہ جو آں حضرتؐ حدیبیہ کے دوسرے سال مکہ میں جا کر ادا کیا - اس کو عمرہ قضا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ صلح نامہ میں جو قاضی کا لفظ تھا یہ عمرہ اسی پر مبنی تھا نہ یہ کہ اگلے عمرے کی قضا تھی۔

عَلٰى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ - مدت مصالحت تک۔

يُضَاضِي - صلح کر لے۔

تَقَاضَى ابْنُ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا - ابن ابی حدرد نے اپنے ایک قرضہ کا تقاضا کیا (مطالبہ کیا' مانگا)۔

فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ - حاجی جو جو کام کرتے ہیں وہ تو بھی کرتی جا (یعنی حیض کی حالت میں) صرف طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہولے)۔

قَضٰى طَوَافُهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ - ایک ہی طواف' حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہو گیا (یعنی قران میں دو طواف کی ضرورت نہیں' جیسے حنفیہ کا قول ہے)۔

سَمْعًا اِذَا اقْتَضٰى - جب قرضہ مانگے تو نرمی سے مانگے - (قرض دار پر سختی نہ کرے)۔

فَصَنَعَ لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ - ایک منبر آپؐ کے لئے بنایا' جب اس کو بنا چکا (پورا تیار ہو گیا)۔

فَقَضٰى - اس نے اپنا حق مانگا۔

فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ - مروان نے صرف عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی پر فیصلہ کر دیا (حالانکہ ایک گواہ سے حق ثابت نہیں ہو سکتا - مگر شاید مروان نے مدعی سے قسم لے لی ہوگی اور ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے - اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)۔

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ - جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا فیصلہ کیا (تو ایک کتاب لکھی وہ کتاب اسی کے پاس ہے عرش کے اوپر' اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میری رحمت اور مہربانی میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے)۔

حَتّٰى انْقَضَتْ - یہاں تک کہ آیت ختم ہو گئی۔

اِسْتِقْضَاءُ الْمَوَالِيْ - موالی کا تقاضا۔

مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ - یا اللہ تیری پناہ بری قسمت سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

وَ قَضٰى سَلَبَهٗ لِمُعَاذٍ - آنحضرتؐ نے ابوجہل کا سامان ہتھیار وغیرہ معاذ بن عمرو بن جموح کو دے لایا (کیونکہ اصل قاتل وہی تھے گو معوذ بھی اس کے قتل میں شریک تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ اس کا سر کاٹ کر لائے تھے جب وہ زخموں سے چور ہو کر گر پڑا تھا اور ادھ موا ہو رہا تھا' مرنے کے قریب تھا)۔

اَوَقَدْ قُضِيَ - کیا وہ تمام ہو گئے (مر گئے)۔

فَقَضٰى بِهٖ دَاوُدُ لِلْكُبْرٰى - حضرت داودؑ نے وہ بچہ جس کا دو عورتیں دعوے کرتی تھیں' بڑی عمر والی کو دلا دیا (شاید انہوں نے بچہ کی مشابہت اس کے ساتھ پائی ہوگی یا بچہ اس کے قبضہ میں ہوگا - لیکن حضرت سلیمانؑ نے بڑی دانائی اور عقلمندی کے ساتھ اس کا فیصلہ کیا اور یہ معلوم کر لیا کہ درحقیقت وہ چھوٹی عمر والی کا بچہ ہے - ان کی شریعت میں ایک حاکم کو دوسرے حاکم کے فیصلہ کو منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا یا حضرت داودؑ نے صرف یہ فتویٰ دیا ہوگا کہ بچہ بڑی عمر والی کو ملنا چاہئے اور حضرت سلیمان نے حاکمانہ فیصلہ کیا ہوگا)۔

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ - رات کو اٹھے اپنی حاجت سے فارغ ہوئے۔

قَضٰى صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْقَاضِیْ - آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا ہے کہ فریقین (مدعی اور مدعی علیہ) دونوں قاضی کے سامنے برابر بیٹھیں۔ (قاضی اور حاکم کو لازم ہے کہ دونوں کو برابر بٹھلائے نہ یہ کہ ایک کو اعلیٰ جگہ پر اور دوسرے کو پست مقام پر۔ اور دونوں کی طرف برابر توجہ کرے' عدل اور انصاف کا مقتضٰی یہی ہے)۔

قَضٰى بِشَاهِدٍ وَّيَمِيْنٍ - آنحضرتؐ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دیا (دعویٰ کی ڈگری دے دی اہل حدیث اور اکثر ائمہ کا یہی قول ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس صحیح حدیث کے خلاف کیا ہے)۔

لَيَاْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِی الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ - جو قاضی انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے وہ بھی قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کاش وہ کسی دو فریق کا فیصلہ نہ کرتا۔ (یعنی دنیا میں قاضی نہ بنا ہوتا اور قضا کا کام اس نے نہ کیا ہوتا۔ ایسی آرزو وہ قاضی کرے گا جو عدل اور انصاف اور سچائی اور راست بازی کے ساتھ اپنا کام کرتا ہے۔ لیکن جو قاضی ظلم اور ناانصافی اور ایک فریق کی بیجا رعایت کرتا ہے' اس کا تو معاذ اللہ قیامت کے دن کیا حال ہونا ہے)۔

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَكَاَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ - جو شخص قاضی بنایا گیا وہ گویا بن چھری کے ذبح کیا گیا (ظاہر ہے کہ کند چھری سے ذبح کرنے میں کتنی تکلیف ہوگی)۔

مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ - جو شخص بغیر عذر کے (جیسے بیماری ہو یا سفر ہو) رمضان کے ایک دن بھی افطار کرے (روزہ نہ رکھے) تو ساری عمر کے روزے بھی اس کے بدلے کافی نہ ہوں گے (یعنی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان کے اس اس ایک دن روزہ رکھنے میں ثواب ملتا۔ اگرچہ ظاہر شریعت کی رو سے ایک دن کا روزہ اس کا بدلہ ہو جائے گا)۔

اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالتَّكْبِيْرِ - میں آنحضرتؐ کی نماز کا خاتمہ اس تکبیر سے معلوم کر لیتا جو نماز کے بعد کہی جاتی (ابن عباسؓ کا قول ہے) آنحضرتؐ کے زمانہ میں وہ بہت کم سن تھے اس لئے جماعت میں سب صفوں کے پیچھے دور کھڑے ہوتے ہوں گے اور آنحضرتؐ کے تکبیر کی آواز نہ سنتے ہوں گے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک رکن کا خاتمہ اور دوسرے رکن کا شروع صرف تکبیر کی آواز سے معلوم کرتا آنحضرتؐ کو دیکھ نہ سکتا)۔

اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا - کیا یہ روزہ قضا کا روزہ تھا؟

وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ - تو نے میری تقدیر میں جو فیصلہ کیا ہے اس کی برائی سے بچا (حالانکہ تقدیر کا لکھا ٹل نہیں سکتا مگر جس نے تقدیر کی وہی ٹال بھی سکتا ہے)۔

اَلْقُضَاةُ ثَلٰثٌ قَاضٍ فِی الْجَنَّةِ وَ اِثْنَانِ فِی النَّارِ - تین طرح کے قاضی ہوتے ہیں۔ دو تو دوزخ میں جائیں گے۔ (ایک تو وہ جو جان بوجھ کر حق کے خلاف فیصلہ کرے۔ دوسرا جو بے علم ہو قرآن و حدیث سے ناواقف اور پھر قضا کا عہدہ قبول کر لے اور) ایک بہشت میں جائے گا (جو قاضی مجتہد ہو قرآن اور حدیث کا عالم ہو اور حق سمجھ کر فیصلہ کرے' اگر وہ خطا بھی کرے جب بھی اس کو ایک اجر ملے گا)۔

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ - قضا کا پھیرنے والا دعا کے سوا اور کوئی نہیں ہے (مراد قضائے معلق ہے وہ دعا اور استغفار سے پھر جاتی ہے۔ لیکن قضائے مبرم وہ تو کسی طرح ٹل نہیں سکتی)۔

اِذَا قَضَى اللّٰهُ اَمْرًا فِی السَّمَاءِ - جب اللہ تعالیٰ عرش پر سے کوئی فرمان صادر کرتا ہے۔

وَ لٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ يَعْلَمُ شَيْئًا مِّنْ قَضَايَانَا فَاجْعَلُوْهُ بَيْنَكُمْ فَاِنِّیْ جَعَلْتُهٗ قَاضِيًا - تم اپنے لوگوں میں ایک شخص کو تلاش کرو جو ہمارے معاملوں سے کچھ واقف ہو' اس کو میں نے تم پر قاضی مقرر کیا۔

وَ لَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ بَعْدَ اَنْ اَشْفٰى عَلٰى طَلَاقِ نِسَائِهٖ وَ عِتْقِ مَمَالِيْكِهٖ - میں نے اس کی طرف سے ہزار دینار کا قرضہ ادا کیا جب وہ (قرض خواہوں کے ڈر سے)

اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو آزاد کرنے کے قریب ہوگیا تھا۔

اَتٰی رَجُلٌ اِلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ یَقْتَضِیْہِ بِدَیْنٍ - ایک شخص امام جعفر صادقؒ کے پاس آیا اپنے قرض کا تقاضا کرتا تھا۔

اَلْقَضَاءُ الْاِبْرَامُ - قضا قطعی حکم دینا ہے۔

وَ اِذَا قَضٰی اَمْضٰی - پروردگار جب کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اس کو نافذ کر دیتا ہے (اس کا فیصلہ ٹل نہیں سکتا)۔

اَخْبِرْنَا عَنْ مَّسِیْرِنَا اِلَی الشَّامِ اَبِقَضَاءٍ مِّنَ اللّٰہِ وَ قَدَرٍ فَقَالَ لَہٗ مَا عَلَوْتُمْ تَلْعَۃً وَّ لَا ھَبَطْتُمْ بَطْنَ وَادٍ اِلَّا بِقَضَاءٍ وَّ قَدَرٍ - ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا - ہم جو شام کے ملک (معاویہؓ سے لڑنے کے لئے) جارہے ہیں کیا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہے؟ فرمایا تم جس ٹبہ (ٹیلہ) پر چڑھتے ہو یا جس نالے میں اترتے ہو یہ سب اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہیں۔

اَلْاَعْمَالُ ثَلٰثَۃٌ فَرَائِضُ وَ فَضَائِلُ وَ مَعَاصِیْ فَاَمَّا الْفَرَائِضُ فَبِاَمْرِ اللّٰہِ وَرِضَی اللّٰہِ وَ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَ تَقْدِیْرِہٖ وَ مَشِیَّتِہٖ وَ عِلْمِہٖ وَ اَمَّا الْفَضَائِلُ فَلَیْسَ بِاَمْرِ اللّٰہِ وَ لٰکِنْ بِرِضَی اللّٰہِ وَ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَ مَشِیَّتِہٖ وَ عِلْمِہٖ وَ اَمَّا الْمَعَاصِیْ فَلَیْسَتْ بِاَمْرِ اللّٰہِ وَ لٰکِنْ بِقَضَاءِ اللّٰہِ وَ مَشِیَّتِہٖ وَ عِلْمِہٖ ثُمَّ یُعَاقِبُ عَلَیْھَا - حضرت علیؓ نے فرمایا - بندوں کے کام تین طرح کے ہیں - ایک تو فرائض وہ تو اللہ کے حکم اور اس کی رضامندی اور قضا اور تقدیر اور مشیت اور علم سے ہیں دوسرے وہ اچھے کام جو فرض نہیں ہیں (مستحبات اور سنن اور نوافل اور تبرعات اور خیرات مبرات وغیرہ) وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں مگر اس کی رضامندی اور قضا اور مشیت اور علم سے ہیں تیسرے گناہ کے کام وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں نہ اس کی رضامندی سے مگر اس کی قضا اور مشیت اور علم سے ہوتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ ان کاموں کی سزا دے گا (کیونکہ ان کا وقوع بہ ظاہر بندہ کے اختیار سے ہوا ہے اگرچہ بہ قضائے الٰہی واقع ہوئے لیکن قضائے الٰہی امر باطنی ہے بندے کو اس پر اطلاع نہیں ہے اور صورتاً وہ مختار ہے گو حقیقۃً نہ ہو اس لئے اسے اختیار صوری پر عذاب ہوگا)

سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ قَالَ ھُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ - میں نے امام جعفر صادقؒ سے قضا و قدر کو پوچھا فرمایا وہ اللہ کے مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں جتنا چاہے اضافہ کر سکتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی قَدْ کَانَ قَدَّرَ ذٰلِکَ عَلَیْھِمْ وَ قَضَاہُ وَ حَتَمَہٗ اِلٰی اٰخِرِہٖ - (حمران نے امام محمد باقر سے پوچھا یہ حضرت علیؓ اور جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ خلافت کے لئے اٹھے اور اللہ کا دین قائم کرنا چاہا پھر مخالفوں کا ان پر غلبہ ہوا اور وہ مارے گئے اور قتل کئے گئے تو کیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا - امام علیہ السلام نے فرمایا اے حمران!) یہ سب اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں لکھ دیا تھا اس کا فیصلہ کر دیا تھا وہ ضرور ہونے والا تھا (اور آنحضرتؐ کو ان کا حال پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا اور اے حمران اگر یہ لوگ چاہتے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرتا اور مخالفوں کی حکومت مٹا دیتا اور یہ جو سب بلائیں ان پر آئیں یہ کسی گناہ کی وجہ سے نہ تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کے درجے اور مرتبے بڑھانا منظور تھے)۔

بابُ القاف مع الطاء

قَطْ - بس بس۔

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ - (آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر کیا کہ وہ برابر کہتی رہے گی "اور کچھ ہے اور کچھ ہے") یہاں تک کہ پروردگار اپنا مبارک قدم اس میں رکھ دے گا - تب کہے گی بس بس (میں بھر گئی اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے - ایک روایت میں قطنی قطنی ہے یعنی مجھ کو بس ہے مجھ کو بس ہے)۔

فَتَحَامَلَ عَلَیْہِ بِسَیْفِہٖ فِیْ بَطْنِہٖ حَتّٰی اَنْفَذَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ قَطْنِیْ قَطْنِیْ - انہوں نے ابن ابی الحقیق (یہودی) پر اپنی تلوار سے حملہ کیا اس کے پیٹ میں گھسیڑ دی یہاں تک کہ اس پار نکل گئی - وہ کہنے لگا بس بس (یعنی میرا کام ہوگیا)۔

وَسَاَلَ زِرُّبْنُ حُبَيْشٍ عَنْ عَدَدِ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ فَقَالَ اِمَّا ثَلَاثًا وَّ سَبْعِيْنَ اَوْ اَرْبَعًا وَّ سَبْعِيْنَ فَقَالَ اَقَطْ- زر بن حبیش سے سورۂ احزاب کی آیتوں کی تعداد پوچھی- انہوں نے کہا تہتر یا چوہتر آیتیں ہیں تب ابی بن کعبؓ نے کہا بس اتنی ہی آیتیں-

لَقِيْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ اَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ- حیوۃ بن شریح نے کہا- میں عقبہ بن مسلم سے ملا اور ان سے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے یہ حدیث روایت کی کہ آنحضرتؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ- انہوں نے کہا بس اتنا ہی میں نے کہا- ہاں-

اِلَّا جَاءَتْ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطْ- جب بہت تھی اس طرح آئے گی-

مَا قَالَ لِيْ قَطُّ اُفٍّ- آنحضرتؐ نے کبھی مجھ کو اف تک نہیں کہا (اف ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ جھڑکی اور خفگی کے وقت کہتے ہیں جیسے ہندی لوگ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی صدمہ یا تکلیف پہنچے)-

قَطُّ بہ فتحہ قاف اور تشدید طاء بمعنی کبھی جو ماضی کے بعد آیا کرتا ہے (جیسے مَا رَاَيْتُهٗ قَطُّ- میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا- اس میں اور کئی لغت ہیں جیسے قُطُّ اور قَطُ اور قُطُ اور قَطِّ ایک روایت میں ہے فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ یعنی دوزخ کہے گی بس بس) [illegible]

قِطٌّ- حساب کا کاغذ دستاویز تمسک حصہ (اس کی جمع قطوط ہے) [illegible]

(قِطٌّ یا) قِطَّةٌ بلی (اس کی جمع قِطَاطٌ اور قِطَطَةٌ اور قِطَطٌ ہے) [illegible]

مَا فَعَلَتْهُ اِمْرَاَةٌ قَطُّ اِلَّا عُوْقِبَتْ- کسی عورت نے ایسا نہیں کیا مگر وہ چنگی ہو گئی-

فَقَطْ- بمعنی بس (جیسے رَاَيْتُهٗ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَقَطْ- میں نے اس کو ایک ہی بار دیکھا بس)-

كَاَيِّنْ تَقْرَاُ سُوْرَةَ الْاَحْزَابِ فَقَالَ ثَلٰثًا وَّ سَبْعِيْنَ اٰيَةً فَقَالَ قَطُّ- ابی بن کعبؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا- تم سورۂ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو- انہوں نے کہا تہتر آیتیں- انہوں نے کہا یہ سورت اتنی کبھی نہ تھی (یعنی بہت بڑی تھی- کہتے ہیں سورۂ بقرہ کے برابر تھی پھر اس کی کئی آیتیں متروک القراۃ ہو گئیں)-

قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اَكْثَرَ مَا كُنَّا قَطُّ وَ اٰمَنَهٗ- ہم نے سفر میں آنحضرتؐ کے ساتھ نماز کا قصر اس وقت کیا جب ہماری تعداد دوسرے سب وقتوں سے زیادہ تھی اور سب وقتوں سے زیادہ مامون و محفوظ اور بے خوف تھے (مطلب یہ ہے کہ گو قرآن میں نماز کا قصر اس وقت مذکور ہے جب کافروں کا ڈر ہو لیکن آں حضرتؐ ہر ایک سفر میں قصر کیا اگرچہ اس وقت پورا امن تھا- تو حدیث سے قصر کا جواز مطلقاً ہر سفر میں ثابت ہوا خواہ ڈر ہو یا نہ ہو)-

قَطْبٌ یا قُطُوْبٌ- ترش رو ہونا دونوں آنکھوں کے درمیان سکیڑ لینا کاٹنا جمع کرنا ملانا غصہ دلانا بھر دینا جمع ہونا ٹانکنا-

تَقْطِيْبٌ اور اِقْطَابٌ بمعنی قَطْبٌ ہے-

اِنْقِطَابٌ- ترش رو ہونا کم ہونا ٹانکا جانا (کپڑا)-

قُوْطِبَ عَلَيْهِ فِي الْكَلَامِ- جلدی سے بات کی اس کو اپنا کلام تمام کرنے کی مہلت نہ دی-

قَاطِبَةٌ- سب کے سب-

قُطْبٌ- مشہور ستارہ قطبی جس سے قبلہ دریافت کرتے ہیں اور جہاز چلاتے ہیں-

قُطْبَان- دونوں قطب شمالی اور جنوبی-

اُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَمَّهٗ فَقَطَّبَ- آنحضرتؐ کے پاس کھجور کا شربت لایا گیا- آپ نے اس کو سونگھا اور منہ بنایا (اس میں تیزی آ گئی ہو گی اس لئے آپ نے اس کو ناپسند کیا اور ترش رو ہوئے)-

مَابَالُ قُرَيْشٍ يَلْقَوْنَنَا بِوُجُوْهٍ قَاطِبَةٍ ۔ (حضرت عباسؓ نے آں حضرتؐ سے عرض کیا) قریش کے لوگوں کو کیا ہوا ہے ہم سے ترش روئی کے ساتھ ملتے ہیں (صفائی اور خندہ پیشانی سے نہیں ملتے (ان کے دلوں میں اس وقت تک وہ رنج باقی نہ تھا کہ آں حضرتؐ نے ان کے عمائد کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور ان کا سارا غرور ناک کی راہ سے نکال دیا تھا)۔

دَائِمَةُ الْقُطُوْبِ ۔ ہمیشہ ترش رو۔

وَفِيْ يَدِهَا اَثَرُ قُطْبِ الرَّحٰی ۔ حضرت فاطمہؓ کے ہاتھ میں چکی کے قطب کا نشان تھا (چکی کا قطب وہ لوہے کا کیلہ ہے جو نیچے کے پاٹ میں بیچا بیچ میں گڑا ہوتا ہے اوپر کا پاٹ اسی کے گرد گھومتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؓ اپنے ہاتھ سے چکی پیسا کرتیں یہاں تک کہ آپ کے مبارک ہاتھوں میں اس کا نشان پڑ گیا تھا)۔

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَطَّبَ وَ تَشَزَّنَ لَهٗ ۔ ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے۔ آپ نے منہ بنالیا اور تیار ہو گئے ان سے ملنے کے لئے۔

وَرُمِيَ بِسَهْمٍ فِيْ ثُنْدُوَتِهٖ اِنْ شِئْتَ نَزَعْتُ السَّهْمَ وَ تَرَكْتُ الْقُطْبَةَ وَ شَهِدْتُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ شَهِيْدٌ الْقُطْبَةِ ۔ رافع بن خدیج کی چھاتی میں ایک تیر لگا' آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیر نکال لیتا ہوں اور اس کی بھال (پیکان) چھاتی ہی میں لگی چھوڑ دیتا ہوں' قیامت کے دن میں یہ گواہی دوں گا کہ تو تیر کی پیکان سے شہید ہوا ہے۔

فَيَاْخُذُ سَهْمَهٗ فَيَنْظُرُ اِلٰى قُطْبِهٖ فَلَا يَرٰى عَلَيْهِ دَمًا ۔ اپنا تیر لے کر اس کی پیکان کو دیکھتا ہے لیکن خون اس پر نہیں پاتا۔

لَمَّا قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَاطِبَةً ۔ جب آں حضرتؐ کی وفات ہو گئی تو عربوں کے تمام قبیلے اسلام سے پھر گئے (ادھر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سجاح نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ہزاروں آدمی ان کے پیرو ہو گئے۔ ادھر اسامہ بن زید کے ساتھ ایک لشکر جرار دے کر ان کو روانہ کرنا پڑا' غرض ایسی سخت مشکلات کے وقت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کی ہمت مردانہ اور جرات اور سیاست اور دور اندیشی تھی کہ از سر نو اسلام کو قائم کیا اور تمام مخالفین کو زیر کیا)۔

فَقَطَّبَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ امام ابوعبداللہ نے منہ بنایا۔

قَطْرٌ یا قُطُوْرٌ یا قَطَرٌ ۔ بہنا' ٹپکنا' قطرہ قطرہ گرنا۔

قَطْرٌ ۔ گرانا (جیسے اقطار ہے)۔

قَطْرٌ ۔ قطار باندھنا۔

قُطُوْرٌ ۔ چل دینا' جلدی بھاگ جانا۔

قَطْرٌ ۔ پچھاڑ دینا' سینا' پکڑ لینا' اونٹ پر قطران ملنا۔

تَقْطِيْرٌ ۔ قطرہ قطرہ ٹپکانا' قطار لگانا۔

اِقْطِرَارٌ ۔ مڑ جانا' سوکھنا' شروع کرنا' غصہ ہونا۔

قُطْرٌ ۔ جانب ناحیہ اور دائرہ کا وہ خطہ جو آدھوں آدھ اس کے دو حصے کر دے۔

قَطِرَانٌ ۔ ڈامر' وہ تیل جو خارشی اونٹ پر ملا جاتا ہے۔

قُطْرُبٌ ۔ ایک قسم کا خلل دماغ' جنون کی ایک قسم اور چور چوہا' بھیڑیا' چھوٹا کتا۔

كَانَ مُتَوَشِّحًا بِثَوْبٍ قِطْرِيٍّ ۔ آنحضرتؐ قطری کپڑا کمر سے لپٹے ہوئے تھے (قطری ایک قسم کی چادر ہے جس میں سرخ سرخ کاڑیاں (لکیریں دھاریں) ہوتی ہیں اور اس میں نقش بھی ہوتے ہیں اس کا کپڑا ذرا کھرا کھرا ہوتا ہے۔ بعض نے کہا قطری کپڑے کے عمدہ جوڑے جو بحرین کے ملک سے آتے ہیں۔ ازہری نے کہا بحرین میں ایک بستی ہے جس کا نام **قطر** ہے **قطری** اس کی طرف منسوب ہے۔ پھر قاف کو زیر دے دیا اور طا کو تخفیف کے ساکن کر دیا)۔

دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَ عَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ بِثَمَنِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ ۔ ایمن نے کہا میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس گیا وہ ایک قطری کرتہ پہنے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہو گی (پانچ درہم کا تقریباً سوا روپیہ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کا لباس ایسا سادہ اور کم قیمت تھا۔ ایک روایت میں درع قطن ہے یعنی سوتی کپڑے کا کرتہ)۔

تَوَضَّاَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ ۔ آں حضرتؐ نے وضو کیا سر پر ایک قطری عمامہ تھا (سرخ رنگ کا معلوم ہوا کہ سرخ رنگ کا عمامہ باندھنا درست ہے بعض نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس

حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وضو میں عمامہ کا سر سے اتارنا ضروری نہیں بلکہ عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ امر بہت سے وسوسہ کرنے والوں کا رد کرتا ہے جو وضو میں عمامہ کا اتارنا ضروری جانتے ہیں اور یہ تعمق ہے یعنی غلو جس سے ممانعت وارد ہوئی ہے اور ساری بھلائی آں حضرتؐ کی پیروی میں ہے اور ساری خرابی نئی بات نکالنے میں ہے)۔

فَنَفَرَتْ نَقَدَةٌ فَقَطَّرَتِ الرَّجُلَ فِي الْفُرَاتِ فَغَرِقَ۔ ایک چھوٹی بکری بھاگ نکلی' اس نے اس مرد کو ایک پہلو پر دریائے فرات میں گرا دیا وہ ڈوب گیا (عرب لوگ کہتے ہیں: طَعَنَهٗ فَقَطَّرَهٗ اس کو برچھے سے مار کر ایک کروٹ پر گرا دیا)۔

اِنَّ رَجُلًا رَمٰى امْرَأَةً يَوْمَ الطَّائِفِ فَمَا اَخْطَاَ هَا اَنْ قَطَّرَهَا۔ ایک شخص نے طائف کی جنگ میں ایک عورت پر تیر چلایا' تیر نے خطا نہیں کی اس کو گرا دیا۔

لَا يُعْجِبَنَّكَ مَا تَرٰى مِنَ الْمَرْءِ حَتّٰى تَنْظُرَ عَلٰى اَيِّ قُطْرَيْهِ يَقَعُ۔ تو کسی آدمی کے اعمال کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہو جا۔ (اس کو بہشتی یا دوزخی مت خیال کر لے) جب تک یہ نہ دیکھے کہ وہ (اخیر وقت میں) کس کروٹ پر گرتا ہے (یعنی اس کا خاتمہ اسلام پر ہوتا ہے یا کفر پر۔ چونکہ ہر حال میں خاتمہ کا اعتبار ہے اگر ساری عمر اچھے کام کئے لیکن خاتمہ برے کام پر ہوا تو وہ بروں ہی میں حشر کیا جائے گا)۔

قَدْ جَمَعَ حَاشِيَتَهٗ وَ ضَمَّ قُطْرَيْهِ۔ ابوبکر صدیقؓ نے اسلام کا حاشیہ جمع کر دیا اور اس کے دونوں کناروں کو ملا دیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں فرمایا یعنی انہوں نے مسلمانوں میں پھوٹ نہ ہونے دی' مسلمانوں کو ملا کر رکھا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ الْقَطْرَ۔ ابن سیرینؒ قطر کو ناپسند کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ قطر اس کو کہتے ہیں کہ آدمی ایک بورہ یا ایک تھیلہ کھجور یا غلہ کا تول لے اور باقی بورے اور تھیلے اتنے ہی سمجھ کر بغیر تولے اسی حساب سے لے لے۔ بعض نے کہا قطر یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے جا کر کہے کہ تیرے گھر میں جو کھجور یا غلہ وغیرہ ہے اس کے ڈھیر کے ڈھیر یونہی بلا تولے اور بغیر ناپے مجھ کو دیدے۔ یہ قطار الابل سے ماخوذ ہے یعنی اونٹوں کی قطار۔

عرب لوگ کہتے ہیں: اَقْطَرْتُ الْاِبِلَ اور قَطَّرْتُهَا یعنی میں نے اونٹوں کی قطار لگائی)۔

اِنَّهٗ مَرَّتْ بِهٖ قِطَارَةُ جِمَالٍ۔ اونٹوں کی ایک قطار ان کے سامنے سے گزری۔

يَقْطُرُ مَاءً۔ بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے (یعنی پانی لگا کر بالوں میں ابھی کنگھی کی ہے۔ بعض نے کہا پانی ٹپکنے سے یہ مراد ہے کہ بال تر و تازہ اور شاداب ہیں گویا پانی سے تر ہیں)۔

وَذَكَرُنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا۔ ہمارے ذکر (عضو تناسل) سے منی بہہ رہی ہو (یعنی ابھی ابھی جماع سے فارغ ہوئے ہوں اور حج کا احرام باندھیں۔ بعض صحابہؓ نے اپنے نزدیک اس کو نامناسب سمجھا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ آں حضرتؐ کا جو حکم ہے اسی میں سراسر مصلحت ہے اور دنیا اور دین دونوں کی بھلائی اسی میں ہے)۔

مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ پانی کے قطرے برسنے کے مقامات۔

عَيْنُ الْقِطْرِ۔ تانبے کا چشمہ۔

فِيْ اَقْطَارٍ مُتَبَايِنَةٍ۔ مختلف سمتوں میں۔

مَسَحَ رَأْسَهٗ حَتّٰى لَمَّا يَقْطُرُ۔ سر پر ایسا مسح کیا کہ پانی ٹپکنے کو تھا۔

قِنْطَارٌ۔ ایک وزن ہے بارہ سو اوقیہ کا یا ایک سو بیس رطل کا یا بیل کی کھال بھر کر سونا یا چار ہزار دینار۔

اَلْقِنْطَارُ خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفَ مِثْقَالٍ مِّنَ الذَّهَبِ۔ قنطار پندرہ ہزار مثقال سونا (ایک مثقال چوبیس قیراط کا ہوگا۔ ان میں چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر اور بڑا تو اتنا جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے)۔

يُجْزِئُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ اَنْ تَقُوْمَ تَحْتَ الْقَطْرِ۔ غسل جنابت اس سے ادا ہو سکتا ہے کہ تو برسات میں مینہہ میں کھڑا ہو جائے (تیرا سارا بدن بھیگ جائے اور مضمضہ اور استنشاق کر لے تو غسل ادا ہو جائے گا)۔

مَنْفِيٌّ عَنْهُ الْاَقْطَارُ۔ اللہ تعالیٰ کناروں اور حدوں سے پاک ہے۔

نَهٰى اَنْ يَّتَخَطَّى الْقِطَارُ۔ اونٹوں کی قطار کو پھاند کر جانے سے منع فرمایا (صحابہؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اونٹوں کی

قطار میں ایک اونٹ اور دوسرے اونٹ کے درمیان شیطان ہوتا ہے)

قَنْطَرَةٌ - پل۔

قَطْرَبَةٌ - جلدی بھاگنا پچھاڑنا۔

تَقَطْرُبٌ - سرہلانا۔

قُطْرُبٌ - چوز چوہا' بھیڑیا' جاہل' نامرد' بیوقوف' ایک قسم کا خلل دماغ' جگنو جو رات بھر چمکتا پھرتا رہتا ہے' ایک قسم ایک بھاجی' خفیف چھوٹا جن' غول' چھوٹا کتا۔

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ جِيفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ - میں تم میں سے کسی کو رات کا مردہ دن کا قطرب نہ دیکھوں (یعنی دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں گھومتا رہے جیسے قطرب (جگنو) رات بھر گھومتا رہتا ہے ذرا آرام نہیں لیتا اور رات کو مردے کی طرح پڑ جائے' رات بھر سوتا رہے)۔

قُصْرُتَلٌ - ایک موضع کا نام ہے ملک عراق میں' وہاں شراب بنتی ہے (اور صراط ایک نہر کا نام ہے اسی ملک میں)۔

قَطٌّ - کاٹنا۔

قُطُوطٌ - مہنگا ہونا۔

قَطَطٌ اور قَطَاطَةٌ - بہت گھونگر بال ہونا۔

تَقْطِيطٌ اور اِقْتِطَاطٌ - کاٹنا۔

جَاءَتِ الْخَيْلُ قَطَائِطَ - گھوڑوں کی ٹکڑیاں ٹکڑیاں آئیں۔

قَطُّ الشَّعْرِ - سخت گھونگھر چھوٹے چھوٹے بال والا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ جَعْدًا قَطَطًا فَهُوَ لِفُلَانٍ - اگر بچہ سخت گھونگھر بال والا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔

كَانَ اِذَا عَلَا قَدَّ وَاِذَا تَوَسَّطَ قَطَّ - حضرت علیؓ جب اوپر سے ضرب لگاتے تو سر سے لے کر نیچے تک دو ٹکڑے برابر کر دیتے اور جب بیچ میں (عرض میں) ضرب لگاتے تو بھی دو ٹکڑے کر دیتے۔

لَا يَرَيَانِ بِبَيْعِ الْقُطُوطِ بَأْسًا اِذَا خَرَجَتْ - زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سرکاری دستاویزات کے بیچنے میں جب وہ نکلتیں کچھ قباحت نہیں دیکھتے تھے) یہ دستاویزات سالانہ یا ششماہی پر امیر اور رئیس نکالا کرتے کہ فلاں شخص کو خزانہ سے اتنا روپیہ دیا جائے (یعنی خزانہ کے چک) تو زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا روپیہ وصول کرنے سے پہلے ان کو کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ ڈالنا جائز رکھا ہے اور دوسرے فقہا نے جب تک ان کا روپیہ یا مال صاحب مال کو وصول نہ ہو لے' ان کی بیع ناجائز رکھی ہے)۔

قَطْعٌ یا مَقْطَعٌ یا تِقِطَّاعٌ - کاٹنا' جدا کر دینا' روکنا' باطل کرنا' توڑ دینا۔

قَطْعٌ فِي الْقَوْلِ - جزم اور قطعی طور سے کوئی بات کہنا ڈرانا' منع کرنا' عبور کرنا' چیر ڈالنا' مارنا' خاموش کر دینا'

قُطُوْعٌ اور قِطَاعٌ اور قَطَاعٌ - کٹ جانا' موقوف ہو جانا' سرد ملک سے گرم ملک میں جانا۔

قَطْعٌ اور قَطِيْعَةٌ - ناطہ رشتہ کاٹ دینا' گلا گھونٹنا' بیچنا' جدا کرنا' بات نہ کر سکنا۔

قَطْعٌ اور قَطْعَةٌ اور قُطْعٌ اور قُطَاعٌ - جدا ہو جانا۔

تَقْطِيْعٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا' کپڑا اکترنا' کافی ہونا' آگے نکل جانا' ملانا۔

مُقَاطَعَةٌ - ترک ملاقات (اسکی ضد مواصلة ہے۔ نیز تلواروں کو دیکھنا کون زیادہ کاٹتی ہے' ایک معین اجرت پر کام دینا' مقطعہ دینا۔)

اِقْطَاعٌ - کاٹنے کی اجازت دینا' خاموش کر دینا' کپڑے کا کافی ہونا' کاٹنے کے وقت آ جانا' غائب ہو جانا' خاموش رہ جانا۔

تَقَطُّعٌ - لپٹنا' غلط ہو جانا' بانٹ لینا۔

تَقَاطُعٌ - ترک ملاقات کرنا۔

اِنْقِطَاعٌ - کٹ جانا' ٹوٹ جانا' موقوف ہو جانا' رک جانا' سوکھ جانا۔

لَبَنٌ قَاطِعٌ - کھٹا دودھ۔

بُرْهَانٌ قَاطِعٌ - مضبوط اور قطعی دلیل۔

قَاطِعُ الطَّرِيْقِ - ڈاکو جو مسافروں کو لوٹتا ہے راہزن۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ لَّهٗ - ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا وہ چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنے تھا۔ (جو اس کے بدن کے موافق پورے نہ تھے۔ بعض نے کہا مقطعات وہ

کپڑے جو کاٹ کر سیے جاتے ہیں جیسے قمیص وغیرہ' جو کاٹے نہیں جاتے جیسے تہہ بند چادر وغیرہ)-

اِذَا تَقَطَّعَتِ الظِّلَالُ - چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سائے چھوٹے ہو جائیں (یعنی دن چڑھ جائے کیونکہ صبح کو سایہ بہت لمبا پڑتا ہے- جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے)-

مِنْهَا مُقَطَّعَا تُهُمْ وَ حُلَلُهُمْ - بہشت کے درختوں سے بہشتیوں کے کپڑے اور زیورات بنائے جائیں گے (بعض نے کہا مقطعات کا واحد مستعمل نہیں ہوتا تو ایک چھوٹے جبہ یا قمیص کو مقطعہ نہیں کہیں گے بلکہ کئی چھوٹے کپڑوں کو مقطعات کہیں گے اور ایک کپڑے کو ثوب کہیں گے)-

نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا - سونے کے پہننے سے آپ نے منع فرمایا مگر جب تھوڑا سا ہو (جیسے چھلا بالی وغیرہ- یہ ممانعت عورتوں کے لئے ہے کیونکہ مردوں کو تو مطلقا سونا پہننا حرام ہے' قلیل ہو یا کثیر- بعض نے قلیل سونا مردوں کے لئے بھی جائز رکھا ہے جیسے سونے کی ناک بنوالینا یا ٹوٹا ہوا دانت سونے سے جڑ الینا کیونکہ چاندی بدبوار ہو جاتی ہے- نہایہ میں ہے کہ قلیل وہ ہے جو نصاب سے کم ہو- اس میں زکوۃ واجب نہ ہو اور کثیر کا استعمال شاید اس وجہ سے ناجائز ہوا ایسا نہ ہو آدمی بخیلی کرکے اس کی زکوۃ ادا نہ کرے اور گنہگار ہو یہ تو جیہہ ان لوگوں کے مذہب پر ہو سکتی ہے جو زیور کی زکوۃ کے قائل ہیں)-

اِسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَأْرَبَ - ابیض بن حمال نے آں حضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ ان کو مارب (ایک مقام کا نام ہے) کے نمک کا گتہ (اجارہ داری) دے دیا جائے (مقطعہ کے طور پر ان کے حوالہ کر دیا جائے کہ کوئی اور وہاں کا نمک نہ لے سکے)-

لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ اَقْطَعَ النَّاسَ الدُّوْرَ - جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگوں کے لئے گھروں کو معین کیا (ان کو انصار کے گھروں میں اتار دیا- بہ طور مستعار ان کو دلائے)-

اِنَّهٗ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ نَخْلًا - آنحضرتؐ نے زبیرؓ کو کھجور کے درخت مقطعہ کے طور پر دیئے (شاید یہ مقطعہ اس خمس میں سے دیا ہوگا جو آپ کا حصہ تھا- بعض نے یہ مقطعہ اس زمین میں سے آپ نے دیا تھا جو مدینہ میں تشریف لانے پر انصار نے آں حضرتؐ کے لئے مقرر کی تھی- بعض نے کہا بنی نضیر یہودیوں کے باغات میں سے یہ مقطعہ دیا گیا تھا)-

اِسْتَقْطَعَ الْاِمَامَ قَطِیْعَةً - امام سے مقطعہ کی درخواست کی-

كَانُوْا اَهْلَ دِيْوَانٍ اَوْ مُقْطَعِیْنَ - مسلمانوں کے لشکر کے لوگ یا تو تنخواہ دار ہوتے (جن کی تنخواہیں دفتر میں لکھی جاتیں یا مقطعہ دار ہوتے (جن کو تنخواہ کے بدلہ مقطعہ یا جاگیری دی جاتی- ایک روایت میں مقتطعین ہے معنی وہی ہیں-)

لَا حَتّٰی یُقْطَعَ - جب تک ہمارے بھائیوں کو مقطعہ نہ دیا جائے ہم کو بھی نہ دیا جائے-

اَوْ یَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ - یا جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لے-

فَخَشِیْنَا اَنْ یُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا - ہم [illegible]رے ایسا نہ ہو کوئی آں حضرتؐ کو اکیلا پا کر جب ہم آپ کے پاس نہ ہوں' آپ کو پکڑ لے یا مار ڈالے-

لَا یَقْتَطِعُوْكَ - ایسا نہ ہو تم کو اکیلا پا کر مار ڈالیں-

وَ لَوْ شِئْنَا لَا قْتَطَعْنَاهُمْ - اگر ہم چاہتے تو ان کو مار لیتے (کیونکہ موقع مل گیا تھا وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو گئے تھے)-

كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّقْطَعَ بَعْثًا - آنحضرت جب لشکر کی کوئی ٹکڑی کسی مقام پر بھیجنا چاہتے (جہاد کے لئے)-

هٰذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِیْعَةِ - یہ اس شخص کا مقام ہے جو ناطہ توڑنے سے تیری پناہ لیتا ہے-

اِنْ یَّنْذُرُوْا قَطِیْعَتِیْ - اگر مجھ سے ناطہ توڑنے کی منت مانیں-

لَیْسَ فِیْكُمْ مَنْ تَقَطَّعَ دُوْنَهُ الْاَعْنَاقُ مِثْلُ اَبِیْ بَكْرٍ - تم میں کوئی ابو بکر صدیقؓ کی طرح نہیں ہے جن کے پاس پہنچنے کے لئے گردنیں کٹ جاتی ہیں (یعنی فضائل اور مناقب میں کوئی ان کا ہمسر نہیں ہو سکتا- جیسے گھوڑ دوڑ میں عمدہ گھوڑے سے ملنے کے لئے دوسرے گھوڑوں کی دوڑتے وقت گردنیں ٹوٹ جاتی

ہیں پر اس تک نہیں پہنچ سکتے - عرب لوگ کہتے ہیں: تقطعت اعناق الخیل علیه فلم تلحقة - یعنی گھوڑوں کی گردنیں اس پر کٹ گئیں پر اس تک نہ پہنچ سکے)-

فَاِذَا هِیَ تَقَطَّعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ - وہ اس قدر جلد بھاگی کہ چمکتی ریت جو دور سے جنگل میں پانی معلوم ہوتی ہے' اس کے پیچھے دکھلائی دینے لگی (یعنی بہت دور نکل گئی) ایک روایت میں تقطع ہے بہ صیغہ ماضی)-

اِنَّهٗ اَصَابَهٗ قُطْعٌ - ان کا دم رک گیا (ضیق النفس ہو گیا)

کَانَتْ یَهُوْدُ قَوْمًا لَهُمْ ثِمَارٌ لَّا یُصِیْبُهَا قُطْعَةٌ - یہودیوں کے میوے میں کبھی پانی کی کمی نہیں ہوتی تھی (ان کے کنوؤں میں ہمیشہ پانی افراط سے رہتا تھا)-

اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ - قیامت کے قریب ایسے فتنے ہوں گے - جیسے اندھیری رات کا ایک ٹکڑا (یعنی نہایت تاریک اور اندھا دھند فسادات ہوں گے - جن میں حق کی تمیز باطل سے دشوار ہوگی)-

مترجم کہتا ہے میں نے اس حدیث کو یوں پڑھا ہے کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ - یعنی اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح بہ صیغہ جمع)-

فَجَاءَ وَ هُوَ عَلَی الْقِطْعِ فَنَفَضَهٗ - پھر وہ آیا اس وقت وہ قطع پر تھے اس کو جھٹکا (قطع وہ کملی کا ٹکڑا یا نمدہ جو زین کے تلے اونٹ کے دونوں کندھوں پر ڈالا جاتا ہے)-

اِقْطَعُوْا عَنِّیْ لِسَانَهٗ - عباس بن مرداس کو دے دلا کر اس کی زبان بند کرو (اس کو اتنا دو کہ وہ راضی ہو جائے اور آئندہ اور شعر نہ کہے)-

اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ شَاعِرٌ فَقَالَ یَا بِلَالُ اِقْطَعْ لِسَانَهٗ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا - میں شاعر ہوں - آپ نے بلالؓ سے فرمایا اس کی زبان روک (کچھ دے کر نکال!) انہوں نے اس کو چالیس درم دیئے (شاید وہ مسافر یا محتاج ہوگا - جن کا حق بیت المال میں ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنے خمس میں سے ہی دلایا ہو جیسے ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے کعب بن زہیر کو قصیدہ بانت سعاد کے صلہ میں اپنی چادر عنایت فرمائی - بہرحال شاعروں کو کچھ دے کر ان کی زبان درازی سے بچنا ہماری شریعت میں منع نہیں ہے البتہ دوسرے مسلمانوں کا مال ان کو دے ڈالنا اور اصحاب حقوق کو محروم رکھنا' جیسے دنیا دار بادشاہوں کا طریق ہے کہ ہزاروں لاکھوں روپے شاعروں کو دیے دیتے ہیں اور اللہ کے نام پر محتاجوں کو یا دین دار عالموں کو ایک روپیہ نہیں دیتے' ناجائز اور گناہ ہے - جناب امام حسنؓ سے منقول ہے کہ آپ نے ایک شاعر کے ساتھ بہت سلوک کیا - لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ خیر المال ماوقی بہ العرض یعنی بہتر مال وہ ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنی عزت بچائے)-

سَارِقًا سَرَقَ فَقُطِعَ فَکَانَ یَسْرِقُ بِقَطِعَتِهٖ یا بِقُطْعَتِهٖ - ایک شخص نے چوری کی' اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر وہ کٹے ہاتھ سے چرایا کرتا (پھر بھی اس نے چوری نہ چھوڑی -)

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست
نہ رود جز بوقت مرگ از دست

یَقْذِفُوْنَ فِیْهِ مِنَ الْقُطَیْعَاءِ - اس میں قطیعا ڈال رہے تھے (جو ایک قسم کی کھجور ہے - بعض نے کہا گدر کھجور جو ابھی خوب پختہ نہ ہوئی ہو)-

لَاَرْقِیْ عَلٰی قَطِیْعٍ - میں تو بکریوں کے ایک مندے (ریوڑ' گلہ) کے بدلے منتر پڑھوں گا -

قَطِیْعٌ - بکریوں کا گلہ جس میں دس سے لے کر چالیس تک بکریاں ہوں -

فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنْ نَّارٍ - اگر میں ظاہر پر فیصلہ کروں (یعنی مقدمہ کی روئیداد اور ظاہری شہادت پر اور مدعی کو معلوم ہو کہ وہ جھوٹا ہے' اس کا کوئی حق نہیں ہے تب بھی میں اس کو ڈگری دلا دوں) تو میں اس کو دوزخ کی آگ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں (وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کے لئے وہ مال حلال ہو گیا - اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو علم غیب نہ تھا آپ بھی دوسرے قاضیوں کی طرح ظاہری روئیداد پر فیصلہ کیا کرتے تھے - البتہ اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ میں اصل حال پر مطلع کر دیتا - مگر آپ نے اسی روش پر چلنا چاہا

جس پر اپنی امت کے قاضیوں کو چلانا منظور تھا یعنی وہ ظاہری روائداد مقدمہ اور شہادت پر فیصلہ کر دیا کریں' اس حدیث میں جمہور علماء کے قول کی دلیل ہے کہ قاضی کے فیصلہ سے کوئی حرام حلال نہیں ہو جاتا- اور قاضی کی قضا صرف ظاہر نافذ ہوتی ہے نہ کہ باطنا یعنی فیما بینه و بین الله اور امام ابوحنیفہؒ نے اس حدیث کا اور اجماع کا خلاف کیا ہے)-

كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ- گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے-

اِمَّا مُقَطَّعَةً اَوْ مُنَجَّمَةً- قسط قسط کر کے (یہ راوی کا شک ہے کہ مقطعۃ کہا یا منجمۃ) یعنی تھوڑا تھوڑا یہ اقساط-

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ- تو نے اپنے یار کی گردن کاٹ ڈالی (اس کی تعریف کر کے مراد وہ تعریف ہے جو بیجا ہو' حد سے زیادہ ہو یا کسی دنیاوی غرض سے بہ طور خوشامد اور چاپلوسی کے ہو یا ایسا ہو کہ جسکی تعریف کی جاتی ہے اس کے مغرور ہو جانے کا اندیشہ ہو لیکن متقی اور پرہیزگار اور خداترس اور دیندار کی واجبی تعریف کرنا منع نہیں ہے اور کئی صحابہؓ سے منقول ہے مجمع البحار میں ہے کہ ایک شخص کے اعمال خیر کی تعریف کرنا اس نیت سے کہ دوسرے لوگوں کو بھی رغبت ہو اور خوشی کے ساتھ اعمال خیر بجالائیں جائز بلکہ مستحب ہے)-

يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ- نمازی کی نماز گدھا سامنے سے نکل جانے سے ٹوٹ جاتی ہے-

تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ- عورت کا سامنے سے نکل جانا بھی نماز کو توڑ ڈالتا ہے-

لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَادْرَأُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ- نماز کسی چیز کے سامنے سے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک تم سے ہو سکے سامنے نکلنے والے کو روکو (سامنے سے نکلنے نہ دو)-

اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَّ الْمُقَاطَعَةُ- ایک میعاد پر مال بیچنا اور مقاطعہ کرنا (یعنی مضاربت)

فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ- میں اٹھا اور میں نے اس مشک کا منہ کاٹ لیا (تا کہ بہ طور تبرک کے اس کو اپنے پاس رکھوں کیونکہ آں حضرتؐ کا دہن مبارک اس کو لگا تھا)-

فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُ فَمَهَا وَ حَفِظْتُهٗ فِيْ بَيْتِيْ- میں اس مشک کے دہانہ کی طرف گیا اس کو کاٹ لیا اور اپنے گھر میں رکھ چھوڑا (اس کو مریضوں کی شفاء کا آلہ بنایا)-

اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ دَابِرَهُمْ- یااللہ ان کی جڑ کاٹ ڈال-

اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ اَثَرَهٗ- یااللہ اس کا نشان میٹ دے (وہ زمین پر چل نہ سکے لنجا ہو کر پڑا رہے)-

تَقَاطَعَ مُكَاتَبَتَهَا بِالذَّهَبِ- اس کا خراج سونا ٹھہرایا-

قَطَعُوْا مَا اَصَابَهُ الْبَوْلُ- جس چیز میں پیشاب لگ جاتا' (کپڑے یا کھال میں) اس کو کاٹ ڈالتے (بنی اسرائیل میں یہی طہارت تھی جو نہایت سخت اور دشوار تھی- اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی کر دی کہ پانی سے دھونا کافی کر دیا)-

يَمُرُّ بِاَخِيْهِ وَ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ- شیطانی اونٹ وہ ہے کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے وہ چلنے سے عاجز ہو گیا ہے (بیمار ہو گیا ہے یا پاؤں میں درد ہے یا سواری کا جانور گر گیا ہے- مگر اس کو اپنے اونٹ پر سوار نہ کرے اور یوں ہی چھوڑ کر چل دے)-

يُقْطَعُ فِيْهَا بُعُوْثٌ- اس وقت مجاہدین کی ٹکڑیاں کٹ جائیں گی (دوسرے مسلمان ان کی مدد نہ کریں گے)-

قَطَعَ عَيْنًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ- مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا-

فَاَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا- ایک عورت مانگے پر چیز لے کر پھر مکر جاتی (اس طرح پرایا مال مار لیتی) آں حضرتؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا (اہل حدیث کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ عاریت لینے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آں حضرتؐ نے اس عورت کو ڈرانے کے لئے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا- مگر کاٹا نہ ہوگا)-

لَا يَمِيْنَ فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ- ناطہ کاٹنے میں قسم پوری نہ ہو گی (مثلاً کوئی قسم کھالے کہ اپنے باپ یا ماں سے بات نہ کروں گا تو ایسی قسم توڑ ڈالنا چاہئے- اسی طرح ہر گناہ کی بات پر جو قسم کھائے اس کو توڑ ڈالے اور کفارہ دیدے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيْرَانِ- تیری پناہ آگ کے کپڑوں سے (جو دوزخیوں کو پہنائے جائیں گے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ- تیری پناہ ان گناہوں سے جو امید قطع کر دیتے ہیں (جن کی وجہ سے آدمی

مغفرت کی امید نہیں رہتی)۔

قَطِیْعَه - بغداد کا ایک محلہ جو خلیفہ منصور عباسی نے لوگوں کو آباد کرنے کو دیا تھا۔

خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمَ وَاَقْطَعَهُ الدُّنْیَا قَطِیْعَةً - اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور دنیا مقطعہ کے طور پر ان کو دی۔

قَطَایِعُ الْمُلُوْكِ كُلُّهَا لِلْاِمَامِ - بادشاہوں کی ذاتی جائیدادیں (جیسے مقطعہ گاؤں برج قلعے وغیرہ) سب امام کو ملیں گے (یعنی جو مسلمانوں کا امام سالار لشکر ہو)۔

قَطَعَ عَلٰی یَدَیْهِ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِمِائَةِ انسان - قریب چار سو آدمیوں نے ان سے بیعت کی (ان کی امامت کے قائل ہوئے)۔

مِقْطَعٌ - کاٹنے کا آلہ (جیسے قینچی چھری چاقو وغیرہ)۔

اَرْضٌ مُّنْقَطِعَةٌ - وہ زمین جو آبادی سے دور اور الگ ہو

قُطَّاعُ الطَّرِیْقِ - ڈاکو، راہزن لوگ، بٹ مار۔

قَطْفٌ - چننا، جمع کرنا، جلدی سے اوچک لے جانا، کونچا مارنا۔

قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ - دیر میں چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلدی چلنا۔

تَقْطِیْفٌ بمعنی قطف ہے۔

اِقْطَافٌ - دیر میں چلنے والے جانور کا مالک ہونا، انگور کے کاٹنے کا وقت آ جانا (جیسے اقتطاف) چننا، اوچک لے جانا، خلاصہ لینا۔

قُطَافَه - جو انگور زمین پر گر جائیں۔

وَكَانَ جَمَلِیْ فِیْهِ قِطَافٌ - میرا اونٹ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیز چلتا تھا۔

عَلٰی جَمَلٍ لِّیْ قُطُوْفٍ - میں اپنے اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں چلتا تھا (صحاح میں ہے قطوف وہ جانور جو سست چلتا ہو)۔

اِنَّهٗ رَكِبَ عَلٰی فَرَسٍ لِّاَبِیْ طَلْحَةَ یَقْطَفُ - آنحضرتؐ ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست اور مٹھا تھا۔

اَقْطَفَ الْقَوْمُ دَابَّةَ اَمِیْرِهِمْ - لوگ اپنے سردار کے جانور کی چال چل رہے تھے (اپنے جانوروں کو اس کے جانور کے پیچھے چلا رہے تھے)۔

كَانَ قَطُوْفًا - وہ جانور سست تھا۔

یَجْتَمِعُ النَّفَرُ عَلَی الْقِطْفِ فَیُشْبِعُهُمْ - کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے (سب مل کر اس میں سے کھائیں گے وہ سب کا پیٹ بھر دے گا)۔

قِطْفٌ - بہ کسرۂ قاف خوشہ (بعض نے بہ فتحہ قاف روایت کیا ہے - اس کی جمع قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ ہے)

اَرٰی رُءُوْسًا قَدْ اَیْنَعَتْ وَ حَانَ قِطَافُهَا - (حجاج ظالم نے کہا) میں چند سر دیکھتا ہوں جو پک گئے ہیں ان کے کاٹنے کا وقت آ پہنچا ہے۔

یَقْذِفُوْنَ فِیْهِ مِنَ الْقَطِیْفِ - اس میں کٹا ہوا میوہ ڈال رہے ہیں (ایک روایت میں یُذِیْقُوْنَ فِیْهِ مِنَ الْقَطِیْفِ ہے)۔

بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا - اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ۔

اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا - میں ایک خوشہ لے لوں۔

تَعِسَ عَبْدُ الْقَطِیْفَةِ - چادر کا بندہ تباہ ہوا۔

(قطیفہ وہ کملی جس کا حاشیہ ہو - مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دنیا کی طمع سے نیک کام کرے یعنی بندہ شکم اور رکابی مذہب ہو)۔

جُعِلَ فِیْ قَبْرِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ - آنحضرتؐ کی قبر شریف میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی (وہ چادر آپ کے غلام شقران نے بچھا دی تھی انہوں نے کہا اب مجھ کو یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس چادر کو دوسرا کوئی شخص اوڑھے - علماء نے کہا کہ یہ امر خاص آنحضرتؐ کے لئے تھا اور دوسرے کسی کے لئے قبر میں کپڑا بچھانا یا تکیہ رکھنا مکروہ ہے)۔

تَحْتَهٗ قَطِیْفَةٌ فَدَكِیَّةٌ - آپ کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی۔

قُطَیْفٌ - بصرہ کے عقب میں چند مواضع ہیں۔

قَطْلٌ - کاٹنا گردن مارنا۔

تَقْطِیْلٌ - کاٹنا۔

تَقَطُّلٌ - کٹ جانا۔

قَطْمٌ - دانت کاٹنا۔

قَطْمٌ - جماع کی خواہش ہونا -

قَطَامِ - ایک عورت کا نام ہے -

قَطَامِیُّ - باز -

قَطِیْمَۃَ - بدمزہ دودھ' مٹھی بھرا ناج -

مِقْطَمٌ - پنجہ -

قَطَنٌ - جھکنا -

قُطُوْنٌ - اقامت کرنا' رہنا' خدمت کرنا -

تَقْطِیْنٌ - ٹھہرانا' بدبودار ہونا -

قُطْنٌ یا قُطُنٌ - روئی -

قَطَنَ عَبْدَ اللّٰہِ دِرْھَمٌ - عبداللہ کو ایک درم (روزانہ) کافی ہے (درم ۵ کلدار کا ہوتا ہے) -

قَالَتْ اُمُّہٗ لَمَّا حَمَلَتْ بِہٖ وَاللّٰہِ مَا مَا وَجَدْتُہٗ فِیْ قَطَنٍ وَّ لَا ثُنَّۃٍ - جب حضرت آمنہ کو آنحضرتؐ کا حمل رہا تو وہ کہنے لگیں خدا کی قسم مجھ کو کچھ بوجھ معلوم نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں (قطن پیٹھ کا نیچے کا حصہ اور ثنہ پیٹ کا نیچے کا حصہ) -

حَتّٰی اٰتِیَ عَارِیَ الْجَاعِرَ جِیْ وَالْقَطِنِ - یہاں تک کہ میں سینہ اور پیڑو کھلا ننگا ہو کر آؤں گا (بعض نے کہا' صحیح قطن ہے بہ کسرہ طا جو جمع ہے قطنہ کی یعنی دونوں رانوں کا درمیانی مقام) -

حَتّٰی کُنْتُ قَطِنَ النَّارِ - (حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا میں آتش پرست تھا اور آگ کی پوجا کیا کرتا تھا) یہاں تک کہ آگ کا مجاور بن گیا (یعنی آتش خانہ کا خادم اور متولی' ایک روایت میں قطن النار یہ جمع ہے قاطن کی یعنی آگ میں رہنے والا - یا مفرد ہے بمعنی قاطن جیسے فرط بمعنی فارط ہے) -

نَحْنُ قَطِیْنُ اللّٰہِ - ہم اللہ کے حرم کے رہنے والے ہیں (یعنی مکہ معظمہ کے) -

فَاِنِّیْ قَطِیْنُ الْبَیْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ - میں بیت اللہ کا رہنے والا ہوں حرمت والے مقاموں کے پاس -

کَانَ یَاْخُذُ مِنَ الْقَطْنِیَّۃِ الْعُشْرَ - حضرت عمرؓ دالوں میں سے دسواں حصہ زکوۃ کا لیا کرتے تھے جیسے مونگ' مسور' چنا' لوبیا' ماش وغیرہ سے' ان سب میں سے عشر وصول کرتے) -

یَقْطِیْنٌ - کدو یا ہر بیل والا درخت یا انجیر یا موز (اور ابو علی بن یقطین اور علی بن یقطین شیعہ راویوں میں سے ہیں) -

قَطْوٌ - دیر میں چلنا بھاری ہو کر -

قَطَا - مشہور پرندہ ہے -

تَقَطِّیْ - دیر لگانا -

اِقْطِیْطَاءٌ - چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنا یا خوشی اور ہلکے پن کے ساتھ -

قَطَوَانٌ - کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے (اسی کی طرف منسوب ہے عَبَاءٌ قَطَوَانِیَّۃٌ قطوان کی عبا) -

قُطَیٌّ - تصغیر ہے قطا کی -

لَیْسَ قَطَا مِثْلَ قُطَیٍّ - (یہ ایک مثل ہے) یعنی چھوٹے بڑے برابر نہیں ہیں -

ھُوَ اَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا - وہ قطا سے زیادہ رستہ پہچاننے والا ہے (کہتے ہیں یہ پرندہ کوسوں پانی کی تلاش میں نکل جاتا ہے پھر اپنے گھونسلے میں چلا آتا ہے اور اپنے چوزے کو پانی پلاتا ہے) -

ھُوَ اَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا - وہ قطا سے زیادہ سچا ہے (قطا وہیں رہتا ہے جہاں پانی اور گھانس ہو' تو اس کی آواز سے عرب لوگ پہچان لیتے ہیں کہ یہاں پانی ہے عرب لوگ اسکو صدوق بھی کہتے ہیں) -

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ فِیْ ھٰذَا الْوَادِیْ مُحْرِمًا بَیْنَ قَطَوَانِیَّتَیْنِ - جیسے میں حضرت موسیٰ کو اس میدان میں دیکھ رہا ہوں وہ دو سفید قطوان کی چادروں میں احرام باندھے ہوئے جا رہے تھے دوسری روایت میں ہے کہ لبیک پکارتے ہوئے جا رہے ہیں) -

تَحَارُ فِیْہِ الْقَطَا - وہاں قطا حیران رہ جاتا ہے (حالانکہ قطا سب پرندوں سے زیادہ اپنا گھونسلہ پہچانتا ہے اور کوسوں کی مسافت پر جا کر پھر وہاں سے چلا آتا ہے راستہ نہیں بھولتا) -

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ - جو شخص قطا کے گھونسلے کے برابر مسجد بنائے -

بابُ القاف مع الغینْ

قَعْبٌ - پیالہ - (اس کی جمع اَقْعَبٌ اور قِعَابٌ اور قِعَبَۃٌ ہے) -

قَعْبُ الْکَلَامِ - کلام کی تہہ -

قَعِيبٌ - عدد کثیر -

تَقْعِيبٌ - قبہ دار کرنا' بات کو حلق سے نکالنا -

قَاعِبٌ - چلانے والا بھیڑیا -

فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ - ایک لکڑی کے پیالہ میں دودھ دوہا -

قَعْبَرِيٌّ - بدخلق' بخیل' بے موت' سخت مزاج -

اِنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَهْلُ النَّارِ قَالَ كُلُّ شَدِيْدٍ قَعْبَرِيٍّ - ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ دوزخی کون ہوگا؟ فرمایا ہر ایک بدمزاج قعبری - (لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ قعبری کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو اپنے بال بچوں عزیزوں دوستوں پر سختی کرتا ہو - ہروی نے کہا میں نے ازہری سے قعبری کے معنی پوچھے - انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں زمخشری نے کہا شاید یہ عبقری کا قلب ہے - عرب لوگ کہتے ہیں رجل عبقری اور ظلم عبقری یعنی سخت آدمی اور سخت ظلم اور کلام عرب میں قلب بہت شائع ہے) -

قَعْدَةٌ - ایک بار بیٹھنا بیٹھنے میں جتنی جگہ لے اور سرین -

قُعُوْدٌ - مَقْعَدٌ - بیٹھنا یا کھڑے سے بیٹھ جانا' یا لیٹنے سے اور سجدہ سے بیٹھ جانا - بعض نے کہا قعود اوپر سے نیچے کی طرف اور جلوس نیچے سے اوپر کی طرف -

تَقْعِيْدٌ - خدمت کرنا خود محنت مزدوری کر کے کسی کو آرام سے بٹھا رکھنا -

مُقَاعَدَةٌ - ساتھ بیٹھنا -

اِقْعَادٌ - کھڑا کرنا' بٹھانا -

اُقْعِدَ فُلَانٌ - وہ معذور ہوگیا (چل پھر نہیں سکتا) -

تَقَعُّدٌ - کسی کا کام کرنا' دیر لگانا' اور چھوڑ کر بیٹھ جانا -

اِقْتِعَادٌ - رات دن جانور پر سواری کرنا -

قَاعِدَةُ الْبِلَادِ - پائے تخت -

نَهٰى اَنْ يُّقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ - قبر پر بیٹھنے یا پاخانہ پھرنے سے منع فرمایا (بعض نے کہا میت کا احترام اور ادب منظور ہے اس لئے قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس میں میت کی تذلیل اور توہین ہے - دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ نے ایک شخص کو قبر پر ٹیکا دیئے دیکھا تو فرمایا' صاحب قبر کو ایذا مت دے - مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے قعود سے اس حدیث میں یہی مراد لیا ہے کہ اس پر پاخانہ یا پیشاب کرنا - کیونکہ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آپ قبر پر بیٹھتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اس کو جس طرح اس پر تکیہ دینے کو حرام رکھا ہے اسی طرح قبر کو گچ سے بنانا بھی ناجائز رکھا ہے) -

اُتِيَ بِامْرَاَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِيْ فِيْ حَائِطِ سَعْدٍ - ایک عورت کو آنحضرتؐ کے پاس لے کر آئے اس نے زنا کرایا تھا - آپ نے پوچھا تو نے کس سے زنا کرایا ہے؟ وہ بولی اس اپاہج (معذور) سے جو سعد کے باغ میں رہتا ہے -

لَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَ شَرِيْبَهٗ وَ قَعِيْدَهٗ - اس کو یہ امر اس کے ساتھ کھانے اور پینے اور بیٹھنے سے نہ روکے -

اِنَّا مَعْشَرُ النِّسَاءِ مَحْصُوْرَاتٌ قَوَاعِدُ بُيُوْتِكُمْ وَ حَوَامِلُ اَوْلَادِكُمْ - ہم عورتیں ہیں جو روکی گئی ہیں' محلوں میں رکھی گئی ہیں - گھروں میں بیٹھنے والیاں تمہاری اولاد کو اٹھانے والیاں (نہایہ میں ہے کہ قواعد اگر قاعد کی جمع ہو تو اس سے مراد بوڑھی عورتیں ہیں - اگر قاعدہ کی جمع ہو تو رواسم فاعل ہے قعود سے یعنی بیٹھنے والی) -

كَيْفَ تَرَوْنَ قَوَاعِدَهَا وَ بَوَاسِقَهَا - تم لوگ ابر کے نیچے کے چوڑے ٹکڑوں کو اور اوپر کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو کیسے دیکھ رہے ہو (ابر کے نیچے کے ٹکڑوں کو قواعد عورتوں سے تشبیہ دی جو ایک مقام میں تھمی رہتی ہیں) -

اَبُوْ سُلَيْمَانَ وَ رِيْشُ الْمُقْعَدِ وَ ضَالَّةٌ مِثْلُ الْجَحِيْمِ الْمُوْقَدِ - میں ابوسلیمان ہوں میرے پاس وہ تیر ہیں جن میں مقعد نے پر لگایا ہے ان کو تراشا ہے اور بیہ کی لکڑی ہے جو سلگتے ہوئے جہنم کی طرح ہے -

مُقْعَدْ یا مُعْقَد - ایک شخص کا نام ہے جو تیر سازی میں کمال رکھتا تھا اور بیر کی لکڑی سے تیر بنائے جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ میرے پاس جنگ کا عمدہ سامان موجود ہے پھر میں کیوں جنگ نہ کروں - بعض نے کہا مقعد کرگس کے پٹھے کو کہتے ہیں اس کا پر نہایت عمدہ ہوتا ہے) -

مِنَ النَّاسِ مَنْ يُذِلُّهُ الشَّيْطَانُ كَمَا يُذِلُّ الرَّجُلُ قَعُوْدَهُ- بعض آدمی ایسے ہیں جن کو شیطان اس طرح رام کر لیتا ہے (اپنا تابعدار بنالیتا ہے) جیسے آدمی اپنی سواری اور بوجھ کے اونٹ کو یا نوجوان اونٹ کو سدھالیتا ہے (قعود اونٹ کا پاٹھا (پٹھا) جو سواری کے لائق ہو جائے دو برس سے چھ برس تک کا' پھر اس کو جمل کہتے ہیں)-

لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ اَذَلَّ مِنْ قَعُوْدٍ كُلُّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِ اَرْغَاهُ- آدمی اس وقت تک متقی اور پرہیز گار نہیں ہوتا جب تک سواری کے اونٹ سے زیادہ نرم اور رام نہ ہو جائے' جو شخص اس پر چڑھ بیٹھے وہ آواز کرنے لگتا ہے (اونٹ کا قاعدہ ہے جب وہ مغلوب اور رام ہو جاتا ہے تو آواز کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ تقوے اور پرہیز گاری اس وقت پوری ہوتی ہے جب آدمی غرور اور سرکشی اور شیخی کو بالکل چھوڑ دے اور سواری اور لدو اونٹ کی طرح ہر شخص سے عاجزی اور فروتنی کرے اگر وہ زیادتی کرے تب بھی صبر اور تحمل سے کام لے)-

جَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ- ایک گنوار نوجوان نر اونٹ پر سوار ہو کر آیا (اس کا اونٹ دوڑ میں قصوا سے آگے نکل گیا (جو آں حضرتؐ کی سواری کی اونٹنی تھی یہ امر صحابہ پر شاق ہوا)-

اِقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ- انہوں نے بیت اللہ کو حضرت ابراہیم کے پایوں سے کم کر دیا (یعنی چھوٹا کر دیا اور حطیم کو باہر چھوڑ دیا)-

قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيْضِ- حیض سے ناامید ہو گئی ہوں (یعنی بوڑھی ہوں)-

تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بِالْمَقَاعِدِ- حضرت عثمانؓ نے مقاعد میں وضو کیا ("مقاعد" وہ دوکانیں جو حضرت عثمان کے گھر کے پاس تھیں- بعض نے کہا سیڑھیاں' بعض نے کہا' "مقاعد" مسجد کے پاس ایک مقام تھا- جہاں لوگ حاجت یا طہارت کے لئے بیٹھا کرتے تھے)-

وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ- وہ مقاعد میں بیٹھے تھے-

ذُو الْقَعْدَةِ- مشہور مہینہ ہے (بہ فتحۂ قاف اور بکسرۂ قاف بھی منقول ہے)-

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ- شیطان آدمیوں کے پاخانوں میں کھیلتا رہتا ہے (وہاں اکثر موجود رہتا ہے کیونکہ وہاں ذکر الٰہی نہیں ہوتا تو لوگوں کا کشف ستر کراتا ہے کبھی کپڑا یا بدن نجس کرا دیتا ہے غرض طرح طرح کے فساد کرتا ہے- بعض نے کہا مقاعد سے آدمیوں کی سرین مراد ہے' شیطان اس سے کھیلتا ہے)-

مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ- بہشت یا دوزخ میں اپنا ٹھکانا-

لَا يَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ- آنحضرتؐ فرض نماز ادا کرنے کے بعد اس جگہ نہیں بیٹھتے مگر اتنی دیر میں اللهم انت السلام و منك السلام تبارك و تعاليت يا ذاالجلال والاكرام فرماتے (یہ اس نماز میں ہے جس کے بعد سنتیں ہوتی ہیں- جیسے فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز- کیونکہ طلوع آفتاب تک اسی جگہ بیٹھا رہنا منقول ہے اور عصر اور فجر کے بعد ذکر الٰہی مستحب ہے-)

مترجم کہتا ہے کہ آنحضرتؐ کی اکثر عادت شریف یہ تھی کہ فرض ادا کرنے کے بعد اس جگہ سے سرک جاتے اگر کچھ ٹھہرتے بھی تو اتنا جتنی دیر میں اللهم انت السلام اخیر تک کہیں اب یہ جو ہمارے زمانہ میں ناواقفوں اور کم علم والوں نے التزام کر لیا ہے کہ فرض پڑھ چکنے کے بعد دیر تک وہیں بیٹھے رہتے ہیں اور لمبی لمبی دعائیں ہاتھ اٹھا کر کیا کرتے ہیں یہ سنت کے موافق نہیں ہے-

يُرَدُّ قَعِيْدُهُمْ عَلٰى سَرَايَاهُمْ- مجاہدین میں جو لوگ پیچھے بیٹھے ہوں وہ اپنی ٹکڑیوں سے بلائے جائیں گے' (لوٹ کے مال میں ان کو بھی حصہ ملے گا- کیونکہ اگرچہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے مگر مجاہدین کے مددگار تھے)-

اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ- جب تو نماز میں بیٹھے (یعنی سلام سے پہلے) تو اللہ کی تعریف کر (التحیات پڑھ) پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر' اپنا مطلب مانگ (جو تیرا جی چاہے وہ دعا کر خود دنیا سے متعلق ہو یا دین سے)-

اِنَّمَا يَقْعُدُ لَكَ وَ لِاَ صُحَابِكَ وَ اَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَقَدْ فَرَغَ مِنْهُمْ - (امام محمد باقر نے زرارہ بن اعین سے فرمایا جو آپ کے اصحاب میں تھا) شیطان تیرے اور تیرے یاروں کے لئے رستہ پر بیٹھتا ہے (گمراہ کرنے کے لئے) دوسروں سے تو فارغ ہو چکا-

اَلْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ قَعَدْنَ عَنِ النِّكَاحِ - قرآن شریف میں جو القواعد من النساء آیا ہے اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کو اب نکاح کی خواہش نہیں (کیونکہ بوڑھی ہو گئیں اب ان کو کوئی پسند نہیں کرتا)-

مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَلَهٗ اُذُنَانِ عَلٰى اِحْدٰهُمَا مَلَكٌ مُّرْشِدٌ وَ عَلَى الْاُخْرٰى شَيْطَانٌ مُّفْتِنٌ هٰذَا يَاْمُرُهٗ وَ هٰذَا يَزْجُرُهٗ وَ هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ - یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا داہنے اور بائیں ایک ایک بیٹھا ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دل میں دو کان ہیں ایک کان پر تو ایک فرشتہ ہے جو اچھا رستہ بتلاتا ہے دوسرے کان پر ایک شیطان ہے جو بہکاتا ہے- شیطان کہتا ہے یہ برا کام کر ڈال- فرشتہ اس کو ڈانٹتا ہے منع کرتا ہے (کہ برے کام کا انجام برا ہے)-

قَعِيْدُ الْقَبْرِ مُنْكَرٌ وَّ نَكِيْرٌ - قبر میں ساتھ بیٹھنے والے منکر اور نکیر دو فرشتے ہیں (جو ہر آدمی سے سوالات کرتے ہیں)-

اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ يُقْعِدَانِهٖ - جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ دونوں فرشتے (منکر و نکیر) اس کو بٹھاتے ہیں (یعنی حقیقتاً بٹھاتے ہیں تاویل کی ضرورت نہیں یا اس مردے کو برزخ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بٹھایا گیا' گو دوسرے دنیا میں رہنے والوں کو اس کا بیٹھنا معلوم نہ ہو- بعض نے کہا بٹھانے سے یہ مراد ہے کہ اس کو ہوشیار کرتے ہیں - اب جو شخص پانی ڈوب جائے یا آگ میں جل جائے یا جانور کے پیٹ میں چلا جائے' اس کی قبر وہیں ہے جہاں اس کے جسم کے اجزاء ہوں)-

اَرْهَفَ شَفْرَتَهٗ حَتّٰى قَعَدَتْ كَاَنَّهَا حَرْبَةٌ - چھری کو اتنا تیز کیا کہ وہ ایک ہتھیار کی طرح ہو گئی (قعدت بمعنی صارت ہے اور کبھی صار بھی بہ معنی قعدا آتا ہے)-

اَلْحَائِضُ تَقْعُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا - حیض والی عورت حیض کے دنوں میں نماز سے بیٹھ رہے' نماز روزہ نہ کرے)-

يَجُوْزُ الْمُقْعَدُ فِي الْعِتَاقِ - لنجا معذور بردہ آزاد کرنا کافی ہے یعنی کفارہ میں-

قَاعِدَةٌ - قانون' امر کلی' رسم و رواج-

قَعْرٌ - تہ تک اترنا کسی ظرف کا سب پانی پی جانا یا سب کھانا کھا لینا' پچھاڑنا' جڑ سے کاٹنا-

قَعَارَةٌ - گہرا ہونا-

تَقْعِيْرٌ - گہرا کرنا' حلق سے حروف نکالنا - چیخنا-

اِقْعَارٌ - گہرا کرنا-

تَقَعُّرٌ - گہرا ہونا-

اِنْقِعَارٌ - جڑ سے نکل جانا' گر جانا-

قَعْرٌ - تھل' بیڑا' تہہ-

قَعْرٌ - عقل-

اِنَّ رَجُلًا اِنْقَعَرَ عَنْ مَّالٍ لَّهٗ - ایک شخص اپنا مال چھوڑ کر مرا (ایک روایت میں تقعر ہے- معنی وہی ہیں)-

اِنَّ عُمَرَ لَقِيَ شَيْطَانًا فَصَارَعَهٗ فَقَعَرَهٗ - حضرت عمرؓ ایک شیطان سے بھڑ گئے' اس سے کشتی کی اس کو پچھاڑ دیا-

مِنْ قُعْرَةِ عَدْنٍ - عدن کے انتہائی مقام سے-

فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُّنْقَعِرَةٍ فَحَلَبَ فِيْهَا - ابوبکر صدیقؓ ایک گڈھے دار پتھر لے کر آئے اس میں دودھ دوہا (بعض نے کہا صحیح متقعرۃ ہے یعنی جوفدار)-

وَلَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ - نہ سمندر جو اس کی تہہ میں ہے-

جَلَسَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهٖ - ہمیشہ اپنے گھر میں رہنے لگا-

مَا فِيْ هٰذَا الْقَعْرِ مِثْلُهٗ - اس شہر میں اس جیسا کوئی نہیں ہے-

قَعْبٌ مِقْعَارٌ - زیادہ گہرا بڑا پیالہ-

اَلْقَعُوْرُ - گہرا کنواں-

قَعَسٌ - سینہ باہر نکلنا اور پشت اندر گھس جانا (اس کی ضد حدب ہے یعنی کبڑا پن)-

اِقْعَاسٌ - مالدار ہونا-

تَقَاعُسٌ - پیچھے ہٹنا (جیسے اقعنساس ہے)۔

اَقْعَسُ - پائیدار، مضبوط، لمبی رات، سر اور گردن جھکا ہوا اونٹ۔

اَقْعَسَانِ - ضمضم کے دونوں بیٹے - ایک کا نام "قعس" تھا ایک کا ہبیرہ (یہ تغلیب ہے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو عمرین کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ مَدَّيَدَهٗ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَتَقَاعَسَ عَنْهُ يَا تَقَعَّسَ عَنْهُ - آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا (ان سے بیعت لینے کو) انہوں نے ہاتھ پیچھے ہٹالیا۔

فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا - وہ اس خندق میں گرنے سے پیچھے ہٹی۔

حَتّٰى تَاْتِىَ فَتَيَاتٍ قُعْسًا - تو ایسی جوان عورتوں کو پائے گا جن کے سینے ابھرے ہوں گے (یہ جمع ہے قعساء کی - یعنی وہ عورت جس کا سینہ نکلا ہوا ہو)۔

اَبْغَضُ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاُقَيْعِسُ الذَّكَرِ - سب سے ناپسند بچوں میں ہم کو وہ بچہ ہوتا ہے جس کا ذکر باہر نکلا ہو۔

لَا يَنْبَغِىْ لِلَّذِىْ يُدْعٰى اِلٰى شَهَادَةٍ اَنْ يَّتَقَاعَسَ عَنْهَا - جو شخص گواہی دینے کے لئے بلایا جائے اس کو پیچھے ہٹنا نہیں چاہئے (بلکہ گواہی ادا کرنی چاہئے)۔

قَعْصٌ - ایسا مارنا کہ اسی جگہ مر جائے (فوراً مر جائے دیر

قُعِصَتِ الشَّاةُ - بکری کو قعاص کی بیماری ہو گئی (وہ ایک بیماری ہے جس سے بکری فوراً ہلاک ہو جاتی ہے یہ بیماری سینہ میں ہوتی ہے اور گردن کو توڑ دیتی ہے)۔

مَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدِ اسْتَوْجَبَ الْمَاٰبَ - جو شخص فوراً قتل کیا جائے (اس پر ایسی ضرب پڑے کہ فوراً اسی مقام میں ہلاک ہو جائے) تو اس نے اچھا لوٹنا لازم کر لیا (آخرت میں اس کی بازگشت عمدہ ہو گی)۔

كَانَ يَقْعَصُ الْخَيْلَ بِالرُّمْحِ قَعْصًا يَوْمَ الْجَمَلِ - حضرت زبیرؓ جنگ جمل میں گھوڑوں کو برچھ مار کر اسی جگہ گرا دیتے (مار ڈالتے)۔

اَقْعَصَ ابْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَهْلٍ - عفرا کے دونوں بیٹے (معاذ اور معوذ) نے ابوجہل کو وہیں مار گرادیا۔

مَوَتَانٌ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ - (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ) لوگوں میں ایسی موت پڑے گی جیسے بکریوں میں قعاص کی بیماری آتی ہے (ہزاروں لاکھوں مرنا شروع ہوں گے - جیسے قعاص کی بیماری میں شاذ و نادر کوئی بکری بچ رہتی ہے سب مر جاتی ہیں وہ بھی جلدی جلدی)۔

اَللّٰهُمَّ اَقْعِصِ الزُّبَيْرَ بِشَرِّ قِتْلَةٍ - یا اللہ زبیر کو بری طرح فوراً قتل کرادے (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور مجھ کو تو صحیح معلوم نہیں ہوئی کیونکہ آں حضرتؐ تو زبیرؓ کو بہت چاہتے تھے اپنا حواری فرماتے تھے وہ آپ کے اور خود حضرت علیؓ کے پھوپی زاد بھائی تھے اور خود حضرت علیؓ نے زبیرؓ کے قاتل سے فرمایا کہ تو دوزخی ہے اور حضرت زبیر جنگ جمل سے اس وقت لوٹ گئے جب حضرت علیؓ نے ان کو آں حضرتؐ کی حدیث یاد دلائی کہ تم ایک دن علی سے لڑو گے - اس کے بعد ابن جرموز نے ان کو غفلت میں سوتا پا کر شہید کیا رضی اللہ عنہ وغفرلہ)۔

مَنْ مَّاتَ قَعْصًا - جو شخص کسی مار سے فوراً مر جائے۔

مِقْعَصٌ اور مِقْعَاصٌ - شیر جو فوراً آدمی کو مار ڈالے۔

مَقْعُوْصٌ - جس کو قعاص کی بیماری ہو۔

اَلْقَعُوْصُ - وہ بکری جو دوہنے والے کو مارے اور دودہنے نہ دے۔

قَعْطٌ - نامرد ہونا، بزدل ہونا، زور سے چیخنا، سوکھ جانا، ہانک دینا، پچھاڑنا، زور سے جانور کو ہانکنا، باندھنا، غصہ ہونا، کھولنا، تنگ کرنا، ذلیل ہونا۔

تَقْعِيْطٌ - زور سے ہانکنا، فحش بکنا، تنگ کرنا۔

اِقْعَاطٌ - زور سے چیخنا، الگ ہو جانا، ذلیل کرنا، فحش بکنا۔

اِقْتِعَاطٌ - عمامہ باندھنا اور اس کو ٹھڈی کے نیچے نہ پھرانا (اگر ٹھڈی کے تلے لے جائے تو اس کو تَلَحِّی کہتے ہیں)۔

مِقْعَطٌ یا مِقْعَطَةٌ - پگڑی، عمامہ۔

نَهٰى عَنِ الْاِقْتِعَاطِ وَ اَمَرَ بِالتَّلَحِّىْ - آنحضرتؐ نے اقتعاط سے منع فرمایا اور تلحی کا حکم دیا (ان کی تفسیر اوپر گزر چکی - دوسری روایت میں ہے کہ اقتعاط شیطان کا عمامہ ہے (ہمارے زمانہ میں اکثر لوگ اقتعاط کیا کرتے ہیں اور اس حدیث سے

غافل ہیں- سنت یہ ہے کہ عمامہ کا ایک پھیر ٹھڈی کے تلے سے لے جائے)-

قَعْقَعَةٌ- آواز کرنا' خصوصا ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ' ہانکنا' گھمانا چلدینا' کوچ کرنا-

تَقَعْقُعٌ- اضطراب' حرکت' آواز کے ساتھ کوچ کرنا-

قَعْقَاعُ بْنُ شُوْرٍ- ایک شخص کا نام تھا جو بہت خوش صحبت یار باش تھا-

قُعَيْقِعَان- ایک پہاڑ کا نام ہے (یہ پہاڑ مکہ میں ہے جبل بوقبیس کے سامنے- قبیلہ جرہم جب وہاں لڑے تھے تو ان کے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ وہاں ہوئی تھی)-

اٰخُذُ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا- میں بہشت کے دروازہ کا کڑہ پکڑ کر ہلاؤں گا (کھٹکھٹاؤں گا دروازہ کھلوانے کو)-

شَرُّ النِّسَاءِ السَّلْفَعَةُ الَّتِيْ تُسْمَعُ لِاَسْنَانِهَا قَعْقَعَةٌ- بدترین عورت وہ ہے جو مردوں پر دلیر ہو (ان سے شرم و حیا نہ کرے زبان دراز ہو) اور اس کے دانتوں کی آواز سنا دے-

فَقَعْقَعُوْا لَكَ السِّلَاحَ فَطَارَ سِلَاحُكَ- انہوں نے اپنے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی تو تمہارے ہتھیار اڑ گئے-

قَعَاقِعُ- ہتھیاروں کی آوازیں اور بجلی کے کڑاکے-

اِذْ سَمِعْتُ قَعْقَعَةَ السِّلَاحِ- یکایک میں نے ہتھیاروں کے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی-

فَجِيئَ بِالصَّبِيِّ وَ نَفْسُهٗ تُقَعْقِعُ- اس بچہ کو لے کر آئے اس کا دم نکل رہا تھا (خرانٹہ جاری تھا)-

لَوْ لَا قَعْقَعَةُ الْبُرُدِ- اگر قاصدوں کی کھڑکھڑاہٹ نہ ہوتی-

مَنْ يَّجْتَمِعُ تَتَقَعْقَعُ عُمُدُهٗ- جہاں ملاپ ہوگا وہاں ایک دن پھوٹ بھی ہوگی جہاں شمار بہت ہوگا وہاں ایک دن کمی بھی ہو گی (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کمالے راز والے)-

مَا يُقَعْقَعُ لَهٗ بِالشِّنَانِ- وہ برچھے سے نہیں گھبراتا (یعنی دنیا کے حوادث سے پریشان نہیں ہوتا)-

طَرِيْقٌ قَعْقَاعٌ- دشوار گزار راستہ-

قَعْقَعٌ- ایک پرندہ ہے لمبی چونچ کا-

قَيْنُقَاع- ایک قبیلہ تھا مدینہ کے یہودیوں کا-

شِعَارُنَا يَوْمَ قَيْنُقَاعَ يَا رَبَّنَا لَا نَغْلِبَنَّكَ بنی قینقاع کی جنگ میں ہمارا شعار یاربنا لا نغلبنك تھا)-

قَعْنَبٌ- لومڑی-

قُعْنُبٌ- ٹیڑھی ناک-

قَعْنَبَةٌ- ناک کی کجی-

اَقْبَلْتُ مُجْرَمِزًّا احتّٰى اقْعَنْبَيْتُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَسَنِ- میں ہاتھ پاؤں سمیٹے ہوئے آیا اور حسن بصریؒ کے سامنے بیٹھ گیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر-

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ- حدیث کے مشہور امام ہیں-

قَعْوٌ- نر کا کونا مادہ پر (جیسے قعو ہے)-

قَعًا- ناک کا بانسہ اٹھا ہونا-

اِقْعَاءٌ- ٹیکا دیکر بیٹھنا یا سرین کے بل بیٹھنا رانوں کو اٹھا کر جیسے کتا بیٹھتا ہے (مجمع البحار میں ہے کہ اقعاء نماز میں یہ ہے کہ آدمی اپنے چوتڑ زمین پر لگا دے اور رانوں اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے کتے کی طرح- بعض نے کہا: اقعاء یہ ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان چوتڑ اپنی ایڑیوں پر رکھے پہلے قسم کا اقعاء نماز میں منع ہے بلکہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور دوسری قسم کا اقعاء جائز اور صحابہ سے ثابت ہے)-

نَهٰى عَنِ الْاِقْعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ يا نَهٰى اَنْ يُّقْعِيَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ- نماز میں اقعاء سے منع فرمایا:

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكَلَ مُقْعِيًا- آں حضرتؐ نے اقعاء کر کے کھانا کھایا (یعنی اکڑوں بیٹھ کر جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے- مطلب یہ ہے کہ آپ چار زانو بیٹھ کر آرام کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے تھے جیسے دنیا دار پرخواروں کی عادت ہے بلکہ اکڑوں بیٹھ کر جلدی سے کچھ کھا لیتے اور باقی عبادت اور ذکر الٰہی اور مہمات دین میں صرف کرتے)-

هِيَ السُّنَّةُ- اقعاء تو سنت ہے (یہاں وہی اقعاء مراد ہے کہ آدمی دونوں سجدوں کے درمیان اپنی سرین ایڑیوں پر رکھ کر بیٹھے یہ جائز ہے اور منع وہ اقعاء ہے جو پہلی قسم کا اوپر گزر چکا (یعنی کتے کی نشست)-

لَا تُقْعِ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ - دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء مت کر۔

یُؤْ خَذُ التَّمرُ فَیُنْقٰی وَ یُلْقٰی عَلَیْهِ الْقَعْوَةُ - نبیذ اس طرح بنائی جاتی ہے کہ کھجور کو صاف کر کے بھگوئیں اس پر دازی ڈالیں (جو ایک دانہ ہے بصرہ سے آتا ہے - ایک روایت میں ہے کہ دازی کھجور کا ثفل ہے)۔

باب القاف مع الفاء

قَفْأٌ - پانی برس کر زمین کی پیداوار خراب ہو جانا۔

قَفْحٌ - ناپسند کرنا' باز آنا۔

قَفْخٌ - مارنا۔

قُفَاخٌ - خوش خلق' چالاک عورت۔

قَفِیْخَة - ایک قسم کا کھانا جو کھجور اور چربی سے بنتا ہے۔

قَفْدٌ - کام کرنا' ہتھیلی سے چپت لگانا۔

قَفَدٌ - اقفد ہونا۔

اَقْفَدُ - جس کی گردن لٹکی ہوئی یا موٹی ہو' اور جو انگلیوں کی نوکوں پر چلے اس کی ایڑیاں زمین سے نہ لگیں۔

قَفَدَنِیْ قَفْدَةً - پیچھے سے ایک چپت مجھ کو لگایا' ہتھیلی پھیلا کر۔

قَفَدَانٌ - عطاء کا تھیلہ۔

قَفْوٌ - پیروی کرنا' پیچھے جانا۔

قَفْرٌ - کم ہونا' دبلا ہونا۔

تَقْفِیْرٌ - جمع کرنا۔

اِقْفَارٌ - پانی اور گھاس اور آدمیوں سے خالی ہونا' بھوکا ہونا' سالن نہ ہونا۔

قَفْرٌ - خالی' نہ آباد۔

تَقَفُّرٌ اور اِقْتِفَارٌ - پیروی کرنا' پیچھے جانا' چوس لینا۔

مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ فِیْهِ خَلٌّ - جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ سالن سے خالی نہیں ہے (کیونکہ سرکا ایک عمدہ سالن ہے روٹی اس سے لگا کر کھا سکتے ہیں)۔

قَفَارٌ - روکھا کھانا یعنی بغیر سالن کے۔

اَقْفَرَ الرَّجُلُ - اس نے روکھی روٹی کھائی۔

قِفَارٌ جمع ہے قَفْرٌ کی یعنی وہ مقامات جہاں نہ پانی ہو نہ چارہ نہ آبادی۔

مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِیْهِ خَلٌّ - جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہے۔

اَرْضٌ قَفْرٌ - وہ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ گھاس نہ درخت۔

فَاِنِّیْ لَمْ اٰتِهِمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَّ اَحْسِبُهُمْ مُّقْفِرِیْنَ - میں تین دن سے ان کے پاس نہیں آیا میں سمجھتا ہوں ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوگا۔

کَاَنَّكَ مُقْفِرٌ - ایک گنوار نے حضرت عمرؓ کے ساتھ کھانا کھایا - آپ نے اس سے فرمایا شاید تجھ کو کچھ میسر نہیں (تو فاقہ مست ہے)۔

سُئِلَ عَمَّنْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَقْتَفِرُ اَثَرَهٗ - ایک شخص جانور کو تیر مارے (وہ بھاگ جائے) یہ اس کے پیچھے لگے (اس کو ڈھونڈھنے کو)۔

ظَهَرَ قِبَلَنَا اُنَاسٌ یَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ یا یَقْتَفِرُوْنَ الْعِلْمَ - ہماری طرف کچھ لوگ ایسے نکلے ہیں جو علم کے پیچھے لگ گئے ہیں (ہر بات کو کھود کھود کر پوچھتے ہیں' اس کی حقیقت دریافت کرتے ہیں - ایک روایت میں یتقعرون)۔

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانُوْا یَجِدُوْنَ مُحَمَّدًا مَنْعُوْتًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرَاةِ وَاَنَّهٗ یَخْرُجُ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْقُرَی الْعَرَبِیَّةِ - بنی اسرائیل لوگ آنحضرت کے صفات توراۃ شریف میں اپنے پاس پاتے تھے اور یہ بھی ان میں تھا کہ آں حضرت عرب کی ایک بستی سے نکلیں گے۔

لَا یَسْجُدُ عَلَی الْقَفْرِ - قفر پر سجدہ نہ کرے (قفر سے یہاں مراد خراب قسم کا قیر ہے یعنی ڈامر تار کول بعض نے کہا قفر ایک روغن ہے اس کی بو ڈامر کی طرح ہوتی ہے)۔

قَفْزٌ - کودنا' مر جانا۔

تَقْفِیْزٌ - کدانا۔

تَقَفُّزٌ - نقش کرنا۔

تَقَافُزٌ - باہم کودنا۔

(یعنی اس کے موافق میری وفات کے بعد عمل کرو گے تو تم میں اختلاف پیدا نہ ہوگا اور راہ راست سے نہ بھٹکو گے- یہ حدیث القرطاس کہلاتی ہے)-

لَابَاْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِی الْحَمَّامِ وَبِكَتْبِ الرِّسَالَةِ- حمام میں قرآن شریف پڑھنا یا حدیث لکھنا منع نہیں ہے-

اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ- میں تیری کتاب یعنی قرآن یا تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا-

ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا كُتِبَ لَهٗ- پھر جو اس کی تقدیر میں لکھی ہے وہ نماز پڑھے (جمعہ کی فرض اور سنت)-

كَاتِبْ وَّكَانَ حُرًّا وَّ ظَلَمُوْهُ- (آنحضرتؐ نے سلمان فارسیؓ سے فرمایا) تم اپنے مالک سے کتابت کرلو (یعنی کچھ روپیہ باقساط اس سے ٹھہرالو جب اتنا روپیہ ادا کردو تو تم آزاد ہو جاؤ گے- حالانکہ حضرت سلمانؓ آزاد تھے مگر ظلم سے غلام بنائے گئے تھے)-

لَیْسَ یُحْسِنُ یَكْتُبُ فَكَتَبَ- حالانکہ آنحضرتؐ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپ نے لکھ دیا' یہ آپ کا ایک معجزہ تھا کیونکہ آپ اُمی تھے یعنی پڑھے لکھے نہ تھے اور حضرت علیؓ نے ادب اور تعظیم اور عشق پیغمبرؐ کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے رسول کا لفظ مٹانا گوارا نہ کیا حالانکہ آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ لکھ دیں)-

دَعَا الْاَنْصَارَ لِیَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَیْنِ- آپؐ نے انصاری لوگوں کو بلایا کہ بحرین کے ملک میں ان کو مقطعے دے کر سندیں لکھوادیں-

فَیُكْتَبُ عَمَلُهٗ- پھر اس بچے کا عمل لکھا جاتا ہے (کہ وہ دنیا میں آکر کیسے کیسے کام کرے گا اچھے یا برے حالانکہ تقدیر الٰہی میں روز ازل سے اس کے اعمال مقرر ہو چکے تھے مگر اس وقت فرشتہ کو وہ معلوم کرائے جاتے ہیں اور اس کو لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے)-

كَتَبَ فِی الذِّكْرِ كُلَّ شَیْءٍ- اللہ تعالیٰ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی ہے (اسی کے مطابق دنیا میں ظہور ہوتا ہے)-

كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ- اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی وہ اسی کے پاس ہے اس کے تخت پر- اس میں یہ ہے کہ میرا رحم وکرم میرے غضب پر غالب ہے (اس حدیث میں متاخرین متکلمین اور جہمیہ اور معتزلہ نے بےضرورت تاویل کی ہے اور اہل حدیث اس کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہیں)-

كَاتَبْتُ اُمَیَّةَ بْنَ خَلَفٍ- حضرت بلالؓ کہتے ہیں' میں نے امیہ بن خلف سے کتابت کی تھی (حضرت بلال اس کے غلام تھے- وہ مردود آپ کو سخت تکلیفیں دیا کرتا صرف اس وجہ سے کہ آپ مسلمان ہو گئے تھے آخر جنگ بدر میں خود بلالؓ کی شرکت سے واصل جہنم ہوا)-

فَكَتَبَ مَا قَتَلْنَا- یہود کے اس گروہ نے لکھا ہم نے اس کو قتل نہیں کیا-

اِنَّمَا اَنْتَ اَخِیْ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَ كِتَابِهٖ- (آنحضرتؐ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا جب انھوں نے کہا کہ عائشہؓ تو آپ کی بھتیجی ہے' آپ اس سے کیونکر نکاح کر سکتے ہیں؟) تم تو میرے دینی بھائی ہو اللہ کی کتاب کے موافق (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ نسبی بھائی نہیں ہو' تو تمہاری بیٹی میرے لئے درست ہے)-

كَتَبَ الْحَسَنَاتِ ثُمَّ بَیَّنَهَا- اللہ تعالیٰ نے نیک باتوں کو لکھا پھر ان کو بیان فرمایا (یعنی آنحضرتؐ کی زبان پر معلوم ہوا کہ حسن اور قبح شرعی ہیں نہ کہ عقلی)-

یُعَلِّمُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا یُعَلِّمُ الْكِتَابَ- آنحضرتؐ ان کلموں کو اس طرح سکھاتے تھے (اہتمام اور احتیاط کے ساتھ) جس طرح قرآن سکھاتے تھے-

لَمَّا اسْتُخْلِفَ الصِّدِّیْقُ كَتَبَ لَهٗ كِتَابَ الزَّكٰوةِ- جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے انسؓ کے لئے زکوٰۃ کی کتاب لکھ دی (جس میں زکوٰۃ کے مسائل اور نصابات اور مقادیر مذکور تھے)-

مَكْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ ك ف ر- دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ حرف لکھے ہوں گے (بہ قلم قدرت) ک' ف' ر (یعنی یہ کافر ہے مومن پر یہ حرف ظاہر ہو جائیں گے اور کافر اور شقی پر پوشیدہ رہیں گے- بعض نے کہا ان حروف کے لکھے ہونے سے یہ مراد ہے کہ مومن اس کا چہرہ دیکھتے ہی پہچان

لے گا کہ یہ وہی کافر ومردود دجال ہے جس کی نشانیاں آنحضرتؐ نے بیان فرما دی ہیں۔ اوّل تو وہ کانا ہوگا جو ایک بڑا عیب ہے۔ دوسرے کھاتا' پیتا' موتا' ہگتا ہوگا ایسا شخص خدا نہیں ہو سکتا' وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا)۔

فَيُكْتَبَانِ۔ پھر دونوں باتیں لکھی جاتی ہیں یعنی یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید۔

لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام جھوٹوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں وہ جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے)۔

حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا۔ کوئی آدمی ہمیشہ سچ کہنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام سچوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں سچا مشہور ہو جاتا ہے۔ مصنف لوگ کتابوں میں اس کو سچا لکھتے ہیں یا فرشتوں اور عالم بالا میں اس کا نام سچوں میں لکھا جاتا ہے یا مخلوق کے دلوں پر اس کی سچائی نقش ہو جاتی ہے' سب لوگ اس کو راست باز سمجھتے ہیں)۔

كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنانے سے پچاس ہزار (برس) پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھ دی (جو کچھ ہونے والا تھا وہ لوح محفوظ میں لکھ دیا یا پچاس ہزار برس سے ایک مدت دراز مراد ہے ورنہ آسمان زمین کے پیدا ہونے سے پہلے برس کا وجود کیونکر ہو سکتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ بِاَلْفَيْ عَامٍ اُنْزِلَتْ مِنْهُ اٰيَتَانِ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب یعنی لوح محفوظ زمین آسمان پیدا ہونے سے دو ہزار برس پہلے لکھی' اس میں سے دو آیتیں اتری ہیں (یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ لوح محفوظ سب ایک بار نہیں لکھی گئی۔ ممکن ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے ان کا لکھنا شروع کیا ہو اور دو ہزار برس پہلے بھی اس کا کوئی حصہ لکھا ہو' دوسرے یہ کہ پچاس ہزار یا دو ہزار برس سے اعداد اور شمار مراد نہیں ہیں بلکہ ایک مدت دراز مراد ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ۔ آنحضرتؐ ایک بار برآمد ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ میں ایک ایک کتاب تھی (ایک میں بہشتی لوگوں کے نام' ان کے باپ دادا اور قبیلوں کے نام مذکور تھے دوسری میں دوزخ والوں کے نام' ان کے باپ دادا قبیلوں کے ساتھ درج تھے (یہ کتابیں گویا آپ بہ طور کشف دیکھ رہے تھے اور ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے لکھ دیا ہے کہ کون بہشتی ہے کون دوزخی)۔

فِيْهَا يُكْتَبُ كُلُّ مَوْلُوْدٍ وَّ تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ۔ اس شب میں سال بھر تک جو لوگ پیدا ہونے والے ہیں' وہ لکھے جاتے ہیں (اسی طرح اس سال جو لوگ مرنے والے ہیں) ان کے اعمال بھی جو اس سال اٹھنے والے ہوتے ہیں' وہ بھی لکھے جاتے ہیں۔

كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلِ۔ (جو شخص کوئی وظیفہ پڑھتا ہے یا دوسرا کوئی نیک کام کرتا ہے لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکے تو) اس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا (جتنا اس کے کرنے میں لکھا جاتا تھا۔ اس لئے کہ وہ معذور ہے بیماری کی وجہ سے مجبور ہے اگر تندرست ہوتا تو ضرور اپنا معین وظیفہ پڑھتا یا وہ نیک کام کرتا)۔

كُتِبَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهٗ مِنَ الزِّنَا۔ ہر آدمی پر اس کے زنا کا حصہ لکھا گیا ہے (آنکھ ملی ہے' دل ملا ہے' شرمگاہ ملی ہے پورا زنا یہ ہے کہ آدمی اجنبی عورت سے جماع کرے اور اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ آنکھ سے بہ شہوت اجنبی عورت کو دیکھے یا دل میں اس کی طرف میلان پیدا ہو)۔

لَا اَتَطَهَّرُ اِلَّا صَلَّيْتُ مَا كَتَبَ اللّٰهُ۔ جب میں وضو کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جتنی نماز میری قسمت میں لکھی ہے اس کو ادا کرتا ہوں۔

اَلَا تُرِيْحُوْنَ الْكُتَّابَ۔ تم لکھنے والے فرشتوں کو آرام نہیں دیتے (برابر باتیں کئے جاتے ہو۔ یا اعتدال سے زیادہ عمل کرتے ہو لکھنے والے فرشتوں کو فرصت ہی نہیں ملتی' ان حدیث کا یہ مقصود ہے کہ کام میں اعتدال اور میانہ روی عمدہ بات ہے)۔

لَوْلَا مَامَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ۔ اگر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ نہ ہوا ہوتا (یعنی لعان کی آیت) تو میں

حدیث کو تمہارے کندھوں کے بیچ میں ڈال دوں گا (تم اس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے بھول نہ سکو گے ایک روایت میں بَیْنَ اَکْنَافِکُمْ ہے نون سے یعنی تمہارے مکانوں کے صحن اور اطراف میں ڈال دوں گا ہمیشہ تمہاری نظر اس پر پڑے گی (مطلب یہ ہے کہ خوب مشہور کروں گا بار بار سناؤں گا تاکہ تم تنگ ہو)۔

فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ - اس کو میری پیٹھ پر دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔

اَکَلَ عِنْدَهَا کَتْفًا - ان کے پاس آنحضرتؐ نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا۔

اَکَلَ کَتْفَ شَاةٍ وَّلَمْ یَتَوَضَّأْ - بکری کے کندھے کا گوشت کھایا پھر وضو نہیں کیا۔

کَتْکَتَةٌ - قہقہہ سے کم ہنسنا' آہستہ چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی سے (جیسے تَکَتْکُتٌ ہے)۔

کَتْلٌ - روک رکھنا' قید کرنا۔

کَتَلٌ - چپک جانا' لعاب دار ہونا۔

تَکْتِیْلٌ - گول پھرانا' جمع کرنا۔

مُکَاتَلَةٌ بمعنی مُقَاتَلَةٌ ہے۔

اِنْکِتَالٌ - گزر جانا۔

اُتِیَ بِمِکْتَلٍ مِّنْ تَمْرٍ - ایک تھیلہ کھجور کا آپ کے پاس لایا گیا۔

مِکْتَلٌ - وہ بورہ جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے (اس کی جمع مَکَاتِلُ ہے)۔

فَخَرَجُوْا بِمَسَاحِیْهِمْ وَ مَکَاتِلِهِمْ - یہودی لوگ اپنی پکاسین پھاوڑے اور تھیلے لے کر نکلے۔

وَارْمِ عَلٰی اَقْفَائِهِمْ - ان کی گدیوں پر آفت بھیج (یہ اَکْتَلُ سے ماخوذ ہے بمعنی مصیبت اور زمانہ کی سختی اور کَتَالٌ - بری گزران' خراب زندگی' بوجھ - ایک روایت میں بِمِنْکَلٍ ہے یعنی عذاب یہ نکال سے نکلا ہے)۔

کَانَ سُلَیْمَانُ یَصْنَعُ فِی الْمَکَاتِلِ - حضرت سلیمانؑ زنبیلیں بنایا کرتے تھے (باوجود یہ کہ ایسے بڑے بادشاہ تھے)۔

کَتْمٌ یا کِتْمَانٌ - چھپانا۔

کُتُوْمٌ - اونٹنی کا مِکْتَام یا کَتُوْم ہونا - یعنی وہ اونٹنی جو جفتی کے وقت اپنی دم اٹھائے نہ آواز کرے نہ اس کا حمل معلوم ہو۔

تَکْتِیْمٌ - چھپانا' خوب چھپانا۔

مُکَاتَمَةٌ - چھپانا۔

تَکَاتُمٌ - ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چھپانا۔

اِکْتِتَامٌ - چھپانا۔

اِسْتِکْتَامٌ - چھپانے کی درخواست کرنا۔

سِرٌّ کَاتِمٌ - پوشیدہ راز۔

کَتَمٌ اور کُتْمَانٌ - بسمہ (وسمہ)۔

کُنَّا نَمْتَشِطُ مَعَ اَسْمَاءَ قَبْلَ الْاِحْرَامِ وَ نَدَّهِنُ بِالْمَکْتُوْمَةِ - ہم لوگ اسماء بنت ابی بکرؓ کے ساتھ احرام سے پہلے کنگھی کرتے تھے اور تیل لگاتے۔

مَکْتُوْمَةٌ - وہ ایک سرخ تیل ہے جس میں عرب لوگ زعفران ملاتے ہیں' بعض نے کہا کَتَمْ ملاتے ہیں (یعنی وسمہ جس سے بالوں کو سیاہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ یَصْبَغُ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ - ابوبکر صدیقؓ مہندی اور وسمہ کا خضاب کرتے (یعنی صرف مہندی کا یا صرف وسمہ کا ورنہ دونوں کے ملانے سے سیاہ خضاب ہو جاتا ہے اور صحیح روایت میں اس کی ممانعت مذکور ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں بِالْحِنَّاءِ اَوِ الْکَتَمِ ہے - نہایہ میں ہے کہ تمام روایتوں میں باوجود اختلاف کے بِالْحِنَّاءِ وَ الْکَتَمِ ہے واو جمع کے ساتھ)۔

اِحْفِرْ تُکْتَمَ بَیْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ - عبدالمطلب کو (خواب میں) کہا گیا کہ تکتم یعنی زمزم کو اس مقام پر کھودو جہاں گوبر' لید' خون وغیرہ پڑا ہوا ہے (ہوا یہ تھا کہ زمزم کا کنواں قبیلۂ جرہم کے بعد پٹ پٹا کر بالکل چھپ گیا تھا جب عبدالمطلب کو خواب میں یہ بشارت ہوئی تو انھوں نے وہاں کھدوانا شروع کیا اور زمزم کا کنواں از سر نو تیار ہوا)۔

کَتُوْم - آنحضرتؐ کی کمان کا نام ہے کیونکہ تیر چلانے کے وقت وہ ہلکی آواز دیتی تھی۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلَجَامٍ

مِّنْ نَّارٍ - جو شخص علم دین کی کوئی بات (جو جانتا ہو) اس سے پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپائے تو قیامت کے دن آگ کی لگام اس کو پہنائی جائے گی (جب کوئی دین کا مسئلہ پوچھے اور وہ جانتا ہو تو اس کا چھپانا سخت گناہ ہے)-

لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ - (ابن عباسؓ نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ علم دین چھپانے والا میں ہو جاؤں گا (اور مواخذہ میں گرفتار ہوں گا) تو میں نجدہ حروری کے سوال کا جواب نہ لکھتا (اس سے خط و کتابت نہ کرتا کیونکہ وہ خارجی اور پکا بدعتی تھا)-

تُكْتَمُ - امام رضاؒ کی والدہ کا بھی نام تھا - امام موسیٰ کاظمؒ نے ان کا نام طاہرہ رکھا، جب امام رضاؒ ان کے پیٹ سے پیدا ہوئے-

مَكْتُوْم - آنحضرتؐ کے ایک گھوڑے کا بھی نام تھا-

اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْم - مشہور صحابی ہیں جو اذان دیا کرتے تھے آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے، ان کا نام عمرو یا عبداللہ تھا-

كَتَنٌ - چپک جانا، میلا کچیلا ہو جانا-

تَكْتِيْنٌ اور اِكْتِتَانٌ - چپکانا-

اِنَّكِ لَكُتُوْنٌ - تو تو چمٹ جانے والی ہے (جو تجھے ہاتھ لگاتا ہے تو اس کے گلے پڑ جاتی ہے- یہ كَتَنَ الْوَسَخُ سے نکلا ہے یعنی میل چپک گیا- نہایہ میں ہے کہ كَتَنٌ کہتے ہیں دیوار میں دھواں لگ جانے کو)-

كُتَانَةُ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں-

بابُ الكاف مع الثاء

كَثَاءٌ - پانی کے اوپر آ جانا، جھین اٹھنا، جھین لے لینا، ملائی جو دودھ پر جمے کھا لینا، سبزی کا بلند ہونا، لنبا ہونا-

كَثَاةُ اللَّبَنِ - دودھ کی بالائی یا چکنائی جو اوپر آ جاتی ہے-

كَثْبٌ - جمع کرنا، داخل ہونا، حملہ کرنا، کم ہونا، قریب ہونا، موقع دینا-

تَكْثِيْبٌ - کم ہونا-

مُكَاثَبَةٌ - نزدیک ہونا-

اِكْثَابٌ - کثبہ پلانا، نزدیک ہونا-

اِنْكِثَابٌ - جمع ہونا-

كُثَابٌ - بہت-

كَثْبَاءٌ - مٹی-

كَثِيْبٌ - ریتی کا ٹیلہ (ٹبہ)-

اِنْ اَكْثَبَكُمُ الْقَوْمُ فَانْبُلُوْهُمْ يَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ - یعنی جب کافر زور پر آ جائیں اور تمہارے نزدیک ہو جائیں، اس وقت ان پر تیر چلاؤ (تاکہ تیر اور نشانہ ضائع نہ جائے)-

وَظَنَّ رِجَالٌ اَنْ قَدْ اَكْثَبَتْ اَطْمَاعُهُمْ - کچھ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی طمع نزدیک آن پہنچی-

يَعْمَدُ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمُغِيْبَةِ فَيَخْدَعُهَا بِالْكُثْبَةِ - کوئی تم میں سے اس عورت کے پاس جاتا ہے، جس کا خاوند غائب ہوتا ہے پھر ایک تھوڑا سا دودھ یا کھانا دے کر اس کو مٹھار لیتا ہے (كُثْبَةٌ قلیل دودھ یا کھانا)-

فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً - میں نے تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے دوہا (کرمانی نے کہا كُثْبَه ایک بار جو دودھ دوہا جائے یا ایک پیالہ دودھ کا یا قلیل دودھ)-

يَمْنَحُ اَحَدُكُمُ الْكُثْبَةَ - کوئی تم میں سے تھوڑا دودھ کسی کو عطا کرتا ہے (دودھ پینے کا جانور مستعار دیتا ہے)-

كُنْتُ فِي الصُّفَّةِ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرِ عَجْوَةٍ فَكُثِبَ بَيْنَنَا وَقِيْلَ كُلُوْهُ وَلَا تُوَزِّعُوْهُ - میں مسجد کے سائبان میں رہا کرتا (جہاں مہاجرین کے فقرا اور محتاج لوگ رہا کرتے تھے) ایک بار آنحضرتؐ نے عجوہ کھجور ہم لوگوں کے لئے بھیجی (عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) وہ ہمارے سامنے ڈال دی گئی اور ہم سے یہ کہا گیا کہ اس کو کھاؤ لیکن بانٹو نہیں (تقسیم نہ کرو بلکہ سب مل کر کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے)-

جِئْتُ عَلِيًّا وَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَرَنْفُلٌ مَّكْثُوْبٌ - میں حضرت علیؓ کے پاس آیا لونگوں کا ایک ڈھیر ان کے پاس پڑا ہوا تھا-

ثَلٰثَةٌ عَلٰی کُثُبِ الْمِسْکِ یاعَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْکِ- تین آدمی (قیامت کے دن) مشک کے ٹیلوں پر بیٹھے ہوں گے-

عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ- (آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اگر میں بیت المقدس میں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰؑ کی قبر بتلا دیتا وہ) لال ریتی کے ٹیلہ کے پاس ہے-

خَلَقَ جُوْجُؤَ اٰدَمَ مِنْ کَثِیْبِ ضَرِیَّةٍ- آدمؑ کے سینہ کی ہڈیاں اللہ تعالیٰ نے ضریہ کی ریتی کے ٹیلہ سے بنائیں-

وَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا کَثِیْبًا مِّنْ رَّمْلٍ- اگرچہ ریتی کے ٹیلہ کے سوا اور کوئی آڑ نہ پائے (تو اسی کی آڑ میں حاجت پوری کرے- بہرحال پردہ پوشی جہاں تک ہو سکے ضروری ہے)-

یَضَعُوْنَ ثِیَابَهُمْ عَلٰی کَوَاثِبِ خُیُوْلِهِمْ- اپنے کپڑے گھوڑوں کے کواثب پر رکھ لیتے ہیں (یہ کاثبہ کی جمع ہے یعنی گھوڑے کا وہ مقام جو زین کے سامنے ہوتا ہے جہاں دونوں کندھے ملتے ہیں)-

ظَنَّتْ رِجَالٌ اَنْ قَدِ اکْتَثَبَتْ نُهَزُهَا- بعض لوگوں نے گمان کیا کہ ان کو مہلتیں مل گئیں (ان کی فرصتیں اکٹھا)

کَثٌّ- گھنی داڑھی والا-

کَثَاثَةٌ اور کُثُوْثَةٌ- گھنا پن' کثافت-

کَثَثٌ- غلیظ ہونا' دلدار ہونا' نکال پھینکنا-

اِکْثَاثٌ- داڑھی گھنی ہونا-

کَثَاثَاءُ- جس زمین میں خاک بہت ہو-

کَثُّ اللِّحْیَةِ- آنحضرتؐ کی صفت ہے یعنی گھنی داڑھی والے (نہایہ میں ہے کہ داڑھی کی کثاثت یہ ہے کہ باریک اور لمبی نہ ہو بلکہ اس میں کثافت اور دلدار پنا ہو)-

قَوْمٌ کَثٌّ- گھنی داڑھی والے لوگ-

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ فَقَالَ یَذْهَبُ مُحَمَّدٌ اِلٰی مَنْ اَخْرَجَهٗ مِنْ بِلَادِهٖ فَاَمَّا مَنْ لَّمْ یُخْرِجْهُ وَ کَانَ قُدُوْمُهٗ کَثَّ مَنْخَرِهٖ فَلَا یَغْشَاهُ- آنحضرتؐ عبداللہ بن ابی پر سے گزرے (جو پکا منافق تھا) تو کیا کہنے لگا محمدؐ تو ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں جنھوں نے ان کو نکالا (یعنی مکہ والوں کے پاس) اور جس نے ان کو نہیں نکالا بلکہ ان کے آنے سے اس کی ناک خاک آلودہ ہوگئی (اس نے اپنے آپ کو مراد لیا کیونکہ آنحضرتؐ کی تشریف آوری کی وجہ سے اس کو سرداری نہ مل سکی) اس کے پاس نہیں آتے- (کیوں آتے جب کہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ عبداللہ منافق ہے- یہ کِثْکِثْ سے نکلا ہے بمعنی خاک)-

کَثْرٌ- غالب ہونا کثرت میں-

کَثْرَةٌ- بہت ہونا-

تَکْثِیْرٌ- بہت کرنا-

مُکَاثَرَةٌ- کثرت میں غالب ہونا' کثرت مال اور اولاد کی وجہ سے اترانا' فخر کرنا-

اِکْثَارٌ- بہت کرنا بہت لانا' خوشہ نکالنا' بہت ہونا-

تَکَثُّرٌ- کثرت ظاہر کرنا' بہ تکلف دوسرے کے مال کو بہت جان کر اوروں سے بے پرواہ ہونا-

تَکَاثُرٌ- ایک دوسرے پر کثرت جتانا' فخر کرنا-

اِسْتِکْثَارٌ- بہت جاننا-

کَاثِرٌ- بہت-

کِثَار اور کُثَار- جماعت اور کثیر-

کَثْرٌ اور کَثَرٌ- کھجور کا گابھا-

کُثْرٌ اور کِثْرٌ- بہت ہونا (ضد ہے قُلٌّ اور قِلٌّ کی)-

کُثْرٰی- ایک بت تھا-

لَاقَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا کَثَرٍ- میوے کے چرانے میں یا کھجور کا گابھہ چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا-

کَثَرٌ- کھجور کا گابھہ جو سفید سفید نکلتا ہے' اس کو کھاتے ہیں (بعض نے کہا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے)-

نِعْمَ الْمَالُ اَرْبَعُوْنَ وَالْکُثْرُ سِتُّوْنَ- چالیس کے شمار میں مال اچھا ہے اور ساٹھ کا شمار ہو تو بہت ہے-

اِنَّکُمْ لَمَعَ خَلِیْقَتَیْنِ مَا کَانَتَا مَعَ شَیْءٍ اِلَّا کَثَّرَتَاهُ- تم دو خصلتوں کے ساتھ ہو یہ دونوں جس کے ساتھ ہوں گی اس پر غالب آئیں گی کثرت میں (عرب لوگ کہتے ہیں: کَاثَرْتُهٗ فَکَثَرْتُهٗ- میرا اس کا کثرت میں مقابلہ ہوا- آخر میں زیادہ نکلا (کثرت میں غالب آیا)-

مَا رَاَیْنَا مَکْثُوْرًا اَجْرَاَ مَقْدَمًا مِّنْهُ- جناب امام حسینؓ

ایک پایہ کی طرف بلایا جاؤں (صرف اسی کی ضیافت ہو) تو میں قبول کرلوں گا۔

مَا یَنْضُجُوْنَ کُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ ضَرْعٌ وَّلَا زَرْعٌ۔ان کے پاس تو بکری کا ایک پایہ بھی پکانے کو نہیں نہ دودھ والے جانور ہیں نہ کھیتی ہے۔

لَكَانَ النَّاسُ كَرَعَةً كَكَرَعَةِ طَالُوْتَ۔(حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف کی فرمایا ابوبکرؓ اپنا اسلام کھولتے تھے اور میں چھپاتا تھا قریش کے لوگ مجھ کو حقیر جانتے لیکن ابوبکرؓ اپنی پوری عزت کراتے خدا کی قسم اگر حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اسلام کا دین دونوں جانب (مشرق و مغرب میں) نہ پھیلتا) اور لوگ اس طرح دین کے مخالف ہو جاتے جیسے طالوت کے ساتھیوں نے طالوت کی مخالفت کی اور منہ لگا کر پانی پینے لگے (ایک بارگی پانی پر گر پڑے اور خوب پانی پی لیا)۔

كَرْكَدَنٌ۔ گینڈا جو مشہور جانور ہے۔

كَرْكَرَةٌ۔ کئی بار لوٹانا' قاہ قاہ کر کے ہنسنا' قہقہہ مارنا' پھر جانا' شکست پانا' چیخنا' جمع کرنا' دفع کرنا' روک رکھنا' گھمانا' گول پھرانا' پیسنا (نہایہ میں ہے کہ كَرْكَرَة وہ آواز ہے جو آدمی اپنے پیٹ میں لوٹاتا ہے)۔

تَكَرْكُرٌ۔ ہوا میں گر پڑنا' لوٹ آنا' متردد ہونا۔

كِرْكِرَةٌ۔ لوگوں کی ایک جماعت (اس کی جمع كَرَاكِرُ ہے)۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ تَضَيَّفُوْا اَبَا الْهَيْثَمِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ مَا عِنْدَكِ قَالَتْ شَعِيْرٌ قَالَ فَكَرْكِرِیْ۔آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ابو الہیثمؓ انصاری کی ضیافت میں گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کی بیوی سے پوچھا' تمہارے پاس کیا کھانا ہے اس نے کہا جو ہیں۔فرمایا تو پیس (یعنی جو کو چکی میں پیس کر آٹا بنا)۔

وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ۔ اور جو کے کچھ دانے پیسے۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ وَكَانَ بِهَا الطَّاعُوْنُ فَكَرْكَرَ عَنْ ذٰلِكَ۔حضرت عمرؓ جب شام کے ملک میں پہنچے تو سنا کہ وہاں طاعون ہے۔ یہ سن کر آپ لوٹ آئے (کیونکہ جہاں طاعون پلیگ ہو وہاں جانا منع ہے اور اگر وہاں رہتا ہو تو وہاں سے بھاگنا بھی منع ہے مگر ایک گھر سے دوسرے گھر میں یا وہی جنگل اور صحرا میں جا کر رہ جانا منع نہیں ہے بلکہ قاعدۂ طبی اور شرعی اسی کو مقتضی ہے)۔

تَكَرْكَرَ النَّاسُ عَنْهُ۔لوگ اس کے پاس لوٹ گئے۔

مَنْ ضَحِكَ حَتّٰى يُكَرْكِرَ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ۔ جو شخص نماز میں قاہ قاہ کر کے ہنسے (قہقہہ لگا کر) تو وہ وضو بھی دوبارہ کر لے اور نماز کو بھی دوبارہ پڑھے (یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ جابرؓ کا قول ہے)۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَعِيْرِ تَكُوْنُ بِكِرْكِرَتِهٖ نُكْتَةٌ مِّنْ جَرَبٍ۔کیا تم نے اونٹ کو نہیں دیکھا' اس کے کرکرے پٹھے میں (جو بیٹھنے میں زمین سے لگتا ہے) ایک کھجلی کا نقطہ ہوتا ہے (نہایہ میں ہے کہ كِرْكِرَہ اونٹ کا زور جو بیٹھنے میں زمین سے لگتا ہے اور وہ کسی قدر اس کے جسم سے اٹھا ہوتا ہے' روئی کی طرح۔ اس کی جمع كَرَاكِرُ ہے)۔

مَا اَجْهَلُ عَنْ كَرَاكِرَ وَ اَسْنِمَةٍ۔ میں کراکر اور کوہانوں کو نہیں چھوڑتا (کیونکہ اونٹ میں ان کا گوشت نہایت مزے دار ہوتا ہے)۔

عَطَاؤُكُمْ لِلضَّارِبِيْنَ رِقَابَكُمْ وَنُدْعٰى اِذَا مَا كَانَ حَزُّ الْكَرَاكِرِ۔تم ان لوگوں کو دیتے ہو (ان سے سلوک کرتے ہو) جو تمہاری گردنیں مارتے ہیں اور ہم اس وقت بلائے جاتے ہیں جب کراکر کاٹے جاتے ہیں (اونٹ کو جب ایسی بیماری ہوتی ہے کہ سیدھا بیٹھ نہیں سکتا تو اس کا کرکرہ کاٹ کر ایک رگ اس کی نکال کر اس کو داغ دیتے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ آرام اور راحت کے وقت تو ہم کو پوچھتے تک نہیں دشمنوں سے سلوک کرتے ہو اور جب سخت وقت آتا ہے تو ہم کو بلاتے ہو کیونکہ ہم جنگ کا فن جانتے ہیں' لڑائی بھڑائی میں کامل ہیں)۔

مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هٰذَا الْكُرْكُوْرِ۔ تجھے اس گہری وادی سے کیا چیز روکتی ہے؟

مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ اِنِّي اَحْتَسِبُ خُطَايَ - مجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ میرے گھر کی طنابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لگی ہوں (یعنی میرا گھر آپ کے گھر سے ملا ہوا ہو) میں تو اپنے قدموں کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں (یعنی دور سے مسجد آنے کا)۔

مِمَّنْ عَثَرَ بِطُنُبِ فُسْطَاطٍ - جو کوئی خیمہ کی طناب میں اٹک کر پھسلا۔

اَطْنِبُوْا فِي الْكَلَامِ وَاَطْنِبُوا السَّيْرَ - گفتگو میں مبالغہ کرو اور چلنے میں (عرب لوگ کہتے ہیں اَطْنَبَتِ الرِّيْحُ - جب گرد وغبار کے ساتھ تیز ہوا چلے)۔

اِذَا ثَبَتَ الْعَمُوْدُ نَفَعَتِ الْاَطْنَابُ وَالْاَوْتَادُ - جب ڈیرے کے بیچ کا ستون جما ہوا رہے تو طنابیں اور میخیں کام دیتی ہیں (اگر بیچ کا ستون ہی ہلتا رہے یا اکھڑ جائے تو پھر طنابیں اور میخیں اور پردے کیا کام آتے ہیں وہ سب بیکار ہوں گے گر جائیں گے)۔

طُنْبُوْرٌ - طنبورہ جو ایک مشہور باجا ہے (یعنی ستار)۔

طَنْجَة - ایک مشہور شہر ہے شمالی افریقہ میں آبنائے جبل طارق کے پاس - اس کے شمال میں بحر اور قیانوس اور جنوب میں ملک مغرب ہے - مشہور بندرگاہ ہے۔

طَنَفٌ - تہمت لگنا۔

طَنَافَةٌ اور طُنُوْفَةٌ اور طَنَفٌ - باطن خراب ہونا، بدنیتی اور کور باطنی۔

تَطْنِيْفٌ - تہمت لگانا۔

اِطْنَافٌ - زاہد اور متنفر کرنا۔

تَطَنُّفٌ - ڈھانپ لینا، کسی قوم پر پہنچ کر اسے گھیر لینا۔

طَنِفٌ - جس پر تہمت لگائی گئی ہے یعنی متہم اور جو کم خوراک ہو اور بد باطن۔

طَنْفٌ یا طُنُفٌ - چھجہ، پہاڑ کی چوٹی، کانس، مہتابی۔

كَانَ سُنَّتُهُمْ اِذَا تَرَهَّبَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ ثُمَّ طُنِّفَ بِالْفُجُوْرِ لَمْ يَقْبَلُوْا مِنْهُ اِلَّا الْقَتْلَ - کوئی بدکاری کرتا (زنا، لواطت وغیرہ) تو اس کو قتل ہی کر ڈالتے (اس سے کم کوئی سزا نہ دیتے کیونکہ درویش بن کر اور لوگوں میں اپنا تقویٰ اور پرہیزگاری جتا کر پھر بدکاری کرنا یا غیر عورت پر دست درازی کرنا انتہا درجہ کی بے ایمانی اور بدمعاشی ہے)۔

طَنْفَسَةٌ - خوش خلقی کے بعد بدخلق ہو جانا، بہت کپڑے پہننا۔

طَنْفَسَةَ اور طِنِفِسَة اور طُنْفُسَة اور طِنْفَسَة اور طَنْفِسَة بچھونا، کپڑا، بوریا، جس کا عرض ایک ہاتھ کا ہو (نہایہ میں ہے کہ طنفسہ وہ بچھونا جس کا سرا باریک ہو یعنی حاشیہ دار اس کی جمع طنافس ہے)۔

عَلٰى طَنْفَسَةٍ خَضْرَاءَ عَلٰى كَبِدِ الْبَحْرِ - ایک سبز کملی پر دریا کے بیچ و بیچ۔

اَرٰى طَنْفَسَةً - میں ایک حاشیہ دار کملی دیکھتا ہوں۔

كَانَ اَبِيْ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ يَحْمِلُهَا عَلَى الطِّنْفِسَةِ - میرے باپ ایک سجدہ گاہ، جائے نماز (چھوٹے بوریئے) پر (جس پر منہ اور دونوں ہاتھ آتے) نماز پڑھتے اس کو کملی یا چادر پر بچھا لیتے۔

طَفَسٌ - میل کچیل۔

رَجُلٌ طَفِسٌ - میلا کچیلا آدمی۔

طَنٌّ یا طَنِيْنٌ - آواز مکھی یا ناقوس کی آواز دینا، بھنبھنانا، بجنا، مرجانا۔

تَطْنِيْنٌ - آواز دینا۔

اِطْنَانٌ - کاٹ ڈالنا۔

طَنٌّ - تازہ، سرخ، پختہ، شیریں کھجور۔

طُنٌّ - بدن، آدمی کا جسم۔

اَلطُّنِّيّ - بڑے ڈیل ڈول کا آدمی۔

قَصِيْدَةٌ طَنَّانَةٌ - بڑا مشہور و معروف قصیدہ۔

ضَرَبَهُ فَاَطَنَّ قَحْفَهُ - حضرت علیؓ نے اس کو ایسی مار لگائی کہ اس کے کھوپری میں سے آواز نکلی - (یعنی ہڈی کٹنے کی)۔

طَنِيْن - سخت چیز کی آواز جیسے گھنٹے وغیرہ کی۔

صَمَدْتُ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَاَبِيْ جَهْلٍ فَلَمَّا اَمْكَنَنِيْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ وَضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً اَطْنَنْتُ قَدَمَهُ بِنِصْفِ سَاقِهٖ

فَوَاللّٰهِ مَا اُشَبِّهُهَا حِيْنَ طَاحَتْ اِلَّا النَّوَاةَ تَطِيْحُ مِنْ مِرْضَخَةِ النَّوٰی- (معاذ بن جموحؓ کہتے ہیں) بدر کے دن میں ابوجہل کے طرف لپکا جب مجھ کو موقع ملا تو میں نے اس پر حملہ کیا اور ایک ضرب ایسی لگائی کہ اس کا پاؤں کٹ کر گرا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گٹھلی موسلی کے تلے سے اڑ جاتی ہے- (مِرْضَخَةٌ گٹھلی پھوڑنے کا آلہ)-

فَمَنْ تَطُنُّ- تم کس پر گمان کرتے ہو- (ایک روایت میں ظائے معجمہ سے منقول ہے جیسا آگے آئے گا)-

لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَطُنُّ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ- حضرت علیؓ پر حضرت عثمانؓ کے قتل کا کسی کو گمان نہ تھا (بلکہ آپ نے تو حضرت عثمانؓ کے بچانے کی جہاں تک ہو سکا کوشش کی)-

طَنْي- درخت کے پھل بیچنا' خریدنا' بدکاری کرنا' بدکاری پر قائم رہنا' بچھو کے زہر سے اچھا ہو جانا-

تَطْنِيَةٌ- علاج کرنا' داغ دینا-

اِطْنَاءٌ- بدکاری کیے جانا' زہر کا قاتل ہونا-

عَمِدْتُ اِلٰی سَمٍّ لَّا يُطْنِيْ- میں نے ایسا زہر لیا جو باقی نہیں رکھتا جس سے کوئی بچ نہیں سکتا (یعنی سم قاتل زہر ہلاہل)- (عرب لوگ کہتے ہیں رَمَاهُ اللّٰهُ بِاَفْعًى لَّا تُطْنِيْ- اللہ تعالیٰ اس کو ایسے سانپ سے ڈسوائے جو زندہ نہیں چھوڑتا (اس کا کاٹا ہوا بچ نہیں سکتا)-

باب الطاء مع الواو

طُوْبٌ- پکی اینٹ' توپ-

طُوْبْجِی- توپ چلانے والا' گولنداز-

طُوْبٰی- بہشت کا نام ہے یا بہشت کے ایک درخت کا جو بہت بڑا ہے-

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ- اسلام کا دین غربت کے ساتھ شروع ہوا (پہلے غریب غریب لوگ کمزور مسلمان ہوئے تھے) اور پھر (ایک زمانہ میں) ایسا ہی غریب ہو جائے گا (غریبوں میں دین رہ جائے گا امیر اور مالدار لوگ دین کی پروا نہ کریں گے) تو غریبوں کے واسطے طوبیٰ ہے (یعنی بہشت ہے یا طوبیٰ سے خوشی اور مبارکباد مراد ہے جیسے اگلی حدیث میں ہے طُوْبٰی لِلشَّامِ لِاَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا- شام کے رہنے والوں کو خوشی ہو کیونکہ فرشتے اپنے پر اس پر پھیلائے ہوئے ہیں)-[1]

طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّا يَرَانِيْ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار یہ فرمایا' مبارکبادی ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا (اور پھر مجھ پر ایمان لایا' میری نبوت کی تصدیق کی)-

طَوْحٌ- ہلاک ہونا یا ہلاکت کے قریب ہونا' پریشان سرگرداں پھرنا' بےقصد نکل جانا' نشانہ پر نہ پڑنا-

تَطْوِيْحٌ- گمراہ کرنا' ادھر ادھر لے جانا' لکڑی سے مارنا' ایسے ملک میں بھیجنا جہاں سے پھر نہ آ سکے' ہوا میں ڈال دینا-

طَوَّحَ بِهٖ- اس کو ایسے میدان میں بھیجا جہاں ہلاکت ہے-

طَوَّحَتْهُ الطَّوَائِحُ- اس کو آفتوں نے پھینک مارا-

طَوَّحَتْ بِيْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ- مجھ کو زمانہ کے حادثوں نے ادھر ادھر پھینک مارا-

مَطَاحَةٌ- پھینک مارنے کا مقام (اس کی جمع مَطَاوِح ہے)-

فَمَارُئِيَ مَوْطِنٌ اَكْثَرُ قِحْفًا سَاقِطًا وَّكَفًّا طَائِحَةً- جنگ یرموک سے زیادہ کسی مقام میں گری ہوئی کھوپڑیاں اور کٹے ہوئے پنجے نہیں دیکھے (یعنی اس جنگ میں بہت کثرت سے لوگ مارے گئے)-

طَوْدٌ- ثابت رہنا' جمے رہنا-

---

[1] یا یہ معنی ہیں کہ اسلام پردیسیوں کی سی حالت میں شروع ہوا اور اس کی پھر یہی حالت ہو جائے گی یعنی اجنبی کی طرح ہو جائے گا- ہزاروں میں چند ہی ایمان والے ہوں گے جو پردیسیوں کی طرح ہوں گے- سو ان پردیسیوں کو مبارکباد ہو- (م)

استقبال کرو)۔

مَكَارِمُ الْاَخْلَاقِ۔ عمدہ اخلاق (جس سے پیغمبر موصوف ہوتے ہیں یقین، قناعت، صبر، شکر، حلم، حسن خلق، سخاوت، غیرت، شجاعت، مروت۔)

اِمْتَحِنُوْا اَنْفُسَكُمْ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَاِنْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَاحْمَدُ واللّٰهَ وَ اِلَّا تَكُنْ فِيْكُمْ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ وَارْغَبُوْا اِلَيْهِ فِيْهَا۔ اپنے نفسوں کو جانچو، ان میں عمدہ اخلاق (دسوں جو اوپر بیان ہوئے) اگر موجود ہوں تو اللہ کا شکر کرو، اگر نہ ہوں تو اللہ سے سوال کرو، اس سے التجا کرو (وہ ایسے اخلاق تم کو عنایت فرمائے)۔

سُئِلَ عَنْ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَقَالَ الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلَةُ مَنْ قَطَعَكَ وَ اِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ۔ آپ سے پوچھا گیا عمدہ اخلاق کیا ہیں؟ فرمایا جو شخص تجھ پر ظلم و زیادتی کرے اس کو معاف کر دینا، جو تجھ سے ناطہ توڑے اس سے ناطہ جوڑنا، جو تجھ کو محروم کرے تیرا حق نہ دے اس کو دینا، سچی بات کہنا اگرچہ خود تیرے خلاف ہو (تجھ کو اس سے نقصان پہنچے)۔

اِبْنَةُ الْكَرْمِ۔ انگوری شراب۔

دَارُ الْكَرَامَةِ۔ بہشت کیونکہ وہ عزت اور خاطر داری کا گھر ہے (جیسے دَارُ الْمُقَامَةِ اور دَارُ الْاِرْتِحَالِ دنیا کو کہتے ہیں)۔

كِرَانٌ۔ عود، چنگ جو مشہور باجے ہیں۔

فَغَنَّتْهُ الْكَرِيْنَةُ۔ ستار بجانے والی نے ان کو گانا سنایا۔ (یعنی حضرت حمزہؓ کو)۔

كَرِيْنَه۔ گانے والی۔

كَرْنَفَةٌ۔ کاٹنا، مارنا۔

كِرْنَاف یا كُرْنَاف۔ شاخوں کی جڑیں جو ڈالی میں کاٹنے کے بعد رہ جاتی ہیں (اس کی جمع كَرَانِيْف ہے)۔

فَاَتٰى بِقِرْبَتِهٖ نَخْلَةً فَعَلَّقَهَا بِكُرْنَافَةٍ۔ اس کو جڑ میں لٹکا دیا جو شاخ میں نکلی رہتی ہے۔

وَلَا كُرْنَافَةَ وَلَا سَعَفَةَ۔ نہ جڑ ہے نہ شاخ۔

اِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعَفُهَا وَ كَرَانِيْفُهَا اَشَاجِعُ تَنْهَشُهٗ۔ اس کی شاخیں اور جڑیں قیامت کے دن اژدہے بن کر اس کو ڈسیں گی۔

وَالْقُرْاٰنُ فِي الْكَرَانِيْفِ۔ اس وقت تک قرآن کھجور کی ڈالیوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی جب تک مصحفوں میں قرآن جمع نہیں کیا گیا تھا)۔

كَرْهٌ یا كُرْهٌ یا كَرَاهَةٌ یا كَرَاهِيَةٌ یا مَكْرَهَةٌ۔ ناپسند کرنا، برا جاننا، بدصورت ہونا۔

تَكْرِيْهٌ۔ کسی کو مکروہ کر دینا۔

اِكْرَاهٌ۔ زبردستی کرنا، زور سے ایک کام پر مجبور کرنا۔

تَكَرُّهٌ اور تَكَارُهٌ۔ برا جاننا۔

اِسْتِكْرَاهٌ۔ کسی چیز کو برا ماننا، مکروہ جاننا۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ۔ باوجود تکلیف اور مشقت کے وضو پورا کرنا (اچھی طرح اعضا کو دھونا، مثلاً سردی کی شدت پانی کی کمی یا گرانی یا اعضاء کی بیماری میں۔ نووی نے کہا پانی گرم کرنے سے ثواب میں..... کمی نہ ہوگی۔ طیبی نے کہا وضو کا پورا کرنا یہ ہے کہ اچھی طرح ہر عضو کو دھوئے اور کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے اور تین تین بار دھوئے)۔

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔ بہشت ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس پر شاق ہیں (نفس ان کو ناپسند کرتا ہے جیسے عبادات کا سنت کے موافق بجا لانا گناہوں سے باز رہنا، غصہ پی جانا، خطا معاف کر دینا۔) اور دوزخ نفس کی خواہشوں سے گھری ہوئی ہے (یعنی وہ خواہشیں جو شرع کے خلاف ہیں۔ مثلاً زنا، چوری، خیانت، حرام کاری، شراب خواری، سود خواری، رشوت خواری، جھوٹ، غیبت، بہتان، خلاف وعدگی وغیرہ)۔

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ۔ میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے خواہ وہ ہم کو پسند ہو یا ناپسند ہو (ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے یا ہر حالت میں خوشی ہو یا ناخوشی آپ کے ساتھ رہیں گے)۔

هٰذَا يَوْمٌ اَللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ۔ یہ یعنی ذی الحجہ کا دسواں

دن ایسا دن ہے جس میں گوشت مشکل سے ملتا ہے (کیونکہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں، جانوروں کی قلت ہوتی ہے، بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کے لئے جانور کاٹنا کوئی پسند نہیں کرتا بلکہ قربانی کے لئے جو عبادت ہے کاٹتے ہیں- صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے یعنی اَللّٰحْمُ فِیْهِ مَکْرُوْهٌ- لیکن صحیح بخاری کی روایت میں یَشْتَهِی فِیْهِ اللّٰحْمَ ہے اس کا مطلب صاف ہے یعنی اس دن سب کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے- میں کہتا ہوں صحیح مسلم کی روایت کا بھی مطلب صاف ہوسکتا ہے یعنی اس دن چونکہ سب لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور گوشت کی کثرت ہوتی ہے تو گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے کوئی اس کو پسند نہیں کرتا- مجمع البحار میں ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں لَحَمٌ بہ فتحہ حا ہے یعنی وہ دن جس میں گوشت کی خواہش رہنا (اس طرح کی قربانی نہ کریں، اور سب گھر والے گوشت کے مشتاق رہیں) برا سمجھا جاتا ہے ایک روایت میں مکروہ کے بدلے مَقْرُوْمٌ ہے تو یہ صحیح بخاری کے موافق ہو جائے گا- یعنی اس دن گوشت کی خواہش ہوتی ہے)-

خَلَقَ الْمَکْرُوْهَ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ- اللہ تعالیٰ نے بری چیزیں (جیسے ظلمت اور تاریکی نجس اور گندے حیوانات) منگل کے دن پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا (نور سے خیر مراد ہے یعنی سب بہتر اور پاکیزہ چیزیں)-

رَجُلٌ کَرِیْهُ الْمِرْاٰةِ- ایک بدصورت کریہ منظر مرد-

سُئِلَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِهَهَا- آنحضرتؐ سے کئی باتیں پوچھی گئیں آپ نے یہ پوچھنا ناپسند کیا (کیونکہ بلا ضرورت پوچھنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے- کبھی پوچھنے کی وجہ سے ایک چیز حرام ہو جاتی ہے اگر نہ پوچھتے تو معاف رہتی)-

کَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَیْنَا- آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم اکتا جائیں (ہر روز وعظ سنتے سنتے)-

کَرَاهِیَةُ الدَّوَاءِ الْمَرِیْضَ- جیسے بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے-

فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّهٗ کَرِهَهَا- (جابرؓ کہتے ہیں میں آنحضرتؐ کے دروازے پر آیا- آپ نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں) آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں گویا آپ نے ایسا کہنا ناپسند فرمایا (چونکہ یہ جواب بے کار ہے بجائے میں ہوں کے اپنا نام بیان کرنا چاہئے)-

یَکْرَهُ ابْنُ عُمَرَ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ ثُمَّ یَجْلِسُ مَکَانَهٗ- عبداللہ بن عمرؓ اس کو برا جانتے تھے کہ کوئی شخص (اپنی جگہ چھوڑ کر جہاں وہ بیٹھا ہو) اٹھ کھڑا ہو اور پھر وہ اس جگہ بیٹھ جائیں (کیونکہ وہ اس نے شرم یا خوف سے ایسا کیا ہو اور اس کا دل نہ چاہتا ہو)-

یَکْرَهُ الْغُلَّ- آنحضرتؐ خواب میں یہ دیکھنا کہ گلے میں طوق پڑا ہے برا جانتے تھے (اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے- بیڑی کی تعبیر یہ ہے کہ شریعت کی پابندی کرے گا لیکن گلے میں طوق کافروں کی صفت ہے جیسے قرآن میں ہے اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ)-

کَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا- آنحضرتؐ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا مکروہ جانتے تھے (کیونکہ شاید آنکھ نہ کھلے اور عشاء کی نماز فوت ہو جائے)-

کَانَ یَکْرَهُ الْحَدِیْثَ بَعْدَهَا- عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرتے رہنا (ادھر ادھر کی گپ شپ دنیا کی باتیں حکایتیں اور نقلیں قصے کہانیاں بیان کرنا جیسے بعض دنیا داروں کی عادت ہے) آپ مکروہ جانتے تھے (کیونکہ عشاء کی نماز عبادت ہے اور سونا گویا ایک طرح کی موت ہے تو بہتر یہ ہے کہ موت عبادت پر ہو اور خاتمہ بالخیر ہو- دوسرے جب عشاء کی نماز کے بعد بات چیت اور لغویات میں مصروف رہے گا تو احتمال ہے کہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے بلکہ صبح کی نماز بھی شاید فوت ہو جائے)-

فَاِنَّهٗ لَا مُکْرِهَ لَهٗ یالَا مَکْرَهَ لَهٗ- (تم میں سے جب کوئی دعا کرے تو قطعی طور سے کرے- یعنی یوں عرض کرے یا اللہ! ایسا کر دے ویسا کر دے- یوں نہ کہے اگر تو چاہے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا (کل کام اس کی مشیت ہی سے ہوتے ہیں پھر مشیت کا ذکر کرنا بے فائدہ ہے دوسرے یہ کہ مشیت کے ذکر کرنے میں بندے کا استغناء معلوم ہوتا ہے اور یہ

لَا نَسْتَطِيْعُ اِلَّا اَنْ نَفْرَحَ - ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ مال دولت دنیا کے سامان زینت پر خوشی نہ کریں-

مُسْلِمِيْنَ طَائِعِيْنَ - مسلمان' بخوشی تابعدار-

لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ - اس وقت تو مجھ کو یہ ممکن نہیں کہ کچھ آیتیں قرآن کی یاد کرلوں (کیونکہ نماز کا وقت آن پہنچا ہے اتنی جلدی کیونکر قرآن یاد ہو سکے گا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا کوئی حصہ میں ایسا یاد نہیں کر سکتا جس کو وظیفہ کے طور پر رات دن پڑھتا رہوں)-

تَطَاوَعَا - دونوں متفق رہو' اختلاف نہ کرو-

مُنْطَاعٌ لِذٰلِكَ - اس کا تابعدار-

لَوْ اَطَاعَ اللّٰهُ النَّاسَ فِي النَّاسِ لَمْ يَكُنْ نَاسٌ - اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی خواہش لوگوں کے باب میں مان لیتا تو پھر (دنیا میں) لوگ ہی نہ رہتے (سب فنا ہو جاتے دنیا ویران ہو جاتی کیونکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تباہی کی خواہش رکھتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ لَا تُطِعْ فِيْنَا مُسَافِرًا - یا اللہ کسی مسافر کی دعا ہمارے باب میں مت قبول فرما-

لَكَ مِطْوَاعًا - اپنا تابعدار بنا دے-

قَالَ الْبَصْرِيُّ لِاَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ النَّاسُ مَجْبُوْرُوْنَ قَالَ لَوْ كَانُوْا مَجْبُوْرِيْنَ لَكَانُوْا مَعْذُوْرِيْنَ قَالَ فَفَوَّضَ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَمَا هُمْ قَالَ عَلِمَ مِنْهُمْ فِعْلًا فَجَعَلَ فِيْهِمْ اٰلَةَ الْفِعْلِ فَاِذَا فَعَلُوْا كَانُوْا مَعَ الْفِعْلِ مُسْتَطِيْعِيْنَ - بصری نے امام جعفر صادق سے پوچھا کیا لوگ مجبور ہیں (جیسے جبریہ مذہب والوں کا قول ہے) فرمایا اگر مجبور ہوتے تو پھر بالکل معذور ہوتے (اور عذاب محض ظلم ہوتا) بصری نے کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں کا ان کو مختار کر دیا ہے (جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے) فرمایا نہیں بصری نے کہا پھر کیا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں (ازل سے) یہ تھا کہ فلاں شخص فلاں کام کرے گا تو اس فعل کا سامان اسی میں پیدا کر دیا اس لئے فعل کے وقت وہ قادر ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فعل سے ذرا پہلے بلکہ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندے میں استطاعت پیدا کر دیتا ہے اور استطاعت کے ساتھ وہ فعل کرتا ہے اس لئے ثواب اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے)-

مترجم کہتا ہے کہ یہ مسئلہ قدر کا ہے جس کا سمجھنا نہایت دقیق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے ذرا سے ہیر پھیر میں آدمی گمراہ ہو جاتا ہے اس لئے تقدیر پر ایمان لانا اور اس میں زیادہ کھوج اور بحث نہ کرنا یہی طریقہ اسلام ہے-

مَنْ اَطَاعَ رَجُلًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَبَدَهٗ - جس نے گناہ کے کام میں کسی کی پیروی کی اس نے اس کی پرستش کی (یہ مضمون قرآن میں بھی ہے وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ - یعنی اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو تم مشرک ہو گئے کیونکہ اس نے اس کو اللہ اور اس کے رسول پر مقدم سمجھا اللہ اور رسول نے تو اس کام سے منع فرمایا تھا لیکن اس نے ان کی ممانعت کا خیال نہ کیا اور اپنے گرو یا پیر یا مرشد کی بات مانی گویا اس نے شرک کیا-)

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِطَوَاعِيَتِيْ اِيَّاكَ وَطَوَاعِيَتِيْ رَسُوْلَكَ - یا اللہ مجھ پر اپنا اور اپنے پیغمبر کا تابعدار بنا کر رحم فرما-

طَوْفٌ - پاخانے کے لئے جانا' اردگرد پھرنا (جیسے طَوَافٌ اور طَوَفَانٌ ہے)- ملکوں کی سیر کرنا-

تَطْوِيْفٌ - طواف کرنا (جیسے تَطَوُّفٌ اور اِسْتِطَافَةٌ طواف کرنا ہے)-

اِطَافَةٌ - نزدیک ہونا-

اِطِّيَافٌ - پاخانے کے لئے جانا-

طَائِفٌ - ایک مقام ہے' مکہ کے قریب تین منزل پر جنوب مشرق میں' یہ نہایت سرسبز وشاداب مقام ہے- مکہ کو پھل یہیں سے جاتے ہیں- یہاں کے انگور اور منقے ضرب المثل ہیں- کہتے ہیں کہ وہ شام کے ملک کا ایک ٹکڑا تھا جس کو حضرت جبریل نے اکھیڑ کر کعبہ کے گرد پھرا کر اس کو مکہ کے قریب رکھ دیا (اس لئے اس کا نام طائف پڑا) اور اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی - انھوں نے دعا کی تھی کہ

وارزقھم من الثمرات یعنی کعبہ والوں کو میوے کھلا- حالانکہ وہاں کچھ پیدا نہیں ہوتا- تمام عمدہ میوے طائف سے آتے ہیں-

اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ- بلا' بلی تو تمہارے خدمتگاروں میں سے ہے جو رات اور دن تم پر پھرتے رہتے ہیں (اس لئے ان کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اگر اس کا جھوٹا حرام ہو جائے تو مشکل پڑ جائے)-

لَقَدْ طَوَّفْتُمَا بِیَ اللَّيْلَةَ- تم نے مجھ کو آج رات خوب پھرایا-

مَنْ يُّعِيْرُنِیْ تَطْوَافًا تَجْعَلُهٗ عَلٰى فَرْجِهَا- (جاہلیت کے زمانہ میں عورت ننگی ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتی اور کہتی) کون مجھ کو طواف کی چندی دیتا ہے (یعنی چیتھڑا جس کو وہ اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتی- مجمع البحار میں ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں مرد بھی ننگے ہو کر طواف کرتے اور اپنے کپڑے زمین پر پھینک دیتے لوگ ان کو کھندلتے رہتے یہاں تک کہ گل سڑ جاتے)-

طَافَ بِالْبَيْتِ- خانہ کعبہ کا طواف کیا- یعنی اس کے گرد گھوما (یہ طواف کیا ہے گویا اپنی مالک پر تصدق ہونا ہے)-

مَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ اِلَّا وَقَعَ عَلَيْهَا قَدَحٌ مُّطَهَّرَةٌ مِنَ الطَّوْفِ وَالْاَذٰى- کوئی تم میں سے جب اپنا ہاتھ پھیلائے گا تو اس پر ایک پیالہ ایسا رکھ دیا جائیگا جو پاخانہ اور پیشاب اور تمام نجاستوں سے پاک کیا گیا ہو (یعنی جو کوئی وہ پانی پیئے گا نہ اس کو پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانہ کی نہ اور کوئی حدث اس کو ہوگا)-

نَهٰى عَنْ مُتَحَدِّثَيْنِ عَلٰى طَوْفِهِمَا- پاخانے کے وقت دو آدمی باتیں کرتے رہیں اور پاخانہ پھرتے جائیں اس سے منع فرمایا-

لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُدَافِعُ الطَّوْفَ- کوئی تم میں سے ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب پاخانہ زور کر رہا ہو (وہ اس کو داب رہا ہو- اسی طرح جب پیشاب کا زور ہو کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں خشوع نہ ہوگا جو نماز کا اصلی مقصود ہے)-

اِطَّافَ يَطَّافُ- حاجت ضروری ادا کی اور ادا کرتا ہے-

لَا اَرَاهُ اِلَّا رِجْزًا اَوْ طُوْفَانًا- عمرو بن عاصؓ نے کہا میں تو طاعون کو ایک عذاب یا ایک طوفان سمجھتا ہوں (طوفان ہر چیز کا ہوتا ہے جو پے در پے بکثرت آئے جیسے پانی اور ہوا کا طوفان یا عام موت کا- محیط میں ہے کہ طوفان یعنی زور کا مینہ' زور کا پانی' رات کی تاریکی' عام موت' عام قتل' (سیلاب جو ڈبو دے)-

يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِیْ لَيْلَةٍ وَّهُنَّ تِسْعٌ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیویوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے حالانکہ وہ نو بیویاں تھیں- (شاید یہ واقعہ اس وقت کا ہو گا جب ہر ایک عورت کی باری آپ نے مقرر نہیں فرمائی تھی یا ان کی رضامندی سے ایسا کرتے ہوں گے یا باری آپ واجب نہ ہوگی- مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمی تھے اور آدمیوں کی طرح یعنی کھانے پینے نکاح وغیرہ میں اور چونکہ آپ کی خلقت نہایت صحیح اور سالم تھی تو آپ میں ایسی قوت طبیعت کا مقتضا تھی اور عرب لوگوں میں قوت مجامعت اور کثرت نسوان اور اولاد بڑی فضیلت سمجھی جاتی تھی اسی طرح کم خوراکی بھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں فضیلتیں عنایت فرمائی تھیں' کم خوراکی کا تو یہ حال تھا کہ ایک مٹھی کھجور یا جو کی ایک روٹی پر عنایت فرماتے- دو دو تین تین دن وصال کے روزے رکھتے اور قوت مجامعت تو اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ ایک ہی رات میں نو عورتوں کے پاس ہو آتے-)

نووی نے کہا یہ سب عورتوں کا دورہ یا باری والی عورت کی رضامندی سے ہوتا ہوگا یا دورہ پورا ہو جانے کے بعد یا جس دن سفر سے واپس تشریف لاتے ہوں گے-

يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ- مومن لوگ اپنی بیویوں سے صحبت کریں گے-

لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مُتَظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ- ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق کا مددگار حق کو زور دینے والا اور اس کا معاون رہے گا (وہ دین کی ہر بات میں جو امر حق ہے اس کو ظاہر کرتا رہے گا اس پر قائم رہے گا)-

مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ ثُمَّ يَحِلُّ- جس کے

کرایے پر چلانے والے لوگوں سے کرایے کا پیسہ لے کر ہضم کر جائیں گے' ان کو وقت پر سواری نہ دیں گے۔

کَرٰی جَبْرَئِیْلُ خَمْسَۃَ اَنْھَارٍ۔ حضرت جبریلؑ نے پانچ نہریں کھودیں۔

بابُ الکاف مع الزاء

کَزٌّ یا کَزَازَۃٌ یا کُزُوْزَۃٌ۔ سوکھ جانا' سمٹ جانا' انکار کرنا' برا جاننا' تنگ کرنا' نزدیک نزدیک قدم رکھنا۔

کُزَّ الرَّجُلُ۔ اس کو کزاز کی بیماری ہو گئی (یعنی سردی میں اینٹھ جاتا)۔

وَجْهٌ کَزٌّ۔ بدرو' ترش رو۔

کَزُّ الْیَدَیْنِ۔ بخیل' ممسک۔

ذَھَبٌ کَزٌّ۔ سخت سونا۔

اِنَّ رَجُلًا اِغْتَسَلَ فَکُزَّ فَمَاتَ۔ ایک شخص نے (سردی میں) غسل کیا اور اینٹھ کر مر گیا۔

لَمْ یَکُنْ بِالْکَزِّ فِیْ وُجُوْہِ السَّائِلِیْنَ۔ آنحضرتؐ سائلوں کے سامنے ترش رو نہ ہوتے (بلکہ خندہ پیشانی سے رہتے' ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آتے)۔

کَزْمٌ۔ توڑنا اور اندر سے نکال کر کھا جانا۔

کَزَمٌ۔ بخیل ہونا' بہت کھانا' ناک اور انگلیاں چھوٹی ہونا۔

اِکْزَامٌ۔ سمٹ جانا' اتنا کھانا کہ پھر خواہش نہ رہے۔

تَکَزُّمٌ۔ بغیر چھیلے میوہ کھا لینا۔

کَانَ یَتَوَّذُ مِنَ الْکَزَمِ وَالْقَزَمِ۔ آنحضرتؐ پرخوری (بہت کھانے) سے اور لالچ کمینہ پن سے پناہ مانگتے تھے یا بخیلی سے پناہ مانگتے تھے (یہ ماخوذ ہے اس سے جو عرب لوگ کہتے ہیں ھُوَ اَکْزَمُ الْبَنَانِ اس کی پوریں چھوٹی چھوٹی ہیں۔ بعض نے کہا کَزَمْ یہ ہے کہ آدمی کچھ سلوک یا خیرات کا قصد کرے لیکن اس کو ایک ٹکے کی قدرت نہ ہو)۔

لَمْ یَکُنْ بِالْکَزِّ وَلَا الْمُنْکَزِمِ۔ آنحضرتؐ فقیروں کے سامنے ترش رو نہ ہوتے اور آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں چھوٹے چھوٹے نہ تھے۔

اِنْ اُفِیْضَ فِیْ خَیْرٍ کَزَمَ وَضَعُفَ وَاسْتَسْلَمَ۔ اگر کسی اچھی بات کا تذکرہ آتا ہے تو اپنا منہ بند کر لیتا ہے اور ناتوان بن جاتا ہے عاجز ہو جاتا ہے (یہ عون بن عبداللہ نے ایک شخص کو مذمت میں کہا)۔

بابُ الکاف مع السّین

کَسْبٌ یا کِسْبٌ جمع کرنا' طلب کرنا' نفع کمانا' روزی ڈھونڈنا' کما دینا۔

اِکْسَابٌ۔ کما دینا۔

تَکَسُّبٌ اور اِکْتِسَابٌ۔ کمانا' کوشش کرنا۔

اِسْتِکْسَابٌ۔ کمائی کرنا۔

اِکْتِسَابِیْ۔ وہ چیز جو محنت اور مشقت سے حاصل ہو (اس کے مقابل وَھْبِیْ ہے جو بلا محنت حاصل ہو)۔

اَطْیَبُ مَا یَاْکُلُ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَوَلَدُہٗ مِنْ کَسْبِہٖ۔ بہت حلال پاکیزہ وہ روٹی ہے جو آدمی محنت کر کے کمائے اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے (تو اولاد کے مال میں سے بقدر ضرورت ماں باپ کو کھا لینا درست ہے لیکن امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جب ماں باپ محتاج ہوں اور کمائی نہ کر سکیں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے)۔

اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ۔ تمہاری اولاد تو تمہاری بہترین کمائی ہے (تو ان کا مال تم کو لینا اور خرچ کرنا درست ہے)۔

اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْکَلَّ وَتَکْسِبُ الْمَعْدُوْمَ۔ تم تو ناطہ جوڑتے اور (رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو) اور تھکے درماندہ شخص کو سوار کر لیتے ہو یا دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر لے لیتے ہو (ان کا قرضہ یا ان کے عیال و اطفال کی پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہو) اور جو چیز نہیں ہے اس کو کما لیتے ہو (تجارت اور کسب میں ہوشیار ہو) یا جو چیز لوگوں کے پاس نہ ہو وہ ان کے لئے مہیا کر دیتے ہو (جس کے پاس روپیہ نہ ہو اس کو روپیہ دیتے ہو' جس کے پاس روٹی کپڑا نہ ہو اس کو روٹی کپڑا دیتے ہو)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ - لونڈیاں جو کمائی کر کے لائیں اس کو اپنے خرچ میں لانے سے منع فرمایا (یہاں تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ انھوں نے کس طریق سے کمایا اگر محنت مزدوری کر کے ہاتھ سے کام کر کے کمایا تب تو اس کا استعمال درست ہے ورنہ درست نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ شاید بدکاری کرا کر انھوں نے یہ مال کمایا ہو جیسے عرب لوگوں میں زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ لونڈیاں خرید کر ان سے حرام کاری کراتے اور ان کی کمائی اپنے خرچ میں لاتے)-

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْاَمَةِ - لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا (جب وہ ناجائز اور حرام طریقہ سے کمائے)-

مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً وَّ خَادِمًا وَّ مَسْكَنًا - جو شخص ہمارا کارکن ہو (یعنی سرکاری خدمت کرتا ہو مثلاً زکوٰۃ کا تحصیل دار یا نائب یا صوبہ دار ہو) وہ بیت المال میں سے (سرکاری خزانہ سے) ایک بیوی اور ایک خدمت گار اور ایک گھر کا خرچہ لے سکتا ہے (متوسط طور سے بغیر اسراف اور فضول خرچی کے بیوی کے خرچہ میں اس کا مہر روٹی کپڑا وغیرہ سب آ گیا)-

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ - پچھنے لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا (کیونکہ یہ ایک ذلیل پیشہ ہے- ایسی کمائی اپنے خرچ میں لانا بدنما ہے گو حرام نہیں ہے- اس لئے کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی' اگر حرام ہوتی تو آپ ہرگز نہ دیتے- بعض نے کہا کہ یہ نہی تحریم کے لئے ہے اور مطلب یہ ہے کہ حجام کے لئے حجامت کی اجرت حلال ہے لیکن دوسروں کے لئے اس کا استعمال حرام ہے)-

كُسْبٌ - تلی کے تیل کی کھلی-

ثَلٰثٌ يُّوْكَلْنَ فَيَهْزِلْنَ الطَّلْعُ وَالْكُسْبُ وَ الْجَوْزُ - تین چیزوں کے کھانے سے دبلا پن پیدا ہوتا ہے ایک تو کچی کھجور سے (جو شروع میں نکلتی ہے) دوسرے تیل کی کھلی- تیسرے بادام سے-

كُسْتٌ - قسط ہندی یعنی عود (جس کو لوبان کہتے ہیں ایک روایت میں كُسْطٌ ہے)-

نُبْذَةً مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ - ایک تھوڑا سا کست جو بہ شکل آدمی کے ناخنوں کے بن کر آتا ہے (ایک روایت میں ظِفَارٍ ہے جو ایک شہر ہے یمن کے ساحل پر وہاں ہندوستان سے قسط آیا کرتا تھا)-

كَسْحٌ - جھاڑنا' صاف کرنا' کاٹنا' لے جانا-

كَسَحٌ - ہاتھ پاؤں لنجے ہونا (عام لوگ كَرْسَحَةٌ کو اسی معنی میں مستعمل کرتے ہیں- کہتے ہیں كَرْسَحَهٗ فَتَكَرْسَحَ اس نے اس کو لنجا کر دیا' وہ لنجا ہو گیا)-

مَكَاسَحَةٌ - زور سے کسی کے ساتھ چپنا-

مَا اَكْسَحَهٗ - وہ کتنا بھاری ہے-

اِكْتِسَاحٌ - سب لوٹ لینا-

كُسَاحٌ - ایک بیماری ہے اونٹ کی-

اَكْسَحُ - لنجا' معذور' لنگڑا-

مُكَسَّحٌ - پوست نکالا ہوا-

مِكْسَحَةٌ - جھاڑو (جیسے مِكْلَسَةٌ ہے)-

سُئِلَ عَنْ مَّالِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا شَرُّ مَالٍ اِنَّمَا هِيَ مَالُ الْكُسْحَانِ وَالْعُوْرَانِ - صدقہ کا مال کیسا ہے (یہ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا وہ بہت برا مال ہے وہ تو لنجوں اور کانوں کا مال ہے (یعنی معذور لوگوں کا جو کسب نہیں کر سکتے ان کو صدقہ اور خیرات کا مال لینا چاہئے كُسْحَانٌ جمع ہے اَكْسَحُ کی- بعض نے کہا كَسَحٌ ایک بیماری ہے جو سرین میں ہوتی ہے اس کی وجہ سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں كَسَحَ الرَّحْلُ كَسَحًا - جب ایک پاؤں بھاری ہو جائے تو چلنے میں ایک پاؤں زمین پر گھسٹتا جائے گویا جھاڑو دیتا جائے)-

جَعَلْنَاهُمْ كُسْحًا - (یہ قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ یعنی اگر ہم چاہیں تو ان کو لنجا معذور بنا دیں (وہ اپنی جگہ سے کھسک نہ سکیں-)

فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا - میں نے وہاں کے کانٹے وغیرہ جھاڑ کر صاف کر دیئے-

فَكَسَحَهٗ وَ اَلْقَمَهُمَا - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار کو

جھاڑا (اس کے سب روزن بند کئے) اور پاؤں کو ایک روزن کا لقمہ بنا دیا (یعنی اپنے دونوں پاؤں سے اس کو بند کر دیا کہ اگر کوئی سانپ وغیرہ کاٹے تو ان کو کاٹے اور آنحضرتؐ محفوظ رہیں)۔

كَسْرٌ - توڑنا' ایک ایک کر کے بیچنا' موڑنا' دونوں پنکھ ملانا' اپنی ماں کی خبرگیری کرنا' آنکھ نیچی کر لینا' زیر (کسرہ) دینا' پھیر دینا' شکست دینا' خلاف کرنا۔

تَكْسِيرٌ بمعنی كَسْرٌ ہے۔

مُكَاسَرَةٌ - قیمت گھٹانے کی درخواست کرنا۔

تَكَسُّرٌ - ٹوٹ جانا۔

اِنْكِسَارٌ - ٹوٹنا' شکست پانا' متفرق ہو جانا' عاجزی کرنا۔

اِكْتِسَارٌ بمعنی كَسْرٌ ہے۔

عُقَابٌ كَاسِرٌ - باز شکار کو پھاڑ چیر کرنے والا۔

كَسْرٌ - علم حساب میں وہ مقدار جو ایک سے کم ہو (مثلاً نصف' ربع' ثلث' ثمن وغیرہ)۔

اِكْسِيرٌ - وہ دوا جو تانبے کو چاندی اور چاندی کو سونا کر دے (یہ اگلے لوگوں کا خیال تھا کہ تانبا چاندی ہو سکتا ہے اسی طرح پیتل سونا ہو سکتا ہے' چاندی سونا بن سکتی ہے اور اس کو کیمیا گری کہتے تھے۔ حال کے کیمسٹ حکیموں نے اس خیال کو محال اور جنون قرار دیا' وہ کہتے ہیں کہ سونا چاندی بسیط عناصر ہیں ان کا انقلاب ممکن نہیں' البتہ اگر اجزائے مختلفۃ الحقیقۃ سے مرکب ہوتے تب یہ خیال کر سکتے تھے کہ ان اجزا کے ملانے سے سونا یا چاندی بن جائے)۔

فَنَظَرَ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كِسْرِ الْخَيْمَةِ - آنحضرتؐ نے ام معبد کے پاس خیمہ کے ایک جانب ایک بکری دیکھی۔

كَسْرٌ اور كِسْرٌ - کنارہ (ہر ایک گھر کے دو کسر ہوتے ہیں داہنی اور بائیں طرف)۔

لَايَجُوْزُ فِيْهَا الْكَسِيْرُ الْبَيِّنَةُ الْكَسْرِ - قربانی میں لنگڑی بکری درست نہیں ہے جس کا پاؤں کھلے طور سے ٹوٹا ہوا ہو (چل نہ سکتی ہو)۔

لَايَزَالُ اَحَدُهُمْ كَاسِرًا وِسَادَهٗ عِنْدَ امْرَاَةٍ مُغْزِيَةٍ يَتَحَدَّثُ اِلَيْهَا - ان میں کوئی اپنا تکیہ موڑ کر اس پر ٹیکا دے کر ایسی عورت کے پاس بیٹھ جاتا ہے جس کا مرد جہاد کے لئے گیا ہوا ہے اس سے باتیں کرتا ہے۔

كَاَنَّهَا جَنَاحُ عُقَابٍ كَاسِرٍ - گویا وہ پنکھ ہے اس باز کا جو اتر رہا ہو اس کو ملا کر توڑ کر۔

اَتَيْتُهٗ وَهُوَ يُطْعِمُ النَّاسَ مِنْ كُسُوْرِ اِبِلٍ - میں ان کے پاس پہنچا وہ لوگوں کو اونٹ کے پارچے کھلا رہے تھے (یعنی اس کے اعضاء۔ بعض نے کہا كَسْرٌ بہ فتحہ و کسرۂ کاف وہ ہڈی جس پر بہت سا گوشت نہ ہو)۔

فَدَعَا بِخُبْزٍ يَابِسٍ وَّ اَكْسَارِ بَعِيْرٍ - پھر انھوں نے سوکھی روٹی اور اونٹ کے پارچے منگوائے (اَكْسَار جمع قلت ہے كَسْرٌ کی اور كُسُوْرٌ جمع کثرت ہے)۔

اَلْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ - آٹا نرم ہو گیا (روٹی پکانے کے لائق ہو گیا خمیر ہو گیا)۔

بِسَوْطٍ مَّكْسُوْرٍ - نرم اور بودے کوڑے سے۔

فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ - اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے۔

لَمْ يُكَسِّرْهُ - کھجور کو درخت سے نہیں توڑا - (اور تقسیم نہیں کی)۔

بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ - باب اس بیان میں کہ میت کے ہتھیار نہ توڑنے چاہئیں (اسی طرح دوسرے سامان کو بھی خراب نہ کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محتاجوں کو دے دینا بہتر ہے۔ جاہلیت کے زمانہ کی یہ رسم تھی کہ جو کوئی مرنے لگتا وہ وصیت کر جاتا کہ میرے ہتھیار توڑ ڈالنا اور میرا سامان جلا دینا اور میرے جانوروں کو کاٹ ڈالنا۔ تو آنحضرتؐ نے اس رسم کے خلاف کیا اور وفات کے وقت ایسی کوئی وصیت نہیں کی بلکہ اپنے ہتھیار اور خچر اور زمین سب چھوڑ گئے)۔

لَاتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ - ربیع کا دانت نہ توڑا جائے گا (یہ انھوں نے جوش میں آ کر کہا' ان کا یہ مقصود نہ تھا کہ اللہ کے حکم قصاص کا انکار کریں یا وہ یہ سمجھے کہ قصاص اور دیت دونوں میں کوئی چیز بھی کافی ہے)۔

اَكَسْرًا لَّا اَبَا لَكَ - کیا یہ دروازہ توڑ دیا جائے گا (پھر تو بند ہونا مشکل ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے حذیفہؓ سے کہا لَا اَبَا لَكَ

کلمۂ تعریف ہے اور کبھی توہین کے لئے بھی آتا ہے)۔

اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ- اب جو کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہے جب وہ مر جائے گا اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا (بلکہ ایران کا سب ملک مسلمانوں کے ہاتھ آئے گا ایسا ہی ہوا)۔

جُبَّةٌ كِسْرَوَانِيَّةٌ- ایرانی چغہ-

كَسْرُ السِّكَّةِ- سکہ کا توڑنا-

يَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بَرْدُ هٰذَا- کھجور کی حرارت کو خربوزہ کی برودت توڑ دے گی (کھجور کو خربوزہ کے ساتھ کھانا عین حکمت ہے دونوں مل کر معتدل ہو جاتے ہیں)۔

فَيَنْقَضُّ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ كَاَنَّهٗ عُقَابٌ كَاسِرٌ- امام حسینؓ اس پر اس طرح سے گریں گے جیسے باز پنکھ جوڑ کر گرتا ہے-

وَمَعَهٗ كِسْرَةٌ قَدْ غَمَسَهَا فِي اللَّبَنِ- اس کے ساتھ ایک روٹی کا ٹکڑا تھا جس کو اس نے دودھ میں ڈبو دیا-

لَيْسَ فِي الْكُسُوْرِ شَيْءٌ- زکوٰۃ کے نصاب میں کسروں کا اعتبار نہ ہوگا (ان کی زکوٰۃ نہ ہوگی- مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس اونٹوں میں دو بکریاں دینا ہوں گی اب چھ یا سات یا آٹھ یا نو اونٹوں میں بھی ایک ہی بکری لازم ہوگی)۔

كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا- میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا-

كَسْعٌ- دبر پر ہاتھ سے مارنا یا پاؤں سے اونٹنی اور ہرن کا اپنی دم دونوں پاؤں کے بیچ میں کر لینا' ہانکنا' تابع بنانا' پیروی کرنا-

لَيْسَ فِي الْكُسْعَةِ صَدَقَةٌ- گدھوں میں زکوٰۃ نہیں ہے یا غلاموں میں-

كُسْعَةٌ- پیشانی کے سفید داغ کو بھی کہتے ہیں اور سفید پروں کو جو عقاب کے یا دوسرے پرند کی دم کے تلے اکٹھا ہوتے ہیں-

وَعَلِيٌّ يَكْسَعُهَا بِقَائِمِ السَّيْفِ- حضرت علیؓ تلوار کے قبضے سے نیچے سے اس کو مار رہے تھے-

اِنَّ رَجُلًا كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ- ایک شخص نے (جو مہاجرین میں سے تھا) انصار کے ایک شخص کو مارا اس کی دبر پر-

فَضَرَبْتُ عُرْقُوْبَ فَرَسِهٖ فَاكْتَسَعَتْ بِهٖ- میں نے اس کی گھوڑی کی کونچ پر مارا وہ پیچھے کی طرف گر پڑی اور اپنے سوار کو گرا دیا-

فَلَمَّا تَكَسَّعُوْا فِيْهَا- جب انھوں نے جواب دینے میں دیر کی-

نَدِمْتُ نَدَامَةَ الْكُسَعِيِّ- (طلحہ نے کہا) میں حضرت عثمان کے مقدمہ میں کسعی کی طرح شرمندہ ہوں' (کسعی ایک شخص تھا کسیعہ یا بنی الکسع کا جو ایک شاخ ہے قبیلہ حمیر کی اس کا نام محارب بن قیس (یا غامد بن حارث) تھا عرب لوگ شرمندگی اور ندامت میں اس کی مثال لاتے ہیں- اس کا قصہ یہ ہے کہ اس نے ایک عمدہ کمان تیار کی تھی اور وہ بڑا تیر انداز تھا رات کو تاریکی میں بیٹھ کر اس نے گدھوں کو تیر مارا اور ہر ایک تیر گدھے میں پار ہو کر پہاڑ کے پتھر پر لگا اس میں سے آگ نکلتی رہی' وہ یہ سمجھا کہ میرے تیروں نے خطا کی اور نشانہ پر نہ لگے اور غصہ میں آکر کمان توڑ ڈالی یا اپنی انگلی کاٹ ڈالی- جب صبح کی روشنی ہوئی تو کیا دیکھتا ہے کہ گدھے سب خون آلود پڑے ہیں' اور تیر ان کے پار نکل کر خون میں لتھڑے ہوئے ہیں- اس وقت اس کو سخت ندامت ہوئی' اس روز سے یہ مثل ہو گئی)۔

كَسْفٌ- کاٹنا-

كُسُوْفٌ- روک دینا' آڑ کر لینا' ڈھانپ دینا' آنکھ جھکا لینا' بدحال ہونا' کالا پڑ جانا-

تَكْسِيْفٌ- کاٹنا-

اِنْكِسَافٌ- چھپ جانا-

كَاسِفُ الْبَالِ- بدحال-

كَاسِفُ الْوَجْهِ- ترش رو-

يَوْمٌ كَاسِفٌ- بڑا ہولناک دن-

كُسُوْفٌ اور خُسُوْفٌ- گہن لگنا چاند کا ہو یا سورج کا (یہ الفاظ متعدد احادیث میں آئے ہیں- بعضوں نے کہا كُسُوْفٌ

سورج گرہن اور خُسُوْفٌ- چاند گرہن-

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ- سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں (اس کی مخلوق ہیں جو خالق کا پتہ دیتی ہیں) کسی کی موت یا زیست کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا-

اِنَّهٗ جَاءَ بِثَرِيْدَةٍ كِسَفٍ- وہ روٹی کے ٹکڑوں کا ثرید لے کر آئے (کِسَفٌ جمع ہے کِسْفَةٌ کی یعنی ٹکڑا)-

رَاَيْتُهٗ وَعَلَيْهِ كِسَافٌ- میں نے ان کو دیکھا کپڑے کا ایک ٹکڑا ان پر تھا-

اِنَّ صَفْوَانَ كَسَفَ عُرْقُوْبَ رَاحِلَتِهٖ- صفوان نے اپنی اونٹنی کی کونچ کاٹ ڈالی-

كُسُوْفٌ فِي الْوَجْهِ- چہرے کا تغیر-

كَاسِفٌ- رنجیدہ-

اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرتؐ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا-

كَسَفَتِ الشَّمْسُ النُّجُوْمَ- آفتاب نے ستاروں کی روشنی کھودی (ان کو چھپا دیا)-

كُسْكُسَةٌ- خوب کوٹنا-

كُسْكَاسٌ- ٹھگنا، موٹا-

كُسْكُسٌ- ایک کھانا ہے جو مصر میں آٹے سے بنایا جاتا ہے-

كَسْكَسَةٌ- مونث کے کاف خطاب یا مذکر مونث دونوں کے کاف خطاب کو سین سے بدلنا جو قبیلۂ بکر کا محاورہ ہے-

تَيَاسَرُوْا عَنْ كَسْكَسَةِ بَكْرٍ- بکر کے کسکسہ سے ایک طرف رہو (وہ اَبُوْكَ اور اُمُّكَ کو اَبُوْسَ اور اُمُّسَ کہتے ہیں- محیط میں ہے کہ کسکسہ یہ ہے کہ مونث کے کاف خطاب سے وقف کے وقت ایک سین لگا دیں جیسے کہیں اَكْرَمْتُكِسْ اور بِكِسْ)-

كَسَلٌ- سستی کرنا، ٹالنا-

كَسِلٌ اور كَسْلَانٌ- سست (اس کی جمع كُسَالٰى ہے)-

كَسِلَ یا اَكْسَلَ- جماع میں انزال کے وقت ذکر کو باہر نکال لینا تاکہ اولاد نہ پیدا ہو-

كَسُوْلٌ- آرام طلب، خوش حال لڑکی جو اپنی جگہ سے نہ سرکے) یہ تعریف ہے جیسے نَؤُوْمُ الضُّحٰى دن نکلنے پر سونے والی)-

لَيْسَ فِي الْاِكْسَالِ اِلَّا الطُّهُوْرُ- اگر کسی نے دخول کیا لیکن انزال نہ ہوا تو صرف وضو واجب ہوگا (غسل لازم نہ آئے گا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو کہتے ہیں کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب پانی (منی) نکلے اور صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا لیکن اکثر علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جہاں دخول ہوا تو غسل واجب ہوگیا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ان کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے امام بخاری نے کہا غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے)-

ثُمَّ يُكْسِلُ یا يَكْسَلُ- پھر انزال کے وقت ذکر باہر نکال لے-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ- یا اللہ تیری پناہ نامردی اور سستی سے-

قَالَ اِنَّا لَنَكْسَلُ- ہم تو کسل کرتے ہیں (یعنی صرف دخول کرتے ہیں انزال نہیں ہوتا یا ہم سستی کرتے ہیں- یہ اس وقت کہا جب آپ نے فرمایا لَا يَاْكُلُ الْجُنُبُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّاَ یعنی جنبی وضو کرنے سے پہلے کھانا نہ کھائے)-

كَسْيٌ- پہننا-

كَسْوٌ- پہنانا-

مُكَاسَاةٌ- ایک دوسرے پر فخر کرنا-

اِكْسَاءٌ- پہنانا-

تَكَسِّيْ- پہننا (جیسے اِكْتِسَاءٌ ہے)-

كَسَاءٌ- شرافت اور بزرگی-

كِسَاءٌ- کپڑا-

نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ- عورتیں لباس پہنے ہوئے مگر ننگی (اللہ کی نعمت یعنی لباس تو ان کو حاصل ہے مگر شکر کی نعمت سے ننگی ہیں- یا باریک لباس پہنیں گی کہ اس میں سے ان کا جسم نظر آئے گا یا ایسا لباس پہنیں گی جس سے ستر کھلا رہے گا- مثلاً سینہ

چھاتیاں، پیٹ، پیٹھ وغیرہ)۔

رُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ۔ کچھ عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی (ان کے برے اعمال وہاں کھول دیئے جائیں گے فضیحت ہوں گی۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو مال دار اور غنی ہیں لیکن آخرت میں محتاج اور فقیر ہوں گی)۔

مَنْ کَسٰی بِرَجُلٍ۔ جس نے کسی شخص کو کپڑا پہنایا۔

اَکْسُکَهَا لِتَلْبَسَهَا۔ میں نے یہ کپڑا تم کو اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہنو (بلکہ مطلب یہ تھا کہ اپنی عورتوں کو پہناؤ)۔

اَوَّلُ مَنْ کَسَا الْکَعْبَةَ۔ سب سے پہلے جس نے کعبہ پر غلاف ڈالا (کعبہ کے غلاف کا بیچنا اور اس کو دوسرے ملک میں لے جانا بعض نے ناجائز رکھا ہے اور امام مالکؒ نے اس کا خریدنا اچھا کہا ہے۔ بعض نے کہا بادشاہ اسلام کو لازم ہے کہ اس کو بیچ کر بیت المال میں اس کا روپیہ جمع کر دے تاکہ مسلمانوں کے کام آئے۔ نووی نے کہا یہ بہتر ہے اس سے کہ گل سڑ کر خراب ہو جائے۔ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ اور ابن عباسؓ سے ایسا ہی مروی ہے اور کعبہ کے غلاف کو پہننا درست ہے گو آدمی جنب ہو یا حائضہ ہو)۔

اَدْخَلَهُمْ فِیْ کِسَاءٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ایک کپڑے کے اندر کر لیا (اور فرمایا، یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان کو خوب پاک کر دے، اصحاب کسا یہی پانچ حضرات ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں)۔

بابُ الکاف مع الشین

کَشْأٌ۔ کھا جانا، بھونا یہاں تک کہ سوکھ جائے، چھیلنا مارنا، کاٹنا، جماع کرنا۔

کَشَأٌ۔ بھر جانا۔

اِکْشَاءٌ۔ بھونا یہاں تک کہ سوکھ جائے۔

تَکَشُّؤٌ۔ چھل جانا، بھر جانا۔

کُشَاءَةٌ۔ عیب۔

کَشْبٌ۔ زور سے کھالینا۔

کَشُوْثٌ۔ ایک بیل ہے مشہور جو درختوں پر لپٹی ہوتی ہے۔ اس کی جڑ زمین میں نہیں ہوتی اور نہ پتے ہوتے ہیں انبر بیل اکاس بیل۔

کَشْحٌ۔ دشمنی رکھنا، پھوٹ ڈالنا، ہانک دینا، دم پاؤں کے اندر کر لینا، جھاڑنا۔

کُشِحَ۔ داغ دیا گیا۔

کُشِحُوْا عَنِ الْمَاءِ۔ پانی سے جدا ہو گئے۔

تَکْشِیْحٌ۔ چھیلنا، کشح پر داغ دینا۔

تَکَشُّحٌ۔ جماع کرنا۔

اِنْکِشَاحٌ۔ جدا ہو جانا۔

کَشَاحَةٌ۔ پوشیدہ دشمنی۔

کَشْحٌ۔ کمر سے پسلی تک جو مقام ہے۔

طَوٰی کَشْحَهٗ۔ اس کی طرف سے روگردانی کی۔

مِکْشَاحٌ۔ تلوار کی دھار، تبر۔

مَکْشُوْحٌ۔ جس کے کشح میں بیماری ہو۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ۔ سب سے بہتر وہ صدقہ ہے جو ایسے ناطہ والے کو دیا جائے جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو یا جو تجھ سے روگردانی کرتا ہو (یعنی تجھ سے الفت نہ رکھتا ہو مگر تو اس سے سلوک کرے)۔

اِنَّ اَمِیْرَکُمْ هٰذَا لَاَهْضَمُ الْکَشْحَیْنِ۔ یہ تمہارا حاکم دبلی کوکھوں والا ہے (پتلی کمر والا ہے)۔

یُقَبِّلُ کَشْحَهٗ۔ آپ کی کوکھ پر بوسہ دیتا تھا (دونوں طرف دو کوکھیں ہیں)۔

فَسَدَلْتُ دُوْنَهَا ثَوْبًا وَّ طَوَیْتُ عَنْهَا کَشْحًا۔ پھر میں نے خلافت اور اپنے درمیان ایک کپڑا لٹکا دیا اور خلافت سے منہ موڑ لیا (یعنی اس کی طرف توجہ نہ کی، یہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

کَشْرٌ۔ دانت کھول دینا ہنسی وغیرہ میں (تَکْشِیْرٌ کے بھی یہ معنی ہیں۔

اِنَّا لَنَکْشِرُ فِیْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ۔ بعض لوگوں سے ہم

دانت کھولتے ہیں (ان سے ہنسی خوشی سے پیش آتے ہیں)-

مُكَاشَرَةٌ -ہنسی سے مواجہہ کرنا-

فَضَحِكَ حَتّٰى كَشَرَ - ہنسے یہاں تک کہ دانت کھل گئے (یعنی تبسم کیا)-

كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ - گویا وہ ہنستے ہیں (لغت میں اِكْتِشَارٌ بمعنی كَشْرٌ مجھ کو نہیں ملا)-

كُشَّةٌ - پیشانی یا بالوں کا گچھہ-

كَشِيْشٌ - کھال میں سے آواز نکالنا نہ منہ سے اونٹ کا شروع میں آواز کرنا (جب آواز بلند کرے تو اس کو كَتٌّ یا كَتِيْتٌ کہیں گے' اس سے صاف ہو تو هَدِيْرٌ کہیں گے' آواز لوٹ کر آئے تو قَرْقَرَةٌ کہیں گے)-

كَشَّ الرَّجُلُ - وہ ترش رو ہو گیا (یہ عوام کا محاورہ ہے)-

كَشِيْشٌ -شراب کے جوش مارنے کی آواز-

كَانَتْ حَيَّةٌ تَخْرُجُ مِنَ الْكَعْبَةِ لَا يَدْنُوْ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا كَشَّتْ وَ فَتَحَتْ فَاهَا - ایک سانپ کعبہ شریف سے نکلا کرتا جب کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ کھال سے آواز نکالتا اور منہ کھولتا (نہایہ میں ہے کہ کشیش سانپ کی کھال کی آواز- اگر منہ سے آواز نکالے تو اس کو فحیح کہیں گے)-

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْكُمْ تَكِشُّوْنَ كَشِيْشَ الضِّبَابِ - میں تم کو دیکھ رہا ہوں تم گھوڑ پھوڑوں (سوسماروں) کی طرح آوازیں نکال رہے ہو (یعنی ضعف اور ناتوانی کے ساتھ یہ حضرت علیؓ نے جنگ میں لوگوں سے فرمایا)-

وَلَهٗ رَائِحَةُ الْكَشِّ -منی میں کشک کی بو ہوتی ہے (ماء الشعیر جو کے پانی کی)-

كَشْطٌ - پردہ یا غلاف اتار ڈالنا' پوست نکالنا (عرب لوگ كَشَطَ الْبَعِيْرَ کہیں گے' سَلَخَ الْبَعِيْرَ نہیں کہیں گے' سَلَخَ الشَّاةَ کہیں گے-یعنی بکری کا چمڑہ نکالا)-

اِنْكِشَاطٌ - پوست نکل جانا' کھل جانا' دور ہو جانا-

اِسْتِكْشَاطٌ -بمعنی كَشْطٌ ہے-

فَتَكَشَّطَ السَّحَابُ - ابر پھٹ گیا-

فَكَشَطَتِ الْمَدِيْنَةُ یا تَكَشَّطَتِ الْمَدِيْنَةُ - مدینہ کھل گیا (ابر وہاں سے ہٹ گیا)-

كَشْفٌ كَاشِفَةٌ - چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا' فضیحت کرنا-

كَشَفَتِ النَّاقَةُ كِشَافًا - اونٹنی نے حالت حمل میں جماع کرایا-

كَشَفٌ -شکست پانا' ایک شخص کو اظہار پر مجبور کرنا-

مُكَاشَفَةٌ -ظاہر کرنا' علانیہ کرنا-

اِكْشَافٌ -ہنسی میں ہونٹ الٹ جانا-

تَكَشُّفٌ -ظاہر ہونا' بھر لینا-

تَكَاشُفٌ -ایک دوسرے کا عیب ظاہر ہونا-

اِنْكِشَافٌ -کھلنا' ظاہر ہونا' شکست پانا-

اِكْتِشَافٌ -کھولنا' ظاہر کرنا-

اِكْتِشَافٌ جَدِيْدَةٌ - جو جو نئی باتیں طبعیات اور صناعات کی معلوم ہوئیں' نئی ایجادیں-

كَشْفٌ - جو اولیاء اللہ اور انبیاء کو ہوتا ہے- وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بعض امور غیبی اور مخفی باتیں جو چاہتا ہے ظاہر کر دیتا ہے-

قَاضِي الْكَشْفِ - وہ عہدہ دار جو کسی مقدمہ یا واقعہ کے حالات دریافت کرنے پر مامور ہو-

لَوْ تَكَاشَفْتُمْ مَا تَدَافَنْتُمْ -اگر تم کو لوگوں کے مخفی حالات معلوم ہوتے تو تم ایک دوسرے کو دفن کرنے میں تامل کرتے-

اِنَّهٗ عَرَضَ لَهٗ شَابٌّ اَحْمَرُ اَكْشَفُ - ان کے سامنے ایک سرخ رنگ جوان آیا جس کی پیشانی پر پریشان بال تھے (عرب لوگ ایسے شخص کو منحوس سمجھتے ہیں)-

زَالُوْا فَمَا زَالَ اَنْكَاسٌ وَّلَا كُشُفٌ - ہٹ گئے لیکن ناتوان لوگ نہ ہٹے نہ وہ لوگ جن کے پاس ڈھال نہ تھی (كُشُفٌ جمع ہے اَكْشَفُ کی یعنی وہ شخص جو سپر نہ رکھتا ہو)-

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَّانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ - جب جنگ احد کا دن آیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی-

فَذَكَرَ اِنْكِشَافًا - پھر مسلمانوں کی روگردانی (ہزیمت کا) بیان کیا-

لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ اِنْكَشَفُوْا - جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے-

مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا - میں نے کسی عورت کا کپڑا تک نہیں کھولا (یہ کنایہ ہے - صحبت سے یعنی کسی عورت سے جماع نہیں کیا)-

فَاِنِّىْ اَنْكَشِفُ - میں (مرگی کے عارضہ میں بے ہوش ہو کر) ننگی ہو جاتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے-

اِيَّاكُمْ وَالْكَوَاشِفَ مِنَ النِّسَاءِ - ان عورتوں سے بچے رہو جو اپنے آپ کو کھولتی ہیں (اپنے گھر مردوں کو معلوم کراتی ہیں' مراد بدکار عورتیں ہیں)-

وَاللّٰهِ يَا اَكْشَفُ يَا اَزْرَقُ - قسم خدا کی اے کشف نیلگوں-

كَشْفُ الْغُمَّةِ - ایک کتاب ہے بہاؤ الدین جلبی کی اور ایک کتاب ہے عبدالوہاب شعرانی کی' اس میں چاروں اماموں کے مذاہب مع دلائل بیان کئے گئے ہیں-

كَشْكٌ - جو کا پانی-

كِشْكٌ - میدہ جو دودھ سے گوندھا جاتا ہے پھر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ کھٹا ہو جاتا ہے پھر اس کو سکھا کر ریزہ ریزہ کر کے اس سے پتلا کھانا تیار کرتے ہیں-

كَشْكُ الْفُقَرَاءِ - فقیروں کا ایک کھانا کاک وغیرہ-

كَشْكَشَةٌ - بھاگنا' کھال سے آواز نکالنا منہ سے کاف خطاب کو شین سے بدلنا جیسے بنی اسد اور ربعہ کا محاورہ ہے-

تَيَاسَرُوْا عَنْ كَشْكَشَةِ تَمِيْمٍ - تمیم کے کشکشہ سے بچے رہو (وہ ابوك اور امك کو ابوش اور امش کہتے ہیں جیسے بکر ابوس اور امس کہتے ہیں)-

كِشْمِشْ - ایک قسم کا چھوٹا انگور جس میں دانہ نہیں ہوتا-

كَشْوٌ - کاٹنا' منہ سے پکڑ کر نکال لینا-

كُشْيَةٌ - گوہ (سوسمار) کے پیٹ کی چربی یا اس کے دم کی جڑ-

اِنَّهٗ وَضَعَ يَدَهٗ فِىْ كُشْيَةِ ضَبٍّ وَّ قَالَ اِنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَلٰكِنْ قَذِرَهٗ - حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ گھوڑ پھوڑ (سوسمار' گوہ) کی چربی میں رکھا - (یعنی اس کو کھایا) اور کہنے لگے اللہ کے رسول نے اس کو حرام نہیں کیا لیکن اس سے نفرت کی (معلوم ہوا کہ کراہت طبعی اور چیز ہے اور حرمت شرعی دوسری چیز - بہت سی حلال چیزیں جن سے بعض لوگ نفرت کرتے ہیں (مثلاً سوکھی مچھلی یا جھینگے سے بعض کو قے آتی ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبًّا فَقَذِرَهٗ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِىْ كُشْيَتَىِ الضَّبِّ - ایک شخص نے آنحضرت کو گھوڑ پھوڑ (سوسمار' گوہ) کا تحفہ بھیجا - آپ کو اس سے گھن آئی - پھر اس کی دونوں چربیوں میں آپ نے ہاتھ ڈالا (یعنی کھایا کُشْيَةٌ کی جمع كُشًى آتی ہے)-

وَاَنْتَ لَوْ ذُقْتَ الْكُشٰى بِالْاَكْبَادِ لَمَا تَرَكْتَ الضَّبَّ يَعْدُوْ فِى الْوَادِىْ - اگر تو گوہ (سوسمار) کی چربی اس کے کلیجہ کے ساتھ کھاتا تو پھر کوئی گوہ جنگل میں دوڑتا ہوا نہ چھوڑتا (یعنی ایسی لذیذ اور مزے دار ہوتی ہے کہ تو تمام گھوڑ پھوڑوں (سوسماروں) کو مار کر کھا جاتا ایک گھوڑ پھوڑ بھی جنگل میں پھرتا ہوا نہ چھوڑتا)-

بابُ الكاف مع الظاء

كَظَّهُ الطَّعَامُ - اس قدر پیٹ بھر لیا کہ سانس لینے کی طاقت نہ رہی' ٹھنسا ٹھس کھا لیا ناک تک بھر لیا-

كِظَاظٌ اور كَظَاظَةٌ - تکلیف میں ڈالنا' سختی پہنچانا-

مُكَاظَّةٌ اور كِظَاظٌ - بہت دنوں تک کسی کے ساتھ رہنا اور لڑائی میں خوب مار پیٹ کرنا-

تَكَاظٌّ - حد سے زیادہ دشمنی کرنا-

اِكْتِظَاظٌ - اتنا بھر جانا کہ سانس لینے کا موقع نہ رہے ناک تک بھر لینا-

كِظَاظٌ - شدت اور سختی-

رَجُلٌ لَظٌّ كَظٌّ - سخت کھر کھرا آدمی-

كَظِيْظٌ - پیٹ بھرا ہوا-

فَاكْتَظَّ الْوَادِىْ بِشَجِيْجِهٖ - نالہ پانی سے بھر گیا' بھر پور ہو گیا-

وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيظٌ - ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ بہشت کے دروازے پر ہجوم ہوگا (تمام بہشتی لوگ اس میں گھس رہے ہوں گے)-

اَهْدٰى لَهُ اِنْسَانٌ جَوَارِشَ فَقَالَ اِذَا كَظَّكَ الطَّعَامُ اَخَذْتَ مِنْهُ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ایک شخص نے جوارش بھیجی تحفہ کے طور پر اور کہا جب تمہارا پیٹ کھانے سے بھر جائے اور ثقل اور گرانی معلوم ہو اس وقت اس کا استعمال کرنا-

اِنْ شَبِعْتُ كَظَّنِي وَ اِنْ جُعْتُ اَضْعَفَنِي - (امام حسن بصریؒ سے ایک شخص نے کہا میرا عجب حال ہے) اگر پیٹ بھر کھاؤں تو امتلا (قے، متلی) معلوم ہوتا ہے (گرانی اور ثقل) اور اگر بھوکا رہوں تو ناتوانی اور کمزوری ہو جاتی ہے (ہر طرح مصیبت ہے)-

اَلْاَكِظَّةُ عَلَى الْاَكِظَّةِ مَسْمَنَةٌ مَكْسَلَةٌ مَسْقَمَةٌ - بار بار سیریاں (سیر ہو کر کھانا) بدن کو موٹا کرتی ہیں لیکن سستی لاتی ہیں، بیماریاں پیدا کرتی ہیں اکِظَّۃ جمع ہے کِظَّۃ کی یعنی پیٹ کی سیری اور گرانی)-

كَظٌّ لَيْسَ كَالْكَظِّ - موت کا صدمہ اور رنج دوسرے صدموں کی طرح نہیں ہے (بلکہ ان سب سے زیادہ سخت ہے)-

اِنْ اَفْرَطَ فِي الشِّبَعِ كَظَّتْهُ الْبِطْنَةُ - اگر خوب سیر ہو کر کھائے تو امتلا کا صدمہ اٹھانا ہوگا (پیٹ کی گرانی، سستی، کھٹی ڈکاریں)-

لَهَا كَظَّةٌ تَشْتَرُّ - خوب سیری ہو کر بری آواز سناتی ہے-

كَظْمٌ - روکنا، پی جانا، بند کرنا-

كِظَامٌ - ڈاٹ-

كُظِمَ - خاموش رہا-

كِظَامُ الْاَمْرِ - معتبری اور مضبوطی-

قَوْمٌ كُظَّمٌ - خاموش لوگ-

كَظَمٌ - حلق، منہ یا جہاں سے سانس نکلتا ہے سانس کی نالی-

كُظُومٌ - جو جانور جگالی چھوڑ دے-

اَتٰى كِظَامَةَ قَوْمٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا - ایک قوم کے کظام پر آنحضرتؐ تشریف لائے اس کے پانی سے وضو کیا (کظامہ قناۃ کی طرح ہوتا ہے - یعنی کنویں برابر برابر کھودتے ہیں ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہے یہاں تک کہ آخری کنویں میں پہنچ کر پانی زمین کے اوپر بہنے لگتا ہے بعض نے کہا ''کظامہ'' سقاوہ (رہٹ کو کہتے ہیں)-

اِذَا رَاَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ - جب تو مکہ میں دیکھے کہ برابر برابر کنویں کھودے گئے ہوں (پانی کی کثرت ہو)-

اَتٰى كِظَامَةَ قَوْمٍ فَبَالَ - ایک قوم کے گھور (گھورے یعنی کوڑے کے ڈھیر) پر آئے وہاں آپ نے پیشاب کیا (بعض نے کہا کظامہ سے یہاں گھور امراد ہے، جہاں کوڑہ کچرہ ڈالتے ہیں، لیکن اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کظامہ کے وہی معنی ہیں جو اوپر گزرے)-

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا فَلَهُ كَذَا - جو شخص غصہ پی جائے (صبر کرے جواب نہ دے نہ ستائے) اس کو ایسا ایسا ثواب ملے گا)-

اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ - جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (منہ بند کرے تاکہ زور سے آواز نہ نکلے)-

لَهُ فَخْرٌ يَكْظِمُ عَلَيْهِ - عبدالمطلب کو ایک فخر حاصل ہے جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے (چھپا رہے ہیں)-

لَعَلَّ اللّٰهُ يُصْلِحُ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ بِاَكْظَامِهَا - شاید اللہ تعالیٰ اس امت کا کام درست کر دے اور اس کا گلہ دبایا نہ جائے (جہاں سے سانس نکلتی ہے)-

لَهُ التَّوْبَةُ مَالَمْ يُؤْخَذْ بِكَظْمِهِ - آدمی اس وقت تک توبہ کر سکتا ہے جب تک اس کی سانس بند نہ ہو (یعنی غرغرہ تک، دم حلق میں رک جانے تک)-

كَاظِمَةَ - ایک مقام کا نام ہے یا ایک کنواں ہے-

كَاظِمَيْن - ایک بستی ہے بغداد اور کربلا کے درمیان وہاں امام موسیٰ کاظم کا مزار ہے-

كَظِيْمٌ - رنج یا صدمہ سے بھرا ہوا-

كَاظِمٌ - لقب ہے حضرت امام موسیٰ بن جعفر کا-

باب الکاف مع العین

کَعْبٌ - بھر دینا، ٹخنا، شرف اور بزرگی۔

کُعُوْبٌ اور کَعَابَۃٌ اور کُعُوْبَۃٌ - چھاتیاں ابر آنا (جیسے تَکْعِیْبٌ ہے)۔

اِنْکِعَابٌ - جلدی چلنا۔

کَاعِبٌ - وہ لڑکی جس کی چھاتی ابھر آئی ہو (اس کی جمع کَوَاعِبُ ہے)۔

مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فَفِی النَّارِ - جو ازار ٹخنوں سے نیچی ہو وہ دوزخ میں ڈالی جائے گی۔ (ٹخنہ وہ ہڈی ہے اٹھی ہوئی جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ پر ہے دونوں طرف۔ تو ہر پاؤں میں دو ٹخنے ہیں اور شیعہ کہتے ہیں کہ ٹخنہ وہ ہڈی ہے جو قدم کی پشت پر ہے)۔

رَاَیْتُ الْقَتْلٰی یَوْمَ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ فَرَاَیْتُ الْکِعَابَ فِیْ وَسَطِ الْقَدَمِ - میں نے جس روز امام زید بن علی شہید ہوئے مقتولوں کو دیکھا ان کے ٹخنوں کو قدم کے بیچ میں۔

اِنْ کَانَ لَیُھْدٰی لَنَا الْقِنَاعُ فِیْہِ کَعْبٌ مِّنْ اِھَالَۃٍ فَنَفْرَحُ بِہٖ - ہم کو کھجور کا ایک طباق تحفہ میں دیا جاتا اس پر چربی کا یا گھی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوتا ہم اس کو لے کر خوش ہوتے۔

اَتَوْنِیْ بِقَوْسٍ وَکَعْبٍ وَّ ثَوْرٍ - میرے پاس ایک ٹوکرے کی بچی ہوئی کھجور اور ایک گھی کا ٹکڑا اور ایک پنیر کا ٹکڑا لے کر آئے۔

وَاللّٰہِ لَایَزَالُ کَعْبُکِ عَالِیًا - خدا کی قسم تیرا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے گا (ہمیشہ تجھ کو شرف اور علو حاصل رہے گا۔ یہ ماخوذ ہے کَعْبُ الْقَنَاۃِ سے یعنی برچھے کی پور ہر دو گرہوں (گانٹھوں) کے درمیان ایک کعب ہوتا ہے اور جو چیز بلند اور مرتفع ہو اس کو کعب کہیں گے)۔

کَعْبَۃ کو کعبہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بلند اور عالی شان ہے (بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مکعب یعنی مربع ہے)۔

کَعْبٌ - اہل حساب کی اصطلاح میں کعب یہ ہے اگر ایک عدد کو فی نفسہ ضرب دیں تو حاصل مال اور مجذور کہلاتا ہے اور وہ عدد شی اور جذر اس حاصل ضرب کو پھر اس عدد میں ضرب کریں تو حاصل ضرب اخیر کو کعب کہتے ہیں اور اہل پیائش کی اصطلاح میں کعب وہ جسم ہے جس کو چھ مربع احاطہ کریں۔

کَعْبِیَّہ - ایک فرقہ ہے معتزلہ کا جن کا پیشوا ابوالقاسم بن محمد کعبی تھا۔

لَاُوَصِّنَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ کَعْبَۃً - میں اس کے ٹخنے سے عرب کے دانتوں کو روندواؤں گا۔

یُقَالُ لَہُ الْکَعْبَۃُ الْیَمَانِیَّۃُ وَالْکَعْبَۃُ الشَّامِیَّۃُ - یمن میں جو کعبہ بنایا گیا تھا۔ اس کو کعبۂ یمانیہ کہتے تھے (اور ذی الخلصہ بھی اسی کا نام تھا)۔ اور مکہ میں جو اصلی کعبہ ہے وہ کعبۂ شامیہ کہلاتا تھا۔

ھَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ وَالْکَعْبَۃِ الْیَمَانِیَّۃِ وَالشَّامِیَّۃِ - تم مجھ کو ذی الخلصہ اور کعبۂ یمانی اور شامی سے بےفکر کرتے ہو (حالانکہ کعبۂ شامی اصل کعبہ کو کہتے تھے مگر مطلب یہ ہے کہ جب ذی الخلصہ تباہ کر دیا جائے گا تو کعبہ ایک رہ جائے گا۔ اور یہ الفاظ کہ کعبۂ یمانی یا کعبۂ شامی کوئی نہیں کہے گا)۔

کَانَ یَکْرَہُ الضَّرْبَ بِالْکِعَابِ - چوسر کے پانسے پھینکنا برا جانتے تھے (اکثر علماء کے نزدیک چوسر کھیلنا حرام ہے اور اکثر صحابہ کا بھی یہی قول ہے اور عبداللہ بن مغفل اپنی بیوی کے ساتھ اس کو کھیلا کرتے لیکن بلا شرط اور سعید بن مسیّب نے بھی اس کی اجازت دی ہے اگر شرط نہ ہو۔ یعنی ہار جیت پر کچھ روپے کی شرط نہ ہو ورنہ سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہوگا کیونکہ وہ قمار (جوا) ہے۔ شطرنج کا بھی یہی حکم ہے کہ بغیر شرط لگائے بعض نے اس کا کھیلنا جائز رکھا ہے اور اکثر نے مکروہ کہا ہے)۔

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِیْ یَدَیْ جَمْرَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اُحَصْحِصَ کَعْبَتَیْنِ - اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے پھراؤں تو اس سے اچھا ہے کہ چوسر کے دو پانسے پھراؤں۔

لَایُقَلِّبُ کَعَبَاتِھَا اَحَدٌ یَّنْتَظِرُ مَا تَجِیْئُ بِہٖ اِلَّا لَمْ یَرَحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ - چوسر کے پانسوں کو جو کوئی ہاتھ میں پھرائے وہ انتظار کر رہا ہو کہ پانسا کیسا پڑتا ہے تو وہ بہشت کی

خوشبو نہ سونگھے گا-

فَجَثَتْ فَتَاةٌ كَعَابٌ عَلٰى اِحْدٰى رُكْبَتَيْهَا- ایک جوان لڑکی جس کی چھاتیاں ابھر آئی تھیں اپنے ایک گھٹنے کے بل بیٹھی-

مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ- کعب بن اشرف سے کون سمجھ لیتا ہے (کون اس کو قتل کرتا ہے) اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے- (یہ شخص یہودیوں میں بڑا مالدار رئیس تھا عہد شکنی کر کے قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ابھارتا تھا' ان کی روپے سے مدد کرتا' آنحضرتؐ کی ہجو اشعار میں کیا کرتا' لوگوں کو اسلام لانے سے روکتا تھا)-

كَعْبُ الْاَحْبَارِ- (عالموں کے کعب یعنی صدر) یہ اہل کتاب کے بڑے عالم تھے- حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں مسلمان ہوئے اسی لئے ان کا شمار تابعین میں ہے-

اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اَيْنَ الْكَعْبَانِ فَقَالَ هٰهُنَا يَعْنِي الْمَفْصَلَ دُوْنَ عَظْمِ السَّاقِ- (زرارہ اور بکر نے امام محمد باقرؒ سے پوچھا) خدا تمہارا بھلا کرے ٹخنے کہاں ہیں؟ انھوں نے فرمایا اس جگہ یعنی وہ جوڑ جو پنڈلی کی ہڈی کے پاس ہے-

اَعْلَى اللّٰهُ كَعْبِيْ بِكُمْ- اللہ تعالیٰ نے میرا مرتبہ تمہارے سبب سے بلند کیا-

كَعْبُ بْنُ لُؤَيٍّ- آنحضرت ﷺ کے اجداد میں ایک شخص تھے-

كَعْتٌ- بونا' ٹھنگنا-

اِكْعَاتٌ- جلد چلنا اور بیٹھ جانا-

كُعْتَةٌ- شیشہ کا ڈھکن-

كُعَيْتٌ- لال یا بلبل (نُغَرٌ بھی کہتے ہیں جس کی تصغیر نُغَيْرٌ ہے)-

كُعْدُبٌ یا كُعْدُبَةٌ- پانی کا حباب' بلبلہ-

اَتَيْتُكَ وَ اِنَّ اَمْرَكَ كَحُقِّ الْكَهُوْلِ اَوْ كَالْكُعْدُبَةِ- میں تمہارے پاس اس وقت آیا جب تمہارا کام مکڑی کے جالے کی طرح یا حباب کی طرح تھا (ایک روایت میں جُعْدُبَة ہے معنی وہی ہیں یا مکڑی کا گھر (یہ عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا)-

كَعٌّ یا كَاعٌّ- نامرد بزدل' ضعیف' ناتوان-

كُعُوْعٌ- ناتوانی' بزدلی-

اِكْعَاعٌ- نامرد کرنا-

مَا زَالَتْ قُرَيْشٌ كَاعَّةً حَتّٰى مَاتَ اَبُوْ طَالِبٍ- قریش کے لوگ آنحضرتؐ کو ستانے میں برابر بزدل اور ڈرپوک رہے (ابوطالب کے رعب سے آنحضرتؐ کو ایذا نہیں دے سکتے تھے) جب ابوطالب مر گئے تو لگے جرأت کرنے (دیدہ دلیر ہو گئے- ایک روایت میں كَاعَةٌ ہے بہ تخفیف عین)-

كَعْكٌ- کھانے کا کاک جو آٹے اور دودھ اور شکر سے بناتے ہیں یہ معرب ہے کاک کا یا کیک یا- روٹی بسکٹ-

كَعْكَعَةٌ- روکنا' پیچھے ہٹانا-

تَكَعْكُعٌ- پیچھے ہٹنا جیسے تکا کُا ہے-

كُعْكُعٌ- نامرد' ناتوان' بزدل-

رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ- ہم نے آپ کو دیکھا آپ (نماز میں) پیچھے سرکے (ایک روایت میں كَعْكَعْتَ ہے معنی وہی ہیں)-

كَعْمٌ- منہ باندھ دینا تاکہ کاٹ نہ سکے نہ کھا سکے' ہٹا دینا-

كَعْمٌ اور كُعُوْمٌ- بوسہ دینا-

مُكَاعَمَةٌ- کسی کو اپنے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لٹانا' لپٹانا' بغیر کسی آڑ کے یا مونہہ کے دوسرے کے منہ پر رکھنا' جیسے بوسہ لیتے ہیں-

نَهٰى عَنِ الْمُكَاعَمَةِ- مکاعمہ سے منع فرمایا-

دَخَلَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ مِصْرَ وَقَدْ كَعَمُوْا اَفْوَاهَ اِبِلِهِمْ- حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جب مصر میں داخل ہوئے تو انھوں نے اپنے اونٹوں کے منہ (چھیکے یا دہانہ سے) باندھ دیئے تھے (ایسا نہ ہو کسی کا کھیت چر جائیں اس کا نقصان کریں)-

فَهُمْ بَيْنَ خَائِفٍ مَّقْمُوْعٍ وَّ سَاكِتٍ مَّكْعُوْمٍ- ان کا یہ حال ہے کوئی تو ان میں ڈرا ہوا ذلیل اور خوار ہے اور کوئی خاموش منہ بندھا ہوا (یہ حضرت علیؓ نے اولیاء اللہ کی صفت بیان کی)-

بابُ الکاف مع الفاء

کَفأٌ- پھیر دینا' اوندھا کرنا' الٹ دینا' پیچھے لگنا' داخل ہونا' ہانک دینا' لوٹ جانا' شکست پانا-

مُکَافَاۃٌ اور کِفَاءٌ- بدلہ دینا' مشابہ ہونا' برابر ہونا' نظیر ہونا' ناک میں رہنا' مقابل ہونا' دفع کرنا-

اِکْفَاءٌ- مائل ہونا' جھکانا' الٹ دینا' ڈالنا-

تَکَافُؤٌ- برابر ہونا' شکست پانا-

اِنْکِفَأٌ- لوٹ جانا' متفرق ہو جانا' بدل جانا-

اِکْتِفَأٌ- جھکانا' اپنے اوپر الٹ لینا تا کہ جو کچھ برتن میں ہے وہ سب مل جائے-

اِسْتِکْفَأٌ- سال بھر کے لئے اونٹوں کے فوائد مانگنا-

کَفَاۃٌ- برابری' مساوات-

کَفْؤٌ یا کِفْؤٌ یا کُفُؤٌ- مثل اور برابر' ہمسر بر (اس کی جمع اَکْفَاءٌ اور کِفَأٌ ہے)-

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُھُمْ- مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی قصاص اور دیت اور تمام احکام میں یہ نہیں کہ شریف اور خاندانی مسلمان کا خون اعلیٰ درجہ کا ہو اور (رذیل یا غریب مسلمان کا کم درجہ کا بلکہ سب مسلمان برابر ہیں)-

کَفَاۃٌ- نکاح میں یہ ہے کہ خاوند عورت کے ہمسر ہو حسب نسب دین داری تمول وغیرہ میں-

کَانَ لَایَقْبَلُ الثَّنَآ اِلَّا مِنْ مُّکَافِیٍٔ- آنحضرتؐ اس شخص کا تعریف کرنا منظور کرتے جس پر کچھ احسان کرتے (بغیر احسان کئے ثنا خوانی پسند نہ فرماتے- ابن انباری نے کہا یہ تفسیر غلط ہے کیونکہ آنحضرتؐ کا احسان سارے عالم پر ہے اور آپ کی تعریف کرنا ایسا فرض ہے جس کے بغیر اسلام پورا نہیں ہوتا- بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ آنحضرتؐ اس کی تعریف قبول فرماتے جس کو سچا مسلمان جانتے جو دل سے تعریف اور ثنا کرتا لیکن منافقوں کی تعریف کو قبول نہ کرتے جو صرف زبانی جمع خرچ ہوتا- ازہری نے کہا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے یعنی آنحضرتؐ اسی کی تعریف پسند فرماتے جو اعتدال کے ساتھ آپ کی صحیح تعریف کرتا اس میں افراط اور تفریط نہ ہوتی یعنی جو آپ کی واقعی شان ہے نہ اس سے بڑھاتا نہ گھٹاتا)-

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ- عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں ذبح کرنا چاہئیں یا قریب قریب عمر کی (بعض نے کہا مُکَافِئَتَانِ کے معنی ہی ہیں کہ دونوں مسنہ ہوں یا کم سے کم جذع ہوں جو قربانی کے لئے بھی کافی ہو- نہایہ میں ہے کہ محدث لوگ مُکَافَئَتَانِ بہ فتحہ فا پڑھتے ہیں- بعض نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ ایک کے بعد ہی متصل دوسری ذبح کی جائے بیچ میں فاصلہ نہ ہو یعنی یہ نہ ہو کہ ایک آج ذبح کریں ایک کل بلکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی ایک کے بعد ایک ذبح کریں)-

وَ رُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَہٗ کِفَاءٌ- حضرت جبرئیلؑ کا کوئی ہمسر اور برابر والا نہیں ہے (یعنی فرشتوں میں ان کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے)-

فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَنْ یُّکَافِئُ ھٰؤُلَاءِ- پھر ان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے-

لَا اُقَاوِمُ مَنْ لَّا کِفَاءَ لَہٗ- میں اس شخص سے مقابلہ نہیں کر سکتا جس کا کوئی جوڑ نہیں ہے (یعنی شیطان کا)-

لَاتَسْئَلُ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا لِتَکْتَفِیَٔ مَا فِیْ اِنَائِھَا- کوئی عورت اپنے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ اس کی سوکن کو طلاق دے دے تا کہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے وہ بھی خود انڈیل لے (اس کا حصہ بھی خود لے لے)-

کَانَ یُکْفِیُٔ لَھَا الْاِنَاءَ- آنحضرتؐ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے (تا کہ وہ آرام کے ساتھ پانی پی لے)-

وَتُکْفِیُٔ اِنَاءَکَ- تو اپنا برتن اوندھا دے (کیونکہ جانور میں دودھ نہیں رہا جو اس میں دوہے)-

اٰخِرُ مَنْ یَّمُرُّ رَجُلٌ یَتَکَفَّأُ بِہِ الصِّرَاطُ- اخیر میں ایک شخص پل صراط پر سے گزرے گا اس کو لے کر پل جھک جائے گا (الٹ جائے گا)-

غَیْرَ مُکْفِیٍٔ رَبَّنَا یا رَبُّنَا- یہ کھانا نہ لوٹا گیا نہ الٹا گیا نہ اس کی خواہش اور طلب چھوڑی گئی اے پروردگار ہمارے یا ہمارا

پروردگار نہ تو لوٹایا گیا ہے نہ رخصت گیا (ایک روایت میں غَیْرَ مَکْفِیٍّ ہے یعنی نہ اس کو کوئی کھانا کھلاتا ہے نہ اس کو کوئی اور کافی ہے (بلکہ وہ خود سارے جہان کو کافی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی تعریف اور ستائش نہ چھوڑی گئی ہے- بلکہ ہم ہمیشہ اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں- اور نہ رخصت کی گئی (یعنی آخری ستائش نہیں ہے بلکہ اس کے بعد اور ستائش ہے وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ نہ اس کی تعریف سے بے پرواہی ہو سکتی ہے- ایک روایت میں وَلَا مَکْفُوْرٍ ہے یعنی تیری نعمت کی ناشکری نہیں ہے)-

ثُمَّ انْکَفَأَ اِلٰی کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَهُمَا- پھر آپ دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف جھکے ان دونوں کو ذبح کیا-

فَاَضَعُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِهٖ ثُمَّ اَنْکَفِئُ عَلَیْهِ- میں اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے جھک رہا تھا (تلوار پر زور دے رہا تھا تاکہ پیٹ کے پار نکل جائے)-

وَتَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً یَکْفَأُهَا الْجَبَّارُ بِیَدِهٖ کَمَا یَکْفَأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ- اور ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی پروردگار اس کو اس طرح (ہاتھوں پر) الٹے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی ہاتھوں پر الٹتا ہے (تختے پر نہیں بیلتا ایک روایت میں یَتَکَفَّأُهَا ہے معنی وہی ہیں- اب حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بقدرت الٰہی ساری زمین ایک روٹی بن کر بہشتیوں کی غذا ہو گی دوسرے یہ کہ بہشت کی نعمتوں اور روٹیوں کے مقابل ساری زمین ایک روکھی روٹی کی طرح بے حقیقت ہو گی)-

کَانَ اِذَا مَشٰی تَکَفّٰی تَکَفِّیًا- آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے (جیسے مستعد اور طاقتور لوگوں کی چال ہوتی ہے- بعض نے کہا دائیں بائیں جھک جھک کر یہ آپ کی طبعی چال تھی جو بری نہیں ہے بری جب ہے کہ اترانے اور غرور کرنے کی نیت سے اس طرح چلے)-

وَلَنَا عَبَاءَتَانِ تُکَافِئُ بِهِمَا عَیْنَ الشَّمْسِ- ہمارے پاس دو کمبل تھے جن سے ہم سورج کا مقابلہ کرتے (یعنی دھوپ کی روک کرتے)-

رَاٰی شَاةً فِیْ کِفَاءِ الْبَیْتِ- ایک بکری دیکھی گھر کے پچھلے حصے میں (نہایہ میں ہے کہ کِفَاءٌ ایک یا دو کپڑے جو ملا کر سیئے جاتے ہیں اور گھر کے عقب میں لگا دیئے جاتے ہیں اس کی جمع اَکْفِئَةٌ ہے)-

اِنْکَفَأَ لَوْنُهٗ عَامَ الرَّمَادَةِ- حضرت عمرؓ کا رنگ بدل گیا جس سال قحط پڑا تھا (آپ کو عام لوگوں کی فکر دامن گیر تھی دوسرے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا تھا)-

مَالِیْ اَرٰی لَوْنَکَ مُنْکَفِأً- کیا وجہ ہے میں تمہارا رنگ بدلا ہوا پاتا ہوں (یعنی بھوک سے)-

اِنَّ رَجُلًا اشْتَرٰی مَعْدِنًا بِمِاَةِ شَاةٍ مُّتْبِعٍ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اِنَّکَ اشْتَرَیْتَ بِثَلَاثِمِاَةٍ اُمَّهَاتُهَا مِائَةٌ وَّ اَوْلَادُهَا مِاَةٌ وَّ کُفَاتُهَا مِاَةٌ- ایک شخص نے سو جننے والی بکریوں کے بدلے جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہوں ایک کان خریدی تو اس کی ماں کہنے لگی تو نے تین سو بکریوں کے بدلے خریدی سو تو اصل بکریاں اور سو ان کے بچے اور سو دوسرے بچے جو ان کے بعد پیدا ہوں گے (نہایہ میں ہے کہ اونٹوں میں کُفْأَةٌ یہ ہے کہ ان کی دو ٹکڑیاں کی جائیں اور ہر سال ایک ٹکڑی بچے جنے اور ایک ٹکڑی خالی چھوڑ دی جائے یہ بچہ کشی کا عمدہ طریق ہے جیسے زراعت کی زمین میں کیا کرتے ہیں کہ ایک قطعہ میں ایک سال کھیتی کرتے ہیں دوسرے سال اس کو خالی چھوڑ دیتے ہیں دوسرے قطعہ میں کاشت کرتے ہیں تاکہ زمین کی قوت بحال ہو جائے- عرب لوگ کہتے ہیں وَهَبْتُ لَهٗ کُفْأَةَ نَاقَتِیْ میں نے اپنی اونٹنی کا فائدہ ایک سال کے لئے اس کو دے دیا یعنی اس کا دودھ اس کے بال اس کا بچہ- ازہری نے کہا بکریوں کے ہر پیدائش میں سو بچے اس لئے رکھے کہ بکریوں کے اونٹوں کی طرح دو حصے نہیں کرتے بلکہ سب پر نر کو چڑھاتے ہیں اور سب حاملہ ہو جاتی ہیں تو سو بکریوں کے سو بچے پیدا ہوتے ہیں)-

اِنَّهٗ کَانَ یُکْفِئُ فِیْ شِعْرِهٖ- نابغہ اپنے شعروں میں اکفا کیا کرتا تھا (یعنی روی کی حرکات مختلف رکھتا کبھی زیر کبھی زبر کبھی پیش اس کو اِقْوَاء بھی کہتے ہیں- بعض نے کہا اِکْفَا یہ ہے کہ قافیوں میں فرق ہو ایک ہی حرف کا التزام نہ رہے)-

فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ - آپ نے حکم دیا سب ہانڈیاں اوندھادی گئیں (ان کا گوشت پھینک دیا گیا چونکہ تقسیم سے پہلے انھوں نے بکریاں کاٹ کران کا گوشت چڑھادیا تھا اور ایسا کرنا دارالحرب میں درست ہے لیکن دارالاسلام میں درست نہیں - بعض نے کہا گوشت پھینک دینے کا حکم آپ نے زجر اور عقوبت کے طور پر دیا چونکہ انھوں نے آنحضرت کو پیچھے چھوڑ دیا اور یہ خیال نہ رکھا کہ شاید دشمن آپ پر حملہ کردے اور احتمال ہے کہ انھوں نے اس گوشت کو تقسیم میں شریک کردیا ہوتا کہ مال بے کار ضائع نہ ہو)-

اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ - ہانڈیاں اوندھادو-

فَاَكْفَاَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ - پھر برتن کو جھکا کر دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا (پہلے ہاتھ دھو لئے پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور ہاتھ سے پانی لیتے رہے سارے وضو میں ایسا ہی کیا - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مستعمل پانی پاک ہے)-

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ - اگر تم اس کا بدلہ نہ کرسکو-

اَكْفِئُوا الْآنِيَةَ - برتنوں کو اوندھا کردیا کرو (تاکہ اس میں نجاست وغیرہ نہ گرے)-

اَوَّلُ مَا يُكْفَأُ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ الْخَمْرُ - سب سے پہلے جس کام میں اسلام اوندھا کردیا جائے گا جیسے برتن اوندھادیا جاتا ہے وہ شراب ہوگی (لوگ شراب کا استعمال شروع کردیں گے اور اس کے نام بدل بدل کراور رکھ لیں گے)-

اِنْكَفَئَتْ بِهِمِ السَّفِيْنَةُ - کشتی ان کو لے کر الٹ گئی-

مِنْ حَيْثُ اَتَتْهَا الرِّيْحُ كَفَأَتْهَا - جدھر سے ہوا آئے وہ مڑ جاتا ہے (پھر سیدھا ہوجاتا ہے یہ مثال مومن کی دی کہ اس کو تکلیف بھی پہنچتی ہے تو صبر کرلیتا ہے اللہ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف رفع کردیتا ہے اور نعمت اور راحت عطا فرماتا ہے برخلاف کافر کے وہ ہمیشہ اچھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مہلت دیئے جاتا ہے پھر ایک بارگی اس کو ایسا سخت پکڑ لیتا ہے کہ جڑ پیڑ سے اکھڑ کر فنا ہوجاتا ہے)-

تُكْفِئُهَا الرِّيْحُ - ہوا اس کو جھکاتی رہتی ہے-

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ - جو شخص احسان کا بدلہ کرے وہ ناطہ جوڑنے والا نہیں ہے (بلکہ ناطہ جوڑنے والا وہ ہے جو خود ابتداءً اپنے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرے یا جو رشتہ دار اس سے بدسلوکی کرے ناطہ کاٹ دے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے)-

اَكْفَاءٌ كِرَامٌ - ہاں یہ لوگ ہمارے جوڑ کے برابر والے اور ہماری طرح عزت دار ہیں (یہ عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نے اس وقت کہا جب حضرات حمزہؓ اور علیؓ اور عبیدہؓ ان کے مقابل ہوئے)-

بِحَضْرَةِ الْاَكْفَاءِ - اپنے برابر والوں کے سامنے-

وَلَتُكْفَأُنَّ كَمَا تُكْفَأُ السَّفِيْنَةُ فِيْ اَمْوَاجِ الْبَحْرِ - تم اس طرح الٹے جاؤ گے جیسے کشتی سمندر کی موجوں میں الٹ جاتی ہے-

فَاَكْفَاَهُ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى - (محمد بن حنفیہ حضرت علیؓ کے لئے وضو کا پانی لے کر آئے) آپ نے بائیں ہاتھ سے برتن کو جھکا کر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالا-

كَفْتٌ - پھیردینا، ملالینا، اپنے پاس روک رکھنا-

كَفْتٌ اور كِفَاتٌ اور كَفِيْتٌ اور كَفَتَانٌ - جلدی اڑنا، جلدی دوڑنا، الٹ دینا، جلدی سے بہادینا-

تَكْفِيْتٌ - سمیٹ لینا-

تَكَفُّتٌ - جلد اڑنا-

اِنْكِفَاتٌ - پھر جانا، منقبض ہونا، دبلا ہوجانا-

اِكْتِفَاتٌ - جمع کرلینا-

كِفَاتٌ - جہاں سب چیزیں اکٹھی کی جائیں یا ظروف (گویا یہ جمع ہے كَفْتٌ کی بمعنی ظرف)-

مَاتَ كِفَاتًا - ناگہاں مرگیا (جیسے مَاتَ مُكَافَتَةً ہے)-

رَجُلٌ كَفْتٌ يا كَفِيْتٌ - جلدی کرنے والا، ہلکا، باریک-

اَكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ - اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو (جب رات کا اندھیرا پھیلے کیونکہ اس وقت شیطان یا جن نکل کر پھیلتے ہیں - بعض نے کہا یہاں اس سے شیطان صفت انسان مراد ہیں - بعض نے کہا شیاطین اور جن سے یہاں سانپ مراد ہیں - شام ہوتے ہی سانپ ہواخوری کے لئے نکل پڑتے ہیں)-

تَكْفِتُهُمُ الدُّبَيْلَةُ-ان کو طاعون کا پھوڑا قبروں میں اکٹھا کر دے گا (ہلاک کر ڈالے گا)-

اِذَا مَرِضَ عَبْدِیْ فَاكْتُبُوْا لَهٗ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِیْ صِحَّتِهٖ حَتّٰی اُعَافِيَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ-فرشتوں سے اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے جب میرا بندہ بیمار ہو تو اس کے نامۂ اعمال میں اتنے ہی اعمال کا ثواب لکھو جتنے وہ تندرستی کے زمانہ میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو اچھا کر دوں یا قبر سے ملا دوں (مار ڈالوں- زمین کو کِفَات کہتے ہیں کیونکہ اس میں مردے زندے سب اکٹھے ہوتے ہیں زندہ تو اس کی پشت پر رہتے ہیں اور مردے اس کے شکم میں)-

حَتّٰی اُطْلِقَهٗ مِنْ وِّثَاقِیْ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَیَّ- یہاں تک کہ میں اس کو اپنے بند سے چھوڑ دوں یا مٹی میں ملا دوں-

نُهِيْنَا اَنْ نَّكْفِتَ الثِّيَابَ فِی الصَّلٰوةِ-ہم کو نماز میں کپڑے سمیٹنے سے ممانعت ہوئی (جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کپڑوں کو گرد وغیرہ سے بچانے کے لئے رکوع اور سجدے میں جاتے وقت اٹھا کر سمیٹ لیتے ہیں)-

وَلَا نَكْفِتُ الثِّيَابَ- اور ہم کپڑوں کو نہ سمیٹیں (مجمع البحار میں ہے کہ کپڑا اٹھا کر نماز پڑھنا یا آستین اٹھا کر یا بال گندھے ہوئے جوڑا بندھا ہوا مکروہ تنزیہی ہے ہر حال میں خواہ نماز کے لئے عمداً ایسا کرے یا پہلے سے کئے ہوئے ہو' بہتر یہ ہے کہ بالوں کو اور کپڑوں کو چھٹا رہنے دے ان کو زمین پر گرنے دے)-

كَانَ بِظَهْرِ الْكُوْفَةِ فَالْتَفَتَ اِلٰی بُيُوْتِهَا فَقَالَ هٰذِهٖ كِفَاتُ الْاَحْيَاءِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی مَقَابِرَ فَقَالَ وَ هٰذِهٖ كِفَاتُ الْاَمْوَاتِ-امام شعبیؒ کوفہ میں تھے انھوں نے وہاں کے گھروں کو دیکھا تو کہا یہ زندوں کا کِفَات ہے (یعنی زندے یہاں اکٹھے ہوتے ہیں) پھر قبرستان کو دیکھا اور کہا یہ مردوں کا کفات ہے (گویا اس آیت کی تفسیر اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا)-

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّنْكَفِتَ اَهْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰی اَنْ يَّثُوْبَ اَهْلُ الْعِشَاءِ-صلوٰۃ الاوّابین وہ نماز ہے کہ مغرب کے لئے جب لوگ جمع ہوں اور عشاء پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں' ان دونوں کے درمیان (مگر دوسری روایت میں ہے کہ صلوٰۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے جس وقت دھوپ کی شدت ہو اور اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں)-

حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَ رُزِقْتُ الْكَفِيْتَ- مجھ کو دنیا میں عورتیں اور خوشبوئیں پسند ہیں اور اپنی روزی کی اصلاح کرنا اس کو اکٹھا کرنا (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے مجھ کو کفیت ملی یعنی جماع کی قوت- دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت جبرائیل میرے پاس ایک ہانڈی لائے جس کو کفیت کہتے تھے میں نے جو اس میں تھا وہ کھایا تو چالیس مردوں کی قوت میں نے اپنے میں پائی- عرب لوگ چھوٹی دیگ کو کِفْتٌ کہتے ہیں)-

اُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفِيْتَ- آنحضرت ﷺ کو کفیت دی گئی تھی (یعنی جماع کی طاقت)-

كِفْتُ اِلٰی دَئِيَّةٍ- مجھ کو ایک دوسری مصیبت اسی قسم کی آئی (یہ ایک مثل ہے)-

كَفْتَةٌ-بقیع (قبرستان) مدینہ طیبہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ سب مردے وہاں دفن ہوتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں- بعض نے کہا اس لئے کہ وہ مردوں کو جلدی گلا دیتا ہے کیونکہ وہاں کی زمین شور ہے)-

وَفِی الْحَدِيْثِ فِیْ قَوْلِهٖ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا قَالَ دَفْنَ الشَّعْرِ وَالظُّفُرِ -قرآن میں جو كِفَاتًا آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہاں بال اور ناخن دفن ہوتے ہیں یعنی زمین میں-

كَفْحٌ- پردہ کھول دینا' مارنا' کھینچنا' مواجہہ کرنا' سامنے آنا' ناگہاں بوسہ لے لینا-

مُكَافَحَةٌ اور كِفَاحٌ-سامنا کرنا-

اِكْفَاحٌ-کھینچنا' پھیر دینا-

لَا تَزَالُ مُؤَيَّدًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا كَافَحْتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ-(آنحضرت ﷺ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا) تجھ کو

حضرت جبرئیل مدد دیتے رہیں گے برابر جب تک تو اللہ کے رسول کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا رہے گا (ان کے طعنوں کا جواب دیتا رہے گا)-

اِنَّ اللّٰهَ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا - اللہ تعالیٰ تیرے باپ سے (جو جنگ احد میں شہید ہوا) سامنا کر کے باتیں کیں کوئی پردہ حائل نہیں رہا نہ کوئی واسطہ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ باتیں کیں' یہ آنحضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا)-

اَعْطَيْتُ مُحَمَّدًا كِفَاحًا - میں نے محمد کو بہت چیزیں دیں (دنیا اور آخرت کی نعمتیں)-

اِنِّیْ لَاُكْفِحُهَا وَ اَنَا صَائِمٌ - میں عورت کا اچھی طرح منہ سے منہ لگا کر بوسہ دیتا ہوں حالانکہ میں روزہ دار ہوتا ہوں (معلوم ہوا بوسہ دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا)-

قِيْلَ لَهٗ اَتُقَبِّلُ وَ اَنْتَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَ اُكْفِحُهَا - ابو ہریرہؓ سے لوگوں نے کہا تم روزہ دار ہو کر بوسہ دیتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں میں اچھی طرح منہ سے منہ لگا کر بوسہ دیتا ہوں-

يُكَافِحُ الْاُمُوْرَ - کل کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے-

كُفْرٌ (بہ ضمہ وفتح کاف) انکار کرنا (یہ ضد ہے ایمان کی جیسے كُفُوْرٌ اور كُفْرَانٌ ہے) خدا کی نفی کرنا' اس کو معطل بنانا' ڈھانپ لینا' ناشکری کرنا-

تَكْفِيْرٌ - کسی کو کافر کہنا' چھپا لینا' معاف کرنا' میٹ دینا' کفارہ دینا-

مُكَافَرَةٌ - انکار کرنا' ٹال مٹول کرنا-

اِكْفَارٌ - کافر بنانا' کفر کی طرف مائل کرنا-

كَافُوْرٌ - مشہور دوا ہے-

اَلَا لَاتَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - دیکھو ہوشیار رہو میرے بعد کہیں کافر نہ ہو جانا ایک دوسرے کی گردن مار کر (آپس میں ناحق لڑ کر' بعض نے کہا کافر سے یہاں ہتھیار بند مراد ہے- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں كَفَرَ فَوْقَ دِرْعِهٖ اپنے کرتے پر ایک کپڑا اور پہن لیا- بعض نے کہا حقیقی کفر مراد ہے)-

مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا - جس شخص نے اپنے بھائی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر ضرور کفر لوٹ چکا (اگر جس کو کافر کہا وہ واقعی کافر اور کہنے والا سچا ہے تو وہ کافر ہوگا ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ جائے گا- یہ اپنے بھائی مسلمان کی تکفیر کرنے کی وجہ سے خود کافر ہو جائے گا)-

قِيْلَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ قَالَ هُمْ كَفَرَةٌ وَّ لَيْسُوْا كَمَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ نہ کریں (قرآن وحدیث کو چھوڑ کر عقلی قوانین مثلاً تعزیرات ہند یا قانون معاہدہ کے مطابق حکم دیں) کیا وہ کافر ہیں انھوں نے کہا بے شک وہ کافر ہیں مگر اس درجہ کے کافر نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یا قیامت کو نہیں مانتے (اس قول سے یہ ثابت ہوا کہ عبداللہ بن عباسؓ کے نزدیک کفر کے مراتب ہیں بعض کفر تو ایسا ہے جو اسلام سے بالکل خارج کر دیتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا انکار پیغمبروں کا یا اللہ کی کتابوں کا یا قیامت کا یا ملائکہ کا اور بعض کفر اس سے کم درجہ کا ہے جس سے آدمی بالکلیہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا مگر کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے کیوں کہ وہ کافروں کا سا فعل کرتا ہے جیسے خلاف شرع حکم دینا یا مومن کو عمداً بلا وجہ شرعی قتل کرنا)-

اِنَّ الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ ذَكَرُوْا مَا كَانَ مِنْهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَثَارَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَيْكُمْ اٰيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ - اوس اور خزرج قبیلے والوں نے جاہلیت کے زمانہ کی لڑائیوں کا ذکر کیا (جو وہ ایک دوسرے سے کیا کرتے تھے تو ان کو جوش آ گیا) اور تلواریں لے کر لگے ایک دوسرے پر حملہ کرنے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری- تم کیوں کر کفر کرتے ہو حالانکہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اللہ کا رسول بھی موجود ہے (تو یہاں کفر سے کفر حقیقی (جو ایمان کی ضد ہے) مراد نہیں بلکہ حق بات کو چھپانا اور اخوت ایمانی کو دبا دینا- میں کہتا ہوں تَكْفُرُوْنَ کا ترجمہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تم پھر کفر کے زمانے کے چال چلنے لگے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے)-

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَنْتَ لِیْ عَدُوٌّ فَقَدْ کَفَرَ اَحَدُھُمَا بِالْاِسْلَامِ - جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک نے کفر کیا (کفر سے مراد اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی کر دینا' ان کے دلوں میں الفت اور محبت دینا اپنی نعمت بیان فرمائی ہے)-

مَنْ تَرَکَ قَتْلَ الْحَیَّاتِ خَشْیَۃَ الثَّارِ فَقَدْ کَفَرَ - جو شخص سانپوں کا مارنا اس ڈر سے چھوڑ دے کہ سانپ بدلہ لیتے ہیں اس نے کافروں کا سا کام کیا (یہ کافروں کا خیال ہے کہ سانپ بدلہ لیتا ہے وہ سانپ کی تعظیم کرتے ہیں اس کو مارتے نہیں چھوڑ دیتے ہیں بعض سانپوں کو دودھ پلاتے ہیں- بعض نے ترجمہ کیا ہے اس نے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا یعنی تقدیر الٰہی پر بھروسہ نہیں کیا اگر تقدیر میں ضرر پہنچنا ہے تو ضرور پہنچے گا ورنہ سانپ کچھ نہیں کر سکتا)-

مَنْ اَتٰی حَائِضًا فَقَدْ کَفَرَ - جو شخص حیض والی عورت سے صحبت کرے اس نے کفر کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا کہ حائضہ عورتوں سے صحبت نہ کرو- جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں)-

اِنَّ اللّٰہَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَیُصْبِحُ قَوْمٌ بِہٖ کَافِرِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَ کَذَا - اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے پھر دوسرے دن صبح کو کچھ لوگ کافر بن جاتے ہیں (یہ تو نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پانی برسایا بلکہ یوں کہتے ہیں) فلانے ستاروں کے فلاں کارتی میں جمع ہونے سے ہم پر پانی برسا (حالانکہ یہ سب غلط خیال ہیں تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ستاروں کے آنے جانے نکلنے اور ڈوبنے سے پانی نہیں برستا)-

فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ لِکُفْرِھِنَّ قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ یَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ وَیَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ - میں نے دیکھا دوزخ میں (مردوں کی بہ نسبت) عورتیں زیادہ ہیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟ فرمایا نہیں' بلکہ احسان نہیں مانتیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں (کفر سے یہی مراد ہے)-

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُہٗ کُفْرٌ - مسلمان کو برا کہنا گالی دینا فسق ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا (بلاوجہ شرعی) کفر ہے (کفر سے مراد یہاں ناشکری اور اللہ کے احکام کی مخالفت ہے)-

مَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ - جو شخص اپنے باپ سے نفرت کرے (دوسرے شخص کو باپ بنائے) اس نے ناشکری کی (باپ کا حق نہ پہچانا)-

مَنْ تَرَکَ الرَّمْیَ فَنِعْمَۃٌ کَفَرَھَا - جس نے تیراندازی (یا بندوں کی نشان اندازی) چھوڑ دی (اس کی مشق نہ رکھی) تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی- (نشانے پر تیر یا گولی مارنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ہر مسلمان کو اس کی مشق رکھنا لازم ہے)-

وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ - اور عرب کے لوگوں میں جو کافر ہونے والے تھے وہ کافر ہو گئے (نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مرتد لوگ دو قسم کے تھے ایک تو وہ جو دین اسلام سے بالکل پھر گئے ان کے دو گروہ تھے ایک گروہ تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا پیرو تھا- دوسرا وہ گروہ جو پھر جاہلیت کے اعتقاد پر آ گیا- دوسری وہ قسم جو ایمان سے نہیں پھرے تھے- لیکن زکوٰۃ کی فرضیت سے منکر ہو گئے تھے وہ کہتے تھے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً خاص آنحضرتؐ کے لئے خطاب تھا آپ کے بعد دوسرے کسی حاکم کو رعایا سے زکوٰۃ لینا درست نہیں- حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں سے بھی لڑنا ضروری سمجھا)-

اَلَا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِیْنَ فَتُذِلُّوْھُمْ وَلَا تَمْنَعُوْھُمْ حَقَّھُمْ فَتُکَفِّرُوْھُمْ - دیکھو مسلمانوں کو مار کر ان کو ذلیل مت کرو اور مسلمانوں کی حق تلفی کر کے ان کو کافر مت بناؤ (ایسا نہ ہو حق تلفی سے وہ تنگ آ کر اسلام سے پھر جائیں اور کافروں میں شریک ہو جائیں)-

تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ مُعَاوِیَۃُ کَافِرٌ بِالْعُرُشِ - ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ تمتع کیا اس وقت معاویہ مکہ کے گھروں میں کفر کی حالت میں تھا

(مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے - یہ روایت مشکل ہے کیونکہ تمتع حجۃ الوداع میں ہوا تھا اور معاویہ اس سے پہلے جس سال مکہ فتح ہوا تھا - مسلمان ہو چکے تھے بعض نے کہا کَافِرٌ بِالْعُرُشِ سے یہ مراد ہے کہ مکہ کے گھروں میں ذلت اور خواری کے ساتھ پڑا ہوا تھا - کوئی اس کا پوچھنے والا نہ تھا - بعض نے کہا تمتع سے عمرۂ قضا مراد ہے اس وقت تو معاویہ کافر تھے)-

كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ مَنْ اَقَرَّ بِالْكُفْرِ فَخَلِّ سَبِيْلَهٗ - حجاج بن یوسف کو عبدالملک بن مروان نے لکھا - جو کوئی یہ اقرار کرے کہ مروان کی اولاد کی خلافت کو نہ ماننا کفر ہے اس کو چھوڑ دے (اس سے تعرض مت کر کیونکہ اس سے ہماری حکومت کو کوئی ڈر نہیں ہے)-

عُرِضَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ لِيَقْتُلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَرٰى رَجُلًا لَايُقِرُّ الْيَوْمَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَنْ دَمِيْ تَخْدَعُنِيْ اِنِّيْ اَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ - حجاج بن یوسف کے سامنے ایک شخص بنی تمیم کا لایا گیا تا کہ اس کو مار ڈالے - حجاج نے کہا میں تو ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جو آج کفر کا اقرار نہیں کرتا (یعنی بنی مروان کی خلافت کا انکار نہیں کرتا - حجاج کا یہ مطلب تھا کہ کسی طرح یہ شخص جان کے ڈر سے بنی مروان کی خلافت کو مان لے تو میں اس کو چھوڑ دوں) وہ شخص کہنے لگا کیا تو خون کا ڈر دلا کر مجھ سے فریب کرنا چاہتا ہے میں تو حمار سے زیادہ کافر ہوں (حمار ایک شخص تھا جو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تھا - اس کی مثال بیان کی جاتی ہے)-

وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ كَقُلُوْبِ نِسَآءٍ كَوَافِرَ - ان کے دل ایسے بودے اور مختلف کر دے جیسے کافر عورتوں کے دل (عموماً عورتیں ضعیف الرائے اور ضعیف القلب ہوتی ہیں اور جب کافر ہوں تو اور زیادہ خراب ہوں گی)-

اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ - جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں سر جھکاتے ہیں (کہ ہم کو بلائیں مت ڈالیو - زبان ہی گناہوں میں پھنساتی ہے طرح طرح کی آفتیں لاتی ہے اس کی بدولت دوسرے اعضاء مصیبت میں مبتلا ہوتے

ہیں - نہایہ میں ہے کہ تَكْفِيْر جھکنا اور سر جھکانا جیسے کوئی تعظیم کے لئے کیا کرتا ہے)-

رَاَى الْحَبْشَةَ يَدْخُلُوْنَ مِنْ خَوْخَةٍ مُّكَفِّرِيْنَ فَوَلَّاهُ ظَهْرَهٗ وَ دَخَلَ - عمرو بن امیہ ضمری نے حبشی لوگوں کو دیکھا ایک دریچہ میں سے سر جھکا کر (بڑی تعظیم کے ساتھ) داخل ہوتے ہیں - انھوں نے اس کی طرف پشت کی اور داخل ہوئے-

يُكْرَهُ التَّكْفِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ - نماز میں (بحالت قیام) بہت جھکنا مکروہ ہے (بلکہ سیدھا کھڑا ہونا بہتر ہے - اگر خفیف سا جھکے تو کچھ مضائقہ نہیں-

كَفَّارَتُهَا اَنْ تُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرْتَهَا - نماز کا وقت فوت ہو جائے بھول جانے کی وجہ سے تو اس کا اتار یہی ہے کہ یاد آتے ہی اس کو پڑھ لے (اور کسی قسم کا فدیہ یا صدقہ ضروری نہیں ہے - جیسے رمضان کا روزہ عمداً توڑنے میں یا احرام کی حالت میں کوئی جنابت کرنے میں کفارہ دینا پڑتا ہے)-

كَفَّارَةٌ - یعنی گناہ کا اتار اور گناہ کو مٹانے والا-

اَلْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ - مومن کو مالی اور جانی تکلیفیں پہنچتی رہتی ہیں تا کہ اس کے گناہوں کا اتار ہو جائیں (تو دنیا کی تکلیفوں سے بددل نہ ہونا چاہئے بلکہ گناہوں کا کفارہ سمجھ کر صبر کرنا چاہئے)-

اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ - موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے (کیونکہ موت میں بیماری کی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اور اس سے مسلمان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)-

لَاتَسْكُنِ الْكُفُوْرَ فَاِنَّ سَاكِنَ الْكُفُوْرِ كَسَاكِنِ الْقُبُوْرِ - ایسی زمین میں جا کر مت رہ جہاں لوگ دوری کی وجہ سے نہ جا سکیں ایسی زمین میں رہنے والا قبر میں رہنے والے کی طرح ہے (جیسے مردے سے کوئی نہیں مل سکتا نہ اس سے بات کر سکتا ہے - ایسا یہ جنگل میں دور دراز اکیلا رہنے والا اس سے بھی کوئی نہیں ملتا - نہایہ میں ہے کہ شام کے ملک والے گاؤں کو کَفْر کہتے ہیں)-

عُرِضَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ مَفْتُوْحٌ عَلٰى اُمَّتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ كَفْرًا كَفْرًا فَسُرَّ بِذٰلِكَ - آنحضرت کو بتلایا گیا وہ ملک جو اللہ تعالیٰ آپ کی وفات

کے بعد آپ کی امت کے ہاتھوں پر فتح کرائے گا ایک ایک گاؤں اس ملک کا بتلایا گیا- آپ یہ خبر سن کر خوش ہوئے-

لَتُخْرِجَنَّكُمُ الرُّوْمُ مِنْهَا كَفْرًا كَفْرًا- پھر نصاریٰ تم کو وہاں سے نکال دیں گے ایک ایک بستی کر کے (سب بستیاں تم سے خالی کرالیں گے)-

اَهْلُ الْكُفُوْرِهُمْ اَهْلُ الْقُبُوْرِ- اجاڑ جنگلوں میں اکیلے رہنے والے مردوں کی طرح ہیں جو قبروں میں رہتے ہیں-

كَافِرْ یا كَافُوْر- آنحضرتؐ کے تیردان (ترکش) کا نام تھا کیونکہ وہ تیروں کو چھپاتا ہے جیسے خوشہ کا غلاف میوے کو چھپاتا ہے-

هُوَ الطِّبِّيْعُ فِيْ كُفُرَّاءِ- وہ میوہ ہے غلاف میں-

كَافُوْر اور كُفُرَّاء- خوشہ کا غلاف-

قِشْرُ الْكُفُرُّىٰ- غلاف کا چھلکہ-

اَللَّيْلُ كَافِرٌ وَالزَّارِعُ كَافِرٌ- رات چھپانے والی ہے (اپنی تاریکی کی وجہ سے ہر چیز کو چھپا لیتی ہے) اور کسان بھی چھپانے والا ہے (وہ تخم کو زمین میں چھپاتا ہے)-

لَا كُفُرُ حَتّٰى يُمَسِّكَ اللّٰهُ- میں نے تو تیرے مرنے تک بھی کافر نہ ہوں گا (یعنی کبھی کافر نہ ہوؤں گا)

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا- ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوں گے (یعنی صغیرہ گناہ یا ہر قسم کے گناہ) وہ عمرہ ان کا کفارہ ہو جائے گا (یعنی پہلا عمرہ یا دوسرا عمرہ گناہوں کا اتار ہو جائے گا ان گناہوں کا جو دونوں عمروں کے درمیان کئے جائیں مگر پہلے عمرہ کے کفارہ ہونے میں یہ اشکال ہے کہ گناہ صادر ہونے سے پہلے اس کا کفارہ کیسے ہو سکتا ہے تو ظاہر یہ ہے کہ مراد دوسرا عمرہ ہے- ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق الناس معاف نہ ہوں گے جب تک ان کا بدلہ نہ لیا جائے گا اور کبائر کی معافی کے لئے توبہ ضروری ہے اگر صغائر اور کبائر کچھ نہ ہوں تو درجوں کی بلندی ہوگی)-

وَاَخَافُ الْكُفْرَ- میں کفر کا خوف رکھتا ہوں-

كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ- اگر نذر پوری نہ کر سکے تو جیسا قسم کا کفارہ ہے ویسا کفارہ دے دے (اسی طرح اگر معصیت کی نذر کرے تب بھی لازم ہے کہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ دے دے)-

فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُ- کیا اس کی طرف سے اگر میں کچھ خیرات کروں تو اس کے گناہوں کا اتار ہوگا-

صِيَامُ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا- عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے-

اِثْنَانِ هُمَا كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ- دو باتیں کافروں کی خصلتیں ہیں' ان میں ایک یہ ہے کہ نسب پر طعنہ مارنا' کسی مسلمان کے خاندان پر عیب لگانا-

فَاُولٰئِكَ اَعْدَاءٌ اَلْكَفَرَةُ- وہ ہمارے دشمن کافر ہیں (اگر اس کو حلال سمجھتے ہیں ورنہ ان کا یہ فعل کافروں کا فعل ہے)-

فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ- کافروں سے لڑے (واو بمعنی مع ہے)-

كَفَّارَةُ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَلَهٗ- غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرے (طحاوی کی روایت میں ہے صرف ندامت اور استغفار کافی ہے- یہ اس حالت میں ہے جب غیبت کرنے والی کی بات اس شخص تک نہ پہنچی ہو اگر پہنچ گئی ہو تب تو اس سے معاف کرانا ضروری ہے- اگر وہ مر گیا ہو یا کسی دور دراز مقام میں ہو تو اس کے لیے استغفار کرے)-

حَدًّا لَّمْ يَاْتِهٖ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ- اگر لونڈی غلام کو ایسے قصور پر سزا دے جو اس نے نہ کیا ہو یا جس میں اس کا اختیار نہ تھا (اس کو ناحق مارے) تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے-

سُئِلَ الْاَزْهَرِيُّ عَمَّنْ يَّقُوْلُ بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ اَتُسَمِّيْهِ كَافِرًا قَالَ الَّذِيْ يَقُوْلُهٗ كُفْرٌ فَقَالَ فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ قَدْ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ كُفْرًا- ازہری سے پوچھا گیا- جو کوئی قرآن کو مخلوق کہتا ہے تم اس کو کافر کہو گے (معتزلہ اور جہمیہ کا یہی قول ہے)- انھوں نے کہا وہ کفر کی بات کہتا ہے (مگر اس سے وہ حقیقی

کافر نہیں ہو جاتا جب تک صراحتاً اصول اسلام کا انکار نہ کرے) تیسری مرتبہ انھوں نے کہا کہ مسلمان کبھی کفر کی بات بھی کہہ دیتا ہے-

اَلْکُفْرُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں کفر کی پانچ قسمیں ہیں (کفر جحود اس کی دو قسمیں ہیں- ایک تو یہ کہ مطلق خدا کا انکار کرے، دوسرے یہ کہ دل میں یقین ہو مگر زبان سے عناد کے طور پر انکار کرے- تیسرے بمعنی ناشکری- چوتھے اللہ کے بعض احکام پر عمل کرنا بعض کو چھوڑ دینا (مثلاً نماز، روزہ کرنا لیکن سود کھانا، بیٹیوں کو ترکہ نہ دلانا) پانچویں بمعنی بیزاری اور علیحدگی)-

اِنْ اَذِنْتَ لِیْ کَفَّرْتُ لَکَ- اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے سامنے عاجزی کروں سر جھکاؤں-

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ- جس نے عمداً نماز کو ترک کیا وہ کافر ہو گیا (کیونکہ اس نے نماز کو بے حقیقت سمجھا اور شریعت کا استخفاف کیا اور وہ کفر ہے)-

لَاتُکَفِّرْ اِنَّمَا یَصْنَعُ ذٰلِکَ الْمَجُوْسُ- نماز میں قیام کی حالت میں بہت مت جھک جیسے مجوسی لوگ کرتے ہیں (وہ کیا کرتے ہیں جب شام کو آفتاب کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں تو بار بار جھکتے جاتے ہیں- مجمع البحرین میں ہے کہ تکفیر کے معنی یہ بھی ہیں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا)-

لَاتَمَسُّوْا مَوْتَاکُمْ بِالطِّیْبِ اِلَّا بِالْکَافُوْرِ- مردوں کو کافور کے سوا اور کوئی خوشبو نہ لگاؤ (یعنی ان کے بدن میں لیکن کفن میں عطر وغیرہ لگانا درست ہے)-

کَفٌّ- کپڑے کا حاشیہ دوبارہ سینا، بھر دینا، چھتڑے سے باندھنا، جمع کرنا، ملانا، سمیٹ لینا، اٹھا لینا، اوندھا ہونا، پھیر دینا، ڈھکیلنا، بھر جانا-

کُفُوْفٌ- بوڑھا ہونا یہاں تک کہ دانت چھوٹے ہو کر فنا ہونے لگیں-

تَکَفُّفٌ- سوال کے لئے ہاتھ پھیلانا-

کَاَنَّمَا یَضَعُھَا فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ- گویا اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں رکھتا ہے (نہایہ میں ہے کہ یہ کنایہ ہے صدقہ کے قبول ہونے کا گویا صدقہ کرنے والے نے اپنا صدقہ قبول کے محل میں رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہتھیلی وغیرہ اعضاء اور جوارح سے پاک ہے)-

اِنَّ اللّٰہَ اِنْ شَاءَ اَدْخَلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ- (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک مٹھی میں ساری مخلوقات کو لے کر بہشت میں داخل کر دے (آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا عمر سچ کہتا ہے)-

مُتَصَدِّقٌ بِجَمِیْعِ مَالِہٖ ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُّ النَّاسَ- اپنا سارا مال خیرات کر دے پھر بیٹھے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہو یا ہتھیلی سے لیتا ہوا، یا ایک مٹھی کھانا مانگتا ہوا جو اس کی بھوک کو دفع کرے-

خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُکَھُمْ عَالَۃً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ- (آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا تو اگر اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو) وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے- لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے (سوال کرتے ہوئے بھیک مانگتے ہوئے)-

کَاَنَّ ظُلَّۃً تَنْطِفُ عَسَلًا وَّسَمْنًا وَ کَاَنَّ النَّاسُ یَتَکَفَّفُوْنَہٗ- (میں نے خواب میں ایسا دیکھا کہ) ایک سائبان (چھتہ) ہے اس میں سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے اور لوگ ہتھیلیوں میں اس کو لے رہے ہیں)-

اَلْمُنْفِقُ عَلَی الْخَیْلِ کَالْمُسْتَکِفِّ بِالصَّدَقَۃِ- گھوڑوں پر خرچ کرنے والا (ان کی کھلائی پلائی میں) ایسا ہے جیسے خیرات کے لئے ہاتھ اٹھانے والا (یعنی گھوڑوں کے پالنے میں ایسا ثواب ہے جتنا خیرات کرنے میں اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد کا آلہ ہے اس پر سوار ہو کر کافروں سے مقابلہ کرتے ہیں یہ اِسْتَکَفَّ بِہِ النَّاسُ سے نکلا ہے یعنی لوگوں نے اس کے گرد جمع ہو کر اس کو گھورنا شروع کر دیا)-

کَفَافُ الثَّوْبِ- گوٹ، کپڑے کا طرہ یا حاشیہ-

کِفَّۃٌ- جو چیز گول ہو ترازو کے پلڑوں کی طرح-

وَاسْتَکَفُّوْا جَنَابَیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ- عبدالمطلب کے گرد جمع ہوئے ان کو دیکھنے لگے-

اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا - مجھ کو یہ حکم ہوا کہ (نماز میں) نہ بال اٹھاؤں نہ کپڑا (بلکہ ان کو چھٹا رہنے دوں زمین پر گرنے دوں۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ بالوں کو نماز میں اکٹھا نہ کروں ان کا جوڑا نہ باندھوں)۔

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهٗ - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے گزر کا سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے (جیسے اپنی روٹی کی فکر کرتا ہے اسی طرح مسلمان بھائی کی روٹی کی بھی فکر کرتا ہے اس کے سامان کی اپنے سامان کی طرح حفاظت اور دوستی کرتا ہے)۔

يَكُفُّ مَاءَ وَجْهِهٖ - اپنی آبرو سنبھالتا ہے (سوال کر کے اپنی عزت نہیں کھوتا' آبروریزی نہیں ہونے دیتا)۔

فَيَكُفُّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت قائم رکھے (کہ لوگوں سے سوال کرنے کی حاجت نہ پڑے)۔

كُفِّيْ رَاْسِيْ - میرے بالوں کو اکٹھا کر دے جما دے (ایک روایت میں كُفِّيْ عَنْ رَاْسِيْ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا کہ میرے سر کو اپنے حال پر چھوڑ دے یعنی بالوں میں کنگھی نہ کرو ایسے ہی رہنے دے)۔

اِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً - ہمارے اور تمہارے درمیان ایک گھڑی ہے جو جوڑی گئی ہے مقفل کر دی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ صلح اور مصالحت دل کی صفائی کے ساتھ ہوئی ہے' اس میں بے ایمانی اور دل کی کپٹ نہیں ہے۔ بعض نے کہا مَكْفُوْفَةٌ کے یہ معنی ہیں کہ اس کی وجہ سے شر اور فساد روکا گیا ہے جیسے گھڑی کپڑوں اور اسباب کو خراب ہونے سے روکتی ہے یعنی اس صلح سے پیشتر جو دلوں میں عداوتیں اور دشمنیاں تھیں وہ سب باندھ دی گئیں' بند کر دی گئیں اب وہ پھیل نہیں سکتیں)۔

وَدِدْتُ اَنِّيْ سَلِمْتُ مِنَ الْخِلَافَةِ كَفَافًا لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ - (حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو یہ آرزو ہے کاش میں خلافت کے مقدمہ میں اس طرح چھوٹ جاؤں کہ نہ مجھ کو کچھ نقصان پہنچے نہ اجر اور ثواب ملے (صرف میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ کی ہیں اور خلافت کے معاملہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں۔ اصل میں كَفَاف کہتے ہیں اس کو جو بقدر ضرورت اور حاجت ہو زائد اور فاضل نہ ہو۔ بعض نے کہا: كَفَافًا سے حضرت عمرؓ کا یہ مقصود ہے کہ خلافت کی برائی مجھ سے رکی رہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں خلافت کے شر سے بچا رہوں وہ میرے شر سے بچی رہے)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا يَا كَفَافًا - یا اللہ محمدؐ کی آل کو اتنی ہی روزی دے جو بقدر ضرورت ہو (یعنی ان کو بہت غنی اور مال دار مت کر' یہ كَفَاف سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں وہ مال جو بقدر ضرورت ہو زائد نہ ہو)۔

فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ كَفَافًا - پھر اس نے انصاف کے ساتھ حکم دیا تو وہ بچے رہنے کے لائق ہے (گمان غالب ہے کہ اس سے مواخذہ نہ ہو۔ پوری حدیث یوں ہے: قَالَ عُثْمَانُ لِابْنِ عُمَرَ اِذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ فَاسْتَعْفَاهُ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ - یعنی حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا جاؤ تم قاضی بن جاؤ۔ انھوں نے معافی چاہی حضرت عثمانؓ نے کہا تم قاضی ہونا برا سمجھتے ہو حالانکہ تمہارے والد قاضی تھے (لوگوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے) انھوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے اگر قاضی عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے تو خالی چھوٹ جانے کے لائق ہوگا یعنی اس سے مواخذہ نہ ہوگا نہ ثواب ملے گا نہ عذاب تو میں قاضی بن کر کیا امید رکھوں (یعنی اس میں ثواب کی تو امید نہیں ہے اور عذاب کا ڈر لگا ہوا ہے)۔

اِبْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ - پہلے ان عزیزوں کی خبرگیری کر جن کی پرورش تجھ سے متعلق ہے اگر تیرے پاس خود تیری احتیاج سے زیادہ کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں (اگر تو دوسرے عزیزوں کی خبرگیری کرے تو) تجھ پر کچھ ملامت نہ ہوگی (کیونکہ اول خویش بعدہٗ درویش اس پر بھی اگر اپنی حاجتوں کو روک کر دوسرے بندگان خدا کی حاجت پوری کرے تو بڑا اعلیٰ

درجہ ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اپنی ضرورت اور حاجت کے موافق تو روپیہ رکھ چھوڑے تو تجھ پر ملامت نہ ہوگی لیکن ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع کرنا منع ہے- لیکن بعض صحابہ جیسے طلحہ اور زبیر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں نے بہت روپیہ جمع کر کے رکھا تھا- اگر زکوٰۃ دیتا رہے تو اس میں بھی چنداں قباحت نہیں ہے)-

مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا - جو شخص اسلام لائے اور اس کو بقدر ضرورت روزی ملے (یعنی اتنی کہ سوال کرنے کی حاجت نہ پڑے)-

اَلسَّمَآءُ مَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ - آسمان ایک موج ہے (پانی کی موج کی طرح) جو روک دی گئی ہو (بحکم الٰہی معلق ہے)-

قَدْ جَاءَ جَيْشٌ لَّا يُكَتُّ وَلَا يَنْكَفُّ - اتنا لشکر آن پہنچا ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا نہ وہ ہٹ سکتا ہے-

اَنْ لَّا اَلْبَسَ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ - میں ایسا کرتہ نہ پہنوں جس کے دامن اور حاشیوں پر اور گریبان پر ریشمی کپڑا لگا ہو (نہایہ میں ہے کہ كُفَّةٌ بہ ضمہ کاف لمبی چیز اور كِفَّةٌ بہ کسرۂ کاف گول چیز- بعض نے بہ فتحۂ کاف بھی اسی معنی میں رکھا ہے- دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک چغہ پہنا جس کے کناروں پر ریشمی کپڑا لگا تھا تو شاید جبہ ایسا پہننا درست ہوگا جیسے گریبان اور کفوں پر ریشم ہو لیکن کرتہ ناجائز ہوگا- بعض نے کہا کرتہ کی حدیث منسوخ ہے- بعض نے کہا مراد وہ کرتہ ہے جس کے حاشیہ پر چار انگل سے زیادہ ریشم ہو)-

وَالْتَمَعَ بَرْقُهُ فِىْ كُفَفِهٖ - اس کے کناروں پر بجلی چمک رہی ہو-

اِذَا غَشِيَكُمُ اللَّيْلُ فَاجْعَلُوا الرِّمَاحَ كُفَّةً - جب رات کی تاریکی ہو تو لشکر کے اطراف میں برچھوں سے بچاؤ کرو (ہر طرف برچھے والے لوگ حفاظت کریں)-

اُكْفُفْهُ بِخِرْقَةٍ - (ایک شخص نے امام حسن بصریؒ سے شکایت کی کہ میرے پاؤں پھٹ گئے ہیں- انھوں نے کہا) اس پر ایک چیتھڑا باندھ دے-

اَلْكِفَّةُ وَالشَّبَكَةُ اَمْرُهُمَا وَاحِدٌ - کفہ اور شبکہ دونوں کا حکم ایک ہی ہے (دونوں شکاری کے جال اور پھندے کو کہتے ہیں)-

فَتَلَقَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّةً كَفَّةً - آنحضرتؐ ان سے منہ در منہ ملے (ہر ایک نے دوسرے کی طرف رخ کیا اور طرف نظر نہ پھرائی)-

اِسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ - آنحضرتؐ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (علیحدہ علیحدہ چلو نہیں لئے- بعض حنفیوں نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ ایک ہی ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالا اور کلی کی دونوں ہاتھ نہیں لگائے جیسے منہ دھونے میں لگتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ناک میں دو ہاتھ سے کوئی پانی نہیں ڈالتا)-

ثَلٰثَ اَكُفٍّ - تین تین چلو لئے (یعنی دونوں لپ بھر بھر کر) تین تین بار سر پر پانی ڈالا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غسل میں بھی تین تین بار ہر ایک عضو دھونا مستحب ہے- بعض نے اس میں خلاف کیا ہے)-

فِىْ قَمِيْصٍ يُّكَفُّ اَوْلَا يُكَفُّ - کفن میں قمیص کے حاشیے سیئے جائیں یا نہ سیئے جائیں (بعض نے يُكَفُّ روایت کیا ہے یعنی وہ عذاب کو روکے یا نہ روکے)-

كُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ - اپنے بچوں کو نکلنے سے روکے رہو (یعنی جب شام کی تاریکی شروع ہو)-

اِلَّا تَثْبُتَ فَكُفَّ - اگر تو تھم نہ سکے تو باز رہ-

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ مِنَ الْجَنَّةِ بِمِلْاِ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ - جو شخص یہ کر سکے کہ ایک مٹھی بھر خون کے بدلے بہشت سے نہ روکا جائے تو وہ ایسا ہی کرے (کسی مسلمان کا ناحق خون کر کے اپنے آپ کو بہشت سے محروم نہ کرے)-

وَ فَرْجَيْنِ مَكْفُوْفَيْنِ - دونوں کناروں پر جہاں سے چغہ کھلا ہوتا ہے ریشمی کام تھا-

مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ - ریشمی کپڑا دونوں کناروں پر لگا تھا-

وَهُوَ كَافٌّ - وہ روکنے والا تھا-

اِجْعَلْ ذَهَبَكَ فِىْ كِفَّةٍ - اپنا سونا ترازو کے ایک

پلڑے میں رکھو-

اِسْتَکَفَّتِ الْحَیَّۃُ-سانپ نے اس کو لپیٹ لیا-

وَلَا یَکُفُّ شَعْرًا-نماز میں بالوں کو نہ اٹھائے- (بلکہ ان کو بھی گرنے دے زمین پر سجدہ کرنے دے)-

کَافَّۃُ النَّاسِ-تمام لوگ-

طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ عَیْشُہٗ کَفَافًا-مبارک ہے وہ جس کی روزی بقدر ضرورت ہو (زائد مال و دولت اسباب نہ رکھتا ہو)-

لَا تَسْأَلُوْا فَوْقَ الْکَفَافِ-ضرورت سے زیادہ مال و اسباب نہ مانگو یا حاجت سے زیادہ سوال نہ کرو (یعنی جب بقدر کفاف مل جائے تو اس پر قناعت کرو اور زیادہ نہ مانگو)-

مَنْ ھَمَّ بِخَیْرٍ اَوْ صِلَۃٍ فَلْیُبَادِرْ فَاِنَّ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَ شِمَالِہٖ شَیْطَانَیْنِ فَلْیُبَادِرْ لَا یَکُفَّانِہٖ-جو شخص کسی نیک کام یا ناطہ پروری حسن سلوک کا قصد کرے تو اس میں جلدی کرے ''درکار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست'' کیونکہ اس کے دائیں اور بائیں بازو دو شیطان ہیں وہ نیک کام کرنے سے روک نہ دیں' اس لئے جلدی کرنا چاہئے-

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند[1]

اَلْعَنَانُ الْمَکْفُوْفُ-آسمان رکا ہوا-

کَفْلٌ یا کَفَالَۃٌ-خبر گیری کرنا' پرورش کرنا' خرچ کرنا کسی پر' ملا لینا' ضمانت کرنا-

تَکْفِیْلٌ-پرورش کرنا' ضمانت دینا' کسی پر خرچ کرنا' ضمانت لینا-

مُکَافَلَۃٌ-ضمانت دینا-

اِکْفَالٌ-سپرد کر دینا' مالک بنا دینا-

تَکَفُّلٌ-ضامن ہونا-

تَکَافُلٌ-ایک دوسرے کے ضامن ہونا-

اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ کَھَاتَیْنِ-قیامت کے دن میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا (خواہ وہ یتیم اپنا رشتہ دار ہو یا غیر ہو) ان دونوں انگلیوں کی طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا یعنی مجھ میں اور اس میں کوئی حائل نہ ہوگا جیسے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں اور کوئی انگلی حائل نہیں ہے- مجمع البحار میں ہے کہ یتیم کی کفالت یہ ہے کہ اس کا خرچہ اٹھائے' اس کو کپڑا پہنائے اس کی تعلیم و تربیت کرے' خواہ اپنے مال میں سے خواہ یتیم کے مال میں سے ولایت شرعیہ کے ساتھ تو ان سب کے لئے یہ فضیلت ہے)-

اَلرَّابُّ کَافِلٌ-یتیم کی ماں کا خاوند بھی یتیم کا پرورش کرنے والا ہے (کیونکہ وہ اس کی ماں کے ساتھ اس کی بھی خبر گیری کرتا ہے)-

وَاَنْتَ خَیْرُ الْمَکْفُوْلِیْنَ-آپ ان سب بچوں میں بہتر ہیں جو پرورش کے لئے دیے جاتے ہیں (یعنی جو بچے پیدا ہونے کے بعد پرورش کے لئے بنی سعد بن بکر کی قوم کو دیئے گئے تھے)-

لَہٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ-ان کو ثواب کے دو حصہ ملیں گے-

کِفْلٌ-حصہ-

وَعَیَّاشُ بْنُ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَسَلَمَۃُ بْنُ ھِشَامٍ مُتَکَفِّلَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ-عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام دونوں ایک اونٹ پر سوار تھے- اس طرح کہ اس کے کوہان پر ایک کمبل گول لپیٹ دیا تھا' اس پر بیٹھے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں تَکَفَّلْتُ الْبَعِیْرَ یا اَکْفَلْتُہٗ جب اونٹ کے کوہان کے گرد کمبل باندھ کر اس پر سوار ہو)-

وَعَمَدْنَا اِلٰی اَعْظَمِ کِفْلٍ-ہم بڑے گردے کی طرف چلے (جو اونٹ کے کوہان پر گرداگرد باندھا جاتا ہے)-

ذٰلِکَ کِفْلُ الشَّیْطَانِ-یہ تو شیطان کی بیٹھک ہے-

اِنَّہٗ کَرِہَ الشُّرْبَ مِنْ ثُلْمَۃِ الْقَدْحِ وَقَالَ اِنَّھَا کِفْلُ الشَّیْطَانِ-پیالہ میں جو سوراخ ہوتا ہے (یا گلاس میں) اس میں سے پانی پینا مکروہ رکھا کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کا مقام ہے (اکثر وہاں میل کچیل پانی یا شربت یا دودھ کا کچرا جم جاتا ہے' کبھی کوئی کپڑا اس کے اندر چھپا ہوتا ہے)-

اِنِّیْ کَائِنٌ فِیْھَا کَالْکِفْلِ اٰخُذُ مَا اَعْرِفُ وَ اَتْرُکُ مَا

---

[1] جناب! اپنی عمر کو غنیمت سمجھتے ہوئے نیکیاں سمیٹ لو قبل اس کے کہ اعلان کرنے والا تمہاری موت کا اعلان کر دے! (م)

اُنْکِرُ - (عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک فتنہ کا جو مسلمانوں میں ہوگا ذکر کیا اور کہنے لگے) میں تو اس فتنہ میں کفل کی طرح ہوں گا- جس بات کو اچھی شرع کے موافق دیکھوں گا اس پر عمل کروں گا اور جو بات شرع کے خلاف دیکھوں گا اس کو چھوڑ دوں گا (کِفْلٌ کہتے ہیں اس شخص کو جو جنگ میں سب کے پیچھے رہے اس کی نیت بھاگنے کی ہوتی ہے- بعض نے کہا "کِفل" وہ شخص جو سوار نہ ہو سکے- نہ کہیں جا سکے بلکہ اپنے گھر میں پڑا رہے' ابن مسعودؓ کا مطلب یہ ہے کہ اس فتنہ میں دونوں فریق سے الگ رہ کر اپنے گھر میں پڑا رہوں گا)-

عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِھَا - دنیا میں جب کوئی ناحق خون ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ آدمؑ کے اگلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے (اسی نے سب سے پہلے دنیا میں خون ریزی کی بنا ڈالی' اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا)-

بَابُ مَنْ تَکَفَّلَ عَنْ مَیِّتٍ فَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یَّرْجِعَ - جو شخص کسی مردے کے قرضے یا وعدے کی ضمانت کرلے تو اس کو رجوع جائز نہ ہوگا (بلکہ ضمانت کے موافق اس قرضہ کا ادا کرنا اور وعدے کا پورا کرنا لازم ہوگا)-

اِسْتَتِبْھُمْ وَ کَفِّلْھُمْ - ان سے توبہ کراؤ اور اس بات کی مضبوطی کہ پھر اسلام سے نہ پھریں گے-

فَکَفَّلَھَا رَجُلٌ - پھر ایک شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ کرلی (یعنی اس عورت کی جس نے زنا کرایا تھا اور آنحضرتؐ سے درخواست کی تھی کہ مجھ کو سنگسار کردیجئے)-

ذَا الْکِفْلِ - مشہور پیغمبر ہیں- بعض نے کہا وہی الیاس ہیں بعض نے کہا الیسع - بعض نے کہا وہ حضرت داؤد کے بعد پیغمبر ہوئے تھے لوگوں کے قضیے چکاتے تھے- بعض نے کہا وہ پیغمبر نہ تھے بلکہ ایک نیک شخص تھے جو ایک پیغمبر کے ضامن ہوئے تھے- بعض نے کہا وہ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تھے انھوں نے ستر پیغمبروں کی ضمانت کر کے ان کو تکلیف سے چھڑایا تھا اس لئے ان کا لقب ذاالکفل ہوا)-

مَالَکَ وَالْکُفَا لَاتِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْکَفَالَۃَ ھِیَ الَّتِیْ اَھْلَکَتِ الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی - (امام جعفر صادقؒ نے ابوالعباس فضل بن عبدالملک سے فرمایا) تو ضمانتوں سے بچارہ' اگلے لوگ ضمانتوں ہی کی وجہ سے تباہ ہوئے-

اَلْکَفَالَۃُ خَسَارَۃٌ غَرَامَۃٌ نَدَامَۃٌ - ضمانت بے فائدہ نقصان اٹھانا اور ڈنڈ بھرنا اور شرمندہ ہونا ہے-

کَفَلٌ - جانور کا پٹھا-

وَامْسَحُوْا اَکْفَالَھَا - گھوڑوں کے پٹھوں پر ہاتھ پھیرو-

کَفْنٌ - چھپانا' کاتنا' میت کو کفن پہنانا-

تَکْفِیْنٌ - کفن دینا-

تَکَفُّنٌ - چھپ جانا-

اِکْتِفَانٌ - جماع کرنا-

کَفْنٌ - پھیکا جس میں نمک نہ ہو-

اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفْنَہٗ - جب کوئی تم میں اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو اچھا کفن دے (یعنی سفید صاف سنت کے موافق - ایک روایت میں کَفَنَہٗ ہے بہ فتحہ فا اور یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ کَفَنٌ بہ فتحہ فا وہ کپڑے جن میں کفن دیا جائے- اور بہ سکون فا کفن دینا اور کفن کے کپڑے دونوں کو کہتے ہیں)-

فَاَھْدٰی لَنَا شَاۃً وَّ کَفَنَھَا - ایک بکری تحفہ بھیجی' اور اس کا ڈھکن-

لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ (میں نے یہ تہبند پہننے کو نہیں لیا بلکہ) اس لئے کہ میرا کفن ہو (معلوم ہوا کہ بزرگوں کا کپڑا تبرک کے طور پر کفن کے لئے رکھ سکتے ہیں اور کفن کا پہلے سے تیار کر لینا جائز ہے اسی طرح قبر کا بھی)-

اِنَّ الْکَفَنَ خَیْرٌ - کفن تیرا اچھا تھا یا نہیں (یہ سوال تجھ سے نہ ہوگا کیونکہ مر جانے کے بعد میت پر تکلیف نہیں رہتی)-

کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ - آنحضرت کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا (ازار لفافہ چادر)-

اِکْفِھْرَارٌ - تاریکی میں روشنی نمودار ہونا' سخت تاریک ہونا-

مُکْفَھِرٌّ - کالا ابر گہرا گاڑھا - کم گوشت بے حیا چہرہ یا تیرہ غلیظ ترش رو-

اِذَا لَقِیْتَ الْکَافِرَ فَالْقَہٗ بِوَجْہٍ مُکْفَھِرٍ - جب تو کافر

سے ملے تو ترش رو رہ کر مل (نہ کہ ہنسی خوشی سے جیسے مسلمانوں سے ملتا ہے)-

اَلْقُوا الْمُخَالِفِيْنَ بِوَجْهٍ مُّكْفَهِرٍّ - مخالفوں (کافروں) سے ترش رو رہ کر مل-

كِفَايَةٌ - کافی ہونا' بے پرواہ ہونا' سبکدوش کرنا' روکنا-

مُكَافَاةٌ اور كِفَاءٌ - بدلہ دینا-

اِكْتِفَاءٌ - قناعت کرنا' کافی سمجھنا-

اِسْتِكْفَاءٌ - کافی ہونے کی درخواست کرنا-

كَفِيٌّ بمعنی کافی-

مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ - جو شخص سورۂ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں ہر رات کو پڑھ لے وہ اس کو کافی ہوں گی (یعنی تہجد کا ثواب اس کو مل جائے گا یا ہر برائی اور آفت سے اس کا بچاؤ ہوں گی- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ آیتیں تہجد کی نماز میں پڑھنے کے لئے کافی ہوں گی یعنی کم سے کم ان کی قرأت تہجد کی نماز میں کافی ہوگی- بعض نے کہا سورۂ کہف یا آیۃ الکرسی کے بدلے کافی ہوں گی یا ہر ایک ورد و وظائف کے بدلے)-

اَلْاِخْلَاصُ وَالْمُعَوِّذَتَانِ يَكْفِيْكَ - سورۂ اخلاص اور فلق اور ناس کا پڑھ لینا تجھ کو کافی ہے (ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لئے)-

سَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ - قریب ہے وہ زمانہ جب اللہ تم کو فتح دے گا اور اللہ تم کو کافی ہوگا-

كُفَاةٌ - جمع ہے کافی کی بمعنی خدمت گار نوکر-

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ كُفَاةٌ - ان کے پاس خدمت گار کام کاج کرنے والے نہ تھے-

فَاَذِنَ لِيْ اِلٰى اَهْلِيْ بِغَيْرِ كَفِيٍّ - مجھ کو اپنے لوگوں میں جانے کی اجازت دی حالانکہ میرا عوضی کوئی نہیں ہوا-

وَ اُكْفِيْ مَنْ لَّمْ يَشْهَدْ - جو شخص جنگ میں حاضر نہیں ہوا اس کے بدلے میں کافی ہوں گا (میں اس کی طرف سے لڑوں گا)-

غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ - نہ کفایت کیا گیا نہ رخصت کیا گیا (یعنی یہ تعریف ایسی نہیں یا یہ شکر ایسا نہیں کہ اس پر خاتمہ ہو جائے بلکہ برابر شکر ہوتا رہے گا' نئی نئی نعمتیں ملتی رہیں گی- اس حدیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ - آدم زاد تو دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ لے میں دن کے آخیر تک تجھ کو کافی ہوں گا (تیری حاجتیں پوری کروں گا یا ہر ایک آفت سے تجھ کو محفوظ رکھوں گا)-

مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ - ان کا کام کون کر سکتا ہے' ان سے مجھ کو بے پرواہ کر سکتا ہے-

لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ - اگر لوگ اس آیت پر عمل کریں (وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا اخیر تک) تو ان کو کافی ہوگی (کیونکہ تقویٰ اور پرہیز گاری اور خوف خدا سب نیکیوں کی جڑ ہے)-

لَوْ كُنَّا مِاۤئَةً لَكَفَانَا - اگر ہم سو آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا (یعنی اس کنویں کا پانی جس میں آنحضرتؐ نے اپنا لب ڈال دیا تھا)-

يَكْفِيْكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ - تجھ کو تیمم میں صرف منہ اور دونوں ہتھیلی کا مسح کافی ہے (زمین پر لوٹنا ضروری نہیں)-

كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهٗ - اللہ اس کی سب فکر دور کر دے گا-

اِذًا يُّكْفٰى هَمُّكَ - جب تو تیرا سب تردد دور ہو جائے گا (سب کام بن جائیں گے' فکر اور تشویش کافور ہو جائے گی)-

اَكْفِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ - اپنے عرش کے تلے سے ایسا پانی برسا کہ ہم کو کافی ہو جائے-

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْا - اگر تم اس کا بدلہ نہ کر سکو-

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَ حِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثًا تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ - اگر تو صبح اور شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس تین تین بار پڑھ لیا کرے تو ہر آفت سے تیرا بچاؤ رہے گا (یا ہر مطلب تیرا پورا ہوگا یا دوسرے وظیفہ اور دعا کی تجھ کو حاجت نہ رہے گی)-

كَفَانَا وَ اٰوٰنَا - ہم کو کافی ہوا اور ہم کو ٹھکانا دیا-

كَانَ اِذَا مَشٰى تَكَفّٰى تَكَفِّيًا - آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو جھک کر (سامنے زور دے کر) چلتے -

فَاكْفَاهُ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى - ایک ہاتھ سے اس برتن کو اپنے داہنے ہاتھ پر الٹا (اس کو دھویا) -

اِسْتَكْفَأْتُ بِهٖ فُلَانًا اِبِلَهٗ فَاكْفَانِيْهَا - میں نے اس سے یہ چاہا کہ اپنے اونٹوں سے مجھ کو کافی ہو تو اس نے میری درخواست قبول کی اپنے اونٹوں کا دودھ مجھ کو دے کر بے پرواہ کیا -

بابُ الکاف مع اللام

كَلْأٌ یا كِلَاءَةٌ یا كِلَاءٌ - حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا، مارنا -

كُلُوْءَةٌ - دیر لگانا -

تَكْلِيْئٌ - بیعانہ لینا، قرض لینا، کنارے سے قریب کرنا، قید کرنا، آگے بڑھنا، سوچ کر دیکھنا -

تَكْلِئَةٌ - ایسی جگہ میں آنا جہاں ہوا کی آڑ ہو -

اِكْلَاءٌ - گھاس بہت ہونا، بیع سلف کرنا -

تَكَلُّؤٌ - لے لینا -

اِكْتِلَاءٌ - آنکھ نہ لگنا، جاگتے رہنا -

اِسْتِكْلَاءٌ - گھاس بہت ہونا -

نَهٰى عَنِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ - دونوں طرف ادھار کا معاملہ کرنے سے منع فرمایا (اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز ادھار خریدے ایک معین میعاد پر، جب میعاد پوری ہو تو قیمت نہ دے سکے اور قیمت کو کچھ زیادہ کے بدلے اور میعاد بڑھا کر اصل بائع سے خرید لے گویا دین کی بیع دین کے بدلے ہوئی، دونوں جانب میں سے کسی فریق نے نقد کوئی چیز نہیں لی یہ كَلَأَ الدَّيْنُ سے ماخوذ ہے یعنی دین کی ادائی میں تاخیر ہوگئی -)

بَلَغَ اللّٰهُ بِكَ اَكْلَأَ الْعُمُرِ - اللہ تجھ کو لمبی عمر تک پہنچائے -

اِكْلَأْ لَنَا وَقْتَنَا - (آنحضرتؐ نے بلالؓ سے سفر میں فرمایا) ہمارے وقت کا خیال رکھیو (ایسا نہ ہو ہم سو جائیں اور نماز کا وقت فوت ہو جائے - ایک روایت میں اِكْلَأْ لَنَا الْفَجْرَ صبح کو تاکتے رہو (یعنی صبح صادق ہوتے ہی ہم کو جگا دینا) -

لَايُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ - ضرورت سے زیادہ بچا ہوا پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زائد جو گھاس ہے وہ بھی رکی رہے (اس کی صورت یہ ہے کہ جنگل میں پانی کا ایک کنواں ہو جس کے اطراف میں گھاس ہو لیکن کنویں والا اس میں سے کسی کو وہ پانی جو اس کی ضرورت سے زائد ہے نہ لینے دے اس غرض سے کہ جب جانوروں کو پانی نہ ملے گا تو کوئی اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لا سکے گا اور اس طرح سے جو گھاس فاضل ہے وہ بھی محفوظ رہے گی) -

قَبِلَتِ الْمَاءَ وَ اَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ - پانی کو چوس لیا اور گھاس اگائی -

مَنْ مَّشٰى عَلَى الْكَلَاءِ قَذَفْنَاهُ فِى الْمَاءِ - جو شخص دریا کے کنارے چلے گا ہم اس کو پانی میں گرا دیں گے (اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی کنایہ اور اشارہ میں کسی پر زنا کی تہمت لگائے گا گو صراحت نہ کرے ہم اس کو تہمت کی سزا دیں گے اور كَلَّاءَ حد قذف لگائیں گے) -

اِيَّاكَ وَ سِبَاخَهَا وَ كَلَّاءَهَا - تو بصرہ کی شور زمینوں اور بازار سے بچا رہ -

سُوْقُ الْكَلَاءِ - بصرہ کے بازار کو کہتے ہیں جو سمندر کے کنارے جہاں پر کشتیاں باندھی جاتی ہیں واقع ہے -

كُلْيَةٌ اور كُلْوَةٌ - گردہ (كُلًى اس کی جمع ہے اور كُلْيَيْنِ دونوں گردے -)

وَجْعُ الْكُلْيَةِ - درد گردہ -

تَجِدُوْهُ مُعْزِبًا اَوْ مُكْلِئًا - اس کو دور کی گھاس ڈھونڈنے والا پاؤ گے (جو چرائی نہ گئی ہو) -

بِكِلَاءَةِ الْفَجْرِ - صبح کی نگہبانی پر -

كَلْبٌ - مہمیز سے مارنا، توشہ دان میں تسمہ لگانا، کتے کی طرح بھونکنا -

كَلَبٌ - پیاسا ہونا، حرص کرنا، طمع کرنا، دیوانہ ہونا، دیوانہ کتے کی بیماری لگ جانا، بہت کھانا اور سیر نہ ہونا -

كِلَابٌ - دیوانہ کتے کی بیماری لگ کر عقل جاتی رہنا -

تَكْلِيْبٌ - کتے کو شکار سکھلانا -

مُكَالَبَةٌ - کتوں کی طرح جنگ کرنا' دشمنی ظاہر کرنا -

اِكْلَابٌ - درختوں کے کانٹے چرنا -

تَكَالُبٌ - علانیہ دشمنی کرنا' حرص کرنا' گر پڑنا -

كَلْبٌ - ہر کاٹنے والا درندہ اور اکثر کتے کو کہتے ہیں (اس کی جمع اَكْلُبٌ اور كِلَابٌ ہے) -

دَاءُ الْكَلْبِ - دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو بیماری ہوتی ہے اس میں آدمی دیوانہ ہو کر جس کو کاٹتا ہے وہ بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور دوسری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں -

سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمِ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ - قریب ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے نفس کی خواہشیں ایک دوسرے پر ایسا اثر کریں گی جیسے دیوانے کتے کا کاٹنا اس کے مالک پر اثر کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشوں میں پڑ کر آپ بھی ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کریں گے -

فَلَمَّا رَاَيْتَ الزَّمَانَ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ قَدْ كَلِبَ وَالْعَدُوَّ قَدْ حَرِبَ - جب تو نے دیکھا کہ تیرے چچازاد بھائی پر زمانہ سخت ہو گیا ہے دشمن نے اس کو لوٹ لیا ہے -

اِنَّ الدُّنْيَا لَمَّا فُتِحَتْ عَلٰى اَهْلِهَا كَلِبُوْا فِيْهَا اَسْوَءَ الْكَلَبِ وَ اَنْتَ تَجَشَّأُ مِنَ الشِّبَعِ بَشَمًا وَ جَارُكَ قَدْ دَمِيَ فُوْهُ مِنَ الْجُوْعِ كَلَبًا - جب دنیا کی کشائش ہوئی دنیاداروں پر تو انھوں نے اس میں بہت بری حرص کی' تیرا حال تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کر بدہضمی سے ڈکاریں لیتا ہے اور تیرے پڑوسی کا منہ بھوک سے خون آلودہ ہو رہا ہے وہ حرص کر رہا ہے کوئی چیز مل جائے (جس سے اس کی بھوک رفع ہو مطلب یہ ہے کہ سب کے سب حرص اور لالچ میں مبتلا ہیں) -

اِنَّ لِيْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً - میرے پاس شکار کے لئے سدھے ہوئے کتے ہیں (یعنی تعلیم یافتہ کتے) -

مُكَلِّبٌ (بکسرۂ لام) کتوں کو تعلیم دینے والا' ان سے شکار کرانے والا -

مُكَلَّبٌ (بہ فتحہ لام) تعلیم یافتہ کتا' سدھا ہوا کتا' پالتو کتا -

يَبْدُوْ فِيْ رَاْسِ ثَدْيِهٖ شُعَيْرَاتٌ كَاَنَّهَا كُلْبَةُ كَلْبٍ (ذوالثدیہ خارجی کا حلیہ آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمایا) کہ اس کی چھاتی پر کچھ چھوٹے چھوٹے بال ایسے ہوں گے جیسے کتے کی ناک کے دونوں طرف ہوتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ کُلْبَہ ان بالوں کو بھی کہتے ہیں جن سے موچی جوتا ٹانکتا ہے - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے گویا وہ کتے کے پنجے ہیں) -

وَ اِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ - کیا دیکھتا ہوں ایک دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا (جس کا منہ کج ہوتا ہے) لئے کھڑا ہے (کلوب کی جمع کلالیب ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے) -

فِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ - یعنی دوزخ میں آنکڑے ہوں گے -

اِنَّ فَرَسًا ذَبَّ بِذَنَبِهٖ فَاَصَابَ كُلَّابَ سَيْفٍ فَاسْتَلَّهٗ - ایک گھوڑے نے اپنی دم سے مکھیاں ہٹائیں اتفاق سے اس کی دم تلوار کے چھلے پر پڑی اور تلوار ننگی ہو گئی (نیام سے نکل پڑی) -

اِنَّ اَنْفَهٗ اُصِيْبَ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ - عرفجہ کی ناک کلاب کی جنگ میں جاتی رہی تھی انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنوالی تھی (کُلَاب ایک چشمہ کا نام ہے بصرے اور کوفہ کے درمیان وہاں عربوں میں سخت لڑائی ہوئی تھی) -

اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ - (جو شخص بلا ضرورت کتا پالے اس کا ثواب ایک قیراط روز کم ہوتا رہے گا) مگر یہ کہ شکاری کتا ہو یا بکریوں یا مویشی کی حفاظت کے لئے ہو (تو اس کے پالنے میں ثواب کم نہ ہوگا) -

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ - (رحمت کے) فرشتے (جو مسلمانوں کی محبت سے آتے جاتے رہتے ہیں) اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورتیں ہوں -

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ خَلْقِهٖ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ مَعْزِيِّ كَلْبٍ - اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو اپنی مخلوق میں سے اتنے لوگوں کو بخشتا ہے جن کا شمار کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ ہوتا ہے (کَلْب

ایک شاخ ہے قضاعہ قبیلہ کی)-

کَلْبُ الْمَاءِ - ایک جانور ہے اس کے ہاتھ پاؤں سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں وہ اپنے بدن پر کیچڑ لتھیڑ لیتا ہے مگر مچھ اس کو کیچڑ سمجھ کر نگل جاتا ہے وہ اس کے پیٹ میں جا کر اس کی آنتیں کاٹ کر ان کو کھا کر باہر نکل آتا ہے-

بِکُمْ یُبَاعِدُ اللّٰہُ الزَّمَانَ الْکَلِبَ - اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے سخت زمانہ دور کرے گا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَدُوٍّ اِسْتَکْلَبَ عَلَیَّ - یا اللہ تیری پناہ اس دشمن سے جو کود کر (کتے کی طرح) مجھ پر آئے-

کُلَیْبٌ - ایک راوی کا نام ہے-

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْهِ کَلْبًا مِنْ کِلَابِكَ - یا اللہ اس (ابی بن خلف) پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے (ایسا ہی ہوا شیر اس کو اٹھا کر لے گیا)-

مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا - جو شخص کتا پالے-

کُلَّاب - ٹیڑھے منہ کی لکڑی یا لوہے کی سلاخ-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ - آنحضرتؐ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا (پھر فرمایا کہ وہ بھی اللہ کی امت ہیں اور آئندہ مارنے سے منع فرما دیا)-

اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ - کالا کتا شیطان (شریر) ہوتا ہے-

یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَۃُ - نمازی کے سامنے سے کتا یا گدھا یا عورت نکل جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (بشرطیکہ سامنے سترہ نہ ہو- اگر سترہ کے پرے نکلے تو کچھ قباحت نہیں- بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے)-

کَلْثَمَۃٌ - گال پھولے ہوئے ہونا یا گول منہ ہونا-

لَمْ یَکُنْ بِالْمُکَلْثَمِ - آنحضرتؐ کا چہرہ بالکل گول نہ تھا نہ گال پھولے ہوئے- البتہ کسی قدر گلائی تھی-

اُمُّ کُلْثُوْمٍ - آنحضرتؐ کی صاحب زادی جو حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں-

کُلُوْحٌ یا کُلَاحٌ - ترش روئی سے دانت کھل جانا-

تَکْلِیْحٌ - دانت کھول دینا' غصہ اور رنج اور ترش روئی اور تکلیف سے-

اِکْلَاحٌ بمعنی کُلُوْحٌ وَ تَکْلِیْحٌ لازمی اور متعدی دونوں آیا ہے-

تَکَلُّحٌ - تبسم-

دَھْرٌ کَالِحٌ - سخت مصیبت کا زمانہ-

اِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ فِتَنًا وَّ بَلَاءً مُکْلِحًا - تمہارے پیچھے ایسے ایسے فتنے اور بلائیں ہیں جو لوگوں کو ترش رو اور چڑچڑا بنا دیں گی-

کَالِحٌ - جس کا ہونٹ سکڑ کر اوپر چڑھ گیا ہو اور دانت کھل گئے ہوں (بھیانک صورت ہو گئی ہو)-

کَلْزٌ - اکٹھا کرنا جمع کرنا (جیسے تَکْلِیْزٌ ہے)-

اِکْلِنْزَازٌ - منقبض ہونا' سمٹ جانا-

فَحَمَّلَ الْھَمَّ کِلَازًا جَلْعَدًا - اس نے فکر اور رنج ایک سخت ٹھوس اعضا والے پر لاد دیا (ایک روایت میں کِنَازًا ہے- نہایہ میں ہے کہ کِلَاز بمعنی مجتمع الخلق شدید)-

اِکْلَأَزَّ - منقبض ہو گیا' سمٹ گیا-

کَلْعٌ - سوکھ جانا-

کَلَعٌ - میلا ہونا' پھٹ جانا-

ذُوْ کَلَاعٍ - ایک قبیلہ ہے یمن کا-

اِکْلَاعٌ - چڑھ جانا' لپٹ جانا-

تَکَلُّعٌ - باہم قسم کھانا' جمع ہونا-

کَلَفٌ - محبت میں دیوانہ ہونا' بہت الفت رکھنا (جیسے کَلَافَۃٌ ہے) اور جھائیں جو منہ پر آ جاتی ہیں یعنی سرخی یا تیرگی-

کَلِفَ الْاَمْرَ - سختی سے اس کام کو اپنے اوپر لیا-

تَکْلِیْفٌ - کسی کو سختی اور مشقت میں ڈالنا-

اِکْلَافٌ - محبت میں دیوانہ بنانا-

تَکَلُّفٌ - محنت اور مشقت اٹھا کر کوئی کام کرنا-

کِلْفٌ - عاشق' محبت میں دیوانہ-

تَکْلِفَۃٌ - مشقت' محنت-

اِکْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَاتُطِیْقُوْنَ - اسی کام سے محبت کرو

جس کی تم کو طاقت ہو (یعنی جو کام کر سکو اسی سے الفت رکھو)۔

اَرَاكَ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْاٰنِ - میں دیکھتا ہوں تجھ کو قرآن کا علم محبوب ہے (قرآن کے علم سے محبت رکھتا ہے۔عرب لوگ کہتے ہیں كَلِفْتُهٗ یعنی میں نے اس کو تکلیف کے ساتھ اپنے اوپر لیا اور كَلَّفَهٗ تَكْلِيْفًا جب کسی کو سخت اور دشوار کام کی تکلیف دیں اور تَكَلَّفْتُ الشَّيْءَ یعنی میں نے تکلیف کے ساتھ یہ کام کیا اور برخلاف عادت کے)۔

مُتَكَلِّفٌ - وہ کام کرنے والا جو بے فائدہ اور غیر ضروری ہو۔

اَنَا وَ اُمَّتِيْ بُرَآءُ مِنَ التَّكَلُّفِ - میں اور میری امت کے لوگ سب تکلیف سے بیزار ہیں (ہر کام میں آسانی اور سادگی اسلام کا شیوہ ہے)۔

نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ - ہم کو تکلف سے ممانعت ہوئی۔ (یہاں تکلف سے یہ مراد ہے کہ بے ضرورت سوالات کرنا وبال کی کھال نکالنا' دین کے مشکل اور مخفی امور میں خواہ مخواہ بحث کرنا۔

عُثْمَانُ كَلِفٌ بِاَقَارِبِهٖ - (حضرت عمرؓ نے کہا) عثمان اپنے رشتہ داروں کے عاشق ہیں۔

وَلَا يُكَلِّفُهٗ مَا يَغْلِبُهٗ - اور لونڈی غلام کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کو مغلوب کر دے (اس سے نہ ہو سکے بلکہ اس کی طاقت اور قوت کے موافق آسانی کے ساتھ اس سے کام لے)۔

اِكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ - ان ہی کاموں کا کرنا اپنے اوپر لو جن کو ہمیشہ کر سکو (ایک دو روز کیا پھر چھوڑ دیا اس سے کیا فائدہ وہی کام ہمیشہ نبھتا ہے جو اپنی قوت اور طاقت کے موافق ہو)۔

كُنَّا نُطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ - ہم جھائیں دور کرنے کو منہ پر ورس کا (جو ایک خوشبودار گھاس ہے) لیپ کیا کرتے۔(مجمع البحار میں ہے کہ كَلَفٌ ایک چیز ہے جو منہ پر نمودار ہوتی ہے تل کی طرح اور ایک رنگ ہے سیاہی اور سرخی اور تیرگی کے درمیان جو منہ پر آ جاتا ہے)۔

مَنْ كَذَبَ فِيْ حُلْمِهٖ كُلِّفَ - اخیر تک جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اس کو (قیامت کے دن) دو جو میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی (جس کو وہ نہ کر سکے گا)

مَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ - میں تکلیف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں (جو بناوٹ اور تصنع کیا کرتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ وَلِيُّ مَنْ عَرَفَهٗ وَعَدُوُّ مَنْ تَكَلَّفَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کا دوست ہے جو اس کو پہچانے (شریعت کے موافق اس کی صفات کا اقرار کرے) اور اس کا دشمن ہے جو اس کے لئے تکلف کرے (اللہ تعالیٰ کی جن صفات کی کیفیت معلوم نہیں ہے' ان کے معلوم ہونے کا دعویٰ کرے خواہ مخواہ اپنے آپ کو عالم بتائے)۔

كَلٌّ یا كِلَّةٌ یا كَلَالٌ یا كُلُوْلٌ یا كَلَالَةٌ یا كُلُوْلَةٌ - تھک جانا۔

كَلٌّ - وہ شخص جس کا باپ نہ ہو نہ اس کی اولاد ہو اور وہ تلوار جو کند ہو گئی ہو' اسی طرح وہ زبان جس میں گویائی نہ رہے۔

تَكْلِيْلٌ - کند کرنا' اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر چل دینا' کوشش کرنا' حملہ کرنا' نامرد ہونا' تاج پہنانا۔

تَكَلُّلٌ - تاج پہننا' گھیر لینا۔

اِنْكِلَالٌ - ہنسنا' کند ہو جانا' کم چمکنا۔

اِكْتِلَالٌ - تبسم کرنا۔

كَلَالَه - جس کا نہ والد ہو نہ اولاد ہو (یہ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ سے ماخوذ ہے یعنی نسب نے اس کو گھیر لیا۔بعض نے کہا كَلَالَه وہ وارث لوگ جن میں نہ میت کا والد ہو نہ اس کی اولاد ہو۔بعض نے کہا باپ اور بیٹا آدمی کے دونوں کنارے ہیں تو جب وہ مرتے وقت نہ باپ چھوڑے نہ بیٹا تو گویا دونوں کنارے اس کے مٹ گئے۔اسی لئے اس کو کلالہ کہیں گے۔بعض نے کہا جو چیز گھیر لے اس کو اکلیل کہتے ہیں اور میت کو كَلَالَه اس وجہ سے کہا کہ دوسرے وارث اس کو گھیر لیتے ہیں)۔

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْرُقُ اَكَالِيْلُ وَجْهِهٖ - آنحضرتؐ گھر میں تشریف لائے آپ کے چہرے کے کنارے چمک رہے تھے (اصل میں تو اکلیل اس گول تاج کو کہتے ہیں جو جواہر وغیرہ لگا کر سر پر رکھا جاتا ہے

یہاں چہرے کے اطراف وجوانب مراد ہیں جو اکلیل کی طرح چہرے کو گھیرے رہتے ہیں)-

فَنَظَرْتُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَ اِنَّهَا لَفِیْ مِثْلِ الْاِکْلِیْلِ- میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک گول تاج کی طرح ہو گیا تھا (ابر اس پر سے ہٹ کر چاروں طرف محیط تھا مدینہ ایک دائرے کی طرح ابر سے صاف ہو گیا تھا)-

نَهٰی عَنْ تَقْصِیْصِ الْقُبُوْرِ وَ تَکْلِیْلِهَا- آنحضرتؐ نے قبر کے گچ کرنے سے اور اس پر قبے اور گنبد بنانے سے منع فرمایا (بعض نے کہا اس پر پردہ ڈالنے سے یا مسہری ڈالنے سے)-

فَمَا زِلْتُ اَرٰی حَدَّهُمْ کَلِیْلًا- میں برابر دیکھتا رہا کہ ان کی دھار کند ہو گئی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں کَلَّ السَّیْفُ کَلِیْلًا-تلوار کند ہو گئی)-

طَرْفٌ کَلِیْلٌ- ناتوان بینائی-

کَلَّا اِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْکَلَّ- آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی تباہ نہیں کرنے کا' آپ تو دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا لیتے ہیں (دوسروں کے بال بچوں کی خبر گیری اور پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہیں)-

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ کَلًّا فَاِلَیَّ وَ عَلَیَّ- جو شخص مال اسباب اور جائیداد چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کو ملے گی اور جو شخص (نادار ہو کر) بال بچوں یا قرض داری کو چھوڑ جائے تو وہ ہمارے ذمہ ہے (اس کے بال بچوں کی پرورش' اس کے قرضہ کی ادائی ہم کریں گے)-

تَحْمِلُ الْکَلَّ- آپ تو (لوگوں کے) بوجھ اٹھاتے ہیں (کَلّ ہر ایک بوجھ کو شامل ہے ضعیفوں اور معذوروں اور یتیموں اور بیواؤں کی پرورش' بیماروں کی دوا دارو اور زخمیوں کا علاج معالجہ قرضوں کی ادائی' سب حمل کل میں داخل ہیں)-

فَاِنَّا کَلٌّ- ہم تو ایک بوجھ ہیں-

وَلَا یُوْکَلُ کَلُّکُمْ- تمہارا بوجھ عیال واطفال تمہارے سپرد نہیں کیے جائیں گے (ایک روایت میں اُکْلُکُمْ ہے یعنی تمہارا کھانا کوئی اور نہیں کھائے گا)-

کُلُّ ذَاكَ- (لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے ان سے پوچھا یہ جو کچھ ہو رہا ہے تمہارے حکم سے ہو رہا ہے؟ انھوں نے کہا) کچھ میرے حکم سے ہے کچھ میرے حکم کے بغیر (یہاں کُلُّ بمعنی بعض مستعمل ہوا ہے- ایک شاعر کہتا ہے: ''وَکُلُّ ذَاكَ یَفْعَلُ الْوَصِیُّ'' وصی کبھی ایسا کرتا ہے کبھی نہیں کرتا)-

کَلُّ ذٰلِكَ لَمْ یَکُنْ- دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی (نہ نماز میں قصر کا حکم آیا نہ میں بھولا- اب ذوالیدین کا جواب اس پر چسپاں ہو جائے گا- جس نے کہا بَعْضُ ذٰلِكَ قَدْ کَانَ یعنی ان دونوں میں سے کوئی بات تو ضرور ہوئی ہے)-

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّائُوْنَ- آدم زاد سب خطاوار ہیں (حالانکہ پیغمبرؑ گناہوں سے معصوم ہیں مگر خطا اور لغزش ان سے بھی ہوتی ہے جو عام لوگوں کے حق میں وہ بھی باعث عتاب سمجھی جاتی ہے- بقول شخصے ''نزدیکاں را بیش بود حیرانی''، بعض نے کہا پیغمبروں کی خطا یہ ہے کہ اللہ کی یاد سے جو ذرا دیر غفلت ہو یا بھول چوک یا اجتہاد کی غلطی)-

لَیْلَةُ الْقَدْرِ هِیَ فِیْ کُلِّ رَمَضَانَ- شب قدر ہر رمضان میں ہوتی ہے یا رمضان کی ہر تاریخ میں (نہ یہ کہ ہمیشہ اخیر دہے میں ہو)-

کُلَّكَ یا کُلُّكَ- یعنی اپنا سارا بدن داخل کر یا تیرا سارا جسم داخل ہو-

کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُهَا- جب حضرت عائشہؓ کی رات آتی-

کِلَّةٌ- مچھر دان مسہری (یہ اس کی جمع کِلَلٌ ہے)-

جَاءَ وَ عَلٰی رَأْسِهٖ اِکْلِیْلٌ مِّنْ اَکَالِیْلِ الْجَنَّةِ- وہ آیا اس کے سر پر بہشت کے تاجوں میں سے ایک تاج تھا-

اِنَّ لِلّٰهِ دِیْکًا فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا کَلْکَلُهٗ مِنَ الذَّهَبِ- اللہ کا ایک مرغ ہے پہلے آسمان پر جس کا سینہ سونے کا ہے-

کَلْکَال- سینہ-

کَلْمٌ- زخمی کرنا-

تَکْلِیْمٌ اور کَلَّامٌ- بات کرنا-

کَلَامٌ- بات' سخن-

مُکَالَمَۃٌ- جواب دینا-
تَکَلُّمٌ- بات کرنا-
تَکَالُمٌ- ملاقات چھوڑ دینے کے بعد بات کرنا-
کُلَامٌ- غلیظ زمین-
کَلْمَۃٌ یا کِلْمَۃٌ یا کَلِمَۃٌ- وہ لفظ جو آدمی منہ سے نکالے (اس کی جمع کَلْمَاتٌ اور کَلِمٌ اور کَلِمَاتٌ ہے بہ ترتیب مذکور)-
کَلِمَۃُ اللّٰہِ- حضرت عیسیٰ کا لقب ہے-
کَلِمَۃُ الشَّھَادَۃِ- اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ-
کَلِمَۃُ التَّقْوٰی- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-
کَلِیْمُ اللّٰہِ- حضرت موسیٰ کا لقب ہے- چونکہ اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ ان سے کلام کیا تھا-
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ- میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں (بعض نے کہا پورے کلموں سے قرآن مراد ہے)-
سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کَلِمَاتِہٖ- اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس کے کلموں کے شمار پر (کلموں سے اس کی صفات مراد ہیں جو بے حد اور بے حساب ہیں- تو عدد کا تذکرہ محض مبالغہ کے لئے ہے- بعض نے کہا اذکار یا اجور کا شمار مراد ہے)-
اِسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَھُنَّ بِکَلِمَۃِ اللّٰہِ- تم نے عورتوں کی شرم گاہ کو حلال کیا اللہ کے کلام سے (یعنی فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ یا فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی)-
ذَھَبَ الْاَوَّلُوْنَ لَمْ تَکْلِمْھُمُ الدُّنْیَا مِنْ حَسَنَاتِھِمْ شَیْئًا- اگلے مسلمان تو چل بسے دنیا نے ان کی نیکیوں کو صدمہ نہیں پہنچایا (وہ اپنے دین اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے دنیا ان کو ڈگمگا نہ سکی)-
اِنَّا نَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی وَ نُدَاوِی الْکَلْمٰی- ہم بیماروں کی خدمت کریں گے اور زخمیوں کی دوا دارو (علاج معالجہ) کریں گے- (کَلْمٰی جمع ہے کَلِیْم کی بمعنی زخمی مجمع البحار میں ہے کہ زخمی مجاہدین کی خدمت عورتیں کر سکتی ہیں گو وہ ان کے محرم رشتہ دار نہ ہوں- یہ اسی حالت میں ہے کہ جب اعضاء کو مس نہ کریں اور فتنہ کا ڈر نہ ہو)-
کُلُّ کَلْمٍ یُکْلَمُہُ الْمُسْلِمُ تَکُوْنُ کَھَیْئَاتِھَا اِذْ طُعِنَتْ- مسلمان کو جو زخم (جہاد میں) باغیوں سے لڑنے میں یا ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے میں یا نیک بات کا حکم کرنے میں) لگایا جائے وہ قیامت کے دن اسی طرح (تر و تازہ) ہو کر آئے گا جیسا لگنے کے وقت تھا (ایک روایت میں یَکْلِمُہٗ ہے بہ صیغۂ معروف یعنی جو زخم اس کو مجروح کرے)-
لَا اَرٰی ھٰذِہِ الْکَلِمَۃَ اِلَّا مِنْ کَلِمَۃِ ابْنِ عُمَرَ- میں تو یہ کلمہ ابن عمرؓ کا کلام سمجھتا ہوں (نہ کہ آنحضرتؐ کا)-
کَلِمَۃُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِھَا بَاطِلٌ- بات تو سچی ہے- لیکن اس کا جو مطلب لیا جاتا ہے وہ غلط ہے (یہ حضرت علیؓ نے خارجیوں کی نسبت فرمایا- وہ قرآن کی اس آیت کو اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ پڑھ کر حضرت علیؓ کی نسبت یہ الزام قائم کرتے تھے کہ انھوں نے ثالثی کو کیوں منظور کیا؟ حالانکہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پنچایت کرنا منع ہے- کیونکہ دوسری آیت میں ہے فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَ حَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصلی اور سچی حکومت اللہ ہی کی ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے)-
مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ- اس کے کلموں کے درازی کے موافق یا پیمانوں کے موافق یا اس کے کلمے لکھنے میں جتنی سیاہی درکار ہے اس کے موافق-
فَقَالَ کَلِمَۃً مَّا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیَ الدُّنْیَا بِمَا فِیْھَا- پھر آنحضرتؐ نے ایک کلمہ کہا اگر ساری دنیا مع مافیہا مجھ کو ملے تو اتنی خوشی نہ ہو جتنی اس کلمہ سے ہوئی (وہ کلمہ یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا "بھیا! مجھ کو اپنی دعا میں شریک کریجئے")-
مَا تُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ فِیْھَا- آپ ان جسموں سے کیا بات کرتے ہیں، جن میں جان نہیں ہوتی یا آپ ان جسموں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے وہ آپ کی بات کہاں سنتے ہیں-

قَامَ فِيْنَا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ - خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پانچ باتیں بیان کیں (اللہ تعالیٰ نہیں سوتا' سونا اس کے لائق نہیں ہے' ترازو جھکاتا ہے اور اٹھاتا' رات کے اعمال اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں' اس کا حجاب نور ہے)-

وَذَكَرَ كَلِمَةً - اور ایک اور بات بیان کی یعنی بڑی بات-

فَتَكَلَّمَتْ اِمْرَاَةٌ - ایک عورت (ام جمیل ابوسفیان کی بہن جو کانی تھی ابولہب کی بیوی) کہنے لگی (میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا)-

هُوَ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ - جب تک آدمی نے بات منہ سے نہیں نکالی تو وہ اپنی بات کا مالک ہے (اور جب نکال دی تو بات اس کی مالک بن گئی' اب اس کے مواخذہ سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے)-

لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسٰى وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَ غُلَامٌ كَانَ يُرْضَعُ فِيْ حُجْرِ اُمِّهٖ - نہالچہ میں (جس پر بچہ پیدا ہونے کے بعد رکھا جاتا ہے) کسی بچہ نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے- دوسرے جریج عابد کے ساتھ والے نے- تیسرے اس بچہ نے جو اپنی ماں کی گود میں دودھ پی رہا تھا (اتنے میں ایک سوار سامنے سے نکلا' ماں نے یہ دعا کی یا اللہ! میرا بچہ ایسا ہو جائے- بچہ نے کہا ''یا اللہ! مجھ کو اس سوار کی طرح مت کرنا-'' مجمع البحار میں ہے کہ اور بچوں نے بھی باتیں کی ہیں- جیسے جادوگر کے ساتھ والے بچہ نے اور راہب کے بچہ نے جس نے اپنی ماں سے کہا تھا صبر کر آگ میں جل جا تو سچے دین پر ہے اور حضرت ابراہیمؑ نے اور ماشطہ فرعون کی بیٹی نے اور حضرت یوسفؑ کے گواہ نے اور یحییٰ اور مریمؑ اور مبارک یمامہ نے اور شاید یہ بچے اس وقت نہالچہ میں نہ ہوں گے' بلکہ بڑے ہو گئے ہوں گے یا آنحضرتؐ کو اس وقت تک ان بچوں کی خبر نہ دی گئی ہو گی)-

وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ - سوتے وقت ان کلموں کو آخری کلام کر (یعنی ان کے بعد پھر دوسری دنیا کی باتیں نہ کر' البتہ اگر ذکر الٰہی کرے تو قباحت نہیں اسی طرح دوسرے اذکار میں جو سونے کے وقت آنحضرتؐ سے منقول ہیں)-

كَلَّمَا ابْنَ عُمَرَ - ان دونوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی (ان سے کہا اس سال تم حج کو نہ جاؤ تو بہتر ہے کیونکہ حجاج اور عبداللہ بن زبیرؓ کی جنگ ہے)-

كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا - اللہ کا بول بالا ہو (یعنی اس کی توحید پھیلانے کے لئے اور شرک مٹانے کے لئے لڑے تو یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے نہ یہ کہ ملک اور مال کی طمع سے)-

رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ - (میری امت میں) ایسے لوگ ہوں گے جن سے فرشتے بات کریں گے (ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ حق بات ڈال دے گا جو کہیں گے وہ پورا ہو گا)-

خَالِطِ النَّاسَ وَ دِيْنَكَ لَا تَكْلِمَنَّهٗ - لوگوں سے ملتا جلتا رہ لیکن اپنے دین کو زخمی نہ کر (دین خالص پروردگار کی رضا مندی کے لئے ہے اس میں کسی کی مروت اور پاس داری نہ کرنا چاہئے- جو حق بات معلوم ہو اس کو بے خوف وخطر اختیار کرنا چاہئے' کوئی راضی ہو یا ناراض)-

قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - آنحضرتؐ نے ابوطالب سے فرمایا جب وہ مر رہے تھے- چچا!) تم لَا اِلٰهَ اِلاّ اللہ کہہ لو بس یہ ایسا کلمہ ہے جس سے میں تمہارے بچاؤ کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حجت کروں گا (آپؐ بار بار ابوطالب سے یہی فرماتے رہے- لیکن ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ ان کو بہکاتے رہے کیا تم آخری وقت میں اپنے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ دو گے- آخر ابوطالب نے اخیر بات یہی کہی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر دنیا سے رخصت ہوتا ہوں آنحضرت کو بڑا افسوس ہوا آپ نے ان پر نماز نہیں پڑھی اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ ایک گڑھا کھود کر ان کو جا کر دبا دو)-

اَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا - کیا تم ان مقدموں میں حضرت عثمانؓ سے گفتگو نہیں کرتے (ان کو سمجھاتے نہیں کہ وہ ان امور کا تدارک کریں)-

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانٍ - آدمی ایک ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے

(مثلاً کلمۂ توحید یا کسی مظلوم کی سفارش بادشاہ کے سامنے اور کبھی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالےٰ کا غضب اس پر اتر تا ہے' مثلاً بادشاہ کے سامنے ناحق کسی کی شکایت جس سے اس کو ضرر پہنچے یا شرک اور کفر کا کلمہ)-

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَهْوِىْ بِهَا فِى النَّارِ- ایک بات ایسی منہ سے نکالتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے-

لَا يَتَكَلَّمُ حِيْنَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ- اس وقت (یعنی پل صراط سے گزرتے وقت) سوائے پیغمبروں کے اور کوئی بات نہ کرے گا-

لَمْ يَاْتِ قَوْمٌ عَلَى الْقَبْرِ اِلَّا تَكَلَّمَ- کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن قبر بات نہ کرے (بہ زبان حال کہتی ہے کہ میں وحشت اور تنہائی اور تاریکی اور غربت کا گھر ہوں)-

اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا لَبِيْدٌ- بہت سچی بات جو لبید شاعر نے کہی' یہ شعر ہے-

اَلَا كُلُّ شَىْءٍ مَاخَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ
وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ

(یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں لغو اور بے کار ہیں اور ہر ایک مزہ دنیا کا ضرور بالضرور فنا ہونے والا ہے)-

كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ- اللہ کا کلام اس کی مخلوق نہیں ہے (بلکہ اس کی ایک صفت ہے جو اپنے اپنے موقع پر ظاہر ہوتی ہے یعنی جب وہ چاہتا ہے اس وقت کلام کرتا ہے)-

قَالَ نَعَمْ نَبِىٌّ مُّكَلَّمٌ- بے شک وہ پیغمبر تھے اور ان پر وحی اترتی تھی-

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ- جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور سوائے سبحان اللہ (یا ذکر الٰہی) کے کوئی بات نہ کرے یعنی دنیا کی بات-

اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَ اَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ- تو اپنے بھائی سے ہنسی خوشی کے ساتھ بات کرے-

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- اللہ جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے-

ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ- تین آدمیوں سے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا-

كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا كَذَا- آدمی کی ہر بات اس پر وبال ہوگی (اقل درجہ یہ کہ اس کا محاسبہ ہوگا یا دل کی سختی پیدا کرے گی گو مباح بھی ہو مگر جو ایسی بات ہو)-

فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ تُوْرِثُ قَسْوَةَ الْقَلْبِ- بہت باتیں کرنے سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہے (گو وہ باتیں مباح اور جائز ہوں- بہتر یہ ہے کہ بے ضرورت دنیا کی بات نہ کرے- ذکر الٰہی اور تعلیم دین میں مصروف رہے)-

بِكَلِمَتِكَ الَّتِىْ غَلَبَتْ كُلَّ شَىْءٍ- تیرے اس کلمہ کے وسیلہ سے جو ہر چیز پر غالب ہے-

كِلَا- دو مرد-

كِلْتَا- دو عورتیں-

كَلَّا- حرف ردع اور زجر ہے- یعنی ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور بمعنی نَعَمْ اور اِیْ اور بمعنی حَقًّا اور اَلَا بھی آتا ہے-

تَقَعُ فِتَنٌ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ كَلَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ- فتنے ابروں کی طرح نمودار ہوں گے- یہ سن کر ایک گنوار بولا- یا رسول اللہ! ایسا مت فرمائیے-

كَلَّا اِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ- آپ ہرگز تباہ نہیں ہو سکتے' آپ تو دوسروں کا بار اپنے اوپر لے لیتے ہیں-

بابُ الكاف مع الميْم

كَمْأٌ- کھنبی کھلانا-

كَمْأٌ- ننگے پاؤں ہونا' پھٹ جانا' غافل ہونا' جاہل رہنا-

اِكْمَاءٌ- کھنبی بہت ہونا' بوڑھا کرنا' کھنبی کھلانا-

تَكَمُّؤٌ- کھنبی چننا-

اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ- کھنبی من کی ایک قسم ہے (جو اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو دیا تھا) اس کا پانی آنکھوں کی شفا اور تندرستی ہے (نہایہ میں ہے کہ كَمْاَةٌ جمع ہے كَمْأٌ کی برخلاف قیاس' قیاس تو یہ تھا کہ كَمْأٌ جمع ہوتا اور كَمْاَةٌ مفرد- مجمع البحار میں ہے کہ کھنبی کو جو مَنّ فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھنبی وہ مَنّ ہے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا کیونکہ وہ تو آسمان

سے گرتا تھا ترنجبین کی طرح اور کھنبی زمین سے اگتی ہے اس کو شحم الارض بھی کہتے ہیں-بعض نے کہامِنَ الْمَنّ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے- کہتے ہیں کہ کھنبی کا پانی سرمہ یا طوطیا میں ملا کر لگایا جائے تو آنکھوں کو بہت فائدہ دیتا ہے لیکن صرف کھنبی کا پانی تو آنکھوں کو تکلیف دیتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بھی آنکھوں کی شفاء ہے اور آنحضرت گا ارشاد صحیح ہے- میں نے خود ایک شخص کو دیکھا جس کی بصارت جاتی رہی تھی اس نے کھنبی کا پانی لگایا تو اس کی بصارت درست ہوگئی- ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے تین یا پانچ کھنبیاں لے کر ان کو نچوڑا' ان کا پانی ایک شیشی میں رکھا' ایک چھوکری نے اس کو آنکھ میں لگایا تو وہ اچھی ہوگئی)-

کَمِیٌّ-بہادر' ہتھیار بند (اس کی جمع کُمَاۃٌ ہے)-

کَمِیَ شَھَادَتَہٗ-گواہی چھپالی-

کَمْتٌ-چھپانا' کمیت ہونا (جیسے کَمْتَۃٌ اور کُمَاتَۃٌ ہے-)

اِکْمَاتٌ اور اِکْمِتَاتٌ- کے بھی یہی معنی ہیں یعنی گھوڑے کا کمیت ہونا (کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی سرخی سیاہی کے ساتھ ملی ہو اور دم اور ایال سیاہ ہو اگر سرخ ہو تو اشقر کہیں گے)-

کُمَیْتٌ-اس شراب کو بھی کہتے ہیں جس میں سیاہی اور سرخی ہو کُمَیْتٌ ایک شاعر کا نام تھا جو امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس رہتا تھا-

کَامِخٌ-ایک قسم کا خراب سالن (اس کو مَرِّیٌّ بھی کہتے ہیں-

کَمْخٌ-تکبر کرنا (جیسے کُمَاخٌ ہے)-

کَمْدٌ- کوٹنا' پتھر پر مارنا جیسے دھوبی کیا کرتے ہیں-

کَمَدٌ-دل کی بیماری' اندوہ' رنج پرانا ہو کر چکنا ہو جانا-

تَکْمِیْدٌ-کپڑے کو گرم کر کے اس سے سینکنا-

اِکْمَادٌ-رنجیدہ کرنا-

اَلْکِمَادُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْکَیِّ-سینکنا مجھ کو داغ دینے سے زیادہ پسند ہے-

کَانَتْ اِحْدَانَا تَاْخُذُ الْمَاءَ بِیَدِھَا فَتَصُبُّ عَلٰی رَاْسِھَا بِاِحْدٰی یَدَیْھَا فَتُکْمِدُ شِقَّھَا الْاَیْمَنَ-ہم میں سے کوئی عورت اپنے ہاتھ سے پانی لے کر ایک ہاتھ سے سر پر پانی ڈالتی اور اپنے داہنے پہلو کا رنگ بدل دیتی (یہ کُمْدَۃٌ سے نکلا ہے-یعنی رنگ بدل جانا عرب لوگ کہتے ہیں اَکْمَدَ الْغَسَّالُ الثَّوْبَ- دھوبی نے کپڑے کا رنگ بدل دیا اس کو صاف نہیں کیا)-

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ فَکَمَّدَہٗ بِخِرْقَۃٍ- میں نے آنحضرت کو دیکھا آپ نے سعید بن عاص کی عیادت کی (وہ بیمار تھے ان کے پوچھنے کو تشریف لے گئے) آپ نے ایک کپڑا گرم کر کے ان کو سینکا دیا (اس کپڑے کو جس سے سینکتے ہیں)-

اَلْکِمَادُ مَکَانَ الْکَیِّ-سینکنا (فومن ٹیشن) داغ دینے کا بدل ہے (اس کا اثر بھی داغ دینے کی طرح ہوتا ہے)-

کَانَ سَبَبُ وَفَاۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلْکَمَدُ مَا زَالَ یَزِیْدُ حَتّٰی مَاتَ- ابو بکر صدیقؓ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آنحضرتؐ کی وفات کا دلی رنج ہوا اور یہ رنج بڑھتا گیا یہاں تک کہ آپ اسی رنج میں گھل گھل کر) مر گئے (غم بادہ ہو گیا)-

کَمَدٌ مُّقِیْمٌ-دائمی رنج-

کَمْرٌ- ذکر (عضو مخصوص) ذکر کی بڑائی میں غالب ہونا' ڈھانپ لینا-

مُکَامَرَۃٌ-عضو مخصوص کی بڑائی میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا (عرب لوگ کہتے ہیں کَامَرَہٗ فَکَمَرَہٗ ذکر کی بڑائی میں اس سے مقابلہ کیا پھر اس میں غالب آیا-یعنی اس کا عضو مخصوص بڑا نکلا)-

کَمْرَۃٌ-ذکر کا سرا یعنی حَشَفَہ جو مشہور ہے-بعض نے کہا سارے ذکر کو بھی کمرہ کہتے ہیں (اس کی جمع کَمْرٌ اور کِمَارٌ ہے جیسے قَصَبَۃٌ اور قَصَبٌ ہے)-

مِثْلَ التِّکَّۃِ وَالْکَمْرَۃِ- ازار بند اور کمر بند کی طرح وَعَدَّ الْکَمْرَۃَ وَالنَّعْلَ اور کمر بند اور جوتی کا بیان کیا (بعض نے کہا کَمْرَۃٌ وہ تھیلی جو سلس البول والا جس کو پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو رکھتا ہے)-

کُمُوْسٌ-ترش رو ہونا-

کَیْمُوْسٌ- خلط اور غذا کی وہ حالت جو معدے کا عمل

ہونے پر ہوتی ہے (اس کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس کو کَیْلُوْسٌ کہتے ہیں یعنی ایک سپید سیال چیز)-

اَکْمَسُ - جو دیکھ نہ سکتا ہو-

لَیْسَ لَهٗ کَیْفِیَّةٌ وَّلَا کَیْمُوْسِیَّةٌ - پروردگار عالم کی یہ کیفیت بیان نہیں ہو سکتی نہ اس کو کھانے اور غذا کی حاجت ہے-

کَمْشٌ - فنا ہونا' کاٹنا' مٹھی بھر کر لینا-

کَمْشَةٌ - مٹھی بھر-

تَکْمِیْشٌ - زور سے ہانکنا' جلد چلانا-

تَکَمُّشٌ اور اِنْکِمَاشٌ - جلدی کرنا' منقبض ہونا' جمع ہونا-

کَمَاشَةٌ - بلند ہمت' قوی العزم ہونا-

کَمِیْشُ الْاِزَارِ - تہبند اوپر اٹھائے ہوئے یعنی مستعد اور چالاک-

کَمُوْشٌ اور کَمِیْشَةٌ - وہ بکری جس کے تھن چھوٹے ہوں-

لَیْسَ فِیْهَا فَشُوْشٌ وَّلَا کَمُوْشٌ - ان بکریوں میں کوئی بکری دودھ بہتی ہوئی نہ تھی نہ چھوٹے تھن والی-

بَادَرَ مِنْ رَّجَلٍ وَّ اَکْمَشَ فِیْ مَهَلٍ - ڈر کے وقت جلدی کی آگے بڑھ گیا اور مہلت کے وقت مستعدی دکھائی (تیار رہا)-

فَاخْرُجْ اِلَیْهَا کَمِیْشَ الْاِزَارِ - جلدی سے ازار اوپر اٹھا کر یعنی مستعد اور تیار ہو کر ادھر جا- (یہ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو لکھا- یعنی عراق عجم اور عراق عرب کی طرف جلد جا)-

اَلْاِنْکِمَاشُ مَعَ سَمَاعِ اسْمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ کا نام سنتے ہی منقبض ہو جانا سمٹ جانا (یعنی ادب اور تعظیم سے آپ کی بزرگی اور عظمت کا خیال کر کے)-

لَا تُوَارِ مِنَ الْقَتْلٰی اِلَّا کَمِیْشًا - جو لوگ مارے گئے ان میں سے انہی کو چھپا- (دفن کر) جن کا ذکر چھوٹا ہو (جو شرافت کی نشانی ہے)-

وَاکْمُشْ فِیْ فَرَاغِكَ - فراغت کے وقت کوشش کرتا رہ (غافل مت بیٹھ' جب دشمن آن پہنچا اس وقت تیاری کام نہیں آنے کی)-

اِنْکَمَشَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ - اس کام میں اس نے مستعدی دکھائی-

کَمْعٌ - کاٹنا' منہ لگا کر پانی پینا-

مُکَامَعَةٌ - ایک کپڑے میں لیٹنا' لپٹانا-

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْمُکَامَعَةِ - آنحضرتؐ نے ایک کپڑے میں دو آدمیوں کو لیٹنے سے منع فرمایا (یعنی جب دونوں ننگے ہوں اور دونوں کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو)-

کَمِیْعٌ - ہم خواب اور شوہر-

اِکْتِمَاعٌ - منہ لگا کر پینا-

کِمْعٌ - قبا اور ہموار ملائم زمین' گھر اور مکان-

کَمْکَمَةٌ - چھپانا-

تَکَمْکُمٌ - چھپ جانا' لپٹ جانا' گول ٹوپی پہننا-

کُمَّةٌ - گول ٹوپی-

رَاٰی جَارِیَةً مُتَکَمْکِمَةً فَسَاَلَ عَنْهَا - حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا جو (آزاد عورتوں کی طرح) گھونگھٹ ڈالے یا اپنے آپ کو کپڑوں میں چھپائے ہوئے نکلی آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ (پھر اس کو درے سے مارا اور فرمایا- آزاد عورتوں کی مشابہت کرتی ہے)-

کَمَلٌ - پورا' کامل-

کَمَالٌ اور کُمُوْلٌ - پورا ہونا-

تَکْمِیْلٌ اور اِکْمَالٌ - پورا کرنا-

تَکَمُّلٌ اور تَکَامُلٌ اور اِکْتِمَالٌ - پورا ہونا-

اِسْتِکْمَالٌ - پورا کرنا-

کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ یَالَمْ یَکْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا کَذَا - مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں- مگر عورتوں میں سوائے اتنی عورتوں کے کوئی کامل نہیں ہوئی (یہاں کمال سے نبوت مراد نہیں ہے کیونکہ وہ عورتیں بھی پیغمبر نہ تھیں)-

تُکْمِلَانِ رَضَاعَهٗ - وہ عورتیں بہشت میں حضرت ابراہیمؑ (صاحبزادہ آنحضرتؐ) کی رضاعت کی مدت پوری کر رہی ہیں (ان کو دودھ پلا رہی ہیں)-

هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُكْمَلُ بِهَا - میرے بندے کے پاس نفل نماز ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس میں سے فرضوں کا نقصان پورا کر لیا جائے (اسی طرح فرض زکوٰۃ کا نقصان نفل صدقہ سے اور فرض روزے کا نقصان نفل روزوں سے پورا کیا جائے گا)-

كُمَیْلُ بْنُ زِیَادٍ - حضرت علیؓ کے مشہور رفیق اور محرم راز ہیں - حجاج نے ان کو ناحق قتل کیا-

مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ اِسْتَكْمَلَ الْاِیْمَانَ - جس نے اللہ سے محبت رکھی (اس کے حکم کی اطاعت کی اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے ان سے باز رہا) اس نے ایمان پورا کر لیا-

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰی لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْاِیْمَانَ - جس شخص نے اللہ کے لئے محبت رکھی (جیسے دین دار عالم یا سچے مومن سے محبت رکھنا) اور اللہ کے لئے دشمنی رکھی (جیسے فاسق، فاجر، بدعتی اور کافر سے دشمنی رکھنا) اور اللہ کی رضامندی کے لئے دیا (یعنی نیک کاموں میں روپیہ خرچ کیا جیسے یتیموں بیواؤں کی پرورش و طالب علموں کی خبر گیری، مجاہدین کی اعانت اور امداد وغیرہ) اور اللہ کی رضامندی کے لئے روکا (نہ دیا یعنی برے اور خلاف شرع کاموں سے اپنے روپے کو بچایا - مثلاً فسق و فجور اور شراب خواری وغیرہ میں اپنا روپیہ نہ دیا) تو اس نے اپنا ایمان پورا کر لیا-

كَمَالٌ اَوَّلٌ - ذات کا کمال-

كَمَالٌ ثَانٍ - صفات کا کمال-

جَامِعٌ لِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ - حق تعالیٰ شانہٗ ہے اس کی ذات مقدس تمام کمالات کا مجموعہ ہے-

كَمٌّ - ڈھانپ لینا، جانور کا منہ باندھ دینا کہ کسی کو کاٹ یا کھا نہ سکے-

كَمٌّ اور كُمُوْمٌ - خوشہ نکلنا، جمع ہونا-

تَكْمِیْمٌ - کمام نکلنا یعنی خوشے کے غلاف (یہ جمع ہے كِمٌّ کی)-

تَكَمُّمٌ - بے ہوش ہونا، ڈھانپے جانا-

كُمَّةٌ - گول ٹوپی-

كَمٌّ - وہ مقدار جو قابل تقسیم ہو (اس کی دو قسمیں ہیں ایک منفصل جیسے عدد دوسرے متصل جیسے زمانہ)-

كَانَتْ كِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا - (ایک روایت میں كَانَتْ اَكِمَّةُ ہے) یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب کی لوگ ٹوپیاں چپٹی ہوتیں - (سر پر لگی ہوئی نہ کہ اٹھی ہوئی)-

فَلْیَثِبِ الرِّجَالُ اِلٰی اَكِمَّةِ خُیُوْلِهَا - مردوں کو اپنے گھوڑوں کے سر بندھنوں کی طرف دوڑنا چاہئے (جو گردنوں میں لٹکا دیئے جاتے ہیں - یہ كِمَامُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ کا منہ بند)-

حَتّٰی یَبِسَ فِیْ اَكْمَامِهٖ - یہاں تک کہ اپنے غلافوں میں جو خوشے کے اوپر ہوتے ہیں سوکھ گیا-

كُمٌّ - قمیص کی آستین-

كُمُوْنٌ - چھپ جانا، پوشیدہ ہونا-

اِكْمَانٌ - چھپانا، چھپ کر دشمن کی فکر میں رہنا-

اِكْتِمَانٌ - چھپ جانا-

كَمُّوْنٌ - زیرہ-

كُمْنَةٌ - تاریکی چشم یا خارشت اور سرخی چشم یا پلکوں کا ورم-

كَمِیْنٌ - جو شخص چھپ کر کہیں گھس جائے، لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو یا جو لوگ چھپ کر دشمن پر زد کرنے بیٹھے ہوں-

مَكْمَنٌ - چھپنے کا مقام-

فَاِنَّهُمَا یُكْمِنَانِ الْاَبْصَارَ یا یُكْمِهَانِ - وہ دونوں آنکھوں کو خراب کر دیتے ہیں، پلکوں پر ورم کرتے ہیں یا خشکی اور سرخی آنکھوں میں کر دیتے ہیں یا کویوں میں زخم ڈال دیتے ہیں-

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَمِنَا فِیْ بَعْضِ حِرَارِ الْمَدِیْنَةِ - آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے تو وہ دونوں مدینہ کی کسی کالی پتھریلی زمین میں چھپ گئے-

فَكَمِنَا فِیْهِ ثَلٰثًا - تین راتوں تک اس غار میں چھپے رہے-

فَكَمِنْتُ لَهٗ - (وحشی نے کہا) میں امیر حمزہؓ کو مارنے کے لئے چھپ کر بیٹھا۔

كَمَهٌ - اندھا ہونا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، رنگ بدل جانا، تیرہ ہونا، عقل جاتی رہنا۔

تَكَمُّهٌ - اندھا دھند چلے جانا یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں جانا ہے (اس کا اسم فاعل كَامِهٌ ہے اور مُتَكَمِّهٌ یعنی ایک طرف اندھا دھند جانے والا۔

كُمَيْهٰى - اندھا دھندھ۔

اَكْمَهُ - اندھا یا مادرزاد اندھا۔

فَاِنَّهُمَا يُكْمِهَانِ الْاَبْصَارَ - یہ دونوں سانپ بینائی کھو دیتے ہیں (اندھا کر دیتے ہیں)۔

مَلْعُوْنٌ مَّنْ كَمَّهَ اَعْمٰى - جس شخص نے نابینا کو اندھا کہہ کے پکارا (اس کا عیب کرنے کو) وہ ملعون ہے (یا جس شخص نے اندھے کو بہکا دیا راہ نہ لگایا یا جاہل کو سیدھا راستہ نہ بتلایا بلکہ گمراہ کر دیا غلط بات بتا کر)۔

لَا تُكْمِهْنِيْ - مجھ کو اندھا کر دے۔

كَمْيٌ - چھپانا (جیسے تَكْمِيَةٌ اور اِكْمَاءٌ ہے)۔

تَكَمِّيْ - چھپ جانا، ڈھانپ لینا۔

كَمِيٌّ - بہادر، پورا ہتھیار بند (اس کی جمع كُمَاةٌ ہے)۔

تُكَمِّيَ الْجَيْشُ - لشکر کا بہادر اور پورا ہتھیار بند مارا گیا۔

اِنْكِمَاءٌ - چھپ جانا۔

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى اَبْوَابِ دُوْرٍ مُسْتَفِلَةٍ فَقَالَ اَكْمُوْهَا - آنحضرتؐ ایسے گھروں کے دروازوں پر گزرے جو پست تھے تو فرمایا ان پر پردہ ڈالو (چھپاؤ تاکہ لوگوں کی نظر گھر والوں پر نہ پڑے۔ ایک روایت میں اَكِيْمُوْهَا ہے یعنی ان کو اونچا کرو تاکہ پانی کا سیلاب (بہیا) ان کے اندر نہ گھس جائے۔ یہ كَوْمَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ٹیلہ)۔

لِلدَّابَّةِ ثَلٰثُ خَرْجَاتٍ ثُمَّ تَنْكَمِيْ - (قیامت کے قریب جو جانور زمین سے نکلے گا یعنی (دابۃ الارض) وہ تین بار نکلے گا پھر چھپ جائے گا (بہادر شخص کو كَمِيٌّ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زرہ اور ہتھیاروں میں چھپ جاتا ہے)۔

فَجِئْتُهٗ فَانْكَمٰى مِنِّيْ ثُمَّ ظَهَرَ - میں اس کے پاس آیا وہ چھپ گیا پھر نمودار ہوا۔

يَكْمِيْهَا - اس کو چھپاتا ہے۔

كَمَا - کاف تشبیہ اور ما سے مرکب ہے۔ یعنی جیسا کہ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ - جو شخص اسلام کے سوا اور کسی دین کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ اسی دین میں چلا جائے گا (مثلاً یوں کہے اگر میں ایسا کروں یا میں نے ایسا کیا ہو تو میں یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا کافر ہوں یا اسلام سے بری ہوں اور وہ پھر وہ کام کرے یا درحقیقت اس نے ایسا کیا ہو مگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی یہودی یا نصرانی یا کافر یا مرتد۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور امام شافعیؒ اس کو لغو کہتے ہیں اور قسم قرار نہیں دیتے صرف توبہ اور استغفار کافی ہے)۔

فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ - تم آخرت میں اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھتے ہو (جیسے چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہوتا نہ ہجوم اور اژدحام اسی طرح پروردگار کی رؤیت بھی صاف صاف بلا شک وشبہ اور بدون زحمت اور تکلیف کے ہر ایک مومن کو ہوگی تو یہ تشبیہ ہے رؤیت کی، رؤیت کے ساتھ نہ یہ کہ پروردگار کی تشبیہ چاند کے ساتھ)۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ - (یا اللہ محمدؐ پر اپنی رحمت اتار) جیسے تو نے ابراہیمؑ پر اپنی رحمت اتاری تھی (حالانکہ آنحضرتؐ کا مرتبہ حضرت ابراہیمؑ سے بھی اعلیٰ ہے مگر یہاں تشبیہ سے یہ مقصود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح آپ کی نسل میں برکت ہو اور آپ کا ذکر خیر قیامت تک باقی رہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر خیر باقی ہے بعضوں نے کہا اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا۔ کہ میرا مرتبہ حضرت ابراہیمؑ سے بڑھ کر ہے)۔

بابُ الكاف معَ النّونْ

كَنْبٌ - جوڑ رکھنا، روک رکھنا۔

كَنَبٌ - کام کرتے کرتے سخت ہو جانا۔

كُنُوْبٌ- سخت ہو جانا محتاجی کے بعد مال دار ہو جانا-

اِكْنَابٌ- گاڑھا ہو جانا' سخت ہو جانا' رک جانا-

رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَكْنَبَتْ يَدَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَكْنَبَتْ يَدَاكَ فَقَالَ اُعَالِجُ بِالْمَرِّ وَالْمِسْحَاةِ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ اَبَدًا- آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو دیکھا ان کے ہاتھ سخت تھے تو فرمایا سعد تمہارے ہاتھ سخت ہو گئے ہیں- انھوں نے عرض کیا میں رسی اور پھاوڑے اور سبل (کدال) سے کام کیا کرتا ہوں- پھر آپ نے ان کا ہاتھ تھاما اور فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی-

كَنْتٌ- قوی ہونا طاقت ور ہونا-

كَنَتٌ- اچھا ہونا' سخت ہونا-

اِكْنَاتٌ- عاجزی کرنا-

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ اَهْلِهِ الْكُنْتِيُّوْنَ- مسجد میں گئے وہاں کے اکثر لوگوں کو بوڑھا پایا-

كُنْتِيٌّ یا كُنْتُنِيٌّ- بوڑھا' بڑی عمر والا-

سِقَاءٌ كَنِيْتٌ- پرانی مشک-

كَنْدٌ- کاٹنا' ناشکری کرنا-

كُنُدٌ- شریر' سخت گو' ناشکرا (جیسے كَنُوْدٌ ہے)-

كِنْدَه- ایک مشہور قبیلہ ہے-

كَنْدَه- ایک مقام ہے خجند میں وہاں کی عورتیں حسین ہوتی ہیں-

تَخَاصَمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا مِنْ كِنْدَةَ- آنحضرتؐ کے سامنے دو شخصوں میں سے ایک نے زمین میں جھگڑا کیا' ان میں سے ایک شخص کندہ قبیلہ کا تھا-

اَصْبَحْنَا فِيْ زَمَنٍ كَنُوْدٍ- ہم برے زمانہ میں پیدا ہوئے-

بَابُ كِنْدَةَ- کوفہ کی مسجد کا ایک دروازہ تھا-

كُنَارٌ- بیر (یہ فارسی معرب لفظ ہے)-

كَنَارٌ- کپڑے کا حاشیہ' سمندر کا کنارہ-

كَنَارِيْ- ایک پرندہ ہے خوش آواز-

كِنَّارَةٌ- لکڑی یا دف یا ڈھول یا طبلہ-

بَعَثْتُكَ تَمْحُوا لْمَعَازِفَ وَالْكِنَّارَاتِ- (توراۃ شریف میں اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کی صفت یوں بیان فرماتا ہے) میں نے تجھ کو اس لئے بھیجا کہ تو باجوں اور طبلوں کو مٹا دے (بعض نے کہا صحیح كِرَانَات ہے یعنی ستاروں کو یا ستار بجانے والوں کو- ابو سعید نے کہا میں سمجھتا ہوں صحیح كِبَارَات ہے- یہ جمع ہے كِبَارٌ کی' وہ جمع ہے كَبَرٌ کی بمعنی طبلہ)-

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَةِ وَالشِّيَاعِ- ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول اور بانسری کے توڑ ڈالنے کا-

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَاتِ- ہم کو چوسر یا شطرنج یا طبلہ یا بربط اور ڈھولوں کے توڑ ڈالنے کا حکم دیا گیا-

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْحَقَّ لِيُبْدِلَ بِهِ الْمَزَامِرَ وَالْكِنَّارَاتِ- اللہ تعالیٰ نے سچا کلام (یعنی قرآن) اتارا باجوں اور ڈھولوں کے بدلے اس کو رکھا (تاکہ مومنین گانے بجانے کو چھوڑ کر اس کی تلاوت کیا کریں)-

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْكِنَّارِ- آنحضرتؐ نے کتاں کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا-

كَنْزٌ- جوڑ رکھنا' جمع کرنا' زمین میں گاڑ دینا' ٹھوس کرنا-

كَنَازٌ اور كِنَازٌ- جمع کرنا-

اِكْتِنَازٌ- جمع ہونا' بھر جانا' ٹھوس ہونا-

جَارِيَةٌ كِنَازٌ- ٹھوس بدن کی یا پر گوشت لونڈی-

كُلَّمَا اُدِّيَتْ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ- جس مال کی زکوٰۃ ادا ہوتی رہے وہ کنز نہیں ہے (یعنی وہ خزانہ نہیں ہے جس کے جوڑنے والے کو قیامت کے دن اس سے داغا جائے گا- جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ آخر تک- تو مطلب یہ ہے کہ گڑھے ہوئے یا جوڑے ہوئے روپیہ اشرفیوں کی اگر زکوٰۃ ہر سال دیتا رہے تو وہ شرعی کنز نہ ہوگا یعنی جو عذاب کا موجب ہے- گو لغوی کنز تو ہوگا- تو آیت میں مراد وہی کنز ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے)-

اَنَا كَنْزُكَ- (وہ سانپ کہے گا) میں تیرا خزانہ ہوں (جو

تو نے دنیا میں جوڑ کر رکھا تھا)۔

بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِرَضْفٍ مِّنْ جَهَنَّمَ - جو لوگ روپیوں کے خزانے جوڑ کر رکھتے ہیں (ان کی زکوٰۃ نہیں دیتے نہ کار ہائے خیر میں خرچ کرتے ہیں) ان کو دوزخ کے ایک گرم پتھر سے داغ دینے کی خوش خبری سنا (ابوذر غفاریؓ ہر مال کو جو ضرورت سے زیادہ آدمی رکھ چھوڑے اور نیک کاموں میں خرچ نہ کرے کنز کہتے تھے اور اس کا رکھنا قابل مواخذہ اور عذاب جانتے تھے اور صحیح یہ ہے کہ کنز وہی مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے)۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ - لا حول ولا قوۃ الا باللہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (اس کا ثواب بہشت میں ایک خزانہ کی طرح جوڑ کر رکھا گیا ہے)۔

اَكَنْزٌ هُوَ - کیا یہ کنز ہے (جس پر وعید آئی ہے)۔

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ - مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں خزانے عنایت فرمائے یعنی سونے اور چاندی کے (سونے کے خزانے سے ایران کا خزانہ مراد ہے۔ اس ملک میں سونے کا زیادہ چلن تھا اور چاندی کے خزانہ سے روم کا ملک مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایران اور روم دونوں ملک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عنایت فرمائے۔ آپ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں کو فتح کیا)۔

ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ يُخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ - دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کے خزانے کو نکالے گا (اور کعبہ کو گرا دے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

فَحَمِّلِ الْهَمَّ كِنَازًا جَلْعَدًا - خوب سخت اور ٹھوس ہو کر رنج اور فکر کا تحمل کر۔

اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُهُ الْمَرْءُ - کیا میں تجھ کو بہتر خزانہ نہ بتلاؤں جس کو آدمی جوڑ رکھے۔

اَلصَّلٰوةُ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ - نماز بہشت کا ایک خزانہ ہے۔

كَنْسٌ - جھاڑو دینا' کناس میں داخل ہونا۔

تَكْنِيْسٌ - جھاڑو دینا۔

تَكَنُّسٌ - کناس میں داخل ہونا یا خیمہ کے اندر چل دینا یا ہودے میں۔

كِنَاسٌ - ہرن کا وہ مقام جس میں چھپ رہتا ہے' جھاڑی میں۔

كُنَاسَةٌ - گھورا یا کوڑا۔

كَنِيْسَه - یہود یا نصاریٰ کی عبادت گاہ۔

اِنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِى الصَّلٰوةِ بِالْجَوَارِ الْكُنَّسِ - وہ نماز میں سورۂ كُوِّرَتْ پڑھتے تھے جس میں اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ ہے یعنی غائب ہو جانے والے ستارے (یہ كَنَسَ الظَّبْيُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی ہرن اپنے پوشیدہ مقام میں چلا گیا۔ بعض نے کہا مراد وہ ستارے ہیں جو سیارے ہیں یا ہر ایک قسم کے ستارے کیونکہ وہ رات کو نمایاں ہوتے ہیں اور دن کو چھپ جاتے ہیں۔ بعض نے کہا فرشتے مراد ہیں یا گورخر اور ہرن)۔

ثُمَّ اطْرُقُوْا وَرَائَكُمْ فِىْ مَكَانِسِ الرِّيَبِ - پھر تہمت کے مقاموں میں چھپ جاؤ (وہاں سے الگ رہو تا کہ لوگ تم پر بدگمانی نہ کریں۔ یہ جمع ہے مَكْنَسٌ کی یعنی چھپنے کا مقام)۔

عِنْدَ كِبَاءِ بَنِىْ عَمْرٍو اَىْ كِنَاسَتِهِمْ - بنی عمرو کے کباء یعنی گھورنے کے پاس (جہاں ان کا کوڑا کچرا ڈالا جاتا تھا)۔

اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ الْقَبَاءَ سُلَيْمَانُ لِاَنَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ الرَّأْسَ لِلُبْسِ الثِّيَابِ كَنَّسَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِسْتِهْزَاءً - سب لوگوں سے پہلے قبا حضرت سلیمانؑ نے پہنی کیونکہ دوسرے کپڑوں میں جب وہ اپنا سر اندر ڈالتے تو شیطان ٹھٹھے کی راہ سے اپنی ناک ہلاتے (ایک روایت میں كَنَّصَتْ ہے صاد سے یعنی ٹھٹھا کرتے یا ناک ہلاتے ٹھٹھے کی راہ سے)۔

كَنْعٌ - سوکھ جانا' اینٹھ جانا۔

كُنُوْعٌ - منقبض ہو جانا' پیوست ہو جانا' قریب ہونا' طمع کرنا' چپک جانا' نرمی کرنا' عاجزی کرنا' ڈوبنے کے قریب ہونا' بھاگنا' بزدلی کرنا' سکھا دینا' قسم کھانا' پنکھ ملانا اترنے کے لئے۔

اِكْتِنَاعٌ - عاجزی کرنا' نرمی کرنا' ذلت کے قریب ہونا' جمع ہونا' نزدیک کرنا۔

تَكَنُّعٌ - شل ہو جانا' منقبض ہونا-

اِكْتِنَاعٌ - جمع ہونا' نزدیک آنا' مہربانی کرنا-

كَنْعَانٌ - حام بن نوح کا فرزند تھا-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُنُوْعِ - میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ذلت اور رسوائی کے نزدیک ہو جانے سے یا عاجزی کے ساتھ سوال کرنے سے-

اِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ تَحْمِلُ صَبِيًّا بِهٖ جُنُوْنٌ فَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِلَةَ ثُمَّ اكْتَنَعَ لَهَا - ایک عورت ایک بچہ کو اٹھا کر آنحضرتؐ کے سامنے لائی وہ دیوانہ ہو گیا تھا- آپ نے اونٹنی کو جس پر سوار تھے روک لیا پھر اس کے نزدیک گئے-

اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا قَرُبُوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ كَنَعُوْا عَنْهَا - جنگ احد میں جب مشرک لوگ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو شہر میں جانے سے رک گئے (ان کو اندیشہ ہوا کہ شہر میں جا کر کہیں مصیبت میں نہ پھنس جائیں تو بزدلی سے شہر کے اندر نہ جا سکے)-

اَتَتْ قَافِلَةٌ مِّنَ الْحِجَازِ فَلَمَّا بَلَغُوا الْمَدِيْنَةَ كَنَعُوْا عَنْهَا - حجاز سے ایک قافلہ آیا جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اس کے اندر جانے سے رک گیا-

اِنَّهٗ قَالَ عَنْ طَلْحَةَ لَمَّا عُرِضَ عَلَيْهِ لِلْخِلَافَةِ الْاَكْنَعُ اِنَّ فِيْهِ نَخْوَةً وَّ كِبْرًا - حضرت عمرؓ سے طلحہؓ کا ذکر کیا گیا کہ وہ خلافت پر قائم ہوں- انھوں نے کہا واہ انگلیوں سے معذور ان میں نخوت اور غرور ہے (حضرت طلحہؓ نے احد کے دن آنحضرتؐ پر کافروں کا حملہ اپنے ہاتھوں پر لیا تھا' اس سے ان کی انگلیاں شل ہو گئیں تھیں- آنحضرتؐ نے ان کی یہ جان نثاری دیکھ کر فرمایا ''طلحہ نے اپنے لئے بہشت واجب کر لی'')-

لَمَّا انْتَهٰى اِلَى الْعُزّٰى لِيَقْطَعَهَا قَالَ لَهٗ سَادِنُهَا اِنَّهَا قَاتِلَتُكَ اِنَّهَا مُكَنِّعَتُكَ - خالد بن ولیدؓ جب عزیٰ کو (ایک درخت تھا جس کی مشرک لوگ پوجا کیا کرتے تھے) کاٹنے کے لئے بڑھے تو وہاں کا پجاری ان سے کہنے لگا- عزیٰ تجھ کو مار ڈالے گا اور تیرے ہاتھوں کو سن کر دے گا (اگر تو نے اس کو ہاتھ لگایا' لیکن خالد نے اس کا کہنا کچھ نہ سنا اور عزیٰ کو کاٹ کر پھینک دیا- اس کے تلے سے ایک بھتنی (خبیثہ) نکل کر بھاگی)-

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ اَكْنَعُ - جو کوئی بڑا اور شان دار کام اللہ کا نام لے کر نہ شروع کیا جائے وہ ناقص ہے (دست و پا بریدہ)-

صَاحِبُ يٰسِيْنَ كَانَ مُكَنَّعَ الْاَصَابِعِ - یاسین کا ساتھی اس کی انگلیاں شل تھیں یا کٹی ہوئی تھیں یا ہتھیلی کی طرف لوٹی ہوئی تھیں یعنی الٹی پھری ہوئی-

وَعَصَيْتُكَ بِيَدِيْ وَلَوْ شِئْتَ وَ عِزَّتِكَ وَ جَلَالِكَ لَكَنَعْتَنِيْ - میں نے اپنے ہاتھوں سے تیرا گناہ کیا (نافرمانی کی) قسم تیری عزت اور بزرگی کی اگر تو چاہتا تو میرا ہاتھ سکھا دیتا (شل کر دیتا' گناہ کی طرف اٹھ ہی نہ سکتا)-

مُكَنَّعٌ - ہاتھ کٹا ہوا-

كَنْفٌ - دونوں ہاتھ جوڑ کر پیالے کی طرح کرنا' جانوروں کا حصار بنانا' عدول کرنا' بچانا حفاظت کرنا' مدد کرنا' پاخانہ بنانا-

تَكْنِيْفٌ - گھیر لینا-

مُكَانَفَةٌ - مدد کرنا-

تَكَنُّفٌ اور اِكْتِنَافٌ - گھیر لینا-

كِنَافَه - ایک قسم کی مٹھائی ہے-

كِنْفٌ - چرواہے کے سامان رکھنے کا تھیلہ-

كَنَفٌ - جانب اور سایہ او پنکھ-

كَنَفُ الْاِنْسَانِ - گود یعنی دونوں بازو اور سینہ' آغوش-

اَنْتَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ - تم اللہ کی حفاظت میں رہو (جیسے فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ)-

كَنِيْفٌ - پاخانہ-

اِنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ فَكَنَفَهَا وَ ضَرَبَ بِالْمَاءِ وَجْهَهٗ - آنحضرتؐ نے وضو کیا تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر ہاتھ کو پیالہ کی طرح کر کے پانی لیا اور اپنے منہ پر مارا-

اِنَّهٗ اَعْطٰى عِيَاضًا كِنْفَ الرَّاعِيْ - حضرت عمرؓ نے عیاض کو چرواہے کا تھیلہ دیا (جس میں وہ اپنا سامان رکھتا ہے)-

لَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كِنْفًا - (عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی

بیوی نے کہا) عبداللہ نے آج تک اپنا ہاتھ میرے اندر نہیں ڈالا (جیسے مردوں کا دستور ہوتا ہے عورتوں کے کپڑوں میں ہاتھ ڈال کر ان کا سینہ یا پستان ٹٹولتے ہیں چھاتیاں ملتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا خیال میری طرف بالکل نہیں ہے وہ ہاتھ تک مجھ کو نہیں لگاتے۔ ایک روایت میں کَنَفًا ہے یعنی مجھ سے صحبت نہیں کی۔ کرمانی نے کہا لَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ نہیں سویا تا کہ ہمارا فرش روندتا' یا ہمارے پاس رہ کر کھانا نہیں کھایا کہ حاجت رفع کرنے کو پاخانہ کی تلاش کرتا۔ غرض یہ ہے کہ وہ دن کو روزہ دار رہتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے عورت کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتا)۔

کُنَیْفٌ مُلِئَ عِلْمًا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) عبداللہ بن مسعودؓ علم کا ایک بڑا تھیلہ بھرا ہوا ہے (تو یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے یعنی بڑا تھیلہ ہے جیسے حباب بن منذر نے کہا تھا انا جذیلها المحكك وعذيقها المرجب)۔

یُدْنَی الْمُؤْمِنُ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْهِ کَنَفَهٗ۔ مومن پروردگار کے نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ پروردگار اس کو ڈھانپ لے گا (اپنی گود میں لے لے گا یا اس پر رحم کرے گا۔ اصل میں کَنَفٌ کے معنی جانب اور ناحیہ اور یہ تمثیل ہے اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت اور ظل عاطفت کی)۔

نَشَرَ اللّٰهُ کَنَفَهٗ عَلَی الْمُسْلِمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هٰکَذَا وَتَعَطَّفَ بِیَدِهٖ وَکُمِّهٖ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا کنف مسلمان پر اس طرح پھیلا دے گا ابووائل نے اپنے ہاتھ اور آستین کو پھیلا کر بتلایا۔

کَنَفُ الْاِنْسَانِ۔ آدمی کا سایہ اور اس کی جائے پناہ۔

اَیْنَ مَنْزِلُكَ قَالَ بِاَکْنَافِ بِیْشَةَ۔ تمہارا مکان کہاں ہے انھوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں۔

مَا کَشَفْتُ مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی۔ میں نے اب تک کسی عورت کا بدن نہیں کھولا (یہ صفوانؓ بن معطل نے کہا جن سے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا گیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ میں اب تک کسی عورت کے پاس نہیں گیا اس کا کپڑا تک نہیں اٹھایا کہتے ہیں صفوان بالکل حصور تھے یعنی عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے تھے ان کا عضو تناسل کپڑے کی طرح نرم اور ملائم تھا بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں نے حرام طریق سے کسی عورت سے صحبت نہیں کی)۔

لَاتَکُنْ لِلْمُسْلِمِیْنَ کَانِفَةً۔ مسلمانوں کو چھپانے والا مت ہو۔

مَضَوْا عَلٰی شَاکِلَتِهِمْ مُکَانِفِیْنَ۔ اپنے طریق پر چل دیئے ایک دوسرے کو چھپائے ہوئے۔

فَاکْتَنَفْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبِیْ۔ میں نے اور میرے ساتھی نے اس کو دونوں طرف سے گھیر لیا (ایک نے داہنی طرف سے دوسرے نے بائیں طرف سے)۔

وَالنَّاسُ کَنَفَیْهِ۔ لوگ ان کے دونوں جانب تھے۔

فَتَکَنَّفَهُ النَّاسُ۔ لوگوں نے ان کو گھیر لیا۔

اِنَّهٗ اَشْرَفَ مِنْ کَنِیْفٍ فَکَلَّمَهُمْ۔ ابوبکر صدیقؓ (جب انھوں نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا) ایک آڑ میں سے نمودار ہوئے اور لوگوں سے بات کی (نہایہ میں ہے کہ کَنِیْف آڑ کو کہتے ہیں یعنی سترے کو عمارت کا ہو یا باڑ کا)۔

تَبِیْتُ بَیْنَ الزَّرْبِ وَالْکَنِیْفِ۔ باڑ اور آڑ میں رات بسر کرتی ہے۔

شَقَقْنَ اَکْنَفَ مُرُوْطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ۔ جب قرآن شریف میں سینہ ڈھانپنے کا حکم اترا تو انصاری عورتوں نے اچھی پردہ پوش چادروں کو پھاڑ کر ان کی اوڑھنیاں بنائیں (ایک روایت میں اَکْثَفَ مُرُوْجِهِنَّ ہے یعنی سنگین اور موٹی چادروں کو)۔

اَلَا اَکُوْنُ لَكَ صَاحِبًا اَکْنِفُ رَاعِیَكَ وَ اَقْتَبِسُ مِنْكَ۔ (ایک شخص نے ابوذر غفاریؓ سے کہا) کیا میں آپ کا مصاحب نہ بنوں آپ کے چرواہے کی مدد کرتا رہوں اس کے ساتھ رہوں اور آپ سے فائدہ حاصل کروں (دین کا علم سیکھوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: کَنَفْتُ الرَّجُلَ میں نے اس کو اپنی حفاظت میں لیا اس کے کام کیے کَنَفْتُهٗ اس کو میں نے بچا لیا)۔

وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ فَتَکَنَّفَهُ النَّاسُ۔ جب حضرت عمرؓ

جنازے پر رکھے گئے (یعنی تخت پر جس پر مردے کو لے جاتے ہیں) تو لوگوں نے (چاروں طرف سے) ان کو گھیر لیا-

کَنَفَیْ کَدَاءٍ - کدا پہاڑ کے دونوں جانب-

وَالنَّاسُ کَنَفَهٗ - لوگ ان کے گرداگرد تھے-

دَخَلَ الْکَنِیْفَ - پاخانہ میں گئے-

قَبْلَ اَنْ تَتَّخِذَ الْکُنُفَ - پاخانے بننے سے پہلے-

لَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ کَنُوْفٌ - زکوٰۃ میں وہ بکری نہ لی جائے گی جو دوسری بکریوں سے علیحدہ رہتی ہو (ان کے ساتھ نہ چلتی ہو کیونکہ ایسی بکری کے لینے میں زکوٰۃ کے تحصیل دار کو تکلیف ہوگی' اس کی حفاظت اور نگرانی مشکل ہوگی- بعض نے کہا کَنُوْفٌ سے وہ اونٹنی مراد ہے جس کو سردی لگ گئی ہو وہ اونٹوں کی آڑ کرتی پھرے ان میں چھپ رہی ہو)-

مَامِنْ عَبْدٍ مِّنْ شِیْعَتِنَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ اِلَّا اکْتَنَفَهٗ بِعَدَدِ مَنْ خَالَفَهٗ مَلَائِکَةٌ یُّصَلُّوْنَ خَلْفَهٗ - جو بندہ ہمارے گروہ میں سے (یعنی شیعہ امامیہ میں سے) نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مخالفین کے شمار میں فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں-

اَفَاضِلُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا اَلْمُوَطَّئُوْنَ اَکْنَافًا - تم میں فضیلت والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں کنارے کنارے چلتے ہیں-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ کَنَفِكَ - یا اللہ! مجھ کو اپنی امان میں رکھ-

اَلْبِئْرُ یَکُوْنُ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْکَنِیْفِ خَمْسَةٌ وَّ اَقَلُّ - پاخانہ اور کنویں میں جب پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہو یا اس سے کم-

کَنٌّ یا کُنُوْنٌ - ڈھانپنا' چھپا لینا-

کَنَّ الرِّیْحُ - ہوا تھم گئی-

تَکْنِیْنٌ اور اِکْنَانٌ - چھپانا (جیسے اکتنان ہے)-

اِکْتِنَانٌ - چھپ جانا-

کَانُوْنٌ - چولہا یا بھاری آدمی-

کَانُوْنُ الْاَوَّلِ اور کَانُوْنُ الثَّانِیْ - دو رومی مہینوں کے نام ہیں مطابق ماہ دسمبر اور جنوری-

کِنٌّ - آڑ جھونپڑا' گھر-

کَنَّةٌ - بہو یا بھاوج-

کَنِیْنٌ - چھپا ہوا-

فَلَمَّا رَاٰی سُرْعَتَهُمْ اِلَی الْکِنِّ ضَحِكَ - جب آپ نے دیکھا کہ لوگ (بارش سے بچنے کے لئے) آڑ کی طرف بھاگ رہے ہیں تو آپ ہنس دیئے (کہ ابھی تو پانی کے لئے تڑپتے تھے جب پانی آیا تو مکانوں اور گھروں میں اس سے بھاگے جا رہے ہیں)-

اِنَّ کَنَّتَکُمَا کَانَتْ تُرَجِّلُنِیْ - (ابی بن کعبؓ نے حضرت عمرؓ اور عباسؓ سے کہا) تمہاری بھاوج یعنی میری بیوی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی (بھاوج اس لئے کہا کہ عمرؓ اور عباسؓ دونوں ان کے دینی بھائی تھے' ہر مسلمان کی بیوی دوسرے بھائی مسلمان کی بھاوج ہے)-

فَجَاءَ یَتَعَاهَدُ کَنَّتَهٗ - وہ اپنی بہو کی خبر لینے کو آئے' (کَنَّة کی جمع کَنَائِنُ ہے)-

اَبْغَضُ کَنَائِنِیْ اِلَیَّ الطُّلَعَةُ - میری تمام بہوؤں میں وہ مجھ کو سخت ناپسند ہے جو بہت نکلنے والی ہو-

اَکِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ - لوگوں کو بارش سے بچا (ایک روایت میں کِنَّ النَّاسَ ہے معنی وہی ہیں- ایک روایت میں اُکِنُّ النَّاسَ یعنی میں لوگوں کو بارش سے بچاتا ہوں (مسجد کی چھت بنا کر)-

مَطَرٌ لَایَکُنُّ مِنْهُ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ - ایک مینہ ایسا برسے گا کہ اس سے نہ مٹی کی چھت بچ سکے گی (جیسے بستی والوں کی ہوتی ہے) نہ بالوں کی چھت (جیسے جنگل والوں کی ہوتی ہے' وہ کمبل وغیرہ تان لیتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ یہ پانی ایسے زور کا ہوگا کہ کوئی چھت اس کو نہ روک سکے گی)-

فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ کِنَانَتِهٖ - ایک تیر اپنے ترکش (تیردان) میں سے نکالا-

کُنْهٌ - اصل اور غایت اور ماہیت اور حقیقت-

اِکْنَاهٌ اور اِکْتِنَاهٌ - حقیقت کو دریافت کر لینا انتہا تک پہنچنا-

كُنْهٌ - بمعنی وقت بھی آیا ہے-

كَنْهَانٌ - ایک بوٹی ہے-

كَنْهَبْلٌ - ایک بڑا جنگلی درخت ہے (جیسے بشَامٌ ہے)-

مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِيْ غَيْرِ كُنْهِهٖ - جو شخص ذمی کافر کو (جس کو دارالاسلام میں امان دی گئی ہو) بلاوجہ یا غیروقت میں قتل کر ڈالے (اگر قتل کا وقت ہو گیا ہو مثلاً معاہدہ کی مدت پوری ہو گئی ہو یا وہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اس کا قتل جائز ہو- مثلاً ہمارے پیغمبرؐ کو برا کہے تب اس کے قتل میں یہ سزا نہ ہو گی یعنی بہشت کی خوشبو تک نہ سونگھنا)-

لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَهَا فِيْ غَيْرِ كُنْهِهٖ - کسی عورت کو طلاق کی درخواست بغیر معقول وجہ کے نہ کرنی چاہئے (جب حد درجہ مجبور ہو جائے اور کوئی صورت ملاپ کی نہ رہے خاوند کی ایذا دہی بدرجہ غایت پہنچ جائے کہ اس پر صبر نہ ہو سکے اس وقت طلاق کی درخواست کرنے میں قباحت نہیں)-

مَا كَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَ بِكُنْهِ عَقْلِهٖ - آنحضرتؐ نے اللہ کے بندوں سے اپنی عقل کی انتہائی باتیں نہیں کیں (کیونکہ وہ ان کی سمجھ میں نہ آتیں بلکہ ہر ایک سے اس کی عقل کے موافق کلام کیا دوسرے عالموں کو بھی ایسا ہی حکم ہے كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ مشہور ہے)-

اَعْرِفُهٗ كُنْهَ الْمَعْرِفَةِ - میں اس کی حقیقت خوب پہچانتا ہوں-

لَا يَكْتَنِهُهُ الْوَصْفُ - اس کی حقیقت کا بیان نہیں ہو سکتا (جیسے سعدیؒ کہتے ہیں ؎

توان در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ درکنہ بیچوں سبحان رسید

كَنَهْوَرٌ - بڑا گہرا گاڑھا ابر-

كَنَهْوَرَةٌ - بڑی اونٹنی-

وَمِيْضُهٗ فِيْ كَنَهْوَرِ رَبَابِهٖ - اس کی چمک سخت دلدار سفید ابر میں معلوم ہوتی تھی-

كِنَايَةٌ - پوشیدہ اشارہ میں مطلب نکالنا یعنی صاف صاف نہ کہنا بلکہ اس طرح کہنا کہ اس سے دوسرا مطلب جو متکلم کو مقصود ہے سمجھ لیا جائے یا ایک بات کہنا اس سے مراد اور رکھنا-

كُنْيَةٌ اور كِنْيَةٌ - نام رکھنا ابو یا ابن یا ام یا بنت کے ساتھ مثلاً ابوزید، اُمّ عمرو، ابوالشرف وغیرہ-

تَكْنِيَةٌ اور اِكْنَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں- تَكَنِّيْ اور اِكْتِنَاءٌ موسوم ہونا- كُنًى جمع ہے كُنْيَةٌ کی-

اِنَّ لِلرُّؤْيَا كُنًى وَّلَهَا اَسْمَاءٌ فَكَنُّوْهَا بِكُنَاهَا وَاعْتَبِرُوْهَا بِاَسْمَائِهَا - خواب میں کنیتیں (اشارے) بھی ہوتے ہیں اور نام بھی، تو کنیتوں کی مثال سمجھ لو اور ناموں سے قیاس کر لو (مطلب یہ ہے کہ خواب میں اشارات اور کنایات ہوتے ہیں اسی لئے خواب کی صحیح تعبیر دینے کے لئے بڑی عقل اور فہم کی ضرورت ہے مثلاً کوئی خواب میں کھجور کے درخت دیکھے تو اس سے عرب لوگ مراد ہوں گے اور بادام کے درخت دیکھے تو عجمی لوگ مراد ہوں گے کیونکہ کھجور کا معدن عرب ہے اور بادام کا عجم ناموں سے قیاس کر لینا مثلاً سالم نام کے شخص کو دیکھے تو سلامتی سمجھ لے، ظفر علی نام والے کو دیکھے تو فتح و فیروزی سمجھ لے، ہلاکو خان کو دیکھے تو ہلاکت سمجھ لے)-

رَاَيْتُ عِلْجًا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ تَكَنّٰى وَتَحَجّٰى - میں نے قادسیہ کی جنگ میں ایک عجمی کافر کو دیکھا جو چھپ رہا تھا اور آڑ کر رہا تھا یا جو (فخر اور اظہار شجاعت کے لئے) اپنا نام بیان کر رہا تھا-

لَا تَكَنُّوْا بِكُنْيَتِيْ - میری کنیت پر (ابوالقاسم) اپنی کنیت مت رکھو (یعنی اپنے بچوں کا نام قاسم نہ رکھو کیونکہ قاسم کا باپ ابوالقاسم ہو گا- اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ ممانعت پہلے ہوئی تھی پھر منسوخ ہو گئی- بعض کہتے ہیں اب تک ممانعت باقی ہے- بعض کہتے ہیں یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی- بعض کہتے ہیں ابوالقاسم کنیت رکھنا اس وقت منع ہے جب نام محمد ہو اور حضرت عمرؓ نے محمد نام رکھنے سے منع کیا ہے ایسا نہ ہو کوئی اس کو برا کہے یا گالی دے تو اس مبارک نام کی توہین ہو- اور امام مالکؒ نے فرشتوں کا نام رکھنے کو مکروہ رکھا ہے (جیسے جبرائیل یا میکائیل وغیرہ) لیکن پیغمبروں کے نام پر نام رکھنا

درست رکھا ہے اور اس پر اتفاق ہے صرف حضرت عمرؓ اس کو نا درست کہتے ہیں- انھوں نے ایک شخص کو درہ سے مارا جس نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی اور فرمایا کہ عیسیٰ کے باپ نہ تھے (اللہ تعالیٰ نے ان کو بن باپ کے پیدا کیا تھا مگر یہ کراہت بھی تنزیہی ہوگی کیونکہ امام ترمذی کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور وہ امام تھے اہل حدیث کے)-

كَنَّانَا بِبَقْلَةٍ- ہماری کنیت بقلہ رکھی-

وَلَا تَكِنْ عَنِّيْ- مجھ سے مت چھپا-

كَانَ يُكْنِيْ- آنحضرتؐ فحش مطالب کو اشارے کنایے میں بیان فرماتے تھے (جیسے جماع کو لمس سے اور مس سے- اب تک ثقہ اور معقول لوگوں کا یہی طریق ہے یہاں تک کہ پیشاب اور پاخانہ کو بھی کنایہ سے کہتے ہیں مثلاً ادائے حاجت یا قضائے حاجت وغیرہ پیشاب کرنے کو- اَرَاقَةُ الْمَاءِ سے تعبیر کرتے ہیں- ہمارے زمانہ میں عرب لوگ پاخانہ یا پیشاب کو جانے کے لئے مخاطب سے یوں کہتے ہیں اَعَزَّكَ اللّٰهُ مگر یہ سب اس صورت میں ہے جب مخاطب مقصود سمجھ جائے ورنہ صاف صاف کہنا چاہئے تاکہ اس کو دھوکا نہ ہو)-

كَنّٰى عَنْ نَفْسِهٖ- اپنے آپ کو مراد لیا-

بابُ الکاف مع الواؤ

كَوْبٌ- اس کوزے سے پانی پینا جس کا سر گول ہو اور اس میں کنڈہ نہ ہو-

كَوَبٌ- گردن پتلی ہونا اور سر بڑا ہونا-

تَكْوِيْبٌ- پتھر سے کوٹنا-

كَوْبَةٌ- فوت شدہ چیز پر افسوس کرنا-

كُوْبَةٌ- چوسر یا شطرنج یا چھوٹا طبلہ (ڈگڈگی) یا بربط-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْكُوْبَةَ- اللہ تعالیٰ نے شراب اور چوسر یا شطرنج یا طبلہ (ڈگڈگی) کو حرام کیا-

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَةِ وَالشِّيَاعِ- ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول (ڈگڈگی) اور بانسری کے توڑ ڈالیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

وَاَكْوَابُهٗ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ- حوض کوثر میں جو کوزے رکھے ہیں ان کا شمار آسمان کے تاروں کا شمار ہے (لا تعداد ہیں)-

اَنْهَاكُمْ عَنِ الْكُوْبَاتِ- میں تم کو طبلوں سے منع کرتا ہوں-

كَوْثٌ- پائے تابہ-

تَكْوِيْثٌ- خرگوش کے سر کی طرح پاخانہ نکالنا' چار یا پانچ پتی ہو جانا-

كُوْثَةٌ- ارزانی-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَخْبِرْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ اَصْلِكُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ فَقَالَ نَحْنُ قَوْمٌ مِّنْ كُوْثٰى- ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا یا امیر المومنین آپ ہم کو اپنی اصل بتلایئے یعنی قریش کے لوگوں کی فرمایا ہم لوگ اصل میں کوثیٰ سے آئے تھے (کوثیٰ ایک مقام ہے ملک عراق میں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے- بعض نے کہا کُوثیٰ ایک محلّہ کا نام ہے مکہ میں جہاں بنی عبدالدار رہتے تھے-

مَنْ كَانَ سَائِلًا عَنْ نَسَبِنَا فَاِنَّا قَوْمٌ مِّنْ كُوْثٰى- جو شخص ہمارا نسب دریافت کرنا چاہے تو ہم لوگ کوثیٰ کے ایک قوم ہیں (مطلب یہ ہے کہ نام و نسب یا خاندان پر فخر کرنا ایک بیہودہ بات ہے)-

نَحْنُ مَعَاشِرُ قُرَيْشٍ حَيٌّ مِنَ النَّبَطِ مِنْ اَهْلِ كُوْثٰى- (ابن عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگ اصل میں ایک شاخ ہیں نبطی قوم کی جو کوثیٰ میں رہتی تھی (وہاں سے آکر مکہ میں آباد ہوئے- نبطی عراق والوں کو کہتے ہیں)-

اِنَّ مِنْ اَسْمَآءِ مَكَّةَ كُوْثٰى- مکہ کا ایک نام کوثیٰ بھی ہے-

كَوْثَرٌ- بمعنی کثیر اور اسلام اور نبوت اور ایک گاؤں کا نام تھا طائف میں (وہاں حجاج بن یوسف تعلیم دیا کرتا تھا) اور وہ شخص جو بہت دیا کرتا ہو اور سردار اور نہر اور بہشت کی ایک نہر جس سے دوسری نہریں پھوٹی ہوں-

اُعْطِيْتُ الْكَوْثَرَ وَهُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَدَنِيْهِ

رَبِّی - (اَلْحَدِیْث) کوثر ایک نہر ہے بہشت میں جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں بڑی خوبی ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور دودھ سے بڑھ کر سفید ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور گھی سے زیادہ ملائم ہے اس کے دونوں کنارے زمرد کے ہیں اور اس کے برتن چاند کے ہیں جو کوئی اس میں پئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا - (بعض نے کہا کوثر ایک حوض ہے بہشت کا - بعض نے کہا کوثر سے آنحضرتؐ کی آل اور اتباع مراد ہیں یا آپ کی امت کے عالم یا قرآن' غرض کوثر کے بہت سے معانی آئے ہیں اور سب میں راجح وہ معنی ہیں جو حدیث سے ثابت ہیں کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت کا جس میں سے مومنین پانی پئیں گے)-

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ یُّذَادُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ - میرے اصحاب میں سے بعض لوگ حوض کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو وہاں سے نکال دیں گے تب میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں (ان کو آنے دو) - اس پر یہ جواب ملے گا کہ تم کو یہ معلوم نہیں جو تمھارے بعد دنیا میں انھوں نے نئی نئی باتیں کیں (اسلام سے پھر گئے یا بدعتیں نکالیں)-

اَلْکَوْثَرُ نَھْرٌ فِی الْجَنَّۃِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِوَضًا عَنِ ابْنِہٖ اِبْرَاھِیْمَ - (امام ابوعبداللہ نے فرمایا) کوثر بہشت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے بدلے عنایت فرمائی -

کُثَیِّرُ عَزَّۃَ - ایک شیعہ شاعر تھا جس کی معشوقہ عزہ نامی ایک عورت تھی -

کَوْدٌ - روکنا جان نکلنے کے قریب ہونا' نزدیک ہونا' قصد کرنا -

تَکْوِیْدٌ - جمع کرنا' ایک ڈھیر کرنا -

اِکْوِنْدَادٌ - لرزنا' کپکپانا -

مَکَادَۃٌ - قصد کرنا -

تَکَادُ نُبُوَّتُہٗ تَبِیْنُ - آپ کی پیغمبری (بات کرنے سے پیشتر) کھل جانے کو ہوتی (آپ کے چہرے پر وہ نور اور جلال الٰہی برستا تھا کہ دیکھنے والا آپ کا جمال دیکھتے ہی سمجھ لیتا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں)-

کِدْتُ اَفْعَلُ - میں یہ کام کرنے کو تھا -

مَا کَادَ یَفْعَلُ - وہ یہ کام جلدی کرنے والا نہ تھا -

تَخْرُجُ الْمَرْاَۃُ اِلٰی اَبِیْھَا یَکِیْدُ بِنَفْسِہٖ - اگر کسی عورت کا باپ دم توڑ رہا ہو (مرنے کے قریب ہو) تو وہ (بغیر خاوند کی اجازت کے) نکل سکتی ہے اپنے باپ کے دیکھنے کو جا سکتی ہے (کیونکہ یہ سخت ضرورت اور مجبوری کی حالت ہے ماں کا بھی یہی حکم ہوگا - لیکن اور عزیزوں کے لئے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے)-

کَوْدَنٌ - عمدہ گھوڑا یا خچر یا ترکی گھوڑا یا یابو تھی -

اِنَّ الْخَیْلَ اَغَارَتْ بِالشَّامِ فَاَدْرَکَتِ الْعِرَابُ مِنْ یَّوْمِھَا وَ اَدْرَکَتِ الْکَوَادِنُ ضُحَی الْغَدِ - گھوڑوں نے شام کے ملک پر حملہ کیا تو عربی گھوڑے تو اسی دن (منزل مقصود پر) پہنچ گئے اور ترکی گھوڑے دوسرے دن دن چڑھے پہنچے -

کَوْدَنَۃٌ - دیر میں چلنا (اب عرف عام میں کودن ان پڑھ اور کند ذہن شخص کو کہتے ہیں)-

کَوْذَانٌ - موٹا بھاری بھرکم (جیسے کَاذَانٌ ہے)-

تَکْوِیْذٌ - دبر پر مارنا' رانوں کے آخری حصہ تک پہنچنا -

اِنَّہٗ اِدَّھَنَ بِالْکَاذِیْ - کیوڑے کا تیل لگایا -

کَوْرٌ - گول پھرانا' کھودنا' جلدی چلنا' گٹھڑی اٹھانا -

تَکْوِیْرٌ - گرد لپیٹنا' پچھاڑنا' گول گٹھڑی بنانا' ایک میں ایک گھسیڑنا' تہہ کرنا' لپیٹنا' تاریک کرنا' روشنی ماند کر دینا -

اِکَارَۃٌ - ذلیل اور ناتواں سمجھنا -

تَکَوُّرٌ - گر جانا' ماند پڑ جانا' ٹپکنا -

اِکْتِیَارٌ - عمامہ باندھنا' جلدی چلنا' گر پڑنا -

اِسْتِکَارَۃٌ - جلدی کرنا' گٹھڑی پیٹھ پر اٹھا لینا -

کَارَۃٌ - گٹھڑ غلہ کا ہو یا کپڑوں کا -

کِوَارَۃٌ - عمامہ (کَوْرٌ عمامہ کا پیچ)-

کُوْرَۃٌ - شہر' احاطہ' ضلع -

مَکْوَرِیٌّ - بخیل' بونا' بڑا چوتھ گوبر کا - فرومایہ -

کَارٌ - پیشہ' صناعت' حرفت' غلہ کی گاڑی -

اِنَّہٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ - (ایک

روایت میں بَعْدَ الْکَوْنِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا) یعنی آنحضرتؐ ترقی کے بعد تنزل سے پناہ مانگتے تھے یا زیادتی کے بعد کمی سے یا تونگری کے بعد محتاجی سے (کیونکہ اس میں سخت تکلیف ہوتی ہے)۔

فَیُبَادِرُ الطَّرْفَ نَبَاتُہٗ وَاسْتِحْصَادُہٗ وَ تَکْوِیْرُہٗ (بہشت میں کوئی کھیتی کی آرزو کرے گا) تو پلک مارنے سے پہلے اگ آئے گی اور کٹنے اور کھلیان بنانے کے لائق ہو جائے گی (تَکْوِیْرُہٗ اس کا جمع کرنا اور زمین پر ڈالنا)۔

یُجَاءُ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ نُوْرَیْنِ یُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ قیامت کے دن چاند اور سورج دونوں نور ہو کر لائے جائیں گے اور دوزخ میں گرائے جائیں گے (کیونکہ مشرک لوگ ان کی پوجا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ان کو جھونک کر ذلیل کر دے گا ایک روایت میں ثَوْرَیْنِ ہے یعنی دونوں بیل کی صورت میں مسخ ہو کر لائے جائیں گے۔ بعض نے یُکَوَّرَانِ کے معنی یہ کئے ہیں کہ ان کی روشنی ماند کر دی جائے گی یا لپیٹ دیئے جائیں گے)۔

یُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ آسمان اور زمین دونوں قیامت کے دن لپیٹے جائیں گے (جیسے کاغذ کا بنڈل لپیٹا جاتا ہے یا عمامہ)۔

بِاَکْوَارِ الْمَیْسِ تَرْتَمِیْ بِنَا الْعِیْسُ۔ ناز کے کجاوے لئے ہوئے سفید اونٹ ہم کو بھگا رہے تھے (اَکْوَار جمع ہے کُوْر کی یعنی اونٹ کا کجاوہ مع سامان وغیرہ جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے اس کو سرج کہتے ہیں)۔

لَا اَرْکَبُ الْکُوْرَ۔ میں کجاوے پر سوار نہیں ہوتا (یعنی کاٹھی پر جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے)۔

لَیْسَ فِیْمَا تُخْرِجُ اَکْوَارُ النَّحْلِ صَدَقَۃٌ۔ مکھیوں کے چھتے جو (شہد) نکالتے ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی شہد میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے)۔

لَعَلَّکُنَّ مِنَ الْکُوْرَۃِ۔ تم شاید ایک علاقہ کی رہنے والی ہو (جیسے شام یا فلسطین یا عراق کا ملک)۔

اَخْرَجَ الشَّیْءَ مِنَ الْکُوْرَۃِ۔ شہر سے کوئی چیز نکالی۔

کَانَ یَسْجُدُ عَلٰی کَوْرِ عِمَامَتِہٖ۔ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے (تو پیشانی زمین سے نہ لگتی بعض نے اس کو ناجائز رکھا ہے)۔

کَوْزٌ۔ کوزے سے پینا، جمع کرنا۔

تَکَوُّزٌ۔ جمع ہونا۔

اِکْتِیَازٌ۔ کوزے سے پانی لینا۔

گاز۔ مٹی کا تیل (کروسن آئل جو زمین سے نکلتا ہے)۔

کُوْزٌ۔ کوزہ جس میں کنڈا ہو (اس کی جمع کِیْزَانٌ اور اَکْوَازٌ اور کِوَزَۃٌ ہے)۔

مُکَوَّزُ الرَّاْسِ۔ لمبے سر والا۔

کُوْزِیْ۔ ایک بلند قلعہ ہے طبرستان میں، پرندہ اس سے اونچا نہیں اڑتا ابر بھی اس کے نیچے رہتا ہے۔

کَانَ مَلِکٌ مِّنْ مُّلُوْکِ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ یَرَی الْغُلَامَ مِنْ غِلْمَانِہٖ یَاْتِی الْحُبَّ فَیَکْتَازُ مِنْہُ ثُمَّ یُجَرْجِرُ قَائِمًا فَیَقُوْلُ یَالَیْتَنِیْ مِثْلُکَ یَالَھَا نِعْمَۃٌ تُوْکَلُ لَذَّۃً وَّتَخْرُجُ سُرُحًا۔ اس بستی کا ایک بادشاہ تھا وہ اپنے خدمت گار چھوکروں میں سے ایک چھوکرے کو دیکھتا مٹھور کے پاس آتا اور کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا۔ تب وہ بادشاہ کہتا، کاش میں بھی تیری طرح ہوتا پانی کی سی نعمت مزے سے پی جاتی اور آسانی سے پیشاب کی راہ نکل جاتی (اس بادشاہ کو احتباسِ بول (پیشاب رکنے) کا عارضہ تھا تو تندرست چھوکروں کو دیکھ کر ان کا سا ہونے کی آرزو کرتا۔)

کِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ۔ حوض کوثر کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہوں گے (شمار میں یا چمک دمک میں)۔

مَا اَخَذَہُ الْعَاشِرُ وَوَضَعَہٗ فِیْ کُوْزِہٖ۔ زکوٰۃ کا تحصیل دار جو لے کر اپنے کوزے میں رکھ لے۔

کَوْسٌ۔ تین پاؤں پر چلنا، گرانا، کم کرنا، الٹ جانا۔

تَکْوِیْسٌ۔ سر کے بل الٹ دینا۔

تَکَوُّسٌ۔ اوندھا ہونا۔

اِنَّہٗ کَانَ جَالِسًا عِنْدَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا نَدِمْتُ عَلٰی شَیْءٍ نَدَمِیْ عَلٰی اَنْ لَّا اَکُوْنَ قَتَلْتُ ابْنَ عُمَرَ

فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَكَوَّسَكَ اللّٰهُ فِي النَّارِ اَعْلَاكَ اَسْفَلَكَ - سالم بن عبداللہ بن عمرؓ حجاج بن یوسف (ظالم) کے پاس بیٹھے تھے - اتنے میں حجاج کیا کہنے لگا - میں کسی بات پر اتنا نادم نہیں ہوا جتنا عبداللہ بن عمرؓ کو چھوڑ دینے اور ان کو قتل نہ کرنے پر - سالم نے یہ سن کر کہا خدا کی قسم اگر تو ایسا کرتا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو دوزخ میں اوندھا لٹکاتا' سر نیچے پاؤں اوپر -

كَانُوْا اَصْحَابَ شَجَرٍ مُتَكَاوِسٍ - اصحاب الایکہ جھنڈ جھاڑی میں رہتے تھے (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے حضرت شعیبؑ ان کی طرف بھیجے گئے تھے) -

كَوْعٌ - کوع پر چلنا -

كَوَعٌ - اکوع (کج) ہونا -

كُوْعٌ اور كَاعٌ - پہنچے کا وہ حصہ جو انگوٹھے کے قریب ہے (بعض نے کہا كَاعٌ پہنچے کا وہ حصہ جو چھنگلیا کے قریب ہے جس کو كُرْسُوْعٌ بھی کہتے ہیں) -

تَكْوِيْعٌ - ایسا مارنا کہ کوع کج ہو جائے -

تَكَوُّعٌ - اکوع ہونا -

اَكْوَعُ - جس کا کوع بڑا ہو یا کج ہو -

سَلْمَةُ بْنُ اَكْوَعِ - مشہور صحابی ہیں' اکوع ان کے دادا کا لقب تھا -

بَعَثَ بِهٖ اَبُوْهُ اِلٰى خَيْبَرَ وَقَاسَمَهُ الثَّمْرَةَ فَسَحَرُوْهُ فَتَكَوَّعَتْ اَصَابِعُهٗ - عبداللہ بن عمرؓ کو ان کے والد نے خیبر کی طرف بھیجا تاکہ یہودیوں سے بٹائی کر لیں - یہودیوں نے ان پر جادو کیا ان کی انگلیاں کج ہو گئیں (نہایہ میں ہے كَوَعٌ یہ ہے کہ کوع کی طرف سے ہاتھ کج ہو جائے) -

غَسَلَهُمَا اِلَى الْكُوْعَيْنِ - ہاتھ کو کلائیوں کے جوڑوں تک دھویا -

ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ اَكْوَعُهٗ بُكْرَةَ - ارے تیری ماں تجھ پر روئے (تو مرے) تو وہ اکوع ہے جس نے صبح کو ہمارا پیچھا کیا تھا (اب تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا حالانکہ دن تمام ہونے کو آیا - یہ غزوۂ ذی قرد میں غطفان کے لٹیروں نے کہا جو آنحضرتؐ کے اونٹ لوٹ کر لے چلے تھے اور سلمہ نے ان کا پیچھا کیا تھا - اکیلے ان پر تیروں کی بارش کرتے جاتے تھے - زمخشری نے اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے: بُكْرَةُ اَكْوَعِهٖ - یعنی مشرکوں نے کہا اپنے باپ اکوع کا جوان بیٹا - لیکن صحیحین میں اس طرح ہے جو پہلے بیان ہوا) -

كَوْفٌ - کاٹنا' گول کرنا -

تَكْوِيْفٌ - کاٹنا' کاف کا حرف لکھنا' کوفہ میں جانا جو ایک مشہور شہر ہے عراق میں -

تَكَوُّفٌ - جمع ہونا' گول ہونا' اہل کوفہ کے مشابہ ہونا یا ان کی طرف نسبت دینا -

لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّبْنِيَ الْكُوْفَةَ قَالَ تَكَوَّفُوْا فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ - سعد بن ابی وقاصؓ نے جب کوفہ کی بناء قائم کی تو کہا یہاں پر جمع ہو جاؤ (اسی روز اس شہر کا نام کوفہ پڑھ گیا - بعضوں نے کہا اس کا پرانا نام كُوْفَانُ تھا) -

اَلْكُوْفِيُّ لَا يُوْفِيْ - (یہ ایک مثل ہے) یعنی کوفہ والا اپنا عہد پورا نہیں کرتا (یہ مثل اس روز سے پڑ گئی جب سے کوفہ والوں نے امام حسینؑ کے ساتھ بدعہدی کی اور اس سے پہلے اور بعد میں بھی کرتے رہے' ان کی تلون مزاجی مشہور ہے) -

تَرَكْتُهُمْ فِيْ كُوْفَانٍ - میں نے ان کو گول گول کام میں چھوڑ دیا -

سِرْتُ مِنَ الْكُوْفَةِ اِلَى الْبَصْرَةِ - میں کوفہ سے بصرے تک گیا -

كَوْكَبَةٌ - چمکنا

كَوْكَبٌ - ستارہ' سفید ٹپکا جو آنکھ میں پیدا ہو' سردار' سوار' گرمی کی شدت' تلوار' میخ' پہاڑ' ہتھیار بند' گھبرو جوان' جماعت -

دَعَا دَعْوَةً كَوْكَبِيَّةً - کوکبی بددعا کی (کوکبیہ ایک بستی کا نام تھا وہاں کا حاکم بڑا ظالم تھا - بستی والوں نے اس کے لئے بددعا کی وہ مر گیا جب سے یہ مثل قائم ہوئی) -

اِنَّ عُثْمَانَ دُفِنَ بِحُشِّ كَوْكَبَ - حضرت عثمانؓ کو کوکب کے باغ میں دفن کیا (کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا یہ مقام اس وقت بقیع سے خارج تھا لیکن بعد کو بقیع میں شریک کر لیا گیا - اس میں دفن ہونے کی یہ وجہ ہوئی کہ باغی لوگوں نے آپ

کو بقیع میں دفن ہونے نہ دیا- آخر آپ کے چند عزیزوں نے رات کے وقت آپ کی نعش لے جا کر پوشیدہ طور سے کوکب میں دفن کر دی- اب اس مقام پر ایک قبہ بنا ہوا ہے اور وہ بقیع میں شریک کر لیا گیا ہے)-

کَوْکَبٌ- ایک گھوڑے کا بھی نام تھا جس پر سوار ہو کر ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرنے لگا- جب حضرت عمرؓ کو یہ حال لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو منع کرو-

اٰنِیَتُہٗ مِثْلُ الْکَوَاکِبِ- حوض کوثر کے برتن ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے یا ستاروں کے شمار میں ہیں-

یَوْمٌ ذُوْ کَوَاکِبَ- اندھیرا دن جورات کی طرح ہو گیا تارے دکھائی دینے لگے-

اَلْکَوْکَبُ کَاَعْظَمِ جَبَلٍ عَلَی الْاَرْضِ- ستارہ اتنا بڑا ہے جیسے سب سے بڑا پہاڑ زمین پر (مگر دوری کی وجہ سے اتنا چھوٹا معلوم ہوتا ہے- بعض ستارے زمین کے برابر بعض زمین سے بھی بہت بڑے ہیں)-

کَوْمٌ- جماع کرنا' شرمگاہ-

کَوَمٌ- بڑا کوہان ہونا-

اَکْوَمُ- بڑے کوہان والا اونٹ (اس کا مونث کَوْمَاءَ ہے)-

کَوْمَۃٌ- ایک قطعہ' ڈھیر-

اِکْتِیَامٌ- پاؤں کی انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا-

مَکَامَۃٌ- مدخولہ-

اَعْظَمُ الصَّدَقَۃِ رِبَاطُ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَایُمْنَعُ کَوْمُہٗ- سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ آدمی ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے باندھے (پالے) اور اس کو مادہ پر کدانے سے کسی کو نہ روکے (جو چاہے اس کی نسل لے)-

کَامَ الْفَرَسُ اُنْثَاہُ- گھوڑا گھوڑی پر چڑھا-

اِنَّ قَوْمًا مِّنَ الْمُوَحِّدِیْنَ یُحْبَسُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَی الْکَوْمِ اِلٰی اَنْ یُّھَذَّبُوْا- کچھ لوگ توحید والے (جو اللہ کو ایک سمجھتے ہیں اس کا شریک کسی اور کو نہیں بناتے) قیامت کے دن ٹیکروں پر روکے جائیں گے یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں-

نَحْنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ- ہم قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر ہوں گے لوگوں سے اونچے-

یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ- قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر آئے گا لوگوں سے اونچا-

حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ- یہاں تک کہ میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے (جو لوگوں نے صدقہ کے طور پر دیئے تھے)-

اِنَّہٗ اُتِیَ بِالْمَالِ فَکَوَّمَ کَوْمَۃً مِّنْ ذَھَبٍ وَّ کَوْمَۃً مِّنْ فِضَّۃٍ وَّقَالَ یَا حَمْرَاءُ اِحْمَرِّیْ وَیَا بَیْضَاءُ اِبْیَضِّیْ غُرِّیْ غَیْرِیْ- حضرت علیؓ کے پاس سونا چاندی (خراج کا مال) لایا گیا- آپ نے ایک ڈھیر سونے کا لگایا اور ایک چاندی کا پھر فرمایا ارے سرخ رنگ والے تو سرخ رہ' ارے سفید رنگ والی تو سفید رہ' میرے سوا کسی اور کو فریب دے (اپنا دیوانہ اور طالب بنا! تم دونوں کا طلب گار اور فریفتہ نہیں ہوں)-

اِنَّہٗ رَاٰی فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ نَاقَۃً کَوْمَاءَ- آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں ایک اونٹنی دیکھی بلند کوہان والی (جو بڑی عمدہ اور بیش قیمت ہوتی ہے)-

فَیَاْتِیْ مِنْہُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ- دو بڑی کوہان والی اونٹنیاں اس کے پاس سے لائے-

کُوْمُ عَلْقَامٍ- ایک مقام کا نام ہے مصر کے نشیبی ملک میں-

خَیْرٌ مِّنْ نَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ- دو بڑی کوہان والی اونٹنیوں سے بہتر ہے-

یَکُوْنُ بَیْنَ یَدَیْہِ کَوْمَۃٌ مِّنْ تُرَابٍ- اس کے سامنے مٹی کا ایک ڈھیر ہو (یعنی سترے کے عوض)-

عَلَیْہِ جَزُوْرٌ کَوْمَاءُ- اس کو ایک اونٹ بڑے کوہان والا قربانی کرنا ہو گا-

کَوْنٌ- ضمانت کرنا (جیسے کِیَانَۃٌ ہے) حادث ہونا' واقع ہونا' موجود ہونا' پیدا ہونا (جیسے کِیَانٌ اور کَیْنُوْنَۃٌ ہے) کاتنا' ہونا' حاضر ہونا' اقامت کرنا' سزاوار ہونا' دوام اور استمرار اور

صیر ورت-

تَکْوِیْنٌ - پیدا کرنا' ایجاد کرنا-

تَکَوُّنٌ - ہست ہونا' پیدا ہونا' حرکت کرنا-

اِکْتِیَانٌ - کفالت کرنا' ذمہ دار ہونا-

اِسْتِکَانَۃٌ - عاجزی کرنا' خضوع خشوع-

اَجْوَدُ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ - آنحضرتؐ سب وقتوں سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے (بہ نسبت اور مہینوں کے رمضان میں بہت سخی ہوتے تھے)-

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَکَوَّنُنِیْ - جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے سچ مچ مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا (ایک روایت میں ہے لَا یَتَکَوَّنُ فِیْ صُوْرَتِیْ معنی وہی ہیں- ایک روایت میں لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ہے مطلب وہی ہے- بعض علماء نے کہا کہ جب آنحضرتؐ کو اسی حلیہ میں دیکھے جو دنیا میں آپ کا حلیہ تھا تو حقیقۃً اس نے آپؐ ہی کو دیکھا- بعض نے کہا جس صورت میں آپؐ کو دیکھے تو آپ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا نام لے کر اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرسکتا)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْنِ - تیری پناہ ہونے کے بعد نہ ہونے سے (یعنی مال و دولت ہونے کے بعد پھر مفلسی اور ناداری سے- ایک روایت میں بعد الکور ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

رَاٰی رَجُلًا یَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ کُنْ اَبَا خَیْثَمَۃَ - ایک شخص کو دیکھا جس سے سراب ہٹ رہی تھی (سراب وہ ریت ہے جو دور سے پانی کی طرح چمکتی معلوم ہوتی ہے) یعنی دور سے آرہا تھا ابھی اس کی پہچان نہیں ہوتی تھی کہ کون ہے تو فرمایا ابوخیثمہ ہو جا (عرب لوگ دور سے آنے والے شخص کو کہتے ہیں کُنْ فُلَانًا یعنی فلاں شخص ہو جا)-

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی رَجُلًا بَذَّ الْهَیْاَۃِ فَقَالَ کُنْ اَبَا مُسْلِمٍ - حضرت عمرؓ مسجد میں گئے وہاں ایک شخص کو پھٹے پرانے حال میں دیکھا تو کہنے لگا تو ابومسلم خولانی ہو جا (یعنی کاش یہ شخص ابومسلم ہو)-

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّۃُ اَهْلِهِ الْکُنْتِیُّوْنَ - حضرت عمرؓ مسجد میں گئے دیکھا تو وہاں کے اکثر لوگ بوڑھے لوگ ہیں جو کُنْتُ کَذَا اور کُنْتُ کَذَا کہا کرتے ہیں (اپنی عمر کے گزشتہ قصے بیان کیا کرتے ہیں تو یہ نسبت ہے کُنْتُ کی طرف یعنی میں ایسا تھا میں ویسا تھا- عرب لوگ کہتے ہیں: صِرْتَ اِلٰی کَانَ وَکُنْتَ - اب تم کان اور کنت تک پہنچ گئے یعنی بوڑھے ہوگئے تمہارے حالات تقویم پارینہ ہوگئے)-

لَمَّا کَانَ بَیْنَ اِبْرَاهِیْمَ وَ اَهْلِهِ مَا کَانَ - جب حضرت ابراہیمؑ اور ان کی بیوی سارہ میں کچھ جھگڑا ہوا (وہ اپنی سوکن حضرت ہاجرہ سے رشک کرنے لگیں اور حضرت ابراہیمؑ سے لڑیں کہ ان کو میرے گھر سے نکال باہر کرو کہیں دور پہنچا آؤ)-

کُنْتَ فِیْ اَهْلِكَ مَا اَنْتَ مَرَّتَیْنِ - تو جیسا (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں تھا یہاں بھی ویسا ہی ہے یا تو اپنے گھر والوں میں تو شریف گنا جاتا تھا اب تو کیا ہے دوبارہ تو دنیا میں جا نہیں سکتا-

فَکَانَتْ تِلْكَ - یہ اصل قصہ ہے اور کچھ نہیں ہوا-

وَلَمْ یَکُنْ لَّهَا فِیْ نَفْسِهٖ شَیْءٌ - اس کے دل میں اس کی محبت ذرا بھی نہ تھی-

وَمَا یَکُوْنُ اِلَی الشَّمْسِ اُصَیْفِرَ وَمَا یَکُوْنُ مِنْهَا اِلَی الظِّلِّ یَکُوْنُ اَبْیَضَ - جو سورج کی طرف ہوگا وہ تو زرد ہوگا اور جو سایہ کی طرف ہوگا وہ سفید ہوگا-

کُنْتُ اُطَیِّبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ - میں آنحضرتؐ کے خوشبو لگاتی جب آپ حلال ہوتے اور احرام باندھنے کا قصد کرتے-

فَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَکْعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَکْعَتَانِ - آنحضرتؐ کی تو چار رکعتیں ہوتیں اور مقتدیوں کی دو دو رکعتیں (یعنی صلوٰۃ الخوف میں- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور طحاوی نے اس حدیث کو منسوخ قرار دیا ہے)-

کَانَ اِحْدَانَا - (چاہیے کَانَتْ تھا لیکن بحذف تا بھی

ایک لغت ہے)۔

كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ- عائشہ! میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے۔

كَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ- اگر تو چاہتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتا ہوا دیکھے تو اسی حال میں دیکھ لیتا اگر یہ چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو سوتا ہوا دیکھ لیتا- (مطلب یہ ہے کہ آپ نہ رات بھر سوتے رہتے نہ رات بھر جاگتے رہتے- سوتے بھی اور شب بیداری بھی کرتے' یہی میانہ روی اور اعتدال ہے اور یہی افضل ہے)۔

فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَ اِلَّا كَانَتَالَهٗ- پھر اگر وہ رات کو اٹھتا اور تہجد پڑھتا تو خیر ورنہ وہ دونوں اس کے لئے (تہجد کے بدلے کافی ہو جائیں گے-)

اِنَّهَا كَانَتْ وَ كَانَتْ- وہ تو ایسی عابدہ زاہدہ تھیں-

نَتَذَاكَرُمَا يَكُوْنُ- ہم جو باتیں نئی پیدا ہوتی ہیں ان کا تذکرہ کر رہے تھے (آیا بیشتر سے ان کی تقدیر ہوئی تھی یا نہیں)۔

وَكَانَ كَوْنُهٗ رَحْمَةً- آپ کا وجود باجود رحمت الٰہی تھا (اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیج کر ہزاروں لاکھوں بندوں پر رحم کیا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا-

كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةً بنی اسرائیل میں ایک عورت پست قد تھی وہ دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی اس نے لکڑی کے دو پاؤں بنا لئے تھے (اخیر تک)

كَانَتْ فِي الْجَسَدِ- بدن میں تھی-

لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ (کتاب الفاء میں اس کے معنی گزر چکے)۔

قَدْ كَانَتْ لِفُلَانٍ (کتاب الفاء میں گزر چکا)۔

مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَّلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ- آنحضرتؐ کو جب کوئی زخم لگتا یا چوٹ لگتی تو مجھ کو حکم دیتے' میں اس پر مہندی لگا دیتی (مہندی ہر ایک زخم اور جراحت کی دوا ہے تو دوسرا یکُوْنُ زائد ہے)۔

لَوْ رَاَيْتَ مَكَانَهُمَا- (اس کا بیان آگے آئے گا کتاب المیم میں)۔

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهٗ شَيْئٌ- ایک روایت میں ہے وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ شَيْءٌ) یعنی اللہ تعالیٰ موجود تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی یا اس کے ساتھ (اس کی طرح قدیم) کوئی چیز نہ تھی (نہ مادہ نہ اور کوئی چیز تو اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں اور قدیم وہی ایک ذات خداوندی ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ اِذْ لَاكَانَ- اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب اس کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ تھا (تو اللہ کے سوا سب چیزیں حادث بالزمان ہیں اور قدیم صرف ذات اور صفات الٰہی ہیں)۔

قَدْ كَانَ يَكُوْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْكَلَامُ- کبھی آنحضرتؐ بات کرتے۔

كَوْنَانِ- دنیا اور آخرت-

كَانَ بِلَا كَيْنُوْنَةٍ- پروردگار موجود تھا جب زمانہ کا بھی وجود نہ تھا (کیونکہ زمانہ زمین یا سورج کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے جب زمین اور آسمان ہی نہ تھے تو زمانہ بھی نہ تھا)۔

كَانَ بِلَا كَيْفٍ- پروردگار بلا کیف تھا (اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتے نہ اس کی ذات کی نہ صفات کی)۔

رُوْحُكَ مِنْ رُّوْحِيْ وَطَبِيْعَتُكَ عَلٰى خِلَافِ كَيْنُوْنَتِيْ- (اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا) تیری روح تو میری روح سے نکلی ہے مگر تیری طبیعت میرے وجود کے خلاف ہے (تو کھاتا' پیتا' ہگتا' موتتا ہے میں ان باتوں سے پاک ہوں)۔

فَكَاَنْ قَدْ صِرْتُمْ اِلٰى مَا صَارُوْا اِلَيْهِ- تمہارا بھی وہی انجام ہو جو ان کا انجام ہوا (یعنی وہ بھی مر گئے تم بھی مر گئے)۔

مَكَانَةٌ- مرتبہ درجہ' موضع (اس کی جمع مَكَانَاتٌ ہے)۔

كَوٌّ یا كَوَّةٌ یا كُوَّةٌ- سوراخ جو دیوار میں کیا جاتا ہے یا چھت میں (اس کی جمع کُوًی ہے اور کِوَاءٌ اور کُوَاءٌ بھی ہے)۔

كُوًی- پانی کھول دینے کے مقاموں کو بھی کہتے ہیں جہاں سے کھیتوں اور نالیوں میں جاتا ہے-

فِیْ کُوَّةٍ-ایک روشن دان میں-

فَاجْعَلُوْا کُوًی اِلَی السَّمَاءِ-ایسا کرو آپ کی قبر کی چھت میں سے کچھ سوراخ آسمان کی طرف کھول دو' (تاکہ آسمان آپ کی وفات کے صدمہ کو یاد کر کے روئے تم پر پانی برسائے)-

کَیٌّ جواصل میں کَوْیٌ تھا) لوہے یا اور کسی گرم چیز سے جلانا' داغ دینا' ڈنک مارنا' گھورنا-

مُکَاوَاةٌ-گالی گلوچ کرنا-

تَکَوِّیْ-تنگ جگہ میں گھسنا' وہاں سمٹ جانا گرمی لینا-

اِکْتِوَاءٌ-داغ لینا-

اِسْتِکْوَاءٌ-داغ کا وقت آجانا-

کَیَّةٌ-ایک بار داغنا-

اِنَّهٗ کَوٰی سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ-آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ کو داغ لگایا (تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)-

نَهٰی عَنِ الْکَیِّ-داغ دینے سے منع فرمایا (یعنی جب یہ اعتقاد ہو کہ داغ دینے سے ضرور صحت ہوگی یا اس حالت میں جب دوسری طرح سے علاج ممکن ہو یا بغیر ضرورت کے)-

اٰخِرُ الدَّوَاءِ الْکَیُّ-آخری علاج داغ دینا ہے (جب کوئی دوا فائدہ نہ دے)-

اِنِّیْ اَغْتَسِلُ قَبْلَ امْرَاَتِیْ ثُمَّ اَتَکَوّٰی بِهَا-میں اپنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے غسل کر لیتا ہوں پھر اس سے لپٹ کر اپنا بدن گرم کرتا ہوں-

کَیَّةٌ-(ایک شخص مر گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا' آپ نے فرمایا)- یہ ایک داغ ہے اس کے لئے (کیونکہ وہ اصحاب صفہ اور فقراء میں سے تھے اور فقراء اور درویشوں کو دنیا کا مال واسباب اکٹھا کرنا زیبا نہیں البتہ دوسرے دنیا دار لوگ روپیہ پیسہ جوڑ کر رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی زکوٰۃ دیتے رہیں- متعدد صحابہؓ نے روپیہ جمع کیا اور چھوڑا)-

هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ-وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں (جھاڑ پھونک) نہ داغ دیتے ہیں (بلکہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں' اسی کو شافی مطلق سمجھتے ہیں)-

حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ وَجَاوَزَتِ الْکُوَّ-جب بیچ آسمان میں آ جاتا ہے یعنی سورج اور نصف النہار سے بڑھ جاتا ہے-

لَابَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدٍ حِیْطَانُهٗ کِوَاءٌ-اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے جس کی دیواروں میں روزن ہوں-

اِبْنُ الْکُوَّا-ایک خارجیوں کا سردار ہے-

بابُ الکاف مع الهاء

کَهْرٌ-گھر کنا' جھڑ کنا' ہنسنا' ترش روئی سے پیش آنا ذلیل سمجھ کر' بلند ہونا' سخت ہونا' دامادی کا رشتہ پیدا کرنا-

فَبِاَبِیْ هُوَ وَ اُمِّیْ مَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ وَلَا کَهَرَنِیْ-میرے ماں باپ آپ پر صدقہ نہ آپ نے مجھ کو مارا نہ گالی دی نہ جھڑ کا (یا نہ ترش روئی سے پیش آئے- یہ معاویہ بن حکم نے آنحضرتؐ کا حال بیان کیا جب انھوں نے عین نماز میں بات کی اور صحابہؓ نے رانوں پر ہاتھ مار کر ان کو چپ رہنے کا اشارہ کیا- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نادانستہ اگر کوئی نماز میں بات کر لے اس کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو کہ نماز میں بات کرنا منع ہے یا بھولے سے ایسا کرے تو نماز باطل نہ ہوگی- اہل حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر کوئی یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہوگئی ہے بات کر لے' بعد کو معلوم ہو کہ نماز کی ایک دو رکعتیں ابھی باقی ہیں تو باقی نماز پڑھ لے اور جس قدر پڑھ چکا تھا وہ باطل نہ ہوگی- ذوالیدین کی حدیث اس کی دلیل ہے)-

اِنَّهُمْ کَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَلَا یُکْهَرُوْنَ-آنحضرتؐ کے سامنے سے نہ لوگ دھکیلے جاتے نہ ان کو جھڑکا جاتا- (یہ لفظ غریب ہے اور مسلم کے ایک طریق میں ہے اکثر روایتوں میں لَا یُکْرَهُوْنَ ہے اکراہ سے یعنی ان پر زبردستی نہ کی جاتی)-

ایک قرأت سورۂ والضحٰی میں وَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَکْهَرْ ہے معنی وہی ہیں جو فَلَا تَقْهَرْ کے ہیں یعنی یتیم کو مت جھڑک-

کَهْلٌ-ادھیڑ (جس کی جوانی ختم ہوگئی ہو یعنی سن نمو گزر گیا ہو یا

جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو یا چونتیس سال سے اکاون سال تک' اس کے بعد شیخ ہے اس کی جمع کَھْلُوْنَ یا کُھُوْلٌ یا کِھَالٌ یا کُھْلَانٌ یا کُھَّلٌ ہے)-

کُھُوْلٌ -کہل ہونا-

مُکَاھَلَۃٌ -نکاح کرنا' شادی کرنا-

اِکْتِھَالٌ -کہل ہونا-

کَاھِلٌ -پشت کا بالائی حصہ جو گردن کے قریب ہے یعنی کندھوں کے درمیان اور قوم کا سردار اور شدید الغضب (عرف عام میں جو کاہل کو بہ معنی سست استعمال کرتے ہیں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)-

ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ -ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں ادھیڑ بہشتیوں کے سردار ہیں (یعنی جو لوگ ادھیڑ عمر میں دنیا سے گزر جائیں ان سب کے بہشت میں سردار یہ دونوں صاحب ہوں گے)-

ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ - یہ دونوں شخص یعنی ابوبکر اور عمر اگلے پچھلے ادھیڑ لوگوں کے سردار ہیں (بعض نے کہا کُھُوْل سے مراد وہ لوگ ہیں جو حلیم اور عاقل ہوں-عرب لوگ کہتے ہیں: اِکْتَھَلَ النَّبْتُ - یہ گھاس لمبائی کی حد تک پہنچ گئی اب زیادہ لمبی نہیں ہوگی-)

اِنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ الْجِھَادَ مَعَہٗ فَقَالَ ھَلْ فِیْ اَھْلِكَ مِنْ کَاھِلٍ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے درخواست کی جہاد میں آپ کے ساتھ شریک ہونے کی آپ نے فرمایا' تیرے گھر والوں میں کوئی بڑی عمر والا اور ہے؟ (جو بال بچوں کی خبر گیری کر سکے- اس نے عرض کیا جی نہیں سب چھوٹے چھوٹے بچے ہیں- تب آپ نے فرمایا جا! ان ہی میں جہاد کر (یعنی ان کی خبر گیری اور پرورش کر-عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ کَاھِلُ بَنِیْ فُلَانٍ یعنی وہ فلاں لوگوں کا معتمد علیہ اور نگران اور خبر گیر ہے- بعض نے کہا عرب لوگ اس شخص کو جو کسی کے بال بچوں کی خبر گیری کے لئے گھر میں رہ جائے کَاھِنٌ کہتے ہیں' تو شاید نون لام سے بدل گیا یا راوی نے غلطی سے کَاھِنٌ کو کَاھِلٌ کہہ دیا)-

اَلْاَزْدُ کَاھِلُھَا - ازد کا قبیلہ ان کا سنبھالنے والا اور سردار-

وَقْتُ الْعِشَاءِ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰی اَنْ تَذْھَبَ کَوَاھِلُ اللَّیْلِ -عشاء کی نماز کا وقت شفق ڈوب جانے سے اس وقت تک ہے جب رات کے ابتدائی حصے گزر جائیں (یعنی آدھی رات تک- رات کے حصوں کو اونٹوں سے تشبیہ دی جو چل رہے ہوں ان کی گردنیں آگے ہوتی ہیں اور پٹھے پیچھے ہوتے ہیں)-

وَقَرَّرَ الرُّؤُسَ عَلٰی کَوَاھِلِھَا - اور سروں کو ان کے کندھوں پر قائم رکھا (لوگوں کو لڑنے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے نہ دیا)-

اَتَیْتُكَ وَ اَمْرُكَ کَحُقِّ الْکُھُوْلِ -(عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تمہارے پاس اس وقت آ گیا جب تمہارا کام مکڑی کے جال کی طرح بودا تھا (بعض نے کَحُقِّ الْکَھُوَلِ روایت کیا ہے معنی وہی ہیں کَھُوَلٌ مکڑی کو کہتے ہیں- ایک روایت میں کَحُقِّ الْکَھْدَلِ ہے اس کے معنی وہی ہیں-بعض نے کہا حُقُّ الْکَھْدَلِ کے معنی بڑھیا کی چھاتی-مطلب یہ ہے کہ تمہاری خلافت اور امارت بالکل بودی ہو رہی تھی میرے آ جانے سے جمی اور مضبوط ہوئی-)

اِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلٰی کَاھِلِكَ اَوْشَكَ اَنْ یَّصْدَعُوْا شَعْبَ کَاھِلِكَ -اگر تو لوگوں کو اپنے کندھے پر لادتا ہے تو قریب ہے کہ وہ تیرے کندھے کے بیچ کا مقام توڑ دیں گے (اتنا بوجھ تجھ پر لادیں گے جو تجھ سے اٹھ نہ سکے گا کندھا ٹوٹ جائے گا)-

کَانَ عُنُقُہٗ اِلٰی کَاھِلِہٖ اِبْرِیْقَ فِضَّۃٍ - آنحضرتؐ کی گردن دونوں کندھوں کے درمیانی حصے تک ایسی چمکتی اور صاف تھی گویا چاندی کی صراحی ہے-

کَاھِلٌ -ایک قبیلہ کا بھی نام ہے-

کَھْکَھَۃٌ - حرارت' شیر کی یا اونٹ کی آواز' قہقہہ-

اِنَّہٗ کَانَ قَصِیْرًا اَصْعَرَ کُھَاکِھًا - حجاج بن یوسف پست قد' کج گردن تھا- دور سے دیکھو تو معلوم ہوتا تھا کہ ہنس رہا ہے حالانکہ ہنستا نہ تھا-

کُھَاکِہ -وہ شخص جس کو تو دیکھے ہنستا ہوا معلوم ہو پر وہ ہنستا نہ ہو-

کَهْمٌ - بودا کر دینا' ضعیف کر دینا-
کَهَامَةٌ اور کُهُوْمٌ - ضعیف ہونا' کند ہونا-
اِکْهَامٌ - تھک جانا' رقیق ہونا-
رَجُلٌ کَهَامٌ - سست' ضعیف' بے خبر مرد-
تَکَهُّمٌ - ٹھٹا کرنا' مسخرگی کرنا (شاید یہ مقلوب ہے تَهَکُّمٌ - کا جو بمعنی سخریہ اور استہزا ہے)-
فَجَعَلَ یَتَکَهَّمُ بِهِمْ - وہ لگا ان سے ٹھٹا کرنے (نہایہ میں ہے کہ تکہّم تشرکرنا اور شر میں گھس پڑنا)-
اِنَّ سَیْفَکَ کَهَامٌ - (ابوجہل نے جو زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا جو اس کا سر کاٹنا چاہتے تھے- میری تلوار لے لو) تمہاری تلوار تو کند ہے (اس سے دیر میں گلا کٹے گا' مجھ کو سخت تکلیف ہوگی)-
کَهَانَةٌ - غیب کی بات یا آئندہ ہونے والی بات بتانا-
مُکَاهَنَةٌ - بخشش کرنا-
تَکَهُّنٌ یا تَکْهِیْنٌ - بمعنی کَهَانَةٌ ہے-
کَاهِنٌ - فصیح اور جو کوئی مسجع اور مقفّٰی کلام کیا کرے اور جو کنکریاں پھینک کر لوگوں کے حال بتائے اور جو آئندہ ہونے والی باتیں بتائے اور علم غیب اور اسرار کا دعویٰ کرے (کلیات میں ہے کہ کَاهِنٌ جو گزشتہ باتیں بتلائے اور عَرَّافٌ جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے- بعض نے کہا کہانت عرب کے ملک میں آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے تھی شیطان آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سن کر آتے تھے اور اپنے دوستوں کو ان میں سو جھوٹ ملا کر بتاتے- یہ مضمون خود ایک حدیث میں وارد ہے)-
کَهِیْنٌ - شنیع اور قبیح' بدصورت (جیسے مَهِیْنٌ ذلیل اور خوار)-
نَهٰی عَنْ حُلْوَانِ الْکَاهِنِ - آنحضرتؐ نے نجومی کی مٹھائی یعنی جو اس کی کہانت کے بدلے ملے منع فرمایا (وہ حرام مال ہے جو حرام اور خبیث کام کے بدلے حاصل ہوا- جیسے رنڈی کی خرچی اور سود کا روپیہ)-
مَنْ اَتٰی کَاهِنًا - یعنی جو کوئی کاہن کے پاس جائے اس کی بات سچ مانے وہ اس شریعت سے بیزار ہو گیا (الگ ہو گیا) جو محمدؐ پر اتری یہ کاہن اور عراف اور منجم سب کو شامل ہے)-
کَاهِنٌ کی جمع کَهَنَةٌ اور کُهَّانٌ آئی ہے-
مَا اَحْسَنَ الْکِهَانَةُ - (بکسرہ وفتحہ کاف) کہانت کیا اچھی ہے-
سُئِلَ عَنِ الْکَهَانَةِ فَقَالَ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ - آپ سے پوچھا گیا کہ کاہن لوگ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (ان کی بات پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئے)-
مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوْ اِمْرَاَۃً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ اَتٰی کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ - جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے دبر میں دخول کرے یا کاہن کے پاس جائے (اس سے غیب کی باتیں پوچھے) تو وہ کافر ہو گیا (یہاں کفر سے مراد فسق ہے- یعنی اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی البتہ اگر کاہن کی تصدیق کرے اس کو سچا سمجھے تب تو حقیقتاً کافر ہو جائے گا اسلام سے نکل جائے گا- (کذافی مجمع البحار)-
اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ - یہ تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے (جیسے کاہن جھوٹی اوز بناوٹی باتوں کو عمدہ اور مسجع عبارتوں سے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگوں کے دل پر ان کا اثر ہو ویسا ہی اس شخص کا بھی حال ہے جس نے خلاف حکم شرع یہ کہا تھا کَیْفَ نَدِیْ مَنْ لَّاشَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِکَ یُطَلُّ یعنی ہم اس بچہ کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی (رویا) ایسا بچہ تو بے کار ہے (مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسی مسجع عبارت پر اس لئے انکار کیا کہ وہ ایک امر باطل اور مخالف شرع کی ترویج کے لئے کہی گئی تھی لیکن نفس مسجع اپنے مناسب اور موزوں محل میں منع نہیں ہے خود قرآن شریف میں موجود ہے)-
یَخْرُجُ مِنَ الْکَاهِنِیْنَ رَجُلٌ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ لَا یَقْرَاُ اَحَدٌ قِرَاءَتَهٗ - کاہنوں میں سے (یعنی بنی قریظہ اور بنی نضیر کی قوم میں سے) ایک شخص نکلے گا جو قرآن کی ایسی قرأت کرے گا کہ ویسی کوئی نہ کر سکے گا (علماء نے کہا ہے اس سے مراد محمد بن کعب قرظی ہیں جو قرآن کے بڑے قاری اور مفسر تھے اور بنی قریظہ اور بنی نضیر کو جو یہود کے قبیلے تھے کاہن اس لئے کہا کہ اس میں کچھ

لوگ کہانت کا دعویٰ کرتے ہوں گے یا کاہن سے صاحب علم اور فہم مراد ہے اور عرب لوگ متبحر عالم کو بھی کاہن کہتے تھے اور بعض منجم اور طبیب کو بھی)۔

فَلَمَّا بُعِثَ وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ بَطَلَتِ الْكِهَانَةُ۔ جب آنحضرتؐ پیغمبر بنا کر دنیا میں بھیجے گئے اور آسمان پر چوکیداری ہوگئی (فرشتوں کا پہرہ مقرر ہوا) تو کہانت موقوف ہوگئی۔

كُهُوْهٌ۔ بوڑھا ہونا' سانس لینا منہ کھول کر۔

اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُرِيْدُ قَبْضَ رُوْحِهٖ كُهَّ فِيْ وَجْهِيْ فَفَعَلَ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ۔ موت کے فرشتے (حضرت عزرائیلؑ) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا وہ ان کی جان نکالنا چاہتے تھے ذرا تم میرے سامنے منہ کھول کر سانس لو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا حضرت عزرائیلؑ نے ان کی روح قبض کر لی (ایک روایت میں كَهْ ہے یہ كَاهَ يَكَاهُ سے امر کا صیغہ ہے معنی وہی ہیں)۔

كَهِيٌّ۔ منہ پر جھائیں ہونا' گندہ دہن ہونا' ٹھوس ہونا' شگاف نہ ہونا' نامرد ہونا' ناتوان ہونا۔

مُكَاهَاةٌ۔ فخر کرنا۔

اِكْهَاءٌ۔ باز رہنا۔

اِكْتِهَاءٌ۔ مرعوب ہونا' ڈرنا۔

جَائَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ فِيْ نَفْسِيْ مَسْاَلَةٌ وَّ اَنَا اَكْتَهِيْكَ اَنْ اُشَافِهَكَ بِهَا فَقَالَ اُكْتُبِيْهَا فِيْ بِطَاقَةٍ۔ عبداللہ بن عباسؓ کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی میرے دل میں ایک بات ہے جس کو میں پوچھنا چاہتی ہوں مگر تمہاری شان و شوکت دیکھ کر مجھ کو زبانی تم سے پوچھنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ عبداللہ نے کہا ایسا کر ایک پرچہ لکھ دے (یعنی لکھ کر پوچھ لے اگر زبان سے پوچھنے میں میرا رعب تجھ پر طاری ہوتا ہے اَكْهِيْ اور كَهِيَ نامرد ہوا بزدل ہوا جیسے اِكْتَهٰى)۔

بابُ الكاف مع الياء

كَأْوٌ یا كَوْءٌ۔ ہیبت زدہ ہونا' مرعوب ہونا' نامرد ہونا۔

اِكْاءَةٌ۔ مرعوب ہو کر خالی لوٹ آنا جس کام کے لئے گیا تھا وہ نہ کر سکنا۔

كَيْنَةٌ۔ ضعیف' ناتوان۔

كَأْكَأَةٌ اور تَكَأْكُؤٌ۔ ہجوم کرنا جمع ہونا۔

كَيْئٌ اور كَيْأَةٌ۔ ہیبت زدہ ہونا' مرعوب ہونا۔

كَيْتَ وَ كَيْتَ۔ ایسا ایسا (بمعنی كَذَا كَذَا اور ذَيْتَ وَ ذَيْتَ۔ بعض نے کہا كَيْتَ وَ كَيْتَ باتوں اور اخبار کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور ذَيْتَ وَ ذَيْتَ افعال کے لئے)

اَكْيَاتٌ۔ عقل مند لوگ (یہ جمع ہے كَيِّسٌ کی جیسے اَكْيَاسٌ اور سین کو تا سے بدل دیا۔)

بِئْسَ مَا لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتُ وَ كَيْتُ۔ یہ برا ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا۔

كَيْحٌ۔ چبھنا۔

اِكَاحَةٌ۔ ہلاک کرنا۔

كِيْحٌ۔ غلیظ

كَيْحٌ۔ سختی اور غلاظت۔

فَوَجَدُوْهُ فِيْ كِيْحٍ يُّصَلِّيْ۔ انھوں نے حضرت یونسؑ کو دیکھا وہ پہاڑ کے دامن میں نماز پڑھ رہے تھے۔

كِيْحٌ اور كَاحٌ۔ پہاڑ کے نشیبی حصے کو بھی کہتے ہیں۔

كَيْدٌ۔ مکر کرنا' فریب کرنا (جیسے مَكِيْدَةٌ ہے) لڑنا' علاج کرنا' چقماق سے آگ نکلنا' قے کرنا' خوب چیخنا' حائضہ ہونا' دم چھوڑنا۔

مُكَايَدَةٌ۔ مکر کرنا (جیسے تَكَايُدٌ اور اِكْتِيَادٌ ہے۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ وَّهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ۔ آنحضرتؐ سعدؓ کے پاس گئے وہ اپنا دم چھوڑ رہے تھے (مرنے کے قریب تھے)۔

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰى اَبِيْهَا يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ۔ عورت اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے نکل سکتی ہے جب وہ دم چھوڑ رہا ہو (گو خاوند کی اجازت نہ ملے)۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةً

كَذَا فَرَجَعَ وَلَمْ يَلْقَ كَيْدًا - آنحضرتؐ فلاں لڑائی میں تشریف لے گئے لیکن خالی لوٹ آئے (وہاں لڑائی نہیں ہوئی)-

اِنَّ عَلَيْهِمْ عَارِيَّةَ السِّلَاحِ اِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ ذَاتُ غَدْرٍ - نجران کے نصاریٰ کو مسلمانوں کو عاریت کے طور پر ہتھیار دینا ہوں گے اگر یمن میں کوئی دغا بازی کی لڑائی آن پڑے (شرائط صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر یمن میں مسلمانوں کو جنگ کرنا پڑے تو نجران کے نصاریٰ مستعار طور پر مسلمانوں کو ہتھیار دیں)-

مَاقَوْلُكَ فِيْ عُقُوْلٍ كَادَهَا خَالِقُهَا - تم کیا سمجھتے ہو جن عقلوں کو عقلوں کے خالق یعنی پروردگار نے تباہ کرنا چاہا ہو-

تِلْكَ عُقُوْلٌ كَادَهَابَا رِئُهَا - یہ وہ عقلیں ہیں جن کو ان کے خالق نے تباہ کرنا چاہا ہے (مثل مشہور ہے کہ جب خدا کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی عقل اوندھی کر دیتا ہے اور وہ اپنے فائدے اور نقصان کو نہیں سمجھ سکتی آخر برباد ہو جاتی ہے)-

نَظَرَ اِلٰى جَوَارٍ وَقَدْ كِدْنَ فِي الطَّرِيْقِ فَاَمَرَ اَنْ يُّنَحَّيْنَ - انھوں نے چند چھوکریوں کو دیکھا جن کو راستہ میں حیض آ گیا تھا تو کہا ان کو الگ ہٹا دو-

اِذَا بَلَغَ الصَّائِمُ الْكَيْدَ اَفْطَرَ - اگر روزہ دار شخص قے کو (جو منہ میں آ گئی ہو) پھر نگل جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا-

يَكَادَانِ بِهٖ - دونوں اس کے ساتھ مکر کر رہے ہیں-

مَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَكِيْدُ - قریش کے لوگ مکر نہیں کرتے تھے-

لَايَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ والوں سے مکر اور فریب کرے (ان کو ستائے تو وہ نمک کی طرح گھل جائے گا)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كَيْدِ الشَّيْطَانِ - تیری پناہ شیطان کے مکر اور فریب سے-

كَادَتِ الْمَرْاَةُ - عورت کو حیض آ گیا-

كِيْرٌ - بھٹی یا لوہار کا بھتہ یعنی چمڑے کا دھونکنا جس سے آگ دھونکتا ہے-

كِيَارٌ - دم اٹھا کر کمر میں لگانا-

كَارٌ - پیشہ، حرفہ (اصل میں یہ فارسی لفظ ہے اس کی جمع كَارَاتٌ ہے)-

كُوْرٌ - لوہار کی بھٹی جو مٹی سے بنائی جاتی ہے-

مَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْكِيْرِ - برے ہم نشین کی مثال لوہار کی بھٹی یا بھتے کی سی ہے (جو کوئی بھٹی کے پاس بیٹھے گا یا تو اس کے کپڑے جل جائیں گے یا کم سے کم بدبو اور دھوئیں سے پریشان ہوگا - بری صحبت زہر قاتل ہے اس کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے)-

اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ - مدینہ طیبہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے (جیسے بھٹی میں لوہے کو ڈالو تو لوہے کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح مدینہ بھی برے آدمیوں کو نکال باہر کرتا ہے مدینہ طیبہ میں وہی شخص جم کر رہ سکتا ہے جو نیک اور صالح ہو یہ تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے - بعض نے کہا یہ خاص آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں تھا - جب مدینہ کے لوگ تنگدستی اور پریشانی میں مبتلا تھے تو ان کے ساتھ وہی صبر کرتا جو سچا مومن ہوتا جو کوئی دنیا کی طمع میں آتا تو وہ چند روز رہ کر نکل بھاگتا)-

اَلْمُنَافِقُ يَكِيْرُ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً - منافق اس گھوڑے کی طرح ہے جو دم اٹھائے ہوئے کبھی ادھر بھاگتا ہے کبھی ادھر بھاگتا ہے (ایک روایت میں يَكْبِنُ ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ - حج اور عمرہ محتاجی کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے-

كَيْسٌ يا كِيَاسَةٌ - جماع کرنا، ظریف ہونا، عقل مند ہونا، چترا ہونا-

كَاسَ فُلَانًا - چترائی میں اس پر غالب ہوا-

تَكْيِيْسٌ - تھیلی میں رکھنا یعنی کیسہ میں، عقل مند بنانا-

مُكَايَسَةٌ - چترائی میں مقابلہ کرنا-

اِكْيَاسٌ اور اِكَاسَةٌ - عقل مند اولاد پیدا ہونا-

تَكَيُّسٌ - ظریف ہونا، عقل مند ہونا-

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ -

عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کی سیاست کرے (اس کو بری باتوں سے روکتا رہے اس کی نگرانی رکھے) اور مرنے کے بعد جو اعمال کام آئیں گے ان کو بجا لائے (موت کا سامان تیار کرتا رہے)۔

اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ - مسلمانوں میں کون عاقل ہے۔

فَاِذَا قَدِمْتُمْ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ - جب تم مدینہ پہنچو تو خوب خوب جماع کرو (اولاد نکالو یہ عقل مندی کی بات ہے)۔

فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ - جابر جب تو مدینہ پہنچے تو خوب خوب جماع کیجیو یا خوب ہوشیار رہیو (ایسا نہ ہو کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے لگے)۔

اَتَرَانِیْ اَنَّمَا کِسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ - جابر کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ میں نے تجھ سے چالاکی کر کے تیرا اونٹ لے لینا چاہا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں کَایَسَنِیْ فَکِسْتُهٗ اس نے مجھ سے چترائی کرنا چاہی' میں اس پر غالب آیا چترائی میں)۔

اِذَا کَانَتْ کَیِّسَةً - جب وہ چتری اور ہوشیار ہو (مرد کے ساتھ نہانے میں ادب اور احتیاط کو ملحوظ رکھے)۔

وَکَانَ کَیِّسَ الْفِعْلِ - کام کاج میں ہوشیار تھے (ہر ایک سے مہربانی اور نرمی سے پیش آتے)۔

اَمَا تَرَانِیْ کَیِّسًا مُّکَیِّسًا - کیا تم مجھ کو عقل مند اور دانا نہیں سمجھتے۔

مُکَیِّسٌ - جو دانائی کے ساتھ مشہور ہو۔

هٰذَا مِنْ کِیْسِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ - یہ ابو ہریرہؓ کی تھیلی سے نکلا ہے (یعنی ان کے ذہن اور دماغ سے نہ بطریق روایت کے)۔

وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْکَیْسِ - تجھ کو چالاکی اور ہوشیاری ضروری ہے (ہر کام میں احتیاط اور دور اندیشی اور انجام بینی لازم ہے اس پر بھی اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہہ یہ نہیں کہ خود ہی بے وقوفی اور حماقت کرے' سستی اور کسالت اپنا شیوہ بنائے۔ پھر اس پر آفت میں پھنسے تو حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہے یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص مقدمہ ہار گیا اور اپنی بیوقوفی سے ہارا ہوا روپیہ دیا لیکن اس کی رسید نہ لی نہ کسی کو گواہ کیا۔ آخر مدعی نے چالاکی سے اس پر دعویٰ کر دیا اور ڈگری حاصل کر لی)۔

حَتّٰی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ - سب کام تقدیر الٰہی سے ہوتے ہیں یہاں تک کہ نادانی اور دانائی یا بھدا پن اور چالاکی (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا ازل سے علم تھا اور اس نے جو تقدیر کیا ہے وہی ہوگا لیکن انسان کا یہ کام نہیں کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائے اور تدبیر چھوڑ دے بلکہ ہر ایک طرح کی تدبیر کر کے سب سامان چوکس کر کے اللہ پر بھروسہ رکھے یہ نہ سمجھے کہ ہماری تدبیر سے ہمارا کام ہو جائے گا)۔

مَازَالَ سِرُّنَا مَکْنُوْنًا حَتّٰی صَارَ فِیْ وَلَدِ کِیْسَانَ - ہمارا راز ہمیشہ پوشیدہ رہا یہاں تک کہ دغابازوں کے ہاتھ میں گیا انھوں نے ظاہر کر دیا۔

کَیْسَان - مختار کا لقب تھا۔

کَیْسَانِیَّه - شیعوں کا وہ فرقہ جو محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہے یہ مختار سے نکلا ہے۔

کَیْعٌ یا کَیْعُوْعَةٌ - ڈرنا' بزدلی کرنا۔

کَائِعٌ اور کَاعٍ - ڈرنے والا' نامرد' بزدل' اس کی جمع کَاعَةٌ ہے)۔

مَازَالَتْ قُرَیْشٌ کَاعَةً حَتّٰی مَاتَ اَبُوْطَالِبٍ - جب تک ابو طالب زندہ رہے قریش کے لوگوں کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ آنحضرتؐ کو ستائیں (ابو طالب کا رعب ایسا تھا کہ قریش بزدل رہے آنحضرتؐ کو ایذا دینے کا دم خم نہ ہوا۔ جب ابو طالب مر گئے تو وہ شیر ہو گئے (ایک روایت میں کَاعَّةٌ بہ تشدید عین)۔

اَلْمُؤْمِنُ یَکِیْعُ عَنِ الْخَنَاوَ الْجَهْلِ - مومن فحش اور جہالت کے کاموں سے ڈرتا ہے (اس کو برے کام پر دلیری اور جرأت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کو خدا کا ڈر ہوتا ہے اور کافر کو ایسے کاموں پر جرأت ہوتی ہے)۔

مَنْ مِّنْکُمْ تَطِیْبُ نَفْسُهٗ اَنْ یَّاْخُذَ جَمْرَةً فِیْ کَفِّهٖ فَیُمْسِکُهَا حَتّٰی تَطْفَا قَالَ فَکَاعَ النَّاسُ کُلُّهُمْ - (امام زین العابدینؒ نے فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو اس سے خوش ہو کہ اپنی ہتھیلی سے ایک چنگاری تھامے پھر اس کو بجھنے تک لئے رہے یہ سن کر سب لوگ ڈر گئے (کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ آگ کی چنگاری ہاتھ میں لئے رہتا۔)

كَيْفٌ - کاٹنا-

تَكْيِيْفٌ -خوب کاٹنا-

تَكَيُّفٌ - سرور میں ہونا' نشہ میں ہونا' کیفیت ہونا' کم کرنا-

اِنْكِيَافٌ -کٹ جانا-

كَيْفَ -اور كَيْ 'کیونکر' کیسا' جیسا-

كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ - اب تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب یہ بات کہی گئی کہ وہ تیری رضائی بہن ہے (گو حسب قاعدہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت کا ثبوت نہیں ہوا صرف ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تو اس عورت سے جدا ہو جا- اس حدیث سے امام احمدؒ نے دلیل لی ہے کہ رضاعت صرف مرضعہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے)-

كَيْفَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ - اس شخص کی نماز کیونکر ہو سکتی ہے-قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى -کہا دو دو رکعت کر کے-

كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ -اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی صبح کو ایک جوڑا کپڑے کا بدلے گا اور شام کو ایک دوسرا جوڑا (ایوننگ ڈریس الگ ہوگا مارننگ ڈریس الگ یعنی تم مال دار ہو جاؤ گے- یہ حدیث آنحضرتؐ نے اس وقت فرمائی جب مصعب بن عمیرؓ کو ایک پیوند لگا ہوا کپڑا اپہنے دیکھا حالانکہ وہ مکہ میں مال دار لوگوں میں سے تھے پھر شہید ہوئے تو کفن کے لئے بھی پورا کپڑا نہ ملا)-

فَكَيْفَ اَنْتُمْ -تم اس وقت کیسے حال میں ہو گے-

فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ -ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں-

اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ الْاَبَدَ -تم رجب کے روزوں کا جو ذکر کرتے ہو تو اس کا کیا حال ہوگا جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے-

كَيْفَ اَصِفُ رَبِّيْ بِالْكَيْفِ وَالْكَيْفُ مَخْلُوْقٌ وَاللّٰهُ لَا يُوْصَفُ بِخَلْقِهٖ - میں اپنے پروردگار کی صفات کی کیفیت کیسے بیان کروں' کیفیت تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک چیز ہے اور پروردگار اپنی مخلوق کی صفات سے موصوف نہیں ہوتا (نہ اس کی ذات کی کیفیت بیان کر سکتے ہیں نہ صفات کی بس جتنا اللہ اور رسول نے فرمایا اس کو دل و جان سے مان لیتے ہیں اس میں چون وچرا نہیں کرتے)-

كَيْفَ اَصِفُهٗ بِكَيْفٍ وَهُوَ الَّذِيْ كَيَّفَ الْكَيْفَ - میں پروردگار کی کیفیت کیسے بیان کروں اسی نے تو کیفیت کو پیدا کیا-

كَيْفَ اَنْتُمْ وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ - اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے امام تم ہی لوگوں میں سے ہوں گے-

كَيْلٌ يامَكَالٌ يامَكِيْلٌ - ناپنا گز سے ہو یا پیمانہ سے-

تَكْيِيْلٌ - ناپنا-

كَيُّوْلٌ - نامرد' آخری صف-

مُكَايَلَةٌ - برابر برابر جواب دینا-

تَكَيُّلٌ - آخری صف میں کھڑا ہونا-

تَكَايُلٌ - برابر برابر گالی گلوچ کرنا' ایک دوسرے کو ماپ دینا-

اِكْتِيَالٌ - ماپ کر لینا-

كِيَالَةٌ - ماپنے اور تولنے کا پیشہ-

كَيَّالٌ - جو یہ پیشہ کرتا ہو-

اَلْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ - ماپ مدینہ والوں کی ماپ ہے اور تول مکہ والوں کی تول ہے (تو شریعت میں جہاں ماپوں کا ذکر آیا ہے- مثلاً صدقہٗ فطر وغیرہ میں تو مراد اہل مدینہ کی ماپ ہے- قفیز' مکوک' صاع اور مد یہ سب مدینہ والوں کے معتبر ہوں گے- نہایہ میں ہے کہ جو چیزیں آنحضرتؐ کے زمانہ میں ماپ کر بکتی تھیں- مثلاً کھجور تو اب بھی ان کو ماپ کر برابر بیچنا چاہئے- ایسا نہ ہو کہ تول کر بیچنے میں ایک طرف زیادتی ہو جائے جو ربا ہے لیکن تول تو صرف چاندی سونے سے متعلق ہے اس میں مکہ والوں کی پیروی کا حکم ہوا مکہ والوں کا ایک درہم چھ دانق کا تھا دس درہم سات مثقال کے ہوتے اور دینار تو روم کے ملک سے عرب میں آیا کرتے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے زمانہٗ حکومت میں درہم اور دینار کی ضرب عرب میں جاری کی- طیبی نے کہا زکوٰۃ کا

نصاب دوسو درہم ہوگا اہل مکہ کے وزن کے حساب سے اور صدقہ فطر ایک صاع ہوگا مدینہ والوں کی ماپ سے)-

كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ- اپنے غلہ کو ماپ لیا کرو (یعنی خرید وفروخت اور معاملات کے وقت) اللہ تعالٰے تم کو برکت دے گا (اب یہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا کہ حضرت عائشہؓ نے غلہ کو ماپا تو وہ تمام ہوگیا کیونکہ خرچ کرتے وقت یا اللہ کی راہ میں دیتے وقت ماپنا اور گننا منع ہے جیسے آنحضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا- خرچ کرتا جا اور اللہ کی طرف سے کمی کا ڈر نہ کر (وہ دیتا چلا جائے گا اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے)-

نَهٰى عَنِ الْمُكَايَلَةِ- برابر کے جواب دینے سے منع فرمایا (یعنی کوئی سخت بات کہے تو ویسا ہی سخت جواب دینے سے یا کسی نے برائی کی تو اس کے ساتھ ویسی ہی برائی کرنے سے گو ایسا کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور خاموش رہے- بعض نے کہا ''مکایلہ'' سے یہ مراد ہے کہ مسائل شرعی میں قیاس اور عقلی ڈھکوسلے پر چلنا حدیث کی پیروی نہ کرنا)-

لَعَلَّكَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ اَنْ تَقُوْمَ فِي الْكَيُّوْلِ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے تلوار مانگی آپ نے فرمایا) اگر میں تجھ کو دوں شاید تو جنگ کی آخری صف میں کھڑا ہو (جو نامردی اور بزدلی کی نشانی ہے- اس نے عرض کیا نہیں میں آخری صف میں نہیں رہوں گا- آخر آپ نے اس کو تلوار دی' وہ لڑتا جاتا تھا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا ؎

اِنِّي امْرُؤٌ عَاهَدَنِيْ خَلِيْلِيْ
اَنْ لَّا اَقُوْمَ الدَّهْرَ فِي الْكَيُّوْلِ

یعنی میں وہ شخص ہوں کہ میرے جانی دوست نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں ساری عمر آخری صف میں نہیں کھڑا ہوں گا)-

كَيُّوْلٌ- زمین کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں-

كِيْلَ بِهٖ- اس کے بدلے قتل کیا گیا-

يُكَايِلُ بَيْنَهُمَا- ان دونوں میں وزن کرتا تھا کون افضل ہے-

اَحَشَفًا وَّسُوْءَ كِيْلَةٍ- ایک تو خراب کھجور دیتا ہے دوسرے ماپ میں بھی بے ایمانی (یہ ایک مثل ہے)-

❁ ❁ ❁

کتاب اللام ل

ل ۔حروف تہجی میں سے تیسواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد تیس ہے۔ لام جارہ بائیس معنوں میں آتا ہے جیسے استحقاق اور اختصاص اور ملک اور تملیک اور تعلیل اور تاکید اور استعلاء وغیرہ

بابُ اللام مع الهمزة

لَات ۔ایک بت تھا طائف میں جس کو ثقیف قبیلہ کے لوگ پوجا کرتے تھے۔

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے (تجدید ایمان کرے گو اگر عادتاً اس کی زبان سے یہ قسم نکلی تو کافر نہ ہو گا جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اگر لات اور عزیٰ کی تعظیم کی نیت ہو تب تو حقیقۃً کفر ہے۔ نہایہ میں ہے کہ ایسی قسم کھانے میں یعنی غیر اللہ کی قسم کھانے میں کفارہ لازم نہ ہو گا بلکہ توبہ اور استغفار کرنا چاہیے)۔

لَاتَ ۔فعل ماضی ہے بمعنی نَقَصَ پھر اس کا استعمال نفی میں ہونے لگا جیسے وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ یعنی چھٹکارے کا وقت جاتا رہا۔

لَأْظٌ - اصرار اور الحاح کے ساتھ کوئی حکم دینا، مارنا، تقاضا کرنا، نظر سے غائب ہونے تک گھورتے رہنا، جلدی سے گزر جانا، سختی کرنا۔

لَأْظٌ - رنج دینا یا تنگ دینا، سختی کرنا۔

لَأْكٌ - بھیجنا۔

اِلْاَكَةٌ - پہنچانا۔

مَلْأَكٌ - پیغام اور فرشتہ (ہمزہ کو حذف کر کے مَلَكٌ بھی کہتے ہیں مَلَائِكَةٌ اس کی جمع ہے)۔

لَأْمٌ - ملامت کی نسبت کرنا، اصلاح کرنا، باندھنا، اکٹھا کرنا۔

لُؤْمٌ اور مَلْأَمَةٌ اور لَآمَةٌ - بخیلی حرص اور لالچ، وناءت اور خست (یہ ضد ہے کرم کی)۔

تَلْئِيْمٌ اور مُلَاءَمَةٌ - اصلاح کرنا، جمع کرنا۔

مُلَاءَمَةٌ - موافق ہونا۔

اِلْئَامٌ - لئیم بچے جننا یا ان کی خصلتیں اختیار کرنا۔

تَلَاءُمٌ اور اِلْتِيَامٌ - جڑ جانا، ابھر آنا، جمع ہونا، مل جانا۔

لَأْمَةٌ - زرہ۔

اِسْتِلَامٌ - چومنا، چھونا۔

لِئْمٌ - شہد اور مثل اور مشابہ۔

لَئِيْمٌ - بخیل، کمینہ لالچی (یہ ضد ہے کَرِيْمٌ کی، اس کی جمع لِئَامٌ اور لُؤَمَاءُ اور لُؤْمَانٌ ہے)۔

لَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ لَأْمَتَهٗ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَهٗ بِالْخُرُوْجِ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ - آنحضرتؐ جب جنگ خندق سے لوٹ کر آئے (ابوسفیان اپنے لشکر سمیت مکہ کو واپس ہو گیا) تو آپ نے (مدینہ میں آکر) اپنی زرہ اتار کر رکھی یا ہتھیار کھول ڈالے اتنے میں حضرت جبرائیل آئے اور آپ کو یہ حکم دیا کہ بنی قریظہ کی طرف جاؤ (ان کو دغابازی اور عہد شکنی کا مزہ چکھاؤ)۔

كَانَ يُحَرِّضُ اَصْحَابَهٗ وَيَقُوْلُ تَجَلْبَبُوا السَّكِيْنَةَ

وَاكْمِلُوا اللُّؤَمَ - حضرت علیؓ اپنے لوگوں کو جنگ کی رغبت دلاتے اور فرماتے اطمینان کو اپنی چادر بناؤ' اور زرہیں پوری کرو (یا ہتھیار پورے کرو)-

نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ - (محمد بن مسلمہ نے کعب بن اشرف یہودی سے کہا ہم بیوی بچوں کو تو تمہارے پاس گروی نہیں کر سکتے لیکن) ہتھیار یا زرہ گروی کر دیں گے-

يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ - جنگ کے لئے زرہ پہنے-

اِنَّهُ اَمَرَ الشَّجَرَتَيْنِ فَجَائَتَا فَلَمَّا كَانَتَا بِالْمُنْصَفِ لَأَمَ بَيْنَهُمَا - آنحضرتؐ نے دو درختوں کو حکم دیا وہ آپ کے پاس آنے لگے جب آدھی دور پہنچے تو آپ نے فرمایا دونوں مل جاؤں (جڑ جاؤ تا کہ پوری آڑ ہو جائے' ایک روایت میں الأم ہے اور یہ غلطی ہے)-

جَمِيْعُ اللَّأْمَةِ - پورا ہتھیار بند-

ثُمَّ لَأَمَهُ - پھر اس کو جوڑ دیا ملا دیا-

لِيْ قَائِدٌ لَّا يُلَائِمُنِيْ - ایک شخص مجھ کو پکڑ کر لے چلتا ہے مگر وہ میرے پسند خاطر نہیں ہے-

فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ - پھر قبر اس پر مل جاتی ہے اس کو دبوچ لیتی ہے (دونوں کنارے مل جاتے ہیں)-

مَنْ لَّايَمَكُمْ مِنْ مَّمْلُوْكِكُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ - تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے مزاج کے موافق ہوں (اچھی طرح خدمت کریں) ان کو اس کھانے میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو (لَايَمَكُمْ اصل میں لَاءَ مَكُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا ہے)-

فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُّلَائِمُهُ - کوئی چیز ان کو موافق نہ ملی (سوائے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے اسی لئے ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا)-

لَأْلَأَةٌ - چمکنا' روشن ہونا-

تَلَأْلُؤٌ - چمکنا-

لُؤْلُؤٌ - موتی' جنگلی گائے-

اَللَّأْلُ - موتی فروش-

لَأْلَاءٌ - عام خوشی-

اَبُوْ لُؤْلُؤٌ - مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا جس نے حضرت عمرؓ کو شہید کیا-

كَانَ عَرَقُهُ اللُّؤْلُؤَ - آنحضرتؐ کا پسینہ موتی تھا (موتی کی طرح صاف اور سفید چمکتا ہوا)-

يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ - آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک چاند کی طرح چمک دار تھا-

مِنْ لُؤْلُؤٍ مُجَوَّفٍ - خول دار موتی سے-

لَأْيٌ - رک جانا' دیر کرنا-

اِلْآءٌ - سختی اور مصیبت میں پڑ جانا-

لَاْوَاءٌ - سختی اور تکلیف-

مَنْ كَانَ لَهُ بَنَاتٌ فَصَبَرَ عَلٰى لَاْوَائِهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ - جس شخص کی بیٹیاں ہوں وہ ان کی مصیبت اور تکلیف پر صبر کرے (ان کے کھلانے پلانے کا بوجھ اٹھائے ان کی اچھی طرح پرورش کرے تعلیم و تربیت کرے) تو (قیامت کے دن) وہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہو جائیں گی-

اَلَسْتَ تَحْزَنُ اَلَسْتَ تُصِيْبُكَ اللَّاْوَاءُ - کیا تجھ کو رنج نہیں ہوتا کیا تجھ پر مصیبت اور تکلیف نہیں آتی-

مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَحَرِّهَا وَقَرِّهَا - جو شخص مدینہ طیبہ کی تکلیف اور وہاں کی گرمی اور سردی پر صبر کرے-الخ

فَبِلَأْيٍ مَّا اِسْتَغْفَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے بڑی مشقت اور کوشش اور دیر کے بعد ان کے لئے مغفرت کی دعا کی-

فَبِلَأْيٍ مَّا كَلَّمَتْهُ - حضرت عائشہ نے عبداللہ بن زبیرؓ سے بڑی مشقت اور محنت اور دیر کے بعد بات کی (وہ عبداللہ بن زبیر سے خفا ہو گئی تھیں انھوں نے قسم کھالی تھی کہ ان سے بات نہ کروں گی)-

يَجِيْئُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ وَصَفَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالرَّاوِيَةُ يَوْمَئِذٍ يُّسْقٰى عَلَيْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ لَّاْءٍ وَّشَاءٍ - پورب کی طرف سے کچھ لوگ آئیں گے ان کا حال بیان کیا پھر فرمایا کہ اس دن پانی لانے کا ایک اونٹ بیلوں اور بکریوں سے

(یعنی کھیتی باڑی سے) مجھ کو زیادہ پسند ہے (روایت یوں ہی ہے لَاءٍ بروزن مَاءٍ مگر صحیح اَلْآءٌ ہے جو جمع ہے لَأَی بروزن قَفًا اس کی جمع اَقْفَاءٌ ہے۔ لَأً کہتے ہیں بیل کو)

فَدَلَفَتْ رَاحِلَتُهٗ فَدَلَفَ اَصْحَابُنَا فِیْ طَلَبِهَا فَبِلَأْیٍ مَّا لُحِقَتْ۔ حضرت علیؓ کی سانڈنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے بھاگی۔ ہمارے لوگ اس کی تلاش میں نکلے لیکن محنت اور مشقت کے بعد بھی وہ نہیں ملی۔

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّی الْاَزْلَ وَاللَّاْوَاءَ۔ یا اللہ تکلیف اور مصیبت کو مجھ پر سے ڈال دے۔

لَاْیٌ۔ ایک شخص کا نام ہے (لُؤَیٌّ اس کی تصغیر ہے)۔

لُؤَیُّ بْنُ غَالِبٍ۔ آنحضرتؐ کے اجداد میں سے ہیں۔

بابُ اللام مع الباء

دوہنا، پیوسی پلانا، درست کرنا، پکانا۔

تَلْبِئَةٌ۔ تھن میں پیوسی ہونا، لبیک کہنا۔

اِلْبَاءٌ۔ پیوسی بہت ہونا، پیوسی پلانا۔

اِلْتِبَاءٌ۔ پیوسی پینا۔

وَاَلْبَأَهٗ بِرِیْقِهٖ۔ آنحضرتؐ نے اپنا لب مبارک امام حسنؓ کے منہ میں ڈالا۔

لِبَاءٌ۔ وہ دودھ جو زچگی کے بعد نچوڑا جائے، یعنی پیوسی۔

مَرَّ بِاَنْصَارِیٍّ یَغْرِسُ نَخْلًا فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنْ بَلَغَكَ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَلَا یَمْنَعَنَّكَ مِنْ اَنْ تَلْبَأَهَا۔ ایک صحابی ایک انصاری پر سے گزرے وہ کھجور کے درخت لگا رہا تھا۔ انھوں نے کہا میرے بھتیجے اگر تجھ کو یہ خبر پہنچے کہ دجال نکل چکا جب بھی تجھ کو یہ (وحشت ناک) خبر درخت گاڑنے اور ان کو پانی دینے سے نہ روکے (یعنی تو اپنا کام استقلال کے ساتھ کئے جا گھبرانے سے کیا فائدہ)۔

لُبْوَةٌ۔ شیرنی (مادۂ شیر)۔

لُوْبِیَا۔ مشہور دانہ ہے۔

لَبٌّ۔ اقامت کرنا، لازم کرنا (جیسے اِلْبَابٌ ہے)۔

تَلَبُّبٌ۔ کمر باندھنا، کام کاج کے لئے تیار ہونا۔

لَبَابٌ۔ تھوڑی گھاس۔

لُبَابٌ۔ خالص مغز (جیسے لُبٌّ ہے)۔

لَبِیْبٌ۔ عقل مند اپنے کام میں نہ تھکنے والا۔

لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ۔ یا اللہ میں تیری عبادت پر قائم ہوں اور تیرے بلانے پر حاضر ہوں، یا میرا اخلاص تیرے لئے ہے یا تیری طرف متوجہ ہوں، تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔

تَلْبِیَةٌ۔ لبیک کہنا۔

قَالَ لِلْاَسْوَدِ یَا اَبَا عَمْرٍو وَقَالَ لَبَّیْكَ قَالَ لَبَّی یَدَیْكَ۔ علقمہ نے اسود سے کہا اے ابوعمرو! انھوں نے کہا لبیک۔ علقمہ نے کہا۔ تیرے دونوں ہاتھ صحیح اور سلامت رہیں یا میں تیرے دست تصرف میں ہوں تو جس طرح چاہے مجھ کو پھرائے۔

اِلَّا لَبّٰی مَنْ عَلٰی یَمِیْنِهٖ۔ جتنی چیزیں اس کی داہنی طرف ہوں گی سب لبیک کہیں گی (اس کے لبیک کے ساتھ)۔

اِنَّ اللّٰهَ مَنَعَ مِنِّیْ بَنِیْ مُدْلِجٍ لِصِلَتِهِمِ الرَّحِمَ وَطَعْنِهِمْ فِیْ اَلْبَابِ الْاِبِلِ۔ اللہ تعالیٰ نے بنی مدلج کے لوگوں کو مجھ سے محفوظ رکھا (میں نے ان کو مارا اور لوٹا نہیں) کیوں اس وجہ سے کہ وہ لوگ ناطہ جوڑتے ہیں (ناطہ داروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں) دوسرے عمدہ عمدہ اونٹ نحر کرتے ہیں (لوگوں کی ضیافت کرتے ہیں، مسافروں کی مہمان داری کرتے ہیں تو اَلْبَاب جمع ہے لُبٌّ کی بمعنی خالص اور عمدہ۔ بعضوں نے کہا وہ لَبَبٌ کی جمع ہے یعنی نحر کرنے کا مقام لیکن لَبَّاب جو ایک روایت میں ہے جو جمع ہے لَبَّةٌ کی یعنی سینے کے اوپر جو گڑھا ہوتا ہے اونٹ کو اسی مقام پر مار کر نحر کرتے ہیں)۔

اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ۔ کیا جانور کی زکوٰۃ (ذبح) حلق اور دگدگی کے سوا اور مقام میں نہیں ہوتی ہے (یہی دونوں مقام ذبح اور نحر کے ہیں۔ لیکن جب ضرورت ہو تو دوسرے مقام پر بھی مار لگا کر جانور کو حلال کر سکتے ہیں)۔

فَشَقَّ مَا بَیْنَ نَحْرِهٖ اِلٰی لَبَّتِهٖ۔ سینے سے لے کر دگدگی تک چیر ڈالا۔

فَانْفَجَرَ مِنْ لَبَّتِهٖ۔ ان کی دگدگی سے خون بہہ نکلا (ایک روایت میں مِنْ لَیْلَتِهٖ ہے یعنی اسی رات خون بہہ نکلا)۔

اِنَّا حَیٌّ مِّنْ مَّذْحِجٍ حُبَابُ سَلَفِهَا وَلُبَابُ شَرَفِهَا- ہم لوگ ایک شاخ میں مذحج قبیلہ کی ان کے اگلوں کے سرتاج اور ان کے شرفا کے خالص اور برگزیدہ-

اِنَّهٗ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَلَبِّبًا بِهٖ- آپ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کو سینہ پر باندھ لیا تھا (معلوم ہوا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے)-

اِنَّ رَجُلًا خَاصَمَ اَبَاهُ عِنْدَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَلُبَّ لَهٗ- ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنے باپ سے جھگڑا کیا- آپ نے حکم دیا' اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس کو کھینچا گیا (گویا باپ سے جھگڑنے کی یہ سزا دی)-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَامَ اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى رَافِعِ بْنِ وَ دِيْعَةَ فَلَبَّبَهٗ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ نَتَرَهٗ نَتْرًا شَدِيْدًا- آنحضرتؐ نے منافقوں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم دیا یہ سن کر ابوایوب انصاریؓ اٹھے اور انھوں نے رافع بن ودیعہ کو (جو منافق تھا) اس کی چادر میں لپیٹا پھر زور سے اس کو گھسیٹا-

لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ- (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) میں نے (حکیم بن حزام) کو ان کی چادر میں لپیٹا (اور کھینچ کر آنحضرتؐ کے پاس لایا- جب میں نے ان کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا)-

يَاْتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا- موت کو سینہ پکڑ کر لائے-

اِضْرِبْهُ كَیْ يَلُبَّ- اس کو مارتا کہ اس کو عقل آئے (یہ لُبٌّ سے نکلا ہے بمعنی عقل اور شعور- اَلْبَابٌ اس کی جمع ہے اب ضَرَبَ يَضْرِبُ اور فَتَحَ يَفْتَحُ دونوں سے آیا ہے لَبَبَ الرَّجُلُ آدمی عقل مند ہوا- بعض نے لَبُبَ بھی نقل کیا ہے لیکن یہ لغت ضعیف ہے)-

اِنَّهٗ اَتَى الطَّائِفَ فَاِذَا هُوَ يَرَى التُّيُوْسَ تَلِبُّ عَلَى الْغَنَمِ- وہ طائف میں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ بکرے بکریوں پر آواز دے رہے ہیں (یعنی وہ آواز جو جفتی کے وقت نکالتے ہیں- ایک روایت میں تَنِبُّ ہے معنی وہی ہیں)-

مَا رَاَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ- میں نے عقل اور دین کم رکھنے والیوں میں تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا عقل مند چترے آدمی کی عقل کھو دیتی ہیں (وہ عورت پر فریفتہ ہو کر بیوقوف اور احمق بن جاتا ہے- جب عقل مند آدمی کو یہ عورتیں بیوقوف بنا دیتی ہیں تو بیوقوف کی کیسی مٹی خراب کرتی ہوں گی)-

لُبَابُ الْقُرْاٰنِ- قرآن کا مغز اور خلاصہ-

اَبُوْ لُبَابَةَ- مشہور صحابی ہیں جو جنگ تبوک میں جانے سے رک گئے تھے پھر انھوں نے توبہ کی اور مسجد کے ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا- اس کو اسطوانہ ابولبابہ کہتے ہیں-

اَلَبَّ بِالْمَكَانِ- وہاں اقامت کی-

سُمِّيَتِ التَّلْبِيَةُ اِجَابَةً لِاَنَّ مُوْسٰى اَجَابَ رَبَّهٗ وَقَالَ لَبَّيْكَ- لبیک کو اجابت بھی کہتے ہیں اس لئے کہ حضرت موسیٰؑ نے پروردگار کا جواب لبیک کہہ کر دیا تھا (تو لبیک کے یہ معنی ہوئے کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں)-

لَبْلَاب- ایک بیل ہے جو درخت سے لپٹ جاتی ہے-

لَبْتٌ- موڑ دینا' لپیٹ دینا' لکڑی سے سینہ اور پیٹ پر مارنا-

لَابُوْت- کھیت والوں کا ایک لوہا جو مہماز کے نیچے لگاتے ہیں اس سے راستہ صاف کرتے ہیں-

لَبِثَ يَلْبُثُ يَا لَبَثٌ يَا لِبَاثٌ يَا لُبَاثٌ يَا لُبَاثَةٌ يَا لَبِيْثَةٌ- ٹھہرنا' اقامت کرنا-

تَلَبُّثٌ- توقف کرنا-

اِسْتِلْبَاثٌ- دیری چاہنا-

فَرَسٌ لَبَاثٌ- مٹھا گھوڑا-

فَاسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ- وحی آتے ہی توقف ہو گیا کئی دن تک دیر ہوئی-

لَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ مَالَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ- اگر میں اتنے دنوں تک قید رہتا جتنے دنوں حضرت یوسفؑ قید رہے تو فوراً بلانے والے کے بلاوے پر چلا جاتا (حضرت یوسفؑ کی طرح توقف نہ کرتا- بلانے والے کو خالی نہ لوٹاتا- یہ آنحضرتؐ نے حضرت یوسفؑ کے صبر کی تعریف میں فرمایا)-

لَبْجٌ- پچھاڑنا' دے مارنا یا کھڑے سے گر پڑنا' مارنا-

لِبَاجٌ- کمزور' بیوقوف-

لُبْجَةٌ یا لُبُجَةٌ یا لَبَجَةٌ- ایک شاخ دار لوہا جس سے بھیڑیے کا شکار کرتے ہیں-

فَلُبِجَ بِهٖ حَتّٰی مَا یَعْقِلُ- اس کو زمین پر گرا دیا یہاں تک کہ ہوش نہ رہا-

لَبْخٌ یا تَلْبِیْخٌ یا اِلْبَاخٌ- بوڑھا ہونا-

لَبِخٌ- بہادر جری-

تَبَاعَدَتْ شُعُوْبٌ مِّنْ لَبْخٍ فَعَاشَ اَیَّامًا- لبخ سے کچھ شاخیں نکلیں وہ کئی دن تک زندہ رہا-

لَبْخ- (حائے حطی سے) ایک شخص کا نام ہے (لیکن نہایہ میں لَبْج ہے جیم موحدہ ہے)-

لَبْخٌ- نارنا' لے لینا' قتل کرنا' گالی دینا' پر گوشت ہونا-

مُلَابَخَةٌ اور لِبَاخٌ- آپس میں مکہ بازی کرنا-

لَبِیْخَه- مشک کا نافہ-

تَلَبُّخٌ- لیچھ لگانا' مار کے نشان نمودار ہونا-

لَبَخَه- ایک درخت ہے جس کا پھل کھجور کی طرح میٹھا ہوتا ہے مگر بدمزہ-

مَنْ بَاتَ وَفِیْ جَوْفِهٖ سَبْعُ وَرَقَاتٍ مِنَ الْهِنْدَبَاءِ اَمِنَ مِنْ لَبْخٍ لَیْلَتِهٖ- جو شخص اس طرح رات گزارے کہ اس کے پیٹ میں کاسنی کے سات پتے ہوں تو وہ رات کی آفت سے محفوظ رہے گا (کاسنی نہایت عمدہ بوٹی ہے بخار اور ورم کو دفع کرتی ہے- ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ کی ترکاری کاسنی ہے اور حضرت علیؓ کی ترکاری ریحان ہے)-

لَبْدٌ- نقش کر کے تر کرنا اور کمبل کے کنارے پر لگانا تاکہ وہ پھٹے نہیں-

لُبُوْدٌ- اقامت کرنا' چمٹ جانا' لازم کر لینا-

لَبْدٌ- اقامت کرنا-

تَلْبِیْدٌ (بمعنی لَبْدٌ ہے اور) پیوند لگنا' بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا لینا تاکہ پریشان نہ ہوں' بند کر لینا' ٹھہرا دینا-

اِلْبَادٌ- چپک جانا' اقامت کرنا' زین پوش لگنا' چپکانا-

تَلَبُّدٌ- چپک جانا-

اِلْتِبَادٌ- ایک پر ایک چڑھ جانا' بہت ہونا-

اِنَّ عَائِشَةَ اَخْرَجَتْ کِسَاءً لِلنَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُلَبَّدًا- حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کا ایک کمبل نکالا جس میں پیوند لگے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں لَبَدْتُ الْقَمِیْصَ اَلْبُدُهٗ یا لَبَّدْتُهٗ میں نے قمیص میں پیوند لگائے اور جس چھتڑے سے قمیص کا سامنے کا حصہ پیوند کرتے ہیں اس کو لِبْدَه کہتے ہیں اور پشت پر جو پیوند لگاتے ہیں اس کو قَبِیْلَه کہتے ہیں بعض نے کہا مُلَبَّدٌ سے یہ مراد ہے کہ اس کا درمیانی حصہ موٹا تھا نمدے کی طرح کرمانی نے کہا کِسَاءٌ مُّلَبَّدٌ یعنی موٹا کمبل گویا تہہ بر تہہ جوڑا گیا ہے)-

لَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلَبِّدًا- اس کا سر مت ڈھانپو (یعنی اس شخص کا جو احرام کی حالت میں مر گیا تھا) کیونکہ وہ قیامت کے دن بالوں کو چپکائے ہوئے اٹھے گا (ایک روایت میں یونہی ہے اور مشہور روایت میں مُلَبِّیًا ہے یعنی لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا)-

رَاَیْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا- میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ نے سر کے بال چپکا لئے تھے (گوند یا شہد یا خطمی سے)-

اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ- میں نے تو اپنے سر کے بال چپکا لئے اور قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا (تو میں احرام اس وقت تک نہیں کھول سکتا جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں اور قربانی کا جانور نہ کاٹا جائے- ہر چند تلبید کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے مگر تلبید اس وقت کی جاتی ہے جب مدت تک احرام قائم رکھنا منظور ہوتا ہے تو آپ نے اپنا ارادہ بیان فرمایا کہ میری نیت شروع سے یہی تھی کہ حج سے فارغ ہو کر احرام کھولوں)-

فَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ- زمین سے چمٹ جائے (تاکہ اس کا غصہ تھم جائے)-

مَنْ لَبَّدَ اَوْعَقَصَ فَعَلَیْهِ الْحَلْقُ- جو شخص بالوں کو چپکا لے یا گوندھ لے اس کو (احرام کھولتے وقت) سر منڈانا ضروری ہے (بالوں کا کترنا کافی نہیں)-

فَلَبَّدَتِ الدِّمَاثَ- اس نے نرم زمینوں کو سخت کر دیا

(اب پاؤں اس میں نہ گھستے)-

لَیْسَ بِلَبِدٍ فَیَتَوَقَّلُ - وہ جما ہوا نہیں ہے کہ اس پر جلدی سے چلے جا سکیں-

اَلْبُدُوْ الْبُوْدَ الرَّاعِیْ عَلٰی عَصَاہُ لَا یَذْھَبُ بِکُمُ السَّیْلُ - زمین سے اس طرح چپک جاؤ جیسے چرواہا اپنی لاٹھی سے چپک جاتا ہے (یعنی اپنے گھروں میں خاموش بیٹھے رہو گھر سے باہر نہ نکلو) ایسا نہ ہو کہ سیلاب (بہیا) تم کو بہا لے جائے (یعنی اس فتنہ میں تم بھی مبتلا ہو جاؤ)-

اَلْبُدَا بِالْاَرْضِ حَتّٰی تَفْھَمَا - تم زمین سے چپکے رہو (یعنی ٹھہرے رہو) یہاں تک کہ سمجھ لو-

اَلْخُشُوْعُ فِی الْقَلْبِ وَ اِلْبَادُ الْبَصَرِ فِی الصَّلٰوۃِ - دل میں خشوع اور سجدے کے مقام پر نظر جمانا نماز میں-

مَا اَرَی الْیَوْمَ خَیْرًا مِّنْ عِصَابَۃٍ مُّلَبَّدَۃٍ - آج کے دن میں ان لوگوں سے اچھا کسی کو نہیں سمجھتا جو زمین سے چپک گئے ہیں (گھروں میں چھپ کر بے نام ونشان ہو گئے ہیں)-

اُلْبِدُ اَمْ اُدْعِیْ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ دودھ نچوڑنے اور دوہنے کے وقت کہتے) میں دودھ کا برتن تھن کے نزدیک رکھوں (تو پھین نہ اٹھے گا) یا پھین اٹھاؤں (دودھ کا برتن تھن سے دور رکھ کر)-

اِنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ مَکَانَ کُلِّ شَوْکَۃٍ مِنْھَا مِثْلَ خُصْوَۃِ التَّیْسِ الْمَلْبُوْدِ - اللہ تعالیٰ بہشت کے طلح میں ہر کانٹے کے بدلے ایک گولی رکھے گا جیسے پر گوشت بکرے کا خصیہ-

کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا - قریب تھا کہ اس پر جمع ہو جائیں ایک پر ایک چڑھ کر-

وَبَیْنَ نِسْعَیْہِ خِدَبًّا مُلَبَّدًا - اس کے دونوں تسموں کے درمیان ایک بڑی چیز ہے بالوں سے ڈھکی ہوئی-

لَبِیْد - ایک مشہور شاعر تھا عرب کا- کہتے ہیں ڈیڑھ سو برس زندہ رہا' اس کا یہ شعر ہے:

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ
وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَۃَ زَائِلٌ

آنحضرتؐ نے فرمایا سب سے زیادہ سچ جو لبید نے کہا وہ یہ ہے- یعنی ''اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور معدوم ہے اور ہر لذت آخر فنا ہونے والی ہے-'' اسی کا یہ شعر بھی ہے:

وَلَقَدْ سَئِمْتُ مِنَ الْحَیٰوۃِ وَطُوْلِھَا
وَ سُؤَالِ ھٰذَا النَّاسِ کَیْفَ لَبِیْدُ

یعنی میں زندگی سے اور اس کی درازی سے بیزار ہو گیا اور لوگوں کے بار بار پوچھنے سے کہ لبید کیسا ہے-

لَبْسٌ - ملا دینا' دوسرے کے مشابہ کر دینا' پہننا' چھپانا' ایک مدت تک فائدہ اٹھانا-

مُلَابَسَۃٌ - ملا دینا' اندرونی حال پہچانا-

اِلْبَاسٌ - ڈھانپنا' چھپانا' پہنانا-

تَلَبُّسٌ - مل جانا' مشتبہ ہونا' چپک جانا-

اِلْتِبَاسٌ - مل جانا' ایک دوسرے کے مشابہ ہونا-

لِبَاسٌ - کپڑا' بیوی' شوہر-

لُبْسَۃٌ - شبہ' اشکال-

لَبُوْسٌ - زرہ' لباس-

لَبِیْسٌ - پرانا' نظیر' مثل-

تَلْبِیْسٌ - دھوکا دینا' خلاف واقعہ بیان کرنا-

لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا - جب یہ آیت اتری تم کو گروہ گروہ کر دے اختلاف ڈال کر-

یُزِیْحُ کُلَّ لَبْسٍ - ہر شک اور شبہ کو دور کرے-

اِیْتُوْنِیْ بِخَمِیْسٍ اَوْ لَبِیْسٍ - ایک پانچ ہاتھ کا کپڑا لاؤ یا ایک پرانا کپڑا-

فَلَبَسَ عَلَیْہِ صَلٰوتَہٗ - نماز میں شبہ ڈال دیا-

مَنْ لَبَسَ عَلٰی نَفْسِہٖ لَبْسًا - جو شخص اپنے آپ کو شک اور شبہ میں ڈالے (لبس بہ تشدید بھی ہو سکتا ہے یعنی بہت شبہ میں ڈالے)-

وَ اِنَّمَا یَلْبِسُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ مِثْلُ ھٰؤُلَاءِ - ہم کو قرآن میں ایسے ہی لوگ بھلا دیتے ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ سنن اور آداب کا ترک دوسرے ہم نشینوں پر بھی پڑتا ہے اور جب آنحضرتؐ پر اس کا اثر ہوا تو دوسروں پر بطریق اولیٰ ہوگا اور صالحین اور اولیاء اللہ کا اثر اس کے خلاف ہوتا ہے ان کی صحبت

میں بھولا ہوا بھی یاد ہو جاتا ہے)۔
فَلَبِسَنِیْ - ابن صیاد نے مجھ کو شبہہ میں ڈال دیا (شاید وہی دجال ہو)۔
لُبِسَ عَلَیْهِ - اس کو شبہہ ہو گیا۔
لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسُنُ - قرآن سے دوسری زبانیں مشابہ نہیں ہو سکتیں (تو قرآن عربی زبان ہی میں پڑھنا چاہئے یا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے مشابہ دوسری عبارتیں نہیں ہو سکتیں گو وہ عربی زبان ہی کی ہوں- یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ وہ دوسروں کے کلام سے مل نہیں سکتا- یا یہ مطلب ہے کہ قرآن ساری زبان والوں پر آسان ہے ہر زبان والے آسانی سے اس کو پڑھ سکتے ہیں)۔
یَلْبِسُهَا عَلَیَّ - مجھ کو بھلا دیتا ہے (اس میں شک و شبہہ ڈال دیتا ہے)۔
قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ - بہت بچھاتے بچھاتے وہ بوریا کالا ہو گیا تھا-
لَا تُلْبِسُوْا عَلَیْنَا - ہم کو شک اور شبہہ میں نہ ڈالو-
لَایَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ - قمیص پہنے نہ پاجامہ (معلوم ہوا کہ نماز میں سلے ہوئے کپڑے کی ضرورت نہیں ہے)۔
لِتُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا - اس کی سہیلی ہجولی اس کو اپنی چادر اڑھا دے (اگر اس کے پاس چادر نہ ہو)۔
فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ - اگر چادر نہ ملے تو پاجامہ ہی پہن لے (یعنی احرام والا شخص)۔
اِنَّمَا یَلْبَسُهٗ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ - اس کو تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے-
اِیَّاکُمْ وَلَبُوْسَ الْحَرِیْرِ - دیکھو خالص ریشمی کپڑا پہننے سے بچے رہو-
فَجَاءَ الْمَلَكُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ قَالَ فَخِفْتُ اَنْ یَکُوْنَ قَدِ الْتُبِسَ بِیْ - فرشتے نے جب میرا سینہ چیرا تو میں ڈر گیا- کہیں میری عقل میں تو فتور نہیں آ گیا-
فَیَاْکُلُ وَمَا یَتَلَبَّسُ بِیَدِهٖ طَعَامٌ - آپ ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے لیکن کھانا آپ کے ہاتھ میں نہیں چمٹتا تھا (اس طرح پاکیزگی اور احتیاط کے ساتھ صرف انگلیوں سے کھاتے تھے)۔
ذَهَبَ وَلَمْ یَتَلَبَّسْ مِنْهَا بِشَیْءٍ - دنیا سے تشریف لے گئے اور ذرا بھی دنیا میں نہ پھنسے (کچھ مال و اسباب نہیں جوڑا)۔
نَهٰی عَنْ لِبْسَتَیْنِ - آپ نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا (ایک تو گوٹ مار کر ایک ہی کپڑے میں بیٹھنا اس طرح کہ شرمگاہ کھل جائے دوسرے ایک کپڑا سارے بدن پر ایسا لپیٹ لینا کہ ہاتھ باہر نکل نہ سکیں جس کو اشتمال صماء کہتے ہیں)۔
مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ - جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے (فوق البھڑک جس کی طرف لوگ دیکھیں، اس پر تعجب کریں اور پہننے والے کی بہت شہرت کی ہو)۔
لَا بِسُ ثَوْبَیْ زُوْرٍ - دو کپڑے فریب کے پہنے ہوئے-
یَلْبَسُوْنَ ثِیَابَ الضَّاْنِ - بھیڑ کے بالوں کے کپڑے پہنیں گے (یعنی صوف کے- بڑے درویش اور خدا رسیدہ فقیر کامل بنیں گے اور دل میں بھیڑیے ہوں گے)۔
لِبَاسُ التَّقْوٰی - تقویٰ کا لباس (وہ یہ ہے کہ کسی مخلوق سے سوال نہ کرے یا ایمان یا حیا)۔
اَلْعَالِمُ بِزَمَانِهٖ لَا تَدْخُلُ عَلَیْهِ اللَّوَابِسُ - جو شخص زمانہ کا حال جانتا ہو وہ دھوکا نہ کھائے گا)۔
لَبْطٌ - زمین پر دے مارنا-
لُبِطَ بِهٖ - گر پڑا-
لُبِطَ - اس کو زکام ہوا-
لَبْطٌ - لات مارنا-
تَلَبُّطٌ - حیران ہونا، لیٹ جانا، زمین پر لوٹنا، متوجہ ہونا-
اِلْتِبَاطٌ - حیران، پریشان ہونا، بے قرار ہونا-
لَبْطَةٌ - زکام-
اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الشُّهَدَاءِ فَقَالَ اُولٰئِكَ یَتَلَبَّطُوْنَ فِی الْغُرَفِ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا شہیدوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا وہ تو بہشت کے بالا خانوں میں لوٹ پوٹ کر رہے ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مومنوں کی ارواح مرنے کے بعد بہشت میں رہتی ہیں)۔

جَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى وَيَتَلَبَّطُ - حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیلؑ کو دیکھ رہی تھیں وہ (پیاس کی وجہ سے) پیچ کھا رہے تھے اور بے قرار ہو رہے تھے-

اِنَّهٗ خَرَجَ وَ قُرَيْشٌ مَّلْبُوْطٌ بِهِمْ - آنحضرتؐ برآمد ہوئے اور قریش کے کافر آپ کے سامنے گرے پڑے تھے-

لَمَّا اَصَابَهٗ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بِالْعَيْنِ فَلُبِطَ بِهٖ - سہل بن حنیف کو جب عامر بن ربیعہ نے نظر لگائی تو وہ گر پڑے-

تَضْرِبُ الْيَتِيْمَ وَتَلْبِطُهٗ - تو یتیم کو مارتا ہے اس کو زمین پر گراتا ہے-

لَيْسَ عِنْدِيْ مِنَ الْخَبَرِ مَا يَسُرُّكُمْ فَالْتَبَطُوْا جَنْبَيْ نَاقَتِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِيْهٖ يَا حَجَّاجُ - (حجاج سلمی جب مکہ میں داخل ہوئے تو مشرکوں سے کہنے لگے) میرے پاس کوئی ایسی خبر نہیں جو تم کو خوش کرے یہ سن کر سب ان کی اونٹنی کے دونوں پہلو پر گر پڑے وہ کہنے لگے حجاج کچھ تو سناؤ-

لَبْقٌ - نرم کرنا-

لَبَقٌ - حذاقت اور ہوشیاری' ظرافت-

تَلْبِيْقٌ - نرم کرنا-

فَصَنَعَ ثَرِيْدَةً ثُمَّ لَبَّقَهَا - ثرید بنایا پھر اس کو خوب گھوٹا' نرم کیا-

سَوّٰى ثَرِيْدَةً ثُمَّ لَبَّقَهَا - اس کے بھی معنی وہی ہیں-

وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِيْ خُبْزَةً مِنْ بُرَّةٍ مُّلَبَّقَةٍ بِسَمْنٍ وَّلَبَنٍ - مجھ کو خواہش ہوئی کہ گیہوں کی روٹی ہو گھی اور دودھ میں نرم کی ہوئی (بعض نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اس بناء پر کہ آنحضرتؐ کی یہ شان نہ تھی کہ ایسی چیزوں کی آرزو کرتے - مگر یہ انکار محض بے موقع ہے آنحضرتؐ بھی آخر بشر تھے اور نفس رکھتے تھے اور کوئی بشر خواہش نفسانی سے پاک نہیں ہوسکتا - خصوصاً کھانے پینے کی خواہش سے مگر انبیاء اور اولیاء اس خواہش کو دباتے ہیں اور شریعت اور عقل سلیم کے تابع رکھتے ہیں اور اگر خواہش ہی نہ ہو تو پھر تقویٰ اور پرہیزگاری اور نفس شکنی کا ثواب کیوں ملے اور انسان کی فضیلت ملائکہ پر اسی وجہ سے ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نفسانی خواہشیں رکھی ہیں - ان خواہشوں کو دبانا اور نفس کو روکنا بھی تو باعث فضیلت ہے)-

لَبْكٌ - ملا دینا' اکٹھا کرنا-

تَلَبُّكٌ - ملتبس ہونا-

اِلْتِبَاكٌ - مل جانا-

اَمْرٌ لَبِكٌ - ایک مخلوط مشتبہ کام-

لَبَكْتَ عَلَيَّ - تو نے مجھ پر گول مول کر دیا (خلط ملط ایک روایت میں بَكَّلْتَ عَلَيَّ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

تَلْبِيْكٌ - ملا دینا مشکل میں ڈال دینا-

اِلْبَاكٌ - فحش گوئی' غلط کہنا-

مَاذُقْتُ عِنْدَهٗ عَبَكَةً وَّلَا لَبَكَةً - میں نے اس کے پاس نہ ٹکڑا کھایا نہ کوئی لقمہ یا ثرید کا ٹکڑا-

لَبْنٌ - دودھ پلانا' بہت کھانا' لکڑی یا پتھر سے خوب مارنا-

لَبَنٌ - تکیہ پر سر رکھنے سے گردن میں درد ہو جانا' بہت دودھ دینا-

تَلْبِيْنٌ - اینٹیں عمارت کے لئے تیار کرنا-

اِلْبَانٌ - بہت دودھ والا ہونا' چھاتی میں دودھ اتر آنا' تلبینہ بنانا-

تَلَبُّنٌ - ٹھہرنا-

اِلْتِبَانٌ - دودھ پینا-

اِسْتِلْبَانٌ - دودھ مانگنا-

لَبَنٌ - دودھ-

لَبِنٌ - کچی اینٹ-

اِنَّ لَبَنَ الْفَحْلِ يُحَرِّمُ - مرد کا دودھ حرام کر دیتا ہے (نکاح کو حرام کر دیتا ہے - مثلاً ایک شخص کی بیوی اس سے بچہ جنے پھر وہ عورت کسی بچہ کو دودھ پلائے تو وہ بچہ لڑکا ہو یا لڑکی خاوند کا محرم ہو جاتا ہے - خاوند اور اس کی اولاد خواہ اسی بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے اور اس کے بھائی سب بچہ کے محرم ہوں گے کیونکہ دودھ درحقیقت مرد ہی کا ہوتا ہے' اسی کے سبب سے عورت دودھ والی ہوئی اور ابن مسیب اور نخعی کا اس میں اختلاف ہے)-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَّهٗ اِمْرَاَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا غُلَامًا وَّالْاُخْرٰى جَارِيَةً اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ

بِالْجَارِيَةِ قَالَ لَا اَللِّقَاحُ وَاحِدٌ- عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری بیوی نے ایک لڑکی (چھوکری) کو کیا یہ لڑکا اس لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں اس لئے کہ دوہیل کرنے والا ایک ہی شخص ہے تو وہ لڑکا لڑکی بھائی بہن ہوئے-

اِسْتَاذَنَ عَلَيْهَا اَبُو الْقُعَيْسِ فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهٗ فَقَالَ اَنَا عَمُّكِ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِيْ فَاَبَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى ذَكَرَتْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ- ابوالقعیس نے حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی- انھوں نے اجازت نہ دی- ابوالقعیس نے کہا میں تو تمہارا چچا ہوں تم کو میری بھاوج نے دودھ پلایا ہے جب بھی حضرت عائشہؓ نے اجازت نہ دی اور آنحضرتؐ سے ذکر کیا- آپؐ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آ سکتا ہے (اس سے پردہ کی ضرورت نہیں)-

اِنَّ رَجُلًا قَتَلَ اٰخَرَ فَقَالَ خُذْمِنْ اَخِيْكَ اللَّبَنَ- ایک شخص نے دوسرے کو مار ڈالا تو مقتول کے وارث سے آپ نے فرمایا تو اپنے بھائی سے دوہیل اونٹنیاں لے (یعنی دیت میں)-

لَمَّا رَاٰهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ يَقْتُلُوْنَ قَالَ اَمَالَكُمْ حَاجَةٌ فِي اللَّبَنِ- امیہ بن خلف نے جب بدر کے دن دیکھا کہ مسلمان لوگ کافروں کو قتل کر رہے ہیں تو کہنے لگا کیا تم کو دوہیل اونٹنیاں درکار نہیں (مطلب یہ ہے کہ مارتے کاہے کو ہو قید کرلو اور دودھ والی اونٹنیاں فدیہ میں لے کر چھوڑ دو)-

سَيَهْلِكُ مِنْ اُمَّتِيْ اَهْلُ الْكِتَابِ وَ اَهْلُ اللَّبَنِ فَسُئِلَ مَنْ اَهْلُ اللَّبَنِ فَقَالَ قَوْمٌ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ وَيُضَيِّعُوْنَ الصَّلَوَاتِ- میری امت میں دو قسم کے لوگ تباہ ہوں گے ایک تو کتاب والے (جو قرآن و حدیث کو لوگوں سے جھگڑا کرنے کے لئے پڑھیں) دوسرے دودھ والے' صحابہؓ نے پوچھا دودھ والے کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ ہیں جو نفس کی خواہشوں پر چلیں گے اور نمازوں کو تلف کریں گے (بے وقت پڑھیں گے جمعہ اور جماعت کا خیال نہ رکھیں گے شہر سے دور ایسے

مقاموں میں رہیں گے جہاں دودھ اور چارے کی کثرت ہو)-

وُلِدَلَهٗ وَلَدٌ فَعِتَلَ لَهٗ اَسْقِهِ لَبَنَ اللَّبَنِ- عبدالملک بن مروان کا ایک بچہ پیدا ہوا لوگوں نے اس سے کہا اس کو دودھ کا دودھ پلاؤ (اس طرح کہ انّا کو دودھ پلاؤ اب اس کا دودھ جو بچہ پیئے گا وہ دودھ کا دودھ ہوگا)-

اِنَّهَا بَكَتْ فَقَالَ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ دَرَّتْ لُبَنَةُ الْقَاسِمِ يَا لُبَيْنَةُ الْقَاسِمِ فَذَكَرَتْهُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكْفُلَهٗ سَارَةُ فِي الْجَنَّةِ- حضرت ام المومنین خدیجہؓ رونے لگیں- آنحضرتؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ انھوں نے کہا قاسم کا دودھ بہہ رہا ہے (یعنی آنحضرتؐ کے صاحبزادے کا جو ایام رضاعت میں گزر گئے تھے) قاسم کو انھوں نے یاد کیا- آنحضرتؐ نے فرمایا- کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ حضرت سارہ بہشت میں اس کی پرورش کریں-

بِنْتُ لَبُوْنٍ- وہ اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے برس میں لگی ہو اس کی ماں اس وقت دوہیل ہوتی ہے-

اِبْنُ لَبُوْنٍ- وہ اونٹ جو دو برس کا ہو تیسرے میں لگا ہو-

اِذَا سَقَطَ كَانَ دَرِيْنًا وَ اِنْ اُكِلَ كَانَ لَبِيْنًا- اراک اور سلم کا پھل جب زمین پر گر جاتا ہے تو وہ میلا ہو جاتا ہے اگر اس کو جانور کھالیں تو خوب دودھ پیدا کرتا ہے-

اَلتَّلْبِيْنَةُ مَجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ- ہریرہ بیمار کے دل کو قوت دیتا ہے (نہایہ میں ہے کہ تَلْبِيْنَه یا تَلْبِيْن ہریرہ ہے جو آٹے یا بھوسی سے بنایا جاتا ہے کبھی اس میں شہد بھی شریک کر دیتے ہیں اس کو مشابہت دی لبن یعنی دودھ سے اس لئے کہ وہ سفید ہوتا ہے دودھ کی طرح یہ لَبَّنَ الْقَوْمَ سے نکلا ہے یعنی لوگوں کو دودھ پلایا)-

مِلْبَنَه- چمچہ-

عَلَيْكُمْ بِالْمَشْنِيَةِ النَّافِعَةِ التَّلْبِيْنِ يَا عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيْضِ النَّافِعِ التَّلْبِيْنَةِ- تم لازم کرلو ایسی چیز کو جو ناگوار ہوتی ہے لیکن مفید ہے وہ کیا ہے تلبینہ (یعنی ہریرہ- گو وہ مزے دار نہیں ہوتا مگر فائدہ مند ہے)-

فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صُحَيْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَ مِلْبَنَةٌ- میں

حضرت علیؓ کے پاس گیا دیکھا تو ان کے سامنے ایک چھوٹا پیالہ رکھا ہے اس میں ہریرہ ہے اور ایک چمچہ ہے (بعض نے کہا مِلْبَنَه- وہ دودھ جو آگ پر رکھا جائے اور اس پر آٹا چھوڑا جائے)-

وَاَنَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ- (آنحضرتؐ نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال یہ ہے کہ ایک محل بنایا جائے لیکن ایک اینٹ کی جگہ اس میں خالی چھوڑ دی جائے) تو میں وہ اینٹ ہوں (گویا قصر نبوت کی تکمیل آپ کی ذات بابرکات سے ہوئی)-

وَلَبِنَتُهَا دِيْبَاجٌ- اس کا سنجاف دیباج کا ہے (جو مشہور ریشمی کپڑا ہے- نہایہ میں ہے کہ لَبِنَۃ کپڑے کی وہ چٹ جو قمیص اور جبہ کے گریبان پر لگاتے ہیں)-

اَتَيْنَاكَ وَالْعَذْرَاءُ يَدْمٰى لَبَانُهَا- ہم آپ کے پاس اس وقت آئے جب (قحط اور گرانی کی وجہ سے محنت کرتے کرتے) کنواری چھوکری کا سینہ خون آلود ہوتا تھا-

تَرْمِيَ اللَّبَانَ بِكَفَّيْهَا وَمِدْرَعُهَا- سینہ پر مارتی تھی اپنی دونوں ہتھیلیوں سے اور اس کا کرتا (پھٹا ہوا تھا ٹکڑے ٹکڑے)-

يُزْلِقُهٗ مِنْهَا لَبَانٌ وَّ اَقْوَابٌ زَهَالِيْلُ- چچڑیوں (گوچڑیوں) کو اس پر سے اس کا سینہ پھسال دیتا ہے (چونکہ چکنا اور سخت ہے) اور چکنی کمریں بھی (مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹنی ایسی موٹی اور تیار اور چکنے جسم کی ہے کہ چھری جب اس کو کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے تو پھسل جاتی ہے، جم نہیں سکتی)-

اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ- تمہاری بکریوں میں کوئی دودھ والی بکریاں بھی ہیں-

لَهَا لَبِنَةٌ- اس میں سنجاف لگا تھا-

اِنْ كَانَ الطَّعَامُ لَبَنًا- اگر کھانے کو دودھ ملتا (تو فرماتے وَزِدْ نَامِنْهُ- بعوض اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ کے)-

مَضْغُ اللُّبَانِ يَذْهَبُ بِالْبَلْغَمِ- کوبان (کندر) کو چبانا بلغم کو دور کرتا ہے)-

كُنْ فِي الْفِتْنَةِ كَابْنِ لَبُوْنٍ لَاظَهْرَ فَيُرْكَبُ وَلَا ضَرْعَ فَيُحْلَبُ- فساد کے وقت ابن لبون کی طرح ہو جانہ تو وہ سواری کے لائق ہے کہ اس پر چڑھیں اور نہ اس کے تھن ہے کہ اس میں سے دودھ دوہیں (مطلب یہ ہے کہ مفسدوں کو تجھ سے بالکل فائدہ نہ پہنچے)-

اَلتَّلْبِيْنُ اَلْحَسُوُّ بِاللَّبَنِ- آٹے کا ہریرہ دودھ کے ساتھ-

باب اللام مع التاء

لَتٌّ- دھکیلنا، مارنا، گوز لگانا، پاخانہ پھرنا، جننا-

اَلَّتِيْ- واحد مؤنث کے لئے مستعمل ہوتی ہے (جیسے اَلَّذِیْ واحد مذکر کے لئے اس کی جمع اَللَّاتِيْ اور اَللَّائِيْ ہے)-

بَعْدَ اللُّتَيَّا وَالَّتِيْ- سخت تکلیفیں اٹھانے کے بعد (یہ محاورہ ہے اور اَللُّتَيَّا تصغیر ہے اَلَّتِيْ کی)-

اَخْبِرْنِيْ عَنِ اللَّوَاتِيْ بِاللَّوَاتِيْ مَاحَدُّهُنَّ- اگر عورتیں عورتوں سے مساحقہ (چپٹی) کریں، تو ان کی کیا سزا ہے بتلایئے؟

لَتْبٌ- لازم کر لینا، چمٹ جانا، برچھا مارنا، پہننا-

تَلْتِيْبٌ- جھول ڈالنا-

اِلْتَابٌ- واجب کرنا-

تَلَاتُبٌ- مل جانا، مارک مارا کرنا-

اِلْتِتَابٌ- پہننا-

لَاتِبٌ- ملا ہوا (جیسے لَازِبٌ اور ثَابِتٌ اور وَاجِبٌ ہے)-

اِبْنُ اللُّتْبِيَّةِ منسوب ہے لُتْبٌ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے-

لَتٌّ- کوٹنا، ملانا، پیسنا، گوندھنا-

لَتَّ فُلَانٌ- بیہودہ بکا-

فَمَا اَبْقٰى مِنِّيْ اِلَّا لِتَاتًا- اس بیماری نے مجھ میں کچھ نہ چھوڑا سوا سوکھے چھلکے (کھال کے، گوشت سب گل گیا)-

لِتَّ لَنَا السَّوِيْقَ- ستو ہمارے لئے گھولو-

لِتَاتٌ- درخت کی سوکھی چھالیں (امام شافعیؒ نے اس کو باب تیمم میں ذکر کیا- فرمایا کہ ان سے تیمم درست نہیں کیونکہ وہ مٹی کی جنس سے نہیں ہیں)-

اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ - تم نے ستولت کرنے والے کو دیکھا وہ ایک شخص تھا جو ستو پانی میں لت کر کے لوگوں کو کھلایا کرتا - جب وہ مرگیا تو لوگوں نے ایک بت اس کے نام کا بنالیا اور اس کی پوجا کرنے لگے (پھر ایک "تا" کو تخفیف کر دیا جیسے قرآن میں ہے)-

مَلْتُوْبٌ - لت کیا ہوا-

بابُ اللام مع الثاء

لَثٌّ - الحاح کرنا' اقامت کرنا' کئی دن تک قائم رہنا-

اِلْثَاثٌ - کے بھی وہی معنی ہیں-

لَاتُلِثُّوْا بِدَارٍ مُّعْجِزَةٍ - ایسے گھر (وطن یا ملک) میں مت رہو جہاں تم کو روزی اور کمائی کی تنگی ہو (بلکہ ایسے ملک میں رہو جہاں ذرائع معاش وسیع ہوں اور اپنی روٹی فراغت کے ساتھ پیدا کرو)-

تَنَثْلُثٌ - تردد-

لَثْلَثَةٌ - ہمیشہ رہنا کئی دن تک-

لَثْغٌ - الثغ بنانا یعنی ایسا شخص جو سین کو ثا یا را کو غین یا ایک حرف کے بدلے دوسرا حرف بولے-

لَثَقٌ - ہوا بند ہونا' رطوبت زیادہ ہونا-

تَلْثِیْقٌ - بگاڑنا' خراب کرنا-

اِلْثَاقٌ - تر کرنا' بھگونا-

اِلْتِثَاقٌ - تر ہونا' نم ہونا-

حُمّٰی لَثِقَةٌ - بلغمی بخار-

فَلَمَّا رَاَی لَثَقَ الثِّیَابِ عَلَی النَّاسِ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ - جب آنحضرتؐ نے دیکھا لوگوں کے کپڑوں پر پانی کی تری ہے تو آپ ہنس دیئے (خوشی سے کہ یا تو قحط تھا پانی کا نام نہ تھا لوگ پانی کو ترس رہے تھے یا ایسا پانی برسا کہ کپڑے تک بھیگ گئے) یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دانت بھی کھل گئے (پانی اور کیچڑ کو بھی لَثَقْ کہتے ہیں)-

اِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُمْ مَّقْتَلُ عُثْمَانَ بَكَوْا حَتّٰی تَلَثَّقَ لِحَاهُمْ - آنحضرتؐ کے صحابہؓ جو شام کے ملک میں تھے جب ان کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو رونے لگے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہوگئیں-

لَثْمٌ - توڑنا' خون آلود کرنا' گھونسا مارنا' منہ پر لثام باندھنا' بوسہ دینا-

لِثَامٌ - وہ کپڑا جو ناک اور منہ پر ڈالا جائے (یعنی ڈھاٹا)-

اِنَّهٗ كَرِهَ التَّلَثُّمَ مِنَ الْغُبَارِ فِی الْغَزْوِ - مکحول نے جہاد میں منہ اور ناک پر کپڑا اڈالنا گرد سے بچنے کے لئے مکروہ رکھا ہے (کیونکہ جہاد میں جو گرد و غبار بدن پر پڑے اس کا بڑا اجر اور ثواب ہے)-

وَهُمْ مُتَلَثِّمُوْنَ - وہ منہ پر کپڑا اڈالے ہوئے تھے-

اَلرَّجُلُ یَقْرَأُ وَهُوَ مُلْتَثِمٌ - ایک شخص منہ اور ناک پر کپڑا باندھے ہو اور قرأت کرے-

فَلَثَمْتُ فَاهُ - میں نے اس کا منہ چوم لیا-

لَثِنٌ - شیریں اور خوش گوار-

بُغْضُكُمْ عِنْدَنَا مُرٌّ مَذَاقَتُهٗ
وَبُغْضُنَا عِنْدَكُمْ یَا قَوْمَنَا لَثِنٌ

یعنی ہم کو تو تم سے دشمنی رکھنا تلخ اور ناگوار ہے اور تم کو اے لوگو ہماری قوم کے! ہم سے بغض رکھنا شیریں اور خوش گوار ہے (یہ خاص یمن والوں کی بولی ہے اور لغت میں لَثِنٌ کا پتہ نہیں ملتا)-

لِثَةٌ - مسوڑھا یا وہ گوشت جو دانتوں کے درمیان ہوتا ہے (اس کی جمع لِثَاتٌ اور لِثیٌّ ہے)-

لَثیٌ - گوند نکلنا' تر ہونا-

لَثَی الثَّوْبِ - کپڑے کا میل-

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِی اللِّثَةِ - اللہ نے گودنا گدانے والے پر لعنت کی نافع نے کہا یہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے-

اَلسِّوَاكُ یَشُدُّ اللِّثَةَ - مسواک مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے-

باب اللام مع الجیم

لَجَأَ یا لَجِأَ- پناہ لینا-

اِلْجَاءٌ- زبردستی کرنا' مجبور کرنا' بچانا' سپرد کرنا-

اِلْتِجَاءٌ- پناہ لینا-

لَجَاءٌ- پناہ' قلعہ' مینڈک' ایک قسم کا کچھوا- (اس کا مونث لَجَاءَةٌ ہے)-

مَلْجَأٌ- جاءِ پناہ' قلعہ وغیرہ-

مَنْ دَخَلَ فِیْ دِیْوَانِ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ تَلَجَّأَ مِنْهُمْ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ قُبَّةِ الْاِسْلَامِ- جو شخص مسلمانوں کے دفتر میں شریک ہو جائے (اپنا نام مسلمانوں میں لکھوا دے) پھر مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر دوسروں کی پناہ لے تو وہ اسلام کے گنبد سے نکل گیا (کافروں میں اس کا شمار ہوگا)-

هٰذِهٖ تَلْجِئَةٌ فَاَشْهِدْ عَلَیْهِ غَیْرِیْ- (آنحضرتؐ نے بشیر بن نعمان کے باپ سے فرمایا) یہ تو تلجیہ ہے یعنی ایک وارث کو دوسرے وارثوں سے زیادہ دلانا یا ظاہر اور باطن کا اختلاف تو اس پر اور کسی کو گواہ کر لے (میں ایسے مکروہ کام کا گواہ بننا نہیں چاہتا- یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب نعمان کو بشیر نے اور بیٹوں سے زیادہ دلایا تھا اور آنحضرت ﷺ کو اس پر گواہ کرنا چاہا تھا)-

اَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ- میں نے اپنی پشت تجھ پر لگا دی (تجھ پر میرا بھروسہ اور اعتماد ہے)-

مَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً- جو شخص وہاں کوئی جائے پناہ پائے تو اس میں پناہ لے (گوشہ نشینی کرے)-

لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ- تجھ سے بھاگ کر کوئی پناہ یا نجات کی جگہ نہیں ہے مگر تیری ہی طرف-

اَلْجَأْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ- میں نے اپنا کام پروردگار کو سونپ دیا-

لَجَأَ اِلَیْهِ- اس کی پناہ لی-

لَجَأَ عَنْهُ- اس کو چھوڑ کر دوسرے کی پناہ لی-

لَجَبٌ- جوش مارنا' اضطراب کرنا' چیخ مارنا-

لُجُوْبَةٌ- دودھ کم ہونا یا زیادہ ہونا-

تَلْجِیْبٌ- بمعنی لَجَبٌ ہے اور کاٹنا-

بَحْرٌ ذُوْ لَجَبٍ- آواز کرتا ہوا سمندر-

جَیْشٌ لَجِبٌ- عظیم الشان بڑا لشکر-

کَثُرَ عِنْدَهُ اللَّغَبُ- آپ کے پاس بہت شور و غل ہوا (یعنی لوگوں کا ہجوم اور ان کی آواز یہ شاید مقلوب ہے جَلَبَةٌ کا اس کے بھی یہی معنی ہیں)-

سَمِعَ لَجَبَةَ خَصْمٍ- فریق مقابل کی آواز سنی-

فِی الثَّنِیَّةِ وَالْجَذَعَةِ وَاللَّجِبَةِ- ایک سال کی بکری میں جو دوسرے سال میں لگی ہو اور ایک سال کی بکری میں اور اس بکری میں جس کو جنے چار مہینے گزر گئے ہوں اس کا دودھ گھٹ گیا ہو (نہایہ میں ہے کہ لَجَبَةٌ کی جمع لِجَابٌ اور لَجَبَاتٌ آئی ہے-)

اِشْتَرَیْتُ مِنْ هٰذَا شَاةً فَلَمْ اَجِدْ لَهَا لَبَنًا قَالَ لَعَلَّهَا لَجَبَتْ- (ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا) میں نے اس سے ایک بکری خریدی لیکن اس میں دودھ نہ پایا- انھوں نے کہا شاید اس کے جننے کو چار مہینے گزر گئے ہوں گے-

یَنْفَتِحُ لِلنَّاسِ مَعْدِنٌ فَیَبْدُوْ لَهُمْ اَمْثَالُ اللُّجُبِ مِنَ الذَّهَبِ- زمین میں ایک کان نمودار ہوگی اس میں سے سونا پیٹ والی بکریوں کے برابر نکلے گا (بعض نے کہا شاید صحیح لُجُنٌ ہے- مگر یہ درست نہیں کیونکہ لُجُنٌ جمع ہے لُجَیْنٌ کی جس کے معنی چاندی- تو عبارت کا مطلب نہیں نکلتا یعنی سونا چاندیوں کی طرح نمودار ہوگا بعض نے کہا صحیح اَمْثَالُ النُّجُبِ تھا- راوی نے غلطی سے اس کو لُجُبٌ کر دیا- اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ذات والے عمدہ اونٹوں کے برابر اس میں سے سونا نکلے گا- نہایہ میں ہے کہ پہلے معنی کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حدیث میں لِجَبٌ ہو جو جمع لَجَبَةٌ کی' معنی وہی پیٹ والی بکریاں)-

فَلَجَبَهٗ ثَلٰثَ لَجَبَاتٍ- حضرت موسیٰؑ نے اس پتھر کو تین ماریں لگائیں (اپنے عصا سے' مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی کیونکہ لَجَبٌ کے معنی مارنے کے نہیں آئے بعض نے کہا صحیح لَحَتَهٗ ہے لَحْتٌ سے بمعنی مارنا- عرب لوگ کہتے ہیں لَحَتَهٗ بِالْعَصَا اس کو لاٹھی سے مارا- مگر امام احمدؒ کی مسند میں لَجَبَهٗ مروی

ہے جیم اور بائے موحدہ سے)۔

فَاَخَذَ بِلَجْبَتَیِ الْبَابِ - آپ نے دروازہ کی دونوں چوکھٹ تھامیں (اور پوچھا کیا ہے؟ ابوموسیٰ نے کہا ایک روایت یونہی ہے مگر صحیح بِلَجْفَتَیِ الْبَابِ ہے۔ اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

لَهَا كَلَبٌ وَّلَجَبٌ وَّلَهَبٌ - دوزخ کی آگ میں سختی ہے اور آواز اور لپٹ۔

لَجَجٌ یا لَجَاجٌ یا لَجَاجَةٌ - خصومت میں عناد کرنا' اصرار کرنا' لازم کر لینا' ہمیشہ کرنا' کسی کام کے چھوڑنے سے انکار کرنا' سوال میں پیچھے لگ جانا۔

تَلْجِيْجٌ - موج میں گھسنا۔

مُلَاجَّةٌ - جھگڑا قائم رکھنا' برابر جھگڑتے رہنا۔

اِلْجَاجٌ - آواز کرنا' بڑبڑانا۔

تَلَجُّجٌ - دعویٰ کرنا۔

اِلْتِجَاجٌ - مل جانا' گہرا ہونا' موج مارنا۔

اِسْتِلْجَاجٌ - دعویٰ کرنا' اپنی بات پر اڑے رہنا۔

اِذَا اسْتَلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّهٗ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ - جب تم میں سے کوئی اپنی قسم پر جما رہے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ قسم توڑنا اور کفارہ دے دینا بہتر ہے تو اس پر کفارہ دینے سے بھی زیادہ گناہ ہوگا (کیونکہ کفارہ سے بھی زیادہ سخت ہے جو قسم توڑنے سے ہوتا ہے۔ ایک روایت میں اِذَا اسْتَلْجَجَ ہے ایک میں لَاَنْ يَّلِجَّ ہے)۔

مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ اِذَا الْتَجَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ - جو شخص سمندر میں ان دنوں میں سوار ہو جب وہ جوش مارتا ہے تو اس سے ذمہ اٹھ گیا (یعنی اس کی حفاظت کا - کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا)۔

قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ لَجَّتِ الْقَضِيَّةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ - سہیل بن عمرو نے کہا میرا تمہارا جھگڑا لازم ہو گیا۔

قَدَّمُوْنِيْ فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰى قَفَيَّ - انھوں نے مجھ کو آگے کیا اور تلوار میری گدی پر رکھ دی۔

سَمِعْتُ لَهُمْ لَجَّةً بِآمِيْنَ - میں نے نمازیوں کے آمین کہنے کی چیخ سنی۔

اَلَجَّ الْقَوْمُ - لوگ چیخ اٹھے۔

تَلَجْلُجٌ - تردد۔

تَلَجْلَجَ فِيْ صَدْرِيْ - میرے دل میں گزرا یعنی خیال آیا گو جما نہیں۔

يَلَنْجُوْجٌ - عود۔

مَجَامِرُهُمُ الْاَلَنْجُوْجُ - ان کی انگیٹھیوں میں عود جلتا ہوگا۔

لَجْفٌ - سخت مارنا' کھودنا۔

تَلْجِيْفٌ - کناروں میں کھودنا۔

تَلَجُّفٌ - دھنسنا۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ الدَّجَّالَ وَفِتْنَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَانْتَحَبَ الْقَوْمُ حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ فَاَخَذَ بِلَجْفَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ - آنحضرتؐ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کے فتنوں کا - پھر آپ حاجت کے لئے باہر نکلے لوگ رونے لگے ان کی آوازیں بلند ہوئیں آنحضرتؐ نے دروازے کے دونوں بازو تھامے اور پوچھا کیا حال ہے؟ (لوگ کیوں روتے ہیں۔ ایک روایت میں لَجْبَتَيِ الْبَابِ ہے بائے موحدہ سے یہ راوی کی غلطی ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَجَفٌ - کنارہ (اس کی جمع اَلْجَافٌ ہے)۔

لَجِيْفَتَانِ - دروازے کے دونوں بازو۔

بِيْرٌ مُّلْجَفَةٌ - دھنسا ہوا کنواں۔

حَفَرَ حَفِيْرَةً فَلَجَفَهَا - ایک گڑھا کھودا اس کے کنارے سب کھودے۔

لَجِيْفٌ - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام تھا۔

لَجْلَجَةٌ یا تَلَجْلُجٌ - دل میں گزرنا' کھٹکتے رہنا۔

اَلْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيْمَا تَلَجْلَجَ فِيْ صَدْرِكَ مِمَّا لَيْسَ فِيْ كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ (حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا) دیکھو خوب سمجھ لو خوب سمجھ لو ان باتوں کو جو تمہارے دل میں گزریں اور کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہؐ میں ان کا ذکر نہ ہو (بڑی احتیاط کے ساتھ ان میں غور کرو ایسا نہ ہو غلطی میں پڑ

جاؤ)-

اَلْكَلِمَةُ مِنَ الْحِكْمَةِ تَكُوْنُ فِيْ صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَلَجْلَجُ حَتّٰى تَخْرُجَ اِلٰى صَاحِبِهَا- (حضرت علیؓ نے فرمایا) حکمت کی کوئی بات منافق کے دل میں ہوتی ہے پھر وہ اس کے دل میں کھٹکتی رہتی ہے یہاں تک کہ اپنے صاحب یعنی مومن تک پہنچ جاتی ہے (وہ اس کو یاد کر لیتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اور دونوں جہان کی فلاح حاصل کرتا ہے حکمت تمام علوم کو شامل ہے دینی ہوں یا دنیوی اور مومن ہر علم کا خواہاں اور قدر دان ہے)-

لَجْمٌ- سینا-

اِلْجَامٌ- منہ تک پہنچنا' لگام چڑھانا-

تَلْجِيْمٌ- لگام باندھنا-

اِلْتِجَامٌ- لگام قبول کر لینا-

لَجَامٌ- لگام-

مَنْ سُئِلَ عَمَّا يَعْلَمُهُ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جو شخص ایک بات کو جانتا ہو پھر اس کو چھپا لے پوچھنے پر نہ بتلائے (یعنی دین کی بات) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو آگ کی لگام پہنائے گا- (یہ گویا سزا ملے گی منہ بند کرنے کی کیونکہ لگام سے بھی منہ بند ہو جاتا ہے- نہایہ میں ہے کہ یہاں وہ بات مراد ہے جس کا سکھلانا اور بتلانا ضروری ہو اور سوائے اس کے دوسرا کوئی بتلانے والا وہاں نہ ہو- مثلاً ایک نو مسلم شخص نماز پڑھنا نہیں جانتا اور نماز کا وقت آ پہنچا ہے وہ دوسرے شخص سے کہے مجھ کو نماز سکھلاؤ تاکہ نماز پڑھوں یا کوئی شخص یہ پوچھنے آئے کہ فلاں چیز حلال ہے یا حرام؟ تو ایسی حالت میں علم والے شخص کو بتلانا اور جواب دینا ضروری ہے ورنہ وہ اس سزا کا مستحق ہوگا)-

يَبْلُغُ الْعَرَقُ مِنْهُمْ مَايُلْجِمُهُمْ- پسینہ ان کے منہ تک پہنچ کر لگام کی طرح ہو جائے گا (بات نہ کر سکیں گے)-

اِسْتَثْفِرِيْ وَتَلَجَّمِيْ- پھاہہ رکھ لے اور لنگوٹ کس لے (تاکہ استحاضہ کا خون باہر آ کر نہ پھیلے)-

مُلْجَمًا مُسَرَّجًا- لگام لگا ہوا زین کسا ہوا (سب طرح سے تیار اور آراستہ)-

لَجْنٌ- چاٹنا' جھاڑنا-

لِجَانٌ اور لُجُوْنٌ- شوخی کرنا' بھاری ہونا-

تَلْجِيْنٌ بمعنی لَجْنٌ ہے-

تَلَجُّنٌ- چپک جانا-

لَجِيْنٌ- کٹے ہوئے پتے جانور کے چارے کے لئے-

لُجَيْنٌ- چاندی-

لَا يُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَاللُّجَيْنِ وَاللَّجِيْنِ- جن کو شریف اور دوغلے اور جھاڑ (درخت) کے پتے اور چاندی میں تمیز نہ ہو-

بِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَا اَقْضِيْكَهَا اِلَّا لُجَيْنِيَّةٍ- (عرباض بن ساریہ کہتے ہیں) میں نے ایک جوان اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچا پھر میں اس کی قیمت کا تقاضا کرنے کو آیا- تو آپ نے فرمایا میں اس کی قیمت میں چاندی کے درہم دوں گا-

اِذَا اَخْلَفَ كَانَ لَجِيْنًا- جب دوسرا پتہ نکالے تو لجین ہوگا- (اراک اور سلم دونوں درختوں کے پتوں کو عرب لوگ جھاڑتے ہیں پھر ان کو سکھا کر کوٹتے ہیں یہاں تک کہ وہ خطمی کے گوند کی طرح ہو جاتے ہیں اور جس چیز میں لزوجت (چپک) ہو اس کو عرب لوگ لَجِيْن کہتے ہیں)-

تَلَجَّنَ- چپک دار ہو گیا-

بابُ اللام مع الحاء

لَحْبٌ- کشادہ رستہ میں چلنا' مارنا' اثر کرنا' لمبا کاٹنا' چھیلنا' بیان کرنا' جماع کرنا' پچھاڑ دینا' سیدھا جانا' جلدی جانا-

لُحُوْبٌ- کھل جانا' واضح ہونا-

لَحَبٌ- بڑھاپے سے گل جانا-

تَلْحِيْبٌ- مارنا' اثر کرنا-

اِلْتِحَابٌ- کشادہ رستہ میں جانا-

لَاحِبٌ- کشادہ' واضح-

مِلْحَبٌ-گالی باز' بدزبان-

رَاَیْتُ النَّاسَ عَلٰی طَرِیْقٍ رَّحْبٍ لَّاحِبٍ-میں نے لوگوں کو دیکھا کشادہ صاف راستہ پر-

لَاتُعَفِّ سَبِیْلًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحَبَهَا-(حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) اس راستہ کو مت چھوڑو جس کو آنحضرتؐ نے صاف کیا (یعنی جس طریق پر آنحضرتؐ چلا کرتے تھے اسی پر چلو آپؐ نے جو راستہ قائم کردیا اور کھول دیا اسی پر چلتے رہو)-

لَحْتٌ-چھیلنا' مارنا-

لُحَاتَةٌ-چھلکا جو اتارا جائے-

لَحْتٌ-خالص' سچا-

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَایَزَالُ فِیْکُمْ وَ اَنْتُمْ وُلَاتُهٗ مَالَمْ تُحْدِثُوْا اَعْمَالًا فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ شَرَّ خَلْقِهٖ فَلَحَتُوْکُمْ کَمَا یُلْحَتُ الْقَضِیْبُ-یہ حکومت اور خلافت تم لوگوں میں رہے گی جب تک تم دین میں نئے کام بدعتیں نہ نکالو' جب بدعتیں نکالو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی بری مخلوق (یہود ونصاریٰ اور مشرکین کو یا مسلمانوں میں سے ظالم اور فاجر بادشاہوں) کو تم پر مسلط کردے گا وہ تمہاری کھال اس طرح اتاریں گے جیسے لکڑی کا پوست چھیلتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں لَحَتَ الْعَصَا چھڑی کو چھیل ڈالا- اور لَحَتَهٗ جب اس کا سب مال متاع لے لے کچھ نہ چھوڑے)-

لَحْجٌ-مارنا' نظر لگانا' پناہ لینا-

لَحَجٌ-پھنس جانا-

تَلْحِیْجٌ-ملا دینا' خلط کرنا-

اِلْحَاجٌ-لاچار کرنا-

لَحْجٌ یا لُحْجٌ-مکان کا گوشہ-

لَحِجٌ-تنگ-

مَلَاحِجُ-مشکلات-

فَرَفَعَ سَیْفَهٗ فَلَحِجَ-انھوں نے تلوار اٹھائی دیکھا تو وہ نیام میں پھنس گئی ہے (اس میں گھس گئی ہے نکل نہیں سکتی)-

لَحٌّ-چپک جانا' چمٹ جانا-

اِلْحَاحٌ-چمٹ کر سوال کرنا' برابر سے جانا' شوخی کرنا' بیٹھ جانا' اڑ جانا' سست ہو جانا-

لَاحٌّ-تنگ-

فَبَرَکَتْ نَاقَتُهٗ فَزَجَرَهَا الْمُسْلِمُوْنَ فَاَلَحَّتْ-آنحضرتؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی- مسلمانوں نے اس کو ڈانٹا لیکن وہ اڑ گئی (اپنی جگہ سے نہ ہلی)-

وَالْوَادِیْ یَوْمَئِذٍ لَاحٌّ-اس وقت مکہ کی وادی تنگ تھی (درخت اور پتھروں میں گھری ہوئی)-

لَحْدٌ-بغلی قبر بنانا' قبر کھودنا' گاڑنا' جھک جانا' بے دینی کرنا-

مُلَاحَدَةٌ-ایک دوسرے پر کج ہونا-

اِلْحَادٌ-بغلی قبر بنانا' کھودنا' دین سے پھر جانا' بے دین ہو جانا' حرم کی بے حرمتی کرنا' جھوٹ طوفان جوڑنا-

اِلْتِحَادٌ-مائل ہونا' جھک جانا-

اِحْتِکَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِیْهِ-حرم کی سرحد میں غلہ کو روک رکھنا (کہ جب گراں ہوگا اس وقت بیچیں گے) ''الحاد'' ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ- طیبی نے کہا مکہ کی زمین ایسی وادی ہے جس میں کچھ پیدا نہیں ہوتا تو وہاں غلہ اور اشیائے ضروری کا روکنا باشندوں پر ظلم کرنا ہے وہاں تو جلد جلد مال لاکر بیچنا چاہئے تاکہ لوگوں کو آسانی اور فراغت ہو)-

مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ-حرم میں الحاد اور بے دینی کرنے والا (وہاں کے آدمیوں اور جانوروں کو ستانے والا)-

لَایُلْطَطُ فِی الزَّکٰوةِ وَلَا یُلْحَدُ فِی الْحَیٰوةِ-زکوٰۃ کو نہ روکنا چاہئے (بلکہ تحصیل دار کے مطالبہ پر فوراً ادا کر دینا چاہئے) اور زندگی بھر حق بات سے نہ پھرنا چاہئے (ایک روایت میں لَاتُلْطِطْ وَلَا تُلْحِدْ ہے ایک میں لَانُلْطِطُ اور لَانُلْحِدُ ہے)-

اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا یا اَلْحِدُوْا لِیْ لَحْدًا-میرے لئے بغلی قبر بناؤ-

فَاَرْسَلُوْا اِلَی اللَّاحِدِ وَالضَّارِحِ-صحابہؓ نے دونوں طرح کی قبر بنانے والوں کو بلا بھیجا- یعنی بغلی قبر بنانے والے کو

اور صندوقی قبر بنانے والے کو (لیکن اتفاق سے بغلی قبر بنانے والے پہلے آ گئے آنحضرتؐ کے لئے بغلی قبر ہی بنائی گئی)۔

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا - ہمارے لئے بغلی قبر ہے اور دوسروں (یعنی یہود اور نصاریٰ) کے لئے صندوقی قبر ہے (تو افضل یہی ہے کہ قبر بغلی ہو البتہ اگر زمین نرم ہو اور بغلی قبر نہ بن سکے تب صندوقی بھی بنانا درست ہے)۔

رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يُلْحِدُ - مدینہ میں دو شخص قبر کھودنے والے تھے (ابوطلحہ تو بغلی کھودتے تھے اور ابوعبیدہ صندوقی - مجمع البحار میں ہے کہ صندوقی قبر بنانا منع نہیں ہے ورنہ صحابہؓ ابوعبیدہ کو صندوقی قبر بنانے سے منع کر دیتے)۔

اَلْاِلْحَادُ - اللہ کے ساتھ شرک کرنا، نسبت دینا۔

حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلٰى وَجْهِهٖ لُحَادَةٌ مِّنْ لَحْمٍ - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک لوتھڑا بھی نہ ہوگا۔

لَحْسٌ - چاٹنا، کھا جانا، چھیلنا۔

مَلْحَسٌ اور لَحَسَةٌ اور لُحْسَةٌ - چاٹنا انگلیوں سے یا زبان سے۔

تَلْحِيْسٌ - چٹانا۔

اِلْحَاسٌ - چرانا۔

اِلْتِحَاسٌ - لے لینا۔

سَنَةٌ لَّاحِسَةٌ - قحط کا سال۔

لَاحُوْس - منحوس۔

لَحُوْسٌ - حریص۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ - شیطان بڑا اٹوہ لگانے والا (شدید الحس وَالْاِ دراك) بڑا چاٹنے والا ہے۔

عَلَيْكُمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ اَهْيَسُ اَلْيَسُ اَلَدُّ مِلْحَسٌ - تم فلاں شخص کو لازم کر لو وہ بڑا پھرنے والا، بے قرار، جھگڑالو، جو چیز نظر آئے اس کو لے لینے والا ہے۔

اِلْتَحَسْتُ مِنْهُ حَقِّيْ - میں نے اپنا حق اس سے وصول کر لیا۔

مَنْ اَكَلَ قَصْعَةً فَلَحَسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهٗ - جو شخص ایک پیالہ (یا رکابی) میں کھائے پھر اس کو چاٹ کر صاف کر لے تو وہ پیالہ اس کے لئے بخشش کی دعا کرے گا (کیونکہ پیالہ اور رکابی کا چاٹ کر صاف کر لینا دلیل ہے تواضع اور انکساری کی - دوسری روایت میں یوں ہے مَنْ اَكَلَ قَصْعَةً ثُمَّ لَحِسَهَا يَقُوْلُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ جو شخص ایک پیالہ میں کھائے پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ کہتا ہے اللہ تجھ کو (دوزخ سے) آزاد کرے۔

لَحْصٌ - گھس جانا، کسی کا حال خوب دریافت کر کے تھوڑا تھوڑا بیان کرنا۔

تَلْحِيْصٌ - سختی کرنا، تنگ کرنا۔

اِلْتِحَاصٌ - لاچار کرنا، مجبور کرنا، روک رکھنا، گھس جانا، اکھیڑ لینا، نگل جانا۔

لَحَاص - سختی، آفت، مجبوری۔

لَحِيْصٌ - تنگ۔

لَحْصَانٌ - دوڑنا۔

سُئِلَ عَنْ نَضَحِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ كَانَ مَنْ مَّضٰى لَا يُفَتِّشُوْنَ عَنْ هٰذَا وَلَا يُلَحِّصُوْنَ - عطا سے پوچھا کیا وضو کرنے والے کا پانی جو اڑ کر گرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا آسانی کرو تم پر بھی آسانی ہوگی - اگلے لوگ (صحابۂ کرامؓ) ایسی باتوں کو نہیں کریدتے تھے اور نہ ان میں سختی کرتے تھے (یہ پچھلے لوگوں کی نکالی ہوئی باتیں ہیں کہ مستعمل پانی نجس ہے)۔

لَحْطٌ - چھڑکنا۔

اِلْتِحَاطٌ - غصہ ہونا۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ لَحَطُوْا بَابَ دَارِهِمْ - حضرت علیؓ بعض لوگوں کے پاس سے گزرے جنھوں نے اپنے گھر کے دروازے پر پانی چھڑکا تھا۔

لَحْظٌ - دیکھنا یا کنکھیوں سے دیکھنا۔

تَلَحُّظٌ - تنگ ہونا۔

جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ - آنحضرتؐ اکثر کنکھیوں سے دیکھا کرتے (یعنی اس گوشۂ چشم سے جو کنپٹی کی طرف ہے اور جو گوشہ آنکھ کا ناک کی طرف ہے اس کو مُوْق اور مَاق کہتے ہیں۔

لَحِيظٌ - نظیر اور مثیل -

كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ - آنحضرتؐ نماز میں گوشۂ چشم سے دائیں اور بائیں دیکھتے (نماز میں آنکھ بند نہ کرتے) اور پیٹھ کی طرف اپنی گردن نہ پھراتے (معلوم ہوا کہ التفات یعنی گوشۂ چشم سے ادھر ادھر دیکھنا نماز کو فاسد نہیں کرتا گو مستحب یہ ہے کہ سجدے کے مقام پر نظر جمائے رہے' دوسری حدیث میں ہے کہ نماز میں التفات نہ کرو وہ ہلاک کرنے والا ہے - اب آنحضرتؐ جو التفات فرماتے تھے تو شاید آپ کے لئے خاص ہو - بعض نے کہا آپؐ نے بیان جواز کے لئے ایسا کیا ہوگا یا کسی ضرورت سے) -

لَحْفٌ - لحاف اڑھانا' پہنانا' چاٹنا -

تَلْحِيفٌ - ازار کو زمین پر گھسیٹنا غرور اور تکبر کی راہ سے -

مُلَاحَفَةٌ - لازم کر لینا' ڈھانپ لینا -

اِلْحَافٌ - سوال میں لپٹنا چمٹنا' پہنانا -

تَلَحُّفٌ - لحاف بنانا -

اِلْتِحَافٌ - لحاف ڈھانپ لینا -

لِحَاف - ہر کپڑا جس سے ڈھانپا جائے اور بیوی اور اوپر کا کپڑا جو سب کپڑوں کے اوپر اوڑھا جائے -

مِلْحَفَه کے بھی وہی معنی ہیں -

مَنْ سَأَلَ وَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَقَدْ سَأَلَ النَّاسَ اِلْحَافًا - جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں (یعنی گیارہ روپے) اور پھر وہ لوگوں سے سوال کرے تو اس نے الحاف کے ساتھ سوال کیا (جو منع ہے - قرآن میں ہے لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا) -

كَانَ يُلْحِفُ شَارِبَهٗ - آنحضرتؐ اپنی مونچھیں خوب کتراتے تھے (اس طرح کہ قریب قریب مونڈنے کے ہو جائے) -

كَانَ اسْمُ فَرَسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحِيْفُ - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام لحیف تھا (چونکہ اس کی دم بہت لمبی تھی جو زمین کو ڈھانپ لیتی - عرب لوگ کہتے ہیں لَحَفْتُ الرَّجُلَ بِاللِّحَافِ - میں نے اس پر لحاف ڈال دیا یعنی اس کو چھپا دیا) -

مُتَعَطِّفًا بِمِلْحَفَةٍ - ایک بڑی چادر لپیٹے ہوئے -

فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحَفَ بِهٖ - اگر وہ کشادہ ہو تو اسے لپیٹ لے -

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَاءِهٖ - آنحضرتؐ اپنی عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھ لیتے -

قَامَ فِيْ نَسَّاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا - ایک بنی ہوئی چادر میں کھڑے ہوئے اس کو لپیٹ کر -

رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ - آنحضرتؐ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا (ہاتھ اندر کر لئے) -

اُنْظُرْ اِلٰى مِلْحَفِهَا - اس کی چادر دیکھو -

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ - اللہ تعالیٰ اس سائل کو ناپسند کرتا ہے جو لگ چمٹ کر سوال کرے - (بغیر لئے کسی طرح نہ جائے) -

لَيْسَ لِلسَّائِلِ الْمُلْحِفِ اِلَّا الرَّدُّ - جو شخص چمٹ کر سوال کرے اس کی سزا یہ ہے کہ خالی پھیر دیا جائے (اس کو کچھ نہ دیں) -

اِلْتِحَافُ الصَّمَّاءِ - صما لپیٹنا' وہ یہ ہے کہ ایک کپڑے کو سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لیں کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں -

سَأَلْتُهٗ عَنِ اللِّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ - لومڑی کی کھال کا لحاف بنانا کیسا ہے میں نے ان سے پوچھا -

تُصَلِّي الْمَرْأَةُ بِدِرْعٍ وَّمِلْحَفَةٍ - عورت ایک کرتے اور ایک چادر میں نماز پڑھ سکتی ہے -

لَحْقٌ يَالَحَاقٌ - پالینا' مل جانا' پہنچ جانا -

لُحُوْقٌ - لازم ہونا' واجب الادا ہونا -

لَحَاقٌ - پالینا -

مُلَاحَقَةٌ - لازم کر لینا' الحاح کرنا -

اِلْحَاقٌ - پالینا' پیچھے کر دینا' مل جانا -

تَلَاحُقٌ اور اِلْتِحَاقٌ - مل جانا -

اِسْتِلْحَاقٌ - اپنے خاندان میں ملا لینا' الحاق میں بونا -

اَلْحَاق - وادی کے وہ حصے جہاں پانی خشک ہو جانے کے بعد زراعت کی جائے (یہ جمع ہے لَحَقٌ کی)-

اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ - تیرا عذاب کافروں کو لگنے والا ہے (مشہور روایت بکسر حا ہے - ایک روایت میں بہ فتحہ حا ہے - آخری قول کو لغت والوں نے اچھا کہا ہے)-

وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ - اللہ چاہے تو ہم تم سے مل جائیں گے (ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا)-

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِىْ يُدْعٰى لَهٗ فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ - آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ کیا کہ جس شخص کا نسب اس کے باپ کے بعد ملایا جائے، جس کے لئے دعویٰ کیا جاتا ہے تو وہ اس شخص سے مل جائے گا جس نے اس کو ملایا (خطابی نے کہا یہ وہ احکام ہیں جو شروع زمانہ اسلام میں دیئے گئے تھے اس زمانہ میں لوگوں کی بدکار لونڈیاں تھیں جو زنا کراتی پھرتی تھیں اور ان کے مالک بھی ان سے ملوث ہوتے، پھر جب اولاد ہوتی تو اس کا دعویٰ مالک بھی کرتا اور زانی بھی - لیکن آنحضرتؐ نے اس کا نسب مالک سے ملا دیا کیونکہ وہی صاحب فراش ہے اگر مالک مرگیا ہو اور اس نے بچہ کا نسب اپنے سے نہ ملایا ہو لیکن اس کے وارث ملائیں تب بھی وہ مالک کا بچہ ہو جائے گا - لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ میراث کا مستحق ہوگا یا نہیں)-

تَخْدِىْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَهِيَ لَاحِقَةٌ ذَوَابِلُ وَقْعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ - ہاتھ اور پاؤں پر چلتی ہیں اور دبلی ہیں ان کی کھالیں خشک ہیں زمین پر بہت کم پڑتی ہیں (ان کو آرام لینا اور زمین پر لیٹنا بہت کم نصیب ہوتا ہے جیسے قسم کھانے والا قسم پوری کرنے کے لئے تھوڑا سا وہ کام کر لیتا ہے جس کی قسم کھائی)-

لَوْ اَلْحَقَنِىْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ - اگر وہ میرا نسب ایک کالے غلام سے ملا دیتا (شاید ان کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ زانی سے نسب ثابت نہیں ہوتا)-

كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَلْحَقُ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً - ابوہریرہ مل جاتے اور لوٹ نہ کرتے -

اِلْحَقِىْ بِاَهْلِكِ - اپنے کنبے والوں میں چلی جا (یہ طلاق کا کنایہ ہے)-

اِلْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ - صفہ میں جو فقیر اور محتاج لوگ رہتے ہیں ان سے مل جا -

يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ - جن لوگوں سے محبت رکھے اور ان کے برابر اچھے اعمال نہ کر سکے (تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کر دے گا - یہ اس کی حسن نیت اور نیکوں کے ساتھ محبت رکھنے کا ثمرہ ہے اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا ایک روایت میں لَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ہے - معنی وہی ہیں)-

لَحْكٌ - حلق میں دوا ڈالنا، خوب جوڑ دینا، ملا دینا -

مُلَاحَكَةٌ اور تَلَاحُكٌ بمعنی لَحْكٌ ہے -

تَلَاحُكٌ - ایک میں ایک گھس جانا -

لَحِكٌ - جس کو دیر میں انزال ہو -

اِذَا سُرَّ فَكَاَنَّ وَجْهَهُ الْمِرْاٰةُ وَكَاَنَّ الْجُدُرَ تُلَاحِكُ وَجْهَهٗ - آنحضرتؐ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چمک دمک کر آئینہ کی طرح ہو جاتا اور گویا دیواروں کا عکس آپ کے چہرۂ مبارک میں دکھائی دیتا -

تَلَاحَكَتْ عَلَىَّ الشَّدَائِدُ - سختیاں پے در پے مجھ سے لگ گئیں -

لَحْكَاءُ اور لَحَكَةَ - ایک چمکتا کیڑا ہے -

لَحْلَحٌ - تنگ مکان -

خُبْزَةٌ لَحْلَحَةٌ - سوکھی روٹی -

لَحْلَحَةٌ اور تَلَحْلُحٌ - اپنی جگہ سے نہ ہلنا دور ہو جانا -

مُلَحْلَحٌ - قوم کا سردار، بڑا شخص -

اِنَّ نَاقَةً اِسْتَنَاخَتْ عِنْدَ بَيْتِ اَبِىْ اَيُّوْبَ وَهُوَ وَاضِعٌ زِمَامَهَا ثُمَّ تَلَحْلَحَتْ وَ اَرْزَمَتْ وَ وَضَعَتْ جِرَانَهَا - ایک اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کے پاس بیٹھ گئی انھوں نے اس کی باگ بھی زمین پر چھوڑ دی - پھر وہ اونٹنی اپنی جگہ سے نہ ہلی اس نے آواز کی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی -

تَلَحْلُحٌ - اپنی جگہ پر جم جانا (اس کی ضد تَحَلْحُلٌ

ہے)۔

لَحْمٌ - مضبوط کرنا' ہڈی پر سے گوشت اتارنا' ضرر پہنچانا' گوشت کھلانا' جم جانا۔

لَحَامَةٌ - پُرگوشت ہونا۔

مُلَاحَمَةٌ - ملا دینا' خوب بٹنا۔

اِلْحَامٌ - کسی کو موقع دینا کہ دوسروں کو گالیاں دے۔

تَلَاحُمٌ - جڑ جانا' جنگ کرنا (جیسے اِلْتِحَامٌ ہے) گوشت بھر آنا۔

اِسْتِلْحَامٌ - کشادہ ہونا۔

لَحْمٌ - گوشت (اس کی جمع لِحَامٌ اور لُحُوْمٌ اور لِحْمَانٌ اور لُحْمَانٌ اور اَلْحُمٌ ہے)۔

مَلْحَمَةٌ - بڑا حادثہ' جنگ عظیم (اس کی جمع مَلَاحِمُ ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ اَهْلَ الْبَيْتِ اللَّحِمِيْنَ - (ایک روایت میں اَلْبَيْتَ اللَّحِمَ وَاَهْلَهٗ ہے یعنی) اللہ تعالیٰ ان گھر والوں کو ناپسند کرتا ہے جو ہمیشہ گوشت کھاتے ہوں (بغیر گوشت کے ان کا گزر نہ ہو سکے۔ بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان بھائیوں کا گوشت کھاتے ہیں ان کی غیبت کرتے ہیں)۔

رَجُلٌ لَحِمٌ - ہمیشہ گوشت کھانے والا مرد۔

بَيْتٌ لَحِمٌ - جس گھر میں ہر روز گوشت آئے۔

اِتَّقُوْا هٰذِهِ الْمَجَازِرَ فَاِنَّ لَهَا ضَرَاوَةً - كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ - ان کمیلوں سے بچے رہو (وہاں اکثر جانے سے جانوروں کو کٹتا ہوا دیکھنے سے) کیونکہ ان سے ایک ایسی عادت پیدا ہوتی ہے جیسے شراب پینے سے (شراب پینے کی جب عادت ہوتی ہے تو اس سے نفرت جو مقتضائے اسلام ہے جاتی رہتی ہے۔ دوسرے منہ سے نہیں چھٹتی' اسی طرح اکثر کمیلوں میں جانا وہاں جانوروں کا ذبح دیکھنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ بعض نے کہا کمیلوں سے بچے رہو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر روز گوشت کھانے سے بچے رہو ورنہ گوشت کی عادت شراب کی طرح پڑ جائے گی بغیر اس کے کھانا نہیں کھایا جائے گا)۔

مُلْحِمٌ - جس کے پاس گوشت بہت ہو یا بہت گوشت کھلاتا ہو۔

لَاحِمٌ - گوشت والا۔

لَحِيْمٌ - موٹا پُرگوشت - (جیسے شَحِيْمٌ چربی دار)۔

اِنَّ لِلَّحْمِ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ - گوشت کی لت ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شرابی کو شراب کی)۔

اِنَّهٗ اَخَذَ الرَّايَةَ يَوْمَ مُوْتَةَ فَقَاتَلَ بِهَا حَتّٰى اَلْحَمَهُ الْقِتَالُ - حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے موتہ کی جنگ میں جھنڈا سنبھالا اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے یا بے طرح جنگ میں پھنس گئے کہ وہاں سے نکلنا نہ ہو سکا۔

وَمِنْهُمْ مَنْ اَلْحَمَهُ الْقِتَالَ - بعض ان میں سے جنگ میں مارے گئے۔

لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا - جب جنگ میں مسلمان کافروں سے بھڑ جائیں اس وقت کوئی دعا رد نہیں ہوتی' جب ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔

اِنَّهٗ لَحِمَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ - اسامہ بن زیدؓ نے دشمنوں میں سے ایک کو قتل کر ڈالا یا اس سے بھڑ کر چپک گئے یا ایسا زخم لگایا جو گوشت تک پہنچا۔

اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ - آج تو جنگ کا دن ہے' خوب قتل و قتال کا۔

وَيَجْمَعُوْنَ لِلْمَلْحَمَةِ - نصاریٰ جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

نَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ - (آنحضرتؐ کا ایک نام یہ بھی ہے) جنگی پیغمبر (آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا دین پھیلانے کے لئے لڑنے اور مارنے مرنے کی اجازت دی جیسے حضرت موسیٰؑ کو اجازت تھی۔ اسی کے ساتھ آپ کا ایک نام نَبِيُّ الرَّحْمَةِ بھی ہے۔ یعنی مہربان پیغمبر۔ کیونکہ قتل و قتال آپ نے اس وقت کیا جب کافروں نے سمجھانے سے نہ مانا اب ان سے شرک چھڑانے کے لئے اور کوئی ذریعہ نہیں رہا نہ وہ جزیہ دینا قبول کرتے تھے نہ مسلمانوں کو ستانے سے باز آتے تھے)۔

كَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ - ان کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا

کرتا تھا-

اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللَّحِیْمِ- (ہم آگ ہی نہیں سلگاتے تھے کھجور پانی پر گزر کرتے) مگر کہیں سے کچھ گوشت آجاتا (تو آگ سلگاتے)-

اَلْحَمْتُهٗ فُلَانًا- میں نے اس کو موقع دیا کہ فلاں شخص کو گالیاں دے-

مُتَلَاحِمَة- وہ زخم جو گوشت تک پہنچ جائے یا وہ زخم جس میں گوشت ابھر آئے-

صُمْ یَوْمًا فِی الشَّهْرِ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فِی الشَّهْرِ وَاَلْحَمَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے فرمایا) تو ہر مہینے ایک روزہ نفلی رکھا کر! اس نے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے- فرمایا اچھا ہر مہینے دو روزے رکھ- اس نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے- فرمایا اچھا ہر مہینے تین روزے رکھا کر- اس نے تیسری بار جب عرض کیا کہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے تو آپ خاموش ہو گئے آگے نہیں بڑھے (معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے ۱۳-۱۴-۱۵ کو رکھے اور یہ بھی وارد ہے کہ صوم داؤدی رکھے یعنی ایک روز روزہ ایک روز افطار- لیکن ہمیشہ روزہ رکھنا افضل نہیں ہے)-

فَاسْتَلْحَمَنَا رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ- دشمنوں میں سے ایک شخص ہمارے پیچھے لگا-

لِمَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ قَالَ اِنَّهَا كَانَتْ مُتَلَاحِمَةً قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ لَمُسْتَرَادٌ- (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا) تو نے اپنی عورت کو طلاق کیوں دے دی- وہ کہنے لگا اس کی شرمگاہ پر گوشت اور تنگ تھی یا شرمگاہ بند تھی- حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تو لوگ چاہتے ہیں کہ عورتوں کی شرمگاہ تنگ ہو (تو متلاحمہ سے یہاں مراد وہی معنی ہیں یعنی عورت کی فرج تنگ ہو)-

فَلَمَّا عَلِقْتُ اللَّحْمَ سَبَقَنِیْ- (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب میں دبلی تھی تو دوڑ میں آنحضرتؐ سے آگے نکل گئی) پھر جب مجھ پر گوشت چڑھ گیا موٹی ہو گئی تو آپ آگے نکل گئے-

اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ- ولاء (یعنی وہ حق جو مالک کو غلام لونڈی پر آزاد کر دینے کے بعد پیدا ہوتا ہے) اس طرح ایک رشتہ ہے جیسے نسب کا رشتہ ہوتا ہے- (لُحْمَةٌ اور لَحْمَةٌ دونوں طرح صحیح ہے بعض نے کہا نسب میں بضم لام ہے اور کپڑے میں بفتحہ لام)-

صَارَ الصِّغَارُ لُحْمَةَ الْكِبَارِ- چھوٹے چھوٹے قطرے بڑے بڑے قطروں سے جڑ گئے پانی کی طرح (یعنی برسات میں)-

فِی الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلٰثَةُ اَبْعِرَةٍ- جو زخم گوشت تک پہنچے اس کی دیت تین اونٹ ہیں-

لَحِمٌ سَمِیْنٌ- اکڑ کر چلنے والا-

لَحْنٌ یالُحُوْنٌ یالَحَانَةٌ یالَحَانِیَةٌ یالَحَنٌ- غلطی کرنا- (اعراب میں) ایسی بات کہنا جو مخاطب کے سوا دوسرے لوگ نہ سمجھیں، مائل ہونا، قصد کرنا، سمجھ جانا، ہوشیار ہو جانا-

تَلْحِیْن- گانے کی طرح قرأت کرنا-

مُلَاحَنَةٌ- لوگوں کو سمجھانا، عقل سکھانا-

اِلْحَانٌ- سمجھانا-

اَلْحَانٌ- گانے کے سر اور تال (یہ جمع ہے لَحْنٌ کی)-

اِنَّكُمْ لَتَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَعَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ بَعْضُكُمْ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنَ الْاٰخَرِ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ- تم میرے پاس جھگڑتے ہوئے آتے ہو اور یہ ممکن ہے کہ تم میں سے ایک فریق اپنے دلائل بیان کرنے میں زیادہ چالاک اور مقرر ہو (مجھ کو اس کی تقریر سن کر یہ معلوم ہوا کہ وہ حق پر ہے حالانکہ ناحق پر ہو) پھر میں اس کے بھائی مسلمان کے حق میں سے کچھ اس کو دلا دوں (تو وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے دلا دینے سے اس پر مواخذہ نہیں رہا وہ اس کا حق دار ہو گیا) میں تو اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں-

مِثْلُ اللَّحْنِ فِی السَّرِیِّ مِثْلُ التَّفْنِیْنِ فِی الثَّوْبِ- جیسے سردار اور شریف شخص کا غلط بولنا، اور جیسے عمدہ مضبوط سنگین کپڑے میں ایک جھرجھرا ٹکڑا-

اِنَّهٗ بَعَثَ رَجُلَیْنِ اِلٰی بَعْضِ الثُّغُوْرِ عَیْنًا- فَقَالَ

لَهُمَا اِذَا انصَرَفتُمَا فَالحَنَالِیْ لَحنًا- آنحضرتؐ نے دو شخصوں کو بطور جاسوس کے ایک سرحد پر روانہ کیا (کہ دشمن کی خبر لائیں) آپ نے ان سے فرمایا جب تم لوٹ کر آنا تو اس طرح حال بیان کرنا کہ صرف میں سمجھ جاؤں دوسرے سننے والے نہ سمجھیں (ایسا نہ ہو کہ خبر پھیل جائے اور دشمن کو ہماری تیاری کی خبر ہو جائے یا دوسرے مسلمانوں کو دشمن کی قوت معلوم ہو کر ان کی ہمت پست ہو جائے)-

عَجِبْتُ لِمَنْ لَّاحَنَ النَّاسَ كَيْفَ لَا يَعْرِفُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ- مجھ کو تعجب اس شخص پر آتا ہے جو لوگوں کو سمجھائے اور ان سے بحث مباحثہ کرے اور جامع باتیں نہ کہے (بلکہ فضول بک بک کرے)-

تَعَلَّمُوا السُّنَّةَ وَالْفَرَائِضَ وَاللَّحنَ كَمَا تَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ- حدیث شریف سیکھو اور فرائض کا علم اور لغت کا جیسے قرآن سیکھتے ہو (کیونکہ قرآن کی صحیح تفسیر بغیر علم حدیث اور لغت کے ممکن نہیں)-

تَعَلَّمُوا اللَّحنَ فِی الْقُرْاٰنِ كَمَا تَتَعَلَّمُوْنَهٗ- قرآن کی طرح قرآن میں جو لغات ہیں ان کے معنی اور وجوہ اعراب بھی سیکھو-

لَحْنٌ -لغت-

اِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِلَحَنِ قُرَيْشٍ- قرآن شریف قریش کے محاورے اور لغت میں اترا ہے-

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالسُّنَّةَ وَاللَّحنَ- علم فرائض سیکھو اور علم حدیث اور علم لغت (کیونکہ بغیر عربی لغت کے جانے نہ قرآن سمجھ میں آئے گا نہ حدیث سمجھے گا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)-

اُبَیٌّ اَقْرَاُنَا وَ اِنَّا لَنَرْغَبُ عَنْ كَثِيْرٍ مِّنْ لَحَنِهٖ- (حضرت عمرؓ نے کہا) ابی بن کعب ہم سب میں بڑے قاری ہیں لیکن ان کی اکثر لغتیں ہم کو پسند نہیں ہیں (یعنی جو محاورہ ان کا قریش کے محاورے کے خلاف ہے وہ ہم کو پسند نہیں- بعض نے کہا ابی بن کعب منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھا کرتے اور جو انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا اس میں سے کچھ نہ چھوڑتے)-

لَنَدَعُ مِنْ لَحنِ اُبَیٍّ- ہم ابی بن کعب کی بعض قرأت اور روایت کو چھوڑ دیتے ہیں-

اَلْعَرِمُ الْمُسَنَّاةُ بِلَحْنِ الْيَمَنِ- قرآن میں جو سیل العرم آیا ہے تو عرم یمن والوں کے محاورے میں بہیا (سیلاب) کو کہتے ہیں (جو کھیتی اور درختوں کو بہا لے جاتی ہے)-

تَعَلَّمُوا اللَّحنَ- حضرت عمرؓ نے کہا کہ کلام میں جو غلطیاں ہیں ان کو سیکھو (تاکہ تم ان غلطیوں سے بچے رہو)-

كُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُعَلِّمُنِی اللَّحْنَ- میں ابن عباسؓ کے ساتھ طواف کرتا تھا وہ مجھ کو غلطیاں بتایا کرتے-

وَكَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لُحَنَةً يَالُحْنَةً- قاسم بڑی غلطیاں کلام میں کرنے والا تھا (بعض نے کہا وہ لوگوں کی بہت غلطیاں پکڑا کرتا تھا)-

اِنَّهٗ سَاَلَ عَنِ ابْنِ زِيَادٍ فَقِيْلَ لَهٗ ظَرِيْفٌ عَلٰى اَنَّهٗ يَلْحَنُ فَقَالَ اَوَ لَيْسَ ذٰلِكَ اَظْرَفَ لَهٗ- معاویہؓ نے عبید اللہ بن زیاد کا حال پوچھا- لوگوں نے کہا وہ تو ظریف (خوش طبع) آدمی ہے اس کے علاوہ لحن بھی کرتا ہے (یعنی کلام میں غلطیاں) معاویہؓ نے کہا کیا یہ لحن اس کی ظرافت کو اور نہیں بڑھاتا (معاویہؓ نے لَحَنْ بہ فتحہ حا بمعنی فطنت اور ذکاوت رکھا- بعض نے کہا لَحْن بہ سکون حا ہی مراد رکھا اور عرب لوگ اس کو ملیح جانتے ہیں بشرطیکہ قلیل ہو)-

اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَ اِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ- قرآن کو عربی لہجوں اور عربی آوازوں سے پڑھو اور عاشق لوگوں کے لب و لہجہ سے اور یہود و نصاریٰ کے لحنوں سے بچے رہو (وہ تو گاتے ہیں اور تال اور سر ملاتے ہیں- اس طرح قرآن پڑھنا ممنوع ہے لیکن خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے)-

وَكَانَ لَحَّانَةً- وہ کلام میں بڑی غلطیاں کرنے والا تھا-

نَحْنُ نَعْرِفُ شِيْعَتَنَا فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ- ہم اپنے گروہ کے لوگوں کو ان کے لب و لہجوں سے پہچان لیتے ہیں-

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ- تو طرز گفتگو سے ان کو

(منافقوں کو) پہچان لے گا۔

فُلَانٌ لَحَّانٌ - فلاں شخص کلام میں بہت غلطیاں کیا کرتا ہے۔

لَحْوٌ - گالی دینا' پوست اتارنا۔

اِلْتِحَاءٌ - پوست اتارنا۔

لَاَلْحُوَنَّكُمْ لَحْوَ الْعَصَا - میں چھڑی کی طرح تمہارا پوست اتار کر رکھ دوں گا (یہ حجاج بن یوسف نے خطبہ میں کہا)۔

لَحْيٌ - پوست اتارنا' ملامت کرنا' گالی دینا' عیب کرنا' برا کرنا' لعنت کرنا۔

مُلَاحَاةٌ - جھگڑا کرنا' ٹنٹا کرنا (جیسے تَلَاحِیْ ہے)۔

اِلْحَاءٌ - پوست اتارنے کا وقت آ جانا' ملامت کے لائق ہونا۔

تَلَحِّيْ - عمامہ کو ٹھوڑی کے نیچے لے جانا۔

تَلَاحِيْ - ایک دوسرے پر لعنت ملامت کرنا۔

اِلْتِحَاءٌ - داڑھی نکل آنا' داڑھی لٹک جانا۔

لِحَاءٌ - درخت کا پوست۔

لَحْيٌ - وہ ہڈی جس پر دانت ہیں یعنی جبڑا اور جہاں داڑھی اگتی ہے (دونوں طرف دو ایسی ہڈیاں ہیں ان کو لَحْيَان کہتے ہیں)۔

لِحْيَانِيٌ - ڈڑھیل (بڑی داڑھی والا)۔

مَنْ طَالَتْ لِحْيَتُهٗ قَصُرَتْ فِطْنَتُهٗ - (یہ عرب کی ایک مثل ہے یعنی) لمبی داڑھی نقصان عقل (کم عقلی) کی نشانی ہے۔

نُهِيْتُ عَنْ مُلَاحَاةِ الرِّجَالِ - میں لوگوں کے ساتھ کج بحثی اور جھگڑا کرنے سے منع کیا گیا۔

تَلَاحٰى رَجُلَانِ فَرُفِعَتْ - دو آدمیوں نے گلنپ گالی گلوچ کی تو شب قدر (میرے حافظہ سے) اٹھالی گئی (میں بھول گیا کون سی تاریخ شب قدر تھی)۔

فَلَحْيًا لِّصَاحِبِنَا لَحْيًا - ہمارے ساتھی پر پھٹکار اور ملامت۔

فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهٖ فَالْتَحُوْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيْبُ - جب تم ایسے کام کرنے لگو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے برے لوگوں کو تم پر حاکم بنائے گا وہ اس طرح تمہاری کھال چھیل ڈالیں گے جیسے ڈالی کا پوست چھیلا جاتا ہے (ایک روایت میں فَلَحَتُوْكُمْ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْعُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ - اگر تم میں سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی ڈالی کے سوا اور کچھ (کھانے کو) نہ ملے تو اسی کو چبا لے)۔

ثُمَّ لَحَافِضِيْبَهٗ فَاِذَا هُوَ اَبْيَضُ يَصْلِدُ - پھر اپنی چھڑی کو چھیلا' اس کا پوست اتارا تو اندر سے سفید چمکتی ہوئی نکلی۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَخَذَ لَحْيَ جَزُوْرٍ - ایک انصاری نے اونٹ کے گلے کی ہڈی لی۔

نَهٰى عَنِ الْاِقْتِعَاطِ وَ اَمَرَ بِالتَّلَحِّيْ - آنحضرتؐ نے ایسے عمامہ سے منع فرمایا جس کا کوئی حصہ ٹھوڑی کے نیچے نہ ہو اور ٹھوڑی کے تلے عمامہ کا پیچ لے جانے کا حکم دیا۔

اِحْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ یا بِلِحْيَيْ جَمَلٍ - لحی جمل میں پچھنے لگائے (وہ ایک موضع ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان یا ایک گھاٹی ہے یا ایک پانی کا نام ہے)۔

بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ - آپ کی داڑھی ہلنے سے ہم معلوم کر لیتے تھے کہ آپ قرأت کر رہے ہیں (یعنی ظہر اور عصر کی نماز میں)۔

مَنْ تَضَمَّنَ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ - جو شخص مجھ کو اس کی حفاظت کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان کو محفوظ رکھے)۔

حَفُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحٰى - مونچھوں کو تو بالکل میٹ دو (خوب کترو) اور ڈاڑھیاں چھوڑ دو (یہ اسلام کی نشانی ہے)۔

اَلْحٰى - لمبی داڑھی والا۔

مَرَّبِهٖ رَجُلٌ مَعَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ - ایک شخص آپ کے سامنے سے گزرا اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لئے ہوئے)۔

اَلصَّدَقَةُ تُفَكُّ مِنْ بَيْنِ لِحْيَيْ سَبْعِمِاَةِ شَيْطَانٍ اَوْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا كُلٌّ يَّاْمُرُهٗ اَنْ لَّايَفْعَلَ - صدقہ سات سو

شیطانوں کے جبڑوں سے یا ستر شیطانوں کے جبڑوں سے چھڑا کر نکالا جاتا ہے ہر ایک شیطان اس کو صدمہ دینے سے روکتا ہے-

قَلِیْلَةُ اللِّحَاءِ عَظِیْمَةُ النَّوٰی - پوست تھوڑا اور گٹھلی بڑی-

سُبْحَانَ مَنْ یَّعْلَمُ مَا فِیْ لِحَاءِ الْاَشْجَارِ وَلُجَجِ الْبِحَارِ - پاک ہے وہ خداوند جو جانتا ہے ان چیزوں کو جو درختوں کے پوست میں ہیں اور سمندروں کی موجوں میں ہیں-

ذُقْتُ الصِّبْرَ وَ اَکَلْتُ لِحَا الشَّجَرِ فَلَمْ اَجِدْ شَیْئًا هُوَ اَمَرُّ مِنَ الْفَقْرِ - میں نے ایلوا چکھا اور درختوں کی چھال کھائی لیکن محتاجی سے زیادہ کوئی چیز تلخ نہیں پائی-

لِحْیَانُ - ایک قبیلہ ہے-

بُحَیْلَةُ خَیْرٌ مِّنْ رَعْلٍ وَّ ذَکْوَانَ وَلِحْیَانَ - بحیلہ کا قبیلہ رعل اور ذکوان اور لحیان قبیلوں سے بہتر ہے-

اِنَّ زُرَارَةَ لَاحَانِیْ - زرارہ بن اعین نے مجھ سے جھگڑا کیا (یہ شیعوں کا ایک راوی ہے)-

بابُ اللام مع الخاء

لَخٌّ - گول مول بات کرنا، آنسو بہت نکلنا، طمانچہ مارنا، طلا کرنا، پیچھے جانا، مائل ہونا، جانچنا-

اِلْتِخَاخٌ - مل جانا، لپٹ جانا-

وَالْوَادِیْ یَوْمَئِذٍ لَّاخٌّ - ان دنوں وہ میدان جھاڑی دار نہ آباد تھا (ایک روایت میں لَاخٍ بہ تخفیف خاء ہے یعنی کج تھا یہ اَلْخی سے ماخوذ ہے جس کا منہ ٹیڑھا ہو بعضوں نے حائے مہملہ سے روایت کیا ہے- وہ راوی کی غلطی ہے- محیط میں ہے کہ تینوں طرح یہ حدیث مروی ہے یعنی لَاخٌّ اور لَاخٌّ اور لَاخٍ)-

لَخْصٌ - اونٹ کی آنکھ نحر کے بعد دیکھنا کہ اس میں چربی ہے یا نہیں-

لَخَصٌ - سوج جانا، اوپر کی پلک پر گوشت ہونا-

تَلْخِیْصٌ - بیان کرنا، شرح کرنا، خلاصہ لے لینا (یعنی بےکار مطالب اور بےکار مضامین کو چھوڑ دینا)-

اِنَّهٗ قَعَدَ لِتَلْخِیْصِ مَا الْتَبَسَ عَلٰی غَیْرِهٖ - حضرت علیؓ بیٹھے ان باتوں کی شرح کرنے کے لئے جو دوسروں پر مشتبہ ہو گئی تھیں-

تَلْخِیْصٌ - خلاصہ کرنا، اختصار کرنا-

لَخْفٌ - داغ کو کشادہ کرنا-

لَخْفَةٌ - پتلا سفید پتھر-

فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ - (زید بن ثابت کہتے ہیں) میں نے قرآن کی تلاش شروع کی جو (متفرق طور سے) کاغذ کے پرچوں اور کھجور کی ڈالیوں اور سفید پتھر کے ٹکڑوں یا ٹھیکروں پر لکھا ہوا تھا-

فَاَخَذْتُ لِخَافَةً مِّنْ حَجَرٍ فَذَبَحْتُهَا بِهَا - میں نے ایک سفید دھاردار پتھر لیا اس سے اس کو ذبح کر دیا-

لَخِیْفٌ - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا بھی نام تھا (امام بخاریؒ نے ایسا ہی روایت کیا ہے- اور مشہور "لحیف" ہے حائے حطی سے- بعض نے "لجیف" جیم سے روایت کیا ہے)-

لَخْلَخَانِیَّةٌ - خلاف محاورہ، غیر فصیح کلام کرنا-

لَخْلَخَةٌ - ایک قسم کی خوشبو جو بےہوشی کے وقت سنگھاتے ہیں-

اَیُّ النَّاسِ اَفْصَحُ فَقَالَ رَجُلٌ قَوْمٌ اِرْتَفَعُوْا عَنْ لَخْلَخَانِیَّةِ الْعِرَاقِ - (معاویہؓ نے کہا) کون سے لوگ زیادہ فصیح ہیں ایک شخص بولا وہ لوگ جن میں عراق کی لخلخانیہ نہیں ہے یعنی کلام میں لکنت اور عجمیت (بعض نے کہا منسوب ہے لخلخان کی طرف جو ایک قبیلے یا موضع کا نام ہے)-

لَخْمٌ - کاٹنا، طمانچہ مارنا، منہ پر گوشت ہونا (جیسے لَخَامَةٌ ہے)-

مُلَاخَمَةٌ اور لِخَامٌ - طمانچہ بازی کرنا-

اَللَّخْمُ حَلَالٌ - لخم (جو ایک قسم کی مچھلی ہے اس کو قرش بھی کہتے ہیں) حلال ہے-

لَخْمٌ - ایک قبیلہ کا بھی نام ہے- جاہلیت کے زمانہ میں یمن کے بادشاہ اسی قبیلے کے تھے-

لَخَنٌ - بدبودار ہونا، سڑ جانا، بری بات کہنا-

لَخَنٌ - وہ سفیدی جو ختنے سے پہلے بچہ کے حشفہ پر ہوتی

ہے۔

یَابْنَ اللَّخْنَاءِ۔ اے اس عورت کے بیٹے جس کا ختنہ نہیں ہوا یا جس کی شرمگاہ بدبو دار ہے (عرب لوگ کہتے ہیں لَخِنَ السِّقَاءُ مشک بدبودار ہوگئی)۔

لَخْیٌ۔ اپنا مال دے دینا، دوا ناک یا حلق میں ڈالنا۔

لَخِی۔ بیہودہ بہت باتیں کرنا۔

بابُ اللام مع الدّال

لَدْحٌ۔ ہاتھ سے مارنا، طمانچہ لگانا۔

لَدٌّ۔ دشمنی کرنا، جھگڑا کرنا۔

لَدُوْدٌ۔ بڑا جھگڑالو (جیسے اَلَدُّ ہے) اور وہ دوا جو منہ کے اندر ایک جانب میں ڈالی جائے۔

تَلْدِیْدٌ۔ حیران کرنا، بھگانا۔

مُلَادَّةٌ۔ دھکیلنا۔

اِلْدَادٌ بمعنی لَدٌّ ہے۔

تَلَدُّدٌ۔ دائیں بائیں التفات کرنا، ٹھہر جانا۔

اِلْتِدَادٌ۔ لدود نگل جانا۔

لَدِیْدَان۔ گردن یا وادی کے جانب۔

اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔ اللہ تعالیٰ کو سب لوگوں میں وہ شخص زیادہ ناپسند ہے جو سخت جھگڑالو ہو (ہر شخص سے ذرا ذرا سی بات پر تکرار اور لڑائی کرتا پھرے)۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا لَقِیْتُ بَعْدَكَ مِنَ الْاَوَدِ وَاللَّدَدِ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا۔ تو عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کے بعد میں نے کیسی کجی اور خصومت اٹھائی (آپ کی امت نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ صراط مستقیم کو چھوڑ کر کجروی اور بدروشی اختیار کی مجھ سے جنگ پر مستعد ہوئے میری ایذا اور قتل کے درپے ہیں)۔

فَاَنَا مِنْهُمْ بَیْنَ اَلْسُنٍ لِدَادٍ وَّ قُلُوْبٍ شِدَادٍ۔ (حضرت عثمانؓ نے کہا) میں تو ان لوگوں سے جھگڑالو زبانیں اور سخت دل دیکھ رہا ہوں۔

خَیْرُ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ۔ بہتر دواؤں میں وہ دوا ہے جو منہ میں ایک طرف ڈالی جاتی ہے۔

اِنَّهُ لُدَّ فِیْ مَرَضِهٖ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَایَبْقٰی فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ۔ لوگوں نے بیماری میں آنحضرتؐ کے منہ میں دوا ڈالی جب آپ کو ہوش آیا تو (آپ غصے ہوئے کہ بلا اجازت منہ میں دوا کیوں ڈالی اور سزا یہ تجویز فرمائی) کہ گھر میں جتنے لوگ ہیں ان سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے کوئی باقی نہ بچے (یہاں تک کہ ام المومنین میمونہؓ روزہ دار تھیں مگر ان کا بھی روزہ توڑا گیا اور منہ میں دوا ڈالی گئی)۔

فَتَلَدَّدْتُ تَلَدُّدَ الْمُضْطَرِّ۔ بے قرار شخص کی طرح دائیں بائیں دیکھنے لگے (یہ لَدِیْدَیِ الْعُنُقِ سے ماخوذ ہے یعنی گردن کے دونوں صفحے)۔

فَیَقْتُلُهُ الْمَسِیْحُ بِبَابِ لُدٍّ۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد پر قتل کریں گے (باب لد ایک جگہ ہے شام یا فلسطین میں)۔

فَاَمَرَ فَلُدَّ بِالصَّبِرِ۔ حکم کیا تو ایلوے کا لدود دیا گیا۔

لَدْسٌ۔ چاٹنا، ہاتھ سے مارنا یا پتھر سے۔

تَلْدِیْسٌ۔ نعل لگانا۔

لَدْغٌ۔ ڈنک مارنا (جیسے لَسْعٌ ہے۔ بعض نے کہا سانپ کے کاٹنے کو لَسْعٌ کہتے ہیں اور بچھو کے کاٹنے کو لَدْغٌ اور ہر ایک لفظ دوسرے میں مستعمل ہوتا ہے)۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔ یا اللہ تیری پناہ بچھو یا سانپ کے کاٹنے کی موت سے (یہ آپ نے امت کی تعلیم کے لئے فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ ایسی موت سے آپ کو بچانے والا تھا)۔

لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ۔ مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں لگتا (اس کو جب ایک بار کوئی دھوکا دیتا ہے تو دوبارہ اس کے فریب میں نہیں آتا ہوشیار رہتا ہے یا جب کسی امر سے اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوبارہ اس کا مرتکب نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو دوبارہ دھوکا نہ کھانا چاہئے اور دشمن کے فریب میں نہ آنا چاہئے بلکہ اس کے

فریب اور دغا کا اس سے بدلہ لینا چاہئے)-

اَمَا اِنِّی لَمْ اَکُنْ فِیْ صَلٰوۃٍ وَلٰکِنِّیْ لُدِغْتُ- میں نماز نہیں پڑھ رہا تھا لیکن مجھ کو بچھو نے کاٹا-

لَدَغَتْهُ الْعَقْرَبُ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَهٗ- بچھو نے آنحضرت کو نماز پڑھتے میں کاٹا آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا خدا بچھو پر لعنت کرے نہ وہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو-

لَدْمٌ- طمانچہ مارنا (بعض کہتے ہیں اگر ہتھیلی پھیلا کر طمانچہ رخسار پر لگائے تو لَطْمٌ ہے اور اگر ہتھیلی بند کر کے لگائے تو لَکْمٌ ہے اگر دونوں ہاتھوں سے لگائے تو وہ لَدْمٌ ہے) پیوند لگانا درست کرنا-

تَلْدِیْمٌ- پیوند لگانا-

اِلْدَامٌ- ہمیشہ رہنا-

تَلَدُّمٌ- پرانا ہونا- پیوند کے قابل ہو جانا-

اِلْتِدَامٌ- بے قرار ہونا-

لَدَّامٌ- پیوند لگانے والا-

اِنَّ اَبَا الْھَیْثَمِ بْنَ التَّیِّھَانِ قَالَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ حِبَالًا وَّنَحْنُ قَاطِعُوْھَا فَنَخْشٰی اِنِ اللّٰهُ اَعَزَّكَ وَ اَظْفَرَكَ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی قَوْمِكَ فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَلِ اللَّدَمَ اللَّدَمَ وَالْھَدَمَ الْھَدَمَ- ابوالہیثم بن تیہان نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں اور دوسرے قبیلوں میں عہد اور پیمان کے رشتے ہیں اور دوستی اور محبت کے معاہدے، ہم جب آپ کے ساتھ مل کر ان سے لڑیں گے تو ان عہدوں کو توڑنا اور دوستی کے رشتہ کو کاٹنا ہوگا- پھر ہم کو یہ ڈر ہے کہ اگر اللہ تعالٰے نے آپ کو غالب کیا اور فتح مند- تو آپ (ہم کو چھوڑ کر) اپنی قوم قریش کے پاس لوٹ جائیں گے (اور ہم بے یار و مددگار رہ جائیں گے- سارے قبیلے ہمارے دشمن) یہ سن کر آنحضرتؐ نے تبسم فرمایا اور کہنے لگے نہیں تمہاری عورتوں کی عزت اور آبرو اور رونا پیٹنا ہماری عورتوں کی عزت اور آبرو اور ماتم کے ساتھ ہے اور تمہاری اور ہماری قبریں ایک ہی جگہ ہوں گی (یعنی مرنے تک تمہارا ساتھ چھوڑنے والا نہیں، زندگی بھر بھی تم ہی میں رہوں گا اور مرنے کے بعد بھی تمہارے ہی قبرستان میں گڑوں گا (ایک روایت میں بَلِ الدَّمَ الدَّمَ یعنی تمہارا خون ہمارے خون کے ساتھ ہے جو کوئی تمہارا خون کرنا چاہے تو گویا ہمارا خون کرنا چاہا- دَمِیْ دَمُكَ وَھَدْمِیْ ھَدْمُكَ میرا خون تمہارا خون ہے اور میری قبر تمہاری قبر ہے)-

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ حِجْرِیْ ثُمَّ وَضَعْتُ رَاْسَهٗ عَلٰی وِسَادَةٍ وَقُمْتُ اَلْتَدِمُ مَعَ النِّسَاءِ وَ اَضْرِبُ وَجْھِیْ- (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) آنحضرت کی روح میری گود میں قبض ہوئی پھر میں نے آپ کا سر ایک تکیہ پر رکھ دیا اور دوسری بیویوں کے ساتھ لگی ماتم کرنے، منہ پیٹنے-

فَخَرَجْتُ اَسْعٰی اِلَیْھَا یَعْنِیْ اُمَّهٗ فَاَدْرَكْتُھَا قَبْلَ اَنْ تَنْتَھِیَ اِلَی الْقَتْلٰی فَلَدَمَتْ فِیْ صَدْرِیْ وَ كَانَتِ امْرَاَةً جَلْدَةً- (حضرت زبیرؓ کہتے ہیں) میں جنگ احد کے بعد اپنی ماں کے پیچھے دوڑا اور اس سے پہلے کہ وہ شہیدوں تک پہنچیں میں نے ان کو پالیا لیکن انھوں نے میرے سینے پر ایک تھپڑ لگایا وہ زبردست اور بہادر عورت تھیں (یعنی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب، آپ ایسی شجیع اور بہادر عورت تھیں کہ جنگ خندق میں ایک یہودی زنانہ میں گھسنا چاہتا تھا- حسان بن ثابت کو اس سے لڑنے کا حوصلہ نہیں ہوا، آخر حضرت صفیہؓ نے خنجر لے کر اس کا مقابلہ کیا اور اس کو جہنم رسید کیا)-

وَاللّٰهِ لَا اَكُوْنُ مِثْلَ الضَّبُعِ تَسْمَعُ اللَّدْمَ فَتَخْرُجُ حَتّٰی تُصْطَادَ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) خدا کی قسم میں بجو کی طرح نہیں بنوں گا وہ اپنے سوراخ پر پتھر مارنے کی آواز سن کر باہر نکل آتا ہے (سمجھتا ہے کوئی جانور آیا اس کا شکار کروں گا- پھر باہر نکل کر خود شکار ہو جاتا ہے- مطلب یہ ہے کہ میں بجو کی طرح دھوکا نہیں کھاؤں گا دشمن کے فریب میں نہیں آؤں گا)-

جَاءَتْ اُمُّ مِلْدَمٍ تَسْتَاْذِنُ- بخار آیا مجھ سے اذن چاہتا تھا (عرب لوگ تپ کو ام ملدم کہتے ہیں)-

اَلْدَمَتْ عَلَیْهِ الْحُمّٰی- اس کو برابر بخار چڑھتا رہا (اترتا نہیں- بعض نے ام ملذم ذال معجمہ سے روایت کیا ہے)-

لَدْنٌ- نرم، ملائم-

لَدَانَةٌ اور لُدُوْنَةٌ-نرم ہونا-

تَلْدِيْنٌ-نرم کرنا (جیسے تَلْيِيْنٌ ہے) اور تر کرنا-

تَلَدُّنٌ-ٹھہرنا-

لَدُنْ-ظرف زمان اور مکان (بہ معنی عِنْدَ ہے مگر لَدُنْ میں حضور شرط ہے)-

لَدٰی بھی بہ معنی لَدُنْ ہے-

اِنَّ رَجُلًا رَكِبَ نَاضِحًا لَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ-ایک شخص پانی لانے والے یا موٹھ چلانے والے اونٹ پر سوار ہوا' اس کو اٹھایا تو وہ جم کر رہ گیا (اپنی جگہ سے نہ ہلا)-

فَاَرْسَلَ اِلَيَّ نَاقَةً مُحَزَّمَةً فَتَلَدَّنَتْ عَلَيَّ فَلَعَنْتُهَا-انھوں نے ایک اونٹنی کمر کسی ہوئی مجھ کو بھیجی وہ اڑ گئی تب میں نے اس پر لعنت کی-

عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِّنْ لَّدُنْ ثَدْيَيْهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا-ان دونوں پر دو جبے ہیں لوہے کے جو چھاتی سے کر ہنسلی تک ہیں-

لِدَةٌ- ہمعصر' ہجولی (اصل میں وِلْدَةٌ تھا تو اس باب میں صرف مناسبت لفظی کی وجہ سے بیان کیا)-

اَنَا لِدَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-میں آنحضرتؐ کا ہم عمر ہوں (اس کی جمع لِدَاتٌ ہے)-

وَفِيْهِمِ الطَّيِّبُ الطَّاهِرُ لِدَاتُهُ-اس کے ہم عمر طیب اور طاہر ان میں ہیں-

بابُ اللام مع الذّال

لَذَّ- لذیذ' مزے دار' خوش ذائقہ-

لَذَاذٌ اور لَذَاذَةٌ-خوش گوار خوش ذائقہ ہونا-

تَلَذُّذٌ-مزہ اٹھانا' مزے دار پانا (جیسے اِسْتِلْذَاذٌ ہے)-

اِذَا رَكِبَ اَحَدُكُمُ الدَّابَّةَ فَلْيَحْمِلْهَا عَلٰى مَلَاذِهَا-جو شخص تم میں سے کسی جانور پر سوار ہو تو اس کو ایسے مقاموں پر سے لے جائے جہاں وہ مزے اٹھا سکے (یعنی دانہ' چارہ' پانی وغیرہ وہاں خوب ملتا ہو جانور کھا پی کر خوش رہے خوب مزے اڑائے)-

كَانَ يُرَقِّصُ عَبْدَاللّٰهِ وَيَقُوْلُ: اَبْيَضُ مِنْ اٰلِ اَبِيْ عَتِيْقٍ: مُّبَارَكٌ مِنْ وَّلَدِ الصِّدِّيْقِ: اَلَذُّهُ كَمَا اَلَذُّ رِيْقِيْ-حضرت زبیرؓ عبداللہ بن زبیرؓ کو نچاتے تھے اور یہ کہتے تھے سفید رنگ ہے ابوعتیق کی آل میں سے برکت والا ہے- ابوبکر صدیق کی اولاد میں سے مجھ کو یہ ایسا بامزہ معلوم ہوتا ہے جیسا اپنا تھوک لعاب (عتیق حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب تھا- ابوعتیق ان کے والد ابوقحافہ)-

لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ لُذَّ لَذًّا-تم پر عذاب خوب لنڈھایا جاتا- پھر ایک عذاب کے بعد ہی دوسرا عذاب آتا-

لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ- تیرے روئے مبارک کی طرف دیکھنے کی لذت (جو آخرت میں مومنین کو حاصل ہوگی)-

قَدْ مَضٰى لَذْوَاهَا-اس کا بامزہ حصہ گزر چکا- (اصل میں لَذَّاهَا ایک ذال کو یا سے بدلا پھر یا کو واؤ سے یعنی زمانہ کا عمدہ حصہ گزر چکا-وَبَقِيَ بَلْوَاهَا اس کا خراب حصہ رہ گیا-عمدہ حصہ سے آنحضرتؐ کی حیات کا زمانہ مراد ہے-یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)-

لَذْعٌ- تکلیف دینا' جلا دینا سخت کلامی سے' رنج دینا' داغ دینا' جلد سمجھ جانا (اسی سے ہے لَوْذَعِيٌّ بمعنی زود فہم' ذہین' دانش مند)-

تَلَذُّعٌ- دائیں بائیں متوجہ ہونا' جلدی چلنا' خوبی کے ساتھ-

اِلْتِذَاعٌ-جل جانا درد سے-

لَوَاذِعٌ-سخت کلامیاں-

مَذَّاعٌ لَذَّاعٌ-وعدہ خلاف-

خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهٖ كَذَا وَ كَذَا اَوْ لَذْعَةٌ بِنَارٍ-تمہارے اچھے علاج فلاں فلاں ہیں' یا آگ سے ایک چرکہ دینا (یہ کَیٌّ سے کم ہے جو بہ معنی داغ دینے اور خوب جلا ڈالنے کے ہے)-

بَسْطُ اَجْنِحَتِهِنَّ وَ تَلَذُّعُهُنَّ- (مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر میں اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ

وَيَقْبِضْنَ کہا یہ مراد ہے کہ) پرندے اپنے پنکھ پھیلاتے ہیں۔ پھر پنکھوں کو ہلاتے ہوئے اڑتے ہیں۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ لَوَاذِعِهٖ۔ اس کی سخت گوئیوں سے اللہ کی پناہ۔

بابُ اللام مع الزّاء

لَزْبٌ۔ کاٹ کھانا' چپک جانا' قحط پڑنا۔

لَزْبٌ۔ چپک جانا' سخت ہو جانا۔

لُزُوْبٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا۔

ضَرْبَةُ لَازِبٍ۔ واجب اور ضروری۔

لَزِبٌ۔ قلیل' اندک۔

فِيْ عَامِ اَزْبَةٍ اَوْ لَزْبَةٍ۔ قحط اور تنگی کے سال میں۔

هٰذَا الْاَمْرُ ضَرْبَةُ لَازِبٍ۔ یہ تو ہونا ضروری ہے۔

وَلَاطَهَا بِالْبَلَّةِ حَتّٰى لَزَبَتْ۔ اس میں پانی کی تری دی یہاں تک کہ چپکنے لگی (لیس دار ہوگئی)۔

لَزَجٌ یالُزُوْجٌ۔ لیس دار ہونا۔

لَزِجٌ۔ لیس دار۔

لُزُوْجَةٌ۔ چپک جانا' لعاب دار ہونا۔

فَاِذَا لُزُوْجَةُ الْمَاءِ۔ پانی کی تری اور رطوبت۔

لَزٌّ یالَزَزٌ یالِزَازٌ۔ باندھ دینا' ملا دینا' جوڑ دینا' جمع ہونا' مارنا۔

مُلَزَّزٌ۔ سخت جوڑ بند والا آدمی۔

تَلْزِيْزٌ۔ ملزز بنانا۔

مُلَازَّةٌ اور لِزَازٌ۔ مل جانا' خصومت کئے جانا۔

اِلْزَازٌ۔ ملانا' باندھنا' جوڑنا۔

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللِّزَازُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا اس کو لزاز کہتے تھے (کیونکہ اس کے جوڑ بند سب ٹھوس اور اعضاء گٹھے ہوئے تھے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہ بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جاتا وہاں سے لگ جاتا گویا چپک جاتا)۔

لَزَّهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ۔ اپنے سینے سے لگا لیا۔

لَزَقٌ۔ پیاس سے چپک جانا۔

لُزُوْقٌ بمعنی لُصُوْقٌ یعنی مل جانا۔

تَلْزِيْقٌ۔ کسی کام کو بغیر مضبوطی اور استواری کے کرنا۔

مُلَازَقَةٌ اور لِزَاقٌ مل جانا (جیسے اِلْتِزَاقٌ ہے)۔

لَزِيْقٌ۔ ملا ہوا۔

فَيَلْزَقُ لَحْمُهٗ بِوَبَرِهٖ۔ اس کا گوشت اس کے بالوں سے ملا دے (بالکل دبلی ہو جائے اپنے بچہ کے غم میں یہ جاہلیت والوں کی عادت تھی۔ بچہ پیدا ہوتے ہی اس کو ذبح کرتے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ایسے چھوٹے بچہ میں نہ تو گوشت سیر ہونے کے لائق نکلتا ہے نہ اس کی ماں کو تسلی ہوتی ہے بلکہ بچہ کے رنج و غم میں اس کا دودھ سوکھ جاتا ہے ایسا کرنا گویا اپنا برتن خود الٹ دینا ہے)۔

خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ۔ آنحضرتؐ نے ایک ستون سے لگ کر خطبہ سنایا۔

فَلَزِقَتْ قَدَمَاهُ۔ آپ کے پاؤں زمین سے چمٹ گئے۔

فَيَلْتَزِقُهٗ۔ اس کو چمٹا لے' گلے سے لگا لے۔

مُلَزَّقٌ۔ بودا' ناپائیدار۔

لَزِمٌ یالُزُوْمٌ یالِزَامٌ یالِزَامَةٌ یالُزْمَانٌ۔ ہمیشہ رہنا' قائم رہنا' واجب ہونا' لپٹے رہنا' پیدا ہونا' حاصل ہونا۔

لَزَمٌ۔ جدا کرنا۔

مُلَازَمَةٌ اور لِزَامٌ بمعنی لُزُوْمٌ ہے۔

اِلْزَامٌ۔ ثابت کرنا' ہمیشہ کرنا' واجب کرنا' لاچار کرنا۔

اِلْتِزَامٌ۔ قبول کر لینا۔ گلے سے لگانا۔

مُلْتَزَمٌ۔ کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور پشت کعبہ کے درمیان ہے اس کو ملتزم اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اس سے چمٹتے ہیں۔ معانقہ کرتے ہیں۔

لِزَامٌ۔ قیامت کی نشانیوں میں مذکور ہے۔ بعض نے کہا مراد اس سے جنگ بدر کا دن ہے قرآن میں بھی۔ فَكَانَ لِزَامًا سے جنگ بدر مراد ہے یا قحط۔

مَلَازِمُ جمع ہے مِلْزَمَةٌ کی بمعنی شکنجہ۔

بِمَصِّ الْمَلَازِمِ۔ پچھنے لگانے والے کا شیشہ۔

خَرَجَ اِلٰى دُبُرِ الْكَعْبَةِ اِلَى الْمُلْتَزَمِ فَالْتَزَمَ الْبَيْتَ۔

آنحضرتؐ کعبہ کی پشت کی طرف گئے اور خانۂ کعبہ کو گلے سے لگایا (اس سے چمٹ گئے)۔

اَیَلْتَزِمُ الرَّجُلُ اَخَاہُ - کیا اپنے بھائی کو گلے سے لگائے فرمایا ہاں (یعنی جب سفر سے لوٹ کر آئے' مگر عیدین کے معانقہ کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ملی)۔

بابُ اللام مع السین

لَسْبٌ - ڈنک مارنا' ڈسنا' کاٹ کھانا' مارنا۔

لَسَبٌ - مل جانا' چاٹنا۔

اِلْسَابٌ - کاٹنے کے لئے چھوڑنا۔

مَاتَرَكَ لَسُوْبًا - کچھ نہیں چھوڑا۔

اَنْشَأْتَ بِهٖ لَسْبًا - وہاں کاٹنا شروع کریں گے (یعنی دوزخ کے سانپ)۔

لَسْعٌ - سانپ یا بچھو کا کاٹنا' چل دینا۔

اِلْسَاعٌ - کاٹنے کے لئے چھوڑنا۔

لُسَعَةٌ - جو شخص بدزبانی سے لوگوں کو کاٹے۔

مُلَسِّعَه - مقیم جو اپنی جگہ سے نہ جائے۔

لَایُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ - مومن کو ایک ہی سوراخ سے دوبار ڈنک نہیں لگتا (یا مومن کو لازم نہیں کہ ایک ہی سوراخ سے دوبار ڈنک کھائے بلکہ پہلی بار کے بعد ہمیشہ ہوشیار اور بیدار رہنا چاہئے - ایک روایت میں لَایُلْدَغُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَسْمٌ - چکھنا۔

لَسَمٌ - گویائی سے عاجز ہو کر خاموش رہنا۔

لُسُوْمٌ - لازم ہونا' طلب کرنا۔

اِلْسَامٌ - چکھنا۔

اِسْتِلْسَامٌ - طلب کرنا۔

لَسْنٌ - زبان سے برا کہنا' زبان آوری میں غالب آنا' زبان چوسنا' ڈنک مارنا۔

لَسَنٌ - بہت فصیح اور بلیغ ہونا۔

تَلْسِیْنٌ - زبان کی طرح کسی چیز کو بنانا۔

مُلَاسَنَةٌ - زبان آوری میں غالب آنا۔

اِلْسَانٌ - پہنچا دینا۔

لِسَانٌ - زبان (اس کی جمع اَلْسُنٌ اور لُسُنٌ اور لِسَانَاتٌ اور اَلْسِنَةٌ ہے)۔

اَلْسَنُ - فصیح اور بلیغ۔

لِصَاحِبِ الْحَقِّ الْیَدُ وَاللِّسَانُ - جس کا کوئی حق ہے اس کا ہاتھ اور زبان دونوں چلانا درست ہے (ہاتھ سے اپنے مدیوں کو پکڑ سکتا ہے' زبان سے تقاضا کر سکتا ہے)۔

اِنْ دَخَلْتَ عَلَیْهَا لَسَنَتْكَ - اگر تو اس کے پاس جائے تو زبان درازی کرے (یعنی وہ بڑی بکی اور کلہ والی اور بیہودہ باتیں کرنے والی ہے)۔

اِنَّ نَعْلَهٗ كَانَتْ مُلَسَّنَةً - آنحضرتؐ کی نعل مبارک زبان کی شکل تھی (اوپر سے باریک اور نوک دار)۔

اَللِّسَانُ فِیْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّیْفِ - ایک فتنہ ایسا ہوگا جس میں زبان سے بات نکلنا تلوار مارنے سے سخت ہوگا (ایسا ظلم کا زمانہ آئے گا کہ حق بات کہنا تلوار کا زخم لگانے سے بھی زیادہ سخت ہوگا - حق بات کہنے والے کو مار ڈالیں گے سخت سزا دیں گے)۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِیْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ - مشرکوں سے مالی جہاد اور زبانی جہاد دونوں کرو (زبانی جہاد یہ ہے کہ ان کے بتوں اور ٹھاکروں کی مذمت کرو' ان کے دین اور طریقہ سے نفرت دلاؤ' ان کو قتل اور جزیہ سے ڈراؤ' البتہ ایسے جاہلوں کے سامنے جو اللہ تعالیٰ کی حرمت نہ کرتے ہوں ان کے معبودوں کی برائی کرنا اس وقت منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ وہ اپنی جہالت سے اللہ جل جلالہٗ کی شان میں بے ادبی کریں گے)۔

اَلْخُطَبَاءُ اللُّسْنُ - فصیح و بلیغ خطبہ (لکچر) دینے والے (یہ لَسِنٌ کی جمع ہے)۔

لِسْنٌ - لغت اور زبان۔

لِسَانُ الْقَوْمِ - قوم کا وہ شخص جو ان کی طرف سے گفتگو کرتا ہو۔

اَللِّسَانُ الْكَذُوْبُ - جھوٹی زبان۔

مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ - جو شخص صرف زبان سے مسلمان ہوا ہے لیکن اس کے دل تک ایمان نہیں پہنچا۔

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ - آدمیوں کو دوزخ میں اوندھا کون چیز ڈالے گی یہی زبان کی بات (کفر وشرک اور غیبت' چغل خوری اور جھوٹ وغیرہ)۔

فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ - آنحضرتؐ نے اپنی زبان تھامی (اور سفیان بن عبداللہ کو بتایا کہ سب سے زیادہ مجھ کو اس کا ڈر ہے کہیں تجھ کو تباہ نہ کرے)۔

فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ - ہر صبح کو آدمی کے تمام اعضاء اس کی زبان سے عاجزی کرتے ہیں (کہتے ہیں اللہ سے ڈر تو ہم کو تباہ مت کر)۔

اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ - اپنی زبان قابو میں رکھ۔

بابُ اللام مع الصّاد

لَصٌّ - چھپا کر کوئی کام کرنا' بند کرنا' چرانا۔

لَصَصٌ اور لَصَاصٌ اور لَصُوْصِيَّةٌ - چور ہونا۔

لُصٌّ - بحرکات ثلثہ در لام - چور۔

اَرْضٌ مَّلَصَّةٌ - وہ زمین جس میں چور بہت ہوں۔

لَصْفٌ - چمکنا۔

لَصَفٌ - سوکھ جانا' چپک جانا۔

لَمَّا وَفَدَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ وَ قُرَيْشٌ اِلٰى سَيْفِ بْنِ ذِيْ يَزَنٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاِذَا هُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْعَبِيْرِ يَلْصُفُ وَبِيْصُ الْمِسْكِ مِنْ مَّفْرِقِهٖ - جب عبدالمطلب اور قریش کے لوگ سیف بن ذی یزن (بادشاہ یمن) کے پاس مہمان گئے تو سیف نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی دیکھا تو اس نے عبیر بدن پر لتھیڑ لیا ہے اور مشک اس کی مانگ میں سے چمک دے رہی ہے۔

لَصْقٌ يَالُصُوْقٌ - چپک جانا۔

مُلَاصَقَةٌ - مل جانا۔

اِلْصَاقٌ - ملا دینا۔

اِلْتِصَاقٌ - مل جانا۔

لَصُوْقٌ - وہ چیتھڑا جو دوا لگا کر زخم پر رکھا جاتا ہے۔

فَكَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْقِرٰى قَالَ اُلْصِقُ بِالنَّابِ الْفَانِيَةِ وَالضَّرْعِ الصَّغِيْرِ - تو مہمانوں کی ضیافت کیسے کرتا ہے۔ وہ کہنے لگا میں تو بوڑھے فرتوت اونٹ اور چھوٹے بچہ کو کاٹتا ہوں (معمول یہ ہے کہ اونٹ کی نحر سے پہلے کونچیں تلوار سے کاٹ دیتے ہیں تاکہ حرکت نہ کر سکے پھر اس کو نحر کرتے ہیں)۔

كُنْتُ امْرَأً مُّلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ - میں قریش کے لوگوں میں باہر سے آ کر مل گیا تھا (نسب میں قرشی نہ تھا)۔

مُلْصَقٌ - وہی شخص جو کسی قبیلہ میں جا کر شریک ہو جائے لیکن ان کے خاندان کا نہ ہو۔

يَلْصَقُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ - اپنا منہ پانی سے ملا دیتے۔

لَصْوٌ - زنا کی تہمت لگانا (جیسے لَصْیٌ ہے)۔

مَنْ لَّصَا مُسْلِمًا - جو شخص کسی مسلمان پر زنا کی تہمت لگائے۔

لَاصِيٌ - زنا کی تہمت لگانے والا۔

خَصِيٌّ بَصِيٌّ لَصِيٌّ - یہ اتباع ہیں خَصِيٌّ کے۔

بابُ اللّام مع الطاء

لَطْأٌ يَالُطُوْءٌ - مل جانا' مارنا۔

لَاطِئَةٌ - ایک زخم ہے سر کا جس کو سمحاق بھی کہتے ہیں مِلْطٰى (بالقصر)۔

مِلْطَاةٌ اور مِلْطَاءٌ - وہ باریک جھلی جو سر کی ہڈی اور گوشت کے بیچ میں ہے۔

لَطِئَ لِسَانِيْ فَقَلَّ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - میری زبان سوکھ گئی یا چمٹ گئی ہل نہ سکی تو اللہ کی یاد کم کر سکی (عرب لوگ کہتے ہیں لَطِئَ بِالْاَرْضِ يَالَطَأَ بِهَا یعنی زمین سے چمٹ گیا)۔

اِذَا ذُكِرَ عَبْدُ مَنَافٍ فَالْطَهْ - جب عبد مناف کا ذکر آئے تو زمین سے لگ جاؤ (ان کے سامنے اپنی کوئی حقیقت نہ سمجھو)۔

كَاَنَّهٗ حِلْسٌ لَاطِئٌ - گویا وہ ایک کمبل ہے جو زمین سے

چپکا ہوا ہے۔

فَكَشَفَتْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَّبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ۔ حضرت عائشہؓ نے (اپنے حجرے میں) تین قبریں کھول کر دکھائیں نہ تو وہ بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے لگی ہوئی تھیں ان پر سرخ میدان کی کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔

فَالْتَاطَتْ بِهٖ يَا فَالْطَتْهُ۔ اس سے مل گئی' چپک گئی۔

تَسْجُدُ الْمَرْاَةُ لَاطِئَةً بِالْاَرْضِ۔ عورت زمین سے لگ کر سجدہ کرے (مردوں کی طرح پیٹ اور سرین وغیرہ علیحدہ نہ رکھے)۔

لَطْحٌ۔ ہتھیلی سے مارنا یا آہستہ سے پیٹھ پر مارنا۔

لَطَحَ بِفُلَانٍ۔ اس کو زمین پر دے مارا۔

فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا بِيَدِهٖ۔ ہماری رانوں پر آہستہ مارنے لگے (محبت سمجھانے کے لئے)۔

لَطْخٌ۔ ملانا' ملوث کرنا' بری تہمت لگانا' قریب کرنا۔

تَلْطِيْخٌ۔ خوب ملانا۔

لَطْخٌ۔ تھوڑا اور قلیل۔

لُطَخَةٌ۔ احمق (جیسے لِطِّيْخٌ ہے)۔

تَرَكَتْنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخَتْ۔ مجھ کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جماع کرا کرنا پاک اور گندی ہوگئی۔

رَجُلٌ لَطِخٌ۔ گندا ناپاک آدمی۔

اِنَّا لَسْنَا فِيْ تَلْطِيْخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ شَيْءٍ۔ ہم عبداللہ بن زبیرؓ کے خراب کاموں سے کچھ تعلق نہیں رکھتے یا ان کو برا کہنے سے۔

لَطَخَ ثَوْبَهٗ بِالْمِدَادِ۔ اپنے کپڑے میں سیاہی لتھیڑ لی۔

مِمَّا اَصَابَهُمْ مِنْ لَطْخِ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ۔ داہنی جانب والوں کے حصے میں سے کچھ تھوڑا جوان کو پہنچا۔

لَطَخَ الْخَلُوْقَ۔ خوشبو لتھیڑ لی۔

لَطٌّ۔ لازم کر لینا' ڈھانپنا چھپانا' بند کرنا' ملا دینا' انکار کرنا' دوڑتے وقت دم رانوں کے درمیان دبا لینا' لٹکانا۔

اِلْطَاطٌ۔ ڈھانپنا۔ انکار کرنا' زمین سے ملا دینا' قرضہ ادا نہ کرنا۔

اِلْتِطَاطٌ۔ آلودہ ہونا' چھپ جانا' چھپانا۔

اَلَطُّ۔ جس کے دانت گر گئے ہوں۔

لَا تُلْطِطُ فِي الزَّكٰوةِ۔ زکوٰۃ کو مت روک (بلکہ تحصیل دار کے طلب کرتے ہی دے۔ ایک روایت میں لَا يُلْطَطُ فِي الزَّكٰوةِ ہے یعنی زکوٰۃ دینے میں ٹال مٹول نہ کی جائے)

اَنْشَاْتَ تَلُطُّهَا۔ تو لگا اس کا حق روکنے (ایک روایت میں تَطُلُّهَا ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا باب طل میں)۔

اَخْلَفَتِ الْوَعْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ۔ وعدہ خلافی کی اور اپنی شرمگاہ دم سے ڈھانپ لی (جس وقت نر اس پر چڑھنے لگا۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے چھپ گئی جیسے اونٹنی اپنی فرج دم سے چھپا لیتی ہے نر کو دخول نہیں کرنے دیتی)۔

لَطَّ دُوْنِيَ الْحِجَابَ۔ میرے سامنے پردہ لٹکا لیا۔

تَلُطُّ حَوْضَهَا۔ اپنے حوض کو لیپتی ہوگی (اس کے سوراخ بند کرنے کو)۔

اَلْمِلْطَاةُ طَرِيْقُ بَقِيَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ هُرَّابًا مِّنَ الدَّجَّالِ۔ باقی مسلمان دجال سے بھاگتے ہوئے ساحل سمندر کا راستہ لیں گے۔

مِلْطَاط۔ اس زخم کو بھی کہتے ہیں جس کا نام مِلْطَاءٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا اور پہاڑ کے بلند کنارے کو اور مکان کے صحن کو' میم سب میں زائد ہے۔

لَطْعٌ۔ چاٹنا' پاؤں سے مارنا' میٹنا' طمانچہ لگانا۔

لُطْفٌ۔ نرمی کرنا' محبت کرنا' مہربانی کرنا' توفیق دینا' بچانا۔

لُطْفٌ اور لَطَافَةٌ۔ چھوٹی اور باریک ہونا (یہ ضد ہے ضخامت اور کثافت کی)۔

تَلْطِيْفٌ۔ لطیف کرنا۔

مُلَاطَفَةٌ۔ نیک سلوک کرنا' مہربانی کرنا۔

اِلْطَافٌ۔ اچھا کرنا۔

تَلَطُّفٌ اور تَلَاطُفٌ۔ نرمی اور مہربانی کرنا۔

اِسْتِلْطَافٌ۔ لطیف اور مہربان پانا' ملا دینا۔

لَطِيْفٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے۔ یعنی اپنے

بندوں پر نرمی کرنے والا ان کی مصلحت کے موافق روزی رزق دینے والا (یہ لَطُفَ بِهٖ سے ماخوذ ہے یعنی اس سے نرمی اور ملائمت کی لیکن لَطُفَ یَلْطُفُ کے معنی چھوٹا اور باریک ہوا)-

فَاجْتَمَعَ لَهُ الْاَحِبَّةُ الْاَ لَاطِفُ - اس کے دوست جو اس پر بہت مہربان تھے اکٹھے ہو گئے (یہ جمع ہے اَلْطَفُ کی - ایک روایت میں اَظَالِفُ ہے ظائے معجمہ سے)-

وَلَا اَرٰی مِنْهُ اللُّطْفَ الَّذِی کُنْتُ اَعْرِفُهٗ - (یہ حضرت عائشہؓ نے قصۂ افک میں کہا) میں جیسی مہربانی آنحضرتؐ کی اس واقعہ سے پہلے اپنے اوپر پاتی تھی ویسی مہربانی اس واقعہ کے بعد نہیں دیکھتی تھی (آپ باہر ہی سے پوچھ کر چلے جاتے تھے کہ اب کیسی ہے)-

وَالْطَافَةُ فِی الْقَوْلِ - بات میں نرمی یا نیک سلوک-

اَللّٰهُ لَطِیْفٌ - مجمع البحرین میں ہے کہ اللہ کو لطیف اس لئے کہا کہ وہ ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور باریک چیز کو جانتا ہے جیسے مچھر یا اس سے بھی چھوٹی چیز کو کہ وہ کہاں پیدا ہوا کہاں بڑا ہوا اس کی عقل کہاں ہے اس کا معدہ کہاں ہے کہاں سے خوراک لاتا ہے بچوں کو کھلاتا ہے کہاں مرے گا - غرض اس کے سارے حالات اس کو معلوم ہیں-

لَاجَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ قُلْتُ فَمَا ذَا قَالَ لُطْفٌ مِنْ رَّبِّكَ بَیْنَ ذٰلِكَ - نہ بندہ مجبور ہے نہ بندہ بالکل قادر ہے - میں نے عرض کیا پھر کیا فرمایا' پروردگار کی ایک باریکی ہے ان دونوں کے درمیان-

تَلَطُّفٌ اور اِلْطَافٌ - فرج میں کچھ داخل کرنا اور اونٹ کا اپنا ذکر اونٹنی کے رحم میں گھسیڑنا-

لَطْمٌ - طمانچہ مارنا' رخسار پر یا اور کسی مقام پر ہتھیلی سے مارنا-

تَلْطِیْمٌ - خوب طمانچے مارنا-

مُلَاطَمَةٌ اور لِطَامٌ - ایک دوسرے کو طمانچہ مارنا-

تَلَطُّمٌ - خاکی رنگ ہونا-

تَلَاطُمٌ اور اِلْتِطَامٌ - ایک دوسرے کو مارنا (اسی سے ہے "تلاطم امواج")-

لَطْمَةٌ - ایک طمانچہ (اس کی جمع لَطَمَاتٌ ہے)-

قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ یَا قَوْمِ اللَّطِیْمَةَ اللَّطِیْمَةَ - (جب مکہ میں خبر پہنچی کہ آنحضرتؐ قریش کا قافلہ لوٹنے والے ہیں تو) ابوجہل نے کہا میری قوم والو لطیمہ کو بچاؤ لطیمہ کو (لطیمہ اونٹوں کا وہ قافلہ جو پارچہ اور عطر لے کر آتا ہے اور میرہ وہ قافلہ جو غلہ لے کر آتا ہے)-

لَطَائِمُ الْمِسْكِ - مشک کے ڈبے اور ظروف-

یُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ - عورتیں اوڑھنیوں سے ان کی گرد جھاڑتی ہیں (ایک روایت میں تُطَلِّمُهُنَّ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اُقَبِّلُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ عِفَّ صَوْمَكَ اِنَّ بَدْوَ الْقِتَالِ اَللِّطَامُ - ایک شخص نے کہا میں روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لوں؟ فرمایا اپنا روزہ بچا جنگ کی ابتدا طمانچہ سے ہوتی ہے (پھر بڑھ جاتی ہے ہتھیار چلنے لگتے ہیں اسی طرح جماع کی ابتدا بوسہ سے ہوتی ہے)-

اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً - (وہ فتنہ کسی کو باقی نہ چھوڑے گا) زیادہ نہیں تو ایک طمانچہ ہی مار دے گا-

لَطِیْمٌ - جس کے ماں باپ دونوں مر گئے ہوں (یَتِیْمٌ جس کا باپ مر گیا ہو)-

لَطَمَ الْخَادِمَ فَاَمَرَ بِعِتْقِهٖ - (ایک شخص نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا تو آنحضرتؐ نے اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کو آزاد کرے (یہ حکم اخلاقاً اور استحباباً تھا نہ وجوباً)-

لِطِیٌّ - (یہ قلب ہے لِیَطٌ کا جو جمع ہے لِیْطَةٌ کی لِیْطَةٌ کہتے ہیں جو ڈھیلا زمین پر سے چھیل کر نکال لیں)-

اِنَّهٗ بَالَ فَمَسَحَ ذَكَرَهٗ بِلِطِیٍّ ثُمَّ تَوَضَّأَ - آنحضرتؐ نے پیشاب کیا پھر اپنے ذکر کو مٹی کے ایک ڈھیلے سے پونچھا - پھر وضو کیا (اس حدیث سے پیشاب کے بعد بھی ڈھیلا لینا ثابت ہوتا ہے - مگر اکثر لوگوں کو یہ حدیث نہیں ملی - البتہ حضرت عمرؓ کا ایک اثر ملا ہے کہ انھوں نے پیشاب کیا پھر ذکر کو ایک دیوار پر پھیرا بہر حال آنحضرتؐ کا اکثر دستور یہ تھا کہ پیشاب کے بعد صرف پانی سے ذکر کو دھو لیتے اور یہ روایت شاذ ہے)-

بابُ اللام مع الظاء

لَظٌّ - ہانک دینا' مداومت کرنا' الحاح کرنا-
مُلَاظَّةٌ - الحاح کرنا-
اِلْظَاظٌ - ہمیشہ رہنا' اقامت کرنا' لازم کرلینا' جدا نہ ہونا-
اَلِظُّوْ بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ - دعا میں یا ذالجلال و الاکرام کہنا لازم کرلو' اکثر یہ کلمہ کہا کرو- (عرب لوگ کہتے ہیں اَلَظَّ بِالشَّيْءِ اِلْظَاظًا جب کسی چیز پر کوئی مداومت کرے)-
فَلَمَّا رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ - جب آنحضرتؐ نے اس کو دیکھا تو اصرار اور زور کے ساتھ سوال کرنے لگے اور اس پر رجم لازم کردیا-
لَظْيٌ - مشتعل ہونا' سلگ جانا-
تَلْظِيَةٌ - سلگانا-
تَلَظِّيْ - سلگنا (جیسے اِلْتِظَاءٌ ہے) غصہ ہونا-
لَظٰی - آگ اور دوزخ کا ایک طبقہ ہے یا آگ کا شعلہ-
اَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ تَتَلَظَّى الْمَنِيَّةُ فِيْ رِمَاحِهِمْ - یہ قبیلہ بنی حارث بن کعب کا تو لوہے کا ایک کانٹا ہے جنگ آزمودہ' ان کے برچھوں میں موت سلگ رہی ہے-

بابُ اللام مع العين

لَعْبٌ - منہ سے لعاب بہنا-
لَعِبٌ اور لِعْبٌ اور لَعْبٌ اور تَلْعَابٌ - کھیلنا' بے فائدہ کام کرنا' کھلونا بنانا' اہانت کرنا-
تَلْعِيْبٌ اور اِلْعَابٌ اور تَلَعُّبٌ اور تَلَاعُبٌ بمعنی لَعِبٌ ہے-
مُلَاعَبَةٌ - کھیلنا-
اِسْتِلْعَابٌ - کھجور کاٹ لینے کے بعد پھر اور کچھ کچی کھجور اُگ آنا-
لُعْبَةٌ - کھلونا' مسخرہ' احمق-
لُعَبَةٌ - بڑا کھلاڑی-

مَالَكَ وَ لِلْعَذَارٰى وَ لِعَابِهَا يَالُعَابِهَا - کنواری عورتوں اور ان کے کھیل کود (یا لعاب دہن) سے تجھ کو کیا سروکار-
هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ - تو نے ایک کنواری چھوکری کیوں نہ کی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی یا تو اس کا لعاب چوستا وہ تیرا لعاب چوستی-
لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا - کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کی چیز ہنسی کے طور پر نہ لے پھر سچ مچ اس کو رکھ لے (پہلے نیت چوری کی نہ ہو صرف دل لگی منظور ہو پھر نیت بدل جائے اس کو رکھ چھوڑے بعض نے کہا پہلے تو ہنسی اور دل لگی کے طور پر لے پھر واقعی طور سے نہ دے کر اس کو غصے اور تکلیف میں مبتلا کرے)-
زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّيْ تِلْعَابَةٌ - نابغہ کا بیٹا (جو ایک فاحشہ عورت تھی مراد عمرو بن عاص ہیں) یہ سمجھا کہ میں صرف کھیل کود والا آدمی ہوں (مجھ کو خلافت اور حکومت چلانا نہیں آتا)-
اِنَّ عَلِيًّا كَانَ تِلْعَابَةً - حضرت علیؓ کے مزاج میں مزاح بہت تھا (جو دلیل ہے خوش طبعی اور صحت مزاج کی- مراد وہی مزاح ہے جو لطافت کے ساتھ ہو' اس میں جھوٹ اور غیبت نہ ہو بلکہ یاروں کی تفریح اور تسکین کے لیے کیا جائے)-
صَادَفْنَا الْبَحْرَيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا - ہم سمندر میں اس کے جوش کے وقت سوار ہوئے تو ایک مہینہ تک موج ہم سے کھیلی کی (ہماری کشتی کو ادھر ادھر لئے پھری' منزل مقصود تک نہ پہنچی)-
اِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ - شیطان آدمیوں کے پاخانوں سے کھیلتا ہے (کیونکہ وہ نجس مقام ہوتے ہیں وہاں ذکر الٰہی نہیں ہوتا اور شیطان ایسے مقاموں کو پسند کرتا ہے تو آدمیوں کو وہاں ستاتا ہے- کبھی ان کا ستر کھول دیتا ہے کبھی کپڑے وغیرہ پیشاب اڑا کر نجس کر دیتا ہے)-
اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ بِالْعَبِهِمْ - میں حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی (وہ ہتھیاروں کی کسرت دکھا رہے تھے- (یہ حضرت عائشہ نے فرمایا)-
فِيْمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ اِنْ دَخَلَ - اگر کوئی کسی لڑکے

سے لواطت کرے اور دخول کردے تو اس کو اس کی ماں سے نکاح کرنا ناجائز ہوگا (یہ قول شاذ ہے دوسرے تمام مجتہدوں کا اس پر اتفاق ہے کہ لواطت سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی)-

عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْا بِهَا - (سونا پہننا مردوں کو حرام ہے) لیکن چاندی سے تم کھیلو (چاندی مردوں کو پہننا سامان یا ہتھیاروں میں لگانا درست ہے اس میں مقدار کی کوئی قید نہیں- اہل حدیث کا یہی قول ہے- البتہ چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ناجائز ہے)-

طَلَّقَ ثَلٰثًا فَقَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ - تینوں طلاق ایک بارگی دے دیں (انت طالق ثلثا کہہ دیا یا اَنْتَ طَالِقٌ تین بار کہا) تو انھوں نے کہا اللہ کی کتاب سے کھیل کیا جاتا ہے (اللہ کی کتاب تو یہ کہتی ہے کہ تین طلاق علیحدہ علیحدہ طہر میں بہ تفریق دی جائیں اور ایک ہی بار تینوں طلاق دے دینا بدعت اور گمراہی ہے)-

وَلُعَبُهَا مَعَهَا - حضرت عائشہؓ کی گڑیاں ان کے ساتھ آئی تھیں (معلوم ہوا کہ لڑکیوں کو گڑیوں سے کھیلنا درست ہے کیونکہ وہ صرف کپڑے سے سی جاتی ہیں ان میں پوری تصویر نہیں ہوتی)-

اَللُّعْبَةُ بِالْعِهْنِ - روئی کے کھلونے-

تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ - گڑیوں سے کھیلتیں-

يَلْعَبَانِ بِرُمَّانَتَيْنِ - دو اناروں سے کھیل رہے تھے-

كُلُّ شَيْءٍ يَجُرُّ فَلُعَابُهٗ حَلَالٌ - جو جانور جگالی کرتا ہے اس کا لعاب پاک ہے-

نِسَاءُ كُمْ بِمَنْزِلَةِ اللُّعَبِ - تمہاری عورتیں گویا کھلونے ہیں-

لَعْثَمَةٌ - دیر کرنا توقف کرنا-

فَاِنَّهٗ لَمْ يَتَلَعْثَمْ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام لانے میں دیر نہیں کی- آنحضرتؐ کی دعوت کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئے-

فَلَيْسَ فِيْهِ لَعْثَمَةٌ - ان کے مناقب بیان کرنے میں کچھ دیر نہیں ہے-

لَعْسٌ - کاٹنا' سیاہ ہونا-

لَعُوْسٌ - کھاؤ' حریص-

اِنَّهٗ رَاٰى فِتْيَةً لُعْسًا فَسَاَلَ عَنْهُمْ - حضرت زبیرؓ نے چند جوانوں کو دیکھا جن کے ہونٹوں پر سیاہی تھی پوچھا یہ کون لوگ ہیں (ازہری نے کہا ہونٹوں کی سیاہی مراد نہیں ہے بلکہ رنگ کی سیاہی- عرب لوگ کہتے ہیں جَارِيَةٌ لَعْسَاءُ یعنی وہ چھوکری جس کے رنگ میں کچھ سیاہی ہو سرخی کے ساتھ البتہ لَعْسَاءُ الشَّفَةِ اس چھوکری کو کہیں گے جس کے ہونٹ سیاہ ہوں)-

لَعْطٌ - گردن پر داغ دینا' جلدی کرنا' چرنے لگنا-

اِنَّهٗ عَادَ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُوْرٍ وَ اَخَذَتْهُ الذُّبْحَةُ فَاَمَرَ مَنْ لَعَطَهٗ بِالنَّارِ - آنحضرتؐ براء بن معرور کی عیادت کو تشریف لے گئے ان کو خناق ہوگیا تھا (گلے میں ورم اور زخم) آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغیں-

شَاةٌ لَعْطَاءُ - وہ بکری جس کی گردن کی ایک جانب سیاہ ہو- اور لِعَاط یا عِلَاط گردن کا داغ-

لَعَّةٌ - پاک دامن نمکین عورت-

اِلْعَاعٌ - کاسنی اگانا-

تَلَعِّيْ - کاسنی لینا-

لُعَاعٌ - کاسنی شراب کا ایک گھونٹ ارزانی دنیا-

اِنَّمَا الدُّنْيَا لُعَاعَةٌ - دنیا ہری کاسنی کی طرح ہے (چند روز تک تروتازہ پھر خشک)-

خَرَجْنَا نَتَلَعّٰى - ہم نکلے کاسنی چنتے ہوئے-

مَا بَقِيَ فِي الْاِنَاءِ اِلَّا لُعَاعَةٌ - برتن میں کچھ بھی نہیں رہا کچھ تھوڑا سا باقی ہے-

اَوَجَدْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مِنْ لُعَاعَةٍ مِّنَ الدُّنْيَا تَاَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسْلِمُوْا وَوَكَلْتُكُمْ اِلٰى اِسْلَامِكُمْ - انصار کے لوگو! کیا تم اس بات پر ناراض ہوگئے کہ میں نے دنیا کا کچھ مال و متاع ان لوگوں کو دیا جن کا دل ملانا منظور تھا تاکہ وہ مسلمان ہو جائیں- اور تم کو تو تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا' جب جنگ حنین کے اموال غنیمت میں سے قریش کے چند لوگوں کو جن کے دل ابھی ایمان پر

مضبوط نہ تھے آپ نے بہت کچھ دیا بعض نوجوان انصاریوں کو یہ ناگوار گزرا وہ کہنے لگے کہ آنحضرتؐ قریش کے لوگوں کو لوٹ کے بہت سے مال دے رہے ہیں حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے یعنی ہم زیادہ حق دار تھے کیونکہ ہم نے ہی قریش کو مغلوب کیا۔)

لَعْقٌ یا لَعْقَةٌ یا لُعْقَةٌ۔ چاٹنا انگلی سے یا زبان سے۔

لَعِقَ اِصْبَعَهٗ۔ یعنی مر گیا۔

لُعِقَ لَوْنُهٗ۔ اس کا رنگ بدل گیا۔

لُعْقَةٌ۔ جو انگلی سے چاٹنے کے لیے اٹھایا جائے، چمچہ سے۔

مِلْعَقَه۔ چمچہ اور پھاوڑا۔

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَعُوْقًا وَّ دِسَامًا۔ شیطان چاٹتا ہے اور کان بند کر دیتا ہے (اس میں گھس جاتا ہے تو حق بات کا اثر نہیں ہونے دیتا)۔

كَانَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا۔ آنحضرتؐ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے جب کھا چکتے تو انگلیاں چاٹ لیتے (کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینا اور پیالہ یا رکابی صاف کر دینا سنت ہے آنحضرتؐ نے اس کا حکم دیا ہے)۔

لَعِقْتُهٗ۔ میں نے اس کو چاٹ لیا (چونکہ تھوڑا سا تھا)۔

فَلَا يَمْسَحُ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔ اپنا ہاتھ کھانا کھا چکنے کے بعد نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا کسی اور کو نہ چٹا دے (جیسے بیوی بچہ وغیرہ کو بشرطیکہ وہ کراہت نہ کرے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کھانے کے بعد تولیہ سے ہاتھ پونچھنا درست ہے ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کے تولیے ان کے تلوے تھے یعنی کھانے کے بعد ہاتھ تلووں پر پھیر لیتے)۔

لَعْقُهٗ سُنَّةٌ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ فِىْ اَيِّهٖ بَرَكَةٌ۔ کھانے کے بعد ہاتھ چاٹ لینا سنت ہے کیونکہ اس کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کی برکت کھانے کے کون سے جزء میں ہے۔

اَلْوَيْلُ لِمَنْ بَاعَ مَعَادَهٗ بِلَعْقَةٍ۔ جو شخص اپنی آخرت کو ایک چاٹ کے بدلے (یعنی دنیاوی حقیر فائدے کے لئے) بیچ ڈالے اس کی خرابی ہے۔

فَاَمْكَنَ الْيَتَامٰى مِنْ رُءُوْسِ الْاَزْقَاقِ يَلْعَقُوْنَهَا۔ حضرت علیؓ نے شہد کی مشکوں کا منہ یتیموں کے لئے کھول دیا وہ اس کو چاٹنے لگے۔

وَهَلْ هِىَ اِلَّا كَلُعْقَةِ الْاٰكِلِ وَمُذْقَةِ الشَّارِبِ وَخَفْقَةِ الْوَسْنَانِ ثُمَّ تَلْزَمُكُمُ الْمَعَرَّاتُ۔ خلافت اور حکومت کیا ہے گویا ایک چاٹ ہے کھانے کی یا ایک گھونٹ ہے پانی اور دودھ کا یا ایک نیند ہے اونگھنے والے کی۔ پھر اس کے بعد آفتوں کا سامنا ہے (آخرت میں جواب دہی اور مواخذہ)۔

لُعْقَةٌ عَلٰى لِسَانِهٖ۔ اپنی زبان سے ایک چاٹ۔

اِنَّ لَهٗ اِمْرَأَةً كَلَعْقَةِ الْكَلْبِ اَنْفُهٗ۔ مروان کی سرداری کی ناک کتے کی چاٹ کی طرح ہے (یعنی اس کی حکومت کی مدت تھوڑی ہوگی۔ ایسا ہی ہوا صرف چھ مہینے تک اس کی خلافت رہی)۔

لَعُوْق۔ وہ دوا جو چاٹ کر کھائی جاتی ہے جیسے لعوق سپستاں وغیرہ، یا جو چیز چاٹ کر کھائی جائے جیسے شہد وغیرہ)۔

لَعَلَّ۔ شاید۔ یہ حروف مشبہ بہ فعل میں سے ہے اور کئی معنی کے لئے آتا ہے جیسے توقع، امید، تعلیل، شک استفہام وغیرہ۔ لیکن قرآن میں جہاں لَعَلَّ آیا ہے وہ تعلیل کے لئے ہے یعنی تاکہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو شک نہیں ہوسکتا۔ بعض نے کہا صرف لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ میں تشبیہ کے لئے آیا ہے اس کی اصل عَلَّ تھی اور لام زائد ہے۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَهُمْ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔ تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا (تو لَعَلَّ یہاں گمان اور شک کے لئے نہیں ہے بلکہ عَسٰى کے معنی میں ہے اور عَسیٰ اللہ کی طرف سے تحقیق اور ایقاع ہے) اور ان سے فرمایا اب تم کیسے بھی اعمال کرو میں تو تم کو بخش چکا (مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے بہشت واجب ہوگئی اگر تم سے کچھ گناہ بھی سرزد ہوں تو وہ معاف ہیں)۔

لَعَلِّىْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِىْ هٰذَا۔ شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ آپ نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ ایسا ہی ہوا دوسرے سال آپ کی وفات ہوگئی)۔

فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجِّیْ - میں نہیں جانتا اس حج کے بعد کوئی دوسرا حج کر سکوں گا یا نہیں (گمان یہ ہے کہ یہ میرا آخری حج ہے - ایسا ہی ہوا)

لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ - شاید وہ استغفار کرنا چاہتا ہو اور نیند کے غلبہ میں لگے اپنے آپ کو کوسنے -

لَعْنٌ - ہانک دینا، بھلائی سے محروم کر دینا، ذلیل کرنا، گالی دینا -

لَعْنَةٌ - اللہ کی رحمت سے محرومی اور دوری -

مُلَاعَنَةٌ اور لِعَانٌ - ایک دوسرے پر لعنت کرنا، حاکم کا حکم دینا، بیوی خاوند کو لعان کرنے کے لئے جس کا ذکر قرآن میں ہے -

تَلَاعُنٌ - ایک دوسرے پر لعنت گالی گلوچ کرنا (جیسے اِلْتِعَانٌ ہے) -

اِتَّقُوا الْمَلَا عِنَ الثَّلَاثَ - تین باتوں سے پرہیز کرو جن کے کرنے والے پر لعنت کی جاتی ہے (لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ آدمی بیچ راستہ میں یا درخت کے سایہ میں یا نہر کے کنارے پاخانہ کرے) -

اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ - دو کاموں سے بچے رہو جو لعنت کے موجب ہیں (یعنی ان کے کرنے والے پر لوگ لعنت کرتے ہیں - نہایہ میں ہے کہ ہر سایہ میں پاخانہ کرنا منع نہیں ہے لیکن اس سایہ میں منع ہے جہاں لوگ ٹھہرتے ہوں، سایہ لیتے ہوں، راحت کے لئے بیٹھتے ہوں وہاں سوتے ہوں)

ثَلٰثٌ لَعِيْنَاتٌ - تین چیزیں ملعون ہیں یا لعنت کا سبب ہیں -

ضَعُوْا عَنْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ - (ایک عورت نے سفر میں اپنی اونٹنی پر لعنت کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) اس پر سے سامان اتار لو یہ اونٹنی ملعون ہے (آنحضرتؐ کو علم ہو گیا ہو گا کہ اس کی لعنت قبول ہو گئی یا اس عورت کو سزا دینے کے لئے فرمایا کہ بار دیگر ایسا نہ کرے اور دوسرے لوگ عبرت لیں) -

فَالْتَعَنَ - اس نے اپنے اوپر لعنت کی -

لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهٖ - مسلمانوں پر لعنت کرنا ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کرنا (کیونکہ قاتل قتل کرنے سے اس کو دنیاوی لذائذ سے محروم کر دیتا ہے اور لعنت کرنے والا اس کو آخرت کی نعمتوں سے محروم کرنا چاہتا ہے)

لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَشُهَدَاءَ - جو لوگ بہت لعنت کیا کرتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ سفارش کر سکیں گے نہ دوسری امتوں پر گواہ بنائے جائیں گے (البتہ کبھی کبھی لعنت کرنے والے، وہ بھی ان لوگوں پر لعنت کے سزاوار ہیں، اس وعید میں داخل نہیں ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے متعدد لوگوں پر لعنت کی ہے اسی طرح بالا جمال لعنت کرنا جیسے لَعنة الله علی الظالمین یالعنة الله علی الکافرین منع نہیں ہے)

لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا - جو شخص صدیق ہو (جو ولایت کا عالی مرتبہ ہے) وہ بہت لعنت کرنے والا نہیں ہو سکتا -

مَرَّ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّهُوَ يَلْعَنُ فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَ صِدِّيْقِيْنَ - آنحضرتؐ ابوبکر صدیقؓ پر گزرے وہ کسی پر لعنت کر رہے تھے - تو فرمایا کیا صدیق بھی اور لعنت کرنے والے بھی (یعنی دونوں کا اجتماع عجیب ہے - مطلب یہ ہے کہ تم جب صدیق ہو تو لعنت کرنے سے بچے رہو) -

فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ - میں نے جس مسلمان پر لعنت کی ہو یا اس کو برا کہا ہو (اس کا ظاہری حال دیکھ کر یا صرف عادت کے طور پر غصہ کی حالت میں) -

تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ - تم عورتیں لعنت بہت کیا کرتی ہو - (مجمع البحار میں ہے کہ معین شخص پر لعنت کرنا گو وہ کافر ہو بالاتفاق حرام ہے کیونکہ شاید اللہ تعالیٰ اس کو ایمان نصیب کرے البتہ ان لوگوں پر اور ان اوصاف پر جن پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے لعنت کرنا درست ہے جیسے سود خواروں پر، ظالموں پر، فاسقوں پر، اس عورت پر جو اپنے خاوند کو ناراض رکھے ان لوگوں پر جو اللہ اور رسول کو ایذا دیں اس شخص پر جو اپنے باپ دادا کے سوا اوروں کو باپ دادا بنائے) -

لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ - اللہ کی لعنت بچھو پر -

مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - جو شخص بدعتی کو جگہ دے (اس کو جمائے ٹھکانا دے) اس پر اللہ کی لعنت -

يُرِيْدَانِ اَنْ يُّلَاعِنَاهُ - یہ دو شخص نجران کے نصاریٰ میں سے یعنی عاقب اور سید آنحضرتؐ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں (مباہلہ کو ملاعنہ فرمایا کیونکہ اس میں ہر ایک فریق دوسرے فریق کو ناحق پر سمجھ کر اللہ کی لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے)-

لَاتَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ - (ایک شخص نے شراب پی' اس کو حد لگائی گئی لوگ اس پر لعنت کرنے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا) اس پر لعنت مت کرو' خدا کی قسم یہاں تک میں جانتا ہوں' وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے-

لَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِهٖ - حضرت عمرؓ نے بیوی اور خاوند سے آنحضرتؐ کے منبر کے پاس لعان کرایا-

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ - چھ شخصوں پر میں نے لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے- کیونکہ ہر پیغمبر کی دعا مقبول ہے-

لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِجَهَنَّمَ - اللہ کی لعنت کسی مسلمان پر مت کرو نہ یہ کہو کہ اللہ کا غضب تجھ پر اترے گا نہ یہ کہو کہ وہ جہنم میں جائے گا-

مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَّيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتْ اِلَيْهِ - جو شخص ایسی چیز یا ایسے شخص پر لعنت کرے جو لعنت کا سزاوار نہ ہو تو وہ لعنت اسی پر لوٹ کر آئے گی-

مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهٗ - مجھ سے جو شخص چاہے مباہلہ کرے-

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ - اللہ یہودیوں پر لعنت کرے-

مَلْعُوْنٌ مَّنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ - جو شخص حلقہ کے بیچوں بیچ بیٹھے وہ ملعون ہے (کیونکہ وہ علامت ہے غرور اور استکبار کی- اگر نصف دائرہ ہو اور خود ایک طرف بیٹھے تو اس میں قباحت نہیں)-

لَعَنَ اللّٰهُ السَّائِقَ وَالرَّاكِبَ وَالْقَائِدَ - اللہ لعنت کرے ہنکانے والے اور سوار اور آگے سے کھینچنے والے پر (یعنی برائی کے مرتکب اور اس کے معاونین پر)-

اَلشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْاٰنِ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ - قرآن میں جو شجرہ ملعونہ کا لفظ ہے اس سے معاویہؓ بن ابی سفیان مراد ہیں (یہ امامیہ کی روایت ہے- واللہ اعلم بصحتہا)-

مَلْعُوْنٌ كُلُّ جَسَدٍ لَّا يُزَكّٰى وَلَوْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا مَرَّةً - وہ بدن ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہیں ہوتی - کم سے کم چالیس دن میں ایک بار (صحابہ نے پوچھا' یارسول اللہ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے- فرمایا مومن کو کھڑونچ (خراش' کھرینچ) ہی لگتی ہے کہیں گر پڑتا ہے کہیں پھسل جاتا ہے کبھی بیمار ہو جاتا ہے کبھی پھانس لگ جاتی ہے کانٹا چبھ جاتا ہے- غرض مومن پر کوئی چلہ ایسا نہیں گزرتا کہ کچھ نہ کچھ تکلیف اس پر نہ آئے (مالی ہو یا بدنی یا روحی) برخلاف کافر کے وہ سالہا سال تک آرام اور چین سے رہتا ہے- پھر یکا یک پکڑ لیا جاتا ہے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے)-

لِعَان - یعنی زن و شوہر کا باہم لعنت کرنا (امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا لعان کیونکر کرائیں آپ نے فرمایا امام اور حاکم پشت بہ قبلہ بیٹھے اور مرد کو اپنی داہنی طرف بٹھائے عورت اور اس کے بچہ کو (اگر ہو) بائیں طرف پھر مرد کھڑا ہو اور چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے میں نے جو عورت کو تہمت لگائی ہے میں اس میں سچا ہوں پھر امام اس کو سمجھائے اور کہے اللہ سے ڈر اللہ کی لعنت بہت سخت ہے اس کے بعد مرد یہ کہے اللہ کی لعنت اس پر ہو اگر وہ جھوٹا ہو- پھر عورت کھڑی ہو اور چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ مرد اس تہمت میں جھوٹا ہے- اس کے بعد امام اس کو سمجھائے اور کہے اللہ سے ڈر' اللہ کا غضب بہت سخت ہے پھر عورت کہے اس پر اللہ کا غضب اترے اگر مرد اس تہمت میں سچا ہو- اب اگر مرد پانچویں بار کی گواہی سے انکار کرے تو اس کو حد قذف لگائیں- اگر عورت انکار کرے تو اس کو سنگسار کریں-)

بابُ اللام مع الغینْ

لَغْبٌ یا لُغُوْبٌ یا لَغُوْبٌ - تھک جانا' بگاڑنا' خلاف بات کہنا' چرپر کرنا-

تَلْغِيْبٌ - بہت تھکا دینا-

اِلْغَابٌ - تھکانا' تکلیف دینا-

تَلَغُّبٌ - تھکانا-

اُھْدِیَ اِلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِلَاحٌ فِیْهِ سَھْمٌ لَغْبٌ۔ یکسوم نے (جو اشرم کا بھائی تھا) آنحضرت کو کچھ ہتھیار تحفہ کے طور پر بھیجے ان میں ایک تیر تھا جو برابر تراشا نہیں گیا تھا یا اس کا پر برابر نہیں جڑا تھا۔

سَھْمٌ لَغْبٌ اور لُغَابٌ اور لَغِیْبٌ۔ خراب تیر جو اچھی طرح تراشا نہ گیا ہو۔

فَسَعَی الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا وَ اَدْرَکْتُھَا۔ لوگ ایک خرگوش کے پیچھے دوڑ دوڑ کر بالکل تھک گئے لیکن میں نے اس کو پکڑ لیا۔

لَغْثٌ۔ لغیث کھانا (لغیث ایک کھانا ہے جو جو سے بنایا جاتا ہے)۔

وَاَنْتُمْ تَلْغَثُوْنَھَا۔ تم اس کو کھاتے ہو (ایک روایت میں تَرْغَثُوْنَھَا ہے یعنی اس کا دودھ پیتے ہو)۔

لَغْدٌ۔ راستہ پر لانا، روکنا۔

مُلَاغَدَۃٌ اور اِلْتِغَادٌ۔ خواہش سے روکنا۔

فَحَشٰی بِهٖ صَدْرَہٗ وَ لَغَادِیْدَہٗ۔ سینہ اور تالوؤں کے پاس جو گوشت ہوتا ہے (جس کو کوا کہتے ہیں) اس کو اس سے بھر دیا (لَغَادِیْد جمع ہے لُغْدُوْدٌ کی)۔

لُغْدٌ بھی بمعنی لُغْدُوْدٌ ہے (اس کی جمع اَلْغَادٌ ہے یعنی کوا)

لَغْزٌ۔ ایک طرف جھک جانا۔

اِلْغَازٌ۔ ایسا کلام کہنا جس کے معنی پوشیدہ ہوں یعنی چیستان پہیلی۔

لُغْزٌ اور لَغَزٌ اور لُغَزٌ اور لُغَزٌ۔ چیستان، پہیلی، معما (ان کی جمع اَلْغَازٌ ہے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَلْقَمَةَ بْنِ الْغَفْوَاءِ یُبَایِعُ اَعْرَابِیًّا یُلْغِزُ لَهٗ فِی الْیَمِیْنِ وَ یَرَی الْاَعْرَابِیُّ اَنَّهٗ قَدْ حَلَفَ لَهٗ وَ یَرٰی عَلْقَمَةُ اَنَّهٗ لَمْ یَحْلِفْ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَا ھٰذِهِ الْیُمِیْنُ اللُّغَیْزَاءُ۔ حضرت عمرؓ علقمہ بن غفواء پر سے گزرے جو ایک گنوار سے خرید و فروخت کر رہا تھا اور معما کے طور پر قسم بھی کھاتا تھا اور گنوار یہ سمجھتا تھا کہ علقمہ نے قسم کھالی علقمہ یہ سمجھتا تھا کہ میں نے قسم نہیں کھائی۔ تب حضرت عمرؓ نے کہا ارے یہ گول مول چیستان کی سی قسم کیسی؟ (اصل میں لغیزاء جنگلی چوہے کے سوراخ کو کہتے ہیں جس کے دو منہ ہوتے ہیں ایک منہ سے اندر جاتا ہے دوسرے منہ سے نکل بھاگتا ہے پہلے کو نافقاء کہتے ہیں دوسرے کو قاصعاء۔ پھر اس کلام کو کہنے لگے جو پہیلی کے طور پر کہا جائے ہر شخص اس کا مطلب نہ سمجھ سکے)۔

لَغْطٌ اور لِغَاطٌ۔ بک بک کرنا، گلخپ اور غپ شپ کرنا۔

لَغِیْطٌ۔ آواز کرنا۔

تَلْغِیْطٌ اور اِلْغَاطٌ بمعنی لَغْطٌ ہے۔

لَغَطٌ۔ آواز جو سمجھ میں نہ آئے یا وہ کلام جو مخلوط اور مشتبہ ہو اس کا مطلب صاف نہ ہو۔

وَلَھُمْ لَغَطٌ فِیْ اَسْوَاقِھِمْ۔ وہ بازاروں میں شور مچا رہے تھے (نہایہ میں ہے لَغَطٌ وہ آواز اور ضجہ جو سمجھ میں نہ آئے اس کی جمع اَلْغَاطٌ ہے)۔

وَکَثُرَ اللَّغَطُ۔ گلخپ بہت ہوگئی (کوئی کہنے لگا دوات کاغذ لے کر آؤ تاکہ آنحضرتؐ جو لکھوانا چاہتے ہیں وہ لکھوا دیں۔ کوئی کہنے لگا آنحضرتؐ پر بخار کی شدت ہے کہیں براتے تو نہیں، اچھی طرح آپ سے پوچھ لو۔ کوئی کہنے لگا تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے وہ ہم کو کافی ہے۔ اب آنحضرتؐ کو ایسی سخت بیماری میں دوسری کتاب لکھوانے کی تکلیف کیوں دی جائے۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ جب خوب شور ہونے لگا اور لوگ ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا۔ چلو یہاں سے اٹھ جاؤ پیغمبر کے پاس جھگڑنا نہیں چاہئے۔ عبداللہ بن عباسؓ کہا کرتے تھے۔ ہائے کیا مصیبت ہے کہ آنحضرت کو کتاب نہ لکھوانے دی۔ اس حدیث کو حدیث القرطاس کہتے ہیں)۔

مِنْ اِخْتِلَافِھِمْ وَلَغَطِھِمْ۔ ان کے اختلاف اور بک بک شور و غل کی وجہ سے۔

لَغِطَ نِسْوَۃٌ۔ عورتوں نے شور و غل مچایا۔

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ لَغَطُهٗ۔ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور خوب غپ شپ کرے (بے فائدہ باتیں بنائے)۔

مَا زَادَ قَوْمٌ عَلٰی سَبْعَةٍ اِلَّا کَثُرَ لَغَطُھُمْ۔ جہاں سات آدمیوں سے زیادہ جمع ہوئے تو خوب بک بک اور لغو باتیں ہوں گی۔

لَغْمٌ- منہ سے کف پھینکنا' ایک بات جس کا یقین نہ ہو کہنا-
تَلَغُّمٌ- منہ کے اندر جہاں تک زبان پہنچتی ہے کوئی چیز لگانا-
لُغْمٌ- سرنگ جس میں بارود ڈال کر قلعہ وغیرہ اڑاتے ہیں-
مَلَاغِمُ- منہ کے اندر کے وہ مقامات جہاں تک زبان پہنچتی ہے-
وَ اَنَا تَحْتَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُنِيْ لُغَامُهَا- میں آنحضرتؐ کی اونٹنی کے تلے کھڑا تھا اس کے منہ کا لعاب مجھ پر گر رہا تھا-
وَنَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَيَسِيْلُ لُغَامُهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ- آنحضرتؐ کی اونٹنی خوب تیزی سے جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا-
يَسْتَعْمِلُ مَلَاغِمَهٗ- اپنے ملاغم کا استعمال کرے (ملاغم کے معنی ابھی گزر چکے)-
لَغْنٌ- جوانی کی امنگ اور خوشی-
اِلْغِيْنَانٌ- لپٹ جانا-
لُغْنٌ- کان کے اندر کا پٹھا اور کوا یا منہ کے اندر سے حلق تک جو گوشت پھرایا گیا ہے-
لُغْنٌ- وہ لغت جس کا تو انکار کرے-
لُغْنُوْنٌ- گردن کے کنارے کا گوشت (اس کی جمع لَغَانِيْن ہے- مجمع البحار میں ہے کہ لُغْنٌ وہ گوشت جبڑوں کا جو لٹک آئے)-
اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِفُلَانٍ اِنَّكَ لَتُفْتِيْ بِلُغْنٍ ضَالٍّ مُّضِلٍّ- ایک شخص نے فلاں شخص سے کہا' تم تو بہکے ہوئے اور بہکانے والے کے لغن سے فتویٰ دیتے ہو-
لَغَنَّ- ایک لغت ہے لَعَلَّ میں-
لَغْوٌ- بات کرنا' باطل ہونا' ناکامیاب ہونا-
لَغًا اور لَاغِيَةٌ اور مَلْغَاةٌ- غلطی کرنا باطل کلام کہنا' شیفتہ ہونا' بہت پینا لیکن سیراب نہ ہونا-

اِلْغَاءٌ- باطل کرنا' میٹ دینا' منسوخ کرنا' گرا ڈالنا' چھوڑ دینا' نامراد کرنا-
اِسْتِلْغَاءٌ- سننا-
لَغْوُ الْيَمِيْنِ- وہ قسم جو تکیہ کلام کے طور پر کھائی جائے (جیسے اکثر لوگ باتوں میں واللہ باللہ تاللہ کہا کرتے ہیں- مگر قسم کھانے کی نیت نہیں ہوتی- بعض نے کہا جو چوک سے یا بھول کر کھائی جائے بعض نے کہا گناہ کی قسم یا غصہ کی حالت میں یا دل لگی اور مزاح یا تنازع اور جدال میں' بعض نے کہا لغو یہ ہے کہ آدمی کا گناہ اتر جانا قسم کا کفارہ دینے کے بعد)-
لَغَا يَلْغُوْا- واہی اور بے فائدہ بیہودہ بات کہی اور کہتا ہے-
مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَهْ فَقَدْ لَغَا- جب امام خطبہ جمعہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو اس نے لغو بات کی (چاہئے تھا اشارہ سے منع کرنا جب اس نے زبان سے چپ کہا تو خود اس نے لغو بات کی)-
مَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا- جس نے کنکریاں ہاتھ سے برابر کیں (تاکہ سجدہ آرام سے ہو) اس نے لغو بات کی' (جیسے لغو باتیں کرنے سے خطبہ سننے میں خلل آتا ہے ویسے ہی کنکریاں برابر کرنے میں جو مشغولی ہوتی ہے اس سے بھی خطبہ سننے میں خلل ہوتا ہے)-
فَقَدْ لَغَوْتَ بِالْغَيْتَ- تو نے خطبہ میں جب دوسرے سے کہا خاموش رہ تو تو نے لغو بات کی (جب خطبہ میں امر بالمعروف لغو ہوا تو دوسری باتیں کرنا کب جائز ہوگا- ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ جب امام خطبہ پڑھتا ہو تو حاضرین کا خاموش رہنا واجب ہے اگرچہ وہ دوری کی وجہ سے امام کی آواز نہ سنتے ہوں)-
وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ- جو اونٹ غلہ وغیرہ لایا کرتے ہیں ان کی زکوٰۃ ساقط ہے (یعنی لدو اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اسی طرح جن جانوروں سے کام لیا جاتا ہے جیسے پانی سینچنے کے اونٹ یا موٹھہ یا ناگر کے بیل ان میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے)-
اِنَّهٗ اَلْغَى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ- ابن عباسؓ نے اس شخص کی

طلاق لغو قرار دی جس سے زبردستی طلاق لی جائے (ڈرا دھمکا کر' مار دھاڑ کر کے-اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

اِيَّاكُمْ وَ مَلْغَاةَ اَوَّلِ اللَّيْلِ -شروع رات میں لغو باتیں کرنے سے یعنی جاگنے سے بچے رہو (ورنہ رات کے پچھلے حصہ میں آنکھ نہ کھلے گی' نیند کا غلبہ رہے گا' تہجد کی نماز نہ پڑھ سکے گا)-

كَلِمَةٌ لَّاغِيَةٌ -لغو کلمہ-

فَاِنْ فَتَّشْتَهُ لَمْ تَجِدْهُ اِلَّا لُغْيَةً اَوْ شَرَكَ شَيْطَانٍ- (اللہ تعالیٰ نے ہر فحش کلام کہنے والے بیہودہ بکنے والے بے حیا پر جو کسی بات کی پرواہ نہ کرے بہشت حرام کر دی ہے) اگر تو اس کا حال ٹٹولے تو اس کو حرام کا نطفہ یا شیطان کا جال پائے گا (ایک روایت میں لَعَنَةٌ ہے یعنی لوگوں پر لعنت کرنے والا- ایک میں لُعَنَةٌ ہے یعنی جس پر لوگ لعنت کریں)-

اِنَّ لِلّٰهِ مَدِيْنَتَيْنِ اِحْدٰهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْاُخْرٰى بِالْمَغْرِبِ عَلَيْهِمَا سُوْرٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اَلْفُ اَلْفِ مِصْرَاعٍ وَفِيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ اَلْفِ لُغَةٍ تَتَكَلَّمُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافِ لُغَةِ صَاحِبِهَا وَ اَنَا اَعْرِفُ جَمِيْعَ اللُّغَاتِ - اللہ نے دو شہر ایسے بنائے ہیں- ایک مشرق میں ایک مغرب میں جن کی فصیل (شہر پناہ) لوہے کی ہے اور ہر ایک کے دس لاکھ دروازے ہیں اور ہر ایک میں ستر لاکھ زبانیں بولی جاتی ہیں ہر ایک زبان دوسری زبان سے جدا ہے اور میں یہ سب زبانیں جانتا ہوں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)-

بابُ اللام مع الفاء

لَفَأٌ یا لَفَاءٌ- پوست نکالنا چھیلنا' کھول دینا' پھیر دینا' غیبت کرنا' مارنا' دینا-

لَفَأٌ -باقی رہنا-

اِلْفَاءٌ بمعنی اِبْقَاءٌ- باقی رکھنا-

اِلْتِفَاءٌ- پوست نکالنا-

لَفَاءٌ- مٹی' تھوڑی چیز' حق سے کم-

لَفِيْئَةٌ- گوشت کا وہ مچہ جس میں ہڈی نہ ہو-

رَضِيْتُ مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ- میں پورے حق کے بدلے کچھ کم پر راضی ہو گیا (یہ لَفَأْتُ الْعَظْمَ سے نکلا ہے یعنی ہڈی میں سے میں نے کچھ گوشت چھڑا لیا)-

لَفْتٌ - لپیٹ دینا' دائیں بائیں پھیر دینا' رائے پلٹ دینا' پوست نکالنا' مارنا-

تَلْفِيْتٌ -لپیٹنا-

تَلَفُّتٌ اور اِلْتِفَاتٌ- منہ پھرانا' داہنے بائیں دیکھنا-

لَاتَلْتَفِتْ لِفْتَهٗ -اس کی طرف مت دیکھ-

لَفَاتٌ -احمق' بدخلق-

لِفْتٌ -میل' خواہش' شلجم' گائے-

لُفُتَةٌ- وہ چرواہا جو جانوروں کو ہمیشہ بے تحاشا مارا کرے-

لَفُوْتٌ - وہ عورت جس کی اولاد اگلے خاوند سے ہو-

فَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا- آنحضرتؐ جب کسی طرف التفات کرتے تو پوری طرح اس طرف دیکھتے (یہ نہیں کہ دزدیدہ نظر سے- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دائیں بائیں صرف گردن نہیں پھراتے جیسے جلد باز ہلکے لوگوں کی عادت ہے بلکہ پوری طرح منہ اس طرف پھیرتے اور متوجہ ہوتے- ایک روایت میں اِلْتَفَتَ مَعًا ہے مطلب وہی ہے)-

فَكَانَتْ مِنِّىْ لَفْتَةٌ- میں نے ایک بار اس طرف التفات کیا-

لَاتَتَزَ وَّجَنَّ لَفُوْتًا-لفوت عورت سے نکاح مت کر (وہ ہمیشہ اپنے اگلے خاوند کی اولاد کی طرف توجہ رکھے گی اور دوسرے خاوند کی پوری طرح خدمت نہ کر سکے گی)-

فَحَانَتْ مِنْهُ لَفْتَةٌ- انھوں نے جو التفات کیا-

وَادِىْ هَرْشٰى اَوْلِفْتٍ- ہرشا کی وادی یا لفت (اس کا ذکر کتاب الجیم میں گزر چکا- لفت بہ فتحہ لام اور سکون فا یا بہ فتحہ فا بھی منقول ہے- ایک گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِىَ اَمَانَةٌ- جب کوئی آدمی تجھ سے کوئی بات کہے (جو راز کی ہو) پھر وہ چلا جائے (یا بات کہنے کے بعد دائیں بائیں طرف دیکھے کوئی سنتا تو نہیں اس کا مقصد یہ ہو کہ یہ بات اوروں سے مخفی رہے) تو وہ امانت ہو گی (اس کا افشا خیانت ہو گی)-

اِنَّكِ لَقُوْفٌ لَفُوْتٌ - تو تو ہاتھ پکڑنے والی وادھر ادھر دیکھنے والی ہے (نہایہ میں لَقُوْفٌ کے بدلے کَتُوْنٌ ہے یعنی چمٹنے والی)۔

وَاَنْهَزُ اللَّفُوْتَ وَ اَضُمُّ الْعَتُوْدَ - میں لفوت کو مارتا ہوں اور بکری کے بچہ کو (جب وہ بھاگ نکلے اس کی ماں سے) ملا دیتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اصل لَفُوْت وہ اونٹنی جو دودھ دوہتے وقت دوہنے والے کو دیکھے اس کو کاٹ کھائے آخر دوہنے والا اس کو ہاتھ سے مارتا ہے تب وہ ڈر کے مارے دودھ چھوڑ دیتی ہے تاکہ مار سے محفوظ رہے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی نافرمانی اور بغاوت کرے اس کو میں سخت سزا دینے والا ہوں)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَلْفِتُ الْكَلَامَ كَمَا تَلْفِتُ الْبَقَرَةُ الْخَلَا بِلِسَانِهَا - اللہ تعالیٰ آدمیوں میں سے اس آدمی کو ناپسند کرتا ہے جو بلیغ ہو (چبا چبا کر بڑی فصاحت کے ساتھ بات کرے) اور کلام کو ایسا توڑے مروڑے جیسے گائے ہری دوب (گھاس) کو اپنی زبان سے مروڑتی ہے (مطلب یہ ہے کہ کلام بے تکلف کرنا اچھا ہے اور خواہ مخواہ سجع اور قافیے لگانا اپنی زبان آوری ظاہر کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

اِنَّ مِنْ اَقْرَاِ النَّاسِ لِلْقُرْاٰنِ مُنَافِقًا لَّا يَدَعُ مِنْهُ وَاوًا وَّلَا اَلِفًا يَلْفِتُهٗ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَلْفِتُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا - قرآن کے بڑے قاریوں میں سے ایک وہ منافق بھی ہوگا جو کسی واو یا الف کو بغیر زبان مروڑے نہ چھوڑے جس طرح گائے ہری گھاس کو زبان سے مروڑتی ہے (مطلب یہ ہے کہ قرآن کو سادہ بے تکلف پڑھنا چاہئے اور زور لگانا منہ بنانا زبان مروڑنا، جیسے بعض قاریوں کی عادت ہے خوب نہیں ہے)۔

لِفت یا لَفت - ایک گھاٹی ہے (اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

اِنَّ اُمَّهٗ اتَّخَذَتْ لَهُمْ لَفِيْتَةً مِّنَ الْهَبِيْدِ - ان کی ماں نے ان کے لئے حنظل کا حریرہ بنایا۔

حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ - آنحضرتؐ عرفات سے (مزدلفہ کو) لوٹے تو لوگوں کی طرف دیکھتے جاتے تھے ان کو حکم دیتے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ چلنے کا (دوسری روایت میں لَا يَلْتَفِتُ ہے وہ صحیح نہیں ہے)۔

لَفْجٌ - ذلت۔

اِلْفَاجٌ - مفلس ہونا محتاج کرنا۔

مُسْتَلْفَجٌ اور مُلْفَجٌ - مفلس ڈر کے مارے بے حواس، لاغری کی وجہ سے زمین سے لگا ہوا۔

وَ اَطْعِمُوْا مُلْفَجِيْكُمْ - اپنے محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔

قِيْلَ لَهٗ اَيُدَالِكُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَانَ مُلْفَجًا يَا مُلْفِجًا - کیا مرد عورت کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے؟ انھوں نے کہا ہاں جب مفلس اور قرض دار ہو (پھر کیا کرے گا مجبوری ہے۔ لیکن اگر مال دار ہو تب مہر معجل یا جس کا وعدہ ہوا ایک مدت پر فوراً ادا کر دینا ضروری ہے)۔

لَفْحٌ - مارنا یا ہلکی مار مارنا - جلا دینا۔

لَفْحٌ - ہوا کی گرمی۔

لَفْحٌ - ہوا کی ٹھنڈک۔

لُفَّاح - ایک بھاجی ہے۔

تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ تُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا - میں پیچھے ہٹ گیا اس ڈر سے کہ کہیں اس کی لپٹ مجھ تک نہ پہنچے (میرے کپڑے وغیرہ جلا دے)۔

لَفَحْتُهٗ بِالسَّوْطِ - میں نے کوڑے سے اس کو ہلکی مار لگائی۔

لَفْخٌ - لکڑی سے مارنا طمانچہ لگانا۔

لَفْظٌ - پھینکنا، ڈالنا، بات کرنا، مر جانا۔

تَلَفُّظٌ - بات کرنا۔

لَافِظَةُ الْبَحْرِ - جو چیز سمندر کی موج کنارے پر پھینک دے۔

لَافِظَه - خود سمندر کو بھی کہتے ہیں۔

لُفَاظَةٌ - جو منہ سے یا دسترخوان سے پھینکا جائے۔

وَيَبْقٰى فِيْ كُلِّ اَرْضٍ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ - ہر ملک میں وہاں کے بدکار لوگ (فاسق فاجر) رہ جائیں گے (اچھے نیک لوگ گزر جائیں گے) ان کی زمینیں ان کو پھینک دیں گی (یعنی زمین ان سے نفرت کرے گی یا اپنے ملک

سے نکل کھڑے ہوں گے یا مرنے کے بعد قبر سے نعش باہر پھینک دے گی)۔

اَکَلْتُ التَّمْرَۃَ وَلَفَظْتُ النَّوَاۃَ - میں نے کھجور کھالی اور گٹھلی پھینک دی۔

وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ - جو شخص کھانا کھانے کے بعد خلال کرے تو خلال کی وجہ سے جو دانتوں سے باہر نکلے اس کو پھینک دے (البتہ زبان پھرا کر جو دانتوں سے نکالے اس کو کھا جائے)۔

اِنَّہٗ سُئِلَ عَمَّا لَفِظَ الْبَحْرُ فَنَھٰی عَنْہُ - عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا جو جانور سمندر کنارے پر پھینک دے اس کا کیا حکم ہے انھوں نے اس کے کھانے سے منع کیا- (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا اجتہاد تھا ان کو جابرؓ کی حدیث شاید نہ پہنچی ہوگی جب وہ ایک بڑی مچھلی کو ایک مدت تک دوسرے صحابہؓ کے ساتھ کھاتے رہے تھے جس کو سمندر نے کھارے پر ڈال دیا تھا اور آنحضرتؐ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا وہ کھانا اللہ نے تمہارے لئے بھیجا تھا)۔

فَقَاءَتْ اُکُلَھَا وَلَفِظَتْ خَبِیْئَھَا - جو کھایا تھا وہ قے کر دیا اور جو چھپایا تھا اس کو کھول دیا۔

لَفِظَتْہُ الْاَرْضُ - زمین نے اس کو پھینک دیا (یعنی اس کی نعش قبر سے نکال کر باہر ڈال دی)۔

اُذْکُرُوا اللّٰہَ عَلَی الطَّعَامِ وَلَا تَلَفَّظُوْا - کھانا کھاتے وقت اللہ کی یاد کرو اور فضول باتیں مت کرو یا دل میں اللہ کی یاد کرو اور زبان سے مت پکارو (اَلْفَاظٌ جمع ہے لَفْظٌ کی)۔

لَفْعٌ - شامل ہونا' ڈھانپ لینا-

تَلْفِیْعٌ - کے بھی وہی معنی ہیں- اور بہت کھانا ملا لینا-

تَلَفُّعٌ - اوڑھ لینا' چھپالینا' مشتعل ہونا-

اِلْتِفَاعٌ - اوڑھ لینا' سبز ہو جانا' بدل جانا-

ثُمَّ یَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِھِنَّ لَا یُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ - (مومنوں کی عورتیں آنحضرتؐ کے پیچھے صبح کی نماز معمولاً پڑھتیں یعنی جماعت میں حاضر ہوتیں پھر نماز پڑھ کر) اپنی چادریں اوڑھے ہوئے گھر کو واپس جاتیں اور اندھیرے کی وجہ سے ان کی پہچان نہ ہوتی (کہ یہ کون عورت ہے- اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ ہمیشہ صبح کی نماز اول وقت تاریکی میں پڑھتے تھے اور اگر روشنی میں پڑھنا افضل ہوتا تو آپ اسی کو اختیار کرتے)۔

لِفَاعٌ - وہ کپڑا جس سے سارا بدن ڈھانپ لیا جائے-

تَلَفَّعَ بِالثَّوْبِ - کپڑے کو اوڑھ لیا-

قَدْ دَخَلْنَا فِیْ لِفَاعِنَا - ہم اپنے لحاف میں گھس گئے-

کَانَتْ تُرَجِّلُنِیْ وَلَمْ یَکُنْ عَلَیْھَا اِلَّا لِفَاعٌ - وہ میرے سر میں کنگھی کیا کرتیں صرف ایک کپڑے لپیٹے ہوئے-

لَفَعَتْکَ النَّارُ - آگ نے تجھ کو گھیر لیا (ہر طرف سے اس کی لپیٹ آنے لگی)۔

تَلَفَّعَ بِالْمَشِیْبِ - بڑھاپے نے اس کو گھیر لیا (ہر طرف اس کا اثر ظاہر ہو گیا)۔

لَفٌّ - ملا لینا' جمع کرنا' روکنا-

تَلْفِیْفٌ - بمعنی لَفٌّ ہے-

اِلْفَافٌ - چھپالینا-

تَلَفُّفٌ - لپیٹنا-

اِلْتِفَافٌ - لپیٹ لینا' بہت ہونا' جھنڈ ہونا-

لِفَافَۃٌ - جو پاؤں وغیرہ پر لپیٹا جائے-

اِنْ اَکَلَ لَفَّ - اگر کھانا کھائے تو سب قسم کے کھانے ملا کر کھائے یا سارا کھانا سمیٹ لے-

وَاِنْ رَقَدَ الْتَفَّ - اگر سوتا ہے تو ایک کپڑا اوڑھ کر الگ پڑا رہتا ہے-

سَافَرْتُ مَعَ مَوْلَایَ عُثْمَانَ وَ عُمَرَ فِیْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَۃٍ وَکَانَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ ابْنُ عُمَرَ لِفًّا وَ کُنْتُ اَنَا وَابْنُ الزُّبَیْرِ فِیْ شَبَبَۃٍ مَّعَنَا لِفًّا فَکُنَّا نَتَرَامٰی بِالْحَنْظَلِ فَمَا یَزِیْدُنَا عُمَرُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ کَذَاکَ لَاتَذْعَرُوْا عَلَیْنَا - میں نے اپنے مولیٰ حضرت عثمانؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ حج یا عمرے کا سفر کیا تو عمر اور عثمانؓ اور عبداللہ بن عمرؓ ایک جتھے میں تھے اور میں اور ابن زبیر چند نوجوانوں کے ساتھ تھے- ہم اندرائن کا پھل پھینک پھینک کر کھیلتے تھے حضرت عمرؓ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہتے تھے کھیلو مگر ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ (مت بدکاؤ)۔

اِنِّی لَاَسْمَعُ بَیْنَ فَخِذَیْھَا مِثْلَ فَشِیْشِ الْعَرَائِشِ- میں اس کی رانوں میں سے جو پر گوشت اور ملی ہوئی تھیں ایسی آواز سنتا تھا جیسے سانپوں کی سرسراہٹ-

لَفَفٌ- دونوں رانوں کا بوجہ پر گوشت ہونے کے نزدیک نزدیک ہونا-

لَفَّاءُ- ایسی عورت کو جو موٹی ہو اور رانیں مٹاپے کی وجہ سے مل گئی ہوں یعنی ان میں فاصلہ کم ہو-

فِیْ یَدِہٖ شَیْئٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَیْہِ- اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو لپیٹ لیا تھا (کپڑے سے ڈھانپ لیا تھا)-

قَمِیْصٌ وَّ اِزَارٌ وَّ لِفَافَۃٌ- کفن میں تین کپڑے سنت ہیں- ایک قمیص دوسرے ازار تیسرے لفافہ- (یعنی وہ بڑا کپڑا جو اوپر سے لپیٹا جاتا ہے اور کفن بچھانے میں سب کے نیچے رہتا ہے باقی عمامہ اور اوپر کی چادر یہ سب بدعت ہیں)-

فَالْتَفُّوْا حَوْلَھَا- اس کے گرد جمع ہو گئے-

وَشَھِدَ عَلَیْہِ لَفِیْفٌ مِّنَ النَّاسِ- اور اس پر بہت سے جمع شدہ لوگوں نے (مختلف قبیلوں سے) شہادت دی-

لَفِیْفُہٗ- اس کا دوست-

لَفْقٌ- ملا کر سی دینا' ایک امر کی طلب کرنا لیکن کامیاب نہ ہونا' شکار کے لئے چھوڑا جانا لیکن شکار نہ کرنا' پہنچ جانا' پکڑ لینا-

تَلْفِیْقٌ- بنا لینا' تراش لینا' جھوٹی بات کو آراستہ کرنا' خلط ملط کرنا' ہر ایک مذہب کی کچھ کچھ باتیں لے لینا-

تَلَفُّقٌ- مل جانا-

تَلَافُقٌ- جڑ جانا-

لِفَاقٌ- وہ دو کپڑے جو ایک دوسرے سے ملا دیئے جائیں-

لِفْقٌ- ایک تہہ' ایک پاٹ-

ذَاتُ لِفْقَیْنِ- دو پاٹ کی-

صَفَّاقٌ لَفَّاقٌ- بڑا سفر کرنے والا' نامراد رہنے والا ہے-

دِیْكٌ صَفَّاقٌ- وہ مرغ جو بانگ دینے کے وقت اپنے پنکھ ہلاتا ہے پھڑ پھڑ مارتا ہے-

بِعْنِیْ ثَوْبًا مُّلَفَّقًا- میرے ہاتھ ایک پیوند لگے ہوئے کپڑے کو بیچ-

اَحَادِیْثُ مُلَفَّقَۃٌ- جھوٹی بناوٹی حدیثیں-

لَفْوٌ- کم دینا' نقصان دینا-

اِلْفَاءُ- پانا-

لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ- میں تم سے کسی کو اپنی مسند پر تکیہ لگائے نہ دیکھوں (وہ یہ کہتا ہو کہ اللہ کی کتاب میں تو میں یہ حکم نہیں پاتا دیکھو مجھ کو اللہ کی کتاب دی گئی اور ایسی ہی ایک اور چیز- (یعنی حدیث شریف- مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کی طرح حدیث شریف بھی واجب العمل ہے اور اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے اور جو شخص حدیث شریف کو نہ مانے اس کو واجب العمل نہ جانے وہ اسلام سے خارج ہے)-

لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَعَلٰی عَاتِقِہٖ شَاۃٌ تَیْعَرُ- میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن ایسے حال میں نہ دیکھوں کہ اس کے کندھے پر ایک بکری میمیں کر رہی ہو ممیار ہی ہو (جو اس نے زکوۃ کے مال میں سے چرائی ہو یا اس کی زکوۃ نہ دی ہو- ایک روایت میں لَا اُلْقِیَنَّ ہے قاف معجمہ سے یعنی میں نہ ملوں)-

لَفَاءُ- مٹی اور ہر ایک قلیل چیز جو واجب الادا سے کم ہو (عرب لوگ کہتے ہیں رَضِیْتُ مِنْہُ مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ میں اپنے پورے حق کے بدلے تھوڑا سا اس سے لینے پر راضی ہو گیا-

مَا اَلْفَاہُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرتؐ کو جب کوئی صبح میرے پاس گزری تو سوتے ہی میں گزری (مطلب یہ ہے کہ تہجد کے بعد آپ پھر آرام فرماتے سحر تک سوتے رہتے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے- بعض نے کہا سونے سے مراد یہاں لیٹنا ہے- بعض نے کہا جاڑے کی لمبی راتوں میں آپ ایسا کرتے- بعض نے کہا رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں)-

فَمَا تَلَافَاہُ خَیْرُھَا- اس کے سوا اور کوئی تدارک نہیں کیا-

لَا اُلْفِیَنَّكَ تَاْتِی الْقَوْمَ- میں تجھ کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ تو لوگوں کے پاس آئے-

فَاَلْفٰی ذٰلِكَ اُمُّ اِسْمَاعِیْلَ - حضرت اسماعیلؑ کی والدہ ماجدہ (حضرت ہاجرہ) نے دیکھا کہ جرہم کے لوگ حضرت اسماعیلؑ کو چاہتے ہیں ان سے محبت رکھتے ہیں-

فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهٗ - اس کا تدراک رحم کے سوا اور کچھ نہیں کیا-

لَا اُلْفِیَنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا مَّاتَ لَهٗ مَیِّتٌ لَیْلًا فَانْتَظَرَ بِهِ الصُّبْحَ - میں تم میں سے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کا کوئی علاقہ دار رات کو مر جائے اور وہ صبح کا انتظار کرتا رہے (کہ صبح ہو تو تجہیز و تکفین کروں بلکہ رات ہی کو کفن دفن کر دینا چاہئے)-

بابُ اللام مع القاف

لَقَبٌ - وہ نام جس میں کچھ طعن و تشنیع ہو (بعض نے کہا ہر ایک نام جس سے مدح یا ذم سمجھی جائے - بعض نے کہا ہر نام کو لقب کہہ سکتے ہیں - بعض نے کہا لقب تین طرح کے ہیں - ایک لقب تشریف دوسرے لقب تعریف تیسرے لقب تخیف اور تیسرے کی شرع میں ممانعت ہے لیکن جب وہ نام کی طرح ہو جائے اور اس سے عیب کرنا مقصود نہ ہو جیسے اَعْمَشْ اور اَخْفَشْ اور اَعْرَج وغیرہ تو وہ منع نہیں ہے)-

تَلْقِیْبٌ - لقب دینا-

تَلَقُّبٌ - لقب پانا-

لَقْتٌ - ملا دینا' خلط ملط کرنا' جلدی سے اچک لینا-

تَلْقِیْتٌ - ملا دینا-

لَقْحٌ - پیوند لگانا (نر کا مادے میں)-

لَقْحٌ - حاملہ ہونا - جنگ اور عداوت جو صلح کے بعد ہو-

لَقْحٌ اور لَقَاحٌ - حمل قبول کرنا-

تَلْقِیْحٌ اور اِلْقَاحٌ بمعنی لَقْحٌ ہے اور حاملہ کر دینا-

اِسْتِلْقَاحٌ - پیوند لگانے کا وقت آ جانا-

حَرْبٌ لَاقِحٌ - سخت جنگ-

لِقَاحٌ - نر کی منی-

نِعْمَ الْمِنْحَةُ اللِّقْحَةُ - بڑی عمدہ بخشش دوہیل جانور کا دینا ہے (جو ابھی قریب میں جنی ہو اس کا دودھ بہت ہوتا ہے)-

نَاقَةٌ لَقُوْحٌ - بہت دودھ دینے والی اونٹنی-

نُوْقٌ لَوَاقِحُ - دوہیل اونٹنیاں-

لَمَّا اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - جب آنحضرتؐ کی دوہیل اونٹنیاں لے کر بھاگے (یعنی ڈاکو ان کو ہنکا کر لے چلے)-

اَللِّقَاحُ وَاحِدٌ - (ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا' ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری نے ایک لڑکی کو تو کیا یہ لڑکا اس لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں کیونکہ) ان کی رضاعی ماؤں کو دوہیل کرنے والا ایک ہی شخص ہے یا منی ایک ہی شخص کی ہے (جس سے دونوں مائیں دوہیل ہوئی تھیں)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُلْقِحٍ وَ مُخْبِلٍ - تیری پناہ شر سے ہر ملقح اور مخبل کے (ملقح وہ شخص جس کے نطفہ سے اولاد ہو اور مخبل وہ جس کے نطفہ سے اولاد نہ ہو)-

مَلَاقِیْح - حاملہ مادہ جانور-

اَدِرُّوْا لَقْحَةَ الْمُسْلِمِیْنَ - مسلمانوں کا وظیفہ فوراً دے دو - (یعنی جو بیت المال میں سے ان کی تنخواہ مقرر ہے)-

نَهٰی عَنِ الْمَلَاقِیْحِ وَالْمَضَامِیْنِ - جو ماؤں کے پیٹ میں بچے ہیں یا باپوں کی پشت میں ان کے بیچنے سے منع فرمایا (اس لئے کہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں' معلوم نہیں اس نر کی اولاد ہوتی ہے یا نہیں)-

مَرَّ بِقَوْمٍ یُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ - آنحضرتؐ ان لوگوں پر سے گزرے جو کھجور کے درختوں میں پیوند لگا رہے تھے (نر درخت کا گابہ مادہ درختوں میں ڈال رہے تھے)-

اَمَّا اَنَا فَاَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقَ اللَّقُوْحِ - میں تو اس کو ٹھہر ٹھہر کر اس طرح پڑھتا ہوں جیسے تازہ جنی ہوئی اونٹنی کا دودھ گھڑی گھڑی کا وقفہ دے کر نچوڑتے ہیں (پھر جب تین مہینے گزر جاتے ہیں تو صبح اور شام دو وقت دوہتے ہیں)-

وَجَدَ اَهْلَهَا یُلَقِّحُوْنَ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْلَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَیْرًا لَّكُمْ - آنحضرتؐ نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ نر

کھجور کا پیوند مادہ سے لگاتے ہیں تو فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو بہتر ہوگا (یہ آپ نے اپنی رائے سے فرمایا نہ کہ وحی الٰہی سے کیونکہ یہ دنیاوی امور میں سے ہے جن سے دین کو کوئی بحث نہیں اور علماء نے کہا ہے کہ ایسے امور میں ممکن ہے کہ آپ کی رائے صحیح نہ ہو۔ چنانچہ جب انھوں نے پیوند لگانا چھوڑ دیا تو اس سال کھجور کی پیداوار کم ہوئی۔ آخر آپ نے فرمایا بھائی تمہاری دنیا کی باتیں تم ہی خوب جانتے ہو۔ مطلب یہ ہے کہ دنیاوی امور میں جن میں اللہ اور اس کے رسول نے کوئی حکم نہیں دیا ہے ان میں ہم کو اختیار ہے کہ اپنی رغبت اور خواہش کے موافق عمل کریں۔ لیکن جن دنیاوی امور میں کوئی حکم شریعت میں وارد ہے تو اس حکم پر چلنا ضروری ہے)۔

فَمَا لَقِحَ وَسَلِمَ كَانَ هَدْيًا - پھر جو کوئی جانور حاملہ ہو جائے اور اس کا بچہ سالم پیدا ہو وہ بھی ہدی ہوگا۔

لَقْسٌ - عیب کرنا، جی متلانا، خبیث ہونا۔

لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ - کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس خبیث ہوگیا بلکہ یوں کہے میرا نفس بدمزہ ہوگیا (عرب لوگوں میں محاورہ تھا جب ان کا جی متلاتا یا کھانا ہضم نہ ہوتا تو کہتے میرا نفس خبیث ہوگیا، آنحضرتؐ نے خبیث کے لفظ کو مکروہ جانا کیونکہ خباثت شیطان کی صفت ہے)۔

وَعُقَةٌ لَقِسٌ - (حضرت عمرؓ سے زبیرؓ کا ذکر کیا گیا تو کہا) وہ بدخلق حریص ہیں (ان کو دنیوی مال و جاہ کی بڑی خواہش ہے)۔

لَقْطٌ - چن لینا، زمین پر سے اٹھا لینا، سینا، رفو کرنا، انتخاب کرنا، چونچ سے اٹھانا۔

مُلَاقَطَةٌ اور لِقَاطٌ - برابر ہونا۔

تَلَقُّطٌ اور اِلْتِقَاطٌ - ادھر ادھر سے جمع کرنا، چننا۔

وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ - مکہ کی پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا کسی کو درست نہیں ہے مگر جو اس کو بتلائے (لوگوں سے دریافت کرے پوچھے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو۔ نہایہ میں ہے کہ کسی ملک کی پڑی ہوئی چیز کا لینا اور اس کا استعمال کرنا درست نہیں ہے مگر جب ایک سال تک اس کو بتلاتا رہے پھر ایک سال کے بعد اگر اس کا مالک پیدا نہ ہو تو اس کو اپنے کام میں لا سکتا ہے لیکن جب مالک پیدا ہو تو اس کا تاوان دینا ہوگا۔ اب مکہ کے لقطہ اور دوسرے ملکوں کے لقطوں میں یہی فرق ہے کہ مکہ کا لقطہ ایک سال بتلانے کے بعد بھی اپنے کام میں نہیں لا سکتا بلکہ ہمیشہ اس کو بتلاتا رہے یہاں تک کہ اس کا مالک پیدا ہو۔ بعض نے کہا کہ مکہ کے لقطہ کا بھی وہ حکم ہے جو اور مقاموں کے لقطہ کا ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال تک اس کا بتلانا ضروری ہے صرف موسم حج میں بتلانا کافی نہیں ہے)۔

نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ - حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا (یعنی اس نیت سے کہ اپنے کام میں لائے گا لیکن بہ نیت حفاظت اٹھانا درست ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَكَةً فَطَلَبَ اَنْ يَّجْعَلَهَا لَهٗ - ایک شخص نے جو بنی تمیم میں سے تھا چند برابر برابر کنویں کھدے ہوئے جن کا پانی نزدیک تھا پائے (اور حضرت عمرؓ سے یہ خواہش کی کہ وہ کنویں اس کو دے دیئے جائیں)۔

اِنَّ الْمَرْاَةَ تَحُوْزُ ثَلٰثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَ لَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ - عورت تین ترکوں کی وارث ہوگی ایک تو اس غلام یا لونڈی کے ترکہ کی جس کو اس نے آزاد کیا ہو، دوسرے اس بچہ کی جس کو اس نے لاوارث راستہ میں پڑا پایا اور اس کو پال لیا، تیسرے اس بچہ کی جس کی طرف سے اس کو لعان کرنا پڑا (اس کے شوہر نے کہا یہ میرا بچہ نہیں ہے اور لعان کر کے اپنے شوہر سے جدا ہوگئی بچہ اس کو مل گیا۔ نہایہ میں ہے کہ جو بچہ لاوارث راستہ میں پڑا ہوا ملے اس کے باپ اور ماں کا پتہ نہ ہو تو وہ آزاد ہوگا اور اس کا ترکہ اٹھانے والے کو نہ ملے گا۔ لیکن بعض علماء نے اس حدیث پر عمل کیا ہے گو وہ ضعیف ہے)۔

وَمَنْهَلٍ وَ رَدْتُهٗ اِلْتِقَاطًا - جس پانی پر میں بغیر قصد کے پہنچ گیا۔

اِنِّيْ لَعَلَى الطَّرِيْقِ الْوَاضِحِ اَلْتَقِطُهٗ اِلْتِقَاطًا - میں تو کھلے راستہ پر ہوں اور سمجھ بوجھ کر اس پر چل رہا ہوں۔

يَابْنَ اللَّقِيْطَةِ - یہ گالی ہے۔

اَلْقَاط - اوباش، عوام، بازاری لوگ۔

لَقْعٌ - پھینک دینا، نظر لگانا، کاٹنا۔

لَقْعَانٌ - جلدی سے گزر جانا۔

لَاقَعَنِیْ بِالْکَلَامِ فَلَقَعْتُہٗ - مجھ کو کلام سے چھیڑا تو میں اس پر غالب آیا۔

اُلْتُقِعَ لَوْنُہٗ - اس کا رنگ بدل گیا۔

لِقَاعٌ - موٹا کمبل۔

مِلْقَاعٌ - فحش باتیں کہنے والی۔

لُقَّاعٌ - مکھی۔

لُقَّاعٌ - احمق۔

اِنَّ فُلَانًا لَقَعَ فَرَسَكَ فَھُوَ یَدُوْرُ كَاَنَّہٗ فِیْ فَلَكٍ - فلاں شخص نے تمہارے گھوڑے کو نظر لگائی وہ ایسا گھومتا ہے گویا کشتی میں سوار ہے۔

فَلَقَعَنِی الْاَحْوَلُ بِعَیْنِہٖ - اس ترچھے (بھینگے) نے مجھ کو نظر لگا دی (مراد ہشام بن عبدالملک ہے جو احول تھا)۔

فَلَقَعَہٗ بِبَعْرَۃٍ - ایک مینگنی پھینک کر اس کو ماری۔

لَقْفٌ یا لَقَفَانٌ - جلدی سے لے لینا، گر پڑنا، کشادہ ہونا۔

تَلْقِیْفٌ - نگل جانا، نگلانا۔

تَلَقُّفٌ - جلدی سے لے لینا، یاد کر لینا، نگل جانا۔

اِلْتِقَافٌ - جلدی سے لے لینا۔

ثَقِفٌ لَقِفٌ - ہلکا پھلکا ہوشیار (جیسے لَقِیْفٌ ہے)۔

تَلَقَّفْتُ التَّلْبِیَۃَ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - میں نے لبیک خود آنحضرت ﷺ کے منہ سے سن کر حاصل کی ہے (ایک روایت میں تَلَقَّنْتُ ہے ایک میں تَلَقَّیْتُ مطلب وہی ہے)۔

اَلْمُتَلَقِّفُوْنَ مِنْ صُحُفٍ - کتابوں سے علم لینے والے۔

اِنَّكِ لَقُوْفٌ صَیُوْدٌ - تو تو ہاتھ پکڑ لینے والی شکار کرنے والی ہے (یہ ایک عورت کی صفت بیان کی یعنی جہاں مرد نے تجھ کو چھوا تو نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا)۔

تَلَقَّفَھَا تَلَقُّفًا - جلدی سے اس کو پکڑ لیا۔

لَقٌّ - ہاتھ سے یا ہتھیلی سے مارنا، زمین کا شگاف۔

لَقَقَۃٌ - تنگ منہ کے کھڈے۔

مَالِیْ اَرَاكَ لَقًّا بَقًّا كَیْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ - میں تم کو دیکھتا ہوں تم بہت باتیں کرتے ہو (صاف صاف کہہ بیٹھتے ہو کسی کی رورعایت نہیں کرتے) اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تم کو مدینہ سے نکال دیں گے (یہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا، ابوذرؓ کی عادت تھی جو منہ میں آتا سخت سست کہہ ڈالتے نہ حاکم کی رعایت کرتے نہ امیر کی)۔

لَاتَدَعْ خَقًّا وَّلَا لَقًّا اِلَّا زَرَعْتَہٗ - کوئی سوراخ یا شگاف زمین کا خالی مت چھوڑ وہاں کھیتی کر (یہ عبدالملک نے حجاج کو لکھا)۔

اِنَّہٗ زَرَعَ كُلَّ خَقٍّ وَّلَقٍّ - انھوں نے ہر سوراخ اور ہر بلند زمین پر کھیتی کی۔

رَجُلٌ لَقَّاقٌ بَقَّاقٌ - بڑی باتیں کرنے والا۔

لَقْلَقَۃٌ - آواز کرنا، جبڑے ہلانا اور زبان باہر نکالنا، ہلانا۔

تَلَقْلُقٌ بمعنی تَقَلْقُلٌ ہے یعنی ہلنا۔

لَقْلَقٌ اور لَقْلَاقٌ - مشہور پرندہ ہے جو سانپ کو کھا لیتا ہے۔

مَنْ وُقِیَ شَرَّ لَقْلَقِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ - جو شخص اپنی زبان کے شر سے بچایا گیا وہ بہشت میں جائے گا۔

مَنْ وُقِیَ شَرَّ لَقْلَقِہٖ وَ قَبْقَبِہٖ وَ ذَبْذَبِہٖ فَقَدْ وُقِیَ الشَّرَّ كُلَّہٗ - جو شخص اپنی زبان اور پیٹ اور شرم گاہ کے شر سے بچایا گیا وہ سارے شر سے بچایا گیا (تمام خرابیوں کی جڑ یہ تین چیزیں ہیں، زبان، شکم اور فرج، جب ان تینوں کو محفوظ رکھا اور بے اعتدالی سے بچایا تو سب خرابیوں سے بچ گیا، زبان کا شر غیبت، جھوٹ، چغل خوری، گالی گلوج، فحش باتیں ہیں اور پیٹ کا شر حد اعتدال سے زیادہ کھا جانا، حرام حلال کی قید نہ رکھنا، شرمگاہ کا شر زنا اور لواطت حرام کاری وغیرہ)۔

مَالَمْ یَكُنْ نَقْعٌ وَّلَا لَقْلَقَۃٌ - جب تک مٹی اڑانا اور چیخنا چلانا نہ ہو (یہ باتیں منع ہیں لیکن میت پر آہستہ رونا منع نہیں ہے)۔

فِیْہِ لَقْلَقَۃٌ - وہ جلد باز ہے۔

لَقْمٌ - منہ بند کر لینا، جلدی سے کھا لینا۔

تَلْقِيْمٌ اور اِلْقَامٌ-لقمہ دینا-

اَلْقَمَهُ الْحَجَرَ - اس کو خاموش کر دیا-

لَقَّمَ الْخُبْزَ - روٹی کے لقمے بنائے-

تَلَقُّمٌ اور اِلْتِقَامٌ-ہلنا' نگلنا-

لَقَمٌ-بڑا راستہ یا بیچا بیچ راستہ-

لُقْمَانٌ-مشہور حکیم ہیں ان سے کسی نے کہا-تم تو بکریاں چراتے پھرتے تھے اس درجہ کو کیسے پہنچ گئے؟ انھوں نے کہا سچی بات کہنے سے اور امانت داری اور خاموشی سے-

لُقْمَةٌ- جو ایک بار کھانے میں سے منہ میں ڈالا جائے- (اس کی جمع لُقَمٌ اور لُقْمَاتٌ ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَلْقَمَ عَيْنَهُ خَصَاصَةَ الْبَابِ - ایک شخص نے دروازے کی دراڑ کو اپنی آنکھ کا لقمہ بنایا (یعنی اس میں سے جھانکا)-

فَهُوَ كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُّتْرَكْ يَلْقَمْ - وہ تو نقشی سانپ کی طرح ہے اگر اس کو چھوڑ دیں تو آدمی کو کھالے گا (عرب لوگ کہتے ہیں: لَقِمْتُ الطَّعَامَ اَلْقَمُهُ - میں نے کھانا کھالیا یا کھا رہا ہوں یا کھاؤں گا)-

فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ - میں نے مہر نبوت کا بوسہ لیا-

ثُمَّ اَلْقَمَ اِبْهَامَيْهِ مَا اَقْبَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ - پھر اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے سامنے کے حصہ کا لقمہ بنایا (یعنی انگھوٹوں سے ان کا مسح کیا)-

يُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى - اپنی بائیں ہتھیلی میں گھٹنے کا لقمہ کر دیا (یعنی ہتھیلی سے گھٹنا پکڑلیا)-

يَكْفِيْ لِابْنِ اٰدَمَ لُقُمَاتٌ يُقِمْنَ ظَهْرَهٗ - آدمی کو کھانے کے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت سیدھی رکھیں (یعنی اٹھنے بیٹھنے کی طاقت رہے)-

رَاَيْتُ دَابَّةَ اَبِى الْحَسَنِ تُلْقِمُهُ الْاُرُزَّ - ابوالحسن کے جانور کو میں نے دیکھا اس کو چاول کھلا رہے تھے-

تُلْقِمُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِكَ عَيْنَ الرُّكْبَةِ - رکوع میں اپنی انگلیوں کے کنارے کا لقمہ گھٹنے کو کر دے (یعنی انگلیاں گھٹنے کے گرد رہیں گویا گھٹنا ان کا لقمہ ہو جائے)-

لَقْنٌ یا لَقَنَةٌ یا لَقَانَةٌ یا لَقَانِيَةٌ - سمجھ لینا' سیکھ لینا' زبان سے سن کر یا کتاب میں دیکھ کر-

تَلَقُّنٌ - زبان سے سن کر سیکھ لینا اور سمجھ لینا-

لَقَانَةٌ-عقل اور دانش مندی-

تَلْقِيْنٌ - سکھانا' سمجھانا' زبان سے سنانا تاکہ دوسرا شخص لکھتا جائے-

اِلْقَانٌ - جلدی سے یاد کر لینا-

وَيَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ وَهُوَ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ - اور رات کو ان دونوں صاحبوں (یعنی آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ) کے پاس عبداللہ بن ابی بکرؓ رہتے وہ ایک نوجوان عقل مند' بات کو جلد سمجھ جانے والے آدمی تھے-

اُنْظُرُوْا لِىْ غُلَامًا فَطِنًا لَقِنًا - ایک عقل مند سمجھ دار لڑکا میرے لئے تلاش کرو-

اِنَّ هٰهُنَا عِلْمًا وَّ اَشَارَ اِلٰى صَدْرِهٖ لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً بَلٰى اُصِيْبُ لَقِنًا غَيْرَ مَاْمُوْنٍ - حضرت علیؓ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس میں ایک علم ہے کاش میں اس کا اٹھانے والا پاتا - البتہ سمجھ دار آدمی مجھ کو ملتا ہے لیکن وہ بھروسے کا آدمی نہیں (جو راز کو چھپائے اور نالائقوں پر فاش نہ کرے)-

لَقِنْتُ الْحَدِيْثَ - میں بات کو سمجھ گیا-

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - جو لوگ مرنے لگیں ان کو کلمۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یاد دلاؤ- (ان کے سامنے تم پڑھو تاکہ وہ بھی پڑھنے لگیں- کیونکہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا وہ بہشت میں جائے گا علماء نے کہا ہے کہ بار بار بہت کثرت کے ساتھ میت کے سامنے پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے' ایسا نہ ہو اس کا دل تنگ ہو جائے اور دل کی کراہت کی وجہ سے وہ گنہ گار ہو بلکہ دو چار بار پڑھیں اور جب میت اس کو ایک بار بھی کہہ لے تو خاموش ہو جائیں یہاں تک کہ دوسری کوئی بات کرے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرنے والے شخص کے پاس بیٹھنا مستحب ہے تاکہ اس کا دل نہ گھبرائے اور وہ لوگ بیٹھیں جو اس کے گھرانے میں افضل اور اعلیٰ اور نیک ہوں اور حیض والی عورت

اور جب اس سے الگ رہے اور اس کے سر کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے میں قباحت نہیں ہے- بعض نے کہا اس حدیث سے وہ تلقین مراد ہے جو دفن کے بعد کی جاتی ہے اور شافعیہ نے اس کو مستحب رکھا ہے لیکن جو حدیث اس باب میں وارد ہے وہ ضعیف ہے اور لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین سے یہ مراد ہے کہ پورا کلمہ اس کے سامنے پڑھیں یعنی لا الٰہ اِلاَّ اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ- کیونکہ ایمان بدون تصدیق توحید اور رسالت کے پورا نہیں ہوتا اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ صرف لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین کافی ہے کیونکہ محمد رسول اللہ کا ذکر حدیث میں نہیں وہ دوسری حدیثوں سے غافل ہے)-

لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ یٰسٓ - مرنے والے لوگوں کو (یعنی جو حالت احتضار میں ہوں' مر رہے ہوں) ان کو سورۂ یٰس یاد دلاؤ (ان کے سامنے پڑھو اور زندوں کو تو یاد دلانا اور بہتر ہے)-

فَاِنَّ الْکَافِرَ یُلَقَّنُ حُجَّتَہٗ - کافر کو شیطان اس کی حجت سکھا دیتا ہے (ایسی بات سکھاتا ہے کہ مرتے وقت شرک اور کفر پر خاتمہ ہو)-

اِنَّکُمْ تُلَقِّنُوْنَ مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَحْنُ نُلَقِّنُ مَوْتَانَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ - تم تو اپنے مردوں کو صرف لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین کرتے ہو اور ہم لا الہ الاّ اللّٰہ کے بعد محمد رسول اللہ کی بھی-

اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ - یا اللہ جس دن میں تجھ سے ملوں میری حجت مجھ کو سکھلا دے (میں اپنی نجات کی دلیل تجھ سے عرض کر سکوں تو ہی اس کا سکھانے والا اور بتانے والا ہے)-

لِقَاءٌ یا لِقَانَۃٌ یا لِقَایَۃٌ یا لُقِیٌّ یا لُقْیَانٌ یا لُقْیَانَۃٌ یا لُقْیَۃٌ یا لُقًی یا لَقَاءَۃٌ - سامنے آنا' ملاقات کرنا-

تِلْقَاءٌ - کے بھی یہی معنی ہیں-

تَلْقِیَۃٌ - ڈال دینا' پھینک دینا' اتارنا' منہ در منہ ایک بات کا لینا' پوچھنا-

مُلَاقَاۃٌ - مقابلہ کرنا' پانا-

اِلْقَاءٌ - ڈال دینا' پہنچا دینا' رکھنا' پڑھ کر سنانا' یعنی سکھانا متوجہ کرنا-

تَلَقِّیْ - ملاقات کرنا' حاملہ ہو جانا-

تَلَاقِیْ اور اِلْتِقَاءٌ - ایک دوسرے سے ملنا-

اِسْتِلْقَاءٌ - چت لیٹنا-

لُقِی - پڑی ہوئی چیز-

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ وَالْمَوْتُ دُوْنَ لِقَاءِ اللّٰہِ - جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور مرنا اللہ سے ملنے کا ذریعہ ہے (نہایہ میں ہے کہ اللہ سے ملنا اس سے مراد آخرت کا سفر ہے اور اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں ان کا اشتیاق اور موت مراد نہیں ہے کیونکہ موت تو ہر ایک کو ناپسند معلوم ہوتی ہے پھر جو کوئی شخص دنیا کو ترک کرے اور اس کو برا جانے وہ اللہ سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص دنیا کو آخرت پر مقدم رکھتا ہے اور دنیا کی طرف اس کا جی لگا ہوا ہے وہ خواہ مخواہ اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا- کیونکہ اس کا ذریعہ موت ہی ہے اور یہ جو فرمایا کہ مرنا اللہ سے ملنے کا ذریعہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ مرنا اور ہے اور اللہ سے ملنا اور ہے لیکن چونکہ مرنا اللہ سے ملنے کا واسطہ ہے اس لئے مومن کو چاہئے کہ اس پر صبر کرے اور موت کی تکالیف اٹھائے تاکہ ملاقات الٰہی سے فائز ہو اور اپنی مراد کو پہنچے- کرمانی نے کہا یہ حالت نزاع کا بیان ہے اس وقت جب مومن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا جو اس نے مومنوں کے لئے تیار رکھی ہیں خیال کرتا ہے تو اس کو اللہ سے ملنا پسند ہوتا ہے اور کافر اللہ تعالیٰ کے مواخذہ سے ڈر کر مرنا ناپسند کرتا ہے- اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ موت تو ہر شخص کو ناپسند ہے کیونکہ وہ حالت صحت میں ناپسند ہے نہ کہ اس وقت جب آدمی مرنے کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کو اپنی موت کا یقین ہو جاتا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ مرتے وقت جب مومن کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اس کے لئے بہشت کی نعمتیں تیار اور اللہ تعالیٰ اس کو عزت اور کرامت دینے والا ہے تو وہ موت سے نڈر ہو جاتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ جلدی اس کی روح قبض ہو جائے دنیا کی جھنجٹوں سے نجات پائے-

مترجم: کہتا ہے جب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی - اس وقت حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے ہر ایک شخص ناپسند کرتا ہے - آپ نے فرمایا میرے کلام کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ مومن جب مرنے کے قریب ہوتا ہے اور آخرت کی وہ باتیں اس کو دکھائی دینے لگتی ہیں جن سے اللہ کی رحمت اور بشارت معلوم ہوتی ہے تو اس کو اللہ سے ملنے کا شوق ہو جاتا ہے اور کافر کا حال اس کے برخلاف ہوتا ہے)۔

وَلِقَاءُكَ حَقٌّ - اور تجھ سے ملنا برحق ہے (یعنی آخرت کی زندگی اور حشر ونشر وغیرہ)۔

فَلَاتَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ - آنحضرتؐ کی ملاقات جو حضرت موسیٰؑ سے ہوئی اس میں شک مت کر یا دجال سے ملنے میں شک مت کر یا اللہ سے ملنے میں شک مت کر۔

لَا تُرَدُّ الدُّعَاءُ عِنْدَ اللِّقَاءِ - جنگ میں جب کافروں کا مقابلہ ہو اس وقت کی دعا رد نہیں ہوتی (بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے)۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ - باہر سے جو غلہ وغیرہ کے قافلے آئیں ان سے بستی کے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا (کیونکہ بستی سے باہر جا کر ملنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مال والوں کو دھوکا دیں ان سے کہیں کہ آج کل اس مال کا بازار اترا ہوا ہے تو سستا ان سے خرید لیں اگر ایسا کوئی کرے اور مال والوں کو اس کی دھوکہ بازی محقق ہو جائے تو ان کو اختیار ہوگا خواہ اپنا مال اس قیمت پر دے دیں یا بیع کو فسخ کر ڈالیں)۔

نَهٰى اَنْ يُّتَلَقَّى الْبُيُوْعُ - جو لوگ مال بیچنے کو لائیں (یعنی دوسرے ملکوں سے) ان سے بستی کے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا۔

بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّيْ - باب اس بیان میں کہ کہاں جا کر مال والوں سے ملنا جائز ہے (اس کی حد کیا ہے وہ یہ ہے کہ بستی کے بڑے بازار میں وہ آ جائیں اور بستی سے باہر جا کر ان سے ملنا حرام ہے)۔

دَخَلَ اَبُوْ قَارِظٍ مَّكَّةَ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ حَلِيْفُنَا وَ عَضُدُنَا وَ مُلْتَقٰى اَكُفِّنَا - ابوقارظ مکہ میں آیا تو قریش کے لوگ کہنے لگے وہ ہمارا حلیف ہے اور قوت بازو ہے اور ہماری ہتھیلیاں اس کی ہتھیلی سے ملتی ہیں - یعنی اس سے دوستی کا معاہدہ ہے۔

اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ - جب دونوں ختنے مل جائیں مرد اور عورت کے (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے یا ایک دوسرے سے محاذی اور مقابل ہو جائیں اگرچہ چھوئے نہیں) تو غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو)۔

اِذَا الْتَقَى الْمَاءَ انِ فَقَدْتَمَّ الطُّهُوْرُ - وضو میں جب دونوں عضو کو دھو لیا (یعنی منہ اور ہاتھوں کو) تو وضو درست ہو گیا (گو ہاتھ پہلے دھو لے پھر منہ دھوئے - یہ اس شخص کے مذہب پر ہے جو وضو میں ترتیب کو فرض نہیں جانتا یا دونوں اعضا سے ہاتھ اور پاؤں مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ خواہ داہنے ہاتھ یا پاؤں کو پہلے دھوئے یا بائیں ہاتھ اور پاؤں کو کیونکہ یہ سب کے مذہب میں جائز ہے اور کسی نے یہ شرط نہیں لگائی کہ پہلے داہنا ہاتھ یا داہنا پاؤں دھوئے اگرچہ داہنے سے شروع کرنا مستحب ہے)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَايُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ - آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس کا کچھ خیال نہیں کرتا (اس کو کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا) لیکن اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں گرے گا۔

اِنَّهٗ نُعِيَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَمَا اَلْقٰى لِذٰلِكَ بَالًا - ان کو ایک شخص کے مرنے کی خبر دی گئی انھوں نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا (کچھ پرواہ نہ کی کان لگا کر نہ سنا نہ ان کے دل پر کچھ اثر ہوا)۔

مَالِيْ اَرَاكَ لَقًا بَقًا - کیا حال ہے اے ابوذر! میں تجھ کو دیکھتا ہوں تو زمین پر پڑا ہوا ہے (ایک روایت میں یوں ہے ہے لَقًّا بَقًّا تخفیف کے ساتھ بقًا کے کچھ معنی نہیں ہیں وہ تابع ہے لَقًا کا جیسے روٹی ووٹی کھانا وانا وغیرہ)۔

وَاَخَذَتْ ثِيَابَهَا فَجَعَلَتْ لَقًى - اپنے کپڑے اتار کر ڈال دیتے (اور ننگے طواف کرتے وہ کہتے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں ان کو پہن کر کیونکر طواف کریں پھر جب طواف کر چکتے تو) ان کپڑوں کو یونہی زمین پر پڑے ہوئے چھوڑ دیتے (پھر نہ پہنتے)۔

وَيُلْقَى الشُّحُّ - اور حرص اور بخیلی لوگوں کے دلوں پر ڈال دی جائے گی (حمیدی نے کہا راویوں نے اس لفظ کو اچھی طرح یاد نہیں رکھا شاید یہ يُلَقّٰى ہو بہ تشدید قاف تَلَقِّیْ سے یعنی حرص اور بخیلی کی ان کو تعلیم ہوگی۔ اگر يُلْقٰى ہو بہ تخفیف قاف تو وہ بعید ہے کیونکہ اِلْقَا کے معنی گرا دینا تو ترجمہ یہ ہوگا کہ بخیلی گرا دی جائے گی حالانکہ بخیلی تو اس وقت موجود ہوگی۔ اور اگر بخیلی کا اعدام مراد ہو تب تو یہ فقرہ مدح کا ہوگا نہ کہ ذم کا اور حدیث میں ذم مقصود ہے اور اگر يُلْفٰى ہو فائے موحدہ سے یعنی بخیلی اور لالچ تو ہمیشہ سے دنیا میں موجود ہے۔ میں کہتا ہوں يُلْقٰى سے یہ مراد ہے کہ حرص اور بخیلی لوگوں کے دلوں پر ڈال دی جائے گی جیسے وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اس صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے)۔

سَأَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ - ان سے ملاقات کا راستہ پوچھا (یعنی کیوں کر ان سے ملاقات ہو)۔

لَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى - جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگے نہیں۔

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ - قیامت میں اس وقت تک کہ تم مجھ سے مل جاؤ تم صبر کئے رہنا (دنیا میں اگر دوسروں کو تم پر ترجیح دیں تم کو محروم رکھیں)۔

لَتُلَقِّيَنَّ الثَّوَابَ - تم کو اجر ملے گا۔

تَلَقَّوْنَهٗ يَرْوِيْهِ بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ - قرآن میں جو آیا ہے اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس بات کو ایک دوسرے سے روایت کرتا (یعنی منہ در منہ بات کو پھیلاتے جاتے اور ایک دوسرے کا حوالہ دیتے جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے تَلِقُوْنَهٗ پڑھا ہے۔ وَلَقَ سے یعنی جھوٹ بولا یا جلدی کی)۔

اَلْقِهَا عَلٰى بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَمَدُّ صَوْتًا - یہ کلمات بلالؓ کو سکھا دو ان کی آواز بڑی ہے (دور تک جاتی ہے)۔

اَلْقَنِیْ بِهٖ فَلَقِيْتُ - اس نے مجھ کو ملا دیا اس سے پھر میں اس سے مل گیا۔

مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى (میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ مسجد میں) چت لیٹے ہوئے تھے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے (پاؤں آپ کے دراز ہوں گے کیونکہ ایسی حالت میں ستر کھلنے کا ڈر نہیں اور ایسا لیٹنا اس صورت میں منع ہے جب گھٹنے کھڑے کر دے اور پاجامہ نہ پہنے ہو کیونکہ ستر کھل جانے کا ڈر ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں چت لیٹنا اور آرام لینا درست ہے)۔

فَلَقِيْتُهٗ لُقْيَةً اُخْرٰى يا لَقْيَةً اُخْرٰى - پھر میں دوبارہ ان سے ملا۔

تُلْقِیْ عِنْدَهٗ ثِيَابَكِ - تو تو اپنے کپڑے اس کے پاس اتار ڈالے۔

يُلْقِی النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ - گٹھلی اپنی انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے (کھجور میں نہ ڈالتے ایسا نہ ہو کہ اس میں مل جائے)۔

فَلَمْ يَلْقٰى - (الف کے ساتھ) یہ بھی ایک لغت ہے۔

يُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ - ایسی ویسی باتیں کرتیں۔

تَلَقَّيْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ - ہم انسؓ سے اس وقت ملے جب وہ شام میں آئے (صحیح یہ ہے کہ شام کے ملک سے آئے یعنی شام سے لوٹ کر)۔

اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ - ہم کل دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں۔

اِكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ - عبداللہ بن عمرؓ نے لقوہ کی بیماری میں داغ لگایا (لقوہ ایک مشہور بیماری ہے جس سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے)۔

اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَ كَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ شَیْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ فَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ - (آنحضرتؐ نے جب یہ حدیث فرمائی کہ جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا) یارسول اللہؐ! ہم تو سب لوگ موت کو ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا میرے کلام کا یہ مطلب نہیں ہے

بلکہ ایمان دار شخص کی جب موت آتی ہے تو اس کو اللہ کی رضا مندی اور کرامت کی خبر دی جاتی ہے پھر جو چیز اس کے سامنے ہے یعنی موت وہ اس کو سب چیزوں سے زیادہ پسند ہوتی ہے اور اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور کافر کی جب موت آنے لگتی ہے تو اس کو اللہ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے وہ جو اس کو درپیش ہے اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اور اللہ سے ملنا مکروہ جانتا ہے- اللہ بھی اس سے ملنا مکروہ جانتا ہے-

اَلْقِ السَّجْدَتَيْنِ - ان دو سجدوں کو چھوڑ دے (ان کا شمار مت کر)-

اَلرُّكْنُ الْيَمَانِيُّ نَهْرٌ مِّنَ الْجَنَّةِ تُلْقٰى فِيْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ - رکن یمانی بہشت کی ایک نہر ہے اس میں بندوں کے اعمال ڈال دیئے جاتے ہیں-

صَلّٰى مُسْتَلْقِيًا - چت لیٹ کر نماز پڑھی-

لَقْوَه - مادۂ عقاب کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کا منہ کشادہ ہوتا ہے-

شَوْقًا اِلٰى لِقَاءِكَ - تجھ سے ملنے کا اشتیاق-

باب اللام مع الکاف

لَكَ - تیرے لئے' اور لٰكِنْ کو بعض لوگ تخفیف کر کے لَكَ کہتے ہیں-

فَلَكَ اللّٰهُ - اللہ شاہد ہے یا ضامن ہے کہ میں تم کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا-

لَكَأٌ - مارنا' گرا دینا' پورا حق دے دینا' اقامت کرنا-

تَلَكُّوٌ - بیمار بننا' دیر کرنا' توقف کرنا-

فَتَلَكَّأَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ - لعان میں پانچویں بار گواہی دینے میں (کہ اللہ کا غضب اس پر اترے اگر مرد سچا ہو) عورت نے ذرا دیر کی (پہلے ذرا خدا کا ڈر ہوا پھر شیطان نے بہکایا تو پانچویں گواہی بھی دے ڈالی)-

فَتَلَكَّأَ فِي الشَّهَادَةِ - ایک شخص کو لائے اس نے گواہی دینے میں توقف کیا (جھجکا)-

لَكْدٌ - ہاتھ سے مارنا یا دھکیلنا' لگ جانا' چپک جانا' گلے ملنا-

لَكِدٌ لَحِزٌ - بخیل' بدخلق-

اَلْكَدُ - لئیم' اپنی قوم سے ملا ہوا-

اِذَا كَانَ حَوْلَ الْجُرْحِ قَيْحٌ وَّلَكَدٌ فَاتْبِعْهُ بِصُوْفَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَاغْسِلْهُ - جب زخم کے گردا گرد پیپ اور خون جم جائے تو ایک چیتھڑے میں پانی لگا کر اس سے دھو ڈال-

لَكْزٌ - گھونسا مارنا-

لِكْزٌ - بخیل-

لَكَزَنِيْ اَبِيْ - حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میرے والد نے میرے سینے پر ایک مکہ لگایا-

يَلْكُزُ الشَّيْطَانُ - شیطان گھونسا لگاتا ہے-

لَكْعٌ - ڈنک مارنا' کھانا پینا-

لَكْعٌ اور لَكَاعَةٌ - کمینہ پن' بخیلی' مل جانا' لگ جانا-

لَكَاعِ - کمینی عورت-

لُكَعٌ - کمینہ بدذات مرد-

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ اَسْعَدُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا لُكَعَ بْنَ لُكَعٍ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ دنیا میں نصیب والا وہ ہوگا جو لکع ہو لکع کا بیٹا (اصل میں لُكَع کہتے تھے غلام کو پھر احمق اور سفلے کو کہنے لگے یا اس کو جس کا نسب صحیح نہ ہو' نہ اس کے اخلاق اچھے ہوں' یعنی پاجی بدقوما- اور کبھی لُكَع چھوٹے بچے کو بھی پیار کے طور پر کہتے ہیں)-

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ يَطْلُبُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ اَثَمَّ لُكَعُ - آنحضرتؐ حسن علیہ السلام کو ڈھونڈتے ہوئے آئے تو فرمایا وہاں لکع ہے (یعنی مُنَّا ہے)-

قَالَ لِرَجُلٍ يَالُكَعُ - ایک شخص سے کہا ارے لکع (یعنی کم علم' کم عقل)-

لَايُحِبُّنَا اللُّكَعُ وَالْمَحْيُوْسُ - ہم اہل بیت رسالت علیہم السلام سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو کم ذات سفلہ غلام زادہ ہو (مَحْيُوْس وہ جس کے ماں باپ دونوں غلام لونڈی ہوں- دوسری روایت میں ہے جو ولد الحیض یا ولد الزنا ہوگا وہی آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا)-

اِنَّهٗ قَالَ لِاَمَةٍ رَاٰهَا يا لَكَعَاءُ اَتَتَشَبَّهِيْنَ بِالْحَرَائِرِ -

حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھ کر فرمایا اری بد ذات تو آزاد عورتوں کی طرح بنتی ہے (منہ پر نقاب ڈال کر بڑے ٹھسے سے چلتی ہے-بدذات کمینی عورت کولَکْعَاءاور لگاع کہتے ہیں)-

اُقْعُدِیْ لَگَاعِ- (عبداللہ بن عمرؓ نے ایک لونڈی سے جو مدینہ سے باہر جانا چاہتی تھی کہا) اری بدذات بیٹھی رہ-

اِنْ دَخَلَ رَجُلٌ بَیْتَهٗ فَرَای لَکَاعًا قَدْ تَفَخَّذَ اِمْرَأَتَهٗ- ایک شخص اپنے گھر میں گھسے اور دیکھے کہ ایک بدذات مرداس کی عورت کی رانیں اپنی رانوں پر لئے ہوئے ہے (اس سے صحبت کر رہا ہے)-

قِیْلَ لَهٗ اِنَّ اِیَاسَ بْنَ مُعَاوِیَةَ رَدَّ شَهَادَتِیْ فَقَالَ یَا مَلْکَعَانُ لِمَ رَدَدْتَ شَهَادَتَهٗ- ایک شخص امام حسن بصریؒ کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا ایاس بن معاویہ نے میری گواہی منظور نہیں کی- تب انھوں نے ایاس سے کہا ارے کم علم کمسن تو نے اس کی گواہی کیوں نامنظور کی (مَلْکَعَان میں میم اور نون دونوں زائد ہیں)-

وَمَا تَصْنَعُ بِالْاِسْتِ یَالُکَعُ- تو گانڈ کو کیا کرے گا بدذات (کتنا بھی نہائے صاف کرے گانڈ میں نجاست بھری رہے گی)-

لَکْمٌ- گھونسا مارنا' دھکیلنا-

مُلَاکَمَةٌ- گھونسہ بازی-

لَکْنٌ یالُکْنَةٌ یالُکُوْنَةٌ یالُکُوْنَةٌ- ہکلانا' زبان رک جانا عجمی ہونے کی وجہ سے عربی درستی (صحت) کے ساتھ نہ بول سکنا-

اَلْکَنُ- ہکلا-

لٰکِنْ دَعَا وَ دَعَا- مگر آنحضرتؐ نے دعا کی دعا کی (اور کوئی کام نہیں کیا)-

لٰکِنَّ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتَهٗ- (میرا جانی دوست تو اللہ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا) البتہ اسلام کی برادری اور محبت ہے (یعنی ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ)-

لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰهَ- مگر میں اللہ تعالیٰ سے سنتا ہوں-

لٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ- جنابت ہو تو موزے اتار کر پاؤں دھونا چاہئے) لیکن پاخانہ پیشاب کے بعد (موزے اتارنا ضروری نہیں)-

لٰکِنْ مَّاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ- آپ کے ظہور سے پہلے ہی ورقہ مر گئے-

بابُ اللام مع اللام

لِلّٰهِ- عرب لوگ کہتے ہیں لِلّٰهِ اَبُوْكَ- یہ تعریف کے محل میں کہا جاتا ہے- جیسے لِلّٰهِ دَرُّكَ تیری بزرگی کا کیا کہنا-

فَنَادٰی یَالَا لُمُهَاجِرِیْنَ- اس نے پکارا مہاجرین میری فریادرسی کرو (یہ انصاری مجھ پر ظلم کر رہا ہے)-

بابُ اللام مع المیم

لَمْأٌ- دیکھنا' ہاتھ مارنا-

اِلْمَاءٌ- پوشیدہ لے جانا' انکار کرنا' مشتمل ہونا' خالی میدان چھوڑ دینا-

تَلَمُّؤٌ- مشتمل ہونا-

اُلْتُمِیَ لَوْنُ الرَّجُلِ- اس مرد کا رنگ بدل گیا-

فَلَمَأْتُهَا نُوْرًا یُضِیْءُ لَهٗ مَا حَوْلَهٗ کَاضَاءَ ةِ الْبُدْرِ- میں نے اس کو ایک نور دیکھا جو اپنے گرداگرد اس طرح روشنی دے رہا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند (نہایہ میں ہے کہ لَمْؤٌ اور لَمْحٌ جلدی سے دیکھ لینا)-

لَمْحٌ- دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا' چمکنا (جیسے لَمَحَانٌ اور تَلْمَاحٌ ہے)-

تَلْمِیْحٌ- اشارہ کرنا-

اِلْمَاحٌ- دزدیدہ نظر سے دیکھنا' چمکانا' دکھلانا پھر چھپا لینا (جیسے خوبصورت عورتیں کیا کرتی ہیں)

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی
بازار خویش و آتش ماتیز می کنی[1]

---

[1] دیدار بھی کروایا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ دیدار کرانے سے پرہیز کا پہلو بھی برتا جا رہا ہے- حتیٰ کہ اس طرح سامنے آنے سے ہمارے جذبات کو بھڑکایا جا رہا ہے-(م)

لَمْحَةٌ-ایک نظر-

اِنَّهٗ كَانَ يَلْمَحُ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَلْتَفِتُ-آنحضرتؐ کنکھیوں سے نماز میں دیکھتے لیکن منہ نہ پھراتے-(معلوم ہوا کہ نماز میں آنکھیں کھلی رکھنا مسنون ہے)-

لَمَحَ الْبَرْقُ-بجلی چمکی-

لَمْزٌ- عیب کرنا' آنکھ مارنا' مارنا' دفع کرنا-

تَلَمُّزٌ-چھونا' جلدی کرنا-

لُمَزَةٌ- بڑا عیب جو' یا منہ درمنہ برائی کرے (جیسے **هُمَزَه** جو پیٹھ پیچھے برائی کرے-بعض نے کہا دونوں کے ایک معنی ہیں-یعنی غیبت کرنے والا عیب جو بعض نے بالعکس کہا-بعض نے کہا **هُمَزَه** لوگوں کا عیب کرنے والا اور **لُمَزَه** ان کے نسب پر طعنہ مارنے والا یا **هُمَزَه** آنکھ مار کر عیب کرنے والا **لُمَزَه** زبان سے عیب کرنے والا یا بالعکس)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَ لَمْزِهٖ- تیری پناہ شیطان کی طعنہ زنی اور عیب جوئی سے (یعنی اس کے مکروں اور فریبوں سے-مجمع البحار میں ہے کہ فاسق کی عیب جوئی درست ہے تاکہ وہ برے کاموں سے باز رہے جیسے حدیث میں ہے کہ آدمی میں جو عیب ہو اس کو بیان کرو تاکہ وہ اس سے پرہیز کرے)-

لَمْسٌ-ہاتھ سے چھونا یا ہاتھ پھرانا' جماع کرنا' ٹٹولنا' طلب کرنا-

مُلَامَسَةٌ اور **لِمَاسٌ**-چھونا' جماع کرنا-

اِلْمَاسٌ-مدد کرنا-

تَلَمُّسٌ-بار بار طلب کرنا-

اِلْتِمَاسٌ-طلب کرنا-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ- آنحضرتؐ نے بیع ملامسہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ مشتری بائع سے کہے جب میں تیرا کپڑا چھولوں تو بیع لازم ہوگئی یا شے مبیعہ کو صرف چھو لینے سے بیع قطعی ہو جائے اس کو کھول کر نہ دیکھے)-

نَهٰى عَنِ اللِّمَاسِ- آنحضرتؐ نے لماس سے منع فرمایا (یعنی ایک تہہ کیا ہوا کپڑا خریدنا یا تاریکی میں خریدنا اور دیکھنے کے بعد واپسی کا اختیار نہ ہونا)-

اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْمِسَانِ الْبَصَرَ- (ایک روایت میں **يَلْتَمِسَانِ** ہے یعنی) دو دھاری والے اور بیدم سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو اچک لیتے ہیں (جس کی طرف دیکھتے ہیں اس کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں- یا آنکھوں ہی پر حملہ کرتے ہیں-نہایہ میں ہے کہ سانپوں میں ایک سانپ کا نام ناظر ہے اس کی نظر جہاں آدمی پر پڑی وہ آدمی مر جاتا ہے اور ایک اور قسم ہے اس کی آواز اگر آدمی سنے تو مر جاتا ہے اور ابو سعید خدری نے ایک جوان انصاری کا قصہ بیان کیا ہے جس نے سانپ کو برچھے سے مارا وہ سانپ مر گیا اور جوان بھی اس کے ساتھ ہی مر گیا)-

اِنَّ امْرَاَتِيْ لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ فَارِقْهَا قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ فِرَاقَهَا قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی تو کسی ہاتھ لگانے والے کا ہاتھ نہیں روکتی (یعنی جو کوئی اس سے حرام کاری کرنا چاہتا ہے وہ راضی ہو جاتی ہے) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے (طلاق دے دے) اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اس کو چھوڑ بھی نہیں سکتا (مجھ سے اس کی جدائی پر صبر نہیں ہوسکتا) آپ نے فرمایا تو پھر اس سے مزہ اٹھا تا رہ (آنحضرتؐ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں اس کو طلاق دینے پر جبر کروں تو ایسا نہ ہو یہ اس پر فریفتہ ہے پھر اس سے حرام کاری کرتا رہے-بعض نے کہا **لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ** کے یہ معنی ہیں کہ جو کوئی اس سے کچھ مانگتا ہے وہ دے ڈالتی ہے اس کے مال کی حفاظت نہیں کرتی (بڑی لٹاؤ ہے) یہ ذرا مناسب معلوم ہوتا ہے امام احمد نے کہا آنحضرتؐ اس کو یہ کیسے حکم دے سکتے تھے کہ اس کی بیوی حرام کاری کرتی رہے اور وہ دیوث بن کر اس کو اپنے نکاح میں رہنے دے-حضرت علی اور عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جب تم کو آنحضرتؐ کی کوئی حدیث پہنچے تو اس کے معنی ایسے کرو جو ہدایت اور تقویٰ پر مشتمل ہوں-

مترجم: کہتا ہے آنحضرتؐ کا ارشاد سراسر درست تھا کیونکہ مرد نے اپنی آنکھ سے اس کو زنا کراتے نہیں دیکھا ورنہ لعان واجب ہوتا- بلکہ اس کا گمان اپنی بیوی کی نسبت ایسا تھا تو پہلے آنحضرتؐ نے سہل کو ترکیب بتائی کہ اس کو طلاق دے دے الگ

ہو جائے- جب اس نے جدائی سے بھی مجبوری بیان کی تو آپ نے فرمایا رہنے دے کیونکہ رہنے دینے میں مرد پر کوئی گناہ عائد نہیں ہوتا تھا- اگر چھوڑ دیتا پھر اس سے حرام کاری کرتا تو سخت گناہ گار ہوتا- طیبی نے کہا فاجرہ عورت کو نکاح میں رہنے دینا حرام نہیں ہے خاص کر اس صورت میں جب آدمی اس پر عاشق اور شیفتہ اور فریفتہ ہو اور طلاق دینے سے گناہ میں پڑ جانے کا اس کو ڈر ہو-)

فَالْتَمَسْتُ عِقْدِیْ- میں نے اپنا ہار ڈھونڈھا-

مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا- جو شخص ایسے راستہ پر چلے جس پر چلنے سے علم حاصل کرنے کی غرض ہو (یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرے یا جائے)-

یَلْتَمِسُ مَرْضَاتِ اللّٰهِ- اللہ کی رضا مندی کا خواستگار ہو (دنیاوی کوئی غرض نہ ہو)-

فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَهُوَ فِی السُّجُوْدِ- (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک رات گھر میں اندھیرا تھا- میں نے آنحضرتؐ کو حجرے میں نہ پایا تو میں نے خیال کیا شاید اور کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں اندھیرے میں (ہاتھ سے ٹٹولنا شروع کیا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ سجدے میں تھے-

صَحِیْفَةُ الْمُتَلَمِّسِ- کا بیان کتاب الصاد میں گزر چکا-

اَوْلَا مَسْتُمُ النِّسَاءَ- (یہ امام جعفر صادقؒ کا قول ہے کہ اس آیت میں) لمس سے مراد جماع ہے-

اِلْتَمِسْ بِیَدِكَ فَمَا وَجَدْتَ مِنْ شَیْءٍ فَادْفَعْهُ- اپنے ہاتھ سے بار بار پیدا کر پھر جو کچھ پائے وہ دے ڈال-

لَمْصٌ- فالودہ کھانا یا فالودہ کے مشابہ کوئی چیز جس میں شیرینی نہیں ہوتی- بچے اس کو شیرے کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں' پیشاب کرنا' انگلی کی نوک سے پکڑ کر تھپیڑ لینا' کاٹنا-

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ كَانَ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْمِصُهٗ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ فَقَالَ كُنْ كَذٰلِكَ- حکم بن ابی العاص (جو مروان کا باپ تھا) آنحضرتؐ کے پیچھے تھا اور آپ کی نقل کرتا تھا (منہ چڑھاتا تھا) آپ نے اس کی طرف نگاہ پھیری اور فرمایا ایسا ہی رہ (تیرا منہ ایسی وضع پر کج اور ٹیڑھا رہے- اللہ تعالیٰ نے اس کا منہ ایسا ہی کر دیا- لقوہ ہو کر منہ ٹیڑھا ہو گیا)-

لَمْظٌ- زبان سے جو کھانا دانتوں یا منہ میں رہ جائے' یا ہونٹوں میں جم جائے اس کو صاف کرنا' دینا-

تَلْمِیْظٌ- دینا-

اِلْمَاظٌ- ہونٹوں پر پانی ڈالنا' غصہ سے بھر دینا-

تَلَمُّظٌ- (بمعنی لَمْظٌ ہے اور) زمین باہر نکالنا جیسے سانپ کرتا ہے' کھانا پینا-

اِلْتِمَاظٌ- منہ میں جلدی سے ڈال لینا' زبان باہر نکالنا' لے جانا' لپٹ جانا' ملا لینا-

لَمَاظٌ- کوئی چیز جو چکھی جائے-

لَمَاظَةٌ- بقیہ کھانا جو منہ میں رہ جائے-

اِلْمَاظٌ- گھوڑے کا نیچے کا ہونٹ سفید ہونا (جیسے لَمْظٌ ہے)-

اَلْاِیْمَانُ یَبْدَاُ فِی الْقُلُوْبِ لُمْظَةً- ایمان دلوں میں سفیدی نورانیت شروع کرتا ہے-

فَرَسٌ اَلْمَظُ- جس گھوڑے کا ہونٹ کچھ سفید ہو-

فَجَعَلَ الصَّبِیُّ یَتَلَمَّظُ- (آنحضرتؐ نے بچہ کے منہ میں کھجور چبا کر ڈالی) وہ لگا زبان پھرانے اس کو چوسنے-

لُمَاظَةٌ- کھانے کا اثر جو منہ میں رہ جائے-

اَلْاِیْمَانُ یَبْدُوْ لُمْظَةً فِی الْقَلْبِ- ایمان دلوں میں ایک سفید نقطہ کی طرح ظاہر ہوتا ہے (پھر اعمال صالحہ سے یہ نور بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ سارا قلب روشن اور نورانی ہو جاتا ہے)-

لَمْعٌ- چمکنا' لے جانا' اشارہ کرنا' پنکھ ملانا' ظاہر ہونا-

اِلْمَاعٌ- دم اٹھانا' اچک لے جانا' اشارہ کرنا-

تَلَمُّعٌ- اچک لینا (جیسے اِلْتِمَاعٌ ہے) اور چمکنا' بدل جانا-

لَوَامِعُ- چمکتے ہوئے نور-

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا یَرْفَعُ بَصَرَهٗ اِلَی

السَّمَاءِ يُلْتَمَعُ بَصَرُهٗ- جب کوئی تم میں سے نماز پڑھ رہا ہو تو نماز میں آسمان کی طرف آنکھ نہ اٹھائے (کیونکہ یہ بے ادبی ہے) ایسا نہ ہو اس کی بینائی اچک لی جائے (اس بے ادبی کی سزا میں اندھا ہو جائے)-

رَاٰی رَجُلًا شَاخِصًا بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ مَا يَدْرِيْ هٰذَا لَعَلَّ بَصَرَهٗ سَيُلْتَمَعُ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ- عبداللہ بن مسعودؓ نے (نماز میں) ایک شخص کو دیکھا جو اپنی نگاہ آسمان کی طرف لگائے تھا تو کہنے لگے کہیں ایسا نہ ہو اس کی نگاہ لوٹنے سے پہلے اچک لی جائے (اندھی ہو جائے)-

اِنْ اَرَ مَطْمَعِيْ فَحِدَاٌ تَلَمَّعُ- اگر میں طمع کرنے لگوں تو میں چیلوں کی طرح ہوں گا جو جلدی سے (گوشت وغیرہ) اچک لے جاتی ہیں-

رَاٰهَا تَلْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ- حضرت زینب کو دیکھا وہ پردہ کی آڑ میں ہاتھ سے اشارہ کر رہی تھیں (تُلْمِعُ بہ ضمہ تا وکسرۂ میم بھی ہو سکتا ہے اِلْمَاع سے)-

اِنَّهٗ ذَكَرَ الشَّامَ فَقَالَ هِيَ اللَّمَّاعَةُ بِالرُّكْبَانِ- حضرت عمرؓ نے شام کے ملک کا ذکر کیا تو کہا وہ تو سواروں کو بلاتا ہے (مسافروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے)-

اِنَّهُ اغْتَسَلَ فَرَاٰى لُمْعَةً بِمَنْكِبِهٖ فَدَلَكَهَا بِشَعْرِهٖ- آنحضرتؐ نے غسل کیا پھر دیکھا کہ کندھے پر ایک ذرا سا ٹکڑا جسم کا سوکھا رہ گیا ہے- وہاں پانی نہیں پہنچا تو آپ نے اپنے بالوں سے (جو تر تھے) اس کو رگڑ دیا (وہاں پانی پہنچا دیا- اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستعمل پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اور غسل میں ولا (پے درپے اعضاء کا دھونا) فرض نہیں ہے-

فَرَاٰى بِهٖ لُمْعَةً مِّنْ دَمٍ- اس پر ایک داغ حیض کے خون کا دیکھا-

اِغْتَسَلَ اَبِيْ فَبَقِيَتْ لُمْعَةٌ - میرے والد نے غسل کیا لیکن ایک ذرا سا ٹکڑا خشک رہ گیا (اصل میں لمعہ اس کو کہتے تھے کہ گھاس کا ایک حصہ جو سوکھ کر ہری گھاس میں چمکتا ہے- پھر جسم کے اس مقام کو کہنے لگے جو وضو یا غسل میں سوکھا رہ جائے)-

اَلْمَعِيُّ- ذکی، ذہین، روشن دماغ (جیسے یلمعی ہے) اور جھوٹے شخص کو بھی کہتے ہیں-

مُلَمَّعٌ- وہ گھوڑا جس کے جسم میں دوسرے رنگ کے دھبے ہوں- اب عرف میں "ملمع" اس برتن کو کہتے ہیں جو تانبے یا لوہے یا پیتل کا ہو اور اس پر چاندی یا سونے کا غلاف چڑھا ہو-

لَمٌّ-- جمع کرنا، ملانا، اترنا-

اِلْمَامٌ- صغیرہ گناہ کرنا، اترنا، نزدیک ہونا، جوانی کے قریب ہونا، پہچانا-

اِلْتِمَامٌ- زیارت کرنا، اترنا-

لَمَمٌ- خفیف دیوانگی، ایک قسم کا جنون، صغیرہ گناہ-

لِمَامٌ- ایک دن آڑ، ایک دن بیچ-

لَمًّا- اپنا حصہ اور دوسرے کا بھی حصہ-

اِنَّ امْرَاَةً شَكَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَمًا بِابْنَتِهَا- ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے یہ شکوہ کیا کہ اس کی بیٹی دیوانی ہے-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ- میں اللہ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایک زہریلے جانور سے اور ہر ایک بدنظر سے جو دیوانہ بنا دے (سَامَّہ کے معنی خاص لوگوں کے بھی آئے ہیں جب عامّہ کے ساتھ مستعمل ہو)-

فَلَوْلَا اَنَّهٗ شَيْءٌ قَضَاهُ اللّٰهُ لَاَلَمَّ اَنْ يَّذْهَبَ بَصَرُهٗ لِمَا يَرٰى فِيْهَا- اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو بہشت کی چیزیں دیکھ کر آدمی کی بینائی جاتے رہنے کے قریب ہو جاتی (وہاں کی چمک دمک دیکھ کر)-

مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ- جو بدہضمی کرا کر مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے-

اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ- (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) اگر تجھ سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالےٰ سے معافی مانگ (بعض نے کہا لَمَمْ گناہ سے قریب ہو جانا مگر گناہ میں مبتلا نہ ہونا)-

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَيْنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الدُّنْيَا وَحَدِّ الْاٰخِرَةِ- (ابو العالیہ نے کہا) لَمَمْ وہ گناہ ہے جس کی سزا نہ

آخرت میں مقرر ہے نہ دنیا میں بلکہ دونوں کے بیچ میں ہے (جیسے اجنبی عورت کو بدنظر سے دیکھنا' اس کو چھونا' اس کا بوسہ لینا - ابن عباس نے کہا نظر اور ہم کلامی لمم ہے جس کو قرآن میں مستثنیٰ کیا ہے)-

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ - میں لمم کی طرح کسی کو نہیں جانتا (یعنی جس کا ذکر قرآن میں ہے - اِلَّا اللَّمَمَ تو اس کا استثناء کبائر سے استثنائے منقطع ہے مراد وہ صغیرہ گناہ ہیں جن پر شرع میں کوئی خاص سزا مقرر نہیں ہے - جیسے بدنظری بوسہ مساس - بعض نے کہا دل میں خطرہ آنا)-

لَاُلَمَّنَّ بِعُمَرَ - عمر مجھ کو پہچان لیں گے-

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَ اَیُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا - خداوندا! اگر تو بخشنے والا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کو بخش اور چھوٹے چھوٹے گناہ تو کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس نے گناہ نہ کئے ہوں (معلوم ہوا کہ انبیاءؑ بھی صغائر اور زلات سے پاک نہیں ہیں - بعض نے کہا نبوت سے پہلے معصوم نہیں ہیں لیکن نبوت کے بعد معصوم ہیں)-

یُرِیْدُ اَنْ یُّلِمَّ بِهَا - اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے-

مَا یَاْتِیْنَا فُلَانٌ اِلَّا لِمَّا - فلاں شخص ہمارے پاس ٹھہر ٹھہر کر آتا ہے (یعنی ایک دن یا دو دن بیچ کر کے)-

لِابْنِ اٰدَمَ لَمَّتَانِ لَمَّةٌ مِّنَ الْمَلَكِ وَلَمَّةٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ - آدمی کے دل میں دو طرح کے خطرے اور خیال آتے ہیں ایک تو فرشتے کی طرف سے (یعنی نیک خیال) دوسرے شیطان کی طرف سے-

اِنَّ لِلشَّیْطٰنِ لَمَّةً - شیطان دل میں خیال ڈالتا ہے (اس کو دل سے قرب حاصل ہوتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ الْمُمْ شَعَثَنَا - یا اللہ! ہمارے پراگندہ کاموں کو اکٹھا کر دے (دل جمعی اور یکسوئی عطا فرما)-

وَتَلُمَّ بِهَا شَعَثِیْ - تو اس کی وجہ سے میری پراگندگی اور پریشانی دور کر کے دل جمعی اور یکجائی عطا فرما-

تَاْكُلُ لَمًّا وَّ تُوْسِعُ ذَمًّا - ڈھیر بھر کھا جاتا ہے اور خوب لوگوں کی برائی کرتا ہے-

اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَ كَانَ رَجُلًا بِهٖ لَمَمٌ فَاِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهٗ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ - وہ اوس بن صامت کے نکاح میں تھی جن کو عورتوں سے بڑی رغبت تھی جب شہوت کا زور ہوتا تو وہ اپنی بیوی سے ظہار کرتے (یہاں لَمَمْ سے مراد عورتوں کی خواہش اور حرص ہے نہ کہ جنون کیونکہ جنون کی حالت میں اگر کوئی ظہار کرے تو وہ لغو ہے اس میں کفارہ واجب نہ ہوگا - کذا قیل - میں کہتا ہوں لَمَمْ سے یہاں مراد وہ غصہ ہے جو بے عقلی اور ناعاقبت اندیشی تک پہنچائے مطلب یہ ہے کہ بعض وقت ان کو جوش آ جاتا اور انجام پر غور نہ کرتے ایسی حالت میں وہ ظہار کر بیٹھے پھر نادم ہوئے اس عورت کا نام خولہ تھا اس کا ذکر قرآن میں ہے قد سمع الله قول الّتی تجادلك فی زوجها آخر تک)-

اِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهٗ - جب جنون کا زور ہوتا-

مَا رَاَیْتُ ذَالِمَّةٍ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - میں نے سر پر بال رکھنے والا کوئی آنحضرت ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا-

لِمَّة - سر کے وہ بال جو مونڈھوں تک آئیں (اگر ان سے نیچے ہوں تو جُمَّة کہیں گے)-

فَاِذَا رَجُلٌ لَهٗ لِمَّةٌ - ایک شخص کو دیکھا جس کے بال کانوں سے نیچے مونڈھوں تک پہنچے تھے (مراد آنحضرتؐ ہیں)-

لَمَّا - بمعنی نفی ہیں (جیسے لَمْ مگر پانچ باتوں میں لَمْ اور لَمَّا میں فرق ہے جس کا بیان لغت کی کتابوں میں ہے بعضوں نے کہا لَمَّا کبھی اِلَّا کے معنی میں آتا ہے جیسے: اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ لَمَّا اَدْخَلْتَنِی الْجَنَّةَ - میں تیرے حبیب حضرت محمدؐ کے وسیلہ سے یہ مانگتا ہوں کہ مجھ کو بہشت میں لے جا)-

عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَمَّا فَعَلْتَ - میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اور یہی کہتا ہوں کہ یہ کام کر-

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ - کوئی جان نہیں مگر اس پر ایک چوکیدار مقرر ہے (لما کے معنی ہرگاہ اور جب بھی آتے ہیں جیسے فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جب میں اس کے پاس سے نکلا)-

اَصَابَتْهُ مِنَ الْجِنِّ لَمَّةٌ - اس کو آسیب کا خلل ہو گیا ہے۔
اُعِیْذُهٗ مِنْ حَادِثَاتِ اللَّمَّةِ - میں اس کو زمانہ کے حوادث سے پناہ دیتا ہوں۔
یَامُوْسٰی اِتَّخِذْنِیْ حِصْنًا لِلْمُلِمَّاتِ - اے موسیٰ مجھ کو حوادث سے بچنے کا قلعہ بنالے۔
لَمْلَمَةٌ - گول کرنا' جمع کرنا۔
تَلَمْلُمٌ - گول ہو جانا' اکٹھا ہو جانا۔
لَمْلَمٌ - بڑا لشکر۔
مُلَمْلَمَةٌ - ہاتھی کی سونڈ۔
یَلَمْلَمُ - مشہور پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر وہ میقات ہے یمن والوں کا اور اہل ہند کا جو سمندر کے راستہ سے جدہ آتے ہیں (اَلَمْلَمُ اور یَرَمْرَمُ بھی اسی کا نام ہے)۔
اَتَانَا مُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مُلَمْلَمَةٍ فَاَبٰی اَنْ یَّاْخُذَهَا - آنحضرت ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ کا تحصیل دار ہمارے پاس آیا ایک شخص زکوٰۃ میں ایک اونٹنی لے کر آیا جو مٹاپے سے گول ہو گئی تھی (نہایت عمدہ اور تیار اونٹنی تھی) تحصیل دار نے اس کے لینے سے انکار کیا (چونکہ آنحضرتؐ نے زکوٰۃ میں سب سے عمدہ اور بہتر مال بھی لینا منع فرمایا ہے جیسے خراب اور ناکارہ' بلکہ متوسط درجہ کا مال لینا چاہئے)۔
لَمُوٌ - کسی چیز کو پورا پکڑ لینا' لے لینا۔
لُمَةٌ - جماعت تین سے دس تک' ہمجولی۔
اِنَّهَا خَرَجَتْ فِیْ لُمَةٍ مِّنْ نِسَائِهَا تَتَوَطَّأُ ذَیْلَهَا اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ فَعَاتَبَتْهُ - حضرت فاطمہ زہراؓ اپنی عورتوں کا ایک گروہ لے کر ابو بکر صدیقؓ کے پاس گئیں ان پر غصہ ہوئیں (اپنی میراث یعنی آنحضرتؐ کا ترکہ مانگنے گئی تھیں لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ مجبور تھے انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا کہ پیغمبروں کے مال و اسباب کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو وہ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے)۔
اِنَّ شَابَّةً زُوِّجَتْ شَیْخًا فَقَتَلَتْهُ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ لِیَنْكِحِ الرَّجُلُ لُمَتَهٗ مِنَ النِّسَاءِ وَلْتَنْكِحِ الْمَرْاَةُ لُمَتَهَا مِنَ الرِّجَالِ - ایک جوان عورت بوڑھے مرد سے بیاہی گئی اس نے بوڑھے خاوند کو مار ڈالا - تب حضرت عمرؓ نے فرمایا - لوگو! دیکھو مرد کو چاہئے کہ اپنے جوڑ کی عورت سے اور عورت کو چاہئے کہ اپنے جوڑ کے مرد سے نکاح کرے (مثلاً پچاس برس کا بوڑھا چالیس برس کی عورت سے اور چالیس برس کی عورت پچاس برس کے مرد سے نکاح کرے' دس پانچ سال کی کمی بیشی کا مضائقہ نہیں' لیکن ایک بارہ برس کی چھوکری اگر ساٹھ برس کے مرد سے بیاہی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ مرد کی جان جائے گی یا آفت میں مبتلا رہے گا)۔
اَلَا وَ اِنَّ مُعَاوِیَةَ قَادَلُمَةً مِّنَ الْغُوَاةِ - حضرت علیؓ نے فرمایا خبردار ہو معاویہ چند گمراہ لوگوں کو کھینچ کر لایا ہے (ان کو یہ بہکایا ہے کہ معاذ اللہ حضرت علیؓ نے خلافت لینے کے لئے حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا' ان کے خون کا بدلہ لینا ضروری ہے)۔
لَا تُسَافِرُوْا حَتّٰی تُطِیْبُوْا لُمَةً - اس وقت تک سفر مت کرو جب تک رفیقوں کو اکٹھا نہ کرلو (کہتے ہیں اوّل رفیق بعدہٗ طریق)۔
لَمْیٌ - ہونٹ سیاہ ہونا۔
اِلْمَاءٌ - پوشیدہ لے جانا۔
تَلَمُّوٌ - مشتمل ہونا۔
اِلْتِمَاءٌ - بدل جانا۔
لَمْیَاء - کالے ہونٹ والی عورت۔
ظِلٌّ اَلْمٰی - سایہ ڈھڈہاتا سبز (جو مائل بہ سیاہی ہو جائے)۔
اَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَمَّا فَعَلْتَ كَذَا - میں تجھ کو قسم دیتا ہوں مگر تو یہ کام کر۔
لَمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ - میں لَمَا عَلَیْهَا بھی ایک قرأت ہے لَعَلَیْهَا حَافِظٌ بھی ہے یعنی ہر جان پر ایک نگہبان ہے۔
اَسْاَلُكَ بِحَقِّیْ لَمَّا حَدَّثْتَنِیْ یالَمَا حَدَّثْتَنِیْ - میں تجھ سے اپنے حق کا حوالہ دے کر یہ چاہتا ہوں کہ مجھ سے بات کر۔
لَمَّا اَدْخَلْتُمَانِیْ عَلٰی عَائِشَةَ - تم مجھ کو ضرور حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلو (لَمَّا بمعنی اِلَّا ہے)۔

بابُ اللام مع الواو

لَوْ - حرف شرط ہے بہ معنی اگر یا کاش کہ-

اِيَّاكُمْ وَاللَّوْ فَاِنَّ اللَّوْ مِنَ الشَّيْطَانِ - اگر مگر سے بچتے رہو (یوں نہ کہو اگر ہم ایسا کرتے تو ایسا ہوتا - یعنی اللہ کی تقدیر کو بھول جاؤ اور اسباب کو مؤثر سمجھنے لگو) کیونکہ اگر مگر شیطان کی طرف سے ہے (وہ دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اسباب کی طرف متوجہ کرتا ہے اور خدا کو بھلا دیتا ہے - یوں کہو بقدر اللہ وما شاء فعل یعنی اللہ کی تقدیر ایسی ہی تھی جو اس نے چاہا وہ کیا)-

لَوْ بَايَعَنِي عَشْرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ - اگر دس یہودی بھی مجھ سے بیعت کر لیتے (تو سارے یہودی ایمان لے آتے)-

لَوْ قَالَهَا غَيْرُكَ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ - اگر ابو عبیدہ تمہارے سوا اور کوئی شخص ایسی بات کہتا (تو میں اس کو تنبیہ کرتا سزا دیتا)-

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ - اگر مجھ کو پہلے سے یہ خیال آ جاتا جو بعد کو آیا (یعنی میقات سے عمرے کا احرام باندھ لینا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا بعد اس کے آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھنا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور لاتا اور میں بھی عمرہ کر کے احرام کھول ڈالتا - اب جو پہلی حدیث میں مذکور ہوا کہ اگر مگر سے بچتے رہو اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کے مزوں اور حظوظ اور تکالیف میں اگر مگر نہ کہو یا یہ اعتقاد کر کے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہر چیز کا ظہور اسباب ہی سے ہوتا ہے - بعض نے لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ الخ کا ترجمہ یوں کیا ہے اگر مجھ کو پہلے سے یہ معلوم ہوتا کہ میرے اصحاب حج کا احرام فسخ کرنے میں تردد کریں گے تو میں بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا جس کو جاہلیت والے منع جانتے تھے)-

لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ - لو (اگر مگر) شیطان کی کاروائی کھول دیتا ہے (انسان کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ ہر کام کا نتیجہ ہماری ہی تدبیر سے نکلتا ہے - اللہ کی تقدیر سے بالکل غافل ہو جاتا ہے-

لَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّهٗ - اگر میں اس کو پھیر سکتا-

لَوِ اسْتَثْنٰى - اگر حضرت سلیمانؑ انشاء اللہ کہتے (تو ہر ایک بیوی ایک اچھا بچہ جنتی)-

لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِيْ حَيٰوةً مَا حَدَّثْتُكَ - اگر میں سمجھتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو یہ حدیث تجھ سے بیان نہ کرتا (لیکن اب موت کا یقین ہو گیا ہے اگر بیان نہ کروں تو ڈر ہے کہ یہ حدیث آنحضرتؐ کی ہمیشہ کے لئے پوشیدہ رہ جائے گی)-

لَوِ اتَّخَذْنَا مَقَامَ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى - کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کا مقام مقرر کر لیتے (وہاں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھایا کرتا)-

لَاتَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ - ایسا مت کہا کر اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا (یعنی اسباب کو موثر جان کر اور تقدیر سے غافل ہو کر یہ نہی تنزیہی ہے بعض نے کہا تحریمی - مطلب یہ ہے کہ گزشتہ غلطی پر یا نقصان پر پچھتانا نہیں چاہئے لَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ)-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ - اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق ہوگا (ان کو تکلیف ہوگی)-

لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ - اگر سورج تمہارے گھر میں ہوتا (وہاں دھوپ ہوتی)-

لَوْبٌ یا لُوَابٌ یا لَوَبَانٌ - پیاسا ہونا یا پانی کے گرد پھرنا لیکن پانی تک نہ پہنچنا-

تَلْوِيْبٌ - ملاب (جو ایک قسم کی خوشبو ہے) ملا دینا-

اَلَابَةٌ - پیاسا ہونا-

لُوْبِيَا - مشہور غلہ ہے-

اِنَّهٗ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ - آنحضرتؐ نے مدینہ کے دونوں کالی پتھریلی زمینوں کے درمیانی قطعہ کو حرم مقرر کیا (مدینہ کی دونوں طرف دو کالے پتھروں کی زمین ہے ان کے بیچ میں مدینہ واقع ہے آنحضرتؐ نے اس کو بھی حرم مقرر کیا - یعنی حرم مکہ کی طرح وہاں شکار کرنا وہاں کے درخت اکھیڑنا منع ہے)-

بَعِيْدَ مَا بَيْنَ اللَّابَتَيْنِ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سینہ چوڑا تھا-

اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - (حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا اور) میں مدینہ کے دونوں کالی پتھریلی زمینوں کا

درمیانی حصہ حرم مقرر کرتا ہوں۔

لَوْثٌ - بن پوچھے ہوئے ایک بات کہنا' چھپانا' روکنا۔

لَاتُ - ایک مشہور بت' جو طائف میں تھا - اہل عرب اس کو سورج کا دیوتا مانتے تھے یہ یونان سے لایا گیا تھا (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

لَوْثٌ - جمع ہونا' باندھ لینا' چبانا' دیر کرنا' لتھیڑنا' ملانا۔

تَلْوِیْثٌ - ملانا' میلا کرنا' لتھیڑنا' روکنا۔

مَلَاثٌ - سردار' جس کی لوگ پناہ لیں۔

اِلَاثَةٌ - امانت رکھنا' سپرد کرنا۔

تَلَوُّثٌ - لتھڑ جانا' لگ جانا' لپٹ جانا۔

اِلْتِیَاثٌ - مل جانا' ملتبس ہونا' دیر کرنا' موٹا ہونا' زوردار ہونا۔

فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ لَاثَ بِهِ النَّاسُ - جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ ان کے گرداگرد جمع ہو گئے۔

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَاثَتْ رَاحِلَةُ اَحَدِنَا طَعَنَ بِالسَّرْوَةِ فِيْ ضَبُعِهَا - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے (سفر میں) ہم میں سے جب کسی کی اونٹنی ٹھس ہو جاتی (چلنے میں دیر کرتی) سو اس کے پٹھے پر برچھی سے کونچا لگاتے (یہ لَوْثٌ سے نکلا ہے یعنی ڈھیلا ہو جانا سست ہو جانا)۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ بِهٖ لُوْثَةٌ فَكَانَ يُغْبَنُ فِي الْبَيْعِ - ایک شخص کی عقل میں فتور تھا بات بھی کرتا تھا تو اٹک اٹک کر' لوگ اس کو خرید و فروخت میں دھوکا دیتے تھے (اس کو ٹھگ لیتے تھے)۔

اِنَّ رَجُلًا وَقَفَ عَلَيْهِ فَلَاثَ لَوْثًا مِّنْ كَلَامٍ فِيْ دَهَشٍ - ایک شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آ کر ٹھہرا اور اس نے کچھ گول مول بات کی جیسے کوئی دہشت زدہ ہوتا ہے (بعض نے کہا یہ لَوْثٌ سے نکلا ہے بمعنی لپیٹنے اور اکٹھا کرنے کے اسی سے ہے لُثْتُ الْعِمَامَةَ لَوْثًا میں نے عمامہ کو لپیٹ لیا)۔

فَحَلَلْتُ مِنْ عِمَامَتِيْ لَوْثًا اَوْ لَوْثَيْنِ - میں نے اپنے عمامہ کے ایک پیچ یا دو پیچ کو کھولا۔

اَلْاَسْقِيَةُ الَّتِيْ تُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا - وہ مشکیں جن کے منہ باندھ دیئے جاتے۔

اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَمَدَتْ اِلٰى قَرْنٍ مِّنْ قُرُوْنِهَا فَلَاثَتْهُ بِالدُّهْنِ - بنی اسرائیل کی ایک عورت نے اپنے بالوں کی لٹوں میں سے ایک لٹ لی اس میں تیل لگایا اور تیل پھرایا۔

وَيْلٌ لِلَّوَّاثِيْنَ الَّذِيْنَ يَلُوْثُوْنَ مِثْلَ الْبَقَرِ اِرْفَعْ يَا غُلَامُ ضَعْ يَا غُلَامُ - خرابی ہے ان لوگوں کی جو گائے کی طرح کھاتے ہیں (بہت کھاتے ہیں) کہتے جاتے ہیں ارے چھوکرے یہ رکابی اٹھا دوسری رکابی رکھ (یعنی طرح طرح کے کھانے ان کے دسترخوان یا میز پر لائے جائیں گے' ایک کھانا آیا پھر وہ کھا کر اٹھایا گیا دوسرا لائے)۔

اَلْقَسَامَةُ تَثْبُتُ مَعَ اللَّوْثِ - جہاں شبہ ہو وہاں قسامت واجب ہو جاتی ہے (گو قصاص نہیں لے سکتے - مطلب یہ ہے کہ جرم قتل کا کامل ثبوت نہ ہو لیکن شبہہ ہو جائے - جیسے ایک شخص یہ کہے کہ مقتول نے مرتے وقت مجھ سے یہ کہا تھا کہ فلاں شخص نے مجھ کو مارا ہے یا دو گواہ اس امر کی گواہی دیں کہ مقتول میں اور فلاں شخص میں عداوت اور دشمنی تھی یا قاتل نے مقتول کو ڈرایا تھا دھمکایا تھا کہ میں تجھ کو مار ڈالوں گا یا اسی قسم کا اور کوئی امر ہو)۔

فِيْهِ لَوْثَةٌ - اس میں حماقت اور نادانی تھی۔

فَلَوَّثَ ثَوْبَهٗ - اس کے کپڑے کو آلودہ کر دیا (اس میں پاخانہ یا پیشاب کر کے)۔

اِنَّ النَّفْسَ قَدْ تَلْتَاثُ عَلٰى صَاحِبِهَا - کبھی آدمی کا دل پریشان ہو جاتا ہے۔

لَوْجٌ - منہ پھرانا۔

تَلْوِيْجٌ - کج کرنا۔

لَوْحٌ - ظاہر ہونا' نمودار ہونا' چمکنا' اشارہ کرنا' دیکھنا' پیاسا ہونا (جیسے لُوْحٌ اور لُوَاحٌ ہے)۔

تَلْوِيْحٌ - دور سے اشارہ کرنا' چمکانا' اٹھانا' حرکت دینا' بدل دینا' سفید کرنا' گرم کرنا' پختگی شروع ہونا۔

اِلَاحَةٌ - ظاہر ہونا' چمکنا' چمکانا' لے جانا' ہلاک کرنا' ڈرنا۔

اِلْتِیَاحٌ- پیاسا ہونا-

اِسْتِلَاحٌ-غور کرنا-

لَائِحَہ-حساب کی فرد یعنی بل یا کھلا ہوا کوئی مضمون-

لَوَائِحُ-انوار اور اسرار-

لَوْحٌ-تختی (اس کی جمع اَلْوَاحٌ ہے)-

لُوْحٌ-ہوا-

لَاحَہٗ یَلُوْحُہٗ-اس کا رنگ بدل دیا پیاس یا سفر نے-

یَلُوْحُہٗ فِی اللَّوْحِ بَوْغَاءُ الدِّمَنِ-اس کا رنگ ہوا میں مزبلوں کے باریک غبار نے بدل دیا-

کَانَ اسْمُ فَرَسِہٖ مُلَاوِحَ- آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام ملاوح تھا یعنی دبلا جو موٹا نہ ہوتا اور جلد چلنے والا پیاسا چوڑے تختوں والا (مِلْوَاح کے بھی یہی معنی ہیں)-

قَرَأْتُ مَا بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ-میں نے تو دونوں تختوں کے بیچ میں جو تھا وہ پڑھ لیا (یعنی سارا قرآن پڑھ لیا جو دو تختیوں کے درمیان رکھا جاتا ہے-اَللَّوْحَیْنِ جلد کے دونوں ٹکڑوں کو بھی کہتے ہیں یعنی دُفَّتَیْنِ قرآن کے اوّل اور آخر کی جلد)-

وَ اَعْقَابُھُمْ تَلُوْحُ- ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (سوکھی رہ گئی تھیں)-

اَلَاحَ بِثَوْبِہٖ-اپنے کپڑے کو چمکایا-

لِیَاحٌ-صبح کو کہتے ہیں کیونکہ وہ چمکتی ہے اور سانبھر (جنگلی بیل)-

اَلَاحَ-چمکایا' ڈرا-

اَتَحْلِفُ عِنْدَ مِنْبَرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَلَاحَ مِنَ الْیَمِیْنِ-کیا تو آنحضرتؐ کے منبر کے پاس قسم کھاتا ہے' یہ سن کر وہ قسم کھانے سے ڈرا-

لَوْحٌ مَحْفُوْظٌ-محفوظ تختی (جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے عرش کے قریب محفوظ یعنی اس پر فرشتوں کے سوا اور کوئی مطلع نہیں ہوسکتا- کہتے ہیں لوح محفوظ ایک سفید موتی کی ہے اس کا طول اتنا ہے جتنا آسمان سے زمین اور عرض جیسے مشرق سے مغرب- بعض نے کہا لوح اور قلم دونوں فرشتے ہیں)-

کَانَتْ اَلْوَاحُ مُوْسٰی مِنْ زُمُرُّدٍ اَخْضَرَ فَلَمَّا غَضِبَ مُوْسٰی اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَمِنْھَا مَاتَکَسَّرَ وَمِنْھَا مَا بَقِیَ وَمِنْھَا مَاارْتَفَعَ-حضرت موسیٰؑ پر تورات کی جو تختیاں اتری تھیں وہ سبز زمرد کی تھیں- جب حضرت موسیٰؑ غصہ ہوئے تو ان تختیوں کو زمین پر ڈال دیا ان میں سے کچھ ٹوٹ گئیں کچھ باقی رہیں کچھ اٹھالی گئیں-

تِلْکَ الصَّخْرَۃُ الَّتِیْ حَیْثُ غَضِبَ مُوْسٰیؑ فَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ-یہ پتھر اس مقام پر ہے جہاں حضرت موسیٰؑ غصہ ہوئے تھے اور انھوں نے تختیاں ڈال دی تھیں (پھر جتنی تورات خراب ہوگئی تھی اس کو یہ پتھر نگل گیا)-

لَوْذٌ یالِوَاذٌ یالِیَاذٌ-آڑ لینا' چھپ جانا' پناہ لینا' گھیر لینا' متصل ہونا-

مُلَاوَذَۃٌ-پناہ لینا' مخالفت کرنا' ایک دوسرے کی پناہ لینا-

اِلَاذَۃٌ-پناہ لینا' گھیر لینا' متصل ہونا-

لَوْذَعِیُّ-ذہن-

لَوْذَانٌ-ایک کنارہ-

مَلَاذٌ-قلعہ' جائے پناہ-

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَعُوْذُبِکَ اَلُوْذُ-یااللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں-

لَاذَبِہٖ یَلُوْذُ-اس کی طرف التجا کی اور مل گیا اس سے فریاد کی-

یَلُوْذُبِہٖ الْھُلَّاکُ- ہلاک ہونے والے لوگ اس کی پناہ لیتے ہیں-

وَ اَنَا اَرْمِیْکُمْ بِطَرْفِیْ وَ اَنْتُمْ تَتَسَلَّلُوْنَ لِوَاذًا-میں تو تم پر نگاہ دوڑاتا ہوں اور تم چھپ کر کھسک جاتے ہو ایک کی آڑ میں ایک چھپ جاتے ہو-

یَلُذْنَ بِہٖ اَرْبَعُوْنَ اِمْرَاَۃً- ایک ایک مرد سے چالیس چالیس عورتیں پناہ لیں گی (اس کی حفاظت میں رہیں گی یہ آخری زمانہ کا ذکر ہے جب لڑائیوں کی کثرت ہوگی اور مرد بہت مارے جائیں گے)-

وَتَلُوْذُ بِسَبَّابَتِکَ-تو اپنے کلمہ کی انگلی ہلا کر تضرع کرے (یعنی نماز میں تشہد کے وقت)-

لَا ذَالرَّجُلُ بِالْجَبَلِ- اس آدمی نے پہاڑ کی پناہ لی اس کی آڑ کر لی-

لَوْصٌ- جھانکنا' الگ ہو جانا-

تَلْوِیْصٌ- فالودہ اور شہد کھانا-

مُلَاوَصَةٌ- جھانکنا دروازے کی دراڑ سے-

اِلَاصَةٌ- بار بار پیش کرنا' درخواست کرنا-

تَلَوُّصٌ- پیچ کھانا' پلٹ جانا-

لَوْصَةٌ- پیٹھ کا درد-

مُلَوَّصٌ- فالودہ-

وَاِنَّكَ تُلَاصُ عَلٰی خَلْعِهٖ- آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا (یعنی خلافت کی قمیص) لیکن لوگ بار بار تجھ سے اس کو اتارنے کے طالب ہوں گے- (کہیں گے تم خلافت سے دست بردار ہو جاؤ استعفاء دے دو' عرب لوگ کہتے ہیں اَلَصْتُهٗ اور اَلِیْصُهٗ یعنی بار بار میں نے اس سے درخواست کی' اس پر یہ بات پھرائی)-

هِیَ الْكَلِمَةُ الَّتِیْ اَلَاصَ عَلَیْهَا عَمَّهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ- وہ وہی کلمہ ہے جو آنحضرتؐ نے اپنے چچا (ابو طالب) پر ان کے مرتے وقت پیش کیا تھا بار بار ان پر دہرایا تھا (یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)-

فَاَدَارُوْهُ وَاَلَاصُوْهُ فَاَبٰی وَحَلَفَ اَنْ لَّایَلْحَقَهُمْ- پھر اس کو بار بار پھرایا اس سے کہا لیکن اس نے انکار کیا اور قسم کھالی کہ ان سے نہیں ملے گا-

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ اَمِنَ مِنَ الشَّوْصِ وَ اللَّوْصِ- جو شخص چھینکنے والے سے آگے الحمد للہ کہے اس کو دانت اور کان کے درد سے امن رہے گا (بعضوں نے کہا کہ لَوْص سینہ کا درد)-

لَوْطٌ- مٹی کا گلاوہ کرنا' لیسنا پوتنا' ہلانا' مارنا' ہانک دینا' مل جانا' لگ جانا' نسبت دینا' پوشیدہ کرنا' الحاح کرنا-

لِوَاطَةٌ- لونڈے بازی کرنا' اغلام کرنا (مُلَاوَطَةٌ اور تَلَوُّطٌ کے بھی یہی معنی ہیں)-

اِلْتِیَاطٌ اور اِسْتِلَاطَةٌ- کسی کو بیٹا بنانا حالانکہ وہ بیٹا نہیں ہے- گلاوہ کرنا' مل جانا' ملا لینا-

لُوْطِیٌّ اور لَوَّاطٌ- لونڈے-

لُوَیْطَةٌ- ملا ہوا کھانا-

هُوَ اَلْوَطُ بِقَلْبِیْ- وہ تو میرے دل سے لگا ہوا ہے-

لُوْط- مشہور پیغمبر جو سدوم کی طرف بھیجے گئے ان کو حضرت ابراہیمؑ بہت چاہتے تھے اس لئے ان کا نام لوط ہوا-

اَلْوَلَدُ اَلْوَطُ- (حضرت ابو بکرؓ نے کہا عمرؓ سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ عزیز ہیں- پھر کہنے لگے نہیں) اولاد دل سے بہت لگی ہوئی ہے (اولاد کی محبت ان سے بھی زیادہ ہے)-

مَا اَزْعُمُ اَنَّ عَلِیًّا اَفْضَلُ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَلٰكِنْ اَجِدُلَهٗ مِنَ اللَّوْطِ مَالَا اَجِدُ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- (ابو البختری کہتے ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ حضرت علیؓ ابو بکرؓ اور عمرؓ سے افضل ہیں لیکن میں اس کو کیا کروں کہ حضرت علیؓ سے میرے دل کو ایک ایسا تعلق ہے کہ ویسا آنحضرتؐ کے بعد اور کسی سے نہیں (قلبی محبت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بندے پر اس کی وجہ سے کوئی عتاب نہیں ہو سکتا)-

اِنْ كُنْتَ تَلُوْطُ حَوْضَهَا- اگر تم اس کے حوض کو پہنچتے ہو (اس پر گلاوہ کرتے ہو صاف پاک کرتے ہو)-

وَ لَتَقُوْمَنَّ وَهُوَ یَلُوْطُ حَوْضَهٗ- قیامت قائم ہو جائے گی اور کوئی شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہو گا (یعنی قیامت اچانک قائم ہو جائے گی- لوگ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے ایک روایت میں یَلِیْطُ حَوْضَهٗ معنی وہی ہیں)-

كَانَتْ بَنُوْٓ اِسْرَاۗءِیْلَ اِنَّمَا یَشْرَبُوْنَ فِی التِّیْهِ مَالَاطُوْا- بنی اسرائیل لوگ جب جنگل میں حیران پھرتے تھے تو پانی وہی پیتے تھے جس کو کنوؤں سے نکال کر حوضوں میں اکٹھا کرتے تھے (یعنی بہتا ہوا پانی ان کو میسر نہ تھا)-

وَلَا طَهَا بِالْبِلَّةِ حَتّٰی لَزِبَتْ- اس کو تری دی یہاں تک کہ چپ چپ کرنے لگی (چپکنے لگی)-

فِی الْمُسْتَلَاطِ اَنَّهٗ لَایَرِثُ- جو شخص کسی خاندان میں ملا دیا جائے (کسی کا بیٹا یا بھائی بنا دیا جائے وہ وارث نہ ہو گا شریعت اسلامی میں متبنیٰ کا کوئی حق نہیں ہے)-

فَالْتَاطَ بِهٖ وَ دُعِیَ ابْنَهٗ- وہ اس سے مل گیا اور اس کا بیٹا پکارا گیا-

مَنْ اَحَبَّ الدُّنْیَا الْتَاطَ مِنْهَا بِثَلَاثٍ شُغْلٍ لَّا یَنْقَضِیْ وَ اَمَلٍ لَّا یُدْرَكُ وَ حِرْصٍ لَّا یَنْقَطِعُ- جو شخص دنیا سے الفت رکھے گا وہ اس کی تین باتوں میں پھنس جائے گا ایک تو مشغولی ایسے شغل میں جو کبھی ختم نہ ہو دوسرے آرزو جو پوری نہ ہو تیسرے حرص جو کم ہو (اگر ایک میدان بھر سونا مل جائے گا تو دوسرے میدان کی فکر کرے گا اگر ایک اقلیم کا بادشاہ ہو جائے گا تو دوسری اقلیم لینے کی فکر کرے گا- گفت چشم تنگ دنیا دار یا قناعت پر کند یا خاک گور)-

اِنَّهٗ لَاطَ لِفُلَانٍ بِاَرْبَعَةِ الْاٰفٍ فَبَعَثَهٗ اِلٰی بَدْرٍ...... مَكَانَ نَفْسِهٖ- حضرت عباسؓ نے ایک شخص کے ذمہ چار ہزار درہم کر دیئے (جو فدیہ میں ان کو دینا تھے) اور اپنے بدلے اس کو بدر میں بھیج دیا-

بِمَا اسْتَلَطْتُمْ دَمَ هٰذَا الرَّجُلِ- تم اس شخص کے خون کے کیونکر حق دار ہوئے اس کو اپنے لوگوں میں کیسے ملا لیا-

هٰذَا لَا یَلْتَاطُ بِصَفَرِیْ- یہ تو میرے دل سے نہیں لگتا (میرے جی کو نہیں لگتا)-

اَللَّوَّاطُ مَا دُوْنَ الدُّبُرِ وَالدُّبُرُ هُوَ الْكُفْرُ- لواطت خواہ دبر میں ہو یا اس کے سوا اور کہیں وہ کفر ہے (یعنی کافروں کا کام ہے)-

لِیَاطٌ- زنا یا سود-

لَوْعٌ- بیمار کرنا' رنگ بدل دینا' نامرد اور حریص ہونا' بد خلق-

لَاعَ یَلَاعُ لَوْعَةً- بے قرار ہوا یا بیمار ہوا-

تَلْوِیْعٌ- بیمار کرنا' عذاب دینا-

اِلَاعَةٌ- رنگ بدلنا' کالا ہونا-

اِلْتِیَاعٌ- غم یا شوق کی حرارت اور جلن-

لَوْعَةٌ- عشق کی جلن-

اِنِّیْ لَاَجِدُ لَهٗ مِنَ اللَّاعَةِ مَا اَجِدُ لِوَلَدِیْ- میں تو اس کی محبت کی سوزش ایسی رکھتا ہوں جیسے اپنے بچہ کی لَاعَۃٌ یَلُوْعُهٗ یا لَاعَۃٌ یَلَاعُہٗ دونوں طرح آیا ہے یعنی اس کے عشق کی سوزش' تڑپ' مامتا-

عِنْدِیْ لِاَجَلِكَ لَوْعَةٌ- میں تو تجھ سے سخت محبت رکھتا ہوں (میرا دل تیرے لئے جلتا ہے)-

لَوْعَہ- کے معنی قحط کے بھی آئے ہیں-

اِلْتَاعَ فُؤَادُهٗ- اس کا دل جل گیا-

لَوْقٌ- نرم کرنا' مارنا' درست کرنا' ٹھہرنا-

اِتِلْوَاقٌ- ٹیڑھا ہونا-

تَلْوِیْقٌ- گھی ڈال کر نرم کرنا-

لَوَاق- کوئی چیز کھانے کی-

لَوَقٌ- حماقت-

لَوْقَةٌ- ایک ساعت-

لُوْقَةٌ- گھی یا گھی تر کھجور کے ساتھ-

لَا اٰكُلُ اِلَّا مَا لُوِّقَ لِیْ- میں نہیں کھاتا مگر وہ کھانا جو نرم کیا جائے گھی وغیرہ ڈال کر-

لَوْكٌ- چبانا' منہ میں پھرانا' کاٹنا-

لَوَاكٌ- کوئی چیز چبانے کی-

یَلُوْكُ اَعْرَاضَ النَّاسِ- لوگوں کی غیبت کرتا ہے (ان کی عزتیں چبایا کرتا ہے)-

اَلِكْنِیْ اِلٰی فُلَانٍ- میری طرف سے اس کو پیغام پہنچا دے-

فَاِذَا هِیَ فِیْ فِیْهِ یَلُوْكُهَا- دیکھا تو وہ اس کے منہ میں ہے اس کو چبا رہا ہے-

فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَلُكْنَاهُ- کوئی کھانا نہیں لایا گیا صرف ستو آئے ہم نے اسی کو منہ میں پھرایا-

وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْیَبْتَلِعْهُ- جو زبان کو پھرا کر (ہلا کر) نکالا جائے اس کو نگل جائے لیکن جو خلال کر کے دانتوں سے نکلے اس کو پھینک دے-

وَیْلٌ لِّمَنْ لَّا كَهَابَیْنَ لِحْیَیْهِ وَلَمْ یَتَدَبَّرْهَا- (جب یہ آیت اتری اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ آخر تک- تو آنحضرتؐ نے فرمایا) خرابی ہے اس شخص کی جو اس آیت کو اپنے

دونوں جبڑوں میں پھرائے (منہ سے پڑھے) لیکن اس میں غور و فکر نہ کرے (اللہ تعالٰی کی نشانیوں کو نہ سمجھے)۔

لَوْلَاءٌ۔ سختی اور نقصان...... لَوْلَا۔ اگر وہ نہ ہوتا۔

لَوْمٌ یا مَلَامٌ یا مَلَامَةٌ۔ ملامت کرنا۔

مَلِيْم اور مَلُوْم۔ ملامت کیا گیا۔

تَلْوِيْمٌ۔ خوب ملامت کرنا۔

تَلَوُّمٌ۔ انتظار کرنا۔

مُلَاوَمَةٌ اور لِوَامٌ۔ ایک دوسرے کو ملامت کرنا۔

اِلْتِيَامٌ۔ ملامت قبول کرنا۔

اِسْتِلَامٌ۔ ایسی بات لے کر آنا جس پر ملامت کی جائے۔

لُوْمَةٌ۔ جس پر بہت ملامت کی جائے۔

لَامِيَّه۔ وہ قصیدہ جس کے آخر میں حرف لام ہو۔ لامی دو قصیدے مشہور ہیں ایک لامیۂ عجم دوسرے لامیۂ عرب۔

وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمِ الْفَتْحَ۔ عرب کے تمام قبیلے یہ انتظار کر رہے تھے کہ مکہ فتح ہو جائے تو ہم مسلمان ہو جائیں (اسی لئے مکہ فتح ہوتے ہی جوق در جوق عرب دین اسلام میں داخل ہونے لگے)۔

اِذَا اَجْنَبَ فِي السَّفَرِ تَلَوَّمَ مَابَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اٰخِرِ الْوَقْتِ۔ جب کسی کو سفر میں جنابت ہو (نہانے کی حاجت ہو) تو آخر وقت تک انتظار کرے (اگر آخر وقت تک بھی پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے)۔

بِئْسَ لَعَمْرُو اللّٰهِ عَمَلُ الشَّيْخِ الْمُتَوَسِّمِ وَ الشَّابِّ الْمُتَلَوِّمِ۔ قسم اللہ کے بقا کی یہ کام برا ہے اس بوڑھے شخص سے جو خضاب کرتا ہو (اپنے آپ کو جوان بناتا ہو) اور اس جوان سے جو ملامت کے کام کرتا ہو۔

فَتَلَاوَمُوْا بَيْنَهُمْ۔ آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کی۔

فَتَلَاوَمْنَا۔ ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کی۔

وَلِيْ قَائِدٌ لَا يُلَاوِمُنِيْ۔ (ایک روایت میں اسی طرح ہے واو سے۔ لیکن اس سے معنی یہاں نہیں بنتے کیونکہ یُلَاوِمُنِیْ لوم سے ہوگا اور صحیح لَا يُلَائِمُنِيْ ہے ہمزہ سے، یہ ملائمت سے نکلا ہے یعنی جو شخص مجھ کو کھینچ کر لے جاتا ہے وہ میرے حسب دلخواہ نہیں ہے (یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا یہ عبداللہ بن ام مکتوم کا قول ہے جو نابینا تھے)۔

لَوْمَا اَبْقَيْتَ۔ تو نے کچھ باقی کیوں نہیں رکھا (لَوْمَا بمعنی ھلا ہے جیسے لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ میں)۔

وَهُوَ مَلِيْمٌ۔ (اَلَامَ سے نکلا ہے یعنی) وہ کام کیا جس پر ملامت کی گئی (لیکن لُوْم بہ ضمۂ لام بمعنی بخل ہے جو ضد ہے کرم کی)۔

اَلنَّفْسُ اللَّوَّامَةُ۔ وہ نفس جو اپنے صاحب کو گناہ پر ملامت کرتا ہے۔

اَتَى اللّٰهَ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ۔ ولایت اور حکومت کی ابتدائی حالت ملامت ہے (اس کے دوست اور عزیز ملامت کرتے ہیں کہ تو نے حکومت کیوں قبول کی) اور قیامت میں یہ حالت ہوگی کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوگا۔ جب وہ اللہ تعالٰی کے پاس آئے گا۔

فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ۔ وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرے۔

وَالْهَلَكَةُ لِلْمُتَلَوِّمِ۔ جو شخص انتظار میں رہے وہ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا۔

لَوْنٌ۔ رنگ، قسم، طرح، شکل۔

تَلْوِيْنٌ۔ رنگ دینا، پختگی نمودار ہونا۔

اِلْوِتَانٌ اور تَلَوُّنٌ۔ رنگ دار ہونا، مختلف رنگ بدلنا۔

مُتَلَوِّنٌ۔ جس کے اخلاق ایک حال پر نہ رہیں، عادات و اطوار بدلتا رہے، مرنجان مرنج۔

اِجْعَلِ اللَّوْنَ عَلٰى حِدَتِهٖ۔ لون جو ایک قسم کی خراب کھجور اس کو علیحدہ رکھ (بعض نے کہا ہر قسم کی کھجور کو سوائے برنی اور عجوہ کے لون کہتے ہیں۔ اہل مدینہ اس کو "الوان" کہتے ہیں اس کا مفرد لینہ ہے)۔

اِنَّهٗ كَتَبَ فِيْ صَدَقَةِ التَّمْرِ اَنْ تُؤْخَذَ فِي الْبُرْنِيِّ مِنَ الْبُرْنِيِّ وَفِي اللَّوْنِ مِنَ اللَّوْنِ۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے کھجور کا صدقہ یوں لکھوایا کہ برنی کھجور میں سے برنی لی جائے اور لون

میں سے لون لی جائے۔

سَبْعَةُ عَجْوَةٍ وَّسِتَّةُ لَوْنٍ۔ سات عجوہ کھجوریں اور چھ لون۔

ذُوْ اَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُوْنَ وَ مَرَّةً يُخْتَمُ۔ قیامت کے دن کئی رنگ ہوں گے (چونکہ بہت لمبا دن ہوگا) تو ایک وقت کافر لوگ بات کریں گے (اور کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ) اور ایک وقت ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی (جس کا بیان اس آیت میں ہے وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ۔ تو دونوں آیتوں میں اختلاف اور تناقض نہیں ہے)۔

جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْنَيْنِ۔ دو قسم کے کھانے ایک ساتھ کھائے۔

فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ آ گیا)۔

اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ۔ مگر جس کی قسمیں مختلف ہوں۔

وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ۔ اس کے بعد جس طرح چاہے وہ کپڑا پہنے۔

لَوَّنَ الْبُسْرُ تَلْوِيْنًا۔ کچی کھجور کا رنگ بدل گیا۔ (اس میں پختگی آ چلی)۔

لَیٌّ۔ (اصل میں لَوْیٌ تھا)۔

لِیٌّ اور لِیَّانٌ۔ ٹالنا، دیر کرنا، مکر جانا، کج ہونا، کنڈلی مارنا۔

مُلَاوَاةٌ اور لِوَاءٌ۔ لپٹ جانا۔

اِلْوَاءٌ۔ پیچیدہ ریت میں جانا، سوکھ جانا، سینا، اشارہ کرنا بہت آرزو کرنا انکار کرنا، ہلاک کرنا، جھنڈا اٹھانا۔

تَلَوِّیْ۔ مڑ جانا، مضطرب ہونا۔

تَلَاوِیْ۔ جمع ہونا۔

لِوَاءٌ۔ جھنڈا، پھریرا (یہ رایت (پرچم) سے چھوٹا ہوتا ہے۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (نہایہ میں ہے کہ لِوَاء اور رَايَة دونوں ایک ہیں۔ حمد کا جھنڈا یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کا جھنڈا اس کو ہاتھ میں لیتے ہی اللہ تعالیٰ آپ کا دل ایسا کھول دے گا کہ اللہ کی تعریف آپ ایسی کریں گے جو کوئی دوسرا نہ کر سکے گا اسی لئے آپ کا نام اَحْمَدُ ہے اور آپ کی امت ''حمادین'' کہلاتی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے بہشت میں وہ لوگ جائیں گے جو اللہ کی حمد وثنا بہت کرتے ہیں)۔

مَعَهٗ لِوَاءٌ۔ اس کے ساتھ ایک جھنڈا تھا (تاکہ لوگ پہچان لیں کہ آنحضرتؐ نے اس کو بھیجا ہے اور قتل کا حکم اس لئے دیا کہ وہ باپ کی بیوی سے نکاح کرنا روا جانتا ہوگا)۔

لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ہر دغا باز پر قیامت کے دن ایک جھنڈا لگایا جائے گا (تاکہ اس کی دغا بازی اہل محشر کو معلوم ہو جائے اور سب لوگوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہو)۔

فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِی اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ۔ لوگ چلے کوئی شخص ان میں سے دوسرے کو مڑ کر نہیں دیکھتا (عرب لوگ کہتے ہیں اَلْوٰی بِرَاْسِهٖ یا لَوَاهُ یعنی اپنا سر ایک طرف موڑا ادھر التفات کیا)۔

اِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَوٰی ذَنَبَهٗ بِرَاْسِهٖ يَالَوَاهُ۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی دم موڑ لی (یہ کنایہ ہے بخیلی سے یا پیچھے رہ جانے سے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے کہ ابوالعاص کا بیٹا آگے بڑھ گیا۔ یعنی عبدالملک بن مروان نے تو عزت اور سلطنت حاصل کر لی اور عبداللہ بن زبیرؓ پھسڈی رہ گئے روز بروز ان کی حکومت ضعیف ہوتی جاتی ہے)۔

وَلَيُّهُمْ اَلْسِنَتَهُمْ۔ اپنی زبانیں مروڑنے کی وجہ سے۔

وَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلَوّٰى خَلْفَ ظُهُوْرِنَا۔ ہمارے گھوڑوں نے ہماری پیٹھ پیچھے مڑنا شروع کر دیا۔ (ایک روایت میں تَلُوْذُ ہے اس کے بھی معنی اسی کے قریب ہیں)۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ رَفَعَ اَرْضَ قَوْمِ لُوْطٍ ثُمَّ اَلْوٰی بِهَا حَتّٰى سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ ضُغَاءَ كِلَابِهِمْ۔ حضرت جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کی سرزمین کو اٹھا لیا پھر آسمان تک اس کو اڑا کر لے گئے یہاں تک کہ آسمان والوں نے ان کے کتوں کے چلانے کی آوازیں سنیں (یہ اَلْوَتْ بِهِ الْعَنْقَاءُ سے نکلا ہے یعنی اس کو اڑا کر لے گیا اور قتادہ سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہے اس میں یوں ہے ثُمَّ اَلْوٰی بِهَا فِیْ جَوِّ السَّمَاءِ پھر آسمان اور زمین کے درمیان

اس کو اڑا کر لے گئے)۔

لَيَّةٌ لَالَيَّتَيْنِ۔ اوڑھنی کا ایک ہی پیچ سر پر ڈالتی (دوسرا پیچ نہ کرتی تا کہ مردوں کے عمامہ سے مشابہ نہ ہو جائے)۔

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَ عِرْضَهٗ۔ جو شخص مال دار ہو کر قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول (حیلہ وحوالہ) کرے تو اس کو سزا دینا اور بے عزت کرنا درست ہو جائے گا۔

يَكُوْنُ لَيُّ الْقَاضِيْ وَ اِعْرَاضُهٗ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ۔ قاضی دو شخصوں میں سے ایک پر سختی اور بے توجہی کرے۔

اِيَّاكَ وَاللَّوَّ فَاِنَّ اللَّوَّ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ اگر مگر سے بچے رہو یہ شیطان کی طرف سے ہے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے)۔

مَجَامِرُ هُمُ الْاَلُوَّةُ۔ بہشت والوں کی انگیٹھیوں میں عود کا دھواں ہوگا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بہشت میں بھی آگ ہوگی اور شاید بغیر آگ کے وہاں عود کا دھواں نکلے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ۔ عبداللہ بن عمرؓ خالص عود کا بھپارہ (دھونی) لیتے اس میں کوئی اور چیز نہ ملاتے۔

مَنْ خَانَ فِيْ وَصِيَّةٍ اُلْقِيَ فِي اللَّوٰى۔ جو شخص وصیت میں خیانت کرے (کسی وارث کی حق تلفی کرے یا وصی ہو کر وصیت کو غلط بیان کرے) وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا (لوٰی دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے)۔

لُوَى۔ قریش کا ایک دادا تھا۔

تَتَلَوّٰى۔ کروٹیں لیتی تھی ادھر ادھر پلٹا کھاتی تھی۔

يَلْتَوِيْ طُوْلَ لَيْلَتِهٖ۔ ساری رات تڑپتا رہا ادھر ادھر کروٹیں لیتا رہا (نیند نہ آئی)۔

تَلَوّٰى۔ بے قراری بھوک سے یا مار سے یا فکر سے۔

فَالْتَوٰى بِهَا۔ اس نے ٹال مٹول کی۔

لَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ۔ اپنی گردن کسی طرف نہ پھراتے۔

لَا تَكَادُ تَلْوِيْ رِجْلَيْكَ اِذَا هَمَمْتَ طِرْتَ۔ تو اپنے پاؤں نہ موڑتا جب قصد کرتا تو اڑ جاتا۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ يَصِيْرُ اِلٰى مَنْ يُّلْوٰى لَهُ الْحَنَكُ۔ یہ خلافت آخر میں اس کو ملے گی جس کے لئے ٹھڈی پھرائی جائے گی (یعنی لوگ اس کے سامنے عاجزی اور خضوع کریں گے۔ مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں)۔

بابُ اللام مع الهاء

لَهْبٌ يالَهَبٌ يالَهِيْبٌ يالُهَابٌ يالَهَبَانٌ۔ شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔

لَهِيْب۔ آگ کے دھویں کو بھی کہتے ہیں۔

لَهَبٌ اور لَهَبَانٌ۔ پیاسا ہونا۔

لَهْبَانٌ۔ پیاسا۔

تَلْهِيْبٌ اور اِلْهَابٌ۔ سلگانا۔

تَلَهُّبٌ اور اِلْتِهَابٌ۔ شعلہ مارنا' غصہ ہونا' جلنا۔

اَلْهَبَ الْفَرَسُ۔ گھوڑا اتنا دوڑا کہ غبار اڑا دیا۔

اِنِّيْ لَاَتْرُكُ الْكَلَامَ فَمَا اُرْهِفُ بِهٖ وَلَا اُلْهِبُ فِيْهِ۔ (صعصعہ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو بات بن سوچے سمجھے دھڑ سے نہیں کہتا نہ اس میں جلدی کرتا ہوں۔

اَبُوْ لَهَبٍ۔ مشہور کافر تھا قریش کا' آنحضرتؐ کا چچا تھا لیکن آپ کا سخت دشمن تھا کہتے ہیں اس کا نام بھی یہی تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا نام عبدالعزیٰ تھا چونکہ وہ بہت گورا چٹا سرخ سفید تھا۔ اس لئے کنیت اس کی ابولہب ہوئی۔ بعضوں نے کہا اس کے رخسار آگ کے شعلے کی طرح چمکتے تھے' اس کی بیوی ام جمیل جو ابوسفیان کی بہن تھی' وہ بھی آنحضرتؐ کی سخت دشمن تھی۔ آپ کے راستہ میں کانٹے بچھاتی آپ کے دروازے پر کچرا کوڑا گندگی لا کر ڈال جاتی۔

رُاِيَ اَبُوْ لَهَبٍ فِي الْمَنَامِ۔ ابولہب کو کسی نے خواب میں دیکھا (پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا سخت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن پیر کے دن اتنا سا پانی مل جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ کی ولادت کی خبر ثویبہ میری لونڈی نے مجھ کو دی تھی تو میں نے اس خوشی میں اس کو آزاد کر دیا تھا)۔

رُخِّصَ لِصَاحِبِ الْعُطَاشِ وَ اللُّهَبِ اَنْ يُّفْطِرَ وَيُطْعِمَا۔ جس شخص کو تشنگی اور جلن کی بیماری ہو اس کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے روزے کے بدلے کھانا کھلا دے۔

لَهْبَرَةٌ - پست قد، بدصورت عورت یا لمبی دبلی عورت -

لَا تَتَزَوَّجَنَّ لَهْبَرَةً - لمبی دبلی عورت سے نکاح مت کر (ایسی عورت اکثر بدزبان، شوخ بے لذت ہوتی ہے) -

لَاهُوْتٌ - وہ علم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، شرائع، اعمال اور تعالیم سے بحث کی جاتی ہے - فرنچ زبان میں اس کو تھیولوجیا اور انگریزی میں تھیالوجی، عربی میں الٰہیات کہتے ہیں - بعض نے کہا لاہوت خالق اور ناسوت مخلوق، یا لاہوت روح اور ناسوت بدن اور جبروت حکومت اور سلطنت خداوندی -

مِنَ اللَّاهُوْتِيَّةِ اِلَى النَّاسُوْتِيَّةِ - عالم علوی سے عالم سفلی تک -

لَهْثٌ - ہانپنا (زبان باہر نکال کر، زور زور سے سانس لینا پیاس سے ہو یا تھکن سے یا گرمی سے) -

لَهْثٌ اور لَهْثَانٌ اور لَهَاثٌ - پیاسا ہونا -

اِلْتِهَاثٌ - ہانپنا -

لُهَاثٌ - شدت کی پیاس اور موت کی سختی -

لُهَاثِيٌّ - وہ شخص جس کے منہ پر سرخ سرخ خال ہوں -

لُهْثَةٌ - لعب اور پیاس -

اِنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا لَهْثَانَ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَلَهَا - ایک بدکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا جو (پیاس سے) ہانپ رہا تھا - اس نے اس کو پانی پلایا - اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا -

رَجُلٌ لَهْثَانٌ اور اِمْرَأَةٌ لَهْثٰى - پیاسا مرد، پیاسی عورت -

فِي الْمَرْأَةِ اللَّهْثٰى اِنَّهَا تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ - اگر کسی عورت کو تشنگی کی بیماری (تونس) ہو تو وہ رمضان میں افطار کرے (روزے کے بدلے فدیہ دے دے) -

فِيْ سَكْرَةٍ مُلْهِثَةٍ - ایسی سختی جو زبان باہر نکال دے -

لَهَجٌ - مفتون ہونا، شیفتہ ہونا -

تَلْهِيْجٌ - ناشتہ کھلانا -

اُلْهِجَ بِهٖ - اس پر دیوانہ ہو گیا ہے (ہمیشہ اس کو کیا کرتا ہے) -

لَهْجَةٌ اور لَهَجَةٌ - زبان یا زبان کا کنارہ یا بولی جس کی عادت ہو -

مُلَهَّجٌ - جو شخص سو جائے اور کام نہ کر سکے -

مَا مِنْ ذِيْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ یا اَصْدَقُ لَهْجَةً مِّنْ اَبِيْ ذَرٍّ - کوئی بولنے والا ابوذر سے زیادہ سچا نہیں ہے (آپ ہمیشہ سیدھی اور سچی بات صاف کہہ دیتے کسی کی رعایت اور مروت نہ کرتے) -

لَهِجَ بِالشَّيْءِ - وہ تو اس پر دیوانہ ہو رہا ہے بے انتہا شوق ہے -

لَهِجَ بِالصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ - نماز اور روزے پر شیفتہ ہے -

لَهْدٌ - بوجھل کرنا، بار ڈالنا، کھانا، چاٹ لینا، زور سے سینہ میں مار کر دھکیلنا یا کندھوں کی جڑ میں چبھونا -

تَلْهِيْدٌ بمعنی لَهْدٌ ہے -

اِلْهَادٌ - ظلم کرنا، ستم کرنا -

لُهَادٌ - ہچکی -

لَهِيْدَہ - حریرہ -

لَوْلَقِيْتُ قَاتِلَ اَبِيْ فِي الْحَرَمِ مَا لَهَدْتُهٗ - اگر میرے باپ کا قاتل مجھ کو حرم میں ملے تو میں اس کو دھکا تک نہیں دوں گا (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے حرم کا ادب ایسا ہے ایک روایت میں مَاهِدْتُهٗ ہے یعنی اس کو ہلاؤں گا بھی نہیں حرکت تک نہیں دوں گا) -

لَهَدَهُ الْحَمْلُ - بوجھ نے اس کو بھاری کر دیا -

لَهَدَهٗ لَهْدًا - ایک گھونسا دیا (ٹھکا) دے کر اس کو ہٹایا (اس کی ذلت اور خواری کی وجہ سے) -

مَلْهُوْدٌ - دھکا دیا گیا -

لَهْزٌ - مل جانا، گھس جانا، سینہ میں مارنا، لات مارنا، گردن پر گھونسا لگانا -

تَلْهِيْزٌ - بمعنی لَهْزٌ ہے -

مَلْهُوْزٌ - جس پر بڑھاپے کی سفیدی آ گئی ہو -

لَهْزَةٌ - بمعنی لِهْزِمَةٌ یعنی کان کے تلے کی ہڈی جو اٹھی ہوتی ہے -

لَهَازِمُ - ایک قبیلہ ہے -

اِذَا نُدِبَ الْمَيِّتُ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهِزَانِهٖ - جب

میت پر لوگ پکار پکار کر روتے ہیں اس کے اوصاف بیان کر کے (جیسے جاہلیت کے زمانہ کا دستور تھا) تو دو فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں اس کو ٹھونسے لگاتے ہیں' دھکے مارتے ہیں (اس کو ذلیل کرنے کے لئے کہتے جاتے ہیں ہاں تو دنیا میں ایسا تھا)-

لَهَزْتُ رَجُلًا فِيْ صَدْرِهٖ - میں نے ایک شخص کے سینہ میں گھونسا مار کر اس کو دھکیلا-

يَلْهَزُهٗ هٰذَا وَ هٰذَا - اس کو یعنی جس نے شراب پی تھی کوئی دھکیلتا کوئی گھونسہ لگاتا-

لَهَزَهُ الْقَتِيْرُ - بڑھاپا اس میں مل گیا (پہلے آدمی ملہوز ہوتا ہے- پھر اشمط پھر اشیب- کذا قال الجوہری)

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهَزَ رَجُلًا فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِهٖ - ایک شخص نے دوسرے کو دھکیلا اس کی کچھ زبان کٹ گئی یہ پوچھا گیا (یعنی سوال ہوا کہ اس میں کیا حکم ہوگا)-

لِهْزِمَةٌ - وہ اٹھی ہوئی ہڈی جو کان کے نیچے کنپٹی پر ہوتی ہے-

هُمَا لِهْزِمَتَانِ - وہ دو لہزمہ ہیں-

اَمِنْ هَامِهَا اَوْلَهَا زِمِهَا - کیا تو اس قبیلے کے اعلیٰ لوگوں میں سے ہے یا متوسط لوگوں میں سے-

ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ - پھر اس کے دونوں لہزمے پکڑتا ہے یا اس کی دونوں باچھیں (منہ کے دونوں کنارے جن کو عربی میں ''شدقین'' کہتے ہیں)-

لَهْفٌ - مظلوم ہونا-

لَهَفٌ - رنج کرنا' غم کرنا' افسوس اور حسرت کرنا-

تَلْهِيْفٌ وَالْهَفاه - کہنا' یاوَ انفساہ یا وا امیاہ-

اِلْهَافٌ - حرص کرنا-

تَلَهُّفٌ - تأسف اور حسرت-

اِلْتِهَافٌ - مشتعل زدہ اور مظلوم کی بددعا سے بچے رہو-

كَانَ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ - آنحضرتؐ مظلوم یا دکھیا کی فریادرسی اور امداد پسند کرتے تھے-

تُعِيْنُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ - آپ تو حاجت مند بے قرار کی مدد کرتے ہیں-

يَالَهَفَ نَفْسِيْ - ایک کلمہ ہے افسوس کا جو فوت شدہ امر پر کہا جاتا ہے-

مَا اَتَاهُ مَلْهُوْفٌ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ - حضرت علیؓ کی قبر پر جو کوئی مظلوم فریادی جاتا ہے اللہ اس کی مشکل دور کر دیتا ہے (یہ شیعوں کی روایت ہے)-

لَهَقٌ يالَهَقٌ - بہت سفید ہونا-

تَلَهُّقٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

لَهَاقٌ - سخت سفید (جیسے لِهَاقٌ ہے)-

اَبْيَضُ يَقَقٌ لَهَقٌ - سفید خوب سفید-

مُلَهَّقٌ - خوب سفید-

كَانَ خُلُقُهٗ سَجِيَّةً وَّلَمْ يَكُنْ تَلَهُوُقًا - آنحضرتؐ کا خلق اصلی اور فطری تھا نہ کہ بناوٹ اور تصنع (اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن فطرت سے موصوف باخلاقِ حسنہ رکھا تھا- تَلَهْوَقَ الرَّجُلُ جب آدمی کی مروت اور اخلاقی حالت مصنوعی اور بناوٹی ہو' ذاتی حالت اس کی ایسی نہ ہو' زمخشری نے کہا میرے نزدیک یہ لَهَقٌ سے نکلا ہے بہ معنی سفیدی- مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کا خلق سفید بے داغ اور بے عیب تھا)-

تَرْمِي الْغُيُوْبَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهِقٍ - دور کی چیزوں کو سفید سانبھر کی طرح دیکھ لیتی ہے-

لَهْمٌ يالَهَمٌ - ایک بارگی نگل جانا-

اِلْهَامٌ - نگلا دینا' دل میں ڈالنا' وحی بھیجنا' سکھانا' توفیق دینا-

تَلَهُّمٌ اور اِلْتِهَامٌ - ایک بارگی نگل جانا سب دودھ چوس لینا-

اُلْتُهِمَ لَوْنُهٗ - اس کا رنگ بدل گیا-

اِسْتِلْهَامٌ - الہام چاہنا-

لَاهُمَّ بمعنی اَللّٰهُمَّ یعنی اے میرے خدا-

لُهَامٌ - بڑا لشکر-

لَهِمٌ - کھاؤ-

لُهَمَةٌ - ایک پھانک-

لَهِمٌ - بڑا سمندر آگے بڑھنے والا سخی-

لَهُوْمٌ - کھاؤ-

وَاَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تُلْهِمُنِیْ بِهَا رُشْدِیْ- یا اللہ! میں تیری ایسی مہربانی چاہتا ہوں جس سے تو میرے دل میں وہ بات ڈالے جس سے مجھ کو ہدایت ہو- (سچے طریق پر چلوں- نہایہ میں ہے کہ الہام کہتے ہیں اللہ کی طرف سے دل میں وہ بات آنا جس سے کسی کام کو کرنے یا چھوڑ دینے کی ترغیب ہو- اور یہ وحی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ جس بندے کو چاہتا ہے اس سے سرفراز فرماتا ہے- مطلب یہ ہے کہ وحی کی یہ قسم پیغمبروں سے خاص نہیں ہے بلکہ اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہوتی ہے مگر کوئی ولی الہام ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو نبی اور رسول نہیں کہہ سکتا)-

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ- یا اللہ میری بہبودی کی بات میرے دل میں ڈال دے-

وَ اَنْتُمْ لَهَامِيْمُ الْعَرَبِ- تم تو سارے عربوں کے سردار ہو یا زیادہ سخی ہو آگے بڑھنے والے-

لُهْنَةٌ- وہ ہدیہ جو مسافر سفر سے لوٹتے وقت اپنے ساتھ لاتا ہے (سوغات) ناشتہ-

تَلْهِيْنٌ اور اِلْهَانٌ- سفر سے لوٹتے وقت تحفہ لانا' سوغات لانا' لُہنہ کھلانا' ناشتہ کرانا-

لَهُنَّ- ان عورتوں کے لئے-

لَهْوٌ- کھیلنا' بازی کرنا' دیوانہ ہونا' عاشق ہونا' مانوس ہونا-

لُهِيٌّ اور لِهْيَانٌ- غافل ہونا' چھوڑ دینا' اعراض کرنا-

تَلْهِيَةٌ- مشغول کرنا-

مُلَاهَاةٌ- قریب ہونا-

اِلْهَاءٌ- بھلا دینا' گانا سننے میں مشغول ہو جانا' چکی میں ایک مٹھی ڈالنا-

لُهْيَةٌ- عطیہ (لُهًی اس کی جمع ہے)-

تَلَهِّیْ- غافل ہونا-

تَلَاهِیْ- مشغول ہونا' کھیلنا (جیسے اِلْتِهَاءٌ ہے)-

لَيْسَ شَیْءٌ مِّنَ اللَّهْوِ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ- کوئی کھیل جائز نہیں مگر تین کھیل جائز ہیں-

فَهَلَّا لَهْوٌ- یہ کیسی شادی کچھ کھیل کیوں نہیں (یعنی گانا بجانا جو شادی بیاہ کی نشانی اور خوشی کی علامت ہے بعض علماء نے شادی بیاہ' عید خوشی کے مراسم میں گانا بجانا درست رکھا ہے)-

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ- قریب ہے کہ تم نصاریٰ کا ملک روم فتح کر لو گے ایسا نہ ہو کہ فتح کے بعد تم تیر اندازی کا کھیل چھوڑ دو (بلکہ ہمیشہ تیر اندازی کی مشق کرتے رہو کیونکہ رومی لوگ تیر مارنے میں استاد ہیں اگر تم تیر اندازی چھوڑ دو گے تو پھر وہ تم پر غلبہ کریں گے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے تیر اندازی کا کھیل مت چھوڑو تا کہ رومیوں پر تم کو فتح حاصل ہو کیونکہ وہ تیر ہی سے لڑتے ہیں)-

اِذَا اسْتَاْثَرَ اللّٰهُ بِشَیْءٍ فَالْهَ عَنْهُ- اللہ تعالیٰ جو چیز کسی اپنے بندے کو عنایت فرمائے تو تو اس کو خیال مت کر (اس سے حسد اور رشک اور پروردگار پر اعتراض اور شکوہ شکایت مت کر)-

فِی الْبَلَلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ اِلْهَ عَنْهُ- اگر وضو کے بعد آدمی پائجامہ پر کچھ تری دیکھے تو اس کا خیال نہ کرے (کیونکہ اس کا خیال کرنے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی وسوسہ کا ایسا زور ہو جاتا ہے کہ نماز پڑھنا ہی دشوار ہو جاتا ہے بعض وسواسی نماز ہی چھوڑ دیتے ہیں- کہتے ہیں ہم کیونکر نماز پڑھیں ہم کو تو قطرہ آتا ہے- کبھی بار بار وضو کرتے ہیں اور بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں- "گربہ کشتن روزِ اوّل" اس لئے پہلے ہی سے وسوسہ کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر بیان کی کہ اس کا خیال ہی نہ کرے اور نماز اسی وضو سے پڑھ لے- بہتر یہ ہے کہ ایسا آدمی استنجا کے بعد تھوڑا پانی اپنی ازار پر ڈال لے تا کہ اگر تری دیکھے تو سمجھ لے کہ پانی کی تری ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے)-

فَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ- آنحضرتؐ کسی چیز میں جو آپ کے سامنے تھی مشغول ہو گئے-

اِنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ لَهَا عَنْ حَدِيْثِهٖ- وہ جب گرج کی آواز سنتے تو اپنی بات چیت چھوڑ دیتے (اللہ کی یاد میں مصروف ہوتے)-

اِنَّهٗ بَعَثَ اِلٰی اَبِیْ عُبَيْدَةَ مَالًا فِیْ صُرَّةٍ وَ قَالَ لِلْغُلَامِ اِذْهَبْ بِهَا اِلَيْهِ ثُمَّ تَلَهَّ سَاعَةً فِی الْبَيْتِ ثُمَّ انْظُرْ

مَاذَا یَصْنَعُ بِھَا - حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کے پاس ایک تھیلی روپیوں کی بھیجی اور غلام سے کہا تو یہ تھیلی لے جا- پھر ایک گھڑی تک کسی بہانہ سے گھر میں ٹھہرا رہ' دیکھ وہ ان روپیوں کو کیا کرتے ہیں-

وَقَالَ کُلُّ صَدِیْقٍ کُنْتُ اٰمُلُہٗ لَا اُلْھِیَنَّکَ اِنِّیْ عَنْکَ مَشْغُوْلٌ - ہر دوست جس سے مجھ کو امداد واعانت کی توقع تھی یہ کہنے لگا میں تیری فکر دور نہیں کرسکتا (مجھ کو خود اپنی فکر ہے' نفسی نفسی کا معاملہ ہے)-

سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ اللَّاھِیْنَ مِنْ ذُرِّیَّۃِ الْبَشَرِ فَاَعْطَانِیْھِمْ - میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ آدم کی اولاد میں جو بھولے نادان لوگ ہیں ان کو عذاب نہ کرے' اللہ تعالیٰ نے یہ منظور فرما لیا وہ لوگ میرے حوالے کردیئے (بعض نے کہا لَاھِیْنَ سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے عمداً گناہ نہیں کئے بلکہ بھول چوک یا غلط فہمی سے-بعض نے کہا نابالغ بچے مراد ہیں جو معصوم مرتے ہیں)-

فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُھَا فِیْ لَھَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - میں اس زہر کا اثر جو یہودیہ عورت نے بکری کے گوشت میں ملا کر آنحضرت کو دیا تھا آپؐ کے مسوڑھوں میں برابر دیکھتی رہی (معاذ اللہ کیسا سخت زہر تھا- کہتے ہیں آپ کی وفات بھی اسی زہر کے اثر سے ہوئی اور شہادت کا مرتبہ بھی آپ کو حاصل ہوا)-

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی لَھَوَاتِہٖ - پورا ہنستے ہوئے آپ کے مسوڑھے دیکھوں-

مِنْھُمُ الْفَاتِحُ فَاہُ لِلُھْوَۃٍ مِّنَ الدُّنْیَا -ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو دنیا کے عطیہ کے لئے اپنا منہ کھول دے-

لُھْوَۃ -بڑا اور افضل عطیہ-

حَتّٰی اَسْقَطُوْا لَھَاتَھَا - یہاں تک کہ اس کا مسوڑھا گرا دیا اس کو خاموش کردیا (بعض نے کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح حَتّٰی اَسْقَطُوْا لُعَابَہٗ ہے یعنی اس کے سامنے صاف کھول کر بیان کردیا)-

یَا عَائِشَۃُ مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ - اے عائشہ! اس شادی میں تمہارے ساتھ کوئی کھیل تماشا نہ تھا- (شادی میں کھیل کود کرنا جائز ہے- مجمع البحار میں ہے کہ اس میں لہو کی اجازت نہیں ہے کیونکہ شاید یہ استخبار ہو یعنی دریافت کرنا مگر یہ تاویل غلط ہے- دوسری روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے شادی میں کچھ لہو کی اجازت بلکہ ترغیب دی)-

اَلْھَتْنِیْ اٰنِفًا - اس کملی کے نقش ونگار نے مجھ کو ابھی غافل کردیا (اسی حدیث سے بعض نے نقشی اور بیل بوٹے کے سجاوے پر نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے تو سادہ بوریا نماز کے لئے نہایت عمدہ ہے)-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ الدُّعَاءَ مِنْ قَلْبٍ لَاہٍ - اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا (یعنی جو شخص زبان سے دعا کررہا ہو لیکن دل اور طرف لگا ہو)-

لَھْوَ الْحَدِیْثِ - بیکار کھیل کود کی باتیں (یہ تمام جھوٹے قصوں اور بے اصل کہانیوں اور موضوع حدیثوں کو شامل ہے اور جتنی ٹھٹھے اور مسخرہ پن کی نقلیں اور عبادت سے غافل کرنے والی باتیں ہیں)-

ھُمْ لُھَاءُ مِاَۃٍ - وہ قریب سو آدمیوں کے ہیں- زھاءَ کے بھی یہی معنی ہیں-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ عَنِّی الْاَذٰی یَا لَھَا نِعْمَۃً - شکر اس خداوند کا جس نے میرے پیٹ سے پلیدی نکال دی یہ کیسی کچھ نعمت ہے (یعنی بڑی نعمت ہے)-

یُحَرِّکُ الرَّجُلُ لِسَانَہٗ فِیْ لَھَوَاتِہٖ - آدمی اپنی زبان اپنے مسوڑھوں میں ہلاتا ہے-

باب لا

لَا وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ - بس یہی بات ہے قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی- یعنی آنحضرتؐ کی (یہ ام رومان نے جو ابوبکر صدیقؓ کی بیوی تھیں کہا- انھوں نے آنحضرتؐ کی قسم کھائی)-

لَا اُرِیْدُ اَنْ اُخْبِرَکُمْ عَنْ نَبِیِّکُمْ -نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے پیغمبر نے جو حدیثیں فرمائی ہیں ان کو بیان کردوں یا میں آنحضرتؐ کی حدیثیں بیان کرنا نہیں چاہتا (بلکہ اپنی طرف

سے کہتا ہوں)۔

لَاوَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ - جب پیشاب اور پاخانہ کا زور ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا - (اگر کوئی ایسی حالت میں نماز پڑھے تو نماز درست نہ ہوگی دوبارہ پڑھنی چاہیے اس لئے کہ نماز کا بڑا رکن خضوع اور خشوع ہے اور وہ ایسے حال میں نہیں ہوسکتا)۔

لَا اِنَّا ظَنَنَّا - ہم کو یہی گمان مانع ہوا کہ بعض لوگ سو رہے ہیں-

لَاعَلَيْكُمْ اَنْ لَّاتَفْعَلُوْا - اگر تم عزل نہ کرو - (انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا تا کہ عورت کو حمل نہ رہے) تو تمہارا کچھ نقصان نہ ہو (بعض نے کہا دوسرا لا زائد ہے - یعنی عزل کرنے میں کوئی گناہ نہیں)۔

لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّانَعْمَدُ اِلٰى اَسَدٍ - قسم خدا کی ہم تو ایک شیر کو اس کے حق سے محروم نہیں کریں گے (جس نے قتل کیا ہے اسی کو سب سامان دیں گے - ایک روایت میں لَايَعْمَدُ ہے یعنی آنحضرتؐ ایسا نہیں کرنے کے کہ ایک بہادر شیر کو محروم کر کے اس کا سامان تجھ کو دلادیں)۔

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ - (صحیح لَاهُمَّ ہے یاتاللہ یا واللہ) اے اللہ! اگر تو ہماری مدد نہ کرتا -

فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ - میں تم میں سے کسی ایک کو اس طرح نہ پہچانوں کہ وہ اللہ تعالٰی سے ملے (ایک روایت میں فَلَا عِرْفَنَّ ہے)۔

لَا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ - اس کا میوہ کبھی موقوف نہیں ہوتا اور ہر وقت اپنے پھل دیئے جاتا ہے تو لَاوَلَا متعلق ہے محذوف سے اور تُؤْتِيْ اُكُلَهَا الگ کلام ہے)۔

لَايَتَحَاتُّ وَرَقُهَا لَاوَلَا - اس کے پتے نہیں جھڑتے نہ اس میں ایسا ہوتا ہے نہ ویسا (یعنی نہ میوہ موقوف ہوتا ہے نہ اس کا فائدہ مٹ جاتا ہے)۔

اَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا - مرد آدمی اس سے بہتر کچھ نہیں ہے (ایک روایت میں لَاحَسَنَ ہے یعنی اس سے بہتر کوئی بات نہیں کہ تو اپنے گھر میں بیٹھا رہے ہمارے پاس نہ آئے)۔

مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهٗ - (کہتے ہیں اس میں لا زائد ہے گو کہ بخاری کے اکثر نسخوں میں لا موجود ہے)۔

فَلَا اِذْنَ - (اگر تم کو برتنوں کی ایسی ہی ضرورت ہے) تو میں منع نہیں کرتا (یعنی ممانعت اس حالت میں ہے جب ان کی احتیاج نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ایسی حالت میں ممانعت کے فسخ کی وحی اتر آئی ہو)۔

لَااَبَا لَكَ - شاباش - یہ اس حالت میں کہا جاتا ہے جب یہ منظور ہوتا ہے کہ مخاطب ایک کام میں خوب کوشش کرے مطلب یہ ہے کہ تو اپنی ذات سے محنت کر تیرا باپ موجود نہیں ہے جو تیری مدد کرے۔

لَا اُمَّ لَكَ وَلَا اَبَ لَكَ - تیری ماں نہ رہے اور تیرا باپ نہ رہے (یہ کلمے اکثر مدح میں کہے جاتے ہیں اور کبھی ذم کے موقع پر بھی استعمال ہوتے ہیں - اسی طرح تعجب میں اور بدنظر دفع کرنے کے لئے)۔

لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ - یہ بات ایسی نہیں اور میں خدا سے بخشش چاہتا ہوں (اگر میرا کہنا غلط ہو)۔

لَاهُوَ حَرَامٌ (مردار کی چربی نہ بیچو) وہ حرام ہے (لیکن اس سے نفع اٹھانا جائز ہے امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہی قول ہے)۔

لَايَكْسِبُ عَبْدٌ مَّالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ فَيُقْبَلُ - کوئی بندہ کا وہ صدقہ قبول نہ ہوگا جو حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ دے۔

اُبْسُطْ يَدَكَ فَلِاُبَايِعَكَ - اپنا ہاتھ پھیلاؤ تا کہ میں تم سے بیعت کروں۔

فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا - (جو شخص قدرت اور سامان اور راستہ کے پرامن ہونے کے باوجود حج نہ کرے) اس کا مسلمان رہ کر مرنا اور یہودی اور نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں (وہ ہر طرح ناشکرا گنا جائے گا)۔

باب اللام مع الیاء

لَیْتٌ - روکنا، پھیر دینا (جیسے اِلَاتَۃٌ ہے)-

اِیْلَاتٌ - کم کرنا-

لِیْتٌ - گردن کی ایک جانب-

لَیْتَ - حرف تمنی ہے بمعنی کاش کہ (جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ کاش جوانی پھر دوبارہ آتی اور وَجَدْتُ کے معنی میں بھی آتا ہے)-

یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا - جب صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی اس کو سنے گا وہ اپنی گردن کا ایک رخ اس طرف جھکائے گا-

اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا وَّ رَفَعَ لِیْتًا - گردن کی ایک جانب تو جھکائے گا اور دوسری جانب اٹھا دے گا- (بیہوش ہو جائے گا خوف اور دہشت سے، ایسی حالت میں آدمی کا پیر بے قابو ہو کر گر جاتا ہے تو گردن کا ایک رخ جھک جاتا ہے ایک اونچا ہو جاتا ہے)-

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ لَایُفَاتُ وَلَا یُلَاتُ وَلَا تَشْتَبِہُ عَلَیْہِ الْاَصْوَاتُ - سب تعریف اس خداوند کو ہے جس سے کوئی چیز فوت نہیں ہو سکتی (نظروں سے اوجھل یا گم نہیں ہو سکتی) اور نہ کوئی اس سے روکی جاتی ہے اور نہ آوازیں اس پر مشتبہ ہوتی ہیں (بلکہ ہر ایک آواز کو اور آواز کرنے والے کو وہ پہچانتا ہے)-

لَیْتَہٗ سَکَتَ - کاش آپ خاموش ہو جائیں (تاکہ آپ کو زیادہ تکلیف نہ ہو)-

لَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعٍ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ - کاش ان چار رکعتوں کے بدلے دو مقبول رکعتیں مجھ کو نصیب ہوتیں (یعنی حضرت عثمانؓ نے نماز میں قصر نہیں کیا اگر وہ قصر کرتے جیسے آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کرتے رہے تو سنت کے موافق دو رکعتیں ان چار رکعتوں سے افضل ہوتیں جو خلاف سنت تھیں)-

لَیْثٌ یالَائِثٌ - شیر-

تَلَیُّثٌ اور تَلَیُّثٌ - شیر کی طرح خواہش رکھنا-

مُلَایَثَۃٌ - شیر کی طرح معاملہ کرنا یا فخر کرنا-

اَلْیَثُ - شجاع-

لَیْثَۃٌ - شیرنی-

مِلْیَثٌ - مضبوط، زور آور-

اِنَّہٗ کَانَ یُوَاصِلُ ثَلٰثًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَھُوَ اَلْیَثُ اَصْحَابِہٖ - عبداللہ بن زبیرؓ تین تین روز سے طے وصال کے رکھتے، پھر صبح کو اٹھتے تو سب ساتھیوں میں زیادہ مضبوط اور زور آور ہوتے-

لِیَاحٌ - حضرت امیر حمزہؓ کی ایک تلوار کا نام تھا (اصل میں یہ لِوَاحٌ تھا او کو یا سے بدل دیا)-

لَیَسٌ - شجاعت اور بہادری-

لَیْسَ - کلمۂ نفی ہے اور بمعنی استثنا بھی آتا ہے-

کُلُّ مَا اَنْھَرَ الدَّمَ لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ - جو چیز خون کو بہادے (تیز اور دھار دار ہو پتھر ہو یا لکڑی یا شیشہ یا لوہا یا ٹین یا کانچ اس سے ذبح درست ہے) مگر دانت اور ناخن نہ ہو (ان دونوں سے ذبح کرنا درست نہیں- دوسری روایت میں ہے کہ ناخن ہڈی ہے اور ہڈی جنوں کی خوارک ہے تو اس کو خون سے نجس کرنا اچھا نہیں اور دانت حبشیوں کی چھری ہے ان سے مشابہت ممنوع ہے- کرمانی نے کہا ناخن میں آدمی اور جانور سب کے ناخن آ گئے خواہ جسم سے جڑے ہوں یا الگ ہوں اسی طرح دانت بھی عام ہے انسان کا ہو یا دوسرے حیوانات کا بہر حال ان دونوں چیزوں کے سوا ہر ایک دھار دار خون بہا دینے والے ہتھیار سے ذبح کرنا درست ہے)-

فَقُطِعَتْ شِمَالُھَا لَیْسَ اِلَّا ذٰلِکَ - اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا- بس اور کچھ نہیں ہو سکتا (اب داہنا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا)-

لَیْسَ بِذَالِکَ - (ظلم سے مراد اس آیت میں لَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ میں) مطلقاً ہر گناہ نہیں ہے (بلکہ شرک مراد ہے اگر کوئی کہے کہ شرک ایمان کے ساتھ کیونکر جمع ہو گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایمان اصطلاحی شرعی کے ساتھ شرک جمع نہیں ہو سکتا- لیکن ایمان لغوی کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ، وَیَقُوْلُوْنَ ھٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ

اللّٰہ- اکثر مشرک اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقین رکھتے ہیں اور اس کو عالم کا پیدا کرنے والا سمجھتے ہیں پر اس کے ساتھ شرک میں گرفتار ہیں- بتوں اور ٹھاکروں اور اولیاء اللہ کی نذر و نیاز کرتے ہیں ان کے نام کی منت مانتے ہیں ان کو اپنا سفارشی اور ہر طرح بچانے والا سمجھتے ہیں' دکھ' بیماری اور مصیبت میں ان کو پکارتے ہیں' ان کی پوجا پاٹ کرتے ہیں)-

لَیْسَ بِذَالِکَ - یہ راوی قوی نہیں ہے-

فَیُطَلِّقُ لَیْسَ بِشَیْءٍ - (اگر کسی شخص پر جبر کیا جائے اور وہ طلاق دے دے) تو ایسی طلاق کچھ نہیں (یعنی وہ طلاق نہیں پڑے گی)-

لَیْسَتْ بِمَالٍ - کمان اس مال میں سے نہیں ہے (جو میں نے بیچنے کے لئے جمع کیا ہے- بلکہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا آلہ ہے)-

لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ - وہ شخص مسکین نہیں جو لوگوں کے سامنے گھومتا رہتا ہے (ان سے سوال کرتا ہے تو اس کو صدقہ دینا گو درست ہے مگر اس میں اتنا ثواب نہیں ہے جو مسکینوں کو دینے میں ہے یہ مسکین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خاموش بیٹھے رہتے ہیں- کسی سے سوال نہیں کرتے)-

لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ - آنحضرتؐ تین کپڑوں میں کفنائے گئے ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ- (یہ دونوں چیزیں بدعت ہیں- اب یہ روایت کہ آنحضرت کو ایک جوڑے میں کفن دیا گیا یعنی دو کپڑوں میں اور ایک اس قمیص میں جو آپ پہنے ہوئے تھے ضعیف ہے)-

لَیْسَ جَزَاؤُهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ - حج مبرور کا بدلہ صرف بہشت ہی ہے-

لَیْسَ ذٰلِکَ اِلَیْکَ - ان لوگوں کو دوزخ سے نکالنا تمہارا کام نہیں-

لَسْتُ لَهَا بِاَهْلٍ - میں اس (شفاعت عظمیٰ) کے لائق نہیں ہوں (ہر ایک پیغمبر قیامت کے دن یہی جواب دے گا یہاں تک کہ اگلے پچھلے سب جمع ہو کر آنحضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور آپ کمر ہمت باندھ کر بارگاہ الٰہی میں جائیں گے)-

لَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ - لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے (نہ کوئی کنواں یا چشمہ یہاں ہے نہ ان کے سامان میں پانی موجود ہے)-

مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَخْطَاَ اَوْهَمَّ بِخَطِیْئَةٍ لَیْسَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا - جتنے پیغمبر گزرے ہیں ان میں ہر ایک سے کچھ نہ کچھ قصور ہوا ہے یا قصور نہیں ہوا تو اس کا قصد کیا ہے (جیسے حضرت یوسفؑ نے قصد کیا تھا کہ زلیخا سے مباشرت کریں) مگر حضرت یحییٰ علیہ السلام (ان سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا)-

مَا وُصِفَ لِیْ اَحَدٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَرَاَیْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ اِلَّا رَاَیْتُهٗ دُوْنَ الصِّفَةِ لَیْسَکَ - (آنحضرتؐ نے زید خیل سے فرمایا) جاہلیت کے زمانہ میں جن جن لوگوں کے عمدہ اوصاف مجھ سے بیان کئے گئے اسلام کے زمانے میں جب میں نے ان کو دیکھا تو جیسی تعریف لوگ کرتے تھے انھیں اس تعریف سے کم پایا لیکن تیرے سوا (تو ویسا ہی نکلا جیسی تیری توصیف لوگ کرتے تھے)-

فَاِنَّهٗ اَهْیَسُ اَلْیَسُ - وہ تو روٹی پیدا کر کے اپنی جگہ بیٹھ رہنے والا ہے-

لَیْطٌ - محبوب ہونا' مل جانا' چپک جانا' لعنت کرنا-

تَلْیِیْطٌ - ملانا-

لِیَاطٌ - چونا' گچ' سود-

لِیْطٌ - رنگ' کھال' چھلکا-

لِیْطَةٌ - چھال' پوست' کمان' نیزہ-

وَ اِنَّ مَا کَانَ لَهُمْ مِنْ دَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ فَبَلَغَ اَجَلَهٗ فَاِنَّهٗ لِیَاطٌ مُبَرًّاٌ مِنَ اللّٰهِ وَاِنَّ مَا کَانَ لَهُمْ مِنْ دَیْنٍ فِیْ رَهْنٍ وَّرَاءَ عُکَاظٍ فَاِنَّهٗ یُقْضٰی اِلٰی رَاْسِهٖ وَ یُلَاطُ بِعُکَاظٍ وَّلَا یُؤَخَّرُ - جو ان کا قرض میعادی ہو اس کی میعاد پوری ہو جائے تو وہ سود ہے اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور جدا ہے اور جو قرض گروی رکھ کر عکاظ بازار کے وقت تک لیا جائے وہ بازار کے ختم ہوتے ہی ادا کر دیا جائے' عکاظ کے متصل ہی دے دیا جائے دیر

نہ کی جائے-

اِنَّهٗ كَانَ يُلِيْطُ اَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِاٰبَائِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْاِسْلَامِ - حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ کی اولاد کا نسب ان کے باپوں سے ملا دیتے - ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اسلام کے زمانے میں ان کا دعویٰ کرتا (کہتا یہ میرا بیٹا ہے تو اسی سے اس کا نسب ملا دیتے - یہ اَلَاطَ يُلِيْطُ سے نکلا ہے بمعنی ملا دیا اور ملا دیتا ہے)-

فِي التِّيْعَةِ شَاةٌ لَا مُقَوَّرَةَ الْاَلْيَاطِ - چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی مگر ایسی بکری نہ ہو جس کی کھال لٹک رہی ہو (دبلی ہونے کی وجہ سے - اصل میں لیط کہتے ہیں اس پوست کو جو درخت سے لگا ہوتا ہے پھر کھال کو کہنے لگے)-

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بِاَيِّ شَيْءٍ اُذَكِّيْ اِذَا لَمْ اَجِدْ حَدِيْدَةً قَالَ بِلِيْطَةٍ فَالِيَةٍ - ایک شخص نے عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا اگر مجھ کو لوہا نہ ملے (چھری، چاقو، تلوار وغیرہ) تو میں کس چیز سے ذبح کروں انھوں نے کہا کاٹنے والی چھال سے (جس میں دھار ہوتی ہے جیسے نرکل، بانس کی کھپچی وغیرہ)-

فَنُزَكِّيْ بِاللِّيْطِ - ہم چھال سے یا پوست سے ذبح کرلیں-

دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسٍ فَاُتِيَ بِعَصَافِيْرَ فَذُبِحَتْ بِلِيْطَةٍ - میں حضرت انس بن مالکؓ کے پاس گیا ان کے پاس چند چڑیاں لائی گئیں پھر بانس کی ایک کھپچی سے ذبح کی گئیں (جو تیز اور دھاردار ہوتی ہے)-

مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ طَلَبْتُ الْمَالَ خَلْفَ هٰذِهِ اللَّائِطَةِ وَاَنَّ لِيَ الدُّنْيَا - مجھ کو یہ پسند نہیں کہ میں اس ستون کی آڑ میں دنیا کا مال طلب کروں یا ساری دنیا مجھ کو مل جائے-

يَلِيْطُ حَوْضَهٗ - اپنے حوض کا گلاوہ کر رہا ہوگا (اس کو لیپ پوت کر صاف کر رہا ہوگا کہ دفعتہً قیامت آ جائے گی)-

مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاَةٍ فَلِيْطَ سَهْلٌ - عامر نے سہل کا بدن دیکھ کر کہا میں نے تو ایسا بدن نہ کسی بے پردہ نہ پردہ دار کا دیکھا (یعنی نہ مرد کا، نہ عورت کا) یہ کہتے ہی سہل گر پڑے (ان کو نظر لگ گئی - آنحضرتؐ نے عامر کو بلا کر ان کو سخت سست کہا اور فرمایا تو نے بارک اللہ کیوں نہیں کہا)-

لَيْفٌ - کھانا-

تَلْيِيْفٌ - پوست بہت ہونا-

لِيْفٌ - کھجور کا پوست یا اور درختوں کا بھی جیسے ناریل وغیرہ ہے-

خِطَامُهٗ لِيْفٌ خُلْبَةٌ - ان کے اونٹ کی نکیل کھجور کے پوست کی رسی تھی (یا لِيْفُ خُلْبَةٍ اضافت کے ساتھ معنی وہی ہیں)-

كَانَ خِطَامُ نَاقَتِهٖ لِيْفًا - ان کے اونٹ کی نکیل کھجور کے پوست کی رسی تھی-

لَيْقٌ یا لَيْقَةٌ - صوف ڈالنا، درست کرنا، مل جانا-

لَيْقٌ اور لِيَاقَةٌ - قابل ہونا، لائق ہونا، مناسب ہونا-

اِلَاقَةٌ بمعنی لَيْقٌ ہے اور ملا لینا-

اِلْتِيَاقٌ - لازم کر لینا، صفائی کرنا، بے پرواہ ہونا-

لِيَاقٌ - آگ کا شعلہ-

لِيْقَةٌ - صوف جو دوات میں ڈالا جاتا ہے اور چپکتی مٹی جو دیوار پر مارتے ہیں-

لِقْتُ الدَّوَاةَ - میں نے دوات میں صوف ڈالا-

لَا يَلِيْقُ بِكَ - یہ کام تیرے لائق نہیں-

لَيْلٌ - رات - یعنی غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق کے طلوع تک جو وقت ہوتا ہے-

اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا - جب ادھر سے یعنی مشرق کی طرف سے رات کی اندھیری آ جائے-

مُلَايَلَةٌ - رات بھر کے لئے مزدوری پر لینا-

لَيْلٌ - ایک پرندہ بھی ہے جس کو حباریٰ کہتے ہیں-

لَيْلٰى - کئی عورتوں کا نام تھا-

لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ - لمبی رات-

فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا - جتنا دن رہا تھا اور جتنی رات رہی تھی ان میں چلتے رہے-

يَتَحَنَّثُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ - کئی گنتی کی راتیں وہاں عبادت کرتے-

فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً - ہر سال میں ایک رات ہے (یا ایک دن جیسے دوسری روایت میں ہے)۔

إِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا - شعبان کی پندرھویں رات میں عبادت کرو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

لَيْلَةَ الْقَدْرِ - شب قدر (اس میں کئی اقوال ہیں اور احادیث سے اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں و انتیسویں اور انیسویں سب ہی نکلتی ہیں۔ بہرحال رمضان کے اخیر دہے کی طاق راتوں میں کوئی رات شب قدر ہوتی ہے۔ واللہ اعلم)۔

لِيْنٌ یا لِيَانٌ یا لِيْنَةٌ - نرمی تلیین اور اِلَانَةٌ نرم کرنا۔

مُلَايَنَةٌ اور لِيَانٌ - مہربانی کرنا، نرمی کرنا۔

تَلَيُّنٌ - نرم ہونا۔

لَيِّنٌ - نرم۔

كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِاللَّيْلِ تَوَسَّدَ لَيِّنَةً - آنحضرتؐ جب سفر میں رات کو اترتے تو چمڑے کے نرم تکیہ پر ٹیکا دیتے۔

خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نماز میں کندھے نرم رکھتے ہیں (یعنی اطمینان، سکون، وقار اور تمکین کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ بعض نے کہا صف کے اندر شریک ہونے سے یا پھاندنے سے کسی کو نہیں روکتے، یا جو کوئی صف برابر کرنے کے لئے یا مل جانے کے لئے اس کے مونڈھے پر ہاتھ رکھے تو اس کا کہنا مان لیتے ہیں، سختی اور تمرد اور سرکشی نہیں کرتے)۔

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا - اللہ کی کتاب کو نرمی کے ساتھ پڑھتے ہیں (یہ نہیں کہ زبان مروڑ کر، توڑ کر، منہ بنا کر، سختی کے ساتھ)۔

لِيَةٌ - اپنی ذات سے، خود بخود۔

كَانَ يَقُوْمُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ لِيَةِ نَفْسِهٖ فَلَا يَقْعُدُ فِي مَكَانِهٖ - عبداللہ بن عمرؓ کے لئے کوئی شخص مسجد میں خود اپنی طرف سے اٹھ کھڑا ہوتا (ان کے لئے اپنی جگہ خالی کر دیتا لیکن عبداللہ وہاں نہ بیٹھتے - ایک اور روایت میں مِنْ لِيَّتِهٖ ہے یعنی ان کے عزیز و قریب رشتہ داروں میں سے)۔

لِيَاءٌ - لوبیا (بعض نے کہا ایک دانہ سفید جو چنے کے مشابہ ہوتا ہے - ایک قسم کی مچھلی جس کی کھال سے ڈھال بناتے ہیں)۔

اَكَلَ لِيَاءً ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ - آنحضرتؐ نے لوبیا کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

إِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَدَّانَ لِيَاءً مُّقَشًّى - فلاں شخص نے ودان میں آنحضرتؐ کو چھلا ہوا لوبیا تحفہ میں پیش کیا۔

دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَاْكُلُ لِيَاءً مُّقَشًّى - ان کے پاس گئے وہ چھلا ہوا لوبیا کھا رہے تھے۔

اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِيَّةٍ - میں آنحضرتؐ کے ساتھ لیہ سے آیا (جو ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)۔

❁ ❁ ❁

کتاب المیم م

میم چوبیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کے عدد چالیس ہیں-میم مفرد کبھی استفہام کے لئے آتا ہے جیسے اِلَامَ اور بِمَ اور کبھی حرف جر ہوتا ہے اور کبھی حرف قسم-

مَا نافیہ بھی آتا ہے اور استفہامیہ بھی اور موصولہ بھی اور کافہ بھی اور تفصیل اس کی کتب نحو میں ہے-

بابُ المیم مع الالف

مَأْبِضٌ - گھٹنے کی اندر کی جانب-

اِنَّهٗ بَالَ قَائِمًا لِعِلَّةٍ بِمَأْبِضَيْهِ- آنحضرتؐ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا- کیونکہ آپ کے دونوں گھٹنوں میں اندر کی جانب کچھ بیماری تھی (جس سے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہوگی کہتے ہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اس بیماری کا علاج ہے- مأبض' اباض سے نکلا ہے یعنی وہ رسی جس سے اونٹ کا اگلا پیر باندھتے ہیں- کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عذر سے تو بالاتفاق درست ہے لیکن بلاعذر-بعض نے مکروہ جانا ہے-بعض نے جائز رکھا ہے بشرطیکہ چھینٹیں اڑنے کا ڈر نہ ہو)-

اَبَاضِيَّه - خارجیوں کا ایک فرقہ ہے-

اِبَاض - ایک مقام کا بھی نام ہے-

مِأَةٌ- سو-

اِنَّ لِلّٰهِ مِأَةَ رَحْمَةٍ- اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں (ان میں سے ایک حصہ اس نے دنیا میں اتارا ہے جس کی وجہ سے مائیں اپنی اولاد پر رحم کرتی ہیں اور رحمت کے ۹۹ حصے اس نے اٹھا رکھے ہیں جو قیامت کے دن اپنے بندوں پر کرے گا)-

مُؤْتَه- ایک مقام کا نام ہے شام کے مشرقی حصہ میں' وہاں تلواریں بنتی ہیں-

مَأْتَمٌ- وہ مجمع جو رنج یا سرور ظاہر کرنے کے لئے کیا جائے پھر اس کا استعمال رنج کے مجمع کے لئے ہونے لگا پھر عورتوں کے اس مجمع کے لئے جو رونے پیٹنے کے لئے اکٹھی ہوں-

فَاَقَامُوْا عَلَيْهِ مَأْتَمًا- اس پر ماتم قائم کیا (ماتم برپا کیا)-

مَأْثَرَةٌ- وہ بات جس پر فخر کیا جائے-

اَلَا اِنَّ كُلَّ دَمٍ وَّمَأْثَرَةٍ مِّنْ مَاٰثِرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ- خبردار ہو جاؤ جاہلیت کے زمانے کے خون اور فخر کی باتیں سب میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہیں (یعنی اب نہ اس خون کا کوئی عوض لیا جائے گا جو جاہلیت کے زمانہ میں کیا گیا تھا اور نہ وہ فخر کی باتیں لائق اعتبار ہوں گی' جن پر عرب لوگ اس زمانے میں اترایا اور بیان کیا کرتے تھے-)

مَأْجٌ- احمق' مضطرب' کھاری پانی-

مُؤُوْجَةٌ- حماقت' کھاری پنا-

مَاجَرَيَاتٌ- حوادث اور واقعات-

مَاجَرٰى- حال' واقعہ' حادثہ جو گزرا ہو' ماجرا-

مَأْدٌ- کھلنا' سیراب ہونا' شاداب ہونا-

اِمَادَةٌ- شاداب کرنا-

مَائِدَةٌ- خوان کھانے کا-

اِمْتَادَ خَيْرًا- اس نے بھلائی کمائی-

مَأْدًا حَسَنًا - اچھی شادابی کے ساتھ -

مَأْرٌ - بھر دینا' فساد ڈالنا' بہکانا' پھوٹ جانا -

مُمَاءَرَةٌ اور مِئَارٌ - فخر کرنا' برابری کرنا' فساد ڈالنا -

تَمَاؤُرٌ - افتخار -

اِمْتِئَارٌ - حسد اور کینہ -

مَئِرٌ - مفسد -

مِئْرَةٌ - فساد' چغل خوری' عداوت -

اَمْرٌ مَئِيْرٌ - سخت کام -

مَأْدُبَةٌ - دعوت کا کھانا جس کے لئے لوگ بلائے جائیں -

جَعَلَ مَأْدُبَةً - دعوت کا کھانا تیار کیا -

مَأْرِبُ - ایک مشہور شہر ہے یمن میں بلقیس وہیں تھی اور سد عظیم بھی وہیں تھا جس کے سیل العرم سے تباہ ہونے کا ذکر قرآن میں آیا ہے -

مِئْزَبٌ - پرنالہ -

فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ - بہشت کے دو پرنالے اس میں پانی ڈالتے ہیں -

مِئْزَرٌ - ازار' تہبند -

شَدَّ مِئْزَرَهٗ - اپنا تہبند زور سے باندھتے مستعد ہوتے -

مَأْزِمٌ - گھاٹی' تنگ راستہ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے -

اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا - میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا دونوں گھاٹیوں کے درمیان -

اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْمَأْزِمَيْنِ دُوْنَ مِنًى فَاِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً سُرَّتَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا - جب تو منیٰ کے قریب دونوں گھاٹیوں کے درمیان پہنچے وہاں ایک درخت ہے اس کے نیچے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے (یعنی اس کے نیچے ستر پیغمبر پیدا ہوئے ہیں) -

مَأْسٌ - کشادہ ہو جانا' ملنا' غصہ ہونا' فساد ڈالنا -

مَائِسٌ - چغل خور' مفسد -

جَاءَ الْهُدْهُدُ بِالْمَاسِ فَاَلْقَاهُ عَلَى الزُّجَاجِ فَفَلَقَهَا - ہد ہد الماس (ہیرا) لے کر آیا اس کو شیشہ پر ڈالا وہ چر گیا (شیشہ کی کیا حقیقت ہے الماس تمام پتھروں کو جیسے عقیق' فیروزہ زمرد وغیرہ ہیں کھود ڈالتا ہے) -

رَجُلٌ مَّاسٌ - یعنی ہلکا پھلکا -

مَئُوْسٌ - چغل خور' مفسد -

مِمْاسٌ - جلد باز' چغل خور -

مَأْصَرٌ - گھاٹ' بندرگاہ' مرفاء جہاں کشتیاں روکی جاتی ہیں تلاشی یا زکوٰۃ یا محصول لینے کے لئے -

حُبِسَتْ لَهٗ سَفِيْنَةٌ بِالْمَأْصِرِ - (بہ فتحہ وکسرہ صاد) ان کی ایک کشتی بندرگاہ پر روکی گئی (جہاں محصول لیا جاتا ہے - یہ اَصَرَ یَاْصِرُ سے نکلا ہے بمعنی روکا یا روکنا ہے) -

اِصْرٌ - بوجھ -

مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَاَعْتَقَ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ اِصْرًا عَلَيْهِ - جو شخص حرام ذریعہ سے (مثلاً سود' رشوت یا حرام کاری سے) روپیہ کمائے پھر اس میں سے بردہ خرید کر آزاد کر دے' تو وہ اس پر عذاب ہوگا (بعوض ثواب اور اجر کے اور گناہ اس کی گردن پر ہوگا) -

اِذَا اَسَاءَ السُّلْطَانُ فَعَلَيْهِ الْاِصْرُ وَ عَلَيْكُمُ الصَّبْرُ - جب (مسلمان) بادشاہ برا برتاؤ کرے (رعایا پر ظلم و تعدی کرے) تو اس پر بوجھ ہوگا (قیامت میں سزا پائے گا) اور تم کو صبر کرنا چاہیے (بشرطیکہ وہ بادشاہ نماز پڑھتا رہے اور کفر صریح اختیار نہ کرے) -

مَأَقٌ - رونے کے بعد جو ہچکی لگ جاتی ہے اور سانس سینہ سے نکلتی ہے اس کا لاحق ہونا -

مَئِقٌ - جلد رو دینے والا -

اَنْتَ تَئِقٌ وَّ اَنَا مَئِقٌ فَكَيْفَ نَتَّفِقُ یا اَنَا تَئِقٌ وَّ اَنْتَ مَئِقٌ - تو تو غصہ والا آدمی ہے اور میں جلد رو دینے والا تو ہم میں تم میں اتفاق کیوں کر ہوگا - یا میں غصیلا ہوں اور تو جلد رو دینے والا ہے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب دو شخصوں کے اخلاق و عادات مختلف ہوں) -

اِمْاَقٌ - رو دینا' دل میں کڑھنا' غصہ ہونا (جیسے اِمْتَاقٌ ہے) -

اِنَّہٗ کَانَ یَکْتَحِلُ مِنْ قِبَلِ مُؤْقِهٖ مَرَّةً وَّ مِنْ قِبَلِ مَاقِهٖ مَرَّةً- آنحضرتؐ آنکھ میں سرمہ اس طرح لگاتے ایک سلائی کو آنکھ کے آخری حصہ سے آگے کے حصے پر لاتے (آنکھ کا کونا جو ناک کی طرف ہے اس کو ماق کہتے ہیں اور جو کان کی طرف ہے وہ موق ہے) اور ایک بار آگے کے حصے سے پچھلے حصے کی طرف لے جاتے-

مُوْق- آنکھ کا آخری گوشہ-

مَاق- آگے کا گوشہ (جو ناک کی طرف ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِيَيْنِ- آنحضرتؐ وضو میں آنکھوں کے کونوں پر ہاتھ پھیرتے-

مَالَمْ تُضْمِرُوا الْاِمَاقَ- جب تک تم دل میں فریب اور دغا بازی اور عہد شکنی نہ رکھو (اِمَاق اصل میں اِمْآق تھا' یہ اَمْاَقَ الرَّجُلُ سے نکلا ہے- یعنی اس کو حمیت اور خودسری آ گئی یا حدت اور جرأت- زمخشری نے کہا ممکن ہے کہ یہ مصدر ہو- اَمْاَقَ کا جو موق سے نکلا ہے بہ معنی حماقت اور بیوقوفی- مطلب یہ ہے کہ جب تک نادانی اور حماقت سے دل میں کفر نہ چھپاؤ اور دین حق کی مدد نہ کرنے کا ارادہ نہ کرو)-

لَاتَصْحَبِ الْمَائِقَ فَاِنَّهٗ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهٗ وَ يَوَدُّ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهٗ- احمق اور بے وقوف کی صحبت میں مت بیٹھ' وہ تو اپنے کاموں کی طرف تجھ کو رغبت دلائے گا- تیری نظر میں اچھا کر دکھائے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس کی طرح بے وقوف اور نادان بن جائے-

كُفْرُ النِّعَمِ مُوْقٌ وَمُجَالَسَةُ الْاَحْمَقِ شُوْمٌ- احسان کا انکار اور ناشکری حماقت اور بیوقوفی ہے اور احمق کی صحبت منحوس ہے-

مُوْقَان- ایک مقام کا نام ہے-

مَاْلٌ- موٹا' فربہ' تنومند-

مُؤُوْلَةٌ اور مَاْلَةٌ- موٹا ہونا' بے تیاری رہنا' بے خبر ہونا-

مَئِلٌ- موٹا مرد-

مَئِلَةٌ- موٹی عورت-

مَاْلَةٌ- کیاری' چکی-

اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا تَاَبَّطَتْنِی الْاِمَاءُ وَلَا حَمَلَتْنِی الْبَغَايَا فِیْ غُبَّرَاتِ الْمَآلِیْ- (عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں) قسم خدا کی مجھ کو لونڈیوں نے بغل میں نہیں لیا (نہیں کھلایا) اور نہ بدکار عورتوں نے مجھ کو بقیہ ایام حیض میں پیٹ میں اٹھایا (مطلب یہ ہے کہ میں ولد الزنا اور ولد الحیض نہیں ہوں جیسے لوگ مجھ کو کہتے ہیں)-

مُؤَامٌّ- معتدل اور مناسب اور موزوں-

مَاْمَاَةٌ- بکری کی میں میں-

لَايَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مُؤَامًّا مَالَمْ يَنْظُرُوْا فِی الْقَدَرِ وَالْوِلْدَانِ- ہمیشہ لوگوں کا کام درستی سے اعتدال کے ساتھ چلتا رہے گا جب تک تقدیر میں اور بچوں میں فکر نہ کریں گے (یعنی تقدیر کے مسئلہ میں خوض نہ کریں گے اور بچوں کو حکومت اور خلافت نہ دیں گے)-

لَاتَزَالُ الْفِتْنَةُ مُؤَامًّا بِهَا مَالَمْ تَبْدَاْ مِنَ الشَّامِ- ہمیشہ فتنہ اور فساد ہلکا رہے گا جب تک شام کے ملک سے شروع نہ ہو (جب شام کی طرف سے فتنہ کا ظہور ہوگا تو پھر قیامت تک مٹنے والا نہیں)-

مَاْنٌ- ناف پر مارنا' بچنا' پرہیز کرنا' کسی کا کھانا' پانی اپنے اوپر لینا' پرواہ کرنا' خبردار ہونا' تیار ہونا' سامان کرنا' جاننا-

اِمْاَنْ مَاْنَكَ وَاشْاَنْ شَاْنَكَ- جو تیرا جی چاہے جو تو اچھا سمجھے وہ کر-

تَمْئِنَةٌ- تیار کرنا' فکر کرنا' غور کرنا-

مُمَاءَنَةٌ- فکر کرنا-

تَمَاؤُنٌ- آنا-

مَاْنَةٌ- ناف-

مَئِنَّةٌ- نشانی' علامت-

مَئُوْنَةٌ- بوجھ' شدت' قوت (روزی)-

اِنَّ طُوْلَ الصَّلٰوةِ وَ قِصَرَ الْخُطْبَةِ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِ الرَّجُلِ- نماز کو لمبا کرنا (بڑی بڑی سورتیں پڑھنا' قیام' قعود' قومہ' رکوع اور سجود اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا) اور خطبہ مختصر پڑھنا' آدمی کے ذی علم سمجھدار ہونے کی نشانی ہے (جو امام نماز لمبی پڑھتا

ہے اور خطبہ مختصر سناتا ہے وہ فقیہہ ہے یعنی شریعت کا عالم اور دین کی سمجھ رکھتا ہے لیکن جو نماز مختصر پڑھتا ہے اور خطبہ لمبا سناتا ہے وہ بیوقوف اور جاہل ہے' سنت کے خلاف کرتا ہے)۔

مَاءٌ - پانی -

مُوْیَه - اب عام لوگوں کا محاورہ ہے بمعنی پانی -

اُمُّكُمْ هَاجَرَ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ - عرب لوگو! تمہاری ماں ہاجرہ تھیں (جو حضرت ابراہیمؑ کی بی بی تھیں ان کے پیٹ سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے - اکثر عرب ان ہی کی اولاد میں ہیں ان کو بنی ماء السماء اس لئے کہا کہ وہ بارش کے انتظار میں رہتے جہاں بارش ہوتی وہاں جا کر رہ جاتے - بعضوں نے کہا بنی ماء السماء سے انصار مراد ہیں کیونکہ وہ عامر بن حارثہ کی اولاد ہیں جو نعمان بن منذر کا دادا تھا - اس کا لقب ماء السماء تھا کیونکہ لوگ اس کے وسیلے سے پانی مانگتے تھے - بعض نے کہا "ماء السماء" سے زمزم مراد ہے)۔

مَاءُ الْحَيٰوةِ - وہ بہشت کا پانی ہے جو کوئی اس کو پئے گا وہ کبھی نہیں مرے گا -

اَلْمَاءُ بِاللَّيْلِ لِلْجِنِّ - رات کو پانی پر جنات آتے ہیں (تو اس میں پیشاب پاخانہ منع ہے گو وہ جاری ہو اور بہت ہو)۔

اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ - غسل جب ہی واجب ہوگا جب منی نکلے (صرف دخول سے واجب نہ ہوگا - اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے)۔

تَمَرَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ مَاءٌ طَهُوْرٌ - (نبیذ کیا ہے) پاکیزہ کھجور ہے اور پانی ہے پاک کرنے والا (یہ حدیث ضعیف ہے امام ابوحنیفہؒ نے اسی سے استدلال کیا ہے اور نبیذ تمر سے وضو جائز رکھا ہے)۔

اَلطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ - سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے -

اَلْمَاءُ الْبَارِدُ مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ - ٹھنڈا پانی اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے جس سے سوال ہوگا (قیامت کے دن کہ تم نے اس کا شکر یہ ادا کیا وَلَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ - نعیم میں ٹھنڈا پانی بھی داخل ہے)۔

تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی چلو لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا - (آدھے سے کلی کی آدھا ناک میں ڈالا)۔

مَاءُهٗ نَارٌ وَّ نَارُهٗ مَاءٌ - دجال کا پانی دوزخ کی آگ ہوگا (جو کوئی دجال کا معتقد ہو کر اس کا پانی پئے گا وہ دوزخ میں جائے گا اور اس کی آگ بہشت کا پانی ہے (جس کو دجال غصہ ہو کر جلا دے گا وہ بہشت کا پانی پئے گا وہاں چین کرے گا)۔

مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ - مرد کی منی سفید اور غلیظ (گاڑھی) ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے)۔

تَمْوِيْهٌ - ملمع چڑھانا -

حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالْمَعْزِ الْمُوَاهِ قُلْتُ مَا الْمُوَاهُ مِنَ الْمَعْزِ قَالَ الَّتِيْ اِسْتَوَتْ لَا يَفْضُلُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ - یہاں تک کہ تم مواہ بکریوں کی طرح ہو جاؤ گے میں نے پوچھا مواہ بکریاں کیا؟ انھوں نے کہا جو ایک دوسرے کے برابر ہوں کوئی دوسرے سے بڑی نہ ہو -

مَاهِيَةٌ - ہر چیز کی حقیقت اور کنہ و ماہیت -

مِاْةٌ - سو (جیسے اوپر گزر چکا)۔

مَأْيٌ - مبالغہ کرنا' غور اور خوض کرنا' درخت کی کلیاں اور پتے پھوٹنا' فساد کرانا' سو کا شمار پورا کرنا -

اِمْآءٌ - سو پورے ہو جانا -

تَمَيِّيْ - کشادہ ہونا' لمبا ہونا' بگڑنا -

مَاءَةٌ - چغل خور عورت - (مِاتٌ اور مِئُوْنَ جمع ہے مِاْةٌ کی)۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ مِاْةَ مَرَّةٍ - جو شخص سو بار لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ اخیر تک کہے -

مَامِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَّاْتِيْ عَلَيْهَا مِاْةُ سَنَةٍ - جتنے نفوس اس وقت پیدا ہو گئے ہیں سو برس میں ان میں سے کوئی نہ رہے گا (ان کی قیامت گویا قائم ہو گئی کہتے ہیں حضرت خضر بھی گزر گئے ہیں کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ زمین والوں میں سے سو برس کے بعد کوئی نہیں رہے گا)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِاْةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ

لَهَا دِيْنَهَا - اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر (میری امت میں) ایک ایسا عالم پیدا کرے گا جو دین کو نیا اور تازہ کرے گا (بدعات کا قلع قمع کرے گا' سچے دین کو ظاہر کرے گا)-

عِنْدَ رَأْسِ الْمِأَةِ سَنَةٌ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً يُقْبَضُ فِيْهَا كُلُّ مُؤْمِنٍ - قیامت کے قریب صدی کے خاتمہ پر اللہ تعالیٰ ایک سال ایسی سرد ہوا بھیجے گا جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی (اور نرے کافر' ناخدا ترس' خدا کے منکر دنیا میں رہ جائیں گے- اللہ کا نام تک نہ لیں گے- اس وقت قیامت قائم ہوگی)-

بابُ المیم مع التّاء

مَتْأٌ - مارنا' کھینچنا-

مَتٌّ - کھینچنا' مل جانا' وسیلہ پکڑنا-

تَمَتِّيْ - انگڑائی لینا-

مَاتَّه - وسیلہ-

لَايُمَتَّانِ اِلَى اللّٰهِ بِحَبْلٍ وَّلَا يَمُدَّانِ اِلَيْهِ بِسَبَبٍ - اللہ تعالیٰ تک کوئی وسیلہ کی رسی نہیں تھامتے اور نہ رسی اس تک لمبی کرتے ہیں-

مَتّٰى - حضرت یونس کے والد یا والدہ کا نام تھا-

مَتٰى - بمعنی کب اور جب اور کبھی- مِنْ کے معنی میں بھی آتا ہے اور وسط کے معنی میں بھی آتا ہے' جیسے اس شعر میں ہے

شَرِبْنَ بِمَاءِ الْبَحْرِ ثُمَّ تَرَفَّعَتْ
مَتٰى لُجَجٍ خُضْرٍ لَهُنَّ نَئِيْجٌ

یعنی سمندر کا پانی پی کر اٹھ گئیں سبز موجوں میں سے یا سبز موجوں کے درمیان جن میں سے آواز آ رہی تھی-"

اور کبھی فِيْ کے معنی میں آتا ہے (یہ ہذیل قبیلہ کا محاورہ ہے' جیسے اَدْخَلَهَا مَتٰى كُمِّه- اپنی آستین کے اندر کر لیا-

مَتْحٌ - کنویں کے اوپر رہ کر نکالنا (جیسے مَيْحٌ یہ ہے کہ کنویں میں اتر کر ڈول بھرے) گرا دینا' اکھیڑنا' کاٹنا' مارنا' لمبا ہونا' دراز ہونا-

لَايُقَامُ مَاتِحُهَا - اس کنویں پر اوپر سے پانی کھینچنے والے کی ضرورت نہیں (کیونکہ اس کا پانی اوپر آ کر زمین پر بہہ رہا تھا)-

اَفَاقَ الْحِيَاضَ بِمَوَاتِحِه - حوضوں کو پانی کھینچنے والوں سے بھر دیا-

فَلَمْ اَرَ الرِّجَالَ مَتَحَتْ اَعْنَاقَهَا اِلٰى شَيْءٍ مُّتَوَجِّهًا اِلَيْهِ - میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اپنی گردنیں کسی چیز کی طرف دراز کی ہوں ادھر توجہ کر کے-

لَاتُقْصَرُ الصَّلٰوةُ اِلَّا فِيْ يَوْمٍ مُّتَاحٍ - نماز کا قصر اس وقت جائز ہوگا جب پورے ایک دن بھر کی مسافت چلے-

فَرْسَخٌ مُّتَاحٌ - پورا ایک فرسخ (جو تین میل کا ہوتا ہے)-

مَتْخٌ - نکال لینا اپنی جگہ سے جماع کرنا' کاٹنا' مارنا' دور کرنا' بلند ہونا' گھس جانا' گھسیڑنا-

اِمْتِخَاخٌ - نکال لینا-

مِتِّيْخٌ - لمبی' نرم-

مِتِّيْخَةٌ - عصا-

اِنَّهٗ اُتِيَ بِسَكْرَانَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَضَرَبُوْهُ بِالثِّيَابِ وَالنِّعَالِ وَالْمِتِّيْخَةِ - ایک مست شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا- آپ نے فرمایا- اس کو مارو لوگوں نے اس کو کپڑوں اور جوتیوں اور کھجور کی چھڑی سے مارا (بعض نے کہا مِتِّيْخَه عصا یا باریک نرم ڈالی یا جس چیز سے مار لگائیں' شاخ ہو یا لکڑی یا دِرّہ وغیرہ- ایک روایت میں یوں ہے مِنْهُمْ مَنْ جَلَدَهٗ بِالْمِتِّيْخَةِ بعض نے اس لکڑی سے مارا- عرب لوگ کہتے ہیں: مَتَخَ اللّٰهُ رَقَبَتَهٗ بِالسَّهْمِ اللہ نے اس کی گردن پر تیر مارا اور تَيَّخَهُ الْعَذَابُ یا طَيَّخَهٗ سے نکلا ہے طا کو تا سے بدل دیا)-

اِنَّهٗ خَرَجَ وَفِيْ يَدِهٖ مِتِّيْخَةٌ فِيْ طَرَفِهَا خُوْصٌ مُعْتَمِدًا عَلٰى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ - آنحضرتؐ (مسیلمہ کذاب کو جواب دینے کے لئے) برآمد ہوئے- آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ڈالی تھی جس کے کنارے پر پتے لگے ہوئے تھے- ثابت بن قیس پر ٹیکا دیئے ہوئے (مسیلمہ نے یہ درخواست کی کہ جو ملک فتح ہو اس کو میں اور آپ آدھوں آدھ تقسیم کر لیں' اس شرط پر میں مسلمان ہوتا ہوں' آنحضرتؐ نے فرمایا- چل بھی اگر تو یہ چھڑی

مجھ سے چاہے تو بھی میں تجھ کو نہ دوں گا اور ملک سب اللہ کا ہے وہ جس بندہ کو چاہے عنایت فرماتا ہے)-

مَتَرْس - فارسی لفظ ہے اس کے معنی ڈر نہیں-

اِذَا قَالَ مَتَرْس - جب اس نے مترس کہا- (مت ڈر کہا)-

مَتْعٌ - جھوٹ بولنا' (جیسے مُتْعَةٌ) اور لے جانا-

مَتَاعَةٌ - ظریف ہونا-

مُتُوْعٌ - بلند ہونا' چاشت کے اخیر وقت تک پہنچ جانا' انتہا کو پہنچنا' سخت ہونا' بہت سرخ ہونا' سخی اور ظریف ہونا' لمبا ہونا-

تَمْتِيْعٌ - عورت سے متعہ کرنا' اس کو کچھ دینا' باقی رکھنا' فائدہ مند کرنا' عمر طویل دینا-

اِمْتَاعٌ - عمر طویل دینا' فائدہ مند کرنا' بے پرواہ ہونا-

تَمَتُّعٌ - فائدہ اٹھانا' حج کا متعہ کرنا یا عورت سے کچھ مدت مقرر کر کے اس سے مزہ اٹھانا-

اِسْتِمْتَاعٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

مَتَاعٌ - پونجی اور ہر ایک چیز جس سے فائدہ لیا جائے' کھانا' کپڑا' گھر کا سامان وغیرہ-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ - آنحضرتؐ نے نکاح متعہ سے منع فرمایا (یعنی ایک مدت معین کر کے عورت سے نکاح کرنا- نہایہ میں ہے کہ اوائل اسلام میں یہ جائز تھا پھر حرام ہو گیا لیکن شیعہ کے نزدیک اب بھی جائز ہے)-

لَا يَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا - دونوں متعے صرف ہمارے ہی لئے ایک وقت خاص میں درست ہوئے تھے (یہاں متعہ حج سے یہ مراد ہے کہ حج کا احرام فسخ کر کے اس کو عمرہ کر دینا اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا- جیسے آنحضرتؐ نے ایک وقت میں صحابہ کو حکم دیا تھا- اب رہا نکاح متعہ تو وہ جنگ خیبر سے پہلے حلال تھا پھر جنگ خیبر کے بعد حرام ہوا- پھر فتح مکہ یعنی یوم اوطاس میں حلال ہوا پھر تین دن بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا- اس میں صرف روافض کا اختلاف ہے- کذا فی مجمع البحار)-

كَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ - حضرت عثمانؓ متعہ حج سے منع کرتے مگر دوسرے صحابہ نے ان کی ممانعت پر خیال نہیں کیا اور متعہ حج کرتے رہے-

لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا - (میں نے وہ جوڑا تجھ کو پہننے کے لئے نہیں دیا تھا بلکہ بیچ کر) اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے-

اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اَوَّلَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى نَزَلَتْ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ - متعہ اوائل اسلام میں تھا یعنی درست تھا- جب یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ تو وہ حرام ہو گیا (کیونکہ متعہ کی عورت زوجہ نہیں کہلاتی نہ وہ میراث کی مستحق ہوتی ہے بلکہ بھاڑے کی رنڈی ہے' مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور متعہ اس کے بعد کئی بار درست ہوا)-

تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے تمتع کیا (بعض نے کہا تمتع سے یہاں لغوی معنی مراد ہیں یعنی قران یا یہ مقصود ہے کہ پہلے آپ نے حج مفرد کا احرام باندھا پھر عمرہ بھی اس میں شریک کر لیا- اس تاویل سے روایت کا اختلاف رفع ہو جاتا ہے-)

كَانُوْا لَا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَاَجَازَهَا الْاِسْلَامُ - عرب لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست نہیں سمجھتے تھے- لیکن اسلام نے اس کو درست کر دیا-

مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اُحَرِّمُهُمَا - دو متعہ یعنی حج کا متعہ اور نکاح متعہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے- کیونکہ خود آنحضرتؐ نے ان کو درست کر دیا تھا) لیکن میں ان کو حرام کرتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے حرام کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی طرف سے ان کو حرام کرتے ہیں- کیونکہ حرام وحلال کرنا شارع کا منصب ہے نہ کہ حضرت عمرؓ کا- بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں ان کی حرمت بیان کئے دیتا ہوں تا کہ لوگوں کو اشتباہ نہ رہے)-

لَوْلَمْ يَنْهَ عُمَرُ عَنِ الْمُتْعَةِ مَا زَنَا اِلَّا شَقِيٌّ - حضرت علی نے فرمایا اگر حضرت عمرؓ متعہ سے منع نہ کرتے تو زنا وہی کرتا جو بد بخت ہوتا (کیونکہ متعہ آسان ہے اور اس سے کام نکل جاتا ہے پھر حرام کاری کی ضرورت نہ رہتی)-

اِنَّ عَبْدَالرَّحْمَانِ طَلَّقَ اِمْرَاَةً فَمَتَّعَ بِوَلِيْدَةٍ - عبدالرحمان نے ایک عورت کو طلاق دی- پھر ایک لونڈی اس کو

انعام میں دی (یہ متعہ طلاق ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے: فَمَتِّعُوْهُنَّ- یعنی ان کو کچھ انعام دو- مجمع البحار میں ہے کہ طلاق دینے والے کو مستحب ہے کہ اپنی عورت کو طلاق کے وقت کوئی چیز تحفہ اور انعام بھیجے)-

لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِهٖ- آپ نے ہم کو اس سے فائدہ لینے کیوں نہیں دیا (یعنی عامر بن اکوعؓ سے یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب آنحضرتؐ نے عامر کے لئے مغفرت کی دعا کی- آپ جب کسی کے لئے مغفرت کی دعا کرتے تو وہ شہید ہوتا)-

اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ- دنیا ایک حقیر پونجی ہے (آخرت کے سامنے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے)-

اِنَّهٗ حَرَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَ رَخَّصَ فِی مَتَاعِ النَّاضِحِ- آنحضرتؐ نے مدینہ کو حرام ٹھہرایا اور اونٹ کا سامان (درخت کاٹ کر) لینے کی اجازت دی-

اِنَّهٗ كَانَ یُفْتِی النَّاسَ حَتّٰی اِذَا مَتَعَ الضُّحٰی وَسَئِمَ- عبداللہ بن عباسؓ لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے جب دن چڑھ جاتا اور تھک جاتے-

بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ فِیْ اَهْلِیْ حِیْنَ مَتَعَ النَّهَارُ اِذَا رَسُوْلُ عُمَرَ فَانْطَلَقْتُ اِلَیْهِ- میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوا تھا دن چڑھے اتنے میں حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک بلانے والا آیا میں ان کے پاس گیا-

یُسَخَّرُ مَعَهٗ جَبَلٌ مَّاتِعٌ خِلَاطُهٗ ثَرِیْدٌ- دجال کے پاس ثرید کا ایک بلند پہاڑ ہوگا (اس میں سے اپنے معتقدوں کو کھلائے گا- مطلب یہ ہے کہ گوشت روٹی کی اس کے پاس کثرت ہوگی)-

اِنَّ اللّٰهَ رَاَفَ بِكُمْ فَجَعَلَ الْمُتْعَةَ عِوَضًا لَّكُمْ مِنَ الْاَشْرِبَةِ- اللہ تعالےٰ نے شرابوں کو تم پر حرام کیا ان کے بدلے متعہ نکاح تمہارے لئے درست کر دیا-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰی شِیْعَتِنَا الْمُسْكِرَ وَكُلَّ شَرَابٍ وَ عَوَّضَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ الْمُتْعَةَ- اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ پر نشہ لانے والی چیزیں حرام کیں- اسی طرح ہر شراب جو نشہ لائے اور اس کے بدلے یہ آسانی کی کہ متعہ نکاح ہمارے لئے درست کر دیا- (مجمع البحرین میں ہے کہ متعہ نکاح یہ ہے کہ ایک مرد کسی عورت سے کہے میں تجھ سے اتنی مدت کے لئے اتنے مال کے بدلے متعہ کرتا ہوں)-

اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ حَتّٰی قَالَ فِیْهَا رَجُلٌ بِرَاْهِهٖ مَاشَآءَ- (جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں) ہم آنحضرتؐ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں برابر متعہ کرتے رہے یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہا- (مراد حضرت عمرؓ ہیں- انھوں نے متعہ سے منع کر دیا)-

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُفْتِیْ بِتَحْلِیْلِ الْمُتْعَةِ- ابن عباسؓ متعہ کی حلت کا فتویٰ دیتے تھے (ایک روایت میں ہے کہ پھر انھوں نے اپنے فتوے سے رجوع کیا- جمہور اہل سنت اور ائمہ اربعہ متعہ کی حرمت کے قائل ہیں)-

مَتْكٌ- کاٹنا (جیسے بَتْكٌ ہے)-

مُمَاتَكَةٌ- مہارت میں مقابلہ کرنا یعنی خرید و فروخت میں-

تَمَتُّكٌ- گھونٹ گھونٹ پینا-

مَتْكَاءُ- وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو یا اس کا ٹنہ بڑا ہو- جس کو بَظْرَاء بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ كَانَ فِیْ سَفَرٍ فَرَفَعَ عَقِیْرَتَهٗ بِالْغِنَاءِ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَتَفَرَّقُوْا فَقَالَ یَا بَنِی الْمَتْكَاءِ اِذَا اَخَذْتُ فِیْ مَزَامِیْرِ الشَّیْطٰنِ اِجْتَمَعْتُمْ وَ اِذَا اَخَذْتُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَفَرَّقْتُمْ- عمرو بن عاص ایک سفر میں تھے انھوں نے آواز نکال کر گانا شروع کیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے (گانا سننے کے سب مشتاق تھے) پھر انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا تو لوگ متفرق ہو گئے (اٹھ کر چل دیئے) تب عمرو نے کہا- ارے بے ختنے والی عورت کے بچو جب میں شیطان کے مزامیر لیتا ہوں (گانا بجانا) تو تم جمع ہو جاتے ہو اور جب اللہ کی کتاب پڑھنا شروع کرتا ہوں تو چل دیتے ہو منتشر و متفرق ہو جاتے ہو- نہایہ میں ہے مَتْكَاءُ وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو

(ہند کی کل عورتیں ایسی ہی ہیں) یا جس کا مُنہ بڑا ہو یا جو اپنا پیشاب نہ روک سکے- یہ مَتَك سے نکلا ہے بہ معنی مُنہ کی رگ- بعض نے کہا جس کا قبل پھٹ کر دبر سے مل گیا ہو- مجمع البحار میں ہے کہ مُتْك بہ ضمہ میم، حبشی زبان میں ترنج کو کہتے ہیں- ابن عیینہ نے کہا جو چیز چھری سے کاٹی جائے)-

مَتْنٌ- جماع کرنا، قسم کھانا، سخت مار مارنا، زمین میں چلنا، کھینچنا، پیٹھ پر مارلگانا-

مُتُوْنٌ- اقامت کرنا-

مَتَانَةٌ- مضبوطی اور سختی-

تَمْتِيْنٌ- جمانا، کھڑا کرنا-

مُمَاتَنَةٌ- ٹالا ٹولا کرنا، ٹال مٹول کرنا (جیسے مَمَاطَلَةٌ ہے)-

مَتْنٌ- اصل کتاب- اس پر جو بڑھایا جائے اس کو شرح کہتے ہیں-

مَتْنُ الْحَدِيْثِ- حدیث کے اصل الفاظ-

مَتِيْنٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام متین بھی ہے یعنی بڑے زور اور قوت والا- اس کو کسی کام کے کرنے میں نہ مشقت ہوتی ہے نہ تھکن-

مَتَنَ بِالنَّاسِ يَوْمَ كَذَا- اس دن تمام دن لوگوں کے ساتھ چلتا رہا-

مَتَنَ فِي الْاَرْضِ- زمین میں چلا-

مَتْنَا الظَّهْرِ- پشت کے دونوں جانب دایاں اور بایاں-

مَتْنٌ- بلند اور سخت زمین کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع مِتَانٌ ہے)-

عَلٰی مُتُوْنِهَا- اس کی پیٹھوں پر-

فَقَامَ مُمْتِنًا- پھر وہ دیر تک کھڑا رہا (ایک روایت میں مُمْتَنًّا ہے یعنی احسان اور کرم کے ساتھ، ایک روایت میں مُمْثِلاً ہے یعنی سیدھا کھڑا ہوا ایک میں مَثِلاً ہے مُثُوْل سے یعنی سیدھا کھڑا ہونا)-

مَتْوٌ- کھینچنا، دراز کرنا-

اِمْتَاءٌ- بری چال چلنا، روزی بہت ہونا-

لَاتُفَضِّلُوْنِيْ عَلٰی يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی- مجھ کو حضرت یونسؑ پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو (یعنی اس طرح کہ حضرت یونسؑ کی تحقیر و توہین نکلے- یا یہ حدیث اس وقت کی ہے جب آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ تمام پیغمبروں کے سردار ہیں)-

بابُ المیم مع الثاء

مَثٌّ- ٹپکنا، پسینہ آنا، پونچھنا، چربی کھلانا، پیپ دور کرنا، پھیلانا-

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ يَسْاَلُهُ قَالَ هَلَكْتُ قَالَ اَهَلَكْتَ وَ اَنْتَ تَمُثُّ مَثَّ الْحَمِيْتِ- ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا آپ سے سوال کرتا تھا- کہنے لگا میں ہلاک ہوگیا- انھوں نے کہا واہ تو ہلاک ہوگیا تو تو اس طرح (چکنائی) ٹپکا رہا ہے جیسے بن بالوں کی مشک سے گھی رستا ہے (یعنی اچھا موٹا تازہ چکنا چپڑا ہے، گھی کی مشک کی طرح تیرے جسم سے چربی نکل رہی ہے)-

كَانَ لَهٗ مِنْدِيْلٌ يَمُثُّ بِهِ الْمَاءَ اِذَا تَوَضَّاَ- حضرت انسؓ کے پاس ایک تولیہ تھا وضو کے بعد اس سے پانی پونچھتے (بعض نے ایسا کرنا مکروہ سمجھا ہے مگر انسؓ بہت بوڑھے ہوگئے تھے اور بوڑھے آدمی (اگر اعضاء نہ پونچھیں تو سردی ہو جانے کا ڈر رہتا ہے ایسی حالت میں بلا کراہت جائز ہے اور ایک حدیث میں آنحضرتؐ سے بھی پونچھنا منقول ہے- گو اس کی اسناد میں ضعف ہے)-

مِثْقَالٌ- مشہور وزن ہے-

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ- ذرہ کے برابر بھی کوئی نیکی ہو (یعنی توحید کے سوا)-

مَثْلٌ یا مُثْلَةٌ- سزا دینا، ناک کان کاٹنا-

مُثُوْلٌ- سیدھا کھڑا ہونا، غائب ہونا، ظاہر ہونا، زمین کو روندنا، اس سے لگ جانا، اپنی جگہ سے سرک جانا، تشبیہ، کسی کے مثل ہونا-

مَثَالَةٌ- فاضل ہونا-

تَمْثِيْلٌ- مثال بیان کرنا، افادہ کرنا، بات کرنا، نقش باندھنا، تصویر اتارنا، ناک کان کاٹنا-

تَمْثَالٌ- مشابہت دینا-

مُمَاثَلَۃٌ- مشابہت-
اِمْثَالٌ- مثل کرنا' قصاصاً قتل کرنا' بدلہ لینا-
تَمَثُّلٌ- ایک بیت (شعر) کو مکرر سنانا-
اُمْثُوْلَۃٌ- سبق- کیونکہ وہ بار بار پڑھا جاتا ہے' مشق-
تَمَاثُلٌ- مشابہ ہونا' تندرستی کے قریب ہونا-
اِمْتِثَالٌ- اطاعت کرنا-
اِنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْمُثْلَۃِ- آنحضرتؐ نے مثلہ سے منع فرمایا- یعنی جانور کے ناک' کان' ذکر یا کوئی عضو کاٹنا-
وَقَدْ مُثِّلَ بِہٖ- آنحضرتؐ نے حضرت حمزہؓ کی نعش کو دیکھا' ان پر مثلہ کیا گیا تھا (کافروں نے جلن کے مارے آپ کے ناک' کان' اعضاء کاٹ لئے تھے- ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر کچا چبایا تھا)-
سَتَجِدُوْنَ فِی الْقَوْمِ مُثْلَۃً- (ابوسفیان نے جنگ احد کے ختم ہونے پر مسلمانوں سے کہا) تم اپنے مقتولوں کو ایسے حال میں پاؤ گے کہ ان سے مثلہ کیا گیا ہے (گو میں نے اس کا حکم نہیں دیا لیکن میں نے ان کو برا بھی نہیں سمجھا کیونکہ اس کے دل میں مسلمانوں کی عداوت بھری ہوئی تھی اس کا بیٹا- خسر- سالا جنگ بدر میں سب مارے گئے تھے)-
نَھٰی اَنْ یُّمَثَّلَ بِالدَّوَابِّ- آنحضرتؐ نے جانوروں کا مثلہ کرنے سے منع فرمایا (اس طرح کہ ان کو باندھ کر یا کھڑا کر کے تیروں گولیوں سے ماریں' یا ان کے ناک کان اعضا زندگی کی حالت میں کاٹے جائیں- دوسری روایت میں ہے کہ جو جانور اس طرح مثلہ کیا جائے' اس کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا)-
قَالَ لَہٗ اِبْنُہٗ مُعَاوِیَۃُ لَطَمْتُ مَوْلًی لَّنَا فَدَعَاہُ اَبِیْ ثُمَّ قَالَ اُمْثُلْ مِنْہُ- سوید بن مقرن کے بیٹے معاویہ نے ان سے کہا- میں نے اپنے ایک آزاد کردہ غلام کو طمانچہ مارا میرے باپ نے اس کو بلا بھیجا اور کہا اس سے یعنی مجھ سے بدلہ لے لے تو بھی اس کو ایک طمانچہ مار- (ایک روایت میں یوں ہے اِمْتَثِلْ فَعَفَا یعنی اس سے بدلہ لے پھر اس نے معاف کر دیا)-
اَمْثَلَ السُّلْطَانُ فُلَانًا- بادشاہ نے اس سے قصاص لیا-

مَحَنَتْ لَہٗ قِسِیُّھَا وَامْتَثَلُوْہُ غَرَضًا- ابوبکرؓ صدیق کے لئے کمانیں کھینچی گئیں اور ان کو نشانہ ملامت بنایا-
مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ خَلَاقٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ- جو شخص خط بنائے (رخساروں کے بال مونڈے یا اکھیڑے یا سیاہ خضاب کرے) اس کا اللہ کے پاس قیامت کے دن کوئی حصہ نہیں-
مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّمْثَلَ لَہُ النَّاسُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ- جس کو یہ بھلا لگے کہ لوگ اس کے سامنے سیدھے کھڑے رہیں اور وہ خود بیٹھا رہے (جیسے دنیا دار امیروں اور بادشاہوں کی عادت ہے) وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے (اس لئے کہ یہ کبر اور غرور کی نشانی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو سب بری چیزوں سے زیادہ ناپسند ہے)
فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا- پھر آنحضرتؐ سیدھے کھڑے ہوگئے- (ایک روایت میں فَمَثَلَ قَائِمًا یا فَمَثُلَ قَائِمًا ہے معنی وہی ہیں)-
اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا مُمَثِّلٌ مِنَ الْمُمَثِّلِیْنَ- سب سے زیادہ عذاب ایک مصور کو ہوگا- مصوروں میں سے (جو جاندار کی مورت بناتا ہے)-
رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ وَ النَّارَ مُمَثَّلَتَیْنِ فِیْ قِبْلَۃِ الْجِدَارِ- میں نے بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر دیکھی قبلہ کی دیوار پر (نماز میں آپ کو یہ تصویر دکھائی گئی چونکہ یہ تصویر تھی اس لئے قبلہ کی دیوار میں اس کا دکھائی دینا بعید از قیاس نہیں ہے- بعض نے کہا حقیقۃً بہشت اور دوزخ آپ کو دکھائی گئیں اور پروردگار کی قدرت سے یہ بھی کچھ عجیب نہیں ہے)-
لَاتُمَثِّلُوْا بِنَامِیَۃِ اللّٰہِ- اللہ کی مخلوق کی مورت مت بناؤ یا اس کا مثلہ مت کرو-
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی سَعْدٍ وَّفِی الْبَیْتِ مِثَالٌ رَثٌّ- آنحضرتؐ سعدؓ کے پاس گئے ان کے گھر میں ایک پرانا فرش بچھا ہوا تھا-
فَاشْتَرٰی لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِثَالَیْنِ- ہر ایک کے لئے ان دونوں میں سے ایک ایک بچھونا خریدا (بعض نے کہا

مثال سے یہاں نَمَطٌ مراد ہے یعنی رنگین کمل کا فرش جو بالوں سے بنتا ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ كَانَ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى مُثُلِهٖ ۔ بہشت والوں میں سے ایک شخص اپنے بچھونوں پر چت لیٹا تھا۔

اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ جب مجھ کو حیض آتا تو میں فرش سے اتر کر بوریے پر آ جاتی ۔ پھر آنحضرتؐ میرے نزدیک نہ آتے (یعنی حالت حیض میں صحبت نہ کرتے ۔ رہا حائضہ کو ساتھ سلانا یا بچھونے پر سلانا' یہ ممنوع نہیں ہے۔بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے)۔

اَلَا وَاِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ۔ سن لو خبردار رہو' مجھ کو اللہ تعالٰے نے کتاب دی یعنی قرآن اور اس کے برابر ایک اور چیز (یعنی حدیث جو قرآن کی طرح واجب العمل ہے صرف فرق یہ ہے کہ قرآن ظاہری وحی ہے اس کی تلاوت کی جاتی ہے اور حدیث باطنی وحی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی ۔ مگر دونوں پروردگار کی طرف سے ہیں۔بعض نے کہا مِثْلَهٗ مَعَهٗ سے یہ مراد ہے کہ قرآن کی تفسیر اور تشریح ۔ یعنی آنحضرتؐ کو اجازت دی گئی کہ قرآن میں جو عموم ہے اس کو خصوص کریں' جہاں اجمال ہے اس کی تفصیل کریں' گھٹائیں بڑھائیں' بہرحال ہر صورت میں حدیث قرآن کی طرح واجب العمل ہے)۔

اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ مِثْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهٗ ۔ آنحضرتؐ نے مقداد بن اسودؓ سے فرمایا ۔ اگر تو اس کافر کو مار ڈالتا جس نے کلمۂ توحید پڑھا لا الٰہ الا اللہ کہا تو تیرا حال وہ ہو جاتا جو اس کا حال تھا یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے (یعنی تو دوزخی ہو جاتا یا تیرا قتل جائز ہو جاتا جیسے اس کا قتل اسلام لانے سے پہلے جائز تھا)۔

اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ مِثْلَهٗ ۔ اگر تو اس کو قتل کرتا تو اس کے مانند ہو جاتا (یعنی ظالم' چونکہ قاتل نے یہ کہا کہ میں نے قتل کے ارادے سے اس کو نہیں مارا تو یہ قتل خطا ہوا جس میں قصاص نہیں ہو سکتا)۔

اَمَّا الْعَبَّاسُ فَاِنَّهَا عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ۔ حضرت عباسؓ کی زکوٰۃ میرے ذمہ ہے اور اتنی ہی اور (چونکہ حضرت عباسؓ نے دو برس تک زکوٰۃ نہیں دی تھی اور آنحضرتؐ نے ان سے قرض کے طور پر دو برس کی زکوٰۃ پیشگی لے لی تھی اس لئے ان کی زکوٰۃ اپنے ذمہ کر لی)۔

فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ ۔ چور مال کا تاوان دو چند دے (یہ بر سبیل تغلیظ فرمایا نہ کہ وجوب' کیونکہ غاصب' ظالم اور تلف کرنے والے پر اتنا ہی تاوان واجب ہوتا ہے جتنی مالیت کی وہ چیز ہو۔ بعض نے کہا شروع اسلام میں تعزیر بالمال جائز تھی پھر منسوخ ہو گئی۔

مترجم: کہتا ہے تعزیر بالمال متعدد احادیث سے ثابت ہے اور اس کے نسخ پر کوئی کافی دلیل نہیں ہے ایک حدیث میں ہے کہ گمے ہوئے اونٹ کی قیمت دے اور اتنی ہی اور ۔ حضرت عمرؓ تعزیر بالمال دیا کرتے تھے ۔ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے ۔ اور شیخ ابن قیمؒ نے السیاستہ الشرعیہ میں اس کی خوب تفصیل کی ہے اور تعزیر بالمال کا جواز بہت دلیلوں سے ثابت کیا ہے ہمارے زمانہ میں تمام مہذب اقوام میں تعزیر بالمال جاری ہے اور منجملہ سزاؤں کے مالی جرمانہ ایک عمدہ سزا قرار دی گئی ہے)۔

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ ۔ سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے پھر جو ان کے بعد افضل ہیں پھر جو ان کے بعد افضل ہیں (اسی طرح جتنا تقرب الٰہی زیادہ اور مرتبہ عالی ہوتا ہے اتنا ہی امتحان سخت ہوتا ہے۔

نزدیکاں را بیش بود حیرانی

لیکن عام لوگ چین اور راحت میں رہتے ہیں چونکہ ان کو امتحان کی تکلیف اٹھانے کی طاقت نہیں ہوتی ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا)۔

يَتَمَثَّلُ لِيْ رَجُلًا ۔ ایک مرد کی صورت میرے لئے بن کر آتے ہیں۔

فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ ۔ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے (جیسے کوئی شخص پانچ وقت غسل کرتا رہے کیا اس کے بدن پر کچھ میل رہے گا)۔

كَذَا اِنَّمَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ ۔ مومن کی ایسی ہی مثال ہے۔

مَثَلُهَا كَمَثَلِ - اس کی عجیب صفت یہ ہے۔

يَرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ - میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم جیسے جاہل لوگ مجھ کو دیکھیں۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ مِثْلَهُ يَامِثْلُهُ - عبدالرحمٰن سے ایسی ہی روایت ہے (اہل حدیث کی اصطلاح ہے کہ مِثْلَهُ وہاں کہتے ہیں جہاں دونوں روایتوں میں کچھ فرق نہ ہو اور جو الفاظ میں کچھ فرق ہو لیکن مطلب ایک ہو تو نَحْوَهُ کہتے ہیں)۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِي اللّٰهُ بِهٖ - اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کی مثال۔

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا - اس مینہ (بارش) کی مثال جو ایک زمین پر برسا (اس کی تین قسمیں بیان کی ہیں' ایک تو وہ زمین جو پیداوار اگاتی ہے خود بھی تروتازہ ہو کر فائدہ اٹھاتی ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے دوسری وہ زمین جس میں کچھ اگتا نہیں لیکن پانی محفوظ رہتا ہے۔ وہ اگرچہ فائدہ نہیں اٹھاتی مگر دوسروں کو یعنی آدمیوں اور جانوروں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ تیسری وہ شور زمین نہ جس میں کچھ اگتا ہے نہ پانی تھمتا ہے سب جذب ہو کر خشک ہو جاتا ہے وہ نہ خود فائدہ اٹھاتی ہے نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ یہی تینوں مثالیں علم سیکھنے والوں کی ہیں ایک تو وہ طالب علم جو علم پڑھ کر اس پر عمل کرتے ہیں احکام و مسائل کا استنباط کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں وہ پہلی زمین کی طرح ہیں۔ دوسرے وہ طالب علم جو علم تو پڑھتے ہیں لیکن ان کو اتنی سمجھ نہیں کہ اس میں سے احکام اور مسائل نکالیں مگر صرف اس کو محفوظ رکھتے ہیں' یہاں تک کہ دوسرے سمجھ دار لوگ ان کے پاس آ کر ان سے وہ علم سیکھ لیتے ہیں اور احکام اور مسائل نکالتے ہیں' وہ دوسری زمین کی طرح ہیں۔ تیسرے وہ طالب علم جو پڑھ کر سب بھلا دیتے ہیں نہ خود آپ فائدہ اٹھاتے ہیں نہ دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں' وہ تیسری زمین کی طرح ہیں)۔

اِنَّ لَنَا اَبْنَاءً مِثْلَهُ - ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کے برابر ہیں (پھر آپ ان کو ہم سے زیادہ کیوں مرتبہ دیتے ہیں' ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ صحابہ نے حضرت عمرؓ سے کہا' ابن عباسؓ کو کمسن تھے مگر ایک عالم متبحر تھے اس وجہ سے حضرت عمرؓ بوڑھوں سے بڑھ کر ان کو مرتبہ دیتے۔

بزرگی بہ علم است نہ بہ سال
فضیلت بہ عقل است نہ بہ مال[1]

(م) بزرگی علم کی وجہ سے ہے نہ کہ عمر کی وجہ سے......
فضیلت عقل کی وجہ سے ہے نہ کہ مال سے

اُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ - یعنی قرآن ایسا معجزہ ہے جس کے مثل کوئی معجزہ نہیں' باقی معجزے جن پر لوگ ایمان لائے ایک دوسرے کے مانند تھے۔

خُذْمِثْلَيْهَا - اس کا دو چند اور لے لے (سب ایک ہزار پانچ سو ہوں گے)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا - یا اللہ مجھ کو اس عورت کی طرح کر دے (جو گناہ سے پاک تھی)۔

بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ - (جو شخص دنیا میں مسجد بنائے گا) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی گھر (یعنی اسی حیثیت اور ماپ کا یا ویسا ہی صاف اور پاکیزہ گو اس سے کہیں بڑا ہو گا) بہشت میں بنائے گا (بعض نے کہا مِثْلَهٗ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مسجدوں کو گھروں پر فضیلت ہے ویسے اس کے گھر کو بہشت میں دوسرے گھروں پر فضیلت ہوگی)۔

وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ مِثْلُ هٰذَا - نیک بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا بھی اسی طرح یعنی جہاد کی طرح ہے (جیسے جہاد میں دو کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا درست ہے ویسا ہی امر بالمعروف میں بھی ایک آدمی کو دو کے مقابلہ سے نہیں ڈرنا چاہئے نہ بھاگنا)۔

وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ وَرُوِيَ عَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ - اتنا ہی اور۔ ایک روایت میں اس کا دس گنا ہے (دونوں میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ پہلے ایک مثل کی وحی آئی ہو گی پھر دس مثل کی)۔

وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ - اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا (جتنا شوہر اور زوجہ کو ملے گا۔ بعضوں نے کہا مماثلت اصل اجر میں ہے نہ کہ اس کی مقدار میں)۔

[1] شرف و بزرگی علم سے حاصل ہوتی ہے عمر سے نہیں اور فضیلت و برتری بصیرت سے حاصل ہوتی ہے مال و دولت سے نہیں۔ (م)

مَثَّلَ الْجَزُوْرَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰى صَغَّرَ - پہلے اونٹ کی مثال دی پھر اتارتے' اتارتے چھوٹا کر دیا (ایک انڈے کی مثال دی)-

مُثِّلَ لَهٗ شُجَاعًا - اس کا مال ایک سانپ کی شکل بن کر آئے گا-

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ - عبداللہ بن رواحہ کے شعر کو آپ نے بار بار پڑھا-

بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا - ایک بدکار عورت جس کے حسن و جمال کی لوگ مثال بیان کرتے ہیں-

مَثَلُ عِلْمٍ لَّايَنْفَعُ كَكَنْزٍ لَّايُنْفَقُ - اس علم کی مثال جس سے فائدہ نہ پہنچے ایسے ہے' جیسے وہ خزانہ جس میں سے خرچ نہ کیا جائے (برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر)

مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ - دل کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پر ایک کھلے میدان بے آب و گیاہ میں پڑا ہو (وہ برابر ہواؤں سے الٹتا پلٹتا رہے گا ایسے ہی انسان کے دل کا بھی حال ہے- پروردگار اس کو الٹتا پلٹتا رہتا ہے ایک ارادہ کرتا ہے پھر اس کو فسخ کر ڈالتا ہے)-

اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا - جب مردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کو ایسا سماں بتلایا جاتا ہے گویا سورج ڈوبنے کے قریب ہے- (وہ کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو میں عصر کی نماز تو پڑھ لوں نماز قضا ہونے کو ہے)-

مَثَلُ الْجَنَّةِ - بہشت کی صف-

وَهُوَ اَمْثَلُ لَهٗ غِذَاءً - وہ اس کے لئے اچھی غذا ہوگا (جو اس کو طاقت دے گی اور خوب ہضم ہوگی' مزاج کے موافق ہوگی)-

لَوْجَمَعْتُ النَّاسَ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ - اگر میں لوگوں کو ایک ہی قاری کا مقتدی کر دوں تو بہت اچھا ہوگا (یہ حضرت عمرؓ نے تراویح کے باب میں فرمایا- جب مختلف جماعتیں مختلف قاریوں کی امامت میں ہو رہی تھیں- جب تراویح میں جو نفل ہیں مختلف جماعتیں حضرت عمرؓ کو پسند نہ ہوئیں تو فرض نماز میں کئی جماعتیں کیونکر پسند ہوں گی- سب مسلمانوں کو ایک ہی جماعت میں نماز پڑھ لینا بہتر ہے اور یہ سخت مکروہ ہے کہ ایک جماعت ہو رہی ہو اس میں شریک نہ ہو کر دوسری جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے)-

لَوْكَانَ اَبُوْطَالِبٍ حَيًّا لَرَاٰى سُيُوْفَنَا قَدْ بَسَاَتْ بِالْمَيَاثِلِ - (آنحضرتؐ نے جنگ بدر کے بعد فرمایا) اگر ابوطالب آج زندہ ہوتے تو دیکھ لیتے کہ ہماری تلواروں کو بڑے بڑے لوگوں کے مارنے کی عادت ہوگئی ہے (ہماری تلواروں کو ان سے انس ہوگیا)-

وَاَمْثَلُ مَاتَدَاوَيْتُمْ - عمدہ دوا جس سے تم علاج کرتے ہو-

لَاتُمَثِّلُوْا - مثلہ مت کرو-

لَكَ بِمِثْلِهٖ - تم کو ایسا ہی ملے گا (بازائد ہے)-

سَبْعُ اَرْضِيْنَ فِيْ كُلِّ اَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ وَ اٰدَمُ كَاٰدَمِكُمْ وَ نُوْحٌ كَنُوْحِكُمْ وَ اِبْرَاهِيْمُ كَاِبْرَاهِيْمِكُمْ وَ عِيْسٰى كَعِيْسٰى - (ابن عباسؓ نے وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کی تفسیر میں کہا کہ) زمینیں بھی سات ہیں ہر زمین میں ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح اور ایک آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح اور ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح' ایک عیسٰی ہیں اس زمین کے عیسٰی کی طرح (بیہقی نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے مگر سوائے ابوالضحیٰ کے اور کسی کو میں نہیں جانتا جس نے اس کو ابن عباس سے روایت کیا ہو انتہیٰ - تو یہ اثر شاذ ہوا اور ایسی شاذ روایتوں پر پورا اعتماد نہیں ہوسکتا - ابن کثیرؒ نے کہا ایسی شاذ روایت جس کی سند پیغمبر تک نہ ہو اس کے کہنے والے پر رد کی جائے گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید ابن عباسؓ نے یہ مضمون بنی اسرائیل سے لیا ہو)-

وَامْتَثَلُوْهُ غَرَضًا - ان کو نشانہ بنایا (ایک روایت میں اِنْتَثَلُوْهُ ہے یعنی ان کو چھوڑ دیا)-

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ - اتنے ہی بار اللہ اکبر بھی کہے-

اَمْثَلُ اَصْحَابِكَ - آپ کے اصحابؓ میں بہتر اور افضل-

وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ - اور داہنی طرف بھی اتنے ہی تھے-

لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ- ہم اس مثل کے مصداق نہ ہوں گے کہ ہبہ کر کے پھیر لینے والا (کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اس کو چاٹتا ہے)-

اَلْعَبْدُ اِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِّنْ اَیَّامِ الْاٰخِرَةِ مُثِّلَ لَهٗ وَوَلَدُهٗ وَعَمَلُهٗ- جب بندے کا پہلا دن آخرت کا ہوتا ہے تو اس کے مال، اولاد اور عمل کی تصویریں اس کے سامنے آتی ہیں (تینوں کی مثالی صورتیں نظر آتی ہیں)-

اِذَا بُعِثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهٖ خَرَجَ مَعَهٗ مِثَالٌ یُّقَدِّمُهٗ اَمَامَهٗ- (اخیر تک) جب مومن آخرت میں اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا تو ایک مورت اس کے آگے آگے چلے گی (وہ کہے گا تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی میں وہ خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں ایک مومن کو دی تھی، اس کی حاجت برداری کی تھی)-

مِثْلًا مَا عَلَی الْحَشْفَةِ- حشفہ پر جتنا ہوتا ہے اس کا دو چند-

وَفِیْکُمْ مِّثْلُهٗ- ذوالقرنین کی طرح تم میں بھی ایک شخص موجود ہیں (یہ حضرت علیؓ نے اپنی طرف اشارہ کیا آپ کے سر مبارک پر دو ضربیں پڑی تھیں، ایک جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کی طرف سے، دوسری وفات کے قریب ابن ملجم مردود کے ہاتھ سے)-

یَا کُمَیْلُ مَاتَ خُزَّانُ الْاَمْوَالِ وَالْعُلَمَاءُ بَاقُوْنَ مَابَقِیَ الدَّهْرُ اَعْیَانُهُمْ مَّفْقُوْدَةٌ وَّ اَمْثَالُهُمْ فِی الْقُلُوْبِ مَوْجُوْدَةٌ- (حضرت علیؓ نے کمیل سے فرمایا) اے کمیل دنیا کا روپیہ جمع کرنے والے (مال و دولت کے شیفتہ اور فریفتہ) مر گئے (کوئی ان کا نام تک نہیں لیتا اور عام لوگ قیامت تک باقی زندہ اور قائم) ہیں- ان کے جسم گو گم گئے ہیں (ختم ہو گئے ہیں) مگر ان کی نصیحتیں اور مثالیں اور حکمت کی باتیں اب تک دلوں میں موجود ہیں-

مَنْ مَثَّلَ مِثَالًا خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ- جو شخص (جاندار کی) مورت بنائے وہ اسلام سے نکل گیا (مجسم جاندار کی مورت بنانا تو بالاتفاق حرام ہے اس کو توڑ ڈالنا شیوۂ اسلام ہے- لیکن نقشی تصویر میں یا فوٹو گراف کی تصویر میں اختلاف ہے- غیر جاندار کی تو بالاتفاق درست ہے اور جاندار کی بعض نے جائز رکھی ہے بعض نے مکروہ بعض نے حرام اور احتراز کرنا اس سے بہتر ہے)-

تَمَثَّلَ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ- شاعر کا قول شہادت میں لایا-

مَثْنٌ- مثانہ پر مارنا-

مَثَنٌ- پیشاب مثانہ میں نہ رک سکنا-

مَثَانَة- وہ تھیلی جس میں جاندار کا پیشاب رہتا ہے (اس کی جمع مَثَانَاتٌ ہے)-

اِنَّهٗ صَلّٰی فِیْ تُبَّانٍ وَّقَالَ اِنِّیْ مَمْثُوْنٌ- حضرت عمارؓ نے جانگیا (چڈھی) میں نماز پڑھی اور کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے-

اَمْثَنُ- وہ شخص جس کا پیشاب نہ رکتا ہو-

اَلسَّبْعُ الْمَثَانِیْ- سات وہ آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۂ فاتحہ)-

بابُ المیم مع الجیم

مَجٌّ- ڈالنا، پھینکنا، مکروہ سمجھنا-

تَمْجِیْجٌ- عیب کرنا، پک جانا، میٹھا ہو جانا-

اِمْجَاجٌ- چل دینا، پانی بہنا-

اِنْمِجَاجٌ- ٹپکنا، چھینٹ اڑنا-

تَمَجْمُجٌ- عیب کرنے کی خواہش کرنا، لرزنا، ہلنا-

مُجَاجٌ- تھوک جو منہ سے نکال کر پھینکے اور شہد-

اَخَذَ حُسْوَةً مِّنْ مَّاءٍ فَمَجَّهَا فِیْ بِئْرٍ فَفَاضَتْ بِالْمَاءِ الرَّوَاءِ- آنحضرتؐ نے ایک گھونٹ پانی لیا اور اس کو ایک کنویں میں ڈال دیا، اس کا پانی خوب رواں ہو گیا جو سیراب کرنے والا تھا (آپ کی کلی کی برکت سے کنویں کے سوتے کھل گئے پانی جھر جھر آنے لگا عرب لوگ کہتے ہیں مَجَّ لُعَابَهٗ اپنا تھوک پھینکا- بعض نے کہا مَجَّ اس وقت ہو گا جب اس کو دور پھینک دے)-

لَا یَمُجُّهٗ وَلٰکِنْ یَّشْرَبُهٗ فَاِنَّ اَوَّلَهٗ خَیْرُهٗ- (حضرت عمرؓ نے کہا) روزہ افطار کرتے وقت کلی نہ کرے منہ میں پانی لے کر اس کو پھینک نہ دے بلکہ پی جائے (تاکہ روزہ دار کے منہ کی

بوجوبہتر ہے وہ سب سے پہلے پیٹ میں جائے)۔

عَقَلْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَجَّۃً مَجَّھَا فِیْ بِیْرٍ لَّنَا۔ (محمود بن ربیع نے کہا) مجھ کو خیال ہے (اب تک یاد ہے) آنحضرتؐ نے ایک کلی لے کر ہمارے ایک کنویں میں ڈال دی (دوسری روایت میں یوں ہے مَجَّھَا فِیْ وَجْھِیْ یعنی میرے منہ پر کلی ڈال دی (تاکہ محمود کو برکت حاصل ہو یا صرف دل لگی کے طور پر بچوں کا دل ملانے کے لئے)۔

کَانَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالْمُجَاجِ۔ آنحضرت ﷺ ککڑی کو شہد سے لگا کر کھاتے (جو بالکل طبی مصلحت پر مبنی ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ کھجور کے ساتھ کھاتے۔ شہد کو مجاج اس لئے کہتے ہیں کہ وہ شہد کی مکھیوں کا تھوک ہے)۔

اِنَّہٗ رَاٰی فِی الْکَعْبَۃِ صُوْرَۃَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ مُرُوْا الْمُجَّاجَ یُمَجْمِجُوْنَ عَلَیْہِ۔ آنحضرتؐ نے کعبہ میں حضرت ابراہیمؑ کی مورت دیکھی تو فرمایا اس کو راستے میں ڈال دو اور بوڑھے لوگوں کو جن کی رال بہتی رہتی ہے یہ کہو کہ اس پر تھوکتے رہیں (تاکہ وہ مورت مٹ مٹا کر خراب اور ناپید ہو جائے۔ نہایہ میں ہے کہ مَجْمَجَۃٌ کتابت کو بدل دینا بگاڑ دینا۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَجْمَجَ فِیْ خَبَرِہٖ جب گول گول خبر بیان کرے جس سے تشفی نہ ہو اور مَجْمَجَ بِیْ مجھ کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیر دیا۔ بعض نے کہا مَجْمَجَۃ ایسی بات کہنا جو سمجھ میں نہ آئے اور حروف بے نقطہ اور اعراب کا لکھنا۔ ایک روایت میں یوں ہے مُرُوْا الْمُجَّاجَ یعنی کاتب سے کہو کہ اس تصویر پر سیاہی پھیر دے اس کو مٹا ڈالے)۔

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَۃٌ وَّلِلنَّفْسِ حَمْضَۃٌ۔ کان جو سنے اس کو یاد نہیں رکھتا بلکہ بھلا دیتا ہے اور نفس علم کی خواہش رکھتا ہے (علمی باتیں سننے کا اس کو بہت شوق ہے مگر کرے کیا کان سب باتوں کو محفوظ نہیں رکھتا بہت سی سنی ہوئی باتیں نکال کر پھینک دیتا ہے یعنی بھلا دیتا ہے)۔

لَاتَبِعِ الْعِنَبَ حَتّٰی یَظْھَرَ مَجَجُہٗ۔ انگور اس وقت تک مت بیچ جب تک پختہ نہ ہو جائیں ان میں مٹھاس نہ آ جائے۔

لَایَصْلُحُ السَّلَفُ فِی الْعِنَبِ وَالزَّیْتُوْنِ وَ اَشْبَاہِ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمَجِّجَ۔ انگور اور زیتون وغیرہ اور میوے ان کی طرح ہیں (جیسے کھجور، آم، آلوچہ، خوبانی ان کی بیع اس وقت تک درست نہیں ہے، جب تک پک نہ جائیں (کیونکہ اس سے پہلے جب کچے ہوں، بیچنے میں دھوکا ہے شاید کوئی آفت آئے اور میوہ بالکل تباہ ہو جائے تو مشتری کا روپیہ بائع مفت مار لے گا)۔

یُعَقِّلُ الْکَرْمُ ثُمَّ یُکَحِّبُ ثُمَّ یُمَجِّجُ۔ دجال سرسبز زمین میں آئے گا۔ انگور کا دانہ نمودار ہوگا پھر بڑھے گا پھر پک جائے گا (یعنی بہت جلد میوے نکلیں گے اور پکیں گے)۔

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ فَمَضْمَضَ مِنْہُ فَمَجَّ فِیْہِ مِسْکًا اَوْ اَطْیَبَ مِنَ الْمِسْکِ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک ڈول لایا گیا آپ نے اس میں سے ایک کلی لی پھر اس میں تھوک دی گویا وہ مشک تھی یا مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھی۔

مَجْدٌ یا مُجُوْدٌ۔ بہت سرسبز اور چارے والی زمین میں آنا سیری کے قریب پہنچ جانا، سیر کھلانا یا آدھا پیٹ، بزرگی، بزرگواری، عزت اور شرافت (بعض نے کہا مجد اور شرافت ددھیال سے حاصل ہوتی ہے جیسے حسب اور کرم۔ خود اپنی ذات کی صفات سے گو ددھیال شریف نہ ہوں)۔

تَمْجِیْدٌ۔ بزرگ کرنا، تعریف کرنا۔

مُمَاجَدَۃٌ اور مِجَادٌ۔ بزرگی میں مقابلہ کرنا۔

تَمَجُّدٌ۔ بزرگ ہونا۔

تَمَاجُدٌ۔ تعریف بیان کرنا، فخر کرنا۔

اِسْتِمْجَادٌ۔ بہت آگ لینا۔

فِیْ کُلِّ شَجَرٍ نَارٌ وَّاسْتَمْجَدَ الْمَرْخُ وَالْعَفَارُ۔ ہر درخت میں آگ ہے لیکن مرخ اور عفار نے (دونوں درخت ہیں ان میں جلد آگ لگ جاتی ہے) خوب آگ لی ہے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی شخص کو دوسروں پر کرم اور سخاوت میں فضیلت دینا منظور ہوتا ہے)۔

مَاجِدٌ۔ خلیق، بزرگ، شرافت والا مَاجِدٌ اور مَجِیْدٌ دونوں اللہ کے نام ہیں یعنی بڑی خوبیوں والا بزرگی والا بہت

احسان کرنے والا-

نَاوِلِیْنِی الْمَجِیْدَ- مجھ کو قرآن (مصحف) اٹھا دے (قرآن کو مجید کہتے ہیں یعنی بڑے شرف اور عظمت والا)-

مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ-میرے بندے نے میری تعظیم کی میری بزرگی اور بڑائی بیان کی-

اَمَّا نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) ہم لوگ ہاشم کی اولاد ہیں- بہادر' شجاع' بزرگی اور شرافت والے-

مَجَدَتِ الْاِبِلُ- اونٹ کشادہ چراگاہ میں آئے (جہاں چارے کی کثرت ہے)-

مِجْدَحٌ-ایک ستارہ ہے یا چاند کی ایک منزل جس کو دبران کہتے ہیں یا تین ستارے-عرب لوگ پانی کی بارش ان کے اثر سے سمجھتے تھے-

مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ- ہم پر مجدح کی وجہ سے پانی برسا (یہ لفظ پہلے گزر چکا ہے اور اس باب سے متعلق بھی نہیں ہے لیکن صاحب مجمع کے اتباع سے دوبارہ بیان ہوا)-

مَجْرٌ-پیاسا ہونا-

مَجَرٌ- پیٹ بھر جانا اور سیر نہ ہونا-

مُمَاجَرَةٌ-سود لینا (جیسے اِمْجَارٌ ہے) بچہ کا پیٹ میں بڑا ہو جانا-

شَاةٌ مَّجِرَةٌ- دبلی بکری پیٹ بڑھی-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمَجْرِ- آنحضرتؐ نے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے بیچنے سے منع فرمایا (چونکہ اس میں دھوکا ہے-معلوم نہیں زندہ پیدا ہوتا ہے یا مردہ-نہایہ میں ہے کہ "حمل" کو مَجْرًا اس وقت کہتے ہیں جب بڑھ جائے اور حاملہ بوجھل ہو جائے)-

كُلُّ مَجْرٍ حَرَامٌ-ہر حمل کی بیع حرام ہے-

فَيَلْتَفِتُ اِلٰى اَبِيْهِ وَقَدْ مَسَخَهُ اللّٰهُ ضِبْعَانًا اَمْجَرَ- حضرت ابراہیمؑ (قیامت کے دن) پھر جو اپنے باپ کو دیکھیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ ایک بجو ہے بڑے پیٹ والا (اللہ تعالیٰ اس کو بجو کی شکل میں مسخ کر کے دوزخ میں ڈلوا دے گا تاکہ حضرت ابراہیمؑ کی ہتک حرمت نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)-

يَذَرُ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ مِجْرَاىَ- (ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا لیکن روزہ خاص میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا) روزہ دار اپنا کھانا پانی میرے واسطے چھوڑ دیتا ہے (یعنی میری رضامندی کے لئے اصل میں مِنْ جَرَّاىَ تھا نون حذف ہو گیا اور راء میں تخفیف ہوگئی)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَجْرِ-آنحضرتؐ نے مجر کی بیع سے منع فرمایا (یعنی کوئی چیز حمل کے بدلے بیچنے سے- کذا فی مجمع البحرین)-

مَجُوْسٌ -ایک فرقہ ہے جو سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں- بعض نے کہا آگ کی' اصل میں مجوس ایک شخص تھا جس نے یہ دین وضع کیا یہ معرب ہے میخ گوش کا اس کے معنی چھوٹے کان والا-بعض نے کہا مجوس ایک فرقہ ہے مجوسیہ میں سے جو دو خدا کے قائل ہیں کہتے ہیں یزداں خیر کا فائل ہے اور اہرمن شر کا- وہ کہتے ہیں کہ اہرمن پہلے خدا کا یعنی یزداں کا مطیع تھا- اب اس سے باغی اور سرکش ہو کر علیحدہ ہو گیا ہے اور تمام بدی کا خالق وہی ہے بعض کہتے ہیں دنیا میں دو چیزیں ہیں نور اور ظلمت- نور تو یزداں ہے اور ظلمت اہرمن ہے اور آگ اور سورج کی عظمت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ نور ہیں اور یزداں کے مشابے ہیں-

تَمْجِيْسٌ-مجوسی بنانا-

تَمَجُّسٌ-مجوسی ہو جانا-

اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ- (قدریہ یعنی معتزلہ جو کہتے ہیں بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے) اس امت کے مجوسی ہیں (جیسے مجوسی خیر کا خالق یزداں کو اور شر کا خالق اہرمن کو جانتے ہیں- ویسے ہی قدریہ بھی' خیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور شر کو انسان اور شیطان کی طرف اہل سنت کا یہ قول ہے کہ خالق دونوں کا ایک ہی ہے مگر بندے کو اللہ تعالیٰ ظاہر میں ایک قدرت دیتا ہے' جس کو کسب کہتے ہیں اور اسی وجہ سے فعل اس کی طرف منسوب ہوتا ہے)-

سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ اٰكِلِيْ ذَبَائِحِهِمْ وَلَا نَاكِحِيْ نِسَاءِ هِمْ- مجوسیوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جو

اہل کتاب سے کرتے ہو۔مگران کے کاٹے ہوئے جانور مت کھاؤ نہ ان کی عورتوں سے نکاح کرو۔

مَجْعٌ یامَجَاعَةٌ۔بیہودہ بکنا' فحش کہنا۔

مَجْعٌ اور مَجْعَةٌ۔سوکھی کھجور دودھ کے ساتھ کھانا یا کھجور کھا کراوپر سے دودھ پی لینا۔

مُمَاجَعَةٌ۔فحش گفتگوایک دوسرے سے کرنا۔

تَمَجُّعٌ۔دودھ کا ایک گھونٹ پی کراوپر سے کھجور کھالینا۔

تَمَاجُعٌ۔فحش گفتگو کرنا۔

دَخَلَ عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَمَازَحَهٗ بِكَلِمَةٍ فَقَالَ اِیَّایَ وَكَلَامَ الْمِجَعَةِ۔ وہ سلیمان بن عبدالملک کے پاس گیا اور ایک ٹھٹھے کی بات کی اس نے کہا جاہل اور احمقوں کی باتوں سے مجھ کو الگ رکھو (مِجعَة جمع ہے مِجْعٌ کی۔ بہ معنی جاہل یا احمق۔ ایک روایت میں ہے اِیَّایَ وَكَلَامَ الْمَجَاعَةِ۔یعنی بیہودہ اور فحش باتوں سے مجھ کو معاف رکھ)۔

دَخَلْتُ عَلٰی رَجُلٍ وَّهُوَ یَتَمَجَّعُ۔میں ایک شخص کے پاس گیا وہ کھجور دودھ کے ساتھ کھا رہا تھا۔

فِیْ نِسَاءِ بَنِیْ فُلَانٍ مَّجَاعَةٌ۔فلاں شخص کی عورتیں فحش گوئی کرتی ہیں۔

مَجَاعَةٌ۔شدت کی بھوک کو بھی کہتے ہیں۔

مَجِیْعٌ۔ ایک قسم کا کھانا جو دودھ اور کھجور سے بنایا جاتا ہے۔

مَجْلٌ یامُجُوْلٌ یامَجَلٌ۔ کام کرتے کرتے کھال سخت ہو جانا یا آبلہ پڑ جانا۔

اِمْجَالٌ۔ کھال سخت کر دینا یا آبلے ڈال دینا (محیط میں ہے کہ مَجْلٌ پوست اور گوشت کے درمیان کثرت کار اور محنت سے پانی آ جانا)۔

مَجْلَه۔آبلہ۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ نَقَرَرَاْسَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ فَتَمَحَّلَ رَاْسُهٗ قَیْحًا وَّ دَمًا۔حضرت جبریلؑ نے ٹھٹا مارنے والوں میں سے ایک کے سر پر مار لگائی اس کا سر پیپ اور خون سے بھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں مَجَلَتْ یَدَاهُ مَجْلًا کام کرتے کرتے اس کے ہاتھ کی کھال موٹی ہوگئی اور اس پر آبلے آ گئے)۔

اِنَّهَا شَكَتْ اِلٰی عَلِیٍّ مَجْلَ یَدَیْهَا مِنَ الطَّحْنِ۔ حضرت فاطمہ زہراؓ نے حضرت علیؓ سے یہ شکوہ کیا کہ آٹا پیستے پیستے میرے دونوں ہاتھوں کی کھال سخت ہوگئی ہے اس پر آبلے پڑ گئے ہیں)۔

فَیَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ۔اس کا نشان آبلے کے نشان کی طرح رہ جاتا ہے۔

حَتّٰی مَجَلَتْ فِیْهِ الْاَیْدِیْ۔ یہاں تک کہ ہاتھوں پر اس میں آبلے آ گئے۔

كُنَّا نَتَمَاقَلُ فِیْ مَاجِلٍ اَوْ صِهْرِیْجٍ۔ہم ایک کنٹے یا گڑھے (تالاب) میں (جس میں پانی جمع ہوتا) غوطے لگاتے۔

مَعِیَ مَجَلَّةُ لُقْمَانَ۔ میرے پاس لقمان کی کتاب ہے (جس میں لقمان کی نصیحتیں اور حکمت کی باتیں مذکور ہیں)۔

طَحَنَتْ بِالرَّحٰی حَتّٰی مَجَلَتْ یَدَاهَا۔ حضرت فاطمہؓ نے اتنی چکی پیسی کہ دونوں ہاتھوں کی کھال سخت ہوگئی آبلے پڑ گئے۔

مَجْنٌ یامُجُوْنٌ یامَجَانَةٌ۔ بیہودہ دل لگی باتیں کرنا' فحش گوئی کرنا۔

مُجُوْنٌ۔سخت ہونا' بیہودہ اور فحش باتیں (جیسے خَلَاعَاتٌ ہے)۔

تَمَاجُنٌ۔مزاح کرنا' بیہودہ فحش بکنا۔

مَاجِنٌ۔بے حیا بے شرم شخص جس کو اپنے فعل یا قول کی کچھ پرواہ نہ ہو۔

مَجَّانٌ۔مفت' بلا قیمت' بلا بدل۔

مِجَنٌّ اور مِجَانٌّ۔ ڈھال' سپر (یہ الفاظ متعدد احادیث میں وارد ہیں)۔

قَطَعَ فِیْ ثَمَنِ مِجَنٍّ۔آنحضرتؐ نے چور کا ہاتھ ایک سپر (ڈھال) کی مالیت چرانے میں کاٹا (یعنی پانچ درہم میں)۔

وَعَلِیٌّ یَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ۔ (آنحضرتؐ کے زخم کو حضرت فاطمہؓ دھو رہی تھیں) اور حضرت علیؓ سپر میں پانی ڈال رہے تھے۔

وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ- کیا کوئی دن ایسا ہوگا جب میں مَجَنَّہ کے پانیوں پر پہنچوں گا (مجنہ ایک موضع کا نام ہے مکہ کے بائیں جانب میں مکہ سے کئی میل پر وہاں بازار اور میلہ لگتا تھا)-

اِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ بِاللَّيْلِ وَيَكْشِفَهٗ- یہ بھی ایک بے شرمی میں داخل ہے کہ رات کو ایک (برا) کام کرے اور دن کو لوگوں سے اس کو بیان کرے (اپنا گناہ آپ کھولے)-

مَاشَبَّهْتُ وَقْعَ السُّيُوْفِ عَلَى الْهَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَيَازِرِ عَلَى الْمَوَاجِنِ- (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) سروں پر تلواریں پڑنے کی میں تشبیہ نہیں دیتا مگر دھوبیوں کی مار سے جو لکڑیاں لے کر دوسری بڑی لکڑی (پاٹ) پر مارتے ہیں (لکڑی سے کپڑوں کو کوٹتے ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں وَجَنَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ- یعنی دھوبی نے کپڑے کو کوٹا)-

خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْمَجُوْنُ لِزَوْجِهَا اَلْحِصَانُ مَعَ غَيْرِهٖ قُلْنَا وَمَا الْمَجُوْنُ قَالَ الَّتِىْ لَا تَمْتَنِعُ- بہتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ مجون ہو اور دوسروں سے اپنے آپ کو بچانے والی ہو (عفیفہ اور پاک دامن ہو) ہم نے عرض کیا- مجون کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو اپنے خاوند کو صحبت کرنے سے نہ روکے (بلکہ جب خاوند کو خواہش ہو تو اس کی خواہش خوشی کے ساتھ پوری کرے- البتہ حیض یا اور کوئی شرعی و طبعی مانع ہو تو وہ اور بات ہے)-

فَلَمَّا رَاَيْتَ الزَّمَانَ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ قَدْ كَلَبَ قَلَبْتَ لِابْنِ عَمِّكَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ- (حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباسؓ پر عتاب کیا، فرمایا) جب تم نے دیکھا کہ تمہارے چچا زاد بھائی پر سخت وقت آیا تو تم نے سپر کو الٹ دیا (دشمن سے میل جول کی پالیسی کرنے لگے)-

باب المیم مع الحاء

مَحَجَّةٌ- راستہ (اس کی جمع مَحَاجٌّ ہے)-

ظَهَرَ مَعَالِمُ الْجُوْرِ وَ تُرِكَتْ مَحَاجُّ السُّنَنِ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) ظلم اور ستم کے نشان اور جھنڈے بلند ہوگئے اور سنت کے راستے چھوڑ دیئے گئے (آنحضرتؐ کی سنت کو کوئی نہیں پوچھتا- رسم و رواج اور خواہش نفس کے لوگ پابند ہوگئے)-

مَحٌّ یا مَحَحٌ یا مُحُوْحٌ یا مُحُوْحَةٌ- پرانا ہونا، گل جانا (جیسے اِمْحَاحٌ ہے)-

مُحَاحٌ- بھوک-

مَحٌّ- پرانا کپڑا-

مُحٌّ- خالص انڈے کی زردی-

مَحَّاحٌ- جھوٹا جو بات کر کے تجھ کو خوش کرے لیکن کام نہ کرے-

مُحَّةٌ- انڈے کی زردی-

اَمَحٌّ- موٹا-

فَلَنْ تَاْتِيَكَ حُجَّةٌ اِلَّا دَحَضَتْ وَلَا كِتَابُ زُخْرُفٍ اِلَّا ذَهَبَ نُوْرُهٗ وَ مَحَّ لَوْنُهٗ- اب تیرے پاس کوئی دلیل نہ آئے گی مگر بھونڈی (مٹی ہوئی، ٹوٹی ہوئی) اور نہ کوئی آراستہ کتاب مگر اس کی چمک جاتی رہے گی اس کا رنگ پھیکا پڑ جائے گا- عرب لوگ کہتے ہیں مَحَّ الْكِتَابُ وَ اَمَحَّ کتاب پرانی ہوگئی)-

ثَوْبٌ مَحٌّ- پرانا بوسیدہ کپڑا-

وَثَوْبِىْ مَحٌّ- میرا کپڑا پرانا ہے-

مَحْجَرٌ- آنکھ کا حلقہ-

مُلِئَتْ مَحَاجِرِىْ- میرے آنکھ کے حلقے پھر گئے-

مَحْزٌ یا مِحَازٌ- جماع کرنا، لات مارنا-

فَلَمْ نَزَلْ مُفْطِرِيْنَ حَتّٰى بَلَغْنَا مَا حُوْزَنَا- ہم بے روزہ رہے یہاں تک اپنے ماحوز پر پہنچے- (ماحوز اہل شام کے محاورے میں اس مقام کو کہتے ہیں جو ان میں اور دشمن کے درمیان ہوتا ہے اس میں ان کے نام اور تحریرات وغیرہ رہتی ہیں)-

مُحَسِّر- ایک میدان کا نام ہے، عرفات اور منیٰ کے درمیان (وہاں سے حاجی گزرتے ہیں- کہتے ہیں یہاں ابرہہ کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا اور اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو حسرت

ہوئی تھی)۔

مَحْشٌ - زور سے جماع کرنا' پوست گوشت سے جدا کرنا' جلا ڈالنا' اکھیڑ لے جانا۔

اِمْتِحَاشٌ - جل جانا' غصہ ہونا۔

مَاحِشٌ - بہت کھانے والا' پیٹو۔

مَحَاشٌ - مال ومتاع' سامان۔

مِحَاشٌ - مختلف قبیلوں کے لوگ جو آگ کے پاس جمع ہو کر محالفہ کریں۔

مُحَاشٌ - جلا ہوا۔

مُمْحِشٌ - جلانے والا۔

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا - کچھ لوگ دوزخ سے جل کر نکلیں گے (مَحْشٌ - کھال جل کر ہڈی کھل جانا ایک روایت میں اُمْتُحِشُوْا ہے بہ صیغۂ مجہول)۔

اَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ اَجِدُهٗ حَلَالًا لِاَنَّهٗ مَحَشَتْهُ النَّارُ - (ابن عباسؓ نے کہا) کیا میں وہ کھانا کھا کر وضو کروں جو حلال ہے صرف اس لئے کہ آگ نے اس کو جلایا (پکایا - یہ رَدّ ہے ان لوگوں کا جو آگ کے پکے ہوئے کھانے سے وضو ٹوٹ جانے کے قائل ہیں)۔

مَحَاشُّ نِسَاءِ اُمَّتِيْ حَرَامٌ - میری امت کی عورتوں کے دبر حرام ہیں (ان میں دخول کرنا ناجائز ہے)۔

تَحَشْحَشْنَا - ہم نے حرکت کی۔

مَحْصٌ - بڑھ جانا' لات مارنا' میل صاف کرنا' خوب بٹنا' مارنا' چمکنا' بھاگنا۔

تَمْحِيْصٌ - آزمانا' جانچنا' گھٹانا' پاک صاف کرنا۔

يُمْحَصُ النَّاسُ فِيْهَا كَمَا يُمْحَصُ ذَهَبُ الْمَعْدِنِ - ایک ایسا فتنہ ہوگا اس میں لوگوں کی آزمائش ایسی ہوگی جیسے کان کے سونے کی آزمائش ہوتی ہے۔

مَحَّصَ اللّٰهُ الْعَبْدَ مِنَ الذَّنْبِ - اللہ بندے کو گناہ سے پاک کرے گا۔

رَبَّنَا مَحِّصْ عَنَّا ذُنُوْبَنَا - پروردگار! ہم کو گناہوں سے پاک صاف کر دے (گناہ کے پھندے سے چھڑا دے)۔

مَحْضٌ - خالص اپوٹ دودھ ہو یا اور کوئی چیز۔

مَحَضٌ - خالص (دودھ) پینا۔

مُمَاحَضَةٌ - خلوص' سچی دوستی کرنا۔

اِمْحَاضٌ - خالص (دودھ) پلانا۔

اُمْحُوْضَةٌ - خلوص کی نصیحت۔

مَمْحُوْضُ النَّسَبِ - جس کی ذات پاک صاف اور بے عیب ہو۔

ذٰلِكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ - (وسوسہ سے کیوں ڈرتے ہو) وسوسہ آنا تو خالص ایمان کی دلیل ہے (کیونکہ وسوسہ کو ہر شخص برا جانتا ہے اس کو شیطانی خیال سمجھتا ہے' یہ کمال ایمان کی دلیل ہے۔ کیونکہ شیطان وسوسہ اندازی وہیں کرے گا جہاں ایمان ہوگا)۔

لَمَّا طُعِنَ شَرِبَ لَبَنًا فَخَرَجَ مَحْضًا - جب حضرت عمرؓ کو خنجر مارا گیا (آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی اندھیرے میں ابولولؤ مجوسی نے کئی وار خنجر کے آپ پر کئے) تو آپ کو دودھ پلایا گیا' وہ جوں کا توں (بلا آمیزش نکل آیا - کمبخت قاتل نے آر پار سوراخ کر دیئے تھے - اس وقت طبیب نے لوگوں سے کہا دیکھو تم کو ان سے جو کہنا سننا ہے وہ کہہ سن لو یہ بچنے والے نہیں)۔

بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَحْضِهَا وَ مَخْضِهَا - یا اللہ! ان لوگوں کو اس کے اپوٹ دودھ میں اور اس دودھ میں جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو یعنی مٹھے اور چھاچ میں برکت دے۔

فَاَعْمَدَ اِلٰى شَاةٍ مُمْتَلِئَةٍ شَحْمًا وَّ مَحْضًا - اس نے ایک بکری نکالنے کا قصد کیا جو چربی اور دودھ سے بھری ہوئی تھی' خوب موٹی تازی دوھیل تھی۔

كَانَ مَآءُهُ الْمَحْضُ - اس کا پانی اپوٹ دودھ تھا۔

لَا يُسْئَلُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا مَنْ مَّحَضَ الْاِيْمَانَ مَحْضًا اَوْ مَحَضَ الْكُفْرَ مَحْضًا - قبر میں اسی سے سوال ہوگا جو خالص مومن ہوگا یا خالص کافر ہوگا۔

مَحَطَّةٌ - اترنے کا مقام (اب حال کے محاورہ میں ریلوے اسٹیشن کو کہتے ہیں)۔

تَمْحِيْطٌ - انگلیاں پھیر کر برابر کرنا۔

اِمْتِحَاطٌ - آگے بڑھ جانا' سونت لینا' نکال لینا-

عَامٌ مَّاحِطٌ - جس سال بارش کم ہو-

مَحْقٌ - میٹنا' باطل کرنا' محو کرنا' ہلاک کرنا' جلا ڈالنا' گھٹا دینا' برکت سلب کر لینا' جڑ سے کھود ڈالنا کہ اس کا نام و نشان باقی نہ رہے-

تَمْحِيْقٌ - باطل کرنا' محو کرنا-

اِمْحَاقٌ - مال میں تباہی آنا-

تَمَحُّقٌ اور اِمْتِحَاقٌ اور اِمِّحَاقٌ - باطل ہو جانا' محو ہو جانا-

يَوْمٌ مَّاحِقٌ - سخت گرمی کا دن-

مُحَاقٌ - مہینہ کی اخیر تین راتیں-

اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ - خرید و فروخت میں قسم کھانا گو اسباب کی نکاسی کراتا ہے (مال جلد بک جاتا ہے اور چند روز تک زیادہ بکری ہوتی ہے مگر (آخر میں) برکت کو مٹا دیتا ہے (ایسے شخص کے روپیہ پیسے میں برکت نہیں ہوتی)-

مَامَحَقَ الْاِسْلَامُ شَيْئًا مَامَحَقَ الشُّحَّ - اسلام کسی چیز کو اتنا نہیں میٹتا جتنا بخیلی اور لالچ کو- (بخیلی اور لالچ اسلام کی ضد ہیں)-

عَلَقَةٌ مُّحَاقًا - زور کا نطفہ-

وَاَيُّ مَحْقٍ اَمْحَقَ مِنْ دِرْهَمِ رِبًا يَمْحَقُ الدِّيْنَ فَاِنْ تَابَ مِنْهُ ذَهَبَ مَالُهٗ وَافْتَقَرَ - (امام جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا- اللہ تعالٰے فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا حالانکہ سود خوار کا مال تو روز بروز بڑھتا جاتا ہے- آپ نے فرمایا) ایک روپیہ سود کا دین کو میٹ دیتا ہے تو اس میٹنے سے زیادہ اور کیا میٹنا ہوگا اگر اس نے آئندہ سود سے توبہ کی تو اس کا مال تلف ہو جاتا ہے اور محتاج بن جاتا ہے-

طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَمْحَقُ دِيْنِيْ - میرا دل ہر ایک گناہ سے پاک کر دے جو دین کو میٹ دیتا ہے-

مَحَقَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو برکت نہ دے-

يُكْرَهُ التَّزْوِيْجُ فِيْ مُحَاقِ الشَّهْرِ - مہینہ کی اخیر تین راتوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے (جس کی قمر در عقرب بھی کہتے ہیں- یہ امامیہ کی روایت ہے)-

مَحْكٌ - جھگڑا کرنا' خصومت کرنا-

اِمْحَاكٌ - لجوج غصہ ور ہونا-

تَمَحُّكٌ اور تَمَاحُكٌ - آپس میں جھگڑنا' لڑنا-

اَجُلٌ مَّحْكَانٌ - بدخلق' جھگڑالو مرد-

لَاتَضِيْقُ بِهِ الْاُمُوْرُ وَلَا تُمْحِكُهُ الْخُصُوْمُ - نہ مشاغل اس کو تنگ کرتے ہیں اور نہ جھگڑے اس کو غصہ میں لاتے ہیں (یعنی نہ تو کاموں سے اس کی طبیعت تنگ ہوتی ہے اور نہ جھگڑوں سے گھبراتا ہے)-

مَحْلٌ یا مُحُوْلٌ یا مَحَالَةٌ - قحط پڑنا' خشک سالی ہونا-

مَحْلٌ یا مِحَالٌ - فریب کرنا-

تَمْحِيْلٌ - زور دینا' قوی کرنا-

مُمَاحَلَةٌ اور مِحَالٌ - مکر و فریب کرنا' دشمنی کرنا-

اِمْحَالٌ - خشک سالی' قحط ہونا-

تَمَحُّلٌ - حیلہ اور مکر سے طلب کرنا' حیلہ وحوالہ کرنا-

تَمَاحُلٌ - ایک دوسرے سے مکر و فریب کرنا-

مَاحِلٌ - رنگ بدلا ہوا-

مَحَّالٌ - مکار' دغاباز' شیطان-

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ اَنَا الَّذِيْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كِذْبَاتٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا فِيْهَا كِذْبَةٌ اِلَّا وَهُوَ يُمَاحِلُ بِهَا عَنِ الْاِسْلَامِ - حضرت ابراہیمؑ قیامت کے دن کہیں گے جب لوگ ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے' میں اس لائق نہیں ہوں' میں نے (دنیا میں) تین جھوٹ بولے تھے- آنحضرتؐ نے فرمایا- خدا کی قسم یہ تین جھوٹ ایسے تھے جن میں ہر ایک جھوٹ کی وجہ سے وہ اسلام کو زور دینا چاہتے تھے (اور شرک کو توڑنا ذلیل و خوار کرنا)-

رَجُلٌ مَحِلٌ - بیکار آدمی-

اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ وَّ مَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ - قرآن کسی کا تو سفارش کرنے والا ہے ایسی سفارش جو قبول ہوگی اور کسی کی چغلی

کھانے والا ہے جس کی بات سچ مانی جائے گی (یعنی جو قرآن کو سمجھ کر پڑھے گا- اس پر عمل کرے گا- اس کی تو قرآن سفارش کرے گا اور جو کوئی بے طوری سے پڑھے گا' اس پر عمل نہ کرے گا اس کا حال اللہ تعالیٰ سے بیان کر دے گا اور اللہ تعالیٰ قرآن کا کہنا سچ تسلیم کرے گا)-

لَاتَجْعَلْهُ مَاحِلًا مُّصَدِّقًا- یا اللہ قرآن کو ہماری چغلی کھانے والا مت کر' جس کی چغلی سچ مانی جائے گی-

لَایُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ شِيَةِ مَاحِلٍ- ان کا عہد و پیمان کسی مکار کی چغلی کھانے سے نہیں ٹوٹے گا' (ایک روایت میں عَنْ سُنَّةِ مَاحِلٍ ہے)-

لَایَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ وَ مِحَالُهُمْ غَدْوًا مِّحَالَكَ- (عبدالمطلب نے کہا) یا اللہ! ان کی صلیب اور ان کی قوت کل تیری قوت پر غالب نہ ہوگی (تو ان سے سمجھ لے گا اپنا گھر بچا لے گا)-

وَ اَطْعَمَ فِي الْمُحْلِ عَمْرُو الْعَلَا- عمرو علا نے قحط سالی میں لوگوں کو کھانا کھلایا-

اِنَّ مِنْ وَّ رَائِكُمْ اُمُوْرًا مُّتَمَاحِلَةً (حضرت علیؓ نے فرمایا) ابھی تو آگے بہت سے فسادات آنے والے ہیں جو مدت تک قائم رہیں گے (یا جن کا بیان کرنا شرح طویل چاہتا ہے)-

اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ اَهْلِكَ مَحْلًا- کیا تو اپنے گھر والوں کے میدان میں نہیں گزرا جہاں خشک سالی تھی-

حَرَّمْتُ شَجَرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا مَسَدَ مَحَالَةٍ- میں نے مدینے کے درختوں کو حرام کیا کوئی ان کو نہ اکھیڑے نہ کاٹے مگر چرخی کی رسی بنانے کے لئے (جو ایک درخت کی چھال سے بنائی جاتی ہے)-

مَحَالَة- کنویں کا چرخ جس کو بَكَرَة بھی کہتے ہیں- گہرے کنوؤں پر پانی آسانی سے کھینچنے کے لئے لگایا جاتا ہے-

اَيْقَنْتُ اَنِّيْ لَا مَحَالَةَ حَيْثُ صَارَ الْقَوْمُ صَائِرٌ- مجھ کو یقین ہے کہ میں بھی وہیں جاؤں گا جہاں اور میرے قوم والے گئے ہیں (کوئی حیلہ بچاؤ کا نہیں چل سکے گا- یعنی موت ضرور آئے گی- بعض نے کہا لامحالہ حول وقوت سے نکلا ہے- یعنی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اکثر لامحالہ کالفظ یقین' حقیقت اور ضرور بالضرور' چار و ناچار کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے)-

اَدْرَكَهُ لَا مَحَالَةَ- وہ اس کو ضرور پالے گی (تقدیر کا لکھا پورا ہوگا)-

اِنْ حَوَّلْنَاهَا عَنْكَ بِمِحْوَلٍ- اگر ہم اس کو ہٹانے کے ہتھیار سے تجھ پر ہٹا دیں (ایک روایت میں مَحْوَلُ بہ فتحہ میم ہے یعنی کسی ہٹانے کی جگہ میں اس کو ہٹا دیں)-

مَنْ مَّحِلَ بِهِ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُدِّقَ- قرآن جس کی چغلی قیامت کے دن کھائے گا اس کی بات سچ مانی جائے گی (قرآن کا کہنا تسلیم کیا جائے گا)-

فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُوْنَ وَيَضْمَحِلُّ الْمَحِلُوْنَ- اس وقت جھوٹے شک کریں گے اور حشر کو محال کہنے والے دب جائیں گے-

يَاْتِيْ زَمَانٌ لَّايُقَرَّبُ فِيْهِ اِلَّا الْمَاحِلُ- ایک زمانہ ایسا آئے گا جب بادشاہوں کا مقرب وہی شخص ہوگا جو چغلی کھائے گا (چغل خور لوگوں کی شکایت کرنے والے یہی بادشاہوں کے مصاحب ہوں گے)-

رَخَّصَ فِيْ قَطْعِ الْاِذْخَرِ وَ عُوْدَيِ الْمَحَالَةِ- حرم کے درخت کاٹنے سے منع فرمایا مگر اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دی اور چرخ کے لئے دو لکڑیاں لینے کی-

مَحْنٌ- مارنا' آزمانا-

مِحْنَةٌ- (اسم مصدر ہے) پہننا پرانا ہوئے تک دینا' جماع کرنا' مٹی اور کیچڑ نکالنا' نرم کرنا' پوست اتارنا' کھینچنا-

تَمْحِيْنٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

اِمْتِحَانٌ- آزمانا' غور و فکر کرنا' کھول دینا' کشادہ کرنا-

فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ- یہی تو جانچا ہوا اور امتحان کیا ہوا شہید ہے- (عرب لوگ کہتے ہیں مَحَنْتُ الْفِضَّةَ میں نے چاند کو صاف کیا (اس کو آگ پر رکھ کر میل کچیل سے پاک کیا)-

اَلْمِحْنَةُ بِدْعَةٌ- لوگوں کا امتحان لینا بدعت ہے (یہاں امتحان سے یہ مراد ہے جو ظالم بادشاہ اور حاکم کیا کرتے ہیں کہ

ایک شخص کو ناحق پکڑ کر اس سے سوالات کرتے ہیں تم نے ایسا کیا تم نے ویسا کیا' تمہارا اعتقاد فلاں پیر یا مولوی یا فقیر کی نسبت کیا ہے اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ کسی طرح بھی اس کو حیران کر کے متہم کریں اور سزا کا حکم لگا دیں)۔

اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ - اس نے امتحان پورا کیا (اس کی بیعت کامل ہوگئی ہاتھ ملانے کی ضرورت نہیں)۔

اِذَا هَاجَرْنَ يُمْتَحَنَّ - عورتیں جب ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لیا جائے۔

خَاتِمَةُ الْمِحَنِ - اخیر محنت یعنی بلا (مِحَنٌ جمع ہے محنت کی جیسے سِدْرٌ اور سِدَرٌ)۔

مُحَنِّبٌ - ایک کنویں یا زمین کا نام ہے مدنیہ میں۔

مَحْوٌ - مٹ جانا' نشان باقی نہ رہنا' میٹنا' نشان باقی نہ رکھنا' بخش دینا۔

تَمْحِيَةٌ - خوب میٹنا۔

اِمِّحَاءٌ - نشان مٹ جانا (جیسے اِمْتِحَاءٌ ہے)۔

مَاحِيْ - یہ آنحضرتؐ کا نام بھی ہے یعنی کفر اور شرک کو میٹنے والے یا دلیل اور حجت سے دوسرے جھوٹے دینوں کو باطل کرنے والے یا اپنی امت کے گناہوں کو معاف کرانے والے۔

مَحْوُ الْخَطَايَا - گناہوں کی بخشش۔

اُمْحُهُ - (آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا' جب کہ وہ معاہدہ حدیبیہ لکھ رہے تھے - اور کافروں نے اعتراض کیا) اچھا رسول اللہ کا لفظ میٹ دو (انھوں نے کہا میری مجال نہیں - تب آنحضرتؐ نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے کر بدست خاص رسول کا لفظ میٹ کر "عبد" کا لفظ لکھ دیا - حالانکہ آپ لکھے پڑھے نہ تھے)۔

اِتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا - اگر کوئی برائی تجھ سے سرزد ہو جائے تو اس کے بعد ہی ایک نیکی لگا دے وہ اس کو میٹ دے گی (مثلاً کسی عورت کی طرف نظر بد ڈالی تو اس کے بعد ایک بیوہ یا یتیم کے ساتھ سلوک کیا - زبان سے جھوٹ نکل گیا تو اس کے بعد کچھ تلاوت قرآن کی خیرات کر دی)۔

اِنْمِحَاءٌ - مٹ جانا (اسی کو اِمِّحَاءٌ بھی کہتے ہیں)۔

بابُ المیم مع الخاء

مُخٌّ - مغز گودا۔

تَمْخِيخٌ اور تَمَخُّخٌ اور اِمْتِخَاخٌ - مغز نکالنا۔

اِمْخَاخٌ - مغز دار ہونا' موٹی ہونا' تر ہونا۔

مُخَاخَةٌ - جو ہڈی میں سے چوسنے والے کے منہ میں آئے۔

مَخِيْخٌ - مغز دار ہڈی۔

اَمْرٌ مُمِخٌّ - ایک لمبا کام۔

شَاةٌ مُمِخَّةٌ - موٹی بکری۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ - دعا عبادت کا مغز ہے - (کیونکہ دعا بجا آوری ہے حکم الٰہی کی - اس نے فرمایا اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ - دوسرے یہ کہ بندہ جب یہ سمجھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک حاجت کا برلانے والا اور ہر ایک مراد پوری کرنے والا ہے اور وہی صحت منداور بیمار کرنے والا ہے وہی روزی رزق دینے والا ہے' وہی آخرت میں نجات دینے والا ہے - وہ خدائے قادر کریم کو چھوڑ کر دوسروں کو نہیں پکارے گا - بعض نے اس حدیث میں مُخُّ الْعِبَادَةِ حائے حطی سے نقل کیا ہے یعنی انڈے کی زردی - مگر نہایہ میں مُخُّ الْعِبَادَةِ ہے خائے معجمہ سے اور وہی مشہور ہے)۔

فَجَاءَ يَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا مِخَاخُهُنَّ قَلِيْلٌ - دبلی بکریاں ہانکتا ہوا آیا جن (کی ہڈی) میں مغز تھوڑا تھا۔

سَجَدَ لَكَ مُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ - تجھ کو میرے مغز اور ہڈی اور پٹھے نے سجدہ کیا (سب تیرے سامنے زمین پر پڑے ہیں)۔

مُخِتٌّ - وہ جو لوگوں کے ساتھ کھائے پئے ان سے خلط ملط رہے۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخِتًّا - آنحضرت ﷺ ملنسار تھے۔

مَخْرٌ یا مُخُوْرٌ - پانی کو چیرتے ہوئے آواز کے ساتھ چلنا' چیرنا' اچھا ہونا' عمدہ مال لے لینا۔

تَمَخُّرٌ - ناک ہوا کے مقابل لگانا' دیکھنا۔

اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَمَخَّرِ الرِّیْحَ - جب کوئی تم میں پیشاب کرنا چاہے تو پہلے دیکھ لے ہوا کس طرف کی ہے (اگر ہوا کے مقابل بیٹھے گا تو پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر منہ پر آئیں گی)۔

وَاسْتَمْخِرُوا الرِّیْحَ - تم پیشاب کے وقت اپنی پیٹھ ہوا کی طرف کرو (تو ہوا اس کے داہنے بائیں طرف سے نکلتی ہے گویا اس نے ہوا کو چیرا)۔

خَرَجْتُ اَتَمَخَّرُ الرِّیْحَ - میں ہوا خوری کے لئے نکلا۔

لَتَمْخُرَنَّ الرُّوْمُ الشَّامَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا - نصرانی لوگ شام کے ملک کو چالیس دن تک چیرتے پھریں گے (یعنی اس کی ہر جانب کی سیر کریں گے)۔

اَلشَّرَابُ عَلَیْهِ حَرَامٌ حَتّٰے تُسَوّٰی بِالْاَرْضِ هَدْمًا وَّ حَرْقًا - یہ شراب خانے کیسے' پانی پینا مجھ پر حرام ہے جب تک یہ سب گرا کر اور جلا کر زمین کے برابر نہ کر دیئے جائیں۔ (نہایہ میں ہے کہ مَوَاخِیْر جمع ہے مَاخُوْر کی' مَاخُوْر وہ مقام جہاں شہدے لچے بدمعاش' فاسق' فاجرا کھٹے ہوتے ہیں کوئی جوا کھیلتا ہے کوئی نشہ پیتا ہے جیسے مدک خانے' چنڈو خانے' سیندہ خانے) یا کلالوں کے گھر یہ معرب ہے میخور کا یعنی شراب پینے والا بعض نے کہا عربی لفظ ہے)۔

مِخْرَقَةٌ - جھوٹ بولنا' طمع سازی کرنا۔

مِخْرَاق - گڑیا' وہ کھلونا جو بچے چیتھڑے بٹ کر بناتے ہیں۔

بِمَا کَانَ یُمَخْرِقُ بِهٖ - جس کو وہ جھوٹ بنا کر لایا کرتا تھا۔

اَلسَّیْفُ مِخْرَاقُ لَاعِبٍ - تلوار کھیلنے والے کا کھلونا ہے (جاہل کا کام شمشیر کشی ہے۔ جہاں حجت اور دلیل میں بس نہ آیا تو غصے ہو کر تلوار کھینچ لی)۔

مِخَشٌّ - ملنسار' زود شناس۔

کَانَ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِخَشًّا - آنحضرتؐ ملنسار تھے۔ (لوگوں کے ساتھ کھاتے پیتے' ہنستے بولتے جو دلیل ہے صحت مزاج اور وفور عقل کی۔

مَخْضٌ - دودھ میں سے مسکہ (مکھن) نکال لینا' زور سے ہلانا' پلٹ دینا' انجام دیکھنا۔

مَخِیْضٌ اور مَمْخُوْضٌ - سپریٹا' چھاچ' وہ دودھ جس کا مسکہ (مکھن) نکال لیا گیا ہو۔

مَخَاضٌ اور مِخَاضٌ - زچگی قریب ہونا' دردزہ شروع ہونا۔

تَمْخِیْضٌ بمعنی مَخْضٌ ہے۔

اِمْخَاضٌ - دودھ کا دہی ہو جانے کے قریب ہونا' اونٹوں کا حاملہ ہونا' قریب بہ زچگی۔

تَمَخُّضٌ - چھاچ ہو جانا۔

اِمْتِخَاضٌ - دودھ کا اس برتن میں ہلنا جس میں مسکہ (مکھن) بنایا جاتا ہے' نکالنا' حرکت دینا۔

اِسْتِمْخَاضٌ - دودھ کا دیر میں جمنا۔

مَخَاضٌ - پیٹ والی اونٹنیاں یا جو جننے کے قریب ہوں ان کے حمل پر دس مہینے گزر گئے ہوں (اس کا مفرد خَلِفَة ہے جیسے اِبِلٌ کا مونث نَاقَة ہے)۔

فِیْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ بِنْتُ مَخَاضٍ - پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض زکوٰۃ کی دینا ہو گی۔ (یعنی وہ اونٹنی جو دوسرے سال میں لگی ہو کیونکہ اس کی ماں اس عمر میں حاملہ ہو جاتی ہے گو حاملہ نہ ہو)۔

اِبْنُ مَخَاضٍ - وہ اونٹ کا بچہ جو دوسرے سال میں لگا ہو۔

دَعِ الْمَاخِضَ وَالرُّبّٰی - پیٹ والی بکری اور جو جننے کے قریب ہو یا گھر میں پلی ہو اس کو چھوڑ دے (زکوٰۃ نہ لے)۔

بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ - جس کے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں جن میں ایک بنت مخاض زکوٰۃ کی دینا ہوتی ہے (یعنی پچیس اونٹ)۔

اِنَّ امْرَاَةً زَارَتْ اَهْلَهَا فَمَخَضَتْ عِنْدَهُمْ - ایک عورت اپنے کنبے والوں سے ملنے آئی تھی اس کو وہیں درد شروع ہو گئی (یعنی زچگی کی درد)۔

فَاَعْمِدُ اِلٰی شَاةٍ مُمْتَلِئَةٍ مَّخَاضًا وَّ شَحْمًا - پھر ایک بکری کا قصد کرے جو بچہ سے اور چربی سے بھرپور ہو' (حاملہ بھی ہو موٹی بھی ہو)۔

بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَحْضِهَا وَ مَخْضِهَا - یا اللہ ان کے خالص دودھ میں اور اس دودھ میں جس کا مکھن نکال لیا گیا ہو (چھاچ میں) برکت دے۔

اِنَّهٗ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ تُمْخَضُ مَخْضًا - ایک جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا لوگ اس کو جلد جلد حرکت دے رہے تھے۔

مَخْطٌ یا مُخُوْطٌ - گھس جانا' پار ہو جانا' سونت لینا' جلدی کرنا' کھینچنا۔

مُخَاطٌ - رینٹ جو ناک سے نکال کر پھینکا جائے۔

اِمْخَاطٌ - پار کرنا۔

تَمَخُّطٌ - ناک سنکنا' سونت لینا (جیسے اِمْتِخَاطٌ ہے) اور چک لے جانا۔

اِمْتَخِطْ فَاِنَّكَ مَزْكُوْمٌ - ناک سنک ڈال تجھ کو زکام ہے۔

فَرَاٰى مُخَاطًا اَوْ نُخَاعَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ - آنحضرتؐ نے ناک کا رینٹ یا حلق کا بلغم مسجد کے قبلہ کی دیوار میں دیکھا۔

مَخْنٌ - رونا' جماع کرنا' پانی نکالنا' چھیلنا۔

مِخَنٌّ - لمبا مرد۔

مِخَنَّةٌ - لمبی عورت۔

يَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَّ مَلَاذَةً - خیانت اور بھاگ نکلنے کے ساتھ باتیں کرتے ہیں (ابوموسیٰ نے مَجَانَةً نقل کیا ہے جو "مجون" سے ہے بمعنی فحش گوئی)۔

بابُ المیم مع الدّال

مَدْحٌ - تعریف کرنا' سراہنا (اس کی ضد ذَمٌّ ہے)۔

اِنْمِدَاحٌ - کشادہ ہونا۔

تَمْدِيْحٌ اور تَمَدُّحٌ - کے بھی یہی معنی ہیں یعنی مَدْحٌ (اور عرب لوگ کہتے ہیں تَمَدَّحَ الرَّجُلُ اس نے چاہا کہ لوگ اس کی تعریف کریں اور اس بات سے فخر کیا جو اس کو حاصل نہیں ہے' کشادہ ہونا)۔

اِمْتِدَاحٌ بمعنی مَدْحٌ ہے اور کشادہ ہونا۔

لَا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْمِدْحَةِ - اللہ تعالیٰ کو کوئی بات اس سے زیادہ پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اللہ کے سوا دوسروں کے لئے یہ صفت مذموم ہے کہ اپنی تعریف پسند کریں مگر اس خداوند مالک زمین و آسمان کو زیبا ہے کہ اپنی تعریف پسند کرے کیونکہ وہ جامع ہے تمام کمالات اور محاسن کا اور ہر ایک عیب اور برائی سے پاک ہے)۔

اَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ - خوشامد اور تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (جن لوگوں نے اپنی عادت یہ بنالی ہے' اس میں وہ تعریف داخل نہیں ہے جو دوسروں کی ترغیب کے لئے نیک کام پر کی جائے اور واجبی اور درست الفاظ سے کی جائے اس میں مبالغہ اور افراط نہ ہو)۔

لَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ - پروردگار تیری واقعی اور پوری تعریف کسی کہنے والے کے کہنے سے ادا نہیں ہو سکتی (بلکہ جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے اس کی تعریف میں گو کیسی ہی ہم بلند پرواز کریں اس کی شان اس سے بھی اعلیٰ ہے۔

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست[1]

مُدَجِّجٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (ہجرت کی حدیث میں اس کا ذکر ہے)۔

مَدْخٌ - مدد کرنا پوری مدد' بڑا ہونا۔

تَمَدُّخٌ - تکبر۔

مَدٌّ - بہنا' بلند ہونا' لمبا ہونا' دوات سے روشنائی لینا کتابت کے لئے' پانی زیادہ ہونا' پھیلا دینا' دراز کرنا' تکنا' مہلت دینا' جذب کرنا' مدد آنا' فریادرسی کرنا' زمین میں کھاد ملانا۔

مُمَادَّةٌ - ٹال مٹول کرنا۔

اِمْدَادٌ - مدد دینا' مہلت دینا' میعاد لگا دینا' عطا کرنا' مدد کرنا' فریادرسی کرنا' پیپ پڑ جانا (یعنی مِدَّہ)۔

---

[1] تیری حمد و ثنا کی آخری حد اگر کوئی ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہو سکتی ہے کہ تیری حمد و ثنا کرتے کرتے انسان تھک جائے۔ (حقیقت یہ ہے کہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی آخری حد نہیں آتی)۔ (م)

اِمۡتِدَادٌ - کھنچ جانا' اکڑنا' ناز کرنا' دیکھنا-

اِسۡتِمۡدَادٌ - مدد چاہنا' دوات سے روشنائی لینا-

سُبۡحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمٰتِهٖ - سبحان اللہ اتنی بار جتنی بار اس کے کلمات لکھنے کے لئے سیاہی لینا پڑے- (اس کے کلمات بے انتہا ہیں اگر سارے زمین کے درخت قلم بن جائیں اور ساتوں سمندر سیاہی' جب بھی اس کے کلمات ختم نہ ہوں- مطلب یہ ہے کہ بے انتہا اور بے شمار اس پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں- بعض نے کہا مِدَاد سے عِدَاد مراد ہے یعنی اس کے کلمات کے مدد کے موافق)-

يَنۡبَعِثُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِدَادُهُمَا اَنۡهَارُ الۡجَنَّةِ - حوض کوثر میں دو پرنالے ہیں بہشت کی نہریں اس میں پانی کی مدد پہنچا رہی ہیں (حوض ہمیشہ بھرپور رہتا ہے)-

هُمۡ اَصۡلُ الۡعَرَبِ وَ مَادَّةُ الۡاِسۡلَامِ - قریش کے لوگ عربوں کی جڑ ہیں اور اسلام کے مددگار (انہی کی مدد سے اسلام کا لشکر قوی ہوتا ہے- نہایہ میں ہے کہ جس چیز سے تو کسی قوم کی مَدَد کرے خواہ جنگ میں ہو یا اور کسی امر میں تو وہ مَادَّہ کہلائے گی- ہمارے زمانہ میں مَادَّہ بمعنی فقرہ آتا ہے اور قانون کی کتابوں میں اس کا اکثر استعمال اسی معنی میں ہوتا ہے اور اصلاح اطباء میں خلط ردی کو کہتے ہیں اور اصطلاح فلاسفہ میں ہیولیٰ اولیٰ یعنی میٹر (matter) کو)-

اِنَّ الۡمُؤَذِّنَ يُغۡفَرُ لَهٗ مَدَّ صَوۡتِهٖ - اذان دینے والے کے اتنے گناہ بخشے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی اتنی مسافت میں جتنے گناہ سمائیں وہ سب بخش دیئے جاتے ہیں- ایک روایت میں مَدٰى صَوۡتِهٖ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا- نہایہ میں ہے کہ یہ تمثیل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے لَوۡلَقِيۡتَنِيۡ بِقُرَابِ الۡاَرۡضِ خَطَايَا لَقِيۡتُكَ بِهَا مَغۡفِرَةً)-

مَا اَدۡرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمۡ وَلَا نَصِيۡفَهٗ - کوئی تم میں سے ان کے ایک مد یا آدھے مد کو نہیں پاسکتا- (یعنی صحابہؓ نے جو ایک مد یا آدھا مد اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے- تم اگر لاکھوں من غلہ خرچ کرو' تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہ ہوگا-

مُدٌّ - چوتھائی صاع کا پیمانہ ہوتا ہے- یعنی ایک رطل اور تہائی رطل عراقی کا' شافعی اور اہل حجاز کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مد دو رطل کا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے)-

يَتَوَضَّأُ بِالۡمُدِّ وَيَغۡتَسِلُ بِالصَّاعِ - آنحضرتؐ ایک مد پانی سے وضو کر لیتے اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر پر بہت بال تھے)-

مُدُّنَا اَعۡظَمُ مِنۡ مُدِّكُمۡ - ہمارا مد تمہارے مد سے بڑا ہے-

مُنۡبِلُهٗ وَالۡمُمِدُّ بِهٖ - تیر چلانے والا اور جو کوئی اس کی مدد کرتا ہے (تیر نکال نکال کر دیتا جاتا یا نشان پر سے پھر اٹھا کر لا دیتا ہے)-

اَمۡدَدۡتُهٗ بِكَذَا - میں نے اس کو اتنا دیا-

قَائِلُ كَلِمَةِ الزُّوۡرِ وَالَّذِيۡ يَمُدُّ بِحَبۡلِهَا فِي الۡاِثۡمِ سَوَاءٌ - جھوٹی بات کہنے والا اور اس کی نقل کرنے والا (لوگوں کو سنانے والا) دونوں گناہ میں برابر ہیں (جس نے جھوٹی بات ایجاد کی اس کو مَائح سے تشبیہ دی- یعنی اس شخص سے جو کنویں کی تہہ میں ڈول بھر دے اور جس نے اس کی نقل کی' روایت کی اس کو مَائح سے تشبیہ دی جو رسی کھینچ کر ڈول باہر نکالتا ہے اسی واسطے کہتے ہیں جھوٹ کا راوی بھی ایک جھوٹا ہے جھوٹوں میں سے اور موضوع حدیث کی روایت بھی جائز نہیں رکھی- مگر جب یہ بیان کر دے کہ یہ حدیث موضوع ہے)-

اِذَا اَتٰى اَمۡدَادُ اَهۡلِ الۡيَمَنِ سَاَلَهُمۡ اَفِيۡكُمۡ اُوَيۡسُ بۡنُ عَامِرٍ - جب یمن والوں کی کمکی فوجیں آتیں (جہاد کے لئے) تو حضرت عمرؓ ان سے دریافت کرتے تم لوگوں میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے (اَمۡدَاد جمع ہے مَدَدٌ کی یعنی کمکی فوج)-

خَرَجۡتُ مَعَ زَيۡدِ بۡنِ حَارِثَةَ فِيۡ غَزۡوَةِ مُؤۡتَةَ وَرَافَقَنِيۡ مَدَدِيٌّ مِنَ الۡيَمَنِ - میں زید بن حارثہ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں گیا اور یمن سے امدادی فوج کا ایک سپاہی میرا رفیق تھا-

نَحۡنُ مِنۡهُ فِيۡ مُدَّةٍ لَا نَدۡرِيۡ - ابوسفیان نے ہرقل بادشاہ روم سے کہا) آج کل تو ایک مدت تک ہم میں اور اس شخص

میں جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے صلح ٹھہر گئی ہے- معلوم نہیں (وہ اس مدت میں کیا کرتا ہے اپنے معاہدہ پر قائم رہتا ہے یا جنگ شروع کرتا ہے نقض عہد کرتا ہے)-

بِمُدَدِهِمْ- ان کی مدتوں سے (مدت زمانہ کا ایک حصہ)-

بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَزَوَّجْتَ اِمْرَاَةً مُّدِيْدَةً- مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تو نے ایک لمبی عورت سے نکاح کیا ہے-

اَلْمُدَّةُ الَّتِیْ مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ- یہ وہ مدت ہے جو آنحضرتؐ نے ابوسفیان سے لگائی تھی- (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت)-

مَادَّ الْغَرِيْمَان- دونوں ایک میعاد پر راضی ہو گئے-

اِنْ شَآءُوْا مَادَدْنَاهُمْ- اگر وہ چاہیں تو ایک مدت ہم مقرر کر دیں-

كَانَ يَمُدُّهَا وَ يَاْخُذُهَا- اس کو کھینچتا تھا اور لے لیتا تھا-

وَ اَمَدَّهَا خَوَاصِرَ- اور کوکھیں خوب کشادہ (چارے پانی سے بھری ہوئی)-

فَاَمَدَّ فِی الْاُوْلَيَيْنِ- پہلی دو رکعت میں لمبی قرأت کی-

نَظَرْتُ اِلٰی مَدِّ بَصَرِیْ- جہاں تک میری آنکھ کام کرتی تھی میں نے دیکھا-

اِنَّ اللّٰهَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ- اللہ تعالیٰ نے رمضان کو لمبا کر دیا چاند دیکھنے کے لئے-

قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِیَ خَيْرٌ مِّنْ حُمُرِ النَّعَمِ- اللہ نے تم کو ایک نماز بڑھا دی (پانچ نمازوں کے سوا) وہ تمہارے لئے بہتر ہے سرخ چار پایوں سے)-

كَانَتْ مَدًّا- آنحضرتؐ کی قرأت مد کے ساتھ تھی (یعنی حروف علت کو دراز کرتے تھے- قاریوں نے کہا اگر حروف علت کے بعد ہمزہ ہو تو مد دو الف سے لے کر پانچ الف تک ہو سکتا ہے- اگر ان کے بعد تشدید ہو جیسے دَآبَّةٌ تو چار الف کے برابر مد کرنا چاہئے' اور اگر حرب ساکن ہو تو دو الف کے موافق جیسے صٓاد میں اور اگر ان کے سوا اور حرف ہوں تب مد نہیں ہے مگر صرف منہ سے نکالنا- تو بسم اللہ کا مد صرف منہ سے نکالنے کے موافق ہوگا- مگر رحیم کے لفظ کو اگر اس پر وقف کیا جائے تو دو الف کے برابر کرنا ہوگا)-

كَانَ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- آنحضرتؐ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو مد کے ساتھ پڑھتے تھے- (یعنی اللہ کے الف کو اور رحمان کے میم کو دراز کرتے تھے' اسی طرح رحیم کی یا کو)-

فَيُفْسَحُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ- جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے اتنی قبر کشادہ کر دی جائے گی-

يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا- ایک کنواں دوسرے کنویں کی مدد کرتا تھا (اس کا پانی آ کر اس میں جمع ہوتا تھا)-

فَلَمْ تُمِدَّ- اس میں پیپ نہیں پڑی-

تَمُدُّهَا الْاَسْمَآءُ- اسمائے الٰہی اس کی مدد کریں گے-

عَلٰی مِدَادٍ وَّاحِدٍ- ایک ہی مثال پر-

يَمُدُّهُمْ- ان کو مہلت دے گا-

كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ- ہر مٹھا (بنڈل) کاغذوں کا اتنا لمبا ہوگا جہاں تک نگاہ جاتی ہے-

فَمِمَّا كَانَتْ تُمَدُّ- پھر کہاں سے اس کونڈے میں مدد آ رہی تھی (کھانا بڑھتا جاتا تھا)-

وَلَا مَدَّةً بِقَلَمٍ- نہ ایک بار قلم کو سیاہی میں ڈبونے سے-

حُرُوْفُ الْمَدِّ- حروف علت واؤ' الف اور یا-

مَدْرٌ- مٹی سے لیپنا-

مَدَرٌ- پیٹ بڑا ہونا-

تَمْدِيْرٌ- ہگنا' مٹی سے لیپنا-

اِمْتِدَارٌ- مٹی لینا-

مَادِرٌ- ایک بخیل شخص تھا وہ کیا کرتا حوض سے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر جو پانی بچتا اس میں ہگ دیتا اور گوہ سے سارا حوض لیپ دیتا تا کہ دوسرے اونٹ نفرت کر کے وہ پانی نہ پئیں- چنانچہ عرب میں یہ مثل ہے اَبْخَلُ مِنْ مَّادِرٍ یا اَشْاَمُ مِنْ مَّادِرٍ- یعنی مادر سے زیادہ بخیل-

مَدَرٌ- مٹی کا ڈھیلہ-

اَهْلُ الْمَدَرِ- بستی اور شہر والے (اَهْلُ الْوَبَرِ جنگل

والے)۔

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔ اگر شہر اور جنگل والے سب مجھ کو مل جائیں تو اس سے زیادہ مجھ کو یہ پسند ہے۔

اَمَا اِنَّ الْعُمْرَةَ مِنْ مَّدَرِکُمْ۔ دیکھو عمرے کے لئے اپنے شہر سے سفر کرو (یعنی خاص عمرے کی نیت سے چلو، حج کے سفر میں اس کو شامل نہ کرو، یہ حکم استحباباً ہے نہ کہ وجوباً)۔

لَایَبْقٰی بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ کَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَذُلِّ ذَلِیْلٍ۔ نہ کوئی مٹی کا گھر باقی رہے گا نہ بالوں کا۔ مگر اللہ تعالیٰ اسلام کلمہ اس میں داخل کر دے گا خواہ عزت کے ساتھ خواہ ذلت کے ساتھ (یعنی عرب کے سب گھروں میں اسلام کی دعوت پہنچ جائے گی)۔

فَلْیَمْدُرِ الْحَوْضَ۔ حوض کو مٹی سے لیپ دے۔ (پاک صاف کر دے)۔

فَانْطَلَقَ هُوَ وَجَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَنَزَعَا فِی الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَیْنِ ثُمَّ مَدَرَاهُ۔ پھر وہ اور جبار بن صخر دونوں گئے اور حوض میں ایک ڈول یا دو ڈول پانی کے ڈال کر اس کو لیپ پوت دیا صاف کر دیا (گلاوہ کر کے)۔

اِنَّمَا هُوَ مَدَرٌ۔ وہ تو مٹی سے رنگا ہوا ہے (احرام کی حالت میں اس کا پہننا جائز ہے)۔

یَلْتَفِتُ اِلٰی اَبِیْهِ فَاِذَا هُوَ ضِبْعَانٌ اَمْدَرُ۔ پھر حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کی طرف توجہ کریں گے تو کیا دیکھیں گے کہ ایک بجو ہے کہیں پھولا ہوا بڑے پیٹ والا یا اس کے دونوں پہلو پر مٹی لگی ہوئی یا بہت ہگنے والا جس کا پاخانہ نہ رکتا ہو (فرشتے ان کے باپ کو ایک گندے بجو کی شکل میں دوزخ میں پھینک دیں گے)۔

اِذْ اَقْبَلَ شَیْخٌ هُوَ مِدْرَةُ قَوْمِهٖ۔ اتنے میں ایک بوڑھا آیا جو اپنی قوم کا سردار تھا (ان کی طرف سے بات کرنے والا اس کی رائے پر اس کی قوم والے چلتے تھے)۔

مُدُنٌ یا مُدْنٌ یا مَدَائِنُ جمع ہے مَدِیْنَةٌ کی جو بمعنی شہر ہے یا قلعہ۔

مُدُوْنٌ۔ اقامت کرنا۔

تَمْدِیْنٌ۔ شہر بنانا۔

تَمَدُّنٌ۔ شہر والوں کے اخلاق و عادات اور رسوم اختیار کرنا اور توحش اور جنگلی پنا چھوڑ کر تہذیب حاصل کرنا تہذیب و ثقافت شہری زندگی اختیار کرنا۔

مَدِیْنَةُ السَّلَامِ۔ بغداد۔

مَدِیْنَةُ الرَّسُوْلِ۔ وہ شہر متبرک جہاں آنحضرتؐ مدفون ہیں۔ اس کو شَهْرُ الْبَرَکَةِ بھی کہتے ہیں۔

مَدَانٌ یا فَیْفَاءُ مَدَانٍ۔ ایک وادی ہے قضاعہ کے شہروں میں (اس کا ذکر زید بن حارثہ کے غزوہ میں ہے جو انھوں نے بنی جذام پر کیا تھا)۔

کَانَ رَاعِیًا لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ۔ وہ مکہ والوں میں سے کسی کا گڈریا تھا (یہاں مدینہ سے مکہ کا شہر مراد ہے) ایک روایت میں فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ شہر والوں میں سے ایک شخص سے کہا (یہاں بھی مدینہ سے مکہ مراد ہے)۔

مَدَائِنُ۔ ایک مشہور شہر تھا کسریٰ کا بغداد کے قریب وہیں اس کا بڑا ایوان بھی تھا۔

مَدَنِیٌّ۔ مدینہ والا۔

مَدَائِنِیٌّ۔ مدائن والا۔

اِبْنُ مَدِیْنَتِهَا۔ اس کا اصل بانی اور موجد جیسے اِبْنُ بُجْدَتِهَا ہے۔

مَدْیَنُ۔ وہ شہر جہاں حضرت شعیبؑ تھے اور حضرت موسیٰؑ وہاں بھاگ کر گئے تھے۔

وَمَدِیْنُوْنَ مُقْتَضُوْنَ۔ تم قرض دار اور مکلّف ہو (اللہ کے احکام کی بجا آوری تم سے مطلوب ہے)۔

مَدٰی۔ انتہا اور غایت اور حد۔

مُمَادَاةٌ اور اِمْدَاءٌ۔ مہلت دینا۔

اِمْدَاءٌ۔ معمر ہونا، مسن ہونا۔

تَمَادِیْ۔ لمبا ہونا، اصرار کرنا، انتہا کو پہنچنا (عرف قانون میں تَمَادِیْ کہتے ہیں میعاد سماعت گزر جانے کو)۔

مُدْیٌ۔ ایک پیمانہ ہے شام والوں کا اور مصر والوں کا اس میں انیس صاع آتے ہیں۔

مُدْيَةٌ-(بحرکات ثلثہ درمیم) چھری اور غایت حد-

اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُلَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ-(ایک روایت میں مَدُّ صَوْتِهٖ ہے) موذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ بخشے جاتے ہیں- جتنی حد تک وہ اپنی آواز بلند کرے (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے-موذن کے گناہ وہاں تک بخشے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے- یعنی اگر اتنی مسافت تک اس کے گناہ بھرے ہوئے ہوں تو وہ سب بخش دیئے جاتے ہیں-اس صورت میں یہ تمثیل ہوگی)-

يَشْهَدُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ- جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک کے (جن' آدمی اور حیوانات سب لوگ) اس کے لئے گواہ بنیں گے-

تَمَادٰى فِيْ غَيِّهٖ-وہ تو برابر گمراہی پر قائم ہے-

اِنَّهٗ كَتَبَ لِيَهُوْدِ تَيْمَاءَ اَنَّ لَهُمُ الذِّمَّةَ وَ عَلَيْهِمِ الْجِزْيَةُ بِلَا عَدَاءٍ اَلنَّهَارُ مَدًى وَاللَّيْلُ سُدًى- آنحضرتؐ نے تیماء کے یہودیوں کو لکھا کہ ان کی حفاظت ہمارا ذمہ ہے لیکن ان کو جزیہ دینا ہوگا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا- دن اور رات جب تک قائم ہیں جب تک ایسا ہی عمل ہوتا رہے گا-

فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِيْ- پھر برابر اسی طرح مجھ پر زمانہ گزر رہا تھا (تطاول اور تاخر ہو رہا تھا)-

لَوْ تَمَادَى الشَّهْرُ لَوَ اصَلْتُ- اگر مہینہ اور لمبا ہوتا تو میں اور وصل کرتا (طے کے روزے رکھتا)

مَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا- شام اپنا مدی بند کر دے گی (مُدْيٌ ایک پیمانہ ہے جس کا ذکر اوپر گزرا- مجمع میں ہے کہ اس میں پندرہ مکوک (ڈیڑھ صاع کا ایک مکوک ہوتا ہے) غلہ آتا ہے)-

اَلْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْيٌ بِمُدْيٍ- گیہوں کا ایک مدی ایک مدی کے بدلے بیچا جائے (یعنی برابر برابر گو ایک طرف اچھے گیہوں ہوں دوسری طرف خراب گیہوں)-

اِنَّهٗ اَجْرٰى لِلنَّاسِ الْمُدْيَيْنِ وَالْقِسْطَيْنِ- حضرت علیؓ نے لوگوں کے لئے یہ معاش جاری کی کہ دو مد اناج کے اور دو قسط تیل کے (قسط آدھے صاع کا ہوتا ہے)-

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم سے اور دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلواروں سے ذبح کریں تو ان کے کند ہو جانے کا ڈر ہے-مُدًى جمع ہے مُدْيَةٌ کی بمعنی چھری)-

اِنَّا نَرْجُوْ وَ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى- ہم کو ڈر ہے کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے گی' اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں-

وَلَا تَفُلُّوا الْمُدٰى بِالْاِخْتِلَافِ بَيْنَكُمْ- آپس میں پھوٹ کر کے اپنی چھریاں کند مت کرو (کیونکہ جب آپس میں اختلاف ہوا تو دشمن کے ہتھیار تم پر تیز ہو جائیں گے اور تمہارے ہتھیار پورا کام نہ کریں گے گویا کند ہو گئے)-

مَنْ اَوْصٰى بِثُلُثِ مَالِهٖ فَقَدْ بَلَغَ الْمَدٰى- جس شخص نے (بیماری کی حالت میں) تہائی مال کی وصیت کی تو وہ انتہا کو پہنچ گیا (کیونکہ تہائی مال سے زیادہ وصیت درست نہیں ہے باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے)-

مَدٰى جَرَائِدِ النَّخْلَةِ- کھجور کی ڈالیوں برابر-

لَاتَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَّمْ يَنقُصْ اُكُلُهٗ وَلَمْ يَنْقَطِعْ مَدَاهُ- (امام محمد باقرؒ نے اپنے بھائی زید بن علی بن حسینؓ سے کہا جب انھوں نے بنی امیہ کی سلطنت کو توڑنا چاہا) تم ایسی سلطنت کے زوال کی کوشش نہ کرو جس کا کھانا ابھی تک کم نہیں ہوا ہے' اور ابھی اس کی آخری حد نہیں آئی ہے (ابھی بنی امیہ کی حکومت کے دن باقی ہیں- لیکن حضرت زید نے نہ سنا اور جنگ پر کمر باندھی آخر خود بھی شہید ہوئے اور آپ کے صاحبزادے بھی)-

بابُ المیم مع الذال

مَذَحٌ- دونوں رانیں ایک دوسرے سے رگڑے جانا- (اکثر موٹے آدمیوں کو چلنے میں ایسا ہوتا ہے) یا دونوں رانوں کے درمیان جل جانا' یا دونوں سرینوں کے درمیان خصیہ رگڑ کر پھٹ جانا-

مَا اَمْذَحَ رِيْحُهٗ- وہ کیسا بدبودار ہے-

تَمَدُّحٌ - چوسنا' کوکھیں پھولنا سیرابی سے-

اَمْذَحُ - بدبودار رانوں میں زخم والا-

لَوْشِئْتُ لَاَخَذْتُ سِبْتِیْ فَمَشَیْتُ بِهَا ثُمَّ لَمْ اَمْذَحْ حَتّٰے اَطَأَ الْمَكَانَ الَّذِیْ تَخْرُجُ مِنْهُ الدَّابَّةُ - (عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا) اگر میں چاہوں تو اپنی جوتی پہنوں اور جوتی پہن کر چلوں پھر میری ران دوسری ران سے رگڑا نہ کھائے یہاں تک کہ میں اس جگہ پر چلوں جہاں سے دابۃ الارض نکلے گا (عبداللہ بن عمرو موٹے آدمی تھے-موٹا آدمی جب دور تک چلے تو اس کی رانیں رگڑا کھاتی ہیں- مطلب عبداللہ کا یہ ہے کہ دابۃ الارض کے نکلنے کا مقام یہاں سے بہت قریب ہے)-

مِذَادٌ - ایک مقام کا نام ہے سلع اور خندق کے درمیان- یعنی وہ خندق جو آنحضرتؐ نے کھدوائی تھی-

مَذْحِجٌ - ایک قبیلہ ہے' یہ یمنی الاصل ہیں ان کا جد اعلیٰ مالک ابن دود سلیل قحطان ہے- ظہور اسلام کے قریب زمانہ میں (۶۲۲ء میں) ان کے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان جنگ ہوئی تھی- عہد اسلام میں ان کا اثر ونفوذ بصرہ میں تھا-

مَذَرٌ - بگڑ جانا' خراب ہو جانا' گندا ہو جانا-

تَمْذِیْرٌ - جدا جدا کرنا-

اِمْذَارٌ - بگاڑنا-

تَمَذُّرٌ - متفرق ہونا-

شَذَرَ مَذَرَ - ادھر ادھر متفرق ہو گئے-

مَذِرٌ - فاسد' خبیث اور گندا (مَذِرَةٌ اس کا مونث ہے جیسے قَذِرٌ اور قَذِرَةٌ ہے)-

شَرُّ النِّسَاءِ الْمَذِرَةُ الْوَذِرَةُ - بدتر عورت وہ ہے جو گندی یا فسادی بے حیا ہو (جماع کے وقت شرم وحیا نہ کرے)-

مَذِرَتِ الْبَيْضَةُ - انڈا گندا ہو گیا-

مَاتَشَاءُ اَنْ تَرٰی اَحَدَهُمْ یَنْفُضُ مِذْرَوَیْهِ - تم کیا چاہتے ہو' یہ چاہتے ہو کہ ان میں سے کسی کو اپنے سرین ہلائے ہوئے دیکھو (یہاں مِذْرَوَیْنِ سے مونڈھے مراد ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ فُلَانٌ یَنْفُضُ مِذْرَوَیْهِ فلاں شخص اپنے مونڈھے ہلاتا ہوا آیا یعنی باغی اور سرکش ہو کر ڈراتا ہوا یا بیکار بے ضرورت)-

اَوَّلُهٗ نُطْفَةٌ قَذِرَةٌ وَّ اٰخِرُهٗ جِیْفَةٌ مَّذِرَةٌ - (انسان کس برتے پر غرور کرتا ہے) ابتدا میں تو ایک پلید نطفہ تھا اور اخیر میں ایک مردار بدبودار ہوگا-

وَهُوَ مَابَیْنَ ذٰلِكَ یَحْمِلُ عَذِرَةً - اور ان دونوں حالتوں کے درمیان (جب تک دنیا میں زندہ رہا) گوہ اور غلیظ اٹھائے ہوئے ہے (اس کے پیٹ میں نجاست بھری ہوئی ہے)-

مَذْقٌ - ملانا خلط کرنا-

اِمْذَاقٌ - مل جانا-

مَذْقٌ اور مَذْقَةٌ - پانی ملا ہوا دودھ کا ایک گھونٹ-

مُمَاذِقٌ - غیر مخلص-

وَبَارِكْ لَهُمْ فِیْ مَذْقِهَا وَ مَحْضِهَا - ان کے اس دودھ میں برکت دے جس میں پانی ملا ہو اور خالص دودھ میں-

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰے مَذْقَةِ لَبَنٍ - جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ ایک گھونٹ دودھ پر کھلوائے جس میں پانی ملا ہوا ہو-

مَذْقَةٌ كَطُرَّةِ الْخَنِیْفِ - ایک گھونٹ پانی ملے ہوئے دودھ کا جیسے خراب کتان کا گچھا-

فَمَا هِیَ اِلَّا كَمَذْقَةِ الشَّارِبِ - وہ کچھ نہیں مگر پینے والے کے ایک گھونٹ کی طرح (یعنی دنیا کی بقا ایسی ہے)-

اِمْذِقْرَارٌ - دودھ کا پانی میں نہ ملنا دودھ کا الگ رہنا' پانی الگ رہنا-

مُمْذَقِرٌّ - وہ دہی جو ٹکڑے ٹکڑے دکھائی دے جب اس کو ہلائیں تو مل جائے-

قَتَلَتْهُ الْخَوَارِجُ عَلٰے شَاطِئِ نَهْرٍ فَسَالَ دَمُهٗ فِی الْمَاءِ فَمَا امْذَقَرَّ - عبداللہ بن خبابؓ کو خارجیوں نے ایک ندی کے کنارے قتل کیا- ان کا خون بہہ کر پانی میں گیا لیکن پانی میں ملا نہیں (راوی کہتا ہے میں نے ادھر نگاہ کی تو وہ لال تسمے کی طرح اوپر تیر رہا تھا)-

فَاَخَذُوْهُ وَقَرَّبُوْهُ اِلٰی شَاطِئِ النَّهْرِ فَذَبَحُوْهُ فَامْذَقَرَّ دَمُهٗ - خارجیوں نے عبداللہ بن خبابؓ کو پکڑا اور ان کو

ایک کنارے لے گئے وہاں ان کو ذبح کر ڈالا ان کا خون پانی پر جم کر رہ گیا (پانی میں ملا نہیں)۔

حَتّٰی امْذَقَرَّ النِّفَاقُ بِوَطْأَتِہٖ۔ یہاں تک کہ نفاق کو انھوں نے روند ڈالا (نفاق کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا)۔

مَذْلٌ یا مِذَالٌ۔ دل تنگ ہو کر فاش کر دینا۔

مَذَلٌ۔ دل تنگ ہونا' سن ہونا۔

اِمْذَالٌ۔ سن ہونا' تنگ کرنا۔

اِمْذِلَالٌ۔ سن ہونا' سست ہونا' لٹک جانا۔

اَلْمِذَالُ مِنَ النِّفَاقِ۔ مذال نفاق کی نشانی ہے (نہایہ میں ہے کہ مذال یہ ہے کہ آدمی اپنے بچھونے سے تنگ ہو جائے جس پر وہ اپنی بیوی کے ساتھ لیٹا کرتا تھا اور اس کو چھوڑ دے تاکہ دوسرا کوئی شخص اس کو بچھائے)۔

مَذْیٌ۔ مذی نکلنا۔

مَذَّاءٌ۔ جس کی مذی بہت نکلتی ہو۔

تَمْذِیَۃٌ۔ چرنے کے لئے چھوڑ دینا' مذی نکلنا (جیسے اِمْذَاءٌ ہے)۔

مُمَاذَاۃٌ اور مِذَاءٌ۔ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا کر کے چھوڑ دینا تاکہ ایک دوسرے سے دل لگی کریں۔

مَاذِیَانَۃٌ۔ پانی کی نہر۔

مَاذِیٌّ۔ شہد یا سپید شہد۔

کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً۔ (حضرت علیؓ کہتے ہیں) میں بہت مذی نکلنے والا آدمی تھا (مَذِی وہ تری جو عورت کو ہاتھ لگانے پر ذکر پر آ جاتی ہے اس سے غسل واجب نہیں ہوتا لیکن وہ نجس ہے' اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

اَلْغَیْرَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْمِذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ۔ عزت اور شرم و حیا ایمان کی نشانی ہے اور مِذَاء نفاق کی نشانی ہے (نہایہ میں ہے کہ مِذَاء یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس غیر مردوں کو بھیج دے تاکہ اس سے دل لگی کریں یعنی دیوثی۔ ایک روایت میں وَالْمِذَالُ ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے)۔

کُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ بِمَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ وَالسَّوَاقِیْ۔ ہم زمینوں کو اس پیداوار کے بدلے کرایہ پر دیا کرتے جو نہروں اور نالیوں پر ہوتی۔

اَلْمَذِیُّ مَا یَخْرُجُ قَبْلَ الْمَنِیِّ۔ مذی وہ رطوبت ہے جو منی سے پہلے نکلتی ہے (اس کے نکلنے سے شہوت تیز ہوتی ہے اور منی نکلنے سے شہوت جاتی رہتی ہے)۔

لَیْسَ فِی الْمَذِیِّ وُضُوْءٌ۔ مذی نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)۔

مُذَیْنِبٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں۔

بابُ المیم مع الرّاء

مَرْءٌ۔ چکھنا' جماع کرنا۔

مَرَاءَۃٌ۔ ہضم ہو جانا۔

مَرْءٌ۔ عورت کی طرح ہونا شکل یا کلام میں۔

مُرُوْءَۃٌ۔ مروت اور انسانیت۔

مَرَاءَۃٌ۔ خوش ہوا ہونا۔

تَمْرِئَۃٌ۔ ہنیئاً مریئاً کہنا یعنی رچتا پچتا۔

اِمْرَاءٌ۔ ہضم ہونا' مفید ہونا' پسند آنا۔

تَمَرُّءٌ۔ بامروت بننا دوسروں کو عیب دار کر کے۔

اِسْتِمْرَاءٌ۔ بامزہ اور قابل ہضم پانا۔

مَرْءٌ۔ آدمی یا مرد۔

اِمْرَأَۃٌ۔ عورت (مَرْأَۃٌ اور مَرَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اَسْقِنَا غَیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا۔ یا اللہ ہم کو ایسا پانی پلا (ایسا پانی برسا) جو ہضم کرنے والا' خوب اگانے والا' ارزانی کرنے والا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں مَرَأَنِی الطَّعَامُ یا اَمْرَأَنِیْ جب معدے پر کھانا بھاری نہ ہو اور اچھی طرح تحلیل ہو جائے)۔

ھَنَّأَنِیْ وَ مَرَّأَنِیْ۔ میرا نکاح کر دیا۔

فَاِنَّہٗ اَھْنَأُ وَ اَمْرَأُ۔ ایسا کرنے سے پانی خوشگوار ہوگا اور خوب ہضم ہوگا۔

یَاْتِیْنَا فِیْ مِثْلِ مَرِیْءِ نَعَامٍ۔ شترمرغ کی نلی کی طرح ہمارے پاس آتا ہے (شترمرغ کی وہ نلی جس میں سے کھانا اترتا ہے باریک اور تنگ ہوتی ہے کیونکہ اس کی گردن پتلی ہوتی ہے۔ تو یہ تمثیل ہے تنگدستی اور قلت طعام کی)۔

مَرِیْءٌ- حلق کی وہ نلی جس میں سے کھانا اترتا ہے یعنی معدے کا سرا' یہی نلی نیچے جا کر ایک بڑی تھیلی ہو گئی ہے جس کو کوٹھہ اور معدہ کہتے ہیں- پھر پتلی ہو کر آنت بن گئی ہے جس میں سے پاخانہ نکلتا ہے)-

اَحْسِنُوْا مَلاءَ کُمْ اَیُّھَا الْمَرْؤُوْنَ- لوگو! اپنے اخلاق اور عادات درست کرو (یہ جمع ہے مَرْءٌ کی)-

اَیْنَ یُرِیْدُ الْمَرْؤُوْنَ- یہ لوگ کہاں جانا چاہتے ہیں؟)-

لَقَدْ تَزَوَّجْتَ امْرَأَۃً- (حضرت علیؓ نے جب حضرت فاطمہؓ سے نکاح کیا تو ایک یہودی سے کچھ کپڑے خریدنا چاہے (اس نے کہا) تم نے تو ایک بڑی عورت سے نکاح کیا (یعنی کاملہ اور فاضلہ عالی خاندان عورت سے جیسے کہتے ہیں: ھُوَ رَجُلٌ وہ تو پورا اور کامل مرد ہے)-

یَقْتُلُوْنَ کَلْبَ الْمُرَیْئَۃِ- چھوٹی عورت کا کتا مار ڈالتے ہیں (یہ تصغیر ہے مَرْأَۃٌ کی)-

رَجَمَ رَجُلًا مِّنَ الْیَھُوْدِ وَامْرَأَتَہٗ- آنحضرتؐ نے ایک یہودی مرد اور اس کی رنڈی کو (جس سے اس نے زنا کیا تھا) سنگسار کیا-

اِمْرَأَتَانِ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّ نَائِلَۃَ- دو عورتیں دیکھیں جو اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (دونوں بتوں کے نام ہیں- کہتے ہیں ایک مرد اور ایک عورت نے اگلے زمانہ میں حرم میں زنا کیا تھا- وہ دونوں پتھر ہو گئے)-

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ- ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ (جیسے آئینہ میں انسان کو اپنا حسن اور قبح معلوم ہوتا ہے اسی طرح ایک مومن کو دوسرے مومن سے اپنے عیب و صواب معلوم ہوتے ہیں)-

لَا یَتَمَرْاٰیُ اَحَدُکُمْ فِی الدُّنْیَا- کوئی تم میں سے دنیا میں نظر نہ کرے (یہ باب یَتَمَفْعَلُ سے ہے رویت سے اور میم زائد ہے- ایک روایت میں یَتَمَرْاٰ اَحَدُکُمْ بِالدُّنْیَا مِنَ الشَّیْءِ الْمَرِیْءِ ہے یعنی کوئی تم میں سے دنیا کی کسی مرغوب چیز کو شوق سے اختیار نہ کرے' (بلکہ جیسے مریض دوا کھاتا ہے یعنی ضرورت سے استعمال کرے)-

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْمَرِیْءِ وَالْکَامِخِ فَقَالَ حَلَالٌ- میں نے مری اور کامخ کے بارے میں پوچھا- انھوں نے کہا حلال ہیں- (دونوں ایک قسم کے سالن ہیں)-

مَرْوُ- ایک مشہور شہر ہے خراسان میں (اس کی نسب مَرْوَزِیٌ ہے)-

اَلْمُرُوَّۃُ وَاللّٰہِ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ خِوَانَہٗ بِفِنَاءِ دَارِہٖ- قسم خدا کی مروت یہ ہے کہ آدمی اپنا خوان مکان کے صحن میں رکھے (تاکہ دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوں)-

اَلْمُرُوَّۃُ مُرُوَّتَانِ- الحدیث- مروت دو قسم کی ہے (ایک بستی اور شہر میں وہ کیا ہے؟ قرآن کی تلاوت اور مسجدوں میں برابر حاضر رہنا اور بھائی مسلمانوں کی حاجت پوری کرنے کے لئے ان کے ساتھ جانا اور نوکر اور خادم کو اچھے حال میں رکھنا تاکہ دوست خوش ہو اور دشمن جل جائے- دوسری مروت سفر کی وہ کیا ہے؟ توشہ بہت رکھنا اور عمدہ توشہ رکھنا اور جو لوگ ساتھ ہوں ان کو کھلانا اور جب ان سے جدا ہو تو ان کا راز محفوظ رکھنا (افشا نہ کرنا) اور مزاح بہت کرنا مگر نہ ایسا مزاح جس سے پروردگار ناراض ہو)-

تَمْرِیْہِ الْجَنُوْبُ دُرَرٌ اَھَاضِیْبُہٗ وَ دُفَعٌ شَابِیْبُہٗ- اس کا پانی جنوبی ہوا نکالتی ہے- اس کے قطرے گویا موتی ہیں اور ان کی بارشیں زور کی ہیں-

مَارِیَۃ- آنحضرتؐ کی لونڈی تھیں' جن کے بطن سے حضرت ابراہیم آپ کے صاحبزادے پیدا ہوئے تھے-

یَا مَارِیْ اَتْقِنْ- (یہ سریانی زبان ہے) یعنی اے رب اصلاح کر-

مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ- حضرت عثمانؓ کا سالا وہ جنگ جمل میں قید کیا گیا- لیکن امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی سفارش سے رہا ہو گیا-

مَرْثٌ- پانی میں بھگونا' انگلی چبانا' چوسنا' مارنا' نرم کرنا-

مَرِثٌ- جھگڑے کے وقت صبر کرنے والا بردبار-

تَمْرِیْثٌ- بمعنی مَرْثٌ ہے-

اَرْضٌ مُمْرَتَةٌ-جس زمین پر بارش کم ہوئی ہو-

اِنَّهٗ اَتَى السِّقَايَةَ فَقَالَ اَسْقُوْنِيْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِنَّهُمْ قَدْ مَرَثُوْهُ وَ اَفْسَدُوْهُ-آنحضرتؐ سقاوہ کے پاس آئے اور لوگوں سے فرمایا مجھ کو زم زم کا پانی پلاؤ-حضرت عباسؓ نے کہا (جن کے متعلق زمزم کا پانی پلانا تھا) لوگوں نے اس کو میلا غلیظ کر دیا ہے (اس میں ہاتھ ڈال ڈال کر) اور خراب کر دیا ہے-

قَالَ لِابْنِهٖ لَاتُخَاصِمِ الْخَوَارِجَ بِالْقُرْاٰنِ خَاصِمْهُمْ بِالسُّنَّةِ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَخَاصَمْتُهُمْ بِهَا فَكَاَنَّهُمْ صِبْيَانٌ يَمْرُثُوْنَ سُخُبَهُمْ-زبیرؓ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا-جب تم خارجیوں سے بحث کرو تو قرآن سے مباحثہ مت کرو (قرآن کی آیتیں مجمل اور ذو معنیین ہیں) بلکہ حدیث شریف سے دلیل لاؤ-عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا-پھر میں نے خارجیوں سے بحث کی حدیثیں لا کر-تب تو وہ گویا بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چوستے رہتے ہیں (یعنی لاجواب اور عاجز ہو گئے-حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے کہ مخالفین پر حدیث سے استدلال کرو حدیثوں کے تیران پر چلاؤ)-

مَرْثَا-حضرت مریم کی والدہ کا نام تھا (Martha) اس کے لغوی معنی ہیں ربۃ البیت (گھر کی مالکہ)-

مَرْجٌ-جانور کو چراگاہ میں چرنے کے لئے چھوڑ دینا' مشوش کرنا' ضائع کرنا' ملا دینا' مضبوط نہ کرنا' چھوڑ دینا-

مَرَجٌ-بگاڑ' خرابا' فساد' اضطراب' التباس-

اِمْرَاجٌ-چرنے کے لئے چھوڑ دینا' ملا دینا' عہد پورا نہ کرنا-

مَرْجٌ-چراگاہ (مُرُوْجٌ اس کی جمع ہے)-

مَرْجَان-مونگا یا چھوٹے چھوٹے موتی-

مَرِيْج-ملا ہوا' خلط ملط-

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرِجَ الدِّيْنُ-اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دین خراب ہو جائے گا؟ (بگڑ جائے گا-لوگ طرح طرح کی بدعات اور نئی باتیں دل سے تراش کر اس میں شریک کر لیں گے-آنحضرتؐ کی سنت کو چھوڑ دیں گے)-

قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ اَمَانَاتُهُمْ-لوگوں کے عہد اور امانتیں خراب ہو جائیں گی (نہ عہد پورا کریں گے نہ امانت ادا کریں گے' دغابازی اور خیانت اپنا شیوہ کر لیں گے)-

خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّاحِدٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ-فرشتے ایک ہی نور سے پیدا کئے گئے اور جن آگ کے شعلے سے جس میں سیاہی ملی ہوتی ہے-

طَوَّلَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ-اس کی رسی چراگاہ میں لمبی کر دی (وہ جہاں جس طرح چاہے پھرتا پھرے)-

حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّ اَنْهَارًا-یہاں تک کہ عرب کی سرزمین میں چراگاہیں اور نہریں دوبارہ ہو جائیں گی (پہلے عراق عرب اور شام وغیرہ نہایت آباد اور سرسبز ملک تھے-لیکن ترکوں کی بے اعتنائی اور بدانتظامی کی وجہ سے خشک اور ویران اور غیر آباد ہو گئے-آخری زمانہ میں قیامت کے قریب یہ ملک ایسے لوگوں کے ہاتھ آئیں گے جو از سر نو ان کو آباد کریں گے آبپاشی کے لئے نہریں نکالیں گے-قدیم نہروں کی مرمت کریں گے-کیا عجب ہے کہ حجاز کے ملک تک یہ نہریں لے آئیں اور حجاز کا ملک بھی سرسبز ہو جائے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عرب میں کشت و خون بہت ہوگا تو چراگاہیں خالی پڑی رہیں گی اسی طرح نہروں سے کوئی پانی لینے والا نہ ہوگا-ان میں پانی کی کثرت ہو جائے گی)-

مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ-لوگوں کا کام خراب ہو گیا-

حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرَجٍ-یہاں تک کہ ایک بلند سرزمین پر اترو گے-

اِضْطَرَبَ الدِّيْنُ وَمَرِجَ اَهْلُهٗ-دین میں اضطراب پیدا ہو گیا اور دین والے خراب ہو گئے-

اَلْهَرْجُ وَالْمَرْجُ-کشت و خون اور فساد خرابی (مَرَجَ کی را کو ساکن کر دیا هَرْج کے وزن پر کرنے کو)-

اِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَلَى السَّائِمَةِ الْمُرْسَلَةِ فِيْ مَرْجِهَا عَامَهَا-زکوٰۃ ان جانوروں میں واجب ہوگی جو سال بھر جنگل میں چرنے کے لئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں-

مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ-بادشاہ نے اپنی رعایا کو مطلق العنان چھوڑ دیا (ایک دوسرے کو مارتے ظلم کرتے رہیں)-

مَرِجَ الْخَاتَمُ فِیْ اِصْبَعِیْ - انگوٹھی میری انگلی میں ڈھیلی ہوگئی-

اِنَّ لِاِبْلِیْسَ عَوْنًا یُّقَالُ لَهٗ تَمْرِیْجٌ اِذَا جَاءَ اللَّیْلُ مَلَأَمَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ - ابلیس کے کچھ مددگار ہیں جن کو تمریج کہتے ہیں- رات ہوتے ہی مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہیں-

اِبْنُ مَرْجَانَةَ - عبیداللہ بن زیاد کو کہتے ہیں جو زیاد ابن ابیہ کا بیٹا تھا-

مِرْجَلٌ - پانی گرم کرنے کا برتن لوہے کا ہو یا کانسی کا یا پتھر کا یا مٹی کا-

وَلِصَدْرِهٖ اَزِیْزٌ كَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ - آنحضرتؐ کے سینے سے ایسی آواز نکلتی جیسے کیتلی کے جوش مارتے وقت نکلتی ہے-

وَعَلَیْهَا ثِیَابٌ مَّرَاجِلُ - وہ ایسے کپڑے پہنے تھی جس پر مردوں کی مورتیں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مَرَاحِلُ ہے حائے حطی سے یعنی اونٹ اور پالانوں کی مورتیں بنی ہوئی تھیں، جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھی جاتی ہیں)-

ثَوْبٌ مُّرَجَّلٌ - جس کپڑے پر مرد کی مورت بنی ہو-

فَبَعَثَ مَعَهَا بِبُرْدٍ مَّرَاجِلُ - ان کے ساتھ ایک یمنی چادر بھیجی-

مَرْحٌ - اترانا، پھولنا-

مِرَاحٌ - خوشی (جیسے مَرَحَانٌ ہے)-

تَمْرِیْحٌ - صاف کرنا، تیل لگانا، جنگ میں شریک ہو جانا-

اِمْرَاحٌ - خوش کرنا-

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ اَنْ لَّا یَطِیْشَ بِهٖ مَرَحٌ - مومن کی صفت یہ ہے کہ خوشی میں پھول نہ جائے (اترانا شروع نہ کرے حد سے نہ بڑھ جائے)-

مَرْحَبَةٌ - مرحبا کہنا - یعنی تم اچھے اور کشادہ مقام میں آئے-

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ - مرحبا ان لوگوں کے لئے جو چھوٹے جہاد سے فارغ ہو گئے-

مَرْحَبٌ - خیبر کا وہ یہودی پہلوان جس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا، کہتا تھا

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبٌ
شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ

(یعنی سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر، جنگ آزمودہ)-

مَرْحَضٌ - کھڈی، پاخانہ کا قدمچہ (مَرَاحِیْض جمع ہے)-

مَرْخٌ - مزاح کرنا، تیل لگانا-

تَمْرِیْخٌ - تیل لگانا-

مَرُوْخٌ - جو بدن پر ملا جائے تیل ہو یا بٹنہ یا صابون-

مَاءٌ مَّارِخٌ - جاری پانی-

مَرْخ اور عَفَار - دو درخت ہیں جو جلدی سلگ جاتے ہیں - عرب لوگ ان سے آگ سلگاتے ہیں-

مِرِّیْخ - ایک مشہور ستارہ ہے-

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَّكَانَ مُنْبَسِطًا فَقَطَّبَ وَ تَشَزَّنَ لَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ عَادَ اِلَى انْبِسَاطِهٖ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ لَیْسَ مِمَّنْ یُّمْرَخُ مَعَهٗ - ایسا ہوا ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے - آپ ان کے آنے سے پہلے کھلے ہوئے اور شگفتہ مزاج تھے (ہنسی اور مزاح کی باتیں کرتے تھے) جب وہ آئے تو آپ ذرا ترش رو بن گئے اور ان سے ملنے کے لئے تیار ہو گئے - جب وہ چلے گئے تو آپ دوبارہ کھل گئے اور مزاح کی باتیں کرنے لگے (حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟) آپ نے فرمایا - عمر ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن سے مزاح کیا جائے (ان کے مزاج میں بڑی ثقاہت اور خود داری اور سنجیدگی ہے، تو ان سے اسی طرح ملنا چاہئے صرف کام کی باتیں کرنا بڑی وضعداری کے ساتھ - بعضوں نے کہا یہ مَرَّخْتُ الرَّجُلَ سے ماخوذ ہے - یعنی میں نے اس پر تیل ملا پھر رگڑا - اور اَمْرَخْتُ الْعَجِیْنَ سے یعنی آٹے میں اور پانی ڈال کر اس کو نرم کیا - لَیْسَ مِمَّنْ یُّمْرَخُ مَعَهٗ کا مطلب یہ ہے کہ عمرؓ ان لوگوں میں نہیں ہیں جن کو چکنا چپڑا کر کے نرم کر لیں وہ تو بڑے سخت اور کرخت اور تند مزاج کے آدمی ہیں)-

ذِیْ مُرَاخ- ایک مقام کا نام ہے مزدلفہ کے قریب- (بعضوں نے کہا ایک پہاڑ ہے مکہ میں بعضوں نے ذِی مُرَاح حائے حطی سے نقل کیا ہے)-

سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْحَرِّ وَالْبَرْدِمِمَّ یَکُوْنَانِ فَقَالَ لِیْ اِنَّ الْمَرِیْخَ کَوْکَبٌ حَارٌّ وَزُحَلَ کَوْکَبٌ بَارِدٌ الحدیث- میں نے امام جعفر صادقؓ سے پوچھا گرمی اور سردی کیوں ہوتی ہے؟ انھوں نے کہا مریخ گرم ستارہ ہے اور زحل سرد ستارہ ہے جب مریخ بلند ہوتا ہے تو زحل اتر آتا ہے اور یہ ربیع میں ہوتا ہے تو پھر دونوں اسی حال میں رہتے ہیں جب مریخ ایک درجہ بلند ہوتا ہے تو زحل ایک درجہ اتر آتا ہے تین مہینے تک یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ مریخ انتہائی بلندی کو پہنچ جاتا ہے اور زحل انتہائی پستی کو اس لئے گرمی شروع ہوتی ہے- جب گرمی اخیر ہوتی ہے اور خریف کا موسم آتا ہے تو زحل بلند ہونے لگتا ہے اور مریخ اترنے لگتا ہے اور دونوں اسی حال میں رہتے ہیں- جب زحل ایک درجہ بلند ہوتا ہے تو مریخ ایک درجہ اتر آتا ہے یہاں تک کہ مریخ انتہائی پستی کو اور زحل انتہائی بلندی کو پہنچتا ہے اب سردی کا موسم شروع ہوتا ہے اور خریف کا موسم اخیر ہوتا ہے اور سردی کی شدت ہوتی ہے غرض ان دونوں میں جب کوئی بلند ہوتا ہے تو دوسرا پست ہوتا ہے اگر گرمی کے موسم میں کسی دن کچھ خنکی ہو تو وہ چاند کی وجہ سے ہوگی اور جاڑے میں اگر کوئی دن گرم ہو تو گرمی سورج کی وجہ سے ہوگی- ذٰلک تقدیر العزیز العلیم-

مَرْدٌ- کاٹنا' عزت خراب کرنا' چوسنا' ملنا' نرم کرنا' زور سے ہانکنا' لکڑی سے دھکیلنا-

مُرُوْدٌ- اقدام کرنا' سرکشی کرنا' حد سے بڑھ جانا' ہیشگی کرنا-

مَرَدٌ اور مُرُوْدَةٌ- بے داڑھی مونچھ (امرد) ہونا' حد سے بڑھ جانا-

تَمْرِیْدٌ- چکنا اور ہموار کرنا' پتے سونت ڈالنا-

تَمَرُّدٌ- امرد رہنا پھر داڑھی والا ہونا' نافرمانی' سرکشی' بے اعتدالی' حد سے تجاوز کرنا-

مَارِدِیْن- ایک قلعہ ہے-

کَانَ صَاحِبُ خَیْبَرَ رَجُلًا مَّارِدًا مُّنْکَرًا- خیبر کا حاکم ایک سرکش' بدخلق شخص تھا-

مَرَدَةُ الْجِنِّ وَالشَّیَاطِیْنِ- جنوں اور شیطانوں میں سرکش اور غاوی-

وَتُصْفَدُ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ- رمضان کے مہینے میں سرکش اور شریر شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں-

تَمَرَّدْتُ عِشْرِیْنَ سَنَةً وَّجَمَعْتُ عِشْرِیْنَ وَنَتَفْتُ عِشْرِیْنَ وَخَضَبْتُ عِشْرِیْنَ فَاَنَا ابْنُ ثَمَانِیْنَ- (معاویہؓ کہتے ہیں) بیس برس تک تو میں امرد رہا' داڑھی مونچھ نہ تھی اور بیس برس تک پوری داڑھی رکھی- پھر بیس برس تک سفید بال چھانٹتا رہا' پھر بیس برس سے خضاب کر رہا ہوں' تو میری عمر اسی (۸۰) برس کی ہے-

مُرَیْدٌ- مدینہ کا ایک محل تھا-

مَرْدَانٌ- ایک گھاٹی ہے تبوک کے راستے میں وہاں آنحضرتؐ کی مسجد بھی ہے-

مَرِیْدٌ- سرکش-

شَجَرَةٌ مَّرْدَاءُ- وہ درخت جس کے پتے جھڑ گئے ہوں-

مُمَرَّدٌ- چکنا' ہموار-

مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ- ہمیشہ نفاق انھوں نے اختیار کرلیا ہے-

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ- بہشت کے لوگ بن بال اور بن داڑھی مونچھ کے ہوں گے (ان کے جسم پر بال نہ ہوں گے نہ ریش و بروت)-

مَرِیْد- وہ کھجور جو دودھ میں بھگوئی جائے نرم کرنے کے لئے-

مُرَاد- ایک قبیلہ ہے ابن ملجم اسی قبیلہ کا تھا-

مَرٌّ یا مُرُوْرٌ یا مَمَرٌّ- گزر جانا' تجاوز کرنا' رسی باندھنا-

مُرَّبِه- اس پر صفرا غالب ہوا-

مَرَارَةٌ- تلخی' کڑواہٹ-

مُرٌّ- تلخ-

تَمْرِیْرٌ- زمین پر پھیلانا' کڑوا کرنا-

مُمَارَّۃٌ اور مِرَارٌ - کھنچ جانا، ساتھ گزرنا، چکر دینا-

اِمْرَارٌ - چلانا، کڑوا ہونا، کڑوا کرنا-

تَمَارٌّ - ایک دوسرے پر گزرنا ایک دوسرے سے بغض رکھنا-

اِسْتِمْرَارٌ - ہمیشہ رہنا، تجاوز کرنا-

سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ - ہمیشہ رہنے والا جادو ہے یا چل دینے والا باطل اور لغو جادو جو چلا آتا ہے-

نَحْسٌ مُسْتَمِرٌّ - ہمیشہ منحوس یعنی چارشنبہ کا وہ دن جس دن قوم عاد پر عذاب اترا تھا-

یَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ یَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٌّ - یَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٌّ سے (قرآن میں چارشنبہ کا دن مراد ہے)-

لَاتَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِیْ مِرَّۃٍ سَوِیٍّ - خیرات لینا مال دار کو درست نہیں ہے اور نہ اس کو جو صحیح سالم ہٹا کٹا زوردار ٹانٹھا ہو (یعنی تندرست محنت مزدوری کر سکتا ہو اس کو بھی خیرات لینا درست نہیں ہے بلکہ محنت مزدوری کر کے روٹی کھانا چاہئے)-

مِرَّۃٌ - قوت، طاقت اور سختی-

اِنَّہٗ کَرِہَ مِنَ الشَّاءِ سَبْعًا الدَّمَ وَالْمِرَارَ وَکَذَا وَکَذَا - بکری کی سات چیزیں مکروہ ہیں ان میں سے ایک خون ہے (وہ تو بالاتفاق بہ نص قرآنی حرام ہے) دوسرے پتا (جس میں سبز کڑوا پانی بھرا ہوتا ہے کہتے ہیں پتہ ہر ایک جانور میں ہوتا ہے اونٹ کے سوا)-

اِنَّہٗ جَرَحَ اِبْھَامَہٗ فَاَلْقَمَھَا مَرَارَۃً وَّکَانَ یَتَوَضَّأُ عَلَیْھَا - عبداللہ بن عمرؓ کا انگوٹھا زخمی ہو گیا انھوں نے اس پر ایک پتا چڑھا دیا، اسی پر وضو کر لیتے-

اِدَّعٰی رَجُلٌ دَیْنًا عَلٰی مَیِّتٍ وَّ اَرَادَ بَنُوْہُ اَنْ یَّحْلِفُوْا عَلٰی عِلْمِھِمْ فَقَالَ شُرَیْحٌ لَتَرْکَبُنَّ مِنْہُ مَرَارَۃَ الذَّقْنِ - ایک شخص نے میت پر کچھ قرض کا دعویٰ کیا - میت کے بیٹوں نے اپنے علم پر قسم کھانے کا ارادہ کیا (یعنی ہمارے علم میں کوئی قرض اس کا میت پر نہ تھا) تب شریح قاضی نے کہا - تم قسم کھا کر اپنی ٹھڈی کی تلخی پر سوار ہو گے (یعنی ہمیشہ تمہارے مونہوں اور زبانوں پر تلخی رہے گی یہ خیال کر کے شاید اس کا قرض واجبی ہو)-

وَاَلْقٰی بِکَفَّیْہِ الْفَتِیُّ اِسْتِکَانَۃً مِّنَ الْجُوْعِ ضَعْفًا مَّایُمِرُّ وَمَا یُحْلِیْ - جوان آدمی نے اپنے ہاتھ ڈال دیئے اپنے آپ کو سپرد کر دیا بھوک کی ناتوانی سے نہ تو بری بات کہہ سکتا ہے (تلخ) اور نہ اچھی (شیریں)-

خَرَجَ قَوْمٌ مَّعَھُمُ الْمُرُّ قَالُوْا نَجْبُرُبِہِ الْکَسْرَ وَالْجُرْحَ - کچھ لوگ ایلوا لے کر نکلے کہنے لگے ہم اس سے ٹوٹی ہڈی جوڑتے ہیں اور زخم کی دوا کرتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ مر ایک تلخ دوا ہے ایلوے کی طرح)-

مَاذَا فِی الْاَمَرَّیْنِ مِنَ الشِّفَاءِ الصَّبِرُ وَالثُّفَاءُ - دو تلخ چیزوں میں کتنی بیماریوں کی شفاء ہے ایک ایلوا دوسرے رائی (اگرچہ رائی میں ایلوے کی طرح تلخی نہیں ہوتی مگر اس کی تیزی کو بھی تلخی قرار دے دیا)-

ھُمَا الْمُرَّیَانِ الْاِمْسَاکُ فِی الْحَیٰوۃِ وَالتَّبْذِیْرُ فِی الْمَمَاتِ - دو بڑی تلخ خصلتیں ہیں (نہایت خراب) ایک تو زندگی میں مال جوڑ کر رکھنا (بخیلی کرنا) دوسرے مرتے وقت اسراف کرنا (ایسی باتوں میں مال خرچ کرنے کی وصیت کرنا جو اس کو فائدہ نہیں دیتیں- یعنی خلاف شرع خواہشات نفسانی میں)-

لَقِیَ الْاَمَرَّیْنَ - مصیبتوں میں پڑ گیا-

اِذَا نَزَلَ سَمِعَتِ الْمَلَآئِکَۃُ صَوْتَ مِرَارِ السِّلْسِلَۃِ عَلَی الصَّفَا - جب اللہ تعالیٰ کا کلام اترتا ہے (دوسری روایت یوں ہے- جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے) تو فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے سپاٹ صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر چلائیں-

کَاِمْرَارِ الْحَدِیْدِ عَلَی الطَّسْتِ الْجَدِیْدِ - جیسے لوہے کو نئے طشت پر چلائیں-

مَافَعَلَتِ الْمَرْاَۃُ الَّتِیْ کَانَتْ تُمَارُّہٗ وَ تُشَارُّہٗ - وہ عورت کہاں گئی جو ان سے لپٹتی تھی ان کا پیچھا لیتی تھی-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَہٗ فِیْ سَیْرِہِ الْمِرَارُ - ایک شخص کے چلتے چلتے ہاتھ پاؤں رہ گئے گویا رسی ہو گئے-

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ قَاطِعًا لِمَرَائِرِ اَقْرَانِهَا - اللہ تعالیٰ نے موت کو حیات کی سخت رسیوں کا کاٹنے ولا بنایا-

ثُمَّ اسْتَمَرَّتْ مَرِيْرَتِىْ - پھر مجھ کو اس کی عادت ہوگئی میری رسی مضبوط ہوگئی اور مجھ کو پوری قدرت اس پر حاصل ہوگئی-

سُحِلَتْ مَرِيْرَتُهٗ - اس کی مضبوط رسی کمزور ہوگئی-

مُرِّیْ - ایک سالن ہے جس سے روٹی کھائی جاتی ہے (اس کا ذکر ابوالدرداء کی حدیث میں ہے انھوں نے کہا ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ شراب کو مچھلیوں نے بے اثر کر دیا-)

ثَنِيَّةُ الْمُرَارِ - ایک گھاٹی ہے حدیبیہ کے پاس (بعض نے بہ کسر میم روایت کیا ہے)-

بَطْنُ مَرٍّ اور مَرُّ الظَّهْرَانِ - دونوں مقاموں کے نام ہیں مکہ کے قریب-

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِى الصَّلٰوةِ وَ اَنَّ لِىْ مَمَرَّ الشَّرَفِ - مجھ کو نماز میں پھونکنا پسند نہیں ہے گو شرف کا راستہ سب مجھ کو مل جائے (شرف ایک مقام کا نام ہے)-

يُعَارِضُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ سُنَّةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ - حضرت جبرئیل مجھ سے قرآن کا دور ہر سال ایک بار یا دو بار کرتے (یہ روایت صحیح نہیں ہے - صحیح یہ ہے کہ ہر سال ایک بار دور کرتے)-

فَرْضُ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً - وضو فرض ایک ایک بار دھونا ہے (اور تین تین بار مستحب ہے)-

تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً - آنحضرتؐ نے وضو میں ایک ایک بار اعضاء کو دھویا-

اِجْلِسْ اَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ - آنحضرتؐ نے دو بار یہ فرمایا' ابوتراب بیٹھ جا-

فَحَجَّ مَرَّتَيْنِ - آدمؑ دو بار بحث میں غالب آئے-

اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ - اللہ نے اس کو دو بار نکالا - (ایک تو کفر سے نکال کر اسلام میں لایا' دوسرے دنیا سے مسلمان رہ کر نکالا)-

بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ - جب لشکر سب روانہ ہوگیا اس کے بعد-

وَلَقَدْ مَرَّ عَلٰى اَجَلِهٖ مُنْذُ ثَلَاثٍ - تین دن ہوئے کہ آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی (شاید یہ خبر ذوعمر نے چپکے سے کسی مدینہ سے آنے والے سے سن لی ہو یا وہ کاہن ہوگا)-

اَمَرَّ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ - راستہ سے تکلیف دہ چیز (کانٹا' کچرہ پتھر نجاست وغیرہ) ہٹا دی-

خَرَجُوْا بِمَكَاتِلِهِمْ وَ مُرُوْرِهِمْ - یہودی لوگ اپنے ٹوکرے زنبیلیں بیلچے سبل لے کر نکلے تھے (بعض نے کہا مُرُوْر وہ رسیاں جن کو پکڑ کر کھجور کے درختوں پر چڑھتے ہیں)-

لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِىْ اَكُنْتَ تَسْجُدُلَهٗ - آنحضرتؐ نے ایک شخص سے فرمایا (جو آپ کو سجدہ کرنا چاہتا تھا) اگر تو میری قبر پر سے گزرے تو کیا مجھ کو سجدہ کرے گا؟ (اس وقت ہرگز سجدہ نہیں کرے گا - مجھ کو مردہ سمجھ کر تو اس وقت بھی سجدہ نہ کر کیونکہ سجدہ اسی خداوند کے لئے سزاوار ہے جو ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا)-

اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ - جس چیز سے تو چاہے خون بہا دے (بعض نے کہا یہ غلط ہے اور صحیح اَمِرِ الدَّمَ ہے - ایک روایت میں اَمْرِرْ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا - ایک روایت میں اَمِرِ الدَّمَ ہے)-

غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ - ایک بار دو بار نہیں کئی بار-

تُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِى الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ - (جب بی بی ام سلمہ نے اپنے شوہر ابوسلمہ پر رونے کا ارادہ کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تو اس گھر میں پھر شیطان کو بلانا چاہتی ہے جس میں سے ابوسلمہ نے دو بار اس کو نکالا (ایک بار تو جب اسلام لائے دوسری بار جب اسلام پر مرے)-

مَرَرْتُ فِى الْمَسْجِدِ - میں مسجد میں لوگوں پر سے گزرا (اتنا لفظ محذوف ہے ''لوگوں پر سے'')-

مَرَارَةُ الدُّنْيَا حَلَاوَةُ الْاٰخِرَةِ وَحَلَاوَةُ الدُّنْيَا مَرَارَةُ الْاٰخِرَةِ - دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے-

اَلْخَلُّ يُكَسِّرُ الْمِرَّةَ - سرکہ صفرا کو توڑ دیتا ہے-

لَمْ يُبْعَثْ نَبِىٌّ اِلَّا صَاحِبَ مِرَّةٍ سَوْدَاءَ صَافِيَةٍ - ہر ایک پیغمبر جو بھیجا گیا تو سیاہ سودا صاف مزاج والا-

مُرَار - ایک کڑوا درخت ہے جو اونٹ کے لئے عمدہ چارہ ہے-

كَانَ اَبَا ذَرٍّ فِيْ بَطْنِ مَرٍّ يَرْعٰى غَنَمًا - گویا ابوذرؓ مرالظہر ان میں بکریاں چرا رہے ہیں (یہ آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے خبر دے دی تھی- حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ایسا ہی ہوا ابوذر مدینہ سے نکل کر جنگل میں جا کر رہے)-

لَيْسَ لِاَهْلِ مَرٍّ مُتْعَةٌ - مرالظہر ان کے رہنے والوں کو تمتع کرنا درست نہیں (کیونکہ وہ مکہ سے قریب رہتے ہیں- تمتع تو آفاقیوں کے لئے ہے)-

مَرْمَرٌ - مشہور پتھر ہے سخت' جو چکنا اور سفید صاف ہوتا ہے-

مَرْزٌ - ہلکی چٹکی لینا (جس سے تکلیف نہ ہو- اگر زور سے چٹکی لی جائے تو اس کو قَرْصٌ کہتے ہیں) عیب کرنا' دشمنی کرنا' ہاتھ سے مارنا' کاٹنا-

مُمَارَزَةٌ - ممارست-

اِمْتِرَازٌ - لینا' جدا کرنا-

مَرْزَتَانِ - وہ گوشت کے لوتھڑے اٹھے ہوئے جو کانوں کی لو پر ہوتے ہیں-

مُرْزَةٌ - چیل-

مِرْزَةٌ - قطعہ-

تُمَرِّزٌ - بونا' پست قد-

اِنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مَيِّتٍ فَمَرَزَهٗ حُذَيْفَةُ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص پر جنازے کی نماز پڑھنا چاہی تو حذیفہ نے ان کی چٹکی لی (اس پر نماز پڑھنے سے منع کیا کیونکہ وہ منافق تھا اور آنحضرتؐ نے حذیفہ بن یمان کو سب منافق بتلا دیئے تھے وہ آنحضرتؐ کے راز دار تھے)-

مِرْزٌ - جو کی شراب-

اُمْرُزْلِيْ مِنْ عَجِيْنِكَ مِرْزَةً - اپنے آٹے میں سے ایک ٹکڑا مجھ کو کاٹ دے-

مَرْزُبَانٌ - پہلوان' بہادر سردار' بادشاہ کا مقرب-

اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ - (معاذ جب یمن سے آئے تو آنحضرتؐ کو انھوں نے سجدہ کیا- کہنے لگے) میں حیرہ میں گیا (جو کوفہ کے پاس ایک بستی ہے) وہاں میں نے لوگوں کو دیکھا اپنے ایک بہادر سردار کو سجدہ کرتے ہیں (اس لئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا- آپ نے فرمایا ایسا مت کر)-

مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ - اس کے ساتھ ایک لوہے کا سبل (گرز بیلچہ) ہوتا ہے (بعض نے مِرْزَبَّةٌ پڑھا ہے اور یہ صحیح نہیں ہے' البتہ جب میم کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں تو اِرْزَبَّةٌ-

بِيْضٌ مَّرَازِبَةٌ غُلْبٌ جَحَاجِحَةٌ - سفید رنگ بہادر موٹی گردن والے سردار' کریم النفس-

مِرْزَمٌ - ایک ستارہ ہے جو برج جواز کے پیچھے نکلتا ہے-

مَرْسٌ - ایک طرف پڑ جانا' چوسنا' پونچھنا' بھگونا' پھر ہاتھ سے ملنا' خراب ہونا-

مُمَارَسَةٌ اور مِرَاسٌ - کسی کام کو اکثر کرنا' اس کی عادت ہو جانا' مزاولت کرنا' شروع کرنا-

تَمَرُّسٌ - رگڑا کھانا' رگڑنا' کھیلنا-

تَمَارُسٌ - ایک دوسرے کو مار پیٹ کرنا-

مَارَسْتَان - شفاخانہ-

مَرِسٌ - بڑا کھلاڑی' تجربہ کار-

مَرَسَةٌ - رسی-

اِنَّ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَمَرَّسَ الرَّجُلُ بِدِيْنِهٖ كَمَا يَتَمَرَّسُ الْبَعِيْرُ بِالشَّجَرَةِ - قیامت قریب ہونے کی ایک نشانی یہ ہے کہ آدمی اپنے دین سے ایسا کھیلے گا جیسے اونٹ درخت سے کھیلتا ہے (کہیں اس کو کھاتا ہے کہیں اس سے اپنا بدن رگڑتا ہے- یعنی دین کو کھلونا بنا لے گا اس میں ہوائے نفس کے مطابق تاویلات اور تصرفات کرے گا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ فتنوں میں گھسے گا اور ان میں ایسی سختی کرے گا جو اس کے دین کو نقصان پہنچائے گی' نفع کچھ نہ ہوگا' جیسے خارشتی شخص اگر اپنا بدن درخت سے رگڑے اور خونا خون کر دے جب بھی خارشت کو فائدہ نہ ہوگا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ دین کو کھیل سمجھ کر صبح کو مسلمان ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا- دنیا سازی میں دین کی

خرابی کی کچھ پرواہ نہ کرے گا جیسے اونٹ درخت کی پرواہ نہیں کرتا- وہ خراب ہوتو ہواس کے پتے کھالیتا ہے اس کی جڑ ہلا دیتا ہے جس کی وجہ سے بعض درخت سوکھ جاتا ہے)-

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ- فلاں شخص کے بیٹے تو لوہے کے کانٹے' بڑے تجربہ کار ماہر ہیں (یہ مَرِسٌ کی جمع ہے)-

فَطَلَعَ عَلَيَّ رَجُلٌ حَذِرٌ مَّرِسٌ- (وحشی حضرت امیر حمزہؓ کی نسبت کہتا ہے) پھر میرے سامنے ایک شخص نمودار ہوئے جن سے خوف آتا تھا جنگ آزمودہ لڑائی میں ماہر-

كُنْتُ اَمْرُسُهُ بِالْمَاءِ- میں اس کو پانی ڈال کر ملتی تھی-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّيْ كُنْتُ اُعَافِسُ وَ اُمَارِسُ- نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص) یہ گمان کرتا ہے کہ میں عورتوں کا دلدادہ ان سے کھیلنے والا ہوں (بھلا میں خلافت کا سا اہم کام کیونکر کرسکتا ہوں- یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

مَرْمَرِيْسٌ- آفت' مصیبت-

مَرْشٌ- چھیلنا' انگلیوں سے کھجانا' ایذا دہ کلام کرنا-

اِمْتِرَاشٌ- چھین لینا' اچک لے جانا' کمانا-

مُرَاشَةٌ- چھوٹا حق' بقیہ قرضہ-

اَمْرَش- شریر-

فَعَدَلَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ اِلٰى شَجَرَاتٍ فَمَرَشْنَ ظَهْرَهٗ- آپ کی اونٹنی آپ کو درختوں میں لے کر چل دی اور درختوں نے آپ کی پیٹھ چھیل دی-

اِذَا حَكَّ اَحَدُكُمْ فَرْجَهٗ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَمْرِشْهُ مِنْ وَّرَاءِ الثَّوْبِ- اگر کوئی تم میں سے نماز میں اپنی شرم گاہ کھجائے تو کپڑے پر سے کھجائے (اپنا ہاتھ شرمگاہ سے نہ چھوئے)-

مَرْصٌ- انگلیوں سے چٹکی لینا-

مَرَصٌ- آگے نکل جانا-

تَمَرُّصٌ- اڑ جانا-

مَرُوْصٌ- تیز رو اونٹنی-

مَرَضٌ یا مَرْضٌ- بیمار ہو جانا-

تَمْرِيْضٌ- سست کرنا' تیمارداری کرنا-

اِمْرَاضٌ- بیمار کرنا رائے کا قریب بہ صواب ہونا' بیمار ہونا' مال میں آفت آنا' بیمار پانا' جھکانا' بند کرنا-

تَمَرُّضٌ- ضعیف ہونا-

تَمَارُضٌ- بیمار بننا-

لَايُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ- اچھے صحیح و سالم اونٹ والے کے اونٹوں پر وہ شخص اپنے اونٹ پانی پلانے کے لئے نہ لائے جس کے اونٹ بیمار ہوں (اگر چہ شریعت میں بیماری کی چھوت کوئی چیز نہیں مگر اس لئے منع فرمایا ایسا نہ ہو جس کے اونٹ صحیح و سالم ہیں وہ بیمار پڑ جائیں اور اس کو یہ خیال ہو کہ چھوت لگ گئی)-

اَصَابَهَا مُرَاضٌ- میوے پر آفت آ گئی-

هُمْ شِفَاءُ اَمْرَاضِنَا- وہ تو ہماری بیماریوں کی دوا ہیں (وہ ہمارا بدلہ ظالموں سے لیتے ہیں گویا ہمارے دلوں کو تندرست کرتے ہیں)-

اِسْتَاْذَنَ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ- آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ تیمارداری میرے گھر میں کی جائے (یعنی جب تک آپ بیمار ہیں تو دوا دارو علاج میرے گھر میں رہ کر کرتے رہیں)-

فَاَذِنَّ لَهٗ- ان بیویوں نے آپ کو اجازت دے دی (اس وقت آپ بیوی میمونہ یا زینب یا ریحانہ کے گھر میں تھے)-

اِمْسَحُوْا عَلٰى رِجْلِيْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ- میرے پاؤں پر مسح کرو وہ بیمار ہے-

مَنْ مَّاتَ مَرِيْضًا مَّاتَ شَهِيْدًا- جو شخص بیمار رہ کر مرے اس کو شہید کا ثواب ملے گا (یہ ہر بیماری کو شامل ہے لیکن دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ کی بیماری سے خاص ہے)-

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا- جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے (اس کو پوچھنے کو جائے اس کو تسلی دے)-

تَقْعُدُ الْحَائِضُ عِنْدَ الْمَرِيْضِ تُمَرِّضُهٗ- حائضہ عورت بیمار کے پاس اس کی تیمارداری کرنے کے لئے بیٹھ سکتی ہے-

شَمْسٌ مَرِیْضَةٌ- بیمار سورج- جب اس کی روشنی صاف نہ ہو-

مَرْطٌ- اکھیڑنا' جلدی چلنا' جمع کرنا' پاخانہ پھینکنا' بچہ پھینکنا-

مَرَطٌ- بالوں کا بدن اور ابرو اور آنکھ پر کم ہونا-

تَمْرِیْطٌ- اکھیڑنا' آستین چھوٹی رکھنا-

مُمَارَطَةٌ- اکھیڑنا-

اِمْرَاطٌ- اکھیڑنے کا وقت آنا' کچی کھجوریں گر پڑنا' آگے ہو جانا' جلد چلنا-

تَمَرُّطٌ- گرنا-

اِمْتِرَاطٌ- اچک لے جانا' جمع کرنا-

مُرَاطَة- بالوں کا گچھا جو کنگھی کرنے یا اکھیڑنے سے گرتا ہے-

مِرْطٌ- کملی بالوں کی ہو یا ریشم کی یعنی چادر جو عورتیں سر پر ڈالتی ہیں-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مُرُوْطِ نِسَآئِهٖ- آنحضرتؐ اپنی بیویوں کی چادروں پر نماز پڑھ لیتے-

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَجَّلٌ- آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر ہانڈیوں کی تصویریں بنی تھیں (ایک روایت میں مُرَحَّلٌ ہے یعنی اونٹ کے پالان کی تصویریں)-

فَامَّرَطَ قُذَذُ السَّهْمِ- تیر کے پر گر گئے تھے-

سَهْمٌ اَمْرَطُ یا اَمْلَطُ- پر گرا ہوا تیر-

اَمَا خَشِيْتَ اَنْ تَنْشَقَّ مُرَيْطَآؤُكَ- (حضرت عمرؓ نے ابومحذورہ سے کہا' جب انھوں نے بہت زور سے اذان دی) تم کو یہ ڈر نہیں ہوا کہ تمہاری وہ کھال پھٹ جائے جو ناف اور پیڑو کے درمیان ہے-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مُرُوْطٍ- آنحضرتؐ چادروں میں نماز پڑھتے تھے-

مَرْعٌ- بہت لگانا' کنگھی کرنا' گھاس اور چارہ بہت ہونا- (جیسے اِمْرَاعٌ ہے)-

تَمَرُّعٌ- جلدی کرنا یا چارہ طلب کرنا-

اِنْمِرَاعٌ- جانا-

مِرَاعٌ- چربی-

اَمْرَعَ الْقَوْمُ- ان (قوم) کے پاس گھاس اور چارہ خوب ہے-

اَمْرَعْتَ فَانْزِلْ- اب تو تمہارا مطلب حاصل ہو گیا اترو-

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مَّرِيْعًا مُرْبِعًا- یا اللہ! ہم پر ایسا پانی برسا جو ارزانی کر دے خوب چارہ اگائے اور چار طرف محیط ہو (سب جگہ چوطرف برسے تاکہ لوگ جہاں چاہیں وہاں ٹھہر جائیں (اپنے جانوروں کو وہاں رکھ سکیں)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ السَّلْوٰى فَقَالَ هُوَ الْمُرَعَةُ- ابن عباسؓ سے پوچھا گیا قرآن میں جو ''سَلْوٰی'' آیا ہے' اس سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا مُرَعَة جو ایک پرندہ ہے یعنی بٹیریا لوا-

هَنِيْئًا مَّرِيْعًا- خوشگوار' خوب چارہ اگانے والا-

مُمْرِعَ النَّبَاتِ- خوب چارہ اگانے والا گھاس سستی کرنے والا-

اَرْضٌ اُمْرُوْعَةٌ- جہاں چارہ گھاس کی افراط ہو-

مَا تَدَاوَى النَّاسُ بِشَيْءٍ خَيْرٍ مِّنْ مُرْعَةِ عَسَلٍ قُلْتُ مَا مُرْعَةُ الْعَسَلِ قَالَ لَعْقَةُ عَسَلٍ- کوئی دوا اس سے بہتر نہیں کہ شہد کا ایک مرعہ کھالیں- میں نے کہا مرعہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا شہد کی ایک چاٹ-

مَرْغٌ- ہرا چارہ کھانا' اقامت کرنا-

مَرَغٌ- آلودہ ہونا-

تَمْرِيْغٌ اور تَمْرَاغٌ- لوٹانا-

اِمْرَاغٌ- لعاب بہنا' کلام میں بہت غلطی کرنا-

تَمَرُّغٌ- لوٹنا' پیچ کھانا' درد وغیرہ سے لعاب بہانا' تردد کرنا' ٹھہرنا-

مَرَاغٌ- جہاں جانور لوٹتے پوٹتے ہیں-

مَرَاغٌ دَوَابِّهَا الْمِسْكُ- بہشت میں جہاں جانور وہاں کے لوٹتے پوٹتے ہیں مشک ہے (مٹی کے بدلے مشک میں لوٹتے ہیں' کیونکہ بہشت کی مٹی بھی مشک ہے سفید صاف)-

اَجْنَبْنَا فِيْ سَفَرٍ وَّلَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ فَتَمَرَّغْنَا فِيْ

التُّرَابِ- (حضرت عمارؓ کہتے ہیں) ہم ایک سفر میں جنبی (ناپاک) تھے اور ہمارے پاس پانی نہ تھا کہ اس سے غسل کریں- آخر ہم مٹی میں لوٹے (حضرت عمارؓ یہ سمجھے کہ غسل کے بدلے جو تیمم ہے اس میں سارے بدن پر مٹی لگانا ضروری ہے)

تَمَرَّغَ الدَّابَّةُ- جانور لوٹا پوٹا-

فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ- قیامت کے قریب یہ حال ہوگا کہ ایک شخص قبر پر جا کر اس پر لیٹے گا (موت کی آرزو کرے گا) یہ کچھ دین کی مصیبت نہ ہوگی بلکہ دنیا کی آفت اور بلا (جس سے تنگ ہو کر موت کی آرزو کرے گا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی عادت مٹی پر لوٹنے کی نہ ہوگی)-

مَرْغَاب- ایک مقام کا نام ہے-

وَاَقْطَعَهُ الْمَرْغَابَ- اس کو مرغاب مقطعہ کے طور پر دیا-

مَرْقٌ- شوربا بہت کرنا' بال نوچنا' جلدی سے برچھا مارنا-

مُرُوْقٌ- گھس کر پار نکل جانا' ایک طرف سے دوسری طرف تجاوز کرنا-

مَرِقٌ- بگڑ جانا-

تَمْرِيْقٌ- گانا-

اِمْرَاقٌ- شوربا بہت کرنا-

اِمْتِرَاقٌ- جلدی سے نکل جانا-

مَرَقَة- شوربا-

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ- دین سے اس طرح پار ہو کر نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں گھس کر دوسری طرف سے نکل جاتا ہے-

اُمِرْتُ بِقَتْلِ الْمَارِقِيْنَ- (حضرت علیؓ نے کہا) مجھ کو ان لوگوں کے قتل کرنے کا حکم ہوا جو دین سے باہر ہو جائیں (مراد خارجی لوگ ہیں جو خلیفۂ برحق کی اطاعت سے نکل گئے تھے اور تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے تھے)-

تَكُوْنُ اُمَّتِيْ فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِيْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ- میرے بعد میری امت کے دو گروہ ہو جائیں گے- پھر ان میں ایک تیسرا گروہ نکلے گا' ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو حق سے زیادہ قریب ہے (دو گروہ یعنی حضرت علیؓ اور معاویہؓ کا گروہ پھر تیسرا گروہ خارجیوں کا نمودار ہوا ان کو حضرت علیؓ کے گروہ نے مارا)-

يَمْرُقُ مَارِقَةٌ- ایک باہر نکل جانے والا گروہ باہر نکل جائے گا (اسلام سے باہر ہو جائے گا- خطابی نے کہا اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ خارجی گو گمراہ تھے مگر مسلمان تھے- ان کی عورتوں سے نکاح کرنا' ان کا ذبیحہ کھانا درست تھا- اسی طرح ان کی گواہی مقبول ہے)-

اِنَّ بِنْتًا لِيْ عَرُوْسًا تَمَرَّقَ شَعْرُهَا- (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ) میری ایک بیٹی نئی دلہن ہے لیکن اس کے بال گر گئے ہیں-

مَرِضَتْ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا- بیماری ہوئی تو اس کے بال گر گئے- مَرَقَ شَعْرُهٗ یا تَمَرَّقَ یا امَّرَقَ (سب کے ایک معنی ہیں یعنی) اس کے بال جھڑ گئے-

اِنَّ مِنَ الْبُيْضِ مَا يَكُوْنُ مَارِقًا- بعض انڈے گندے ہوتے ہیں-

مَرِقَتِ الْبَيْضَةُ- انڈا خراب ہوگیا (گندا ہو کر پانی ہوگیا)-

مُمَرِّقٌ- گانے والا-

مَرْقٌ- لونڈیوں کا گانا اور کمینے پاجی لوگ-

اِنَّهٗ اطَّلٰى حَتّٰى بَلَغَ الْمَرَاقَّ- انھوں نے موزہ لگایا یہاں تک کہ پیٹ کے نیچے کے حصے تک جو نرم ہوتا ہے پہنچ گئے-

مَرَقٌ یا مَرْقٌ- ایک کنویں کا بھی نام ہے مدینہ میں-

مَرَقَ الْمَارِقُوْنَ- کچھ لوگ دین سے باہر نکل گئے (اور انھوں نے خلیفۂ رسول اللہ سے لڑنا درست سمجھا- وہ عبداللہ بن وہب اور مرقوص بن زہیر وغیرہ تھے جس کو ذوالثدیہ ایک حدیث میں کہا گیا ہے- ان لوگوں کو حضرت علیؓ نے نہروان میں قتل کیا' جو ایک بستی ہے بغداد سے چار فرسخ پر)-

اِنَّهٗ بَدَاَ بِيَمِيْنِهٖ يَغْسِلُهَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَاقَّهٗ بِشِمَالِهٖ- آنحضرتؐ نے غسل میں پہلے داہنا ہاتھ دھویا- پھر پیٹ کا نیچے کا

حصہ بائیں ہاتھ سے دھویا-

مَرْمَرَةٌ- (یہ مفرد ہے مَرْمَرٌ کا) یہ ایک سخت سفید پتھر ہوتا ہے-

كَانَ هُنَاكَ مَرْمَرَةٌ- وہاں مرمر کا ایک پتھر نکلا-

مَرْمَرَةٌ- غصہ ہونا' تلخ ہونا-

مُرْمُوْرَةٌ- خوش رنگ نازک بدن چھوکری' گل اندام-

مَرْمَاةٌ- گوشت کی ہڈی (میم زائد ہے- اس کا بیان کتاب "ر" میں گزر چکا)-

مَرْنٌ- مارنا' بھاگنا' پاؤں میں تیل لگانا-

مَرَانَةٌ اور مُرُوْنَةٌ اور مُرُوْنٌ- نرم ہونا سختی کے ساتھ سخت ہونا-

مُرُوْنٌ اور مَرَانَةٌ- عادت کرنا' مداومت کرنا-

مَارِنٌ- نرم اور سخت-

فِي الْمَارِنِ الدِّيَةُ- اگر کوئی ناک کا نرم حصہ جو بانسہ کے نیچے ہے کاٹ ڈالے تو پوری دیت دینا ہوگی-

تَمْرِيْنٌ- عادت کرانا' مشق کرانا-

مَرِنٌ- حال' خلق' عادت-

قَطَعَ مَارِنَ اَنْفِهٖ- اس کی ناک کا نرم حصہ (نرمۂ بینی) کاٹ ڈالا-

اَلْوَلِيُّ يَمْرُنُ الصَّبِيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ- بچہ کا ولی جب بچہ کی عمر سات برس کو پہنچے تو اس کو نماز کی عادت کرائے-

مَرَّان- ایک بستی کا نام ہے-

مِرْوَدٌ- سلائی-

كَمَا يَدْخُلُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ- جیسے سلائی سرمہ دانی میں گھس جاتی ہے-

اِنَّ لِبَنِيْ اُمَيَّةَ مِرْوَدًا يَجْرُوْنَ اِلَيْهِ- بنی امیہ کو مہلت کا ایک میدان ملا ہے اس طرف جا رہے ہیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَّ يَخْرُجُوْنَ اَدِلَّةً- (حضرت علیؓ نے فرمایا) یہ لوگ طالب علم بن کر آتے ہیں اور راہ بتانے والے (فاضل اور عالم) بن کر نکلتے ہیں-

مَرَهٌ- آنکھ میں سرمہ نہ ہونا' ڈیلے سفید پڑ جانا (سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے)-

اِنَّهٗ لَعَنَ الْمَرْهَاءَ- آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی (جو آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے)-

مَرَهٌ- آنکھ کی بیماری جو سرمہ نہ لگانے سے پیدا ہوتی ہے-

خُمْصُ الْبُطُوْنِ مِنَ الصِّيَامِ مُرْهُ الْعُيُوْنِ مِنَ الْبُكَاءِ- روزہ دار ہونے سے خالی پیٹ والے' سفید آنکھوں والے روتے روتے-

اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مُرْهُ الْعُيُوْنِ مِنَ الْبُكَاءِ- اللہ کے ولی روتے روتے آنکھیں سفید کر لیتے ہیں (ان پر خوف الٰہی غالب ہوتا ہے اپنے گناہ یاد کر کے)-

مَرْوٌ- سفید پتھر چمکتا ہوا دھاردار چھری کی طرح اور ایک شہر کا نام ہے خراسان میں (ان کی نسبت مَرْوَزِيٌّ ہے)-

مَرْوَة- مشہور پہاڑ ہے مکہ میں (اس کی نسبت مَرْوِيٌّ ہے)-

قَالَ لَهٗ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَصَابَ اَحَدُنَا صَيْدًا وَّلَيْسَ مَعَهٗ سِكِّيْنٌ اَنَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَ شِقَّةِ الْعَصَا- عدی بن حاتمؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا اگر ہم میں کوئی شخص شکار کا جانور پالے لیکن اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم سفید دھاردار پتھر سے اور لکڑی کی کھپچی سے (جو تیز ہو) ذبح کر لیں-

مُرُوَّةٌ- مردانگی انسانیت تہذیب (اس کی ضد تَوَحُّشٌ اور بَدَاوَةٌ ہے)-

اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مَرْوَتَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ- یکا یک پیچھے سے ایک شخص نے اپنا سر میرے مونڈھے پر رکھا' دیکھا تو وہ حضرت علیؓ ہیں-

فَاِنَّ ذٰلِكَ صَارَ مَرْوَةً- یہ تو ایک پتھر ہو گیا-

مَرْيٌ- تھنوں پر ہاتھ پھیرنا تاکہ دودھ خوب نکلے' چھوڑ دینا' نکالنا' انکار کرنا' مارنا' لنگڑے پن سے زمین پر گھسٹتے چلنا-

مُمَارَاةٌ اور مِرَاءٌ- جھگڑا کرنا' بحث کرنا اپنی بات کو اچھی قرار دینا اور مخاطب پر طعن اور تشنیع کرنا (بعض نے کہا مِرَاءٌ میں اعتراض ضرور ہوتا ہے مخاطب پر اور جِدَالٌ عام ہے)-

اِمْرَاءٌ - دودھ بہنا -

تَمَرِّیْ - آراستہ ہونا -

تَمَارِیْ - جھگڑا تکرار کرنا' شک کرنا -

اِمْتِرَاءٌ - نکالنا' شک کرنا -

لَاتُمَارُوْا فِی الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ مِرَاءً فِیْهِ كُفْرٌ - قرآن میں تکرار اور جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں تکرار اور انکار کفر ہے (اس لئے کہ قرآن سات قراءتوں پر اترا ہے اگر ایک قراءت کا انکار کرے تو گویا قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا اور وہ کفر ہے - بعض نے کہا صفات اللہ اور مسئلہ قدر وغیرہ میں جھگڑا کرنا مراد ہے اور اہل کلام اور اہواء کی طرح تاویلات کرنا اور یہ غرض نہیں ہے کہ قرآن کے مسائل فقہیہ عملیہ میں بحث نہ کی جائے کیونکہ تمام صحابہؓ اور سلف اس کی بحث کرتے رہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اس بحث سے مقصود اظہار حق اور صواب ہو نہ کہ صرف الزام خصم اور اس کی تحقیر اور اپنی لیاقت اور علم کا اثبات) -

اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ - قرآن میں جھگڑا نکالنا کفر ہے (طیبی نے کہا جھگڑے سے یہ مراد ہے کہ ایک آیت کو لا کر دوسری آیت کا مضمون رد کرے کیونکہ یہ تکذیب ہے قرآن کی اور کفر ہے' ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرآن کی آیتوں میں سلف کے عقیدے کے موافق تطبیق کرے - اگر یہ نہ کر سکے تو اللہ کے سپرد کرے اور کہے اٰمَنَّا بِمَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ - بعض نے کہا مراء سے مراد شک کرنا ہے - یعنی اس میں اس کو شک ہو کہ یہ کلام الٰہی ہے یا نہیں) -

تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ - اس میں اور حر میں جھگڑا ہوا (کہ حضرت موسیٰ جن کے پاس گئے تھے وہ خضرؑ تھے یا اور کوئی شخص) -

تَمَارٰی هَلْ هُوَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ غَیْرُهٗ - س میں جھگڑا ہوا کہ خضرؑ کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے یا دوسرے کوئی موسیٰ -

هَلْ تُمَارُوْنَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ وَهَلْ تُمَارُوْنَ فِی لشَّمْسِ - کیا تم کو چاند کے دیکھنے میں کوئی شک رہتا ہے یا کیا تم چاند اور سورج کے دیکھنے میں ایک دوسرے سے جھگڑتے ہو؟ (بھائی ہم کو بھی دیکھنے دو) -

تَمَارَوْا فِی الْمِنْبَرِ - منبر کے باب میں جھگڑا ہوا (کہ وہ کیسا تھا کس لکڑی سے بنا تھا؟) -

وَقَدِ امْتَرَوْا - انھوں نے جھگڑا کیا -

لِيُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ - تا کہ بیوقوفوں سے اس میں جھگڑا کرے -

فَيَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ - اور تیر کے اس مقام پر جو چلہ سے متصل رہتا ہے شک کرے (کہ اس میں کچھ خون وغیرہ جانور کا لگا ہے یا نہیں) -

فَلَا مِرْيَةَ - کچھ شک نہیں -

اِمْرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ - جس چیز سے چاہے (جو تیز ہو) خون نکال دے (خون بہا دے بس ذبح ہو گیا - بعضوں نے اَمِرِ الدَّمَ روایت کیا ہے - بعضوں نے اَمِرِّ الدَّمَ بالتشدید - خطابی نے کہا یہ غلط ہے لیکن ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اَمْرِرْ ہے - پس اَمِرِّ الدَّمَ ادغام کے ساتھ غلط نہیں ہو سکتا) -

مَرَوْا بِالسُّیُوْفِ الْمُرْهَفَاتِ دِمَائَهُمْ - تیز تلواروں سے ان کے خون نکالے اور بہائے -

اِنَّهٗ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِیَّتَیْنِ - وہ آنحضرتؐ سے دو دوھیل اونٹنیاں لے کر ملے (یہ تثنیہ ہے مَرِیٌّ کا - ایک روایت میں مَرِیَّتَیْنِ ہے مَرِیَّةٌ کہتے ہیں دوھیل اونٹنی کو یعنی جو خوب دودھ دیتی ہے) -

وَسَاقَ مَعَهٗ نَاقَةً مَّرِيًّا - ان کے ساتھ ایک دوھیل اونٹنی ہانکی -

لِتَقْتُلَ كَلْبَ الْمَرِيَّةِ - تا کہ دوھیل اونٹنی کا کتا مار ڈالے -

اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقِيَهٗ عِنْدَ اَحْجَارِ الْمِرَاءِ - حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ سے مراء کے پتھروں کے پاس ملے یعنی قباء کے پتھروں کے پاس -

مُرَاءٌ - (بہ ضمۂ میم) ایک بیماری اور آفت ہے جو کھجور کے درخت پر آتی ہے -

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيُبَاهِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُقْبِلَ بِوُجُوْهِ النَّاسِ اِلَيْهِ فَهُوَ فِی النَّارِ - جو

شخص دین کا علم اس لئے سیکھے کہ بیوقوفوں سے بحث اور تکرار کرے (ان پر اپنی لیاقت علمی جتائے اپنی فوقیت ثابت کرے) اور دوسرے عالموں پر فخر کرے یا اس کی یہ غرض ہو کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں (اس کی تعظیم اور تکریم کریں' اس کے مرید اور معتقد ہوں اس کو تحفے تحائف دیں' اس کی ضیافتیں کریں) تو وہ دوزخ میں جائے گا-

دَعِ الْمُمَارَاةَ- جھگڑا اور تکرار چھوڑ دے-

اُتْرُكِ الْمِرَاءَ وَلَوْ كُنْتَ مُحِقًّا- جھگڑا چھوڑ دے اگر چہ تو حق پر ہو (اور مخاطب غلط کہہ رہا ہو کیونکہ جھگڑا کرنے سے بجز اس کے کہ دشمنی اور عداوت پیدا ہو یا گالی گلوچ ہو یا مار کٹائی ہو اور کوئی نتیجہ نہیں ہے- ایک بار حق بات بتلا دینا اور سمجھا دینا وہ بھی نرمی اور ملائمت سے کافی ہے اب اگر مخاطب نہ مانے اور خواہ مخواہ تکرار نکالے تو خاموش ہو جائے ''جواب جاہلاں باشد خموشی'' پر عمل کرے)-

مُرَيْخٌ -ایک محل تھا بنی قینقاع کا مدینہ میں-

مُرَيْسِيْعٌ -ایک پانی کا چشمہ تھا بنی مصطلق کا-

بابُ المیم مع الزاء

مَزْجٌ یا مِزَاجٌ- ملانا یا خلط کرنا' برانگیختہ کرنا-

تَمْزِيْجٌ- سبزی کے بعد زرد ہو جانا' دینا-

مُمَازَجَةٌ -فخر کرنا' ملا دینا-

تَمَازُجٌ -مل جانا (جیسے اِمْتِزَاجٌ ہے)-

مِزَاج- اطباء کی اصطلاح میں وہ حالت طبیعت کی یا دوا کی جو مختلف عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے ایک دوسرے کی تیزی کو توڑتی ہیں-

لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ- اگر وہ سمندر میں ملا دی جائے تو سمندر کی حالت بدل جائے-

مَوْزَجٌ -موزہ-

مَزْحٌ یا مِزَاحٌ یا مُزَاحَةٌ- دل لگی کرنا' ٹھٹھا کرنا-

تَمْزِيْحٌ -رنگ بدلنا-

مُمَازَحَةٌ اور مِزَاحٌ- دل لگی' ہنسی-

اِمْزَاحٌ -ٹی پر چڑھانا-

تَمَازُحٌ -دل لگی کرنا-

كَانَ فِيْهِ مُزَاحٌ- آپ میں مزاح تھا (یعنی لطیفہ گوئی' بذلہ سنجی' خوش مزاجی- مجمع البحار میں ہے کہ مُزَاح بہ ضمۂ میم اسم مصدر ہے اور بکسرۂ میم مصدر)-

فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَمَازِحُوْنَ- لوگ ہنسی' دل لگی کرنے لگے-

كَثْرَةُ الْمِزَاحِ فِي السَّفَرِ فِيْ غَيْرِ مَايُسْخِطُ اللّٰهَ مِنَ الْمُرُوَّةِ- سفر کی حالت میں رفیقوں سے دل لگی کرنا مگر نہ ایسی خوشی جس سے پروردگار ناخوش ہو' مروت میں داخل ہے (علماء نے کہا ہے مزاح کچھ برا نہیں اگر باطل اور کذب نہ ہو- کیونکہ آنحضرتؐ سے مروی ہے)-

اِنِّيْ لَاَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ- میں مزاح کرتا ہوں لیکن سچ بات کہتا ہوں (مزاح میں بھی غلط بات منہ سے نہیں نکالتا- وہ قصہ مشہور ہے کہ آپ نے ایک بڑھیا سے فرمایا ''بوڑھی عورتیں بہشت میں نہیں جائیں گی-'' یا ایک شخص سواری کے لئے اونٹ مانگنے آیا' آپ نے فرمایا- ''اچھا اونٹ کا ایک بچہ تجھ کو دوں گا-'' اور جناب امیر بھی مزاح کیا کرتے تھے- یہ دلیل ہے صحت مزاج اور وفور نشاط اور سلامت طبع کی- اکلکھرے تندخو' سخت مزاج کو کوئی پسند نہیں کرتا)-

مَزَادَةٌ- وہ ظرف جس میں پانی لادا جاتا ہے جیسے راویہ اور قربہ اور سطیحہ (اس کی جمع مَزَاوِدہے)-

مِزْوَدٌ- چمڑے کا تھیلہ جس میں توشہ رکھا جاتا ہے-

كَانَ فِيْ مِزْوَدَتِيْ تَمْرٌ- میرے توشہ دان میں کھجور تھی-

مَزْرٌ- چکھانا' غصہ کرنا' آہستہ سے چٹکی لینا' تھوڑا پینا-

مَزَارَةٌ -ظریف ہونا' میوہ پک جانا-

تَمْزِيْرٌ- بمعنی مَزْرٌ ہے-

تَمَزُّرٌ -چوسنا' تھوڑا تھوڑا پینا' ایک بارگی پی جانا-

مِزْرٌ- احمق' جَو' جوار' گیہوں کی شراب-

اِنَّ نَفَرًا مِّنَ الْيَمَنِ سَأَلُوْهُ فَقَالُوْا اِنَّ بِهَا شَرَابًا

يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ - یمن کے چند لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے انھوں نے پوچھا کہ یمن میں ایک قسم کی شراب ہے جس کو مزر کہتے ہیں (جو کی یا جوار کی) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (انگور کی ہو یا کھجور کی یا جو کی یا چانول کی یا گڑھ کی یا جوار کی یا گیہوں کی)-

اَلْمَزْرَةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ - ایک بار بچہ کا دودھ چوسنا رضاع کی حرمت ثابت کرتا ہے (یہ طاؤسؒ کا قول ہے جو تابعین میں سے تھے - دوسری صحیح حدیث میں وارد ہے کہ ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی - نہایہ میں ہے کہ شاید طاؤسؒ نے یہ کہا ہوگا کہ ایک بار دودھ چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا لیکن راویوں نے غلطی سے لا کا حرف چھوڑ دیا)-

اِشْرَبِ النَّبِيْذَ وَلَا تُمَزِّرْ - نبیذ کو ضرورت سے (پیاس رفع کرنے کے لئے) پی لیکن بار بار مت پی - (تلذذ کے لئے جیسے شرابی شراب کا دور کرتے ہیں)-

اَلْبِتْعُ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَالْجِعَةُ نَبِيْذُ الشَّعِيْرِ وَالْمِزْرُ مِنَ الذُّرَةِ وَالسَّكَرُ مِنَ التَّمْرِ وَالْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ - ابن عمرؓ نے کہا شہد کی شراب کو بتع کہتے ہیں اور جو کی شراب کو جعہ (انگریزی میں بیر کہتے ہیں) اور جوار کی شراب کو مزر اور کھجور کی شراب کو سکر اور انگور کی شراب کو خمر-

اَلْمِمْزَارُ لَا يَطِيْبُ اِلٰى سَبْعَةِ اٰبَاءٍ - ممزار سات پشت تک پاک نہیں ہوتا (لوگوں نے پوچھا ممزار کیا ہے؟ فرمایا ایک شخص حرام مال سے نکاح کرے یا لونڈی خریدے اس کی اولاد کو مِمْزَار کہیں گے)-

مَزٌّ - چوسنا-

مَزَازَةٌ - سخت ہونا، کھٹ مٹھا ہونا-

مُزٌّ - کھٹ مٹھا (یعنی شیرینی اور ترشی ملی ہوئی)-

لَا تُحَرِّمُ الْمَزَّةُ وَلَا الْمَزَّتَانِ - ایک دو بار دودھ چوسنے سے رضاع کی حرمت ثابت نہیں ہوتی - (جب تک پانچ بار نہ چوسے)-

اَلَا اِنَّ الْمُزَّاتِ حَرَامٌ - شراب حرام ہے - (یہ مُزَّۃ کی جمع ہے یعنی وہ شراب جس میں ترشی ہو اس کو مُزَّاء بھی کہتے ہیں - بعض نے کہا مُزَّۃ وہ شراب جو کچی اور پکی کھجور سے ملا کر بنائی جائے)-

اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ الْمُزَّاءُ الَّتِيْ نُهِيَتْ عَنْهَا عَبْدُ الْقَيْسِ - میں ڈرتا ہوں کہیں یہ شراب وہ مزاء نہ ہو جس کے پینے سے عبدالقیس قبیلے کے لوگوں کو منع کیا گیا تھا-

فَتُرْضِعُهَا جَارَتُهَا الْمَزَّةَ وَالْمَزَّتَيْنِ - اس کی پڑوسن اس کو ایک چسکہ یا دو چسکے دودھ کے چوسا دے (عرب لوگ کہتے ہیں تَمَزَّزْتُ الشَّيْءَ میں نے اس کو چوسا)-

اَلْمَزَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ - ایک چسکا دودھ کا حرمت قائم کر دیتا ہے (یہ انہی طاؤس کا قول ہے جن کا ذکر گزشتہ سطور میں باب مَزْرٌ میں آچکا ہے)-

اِشْرَبِ النَّبِيْذَ وَلَا تُمَزِّزْ - پی، مگر بار بار مت پی (شرابیوں کی طرح اس کا دور مت کر ایک روایت میں تُمَزِّرْ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اِذَا كَانَ الْمَالُ ذَامِزٍّ فَفَرِّقْهُ فِي الْاَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ وَ اِذَا كَانَ قَلِيْلًا فَاَعْطِهٖ صِنْفًا وَّاحِدًا - ابراہیم نخعی نے کہا - اگر زکوٰۃ کا پیسہ بہت ہو تو آٹھوں قسموں میں جن کا ذکر قرآن میں ہے (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ (اخیر تک) خرچ کرے اگر تھوڑا ہو تو ایک ہی قسم کو دے دے-

مَزِيْزٌ بمعنی كَثِيْرٌ ہے مَزِيْزٌ کے معنی قلیل بھی آئے ہیں-

مِزَّةٌ - ایک گاؤں ہے دمشق سے ایک میل پر، ابو الحجاج مزی فن رجال کے بڑے عالم اور تہذیب الکمال کے مولف وہیں کے تھے-

مَزْعٌ یا مَزْعَةٌ - دوڑنا - دھنکنا انگلیوں سے-

تَمْزِيْعٌ (بمعنی مَزْعٌ ہے) جدا کرنا-

تَمَزُّعٌ - کٹنا، تقسیم کرنا-

مَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ - آدمی برابر مانگتا رہتا ہے (سوال سے باز نہیں آتا) یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ سے جب ملے گا تو اس کے منہ پر گوشت کا ایک ذرا سا لوتھڑا بھی نہیں ہوگا (سب ہڈیاں رہ جائیں گی - یہ دنیا میں بھیک مانگتے رہنے کی سزا ہوگی)-

فَقَالَ لَهُمْ تَمَزَّعُوْهُ فَاَوْفَاهُمُ الَّذِیْ لَهُمْ- آنحضرتؐ نے جابرؓ کے قرض خواہوں سے فرمایا- اب اس کھجور کو بانٹ لو- پھر آپ نے ہر ایک کا جتنا دینا تھا پورا ادا کر دیا-

حَتّٰی تُخُیِّلَ اِلَیَّ اَنَّ اَنْفَهٗ یَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهٖ- یہاں تک کہ میں سمجھا ان کی ناک غصہ کی شدت کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی (پھٹ جائے گی ایک روایت میں یَتَمَرَّعُ ہے رائے مہملہ سے یعنی لرز رہی تھی)-

یُبَارِكُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ- اللہ تعالیٰ کٹے ہوئے عضو کے جوڑوں پر اپنی برکت اتارے گا-

مَزْقٌ یا مَزْقَةٌ- پھاڑ ڈالنا' عیب نکالنا' طعنہ مارنا-

تَمْزِیْقٌ- چاک کر ڈالنا' پھاڑنا' ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا-

تَمَزُّقٌ- پھٹ جانا-

مِزَاقٌ- تیز رو اونٹنی-

مِزْقَةٌ- ایک ٹکڑا (اس کی جمع مِزَقٌ ہے)-

لَمَّا مَزَّقَهٗ دَعَا عَلَیْهِمْ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ- جب کسریٰ (بادشاہ ایران) نے آنحضرتؐ کا خط پھاڑ ڈالا تو آپ نے ایران والوں کے لئے بدعا کی' فرمایا یا اللہ ان کو بھی پوری طرح پھاڑ دے (کہتے ہیں اس وقت ایران کا بادشاہ خسرو پرویز تھا اس کے بیٹے شیرویہ نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا- اور حضرت عمرؓ نے جب ایران فتح کیا اس وقت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن پرویز وہاں کا بادشاہ تھا)-

وَعَلَیْهَا خِمَارٌ مُمَزَّقٌ- وہ ایک پھٹی ہوئی اوڑھنی اوڑھے تھی-

اِنَّ طَائِرًا مَزَّقَ عَلَیْهِ- ایک پرندہ نے عبداللہ بن عمر پر بیٹ کر دی (ذَرَقَ اور رَمٰی بِسَلْحِهٖ کے بھی یہی معنی ہیں)-

فَتَمَزَّقَ شَعْرِیْ- میرے بال جھڑ گئے-

اِذَا مُزِّقْتُمْ- جب قبروں میں تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے-

مَزْمَزَةٌ- ہلانا' حرکت دینا-

تَمَزْمُزٌ- ہلنا' اٹھنا' جدا جدا ہو جانا-

مَزْمِزُوْهُ وَتَلْتِلُوْهُ- اس کو ہلاؤ' حرکت دو-

مَزْنٌ اور مُزُوْنٌ- منہ کے سامنے جلد جلدی چل دینا' چمکنا' بھر دینا' تعریف کرنا' فضیلت دینا' تقریظ کرنا' بھاگنا-

تَمْزِیْنٌ- بھرنا' فضیلت دینا' تعریف کرنا' تقریظ کرنا-

تَمَزُّنٌ- منہ کے سامنے جلدی بھاگنا' عادت کرنا-

مَازِنٌ- ایک قبیلہ کا نام ہے-

مُزَیْنَة- یہ بھی ایک قبیلہ کا نام ہے-

مُزْنٌ- ابر (نہایہ میں ہے کہ مُزْنٌ ابر- اس کا مفرد مُزْنَةٌ ہے- بعض نے کہا سفید ابر)-

خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مُزَیْنَةَ- مدینہ سے نکل کر مزینہ کی طرف گئے (مزینہ ایک شاخ ہے مضر قبیلہ کی' اس کی نسبت مُزَنِیٌّ ہے)-

مِزْهَرٌ- عود' ستار' طنبورہ-

اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَیْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ- جب اونٹ ستار کی آواز سنتے ہیں تو ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب ہم کاٹے جائیں گے (عربوں کا قاعدہ تھا جب مہمان لوگ آتے تو ان کو خوش کرنے کے لئے عود بجاتے ان کو شراب پلاتے' اونٹ یہ سمجھ لیتے کہ اب ہم گوشت کے لئے نحر کئے جائیں گے)-

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْحَقَّ لِیُذْهِبَ بِهِ الْبَاطِلَ وَیُبْطِلَ بِهِ الزَّمَّارَاتِ وَالْمَزَاهِرَ- اللہ تعالیٰ نے اپنا سچا کلام اتارا کہ باطل کو اڑا دے اور باجوں اور طنبوروں کو میٹ دے (اس کے بدلے لوگ قرآن سنیں' اس سے حلاوت اٹھائیں)-

فَمَا کَانَ لَهُمْ مِنْ مِّلْكٍ وَ عُرْمَانٍ وَّ مَزَاهِرَ- پھر جو کچھ ان کی املاک اور کھیت اور باغات تھے-

ذَاتُ الْمَزَاهِرِ- ایک مقام کا نام ہے اور مَزَاهِرُ سرخ پہاڑوں کو بھی کہتے ہیں-

مِزْیَلٌ- بڑا بحث کرنے والا' ایک دلیل کو چھوڑ کر دوسری دلیل لانے والا-

اِنَّ رَجُلَیْنِ تَدَاعَیَا عِنْدَهٗ وَکَانَ اَحَدُهُمَا مِخْلَطًا مِّزْیَلًا- امیر معاویہؓ کے پاس دو شخص دعویٰ کرتے ہوئے آئے ان میں ایک دھوکا دینے والا (باتوں کو خلط ملط کرنے والا) ایک دلیل کو چھوڑ کر دوسری دلیل کی طرف جانے والا تھا-

بابُ المیم مع السِّینْ

مَسْأٌ یا مُسُوْءٌ - محنت کرنا' دیر لگانا' راستہ کے بیچ میں چلنا' فساد ڈالنا' فریب کرنا' عادت کرنا' نرم کرنا -

اِمْسَاءٌ - فساد کرنا -

اَمْسَأَ بَیْنَ الْقَوْمِ - قوم میں فساد کرا دیا -

مُسْتَقَةٌ - پوستین لمبی آستینوں کی -

اِنَّهٗ اُهْدِیَ لَهٗ مُسْتَقَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ - آنحضرتؐ کو ایک پوستین تحفہ میں دی گئی' جس کے کف اور سنجاف ریشمی کپڑے کے تھے یا اس کا استر ریشمی کپڑے کا تھا -

اِنَّهٗ کَانَ یَلْبَسُ الْبَرَانِسَ وَالْمَسَاتِقَ وَ یُصَلِّیْ فِیْهَا - آنحضرتؐ لمبی ٹوپیاں اور پوستینیں پہنتے تھے اور ان کو پہن کر نماز بھی پڑھتے تھے -

اِنَّهٗ صَلّٰی بِالنَّاسِ وَیَدَاهُ فِیْ مُسْتَقَةٍ - حضرت عمرؓ نے نماز پڑھائی اور ان کے دونوں ہاتھ پوستین کے اندر تھے (سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسا ہی مروی ہے) -

مُسْتِیْرٌ - ایک مقام کا نام ہے قیروان میں -

مَسْحٌ یا مُسُوْحٌ - زمین میں سیر کرنا' ہاتھ پھیرنا' اثر دور کرنا' زائل کرنا' دھونا' فریب کرنا' کنگھی کرنا' کاٹنا اچھی صورت میں پیدا کرنا' بری صورت میں پیدا کرنا' مارنا' جماع کرنا' تھکا دینا' دبلا کر دینا' خوب چلنا -

مَسْحٌ اور مِسَاحَةٌ - ماپنا -

مَسْحٌ اور تَمْسَاحٌ - جھوٹ بولنا -

مَسَحٌ - گھٹنوں کے اندر کی جانب چھل جانا -

تَمْسِیْحٌ - ہاتھ پھیرنا' اثر دور کرنا' پر فریب باتیں کرنا' تھکانا' دبلا کر دینا -

تَمَسُّحٌ کے بھی یہی معنی ہیں اور غسل کرنا' برکت لینا' قلاش ہونا -

تَمَاسُحٌ - دوستی کرنا' بیعت کرنا -

مَسِیْحٌ - کا لفظ حضرت عیسیٰؑ کے لئے بھی آیا ہے کیونکہ آپ جس بیمار پر ہاتھ پھیر دیتے وہ اچھا ہو جاتا یا آپ کا پاؤں ہموار تھا یعنی تلوہ نہ تھا - یا آپ ماں کے پیٹ سے تیل ملے پیدا ہوئے تھے یا آپ زمین کو طے کیا کرتے تھے - بعض نے کہا مسیح کے معنی دوست' بعض نے کہا عبرانی زبان میں ان کا نام مسیح تھا - عربی میں مسیح کہنے لگے اور دجال ملعون کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ اس کی ایک آنکھ غائب ہو گی - ایک طرف کا چہرہ ممسوح ہو گا یا اس لئے کہ وہ ساری زمین کی سیر کرے گا - بعض نے کہا دجال کے لئے مِسِّیْحٌ کا لفظ ہے یعنی بدشکل بدصورت مَسِیْحُ الْقَدَمَیْنِ - ہموار سپاٹ تلوے والے (چکنے نرم جن میں پھٹن اور شگاف نہ ہو) -

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ مَمْسُوْحَ الْاِلْیَتَیْنِ - اگر بچہ دبلے سرین والا پیدا ہو (جس کا سرین ہڈی سے مل گیا ہو) -

اَمْسَحُ - جو مرد ایسا ہو کہ اس کے سرین دبلے ہوں' (ہڈی سے مل گئے ہوں) -

مَسْحَاءُ - جو عورت ایسی ہو کہ اس کے سرین دبلے ہوں -

تَمَسَّحُوْا بِالْاَرْضِ فَاِنَّهَا بِکُمْ بَرَّةٌ - مٹی سے مسح کرو (یعنی تیمم میں) وہ تمہاری محسن ہے (تم اسی سے پیدا ہوئے اسی کی بدولت کھاتے پیتے ہو - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں سجدہ زمین پر کرو تاکہ پیشانی پر مٹی لگے - اس صورت میں یہ حکم استحباباً ہو گا نہ کہ وجوباً) -

اِنَّهٗ تَمَسَّحَ وَصَلّٰی - آنحضرتؐ نے وضو کیا اور نماز پڑھی -

لَمَّا مَسَحْنَا الْبَیْتَ اَحْلَلْنَا - جب ہم نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا تو حلال ہو گئے (احرام کھل گیا) -

فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا - ہم اپنے پاؤں پر مسح کرنے لگے (یعنی خفیف دھونے لگے) -

یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ - اپنے چہرے سے نیند کا نشان پونچھ رہے تھے (یعنی آنکھوں پلکوں وغیرہ کو صاف کر رہے تھے) -

یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِهٖ - آنحضرتؐ اپنے عمامہ پر مسح کر لیتے (یعنی وضو میں سر نہ کھولتے' عمامہ پر ہر طرح مسح درست ہے

خواہ پیشانی پر مسح کر کے عمامہ پر پورا کرے یا سارا مسح عمامہ پر کرے، سر کو ہاتھ بھی نہ لگے- اہل حدیث کا یہی قول ہے- حنفیہ کہتے ہیں پیشانی پر مسح کر کے عمامہ پر پورا کر لے)-

فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ- آنحضرتؐ نے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا (ابوحنیفہ اور امام مالک نے عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں رکھا اور سفیان ثوری اور امام احمد اور داؤد ظاہریؒ رحمہم اللہ نے صرف عمامہ پر مسح کر لینا جائز رکھا ہے گو سر کے کسی حصے پر ہاتھ نہ لگے اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے)-

حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ كُنْتُ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ- آنحضرتؐ کو ایک شخص نے سلام کیا (آپ نے جواب نہ دیا) ایک دیوار کی طرف گئے اور (ہاتھ مار کر) منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا- فرمایا میں بے وضو تھا (اور ایسی حالت میں اللہ کا ذکر مناسب نہ سمجھا' کیونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- علماء نے کہا ہے یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے کہ آنحضرتؐ ہر حال میں اور ہر وقت میں اللہ کی یاد کرتے اور شاید وہاں پانی نہ ہوگا- اس لئے آپ نے تیمّم کر لیا- کیونکہ تیمّم اسی وقت جائز ہے جب پانی نہ پائے- خواہ فرض پڑھنے کی ضرورت ہو یا نفل کی)-

وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ- آنحضرتؐ نے تیمّم کے لئے مٹی پر دونوں ہاتھ مارے پھر ان کو پھونکا (تاکہ زائد گرد وغبار اڑ جائے) اس کے بعد ان ہاتھوں کو اپنے منہ اور دونوں پہونچوں پر پھیرا (بس یہی صحیح اور قوی روایت ہے اور دو بار ہاتھ مارنے کی اور کہنیوں تک مسح کرنے کی روایتیں کمزور ہیں- امام احمدؒ اور اہل حدیث کا عمل اسی روایت پر ہے)-

يَكْفِيْكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ- تجھ کو منہ اور دونوں پہونچوں پر مسح کرنا کافی تھا (زمین پر لوٹنے کی ضرورت نہ تھی)-

ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِيْ وَبَطْنِيْ- پھر میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا (شفقت سے بیمار کو تسلی دینے کے لئے)-

وَلَا يَمْسَحُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَعْلَقَ- تولیہ سے ہاتھ نہیں صاف کرتے تھے جب تک (انگلیاں) چاٹ نہ لیتے-

ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ ذُرِّيَّةً- پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا ان کی اولاد نکالی (بعضوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ فرشتہ نے اللہ کے حکم سے ہاتھ پھیرا تو گویا اللہ نے ہاتھ پھیرا)-

يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا- آنحضرتؐ صف میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے (صف برابر کرنے کے لئے)-

كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ- آنحضرتؐ جب دعا میں دونوں ہاتھ اٹھاتے تو دعا کے بعد ان کو منہ پر پھیر لیتے (اور جس دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تو منہ پر پھیرتے بھی نہیں)-

اِذَا تَمَسَّحَ اَحَدُكُمْ- جب کوئی تم میں سے استنجا کرے-

لَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِيْنِهٖ- تو داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے-

لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاكَ- اگر تو غسل میں جہاں سوکھا رہ گیا تھا وہاں ہاتھ پھیر دیتا تو تجھ کو کافی ہو جاتا (مکرر غسل کی حاجت نہ پڑتی مگر اب چونکہ دیر ہوگئی ہے اس کو دوبارہ غسل کرنا چاہئے)-

فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى وَفِيْهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ- آنحضرتؐ نے داہنے پاؤں پر پانی چھڑکا اس میں جوتی تھی- آپ نے دونوں ہاتھوں سے اس پر مسح کر لیا (اس حدیث سے انھوں نے دلیل لی ہے جو وضو میں پاؤں کا مسح کافی جانتے ہیں- جمہور کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اگر صحیح بھی ہو تو دوسری صحیح روایتوں کے خلاف ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے پاؤں کے اوپر نیچے سب طرف مسح کر لیا ہو تو وہ دھونے کے مثل ہو گیا)-

مَسَحَ اللّٰهُ مَابِكَ- اللہ تعالیٰ نے اس کو دھو ڈالا جو تو نے کیا تھا-

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً مَّسْحَاءَ- ان پر لوٹ کر مگر ٹھہر نہیں (چلتے چلتے ان کو غارت کر کے آگے بڑھ جا- عرب لوگ کہتے ہیں مَسَحَهُمْ ان پر سے گزرا مگر ٹھہرا نہیں)-

اِنَّ عَلَفَهٗ وَرَوْثَهٗ وَمَسْحًا عَنْهُ فِيْ مِيْزَانِهٖ- جو شخص

جہاد میں مورچہ کی نگہبانی کرتا ہے (جدھر سے دشمن کے آنے کا احتمال ہو) تو اس کو اپنے گھوڑے کا دانہ گھاس اور اس کی لید اور اس پر ہاتھ پھیرنا (صاف کرنے کے لئے کھریرہ برش) سب اس کی ترازوئے اعمال میں ملیں گے' ہر ایک پر اجر اور ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)۔

فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ - حضرت سلیمان نے ان گھوڑوں کے پاؤں اور گردنیں کاٹنا شروع کر دیں (بعض نے کہا ان کی گردن اور پاؤں پر ہاتھ پھیرا)۔

اِذَا كَانَ الْغُلَامُ يَتِيْمًا فَامْسَحُوْا رَاْسَهٗ مِنْ اَعْلَاهُ اِلٰى مُقَدَّمِهٖ وَ اِذَا كَانَ لَهٗ اَبٌ فَامْسَحُوْا مِنْ مُّقَدَّمِهٖ اِلٰى قَفَاهُ - جب کوئی لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ چندیا کی طرف سے سامنے کی طرف پھیرو' اگر اس کا باپ زندہ ہو تو آگے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے گدی تک لے جاؤ (ابوموسیٰ نے کہا میں اس حدیث کو نہیں سمجھا)۔

مَنْ مَّسَحَ رَاْسَ الْيَتِيْمِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ - جو شفقت اور مہربانی سے یتیم بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرے اس کو ہر بال کے بدلے جو یتیم کے سر پر ہوگا اور اس کے ہاتھ تلے آئے گا ایک نیکی لکھی جائے گی۔

اِمْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ - یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور محتاج کو کھانا کھلا۔

ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ - پھر آنحضرتؐ نے غسل میں زمین پر ہاتھ پھیرا (اس کو زمین پر رگڑا تا کہ اس کی بو نکل جائے)۔

نَهٰى اَنْ يَّمْسَحَ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ - جس شخص کو تم نے کپڑا نہیں پہنایا اس کے کپڑے سے اپنے ہاتھ نہ پونچھو (بلکہ اپنے رومال یا تولیہ سے پونچھو البتہ اپنا غلام یا خدمت گار جس کو تم ہی نے کپڑا پہننے کے لئے دیا ہو اس کے کپڑے سے پونچھ سکتے ہو)۔

يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ مَسْحَةُ مُلْكٍ فَطَلَعَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ - (نہایہ میں ہے يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِيْ يَمَنٍ عَلَيْهِ مَسْحَةُ مُلْكٍ - (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا) دیکھو اس راستے سے ایک شخص جو یمن والوں میں بہتر ہے نمودار ہوگا - اس پر بادشاہی کا نشان ہوگا - پھر اس راستے سے جریر بن عبداللہ بجلی نمودار ہوگے (جو یمن کے شاہی خاندان میں سے اور وہاں کے بڑے رئیس تھے)۔

وَهُوَ يُرَجِّلُ مَسَائِحَ مِنْ شَعْرِهٖ - عمار بن یاسرؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنے گیسوؤں میں کنگھی کر رہے تھے (یا کان اور ابرو کے درمیان)۔

وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا عَلٰى بَابِهَا - حضرت فاطمہؓ نے ایک کمبل اپنے دروازے پر لٹکایا تھا۔

وَخَرَجُوْا بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ - یہودی لوگ اپنے سبل اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے۔

ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ - آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ایک کمبل سے پونچھا۔

اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ - عذاب کے فرشتے ایک کمبل کا ٹکڑا لے کر اس کے پاس آتے ہیں (اس کی جان اس میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں)۔

يَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ - حضرت عیسیٰؑ ان مصیبت زدہ مسلمانوں کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے (جو دجال کے خوف سے چھپے ہوئے ہوں گے ان کو تسلی دیں گے - اب غم نہ کھاؤ میں آن پہنچا دجال سے ابھی نمٹ لیتا ہوں۔

فَلَا يَمْسَحُ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ - نمازی اپنے سامنے کنکریوں کو برابر نہ کرے کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے (یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی کہ' نماز میں جب کوئی تھوکے تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے - یعنی اللہ کی رحمت)۔

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَ يَوْمَيْنِ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا - (ایک صحابی نے عرض کیا) یا رسول اللہ! میں وضو میں موزوں پر مسح کرلوں؟ فرمایا ہاں - اس نے کہا' ایک دن تک؟ فرمایا دو دن تک بھی' یہاں تک کہ سات دن تک پہنچے (امام مالک کا عمل اسی پر ہے کہ مسح خفین میں توقیت نہیں ہے لیکن اکثر احادیث صحیحہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ مقیم

کے لئے مسح کی میعاد ایک دن رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن تین راتیں' جمہور کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے اور اکثر صحابہؓ کا توقیت پر اتفاق ہے)-

لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ - آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نیچے نہ اتارتے جب تک منہ پر نہ پھیر لیتے (تاکہ اللہ کی رحمت منہ تک پہنچ جائے جو تمام اعضاء کا سردار ہے اور وہاں سے سارے بدن میں پھیل جائے)-

اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ مَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ - آنحضرتؐ جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھتے پھر جسم کے کسی حصے پر پھونک مارتے اور ہاتھ سے اس کو (دوسرے اعضاء پر) پھیلاتے-

لَايُجَاوِزُنِىْ ظُلْمُ ظَالِمٍ وَّلَوْ كَفٌّ بِكَفٍّ وَّلَوْ مَسْحَةٌ بِكَفٍّ - مجھ کو ظالم کا ظلم انصاف سے نہیں روکتا اگر تھپڑ ہو تو اس کا بدلہ تھپڑ سے کراتا ہوں اگر صرف ہاتھ منہ پر پھیرا ہو' تب بھی اس کا بدلہ دلاتا ہوں (یعنی چھوٹے چھوٹے جرموں کا بھی انصاف کرتا ہوں ظالم کو سزا دیتا ہوں)-

وَعَلَيَّ نَعْلٌ مَّمْسُوْحَةٌ فَقَالَ هٰذَا حِذَاءُ الْيَهُوْدِ فَانْصَرَفَ مِنْهَا فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَخَصَرَهَا - میں ایک جوتی پہنے ہوئے تھا جو سب طرف سے برابر تھی امام جعفر صادقؒ نے فرمایا یہ تو یہودیوں کی جوتی ہے' تب اٹھا اور ایک چھری لے کر اس کو کاٹ ڈالا (عقب سے کاٹ کر چھوٹا کر دیا بہ شکل ہلال)-

قُمْتُ اَتَمَسَّحُ - میں وضو کے لئے کھڑا ہوا-

تَمَسَّحْ وَصَلِّ - وضو کر اور نماز پڑھ-

اَيَسْجُدُ عَلَى الْمِسْحِ وَالْبِسَاطِ قَالَ لَا - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا' کیا کمبل اور فرش پر سجدہ کریں؟ فرمایا نہیں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے' ان کے نزدیک کھانے اور پہننے کی چیزوں پر سجدہ حرام ہے)-

تِمْسَاحٌ - مگرمچھ-

مَسْخٌ - صورت بدل دینا' غلطی کرنا (کتابت میں) دبلا کر دینا-

اِمْسَاخٌ - تحلیل ہو جانا-

تَمَسُّخٌ - ٹوٹ جانا' کٹ جانا-

مِسْخٌ اور **مَمْسُوْخٌ** - جس کی صورت بدل گئی ہو-

اَلْجَانُّ مَسْخُ الْجِنِّ كَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَةُ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ - باریک پتلے سانپ وہ جن ہیں جن کی صورت مسخ ہو گئی ہے جیسے بندر بنی اسرائیل کو مسخ کر کے بنائے گئے ہیں-

لَايَجُوْزُ اَكْلُ شَىْءٍ مِّنَ الْمَمْسُوْخِ - جو جانور مسخ ہو گئے ہیں ان کا کھانا درست نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ ممسوخ جانور یہ ہیں- بندر' سور' کتا' ہاتھی' بھیڑیا' چوہا' گوہ' خرگوش' طاؤس' مینڈک کا بچہ یا سیاہ کیڑا' بام مچھلی' کیکڑا' کچھوا' چمگادڑ' عنقا' لومڑی' ریچھ' سیہہ (خار پشت) سانپ- بعض کہتے ہیں' جو جانور مسخ ہوئے تھے وہ تین دن سے زیادہ نہیں جیے' تین دن کے اندر مر گئے اور یہ جانور ان کی صورت پر ہیں مگر یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے)-

اِنَّ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ مُسِخَتْ وَ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا - ایک امت مسخ ہو گئی تھی اور میں ڈرتا ہوں کہیں گوہ (سوسمار گھوڑ پھوڑ) بھی ان سے نہ ہو (اس لئے اس کا گوشت نہیں کھاتا)-

مَسْدٌ - بٹنا' چلتے چلتے تھک جانا-

تَمْسِيْدٌ - زور سے ہاتھ پھیرنا-

مَسَدٌ - چھال کی رسی یا خوب بٹی ہوئی مضبوط رسی-

حَرَّمْتُ شَجَرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا مَسَدَ مَحَالَةٍ - میں نے مدینہ کے درخت اکھیڑنا کاٹنا حرام کر دیا- مگر بڑے چرخ کی وہی کے لیے (جو گھاس یا چھال سے بنائی جاتی ہے یا چرخ کی بیچ کی لکڑی کے لئے (جس پر چرخ گھومتا ہے)-

اَذِنَ فِىْ قَطْعِ الْمَسَدِ وَالْقَائِمَتَيْنِ - آنحضرتؐ نے مدینہ میں بیچ کی لکڑی اور آزو بازو کی لکڑیاں جو چرخ میں لگائی جاتی ہیں' ان کے کاٹنے کی اجازت دی (کیونکہ کھیت اور باغات میں پانی دینے کے لئے ان کی ضرورت تھی)-

اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَمْنَعُ اَنْ يُّقْطَعَ الْمَسَدُ - آنحضرتؐ چرخ کے درمیان کی لکڑی بھی

کاٹنے کی ممانعت کر دیتے (بعض نے کہا مَسَدٌ سے مراد درخت کی چھال ہے یعنی مونجھ کی رسی - اور قرآن میں جو حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ہے اس کے وہی معنی ہیں)-

مَسٌّ یا مَسِیْسٌ مِسِّیْسٰی - چھونا ہاتھ لگانا' بغیر حائل کے آزمانا' لگنا' جماع کرنا' لاچار کرنا-

مَسَّ مَسًّا - دیوانہ ہو گیا-

مُمَاسَّةٌ اور مِسَاسٌ - چھونا' جماع کرنا-

اِمْسَاسٌ - چھوانا' لتھیڑنا-

تَمَاسٌّ - ایک دوسرے کو چھونا-

مَسٌّ - جنون کو بھی کہتے ہیں' کیونکہ عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ بیماری جنون کے ہاتھ لگا دینے سے پیدا ہوتی ہے-

مَسِیْسَةٌ - ایک قسم کا حلوا ہے-

اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبَ - اس کو چھوو تو جیسے خرگوش کو چھوا (اس کا جسم ایسا نرم اور ملائم ہے)-

فَمَسَّهٗ بِعَذَابٍ - اس کو سزا دی-

فَاَتَیْتُهٗ بِهَا فَقَالَ مَسُّوْا مِنْهَا - میں وضو کا برتن آنحضرتؐ کے پاس لایا - آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اس میں سے پانی لو وضو شروع کرو-

فَاَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا - میں نے اس عورت سے سب باتیں کیں (بوس و کنار اور مساس وغیرہ) صرف جماع نہیں کیا-

وَلَمْ یَجِدْ مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ - موسیٰؑ کو ذرا بھی تھکن محسوس نہیں ہوئی-

لَوْ رَاَیْتُ الْوُعُوْلَ تَجْرُشُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا مَسِسْتُهَا - اگر میں جنگلی بکریوں کو مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان بھاگتے ہوئے دیکھوں' تب بھی میں ان کو ہاتھ نہ لگاؤں (نہ چھیڑوں کیونکہ مدینہ آنحضرتؐ کا حرم ہے وہاں کی گھاس اکھیڑنا' درخت کاٹنا' جانور مارنا تک حرام ہے)-

فَلَا یَمَسُّ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ - داہنے ہاتھ سے اپنا ذکر نہ تھامے (یعنی استنجا میں اگر ڈھیلا چھوٹا ہو تو بائیں ہاتھ سے ذکر پکڑے اور ڈھیلہ داہنے ہاتھ میں تھامے پھر ذکر کو اس پر پھرائے)-

اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ نَفْسِهٖ - یا اپنے گھر کی خوشبو لگائے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گھر میں خوشبو رکھنا مستحب ہے)-

وَلَا تُمِسُّوْهُ طِیْبًا - (ایک شخص احرام کی حالت میں مر گیا تھا - آنحضرتؐ نے فرمایا) اس کو خوشبو مت لگاؤ - (کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام باندھے لبیک کہتا ہوا اٹھے گا)-

مَا مَسِسْتُ حَرِیْرًا - میں نے کوئی ریشمی کپڑا بھی اتنا نرم اور ملائم نہیں چھوا (جیسی آنحضرتؐ کی ہتھیلی تھی)-

لَایَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ - اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے یا مزہ پائیں گے جن کے دل کفر اور شرک سے پاک ہیں-

فَلَمْ یَمَسَّهٗ - (آنحضرتؐ کو غسل کے بعد تولیہ دیا گیا بدن پونچھنے کو) لیکن آپ نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا (اسی حدیث سے بعض نے کہا ہے کہ وضو یا غسل کے بعد بدن نہ پونچھنا بہتر ہے کیونکہ وہ رطوبت ایک عبادت کا اثر ہے اس کا دور کرنا منع ہے جیسے شہید کا خون دھونا اور روزہ دار کے منہ کی بو زائل کرنا - بعض نے کہا پونچھنا بہتر ہے بعض نے کہا دونوں برابر ہیں-

مترجم کہتا ہے اگر سردی یا کسی بیماری کا ڈر نہ ہو' تب تو نہ پونچھنا بہتر ہے اور اگر یہ ڈر ہو تو پونچھ ڈالنا بہتر ہے)-

تَمَاسُّ الْخِتَانَانِ - مرد کے حشفہ کا عورت کی فرج میں غائب ہو جانا-

مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسُّ مِنْ شَعْرِهٖ وَ بَشَرِهٖ - جس شخص کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ ذی الحجہ کے پہلے دہے میں نہ بال نکلوائے نہ جسم کا کوئی حصہ (ناخن وغیرہ' اکثر علماء نے اسی حدیث سے قربانی سے پہلے بال نکلوانا یا ناخن کترانا حرام رکھا ہے - شافعیؒ نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے جائز رکھا ہے)-

مَامِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا یَمَسُّهُ الشَّیْطَانُ - آدمیوں میں ہر ایک بچہ جو پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے (وہ روتا ہے - یہ حدیث تمام لوگوں کے لئے عام ہے - انبیاء' اولیاء اور صالحین سب کو پیدائش کے وقت شیطان چھوتا ہے مگر حدیث کی رو

سے دو شخص مستثنٰی ہوئے ایک حضرت عیسٰیؑ دوسرے حضرت مریمؑ)

مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا - جو شخص نماز میں کنکریاں برابر کرے' اس نے ایک لغو حرکت کی (جس سے نماز فاسد تو نہ ہوگی مگر مکروہ ہو جائے گی)-

فَلْيَمِسَّ بَشْرَتَهٗ - اپنے بدن پر لگائے-

مَامَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ - آنحضرتؐ جب عرفات سے مزدلفہ کو آئے تو سوار ہو کر آئے آپ کے پاؤں زمین سے نہ لگے-

مَنْ مَّشٰى فِيْ خُفٍّ وَّاحِدٍ اَصَابَهٗ مَسٌّ مِّنَ الشَّيْطَانِ - جو شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلے (دوسرا پاؤں ننگا ہو) تو شیطان سے اس کو تکلیف پہنچے گی-

حَاجَةٌ مَّاسَّةٌ - مہم حاجت-

هَانَ عَلَيْهِ الْمَسِيْسُ - ان کو سب چیزوں میں تصرف کرنا آسان ہو گیا-

اَيَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَنْ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ قَالَ لَا اِنَّمَا مَسَّ الثِّيَابَ - (امام جعفر صادقؒ سے کسی نے پوچھا کیا) جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے؟ فرمایا' ہاں- پھر اس نے پوچھا جو کوئی اس کو قبر میں اتارے؟ فرمایا اس پر غسل نہیں ہے کیونکہ اس نے (مردے کے جسم کو ہاتھ نہیں لگایا بلکہ) کپڑے (کفن) کو چھوا- (البتہ اگر مردے کے اتارنے میں اس کا بدن چھو جائے تب غسل کرنا واجب ہوگا- لیکن مشہور قول امامیہ کے نزدیک یہ ہے کہ غسل کے بعد مردے کے چھونے سے غسل لازم نہیں آتا اس صورت میں یہ حکم استحباباً ہوگا نہ کہ وجوباً)-

مِسْطَحٌ - خیمہ کا ستون یا اس کی کوئی لکڑی-

مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بھانجہ' جو حضرت عائشہؓ کو تہمت لگانے میں شریک ہو گیا تھا' آنحضرتؐ نے اس کو حد قذف لگائی-

كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ - حمل بن مالک نے کہا میں دو عورتوں کے درمیان تھا اتنے میں ایک نے دوسری کو خیمہ کے ستون سے مارا-

مَسْقَاةٌ - پانی پینے کی جگہ' گھاٹ' گھڑونچی-

اَبْلَغْتُ الرَّائِعَ مَسْقَاتَهٗ - (حضرت عثمانؓ نے کہا) میں نے چرانے والے کو اس کے پانی پلانے کے مقام تک پہنچا دیا (مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنی رعیت کے ساتھ ہر طرح کی رعایت کی' ان کو کھانا پانی سب دیا کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی)-

مَسْكٌ - پکڑنا' لٹک جانا' روک لینا' چنگل مارنا' مٹھی میں لینا-

مَسَاكَةٌ - بہت پانی لینا' بخل' کنجوسی-

تَمْسِيْكٌ بمعنی مَسْكٌ اور مشک کی خوشبو لگانا-

اِمْسَاكٌ - پکڑ لینا' روک لینا' بارش روک لینا' خاموش رہنا' باز رہنا-

تَمَسُّكٌ وَ تَمَاسُكٌ وَ اِسْتِمْسَاكٌ بمعنی مِسْكٌ ہے اور تَمَاسُكٌ - ضبط کرنا-

اِسْتِمْسَاكٌ - باز رہنا' رک جانا' سواری پر جمنا-

بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ - یہ آنحضرتؐ کی ایک صفت ہے یعنی آپ کے اعضاء باقوت ایک کو ایک تھامے ہوئے تھے یہ نہیں کہ ڈھیلے لٹکتے ہوئے-

لَايُمْسِكُ النَّاسُ عَلَيَّ بِشَيْءٍ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَلَا اُحَرِّمُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ - لوگوں کو نہیں چاہئے کہ ہر بات میں میری ریجھ کریں (یعنی ان باتوں میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لئے رکھی ہیں جیسے چار سے زیادہ عورتوں کا درست ہونا وغیرہ) کیونکہ میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (مطلب یہ ہے کہ بعض احکام شریعت کے آنحضرتؐ سے مخصوص ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لئے رخصت رکھی ہے' دوسروں کو آپ کی نظیر لا کر ریجھ نہ کرنا چاہیے)-

مَنْ مَّسَكَ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ - جو شخص اس مال غنیمت میں سے کوئی چیز روک رکھے گا (یعنی چھپا کر رکھے گا' حاکم اسلام کے پاس داخل نہ کرے گا)-

خُذِيْ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَطَيَّبِيْ بِهَا - ایک ٹکڑا مشک کا لے کر اس سے پاکی کر (اصل میں فرصہ کہتے ہیں روئی یا بالوں

کے ٹکڑے کو یہاں مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی خوشبو لگا کر شرمگاہ کی پاکیزگی کرے- زمخشری نے کہا مُمَسَّكَةٌ کے معنی یہ ہیں کہ پرانا چھیتڑا استعمال کرے نئے کپڑے کو کیوں خراب کرے)-

اِنَّهُ رَاٰى عَلٰى عَائِشَةَ مَسَكَتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ- آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ کو چاندی کے دو کنگن پہنے دیکھا-

فِيْ يَدِ اِبْنَتِهَا مَسَكَتَانِ- اس کی بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن تھے-

رَاَيْتُ النُّعْمَانَ بْنَ الْمُنْذِرِ وَعَلَيْهِ قُرْطَانِ وَ دُمْلَجَانِ وَ مَسَكَتَانِ- میں نے نعمان بن منذر کو دیکھا وہ دو بالیاں پہنے تھا اور دو باز و بند اور دو کنگن-

شَيْءٌ ذَفِيْفٌ يُرْبَطُ بِهِ الْمَسْكُ- کچھ تھوڑا سا جس سے کنگن باندھا جائے-

قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَمَعَهُ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاَحَاطَ بِنَا الْاَنْصَارُ حَتّٰى تَجْعَلُوْنَا فِيْ مِثْلِ الْمَسَكَةِ- عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا (یہ جنگ بدر کا قصہ ہے، جب عبدالرحمٰن بن عوف مال غنیمت لوٹ رہے تھے، اتنے میں امیہ بن خلف جو سخت کافر تھا، ان کو ملا اور کہنے لگا، عبدالرحمٰن یہ تم کیا لوٹ رہے ہو؟ میری جان بچاؤ تو تم کو بہت فائدہ ہوگا- عبدالرحمٰن نے امیہ کو اپنی پناہ میں لے لیا، لیکن حضرت بلالؓ نے جن کو امیہ نے مکہ میں سخت تکلیفیں دی تھیں، امیہ کو دیکھ کر انصار کو پکارا اور کہا اگر امیہ بچ گیا تو میں نہیں بچتا) امیہ بن خلف عبدالرحمٰن کے ساتھ تھا- عبدالرحمٰن کہتے ہیں انصار نے (بلال کا کہنا سن کر) ہم کو گھیر لیا یہاں تک کہ کنگن کی طرح وہ ہمارے گرد ہو گئے (اور عبدالرحمٰن کو بچا کر امیہ کو گھونس کی طرح تلواروں کے ٹھونسے دے کر مار ڈالا)-

اَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ كَانَ فِيْهِ ذَخِيْرَةٌ مِّنْ صَامِتٍ وَّحُلِيٍّ قُوِّمَتْ بِعَشْرَةِ الْاٰفِ دِيْنَارٍ كَانَتْ اَوَّلًا فِيْ مَسْكِ حَمَلٍ ثُمَّ فِيْ مَسْكِ ثَوْرٍ ثُمَّ فِيْ مَسْكِ جَمَلٍ- کہاں ہے حیی بن اخطب کی مشک (جو یہودی تھا) اس میں چاندی سونے کا اور زیور کا ایک ذخیرہ تھا جس کی مجموعی قیمت دس ہزار اشرفی تھی- یہ سارا مال پہلے ایک بکری کے بچے کی کھال میں رکھا گیا تھا اس کے اوپر سے ایک بیل کی چال اس کے اوپر سے ایک اونٹ کی کھال تھی-

مَا كَانَ فِرَاشِيْ اِلَّا مَسْكُ كَبْشٍ- (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) میرا بچھونا ایک مینڈھے کی کھال کا تھا-

فَغَيَّبُوْا مَسْكًا- لوگوں نے ایک مشک غائب کر دی- (یعنی وہی کھال جس میں حیی بن اخطب یہودی کا زر و زیور تھا اس کو مَسْكُ الْجَمَلِ کہا کرتے تھے ہر ایک نئی دلہن کے واسطے وہ مانگنے پر دیا جاتا تھا)-

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ وَمُسَكٌ اَحْمَاسٌ- فلاں کے بیٹے تو بڑے بہادر آزمودہ کار اور سخت گیر دلیر ہیں (مُسَكٌ جمع ہے مُسَكَةٌ کی- مُسَکہ اس شخص کو کہتے ہیں کہ جب وہ کسی چیز کا پیچھا کرے تو اس کے ہاتھ سے چھٹ نہ سکے اور اگر کوئی شخص اس سے کہے کہ جنگ کے لئے اترو تو بھاگے نہیں)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُسْكَانِ- آنحضرتؐ نے بیع مسکان سے منع کیا (اس کو بیع عُرْبَان بھی کہتے ہیں، وہ یہ ہے کوئی شخص دوسرے کو کچھ پیسے بیعانہ کے طور پر دے دے اور یہ شرط ٹھہرے کہ اگر آئندہ یہ بیع نہ ہو تو اس پیسے کو بائع ضبط کر لے گا (مشتری کو واپس نہ ملے گا)-

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَّسِيْكٌ- (ہندہ بنت عتبہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ) میرا خاوند ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے پیسہ روکے رکھتا ہے (خرچ نہیں کرتا- ابوموسیٰ نے کہا یہ مِسِّيْكٌ بروزن سِكِّيْرٌ ہے یعنی پیسے کو بہت روکنے والا)-

مَسْكٌ- ایک مقام کا بھی نام ہے ملک عراق میں جہاں مصعب بن زبیرؓ مارے گئے- اور ایک مقام ہے اہواز میں جہاں حجاج اور ابن اشعث میں سخت جنگ ہوئی تھی-

لَايُمْسِكُ ذَكَرَهٗ اِذَا بَالَ- آنحضرتؐ پیشاب کے وقت ذکر کو ہاتھ سے نہیں تھامتے-

اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ- اگر تو میری جان روک لے (یعنی تو مجھ کو مار ڈالے)-

فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ- خون بند ہو گیا-

تَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِيْنِهِمْ- ان لوگوں نے دین میں ان کی پیروی کی-

اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا - یا اللہ! مال روک رکھنے والے (بخیل) کا مال تباہ کر دے (مراد وہ شخص ہے جو فرض زکوٰۃ نہ دیتا ہو۔ نفل صدقہ مراد نہیں ہے)۔

اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ - اس کے گناہ کی سزا سے اس کو بچا دیا۔

اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ - اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑے رکھا اور دوسرے نے آکر اس کو قتل کر ڈالا (اس صورت میں اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ قاتل پر قصاص واجب ہے اور پکڑ رکھنے والے کو سزا دی جائے گی مگر امام مالکؒ کے نزدیک ان دونوں پر قصاص واجب ہوگا - اب جو قانون عقلی ہندوستان میں جاری ہے وہ بھی امام مالکؒ کے قول کے مطابق ہے)۔

اِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ - (جب شکاری کتے نے شکار کے جانور میں سے کچھ کھا لیا تو معلوم ہوا) کہ اس نے اس جاندار کو اپنے کھانے کے لئے پکڑا تھا (نہ کہ مالک کے لئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ - تو ایسے جانور کا کھانا درست نہ ہوگا)۔

فَدَبَغْنَ مَسْكَهَا - انھوں نے اس کی کھال کی دباغت کر لی۔

مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِيْ - اگر تم ان دونوں چیزوں کو (یعنی قرآن اور سنت کو) تھامے رہو گے (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو گے اور سنت کی پیروی کرتے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے)۔

اَلْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيْبِ - مشک بہت عمدہ خوشبو ہے۔

اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ - ابوبکرؓ کی خلافت کی مدت شمار کر لے (یعنی خیال میں رکھتا کہ آگے حساب درست ہو)۔

لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ - روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

اَلْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ تَلْبَسُ الْخَلْخَالَيْنِ وَالْمَسَكَ - جو عورت احرام باندھے ہو وہ پازیب اور کنگن پہن سکتی ہے (کیونکہ احرام میں زیور پہننا منع نہیں ہے)۔

لَيْسَ بِهٖ مُسْكَةٌ - اس میں کچھ زور نہیں ہے۔

مَسْكَنٌ یا مَسْكَنَةٌ - ذلت اور مفلسی اور محتاجی۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا - یا اللہ! دنیا میں بھی تو مجھ کو مسکین رکھ اور مسکینی پر میرا خاتمہ کر (یہ لغت صاحب مجمع البحار نے اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کا اصلی مقام کتاب السین ہے)۔

مَسْوٌ - شوخی کرنا۔

تَمْسِيَةٌ - كَيْفَ اَمْسَيْتَ کہنا' یا مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا۔

اِمْسَاءٌ اور مُمْسًى - شام کرنا۔

مَسَاءٌ - شام کا وقت یعنی ظہر سے لے کر مغرب تک (ایوننگ)۔

اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ - ہم نے شام کی اور اللہ کے سارے ملک نے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَمْسَانَا وَ مَصْبَحَنَا - اللہ کا شکر صبح اور شام۔

اَصْحَابُ اَبِي الْخَطَّابِ يُمْسُوْنَ بِالْمَغْرِبِ - ابوالخطاب کے ساتھی مغرب کی نماز میں دیر کرتے ہیں (تاریکی تک)۔

باب المیم مع الشین

مَشْجٌ - ملا دینا' خلط کرنا۔

اَمْشَاجٌ - عورت کے پانی اور خون سے ملا ہوا اور وہ میل کچیل جو ناف میں جمع ہوتا ہے۔

ثُمَّ يَكُوْنُ مَشِيْجًا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً - پھر چالیس راتوں تک وہ نطفہ پانی اور خون میں ملا رہتا ہے (مَشِيْجٌ کی جمع اَمْشَاجٌ ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النَّاسَ اَمْشَاجًا - اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مخلوط بنایا (قسم قسم کے طبائع اور امزجہ اور اخلاط اور اخلاق اور عادات رکھتے ہیں)۔

مَشْرٌ - ظاہر کرنا (جیسے نَشْرٌ ہے)۔
مَشَرٌ - شرارت اور سرکشی کرنا' جماع کے لئے راغب ہونا۔
تَمْشِيْرٌ - درخت میں کونپل نکلنا' تقسیم کرنا' جدا کرنا' پہنانا' پھول جانا' گھاس اگانا۔
تَمَشُّرٌ بمعنی مَشْرٌ ہے اور تونگری کا نشان دکھائی دینا' سبز ہو جانا' کپڑے پہننا۔
مَشْرَةٌ - کپڑا' زمین کا سطح ظاہر (جیسے بَشْرَةٌ ہے)۔
وَاَمْشَرَ سَلَمُهَا - اس کے سلم میں (جو ایک درخت ہے) کونپلیں نکل آئیں۔
فَاَكَلُو الْخَبَطَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوْمَشْرٍ - آخر انھوں نے درخت کے پتے کھا لئے جس کی کونپل نکل رہی تھی۔
اِذَا اَكَلْتُ اللَّحْمَ وَجَدْتُ فِي نَفْسِيْ تَمْشِيْرًا - جب میں گوشت کھاتا ہوں تو میرے دل میں جماع کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔
مَشَّرَهٗ - اس کو پہنایا۔
مَشٌّ - ملا دینا' خلط کرنا تاکہ گل جائے' پہنچنا' دشمنی کرنا' چوسنا' تھوڑا تھوڑا کر کے سب لے لینا' دودھ تھوڑا دوہنا اور تھوڑا تھن میں چھوڑ دینا۔
مَشَشٌ - جانور کے پیر میں موترا نکلنا۔
تَمْشِيْشٌ - مغز نکالنا۔
تَمَشُّشٌ - کہری ہڈی کھانا' چوسنا۔
اِنْمِشَاشٌ - حاصل ہونا۔
اِمْتِشَاشٌ - پتھر یا ڈھیلے سے استنجا کرنا' تھن میں سے سارا دودھ دوہ لینا' حاصل کرنا۔
جَلِيْلُ الْمُشَاشِ - (یہ آنحضرتؐ کی ایک صفت ہے یعنی) ہڈیوں کے کنارے (جوڑ) بڑے تھے (جیسے کہنیاں' کندھے' گھٹنے)۔
مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ - حضرت عمار بن یاسرؓ کی ہڈیوں تک میں ایمان بھرا ہوا ہے۔
بِضَرْبٍ كَاِيْزَاعِ الْمُخَاضِ مُشَاشَهٗ - ایسی مار کے ساتھ جیسے حاملہ اونٹنی اپنا پیشاب گراتی ہے۔
مَازِلْتُ اَمُشُّ الْاَدْوِيَةَ - میں برابر دواؤں کو ملاتا رہا۔
اَمَشَّ سَلَمُهَا - یعنی مکہ کے سلم میں کونپلیں نکلیں۔
شَارِبُ الْخَمْرِ اِذَا شَرِبَ بَقِيَ فِيْ مُشَاشِهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا - شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا اثر اس کی نرم ہڈیوں میں چالیس دن تک رہتا ہے۔
مِشْمِشٌ - مشہور میوہ ہے یعنی زرد آلو جو دمشق میں بکثرت ہوتا ہے (خوبانی)۔
مُشَقَّحٌ - (ایک سریانی لفظ ہے اس کے معنی ''كَذَا'' یعنی ایسا)۔
مَشْطٌ - ملانا' خلط کرنا' کنگھی کرنا۔
مَشَطٌ - چربی دار ہونا' کام کرتے کرتے سخت ہو جانا یا اس میں کانٹا گھس جانا۔
تَمْشِيْطٌ بمعنی مَشْطٌ ہے۔
اِمْتِشَاطٌ - مل جانا' کنگھی دار ہونا' کنگھی کرنا۔
طُبَّ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاطَةٍ - آنحضرتؐ پر جادو کیا گیا ان بالوں میں جو سر سے اور داڑھی سے کنگھی کرنے کے وقت جھڑتے تھے۔
مَشَطْنَا - ہم نے ان کے (یعنی آنحضرتؐ کی صاحبزادی کے) بالوں میں کنگھی کر دی (اکثر علماء نے میت کے بالوں میں کنگھی کرنا مستحب رکھا ہے لیکن اہل کوفہ اس کے خلاف ہیں)۔
تَمْشُطُهُنَّ - ان کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔
مِمْشَطٌ - کنگھی۔
نَهٰى اَنْ يَمْتَشِطَ كُلَّ يَوْمٍ - آنحضرتؐ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں ایک طرح کی عیش پسندی ہے - اب دوسری حدیث میں جو ہے کہ آپ سر میں تیل بہت ڈالتے تھے اور داڑھی میں بہت کنگھی کرتے تھے' اسی طرح یہ حدیث کہ کنگھی سفر اور حضر آنحضرتؐ سے جدا نہ ہوتی' اس حدیث کے معارض نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں دوسرے یہ کہ ان حدیثوں میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آپ ہر روز کنگھی کرتے تھے - اور امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں جو روایت کی

ہے کہ آنحضرتؐ ہر روز دو بار کنگھی کرتے تھے تو یہ حدیث مجھ کو نہیں ملی- اور امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں بہت سی حدیثیں ایسی روایت کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اب یہ ممانعت عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے عام ہے- مگر عورتوں کے حق میں کراہت بہت خفیف ہے کیونکہ ان کو زینت کی ضرورت ہے- میں کہتا ہوں مردوں کے حق میں بھی یہ کراہت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی اور اس سے غرض یہ ہے کہ مرد عورتوں کی طرح رات دن زیب و زینت اور آرائش میں نہ پڑ جائیں)-

کَیْ تَمْتَشِطَ- تا کہ وہ کنگھی کر لے (طیبی نے کہا کنگھی عورتوں کے لئے مطلقاً مستحب ہے اور مردوں کو ایک دن یا دو دن آڑ ناغہ کر کے)-

لَمْ تَکُنْ ھٰذِہِ الْمِشْطَةُ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- اس قسم کی کنگھی آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھی-

مَاشِطَه- مغلانی کنگھی چوٹی کرنے والی عورت-

مَشْعٌ- اچک لے جانا' کمانا' جمع کرنا' چبانا' دوہنا' آہستہ چلنا' پھینکنا' مارنا-

تَمْشِیْعٌ- برتن کا سب کھانا کھا جانا-

تَمَشُّعٌ- نجاست دور کرنا' پتھروں سے استنجا کرنا-

اِمْتِشَاعٌ- اچک لے جانا' سونت لینا' سب دودھ تھن سے دوہ لینا-

اِنَّهٗ نَھٰی اَنْ یَتَمَشَّعَ بِرَوْثٍ اَوْ عَظْمٍ- آنحضرتؐ نے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی)-

مِشْفَرٌ- اونٹ کا ہونٹ-

اِنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ النُّقْبَةَ قَدْ تَکُوْنُ بِمِشْفَرِ الْبَعِیْرِ فِی الْاِبِلِ الْعَظِیْمَةِ فَتَجْرَبُ کُلُّھَا قَالَ فَمَا اَجْرَبَ الْاَوَّلَ- ایک گنوار نے عرض کیا رسول اللہ کھجلی ایک اونٹ کے ہونٹ میں شروع ہوتی ہے پھر سارے اونٹ خارشتی ہو جاتے ہیں (اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرض متعدی ہے) آپ نے فرمایا بھلا یہ تو کہو پہلے اونٹ کو کھجلی کہاں سے آئی؟-

مَشَافِرُ الْحَبَشِیِّ- حبشی کے ہونٹ-

مَشْقٌ- جلدی سے مارنا' جلدی سے کھا لینا' جلدی لکھنا' حروف کو لمبا کرنا' کتابت میں تنگی کرنا' لمبا کرنے کے لئے کھینچنا' پھاڑ ڈالنا-

مَشَقٌ- ایک ران دوسری ران سے مل جانا-

مُمَاشَقَةٌ- گالی دینا' شور مچانا' کھینچنا-

اِمْشَاقٌ- مارنا-

تَمَاشُقٌ- کھینچم کھینچ کرنا-

تَمَشُّقٌ- پیٹھ موڑنا-

اِمْتِشَاقٌ- اچک لے جانا' کاٹ لینا' سارا دودھ دوہ لینا-

اِنَّهٗ سُحِرَ فِیْ مُشْطٍ وَّ مُشَاقَةٍ- آنحضرتؐ پر کنگھی اور ان بالوں میں جو کنگھی کرنے میں جھڑتے ہیں جادو کیا گیا-

مُشَاقَة- اس چورے کو بھی کہتے ہیں جو ریشم اور کتان کے صاف کرنے میں جھڑتا ہے-

رَاٰی عَلٰی طَلْحَةَ ثَوْبَیْنِ مَصْبُوْغَیْنِ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اِنَّمَا ھُوَ مِشْقٌ- حضرت عمرؓ نے طلحہ کو دیکھا کہ احرام کی حالت میں دو رنگین کپڑے پہنے ہیں پوچھا یہ تم نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا یہ تو گیرو کا رنگا ہوا ہے (تو گیرو یا ملتانی مٹی کا رنگا ہوا کپڑا احرام کی حالت میں پہن سکتا ہے)-

ثَوْبٌ مُّمَشَّقٌ- گیرو میں رنگا ہوا کپڑا-

عَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ- وہ دو کپڑے گیرو میں رنگے ہوئے پہنے تھے-

کُنَّا نَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ فِی الْاَحْرَامِ- (جابرؓ کہتے ہیں) ہم گیرو کا رنگا ہوا کپڑا احرام میں پہنتے تھے-

اَلْقَضِیْبُ الْمَمْشُوْقُ- اچھی سیدھی چھڑی (مجمع البحرین میں ہے کہ مَمْشُوْق آنحضرتؐ کی چھڑی کا نام تھا)-

اِصْبِغِیْہِ بِمِشْقٍ- گیرو سے رنگ لے (یہ آنحضرتؐ نے ایک حائضہ عورت سے فرمایا)-

مِشْکٰوةٌ- طاق (بعض نے کہا مِشْکٰوة اس لوہے کو کہتے ہیں جس پر قندیل لٹکائی جاتی ہے)-

اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ مِّشْکٰوۃٍ وَّاحِدَۃٍ - (نجاشی بادشاہ حبش نے قرآن سن کر کہا کہ) قرآن اور انجیل دونوں ایک طاق سے نکلے ہیں (مطلب یہ ہے کہ دونوں اللہ کا کلام معلوم ہوتے ہیں)-

مُشَلَّلٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان-

مُشْمَعِلٌّ - پھرتیلا' اپنا کام پورا کرنے والا-

کَیْفَ رَاَیْتَ زَبْرًا اَقِطًا وَّ تَمْرًا اَمْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا - (حضرت خدیجہؓ نے کہا) تو نے عبداللہ بن زبیرؓ کو کیسا پایا' پنیر اور کھجور کی طرح نرم یا تیز رو پھرتیلے باز کی طرح-

مِشْوَذٌ - عمامہ-

فَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِیْنَ - آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا کہ عماموں اور موزوں (پایتابوں) پر مسح کر لیں (یعنی وضو میں)-

مَشْنٌ - کوڑے سے مارنا' چھیل ڈالنا' جماع کرنا' کھرے کپڑے سے پونچھنا' پوست اڑا دینا-

تَمْشِیْنٌ - ناخوشی سے دودھ دینا-

اِمْتِشَانٌ - کاٹنا' اچک لے جانا' سونتنا' تھن کا سارا دودھ دوہ لینا-

مَشَانٌ - ایک مقام ہے بصرے کے پاس جہاں کھجور بہت پیدا ہوتی ہے-

مُشَانٌ اور مِشَانٌ - عمدہ قسم کی تازہ کھجور-

مَشْوٌ یا مَشُوٌّ یا مَشِیٌّ یا مَشَاوٌ - دست لانے والی دوا مسہل' دست آور دوا' جلاب-

اِمْشَاءٌ - دست آنا-

مُمْشًی - پاخانہ-

اِسْتِمْشَاءٌ - جلاب لینا-

خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْمَشِیُّ - بہتر دوا جو تم کرتے ہو وہ مسہل ہے (یعنی جلاب لینا بڑا عمدہ علاج ہے)-

بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ - تم کس چیز کا جلاب لیا کرتی ہو-

مَشْیٌ یا تِمْشَاءٌ - چلنا' گزرنا' جانور بہت ہونا' راہ پانا' اولاد بہت ہونا-

تَمْشِیَۃٌ - بمعنی مَشْیٌ اور چلانا-

مُمَاشَاۃٌ - ساتھ چلنا-

اِمْشَاءٌ - جانور بہت ہونا-

فِیْ رَجُلٍ نَّذَرَ اَنْ یَّحُجَّ مَاشِیًا فَاَعْیٰ قَالَ یَمْشِیْ مَارَکِبَ وَ یَرْکَبُ مَامَشٰی - (قاسم بن محمد نے کہا) اگر کوئی شخص منت مانے کہ میں پیدل حج کروں گا' پھر تھک جائے (اور پیدل نہ چل سکے تو وہ ایسا کرے کہ آئندہ سال دوبارہ حج کرے اور جہاں پر سوار ہوا تھا وہاں سے پیدل چلے اور جہاں تک پیدل چلا تھا وہاں تک سوار ہو جائے)-

اِنَّ اِسْمَاعِیْلَ اَتٰی اِسْحَاقَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا لَمْ نَرِثْ مِنْ اَبِیْنَا مَالًا وَقَدْ اَثْرَیْتَ وَ اَمْشَیْتَ فَاَفِیْ عَلَیَّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ فَقَالَ اَلَمْ تَرْضَ اَنِّیْ لَمْ اَسْتَعْبِدْكَ حَتّٰی تَجِیْئَنِیْ تَسْاَلُنِی الْمَالَ - حضرت اسمٰعیلؑ حضرت اسحاقؑ کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے کہ والد کے مال میں سے ہم کو تو کچھ نہیں ملا مگر آپ خوب مال دار ہو گئے ہیں اور آپ کے پاس جانور بھی بہت ہیں تو اللہ تعالےٰ نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے اس میں سے کچھ مجھ کو بھی دیجئے حضرت اسحاقؑ نے کہا کیا تم کو یہ بس نہیں ہے (تم اس پر خوش نہیں ہو) کہ میں نے تم کو غلام نہیں بنایا - اب میرے پاس آ کر مال مانگتے ہو (حضرت اسماعیلؑ حضرت ہاجرہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے جو لونڈی تھیں اور حضرت اسحاقؑ کی ماں سارہ تھیں جو آزاد بیوی تھیں - اس زمانہ کی رسم کے مطابق جو بیٹا آزاد بیوی کے پیٹ سے ہوتا وہ اپنے باپ کی اولاد کو جو لونڈی کے پیٹ سے ہوتی' غلام اور لونڈی کر لیتا حضرت اسحاقؑ نے اپنا احسان حضرت اسماعیلؑ پر یہ جتایا میں نے تم کہ غلام نہیں بنایا' یہی بس کرتا ہے تم الٹے مجھ سے روپیہ مانگنے کو کیوں آئے؟)-

مَوَاشِیْ - (جمع ہے مَاشِیَۃٌ کی) یعنی چار پائے جیسے اونٹ' گائے' بکری' بھیڑ-

یَمْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ - بالوں میں چلیں گے یعنی ان کے جوتوں میں بال ہوں گے-

فَاِنَّهٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ - وہ اس دن چلے گا اور اس نے اپنے آپ کو دوزخ سے ہٹا لیا ہوگا

(ایک روایت میں يُمْسِيْ ہے یعنی وہ شام کرے گا)۔

يَعُوْدَانِ مَاشِيَانِ۔ پیدل چلتے ہوئے لوٹیں گے (عرب لوگ ہر چلنے والے کو مَاشِيْ کہتے ہیں خواہ اس کے پاؤں ہوں یا نہ ہوں)۔

اَنِ امْشُوْا۔ تمہارے جانور بہت ہوں (گویا ان کو دعا دی)۔

قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا۔ کم ایسا عرب ہوگا جو اس طرح چلا ہوگا (ایک روایت میں مُشَابِهًا ہے۔ یعنی اس کے مثل کم کوئی عرب ہوگا۔ ایک روایت میں نَشَأَبِهَا ہے یعنی کم کوئی عرب وہاں بوڑھا ہوا ہوگا)۔

اَبْعَدُهُمْ مَمْشًى۔ جس کا مکان مسجد سے سب سے زیادہ دور ہو۔

اَكَانَ يَمْشِيْ اِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ۔ کیا جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو معمولی چال سے چلتے یعنی رمل نہ کرتے؟

اِنَّمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا لِيَكُوْنَ اَيْسَرَ لِلْاِسْتِلَامِ۔ عبداللہ بن عمر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان معمولی چال سے چلتے (رمل نہ کرتے) تاکہ حجر اسود کے چومنے میں آسانی ہو (باقی تینوں جانب میں رمل کرتے)۔

كَانَ مِشْيَتُهَا۔ ان کی چال ڈھال۔

مَا يَخْفِيْ مِشْيَتُهَا مِنْ مِّشْيَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت فاطمہ زہراؓ کی وضع چال چلن آنحضرتؐ کی وضع اور چال چلن کی طرح تھا۔

مِنْ رَّاكِبٍ وَّمَاشٍ۔ پیدل تھے اور سوار بھی تھے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کا سفر دونوں طرح جائز ہے یعنی سوار ہو کر اور پیدل بھی، بعض نے کہا پیدل افضل ہے بعض نے کہا سوار افضل ہے کیونکہ اس میں آنحضرتؐ کی پیروی ہے)۔

لَايَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ۔ کوئی تم میں سے ایک جوتی میں نہ چلے (یعنی ایک پاؤں میں جوتی ہو ایک پاؤں ننگا ہو۔ جوتی کے اوپر موزوں کا بھی قیاس کیا ہے)۔

مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا۔ سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کو پیدل جائے (کیونکہ آنحضرتؐ کسی عید یا جنازے میں سوار نہیں ہوئے)۔

لَاتَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ۔ کسی بے گناہ کی چغلی حاکم سے مت کھاؤ اس لئے کہ حاکم اس کو قتل کرے۔

يَمْشِيْ لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ۔ تیری رضا مندی کے لئے جنازے کے ساتھ جاتا ہے۔

خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ۔ ہر ایک گناہ جو اس نے پاؤں سے چل کر کیا تھا وہ نکل جائے گا۔

كَلْبُ الْمَاشِيَةِ۔ وہ کتا جو ریوڑ (گلے) کی حفاظت کرتا ہو۔

اِذَا اُمْسِكَتِ الزَّكٰوةُ هَلَكَتِ الْمَاشِيَةُ۔ جب زکوٰۃ نہیں دی جاتی تو جانور ہلاک ہو جاتے ہیں۔

مَشٰى بِالنَّمِيْمَةِ۔ چغل خوری کی۔

بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ۔ جو لوگ تاریکی (اندھیرے) میں مسجد کو جاتے ہیں (جماعت سے نماز ادا کرنے کو) ان کو یہ خوش خبری سنا کہ آخرت میں ان کو پوری روشنی ملے گی۔

اَلْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ۔ اس فتنے میں کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔

بابُ المیم مع الصّاد

مِصْحَاةٌ۔ چاندی کا گلاس یا برتن جس میں پانی پیا جاتا ہے۔

دَخَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ حَبِيْبَةَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ بِمَاءٍ فِيْ اِدَاوَةٍ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَاَنَّ وَجْهَهٗ مِصْحَاةٌ۔ ام المومنین ام حبیبہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس ایک ڈول پانی کا لے کر گئیں جب ان کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا ام حبیبہ کہتی ہیں، سبحان اللہ میں نے حضرت عثمانؓ کا منہ دیکھا گویا چاندی کا ایک برتن ہے (آپ بہت خوبصورت اور سفید رنگ تھے)۔

مَصْخٌ۔ صورت بدلنا (جسے مَسْخٌ بھی کہتے ہیں) چھین لینا، لے لینا۔

تَمَصُّخٌ اور اِمْتِصَاخٌ - لے لینا-

اِمِّصَاخٌ - جدا ہو جانا-

لَوْ ضَرَبَكَ بِأُمْصُوْخِ عَيْشُوْمَةٍ لَقَتَلَكَ - اگر وہ گھاس کی ایک پتی سے تجھ کو مارے تب بھی تو مر جائے گا-

اُمْصُوْخٌ - ثمام کی پتی کو کہتے ہیں جو ایک نرم ملائم گھاس ہے-

مَصْرٌ - تین انگلیوں سے دودھ دوہنا یا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے-

تَمْصِيْرٌ - کم کرنا' کم کم دینا' شہر بنا لینا'-

تَمَصُّرٌ بمعنی مَصْرٌ - اور شہر ہو جانا' کم ہونا' متفرق ہو جانا-

اِمِّصَارٌ - کٹ جانا-

يَنْزِلُ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہلکے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے آسمان سے اتریں گے-

اَتٰى عَلٰى طَلْحَةَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ - آنحضرتؐ طلحہؓ کے پاس آئے وہ زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے (میں سمجھتا ہوں صحیح یہ ہے کہ حضرت عمرؓ ان کے پاس آئے)-

لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ - جب یہ دونوں شہر فتح ہوئے (یعنی کوفہ اور بصرہ)-

وَلَا يَمْصُرُ لَبَنُهَا فَيَضُرَّ ذٰلِكَ بِوَلَدِهَا - تین انگلیوں سے اس کا دودھ نہ دوہے اس کے بچہ کو نقصان نہ پہنچائے (مطلب یہ ہے کہ سارا دودھ نہ دوہ لے کچھ بچے کے لئے بھی چھوڑ دے- تین انگلیوں سے جب دوہتے ہیں تو سارا دودھ نکل آتا ہے اور تھن میں کچھ باقی نہیں رہتا)-

كَيْفَ تَحْلُبُهَا مَصْرًا اَمْ فَطْرًا - کس طرح اپنی اونٹنی کا دودھ دوہتا ہے تین انگلیوں سے یا دو انگلیوں سے-

مَالَمْ تَمْصُرْ - جب تک تو چوری سے دودھ نہ دوہے-

يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا - بڑے بڑے شہر بناتے ہیں-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَقْطَعُ بِهَا ذَنَبَ عَنْزٍ مَصُوْرٍ لَوْبَلَغَتْ اَمَامَهٗ سَفَكَ دَمَهٗ - آدمی ایک بات ایسی کرتا ہے کہ اس سے بے دودھ کے بکری کی دم بھی نہیں کٹتی اگر وہ بات کہیں پہنچ جائے تو اس کا خون کر دیتی ہے-

اُخْرِجَ عِظَامُ يُوْسُفَ مِنْ مِّصْرَ - حضرت یوسفؑ کی ہڈیاں مصر میں سے نکالی گئیں (حضرت موسیٰؑ ان کو شام میں لے کر آئے وہاں دفن کیا (مصر مشہور شہر ہے اس کو مصر اس لئے کہتے ہیں کہ مصر بن نوحؑ نے اس کی بنا ڈالی تھی' یا اس وجہ سے کہ وہ خود ایک بڑا شہر ہے)-

مَصٌّ - چوسنا' آہستہ آہستہ پینا یا دم لے کر-

اِمْصَاصٌ - چوسانا-

تَمَصُّصٌ اور اِمْتِصَاصٌ - چوسنا-

اِنَّهٗ مَصَّ مِنْهَا - حضرت عمرؓ نے دنیا سے بہت کم فائدہ اٹھایا-

اِنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُ مُصُوْصًا بِخَلِّ خَمْرٍ - حضرت علیؓ سرکہ میں بھگویا ہوا گوشت اس سرکہ کے ساتھ کھاتے جو شراب سے بنایا جاتا-

شَهَادَةٌ مُّمْتَحَنًا اِخْلَاصُهَا مُعْتَقَدًا مُّصَاصُهَا - ایسی گواہی جس کا اخلاص جانچا جا چکا ہو اور اس کے کھرے پن کا یقین ہو-

كَانُوْا يَمَصُّوْنَ - وہ چوس لیتے تھے-

اُمْصُصْ بَظَرَ اللَّاتِ - ابے جا' لات کا ٹنہ جا کر چوس-

لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ - ایک بار یا دو بار دودھ چوسنا رضاعت کی حرمت ثابت نہیں کرتا (جب تک پانچ بار نہ چوسے)-

لَيْسَ لِشِيْعَتِنَا فِيْ دَوْلَةِ الْبَاطِلِ اِلَّا الْقُوْتُ الْمُصَاصُ - ہمارے گروہ کو ظالم حکومت کے زمانہ میں صرف خالص روزی پر قناعت کرنا چاہئے-

مَصِيْصَةُ - ایک شہر ہے شام میں-

مَصْمَصَةٌ - ہے مثل مَضْمَضَةٌ کے' دونوں میں فرق یہ ہے کہ مَصْمَصَةُ زبان کی نوک سے ہوتا اور مَضْمَضَةُ منہ بھر کر-

مِصْرَعٌ - دروازے کا ایک پٹ (کواڑ)-

مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ - دونوں پٹوں کے درمیان -

مَصْعٌ - چمکنا' دم ہلانا' مارنا' ہگنا' دوڑنا -

تَمْصِيْعٌ - پوست چھوڑ دینا سوکھنے کے لئے -

مُمَاصَعَةٌ - لڑنا' جنگ کرنا' تلوار سے مارنا -

اِمْصَاعٌ - ہگنا -

تَمَاصُعٌ - ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا -

وَالْفِتْنَةُ قَدْ مَصَعَتْهُمْ - فتنہ نے ان کو دبالیا - (یعنی فتنہ کا اثر ان پر غالب ہوگیا) -

تَرَكُوا الْمِصَاعَ - لڑنا جھگڑنا انھوں نے چھوڑ دیا -

اَلْبَرْقُ مَصْعُ مَلَكٍ يَسُوْقُ السَّحَابَ - بجلی کیا ہے؟ ایک فرشتہ کی مار ہے جو ابر کو چلاتا ہے -

اِذَا مَصَعَتْ بِذَنَبِهَا - جب اپنی دم ہلائے -

فَمَصَعَتْهُ بِظُفُرِهَا - ناخن سے اس کو چھیل ڈالا -

اِذَا شَكَكْتَ فِيْ حَيٰوتِهَا وَرَاَيْتَهَا تُطْرِفُ عَيْنَهَا اَوْ تُحَرِّكُ اُذُنَيْهَا اَوْ تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا فَاذْبَحْهَا - جب جانور کی زندگی میں شک ہو پھر تو دیکھے کہ وہ اپنی آنکھ ہلاتا ہے یا کان ہلاتا ہے یا دم ہلاتا ہے تو اس کو ذبح کر ڈال (کیونکہ وہ زندہ ہے اس کا گوشت حلال ہوگا) -

مَصْمَصَةٌ - زبان کی نوک سے کلی کرنا -

اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُمَصْمِصَةٌ - اللہ کی راہ میں مارا جانا گناہوں سے پاک کرنے والا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مَصْمَصَ اِنَاءَهٗ - جب برتن میں پانی ڈال کر اس کو ہلائے تاکہ پاکیزہ اور صاف ہو جائے) -

كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَ نُمَصْمِصُ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا نُمَصْمِصُ مِنَ التَّمْرِ - ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ دودھ پی کر کلی کر ڈالیں اس وقت نماز پڑھیں لیکن کھجور کھا کر کلی ضروری نہیں -

بابُ المیم مع الضّاد

مَضْحٌ - عیب کرنا' دفع کرنا' پھیل جانا -

مَضْخٌ - لتھیڑنا -

مَضَخَ رَاْسَهٗ بِالطِّيْبِ - اپنے سر پر خوشبو لتھیڑ لی -

مَضَرٌ يَامَضَرٌ يَامُضُوْرٌ - کھٹا ہو جانا' سفید ہو جانا -

تَمْضِيْرٌ - قبیلہ مضر کی طرف نسبت دینا' ہلاک کرنا -

مُضَرُ بْنُ نَزَارٍ - مشہور قبیلہ کا دادا ہے -

سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ مِنْ وَّلَدِيْ قَالَ مَا قَدَّمْتَ مِنْهُمْ قَالَ فَمَنْ خَلَّفْتُ بَعْدِيْ قَالَ لَكَ مِنْهُمْ مَا لِمُضَرَ مِنْ وَّلَدِهٖ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا' مجھ کو میری اولاد سے کیا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا - جس اولاد کو تو نے آگے بھیجا (تیرے سامنے مر گئے تو نے صبر کیا) وہ کہنے لگا اور جو اولاد میں اپنے بعد چھوڑوں؟ آپ نے فرمایا ان سے تو تجھ کو اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا مضر کو اس کی اولاد سے ہے (مضر چونکہ مرگیا اب جو اولاد اس کی اس کے بعد مرے گی اس میں مضر کو کچھ ثواب نہیں ملے گا) -

يُقَاتِلُ مَعَهَا مُضَرُ مَضَّرَهَا اللّٰهُ فِي النَّارِ - (حذیفہؓ نے حضرت عائشہؓ کا حال سن کر کہ وہ لڑنے کے لئے نکلی ہیں کہا) ان کے ساتھ ہو کر مضر قبیلے کے لوگ لڑیں گے' اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں جھونک دے' تباہ کرے (زمخشری نے کہا تَمْضِيْرٌ کے معنی جمع کرنا جیسے جَنَّدَ الْجُنُوْدَ - بعض نے کہا مَضَّرَهَا کے معنی ہلاک کرے - عرب لوگ کہتے ہیں ذَهَبَ دَمُهٗ خَضِرًا مَضِرًا اس کا خون بے کار گیا لغو ہوگیا (کچھ بدلہ نہیں ملا) مجمع البحرین میں ہے کہ ربیعہ اور مضر دونوں بھائی تھے - مضر کو ترکہ میں سونا ملا اور ربیعہ کو گھوڑے اس لئے مضر کو مضر الحمراء کہتے ہیں اور ربیعہ کو ربیعۃ الفرس) -

مَضِيْرَه - ایک کھانا ہے جو دہی سے بنایا جاتا ہے -

اِطْبَخِ اللَّحْمَ بِاللَّبَنِ فَاِنَّهُمَا يَشُدَّانِ الْجِسْمَ قَالَ قُلْتُ هِيَ الْمَضِيْرَةُ قَالَ لَا - گوشت کو دودھ میں پکاؤ اس سے جسم مضبوط ہوتا ہے' میں نے کہا اس کو مضیرہ کہتے ہیں' فرمایا نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ مضیرہ صرف دہی سے بنتا ہے) -

جَاءَنَا بِمَضِيْرَةٍ وَّطَعَامٍ بَعْدَهَا - پہلے مضیرہ لے کر آیا پھر اس کے بعد دوسرا کھانا -

مَضٌّ - چوسنا' جلانا' چبھنا' کھٹکنا -

مَضَضٌ - رنج والم (جیسے مَضِیضٌ اور مَضَاضَةٌ ہے)-

تَمْضِیضٌ - کھاری پانی پینا-

اِمْضَاضٌ - تکلیف دینا' کھجلانا-

تَمَاضٌّ - لڑنا' جھگڑنا-

کُحْلٌ مَضٌّ - جو سرمہ آنکھوں کو تکلیف دے-

مَضَضٌ - دہی کھٹا' دودھ' مصیبت کا رنج-

وَلَهُمْ كَلْبٌ يَتَمَضَّضُ عَوَاقِيْبَ النَّاسِ - ان کا ایک کتا ہے جو لوگوں کی کونچیں کاٹتا ہے-

خَبَاثِ كُلَّ عِيْدَانِكِ مَضِضْنَا فَوَجَدْنَا عَاقِبَتَهٗ مُرًّا - اری پلید دنیا! میں نے تیری ہر ایک ڈالی چوسی اخیر میں کڑوی ہی نکلی-

وَجَدُوْا مَضَضَ حَرِّ النَّارِ - دوزخ کی گرمی کی تکلیف پائی-

مَضَّهُ الشَّيْءُ مَضًّا - اس نے اس کے دل تک تکلیف پہنچائی-

مَضْمَضَةٌ یا مِضْمَاضٌ یا مَضْمَاضٌ - کول پھرانا' دھونا' ذرا سا سونا' کلی کرنا-

لَا تَذُوْقُوا النَّوْمَ اِلَّا غِرَارًا وَّ مَضْمَضَةً - سوؤ نہیں مگر ذرا سا ایک جھونکا لے لو (مطلب یہ ہے کہ جیسے کلی میں' پانی منہ میں پھرا کر اگل دیتے ہیں اس کو نگلتے نہیں' اسی طرح نیند میں بھی غرق نہ ہو جاؤ ایک ذرا سا جھونکا لے لو' آنکھ ذرا لگ گئی تو بس ہے)-

ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی پانی سے کلی کی اور ناک میں ڈالا (یعنی ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کی' آدھا ناک میں ڈالا یہی ترکیب وضو کی راجح ہے اور ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ چلو لینے کی حدیثیں کمزور ہیں)-

اَلْمَضْمَضَةُ لَيْسَتْ مِنَ الْوُضُوْءِ - کلی کرنا وضو کا رکن نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے - امامیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے)-

اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ سُنَّتَانِ فِي الْوُضُوْءِ وَ فَرْضَانِ فِي الْغُسْلِ - کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت ہے لیکن غسل میں فرض ہے - (یہ حدیث صاحب ہدایہ نے ذکر کی ہے جو محض بے اصل ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کا کلام نہیں ہے)-

مَضْغٌ - چبانا-

مُمَاضَغَةٌ - کوشش کرنا-

مُضَاغَه - جو چبانے کے بعد منہ میں رہ جائے-

مُضْغَةٌ - گوشت کا لوتھڑا-

اِنَّ فِي ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ - آدمی کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے وہ اگر درست ہو تو سارا جسم درست ہوا' اگر وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ جائے گا (یعنی دل' تو سب سے پہلے ہر آدمی کو اصلاح قلب کی ضرورت ہے)-

اِنَّا لَا نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَيْنَنَا - ہم خفیف جسموں کی دیت نہیں دلا سکتے (جن سے ذرا سا گوشت کٹ جائے یا کھال چھل جائے)-

اَكَلَ حَشَفَةً مِّنْ تَمَرَاتٍ وَقَالَ فَكَانَتْ اَعْجَبَهُنَّ اِلَيَّ لِاَنَّهَا شَدَّتْ فِيْ مَضَاغِيْ - ابو ہریرہؓ نے ایک خراب کھجور (جو سخت ہوتی ہے) دوسری کھجوروں میں کھائی اور کہنے لگے یہ خراب کھجور مجھ کو بہت پسند آئی کیونکہ اس نے میرے چبانے کی قوت کا مقابلہ کیا (برخلاف نرم کھجوروں کے وہ حلوائے بے دودھ کی طرح چپ گئیں)-

مَا ضِغَانِ - جبڑوں کے دونوں جانب جو ملے ہوئے ہیں-

مُضِيٌّ یا مُضُوٌّ - چلے جانا' گزر جانا' نافذ ہونا' ہمیشہ کرنا' نافذ کرنا' اجازت دینا' کاٹنا-

اِمْضَاءٌ - نافذ کرنا' اجازت دینا' دستخط کر دینا-

تَمَضِّيْ - نافذ کرنا' جائز ہونا-

لَيْسَ لَكَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ - تیرا مال (حقیقت میں) وہی ہے جو تو نے خیرات کرنا چاہا پھر اس کو نافذ کر دیا (یعنی دے ڈالا اس میں لیت ولعل نہیں کیا)-

اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ - یا اللہ! میرے اصحاب کی

ہجرت پوری کر دے (مدینہ منورہ میں رہ جائیں' پھر مکہ کو نہ چلے جائیں)-

اَلْجِهَادُ مَاضٍ - الحدیث' جہاد جب سے اللہ تعالےٰ نے مجھ کو بھیجا قیامت تک قائم رہے گا-

اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِى الدَّجَّالَ - یہاں تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال ملعون سے لڑیں گے (اس پر جہاد کریں گے)-

اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يُمْضِ اَمْرِىْ - جب میں کسی شخص کو ایک کام کے لئے بھیجوں اور وہ میرے حکم پر نہ چلے (نافرمانی کرے) اس کو معزول کر دو-

مَاضِىْ - سے مراد امام علی ہادی ہوتے ہیں اور کبھی امام حسن بن علیؑ-

بابُ المیم مع الطاء

مَطْخٌ - بہت کھانا' چاٹنا' مارنا' آلودہ کرنا-

مَطَّاخ - احمق' مغرور-

مَطْرٌ یا مَطَرٌ - مینہ برسنا' پہنچانا' چلے جانا (اس کا مصدر مطور ہے) بھاگ جانا' جلدی چلنا' بھر دینا' پکڑ لینا-

اِمْطَارٌ - برسنا (بعض نے کہا کہ بھلائی اور رحمت میں مطر کہتے ہیں اور برائی اور عذاب میں اِمْطَارٌ .... پسینہ پیشانی پر آنا' خاموش رہنا' پانا-

تَمَطُّرٌ - جلدی سے چلے جانا' جلدی اتر آنا' مینہ میں نکلنا (بارش میں)-

اِسْتِمْطَارٌ - بارش کی درخواست کرنا' بارش کا محتاج ہونا' خاموش رہنا' بھلائی چاہنا' بارش لگ جانا-

خَيْرُ نِسَاءِ كُمُ الْعَطِرَةُ الْمَطِرَةُ - بہتر تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو خوشبودار نہاتی دھوتی رہے- (بعض نے کہا جو مسواک کرتی رہے)-

تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ - ہمارے گھوڑے آگے پیچھے برابر آرہے تھے عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے اس کی گرد صاف کر رہی تھیں-

ثُمَّ اَمْطَرَتْ - پھر پانی برسایا-

مَا تُمْطِرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً - مدینہ میں ایک قطرہ نہیں برساتا تھا (اور اطراف میں زور سے برس رہا تھا)-

فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ - برسنے لگا-

تَمَطَّرَ - آنحضرتؐ بارش میں نکل آئے (اور فرمانے لگے کہ وہ اپنے مالک کے پاس سے ابھی تازہ دم آیا ہے)-

فِى اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِيْرَةِ - ٹھنڈی رات میں یا بارش کی رات میں-

مَثَلُ اُمَّتِىْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَايُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ - میری امت کی مثال بارش کی مثال ہے معلوم نہیں پہلا حصہ اچھا ہوتا ہے یا پچھلا حصہ (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے بعضوں نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے حالانکہ یہ موضوع نہیں ہے)-

فَمَطَرَ مَاشَاءَ مِنْ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ - پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بارش ہوتی ہے-

مِمْطَرٌ - باران کوٹ-

فَدَعَا بِمِمْطَرٍ اَحَدُ وَجْهَيْهِ اَسْوَدُ وَالْاٰخَرُ اَبْيَضُ فَلَبِسَهٗ - پھر ایک باران کوٹ منگوایا جس کا ایک رخ سیاہ تھا اور دوسرا رخ سفید تھا' اس کو پہن لیا-

قَدْ عَرَفْتُ هٰؤُلَاءِ الْمَمْطُوْرَةَ فَاَقْنُتُ عَلَيْهِمْ فِىْ صَلٰوتِىْ قَالَ نَعَمْ - میں نے ان ممطورہ لوگوں کو پہچان لیا- کیا میں ان پر بددعا کروں نماز میں امام رضا نے فرمایا ہاں (ممطورہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو امامت کو موسیٰ کاظم پر ٹھہرا دیتے ہیں' ان کے بعد امام رضا کو نہیں جانتے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ حیران رہ کر جئیں گے اور زندیق ہو کر مریں گے)-

مَطْرَانُ عَلْيَاءِ الْغُوْطَةِ الدَّمَشْقِ اَرْشَدَنِىْ اِلَيْكَ - مطران نے جو غوطہ دمشق کے بلند حصے میں رہتا ہے مجھے آپ کو بتلایا (غوطہ دمشق میں ایک سرسبز مقام کا نام ہے اور مطران ایک نصرانی پادری تھا)-

مَطْلٌ - لمبا کرنا' دراز کرنا' کھینچنا' مارنا' گلانا' قرض کی ادائی میں دیر لگانا-

اِمْتِطَالٌ بمعنی مَطْلٌ ہے-

مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ- جو شخص مال دار ہو کر قرض ادا کرنے میں دیر کرے وہ ظالم ہے (حاکم اس کو قید کر سکتا ہے سزا دے سکتا ہے)-

مُطُلٌ- (مطول کی جمع ہے) یعنی قرض کی ادائی میں دیر لگانے والا-

مَطٌّ- کھینچنا، تکبر کرنا-

تَمْطِيطٌ (بمعنی مَطٌّ ہے- اور گالی دینا-

تَمَطُّطٌ- دراز ہونا-

مَطِيطَاءُ اور مُطَيْطَاءُ اور مُطَيْطَى- ناز اور تبختر، اترانا-

ذَكَرَ الطِّلَاءَ فَاَدْخَلَ فِيهِ اِصْبَعَهٗ ثُمَّ رَفَعَهَا فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ- حضرت عمرؓ نے طلا کا ذکر کیا (جو ایک قسم کی شراب ہے) پھر اس میں اپنی انگلی ڈالی پھر انگلی اٹھائی تو وہ انگلی میں لگ گئی اس کا تار لمبا ہو رہا تھا (مطلب یہ ہے کہ طلاء کا استعمال اس وقت درست ہے جب وہ پک پک کر اتنا گاڑھا ہو جائے کہ تار اٹھنے لگے اور انگلی ڈالو تو انگلی میں چپک کر دور تک لمبی آ جائے (جیسے گاڑھا قوام شکر کا یا شہد کا ہوتا ہے)-

وَلَا تَمُطُّوْا بِاٰمِيْن- آمین کو بہت لمبا مت کرو-

اِنَّا نَاْكُلُ الْخَطَايِطَ وَنَرِدُ الْمَطَايِطَ- ہم ان زمینوں میں کھاتے ہیں جہاں پانی نہیں برستا اور ان پانیوں کو پیتے ہیں جن میں مٹی ملی ہوتی ہے (مَطَايِط جمع ہے مَطِيْطَة کی، بعضوں نے کہا مَطِيْطَه وہ بچا ہوا گدلا پانی ہے جو حوض کے تلے رہ جاتا ہے-)

اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَ خَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ فَارِسَ سُلِّطَتْ شِرَارُهُمْ عَلٰى خِيَارِهِمْ- جب میری امت کے لوگ اکڑاتے ہوئے چلیں گے اور ایران کے لوگ ان کے خادم بنیں گے تو جو لوگ میری امت میں برے ہیں وہ ان پر حکومت کریں گے جو اچھے ہیں (یعنی بدکار لوگ حاکم اور نیک لوگ ان کی رعایا ہوں گے)-

فَقُمْتُ وَتَمَطَّيْتُ- پھر میں اٹھا اور انگڑائی لی-

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى بِلَالٍ وَقَدْ مُطِّيَ فِي الشَّمْسِ يُعَذَّبُ- حضرت ابوبکر صدیقؓ بلالؓ پر سے گزرے ان کو دھوپ میں لمبا لٹایا گیا تھا اور تکلیف دی جا رہی تھی-

وَتَرَكْتِ الْمَطِيَّةَ هَارًا- اونٹوں کو کمزور کر کے چھوڑ دیا-

فَتَمَطَّيْتُ- پھر میں نے انگڑائی لی-

بابُ المیم مع الظّاء

مَظٌّ- ملامت کرنا (جیسے مَذًّا ہے)-

مُمَاظَّةٌ اور مِظَاظٌ- جھگڑا کرنا، ساتھ رہنا-

اِمْظَاظٌ- سکھانا-

تَمَاظٌّ- گالی گلوچ کرنا-

مَظَاظَةٌ- بدخلقی (جیسے فَظَاظَةٌ ہے)-

مَرَّ بِابْنِهٖ عَبْدِالرَّحْمَانِ وَهُوَ يُمَاظُّ جَارًا لَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تُمَاظِّ جَارَكَ- حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن پر گزرے وہ اپنے ایک ہمسایے سے لڑ رہے تھے (گالی گلوچ کر رہے تھے) تو ابوبکرؓ نے ان سے کہا اپنے ہمسایہ سے مت جھگڑ-

وَجَعَلَ رُمَّانَهُمُ الْمَظَّ- ان کا انار مظ تھا (مظ کہتے ہیں خودرو جنگلی انار کو جو خود بخود اگتا ہے)-

اِيَّاكُمْ وَ مُمَاظَّةَ اَهْلِ الْبَاطِلِ- تم باطل والوں سے جھگڑا مت کرو (ایک بار ان کو حق بات سمجھا دو اگر نہ مانیں تو خاموش ہو رہو ان کے پیچھے مت پڑ جاؤ رات دن ان سے بحث مباحثہ گالی گلوچ مت کرو اور یہ کہہ دو- لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ)-

تَمَاظَّ الْقَوْمُ- لوگ آپس میں جھگڑنے لگے-

مَظِنَّةٌ- گمان کی جگہ-

خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ- بہتر آدمی وہ ہے جو موت کو اس کے مقام میں طلب کرے (یعنی جہاد وغیرہ میں جہاں مرنا ثواب ہے شریک ہو کر موت کا طالب ہے)-

طَلَبْتُ الدُّنْيَا مَظَانَّ حَلَالِهَا- میں نے دنیا کو ان ان مقاموں میں ڈھونڈا جہاں میں اس کا ڈھونڈنا حلال سمجھتا تھا (یعنی حلال ذریعوں سے کمائی کی)-

اِتَّقُوْا ظُنُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى

اَلْسِنَتِهِمْ-مومنوں کے گمان سے بچے رہو اللہ تعالیٰ ان کی زبان پر حق چلاتا ہے (ان کا گمان صحیح نکلتا ہے)-

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ- میں اسی طرح پیش آؤں گا جس طرح میرا بندہ میری نسبت گمان رکھے (اگر مرتے وقت میرے رحم وکرم اور بخشش کی توقع رکھے تو رحم وکرم ہی کروں گا گناہوں کو بخش دوں گا)-

اَلْمُؤْمِنُ لَایُمْسِیْ وَلَا یُصْبِحُ اِلَّا وَنَفْسُهٗ ظُنُوْنٌ عِنْدَهٗ-مومن ہر شام وصبح کو اپنے نفس پر تہمت لگاتا ہے (یعنی یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کیا اور اس کا قصوروار رہا)-

بابُ المیم مع العین

مَعَ-ایک اسم ہے جس کے معنی ساتھ-

مِعْبَرٌ-کشتی-

مُعْتَاطٌ-وہ بکری جو موٹی ہو کر حاملہ نہ ہو' اسی طرح وہ اونٹنی جو برس دو برس تک حاملہ نہ ہو حالانکہ نر اس پر جفتی کرے-

فَاعْمِدْ اِلٰی عَنَاقٍ مُّعْتَاطٍ- پھر ایک پٹھیا موٹی چن کر لے-

مَعْجٌ-جلدی چلنا' یا سہولت سے گزر جانا' ہلانا' جماع کرنا-

تَمَعُّجٌ-پیچ کھانا' مڑ جانا-

مَعْجٌ-جنگ اور اضطراب-

فَمَعَجَ الْبَحْرُ مَعْجَةً تَفَرَّقَ لَهَا السُّفُنُ-سمندر میں ایسا جوش آیا کہ کشتیاں جدا جدا ہو گئیں-

مَعْدٌ-اچک لے جانا' جلدی سے کھینچ لینا' معدے پر مارنا' نوچنا' بگڑ جانا-

اِمْتِعَادٌ-اچک لے جانا' جلدی سے کھینچ لینا-

تَمَعْدُدٌ- بنی معد کی سی وضع اختیار کرنا' تندرست ہونا' فربہی شروع ہونا-

تَمَعْدَدُوْا وَاخْشَوْ شِنُوْا- معد بن عدنان کی سی وضع اختیار کرو (وہ بالکل سخت جفاکش سادہ آدمی تھا) اور کھرے (سخت موٹے) کپڑے پہنو (عورتوں کی طرح باریک اور نرم لباس مت پہنو)-

عَلَیْکُمْ بِاللِّبْسَةِ الْمَعَدِّیَّةِ-تم کو سخت کھردرے کپڑے پہننا چاہئے-

اَلْمِعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ-معدہ سارے جسم کا حوض ہے-

مَعْرٌ- نکل جانا' کم ہونا' بال گر جانا-

تَمْعِیْرٌ-محتاج ہونا' توشہ ختم ہو جانا' غصہ سے منہ کی رنگت بدل جانا-

اِمْعَادٌ-کم ہونا محتاج ہونا' چھین لینا-

تَمَعُّرٌ-غصہ سے رنگ بدل جانا' گر جانا-

فَتَعَمَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرت ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (آپ کو غصہ آ گیا)-

اَمْعَرُ-وہ مقام جہاں سرسبزی نہ ہو-

فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ- اس کے چہرے کا رنگ نہیں بدلا-

مَا اَمْعَرَ حَاجٌّ قَطُّ-کوئی حاجی محتاج نہیں ہوتا (اللہ اس کو برکت دیتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَیْشِ-یا اللہ! میں تیرے سامنے لشکر والوں کے ظلم سے بیزار ہوں (الگ ہوں)-

اَمْعَرُ-وہ شخص جس کے بال کم ہوں-

مَعْزٌ- بھیڑ کو بکری سے جدا کرنا-

مَعَزٌ-سخت ہونا' بھیڑیں بہت ہونا (جیسے اِمْعَازٌ ہے)-

تَمَعُّزٌ-منقبض ہونا' خوب دوڑنا-

اِمْتِعَازٌ-کوشش کرنا-

مَعْزٌ اور مِعْزَةٌ اور مِعَازٌ- بھیڑ جس پر بال بہت ہوتے ہیں-

تَمَعْزَزُوْا وَاخْشَوْ شِنُوْا- بھیڑ کی طرح صبر اختیار کرو اور سخت لباس پہنو-

فَاِذَا هُوَ رَاعِیُ مِعْزٰی- دیکھا تو وہ بھیڑوں کا چرواہا تھا-

مَاعِزُ-ایک مشہور صحابی ہیں جن کو از خود اظہار کرنے پر

آنحضرتؐ نے (زنا کی علت میں) رجم کیا تھا-
مَعْزِیٌّ - بخیل-
مَعَّازٌ - بھیڑ والا' بھیڑوں کا چرانے والا-
مَعْسٌ - خوب زور سے ملنا' جماع کرنا' ذلیل کرنا' برچھے سے مارنا' دودھ-
مَعَّاسٌ - سخت حملہ کرنے والا-
اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى اَسْمَاءَ وَهِيَ تَمْعَسُ اِهَابًا لَهَا - اسماء بنت ابی بکرؓ پر سے گزرے وہ ایک کھال کو رگڑ رہی تھیں (یعنی دباغت کر رہی تھیں)-
مَعَصٌ - پٹھے میں پیچ پڑ جانا' بیماری ہونا-
تَمَعُّصٌ - درد کرنا-
اِنَّ عَمْرَو بْنَ مَعْدِيْ كَرِبَ شَكَا اِلٰى عُمَرَ الْمَعَصَ - عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے یہ شکوہ کیا کہ میرے پاؤں کے پٹھے میں پیچ پڑ گیا ہے (موچ آ گئی ہے)-
مَعَضٌ - غصہ ہونا' شاق ہونا-
تَمْعِيْضٌ اور اِمْعَاضٌ - غصہ دلانا' شاق ہونا-
اِمْتِعَاضٌ - غصہ ہونا اور شاق ہونا-
لَمَّا قُتِلَ رُسْتَمُ بِالْقَادِسِيَّةِ بَعَثَ اِلَى النَّاسِ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهٖ فَامْتَعَضَ النَّاسُ اِمْتِعَاضًا شَدِيْدًا - جب رستم (ایران کا پہلوان) قادسیہ میں مارا گیا تو لوگوں کی طرف خالد بن عرفطہ کو بھیجا وہ ان کے بھانجے تھے لوگ اس سے بہت غصہ ہوئے' ان کو یہ امر بہت شاق گزرا-
تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فَاِنْ مَّعِضَتْ لَمْ تُنْكَحْ - یتیم لڑکی سے نکاح کے وقت اجازت لی جائے اگر وہ ناخوش ہو تو اس کا نکاح نہ کیا جائے گا-
تَمَعَّضَتِ الْفَرَسُ - گھوڑا بگڑ گیا (ابوموسیٰ نے کہا ایک روایت میں تَمَعَّصَتْ ہے صاد مہملہ سے یعنی اس کے پاؤں کے پٹھے میں پیچ پڑ گیا - ایک روایت میں فَنَهَضَتْ ہے)-
فَامْتَعَضُوْا مِنْهُ - لوگ اس بات سے غصے ہوئے (ایک روایت میں اِمَّعَضُوْا ہے معنی وہی ہیں)-
فَامْتَعَضَ فَخَرَّ مِنْ جَنَاحِ الْمَلَكِ - حضرت ادریس علیہ السلام غصے ہوئے اور فرشتے کے بازو سے گر پڑے-
مَعْطٌ - کھینچنا' سونت لینا' جماع کرنا' پھینک دینا' اکھیڑنا' حق ادا کرنے میں دیر کرنا-
مَعَطٌ - پلید ہونا' بال گر جانا-
تَمَعُّطٌ - گر جانا (جیسے اِنْمِعَاطٌ اور اِمِّعَاطٌ ہے)-
مُمَعَّطٌ - بہت لمبا-
لَوْ اَخَذْتَ ذَاتَ الذَّنْبِ مِنَّا بِذَنْبِهَا قَالَ اِذًا اَدَعُهَا كَاَنَّهَا شَاةٌ مَعْطَاءُ - اگر ہم میں سے جو کوئی گناہ کرے اس کو آپ اس گناہ پر پکڑیں فرمایا تب تو میں اس کو ایسا کر دوں گا گویا بال جھڑی ہوئی بکری ہے-
اِنَّ ابْنَتِيْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا - میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں-
اِنَّ ابْنَتِيْ عُرَيِّسٌ وَقَدْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا - میری بیٹی نئی دلہن ہے اور اس کے بال گر گئے ہیں-
لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَعَّطِ - آنحضرتؐ بے حد لمبے نہ تھے-
فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ مُتَمَعِّطًا - انھوں نے ان کی طرف توجہ نہ کی تو وہ غصہ ہو کر کھڑے ہو گئے-
اِنَّ فُلَانًا وَتَرَ قَوْسَهٗ ثُمَّ مَعَطَ فِيْهَا - فلاں شخص نے اپنی کمان میں چلہ لگایا پھر دونوں ہاتھوں سے اس کو کھینچا-
مَعْكٌ - رگڑنا یا مٹی سے رگڑنا' جنگ میں غالب آنا' قرض کی ادائی میں دیر کرنا-
مَعَكَةٌ - حماقت-
تَمْعِيْكٌ - لوٹ آنا-
تَمَعُّكٌ - لوٹنا-
مُمَعَّكَةٌ - قرض کی ادائیگی میں دیر لگانا-
مَعِكٌ - جھگرالو' احمق' قرض کی ادا میں دیر کرنے والا-
فَتَمَعَّكَ فِيْهِ - پھر عمار مٹی میں لوٹے-
اَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ - لیکن میں تو مٹی میں لوٹا-
لَوْ كَانَ الْمَعْكُ رَجُلًا كَانَ رَجُلَ سُوْءٍ - اگر قرض کی ادائی میں دیر کرنا ایک آدمی ہوتا تو برا آدمی ہوتا-

اَلْمَعْكُ طَرَفٌ مِنَ الظُّلْمِ - قرض کی ادائی میں دیر کرنا ظلم کی ایک شاخ ہے۔

مَعْمَعَةٌ - جلتی ہوئی چیز کا آواز کرنا' سخت گرمی یا سردی میں چلنا' جلدی سے کوئی کام کرنا' مع کا لفظ بہت کہنا' خوب لڑنا۔

مَعَامِع - لڑائیاں' فتنے' بڑے بڑے کام۔

مَعْمَعَانٌ - سخت سردی یا سخت گرمی۔

لَاتَهْلِكُ اُمَّتِىْ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهَا التَّمَايُلُ وَ التَّمَايُزُ وَ الْمَعَامِعُ - میری امت اس وقت تک تباہ نہیں ہوگی جب تک ان میں ایک طرف جھک جانا (افراط یا تفریط) اور امتیاز و ترجیح دینا (سب مسلمانوں کو یکساں نہ سمجھنا) اور لڑائیاں نہ ہوں۔

كَانَ يَتَتَبَّعُ الْيَوْمَ الْمَعْمَعَانِىَّ فَيَصُوْمُهٗ - عبداللہ بن عمرؓ سخت گرمی کا دن دیکھتے رہتے' اس دن روزہ رکھتے (تاکہ نفس پر سخت مشقت ہو)۔

اِنَّهٗ لَيَظَلُّ فِى الْيَوْمِ الْمَعْمَعَانِىِّ الْبَعِيْدِ مَابَيْنَ الطَّرَفَيْنِ يُرَاوِحُ مَابَيْنَ جَبْهَتِهٖ وَ قَدَمَيْهِ - بڑے سخت گرمی کے دن میں جن کے دونوں کنارے (صبح و شام) دور ہوتے - یعنی لمبے دن میں عبادت کرتے کبھی سجدہ کر کے آرام لیتے کبھی کھڑے ہو کر۔

اَلنِّسَاءُ اَرْبَعٌ فَمِنْهُنَّ مَعْمَعٌ لَهَا شَيْئُهَا اَجْمَعُ - عورتیں چار طرح کی ہیں ان میں سے ایک معمعہ ہے (جو اپنا مال سب اپنے اوپر خرچ کرتی ہے (یعنی خاوند کو کچھ نہیں دیتی)۔

مَعْنٌ - اقرار کرنا' انکار کرنا' ناشکری کرنا' بہنا' دور تک دوڑ جانا' دور جانا' خوب ڈھونڈنا۔

اِمْعَانٌ - خوب غور کرنا' مبالغہ کرنا' انتہا تک پہنچنا' غار کے اخیر میں غائب ہو جانا' بہت مال دار ہونا' مال کم ہونا' پانی خوب ہونا لے جانا' اقرار کرنا' جاری ہونا' جاری کرنا۔

تَمَعُّنٌ - خوب سوچنا۔

مَاعُوْن - ہر وہ چیز جس سے کام لیا جاتا ہے (جیسے کلہاڑی' بسولہ' دیگچی' برتن' ڈول' رسی' کاشا وغیرہ تمام اشیائے خانگی)۔

قَالَ اَنَسٌ لِمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ فِىْ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَقَعَدَ عَلٰى بِسَاطِهٖ وَتَمَعَّنَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ - انس بن مالکؓ نے مصعب بن زبیرؓ سے کہا میں تم کو پروردگار کی یاد دلاتا ہوں کہ تم آنحضرتؐ کی وصیت سن لو- یہ کہتے ہی مصعب اپنی مسند سے اتر آئے اور بچھونے پر بیٹھ گئے اور اپنے آپ کو عاجز اور ذلیل بنا دیا اور کہنے لگے آنحضرتؐ کی وصیت میرے سر اور آنکھوں پر ہے (ایک روایت میں تَمَعَّكَ عَلَيْهِ ہے یعنی بچھونے پر لوٹ گئے)۔

اَمْعَنْتُمْ فِىْ كَذَا - تم نے اس میں مبالغہ کیا۔

اَمْعَنُوْا فِىْ بَلَدِ الْعَدُوِّ - دشمن کے ملک میں دور تک چلے گئے۔

اَمْعَنُوْا فِى الطَّلَبِ - طلب میں خوب کوشش کی۔

لَا عَجَّلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا - اگر حضرت ہاجرہ جلدی نہ کرتیں (اور پانی کے گرد مینڈ نہ باندھ دیتیں) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہو جاتا۔

وَحُسْنُ مُوَاسَاتِهِمْ بِالْمَاعُوْنِ - ماعون میں لوگوں کی اچھی خاطر داری کرنا (مانگنے پر ہر چیز دے دینا)۔

مَعَنَ الْمَاءُ يا اَمْعَنَ - پانی جاری ہو گیا۔

بِيْرُ مَعُوْنَة - ایک چشمہ ہے سلیم کے ملک میں مکہ اور مدینہ کے درمیان۔

بِيْرِ مَغُوْنَة - (غین معجمہ ہے) وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

اَلْمَاعُوْنُ قَرْضٌ يُّقْرِضُهٗ - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ''ماعون'' قرض حسنہ دینا ہے۔

وَالْمَعْرُوْفُ يَصْنَعُهٗ - اور مروت اور اچھا سلوک کرنا (یہ بھی ماعون میں داخل ہے)۔

وَمَتَاعُ الْبَيْتِ يُعِيْرُهٗ - اور گھر کا سامان مانگنے پر دینا۔

وَمِنْهُ الزَّكٰوةُ - زکوٰۃ بھی ماعون میں داخل ہے (ایک شخص نے امام صاحب سے عرض کیا' ہمارے کچھ ہمسایے لوگ ہیں جب ہم ان کو کوئی چیز مانگنے پر دیتے ہیں تو وہ اس کو بے احتیاطی سے توڑ پھوڑ ڈالتے ہیں کیا اگر ایسے لوگوں کو ہم مانگنے پر

نہ دیں تو گناہ گار ہوں گے؟- آپ نے فرمایا ایسے لوگوں کو نہ دینے سے گناہ گار نہ ہوں گے)-

مِعْوَلٌ- پکاس کلند' تبر' کلہاڑا' سبل-

فَاَخَذَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ بِهِ الصَّخْرَةَ- آنحضرتؐ نے پکاس لی اور اس سے پتھر پر مار لگائی-

مِعیً یامَعْیٌ یا مِعَاءٌ- آنت-

مَاعِیٌ- نرم کھانا-

اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعیً وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ- مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ یہ بطور تمثیل کے فرمایا- کیونکہ مومن کو دنیا کی رغبت نہیں ہوتی' اور کافر دنیا کی حرص ہوتی ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مومن کم خوراک ہوتا ہے اور کافر بہت کھانے والا- بعض نے کہا مومن کو رغبت دلانا مقصود ہے کم کھانے کی کیونکہ بہت کھانے سے دل کی سختی اور شہوت اور خواہش کی کثرت ہوتی ہے- بعض نے کہا اَلْمُؤْمِنُ اَلْکَافِرُ میں لام عہد کا ہے اور ایک خاص شخص مراد ہے جو آنحضرتؐ کے عہد میں مشرف باسلام ہوا تھا- جب وہ کافر تھا تو سات بکریوں کا دودھ پی گیا- پھر جب مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ میں سیر ہو گیا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن صرف ایک کمائی یعنی حلال میں سے کھاتا ہے اور کافر کے لئے سات کمائیاں ہیں ایک حلال اور چھ حرام- جیسے سود خوری' رشوت خوری' جعلسازی' ظلم و تعدی' چوری' خیانت' ڈاکہ اندازی)-

رَاٰی عُثْمَانُ مَنْ یَّقْطَعُ سَمُرَةً فَقَالَ اَلَسْتَ تَرْعٰی مَعْوَتَهَا- حضرت عثمانؓ نے ایک شخص کو دیکھا' جو ببول کا درخت کاٹ رہا تھا- تو کہا کیا تو اس کے پھل اپنے جانوروں کو نہیں چراتا (پھر ایسے کام کے درخت کو کیوں کاٹے ڈالتا ہے)-

مَعٌ- ساتھ' ہمراہ' علاوہ' نیز-

ضَرَبَ الْجِزْیَةَ عَلٰی اَهْلِ الذِّمَّةِ مَعَ ذٰلِكَ اِرْزَاقَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ ضِیَافَتَهُمْ- ذمی کافروں پر جزیہ مقرر کیا اور اس کے علاوہ مسلمانوں کو (جو ان کے سامنے سے گزریں) کھانا کھلانا ان کی ضیافت کرنا-

فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لَّا یُفَارِقُکُمْ- تمہارے ساتھ وہ ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے (یعنی محافظ فرشتے کرام کاتبین)-

فَاَذَّنَ مَعَنَا- اس نے ہمارے ساتھ اذان دی-

مَعَنَا اِدَاوَةٌ- ہمارے ساتھ ایک چھاگل تھی-

اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ- میں بندے کے ساتھ ہوں جب وہ میری یاد کرے (یعنی توفیق اور رحمت سے' یہ تاویل اس لئے ضروری ہے کہ پروردگار کی ذات مقدس تو بالائے عرش ہے اس لئے آیات اور احادیث معیت اور قرب بالاتفاق مؤول ہیں اور معیت علمی اور قدرتی تو سب کے ساتھ ہے تو ذاکر کے ساتھ معیت کے یہی معنی ہوں گے کہ توفیق و رحمت اور اعانت و امداد سے)-

وَهُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ- وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم رہو (یعنی علم سے- امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ یہ آیت اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَعَنَا (سورج اور چاند ہمارے ساتھ ہیں) حالانکہ چاند اور سورج ہم سے بہت دور ہیں- غرض یہ کہ معیت اتصال اور ملاصقت کو مستلزم نہیں ہے اس صورت میں علم کے ساتھ تاویل کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی)-

بابُ المیم مع الغین

مَغْثٌ- پانی میں ڈال کر ملنا' رگڑنا تاکہ گھل جائے' ہلکی مار لگانا' بے عزتی کرنا' چبانا' ڈبونا' ملانا-

مُمَاغَثَةٌ اور مِغَاثٌ- کھجانا' جھگڑنا-

مَغَاث- ایک درخت ہے-

مَغْثٌ- شر اور قتال کو بھی کہتے ہیں-

فَمَغَثَتْهُمُ الْحُمّٰی- ان کو بخار لگ گیا-

اِنَّ هٰذَا شَرَابٌ قَدْ مُغِثَ وَمُرِثَ- (آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے کہا' مجھ کو اپنے سقاوہ میں سے پانی پلاؤ وہ کہنے لگے) یہ پانی لوگوں کے ہاتھ لگنے سے غلیظ ہو گیا ہے-

کُنْتُ اَمْغَثُ لَهُ الزَّبِیْبَ غُدْوَةً فَیَشْرَبُهٗ عَشِیَّةً وَ اَمْغَثُهٗ عَشِیَّةً فَیَشْرَبُهٗ غُدْوَةً- میں حضرت عثمانؓ کے لئے

سوکھے انگور (منقی) صبح کو پانی میں ملتی اور بھگو دیتی' وہ شام کو اس کو پیتے اور شام کو بھگوتی تو صبح کو اسے پیتے۔

مَغْرٌ - چل دینا' جلدی کرنا۔

تَمْغِیْرٌ - اوس بن مغرا کا کوئی شعر سنانا۔

اِمْغَارٌ - سرخ ہونا۔

مَغْرَۃٌ - گیرو' سرخ مٹی۔

اَیُّکُمْ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالُوْا ھُوَ الْاَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ (ایک شخص نے جو نیا آیا تھا' صحابہؓ سے پوچھا) تم میں عبدالمطلب کے فرزند کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا دیکھو وہ سرخ رنگ والے کہنی پر ٹیکا دیئے ہوئے۔ (آنحضرتؐ کا رنگ سفید سرخی آمیز تھا۔ بعض نے کہا اَمْغَرُ سے سفید مراد ہے کیونکہ سفید کو اَحْمَرُ بھی کہتے ہیں)۔

اِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اُمَیْغِرَ سَبْطًا فَھُوَ لِزَوْجِھَا - اگر یہ عورت سرخ رنگ کا سیدھے بال والا بچہ جنے تب تو وہ اس کے خاوند کا نطفہ ہے۔

فَرَمَوْا بِنِبَالِھِمْ فَخَرَّتْ عَلَیْھِمْ مُتَمَغِّرَۃً دَمًا - یاجوج ماجوج اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے وہ خون سے سرخ ہو کر ان پر گریں گے (وہ کہیں گے معاذ اللہ ہم نے آسمان کے خداوند کو بھی مار ڈالا)۔

مَغِّرْیَا جَرِیْرُ - جریر کچھ اوس بن مغرا کے شعر سنا۔

ثَوْبَانِ مُمَغَّرَانِ - دو سرخ کپڑے گیرو سے رنگے ہوئے۔

مَغْصٌ - پیٹ میں پیچ ہونا' درد ہونا' بھاری اور گران۔

اِنْمِغَاصٌ - پیٹ میں درد ہونا۔

اِنَّ فُلَانًا وَجَدَ مَغْصًا - فلاں شخص نے اپنے پیٹ میں درد پایا۔

فَسَمِعَ صَوْتَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَامْتَغَصَ فَخَرَّ مِنْ جَنَاحِ الْمَلَكِ فَقُبِضَ رُوْحُهٗ - حضرت ادریسؑ نے ملک الموت کی آواز سنی وہ ان پر گراں گزری اور فرشتہ کے بازو پر سے گر پڑے پھر ان کی روح قبض کی گئی۔

فَاَخَذَہُ الْمَغْصُ فِیْ بَطْنِهٖ - اس کو پیٹ کا درد ہو گیا۔

فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا اَهْوَنُهَا الْمَغْصُ - اللہ تعالیٰ اس پر سے دنیا کی ایک سختی دور کر دے گا۔ کم سے کم پیٹ کا درد ہے (ایک روایت میں اَلْمَعْضُ ہے یعنی شاق امر۔ ایک روایت میں اَلْمَعْصُ ہے یعنی پٹھے میں پیچ پڑ جانا' ایڑیوں میں درد ہونا)۔

مَغْطٌ - کھینچ کر لمبا کرنا' زور سے کھینچنا۔

تَمَغُّطٌ - اپنے دونوں ہاتھ دراز کرنا۔

اِمْتِغَاطٌ اِمِّغَاطٌ - ممتد ہونا' بلند ہونا' سونت لینا۔

لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ الْمُمَغَّطِ - آنحضرتؐ بہت لمبے نہیں تھے۔

مِغْفَرٌ - خود۔

دَخَلَ وَعَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ - آنحضرتؐ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا (اس کے بعد شاید آپ نے خود اتار کر عمامہ باندھ لیا۔ اس صورت میں یہ حدیث اس کے خلاف نہ ہوگی جس میں یہ مذکور ہے کہ عمامہ باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تھے)۔

مَغْلٌ - چارے کے ساتھ مٹی کھا لینا پھر پیٹ میں درد ہونا۔

مَغْلٌ اور مَغَالَۃٌ - چغلی کھانا۔

مَغَلٌ - بگڑ جانا۔

اِمْغَالٌ - اونٹوں کے پیٹ میں درد ہونا یا بکری کے پیٹ میں کہ جب حاملہ ہو تو اسقاط ہو جائے۔

مُمْغِلٌ - وہ عورت جو ہر سال جنتی ہے اور بچہ کا دودھ چھوٹنے سے پہلے حاملہ ہو جاتی ہے۔

مَغَالَۃٌ - خیانت اور دغابازی۔

بَنُوْ مَغَالَۃَ - ایک قبیلہ ہے۔

مُغْلٌ - ایک قول ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ مغل بن النجہ خان ترک بن یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے (اس کی جمع مُغُوْل ہے)۔

صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَ يَذْهَبُ بِمَغْلَةِ الصَّدْرِ - رمضان کے پورے روزے رکھنا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے

کے برابر ہے اور سینے کی خرابی کو دفع کرتا ہے یا سینے کے حسد اور بغض کو دور کرتا ہے۔

بابُ المیم مع الفاء

مَفْجٌ۔احمق ہونا۔
مَفَاجَةٌ۔احمق (جیسے نَفَاجَةٌ ہے)۔
اَخَذَنِی الشُّرَاۃُ فَرَاَیْتُ مُسَاوِرًا قَدِارْبَدَّ وَجْھُہٗ ثُمَّ اَوْمَاَ بِالْقَضِیْبِ اِلٰی دُجَاجَۃٍ کَانَتْ تَبَخْتَرُ بَیْنَ یَدَیْہِ وَقَالَ تَسَمَّعِیْ یَا دُجَاجَۃُ تَعَجَّبِیْ یَا دُجَاجَۃُ ضَلَّ عَلِیٌّ وَاھْتَدٰی مَفَاجَۃٌ۔مجھ کو خارجیوں نے پکڑ لیا' پھر میں نے ایک حملہ کرنے والے کو دیکھا ان کا منہ راکھ کی طرح ہو گیا تھا۔انھوں نے ایک لکڑی لے کر ایک مرغی کی طرف اشارہ کیا جو ان کے سامنے چک رہی تھی اور کہنے لگے' اری مرغی سن! ا.ی مرغی تعجب کر! حضرت علیؓ تو بھٹک گئے اور ایک احمق بے وقوف شخص راہ پا گیا۔

بابُ المیم مع القاف

مَقْتٌ۔سخت بغض رکھنا۔
مَقَاتَۃٌ۔مبغوض ہونا۔
تَمْقِیْتٌ۔(بمعنی مَقْتٌ)۔
لَمْ یُصِبْنَا عَیْبٌ مِّنْ عُیُوْبِ الْجَاھِلِیَّۃِ فِیْ نِکَاحِھَا وَ مَقْتِھَا۔ہم کو جاہلیت کے عیبوں میں سے کوئی عیب نہیں لگا۔نکاح میں اور مقت میں (نکاح مقت یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے جب باپ اس کو طلاق دے دے یا مر جائے۔جاہلیت میں یہ نکاح جاری تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسلام میں حرام کر دیا)۔
مَقْتِیٌّ۔وہ شخص جو ایسا نکاح کرے (یعنی نکاح مقت)۔
ثَلٰثٌ فِیْھِنَّ الْمَقْتُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کو اللہ تعالےٰ نہایت ناپسند کرتا ہے۔
فَمَقَتَ عَرَبَھُمْ وَعَجَمَھُمْ۔عرب اور عجم سب لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مبغوض رکھا (ناپسند کیا۔یعنی آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے)۔
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ۔اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے (یعنی پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنے پر۔لیکن ضرورت ہو تو جائز ہے)۔
مَقْرٌ۔لکڑی سے ایسی مار لگانا کہ ہڈی ٹوٹ جائے لیکن کھال سالم رہے۔
مَقْرٌ۔ترش ہونا' یا تلخ ہونا۔
اَکَلْتُ الْمَقِرَ وَ اَطَلْتُ عَلٰی ذٰلِکَ الصَّبْرَ۔میں نے ایلوا کھایا اور مدت تک اس پر صبر کیا۔
اَمَرٌّ مِنَ الصَّبِرِ وَ الْمَقِرِ۔ایلوے سے زیادہ تلخ (عرب لوگ کہتے ہیں اَمْقَرَ الشَّیْءُ یعنی یہ چیز کڑوی ہو گئی)۔
مَقْسٌ۔غوطہ دینا' بھر دینا' توڑ ڈالنا' جاری ہونا۔
مَقْسٌ۔خبیث ہونا' بد مزاج ہونا۔
تَمْقِیْسٌ۔بہت بہانا۔
مُمَاقَسَۃٌ۔ایک دوسرے کے ساتھ غوطہ لگانا۔
تَمَقُّسٌ۔ناپاک ہونا' پلید ہونا۔
خَرَجَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ زَیْدٍ وَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ یَتَمَاقَسَانِ فِی الْبَحْرِ۔عبدالرحمان بن زید اور عاصم بن عمر دونوں نکلے سمندر میں غوطے لگاتے تھے۔
مَقْطٌ۔توڑ ڈالنا' غصہ دلانا' پچھاڑنا' مارنا۔
تَمْقِیْطٌ۔پچھاڑنا۔
اِمْتِقَاطٌ۔نکالنا۔
قَدِمَ مَکَّۃَ فَقَالَ مَنْ یَّعْلَمُ مَوْضِعَ الْمُقَامِ وَکَانَ السَّیْلُ اِحْتَمَلَہٗ مِنْ مَّکَانِہٖ فَقَالَ الْمُطَّلِبُ بْنُ اَبِیْ وَدَاعَۃَ قَدْ کُنْتُ قَدَّرْتُہٗ وَ ذَرَعْتُہٗ بِمِقَاطٍ عِنْدِیْ۔حضرت عمرؓ مکہ میں تشریف لائے اور کہنے لگے مقام ابراہیم کا بھی کسی کو ٹھکانہ معلوم ہے۔کیونکہ سیل (بہیا) نے اس کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا۔یہ سن کر مطلب بن ابی وداعہ نے کہا۔میں مقام ابراہیم کو ایک رسی سے ماپ چکا ہوں۔
مِقَاطٌ۔وہ چھوٹی رسی جو خوب بٹی ہوئی ہو یہاں تک کہ سیدھی کھڑی ہو جائے (اس کی جمع مُقُطٌ ہے جیسے کِتَابٌ

سے کُتُبٌ ہے)۔

فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ مُتَمَقِّطًا - انھوں نے ان کی طرف توجہ نہ کی تب وہ غصہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

مَقٌّ - چیرنا' مغز چوس لینا اور چھلکا پھینک دینا۔

تَمْقِيقٌ - پرندے کا اپنے بچہ کے منہ میں کھانا ڈالنا' تنگی کرنا۔

تَمَقُّقٌ - تھوڑا تھوڑا پینا' ضرر کرنا۔

اِمْتِقَاقٌ - سب پی جانا۔

مَنْ اَرَادَ الْمُفَاخَرَةَ بِالْاَوْلَادِ فَعَلَيْهِ بِالْمُقِّ مِنَ النِّسَاءِ - جو شخص فخر کے لائق اولاد پیدا کرنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ لمبی عورتوں سے نکاح کرے (عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ اَمَقُّ لمبا مرد - اِمْرَأَةٌ مَقَّاءُ لمبی عورت)۔

مَقْلٌ - دیکھنا' ڈبو دینا' غوطہ کھانا' پانی ڈالنا۔

اِمْتِقَالٌ - بار بار غوطہ لگانا۔

مُقْلٌ - ایک مشہور دوا ہے یعنی کندر۔

مُقْلَةٌ - آنکھ کا کویا۔

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ - (ایک روایت میں فِي الشَّرَابِ ہے یعنی) جب مکھی کھانے یا پانی میں پڑ جائے تو اس کو ڈبو دو۔

يَتَمَاقَلَانِ فِي الْبَحْرِ - سمندر میں غوطے لگاتے تھے (ایک روایت میں يَتَمَاقَسَانِ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَرَاَيْتَ الْحَبَّةَ تَكُوْنُ فِيْ مَقْلِ الْبَحْرِ - آپ بتلائیے کہ ایک دانہ سمندر کی تہہ میں ہو۔

لَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا جُرْعَةٌ كَجُرْعَةِ الْمُقْلَةِ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر ایک گھونٹ جیسے مقلہ کا گھونٹ (مقلہ وہ پتھر ہے جس سے سفر میں پانی بانٹتے ہیں۔ اس کا مفرد مقل ہے جو مشہور پھل ہے وہ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑا پانی سماتا ہے' عرب کی عادت ہے کہ جب سفر میں پانی کی قلت ہوتی ہے تو ایک پتھر برتن میں ڈال کر اس سے پانی ماپ کر دیتے ہیں)۔

سُئِلَ عَنْ مَسِّ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَرَّةً وَّ تَرْكُهَا خَيْرٌ مِّنْ مِّاَةِ نَاقَةٍ لِمُقْلَةٍ - عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا نماز میں کنکریاں ہٹانا (ہاتھ سے ان کو برابر کرنا) کیسا ہے؟ انھوں نے کہا ایک بار جائز ہے اگر اس کو بھی نہ کرے تو یہ اس کے لئے سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو اس کی آنکھ کے سامنے چنی جائیں (یعنی اپنی پسند سے چنے)۔

خَيْرٌ مِنْ مِّاَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا اَسْوَدُ الْمُقْلَةِ - سو کالی آنکھ والی سانڈنیوں سے بہتر ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اَظْهَرَ مِنْ اٰثَارِ سُلْطَانِهٖ وَجَلَالِ كِبْرِيَاءِهٖ مَا حَيَّرَبِهٖ مُقَلَ الْعُقُوْلِ - سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے اپنی سلطنت کی نشانیاں اور اپنی عظمت کے آثار ایسے ظاہر کئے جن کو دیکھ کر عقل کی آنکھیں حیران ہوتی ہیں۔

مِقَةٌ - محبت۔

اَلْمِقَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالصِّيْتُ مِنَ السَّمَاءِ - محبت اللہ کی طرف سے ہے اور شہرت آسمان سے۔

مَقْوٌ - جلا کرنا' بجانا' زور سے دودھ پینا۔

مَقَوْ تُمُوْهُ مَقْوَ الطَّسْتِ ثُمَّ قَتَلْتُمُوْهُ - (حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت عثمانؓ کا ذکر آیا' انھوں نے کہا) پہلے تو تم نے ان کو صاف کیا جیسے طشت صاف کیا جاتا ہے (یعنی جو عیب تم نے ان پر رکھے تھے اس کو انھوں نے دور کر دیا اور صاف ہو گئے) پھر تم نے ان کو مار ڈالا۔

باب المیم مع الکاف

مَكْثٌ یا مُكْثٌ یا مِكْثٌ یا مَكَثٌ یا مَكِيْثٌ یا مُكُوْثٌ یا مُكْثَانٌ - ٹھہرنا' اقامت کرنا۔

اِمْكَاثٌ - ٹھہرانا۔

تَمَكُّثٌ - ٹھہرنا' اطمینان سے کام کرنا' جلدی کرنا۔

اِنَّهٗ تَوَضَّأَ وُضُوْءً اَمْكِيْثًا - آنحضرتؐ نے ٹھہر ٹھہر کر وضو کیا یعنی جلدی نہیں کی۔

فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظْمَةِ - جب آنحضرتؐ نے رکوع کیا تو اتنی دیر رکوع میں ٹھہرے جتنی دیر سورۂ

بقرہ پڑھی جاتی ہے اور یہ کہہ رہے تھے سبحان ذی الجبروت والکبریاء والعظمۃ یعنی اسی کلمہ کو بار بار دہراتے رہے یا دریائے معرفت میں غرق ہو کر خاموش ہو رہے۔

وَخَلَّفَ فِيْنَا رَايَةَ الْحَقِّ دَلِيْلُهَا مَكِيْثُ الْكَلَامِ سَرِيْعُ الْقِيَامِ - (حضرت علیؓ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے ہم میں حق کا جھنڈا اور اس کی دلیل کو چھوڑا - (حضرت علیؓ نے اس سے اپنے آپ کو مراد لیا) جو ٹھہر ٹھہر کر بات کرنے والا ہے اور کاموں کو جلدی پورا کرنے والا ہے۔

مَكْدٌ یا مُكُوْدٌ - اقامت کرنا' دودھ گھٹ جانا جننے کی مدت طول ہونے پر۔

مَكْدَاءُ - بہت دودھ والی اونٹنی۔

خُذْهَا اِلَيْكَ فَوَاللّٰهِ مَافُوْهَا بِبَارِدٍ وَّلَا ثَدْيُهَا بِنَاهِدٍ وَّلَا بَطْنُهَا بِوَالِدٍ وَّلَا دَرُّهَا بِمَاكِدٍ - (جب ہوازن کے قیدیوں کو آنحضرتؐ نے واپس کر دینے کا حکم دیا تو عیینہ بن حصن نے ایک بڑھیا کو ان میں سے رکھ لیا اور اس کے پھیرنے سے انکار کیا - تب ابوصرد نے ان سے کہا) اچھا تم اس کو رکھ لو خدا کی قسم نہ اس کا منہ ٹھنڈا ہے نہ اس کی چھاتی اٹھی ہوئی ہے نہ اس کے پیٹ سے اب کوئی اولاد ہوگی نہ اس کا دودھ ہمیشہ رہے گا (مَاكِد کے معنی دائم یعنی ہمیشہ)۔

مَكُوْدٌ - وہ اونٹنی جس کا دودھ ہمیشہ رہے بند نہ ہو۔

مَكْرٌ - فریب کرنا یا فریب کا بدلہ دینا۔

مَكْرٌ - سرخ ہونا۔

تَمْكِيْرٌ - غلہ کو گھروں میں رکھ چھوڑنا۔

مُمَاكَرَةٌ - ایک دوسرے کو فریب دینا۔

اِمْكَارٌ - فریب دینا یا فریب کا بدلہ دینا۔

اِمْتِكَارٌ - خضاب کرنا' دانہ کو بونا۔

مَكْرٌ - گیرو کو بھی کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ امْكُرْلِيْ وَلَا تَمْكُرْبِيْ يا عَلَيَّ - یا اللہ! میرے فائدے کے لئے مکر کر (یعنی میرے دشمنوں کو تباہ کر) اور میرے نقصان کے لئے مکر نہ کر (مکر سے مراد یہاں پروردگار کی چال ہے اور اس کی تدبیر ہے نہ کہ فریب اور حیلہ)۔

فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ جَانِبُهَا الْاَيْسَرُ مَكْرٌ - (حضرت علیؓ نے) کوفہ کی مسجد کے باب میں فرمایا کہ اس کا بایاں جانب مکر ہے (اس مسجد کے بائیں جانب بازار تھا - بازار میں اکثر مکر و فریب ہوا کرتا ہے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّكْرِ الشَّيْطَانِ - تیری پناہ شیطان کے وسوسے اور اس کے فریب سے۔

اِنْ كَانَ الْعَرْضُ عَلَى اللّٰهِ حَقًّا فَالْمَكْرُ لِمَاذَا - جب اللہ کے سامنے سب باتیں پیش کی جائیں گی' پھر مکر و فریب سے کیا فائدہ۔

مَكْسٌ - محصول لینا' قیمت گھٹانا' ظلم کرنا۔

مُمَاكَسَةٌ اور مِكَاسٌ - بائع اور مشتری کا جھگڑا کرنا۔

لَايَدْخُلُ - محصول لینے والا بہشت میں نہیں جائے گا (طیبی نے کہا مراد وہ شخص ہے جو سوداگروں سے دہ یکی چنگی لیتا ہے - لیکن زکوٰۃ کا تحصیل دار اور زمیوں سے ٹیکس لینے والا جن سے اس کی شرط ٹھہر گئی ہو وہ اس میں داخل نہیں ہے بشرطیکہ ظلم و تعدی نہ کرے اس حدیث سے یہ نکلا کہ خلاف شرح محصول لگانے والے سخت گناہ گار ہیں جن کی سزا بہشت سے محروم ہونا ہے)۔

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ يُغْفَرُلَهٗ - (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا جب وہ ماعز کو برا کہہ رہے تھے) ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول لینے والا بھی توبہ کرے تو اس کی مغفرت ہو جائے۔

قَالَ لِاَنَسٍ تَسْتَعْمِلُنِيْ عَلَى الْمَكْسِ - انس بن سیرین نے انس بن مالکؓ سے کہا - کیا تم مجھ کو محصولات کی تحصیل پر مقرر کرتے ہو (میں ہرگز یہ کام نہیں کرنے کا کیونکہ اس میں اکثر ظلم کرنا پڑتا ہے اور آدمی حقوق العباد میں گرفتار ہو جاتا ہے)۔

اَتُرٰى اِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ - آنحضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا - کیا تم یہ سمجھے کہ میں نے جو قیمت چکائی وہ تمہارا اونٹ لے لینے کی نیت سے۔

اِنَّمَا كِسْتُكَ - میں تو تم سے چتر انکلا۔

لَابَاْسَ بِالْمُمَاكَسَةِ فِي الْبَيْعِ - خرید و فروخت میں

قیمت چکانا کچھ برا نہیں (یعنی مشتری قیمت کم کرے بائع زیادہ کہے دونوں میں حجت ہوتو یہ کچھ منع نہیں)۔

لَاتُمَاکِسْ فِیْ اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ - چار چیزوں کی قیمت میں تکرار مت کر (ان کومت چکا)۔

مَلْکٌ - سب چوس لینا' ہلاک کرنا' گھٹا دینا' ہگنا۔

تَمَکُّکٌ اور اِمْتِکَاکٌ - سب چوس لینا' اصرار کرنا۔

لَاتَتَمَکَّکُوْا عَلٰی غُرَمَائِکُمْ - اپنے قرض داروں پر سخت تقاضا مت کرو (ان کی حالت دیکھ کر ان سے نرمی کا برتاؤ کرو' اگر مہلت مانگیں تو مہلت دو' یہ مَلَکَ الْفَصِیْلُ مَا فِی ضَرْعِ النَّاقَۃِ یا اِمْتَکَّہٗ سے ماخوذ ہے یعنی بچہ نے اونٹنی کا سب دودھ چوس لیا' کچھ باقی نہ رکھا)۔

کَانَ یَتَوَضَّأُ بِمَکُّوْکٍ وَ یَغْتَسِلُ بِخَمْسَۃِ مِکَاکِیْکَ - آنحضرتؐ ایک مکوک پانی سے وضو کر لیتے اور پانچ مکوک پانی سے غسل کر لیتے (مکوک ایک پیانہ ہے جو ایک مد کا ہوتا ہے جیسے دوسری روایت میں صاف ہے کہ آپ ایک مد پانی سے وضو کر لیتے اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے - ایک صاع پانچ مکوک یعنی پانچ مد کا ہوتا ہے)۔

صُوَاعَ الْمَلِکِ قَالَ کَھَیْئَۃِ الْمَکُّوْکِ - ابن عباسؓ نے کہا' سورۂ یوسف میں جو صُوَاعُ الْمَلِکِ آیا ہے وہ ایک مکوک کی طرح تھا۔

مَکَّۃ کا نام مکہ اس لئے ہوا کہ وہ گناہوں کو نابود اور ہلاک کرتا ہے۔

اِمْرَأَتِیْ حَلَبَتْ لَبَنَھَا فِیْ مَکُّوْکٍ فَاَسْقَتْ جَارِیَتِیْ - میری بیوی نے اپنا دودھ ایک مکوک میں دوہا اور میری لونڈی کو پلا دیا (اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ لونڈی مجھ پر حرام ہو جائے)۔

مَکْنٌ - انڈے دینا' پیٹ میں انڈے جمع کرنا۔

مَکَانَۃٌ - مرتبہ' درجہ' نور دار ہونا' قوی ہونا' مضبوط ہونا' مطمئن ہونا۔

تَمْکِیْنٌ - جگہ دینا' حکومت کرنا (جیسے اِمْکَانٌ ہے' یعنی سہل ہونا' آسان ہونا' ہوسکنا' قادر ہونا)۔

تَمَکُّنٌ اور اِسْتِمْکَانٌ - قدرت پانا' فتح پانا۔

اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِھَا - پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں رہنے دو (ان کو مت ستاؤ مت اڑاؤ' عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب کسی کام کا قصد کرتے یا کہیں کا سفر کرتے تو ایک پرندے کے گھونسلے پر آتے اس کو چھیڑتے اگر وہ داہنی طرف اڑتا تو فال نیک سمجھتے اس کام کو کرتے اگر بائیں طرف اڑتا تو منحوس سمجھ کر اس کام سے باز آجاتے آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا - اصل میں مَکِنَات جمع ہے مَکِنَۃ کی' یعنی گوہ کا انڈہ - بعضوں نے کہا مَکِنَۃ تَمَکُّنٌ سے ماخوذ ہے یعنی پرند جہاں ہو وہیں اس کو رہنے دو اس کو مت اڑاؤ' اس سے بدفالی نہ لو - زمخشری نے کہا: مُکُنَاتِھَا بھی مروی ہے جو جمع ہے مُکُنٌ کی' وہ جمع ہے مَکَانٌ کی)۔

لَقَدْ کُنَّا عَلٰی عَھْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھْدٰی لِاَحَدِنَا الضَّبَّۃُ الْمَکُوْنُ - آنحضرتؐ کے زمانے میں ہم کو کوئی انڈے دینے والا گھوڑ پھوڑ (سوسمار) تحفہ میں بھیجتا (تو وہ ہم کو ایک موٹی مرغی سے زیادہ پسند ہوتی)۔

اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْکَ ضَبٌّ مَّکُوْنٌ اَوْ کَذَا وَ کَذَا - تجھ کو کیا چیز پسند ہے ایک انڈے دینے والی گھوڑ پھوڑ (سوسمار) یا فلاں فلاں چیز۔

لَایَخْفٰی عَلَیَّ مَکَانُکُمْ - مجھ پر تمہارا مرتبہ اور تمہارا حال پوشیدہ نہیں ہے۔

فَنَزَلَتْ مَکَانَھَا - اس کی جگہ یہ آیت اتری۔

اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ - آپ نے (رکوع میں) اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوط تھاما۔

فَقَامَ وَ اَمْکَنَ الْقِیَامَ - پھر کھڑے ہوئے اور مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہوئے۔

مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ - قریش ان کو جگہ دے گا۔

اِذَا سَجَدَ اَمْکَنَ اَنْفَہٗ وَجَبْھَتَہُ الْاَرْضَ - آپ جب سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی زمین پر خوب جماتے۔

مَکِّنْ رُکُوْعَکَ مِنْ اَعْضَائِکَ - رکوع میں سب اعضاء اچھی طرح جما - (ان کو برابر جھکا)۔

لَوْ رَاَیْتِ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا - (آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا) اگر تو اپنے ان بیٹوں کو دیکھے جو کفر کی حالت میں گزر گئے تو تو ان سے نفرت کرے گی - (الگ ہو جائے گی)-

مَكْوٌ یا مُكَاءٌ - منہ سے سیٹی بجانا (عرب کے مشرک کیا کرتے جب آنحضرتؐ نماز پڑھتے تو منہ سے سیٹیاں بجاتے تا کہ آپ نماز میں بھول جائیں)-

مِيكَائِيل - مشہور فرشتے ہیں-

بابُ المیم مع اللام

مَلْأٌ یا مَلْأَةٌ یا مِلْأَةٌ - بھر دینا' موافقت کرنا' مدد کرنا' بہت یاد کرنا-

مَلْأَةٌ - زکام ہو جانا-

تَمْلِئَةٌ - خوب بھرنا' پلانا' کمان زور سے کھینچنا-

مُمَالَاةٌ - موافقت' مساعدت-

اِمْلَاءٌ - زکام کر دینا-

تَمَلُّأٌ - بھر جانا-

تَمَالُؤٌ - جمع ہونا' ایک دوسرے کی مدد کرنا-

اِمْتِلَاءٌ - شکم پری-

اِسْتِمْلَاءٌ - مال دار معتبر لوگوں کو قرض دینا-

مُلَاءَةٌ - چڈھی' چادر' دوہری چادر-

اَلْمَلَأُ - اشراف اور رئیس لوگ کسی قوم کے (اس کی جمع اَمْلَاءٌ ہے)-

اِنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مُنْصَرَفَهُمْ مِنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ يَقُوْلُ مَا قَتَلْنَا اِلَّا عَجَائِزَ صُلْعًا فَقَالَ اُولٰئِكَ الْمَلَأُ مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ حَضَرْتَ فِعَالَهُمْ لَاحْتَقَرْتَ فِعْلَكَ - آنحضرتؐ نے ایک شخص سے سنا بدر کی جنگ سے لوٹتے وقت' وہ کہہ رہا تھا ہم نے اس جنگ میں چند بوڑھوں کو مارا جو جنگ کے لائق نہ تھے - تو فرمایا یہ تو قریش کے سردار اور شریف لوگ تھے اگر تو ان کے کام دیکھتا تو اپنا کام ان کے مقابل حقیر جانتا-

هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى - کیا تم جانتے ہو اوپر والے معزز فرشتے کس پر جھگڑتے ہیں-

فِیْ مَلَأِ فَارِسٍ - فارس کے شریف لوگوں میں-

عَلَيْكَ الْمَلَأَ - اس جماعت کو لے ڈال اس کو ہلاک کر-

اَكَانَ هٰذَا عَنْ مَّلَاٍ مِّنْكُمْ - (حضرت عمرؓ جب زخمی ہوئے تو صحابہؓ سے فرمایا) کیا یہ کام تمہارے بڑوں کے مشوروں سے کیا گیا-

اِزْدَحَمَ النَّاسُ عَلَى الْمِيْضَاةِ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَأَ فَكُلُّكُمْ سَيَرْوٰى - جب لوگوں نے وضو کے مقام پر ہجوم کیا تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اپنے اخلاق اچھے کرو (ایک دوسرے کو دھکیلو نہیں نہ کسی پر خفا ہو) تم سب سیراب ہو جاؤ گے (صبر کرو - بعض لوگ یوں پڑھتے ہیں اَحْسِنُوا الْمِلْأَ یعنی اچھی طرح بھرو - یہ غلط ہے کیونکہ وہاں کسی نے بھی کوئی برتن نہیں بھرا تھا)-

اَحْسِنُوْا اَمْلَاكُمْ - اپنے اخلاق درست کرو-

اَحْسِنُوْا مَلَأً - (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا - صحابہؓ نے اس کو للکارا ڈانٹا سخت کہا آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) اپنے اخلاق درست کرو (نرمی سے اس گنوار کو سمجھاؤ)-

اِنَّهُمْ اِزْدَحَمُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَحْسِنُوْا مَلَاَكُمْ اَيُّهَا الْمَرْءُوْنَ - لوگوں نے امام حسن بصریؒ پر ہجوم کیا انھوں نے کہا' بھلے آدمیو! اپنے اخلاق درست کرو-

لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - تیری اتنی تعریف کرتا ہوں جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں (یہ تمثیل ہے یعنی اگر تعریف کے کلمات اجسام ہوں تو زمین و آسمان کو بھر دیں - یا مراد یہ ہے کہ اس کے اجر اور ثواب سے زمین و آسمان بھر جائیں)-

قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ - ایسی سخت بات کہی جو منہ میں نہیں سماتی (منہ بھر دیتی ہے یعنی ہم اس کو منہ سے نہیں نکال سکتے)-

اِمْلَأُوْا اَفْوَاهَكُمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ - اپنے منہ قرآن سے بھر لو (رات دن قرآن پڑھتے رہو کہ دوسری باتوں کی جگہ منہ میں نہ رہے)-

مِلْأُ كِسَاءِ هَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا - کمبل کو بھر دینے والی (ایسی موٹی اور فربہ ہے) اور اپنی سوکن کو جلانے والی (غصہ دلانے والی - کیونکہ خاوند کی چہیتی ہے)-

اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اِنَّهَا اَشَدُّ مِلْأَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتُدِئَ فِيْهَا - ہم کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جب اس برتن سے پانی لینا شروع ہوا تھا اس سے بھی اب زیادہ بھرا ہے-

عَلٰى مِلْأِ بَطْنِيْ - پیٹ بھر کر کھانا ملا تو بس تھا (بس باقی وقت آنحضرتؐ کی صحبت میں صرف کرتا دوسرے لوگوں کی طرح مال ودولت جمع کرنے کا خیال نہ کرتا)-

لَايَحُوْلُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْأُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ - ایسا نہ ہو کہ ایک مٹھی بھر خون اس کے اور بہشت کے درمیان آڑ کر لے-

بِطَسْتٍ مُّلِئَ اِيْمَانًا - ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا-

رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰى - میں نے دیکھا ان کا کونڈہ (خون سے) بھرا ہوا ہے-

يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى - (یہی صحیح ہے اور مَلْاٰن صحیح نہیں ہے یعنی) اللہ جل جلالہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ يَاتَمْلَأُ الْمِيْزَانَ - سبحان اللہ اور الحمدللہ اعمال کے تراز و کو بھر دیں گے-

اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ - سبحان اللہ آدھا تراز و بھر دے گا اور الحمدللہ اس کو پورا بھر دے گا (یعنی دونوں میں ہر ایک سے آدھے آدھے تراز و بھریں گے یا الحمدللہ اکیلا تراز و بھر دے گا)-

لَايَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ - آدمی کا پیٹ مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ ہے اس کی حرص نہیں جاتی)-

مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا - اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے (دنیا میں آگ سے بھرنا یہ ہے کہ تباہ اور برباد ہوں' ان کا مال واسباب لوٹ لیا جائے ولا دلونڈی غلام بنائی جائے)-

فَامْلَاَ كَفَّهٗ تُرَابًا - جو کوئی کتا ان کے ہاتھ بیچتا تو قیمت کے بدلے ان کی مٹھی خاک سے بھر دیتے (حقیقۃً خاک اس کی مٹھی میں ڈالتے - یا یہ مراد ہے کہ اس کی قیمت نہ دیتے)-

فَرَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَاَنَّهُ الْمُلَاءُ حِيْنَ تُطْوٰى - میں نے دیکھا ابر اس طرح پھٹ رہا تھا گویا ایک چادر ہے جو لپیٹی جارہی ہے-

جَلَّلَهُمْ بِمُلَاءَ تِهٖ - ان کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا-

وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ - وہ چھوٹی پرانی چادریں پہنے تھے-

اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِئٍ فَلْيَتَّبِعْ - جب کسی کو تم میں سے مال دار معتبر شخص پر حوالہ دیا جائے تو (حوالہ قبول کرلے) اور اس کے پیچھے لگے (یعنی محتال علیہ کے اس سے اپنا قرض وصول کرلے)-

لَامَلِيَّ وَاللّٰهِ بِاِصْدَارِ مَا وَرَدَ عَلَيْهِ - کوئی مال دار ایسا نہیں ہے جو تمام حقوق ادا کرے-

فَلَبِثْتُ مَلِيًّا - میں بڑی دیر ٹھہرا رہا-

لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَاَقَدْتُهُمْ (حضرت عمرؓ نے ایک مقدمہ میں جس میں کئی آدمیوں نے مل کر ایک شخص کو قتل کیا تھا' فرمایا) اگر صنعاء کے (جو مشہور شہر ہے یمن میں) سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب سے قصاص لیتا (سب کو قتل کر ڈالتا)-

وَاللّٰهِ مَاقَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلَا مَالَاْتُ فِيْ قَتْلِهٖ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) خدا کی قسم نہ میں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا نہ ان کے قتل میں کوئی مدد دی (بلکہ برخلاف اس کے آپ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو ان کی حفاظت کے لئے روانہ کیا)-

مَاتَمَالٰى عَلَيْهِ الْقَوْمُ - دوسرے لوگوں نے انکی موافقت نہیں کی-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ فَمَلَّتْنَا - اللہ تعالےٰ نے ابر کو جمع کیا آخر اس نے ہم کو ترک کر دیا (یعنی کثرت بارش سے)-

مَلْجٌ - منہ سے دودھ چوسنا-

اُمْلُوْجٌ - (مقل کی گٹھلی) چبانا' دودھ بند ہو جانا اور ذرا سا نمکین رہ جانا-

اِمْلَاجٌ - دودھ پلانا -

اِمْتِلَاجٌ - چوسنا -

اِمْلِیْجَاجٌ - نکلنا' نمودار ہونا -

اَمْلَجُ - آملہ -

لَا تُحَرِّمُ الْمَلْجَةُ وَالْمَلْجَتَانِ یا اَلْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ - ایک بار دودھ چوسنے سے یا دو بار چوسنے سے یا رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی (جب تک پانچ بار نہ چوسے)۔

فَجَعَلَ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ يَمْلُجُ الدَّمَ بِفِيْهِ مِنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (جب آنحضرت ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے) تو مالک بن سنان نے آپ کے منہ کا خون چوسنا شروع کیا (پھر اس کو نگل گئے)۔

اُذْكِرُكَ مَلْجَ فُلَانَةَ - (عمرو بن سعید نے عبدالملک بن مروان سے کہا جب عبدالملک ان کو قتل کرنے لگا) میں تجھ کو فلاں عورت کا دودھ چوسنا یاد دلاتا ہوں' (دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا یعنی رضاعی بھائی تھے)۔

سَقَطَ الْاُمْلُوْجُ - مقل کی گٹھلی گر گئی (بعض نے کہا املوج ایک درخت کا پتہ ہے جو سرو اور جھاؤ کی طرح ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس کا موٹاپا بالکل جاتا رہا جو الموج کھانے سے پیدا ہوا تھا)۔

تَاْخُذُ الْاَهْلِيْلَجَ وَالْبَلِيْلَجَ وَالْاَمْلَجَ فَتَعْجِنُهٗ بِالْعَسَلِ - ہلیلہ' بلیلہ اور آملہ تینوں کو کوٹ کر شہد میں گوندھ لے (یہ علاج حدیث شریف میں رطوبت اور بلغم کے دفع کے لئے وارد ہے - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا اسی کو اطریفل کہتے ہیں)۔

مَلْحٌ - غیبت کرنا' جلدی پنکھ ہلا کر اڑنا' دودھ پلانا' نمک کھلانا' نمک ڈالنا -

مُلُوْحَةٌ - نمکینی -

مَلَحٌ - نیلگوں ہونا -

مَلَاحَةٌ - خوش منظر ہونا' تھوڑا موٹا ہونا' نمک بہت ڈال دینا' کوئی عمدہ کلام کرنا -

مُمَالَحَةٌ اور مِلَاحٌ - روٹی اور نمک کھلانا' دودھ پلانا -

اِمْلَاحٌ - کھاری پانی پر آنا -

اِمْتِلَاحٌ - جھوٹ سچ ملا دینا -

اِمْلِحَاحٌ - نمکین ہونا -

لَا تُحَرِّمُ الْمَلْحَةُ وَالْمَلْحَتَانِ - ایک بار یا دو بار دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی -

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَعْدٍ فِيْ وَفْدِ هَوَازِنَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا لَوْ كُنَّا مَلَحْنَا لِلْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ شِمْرٍ اَوْ لِلنُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ ثُمَّ نَزَلَ مَنْزِلَكَ هٰذَا مِنَّا لَحَفِظَ ذٰلِكَ فِيْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْمَكْفُوْلِيْنَ فَاحْفَظْ ذٰلِكَ - بنی سعد کے ایک شخص نے جو ہوازن کے لوگوں کی طرف سے آیا تھا - آنحضرتؐ سے کہا - اے محمدؐ! اگر ہم حارث بن ابی شمر کو (جو غسان کا بادشاہ تھا) یا نعمان بن منذر کو (جو یمن کا بادشاہ تھا) دودھ پلاتے' پھر وہ اس مقام پر اترتا جہاں آپ اترے ہیں تو وہ دودھ کے ناطہ کا ضرور خیال رکھتا اور آپ سب ذمہ دار لوگوں میں بہتر ہیں آپ بھی دودھ کا خیال رکھئے - (مطلب یہ ہے کہ آپ ہماری رعایت کیجئے اور ہماری جان و مال محفوظ رکھئے کیونکہ ہم لوگوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے - آنحضرتؐ کی انا حلیمہ سعدیہؓ تھیں جو بنی سعد قبیلہ سے تھیں)۔

اِنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ - آنحضرتؐ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی -

اَمْلَحُ - وہ جانور جس میں سفیدی سیاہی سے زیادہ ہو (بعض نے کہا جو خالص سفید ہو)۔

يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ فِيْ صُوْرَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ - قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لے کر آئیں گے -

لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِلَّا نَمِرَةٌ مَّلْحَاءُ - لیکن حضرت امیر حمزہؓ کے پاس جب وہ شہید ہوئے کچھ نہیں تھا صرف ایک چادر تھی جس میں سفید اور کالی دھاریاں تھیں -

خَرَجْتُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَ اَنَا مُسْبِلُهُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّمَا هِيَ مَلْحَاءُ قَالَ وَ اِنْ كَانَتْ مَلْحَاءَ اَمَالَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ - (عبید

بن خالد نے کہا) میں دو چادریں پہن کر نکلا وہ خوب نیچے لٹک رہی تھیں- پھر میں نے جو نگاہ کی تو دیکھا' آنحضرت ﷺ آ پہنچے- میں نے کہا یہ چادر بہت اچھی ہے- آپ نے فرمایا' گو اچھی ہو مگر کیا تجھ کو میری پیروی کا خیال نہیں ہے؟-

اَلصَّادِقُ یُعْطِی ثَلٰثَ خِصَالٍ الْمَلْحَۃَ وَالْمَحَبَّۃَ وَالْمَهَابَۃَ- سچے آدمی کو تین باتیں عطا کی جاتی ہیں' ایک تو برکت دوسرے محبت (لوگ اس سے محبت کرتے ہیں) تیسرے ہیبت اور رعب (سچے آدمی کی ہیبت دل میں اس لئے ہوتی ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے پورا کرتا ہے اور جھوٹے آدمی سے کوئی نہیں ڈرتا)-

قَالَتْ لَهَا امْرَاَۃٌ اَزُمُّ جَمَلِیْ هَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ قَالَتْ لَا فَلَمَّا خَرَجَتْ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا تَعْنِیْ زَوْجَهَا قَالَتْ رُدُّوْهَا عَلَیَّ مُلْحَۃٌ فِی النَّارِ اِغْسِلُوْا عَنِّیْ اَثَرَهَا بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ- ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا- کیا میں اپنے اونٹ کو باندھ دوں تو مجھ پر کچھ گناہ ہوگا؟ انھوں نے کہا نہیں- جب وہ چلی گئی تو لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا اس نے اونٹ سے اپنے خاوند کو مراد لیا تھا (باندھ دینے سے یہ غرض تھی کہ وہ کسی دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے) حضرت عائشہؓ نے کہا اس کو پھر بلاؤ یہ کلمہ تو دوزخی ہے' اس کا نشان پانی اور بیری سے دھو کر مجھ پر سے نکالو-

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَطْعَمَۃَ بْنِ اٰدَمَ لِلدُّنْیَا مَثَلًا وَّ اِنْ مَّلَحَهٗ- اللہ تعالیٰ نے آدمی کے کھانے کی ایک مثال بیان کی ہے گو آدمی اس کو نمکین کرے (یعنی درست اور با مزہ کرے)-

وَ اَنَا اَشْرَبُ مَاءَ الْمِلْحِ- میں کھاری پانی پیتا ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں مَاءٌ مِلْحٌ جب وہ بہت کھاری ہو اور مَاءٌ مَّالِحٌ فصیح نہیں ہے گو جائز ہے)-

عَنَاقٌ قَدْ اُجِیْدَ تَمْلِیْحُهَا وَ اُحْکِمَ نَضْبُحُهَا- ایک بکری کا بچہ جس کے بال وغیرہ سب اتار لئے گئے ہوں' اور اچھی طرح پکایا جائے (یعنی شاۃ مصموط عرب لوگ سموچی (سالم) بکری کو لے کر اس کے بال گرم پانی سے نکال دیتے ہیں پھر کھال سمیت اس کا پیٹ چاک کر کے اس میں مصالح وغیرہ بھرتے ہیں اور اس کو زمین کے اندر رکھ کر اوپر سے کوئلے سلگا کر آنچ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ خوب پک جاتی ہے یہ کھانا تمام عربی کھانوں میں افضل اور اعلیٰ ہے)-

ذُکِرَتْ لَهُ النُّوْرَۃُ فَقَالَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّکُوْنَ جِلْدِیْ کَجِلْدِ الشَّاۃِ الْمَمْلُوْحَۃِ- امام حسن بصری سے نورہ کا ذکر آیا انھوں نے کہا تم چاہتے ہو کہ میری کھال مصموطہ بکری کی کھال کی طرح ہو جائے (یعنی بال اتر کر)-

وَ کَانَتِ امْرَاَۃٌ مُّلَاحَۃً- وہ بہت نمکین عورت تھی-

یَاْکُلُوْنَ مُلَاحَهَا وَ یَرْعَوْنَ سَرَاحَهَا- وہاں کی ملاح (جو ایک گھاس ہے) کھاتے تھے اور وہاں کے درخت چرتے تھے-

لَمَّا قَتَلَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ جَعَلَ رَاْسَهٗ فِیْ مِلَاحٍ وَّعَلَّقَهٗ- جب مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے عمر بن سعد کو قتل کیا تو اس کا سر ایک توبرے میں رکھا اور لٹکا دیا- (بعض نے کہا مَلَّاح کشتی چلانے والا-

مَلْخٌ- جلدی چلنا' دور نکل جانا' متردد ہونا' کھینچ لینا' جماع کرنا' مڑ جانا' ٹوٹ جانا' کھیلنا' اپنا پیشاب پی جانا-

مَلَاخَۃٌ- بدمزہ ہونا-

مُمَالَخَۃٌ- کھیلنا-

تَمَلُّخٌ- بگڑ جانا-

اِمْتِلَاخٌ- سونت لینا' نکال لینا-

نَاوَلَنِی الذِّرَاعَ فَامْتَلَخْتُ الذِّرَاعَ- انھوں نے مجھ کو دست دیا میں نے دست نکال لیا-

یَمْلَخُ فِی الْبَاطِلِ مَلْخًا- باطل میں آسانی کے ساتھ جا رہا ہے یا باطل میں دور تک پہنچ گیا ہے-

مَلْذٌ- جھوٹ بولنا' برچھے سے مارنا' مسح کرنا' جلدی دوڑنا-

مَلَذٌ- مل جانا-

اِمْتِلَاذٌ- لے لینا-

یَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَۃً وَّ مَلَاذَۃً وَ یُعَابُ قَائِلُهُمْ وَ اِنْ لَّمْ یَشْغَبْ- خیانت کے ساتھ سٹک سٹک کر باتیں کرتے ہیں- اور ان کا بات کرنے والا عیب کیا جاتا ہے گو وہ کچھ جھگڑا نہ کرے-

مَلُوْذٌ اور مَلَاذٌ- جو دوستی میں سچا نہ ہو (اصل میں ملذ کے

معنی جلد آنا اور چل دینا ہے)-

مَلْسٌ - سخت ہانکنا' مل جانا' چھیے نکال لینا' خوشامد کرنا-

مَلَاسَةٌ اور مَلُوْسَةٌ -نرمی اور چکنائی -

تَمْلِیْسٌ - چکنا کرنا-

اِمْلَاسٌ -مل جانا' بال گر جانا-

تَمَلُّسٌ - چھوٹ جانا-

اِنَّهٗ بَعَثَ رَجُلًا اِلَی الْجِنِّ فَقَالَ لَهٗ سِرْثَلٰثًا مَلْسًا- آنحضرتؐ نے ایک شخص کو جنوں کے پاس بھیجا تو فرمایا تین راتوں تک تیز چلا جا-

لَاتَتَّخِذُوا الْمَلَسَ فَاِنَّهٗ حِذَاءُ فِرْعَوْنَ - برابر مستطیل جوتا مت پہنو کیونکہ فرعون ایسا جوتا پہنتا تھا (یعنی وہ جوتا جو مخصر نہ ہو مخصر کی تفسیر اوپر گزر چکی)-

مَلْصٌ - پھینک دینا ہاتھ سے گر پڑنا-

اِمْلَاصٌ -مردہ بچہ جننا-

تَمَلُّصٌ - چھوٹ جانا' بھاگ نکلنا-

اِنْمِلَاصٌ اور اِمِّلَاصٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ الْجَنِیْنَ - حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا اگر کوئی عورت اپنے پیٹ کا بچہ وقت سے پہلے نکال دے-

فَاَمْلَصَتْ بِهٖ اُمُّهٗ- پھر اس کی ماں نے اپنے ہاتھ سے اس کو پھسلا دیا-

فَلَمَّا اَتَمَّتْ اَمْلَصَتْ وَمَاتَ قَیِّمُهَا- جب حمل کی میعاد پوری ہوئی تو اس نے بچہ نکالا اور اس کی خبر لینے والا مر گیا (یہ حضرت علیؓ نے عراق والوں کی مذمت میں فرمایا یعنی جب فتح ہونے کو تھی تو تم اپنے سردار سے پھر گئے)-

مَلْطٌ -گارے سے لیپنا' بال مونڈنا' کچا بچہ جننا-

مَلَطٌ اور مُلْطَةٌ- بن بال ہونا-

مُلُوْطٌ -خبیث' ناپاک' چور ہونا-

تَمْلِیْطٌ -گلاوہ کرنا-

مُمَالَطَةٌ- ایک مصرعہ کہنا اور پھر دوسرے شخص کا دوسرا مصرعہ کہنا-

اِمْلَاطٌ -بن بال کا بچہ جننا-

تَمَلُّطٌ- چکنا ہونا' بے پر ہونا-

اِمْتِلَاطٌ -اچک لے جانا-

مَالِطَه- ایک جزیرہ ہے بحر روم میں- اس کو سب سے پہلے طارق بن زیاد نے فتح کیا تھا- اب وہ انگریزوں کے قبضہ میں ہے-اس کو مالٹا کہتے ہیں-

فِی الْمِلْطٰی نِصْفُ دِیَةِ الْمُوْضِحَةِ -ملطٰی میں آدھی دیت دینا ہوگی-

(مِلْطٰی - دماغ کا وہ زخم جو گوشت کاٹ کر جھلی تک پہنچ جائے جو ہڈی پر ہوتی ہے اس کو سمحاق بھی کہتے ہیں اور موضحہ وہ زخم جو ہڈی کھول دے-)

یُقْضٰی فِی الْمِلْطَاةِ بِدَمِهَا- ملطٰی کا فیصلہ اسی وقت کر لیا جائے گا جب تازہ خون اس میں سے نکل رہا ہو (یعنی اسی وقت زخم کا عمق اور طول وعرض ماپ لیں گے تاکہ اتنا ہی قصاص لیا جاسکے اگر بعد کو وہ زخم بڑھ جائے تو اس کا اعتبار نہ ہوگا)-

مِلْطَاةٌ-وہی ملطٰی جس کو سمحاق بھی کہتے ہیں-

مِلْطَاطٌ - پہاڑ کا بلند کنارہ' مکان کا صحن-

هٰذَا الْمِلْطَاطُ طَرِیْقُ بَقِیَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ- یہ بندرگاہ باقی مومنوں کا راستہ ہے-

وَ اَمَرْتُهُمْ بِلُزُوْمِ هٰذَا الْمِلْطَاطِ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ اَمْرِیْ- میں نے ان کو حکم دیا تھا کہ فرات ندی کا کنارہ اپنے قبضہ میں رکھیں یہاں تک کہ میرا حکم پہنچے-

وَ مِلَاطُهَا مِسْكٌ اَذْفَرُ-اس کا گارہ مہکتی مشک ہے-

اِنَّ الْاِبِلَ یُمَالِطُهَا الْاَجْرَبُ- اونٹوں میں خارشتی اونٹ مل جاتا ہے-

اِنَّ الْاَحْنَفَ كَانَ اَمْلَطَ -احنف کے بدن پر کہیں بال نہ تھے-

مَلْعٌ -گردن کی طرف سے کھال کھینچنا' جلدی چلنا' دوڑنا-

اِمْلَاعٌ اور اِمْتِلَاعٌ اور اِمِّلَاعٌ بمعنی مَلْعٌ ہے-

كُنْتُ اَسِیْرُ الْمَلْعَ وَالْخَبَبَ وَالْوَضْعَ- میں کبھی ملع چلاتا تھا کبھی خبب کبھی وضع (یہ تینوں دوڑ کی قسمیں ہیں- مَلْعٌ

کہتے ہیں ہلکی چال اور تیز خَبَبَ سے کم اور وَضْعَ خبب سے زیادہ)-

مَلْقٌ- میٹ دینا' نرم کرنا' جماع کرنا' دھونا' دودھ پلانا' تیز چلنا' مارنا-

مَلَقٌ -نکل جانا' دوستی کرنا' مہربانی کرنا' زبان سے دوستی جتانا دل میں نہ رکھنا-

تَمْلِيقٌ- چکنا کرنا' مارنا-

اِمْلَاقٌ -محتاج ہونا-

تَمَلُّقٌ -خوشامد اور عاجزی-

اِنْمِلَاقٌ- چکنا ہونا' نکل بھاگنا-

اِمْتِلَاقٌ -نکالنا-

اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ اَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ- (آنحضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا) معاویہ تو بالکل مفلس ہے-

وَ يَرِيْشُ مُمْلِقَهَا- وہاں کے محتاج کو تونگر کرتے ہیں-

اَمْلِقِيْ مِنْ مَّالِكِ مَاشِئْتِ- (ایک عورت نے عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا' جو میرا ذاتی مال ہے یعنی خاوند کا دیا ہوا نہیں ہے اس میں سے جو میں چاہوں وہ خرچ کر سکتی ہوں؟ انھوں نے کہا ہاں) اپنے مال میں سے تو جو چاہے وہ خرچ کر-

قَالَ لَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ مَا يُوْجِبُ الْجَنَابَةَ قَالَ الرَّفُّ وَالْاِسْتِمْلَاقُ- ابن سیرین نے عبیدہ سے پوچھا- آدمی کس وجہ سے جنبی ہوتا ہے (یعنی اس پر نہانا لازم ہو جاتا ہے) انھوں نے کہا چوسنے اور جذب کرنے سے (مطلب یہ ہے کہ جماع سے جنابت ہوتی ہے گویا عورت مرد کا پانی چوس لیتی ہے اس کو جذب کر لیتی ہے)-

لَيْسَ مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ الْمَلَقُ- مومن کے اخلاق میں سے یہ نہیں ہے کہ خوشامد اور عاجزی کرے (یعنی جھوٹی تعریف اور حد سے زیادہ لجاجت' تضرع' دوستی اور محبت جتانا اپنی غرض پوری کرنے کے لئے)-

فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ- پھر کھڑے ہو کر مجھ سے خوشامد اور عاجزی کرنے لگا-

ذُوْ خِبٍّ وَّ مَلَقٍ- مکار خوشامدی-

اَدْعُوْكَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ تَمَلُّقًا- میں تجھ کو تیرے عذاب سے ڈر اور تیرے ثواب کی طمع اور تملق کے ساتھ پکارتا ہوں (یہاں تملق کے معنی اس عاجزی اور خضوع کے ہیں جو دل اور زبان دونوں سے ہو)-

رَجُلٌ مَّلِقٌ- وہ آدمی جس کی زبان اور دل یکساں نہ ہو (خوشامدی مکار)-

مَلْكٌ یا مُلْكٌ یا مِلْكٌ یا مَلَكَةٌ یا مَمْلَكَةٌ- مالک ہو جانا' قدرت رکھنا' غالب آنا' اچھا کرنا' بچہ کا طاقت ور ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلنا' سیراب کرنا' نکاح سے روکنا-

مَلْكٌ، مُلْكٌ، مِلْكٌ- نکاح کرنا-

تَمْلِيْكٌ- مالک بنانا' بادشاہ بنانا' نکاح کر دینا-

تَمَالُكٌ- روکنے کی قدرت رکھنا-

اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ- اپنی زبان کو قابو میں رکھ (وہی بات زبان سے نکال جس میں دین یا دنیا کا فائدہ ہو' اور جس بات سے نقصان کا اندیشہ ہو اس کو زبان سے نہ نکالنا تمام اخلاق میں یہ امر سب سے اہم ہے)-

مِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ- دین کا بڑا جزء پرہیز گاری ہے (یعنی حرام کاموں سے اور حرام مال سے بچنا- یعنی تقویٰ جس پر دین کا دارومدار ہے)-

اَلَا اُدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ- کیا میں تجھ کو اس کام کا بڑا اہم جزء نہ بتلاؤں (یعنی جس پر دین داری موقوف اور منحصر ہے)-

كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ- آنحضرت ﷺ کا آخری کلام (جس کے بعد وفات ہوگئی) یہ تھا کہ نماز کا خیال رکھو اور لونڈی غلاموں کا (یعنی ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو ان کی طاقت سے باہر ہو' ان کے کھانے' پینے' پہننے اور راحت آرام کی اچھی طرح خبر رکھو بعض نے کہا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے ہر مال مراد ہے جس کا آدمی مالک ہو' مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینا لازم سمجھو- گویا آپ نے یہ پیشین گوئی فرمائی کہ آپ کے بعد جو پہلا فساد ہوگا وہ زکوٰۃ نہ دینا- اسی لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مانعین زکوٰۃ پر جہاد کیا اور فرمایا جو شخص نماز اور

زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا۔ نماز صحت جسمانی کا شکر ہے اور زکوٰۃ وسعت مالی کا شکر)۔

اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا۔ جا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا۔

لَوْ قُلْتَهَا وَ اَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ۔ کاش تو یہ کلمہ اس وقت کہتا جب تو اپنے نفس کا مختار تھا (جنگ میں گرفتار نہیں ہوا تھا اگر اس وقت کہتا تو نہ قتل ہوتا نہ قید کیا جاتا۔ اب تو قید ہونا لازمی ہے)۔

حَضَرَ مِلَاكًا۔ ایک نکاح کی محفل میں شریک ہوئے۔

لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ میں اللہ کے سامنے تیرے لیے اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا (شفاعت بھی ہوگی تو وہ بھی بحکم واذن خداوندی ہوگی)۔

حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا تم نے جو (بنی قریظہ یہودیوں کے باب میں) فیصلہ کیا وہ اس حکم کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے دیا تھا (یعنی ان کے جوانوں کو قتل کرو، عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بناؤ)۔

اَلَا اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى۔ سن لو ہر بادشاہ کی ایک محفوظ چراگاہ ہوتی ہے۔

اَلْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ۔ جو خدا کا بندہ کسی کا غلام ہو اور اللہ کا حق ادا کرے (اپنے مالک مجازی کی خدمت کے ساتھ مالک حقیقی کی بھی عبادت بجالائے)۔

فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا۔ اس کی داہنی طرف ایک فرشتہ رہتا ہے (یعنی نمازی کی داہنی طرف تو ادھر نہ تھوکے)۔

هَلْ مِنْ اٰبَاۗءِهٖ مِنْ مَّلِكٍ۔ کیا اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے۔

قَالَ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ۔ فرشتے نے (حضرت سلیمانؑ سے کہا) انشاء اللہ کہو۔

اَوَ اَمْلِكُ اَنْ نَّزَعَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ۔ میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے (میں پھر تیرے دل میں رحم نہیں ڈال سکتا)۔

دَخَلَ فِيْ حَلْقِهٖ مَاۗءٌ لَا بَاْسَ لَمْ يَمْلِكْ۔ اگر روزہ میں بے اختیار پانی حلق میں چلا گیا (مثلاً کلی کرتے میں) تو کچھ حرج نہیں یعنی روزہ نہیں ٹوٹے گا (اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے)۔

فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ۔ میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا جماع کر لیا۔

سَلْ هٰذَا فِيْمَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ۔ (قیامت کے دن مقتول پروردگار سے عرض کرے گا! پروردگار) اس سے پوچھ اس نے مجھ کو کیوں قتل کیا؟ قاتل کہے گا' میں نے فلاں بادشاہ کے حکم سے اس کو مارا۔

فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ۔ جب شیطان نے حضرت آدمؑ کے پتلے کو دیکھا کہ اندر سے اس کا پیٹ خالی ہے تو سمجھ گیا کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے نفس پر پوری قادر نہ ہوگی۔

خَلَقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ۔ اللہ نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتی (یعنی غصہ کے وقت آدمی بے اختیار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب شہوت کا زور ہوتا ہے یا پیشاب پاخانہ یا بھوک پیاس کا)۔

اَخْنَى الْاَسْمَاۗءِ مَنْ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ۔ سب سے بدتر نام یہ نام ہے "ملک الاملاک" یعنی شہنشاہ (کیونکہ یہ نام اللہ ہی کو سزاوار ہے اور وہی سب شاہوں کا شاہ ہے)۔

مُلْكُهٗ بِالشَّامِ۔ اس پیغمبر کی بادشاہت (پہلے) شام میں ہوگی (شام کا ملک اس کی امت والے فتح کر لیں گے)۔

حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاۗءٌ۔ اچھا مزاج رکھنا ترقی کا سبب ہوتا ہے (یعنی جو شخص اپنے خدمت گاروں' نوکروں' لونڈی غلاموں سے خوش مزاج رہتا ہے اس کو دنیاوی ترقی ہوتی ہے اس کی دولت اور عزت بڑھتی ہے)۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ۔ جو شخص بدمزاج ہو اپنے نوکروں' لونڈی غلاموں پر بیجا سختی کرتا ہو وہ بہشت میں نہ جائے گا۔

خَاصَمَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى عُمَرَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَقَالُوْا

اِنَّا كُنَّا عَبِيْدَ مَمْلَكَةٍ وَلَمْ نَكُنْ عَبِيْدَ قِنٍّ - نجران کے نصاریٰ نے حضرت عمرؓ کے پاس فریاد کی اور کہا بیشک ہم سلطنت کے غلام تھے مگر عام لوگوں کے غلام نہیں تھے - (قِنٌّ اس غلام کو کہتے ہیں جو خود بھی دوسروں کی ملک ہو اور اس کے ماں باپ بھی غلام ہوں یعنی غلام ابن غلام' نسلی غلام)-

اَلْبَصْرَةُ اِحْدَى الْمُؤْتَفِكَاتِ فَانْزِلْ فِي ضَوَاحِيْهَا وَاِيَّاكَ وَالْمَمْلَكَةَ - بصرہ کا شہر بھی ان شہروں میں سے ہے جو الٹ دیئے گئے تو ایسا کر کہ بصرے کے اطراف میں اتر بیچا بیچ شہر میں مت اتر-

مَنْ شَهِدَ مِلَاكَ اِمْرِئٍ مُّسْلِمٍ - جو شخص کسی مسلمان کے نکاح میں شریک ہو-

اَمْلِكِ الْعَجِيْنَ فَاِنَّهُ اَحَدُ الرَّيْعَيْنِ - آٹے کو اچھی طرح گوندھ کیونکہ اس سے روٹی کا وزن بڑھ جاتا ہے-

لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ - فرشتے اس کمرے میں نہیں جاتے (اس گھر میں) جس میں کتا ہو یا مورت ہو (مراد وہ فرشتے ہیں جو مومنوں کی محبت سے دورہ کرتے کرتے ان کے پاس آتے ہیں' نہ وہ فرشتے جو مامور بکار ہوں وہ تو ہر طرح آئیں گے اور اپنا کام کریں گے)-

مَلَكُوْت بمعنی مُلْكٌ (جیسے جَبَرُوْتٌ بمعنی جَبْرٌ اور رَهَبُوْتٌ بمعنی رَهْبٌ)-

عَلَيْهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ - اس پر خوبصورتی کا نشان نمایاں تھا-

هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ - یہ اس امت کا بادشاہ ہے جو اب ظاہر ہوا (ایک روایت میں مُلْكٌ ہے)-

فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا لَا اَمْلِكُ - جس امر میں میرا اختیار نہیں ہے اس پر مجھ کو ملامت مت کر (یعنی دل کی محبت میرے اختیار میں نہیں ہے)-

جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُلْكَ سُلَيْمَانَ فِيْ خَاتَمِهِ - اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی سلطنت ان کی انگوٹھی میں رکھی تھی (جب آپ اس انگوٹھی کو پہنتے تو جن و انس' پرندے اور وحشی جانور سب آپ کی اطاعت کرتے (آخر حدیث تک)-

هُوَ اِقْرَارٌ بِالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ وَالْمُجَازَاةِ وَ اِيْجَابُ مُلْكِ الْاٰخِرَةِ لَهُ كَاِيْجَابِ مُلْكِ الدُّنْيَا - (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی تفسیر حدیث میں یوں ہے کہ) بندہ حشر' حساب' جزا و سزا کا اقرار کرے اور اللہ تعالیٰ کے لئے آخرت کی بادشاہت اسی طرح ثابت کرے جیسے دنیا کی بادشاہت اس کے لیے ثابت کرتا ہے-

مَا مِنْ شَيْءٍ اَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ اِنَّهُ يَهْبِطُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ فَيَاْتُوْنَ الْبَيْتَ وَ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ ثُمَّ يَاْتُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يَاْتُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَاْتُوْنَ الْحُسَيْنَ فَيُقِيْمُوْنَ عِنْدَهٗ وَ اِذَا كَانَ السَّحَرُ وُضِعَ لَهُمْ مِعْرَاجٌ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ اَبَدًا - (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا) کسی مخلوق کی تعداد فرشتوں سے زیادہ نہیں ہے (وہ بے شمار ہیں ان کا شمار اللہ ہی جانتا ہے) ہر روز ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور خانۂ کعبہ پر آ کر اس کا طواف کرتے ہیں- پھر آنحضرتؐ کے مزار شریف پر (مدینہ میں) آتے ہیں- پھر جناب امیر (علیؑ) کے مزار پر (کوفہ یا نجف میں) آتے ہیں ان کو سلام کرتے ہیں پھر امام حسینؑ کے مزار پر آتے ہیں' (کربلا معلیٰ میں) اور شب وہیں بسر کرتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو ان کے لیے آسمان تک ایک سیڑھی لگا دی جاتی ہے (وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں) پھر کبھی زمین پر نہیں آتے (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)-

اِذَا اَمَرَ اللّٰهُ مِيْكَائِيْلَ بِالْهُبُوْطِ اِلَى الدُّنْيَا صَارَتْ رِجْلُهُ الْيُمْنٰى فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً اَنْصَافُهُمْ مِّنْ ثَلْجٍ وَ اَنْصَافُهُمْ مِّنْ نَّارٍ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً بُعْدُ مَابَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَيْنَيْهِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ خَفَقَانِ الطَّيْرِ وَالْمَلَائِكَةُ لَا يَاْكُلُوْنَ وَلَا يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَنْكِحُوْنَ وَ اِنَّمَا يَعِيْشُوْنَ بِنَسِيْمِ الْعَرْشِ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً رُكَّعًا سُجَّدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا فِيْ مُلْكِهِمْ شَيْءٌ - (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) جب اللہ تعالےٰ میکائیلؑ کو دنیا میں اترنے کا حکم دیتا ہے تو ان کا دایاں پاؤں ساتویں آسمان

پر رہتا ہے(اور بایاں پاؤں زمین پر تو زمین سے لے کر ساتویں آسمان تک ان کا ایک قدم ہے) اور اللہ کے بعض فرشتے ایسے ہیں کہ آدھا جسم ان کا برف ہے اور آدھا آگ (دو ضدیں ان میں جمع ہیں) اور بعض فرشتے ایسے ہیں کہ ان کی کان کی لو سے آنکھوں تک اتنی مسافت ہے جو پرندہ پانچسو برس میں طے کرے (حالانکہ بعض پرندے جیسے ابابیل ایک گھنٹہ میں دو سو میل کی مسافت طے کرتی ہے) اور فرشتے نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں ان کی زندگی عرش کی ہوا سے ہے اور بعض فرشتے ایسے ہیں جو قیامت تک رکوع اور سجدے میں پڑے رہیں گے اور فرشتوں کی ملک میں کوئی چیز نہیں ہے (یعنی دنیا کا مال واسباب' ایک روایت میں مَا فِیْ مَلَکَتِهِمْ شَیْءٌ ہے معنی وہی ہیں)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمَلَکَتِهٖ- پوری تعریف اس خداوند کو ہے جس کی ملکیت میں ہر چیز اس کے سامنے عاجزی کر رہی ہے-

مَلَکَتْنِیْ عَیْنِیْ وَ اَنَا جَالِسٌ- بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی (میں سو گیا)-

مَلَّکْتُکَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ- میں نے اس کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدلے کر دیا جو تجھ کو یاد ہے (بس یہ قرآن اس کو سکھا دے یہی اس کا مہر ہے)-

اَلْقَلْبُ مِلَاکُ الْجَسَدِ- دل سارے جسم کا سردار ہے (وہی سب اعضاء میں خون پہنچاتا ہے- زندگی قائم رکھتا ہے اس کی حرکت موقوف ہوتے ہی آدمی مر جاتا ہے)-

مَلٌّ- درست کرنا' داخل کرنا' جلدی کرنا' سینہ لمبا ہونا' تھک جانا' رنجیدہ ہونا' الٹنا' تنگ ہونا-

تَمْلِیْلٌ- الٹنا-

اِمْلَالٌ- فیصلہ کرنا' رنج میں ڈالنا' لمبا ہونا' لکھنے کی اجازت دینا-

تَمَلُّلٌ- بیماری یا غم سے الٹ پلٹ کرنا-

اِنْمِلَالٌ- کھسک جانا-

اِمْتِلَالٌ- داخل ہونا' جلدی کرنا-

اِسْتِمْلَالٌ- تنگ ہونا' ملول ہونا-

اِکْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا- اتنا ہی نیک عمل کرو جتنے کی تم کو طاقت ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا' اور تم تھک جاؤ گے (اگر اپنی طاقت سے زیادہ عمل کرو گے)-

اِلَّا کَرَاهَةَ اَنْ اُمِلَّکُمْ- میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تم زچ ہو جاؤ-

وَاللّٰهِ لَتُمِلَّنَّهٗ- (کعب بن اشرف کی بیوی نے محمد بن مسلمہ کی آواز سن کر اپنے خاوند سے کہا) قسم خدا کی تم کو اس سے دکھ یا رنج پہنچے گا (مجھ کو تو یہ آواز خون کی آواز معلوم ہوتی ہے شاید یہ عورت کاہنہ ہوگی وہ پہچان گئی کہ محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی قتل کے ارادے سے آئے ہیں)-

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثَةٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّةً- میری امت تہتر (۷۳) طریق پر ہو جائے گی (اس حدیث کی تشریح اوپر گزر چکی ہے)-

عَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ- ہمارے باپ ابراہیمؑ کے طریق پر (عرب لوگ تو حضرت ابراھیمؑ کی اولاد ہیں' لیکن دوسرے ملکوں کے مسلمان گو ان کی اولاد میں نہ ہوں مگر چونکہ آنحضرتؐ ان کی اولاد میں ہیں اور ہم سب کے باپ (مربی) آنحضرتؐ ہیں تو ہم بھی گویا ابراھیمؑ کی اولاد میں ہوئے وہ ہمارے بھی باپ ٹھہرے ایک قرأت میں وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ کے بعد یہ فقرہ زیادہ ہے وَهُوَ اَبُوْهُمْ یعنی آنحضرتؐ تمام مسلمانوں کے باپ ہیں)-

لَایَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَیْنِ- ایک ملت والا دوسری ملت والے کا وارث نہ ہوگا (ملت سے مراد یہاں دین ہے جیسے اسلام' یہودیت' نصرانیت' مجوسیت' مطلب یہ ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا نہ کافر مسلمان کا)-

لَیْسَ عَلٰی عَرَبِیٍّ مِلْکٌ وَلَسْنَا بِنَازِعِیْنَ مِنْ یَّدِرَجُلٍ شَیْئًا اَسْلَمَ عَلَیْهِ وَلٰکِنَّا نُقَوِّمُهُمُ الْمِلَّةَ عَلٰی اٰبَائِهِمْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ- (حضرت عمرؓ نے کہا) عربی شخص مملوک نہیں ہو سکتا (غلام نہیں بن سکتا) اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ جو کوئی اپنی ایک چیز رکھ کر مسلمان ہوا ہے وہ اس کے ہاتھ سے

چھین لیں- لیکن ہم ان کے باپوں پر دیت ٹھہرا دیتے ہیں پانچ اونٹ (ہوتا یہ تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ لونڈیوں سے جماع کرتے ان سے اولاد ہوتی تو ان کا نسب ان کے باپوں سے متعلق رہتا اور وہ غلام بنائے جاتے حالانکہ وہ عربی ہوتے- حضرت عمرؓ نے یہ چاہا کہ ایسے بچے ان کے باپوں کو دلائے جائیں اور آزاد سمجھے جائیں اور لونڈی کا مالک ان سے فی بچہ پانچ اونٹ معاوضہ کے طور پر لے لے- بعض نے کہا مراد وہ عرب لوگ ہیں جو جاہلیت کے زمانے میں قید کئے گئے تھے- پھر اسلام کا زمانہ آ گیا اور وہ ان ہی کے پاس رہے جنھوں نے قید کیا تھا (ان کے غلام رہے) تو حضرت عمرؓ نے یہ چاہا کہ ایسے لوگ آزاد سمجھے جائیں اور جن کی اولاد تھی ان کو دے دیئے جائیں وہ قید کرنے والوں کو فی کس پانچ اونٹ معاوضہ کے طور پر دیں- اس اثر سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اقتصادی اور ملکی معاملات میں جن میں شارع کی طرف سے کوئی نص نہ ہو حاکم اسلام اپنی رائے سے حسب مصلحت وقت حکم دے سکتا ہے)-

اِنَّ اَمَةً اَتَتْ طَيًّا فَاَخْبَرَتْهُمْ اِنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَوَلَدَتْ فَجَعَلَ فِيْ وَلَدِهَا الْمِلَّةَ- ایک لونڈی (بھاگ کر) طے قبیلہ میں گئی اور ان سے کہا کہ میں آزاد ہوں- پھر اس نے نکاح کیا اور بچہ جنا حضرت عثمانؓ نے اس بچہ کا معاوضہ لونڈی کے مالک کو دلایا (ایک راس کے بدلے دو راس' دوسرے لوگ ایک راس کے بدلے ایک ہی راس دلاتے' بعض قیمت دلاتے خواہ کچھ ہی ہو)-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّ لِيْ قَرَابَاتٍ اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنَنِيْ وَ اُعْطِيهِمْ فَيَكْفُرُوْنَنِيْ فَقَالَ لَهٗ اِنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا- میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے جوڑتا ہوں (میل کرتا ہوں) لیکن وہ توڑتے ہیں' اور میں ان کو دیتا ہوں تو وہ (بجائے شکر گزاری کے) ناشکری کرتے ہیں- آنحضرتؐ نے فرمایا' تو ان کو گرم راکھ (بھوبل) پھنکاتا ہے (یعنی وہ دوزخ میں جائیں گے)-

كَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ- جیسے تو ان کو گرم راکھ (بھوبل) پھنکا رہا ہے-

يَتَمَلْمَلُ عَلٰى فِرَاشِهٖ- اپنے بچھونے پر الٹ پلٹ کر رہا ہے-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ وَمَلَّتْنَا- اللہ تعالیٰ نے ابر کو جمع کر دیا اور اس نے (پانی برساتے برساتے) ہم کو تنگ کر دیا (کثرت بارش سے تنگ آ گئے)-

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمَّا افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ اِذَا اُنَاسٌ مِنْ يَهُوْدَ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰى خُبْزَةٍ يَمُلُّوْنَهَا- ابوہریرہؓ نے کہا جب ہم نے خیبر فتح کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ یہودیوں میں سے چند لوگ ایک روٹی پر جمع ہو رہے ہیں جس کو وہ گرم راکھ (بھوبل) میں گھسیڑ رہے تھے-

اِنَّهٗ مَرَّبِهٖ رَجُلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَاَخَذَ جَرَادَتَيْنِ فَمَلَّهُمَا- ٹڈیوں کا ایک جھنڈ ان پر سے گزرا' انھوں نے دو ٹڈیاں پکڑیں اور ان کو گرم راکھ (بھوبل) میں بھونا-

كَاَنَّ ضَاحِيَةً بِالنَّارِ مَمْلُوْلٌ- گویا اس کا ظاہری رخ گرم راکھ (بھوبل) سے بھنا ہوا ہے (یعنی وہ رخ جس پر دھوپ پڑتی ہے-

لَاتَزَالُ الْمَلِيْلَةُ وَالصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ- بخار کی حرارت اور دردسر برابر بندے کو رہتا ہے (بعض نے کہا ملیلہ وہ بخار ہے جو ہڈیوں میں ہوتا ہے)-

مَلِيْلَةُ الْاِرْغَاءِ- بڑا غل مچانے والی-

اِنَّهٗ اَمَلَّ عَلَيْهِ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ- انھوں نے ان کو یہ آیت لکھوائی "لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ" اخیر تک-

اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَلَلٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَعَشّٰى بِسَرِفٍ- آنحضرتؐ صبح کو ملل میں تھے پھر شام کو چلے اور رات کا کھانا سرف میں کھایا-

مَلَلٌ- ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان' مدینہ سے سترہ میل پر-

فَرَضَ اللّٰهُ الطَّاعَةَ نِظَامًا لِلْمِلَّةِ- اللہ تعالیٰ نے دین کے انتظام کے لئے اطاعت کو فرض کیا (یعنی خدا' رسول اور خلیفۂ اسلام کی اطاعت کو)-

يَتَمَلْمَلُ تَمَلْمُلَ السَّلِيْمِ۔اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے سانپ کا کاٹا ہوا تڑپتا ہے۔

كَانَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِيْ مُتَعَلِّقًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَتَمَلْمَلُ۔امام زین العابدین علیہ السلام) ایک رات کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹک رہے تھے اور تڑپ رہے تھے۔

مَلْمَلَةٌ۔ہاتھی کی سونڈ۔

اِنَّهٗ حَمَلَ يَوْمَ الْجَسْرِ وَضَرَبَ مَلْمَلَةَ الْفِيْلِ۔ جنگ جسر کے روز انھوں نے حملہ کیا اور ہاتھی کی سونڈ پر مار لگائی۔

مِمْ۔بمعنی مِن آتا ہے یہ ایک لغت ہے (یمنی لہجہ ہے)۔

مَنْ زَنٰى مِمْ بِكْرٍ وَمَنْ زَنٰى مِمْ ثَيِّبٍ۔جو شخص کنواری عورت سے زنا کرے اور جو شخص ثیبہ عورت سے زنا کرے۔

مَلْوٌ۔ تیز چلنا' دوڑنا۔

تَمْلِيَةٌ۔لمبا کرنا' فائدہ دینا۔(اِمْلَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں' اور ڈھیلا کرنا' مہلت دینا۔

تَمَلِّيْ۔فائدہ اٹھانا۔

اِسْتِمْلَاءٌ۔مہلت مانگنا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (یعنی دنیا میں اس کی عمر لمبی ہوتی ہے اور اور وہ خوب ظلم کیا کرتا ہے تاکہ آخرت میں سخت پکڑا جائے)۔

فَلَبِثْتُ مَلِيًّا۔میں بڑی دیر تک ٹھہرا رہا۔

مَلِيٌّ۔زمانہ کا ایک حصہ جس کی کوئی حد مقرر نہیں۔(عرب لوگ کہتے ہیں مَضٰى مَلِيٌّ مِنَ النَّهَارِ دن کا ایک حصہ گزر گیا اور مَضٰى مَلِيٌّ مِنَ الدَّهْرِ زمانہ کا ایک حصہ گزر گیا۔بعض نے کہا مَلِيٌّ تین راتوں کا زمانہ مَلَوَان رات اور دن۔

هُوَ اَوْلٰى بِهٖ وَ اَمْلٰى۔ وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور زیادہ گنجائش رکھتا ہے۔

مَلَاءٌ۔جنگل۔

اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَتَمَلَّ حَبِيْبًا۔ نیا کپڑا پہن اور مدت تک اپنے حبیب کے ساتھ رہ۔

صَحِيْفَةٌ هِيَ اِمْلَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔یہ ایک کتاب ہے جو آنحضرتؐ نے لکھوائی تھی۔

اَمْلُوْا عَلٰى حَفَظَتِكُمْ خَيْرًا۔اپنے محافظ فرشتوں سے نیکیاں لکھاؤ۔

اَحْسِنُوْا اَمْلَاءَ كُمْ۔اپنے اخلاق درست کرو۔

بابُ المیم مع النّون

مَنْ۔موصولہ بھی ہوتا ہے اور استفہامیہ بھی یعنی جو کہ اور کون۔

اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ بخیل وہ شخص ہے کہ میرا نام اس کے سامنے لیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

فَمَنْ لَّنَا۔ جب امیر میں اور باغیوں میں اختلاف ہو تو امیر کی پیروی کرنا صحیح ہے۔

مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ۔ وہ جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے (امام بخاریؒ کی روایت میں مَنْ موصولہ ہے اور دوسری روایتوں میں مِنْ ہے بہ کسرۂ میم)۔

اَوْصٰى لِاَقَارِبِهٖ مَنْ اَقَارِبُهٗ۔اپنے ناطہ والوں کے لیے وصیت کے ناطہ والے کون تھے۔

مِنْ۔حرف جر ہے بمعنی سے اور از۔

وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا۔ اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی (بعض نے مَنْ موصولہ روایت کیا ہے بہ فتحہ میم)۔

يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ اِبْنُ هِشَامٍ مِّنَ السُّوْقِ۔ان کے دادا ابن ہشام بازار کے معاملات ان کو نکال کر کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ۔یااللہ! یہ قربانی تیری عطا کی ہوئی ہے اور خالص تیری رضامندی کے لئے کاٹی جاتی ہے حضرت محمدؐ اور ان کی امت کی طرف سے۔

مَنْأٌ۔صاف کرنے کے لئے دباغت میں ڈالنا۔

وَاَدِمَةٌ فِي الْمَنِيْئَةِ۔اور کچھ چمڑے دباغت کے لئے پڑے ہوئے تھے۔

وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَّهَا۔ وہ اپنے چمڑے کو مل رہی تھیں۔

مِنْجَافٌ۔ کشتی کا سکان جس سے کشتی سیدھی کی جاتی

ہے۔

فَقَعَدَ عَلٰی مِنْجَافِ السَّفِیْنَۃِ- وہ کشتی کے سکان پر بیٹھے (بعضوں نے کہا کشتی کے ایک جانب بیٹھے- خطابی نے کہا میں نے اس لفظ میں کوئی بات قابل اعتماد نہیں سنی حربی نے بھی ایسا ہی کہا ہے)-

مَنْجَقَۃٌ- منجنیق سے مارنا (منجنیق ایک آلہ ہے جس میں اگلے زمانہ میں پتھر رکھ کر دشمن پر مارا کرتے تھے)-

مَنْحٌ- دینا جانور کے بال اور دودھ اور بچے کسی کو بخشنا-

مُمَانَحَۃٌ- آنسو برابر جاری رہنا-

اِمْنَاحٌ- زچگی قریب ہونا-

اِسْتِمْنَاحٌ- بخشش مانگنا-

مَنْ مَّنَحَ مِنْحَۃَ وَرِقٍ اَوْ مَنَحَ لَبَنًا کَانَ لَہٗ کَعِدْلِ رَقَبَۃٍ- جو شخص چاندی کا منحہ دے یا دودھ کا منحہ تو اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا (چاندی کا منحہ یہ ہے کہ کسی کو قرض حسنہ دے' اور دودھ کا منحہ یہ ہے کہ کسی کو اونٹنی یا بکری دودھ پینے کے لئے دے اسی طرح اگر اس کے بال یا اون سے فائدہ اٹھانے کے لئے دے پھر ایک مدت کے بعد مالک اس کو واپس لے لے)-

اَلْمِنْحَۃُ مَرْدُوْدَۃٌ- منحہ کا مالک کو پھیر دینا ضروری ہے (کیونکہ مالک نے صرف فائدہ اٹھانے کی اس کو اجازت دی تھی نہ کہ مالک بن جانے کی- اسی طرح منحہ زمین کا یعنی کوئی شخص اپنی زمین کسی کو کھیتی کرنے کے لئے دے)-

هَلْ مِنْ اَحَدٍ یَّمْنَحُ مِنْ اِبِلِہٖ نَاقَۃً اَھْلَ بَیْتٍ لَّا دَرَّ لَھُمْ- کوئی شخص ایسا ہے جو اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی ان گھر والوں کو دے جن کے پاس دودھ نہیں ہے-

وَ یَرْعٰی عَلَیْھَا مِنْحَۃٌ مِنْ لَبَنٍ- اس پر دودھ والی بکریاں چرتی ہیں-

مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَزْ رَعْھَا اَوْ یَمْنَحْھَا اَخَاہُ- جس کے پاس (قابل زراعت) زمین ہو تو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دے دے (یعنی مفت)-

مَنْ مَنَحَہُ الْمُشْرِکُوْنَ اَرْضًا فَلَا اَرْضَ لَہٗ- جس مسلمان کو مشرک اپنی زمین (عاریت کے طور پر) دے تو وہ زمین اس مسلمان کی نہیں سمجھی جائے گی (اور خراج ساقط نہ ہوگا- بدستور زمین کے مالک سے لیا جائے گا)-

اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ الْمَنِیْحَۃُ تَغْدُوْ بِعِسَاءٍ وَّ تَرُوْحُ بِعِسَاءٍ (ایک روایت میں تَغْدُوْ بِعَسٍّ وَّ تَرُوْحُ بِعَسٍّ ایک روایت میں تَغْدُوْ بِعِشَاءٍ وَّ تَرُوْحُ بِعِشَاءٍ ہے) سب سے بہتر صدقہ دودھ کا جانور مستعار دینا ہے صبح کو ایک قدح بھر دودھ اور شام کو ایک قدح بھر دودھ-

وَ کَانَتْ لِاَبِیْ بَکْرٍ مِنْحَۃٌ- حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس ایک دودھیل اونٹنی تھی-

وَلَبَنُ مِنْحَتِھِمَا- جو بکری ان کو عاریت ملی ہے اس کا دودھ-

کَانَتْ لَھُمْ مَنَائِحُ یَمْنَحُوْنَ- ان کے چند جانور دودھ کے تھے جو عاریت دیا کرتے-

اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَۃً اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ- بتلائیے اگر میرے پاس سوائے دودھ کی ایک بکری کے اور کچھ نہ ہو تو میں قربانی کروں (اسی کو کاٹ ڈالوں' آپ نے منع فرمایا کیونکہ دوسری کوئی جائیداد اس کے پاس نہ تھی)-

اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اَحْبُوْکَ- (آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا) میں تم کو بخشش نہ دوں تم کو کچھ عطا نہ کروں-

وَ اٰکُلُ فَاَتَمَنَّحُ- میں خود کھا کر دوسروں کو کھلاتی ہوں-

کُنْتُ مَنِیْحَ اَصْحَابِیْ یَوْمَ بَدْرٍ- (جابرؓ کہتے ہیں) میں بدر کی جنگ میں اپنے ساتھیوں میں منیح تھا (منیح جوئے کا وہ پانسہ جو حساب میں شریک نہیں کیا جاتا نہ اس کو کچھ ملتا ہے نہ اس سے کچھ لیا جاتا ہے- مطلب یہ ہے کہ جنگ بدر میں میں بچہ تھا میرا حصہ مجاہدین کے ساتھ نہیں لگایا گیا)-

یَمْنَحُ اَحَدُھُمُ الْکُثْبَۃَ- کوئی تم میں سے ایک گھونٹ دودھ عطا کرتا ہے-

اَلَا اَحْبُوْکَ اَلَا اَمْنَحُکَ اَلَا اُعْطِیْکَ- (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا) کیا میں تجھ کو عطیہ نہ دوں' تجھ کو بخشش نہ دوں' تجھ کو عطا نہ کروں-

مُنْحَمَنَّا- سریانی لفظ ہے حضرت محمدؐ کا نام مبارک ہے-
مِنْدِیْلٌ- تولیہ یا رومال جو ہاتھ میں میل کچیل پونچھنے کے لئے رکھتے ہیں-
لَمَنَادِیْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّةِ- سعد بن معاذ کے تولیے بہشت میں (اس سے زیادہ نرم اور ملائم ہیں)-
لَوْلَا هٰذِهِ الدُّنْیَا لَمَنْدَلَ بِنَاهٰؤُلَاءِ- اگر ہمارے پاس دنیا کا یہ مال واسباب نہ ہوتا تو یہ لوگ ہم کو تولیہ بنا دیتے (ذلیل و خوار کر دیتے)-
تَوَضَّأَ وَ تَمَنْدَلَ- آنحضرتؐ نے وضو کیا اور تولیہ سے پونچھا-
تَنَدَّلَ اور تَمَنْدَلَ- تولیہ سے پونچھا-
مُنْذُ یامُذْ- جب سے-
خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَیْهِ- اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیلؑ کو پیدا کیا اور جب سے پیدا کیا وہ اپنے پاؤں جوڑے (صور منہ میں لئے ہوئے) کھڑے ہوئے ہیں (حکم ہوتے ہی صور پھونکیں)-
مُنَسْتِیْرٌ- ایک مقام کا نام ہے قیروان میں-
مَنَاصِعُ- وہ مقامات جو مدینہ سے باہر پاخانہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے-
مِنْشَارٌ- آرہ-
فَلَمَّا بَلَغَ الْمِنْشَارُ اِلٰی رَاْسِهٖ- جب آرہ حضرت زکریّا کے سر مبارک تک پہنچا-
مَنْعٌ- روکنا، محروم کرنا-
مَنَاعَةٌ اور مَنَاعٌ- مضبوط اور مستحکم ہونا (دشمن کو روکنے کے قابل)-
تَمْنِیْعٌ بمعنی مَنْعٌ ہے اور گوسالہ کو تھوڑا دودھ پینے دینا تا کہ ماں کا دودھ اتر آئے، پھر اس کو ہٹا لینا-
مُمَانَعَةٌ- جھگڑا کرنا، روکنا-
تَمَنُّعٌ اور اِمْتِنَاعٌ- باز رہنا، رک جانا-
مَانِعُ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے- یعنی اپنے خاص بندوں کی حفاظت کرنے والا، دشمنوں کے شر کو ان سے روکنے والا،

بعض نے کہا روٹی رزق روکنے والا- یعنی جس بندے کو چاہتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے رزق کی کشائش نہیں دیتا-
اَللّٰهُمَّ مَنْ مَنَعْتَ مَمْنُوْعٌ- یا اللہ جس بندے کو تو محروم کرنا چاہے اس کو کوئی اور کچھ نہیں دے سکتا-
اِنَّهٗ كَانَ یَنْهٰی عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَ مَنْعٍ وَّ هَاتِ- آنحضرتؐ ماؤں کی نافرمانی (ان کو ستانے سے) منع فرماتے اور غیر کا حق روکنے سے اور جس کا حق دار نہ ہو اس کے مانگنے سے (پرایا مال مار لینے کی فکر کرنے سے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اپنا مال تو روکنے سے اور دوسروں کا مال سمیٹنے سے یعنی خود تو کسی کے ساتھ سلوک نہ کرے اور دوسروں سے سلوک کا طالب ہو)-
سَیَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَیْتِ قَوْمٌ لَّیْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ- اس گھر پر وہ لوگ لوٹ کر آئیں گے جن کے پاس دشمنوں کو دفع کرنے کا کوئی سامان نہ ہوگا-
لَااُغْنِیْ شَیْئًا لَوْ كَانَ لِیْ مَنَعَةٌ- (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں جب عقبہ بن ابی معیط ملعون نے اوجھڑی آنحضرتؐ کے پشت مبارک پر ڈال دی تھی) میں کچھ نہیں کر سکتا تھا (کیونکہ میں ایک غریب بے وسیلہ محتاج شخص تھا) کاش مجھ کو کوئی زور ہوتا (میرے بھی کچھ لوگ حامی ہوتے تو میں بتلاتا)-
ذُوْمَنَعَةٍ- قوت والا-
فِیْ حِصْنٍ حَصِیْنٍ وَّمَنَعَةٍ- ایک مستحکم قلعہ میں اور دشمنوں کو روکنے والی جماعت میں-
مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ- جمیل کے بیٹے نے زکوٰۃ روک دی-
رَجُلٌ یَّعْمَلُ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَمْنَعُ مِنْهُ- ایک شخص گناہ کے کام کرتا ہے اور وہاں کچھ لوگ موجود ہیں جو اس سے زیادہ قوت رکھتے ہیں (یعنی اس کو گناہ سے روک سکتے ہیں)-
مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا- عراق نے روپے پیسے بھیجنا موقوف کر دیا-
لَاتَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ- بچا ہوا پانی (جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو) مت روکو-
اِنِّیْ لَاَمْتَنِعُ مِنْ كَذَا- میں اس کام سے باز رہتا ہوں-

مَنْقَلٌ -موزہ-

اِلَّا امْرَاَةٌ يَئِسَتْ مِنَ الْبُعُوْلَةِ فَهِيَ فِيْ مَنْقَلَيْهَا- جب عورت کو مرد کی حاجت نہ رہے تو وہ ہمیشہ موزے پہنے رہ سکتی ہے کیونکہ اس کو غسل جنابت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ موزوں کے مسح میں توقیت نہیں ہے امام مالک کا یہی قول ہے)-

مَنٌّ يَامْنِيْنِي -احسان کرنا-

مَنٌّ اور مِنَّةٌ -احسانا جتانا' ننگا کرنا' کاٹنا' کم ہو جانا' تھکانا' ضعیف کرنا-

تَمْنِيْنٌ -مَنْ چھاجانا-

مُمَانَّةٌ -تردد کرنا-

اِمْنَانٌ -ضعیف کرنا-

مُنَّةٌ -قوت اور طاقت-

تَمَنُّنٌ -ضعیف کرنا-

اِمْتِنَانٌ -اپنی مراد کو پہنچنا' اپنے سلوکوں کا شمار کرنا-

مَنٌّ - وہ شبنم جو آسمان سے اترتی ہے اور شہد کی طرح ہو جاتی ہے جیسے شیر خشت اور ترنجبین-

مَنَّانٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی نعمتیں عطا کرنے والا' بغیر معاوضہ کے احسان کرنے والا-

مَا اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيْنَا بِمَالِهٖ مِنَ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ- میرے اوپر مالی احسان ابوقحافہ کے بیٹے یعنی ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ کسی کا نہیں ہے-

مَنَّانٌ کے ایک معنی یہ بھی آئے ہیں کہ احسان کر کے اس کو جتانے والا' یہ صفت نہایت مذموم ہے-

ثَلٰثَةٌ يَشْنَئُهُمُ اللّٰهُ اَلْبَخِيْلُ الْمَنَّانُ- تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے ان میں ایک وہ ہے جو بخیل ہو اور احسان جتانے والا-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ حَنَّانَةً وَّلَا مَنَّانَةً- ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے اگلے خاوند کے ساتھ محبت رکھتی ہو (ہر دم اسی کا دم بھرتی ہو اسی کا ذکر خیر کرتی ہو) اور نہ اس عورت سے جو دولت مند ہو اور اپنی دولت کی وجہ سے خاوند پر احسان جتاتی ہو (میرے سبب سے تمہاری عزت ہوئی ورنہ ایک کوڑی بھی تمہارے پاس نہ تھی- ایسی عورت کو مَنُوْنٌ بھی کہتے ہیں)-

اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ- کھنی یعنی کوکرمتا اللہ کا ایک احسان ہے (یا مَنّ کی طرح ہے جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اترتا تھا) اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے-

فَاِنَّ عَلَيْهِ مُنَّةً- اس پر بوجھ ہے (بعض نے کہا یہ غلطی ہے اور صحیح مِنْهُ ہے)-

يَا فَاصِلَ الْخُطَّةِ اَعْيَتْ مَنْ وَمَنْ- ارے مشکل مسئلے! تو نے کس کس کو عاجز کر دیا-

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا- جس نے ہم کو دھوکا دیا وہ ہمارے لوگوں میں سے نہیں ہے (یعنی اسلام کے طریق پر نہیں ہے اس نے کافروں کا شیوہ اختیار کیا)-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَصَلَقَ- وہ ہم لوگوں میں سے نہیں ہے جو مصیبت میں بال منڈائے کپڑے پھاڑے چلائے-

مَنُوْنٌ -زمانہ اور موت-

عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ- علی میرے ہیں میں ان کا ہوں (اس سے مقصد کمال اتحاد ہے)-

مَنْهَرٌ -قلعہ کا وہ سوراخ جس میں سے پانی گھستا ہے-

فَاَتَوْا مَنْهَرًا فَاخْتَبَئُوْا- پانی جانے کے مقام پر آئے وہاں چھپ گئے-

اِنَّهٗ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ مَنْهَرٍ مِّنْ مَّنَاهِيْرِ خَيْبَرَ- ان کو مار ڈالا اور خیبر کے پانی جانے کے مقاموں میں سے ایک مقام میں ڈال دیا-

مَنْيٌ -اندازہ کرنا' مبتلا کرنا' پہنچانا' آزمانا' انزال ہونا-

تَمْنِيَةٌ -منی نکالنا' ایک آواز قرار دینا-

تَمَنِّيْ -جھوٹ بولنا' آرزو کرنا' ایجاد کرنا-

اِمْتِنَاءٌ -منی میں اترنا-

اِذَا تَمَنّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ رَبَّهٗ- جب کوئی تم میں سے اپنے مالک سے سوال کرے' (کوئی آرزو پیش کرے) تو اچھی طرح بڑی آرزو کرے کیونکہ وہ اپنے مالک

سے مانگتا ہے (کیسا مالک جس کے پاس زمین اور آسمان کے خزانے موجود ہیں وہ جو مانگو دے سکتا ہے اس کو کوئی تنگی نہیں)۔

لَیْسَ الْاِیْمَانُ بِالتَّحَلِّیْ وَلَا بِالتَّمَنِّیْ وَلٰکِنْ مَّا وَقَرَ فِی الْقَلْبِ وَصَدَّقَتْهُ الْاَعْمَالُ - ایمان اس کا نام نہیں ہے کہ آدمی اپنا ظاہر آراستہ کرے (بڑا متقی اور زاہد بنے) یا آرزوئیں لگائے لیکن ایمان وہ ہے جو دل میں جم جائے اور آدمی کے اعمال اس کی تصدیق کریں۔ (اعمال حسنہ سے یہ امر ثابت ہوگا کہ ایمان سچا ہے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایمان ظاہری نمائش اور آراستگی کا نام نہیں ہے نہ زبان سے طوطے کی طرح قرآن پڑھنے کا (بلکہ دل پر قرآن کا اثر ہونا ایمان کے لئے ضروری ہے)۔

تَمَنّٰی کِتَابَ اللّٰهِ اَوَّلَ لَیْلَةٍ وَ اٰخِرَهَا لَاقٰی حِمَامَ الْمَقَادِرِ - شروع رات میں اللہ کی کتاب پڑھتے رہے اور اخیر رات میں جو موت ان کی تقدیر میں تھی اس سے مل گئے یعنی شہید ہو گئے۔

کَتَبَ اِلَی الْحَجَّاجِ یَابْنَ الْمُتَمَنِّیَةِ - عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا' ارے آرزو کرنے والی کے بیٹے (اس کا قصہ یہ ہے کہ حجاج کی ماں فریعہ بنت حمام تھی اس کا یہ شعر مشہور ہے ؎

هَلْ مِنْ سَبِیْلٍ اِلٰی خَمْرٍ فَاَشْرَبُهَا
اَمْ هَلْ سَبِیْلٌ اِلٰی نَصْرِ بْنِ حَجَّاجٍ

یعنی کوئی صورت ایسی ہے کہ مجھ کو شراب مل جائے میں پیوں کوئی صورت ایسی ہے کہ میں نصر بن حجاج تک پہنچ جاؤں (نصر بن حجاج بنی سلیم میں سے ایک بہت خوبصورت شخص تھا عورتیں اس پر فریفتہ ہو جاتی تھیں' حضرت عمرؓ نے اس کا سر مونڈ کر بصرہ کی طرف نکال دیا۔ فریعہ اس کے وصال کی آرزو کرتی تھی' اس لئے عبدالملک نے حجاج کو آرزو کرنے والی کا بیٹا کہا)۔

اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ مَنْ لَّا اُمَّ لَهٗ یَا ابْنَ الْمُتَمَنِّیَةِ - (عروہ بن زبیر نے حجاج سے کہا) اگر تو چاہے تو میں تجھ سے بیان کردوں' تو وہ ہے جس کی ماں نہیں ارے متمنیہ کے بیٹے۔

مَا تَغَنَّیْتُ وَلَا تَمَنَّیْتُ وَلَا شَرِبْتُ خَمْرًا فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ - میں نے کسی کو نہیں ستایا اور نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ میں نے شراب پی' نہ جاہلیت کے زمانہ میں نہ اسلام کے زمانہ میں۔

فَلَا یَغُرَّنَّكَ مَا مَنَّتْ وَمَا وَعَدَتْ اِنَّ الْاَمَانِیَّ وَالْاَحْلَامَ تَضْلِیْلٌ - تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے وہ بات جو وہ تراشتی ہے اور جو وعدہ کرتی ہے آرزوئیں اور خواب آدمی کو گمراہ کرنے والے ہیں۔

اَهٰذَا شَیْءٌ رُوِّیْتَهٗ اَمْ شَیْءٌ عَیَّنْتَهٗ - یہ جو تم نے کہا' کیا اس کو تم نے کسی سے روایت کیا ہے یا اپنے دل سے بٹ لیا ہے (تراش لیا ہے)۔

تَمَنَّیْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلُ - اسامہ بن زید نے کہا (جب آنحضرتؐ نے ان کو اس شخص کے قتل پر ملامت کی جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دیا تھا) میں نے یہ آرزو کی کاش میں اس واقعہ کے بعد مسلمان ہوا ہوتا' (کیونکہ اسلام لانے سے سب اگلے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ تو اسامہ نے ایسے ایمان کی آرزو کی جس میں گناہ سرزد نہ ہوا ہو)۔

حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنِّیْ اَسْلَمْتُ یَوْمَئِذٍ - میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا۔

لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ - کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے (یعنی دنیا کی مصیبتوں سے تنگ آ کر' لیکن اگر دین کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے۔ اگلے بہت بزرگوں سے ایسا ہی منقول ہے)۔

لَا یَتَمَنّٰی اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ - کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔

اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ - کیا میرے سامنے رہ کر تو موت کی آرزو کرتا ہے (حالانکہ میں نے تجھ کو بہشت کی خوشخبری دی ہے تو جتنی عمر تیری زیادہ ہوگی' اتنے ہی تیرے درجے بلند ہوں گے)۔

لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُهٗ لَا یَتَمَنّٰی لَتَمَنَّیْتُهٗ - اگر میں نے آنحضرتؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے' تو میں موت کی آرزو کرتا۔

لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَ اِنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا - کچھ لوگ قیامت کے دن یہ آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانی کے بال ثریا ستاروں سے باندھ کر ان کو لٹکا دیا جاتا اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان ہلتے اور تڑپتے رہتے (لوگ ان کی ذلت اور خواری کو دیکھیں' کیونکہ پیشانی کے بال پکڑ کر لٹکانا بڑی ذلت اور رسوائی کی بات ہے) مگر ان کو دنیا میں حکومت نہ ملتی (یعنی دنیا کی حکومت کے بدلے' اگر وہ یہاں اس طرح لٹکائے جاتے تو یہ ان کو زیادہ پسند ہوتا)-

لَاتَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ - دشمن سے بھڑنے کی آرزو مت کرو (بلکہ اللہ کے بھروسے پر ثابت قدم رہو اور صبر اختیار کرو اپنی بہادری مت جتاؤ)-

اِنَّ مُنْشِدًا اَنْشَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَاْمَنَنَّ وَاِنْ اَمْسَيْتَ فِيْ حَرَمِيْ
حَتّٰى تُلَاقِيَ مَا يَمْنِيْ لَكَ الْمَانِيْ
فَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَقْرُوْنَانِ
فِيْ قَرَنِيْ بِكُلِّ ذٰلِكَ يَاْتِيْكَ الْجَدِيْدَانِ

یعنی اگرچہ تو حرم میں شام کرے جب بھی بے خوف بے ڈر مت ہو یہاں تک کہ اس چیز سے مل جائے جو تقدیر کرنے والے نے تیری تقدیر میں لکھی ہے- (یعنی اللہ تعالیٰ نے) بھلائی اور برائی دونوں ایک رسی میں بندھی ہوئی ہیں اور رات دن ان کو تیرے پاس لے کر آئیں گے (یہ اشعار ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے پڑھے- آپ نے فرمایا کاش یہ شاعر اسلام کا زمانہ پاتا)-

مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً - آدمی کی مثال یوں بنائی گئی ہے کہ اس کے پہلو میں ایک کم سو بلائیں ہیں (اگر ایک بلا سے چھٹتا ہے تو دوسری آن پہنچتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے- اس وقت بلاؤں کا خاتمہ ہوتا ہے-

مَنِيَّة - موت کو کہتے ہیں اس کی جمع منایا ہے-

مِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ - میری منی کے شر سے (یعنی حرام کاری اور بدنظری سے)-

مَنِيٌّ - آدمی کا نطفہ-

اَمْنٰى وَاسْتَمْنٰى اور مَنٰى - جب منی نکالنا چاہے-

اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ - جب کوئی شخص جماع کرے (دخول کر دے) لیکن انزال نہ ہو (امام شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک منی پاک ہے اور دھونے کا حکم استحباباً ہے مگر منی کا کھانا درست نہیں' اور حلال جانور کی منی حلال ہے اور پاک ہے)-

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ مَنَامَكَّةَ - آسمان میں جو بیت المعمور ہے وہ مکہ کے مقابل ہے-

اِنَّ الْحَرَمَ حَرَمٌ مَنَاهُ مِنَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ - حرم ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے مقابل اور متوسط واقع ہے (یعنی اس نقشہ کی رو سے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے)-

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاتَ - مشرک لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے- (منات ایک بت تھا ہذیل اور خزاعہ قبیلوں کا مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

مِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ - میرے دل کے شر سے اور میری منی کے شر سے (منی کا شر یہ ہے کہ آدمی اس کو حرام محل میں نکالے)-

مِنٰى - ایک مقام ہے مکہ سے تین میل پر- اس کا نام منیٰ اس لئے ہوا کہ وہاں خون بہایا جاتا ہے بعض نے کہا اس لئے کہ حضرت جبرئیلؑ جب حضرت آدمؑ کو بہشت سے اتار کر وہاں لائے تو ان سے کہنے لگے کچھ آرزو کرو! انھوں نے بہشت کی آرزو کی' اس لئے اس کا نام منیٰ ہوا' بعض نے کہا اس لیے کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے' ابراہیمؑ کچھ تمنا کرو- پھر لوگوں نے اس مقام کا نام منیٰ رکھ لیا-

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ تَمَنّٰى هُنَاكَ وَ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ مَكَانَ ابْنِهٖ كَبْشًا يَاْمُرُهٗ بِذَبْحِهٖ فِدْيَةً لَّهٗ - حضرت ابراہیمؑ نے منیٰ میں پہنچ کر یہ آرزو کی کاش اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کے بدلے ایک مینڈھے کی قربانی منظور کرے' اس لئے اس مقام کا نام منیٰ ہوا-

اَشْرَفُ الْغِنَا تَرْكُ الْمُنٰى - سب سے بڑھ کر تونگری یہ

ہے کہ آدمی اپنی خواہشوں کو چھوڑ دے (جب خواہشوں کو چھوڑ دے گا تو پھر کسی کا محتاج نہ ہوگا جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس پر قناعت کرے گا)-

سُئِلَ عَمَّنِ اشْتَرَى الْاَلْفَ وَ دِيْنَارًا بِالْفَىْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَابَاْسَ اِنَّ اَبِیْ كَانَ اَجْرٰی عَلٰی اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَنًّا فَكَانَ يَفْعَلُ هٰذَا - ان سے پوچھا گیا ایک شخص نے ایک ہزار درہم اور ایک دینار ملا کر دو ہزار درہم کے بدلے میں خریدے انھوں نے کہا اس میں کچھ قباحت نہیں میرے والد نے مدینہ والوں کے لئے ایک تجویز قرار دی تھی جس کے سبب سے وہ سود سے بچ جائیں اور خود بھی ایسا کیا کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ جب روپیوں کے ساتھ اشرفیاں یا پیسے شریک کر دے تو پھر تفاضل منع نہ ہوگا - البتہ نقداً نقد ہونا ضروری ہے)-

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَهٗ خَصَاصَةٌ فَجَاءَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ طَعَامٍ فَقَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَبَحَ لَهٗ عَنَاقًا وَ شَوَاهُ فَلَمَّا اَدْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَمَنّٰى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَهٗ عَلِیٌّ وَّ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ بَعْدَهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِیْ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَايُلْقِی الشَّيْطَانُ يَعْنِیْ لَمَّا جَاءَ عَلِیٌّ بَعْدَهُمَا - امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کو ایک بار بھوک لگی' آپ ایک انصاری مرد کے پاس تشریف لے گئے اس سے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا' جی ہاں ہے یارسول اللہؐ! پھر اس نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور اس کا گوشت بھون کر آنحضرتؐ کے سامنے لایا - آپ نے اس وقت یہ آرزو کی کہ کاش علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ بھی ہوتے (اس کھانے میں میرے ساتھ شریک ہوتے) اتنے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ آ گئے پھر علیؓ ان کے بعد آ گئے' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ آخر تک -

مترجم: کہتا ہے یہ امامیہ کی روایت ہے جو مجھ کو صحیح معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ آیت کا مضمون اس واقعہ پر چسپاں نہیں ہوتا - آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے آنے کی کب آرزو کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کا نسخ کرتا اور امام جعفر صادقؑ کی شان سے بہت بعید ہے کہ آپ قرآن کی ایسی بے تکی تفسیر کرتے -

مَنَاذِرُ - ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں -

مَنَارٌ - مینار' نشان جو زمین پر کھڑا کیا جائے حد بندی کے نشان بھی اس میں داخل ہیں اسی طرح میل کے پتھر وغیرہ وہ پتھر جن پر راستوں کی سمتیں بتائی جاتی ہیں -

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ - اللہ نے اس پر لعنت کی جو زمین کے نشانوں کو تبدیل کرے (دوسرے کا حق مار لینے کے لئے یا خلق اللہ کو تکلیف پہنچانے کے لئے (کہ وہ راستہ نہ پہچان سکیں)-

مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ - جو شخص زمین کا نشان چرا لے یعنی اس کو ختم کر کے برابر کر دے اس لئے کہ دوسرے کی زمین مار لے یا عام راستہ میں سے کچھ زمین اپنی حد میں شامل کر لے -

فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ - پھر حضرت عیسیٰؑ سفید مینار کے پاس اتریں گے جو دمشق کے مشرقی حصہ میں ہے -

جَعَلْتَهُمْ اَعْلَامًا لِعِبَادِكَ وَ مَنَارًا فِیْ بِلَادِكَ - تو نے ائمہ اہل بیت علیہم السلام کو اپنے بندوں کے لئے (ہدایت کا نشان) بنایا اور اپنے شہروں میں روشنی کا مینار -

يُرْفَعُ لَهٗ فِیْ كُلِّ بَلْدَةٍ مَّنَارٌ يَنْظُرُ مِنْهُ اِلٰی اَعْمَالِ الْعِبَادِ - امام کے لئے ہر شہر میں ایک مینار بلند کیا جائے گا جس پر سے وہ لوگوں کے اعمال دیکھیں گے -

ذُو الْمَنَارِ - یمن کا بادشاہ جس کا نام ابرہہ تھا وہ کیا کرتا جب کسی ملک کو لوٹنے کے لئے جاتا تو راستہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے مینار بناتا جاتا تاکہ لوٹتے وقت راستہ نہ بھولے -

بابُ المیم مع الواو

مُوْبَذٌ یا مُوْبَذَانٌ - پارسیوں کا حاکم ان کا کاہن حکیم فیلسوف بڑا عالم قاضی القضاۃ -

فَاَرْسَلَ كِسْرٰى اِلَى الْمُوْبَذَانِ- پھر کسریٰ نے موبذان کی طرف کسی کو بھیجا-

مَوْتٌ- مرجانا' تھم جانا' ٹھنڈی ہو جانا' بیٹھ جانا یعنی کم ہو جانا' زور مٹ جانا' چوس لینا' سور ہنا' پرانا ہونا-

مَوَتَانٌ مَوَاتٌ- زمین کا عمارت اور باشندوں سے خالی ہونا-

تَمْوِيْتٌ- مارڈالنا-

اِمَاتَةٌ- مارڈالنا' مغلوب کرنا' اونٹنی کا یا عورت کا بچہ مر جانا- جانوروں میں موت پھیل جانا' خوب پکانا اور گلانا-

تَمَاوُتٌ- موت کا دعویٰ کرنا-

اِسْتِمَاتَةٌ یا اِسْتِمَاتٌ- موت کو طلب کرنا' لاغری کے بعد موٹا ہونا-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ- شکر ہے اس خدا کا جس نے مار ڈالنے (سلا دینے) کے بعد ہم کو جلایا اور اس کے پاس (ایک دن سب کو) جمع ہونا ہے (یہاں موت سے مراد نیند ہے- عربی زبان میں مَوْت کئی معنوں میں مستعمل ہوتی ہے منجملہ ان کے ایک ٹھہر جانا جیسے کہتے ہیں مَاتَتِ الرِّيْحُ آندھی تھم گئی- کبھی قوت نامیہ کے زوال کو موت کہتے ہیں جیسے يُحْيِى الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کبھی قوت حسیہ کے زوال جیسے يَالَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا کبھی قوت عاقلہ کے زوال کو جیسے اَوْ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ کبھی ڈر اور خوف اور گھبراہٹ کو جیسے وَ يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ- کبھی شاق اور دشوار حالتوں کو جیسے محتاجی' ذلت' سوال' بڑھاپا' گناہ وغیرہ)-

اَوَّلُ مَنْ مَّاتَ اِبْلِيْسُ- سب سے پہلے ابلیس نے گناہ کیا-

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ هَامَانَ قَدْ مَاتَ فَلَقِيَهٗ فَسَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ لَهٗ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ مَنْ اَفْقَرْتُهٗ فَقَدْ اَمَتُّهٗ- حضرت موسیٰ سے کہا گیا یعنی اللہ تعالٰے نے کہلا بھیجا کہ ہامان مرگیا' پھر ایسا ہوا کہ ہامان ان کو راستہ میں ملا- حضرت موسیٰ نے پروردگار سے عرض کیا یہ کیا معاملہ ہے؟ پروردگار نے فرمایا- کیا تم نہیں جانتے جس کو میں نے محتاج کر دیا گویا اس کو مار ڈالا-

اَللَّبَنُ لَايَمُوْتُ- دودھ نہیں مرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت مرگئی اور کسی بچہ نے مرنے کے بعد اس کا دودھ پیا تو رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی- بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ دودھ کو چھاتی میں سے نچوڑ کر علیحدہ کر کے کسی بچہ کو پلایا جائے تو اس سے بھی رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی- حالانکہ زندہ میں جو جزء کاٹ لیا جائے وہ میت ہوتا ہے مگر دودھ اور بال اس میں سے مستثنیٰ ہیں)-

اَلْحِلُّ مَيْتَتُهٗ- سمندر کا مردہ حلال ہے (مچھلی وغیرہ سمندر کے کل جانور)-

مَنْ مَّاتَ بِغَيْرِ اِمَامٍ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً- جو شخص بغیر امام کے مر جائے یعنی شرعی امام ہوتے ہوئے اس سے بیعت نہ کرے اس سے الگ رہے اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی (یعنی مشرکوں کی سی- جاہلیت کے زمانہ میں جن کا کوئی امام نہ تھا- بعض نے کہا یہ حدیث عام ہے ہر ایک زمانہ میں ہر ایک مسلمان پر واجب ہے)-

مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً- (اگرچہ یہ حدیث اہل سنت کے عقائد کی کتابوں میں اس لفظ سے مذکور ہے مگر حدیث کی کتابوں میں مجھ کو اس لفظ سے نہیں ملی' اس کا مطلب یہ ہے کہ) جو شخص مر جائے اور اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانے اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی-

مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِىْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَّاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً- جو شخص مر جائے اور اس نے کسی امام سے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی-

مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً- جو شخص بادشاہ اسلام کی اطاعت سے (بلاوجہ شرعی) نکل جائے' اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی-

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ- جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو کر مر جائے درحقیقت وہ مرگیا (یعنی آخرت میں بھی اس کو چین نصیب نہ ہوگا)-

لَمْ يَكُنْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُتَحَزِّقِيْنَ وَلَا

مُتَمَاوِتِیْنَ - آنحضرتؐ کے اصحاب نہ بخیل تھے اور نہ مردہ دل تھے یعنی عبادت میں کم ہمت نہ تھے-

رَاٰی رَجُلًا مُّطَاطِیًا رَاْسَهٗ فَقَالَ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَیْسَ بِمَرِیْضٍ وَّ رَاٰی رَجُلًا مُّتَمَاوِتًا فَقَالَ لَاتُمِتْ عَلَیْنَا دِیْنَنَا اَمَاتَكَ اللّٰهُ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا اپنا سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہے' تو کہا ارے اپنا سر اٹھا اسلام بیمار نہیں ہے (مسلمان کو سست ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے) اور ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ناتوانی ظاہر کر رہا تھا تو کہا ارے ہمارے دین کو مت مار اللہ تجھ کو مارے (عبداللہ بن عمرؓ کا مطلب یہ تھا کہ یہ زمانہ تو اسلام کی قوت اور شوکت کا زمانہ ہے اس وقت مسلمان ضعف اور ناتوانی کی شکل بنا کر کیوں بیٹھیں)-

نَظَرَتْ اِلٰی رَجُلٍ کَادَ یَمُوْتُ تَخَافُتًا فَقَالَتْ مَا لِهٰذَا فَقِیْلَ اِنَّهٗ مِنَ الْقُرَّاءِ فَقَالَتْ کَانَ عُمَرُ سَیِّدَ الْقُرَّاءِ کَانَ اِذَا مَشٰی اَسْرَعَ وَ اِذَا قَالَ اَسْمَعَ وَ اِذَا ضَرَبَ اَوْجَعَ - حضرت عائشہؓ نے ایک شخص کو دیکھا اتنی آہستہ بات کر رہا تھا جیسے کوئی مرتا (مرجونا) ہوتا ہے- ضعف و ناتوانی سے مرنے کے قریب تھا تو پوچھا اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ قرآن کے قاریوں میں سے ہے (رات دن قرآن پڑھتے پڑھتے اس حال کو پہنچا ہے' ناتواں ہو گیا ہے) تب حضرت عائشہؓ نے کہا عمرؓ تو تمام قاریوں کے سردار تھے پھر بھی (ایسے چست و چالاک مستعد کہ) جب چلتے تو تیز چلتے' جلدی جلدی' اور جب کوئی بات کرتے تو (سب کو) سنا دیتے اتنا پکار کر کہتے کہ لوگ سن لیتے اور جب مار لگاتے تو درد پیدا کر دیتے (غرض یہ کہ ان کے ہاتھ' پاؤں' زبان تمام اعضاء میں زور تھا حالانکہ قرآن کے بھی بڑے قاری تھے- مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں اپنی قوت کھپا دینا' بیوقوفی کی نشانی ہے قوائے جسمانی اور روحانی دونوں کا خیال رکھنا چاہئے)-

اَرَی الْقَوْمَ مُسْتَمِیْتِیْنَ - میں دیکھتا ہوں یہ لوگ موت کے طالب ہیں لڑ کر مر جائیں گے بھاگیں گے نہیں (یہ جنگ بدر میں صحابہؓ کا حال بیان کیا)-

یَکُوْنُ فِی النَّاسِ مُوْتَانٌ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ - ایک عام موت لوگوں پر ایسی آئے گی جیسے بکریوں میں ایک بیماری آتی ہے (صدہا مرنا شروع ہو جاتی ہیں کہتے ہیں یہ پیشین گوئی حضرت عمرؓ کی خلافت میں پوری ہوئی- عمواس میں جو ایک قریہ ہے بیت المقدس کا ایسا طاعون آیا کہ تین دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے)-

مَنْ اَحْیَا مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ - جو شخص ایک بنجر زمین کو (جس میں نہ زراعت ہو نہ آبادی) آباد کرے (وہ کسی کی ملک نہ ہو) تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہوگا (حاکم کو اس کو بے دخل نہ کرنا چاہئے آباد کرنے سے اس کی حقیت دائمی ہو گئی)-

مَوَتَانُ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ - جو بنجر زمین کسی کی ملک نہ ہو وہ اللہ اور اس کے رسول کی ہے-

کَانَ شِعَارُنَا یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ - اس جنگ میں ہمارا شعار یہ تھا اے منصور مار (شعار کہتے ہیں اس اصطلاحی فقرہ کو جو لشکر والے آپس کی صلاح سے تجویز کر لیتے ہیں تا کہ رات کی تاریکی میں دشمن دوست کی تمیز ہو سکے)-

مترجم: کہتا ہے قدیم زمانہ کی جنگوں میں روشنی کا سامان ایسا نہ تھا جو ہمارے زمانہ میں ہے اب جنگی مہتابیاں ایسی نکلی ہیں اور سرچ لائٹ کہ ان کی وجہ سے دن کی طرح روشنی ہو جاتی ہے اور دشمن دوست کی تمیز بخوبی ہو جاتی ہے-

مَنْ اَکَلَهُمَا فَلْیُمِتْهُمَا طَبْخًا - جو شخص پیاز اور لہسن کھانا چاہے تو ان کو خوب پکا کر بو مار کر کھائے-

اَمَّا هَمْزُهٗ فَالْمُوْتَةُ الْجُنُوْنُ - شیطان کا ہمز یہ ہے کہ آدمی دیوانہ ہو جائے-

مُؤْتَه - ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں جہاں بڑی جنگ ہوئی تھی-

لَكَ مَحْیَاهَا وَ مَمَاتُهَا - تیرے ہی اختیار میں اس کی زندگی اور موت ہے (اور کسی سے میں مدد نہیں چاہتا- بس تیرا ہی ہو گیا ہوں' سب سے کاٹ کر تجھ سے جڑ گیا ہوں یا زندگی اور موت دونوں حالتوں میں میرا عمل خالص تیری رضامندی کے لئے ہے)-

اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ فَاَمَاتَهُمْ - گناہ گار مسلمانوں کو دوزخ کی آگ ان کے گناہوں کی وجہ سے لگے گی- لیکن پھر

اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے گا یا آگ ان کو مار کر بے حس کر دے گی (اسی حال میں جب تک اللہ کو منظور ہے پڑے رہیں گے- پھر جب پروردگار کو ان کا نکالنا منظور ہوگا تو بہشت کی نہروں پر ڈال دیئے جائیں گے وہاں جی اٹھیں گے)-

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ - زندگی اور موت کے فتنے-

رَبِّ اَمِتْنِيْ يَاُدْنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ - پروردگار مجھ کو پاک زمین میں مار یا پاک زمین (بیت المقدس) سے نزدیک کر دے-

مَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ - جو شخص اللہ کی راہ میں (دین کی خدمت میں اپنی موت سے مر جائے وہ بھی شہید ہے (یعنی شہیدوں کا درجہ اس کو ملے گا مثلاً کوئی علم دین کی طلب میں یا مجاہدین کی خدمت میں ان کی خبر گیری علاج معالجہ میں یا بیواؤں اور یتیموں کی خدمت میں علم دین کی اشاعت اسلام کی ترقی کی تدابیر میں مر جائے)-

مَنْ لَّمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ - جو شخص دل میں بھی جہاد کی نیت نہ رکھے وہ منافق رہ کر مرے گا (بعض نے کہا یہ حدیث آنحضرتؐ کے زمانہ میں خاص ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک ہر زمانہ کے لئے عام ہے مومن کو تیار رہنا چاہئے کہ جب جہاد کے شرائط پورے ہوں گے تو وہ ضرور جہاد کرے گا)-

وَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّ اَنْتَ فِيْهِمْ - جب لوگوں میں موت پھیل جائے اور آپ ان میں موجود ہوں-

وَتُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ - اور موت پر یقین کرے (کہ ہر زندہ کے لئے مرنا لازم ہے یہاں تک کہ ایک روز ساری دنیا فنا ہو جائے گی- بعض نے کہا موت پر یقین کرنا یہ ہے کہ موت کو اللہ کے حکم سے سمجھے نہ کہ فساد مزاج یا اخلاط کی وجہ سے)-

تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ - بری موت کو جس میں آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ کی یاد بھلا دیتا ہے دفع کرتی ہے-

مِيْتَةِ السُّوْءِ - بری موت (جیسے مکان سے گر کر یا پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر یا سانپ بچھو کے زہر سے یا جہاد میں بھاگنے کے بعد مرے)-

كَيْفَ اَنْتَ اِذَا عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ اَوْ قَاتِهَا - اس دن تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر ایسے لوگ امیر (حاکم) ہوں گے جو نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر مار ڈالیں گے (مکروہ وقتوں میں پڑھیں گے- آنحضرتؐ نے فرمایا ایسے وقت میں توبہ کر کے چپکے سے اکیلے اول وقت نماز پڑھ لے پھر جماعت میں ان کے ساتھ بھی شریک ہو جا)-

فَاقْرَءُ وْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ - سورۂ یٰسین کو ان لوگوں کے پاس پڑھو جو مرنے کے قریب ہوں (لیکن مر جانے کے بعد نعش کے پاس تلاوت قرآن کرنا اس میں اختلاف ہے)-

جِيْئَ بِالْمَوْتِ - (قیامت کے دن) موت کو (ایک مینڈھے کی صورت میں) لائیں گے پھر اس کو ذبح کر دیں گے- (اس لئے کہ وہاں کسی کو موت آنے والی نہیں)-

حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ مَوْتِيْ خَيْرٌ لَّكُمْ - میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میرا مرنا بھی تمہارا رے لئے بہتر ہے (کیونکہ زندگی میں تو دین کے احکام آپ سے سیکھتے تھے آپ کی صحبت سے طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل کرتے تھے- آپ کی وفات سے یہ بھلائی ہوئی کہ آپ کی امت کے اعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں- اگر اچھے اعمال دیکھتے ہیں تو اللہ کا شکر کرتے ہیں اگر برے اعمال دیکھتے ہیں تو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں)-

مَنْ اَحْيَا سُنَّةً اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ - میری سنت جو مر گئی ہو (لوگوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو) کوئی اس کو میرے بعد زندہ کرے (از سر نو اس پر عمل شروع کرے)-

كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ - ہم میں سے ہر شخص موت کو ناپسند کرتا ہے-

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيَّ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ - یا اللہ! موت کی سختیاں مجھ پر آسان کر دے-

اَلْمَوْتُ جَسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ - موت ایک پل ہے جس کو عبور کر کے دوست اپنے دوست سے مل جاتا ہے-

مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ

سِتِّيْنَ وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ كَذٰلِكَ - آنحضرتؐ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی اسی طرح ابوبکرؓ اور عمرؓ (دونوں تریسٹھ برس کے ہوکر گزرے)-

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ - میں نے آنحضرتؐ کو اس وقت دیکھا جب آپ کی وفات ہو رہی تھی-

بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيَا - میں تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرے ہی نام پر مروں گا یا تیرا ہی نام لے کر سوتا اور جاگتا ہوں-

لَيْسَ مَنْ مَاتَ وَاسْتَرَاحَ بِمَيِّتٍ اِنَّمَا الْمَيِّتُ مَيِّتُ الْاَحْيَاءِ - جو شخص مر گیا اور آرام راحت میں چل دیا وہ درحقیقت مردہ نہیں ہے مردہ وہ ہے جو زندہ رہ کر مردہ ہے (اللہ کی یاد سے غافل دنیا کے دھندوں میں عیش و عشرت میں ڈوبا ہوا ہے)-

صِفْ لَنَا الْمَوْتَ - اخیر تک (امام جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا) موت کی کیفیت تو بیان فرمائیے (آپ نے فرمایا مومن کے لئے موت ایسی ہے جیسے ایک نہایت عمدہ خوشبودار چیز سونگھے اور اس سے نیند آ جائے ساری تھکاوٹ اور تکلیف مٹ جائے اور کافر کے لئے ایسی ہے جیسے سانپوں اور بچھوؤں کا کاٹنا)-

اِشْتَرِ الْمَوْتَانَ وَلَا تَشْتَرِ الْحَيَوَانَ - بے جان چیزیں خرید (جیسے مکان، زمین، باغ، اسباب و آلات فرنیچر وغیرہ) اور جاندار چیزیں مت خرید (اونٹ، گھوڑے، گائے، بیل، بکریاں، غلام لونڈی وغیرہ کھانے پینے والے)-

مَوْجٌ - موجیں اٹھنا اور بلند ہونا، اختلاف اور اضطراب ہونا، مائل ہو جانا-

تَمَوُّجٌ - خوب جوش مارنا-

مَاجَ النَّاسُ - لوگ ایک دوسرے سے بھڑ گئے (مَوْجٌ کی جمع اَمْوَاجٌ ہے)-

مَاجَ الْبَحْرُ - سمندر نے جوش مارا-

مُوْدِيٌ - پورا ہتھیار بند-

اَرَاَيْتَ رَجُلًا مُوْدِيًا نَشِيْطًا - بتلاؤ ایک شخص پورا ہتھیار بند ہو کر خوشی خوشی نکلا-

مَوْرٌ - بلندی پر جانا، جاری ہونا، موج مارنا، جلدی جلدی حرکت کرنا، آنا جانا، اڑنا، اکھیڑنا-

اِمَارَةٌ - اڑانا، بہانا-

تَمَوُّرٌ - آمد و رفت-

اِنْمِيَارٌ - گر جانا-

اِمْتِيَارٌ - سونت لینا-

فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَاِذَا اَنْفَقَ مَارَتْ عَلَيْهِ - لیکن خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کا روپیہ آتا جاتا رہتا ہے-

سُئِلَ عَنْ بَعِيْرٍ نَحَرُوْهُ بِعُوْدٍ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَارَ مَوْرًا فَكُلُوْهُ وَ اِنْ تَرَدَّدَ فَلَا - سعید بن میتب سے پوچھا گیا- ایک اونٹ کو لکڑی سے نحر کیا، انھوں نے کہا اگر خون زمین پر زور سے بہہ گیا تو اس کو کھاؤ اور اگر تھوڑا اٹک کر رہ گیا تو مت کھاؤ (کیونکہ وہ ذبح نہیں ہوا)-

لَمَّا نُفِخَ فِيْ اٰدَمَ الرُّوْحُ مَارَ فِيْ رَاْسِهٖ فَعَطَسَ - جب حضرت آدمؑ کے پتلے میں روح پھونکی گئی تو ان کے سر میں چکر مارنے لگی، ان کو چھینک آ گئی-

وَنُجُوْمٌ تَمُوْرُ - اور ستارے آتے جاتے ہیں-

فَتَرَكْتُ الْمَوْرَ وَ اَخَذْتُ فِي الْجَبَلِ - میں نے راستہ چھوڑ دیا اور پہاڑ میں چل دیا-

اِنْتَهَيْنَا فَوَجَدْنَا سَفِيْنَةً قَدْ جَاءَ تْ مِنْ مَّوْرٍ - ہم اخیر تک پہنچے وہاں ہم نے ایک کشتی دیکھی جو مور کی طرف سے آ رہی تھی (مور ایک مقام کا نام ہے وہاں پانی جاری ہے اس لئے اس کو مور کہا)-

فَكَبَسَ الْاَرْضَ عَلٰى مَوْرِ الْاَمْوَاجِ الْمُسْتَفْحِلَةِ - اور زمین کو حرکت کرتی ہوئی موجوں پر بچھایا جو نر جانور کی طرح اضطراب کر رہی تھیں-

اِلْتَوُوْا عَلٰى اَطْرَافِ الرِّمَاحِ فَاِنَّهٗ اَمْوَرُ لِلْاَسِنَّةِ - برچھوں کے کناروں پر کچھ لپیٹ دو ایسا کرنے سے بھالیں جلد حرکت کرتی ہیں-

مَارْمَاهِيْ - ایک مشہور مچھلی ہے جو سانپ کی طرح ہوتی

ہے (بام مچھلی) اس کا معرب مَار مَاهِج ہے -)

اَلْمَارُ مَاهِي وَالْجِرِّيُّ وَالزِّمَّارُ مُسُوْخٌ مِّنْ طَائِفَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ - مار ماہی اور جری اور زمار (یہ تینوں مچھلی کی قسم ہیں) جو بنی اسرائیل کے لوگ مسخ کر دیے گئے تھے -

يَا مَارِيْ اَيْقِنْ - (یہ سریانی فقرہ ہے یعنی) پروردگار سب کام درست کر دے -

قَطَاةٌ مَّارِيَةٌ - چکنا پرندہ -

مُوْزَجٌ - موزے کا معرب ہے -

اِنَّ امْرَأَةً نَزَعَتْ خُفَّهَا اَوْ مُوْزَجَهَا فَسَقَتْ بِهٖ كَلْبًا - ایک عورت نے اپنا موزہ اتارا یا پاتابہ پھر اس سے ایک کتے کو پانی پلایا -

مَوْسٌ - مونڈنا، صاف کرنا -

مُوْسٰى - استرہ -

فَاسْتَعَارَ مُوْسٰى - ایک استرہ مانگا -

اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ - یہ دوسرے موسیٰ تھے (نہ کہ وہ موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے) -

كَتَبَ اَنْ يَّقْتُلُوْا مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِيُ - حضرت عمرؓ نے فوج کے سرداروں کو یہ لکھا کہ جن کافروں پر استرے چل چکے ہیں (یعنی ان کے زیر ناف کے بال اگ آئے ہیں) ان کو مار ڈالو (وہ جوان ہو گئے ہیں) -

طِيْنَةُ خَبَالٍ صَدِيْدٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ - طینۃ الخبال (جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے) ایک پیپ ہے جو بدکار عورتوں کی شرم گاہ سے نکلے گی -

مَوْشٌ - انگور کے باقی گچھے طلب کرنا -

مَاشٌ - ایک دال کا دانہ ہے اس کی عمدہ قسم ہندوستان میں ہوتی ہے پھر یمن میں، اور شام میں بہت خراب ہوتی ہے -

مَاشٌ - گھر کے سامان کو بھی کہتے ہیں -

اَلْمَاشُ خَيْرٌ مِّنْ لَاشٍ - گھر کا کچھ بھی سامان ہو گو کم قیمت سہی پر کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہے (انگریزی میں بھی یہ مثل ہے سم تھنگ از بیٹر دین نو تھنگ (Some thing is better than nothing) -

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعٌ تُسَمّٰى ذَاتَ الْمَوَاشِيْ - آنحضرتؐ کی ایک زرہ تھی اس کا نام ذات المواشی تھا - (ابوموسیٰ کہتے ہیں مجھ کو معلوم نہیں یہ لفظ صحیح ہے یا نہیں) -

مَوْصٌ - نرمی سے دھونا -

تَمْوِيْصٌ - صاف کرنا، دھونا -

مُوَاصَةٌ - دھوون کا پانی -

مَوْصٌ - گھاس کو بھی کہتے ہیں -

مُصْتُمُوْهُ كَمَا يُمَاصُ الثَّوْبُ ثُمَّ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُمُوْهُ - (حضرت عائشہؓ نے کہا) تم نے پہلے تو عثمانؓ کو نرمی سے رگڑا جیسے کپڑا رگڑا جاتا ہے (ان سے چند خواہشیں کیں، جن کو انھوں نے پورا کر دیا) پھر تم نے ان پر زیادتی کی ان کو مار ڈالا -

مَوْقٌ - سستا ہونا -

مَوَاقَةٌ اور مُنُوْقٌ اور مُوْقٌ - حماقت اور غباوت، ہلاکت -

اِنْمِيَاقٌ - ہلاک ہونا -

مَائِقٌ - احمق -

مُوْقٌ - گوشۂ چشم اور ایک غلیظ موزہ جو پاتابے کے اوپر پہنا جاتا ہے -

اِنَّ امْرَأَةً رَأَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا - ایک عورت نے گرمی کے دن ایک کتے کو دیکھا (وہ بہت پیاسا تھا) اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بھر کر اس کو پلایا - اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا -

اِنَّهٗ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى مُوْقَيْهِ - آنحضرتؐ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا -

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ عَرَضَتْ لَهٗ مَخَاضَةٌ فَنَزَلَ عَنْ بَعِيْرِهٖ وَ نَزَعَ مُوْقَيْهِ وَ خَاضَ الْمَاءَ - حضرت عمرؓ جب شام کے ملک میں آئے تو راستہ میں پانی کا ایک چشمہ ملا آپ اونٹ پر سے اترے اور اپنے موزے اتارے پانی میں گھس گئے اس طرح پاؤں دھو لئے -

كَانَ يَكْتَحِلُ مَرَّةً مِنْ مُّوْقِهٖ وَ مَرَّةً مِّنْ مَّاقِهٖ- آنحضرتؐ ایک بار موق کی طرف سے سرمہ لگاتے ایک بار ماق کی طرف سے (اس کی تفسیر ماق میں گزر چکی ہے)-

لَاتَصْحَبِ الْمَائِقَ فَاِنَّهٗ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهٗ وَ يَوَدُّ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهٗ- احمق کی صحبت میں مت رہ وہ اپنے (حماقت کے) کام کو تیری نظر میں اچھا قرار دے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس کی طرح احمق ہو جائے-

كُفْرُ النِّعَمِ مُوْقٌ وَّ مُجَالَسَةُ الْاَحْمَقِ شُوْمٌ- احسان فراموشی اور ناشکری حماقت ہے اور احمق کی صحبت منحوس ہے-

مَوْقَان- ایک مقام کا نام ہے-

مَوْلٌ- مال دینا، مال دار ہونا (جیسے مُؤُوْلٌ ہے)-

تَمْوِيْلٌ- مال والا کرنا-

اِمَالَةٌ- مال دینا-

تَمَوُّلٌ اور اِسْتِمَالَةٌ- مال دار ہونا-

مَالٌ- ہر وہ چیز جس پر ملک ہو سکتی ہے اور اصطلاحی حساب میں مال وہ عدد ہے جو کسی عدد کو فی نفسہ ضرب دینے سے حاصل ہو- مثلاً ۱۶ مال ہے چار کا- پھر ۱۶ کو اگر ۱۶ میں ضرب دیں تو اس کو مال المال کہیں گے-

رَجُلٌ مَّالٌ نَالٌ- مال دار دینے والا-

نَهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ- آنحضرتؐ نے مال کو تباہ کرنے سے منع فرمایا (یعنی جانور کو پال کر اس کی خبر نہ لینے سے یہاں تک کہ وہ ہلاک یا ضعیف ہو جائے- بعضوں نے کہا مال کو تباہ کرنا یہ ہے کہ حرام کاموں میں خرچ کیا جائے بعضوں نے کہا بے ضرورت اس کا خرچ کرنا گو مباح چیزوں میں ہو یہ اسراف اور تبذیر ہے اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً دو جوڑے کپڑوں کی ضرورت ہو اور دس جوڑے خریدے یا ضرورت سے زائد بے کار مکانات بنوائے یا فرنیچر رکھے- عرب لوگ اکثر مال سے اونٹ مراد لیتے ہیں جیسے ایک اعرابی نے آنحضرتؐ سے آ کر عرض کیا هَلَكَ الْمَالُ وَ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ یعنی بارش نہ ہونے کی وجہ سے اونٹ مر گئے اور راستے بند ہو گئے)-

مَا جَاءَكَ مِنْهُ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ عَلَيْهِ فَخُذْهُ وَ تَمَوَّلْهُ- جو مال تیرے پاس اس طرح آ جائے کہ تو اس کا انتظار نہ کر رہا ہو تو اس کو لے لے اور مال دار بن جا (وہ خداوند کریم کا عطیہ ہے البتہ جس مال کے لئے تو نے فکر کی ہو اور اس کے آنے کا تجھ کو پہلے سے انتظار ہو وہ نہ لے)-

لَاتُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا- وہ عورت خاوند کے خلاف نہ کرتی ہو نہ اپنے نفس میں (یعنی خاوند کو صحبت سے نہ روکتی ہو) اور نہ اپنے مال میں (حالانکہ مال تو شوہر کا ہوتا ہے مگر عورت کا مال اس لئے کہا کہ خاوند اس کے قبضہ میں دے دیتا ہے اس کے ہاتھ خرچ کراتا ہے یا حقیقۃً عورت کا مال مراد ہے جب خاوند نادار ہو اس کے پاس کوڑی نہ ہو)-

مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ- جو شخص ایک غلام کو آزاد کرے اور اس نے مال کمایا ہو (تو وہ مال مالک یعنی آزاد کرنے والے کا ہو گا- مگر جب مالک تصدیق کے طور پر اس کا کمایا ہوا مال بھی اس کو دے دے تو یہ اور بات ہے)-

بِعْتُ مَالًا بِالْوَادِیْ- میں نے وادی میں ایک زمین بیچی-

هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ- اونٹ مر گئے (یا تمام قسم کے اموال مراد ہیں حیوانات اور نباتات اور نقود وغیرہ)-

غَيْرُ مُتَمَوِّلٍ- مال جوڑنے کی نیت نہ ہو-

يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ- ان کو اپنے کھیتوں اور باغوں میں مشغول رہنا پڑتا تھا (آنحضرتؐ کی صحبت میں دن رات نہیں رہ سکتے تھے)-

نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ- حلال مال نیک شخص کے لئے کیا اچھا ہے (کیسی عمدہ نعمت ہے)-

مُوْمٌ- شمع موم جو شہد کے چھتہ میں سے نکلتا ہے-

وَ اَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى مِنْ مُّوْمِ الْعَسَلِ- اور نہریں ہیں شہد کی جن میں موم نہیں ہے (موم ان میں نہیں ملا ہے جیسے دنیا کے شہد میں ہوتا ہے)-

مُوْمِسَةٌ- بدکار عورت (اس کی جمع مَيَامِسُ اور مَوَامِسُ آئی ہے- اکثر محدثین مَيَامِيْس کہتے ہیں لیکن وہ صحیح نہیں ہے)-

حَتّٰی تَنْظُرَ فِیْ وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ - یہاں تک کہ تو بدکار عورتوں کا منہ دیکھے-

اَکْثَرُ تَبَعِ الدَّجَّالِ اَوْلَادُ الْمَيَامِسِ یا اَوْلَادُ الْمَوَامِسِ - دجال کے پیرو اکثر زنا کی اولاد ہوں گے-

مُوَيْهٌ - یہ تصغیر ہے مَاءٌ کی جس کی اصل مَوَهٌ تھی' بمعنی پانی (اس کی جمع اَمْوَاهٌ اور مِيَاهٌ آئی ہے اور اَمْوَاءٌ بھی منقول ہے- نسبت مَاهِي ومَائِي دونوں آئی ہیں)-

كَانَ مُوْسٰی يَغْتَسِلُ عِنْدَ مُوَيْهٍ - حضرت موسیٰ ایک پانی پر غسل کر رہے تھے-

كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَرُوْنَ السَّمَنَ الْمَائِيَّ - آنحضرت ﷺ کے اصحاب مائی گھی خریدتے تھے (جو ماہ مقام میں تیار کیا جاتا تھا)-

مَاهُ الْبَصْرَةِ وَمَاهُ الْكُوْفَةِ - دونوں مقاموں کے نام ہیں-

نَهٰی عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ - آنحضرتؐ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا (یعنی جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور دوسرا شخص محتاج ہو اس کے پاس پیسہ نہ ہو تو اس کو مفت دے دے)-

اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ - یعنی غسل انزال سے واجب ہوتا ہے (کہتے ہیں صحابہؓ نے اس میں اختلاف کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا- اگر کوئی شخص دخول کرے لیکن انزال نہ ہو تو تم اس پر حد اور رجم واجب کرتے ہو لیکن ایک صاع پانی کا واجب نہیں کرتے)-

تَمْوِيْهٌ - طمع کرنا' حق و باطل کو ملا دینا' حق و باطل میں التباس کر دینا-

بابُ المیم مع الھاء

مَهْ - (اسم فعل ہے) یعنی ٹھہر' باز رہ' کیا کہتا ہے یا خاموش رہ-

مَهْجٌ - بیماری کے بعد منہ اچھا ہو جانا' جماع کرنا' دودھ پلانا-

اِمْتِهَاجٌ - جان نکل جانا-

وَاسْتَنْقَذَ مُهْجَتَهٗ - اور ان کے دل کا خون نکال لیا-

مُهْجَةٌ - خون یا دل کا خون یا روح (اس کی جمع مُهَجٌ اور مُهَجَاتٌ ہے)-

مَهْدٌ - کمانا' عمل کرنا' بچھانا-

تَمْهِيْدٌ - بچھانا' روندنا' آسان کرنا' برابر کرنا' درست کرنا' پھیلانا' قبول کرنا' تیار کرنا-

تَمَهُّدٌ - ٹھکانا لینا' آسان ہونا' درست ہونا-

اِمْتِهَادٌ - کمانا' عمل کرنا' پھیلانا-

مِهَادٌ - بچھونا-

مَهْدٌ - زمین اور وہ مقام جو بچے کو لٹانے کے لئے زمین پر تیار کیا جاتا ہے (اس کا ترجمہ نہالچہ مناسب ہے- بعض نے گہوارہ اور جھولا ترجمہ کیا ہے مگر وہ ٹھیک نہیں ہے)-

مَهِيْد - خالص مکھن-

مَهْرٌ - عورت کا مہر مقرر کرنا یا مہر دینا-

مَهْرٌ یا مُهُوْرٌ یا مَهَارَةٌ - ماہر ہونا یعنی حاذق-

تَمْهِيْرٌ - گھوڑے کا بچہ طلب کرنا یا گھوڑے کا بچھیرا رکھنا-

مُمَاهَرَةٌ - حذاقت میں غلبہ کرنا-

اِمْهَارٌ - مہر مقرر کرنا' مہر دینا' گھوڑی کا بچہ دار ہونا-

تَمَهُّرٌ - حاذق ہونا-

مَثَلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْكِرَامِ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ - جو شخص قرآن کو بلا تکلف مہارت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی مثال ان عزت دار پیغام لانے والے نیک فرشتوں کی مثال ہے-

اَمْهَرَهَا النَّجَاشِيُّ مِنْ عِنْدِهٖ - نجاشی بادشاہ حبش نے ام المومنین ام حبیبہؓ کا مہر اپنے پاس سے ادا کر دیا (اور ان کو آنحضرتؐ کے نکاح میں دے دیا)-

اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا - لونڈی کو آزاد کر کے اس کا مہر اسی کی ذات کو قرار دیا اور اس سے نکاح کر لیا-

يُنْتِجُ الْمُهْرُ - گھوڑے کا بچہ (بچھیرا) پیدا ہوگا-

نَهٰی عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ - بدکار عورت کی خرچی سے منع کیا (یعنی اس کی خرچی مال حرام ہے)-

مَهْرُ السُّنَّةِ-سنت کے مطابق مہر (وہ پانچ سو درہم ہے جس کی قیمت پچاس دینار ہوتی ہے اور کلدار تقریباً سوا سو روپے کم وبیش ہوتے ہیں)-

كَانَ لِدَاوُدَ ثَلٰثُ مِائَةِ بِنْتٍ مَّهِيْرَةٍ وَّسَبْعَ مِائَةِ سَرِيَّةٍ-حضرت داؤدؑ کی تین سو عورتیں مہر مقرر کی ہوئیں یعنی نکاحی تھیں اور سات سو لونڈیاں تھیں (جملہ ایک ہزار)-

مِهْرَاسٌ- وہ پتھر جس سے چیزوں کو کوٹتے ہیں-بعض نے کہا کھدا ہوا پتھر جس میں پانی بھرتے ہیں-

فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ-میں ایک پتھر کی طرف اٹھا-

مَهْزُوْرٌ-ایک وادی کا نام ہے بنی قریظہ میں-

مَهْشٌ-جلانا' چھیلنا-

اِمْتِهَاشٌ- جل جانا' استرے سے منہ کے بال صاف کرنا-

اِنَّهٗ لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَمَهِّشَةَ-آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو اپنے منہ کے بال استرے سے صاف کرے-

مَهْقٌ-دوڑنا-

مَهَقٌ- چونے کی طرح سفید ہونا جس میں مطلق سرخی نہ ہو-

لَمْ يَكُنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ-آنحضرتؐ کا رنگ چونے کی طرح سفید نہ تھا-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَقُ لَيْسَ بِاَبْيَضَ-آنحضرتؐ کا رنگ سفید تھا مگر بہت سفید نہ تھا (بعض نے کہا اس روایت میں راوی نے غلطی کی ہے' صحیح لَيْسَ بِاَبْهَقَ ہے' بَهَق کہتے ہیں اس سفیدی کو جس میں نیلگونی ہو)-

مَهْلٌ یا مُهْلَةٌ-آہستگی اور نرمی سے کام کرنا' جلدی نہ کرنا-

مَهَلٌ- بھلائی میں آگے بڑھ جانا-

تَمْهِيْلٌ اور اِمْهَالٌ-مہلت دینا' نرمی کرنا' مبالغہ کرنا-

تَمَهُّلٌ-ٹھہر کر کام کرنا' جلدی نہ کرنا-

اِنْمِهْلَالٌ- اعتدال کرنا' سیدھا ہونا' ساکن ہونا' سست ہونا-

اِسْتِمْهَالٌ-مہلت چاہنا-مَهْلًا-ٹھہر و ٹھہرو-

اِدْفَنُوْنِيْ فِيْ ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ فَاِنَّمَا هُمَا لِلْمُهْلِ وَالتُّرَابِ-حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انتقال کے وقت فرمایا-میں جو یہ دو پرانے کپڑے پہنے ہوں اسی میں مجھ کو دفن کر دینا کیونکہ یہ کپڑے پیپ اور مٹی کے لئے ہیں (اور یہ فرمایا کہ نئے کپڑوں کی زندوں کو بہ نسبت مردوں کے زیادہ احتیاج ہے

مُهْلَةٌ- (بحرکات ثلثہ میم) پیپ اور خون جو بدن سے بہتا ہے اسی سے گلے ہوئے تانبے کو مُهْلٌ کہتے ہیں بعض نے کہا مُهْلٌ تیل کا تلچھٹ-بعض نے کہا پگھلا ہوا سیسہ)-

اِذَا سِرْتُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَمَهْلًا مَهْلًا وَ اِذَا وَقَعَتِ الْعَيْنُ عَلَى الْعَيْنِ فَمَهَلًا مَهَلًا-حضرت علیؓ نے فرمایا جب دشمن کی طرف چلو تو آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے جب ان سے چار آنکھیں ہو جائیں تو آگے بڑھ کر حملہ کرو-

مَايَبْلُغُ سَعْيُهُمْ مَهْلَهٗ-ان کا دوڑنا اس کے آہستہ چلنے کے برابر نہیں ہے-

فَاَدْلَجُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ-پھر رات کو چلے ٹھہر ٹھہر کر-

وَيَطُوْلُ مَهْلُهٗ-ان کی مہلت لمبی ہوتی ہے-

لَاتُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ-خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ جب جان حلق تک آ لگے اس وقت تو کہے یہ مال اس کو دینا یہ مال اس کو دینا-اب تو ان لوگوں کا ہو ہی گیا (دوسری حدیث میں ہے اگر آدمی زندہ' صحیح اور سالم رہ کر ایک درہم خیرات کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ مرتے وقت سو درہم خیرات کرے)-

مَهْلًا لِمَ تَبْكِيْ-ٹھہر تو کیوں روتی ہے-

اَلْمُهْلُ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ-آنحضرتؐ نے كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ کی تفسیر میں فرمایا کہ دوزخ کا پانی تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا (اور اتنا گرم ہوگا کہ) جب اس کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو منہ کی کھال گر جائے گی-

مَهِّلْنِيْ وَ نَفْسِيْ-مجھ کو مہلت دے-

تَمَهَّلَ فِيْ اَمْرِهٖ-اپنے کام میں توقف کیا-

مَهْمٌ - تیز دانت والا -

اَزْرَقُ مَهْمُ النَّابِ صَرَّارُ الْاُذُنِ - نیلگوں تیز دانت والا' کان کھڑے کرنے والا (ازہری نے کہا اسی طرح منقول ہے' میں سمجھتا ہوں صحیح مَهْوُ النَّابِ ہے - عرب لوگ کہتے ہیں سَيْفٌ مَّهْوٌ یعنی تیز تلوار کاٹنے والی - زمخشری نے کہا یہ مصرعہ یوں ہے اَزْرَقُ مُمْهَى النَّابِ صَرَّارُ الْاُذُنِ مُمْهٰى بمعنی تیز دھار یہ اَمْهَيْتُ الْحَدِيْدَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے لوہے کو تیز کیا - اس مصرعہ میں شاعر نے اپنے اونٹ کو بور بچہ (تیندوے) سے تشبیہ دی ہے آنکھوں کی نیلگونی میں اور جلد بھاگنے میں) -

مَهْمَا تُجَشِّمُنِیْ تَجَشَّمْتُ - جب تو مجھ کو تکلیف دے گا یا میری ملاقات چاہے گا میں اس کو تیرے لئے مہیا کر دوں گا -

مَهْمَهَةٌ - میدان یا جنگل جہاں پانی اور سبزی نہ ہو -

وَمَهْمَهٍ ظِلْمَانِ - اور تاریک میدان -

مَهْنٌ یا مَهْنَةٌ یا مِهْنَةٌ - خدمت کرنا' مارنا' کھینچنا' جماع کرنا -

مُمَاهَنَةٌ - عادت کرنا -

اِمْهَانٌ - خدمت لینا' ناتواں کر دینا -

اِمْتِهَانٌ - حقیر سمجھنا' کام میں لانا -

مَاهِنٌ - غلام' خدمت گار -

مَهْنَةٌ یا مِهْنَةٌ یا مِهَنَةٌ - خدمت اور کام میں ماہر ہونا -

ثِيَابُ مَهْنَةٍ - وہ کپڑے جو آدمی محنت اور مزدوری کے وقت پہنتا ہے -

مَاعَلٰى اَحَدِكُمْ لَوِاشْتَرٰى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ جُمُعَتِهٖ سِوٰى ثَوْبَىْ مِهْنَتِهٖ - بھلا کیا برا ہے اگر تم میں سے کوئی دو کپڑے جمعہ کی نماز کے لئے خریدے ان کپڑوں کے علاوہ جو وہ خدمت اور کام کاج کے وقت پہنا کرتا ہے (کیونکہ خدمت اور کام کاج کے کپڑے اکثر غلیظ اور میلے ہو جاتے ہیں اگر جمعہ کے دن ان کو پہن کر آئے گا تو دوسرے لوگ نفرت کریں گے ان کو تکلیف ہوگی - دوسرے جمعہ مسلمانوں کی عید ہے' عید کے دن اچھے کپڑے پہننا دستور ہے) -

اِمْتَهَنُوْنِیْ - انھوں نے مجھ سے خوب خدمت لی -

اَكْرَهُ اَنْ اَجْمَعَ عَلٰى مَاهِنِیْ مَهْنَتَيْنِ - مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے خدمت گار سے دو خدمتیں ایک ہی وقت میں لوں (مثلاً کھانا بھی پکائے' تنوری روٹی بھی تیار کرے یا کھانا بھی پکائے حقہ بھی بھر بھر کر دیتا جائے' چائے بھی پلاتا جائے برتن بھی دھوتا جائے) -

كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ اَنْفُسِهِمْ - لوگ اگلے زمانے میں اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے (آپ ہی اپنے خدمت گار ہوتے - ایک روایت میں كَانُوْا مَهْنَةَ اَنْفُسِهِمْ ہے معنی وہی ہیں) -

كَانَ يَكُوْنُ فِیْ مَهْنَةِ اَهْلِهٖ - آنحضرتؐ اپنے گھر میں خانگی کام کرتے رہتے تھے (مثلاً دودھ دوہ لینا' کپڑا سی لینا' جوتا صاف کر لینا' جوتا ٹانک لینا - مجمع البحار میں ہے کہ یہی سنت ہے ہمارے پیغمبرؐ اور تمام سلف صالحین کی کہ اپنے گھر کے کام کچھ اپنے ہاتھ سے بھی کرتا رہے یہ نہیں کہ مدمغ بن کر سارے کام خدمت گاروں سے لے) -

لَيْسَ بِالْجَا فِیْ وَلَا الْمُهِيْنِ - آنحضرتؐ نہ سخت مزاج تھے نہ کسی کو ذلیل سمجھتے تھے -

اَلسَّهْلُ يُوْطَاُ وَيُمْتَهَنُ - نرم اور خوش مزاج شخص روندا جاتا ہے اس کو ذلیل سمجھا جاتا ہے (ہر ایک شخص اس پر چیرہ دستی کرتا ہے اور وہ لوگوں کی سختی سہہ لیتا ہے) -

وَاَشْرِكُوْنَا فِی الْمِهَنِ - ہم کو محنت اور کام کاج میں شریک کر لو -

اِمْتَهَنُوْهَا - اس سے خدمت لی -

حَتّٰى يَجِيْئَ مُهَّانُنَا - یہاں تک کہ ہمارے خدمت گار آ جائیں (اس وقت کوڑا کچرا پھنکوا دیں گے یہ ابوسفیان نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا - آخر نہ پھنکوایا اور ایک درّہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے کھایا) -

وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ - (اے چاند!) اللہ تعالیٰ نے تجھ کو کام میں لگایا ہے کبھی بڑھتا ہے کبھی گھٹتا ہے -

اِنَّ عَلٰى ذُرْوَةِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانًا فَاَشْبِعُهُ وَامْتَهِنْهُ وَابْتَذِلْهُ - ہر اونٹ کی چوٹی (بلندی) پر شیطان ہے اس کو پیٹ

بھر کر کھلا اور اس سے خدمت لے کام کاج میں لگا-

مَهٌّ-نرمی کرنا-

مَهَهٌ-نرم ہونا-

مَهَاهٌ-طراوتِ حسن و جمال' امید' سہل' آسان' حقیر (جیسے مَهَهٌ ہے)-

كُلُّ شَيْءٍ مَهَهٌ اِلَّا حَدِيْثَ النِّسَاءِ- سب باتیں آسان ہیں انسان ان کو اٹھا سکتا ہے' ان پر صبر کر لیتا ہے مگر عورتوں کا تذکرہ (کسی کی عورتوں کا حال بیان کرو تو اس پر تحمل نہیں کر سکے گا ضرور اس کو ناگوار گزرے گا-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر قسم کی باتیں اچھی ہیں مگر عورتوں کی باتیں ان کا ذکر کرنا مکروہ اور نامناسب ہے)-

مَهْ-کبھی استفہام کے لئے آتا ہے یعنی ''پھر کیا''-

قُلْتُ فَمَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ اَعْجَزَ وَاسْتَحْمَقَ-میں نے کہا پھر کیا ہوگا اگر کوئی عاجز ہو جائے اور حماقت کر بیٹھے (کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر طلاق محسوب نہ ہو تو پھر کیا ہوگا-یا کلمہ زجر ہے یعنی خبردار طلاق پڑ جانے میں کوئی شک نہیں اسی طرح اس کے محسوب ہونے میں)-

نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ-(حنظلہ نے آنحضرتؐ سے کہا) حنظلہ تو منافق ہو گیا-آپ نے فرمایا-ہائے! یہ کیا کہتا ہے-

مَهْ مَهْ-زجر کے لئے آتا ہے-

ثُمَّ مَهْ- پھر اس کے بعد کیا ہوگا (زندہ رہیں گے یا مر جائیں گے-محیط میں ہے کہ مَهْ تنکیر اور وصل کے احکام میں صَهْ کی طرح ہے)-

فَقَالَتِ الرَّحِمُ مَهْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ- قیامت کے دن ناطہ عرض کرے گا کیا ہونا ہے یہ تو اس کا مقام ہے جس نے تیری پناہ لی ہے (بعض نے کہا یہ کلمۂ زجر ہے یعنی ناطہ کاٹنے والے کو زجر کرے گا نہ پروردگار عالم کو نہایہ میں ہے متعدد حدیثوں میں مَهْ کا لفظ وارد ہے یعنی خاموش رہ)-

مَهْوٌ- سخت مارنا' سفید صاف ہونا-

مَهَاوَةٌ-رقت-

مَهْيٌ-طمع کرنا-

اِمْهَاءٌ-پانی بہت ڈالنا' تیز کرنا' پانی دینا' رسی لمبی کر دینا-

مَهَاةٌ-آفتاب اور بلور اور نیل گائے-

نَاقَةٌ مِّمْهَاءُ--جس اونٹنی کا دودھ پتلا ہو-

اِسْتِمْهَاءٌ-جنگ میں صفیں چیر ڈالنا' شکست دینا-

قَالَ لِمَنْ اَثْنٰى عَلَيْهِ اَمْهَيْتَ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ-(عتبہ بن ابی سفیان نے عبداللہ بن عباسؓ کی بہت تعریف کی) تب عبداللہ نے کہا' اے ابوالولید تم نے بہت مبالغہ کیا تعریف کی حد کر دی-

اَمْهَى الْحَافِرُ-کھودنے والا بہت دور تک پہنچ گیا (پانی تک)-

اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَبَّهٗ اَنْ يُّرِيَهٗ مَوْقِعَ الشَّيْطَانِ مِنْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَرَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ جَسَدَ رَجُلٍ مُّمَهًّى يَرٰى دَاخِلَهٗ مِنْ خَارِجِهٖ-ایک شخص نے پروردگار سے یہ دعا کی' مجھ کو آدمی کے دل میں جہاں شیطان رہتا ہے دکھلا دے پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کا جسم بلور کی طرح صاف شفاف ہے اندر کے تمام اعضاء باہر سے معلوم ہوتے ہیں-

مَهًا-بلور (اور ہر صاف شفاف چیز کو مُمَهًّى کہتے ہیں اور ستارے کو بھی مَهًا کہتے ہیں-اسی طرح سفید شاداب دانت کو)-

مَهْوُ الذَّهَبِ-سونے کا پانی-

كَانَ مَوْضِعُ الْبَيْتِ مَهَاةً بَيْضَاءَ- خانۂ کعبہ کا مقام ایک سفید موتی تھا-

وَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِمَهَاةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ بِهَا- حضرت جبرئیلؑ ایک بلور بہشت سے لے کر آئے اور حضرت آدمؑ کا سر اس سے مونڈا-

مَهْيَعٌ-ایک مقام کا نام ہے جس کو جُحْفَه بھی کہتے ہیں' (شام والوں کا وہی میقات ہے-وہی غدیر خم بھی ہے-اصمعی نے کہا غدیر خم ایسا خراب مقام ہے جو شخص وہاں پیدا ہوا اس کو جوانی تک بھی پہنچنا نصیب نہ ہوا مگر جب وہاں سے نکل گیا)-

وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلٰى مَهْيَعَ- یا اللہ مدینہ کا بخار مہیع میں بھجوا دے-

اِتَّقُوا الْبِدْعَةَ وَالْزَمُوا الْمَهْيَعَ-(حضرت علیؓ فرماتے ہیں) بدعتوں سے بچے رہو اور (سنت کے کشادہ) راستہ پر جمے

رہو-

كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ اِلَيْهَا - جب کوئی خوفناک آواز سنتے تو فوراً وہاں پہنچ جاتے-

قَالَ لَهَايَا مَهْيَعُ يَا سَلْفَعُ يَا مَزْدَعُ - حضرت علیؓ نے اس عورت سے کہا جو اپنے خاوند پر زیادتی کرتی تھی ''اے مہیع اے سلفع اے مزدع'' (لوگوں نے اس عورت سے پوچھا - ان الفاظ کے معنی کیا ہیں - تو اس نے خود معنی بیان کئے - کہنے لگی' یا مہیع کے معنی یہ ہیں کہ میں عورتوں میں رہنے کے لائق ہوں مرد کی صحبت میں نہیں رہ سکتی - اور ''یا سلفع'' کے معنی یہ ہیں کہ مجھ کو اس مقام سے حیض آتا ہے جہاں سے دوسری عورتوں کو نہیں آتا' اور ''یا مزدع'' کے معنی یہ ہیں کہ میں اپنے خاوند کا گھر اجاڑ دیتی ہوں کوئی چیز اس کی باقی نہیں رکھتی)-

مَهْيَمْ - کلمہ استفہام ہے - یعنی تیرا کیا حال ہے' تو کیا چاہتا ہے' تیرے پیچھے کیا ہے' تجھ پر کوئی حادثہ گزرا ہے - (ابن مالک نے کہا مہیم کے معنی یہ ہیں کہ مجھ کو خبر دے)-

فَاَخَذَ بِلَحْفَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ - دروازے کے دونوں کناروں کو پکڑا اور کہا کیا حال ہے یعنی کیا کہتے ہو (وائس میٹر - کیا بات ہے؟)

اِنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَان بْنِ عَوْفٍ حِيْنَ رَاٰى عَلَيْهِ وَضَرًا مِّنْ صُفْرَةٍ مَهْيَمْ - آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے کپڑے پر زردی کا نشان دیکھ کر فرمایا' یہ کیا معاملہ ہے یہ زردی کے دھبے کیسے ہیں؟-

فَيَسْتَوِيْ جَالِسًا فَيَقُوْلُ رَبِّ مَهْيَمْ - پھر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا اور کہے گا پروردگار کیا حال ہے-

فَاَوْمٰى بِيَدِهٖ مَهْيَمْ كَلِمَةً يَسْتَفْهِمُ بِهَا - اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا مہیم کا (یعنی اس کلمہ کا جس سے کیفیت پوچھتے ہیں)-

بَابُ مَا (مَا - کا بیان)

مَا اَنَا بِقَارِئٍ - میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (بعض نے کہا یہ ما استفہامیہ ہے یعنی میں کیوں کر پڑھوں؟ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اقرأ سب سے پہلے اتری ہے نہ کہ مدثر - بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ بھی دلیل لی ہے کہ بسم اللہ سورتوں کا جزء نہیں ہے مگر یہ استدلال ضعیف ہے اس واسطے کہ ممکن ہے بسم اللہ بعد میں اتری ہو-

فَاَيُّكُمْ مَاصَلّٰى - تم میں سے کس نے نماز پڑھی (مَا زائدہ ہے)-

مَالَهُمْ اَنْ لَّايَفْعَلُوْا - کچھ قباحت نہیں ہے یا کون سی قباحت ہے اگر وہ ایسا نہ کریں-

مَالَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا - لاینفر صیدہا کے کیا معنی ہیں؟

لَايُبَالِيْ مَا اُخِذَ مِنْهُ - وہ اس چیز کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا جو اس سے لے لی گئی ہے-

مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ - سب سے کم درجہ والے بہشتی کا کیا حال ہوگا؟-

مَالَكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ - تجھ کو ایسا پوچھنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے (اس نے یہ پوچھا تھا کہ آنحضرتؐ کیونکر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے یہ جواب دیا کہ اس سوال سے تجھ کو کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ آنحضرتؐ جیسی لمبی نماز خضوع اور خشوع کے ساتھ پڑھتے تھے' ویسی تو پڑھ نہ سکے گا - اور الثانیہ ہوگا کہ جان بوجھ کر سنت کا اختلاف کرنے سے تو گناہ گار ہوگا)-

مَايَحْدُثُ - کون سی چیز نئی پیدا ہوگی-

وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ - آنحضرتؐ حضرت جبرئیلؑ کے قرآن سناتے وقت اپنے ہونٹ ہلاتے جاتے تھے (یعنی خود بھی پڑھتے جاتے تھے' ایسا نہ ہو کہ بھول جائیں)-

عَجِبْتُ مَا عَجِبْتُ - میں نے اپنا تعجب پر تعجب کیا-

مَا اَنْتَ هٰكَذَا - کیا تم ایسے نہیں ہو-

مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - یہ کیا ہے یا رسول اللہؐ؟ (جب حضرت ابراہیمؑ آنحضرتؐ کے صاحبزادے کا انتقال ہونے لگا تو آنحضرتؐ رو دیئے تو سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا ''یہ کیا ہے یارسول اللہ صلعم!؟'' وہ سمجھے کہ مطلقاً میت پر رونا منع ہے آنحضرتؐ نے بتلایا کہ رونے میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ شکوہ و شکایت اور ناشکری کا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالے)-

اَنْ رَاَی النَّاسُ مَافِی الْمِیْضَاۃِ مَاءٌ -لوگوں نے دیکھ لیا جتنا پانی وضو کے برتن میں تھا-

مَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ - پنجشنبہ کا دن کیا ہولناک گزرا ہے (عبداللہ بن عباس نے کہا اسی دن آنحضرتؐ کی بیماری سخت ہوگئی- آپ نے کاغذ دوات منگوائی لیکن لوگوں نے آپ کو لکھوانے نہ دیا-عبداللہ بن عباس کے اعتقاد میں لکھوانا قریب صواب تھا)-

مَاتَرَکْنَاہُ صَدَقَةٌ - ہم جو مال و اسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے (یعنی وارثوں کا اس میں کوئی حق نہیں)-

وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ -اے انگلی تجھ کو جو کچھ تکلیف پہنچی وہ اللہ کی راہ میں پہنچی (اس کے شروع میں یہ ہے هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ)-

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ - جس سے قیامت کا پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا-

وَتَعْمَلُ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ. وَمَاذَا- اللہ کی یاد میں مصروف رہے' اس نے کہا اس کے بعد کیا کروں-

مَا السُّنَّةُ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ - اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو اس کا کیا حکم ہے (یعنی وہ اس کا مولیٰ ہو جاتا ہے یا نہیں)-

مَا تَرٰی مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰہِ - عمرؓ تم نہیں دیکھتے آنحضرتؐ کا چہرہ کیسا ہو رہا ہے-

مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ -کسی ایام میں عبادت کرنا اللہ کو اتنا پسند نہیں ہے-

مَا اَکْثَرَ مَا یُؤْتٰی -اس کا آنا بہت ہے-

مَا هُوَ اِلَّا رَاَیْتُ - (اس کا ذکر کتاب الکاف میں گزر چکا ہے)-

مَاتُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ - آپ ایسے جسموں سے کیا بات کرتے ہیں (جن میں جان نہیں ہے)-

مَاذَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ -تیری رائے کیا ٹھہری؟-

نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا اَشَدُّ -تم نے جو اپنے بھائی کی عزت لی وہ زیادہ سخت ہے-

کَانَ مِمَّا یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ - آنحضرتؐ ان لوگوں میں سے تھے جو یہ کلمہ بہت کہا کرتے ہیں-

مَالَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ - بچھو نے جو مجھ کو ڈنک مارا اس سے میں نے کیسی تکلیف اٹھائی یا سخت تکلیف اٹھائی-

فَمِمَّا یُصِیْبُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ - کبھی ایسا ہوتا کہ اسی حصے پر آفت آتی اور باقی زمین سالم رہتی)-

مَاهُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ - (دجال کی حدیث میں ہے اس کا بیان پہلے گزر چکا)-

مَاهُوَ اِلَّا رَاَیْتُ - مجھ کو اور کوئی بات معلوم نہیں ہوئی اس کے سوا (کہ ابوبکرؓ سچ کہتے ہیں)-

مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ - اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اور کسی دن میں بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا-

وَ اَوْجَزْتُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَا عَلٰی ذٰلِكَ - میں نے نماز مختصر پڑھی پھر کہا کیا کسی کو انکار کا محل ہے-

مَاجِشُوْنَ - یہ لقب ہے عبدالعزیز کا اور ابوسلمہ کا دونوں حدیث کے راوی ہیں-

مَاذْمَاذْ -یعنی' اچھا ہے اچھا ہے-

مَاذِیَانَةٌ - پانی کی نالی جو کھیتوں میں ہوتی ہے-

تُکْرِیْ بِمَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ - پانی کی نالیوں پر جو پیداوار ہو اس کے بدلے زمین کرایہ پر دے-

مَارِیَۃُ -نصاریٰ کے ایک گرجے کا نام تھا-

یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ - اس گرجا کو ماریہ کہتے تھے- (اور آنحضرتؐ کی ایک حرم کا بھی نام ماریہ تھا ان ہی کے بطن سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تھے)-

بابُ المیم مع الیاء

مِیْتَاءٌ -وہ راستہ جس پر لوگ چلتے پھرتے ہیں-

مَا وَجَدْتَ فِیْ طَرِیْقٍ مِیْتَاءَ فَعَرِّفْهُ سَنَةً - جو چیز ایسے راستے میں پائے جہاں لوگ چلتے پھرتے ہوں تو ایک برس تک اس کی شناخت کرا (یعنی لوگوں سے پوچھتا رہ کہ کس شخص کی

کوئی چیز کھوگئی ہے جو کوئی اس کا پتہ صحیح بتلائے اور پانے والے کو یقین ہو جائے کہ یہ اسی کا مال ہے تو اس کے حوالے کر دے)۔

مَیْتٌ - بمعنی مَوْتٌ ہے اور کبھی بمعنی مَیِّتٌ آتا ہے۔

مِیْتَخَةٌ - درہ یا لکڑی یا شاخ۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَفِیْ یَدِهٖ مِیْتَخَةٌ - آنحضرتؐ نکلے اور آپ کے ہاتھ میں میتخہ تھی (شاخ)۔

مَیْثٌ - ملانا' پانی میں ڈبونا۔

تَمْیِیْثٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَمَیُّثٌ - پانی پڑ کر نرم ہو جانا' ٹھنڈا ہو جانا۔

اِمْتِیَاثٌ - نرم ہونا' پانی میں بھگونا۔

مَیْثٌ - نرم۔

فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ اِیَّاهُ - جب کھانے سے فارغ ہوئے تو اس کو پانی میں بھگویا پھر ان کو پلا دیا۔

اَللّٰهُمَّ مِثْ قُلُوْبَهُمْ كَمَا یُمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ - یا اللہ ان کے دل اس طرح گلا دے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔

مَوْثٌ - بھی بہ معنی مَیْثٌ ہے۔

اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ انْمَاثَ الْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِهٖ كَمَا یَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ - جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی پر جھوٹی تہمت لگاتا ہے تو ایمان اس کے دل میں ایسا گل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

حُسْنُ الْخُلُقِ یُمِیْثُ الْخَطِیْئَةَ كَمَا تُمِیْثُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ - خوش خلقی گناہ کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج برف کو۔

مِیْثَرَةٌ - چار جامہ جو زین پر ڈالا جاتا ہے۔

نَهٰی عَنْ مِیْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ - سرخ زین پوش سے آپ نے منع فرمایا (کرمانی نے کہا مراد وہ زین پوش ہے جو ریشمی ہو- بعض نے کہا کھال کا- مِیْثَرَةٌ' وَثْرٌ سے نکلا ہے یعنی نرم زین پوش حریر کا ڈالنا حرام ہے اور دوسرے کپڑوں میں سرخ کپڑے کا ممنوع ہے)۔

مِیْجَنَةٌ - وہ لکڑی جس سے دھوبی کپڑے کو کوٹتے ہیں (بعض نے کہا وہ پتھر جس پر دھوبی کپڑا امارتے ہیں)۔

فَضَرَبُوْا رَاْسَهٗ بِمِیْجَنَةٍ - اس کے سر پر کپڑا کوٹنے کی لکڑی ماری۔

مَاشَبَّهْتُ وَقْعَ السُّیُوْفِ عَلَی الْهَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَیَازِرِ عَلَی الْمَوَاجِنِ - (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) میں نے سر پر تلواریں پڑنے کی تشبیہ اس سے دی جیسے دھوبی کی لکڑیاں پتھروں پر پڑتی ہیں۔

مَیْحٌ یا مَیْحُوْحَةٌ - اترا کر چلنا' اپنے سایے کو دیکھتے ہوئے بطخ کی چال چلنا' کنویں کے اندر جا کر چلوؤں سے ڈول بھرنا' پانی کی کمی کی وجہ سے فائدہ دینا' نکالنا' سفارش کرنا۔

مَیْحٌ مِیَاحَةٌ - دینا۔

مُمَایَحَةٌ - ملا دینا۔

تَمَیُّحٌ - جھکنا۔

تَمَایُحٌ - مائل ہونا' جھک جانا۔

اِمْتِیَاحٌ - دینا' چلو چلو نکالنا' طلب کرنا۔

اِسْتِمَاحَةٌ - بخشش مانگنا یا سفارش چاہنا۔

مَاحٌ - انڈے کی زردی یا سفیدی۔

فَنَزَلْنَا فِیْهَا سِتَّةً مَاحَةً - پھر ہم چھ آدمی چلوؤں پانی بھرتے تھے (نہایہ میں ہے جو کوئی کسی کے ساتھ کچھ سلوک کرے تو کہتے ہیں مَاحَ فُلَانٌ اور لینے والے کو مُمْتَاحَ اور مُسْتَمِیْحٌ کہیں گے)۔

اِمْتَاحَ مِنَ الْمَهْوَةِ - گڑھے میں سے نکال کر دیا۔

مَیْدٌ یا مَیَدَانٌ - حرکت کرنا' ہٹ جانا' پاک ہونا' اضطراب کرنا' اترانا' زیارت کرنا' جی متلانا۔

تَمَایُدٌ - جھوم کر جھکنا۔

اِمْتِیَادٌ - مانگنا یا غلہ مانگنا۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَاَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ - جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پھر اللہ تعالےٰ نے پہاڑوں کی میخیں اس میں لگا ئیں۔

فَدَحَا اللّٰهُ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهَا فَمَادَتْ - پھر اللہ تعالےٰ نے نیچے سے زمین کو پھیلایا وہ ہلنے لگی۔

فَسَكَّنَتْ مِنَ الْمَيَدَانِ بِرُسُوْبِ الْجِبَالِ- پھر اس کا ہلنا پہاڑوں کے گاڑنے سے تھم گیا-

هِيَ الْحَيُوْدُ الْمَيُوْدُ- دنیا الگ ہونے والی حرکت کرنے والی ہے-

اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِلَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ- سمندر میں جس شخص کے سر میں درد ہو (سرگھومے) جی متلائے اس کو قے آئے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا- (طیبی نے کہا یہ جب ہے کہ نیک ارادے سے جہاز پر سوار ہو- مثلاً حج یا جہاد یا تحصیل علم یا بقدر کفاف روزی کمانے کے لئے جب اور کوئی ذریعہ روٹی کمانے کا نہ ہو سکے)-

اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ خُبْزًا وَّلَحْمًا- اصحاب مائدہ پر جو طبق (آسمان سے اترتا تھا) اس میں روٹی اور گوشت ہوتا تھا (اللہ تعالیٰ کے پاس سب کچھ موجود اور تیار ہے اب اس شخص کو شرمندہ ہونا چاہئے جو کہتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہوں تو کھاتے کیا ہیں؟)-

اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ- جب آپ کا دستر خوان بڑھایا جاتا (اٹھایا جاتا) تو آپ فرماتے الحمدللہ (بعض نے کہا مائدہ سے خوان مراد ہے مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے خوان (میز) پر کبھی کھانا نہیں کھایا- اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے خوان کو نہ دیکھا ہوگا یا مائدہ سے مراد یہاں کھانا ہے یا خود آنحضرتؐ نے اس کو نہ کھایا ہوگا دوسرے صحابہؓ نے اس کو کھایا ہوگا)-

مُمْتَادٌ- جس سے بخشش مانگیں-

فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا مَادَتْ- جتنا خرچ کرے اتنی ہی بڑھتی جائے-

مَا اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجَفَتِهٖ- ہر کوئی اپنی گیند کے تلے ہلتا ہے (اس کے لینے کو جاتا ہے)-

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّا اُوْتِيْنَا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ- ہم اگلی امتوں کے بعد دنیا میں آئے لیکن آخرت میں سب کے آگے رہیں گے مگر صرف اتنی بات ہے کہ ہم کو اللہ کی کتاب ان کے بعد ملی-

اَلْاَسْوَاقُ مَيْدَانُ اِبْلِيْسَ يَغْدُوْ بِرَايَتِهٖ وَيَضَعُ كُرْسِيَّهٗ وَيَلْبَثُ ذُرِّيَّتَهٗ فَبَيْنَ مُطَفِّفٍ فِيْ قَفِيْزٍ اَوْ طَائِشٍ فِيْ مِيْزَانٍ اَوْ سَارِقٍ فِيْ زَرْعٍ اَوْ كَاذِبٍ فِيْ سِلْعَةٍ- بازار شیطان کے میدان ہیں صبح کو وہاں جا کر اپنا جھنڈا لگاتا ہے اور کرسی رکھتا ہے اور اپنی اولاد کو گرداگرد پھیلاتا ہے اب کوئی دکاندار ماپنے میں کمی کرتا ہے کوئی تولنے میں ڈنڈی مارتا ہے کوئی کپڑا ماپنے میں چوری کرتا ہے کوئی اسباب کی قیمت بیان کرنے میں جھوٹ بولتا ہے-

مَيْرٌ- باہر سے غلہ لانا، بھگونا، دھنکنا-

مُمَايَرَةٌ- غلہ لانا، نقل کرنا-

اِمَارَةٌ- غلہ لانا، کاٹنا، گلانا-

تَمَايُرٌ- بگڑ جانا-

اِمْتِيَارٌ- غلہ لانا-

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ- جو اونٹ یا جانور غلہ لاد کر لاتے ہوں (یا اور کوئی سامان تجارت کا ہو یا گھر کی ضرورت کا) ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ ان اونٹوں میں ہے جو جنگل میں چرتے ہوں اور ان کی نسل بڑھانا مقصود ہو)-

اِنَّهٗ دَعَا بِاِبِلٍ فَاَمَارَهَا- انھوں نے اونٹ منگوائے ان پر غلہ لدوایا-

اِنَّ الْبَرَكَةَ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُمْتَارُمِنْهُ الْمَعْرُوْفُ مِنَ الشَّفْرَةِ- برکت اس گھر میں جہاں سے لوگوں کی پرورش ہوتی ہے یا سلوک کیا جاتا ہے اس سے بھی تیز جاتی ہے جتنی چھری اونٹ کے کوہان میں تیز چلتی ہے-

سُمِّيَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاَنَّهٗ يَمِيْرُهُمُ الْعِلْمَ- امیر المومنین اس لئے نام ہوا کہ وہ ان کے لئے علم کی رسد لاتا ہے (علم عطا کرتا ہے)-

مَيْزٌ- جدا کرنا علیٰحدہ کرنا ایک چیز کو دوسری چیز پر فضیلت دینا ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہونا-

تَمْيِيْزٌ اور اِمَازَةٌ- جدا کرنا-

تَمَيُّزٌ اور اِنْمِيَازٌ اور اِمْتِيَازٌ اور اِسْتِمَازَةٌ- جدا ہونا-

تَمَيُّزٌ- کٹ جانا-

لَاتَهْلِكُ اُمَّتِیْ حَتّٰی یَكُوْنَ بَیْنَهُمَا التَّمَایُلُ وَالتَّمَایُزُ - میری امت اس وقت تک تباہ نہ ہوگی جب تک ان میں حد اعتدال سے جھک جانا اور گروہ گروہ ہو جانا نہ ہوگا (یعنی جب میری امت میں پھوٹ پڑ جائے گی اور گروہ ہو جائیں گے اس وقت ان میں تباہی آئے گی)-

مَنْ مَّازَ اَذًی فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا - جو شخص راستہ میں ایذا دینے والی چیز کو مثلاً کانٹا' کوڑا' پتھر' کچرا' نجاست وغیرہ ہٹا دے گا اس کو دس گنا ثواب ملے گا-

كَانَ اِذَا صَلّٰی یَنْمَازُ عَنْ مُّصَلَّاهُ فَیَرْكَعُ - عبداللہ بن عمرؓ جب فرض نماز پڑھ چکتے تو وہاں سے ہٹ جاتے اور دوسری جگہ جا کر سنت وغیرہ پڑھتے-

اِسْتَمَازَ رَجُلٌ مِنْ رَّجُلٍ بِهٖ بَلَاءٌ فَابْتُلِیَ بِهٖ - ایک شخص ایک بیمار کے پاس سے علیحدہ ہو گیا- پھر وہ بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا-

مَیِّزِ الشَّعْرَ بِاَنَامِلِكَ - بالوں کو اپنی انگلیوں سے جدا کر لے-

مَیْسٌ یا مَیَسَانٌ - اترانا' جھکنا' بہت کرنا-

تَمْیِیْسٌ - دامت لگانا-

تَمَیُّسٌ - اترانا-

بِاَكْوَارِ الْمَیْسِ - میس کی کاٹھیاں (میس ایک سخت درخت ہے اس سے اونٹ کی کاٹھیاں بنائی جاتی ہیں)-

تَدْخُلُ قَیْسًا وَّتَخْرُجُ مَیْسًا - سنجیدگی سے چلتی ہوئی اندر آتی ہے اور اتراتی باہر نکلتی ہے-

مَیْسَاعٌ - بڑے بڑے قدم رکھنے والی-

اِنَّهَا لَمِیْسَاعٌ - وہ بڑے بڑے قدم رکھتی ہے-

مِیْسَمٌ - خوبصورتی-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمِیْسَمِهَا - عورت سے (ایک تو) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے-

مَیْسُوْسَنٌ - ایک قسم کی شراب خوشبو دار جس کو عورتیں بالوں میں لگاتی ہیں-

رَاٰی فِیْ بَیْتِهِ الْمَیْسُوْسَنَ فَقَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ - عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے گھر میں میسوسن کو دیکھا تو کہا اس کو نکالو وہ پلید ہے-

مَیْسُوْنُ - امیر معاویہ کی زوجہ اور یزید کی والدہ کا نام ہے-

مِیْضَاةٌ - وضو بڑا برتن-

فَدَعَا بِالْمِیْضَاةِ - وضو کا بڑا برتن منگوایا-

مَیْطٌ - ظلم کرنا' ڈانٹنا' دور کرنا' ہٹانا-

مَیْطٌ اور مَیْطَانٌ - ہٹ جانا-

اِمَاطَةٌ - دور کرنا' ہٹانا' دور ہونا' ہٹ جانا-

تَمَایُطٌ - آپس میں بگاڑ ہونا-

مَیَّاطٌ - کھیلنے والا' بطال-

اَلْقَوْمُ فِیْ هِیَاطٍ وَّ مِیَاطٍ - لوگ پریشان ہیں آتے ہیں جاتے ہیں-

اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ - ایمان کے ادنیٰ درجہ کی شاخ یہ ہے کہ تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دے-

فَلْیُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًی - (اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے) تو اس میں جو کچھ کوڑا کچرا لگ جائے اس کو صاف کر کے کھا لے (اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے)-

اَمِیْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی - بچہ کے سر پر جو نجاست بال وغیرہ ہیں اس کو دور کرو-

اَمِطْ عَنَّا یَدَكَ - اپنا ہاتھ ہم سے ہٹاؤ-

اِنَّهٗ اَخَذَ الرَّایَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّاْخُذُهَا بِحَقِّهَا فَجَاءَ فُلَانٌ فَقَالَ اَنَا فَقَالَ اَمِطْ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِطْ - آنحضرتؐ نے خیبر کی جنگ میں جھنڈا لیا اس کو ہلایا پھر فرمایا کون اس کا حق پورا ادا کرے اس کو لیتا ہے؟ ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں لیتا ہوں آپ نے فرمایا جا سرک جا- پھر دوسرا آیا اس نے بھی یہی کہا- آپ نے فرمایا جا چلا جا (یہاں تک کہ حضرت علیؓ آئے- آپ نے جھنڈا ان کو دیا)-

لَوْ كَانَ عُمَرُ مِیْزَانًا مَا كَانَ فِیْهِ مَیْطُ شَعْرَةٍ - اگر حضرت عمرؓ ترازو ہوتے (آدمی نہ ہوتے) تو ایک بال کا فرق اس کے پلڑوں میں نہ ہوتا (ایک پلڑا دوسرے پلڑا سے بال برابر بھی

نہ جھکتا دونوں بالکل برابر رہتے)۔

مِطْ عَنَّا یا اَسْعَدُ - اسعد ہمارے پاس سے دور ہو۔

فَمَا مَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (پھر جو مقام آنحضرتؐ نے ہر ایک کافر کے گرنے کے پہلے سے بیان فرما دیئے تھے اور ہاتھ سے بتلا دیئے تھے' اسی مقام پر وہ کافر گرا) آپ نے ہاتھ سے جو مقام بتلایا تھا اس سے ہٹ کر کوئی بھی نہیں گرا۔

وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا كَمَا ثَقُلَتْ بِمِيْطَانِ الصُّخُوْرُ - بنی قریظہ اور بنی نضیر کے لوگ اپنے شہر میں ایسے بھاری تھے جیسے میطان میں پتھر (میطان ایک مقام کا نام ہے جہاں بڑے بڑے بھاری پتھر ہیں۔بعض نے کہا ایک پہاڑ کا نام ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَمَاطَ عَنِّىْ الْاَذٰى - شکر اس پروردگار کا جس نے نجاست کو مجھ سے دور کیا (یعنی فضلہ کو پاخانہ کے مقام سے نکالا)۔

اَمِيْطَا عَنِّىْ - میرے پاس سے دور ہو' چلے جاؤ۔

مَيْعٌ - بہنا' جاری ہونا' گل جانا۔

اِمَاعَةٌ - بہانا۔

تَمَيُّعٌ - بہہ جانا۔

اِنْمِيَاعٌ - پگھل جانا۔

لَا يُرِيْدُهَا اَحَدٌ بِكَيْدٍ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ - جو مدینہ والوں کو نقصان پہنچانا چاہے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

مَاءُ نَا يَمِيْعُ وَ جَنَابُنَا مَرِيْعٌ - ہمارا پانی بہہ رہا ہے اور ہماری بارگاہ سبز ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْمُهْلِ فَاَذَابَ فِضَّةً فَجَعَلَتْ تَمِيْعُ فَقَالَ هٰذَا مِنْ اَشْبَهِ مَا اَنْتُمْ رَاؤُوْنَ بِالْمُهْلِ - عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا کہ قرآن شریف میں مہل کا لفظ جو آیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے چاندی گلائی وہ بہنے لگی عبداللہ نے کہا یہ مہل سے بہت مشابہ ہے۔

سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَايِعًا فَاَلْقِهٖ كُلَّهٗ - عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا' اگر چوہا گھی میں گر (کر مر) جائے؟ انھوں نے کہا' اگر گھی پتلا ہو تو سب پھینک (اگر جما ہوا ہو تو دوسری حدیث میں وارد ہے کہ چوہے کو اور اس کے گرداگرد والے گھی کو پھینک کر باقی گھی استعمال کر سکتے ہیں)۔

مِيْقَعَةٌ - ہتھوڑا یا موگری (جس سے لوہار لوہا کوٹتے ہیں)۔

نَزَلَ مَعَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمِيْقَعَةُ وَ السِّنْدَانُ وَالْكَلْبَتَانِ - حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہشت سے ہتھوڑا اور سندان (نہائی) اور سنسی اتری۔

مَيْلٌ یا مَمَالٌ یا مَمِيْلٌ یا تَمْيَالٌ یا مَيَلَانٌ یا مَيْلُوْلَةٌ - ایک طرف جھک جانا' محبت رکھنا' رغبت کرنا' چھوڑ دینا' علیحدہ ہو جانا' ظلم کرنا' آفتیں لانا' جھک جانا۔

اِمَالَةٌ - جھکانا (جیسے تَمْيِيْلٌ شک کرنا)۔

مُمَايَلَةٌ - رشک کرنا۔

تَمَايُلٌ - اترانا۔

اِسْتِمَالَةٌ - مائل ہونا' جھکانا۔

لَا تَهْلِكُ اُمَّتِىْ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا التَّمَايُلُ - میری امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک وہ سیدھے راستہ کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک نہ جائیں گے (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے یہاں تک کہ ان کا کوئی بادشاہ نہ ہوگا جو ایک دوسرے پر ظلم کرنے سے روکے' تو زبردست زیردست پر جھکے گا اس کو ستائے گا اس پر ظلم کرے گا)۔

مَايِلَاتٌ مُمِيْلَاتٌ - وہ عورتیں خود بھی حق سے بچھڑی ہوں گی (اور باطل پر جمی ہوں گی) اور دوسروں کو بھی باطل کی طرف مائل کریں گی (آپ بھی گمراہ ہوں گی اور مردوں کو بھی گمراہ اور خراب کریں گی بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جھک کر اتراتی ہوئی چلیں گی اور اپنے کندھوں اور پہلوؤں کو ہلاتی ہوئی جھکاتی ہوئی۔بعض نے کہا بدکار عورتوں کی طرح کنگھی چوٹی کریں گی اور دوسروں کی کرائیں گی)۔

قَالَتْ لَهٗ امْرَاَةٌ اِنِّىْ اَمْتَشِطُ الْمِيْلَاءَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ رَاْسُكِ تَبَعٌ لِقَلْبِكِ فَاِنِ اسْتَقَامَ قَلْبُكِ اِسْتَقَامَ رَاْسُكِ وَ

اِنْ مَالَ قَلْبُكِ مَالَ رَأْسُكِ- عبداللہ بن عباسؓ سے ایک عورت نے کہا- میں تو ایسی کنگھی کرتی ہوں جو مردوں کا دل لبھانے والی ہے (یعنی بدکار آزاد عورتوں کی طرح) تب عکرمہ نے کہا اری کمبخت! تیرا سر تیرے دل کے تابع ہے اگر تیرا دل سیدھے راستہ پر ہے (برائی اور بدکاری کی نیت نہیں) تو تیرا سر بھی سیدھا ہے (گو کیسی ہی لبھانے والی کنگھی کرے) اور اگر تیرا دل باطل کی طرف جھکا ہوا ہے تو سر بھی اسی طرف جھکا رہے گا-

دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَرَّبَ اِلَيْهِ طَعَامًا فِيْهِ قِلَّةٌ فَمَيَّلَ فِيْهِ لِقِلَّتِهٖ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّمَا اَخَافُ كَثْرَتَهٗ وَلَمْ اَخَفْ قِلَّتَهٗ- ایک شخص حضرت ابوذر غفاریؓ کے پاس آیا- انھوں نے اس کے سامنے کھانا رکھا لیکن وہ تھوڑا سا تھا' اس نے کھانے میں تردد کیا کہ کھاؤں نہ کھاؤں' تب ابوذرؓ نے کہا- میں کھانے کی کمی سے نہیں ڈرتا اس کے بہت ہونے سے ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو کہ زیادہ کھالوں بدہضمی ہو جائے یا عبادت سے غفلت ہو سستی اور نیند آ جائے- عرب لوگ کہتے ہیں اِنِّىْ لَاُمَيِّلُ بَيْنَ ذَيْنِكَ الْاَمْرَيْنِ وَ اُمَايِلُ بَيْنَهُمَا- میں ان دونوں کاموں میں متردد ہوں (آگے پیچھے ہو رہا ہوں) کون سے کام کو اختیار کروں-

عُجِّلَتِ الدُّنْيَا وَغُيِّبَتِ الْاٰخِرَةُ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ عَايَنُوْهَا مَا عَدَلُوْا وَلَا مَيَّلُوْا- دنیا تو نقد دی گئی اور آخرت نظروں سے غائب ہے- سن لو خدا کی قسم اگر آخرت کو آنکھوں سے دیکھ لیتے تو پھر ذرا بھی حق سے تجاوز نہ کرتے یا آخرت سے کوئی چیز برابر نہ کرتے نہ کچھ شک کرتے (مگر پھر فضیلت کیا ہوتی یہ ساری فضیلت تو اسی وجہ سے ہے کہ ہمارا ایمان بن دیکھی باتوں پر ہے جیسے قرآن میں ہے يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ)-

قَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُ خِمَارًا وَّلَا اَسْتَظِلُّ اَبَدًا وَّلَا اٰكُلُ وَلَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَدَعَ مَا اَنْتَ عَلَيْهِ وَ كَانَتِ امْرَاَةً مَيِّلَةً- مصعب بن عمیرؓ کی ماں نے ان سے کہا خدا کی قسم نہ میں اوڑھنی اوڑھوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی نہ کھاؤں گی نہ پیؤں گی جب تک تو اس دین کو (یعنی دین اسلام کو) نہ چھوڑ دے گا- اور وہ ایک مال دار عورت تھیں (مگر مصعبؓ نے کچھ پرواہ نہ کی' ماں کا کہنا ہرگز نہ سنا دنیا کے مال و اسباب پر لات ماری اور آنحضرتؐ کی رفاقت اختیار کی' فقر و فاقہ اور تکلیف قبول کی' یہاں تک کہ شہید ہوئے تو ان کے پاس کفن تک کو کپڑا نہ تھا)-

كَانَ رَجُلًا شَرِيْفًا شَاعِرًا مَّيِّلًا- وہ شریف شاعر مال دار آدمی تھے-

فَتُدْنَى الشَّمْسُ حَتّٰى تَكُوْنَ قَدْرَ مِيْلٍ- قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا ایک میل کی مسافت پر یا سلائی کے برابر جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے (اگر کوئی کہے کہ اس وقت سورج ہم سے دس کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے اور اس کی یہ حرارت یہاں تک کہ عطارد جو سب ستاروں سے زیادہ آفتاب سے قریب ہے لیکن کروڑ دو کروڑ میل پر ہے کوئی آدمی زندہ نہیں رہ سکتا' تو ایک میل فاصلہ پر جب سورج آئے گا اس وقت کیسے زندہ رہیں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آخرت کے اجسام دنیا کے اجسام کی طرح نہیں ہوں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ سورج کی گرمی گھٹا کر اس کو ایک میل پر لے آئیں گے- بعضوں نے کہا یہ صرف تمثیل ہے اور مطلب یہ ہے کہ سورج بہت نزدیک دکھائی دے گا جیسے ایک میل پر ہے اور چونکہ آخرت میں موت نہیں ہوگی' اس لئے سخت سے سخت عذاب وہاں لوگ اٹھالیں گے- اگر وہاں موت ہوتی تو دوزخ کے ایک ادنیٰ عذاب سے آدمی مر جاتا)-

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحِزَّانُ وَالْمِيْلُ- جب سخت زمینیں روشن ہوگئیں اور وہ زمین جہاں تک نگاہ پہنچتی تھی-

عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيْلٌ مَّعَازِيْلُ- لڑائی کے وقت جنگ کے لئے تیار نہ حرکت کرنے والے گھوڑے کی پشت پر نہ بغیر برچھے کے-

لَوْ مِلْنَا اِلَى الْحَسَنِ لَكَانَ اَحْسَنَ- اگر ہم امام حسن بصریؒ کی طرف جھکتے تو اچھا ہوتا-

فَمَالَ بِالْفِعْلِ- پھر ایک عورت کی طرف کاموں میں جھک جائے (ایک کے پاس رہے ایک کے پاس نہ رہے ایک کو بہت کچھ دے ایک کو کچھ نہ دے غرض ناانصافی کے کام کرے- معلوم ہوا کہ اگر دین لیں اور رہنے میں برابر برابر انصاف کرے لیکن دل کی محبت ایک سے زیادہ ہو تو اس میں کچھ گناہ نہ ہوگا کیونکہ دل اس کے اختیار میں نہیں ہے)-

اِنْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ - آپ انتظار کرتے رہے (حملہ نہیں کیا) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا-

وَيَمِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ - (آنحضرت ﷺ کی پشت مبارک پر جب آپ سجدے میں گئے اوجھڑی رکھ کر سب کافر ہنسنے لگے) اور ایک پر ایک جھکے پڑتے تھے (ہنسی کی شدت سے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ایک دوسرے سے کہتا تو نے یہ کام کیا وہ کہتا تو نے کیا)-

مَيْنٌ - جھوٹ بولنا-

مِيَانَة - ایک شہر ہے آذربیجان میں-

مِيْنَاءٌ - شیشہ کا جوہر اور ساحل کا وہ مقام جہاں کشتیاں ٹھہرتی ہیں اور لوگ اترتے ہیں (گھاٹ)-

مُتَمَايِنٌ - مشتبہ دوستی-

فَهِيَ الْجَامِحَةُ الْحَرُوْنُ وَالْمَائِنَةُ الْخَوُوْنُ - دنیا دوڑنے والی شوخ ہے اور جھوٹی چور-

خَرَجْتُ مُرَابِطًا لَيْلَةَ مَحْرَسِيْ اِلَى الْمِيْنَاءِ - جس رات کو میں چوکیداری پر مقرر تھا میں اس مقام پر گیا جہاں کشتیاں ٹھہرتی ہیں (باندھی جاتی ہیں جمع رہتی ہیں)-

اَكْثَرُ الظُّنُوْنِ مَيْنٌ - اکثر گمان جھوٹ ہوتے ہیں-

مِيْنَاثٌ - وہ عورت جو لڑکیاں بہت جنے-

فُضُلٌ مِّيْنَاثٌ - بزرگ لڑکیاں جننے والی-

❀❀❀

ن

کتاب النون ن

ن: پچیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے' اس کے معنی ہیں مچھلی' کیونکہ گذشتہ زمانے میں یہ حرف مچھلی کے مشابہ لکھا جاتا تھا' حساب جمل میں اس کا عدد ۵۰ ہے- ن پانچ طرح پر مستعمل ہوتا ہے- ایک نون تاکید' دوسرا نون تنوین' تیسرا نون علامت' چوتھا نون وقایہ' پانچواں نون زائد اور تفصیل اس کی کتب نحو میں ہے-

باب النون مع الھمزۃ

نَأْتٌ- آہستہ رونے کی آواز نکالنا' حسد کرنا۔

نَأْتٌ- شیر-

نَأْیٌ- دور ہونا-

نَأْجٌ- تھوڑا کھانا' ضعف کے ساتھ چیخنا-

نُؤُوْجٌ- چل دینا-

نَئِیْجٌ- حرکت کرنا' چیخنا' گڑگڑانا-

اُدْعُ رَبَّكَ بِأَنْأَجِ مَاتَقْدِرُ عَلَيْهِ- اللہ سے دعا کر گڑگڑا کر جتنا گڑگڑا سکے (یعنی تضرع اور زاری کے ساتھ)-

نَأْدٌ- تر ہونا' حسد کرنا' آفت آنا-

نُؤُوْدٌ- آفت-

اَجَائَتْنِی النَّائِدُ اِلَی اِسْتِیْشَاءِ الْاَبَاعِدِ- اور مصیبت نے مجھ کو لاچار کر دیا میں غیر لوگوں سے سوال کرنے لگی-

نَأْنَأَۃٌ- اچھی غذا دینا' روکنا' منع کرنا' قاصر ہونا' عاجز ہونا-

نَأْنَاءٌ- عاجز' نامرد' بزدل-

طُوْبٰی لِمَنْ مَّاتَ فِی النَّأْنَأَةِ- اس شخص کی موت اچھی ہوئی جو اس زمانہ میں مر گیا جب اسلام ناتواں تھا (یعنی شروع اسلام کے زمانہ میں جب اس کے مددگار بہت کم تھے)-

نَأْنَأَ عَنِ الْاَمْرِ نَأْنَأَۃً- اس کام سے عاجز ہو گیا قاصر رہا-

باب النون مع الباء

نَبْأٌ یا نُبُوْءٌ- بلند ہونا' نکلنا' نمودار ہونا' آہستہ آواز کرنا' دور ہونا' ناپسند کرنا-

نَبَأٌ- خبر-

تَنْبِئَۃٌ- خبر دینا-

مُنَابَأَۃٌ- ایک دوسرے کو خبر دینا-

اِنْبَاءٌ- خبر دینا-

تَنَبُّؤٌ- پیغمبری کا دعویٰ کرنا-

نَبِیْءٌ- اللہ کی طرف سے خبر دینے والا' کھلا راستہ' بلند مکان محدود' نکلنے والا-

قَالَ لِقَائِلٍ یا نَبِیْءَ اللّٰهِ لَاتَنْبِرْ بِاِسْمِیْ اِنَّمَا اَنَا نَبِیُّ اللّٰهِ- آنحضرتؐ جب مکہ سے مدینہ آ رہے تھے تو ایک گنوار ملا اس نے کہا یا نَبِیْءَ اللّٰهِ (ہمزے کے ساتھ- اس نے نَبِیْءٌ سے نکلنے والے کے معنی لئے- کیونکہ آپ مکہ سے نکل کر مدینہ آ رہے تھے- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں نَبَأْتُ مِنْ اَرْضٍ اِلٰی اَرْضٍ- میں ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف نکلا) آنحضرتؐ نے فرمایا میرے نام میں ہمزہ مت رکھ میں تو نَبِیُّ اللّٰهِ ہوں (بغیر ہمزہ کے- مکہ والوں کا محاورہ یہی ہے بعض نے کہا نَبِیٌّ مشتق ہے نَبَاوَۃٌ سے یعنی بلند اور مرتفع- عباس بن مرداس نے جو آنحضرتؐ

کی مدح کی ہے اس میں کہتے ہیں

یَا خَاتِمَ النُّبَاءِ اِنَّكَ مُرْسَلٌ
بِالْحَقِّ کُلُّ هُدَی السَّبِيْلِ هُدَاكَ

سب نبیوں کے خاتم (یعنی جو اللہ کی طرف سے خبر دیتے ہیں ان کے آخری شخص) جو ہدایت کی راہ ہے وہ آپ ہی کی بتلائی ہوئی ہے- اس شعر میں نُبَّاء جمع ہے نَبِیٌّ کی ہمزے کے ساتھ اور بغیر ہمزہ کی مثال یہ حدیث ہے قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَرَدَّ عَلَیَّ وَقَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ- آنحضرتؐ نے براء بن عازبؓ کو سوتے وقت کی دعا سکھلائی اس میں یوں تھا "ونبیك الذی ارسلت" براء نے یوں کہا "ورسولك الذی ارسلت"، تو آنحضرتؐ نے ان کو ٹوکا اور فرمایا یوں کہہ "ونبیك الذی ارسلت" (معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں حتی المقدور ان الفاظ کی پیروی کرنی چاہیے جو آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہیں- اس دعا میں جو آپ نے براء پر انکار کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ جب "ورسولك" کہا تو "الذی ارسلت" بیکار ہو جاتا ہے اور بلا وجہ طول کلام ہوتا ہے برخلاف "ونبیك" کے- دوسرے آنحضرتؐ کو منظور نہ تھا کہ دونوں صفتیں یعنی نبوت اور رسالت آپ کے لئے جمع کر دی جائیں گو رسول نبی سے خاص ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے-

اَلْاَنْبِيَاءُ مِاَةُ اَلْفٍ وَّ عِشْرُوْنَ اَلْفًا وَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْهُمْ ثَلٰثِمِاَئَةٍ وَّثَلٰثَةَ عَشَرَ- دنیا میں ایک لاکھ بیس ہزار پیغمبر آئے ہیں' ان میں رسول (جو صاحب شریعت ہوں) تین سو تیرہ گزرے ہیں-

اَکَانَ اٰدَمُ نَبِيًّا قَالَ نَعَمْ کَلَّمَهُ اللّٰهُ وَخَلَقَهٗ بِيَدِهٖ- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا' کیا آدمؑ پیغمبر تھے؟ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا تھا ان کا پتلہ اپنے دست خاص سے بنایا تھا (چار پیغمبر عربی گزرے ہیں حضرت محمدؐ ہودؑ صالحؑ شعیبؑ- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا پیغمبروں کے چار طبقے ہیں ایک تو وہ جو اپنے نفس کو خبر دیتے ہیں دوسرے کسی کو نہیں- دوسرے وہ جو خواب میں دیکھتے ہیں اور آواز بھی سنتے ہیں لیکن بیداری میں کچھ نہیں دیکھتے نہ وہ کسی قوم کی طرف بھیجے گئے، تیسرے وہ جو خواب میں دیکھتے ہیں اور آواز سنتے ہیں اور بیداری میں بھی دیکھتے اور سنتے ہیں یہ اولوالعزم پیغمبر ہیں چوتھے فرشتہ کو دیکھتے ہیں)-

عَضُّوْا عَلَی النَّوَاجِذِ فَاِنَّهٗ اَنْبَأُ لِلسُّيُوْفِ عَنِ الْهَامِ- اپنے دانتوں سے کاٹتے رہو تو تلواریں تمہارے سر پر کم اثر کریں گی-

اَلسَّمْتُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ النُّبُوَّةِ- میانہ روی اور سنجیدگی اور بیچ کی چال چلنا یہ پیغمبروں کی چوبیس خصلتوں میں سے ہیں-

فَسَيَکُوْنُ لَهَا نَبَأٌ- قریب میں اس کی ایک بڑی شان ہوگی (لوگ اس کا تذکرہ کریں گے)-

نَبٌّ یا نَبِيْبٌ یا نَبَابٌ- بکری کا جفتی کے وقت آواز کرنا' تکبر کرنا' بڑائی کرنا-

تَنْبِيْبٌ- گرہیں پڑنا-

اُنْبُوْبٌ- پرنی' پور' ٹونٹی' نکی' نلی' پوری-

يَعْمَدُ اَحَدُهُمْ اِذَا غَزَا النَّاسُ فَيَنِبُّ کَنَبِيْبِ التَّيْسِ- جب لوگ جہاد کرتے ہیں تو تم میں سے کوئی نکل کر بکرے کی طرح آواز نکالتا ہے-

لِيُکَلِّمْنِیْ بَعْضُکُمْ وَلَا تَنِبُّوْا نَبِيْبَ التُّيُوْسِ- تم میں سے کوئی شخص مجھ سے بات کرے اور بکروں کی طرح چلاؤ نہیں-

اِنَّهٗ اَتَی الطَّائِفَ فَاِذَا هُوَ يَرَی التُّيُوْسَ تَلِبُّ اَوْتَنِبُّ عَلَی الْغَنَمِ- عبداللہ بن عمرو طائف میں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ بکرے بکریوں پر چڑھ کر آوازیں کر رہے ہیں-

نَبْتٌ- سرسبز ہو جانا' زمین سے اگ آنا' مولکے نکلنا-

نُبُوْتٌ- ابھرنا' بڑھنا-

تَنْبِيْتٌ- پالنا' پھیرنا (زمین میں گاڑنا)-

اِنْبَاتٌ- اگانا' اگنا-

فَکُلُّ مَنْ اَنْبَتَ مِنْهُمْ قُتِلَ- بنی قریظہ میں سے جس کے زیر ناف کے بال اگ آئے ہوں وہ قتل کیا جائے گا (یہ بلوغ کی علامت آنحضرتؐ نے قرار دی مسلمانوں اور کافروں دونوں کے لئے- بعض نے کہا یہ صرف کافروں کے لئے ہے کیونکہ عمر کی وجہ سے ان کا بلوغ معلوم نہیں ہو سکتا اور ان کی بات کا اعتبار نہیں

ہوسکتا' وہ تو جزیہ یا قتل سے بچنے کے لئے اپنی کم عمر بیان کریں گے)۔

قَالَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْعَرَبِ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ اَوْ نَبْتٍ فَقَالُوْا نَحْنُ اَهْلُ بَيْتٍ وَّ اَهْلُ نَبْتٍ۔ آنحضرتؐ نے عرب کے ایک گروہ سے فرمایا تم گھروں کے رہنے والے ہو' (آبادی کے خوشباش) یا زراعت پیشہ ہو؟ انھوں نے کہا ہم گھر والے بھی ہیں اور مال بھی ہمارے ہاتھوں بہت پیدا ہوتا ہے)۔

اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نُوَيْبَتَةٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نُوَيْبَتَةُ خَيْرٍ اَوْ نُوَيْبَتَةُ شَرٍّ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا نیا پودہ' میں نے عرض کیا' اچھا پودہ یا برا پودہ۔

اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لِمَنْ بِبَابِهٖ لَاتَتَكَلَّمُوْا بِحَوَائِجِكُمْ فَقُلْتُ لَوْلَا عَزْمَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ دَافَّةً دَفَّتْ وَ اَنَّ نَابِتَةً لَحِقَتْ۔ معاویہؓ نے ان لوگوں سے کہا جو ان کے دروازے پر تھے' اپنی اپنی حاجتیں مت بیان کرو۔ تب احنف کہنے لگے اگر امیر معاویہؓ کا ایسا حکم نہ ہوتا تو میں ان سے کہتا ایک نیا گروہ باہر سے آ پہنچا اور بچے بڑے ہو کر جوانوں سے مل گئے (اس طرح ان کا شمار زیادہ ہو گیا)۔

اِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ۔ اگر قحط کا سال تجھ پر آ جائے پھر تو اس کو پکارے اس سے دعا کرے تو وہ اس کو اگانے والا کر دے گا۔ (بعوض سال قحط کے وہ سال کشائش اور ارزانی کا ہو جائے گا۔ غلہ گھاس چارہ خوب پیدا ہوگا)۔

اِصْبَغُ بْنُ نُبَاتَةَ۔ حدیث کا مشہور روای ہے۔

نَبْثٌ۔ کھودنا' مٹی نکالنا' تفتیش کرنا' کھوج لگانا' غصہ ہونا۔

تَنَابُثٌ۔ ایک دوسرے سے بحث کرنا۔

اِنْتِبَاثٌ۔ کھودنا' لینا۔

اِسْتِنْبَاثٌ۔ کھود کر نکالنا۔

نَبِيْثَةٌ۔ کنویں کی مٹی یا نہر کی یا ان کے گرداگرد کی۔

اَطْيَبُ طَعَامٍ اَكَلْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَبِيْثَةُ سَبُعٍ۔ عمدہ اور خوش مزہ کھانا جو میں نے جاہلیت کے زمانے میں کھایا وہ گوشت تھا جس کو درندہ جانور (شیر بھیڑیا وغیرہ) زمین میں چھپا کر رکھ دیا کرتا (درندے کا قاعدہ ہوتا ہے جب کسی جانور کا شکار کرتا ہے تو اس میں سے کچھ کھا کر باقی دوسرے وقت کے لئے زمین میں گاڑ دیتا ہے۔ ابورافع جاہلیت کے زمانہ میں اس کو کھایا کرتے)۔

نَبَائِثُ۔ اسرار اور راز۔

اُنْبُوْثَةٌ۔ لڑکوں کا کھیل ہے زمین میں کچھ گاڑ دیتے ہیں۔ جس لڑکے نے اس کو نکال لیا' وہ جیتا۔

مُنْبِتُ اللَّحْمِ۔ وہ دوا جو زخم کے خون کو گوشت بنا دیتی ہے۔

نَبْجٌ۔ چکور کا اپنے سوراخ سے نکلنا۔

اِنْبَاجٌ۔ کلام میں خلط کرنا۔

تَنَبُّجٌ اور **اِنْتِبَاجٌ**۔ ورم کرنا' سوج جانا۔

نَبَاجٌ۔ ٹیلہ۔

نُبَاجٌ۔ کتے کی آواز۔

اَنْبَجٌ۔ آم جو مشہور میوہ ہے۔

نَبْحٌ۔ آواز کرنا خصوصاً کتے کا آواز کرنا' بھونکنا۔

مُنَابَحَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

نُبَاحٌ۔ کتے کی آواز۔

اِنْبَاحٌ اور **اِسْتِنْبَاحٌ**۔ بھونکانا۔

اُسْكُتْ مَشْقُوْحًا مَّقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا۔ (ایک شخص نے عمار بن یاسرؓ کے سامنے حضرت ام المومنین عائشہؓ کو برا کہا وہ سمجھا کہ عمار خوش ہوں گے۔ عمار نے اس سے کہا) ارے شکستہ (یا رحمت الٰہی سے دور) قبیح' گالی خور خاموش رہ (تو حضرت ام المومنین کا ادب نہیں کرتا)۔

مَنْبُوْحٌ۔ جس کو گالیاں دی جائیں (عرب لوگ کہتے ہیں: **نَبَحَتْنِيْ كِلَابُكَ**۔ تیری گالیاں مجھ تک پہنچیں)۔

خَرَجْتُ وَالْكِلَابُ تَنْبَحُ۔ میں نکلا اس وقت کتے بھونک رہے تھے۔

اِبْنُ النَّبَّاحِ۔ حضرت علیؓ کا موذن تھا وہ اذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہا کرتا حضرت

علیؓ جب اس کو دیکھتے تو کہتے مرحبا ان لوگوں کے لئے جو انصاف کی بات کہتے ہیں۔ کذا فی مجمع البحرین۔

نَبْغٌ۔ بکریوں کی چیچک اور آبلہ۔

نَبَغٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

نُبُوْغٌ۔ ترش ہو جانا' بگڑ جانا۔

اَنْبَغُ۔ سخت اور بد خلق آدمی۔

خُبْزَۃٌ اَنْبَخَانِیَّۃٌ۔ موٹی نرم روٹی۔

نَبَخَ الْعَجِیْنُ۔ آٹا خمیر ہو گیا۔

نَبْذٌ۔ تھم جانا' بیٹھ جانا۔

جَاءَ تْہُ جَارِیَۃٌ بِسَوِیْقٍ فَجَعَلَ اِذَا حَرَّکَتْہُ ثَارَ لَہٗ قُشَارٌ وَ اِذَا تَرَکَتْہُ نَبَذَ۔ حضرت عمرؓ کے پاس ایک چھوکری ستو لے کر آئی جب اس کو ہلاتی تو بھوسا اوپر آ جاتا اور جب چھوڑ دیتی تو تھم جاتا۔

نَبْذٌ۔ ہاتھ سے پھینک دینا' چھوڑ دینا' توڑ ڈالنا' نبض چلنا' نبیذ بنانا۔

تَنْبِیْذٌ اور اِنْبَاذٌ۔ نبیذ بنانا' پھینک دینا۔

مُنَابَذَۃٌ۔ مخالفت کرنا' دشمنی رکھ کر جدا ہونا دونوں طرف کے لشکروں کا لپٹنا' اعلان جنگ کرنا۔

نَھٰی عَنِ الْمُنَابَذَۃِ فِی الْبَیْعِ۔ بیع منابذہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق سے کہے جب میں اپنا کپڑا تیری طرف پھینک دوں تو بیع قطعی ہو گئی یا ایک کنکر یا پتھر پھینک دوں تو بیع ہو گئی نہ اس میں ایجاب ہو نہ قبول)۔

نَھٰی عَنِ النِّبَاذِ۔ پھینکنے کی بیع سے منع فرمایا (جس میں بجائے ایجاب اور قبول کے صرف یہ ہوتا ہے کہ فریقین میں سے کوئی اپنا کپڑا یا کنکر' پتھر دوسرے کی طرف پھینک دے تو بیع ہو گئی یا بیع قطعی ہو گئی' اب پھیرنے کا اختیار نہ رہا)۔

فَنَبَذَ خَاتَمَہٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ۔ آنحضرتؐ نے اپنی انگشتری (جو سونے کی بنوائی تھی) اتار کر پھینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگشتریاں پھینک دیں۔

اَمَرَ لَہٗ لَمَّا اَتَاہُ بِمُنْبَذَۃٍ۔ جب عدی بن حاتم آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے ان کے لئے ایک گدا بچھانے کا حکم دیا یا ایک تکیہ دینے کا۔

فَاَمَرَ بِالسِّتْرِ اَنْ یُّقْطَعَ وَیُجْعَلَ لَہٗ مِنْہُ وِسَادَتَانِ مَنْبُوْذَتَانِ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا اس پردے کو کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا دیئے جائیں جو زمین پر پڑے رہیں۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِقَبْرٍ مُنْتَبِذٍ عَنِ الْقُبُوْرِ۔ آنحضرتؐ ایک قبر پر سے گزرے جو دوسری قبروں سے دور اور جدا تھی۔

اِنْتَھٰی اِلٰی قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔ آنحضرتؐ ایک قبر تک پہنچے جو دوسری قبروں سے علیحدہ اور دور تھی۔ آپ نے اس پر نماز پڑھی (ایک روایت میں قَبْرِ مَنْبُوْذٍ ہے اضافت کے ساتھ یعنی ایسے آدمی کی قبر جس کی ماں نے جننے کے بعد اس کو راستہ پر پھینک دیا تھا)۔

وُجِدَ مَنْبُوْذًا فِیْ زَمَنِ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں وہ راستہ پر پڑا ہوا ملا تھا۔

تَلِدُہٗ اُمُّہٗ وَھِیَ مَنْبُوْذَۃٌ فِیْ قَبْرِھَا۔ اس کی ماں اس کو اس وقت جنے گی جب وہ اپنی قبر میں پڑی ہو گی۔

نَبِیْذٌ۔ اس کا ذکر متعدد احادیث میں ہے۔ یہ وہ شربت ہے جو کھجور' انگور' شہد' جو اور گیہوں سے بنایا جائے خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو' کبھی اس شراب کو جو انگور سے نچوڑی جائے اس کو بھی نبیذ کہتے ہیں' اور کبھی نبیذ کو خمر کہتے ہیں۔

اِنْتِبَاذٌ۔ یہ ہے کہ کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں جب پانی میٹھا ہو جائے تو اس کو پئیں۔ شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے پہلے آپ نے منع فرمایا تھا کیوں کہ ایسے برتنوں میں نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے برخلاف چمڑے کے' اس کے شربت میں نشہ نہیں آتا اگر نشہ پیدا ہو تو چمڑہ پھٹ جاتا ہے۔

وَاِنْ اَبَیْتُمْ نَابَذْنَاکُمْ عَلٰی سَوَاءٍ۔ اگر تم انکار کرو گے تو ہم اعلان جنگ دے کر یعنی تم کو خبر کر کے کھلم کھلا تم سے جنگ کریں گے۔

نَبَذَ الْعَھْدَ۔ عہد توڑ ڈالا یعنی دوسرے فریق کو خبر کر کے۔

اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ۔ کیا ہم ان سے لڑیں نہیں۔

فَنَبَذَ اَبُوْبَکْرٍ اِلَی النَّاسِ۔ ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں سے عہد کیا۔

مُنْتَبِذٌ - ایک کونے میں بیٹھنے والا -

فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ - میں آنحضرتؐ سے جدا ہو کر ایک طرف ہٹ گیا -

فَنَبَذَتْهُ الْاَرْضُ - زمین نے اس کو باہر نکال کر پھینک دیا (تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو) -

اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِي الرَّاْسِ نَبْذٌ مِّنْهُ - آنحضرتؐ کی ٹھوڑی پر تھوڑی سی سفیدی تھی -

فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ قُسْطٍ - تھوڑا سا قسط لے کر (قسط کے معنی اوپر گزر چکے ہیں) -

نَابَذَنِيْ مَنْ اَذَلَّ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ - جو شخص میرے مومن بندے کو ذلیل کرے، اس نے گویا مجھ سے جنگ کی (یہ حدیث قدسی ہے) -

اَصْلُ النَّبِيْذِ حَلَالٌ وَّ اَصْلُ الْخَمْرِ حَرَامٌ - نبیذ کی اصل یعنی کھجور، انگور وغیرہ حلال ہے اور شراب کی اصل یعنی نبیذ وہ حرام ہے -

اِنَّهٗ تَوَضَّاَ بِالنَّبِيْذِ - آنحضرتؐ نے نبیذ سے وضو کیا (مجمع البحرین میں ہے کہ اس نبیذ میں نشہ نہ تھا - بلکہ ہوا یہ تھا کہ پانی کھاری تھا تو آنحضرتؐ نے اس میں چند کھجوریں ڈال دی ہوں گی تاکہ وہ خوش مزہ ہو جائے اور اس کے اوپر صاف پانی تھا جیسے دوسری روایت میں اس کی تفصیل وارد ہے -)

مترجم: کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے تو اس تاویل کی ضرورت نہیں - البتہ حنفیہ کے نزدیک نبیذ سے وضو درست ہے -

اِذَا اَصَابَكَ خَمْرٌ اَوْ نَبِيْذٌ فَاغْسِلْهُ - جب تیرے کپڑے یا جسم میں شراب یا نبیذ لگ جائے تو اس کو دھو ڈال (اہل حدیث کے نزدیک دھونے کی ضرورت نہیں شراب حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے) -

جَلَسَ نُبْذَةً - ایک کونے میں بیٹھا -

نَبْرٌ - اونچا کرنا، آواز بلند کرنا، ہمزہ لگانا، ڈانٹنا، جھڑکنا، جلدی سے اٹھالینا، برا کہنا -

اِنْبَارٌ - بنانا -

تَنْبِيْرٌ - گل جانا -

اِنْتِبَارٌ - ورم کرنا، سوجنا، چڑھنا -

قِيْلَ لَهٗ يَا نَبِيْءَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ لَا نَنْبِرُ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا، یا نبیء اللہ (ہمزے سے) تو فرمایا - ہم قریش کے لوگ (نبی میں) ہمزہ نہیں لگاتے (ایک روایت میں یوں ہے لَا تَنْبِرْ بِاِسْمِيْ میرے نام میں ہمزہ مت لگا - یعنی نَبِيَّ اللّٰهِ کہہ نَبِيْءَ اللّٰهِ مت کہہ - جب مہدی عباسی نے حج کیا تو کسائی قاری کو مدینہ میں امام کیا - اس نے ہمزہ لگانا شروع کیا - اس پر اہل مدینہ نے انکار کیا اور کہا کہ وہ آنحضرتؐ کی مسجد میں قرآن میں ہمزہ لگاتا ہے) -

اِطْعَنُوا النَّبْرَ وَانْظُرُوا الشَّزْرَ - جلدی سے برچھا لگاؤ اور آنکھ کے کونے سے دیکھو (جو غصہ کی نشانی ہے) -

اِيَّاكُمْ وَالتَّخَلُّلَ بِالْقَصَبِ فَاِنَّ الْفَمَ يَنْتَبِرُ مِنْهُ - بانس سے خلال مت کیا کرو کیونکہ اس سے منہ سوج جاتا ہے -

مِنْبَرٌ - نبر سے نکلا ہے کیونکہ وہ اونچا ہوتا ہے -

مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ - میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر رکھا جائے گا (اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہی منبر جو آپ کا دنیا میں تھا بعینہ حوض کوثر پر رکھا جائے گا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حوض کوثر پر ایک منبر رکھا جائے گا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میرے منبر کے پاس جو کوئی عبادت اور اعمال صالحہ کرے تو وہ آخرت میں حوض کوثر پر آئے گا) -

اِنَّ الْجُرْحَ يَنْتَبِرُ فِيْ رَاْسِ الْحَوْلِ - زخم سال کے آخری حصہ پر ورم کر جاتا ہے -

غَيْرَ اَنَّهٗ بَقِيَ مُنْتَبِرًا - صرف اتنا ہوا کہ زخم کے مقام پر ایک گومڑہ ہو کر رہ گیا -

كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا - جیسے ایک انگارے کو تو اپنے پاؤں پر لڑھکائے تو ایک آبلہ نکل آتا ہے اس کو تو اٹھا ہوا دیکھتا ہے -

مِنْبَرٌ - ایک کیڑا بھی ہوتا ہے جو چھری کے مشابہ ہے -

اَنْبَارٌ - ایک شہر کا نام ہے دریائے فرات پر مشرقی جانب میں -

نَبْزٌ - طعنہ مارنا' لقب دینا-

تَنْبِیْزٌ بمعنی نَبْزٌ ہے-

تَنَابُزٌ - ایک دوسرے کو لقب دینا-

لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ - ایک دوسرے کو لقب دے کر مت پکارو-

نَبْزٌ - لقب کو کہتے ہیں اور اکثر اس کا استعمال ذم کے محل پر ہوتا ہے-

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یُنْبَزُ قُرْقُوْرًا - ایک شخص کا لقب قرقور رکھا گیا تھا یعنی بڑی کشتی-

اِنَّ مِنْ شِیْعَتِھِمْ قَوْمًا یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ لَھُمْ نَبْزٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ مَنْ لَقِیَھُمْ فَلْیَلْعَنْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ - ان کے گروہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو اسلام کو چھوڑ دیں گے ان کا لقب رافضی ہوگا جو شخص ان سے ملے وہ اس پر لعنت کرے کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (رافضہ گو سب شیخین کرتے ہیں مگر وہ شرک نہیں کرتے' شاید ان کو مشرک اس وجہ سے قرار دیا ہوگا کہ وہ معتزلہ کی طرح بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں- میں کہتا ہوں شاید شرک سے شرکت فی الرسالہ مراد ہو کیونکہ وہ امام کو پیغمبر کی طرح معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں)-

حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلٰی اَخِیْهِ اَنْ یُّسَمِّیَهٗ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهٖ اِلَیْهِ - ایک مومن کا حق دوسرے مومن پر یہ بھی ہے کہ اس کو اس نام سے پکارے جو سب ناموں میں اس کو زیادہ پسند ہے-

اِنَّا قَدْ نُبِزْنَا بِنَبْزٍ اِنْکَسَرَتْ لَهٗ ظُھُوْرُنَا - ہم کو اہل سنت نے ایسا لقب دیا جس سے ہماری پیٹھ ٹوٹ گئی (یعنی ہم کو رافضہ کہا حالانکہ ہم شیعہ ہیں)-

نَبْسٌ یا نُبْسَةٌ - بات کرنا' چھپانا' جلدی کرنا' حرکت کرنا-

تَنْبِیْسٌ بمعنی نَبْسٌ ہے-

اَنْبَسُ الْوَجْهِ - ترش رو-

نِبْرَاسٌ - چراغ' انی' بہادر' شیر-

فَمَا یَنْبِسُوْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَاھُوَ اِلَّا الزَّفِیْرُ وَالشَّھِیْقُ - پھر وہ دوزخی لوگ اس وقت کوئی بات نہ کر سکیں گے مگر بڑی ہوئی آواز اور چیخ پکار-

فَمَا نَبَسُوْا - پھر انھوں نے کوئی بات نہیں کی-

نَبْشٌ - کھودنا' نکالنا' ظاہر کرنا' فاش کرنا' کمانا-

رَحِمَ اللّٰهُ النَّبَّاشَ الْاَوَّلَ - اللہ پہلے قبر کھودنے والے کفن چور پر رحم کرے (وہ تو صرف کفن چرا لیتا تھا یہ دوسرا کفن چور مردے کی مقعد میں ایک میخ گھسیڑ دیتا ہے)-

فَاَمَرَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ - آنحضرتؐ نے مشرکوں کی قبریں کھودکر ان کی ہڈیاں پھینک دینے کا حکم دیا-

لَیْسَ عَلَی النَّبَّاشِ قَطْعٌ - کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (دوسری کوئی سزا جو حاکم مناسب سمجھے اس کو دی جائے گی- بعض کے نزدیک کفن بقدر نصاب ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا)-

نَبْضٌ یا نَبَضَانٌ - حرکت کرنا-

نُبُوْضٌ - تہ نشین ہونا یا بہہ جانا-

مَا بِهٖ حَبَضٌ وَّلَا نَبَضٌ - اس میں مطلق حرکت نہیں-

نَبْطٌ یا نُبُوْطٌ - پھوٹنا' بہہ نکلنا' پانی نکال ڈالنا-

تَنْبِیْطٌ بمعنی نَبْطٌ ہے-

اِنْبَاطٌ - پانی تک پہنچنا' پانی نکالنا' ظاہر کرنا' اختراع کرنا' پوشیدہ مسئلہ غور کر کے نکالنا-

نَبَطٌ - وہ سفیدی جو گھوڑے کے بغل اور پیٹھ پر ہوتی ہے' اور وہ پانی جو پہلے کنویں میں نکلے اور تہ اور ایک قوم ہے عجم کی جو عراق عجم اور عراق عرب کے درمیان رہتی ہے ان کو نبطی اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں پانی بہت ہے- نبط پانی کو بھی کہتے ہیں حال کے محاورے میں نبطی عامی شخص کو کہتے ہیں-

مَنْ غَدَا مِنْ بَیْتِهٖ یَنْبُطُ عِلْمًا فَرَشَتْ لَهُ الْمَلَائِکَةُ اَجْنِحَتَھَا - جو شخص صبح کو اپنے گھر سے علم ظاہر کرنے کے واسطے یعنی لوگوں کی تعلیم کے لئے نکلے تو فرشتے اپنے پنکھ اس کے لئے بچھا دیتے ہیں-

رَجُلٌ اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِیَسْتَنْبِطَھَا - ایک شخص نے گھوڑی باندھی اس کی نسل لینے کے لئے (ایک روایت میں یَسْتَبْطِنُھَا ہے یعنی اس کے پیٹ کا بچہ لینے کے لئے)-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ ذَاكَ قَرِیْبُ الثَّرٰی بَعِیْدُ النَّبَطِ - ان سے ایک ایک شخص کا حال پوچھا گیا تو انھوں نے کہا

اس کی گیلی مٹی تو قریب ہے لیکن پانی دور ہے (مطلب یہ ہے کہ وعدہ تو بہت جلد کر لیتا ہے دل خوش کر دیتا ہے لیکن وعدے کے پورا کرنے میں بہت دیر لگاتا ہے)۔

تَمَعْدَدُوْا وَلَا تَسْتَنْبِطُوْا - حضرت عمرؓ نے کہا، تم لوگ معد بن عدنان کی وضع پر رہو، جو عرب تھا اور نبطیوں کے مشابہ مت بنو۔

لَاتَنَبَّطُوْا فِی الْمَدَائِنِ - شہروں میں نبطیوں کی مشابہت مت کرو۔

نَحْنُ مَعَاشِرُ قُرَیْشٍ مِّنَ النَّبَطِ مِنْ اَھْلِ کُوْثٰی - (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگ نبطی ہیں کوثی والوں میں سے (کوثی عراق کا ایک حصہ ہے - قریش کے لوگ نبطی اس وجہ سے ہوئے کہ حضرت ابراہیمؑ ان کے جد امجد عراق ہی میں پیدا ہوئے تھے وہاں سب نبط کے لوگ رہا کرتے تھے)۔

سَئَلَهٗ عُمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ فِیْ حِبْوَتِهٖ نَبَطِیٌّ فِیْ جِبْوَتِهٖ - امیر المومنین حضرت عمرؓ نے عمرو بن معدی کرب سے پوچھا، سعد بن ابی وقاص کیسے آدمی ہیں؟ انھوں نے کہا گوٹ مار کر بیٹھنے میں تو وہ عرب کے ایک گنوار ہیں اور خراج تحصیل کرنے میں اور ملک کو آباد کرنے میں وہ نبطی ہیں (یعنی مالیات کی تحصیل میں اور توفیر زراعت میں نبطیوں کی طرح ہیں جو اس کام میں بڑے ماہر ہوتے ہیں)۔

کُنَّا نُسْلِفُ نَبَطَ اَھْلِ الشَّامِ - ہم شام کے نبطیوں سے بیع سلم کیا کرتے (ایک روایت میں اَنْبَاطًا مِنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِاٰخَرَ یَا نَبَطِیُّ فَقَالَ لَاحَدَّ عَلَیْهِ کُلُّنَا نَبَطٌ - ایک شخص نے دوسرے کو یوں پکارا یا نبطی! تو شعبی نے کہا اس کو کچھ سزا نہیں ملے گی کیونکہ ہم سب نبطی ہیں۔

وَدَّالشُّرَاطُ الْمُحَکِّمَةُ اَنَّ النَّبَطَ قَدْ اَتٰی عَلَیْنَا کُلِّنَا - یہ خارجی تحکیم کو کفر کہنے والے چاہتے ہیں کہ ہم سب مر جائیں (نبط کے معنی یہاں موت کے ہیں کرمانی نے کہا نبط اور نبیط دراصل وہ عرب تھے جو بلاد عجم اور روم میں گئے وہاں شادیاں کر لیں، ان کے نسب بگڑ گئے زبان بھی خراب ہو گئی - ان کو نبطی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پانی کے انباط یعنی نکالنے میں بڑے ماہر ہیں کیونکہ وہ زراعت پیشہ ہیں اور زراعت پیشہ لوگوں کو پانی نکالنے کنویں کھودنے کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے)۔

نَبْعٌ یا نُبُوْعٌ یا نَبَعَانٌ - چشمہ سے پانی بہنا۔

اِنْبَاعٌ - چشمہ سے پانی بہنا۔

تَنَبُّعٌ - تھوڑا تھوڑا پانی نکلنا۔

نَبَّاعَةٌ - گانڈ، سرین۔

نَبْعٌ - ایک درخت ہے جس کی لکڑی سے کمانیں بنائی جاتی ہیں - کہتے ہیں یہ درخت پہلے بہت لمبا ہوتا تھا لیکن آنحضرتؐ نے اس کو بددعا دی فرمایا اللہ تجھ کو لمبا نہ کرے اس روز سے لمبا نہیں ہوا۔

کَانَ الْقَضِیْبُ مِنْ نَبْعَةٍ - چھڑی نبع کی تھی (وہی درخت جس کی کمانیں اور تیر بنائے جاتے ہیں)۔

یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ - پانی آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ کر نکل رہا ہے (یا تو نیا پانی نکل رہا تھا یا اس پیالہ کا پانی بڑھ کر آپ کی انگلیوں میں جوش مار رہا تھا۔

یَنْبُوْعٌ - پانی کا چشمہ۔

یَنْبُعُ - ایک مقام ہے مدینے سے پانچ منزل یا سات منزل پر لب سمندر، مدینہ کا ساحل وہی ہے (کہتے ہیں جب آنحضرتؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو حضرت علیؓ کے حصے میں ایک زمین آئی اس میں کھودا تو پانی کا ایک چشمہ اونٹ کی گردن کی طرح نکلا، اس کا نام عَیْنُ یَنْبُعُ رکھا گیا)۔

نَبْغٌ یا نُبُوْغٌ - نکلنا، ظاہر ہونا، پھوٹنا، اچھا شعر کہنا، کشادہ ہونا، سر سے بھوسی اڑنا۔

اِنْبَاغٌ - بہت آنا جانا۔

نَابِغَةٌ - بڑی شان والا آدمی۔

نَوَابِغُ - عرب کے آٹھ شاعروں کو کہتے ہیں۔

نَبَّاغَةٌ - گانڈ۔

تَنْبِیْغٌ - کھجور کے درخت کو جھٹکنا تاکہ اس کا غبار برتن میں گرے پیوند لگانے کے لئے۔

غَاضَ نَبْغُ النِّفَاقِ وَالرِّدَّةِ - نفاق اور ارتداد کے ظہور کو

کم کر دیا یا مٹا دیا (یعنی ابوبکر صدیقؓ کی وجہ سے نفاق اور اسلام سے پھر جانے کا باب بند ہو گیا- انھوں نے مرتدوں کو ایسی سخت سزا دی کہ پھر کسی کو اسلام سے پھر جانے کی جرأت نہ ہوئی)-

نَبَغَ فِیْهِمِ النِّفَاقُ- ان کا نفاق کھل گیا-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّیْ مُعَافِسٌ مُّمَارِسٌ- حضرت علیؓ نے کہا نابغہ کا بیٹا (عمرو بن عاصؓ) یہ سمجھا کہ میں کھلنڈرا عورتوں پر دلدادہ ہوں (مجھ سے خلافت کیا چل سکتی ہے)-

حَتّٰی اِذَا نَبَغَتْ نَابِغَةٌ- یہاں تک کہ ایک نئی قوم نمودار ہوئی-

نَابِغَة ذُبْیَانِیْ- مشہور شاعر تھا عرب کا نعمان بن منذر کے زمانے میں-

نَبْقٌ- لکھنا' نکلنا-

نَبِیْقٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

نِبْقٌ اور نَبِقٌ- بیر (اس کا مفرد نَبِقَةٌ ہے)-

فَاِذَا نَبِقُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ- میں نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا اس کے بیر مٹکوں کے برابر تھے-

نَبْلٌ- تیز چلنا' تیر مارنا' تیر دینا' تیر چننا' نرمی کرنا' تیز ہانکنا-

نَبَالَةٌ اور نُبْلٌ- ذکاوت' نجابت' فضیلت-

تَنْبِیْلٌ- تیر دینا-

مُنَابَلَةٌ- باہم تیراندازی کرنا-

اِنْبَالٌ- تر ہونا' رطب نکلنا' تیر دینا-

تَنَبُّلٌ- ذکی ہونا' صاحب فضیلت ہونا' تیرانداز بننا' استنجا کرنا' لے لینا-

اِنْتِبَالٌ- مر جانا' قتل کرنا' خبردار ہو جانا-

اِسْتِنْبَالٌ- بہتر مال لے لینا' تیر مانگنا-

قَوْمٌ نُبَّلٌ- تیرانداز لوگ-

کُنْتُ اَنْبُلُ عَلٰی عُمُوْمَتِیْ یَوْمَ الْفِجَارِ- میں اپنے چچاؤں کو فجار کی لڑائی میں تیر اٹھا اٹھا کر دے رہا تھا (فجار کا ذکر کتاب الفاء میں گزر چکا ہے)-

اِنَّ سَعْدًا کَانَ یَرْمِیْ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنَبِّلُهٗ- احد کی جنگ میں سعد بن ابی وقاص آنحضرت ﷺ کے سامنے کافروں کو تیر مار رہے تھے اور آنحضرتؐ ان کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے تھے (ایک روایت میں وَفَتًی یُّنَبِّلُهٗ ہے یعنی ایک جوان کو تیر دیتا جا رہا تھا' ایک روایت میں یَنْبُلُهٗ ہے- ابن قتیبہ نے کہا وہ غلط ہے ابوعمر زاہد نے کہا وہ صحیح ہے' عرب لوگ نَبَلْتُهٗ اور اَنْبَلْتُهٗ اور نَبَّلْتُهٗ سب کہتے ہیں یعنی میں اس کو تیر دیتا رہا)-

اَلرَّامِیْ وَمُنْبِلُهٗ- تیر مارنے والا اور تیر بنانے والا یا تیر اٹھا کر لا دینے والا (یعنی مارنے کے بعد جو نشانہ پر سے پھر تیر اٹھا کر لائے اور تیرانداز کو دے)-

مَا عِلَّتِیْ وَ اَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ- مجھ کو کیا بیماری ہے میں تو مضبوط شخص تیرانداز ہوں-

نَبْلٌ- عربی تیر (اس کا مفرد اس کے لفظ سے نہیں ہے نَبْلَةٌ نہیں کہیں گے بلکہ سَهْمٌ یا نُشَّابَةٌ- بعض نے کہا نَبْلٌ عربی تیر اور نُشَّابٌ ترکی تیر اَنْبَالٌ اور نِبَالٌ اور نُبْلَانٌ جمع ہیں)-

وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ- اپنے تیروں کو باقی رکھو- (بےکار تیروں کو ضائع نہ کرو- جب دشمن قریب آ جائے' اس وقت مارو)-

وَ اِنَّهٗ لَیُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ- (مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جاتی) کہ تیر مارنے والے کو اپنے تیر گرنے کا مقام دکھلائی دیتا (اتنی روشنی ہوتی)-

اَعِدُّوا النُّبَلَ- استنجے کے لئے چھوٹے چھوٹے پتھر تیار رکھو (اس کا مفرد نُبْلَةٌ ہے- بعضوں نے نَبَلْ روایت کیا ہے جو نَبِیْلٌ کی جمع ہے یعنی استنجے کا چھوٹا پتھر اور دوسرے مقاموں میں نَبَلْ بڑے اور چھوٹے اونٹوں کے معنی میں مستعمل ہوا ہے)-

اِخْتَلَطَ الْحَابِلُ بِالنَّابِلِ- حاملہ غیر حاملہ سے مل گئی (یعنی معاملہ گڑبڑ ہو گیا)-

تِنْبَالٌ- چھوٹا' پست قد-

مُتَنَبِّلٌ- تیر اٹھانے والا-

نَبَّالٌ- تیر بنانے والا-

مَنْ کَثُرَ حِلْمُهٗ نَبُلَ- جس کا علم بہت ہو گا وہ فضیلت والا

ہوگا۔

تَنْبَلُ۔سست۔

نَبِہَ۔بیدار ہونا' کھڑے ہونا۔

نَبُہَ۔سمجھ جانا۔

نَبَاھَۃٌ۔شرافت اشتہار۔

تَنْبِیْہٌ۔جگانا' ہوشیار کرنا' کھڑا کرنا' واقف کرنا۔

اِنْبَاہٌ۔کھڑا کرنا' بھول جانا۔

تَنَبُّہٌ۔بیدار ہونا' آگاہ ہونا۔

اِنْتِبَاہٌ۔شریف ہونا' جاگنا' خبردار ہونا' سمجھ جانا۔

نَابِہٌ۔شریف' عظیم۔

فَاِنَّ نَوْمَہٗ وَنَبْہَہٗ خَیْرٌ کُلُّہٗ۔غازی کا سونا جاگنا سب عبادت ہے (اس کو ہر کام پر ثواب ملے گا کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا۔

فَاِنَّہٗ مَنْبَہَۃٌ لِلْکَرِیْمِ۔یہ تو نجی کا شرف ہے۔

نُبُوٌّ یا نُبِیٌّ یا نَبْوَۃٌ۔دور ہونا' علیحدہ ہونا' پیچھے رہ جانا۔

نَبْوٌ اور نَبْوَۃٌ۔کند ہو جانا۔

نَبِیٌّ۔بلند زمین۔

اِنْبَاءٌ۔دفع کرنا (یہ نَبِیٌّ سے ماخوذ ہے جو ناقص یائی ہے)۔

فَاُتِیَ بِثَلٰثَۃِ قِرَصَۃٍ فَوُضِعَتْ عَلٰی نَبِیٍّ۔تین روٹیاں لائی گئیں اور ایک اونچی چیز پر رکھی گئیں (یعنی بوریے کے دستر خوان پر۔ایک روایت میں بَتِیٍّ ہے یعنی کمبل کے دستر خوان پر۔ایک روایت بَنِیٍّ ہے یعنی بوریے کے طباق پر)۔

لَا تُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ۔اونچی اور بلند زمین پر جو کج ہو نماز مت پڑھو (کیونکہ اس پر سے گر جانے کا ڈر ہوتا ہے۔بعض نے کہا نبی بہ معنی پیغمبر اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ اس کا مرتبہ سب لوگوں پر بلند ہوتا ہے۔بعض نے کہا نبیٌ سے راستہ مراد ہے یعنی راستہ میں نماز مت پڑھو اور انبیاءؑ بھی گویا اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے ہیں)۔

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ۔(یہ فقہ کی چیستاں ہے) یعنی آنحضرتؐ پر درود بھیجو اور عین راستہ میں یا اونچے مقام پر نماز مت پڑھو)۔

اِنَّہٗ خَطَبَ یَوْمًا بِالنَّبَاوَۃِ۔آنحضرتؐ نے ایک دن نباوہ میں (جو ایک موضع ہے طائف میں) خطبہ سنایا۔

مَا کَانَ بِالْبَصْرَۃِ رَجُلٌ اَعْلَمَ مِنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ غَیْرَ اَنَّ النَّبَاوَۃَ اَضَرَّتْ بِہٖ۔بصرہ میں حمید بن ہلال سے زیادہ عالم کوئی نہ تھا مگر جاہ اور ریاست کی طلب نے ان کو نقصان پہنچایا (اکثر عالم اسی بلا میں مبتلا ہو کر تباہ ہوتے ہیں مگر جن کو اللہ تعالیٰ بچاتا ہے' درویشوں کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ ہم ولی ہیں لوگوں کو ہمارے قدم چومنا چاہئیں۔شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنے آپ کو دوسرے بندگان خدا سے افضل اور عالی مرتبہ جانتے ہیں)۔

قَدِمْنَا عَلٰی عُمَرَ مَعَ وَفْدٍ فَنَبَتْ عَیْنَاہُ عَنْھُمْ وَوَقَعَتْ عَلَیَّ۔ہم حضرت عمرؓ کے پاس اور کئی آدمیوں کے ساتھ آئے' ان کی نگاہ کسی پر نہ پڑی مجھ پر پڑی۔

نَبَابِہٖ مَنْزِلُہٗ۔ان کا مقام ان کو موافق نہ آیا۔

نَبَا حَدُّ السَّیْفِ۔تلوار کی دھار کند ہوگئی۔

اَنْتَ وَلِیِّیْ مَا وَلِّیْتَ لَا نَنْبُوْا فِیْ یَدَیْکَ۔حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا جب تک تم خلیفہ ہو میرے ولی رہو گے۔ہم تمہارے خلاف کچھ نہیں کریں گے تمہارے مطیع اور تابعدار رہیں گے۔

یَنْبُوْا عَنْھُمَا الْمَاءُ۔ان دونوں میں سے پانی بہہ رہا تھا (جلدی جلدی گزر رہا تھا ان کی چکنائی اور نرمی کی وجہ سے۔مجمع البحرین میں ہے کہ نَبِیٌّ "نَبَاوَتٌ" سے نکلا ہے بمعنی ارتفاع اور شرف کے' اور اس میں اور رسول میں یہ فرق ہے کہ رسول تو اللہ تعالیٰ سے بلاتوسط کسی بشر کے خبر دیتا ہے اور اس کو نئی شریعت ملتی ہے جیسے حضرت آدمؑ تھے یا ناسخ شریعت ملتی ہے جیسے حضرت محمد ﷺ تھے۔اور نبی خواب میں دیکھتا ہے' فرشتہ کی آواز سنتا ہے پر اس کو دیکھتا نہیں۔اور رسول خواب میں دیکھتا ہے اور بیداری میں فرشتہ کی آواز سنتا ہے۔اس کو دیکھتا ہے' اور ملائکہ رسول ہوتے ہیں لیکن نبی نہیں ہوتے۔نبی کی جمع اَنْبِیَاءُ ہے)۔

اِنَّکِ لَبِنْتُ نَبِیٍّ۔تو تو ایک پیغمبر (حضرت ہارون) کی

بٹی ہے۔

باب النّون مع التاء

نَتَأَ یا نُتُوْءٌ۔ پھول جانا، سوج جانا، جوان ہو جانا، چھاتی ابھر آنا، اپنی جگہ سے نکل جانا۔

نَتٌّ یا نَتِیْتٌ۔ پھول جانا۔

تَنْتِیْتٌ۔ تفسیر بیان کرنا۔

تَنَتُّتٌ۔ پاکی کے بعد غلیظ ہو جانا۔

نَتْجٌ۔ حاملہ کی خبر گیری کرنا یہاں تک کہ وہ جنے، جننا، نتیجہ دینا۔

اِنْتَاجٌ۔ حمل ظاہر ہونا، جننے کا وقت آ جانا، حاملہ اونٹنیاں ہونا، نکالنا، پیدا کرنا۔

تَتَنُّجٌ۔ بچہ نکالنے کے لئے آواز کرنا۔

اِنْتِتَاجٌ۔ چل دینا اور ایسے مقام پر جننا جس کا پتہ معلوم نہ ہو، حاملہ ہونا۔

اِسْتِنْتَاجٌ۔ زچگی طلب کرنا، مقدمات سے نتیجہ نکالنا۔

كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ۔ جیسے چار پاؤں والی، سالم بچہ چار پاؤں والا جنتی ہے (عرب لوگ کہتے ہیں نُتِجَتِ النَّاقَةُ جب اونٹنی جنے فَهِيَ مَنْتُوْجَةٌ وہ اونٹنی منتوجہ ہے اور نَاتِجٌ وہ شخص ہے جو اپنی اونٹنی کی خبر گیری کرتا ہے)۔

فَانْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا۔ ان دونوں نے بچہ دیا اور یہ جنا۔

اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ۔ یہاں تک کہ اونٹنی بچہ جنے۔

ثُمَّ تَنْتِجُ الْمُهْرَ فَلَا يُرْكَبُ۔ پھر گھوڑی بچہ جنے اس پر سواری نہ کی جائے۔

هَلْ تَنْتِجُ اِبِلَكَ صِحَاحًا اٰذَانُهَا۔ کیا تو اپنی اونٹنیوں کو جناتا ہے، ان کے بچوں کے کان سالم ہوتے ہیں۔

فَمَا تَنْتِجُ فَهُوَ هَدْيٌ۔ قربانی کا جانور جو بچہ جنے وہ بھی ہدی ہوگا۔

يَوْمَ يُنْتِجُ۔ جس دن جنے۔

نَتْخٌ۔ نکالنا، کھودنا، اچک لے جانا، بنا دیکھنا۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بِسَاطًا مَنْتُوْخًا بِالذَّهَبِ۔ بہشت میں ایک فرش بچھا ہے جو سونے سے بنایا گیا ہے۔

اِذَا لَمْ اَصِلْ مُجْتَدِيَّ حَتّٰى يَنْتَخَ جَبِيْنُهُ۔ جب کہ میں اپنے سلوک چاہنے والے سے سلوک نہ کروں یہاں تک کہ اس کی پیشانی پر پسینہ آ جائے۔

نَتْرٌ۔ زور سے سونتنا، انگلیوں سے یا دانتوں سے پھاڑنا، برچھا زور سے مارنا، سخت کہنا، اچک لے جانا۔

نَتَرٌ۔ خراب ہونا، ضائع ہونا۔

اِنْتِتَارٌ۔ کھنچ جانا۔

اِسْتِنْتَارٌ۔ کھینچنا۔

اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلْيَنْتُرْ ذَكَرَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو تین بار سونت لے (زور سے دبا کر کھینچے تا کہ قطرہ نکل جائے)۔

اِنَّ اَحَدَكُمْ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ فَيُقَالُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْتَنْتِرُ عِنْدَ بَوْلِهٖ۔ تم میں سے کسی کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے (یعنی عذاب کا باعث یہ بیان کیا جاتا ہے) کہ وہ پیشاب کے وقت اپنے ذکر کو نہیں سونتتا تھا (یعنی استبرا نہیں کرتا تھا)۔

ثُمَّ نَتَرَهٗ نَتْرًا شَدِيْدًا۔ پھر اس کو زور سے کھینچا۔

اِطْعَنُوا النَّتْرَ۔ اچک کر برچھا لگاؤ (عرب لوگ کہتے ہیں ضَرْبٌ هَبْرٌ وَّطَعْنٌ نَتْرٌ ایسی مار جو گوشت کا ایک ٹکڑا اڑا دے اور برچھی کی مار پار ہو جانے والی)۔

نَتْشٌ۔ موچنے سے نکالنا، دبانا، اکھیڑنا، کمانا، مارنا، پاؤں سے دھکیلنا۔

نَتْشٌ وَ تَنْتَاشٌ۔ چپکے چپکے عتاب کرنا یا عیب کرنا، حاصل کرنا، پانی نکال ڈالنا۔

نُتَاشٌ۔ کمینے مکار لوگ۔

لَا يُحِبُّنَا حَامِلُ الْقِيْلَةِ وَلَا النُّتَاشُ۔ ہم سے خصیہ اٹھانے والے (جن کو فتق کا عارضہ ہوتا ہے) محبت نہیں کرتے اور نہ کمینے سفلے لوگ۔

جَاءَ فُلَانٌ فَاَخَذَ خِبَارَهَا وَجَاءَ اٰخَرُ فَاَخَذَ

نِتَاشَهَا - ایک آیا تو اس نے اس کے اچھے لوگوں کو لے لیا اور دوسرا آیا تو اس نے اس کے بروں کو لے لیا-

نَتْفٌ - نوچنا' اکھیڑنا' ہلکا کھینچنا-

تَنْتِيْفٌ - بمعنی نَتْفٌ-

تَنَتُّفٌ اور تَنَاتُفٌ اور اِنْتِتَافٌ - اکھڑ جانا-

نَتْفُ الْاِبِطِ - بغل کے بال اکھیڑنا (سنت اکھیڑنا ہے مگر منڈانا بھی جائز ہے- امام شافعیؒ حجام سے بغل کے بال منڈواتے اور کہتے سنت اکھیڑنا ہے مگر مجھ سے نہیں ہوسکتا)-

رَجُلٌ نَتَّفَ حَمَامَةً - ایک شخص نے حرم کے کبوتر کے پر نوچ ڈالے-

نَتْقٌ - ہلانا' جھٹکنا' چیرنا' اٹھانا' پھیلانا' کھینچنا' اولاد بہت ہونا-

نُتُوْقٌ - موٹا ہونا-

عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَنْتَقُ اَرْحَامًا - تم کنواری عورتوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ ان سے اولاد بہت ہوتی ہے (عرب لوگ اس عورت کو جس کی اولاد بہت ہو ناتق کہتے ہیں کیونکہ وہ اولاد کو پھینکتی ہے- نتق کے معنی پھینکنے کے بھی آئے ہیں)-

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ نِتَاقُ الْكَعْبَةِ مِنْ فَوْقِهَا - بیت المعمور کعبہ کو اوپر سے سایہ کئے ہوئے ہے-

اَلْكَعْبَةُ اَقَلُّ نَتَائِقِ الدُّنْيَا مَدَرًا - کعبہ تمام دنیا کے مقاموں میں ایسی مٹی کم رکھتا ہے جس میں کھیتی ہو سکے (بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ کا بھی یہی مطلب ہے)-

نَتْلٌ - آگے کو کھینچنا' ڈانٹنا' نکالنا' آگے بڑھ جانا-

اِسْتِنْتَالٌ بمعنی نَتْلٌ اور تیار ہونا-

نَتِيْلَةٌ - وسیلہ-

اِنَّهٗ رَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ وَمَعَهٗ صِبْيَةٌ فِي السِّكَّةِ فَاسْتَنْتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَامَ الْقَوْمِ - آنحضرتؐ نے امام حسنؓ کو دیکھا وہ چند بچوں کے ساتھ کوچہ (گلی) میں کھیل رہے تھے یہ دیکھتے ہی آنحضرتؐ لوگوں سے آگے بڑھ گئے (امام حسنؓ کو پکڑنے کے لئے)-

يُمَثَّلُ الْقُرْاٰنُ رَجُلًا فَيُؤْتٰى بِالرَّجُلِ كَانَ قَدْ حَمَلَهٗ مُخَالِفًا لَّهٗ فَيَنْتَتِلُ خَصْمًا لَّهٗ - (قیامت کے دن) قرآن ایک مرد کی شکل میں بن کر آئے گا پھر اس شخص کو لائیں گے جس نے قرآن یاد کیا تھا مگر قرآن کے خلاف کیا کرتا تھا تب قرآن اس کا دشمن بن کر آگے بڑھے گا (یعنی پروردگار کے سامنے اپنی فریاد پیش کرے گا)-

اِنَّ ابْنَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بَرَزَ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فَتَرَكَهُ النَّاسُ لِكَرَامَةِ اَبِيْهِ فَنَتَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّمَعَهٗ سَيْفُهٗ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے عبدالرحمانؓ بدر کے دن مشرکوں کی طرف سے لڑنے کے لئے نکلے لیکن صحابہؓ نے ابوبکرؓ کی خاطر ان کو چھوڑ دیا (مارا نہیں) آخر حضرت ابوبکرؓ تلوار لے کر (ان کو مارنے کے لیے) آگے بڑھے (دوسری روایت میں ہے کہ عبدالرحمٰنؓ نے مسلمان ہونے کے بعد ابوبکرؓ سے کہا' بابا میں نے تم کو جنگ میں دیکھا لیکن میں تم سے الگ ہو گیا تم کو مارا نہیں- حضرت ابوبکرؓ نے کہا لیکن اگر میں تجھ کو دیکھتا تو بغیر مارے نہ چھوڑتا)-

شَرِبَ لَبَنًا فَارْتَابَ بِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهٗ فَاسْتَنْتَلَ يَتَقَيَّاُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دودھ پیا پھر ان کو شک ہوا کہ یہ دودھ حلال تھا یا نہیں' تو وہ آگے بڑھ کر قے کرنے لگے (مشکوک دودھ کو پیٹ سے نکالنے کے لئے)-

مَاسَبَقَنَا ابْنُ شِهَابٍ مِّنَ الْعِلْمِ بِشَيْءٍ اِلَّا كُنَّا نَاْتِي الْمَجْلِسَ فَيَسْتَنْتِلُ وَيَشُدُّ ثَوْبَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ - ابن شہاب زہری نے ہم سے بڑھ کر کوئی علم حاصل نہیں کیا مگر ہوتا یہ کہ ہم علم کی مجلس میں آتے تو ابن شہاب اپنا کپڑا سینہ پر باندھ کر آگے بڑھ جاتے-

نَتَنَ يَنْتُوْنَةً يَا نَتَانَةً - بدبو آنا-

تَنْتِيْنٌ - بدبودار کرنا-

اِنْتَانٌ - بدبودار ہونا-

اَنْتَان - ایک موضع ہے طائف کے قریب وہاں ہوازن اور ثقیف قبیلوں میں جنگ ہوئی تھی-

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ - (جاہلیت (کے زمانہ) کی طرح پکارنا یا لِفُلَانٍ (فلاں شخص کی دہائی) کہنا) یہ چھوڑ دو یہ بدبودار

ہے (اس میں کفر کی بو آتی ہے)۔

لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا فَكَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَاَطْلَقْتُهُمْ لَهٗ - اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان پلیدوں کی (جان چھوڑ دینے کے لئے) مجھ سے گفتگو کرتے تو میں ان کو چھوڑ دیتا (مطعم کو دے دیتا - پلیدوں سے مراد وہ کفار قریش ہیں جو بدر کے دن مارے گئے - ان کو پلید اس لئے کہا کہ قرآن شریف میں اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ وارد ہے - مطعم بن عدی آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی تھے - دوسرے آنحضرتؐ طائف سے پریشان ہو کر لوٹ آئے تھے تو مطعم نے آپ کو پناہ دی تھی - بعض نے کہا مطعم کے بیٹے جبیر کا دل خوش کرنے کے لئے تا کہ وہ اسلام قبول کریں)۔

اَوَّلُ مَا يُنْتِنُ بَطْنُهٗ - سب سے پہلے اس کا پیٹ بدبودار ہوتا (یعنی آدمی کا مطلب یہ ہے کہ اکثر آدمی دوزخ میں پیٹ کی وجہ سے جائیں گے کیونکہ حرام مال سے پیٹ بھرتے تھے)۔

فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ - جب تک بدبودار نہ ہو اس کو کھا سکتا ہے (بدبودار اگر ہو جائے تو اس کا کھانا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے - یہی حکم تمام بدبودار اور سڑے کھانے کا ہے البتہ اگر اس کے کھانے سے ضرر پیدا ہو تو تب تو حرام ہوگا)۔

كُلُّ لَحْمٍ اَوْ طَعْمٍ اَنْتَنَ يُكْرَهُ اَكْلُهٗ وَ اِنْ اَضَرَّ حَرُمَ - ہر گوشت یا کھانا جو بدبودار ہو جائے اس کا کھانا مکروہ ہے - اگر ضرر پیدا کرتا ہو تو حرام ہے۔

لَوْلَا اَنْ اَرُدَّهٗ عَنْ نُتُنٍ - اگر یہ نہ ہوتا کہ میں اس کو ایک قبیح کام سے پھیرتا۔

نُتُوٌّ - سوج جانا' اوپر اٹھ آنا۔

اِنْتَاءٌ - دیر کرنا' ناک توڑ کر سجا دینا' شکل و شمائل میں موافق ہونا۔

تَنَتِّيْ - مادہ پر کودنا۔

اِسْتِنْتَاءٌ - دل بہت نکالنا۔

نَاتِي الْجَبِيْنِ - بلند پیشانی۔

نَوَاتِيَّةٌ - ملاح لوگ (اس کا مفرد نُوتِيٌّ ہے' عام لوگ نُوتِيٌّ بخیل کو کہتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے نواح مدراس اور ملبار میں جو ایک قوم ''نوائت'' مشہور ہے شاید وہ اصل میں نَوَاتِيَّة یعنی ملاح لوگ تھے جو عرب سے آ کر نبادر ہند پر اترے تھے۔

بَابُ النُّوْنِ مع الثاء

نَثٌّ - ظاہر کرنا' فاش کرنا' تیل لگانا' ٹپکنا۔

تَنَاثٌّ - ایک دوسرے کی خبر فاش کرنا۔

نِثَاثٌ - وہ تیل جو زخم پر لگایا جاتا ہے۔

لَاتَنُثُّ حَدِيْثَنَا تَنْثِيْثًا - ہماری بات فاش نہیں کرتی (ایک روایت میں لَاتَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا بائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ يَسْئَلُهٗ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ اَهْلَكْتَ وَ اَنْتَ تَنُثُّ نَثِيْثَ الْحَمِيْتِ - ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا سوال کرتا تھا کہنے لگا میں تو ہلاک ہو گیا - حضرت عمرؓ نے کہا تو ہلاک ہو گیا تو تو ایسا پسیج رہا ہے جیسے گھی کی مشک پسیجتی ہے (یعنی تو اچھا خاصہ چکنا چپڑا ہے تیرے بدن سے چربی ٹپک رہی ہے اور کہتا ہے میں ہلاک ہو گیا)۔

نَثْدٌ - تھم جانا' جم جانا' اگنا۔

اِذَا تَرَكْتَهٗ نَثَدَ - جب تو اس کو چھوڑے تو وہ بیٹھ جائے یعنی تہہ میں جم جائے (خطابی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نَثَدَ کے کیا معنی ہیں شاید یہ رَثَدَ ہوگا رے یعنی پیالے کی تہہ میں جمع ہو گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل میں نَشَطَ ہو پھر طا کو دال سے بدل دیا - زمخشری نے کہا نَثَدَ یعنی تھم گیا اور تہہ نشین ہو گیا)۔

نَثْرٌ یا نِثَارٌ - متفرق طور پر پھینکنا' نثر کلام کہنا' بہت اولاد ہونا' ڈال دینا' چھینکنا' ناک میں سے رینٹ وغیرہ نکالنا۔

تَنْثِيْرٌ - متفرق طور پر پھینکنا۔

اِنْثَارٌ - نکسیر پھوٹنا' ناک کے بل گرانا' رینٹ وغیرہ نکالنا' ناک سے سانس لینا' ناک میں پانی ڈالنا۔

تَنَاثُرٌ اور **تَنَثُّرٌ** اور **اِنْتِثَارٌ** - الگ الگ گرنا۔

تَنَاثُرٌ - بیمار ہو کر مر جانا۔

اِنْتِثَارٌ اور **اِسْتِنْثَارٌ** - ناک میں پانی ڈالنا' (تو اِسْتِنْثَار اور

اِسْتِنْشَاق کے ایک ہی معنی ہیں' بعض نے کہا اِسْتِنْشَاق ناک میں پانی ڈالنا اِسْتِنْثَار چھینکنا)۔

اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْثِرْ - جب تو وضو کرے تو ناک سنک (ایک روایت میں فَاسْتَنْثِرْ ہے - ایک روایت میں یوں ہے مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَنْثِرْ معنی وہی ہیں)۔

كَانَ يَسْتَنْشِقُ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَسْتَنْثِرُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین بار ناک میں پانی ڈالتے اور ہر بار ناک سنکتے -

نَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى - بائیں ہاتھ سے ناک سنکتے (اور داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے)۔

اِسْتَنْثِرُوْا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا - دو بار یا تین بار اچھی طرح ناک سنکو۔

هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَ نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ - (قرآن اس طرح پڑھتا ہے جلدی جلدی) جیسے شعر جلدی جلدی پڑھتے ہیں اور لفظ قرآن کے اس طرح پھینکتا ہے جیسے سوکھی کھجوریں ڈالی ہلانے سے گرتی ہیں)۔

فَلَمَّا خَلَا سِنِّيْ وَ نَثَرْتُ لَهٗ ذَابَطْنِيْ - جب میری عمر زیادہ ہوگئی اور میں نے اپنا یہ پیٹ اس کے لیے پھیلا دیا یعنی پیٹ سے اولاد نکالی (عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَأَةٌ نَثُوْرٌ یعنی کثیر الأولاد عورت)۔

اَيُوَافِقُكُمُ الْعَدُوُّ حَلْبَ شَاةٍ نَثُوْرٍ - کیا دشمن تم سے اتنی دیر تک مقابلہ کرے گا جتنی دیر میں اس بکری کے دودھ دوہنے سے فراغت پاتے ہیں جس کے تھن کے سوراخ کشادہ ہوں (مطلب یہ ہے کہ جس بکری کے تھن کے سوراخ کشادہ ہوتے ہیں اسی کا دودھ جلدی دوہ لیا جاتا ہے - ابوذرؓ یہ کہتے ہیں کہ اتنی دیر تک بھی دشمن تمہارے سامنے ٹھہرے گا یا نہیں)۔

اَلْجَرَادُ نَثْرَةُ الْحُوْتِ - ٹڈی ایک مچھلی کی چھینک ہے (اس کی ناک سے ٹڈی نکلتی ہے)۔

اِنَّمَا هُوَ نَثْرَةُ حُوْتٍ - ٹڈی کیا ہے مچھلی کی چھینک ہے (پہلے پہل وہاں سے نکلتی ہے پھر پہاڑوں میں انڈے دیتی ہے اور ایک بارگی لاکھوں کروڑوں بچے اس کے نکل پڑتے ہیں۔ بعض نے کہا مچھلی کی چھینک سے یہ غرض ہے کہ جیسے مچھلی بن ذبح کے حلال ہے ویسے ہی ٹڈی بھی گویا مچھلی کی ناک سے نکلی ہے' بغیر ذبح کے درست ہے)۔

نَثَرَ السُّكَّرَ يَنْثُرُهٗ - شکر لٹائی پھینکی -

وَيَمِيْسُ فِيْ حِلَقِ النَّثْرَةِ - زرہ کے چھلوں میں اتراتا ہے -

وَيَنْثُرُ عَلَيْهِ الذَّرِيْرَةَ - اس کے کفن پر عبیر چھڑک دے -

نَتْطٌ - دبا دینا' تھم جانا' بھاری کرنا' نکلنا -

تَنْتِيْطٌ - ٹھہرانا -

كَانَتِ الْاَرْضُ هَفًّا عَلَى الْمَاءِ - زمین پانی پر لرز رہی تھی (تھمتی نہ تھی' یہ ابتدائے آفرینش کا ذکر ہے جب پانی ہی پانی دنیا میں تھا اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھا تھا یہ مراد نہیں ہے کہ زمین کے سمندروں کا پانی اتنا تھا کہ زمین اس پر نہیں ٹھہرتی تھی کیونکہ سمندروں کا سارا پانی ملاؤ تو بھی اس کی مقدار زمین سے بہت کم رہتی ہے سمندروں کے تلے ہزاروں میل تک زمین ہی زمین ہے اور ساتوں سمندر ایک جوہڑ کی طرح زمین میں پڑے ہوئے ہیں)۔

فَنَتَطَهَا اللّٰهُ بِالْجِبَالِ - اللہ تعالیٰ نے پہاڑ اس میں ڈال کر اس کو تھما دیا (بوجھل کر دیا جیسے ہلکے جہاز کو جو سمندر میں بہت ہلتا ہے پتھر وغیرہ بھر کر بھاری کرتے ہیں)۔

فَصَارَتْ لَهَا اَوْتَادًا - تو پہاڑ زمین کی میخیں ہوگئے -

نَثْلٌ - لید کرنا' مٹی نکالنا' جھٹک دینا' نکال کر پھسلانا' ڈال دینا -

اِسْتِنْثَالٌ بمعنی نَثْلٌ ہے -

تَنَاثُلٌ - جھک پڑنا -

اِنْتِثَالٌ - مٹی نکالنا -

نَثَالَةٌ - کنویں کی مٹی -

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَيُنْتَثَلُ مَا فِيْهَا - کوئی تم میں سے یہ پسند کرے گا کہ اس کے توشہ خانہ پر دوسرا شخص آ کر جو کچھ (غلہ نقد و جنس) اس میں ہے وہ نکال لے جائے -

اَمَا تَرٰى حُضْرَتَكَ تُنْتَثَلُ - کیا تو نے اپنی قبر نہیں دیکھی

اس میں سے مٹی نکالی جاتی ہے۔

وَانْتَثَلَ مَا فِیْ کِنَانَتِهٖ۔ اس کے ترکش میں جتنے تیر تھے سب نکال لئے۔

ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔ آنحضرتؐ تو گزر گئے اور تم دنیا کے مال و اسباب نکال رہے ہو۔

اِنَّهٗ کَانَ یَنْثُلُ دِرْعَهٗ اِذْجَائَهٗ سَهْمٌ فَوَقَعَ فِیْ نَحْرِهٖ۔ طلحہؓ اپنی زرہ جسم پر ڈال رہے تھے اتنے میں ایک تیر آ کر ان کے سینے پر لگا۔

بَیْنَ نَثِیْلِهٖ وَ مُعْتَلَفِهٖ۔ اس کی لید اور چارے کے درمیان۔

اِنَّهٗ دَخَلَ دَارًا فِیْهَا رَوْثٌ اَلَا کَنَسْتُمْ هٰذَا النَّثِیْلَ۔ ایک گھر میں گئے جس میں گوبر پڑا تھا تو کہنے لگے تم نے اس کو جھاڑا کیوں نہیں (اس گندگی میں کیونکر بیٹھے ہو)۔

نَثْوٌ۔ فاش کرنا، بیان کرنا، جدا کرنا، مشہور کرنا۔

تَنَاثِیْ۔ مذاکرہ کرنا۔

نَثَا۔ آدمی کا وہ حال جو بیان کیا جائے اچھا ہو یا برا۔

لَاتُنْثٰی فَلَتَاتُهٗ۔ آنحضرتؐ کی مجلس کے عیب بیان نہیں کئے جاتے تھے (کیونکہ آپ کی مجلس نہایت مہذب اور سنجیدہ ہوتی اس میں کوئی عیب ہی نہ ہوتا نہ کوئی لغزش اور غلطی تو بیان کیا کرتے)۔

فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثٰی عَلَیْنَا الَّذِیْ قِیْلَ لَهٗ۔ پھر ہمارا ماموں آیا اور جو کچھ اس سے کہا گیا تھا اس نے بیان کر دیا۔

وَکُلُّکُمْ حِیْنَ یُنْثٰی عَیْبُنَا فَطِنٌ۔ جب ہمارا عیب بیان کیا جاتا ہے تو تم میں ہر ایک سمجھدار ہو جاتا ہے۔

یَامَنْ تُنْثٰی عِنْدَهٗ بَوَاطِنُ الْاَخْبَارِ۔ اے وہ جس کے سامنے چھپی ہوئی خبریں فاش ہو جاتی ہیں (یعنی پروردگار اس پر کوئی بات چھپی ہوئی نہیں گو ہم اندھیری رات میں سات کوٹھڑیوں کے اندر کریں)۔

تَنَاثَوُا الْحَدِیْثَ۔ بات کا تذکرہ کیا۔

بابُ النون مع الجیم

نَجْأٌ۔ نظر لگانا (جیسے تَنَجُّؤٌ اور اِنْتِجَاءٌ ہے)۔

رُدُّوْا نَجْاَةَ السَّائِلِ بِاللُّقْمَةِ۔ بھیک مانگنے والے کی نظر ایک لقمہ دے کر دفع کرو۔

نَجُوْءٌ اور نَجِیْئٌ۔ جس کی نظر بہت لگے (نظر کا اثر مجرب ہے)۔

نَجْبٌ۔ پوست چھیل ڈالنا یارگیں۔

نَجَابَةٌ۔ حسب عمدہ ہونا اور قول و فعل وغیرہ۔

تَنْجِیْبٌ بمعنی نَجْبٌ ہے اور عمدہ نجیب اولاد جننا۔

اِنْتِجَابٌ۔ چننا، انتخاب کرنا۔

اِسْتِنْجَابٌ۔ نجیب لوگوں کو طلب کرنا۔

نَجِیْبٌ۔ عمدہ اور شریف جانور ہو یا آدمی۔

نَجَائِبُ الْقُرْاٰنِ اور نَوَاجِبُ الْقُرْاٰنِ۔ قرآن کی بہت عمدہ اور فصیح سورتیں۔

اِنَّ کُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ۔ ہر پیغمبر کو سات نجیب رفیق دیئے گئے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّاجِرَ النَّجِیْبَ۔ اللہ تعالیٰ نجیب (یعنی سخی اور کریم) سوداگر سے محبت رکھتا ہے (معلوم ہوا کہ سوداگری جب ایمان داری اور سخاوت اور کرم کے ساتھ ہو تو اس کے برابر کوئی عمدہ کمائی نہیں)۔

اَلْاَنْعَامُ مِنْ نَجَائِبِ الْقُرْاٰنِ۔ سورۂ انعام قرآن کی بہت عمدہ سورتوں میں سے ہے۔

رَاکِبُ الْبُرَاقِ وَالنَّاقَةِ النَّجِیْبِ۔ براق اور سانڈنی اور زبردست تیز رو اونٹ کے سوار۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایُصِیْبُهٗ ذَعْرَةٌ وَّلَا عَثْرَةٌ وَّلَا نَجْبَةُ نَمْلَةٍ اِلَّا بِذَنْبٍ۔ مسلمان کو ڈر اور لغزش اور چیونٹی کی کاٹ تک اسی وقت پہنچتی ہے جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر دنیا میں جو تکالیف آتی ہیں وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں تا کہ آخرت میں پاک صاف ہو کر بہشت میں داخل ہو)۔

نَجَبَۃٌ - پوست' چھلکا-

اِبِلٌ لِّلشَّیَاطِیْنِ تَخْرُجُ نَجِیْبَاتٌ - شیطان کے اونٹ وہ ہیں جو سواری کی زینت کے لئے کوتل نکالے جاتے ہیں (ان پر کوئی سوار نہیں ہوتا) صرف فخر اور امارت جتانے کے لئے امیروں کے ساتھ نکلتے ہیں- اسی طرح وہ گھوڑے بھی شیطانی ہیں جو کوتل عمدہ عمدہ ریشمی چار جامے اور ولایتی زین لگا کر نکالے جاتے ہیں- مجمع البحار میں ہے کہ نجیب سے مراد وہ جانور ہے جو سفر میں فخر اور افتخار کے لئے ساتھ جاتا ہے نہ خود مالک اس پر سوار ہوتا ہے نہ کسی غریب تھکے ماندے شخص کو اس پر بیٹھنے دیتا ہے- اسی طرح شیطان کے پنجرے وہ ہودے ہیں جو تکلف کے ساتھ ان پر بیٹھتے ہیں- عماری بھی اسی قسم کی سواری ہے جو ہاتھی پر رکھی جاتی ہے اس پر بیٹھنے سے صرف افتخار منظور ہوتا ہے)-

فَخَرَجَ اَحَدُکُمْ بِنَجِیْبَاتٍ - تم میں سے کوئی نجیب اونٹ لے کر نکلا-

یَرْکَبُوْنَ نُجَبَاءَ اَلْیَنَ مِنَ الْفِرَاشِ الْمَدْرُوْسِ - ایسے نجیب جانوروں پر سوار ہوں گے جو بچھے ہوئے فرش سے زیادہ نرم اور ملائم ہوں گے-

سَوْفَ یَنْجُبُ مَنْ یَّفْھَمُ - جو شخص سمجھ رکھتا ہے وہ ایک نہ ایک دن نجیب ہو جائے گا (یعنی نیک خلق' سخی اور کریم البتہ جس کو سمجھ ہی نہیں ملی اس کا درست ہونا مشکل ہے)-

نَجْثٌ - بحث کرنا' فریاد کرنا-

تَنَاجُثٌ - مشہور کرنا-

اِنْتِجَاثٌ - پھول جانا' موٹا یا ظاہر ہونا' نکالنا-

اِسْتِنْجَاثٌ - نکالنا توجہ کرنا-

اَنْجُثُوْنِیْ مَاعِنْدَ الْمُغِیْرَۃِ فَاِنَّہٗ کَتَّامَۃٌ لِلْحَدِیْثِ - مغیرہ بن شعبہ کے پاس جو باتیں ہیں وہ ان سے نکلواؤ مجھ کو سناؤ کیونکہ مغیرہ بڑے بات کے چھپانے والے ہیں-

وَلَا تُنَجِّثُ عَنْ اَخْبَارِنَا تَنْجِیْثًا - اور ہماری خبریں کھود کر نہیں نکالتی (یعنی گھر کی باتوں کے کھوج میں نہیں رہتی ان کو فاش نہیں کرتی-)

اِنَّھَا قَالَتْ لِاَبِیْ سُفْیَانَ لَمَّا نَزَلُوْا بِالْاَبْوَاءِ فِیْ غَزْوَۃِ اُحُدٍ لَوْ نَجَثْتُمْ قَبْرَ اٰمِنَۃَ اُمِّ مُحَمَّدٍ - ہندہ نے ابوسفیان سے کہا جب وہ ابواء میں اترا تھا جنگ احد کے لئے- کاش تم حضرت آمنہ کی قبر کو جو حضرت محمدؐ کی والدہ تھیں کھود کر ان کی نعش نکالو-

نَجِیْثُ الْقَوْمِ - وہ شخص جو لوگوں کی خبریں پیدا کرے-

نَجٌّ - بہانا' جلدی کرنا-

سَاَحْمِلُکَ عَلٰی صَعْبٍ حَدْبَاءَ حِدْبَارٍ یَنِجُّ ظَھْرُھَا - میں تجھ کو ایک سخت پلنگ پتلے پر اٹھاؤں گا جس کی پشت بھاری ہو گی-

نَجْحٌ یانُجْحٌ یانَجَاحٌ - کامیاب ہونا' حاجت پوری ہونا' آسان ہونا' سہل ہونا-

تَنْجِیْحٌ - کامیاب کرنا-

اِنْجَاحٌ - کامیاب ہونا' یا کامیاب کرنا-

نَجِیْحٌ - ٹھیک رائے-

تَنَجُّحٌ - حاجت پوری کرنے کے وعدے کا ایفا چاہنا-

تَنَاجُحٌ - پے در پے سچ ہونا-

اِسْتِنْجَاحٌ بمعنی تَنَجُّحٌ ہے-

وَاَنْجَحَ اِذْ اَکْدَیْتُمْ - اور کامیاب کرے جب تم کوشش کرو-

یَاجَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - اے جلیح ایک ٹھیک کام ہے ایک فصیح مرد کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ-

اَسْرَعَ بِالنَّجْحِ - جلدی کامیاب ہو گیا-

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یُدْرِکُوْا اِنْجَاحَ الْحَوَائِجِ اِلَّا بِالدُّعَاءِ - مسلمان اپنے مقاصد پر دعا ہی سے کامیاب ہوتے ہیں-

اَسْرَعُ الدُّعَاءِ نَجْحًا لِلْاِجَابَۃِ دُعَاءُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ - سب سے جلدی جو دعا قبول ہو کر کامیاب ہوتی ہے وہ دعا ہے جو ایک مسلمان بھائی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے کرے-

لَاشَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَۃِ - توبہ سے بڑھ کر گناہوں کی

بخشش کے لئے کوئی شفیع نہیں ہے۔

اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ نَجَاحٍ - دعا کامیابی کی کنجی ہے۔

اِقْلِبْنِیْ مُخْلِحًا مُنْجِحًا - مجھ کو کامیاب اور بامراد کر کے لوٹا۔

اِجْعَلْ دُعَائِیْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا - میری دعا کا شروع کامیابی کر اور بیچ کا حصہ مراد پانا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا الْيَوْمِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّ اٰخِرَهٗ نَجَاحًا - یا اللہ اس دن کا ابتدائی حصہ میرے کاموں کی درستگی کر اور بیچ کا حصہ کامیابی اور اخیر کا حصہ مقصد پر پہنچ جانا۔

نَجْدٌ - مدد کرنا' غالب ہونا۔

نُجُوْدٌ - واضح ہونا' کھل جانا' بہہ جانا۔

نَجَدٌ - محنت سے پسینہ آ جانا' پلید ہونا' تھک جانا۔

نَجَادَةٌ اور نَجْدَةٌ - بہادر ہونا' جس کام سے دوسرے عاجز ہوں اس کو کر گزرنا۔

تَنْجِيْدٌ - زیادتی کرنا' آراستہ کرنا' آزمانا' حرکت دینا۔

مُنَاجَدَةٌ - معارضہ کرنا' لڑنا' مدد کرنا۔

اِنْجَادٌ - نجد میں آنا یا نجد کی طرف جانا' مدد کرنا' بلند ہونا' صاف ہونا' اپنے گھر سے نزدیک ہونا' قبول کرنا' سر کبھی جھکانا کبھی اٹھانا۔

اِسْتِنْجَادٌ - ناتوانی کے بعد قوی ہونا' مدد مانگنا' ڈر کے بعد جری ہو جانا۔

نِجَادٌ - تلوار کی حمائل' پرتلہ۔

طَوِيْلُ النِّجَادِ - بلند قامت۔

نَجَّادٌ اور مُنَجِّدٌ - جو شخص فرش' گدے اور تکیے بناتا اور سیتا ہے۔

نَجْدٌ - بلند مقام اور ایک ملک ہے عرب کے بالائی حصہ میں۔

نَجَدٌ - پسینہ۔

نَجَدَاتٌ - خارجیوں کا ایک گروہ جو نجدہ بن عامر خارجی کے پیرو تھے۔

اِلَّا مَنْ اَعْطٰى فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا - مگر جو کوئی دے تنگی اور آسانی کے ہنگام میں۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ قَارِئَ الْقُرْاٰنِ وَصَاحِبَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ كَالنَّجْدَةِ تَكُوْنُ فِي الرَّجُلِ فَقَالَ لَيْسَتْ لَهُمَا بِعِدْلٍ - آنحضرتؐ نے قرآن پڑھنے والے اور خیرات دینے والے کا ذکر کیا - ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ! آدمی میں جو بہادری ہوتی ہے وہ کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا یہ بہادری (فضیلت میں) ان دونوں صفتوں کے برابر نہیں ہے (یعنی تلاوت قرآن اور صدقہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)۔

نَجْدَةٌ - شجاعت اور بہادری۔

رَجُلٌ نَجِدٌ يَا نَجُدٌ - بڑا جنگی آدمی۔

اَمَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ - ہاشم کی اولاد والے بہادر ہیں فضیلت والے ہیں۔

اَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ هَمَدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ - ہمدان کی اس شاخ کے لوگ بہادر ہیں دلیر ہیں۔

حَوْلَهٗ وَنَجْدَهٗ - اس کی طاقت اور قوت یا قوت اور بہادری۔

تَفَاضَلَتْ فِيْهِ الْمُجَدَاءُ وَالنُّجَدَاءُ - ان میں بزرگ اور بہادر لوگ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

وَكَانَتِ امْرَاَةً نَجُوْدًا - وہ ایک عقل مند صائبۃ الرائے عورت تھی۔

زَوْجِيْ طَوِيْلُ النِّجَادِ - میرے خاوند کی تلوار کا پرتلہ لمبا ہے (یعنی اس کا قد لمبا ہے کیونکہ لمبے شخص کا پرتلہ بھی لمبا ہوگا)۔

جَاءَهٗ رَجُلٌ وَّبِكَفِّهٖ وَضَحٌ فَقَالَ لَهٗ انْظُرْ بَطْنَ وَادٍ لَّا مُنْجِدٍ وَّلَا مُتْهِمٍ فَتَمَعَّكْ فِيْهِ - ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس کے پنجہ پر برص کی سفیدی تھی آپ نے اس سے فرمایا تو ایسی وادی میں جا کہ نہ پورے طور پر نجد میں ہو نہ تہامہ میں (بلکہ سرحد پر ہو) وہاں جا کر مٹی میں لوٹ! (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسے میدان میں جا جو نہ بلند ہو نہ گڑھے میں ہو)۔

اِنَّهٗ رَاَى امْرَاَةً شَيِّرَةً وَّعَلَيْهَا مَنَاجِدُ مِنْ ذَهَبٍ -

آنحضرتؐ نے ایک خوب صورت عورت کو دیکھا وہ سونے کا جڑاؤ زیور یا ہار پہنے ہوئے تھی-

مَنْجَدٌ- ہار (مَنَاجِد جمع' یہ تَنْجِیْدٌ سے نکلا ہے بمعنی آراستہ کرنے کے' عرب لوگ کہتے ہیں بَیْتٌ مُنَجَّدٌ یعنی آراستہ گھر)-

نُجُوْد- پردے- جو دیواروں پر آرائش کے لئے لٹکائے جاتے ہیں-

زُخْرِفَ وَنُجِّدَ- آراستہ کیا گیا اور سنوارا گیا-

اِنَّهٗ بَعَثَ اِلٰى اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِّنْ عِنْدِهٖ- عبدالملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کے سامان بھیجے (جیسے فرش اور تکیے اور پردے)-

وَعَلٰى اَكْتَافِهَا اَمْثَالُ النَّوَاجِدِ شَحْمًا- ان کے کندھوں پر چربی کے راستے معلوم ہوتے تھے-

اِنَّهٗ اَذِنَ فِيْ قَطْعِ الْمِنْجَدَةِ- انھوں نے حرم کے درختوں میں سے منجدہ کے کاٹنے کی اجازت دی (منجدہ ایک درخت ہے جس کی لکڑی سے جانور ہنکانے کی لاٹھیاں بنائی جاتی ہیں اور روئی بھی اس سے دھنکی جاتی ہے)-

وَنَجَدَ الْمَاءُ الَّذِيْ تَوَرَّدَا- اور رنگ برنگ کا پانی یعنی پسینہ بہ نکلا- (یہ حمید بن ثور ہلالیؓ کا مصرعہ ہے)-

اِجْتَمَعَ شَرْبٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَنْبَارِ وَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ نَاجُوْدُ خَمْرٍ- انبار کے لوگوں میں سے چند شرابی جمع ہوئے ان کے سامنے ایک کونڈہ شراب کا رکھا تھا-

اَلْعَقِيْقُ لِاَهْلِ نَجْدٍ- عقیق نجد والوں کا میقات ہے-

نَجْذٌ- دانتوں سے کاٹنا' اصرار کرنا-

تَنْجِيْذٌ- آزمانا' امتحان کرنا' پہنچنا-

نَوَاجِذ- وہ دانت جو کچلیوں کے بعد ہوتے ہیں بعضوں نے کہا ڈاڑھیں یعنی اخیر کے دانت جو سب کے بعد نکلتے ہیں-

اِنَّهٗ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ- آنحضرتؐ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے (یعنی وہ دانت جو ہنسنے کے وقت کھلتے ہیں- نواجذ سے یہاں آخری دانت مراد نہیں ہیں کیونکہ ایسی ہنسی آپ کی شان سے بعید ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی ہنسی صرف تبسم تھی)-

عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ- اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو-

لَنْ يَّلِيَ النَّاسَ كَقُرَشِيٍّ عَضَّ عَلٰى نَاجِذِهٖ- کوئی شخص لوگوں پر اس طرح حکومت نہیں کرنے کا جیسے قریش کا شخص جو دانتوں سے کاٹے یعنی صبر کرے-

اِنَّ الْمَلَكَيْنِ قَاعِدَانِ عَلٰى نَاجِذَيِ الْعَبْدِ يَكْتُبَانِ- دو فرشتے ہر بندے کے دونوں دانتوں پر بیٹھے ہوئے لکھتے رہتے ہیں (ایک نیکیاں لکھتا ہے ایک برائیاں- ناجذ وہ دانت جو سامنے کے دانت اور کچلی کے بیچ میں ہوتا ہے)-

اَنْجُذَان- ایک دوا ہے-

نَجَرٌ- ایک بیماری ہے جس میں آدمی کھاتا چلا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا (یعنی جوع البقر)-

نَجَّارِيَة- ایک فرقہ ہے اہل اسلام کا محمد بن حسین نجار کا پیرو-

بَنِي النَّجَّارِ- انصار کا مشہور قبیلہ تھا-

كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ- آنحضرتؐ نجران کے تین کپڑوں میں کفن دیئے گئے (نجران ایک موضع ہے حجاز اور شام اور یمن کے درمیان)-

قَدِمَ عَلَيْهِ نَصَارٰى نَجْرَانَ- آپ کے پاس نجران کے نصاریٰ آئے (ایک روایت میں بَحْرَانِ ہے یعنی بحرین کے نصاریٰ)-

وَاخْتَلَفَ النَّجْرُ وَتَشَتَّتَ الْاَمْرُ- طبیعتیں مختلف ہو گئیں اور کام پریشان ہو گئے-

لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَمْرُوْ بْنُ الْعَاصِ وَالْوَفْدُ قَالَ لَهُمْ نَجِّرُوْا- جب نجاشی کے پاس عمرو بن عاص اور کفار قریش کے قاصد پہنچے تو نجاشی نے کہا اچھا گفتگو شروع کرو-

فَمَا قُلُصٌ وُّجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ قَفَاسِلَعٍ بِمُخْتَلِفِ النِّجَارِ- (اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)-

شَرُّ النَّصَارٰى نَصَارٰى نَجْرَانَ- سب نصاریٰ میں بدتر نجران کے نصاریٰ ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ نجران ایک

شہر ہے ہمدان کے شہروں میں سے- اس کے بانی کا نام نجران بن زیدان تھا)-

نَجْزٌ- گزر جانا' فنا ہو جانا' وعدہ آ پہنچنا' ختم ہو جانا' پورا کرنا' جلدی کرنا-

تَنْجِیْزٌ- پورا کرنا' ختم کے قریب ہونا' ایک کام کو فوراً کر دینا' میعاد نہ لگانا نہ کسی شرط پر معلق رکھنا (یہ تعلیق کی ضد ہے)-

نَاجِزَةٌ مُنَاجَزَةٌ- لڑنا' مقابلہ کرنا-

اِنْجَازٌ- وعدہ پورا کرنا' وفا کرنا-

اِسْتِنْجَازٌ- وعدہ وفائی چاہنا-

تَنَاجُزٌ- لڑنا مقابلہ کرنا-

اِلَّا نَاجِزًا بِنَاجِزٍ- مگر نقد انقد دست بدست-

اَنْجَزَ وَعْدَهٗ- اپنے وعدے کو پورا کیا-

ثَلٰثٌ تَدَعُهُنَّ اَوْلَاُنَاجِزَنَّكَ- تین باتیں تو چھوڑ دے ورنہ میں تجھ سے لڑوں گی-

تَاْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَّتَقْضِیْ دَیْنَهٗ وَ تَنْجُزُ عِدَاتِهٖ (آنحضرتؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا) محمد کا ترکہ تم لے لینا تم ہی اس کا قرض ادا کرنا تم ہی اس کے وعدے وفا کرنا-

نَجَسٌ یا نَجَاسَةٌ- ناپاک ہونا' پلید ہونا-

تَنْجِیْسٌ اور اِنْجَاسٌ- ناپاک کرنا-

تَنَجُّسٌ- نجس ہونا یا نجاست سے صاف ہونا-

اَلْمُؤْمِنُ لَایَنْجَسُ یا لَایَنْجُسُ- مومن نجس نہیں ہوتا-

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَایُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ- پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی (یعنی جب تک پانی کا کوئی وصف نہ بدلے قلیل ہو یا کثیر نجاست گرنے سے وہ نجس نہیں ہوتا- امام مالک کا یہی مذہب ہے اور اہل حدیث نے اس کو اختیار کیا ہے- حنفی کہتے ہیں کہ حدیث بیر بضاعہ کے باب میں وارد ہے اور اس کا پانی جاری تھا- طحاوی نے اس کو واقدی سے نقل کیا ہے- حالانکہ واقدی کو کوئی کذاب کہتا ہے' کوئی متروک اور کوئی ضعیف- تو طحاوی نے رائے کو مدد دینے کے لئے حدیث کو باطل کرنا چاہا ہے حالانکہ بیر بضاعہ اب تک حجاز میں مشہور ہے وہ ایک کنواں ہے اس کا پانی کبھی جاری نہ ہوا- اور ابن ابی شیبہ نے جو روایت کیا کہ ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر پڑا تھا تو کنویں کا سارا پانی کھینچنے کا حکم دیا گیا- اس کو بیہقی نے ضعیف کہا ہے اور سفیان بن عینیہ سے روایت کیا کہ میں ستر برس سے مکہ میں رہتا ہوں میں نے کسی بڑے یا چھوٹے کی زبان سے حبشی کا قصہ نہیں سنا-

مترجم: کہتا ہے بیر بضاعہ اب تک موجود ہے وہ ایک چھوٹا کنواں ہے جو ہفت در ہفت ہوگا- اب اس میں پانی بہت کم ہے اندھا ہوگیا ہے اس کا پانی جاری ہونا کیا معنیٰ' یقیناً واقدی کی روایت غلط ہے اور دہ دردہ کی تقدیر متاخرین حنفیہ نے اپنی رائے سے کی ہے جس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے اور صدر الشریعہ نے جو من حفر بیرا کی حدیث سے دہ دردہ کی تقدیر پر استدلال کیا ہے یہ استدلال عجیب ہے کیونکہ من حفر بیرا) حدیث میں ہر طرف دس ہاتھ زمین کنواں کھودنے والے کا حق قرار دی گئی کہ اتنی زمین میں اپنے جانور بٹھائے ان کو پانی پلائے دوسرا شخص اس حد کے اندر دوسرا کنواں نہیں کھود سکتا- اس کو نجاست یا طہارت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے)-

اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسَةٍ- بلی نجس نہیں ہے (معلوم ہوا کہ بلی کا جوٹھا پاک ہے- لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور اہل حدیث کے نزدیک ہر درندے کا جھوٹھا پاک ہے)-

اِنَّ اَعْیَانَهُمْ نَجِسَةٌ كَالْكِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ- (ابن عباس نے انما المشرکون نجس کی تفسیر میں کہا) مشرکوں کے بدن نجس ہیں کتوں اور سوروں کی طرح (فقہائے اہل سنت کہتے ہیں نجاست سے مراد یہ ہے کہ وہ جنابت کا غسل نہیں کرتے نجاست سے پرہیز نہیں کرتے یا نجاست اعتقادی مراد ہے)-

اَلْقُوا الشَّعْرَ عَنْكُمْ فَاِنَّهٗ نَجَسٌ- بالوں کو نکال ڈالو وہ پلید ہیں-

ثَوْبٌ نَجَسٌ- ناپاک کپڑا-

قَوْمٌ اَنْجَاسٌ- ناپاک لوگ-

فَانْتَجَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ- میں نے اپنے آپ کو نجس سمجھا پھر میں نے غسل کیا-

نَجْشٌ- کسی کو دھوکا دینے کے لئے جو چیز بکتی ہے اس کی تعریف کرنا' دھوکا دینے کی نیت سے نرخ بڑھانا تاکہ دوسرا شخص اس کو

جلد خریدے یا کسی بکتی ہوئی چیز کی برائی کرنا تاکہ خریدار اس کو چھوڑ کر دوسری طرف جائے۔

نَجْشٌ - اسم مصدر ہے۔ اصل میں نَجْشٌ کے معنی چھپانے کے ہیں اور چھیڑنے کے، بحث کرنے کے، جمع کرنے، نکالنے کے اور سلگانے کے۔

نَجْشٌ اور نِجَاشَۃٌ - جلدی کرنا۔

نَھٰی عَنِ النَّجْشِ فِی الْبَیْعِ - آنحضرتؐ نے بیع میں نجش سے منع فرمایا۔

لَا تَنَاجَشُوْا - ایک دوسرے کے ساتھ نجش مت کرو (یعنی یہ کہ یہ اس کے مال کی تعریف کرے وہ اس کے مال کی، یا یہ اس کے مال کی ہجو کرے وہ اس کے مال کی)۔

اَلنَّاجِشُ اٰکِلُ الرِّبٰوا - نجش کرنے والا سود خوار کی طرح ہے (یعنی گناہ میں)۔

لَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰی یَنْجُشَھَا ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّسِتُّوْنَ مَلَکًا - سورج اس وقت تک نہیں نکلتا کہ تین سو ساٹھ فرشتے اس کو دھکیلتے ہیں۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیَہٗ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ وَھُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْتَجَشْتُ مِنْہُ - (ابو ہریرہؓ نے کہا) آنحضرتؐ مدینہ کے ایک راستہ میں مجھ سے ملے، مجھ کو نہانے کی حاجت تھی میں جلدی سے بھاگ گیا (ایک روایت میں فَانْخَنَسْتُ مِنْہُ ہے ایک روایت میں اِخْتَنَسْتُ ہے یعنی میں پیچھے رہ گیا، آپ کے ساتھ نہیں چلا)۔

نَجَاشِیُّ - حبش کے بادشاہ کا لقب تھا۔

اِسْمُ النَّجَاشِیِّ اَصْحَمَۃُ اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ غَائِبًا - نجاشی کا نام اصحمہ تھا وہ آنحضرتؐ پر ایمان لایا تھا حالانکہ اس نے آپ کو نہیں دیکھا تھا (جب وہ مر گیا تو آنحضرتؐ نے اس پر جنازے کی نماز پڑھی۔ اس حدیث سے میت غائب پر نماز پڑھنے کا جواز نکلا کیونکہ جنازے کی نماز دعا ہے اور دعا غائب شخص کے لیے اور جلد قبول ہوتی ہے)۔

نَجْعٌ یا نُجُوْعٌ - کھانا ہضم ہونا اور کھانے والے کے جزو بدن ہونا اثر کرنا یا اثر ظاہر ہونا، آنا، تلاش کے لئے جانا، نجوع پلانا (نجوع پانی میں کچھ بیج یا آٹا بھگوتے ہیں اونٹوں کو پلاتے ہیں)۔

تَنْجِیْعٌ - اثر کرنا۔

اِنْجَاعٌ - کامیاب ہونا، دودھ پلانا۔

تَنَجُّعٌ اور اِنْتِجَاعٌ - گھاس کی تلاش میں جانا، کسی کے حسن سلوک کا امیدوار ہو کر آنا، روٹی کمانے کے لئے سفر کرنا۔

اِسْتِنْجَاعٌ بمعنی نَجْعٌ ہے۔

مَاءٌ نَجُوْعٌ - خالص صاف پانی۔

دَخَلَ عَلَیْہِ الْمِقْدَادُ بِالسُّقْیَا وَھُوَ یَنْجَعُ بَکَرَاتٍ لَہٗ دَقِیْقًا وَّخَبَطًا - مقداد بن اسود سقیا میں حضرت علی کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنے جوان اونٹوں کو آٹا اور چارہ پانی میں ملا کر پلا رہے تھے۔

سُئِلَ عَنِ النَّبِیْذِ فَقَالَ عَلَیْکَ بِاللَّبَنِ الَّذِیْ نُجِعْتَ بِہٖ - ان سے پوچھا نبیذ پینا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا تو دودھ کیوں نہیں پیتا جس سے پہلے پہل تیری پرورش ہوئی تھی اور تو نے اس سے فائدہ اٹھایا تھا۔

ھٰذِہٖ ھَوَازِنُ تَنَجَّعَتْ اَرْضَنَا - یہ ہوازن کے لوگ ہیں جو گھاس اور پانی کی تلاش میں ہماری زمین میں آگئے ہیں۔

لَیْسَتْ بِدَارِ نُجْعَۃٍ - یہ مقام گھاس چارہ طلب کرنے کا نہیں ہے (یعنی دنیا میں عیش و راحت کی طلب بے کار ہے)۔

فَانْجَعُوْا لِمَا یَحِقُّ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ - تم پر خلیفۂ وقت کی بات سننا اور اطاعت کرنا جو لازم ہے اس سے فائدہ لو۔

نَجَعَ الْاَمْرُ وَالْخِطَابُ وَالْوَعْظُ - حکم نے اور خطاب نے اور وعظ نے اثر کیا یعنی مفید ہوئے۔

نَجْفٌ - تراشنا، اچھی طرح دودھ دوہنا، کاٹنا، بکرے کا قضیب پاؤں سے باندھ دینا تاکہ جماع نہ کر سکے۔

تَنْجِیْفٌ - اڑا دینا۔

اِنْجَافٌ - نکالنا، نجاف لٹکانا (نجاف وہ چمڑہ ہے جس سے بکرے کا قضیب پاؤں سے باندھ دیتے ہیں)۔

اِنْتِجَافٌ - نکالنا، تھن سے سارا دودھ دوہ لینا۔

اِسْتِنْجَافٌ -اڑا لے جانا-

نَجَفٌ -وہ جگہ جہاں پر پانی نہیں چڑھتا-

فَیَقُوْلُ اَیْ رَبِّ قَدِّمْنِیْ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَاَکُوْنُ تَحْتَ نِجَافِ الْجَنَّةِ- پھر بندہ کہے گا' پروردگار مجھ کو بہشت کے دروازے پر ڈال دے' میں دروازہ کی چوکھٹ کے تلے پڑا رہوں گا-پھجہ کے نیچے-

اِنَّ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ دَخَلَ عَلَیْهَا فَاَکْرَمَتْهُ وَ نَجَفَتْهُ- حسان بن ثابتؓ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے' انھوں نے ان کی خاطر داری کی اور ان کو اونچی جگہ پر بٹھایا (حالانکہ حسانؓ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والوں میں شریک ہوئے تھے)-

اِنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی مِنْجَافِ السَّفِیْنَةِ -وہ کشتی کے مکان پر بیٹھے (خطابی نے کہا مِنْجَاف کے معنی مجھ کو معلوم نہیں اور نہ میں نے اس باب میں کچھ سنا)-

نَجَفَةٌ - ٹیلے کی طرح بلند مقام-

نَجَفٌ -ایک مشہور مقام ہے کوفہ کے پاس-

نَجْلٌ - جننا' چمڑے کو کونچوں کی طرف سے چیرنا پھر اتارنا' پاؤں سے ٹھوکر مارنا' ظاہر کرنا' سرسبز ہونا' پھینکنا' ہٹانا' میٹنا' مارنا' تیز چلنا-

نَجَلٌ -آنکھ کشادہ اور خوبصورت ہونا-

اِنْجَالٌ - جانور کو نجیل میں چھوڑ دینا (نجیل ایک کھٹی بوٹی ہے)-

تَنَاجُلٌ - جھگڑنا' نسل بڑھنا-

اِنْتِجَالٌ -کھل جانا' گزر جانا-

اِسْتِنْجَالٌ - پانی بہت ہونا-

نَجْلٌ -لڑکا یا نسل یا والد-

مَعَهٗ قَوْمٌ صُدُوْرُهُمْ اَنَا جِیْلُهُمْ -اس پیغمبر کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے سینے ان کی انجیلیں ہوں گی (یعنی قرآن ان کو حفظ ہوگا یاد سے پڑھیں گے' اہل کتاب اپنی کتابوں کو نوشتہ میں دیکھ کر پڑھتے ہیں یہ صفت یعنی اللہ کی کتاب کو یاد سے پڑھنا اب سوائے مسلمانوں کے دوسری کسی قوم میں پائی نہیں جاتی)-

وَکَانَ وَادِیْهَا یَجْرِیْ نَجْلًا -اس کا نالہ تھوڑا تھوڑا پانی بہا رہا تھا-

اَلْبِلَادُ الْوَبِئَةُ ذَاتُ الْاَنْجَالِ وَالْبَعُوْضِ - وبا ان شہروں میں کثرت سے آتی ہے جو مرطوب ہوں اور وہاں مچھر بہت ہوں-

عَیْنَیْنِ نَجْلَاوَیْنِ - بڑی بڑی دو آنکھیں-

کَانَ لَهٗ کَلْبٌ صَائِدٌ یَّطْلُبُ لَهَا الْفُحُوْلَةَ یَطْلُبُ نَجْلَهَا - ابن شہاب زہریؒ کے پاس ایک شکاری کتیا تھی وہ اس کے لئے نر کی تلاش کرتے تھے اس کے بچے لینا چاہتے تھے-

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْجَلَ- آنحضرتؐ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں (حسن کے ساتھ ان میں لال ڈورے تھے)-

قَبَّحَ اللّٰهُ نَاجِلَیْهِ- اللہ اس کے ماں باپ کو خراب کرے-

مَنْ نَجَلَ النَّاسَ نَجَلُوْهُ- جو شخص لوگوں کا عیب کرے گا -ان کو برا بھلا کہے گا' لوگ بھی اس کا عیب کریں گے اس کو برا بھلا کہیں گے-

وَتَتَّخِذُ السُّیُوْفُ مَنَاجِلَ - قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ تلواروں کی کھرپیاں درانتیاں بنالیں گے (بندوق کی ناروں کی پھونکنیاں کرلیں گے-یعنی جہاد کو چھوڑ کر کھیتی باڑی میں مشغول ہوجائیں گے' کھرپیوں اور درانتیوں سے کھیت کی گھاس صاف کرتے ہیں' غلہ کاٹتے ہیں' پھونکنیوں سے آگ پھونکتے ہیں)-

نَجْمٌ -ستارہ' یا ثریا اور وہ گھاس جس کی ڈنڈی نہ ہو-

نُجُوْمٌ -ظاہر ہونا' طلوع ہونا' صادر ہونا' پیدا ہونا-

قِسْطٌ تَنْجِیْمٌ -قسطیں مقرر کرنا' تاروں کی حرکات اور اجتماعات سے حوادث عالم معلوم کرنا-

اِنْجَامٌ - ظاہر ہونا' طلوع ہونا' تارے نکل آنا' آسمان کا ابر سے صاف ہوجانا' موقوف ہونا-

تَنَجُّمٌ -کوکب شماری بیداری یا عشق کی وجہ سے-

اِنْتِجَامٌ-موقوف ہو جانا-

هٰذَا اِبَّانُ نُجُوْمِهٖ-یہ اس پیغمبر کے ظاہر ہونے کا وقت ہے-

بَيْنَ نَخْلَةٍ وَّضَالَةٍ وَّنَجْمَةٍ وَّاَثْلَةٍ-درمیان درخت خرما اور بیری کے درخت اور ستارے اور جھاؤ کے درخت کے-

سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ-ایک آگ کا چراغ جو ان کے مونڈھوں پر نمودار ہوگا اور سینوں تک پہنچ جائے گا یا سینوں سے نکل جائے گا یا سینوں پر نمودار ہوگا-

اِذَا طَلَعَتِ النَّجْمُ ارْتَفَعَتِ الْعَاهَةُ-جب ثریا نمودار ہو تو میوے کی آفت اٹھ گئی (اب اس کی پختگی اور اصلاح کا یقین ہوگا-ایک روایت میں یوں ہے مَاطَلَعَ النَّجْمُ وَفِي الْاَرْضِ مِنَ الْعَاهَةِ شَيْءٌ-جب ثریا نمودار ہو تو زمین میں کوئی آفت نہیں ہوتی-ایک روایت میں یوں ہے مَاطَلَعَ النَّجْمُ قَطُّ وَفِي الْاَرْضِ عَاهَةٌ اِلَّا رُفِعَتْ-جب ثریا نکلے اور زمین میں کوئی آفت ہو (بیماری یا فصل کی خرابی وغیرہ) تو وہ آفت دور ہو جاتی ہے-نہایہ میں ہے کہ نَجْمٌ اصل میں آسمان کے ہر ستارے کو کہتے ہیں' اس کی جمع نُجُوْمٌ ہے اور جہاں یہ لفظ مطلق مذکور ہوتا ہے تو اس سے ثریا مراد ہوتا ہے اور اس حدیث میں بھی نجم سے ثریا مراد ہے اور اس کے طلوع سے یہ مراد ہے کہ صبح کے وقت ماہ ایار (مئی) کے درمیانی دہے میں نمودار ہو اور سقوط سے یہ مراد ہے کہ تشرین ثانی (نومبر) کے درمیانی دہے میں صبح کے وقت غائب ہو جائے اور عرب لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ثریا کے طلوع اور غروب کے درمیانی ایام میں لوگوں میں اور جانوروں میں اور پھلوں اور میووں میں آفتیں آتی ہیں' وبائی امراض پیدا ہوتے ہیں-ثریا کے غائب رہنے کی مدت یعنی جب رات کو بھی دکھائی نہ دے پچاس پر چند راتیں ہیں کیونکہ وہ ان راتوں میں آفتاب کے قرب کی وجہ سے مخفی ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب سے دور ہوتا ہے تو صبح کے وقت مشرق میں نمودار ہوتا ہے-حربی نے کہا اس حدیث میں زمین سے ملک حجاز کی زمین مراد ہے کیونکہ ایار (ماہ مئی) میں غلے کٹتے ہیں' میوے پکتے ہیں-آم بھی ماہ مئی میں پختہ ہو جاتا ہے اس وقت ان کا بیچنا درست ہو جاتا ہے اس لئے کہ اب آفت سے امن ہو جاتا ہے-قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے آفت سے میوے کی آفت مراد رکھی ہے-

مترجم: کہتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اجرام سماوی کا اثر عالم ارضی پر بحکم الٰہی پڑتا ہے آفتاب کی حرارت سے زمین میں اگانے کی قوت پیدا ہوتی ہے چاند اور تاروں کی حرکات سے مختلف تاثیرات فصول اور پیداوار اور بارش پر پڑتی ہیں مگر یہ سب تاثیرات بحکم الٰہی عام ہوتی ہیں-

وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ الْاٰفٍ مُّنَجَّمَةٍ-خدا کی قسم میں چار ہزار باقساط سے زیادہ نہیں دوں گا-

تَنْجِيْمُ الدَّيْنِ-یہ ہے کہ قرض کی ادائی کے اوقات باقساط مقرر کرے خواہ ماہانہ ہوں یا سالانہ اسی سے تَنْجِيْمُ الْمُكَاتَبِ اور نُجُوْمُ الْكِتَابَةِ بھی ماخوذ ہے یعنی غلام پر کچھ مال باقساط مقرر کر دینا کہ جب وہ اس کو ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا-اصل یہ ہے کہ عرب کے لوگ قدیم زمانہ میں محض بے علم اور جاہل تھے حساب اور تقویم کا علم بالکل نہیں جانتے تھے وہ کیا کرتے تھے چاند کے منازل او مساقط کو قرضوں کی میعاد ٹھہراتے تھے اور ایک دوسرے سے یوں کہتا جب ثریا نکلے تو تجھ کو میرا قرض دے دینا ہوگا اور ہر ایک قسط کو بھی نجم کہتے-

نَجَمْتُ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ-میں نے پانچ برس کی قسطیں اس پر مقرر کر دیں-

اَرْبَعَةٌ مُّنَجَّمَةٌ-چار ہزار باقساط-

اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ-تاروں کی حرکات اور دورات سے پانی کا خیال کرنا' اس پر اعتقاد رکھنا کہ فلاں تارہ فلاں مقام پر آئے تو خوب بارش ہوگی-

مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ-جس شخص نے علم نجوم کا کوئی حصہ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک حصہ حاصل کیا (مراد وہی نجوم ہے جس سے آئندہ کے واقعات پر استدلال کیا جاتا ہے نہ کہ وہ علم نجوم جس سے تاروں اور دریا اور خشکی کے راستوں کی اور سمت قبلہ اور زوال وغیرہ کی معرفت ہوتی ہے اس کا تو حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے دریا اور جنگل کا سفر اور جہاد ممکن

نہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ)-

اِنَّ عِجزَ الْمُكَاتَبِ اَنْ يُّؤَخِّرَ النَّجْمَ اِلَى النَّجْمِ الْاٰخَرِ - مکاتب اگر ایک قسط کے ادا کرنے میں اتنی دیر کرے کہ دوسری قسط آن پہنچے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ عاجز ہو گیا-

قَالَ لَهٗ كَيْفَ دَوَرَانُ الْفَلَكِ عِنْدَكُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ الْقَلَنْسُوَةَ مِنْ رَّاْسِيْ فَاَدَرْتُهَا فَقَالَ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا بَالُ بَنَاتِ نَعْشٍ وَالْجَدْيِ وَالْفَرْقَدَيْنَ لَا يَدُوْرُوْنَ يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ - (ایک شخص علم نجوم کے جاننے کا دعویٰ کر رہا تھا) اس سے حضرت علیؓ نے فرمایا- آسمان تمہارے نزدیک کیوں کر گھومتا ہے (یہ بطلیموسی ہیأت کے موافق) اس نے سر سے اپنی ٹوپی اٹھائی اور اس کو گھمایا- حضرت علیؓ نے فرمایا اگر آسمان اس طرح گھومتا ہے تو بنات النعش اور برج جدی اور فرقدین کیوں نہیں گھومتے (جبکہ وہ بھی آسمان میں گڑے ہوئے ہیں)-

وَضَعَ عَلَيْهَا حَدِيْدَةً وَّنَجَّمَهَا - اس پر ایک لوہا رکھ دے اور ایسا رکھ کہ ستارے آڑ نہ ہو جائیں (یعنی پورا مت ڈھانک- لوہا رکھنے سے یہ غرض ہے کہ شیاطین اور جن اس کو نہ سونگھیں کیونکہ وہ ہے سے نفرت کرتے ہیں)-

نَجْمَةُ - امام رضا علیہ السلام کی والدہ کا نام تھا جب امام ان کے پیٹ میں تھے تو تسبیح اور تہلیل اور تحمید کی آواز اپنے پیٹ میں سے سنتی تھیں-

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ - قسم ہے کعبہ کے رب کی نجومی جھوٹے ہیں-

نَجْوٌ یا نَجَاءٌ یا نَجَاةٌ یا نَجَايَةٌ - چھوٹ جانا، چھٹکارا پانا، جلدی کرنا، آگے بڑھ جانا، کاٹنا، چھیلنا، پاخانہ کرنا-

نَجْوٌ اور نَجْوىً - سرگوشی کرنا-

تَنْجِيَةٌ اور اِنْجَاءٌ - چھڑانا-

اِنْجَاءٌ - کھولنا، ظاہر کرنا، بلند زمین پر اٹھانا، کاٹنا، پوست اتارنا، پسینہ آنا، پیٹھ موڑ کر چل دینا-

مُنَاجَاةٌ اور نِجَاءٌ - سرگوشی کرنا-

تَنَاجِيْ اور اِنْتِجَاءٌ - چپکے چپکے کہنا-

اِسْتِنْجَاءٌ - چھٹکارا پانا، جڑ سے کاٹ ڈالنا، حاجت پوری ہو جانا، پانی سے غسل کرنا، پتھر یا ڈھیلے سے پونچھنا، تر کھجور کھانا، جلدی جانا-

اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ - میں ننگا ڈرانے والا ہوں تو اپنی جانوں کو چھڑاؤ (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب کوئی سخت آفت آتی تو ایک شخص ان میں سے کسی پہاڑ پر چڑھ کر ننگا ہو کر ان کو خبردار کرتا- ننگا اس لئے ہوتا کہ لوگ اس کی بات کا اعتبار کریں)-

اِنَّمَا يَاْخُذُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ وَالشَّاذَّةَ وَالنَّاجِيَةَ - بھیڑیا اسی بکری کو پکڑتا ہے جو گلہ سے دور ہو، اکیلی پڑی ہو جلدی جلدی بھاگنے والی ہو-

اَتَوْكَ عَلٰى قُلُصٍ نَوَاجٍ - آپ کے پاس آئے جوان اونٹنیوں پر جلد بھاگنے والیوں پر-

اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَنْجُوْا - جب تم قحط کے دنوں میں سفر کرو (یعنی ایسے مقاموں میں جہاں خشک سالی ہو چارہ پانی نہ ملتا ہو) تو وہاں سے جلد نکل جاؤ (تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو سر سبز مقام میں جلد پہنچ جائے)-

قَدِ اسْتَنْجَوْا - انھوں نے شکست پائی-

فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا - ان کو جلد لے جاؤ تا کہ ان کی ہڈیوں میں مغز باقی رہے-

وَاٰخِرُنَا اِذَا اسْتُنْجِيْنَا - جب ہم کو شکست ہوتی ہے تو وہ ہمارے پیچھے رہتا ہے دشمنوں کو دفع کرتا ہے-

اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ - یا اللہ ولید کو مکہ کے کافروں کی قید سے چھڑا دے-

لَامَنْجَاً وَلَا مَلْجَاً اِلَّا اِلَيْهِ - (ایک روایت میں لامنجی ولاملجی ہے یعنی) کوئی چھٹکارے اور پناہ کا مقام خدا کے سوا نہیں ہے-

اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَبِمُوْسٰى نَجِيِّكَ - یا اللہ! حضرت محمدؐ کے طفیل سے جو تیرے پیغمبرؐ ہیں اور حضرت موسیٰؑ کے وسیلہ سے جن سے تو نے باتیں کیں (اس حدیث سے "توسل بالاموات" کا جواز ثابت ہوتا ہے اور جنہوں نے اس کو ناجائز کہا

ہے' انھوں نے اس حدیث پر توجہ نہیں کی' بعض نے کہا اموات میں صرف پیغمبروں کا توسل درست ہے جیسے اس حدیث میں وارد ہے)۔

لَایَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ ثَالِثٍ - اگر سفر میں تین آدمی ہوں تو دو شخص ان میں سے تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی (کانا پھوسی' ''نجویٰ'') نہ کریں (ورنہ اس کو وہم ہوگا کہ مجھ کو علیحدہ رکھ کر مجھ سے چھپا کر یہ کیا صلاح اور مشورہ کر رہے ہیں کہ کہیں مجھ کو نقصان پہنچانے کا یا لوٹ لینے کا یا مار ڈالنے کا تو مشورہ نہیں کرتے)۔

لَایَنْتَجِیْ اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا - اس کا بھی وہی مطلب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ یہ ممانعت عام ہے سفر میں ہوں یا حضر میں ہوں۔ بعض نے کہا ابتدائے اسلام سے خاص ہے جب منافق لوگ مسلمان کے دل میں وہم ڈالنے کے لئے ایک دوسرے سے سرگوشی کیا کرتے)۔

وَهِیَ نَجِیٌّ لِرَجُلٍ - وہ ایک مرد سے چپکے چپکے باتیں کر رہی تھی۔

لَمْ یُرَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَجْوٌ - آنحضرتؐ کا پاخانہ نہیں دیکھا گیا (بعض کہتے ہیں کہ زمین اس کو فوراً نگل لیتی)۔

دَعَاهُ یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ مَا انْتَجَیْتُهٗ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ - آنحضرتؐ نے طائف کی جنگ میں حضرت علیؓ کو بلوایا اور کان میں ان سے باتیں کرتے رہے بعض لوگ کہنے لگے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ بڑی دیر تک کانا پھوسی کی' تب آنحضرتؐ نے فرمایا۔ میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی' بلکہ اللہ تعالےٰ نے کی (یعنی اللہ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان سے سرگوشی کروں۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کی)۔

مَاسَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّجْوٰی - (کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا) تم نے آنحضرتؐ سے نجویٰ کے بارے میں کیا سنا ہے؟ (یعنی اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے مومن بندے سے سرگوشی کرے گا)۔

فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْهِ بِهٖ - جو اللہ تعالےٰ سے چپکے سے عرض کرتا ہے اس کو اچھی طرح تعظیم کے ساتھ اور خضوع اور خشوع کے ساتھ عرض کرے۔

اِذَا عَظُمَتِ الْحَلْقَةُ فَهِیَ بِذَاءٌ وَّ نِجَاءٌ - جب مجلس میں بہت اجتماع ہو تو اس میں فحش باتیں اور سرگوشیاں ہونگیں (یہ شعبی کا قول ہے)۔

تُلْقٰی فِیْهَا الْمَحَایِضُ وَمَا یُنْجِی النَّاسُ - بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لتے اور جو لوگ اپنے پیٹ سے نکالتے ہیں یعنی پاخانہ وغیرہ ڈالا جاتا ہے۔

قِیْلَ لَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ کَیْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُ نَجْوِیْ اَکْثَرَ مِنْ رُزْئِیْ - عمرو بن عاصؓ سے کسی نے پوچھا جب وہ بیمار تھے تم اپنا حال خود کیسا پاتے ہو؟ انھوں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ جو مجھ میں سے باہر نکلتا ہے وہ اس سے زیادہ ہے جو اندر آتا ہے (یعنی غذا سے بدل ما یتحلل نہیں ہوتا روز بروز قوت ساقط ہو رہی ہے جو موت کی نشانی ہے)۔

اَحَدُنَا اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَنْجِیَ بِالْمَاءِ - ہم میں سے کوئی جب پاخانہ سے نکلتا تو اس کو یہ اچھا معلوم ہوتا کہ پانی سے استنجا کرے (یعنی ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے صاف کرے اور ڈھیلے اور پانی میں جمع کرنا مستحب ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے اور اکثر احادیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صرف پانی پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے' اب یہ حکم پاخانہ اور پیشاب دونوں کے بعد ہے۔ بعض نے کہا صرف پاخانہ سے خاص ہے کیونکہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے۔

مترجم: کہتا ہے گزشتہ بالا ایک روایت میں پیشاب کے بعد ڈھیلا لینے کا ذکر ہو چکا ہے مگر اس کی سند کا حال معلوم نہیں ہے۔ البتہ حضرت عمرؓ سے یہ منقول ہے)۔

وَاِنِّیْ لَفِیْ عَذْقٍ اَنْجِیْ مِنْهُ رُطَبًا - میں ایک درخت کے تلے تازی کھجوریں چن رہا تھا۔

اِنَّ النَّاسَ اَکْثَرُوْا مُنَاجَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اَمَلُّوْهُ - لوگوں نے آنحضرتؐ سے بہت سرگوشی شروع کی یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر ڈالا۔

اَلْاِمَامُ لَایُرٰی لَهٗ نَجْوٌ - امام برحق کا پاخانہ نظر نہیں آیا

(پیغمبر کی طرح اس کا بھی پاخانہ زمین نگل جاتی ہے)۔

فَجَعَلُوْهُ خُبْزًا مِنْجًا يَنْجُوْنَ بِهٖ صِبْيَانَهُمْ - انھوں نے اس کو استنجا کی روٹی بنالیا' اپنے بچوں کا استنجا اس سے کرتے۔

اَهْلُ النَّجْوٰى - اہل بیت کرام (کیونکہ آنحضرتؐ نے ان کو پوشیدہ بہت باتیں بتلائیں جو اوروں کو نہیں بتلائیں - یہ اثنا عشری نظریہ ہے)۔

رُدُّوْا نَجَاةَ السَّائِلِ بِاللُّقْمَةِ - سائل کی نظر کو ایک لقمہ دے کر دفع کرو- (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

فِرْقَة نَاجِيَة - نجات یافتہ گروہ- یعنی حضرت محمد ﷺ کی اتباع کرنے والے۔

اَلصِّدْقُ مَنْجَاةٌ - سچائی نجات دلانے والی ہے۔

يُجْزِيْكَ مِنَ الْغُسْلِ وَالْاِسْتِنْجَاءِ مَا بَلَّتْ يَمِيْنُكَ - غسل میں اور وضو میں اعضاء کا تر کرنا کافی ہے (پانی بہانا لازم نہیں- بعض نے کہا ایک دو قطرے بہنا ضروری ہے- کبھی استنجا سے وضو بھی مراد ہوتا ہے جیسے اسی روایت میں ہے)۔

نَجْهٌ - روکنا' جھڑکنا-

مَانَجَهَهَا - اس کو پھر جھڑکا- (ایک صاحب لغت کہتے ہیں کہ یہ لفظ مجھ کو لغت میں نہیں ملا-

مترجم: کہتا ہے لسان العرب میں یہ لغت موجود ہے-)

نَجْهٌ - بمعنی **اِسْتِقْبَالُكَ الرَّجُلَ بِمَا يَكْرَهُ** یعنی لوگوں سے اس طرح پیش آنا جس کو وہ بڑا سمجھیں اور درخواست اور حاجت نامنظور کرنا اور جھڑکنا-

رَجُلٌ نَاجِهٌ - وہ شخص جو کسی شہر میں پہنچ کر اس کو ناپسند کرے-

بَعْدَ مَا نَجَهَهَا عُمَرُ - یعنی اس کے بعد کہ عمرؓ نے اس کو رد کیا اور جھڑکا-

نَجَهَ بمعنی **طَلَعَ** بھی آیا ہے-

باب النون مع الحاء

نَحْبٌ - منت ماننا' نذر کرنا-

نَحْبٌ اور **نُحَابٌ** - کھانسی آنا-

نَحْبٌ اور **نَحِيْبٌ** - خوب رونا یا آواز سے رونا-

تَنْحِيْبٌ - کوشش کرنا' چلتے چلتے پانی کے قریب ہو جانا-

مُنَاحَبَةٌ - محاکمہ کرنا' ایک دوسرے پر فخر کرنا' شرط لگنا-

تَنَاحُبٌ - وعدہ ٹھہرانا جنگ کے لئے-

اِنْتِحَابٌ - خوب رونا' زور سے سانس لینا-

قَضٰى نَحْبَهٗ - مرگیا-

طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ - طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی منت پوری کی (گویا انھوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اللہ کے دشمنوں سے لڑوں گا' اللہ کے رسول کی حمایت کروں گا- اس کو انھوں نے پورا کیا- بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے- طلحہؓ نے موت کو پورا کیا یعنی اس اقرار کو کہ مرتے دم تک لڑوں گا' جنگ احد میں ان کو اسی سے زیادہ زخم برچھے' تلوار اور تیر کے لگے مگر وہ اپنے مقام پر ثابت قدم رہے اور کافروں کے سامنے اپنا ہاتھ کر کے آنحضرتؐ کو بچایا یہاں تک کہ ان کا ہاتھ بے کار ہو گیا- موت سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ وہ عالم شہوات سے پاک صاف ہو کر مشاہدۂ ربانی میں غرق ہو گئے تھے- اس پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جو کوئی زمین پر کسی چلتے ہوئے شہید کو دیکھے وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے- رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لَاقْتَتَلُوْا عَلَيْهِ وَمَا تَقَدَّمُوْا اِلَّا بِنُحْبَةٍ - اگر لوگ (اقامت نماز میں) صف اول کے ثواب کو جانتے تو البتہ اس کے لئے لڑتے اور کوئی صف اول میں شریک نہ ہو سکتا مگر قرعہ ڈال کر-

فِيْ مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ - الٓم غلبت الروم کی شرط لگانے میں-

هَلْ لَكَ اَنْ اُنَاحِبَكَ وَ تَرْفَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - طلحہؓ نے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہا- آؤ ہم تم ایک دوسرے پر اپنا فخر بیان کریں- مگر تم آنحضرتؐ کا تذکرہ بیچ میں سے اٹھا دو (مطلب یہ ہے کہ تم کو جو آنحضرتؐ سے قرابتِ قریبہ ہے اس کے برابر تو مجھ میں کوئی شرف نہیں ہے لیکن اور سب باتوں میں تم سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں اگر تم آنحضرتؐ کی قرابت کا ذکر چھوڑ دو تو پھر کسی بات میں تم مجھ سے بالا نہیں

ہو سکتے)۔

لَمَّا نُعِیَ اِلَیْهِ حُجْرٌ غَلَبَهُ النَّحِیْبُ۔ جب عبداللہ بن عمرؓ کو حجر بن عدی کے مارے جانے کی خبر آئی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے (معاویہ نے ناحق حجر بن عدی صحابی کو قتل کرایا عبداللہ بن عمرؓ کو یہ سن کر رونا آ گیا)۔

فَانْتَحَبَ النَّاسُ۔ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَانْتَحَبَ الْقَوْمُ۔ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

هَلْ اُحِلَّ النَّحْبُ۔ کیا آواز سے رونا درست ہے؟۔

فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا ثَمَّ مِنَ الْبَقْلِ۔ ایسی آواز سے روئے کہ وہاں جو ترکاری تھی وہ سوکھ گئی۔

فَهَلْ دَفَعَتِ الْاَقَارِبُ اَوْ نَفَعَتِ النَّوَاحِبُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) کیا رشتہ داروں نے کوئی آفت ٹالی یا رونے والوں نے کچھ فائدہ دیا۔

نَحْتٌ۔ تراشنا۔

تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ۔ چاندی تراشتے ہو۔

نَحٌّ۔ چلانا، پیٹ میں آواز اٹکی رہنا۔

نَحَاحَةٌ۔ صبر و سخاوت۔

یَنُحُّ ظَهْرَهَا۔ اس کو جلدی چلاتے تھے۔

نَحْرٌ یا تَنْحَارٌ۔ دگدگی پر مارنا، اونٹ کے سینہ پر برچھا لگانا جو ذبح کے قائم مقام ہے، سامنے ہونا، سیدھا کھڑا ہونا، داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا، مضبوط کرنا۔

مُنَاحَرَةٌ۔ جھگڑا کرنا، ایک دوسرے کی دگدگی پر حملہ کرنا۔

تَنَاحُرٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور آمنے سامنے ہونا راستہ سے ہٹ جانا۔

اِنْتِحَارٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں اور خودکشی کرنا۔

نِحْرٌ وَّ نِحْرِیْرٌ۔ حاذق اور ماہر بڑا عالم۔

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ۔ آنحضرتؐ ٹھیک دوپہر کو ہمارے پاس تشریف لائے (ٹھیک دوپہر کو نحر الظہیرہ اس لئے کہا کہ اس وقت آفتاب انتہائی بلندی پر پہنچ جاتا ہے گویا سینے کے اوپر تک آ گیا)۔

حَتّٰى اَتَیْنَا الْجَیْشَ فِی نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ۔ یہاں تک کہ ہم ٹھیک دوپہر کو لشکر میں پہنچے۔

اَتَانِی ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ فَقُلْتُ اَیَّةَ سَاعَةِ زِیَارَةٍ۔ عبداللہ بن مسعودؓ ٹھیک دوپہر کو میرے پاس آئے۔ میں نے کہا یہ کون سا وقت ملاقات کا ہے۔

اِنَّهُ خَرَجَ وَقَدْ بَكَّرُوْا بِصَلٰوةِ الضُّحٰى فَقَالَ نَحَرُوْهَا نَحَرَهُمُ اللّٰهُ۔ حضرت علیؓ برآمد ہوئے اور لوگوں نے چاشت کی نماز جلدی پڑھ لی تھی تو ان لوگوں نے کہا چاشت کی نماز کو ذبح کر ڈالا (اس کا خون کیا) اللہ ان کو ذبح کرے۔

نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ۔ پروردگار ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں (تاکہ ان کا شر ہم تک نہ پہنچے تو بیچ میں حائل ہو جائے)۔

ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ نَحْرَ الْعَدُوِّ۔ پھر آنحضرتؐ سجدے میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے نزدیک تھے اور پچھلی صف دشمن کے سینہ سپر رہی (یعنی دشمن کے مقابل رہی)۔

فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ۔ آنحضرتؐ اس گنوار کے سینے پر لوٹ پڑے۔

فَانْتَحَرَهَا۔ اس نے اپنے تئیں مار لیا۔

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ۔ ذبح تو حلق میں ہوتا ہے اور نحر دگدگی میں (یعنی اس گڑھے میں جو گردن کے نیچے سینے کے اوپر ہوتا ہے بکری اور گائے کو ذبح کرنا بہتر ہے اور اونٹ کو نحر کرنا، اگر کسی نے اونٹ کو ذبح کیا یا بکری اور گائے کو نحر کیا تب بھی جائز ہوگا)۔

حَتّٰى تَدْعَقَ الْخُیُوْلُ فِیْ نَوَاحِرِ اَرْضِهِمْ۔ یہاں تک کہ ان کی زمین کے آمنے سامنے گھوڑے دوڑیں۔

وُكِّلَتِ الْفِتْنَةُ بِالْحَادِّ النِّحْرِیْرِ۔ فتنہ اس شخص کے متعلق کیا گیا ہے جو تیز ذہن والا عاقل ہو۔

نَحَرْتُ هٰنَا وَمِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ۔ میں نے اس مقام میں نحر کیا اور منیٰ کی ساری زمین نحر کا مقام ہے۔

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَنْحَرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَاَمَرَ اَنْ یُّصَلِّیَ ثُمَّ یَنْحَرَ۔ آنحضرتؐ عید کی نماز سے

پہلے نحر کیا کرتے تھے- پھر آپ کو یہ حکم ہوا کہ نماز پڑھ کر اس کے بعد نحر کریں (یعنی اس آیت میں **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ**- بعض نے کہا **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ** کے معنی یہ ہیں کہ نحر کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر اور اہل بیت کرام سے منقول ہے کہ نحر سے مراد رفع یدین ہے- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا **فصلّ لربّك وَانْحَرْ** کے معنی یہ ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ کے برابر اٹھا- اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جب یہ سورت اتری تو آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا نحر سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا کہ نحر سے جانور کاٹنا مراد نہیں ہے لیکن پروردگار کا حکم یہ ہے کہ جب تو نماز کی نیت باندھے تو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے- اسی طرح جب تو رکوع کرے اسی طرح جب تو رکوع سے اپنا سر اٹھائے اسی طرح جب سجدہ کرے، یہی ہماری نماز ہے اور فرشتوں کی نماز ہے، ساتوں آسمانوں میں دیکھو ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ہے- ایک حدیث میں ہے کہ ہاتھ اٹھانا نماز میں استکانت ہے- صحابہؓ نے پوچھا استکانت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی؟ **وَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ**)-

نَحْزٌ - دھکیلنا، کونچہ لگانا، ہاون دستہ میں کوٹنا-

اِنْحَازٌ - اونٹوں کو نحاز کی بیماری ہو جانا (نحاز ایک بیماری ہے پھیپھڑے کی جس سے اونٹ بہت کھانستا ہے)-

نِحَازٌ - اصل-

نَحِيْزَةٌ - طبیعت-

مِنْحَازٌ - ہاون دستہ-

دَقَّكَ بِالْمِنْحَازِ حَبَّ الْفِلْفِلِ - جیسے ہاون دستہ میں تو کالی مرچ کوٹ ڈالتا ہے-

لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ مَا كَانَ فِيْ وَجْهِهٖ نُحَازَةٌ - جب حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا تو ان کے منہ میں گوشت کا کوئی لوتھڑا باقی نہ تھا (یعنی روتے روتے منہ کا سارا گوشت گل گیا تھا)-

اَلْاَدَبُ لِلنَّحِيْزَةِ - ادب طبیعت کے واسطے ہے-

نَحْسٌ - جفا کرنا، تکلیف دینا، مشقت میں ڈالنا-

نَحَسٌ اور **نُحُوْسَةٌ** اور **نَحَاسَةٌ** - نحوست (یہ ضد ہے **سَعَادَةٌ** کی یعنی خوش نصیبی کی) اور تانبے کا غلاف چڑھانا-

اِنْحَاسٌ - دھواں بہت ہونا-

تَنَحُّسٌ - بھوکا ہونا، خبر حاصل کرنے کی پیروی کرنا، گوشت چھوڑ دینا-

اِسْتِنْحَاسٌ بمعنی **تَنَحُّسٌ** ہے-

نُحَاسٌ - تانبا، آگ، وہ دھواں جس میں شعلہ نہ ہو، طبیعت-

فَجَعَلَ يَتَنَحَّسُ الْاَخْبَارَ - پھر وہ خبریں حاصل کرنے کے پیچھے لگا (ایک روایت میں **يَتَحَسَّبُ** ہے ایک میں **يَتَجَسَّسُ** ہے سب کے معنی ایک ہیں)-

يَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ - قرآن میں "یوم نحس مستمر" سے مراد چہارشنبہ کا دن ہے-

نَهٰى اَنْ يُّتَخَتَّمَ بِنُحَاسٍ - تانبے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا-

نَحْصٌ - موٹا ہونا، ادا کر دینا-

نَحُوْصٌ اور **نَحِيْصٌ** - موٹی اونٹنی-

اِنَّهٗ ذَكَرَ قَتْلٰى اُحُدٍ فَقَالَ يَالَيْتَنِيْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ نُحْصِ الْجَبَلِ - آنحضرتؐ نے احد کے شہیدوں کا ذکر کیا- پھر فرمایا کاش کہ میں ان لوگوں کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا جو پہاڑ کے نشیبی جانب معین کئے گئے تھے (وہ سب کے سب شہید ہوئے، ان کے سردار عبداللہ بن جبیرؓ تھے، آنحضرت ﷺ نے بھی شہادت کی تمنا کی)-

نَحْضٌ - چھیلنا، مانگنے میں اصرار کرنا، پتلا کرنا، گوشت اتار لینا-

نُحُوْضٌ - گوشت گھٹ جانا-

نَحَاضَةٌ - گوشت بہت ہونا-

اِنْتِحَاضٌ - گوشت لے لینا-

فَاَعْمَدُ اِلٰى شَاةٍ مُّمْتَلِئَةٍ شَحْمًا وَّ نَحْضًا - پھر میں ایک بکری کے لینے کا قصد کرتا ہوں جو چربی اور گوشت سے بھری ہوئی ہے-

عَيْرَانَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ - گورخرنی ہے جس پر گوشت پھینکا گیا جب وہ آڑی ہو کر نکلتی ہے (جانور کا موٹا پا جب وہ آڑا ہو کر سامنے سے جائے تو خوب معلوم ہوتا ہے)۔

نَحَافَةٌ - دبلا ہونا۔

اِنْحَافٌ - دبلا کرنا۔

ضَعِيْفٌ نَحِيْفٌ - کمزور ناتوان دبلا ہے۔

نُحْلٌ - دینا' مہر دینا' گالی دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا۔

نُحُوْلٌ - بیمار ہونا' بیماری سے دبلا ہو جانا۔

تَنْحِيْلٌ - دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا۔

اِنْحَالٌ - دبلا کرنا' دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا۔

اِنْتِحَالٌ - غیر کی چیز کو اپنا کہنا۔

مَانَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدًا مِّنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ - کسی باپ نے اپنے بچے کو کوئی عطیہ اس سے بہتر نہیں دیا کہ اس کو اچھا ادب سکھلائے (یعنی اولاد کو تربیت اور تعلیم کرنا سب سے عمدہ عطیہ ہے اگر لاکھوں روپیہ چھوڑ جائے اور اولاد کی تعلیم و تربیت عمدہ نہ کرے تو کوئی فائدہ نہ ہوگا وہ چند روز میں سارا روپیہ اڑا دیں گے پھر بھیک مانگتے پھریں گے۔ ماں باپ کو کوسیں گے کہ ہم کو کوئی علم یا ہنر ایسا نہیں سکھایا جس سے ہم آج اپنی روٹی پیدا کرتے)۔

نُحْلٌ - وہ عطیہ جو بلا عوض اور استحقاق کے ہو۔

نِحْلَةٌ - عطیہ۔

اِنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا - نعمان بن بشیر کے باپ نے ان کو ایک خاص عطیہ دیا۔ (جو دوسرے بچوں کو نہیں دیا۔ تمام اولاد کو عطیہ برابر دینا چاہئے خواہ مرد ہوں یا عورت۔ بعض نے کہا مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا حصہ دے لیکن صحیح پہلا قول ہے۔ کذا فی مجمع البحار)۔

كُلُّ مَانَحَلْتُهُ عَبْدًا هُوَ حَلَالٌ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میں کسی بندے کو دیتا ہوں وہ حلال ہے (پھر بندہ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حرام ٹھہرا لیتا ہے جیسے مشرک لوگ سائبہ اور وصیلہ اور حام وغیرہ کو)۔

اِذَا بَلَغَ بَنُوا الْعَاصِ ثَلَاثِيْنَ كَانَ مَالُ اللّٰهِ نُحْلًا - جب عاص کی اولاد کی تعداد تیس کو پہنچ جائے گی (جیسے مروان کی حکومت میں ہوئی' عاص اس کا دادا تھا) تو اللہ کا مال یعنی بیت المال جو تمام مسلمانوں کا حق ہے سرکاری بخشش ہو جائے گا (جس کو چاہیں گے بلا استحقاق اور اہلیت دیں گے' گویا خزانہ سرکاری بادشاہ وقت کی ملک سمجھا جائے گا)۔

لَمْ تَعِبْهُ نُحْلَةٌ - اس کو لاغری نے عیب دار نہیں کیا۔

كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اُبَيْرِقٍ يَقُوْلُ الشِّعْرَ وَيَهْجُوْ بِهٖ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ - بشیر بن ابیرق اشعار کہا کرتا اور ان میں آنحضرتؐ کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا۔ بعض عرب لوگ اس کے شعروں کو اوروں کی طرف منسوب کر لیتے (کہ انھوں نے یہ شعر کہے ہیں)۔

يَحْمِلُ هٰذَا الدِّيْنَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ - پچھلے لوگوں میں سے نیک اور عادل لوگ اس دین کا علم حاصل کریں گے اور سختی کرنے والوں نے جو تحریف کی ہوگی اس کو دور کر دیں گے۔ (تحریف یہ ہے کہ مباح کو حرام کر دیا ہوگا یا حرام کو مباح یا مکروہ کو حرام' سنت کو بدعت' بدعت کو سنت' مکروہ یا حرام کو شرک قرار دیا ہوگا) اور جھوٹے لوگوں کی جعل سازی کو مٹا دیں گے (جیسے حدیث کے اماموں بخاریؒ و مسلمؒ وغیرہ نے کیا کہ جھوٹے لوگوں نے حدیثیں تراش لی تھیں ان کو بیان کر دیا اور صحیح حدیثوں کو جدا کر دیا)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَةِ - (مشہور روایت تو النخلۃ ہے خائے معجمہ سے۔ یعنی مسلمان کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے لیکن ایک روایت میں حائے مہملہ سے بھی ہے یعنی) شہد کی مکھی کی سی ہے (شہد کی مکھی بڑی عاقل اور قانع ہوتی ہے کسی کو نہیں ستاتی - اپنی محنت سے اپنی خوراک جمع کرتی ہے دوسروں کی کمائی نہیں کھاتی' اپنی حفاظت کا سامان بخوبی کرتی ہے' اپنے امیر اور حاکم کی اطاعت کرتی ہے۔ مسلمان میں بھی یہ سب صفتیں ہوتی ہیں بعض نے کہا شہد کی مکھی پر غیبی آفتیں بہت آتی رہتی

ہیں- مثلاً ابر' ہوا' تاریکی وغیرہ جن کی وجہ سے وہ اپنا کام نہیں کر سکتی- اسی طرح مسلمان پر بھی دنیا میں بہت آفتیں آیا کرتی ہیں- فتنہ کی تاریکی' شک کا ابر' گمراہی کی آندھی وغیرہ)-

لَابَأْسَ بِقَتْلِ النَّحْلِ فِی الْحَرَمِ- شہد کی مکھی کو حرم کے اندر مار ڈالنا درست ہے-

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ سِتَّۃٍ وَعَدَّمِنْھَا النَّحْلَۃَ- آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا' ان میں سے ایک شہد کی مکھی بھی ہے-

اَمِیْرُ النَّحْلِ- حضرت علیؓ کا ایک لقب امیر النحل بھی ہے- اور یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ- یعسوب شہد کی مکھیوں کا بادشاہ سردار-

اِنْتَحَلْتُمْ بِاِسْمِہٖ- (حضرت علیؓ نے کہا) تم نے میرا لقب دوسروں پر رکھ دیا (ان کو امیر المومنین کہنے لگے حالانکہ امیر المومنین میرا لقب ہے)-

اَمَا اِنِّیْ قَدْ نَحَلْتُہٗ کُنْیَتِیْ- (امام موسیٰ کاظم نے فرمایا) میں نے اپنی کنیت (ابوالحسن) علی رضا کو دے دی (ان کو ابوالحسن ثانی کہتے ہیں)-

نَحْمٌ یا نَحِیْمٌ یا نَحَمَانٌ- کھانسنا زور سے سانس نکالنا' آواز کرنا-

اِنْتِحَامٌ- غرم کرنا-

نُحَامٌ- ایک پرندہ ہے سرخ رنگ لمبی گردن والی مرغابی-

نَحَّامٌ- بخیل-

دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَسَمِعْتُ نَحْمَۃً مِّنْ نُعَیْمٍ- میں بہشت میں گیا تو وہاں نعیم بن عبداللہ کا کھانسنا کھنکارنا سنا (ان کا لقب نَحَّام یا نُحَام تھا)-

نَحْوٌ- قصد کرنا' پھیرنا' ایک طرف جھک جانا-

تَنْحِیَۃٌ- پھیر دینا' جدا کر دینا-

اِنْحَاءٌ- جھکنا' ٹیکہ دینا' متوجہ ہونا' پھیر لینا-

تَنَحِّیْ- سرک جانا' اعتماد کرنا-

اِنْتِحَاءٌ- قصد کرنا' اعتماد کرنا' سامنے آنا' چلنے میں بائیں طرف زور دینا-

نَاحِیَۃ- ایک جانب (اس کی جمع نَوَاحِیْ ہے)-

عِلْمُ النَّحْوِ- مشہور علم ہے جس سے آخر کلمہ کا حال اعراب اور بناء کی حیثیت سے معلوم ہوتا ہے-

نَحْوِیّ- جو علم نحو کا عالم ہو-

فَانْتَحٰی لَہٗ عَامِرُ بْنُ الطُّفَیْلِ فَقَتَلَہٗ- عامر بن طفیل حرام بن ملحان کے سامنے ہوا' ان کو قتل کر ڈالا-

فَانْتَحَاہُ رَبِیْعَۃُ- ربیعہ نے اس کی بات پر توجہ کی اس کی طرف قصد کیا-

وَتَنَحّٰی لَہٗ- حضرت خضرؑ نے کشتی توڑ ڈالنے کے لئے زور کیا-

فَلَمْ اَنْشَبْ حَتّٰی اَنْحَیْتُ عَلَیْھَا- میں کچھ نہیں ٹھہرا یہاں تک کہ میں نے اس پر اعتماد کیا-

اِنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَتَنَحّٰی فِیْ سُجُوْدِہٖ فَقَالَ لَاتَشِیْنَنَّ صُوْرَتَکَ- عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا وہ سجدے میں اپنی پیشانی اور ناک پر زور دیتا تھا تو اس سے کہا اپنی صورت مت بگاڑ (ایسا نہ ہو کہ پیشانی اور ناک پر داغ پڑ جائے)-

قَدْ تَنَحّٰی فِیْ بُرْنُسِہٖ وَقَامَ اللَّیْلَۃَ فِیْ حَنْدَسِہٖ- اپنے جبہ میں لوگوں کے پاس سے سرک کر الگ ہو گئے اور رات کی تاریکی میں عبادت کرتے رہے-

ثُمَّ تَنَحّٰی- پھر ایک گوشے میں چلے گئے-

فَتَنَحّٰی لِشِقِّ وَجْھِہٖ- ان کے منہ کے رخ کی طرف دور چلا گیا-

فَتَنَحّٰی- وہ اس طرف گئے جہاں آپ نے ان کو جانے کو کہا-

وَالشَّیْءَ تُنَحِّیْہِ- اور وہ پلید کچرا وغیرہ جس کو تو سرکا دے ہٹا دے-

نَحِّہٖ عَنِّیْ- میرے پاس سے اس کو دور کر-

حِیْنَ انْتَحَیْتُھَا- جب میں نے اس کا قصد کیا-

وَانْتَحَیْتُ- میں نے قصد کیا (ایک روایت میں وَانْتَخَبْتُ ہے یعنی میں نے چن لیا)-

فَانْتَحَاہُ- ان کے سامنے آیا-

خِیْفَ عَلٰی نَاحِیَتِھَا- جہاں وہ رہتی تھیں وہاں خوف

ہوا (اکیلے آدمی کو وہاں رہنے میں اندیشہ تھا- نَاحِیَه سے مکان مراد ہے اور کبھی ذات بھی مراد ہوتی ہے جیسے خِفْتُ عَلٰے نَاحِیَتِهٖ مجھ کو اس کا اندیشہ ہے)-

يَاْتِيْنِيْ اَنْحَاءٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ- میرے پاس قسم قسم کے فرشتے آتے ہیں-

مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ- جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے (مِثْلَ وُضُوْئِيْ نہیں کہا کیونکہ سب صفات میں کسی کا وضو آنحضرتؐ کے برابر نہیں ہو سکتا)-

نَحْوَهٗ- یہ محدثین کی اصطلاح ہے- یہ وہاں کہتے ہیں جہاں دوسری روایت کے الفاظ میں کچھ فرق ہو لیکن معنی قریب قریب ہوں اور مِثْلَهٗ وہاں کہتے ہیں جہاں دوسری روایت پہلی روایت کے لفظ بلفظ مطابق ہو)-

اِذَا خَرَجَ عَلَيْهِ لِحَاجَةٍ اَجِيْئُ اَنَا وَ غُلَامٌ نَحْوِيْ- جب آنحضرتؐ حاجت کے لئے نکلتے تو میں یا میری عمر کا دوسرا کوئی چھوکرا پانی لے کر آتا-

فَدَعَا بِاِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ یاقَدْرَ صَاعٍ- ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع کے قریب یا ایک صاع پانی آتا تھا-

مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ اَوْ نَحْوِهَا- جو شخص پاک زمین یعنی بیت المقدس میں یا اس کی طرح دوسری زمین میں (مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں) گڑنا چاہے-

رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ- کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے (ہندوستان، چین، جاپان، برما وغیرہ یہ سب ملک مدینہ سے مشرق کی طرف ہیں وہاں کے لوگ آنحضرتؐ کے زمانہ میں سب مشرک تھے)-

كَانَ عَلَيَّ لِلنَّاحِيَةِ خَمْسُمِائَةِ دِيْنَارٍ- بارھویں امام کے مجھ پر پانسو دینار نکلتے تھے-

تَنْحُوْ نَحْوَ الْقَبْرِ- قبر کی طرف توجہ کرے-

وَبِيَدِهٖ مُدْيَةٌ لِّيَذْبَحَ اِبْنَهٗ ثُمَّ انْتَحٰى عَلَيْهِ- حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھ میں ایک چھری تھی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے آخر وہ اس پر جھک گئے-

ذَاتُ النِّحْيَيْنِ- دو مشک والی ایک عورت تھی (عرب میں اس کا قصہ مشہور ہے- اس کی دونوں مشکوں میں گھی بھرا ہوا تھا- ایک انصاری اس کو اپنے گھر لے گیا کہ میں خریدوں گا- گھر میں پہنچ کر ایک مشک کا منہ کھلوایا اس کو چکھا وہ عورت ایک ہاتھ سے مشک کا منہ تھامے رہی ایسا نہ ہو اس کا مال تلف ہو جائے- پھر دوسری مشک کھلوائی' اس کو چکھا اور عورت نے دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ تھاما- اب بیچاری کے دونوں ہاتھ پھنس گے- تب اس انصاری نے اس سے جماع کیا (کہتے ہیں یہ انصاری خوات بن جبیر تھے جو بعد کو مسلمان ہو گئے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے مگر یہ نقل صحیح نہیں ہے- خوات بن جبیر کا دوسرا قصہ ہے جو پہلے مذکور ہو چکا ہے)-

اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْيَيْنِ- ذات النحیین سے بھی زیادہ مشغول (یعنی دو مشکوں والی سے یہ عرب کی ایک مثل ہے اس کا قصہ ابھی بیان ہوا- جس شخص کو بالکل فرصت نہ ہو وہ یہ مثل بیان کرتا ہے)-

نِحْي- گھی کی مشک-

بابُ النّونْ مع الخاء

نَخْبٌ- کاٹنا' چھین لینا' جماع کرنا-

نَخَبٌ- نامرد ہونا-

اِنْخَابٌ- نامرد بچہ نکالنا یا بہادر بچہ نکالنا-

اِنْتِخَابٌ- چننا' نکالنا-

اِسْتِنْخَابٌ- عورت کا جماع کی خواہش کرنا-

مَا اَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْ مَّكْرُوْهٍ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لِخَطَايَاهُ حَتّٰى نُخْبَةِ النَّمْلَةِ- مسلمان کو دنیا کی جو تکلیف پیش آئے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یہاں تک کہ چیونٹی بھی اگر کاٹے-

نَخْبٌ- کھال پھاڑنا-

لَايُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ مُصِيْبَةٌ ذَعْرَةٌ وَّلَا عَثْرَةُ قَدَمٍ وَّلَا اخْتِلَاجُ عِرْقٍ وَّلَا نُخْبَةُ نَمْلَةٍ اِلَّا بِذَنْبٍ وَّمَا يَغْفِرُ اللّٰهُ اَكْثَرُ- مسلمان کو کوئی ڈر ہو یا پاؤں پھسلنا یا کسی رگ کا اچھلنا یا چیونٹی کا کاٹنا یہ سب کسی نہ کسی گناہ کی سزا میں ہوتا ہے اور جو گناہ

اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے وہ بہت سے ہوتے ہیں (بہ نسبت ان کے جن پر سزا دی جاتی ہے۔ یعنی بہت گناہوں سے چشم پوشی کرتا ہے ان کی سزا نہیں دیتا)۔

وَخَرَجْنَا فِي النُّخْبَةِ۔ ہم چنے ہوئے آدمیوں میں نکلے۔

نُخْبَةُ بَنِيْ هَاشِمٍ۔ بنی ہاشم کے چنے ہوئے لوگ۔

اِنْتَخَبَ مِنَ الْقَوْمِ مِأَةَ رَجُلٍ۔ سو آدمی لوگوں میں سے چنے۔

بِئْسَ الْعَوْنُ عَلَے الدِّيْنِ قَلْبٌ نَخِيْبٌ وَبَطْنٌ رَغِيْبٌ۔ دین پر بڑا نقصان پہنچانے والا وہ دل ہے جو نامرد ہو (جنگ سے بھاگے جان چرائے) اور وہ پیٹ ہے جو بڑا کھاؤ ہو۔

فَاسْتَقْبَلَ نَخْبًا بِبَصَرِهٖ۔ آپ نے نخب کی طرف نگاہ ڈالی (وہ ایک موضع کا نام ہے)۔

وَقَدْ جَاءَهٗ فِيْ نُخَبِ اَصْحَابِهٖ۔ اپنے چیدہ یاروں کے ساتھ آئے۔

نَخِبٌ۔ نامرد' بزدل۔

نَخْتٌ۔ کھودنا' ایک کھجور یا دو کھجور تھیلے میں سے لے لینا۔

وَلَا نَخْتَةُ نَمْلَةٍ۔ نہ چیونٹی کا کاٹنا۔

نَخٌّ۔ جلدی چلنا' تیز ہنکانا اونٹ کو بٹھانے کے لئے' اخ اخ کہنا۔

نُخَاخَة۔ مغز۔

لَيْسَ فِي النُّخَّةِ صَدَقَةٌ۔ غلام کو لونڈی میں زکوٰۃ نہیں ہے یا گدھوں میں یا کام کاج کرنے والے بیلوں میں یا ہر جانور میں جس سے کام لیا جائے (فراء نے کہا نُخَّة یہ ہے کہ زکوٰۃ کا تحصیل دار زکوٰۃ لینے کے بعد صاحب مال سے ایک دینار لے لے)۔

اِنَّهٗ بَعَثَ اِلٰى عُثْمَانَ بِصَحِيْفَةٍ فِيْهَا لَا تَاْخُذَنَّ مِنَ الزُّخَّةِ وَلَا النُّخَّةِ شَيْئًا۔ حضرت علیؓ نے عثمان بن حنیف کو ایک خط لکھا اس میں یہ تھا کہ بکری یا گائے کے بچوں اور غلام لونڈی میں زکوٰۃ نہ لے۔

نَخْرٌ۔ سانس لمبی کرنا یا آواز ناک میں سے نکالنا۔

نَخِيْرٌ۔ ناک میں ہاتھ ڈالنا اور ملنا تا کہ ناک بہہ نکلے۔

نَخَرٌ۔ گل جانا' ریزہ ریزہ ہو جانا۔

تَنْخِيْرٌ۔ کلام کرنا' گلانا۔

مَنْخِرٌ۔ ناک یا ناک کا سوراخ۔

اِنَّهٗ اَخَذَ بِنُخْرَةِ الصَّبِيِّ۔ آنحضرتؐ نے لڑکے کی ناک پکڑی۔

هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ لوگوں کے اوندھے منہ ناکوں کے بل' ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہی دوزخ میں گرائیں گی۔

اَلْاُفَيْطِسُ النَّخِرَةُ الَّذِيْ كَاَنَّهٗ يَطَّلِعُ فِيْ حُجَرِهٖ۔ پھیلے ہوئے نتھنے والا گویا آپ کے حجروں میں جھانک رہا ہے۔

اِنَّهٗ اُتِيَ بِسَكْرَانَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لِلْمَنْخِرِيْنَ۔ حضرت عمرؓ یا حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو رمضان کے مہینے میں شراب پی کر مست ہو گیا تھا۔ تب انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ اس کو نتھنوں کے بل اوندھا گرائے۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاِبْلِيْسَ نَخَرَ۔ جب اللہ تعالےٰ نے ابلیس کو پیدا کیا تو اس نے ناک میں سے آواز نکالی۔

رَكِبَ بَغْلَةً شَمِطَ وَجْهُهَا هَرَمًا فَقِيْلَ لَهٗ اَتَرْكَبُ هٰذِهٖ وَاَنْتَ عَلٰى اَكْرَمِ نَاخِرَةٍ بِمِصْرَ۔ عمرو بن العاصؓ ایک خچر پر سوار ہوئے جس کا منہ بڑھاپے سے سفید ہو گیا تھا لوگوں نے ان سے کہا تم اس پر سوار ہوتے ہو حالانکہ تمہارے پاس عمدہ سے عمدہ گھوڑا مصر میں موجود ہے۔

نَاخِرَه۔ گھوڑے (اس کا مفرد نَاخِرٌ ہے بعض نے کہا نَاخِرَةٌ سے گدھے مراد ہیں۔ اہل مصر خچروں کی بہ نسبت گدھوں پر بہت چڑھتے ہیں)۔

لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَمْرٌو وَالْوَفْدُ مَعَهٗ قَالَ لَهُمْ نَخِّرُوْا۔ جب عمرو بن عاص اور چند لوگوں کے ساتھ نجاشی حبش کے بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی نے ان سے کہا اچھا اب لو (بات کرو)۔

فَتَنَاخَرَتْ بَطَارِقَتُهٗ۔ پھر اس کے سرداروں نے غصہ اور نفرت کے ساتھ بات کی۔

فَنَخَرَ اِبْلِيْسُ نَخْرَةً وَّاحِدَةً فَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ جُنُوْدُهٗ- پھر ابلیس نے ناک میں سے ایک آواز نکالی اس کے لشکر والے اس کے پاس اکٹھا ہو گئے-

نَاخُوْرَةٌ- حضرت ادریس علیہ السلام کے وصی تھے انھوں نے حضرت ادریسؑ کی وصیت حضرت نوحؑ کو پہنچائی-

نَخسٌ- جانور کے پٹھے پر لکڑی وغیرہ سے ٹھونسا دینا تا کہ وہ تیز چلے' چرخ کے سوراخ میں جو ڈھیلا ہو گیا ہو لکڑی وغیرہ ڈالنا تا کہ تنگ ہو جائے' اس لکڑی کو نِخَاس اور نِخَاسَۃٌ کہتے ہیں-

نَخَاسَۃٌ- وہ مقام جہاں جانور اور لونڈی غلام بکتے ہیں (اب عام لوگ اس کو نَخَّاس کہتے ہیں)-

نَخَّاسٌ- جانوروں کا بیچنے والا-

اِنَّ سَحَابَةً وَقَعَتْ فَاخْضَرَّ لَهَا الْاَرْضُ وَفِيْهَا غُدُرٌ تَنَاخَسُ- ایک ابر کا ٹکڑا برسا اس سے زمین سرسبز ہو گئی اور اس زمین میں کچھ گڑھے ہیں جن کا پانی ایک میں ایک گرتا ہے-

اِنَّهٗ نَخَسَ بَعِيْرَهٗ بِمِحْجَنٍ- آنحضرتؐ نے حضرت جابرؓ کے اونٹ کو لکڑی سے ایک ٹھونسا دیا-

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ اِلَّا مَرْيَمُ وَابْنُهَا- جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو کونچا مارتا ہے (وہ روتا ہے) پیدا ہوتے وقت مگر مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ دونوں شیطان کے کونچے سے محفوظ رہے)-

بَعْضُ النَّخَّاسِيْنَ- بعض دلال-

لَاتُسَلِّمْ اِبْنَكَ نَخَّاسًا فَاِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ شَرَّ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَبِيْعُوْنَ النَّاسَ- اپنے بیٹے کو دلال کے سپرد مت کر (اس کو دلالی کا پیشہ سکھانے کو) کیونکہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہنے لگے' محمد ﷺ تمہاری امت میں بدتر وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے مال بکواتے ہیں (یعنی جانوروں اور لونڈی غلاموں کی دلالی کرتے ہیں حالانکہ یہ پیشہ حرام نہیں مگر چونکہ اکثر اس میں جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور مال بکوانے کے لئے غیر واقعی تعریف کرنی پڑتی ہے اس لیے اس کو مکروہ جانا- اگر ایمان داری اور سچائی کے ساتھ دلالی کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں)-

اَبُو الْاَعَزِّ نَخَّاس- حدیث کے راوی ہیں ان کو نخاس اس لئے کہا کہ وہ جانوروں کا علاج کیا کرتے تھے-

نَخْشٌ- ابھارنا' تیز ہنکانا' حرکت دینا' ایذا دینا' پوست نکالنا' چھیلنا' دبلا ہو جانا-

نَخَشٌ- نیچے کا حصہ گل جانا-

تَنَخُّشٌ- حرکت کرنا-

كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَمْنَحُوْنَنَا شَيْئًا مِّنْ اَلْبَانِهِمْ وَشَيْئًا مِّنْ شَعِيْرٍ نَنْخُشُهٗ- کچھ انصاری لوگ ہمارے ہمسایے تھے وہ ہم کو اپنے دودھ میں سے کچھ بھیجتے اور کچھ جو جس کو ہم چھیل لیتے (یعنی اس کا چھلکا اتار ڈالتے)-

نُخِشَ الرَّجُلُ- وہ آدمی دبلا ہو گیا-

نَخْصٌ- کھال پھٹ جانا' دبلا ہونا-

نَخَصٌ- چل دینا-

اِنْخَاصٌ- دبلا کرنا-

كَانَ مَنْخُوْصَ الْكَعْبَيْنِ- آنحضرتؐ کے دونوں ٹخنے دبلے تھے یعنی پر گوشت نہ تھے-

نَخْعٌ- اقرار کرنا' اتنا کاٹنا کہ حرام مغز تک پہنچ جائے' خلوص کے ساتھ نصیحت کرنا' درستی رکھنا' خبردار ہونا-

نَخَعٌ- پانی بہنا-

تَنَخُّعٌ- بلغم نکال کر پھینکنا-

اِنَّ اَنْخَعَ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَسَمَّى الرَّجُلُ مَلِكَ الْاَمْلَاكِ- سخت ذبح کرنے والا یعنی ہلاک کرنے والا نام اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ کسی کا نام شاہنشاہ رکھا جائے-

اِلَّا لَاتَنْخَعُوا الذَّبِيْحَةَ حَتّٰى تَجِبَ- ذبح کئے ہوئے جانور کا گلا حرام مغز تک اس وقت تک مت کاٹو جب تک وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے (مطلب یہ ہے کہ جانور کی گردن اس وقت تک جدا نہ کریں جب تک اس کا دم اچھی طرح نکل نہ جائے اور وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے)-

اَلنُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ- مسجد میں بلغم تھوکنا گناہ ہے-

نُخَاعٌ یا نُخَاعَةٌ- وہ بلغم جو سینہ سے نکلے یا ناک سے نکلے

(بعضوں نے کہا جو حلق سے نکلے)-

فَرَاَیْتُہٗ تَنَخَّعَ - میں نے دیکھا اس نے بلغم نکالا-

لَایَتَنَخَّعَنَّ - کوئی شخص بلغم نہ نکالے-

مَنْ تَنَخَّعَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدَّھَا فِیْ جَوْفِہٖ لَمْ تَمُرَّ بِدَاءٍ اِلَّا اَبْرَأَتْہُ - جس شخص کو مسجد میں بلغم آئے وہ اس کو نگل جائے تو وہ بلغم جس بیماری پر سے گزرے گا (جو اس کے جسم میں ہوگی) اس کو اچھا کر دے گا (یہ مسجد کا ادب کرنے کا صلہ ہے)-

نَخَعٌ - ایک قبیلہ ہے یمن والوں میں ان ہی میں سے ابراہیم نخعیؒ ہیں جو استاد ہیں حمادؒ کے جو ابو حنیفہؒ کے استاد تھے-

نَخْلٌ - صاف کرنا' چننا' چھانا' بھوسی نکالنا' بہانا خلوص کے ساتھ دوستی اور نصیحت کرنا-

تَنْخِیْلٌ - بہانا-

تَنَخُّلٌ اور اِنْتِخَالٌ - صاف کرنا' چننا' اچھا اچھا لے لینا-

نُخَالَۃٌ - بھوسی-

مَنْخُوْل - ایک مشہور کتاب ہے امام غزالیؒ کی اس میں امام ابوحنیفہؒ پر بہت طعن کیا ہے کہ انھوں نے شریعت کو الٹ پلٹ دیا-

لَایَقْبَلُ اللّٰہُ مِنَ الدُّعَاءِ اِلَّا النَّاخِلَۃَ - اللہ تعالیٰ وہی دعا قبول کرتا ہے جو خلوص دل سے ہو (اس میں ریا اور تصنع نہ ہو)-

لَایَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا نَخَائِلَ الْقُلُوْبِ - اللہ تعالیٰ دل کی نیتوں کو بشرطیکہ ان میں خلوص ہو قبول کرتا ہے-

مُنْخُلٌ - چھلنی-

اِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَتِھِمْ - تو تو ان کے خراب لوگوں میں سے ہے (جیسے بھوسی خراب ہوتی ہے- مطلب یہ ہے کہ تو ان میں سے شریف اور عالم فاضل لوگوں میں سے نہیں ہے- بلکہ عام بازاری لوگوں میں سے ہے)-

ھَلْ کَانَتْ لَھُمْ نُخَالَۃٌ - کیا صحابہ میں بھی کچھ لوگ بھوسا تھے (یعنی عادل نہ تھے)-

وَھُوَ بِنَخْلَۃَ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عَکَاظَۃَ - وہ نخلہ میں تھے عکاظہ کی بازار کو جا رہے تھے (نخلہ ایک موضع کا نام ہے)-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ ھِیَ النَّخْلَۃُ - مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مثال ہے (اس کی ہر چیز کام آتی ہے' جب اس کا سر کاٹ ڈالتے ہیں تو مر جاتا ہے' جب تک پیوند نہ کریں بار نہیں دیتا' اس کے گابہہ میں منی کی سی بو ہے' وہ انسان کی طرح عاشق ہوتا ہے)-

وَھُوَ بِنَخْلٍ - اس وقت آپ نخل میں تھے (صحیح نَخْلَۃٌ ہے جو ایک موضع کا نام ہے)-

فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ - ایک کھجور کے درخت کی طرف گئے (یعنی اس کی جڑ میں جو پانی تھا اس میں غسل کیا- ایک روایت میں اِلٰی نَجْدٍ ہے- نجد کہتے ہیں تھوڑے پانی کو' یہ ثمامہ بن اثال کا قصہ ہے)-

نَخَلْتُہٗ - میں نے اس کو چھان لیا' بھوسی نکال ڈالی-

مَارَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا - آنحضرتؐ نے چھلنی نہیں دیکھی (یعنی آپؐ کے وقت میں آٹا چھلنی میں نہیں چھانا جاتا تھا)-

اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ - اپنی پھوپھی کھجور کے درخت کی عزت کرو (کیونکہ کھجور کا درخت اس بچی ہوئی مٹی سے بنایا گیا تھا جو حضرت آدمؑ کا پتلہ بنانے سے بچ رہی تھی-)

مَنْخَلٌ - ایک موضع ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں-

نَخْمٌ - کھیلنا' گانا' سینے یا ناک میں سے بلغم نکالنا (جیسے تَنَخُّمٌ ہے)-

نُخَامَۃ بمعنی نُخَاعَۃ ہے-

نَخْمٌ - تھک جانا-

مَاتَنَخَّمَ نُخَامَۃً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ یَدِ رَجُلٍ - آنحضرتؐ جب بلغم نکالتے تو کوئی نہ کوئی اصحاب میں سے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا-

اُقْسِمُ لَتَنَخَّمَنَّھَا اُمَیَّۃُ مِنْ بَعْدِیْ کَمَا تُلْفَظُ النُّخَامَۃُ - میں قسم کھاتا ہوں کہ میرے بعد بنی امیہ اس کو نکال کر پھینکیں گے جیسے بلغم پھینکا جاتا ہے-

اِجْتَمَعَ شَرْبٌ مِّنَ الْاَنْبَارِ فَغَنّٰی نَاخِمُھُمْ - انبار کے

کئی شراب پینے والے لوگ جمع ہوئے ان کے عمدہ گویے نے یوں گایا۔

نَخْوَةٌ۔ اپنے آپ کو بڑا سمجھنا، فخر کرنا، تعریف کرنا، برانگیختہ کرنا جیسے تَنْخِيَةٌ اور اِنْخَاءٌ برانگیختہ کرنا۔

اِنْخَاءٌ۔ بہت نخوت ہونا۔

اِنْتِخَاءٌ۔ تکبر کرنا۔

فِيْهِ نَخْوَةٌ۔ ان میں ذرا نخوت ہے (اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔)

اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ بِالْاِسْلَامِ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے جاہلیت کی نخوت دور کر دی۔

خَضَعَتْ لَهٗ نَخْوَةُ الْمُتَكَبِّرِ۔ اس کے سامنے گھمنڈی کی گھمنڈ جاتی رہی۔

مَا الْهَاضُوْمُ قَالَ نَانْخَوَاه۔ پوچھا ہاضوم کیا ہے؟ فرمایا نانخواہ (جو ایک مشہور دوا ہے)۔

بابُ النّون مع الدّال

نَدَأٌ۔ برا جاننا، آگ میں ڈالنا، ڈرانا، زمین پر دے مارنا۔

نَدِيٌّ۔ قوس قزح (کمان جو آسمان پر نکلتی ہے)۔

نَدْبٌ۔ بلانا، برانگیختہ کرنا، متوجہ کرنا، دعا کرنا، میت کی خوبیاں بیان کر کے اس پر رونا۔

نَدَبٌ۔ زخم کا نشان سخت ہو جانا۔

نُدُوْبَةٌ اور نُدُوْبٌ۔ زخم کے نشان رہنا، جیسے نَدَابَةٌ اور اِنْدَابٌ اور اِنْتِدَابٌ۔ بلاوا قبول کرنا، ضامن ہونا، متکفل ہونا۔

نُدْبَةٌ۔ یاوا کہہ کر میت پر رونا۔ مثلاً یا زیداہ، واعمراہ۔

بَابُ الْمَنْدَب۔ ایک گھاٹی ہے سمندر میں، دونوں طرف پہاڑ بیچ میں جہاز جانے کا راستہ۔ یہ عدن کے قریب ملتا ہے۔ اس کو باب سکندر بھی کہتے ہیں۔

وَ اِنَّ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً مِنْ ضَرْبِهٖ اِيَّاهُ۔ پتھر میں چھ یا سات نشان پڑ گئے ہیں ان ماروں (ضربات) کے جو حضرت موسیٰؑ نے لگائیں تھیں۔

ثَوْبِيْ حَجَرُ۔ ارے پتھر میرے کپڑے دے۔

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ لَيْسَ بِالنَّدَبِ وَلٰكِنَّهٗ صُفْرَةُ الْوَجْهِ وَالْخُشُوْعُ۔ مجاہدؒ نے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کی تفسیر یہ بیان کی کہ سِيْمَاهُمْ سے کوئی نشانی یعنی گٹا وغیرہ (جو پیشانی یا ناک پر پڑ جاتا ہے) مراد نہیں ہے بلکہ منہ کی زردی اور عاجزی، خضوع و خشوع مراد ہے (بعض کم فہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس کی پیشانی اور ناک پر گٹا پڑ گیا ہو تو یہ عمدہ صفت ہے حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اور سجدے میں پیشانی اور ناک پر زیادہ زور دینے سے منع کیا جیسے اوپر گزر چکا)۔

اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی درخواست قبول کی جو اس کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے یا اللہ تعالیٰ ضامن اور متکفل ہوا۔

فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ اَرْبَعُوْنَ۔ چالیس آدمیوں نے ان کا بلاوا قبول کیا (ان کے بلانے پر گئے)۔

كُلُّ نَادِبَةٍ كَاذِبَةٌ اِلَّا نَادِبَةُ سَعْدٍ۔ میت کے اوصاف بیان کر کے رونے والے سب جھوٹے ہیں (میت کی تعریف میں مبالغہ کرتے ہیں) مگر سعد بن معاذ کے رونے والے (ان میں واقعی وہی اوصاف تھے جو رونے والوں نے بیان کئے)۔

وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ۔ جو مارا جاتا تھا اس پر روتی تھیں۔

كَانَ لَهٗ فَرَسٌ يُّقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ۔ آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مندوب تھا (یہ فَرَسٌ نَدْبٌ سے ماخوذ ہے یعنی عمدہ رواں گھوڑا۔ بعض نے کہا اس کے جسم پر زخم کا نشان تھا۔ بعض نے کہا نَدَبٌ سے ماخوذ ہے یعنی جو شرط گھوڑ دوڑ میں کی جاتی ہے)۔

اُنْدُوْجٌ۔ زین کا نمدہ۔

قَطَعَ اُنْدُوْجَ سَرْجِهٖ۔ ان کے زین کا نمدہ کاٹ ڈالا۔

نَدْحٌ۔ کشادہ کرنا۔

تَنَدُّحٌ۔ پھیل جانا، کشادہ ہونا۔

نَدْحٌ اور نُدْحٌ۔ کثرت اور کشائش، وسعت۔

مَنْدُوْحَة۔ کشادہ زمین، گنجائش، وسعت۔

اِنَّ فِي الْمَعَارِيْضِ لَمَنْدُوْحَةً عَنِ الْكِذْبِ۔ آدمی کو

تعریض کر کے جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے (یعنی ایسا ذومعنیین گول گول کلام کہنا کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب پورا ہو جائے)۔

قَدْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ ذَیْلَكِ فَلَا تَنْدَحِیْهِ۔ (حضرت بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ کو نصیحت کی جب وہ جنگ جمل میں جانے کو تھیں) دیکھو قرآن نے تمہارا دامن سمیٹ دیا ہے (تم کو اپنے گھر میں بیٹھے رہنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ) اب تم اس دامن کو مت پھیلاؤ (گھر سے باہر لڑائیوں میں مت جاؤ)۔

وَادٍ نَادِحٌ۔ کشادہ میدان۔

نَدٌّ یانَدِیْدٌ یانَدَدٌ یانِدادٌ۔ بھاگ نکلنا' بھڑک جانا۔

تَنْدِیْدٌ۔ کسی کا عیب بیان کرنا' برا بھلا کہنا' مشہور کرنا' جدا کرنا۔

مُنَادَّةٌ۔ مخالفت کرنا۔

اِنْدَادٌ۔ جدا کرنا۔

تَنَادٌّ۔ مخالفت کرنا' نفرت کرنا۔

نَدٌّ۔ عود یا عنبر' اونچا ٹیلہ۔

نِدٌّ۔ برابر والا جوڑ شریک۔

فَنَدَّ بَعِیْرٌ مِّنْهَا۔ ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا۔

وَخَلَعَ الْاَنْدَادَ وَالْاَصْنَامَ۔ جن کو خدا کا شریک بناتے تھے اور بتوں کو چھوڑ دیا۔

فَهُمْ بَیْنَ شَرِیْكٍ نَادٍّ۔ وہ ان لوگوں میں ہیں جو بھاگ کر نکل جاتے ہیں (یعنی اولیاء اللہ کیونکہ وہ دنیا داروں سے اختلاط پسند نہیں کرتے دوسرے بدعات اور معاصی کو دیکھ نہیں سکتے)۔

اِنْ اَفْلَتَكَ شَیْءٌ مِّنَ الصَّیْدِ اَوْ نَدَّ فَارْمِهٖ بِسَهْمِكَ۔ اگر جانور بھاگ نکلے یا قابو سے نکل جائے تو اس کو تیر سے مار دے (جب بسم اللہ کہہ کر تیر مارا پھر وہ مر بھی گیا جب بھی حلال ہے اگر زندہ پائے تو اس کو ذبح یا نحر کر لے)۔

اَلْاِمَامُ مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِی الدَّاهِیَةِ النَّادِّ۔ امام سخت مصیبت میں لوگوں کا مرجع اور مفزع ہوتا ہے۔ (مفزع وہ کہ ڈر

کے وقت اس کی پناہ لیں)۔

نَدْرٌ۔ گرنا' پیٹ سے گر کر ظاہر ہونا' قلیل الوجود ہونا' نکل جانا' سرک جانا' پتے نکلنا' سرسبز ہونا' مر جانا' آگے ہو جانا' تجربہ کرنا۔

نَدَارَةٌ۔ فصیح اور عمدہ ہونا۔

اِنْدَارٌ۔ گرانا' حساب میں سے خارج کر دینا' جدا کر دینا' سرکا دینا' نکال دینا۔

نَادِرٌ۔ کمیاب' قلیل الوجود۔

نَادِرَةُ الزَّمَانِ۔ وحید الزمان' وحید العصر۔

رَكِبَ فَرَسًا لَّهٗ فَمَرَّتْ بِشَجَرَةٍ فَطَارَ مِنْهَا طَائِرٌ فَحَادَتْ فَنَدَرَ عَنْهَا عَلٰی اَرْضٍ غَلِیْظَةٍ۔ آنحضرتؐ ایک گھوڑی پر سوار ہوئے (مادیان پر) وہ ایک درخت پر سے گزری۔ اتفاقاً اس درخت پر سے ایک پرندہ اڑا گھوڑی (بدک کر) بھاگی تو آپ ایک سخت زمین پر گر پڑے۔

فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ وَ نَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ نَدَرَتْ۔ اونٹنی نے ٹھوکر کھائی آنحضرتؐ گر پڑے اور حضرت صفیہ (جو آپ کے ساتھ بیٹھی تھیں) وہ بھی گر پڑیں۔

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَ اٰخَرَ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُهٗ۔ (ایک روایت میں فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَهٗ ہے) ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ دانت سے کاٹا (اس نے اپنا ہاتھ کھینچا) تو اس کا دانت گر پڑا (ایک روایت میں یوں ہے اس کا دانت باہر نکال لایا)۔

اِنَّ رَجُلًا نَدَرَ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَاَمَرَ الْقَوْمَ کُلَّهُمْ بِالتَّطَهُّرِ لِئَلَّا یَخْجَلَ الرَّجُلُ۔ حضرت عمرؓ کی مجلس میں ایک شخص کا گوز بے اختیاری سے نکل گیا۔ آپ نے سب حاضرین مجلس کو وضو کرنے کا حکم دیا تا کہ پادنے والا شخص شرمندہ نہ ہو (اگر صرف اسی کو حکم دیتے تو لوگ سمجھ لیتے کہ اسی نے پادا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا)۔

فَضَرَبَ رَاْسَهٗ فَنَدَرَ۔ اس کے سر پر مار لگائی سر اڑ گیا (جدا ہو گیا)۔

اِنَّهٗ اَقْبَلَ وَعَلَیْهِ اَنْدَرْ وَرْدِیَّةٌ۔ حضرت علیؓ تشریف لائے ایک اونچا پاجامہ پہنے ہوئے (جو جانگیے سے نیچا اور سراویل

سے اونچا صرف گھٹنوں تک تھا' جو منسوب ہے اندرورد کی طرف- اندرورد اس کا بنانے والا ہوگا یا کسی موضع کا نام ہے وہاں یہ پاجامے بنتے ہوں گے)-

نَوَادِرُ الْحِكْمَةِ- محمد بن احمد بن یحییٰ قمی کی کتاب کا نام ہے- کہتے ہیں اس کی بائیس جلدیں ہیں-

نَدْسٌ- مارنا' گرانا' منہ پر ہاتھ رکھنا' ہٹا دینا' بیجا گمان کرنا-

تَنَدُّسٌ- گر جانا' سب طرف سے پانی آنا' غیر معلوم مقام سے خبریں حاصل کرنا-

نَدُسٌ اور نَدِسٌ- سمجھدار' عقیل-

تَنَادُسٌ- ایک دوسرے پر پھینکنا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَنْدُسُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهِ- مسجد میں گئے زمین پر اپنا پاؤں مار رہے تھے-

نَدْغٌ- انگلی سے کونچا مارنا' کاٹنا' ڈنک مارنا' برا معلوم ہونا' طعنہ کرنا-

تَنْدِيْغٌ- سوکھا آٹا چھڑکنا-

مُنَادَغَةٌ- عشق بازی کرنا-

اِنْدَاغٌ- برا معلوم ہونا-

اِنْتِدَاغٌ- چپکے چپکے ہنسنا-

مِنْدَغٌ- طعنہ باز یا برچھہ باز-

كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهِ بِالطَّائِفِ اَنْ اَرْسِلْ اِلَيَّ بِعَسَلٍ مِّنْ عَسَلِ النَّدْغِ وَالسَّحَاءِ- حجاج نے طائف کے عامل کو لکھا مجھ کو وہ شہد بھیج جس کی مکھی نے ندغ اور سحاء چرا ہوا (یہ دونوں درخت ہیں مکھی ان کو کھا کر شہد نکالے تو وہ بہت خوش مزہ ہوتا ہے- بعض نے کہا: ندغ سعتر' بری یعنی پہاڑی پودینہ)

بَوَادِيْكُمْ هٰذَا نَدْغَةٌ- (سلیمان بن عبدالملک طائف میں گیا وہاں سعتر کی خوشبو پائی (جنگلی پودینہ کی) تو کہنے لگا) تمہارے اس میدان میں نَدْغہ ہے (یعنی پہاڑی پودینہ)-

نَدَمٌ یا نَدَامَةٌ- رنجیدہ ہونا تاسف کرنا' توبہ کرنا' شرمندہ ہونا' ایک کام کو کر کے پھر اس کو برا سمجھنا-

مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى- شاباش ان لوگوں کو نہ یہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ ہوئے (اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ قید ہو کر ذلیل وخوار ہوتے' لونڈی غلام بنتے' جزیہ دے کر شرمندہ ہوتے نَدَامٰى جمع ہے نَدْمَانٌ کی بہ معنی رفیق تو خزایا کے اتباع سے نَدَمٌ کی جو بہ معنی شرمندہ ہے نَدَامٰى جمع کر دی بعض نے کہا نَدْمَانٌ کے معنی بھی شرمندہ آئے ہیں)-

مُنَادَمَةٌ اور نِدَامٌ- شراب پینے کی صحبت-

نَدِيْمٌ- مصاحب-

اِنْتِدَامٌ- آسان ہونا-

نَدْمٌ- عقلمند ظریف-

اِيَّاكُمْ وَرَضَاعَ السَّوْءِ فَاِنَّهٗ لَابُدَّ مِنْ اَنْ يَّنْتَدِمَ- بری عورت کا دودھ اپنے بچوں کو نہ پلواؤ (مریض اور بیمار اور بدکار فاجرہ عورتوں کا کمینی ذات والی کا) کیونکہ ایک نہ ایک دن بچہ میں دودھ کا اثر پیدا ہوتا ہے (گو جوانی کے بعد سہی)-

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ- ندامت اور شرمندگی (جو گناہ کے بعد ہوتی ہے) وہ بھی توبہ ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُوْرِثُ النَّدَمَ- تیری پناہ ان گناہوں سے جو شرمندگی پیدا کرتے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں- ناحق خون کرنا' باوجود قدرت کے ناطہ والوں سے سلوک نہ کرنا' وصیت نہ کرنا' ظلم کی معافی مظلوم سے نہ کرانا' زکوٰۃ نہ دینا یہاں تک موت آن پہنچے)-

نَدْهٌ- ڈانٹنا' پھیر دینا' ہانکنا' پکارنا-

اِسْتِنْدَاهٌ- سیدھا ہونا-

نَدْهَةٌ اور نُدْهَةٌ- مال کی کثرت (بعض نے کہا بیس بکریاں اور سو اونٹ ہونا' ہزار روپے ہونا)-

لَوْ رَاَيْتُ قَاتِلَ عُمَرَ فِي الْحَرَمِ مَا نَدَهْتُهٗ- (حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں) اگر میں (اپنے والد) حضرت عمرؓ کے قاتل کو حرم میں دیکھوں تو اس کو نہ چھیڑوں نہ ڈانٹوں (حرم کا ادب کر کے)-

وَلَا يَنْدَهُ الْمُتْرَفِيْنَ- حد سے بڑھنے والوں کو نہیں ڈانٹتا-

نَدْوٌ- جمع ہونا' مجلس میں آنا' جدا ہونا-

نَدیً اور نَدَاوَۃٌ اور نُدُوَّۃٌ-تر ہونا' تری پہنچنا' دور تک جانا' کرنا-

مُنَادَاۃٌ اور نِدَاءٌ- پکارنا' آواز سے مجلس میں بٹھانا مفاخرت کرنا' ظاہر کرنا' دیکھنا' جاننا-

اِنْدَاءٌ- بہت دینا' اچھی آواز ہونا' سخی ہونا' فاضل ہونا' تر کرنا-

تَنَدِّیْ-سخی بننا-

تَنَادِیْ اور اِنْتِدَاءٌ-جمع ہونا' مجلس میں آنا' ایک کا ایک کو پکارنا' آواز دینا-

قَرِیْبُ الْبَیْتِ مِنَ النَّادِیْ-مجلس سے اس کا گھر نزدیک ہے (تو اکثر مہمان اس کے پاس آتے رہتے ہیں)-

فَاِنَّ جَارَ النَّادِیْ یَتَحَوَّلُ-مجلس کا رفیق جدا ہو جاتا ہے (ایک روایت میں فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیْ یَتَحَوَّلُ ہے یعنی سفر کا رفیق جدا ہو جاتا ہے)-

وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی- پروردگار! مجھ کو بلند مصاحبوں میں رکھ یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ (ایک روایت میں وَاجْعَلْنِیْ فِی النِّدَاءِ الْاَعْلٰی یعنی پروردگار مجھ کو اعلیٰ پکار میں رکھ یعنی جس کا ذکر اس آیت میں ہے "وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا بہشت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے (حالانکہ دوزخ کروڑوں کوس بہشت سے دور ہوگی-مگر روح کی آواز وہاں تک پہنچے گی-روح ایسی سریع السیر ہے کہ اس کو کوئی دوری دوری معلوم نہیں ہوتی) کہ ہم سے جو ہمارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پالیا)-

مَا کَانُوْا لِیَقْتُلُوْا عَامِرًا وَّ بَنِیْ سُلَیْمٍ وَّھُمُ النَّدِیُّ- ان سے یہ نہیں ہو سکتا کہ عامر اور بنی سلیم قبیلوں کو مار ڈالیں کیونکہ وہ سب اکٹھے ہیں-

کُنَّا اَنْدَاءً فَخَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- ہم ایک مجلس میں جمع تھے اتنے میں آنحضرتؐ برآمد ہوئے-

لَوْ اَنَّ رَجُلًا نَدَا النَّاسَ اِلٰی مِرْمَاتَیْنِ اَوْ عَرْقٍ

اَجَابُوْہُ-اگر کوئی شخص لوگوں کو کھر کی دو ہڈیوں یا گوشت کی ایک ہڈی کی طرف بلائے دعوت دے تو حاضر ہوں (نَدَا' نَادِیْ سے نکلا ہے-عرب لوگ کہتے ہیں: نَدَوْتُ الْقَوْمَ اَنْدُوْھُمْ میں نے لوگوں کو مجلس میں بلایا-اسی سبب سے مکہ میں جو مکان مشورہ اور اجتماع کے لئے تجویز کیا گیا تھا اس کو دَارُ النَّدْوَۃ کہتے تھے- کہتے ہیں اس مکان کو قصی نے بنایا تھا)-

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ- دو دعائیں رد نہیں ہوتیں (یعنی ضرور قبول ہوتی ہیں) ایک تو اذان کے وقت' دوسرے جب کافروں سے مڈبھیڑ ہو (یعنی جنگ کے وقت)-

فَبَیْنَاھُمْ کَذٰلِکَ اِذْ نُوْدُوْا نَادِیَۃً اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ- پھر وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اتنے میں ان کو ایک آواز سنائی دے گی کہ اللہ کا حکم آ پہنچا (یعنی یاجوج و ماجوج نکل آئے)-

وَاَوْدٰی سَمْعُہٗ اِلَّا نِدَایًا- ان کی سماعت جاتی رہی مگر زور سے چلانا سنتے تھے (اونچا سنتے تھے)-

فَاِنَّہٗ اَنْدٰی صَوْتًا- کیونکہ بلال خوش آواز ہے یا ان کی آواز دور تک جاتی ہے-

فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ-نماز کے لئے اذان دے (یعنی لوگوں کو خبر کر دے کیونکہ اس وقت اذان شرعی جاری نہیں ہوئی تھی)-

اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَضَعُہٗ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ-سحر کے وقت جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اگر اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس کو زمین پر نہ رکھے جب تک کہ اپنی حاجت پوری نہ کر لے (یعنی اچھی طرح کھا نہ لے-اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ مراد بلالؓ کی اذان ہے وہ صبح صادق سے پہلے لوگوں کو جگانے کے لئے اذان دے دیا کرتے- لیکن بعض علماء کا یہ قول ہے کہ اگر روزہ دار کی نگاہ میں ابھی صبح صادق نہ ہوئی ہو اور وہ سحری کھا لے اس کے بعد معلوم ہو کہ صبح ہو گئی تھی' جب بھی اس کا روزہ صحیح ہو جائے گا- میں کہتا ہوں ہم حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں اور تاویلات اور توجیہات کا باب کیوں کھولیں یہ ظاہر ہے کہ بغیر سحری کھائے بعض آدمیوں کو روزہ رکھنا تکلیف مالایطاق ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر

آسانی چاہتا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ- اب جس شخص کی آنکھ نہ کھلی یہاں تک کہ اذان کا وقت آ گیا اس نے جلدی کے مارے کھانے کا پیالہ ہاتھ میں لیا کہ اذان سے پہلے کھالوں لیکن اتنے میں اذان ہونے لگی تو اس کے لئے خاص حکم یہ ہے کہ وہ کھانا کھالے اس کے بعد روزہ رکھ لے- اس کا روزہ اللہ تعالیٰ قبول کرلے گا- پاؤ گھنٹہ آدھا گھنٹہ کی کمی بیشی سے ایسی مجبوری اور عذر کی حالت میں کوئی نقصان نہ ہوگا)-

لَوْعَلِمَ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ- اگر لوگ جانتے جو فضیلت اذان دینے اور اول صف میں شریک ہونے کی ہے-

وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَیْءَ- آنحضرتؐ کے وقت میں عید کی نماز کے لئے نہ اذان ہوتی نہ اور کوئی چیز تکبیر وغیرہ-

وَقَدْ سُعِرَتْ تَحْتَ الْقُدُوْرِ اِذْ نَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- ہانڈیوں کے تلے (جن میں گدھوں کا گوشت تھا) آگ سلگادی گئی تھی اتنے میں آنحضرتؐ کے منادی نے یہ پکارا-

فَنَادٰی یَوْمَئِذٍ نَادِیَیْنِ- اس دن دو مجلسوں کو پکارا-

خَرَجْتُ بِفَرَسٍ لِّیْ اُنَدِّیْہِ- میں اپنی گھوڑی لے کر نکلا اس کا تندیہ کرتا تھا (تندیہ یہ ہے کہ گھوڑے یا اونٹ کو پانی پر لا کر تھوڑا پلائے پھر اس کو چراگاہ لے جائے وہاں گھاس چرائے پھر پانی پر لے کر آئے- تَنْدِیَہ اس کو بھی کہتے ہیں کہ گھوڑے کو موٹا کر کے پھر دبلا کرنا' اس کا پسینہ بہانا شرط گاہ میں دوڑنے کے لئے- عربی میں اس کو "تضمیر" اور "اضمار" بھی کہتے ہیں- قطیبی نے کہا صحیح اُبَدِّیْہِ ہے یعنی اس کو جنگل میں لے جانے کے لئے کیونکہ تندیہ اونٹ سے خاص ہے ازہری نے کہا قطیبی کا قول غلط ہے اور اُنَدِّیْہِ صحیح ہے اَنْدِیَۃ نادی کی جمع ہے)-

مُنَدّٰی خَیْلِنَا- وہ ہمارے گھوڑے کی تندیہ کی جگہ ہے-

مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ وَلَمْ یَتَنَدَّ مِنَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِشَیْءٍ دَخَلَ الْجَنَّۃَ- جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ ناحق خون کی تری اس کو نہ پہنچی ہو (یعنی خون ناحق نہ کیا ہو) تو وہ بہشت میں جائے گا-

لَنْ یَّزَالَ یُخَفَّفُ عَنْھُمَا مَا کَانَ فِیْھِمَا نُدُوٌّ- ان دو قبر والوں کو برابر عذاب کی تخفیف رہے گی جب تک ان ڈالیوں میں تری باقی رہے گی (نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ غریب ہے امام احمدؒ کی مسند میں مروی ہے اور مشہور اور مستعمل لفظ نَدَاوَۃٌ ہے تری کے معنی میں)-

بَکْرُ بْنُ وَائِلٍ نَدٍ- بکر بن وائل سخی آدمی ہے-

یَتَنَدّٰی عَلٰی اَصْحَابِہٖ- اپنے لوگوں پر سخاوت کرتا ہے-

فَانْتَدُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ- مجلس میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے-

اَلْحَذْفُ فِی النَّادِیْ مِنْ اَخْلَاقِ قَوْمِ لُوْطٍ- مجلس میں کنکریاں مارنا لوط علیہ السلام کی قوم کی عادت تھی-

مُتَعَرِّضٌ لِلْمَقَالِ فِیْ اَنْدِیَۃِ الرِّجَالِ- لوگوں کی مجلسوں میں باتیں کرنے کا حاضر-

سَاَلْتُہٗ عَنِ النِّدَاءِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ سَاَلْتُہٗ عَنِ النِّدَاءِ وَالتَّثْوِیْبِ فِی الْاِقَامَۃِ- میں نے ان سے پوچھا صبح صادق نمودار ہونے سے پہلے اذان دینا کیسا ہے اور اقامت میں ندا اور تھویب کا کیا حکم ہے (یعنی اذان کے بعد اقامت سے پہلے جو بعض موذن مسلمانوں کو پکارتے ہیں کہتے ہیں- "اَلصَّلٰوۃُ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ" جس کو تھویب کہتے ہیں- اس کا کیا حکم ہے؟ صریح بدعت ہے عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے ساتھی سے کہا- اس مسجد سے نکل چلو' اس بدعتی کے پاس سے' اس نے تھویب کی تھی)-

مُنَادِیْھِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ- ان کا موذن آسمان کی فضا میں اذان دے گا (یعنی بلند مقاموں میں)-

بابُ النّون مع الذّالُ

نَذْرٌ- منت ماننا کسی چیز کو اپنے اوپر واجب کرلینا' وعدہ کرنا' بچے کو عبادت گاہ کی خدمت کے لئے دے دینا' جاسوس بنانا-

نَذَرٌ- جاننے کے بعد پرہیز کرنا-

اِنْذَارٌ اور نَذْرٌ اور نُذُرٌ اور نُذْرٌ اور نَذِیْرٌ- جتلانا' کسی بات

کے انجام سے ڈرانا۔

نُذُرٰی اور نُذُر۔ اسم مصدر ہے۔

تَنَاذُرٌ۔ ایک دوسرے کو ڈرانا۔

اِنْتِذَارٌ۔ واجب کر لینا۔

نِذَارَۃٌ۔ ڈرانا۔

كَانَ اِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَ عَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ۔ آنحضرتؐ جب خطبہ سناتے (وعظ کرتے) تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آواز بلند ہوتی' غصہ زیادہ ہوتا' جیسے کوئی دشمن کی فوج سے ڈراتا ہے۔ کہتا ہے دیکھو صبح کو دشمن تم پر آن پڑا اور شام کو آن پڑا۔

فَلَمَّا عَرَفَ اَنْ قَدْ نَذِرُوْا بِهٖ هَرَبَ۔ جب اس کو معلوم ہوا کہ لوگوں کو میری خبر ہوگئی تو بھاگ گیا۔

وَنَذِرُوْا بِهَا۔ اس کو جان لیا۔

اِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا۔ اگر لوگ جان لیں گے۔

اَنْذِرِ الْقَوْمَ۔ ان لوگوں سے ڈرتا رہ' تیار اور مستعد رہ۔

فَاَنْذَرَ بِالرِّدَّةِ۔ آنحضرتؐ نے اپنی وفات کے بعد لوگوں کے مرتد ہو جانے سے ڈرایا (یہ پیشین گوئی آپ کی صحیح ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں عرب کے کئی قبائل مرتد ہو گئے لیکن انھوں نے مار پیٹ کر سب کو درست کر دیا)۔

اِنَّكُمْ تَنْذُرُوْنَ وَتُشْرِكُوْنَ۔ تم نذر مانتے ہو اور شرک کرتے ہو (کہتے ہو جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے غیر خدا کو خدا کے برابر کر دیتے ہو یہی شرک ہے)۔

يَرْكُضُ نَذِيْرًا۔ آگاہ کرتے ہوئے سواری کو دوڑا رہے ہیں۔

اِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِىْ عَنْ شَىْءٍ۔ منت ماننے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا نہ تقدیر کی خرابی اس سے رفع ہوتی ہے نہ بلا رد ہوتی ہے مگر بخیل آدمی سے کچھ مال نکالتی ہے (وہ یوں تو کچھ اللہ کی راہ میں دیتا نہیں' جب بلا آن پڑتی ہے تو نذریں اور منتیں کرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں اتنی خیرات کروں گا یہ کروں گا وہ کروں گا۔ اسی وجہ سے دوسری حدیث میں نذر کی ممانعت آئی ہے۔ حالانکہ اللہ کی نذر کرنا منع نہیں ہے ورنہ اس کا پورا کرنا کیوں لازم ہوتا تو یہ ممانعت محمول ہے اس حالت پر جب کوئی نذر کو رد بلا کا معاوضہ خیال کرے یا یہ گمان کرے کہ نذر سے تقدیر الٹ جائے گی' اگر کوئی کہے کہ نذر صدقہ ہے اور صدقہ بلا کو رد کرتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نذر صدقہ نہیں ہے بلکہ صدقہ کا لازم کر لینا ہے اور ایک قسم کا معاوضہ ہے۔ اس سے رد بلا ضروری نہیں۔ انسان کو چاہئے کہ اول ہی سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے صدقہ اور خیرات کرتا رہے۔ جب بلا آ گئی تو اب نذر ماننا گویا عوض معاوضہ ہے کہ اگر یہ بلا رفع ہو گی تو میں اتنی خیرات کروں گا)۔

لَانَذْرَ فِىْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُهٗ۔ گناہ کی بات کی منت ماننا درست نہیں (نہ اس کا پورا کرنا ضروری ہے) اور نہ اس مال کی جو نذر کرنے والے کی ملک نہیں (مثلاً یوں کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اچھا کر دیا تو میں زید کا غلام آزاد کر دوں گا۔ گناہ کی منت یوں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں شراب پیوں گا' اب اگر مباح کام کی منت کرے (مثلاً کوئی منت مانے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں انار کھاؤں گا یا پلاؤ پکاؤں گا) تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ ایک عورت نے منت مانی تھی کہ میں آنحضرتؐ کے سر پر دف بجاؤں گی۔ آپ نے اس کو منت پورا کرنے کا حکم دیا۔ مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ دف بجانے سے اس عورت کی غرض یہ تھی کہ آنحضرتؐ کی صحت و سلامتی کے ساتھ مراجعت پر اور مسلمانوں کی فتح و نصرت پر خوشی کرے تو یہ ایک طرح کی قربت ہو گئی (ثواب کا کام) جیسے نکاح میں دف بجانا مستحب ہے تاکہ حرام کاری سے اس کی تمیز ہو جائے)۔

اِنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَضَيَا فِى الْمِلْطَاةِ بِنِصْفِ نَذْرِ الْمُوْضِحَةِ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے ملطاۃ میں موضحہ کی آدھی دیت دلائے جانے کا فیصلہ کیا (ملطاۃ اور موضحہ کی تفسیر کتاب ''م'' میں گزر چکی ہے۔ اہل حجاز دیت کو نذر کہتے ہیں اور اہل عراق ارش)۔

اَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِىٌّ الْهَادِىْ۔ (اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا

"انما انت منذر ولکل قوم ھاد" تو آنحضرت ﷺ نے کہا) میں تو منذر ڈرانے والا ہوں اور علی ہادی یعنی راہ بتانے والے ہیں۔

مُنْذِرُ۔ بن ابی الجارود حضرت علیؓ کے عامل تھے انھوں نے خیانت کی اور منذر یحییٰ علیہ السلام کے وصی کا بھی نام تھا۔

بابُ النّون مع الرّاء

نَرْدٌ۔ چوسر جو ایک مشہور کھیل ہے۔ اس کو اردشیر بادشاہ نے نکالا۔

مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرَ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَّدَمِهٖ۔ جس نے چوسر کھیلا اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

لَاتُقْبَلُ شَهَادَةُ صَاحِبِ النَّرْدِ۔ چوسر باز کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

اَلنَّرْدُ اَشَدُّ مِنَ الشَّطْرَنْجِ۔ چوسر کھیلنا شطرنج کھیلنے سے زیادہ سخت ہے (کیونکہ چوسر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور شطرنج میں اختلاف ہے)۔

نَرْمَقٌ۔ نرم اور ملائم۔

اِنَّ الدِّرْهَمَ يَكْسُو النَّرْمَقَ۔ روپیہ نرم اور ملائم کپڑے پہنتا ہے (یعنی جو روپے والا ہوتا ہے وہ طرح طرح کے نرم اور چکنے اور خوشنما کپڑے پہنتا ہے لیکن محتاج آدمی ایک کھر کھرے کمبل ہی کو غنیمت سمجھتا ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے يَكْسِرُ النَّرْمَقَ یعنی روپیہ نرم چیز کو بھی توڑ ڈالتا ہے حالانکہ نرم چیز کا ٹوٹنا مشکل ہوتا ہے)۔

بابُ النّونُ مع الزّاء

نَزْحٌ یا نُزُوْحٌ۔ دور ہونا، کنویں کا پانی تمام ہو جانا یا کم ہو جانا۔

اِنْزَاحٌ بہ معنی نَزْحٌ ہے۔

اِنْتِزَاحٌ۔ دور ہونا۔

نَزَحٌ۔ گدلا پانی اور وہ کنواں جس کا پانی سب کھینچ لیا گیا ہو یا اس میں پانی کم رہ گیا ہو۔

نَزَلَ الْحُدَيْبِيَةَ. وَهِيَ نَزَحٌ۔ آنحضرتؐ حدیبیہ کے کنویں پر اترے اس کا پانی لیا گیا تھا۔

اِرْحَلْ عَنِّيْ فَقَدْ نَزَحْتَنِيْ۔ (سعید بن مسیب نے قتادہؒ سے کہا) اب تم کوچ کرو (جاؤ اور کہیں علم حاصل کرو) تم نے مجھ کو کھینچ ڈالا (یعنی جتنا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا)۔

عَبْدُ الْمَسِيْحِ جَاءَ مِنْ بَلَدٍ نَزِيْحٍ۔ عبدالمسیح دور دراز شہر سے آیا۔

حَتّٰى نَزَحُوْهَا۔ یہاں تک کہ اس کا سب پانی کھینچ لیا۔

اِنْزَحْ مِنْهَا دِلَاءً۔ اس میں سے چند ڈول نکال۔

نَزْرٌ۔ الحاح کرنا، اصرار کرنا، برانگیختہ کرنا، جلدی کرنا، حکم دینا، حقیر سمجھنا، اٹھا لینا۔

نُزُوْرٌ اور نَزَارَةٌ اور نُزُوْرَةٌ۔ کم ہونا۔

تَنْزِيْرٌ اور اِنْزَارٌ۔ کم کرنا۔

تَنَزُّرٌ۔ کم ہونا۔

مَالٌ نَزْرٌ۔ قلیل مال۔

لَانَزْرٌ وَّلَا هَذَرٌ۔ (آنحضرت کا کلام) نہ تو اتنا کم ہوتا (کہ دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے یا وہ خیال کرے کہ آنحضرتؐ گفتگو کرنے میں عاجز ہیں) اور نہ بے کار فضول ہوتا (ناحق بک بک)۔

هُوَ فَصْلٌ لَّانَزْرٌ۔ وہ کلام مفصل ہے اور کم نہیں۔

اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ نَزْرَةً اَوْ مِقْلَاةً۔ جب کسی عورت کی اولاد کم ہوتی ہو یا وہ جننے کو ناپسند کرتی ہو۔

نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا لَّايُجِيْبُكَ۔ (حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے ایک بات کئی بار پوچھی۔ لیکن آپ نے جواب نہ دیا۔ تب حضرت عمرؓ نے خود کو کوسا اور کہا خدا کرے تیری ماں تجھ پر روئے (تو مر جائے) تو نے آنحضرتؐ سے اتنا الحاح کیا (اصرار کیا بار بار پوچھا) لیکن آپ نے جواب نہ دیا (ہوا یہ تھا کہ اس وقت آنحضرتؐ پر وحی آ رہی تھی۔ آپ کیونکر جواب دیتے)۔

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةِ- تم کو یہ نہیں چاہیے کہ آنحضرت کو نماز کے لئے نکلنے پر مجبور کرو (بار بار آپ سے عرض کرو- ایک روایت میں تَبْرُزُوْا ہے یعنی آنحضرت کو نماز کے لئے باہر نکالو)-

نِزَار- قریش کا ایک دادا ہے-

نَزٌّ- تری نکلنا' اکیلا ہونا-

نَزِيْزٌ- دوڑنا' آواز کرنا-

تَنْزِيْزٌ- پاک کرنا' بچہ پالنا-

مُنَازَّةٌ- ایک دوسرے پر غلبہ چاہنا-

اَلْبِلَادُ الْوَبِيْئَةُ ذَاتُ الْاَنْجَالِ وَالْبَعُوْضِ وَالنَّزِّ- وبائی بستیاں وہ ہیں جہاں مچھر بہت ہوں اور دلدلیں بہت ہوں اور تری ہو (یعنی مرطوب ملک ہو بارش کا پانی اطراف میں کھڑا رہے' پانی بہنے کی مہریاں اور نالیاں درست نہ ہوں' اطراف میں پانی کے جوہڑ اور تالاب اور گنجان درخت اور جھاڑیاں ہوں- یہ حارث بن کلدہ نے حضرت عمرؓ سے کہا)-

قَدْ سُئِلَ عَنْ حَائِطٍ فِي الْقِبْلَةِ يَنِزُّ مِنْ بَالُوْعَةٍ- قبلہ کی دیوار پر اگر نجاست کی تری پھوٹے تو کیسا ہے؟ یہ سوال کیا گیا-

اِذَا ظَهَرَ النَّزُّ مِنْ خَلْفِ الْكَنِيْفِ وَهُوَ فِي الْقِبْلَةِ سَتَرَهُ بِشَيْءٍ- جب پاخانے کے پیچھے سے دیوار میں تری پھوٹے اور وہ قبلہ کی طرف ہو تو اس کو کسی چیز سے ڈھانپ دینا چاہئے- (اس پر چونا یا سیمنٹ لگا کر یا مٹی سے گلاوہ کر کے اس تری کو بند کر دینا چاہئے اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ پاخانہ اگر قبلہ کی جانب ہو تو نماز درست ہو جائے گی- اسی طرح اس نلوے پر نماز درست ہے جس کے اندر گوہ موت بہہ رہا ہو گو اس کو تری کسی قدر نلوے کے اوپر معلوم ہو بشرطیکہ کپڑے یا بدن کو ملوث نہ کرے' اتنی تری نہ ہو)-

نَزْعٌ- اکھیڑنا' معزول کرنا' مارنا' کھینچنا' سینچنا' مرنے کے قریب ہونا-

نُزُوْعٌ- مشابہ ہونا' جانا' بلانا' پڑھنا-

نَزَاعَةٌ اور نَزَاعٌ اور نُزُوْعٌ- مشتاق ہونا' معطل کرنا' خراب کرنا-

نَزَعٌ- انزع ہونا (انزع وہ شخص جس کی پیشانی کے دونوں جانب کے بال جھڑ گئے ہوں- اس کا مؤنث زَعْرَاءُ ہے نہ کہ نَزْعَاءُ یہ وہ مؤنث ہے جو مذکر کے لفظ سے نہیں ملتا)-

تَنَازُعٌ اور مُنَازَعَةٌ- ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا-

تَنْزِيْعٌ بمعنی نَزْعٌ ہے-

اِنْتِزَاعٌ- باز رہنا' چھین لینا' ہٹا دینا' اکھیڑ لینا-

تَنَزُّعٌ- جلدی کرنا-

رَاَيْتُنِي اَنْزِعُ عَلٰى قَلِيْبٍ- میں نے (خواب میں) دیکھا میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں (ہاتھ سے ڈول بھر بھر کر)-

لَنْ تَخُوْرَ قُوًى مَّادَامَ صَاحِبُهَا يَنْزِعُ وَيَنْزُوْ- وہ قوتیں کمزور نہ ہوں گی جب تک ان قوتوں والے کمان کو کھینچ سکیں اور گھوڑے پر کود کر سوار ہو جائیں-

نَزَعَ رُوْحَهٗ- اپنی جان کھینچ لی-

نَزَعَ الْقَوْسَ- کمان کھینچ لی-

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَلَا اُلْفِيَنَّ مَا نُوْزِعْتُ فِيْ اَحَدِكُمْ فَاَقُوْلُ هٰذَا مِنِّيْ- میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور میں ایسے شخص کو تم میں سے پاؤں گا جس کو فرشتے مجھ سے چھین لیں گے- میں کہوں گا یہ تو میری امت کا ہے (مگر وہ نہیں سنیں گے اس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے دوسری روایت میں ہے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے جو گن اس نے تمہارے بعد کئے- تو حکم خداوندی کے سامنے آنحضرتؐ کا کہنا بھی کچھ نہ چلے گا)-

مَالِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ- مجھ کو کیا ہوا ہے جیسے کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے (یہ اس وقت آپ نے فرمایا جب بعض صحابۂ کرام نے آپ کے پیچھے نماز میں پکار کر قرأت کی)-

يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنَ- قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے (میں بھولنے کو ہو جاتا ہوں)-

طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

اَلنُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ - مبارک باد غریب لوگوں کو- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غریب کون ہیں؟ فرمایا جو شخص اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے-

اِنَّ قَبَائِلَ مِنَ الْاَزْدِ نَتَّجُوْا فِيْهَا النَّزَائِعَ - ازد کے کئی قبیلوں نے پرانے اونٹوں سے (جو لوگوں سے چھین لئے تھے) بچے نکالے-

قَدْ اَضْوَيْتُمْ فَاَنْكِحُوْا فِي النَّزَائِعِ - (حضرت عمرؓ نے سائب کے خاندان والوں سے کہا) تمہارے خاندان کے لوگ ناتواں ہو گئے ہیں تو دوسرے غیر قبیلوں کی عورتوں سے نکاح کرو (یہ حکیمانہ نصیحت بالکل اصول طب اور قواعد حکمت کے مطابق ہے- کنبے میں شادی کرنا اولاد کو ضعیف کر دیتا ہے اور موروثی بیماریاں روز بروز قوی ہوتی جاتی ہیں- غیر کنبہ میں شادی کرو تو اولاد زور آور اور صحیح سالم پیدا ہوتی ہے- موروثی بیماریوں کا زور گھٹ کر چند نسلوں میں معدوم ہو جاتی ہیں)-

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ نَزَعَهُ - ایک رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا (بچہ اس کے مشابہ ہو گیا)-

لَقَدْ نَزَعْتَ بِمِثْلِ مَا فِي التَّوْرَاةِ - تم تو وہی مضمون لائے جو تورات کے مضمون کے مشابہ ہے-

قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ - اس سے پہلے کہ آپ کو اپنے گھر والوں کا شوق پیدا ہو-

يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ - لڑکا اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے-

لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ - شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چھین لے (اور کسی کو مار لگا دے- ایک روایت میں يَنْزَغُ ہے غین معجمہ سے یعنی شاید شیطان اس کو بہکائے اور کسی کو مارنے کی ترغیب دے جب اس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو اور وہ کسی کی طرف اشارہ کرے تو احتمال ہوتا ہے کہ شاید ہاتھ چل جائے)-

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهٗ فَمَنْ يُّنَازِعُنِيْ - بزرگی اور عظمت اللہ کی چادر ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون شخص ہے جو اس بزرگی اور عظمت میں میرا شریک ہو سکتا ہے- (یعنی کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں بھی عظمت اور بزرگی والا ہوں بلکہ سب غلام بن کر اس کے سامنے عاجزی سے حاضر ہوں گے "اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا)-

اَنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - عبدالمطلب کے بیٹو! زمزم سے پانی بھر بھر کر نکالو (لوگوں کو پلاؤ)-

فَنَزَعْتُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصْلٌ - پھر میں نے ایک تیر مارا جس میں پیکان نہ تھا (یعنی لوہے کی انی نہ تھی صرف لکڑی تھی)-

رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ - تیر انداز زور سے کمان کھینچنے والے (یعنی جتنے زور سے کمان کھینچو اتنا ہی تیر دور جاتا ہے- جو لوگ تیر انداز ہوتے ہیں ان کی کمانیں سخت ہوتی ہیں اور بہت زور سے کھینچی جاتی ہیں)-

كَانَ يَنْزِعُ عَنْ شَيْءٍ - کسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے-

نَزَعَ خَاتَمَهٗ - (آنحضرتؐ جب پاخانے گئے تو) اپنی انگشتری اتار لی (کیونکہ اس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ استنجا کرنے والے کو اللہ اور رسول کا نام اپنے ساتھ نہ رکھنا چاہئے)-

لَايَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا - اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب علم کو لوگوں کے سینے سے چھین نہیں لے گا- (بلکہ عالموں کو دنیا سے اٹھا لے گا)-

فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ ثَوْبَهٗ - پھر لوٹنے کا ارادہ کیا اپنا کپڑا وہیں چھوڑ دیا- یعنی کپڑے اتار دیئے-

نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ - وہ اس بات پر شرمندہ ہو گا کہ اس نے گناہ کے کام کیوں نہ چھوڑے-

اَلْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ - اپنے خاوندوں سے چھڑانے والیاں اور خلع کرنے والیاں-

بَرَاعَةُ مَنْزَعٍ - جہاں سے لیا گیا ہے اس کی فصاحت اور عمدگی-

مَنَازِعُهُمْ - یہ جمع ہے مِنْزَعٌ کی بکسرۂ میم یعنی تیر-

اَسَرَنِيْ رَجُلٌ اَنْزَعُ - مجھ کو ایسے شخص نے قید کیا جس

کے سامنے کے بال (پیشانی کے) جھڑ گئے تھے (یعنی سر کے سامنے کے حصے پر بال نہ تھے۔ مراد حضرت علیؓ ہیں)۔

اَلْاَنْزَعُ الْبَطِیْنُ۔ سر کے سامنے کا حصہ کھلا ہوا رے پیٹ والے (یہ حضرت علیؓ کی صفت ہے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ شرک سے خالی ایمان اور علم سے پیٹ بھرا ہوا)۔

لَقَدْ اَغْرَقَ فِی النَّزْعِ۔ اس نے بہت زور سے کمان کھینچی یا کسی کام میں انتہائی حد کو پہنچ گیا۔

تَذَاکَرْنَا الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَخَذْنَاهُمْ نُزَّاعًا مِّنْ قَبَائِلَ۔ ہم نے انصار کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ہم نے ان کو ان کے قبیلوں سے کھینچ کھینچ کر اکٹھا کیا۔

طُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ النُّزَّاعِ مِنَ الْقَبَائِلِ۔ خوشی ہو ان غریب الوطنوں کو جو اپنے قبیلوں میں سے نکال دیئے گئے ہیں (یعنی اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر ہجرت کر کے چلے آئے ہیں)۔

صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ۔ بچہ جب زمین پر گرتا ہے یعنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو شیطان اس کو کونچا لگاتا ہے اسی وجہ سے وہ چیختا ہے (کذا فی مجمع البحرین۔ میں سمجھتا ہوں یہ صاحب مجمع البحرین کی غلطی ہے۔ حدیث میں نَزْغَةٌ ہے غین معجمہ سے جیسے آگے آتا ہے)۔

اَلنَّفْسُ الْاَمَّارَةُ اَبْعَدُ شَیْءٍ مَنْزَعًا۔ نفس امارہ گناہوں سے توبہ کرنے میں بہت دور رہتا ہے (یعنی گناہوں کا ترک اس پر بہت مشکل ہوتا ہے)۔

فُلَانٌ فِی النَّزْعِ۔ وہ مرنے کے قریب ہے۔

ثَقُلَ عَلَیْهِ نَزْعُ الْعِمَامَةِ۔ اس کو عمامہ کا اتارنا مشکل معلوم ہوا۔

اِنَّ الْغُلَامَ لَیَنْزِعُ اِلَی اللَّبَنِ۔ بچہ دودھ دینے والی کے مشابہ ہو جاتا ہے (یعنی انا کے اخلاق و عادات اختیار کرتا ہے)۔

نَزْغٌ۔ طعنہ دینا' غیبت کرنا' فساد ڈالنا' بہکانا' وسوسہ ڈالنا' ایک کو دوسرے سے بھڑا دینا' برانگیختہ کرنا۔

وَلَمْ یَرْمِ الشُّکُوْكَ بِنَوَازِغِهَا عَزِیْمَةَ اِیْمَانِهِمْ۔ شکوک نے اپنے فساد کے تیر ان کے ایمان کی مضبوطی پر نہیں چلائے (مطلب یہ ہے کہ ایمان کے اعتقادات میں ان کو شک نہیں ہوا)۔

صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ۔ بچے کا چیخنا جب وہ (ماں کے پیٹ سے) زمین پر آتا ہے شیطان کے کونچا مارنے کی وجہ سے ہے۔

فَنَزَغَهٗ اِنْسَانٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ بِنَزِیْغَةٍ۔ پھر مسجد والوں میں سے ایک شخص نے ان کو ایک سخت کلمہ کہا۔

حِیْنَ یَنْزَغُ الْفَجْرُ۔ جب کہ صبح طلوع ہوتی ہے۔

نَزْفٌ۔ سارا پانی کھینچ ڈالنا' نکل جانا' عقل جاتی رہنا' نشہ ہو جانا' دلیل میں ہار جانا' فنا ہو جانا۔

تَنْزِیْفٌ۔ حمل کی حالت میں حیض کا خون دیکھنا۔

اِنْزَافٌ۔ سارا پانی نکال ڈالنا یا نکل جانا' فنا کر دینا' نشہ ہو جانا۔

اِسْتِنْزَافٌ۔ سب نکال ڈالنا۔

زَمْزَمُ لَا تُنْزَفُ وَلَا تُذَمُّ۔ زمزم کا پانی کبھی ختم نہیں ہوتا اور نہ اس کی برائی کی جاتی ہے۔

فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَکَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰی۔ پھر ان کے جسم سے خون بہنے لگا لیکن انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پڑھتے گئے (یعنی خون نکلنے کی علت سے نماز نہیں توڑی)۔

کَاَنَّهٗ نُزِفَ مِنْهُ الدَّمُ۔ شاید ان کے بدن سے بہت سا خون نکلا۔

نَزْكٌ۔ نیزہ مارنا' بدگوئی کرنا' عیب کرنا' تہمت لگانا۔

نَیْزَكٌ۔ چھوٹا برچھا (اس کی جمع نیازک ہے)۔

ذَکَرَ الْاَبْدَالَ فَقَالَ لَیْسُوْا بِنَزَّاکِیْنَ وَلَا مُعْجِبِیْنَ وَلَا مُتَمَاوِتِیْنَ۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے ابدال کا ذکر کیا تو کہا کہ وہ لوگ کسی کا عیب نہیں کرتے' نہ غرور کرتے ہیں اور نہ عبادت کی وجہ سے اپنی ناتوانی ظاہر کرتے ہیں (بلکہ لوگوں کی نگاہ میں چاق و چست رہتے ہیں تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ یہ عبادت کرتے کرتے ضعیف و ناتوان ہو گئے ہیں)۔

اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقْتُلُ الدَّجَّالَ بِالنَّیْزَكِ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو چھوٹے برچھے سے ماریں گے۔

ذُكِرَ عِنْدَهٗ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ فَقَالَ اِنَّ شَهْرًا نَزَكُوْهُ- ان کے سامنے شہر بن حوشب کا ذکر آیا (جو حدیث کا ایک راوی ہے) تو انھوں نے کہا کہ شہر پر لوگوں نے طعنہ کا برچھا چلایا ہے (یعنی اس کی روایت معتبر نہیں ہے)-

نُزُوْلٌ- اترنا یعنی اوپر سے نیچے آنا' اتارنا' ٹھہرنا' منی میں آنا' چھوڑ دینا' سفر کرنا-

نَزْلَةٌ- زکام ہونا' باری-

نَزَلٌ- پاک ہونا' بڑھنا' پانی بہہ نکلنا-

تَنْزِيْلٌ- اتارنا' مرتب کرنا' قائم مقام کرنا-

مُنَازَلَةٌ اور نِزَالٌ- جنگ کے لئے سواری سے اترنا-

اِنْزَالٌ اور مُنْزَلٌ- اتارنا' منی نکالنا' مہمانی کرنا' وحی بھیجنا-

تَنَزُّلٌ- اترنا' چھوڑ دینا-

تَنَازُلٌ- اپنے درجہ سے اتر جانا' سستی کرنا' سواری سے اتر کر جنگ کرنا-

اِسْتِنْزَالٌ- اترنے کی درخواست کرنا-

نَزِيْلٌ- جو کسی مقام میں جا کر اترے' مہمان-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا- اللہ تعالیٰ اپنے عرش معلےٰ سے ہر رات کو نزدیک والے آسمان پر اترتا ہے (متاخرین اہل کلام نے اس حدیث کی تاویل کی ہے- یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی ہوتی ہے)-

لَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ- (جب دشمن عاجز ہو جائیں اور کہیں کہ ہم قلعہ سے اتر آتے ہیں) تو ان کو یہ کہہ کر مت اتارو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اترو بلکہ یوں کہہ کہ ہمارے حکم پر اترو (اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ان کے باب میں کیا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ کے حکم پر اتارے گا تو اس میں خطا کا احتمال ہے- برخلاف اس کے کہ اپنے حکم پر اتارے اس صورت میں جو چاہے وہ حکم دے گا)-

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَنْزَلَهٗ اَبًا- حضرت ابوبکرؓ نے جب باپ نہ ہو تو دادا کو باپ کی طرح ٹھہرایا (جو باپ کا حصہ ترکہ میں ہوتا ہے وہ اس کو دلایا)-

نَازَلْتُ رَبِّيْ فِيْ كَذَا- میں نے ان باتوں میں اللہ تعالیٰ سے دوبارہ سہ بارہ سوال کیا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ نُزُلَ الشُّهَدَاءِ- یا اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے وہ ثواب اور اجر مانگتا ہوں جو تو شہیدوں کو عطا فرمائے گا-

وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ- اور اس کی مہمانی اچھی کر-

شَرَّفَهُمُ اللّٰهُ بِنُزُلِ قُدْسِهٖ- اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکیزہ مہمانی سے یا بہشت سے ان کو مشرف فرمایا-

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ- اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی تیار رکھے گا-

فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ- جب آنحضرتؐ عید کی نماز سے فارغ ہوئے تو اتر آئے (یہاں اترنے سے یہ مراد ہے کہ جہاں پر خطبہ پڑھا تھا وہاں سے سرک گئے کیونکہ آنحضرتؐ کے عہد میں عیدگاہ میں منبر نہیں ہوتا تھا)-

لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يَا يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ- میں نے دیکھا آنحضرتؐ پر جب وحی اترتی تھی یا اتاری جاتی تھی-

مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَالْخَزَائِنِ- آج رات کو کیسے کیسے فتنے اتارے گئے ہیں اور خزانے (مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد بہت سے فسادات واقع ہوں گے اور روم و ایران کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئیں گے اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آپ کو ان باتوں کی خبر دے دی ہوگی)-

نَزَلَا فِيْ بُطْحَانَ- لوگ بطحان میں اترے ہوئے-

عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ- جس سال حجاج (عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے) مکہ میں اترا (یہ ۷۳ ہجری کا واقعہ ہے جب عبدالملک بن مروان نے حجاج کو لشکر عظیم دے کر عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے مکہ میں بھیجا- چنانچہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ساتھ لے کر حج کیا- حج کے مناسک ان سے سیکھے)-

نَرٰى هٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ- (لو كان لابن آدم و اديان من ذهب لابتغى

نازلنا اس کو ہم قرآن کی آیت سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورۂ تکاثر نازل ہوئی' (اس وقت آنحضرتؐ نے بتلا دیا کہ یہ قرآن کی آیت نہیں ہے یا اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی)۔

فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ۔ ایسا نہ ہو ایک فرض کے چھوڑ دینے سے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے وہ گمراہ ہو جائیں (یعنی زانی محصن کے رجم کا حکم قرآن میں اترا تھا مگر اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی اس لئے میں نے رجم کی آیت "الشیخ والشخة اذا زنیا فارجمو هما" تم کو سنادی ایسا نہ ہو آئندہ چل کر لوگ یہ خیال کریں کہ رجم کا حکم قرآن میں نہیں ہے اور رجم کرنا چھوڑ دیں)۔

وَبِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ۔ اور میں ایمان لایا تیری اس کتاب پر جس کو تو نے اتارا (یعنی قرآن پر حالانکہ قرآن کتاب کی شکل میں نہیں اترا۔ تو مطلب یہ ہے کہ قرآن لانے والے کو اتارا)۔

فَنَزَّلَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلًا مَنْزِلًا۔ زید بن وہب نے مجھ کو لشکر کی ایک ایک منزل بتائی۔

وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَيَعْرِفُ تَاوِيْلَهٗ۔ قرآن آنحضرتؐ ہی پر اترتا تھا اور آپ ہی اس کی تفسیر خوب جانتے تھے (مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر جو حدیث میں آ گئی ہے اس سے عدول نہ کرنا چاہئے اور اس کے خلاف جو اقوال ہیں ان پر خیال نہ کرنا چاہئے۔ آنحضرتؐ سب سے بڑھ کر قرآن کی تفسیر جانتے تھے قرآن آپ ہی پر اترا تھا۔ اس کے بعد صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ وہ اہل زبان تھے اور قرآن اترنے کے وقت موجود تھے۔ اس کے بعد تابعین کے اقوال ہیں جنھوں نے صحابہؓ کی صحبت پائی تھی)۔

اَنْزَلَ الدَّوَاءَ الَّذِيْ اَنْزَلَ الدَّاءَ۔ دوا بھی اسی نے اتاری' جس نے بیماری اتاری (یعنی دوا اور علاج کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور نہ وہ توکل کے خلاف ہے کیونکہ سید المتوکلین رسول رب العالمین نے اس کو کیا ہے)۔

فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ۔ جب وحی اتر چکی تو آپ نے یہ آیت سنائی: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ۔ اخیر تک۔

ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُنْزِلَتْ۔ پھر زمزم کے پانی سے دھویا گیا اس کے بعد میں چھوڑ دیا گیا۔

لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ يا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ۔ جب موت کا فرشتہ آنحضرتؐ پر اتر آیا یا موت کا فرشتہ آنحضرتؐ پر اتارا گیا۔

يَنْزِلَانِ اِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا۔ دو فرشتے نزدیک والے آسمان پر اترتے ہیں (ان میں ایک یہ کہتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے (جو اپنا روپیہ تیری راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جوڑ رکھنے والے کا مال تباہ کردے)۔

فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ۔ جب سورۂ مائدہ کی یہ آیت اتری: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ۔ اخیر تک۔

فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ۔ ایک رات مجھ کو حکم دیجئے کہ میں اس مسجد میں آنے کے ارادے سے اتروں (یعنی اس رات کو مسجد نبوی میں آ کر عبادت کروں)۔

لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ۔ جب بنو قریظہ کے یہودی (سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہو کر قلعہ سے) اتر آئے۔

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ۔ ہر ایک آدمی کو اس کے درجہ پر رکھو (یعنی اس کی حالت اور عزت اور فضیلت کے موافق اس کی تعظیم کرو یہ نہیں کہ گدھا گھوڑا سب برابر' عالم اور جاہل اور شریف اور کمین سب سے یکساں برتاؤ کرو)۔

وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ۔ لوگ اپنے اپنے مکانوں میں اتر چکے ہوں گے۔

اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ علی تمہارا مرتبہ میرے ساتھ وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا (یعنی جیسے حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر جاتے وقت ہارونؑ کو اپنا جانشین بنا گئے تھے ایسے ہی اب غزوہ میں جاتے وقت میں تمہیں مدینہ میں اپنا جانشین بنا کر جارہا ہوں)۔

فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ عَلٰى حِرَاءٍ وَاَنَّهٗ نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ۔ ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے حرا پہاڑ پر اتنے میں والمرسلات کی سورت اتری (یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ سورۂ والمرسلات منیٰ کے غار میں

اتری- شاید اس غار کا نام بھی حراء ہوگا)-

مَنْ قَرَأَهَا كَمَا اُنْزِلَتْ - جو شخص سورۂ کہف جس طرح پر اتری ہے اس طرح پڑھے (یعنی صحت اور تجوید کے ساتھ)-

نَزَلَتْ اٰيَةُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ - یہ آیت یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت عذاب قبر کے بارے میں اتری ہے (حالانکہ اس آیت میں عذاب قبر کی صراحت نہیں ہے مگر احوال قبر کی طرف اشارہ ہے وہ بھی عذاب قبر کی طرح ہے)-

كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ اِسْتَمَرَّ اِعْدَادُ نُزُلِهٖ فِي الْجَنَّةِ - جب صبح اور شام کو مسجد میں جائے گا تو اس کی مہمانی بہشت میں تیار ہوتی رہے گی-

نَزَلَ فُلَانٌ مِنْ مَّكَارِمِ الْاَخْلَاقِ اِلٰى سَفْسَافِهَا - عمدہ اخلاق کو چھوڑ کر برے اخلاق پر اتر آیا-

اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَيَاهَازِمَ الْاَحْزَابِ - اے پروردگار جو قرآن کا اتارنے والا ہے جتھوں کا شکست دینے والا ہے-

اَلدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ - دعا ان بلاؤں میں نفع کرتی ہے جو اتر چکی ہیں اور ان بلاؤں میں بھی جو ابھی نہیں اتریں-

مَنَازِلُ الْقَمَرِ - چاند کی منزلیں (وہ چوبیس ہیں ہر برج میں دو منزل اور ایک حصہ)-

نَزَلَ بِهِ الْكِتَابُ وَنَزَلَ بِهٖ جِبْرِيْلُ - ایک بار قرآن اترا دوسری بار حضرت جبریل اترے-

اَعْرِفُوْا مَنَازِلَ الرِّجَالِ عَلٰى قَدْرِ رِوَايَاتِهِمْ عَنَّا - آدمیوں کا مرتبہ اس حساب سے پہچانو جتنی وہ ہم سے روایتیں کرتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ جس کو زیادہ حدیثیں یاد ہوں اس کا مرتبہ بالاتر رکھو)-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَغَوِّطَ فِيْ ظِلِّ النِّزَالِ - اللہ نے اس شخص پر لعنت کی جو سایہ دار جگہ پر جہاں مسافر اترتے ہیں پاخانہ کرے-

نَزْلَةَ الْحَوْرَاءِ - حور کا اترنا (کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر بہشت کی دو حوریں اتاریں- انھوں نے ایک کا نکاح اپنے بیٹے شیث سے کر دیا اور دوسری کا اپنے بیٹے یافث سے- اب ایک بیٹے کا لڑکا پیدا ہوا دوسرے کی لڑکی تب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ لڑکے کو اس لڑکی سے بیاہ دیں- ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر بہشت کی ایک حور اتاری انھوں نے اس کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دیا اور دوسرے بیٹے نے جن کی بیٹی سے نکاح کیا تو اب لوگوں میں جو اچھے اخلاق ہیں وہ حور کا اثر ہیں اور جو برے اخلاق ہیں وہ جن کی بیٹی کا اثر ہیں)-

اِذَا نَزَلَ بِالرَّجُلِ نَازِلَةٌ - جب آدمی پر کوئی آفت اترے-

نَزْهٌ - پانی سے دور کرنا، پاک صاف ہونا (جیسے نَزَاهَةٌ اور نَزَاهِيَةٌ ہے ہر برائی سے دور ہونا)-

تَنْزِيْهٌ - ہر برائی سے پاکی بیان کرنا-

تَنَزُّهٌ - پاک صاف ہونا، دور رکھنا، پرہیز کرنا، ہوا خوری کرنا-

نَزِيْهٌ - پاک صاف-

يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَنْزِيْهٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا نَزَّهَهٗ - آنحضرتؐ رات کو تہجد پڑھا کرتے جب کسی ایسی آیت پر گزرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا ذکر ہوتا (دیر تک) اس کی پاکی بیان کرتے رہتے (اسی آیت کو بار بار پڑھتے رہتے یا تسبیح و تقدیس کیا کرتے)-

هُوَ تَنْزِيْهُهٗ - سبحان اللہ اللہ کی پاکی بیان کرنا ہے یعنی وہ برائی اور عیب اور نقص سے پاک ہے-

اَلْاِيْمَانُ نَزِهٌ - ایمان پاک ہے یعنی گناہوں اور قبیح کاموں سے-

اَلْجَابِيَةُ اَرْضٌ نَزِهَةٌ - جابیہ (جو ایک بستی ہے دمشق کے قریب) پاک صاف سرزمین ہے (وہاں وبائی امراض کم آتے ہیں)-

صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ - آنحضرتؐ نے ایک کام کیا اور

اس کی اجازت دی لیکن بعض لوگ اس سے الگ رہے (انھوں نے اس کا نہ کرنا تقویٰ سمجھا- یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ کو غصہ آیا فرمانے لگے میں تم سے زیادہ پرہیز گار ہوں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں)-

كَانَ لَايَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ- وہ شخص پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا (استبرا اور استنجا احتیاط کے ساتھ نہیں کرتا تھا- اگر پیشاب کا کوئی قطرہ اڑ کر پڑ جاتا یا کپڑے سے لگ جاتا تو اس کی پرواہ نہ کرتا)-

سَتَعْلَمُ اَيُّنَا مِنْهَا بِنَزْوٍ- تو عنقریب جان لے گا ہم میں سے کون اس سے بچا رہتا ہے-

اَمْرَ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ- اگلے عربوں کے دستور کے موافق جو پاخانہ کے لئے جنگل کو جاتے (یہی دستور عمدہ اور حفظانِ صحت کے لئے مناسب تھا اوّل تو صبح صبح کی نسیم صحت خیز اور ہوائے فرحت انگیز تازہ دم ہوتے دوسرے مکانوں کی ہوا صاف اور پاک رہتی)-

اَلْاِيْمَانُ نُزْهَةٌ- ایمان گناہوں سے دور رہنا ہے-

اِلَّا اَنْ نَجِدَ غَيْرَهٗ فَتَتَنَزَّهُ عَنْهُ- مگر تو اس کے سوا اور پائے تو اس سے الگ رہ (یعنی دوسرے پاک برتن ملیں تو کافروں کے برتنوں میں مت پکا)-

خَرَجْنَا نَتَنَزَّهُ- ہم سیر و تفریح کے لیے نکلے (ہوا خوری کو)-

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَجُّ الْمُلُوْكِ نُزْهَةً وَحَجُّ الْاَغْنِيَاءِ تِجَارَةً- ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بادشاہ لوگ سیر و ہوا خوری کی نیت سے حج کریں گے (نہ کہ فریضہ ادا کرنے کی نیت سے یا ثواب کے لئے) اور مال دار لوگ سوداگری کی غرض سے حج کریں گے (روپے کمانے کو)-

نَزْوٌ یا نُزُوٌّ یا نَزَوَانٌ- نر کا مادہ پر کودنا' مائل ہونا' خواہش کرنا' کودنا' مہنگا ہونا' نکل بھاگنا-

يَنْزُوْ وَيَلِيْنُ- (یہ ایک مثل ہے یعنی) عزت کے بعد پھر ذلیل ہوتا ہے-

تَنْزِيَةٌ- نر کا مادہ پر کودنا یا کدانا (جیسے اِنْزَاءٌ ہے)-

تَنَزِّيْ- کودنا' جلدی کرنا-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَنَزِيَ مِنْهَا حَتّٰى مَاتَ- ایک شخص کو زخم لگا پھر اس کے خون بہتا رہا (بند ہی نہیں ہوا) یہاں تک کہ مر گیا-

اِنَّهٗ رُمِيَ بِسَهْمٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَنُزِيَ مِنْهُ فَمَاتَ- ایک شخص (ابو عامر اشعری) کو گھٹنے میں تیر لگا پھر خون بہتا رہا یہاں تک کہ مر گئے-

فَنُزِيَ فِيْ جُرْحِهٖ- زخم میں سے پانی نکل آیا-

اُمِرْنَا اَنْ لَّا نُنْزِيَ الْخَيْلَ عَلَى الْحَمِيْرِ- (نہایہ میں یوں ہے لَانُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ) ہم کو حکم ہوا کہ گھوڑوں کو گدھیوں پر نہ چڑھائیں یا گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں (خچر پیدا کرنے کے لئے اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد میں کام آتا ہے اس کی نسل بڑھانے کی ضرورت ہے- سواری کے لئے بھی گھوڑا خچر سے کہیں بہتر ہے دوسرے خچر کی اولاد نہیں ہوتی تو اس میں نسل کو نقصان پہنچے گا مگر یہ ممانعت مصلحتی اور تنزیہی ہے- بعض علاقوں میں بار برداری وغیرہ کے لئے خچروں کی سخت ضرورت پڑتی ہے کیونکہ خچر بڑے بارکش اور مضبوط ہوتے ہیں- پس ضرورت کی حالت میں خچر نکالنے میں قباحت نہیں- لیکن بے ضرورت مکروہ ہے خصوصاً جب گھوڑوں کی کمی ہو)-

لَانُنْزِى الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ- ہم گدھے کو گھوڑی پر نہ کدائیں (مجمع البحار میں ہے کہ جن لوگوں نے خچر نکالنا جائز رکھا ہے وہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ آنحضرتؐ خچر پر سوار ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان بندوں پر جتایا والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة)-

يَنْزُوْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ- آسمان و زمین کے درمیان کودتا ہے-

فَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدٍ- پھر سعد بن عبادہؓ پر ہم کودے (جب انھوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے انکار کیا یعنی ان پر گرے' ان کو روند ڈالا)-

فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهٗ- میں اس کو لینے کے لئے کودا-

اِنَّ هٰذَا انْتَزٰى عَلٰى اَرْضِيْ- یہ تو میری زمین پر کود آیا

(اس پر قابض ہو گیا)-

اِنْتَزٰی عَلٰی الْقَضَاءِ فَقَضٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ- قاضی بننے کے لئے کودا (کوشش کی حرص کی) آخر بغیر علم کے فیصلے کرنے لگا (اس کی مٹی خراب ہوگی دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگا)-

اِئْتِنِی بِشَاۃٍ لَّمْ یَنْزَعَلَیْھَا الْفَحْلُ- ایک بکری میرے پاس ایسی لے کر آ جس پر بکرا نہ چڑھا ہو-

اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَۃً- باطل کا شروع شروع میں زور رہتا ہے (خوب پھیلتا ہے لیکن قائم نہیں رہتا آخر میں مر جاتا ہے اور مٹ جاتا ہے اور سچائی کی ترقی بتدریج ہوتی ہے لیکن ایسی پائیدار ہوتی ہے کہ قیامت تک نہیں مٹتی)-

یَنْزُو الْمَاءُ فَیَقَعُ عَلٰی ثَوْبِیْ- پانی اچھل کر میرے کپڑے پر پڑ جاتا ہے-

نَزَاَ الشَّیْطَانُ بَیْنَھُمْ- شیطان نے ان میں فساد پھیلایا-

بابُ النّونْ مع السِّیْن

نَسْأٌ- ڈانٹنا' ہانکنا-

نَسْأٌ اور مَنْسَاۃٌ- دیر کرنا' تاخیر کرنا' حفاظت کرنا' ہٹا دینا' ملانا' مارنا' موٹاپا شروع ہونا' بال جھڑنے کے بعد اگنا' ادھار بیچنا-

تَنْسِئَۃٌ- ہانکنا' ڈانٹنا' دیر کرنا' ادھار بیچنا-

اِنْتِسَاءٌ- دور چلے جانا-

اِسْتِنْسَاءٌ- میعاد کی درخواست کرنا (یعنی ادائے قرض میں مہلت چاہنا)-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّنْسَاَ فِیْ اَجَلِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ- جو شخص چاہے کہ اس کی عمر دراز ہو تو اپنے اعزہ کے ساتھ (نیک) سلوک کرے-

صِلَۃُ الرَّحِمِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ- رشتہ داروں سے سلوک کرنا تونگری کو بڑھاتا ہے (مال میں برکت ہوتی ہے) عمر بڑھاتا ہے (مثلاً لوح محفوظ میں یوں لکھا ہوتا ہے کہ اگر یہ ناطہ داروں سے سلوک کرے گا تو اس کی عمر سو برس کی ہوگی ورنہ ساٹھ برس کی ہوگی- بعض نے کہا عمر بڑھانے سے یہ مطلب ہے کہ اس کی یاد لوگوں کے دلوں میں مدت تک باقی رہتی ہے-

"نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گزاشت"[1]

وَکَانَ قَدْ اُنْسِیَٔ لَہٗ فِی الْعُمْرِ- اس کی عمر بڑھائی گئی (موت کو پیچھے ہٹا دیا گیا)-

مَنْ سَرَّہُ النَّسَاُ وَالْاِنْسَاءُ- جس کو موت میں دیر ہونا یا دیر کرنا خوش لگے-

لَاتَسْتَنْسِئُوا الشَّیْطَانَ- شیطان سے دیر نہ کراؤ (یعنی نیک کام کرنے میں جلدی کرو' شیطان کی خواہش پر نہ چلو' وہ چاہتا ہے کہ تم نیک کام میں دیر کرتے رہو)-

اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ- بیع میں سود جب ہی ہے جب ایک طرف ادھار ہو (لیکن نقداً النقد بیچنا گو زیادتی اور کمی اور اتحاد جنس کے ساتھ ہو' سود نہیں ہے- ابن عباس کا یہی مذہب ہے اور دوسرے امام یہ کہتے ہیں کہ جب جنس متحد ہو مثلاً چاندی کے بدلے چاندی یا سونے کے بدلے سونا تو دونوں طرف ہم وزن ہونا ضروری ہے اور زیادتی اور کمی سود ہے گو نقداً النقد بیچے)-

بَیْعُ الذَّھَبِ نَسِیْئَۃً یَانَسِیَّۃً یَانَسْیَۃً- (تینوں طرح جائز ہے- یعنی) سونا ادھار بیچنا-

اِرْمُوْا فَاِنَّ الرَّمْیَ جَلَادَۃٌ وَ اِذَا رَمَیْتُمْ فَانْتَسُوْا عَنِ الْبُیُوْتِ- تیر مارا کرو کیونکہ تیر اندازی سپہ گری ہے- لیکن جب تیر اندازی کرو تو گھروں سے دور ہٹ جاؤ (ایسا نہ ہو کسی آدمی کے تیر لگ جائے- بندوق بازی میں بھی یہی احتیاط لازمی ہے- نہایہ میں ہے کہ صحیح اِنْتَسِئُوْا ہے ایک روایت میں بَنِّسُوْا ہے معنی وہی ہیں)-

کَانَتِ النُّسَاۃُ فِیْ کِنْدَۃَ- (یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا اِنَّمَا النَّسِیْءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ- یعنی مہینوں کو پیچھے

[1] یعنی نوشیرواں اسے عادل بادشاہ تھا کہ لوگ اس کی نیکی اور عدل وانصاف کی وجہ سے اسے ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے-(م)

ڈال دینا کفر کو زیادہ کرتا ہے تو) یہ امر کندہ قبیلہ میں رائج تھا محرم کو صفر کر دیتے تھے (کیونکہ تین مہینے پے درپے حرام آنا ان پر شاق گزرتا تھا لوٹ نہیں ملتی تھی)-

كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَرْسَلَهَا اِلٰى اَبِيْهَا وَهِىَ نَسُوْءٌ- حضرت زینبؓ آنحضرتؐ کی صاحبزادی تھیں جو ابوالعاص بن ربیع کے نکاح میں تھیں جب آنحضرت ﷺ مدینہ کو روانہ ہو گئے تو ابوالعاص نے ان کو آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا- ان پر دن چڑھ رہے تھے (حمل کا گمان تھا- عرب لوگ کہتے ہیں: اِمْرَاَةٌ نُسْءٌ اور نَسُوْءٌ- یعنی وہ عورت جس کا حیض رک گیا ہو اور حمل کی امید ہو- ایک روایت میں نَسُوْءٌ ہے)-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَهِىَ نَسُوْءٌ يَا نَسْءٌ فَقَالَ لَهَا اَبْشِرِىْ بِعَبْدِ اللّٰهِ خَلَفًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَسَمَّتْهُ عَبْدَاللّٰهِ- آنحضرت ﷺ عامر بن ربیعہ کی ماں کے پاس گئے ان پر دن چڑھ رہے تھے (حاملہ تھیں) تو فرمایا خوش ہو جا اللہ تعالیٰ اپنا ایک بندہ تجھ کو دے گا جو اگلے کا قائم مقام ہوگا- آخر انھوں نے لڑکا جنا اور اس کا نام عبداللہ رکھا (کیونکہ آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے اس کو عبداللہ کہہ دیا تھا)-

يَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ- اے مسلمان عورتو! (اس لفظ کو اس باب سے کچھ تعلق نہیں- مگر صاحب مجمع کے اتباع سے یہاں بیان کر دیا گیا)-

مِنْسَاَةٌ- عصا-

نَسَاْتُهٗ- عصا سے اس کو مارا-

اِنْهَوْا نِسَاءَكُمْ اَنْ يُّرْضِعْنَ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا فَاِنَّهُنَّ يَنْسَيْنَ- اپنی عورتوں کو ادھر ادھر دودھ پلانے سے منع کرو وہ بھول جاتی ہیں (اور کبھی محرم عورت سے نکاح ہو جاتا ہے' یہ حدیث بھی اس باب سے متعلق نہیں ہے)-

نَسَبٌ یا نِسْبَةٌ- وصف بیان کرنا' خاندان باپ دادوں کا بیان کرنا' نسب چاہنا-

نَسَبٌ اور نَسِيْبٌ اور مَنْسَبَةٌ- شعر میں کسی عورت کا حال بیان کرنا' جس کو تشبیب بھی کہتے ہیں-

مُنَاسَبَةٌ- مشابہ ہونا' ہم شکل ہونا' ملائم ہونا' قابل قبول ہونا' رشتہ دار ہونا-

اِنْسَابٌ- تیز ہونا-

تَنَسُّبٌ- دوسرے کا دعویٰ کرنا کہ میں تیرا رشتہ دار ہوں' اسی سے یہ مثل نکلی ہے اَلْقَرِيْبُ مَنْ تَقَرَّبَ لَامَنْ تَنَسَّبَ- تیرا قریب (رشتہ دار) وہ ہے جو تیرا قرب چاہتا ہو (تیرا خیر خواہ ہو) نہ کہ وہ جو خاندانی رشتہ رکھتا ہو اور دل میں تیرا دشمن ہو- (ایک مثل یہ بھی ہے اَلْاَقَارِبُ كَالْعَقَارِبِ- رشتہ دار بچھوؤں کی طرح ہیں)-

اِنْتِسَابٌ- اپنا نسب بیان کرنا کہ میں فلاں کی اولاد ہوں-

اِسْتِنْسَابٌ- نسب بیان کرنا اور دوسرے سے کہنا تو ہمارے خاندان میں شریک ہو جا)-

وَكَانَ رَجُلًا نَسَّابَةً- ابوبکر صدیقؓ عربوں کے نسب کو خوب جانتے تھے (یعنی علم انساب کے بڑے عالم تھے)-

نَسَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ اِلَى السَّيِّدِ- آنحضرتؐ نے مال سب مولیٰ کا قرار دیا (گویا غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا- اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اس کے مالک کا ہے-

وَ اِنْ لَّمْ يَنْسِبْ اِلٰى قَبِيْلَةٍ اَوْ نَسَبَةٍ- اگرچہ اپنے قبیلہ کا نام نہ بیان کرے یا بیان کر دے (صرف مشہور نام اپنا دستاویز میں ظاہر کرنا ضروری ہے- باپ دادا اور خاندان کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے)-

وَمَا نُسِبُوْا اِلَى الرِّدَّةِ- ان کو اسلام سے پھر جانے کی نسبت نہیں دی گئی-

نَسِيْبٌ حَسِيْبٌ- اچھی ذات والا اچھے خاندان والا-

نِسْبَةُ اللّٰهِ اِلٰى خَلْقِهٖ- (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں) یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں کوئی مناسبت نہیں ہے (اس کی تمام صفات مخلوق کی صفات سے مغائر

ہیں)۔

مَنْ اَبْطَأَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔ قیامت کے دن جس کے اعمال دیر کریں گے (اس کو بہشت میں جانے سے روکیں گے) تو اس کا خاندان اس کو جلدی نہ لے جا سکے گا (یعنی شرافت نسب اور عالی خاندانی کچھ کام نہ آئے گی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے بنائے گئے تھے اور قسم خدا کی ایک حبشی غلام جو اللہ کا مطیع اور فرماں بردار ہو اس قریش کے سید سے بہتر ہے جو اللہ کی نافرانی کرتا ہو۔ کذا فی مجمع البحرین)۔

نَسْجٌ۔ بننا' خلاصہ کرنا' تیار کرنا' نظم کرنا۔

اِنْتِسَاجٌ۔ بن جانا۔

نِسَاجَةٌ۔ جولاہے کا پیشہ۔

نَسَّاجٌ۔ بننے والا اور جھوٹ بٹنے والا۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلٰى جُذَامٍ فَاَوَّلُ مَنْ لَقِيَهُمْ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَدْهَمَ كَانَ ذَكَرُهٗ عَلٰى مِنْسَجِ فَرَسِهٖ۔ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ کو جذام قبیلے کی طرف بھیجا تو پہلے ان کو ایک شخص ملا جو مشکی گھوڑی پر سوار تھا۔ اس کا ذکر (عضو تناسل) گھوڑی کی گردن کے آخری حصہ تک پڑا تھا (یعنی ننگا تھا)۔

رِجَالٌ جَاعِلُوْا رِمَاحِهِمْ عَلٰى مَنَاسِجِ خُيُوْلِهِمْ۔ وہ لوگ جو اپنے برچھے گھوڑوں کی گردن کے آخری حصہ پر رکھتے ہیں۔

مَنْ يَّدُلُّنِيْ عَلٰى نَسِيْجِ وَحْدِهٖ۔ مجھ کو کون ایسا شخص بتا سکتا ہے جس کی بناوٹ اکیلی ہو (دوسرا کوئی اس کا نظیر نہ ہو۔ یعنی اس کی ذات بے عیب ہو)۔

كَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَذِيًّا نَسِيْجَ وَحْدِهٖ۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا) حضرت عمرؓ بڑے ذہین (اپنے زمانے میں) نظیر نہیں رکھتے تھے (بے شک علم سیاست اور انتظام تمدن میں فرد فرید تھے ان کے زمانے میں کیا اب تک مسلمانوں میں ایسا کوئی سردار پیدا نہیں ہوا)۔

فَقَامَ فِيْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا۔ ایک لحاف لپیٹے ہوئے کھڑے ہوئے۔

هِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَجُ نَسْجًا۔ (نقیر کا لفظ جو حدیث میں آیا ہے) اس سے مراد کھجور کی لکڑی ہے جس کا پوست اتار کر چکنا کر کے اس میں کھود کر گڑھا کر لیں (مسلم اور ترمذی کی روایت میں ایسا ہی ہے۔ بعض نے کہا صحیح تُنْسَحُ نَسْحًا ہے حائے حطی ہے)۔

يَنْسِجُهَا الْمَجُوْسِيُّ۔ اس کپڑے کو مجوسی بنتا ہے (یعنی حاشیہ دار چادر)۔

نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ۔ مکڑی کی بناوٹ (یہ ایک مثل ہے جو ضعیف اور ناتواں کام یا چیز کے لئے کہی جاتی ہے)۔

نَسْخٌ۔ دور کرنا' بدل دینا' باطل کرنا اور دوسرا قائم مقام کرنا و مسخ کرنا' نقل کرنا (کاپی کرنا)۔

مُنَاسَخَةٌ۔ ایک دوسرے کو منسوخ کرنا اور اصطلاح فرائض میں کئی وارثوں کا ایک کے پیچھے ایک مر جانا اور ترکہ کا بحال خود رہنا تقسیم نہ ہونا۔

تَنَاسُخٌ کے بھی یہی معنی ہیں اور جان کا دوسرے جسم سے متعلق ہونا۔

اِنْتِسَاخٌ۔ دور کرنا' نقل کرنا۔

اِسْتِنْسَاخٌ۔ نقل کرنے کی درخواست کرنا۔

لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ اِلَّا تَنَاسَخَتْ۔ ہر پیغمبری میں تغیر اور تبدل ہوا ہے (ہر ایک پیغمبر کی امت نے اپنے پیغمبر کے بعد مختلف حالات بدلے ہیں)۔

فَنَسَخَتْهَا وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کو اس آیت نے منسوخ کر دیا وان تصوموا خیرلکم (اب جس شخص کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو اور وہ مقیم ہو تو اس کو روزہ رکھنا واجب ہے)۔

نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ وَهِيَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا (سورۂ فرقان جو مکہ میں اتری اس کی وہ آیت جس میں یہ بیان ہے کہ ناحق خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی' اس آیت سے منسوخ ہوگئی جو مدنی سورت یعنی سورۂ مائدہ میں اتری وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر تک۔ (ابن عباس کا یہی مذہب ہے

کہ جو کوئی مسلمان کو عمداً قتل کرے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی - وہ ضرور دوزخ میں جائے گا - ہمیشہ اس میں رہے گا)-

نَسْتَنْسِخُ - ہم اس کو لکھوا دیں گے-

اَنْ يَّنْسَخُوْهَا - مصحف کی نقلیں کریں-

نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ بَعْدَهَا - اس کے بعد والی آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نے اس کو (یعنی اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ کو) منسوخ کر دیا- (علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ نسخ اخبار میں جائز ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ نسخ اخبار میں نہیں ہو سکتا البتہ اوامر و نواہی میں ہوتا ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ نسخ یعنی ایک حکم شرعی کا اٹھا دینا قرآن و حدیث میں باجماع امت جائز ہے اور آیات قبلہ اور عدت اور وصیت اور امساک و حبس زانیات اور صدقہ اس پر شاہد ہیں)-

شَهْرُ رَمَضَانَ نَسَخَ كُلَّ صَوْمٍ - رمضان کے روزوں نے تمام دوسرے روزے منسوخ کر دیئے (یعنی رمضان کے سوا اور روزوں کی فرضیت جاتی رہی - جیسے عاشوراء کا روزہ پہلے فرض تھا پھر رمضان سے اس کی فرضیت موقوف ہوگئی)-

اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْقُرْاٰنِ نَاسِخٌ وَّ مَنْسُوْخٌ - آنحضرتؐ کے احکام یعنی احادیث بھی قرآن کی طرح ناسخ اور منسوخ ہیں (مگر منسوخ آیتیں اسی طرح منسوخ حدیثیں بہت تھوڑی ہیں)-

مَامِنْ مَّذْهَبٍ اِلَّا وَلِلتَّنَاسُخِ فِيْهِ قَدَمٌ رَاسِخٌ - دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں تناسخ کا قدم مضبوط نہ ہو (تناسخ دو طرح کا ہے ایک تو مشرکین اہل ہند اور جاپان اور چین کا وہ یہ کہتے ہیں کہ ارواح قدیم ہیں اور اجسام میں آتی رہتی ہیں' ایک جسم سے نکل کر پھر دوسرے جسم میں سما جاتی ہیں یعنی دنیا میں آنے جانے کا سلسلہ جاری ہے اور معلوم نہیں کب تک جاری رہے گا یا ہمیشہ جاری رہے گا - اب ان میں بعض کہتے ہیں کہ اس جسم کے چھوڑنے کے بعد کرنی (کرتوت) کا حساب ہوتا ہے اور اس کے لحاظ سے کچھ مدت تک روح بیکنٹھ یا نرک میں رہتی ہے پھر دنیا میں لوٹا دی جاتی ہے- بعض کہتے ہیں کہ اس جسم کو چھوڑنے کے ساتھ ہی وہ دوسرے جسم میں سما جاتی ہے اور دوسرا جنم اس کے اعمال کے مطابق تجویز ہوتا ہے- کبھی بادشاہ بنتا ہے کبھی انسانیت سے بھی اتر کر جانور کے جسم میں آتا ہے- دوسرا تناسخ وہ ہے جو اہل اسلام اور اہل کتاب اور مجوس تینوں کے دین میں ہے- یعنی دنیا سے گزر جانے کے بعد پھر روح کا جسم برزخی یا جسم اخروی سے متعلق ہونا' غرض فرق دونوں تناخوں میں یہ ہے کہ اہل اسلام اور اہل کتاب اور مجوس دنیا میں روح انسانی کے دوبارہ آنے کے قائل نہیں ہیں اور مشرکین ہند اور چین اور جاپان اور تبت والے کہتے ہیں کہ بار بار ایک ہی روح انسانی دنیا میں آتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی پوری صفائی اور طہارت ہو جائے جس کو مکت کہتے ہیں پھر وہ عالم علوی میں جا کر فرشتوں میں شریک ہو جاتی ہے)-

نَسَخْتَ الْاٰجَالَ - تو نے عمریں لکھ دی ہیں (معین کر دی ہیں)-

نَسْرٌ - نوچنا' توڑنا' کسی پر عیب لگانا' تہمت کرنا-

تَنَسُّرٌ - ٹوٹنا' جدا ہونا-

نَسْرٌ - کرگس یعنی عقاب جو بڑا زوردار ہوتا ہے (اسی وجہ سے یہ مثل ہے کہ اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا تَسْتَنْسِرُ یعنی ہمارے ملک میں ناتواں توانا ہو جاتا ہے- کہتے ہیں نَسْرٌ تمام پرندوں سے زیادہ بڑا اور طاقتور ہوتا ہے اور یہ بولتا ہے عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيْكَ ''جب تک چاہے زندہ رہ ایک دن موت ضرور آئے گی-'' اس جانور کی عمر بھی دراز ہوتی ہے چار چار سو برس تک زندہ رہتا ہے بعض کہتے ہیں ہزار برس تک)-

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَقَدْ
اَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَهْلَهُ الْغَرَقُ

یعنی آپ وہ نطفہ ہیں جو کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں اور نسر اور نسر والوں کو پانی نے ڈبو دیا ہے (یہاں نسر سے مراد وہ بت ہے جس کو حضرت نوحؑ کی قوم پوجتی تھی اور جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں وَلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا - یہ شعر عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا- مطلب یہ ہے کہ آپ گویا نوحؑ ہیں اور مومنوں کی کشتی میں بٹھا کر نجات دلانے والے ہیں اور مشرکوں اور ان کے بتوں کو طوفان میں ڈبا دینے والے-

(مجمع البحار میں ہے کہ آدمؑ کے بعض بیٹے بڑے عابد اور زاہد تھے- جب وہ مر گئے تو لوگوں کو بہت رنج ہوا- ابلیس نے ظاہر ہو کر یہ صلاح دی کہ ان کی مورت بنا کر رکھ لو- اوّل اوّل لوگوں نے یہ مورتیں مسجد کے آخری حصہ میں صرف یادگار کے طور پر رکھ دیں اور پرستش خداوند کریم کی کرتے رہے- ان کے بعد کی نسلوں کو ابلیس نے بہکایا کہ یہی مورتیں تمہاری معبود ہیں ان کی پرستش کرو پھر جب طوفان آیا تو یہ مورتیں بھی ڈوب گئیں لیکن ابلیس نے ان کو پانی سے نکال کر عرب کے ملک میں لا کر رکھ دیا اور عرب لوگ بھی گمراہ ہو کر ان کی پوجا پاٹ کرنے لگے)-

كُلَّمَا اَظَلَّ عَلَيْكُمْ مِنْسَرٌ مِنْ مَّنَاسِرِ اَهْلِ الشَّامِ اَغْلَقَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ بَابَهٗ- جب شام والوں کے لشکر کا ایک دستہ تم پر سے گزرتا ہے تو تم میں سے ہر ایک شخص (ڈر کے مارے) اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے-

مِنْسَرٌ- پرندے کی چونچ کو بھی کہتے ہیں-

نَاسُوْر- ایک زخم ہے جو حوالی مقعد میں ہوتا ہے یا مسوڑھے میں وہ مشکل سے مندمل ہوتا ہے-

نَسٌّ- ہنکانا' ڈانٹنا' سوکھ جانا' جاری کر دینا' جلدی سے چل دینا-

نَسٌّ اور تَنْسَاسٌ- پانی پر آنا-

تَنْسِيْسٌ- بچہ کو اِس اِس کہنا تا کہ وہ پیشاب کر لے' چلانا-

تَنَسُّسٌ- حاصل کرنا-

نَاسٌّ- خشک-

نَسِيْسٌ- سخت بھوک' ایک رمق جان کی جو باقی ہو-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنُسُّ اَصْحَابَهٗ- آنحضرتؐ راستے میں اپنے اصحاب کو آگے چلاتے اور خود پیچھے رہتے-

كَانَ يَنُسُّ النَّاسَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِالدِّرَّةِ وَيَقُوْلُ اِنْصَرِفُوْا اِلٰى بُيُوْتِكُمْ- حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد درہ لے کر لوگوں کو ہانکتے اور کہتے اپنے گھروں کو جاؤ (اور سو رہو تا کہ تہجد کے لئے آنکھ کھل سکے دوسرے عورتیں بچے تنہائی سے پریشان نہ ہوں)-

نَاسَّة- مکہ معظمہ کو کہتے ہیں- کیونکہ جو کوئی وہاں سرکشی کرتا ہے یا بدعت نکالتا ہے وہ نکالا جاتا ہے گویا مکہ نے اس ہنکا دیا-

مِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالنَّسِّ- جھوٹی خبریں تراشنے والے اور چغلی کھانے والوں میں ہے-

شَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ حَتّٰى سَكَنَ نَسِيْسُهَا- میں نے خرگوشنی کو ایک مٹی کے ڈھیلے سے مارا یہاں تک کہ اس کی جان نکل گئی-

نِسْطَاسٌ- تیر کا پر-

كَحَذْوِ النِّسْطَاسِ یا كَحَذِّ النِّسْطَاسِ- (اس کا مطلب معلوم نہیں ہوا)-

نَسْعٌ- لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا' لمبا ہونا-

اِنْسَاعٌ- شمالی ہوا میں جانا-

يَجُرُّ نِسْعَةً فِيْ عُنُقِهٖ- اپنی گردن کا تسمہ کھینچ رہا ہے-

نِسْعَةٌ- تسمہ جس سے اونٹ کی باگ بناتے ہیں (اس کی جمع نُسُعٌ اور نِسَعٌ اور اَنْسَاعٌ آئی ہے)-

نِسْعٌ- مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے جس کو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین نے محفوظ کیا تھا وادیٔ عقیق کے شروع سے-

وَبَيْنَ نِسْعَيْهِ حَدِبًا مُّلَبَّدًا- اس کے دونوں تسموں کے بیچ میں ایک موٹی غلیظ تہہ بہ تہہ چیز ہے (یعنی وہ جانور بہت موٹا اور پر گوشت ہے)-

اِنِّيْ اَخَذْتُ مِقْدَارَهٗ بِنِسْعٍ- میں نے ایک تسمہ سے اس کو پایا-

نَسْغٌ- کونچا مارنا' پھینک مارنا' سوئی گھسیڑنا' چل دینا' ملا دینا' جڑ ڈھیلی ہو جانا' کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اگنا-

اِنْسَاغٌ- دوبارہ اگنا' کونچا لگانا-

اِنْتِسَاغٌ- جدا جدا ہو جانا-

نَسْفٌ- کاٹنا جیسے نُسُوْفٌ کھودنا' جڑ سے اکھاڑنا' ریزہ ریزہ کر دینا' ہوا میں اڑا دینا' جدا کر دینا-

تَنَسُّفٌ- کشتی میں ہاتھ پکڑ لینا' پھر پاؤں اڑا کر گرا دینا-

تَنَاسُفٌ- چپکے چپکے باتیں کرنا (جیسے اِنْتِسَافٌ ہے)-

نَسَفَتِ الرِّیْحُ التُّرَابَ - ہوا نے مٹی اڑا دی۔
مِنْسَفَةٌ - عمارت کھودنے کا آلہ یعنی سبل جس کو کلند کہتے ہیں، کدال۔
نَسْقٌ - برابر برابر پرونا، مرتب کرنا۔
تَنْسِیْقٌ - مرتب کرنا، ایک کے پیچھے ایک لگانا۔
اِنْسَاقٌ - مسجع کلام کہنا۔
تَنَسُّقٌ اور تَنَاسُقٌ اور اِنْتِسَاقٌ - مرتب اور منتظم ہونا۔
نَسَقٌ - ایک وضع پر۔
نَاسِقُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ - حج اور عمرے کو ایک کے پیچھے ایک لگاؤ۔
نَسَقْتُهٗ نَسْقًا - میں نے ایک دوسرے کے پہلو میں رکھا۔
حُرُوْفُ النَّسْقِ - حروف عطف۔
نَسَقٌ - برج جوزا کے ستارے۔
تَنَاسُقُ وُجُوْهِهٖ - مونہوں کا درست اور خوبصورت ہونا، خوبصورتی میں ایک دوسرے سے ملنا۔
نَسْكٌ - پانی سے دھونا، پاک کرنا، خوشبودار کرنا، اچھے طریق پر چلنا۔
نِسْكٌ اور نُسُكٌ اور نَسْكَةٌ اور مَنْسَكٌ اور نَسَاكَةٌ - زاہد و عابد ہونا، متقی و پرہیزگار ہونا، اللہ کے لئے ذبح کرنا، عبادت کرنا۔
تَنَسُّكٌ - زاہد و عابد ہونا۔
نَاسِكٌ - عابد، زاہد، راہب جو آبادی سے دور جنگل میں جا کر رہے۔
نُسْكٌ یا نُسُكٌ - ذبیحہ اور عبادت اور خون اور قربانی۔
نَسِیْكٌ - چاندی اور سونا۔
مَنَاسِكُ اور نُسُكٌ اور نَسِیْکَةٌ - کا ذکر متعدد احادیث میں ہے تو مَنَاسِك حج کے ارکان اور افعال کو کہتے ہیں۔ یہ جمع ہے مَنْسَكٌ کی اور نُسُكٌ جمع ہے نَسِیْکَةٌ کی۔ بہ معنی ذبیحہ اور عبادت کو بھی کہتے ہیں اور جس کام سے اللہ تعالیٰ کا تقرب مقصود ہو۔

نُسُكٌ - ہر ایک کام جس کا شریعت نے حکم دیا (اور ورع وہ کام جس سے منع کیا۔ ثعلب سے پوچھا گیا کہ "نَاسِكٌ" کے کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا یہ نَسِیْکَةٌ سے ماخوذ ہے یعنی گلی ہوئی صاف کی ہوئی چاندی۔ گویا اس نے عبادت اور ریاضت کر کے اپنے نفس کو صاف کیا ہے)۔
وَنَسَكَ نُسُكَنَا - ہماری طرح قربانی کی۔
فَجَمَعُوْا نُسُكَیْنِ - انھوں نے دو عبادتوں حج اور عمرے کو جمع کر لیا۔
نَحَرَ نُسُكَهٗ - اپنی قربانیوں کو نحر کیا (کہتے ہیں آنحضرتؐ نے تریسٹھ اونٹ اس دن نحر کئے اتنے ہی سال آپ کی عمر ہوئی، ہر سال کے بدلے ایک اونٹ)۔
لَیْسَ مِنَ النُّسُكِ - قربانی کرنا نسک میں نہیں ہے۔
وَاَنْ نَنْسُكَ - ہم روزہ رکھیں۔
یَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَیْنِ - لوگ تو دو عبادتیں (حج اور عمرہ) کر کے اپنے گھروں کو لوٹیں گے (اور میں صرف ایک عبادت یعنی حج کر کے)۔
مَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ - جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر لے تو وہ نماز کے پہلے ہوگی یعنی درست نہ ہوگی (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نحر کو صلوٰۃ کے بعد ذکر کیا ہے) وہ قربانی نہ ہوگی (بلکہ گوشت کے جانور کی طرح ہوگی)۔
نَاسِكٌ - مناسک ادا کرنے والا۔
نَسَكَ قَوْمَهٗ - اپنی قوم کے طریق پر چلا۔
یَأْسُهَا یُعَدُّ مِنْ اَنْسَاكِهَا - عبادت کے اس کی ناامیدی بھی عبادت گنی جاتی ہے۔
اِذَا فَرَغْتَ مِنْ نُسُكِكَ فَارْجِعْ - جب حج کے کاموں سے فارغ ہو تو اپنے وطن کو لوٹ جا۔
نَسْلٌ - دھنکنا، گرانا، جننا، اولاد بہت ہونا۔
نَسَلٌ اور نَسَلَانٌ - جلدی جانا۔
اِنْسَالٌ - جننا، گرانا، آگے بڑھنا۔
تَنَاسُلٌ - جننا، پیدائش۔

نَاسِلَةً-کم گوشت-

اِنَّھُمْ شَکَوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الضَّعْفَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالنَّسْلِ- صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے ضعف اور ناتوانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تم جلدی چلا کرو (جلدی جلدی چلنا اور دوڑنا سارے بدن کو قوت دیتا ہے مطلب یہ کہ ریاضت جسمانی کیا کرو اس سے قوت آئے گی اور ضعف دفع ہوگا)-

شَکَوْا اِلَیْہِ الْاِعْیَاءَ فَقَالَ عَلَیْکُمُ النَّسَلَ-صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی تھکاوٹ اور ماندگی کی تو فرمایا جلد چلنا اپنے اوپر لازم کرلو-

اِذَا سَعَی الْقَوْمُ نَسَلَ- جب لوگ دوڑے وہ جلد چلے-

نَسَلَانٌ- دوڑنے سے ذرا کم ہے یعنی قدم اٹھا کر جلد جلد چلنا-

اِنَّمَا کَانَتْ عِنْدَنَا حَبَّۃٌ نَعْلِفُھَا الْاِبِلَ فَنَسَلْنَاھَا- ہمارے پاس ایک اناج تھا ہم اونٹوں کو چارے میں وہ کھلاتے پھر ہم نے اس کو بودیا اور اس کی نسل (پیداوار) لی-

سِیْرُوْا وَانْسُلُوْا فَاِنَّہٗ اَخَفُّ عَلَیْکُمْ- چلو اور تیز چلو اس سے تم پر آسانی ہوگی (قوت آئے گی جلد منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے)-

نَسْمٌ یانَسِیْمٌ یانَسَمَانٌ-حرکت کرنا' چلنا' مارنا' اثر ڈالنا' بدل جانا-

نَسَمٌ-بدل جانا-

نَسَامَۃٌ-مرطوب ہونا-

تَنْسِیْمٌ-شروع کرنا' زندہ کرنا' آواز کرنا-

مُنَاسَمَۃٌ اور نِسَامٌ-سونگھنا' نزدیک ہونا' بات کرنا' چپکے سے بات کرنا-

تَنَسُّمٌ-ہوا سونگھنا' ہوا کھانا-

نَسِیْمٌ-ہوا یا ہلکی ہوا-

مَنْسِمٌ-مذہب' منہ' توجہ' نشان' علامت' طریقہ' اونٹ کا تلوا' شتر مرغ کا پاؤں' راستہ' کھوج-

مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَۃً اَوْفَکَّ رَقَبَۃً-جس شخص نے جاندار کو آزاد کرایا یا کسی کی گردن چھڑائی-

نَسَمَۃٌ-نفس اور روح-

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ-قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ چیرا (اس کو اگایا) اور جاندار کو پیدا کیا- (حضرت علیؓ اکثر اسی طرح قسم کھاتے تھے)-

عُرِضَ نَسَمُ بَنِیْہِ عَلٰی اٰدَمَ- حضرت آدمؑ پر ان کی اولاد کی جانیں پیش کی گئیں (یہ شب معراج میں آنحضرتؐ نے دیکھا تھا شاید ایک وقت معین میں یہ روحیں حضرت آدمؑ کے سامنے پیش ہوتی ہوں گی' اتفاق سے آنحضرتؐ اس وقت پہنچ گئے- اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مومنوں کی ارواح علیین میں ہیں اور کافروں کی سجین میں تو وہ ایک مقام میں کیسے جمع ہوئیں- اور شاید روزانہ جو آدمی مرتے ہیں ان کی روحیں پہلے حضرت آدمؑ کو پیش کی جاتی ہوں گی پھر اپنے اپنے مقام پر بھیج دی جاتی ہوں گی- اور یقیناً تمام ارواح کا پیش ہونا مراد نہیں ہے کیونکہ شب معراج میں بہت سی ارواح دنیا میں تھیں)-

رِزْقُ نَسَمَۃِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْجَنَّۃِ- مومن کی جان کو روزی بہشت سے ملتی ہے (شاید مومن سے شہید مراد ہیں یا وہ لوگ جو مرتے ہی بلا حساب و کتاب بہشت میں داخل کر دیئے جاتے ہیں کیونکہ عام مومنوں کی ارواح تو قبر کے پاس رہتی ہیں اور صبح و شام ان کا ٹھکانہ ان کو بتلایا جاتا ہے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو روح بہشت میں داخل ہوتی ہے اس کو غذا بھی ملتی ہے اور جو ارواح برزخ میں محبوس رہتی ہیں ان کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے)-

کُلُّ نَسَمَۃٍ ھُوَ خَالِقُھَا- جس جس جان کو پیدا کرنا اسے منظور تھا-

مَامِنْ نَفْسٍ کَائِنَۃٍ اِلَّا وَھُوَ کَائِنَۃٌ- جو جان اللہ تعالیٰ کے علم میں دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی (گو تم عزل کرو یعنی انزال باہر کرو)-

تَنَکَّبُوا الْغُبَارَ فَاِنَّہٗ مِنْہُ یَکُوْنُ النَّسَمَۃُ- گرد اور غبار سے بچے رہو اسی سے دمہ (سانس چڑھنا) پیدا ہوتا ہے-

لَمَّا تَنَسَّمُوْا رُوْحَ الْحَیٰوۃِ- جب زندگی کی ہوا

سونگھیں گے-

بُعِثْتُ فِیْ نَسَمِ السَّاعَةِ- میں اس وقت دنیا میں بھیجا گیا جب قیامت کی ہوا شروع ہوگئی تھی یا ان جانداروں میں بھیجا گیا جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب پیدا کرنا چاہتا تھا (یعنی بنی آدم کے آخری سلسلہ میں)-

اِسْتَقَامَ الْمَنْسِمُ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِیٌّ- اب تو صحیح نشان مل گیا بے شک یہ شخص پیغمبر ہے (یہ عمرو بن عاصؓ اور خالد بن ولیدؓ نے کہا- جب آنحضرتؐ کی نبوت کی بہت نشانیاں دیکھیں اور دل میں یقین آ گیا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں اصل میں منسم اونٹ کا پاؤں جو زمین پر نقش یا نشان پیدا کرتا ہے اسی کو دیکھ کر اونٹ کا پتہ لگا لیتے ہیں- پھر بمعنی علامت اور اثر مستعمل ہوگیا)-

وَطِئَتْهُمْ بِالْمَنَاسِمِ- ان کو پاؤں سے روند ڈالا (کبھی مناسم آدمی کے بدن کے جوڑوں کو کہتے ہیں)-

عَلٰی كُلِّ مَنْسِمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ صَدَقَةٌ- آدمی کو اپنے بدن کے ہر جوڑ پر سے صدقہ دینا چاہئے (کہتے ہیں نماز ان جوڑوں کی سلامتی کا صدقہ ہے اور شکریہ ہے)-

سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ- پاک ہے وہ پروردگار جو جانوں کا پیدا کرنے والا ہے-

نَسْنَسَةٌ- ہانکنا اور ڈانٹنا' ناتواں ہونا' جلدی بھاگنا' سردی' دنیا-

ذَهَبَ النَّاسُ وَبَقِیَ النَّسْنَاسُ- آدمی تو گزر گئے (جن میں آدمیت تھی) اور نسناس رہ گئے (بعض نے کہا نسناس یاجوج اور ماجوج کی قومیں- بعض نے کہا وہ ایسی مخلوق ہے جو صورت میں کچھ آدمی کے مشابہ ہے کچھ خلاف ہے اور وہ آدمؑ کی اولاد نہیں ہے- بعض نے کہا نسناس بھی آدمؑ کی اولاد ہیں)-

اِنَّ حَیًّا مِّنْ عَادٍ عَصَوْا رَسُوْلَهُمْ فَمَسَخَهُمُ اللّٰهُ نَسْنَاسًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَدٌ وَّرِجْلٌ مِّنْ شِقٍّ وَّاحِدٍ يَنْقُزُوْنَ كَمَا يَنْقُزُ الطَّائِرُ وَيَرْعَوْنَ كَمَا تَرْعَى الْبَهَائِمُ- عاد کے ایک قبیلے نے اپنے پیغمبر کی نافرمانی کی اللہ نے اس قبیلے والوں کو نسناس بنا دیا- (مسخ ہوگئے) ان میں سے ہر ایک کا ایک ہی ہاتھ اور ایک ہی پاؤں ہوتا ہے ایک جانب وہ پرندوں کی طرح کودتے پھرتے ہیں اور چارپایوں کی طرح چرتے پھرتے ہیں-

نَسْوَةٌ- اپنا کام چھوڑ دینا-

نَسَا- ایک رگ ہے جو سرین سے لے کر ٹخنے تک آتی ہے-

عِرْقُ النَّسَا- اسی رگ کے درد کو کہتے ہیں-

نِسْوَةٌ اور نُسْوَةٌ اور نِسَاءٌ اور نِسْوَانٌ نُسْوَانٌ اور نِسِیْنٌ- (اِمْرَأَةٌ کی جمع ہے) یعنی عورتیں-

فَقَطَعْتُ نَسَاهُ- میں نے سہیل بن عمرو کی نسا کی رگ کاٹ دی-

وَنُسْوَاتُهَا تَنْطِفُ- ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا-

نَسِیٌّ- نسا کی رگ بیمار ہونا-

نَسْیٌ اور نِسْیَانٌ اور نِسَایَةٌ اور نَسْوَةٌ- بھول جانا-

تَنْسِیَةٌ اور اِنْسَاءٌ- بھلا دینا-

تَنَاسِیْ- یہ سمجھنا کہ میں بھول گیا-

نَسْیَانٌ- بڑا بھولنے والا (جیسے نَسِیٌّ ہے)-

لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ- کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے مجھ کو بھلا دی گئی- (بھولنے کی نسبت اپنی طرف کرنے کو منع فرمایا- اس لئے کہ اصل میں بھلانے والا اللہ ہی ہے دوسرے یہ کہ نسیان کے معنی چھوڑ دینے کے بھی آئے ہیں- تو نَسِيْتُ کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ میں نے فلاں فلاں آیت کو چھوڑ دیا- ایک روایت میں بَلْ هُوَ نُسِیَ ہے بہ تخفیف سین یعنی وہ چھوڑ دیا گیا اور خیر و برکت سے محروم کیا گیا)-

اِنَّمَا اُنْسٰی لِاَسُنَّ- میں نماز میں اس لئے بھولتا ہوں کہ تم کو سہو کے مسائل بتلاؤں-

وَلٰكِنْ اُنَسّٰی مجھ کو بھلایا جاتا ہے-

فَيُتْرَكُوْنَ فِی النَّسِیِّ تَحْتَ قَدَمِ الرَّحْمَانِ- پھر یہ گناہ گار لوگ اللہ کے قدم کے تلے (یعنی دوزخ میں) ان لوگوں میں چھوڑ دیئے جائیں گے جن کو بہشتی لوگ بھول جائیں گے (ان کی یاد ہی نہ آئے گی اور اس طرح جب تک اللہ کو منظور ہے ان پر

عذاب ہوتا رہے گا۔ بہشتی لوگ اس لئے بھلا دیئے جائیں گے کہ ان کی سفارش نہ کریں)۔

حَتّٰی نَقُوْلَ نَسِیَ - آپ رکوع کے بعد اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم سمجھتے آپ بھول گئے۔

اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ - (میں بھی آخر بشر ہوں) جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں۔

اُنْسِیْتُھَا - میں شب قدر بھلا دیا گیا۔

کَانَتِ الْاُوْلٰی نِسْیَانًا وَالثَّانِیَۃُ شَرْطًا وَ الثَّالِثَۃُ عَمْدًا - حضرت موسیٰ نے پہلا سوال حضرت خضر علیہ السلام سے بھول کر کیا تھا اور دوسرے سوال پر شرط لگائی تھی اور تیسرا سوال عمداً کیا تھا۔

فَمَا نَسِیْتُ بَعْدُ - پھر اس کے بعد آنحضرتؐ کی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

بَلْ اَنْتَ نَسِیْتَ - بلکہ تو خود بھول گیا (جو بھولنے کی نسبت میری طرف کرتا ہے۔ بعض نے کہا نَسِیْتَ کے معنی یہاں خطا کرنا ہے)۔

ثُمَّ اِنَّ الْحَسَنَ نَسِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ - پھر امام حسن بصریؒ یہ حدیث بھول گئے۔

اِنْسَانٌ کی اصل اِنْسِیَانٌ تھی یعنی بھولنے والا۔

اَنَاسِیُّ جمع ہے اِنْسِیٌّ کی یعنی آدمی۔

اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْہُ - کیا میرے ساتھی بھول گئے یا انھوں نے اپنے آپ کو بھولنے والا بنایا اور انھوں نے یہ سمجھا کہ ہم بھول گئے۔

وَلٰکِنَّہٗ نُسِّیَ - ان کو بھلا دیا گیا۔

لَاتَغْفِلَنَّ فَتَنْسَیَنَّ - غفلت مت کر بھول جائے گا۔

قَرَأَ فِی الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَمْ قَرَأَ عَمْدًا - آنحضرتؐ نے ایک روز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ "اذا زلزلت" پڑھی میں نہیں جانتا کہ آپ نے بھول کر ایسا کیا یا عمداً (اگر عمداً کیا ہوگا تو اس تعلیم کے واسطے کہ ایک ہی سورت کو مکرر پڑھ سکتے ہیں)۔

کُنْتُ ذَکُوْرًا فَصِرْتُ نَسِیًّا - پہلے میں بڑا یاد رکھنے والا تھا اب بھولنے والا ہو گیا۔

فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یُّنْسِیَھَا اَطْبَقَ عَلَیْھَا - (امام حسنؒ سے کسی نے پوچھا - آدمی ایک چیز کو بھول جاتا ہے - پھر اس کو یاد آ جاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے - آپ نے فرمایا ہر آدمی کے دل پر ایک کھلا ڈبہ رکھا ہوا ہے - جب کوئی بات سنتا ہے وہ اس میں سما جاتی ہے) پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو بھلانا چاہتا ہے تو ڈبہ بند کر دیتا ہے (اور پھر جب یاد دلانا چاہتا ہے تو ڈبہ کھول دیتا ہے)۔

بابُ النّون مع الشینْ

نَشْأٌ یا نُشُوْءٌ یا نَشْأٌ یا نَشَاءَۃٌ - زندہ ہونا' حادث ہونا' پیدا ہونا' نیا ہونا' جوان ہونا یا جوانی کے قریب ہونا' پرورش پانا' بلند ہونا۔

تَنْشِئَۃٌ - پرورش کرنا۔

مُنَاشَئَۃٌ - پرورش پانا۔

اِنْشَاءٌ - پرورش کرنا' ایجاد کرنا' پیدا کرنا' شروع کرنا - (اسی سے ہے عِلْمُ الْاِنْشَاءِ یعنی مکاتبات کا علم' مراسلہ نگاری' منشی گری کا فن) بلند کرنا' بنانا' نکل جانا' حاملہ ہونا۔

تَنَشُّأٌ - اٹھنا' چلنا۔

اِسْتِنْشَاءٌ - پیچھے لگنا' گھیر لینا۔

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِیَّۃٌ ثُمَّ تَشَاءَ مَتْ فَتِلْکَ عَیْنٌ غُدَیْقَۃٌ - جب سمندر سے ابر اٹھے پھر شام کی طرف رخ کرے تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا۔

اِذَا رَاٰی نَاشِئًا فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ - جب ابر کو آسمان کے کنارے میں اٹھا ہوا دیکھتے (لیکن ابر ابھی جمع نہ ہوتا نہ پورا ہوتا)۔

نَشْأٌ یَتَّخِذُوْنَ الْقُرْاٰنَ مَزَامِیْرَ - کچھ چھوکرے ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن کو گانا بجانا کر لیں گے (اس کو سر اور تال کے ساتھ پڑھیں گے نَشَأٌ جمع ہے نَاشِیٌٔ کی جیسے خَادِمٌ کی خَدَمٌ - ابوموسیٰ نے کہا محفوظ بہ سکون شین ہے)۔

ضُمُّوْا نَوَاشِئَکُمْ فِیْ ثَوْرَۃِ الْعِشَاءِ - جب رات کی تاریکی چھا جائے یا چھانے لگے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھ لو

(اس وقت کھیلنے کے لئے نہ چھوڑو کیونکہ شیطان اس وقت پھیلتے ہیں)۔

دَخَلَتْ عَلَيْهَا مُسْتَنْشِئَةٌ مِّنْ مُوَلَّدَاتِ قُرَيْشٍ - قریش کی عورتوں میں سے ایک کاہنہ عورت ان کے پاس آئی (بعض نے کہا ''مستنشئہ'' اس عورت کا نام تھا یہ استنشاء سے ماخوذ ہے یعنی خبریں حاصل کرنے والی یا اِنْشَاء سے یعنی خبریں پیدا کرنے والی۔ عرب لوگ کہتے ہیں مِنْ اَيْنَ نَشِيْتَ هٰذَا الْخَبَرَ - تونے یہ خبر کہاں سے حاصل کی؟)۔

يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَّشَاءُ - جس کو چاہتا ہے دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے (اس نے ازل میں دو فرقے کر دیئے تھے فرمایا تھا یہ بہشت کے لئے ہے یہ دوزخ کے لئے اس میں جو حکمت ہے وہ اسی کو معلوم ہے کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں دونوں گھروں کی آبادی منظور ہے)۔

ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ - پھر عمر نے بات کرنی شروع کی۔

مِنْ عَلَامَةِ الْاِمَامِ طَهَارَةُ الْمَوْلِدِ وَحُسْنُ الْمَنْشَاَةِ - امام کی نشانی یہ ہے کہ وہ پاکیزہ پیدا ہوتا ہے اور اچھی تربیت پاتا ہے۔

نَشْبٌ یا نُشُوْبٌ یا نُشْبَةٌ - لٹک جانا' پھنس جانا' اٹھ کھڑا ہونا' لازم کرلینا۔

مَانَشِبَ - ہمیشہ۔

لَمْ يَنْشَبْ - نہیں ٹھہرا۔

تَنْشِيْبٌ - لٹکانا۔

مُنَاشَبَةٌ - لازم کرلینا۔

اِنْشَابٌ - لٹکانا۔

تَنَشُّبٌ - لٹک جانا۔

تَنَاشُبٌ - ایک دوسرے سے بھڑ جانا۔

اِنْتِشَابٌ - لٹک جانا' جمع کرنا۔

نَشَبٌ - مال' دولت' جائیداد (عرب لوگ کہتے ہیں: لَهُمْ نَسَبٌ وَّمَا لَهُمْ نَشَبٌ اِنْ هُمْ اِلَّا خَشَبٌ - ان کا نسب تو اچھا ہے لیکن پیسہ پاس نہیں وہ تو لکڑی کی طرح ہیں)۔

ذُوْحَسَبٍ وَّنَسَبٍ وَّنَشَبٍ - حسب نسب مال و دولت والا۔

بُرْدٌ مُّنَشَّبٌ - وہ چادر جس پر تیروں کی طرح نقش ہوں۔

حِيْنَ تَنَاشَبُوْا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جس وقت (جنگ حنین میں) آنحضرتؐ کے گرداگرد لوگ ایک دوسرے سے بھڑ گئے' خوب تلوار چلنے لگی۔

لَمْ اَنْشَبْ اَنْ اَثْخَنْتُ عَلَيْهَا - (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) پھر ذرا بھی دیر نہیں ہوئی' میں ان پر یعنی حضرت زینبؓ پر غالب ہوگئی (ان کو خاموش کر دیا)۔

اِنَّ النَّاسَ نَشِبُوْا فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ - لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل میں پھنس گئے۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِشُرَيْحٍ اِشْتَرَيْتُ سِمْسِمًا فَنَشِبَ فِيْهِ رَجُلٌ يَعْنِيْ اشْتَرَاهُ فَقَالَ شُرَيْحٌ هُوَ لِلْاَوَّلِ - ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا - میں نے تل خریدے پھر ایک اور شخص گھس آیا اس نے ان کو خرید لیا (حالانکہ میں اس سے پہلے ان کو خرید چکا تھا) شریح نے کہا وہ تل اسی کو ملیں گے جس نے پہلے خریدے (اور دوسرے کا خریدنا محض لغو اور ناجائز سمجھا جائے گا)۔

ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ - اس کے بعد ورقہ بن نوفل زندہ نہیں رہے ان کا انتقال ہو گیا' (مگر سیر کی کتابوں سے ثابت ہے کہ ورقہ بلال کی طرف سے گزرے اس وقت امیہ بن خلف ان کو تکلیف دے رہا تھا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بہت دنوں بعد وہ مرے)۔

فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِيْلَ هٰذَا نَبِيٌّ - پھر کچھ دیر نہیں ٹھہرے کہ لوگوں نے کہنا شروع کیا یہ پیغمبر ہیں (یعنی آپ کی نبوت کی خبر پھیل گئی)۔

فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ - پھر وہ اپنے تیر (آسمان کی طرف) چلائیں گے (یعنی یاجوج وماجوج کے لوگ' اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا تب وہ بیوقوف یہ کہیں گے لو ہم نے آسمان کے خدا کو بھی مار ڈالا)۔

نَظْرُهٗ مُنْجٍ مِّنْ عَطَبٍ وَ مَخْلَصٌ مِّنْ نَشَبٍ - قرآن میں نظر کرنا' ہلاکت سے نجات پانے کا اور مشکل سے مخلصی پانے کا

ذریعہ ہوتا ہے-

نَشَجٌ- پانی بہنے کی جگہ-

نَشِیْجٌ- رونے کی آواز جو حلق میں پھنس جاتی ہے دیگ اور ہانڈی کے جوش کی آواز' گانے والے کا آواز کو جدا کرنا اور دراز کرنا-

فَنَشِجَ النَّاسُ یَبْکُوْنَ- لوگوں نے آواز سے رونا شروع کیا (یعنی آنحضرتؐ کی وفات کی خبرسن کر)-

اِنَّہٗ قَرَأَ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ فِی الصَّلٰوۃِ فَبَکٰی حَتّٰی سُمِعَ نَشِیْجُہٗ خَلْفَ الصُّفُوْفِ- حضرت عمرؓ نے نماز میں سورۂ یوسف پڑھی اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کے رونے کی آواز (گھگی) صفوں کے پرے سے سنی گئی- (معلوم ہوا نماز میں اللہ تعالیٰ کے ڈر سے کوئی روئے اگرچہ آواز سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی)-

فَنَشَجَ حَتّٰی اخْتَلَفَتْ اَضْلَاعُہٗ- پھر ایسا روئے کہ پسلیاں تلے اوپر ہو گئیں-

شَجِیُّ النَّشِیْجِ- (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی صفت بیان کی یعنی) جو کوئی ان کا قرآن پڑھنا سنتا وہ رنجیدہ ہوتا (اس پر ملال اور غم طاری ہوتا)-

نَشْحٌ یا نُشُوْحٌ- سیرابی سے کم پینا یا پیٹ بھر کر پی لینا-

اُنْظُرِیْ مَازَادَ مِنْ مَّالِیْ فَرُدِّیْہِ اِلَی الْخَلِیْفَۃِ بَعْدِیْ فَاِنِّیْ کُنْتُ نَشَحْتُھَا جُھْدِیْ- (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) دیکھو میرے پاس جو زائد روپیہ اور مال و اسباب نکلے وہ میرے بعد جو خلیفہ ہو اس کو دے دینا حالانکہ میں نے بڑی مشقت اٹھا کر بہت کم مال بیت المال سے لیا ہے-

اِنْتَشَحَتِ الْاِبِلُ- اونٹوں نے پانی پیا لیکن سیراب نہیں ہوئے-

نَشْدٌ یا نِشْدَۃٌ یا نِشْدَانٌ- ڈھونڈنا' پہنچوانا' پہچانا' قسم دینا یا اللہ کا نام یاد دلا کر کوئی بات پوچھنا یا کچھ مانگنا' یاد دلانا' ایفائے وعدہ چاہنا-

مُنَاشَدَۃٌ اور نِشَادٌ- قسم دلانا-

اِنْشَادٌ- گمی ہوئی چیز کا پہنچوانا' بتلانا' شعر پڑھ کر سنانا' ہجو کرنا-

تَنَشُّدٌ- خبریں حاصل کرنا ایسے ذرائع سے جن کو دوسرے لوگ نہیں جانتے-

تَنَاشُدٌ- ایک دوسرے کو اشعار سنانا-

وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ- حرم کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہیں ہے مگر جو اس کو پہنچائے (لوگوں سے دریافت کرے اس کے مالک کی تلاش کرے- کرمانی نے کہا حرم کا لقطہ پانے والے کی ملک نہیں ہو سکتا بلکہ ہمیشہ اس کو بتلایا کرے لیکن اور مقاموں کا لقطہ ایک سال تک بتلانے کے بعد پانے والا اپنے صرف میں لا سکتا ہے بشرطیکہ جب اس کا مالک آجائے تو اس کی قیمت ادا کرے بعض نے کہا حرم کے لقطہ کا بھی یہی حکم ہے)-

اَیُّھَا النَّاشِدُ غَیْرُکَ الْوَاجِدُ- (آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جو مسجد میں چلا چلا کر گمی ہوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا) ارے ڈھونڈنے والے تو نہیں پائے گا- اور کوئی پالے گا (یہ آنحضرتؐ نے اس کو بددعا دی وہ مسجد میں آواز بلند کر رہا تھا جو سخت منع ہے- مجمع البحار میں ہے کہ مسجد میں خرید و فروخت اجارہ وغیرہ تمام معاملات منع ہیں اور آواز بلند کرنا تعلیم کے لئے بھی منع ہے بعض نے کہا مسجد میں اگر کوئی سائل سوال کرے تو اس کو کچھ نہ دینا چاہئے)-

نَشَدْتُکَ اللّٰہَ وَالرَّحِمَ- میں اللہ تعالیٰ اور ناطے کو یاد دلا کر یا ان کی قسم دے کر کہتا ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں نَشَدْتُکَ اللّٰہَ وَ بِاللّٰہِ وَ اَنْشُدُکَ اللّٰہَ و بِاللّٰہِ وَ نَاشَدْتُکَ اللّٰہَ وَ بِاللّٰہِ سب کے معنی یہی ہیں کہ اللہ کی یاد دلا کر یا اس کی قسم دے کر تجھ سے کہتا ہوں اور اَنْشَدْتُکَ بِاللّٰہِ غلط ہے)-

نَشَدَ النَّاسَ- لوگوں نے سوال کیا' ان کی قسم دی-

اَنْشُدُکَ اللّٰہَ- میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں یا اللہ کی یاد دلا کر آپ سے سوال کرتا ہوں-

یُنَاشِدُکَ اللّٰہَ وَالرَّحِمَ- قریش کے کافر آپ کو اللہ کی اور ناطہ کی قسم دیتے ہیں (کہ آپ ابوبصیر کو بلا بھیجئے جنھوں نے راستہ بند کر دیا ہے)-

اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ- میں تجھ کو تیرا عہد یاد دلاتا ہوں (کہ وہ وعدہ پورا ہو کافروں پر غلبہ حاصل ہو)-

اِنَّ عُمَرَ نَشَدَ اللّٰهَ- حضرت عمرؓ نے اللہ کی قسم کھائی-

مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ- آپ کا اپنے خداوند کو اس کا اقرار یاد دلانا (کہ میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ دوں گا)-

مَامِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ- تم میں کوئی اللہ کو اس کا اقرار زیادہ یاد دلانے والا نہیں-

فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ- مجھ کو ڈر ہے ایسا نہ ہو وہ قسمیں دے کر تم سے صلح چاہیں (تو برچھے پھینک کر جلدی تلواریں لے کر ان میں گھس جاؤ' ان کو کوئی حیلہ کرنے کی فرصت نہ دو)-

حَسْبُكَ مُنَاشَدَةُ رَبِّكَ- (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جنگ بدر میں آنحضرتؐ سے عرض کیا) بس کیجئے آپ اپنے مالک کو جو یاد دلا چکے وہ کافی ہے (یعنی فتح و نصرت کا جو اس نے وعدہ فرمایا تھا)-

فَنَشَدْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ الصُّحْبَةَ- میں نے ان کو قسم دی ان کی صحبت میں رہنے کی درخواست دی-

اِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ نِشْدَكَ اللّٰهُ فِيْنَا- جسم کے سارے اعضاء زبان کے سامنے جھکتے ہیں عاجزی کرتے ہیں کہتے ہیں اللہ کی قسم تجھ کو یا ہمارے باب میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر اس سے ڈر اپنے ساتھ ہم کو بھی تباہ نہ کر-

فَاَنْشَدَ لَهٗ رِجَالٌ- چند آدمیوں نے ان کا کہنا قبول کیا (عرب لوگ کہتے ہیں نَشَدْتُهٗ فَاَنْشَدَنِیْ میں نے اس سے سوال کیا اس نے قبول کیا)-

نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ- خواہ مخواہ شعر بازی کرنے سے منع فرمایا (فخر اور افتخار اور جیتنے کی نیت سے یا دل بہلانے کے لئے لیکن اگر اہل حق کی مدح اور اہل باطل کے ذم میں یا دین کی تقویت اور تائید کے لئے اشعار پڑھے جائیں تو کچھ قباحت نہیں ہے)-

نَشَدْتُ الضَّالَّةَ- میں نے گمی ہوئی چیز ڈھونڈی-

اَنْشَدْتُهَا- میں نے اس کو پہنچایا-

اَنْشُدُكَ دَمَ الْمَظْلُوْمِ- میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو مظلوم (یعنی امام حسین علیہ السلام) کے خون کا بدلہ ان کے قاتلوں سے لے)-

نَشْرٌ یا نُشُوْرٌ- زندہ کرنا' پھیلانا' پھیلنا' لمبا ہونا' پتے نکلنا' سوکھ جانا اس کے بعد بارش سے سرسبز ہو جانا' تراشنا' جدا کرنا' مشہور کرنا- نُشْرَة کا تعویذ کرنا' (اس کا بیان آگے آئے گا)-

نَشَرٌ- کھلی پھیل جانا' رات کو چرنے کے لئے پھیل جانا-

تَنْشِيْرٌ- پھیلانا' نشرہ کا تعویذ کرنا-

اِنْشَارٌ- زندہ کرنا' قوت دینا' مضبوط کرنا-

تَنَشُّرٌ- پھیل جانا-

اِنْتِشَارٌ- سیدھا کھڑا ہونا' لمبا ہونا' پھیلنا' مشہور ہونا' فاش ہونا-

سُئِلَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ- آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا نشرہ کرنا کیسا ہے؟ فرمایا وہ شیطانی کام ہے (نشرہ ایک سفلی عمل ہے جو آسیب کے دفع کے لئے مشرک لوگ کیا کرتے تھے- بعض نے کہا وہ جادو کی ایک قسم ہے)-

فَلَعَلَّ طَبًّا اَصَابَهٗ ثُمَّ نَشَّرَهٗ بِقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ- شاید اس پر جادو ہوا ہے- پھر آپ نے قل اعوذ برب الناس کا عمل اس پر کیا (یہی اسلامی منتر ہے)-

هَلَّا تَنَشَّرْتَ- تو نے منتر کیوں نہیں کیا-

لَكَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ- تیرے ہی اختیار میں میری زندگی اور موت ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھ کر تیرے ہی پاس آنا ہے-

فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمُنْشَرِ- پھر شام کی سرزمین میں کیوں نہیں جاتا وہی محشر کی زمین ہے (لوگوں کا حشر اسی پر ہو گا یعنی ارض مقدسہ پر جو شام کے ملک میں ہے' قیامت کے دن سب مردے جی اٹھ کر وہیں جمع ہوں گے)-

لَا رَضَاعَ اِلَّا مَا اَنْشَرَ اللَّحْمَ وَ اَنْبَتَ الْعَظْمَ- اسی رضاعت کا اعتبار ہے (یعنی حرمت اسی رضاعت سے ثابت ہو گی) جو گوشت کو قوت دے' ہڈی اگائے (ایک روایت میں

اَنْشَزَ ہے زائے معجمہ سے)۔

لَوْ نُشِرَلِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَکْتُھُمَا۔ اگر میرے ماں باپ زندہ کر کے اٹھائے جائیں جب بھی میں (ان کی خوشی میں) چاشت کی نماز نہ چھوڑوں۔

فَلَمَّا نَشَرَھَا وَجَدَ الْمَالَ۔ جب آرے سے اس لکڑی کو چیرا تو اپنا روپیہ اس میں پایا (جو قرض دیا تھا)۔

فَاِذَا اسْتَشَرْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ خَرَجَتْ خَطَایَا وَجْھِكَ وَفِیْكَ وَ خَیَاشِیْمِكَ مَعَ الْمَاءِ۔ جب تو وضو میں پانی پھیلائے اور ناک چھینکے تو تیرے چہرے اور منہ اور نتھنوں کے گناہ پانی کے ساتھ نکل جائیں گے (خطابی نے کہا محفوظ اِسْتَنْشَیْتَ ہے یعنی ناک میں پانی ڈالے)۔

اَتَمْلِكُ نَشْرَ الْمَاءِ۔ کیا تو پانی کے اڑنے کو روک سکتا ہے۔

جَاءَ الْقَوْمُ نَشَرًا۔ قوم کے لوگ متفرق طور پر آئے۔

فَرَدَّ نَشْرَ الْاِسْلَامِ عَلٰی غِرِّہٖ۔ (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد بزرگوار کی تعریف میں کہا) انھوں نے اسلام کے کپڑے کی شکنوں کو ان تہوں پر کر دیا جو آنحضرتؐ کے عہد میں تھیں (مرتدوں کو قتل کیا، اسلام کی وہ حالت کر دی، جو آنحضرتؐ کے عہد میں تھی)۔

اِنَّهٗ لَمْ یَخْرُجْ فِی سَفَرِہٖ اِلَّا قَالَ حِیْنَ یَنْھَضُ مِنْ جُلُوْسِهٖ اَللّٰھُمَّ بِكَ اِنْتَشَرْتُ۔ آنحضرتؐ جب کسی سفر کے لئے نکلنا چاہتے تو اٹھتے وقت فرماتے یا اللہ! تیرے نام سے یہ سفر شروع کرتا ہوں۔

اِنَّ کُلَّ نَشْرِ اَرْضٍ یُسْلِمُ عَلَیْھَا صَاحِبُھَا فَاِنَّهٗ لَایُخْرَجُ عَنْھَا مَا اَعْطٰی نَشْرَھَا۔ جس زمین کی پیداوار پر اس کا مالک اسلام لائے تو جب تک وہ زکوٰۃ ادا کرتا رہے اس زمین سے بے دخل نہ کیا جائے گا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَ نَشْرُهٗ اَمَامَهٗ۔ معاویہؓ نکلے آگے آگے ان کی خوشبو مہک رہی تھی (مشک کا استعمال کرتے تھے)۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْحَمَّامَ فَعَلَیْهِ بِالنَّشِیْرِ وَلَا یَخْصِفُ۔ جب کوئی تم میں سے حمام میں جائے تو تہہ بند باندھ کر جائے (اپنا ستر نہ کھولے اور اپنا ہاتھ شرم گاہ پر نہ رکھے (شرم گاہ ڈھانپنے کو)۔

ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّھَا۔ پھر عورت کے پوشیدہ حالات کھول کر بیان کرے (مجمع البحار میں ہے کہ بیوی خاوند میں جو معاملات بہ صحبت و جماع ہوتے ہیں ان کا افشا کرنا یا ان کی تفصیل بیان کرنا حرام ہے۔ اسی طرح جماع کا بے ضرورت ذکر کرنا مکروہ ہے۔)

ھَلَّا اِنْتَشَرْتَ۔ آپ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ نَاشِرًا اَصَابِعَهٗ۔ آنحضرتؐ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو ہاتھ کی انگلیوں کو (ہاتھ اٹھاتے وقت) کھلا ہوا رکھتے (نہ بالکل ملی ہوئی نہ بالکل کشادگی کے ساتھ)۔

غَسْلُ الرَّاْسِ بِالْخَطْمِیِّ نُشْرَةٌ۔ خطمی سے سر دھونا ایک منتر ہے۔

اَلنُّوْرَةُ نُشْرَةٌ وَّ طُھُوْرٌ لِلْبَدَنِ۔ نورہ لگانا ایک منتر ہے اور جسم کو پاک کرنا ہے۔

مِنْ عَلَامَاتِ الْمَیِّتِ نَشْرُ مَنْخَرَیْهِ۔ موت کی نشانی ہے نتھنوں کا پھول جانا اور پراٹھ جانا۔

اَسْاَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِیْ بِھَا تَنْشُرُ مَیِّتَ الْعِبَادِ۔ میں تجھ سے اس قدرت کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس سے تو مردہ بندوں کو جلائے گا۔

نُشَارَةٌ۔ آرہ چلانے سے جو ریزہ ریزہ گرے۔

نَشْزٌ۔ بلند ہونا، باز رہنا، اٹھا کر دے مارنا، خاوند کی نافرمانی کرنا اس سے بغض رکھنا، مارنا، جفا کرنا۔

اِنْشَازٌ۔ اٹھانا، اپنی اپنی جگہ جوڑ دینا۔

لَارَضَاعَ اِلَّا مَا اَنْشَزَ الْعَظْمَ۔ اسی رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو ہڈیوں کو اٹھائے ان کی مقدار کو بڑھائے (یعنی دو سال کے اندر ہو)۔

نَشَزَ الرَّجُلُ۔ بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو گیا۔

کَانَ اِذَا اَوْ فٰی عَلٰی نَشْزٍ کَبَّرَ۔ آنحضرتؐ جب سفر میں کسی ٹیلہ پر چڑھتے (بلند مقام پر) تو تکبیر کہتے۔

بَضْعَةٌ نَّاشِزَةٌ۔ مہر نبوت گوشت کا ایک مچہ تھا جو اٹھا ہوا

تھا-

اَتَاهُ رَجُلٌ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ- آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص آیا جس کی پیشانی اٹھی ہوئی تھی-

نُشُوْزٌ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ- کا ذکر متعدد احادیث میں آیا ہے یعنی خاوند بیوی کی نا اتفاقی' ایک کی دوسرے سے شرارت (اور بعض عرب لوگ کہتے ہیں نَشَزَتِ الْمَرْاَةُ عَلٰى زَوْجِهَا فَهِيَ نَاشِزٌ وَ نَاشِزَةٌ- عورت نے اپنے خاوند کی نافرمانی کی' اب اس کو ناشز اور ناشزہ کہیں گے-

نَشَزَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا- اس کے خاوند نے اس سے نفرت کی' اس کو مارا پیٹا-

نَشٌّ- آہستہ ہانکنا' ملا دینا' کوٹنا' پیسنا-

نَشِيْشٌ- پانی جذب ہو جانا' بہت دنوں کے بعد گھڑے میں پانی ڈالنے سے جو آواز نکلتی ہے' اسی طرح حوض میں سے سخت گرمی میں ٹپکنا-

اِنْتِشَاشٌ- لمبا ہونا-

نَشٌّ- بہ معنی نصف بھی آیا ہے اور دیوار کی تری-

اِنَّهٗ لَمْ يُصْدِقْ اِمْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِهٖ اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اَوْقِيَةً وَّ نَشٍّ- آنحضرتؐ نے اپنی کسی بیوی کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں باندھا (اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور "نش" یعنی نصف اوقیہ بیس درہم کا ہوا کل پانچ سو درہم ہوئے- جس کے تقریباً ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوتے ہیں)-

اِذَا نَشَّ الشَّرَابُ فَلَا تَشْرَبْ- جب شربت میں نشہ آ جائے (یعنی جوش مارنے لگے) تو اس کو مت پی-

فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ- دیکھا تو وہ جوش مار رہا ہے- (اس میں نشہ پیدا ہو گیا ہے)-

اِنَّهٗ كَرِهَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الدُّهْنَ الَّذِيْ يُنَشُّ بِالرَّيْحَانِ- سوگ والی عورت کو جس کا شوہر مر گیا ہو (اور وفات کی عدت میں ہو) وہ تیل لگانا مکروہ ہے جس میں ریحان کی خوشبو دی گئی ہو- (ریحان اس میں ڈال کر پکایا گیا ہو- اسی ہر قسم کا خوشبودار تیل بیلہ' چنبیلی' موتیا' حنا' گلاب' کیوڑا وغیرہ)-

مِثْلُ الْبَانِ الْمَنْشُوْشِ بِالطِّيْبِ- بان کا تیل جو خوشبو کے ساتھ پکایا گیا ہو (بَان ایک درخت ہے جس کے پھلوں سے تیل نکالتے ہیں)-

سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمَنِ الذَّائِبِ اَوِ الدُّهْنِ فَقَالَ يُنَشُّ وَ يُدَّهَنُ بِهٖ اِنْ لَّمْ تَقْذِرْهُ نَفْسُكَ- عطار سے پوچھا گیا چوہا اگر پتلے گھی یا تیل میں مر جائے تو انھوں نے کہا اس کو جوش دے کر یا ملا کر بدن پر مل سکتے ہیں بالوں پر لگا سکتے ہیں اگر تیرا دل نفرت نہ کرے (اگر نفرت کرے تو اس گھی یا تیل سے روشنی کر سکتے ہیں- بہر حال پھینک دینے سے تو بہتر ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يَنُشُّ النَّاسَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِالدِّرَّةِ- حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد لوگوں کو نرمی کے ساتھ درہ لگا کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ کرتے (تا کہ جلد سو جائیں اور تہجد کے لئے آنکھ کھل سکے)-

نَشٌّ- نرمی سے ہانکنا (اور نَسٌّ سین سے جیسے ایک روایت میں ہے' زور سے ہانکنا)-

نَزَلْنَا سَبَخَةً نَشَّاشَةً- ہم ایک کھاری تر زمین میں اترے (یعنی بصرہ میں- بعض نے کہا نَشَّاشَةٌ وہ زمین جس کی مٹی نہیں سوکھتی اور وہاں گھاس نہیں اگتی)-

اَلنَّبِيْذُ اِذَا نَشَّ فَلَا يُشْرَبُ- کھجور یا انگور کا شربت جب جوش مارنے لگے تو اس کو نہ پینا چاہئے (لیکن جوش مارنے سے پہلے جب وہ صرف شربت کی طرح شیریں ہو اس کا پینا بالاتفاق جائز ہے- اسی طرح اس پانی کا پینا جو سیندھی یا تاڑ کے درخت میں سے ٹپکتا ہے اور شربت کی طرح شیریں ہوتا ہے اس کو نیرا کہتے ہیں)-

اِنْ نَشَّ الْعَصِيْرُ مِنْ غَيْرِ اَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ فَدَعْهُ حَتّٰى يَصِيْرَ خَلًّا- اگر نچوڑا ہوا شیرہ کھجور یا انگور کا جو آگ پر نہ رکھا گیا ہو لیکن اس میں نشہ آ جائے تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ سرکہ بن جائے (اس وقت اس کا استعمال درست ہوگا)-

اِذَا نَشَّ الْعَصِيْرُ اَوْغَلَا حَرُمَ- جب شیرہ میں نشہ آ جائے یا جوش مارنے لگے تو وہ حرام ہو جائے گا-

مُهُوْرُ نِسَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ اِثْنَا عَشَرَ اُوْقِيَّةً وَّ نَشٌّ- حضرت محمدؐ کی آل کی عورتوں کے مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی کے ہیں- یعنی پانچ سو درہم جس کے ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوتے ہیں)-

نَشْطٌ- باندھنا' جوڑنا' نکلنا' بلا چرخ کے نکالنا' دانتوں سے کاٹنا-

نَشَاطٌ- خوش ہونا' ہلکا ہونا' جلدی کرنا' موٹا ہونا-

اِنْشَاطٌ- خوش کرنا' باندھنا' جوڑنا' گھر والوں اور جانوروں کا تندرست ہونا' دانتوں سے کاٹنا' کھول دینا' چھوڑ دینا' اچک لے جانا' مضبوط کرنا-

تَنَشُّطٌ بمعنی نَشْطٌ- اور تجاوز کرنا' تیز چلنا-

اِنْتِشَاطٌ- نشیط پانا (یعنی دشمن کا جو مال راستہ میں ملے) پوست اتارنا' کھل جانا' دانتوں سے نکالنا-

اِسْتِنْشَاطٌ- سٹ جانا' اکٹھا ہونا-

فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ- گویا رسی سے آپ کو چھوڑ دیا (سحر کا اثر باطل ہوتے ہی آپ کا مزاج خوش اور ہلکا ہو گیا- ایک روایت میں كَاَنَّمَا نُشِطَ ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ نَشَطْتُ الْعُقْدَةَ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے گرہ باندھ دی اور اَنْشَطْتُهَا اور اِنْتَشَطْتُهَا کے معنی یہ ہیں کہ میں نے اس کو کھول دیا-

رَاَيْتُ كَاَنَّ سَبَبًا مِّنَ السَّمَاءِ دُلِّيَ فَانْتُشِطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اُعِيْدَ فَانْتُشِطَ اَبُوْ بَكْرٍ- میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک رسی لٹکائی گئی آنحضرتؐ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھا لئے گئے پھر دوبارہ رسی لٹکائی گئی تو ابو بکر چڑھا لئے گئے-

دَخَلَ عَلَيْهَا عَمَّارٌ وَّ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَنَشَطَ زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا یا اِنْتَشَطَ زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا- حضرت عمار بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہ ان کی رضاعی بہن تھیں اور زینب بنت ابی سلمہ کو ان کی گود سے چھین لیا (اچک لیا)-

وَذَكَرَ حَيَّاتِ النَّارِ وَعَقَارِبَهَا فَقَالَ وَ اِنَّ لَهَا نَشْطًا وَّنَسْبًا- دوزخ کے سانپوں اور بچھوؤں کا ذکر کیا تو فرمایا وہ اچک کر کاٹیں گے اور ڈنک ماریں گے (ایک روایت میں اَنْشَاْنَ بِهٖ نَشْطًا ہے یعنی اچک اچک کر کاٹنا شروع کریں گے)-

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ- میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے خواہ وہ امر ہم کو خوش لگے یا ناخوش-

فَاَصْبَحَ نَشِطًا- صبح کو خوش خوش اٹھا (کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو عبادت کی توفیق دی)-

لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ- چاہئے کہ تم میں سے ہر شخص اتنی ہی نماز پڑھے جتنی رغبت اور خوشی کے ساتھ پڑھی جا سکے (اور جب بار معلوم ہو تو چھوڑ دے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر شخص تم میں سے نماز پڑھے جو باعث خوشی اور نشاط ہے)-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِى الْقُوَّةَ وَالنَّشَاطَ- یا اللہ تعالیٰ مجھ کو طاقت دے اور مزاج کی خوشی' ہلکا پن' جو صحت اور تندرستی کی نشانی ہے-

نَشْعٌ- زور سے چھین لینا' بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' سکھانا-

نُشُوْعٌ- موت کی سختی' پھر اس سے نجات پانا' بے ہوش ہو جانا-

اِنْشَاعٌ- بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' مزدوری دینا' فریاد رسی کرنا-

اِنْتِشَاعٌ- ناس لینا' زور سے چھین لینا-

نَشُوْعٌ- ناس-

نَشْغٌ- بہنا' مارنا' سکھانا' تعلیم دینا' بے ہوش ہو جانا' بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' ہاتھ سے پینا-

اِنْشَاغٌ- علیحدہ ہو جانا-

تَنَشُّغٌ- بے ہوش ہو جانا-

اِنْتِشَاغٌ- ہضم کر لینا-

نَشُوْغٌ- ناس-

لَاتَعْجَلُوْا بِتَغْطِيَةِ وَجْهِ الْمَيِّتِ حَتّٰى يَنْشَغَ اَوْ يَتَنَشَّغَ- میت کا منہ ڈھانپ دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک

کہ بے ہوش ہو جائے (مر جائے)-

اِنَّهٗ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَشَغَ نَشْغَةً-ابو ہریرہؓ نے آنحضرتؐ کا تذکرہ کیا پھر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے-

فَاِذَا الصَّبِيُّ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ-دیکھا تو بچہ مرنے کو بے ہوش ہو رہا ہے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ "اپنا منہ چوس رہا ہے)-

هَلْ تَنَشَّغَ فِيْكُمُ الْوَلَدُ-تمہاری اولاد بکثرت ہوئی-

كَاَنَّهٗ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ-گویا وہ مرنے کے لئے دم توڑ رہا ہے-

نَشْفٌ-چل دینا' فنا ہو جانا' پی لینا' جذب کر لینا' کپڑے وغیرہ سے پانی لینا' یعنی پونچھنا' سوکھ جانا-

تَنْشِيْفٌ-کپڑے وغیرہ سے پونچھنا-

اِنْشَافٌ-مادہ کے بعد نر جننا-

تَنَشُّفٌ-پونچھنا-

اِنْتِشَافٌ-نشافہ پینا (یعنی وہ پھین جو دوہنے کے وقت دودھ کے اوپر آ جاتا ہے)-

اَكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا وَاتَّخِذُوْهُ مَسْجِدًا-تم اپنا گرجا وہاں جا کر توڑ ڈالو اور یہ پانی اس کی زمین پر چھڑک کر گرجا کے بدلے مسجد بنا دو-

كَانَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشَّافَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا غُسَالَةَ وَجْهِهٖ-آنحضرتؐ کے پاس ایک تولیہ تھا جس سے آپ چہرے کا پانی پونچھتے (یعنی وضو کے بعد بعض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور نہ پونچھنا افضل سمجھا ہے)-

فَقُمْتُ اَنَا وَ اُمُّ اَيُّوْبَ بِقَطِيْفَةٍ مَا لَنَا غَيْرُهَا-میں اور ام ایوب ایک کمبل لے کر کھڑے ہوئے اور کوئی کپڑا اس کے سوا ہمارے پاس نہ تھا-

نُنَشِّفُ بِهَا الْمَاءَ-اس سے ہم پانی پونچھتے-

اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى بِهٖ صُفْرَةً فَقَالَ اِغْسِلْهَا فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُ نَشَفَةً لَّنَا فَدَلَكْتُ بِهَا عَلٰى تِلْكَ الصُّفْرَةِ حَتّٰى ذَهَبَتْ-عمار بن یاسرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے آپ نے ان کے جسم پر زردی کا نشان دیکھا (زعفران لگ گئی ہوگی) آنحضرتؐ نے فرمایا جا اس کو دھو ڈال! عمار کہتے ہیں ہمارے پاس ایک کالے پتھر کا جھانواں تھا- ہم نے اس سے زردی کو رگڑا یہاں تک کہ زردی مٹ گئی (عمار نے بے ضرورت زرد خوشبو لگائی ہوگی جو مرد کے لئے منع ہے لیکن شادی بیاہ میں اس کا لگانا بعض نے جائز رکھا ہے اور بعض نے مرد کے لئے مطلقاً ناجائز رکھا ہے)-

اَظَلَّتْكُمُ الْفِتَنُ تَرْمِيْ بِالنَّشَفِ ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا تَرْمِيْ بِالرَّضْفِ-تم لوگوں پر فتنے (دین کی خرابیاں) آ پہنچیں پہلا فتنہ تو تم پر کالے جھانوے پھینکے گا- پھر دوسرا فتنہ آگ کی طرح گرم گرم پتھر پھینکے گا (مطلب یہ ہے کہ پہلا فتنہ ہلکا ہوگا' اس سے دین بالکل برباد نہ ہوگا لیکن دوسرا فتنہ بہت سخت ہوگا' وہ دین کو تباہ کر کے جانوں کو بھی تباہ و برباد کرے گا)-

قُلْنَا الْبَلَدُ بَعِيْدٌ وَالْمَاءُ يَنَشَّفُ-ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارا شہر دور ہے اور پانی تو جذب ہو جاتا ہے' سوکھ جاتا ہے-تو یہ پانی وہاں تک پہنچے گا کیسے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اس پر اور پانی ڈالتے رہو اس سے برکت اور پاکیزگی بڑھے گی- اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ زمزم کا پانی ملکوں میں لے جانا درست ہے اور علماء اور صالحین کا جوٹھا کھانا اور پانی تبرک کے طور پر لے جا سکتے ہیں اسی طرح ان کے کپڑے وغیرہ)-

يَتَنَشَّفُ بِثَوْبٍ-ایک کپڑے سے پونچھتے تھے-

نَشَفَ الثَّوْبُ الْعَرَقَ-کپڑے نے پسینا جذب کر لیا-(چوس لیا)-

نَشْقٌ يا نَشَقٌ-سونگھنا' لٹک جانا-

اِنْشَاقٌ-سنگھانا-

اِسْتِنْشَاقٌ-سونگھنا' ناک میں پانی ڈالنا پھر اس کو دم کے ساتھ باہر نکالنا تاکہ ناک کا رینٹ اور میل وغیرہ نکل جائے-

نَشُوْقٌ-ناس یا ہر چیز جو سونگھنے کے لئے ناک کے پاس رکھی جائے-

كَانَ يَسْتَنْشِقُ فِيْ وُضُوْءِهٖ ثَلٰثًا-آنحضرتؐ وضو میں تین بار ناک میں پانی ڈالتے-

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ وَ ذَكَرَ مِنْهَا الْاِسْتِنْشَاقَ - دس باتیں پیدائشی سنت ہیں ان میں سے ایک ناک میں پانی ڈالنا ہے (ناک کو میل کچیل رینٹ وغیرہ سے صاف رکھنا - ایک روایت میں اِسْتِنْثَار ہے ثائے مثلثہ سے یعنی ناک سنکنا)۔

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ نَشُوْقًا وَّ لَعُوْقًا - شیطان ناس بھی ہے اور چاٹنے کی دوا بھی (یعنی ناک اور منہ اس کے اندر جانے کے راستے ہیں)۔

كَانَ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ - آنحضرتؐ ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے (آدھے سے یہ اور آدھے سے وہ - یہی روایت زیادہ صحیح ہے اور الگ الگ چلو لینے کی روایت قوی نہیں ہے)۔

اَلْاِسْتِنْشَاقُ لَيْسَ مِنَ الْوُضُوْءِ - ناک میں پانی ڈالنا وضو کے فرائض میں سے نہیں ہے - امامیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک وضو کا جزء اور فرض ہے۔

نَشَقْتُ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً - میں نے اس سے خوشبو سونگھی۔

نَشْلٌ - جلدی سے اتار ڈالنا' اچک لے جانا۔

نُشُوْلٌ - دبلا ہونا' کوئی چیز ہانڈی میں سے ہاتھ سے نکال لینا' بلا مصالحہ پکانا۔

اِنْتِشَالٌ بمعنی نَشْلٌ ہے۔

ذُكِرَ لَهٗ رَجُلٌ فَقِيْلَ هُوَ مِنْ اَطْوَلِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ صَلٰوةً فَاَتَاهُ فَاَخَذَ بِعَضُدِهٖ فَنَشَلَهٗ نَشَلَاتٍ - آنحضرتؐ سے ایک شخص کا تذکرہ آیا - لوگوں نے کہا یارسول اللہؐ وہ تمام مدینے والوں میں لمبی نماز پڑھتا ہے - پھر وہ شخص آپ کے پاس آیا' آپ نے اس کو تین بار کھینچا۔

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قِدْرٍ فَانْتَشَلَ مِنْهَا عَظْمًا - آنحضرتؐ ایک دیگ پر سے گزرے' آپ نے اس میں سے ایک ہڈی (گوشت کی) اٹھالی ابھی وہ پکی نہ تھی (اس کو نَشِيْل کہتے ہیں)۔

عَلَيْكَ بِالْمَنْشَلَةِ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک شخص سے کہا جو وضو کر رہا تھا) تو اپنی چھنگلیا کا خیال رکھ جہاں انگشتری پہنتے ہے (ایسا نہ ہو وہ مقام سوکھا رہ جائے)۔

نَشَمٌ - سفید اور کالے نقطے ہونا۔

تَنْشِيْمٌ - سڑ جانا' بدبو شروع ہونا' شروع کرنا' طعنہ مارنا' بلند کرنا' تر ہونا۔

تَنَشُّمٌ - شروع کرنا۔

مَنْشِمٌ - ایک عطر والی عورت جس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے تھے' کہتے تھے اَشْاَمُ مِنْ عِطْرِ مَنْشِمٍ - یعنی منشم کے عطر سے بھی زیادہ منحوس۔

لَمَّا نَشَّمَ النَّاسُ فِيْ اَمْرِهٖ - جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر طعنہ زنی شروع کی' ان کو برا کہنا۔

نَشْنَشَةٌ - جلدی سے کھال نکال لینا' ہانڈی کا آواز دینا' جوش مارتے وقت دھکیلنا' زور سے ہلانا' ہانکنا' نکال دینا' جماع کرنا' کھولنا' اتارنا' جھٹکنا' چونچ سے پر اکھیڑنا' جلدی سے کھالینا۔

تَنَشْنُشٌ - نقیہ ہوجانا۔

اَرْضٌ نَشْنَاشَةٌ - جس زمین میں کچھ نہ اگے۔

نَشْنَشَةٌ مِّنْ اَخْشَنَ - (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) یہ ایک پتھر ہے پہاڑ میں سے (ان کے والد حضرت عباس کو پہاڑ متصور کیا اور عبداللہ کو اس کا ایک پتھر - مطلب یہ ہے کہ وہ بھی اپنے والد کی طرح جرأت اور بہادری رکھتے ہیں - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا ایک کلمہ گویا پہاڑ کا ایک پتھر ہے - حربی نے کہا نِشْنِشَه سے مراد شِنْشِنَه ہے یعنی طبیعت اور عادت)۔

نَشْوَةٌ - سونگھنا' دریافت کرنا کہ یہ خبر کہاں سے آئی' نشہ ہونا' مست ہونا' بار بار ایک کام کو کرنا۔

تَنْشِيَةٌ - مست ہونا۔

تَنَشِّيْ اور اِنْتِشَاءٌ اور اِسْتِنْشَاءٌ - سونگھنا۔

نَشَا - ہلکی ہوا کا جھونکا۔

اِنِ انْتَشٰى لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا - اگر شراب پی کر مست ہوگیا تب تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی (نہایہ میں ہے کہ اِنْتِشَاء مقدمۂ سکر یعنی نشہ کا شروع - بعض نے کہا رَجُلٌ نَشْوَانٌ' مست آدمی)۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ - جو شخص شراب پئے

لیکن اس کو نشہ نہ ہو-

وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ قَالَهٗ عُمَرُ لِنَشْوَانٍ -حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا جو رمضان میں شراب پی کر مست ہو گیا تھا- ارے تیری خرابی ہمارے تو بچے بچے روزہ دار ہیں (اور تو بڑا ہو کر روزہ نہیں رکھتا اس پر ایسے متبرک مہینے میں شراب پیتا ہے)-

اِذَا اسْتَنْشَيْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ - جب تو ناک میں پانی ڈالے اور ناک سنکے-

دَخَلَ عَلَيْهَا مُسْتَنْشِيَةٌ مِّنْ مُّوَلَّدَاتِ قُرَيْشٍ - حضرت خدیجہؓ کے پاس ایک کاہنہ عورت قریش کی عورتوں میں سے آئی-

اِنَّهٗ يَعْلَمُ النَّشْوَ مِنَ الْبَعُوْضَةِ - ایک ایک مچھر کی پیدائش اور اس کا مقام وہ جانتا ہے-

كَيْفَ يَحْتَجِبُ عَنْكَ مَنْ اَرَاكَ قُدْرَتَهٗ فِيْ نَفْسِكَ نَشْوَكَ وَلَمْ تَكُنْ - تجھ پر وہ خداوند کیونکر پوشیدہ رہے گا جس نے اپنی قدرت تیرے نفس میں تجھ کو دکھلائی (یعنی تجھ کو پیدا کیا جب تو معدوم تھا)-

اِذَا اُخِذَ شَارِبُهٗ وَقَدِ انْتَشٰى ضُرِبَ ثَمَانِيْنَ - اگر کوئی نبیذ پی کر مست ہو جائے پھر مستی کی حالت میں پکڑا جائے تو اس کو اسی کوڑے لگائیں گے-

اَيُّهَا النَّاشِئُوْنَ - نوجوانو!-

بابُ النّون مع الصاد

نَصْبٌ - تھکانا' دردمند کرنا' رکھنا' اٹھانا' دشمنی رکھنا' گانا' سامنے کھڑا کرنا' زمین میں گاڑنا' منصب عطا کرنا' ظاہر کرنا' زبر دینا-

نَصَبٌ - تھک جانا' کوشش کرنا-

تَنْصِيْبٌ - رکھنا اور اٹھانا-

مُنَاصَبَةٌ - مقابلہ کرنا' دشمنی کرنا-

اِنْصَابٌ - تھکانا' ماندہ کرنا' دردمند کرنا' ایک حصہ دلانا-

تَنَصُّبٌ - اٹھ جانا' سیدھا ہو جانا-

نَاصِبٌ - تھکانے والا' فکر اور رنج دینے والا-

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْدِفِيْ اِلٰى نُصُبٍ مِّنَ الْاَنْصَابِ فَذَبَحْنَا لَهٗ شَاةً وَّجَعَلْنَاهَا فِيْ سُفْرَتِنَا فَلَقِيَنَا زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَدَّمْنَاهُ السُّفْرَةَ فَقَالَ لَا اٰكُلُ مِمَّا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ - (زید بن حارثہؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے مجھ کو اپنے ساتھ ایک جانور پر سوار کر لیا اور مشرکوں کے تھانوں میں سے ایک تھان کی طرف نکلے (یعنی اس بت یا پتھر کی طرف جہاں مشرک جانور کاٹا کرتے تھے یا اس پتھر کی طرف جس کے سامنے مشرک جانور کاٹ کر اس کو رنگ دیتے تھے اس پتھر کی پوجا بھی کرتے تھے) خیر ہم نے وہاں آنحضرتؐ کے لئے ایک بکری کاٹی اور اس کو اپنے توشہ دان (دسترخوان) میں رکھ لیا اتنے میں زید بن عمرو بن نفیل ہم کو ملے ہم نے وہی توشہ دان ان کے سامنے رکھا- زید نے کہا- میں وہ جانور نہیں کھاتا جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے (یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسے جانور میں سے کیسے کھایا اور بت کے سامنے ذبح کرنا کیونکر گوارا کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں کہیں یہ نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس میں سے کھایا- دوسرے یہ احتمال ہے کہ زید نے یہ کام اپنی رائے سے کیا ہو وہ آنحضرتؐ کی طرح معصوم نہ تھے اور آپ کو اس کی اطلاع ہی نہ ہوئی ہو کہ یہ بکری ہے تھان پر کاٹی گئی تیسرے یہ بھی احتمال ہے کہ شاید زید نے اپنے کھانے کے لئے یہ بکری کاٹی ہو اور اتفاقاً یہ ذبح اس مقام پر ہو گیا جہاں وہ بت یا پتھر نصب تھا- مگر انھوں نے اس بت یا پتھر کی تعظیم کے لئے اس کو نہ کاٹا ہو- بعض نے کہا تھان سے یہاں وہ پتھر مراد ہے جہاں لوگ جانور کاٹا کرتے تھے اور ایسے پتھر پر کاٹنے سے جانور حرام نہیں ہوتا- لیکن زید بن عمرو یہ سمجھے کہ وہ غیر خدا کی تعظیم کے لئے کاٹا گیا اس وجہ سے اس کا کھانا گوارا نہیں کیا- اور زید بن عمروؓ بہت سی باتوں میں کفاران قریش کے مخالف تھے)-

فَخَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ ثُمَّ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ - (ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں- جب میں نے حرم میں جا کر اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو قریش کے لوگوں نے مجھ کو مارنا شروع کیا)

میں بیہوش ہوکر گر پڑا پھر اٹھا (ہوش آیا) تو گویا میں ایک لال پتھر ہوں (جس پر جانور کاٹے جاتے ہیں یعنی سر سے پاؤں تک لہو لہان ہوں)۔

وَذَا النُّصُبُ الْمَنْصُوْبُ لَا تَعْبُدَنَّهٗ
وَلَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ وَاللّٰهَ فَاعْبُدَا

(اعشیٰ نے آنحضرتؐ کی مدح کی ہے اسی میں کا ایک شعر یہ ہے) یہ جو بت کھڑا کیا گیا ہے اس کو مت پوج اور شیطان کو بھی نہ پوج بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کو پوج۔

ذَاتُ النُّصُبِ۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ سے چار برید پر۔

لَا يَنْصِبُ رَأْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُهٗ۔ نہ تو رکوع میں سر اونچا رکھے نہ جھکائے (بلکہ پشت اور سر برابر رکھے مشہور روایت یوں ہے لَا يُصَبِّيْ وَلَا يُصَوِّبُ۔ اس کا ذکر گزر چکا)۔

اَنَصَبَ ابْنُ عُمَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کیا عبداللہ بن عمرؓ نے یہ حدیث آنحضرتؐ تک پہنچائی (اس کو مرفوع کیا۔ وہ حدیث یہ ہے سب سے زیادہ پلید اور گندا گناہ یہ ہے کہ آدمی عورت کا مہر نہ دے اس پر ظلم کرے)۔

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّيْ يُنْصِبُنِيْ مَا اَنْصَبَهَا مِنْهُ۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اس کو تکلیف دے وہ مجھ کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

مَايُنْصِبُكَ مِنْهُ۔ تجھ کو دجال سے کیا تکلیف پہنچی ہے (ایک روایت میں مَايُضْنِيْكَ ہے یعنی تو کیوں دبلا ہو رہا ہے)۔

وَلٰكِنْ عُمْرَتَكَ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكَ يَانَصَبِكَ۔ یعنی تیرے عمرے کا ثواب اتنا ہی ہوگا جتنا تجھ کو عمرے پر خرچ کرنا پڑے (جس قدر خرچ زائد ہوگا ثواب بھی زائد ہوگا۔ ایک روایت میں یوں ہے۔ جتنی تجھ کو مشقت اور تکلیف ہو)۔

لَا يُنْصِبُنِيْ اِلَّا اِيَّاهُ۔ مجھ کو بس وہی تکلیف دیتا ہے۔

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ يَنْصَبُ۔ مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جس کو تقدیر پر یقین ہو پھر وہ رنج اٹھائے (خستہ اور ماندہ ہو کیونکہ تقدیر میں جو لکھا ہے اس کا ہونا ضرور ہے اور اس سے بچنے کی کوئی شکل نہیں پھر اس پر رنج کرنا در ماندہ ہو جانا فضول ہے)۔

لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ یا وَلَا نُصُبَ۔ نہ وہاں شور ہوگا نہ تھکاوٹ اور ماندگی ہوگی۔

كَانَ رَبَاحٌ يُحْسِنُ غِنَاءَ النَّصْبِ۔ رباح عرب کا گانا جس کو نصب کہتے تھے، خوب گاتا تھا۔

فَقُلْنَا لِرَبَاحِ ابْنِ الْمُغْتَرِفِ لَوْنَصَبْتَ لَنَا نَصْبَ الْعَرَبِ۔ کاش تم عرب کے گانے کی طرح ہم کو گانا سناؤ۔

كُلُّهُمْ كَانَ يَنْصِبُ۔ ان میں سب لوگ گاتے تھے۔

ذَاتُ مَنْصَبٍ۔ ایک خوبصورت عورت یا عالی خاندان بڑے درجے والی عورت۔

وَلَا يَنْصُبُ الْمَجْلِسَ۔ مجلس میں عمدہ مقام نہ ڈھونڈے (بلکہ جہاں جگہ پائے وہاں بیٹھ جائے)۔

نَصَبَنِيْ لِلنَّاسِ۔ لوگوں میں مجھ کو نمودار کیا (اپنے پیچھے پلنگ پر بٹھایا)۔

فِيْ حَقِّ مَنْصِبِهٖ۔ اپنی قدر اور مرتبہ کے باب میں۔

نِصَاب۔ اصل اور ہر چیز کا شروع اور اصطلاح شرع میں مال کی وہ مقدار جس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ مثلاً بیس دینار، دوسو درہم، پانچ اونٹ، چالیس بکریاں۔

عَلٰى جَلِيْلِ نِصَابِهٖ۔ اپنے بڑے مرتبہ پر۔

تَنْزِيْهُ نِصَابِهِمْ۔ ان کے مرتبہ کی پاکیزگی۔

نَاصِبُ اور نَوَاصِبُ اور نَاصِبَة۔ وہ گروہ جو حضرت علیؓ سے دشمنی رکھتا ہے، ان کو برا کہتا ہے۔ (اس کی جمع نَوَاصِبُ ہے)۔

مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ۔ جو کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا منہ سیدھا کرے (یعنی اس سے دعا مانگے سوال کرے)۔

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاَنْصَابُ قَالَ مَا ذَبَحُوْهُ لِاٰلِهَتِهِمْ۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا انصاب کیا ہے؟ (جس کو قرآن میں رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فرمایا گیا ہے) آپ

بھائی کا اختیار ماں سے زیادہ ان پر ہوگا)-

اِحْذَرُوْنِیْ فَاِنِّیْ لَا اُنَاصُّ عَبْدًا اِلَّا عَذَّبْتُهٗ- (اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے) مجھ سے ڈرتے رہو جس بندے سے میں پورا حساب لوں گا تو اس کو عذاب کروں گا (کیونکہ پورے حساب میں ٹھیک اترنا ناممکن ہے)-

مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَنَصَّ لِلْحَدِیْثِ مِنَ الزُّهْرِیِّ- ابن شہاب زہریؒ سے زیادہ میں نے حدیث کو سند کے ساتھ نقل کرنے والا نہیں دیکھا-

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ بِنْتَ السَّائِبِ فَلَمَّا نُصَّتْ لِتُهْدٰی اِلَیْهِ طَلَّقَهَا- عبداللہ بن زمعہ نے سائب کی بیٹی سے نکاح کیا- جب اس کو تخت پر بٹھایا دولہا کو دکھانے کے لئے' تو عبداللہ نے اس کو طلاق دے دی (اس کی صورت پسند نہ آئی ہوگی)-

وَیُلْقٰی لَهٗ مَنَصَّةٌ- ان کے لئے ایک پلنگ بچھایا جائے-

یَنُصُّهُمْ- ان کی رائے لینا چاہتا تھا (یعنی ہرقل بادشاہ روم)-

نَصُّ الْقُرْاٰنِ وَنَصُّ السُّنَّةِ- قرآن کا نص اور حدیث کا نص یعنی ان کے ظاہری معنی-

فَنَصَّ رَاحِلَتَهٗ فَاَذْلَقَتْ كَالظَّلِیْمِ- آپ نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا وہ شترمرغ کی طرح تیز چلنے لگی-

نُصَّةٌ- بالوں کا ایک چٹلا یا جو بال عورت کے منہ پر سر سے گرتے ہوں-

نَصِیْصٌ- تیز' بلند-

نَضْعٌ- ایک پہاڑ ہے سرخ حجاز کے نشیبی حصہ میں-

نَصْعٌ- (بحرکات ثلثہ نون) سفید چمڑا یا بہت سفید کپڑا (اسی سے کہتے ہیں اَبْیَضُ نَاصِعٌ یعنی خالص سفید)-

اَصْفَرُ نَاصِعٌ- خالص زرد-

نُصُوْعٌ اور نَصَاعَةٌ- صاف کرنا' خالص ہونا' واضح ہونا' بہت سفید ہونا' جلنا' پیاس بجھانا' اقرار کرنا' ادا کرنا-

اِنْصَاعٌ- حق کا اقرار کرنا یا ادا کرنا' بدی کے لئے مستعد ہونا' جنگ کا عزم کرنا-

اَلْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِیْبَهَا- مدینہ طیبہ بھٹی ہے میل کچیل نکال کر پھینک دیتی ہے اور پاکیزہ کو جدا کر دیتی ہے (ایک روایت میں یَنْصَعُ طِیْبُهَا ہے یعنی اس میں جو پاکیزہ ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے اور پلیدی سے جدا ہو جاتا ہے' یہ حدیث آنحضرتؐ نے اس وقت فرمائی جب ایک گنوار نے مدینہ میں آ کر آپ سے بیعت کی- پھر کہنے لگا- میری بیعت فسخ کر دیجئے- میں مدینہ سے چلا جاتا ہوں- طیبی نے کہا یہ حکم آنحضرتؐ کے عہد مبارک سے متعلق ہے یا اخیر زمانہ سے متعلق ہوگا- جب دجال نکلے گا اور مدینہ تین بار سخت جھونکے زلزلہ کے کھائے گا- ہر ایک کافر اور منافق مدینے سے نکل جائے گا- بعض نے کہا ہر ایک زمانہ سے متعلق ہو سکتا ہے- مطلب یہ ہے کہ مدینہ انہی لوگوں کو اپنے میں رہنے دیتا ہے جو محض رضائے خدا و رسولؐ کے طالب ہوں نہ کہ عیش و عشرت کے- ایسے لوگ جو فاسق' فاجر عیش و عشرت کے طالب ہوں وہ مدینہ سے نکل بھاگتے ہیں اور وہاں کی سختیوں پر صبر نہیں کر سکتے)-

وَنَصَاعَةُ لَفْظِهٖ- اس کے الفاظ کی وضاحت اور صفائی-

وَكَانَ مُتَبَرَّزُ النِّسَاءِ بِالْمَدِیْنَةِ قَبْلَ اَنْ تُبْنَی الْكُنُفُ فِی الدُّوْرِ الْمَنَاصِعَ- مدینہ میں جب تک گھروں میں پاخانے نہیں بنے تھے عورتیں پاخانے کے لئے مناصع جایا کرتیں- (مناصع مدینہ کے باہر وہ مقامات تھے جہاں لوگ پاخانہ پھرا کرتے)-

اِنَّ الْمَنَاصِعَ صَعِیْدٌ اَفْیَحُ خَارِجَ الْمَدِیْنَةِ- مناصع ایک کشادہ میدان ہے مدینہ کے باہر-

نِصْفٌ- آدھے تک پہنچ جانا-

نَصْفٌ اور نَصَافَةٌ اور نِصَافَةٌ- آدھا لے لینا' آدھوں آدھ بانٹ دینا' آدھا گلاس پی جانا-

نُصُوْفٌ- آدھا سرخ آدھا سبز ہونا-

نَصْفٌ اور نِصَافٌ اور نَصَافٌ اور نِصَافَةٌ اور نَصَافَةٌ- خدمت کرنا-

تَنْصِیْفٌ- آدھے پھل سرخ آدھے سبز ہونا' اوڑھنی اڑھانا' آدھوں آدھ کر دینا' آدھی سیاہ آدھی سفید ہونا-

مُنَاصَفَةٌ- آدھوں آدھ تقسیم کر لینا-

اِنْصَافٌ - آدھے تک پہنچنا' خدمت کرنا' انصاف کرنا' مدعی اور مدعا علیہ سے برابر سلوک کرنا عدل کے ساتھ' دوپہر کو چلنا' آدھا لے لینا' جلدی کرنا-

تَنَصُّفٌ بمعنی اِنْصَافٌ ہے- اوڑھنی اوڑھنا' خدمت کرنا' خدمت لینا' طلب کرنا' عاجزی کرنا' انصاف کی درخواست کرنا-

تَنَاصُفٌ - انصاف دلانا-

اِنْتِصَافٌ - انتقام لینا' اوڑھنی اوڑھنا-

نَاصِفٌ اور نَصِيْفٌ - خادم-

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ - صبر ایمان کا آدھا حصہ ہے (صبر سے مراد ورع ہے یعنی حرام اور ممنوع کاموں سے بچنا- عبادت کی دو ہی قسمیں ہیں- ایک اوامر کا بجالانا (جس کو نسک کہتے ہیں) دوسرے نواہی سے پرہیز کرنا (جس کو ورع کہتے ہیں) تو صبر نصف ایمان ہوا-)

لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مَا فِي الْاَرْضِ مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ - اگر کوئی تم میں سے ساری زمین کا غلہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کو اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا صحابہ کو ایک مد یا آدھا مد غلہ خرچ کرنے میں ملا ہے-

لَمْ يَغْذُهَا مُدٌّ وَّلَا نَصِيْفٌ - نہ ایک مد اس کی غذا ہوئی نہ آدھا مد-

اِمْسَحُوْا عَلَى النَّصِيْفِ وَالْمُوْقِ - سر بندھن اور موزے پر مسح کرلو (سر کھولنے اور موزہ اتارنے کی ضرورت نہیں)-

نَصِيْفُ اِحْدَاهُنَّ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا - بہشت کی حوروں کی اوڑھنی دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے-

مَتٰى اَلْقَ زِنْبَاعَ بْنَ رَوْحٍ بِبَلْدَةٍ لِيَ النِّصْفُ مِنْهَا يَقْرَعُ السِّنَّ مِنْ نَدَمٍ - میں زنباع بن روح سے اس شہر میں کب ملوں گا جس سے انصاف کرانے کے لئے شرمندگی سے دانت کٹکٹا رہے ہیں-

وَلَا جَعَلُوْا بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ نِصْفًا - نہ میرے اور ان کے درمیان آدھوں آدھ بانٹا-

بَيْنَ الْقِرَانِ السَّوْءِ وَ النَّوَاصِفِ - بری صحبت اور پتھروں کے درمیان-

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ - دن کے بلند ہونے پر اس اونٹنی کے ہاتھ اس طرح پلٹا کھاتے ہیں جیسے لمبی عورت ادھیڑ کے اپنے بچے کے مرنے پر-

نَصَفٌ - وہ اونٹنی جس کی عمر جوان اور ادھیڑ کے درمیان ہو-

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ - جب اس مقام میں پہنچے جو آدھوں آدھ مسافت پر باقی تھا (یعنی دونوں درختوں کے بیچا بیچ فاصلہ پر)-

حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ - جب آدھے راستہ پر پہنچ گیا تو موت آ گئی-

دَخَلَ الْمِحْرَابَ وَ اَقْعَدَ مِنْصَفًا عَلَى الْبَابِ - حضرت داؤدؑ عبادت خانہ میں چلے گئے اور باہر دروازے پر (پہرے کے لئے ایک خادم کو بٹھا دیا)-

فَجَاءَ نِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ - ایک خدمت گار آیا اس نے میرے کپڑے میرے پیچھے سے اٹھائے-

اَلْعَوَانُ النَّصَفُ - عوان وہ جانور جو آدھی عمر کا ہو-

اَلْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ - تم دونوں کو آدھوں آدھ ثواب ملے گا-

فَقُتِلَتِ السَّبْعَةُ فَقَالَ لِصَاحِبَيْهِ مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا - ساتوں انصاری جو جنگ کے لئے نکلے مارے گئے' تب آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ساتھیوں سے فرمایا ہم نے اپنے یاروں کے ساتھ انصاف نہیں کیا (یعنی چاہئے یہ تھا کہ قریش کے لوگ بھی نکلتے اور مارے جاتے- مگر انصار ہی برابر ایک کے بعد ایک نکلتے رہے- بعض نے یوں روایت کیا ہے مَا اَنْصَفَنَا اَصْحَابُنَا یعنی ہمارے یاروں نے انصاف نہیں کیا (میدان جنگ سے بھاگ گئے دوسروں کو چھوڑ گئے)-

سُبْحَانَ اللّٰهِ نِصْفُ الْمِيْزَانِ - سبحان اللہ آدھا ترازو اعمال کا بھر دے گا-

يَسْتَاْذِنُهٗ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ - دوپہروں کو ان سے اذن چاہتے تھے-

يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ - ان کی ازاریں ان کی کمر پر بندھی ہوں گی یا آدھی پنڈلی تک ہوں گی -

يَخْرُجُ مِنَّا ثَلٰثُوْنَ حِبْرًا فَتَلْتَقِيْ بِمَكَانٍ مَّنْصَفٍ - ہمارے تیس عالم نکلیں گے اور دونوں فریق کے بیچا بیچ مقام میں جا کر ملیں گے (یعنی ایسے مقام پر اجتماع ہوگا جو دونوں فریق کے درمیان واقع ہو دونوں فریق سے فاصلہ برابر ہو) -

اِنَّ يُوْسُفَ اُعْطِيَ نِصْفَ الْحُسْنِ - دنیا میں حسن و جمال کا آدھا حصہ حضرت یوسفؑ کو دیا گیا تھا (اور آدھے میں ساری دنیا کے حسین و جمیل ہیں - بعض نے کہا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال کی ایک حد مقرر کی ہے - حضرت یوسفؑ کو اس کا نصف حصہ دیا گیا تھا اور کسی کو اس کا ربع حصہ کسی کو ثلث حصہ کسی کو دسواں حصہ دیا جاتا ہے) -

اِذَا زَنَى النَّصَفُ مِنَ الرِّجَالِ رُجِمَ - جب آدھی عمر کا مرد زنا کرے تو سنگسار کیا جائے -

خَافُوا اللّٰهَ حَتّٰى تُعْطُوْا مِنْ اَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ - اللہ تعالیٰ سے ڈرو یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی انصاف کرو -

نَصَفٌ - وہ عورت جس کی عمر پینتالیس سال کی یا پچاس سال کی ہو ادھیڑ عمر کی -

نَصَفْتُ الْقُرْاٰنَ - میں نے آدھا قرآن یاد کر لیا -

يَاْكُلُ وَاحِدَةً مِّنَ الرُّمَّانَتَيْنِ وَيُكَسِّرُ الْاُخْرٰى بِنِصْفَيْنِ - ایک انار تو دو میں سے کھالے اور دوسرے کو توڑ کر آدھوں آدھ کر دے -

سَقَطَ النَّصِيْفُ وَلَمْ تُرِدْ اِسْقَاطَهٗ - اس کی اوڑھنی گر گئی لیکن اس نے گرانی نہیں چاہی، عمداً نہیں گرائی -

مَنْصَفٌ - چلتر کو بھی کہتے ہیں -

نَصْلٌ - پیکان لگانا، پیکان نکال ڈالنا، نکلنا، اثر زائل ہونا -

تَنْصِيْلٌ اور اِنْصَالٌ - پیکان لگانا، پیکان نکال ڈالنا -

تَنَصُّلٌ - پاک ہو جانا، بری ہو جانا، نکالنا -

اِسْتِنْصَالٌ - نکالنا -

نَصْلٌ - دھار تیر کی ہو یا تلوار کی یا برچھے کی (یعنی انی اور چھری بغیر قبضہ کی) -

مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ تَنَصَّلَتْ هٰذِهٖ بِنَصْرِ بَنِيْ كَعْبٍ - ایک ابر کا ٹکڑا گزرا تو آنحضرتؐ نے فرمایا یہ بنی کعب کی مدد کے لئے آیا یا نمودار ہوا (ایک روایت میں تَنْصَلِتُ ہے یعنی پانی برسائے گا) -

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ رَجَبًا مُنْصِلَ الْاَسِنَّةِ - اہل عرب رجب کے مہینے کو "منصل الاسنہ" یعنی انیوں اور دھاروں کا نکالنے والا) کہا کرتے (کیونکہ رجب حرام مہینہ تھا - اس مہینے کے آتے ہی برچھوں اور تیروں کی انیاں نکال کر علیحدہ رکھ دیتے اس لئے کہ لڑائی اس مہینہ میں ناجائز سمجھی جاتی) -

وَاِنْ كَانَ لِرُمْحِكَ سِنَانٌ فَاَنْصِلْهُ - اگر تیرے برچھے میں انی ہو تو اس کو نکال ڈال -

وَمَنْ رَمٰى بِكُمْ فَقَدْ رَمٰى بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ - تم میں سے جس نے تیر مارا اس نے اوپر سے ٹوٹا ہوا تیر بغیر پیکان والا مارا -

فَامَّرَطَ قُذَذُ السَّهْمِ وَانْتَصَلَ - تیر کے پر سب گر گئے، اس کی پیکان بھی نکل گئی -

مَنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ اَخُوْهُ فَلَمْ يَقْبَلْ - جس نے اپنے بھائی مسلمان کی معذرت قبول نہیں کی (اس نے اپنی تقصیر کی معافی چاہی لیکن اس نے معاف نہیں کیا نہ عذر قبول کیا) -

فَقَامَ النَّحَّامُ الْعَدَوِيُّ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ اَقَامَ عَلٰى صُلْبِهٖ نَصِيْلًا - اس وقت نحام عدوی کھڑے ہوئے انھوں نے اپنی پشت پر ایک لمبا پتھر رکھا (جس کا طول ایک بالشت یا ایک ہاتھ تھا) -

فَاَصَابَ سَاقَهٗ نَصِيْلُ حَجَرٍ - ان کی پنڈلی پر ایک لمبا پتھر لگا -

يَاْخُذُ بِنَصْلٍ - اس کی دھار اور نوک تھام لے -

فَوَضَعَ نِصَالَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ - اپنی تلوار کی دھار کو یا اس کے قبضہ کو زمین پر رکھا -

يَا عَلِيُّ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْعُذْرَ عَنْ مُّتَنَصِّلٍ صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا لَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِيْ - علی جو کوئی عذر کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے سچا ہو یا جھوٹا اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی -

فَدَفَعْتُ اِلَيْهِ نَصْلًا مِّنْ غَزْلٍ لِيَبِيْعَهٗ - اس کو سوت دیا

چرخہ سے نکال کر بیچنے کے لئے۔
نَصْنَصَةٌ۔ گھٹنے زمین پر جما کر اٹھنے کے لئے حرکت کرنا' ہلانا' کھڑ کھڑانا۔
دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَصْنِصُ لِسَانَهُ وَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَ فِي الْمَوَارِدِ۔ حضرت عمرؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے وہ اپنی زبان ہلا رہے تھے اور کہہ رہے تھے اسی نے مجھ کو مصیبتوں میں ڈالا۔
مَا يُنَصْنِصُ بِهَا لِسَانُهُ۔ زبان اس پر حرکت نہیں کرتی۔
نَصْوٌ۔ پیشانی پکڑنا یا اس کو کھینچنا' متصل ہونا' کھولنا۔
مُنَاصَاةٌ۔ ایک دوسرے کی پیشانی تھامنا۔
اِنْصَاءٌ۔ پیشانی تھامنا۔
نَاصِيَة۔ سر کا وہ مقام جہاں تک بال اگنے کی حد ہے۔ چوٹی' پیشانی۔ (نَوَاصِیُ اس کی جمع ہے۔ اس باب کی احادیث آگے آتی ہیں)۔
نَصِیٌّ۔ ایک عمدہ قسم کی گھاس (نصية اس کا مفرد) اور اچھے اور عمدہ لوگ یا اونٹ وغیرہ اور بقیہ۔
اِنْصَاءٌ۔ نصی بہت ہونا۔
تَنَصِّيْ۔ مل جانا' کنگھی کرنا۔
اِنْتِصَاءٌ۔ لمبا ہونا' بلند ہونا۔
(متذکرہ بالا دونوں لغتوں کی حدیثیں)
سُئِلَتْ عَنِ الْمَيِّتِ يُسَرَّحُ رَاْسُهُ فَقَالَتْ عَلَامَ تَنْصُوْنَ مَيِّتَكُمْ۔ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کیا ہم مردے کے سر میں کنگھی کریں؟ انھوں نے کہا تم کس لئے اپنی میت کی پیشانی کھینچتے ہو (یعنی کنگھی کرنے کی ضرورت نہیں)۔
اِنَّ زَيْنَبَ تَسَلَّبَتْ عَلٰى حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنَصّٰى وَتَكْتَحِلَ۔ زینب نے حضرت امیر حمزہؓ کے لئے تین دن تک سوگ کیا۔ پھر آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا کہ اب بالوں میں کنگھی کر سرمہ لگا (بس خاوند کے سوا اور کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہئے)۔

قَالَ لِلْحُسَيْنِ لَمَّا اَرَادَ الْعِرَاقَ لَوْلَا اِنِّيْ اَكْرَهُ لَنَصَوْتُكَ۔ عبداللہ بن عباسؓ نے امام حسین سے کہا جب وہ عراق کو جانے لگے (کوفہ والوں کے بلانے پر) اگر میں اس کو برا نہ سمجھتا (یعنی آپ پر زبردستی کرنا) تو آپ کی پیشانی پکڑ لیتا (اور عراق کو ہرگز نہ جانے دیتا)۔
لَمْ تَكُنْ وَاحِدَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاصِيْنِيْ غَيْرُ زَيْنَبَ۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرتؐ کی بیویوں میں کوئی بیوی میری ٹکر کی نہ تھی سوا ام المومنین زینبؓ کے (وہ تو میرے جوڑ کی تھیں)۔
فَثَارَ اِلَيْهِ فَتَنَاصَيَا۔ پھر انھوں نے اس پر حملہ کیا اور ہر ایک نے دوسرے کی پیشانی تھامی۔
نَصِيَّةٌ مِّنْ هَمَدَانَ مِنْ كُلِّ حَاضِرٍ وَّ بَادٍ۔ ہمدان کے عمدہ اور شریف لوگوں میں کا (رئیسوں کو نَوَاصِیُ کہتے ہیں۔ جیسے نوکر چاکروں کو اذناب)۔
اِنْتَصَيْتُ مِنَ الْقَوْمِ رَجُلًا۔ میں نے قوم میں سے ایک شخص کو چھانٹا۔
فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ۔ گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں میں برکت اور خوبی جڑی ہوئی ہے (اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے تو اس سے وہ گھوڑا مراد ہے جو جہاد کے سوا اور کسی غرض سے رکھا جائے لیکن جہاد کے سب گھوڑے مبارک اور بھلائی والے ہیں)۔
رَاَيْتُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ جُثًا قَدْ نَبَتَ عَلَيْهَا النَّصِيُّ۔ میں نے شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیر تھے ان پر نصی اگ آئی تھی (جو ایک سفید اور نرم گھاس ہے)۔
وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ۔ تیرے قبضے میں ساری پیشانیاں ہیں۔
فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ۔ پیشانی پر مسح کیا (یعنی جتنا حصہ سر کا کھلا تھا اس پر مسح کر کے باقی عمامہ پر پورا کر لی یہ نہیں کہ صرف پیشانی کے مسح پر قناعت کی جیسے حنفیہ نے قرار دیا ہے)۔
وَالنَّوَاصِيْ كُلُّهَا بِيَدِكَ۔ ساری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔

خُذْ اِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِيْ - میری پیشانی پکڑ کر نیکی کی طرف لے جا۔

مَسَحَ نَاصِيَتَهٗ - اپنی پیشانی پر مسح کیا۔

بابُ النّون مع الضاد

نَضَبٌ - بہنا، جاری ہونا، زمین میں جذب ہو جانا، کھل جانا، الگ ہو جانا، مر جانا، کم ہونا، سخت ہونا، دور ہونا، غائب ہونا، اندر گھس جانا، اتارنا۔

تَنْضِيْبٌ - جذب ہو جانا، کم ہونا۔

اِنْضَابٌ - کھینچنا۔

مَانَضَبَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَهُوَ حَيٌّ فَمَاتَ فَكُلُوْهُ - جب دریا کا پانی اندر جذب ہو جائے اور کوئی جانور زندہ نمودار ہو پھر (پانی نہ ہونے سے) مر جائے تو اس کو کھاؤ۔ (وہ حلال ہے)۔

كُنَّا عَلٰى شَاطِئِ النَّهْرِ بِالْاَهْوَازِ وَقَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ - ہم اہواز میں تھے (جو بصرے کے حوالی میں ہے) ایک نہر کے کنارے اس کا پانی خشک ہو گیا تھا۔

نَضَبَ عُمْرُهٗ ضَحَاظِلُّهٗ - اس کی عمر گزر گئی تھی وہ مر گیا تھا۔

لَانَاْكُلُ مَانَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ - ہم اس مچھلی کو نہیں کھاتے جو پانی جذب ہو جانے کی وجہ سے اوپر نکل آئی ہو (یعنی دی ہوئی نکلے)۔

نَضَجَ يَانُضْجٌ يَانَضَجٌ - پک جانا، ایک برس گزر کر بچہ نہ پیدا ہونا۔

اِنْضَاجٌ - پکانا، پتلا کرنا، غلیظ کرنا۔

فَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا مَّا يُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا - چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا جو بکری کا دست بھی نہیں پکا سکتے تھے (یعنی اپنا کھانا بھی تیار کرنے کے قابل نہ تھے تو دوسروں کے کام کیا کریں گے۔ ایک روایت میں مَايَسْتَنْضِجُ كُرَاعًا ہے معنی وہی ہیں)۔

فُلَانٌ لَايُنْضِجُ كُرَاعًا - (یہ ایک مثل ہے یعنی) اس کے پاس ایک ٹکہ نہیں۔

قَرِيْبٌ مِّنْ نَّضِيْجٍ بَعِيْدٌ مِّنْ نِيٍّ - وہ تو پکا کھانا کھانے سے نزدیک ہے، کچے کھانے سے دور ہے (مطلب یہ ہے کہ وہ اکثر بستی میں رہتا ہے جہاں کھانا خوب پکا کر کھاتے ہیں اور ان لوگوں میں نہیں ہے جن کو جلدی ہوتی ہے مثلاً جہاد میں ہوں یا شکار میں وہ کچا کھانا تک کھا جاتے ہیں)۔

وَكَادَتْ اَنْ تَنْضَجَ - پکنے کے قریب تھا (یعنی خوش مزہ ہونے کے)۔

نَضِيْجُ الرَّاْيِ - پختہ عقل والا۔

نَضْحٌ - چھڑکنا، تر کرنا، تھما دینا، سیرابی سے کم پینا، ڈول سے کھینچ کر سینچنا، مارنا، چڑ جانا، پھوٹنا، پھیلا دینا، اٹھانا، لادنا، ہٹانا۔

نَضْحٌ اور تَنْضَاحٌ - ٹپکنا، رسنا، پسینہ آنا، نکلنا، جوش مارنا۔

مُنَاضَحَةٌ - ہٹانا، دفع کرنا۔

اِنْضَاحٌ بمعنی نَزْحٌ ہے (جیسے اِنْتِضَاحٌ ہے) اور چھڑک جانا، وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی ڈال لینا (جیسے کہ استنضاح ہے)۔

مَايُسْقٰى مِنَ الزَّرْعِ نَضْحًا فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ - جو کھیت ڈولوں سے پانی نکال کر سینچا جائے یا جانور پر پانی لا کر اس میں سے بیسواں حصہ پیداوار کا لیا جائے گا (جب اتنا کم دھارہ ہوگا تو رعیت کیسے خوش حال رہے گی)۔

وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ - جو کھیت پانی کھینچ کر سینچا جائے۔

اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَيْنِ - ایک شخص دو اونٹ پانی لادنے والے لے کر آیا۔

اِنَّ نَاضِحَ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَبَدَ عَلَيْهِمْ - فلاں لوگوں کا پانی لانے کا اونٹ وحشی ہو گیا (بھڑک کر آدمیوں سے نفرت کر کے بھاگ گیا)۔

اِعْلِفْهُ نُضَّاحَكَ - اپنے پانی لانے والے اونٹوں کا چارہ اس میں سے کر (اکثر روایتوں میں نَاضِحَكَ ہے اس کے معنی وہ اونٹ ہے جو پانی لاد کر لاتا ہے اور نُضَّاحٌ اس کی جمع ہے۔ بعض نے کہا نُضَّاحٌ سے وہ غلام مراد ہیں جو اونٹوں کی خدمت کرتے ہیں اور نَوَاضِحُ وہ اونٹ ہیں جو پانی لاد کر لاتے ہیں)۔

قَالَ لِلْاَنْصَارِ وَقَدْ قَعَدُوْا عَنْ تَلَقِّيْهِ لَمَّا حَجَّ مَا

فَعَلَتْ نَوَاضِحُكُمْ- جب حضرت معاویہؓ حج کو آئے اور انصار ان کے ساتھ (مدینہ سے) نہیں گئے- تو معاویہؓ کہنے لگے تمہارے پانی لانے کے اونٹ کیسے ہیں (گویا معاویہؓ نے انصار پر طعنہ کیا کیونکہ وہ کھیتی باڑی والے لوگ تھے)-

مِنَ السُّنَنِ الْعَشْرِ الْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ- دس پیدائشی سنتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وضو کے بعد تھوڑا پانی شرمگاہ پر چھڑک لے (تا کہ قطرہ آنے کا وسواس دور ہو- بعض نے کہا استنجا مراد ہے یعنی پیشاب کے بعد ذکر دھونا)-

اِذَا بَالَ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ- آپ جب پیشاب کرتے تو اس کے بعد وضو کرتے اور شرمگاہ پر پانی چھڑکتے (کیونکہ ذکر پر پانی ڈال دینے سے پیشاب کا آنا بند ہو جاتا ہے دوسرے یہ ہے قطرہ کا وسوسہ دفع ہوتا ہے آپ نے اپنی امت پر آسانی کرنے کے لئے ایسا کیا)-

سُئِلَ عَنْ نَضَحِ الْوُضُوْءِ- عطا سے پوچھا گیا کہ وضو کرتے وقت جو پانی اعضاء سے اڑ کر پڑتا ہے (یعنی مستعمل پانی وہ پاک ہے یا ناپاک)-

اَلنَّضْحُ مِنَ النَّضْحِ- اگر پیشاب کے باریک باریک قطرے (چھینٹیں) سوئی کی نوکوں کی طرح بدن پر پڑ جائیں تو ان پر پانی چھڑک دینا کافی ہے (دھونا ضروری نہیں اور حنفیہ کی کتابوں میں یہ مرقوم ہے بول انتضح مثل رؤس الابر لیس بشیء اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی چھڑکنا بھی ضروری نہیں- یعنی جو پیشاب اڑ کر سوئی کی نوکوں کی طرح پڑے وہ کچھ نہیں لیکن اہل حدیث اس کا بھی دھونا واجب جانتے ہیں)-

قَالَ لِلرُّمَاةِ يَوْمَ اُحُدٍ اِنْضَحُوْا عَنَّا الْخَيْلَ لَا نُؤْتٰى مِنْ خَلْفِنَا- آنحضرتؐ نے احد کے دن اپنے تیر اندازوں سے فرمایا- دیکھو اوپر سے کافروں کے سوار آئیں تو تیر مار کر ان کو ہٹا دینا ایسا نہ ہو کہ وہ عقب سے ہم پر حملہ کر دیں-

كَمَا تَرْمُوْنَ نَضْحَ النَّبْلِ- مشرکوں کی ہجو ان کو ایسی ناگوار ہوتی ہے جیسے تیروں سے مارنا-

ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيْبًا- آنحضرتؐ نے احرام باندھتے وقت خوشبو لگائی پھر صبح کو آپ احرام میں تھے اور خوشبو آپ کے جسم اور بالوں میں سے پھیل رہی تھی- (ایک روایت میں يَنْضَخُ ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہیں بعض نے کہا خائے معجمہ سے وہ خوشبو مراد ہے جو غلیظ ہو اور حائے حطی سے وہ خوشبو جو پانی کی طرح رقیق ہو)-

مَا اُحِبُّ مُحْرِمًا اِنْتَضَحَ یا اِنْتَضَحَ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا- میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ رات کو احرام والا شخص خوشبو لگائے پھر صبح کو احرام کی حالت میں اس کے جسم یا کپڑے سے خوشبو پھیل رہی ہو (مگر جب آنحضرتؐ نے ایسا کیا تو کسی کے ناپسند کرنے سے کیا ہوتا ہے)-

وَقَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوْحٍ- حضرت فاطمہؓ نے گھر کو خوشبو سے معطر کیا یا دھو دھلا کر صاف کیا-

وَنَضَحَ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهٖ- آپ کی پیشانی سے خون دھویا-

ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ- پھر اس کو دھو ڈالے-

فَمِنْ نَائِلٍ وَّ نَاضِحٍ- کچھ لوگوں نے تو آنحضرتؐ کے وضو کا پانی پایا اور کسی نے ایسا کیا کہ دوسرے کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ سے پانی چھڑک دیا (یعنی جس کو پانی نہ مل سکا اس پر پانی پانے والے نے ذرا پانی چھڑک دیا)-

فَنَضَحَهٗ لِيُلَيِّنَهٗ- اس کو نرم کرنے کے لئے دھویا یعنی مسواک کو-

اَنْفِقِيْ وَانْفَحِيْ وَانْضَحِيْ- خرچ کر اور دے اور خوب بہا (یعنی اللہ کی راہ میں بلا تامل مال خرچ کر اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے وہ اور دے گا)-

يَنْضَحُ طِيْبًا- خوشبو مہک رہی تھی (ایک روایت میں خائے معجمہ سے ہے وہ نَضْخٌ سے زیادہ ہے بعض نے بالعکس کہا ہے)-

وَانْضَحْ فَرْجَكَ- اپنی شرمگاہ کو دھو ڈال (یعنی مذی نکلنے سے)-

فَنَضَحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ- خون خالد کے منہ پر اڑ کر آیا-

فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ- آپ نے بچہ کے پیشاب

(موت) پر پانی چھڑک دیا اس کو دھویا نہیں (بچہ اور بچی میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ بچی کا پیشاب غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اور بچہ کا پیشاب اتنا غلیظ اور بدبودار نہیں ہوتا)-

نَضَحَ الْحَصِيْرَ- آنحضرتؐ نے اس بوریے پر (جو کثرت استعمال سے کالا ہو گیا تھا) صرف پانی چھڑک دیا (پھر اس پر نماز پڑھی)-

كُلُّ اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَافِيْهِ- ہر برتن میں سے وہی رستا ہے (ٹپکتا ہے) جو اس برتن میں ہو-

فَشَمَّ رَائِحَةَ النَّضُوْحِ- خوشبو سونگھی (نَضُوْح رقیق خوشبو اور نَضُوْخ غلیظ خوشبو- بعض نے بالعکس کہا ہے کہتے ہیں عرب کی عورتیں کھجور اور شکر اور لونگ اور سیب اور زعفران کو پانی میں بھگو کر ایک شیشہ میں رکھ چھوڑتیں اس کا منہ بند کر دیتیں جب اس میں جوش آ تا تو سر کے بالوں میں پھول رکھ کر اس پر یہ عرق ڈالتیں اس کو نضوح کہتے ہیں اور ہمارے اصحاب کی احادیث میں عورتوں کو یہ خوشبو لگانے کی ممانعت آئی ہے منجملہ ان کے ایک یہ حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے نضوح کی بو پائی تو پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا نضوح ہے فرمایا اس کو بہا دو! وہ بہا دیا گیا- کذا فی مجمع البحرین)-

اِنَّ جُرْعَةً شَرُوْبًا اَنْضَحُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ- ایک گھونٹ ململے پانی کا اس میٹھے پانی سے بہتر ہے جو وبا پیدا کرے-

اَطْعِمْهُ نَاضِحَكَ- اپنے اونٹ کو کھلا دے (مجمع البحرین میں ہے کہ نَاضِحُ پانی لانے والے اونٹ کو کہتے تھے پھر ہر اونٹ کو کہنے لگے)-

مَا لِبِلَالٍ ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ!
وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمٍ جَبِيْنُهٗ

(حضرت بلالؓ کا کلام ہے) بلال کو یہ کیا ہو گیا' اس کی ماں اس کو روئے- اور اس کی پیشانی (بجائے پسینہ کے) خون کی بوندوں سے تر ہو جائے-

نَضْخٌ- چھڑکنا' تر کرنا (یہ نَضْحٌ سے زیادہ ہے یا کم ہے) خوب جوش مارنا' پھاڑ ڈالنا' عطا کرنا-

مُنَاضَخَةٌ اور نِضَاخٌ- ایک دوسرے کو دینا-

اِنْتِضَاخٌ- چھڑک جانا-

نَضَّاخٌ- خوب برسنے والا' خوب جوش مارنے والا-

عَيْنٌ نَضَّاخَةٌ- پانی کا چشمہ جو خوب جوش مار رہا ہو- (یعنی پانی کثرت کے ساتھ اس میں سے نکل رہا ہو)-

يَنْضَخُ الْبَحْرُ سَاحِلَهٗ- سمندر اپنے کنارے پر پانی چھڑکتا ہے-

لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِنَضْخِ الْبَوْلِ بَأْسًا- ابراہیم نخعیؒ اس پیشاب پر جو باریک باریک سوئی کی نوکوں کی طرح اڑے کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (اس کو دھونا ضروری خیال نہیں کرتے تھے- امام ابوحنیفہؒ نے ان ہی کا قول لیا ہے چونکہ وہ ان کے استاد الاستاد تھے)-

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرٰى اِذَا عَرِقَتْ- ہر ایک کان کے پیچھے بہت پسینہ بہانے والی سے جب اس کا پسینہ آئے (اونٹ کو کانوں کے پیچھے بہت پسینہ آتا ہے)-

نَضْدٌ- جما کر تلے اوپر رکھنا-

تَنْضِيْدٌ بمعنی نَضْدٌ ہے-

اِنْتِضَادٌ- اقامت کرنا-

نَضَدٌ- تخت اور شریف اور موٹی اونٹنی-

اَنْضَادٌ- ماموں' چچا وغیرہ اور متراکم ابر' تہ بہ تہ-

اِنَّ جِبْرِيْلَ اِحْتَبَسَ عَنْهُ لِكَلْبٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدِلَّهٗ- حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آنے سے ایک کتے کی وجہ سے رک گئے جو آپ کے پلنگ کے نیچے تھا-

لَتَتَّخِذُنَّ نَضَائِدَ الدِّيْبَاجِ- ایک زمانہ تم پر ایسا آئے گا کہ تم ریشمی کپڑے کے تکیے اور توشکیں بناؤ گے-

شَجَرُ الْجَنَّةِ نَضِيْدٌ مِّنْ اَصْلِهَا اِلٰى فَرْعِهَا- بہشت کے درخت جڑ سے لے کر شاخوں تک پھلوں اور پتوں سے ڈھکے ہوئے ہیں (کوئی خالی شاخ نمایاں نہیں ہے)-

نَضْرٌ- تازہ کرنا' بہاردار کرنا-

تَنْضِيْرٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

نَضَارَةٌ اور نَضْرَةٌ اور نُضُوْرٌ اور نَضَرٌ- تازہ ہونا' خوش اور سرسبز ہونا-

اِنْضَارٌ-تازہ اور لطیف کرنا-

اِسْتِنْضَارٌ-تازہ پانا-

نَاضِرٌ-خوش' تازہ' کائی اور سبز چیز-

نُضَارٌ-سونا' چاندی-

نَضْرُ بْنُ كِنَانَةَ-قریش کا مشہور دادا ہے-

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا-اللہ اس شخص کو تازہ کرے (یعنی خوش وخرم رکھے) جو میرے حدیث سنے پھر اس کو یاد کرلے-

نَضَرَهُ اور نَضَّرَهُ اور اَنْضَرَهُ-سب کے معنی ایک ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس کو خوش اور تازہ کرے-

يَامَعَاشِرَ مُحَارِبٍ نَضَّرَكُمُ اللّٰهُ لَاتَسْقُوْنِيْ حَلَبَ امْرَاَةٍ-اے محارب کے گروہ! اللہ تم کو خوش وخرم رکھے' مجھ کو عورت کا دوہا ہوا دودھ مت پلاؤ (عربوں کے نزدیک عورتوں کا دودھ دوہنا عیب ہے)-

رَاَيْتُ قَدَحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسٍ وَهُوَ قَدَحٌ عَرِيْضٌ مِّنْ نُّضَارٍ- میں نے آنحضرتؐ (کے کھانے) کا پیالہ انسؓ کے پاس دیکھا-وہ ایک چوڑا پیالہ تھا نضاد کی لکڑی کا (نضار ایک مشہور لکڑی ہے عرب میں-بعض نے کہا جھاؤ کی لکڑی-بعض نے کہا بیری کی-بعض نے کہا نُضَار سرخ لکڑی-کرمانی نے کہا شمشاد کی لکڑی)-

لَابَأْسَ اَنْ يَّشْرَبَ فِيْ قَدَحِ النُّضَارِ-نضار کی لکڑی کا پیالہ اگر ہو تو اس میں پینا کچھ برا نہیں-

بَنِيْ نَضِيْرٍ- مشہور قبیلہ تھا یہودیوں کا جنھوں نے آنحضرتؐ سے عہد شکنی کی-

نَضٌّ یا نَضِيْضٌ-تھوڑا تھوڑا بہنا یا ٹپکنا' پھٹ جانا' بھر کر ظاہر کرنا' ہلانا' ممکن ہونا' حاصل ہونا' آسان ہونا-

تَنْضِيْضٌ-روپے اشرفیاں بہت ہونا' ہلانا-

اِنْضَاضٌ-پورا کرنا' تھوڑا پلانا-

تَنَضُّضٌ-پوری ہو جانا' برانگیختہ کرنا-

اِسْتِنْضَاضٌ-تھوڑا تھوڑا کر کے اپنا حق وصول کر لینا-

نَضِيْضٌ-جماعت-

نَضِيْضَةٌ-تھوڑی بارش-

كَانَ يَاْخُذُ الزَّكٰوةَ مِنْ نَاضِّ الْمَالِ-حضرت عمرؓ زکوٰۃ نقد مال سے وصول کرتے تھے-(یعنی سونا' چاندی' روپیہ' اشرفی سے-عرب لوگ کہتے ہیں نَضَّ الْمَالُ يَنِضُّ جب مال نقد صورت میں ہو جائے یعنی اسباب کے بدلے نقد روپیہ اشرفی ہو جائے)-

خُذْ صَدَقَةَ مَا قَدْ نَضَّ مِنْ اَمْوَالِهِمْ-ان کے مالوں میں سے جو نقد ہو (روپیہ' اشرفی' سونا' چاندی) اس کی زکوٰۃ وصول کر-

اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا يَقْتَسِمَانِ مَانَضَّ بَيْنَهُمَا مِنَ الْعَيْنِ وَلَا يَقْسِمَانِ الدَّيْنَ- جب دو شریک شرکت چھوڑ دینا چاہیں تو جتنا مال نقد موجود ہو وہ تو بانٹ لیں اور جو لوگوں پر قرض ہو اس کو نہ بانٹیں (کیونکہ قرض تقسیم کرنے میں ربا کا اشتباہ ہوتا ہے- مثلاً ایک شریک اپنے حصے کا قرض وصول کر لے اور دوسرے کا ابھی وصول نہ ہو اس لئے جب قرضہ سب وصول ہو جائے اس وقت اس کو بھی تقسیم کرلیں)-

وَالْمَزَادَةُ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْأِ-مشک بھر کر پھٹنے کے قریب تھی-

نَضْلٌ-تیراندازی میں غالب آنا-

نَضَلٌ-دبلا ہونا' تھک جانا-

مُنَاضَلَةٌ اور نِضَالٌ اور نِيْضَالٌ-تیراندازی میں مقابلہ کرنا' حمایت کرنا' کسی کی طرف سے جواب دہی کرنا' اس کا عذر بیان کرنا-

اِنْضَالٌ-دبلا کرنا-

تَنَاضُلٌ-باہم تیراندازی کرنا-

اِنْتِضَالٌ-فخر جتانا' نکالنا' چننا-

تَنَضُّلٌ-نکالنا-

اِنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ يَنْتَضِلُوْنَ-آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر سے گزرے جو ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے تیراندازی کر رہے تھے (یعنی مقابلہ کر رہے تھے کہ کس کا تیر دور تک جاتا ہے اور کہاں تک اثر کرتا ہے نشانے پر پڑتا ہے یا نہیں؟) آنحضرتؐ

نے فرمایا: اسماعیل کے بیٹو! تیراندازی کی مشق کرو تمہارے باپ اسماعیلؑ تیرانداز تھے (اب تیر کے قائم مقام توپ اور بندوق اور پستول ہے)۔

بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ اُنَاضِلُ - جاؤ دور ہو میں تمہارے ہی بچانے کے لئے جھگڑ رہا تھا (گفتگو اور بحث کر رہا تھا)۔

وَبَيْتِ اللّٰهِ يُبْزٰى مُحَمَّدٌ وَّلَمَّا نُطَاعِنُ دُوْنَهٗ وَ نُنَاضِلُ - (یہ ابوطالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے) قسم خانۂ کعبہ کی کیا محمدؐ کو تم ہاتھ کر لو گے' ان پر غلبہ پالو گے ان کو مقہور کر لو گے اور ابھی تک تو ہم نے ان کے بچانے کے لئے نہ برچھے چلائے نہ تیر مارے (مطلب یہ ہے کہ حضرت محمدؐ کا بگاڑ تم اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک ہم ان کے گرد مارے نہ جائیں' ہتھیار نہ چلائیں)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَضِلُ - ان میں سے کوئی تیراندازی کرتا تھا۔

اَفَهِمْتَ مَا نُنَاضِلُ بِهٖ اَعْدَاءَ نَا - تم سمجھے ہم اپنے دشمنوں کو کس طرح دفع کریں۔

نَضْنَضَةٌ - روپے' اشرفیاں اور نقد مال بہت ہونا' ہلانا' تنگ کرنا۔

حَيَّةٌ نَضْنَاضٌ - جو سانپ ایک جگہ نہ ٹھہرے یا کاٹتے ہی مار ڈالے۔

تَنَضْنُضٌ - ہلنا۔

دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَضْنِضُ لِسَانَهٗ - حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنی زبان کو ہلا رہے ہیں (اور کہہ رہے ہیں اسی زبان نے مجھ کو آفتوں میں مبتلا کیا)۔

نَضْوٌ - ننگا کرنا' اتارنا' آگے بڑھنا' نیام سے نکال لینا' مسافت طے کرنا' ورم کم ہو جانا' سوکھ جانا۔

تَنْضِيَةٌ - اتارنا۔

اِنْضَاءٌ - بہت چلا کر دبلا کرنا' دبلا جانور دینا' پرانا کرنا۔

تَنَضِّيْ کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِنْتِضَاءٌ - نیام سے نکال لینا' پرانا کرنا۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنْضِيْ شَيْطَانَهٗ كَمَا يُنْضِيْ اَحَدُكُمْ بَعِيْرَهٗ - ایمان دار شخص اپنے شیطان کو اس طرح دبلا کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے اونٹ کو (چلا چلا کر اس سے محنت لے کر) دبلا کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن شیطانی خواہشات اور وساوس پر نہیں چلتا اور نیک کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نفس مغلوب اور ضعیف ہو جاتا ہے' اخیر میں شریعت کی اطاعت کرنے لگتا ہے)۔

كَلِمَاتٍ لَوْ رَحَلْتُمْ فِيْهِنَّ الْمَطِيَّ لَاَنْضَيْتُمُوْهُنَّ - ایسی باتیں ہیں کہ اگر تم ان کے حاصل کرنے کے لئے اونٹوں کو چلاؤ تو ان کو دبلا کر ڈالو گے مگر وہ باتیں حاصل نہ ہوں گی۔

اَنْضَيْتُمُ الظَّهْرَ - تم نے تو سواری کو دبلا کر ڈالا۔

اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَاْخُذُ نِضْوَ اَخِيْهِ - ہم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کا دبلا اونٹ لے لیتا۔

اَلنِّضْوُ لَنَا - دبلا اونٹ ہمارا ہے۔

جَعَلَتْ نَاقَتِيْ تَنْضُوا الرِّقَاقَ - (نہایہ کے ایک نسخہ میں الرِّفَاقَ ہے) میری اونٹنی نے ریگستان طے کرنا شروع کیا۔

تَنَكَّبَ قَوْسَهٗ وَانْتَضٰى فِيْ يَدِهٖ اَسْهُمًا - (حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی نسبت کہا) انھوں نے اپنی کمان پر ٹیکا دیا اور کچھ تیر چن کر تیردان (ترکش) سے نکال لے اپنے ہاتھ میں رکھے (عرب لوگ کہتے ہیں نَضَا السَّيْفَ مِنْ غِمْدِهٖ وَانْتَضَاهُ - تلوار کو نیام سے نکال لیا)۔

فَيَنْظُرُ فِيْ نَضِيِّهٖ - پھر تیر کے پیکان کو دیکھے (بعض نے کہا نَضِيٌّ وہ تیر جو ابھی تراشا نہ گیا ہو۔ بعض نے کہا: نَضِيٌّ تیر کا وہ حصہ جو پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کہیں بھی خون اور گوشت وغیرہ کا اثر نہ پائے۔ یہی مثال خارجیوں کی ہے ان میں ایمان کا نام ونشان نہ ہوگا)۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَمْسٍ لَوْ رَكِبْتُمْ فِيْهِنَّ الْمَطِيَّ حَتّٰى تَنْضُوْهَا لَمْ تَاْتُوْا بِمِثْلِهِنَّ - میں تم کو وہ پانچ باتیں نہ بتاؤں اگر تم اونٹوں کو ان کے لئے چلاؤ یہاں تک کہ ان کو دبلا کر ڈالو (صدہا کوس جاؤ) جب بھی ویسی باتیں تم نہ لا سکو گے۔

اَنْضَاءٌ اَشْتَرِيْهَا - دبلے اونٹ ہیں جن کو میں خریدتا

ہوں-

نَضْيٌ- سونت لینا' نکال لینا' اتارنا' پرانا کرنا (جیسے اِنْضَاءٌ اور اِنْتِضَاءٌ ہے)-

مُنْتَضِیًا سَیْفَهٗ- اپنی تلوار سونتے ہوئے (یعنی ننگی تلوار لئے ہوئے)-

بابُ النون مع الطاء

نَطْحٌ- سینگ مارنا (جیسے مُنَاطَحَۃٌ اور نِطَاحٌ ہے)-

تَنَاطُحٌ- ایک دوسرے کو سینگ مارنا-

نَطَّاحٌ- بڑا سینگ مارنے والا-

فَارِسٌ نَطْحَۃٌ اَوْ نَطْحَتَانِ ثُمَّ لَا فَارِسَ بَعْدَهَا اَبَدًا- اہل ایران ایک یا دو جنگیں کریں گے پھر اس کے بعد پارسیوں کی سلطنت کبھی نہ ہوگی (مسلمان وہ سلطنت لے لیں گے پھر کیانی بادشاہوں کو کبھی حکومت نصیب نہ ہوگی)-

لَایَنْتَطِحُ فِیْهَا عَنْزَانِ- وہاں دو بھیڑیں نہیں لڑیں گی (کیونکہ سینگ لڑانا بکروں اور مینڈھوں کا کام ہے نہ کہ ناتوان بھیڑوں کا)-

تَنْطِحُهٗ- اس کو سینگ مارے گی-

نَطَائِحُ الدَّهْرِ- زمانہ کی سختیاں-

نَطْسٌ- پلید ہونا-

تَنَطُّسٌ- ڈھونڈنا' ٹوہ لگانا-

نَاطِسٌ- جاسوس-

نِطَاسِیٌّ- عالم' طبیب-

نَطُسٌ- عالم-

نُطُسٌ- حاذق اطبا-

لَوْلَا التَّنَطُّسُ مَا بَالَیْتُ اَنْ لَّا اَغْسِلَ یَدِیْ- اگر پلیدی کا خیال نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی پرواہ نہ کرتا (بعض نے کہا تَنَطُّسٌ کے معنی طہارت میں مبالغہ کرنا' ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ اور جو کوئی کسی کام میں ہوشیاری اور احتیاط اور غور کرے اس کو نَطِسٌ اور مُتَنَطِّسٌ کہتے ہیں)-

نَطْعٌ- بدل جانا-

تَنَطُّعٌ- بدل جانا' غور کرنا' خوض کرنا' مبالغہ کرنا' حاذق ہونا-

نَاطِعٌ- خالص-

نِطْعٌ یا نَطْعٌ یا نُطْعٌ یا نِطَعٌ- چمڑے کا بچھونا-

هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ- بہت غور کرنے والے' بال کی کھال نکالنے والے تباہ ہوئے (مراد وہ پچھلے متکلمین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں عقلی اور خیالی ڈھکوسلے نکالتے ہیں اور ان کی تاویلیں اپنے فہم کے مطابق کرنا ضروری سمجھتے ہیں- آنحضرتؐ نے ایسے لوگوں کو تباہی زدہ فرمایا- عمدہ طریق سلف امت کا طریق ہے کہ جتنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فرمایا- بس اس کے ظاہری معنی پر ایمان لائے اور اس کی حقیقت اور کیفیت کو سپرد خدا کرے)-

لَنْ تَزَالُوْا بِخَیْرٍ مَّا عَجَّلْتُمُ الْفِطْرَ وَلَمْ تَنَطَّعُوْا تَنَطُّعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ- (حضرت عمرؓ نے کہا) تم ہمیشہ بھلے رہو گے جب تک روزے سے افطار جلدی کرتے رہو گے (یعنی وقت آنے کے بعد افطار میں دیر نہ کرو گے) اور عراق والوں کی طرح باتیں بنانے میں تکلف نہ کرو گے (بعض نے کہا تنطع سے مراد یہاں بہت کھانا پینا ہے کیونکہ روزہ دار کے لئے یہ مستحب ہے کہ تھوڑی سی افطاری پر روزہ جلدی افطار کر لے اور اس میں زیادہ تکلف نہ کرے)-

اِیَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالْاِخْتِلَافَ فَاِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِ اَحَدِكُمْ هَلُمَّ وَتَعَالَ- تم زیادہ تکلف اور اختلاف کرنے سے بچے رہو اس کی مثال یہ ہے کوئی تم میں سے دوسرے سے کہے: هَلُمَّ یا تَعَالَ (دونوں کے معنی ایک ہیں- یعنی آ' خواہ هَلُمَّ کہے یا تعال دونوں کا مرجع اور مطلب ایک ہی ہے- اسی طرح گو قرآن میں مختلف قرائتیں ہیں مگر سب کا مآل ایک ہے- اب ان کے لئے آپس میں جھگڑنا اور لڑنا کیا ضروری ہے)-

بَسَطَ نِطْعًا- چمڑا بچھایا (یہ لفظ چار طرح سے مستعمل ہے' جیسے اوپر گزرا مگر مشہور نَطْعٌ ہے)-

یَاغُلَامُ النَّطْعَ وَالسَّیْفَ- اے غلام چمڑے کا بچھونا اور تلوار لا (عربوں کا قاعدہ تھا کسی کو مارتے چمڑے کا ایک بچھونا

بچھاتے اس پر اس کا گلہ کاٹتے)۔

اَتَی الْبَیْتَ وَکَسَاهُ الْاَنْطَاعَ - خانۂ کعبہ پر آیا اور اس پر چمڑوں کی پوشش ڈالی (یعنی تبّع بادشاہ یمن نے پھر اس کے بعد یمنی چادروں کا غلاف چڑھایا)۔

نَطْفٌ یا تَنْطَافٌ یا نَطْفَانٌ یا نِطَافَةٌ - تھوڑا تھوڑا بہنا' تہمت لگانا' فسق و فجور کی' بہانا۔

نَطَفٌ اور نُطُوْفَةٌ - تہمت زدہ ہونا' عیب دار ہونا' بگڑ جانا۔

تَنْطِیْفٌ - تہمت لگانا۔

تَنَطُّفٌ - آلودہ ہونا۔

نُطَافَة - وہ تھوڑا سا پانی جو ڈول یا مشک میں رہ جاتا ہے۔

نُطْفَةٌ - صاف پانی اور مرد یا عورت کی منی۔

لَایَزَالُ الْاِسْلَامُ یَزِیْدُ وَاَهْلُهٗ وَیَنْقُصُ الشِّرْكُ وَاَهْلُهٗ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاكِبُ بَیْنَ النُّطْفَتَیْنِ لَایَخْشٰی جَوْرًا - اسلام (روز بروز) بڑھتا رہے گا اور مسلمان زیادہ ہوتے رہیں گے اور شرک گھٹتا جائے گا اور مشرک کم ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک سوار دریائے مشرق اور دریائے مغرب کے درمیان سفر کرے گا اس کو کسی ظالم کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا (ایک روایت میں لَایَخْشٰی اِلَّا جَوْرًا ہے یعنی سفر میں اس کو کوئی ڈر نہ ہوگا ایک راستہ بھول جانے کا تو ڈر ہوگا۔ بس بعضوں نے دریائے مغرب سے فرات اور دریائے مشرق سے جدہ کا سمندر مراد لیا ہے بعضوں نے مشرق سے بحر چین اور مغرب سے بحر روم مراد لیا ہے)۔

اِنَّا نَقْطَعُ اِلَیْکُمْ هٰذِهِ النُّطْفَةَ - ہم اس دریا کو طے کر کے تمہارے پاس آئیں گے۔

وَلْیُمْهِلْهَا عِنْدَ النِّطَافِ وَالْاَعْشَابِ - جانوروں کو پانی اور سبزوں پر مہلت دو تا کہ اچھی طرح کھا پی لیں۔

فَجَاءَ رَجُلٌ بِنُطْفَةٍ فِیْ اِدَاوَةٍ - ایک شخص تھوڑا سا بچا ہوا پانی ڈول میں لایا۔

تَخَیَّرُوْا لِنُطْفِکُمْ - اپنے نطفوں کے واسطے بہتر مقامات چنو (یعنی نیک اور شریف عورتوں کو اپنی بیویاں بناؤ)۔

لَاتَجْعَلُوْا نُطْفَکُمْ اِلَّا فِیْ طَهَارَةٍ - اپنے نطفوں کو پاکیزہ ٹھکانوں میں رکھو (نیک اور عمدہ عورتوں کے رحم میں تا کہ اولاد بھی نیک پیدا ہو)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْتُ ظُلَّةً تَنْطُفُ سَمْنًا وَّعَسَلًا - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے (خواب میں) ایک (سائبان) دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔

یَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَاءً - حضرت عیسیٰؑ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا (شاید غسل کر کے آئیں گے یا بالوں کی تازگی اور تری مراد ہے)۔

دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ وَنَوْسَاتُهَا تَنْطُفُ - میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔

یَارَبِّ نُطْفَةٌ یَانُطْفَةٌ - فرشتہ پروردگار سے عرض کرتا ہے پروردگار یہ نطفہ ہے (جو رحم میں آیا اب تو اس کی خلقت پوری کر)۔

وَلَاّ تَوْابِنُطْفَةٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ - صاف پانی تھوڑا سا لاتے۔

یَنْطُفُ الْمَآءَ - پانی ٹپکا رہا تھا۔

لَیْلَةٌ نَطُوْفٌ - وہ رات جس میں صبح تک پانی برستا رہے۔

قُبَّیْطٰی نَاطِفٌ - قبیطی ایک قسم کا حلوہ ہے اس کو ناطف کہتے ہیں کیونکہ وہ سفید ہونے سے پہلے ٹپکتا ہے۔

اَلدُّنْیَا نُطْفَةٌ لَیْسَتْ بِثَوَابٍ لِلْمُؤْمِنِ - دنیا کیا ہے ایک تھوڑا سا بچا ہوا پانی ہے (جو ڈول یا مشک میں رہ جاتا ہے) وہ مومن کے نیک کاموں کا بدلہ نہیں ہے (بلکہ اس کی نیکیوں کا بدلہ آخرت میں ملے گا)۔

اِنْ کَانَتِ النُّطْفَةُ فَوْقَ الشِّمَالِ فَکَذَا یَعْنِیْ مَاءَ الْبِیْرِ - اگر تھوڑا پانی شمال کے اوپر ہو تو اس کا حکم یہ ہے۔

اَلْخَوَارِجُ مَصَارِعُهُمْ دُوْنَ النُّطْفَةِ - خارجی لوگ نہر کے کنارے مارے جائیں گے۔

نُطْقٌ یامَنْطِقٌ یانُطُوْقٌ - ایسی آواز سے بولنا جس سے معنی سمجھے جائیں' بیان کرنا' واضح کرنا۔

تَنْطِيْقٌ - کمر پٹہ باندھنا' آدھی دور تک پانی آ جانا -

مُنَاطَقَةٌ - بات کرنا -

اِنْطَاقٌ - بلانا -

تَنَطُّقٌ - کمر پٹہ باندھنا -

اِنْتِطَاقٌ - بات کرنا -

اِسْتِنْطَاقٌ - بات کرنا' بات کرنے کی درخواست کرنا' اظہار' لکھوانا -

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدَفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ - (یہ اس قصیدے کا شعر ہے جو حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی مدح میں لکھا ہے) یعنی آپ کی شرف اور فضیلت کے خاندان نے خندف یعنی قریش کے عالی شان نسب کے مکان کو گھیر لیا اور آپ کے تلے باقی قریش کے لوگ ہیں (ان کو نُطُقٌ سے تشبیہ دی جو نِطاق کی جمع ہے یعنی متوسط درجہ کے شرفا وہ سب آپ کے تحت ہیں کیونکہ نِطاق یعنی کمر پٹہ آدمی کے وسط میں باندھا جاتا ہے) -

اَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمٰعِيْلَ اِتَّخَذَتْ مِنْطَقًا - سب سے پہلے جو عورتوں نے کمر پر کپڑا باندھنا سیکھا وہ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ سے' انھوں نے کمر پر کپڑا باندھا - (نہایہ میں ہے کہ مِنْطَقٌ نطاق کو کہتے ہیں اس کی جمع مَنَاطِقُ ہے وہ ایک کپڑا ہے جس کو عورتیں پہنتی ہیں' اس کے بیچ کا حصہ باندھ کر اوپر کا حصہ نیچے کے حصے پر چھوڑ دیتے ہیں تاکہ کام کاج میں آسانی ہو اور پاؤں نہ پھسلے) -

ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ - یہ حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر صدیقؓ کا لقب تھا' انھوں نے اپنا کمر بند پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کئے تھے' ایک تو اپنے لئے رکھا اور ایک میں آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کا توشہ ہجرت کے وقت باندھا - بعض نے کہا وہ ایک کمر بند پر دوسرا کمر بند رکھتیں اس وجہ سے ''ذات النطاقین'' کہلائیں -

فَعَمَدْنَ اِلٰى حُجُزِ مَنَاطِقِهِنَّ فَشَقَقْنَهَا وَاخْتَمَرْنَ بِهَا - (جب سورۂ نور کی یہ آیت اتری وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) تو انصار کی عورتوں نے اپنے کمر بندوں کے کپڑے لئے' ان کو پھاڑا اور ان کی اوڑھنیاں بنائیں (جو کرتوں کے گریبانوں پر ڈالتیں تاکہ سینہ دکھائی نہ دے) -

اِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ - انگلیوں سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا' ان سے بات کرنے کے لئے کہا جائے گا (تو وہ بتائیں گی کہ ہم سے گن کر اتنی بار تسبیح تہلیل کی' گویا گواہی دیں گی - مطلب آنحضرتؐ کا یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کر کے ذکر الٰہی کرنا بہتر ہے کیونکہ وہ قیامت کے دن ہماری گواہ بنیں گی) -

اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ مَعَ عِلْمِهٖ مَعْرِفَةَ النُّطْقِ بِكُلِّ لِسَانٍ وَ مَعْرِفَةَ اللُّغَاتِ وَ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَالْبَهَائِمِ - (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے علاوہ علم کے ہر زبان میں بات کرنے کی لیاقت دی تھی اور ہر لغت کو اور پرندوں اور چارپایوں کی بولی کو بھی سمجھتے تھے (جب جنگ میں جاتے تو فارسی میں بات کرتے اور جب اپنے لشکر والوں اور عہدہ داروں سے بات کرتے تو رومی زبان میں اور اپنی عورتوں سے سریانی زبان میں - اور جب عبادت کے لئے کھڑے ہوتے تو عربی زبان میں مناجات کرتے اور جب مقدمات فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھتے تو عبری زبان میں گفتگو کرتے) -

اَلشَّهِيْدُ يُنْزَعُ عَنْهُ الْمِنْطَقُ وَالسَّرَاوِيْلُ - شہید کے جسم پر سے کمر پٹہ اور پاجامہ اتار لیں گے -

اَمَرَهَا فَاسْتَثْفَرَتْ وَتَمَنْطَقَتْ وَ اَحْرَمَتْ - آنحضرتؐ نے حائضہ کو حکم دیا کہ لنگوٹ کس لے اور کمر باندھ لے پھر احرام باندھے -

اَلْمَرْاَةُ تُكَفَّنُ فِيْ دِرْعٍ وَّمِنْطَقٍ - عورت کو ایک کرتے اور کمر بند میں کفن دیں گے -

تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِيْ مِنْطَقٍ وَّ لِفَافَتَيْنِ - عورت کو ایک کمر بند اور دو چادروں میں کفن دیں گے -

مَنْطِقٌ - ایک مشہور علم ہے اور اس کے قواعد اس لئے جمع کئے گئے ہیں کہ آدمی استدلال اور فکر کے وقت ان کا لحاظ رکھے تو خطا سے محفوظ رہے گا -

نَطْلٌ - نچوڑنا -

نَطُوْل- ڈالنا یعنی دواؤں کا پانی تھوڑا تھوڑا کر کے۔
تَنْطِیْلٌ- نطول ڈالنا۔
اِنْتِطَالٌ- تھوڑا تھوڑا بہانا۔
نَطْلَاءٌ- آفت۔
وَسَقَوْهُمْ بِصَبِيْرِ النَّيْطَلِ- موت کے ابر سے ان کو پلایا (نیطل ہلاکت اور موت)۔
كُرِهَ اَنْ يُّجْعَلَ نَطْلُ النَّبِيْذِ فِي النَّبِيْذِ لِيَشْتَدَّ- نبیذ کا تلچھٹ دوسرے نبیذ میں اس کو زور دینے کے لئے ڈالنا مکروہ رکھا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مَافِي الدَّنِّ نَطْلَةٌ نَاطِلٍ- اب تو مٹکے میں ایک گھونٹ بھی نہیں رہا اور شراب بیچنے والا جس گلاس میں نمونہ بتلاتا ہے اس کو ناطل کہتے ہیں)۔
نَطْنَطَةٌ- دور تک سفر کرنا' دور ہونا' کھینچنا۔
تَنَطْنُطٌ- دور ہونا۔
مَافَعَلَ الْحُمْرُ الطِّوَالُ النَّطَانِطُ- وہ سرخ سرخ لمبے تڑنگے لوگ کدھر گئے (ایک روایت میں ثِطَاط ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا)۔
نَطْوٌ- کھینچنا' دور ہونا' چپ رہنا۔
مُنَاطَاةٌ- جھگڑا کرنا۔
اِنْطَاءٌ- دینا۔
تَنَاطِيْ- دوڑنے کی شرط دینا' جذب کرنا۔
نَطِيٌّ- دور' بعید۔
اَلشُّقَّةُ نَطِيٌّ وَالسَّيْرُ بَطِيٌّ- منزل تو دور ہے' اور چال سست ہے۔
فِيْ اَرْضٍ غَائِلَةِ النِّطَاءِ- دور دراز زمین میں جو ہلاک کرنے والی ہے (ایک روایت میں غَائِلَةِ الْمُنْطٰى ہے معنی وہی ہیں)۔
لَامَانِعَ لِمَا اَنْطَيْتَ- جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (یمن کے لوگ اَعْطَيْتَ کی جگہ اَنْطَيْتَ کہتے ہیں)۔
اَلْيَدُ الْمُنْطِيَةُ خَيْرٌ- دینے والا ہاتھ اچھا ہے۔
كُنْتُ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُمْلِيْ كِتَابًا فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اُنْطُ- (زید بن ثابت کہتے ہیں) میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا آپ ایک خط لکھوا رہے تھے اتنے میں ایک شخص گھس آیا- آپ نے اس سے فرمایا خاموش رہ (یہ حمیر والوں کا محاورہ ہے' اونٹ جب شرارت کرتا ہے تو اس کو اُنْطُ کہہ کر ڈانٹتے ہیں وہ تھم جاتا ہے)۔
غَدَا اِلَى النَّطَاةِ- صبح کو "نطاۃ" کی طرف گئے (وہ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا)۔
وَاَنْطُوا الثَّبَجَةَ- زکوٰۃ میں اوسط درجے کا مال دو (نہ بہت اعلیٰ نہ بالکل خراب)۔

باب النّون مع الظاء

نَظَرٌ یا مَنْظَرٌ یا نَظَرَانٌ یا مَنْظَرَةٌ یا تَنْظَارٌ- آنکھ سے دیکھنا' مدد کرنا' فیصلہ کرنا' غور کرنا' فکر کرنا' انتظار کرنا' متوجہ ہونا' کان لگانا' کہانت کرنا' تاخیر کرنا' مقابل ہونا' ہلاک کرنا۔
مُنَاظَرَةٌ- نظیر ہونا' نظیر بنانا' جھگڑنا' بحث کرنا' مقابل کرنا۔
اِنْظَارٌ- تاخیر کرنا' مہلت دینا' نظیر کرنا' دیکھنے دینا۔
تَنَظُّرٌ- آنکھ سے دیکھنا۔
تَنَاظُرٌ- ایک دوسرے کی طرف دیکھنا۔
اِسْتِنْظَارٌ- مہلت چاہنا۔
اِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ- اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے (دیکھنے سے مراد یہاں پسند کرنا ہے' بعض نے کہا بدلہ دینا اور حساب و کتاب کیونکہ وہ دلوں سے متعلق ہوگا نہ کہ ظاہری صورتوں سے)۔
مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ- جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ اس کے تھن میں روک رکھا گیا ہو (خریدار کو دھوکہ دینے کو) تو اس کو دو باتوں میں سے جو بہتر معلوم ہو اس کا اختیار ہوگا (چاہے تو اسی قیمت پر وہ جانور رہنے دے' چاہے بائع کو واپس کر کے اپنی قیمت پھیر لے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور یا اناج دے دے)۔

لوگ تنگ دھڑ تنگ میدان قیامت میں جمع ہوں گے تو پھر) ایک دوسرے کے ستر کو دیکھے گا (آنحضرتؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ! وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ ستر دیکھنے کی طرف کسی کا خیال ہی نہیں جائے گا وہاں تو جان پر بنی ہوگی)۔

لَایَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰی مَنْ یَجُرُّ ثَوْبَهٗ خُیَلَاءَ - جو شخص غرور کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے (نیچا رکھے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (اس کو ایسا ذلیل کرے گا مجمع البحار میں ہے کہ ٹخنوں تک لٹکانا مرد اور عورت دونوں کو درست ہے اس سے نیچے تکبر کی راہ سے حرام ہے اور بغیر تکبر کے مکروہ ہے)۔

جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ - اپنے بچہ کا انکار کرے وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہو (کہے میرا نطفہ نہیں ہے حالانکہ اس کا نطفہ ہو)۔

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ - اللہ تعالیٰ نے ستر دیکھنے والے اور جس کا ستر دیکھا جاتا ہے دونوں پر لعنت کی۔

یَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَاْکُلُ فِیْ سَوَادٍ - سیاہی میں دیکھتا ہو سیاہی میں کھاتا ہو (یعنی آنکھ اور منہ اس جانور کے سیاہ ہوں)۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَصَابِعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - جیسے آنحضرتؐ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں (آپ اشارہ کرتے تھے اس کی کی پر)۔

اِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَکٰی - جب آدمؑ بائیں طرف دیکھتے (جدھر مشرکوں اور کافروں کی ارواح تھیں یا دوزخ تھی) تو رو دیتے۔

کَانَ فِی النَّظَّارَةِ - وہ ان لوگوں میں تھے جو دور یا بلند مقام پر رہ کر جنگ کا تماشہ دیکھتے۔

نَاظُوْرٌ یا ناطُور - باغبان۔

مَنْ نَظَرَ فِیْ کِتَابِ اَخِیْهِ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا خط (بغیر اس کی اجازت کے دیکھے)۔

فَاَجْمَعَ نَاظُوْرَةً - اس نے لشکر کے چیدہ لوگوں کو اکٹھا کیا۔

یَنْظُرُ اِلٰی مَتَاعِ الْغَیْرِ - غیر کی پونجی کو دیکھتا۔

اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ - دیکھو (غور کرو) کیا کہہ رہے ہو۔

کُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا - ہر گناہ جس کی طرف دیکھا تھا۔

لَوْ عَطَّلُوا الْبَیْتَ سَنَةً لَمْ یُنَاظَرُوْا - اگر خانۂ کعبہ کو لوگ ایک سال تک چھوڑ دیں (کوئی اس کا طواف نہ کرے نہ وہاں نماز پڑھے) تو پھر ان کو مہلت نہ ملے گی (اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا)۔

اِنْ تَرَکْتُمْ بَیْتَ رَبِّکُمْ لَمْ تُنَاظَرُوْا - اگر تم اپنے پروردگار کے گھر کو چھوڑ دو تو پھر تم کو مہلت نہ ملے گی۔

یَا مَنْ هُوَ فِی الْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی - اے پروردگار جو بلند منظر میں ہے (عرش معلیٰ پر وہاں سے اپنے بندوں کو دیکھتا ہے)۔

اِصْحَبْ نُظَرَائَكَ - اپنے رفیقوں کے ساتھ رہ (یعنی سفر میں)۔

نَظَافَةٌ - میل کچیل سے صاف ہونا' خوبصورت ہونا۔

تَنْظِیْفٌ - پاک صاف کرنا۔

تَنَظُّفٌ - پاک صاف ہونا' پاک صاف بننا' استنجا کرنا۔

اِسْتِنْظَافٌ - پاکی چاہنا۔

نَظِیْفٌ - پاک صاف۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ - اللہ تعالیٰ پاک صاف ستھرا ہے اور ستھرائی' پاکی اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔ (دل کی پاکی شرک و بدعت سے خالی ہونا' اسی طرح حسد' بغض' کبر اور اخلاق ذمیمہ سے' جسم کی پاکی شریعت کے موافق طہارت کرنا' کپڑوں کی پاکی نجاست اور میل کچیل سے دور رکھنا' کھانے پینے کی پاکی یہ کہ حلال مال سے ہو)۔

فَنَظِّفُوْا اَفْنِیَتَکُمْ - اپنے مکانوں کے صحنوں کو جھاڑ جھوڑ کر پاک صاف رکھو۔

نَظِّفُوْا اَفْوَاهَکُمْ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْاٰنِ - اپنے مونہوں کو (مسواک وغیرہ سے) پاک صاف رکھو قرآن کا راستہ وہی ہیں (انہی سے قرآن پڑھتے ہو اس کے الفاظ منہ ہی سے نکلتے

ہیں)۔

تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ۔ ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ سارے عرب کو گھیر لے گا۔ اس فتنہ میں جو لوگ مارے جائیں گے وہ دوزخ میں جائیں گے' (کیونکہ یہ فتنہ قیامت تک قریب ایک خزانہ نمودار ہونے پر ہوگا۔ لوگ مال و دولت کی طمع سے لڑیں گے)۔

فَقَدَّرْتُ اَنِّيْ اِسْتَنْظَفْتُ مَا عِنْدَهٗ وَاسْتَغْنَيْتُ عَنْهُ۔ میں یہ سمجھا کہ جو کچھ علم ان کے پاس تھا وہ میں نے سب حاصل کرلیا اور اب مجھ کو ان کی پرواہ نہیں ہے۔

اَلْمَاءُ الَّذِيْ يَتَوَضَّأُ بِهِ الرَّجُلُ فِيْ شَيْءٍ نَظِيْفٌ۔ مستعمل پانی پاک ہے جس کو آدمی وضو میں استعمال کرتا ہے اب دوسرا شخص اس پانی سے وضو کرسکتا ہے (یعنی طاہر اور مطہر دونوں ہے۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے بشرطیکہ وضو کرنے والے کے جسم پر کوئی نجاست نہ ہو اور پانی میں تغیر نہ آیا ہو۔ اور جس ظرف میں مستعمل پانی جمع ہو وہ بھی پاک ہو)۔

اِنِّيْ مُبَدِّلُكَ بِهِمْ قَوْمًا يَتَنَظَّفُوْنَ بِقُضْبَانِ الشَّجَرِ۔ میں اس قوم کے بدلے دوسری قوم تجھ کو دوں گا جو درختوں کی شاخوں سے صفائی کریں گے (یعنی مسواک کریں گے)۔

اِسْتَنْظَفَ الشَّيْءَ۔ وہ چیز سب لے لی۔

بَابُ النُّون مع العَين

نَعْبٌ یا نَعِيْبٌ یا نُعَابٌ یا تَنْعَابٌ یا نَعَبَانٌ۔ جدائی کی آواز دینا' گردن دراز کرکے آواز میں سر ہلانا' بغیر آواز کے چلنا' جلد چلنا' چلتے میں آگے کو سر ہلانا۔

يَا رَازِقَ النَّعَّابِ فِيْ عُشِّهٖ۔ اے کوے کے بچے کو اس کے جھونجھ (گھونسلہ) میں روزی دینے والے (کہتے ہیں جب کوے کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو سفید ہوتا ہے' ماں باپ یہ سمجھ کر کہ ہمارا بچہ نہیں ہے اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ مچھروں کو بھیجتا ہے' وہ ان کو کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ذرا بڑا ہو کر کالا ہو جاتا ہے تب اس کے ماں باپ پھر اس کے پاس آجاتے ہیں)۔

نَعْتٌ۔ وصف بیان کرنا' تعریف کرنا۔

نَعَتٌ۔ بہ تکلف نعت کرنا۔

نَعَاتَةٌ۔ خلقی قابل تعریف ہونا۔

اِنْعَاتٌ۔ خوبرو ہونا۔

اِنْتِعَاتٌ۔ بمعنی نعت ہے۔

اِسْتِنْعَاتٌ۔ نعت کی درخواست کرنا۔

يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ۔ آنحضرتؐ کی نعت کرنے والا کہے گا میں نے آپ کی طرح کوئی شخص نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد (نہایہ میں ہے کہ نعت ہمیشہ عمدہ اوصاف بیان کرنے میں مستعمل ہے نہ کہ برے اوصاف میں مگر تکلف سے کوئی کہے نَعْتُ سُوْءٍ تو اور بات ہے البتہ وصف عمدہ اور مذموم دونوں کے لئے مستعمل ہے)۔

اَلرَّجُلُ يُنْعَتُ لَهُ الْمَرْاَةُ۔ عورت کی صفت بیان کی جائے مرد کے سامنے۔

يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ہم سے آنحضرت ﷺ کی نماز کا حال بیان کرے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔

فَاِذَا هُوَ يَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً۔ پھر وہ نہایت خوبی کے ساتھ ایک ایک حرف الگ کرکے قرأت کرنے لگے یا بیان کرنے لگے کہ آپ کی ذات اس طرح تھی۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ آنحضرت ﷺ ذات الجنب کا علاج روغن زیتون اور ورس بتلاتے تھے۔

اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ تو شرمگاہ پر روئی کا پھاہہ رکھ لے (تاکہ خون بہہ کر باہر نہ آئے)۔

نَعْثَلٌ یا نَعْثَلَةٌ۔ جمع کرنا۔

لَا يَمْنَعُكَ مَكَانُ ابْنِ سَلَامٍ اَنْ تَسُبَّ نَعْثَلًا۔ عبداللہ بن سلام کا ہونا (اور یہ نصیحت کرنا کہ حضرت عثمانؓ کو مت ستاؤ) نعثل کو برا کہنے سے نہ روکے (حضرت عثمانؓ کے دشمن اور باغی آپ کو نعثل کے لقب سے پکارنے لگے تھے۔ نعثل ایک لمبی داڑھی والا شخص تھا مصر میں۔ بعض نے کہا نعثل بوڑھے احمق کو کہتے ہیں یا بجو کو)۔

اُقْتُلُوْا نَعْثَلًا قَتَلَ اللّٰهُ نَعْثَلًا- (حضرت عائشہؓ پہلے حضرت عثمانؓ پر غصہ ہوئی تھیں اور خفا ہو کر مکہ چلی گئی تھیں اسی طرح طلحہؓ اور زبیرؓ بھی ان سے برگشتہ تھے- اس وقت یوں کہتی تھیں) اے لوگو! نعثل کو مار ڈالو (یعنی حضرت عثمانؓ کو) اللہ نعثل کو مارے (پھر جب حضرت عثمانؓ مارے گئے اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو لوگوں کے بہکانے میں آ گئیں اور حضرت عثمانؓ کے خون کی مدعی بن کر حضرت علیؓ سے لڑنے کے لئے نکلیں)-

نَعْجٌ یا نُعُوْجٌ- خالص سفید ہونا-

نَعَجٌ- موٹا ہونا-

اِنْعَاجٌ- اونٹ موٹے ہونا-

نَاعِجَة- نرم ہموار زمین اور سفید اونٹنی-

نَعْجَةٌ- مینڈھی' بھیڑ مادہ اور عورت کو بھی کہتے ہیں-

وَالنَّاعِجَاتِ- ہلکے پھلکے یا خوش رنگ اونٹ-

نَعْرٌ- ناک میں مکھی گھس جانا-

نَعْرٌ- تیز مار برچھی کی-

نَعِیْرٌ اور نُعَارٌ- چیخنا' ناک سے آواز نکالنا' خون جوش مار کر نکلنا یا آواز دے کر-

نَعْرٌ- چل دینا' مخالفت کرنا' انکار کرنا' جمع ہونا' آنا' اٹھنا' سعی اور کوشش کرنا-

تَنْعِیْرٌ- پھرانا' گھمانا-

اِنْعَارٌ- پھل لانا-

نُعَرَةٌ- بڑی مکھی سبز رنگ کی نیلی آنکھ والی جس کی دم میں ایک سوئی ہوتی ہے وہ گھوڑوں' اونٹوں' گدھوں کو بہت ستاتی ہے-

نَعْرَةٌ- ناک سے آواز نکالنا (اس کی جمع نَعَرَاتٌ ہے)-

لَا اُقْلِعُ عَنْهُ حَتّٰی اُطَیِّرَ نَعَرَتَهٗ یا اَنْزِعَ النَّعَرَةَ الَّتِیْ فِیْ اَنْفِهٖ- میں تو اس کو چھوڑنے والا نہیں جب تک اس کا غرور اڑا نہ دوں گا یا اس کی نخوت اس کی ناک کی راہ نکال نہ دوں گا-

اِذَا رَاَیْتَ نَعَرَةَ النَّاسِ وَلَا تَسْتَطِیْعُ اَنْ تُغَیِّرَهَا فَدَعْهَا حَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰهُ یُغَیِّرُ- جب تو لوگوں میں سرکشی اور نخوت دیکھے اور تو اس کو مٹا نہ سکے (سمجھانے سے وہ باز نہ آئیں اپنی بدعت اور جہالت پر قائم رہیں) تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کو مٹا دے (اللہ ہی ان کا غرور ان کی ناک کی راہ نکالے)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ- جوش مار کر خون نکالنے والی رگ کے شر سے خدا کی پناہ (عرب لوگ کہتے ہیں جُرْحٌ نَعَّارٌ اور نَعُوْرٌ وہ زخم جس میں سے خون نکلتے وقت آواز پیدا ہو)-

کُلَّمَا نَعَرَبِهِمْ نَاعِرٌ اِتَّبَعُوْهُ- جب ان کو کوئی بھڑکانے والا فساد کی طرف بلاتا ہے تو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں-

نَعْسٌ- اونگھنا (جیسے نُعَاسٌ اونگھ)-

اِنْعَاسٌ- اونگھنا' سست بیٹوں والا ہونا-

تَنَاعُسٌ- سوتا ہوا بننا-

نُعَاسٌ- (کا لفظ متعدد احادیث میں آیا ہے یعنی نیند کی ابتدا جس کو وَسَنٌ بھی کہتے ہیں- مجمع البحار میں ہے کہ نُعَاسٌ ایک لطیف ہوا ہے جو دماغ کی طرف سے آتی ہے اور آنکھ بند کر دیتی ہے دل تک اس کا اثر نہیں پہنچتا جب دل تک پہنچ جائے تو وہ "نوم" ہے)-

فَاِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَنَمْ- جب کوئی تم میں سے اونگھ رہا ہو (تو نماز نہ پڑھے) سو رہے (کیونکہ اونگھتے میں معلوم نہیں زبان سے کیا نکل جائے)-

اِنَّ کَلِمَاتِهٖ بَلَغَتْ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ- اس کے کلمے سمندر کی تہہ تک یا بیچ میں پہنچ گئے ہیں (صحیح مسلم میں نَاعُوْس ہے اور باقی کتابوں میں قَامُوْس ہے اور شاید حدیث لکھنے والے نے غلطی سے "قاموس" کو ناعوس لکھ دیا) قَامُوْسٌ کہتے ہیں سمندر کی موج اور درمیانی حصہ کو جہاں بہت گہرا پانی ہوتا ہے- بعض نے تَاعُوْس نقل کیا ہے- یعنی سمندر کی تہہ اور بیچا بیچ- بہرحال لغت کی رو سے تَاعُوْس کوئی موضوع لفظ نہیں ہے)-

نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرت ﷺ اونگھ گئے (آپ کو اونگھ آ گئی)-

نَعْشٌ- اٹھانا' قائم کرنا محتاجی کے بعد پھر اچھی حالت کرنا' یاد بخیر کرنا-

نُعِشَ-نعش پر اٹھایا گیا-

نَعْش-کہتے ہیں اس پلنگ یا تختہ کو جس پر میت کو اٹھاتے ہیں-

تَنْعِیْشٌ اور اِنْعَاشٌ-اٹھانا' قائم کرنا-

اِنْتِعَاشٌ-پھیل کر اٹھ کھڑا ہونا' سستی کے بعد چالاک ہونا-

وَاِذَا نَعِسَ فَلَا انْتَعَشَ-اور جب وہ گرے تو پھر نہ اٹھے (یہ بددعا ہے "نعش" کہتے ہیں میت کے سریر کو' اگر سریر پر میت نہ ہو تب اس کو نعش نہ کہیں گے بلکہ سریر کہیں گے)-

اِنْتَعِشْ نَعَشَكَ اللّٰهُ-اٹھ اللہ تعالیٰ تجھ کو اٹھائے (بلند کرے)-

فَانْتَاشَ الدِّيْنَ بِنَعْشِهٖ-حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دین کی نعش کو جو گر گئی تھی اٹھا کر کھڑا کیا (از سر نو دین کو زندہ کیا)-

فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ-ہم اس کو لے کر چلے اس کو اٹھاتے جاتے تھے (اس کے دل کو قوت دیتے جاتے تھے)-

نَعَشَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ-تم کو اسلام کے دین سے اور حضرت محمدؐ سے اٹھایا (ان دونوں کی وجہ سے تم کو ترقی اور ثروت حاصل ہوئی)-

اِنْعَشْنِيْ-مجھ کو اٹھا-

اَسْأَلُكَ نِعْمَةً تَنْعَشُنِيْ وَعِيَالِيْ-میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو مجھ کو اور میرے عیال کو اٹھائے (محتاجی دور کر کے تونگری بخشے' ذلت مٹا کر عزت دے-

نَعْظٌ یا نُعُوْظٌ-شہوت سے ذکر کھڑا ہونا-

اِنْعَاظٌ-شہوت غالب ہونا' ذکر کو ہلانا (جیسے اِنْتِعَاظٌ ہے)-

اَلنَّعْظُ اَمْرٌ عَارِمٌ-نعوظ ہونا (ذکر کھڑا ہونا) ایک سخت امر ہے (آدمی اس وقت بے عقل ہو جاتا ہے شہوت کے غلبہ میں حرام حلال کا خیال نہیں کرتا)-

لَيْسَ فِي الْاِنْعَاظِ وُضُوْءٌ-انتشار سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک مذی نہ نکلے (جب مذی نکل آئی تو وضو ٹوٹ گیا)-

نَعْفٌ-جو پہاڑ یا بلند مکان سامنے آڑا آئے اور پہاڑ کا وہ نشیبی حصہ جو میدان سے بلند ہو-

مُنَاعَفَةٌ-معارضہ کرنا-

اِنْعَافٌ-نعف پر بیٹھنا-

اِنْتِعَافٌ-ظاہر ہونا' نمودار ہونا' نعف پر چڑھنا' معترض ہونا-

اُذُنٌ نَاعِفَةٌ-لٹکا ہوا کان-

رَاَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ تَلَفَّفَ فِيْ قَطِيْفَةٍ ثُمَّ عَقَدَ هُدْبَةَ الْقَطِيْفَةِ بِنَعْفَةِ الرَّحْلِ-میں نے اسود بن یزید کو دیکھا ایک کملی میں لپٹ گئے پھر کملی کا سرا زین کے آخری تسمہ سے باندھ دیا-

نَعْفَةٌ-وہ تسمہ جو زین کے آخری حصہ میں ہوتا ہے اس میں کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں-

نَعْقٌ یا نَعِيْقٌ یا نُعَاقٌ یا نَعَقَانٌ-چیخنا' آواز دینا' ڈانٹنا-

نَاعِقَانِ-دو ستارے ہیں برج جوزا میں-

قَالَ لِنِسَاءِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ لَمَّا مَاتَ اِبْكِيْنَ وَاِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ-جب عثمان بن مظعونؓ مر گئے تو آنحضرتؐ نے ان کی عورتوں سے فرمایا تم رو سکتی ہو لیکن شیطان کی چیخ و پکار سے باز رہو (یعنی نوحہ نہ کرو' چلا چلا کر نہ روؤ' منہ پر طمانچے مت مارو' زبان سے ناشکری کے الفاظ نہ نکالو)-

اٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا-سب سے آخر میں دو چرواہوں کا حشر ہو گا جو مزینہ قبیلہ کے ہوں گے مدینہ کو اپنی بکریاں لئے ان پر چیختے چلاتے آ رہے ہوں گے-

يَنْعِقُ بِهَا عَامِرٌ-عامر اس کو پکارتا ہے یا عامر نے اس کو آواز دی ڈانٹا-

اَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ-ہر آواز دینے والے چلانے والے کے تابعدار (یعنی دین کے عقائد میں مضبوط اور قائم نہیں ہیں جو شخص پیدا ہوا اس نے نئی بات دین میں نکالی بس اسی کے ہم عقیدہ ہو گئے)-

نَعَقَ الْغُرَابُ-(بمعنی نَغَقَ یعنی) کوے نے آواز دی-

نَعْلٌ - جوتا دینا' جانور کے پاؤں پر نعل لگانا-

نَعَلٌ - جوتا پہننا-

تَنْعِیْلٌ - لوہے کی نعل لگانا' اونٹ کا پاؤں ایک چمڑے سے باندھ دینا تاکہ گھسے نہیں-

اِنْعَالٌ - جوتیاں بہت ہونا' جوتی پہنانا-

تَنَعُّلٌ اور اِنْتِعَالٌ - جوتیاں پہننا' پاپیادہ سفر کرنا-

نَاعِلٌ - جو جوتہ پہنے ہو-

اِذَا ابْتَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِی الرِّحَالِ - جب سخت زمینیں تر ہوں تو نماز اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو (جماعت میں حاضر ہونا ضروری نہیں- سخت زمینوں کا ذکر اس لئے کیا کہ تھوڑی بارش سے بھی سخت زمین تر اور مرطوب ہو جاتی ہے برخلاف نرم زمین کے وہ پانی کو جذب کر لیتی ہے- مطلب یہ ہے کہ تھوڑی سی بارش میں بھی جماعت کی حاضری معاف ہے- حدیث کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جب جوتیوں کو تری لگے تو نماز اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو' مجمع البحرین میں ہے کہ حدیث کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں)-

مَنْ اَنْعَلَ دَابَّةَ رَجُلٍ - جس نے کسی کے جانور کو نعل لگائی-

كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ - آنحضرتؐ کی تلوار کی دستی چاندی کی تھی-

يَاخَيْرَ مَنْ يَّمْشِيْ بِنَعْلٍ فَرْدٍ - اے بہتر ان لوگوں کے جو ایک تلے والی جوتی پہن کر چلتے ہیں (ان کا تلا اکہرا ہوتا ہے- عرب لوگ ایک تلے والی جوتی کو امیروں اور رئیسوں کی جوتی سمجھتے تھے- کیونکہ غریب لوگ دو دو تین تین تلوں کی جوتیاں پہنتے ہیں تاکہ جلدی گھس نہ جائیں)-

نَعْلٌ فَرْدٌ - ایک تلے کی جوتی-

نَعْلٌ مُّطْرَقٌ - کئی تلوں کی جوتی-

لَاَصَابَتْهُ النِّعَالُ الْمُطْرَقَةُ - اس کو کئی تلوں کی جوتیاں پڑتیں-

اِنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ خَيْلَهَا - غسان کے لوگ اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں (یعنی جنگ کی تیاری کر رہے ہیں- ایک روایت میں تُنْعِلُ النِّعَالَ ہے مطلب وہی ہے)-

كَانَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ - آنحضرتؐ جوتیاں پہنے پہنے نماز پڑھتے تھے (صحابہؓ کا بھی یہی دستور تھا اور آنحضرتؐ نے یہ عام طریقہ لوگوں کو تعلیم کر دیا تھا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو جوتیوں کو دیکھے اگر ان میں کچھ پلیدی لگی ہو تو زمین پر رگڑ دے- جوتی کی طہارت آپ نے یہی قرار دی کہ زمین پر رگڑ دی جائے خواہ نجاست جرم دار ہو یا رقیق اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

اَلتَّيَمُّنُ بِالنَّعْلِ - پہلے داہنے پاؤں میں جوتا پہننا-

لِيَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا يُنْعِلُ يَاتُنْعَلُ - پہلے داہنے پاؤں کو جوتی دار کرے یا داہنا پاؤں جوتی دار کیا جائے-

مَاعَلَيْنَا نِعَالٌ - ہمارے پاس جوتیاں نہ تھیں (معلوم ہوا ننگے پاؤں چلنا جائز ہے- بعض نے کہا جب جوتی لینے پر قادر ہو تو ننگے پاؤں نہ چلے)-

اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ - جوتیاں اکثر پہنے رہو' (کیونکہ جوتی پہن کر چلنے والا سوار کی طرح ہے- پاؤں کو ایذا نہیں پہنچتی)-

لِيُنْعِلْهُمَا - دونوں پاؤں میں جوتیاں پہن کر چلے (یا دونوں پاؤں ننگے رکھے' ایک میں جوتی ایک ننگا اس سے منع فرمایا- اور یہ جو منقول ہے کہ آنحضرتؐ ایک جوتی پہن کر چلے تو یہ کسی عذر کی وجہ سے ہوگا یا گھر میں کسی سبب سے ایسا کیا ہوگا یا یہ بتانے کو کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یا اس صورت میں ہے جو دور جانا ہو)-

نَهٰى اَنْ يَّنْتَعِلَ قَائِمًا - کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا (مراد وہ جوتا ہے جس کے تسمے باندھے جاتے ہیں کیونکہ کھڑے کھڑے تسمے باندھنے میں دقت ہوتی ہے)-

فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِنَعْلَةِ السَّيْفِ - (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب میں اوڑھنی اتارتی) تو میرے بھائی تلوار کی کوتھی میرے پاؤں پر مارتے (ایک روایت میں بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ ہے جیسے کوئی اونٹنی کو مارتا ہے)-

اَلنَّعْلُ لِبَاسُ الْاَنْبِيَاءِ - جوتا پیغمبروں کا لباس ہے-

مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ - آنحضرتؐ نے موزوں اور جوتوں پر (جو موزوں کے اوپر پہنے جاتے ہیں) مسح کیا (یعنی وضو میں)۔

صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ - دو جوتیوں والا۔

نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ - ان کی جوتیوں پر بال ہوں گے۔

ثُمَّ اَصْبَحَ نَعْلَيْهَا - وہ جوتیاں جو قربانی کے اونٹ پر لٹکائی تھیں ان کو اس کے خون میں رنگ دیا۔

نِعْمَةٌ یا مَنْعَمٌ - خوش گزران ہونا' نرم ہونا' کشادہ ہونا' خوش ہونا۔

نَعَمٌ - سرسبز ہونا۔

نُعُوْمَةٌ - نرمی ملائمت۔

تَنْعِيْمٌ - خوش گزران بنانا۔

نَعَمْ - (ہاں کہنا) نرم ملائم بنانا۔

مُنَاعَمَةٌ - خوش گزرانی' خوش گزران کرنا' مضبوط کرنا۔

اِنْعَامٌ - احسان کرنا' صاحب نعمت کرنا۔

كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَهٗ - میں کیونکر خوش رہ سکتا ہوں (یعنی بےفکر) حالانکہ صور کا فرشتہ صور منہ میں لئے منتظر ہے (کہ جب حکم ہو اسی وقت پھونکنا شروع کرے تو قیامت کی فکر لگی ہوئی ہے معلوم نہیں میری امت کا کیا حال ہوتا ہے)۔

اِنَّهَا لَطَيْرٌ نَّاعِمَةٌ - یہ تو اچھے موٹے تازے پرندے ہیں۔

فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَ اَنْعَمَ - ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھا اور خوب ٹھنڈا کیا۔

اَنْعَمَ النَّظَرَ - خوب غور کیا۔

وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ اَنْعَمَا - ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ان میں سے ہیں بلکہ اور زیادہ افضل ہیں۔

فَبِهَا وَنِعْمَتْ - (اگر کسی نے جمعہ کے لئے وضو کیا) تو بھی خیر اچھا ہے اس نے سنت پر عمل کیا اور اچھا کیا۔

نِعِمَّا بِالْمَالِ - مال بھی کیا اچھی چیز ہے۔

نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ - حلال مال جو نیک شخص کے پاس ہو کیا اچھی چیز ہے۔

نِعِمَّا لِلْمُلُوْكِ - بادشاہوں کے لئے کیا اچھی ہے (ایک روایت میں نُعْمًا لِلْمُلُوْكِ ہے یعنی بادشاہوں کے لئے نعمت اور مسرت اور آنکھ کی ٹھنڈک ہے)۔

نُعَامَاكَ - بمعنی قُصَارَاكَ یعنی تیری انتہا یہ ہے۔

فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ - شیطان اس کو اپنے نزدیک کر دیتا ہے اور کہتا ہے (شاباش) تو اچھا ہے۔

اَنْتَ الَّذِىْ تَزْعُمُ اَنَّكَ نَبِىٌّ قَالَ نِعَمْ - (ایک شخص خثعم قبیلہ کا منیٰ میں آنحضرتؐ سے ملا اور کہنے لگا) تم ہی وہ شخص ہو جو اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں (نَعَمْ اور نَعِمَ دونوں کے معنی ہاں ہیں...... ابوعثمان نہدی نے کہا حضرت عمرؓ نے ہم کو ایک حکم دیا۔ ہم نے جواب میں نَعَمْ کہا تو انھوں نے فرمایا نَعَمْ مت کہو بلکہ نَعِمَ کہو۔ زبیر کے ایک لڑکے نے کہا۔ ہم قریش کے بوڑھوں سے نَعِمَ بکسرۂ عین سنا کرتے تھے)۔

حِيْنَ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى اُحُدٍ كَتَبَ عَلٰى سَهْمٍ نَعَمْ وَعَلٰى اٰخَرَ لَاوَاَجَالَ هُمَا عِنْدَ هُبَلَ فَخَرَجَ سَهْمُ نَعَمْ فَخَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ فَلَمَّا قَالَ لِعُمَرَ اُعْلُ هُبَلُ وَ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُ اَعْلٰى وَ اَجَلُّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنْعَمَتْ فَعَالِ عَنْهَا - ابوسفیان جب جنگ احد کے لئے نکلنے لگا۔ (مکہ سے) تو ایک پانسے پر اس نے نَعَمْ لکھا (یعنی جاؤ) اور دوسرے پر لَا (یعنی نہ جاؤ) اور دونوں پانسوں کو ہبل (جو ایک بت تھا) کے پاس پھرایا تو نَعَمْ والا پانسہ نکلا۔ تب وہ احد کے طرف چل کھڑا ہوا (اور مسلمانوں کی عدول حکمی اور کم نصیبی سے شکست ہوئی ابوسفیان نے فتح پائی تب وہ احد پہاڑ کے پاس آیا جس کے اوپر آنحضرتؐ اور آپ کے ہمراہی تھے) اور عمرؓ سے کہنے لگا ''ہبل اب تو اونچا ہو جا (یعنی تیرا مرتبہ بلند ہوگیا ہبل کی جے ہو) حضرت عمرؓ نے جواب میں کہا ''اللہ تعالیٰ بہت اونچا اور بڑی شان والا ہے'' تب ابوسفیان نے کہا۔ ہبل نے اچھا کیا اپنا قول پورا کیا نَعَمْ کہا (مجھ کو فتح دلائی) اب اس کا ذکر نہ کرو۔

فَنَعَمْ اِذًا - اچھا (جب تو بخار کو گناہوں کی بخشش کا باعث

نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مایوسی ظاہر کرتا ہے) تو ایسا ہی ہوگا (تو مر جائے گا قبر میں جائے گا)۔

اِذَا سَمِعْتَ قَوْلًا حَسَنًا فَرُوَیْدًا بِصَاحِبِهٖ فَاِنْ وَافَقَ قَوْلٌ عَمَلًا فَنَعَمْ وَ نُعْمَةُ عَیْنٍ اٰخِهٖ وَ اَوْدِدْهُ- (امام حسن بصریؒ نے کہا) اگر تو کسی شخص کے منہ سے اچھی بات سنے (اس کا قول نہایت عمدہ ہو) تو ابھی اس کو رہنے دے (جلدی سے اس کی زبان پر فریفتہ ہو کر اس کا دوست مت بن جا اور اس کے فعل کو دیکھ) اگر اس کا فعل قول کے مطابق ہے (جو نصیحت دوسروں کو کرتا ہے خود بھی اس کے مطابق عمل کرتا ہے یا جیسا حال وہ اپنا بیان کرتا ہے ویسا ہی ہے) تب تو اس سے کہہ ہاں بے شک میں تمہاری اطاعت کر کے تمہاری آنکھ ٹھنڈی کروں گا اس کا بھائی بن جا اس سے دوستی کر (ورنہ اگر قول اس کا اور ہے اور فعل اور تو وہ مکار دغا باز ہے اس کی صحبت سے الگ رہ)۔

وَلَا نُعْمَةُ عَیْنٍ- آنکھ کی ٹھنڈک نہ ہو۔

لَانُنْعِمُكَ عَیْنًا- ہم تجھ کو اس نام سے پکار کر تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے۔

اَنْعِمْ صَبَاحًا- یہ دن تمہارے لئے خوشی اور نعمت کا ہو (مشرک لوگ سلام علیکم کے بجائے صبح کے وقت یہی کہا کرتے' انگریزوں نے بھی عربوں سے یہ سیکھا ہے وہ گڈ مارننگ کہتے ہیں' اس کے بھی یہی معنی ہیں)۔

نُهِیْنَا عَنْ ذٰلِكَ- ہم کو ایسا کہنے کی ممانعت ہوئی۔ (کیونکہ مشرکوں کی رسم تھی)۔

مَا اَنْعَمَنَا بِكَ- کس امر نے ہم کو آپ کی ملاقات سے مسرور اور خوش کیا (یعنی آپ کیوں تشریف لائے یہ ابو مریم نے معاویہؓ سے کہا)۔

لَاتَقُلْ نَعِمَ اللّٰهُ بِكَ عَیْنًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَایَنْعَمُ بِاَحَدٍ عَیْنًا وَلٰكِنْ قُلْ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَیْنًا- یوں مت کہہ اللہ کی آنکھ تیری وجہ سے ٹھنڈی ہو کیونکہ اللہ کی آنکھ کسی کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہوتی بلکہ یوں کہہ اللہ ہماری آنکھ تیری وجہ سے ٹھنڈی کرے (یہ مطرف کا قول ہے زمخشری نے کہا "نعم اللّٰه بك عینا" بھی صحیح اور فصیح ہے اور اس کے معنی وہ نہیں ہیں جو مطرف نے سمجھے' بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیری آنکھ ٹھنڈی رکھے)۔

لَمْ اَنْعَمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا- میرے دل کو ان کی تصدیق کرنا اچھا نہیں لگا۔

یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلَیْكَ- اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کرم اور فضل کا نشان تجھ پر دکھائی دے (اگر اللہ نے دیا ہے تو اچھا لباس پہنے' اچھا کھائے' اچھا کھلائے)۔

دَعِ الْاَطْمَارَ لِیُرٰی اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ- پرانے پھٹے کپڑے چھوڑ (نئے عمدہ کپڑے پہن) تاکہ اللہ کی نعمت کا اثر نشان تجھ پر دکھائی دے۔

لَایَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ- ناز پروردہ عیش پسند عورتوں سے نکاح نہیں کرتے۔

اَنْعُمٌ- بھی نعمت کی جمع ہے۔

سَاقُوا النَّعَمَ- چرانے والے جانوروں کو یا اونٹوں کو ہنکا لے گئے۔

اَنْعَام- اونٹ' گائے' بکری' بھیڑ۔

نَعَمٌ- اونٹ۔

نَحْنُ النَّاعِمَاتُ- ہم تو عیش کرنے والیاں ہیں۔

فَبِهَا وَ نَعِمَتْ- خیر رخصت ہے (مگر غسل بہت اچھا تھا جس کو اس نے چھوڑ دیا)۔

نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَهٗ- ہاں میں نے معاویہؓ کے ساتھ نماز پڑھی ہے (انھوں نے میری کسی بات پر انکار نہیں کیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ سَائِلُ كُلِّ ذِیْ نِعْمَةٍ عَمَّا اَنْعَمَ عَلَیْهِ- اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمت کسی کو دی ہے قیامت کے دن اس کی پرسش کرے گا (کہ اس کا شکر کیا کیا ادا کیا- بعض نے کہا وَلَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ میں نعیم سے مراد امن اور صحت ہے یا صحت اور فراغت- اور امام ابو حنیفہؒ اور ابو عبداللہ سے منقول ہے کہ ہر نعمت سے سوال ہوگا مگر جس کو حدیث نے خاص کر دیا وہ تین چیزیں ہیں جن سے سوال نہ ہوگا)۔

نَمْ نَوْمَةَ الشَّبَابِ النَّاعِمِ- جو جوان عیش اور کامرانی

میں ہو اس کی سی نیند سو جا-

تَنْعِیم - ایک موضع ہے مکہ سے چار میل پر وہاں حضرت عائشہؓ کی مسجد ہے عمرے کا احرام اکثر لوگ وہیں سے باندھتے ہیں- چونکہ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ عمرے کا احرام حرم کی سرحد سے نکل کر حل سے باندھنا چاہئے اور یہ مقام حل سے بہت قریب ہے اس لئے یہاں آ کر عمرے کا احرام باندھتے ہیں- مگر اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ مکہ والے حج اور عمرہ دونوں کا احرام مکہ ہی میں باندھ سکتے ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مکہ میں پہنچ گئے ہوں خواہ آفاقی ہوں یا مکہ کے رہنے والے وہ عمرے کا احرام حرم ہی سے باندھ لیں حرم کے باہر جانا ضروری نہیں- صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے کیونکہ حدیث میں ہے: حتے اهل مكّة من مكّة-

نَعْمَانُ - ایک پہاڑ ہے عرفات کے قریب-

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ وَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهٗ بِنَعْمَانَ السَّحَابِ - اللہ نے آدمؑ کا پتلہ وحنا کی مٹی سے بنایا اور اس کی پیٹھ پر نعمان کا ابر پھیرا-

اَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا - مجھ پر بہت سی نعمتیں اتاریں-

نَعْيٌ یَانُعِيٌّ یَانُعْیَانٌ - موت کی خبر دینا' دفن کے لئے بلانا' ظاہر کرنا' بدحالی کی شکایت کرنا' مشہور کرنا-

تَنَاعِيْ - اپنے اپنے مقتولوں کا حال بیان کرنا-

اِسْتِنْعَاءٌ - آگے چل کر اپنے پیچھے چلنے کے لئے بلانا-

اِنَّ اللّٰهَ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهْوَاتِهِمْ - اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں پر عیب رکھا خواہشوں پر چلنے کا-

يَنْعٰى عَلَيَّ اَمْرًا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ - مجھ پر ایسے امر کا عیب رکھتا ہے' بات یہ ہے کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو عزت دی (یہ ابو ہریرہؓ نے کہا جب کسی نے ان کو ملامت کی کہ تم نے کفر کے زمانے میں ایک مسلمان کو مار ڈالا تھا)-

يَانَعَايَا الْعَرَبِ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ - (ایک روایت میں يَا نُعْيَانَ الْعَرَبِ ہے) اے عربوں پر رونے والیو آ ؤ روؤ (عرب لوگ تباہ ہو گئے) میں تم پر سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ ریا اور چھپی خواہش ہے-

اَلرَّجُلُ يَنْعٰى اِلٰى اَهْلِهٖ بِنَفْسِهٖ - آدمی موت کی خبر اپنے لوگوں کو خود ہی دے دے (اس کے لئے لوگوں کو اجرت پر بلانا ان سے خبر دلوانا سارے شہر میں پکارتے پھرنا ضروری نہیں)-

نَعَى النَّجَاشِيَّ - آنحضرتؐ نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر (مدینہ میں) اپنے اصحاب کو دی-

لَمَّا جَاءَ نَعْيُ اَبِيْ سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ - جب ابوسفیانؓ کے مرنے کی خبر ملک شام سے آئی (کہتے ہیں ابوسفیانؓ مدینہ میں مرے اور یہ روایت غلط ہے)-

حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا اَبِيْ رَافِعٍ - یہاں تک کہ میں نے ابورافع کی موت کی خبر دینے والیوں کی آواز سنی-

اِلٰى جِبْرِيْلَ يَنْعَاهُ - (ٹھیک اَنْعَاهُ ہے یعنی) میں جبرئیلؑ کو آپ کی موت کی خبر سناتا ہوں-

لَمَّا نَزَلَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ - جب سورۂ اذا جاء نصر الله اتری تو آنحضرتؐ نے فرمایا اس میں میری موت کی خبر دی گئی ہے (کیونکہ اس سورت میں یہ بیان ہے کہ تمہارا کام پورا ہو گیا' اسلام پھیل گیا' لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں- اب تم اپنے نفس کی فکر کرو مقامات عالیہ میں داخل ہونے کے لئے تیار رہو)-

صَعِدَ النَّاعِيَةُ النَّادِبَةُ - موت کی خبر دینے والا میت کے مناقب بیان کرنے والا چڑھا (تو نَاعِيَة اور نَادِبَة کی تا مبالغہ کے لئے ہے نہ کہ تانیث کے لئے- مجمع البحار میں ہے کہ موت کی خبر دینا لوگوں کو اس لئے کہ نماز میں زیادہ لوگ جمع ہو جائیں درست ہے)-

رَجُلٌ اَتَاهُ نَعْيُ اَبِيْهِ - ایک شخص کو اس کے باپ کے مرنے کی خبر آئی-

بابُ النّون مع الغينْ

نَغْرٌ یَانَغَرَانٌ - جوش مارنا' غصہ ہونا-

تَنْغِيْرٌ - آواز دینا-

اِنْغَارٌ-خراب ہو جانا-

تَنَغُّرٌ- پیٹ کا جوش مارنا غصہ سے-

تَنَاغُرٌ- جان پہچان نہ ہونا-

یَا اَبَا عُمَیْرِ مَافَعَلَ النُّغَیْرُ- (آنحضرتؐ نے ابوعمیرؓ سے فرمایا جو انسؓ کے بھائی اور بالکل کمسن تھے) ابوعمیر! تمہاری نغیر کیسی ہے (تمہارا لال کیسا ہے؟ نُغَیْر تصغیر ہے نُغَرٌ کی جو ایک چڑیا ہے سرخ چونچ والی اس کی جمع نِغْرَانٌ ہے- طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مدینہ میں شکار درست ہے اور بچوں کو چڑیا وغیرہ سے دل بہلانا جائز ہے بشرطیکہ اس کو تکلیف نہ دے)-

جَاءَ تْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يَأْتِي جَارِيَتَهَا فَقَالَ اِنْ كُنْتِ صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ وَ اِنْ كُنْتِ كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ فَقَالَتْ رُدُّوْنِي اِلَى اَهْلِي غَيْرَى نَغِرَةً- حضرت علیؓ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی میرا خاوند میری لونڈی سے صحبت کرتا ہے- حضرت علیؓ نے کہا اچھا اگر تیرا کہنا سچ نکلا تو ہم تیرے خاوند کو سنگسار کریں گے (کیونکہ اس نے محصن ہو کر زنا کیا) اور اگر تیرا کہنا جھوٹ نکلا تو ہم تجھ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائیں گے یہ سن کر اس عورت نے کہا- مجھ کو میرے لوگوں میں بھیج دو دل جلتی ہوئی پیٹ میں جوش ہوتی ہوئی (یعنی غصہ اور غم و رنج سے کیونکہ ہر حال میں میری خرابی ہے یا خاوند مارا جاتا ہے یا میں کوڑے کھاتی ہوں اس لئے یہی بہتر ہے کہ غصہ کے مارے تڑپتی رہوں خاموش گھر میں پڑی رہوں- عرب لوگ کہتے ہیں نَغِرَتِ الْقِدْرُ تَنْغَرُ یعنی ہانڈی جوش مارتی ہے)-

نُغَر- بلبل یا چڑیا کا بچہ یا لال (بعض نے کہا ایک چڑیا سرخ چونچ کی)-

نَغْشٌ یا نَغَشَانٌ- بے قراری کی سی حرکت کرنا' مائل ہونا-

مُنَاغَشَةٌ- بات چیت کرنا-

اِنْتِغَاشٌ بمعنی نَغْشٌ ہے-

تَنَغُّشٌ- حرکت کرنا-

نُغَاشٌ یا نُغَاشِیٌّ- بونا' ٹھنگنا-

اِنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ نُغَاشٍ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ- (ایک روایت میں مَرَّ بِرَجُلٍ نُغَاشِيٍّ ہے) آنحضرتؐ ایک پست قد بونے پر سے گزرے اس کو دیکھ کر آپ سجدے میں گر پڑے (شکر کا سجدہ کیا) پھر فرمایا یا اللہ! میں تجھ سے عافیت (ہر بلا سے محفوظی) چاہتا ہوں (طیبی نے کہا جس آفت زدہ کو دیکھے تو سجدۂ شکر ادا کرے مگر یہ سجدہ چھپا کر کرے تا کہ آفت زدہ کو رنج نہ ہو البتہ اگر وہ فاسق ہو تو علانیہ سجدہ کرے)-

اِنَّهُ قَالَ مَنْ يَّأْتِيْنِيْ بِخَبَرِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَرَاَيْتُهُ وَسَطَ الْقَتْلٰى صَرِيْعًا فَنَادَيْتُهُ فَلَمْ يُجِبْ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَنِيْ فَتَنَغَّشَ كَمَا يَتَنَغَّشُ الطَّيْرُ- آنحضرتؐ نے (جنگ احد میں) فرمایا- سعد بن ربیعؓ کی کون خبر لاتا ہے؟ یہ سن کر محمد بن مسلمہؓ کہتے ہیں میں گیا- دیکھا وہ کشتوں (مقتولوں) میں زمین پر پڑے ہوئے ہیں- میں نے ان کو آواز دی (نام لے کر پکارا) انھوں نے جواب نہ دیا (دیتے کیسے زخموں میں چور طاقت کہاں تھی) آخر میں نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے- یہ سن کر وہ ایک ذرا سا ہلے جیسے پرندہ ہلتا ہے (اور اس وقت یہ کہا کہ آنحضرتؐ کو میرا سلام پہنچا دو اور میری قوم والوں (انصار) سے کہہ دو کہ جب تک تم میں ایک آنکھ بھی حرکت کرتی رہے' ایک شخص بھی زندہ رہے تو آنحضرتؐ پر کوئی صدمہ نہ آنے پائے)-

نَغَصٌ- مراد پوری نہ ہونا' پیاس نہ بجھنا-

تَنْغِيْصٌ- خراب کرنا' مکدر کرنا-

لَايَزَالُ الْمُؤْمِنُوْنَ مُنَغَّصِيْنَ فِي الدُّنْيَا- مومن لوگ دنیا میں ہمیشہ رنجیدہ رہیں گے (اگر مال و دولت کی فراغت بھی ہوگی تو آخرت کی فکر رہے گی- غرض مسلمان کسی حال میں اس خوشی کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتا جس طرح ایک کافر ملحد بسر کرتا ہے)-

نَغْضٌ یا نُغُوْضٌ یا نَغَضَانٌ یا نَغَضٌ- اضطراب کرنا' ہلانا' بہت ہونا-

تَنْغِيْضٌ- ہلانا-

مُنَاغَضَةٌ-ہجوم کرنا-

اِنْغَاضٌ-ہلنا' بےقرار ہونا' ہلانا-

وَاِذَا الْخَاتَمُ فِیْ نَاغِضِ كَتْفِهِ الْاَیْسَرِ- (ایک روایت میں فِیْ نُغْضِ كَتْفِهِ الْاَیْسَرِ ہے یعنی) آنحضرتؐ کی مہر نبوت بائیں کندھے کی بلندی پر تھی یا اس پتلی ہڈی پر جو کندھے کے کنارے پر ہوتی ہے-

نَظَرْتُ اِلٰی نَاغِضِ كَتِفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- میں نے آنحضرتؐ کے کندھے کی ہڈی کو دیکھا-

بَشِّرِ الْكَنَّازِیْنَ بِرَضْفٍ فِی النَّاغِضِ- (ایک روایت میں یوں ہے یُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ كَتِفِ اَحَدِهِمْ یعنی) جولوگ خزانہ جمع کرتے ہیں (زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوشخبری سنا کہ قیامت کے دن ایک جلتا پتھر ان کے کندھے کی ہڈی پر رکھا جائے گا)-

وَاَخَذَ یُنْغِضُ رَأْسَهٗ كَاَنَّهٗ یَسْتَفْهِمُ مَا یُقَالُ لَهٗ-اس نے اپنا سر ہلانا شروع کیا وہ اس بات کو سمجھنا چاہتا تھا جو اس سے کہی جاتی تھی-

سَلِسَ بَوْلِیْ وَنَغَضَتْ اَسْنَانِیْ- میرا پیشاب تو بہنے لگا اور دانت ہلنے لگے (یعنی بڑھاپے سے)-

اِنَّ الْكَعْبَةَ لَمَّا احْتَرَقَتْ نَغَضَتْ- کعبہ جب جلنے لگا تو اس نے حرکت کی' کمزور ہوگیا-

كَانَ نَغَّاضَ الْبَطْنِ یانَاغِضَ الْبَطْنِ- (حضرت علیؓ نے کہا) آنحضرتؐ نغاض البطن تھے (حضرت عمرؓ نے پوچھا نغاض البطن کے کیا معنی؟ انھوں نے کہا پیٹ پر بٹیں والے اور آپ کے پیٹ کی بٹیں چاندی اور سونے کے ٹکڑوں سے زیادہ رونق دار تھیں)-

نَغَفٌ-ایک کیڑا جو اونٹ اور بکری کی ناک میں ہوتا ہے-

فَیُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ النَّغَفَ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی- پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر نغف کو بھیجے گا (ان کی ناک میں ایک کیڑا پیدا ہوگا) جس سے سب ہلاک ہو جائیں گے (دفعتہً مر جائیں گے)-

دَعُوْا مُحَمَّدًا وَّ اَصْحَابَهٗ حَتّٰی یَمُوْتُوْا مَوْتَ النَّغَفِ- محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو (پڑا رہنے دو) یہاں تک کہ ایک بارگی سب ہلاک ہو جائیں (یہ مشرکوں کی آرزو تھی)-

نَغْلٌ- بگڑ جانا' خراب ہو جانا' دل میں کپٹ رکھنا' فساد ڈالنا' چغلی کھانا-

نُغُوْلَةٌ-نسب کی خرابی-

اِنْغَالٌ-بگاڑنا-

نَغْلٌ اور نَغِلٌ-حرام زادہ-

رُبَّمَا نَظَرَ الرَّجُلُ نَظْرَةً فَنَغِلَ قَلْبُهٗ كَمَا یَنْغَلُ الْاَدِیْمُ فِی الدِّبَاغِ- کبھی آدمی ایک نگاہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا دل ایسا خراب ہو جاتا ہے جیسے چمڑا دباغت میں سڑ جاتا ہے اور بدبودار ہوکر خراب ہو جاتا ہے-

نَغْمٌ-گن گن کرنا' گانا-

مُنَاغَمَةٌ-آہستہ بات کرنا-

تَنَغُّمٌ-گانا-

نَغَمٌ-اچھی آواز سے پڑھنا-

نَغْمَةٌ-ایک اچھی آواز-

نَغْیٌ- ایسی بات کہنا جو سمجھ میں آئے یا سکوت کرنا-

مُنَاغَاةٌ-نزدیک ہونا' خوش کرنے والی بات کہنا-

اِنَّهٗ كَانَ یُنَاغِی الْقَمَرَ فِیْ صِبَاهُ- آنحضرتؐ بچپن میں چاند سے باتیں کیا کرتے (اس کو دیکھ کر خوش ہوا کرتے اس سے کھیلتے)-

بابُ النّون مع الفاء

نَفْثٌ- پھونک مارنا' پھونکنا تھوک کے ساتھ یا بغیر تھوک کے' لکھنا' ڈالنا-

مُنَافَثَةٌ-سرگوشی کرنا' بات کرنا-

نُفَاثَةٌ- جو ریشہ منہ میں رہ جاتا ہے یا جو سینہ سے بلغم نکلتا ہے-

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ- حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ پھونکا (یعنی وحی کی)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ - اللہ کی پناہ شیطان کی پھونک اور اس کے شعر سے (مراد وہ شعر ہے جس میں فسق و فجور یا کفر و الحاد کے مضامین ہوں- بعض نے کہا نَفْثِهٖ سے مراد سحر اور جادو ہے)-

قَرَأَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَنَفَثَهٗ - آنحضرتؐ نے سورۂ فلق اور والناس اپنے اوپر پڑھ کر پھونک لی-

ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ - پھر ان کو پھونکا پھر پڑھا (یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ پڑھنے سے پہلے پھونکنا کیونکر ہوگا بخاری کی روایت میں ہے وَقَرَأَ - بعض نے کہا نفث سے پھونکنے کا ارادہ مراد ہے)-

فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَ اَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ - آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق کی لاش پر اپنا تھوک ڈالا اور اپنی قمیص اس کو پہنائی (وہ گڑ چکا تھا آپ نے جا کر اس کی لاش نکلوائی اور اپنا تھوک اس پر ڈالا' اپنا خاص کرتہ اس کو پہنایا- کہتے ہیں اس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ اخیر تک- بعض نے کہا اس کا بیٹا سچا مسلمان تھا- آپ نے اس کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا کیا- بعض کہتے ہیں جنگ بدر میں حضرت عباس کے جسم پر کرتہ نہ تھا- عبداللہ بن ابی نے ان کو ایک کرتہ پہنا دیا تھا- تو آنحضرتؐ نے منافق کا احسان نہ رہنے کے لئے اپنا کرتا اس کو پہنا دیا- واللہ اعلم)-

فَلْيَنْفُثْ - (جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار) تھوتھو کرے (ایک روایت میں فَلْيَبْصُقْ ہے یعنی تھوکے- پھر یہ برا خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اچھا خواب بھی اس شخص سے کہے جو سچا دوست اور عقل مند اور فن تعبیر کو جانتا ہو ورنہ دشمن کوئی بری تعبیر دے دے گا تو بلا میں پڑ جانے کا ڈر ہے)-

اِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَرَبِهَا الْمُشْرِكُوْنَ بَعِيْرَهَا حَتّٰى سَقَطَتْ فَنَفَثَتِ الدِّمَاءَ مَكَانَهَا وَاَلْقَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا - آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت زینب جس اونٹ پر سوار تھیں اس کو مشرکوں نے بدکا دیا- آخر حضرت زینب اس پر سے گر پڑیں (آپ کو حمل تھا) اسی جگہ آپ کا خون جاری ہو گیا اور پیٹ میں جو کچھ تھا وہ انھوں نے گرا دیا (اسقاط حمل ہو گیا)-

مِنْنَاتٌ كَاَنَّهَا نُفَاثٌ - گویا بیٹیاں پھونک کر نکال رہی ہیں (یعنی رات دن لڑکیاں ہی جنتی ہے)-

وَاللّٰهِ مَا يَزِيْدُ عِيْسٰى عَلٰى مَايَقُوْلُ مُحَمَّدٌ مِثْلَ هٰذِهِ النُّفَاثَةِ مِنْ سِوَاكِيْ هٰذَا - (نجاشی بادشاہ حبش نے کہا) حضرت محمدؐ جو فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ نے اس پر اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنا یہ ریشہ مسواک کا میری اس مسواک میں سے منہ سے نکلتا ہے (نُفَاثَة وہ ریشہ مسواک کا جو مسواک کرنے کے بعد دانتوں میں رہ جاتا ہے اور آدمی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دیتا ہے)-

وَلَا نَفْثُهٗ وَلَا عَقْدُهٗ - نہ اس کا پھونکنا نہ اس کا گرہ باندھنا (جیسے جادوگر پہلے دھاگے میں گرہ دیتے ہیں پھر اس پر پھونکتے ہیں)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّفْثِ - میں شیطان کے شعر سے پناہ مانگتا ہوں یا شیطان کے جادو اور سحر سے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْثِ الشَّيْطَانِ - تیری پناہ شیطان کی پھونک یعنی اس کے وسوسوں اور خطرات سے (مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ پر یا کسی نبیؐ پر سحر کا اثر نہیں ہو سکتا اور پناہ مانگنا جو معوذتین میں ہے وہ امت کی تعلیم کے لئے ہے جیسے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا- اب صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں جو مروی ہے کہ آنحضرتؐ پر جادو کا اثر ہوا تھا- آپ خیال کرتے کہ میں یہ کام کر چکا ہوں اور ابھی نہ کیا ہوتا یہ محض جھوٹ ہے- میں کہتا ہوں صاحب مجمع البحرین کی یہ بڑی جرأت اور گستاخی ہے کہ صحیحین کی روایات کو جھوٹ کہتا ہے- اور اگر آنحضرتؐ پر سحر نے اثر نہ کیا ہوتا تو معوذتین کیوں اترتیں اور تعلیم امت کا ذکر اور تمثیل رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا سے محض بے محل ہے وہاں صیغہ جمع کا ہے اور یہاں خاص خطاب پیغمبر سے ہے کہ تو ایسا کہہ! اگر سحر کا اثر ہی آپ پر محال ہوتا تو پھر پناہ مانگنے کی کیا ضرورت ہوئی- اب یہ جو کافروں نے کہا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا - یہ قول ان کا اس وجہ سے غلط تھا کہ یہ سورت مکی ہے

اور سحر کا واقعہ مدینہ میں آنے کے بعد ہوا علاوہ اس کے سحر کا اثر اصول اور عقائد ایمانی میں آپ پر کبھی نہیں ہوا نہ مکہ میں نہ مدینہ میں بلکہ صرف چھوٹے چھوٹے دنیاوی اشغال اور کاموں میں ہوا-اور اس تاثیر میں یہ نکتہ تھا کہ کافر آنحضرتؐ کو بھی ساحر کہتے اور جو ساحر ہوتا ہے اس پر سحر کا اثر نہیں ہوتا-جب سحر نے آپ پر اثر کیا تو کافروں کے گمان کی غلطی کھل گئی)-

نَفْجٌ- کودنا' دوڑنا (جیسے نَفَجَانٌ اور نُفُوْجٌ ہے) اور جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا-

نَفَّاج-اس شخص کو کہتے ہیں جو ایسی چیز پر فخر کرے جو اس کے پاس نہ ہو-

اِنْفَاجٌ-چھیڑنا' بھگانا-

تَنَفُّجٌ-موجود سے زیادہ پر فخر کرنا-

اِنْتِفَاجٌ-بلند ہونا' تکبر کرنا-

اِسْتِنْفَاجٌ-ظاہر کرنا' نکالنا-

فَانْتَفَجَتْ مِنْهُ الْاَرْنَبُ- اس سے خرگوش کودا بھاگ نکلا-

فَانْفَجْنَا اَرْنَبًا-ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا-

مَاالْاُوْلٰی عِنْدَ الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَنَفْجَةِ اَرْنَبٍ-دوسرے فتنے کے سامنے پہلا فتنہ ایسا ہوگا جیسے خرگوش کی کود (یعنی دوسرا فتنہ پہلے فتنے سے کہیں بڑا ہوگا)-

فَنَفَجَتْ بِهِمُ الطَّرِيْقُ-ان کو دفعتاً راستے نے پھینک دیا' ڈال دیا-

اِنْتِفَاجَ الْاَهِلَّةِ-چاندوں کا بڑا اور پھولا ہونا' (یہ قیامت کی نشانی ہے' ایک رات کا چاند دو رات کا معلوم ہوگا)-

نَافِجًا حِضْنَيْهِ-متکبر مغرور ہو کر-

اِنَّ هٰذَا الْبَجْبَاجَ النَّفَّاجَ لَا يَدْرِیْ مَا اللّٰهُ-یہ احمق اترانے والا (اُن باتوں پر جو اس میں نہیں ہیں) کیا جانے اللہ کیا ہے-

كَانَ نُفُجَ الْحَقِيْبَةِ-حضرت زبیرؓ کے سرین بڑے تھے-

كَانَ يَحْلُبُ لِاَهْلِهٖ فَيَقُوْلُ اُنْفِجُ اَمِ اُلْبِدُ-حضرت ابوبکر صدیقؓ جب اپنے گھر والوں کے لئے دودھ دوہتے تو کہتے برتن کو تھن سے دور رکھوں (تاکہ پھین اٹھے) یا تھن سے ملا دوں-

نَافِجَة-نافہ (اس کی جمع نَوَافِجُ ہے)-

نَفْحٌ یا نُفَحَانٌ یا نُفَاحٌ-مہکنا' پھیلنا' کودنا' پاؤں مارنا' دور سے مارنا' دینا-

مُنَافَحَةٌ-جھگڑا کرنا-

اِنْتِفَاحٌ-معترض ہونا' لوٹ جانا-

نَفَحَاتٌ-عطایا' ہوائیں-

اَلْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ اِلَّا مَنْ نَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهٗ وَشِمَالَهٗ- جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں وہ آخرت میں نادار ہوں گے-مگر جو شخص داہنے اور بائیں ہاتھ سے برابر دیتا رہے (صدقہ اور خیرات بہت کرتا ہو)-

اَنْفِقِیْ اَوِانْضَحِیْ اَوْ اِنْفِحِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَيْكِ-خرچ کر یا دے یا خوب بہا اور گن مت ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گن کر دے گا (بلکہ بے شمار اور بے حساب خرچ کئے جا) یہ آنحضرتؐ نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے فرمایا)-

اِنَّهٗ اَبْطَلَ النَّفْحَ-شریح نے جانور کا لات مارنا لغو کر دیا (جانور کے مالک سے کچھ تاوان نہ دلایا)-

اِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَ حَسَّانٍ مَّا نَافَحَ عَنِّیْ-حسانؓ جب تک میری طرف سے مشرکوں کی ہجو کا جواب دیتے رہیں گے تو جبرئیلؑ ان کے ساتھ رہیں گے (ان کی مدد کرتے رہیں گے)-

يُفَاخِرُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يُنَافِحُ-حسان خواہ آنحضرتﷺ کی طرف سے فخر یہ اشعار کہیں یا جواب یہ-

نَافِحُوْا بِالظُّبَا-تلواروں سے لڑو (منہ در منہ مقابلہ کرو' ایک کی سانس کا اثر دوسرے تک پہنچے)-

اِنَّ لِرَبِّكُمْ فِیْ اَيَّامِ دَهْرِكُمْ نَفَحَاتٍ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَهَا-دیکھو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری عمر بھر کچھ فیض آتے رہتے ہیں ان کو لو (ایک روایت میں یوں ہے تَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ-اللہ کی رحمت کے جھونکے لیتے رہو)-

یَانَفَّاخُ - اے دینے والے-

اَوَّلُ نَفْحَةٍ مِّنْ دَمِ الشَّهِيْدِ - پہلا جوش خون کا جو شہید میں سے نکلتا ہے-

نَفَحَتْ نَفْحَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ - شیطان نے یہ پھونک دیا (خبر پھیلا دی کہ آنحضرتؐ کو مکہ کے کافروں نے پکڑ لیا- زبیرؓ یہ سن کر تلوار لئے ہوئے آئے اور کہنے لگے مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کو کافروں نے پکڑ لیا- ایک روایت میں یوں ہے میں نے سنا کہ آپ کو مار ڈالا- آنحضرتؐ نے حضرت زبیرؓ سے پوچھا اگر یہ سچ ہوتا تو تم کیا کرتے؟ انھوں نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ ٹھان لیا تھا کہ مکہ کے کافروں کو ایک طرف سے قتل کرنا شروع کر دوں، پوچھوں گا بھی نہیں- آنحضرتؐ نے ان کے لئے دعا کی- زبیرؓ سب سے پہلے شخص تھے جنھوں نے اللہ کی راہ میں تلوار سونتی)-

اِنْفَحَة - اونٹ یا بکری کے بچہ کے اوجھ جب تک اس نے کھانا نہیں کھایا-

نَفْخٌ - پھونکنا، پھولنا، بلند ہونا، گوز لگانا، غرور کرنا-

نَفَخٌ - خصیے پھولنا-

تَنْفِيْخٌ بمعنی نَفْخٌ ہے-

اِنْتِفَاخ - پھولنا جیسے تَنَفُّخٌ ہے-

نَافُوْخ - بمعنی یافوخ، چندیا-

نُفَّاخَة - پانی کا بلبلہ (بلہ)-

مِنْفَخ - پھونکی-

نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ - پانی یا شربت میں پھونکنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ احتمال ہے کہ منہ سے کچھ نکل کر اس میں پڑ جائے اور دوسرے لوگوں کو اس کے پینے سے نفرت آئے)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ - اللہ کی پناہ شیطان کی پھونک (یعنی کبر اور غرور) سے اور اس کے جادو سے-

رَاَيْتُ كَاَنَّهٗ وُضِعَ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَنْفُخَهُمَا - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے رکھے گئے- پھر مجھ کو حکم ہوا کہ ان کو پھونک کر اڑا دوں (ایک روایت میں اَنْفَحَهُمَا جائے حطی سے ہے یعنی پھینک دوں، ان کنگنوں سے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی مراد تھے جنھوں نے آنحضرتؐ کے عہد میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور سونے سے یہ غرض ہے کہ ان دونوں کی نیت دنیا طلبی تھی نہ کہ اصلاح آخرت)-

فَنَفَخَتْ بِهِمُ الطَّرِيْقُ - رستہ نے دفعتہً ان کو پھینک دیا-

نَافِخٌ حِضْنَيْهِ - اپنی دونوں کوکھوں کو پھلائے ہوئے (یعنی شر کا قصد رکھتا ہوا)-

اِنْتِفَاخُ الْاَهِلَّةِ - چاندوں کا پھولنا بڑا ہونا-

رَجُلٌ مُّنْتَفِخٌ اور مَنْفُوْخٌ - موٹا آدمی-

وَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهٗ مَابَقِيَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) معاویہ یہ چاہتا ہے کہ ہاشم کی اولاد میں سے (جو آنحضرتؐ کے پردادا تھے) کوئی آگ پھونکنے والا باقی نہ رہے (سب کو مار کر ہاشم کی نسل دنیا سے مٹا دے)-

اَلسَّعُوْطُ مَكَانَ النَّفْخِ - حلق میں دوا پھونکنے کے بدلے ناس لینا ہے-

حَتّٰى نَفَخَ - یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے-

يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ - حضرت ابراہیمؑ پر آگ پھونکتا تھا-

بَعْدَ النَّفْخَةِ الْاُخْرٰى - دوسرے صور کے پھونکے جانے کے بعد-

لَيْسَ بِنَافِخٍ - وہ اس کو پھونک نہ سکے گا (اور اس کو پھونکنے کی تکلیف دیں گے- یہی عذاب اس کو برابر ہوتا رہے گا)-

سُئِلَ عَنِ النَّفْخَتَيْنِ كَمْ بَيْنَهُمَا - امام زین العابدین سے پوچھا گیا صور کے دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا (انھوں نے کہا جتنا اللہ کو منظور ہے، پھر پوچھا گیا صور کیونکر پھونکا جائے گا- فرمایا پہلی پھونک اس طرح ہوگی کہ اسرافیل کو پروردگار حکم دے گا- وہ زمین پر اتریں گے صور لئے ہوئے، اس صور کا ایک منہ ہے جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں ہے، جب دوسرے فرشتے اسرافیل کو دیکھیں گے کہ وہ

صور سمیت زمین پر اترے ہیں تو کہیں گے اب ساری زمین والوں کی موت کا حکم ہو گیا اور آسمان والوں کی بھی موت کا- اسرافیل بیت المقدس کے سامنے کھڑے ہوں گے اور کعبہ کی طرف منہ کریں گے اور صور پھونکیں گے تو پہلی آواز اس کنارے سے نکلے گی جو زمین کے قریب ہو گا اور سب روحیں بیہوش اور مر جائیں گی پھر اس کنارے سے آواز نکلے گی جو آسمان کی طرف ہو گا اور آسمانی روحیں سب مر جائیں گی صرف اسرافیل رہ جائیں گے- اب ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا- مر جا! وہ بھی مر جائیں گے- پھر یہی حالت ایک مدت تک رہے گی (دوسری روایت میں ہے چالیس برس تک) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی زندہ نہ ہو گا- پھر زمین اور آسمان از سر نو بنائے جائیں گے اور یہ زمین صاف اور ہموار ہو گی (مسطح نہ کہ کروی) نہ اس پر پہاڑ ہوں گے نہ درخت اور اپنے عرش کو دوبارہ پروردگار پانی پر رکھے گا اور آواز سے پکارے گا- آج کس کی بادشاہت ہے؟ کوئی جواب دینے والا نہ ہو گا آخر خود ہی جواب دے گا- اس خداوند یکتا کی جو بڑا زبردست ہے- میں تمام مخلوقات پر غالب ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں' میرا ساجھی نہیں نہ وزیر ہے میں نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا- میں نے ان کو مار ڈالا' جب میں نے چاہا- اب پھر میں اپنی قدرت سے کرتا ہوں- یہ فرما کر پروردگار صور میں ایک پھونک مارے گا تو پہلے آسمان کے کنارے والے سے آواز نکلے گی' آسمان والے سب جی اٹھیں گے- پھر زمین کے کنارے والے سے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور بہشت و دوزخ لائی جائے گی- مخلوقات کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا- راوی کہتا ہے امام صاحب یہ حدیث بیان کر کے بہت روئے)-

اَلنَّفْخُ فِي الطَّعَامِ يُذْهِبُ الْبَرَكَةَ- کھانے میں پھونکنا برکت کو اڑا دیتا ہے-

نَفَدَ يَانَفَادٌ- فنا ہو جانا' ختم ہو جانا-

تَنْفِيدٌ- مفصل بیان کرنا-

مُنَافَدَةٌ- محاکمہ اور مخاصمہ-

اِنْفَادٌ- ختم ہو جانا' فنا کرنا-

تَنَافُدٌ- اپنی اپنی دلیل پیش کرنا-

اِنْتِفَادٌ- فنا کرنا' اپنا حق لے لینا' دوہنا-

اِسْتِنْفَادٌ- فنا کرنا' ختم کر دینا-

كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا- جب آخر کا سلسلہ ختم ہو گا (تو اول آئے گا)-

فَاَكَلَ حَتّٰى نَفِدَهَا- اس کو کھایا یہاں تک کہ تمام کر دیا (سب کھا گیا)-

دُوْنَ نَفَادٍ- ختم ہونے کے بغیر-

نَفَاذٌ یا نُفُوْذٌ- گزر جانا' پھاڑ ڈالنا' پار نکل جانا' جاری ہونا' نافذ ہونا' مل جانا' عام ہونا' ماہر ہونا-

تَنْفِيْذٌ اور اِنْفَاذٌ- جاری کرنا' گزر جانا' پار نکل جانا-

تَنَافُذٌ- حاکم کے پاس مرافعہ کرنا (اب جب ہر فریق اپنی حجت پیش کرے تو اس کو تَنَافُدٌ کہیں گے' دال مہملہ سے)-

اَيُّمَا رَجُلٍ اَشَادَ عَلٰى مُسْلِمٍ بِمَا هُوَ بَرِئٌ مِّنْهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعَذِّبَهٗ اَوْ يَاْتِيَ بِنَفَذِ مَا قَالَ- جو شخص کسی مسلمان پر وہ بات جوڑے جس سے وہ بری ہو- (یعنی جھوٹی تہمت لگائے' افترا اور بہتان کرے) تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کو عذاب کرے گا یا اپنی بات کی توجیہ پیش کرے (اس کا ثبوت دے اس سے مخلصی حاصل کرے)-

اِنَّكُمْ مَجْمُوْعُوْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَنْفُذُكُمُ الْبَصَرُ- تم سب (حشر کے دن) ایک میدان میں اکٹھا ہو گے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ سب پر حاوی ہو گی (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْفَذْتُ الْقَوْمَ- جب تو ان میں گھس جائے اگر ان سے آگے نکل جائے ان کو پیچھے چھوڑے تو نَفَذْتُهُمْ کہیں گے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ دیکھنے والے کی نگاہ سب پر دوڑ جائے گی'- کیونکہ ساری زمین تختے کی طرح ہموار ہو گی گولے کی شکل پر نہ ہو گی- بعض نے ینفدکم و دال مہملہ سے صحیح کہا ہے یعنی نگاہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ جائے گی)-

جُمِعُوْا فِيْ صَرْدَحٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ- ایک چکنی صاف زمین میں سب اکٹھے کئے جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ حاوی ہو گی اور ان کی آواز سنائے گا-

اَلْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا- والدین کا حق یہ

ہے کہ مرنے کے بعد ان کے لئے بخشش کی دعا کرے اور جو انھوں نے وصیت کی ہو اس کو پورا کرے (یا جو ان کا برتاؤ اور سلوک لوگوں سے ہوا کرتا تھا۔ اس کو بدستور جاری رکھے)۔

اِذَا اَصَابَ اَھْلَهٗ یَنْفُذَانِ لِوَجْھِھِمَا۔ اگر احرام والا شخص اپنی بیوی سے صحبت کرلے تو حج کرتے چلے جائیں (اپنا حج باطل نہ کریں یہ نہ سمجھیں کہ حج باطل ہوگیا۔ اب اس کا تمام کرنا کیا ضرور ہے)۔

نَافِذٌ فِیْ اَمْرِهٖ۔ اپنے حکم کو جاری کرنے والا ہے (جو بات کہتا ہے وہ پوری کرکے دکھاتا ہے)۔

اَلَا تَسْتَلِمُ فَقَالَ لَهٗ انْفُذْ عَنْكَ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْتَلِمْهُ۔ (حضرت عمرؓ ایک ایک شخص کے ساتھ طواف کر رہے تھے جب رکن غربی کے پاس پہنچے جو حجر اسود کے قریب ہے تو وہ شخص کہنے لگا) آپ اس کو چومتے یا چھوتے نہیں؟ انھوں نے کہا آگے بڑھ آنحضرتؐ نے اس کو نہیں چھوا۔

حَتّٰی یَنْفُذَ النِّسَاءُ۔ یہاں تک کہ عورتیں گزر جائیں (اپنے گھروں کو چل دیں)۔

اَرٰی اَنَّ مَکْثَهٗ لِکَیْ یَنْفُذَ النِّسَاءُ۔ میں سمجھتا ہوں آنحضرتؐ وہاں اس لئے ٹھہرے رہے کہ عورتیں نکل جائیں (مردوں سے دھکم دھکا نہ ہو)۔

اُنْفُذْ عَلٰی رِسْلِكَ وَاُنْفُذْ بِسَلَامٍ۔ آہستہ جا اور سلامتی کے ساتھ گزر جا۔

اِنْ نَافَذْتَھُمْ نَافَذُوْكَ۔ اگر تو لوگوں کو سخت سنائے گا تو وہ بھی سنائیں گے۔

اَلَا رَجُلٌ یَّنْفُذُ بَیْنَنَا۔ کیا ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کا حکم نافذ ہو۔

اَلْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِذُ مَا اَمَرَبِهٖ۔ امانت دار اپنے حکم کو چلانے والا۔

اِنِّیْ اُنْفِذُ کَلِمَةً۔ میں ایک بات کہہ ڈالتا ہوں۔

نَفَذَا فَقَالَ عَلٰی رِسْلِکُمَا۔ دونوں انصاری جانے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا ذرا ٹھہرو!۔

ثُمَّ نَفَذَا بْنُ عُمَرَ۔ پھر عبداللہ بن عمرؓ چلے گئے۔

فَطَعَنَهٗ فَاَنْفَذَهٗ۔ برچھا مارا اس کو آر پار کردیا۔

مَنْفَذٌ۔ نکلنے کی جگہ سوراخ۔

نَافِذَةٌ۔ کھڑکی دریچہ۔

نَفْرٌ۔ جدا ہونا، متفرق ہونا، اعراض کرنا، روکنا، برا جاننا، مکروہ سمجھنا، جلدی کرنا، جانا۔

نُفُوْرٌ اور نِفَارٌ۔ بےقراری کرنا اور چلے جانا۔

نَفْرٌ اور نُفُوْرٌ۔ مکہ کو لوٹنا، غالب ہونا، بھڑک جانا، بھاگ نکلنا۔

تَنْفِیْرٌ۔ نفرت دلانا، برا نام یا لقب رکھنا۔

مُنَافَرَةٌ۔ ایک دوسرے پر فخر کرنا، یا محاکمہ کرنا، حاکم کے پاس رجوع ہونا۔

اِنْفَارٌ۔ اونٹ بھاگ نکلنا، بدک جانا، نفرت دلانا، مدد کرنا، فیصلہ کرنا۔

تَنَافُرٌ۔ تحاکم اور تفاخر۔

اِسْتِنْفَارٌ۔ بھاگ نکلنا، دشمن سے لڑنے کے لئے چلنے کو کہنا۔

نَافِرٌ۔ غالب۔

بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ لوگوں کو خوش رکھو ان کو نفرت مت دلاؤ (ان پر دین کا ایسا بوجھ مت ڈالو کہ ان کو نفرت ہو جائے)۔

اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ۔ تم میں بعض لوگ اسلام سے نفرت دلانے والے ہیں (لوگوں پر سختی کرتے ہیں)۔

اِنَّهٗ اشْتَرَطَ لِمَنْ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا اَنْ لَّا یُنَفِّرَ مَالَهٗ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو زمین کا مقطعہ اس شرط پر دیا کہ میرے اونٹوں کو وہاں چرنے سے نہ روکے ان کو مار کر نہ بھگائے۔

یَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلِ۔ پہلا کوچ کا دن بارھویں تاریخ ذی الحجہ کی (اور دوسرا کوچ کا دن تیرھویں تاریخ ہے)۔

ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِی النَّفْرِ الْاٰخِرِ۔ میں اخیر کوچ کے دن ان کے ساتھ نکلا (یعنی تیرھویں تاریخ کو)۔

صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ۔ کوچ کے دن عصر کی نماز پڑھی۔

اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔ جب تم سے مدد چاہی جائے یا

دشمن سے جنگ کے لئے نکلنے کو کہا جائے تو اٹھ کھڑے ہو- (سستی اور بہانہ مت کرو)-

نَفِيْرُ الْقَوْمِ- لوگوں کے ساتھ اٹھنے والے جنگ کے لئے بڑھنے والے-

لَا فِي الْعِيْرِ وَلَا فِي النَّفِيْرِ- نہ قافلہ میں نہ اس لشکر میں جو قافلہ کی حفاظت کے لئے نکلا (یہ ایک مثل ہوگئی ہے جو آدمی بے کار اور لغو ہو اس کے حق میں کہتے ہیں یا جو ذلیل اور خوار ہو اس کا کچھ شمار نہ ہو- یعنی نہ تین میں نہ تیرہ میں)-

فَنَفَرَتْ لَهُمْ هُذَيْلٌ فَلَمَّا اَحَسُّوْا بِهِمْ لَجَئُوْا اِلٰى قَرْدَدٍ- ان سے لڑنے کے لئے ہذیل قبیلے کے لوگ نکلے جب انھیں یہ معلوم ہوا تو ایک بلند زمین (ٹیکرے) پر پناہ لی-

غَلَبَتْ نُفُوْرَتُنَا نُفُوْرَتَهُمْ- ہمارا نکلنا ان کے نکلنے پر غالب ہوگیا-

اَنْفَرْنَا فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ایک سفر میں جو ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کیا تھا ہمارے اونٹ بھاگ نکلے (بھڑم گئے بدک گئے)-

اَنْفَرْنَا اور اُنْفِرْنَا- دونوں کے معنی ہمارے اونٹ بدک کر بھاگ نکلے)-

فَاَنْفَرَبِهَا الْمُشْرِكُوْنَ بَعِيْرَهَا- مشرکوں نے حضرت زینب کے اونٹ کو بدکا دیا-

مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا تَنْفِرُوْا- بس اتنا کہتے تھے کہ اونٹوں کو بھڑکاؤ نہیں-

مَارَاَيْتُ رَجُلًا يَنْفِرُ مِنَ الْحَرْشِ مِثْلَهٗ- معاویہؓ کے برابر مکر اور فریب سے نفرت کرنے والا میں نے نہیں دیکھا-

لَوْ كَانَ هُنَا اَحَدٌ مِّنْ اَنْفَارِنَا- اگر اس جگہ ہماری قوم کا کوئی آدمی ہوتا-

وَاِنَّ نَفَرَنَا خُلُوْفٌ- ہمارے لوگ (یعنی مرد) پیچھے ہیں-

يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَيْ لَا يَنْفِرُوْا- ان کو مہلت دے دے کر وعظ سناتے اس لئے کہ نفرت نہ ہو جائے-

فَنَفَرُوْا لَهُمْ- وہ ان سے لڑنے کے لئے نکلے-

بَعَثَهٗ اِلٰى اَهْلِ الْكُوْفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ- حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو کوفہ والوں کے پاس بھیجا کہ وہ لڑنے کے لئے نکلیں (یعنی حضرت عائشہؓ کے مقابلہ میں)-

اِنَّ رَجُلًا تَخَلَّلَ بِالْقَصَبِ فَنَفَرَفُوْهُ فَنَهٰى عَنِ التَّخَلُّلِ بِالْقَصَبِ- ایک شخص نے بانس سے خلال کیا اس کا منہ سوج گیا تب حضرت عمرؓ نے بانس سے خلال کرنا منع کر دیا-

ثُمَّ دَعَا اُمَيَّةُ هَاشِمًا لِلْمُنَافَرَةِ- پھر امیہ نے ہاشم کو بلایا کہ چل کر محاکمہ کریں (یعنی کسی کاہن کے پاس مقدمہ رجوع کریں)-

لَطَمَ عَيْنَهٗ فَنَفَرَتْ- اس کی آنکھ پر طمانچہ لگایا وہ سوج گئی-

نَافَرَ اَخِيْ اُنَيْسٌ فُلَانًا- میرے بھائی انیس نے فلاں شخص سے مقابلہ کیا (فخر جتایا کہ کس کا شعر عمدہ ہے پھر ایک شخص کو حکم بنایا)-

فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِّثْلِهَا- انیس نے ہمارے چند اونٹوں کی شرط لگائی دوسرے چند اونٹوں کے مقابل (کہ جس کے اونٹوں کو حکم اچھا کہہ دے وہ دونوں ٹکڑیاں لے لے)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعِفْرِيَّةَ النِّفْرِيَةَ- اللہ تعالیٰ برے اور خبیث کو ناپسند کرتا ہے (سکینہ کی حدیث میں پہلے اور دوسرے میں يَنْفُرُ ہے رائے مہملہ سے اور تیسرے میں تَنْقُزُ ہے زائے معجمہ سے)-

لَقِيْتُهٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهٗ- میں ابن صیاد سے ملا اس کی آنکھ سوج گئی تھی-

فِيْ نَسْخِ نَفِيْرِ الْعَامَّةِ بِالْخَاصَّةِ- سب لوگوں کا لڑائی کے لئے نکلنا- بعض کے نکلنے سے منسوخ ہوگیا ہے- (یعنی جب کچھ لوگ دشمن سے لڑنے کے لئے نکلیں تو اب باقی لوگوں پر نکلنا فرض نہیں- البتہ اگر وہ عاجز ہو جائیں تب دوسروں کو ان کی مدد کے لئے نکلنا فرض ہوگا)-

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ- جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان

بھاگ نکلتا ہے-

نَفَرٌ - تین آدمیوں سے لے کر دس تک کو کہتے ہیں-

اِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ فَهُوَ غَاوٍ وَالْاِثْنَانِ غَاوِيَانِ وَالثَّلٰثَةُ نَفَرٌ - جب اکیلا آدمی سفر میں نکلے تو وہ گمراہ ہے اسی طرح اگر دو آدمی نکلیں- لیکن تین نکلیں تو وہ نفر ہیں (ایک روایت میں رَکْبٌ یعنی جماعت ہے)-

فَنَفَرَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِانْتِهَارٍ - محمد نے جھڑک کر اس پر فیصلہ کر دیا-

لَاتَضْرِبُهَا عَلَى النِّفَارِ فَاِنَّهَا تَرٰى مَالَا تَرَوْنَ - جانور اگر بدکے تو اس کو مت مارو وہ ان چیزوں کو دیکھتا ہے جن کو تم نہیں دیکھتے (یہاں تک کہ آخرت کے امور کو بھی بعض اوقات دیکھتا ہے- جیسے قبر کے عذاب کو)-

نَفْسٌ - نظر لگانا-

نَفْسٌ - احسان رکھنا' بخل کرنا' حسد کرنا-

نَفْسٌ اور نَفَاسَةٌ اور نِفَاسٌ - خون آنا حیض کا ہو یا زچگی کا-

نَفَاسَةٌ اور نِفَاسٌ اور نَفَسٌ - مرغوب ہونا' نفیس ہونا-

تَنْفِيْسٌ - سختی دور کرنا' مہلت دینا-

مُنَافَسَةٌ - کرم اور بخشش میں ایک دوسرے سے بڑھ کر رہنے کی خواہش کرنا' مبالغہ کرنا' غلو کرنا-

اِنْفَاسٌ - نفیس ہونا' پسند آنا' ترغیب دلانا-

تَنَفُّسٌ - پھیپڑے تک سانس لے جا کر پھر نکالنا' روشن ہونا' چڑ جانا' پانی چھڑکنا' زیادہ ہونا' ایک ہی بار غٹ غٹ پی جانا' تین سانس میں پینا-

اِنِّيْ لَاَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمَانِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ - میں پروردگار کی ہوا یا خوشبو یمن کی طرف سے پاتا ہوں (ایک روایت میں اِنِّيْ لَاَجِدُ نَفَسَ رَبِّكُمْ ہے مراد انصاری لوگ ہیں کیونکہ اصل میں یہ لوگ یمن کے رہنے والے تھے از دقبیلے سے)-

لَاتَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ الرَّحْمَانِ - ہوا کو برا نہ کہو وہ پروردگار کی طرف سے تمھاری سختی دفع کرتی ہے (اسی سے ہماری حیات ہے اگر ہوا بند کر دی جائے تو فوراً مر جاتے ہیں- ہوا ہی سے ابر اٹھتا ہے' پانی برستا ہے' قحط سالی رفع ہوتی ہے)-

لَاتَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ اللّٰهِ - اونٹوں کو برا نہ کہو وہ اللہ کی طرف سے تمہاری مشکل رفع کرنے والے ہیں- (تمہارے بوجھ لے جاتے ہیں ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچاتے ہیں)-

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا - جو شخص دنیا کی مشکلوں میں سے کسی مسلمان کی مشکل رفع کرے گا (اس کی حاجت پوری کر دے گا)-

فَنَفِّسُوْالَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ - اس سے کہو ابھی تمہاری عمر بہت ہے (ایسا کہنے سے گو عمر جو مقدر سے بڑھ نہیں سکتی لیکن وہ شخص خوش ہو جاتا ہے- اس کے دل کو تسلی ہوتی ہے- کہو اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے تم کو انشاء اللہ شفا ہو گی' فکر نہ کرو)-

ثُمَّ يَمْشِيْ اَنْفَسَ مِنْهُ - پھر اس سے ہٹ کر تھوڑی دور رہ کر چلے-

لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَ اَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ - تم نے بہت عمدہ تقریر کی اور مختصر' کاش تم سانس لیتے (یعنی اور بیان کرتے کیونکہ بیان کرنے والا جب سانس لیتا ہے تو زیادہ بیان کرنا اس کو سہل ہو جاتا ہے)-

بُعِثْتُ فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ - میں اس وقت دنیا میں بھیجا گیا جب قیامت قریب ہو گئی یا قیامت کی سانس محسوس ہونے لگی (یعنی اس کی علامات ظاہر ہو گئیں)-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ - برتن میں سانس لینے سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا-

كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے (یہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کے مخالف نہیں- پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ برتن منہ سے لگا رہے اور سانس لے یہ منع ہے (اس لئے کہ شاید منہ سے کوئی چیز نکل کر برتن میں گرے یا پانی ناک میں چڑھ جائے- اور دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ جب پانی یا دودھ یا شربت وغیرہ پیتے تو برتن کو تین بار منہ سے جدا کر کے سانس لیتے- یعنی تین دموں میں پیتے' ایک دم غٹ غٹ کر کے نہ پی جاتے)-

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ بِنَفَسٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی سانس میں غٹ غٹ پینے سے منع فرمایا (تین سانس میں پینا پیاس کو خوب رفع کرتا ہے اور معدہ کی حرارت کو قائم رکھتا ہے اور اعصاب کو نقصان نہیں دیتا)-

اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَشْرَبْ بِنَفَسٍ - جب کوئی تم میں سے پیئے تو ایک ہی سانس میں پی لے (یعنی اگر برتن منہ سے ہٹانا منظور نہ ہو تو ایک ہی سانس میں پی لے اور برتن منہ سے لگا کر سانس نہ لے)-

فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ - تنگ دست پر آسانی کرے (اس کو مہلت دے سخت تقاضا نہ کرے)-

كُنَّا عِنْدَهٗ فَتَنَفَّسَ رَجُلٌ - ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص کی دبر سے ہوا نکلی- (باؤ سری اس کو تنفس یعنی منہ سے ہوا نکلنا مجازاً کہا)-

مَامِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ كُتِبَ رِزْقُهَا وَاَجَلُهَا - جو جان پیدا ہوتی ہے (دنیا میں آتی ہے) اس کی روزی اور عمر لکھی ہوتی ہے-

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النُّفَسَاءِ - جو عورت نفاس میں ہو (زچگی کے خون میں) اور اسی حالت میں مرجائے اس پر جنازہ کی نماز پڑھنا-

لَايَاْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَّعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ - آج کی تاریخ سے سو برس نہیں گزریں گے کہ جو لوگ زمین پر پیدا ہو چکے ہیں وہ سب مرجائیں گے (ایک صدی میں ایک قرن گزر جاتا ہے اگلے قرن کا کوئی باقی نہیں رہتا - نئے قرن کے لوگ پیدا ہوتے ہیں - طیبی نے کہا یہ باعتبار اکثر کے آپ نے فرمایا ورنہ بعض صحابۂ کرامؓ سو برس سے زیادہ جئے ہیں - میں کہتا ہوں یہ حدیث آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ میں فرمائی اور اس وقت جو صحابہؓ پیدا ہو چکے تھے ان میں سے کوئی سو برس کے بعد نہیں رہا - سب صحابہ کے آخر میں عامر بن طفیلؓ مکہ میں مرے ۱۰۲ ہجری میں تو یہ حدیث شامل ہے تمام صحابہؓ کو اور شاید تمام دنیا کے لوگوں کو شامل ہو یا خاص آپ کی امت والوں کو)-

اِنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ نَفِسَتْ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ - اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو جنا نفاس میں تھیں-

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ - جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انھوں نے اپنے آپ کو پیغام دینے والوں کے لئے آراستہ کیا (بناؤ سنگھار کیا تاکہ لوگ ان کو شادی کا پیغام بھیجیں)-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى مَنْفُوْسٍ - آنحضرتؐ نے ایک معصوم بچہ پر (جو نو مولود تھا' اس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا' جنازے کی) نماز پڑھی-

لَايَرِثُ الْمَنْفُوْسُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا - بچہ جو پیدا ہو اس وقت تک وارث نہ ہوگا جب تک چلا کر نہ ردے (یعنی اس کی آواز نہ سنیں کیونکہ جب آواز سنائی نہ دے تو احتمال ہوتا ہے کہ مردہ پیدا ہوا اور اس حالت میں وہ وارث نہ ہوگا)-

قَالَتْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَقَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ - ام المومنین ام سلمہؓ کہتی ہیں - میں آنحضرتؐ کے پاس لیٹی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آ گیا میں سرک گئی (جلدی سے کھسک گئی) آنحضرتؐ نے پوچھا کیوں خیر تو ہے' کیا تجھ کو حیض آیا ہے؟

اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَا فَسُوْهَا كَمَاتَنَا فَسُوْهَا - میں ڈرتا ہوں دنیا تم پر ایسی کشادہ ہو جیسی اگلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی (مال و دولت تم کو ملے جیسے اگلے لوگوں کو ملا تھا) پھر تم اس میں ایسی رغبت کرنے لگو جیسی اگلے لوگوں نے کی تھی (اور اس رغبت کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا ڈر چھوڑ دو ایک دوسرے سے مال و دولت حکومت حاصل کرنے کے لئے لڑائی جھگڑا شروع کرو)-

لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ - تم آنحضرتؐ کے داماد بن گئے ہم نے تم پر کوئی رشک نہیں کیا-

لَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ - ہم نے تم پر کوئی بخل نہیں کیا (تم سے حسد نہیں کیا' ہم کو صرف یہ ناگوار ہوا کہ تم نے خلافت کا سا عظیم اور اہم کام بغیر ہمارے مشورے کے طے کر لیا - یہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا)-

سَقِيْمُ النِّفَاسِ - رغبت اور حرص کی بیماری میں مبتلا -

اِنَّهٗ تَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ وَ اَنْفَسَهُمْ - حضرت اسماعیلؑ نے عربی زبان ان سے سیکھی اور ان کو پسند آئی -

اَنْفَسَنِيْ فِيْ كَذَا - مجھ کو اس میں رغبت دلائی -

مَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا - مجھ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے (یعنی سب کے سب کیونکہ بعض مسلمان تو شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں) لیکن میں ڈرتا ہوں دنیا کی محبت میں غرق نہ ہو جاؤ -

لَسْتُ بِالَّذِيْ اُنَافِسُكُمْ عَنْ هٰذَا - میں اس امر کے لئے تم سے بخیلی کرنا نہیں چاہتا (یعنی میں خود خلیفہ بننا نہیں چاہتا) -

تَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ تَبَاغُضٌ - پہلے دنیا میں رغبت کرو گے پھر اس رغبت کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے - پھر دوستی ملاقات ترک کرو گے پھر ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ گے (یعنی دوستی ترک کرنے میں گو بہ ظاہر آمد و رفت کم ہوتی ہے لیکن کسی قدر الفت باقی رہتی ہے علانیہ دشمن نہیں بنتے' اس کے بعد علانیہ دشمن بن جاؤ گے) -

فَتَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ - دنیا کی محبت کرو' آخر وہ تم کو ہلاک کر ڈالے گی -

وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِيْ - اس سے زیادہ نفیس میرے نزدیک نہیں ہے -

مِنْ اَنْفُسِهِمْ اَنْفَسَهُمْ - ان میں جو سب سے زیادہ نفیس تھا -

نَهٰى عَنِ الرُّقْيَةِ اِلَّا فِي النَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّفْسِ - آنحضرتؐ نے منتر کرنے سے منع فرمایا مگر سرخ باوے اور زہریلے جانور کے ڈنک اور بدنظر کے لئے (ان تینوں میں منتر کرنے کی اجازت دی بشرطیکہ اس میں شرک اور کفر کے مضامین نہ ہوں) -

اَنَّهٗ مَسَحَ بَطْنَ رَافِعٍ فَاَلْقٰى شَحْمَةً خَضْرَاءَ فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْهَا اَنْفُسٌ سَبْعَةٌ - آنحضرتؐ نے رافع کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا - ان کے پیٹ سے ایک سبز چربی نکلی' آنحضرتؐ نے فرمایا' اس میں سات آدمیوں کی نظر بد تھی -

اَلْكِلَابُ مِنَ الْجِنِّ فَاِنْ غَشِيَتْكُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ فَاَلْقُوْا لَهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا وَّ اَعْيُنًا - بعض کتے جن ہوتے ہیں اگر تمہارے کھاتے وقت وہ جمع ہو جائیں تو ان کو کچھ ڈال دو کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے' ان کی آنکھیں ہیں -

مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ - ہر نفس کے شر سے یا ہر نظر بد کے شر سے -

رَجُلٌ نَفُوْسٌ - بڑا بدنظر -

كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَتْ لَهٗ سَائِلَةٌ فَاِنَّهٗ لَايُنَجِّسُ الْمَاءَ اِذَا سَقَطَ فِيْهِ - جس جانور میں بہتا ہوا خون نہیں ہے وہ اگر پانی میں گر جائے (جیسے مکھی' چیونٹی وغیرہ) تو اس سے پانی گندا نہ ہوگا (یہ ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے) -

عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهٗ صِيَاحٌ - اس کی گردن پر ایک آدمی ہوگا (غلام یا لونڈی) وہ چلا رہا ہوگا (یعنی قیامت کے دن وہ غلام لونڈی جس کو اس نے مال غنیمت میں سے چرایا ہوگا اس کی گردن پر سوار آواز کر رہا ہوگا) -

كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ - فرشتوں پر تسبیح میں کوئی تعجب نہیں ہوتا جیسے تم کو سانس لینے میں (تو تسبیح و تہلیل ہی ان کی زندگی ہے جیسے ہوا سے ہماری زندگی ہے) -

مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا - میری امت کو وہ خیال معاف ہے جو دل میں آئے (یعنی گناہ کرنے کا لیکن اس پر عمل نہ کرے) -

نَفْسِيْ نَفْسِيْ - مجھ کو اپنے ہی بچانے کی فکر ہے اپنے ہی بچانے کی فکر ہے (میں دوسروں کی کیا سفارش کروں) -

ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ - جو میری یاد اپنے دل میں کرے گا میں بھی اس کی یاد اپنے دل میں کروں گا (فرشتوں کو اس کی خبر نہ ہوگی) -

اَصْدَقَهَا نَفْسَهَا - ان کا مہران ہی کی ذات کو ٹھہرایا (یعنی ان کی آزادی ہی ان کو مہر ہوئی) -

خَرَجَتْ نَفْسُهٗ - اس کی روح نکل گئی (ازہری نے کہا روحیں دو ہیں - ایک روح انسانی (جس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں)

دوسرے روح حیوانی (جو ہر ایک جاندار میں ہوتی ہے) اور اوّل کا زوال عقل کے زوال سے ہوتا ہے اور دوسرے کا زوال حیات کے زوال سے)۔

اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ - ایک ہی جان کی طرح -

اَقْدُمُ اِلَيْكَ بَيْنَ يَدَى كُلِّ نَفْسٍ - میں تیرے پاس ہر نفس کے آگے آتا ہوں -

اِنَّهٗ ذَكَرَ سَنَةً فَقَالَ لَايَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِهَا يَوْمَئِذٍ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ - آنحضرتؐ نے ایک سال کا ذکر فرمایا تو کہا اس سال تک زمین کی پشت پر کوئی جان باقی نہ رہے گی جو پیدا ہو چکی ہے (ایسا ہی ہوا تمام صحابہؓ ۱۰۲ھ تک وفات پا گئے - سب سے آخر میں عامر بن طفیل نے وفات پائی ۱۰۲ ہجری میں اگر ۱۰ ہجری میں آپ نے یہ حدیث فرمائی ہو تو ۹۲ سال میں ان کا انتقال ہو گیا - بعض نے کہا وہ ۱۱۰ ہجری میں فوت ہوئے تب بھی سو برس کے اندر ان کا انتقال ہوا)۔

نَفَسًا فِى الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِى الصَّيْفِ - دوزخ سال میں دو سانس لیتی ہے ایک سانس جاڑے میں اور ایک گرمی میں (شاید جاڑے میں اندر کو سانس لیتی اور گرمی میں باہر کو)۔

اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ اِرْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ - اے وہ نفس جو حضرت محمدؐ اور ان کے اہل بیت پر اطمینان رکھتا تھا (ان کی محبت میں غرق تھا) اپنے پروردگار کے پاس خوشی خوشی چل! پھر میرے بندوں میں (یعنی حضرت محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت میں) شریک ہو جا -

رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفَسِهِمْ - (حضرت فاطمہؓ کی قرأت یوں ہے) یعنی عرب کے نفیس اور شریف لوگوں میں سے پیغمبر بھیجا -

لَايُفْسِدُ الْمَاءَ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ نَفْسٌ سَائِلَةٌ - پانی کو وہی جانور خراب کرے گا (نجس کرے گا) جس میں بہتا ہوا خون ہو -

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ - جس نے اپنے نفس کو پہچانا (باوجود یہ کہ محسوس نہیں لیکن موجود ہے) اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے - بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے نفس کی حقیقت بھی دریافت کرنا محال ہے)۔

اُرِيْدُ اَنْ تُعَرِّفَنِىْ نَفْسِىْ - (کمیل نے حضرت علیؓ سے کہا) مجھ کو میرے نفس کی حقیقت بتلایئے! (آپ نے فرمایا اے کمیل کون سے نفس کو تو پوچھتا ہے؟ کمیل نے کہا نفس تو ایک ہے - آپ نے فرمایا نہیں چار ہیں' ایک نامیہ نباتیہ دوسرے حیوانیہ حسیہ تیسرے ناطقہ قدسیہ چوتھے کلمۂ الٰہیہ اخیر تک)۔

وَابْدَأْ بِعَلَفِ دَآبَّتِكَ فَاِنَّهَا نَفْسُكَ - پہلے اپنے جانور کو چارہ کھلا وہ تیرا نفس ہے (یعنی اپنے نفس کی طرح اس کی حفاظت اور پرورش کر - بعضوں نے نَفَسُكَ بہ فتحہ فا روایت کیا ہے - یعنی تیری فرحت اور خوشی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ نَفِّسْ كُرْبَتِىْ - یااللہ! میری تکلیف دور کر دے -

يُجْزِئُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ نَفَسٌ - اذان اور اقامت کے بیچ میں ایک سانس کا توقف کافی ہے -

اَكْرَعَ مِنَ الْمَاءِ نَفَسًا اَوْ نَفَسَيْنِ - پانی کے ایک یا دو گھونٹ پیئے -

اَنْتَ فِىْ نَفَسٍ مِّنْ اَمْرِكَ - تم اپنے کام میں گنجائش اور وسعت رکھتے ہو -

نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ بِنَفَسٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی سانس میں (غٹ غٹ) پانی پی جانے سے آپ نے منع فرمایا -

اَلنَّفْسُ الزَّكِيَّةُ - لقب ہے امام محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن کا' جو ابو جعفر منصور عباسی کے عہد میں قتل ہوئے (ان کی قبر شریف مدینہ طیبہ کے باہر ایک گنبد میں ہے) اور ایک اور شخص کا لقب ہے جو امام مہدی کے ظہور سے پندرہ دن پہلے قتل کیا جائے گا)۔

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اِشْبَاعُ جُوْعَةِ الْمُؤْمِنِ وَتَنْفِيْسُ كُرْبَتِهٖ - سب نیک اعمال میں اللہ تعالےٰ کو یہ زیادہ پسند ہے کہ مسلمان کی بھوک اس کو کھانا کھلا کر دفع کرے اور مصیبت دور کرے (اس کی حاجت برلائے)۔

مَنْ اَعَانَ مُؤْمِنًا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ كُرْبَةً - جو شخص کسی مسلمان کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس پر سے تہتر

سختیاں دور کرے گا۔

تَنَافَسُوْا فِیْ زِیَارَۃِ الْحُسَیْنِ - امام حسینؓ کی زیارت میں رغبت کرو (ایک سے ایک آگے جاؤ)۔

نَافِسٌ - ایک پانسہ ہے جوئے کے دس پانسوں میں سے۔

نَفْشٌ - انگلیوں سے جدا جدا کرنا' دھنکنا۔

نُفُوْشٌ - ارزانی ہونا' کھانے کو آنا' رات کو بغیر چرواہے کے چرنا۔

نَفْشٌ اور نَفَشٌ - رات کو ہوتا ہے جیسے هَمْلٌ دن کو)۔

تَنْفِیْشٌ - تومنا' دھنکنا۔

اِنْفَاشٌ - جانوروں کو رات کو چرنے کے لئے چھوڑ دینا۔

تَنَفُّشٌ بمعنی نَفْشٌ ہے (جیسے اِنْتِفَاشٌ ہے)۔

نَهٰی عَنْ کَسْبِ الْاَمَةِ اِلَّا مَا عَمِلَتْ بِیَدَیْهَا نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ - لونڈی کی کمائی کھانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اکثر لونڈیاں حرام کاری کر کے پیسہ کماتی تھیں) مگر جو کمائی وہ اپنے ہاتھوں کی محنت سے کرے مثلاً روٹی پکانا' سوت کاتنا' روئی دھنکنا۔

اِنَّهٗ اَتٰی عَلٰی غُلَامٍ یَبِیْعُ الرَّطْبَةَ فَقَالَ اُنْفُشْهَا فَاِنَّهٗ اَحْسَنُ لَهَا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک لڑکے کے پاس آئے جو ترکاری بیچ رہا تھا یا ساگ - تو آپ نے کہا اس کو جدا جدا کر کے رکھ اچھا معلوم ہوگا (لوگ اس کی خریداری کی طرف رغبت کریں گے)۔

نَفِیْشٌ - وہ مال جو علیٰحدہ علیٰحدہ رکھا گیا ہو۔

وَاِنْ اَتَاكَ مُنْتَفِشُ الْمَنْخَرَیْنِ - اگر تمہارے پاس کشادہ نتھنوں والا آئے۔

اَلْحَبَّةُ فِی الْجَنَّةِ مِثْلُ کَرِشِ الْبَعِیْرِ یَبِیْتُ نَافِشًا - بہشت میں ایک دانہ اتنا بڑا ہوگا جیسے اس اونٹ کا اوجھ (معدہ آنتیں) جو رات کو بغیر چرواہے کے چرتا ہے (اس کا اوجھ بہت بڑا پھولا ہوتا ہے)۔

عَلٰی صَاحِبِ الْمَاشِیَةِ حِفْظُهَا بِاللَّیْلِ فَمَا فَسَّدَتْ بِاللَّیْلِ ضَمِنُوْا وَهُوَ النَّفْشُ - یعنی جانوروں کے مالک کو لازم ہے کہ اپنے جانوروں کی رات کو حفاظت کرے (ان کو باہر نہ نکلنے دے) اب اگر رات کو وہ جانور کسی کا کھیت یا باغ تباہ کریں تو ان کے مالک نقصان کے ضامن ہوں گے (ان کو جرمانہ یا حرجانہ دینا ہوگا اسی کو "نَفْش" کہتے ہیں۔ جو قرآن میں ہے اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ)۔

نَفْصٌ - ہٹا دینا' جلدی لانا۔

مُنَافَصَةٌ - پیشاب میں مقابلہ کرنا کس کی دھار دور تک جاتی ہے۔

اِنْفَاصٌ - بہت ہنسنا' تھوڑا تھوڑا پیشاب نکالنا۔

اِنْتِفَاصٌ - انگلیوں سے پانی ذکر پر ڈالنا۔

مَوْتٌ کَنُفَاصِ الْغَنَمِ - ایسی موت ہوئی جیسے بکریاں نفاص سے مرتی ہیں (نفاص بکریوں کی ایک بیماری ہے جس میں تھوڑا تھوڑا پیشاب کرتی ہیں پھر مر جاتی ہیں۔ مشہور روایت كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

وَانْتِفَاصُ الْمَاءِ - دس پیدائشی سنتوں میں ایک ذکر پر پانی چھڑکنا ہے (مشہور روایت اِنْتِقَاص ہے قاف سے)۔

نَفْضٌ - ہلانا غبار وغیرہ دور کرنے کے لئے یعنی جھٹکنا' گرانا' بچہ پیدا ہونا' بہت اولاد ہونا' توشہ ختم ہو جانا' کھیت کی اخیر بالی نکلنا' انگور کے دانے کھلنا' سب دیکھنا' کچھ رنگ مٹ جانا' لرزانا' ہر طرف دیکھنا۔

نُفُوْضٌ - تندرست ہو جانا۔

تَنْفِیْضٌ بمعنی نَفْضٌ ہے۔

اِنْفَاضٌ - بچے پیدا ہونا' مال تباہ ہو جانا' توشہ ختم ہو جانا۔

تَنَفُّضٌ بمعنی نَفْضٌ ہے۔

نَافِضٌ - وہ بخار جو لرزے کے ساتھ ہو۔

مُلَاءَ تَانِ کَانَتَا مَصْبُوْغَتَیْنِ وَقَدْ نَفَضَتَا - دو چادریں رنگین تھیں ان کا رنگ مٹ گیا تھا۔

اَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ - مگر آپ کے گرداگرد تاکتا رہوں گا کوئی دشمن تو نہیں آتا۔

نَفَضْتُ الْمَكَانَ یا اِسْتَنْفَضْتُهٗ یا تَنَفَّضْتُهٗ - میں نے اس جگہ کو خوب چاروں طرف سے دیکھ لیا۔

نَفَضَةٌ اور نَفِیْضَةٌ - جاسوسی ٹکڑی۔

اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِھَا - چند پتھر میرے لئے ڈھونڈ میں ان سے استنجا کروں گا-

یَمُرُّ بِالشِّعْبِ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ فَیَنْتَفِضُ وَیَتَوَضَّأُ - عبداللہ بن عمرؓ مزدلفہ کی گھاٹی پر گزرتے وہاں استنجا کرتے اور وضو کرتے (کیونکہ آنحضرتؐ نے ایسا کیا تھا- عبداللہ بن عمرؓ ہر امر میں آنحضرتؐ کی پیروی کرتے)-

اُتِیَ بِمِنْدِیْلٍ فَلَمْ یَنْتَفِضْ بِہٖ - ایک تولیہ لے کر آئے لیکن آنحضرتؐ نے اس سے نہ پونچھا (وضو کے بعد اعضاء کا پونچھنا' اس میں کئی قول ہیں- کوئی مکروہ کہتا ہے کوئی مستحب' کوئی مباح' لیکن دامن سے یا کپڑے کے کنارے سے نہ پونچھنا بہتر ہے)-

فَانْطَلَقْتُ اَنْفُضُ - میں چلا ہٹا تا جاتا تھا-

نُفَاضَةٌ کَنُفَاضَةِ الْعِکَمِ - اس طرح گرا ہوا جیسے گٹھڑیوں اور تھیلوں سے کچھ گر جاتا ہے-

اِنْتَفَضَ بِھَا اِنْتِفَاضَةً تَطَایَرْنَا عَنْہُ تَطَایُرَ الشَّعَارِیْرِ - جب آنحضرتؐ نے ابی بن خلف کو مارنے کے لئے ہتھیار لیا تو اس کو ایسا ہلایا (یعنی برچھے کو) کہ ہم اس کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑ گئے-

فَاَخَذَتْھَا حُمّٰی بِنَافِضٍ - ان کو لرزے سے بخار آ گیا-

اِنِّیْ لَاَنْفُضُھَا نَفْضَ الْاَدِیْمِ - میں تو اس کو چمڑے کی طرح رگڑ ڈالتا ہوں (یعنی خوب زور سے جماع کرتا ہوں ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں)-

فَنَفَضْتُہٗ وَطَیَّبْتُہٗ - میں نے مسواک کو چبا کر نرم کیا اور اچھی بنائی-

کُنَّا فِیْ سَفَرٍ فَاَنْفَضْنَا - ہم ایک سفر میں تھے ہمارا توشہ تمام ہو گیا (کھانے کو کچھ نہ رہا)-

فَنَفَضَتْ - انھوں نے اپنا پیٹ گرا دیا (اسقاط حمل ہو گیا)-

ثُمَّ نَفَضَ یَدَہٗ وَمَسَحَ بِھَا وَجْھَہٗ - پھر آپ نے اپنا ہاتھ جھٹکا اور منہ پر پھیرا (یعنی تیمم میں)-

مَنْ طَافَ خَمْسَةَ اَشْوَاطٍ ثُمَّ غَمَزَہٗ بَطْنُہٗ فَخَرَجَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَنَفَضَ - جس نے طواف کے پانچ پھیرے کئے پھر اس کے پیٹ نے اس کو دبایا (زور کا پاخانہ لگا) وہ اپنے مکان کو گیا اور پاخانہ کیا-

نَفْطٌ - غصے ہونا' غصے سے جل جانا' چھینکنا' جوش مارنا' پھول جانا' پانی بھر جانا-

تَنَفُّطٌ - غصہ ہونا-

تَنَافُطٌ - چھینک مارنا-

فَنَفِطَ یا تَنَفَّطَ - پھول گیا' آبلہ ہو گیا-

اَلْکِبْرِیْتُ وَالنَّفْطُ - گندھک اور نفط (جو ایک تیل ہے)-

نَفْعٌ - فائدہ دینا-

اِنْتِفَاعٌ - فائدہ کمانا-

اِسْتِنْفَاعٌ - فائدہ چاہنا-

نَافِعٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی اپنے بندوں کو فائدہ دینے والا نفع اور ضرر' کا پیدا کرنے والا-

اِنَّہٗ کَانَ یَشْرَبُ مِنَ الْاِدَاوَةِ وَلَا یَخْنِثُھَا وَیُسَمِّیْھَا نَفْعَةً - عبداللہ بن عمرؓ مشکیزہ سے پانی پیتے اس کو موڑتے نہیں اور اس کا نام نفعہ رکھتے (بعض نے نَقْعَة قاف سے نقل کیا ہے یعنی سیرابی)-

لَا یَنْفَعُ اِلَّا الدِّرْھَمُ وَالدِّیْنَارُ - وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ اس وقت روپیہ اور اشرفی کام آئیں گے (جس کے پاس حلال کمائی کا ایک ہنر ہوگا وہی دین کی تباہی سے محفوظ رہے گا)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ - یا اللہ تیری پناہ اس علم سے جو بے فائدہ ہو (نہ اس سے دین کی تکمیل ہو' نہ دنیا کا مال ہاتھ آئے مثلاً ضرورت سے زیادہ منطق پڑھنا' فلسفہ الٰہیات' علم کلام وغیرہ)-

نَافِعٌ - یہ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام' بڑے فقیہہ اور عالم اور قاری تھے' امام مالکؒ نے ان سے بہت روایتیں کی ہیں-

نَفْقٌ - سوراخ سے نکلنا-

نَافِقَاءُ - ایک سوراخ چوہے کے دو سوراخوں میں سے (دوسرے سوراخ کو قاصعاء کہتے ہیں)-

نَفَقٌ - تمام ہو جانا، ختم ہو جانا، کم ہو جانا -

نَفَاقٌ - رائج ہونا، مرغوب ہونا، خریدار بہت ہونا (اس کی ضد کَسَادٌ ہے) -

نُفُوْقٌ - مر جانا، چھل جانا -

مُنَافَقَةٌ اور نِفَاقٌ - سوراخ میں گھسنا، دل میں کافر ہونا ظاہر میں ایمان کا دعوٰی کرنا -

اِنْفَاقٌ - محتاج ہونا، توشہ ختم ہو جانا، رواج دینا، صرف کرنا، تمام کرنا -

نِفَاقٌ - یہ لفظ قرآن و حدیث میں بہت وارد ہے عرب لوگ اس کے اسلامی معنی نہیں پہچانتے تھے یعنی دل میں کفر رکھنا اور زبان پر اسلام - اور لغوی معنی اس کے جنگلی چوہے کا ایک سوراخ سے نکلنا جب دوسرے سوراخ پر اس کو ڈھونڈیں - بعض نے کہا یہ نَفَقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرنگ -

نَافَقَ حَنْظَلَةُ - حنظلہ منافق ہو گیا (وہ اپنے نزدیک نفاق یہ سمجھے کہ جب آنحضرتؐ کی صحبت بابرکت میں بیٹھتے تو دل خدا کی طرف متوجہ رہتا دنیا سے نفرت ہوتی پھر جب اپنے گھر میں جاتے تو دنیا کے دھندوں میں مشغول ہو جاتے، دل پر سے وہ اثر کم ہو جاتا - تب آنحضرتؐ نے ان کو بتایا کہ یہ نفاق نہیں کہ اگر تمہارا ہمیشہ وہی حال رہے جو میری صحبت میں رہتا ہے تب تو فرشتے تم سے علانیہ مصافحہ کریں - مومن کا حال کبھی کچھ رہتا ہے اور کبھی کچھ

گہی بر طارم اعلیٰ نشینم
گہی بر پشت پائے خود نہ بینم

اَكْثَرُ مُنَافِقِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قُرَّاؤُهَا - اکثر ریاکار اس امت کے قاری لوگ ہوں گے (وہ قرأت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے خلوص سے نہیں کریں گے بلکہ لوگوں سے تعریف کرانے اور پیسہ کمانے کے واسطے یا صرف قرآن کے لفظ پڑھیں گے ان کے معنی اور مطالب اور عمل سے غرض نہ رکھیں گے) -

اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ - (حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! حکم دیجئے) میں اس منافق کی گردن اڑا دوں (یعنی حاطب بن ابی بلتعہ کی جس نے مکہ کے کافروں کو آنحضرتؐ کے لشکر کشی کی خبر کر دی تھی) -

اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثَةٌ - منافق کی تین نشانیاں ہیں (بعض روایتوں میں چار مذکور ہیں یا زیادہ مطلب یہ ہے کہ جس میں یہ صفات ہمیشہ رہیں وہ تو منافق کہے جانے کا سزاوار ہوگا - اور جس میں ہمیشہ نہ رہیں یا صرف ایک دو صفتیں ہوں تو اس کی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نفاق کی صفت ہے) -

اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نفاق آنحضرتؐ کے زمانے میں تھا (اس وقت لوگوں کے تین فرقے تھے، ایک خالص مومنین، دوسرے خالص کافرین اور مشرکین، تیسرے منافقین کیونکہ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کا حال معلوم کرا دیتا آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اب دو فرقے رہ گئے مومن اور کافر -

مترجم: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بھی نفاق کا علم ہو جاتا ہے - مثلاً ایک شخص کی نسبت معتبر شہادت سے معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں میں تو اسلام کا دعوٰے کرتا ہے اور کافروں میں جا کر ان کی رسموں میں بھی شریک ہوتا ہے مندروں میں جا کر بتوں کی ڈنڈوت کرتا ہے - تو وہ یقیناً منافق کہلائے گا اب عرف میں منافق اس کو کہتے ہیں جس کی زبان اور دل میں موافقت نہ ہو) -

لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ - نفاق بعض ایسے صحابہ کو ہوا جو تابعین سے بہتر ہیں - (مطلب یہ ہے کہ بعض صحابہ منافق تھے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ نفاق کو چھوڑ کر پکے ایمان دار بن گئے تب ان کا رتبہ تابعین سے بڑھ گیا) -

كَانَ الْمُنَافِقُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ ثَلٰثَمِاَةٍ وَ مِنَ النِّسَاءِ مِاَةً وَّسَبْعِيْنَ - مردوں میں آنحضرتؐ کے زمانہ میں تین سو منافق تھے اور عورتوں میں ایک سو ستر -

لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا - تم سے بہتر لوگوں پر نفاق اترا لیکن پھر انھوں نے توبہ کی (اور سچے مومن ہو گئے تو ان کا درجہ تم سے بڑھ گیا) -

مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ - سعد بن عبادہ تو منافق ہے منافقوں کی حمایت کرتا ہے (یعنی منافق سے حقیقی معنی مراد

نہیں ہیں کیونکہ سعد بن عبادہؓ پکے مومن تھے- بلکہ منافق سے یہ غرض ہے کہ منافقین کی افک کے موقع پر طرف داری کی)-

اَلْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلَفِ الْكَاذِبِ- جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچے (لوگ اس کو خریدیں اس کی قسم کو سچ جان کر)-

اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ- جھوٹی قسم کھانے سے گو مال چالو ہو جاتا ہے (بک جاتا ہے) لیکن برکت مٹ جاتی ہے-

اَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ- تو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے چالو ہے-

لَا يُنَفِّقُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ- کوئی تم میں سے (قیمت بڑھا کر) دوسرے کا مال چالو نہ کرائے (یعنی نجش نہ کرے وہ یہ ہے کہ خریدنے کی نیت نہ ہو بلکہ خریدار کو دھوکا دینے کے لئے دام بڑھا دے تاکہ خریدار یہ سمجھے کہ حقیقت میں یہ مال عمدہ ہے تب ہی تو یہ شخص اس کی قیمت بڑھا کر لینا چاہتا ہے- ہمارے زمانے میں نیلام میں اکثر ایسے دھوکے دیئے جاتے ہیں)-

مِنْ حَظِّ الْمَرْءِ نَفَاقُ اَيِّمِهٖ- آدمی کی خوش نصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی عزیز بے شوہر عورتوں کو لوگ پیغام دیں (ان سے نکاح کرنا چاہیں)-

وَالْجَزُوْرُ نَافِقَةٌ- اونٹنی مر گئی-

قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفْقَةُ- ان کے پاس مال مصالح کی کمی ہو گئی (جیسے چونہ، پتھر، لکڑی وغیرہ اس لئے حطیم کو خانۂ کعبہ میں شریک نہ کر سکے)-

يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ قُوْتَ سَنَتِهِمْ- آنحضرتؐ اپنی بیویوں کے سال بھر کا خرچہ کھانے پینے کا علیحدہ کر دیتے (لیکن پھر اس میں سے بھی فقرا اور مساکین کی خدمت کرتے- آخر سال کے تمام ہونے سے پہلے غلہ ختم ہو جاتا اور آپ کو قرض لینے کی ضرورت پڑتی- جب آپ نے وفات پائی تو اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی جس سے کچھ جَو آپ نے قرض لیے تھے- کہتے ہیں آپ نے ساری عمر میں کبھی تین دن تک بھی پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی-

اِسْتَنْفِقْ بِهَا- پڑی ہوئی چیز کو جب سال بھر تک بتلا لیا اور کوئی مالک اس کا نہ آیا تو پھر اس کو خرچ کر سکتا ہے-

اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ- اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا-

لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالتا (معلوم ہوا کہ کعبہ پر جو چڑھاوے آتے ہیں وہ ضرورت کے وقت مصالح خیر میں صرف ہو سکتے ہیں لیکن ایک روایت میں یوں ہے- میں اس کو کعبہ کی تعمیر میں خرچ کرتا- شاید فی سبیل اللہ سے یہی مراد ہو)-

لَسْتُ بِنَافِقٍ- میں خرچ کرنے والا نہیں-

مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ فَلَهٗ نَفَقَتُهٗ- جو شخص دوسرے کی زمین میں کھیتی کرے وہ اپنی محنت کا بدل پائے گا (اور کھیت میں جو اگے گا وہ سب زمین کے مالک کا ہوگا)-

اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا- جب بیوی اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرے (یعنی جو کھانا گھر والوں کے لئے تیار کیا جائے اور بیوی کو اس میں تصرف کا اختیار دیا جائے)-

مَا اَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتّٰى- اخیر تک یعنی جو تو خرچ کرے اس میں تجھ کو صدقہ کا ثواب حاصل ہوگا- یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے (حالانکہ بیوی کو کھلانا فرض ہے)-

لَا يُنْفِقُ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ- تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کی جائے (باقی مال وارثوں کے لئے چھوڑ دیا جائے)-

اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ- سب سے بہتر اشرفی وہ ہے جو آدمی اپنے متعلقین پر خرچ کرے (کیونکہ بعض متعلقین کا نفقہ اس پر واجب نہیں ہوتا لیکن ان کے ساتھ سلوک کرنا غیروں کے ساتھ سلوک کرنے سے بہتر ہے اول خویش بعدہٗ درویش)-

اَلْمُنَافِقُ الَّذِيْ يُظْهِرُ الْاِيْمَانَ وَيَتَصَنَّعُ بِالْاِسْلَامِ- منافق وہ شخص ہے جو ایمان ظاہر کرتا اور اسلام اس کا بناوٹی ہے (دل میں اس کو یقین نہیں لوگوں کے ڈر یا کسی مصلحت سے کہتا ہے میں مسلمان ہوں)-

نَفْلٌ - قسم کھانا، زیادہ دینا، لوٹ کا مال لشکر والوں کو دے دینا۔

تَنْفِیلٌ - انعام دینا، قسم کھلانا، دفع کرنا۔

اِنْفَالٌ - انعام دینا، تبر لے کر قتاد (ایک کانٹے دار جنگلی درخت) کاٹنا۔

تَنَفُّلٌ - نوافل پڑھنا۔

اِنْتِفَالٌ - طلب کرنا، بیزار ہونا، الگ ہونا، نوافل پڑھنا۔

نَافِلَة - غنیمت کا مال، عطیہ، جو امر واجب نہ ہو، پوتا (اس کی جمع نَوَافِلُ ہے)۔

نَفْلٌ - لوٹ کا مال (اس کی جمع اَنْفَالٌ اور نِفَالٌ ہے)۔

اِنَّهٗ نَفَّلَ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبْعَ وَفِي الْقَفْلَةِ الثُّلُثَ - آنحضرتؐ نے شروع میں لڑنے والے لشکر کو چوتھائی مال غنیمت کا انعام مقرر کیا اور لوٹتے وقت اگر دوبارہ دشمن سے لڑے تو اس کے لئے ایک تہائی لوٹ کا انعام مقرر کیا (یہ حدیث کتاب الباء میں گزر چکی ہے)۔

نَفْلٌ - مال غنیمت۔

نَفْلٌ - جو حصہ رسد سے زیادہ بطور انعام دیا جائے۔

اِنَّهٗ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَّنَفَّلَهُمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا - آنحضرتؐ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا (انھوں نے لوٹ کے اونٹ حاصل کئے) ان کے حصے بارہ بارہ اونٹ ہوئے اور ایک ایک اونٹ آپ نے اور زیادہ ان کو دیا (بطور انعام کے یہ انعام اس خمس پانچوں حصہ میں سے دیا جاتا ہے جو امام اور حاکم اسلام کا حق ہے)۔

لَا نَفْلَ فِي غَنِيْمَةٍ حَتّٰى تُقْسَمَ جُفَّةً كُلُّهَا - کسی لوٹ کے مال میں سے انعام نہ دیا جائے گا جب تک کہ وہ لشکر کی ساری جماعت پر تقسیم نہ کیا جائے (بعد تقسیم کے خمس میں سے حاکم اسلام کو اختیار ہے جس کو چاہے انعام کے طور پر کچھ زیادہ دے)۔

نَوَافِلُ - وہ عبادتیں جو فرائض کے علاوہ ہیں۔

فَنَفَّلَنِي سَيْفَهٗ - آپ نے اپنی تلوار مجھ کو انعام کے طور پر زیادہ دی۔

تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ - اپنے حصہ کے علاوہ آپ کی تلوار لی۔

نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہمارے سردار نے جو انعام تجویز کیا تھا اس کو آنحضرتؐ نے بحال رکھا۔

نُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا - (جو لوگ انعام کے قابل سمجھے گئے تھے) ان کو ایک ایک اونٹ بطور انعام کے دیا گیا۔

يُنَفِّلُ الرُّبُعَ - چوتھائی انعام دے۔

لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ - خمس نکالنے کے بعد انعام دیا جائے گا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انعام ان ہی چار خمس میں سے دیا جائے گا - جو لوٹ حاصل کرنے والوں کا حق ہے - بعض نے کہا اِلَّا کا لفظ یہاں راوی کا سہو ہے اور ٹھیک یوں ہے لَا نَفْلَ بَعْدَ الْخُمُسِ یعنی جب مال غنیمت محفوظ اور مجتمع ہو گیا اور خمس اس میں سے نکال لیا گیا - اب اس میں سے انعام کسی کو نہ دیا جائے گا - یعنی ان چار خمسوں میں سے جو مجاہدین کا حق ہے)۔

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ - بندہ برابر نفلی عبادات کر کے میری نزدیکی حاصل کرتا جاتا ہے - (یعنی اس بندے کو جو نوافل ادا کرتا ہے پروردگار سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے بہ نسبت اس بندے کے جو صرف فرائض پر اکتفا کرتا ہے)۔

لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ - اگر اس رات کا جو حصہ باقی ہے اس میں آپ اور نفل نمازیں ہم کو پڑھائیں۔

اِنَّ الْمَغَانِمَ كَانَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى الْاُمَمِ قَبْلَنَا فَنَفَّلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاُمَّةَ - لوٹ کے مال اگلی امتوں پر حرام تھے (ان کو لینا جائز نہ تھا) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے حلال کر دیئے۔

اَتَرْضَوْنَ بِنَفْلِ خَمْسِيْنَ مِنَ الْيَهُوْدِ مَا قَتَلُوْهُ - (آنحضرتؐ نے اس مسلمان کے وارثوں سے فرمایا جو خیبر میں مارا گیا تھا لیکن اس کا قاتل معلوم نہ تھا) کیا تم اس امر پر راضی ہو کہ پچاس یہودیوں کو قسم دلاؤ کہ انھوں نے اس کو نہیں مارا (نہ وہ اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یعنی قسامت اصل میں نفل کے معنی نفی کے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں نَفَلْتُ الرَّجُلَ عَنْ نَسَبِهٖ میں نے اس کے نسب کی نفی کی وَانْفُلْ عَنْ نَفْسِكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا - اگر تو سچا ہے تو لوگ جو تیری نسبت کہتے ہیں اس کی نفی کر

اور قسامت میں حلف کو جو نفل کہا تو اس وجہ سے کہ اس سے قصاص کی نفی ہوتی ہے)۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ رَضُوْا وَنَفَّلْنَاھُمْ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ یَحْلِفُوْنَ مَا قَتَلْنَا عُثْمَانَ وَلَا نَعْلَمُ لَهٗ قَاتِلًا۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں چاہتا ہوں بنی امیہ راضی ہو جائیں۔ ہم ان کو بنی ہاشم میں سے پچاس آدمی دیتے ہیں، وہ قسم کھائیں گے کہ ہم نے عثمانؓ کو نہیں مارا اور نہ ہم ان کے قاتل کو پہچانتے ہیں (بنی امیہ کا گمان یہ تھا کہ بنی ہاشم نے حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا)۔

اِنَّ فُلَانًا اِنْتَقَلَ مِنْ وَلَدِهٖ۔ فلاں شخص اپنے بچہ سے الگ ہوگیا (کہنے لگا یہ میرا نطفہ نہیں ہے)۔

اِیَّاكُمْ وَالْخَیْلَ الْمُنَفِّلَةَ الَّتِیْ اِنْ لَقِیَتْ فَرَّتْ وَ اِنْ غَنِمَتْ غَلَّتْ۔ تم ان سواروں سے الگ رہو جو صرف لوٹ کے طالب ہیں۔ اگر دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگ جائیں اگر لوٹ کا مال حاصل کریں تو اس میں چوری کریں (کچھ مال چھپا رکھیں تقسیم میں شریک نہ کریں۔ بعض نے کہا ان سواروں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا نام مجاہدین کے دفتر میں نہ ہو وہ اپنی خوشی سے لشکر کے ساتھ ہولیں اور حصہ داروں کی طرح نہ لڑیں بلکہ جب چاہیں بھاگ کر اپنے گھروں کو چل دیں)۔

ثُمَّ كَانَ مَشْیُهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ صَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ۔ پھر مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا اس کا ثواب الگ اس کو ملے گا۔

فَرِحَ ابْنُ مَرْجَانَةَ بِنَوَافِلِ الْخَبْرِ وَكَثْرَتِهَا۔ ابن مرجانہ ثواب کے نوافل اور ان کی کثرت پر خوش ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ اَنْفَال وہ مال جو کافروں سے بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے۔ فقہا اس کو فَیْئٌ کہتے ہیں اور باغ فدک انفال میں سے تھا۔ یہ خاص اللہ اور اس کے رسول کے ہیں)۔

نَفْهٌ۔ تھک جانا، سست ہو جانا۔

نُفُوْهٌ۔ نامرد بزدل ہونا۔

اِسْتِنْفَاهٌ۔ آرام کرنا۔

نَافِهٌ۔ ضعیف، ناتوان، تھکا ہوا (اس کی جمع نُفَّهٌ ہے۔

مُنَفَّهٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

نَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ۔ نفس اس سے سست اور درماندہ ہوگیا۔

نَفْیٌ۔ ہٹانا، دور کرنا، زائل کرنا، مٹا دینا، نیست کرنا، نکال دینا (نَفْوٌ بھی ایک لغت ہے نَفْیٌ میں) قید کرنا، خارج البلد کرنا، اٹھانا، انکار کرنا، ڈال دینا، اگل دینا، اڑا دینا۔

نُفَاوَةٌ۔ ہر چیز کا خراب اور ردی حصہ جو رہ جائے۔

تَنْفِیَةٌ بمعنی نَفْیٌ ہے۔

مُنَافَاةٌ۔ ہنکانا، دفع کرنا، مخالفت مباینت جیسے تَنَافِیْ ایک دوسرے کے مخالف ہونا۔

اِنْتِفَاءٌ۔ الگ ہونا، دور ہونا، مٹ جانا۔

نَفَاءٌ اور نَفَایَةٌ۔ جو خراب حصہ کسی چیز میں سے نکال ڈالا جائے۔

وَكَانَ لَنَا غَنَمٌ فَاَرَدْنَا نَفِیْتَیْنِ یا نَفِیَّتَیْنِ یا نُفَیْتَیْنِ نُجَفِّفُ عَلَیْهِمَا الْاَقِطَ۔ (زید بن اسلم نے کہا میرے والد نے مجھ کو عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا) ہمارے پاس بکریاں تھیں، ہم دو طبق کھجور کے پتوں کے (گول جیسے دسترخوان ہوتا ہے) دودھ سکھانے کے لئے چاہتے تھے (ان کے داروغہ نے ہم کو دلا دیئے)۔

قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ حِیْنَ اسْتُخْلِفَ فَرَاٰهُ شَعِثًا فَاَدَامَ النَّظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ مَالَكَ تُدِیْمُ النَّظَرَ اِلَیَّ فَقَالَ اَنْظُرُ اِلٰی مَانَفٰی مِنْ شَعْرِكَ وَحَالَ مِنْ لَّوْنِكَ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو محمد بن کعب نے ان کو گھورنا شروع کیا دیکھا تو ان کے بال پراگندہ اور پریشان حال ہیں اور برابر ان کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے پوچھا تم کیوں برابر مجھ کو گھور رہے ہو؟ محمد بن کعب نے کہا میں تمہارے بالوں کو دیکھتا ہوں جو گر گئے ہیں اور تمہارے رنگ کو جو بدل گیا ہے (خلافت سے پہلے عمر بن عبدالعزیز بہت عیش اور آرام کے ساتھ سنورے اور بنے رہتے تھے لیکن جب خلیفہ ہوئے تو پریشان حال رہنے لگے ان کو بڑی فکر ہوگئی خلافت سخت مواخذہ کی چیز ہے)۔

اَلْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا۔ مدینہ بھٹی کی طرح ہے

اپنا میل کچیل نکال کر پھینک دیتا ہے (یہ مخصوص تھا آنحضرتؐ کے عہد سے جب مدینہ کی اقامت پر خالص مسلمانوں نے صبر کیا تھا۔ لیکن آنحضرتؐ کے عہد کے بعد مدینہ میں اچھے برے سب قسم کے لوگ رہتے ہیں (اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال کے ظہور کے وقت مدینہ تین جھونکے کھائے گا اور منافق اور کافر اس میں سے نکل جائیں گے۔ اور ہمارے زمانہ میں تو مدینہ میں چور' دغاباز' لٹیرے سب قسم کے لوگ ہیں اور نیک لوگ بھی ہیں)۔

وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي الْإِنْتِفَاءِ - بچہ کو نفی اور لعان کرنے کی اجازت نہیں دی۔

تَنْفِي الذُّنُوْبَ - اس کا مطلب کتاب الذال میں گزر چکا ہے۔

تَنْفِي الرِّجَالَ - اس کا مطلب کتاب الراء میں گزر چکا ہے۔

اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ - کی تفسیر میں امام جعفر صادق نے فرمایا ایک سال تک جہاں اس نے یہ جرم کیا ہے وہاں سے نکال دیا جائے اور جہاں جا کر رہے وہاں لکھ دیا جائے کہ وہ خارج البلد ہے کوئی اس کو اپنے ساتھ نہ کھلائے نہ پلائے نہ اس سے شادی بیاہ کرے جب وہاں سے نکل کر دوسرے مقام پر جائے تو اس کو بھی یہی لکھ دیا جائے ایک سال اس کا یہی حال رہے یہاں تک کہ ذلیل ہو کر توبہ کرے۔

حَجُّ الْبَيْتِ مَنْفَاةٌ لِلْفَقْرِ - خانہ کعبہ کا حج کرنا محتاجی اور مفلسی کو دور کرتا ہے (شاید اسی حدیث کو سن کر بہت سے مفلس لوگ بھیک مانگتے ہوئے بغیر زاد و راحلہ کے حج کو جایا کرتے ہیں)۔

بَاعَ نَفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ - بیت المال کا کوڑہ کچرہ (خراب مال ناکارہ) بیچ ڈالا۔

بابُ النّون مع القاف

نَقْبٌ - پھاڑنا' سوراخ کرنا' جانا' تفتیش کرنا' پیوند لگانا۔

نِقَابَةٌ - نقیب بننا (یعنی نگران حال خبر رکھنے والا۔)

نَقَبٌ - پھٹ جانا' ننگے پاؤں ہونا۔

تَنْقِيْبٌ - چلنا' جائے پناہ کے لئے خوب ڈھونڈنا تلاش کرنا۔

مُنَاقَبَةٌ اور نِقَابٌ - مناقب بیان کر کے دوسرے پر فخر کرنا۔

اِنْقَابٌ - چلنا' حاجب یا نقیب ہونا۔

تَنَقُّبٌ اور اِنْتِقَابٌ - نقاب ڈالنا۔

مَنْقَبَةٌ - تعریف اور فضیلت کا کام (جیسے مَثْلَبَةٌ عیب اور مذمت کا کام مَنَاقِبُ اور مَثَالِبُ جمع ہے)۔

وَكَانَ عُبَادَةُ مِنَ النُّقَبَاءِ - عبادہ بن صامت انصار کے نقیبوں میں سے تھے (آنحضرتؐ نے لیلۃ العقبہ میں انصار کو ہر شاخ کا ایک نقیب مقرر کر دیا تھا کہ وہ اپنے لوگوں کو سمجھا بجھا کر اسلام کی طرف مائل کرے' عبادہ بن صامت کو بھی ایک شاخ کا نقیب بنایا تھا۔ نہایہ میں ہے کہ سب بارہ نقیب مقرر کئے تھے)۔

اِنِّي لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اُنَقِّبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ - مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ لوگوں کے دلوں کو کریدوں (خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کو فاش کروں۔ مطلب یہ ہے کہ میں ظاہر پر حکم دیتا ہوں دلوں کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے)۔

مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ فَنَقَّبَ عَنْهُ - جو شخص کوئی بات پوچھے پھر اس کا کھوج لگائے۔

اِنَّ النُّقْبَةَ تَكُوْنُ بِمِشْفَرِ الْبَعِيْرِ اَوْ بِذَنَبِهٖ فِي الْاِبِلِ الْعَظِيْمَةِ فَتَجْرَبُ كُلُّهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَجْرَبَ الْاَوَّلَ - (آنحضرتؐ نے فرمایا بیماری کا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) تب ایک گنوار بولا یا رسول اللہ! پہلے کھجلی اونٹ کے منہ میں شروع ہوتی ہے یا اس کی دم میں جہاں بہت اونٹ ہوتے ہیں پھر سب اونٹ خارشتی ہو جاتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا؟۔

اِنِّيْ عَلٰى نَاقَةٍ دَبْرَاءَ عَجْفَاءَ نَقْبَاءَ وَاسْتَحْمَلَهٗ فَظَنَّهٗ كَاذِبًا فَلَمْ يَحْمِلْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ
مَامَسَّهَا مِنْ نَقَبٍ وَّلَا دَبَرُ

(ایک گنوار حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا) میری اونٹنی کی پیٹھ لگ گئی ہے دبلی ہے اس کے پاؤں گھس گئے ہیں پتلے ہو گئے ہیں اور حضرت عمرؓ سے اس نے سواری مانگی۔ حضرت عمرؓ نے اس کو جھوٹا سمجھا اور سواری نہیں دی تب وہ یہ شعر پڑھتا ہوا چلا کہ ''ابوحفص عمرؓ نے قسم کھائی میری اونٹنی کے نہ پاؤں گھسے ہیں نہ اس کی پیٹھ لگی ہے''۔

اَنْقَبْتِ وَ اَدْبَرْتِ۔ (حضرت عمرؓ نے ایک حج کرنے والی عورت سے کہا) تو نے اپنے اونٹ کے پاؤں گھس ڈالے' اس کی پیٹھ لگا دی۔

وَلْيَسْتَأْنِ بِالنَّقِيْبِ وَالظَّالِعِ۔ خارشتی اور لنگڑے اونٹ پر نرمی کرے۔

فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا۔ ہمارے پاؤں پتلے پڑ گئے' گھس گئے اس میں آبلے آ گئے' زخمی ہو گئے۔

لَاشُفْعَةَ فِی فِنَاءٍ وَّلَا طَرِيْقٍ وَّلَا مَنْقَبَةٍ۔ مکان کے میدان (جلوخانے) اور راستہ اور گلی میں شفعہ نہیں ہے۔

اِنَّهُمْ فَزِعُوْا مِنَ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ لَّا يَطْلُعَ اِلَيْنَا نِقَابُهَا۔ لوگ طاعون سے ڈر گئے تب آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ کو امید ہے کہ مدینہ کی گھاٹیوں سے وہ پار ہو کر نہیں آئے گا (نِقَاب جمع ہے نَقْبٌ کی۔ بمعنی گھاٹی یعنی وہ راستہ جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے)۔

عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔ مدینہ کی گھاٹیوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے وہاں طاعون اور دجال نہیں آ سکتا۔

مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ نِقَابُ الْمَدِيْنَةِ۔ اس پر مدینہ کی گھاٹیاں حرام ہیں۔

لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا۔ وہ اس کی گھاٹیوں میں نہیں ہے۔

اِنَّهٗ مَيْمُوْنُ النَّقِيْبَةِ۔ وہ مبارک طبیعت کا آدمی ہے پاک نفس ہے یا قسمت والا اپنے مطالب میں کامیاب۔

اِنَّهٗ اشْتَكٰی عَيْنُهٗ فَكَرِهَ اَنْ يَنْقُبَهَا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھ میں خلل ہو گیا انھوں نے قدح کرانا پسند نہیں کیا۔

اَلْبَسَتْنَا اُمُّنَا نُقْبَتَهَا۔ ہماری ماں نے ہم کو اپنا پاجامہ پہنایا (نہایہ میں ہے کہ جس پاجامہ میں حجرہ یعنی بندھن ہو (نیفہ نہ ہو) اس کو نُقْبَہ کہتے ہیں (اگر نیفہ ہو تو اس کو سراویل کہیں گے)۔

اِنَّ مَوْلَاةً امْرَأَةٍ اِخْتَلَعَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ لَّهَا وَكُلِّ ثَوْبٍ عَلَيْهَا حَتّٰی نُقْبَتِهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ۔ ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع کیا ہر چیز کے بدلے جو اس کی ملک میں ہے اور ہر کپڑے کے بدلے جو اس کے تن پر ہے یہاں تک کہ لہنگہ (ازار) بھی تو عبداللہ نے اس پر کچھ انکار نہیں کیا (یعنی اس شرط کو خلع میں جائز رکھا)۔

اِنْ كَانَ لَنِقَابًا۔ حجاج نے عبداللہ بن عباس کا ذکر کیا تو کہا وہ بڑے عالم تھے (ایک روایت میں لَمِنْقَبًا ہے معنی وہی ہیں یعنی ہر بات کو کھود کر نکالنے والے بڑی بحث کرنے والے)۔

اَلنِّقَابُ مُحْدَثٌ۔ (ابن سیرینؒ نے کہا) جو عورتیں اب نقاب رکھتی ہیں یہ نئی بات ہے (جس میں آنکھیں کھلی رہتی ہیں اگلے زمانے میں نقاب میں ایک آنکھ چھپی رہتی اور ایک کھلی ہوئی اس کو وصوصہ اور برقعہ کہتے)۔

لَاتَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ۔ احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے (کپڑے کو منہ سے الگ رکھے یا منہ کھلا رہنے دے)۔

تَسْأَلِيْنَ عَنِ ابْنِكِ وَاَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ۔ تو اپنے بیٹے کی کیفیت دریافت کرتی ہے (کہ وہ زندہ رہا یا مارا گیا) اور نقاب منہ پر ڈالے ہوئے ہے (حالانکہ عرب کی عورتوں کی عادت ہے کہ مصیبت کے وقت نقاب اٹھا دیتی ہیں منہ کھول دیتی ہیں۔ اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ نقاب صحابہؓ کے عہد میں موجود تھا مگر وہی نقاب جس میں دونوں آنکھیں چھپی رہتی تھیں یا ایک آنکھ لیکن دونوں آنکھیں کھلی رہنا جیسے حال کے نقاب میں ہے یہ اگلے زمانے میں نہ تھا)۔

نَاقِبَةٌ۔ وہ زخم جو گوشت اور ہڈی کے اندر گھس جائے۔

نَقِيْبٌ۔ ایک موضع ہے مدینہ کے قریب اور نگہبان حال بتانے والا۔

نَقْثٌ۔ ہڈی میں سے مغز نکال لینا' منتقل کرنا' ہلانا' کھودنا'

نکالنے کے لئے تکلیف وہ بات کرنا۔

تَنْقِيْثٌ - جلدی کرنا۔

تَنَقُّثٌ - مائل کرنا' مہربان کرنا۔

اِنْتِقَاثٌ - جلدی کرنا' مغز ہڈی میں سے نکالنا۔

وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا - ہمارے غلہ کو کہیں نہیں لے جاتی (امانت دار ہے)۔

نَفْحٌ - مغز ہڈی میں سے نکالنا' پوست اتارنا' عمدہ کو خراب سے الگ کرنا۔

تَنْقِيْحٌ - صاف کرنا' درست کرنا۔

مُنَاقَحَةٌ - مقابلہ کرنا۔

اِنْقَاحٌ بمعنی تَنْقِيْحٌ ہے۔

تَنَقُّحٌ - کم ہونا۔

اِنْتِقَاحٌ - مغز نکالنا۔

اِنَّهٗ لَنَقِحٌ - وہ بڑا عالم اور تجربہ کار ہے۔

خَيْرُ الشِّعْرِ الْحَوْلِيُّ الْمُنَقَّحُ - بہتر شعر وہ ہے جس پر ایک سال گزر گیا ہو (اس کی تصحیح ہوگئی ہو)۔

نَقْخٌ - مارنا' توڑنا' نکالنا۔

نُقَاخٌ - ٹھنڈا شیریں پانی کیونکہ وہ پیاس کو توڑتا ہے۔

اِنَّهٗ شَرِبَ مِنْ رُوْمَةَ فَقَالَ هٰذَا النُّقَاخُ - آنحضرتؐ نے بیر رومہ کا پانی پیا (جو مدینہ کا مشہور کنواں ہے) اور فرمایا یہ پانی تو ٹھنڈا اور شیریں ہے (اسی کنویں کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر وقف کر دیا تھا)۔

نَقْدٌ - پرکھنا' جانچنا - جیسے اِنْتِقَادٌ ہے اور نقد دینا (جو ضد ہے ادھار کی) دزدیدہ نظر کرنا' کاٹنا' ٹوٹ جانا۔

اِنْقَادٌ - پتے نکلنا۔

تَنَقُّدٌ - پرکھنا۔

نَقْدَانٌ - سونا' چاندی۔

فَنَقَدَنِیْ ثَمَنَهٗ - مجھ کو اس کی قیمت نقد دے دی۔

قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَلَمَّا فَرَغُوْا جَعَلَ يَنْقُدُ شَيْئًا مِّنْ طَعَامِهِمْ - (حضرت ابوذر غفاریؓ کو ان کے ساتھ والوں نے سفر میں دستر خوان پر بلایا) تو کہنے لگے میں روزہ دار ہوں - جب وہ کھا چکے تو آپ ان کے بچے ہوئے کھانے میں سے کچھ کچھ چگنے لگے (جیسے پرندہ تھوڑا تھوڑا چگتا ہے)۔

وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تَهْذِرُوْنَ الدُّنْيَا وَنَقَدَ بِاِصْبَعِهٖ - تم تو دنیا میں کشادگی کرتے ہو (دنیاوی سامان و اسباب خوب جمع کرتے ہو) اور انگلی کو مار کر آواز نکالی (ایک روایت میں نَقَرَ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنْ نَقَدْتَ النَّاسَ نَقَدُوْكَ - اگر تو لوگوں کی پیٹھ پیچھے برائی کرے گا تو وہ بھی تیری برائی کریں گے۔

جِئْتُ بِنَقَدٍ اَجْلُبُهٗ اِلَى الْكُوْفَةِ - میں چھوٹی چھوٹی بکریاں لایا ان کو کوفہ لئے جاتا تھا۔

صُلْتَ عَلَى الْاَسَدِ وَبُلْتَ عَنِ النَّقَدِ - یہ ایک مثل ہے یعنی شیر پر تو تو نے حملہ کیا اور چھوٹی بکری کے سامنے پیشاب نکل گیا۔

اِرْمُوْا فِيْهِمْ فَاِنَّمَا هُمْ نَقَدٌ - ان پر تیر چلاؤ' وہ چھوٹی چھوٹی بکریاں ہیں (یعنی خارجی لوگ ضعیف اور ناتوان ہیں' ان کو مار ڈالو)۔

وَعَادَ النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا - اور چھوٹی چھوٹی بکریاں (قحط کی وجہ سے) یکجا جمع ہوگئیں۔

تَوَاصَوْا فِي الصُّفُوْفِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِي الْخَلَلِ كَالنَّقَدِ - صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہو شیطان خالی جگہوں میں چھوٹی بکریوں کی طرح گھس آتا ہے۔

ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهٖ - پھر انگلی کی ایک پور کو دوسری پور پر مارا (کمی یا حقارت ظاہر کرنے کو)۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ تُطْوٰى لَهُ الْاَرْضُ فَلْيَتَّخِذِ النَّقَدَ مِنَ الْعَصَا - جو شخص چاہے کہ سفر جلدی سے طے ہو تو نقد کی لاٹھی رکھے (نقد ایک درخت ہے - بعض نے کہا بادام تلخ)۔

نَقْذٌ - نجات دینا' خلاص کرنا۔

تَنْقِيْذٌ اور اِنْقَاذٌ اور تَنَقُّذٌ اور اِنْتِنْقَاذٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ - اپنی جانوں کو دوزخ سے چھڑاؤ۔

حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَسْتَنْقِذَہٗ مِنَ النَّارِ - مجھ کو دوزخ سے اس کا چھڑانا ضرور ہے۔

یَامُنْقِذَ الْغَرْقٰی - اے ڈوبتوں کے چھڑانے والے' ان کونجات دلانے والے' بچانے والے۔

مُنْقِذٌ - حبان کے باپ کا نام تھا جو ایک بھولے بھالے صحابی تھے۔

نَقْرٌ - مارنا' عیب کرنا' سوراخ کرنا' پھونکنا' لکھنا' چگنا' کھودنا' بحث کرنا' انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر مار کر آواز نکالنا' ٹھونگیں مارنا۔

نَقَرٌ - غصہ ہونا' عیب کرنا۔

مُنَاقَرَۃٌ اور نِقَارٌ - تکرار کرنا' حجت کرنا۔

اِنْتِقَارٌ - اختیار کرنا۔

نَھٰی عَنْ نَقْرَۃِ الْغُرَابِ - کوے کی طرح ٹھونگ لگانے سے منع فرمایا (یعنی سجدے میں نہ ٹھہرنا' جلدی سے سر اٹھا لینا)۔

حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ نَقَرَ - منافقوں کی نماز یہ ہے جب سورج زرد ہوا تو اٹھے ٹھونگیں لگانے لگے (جلدی جلدی رکوع سجدہ کرنے لگے)۔

فَلَمَّا فَرَغُوْا جَعَلَ یَنْقُرُ شَیْئًا مِّنْ طَعَامِھِمْ - جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو ابوذر ان کے بچے ہوئے کھانے پر ٹھونگ لگانے لگے (یعنی تھوڑا تھوڑا انگلی سے لے کر کھانے لگے)۔

نَھٰی عَنِ النَّقِیْرِ - نقیر میں جو نبیذ بھگویا جائے اس سے آپ نے منع فرمایا (کھجور کی لکڑی کو کھود کر اس کو پیالے کی طرح بنا لیتے ہیں اس کو نقیر کہتے ہیں اس میں نبیذ بھگویا جائے تو جلدی نشہ پیدا کرتا ہے)۔

عَلٰی نَقِیْرٍ مِّنْ خَشَبٍ - لکڑی کی سیڑھی پر (ایک موٹی لکڑی کو کھود کر اس میں سیڑھیوں کی طرح تلے اوپر طبقے بنا دیتے ہیں اس کو لگا کر بالا خانوں پر چڑھ جاتے ہیں)۔

وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا - کی تفسیر میں ابن عباس نے اپنا انگوٹھا کلمہ کی انگلی پر رکھا پھر پھونک ماری اور کہا یہی نقیر ہے۔

فَیَنْقُرُ عِنْدَ عِجَانِہٖ - اس کے دبر کے پاس پھونکتا ہے۔

اِنَّہٗ عَطَسَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرْتَ وَ نَقِرْتَ - ایک شخص ان کے پاس چھینکا تو کہا تو حقیر ہوا اور زخمی ہوا - (بعض نے کہا نقیر تابع ہے حقیر کا - عرب لوگ کہتے ہیں حَقِیْرٌ نَقِیْرٌ - جیسے ہندی لوگ کہتے ہیں پانی وانی روٹی' ووٹی)۔

مَتٰی مَایَکْثُرُ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ یُنَقِّرُوْا وَمَتٰی مَایُنَقِّرُوْا یَخْتَلِفُوْا - جب قرآن کے حافظ بہت ہوں گے تو کھود کھاد کریں گے اور جب کھود کھاد کریں گے تو ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے (ایک آیت کے معنی ایک کچھ قرار دے گا' ایک کچھ' ایک شخص کسی لفظ کو ایک صورت پر پڑھے گا دوسرا دوسری صورت پر)۔

فَنَقَّرَ عَنْہُ - انھوں نے اس کی بحث کی (خوب غور کیا)۔

فَنَقَّرَتْ لِیَ الْحَدِیْثَ - اس نے اس بات کی تہہ بیان کی (جو مجھ سے پوشیدہ تھی - ایک روایت فائے موحدہ سے ہے - کرمانی نے کہا یعنی سارا قصہ مجھ سے نقل کیا)۔

بَلَغَ ابْنَ الْمُسَیِّبِ قَوْلُ عِکْرِمَۃَ اَنَّ الْحِیْنَ سِتَّۃُ اَشْھُرٍ فَقَالَ اِنْتَقَرَھَا عِکْرِمَۃُ - سعید بن مسیب کو یہ خبر پہنچی کہ عکرمہ حین کی تفسیر چھ مہینے سے کرتے ہیں تو سعید نے کہا شاید عکرمہ نے یہ قرآن سے نکالا یا اپنے دل سے تراش لیا (عرب لوگ کہتے ہیں نَقَّرَ بِاسْمِ فُلَانٍ یا اِنْتَقَرَ جب جماعت میں سے اس کا نام لے)۔

فَاَمَرَ بِنُقْرَۃٍ مِّنْ نُحَاسٍ فَاُحْمِیَتْ - انھوں نے حکم دیا تانبے کی ایک دیگچی گرم کی گئی۔

مَابِھٰذِہِ النُّقْرَۃِ اَعْلَمَ بِالْقَضَاءِ مِنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ - اس گڑھے میں (یعنی بصرے میں) قضا کا علم ابن سیرین سے زیادہ کسی کو نہیں ہے (اصل میں نُقْرَۃ وہ گڑھا جس میں پانی جمع ہوتا ہے یعنی کنڈ تالاب - مراد یہاں بصرے کا شہر ہے)۔

نُقْرَۃُ الْقَفَا - گدی کا گڈھا۔

ثُمَّ نَقَرَ بِیَدِہٖ - پھر انگوٹھے کو انگلی پر مار کر آواز نکالی۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ نَقَرَ رَاْسَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ - حضرت جبرئیل نے ٹھٹا مارنے والے کافروں میں سے ایک کے سر پر مار لگائی۔

نَقَرَاتٍ - میرے سر میں مرغ نے تین ٹھونگیں لگائیں (یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں دیکھا تھا اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ ابولولؤ مغیرہ کے غلام نے تین خنجر آپ کو مارے - آپ نماز پڑھ رہے تھے - یہ واقعۂ شہادت مشہور ہے)-

نَقِیر - اس گڑھے کو بھی کہتے ہیں جو گٹھلی کے اندر ہوتا ہے-

نَقَرَ اَرْبَعًا - چار ٹھونگیں لگائیں (رکعتوں کے اعتبار سے چار کہا اور نہ چار رکعتوں میں آٹھ سجدے ہوتے ہیں)-

نُقْرَةُ النَّحْرِ - سینہ کا گڈھا (دگدگی)-

اَلْحَجَامَةُ فِی النُّقْرَةِ تُوْرِثُ النِّسْیَانَ - گدی کے گڑھے میں پچھنے لگانا نسیان پیدا کرتا ہے (اس کا اثر دماغ کی قوت حافظہ پر ہوتا ہے)-

لَیْسَ فِی النُّقَرِ شَیْءٌ - چاندی سونے کے ڈلوں میں (جن پر سکہ نہ پڑا ہو) زکوٰۃ نہیں ہے (اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور چاندی سونے میں خواہ ڈلے ہوں زکوٰۃ واجب کہتے ہیں - دوسری حدیث سے یہ مستفاد ہے)-

نِقْرِسٌ - ایک درد ہے جو ٹخنوں، پاؤں کی انگلیوں اور انگوٹھوں میں ہوتا ہے-

وَعَلَیْهِ نَقَارِسُ الزَّبَرْجَدِ وَالْحَلْیُ - اس پر زمرد کے پھول اور زیور تھے-

کُنْتُ شَاکِیًا نَقَارِسَ فَسَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْهُ - مجھ کو نقرس کا درد تھا - میں نے حضرت عائشہؓ سے اس بیماری کا پوچھا (بعض نے کہا یہ راوی کی تصحیف ہے اور صحیح بِفَارِسَ ہے یعنی میں ایران میں بیمار تھا گو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایران میں نہیں گئیں مگر انھوں نے ایران سے آنے کے بعد حضرت عائشہؓ سے پوچھا ہوگا)-

نَقْزٌ یا نَقَزَانٌ - کودنا-

تَنْقِیْزٌ - نچانا-

اِنْقَازٌ - ہمیشہ صاف شیریں پانی پینا-

نِقْزٌ - صاف شیریں پانی-

نُقَازٌ - طاعون کی طرح ایک بیماری ہے جو جانوروں کو ہوتی ہے-

کَانَ یُصَلِّی الظُّهْرَ وَالْجَنَادِبُ تَنْقُزُ مِنَ الرَّمْضَاءِ - آنحضرتؐ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب کیڑے گرمی کی شدت سے کودتے پھرتے (جَنَادِبُ جمع ہے جُنْدُبُ کی بمعنی ٹڈا یا وہ کیڑا جو گرمی میں آواز کرتا ہے)-

یَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰی مُتُوْنِهِمَا - دونوں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاد کر لا رہی تھیں (مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں)-

فَرَاَیْتُ عَقِیْصَتَیْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ یَنْقُزَانِ وَهُوَ خَلْفَهٗ - ابوعبیدہؓ کے دونوں گیسو ہل رہے تھے اچک رہے تھے وہ ان کے پیچھے تھے-

مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُنْقِزَ عَنْ قَاتِلِ الْمُؤْمِنِ - اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل کو سزا دینے سے باز نہیں رہے گا (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْقَزَ عَنِ الشَّیْءِ اس سے باز رہا)-

لَوْ تَنَقَّزَتْ کَبِدُهٗ عَطَشًا لَمْ یَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَیْرَفِیٍّ - اگر اس کا جگر پیاس سے کودنے لگے جب بھی صراف کے گھر سے پانی نہیں مانگے گا (ایک روایت میں تَقَرَّثَتْ ہے یعنی اگر اس کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے)-

نَقْسٌ - ناقوس مارنا، عیب کرنا، ٹھٹا کرنا-

تَنْقِیْسٌ - لقب دینا-

نَاقِسٌ - ترش-

نِقْسٌ - لکھنے کی سیاہی (اَنْقَاس اس کی جمع)-

حَتّٰی نَقَسُوْا اَوْ کَادُوْا یَنْقُسُوْنَ - یہاں تک کہ ناقوس مارنے لگے یا مارنے کو تھے-

نَاقُوْس - ایک بڑی لکڑی جس پر چھوٹی لکڑی سے مار لگاتے ہیں تو آواز نکلتی ہے نصاریٰ اگلے زمانے میں اسی سے لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے تھے-

اِتَّخِذُوْانَا قُوْسًا - ایسا کرو ایک ناقوس بنالو (اس کو بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کرو-)

نَقْشٌ - رنگ برنگ کرنا، جماع کرنا، نکالنا، صاف کرنا-

تَنْقِیْشٌ - رنگ برنگ کرنا-

مُنَاقَشَةٌ - جانچ کر حساب لینا، کوڑی کوڑی کا جھگڑا کرنا-

اِنْقَاشٌ - ہمیشہ تر کھجور کھانا' ہمیشہ جماع کرنا' قرض دار پر تقاضا کرنا-

اِنْتِقَاشٌ - کانٹا نکال لینا' نکالنا' اختیار کرنا-

نَقَّاشٌ - نقش کرنے والا-

مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ - جس سے جانچ کر (رتی رتی کا) حساب لیا جائے گا اس کو عذاب ہوگا (کیونکہ ایسے محاسبہ میں کوئی بندہ پورا نہیں اتر سکتا بغیر اس کے فضل و کرم کے کام نہیں چلتا)-

مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ - جس سے جانچ کر حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہوگا-

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ فِيْهِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِنِقَاشِ الْحِسَابِ - جس دن اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو حساب کا تصفیہ کرنے کے لئے اکٹھا کرے گا-

وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ - جب کانٹا گھس جائے تو اس کو نہ نکالے (ایک روایت میں فَلَا انْتَعَشَ ہے مگر اس کے معنی یہاں نہیں بنتے اِنْتَعَشَ کے معنی بلند ہوا)-

مِنْقَاش - نقش کرنے کا آلہ اور موچنہ جس سے کانٹا نکالتے ہیں-

اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰى خَيْرًا فَاِنَّهٗ مَالٌ رَقِيْقٌ وَانْقُشُوْا لَهٗ عَطَنَهٗ - بکریوں کو اچھی طرح رکھو وہ ایک نرم مال ہے (یعنی نازک اور لطیف) اور ان کا تھان صاف کر دو (اس میں سے کانٹے پتھر وغیرہ نکال کر)-

لَاتَنْقُشُوْا عَلٰى خَوَاتِيْمِكُمْ - اپنی انگوٹھیوں پر کندہ نہ کراؤ (یعنی اسمائے الٰہی' آیات وغیرہ کیونکہ پاخانہ جاتے وقت تکلیف ہوگی اس کو اتارنا ہوگا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس پر محمد رسول اللہ کندہ نہ کراؤ جو آنحضرتؐ کی انگوٹھی کا نقش تھا)-

نَقْشُ خَاتِمِهٖ كَانَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - آنحضرتؐ کی انگوٹھی پر یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ-

اِنْتَقَشَهٗ - اس کو اختیار کیا' چنا-

نِقَاشَةٌ - نقاشی کا پیشہ-

نَقْصٌ یا تَنْقَاصٌ یا نُقْصَانٌ - گھٹنا' کم ہو جانا' پورا ہونے کے بعد-

تَنْقِيْصٌ اور اِنْقَاصٌ - کم کرنا' گھٹانا-

اِنْتِقَاصٌ - کم ہونا-

تَنَاقُصٌ - آہستہ آہستہ کم ہونا-

تَنَقُّصٌ - نقصان میں پڑنا' برائی کرنا-

اِسْتِنْقَاصٌ - کم کرنے کی درخواست کرنا-

مَنْقَصَةٌ - نقص' عیب-

نَقَائِصُ - عیوب-

شَهْرَا عِيْدٍ لَّايَنْقُصَانِ - عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے (گو ۲۹ دن کے ہوں مگر ثواب ۳۰ دن کا ملتا ہے- بعض نے کہا شوال اور ذی الحجہ دونوں ۲۹ دن کے نہیں ہوتے ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس کا)-

اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ يَاجَفَّ - کیا تازی کھجور سوکھ کر وزن میں کم ہو جاتی ہے-

اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ - پانی سے پیشاب کو کم کرنا (یعنی پانی سے استنجا کرنا - ایک روایت میں اِنْتِفَاص ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے جب ذکر پر پانی ڈالا جاتا ہے تو قطرہ آنا کم ہوتا ہے)-

اِلَّا مَانَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ - میرے اور تمہارے علم نے خداوند کریم کے علم میں سے اتنا لیا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے چونچ ڈال کر لیا ہے (یہ بھی صرف قلت کے بیان کے لئے ہے- ورنہ خداوند کریم کی معلومات غیر متناہی ہیں اور متناہی کو غیر متناہی سے اتنی بھی نسبت نہیں ہو سکتی)-

وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ - اور دین کا علم کم ہو جائے گا-

مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ - ان کے ثواب میں سے کچھ کم ہوئے بغیر-

مَانَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ - خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ اللہ تعالیٰ اور زیادہ دیتا ہے)-

مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ - صدقہ اور خیرات نے کسی مال کو کم نہیں کیا-

مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ - جو شخص کسی ذمی پر ظلم

کرے یا اس کا حق مار لے۔

فَمَازِلْتُ اُنَاقِصُهٗ۔ میں اس کو برابر کم ہی کہتا رہا۔

اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا جَفَّ۔ کیا تازی کھجور جب خشک ہوجاتی ہے تو اس کا وزن کم ہوجاتا ہے۔

اَلنِّسَاءُ نَوَاقِصُ الْاِيْمَانِ وَ نَوَاقِصُ الْحُظُوْظِ وَ نَوَاقِصُ الْعُقُوْلِ۔ عورتیں ناقص الایمان اور ناقص الحظ (ادھورے حصہ والی' ادھوری قسمت والی) اور ناقص العقل ہیں (ناقص الایمان اس وجہ سے کہ حیض کی حالت میں روزہ نماز نہیں ہوسکتا ناقص العقل اس وجہ سے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ ناقص الحظ اس وجہ سے کہ عورتوں کو مرد کا آدھا حصہ ملتا ہے)۔

مَاصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى اَنْ قُبِضَ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا وَلَا نَقَصَ شَهْرُ رَمَضَانَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ مِنْ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا وَّلَيْلَةً۔ امام جعفر صادقؒ سے کسی نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے رمضان کے ۲۹ روزے رکھے فرمایا وہ جھوٹے ہیں آنحضرتؐ نے وفات تک تیس روزوں سے کم نہیں رکھے اور جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پیدا کئے رمضان کا مہینہ تیس دن رات سے کم نہیں ہوا۔

مترجم: کہتا ہے یہ امامیہ کی روایت ہے اور شیعہ کے بعض فقہا اسی کے قائل ہیں کہ رمضان کے تیس روزے پورے کرنا چاہئیں اور یہ احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جن میں یہ حکم ہے کہ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور مشاہدہ کے بھی خلاف ہے رمضان کا مہینہ کبھی ۲۹ یوم کا ہوتا ہے کبھی ۳۰ یوم کا جیسے اور مہینے۔ اور مجھ کو تو یقین نہیں کہ امام جعفر صادقؒ نے ایسا فرمایا ہو جو مشاہدہ کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئًا۔ اگر فرض میں سے کچھ کم کردیا ہو (کوئی نماز چھوڑ دی ہو یا پوری طرح تعدیل ارکان کے ساتھ ادا نہ کی ہو)۔

نَقْضٌ۔ توڑنا' گرانا' کھولنا' بگاڑنا' آواز کرنا۔

تَنْقِيْضٌ۔ نرگھوڑے کو بغیر نعوظ کے باہر لانا۔

مُنَاقَضَةٌ۔ مخالف ہونا۔

اِنْقَاضٌ۔ آواز کرنا' توڑنا' بھاری کرنا (بعضوں نے کہا اِنْقَاض جاندار کی آواز اور نَقْض بے جان کی مثلاً زین کی یا جوتے کی)۔

اِنْتِقَاضٌ۔ انگلیاں چٹخانا' زبان تالو میں چپکا کر پکارنا' ٹوٹنا۔

تَنَقُّضٌ۔ ٹپکنا' بہنا۔

تَنَاقُضٌ۔ ایک دوسرے نقیض (مخالف) ہونا توڑ ڈالنا' فسخ کر ڈالنا۔

اِنْقَاضٌ۔ پھٹ جانا۔

اِنَّهٗ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ۔ آپ نے اوپر سے ایک آواز سنی۔

وَلَقَدْ تَنَقَّضَتِ الْغُرْفَةُ۔ بالاخانہ پھٹ گیا ٹوٹ گیا (اس کی آواز آئی)۔

فَاَنْقَضَ بِهٖ دُرَيْدٌ۔ درید نے زبان کو منہ میں پھرا کر آواز نکالی (خطابی نے کہا تالی بجائی)۔

فَنَاقَضَنِيْ وَ نَاقَضْتُهٗ۔ وہ میری بات کاٹتا تھا میں اس کی بات کاٹتا تھا۔

نَاقَضَ اِثْنَا عَشَرَ شَاعِرًا۔ بارہ شاعروں سے مناقضہ کیا ان کے خلاف شعر کہے۔

نَقْضُ الْوِتْرِ۔ وتر توڑ ڈالنا ایک رکعت اور پڑھ کر اس کو نفل کرلینا پھر نفل پڑھ کر (یعنی تہجد کی نماز) وتر دوبارہ پڑھنا۔

هَلْ يَنْقُضُ الْوِتْرَ۔ کیا وتر کو توڑ سکتا ہے۔

اُنْقُضِيْ رَاْسَكِ۔ اپنا سر کھول ڈال۔

ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً۔ حج کو فسخ کرکے عمرہ نہیں بنایا۔

اُنْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ۔ سر کھول ڈال کنگھی کرلے (یعنی احرام کے غسل کے لئے جو سنت ہے تو فرض غسل کے لئے یعنی حیض کے غسل کے لئے بہ طریق اولیٰ جائز ہوگا اس لئے ترجمۂ باب کی مطابقت ہوگئی)۔

نَقْضُ شَعْرِ الْمَرْاَةِ۔ عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا (تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچے اور بال صاف ہوجائیں)۔

وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔ عمامہ نہیں توڑا (کھولا نہیں بلکہ

اس کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر مسح کرلیا)۔

اَمْرُ نَقْضٍ بِمَا كَانُوْا يُنْهَوْنَ عَنْهُ۔ جس بات سے ان کو منع کیا جاتا تھا اس کو توڑنا (پہلے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا منع کردیا تھا۔ پھر حکم دیا کہ رکھ سکتے ہو)۔

فَيَدْخُلُ فَيَنْتَقِضُ۔ اندر جا کر اپنی حاجت پوری کرے (یعنی استنجا کرے)۔

اِنْقَضَّ الْبَارِحَةَ۔ شب گزشتہ کو گر پڑا۔

نَقْضٌ۔ دبلا اونٹ جو سفر کرتے کرتے تھک گیا ہو۔

لَايُنْقِضُ الرَّجُلُ اَصَابِعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں انگلیاں نہ توڑے (ان کو چٹخائے نہیں)۔

وَيُقَوَّمُ النُّقَضُ وَالْاَبْوَابُ۔ مکان کا عملہ جو توڑا گیا ہو اور دروازے ان کی قیمت لگائی جائے گی۔

نَقْطٌ۔ نقطے لگانا، ٹپکنا۔

تَنْقِيْطٌ۔ نقطے لگانا۔

نُقْطَه۔ چڑھاوا جو دولہا دولہن کو بھیجتا ہے۔

تَنَقُّطٌ۔ تھوڑا تھوڑا حاصل کرنا۔

فَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ نُقْطَةٍ۔ ایک نقطہ کا بھی اختلاف نہیں ہوا (یعنی کسی امر میں اختلاف نہیں ہوا)۔

ذُو النُّقْطَتَيْنِ۔ دو ٹپکے (دھبے) والا۔

نُقْطَةُ دَائِرَاتِهَا۔ دائروں کا مرکز۔

وَلَا اَتَوْا بِنُقْطَةٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ۔ تھوڑا پانی بھی نہیں لائے۔

خُذْ كَحُلْيَةٍ مُّنَطَّقَةٍ۔ ٹپکے دار زیور کی طرح چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے۔

نِقَاطٌ۔ نقطہ کی جمع ہے۔

نَقْعٌ۔ آواز بلند کرنا، پھاڑنا، مار ڈالنا، بہت ہونا، گالی دینا، شفا پانا، تصدیق نہ کرنا، جمع ہونا (جیسے نُقُوْعٌ ہے)۔

اِنْقَاعٌ۔ بھگونا، سیراب کرنا، زرد ہو جانا، بدل جانا، پوشیدہ کرنا۔

اِسْتِنْقَاعٌ۔ بلند ہونا، بدل جانا، زرد ہو جانا، جمع ہونا۔

نَهٰى اَنْ يُّمْنَعَ نَقْعُ الْبِئْرِ۔ کنویں کا پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو اس کو روکنا نہ چاہئے کسی کو پینے یا پلانے سے نہ روکے۔

لَايُبَاعُ نَقْعُ الْبِئْرِ وَلَا رَهْوُ الْمَاءِ۔ کنویں کا پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو اس کو بیچنا نہیں چاہئے اسی طرح تھما ہوا پانی (تالاب یا کنٹے کا)۔

لَايَقْعُدُ اَحَدُكُمْ فِيْ طَرِيْقٍ اَوْ نَقْعِ مَاءٍ۔ کوئی تم میں سے راستے میں یا جہاں پانی جمع ہو پاخانہ نہ کرے۔

اِنَّ عُمَرَ حَمٰى غَرْزَ النَّقِيْعِ۔ حضرت عمرؓ نے غرز النقیع کو محفوظ کردیا (وہاں مجاہدین کے سوا اور کسی کے جانور نہ چرنے پائیں۔ غرز النقیع ایک موضع تھا مدینہ کے قریب)۔

اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَقِيْعِ الْخَضْمَاتِ۔ پہلا جمعہ جو مدینہ میں پڑھا گیا وہ نقیع الخضمات میں تھا (جو ایک مقام کا نام ہے)۔

اِذَا اسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ جَاءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ۔ جب مسلمان کی سانس منہ میں رک جاتی ہے تو موت کا فرشتہ آتا ہے (وہ نکلنا چاہتی ہے یعنی دم توڑنا)۔

يَااَهْلَ الْعِرَاقِ اِنَّكُمْ شَرَّابُوْنَ عَلَيَّ بِاَنْقُعٍ۔ (حجاج نے کہا) اے عراق والو! تم کنٹوں (تالابوں) میں آ کر میرے پاس پانی پینے والے ہو (یعنی مجھ سے ڈر کر احتیاط سے رہو۔ ہوشیار پرندے کا قاعدہ ہے کہ جہاں لوگ چلتے رہتے ہیں وہاں پانی پینے نہیں آتا کھڈوں اور کنٹوں سے پی لیتا ہے)۔

اِنَّهٗ لَشَرَّابٌ بِاَنْقُعٍ۔ وہ تو کنٹوں (جوہڑوں) سے پانی پینے والا ہے (یعنی حدیث کے حاصل کرنے کے لیے دور دور گئے ہیں)۔

رَاَيْتُ الْبَلَايَا تَحْمِلُ الْمَنَايَا نَوَاضِحُ يَثْرِبَ تَحْمِلُ السَّمَّ النَّاقِعَ۔ میں نے دیکھا اونٹنیاں موتوں کو لادے ہوئے لا رہی ہیں مدینہ کے اونٹ زہر ہلاہل اٹھا کر لا رہے ہیں (مطلب یہ ہے کہ مسلمان لڑنے کے لئے جان بکف آ رہے ہیں)۔

اَلْكَرْمُ يَتَّخِذُوْنَهٗ زَبِيْبًا يَنْقَعُوْنَهٗ۔ انگور کو سکھا کر پانی میں بھگو دیتے ہیں۔

نُقُوْعٌ۔ وہ شربت جو رات کو بھگویا جائے صبح کو پینے کے لئے یا دن کو تیار کیا جائے رات کو پینے کے لئے۔

نَقِيْعٌ۔ وہ شراب جو انگور وغیرہ سے بنائی جائے صرف پانی

میں بھگو کر اور آگ میں نہ پکائی جائے۔

اَنْقَعَ الزَّبِيْبَ فِي الْخَابِيَةِ يا نَقَعَهٗ۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یعنی انگور کو مٹکے میں بھگو دیا۔

وَكَانَ عَطَاءٌ يَسْتَنْقِعُ فِي حِيَاضِ عَرَفَةَ۔ عطاءؒ عرفات کے حوضوں میں پانی بھر دیتے (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے)۔

مَا عَلَيْهِنَّ اَنْ يَّسْفِكْنَ بِدُمُوْعِهِنَّ عَلٰى اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَالَمْ يَكُنْ نَقْعٌ وَّلَا لَقْلَقَةٌ۔ اگر خالد بن ولید کی عورتیں اپنے آنسوان پر بہائیں تو کچھ قباحت نہیں (یعنی آہستہ روئیں) جب تک چیخنا یا سروں پر خاک اوڑانا اور چلانا نہ ہو یا کپڑے پھاڑنا اور چلانا نہ ہو (یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا)۔

فَاسْتَقْبَلُوْهُ فِي الطَّرِيْقِ مُنْتَقِعًا لَوْنُهٗ۔ راستہ میں ان کو آنحضرتؐ ملے آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

فَانْتُقِعَ لَوْنُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ۔ ایک گھڑی تک آنحضرتؐ کا رنگ بدل گیا پھر آپ کی حالت بدستور ہوگئی۔

وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ۔ آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

اَلنَّقِيْعَةُ۔ وہ کھانا جو سفر سے لوٹ کر آنے والا یا سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

كَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعٌ۔ اس کا پانی گویا مہندی کا پانی تھا۔

اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (اخیر تک) جب تم میں سے کسی کو بخار آئے (یعنی صفراوی بخار جو حرارت کی شدت سے ہو) کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اس کو پانی سے بجھائے ایسا کرے کہ بہتی نہر میں اپنے آپ کو ڈالے اور بہاؤ کی طرف منہ کرے اور کہے بسم الله اللّٰهم اشف عبدك وصدق رسولك صبح کی نماز کے بعد یہ کرے سورج نکلنے سے پہلے پھر تین غوطے اس میں لگائے تین دن تک یہی کرتا رہے اگر تین دن میں اچھا نہ ہو تو پانچ دن تک کرے۔

نَقْعٌ۔ غبار اور گرد کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع نِقَاعٌ ہے)۔

شَارِبُ الْخَمْرِ لَا يَنْقَعُ۔ شراب پینے والا پانی سے سیراب نہیں ہوتا۔

لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا جُرْعَةٌ كَجُرْعَةِ الْاِنَاءِ لَوْ تَمَزَّهَا الصَّدْيَانُ لَمْ تَنْقَعْ غُلَّتَهٗ۔ دنیا میں سے ایک گھونٹ رہ گیا ہے اگر پیاسا شخص اس کو چوس کر پی لے تو بھی اس کی پیاس نہ بجھے (سیراب نہ ہو)۔

اَنْقَعَنِي الْمَاءُ۔ مجھ کو پانی نے سیر کر دیا۔

اِسْتَنْقَعْتُ فِي الْغَدِيْرِ۔ میں گڑھے میں اترا اور غسل کیا۔

نَقْفٌ۔ توڑنا، مارنا، سوراخ کرنا، صاف کرنا، ملانا، انگلی سے مارنا یا انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنا۔

مُنَاقَفَةٌ۔ تلوار سر پر مارنا ایک دوسرے کو۔

اِنْقَافٌ۔ توڑنا، انڈے دینا، ہڈی دینا، مغز نکالنے کے لئے۔

تَنَاقُفٌ بمعنی مُنَاقَفَةٌ ہے۔

اِنْتِقَافٌ۔ نکالنا، توڑنا۔

وَاعْدُدْ اِثْنَيْ عَشَرَ مِنْ بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ثُمَّ يَكُوْنُ النَّقْفُ وَالنِّقَافُ۔ بارہ سردار بنی کعب بن لوی میں سے شمار کر لے اس کے بعد سر توڑ جنگیں ہوں گی (خوب سر پھٹول اور لڑائی ہوگی)۔

اِلَّا الْوِقَافُ ثُمَّ النِّقَافُ ثُمَّ الْاِنْصِرَافُ۔ لڑائی میں پہلے ٹھہرنا ہوتا ہے (دشمن کے مقابل جمنا) پھر تلواروں سے سر توڑنا، پھر لوٹ کر آنا۔

لٰكِنْ غَذَاهَا حَنْظَلٌ نَقِيْفٌ۔ اس کو کھانے کی پکی اندرائن دی گئی (عربوں کی عادت ہے حنظل یعنی اندرائن پر ناخن سے مارتے ہیں اگر اس میں سے آواز نکلے تو سمجھتے ہیں وہ پک گئی تب اس کو توڑ لیتے ہیں۔ نَقِيْفٌ اسی اندرائن کو کہتے ہیں جو اس طرح مار لگا کر توڑی جائے۔

نَاقِفُ حَنْظَلٍ۔ اندرائن توڑنے والا (یعنی آنسو بہانے والا۔ اندرائن کو توڑیں تو اس کی تیزی کے سبب آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں)۔

نَقٌّ۔ چیخنا، شکایت کرنا۔

نَقِيقٌ - چیخ -

يَاضِفْدَعُ نِقِّي كَمْ تَنِقِّيْنَ - ارے مینڈک! چیخارہ کتنا چیخے گا' کب تک چیخے گا -

وَدَائِسٍ وَّمُنِقٍّ - اور کوٹ کر غلہ نکالنے والا اور آواز کرنے والا (مُنِقٍّ بکسر نون' ابوعبیدہ نے کہا اہل حدیث اس کو یوں ہی روایت کرتے ہیں' مجھ کو اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے - بعض نے کہا یہ نَقِيق سے ماخوذ ہے یعنی آواز کرنے والے چوپائے اس کے پاس بہت ہیں - اونٹ' گائے' بیل' بکری' گدھے وغیرہ اگر بہ فتحہ نون پڑھیں تو مطلب صاف ہے - یعنی غلہ صاف کرنے والا) -

نَقْنَقَةٌ - مینڈک کی آواز دہری مرغی کی آواز انڈا دینے کے وقت اندر گھس جانا یا مہلت کے ساتھ کوئی کام کرنا -

نِقْنِقٌ - شترمرغ (اس کی جمع نَقَانِقُ ہے) -

نَقْلٌ - ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جانا' پیوند لگانا' روایت کرنا' کاپی کرنا' خوب پانی پلانا -

تَنْقِيْلٌ بمعنی نَقْلٌ ہے -

مُنَاقَلَةٌ - ایک دوسرے سے نقل کرنا' جھگڑنا -

اِنْقَالٌ - درست کرنا -

تَنَقُّلٌ - ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا (جیسے اِنْتِقَالٌ ہے) -

كَانَ عَلٰى قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقَلُ - آنحضرتؐ کی قبر شریف پر چھوٹے چھوٹے پتھر رکھے ہوئے تھے -

لَاسَمِيْنٌ فَيُنْتَقَلُ - نہ تو موٹا ہے کہ لوگ اس کو اپنے گھروں کو لے جا کر کھائیں -

اَلْمُنَقِّلَةُ - وہ زخم جو ہڈی کا مقام بدل دے (اپنی جگہ سے سرکا دے) یا جو ہڈی توڑ دے -

وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى اَسْوَدَ - اگرچہ اس کو حکم کرے زرد پہاڑ کے پتھروں کو کالے پہاڑ پر لے جانے کا (یعنی کتنا ہی مشکل کام ہو عورت کو اپنے خاوند کی اطاعت ضروری ہے - عادت یہ ہے کہ زرد پہاڑ کالے پہاڑ سے بہت دور ہوتا ہے) -

اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَنْقُلُ فِي الرَّحِمِ - (جھوٹی قسم کھانے سے ملک اجاڑ ہو جاتا ہے یعنی عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں اولاد نہیں ہوتی تو) جھوٹی قسم کا اثر عورتوں کے رحم تک پہنچتا ہے -

مَنْقَلٌ - پرانا موزہ یا جوتا -

نَقْمٌ - عذاب کرنا' حکم کرنا' انکار کرنا' عیب کرنا' ناپسند کرنا' طعنہ مارنا' جلدی سے کھا لینا -

اِنْتِقَامٌ - بدلہ لینا' سزا دینا -

مُنْتَقِمٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی سخت سزا دینے والا کافروں سے بدلہ لینے والا -

مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ مَحَارِمُ اللّٰهِ - آنحضرتؐ نے کبھی اپنے نفس کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیا یا کسی کو سزا نہیں دی مگر جب اللہ تعالیٰ نے جن کو عزت دی ہے ان کی بے عزتی کی جائے یا حرام کاموں کا ارتکاب کیا جائے (مثلاً زنا' چوری' قتل وغیرہ) -

مَايَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ - جمیل کا بیٹا زکوٰۃ کا دینا اسی وجہ سے ناپسند کرتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال دار کر دیا (تو اس کی تونگری الٹی ناشکری کا باعث ہوئی - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے - ابن جمیل کو زکوٰۃ ناپسند کرنے کا کوئی موجب نہیں البتہ یہ موجب ہو سکتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ نے اس کو مال دار کر دیا - کہتے ہیں یہ ابن جمیل پہلے منافق تھے پھر انھوں نے توبہ کی) -

فَهُوَ كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُّقْتَلْ يَنْتَقِمْ - وہ تو سانپ کی طرح ہے کوئی اس کو مار ڈالے تو اس سے بدلہ لیا جاتا ہے (عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ سانپ کا بدلہ جن لیا کرتے ہیں کبھی اس کا قاتل مر جاتا ہے کبھی دیوانہ ہو جاتا ہے) -

نُقْمٰى - ایک موضع کا نام ہے مدینہ میں -

نَقَهٌ یا نُقُوْهٌ - بیماری سے تندرست ہونا لیکن ناتوانی کے ساتھ' نقاہت میں مبتلا ہونا' سمجھنا -

اِنْقَاهٌ - تندرست کرنا' سمجھانا -

اِسْتِنْقَاهٌ - سمجھنا -

اِنْتِقَاهٌ - تسلی پانا -

وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَهُوَ نَاقِهٌ- حضرت علیؓ آپ کے ساتھ تھے لیکن ابھی بیماری کی ناتوانی ان میں موجود تھی-

يَاعَلِيُّ مَهْ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ- علی تم کھجور بہت نہ کھاؤ تم ابھی ناتوان ہو (پھر چقندر لایا گیا تو آنحضرتؐ نے علی سے فرمایا' ہاں اس میں سے کھاؤ یہ نقیہ آدمی کو نقصان نہیں پہنچاتا)-

فَانْقَهْ اِذًا- جب تو سمجھ لے (عرب لوگ کہتے ہیں: نَقَهْتَ الْحَدِيْثَ- تم بات سمجھے)-

فَانْقَهْ اور فَافْهَمْ اور فَافْقَهْ- سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی سمجھ لے-

نَقْوٌ- مغز نگالنا-

نَقَاوَةٌ اور نَقَاءٌ اور نَقَاءَ ةٌ اور نُقَاوَةٌ اور نُقَايَةٌ- پاکیزہ ہونا' صاف ہونا' خالص ہونا-

تَنْقِيَةٌ اور اِنْقَاءٌ- صاف کرنا' کچرا نکال ڈالنا' موٹا ہونا' مغزدار ہونا-

تَنَقِّيْ اور اِنْتِقَاءٌ- اختیار کرنا-

اِسْتِنْقَاءٌ- بدن کی صفائی خوب کرنا-

نَقَاوَةٌ اور نُقَاوَةٌ- خلاصہ-

لَاسَمِيْنٌ فَيُنْتَقٰى- نہ تو موٹا ہے کہ اس میں سے مغز نکالا جائے-

نِقْيٌ- مغز (عرب لوگ کہتے ہیں نَقَيْتُ الْعَظْمَ يانَقَوْتُهٗ یا اِنْتَقَيْتُهٗ میں نے ہڈی میں سے مغز نکالا)-

لَاتُجْزِي فِي الْاَضَاحِي الْكَسِيْرُ الَّتِيْ لَاتُنْقِيْ- قربانی میں پاؤں ٹوٹا جانور جس میں مغز نہ رہا ہو جائز نہیں-

نَقَتْ لَهٗ مُخَّهَا- دنیا نے اپنا مغز نکال کر حضرت عمرؓ کو دے دیا (آپ کے عہد میں بڑی فتوحات ہوئیں مسلمانوں کے پاس مال روپیہ بہت آیا-)

فَغَبَطَ مِنْهَا شَاةً فَاِذَا هِيَ لَاتُنْقِيْ- ایک بکری کو اس میں سے ٹٹولا دیکھا تو اس میں مغز نہیں ہے (بالکل لاغر اور دبلی ہے)-

كَالْكِيْرِ تُنْقِيْ خَبَثَهَا- مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے (مشہور روایت تَنْفِيْ ہے فائے موحدہ سے جو اوپر مذکور ہو چکی تُنْقِيْ بھی ہو سکتا ہے تَنْقِيَة سے)-

وَدَابِسٍ وَّمُنَقٍّ- اور روندنے والے اور غلہ صاف کرنے والے (بھوسے اور گھاس سے' ایک روایت میں مُنِقٍّ بہ کسرۂ نون سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا لیکن بہ فتحہ نون زیادہ مناسب ہے کیونکہ دَابِس اور مُنَقِّي دونوں غلہ سے متعلق ہیں)-

خَلَقَ اللّٰهُ جُؤجُؤَ اٰدَمَ مِنْ نَقَاضَرِيَّةٍ- اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کا سینہ ضریہ کی ریتی سے بنایا (ضریہ ایک موضع کا نام ہے جو ضریہ بنت ربیعہ بن نزار کی طرف منسوب ہے- بعض نے کہا ایک کنواں تھا)-

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ- قیامت کے دن لوگ ایک سفید ہموار زمین پر حشر کئے جائیں گے جو میدے کی روٹی کی طرح ہو گی-

هَلْ رَاَيْتُمُ النَّقِيَّ- کیا تم نے میدہ دیکھا ہے-

مَا رَاٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ اِنْبَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهٗ- آنحضرتؐ کو جب سے اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا وفات تک کبھی میدہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا (آپ ہمیشہ بے چھنے آٹے کی گیہوں یا جو کی روٹی کھاتے رہے)-

تَنَقَّهْ وَتَوَقَّهْ- دوست کو چن پھر اس سے بچتا بھی رہ (یعنی اس کو اتنا زور مت دے کہ اگر کل دشمن ہو جائے تو تجھ پر غالب آئے یا اس سے اپنے راز مت بیان کر ایسا نہ ہو دشمن ہو جائے اور تیرے راز کھول دے- بعض نے تَبَقَّهْ بائے موحدہ سے روایت کیا ہے یعنی مال و دولت کو محفوظ رکھ اور اسراف و فضول خرچی مت کر اور آفتوں سے بچا رہ یعنی حرام ذریعوں سے مال مت کما وہ ایک نہ ایک دن آفت لائے گا)-

وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ- سورج صاف چمک دار روشن تھا (زرد نہیں ہوا تھا)-

وَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ- اس میں سے کچھ زمین پاکیزہ تھی (ایک روایت میں ثغبۃ اس کا ذکر کتاب الثاء میں گزر چکا)-

وَامْسَحِ الْيَدَ بِالتُّرَابِ لِتَكُوْنَ اَنْقٰى- ہاتھ کو مٹی سے رگڑ لے یعنی آبدست کے بعد تا کہ خوب صاف ہو جائے-

اَنْقٰى لِثَوْبِكَ- تیرے کپڑے کو خوب صاف کرے گا-

حَتّٰی اِذَا نُقُّوْا - جب صاف پاک کئے گئے۔

كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ - جیسے سفید کپڑا پاک صاف کیا جاتا ہے (اس کی صفائی بہت توجہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ سفید ہے اب اس کی صفائی کے لئے پوری توجہ درکار ہوگی۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے سفید کپڑا دھویا ہوا میل کچیل سے صاف ہوتا ہے)۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا النِّقْيَ - جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو قبل اس کے کہ جانور کا مغز گل جائے وہاں سے پار ہو جاؤ (جلدی سے نکل جاؤ سرسبز ملک میں چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ وہاں زیادہ رہنے سے جانور دبلا ہو جائے اس کی ہڈی میں مغز نہ رہے)۔

فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا - اس کا مغز باقی رکھ کر جلد پار ہو جاؤ۔

نَقَاوَةُ الثَّوْبِ - کپڑے کی نظافت (اور نُقَاوَة عمدہ اور بہتر)۔

اَتَرَوْنَهَا لِلْمُنَقِّيْنَ - کیا تم اس کی صفائی کرنے والوں کے لئے دکھائے جاتے ہو (مشہور روایت اَتَرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ ہے یعنی تم اس کو پرہیزگاروں کے لئے سمجھتے ہو)۔

نَقًا - ریت کا ایک قطعہ (اس کا تثنیہ نَقَوَانِ اور نَقَيَانِ اور جمع اَنْقَاءٌ اور نُقِيٌّ ہے)۔

تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ - ہر بال کے تلے جنابت کا اثر پہنچتا ہے تو بالوں کو دھوؤ اور بدن کو صاف کرو۔

رُبَّمَا اُمِرْتُ بِالنِّقْيِ بُنَّتْ بِالزَّيْتِ فَاَتَدَلَّكُ بِهِ - کبھی مجھ کو یہ حکم ہوا کہ ہڈی کا مغز روغن زیتون میں تر کر کے ملوں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّقِيَّ النَّقِيَّ - اللہ تعالیٰ پرہیزگار صاف دل بندے کو دوست رکھتا ہے (تَقِيٌّ جس کے ظاہری اخلاق درست ہوں اور نَقِيٌّ جس کے باطنی خصائل اچھے ہوں)۔

نَقِيٌّ - امام علی بن محمد ہادی کا لقب ہے۔

وَقَرَّبَ قَابِيْلُ مِنْ زَرْعِهٖ مَالَمْ يُنَقَّ - قابیل نے اپنے کھیت میں سے ایسا غلہ پیش کیا جو صاف بھی نہیں کیا گیا تھا (کہتے ہیں ایک سڑی سوکھی بالی گیہوں کی لا کر رکھی اس کی نیاز قبول نہیں ہوئی)۔

باب النون مع الکاف

نَكْأٌ - پھوڑا اچھا ہونے سے پہلے اس کو چھیل ڈالنا' اس کا تر ہو جانا' قتل کرنا' زخمی کرنا' ادا کر دینا۔

اِنْتِكَاءٌ - لینا' قبضہ کرنا۔

اَوْيَنْكِئُ لَكَ عَدُوًّا - یا تیرے کسی دشمن کو قتل یا زخمی کرتا ہے۔

وَلَا نَكَأَلَكَ عَدُوًّا - تیرے کسی دشمن کو نہیں مارا۔

لَاشَيْءَ اَنْكٰى لِاِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ مِنْ زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ - ابلیس اور اس کے فوج والوں کو کوئی چیز اتنا رنج نہیں دیتی جتنا بھائی مسلمانوں کی ملاقات (ان سے ربط ضبط رکھنا آپس میں ملاپ اور محبت اور ارتباط ایک دوسرے کے پاس آنا جانا)۔

اَلْمُؤْمِنُ لَايَنْكِئُ الطَّمَعُ قَلْبَهٗ - مسلمان کے دل کو طمع زخمی نہیں کرتی (طمع وہ کرتا ہی نہیں تو اس کے دل کو کیا ستائے گی)۔

نَكْبٌ يا نَكَبٌ يا نُكُوْبٌ - عدول کرنا' پھینک دینا' بہا دینا' پھیلا دینا' کوئی آفت لانا' رخ بدلنا۔

نِكَابَةٌ اور نُكُوْبٌ - قوم کا نقیب اور معاون معتمد علیہ ہونا۔

نَكَبٌ - لنگڑا ہونا۔

مَنْكُوْبٌ - مصیبت زدہ۔

تَنْكِيْبٌ - راستہ پھیرنا علیحدہ ہو جانا علیحدہ کرنا۔

تَنَكُّبٌ - عدول کرنا' جدا ہو جانا' مونڈھا دکھلانا' مونڈھے پر ڈالنا۔

فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ - آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اس کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے (پروردگار کی طرف اشارہ کرتے تھے) اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے (اللہ کو گواہ کرتے تھے کہ میں نے تیرا حکم ان لوگوں کو پہنچا دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَنَكَّبْتُ الْاِنَاءَ اور نَكَّبْتُهٗ جب برتن کو جھکائے اس کو اوندھا

دے)۔

اِنِّی نَکَبْتُ قَرَنِیْ - میں نے تیروں کے سینگ (ترکش) کو (تیر دان کو) جھکا دیا۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ نَکَبَ کِنَانَتَهٗ فَعَجَمَ عِیْدَانَهَا (حجاج نے کہا) امیر المومنین یعنی عبدالملک بن مروان نے اپنے تیردان کو اوندھایا اور ہر ایک لکڑی کو آزمایا (اور پھر جو تیر سب سے زیادہ کارگر تھا وہ تمہاری طرف بھیجا یعنی مجھے والی عراق بنایا)۔

نَکِّبُوْا عَنِ الطَّعَامِ - جو جانور کھانے کے لئے تیار کئے جائیں ان سے پرہیز کرو علیحدہ رہو ان کو زکوٰۃ میں نہ لو (مثلاً دانہ خوری کا جانور جو کھانے کے لئے موٹا کیا جاتا ہے یا دودھ والا جانور)۔

نَکِّبْ عَنْ ذَاتِ الدَّرِّ - دودھ والے جانور سے الگ رہ (اس کو زکوٰۃ میں نہ لے)۔

تَنَکَّبْ عَنْ وَّجْهِیْ - (آنحضرتؐ نے وحشی سے فرمایا جب امیر حمزہؓ کے قتل کا واقعہ اس سے سن لیا) میرے سامنے نہ آ مجھ سے علیحدہ رہ (کیونکہ اس کو دیکھ کر آپ کو اپنے چچا کی یاد آتی تھی اور رنج تازہ ہوتا تھا)۔

نَکِّبْ عَنَّا اِبْنَ اُمِّ عَبْدٍ - عبداللہ بن مسعودؓ کو ہمارے سامنے سے ہٹاؤ (ان کو ہم سے دور ہی رکھئے ہمارے گھروں کے پاس انھیں قطعۂ زمین نہ دیجئے)۔

وَقَدْ نُکِبَ بِالْحَرَّةِ - (مکہ میں جو ناتوان مسلمان رہ گئے تھے ان کو ولید بن مغیرہ لے کر آیا) اور مدینہ کے پتھریلے میدان میں اس کا پاؤں زخمی ہو گیا - وہ تین دن تک پاؤں پاؤں چلا۔

نَکْبَةٌ - مصیبت، دکھ، درد، رنج۔

اِنَّهٗ نُکِبَتْ اِصْبَعُهٗ - ان کی انگلی کو صدمہ پہنچا۔

اِذَا خَطَبَ بِالْمُصَلّٰی تَنَکَّبَ عَلٰی قَوْسٍ اَوْعَصًا - جب آپ عیدگاہ میں خطبہ سناتے تو کمان یا عصا پر ٹیکا دیتے۔

اِنْتَکَبَهَا - اس کو کندھے پر لٹکایا۔

خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلٰوةِ - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نماز میں کندھا نرم رکھیں (چپکے کھڑے ہوں، کندھے نہ ہلائیں یا کسی کو صف میں شریک ہونے سے نہ روکیں، حتی المقدور ان کو جگہ دیں یا کوئی ان کو آگے یا پیچھے سرکانا چاہے تو سرک جائیں)۔

حَذَاءَ مَنْکِبَیْهِ - دونوں کندھوں کے برابر۔

کَانَ یَتَوَسَّطُ الْعُرَفَاءَ الْمَنَاکِبَ - وہ سرداروں اور نقیبوں کے درمیان رہتے سہتے ہیں (مَنَاکِبُ عرفاء سے کم درجہ ہوتے ہیں - بعض نے کہا وہ عرفاء کے سردار ہوتے ہیں - بعضوں نے کہا مددگار)۔

مَنَاکِبُ - پہاڑ اور راستے۔

مَنْ جُرِحَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْنُکِبَ نَکْبَةً - جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو یا کوئی صدمہ اٹھائے۔

مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اَهْلَنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَتَنَکَّبِ الْفِتَنَ - جو شخص ہم اہل بیت کو قرآن سے نہ پہچانے وہ فتنوں سے رہائی نہیں پائے گا۔

اَلْمُحْرِمُ یَتَنَکَّبُ عَنِ الْجَرَادِ اِذَا کَانَ عَلَی الطَّرِیْقِ - احرام والا شخص جب راستے میں ہو تو ٹڈی سے علیحدہ رہے (اس کا شکار نہ کرے)۔

مَامِنْ نَکْبَةٍ تُصِیْبُ الْاِنْسَانَ اِلَّا بِذَنْبٍ - آدمی پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کے گناہ کی وجہ سے (تو مسلمان کے لئے ہر مصیبت اور تکلیف کفارۂ ذنوب ہے)۔

مَاکَانَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قُرْحَةٌ وَّلَا نَکْبَةٌ اِلَّا وَضَعَ الْحِنَّاءَ عَلَیْهِ - آنحضرتؐ کو جب کوئی زخم لگتا یا صدمہ پہنچتا تو آپ اس پر مہندی کا لیپ کرتے۔

اَلْعُذْرَةُ تَذْهَبُ بِالنَّکْبَةِ - کنواری سے شادی کرنا تکلیف کو دور کر دیتا ہے (محتاجی کو)۔

نَکْتٌ - زمین پر مارنا کھودنا (فکر کے وقت ایسا کرتے ہیں) سر پر ڈالنا، دور ہو جانا، اوندھانا۔

تَنْکِیْتٌ - پختگی شروع ہونا، عیب کرنا۔

اِنْتِکَاثٌ - گر پڑنا۔

نُکْتَه - سیاہ ٹیکہ (دھبہ) سفید زمین میں یا سفید ٹیکہ سیاہ

زمین میں (اس کی جمع نُکُتٌ اور نِکَاتٌ اور نُکَاتٌ آئی ہے)۔

نَکَّاتٌ - بڑا طعنہ مارنے والا۔

بَیْنَا ھُوَ یَنْکُتُ اِذَا انْتَبَهَ - ایک بار آپ سوچ میں تھے اتنے میں ہوشیار ہوئے (اصل میں نَکْتٌ کہتے ہیں عصا کی نوک زمین پر مارنا - یہ فکر کے وقت عرب لوگ کیا کرتے ہیں)۔

فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِقَضِیْبٍ - ایک چھڑی کو زمین پر مارنا شروع کیا۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا النَّاسُ یَنْکُتُوْنَ بِالْحَصَا - میں مسجد میں گیا دیکھا تو لوگ کنکریاں زمین پر مار رہے ہیں۔

ثُمَّ لَاَنْکُتَنَّ بِكَ الْاَرْضَ - اب میں تجھ کو زمین پر سر کے بل گراؤں گا۔

اِنَّهٗ ذَرَقَ عَلٰی رَاْسِهٖ عُصْفُوْرٌ فَنَکَتَهٗ بِیَدِهٖ - ایک پرندے نے عبداللہ بن مسعودؓ کے سر پر بیٹ کر دی انھوں نے اس کو ہاتھ سے گرا دیا۔

فَاِذَا فِیْهَا نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ - دیکھا تو اس میں ایک کالا ٹپکا (داغ) ہے۔

فَجَعَلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ - امام حسینؓ کا سر مبارک ایک طشت میں رکھا گیا اور عبیداللہ بن زیاد ایک چھڑی سے اس کو مارنے لگا۔

وَجَعَلَ یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ - چھڑی سے زمین پر مارنا شروع کیا۔

کَانَتْ نُکْتَةً سَوْدَاءَ فِیْ قَلْبِهٖ - وہ گناہ اس کے دل میں ایک کالا نکتہ ہو جاتا ہے۔

جُعِلَتْ نُکْتَةٌ فِیْ قَلْبِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ - اس کے دل میں ایک نکتہ ہو جائے گا قیامت تک (اس کا اثر دل پر باقی رہے گا)۔

فَبَادَرْتُ اِلٰی نُکَتٍ - میں نکتوں کی طرف دوڑا - (یعنی کلام کی باریکیوں کی طرف)۔

وَیَنْکُتُهَا اِلَی النَّاسِ - لوگوں کی طرف انگلی کو پلٹتے تھے (صحیح یَنْکُبُهَا ہے بائے موحدہ سے جیسے اوپر گزرا)۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا نَکَتَ فِیْ قَلْبِهٖ نُکْتَةً مِّنْ نُوْرٍ - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں نور کا ایک نکتہ دھر دیتا ہے (پھر یہ نکتہ بڑھتے بڑھتے سارے دل کو منور کر دیتا ہے)۔

مِنْ جُمْلَةِ عُلُوْمِهِمْ نَکْتٌ فِی الْقُلُوْبِ وَنَقْرٌ فِی الْاَسْمَاعِ - اہل بیت کے علموں میں دلوں میں الہام ہونا ہے اور فرشتے کا سنانا۔

اِرْعَوْا قُلُوْبَکُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ وَاحْذَرُوا النَّکْتَ - اللہ تعالیٰ کی یاد سے دلوں کی محافظت کرو اور دل میں ایسی بات آنے سے جو اللہ کو پسند ہو پرہیز کرو یعنی اگر ایسا وسوسہ آئے تو اللہ کی یاد کر کے اس کو رفع کرو۔ دیکھو دل پر اکثر ایسے موقعے آتے ہیں کہ نہ اس میں ایمان ہوتا ہے نہ کفر ایک پرانے چیتھڑے کی طرح یا گلی ہوئی ہڈی کی طرح اس کا حال ہوتا ہے کیا ابو اسامہ تو نے اپنے دل کا امتحان نہیں کیا بعض وقت نہ خیر کا خیال ہوتا ہے نہ شر کا یہ بھی نہیں جانتا کہ کہاں ہے ابو اسامہ نے کہا ہاں میرا حال تو ایسا ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کا بھی ہوتا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا جب ایسا حال ہو تو اللہ تعالیٰ کی یاد کر۔ کذا فی مجمع البحرین)۔

نَکْثٌ - توڑنا۔

تَنَاکُثٌ - ایک دوسرے سے عہد شکنی کرنا۔

اِنْتِکَاثٌ - ٹوٹ جانا۔

نَکِیْثَةٌ - وعدہ خلافی یا انتہائی کوشش۔

اُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاکِثِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ وَالْمَارِقِیْنَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو حکم دیا گیا بیعت توڑنے والوں سے (یعنی اصحاب جمل سے) اور بغاوت کرنے والوں سے (یعنی اہل شام سے) اور دین سے باہر نکل جانے والوں سے (یعنی خارجیوں سے) لڑنے کا۔

اِنَّهٗ کَانَ یَاْخُذُ النِّکْثَ وَالنَّوٰی مِنَ الطَّرِیْقِ فَاِنْ مَرَّ بِدَارِ قَوْمٍ رَمٰی بِهِمَا فِیْهِ وَقَالَ اِنْتَفِعُوْا بِهٰذَا - حضرت عمرؓ راستے سے پرانا دھاگہ (یا اون) اور کھجور کی گٹھلی چن لیتے اور کسی گھر پر گزرتے تو دونوں کو اس میں پھینک دیتے اور فرماتے اس کو کام میں لاؤ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

فَلَمَّا انْتَکَثَ عَلَيْهِ فَتْلُهُ وَ اَجْهَزَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ وَكَبَتْ بِهِ بَطْنَتُهُ فَمَارَا عَنِیْ اِلَّا وَالنَّاسُ يَنْثَالُوْنَ عَلَیَّ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ كَعُرْفِ الضَّبُعِ - جب حضرت عثمانؓ کا بٹا ہوا دھاگہ ٹوٹ گیا اور ان کے اعمال نے ان کو قتل کرایا اور بیت المال کا روپیہ گرانے نے ان کو اوندھا گرایا تو میں دفعتاً اس سے خوف زدہ ہوا کہ لوگ ہر طرف سے ایک کے پیچھے ایک میرے پاس بجو کی گردن کے بالوں کی طرح آرہے ہیں (بجو کی گردن پر بہت بال ہوتے ہیں جن کو وہ کھڑا رکھتا ہے- آدمیوں کو ان سے تشبیہ دی)-

نَكْحٌ - جماع کرنا (جیسے نکاح) یا شادی کرنا' مل جانا' غالب ہونا-

اِنْكَاحٌ - نکاح کر دینا-

تَنَاكُحٌ - ایک دوسرے کے یہاں شادی کرنا-

اِسْتِنْكَاحٌ بمعنی نِكَاحٌ ہے-

اِنْطَلَقْتُ اِلٰی اُخْتٍ لِّیْ نَاكِحٍ فِیْ بَنِیْ شَيْبَانَ - بنی شیبان میں میری ایک شادی (شادہ) بہن تھی میں اس کے پاس گیا-

مَا اَنْتَ بِنَاكِحٍ حَتّٰی تَنْقَضِیَ الْعِدَّةُ - تو اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کی عدت نہ گزر جائے-

لَسْتُ بِنُكَحٍ طُلَقَةٍ - (معاویہ نے کہا) میں ایسا آدمی نہیں ہوں جو نکاح بہت کرتا ہے اور طلاق بہت دیتا ہے (یہ در پردہ طعن ہے حضرت حسن بن علی پر)-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمَالِهَا - عورت سے مال دار ہونے کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں (اور حسب' نسب' جمال' دین داری کے درجہ سے تو دین داری کو سب پر مقدم رکھ)-

اِصْنَعُوْا كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ - سب کام کرو صرف جماع نہ کرو (یعنی حائضہ سے)-

وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ - ہم شادی کے قابل ہو گئے تھے (جوان ہو گئے تھے) مجمع البحار میں ہے کہ صحابہ نکاح بہت کرتے- حضرت فاطمہ کے انتقال کے سات روز بعد حضرت علی نے دوسرا نکاح کیا- آپ کی چار بیویاں تھیں اور سترہ لونڈیاں- اور حضرت حسنؓ نے تقریباً دو سو عورتوں سے نکاح کیا تھا اور کبھی ایک ہی عقد میں چار عورتیں کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ جماع سے روزے کا افطار کیا کرتے انھوں نے رمضان میں عشاء کی نماز سے پہلے تین لونڈیوں سے صحبت کی- اور اکثر لوگوں نے مجرد رہنا اور مجرد مرنا مکروہ رکھا ہے)-

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ - نکاح کرنا میرا طریق ہے جو کوئی میرے طریق سے نفرت کرے (مجرد رہنا اچھا سمجھے) وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا-

اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ - احرام والا شخص نہ اپنا نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے-

نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ - آنحضرتؐ نے ام المومنین میمونہؓ سے نکاح کیا اور آپ احرام نہیں باندھے تھے- (دوسری روایت میں ابن عباس سے یہ ہے کہ آپ نے حالت احرام میں نکاح کیا تھا- یعنی صرف زبانی عقد نہ جماع)-

نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ - آپ نے ام المومنین میمونہؓ سے احرام کی حالت میں نکاح (عقد) کیا (حنفیوں نے اس حدیث کو لیا ہے اور محرم کے لئے عقد کرنا جائز رکھا ہے- وہ کہتے ہیں کہ یہ ابن عباس کی روایت ہے' میمونہؓ ان کی خالہ تھیں' تو وہ اس معاملہ سے زیادہ واقف تھے- اہل حدیث کہتے ہیں کہ پہلی روایت یزید بن اصم کی ہے میمونہؓ ان کی بھی خالہ تھیں- دوسرے خود میمونہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ان سے اس وقت عقد کیا جب آپ احرام نہیں باندھے تھے اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ حالت احرام میں عقد نہ کرے علاوہ اس کے لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ کی حدیث قولی ہے اور وہ فعلی پر مقدم ہے- واللہ اعلم بالصواب)-

نَكْدٌ - روکنا' نہ دینا-

نُكِدَ - بہت مانگتا ہے اور دیتا کم ہے-

نَكَدٌ - تنگ اور عسرت سے زندگی بسر ہونا' پانی کم ہونا-

تَنْكِيْدٌ - زندگی خراب کرنا-

مُنَاكَدَةٌ اور تَنَاكُدٌ - ایک دوسرے کے ساتھ تنگی سے بسر کرنا-

نَكِدٌ یا نَكْدٌ یا نُكْدٌ - شوم' قلیل الخیر (اس کی اَنْكَادٌ جمع

ہے)-

وَلَا دَرُّهَا بِمَاكِدٍ اَوْ نَاكِدٍ- اس کا دودھ ہمیشہ رہنے والانہیں نہ کثرت سے ہے-

نَاكِدٌ- وہ اونٹنی جو کم دودھ دے یا جس کا بچہ مرگیا ہو-

نَكْرٌ یا نَكْرٌ یا نُكُوْرٌ یا نَكِيْرٌ- نہ جاننا' جاہل ہونا-

نَكَارَةٌ- سخت ہونا-

تَنْكِيْرٌ- مجہول کردینا-

مُنَاكَرَةٌ- جنگ-

اِنْكَارٌ- نہ پہچاننا وقبول نہ کرنا' نہ ماننا' تسلیم نہ کرنا' اقرار نہ کرنا-

تَنَكُّرٌ- بدل جانا' بدخلق ہونا-

تَنَاكُرٌ- ناواقف بننا (جیسے تَجَاهُلٌ ہے)-

اِنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يُنَاكِرْ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا كَانَتْ مَعَهُ الْاَهْوَالُ- آنحضرتؐ نے جس سے جنگ کی اس کے دل پر رعب چھا جاتا تھا-

مَا كَانَ اَنْكَرَهُ- ابوموسیٰؓ چلتے پرزے تھے (مکروفریب والے' مگر عمرو بن عاصؓ سے دھوکا کھا گئے)-

اِنِّىْ لَاَكْرَهُ النَّكَارَةَ فِى الرَّجُلِ- میں آدمی میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ مکار ہو-

كُنْتَ لِىْ اَشَدَّ نَكَرَةً- آپ مجھ کو بہت مکروہ معلوم ہوتے تھے-

مُنْكَرٌ- ہر فعل خلاف شرع (اس کی ضد معروف ہے)-

مُنْكَرٌ اور نَكِيْرٌ- دو فرشتوں کے نام ہیں جو قبر میں آ کر میت سے سوال کرتے ہیں- ان کو منکر اور نکیر اس لئے کہتے ہیں کہ مردہ ان کو پہچانتا نہیں نہ ان کی سی صورت اس نے کبھی دیکھی ہوگی- بعض نے کہا اولیاء اللہ اور اچھے لوگوں کے پاس جو فرشتے آتے ہیں ان کا نام مبشر اور بشیر ہے)-

قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِىْ- میری بصارت میں فرق ہوگیا ہے (اور میں نماز میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں)-

لَمَّا حَدَّثَنِى الْحَكَمُ لَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ- جب حکم نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی تو میں نے اس پر انکار نہیں کیا (اس وجہ سے کہ حکم تدلیس کرتے ہیں اپنے شیخ کو چھپاتے ہیں) کیونکہ عبدالملک کی روایت سے اس کو تقویت ہوگئی-

قَالَتْ عَائِشَةُ اَنْكَرْتُ ذٰلِكَ- حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا (کہ عدت والی عورت کو نہ سکنہ ہے نہ نفقہ (یعنی جس کو اس کا شوہر تین طلاق دے دے)-

وَاَىُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَ- کس دل نے اس کا رد کیا-

اِنِّىْ اَنْكَرْتُهُ- میں اس کو عجیب سمجھا (کہ وہ میرا نطفہ ہو' یہ مطلب نہیں ہے کہ میں نے اس کے نسب کی نفی کی ہے)-

حَتّٰى تَنَكَّرَتْ عَلَىَّ الْاَرْضُ- یہاں تک کہ زمین سے بھی مجھ کو وحشت ہوگئی (ہر چیز بدل گئی زمین بھی جو میری جانی پہچانی تھی' اجنبی اور نئی ہوگئی)-

حَتّٰى تَتَغَيَّرَ اَوْ تَتَنَكَّرَ- یہاں تک کہ بدل جائے یا بن جانی پہچانی ہو جائے-

وَاَشْهَدُ بِهٖ بَعْدَ النَّكِرَةِ- جب لوگوں نے دین کے قواعد اور ارکان کو بدل ڈالا ہے تو میں اصلی قواعد اور ارکان کو ان کے سبب سے پہچانتا ہوں-

اِنَّهُمْ تَعَاجَلُوْكَ بِالنَّكِرَةِ- (اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو وحی بھیجی کہ میں نے تیرا گناہ بخش دیا اور تیرے گناہ کا وبال بنی اسرائیل پر ڈال دیا- تب حضرت داؤدؑ نے عرض کیا- پروردگار یہ کیسے ہوگا تو تو ظلم نہیں کرتا- ارشاد ہوا) ہاں مگر بنی اسرائیل نے جلدی کر کے تمہارا انکار کیا (تو انکار کی سزا میں اس گناہ کی بھی سزا ان پر ڈالی گئی)-

تِلْكَ النَّكْرَاءُ تِلْكَ الشَّيْطَنَةُ- حضرت علیؓ نے امیر معاویہ کی کارروائی کی نسبت فرمایا یہ مکاری یہ شیطنت-

نَكْسٌ- الٹنا' سر کے بل اوندھانا' لوٹانا-

نُكِسَ- پھر بیماری لوٹ آئی-

تَنْكِيْسٌ- اوندھانا-

تَنَكُّسٌ اور اِنْتِكَاسٌ- سر کے بل گرنا-

نُكْسٌ اور نُكَاسٌ- بیماری کا پھر لوٹ آنا-

تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَانْتَکَسَ - دنیا کا بندہ ہلاک ہوا اور اوندھا گرا-

قِیْلَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ فُلَانٌ یَّقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَنْکُوْسًا فَقَالَ ذٰلِکَ مَنْکُوْسُ الْقَلْبِ - ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا - فلاں شخص قرآن کو پھراتا ہے (یعنی آخر سورت سے شروع کے اوّل کی طرف جاتا ہے یا سورۂ الناس سے شروع کر کے سورۂ بقرہ تک جاتا ہے جیسے بچے پڑھتے ہیں) انھوں نے کہا اس کا دل اوندھا ہے-

لَایُحِبُّنَا ذُوْرَحِمٍ مَّنْکُوْمَةٍ - (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا) ہم سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو اوندھا پڑا کرتا ہے (یعنی مفعول ہے گانڈو)-

اِذَا نُکِسَ فِی الْخَلْقِ الرَّابِعِ عَتَقَتْ بِهٖ الْاَمَةُ وَ اَنْقَضَتْ بِهٖ عِدَّةُ الْحُرَّةِ - بچہ جب پیدائش کے چوتھے درجہ میں پلٹ جائے (یعنی مضغہ ہو جائے پہلا درجہ مٹی ہے پھر نطفہ پھر خون کی پھٹکی) تو اس کی وجہ سے لونڈی آزاد ہو جائے گی (اپنے مالک کی ام ولد ہو جائے گی - اس کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گی) اور آزاد عورت کی عدت گزر جائے گی (یہ شعبی کا قول ہے لیکن جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب تک بچہ پیدا ہو کر روئے نہیں اس کا اعتبار نہ ہوگا)-

فَنَکَّسَ فَجَعَلَ یَنْکُتُ - آپ نے سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین پر کٹ کٹ کرنے لگے (جیسے کوئی رنجیدہ اور متفکر ہوتا ہے)-

فَنَکَسْتُهَا یَا نَکَّسْتُهَا - میں نے اس کو اوندھا دیا-

اِنْکَاسُهَا - اس کا پلٹنا-

زَالُوْ فَمَا زَالَ اَنْکَاسٌ وَّلَا کُشُفٌ - مہاجرین نے ہجرت کی لیکن بدکاروں اور بھگوڑوں نے ہجرت نہیں کی-

نَکْشٌ - کنویں میں سے مٹی اور کیچڑ وغیرہ نکال ڈالنا' فنا کرنا' استیصال کرنا' فارغ ہونا' الٹنا' کھودنا-

عِنْدَهٗ شَجَاعَةٌ مَّاتُنْکَشُ - حضرت علیؓ میں اتنی گہری بہادری ہے کہ نکل نہیں سکتی (اس کی تہہ کو نہیں پہنچ سکتے - عرب لوگ کہتے ہیں هٰذِهٖ بِیْرٌ مَّاتُنْکَشُ - یہ ایسا کنواں ہے جس کا پانی نکال ڈالنا نہیں ہو سکتا)-

نَکْصٌ یا نُکُوْصٌ یا مَنْکَصٌ - لوٹنا-

تَنْکِیْصٌ - لوٹانا-

اِنْتِکَاصٌ - ایڑیوں کے بل لوٹنا (یعنی الٹے پاؤں)-

قَدَّمَ لِلْوَثْبَةِ یَدًا وَاَخَّرَ لِلنُّکُوْصِ رِجْلًا - کودنے کے لئے ایک ہاتھ آگے بڑھایا اور پیچھے پلٹنے کے لئے ایک پاؤں پیچھے ہٹایا-

فَمَا فَجِئَهُمْ مِّنْهُ اِلَّا وَهُوَ یَنْکُصُ - ان کو ناگہانی کوئی ڈر اس سے نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ الٹے پاؤں پلٹ رہا تھا-

یَنْکِصُ - الٹے پاؤں پلٹ رہا ہے (بکسرۂ کاف کذافی المجمع لیکن لغت میں بہ ضمہ کاف مشہور ہے)-

فَنَکَصَ اَبُوْبَکْرٍ - حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے (تاکہ قبلہ کی طرف منہ رہے - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں آگے بڑھ جانے سے یا پیچھے ہٹ آنے سے کوئی خلل نہیں ہوتا بشرطیکہ منہ قبلہ کی طرف رہے - نکص باب ضرب اور نصر دونوں سے آیا ہے - کذافی المجمع البحار)-

نَکْفٌ - کنیانا' باز رہنا' عدول کرنا' ختم ہو جانا' اخیر تک پہنچنا-

مُنَاکَفَةٌ - باری باری بات کرنا (جیسے تَنَاکُفٌ ہے)-

اِنْکَافٌ - پاکی بیان کرنا-

اِنْتِکَافٌ بمعنی نَکْفٌ اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانا-

اِسْتِنْکَافٌ - کنیانا' غرور کرنا' باز رہنا اپنے آپ کو بڑا خیال کر کے-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنْکَافُ اللّٰهِ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا' سبحان اللہ کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا - اللہ کی پاکی بیان کرنا ہر عیب اور برائی سے-

جَعَلَ یَضْرِبُ بِالْمِعْوَلِ حَتّٰی عَرِقَ جَبِیْنُهٗ وَ انْتَکَفَ الْعَرَقَ عَنْ جَبِیْنِهٖ - حضرت علیؓ نے پکاس (کدال) سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کی پیشانی پر پسینہ آ گیا اور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا (عرب لوگ کہتے ہیں: نَکَفْتُ

الدَّمْعَ وَانْتَكَفْتُهُ- یعنی میں نے آنسو کو گال پر سے انگلی سے ہٹایا)-

قَدْجَاءَ جَیْشٌ لَایُکَبُّ وَلَا یُنْکَفُ- بے شمار لشکر آ گیا جس کا آخری حصہ ختم ہی نہیں ہوتا یا آخری حصہ تک پہنچ نہیں سکتے-

نَکَلٌ یانُکُوْلٌ- پیچھے ہٹنا' نامرد ہونا' ڈر کر کوئی کام چھوڑ دینا-

نَکْلٌ-عذاب قبول کرنا-

تَنْکِیْلٌ-سزا دے کر دوسروں کو عبرت دلانا-

اِنْکَالٌ-ہٹانا' دفع کرنا-

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ النَّکَلَ عَلَی النَّکَلِ- اللہ تعالیٰ ایسے تجربہ کار بہادر سوار کو پسند کرتا ہے جو زور آور' کار آزمودہ گھوڑے پر سوار ہو (یعنی سوار اور گھوڑا دونوں قوی اور طاقت ور تجربہ کار ہوں)-

مُضَرُ صَخْرَۃُ اللّٰهِ الَّتِیْ لَاتُنْکَلُ- مضر کے لوگ اللہ تعالیٰ کے ایک بڑے پتھر ہیں جس کو ہٹایا نہیں جا سکتا (جہاں وہ کسی چیز پر قابض ہوئے پھر ان سے چھڑانا ناممکن ہے)-

لَاَنْکُلَنَّهٗ عَنْهُنَّ- میں تو اس کو ان سے روکوں گا-

غَیْرُ نِکْلٍ فِیْ قَدَمٍ-حملہ میں سست اور بزدل نہ ہونے والا-

لَوْتَاَخَّرَ لَزِدْتُّکُمْ- اگر شوال کا چاند ابھی نہ دکھلائی دیتا تو میں اور بڑھاتا (طے کے روزے رکھے جاتا تم کو شرمندہ کرتا کہ تم میری ریجھ کرتے ہو)-

نِکْلٌ-سخت بیڑی (اَنْکَالٌ جمع ہے)-

یُوْتٰی بِقَوْمٍ فِی النُّکُوْلِ- کچھ لوگ بیڑیاں ڈال کر لائے جائیں گے-

نَکَالٌ-عذاب' سزا' تکلیف-

اَذَقْتُ قُرَیْشًا نَکَالًا- میں نے قریش کو سزا چکھائی- (بدر کے دن خوب مارے گئے قید ہوئے یا قحط اور گرانی کا عذاب ان پر نازل ہوا)-

لِئَلَّایَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ- تاکہ جنگ کے وقت نامردی نہ کریں-

نُکُوْلٌ بِالْیَمِیْنِ-قسم کھانے سے باز رہنا-

نَکْهٌ- ناک سے سانس لینا' منہ کی بو سونگھنا-

نُکِهَ-اس کے منہ کی بو بدل گئی-

وَلَا تُنْکَهُ-تجھ کو ضرر نہ پہنچے-

اِسْتِنْکَاهٌ-منہ کی بو سونگھنا-

نَکْهَۃٌ-منہ کی بو-

اِسْتَنْکِهُوْهُ-اس کے منہ کی بو سونگھو (تاکہ معلوم ہو کہ اس نے شراب پی ہے یا نہیں)-

اَخَافُ اَنْ تَنْکِهَ قُلُوْبُکُمْ- میں ڈرتا ہوں کہیں تمہارے دل تکلیف زدہ نہ ہو جائیں (مشہور روایت میں تَنْکِرَ ہے یعنی تمہارے دل اس کا انکار نہ کر بیٹھیں)-

نِکَایَۃٌ-زخمی کرنا' مغلوب کرنا' قتل کرنا-

نُنْکِی الْاَعْدَاءَ وَنُکْرِمُ الْاَضْیَافَا- ہم دشمنوں کو پامال اور ہلاک کرتے ہیں مہمانوں کی خاطر اور مدارات کرتے ہیں-

یَنْکِیْ لَکَ عَدُوًّا- تیرے دشمن کو مارتا ہے-

یَنْکَأُ-سزا دیتا ہے-

لَایَنْکِیْ- وہ دشمن کو ہلاک نہیں کرتا (یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا' اور ضرر رکھا ہوا ہے کسی کی آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جائے)-

بابُ النّون مع المیم

نَمْرٌ- چڑھ جانا-

نَمَرٌ-غصہ ہونا' بدخلق ہونا-

تَنْمِیْرٌ اور تَنَمُّرٌ-غصہ ہونا' بدخلق ہونا-

نَمِرٌ- بور بچہ تیندوا' چھوٹے قسم کا شیر جو نہایت شریر اور غصہ دار ہوتا ہے-

نَهٰی عَنْ رُکُوْبِ النِّمَارِ- تیندوے کی کھال پر سوار ہونے سے منع فرمایا (کیونکہ تیندوا زندہ ہاتھ نہیں آتا مرنے کے بعد اس کی کھال لی جاتی ہے بعض نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ درندوں کی کھالوں پر سوار ہونا عجمی لوگوں کی وضع ہے تو ان کی

مشابہت سے منع فرمایا- بعض نے کہا اس وجہ سے کہ ان پر چڑھنے سے کبر اور غرور پیدا ہوتا ہے)-

وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ- (بعض نے کہا صحیح وَلَا النُّمُوْرَ ہے یعنی) ریشمی کپڑا اور کڑھائی دار کملیاں (جس میں رنگ برنگ کے خطوط ہوتے ہیں) مت پہنو-

اُتِیَ بِدَابَّةٍ سَرْجُهَا نُمُوْرٌ فَنَزَعَ الصُّفَّةَ يَعْنِي الْمِيْثَرَةَ فَقَالَ الْجَدْيَاتُ نُمُوْرٌ يَعْنِي الْبِدَادَ فَقَالَ اِنَّمَا يُنْهٰى عَنِ الصُّفَّةِ- ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کا زین پوش بوربچہ (تیندوے) کی کھال کا تھا- انھوں نے وہ اتار ڈالا- لوگوں نے کہا دونوں طرف کی جدیات (کھونٹے) وہ بھی اسی کھال کے ہیں- انھوں نے کہا صرف زین پوش سے ممانعت ہوئی ہے-

لَبِسُوْا لَكَ جُلُوْدَ النُّمُوْرِ- انھوں نے تیندووں کی کھالیں تمہارے لئے پہنی ہیں (یعنی تم پر سخت غصہ ہیں)-

فَجَاءَهٗ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ- کچھ لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے جو کڑھائی دار کملوں کی ازاریں پہنے تھے (نہایہ میں ہے کہ جو چادر مخطط یعنی کڑھائی دار ہو عربوں کی ازار اس کو نَمِرَہ کہیں گے اور اس کی جمع نمار ہے- گویا اس کو تشبیہ دی تیندوے سے جس کی کھال پر سفید اور سیاہ ٹیکے یا خط ہوتے ہیں)-

اَقْبَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ- مصعب بن عمیرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے ان کے پاس صرف ایک کملی تھی- (وہ بھی پھٹی جوڑ لگی ہوئی اور کچھ مال و اسباب نہ تھا سب مکہ میں چھوڑ آئے تھے اور کافروں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا)-

لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اِلَّا نَمِرَةٌ مَلْحَاءُ- حضرت امیر حمزہؓ کے پاس کچھ نہیں تھا صرف ایک چادر تھی جس میں سفید اور سیاہ لکیریں تھیں-

فَكُفِّنَ اَبِيْ وَعَمِّيْ فِيْ نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ- میرے باپ اور چچا دونوں ایک ہی چادر میں کفنائے گئے-

حَتّٰى اَتٰى نَمِرَةَ- یہاں تک کہ نمرہ پر آئے (جو مشہور پہاڑ ہے عرفات میں)-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا الْخَمِيْرَ وَسَقَانَا النَّمِيْرَ- شکر اس پروردگار کا جس نے ہم کو خمیری روٹی کھلائی اور صاف ستھرا پانی پلایا-

خُبْزٌ خَمِيْرٌ وَّمَاءٌ نَمِيْرٌ- خمیری روٹی اور پاکیزہ صاف پانی-

نَمِرَةُ بَطْنُ عَرَنَةَ- نمرہ بطن عرنہ ہے-

اَنْمَار- ایک قبیلہ کا دادا ہے اس کی نسبت اَنْمَارِی ہے-

غَزْوَةُ اَنْمَار- یہ غزوۂ بنونضیر کے بعد ہوا اس کو "ذات الرّقاع" بھی کہتے ہیں-

نُمْرُقٌ- تکیہ، توشک (اس کی جمع نَمَارِق ہے)-

اِشْتَرَيْتُ نُمْرُقَةً- میں نے ایک توشک خریدی-

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ نَمْشِيْ عَلَى النَّمَارِقِ- ہم (آسماں کے) تاروں کی بیٹیاں ہیں- تکیوں، قالینوں اور توشکوں پر چلتی ہیں (یعنی امیرزادے ہیں- یہ ہندہ زوجۂ ابوسفیان نے کہا غزوۂ احد کے رجز میں)-

نَمْسٌ- چھپانا، سرگوشی کرنا-

نَمَسٌ- بگڑ جانا-

تَنْمِيْسٌ- مشتبہ کر دینا-

مُنَامَسَةٌ- ناموس میں گھسنا-

تَنَمُّسٌ- ملتبس ہو جانا-

اِنِّمَاسٌ- چھپ جانا-

نَامُوْسٌ اور نَامُوْسِيَّہ- مسہری کو بھی کہتے ہیں-

لَيَاْتِيْهِ النَّامُوْسُ الْاَكْبَرُ- ان کے پاس بڑا رازدار فرشتہ آتا ہے یعنی حضرت جبرئیل-

نَامُوْس- بادشاہ کا رازدار معتمد علیہ شخص- بعض نے کہا ناموس خیر کا رازدار اور جاسوس شر کا رازدار-

نَامَسْتُهٗ- میں نے چپکے سے اس سے کہا-

لَئِنْ كَانَ مَاتَقُوْلِيْنَ حَقًّا لَيَاْتِيَنَّهُ النَّامُوْسُ الَّذِيْ كَانَ يَاْتِيْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ- (ورقہ نے حضرت خدیجہؓ سے کہا) اگر تم جو کہتی ہو سچ ہے تو ان کے پاس وہ فرشتہ آتا ہے جو حضرت موسیٰ کے پاس آیا کرتا تھا (یعنی حضرت جبرئیل- اور

نجاشی بادشاہ حبش نے آنحضرت کی نسبت کہا کہ ان پر وہ فرشتہ اترتا ہے جو موسیٰ پر اترتا تھا- اور حضرت عیسیٰ کا نام نہیں لیا کیونکہ نجاشی اصل میں نصرانی تھا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو پیغمبری کے مرتبہ سے بہت اعلیٰ مرتبہ دیتے ہیں)

اَسَدٌ فِیْ نَامُوْسَتِهٖ- وہ اپنی گوئی میں شیر ہے-

یَافُلَانُ هَاتِ النَّامُوْسَ فَجَاءَ بِصَحِیْفَةٍ كَبِیْرَةٍ یَحْمِلُهَا فَنَشَرَهَا- اے مرد آدمی ناموس کو لے کر آ وہ ایک بڑی کتاب لے کر آیا اس کو پھیلا دیا (اس ناموس میں قیادت تک جتنے شیعان علی ہوں گے ان سب کے نام لکھے تھے)-

اَشْهَدُ اَنَّكَ نَامُوْسُ مُوْسٰی- ایک یہودی نے حضرت علیؓ کو کہا- میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تم حضرت موسیٰ کے راز دار ہو (اہل کتاب ناموس سے حضرت جبرئیل کو مراد لیتے ہیں)

نَوَامِیْس- قوانین، شرائع (یہ ناموس کی جمع ہے)-

نَمْشٌ چغل خوری کرنا، چننا، جھوٹ بولنا، جو زمین پر ہو وہ کھالینا-

نَمَشٌ- پیدا ہو جانا یعنی کالے اور سفید نقطے جو کھال پر پڑ جاتے ہیں-

تَنْمِیْشٌ- چپکے سے کان میں کہنا، پانی چھڑکنا-

اِنْمَاشٌ- چغل خوری کرنا-

فَعَرَفْنَا نَمَشَ اَیْدِیْهِمْ فِی الْعُذُوْقِ- ہم نے ان کے ہاتھوں کے نشان شاخوں میں پائے-

ثَوْرٌ نَمِشٌ- بیل سفید اور کالے نقطوں والا-

مَنْ ذَرَّ عَلٰی اَوَّلِ لُقْمَةٍ مِّنْ طَعَامِهٖ الْمِبْحَ ذَهَبَ عَنْهُ نَمَشَ الْوَجْهِ- جو شخص اپنے کھانے کے پہلے لقمہ پر نمک چھڑک لے تو اس کے منہ کے کالے سفید ٹیکے (سیم) جاتے رہیں گے-

نَمْصٌ- نوچنا، اکھیڑنا (جیسے تَنْمِیْصٌ اور تَنَمُّصٌ ہے)-

اِنْمَاصٌ- اگنا-

تَنَمُّصٌ- بال اکھیڑنا-

لَعَنَ النَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ- آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو دوسری عورت کے چہرے کے بال اکھیڑے اور جو اکھیڑ ڈالے (ایک روایت میں مُنْتَمِصَة ہے معنی وہی ہیں اسی سے "مِنْقَاش" یعنی موچنے کو مِنْمَاص بھی کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ چہرے کے بال عورت کو اکھڑ دانا حرام ہے البتہ اگر داڑھی مونچھ نکل آئے تو اس کو اکھیڑنا جائز ہے- بعض نے کہا نَمص سے مراد یہاں ابروؤں کا باریک کرنا ہے)-

لَعَنَ اللّٰهُ النَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ وَالْوَاشِرَةَ وَالْمُتَوَشِّرَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُتَوَصِّلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ- اللہ تعالیٰ نے لعنت کی بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو ریت کر برابر کرنے والی اور برابر کرانے والی اور بالوں کو جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر (بعض نے کہا واصلہ اور متوصلہ سے بدکار عورت اور کٹنی یعنی دلالہ مراد ہے- قَوَّادَة جو فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آتی ہے)-

نَمَطٌ- ایک قسم کا عمدہ بچھونا یا زین پوش اور جماعت متفقہ اور راستہ، طریقہ، مذہب اور قسم-

خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ النَّمَطُ الْاَوْسَطُ- (حضرت علی نے فرمایا) اس امت کا بہتر فرقہ وہ ہے جو متوسط طریق پر ہو (دین اور دنیا دونوں کے کام اچھی طرح سے بجالاتا ہو مطلب یہ ہے کہ دین میں غرق ہو جانا اور دنیا کی اصلاح کی طرف بالکل توجہ ہی نہ کرنا اسی طرح ہمہ تن دنیا میں غرق ہو جانا دین کا خیال چھوڑ دینا دونوں مکروہ ہیں)-

مِنْ نَمَطِ الشَّفْقَةِ- مہربانی کی ایک قسم ہے-

كَانَ یُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْاَنْمَاطَ- وہ اپنے اونٹوں کی (یعنی قربانی کے اونٹوں کی) جھولیں انماط کرتے تھے (انماط ایک قسم کے فرش ہیں جن کا سرا باریک ہوتا ہے)-

وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ- ہمارے پاس انماط کہاں سے آئے؟ (سوزنیاں یا زین پوش)-

سَتَكُوْنُ الْاَنْمَاطُ- اب وہ زمانہ قریب ہے جب تم کو انماط ملیں گے (دنیا کی خوب کشائش ہوگی یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی ایران اور روم کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئے

اور مالا مال ہو گئے)-

فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ - میں نے ایک سوزنی لی اس کو دروازہ کا پردہ بنایا-

نَحْنُ النَّمَطُ الْاَوْسَطُ لَایُدْرِکُنَا الْغَالِیْ وَلَا یَسْبِقُنَا التَّالِیْ - ہم متوسط لوگ ہیں (یعنی اہل بیت کرامؑ) غلو کرنے والا ہم کو نہیں پا سکتا اور پیچھے رہ جانے والا ہم سے آگے بڑھ نہیں سکتا (غلو سے مراد یہ ہے کہ اہل بیت کو پیغمبر کے برابر کر دے اور پیچھے رہ جانے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اہل بیت کو بالکل چھوڑ دیا یا ان کے مخالف اور دشمن بن گئے)-

تَبْدَأُ بِالنَّمَطِ فَتَبْسُطُهٗ - کفن دیتے وقت پہلے بچھونا بچھائیں پھر کفن کے کپڑے اس پر چنیں-

نَمْلٌ - چغل خوری کرنا' چڑھ جانا' سن ہو جانا-

مُنَامَلَةٌ - بیڑی پڑے ہوئے شخص کی طرح چلنا-

اِنْمَالٌ - چغل خوری-

تَنَمُّلٌ - ایک میں ایک گھس جانا' حرکت کرنا-

نَمْلٌ یا نَمَلٌ - چیونٹی (اس کی جمع نِمَالٌ ہے)-

لَارُقْیَةَ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ اَلنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّفْسِ - منتر تین عوارض میں ہو سکتا ہے - ایک تو ان پھنسیوں میں جو پسلی پر نکلتی ہیں' دوسرے سانپ بچھو کے ڈنگ میں' تیسرے بد نظر پر-

عَلِّمِیْ حَفْصَةَ رُقْیَةَ النَّمْلَةِ - حفصہ کو نملہ کا منتر سکھلا- (نملہ کا منتر عرب کی عورتوں میں یہ تھا وہ یہ الفاظ کہتیں "دولہن کو چاہیے مانگ چوٹی' زیب و زینت کرے' ہاتھ پاؤں رنگے' سرمہ لگائے' ہر بات کرے مگر مرد کی نافرمانی نہ کرے' بعض کہتے ہیں آنحضرتؐ کا مطلب اس سے یہ تھا کہ حفصہ کو نصیحت ہو - آپ نے ایک راز کی بات ان سے کہی تھی انھوں نے اس کو فاش کر دیا گویا مرد کی نافرمانی کی عَلِّمِیْ حَفْصَةَ رُقْیَةَ النَّمْلَةِ کَمَا عَلَّمْتِیْهَا الْکِتَابَةَ کیا تو حفصہ کو رقیہ کا منتر نہیں سکھاتی جیسے تو نے اس کو لکھنا سکھایا ہے (معلوم ہوا کہ عورت کو لکھنا سیکھنا درست ہے)-

رَخَّصَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ النَّمْلَةِ - نملہ کے لئے منتر کرنے کی آپ نے اجازت دی-

فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً - تو نے ایک چیونٹی کو مارا ہوتا جس نے تجھ کو کاٹا تھا (تو نے چیونٹیوں کا سارا چھتہ کیوں جلا دیا)-

نَهٰی عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ مِنْهَا النَّمْلَةُ - چار جانوروں کے قتل سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا ان میں سے ایک چیونٹی ہے (ہر قسم کی چیونٹی یا ایک خاص قسم جس کے چار پاؤں لمبے ہوتے ہیں اس لئے کہ چھوٹی چیونٹی کو ذَرّ کہتے ہیں) اور دوسرے شہد کی مکھی' تیسرے ہدہد چوتھے صرد (اس کا بیان کتاب الصاد میں گزر چکا)-

نَمِلٌ بِالْاَصَابِعِ - انگلیوں سے کھیلنے والا-

اَنْمَلَة - انگلیوں کا سرا (اس کی جمع اَنَامِلٌ ہے)-

نَهٰی عَنْ قَتْلِ سِتَّةٍ مِنْهَا النَّمْلَةُ - چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ان میں ایک چیونٹی ہے-

فَاِذَا نَمْلَةٌ قَائِمَةٌ عَلٰی رِجْلَیْهَا مَادَّةٌ یَدَهَا اِلَی السَّمَآءِ - (حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں قحط پڑا لوگ ان کے ساتھ مل کر پانی مانگنے کے لئے نکلے) کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چیونٹی اپنے دونوں پاؤں پر کھڑی ہوئی اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے (یہ دعا کر رہی ہے - پروردگار! ہم بھی تیری ایک مخلوق ہیں' ہم کو اپنے پاس سے روزی دے اور احمق آدمیوں کے گناہ کا مواخذہ ہم سے مت کر - یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے کہا - چلو اپنے گھر لوٹ جاؤ - اللہ تعالیٰ نے تمہارا کام دوسروں کی دعا سے پورا کر دیا)-

نَمٌّ - بات کو مشہور کرنا' فساد کے لئے کام کو جھوٹ سے آراستہ کرنا' پھیلنا-

نَامٌّ - چغل خور (نُمَّامٌ اس کی جمع ہے)-

نَمِیْمَةٌ نَمِیْمَةٌ - چغل خوری لکھنے کی آواز-

وَالْاٰخَرُ کَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ - دوسرا شخص چغل خوری کرتا پھرتا تھا (فساد کرانے کے لئے ایک بات مشہور کرنا - معلوم ہوا یہ گناہ کبیرہ ہے)-

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ - چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا (یعنی دوسرے بہشتیوں کے ساتھ یا جب بہشت میں جائے گا اس وقت چغل خور نہ ہوگا)-

وَكَانَ يَنِمُّ عَلَيَّ مِسْكًا - وہ مشک کی خوشبو مجھ پر کھینچ کر لاتا (ایک روایت میں يَنِجُّ ہے)-

ثَوْبٌ مُنَمَّمٌ - نقشی کپڑا-

نِمَمٌ - قریب قریب لکیریں-

نَمْنَمَةٌ - آراستہ کرنا' نقش و نگار کرنا' زینت دینا-

نِمْنِمٌ - وہ نشان جو ہوا ریت پر بناتی ہے جیسے کتابت ہوتی ہے-

ثَوْبٌ مُنَمْنَمٌ - بیل دار کپڑا نقشی-

اُتِيَ بِنَاقَةٍ مُنَمْنَمَةٍ - ایک موٹی اونٹنی گٹھے ہوئے ہاتھ پاؤں کی لائی گئی-

جَارِيَةٌ مُنَمْنَمَةٌ - چھوٹی' لطیف اعضاء کی چھوکری نازک بدن-

نُمُوٌّ - زیادہ ہونا' بڑھنا' طبعی طور سے تمام جوانب میں اس لئے مٹاپے اور ورم کو نمو نہ کہیں گے-

نَمْيٌ یا نَمِيٌّ یا نَمَاءٌ یا نَمِيَّةٌ - زیادہ ہونا' بہت ہونا' بلند ہونا' گراں ہونا' بلند کرنا' موٹا ہونا' خبر کو مرفوع کرنا' اس کی نسبت کرنا-

تَنْمِيَةٌ - بڑھانا (اصمعی نے کہا نَمَيْتُ الْحَدِيْثَ تک کہیں گے- جب کسی بات کو اصلاح اور بھلائی کی نیت سے پہنچائیں گے اور نَمَّيْتُ الْحَدِيْثَ اس وقت کہیں گے جب فساد اور شر کی نیت سے کوئی بات پہنچائی جائے)-

لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْنَمٰى خَيْرًا - وہ شخص جھوٹا نہیں (یعنی ایسا جھوٹ گناہ نہیں ہے) جو شخص لوگوں میں ملاپ کرانے کی نیت سے اچھی بات کہے یا اچھی بات پہنچائے (جیسے کہتے ہیں ''دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز'')-

لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ وَيَنمِيْ خَيْرًا - وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرا دے اور اچھی بات پہنچائے-

لَاتُمَثِّلُوْا بِنَامِيَةِ اللّٰهِ - اللہ کی مخلوقات کا مثلہ مت کرو (ان کی صورت مت بگاڑو ناک کان کاٹ کر یا چیر کر)-

يَنْمِيْ صُعُدًا - چڑھتا چلا جاتا ہے (اس کا چڑھاؤ بڑھتا جاتا ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى تَبُوْكَ فَقِيْلَ كَيْفَ بِالْوَدِيِّ فَقَالَ الْغَزْوُ اَنْمٰى لِلْوَدِيِّ - ایک شخص نے تبوک جانے کا ارادہ کیا (جہاد کے لئے) اس کی ماں یا بیوی نے کہا اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی پرورش (سنبھال) کیسے ہوگی- اس نے کہا جہاد کرنے سے اور درخت زیادہ بڑھیں گے (اللہ تعالیٰ غازی کے درختوں اور اموال کی حفاظت کرے گا)-

بِعْتُ الْفَانِيَةَ وَاشْتَرَيْتُ النَّامِيَةَ - میں نے بوڑھے اونٹ بیچ کر جوان بڑھنے والے اونٹ خریدے-

كُلْ مَا اَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَيْتَ - اس شکار کے جانور کو کہا جس کو مار لگاتے ہی مار ڈالے (وہ تیرے سامنے) مر جائے- اور اس کو مت کھا جو غائب ہو کر چل دے پھر مرا ہوا ملے (معلوم نہیں تیری ضرب سے مرا ہے یا اور کسی سبب سے)-

اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ - یا اپنے مالکوں کے سوا دوسروں کو اپنا مالک بتلائے (اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ کہے)-

اِنَّهٗ طَلَبَ مِنِ امْرَاَتِهٖ نُمِّيَّةً اَوْ نَمَامِيَّ لِيَشْتَرِيَ بِهَا عِنَبًا فَلَمْ يَجِدْهَا - عمر بن عبدالعزیز (خلیفۂ عادل اور متقی) نے اپنی بیوی سے ایک پیسہ یا کچھ پیسے مانگے انگور خریدنے کے لئے لیکن نہیں ملے (بعض نے کہا نُمِّيَّة وہ درہم جس میں سیسہ یا تانبا ملا ہو)-

اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مگر وہ اس حدیث کو آنحضرتؐ تک بڑھاتے تھے (اس کو مسند اور مرفوع کرتے تھے اہل حدیث کی اصطلاح میں جب راوی يَنْمِيْهِ کہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ تک اس کو پہنچاتے تھے)-

فَنَمَيْتُ ذَالِكَ اِلَى ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى - میں نے اس کو ابن ابی لیلیٰ تک پہنچایا-

يَنْمِيْ لَهٗ عَمَلُهٗ - اس کا عمل بڑھتا رہے گا-

حُسْنُ الْمَلِكَةِ نَمَاءٌ - خوش اخلاقی مال کی زیادتی کا سبب ہے-

مَا مِنْ بَيْتٍ فِيْهِ اسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا نَمَا - جس گھر میں محمد نام کا کوئی شخص ہو تو اس میں برکت ہوگی -

مَنْمَاةٌ لِاَعْمَالِهِمْ - ان کے عمل کی بڑھوتری -

مَنْمٰى - بھی بڑھوتری کو کہتے ہیں -

مَنِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - جو شخص اپنے مالکوں کے سوا دوسروں کو اپنا مالک بتلائے اس پر خدا کی پھٹکار -

صَلٰوةٌ نَامِيَةٌ - بڑھنے والی نماز -

مَالٌ نَامٍ - بڑھنے والا مال -

غَيْرُ نَامِيْ - جمادات کنکر پتھر وغیرہ وغیرہ -

بابُ النّون مع الواؤ

نَوْءٌ یا تَنْوَاءٌ - تکلیف یا مشقت سے اٹھنا -

نَاءَ - گر پڑا' بھاری کرنا' جھکانا -

تَنُوْءُ بِهَا - اس پر بھاری ہوتے ہیں -

ثَلَاثٌ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ اَلطَّعْنُ فِي الْاَعْقَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَالْاَنْوَاءُ - تین باتیں جاہلیت کی رسمیں ہیں ایک تو ذات پات' نسب پر طعنہ کرنا' دوسرے مردوں پر نوحہ کرنا' تیسرے انواء یعنی چاند کی منزلوں کا لحاظ' بارش ان کے اثر سے سمجھنا -

كَمْ بَقِيَ مِنْ نَوْءِ الثُّرَيَّا - (حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے پوچھا) اب ثریا کی منزل میں کیا باقی ہے؟ (انھوں نے کہا سات دن باقی ہیں' سات دن کے بعد پانی برسا تو اگر کوئی ان منزلوں کو یہ سمجھے کہ عادۃً اللہ تعالیٰ ان میں پانی برساتا ہے اور برسانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کا اختیار ہے تو یہ کفر نہ ہوگا - لیکن اگر ان منازل کو موثر سمجھے تو وہ کفر صریح ہے) -

مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا - (عرب کے مشرک یوں کہا کرتے تھے) ہم پر پانی اس منزل کی وجہ سے برسا -

لَانَوْءَ - یہ مت بولو کہ پانی فلاں کارتی کی وجہ سے پڑا (بلکہ یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا) -

قَالَ لِلْمَرْاَةِ الَّتِيْ مُلِّكَتْ اَمْرَهَا فَطَلَّقَتْ زَوْجَهَا اِنَّ اللّٰهَ خَطَّأَ نَوْءَ هَا اَلَا طَلَّقَتْ نَفْسَهَا - ایک عورت کو اس کے خاوند نے اختیار دیا (کہ اگر چاہے تو اپنے لئے طلاق لے لے اپنے خاوند سے جدا ہو جائے) مگر اس نے کیا کیا اپنے خاوند کو طلاق دے دی (اس سے کہا تجھ کو طلاق ہے) تب حضرت عثمانؓ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے اس کی کارنی غلط کر دی اس نے اپنے آپ کو کیوں طلاق نہیں دی (اگر اپنے آپ کو طلاق دیتی تو طلاق پڑ جاتی مگر خدا کو اس کا مطلقہ ہونا منظور نہ ہوا تو زبان سے ایسا غلط لفظ نکلا جس کا اثر کچھ نہیں ہے اور وہ بدستور اپنے خاوند کے نکاح میں رہی - کارنی غلط ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جیسے نجومیوں اور پنڈتوں کی بات اللہ تعالیٰ غلط کر دیتا ہے - وہ کہتے ہیں اس کارنی میں خوب پانی برسے گا لیکن ایک قطرہ نہیں برستا - ان کی امید غلط ہو جاتی ہے اسی طرح اس عورت کی امید کہ میں اپنے آپ کو طلاق دے لوں گی اللہ تعالیٰ نے غلط کر دی) -

فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ - اس نے اپنا سینہ پہلے گاؤں سے ہٹایا (اور اس گاؤں سے ذرا قریب ہو گیا جہاں جانا چاہتا تھا) -

فَدْنَاءَ بِيَ الشَّجَرُ - چراگاہ مجھ کو اس دن دور لے گیا میں دیر میں گھر پہنچا -

مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ عَنْهُ - جو شخص سنے کہ دجال نکلا ہے تو اس سے دور رہے (اس کے پاس نہ جائے شاید اس کے بہکانے میں آ جائے اور ایمان برباد ہو) -

فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ - آنحضرتؐ نے اٹھنا چاہا (کہ نماز کے لئے مسجد میں آئیں لیکن آپ بیہوش ہو گئے) -

لَايَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ - میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا -

وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّ رِيَاءً وَّ نِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ - اور وہ دشمن جس نے فخر اور نمائش اور اہل اسلام کے ساتھ دشمنی کی نیت سے گھوڑے باندھے -

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ - مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے (کیونکہ مومن بہت سے اعمال خیر کی نیت کرتا ہے اور عمل تو ایک ہی کرتا ہے - تو نیت عمل سے بہتر ہوئی - بعض

نے کہا ایک مومن نے مدینہ کا ایک پل بنا دینے کی نیت کی لیکن اس کے بنانے سے پہلے ایک کافر نے اس کو بنا دیا- تب آپ نے یہ حدیث فرمائی- یعنی مومن کی نیت کافر کے عمل سے بہتر ہے)-

وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى- تمام عملوں کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک آدمی کو اس کی نیت کے موافق ثمرہ ملے گا-

اَبْعَدَ اللّٰهُ نَوَاكَ- اللہ تجھ کو بہت دور رکھے-

نَوْبٌ یا مَنَابٌ یا نِيَابَةٌ- قائم مقام ہونا' نائب ہونا' جانشین ہونا' توبہ کرنا' پہنچنا-

مُنَاوَبَةٌ- سزا دینا' باری باری کرنا' حصہ لگانا-

اِنَابَةٌ- نائب بنانا' بار بار رجوع کرنا' توبہ کرنا' متوجہ ہونا-

تَنَاوُبٌ- باری باری حصہ لینا' یا باری باری ایک کام کرنا-

قَسَّمَهَا نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهٖ وَ حَاجَاتِهٖ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ- آنحضرتؐ نے خیبر کی آمدنی کے دو حصے آدھوں آدھ کئے تھے ایک حصہ تو اپنے حوادث اور ضروریات کے لئے ایک حصہ مسلمانوں میں بانٹ دیا تھا (نَوَائِبُ جمع ہے نَائِبَة کی یعنی وہ ضرورت یا مصیبت جو آن پڑے- مطلب یہ ہے کہ خیبر کی آدھی آمدنی آپ نے ضروریات ملکی کے لئے رکھی تھی- مثلاً ہتھیار اور آلات کی خریداری' سامان جہاد کی تیاری وغیرہ اور نصف مسلمانوں میں تقسیم کر دی تھی)-

يَا اَرْحَمَ مَنِ انْتَابَهُ الْمُسْتَرْحِمُوْنَ- اے وہ جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ان لوگوں پر جو نوبت بہ نوبت رحم کی درخواست کرتے ہیں-

كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ- وہ لوگ جو مدینہ کے اطراف باہر رہتے تھے' باری باری جمعہ کی نماز میں حاضر ہوا کرتے (یعنی مسجد نبوی میں باری باری آتے- مثلاً اس جمعہ میں گاؤں کے کچھ لوگ آئے پھر دوسرے جمعہ میں دوسرے لوگ- اس حدیث سے یہ نکلا کہ شہر کے باہر گاؤں میں رہنے والوں پر جمعہ کی نماز کے لئے شہر میں آنا فرض نہیں ہے وہ اپنے گاؤں ہی میں پڑھ سکتے ہیں)-

اِحْتَاطُوْا لِاَهْلِ الْاَمْوَالِ فِي النَّائِبَةِ وَالْوَاطِئَةِ- جب باغوں کے پھلوں کا انچنہ (تخمینہ) کرو تو مہمانوں اور راستہ گزرنے والوں کے خرچ کا لحاظ رکھو (یعنی مالکان باغ کو کچھ مہمانوں کو کھلانا پڑتا ہے کچھ مسافروں راہ گیروں کو تو یہ خرچ نکال کر باقی میں سے زکوٰۃ کا حصہ لے لو)-

وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ- آپ تو حادثوں میں (معاملات) جو حق ہوتا ہے اس کی حمایت کرتے ہیں (حق دار کو حق دلانے کی کوشش کرتے ہیں- معلوم ہوا کہ جو شخص نیک کام کرتا رہے وہ اکثر آفتوں سے محفوظ رہتا ہے اس کی نیکیاں آڑے آتی ہیں)-

وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ السِّبَاعِ- اور جس پانی پر باری باری درندے اور چوپایے پانی پینے آتے ہیں-

كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ- ہم باری باری اترا کرتے (ایک دن میں ایک دن وہ مدینہ میں آیا کرتے)-

وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ- تیری طرف لوٹتا ہوں-

فَنَابَتْ اَجْسَامُنَا- ہمارے جسموں میں پھر طاقت آ گئی-

وَيَاْخُذُ الْاِمَامُ الْبَاقِيَ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ اَرْزَاقَ اَعْوَانِهٖ عَلٰى دِيْنِ اللّٰهِ وَفِيْ مَصْلِحَةِ مَا يَنُوْبُ مِنْ تَقْوِيَةِ الْاِسْلَامِ- باقی مال امام رکھ لے اس میں سے ان لوگوں کو کھلائے جو اللہ کے دین کی مدد کرتے ہوں اور جو حوادث اور آفات باری باری اسلام پر آئیں ان کی اصلاح اور دفعیہ میں خرچ کرے اور اسلام کو قوت دے-

وَمَنْ لَا يُعِدُّ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزْ- جو شخص زمانے کے حوادث کے لئے صبر تیار نہ رکھے گا وہ عاجز ہو جائے گا (اس سے مصائب اور آفات کا تحمل نہ ہو سکے گا اور جو شخص صبر کی عادت کر لے گا وہ ہر مصیبت میں مستقل اور مضبوط رہے گا)-

اِنْتَابَ السِّبَاعُ الْمَنْهَلَ- درندے باری باری پانی کے چشمے پر آتے ہیں-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمَانِعَ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ- جو شخص اس پانی کو روکے جس کو باری باری لوگ لیا کرتے ہیں اس پر خدا کی لعنت-

بِاَبِیْ اِبْنُ النُّوْبِیَّةِ الطَّیِّبَةِ- میرا باپ ان پر صدقے وہ نوبی پاک لونڈی کے فرزند ہوں گے-

نُوْبَة- ایک فرقہ ہے سوڈان کا اس کی نسبت نُوْبِیّ ہے (نُوَّابٌ جمع ہے نَائِبٌ کی)-

نَوْتٌ- ناتوانی سے جھک جانا-

نُوْتِیٌ- ملاح (اس کی جمع نَوَاتِیَّة اور نُوْتِیَّہ ہے)-

كَاَنَّهٗ قِلْعُ دَارِیّ عَنَجَهٗ نُوْتِیُّهٗ- گویا وہ بادبان دارین کا ہے جس کو ملاح نے موڑا کبھی کشتی ادھر جھکتی ہے کبھی ادھر-

اِنَّهُمْ كَانُوْ نَوَّاتِیْنِ- وہ ملاح تھے (مترجم کہتا ہے اغلب یہ ہے کہ قوم نوائت جو نواح مدارس اور ملیبار میں آباد ہے وہ ان عرب ملاحوں کی اولاد ہے جو گزشتہ زمانے میں اس ساحل پر آ کر اترے تھے اور نَوَاتِی کی خرابی نَوَائِتْ ہوگئی-)

نَوْحٌ یانُوَاحٌ یانِیَاحٌ یانِیَاحَةٌ یامَنَاحٌ- چیخ پکار کر میت پر رونا' آواز کرنا-

مُنَاوَحَةٌ- مقابلہ کرنا-

تَنَوُّحٌ- حرکت کرنا-

تَنَاوُحٌ- ایک دوسرے کے مقابل ہونا' کبھی ادھر کبھی ادھر چلنا-

اِسْتِنَاحَةٌ- نوحہ کرنا یعنی میت پر پکار کے چلا کے رونا-

نُوْحٌ- مشہور پیغمبر ہیں جن کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں کیونکہ موجودہ دنیا کے لوگ سب ان کی اولاد ہیں)-

نَهٰی عَنِ النِّیَاحِ- نوحہ کرنے سے منع فرمایا (لیکن آہستہ رونا منع نہیں)-

لَعَنَ اللّٰهُ النَّائِحَةَ- نوحہ کرنے والی پر اللہ کی لعنت-

لَقَدْ قُلْتُ الْقَوْلَ الْعَظِیْمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الْخَلِیْفَةِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ- میں نے بڑی بات کہہ دی جمعہ کے دن اس خلیفہ کے متعلق جو نوح یعنی حضرت عمر کے بعد خلیفہ ہوا (آنحضرتؐ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق جب حضرت ابوبکر اور عمرؓ سے رائے لی تھی تو ابوبکرؓ کو حضرت ابراہیمؑ سے اور عمرؓ کو حضرت نوحؑ سے تشبیہ دی تھی- عبداللہ بن سلام نے باغیوں کو سمجھایا کہ آج قیامت کا دن ہے یعنی جمعہ کا دن- اور تم اس خلیفہ کے مارنے سے باز آؤ جو نوح کے بعد خلیفہ ہوا یعنی حضرت عمرؓ کے بعد- مگر باغی کب سننے والے تھے- انھوں نے کہا یہ یہودی ہے اس کو بھی مار ڈالو)-

وَیْحَكَ تَظْلِمُ رَجُلًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ- تیری خرابی ہو تو قیامت کے دن یعنی جمعہ کے دن ایک شخص پر ظلم کرتا ہے-

عَاشَ نُوْحٌ اَلْفَیْ سَنَةٍ وَّ خَمْسَمِاْةِ سَنَةٍ- حضرت نوحؑ کی عمر دو ہزار پانچ سو برس کی ہوئی (اس کے باوجود وفات کے وقت کہنے لگے- دنیا میں مجھ کو ایسا معلوم ہوا جیسے دھوپ سے سایے میں آ جانا یا مکان کے ایک دروازہ سے اندر آنا اور دوسرے سے باہر نکل جانا' ان کو نوح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پانچ سو برس تک نوحہ کرتے رہے یعنی اپنی قوم کی گمراہی پر روتے رہے)-

سَمِعْتُ عَمِّیْ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیّ یَقُوْلُ اِنَّمَا تَحْتَاجُ الْمَرْاَةُ فِی الْمَاتَمِ اِلَی النَّوْحِ لِتَسِیْلَ دَمْعَتُهَا فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ تَقُوْلَ هُجْرًا- عورت کو ماتم میں نوحہ کی احتیاج آنسو بہانے کے لئے ہوتی ہے تو زبان سے بری باتیں نہ نکالے میں نے اپنے چچا محمد بن علی باقر سے سنا-

اَذِنَ بِهٖ مَالَمْ تَهْجُرْ- نوحہ کی اجازت دی بشرطیکہ زبان سے بیہودہ باتیں نہ نکالے-

سُئِلَ عَنْ اَجْرِ النَّائِحَةِ- نوحہ کرنے والے کو اجرت پر لانا کیسا ہے یہ ان سے پوچھا گیا (انھوں نے کہا کچھ قباحت نہیں یا نوحہ کرنے والی کی اجرت حلال ہے یا حرام؟ یہ مسئلہ امامیہ اور اہل سنت میں اختلافی ہے- امامیہ کے نزدیک میت پر نوحہ کرنے اور کرانے میں کوئی قباحت نہیں بلکہ امام حسینؓ پر نوحہ کرنا اور نوحہ کرانا باعث اجر اور ثواب سمجھتے ہیں اور اہل سنت اس کو ممنوع کہتے ہیں)-

نَوْخٌ- اقامت کرنا-

اِنَاخَةٌ- بٹھانا-

تَنَوُّخٌ اور اِسْتِنَاخٌ- بیٹھنا-

مَنَاخ اور مَنَاخَة- جہاں اونٹ بٹھائے جاتے ہیں-

وَ اَنَاخَ بِنَاسَالِمٌ بِالْمَنَاخِ الَّذِیْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ یُنِیْخُ

بِہٖ- سالم نے ہمارے اونٹ وہاں بٹھائے جہاں عبداللہ بن عمرؓ اپنے اونٹوں کو بٹھایا کرتے-

لَاتُصَلُّوْا فِیْ مَنَاخِھَا- اونٹ جہاں بیٹھتے ہیں وہاں نماز مت پڑھو-

لَامِنٰی مَنَاخُ مَنْ سَبَقَ- منیٰ میں میرے لئے مکان نہ بناؤ جو کوئی منیٰ میں پہلے آئے وہ اپنے اونٹ جہاں چاہے وہاں بٹھا سکتا ہے (دوسرے شخص کو اس کا وہاں سے ہٹانا جائز نہیں ہے- امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تو حرم کی ساری زمین وقف ہے اس کا کوئی مالک نہیں ہوسکتا)-

مُنِیْخ- شیر-

تَنُوْخ- ایک قبیلہ ہے یمن میں-

نَوْدٌ یا نُوَادٌ یا نَوَدَانٌ- اونگھ سے جھکنا-

لَاتَکُوْنُوْا مِثْلَ الْیَھُوْدِ اِذَا نَشَرُو التَّوْرَاۃَ نَادُوْا- تم یہودیوں کی طرح مت ہو جاؤ- جہاں انھوں نے تورات کھولی لگے سر ہلانے-

نُوْرٌ یا نِیَارٌ- روشن کرنا' آگ سے نشان کرنا' شکست پانا' دور سے آگ دیکھنا-

نَوْرٌ یا نِوَارٌ- بدکاری سے پرہیز کرنا' نفرت کرنا' پھیلنا' واقع ہونا-

تَنْوِیْرٌ- روشن کرنا' ملتبس کر دینا' جادوگروں کا سا کام کرنا' کھجور میں گٹھلی پڑنا' پھول نکالنا' پک جانا' روشنی میں نماز پڑھنا-

مُنَاوَرَۃٌ- گالی گلوچ کرنا-

اِنَارَۃٌ- روشن کرنا-

اِنْوَارٌ- ظاہر ہونا-

تَنَوُّرٌ- روشن ہونا' نورہ لگانا' شکست پانا' دور سے آگ دیکھنا-

اِنْتِیَارٌ- نورہ لگانا-

اِسْتِنَارَۃٌ- روشن ہونا' فتح پانا' غلبہ کرنا-

نُوْرٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام نور بھی ہے کیونکہ اسی کے نور سے اندھے دیکھتے ہیں اور گمراہ راہ پاتے ہیں یا اسی کے نور وجود سے سب موجود ہیں اگر وہ اپنا نور ان پر سے اٹھا لے تو سب معدوم ہو جائیں-

قَالَ لَہٗ ابْنُ شَقِیْقٍ لَوْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ اَسْاَلُہٗ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُہٗ فَقَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ- ابن شقیق نے ابوذر غفاریؓ سے کہا اگر میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا ہوتا تو میں آپ سے یہ پوچھتا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا یا نہیں- یہ سن کر ابوذرؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا پروردگار تو ایک نور ہے میں اس کو کہاں سے دیکھوں گا- (امام احمد سے پوچھا گیا یہ حدیث کیسی ہے انھوں نے کہا میں تو برابر اس حدیث کو منکر کہتا رہا اور میں نہیں جانتا اس کا مطلب کیا ہے- ابن خزیمہ نے کہا اس حدیث کی صحت میں شک ہے- بعض علماء نے کہا نور تو ایک جسم ہے اور عرض ہے اور پروردگار نہ جسم ہے نہ عرض- البتہ اس کا حجاب نور ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے وَحِجَابُہُ النُّوْرُ اس کا پردہ نور ہے یعنی نور اس کی روایت میں حائل ہے اور مانع ہے- میں کہتا ہوں نور عرض نہیں ہے بلکہ جوہر اور قائم بالذات ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا اور حق یہ ہے کہ پروردگار کی تجلیات مختلف اطوار میں ہوتی ہیں کبھی ایک بڑی جوت میں کہ نظر اس پر ٹھہر نہیں سکتی اور ابوذرؓ کی حدیث اسی حالت سے متعلق ہے اور کبھی وہ مظاہر جسمانیہ میں تجلی کرے گا جیسے قیامت کے دن ایک صورت میں پھر دوسری صورت میں مومنین بہشت میں اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور قیامت میں اس کی شان دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں گے اور آنحضرتؐ نے اس کو خواب میں ایک جوان خوبرو و بے ریش و بروت کی صورت میں دیکھا- اب رہا یہ اعتقاد کہ پروردگار جسمیت سے پاک ہے تو اس پر شرع میں کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی نہ یہ ثابت ہوا کہ وہ جسم ہے اور نور کو عرض اگلے فلاسفہ سمجھتے تھے لیکن حال کے فلسفہ میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ نور جوہر ہے اور وہ اجزائے صغار ہیں جو روشن جسم سے جدا ہو کر ہم تک آتے ہیں اور آیت کریمہ خَلَقَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ اسی کی تائید کرتی ہے- واللہ اعلم-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا- یا اللہ! میرے دل کو روشن کر دے (گناہوں کی ظلمت اور تاریکی کو دفع کر دے)-

وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا- مجھ کو نور کر دے (ہر چیز میری روشن اور نورانی ہو جائے)-

اَلصَّلٰوۃُ نُوْرٌ- نماز نور ہے (اس کی وجہ سے آدمی برے کاموں سے باز رہتا ہے یا اس کا بدلہ یہ ہے کہ قیامت کے دن روشنی ملے گی یا اس کی وجہ سے معارفِ شرعی روشن ہو جاتے ہیں یا قیامت کے دن اس کی وجہ سے منہ پرنور ہوگا اور دنیا میں بھی نمازی کے چہرے پر ایک نور ہوتا ہے)-

خَلَقَ فِی ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْہِ مِنْ نُوْرِہٖ- اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا (وہ شہوت، غصہ اور نفس کی خواہشوں میں گرفتار تھے) ان پر اپنا نور اتارا (قرآن اور دوسری آسمانی کتابیں اور پیغمبر بھیجے یہ سب اللہ کے نور ہیں- میں کہتا ہوں مطلب یہ ہے کہ خانۂ علمِ الٰہی میں تمام مخلوقات پوشیدہ اور بلا وجود خارجی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً جن جن معلومات کو خارج میں موجود کرنا چاہا ان پر اپنے وجود کا ایک سایہ ڈال دیا وہ سب ہست ہو گئے اور جب چاہے گا یہ سایہ اٹھا لے گا- تو پھر سب نیست ہو جائیں گے- بہرحال پروردگار کی ذات مقدس اپنے عرش معلےٰ پر ہے اور اس کا نور وجود زمین و آسمان سب جگہ پھیلا ہوا ہے- جیسے آفتاب ہم سے دس کروڑ میل پر ہے پر اس کا نور ہم تک آرہا ہے)-

تَوَضَّأَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ- آنحضرتؐ نے دو دو بار وضو کے اعضاء دھوئے اور فرمایا نور ہے بالائے نور (ایک بار دھونا نور ہے دوسری بار پھر دھونا نورعلیٰ نور ہے)-

اَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ- باوضو رہ کر پھر تازہ وضو کرنا قیامت کے دن نور ہوگا-

رَبِّ مَا ھٰذَا قَالَ نُوْرِیْ قَالَ رَبِّ زِدْنِیْ نُوْرًا- (حضرت ابراہیمؑ کو سفیدی آئی (بڑھاپے کی) تو پروردگار سے پوچھا- پروردگار! یہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا میرا نور ہے تب انھوں نے دعا کی ایسا ہے تو پروردگار میرا نور اور زیادہ کر (سارے بال سفید ہو جائیں)-

کَانَتْ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ- بڑھاپا قیامت کے دن نور ہوگا-

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ- سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے نور محمدی کو پیدا کیا (ﷺ)- آنحضرتؐ کا ایک نام نور بھی ہے)-

اَنْوَرَ الْمُتَجَرِّدِ- آنحضرتؐ کا جسم مبارک چمکتا اور نورانی تھا-

اِنَّہٗ نَوَّرَ بِالْفَجْرِ- آنحضرتؐ نے فجر کو روشن کر دیا- (یعنی روشنی میں صبح کی نماز پڑھی' آپ نے اس طرح ایک بار یا دو بار کیا ہوگا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اس نماز کا وقت طلوع آفتاب تک ہے باقی آپ کا عموماً دستور یہ تھا کہ آپ صبح کی نماز ہمیشہ تاریکی میں اوّل وقت پڑھا کرتے تھے اور اگر روشنی میں پڑھنا افضل ہوتا تو آپ غیر افضل کو کیوں اختیار فرماتے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی صبح کی نماز تاریکی میں پڑھتے رہے- حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ صبح کی نماز اس وقت پڑھا کرو جب تارے گھنے ہوئے اور نمایاں ہوں- بعضوں نے کہا نَوَّرَ بِالْفَجْرِ یا اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت لمبی کی یا لمبی کیا کرو تاکہ دیر میں آنے والے لوگ بھی جماعت میں شریک ہو جائیں اور حضرت عمرؓ اکثر فجر کی نماز میں سورۂ یوسف پڑھا کرتے)-

نَائِرَاتِ الْاَحْکَامِ وَ مُنِیْرَاتِ الْاِسْلَامِ- روشن اور نورانی احکام اور اسلام کے نورانی امور نَارَ اور اَنَارَ لازم اور متعدی دونوں آئے ہیں)-

مُوْضَحَاتِ الْاَعْلَامِ- واضح اور کھلے نشانات اور دلائل)-

اَنَارَھَا زَیْدٌ- زید نے اس کو بیان کر دیا-

اَقَبْلَ النُّوْرِ اَمْ بَعْدَہٗ- کیا سورۂ نور کی آیت (الزّانیۃ والزّانی) اترنے سے پہلے یا اس کے بعد-

لَاتَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ- مشرکوں کی آگ سے روشنی مت لو (ان کے مشورے اور رائے پر مت چلو- اسی

طرح یہود و نصاریٰ کے مشوروں پر بھی چلنے کی ممانعت ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے کبھی دلی دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے)۔

اَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مَّعَ مُشْرِكٍ لَّا یَتَرَاءٰیٓ نَارُهُمَا۔ جو مسلمان مشرکوں کے ساتھ ہو میں اس سے بیزار ہوں (وہ اگر مارا جائے تو میں ذمہ دار نہیں) مسلمان اور مشرک کی آگ ایک جگہ دکھائی نہ دے (دونوں الگ الگ رہیں)۔

مَا نَارَاهُمَا۔ وہ جو دونوں اونٹنیاں گم ہیں ان پر کیا داغ تھا۔

کَانَ یُنَوِّرُ عَلٰی عَانَتِهٖ بِیَدِهٖ۔ اپنے پیڑو پر اپنے ہاتھ سے نورہ لگاتے (بال دور کرنے کو)۔

اَلنَّاسُ شُرَکَاءُ فِیْ ثَلٰثَةٍ اَلْمَاءِ وَالْکَلَاءِ وَالنَّارِ۔ آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں (ان میں سب کا حصہ ہے اور ان کا روکنا جائز نہیں) پانی اور گھانس اور آگ میں۔

مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِی النَّارِ۔ جب ازار ٹخنوں سے نیچی ہو تو پاؤں کا اتنا حصہ جو ٹخنوں کے نیچے ہے دوزخ میں جلے گا (یا یہ فعل دوزخیوں کا سا ہے یعنی ازار ٹخنوں سے نیچی رکھنا)۔

مَا زَادَ بِقَبْضَةٍ فَفِی النَّارِ۔ (یہ اہل شیعہ کی روایت ہے) یعنی جو داڑھی ایک مشت سے زائد ہو وہ دوزخ میں جلے گی (مگر اس حدیث کی سند نہیں ملی)۔

قَالَ لِعَشْرَةٍ فِیْهِمْ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اٰخِرُکُمْ یَمُوْتُ فِی النَّارِ۔ دس آدمی تھے ان کے اخیر میں سمرہ بن جندب صحابی تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں آخری شخص کی موت آگ میں ہوگی (آخر ایسا ہی ہوا سمرہ کو ایک سخت بیماری ہوئی ان کا بدن گرم نہیں ہوتا تھا۔ انھوں نے ایک بڑی دیگ میں پانی گرم کرایا اور خود اس کے اوپر بیٹھے بھاپ لینے کو اتنے میں وہ دیگ دھنس گئی اور سمرہؓ آگ میں جل کر مر گئے)۔

اَلنَّارُ جُبَارٌ۔ اگر کوئی شخص اپنی ملک میں آگ سلگائے اور ہوا وغیرہ سے وہ آگ اڑ کر کسی کا گھر یا مال جلا دے تو اس کا تاوان کچھ نہ دینا ہوگا (بعض نے کہا "نار" کا لفظ تصحیف ہے اور صحیح اَلْبِیْرُ جُبَارٌ ہے یعنی کوئی شخص اپنی زمین میں کنواں کھدائے پھر اس میں گر کر کوئی ہلاک ہو جائے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔

فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا۔ سمندر کے تلے آگ ہے (کیونکہ سمندر کی تہہ میں زمین ہے اور زمین کے اندر آگ سلگ رہی ہے)۔

فَتَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ۔ ان کے اوپر آگوں کی آگ ہو گی (اَنْیَارُ جمع ہے نار کی اور قاعدے سے اَنْوَارُ ہونا تھا مگر بعض الفاظ میں واؤ یا سے بدل جاتی ہے جیسے رِیْحٌ کی جمع رِیَاحٌ اور عِیْدٌ کی جمع اَعْیَاد حالانکہ یہ دونوں اجوف واوی ہیں آگوں کی آگ یعنی ایسی آگ جو آگ کو لکڑی کی طرح جلائے گی)۔

حَتّٰی یَخْرُجَ نَارٌ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی۔ ایک آگ مدینے سے نکلے گی جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھلا دے گی (کہتے ہیں ۶۵۴ھ میں یہ آگ مدینے کی مشرقی جانب حرہ کے عقب سے نکلی اور تمام لوگوں نے اس کو دیکھا "بُصْریٰ" ایک شہر ہے شام میں۔ میں کہتا ہوں آگ سے ریلوے بھی مراد ہو سکتی یعنی مدینے سے شام تک ریل ہو جائے گی جو ہمارے زمانے میں تیار ہو گئی ہیں اور برابر چل رہی ہیں۔ بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھانے سے یہ مطلب ہے کہ ملک شام کی تمام چیزیں مدینہ آنے لگیں گی۔ مجمع البحار میں ہے کہ ۶۵۴ھ میں جو آگ مدینہ سے نکلی تھی وہ پچاس دن تک روشن رہی اور پتھروں کو اس طرح اڑاتی تھی گویا چنگاریاں اڑ رہی ہیں اور اس آگ میں سے ایک سیال مادہ نکلا جو گلائے ہوئے پیتل کی طرح تھا۔ میں کہتا ہوں ملک اطالیا میں یہ آگ اکثر ایک پہاڑ سے نکلا کرتی ہے بلکہ ایک پہاڑ تو ہمیشہ یہ آگ اڑاتا رہتا ہے اور جب یہ سیال مادہ زمین میں سے نکل کر بہتا ہے تو صدہا کوس تک ویران کر دیتا ہے۔ درخت اور مکانات اور حیوانات سب کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے)۔

قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ مَدْخَلِیْ قَالَ النَّارُ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا۔ میں آخرت میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا دوزخ میں (یہ شخص منافق ہوگا یا آنحضرتؐ کو اس کا خاتمہ معلوم کرایا گیا ہوگا)۔

لَا تَتْرُکُوْنَ النَّارَ حِیْنَ تَنَامُوْنَ۔ سوتے وقت آگ کو

مت چھوڑو آگ بجھا کر سویا کرو (اسی طرح چراغ بجھا کر لیکن اگر چراغ محفوظ قندیل میں ہو تو بعض نے اس کا جلتا رہنا جائز رکھا ہے- خصوصاً مسجدوں کی قندیلیں)-

اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَّكُمْ - یہ آگ تمہاری دشمن ہے-

مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ - (عقبہ بن ابی معیط ملعون کے قتل کا حکم آنحضرتؐ نے دیا تو وہ کہنے لگا) میرے بچوں کی کون پرورش کرے گا- آپ نے فرمایا تو تو دوزخ میں جا (بچوں کا اللہ حافظ ہے)-

سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضَرَ مَوْتَ - حضر موت سے ایک آگ نکلے گی (حقیقۃً آگ مراد ہے یا ریلوے و فتنہ و فساد کی آگ)-

نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ - عدن کی گہرائی میں سے ایک آگ نکلے گی (یہ بھی ایک قیامتؐ کی نشانی ہے- بعض نے کہا عدن سے ریل بنے گی جو یمن سے لے کر تمام ملک حجاز میں پھیل جائے گی- واللہ اعلم)-

عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ - سفید مینار کے پاس- (یہ مینار اب موجود ہے دمشق کے مغربی جانب)-

كَانَتْ بَيْنَهُمْ نَائِرَةٌ - ان میں دشمنی کی آگ پھیلی-

هِيَ اَنْوَرُ مِنْ اَنْ تُحْلَبَ - حضرت صالحؑ کی اونٹنی کسی کو دودھ کہاں دوہنے دیتی تھی (وہ نکل کر بھاگ جاتی- عرب لوگ کہتے ہیں نُرْتُهٗ وَ اَنَرْتُهٗ - میں نے اس کو بھگو دیا)-

اِمْرَاَةٌ نَوَارٌ - جو عورت شر اور بدکاری سے نفرت رکھتی ہے-

لَمَّا نَزَلَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَنْوَرَتْ - جب درخت کے نیچے اترے تو وہ خوب سبز ہو گیا (تر و تازہ ہو گیا)-

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ - جو شخص زمین کی علامات حدود بدل ڈالے اس پر خدا کی لعنت (کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی- راستہ معلوم نہ سکے گا- زمین کے مالکوں میں جھگڑا اور فساد پیدا ہوگا)-

مَنَارُ الْحَرَمِ - وہ نشانیاں جو حضرت ابراہیمؑ نے حرم کی سرحدوں پر نصب کی تھیں-

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ صُوًى وَّ مَنَارًا - اسلام کی علامات اور نشانیاں ہیں-

كَانَ تَنُّوْرُهُمَا وَ تَنُّوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا - حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کا اور آنحضرتؐ کا ایک ہی تنور تھا (روٹی پکانے کا)-

فَذَكَرُوْا اَنْ يُّنَوِّرُوْا نَارًا - انھوں نے کہا ایک آگ سلگا دیا کریں (اس کو دیکھ کر لوگ نماز کے لئے آجائیں)-

مِنْ كُلِّ نَوْرٍ - ہر ایک پھول سے-

اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ - میں تیرے چہرۂ مبارک کے نور کے وسیلہ سے تجھ سے مانگتا ہوں-

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ - پیغمبر اللہ کے ایک نور ہیں جن سے روشنی (ہدایت اور ایمان کی) پھیلتی ہے (اصل قصیدے میں شاعر نے سَيْفٌ کہا تھا آنحضرتؐ نے اصلاح فرما دی اور سیف کے بدلے نور بتلا دیا)-

مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَمَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَابَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ - جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے دوسرے جمعہ تک نور رہے گا-

اَلنُّوْرُ وَاللّٰهِ الْاَئِمَّةُ - (والنور الّذی انزلناہُ کی تفسیر میں کہا) قسم خدا کی نور سے ائمۂ اہل بیت مراد ہیں (وہی مومنوں کے دل کو نورانی کرتے ہیں اور اللہ جن سے چاہتا ہے یہ نور روک دیتا ہے ان کے دل تاریک ہو جاتے ہیں (یہ شیعی روایت ہے)-

اَلْمِصْبَاحُ نُوْرُ الْعِلْمِ فِيْ صَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّجَاجَةُ صَدْرُ عَلِيٍّ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ فَصَارَ صَدْرُهٗ كَزُجَاجَةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ يَكَادُ الْعَالِمُ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يَتَكَلَّمُ بِالْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَ - (''مشکوٰۃ فیہا مصباح'' کی تفسیر میں کہا کہ) مصباح سے اس علم کا نور مراد ہے جو آنحضرتؐ کے سینے میں تھا اور زجاجہ سے حضرت علی کا سینہ مراد ہے- آنحضرتؐ نے ان کو تعلیم کیا تو ان کا سینہ زجاجہ (آئینہ) کی طرح ہو گیا (جو کچھ آنحضرتؐ کے سینہ میں تھا اس کا عکس حضرت علیؓ کے سینے میں نمایاں ہوا) اس کا تیل ایسا صاف شفاف ہے کہ آگ لگانے سے پہلے خود بخود سلگنے کو

ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی آل کا ایک عالم علم کی بات پوچھی جانے سے پہلے اس کو بیان کردے گا-

اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ- تو آسمان اور زمین کا روشن کرنے والا ہے-

قُوْمُوْا اِلٰی نِیْرَانِکُمُ الَّتِیْ اَوْقَدْتُمُوْھَا عَلٰی ظُھُوْرِکُمْ فَاَطْفِئُوْھَا بِالصَّلٰوۃِ- جو آگ تم نے اپنی پیٹھوں پر سلگائی اٹھو اس کو نماز سے بجھاؤ (یعنی اعمال قبیحہ کی آگ کیونکہ نماز گناہوں کا کفارہ ہے)-

اَطْفِئُوْا نَائِرَۃَ الضَّغَائِنِ بِاللَّحْمِ وَالثَّرِیْدِ- دل کے کینوں کو گوشت اور ثرید کھلا کر بجھا دو (یعنی دعوت اور ضیافت اور ہدیہ سے دشمنی کو مٹا دو)-

اَعْطَاكَ مِنْ جِرَابِ النُّوْرَۃِ لَامِنَ الْعَیْنِ الصَّافِیَۃِ- اس نے تجھ کو چونا کی تھیلی میں سے دیا نہ صاف آنکھ سے (یہ ایک مثل ہے یعنی دل کی خوشی سے نہیں دیا بلکہ اکراہ اور ناخوشی سے' ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے ایک ظالم سخت دل حاکم سے کچھ سوال کیا- اس نے چونے کا ایک تھیلا اس کے سر پر لٹکا دیا' اس کے منہ اور ناک کے سامنے جب وہ سانس لیتا تو اس کے منہ اور ناک میں چونا گھس جاتا-)

جَعَلْتَھُمْ اَعْلَامًا لِّعِبَادِكَ وَ مَنَارًا فِیْ بِلَادِكَ- تو نے اماموں کو اپنے بندوں کے لئے نشان بنایا (ان کی وجہ سے راہ پاتے ہیں) اور مینار بنایا اپنے شہروں میں-

یُرْفَعُ لَهٗ فِیْ کُلِّ بَلْدَۃٍ مَّنَارٌ یَّنْظُرُ مِنْهُ اِلٰی اَعْمَالِ الْعِبَادِ- امام کے لئے ہر شہر میں ایک مینار بلند کیا جائے گا- وہاں سے بندوں کے اعمال دیکھیں گے-

ذُوالْمَنَارِ- یمن کا بادشاہ تھا- اس کا نام ابرہہ بن حارث تھا- اس کو ذوالمنار اس لئے کہتے ہیں وہ ملکوں کو جاتے وقت تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مینار بناتا جاتا تھا تاکہ لوٹتے وقت راستہ نہ بھولیں-

مَنَارَۃُ الْاَذَانِ- وہ مینار جس پر چڑھ کر اذان دیتے ہیں-

تَنْوِیْرٌ- کم کرنا-

اَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ مُّزَیْنَۃَ عَامَ الرِّمَادَۃِ یَشْکُوْ اِلَیْهِ سُوْءَ الْحَالِ فَاَعْطَاهُ ثَلٰثَۃَ اَنْیَابٍ وَّقَالَ سِرْفَاِذَا قَدِمْتَ فَانْحَرْ نَاقَۃً وَّلَا تُکْثِرْ فِیْ اَوَّلِ مَاتُطْعِمُھُمْ وَ نَوِّرْ- ایک شخص مزینہ قبیلہ کا اس سال حضرت عمرؓ کے پاس آیا جس سال قحط پڑا تھا اور اپنی خراب حالت کا شکوہ کرنے لگا- آپ نے اس کو تین اونٹ دیئے اور کہا جا لے جا- جب تو اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو بہت مت کھلائیو کم کم کھلائیو (قحط سالی میں لوگ بہت بھوکے ہو جاتے ہیں اگر ایک مرتبہ ان کو پیٹ بھر کر کھلا دو تو فوراً پانی پیتے ہی مر جاتے ہیں اس لئے کم کم کھانا ان کو دے کر پالنا چاہیے)-

نَوْسٌ- ہلنا' ہانکنا' مذبذب ہونا-

تَنْوِیْسٌ- اقامت کرنا-

اِنَاسَۃٌ- حرکت دینا-

نَاوُوْسٌ- نصاریٰ کا مقبرہ اور تابوت-

اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ- زیور پہنا کر میرے دونوں کان لٹکا کر ہلا دیئے-

مَرَّ عَلَیْهِ رَجُلٌ وَّعَلَیْهِ اِزَارٌ یَّجُرُّهٗ فَقَطَعَ مَافَوْقَ الْکَعْبَیْنِ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْخُیُوْطِ نَائِسَۃً عَلٰی کَعْبَیْهِ- حضرت عمرؓ کے سامنے سے ایک شخص گزرا جو ازار گھسیٹ رہا تھا (ٹخنوں سے نیچی تھی) آپ نے ٹخنوں سے جس قدر ازار بڑھی ہوئی تھی اس کو کاٹ ڈالا ٹخنوں کے اوپر کر دیا- راوی کہتے ہیں جیسے میں ان دھاگوں کو دیکھ رہا ہوں جو اس کے ٹخنوں پر ہل رہے تھے (یعنی وہ دھاگے جو کپڑا کٹنے سے نکل آتے ہیں)-

وَضَفِیْرَتَاهُ تَنُوْسَانِ عَلٰی رَأْسِهٖ- حضرت عباس کی دونوں چوٹیاں سر پر ہل رہی تھیں-

دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَۃَ وَ نَوْسَاتُھَا تَنْطُفُ- میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا ان کی چوٹیوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا-

اِنَّ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ- جنوں کا ایک گروہ-

اِنَّ نَاسًا نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِ سَعْدٍ- کچھ لوگ یعنی بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے (وہ سمجھتے تھے کہ سعد ضرور ہماری رعایت کریں گے- کیونکہ زمانہ جاہلیت میں ان کے حلیف تھے لیکن حضرت سعد نے

سخت فیصلہ کیا کہ ان میں جو جوان ہیں وہ قتل کئے جائیں، بچے اور عورتیں غلام لونڈی بنائے جائیں)۔

اَبُوْ نَوَاس - مشہور شاعر تھا اس کا نام حسن بن ہانی تھا۔

نَاسٌ - جمع ہے اس کا واحد اِنْسَانٌ ہے۔

اِنَّ النَّوَاوِیْسَ شَکَتْ اِلَی اللّٰہِ شِدَّۃَ حَرِّھَا فَقَالَ لَھَا اُسْکُتِیْ فَاِنَّ مَوَاضِعَ الْقُضَاۃِ اَشَدُّ حَرًّا مِّنْكِ - نواویس (جو ایک طبقہ ہے جہنم کا) اس نے پروردگار سے سخت گرمی کی شکایت کی، حکم ہوا خاموش رہ۔ جہاں قاضی لوگ (جج اور منصف) رہیں گے وہ تجھ سے بھی زیادہ گرم ہے۔

نَاوُسِیَہ - شیعہ کا ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے امام جعفر صادق مرے نہیں وہی مہدی ہیں۔ زوزنی نے کہا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ زمین پھٹ کر قبر سے نکلیں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

نَوْشٌ - لینا، طلب کرنا، چلنا، جلدی اٹھ کھڑا ہونا، پہنچانا۔

مُنَاوَشَۃٌ - ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

تَنَوُّشٌ - پونچھنا۔

تَنَاوُشٌ - لوٹنا، مراجعت کرنا۔

یَقُوْلُ اللّٰہُ یَا مُحَمَّدُ نَوِّشِ الْعُلَمَاءَ الْیَوْمَ فِیْ ضِیَافَتِیْ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمدؐ! آج کے دن جو میں عالموں کی ضیافت کروں گا اس کی خبر پہلے سے ان کو دے دے۔

اَلْوَصِیَّۃُ نَوْشٌ بِالْمَعْرُوْفِ - وصیت کیا ہے دستور کے موافق کچھ لینا (یہ نہیں کہ وارثوں کو محروم کر کے سارا مال الفتوں میں اڑا دینا۔ عرب لوگ کہتے ہیں نَاشَہٗ یَنُوْشُہٗ - اس کو لے لیا۔

ظَلَّتْ سُیُوْفُ بَنِیْ اَبِیْہِ تَنُوْشُہٗ
لِلّٰہِ اَرْحَامٌ ھُنَاكَ تُشَقَّقُ

اس کے باپ کے بیٹوں کی تلواریں اس کو پکڑتی ہیں تعجب ہے کہ ناطے رشتے وہاں توڑے جاتے ہیں۔

کُنْتُ اُنَاوِشُھُمْ وَاُھَاوِشُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ - میں تو جاہلیت کے زمانے میں ان سے مڈبھیڑ کرتا تھا: ان سے لڑتا تھا۔

مُنَاوَشَۃٌ - ایک دوسرے کے قریب ہونا، پکڑا پکڑی کرنا۔

لَمَّا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَیْرِ نَاشَتْ بِہٖ امْرَاَتُہٗ وَبَکَتْ فَبَکَتْ جَوَارِیْھَا - جب عبدالملک بن مروان نے مصعب بن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے نکلنا چاہا تو اس کی بیوی اس سے لٹک گئی اور رونے لگی، اس کی چھوکریاں بھی سب رو دیں۔

فَانْتَاشَ الدِّیْنَ بِنَعْشِہٖ - دین کو گڑھوں میں سے نکالا اس کو چھڑایا کھڑا کیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

نَوْصٌ - پیچھے ہٹ جانا، بھاگ جانا، جدا ہو جانا۔

مَنَاصٌ اور نُوَیْصٌ اور نِیَاصَۃٌ اور نَوْصٌ اور نَوَصَانٌ - ہلنا، حرکت کرنا۔

مُنَاوَصَۃٌ - ایک دوسرے کے نزدیک ہونا۔

اِنَاصَۃٌ - ارادہ کرنا۔

اِسْتِنَاصَۃٌ - ہلانا، ہلکا سمجھ کر لے جانا۔

مَنَاص - پیچھے ہٹنے یا بھاگ جانے کا موقع۔

اَلْاٰنَ لَا مَنَاصَ وَلَا خَلَاصَ - اب نہ بھاگنے کا موقع ہے نہ چھٹکارے (رہائی) کا۔

نَوْطٌ یا نِیَاطٌ - لٹکانا، دور ہونا، اپنی رائے سے ایک کام کرنا نہ کہ مشورے سے۔

تَنْوِیْطٌ - لٹکانا (جیسے اِنَاطَۃٌ ہے اور اِنْتِیَاطٌ ہے)۔

اَھْدَوْا لَہٗ نَوْطًا مِّنْ تَعْضُوْضٍ - ایک تھیلہ ہے سیاہ کھجور کا (جو بہت شیریں ہوتی ہے) آپ کو تحفہ بھیجا، (عرب لوگ سیاہ کھجور کو سرخ کھجور سے زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ سیاہ کھجور میں شیرینی زیادہ ہوتی ہے اور نفخ نہیں کرتی۔ سرخ کھجور ذرا نفخ کرتی ہے)۔

اَطْعِمْنَا مِنْ بَقِیَّۃِ الْقَوْسِ الَّذِیْ فِیْ نَوْطِكَ - تمہارے تھیلے میں جو کھجور نیچے رہ گئی ہے اس میں سے ہم کو کھلاؤ۔

اِجْعَلْ لَّنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ - یا رسول اللہؐ مشرکوں کا جیسا ایک درخت ہے اس کا نام انواط ہے ویسا ایک درخت ہمارے لئے بھی مقرر کر دیجئے (مشرک اس درخت پر اپنے کپڑے لٹکاتے، اس کے گرد جھکا کرتے اس کی تعظیم کرتے ہند کے مشرک

اب تک پیپل کے درخت کی تعظیم کرتے ہیں)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِمَالٍ كَثِيْرٍ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَحْسِبُكُمْ قَدْ اَهْلَكْتُمُ النَّاسَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَخَذْنَاهُ اِلَّا عَفْوًا بِلَاسَوْطٍ وَّلَا نَوْطٍ۔ حضرت عمرؓ کے پاس بہت سا مال لے کر آئے (یعنی آپ کے عامل اور تحصیل دار) انھوں نے کہا میں سمجھتا ہوں تم نے لوگوں کو تباہ کر دیا (ان کو لوٹ لیا) لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو یہ مال آسانی کے ساتھ تحصیل کر کے لائے ہیں (مالکان مال نے اپنی خوشی اور رضا مندی سے دیا ہے) نہ ہم نے ان کو مارا نہ لٹکایا (کوئی جبر نہیں کیا)۔

اَلْمُتَعَلِّقُ بِهَا كَالنَّوْطِ الْمُذَبْذَبِ۔ دنیا سے لٹکا ہوا جیسے پیالہ وغیرہ جو اونٹ کے زین سے لٹکا دیتے ہیں وہ ہمیشہ ہلتا رہتا ہے۔

اُرِیَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَابَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آج کی رات ایک نیک شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرتؐ سے لٹکے ہوئے ہیں (آپ سے جڑے ہوئے ہیں)۔

بَعِيْرٌ لَهٗ قَدْ نِيْطَ۔ ان کے ایک اونٹ کو پیٹ میں غدود ہو گیا۔

نَوْطٌ۔ وہ غدود جو اونٹ کے پیٹ میں ہو جاتا ہے وہ مر جاتا ہے اس کو نَوْطَةٌ بھی کہتے ہیں۔

نَوْقٌ۔ چربی کو گوشت سے الگ کرنا۔

تَنْوِيْقٌ۔ رام کرنا، پیوند کرنا۔

اِنْيَاقٌ۔ خوش لگنا۔

تَنَيُّقٌ اور تَنَوُّقٌ۔ اچھا کرنا، مضبوط کرنا، مبالغہ کرنا۔

اِنْتِيَاقٌ۔ صاف کرنا۔

اِسْتِنْوَاقٌ۔ ناقہ سے مشابہ ہونا۔

اِنَّ رَجُلًا سَارَ مَعَهٗ عَلٰى جَمَلٍ قَدْ نَوَّقَهٗ وَخَيَّسَهٗ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہو کر چلا جس کو اس نے رام کیا تھا اور اونٹنی کی طرح غریب بنا دیا تھا۔

وَهِیَ نَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ۔ وہ تو سدھائی ہوئی اونٹنی ہے۔

فَوَجَدَ اَيْنُقَهٗ۔ اس نے اپنی اونٹنیوں کو پایا۔ (یہ جمع ہے ''نَاقَه'' کی)۔

اِعْمَلْ طَعَامًا وَّ تَنَوَّقْ فِيْهِ۔ کھانا تیار کر اور عمدہ تیار کر (یعنی درستی سے بامزہ پکا)۔

تَنَوَّقُوْا بِاَكْفَانِكُمْ فَاِنَّكُمْ تُبْعَثُوْنَ بِهَا۔ اپنے کفنوں کو اچھا کرو کیونکہ تم (قیامت کے دن) ان ہی میں اٹھو گے (یعنی پہلے تو ننگ دھڑنگ اٹھو گے۔ پھر تمہارے کفن تم کو پہنائے جائیں گے۔ اچھا کرنے سے یہ مطلب ہے کہ سفید اور صاف پاک کپڑا ہو نہ یہ کہ ریشمی ہو یا چاندی اور سونا اس میں لگا ہو)۔

نُوْكٌ۔ حماقت۔

نَوْكٌ اور نَوَاكٌ اور نَوَاكَةٌ۔ احمق ہونا (جیسے اِسْتِنْوَاكٌ ہے)۔

اَنْوَكُ۔ احمق مرد۔

نَوْكَاءُ یا نَوْكٰی۔ احمق عورت۔

اِنَّ قُصَّاصَكُمْ نَوْكٰی۔ تمہارے وعظ سنانے والے قصہ خواں احمق ہوں (صحیح روایتیں اور حدیثیں چھوڑ کر جھوٹی نقلیں اور حکایتیں سناتے ہیں)۔

اَلْاِتِّكَالُ عَلَى الْاَمَانِیِّ بَضَائِعُ النَّوْكٰی۔ آرزوؤں پر بھروسہ رکھنا اور اعمال خیر میں قصور کرنا احمقوں کی پونجیاں (سرمایے) ہیں (جیسے بعض بیوقوف کہا کرتے ہیں۔ اجی اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے سب گناہ بخش دے گا اور فرائض اور عبادات ترک کر دیتے ہیں)۔

وَدَاءُ النَّوْكِ لَيْسَ لَهٗ دَوَاءٌ۔ حماقت کی بیماری کی کوئی دوا نہیں ہے۔

نَوْلٌ۔ دینا، وقت آ جانا۔

نَيْلٌ اور نَائِلٌ۔ دینے والا ہونا۔

تَنْوِيْلٌ۔ بخشش دینا۔

مُنَاوَلَةٌ۔ دینا (جیسے اِنَالَةٌ ہے)۔

تَنَاوُلٌ۔ لے لینا۔

نَوَالٌ۔ عطا۔

نَائِلَةُ۔ ایک بت تھا مکہ میں۔

حَمَلُوْهُمَا فِی السَّفِيْنَةِ بِغَيْرِ نَوْلٍ۔ کرایہ لئے بغیر ان

کو کشتی میں سوار کر لیا (یعنی حضرت موسیٰؑ اور خضرؑ کو)-

مَانَوْلُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اَنْ یَّقُوْلَ غَیْرَ الصَّوَابِ اَوْ اَنْ یَّقُوْلَ مَالَا یَعْلَمُ- مسلمان کا یہ شیوہ نہیں کہ ٹھیک اور سچی بات کے سوا اور کچھ کہے یا وہ بات کہے جو اس کو معلوم نہیں ہے (خواہ مخواہ اپنا علم جتانے کو ہمارے بزرگوں کا یہ دستور تھا کہ جو مسئلہ اچھی طرح معلوم نہ ہوتا تو صاف کہہ دیتے لا ادری میں نہیں جانتا- ایسا کہنے میں بالکل نہ شرماتے)-

مَانَوْلُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا- تیرا یہ منصب نہیں کہ ایسا کرے-

فَكَاَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ- معاذ نے اس کو برا کہا- (اس پر طعنہ کیا کہ وہ منافق ہے)-

فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ- اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا- لوگوں نے اس کو برا بھلا کہنا شروع کیا- (للکارا خفا ہوئے)-

فَتَنَاوَلْتُهُ فَاَخَذْتُهُ- میں نے ادھر ہاتھ بڑھایا اس کو لے لیا-

یُنَاوِلُهَا- دیتا ہے-

تَنَاوَلَهَا- ہاتھ بڑھا کر لے لیا-

حَتّٰی لَوْتَنَا وَلْتُ مِنْهُ عِقْدًا- اگر میں اس سے ایک ہار لینے کو ہاتھ بڑھاتا-

نَاوِلِیْهَا- اس کو اٹھا کر دے-

نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ- ذرا ہاتھ بڑھا کر سجدہ گاہ مسجد میں سے لے لے-

مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فَنَوْلُهٗ لَایَجْهَلُ مَعَ مَنْ یَّجْهَلُ عَلَیْهِ- جو شخص قرآن کو یاد کرے تو اس کا وظیفہ یہ ہے کہ اگر کوئی اس سے جہالت کرے تو وہ اس سے جہالت نہ کرے (نرمی سے علیحدہ ہو جائے)-

تَنَاوَلَ الرَّبَّ- اللہ کی ذات میں گفتگو کی-

اَنِلْ مِمَّا اَنَالَكَ اللّٰهُ- اللہ نے جو تجھ کو دیا ہے تو بھی اس میں سے لوگوں کو دے (خیرات کر)-

نَوْمٌ یا نِیَامٌ- سو جانا' سونے میں غالب آنا' اونگھنا' سست ہونا' ساکن ہونا' بجھ جانا' تھم جانا' پرانا ہونا' تواضع کرنا' مر جانا' غفلت کرنا-

تَنْوِیْمٌ- سلانا' مار ڈالنا' سوتا ہوا پانا-

تَنَوُّمٌ- احتلام ہونا-

تَنَاوُمٌ- اپنے آپ کو جھوٹ موٹ سوتا ہوا بنانا جیسے اِسْتِنَامَةٌ ہے-

اَنْزَلْتُ عَلَیْكَ كِتَابًا تَقْرَاُهٗ نَائِمًا وَّیَقْظَانَ- میں نے تجھ پر ایک کتاب اتاری جس کو تو سوتے اور جاگتے ہر وقت پڑھتا رہ-

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَنَائِمًا- نماز کھڑے ہو کر پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ' اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو لیٹ کر پڑھ (غرض نماز کسی حال میں معاف نہیں ہے جب تک ہوش و حواس رہیں- اگر تلوار چل رہی ہو اور گھوڑے پر سوار ہو تو اشارے سے گھوڑے ہی پر پڑھ لے- خطابی نے کہا اگر یہ روایت جو آگے آتی ہے صحیح ہو تو نفل نماز لیٹ کر بھی پڑھنا جائز ہوگا جیسے بیٹھ کر نفل پڑھنا درست ہے)-

مَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ- جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اس کو بیٹھ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا-

اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْنَامَ- (آنحضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا جب انھوں نے صبح کی اذان وقت سے پہلے دے دی تھی) اب یہ پکار دو کہ بندہ سو گیا تھا (نیند سے اٹھا تو سمجھا کہ صبح ہو گئی' غلطی سے اذان دے دی)-

فَنَوَّمُوْا- وہ خوب سو گئے-

فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ یَانَوْمَانُ- جب صبح ہو گئی تو آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا- ارے بڑے سونے والے اٹھ-

اَیُّهَا النَّوْمُ- اے سونے والے (نَوْم بمعنی نَائِم کے ہے- جیسے کہتے ہیں رَجُلٌ صَوْمٌ بمعنی صَائِمٌ یعنی روزہ دار مرد)-

خَیْرُ اَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ- (حضرت علیؓ نے اخیر زمانہ کے فتنوں اور فسادات کا ذکر کیا تو کہا) اس زمانہ میں بہتر وہ مسلمان ہوگا جو گمنام ہو- (ایک گوشۂ عافیت میں

بیٹھا ہو کسی معاملے میں دخل نہ دے فتنوں سے الگ رہے۔ بعض نے کہا نُوَمَہ بہ فتحہ واؤ بہت سونے والا اور گمنام شخص کو نُوْمَہ بہ سکون واؤ کہیں گے)۔

اِنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ مَا النُّوَمَةُ قَالَ الَّذِی یَسْکُتُ فِی الْفِتْنَةِ لَایَبْدُوْ مِنْهُ شَیْءٌ۔ ابن عباس نے حضرت علیؓ سے پوچھا نُوَمَہ کون شخص ہے؟ انھوں نے کہا جو شخص فتنہ کے وقت خاموش رہے اس سے کوئی بات ظاہر نہ ہو۔

اَکْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ وَرُوِیَ کُلُّ نُوْمَةٍ۔ بہشت میں زیادہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) بھولے کہے جاتے ہیں (سادہ دل نادان) ایک روایت میں یوں ہے ہر ایک گمنام فتنوں سے الگ رہنے والا۔

نَوْمَةٌ۔ بفتحۂ نون۔ بہت سونے والا۔

دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلَی الْمَنَامَةِ۔ آنحضرتؐ میرے پاس آئے اس وقت میں دوکان پر تھا جس پر سوتے ہیں (دوسرے محل پر مَنَامَہ کہتے ہیں چادر کو جو سوتے وقت اوڑھتے ہیں)۔

فَمَا اَشْرَفَ لَهُمْ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ۔ اس دن جو کوئی سامنے آیا اس کو سلا دیا (مار ڈالا)۔

اِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ فَاَنِیْمُوْهُمْ۔ جب تم ان خارجیوں کو دیکھو ان کو سلا دو (مار ڈالو۔ اسی نسبت سے تلوار کو مُنِیْم کہتے ہیں یعنی سلا دینے والی)۔

بَیْنَا اَنَا عِنْدَالْبَیْتِ بَیْنَ النَّائِمِ وَالْیَقْظَانِ۔ ایک بار ایسا ہوا میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا (یعنی پورا غافل نہیں سویا تھا نہ بالکل ہوشیار تھا۔ یہ معراج کا ذکر ہے۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ معراج بیداری میں بدن سمیت ہوئی تو شاید یہ ابتداء کا ذکر ہوگا پھر آپ جاگ گئے ہوں گے یا یہ کہ معراج کئی بار ہوئی ایک بار سوتے میں ایک بار جاگتے میں اور یہ اس کا بیان ہو جو سوتے میں ہوئی تھی)۔

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ۔ ایک بار میں سو رہا تھا (اس سے اس شخص نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے معراج خواب میں ہوئی تھی۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ معراج کئی بار ہوئی جیسے اوپر بیان ہوا)۔

نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ۔ عورتیں بچے سو گئے (جو عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے)۔

لَایَنَامُ قَلْبِیْ۔ میرا دل نہیں سوتا (لیکن آنکھ سو جاتی ہے۔ یہ بعض اوقات کا ذکر ہے بعض اوقات میں دل بھی غافل ہو جاتا تھا جیسے اس دن جس دن سورج نکل آیا اور آپ کی آنکھ نہ کھلی نماز فوت ہو گئی۔ مگر بعض کہتے ہیں کہ دل آپ کا اس دن بھی سوتا نہ تھا لیکن سورج کی طرف متوجہ نہ تھا)۔

تَوَفّٰی فِیْ نَوْمَةٍ نَامَهَا۔ ایک نیند میں انھوں نے انتقال کیا تو وصیت نہ کر سکے۔

لِتَنَمْ عَیْنُكَ۔ تمہاری آنکھ سوتی رہے۔

لَایَنَامُ قَلْبُهٗ۔ اس کا دل نہیں سوتا۔ (یہ دجال کا حال ہے اور پیغمبر ﷺ کی بھی یہ صفت تھی)۔

عَلَّمَهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ۔ اللہ نے اس کو قرآن سکھایا لیکن وہ اس سے غافل رہا (اس کی تلاوت نہ کی اس میں جو احکام ہیں ان کو بجا نہ لایا اور جو نواہی ہیں ان سے باز نہ رہا۔ نام عنه کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس نے تہجد میں قرآن نہیں پڑھا کیونکہ تہجد فرض نہیں ہے اور امام بخاریؒ کی روایت میں یوں ہے۔ پھر وہ قرآن کو چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز نہ پڑھ کر سوتا رہتا ہے)۔

فَلَا نَامَتْ عَیْنَاهُ۔ خدا کرے اس کی آنکھیں نہ لگیں (اس کو نیند نہ آئے اس پر یہ بددعا کی)۔

مَارَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا۔ دوزخ کی طرح میں نے نہیں دیکھا اس سے بھاگنے والا غافل ہو رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ دوزخ ایسی سخت آفت ہے کہ معاذ اللہ چاہئے تھا کہ اس سے بھاگنے والا دل توڑ کر بھاگتا گناہوں سے پرہیز کرتا ہے مگر الٹا یہ ہے کہ دوزخ سے بھاگنے والا غافل ہو رہا ہے مزے سے بیٹھا عیش کر رہا ہے)۔

اِنَّهٗ لَنَائِمٌ وَّقِیْلَ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمٌ وَّالْقَلْبُ یَقْظَانُ۔ (شب معراج میں جب فرشتے آنحضرتؐ کے پاس آئے تو ان میں سے ایک نے کہا) وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا نہیں ان کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل بیدار ہے۔

لَایَنَامُ قَلْبُهٗ۔ دجال کا دل نہ سوئے گا (شیطانی افکار کا اس

پر ایسا غلبہ ہوگا۔ جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا فیضان الٰہی کے غلبے اور رحمانی برکات اور وحی اور الہام کے متواتر آنے سے)۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔ آنحضرتؐ کو نہانے کی حاجت ہوتی تھی پھر آپ بغیر نہائے سو جاتے۔

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتَى حَاجَتَهٗ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَنَامَ۔ آنحضرتؐ رات کو اٹھ کر حاجت کے لیے گئے پھر منہ ہاتھ دھو کر سو رہے (پورا وضو نہیں کیا کیونکہ یہ دھونا صرف صفائی اور نظامت کے لئے تھا نہ نماز کے لئے)

اَنَامُ حَتّٰى اُصْبِحَ۔ میں صبح تک سوتا رہتا ہوں۔

اِنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ قَالَ ضَعْهُ فِيْ اَذَانِكَ۔ موذن حضرت عمرؓ کے پاس آیا (آپ کو جگانے کے لئے) اور کہنے لگا "الصلوة خيرٌ من النوم" حضرت عمرؓ نے کہا یہ کلمہ اذان میں کہا کر (اذان کے باہر اس کا موقع نہیں)۔

نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ۔ عالم کا سونا بھی عبادت ہے۔

طُوْبٰى لِعَبْدٍ نُوْمَةٍ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ۔ مبارک ہے وہ گمنام ناتوان بندہ جس کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

خَيْرُ اَهْلِ الزَّمَانِ كُلِّهٖ نُوْمَةٌ اُولٰئِكَ اَئِمَّةُ الْهُدٰى مَصَابِيْحُ الْعِلْمِ لَيْسُوْا بِالْعُجُلِ وَالْمَذَابِيْعِ الْبُذُرِ۔ بہتر سارے زمانے میں وہ لوگ ہیں جو ایک گوشہ میں رہتے ہوں گمنام ہوں، یہی لوگ ہدایت کے پیشوا اور علم کے چراغ ہیں (باقی ناموری اور شہرت چاہنے والے دنیادار گمراہ ہیں وہ دوسروں کو کیا رہنمائی کریں گے) وہ جلد باز اور پیٹ کے ہلکے (بات کو مشہور کرنے والے) اور فوراً جواب دینے والے نہیں ہیں (بلکہ سوچ سمجھ کر جواب دیتے ہیں)۔

لَا يَزَالُ الْمَنَامُ طَائِرًا حَتّٰى يُقَصَّ فَاِذَا قُصَّ وَقَعَ۔ خواب ہمیشہ اڑتا رہتا ہے جب تک بیان نہیں کیا جاتا۔ جب بیان کیا جاتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے۔ (اس لئے مکروہ خواب کو بیان نہیں کرنا چاہئے)۔

اَلْمَنَامُ يَا الرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ اِذَا عُبِّرَ وَقَعَ۔ خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے (یعنی معلق اس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا) جب اس کی تعبیر دی جائے تو گر پڑتا ہے (تعبیر کے موافق اس کا ظہور ہوتا ہے)۔

اَلنَّوْمُ اَرْبَعَةٌ نَوْمُ الْاَنْبِيَاءِ عَلٰى اَقْفِيَتِهِمْ وَ نَوْمُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى اَيْمَانِهِمْ وَنَوْمُ الْكُفَّارِ عَلٰى يَسَارِهِمْ وَ نَوْمُ الشَّيَاطِيْنِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔ سونے کے چار وضع ہیں ایک پیغمبروں کا سونا وہ چت سوتے ہیں دوسرے مومنوں کا وہ داہنی کروٹ پر سوتے ہیں تیسرے کافروں کا سونا وہ بائیں کروٹ پر سوتے ہیں چوتھے شیطانوں کا سونا وہ اوندھے منہ کے بل سوتے ہیں۔

نُوْنٌ۔ مچھلی، دوات (اس کی جمع نِيْنَانٌ اور اَنْوَانٌ ہے) اور تلوار کی دھار۔

ذُو النُّوْنِ۔ حضرت یونسؑ پیغمبر کا لقب ہے۔

تَنْوِيْنٌ۔ نون لکھنا، لفظ کے آخر میں نون لگانا۔

خُذْنُوْنًا مَيِّتًا۔ ایک مری ہوئی مچھلی لے لے۔

اِدَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ هُوَ بَالَامُ وَالنُّوْنُ۔ بہشت والوں کا سالن بالام اور مچھلی ہوگا (بالام کا بیان کتاب الباء میں گزر چکا)۔

يَعْلَمُ اِخْتِلَافَ النِّيْنَانِ فِي الْبِحَارِ الْغَامِرَاتِ۔ مچھلیوں کا آنا جانا گہرے سمندروں میں جانتا ہے۔

اِنَّهٗ رَاٰى صَبِيًّا مَلِيْحًا فَقَالَ دَسِّمُوْا نُوْنَتَهٗ كَيْلَا تُصِيْبُهُ الْعَيْنُ۔ حضرت عثمانؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو کہنے لگے اس کے ٹھوڑی کے نیچے کالک لگا دو تا کہ اس کو نظر نہ لگے۔

كَبِدُ النُّوْنِ۔ مچھلی کا جگر۔

ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ وَالشَّمْسُ۔ مچھلی اور سورج نے شراب کو ذبح کر ڈالا (یعنی اگر شراب میں مچھلی اور نمک ڈال دیں پھر اس کو دھوپ میں رکھ دیں تو وہ حلال ہو جائے گا کیونکہ مچھلی اور نمک ڈالنے سے شراب مر جاتی ہے اس کا نشہ جاتا رہتا ہے۔ بعض نے یوں معنی کئے ہیں کہ مچھلی کو دھوپ میں سکھا کر کھانا شراب سے بڑھ کر قوت دیتا ہے گویا اس نے شراب کو ذبح کر ڈالا۔

مترجم: کہتا ہے اس روایت سے اہل حدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ شراب نجس نہیں گو حرام ہے اور اس وجہ سے جو دوائیں اسپرٹ میں بنائی جاتی ہیں ان کا استعمال درست ہے اسی طرح انگریزی سنٹ اور لونڈروں کا لگانا درست ہے- اہل حدیث کے بڑے عالم مفتی محمد عبدہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے)-

لَایُنَوِّنُ اَحَدٌ-قل ہو اللہ میں اَحَد کے بعد نون نہ لگائے بلکہ اَللّٰہُ الصَّمد سے ملادے-

ذُو النُّوْنِ مِصْرِیْ- بڑے اولیاء اللہ میں سے ہیں اصل میں نوبہ کے رہنے والے تھے ۲۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی-

نَوْہٌ- بلند ہونا' سر اٹھا کر آواز کرنا' انکار کرنا' چھوڑ دینا' بیزار ہونا-

تَنْوِیْہٌ-تعظیم کرنا' تعریف کرنا-

تَنَوُّہٌ-بلند ہونا-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ نَوَّہَ الْعَرَبَ- (حضرت عمرؓ نے کہا) میں پہلا شخص ہوں جس نے عربوں کی شان بڑھائی (ان میں دفتر قائم کیا تہذیب پھیلائی)-

نَوًی-قصد کرنا' عزم کرنا' حفاظت کرنا' نقل مکان کرنا' گٹھلی پھینک دینا-

نَیٌّ اور نَوَایَۃٌ-موٹا ہونا-

نِیَّۃٌ اور نَوًی-دور ہوجانا-

تَنْوِیَۃٌ-پوری کرنا' گٹھلی پڑنا' گٹھلی پھینک دینا-

مُنَاوَاۃٌ-دشمنی کرنا-

اِنْوَاءٌ-دور ہونا-

تَنَوِّیْ اور اِنْتِوَاءٌ-قصد کرنا-

نَوٰی-ایک موضع ہے شام میں اس کے متوطن شیخ الاسلام نووی تھے جنھوں نے صحیح مسلم کی شرح کی ہے-

تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً عَلٰی نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ- میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونا ٹھہرا کر نکاح کیا (جس کی قیمت پانچ درہم ہوتے ہیں-بعض نے کہا نَوَاۃ پانچ درہم کو کہتے ہیں بہر حال اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں دس درہم سے کم مہر نہیں ہوسکتا)-

اِنَّہٗ اَوْدَعَ الْمُطْعِمَ بْنَ عَدِیٍّ جُبْجُبَۃً فِیْھَا نَوًی مِنْ ذَھَبٍ-انھوں نے مطعم بن عدی کے پاس چمڑے کی ایک زنبیل میں سونے کے چند ٹکڑے امانت رکھائے (ہر ٹکڑے کا وزن پانچ درہم تھا)-

اِنَّہٗ لَقَطَ نَوَیَاتٍ مِّنَ الطَّرِیْقِ فَاَمْسَکَھَا بِیَدِہٖ حَتّٰی مَرَّ بِدَارِ قَوْمٍ فَاَلْقَاھَا فِیْھَا قَالَ تَاکُلُہٗ دَاجِنَتُھُمْ-حضرت عمرؓ نے راستہ میں سے کھجور کی چند گٹھلیاں چنیں پھر ایک گھر پر سے گزرے وہ گٹھلیاں اس گھر میں ڈال دیں اور کہنے لگے ان کے پلے ہوئے جانور اس کو کھالیں گے-

اَنْقُلُ النَّوٰی مِنْ اَرْضِ الزُّبَیْرِ- میں زبیر کی زمین سے گٹھلیاں چن لاتا (معلوم ہوا کہ حقیر اور بے قیمت چیز کا چن لینا درست ہے جیسے گٹھلی یا کوڑی یا گیہوں کی بالی جو راستے میں پڑی ہو یا کپڑے کا پرانا چیتھڑا)-

فَجَاءَ ذُو النَّوَاۃِ بِنَوَاہُ- گٹھلی والا اپنی گٹھلی لے کر آیا-

اَلَا یَاحَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ- حمزہ! ان بڑی عمر والی موٹی اونٹنیوں کی طرف اٹھو-

رَجُلٌ رَبَطَھَا رِیَاءً وَّ نِوَاءً- جس نے ریا اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کرنے کی نیت سے گھوڑے باندھے-

وَمَنْ یَنْوِی الدُّنْیَا تُعْجِزْہُ- جو شخص دنیا کمانے میں (بہت) کوشش کرے گا اس کو دنیا عاجز کردے گی (کبھی اس کی مراد پوری نہ ہوگی' دنیا اس سے بھاگتی چلی جائے گی' اس سے نفرت کرو تو پھر لپٹ لپٹ کر آتی ہے)-

اِنَّھَا تَنْتَوِیْ حَیْثُ انْتَوٰی اَھْلُھَا- وہ گھر بدل کر وہاں چلی جائے جہاں اس کے لوگ رہتے ہیں-

یُبْعَثُ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ- ہر شخص کا حشر اپنی نیت کے موافق ہوگا (لیکن دنیا میں جب خدا کا عذاب آتا ہے تو بروں کے ساتھ اچھے بھی پس جاتے ہیں)-

وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ- ہجرت تو اب (فرض) نہیں رہی (یعنی فتح مکہ کے بعد) لیکن جہاد اور جہاد کی نیت قیامت تک باقی ہے-

بابُ النّون مع الهاء

نَهْأٌ۔ بھر جانا' کچا رہنا (جیسے نَهَائَةٌ اور نُهُوْئَةٌ اور نُهُوْءٌ اور نُهَاوَةٌ ہے)۔

اِنْهَاءٌ۔ نہ پکانا' کچا رکھنا' مضبوط نہ کرنا۔

نَهْبٌ۔ لے لینا' لوٹ لینا' برا بھلا کہنا' کونچ پکڑنا۔

مُنَاهَبَةٌ۔ لوٹ لینا' برا بھلا کہنا۔

اِنْهَابٌ۔ لُٹا دینا۔

اِنْتِهَابٌ۔ لوٹنا۔

وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ کوئی شخص جب قیمت دار مال کو لوٹے کہ لوگ اس طرف نگاہیں اٹھائیں' مومن نہیں ہوسکتا (کیونکہ ایسی لوٹ ایمان دار کا کام نہیں نگاہیں اٹھائیں یعنی لوگ دیکھیں مگر عاجز ہوں' اس لٹیرے کو دفع نہ کر سکتے ہوں)۔

نَهٰی عَنِ النُّهْبَةِ۔ لوٹنے سے منع فرمایا (یعنی مسلمان کا مال لوٹنے سے یا مشترک مال کو لوٹنے سے لیکن حربی کافروں کا مال لوٹنا درست ہے۔ کذا فی مجمع البحار)۔

فَاُتِيَ بِنَهْبٍ۔ لوٹ کا مال آپ کے پاس لایا گیا۔

اِنَّهٗ نُثِرَ شَيْءٌ فِيْ اِمْلَاكٍ فَلَمْ يَاْخُذُوْهُ فَقَالَ مَالَكُمْ لَاتَنْتَهِبُوْنَ قَالُوْا اَوَ لَيْسَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ النُّهْبٰى فَقَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُ عَنْ نُهْبَى الْعَسَاكِرِ فَانْتَهِبُوْا۔ ایسا ہی ہوا ایک شادی میں کچھ میوہ یا مٹھائی یا حلوہ پھینکا گیا۔ لیکن صحابہؓ نے اس کو نہیں لیا۔ تب آنحضرتؐ نے پوچھا لوٹتے کیوں نہیں۔ انھوں نے عرض کیا آپ نے لوٹنے سے منع فرمایا ہے۔ تب آپ نے فرمایا میں نے تو اس لوٹ سے منع کیا ہے جو فوج والے کیا کرتے ہیں (غریبوں کا مال لوٹ لیتے ہیں)۔ آخر صحابہؓ نے اس کو لوٹا۔

مترجم: کہتا ہے مجھ کو معلوم نہیں اس حدیث کی سند کیسی ہے بعض نے تو اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایک مدت تک میرا اور میرے مشائخ کا یہ خیال تھا کہ شادی میں چھوارے اور شکر پارے وغیرہ کا لٹانا اچھا نہیں بلکہ تقسیم کر دینا چاہئے کیونکہ صحیح حدیث میں لوٹنے کی ممانعت آئی ہے۔ لیکن اگر یہ روایت ثابت ہو تب تو شادی وغیرہ میں لوٹنے میں قباحت نہیں ہے اور عموماً لوگوں کا عمل شادی میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل ضرور ہوگی۔ واللہ اعلم)۔

اَحْرَزْتُ نَهْبِيْ وَ اَبْتَغِي النَّوَافِلَ۔ میں نے اپنے لوٹ کے مال کو محفوظ کر دیا اور نفل پڑھنا چاہتا ہوں (یہاں لوٹ کے مال سے وتر مراد ہیں یعنی اس خیال سے کہ شاید آنکھ نہ کھلے میں نے وتر پڑھ لئے لیکن اگر آنکھ کھلے گی تو اس کو نفل کر دوں گا)۔

اَتَجْعَلُ نَهْبِيْ وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ۔ (عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کو یہ شعر سنایا) آپ میرا اور میرے گھوڑے عُبید کا لوٹا ہوا مال عیینہ اور اقرع کو دلاتے ہیں)۔

وَكَانَتْ نِهَابًا تَلَافَيْتُهَا بِكَرِّيْ عَلَى الْمُهْرِ بِالْاَجْرَعِ۔ وہ تو ایسی لوٹ کا مال تھا جس کو میں نے کشادہ میدان میں بچھیرے پر سوار ہو کر حملہ کر کے حاصل کیا تھا۔

نُهْبُرَةٌ یا نُهْبُوْرٌ یا نُهْبُوْرَةٌ۔ ہلاکت کا مقام' بلند ٹیلہ' گڑھا۔

لَاتَزَوَّجَنَّ نَهْبَرَةً۔ لمبی دبلی عورت سے نکاح مت کر یا مریل عورت سے (جو بیمار قریب بہ ہلاکت ہو)۔

مَنْ اَصَابَ مَالًا مِّنْ مَّهَاوِشَ اَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِيْ نَهَابِرَ۔ جو شخص ظلم اور جبر اور چوری (حرام ذریعوں) سے روپیہ کمائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاکت کے مقاموں میں لے جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں غَشِيَتْ بِيَ النَّهَابِيْرُ مجھ کو تہلکوں نے گھیر لیا تھا نہایہ میں ہے کہ نَهْبَرَہ اصل میں ریتی کے پہاڑ کو کہتے ہیں جس پر چڑھنا دشوار ہو)۔

رَكِبْتَ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ نَهَابِيْرَ مِنَ الْاُمُوْرِ فَرَكِبُوْهَا مِنْكَ وَمِلْتَ بِهِمْ فَمَالُوْا بِكَ اِعْدِلْ اَوْ اِعْتَزِلْ۔ (حضرت عمرو بن عاصؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم نے اس امت کے لوگوں کو دشوار اور سخت کاموں پر سوار کیا انھوں نے بھی تم کو سختی پر چڑھایا اور تم نے ان کو جھکایا انھوں نے تم کو جھکایا اب یا انصاف سے کام کرو نہیں تو خلافت سے الگ ہو جاؤ۔

نَهِيْتٌ یا نُهَاتٌ۔ آواز کرنا۔

اُرِیْتُ الشَّیْطَانَ فَرَاَیْتُهٗ یَنْهِتُ کَمَا یَنْهِتُ الْقِرْدُ- مجھ کو شیطان دکھلایا گیا- میں نے دیکھا وہ بندر کی سی آواز نکالتا ہے-

نَهِیْت- جو آواز سینہ سے نکلے-

نَهْجٌ- دم چڑھنا' پرانا کرنا' کھول دینا' واضح کرنا (جیسے نُهُوْجٌ ہے) چلنا' پرانا ہونا-

اِنْهَاجٌ- کھل جانا' واضح ہونا' پرانا کرنا' پرانا ہونا-

اِنْتِهَاجٌ- چلنا-

اِسْتِنْهَاجٌ- راستہ پر جانا' دوسرے کے طریق پر چلنا-

نَهَجٌ- دم چڑھنا-

مَنْهَجٌ اور مِنْهَاجٌ- کھلا ہوا راستہ-

فَنَهِجَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَضٰی- ان کا دم آنحضرتؐ کے سامنے چڑھنے لگا یہاں تک کہ گزر گئے (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْهَجْتُ الدَّآبَّةَ میں نے جانور کو اتنا چلایا کہ اس کی سانس پھول گئی)-

رَاٰی رَجُلًا یَنْهَجُ- ایک شخص کو دیکھا اس کا دم چڑھ رہا تھا (یعنی موٹاپے سے ہانپ رہا تھا)-

فَضَرَبَهٗ حَتّٰی اُنْهِجَ- ان کو مارا یہاں تک کہ ان کا دم چڑھنے لگا-

فَقَادَنِیْ وَ اِنِّیْ لَاَنْهَجُ- مجھ کو کھینچ کر چلایا اور میری سانس پھول رہی تھی-

لَمْ یَمُتْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَرَکَکُمْ عَلٰی طَرِیْقٍ نَّاهِجَةٍ- آنحضرتؐ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک تم کو ایک کھلے راستہ پر نہیں لگا دیا (یعنی تم کو طریق مستقیم پر لگا کر آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو جو طریق آنحضرتؐ اور صحابہ کا تھا وہی مستقیم ہے اور باقی سب کج اور خراب)-

نَهْجٌ- سیدھا راستہ-

اَلْمَهْیَعُ النَّاهِجُ- روشن چالو-

وَاِذَا جَوَادٌ مَّنْهَجٌ وَّطَرِیْقٌ مَّنْهُوْجٌ- دیکھا تو ایک گھوڑا ہے جس کا دم چڑھ رہا ہے اور ایک کشادہ اور کھلا راستہ ہے-

حَتّٰی اٰذَنَ الْجِسْمُ بِالنَّهْجِ- جسم نے یہ خبر دی کہ وہ پرانا ہو گیا ہے-

نَهَجَ الثَّوْبُ یا اَنْهَجَ- کپڑا پرانا ہو گیا-

نَهْدٌ یا نَهَدٌ- آگے بڑھنا' نمودار ہونا' مقابل ہونا' ظاہر ہونا' بڑا کرنا-

نُهُوْدٌ- اوپر اٹھنا' چھاتی ابھرنا-

مُنَاهَدَةٌ- مقابلہ کرنا-

اِنْهَادٌ- بڑا کرنا' بھر دینا-

تَنَهُّدٌ- لمبی سانس نکالنا رنج اور غم سے-

تَنَاهُدٌ- سفر کے رفیقوں کا ایک معین روپیہ دینا کہ اس سے کھانے پینے کے مصارف کئے جائیں' جنگ میں ایک کا ایک کے اوپر گرنا-

اِسْتِنْهَادٌ- مقابلہ کے لئے طلب کرنا-

کَانَ یَنْهَدُ اِلٰی عَدُوِّهٖ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ- آنحضرتؐ دشمن کے مقابلہ کو اس وقت نکلتے جب سورج ڈھل جاتا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَنَهَدَ النَّاسُ یَسْأَلُوْنَهٗ- عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں گئے تو لوگ ان سے (دین کے مسائل) پوچھنے کو اٹھے-

وَلَا ثَدْیُهَا بِنَاهِدٍ- اس کی چھاتی بھی ابھری ہوئی نہیں ہے (بوڑھی ہو گئی ہے چھاتی لٹک گئی ہے)-

تَأْخُذُ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَةٍ شَابًّا نَهْدًا- ایسا کرو ہر قبیلہ میں سے ایک زبردست مضبوط جوان چنو (اور یہ سب جوان مل کر ایکبارگی حضرت محمد ﷺ پر حملہ کریں تو بنی ہاشم سب قبیلوں سے نہ لڑ سکیں گے عاجز ہو جائیں گے- یہ صلاح شیطان نے دارالندوہ میں مشرکوں کو دی)-

اَخْرِجُوْا نِهْدَکُمْ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْبَرَکَةِ وَ اَحْسَنُ لِاَخْلَاقِکُمْ- اپنے اپنے حصوں کے روپے نکالو یا برابر برابر غلہ نکالو اس میں بہت برکت ہوتی ہے اور تمہارے اخلاق درست ہوتے ہیں (کیونکہ سفر میں کوئی شخص زیادہ کھاتا ہے کوئی کم تو برابر

برابر غلہ یا روپیہ دینے میں اس شخص پر احسان ہے جو زیادہ کھاتا ہے اور اس سے چشم پوشی کرنا حسن خلق ہے۔ سفر میں اس سے بڑا آرام ہوتا ہے کہ ہر رفیق نقد روپے یا برابر جنس داخل کرے اور سب رفقاء اس میں سے کھاتے رہیں' اس کو مخارجہ اور نِهَد بہ فتحہ و کسرۂ نون کہتے ہیں۔ نِهْدٌ اس کی جمع ہے)۔

نَهْدٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے ملک یمن میں۔

نِهَاوَنْد۔ ایک شہر ہے ہمدان کے قریب۔

فَنَهَدَ اِلَيَّ۔ وہ میری طرف بڑھا۔

نَهْرٌ۔ زور سے بہنا' جاری ہونا' جاری کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا۔

اِنْهَارٌ۔ پانی تک پہنچنا' کشادہ کرنا' ظاہر کرنا' بہانا' خون بند نہ ہونا' بھلائی نہ پانا' موٹا ہونا' دیر کرنا' بہنا' دن میں آنا۔

اِنْتِهَارٌ۔ جھڑنا۔

اِسْتِنْهَارٌ۔ کشادہ ہونا۔

اَنْهِرُوا الدَّمَ بِمَاشِئْتُمْ اِلَّا الظُّفْرَ وَالسِّنَّ۔ تم خون کو جس چیز سے چاہو بہا دو (لوہا ہو یا پتھر یا دھار دار اور تیز لکڑی' بندوق کی گولی اور چھرہ بھی خون بہانے والا ہے) ناخن اور دانت کے سوا (ان دونوں چیزوں سے ذبح کرنا درست نہیں)۔

نَهَرُ الْجَنَّةِ۔ (بہ فتحہ ہا زیادہ فصیح ہے) جنت کی نہر۔

نَهْرَانِ مُؤْمِنَانِ۔ دو نہریں ایمان دار ہیں (نیل اور فرات اور دو کافر ہیں دجلہ اور بلخ کی نہر)۔

فَاَتَوْا مَنْهَرًا۔ گھروں کے درمیان ایک میدان میں آئے۔

وَانْتَهَرَهٗ۔ اس کو ڈانٹا' جھڑکا۔

نَهْرَوَان۔ ایک مشہور شہر ہے بغداد سے چار فرسخ پر۔

سَيْحُوْنُ وَ جَيْحُوْنُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ سیحون اور جیحون اور نیل اور فرات بہشت کی نہریں ہیں۔

هُوَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ فِي الْجَنَّةِ۔ کوثر ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بہشت میں عنایت فرمائی ہے۔

اِذَا جَاءَ نَهْرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهْرُ مَعْقِلٍ۔ جب اللہ تعالیٰ کی نہر آ گئی تو معقل کی نہر بے کار ہو گئی (یہ ایک مثل ہے یعنی جب حدیث مل گئی یا قرآن کی آیت تو اب کسی مجتہد یا عالم کی رائے کی ضرورت نہ رہی)۔

لَوْ كَانَ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ نَهْرٌ جَارٍ وَاغْتَسَلَ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر بہہ رہی ہو اور وہ دن میں پانچ بار اس میں نہائے۔

نَهْزٌ۔ مارنا' دھکیلنا' ہلانا' قریب ہونا' اٹھانا' مارنا' نکالنا۔

مُنَاهَزَةٌ۔ قریب ہونا' حاصل کرنا' جلدی کرنا۔

اِنْتِهَازٌ۔ جلدی سے لے لینا' افراط کرنا۔

نُهَازٌ۔ برابر۔

نُهْزَةٌ۔ فرصت۔

اَهْرِقْهَا وَكَانَ الْمَالُ نَهْزَ عَشْرَةِ الافٍ۔ ایک شخص نے یتیم کے مال میں سے دس ہزار درہم کی شراب خریدی تھی (جب شراب حرام ہوئی تو وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ سے پوچھا اس شراب کو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا) بہا دے (شاید اس وقت تک شراب کو سرکہ بنا لینا درست نہ ہوا ہو گا یا اس وجہ سے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے)۔

قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ۔ میں جوانی کے قریب تھا۔

وَانْتَهَزَ الْحَقَّ اِذَا الْحَقُّ وَضَحَ۔ جب حق کھل گیا تو اسی وقت حق کو مان لیا قبول کر لیا۔

وَ اِنْ دُعِيَ انْتَهَزَ۔ اگر بلایا جائے تو فوراً اٹھ کھڑا ہو۔

اَتَاهُ الْجَارُوْدُ وَ ابْنُ سَيَّارٍ يَتَنَاهَزَانِ اَمَارَةً۔ حضرت عمرؓ کے پاس جارود اور ابن سیار آئے دونوں حکومت کے طالب تھے (یعنی کسی ملک کی گورنری صوبہ داری کے)۔

يَجِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهٗ قَدْ مَلَاَتْ عِكْمَهَا مِنْ وَّبَرِ الْاِبِلِ فَلْيُنَاهِزْهَا وَلْيَقْتَطِعْ وَلْيُرْسِلْ اِلٰى جَارِهِ الَّذِيْ لَا وَبَرَلَهٗ۔ قریب ہے وہ زمانہ کہ تم میں سے کسی کی بیوی اونٹ کے بالوں سے بھر کر ایک گٹھری لائے گی تو چاہیے کہ اس کی طرف لپکے اور اس سے چھین کر وہ بال اپنے پڑوسی کے پاس بھیج دے جس کے پاس بال نہ ہوں (اور وہ سردی میں تڑپتا ہو)۔

مَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَايَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ غُفِرَلَهٗ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهٖ۔ جو شخص وضو کرے پھر مسجد

میں جانے کے لئے (گھر سے) نکلے اس کو نماز کے سوا اور کسی غرض سے نہ اٹھایا ہو (یعنی صرف نماز ہی کی نیت سے گھر سے چلے) تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ وَلَا يَنْهَزُهٗ اِلَيْهِ غَيْرُهٗ رَجَعَ وَقَدْ غُفِرَلَهٗ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) جو شخص خانۂ کعبہ میں آئے اور اس کی غرض اور کچھ نہ ہو (سوائے خانۂ کعبہ کے) اور کسی امر نے اس کو نہ اٹھایا ہو (بلکہ صرف حج یا عمرہ کرنا یا طواف کرنا مقصود ہو) تو وہ گناہوں کی بخشش ہو کر لوٹے گا۔

اِنَّهٗ نَهَزَ رَاحِلَتَهٗ۔ آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی کو چلایا۔

اَوْ مَصْدُوْرٌ يَنْهَزُ قَيْحًا۔ یا جس کے سینے میں درد ہو وہ گردن لمبی کرے اور سینہ ہٹائے تے کرنے کے لئے۔

وَظَنَّتْ رِجَالٌ اَنْ قَدِ اكْتَتَبَتْ نُهَزَهَا۔ بعض لوگوں نے گمان کیا کہ ان کو فرصتیں مل گئیں۔

نَهْسٌ۔ آگے کے دانتوں سے پکڑنا، نوچنا، ڈنک مارنا اور منہ سے گوشت پکڑ کے کھینچنا۔

اِنْتِهَاسٌ۔ (بمعنی نَهْسٌ ہے) اور غیبت کرنا۔

كَانَ مَنْهُوْسَ الْكَعْبَيْنِ۔ آنحضرتؐ کے ٹخنے پر گوشت نہ تھا (بلکہ ان پر گوشت کم تھا۔ ایک روایت میں مَنْهُوْسَ الْقَدَمَيْنِ ہے یعنی آپ کے پاؤں بھی پر گوشت نہ تھے)۔

مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔ کم گوشت ایڑی۔

اَخَذَ عَظْمًا فَنَهَسَ مَا عَلَيْهِ مِنَ اللَّحْمِ۔ آنحضرتؐ نے ایک ہڈی لی اور اس پر جو گوشت تھا وہ دانتوں سے نوچ لیا۔

فَنَهَسَ مِنْهَا۔ آپ نے منہ سے اس میں سے نوچا۔ (گو چھری سے بھی کاٹ کر کھانا درست ہے اور آنحضرتؐ سے منقول ہے لیکن ہمیشہ اس کی عادت نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ وہ اہل عجم کا طریق ہے)۔

رَاٰى شُرَحْبِيْلَ وَقَدْ صَادَ نُهَسًا بِالْاَسْوَافِ۔ زید بن ثابت نے شرحبیل کو دیکھا اس نے اسواف میں ایک نہس کا شکار کیا (نہس ایک چھوٹی چڑیا ہے جو ہمیشہ سر اور دم ہلاتی رہتی ہے اکثر رات کو قبروں میں رہتی ہے اور اسواف ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔

تَنْهَسُهٗ وَ تَلْدَغُهٗ۔ اس کو نوچیں گے اور کاٹیں گے۔

نَهْشٌ۔ نوچنا، کاٹنا، تکلیف میں مبتلا کرنا۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْتَهِشَةَ وَالْحَالِقَةَ۔ آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو مصیبت کے وقت اپنا گوشت ناخن سے نوچے اور بال مونڈھے۔

وَانْتَهَشَتْ اَعْضَادُنَا۔ ہمارے باوزدبلے ہو گئے۔

مَنْ جَمَعَ مَالًا مِّنْ نَهَاوُشٍ۔ جو شخص ظلم کے طریقوں سے مال اکٹھا کرے (ایک روایت میں ایسا ہی ہے شاید یہ نہش سے نکلا ہے یا ھوش سے، جس کے معنی ملا دینے کے ہیں تو نون زائد ہے جیسے خراب سے تخاریب)۔

كَانَ مَنْهُوْشَ الْقَدَمَيْنِ۔ پاؤں آپ کے پر گوشت نہ تھے۔

نَهْضٌ يَانُهُوْضٌ۔ کھڑا ہونا، اٹھنا، جلدی ہونا، سیدھا ہونا، پنکھ پھیلانا اڑنے کے لئے، ظلم کرنا۔

مُنَاهَضَةٌ۔ مقابلہ کرنا۔

اِنْهَاضٌ۔ اٹھانا۔

تَنَاهُضٌ۔ ایک دوسرے کی طرف اٹھنا۔

اِنْتِهَاضٌ۔ کھڑا ہونا۔

اِسْتِنْهَاضٌ۔ کھڑے ہونے کے لئے کہنا۔

كَانَ اِذَا قَامَ نَهَضَ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ۔ نماز میں جب کھڑے ہوتے ہیں (یعنی بیٹھنے کے بعد) تو انگلیوں کے سروں پر زور دے کر کھڑے ہو جاتے (بعضوں نے کہا دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھتے نہیں بلکہ انگلیوں پر زور دے کر کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی جلسۂ استراحت نہ کرتے۔ کبھی ایسا بھی کیا ہو گا لیکن صحیح روایتوں میں جلسۂ استراحت کرنا منقول ہے)۔

حُمَّةُ النَّهَضَاتِ۔ ترددات بدنیہ اور افکار کی سختی۔

مِنْ نَهَضَاتِ النَّصَبِ۔ ترددات بدنیہ سے جو تھکانے والے ہیں (ایک روایت میں بَهَضَات ہے یعنی باروں اور بوجھوں سے، یہ بَهَضَهُ الْحَمْلُ سے ماخوذ ہے یعنی لادنے اس کو بھاری کر دیا)۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اسْتَنْهَضَ النَّاسَ فِیْ حَرْبِ مُعَاوِیَةَ - حضرت علیؓ نے حضرت معاویہ سے لڑنے کے لئے لوگوں کو کہا اٹھو-

نَاهِضٌ - پرندے کا وہ بچہ جس کے پنکھ نکل آئے ہوں اور اڑنے کے لئے اٹھنے والا ہو-

نَهْقٌ - گدھے کا آواز کرنا' ریکنا-

فَنَزَعْنَا فِیْهِ حَتّٰی اَنْهَقْنَاهُ - ہم نے حوض میں پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کو بھر دیا (ایک روایت میں یوں ہی ہے مگر یہ غلط ہے اور صحیح اَفْهَقْنَاهُ ہے جو اوپر گزر چکا)-

نَاهِقَانِ - دو ہڈیاں جو جانور کی آنکھ کے تلے ہوتی ہیں-

نَوَاهِقُ - پنڈلی کی ہڈیاں-

اِذَا سَمِعَ نَهِیْقَ الْحَمِیْرِ تَعَوَّذَ - آنحضرتؐ جب گدھوں کی آواز سنتے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہتے-

نَهْكٌ یا نَهْكَةٌ - خوب سزا دینا' ناتوان کر دینا' فنا کرنا-

نَهَاكَةٌ - غالب ہونا' پرانا ہونے تک پہننا' خوب کھانا' خوب گالیاں دینا' تھن سے سب دودھ نکال لینا-

اِنْهَاكٌ - خوب سزا دینا-

اِنْتِهَاكٌ - ناتوان کرنا' ہتک حرمت کرنا' بے عزتی کرنا-

غَیْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَّلَا نَاهِكٍ فِی الْحَلْبِ - نسل کو نقصان نہ پہنچانے والا نہ دودھ دوہنے میں حد سے بڑھنے والا (اتنا کہ تھن میں ایک قطرہ باقی نہ رہے)-

لِیَنْهَكِ الرَّجُلُ مَابَیْنَ اَصَابِعِهٖ اَوْ لَتَنْهَكَنَّهُ النَّارُ - آدمی کو چاہئے کہ (وضو اور غسل میں) اپنی انگلیوں کی گھائیاں خوب دھوئے ورنہ دوزخ کی آگ ان کو خوب جلائے گی (اگر سوکھی رہ جائیں گی)-

اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ - جا اس کو خوب دھو-

اَشِمِّیْ وَلَا تَنْهَكِیْ - ایک تھوڑا سا کاٹ دے بہت مت کاٹ (یعنی عورتوں کے ختنے میں' مطلب یہ ہے کہ سارا ٹنہ جڑ سے نہ اڑا دو بلکہ تھوڑا سا اوپر سے کاٹ دو)-

اِنْهَكُوْا وُجُوْهَ الْقَوْمِ - کافروں سے خوب مقابلہ کرو' ان سے خوب لڑو-

اِنَّ قَوْمًا قَتَلُوْا فَاَكْثَرُوْا وَ زَنَوْا وَانْتَهَكُوْا - کچھ لوگوں نے خون کرنا شروع کئے تو بہت خون کئے اور اور حرام کاری شروع کی تو خوب حرام کاری کی-

تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ - اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جو عہد و پیمان ہوا ہے اس کو توڑا جائے-

مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ كَانَ مِنْ اَنْهَكِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - محمد بن مسلمہ آنحضرتؐ کے اصحاب میں بہت بہادر شخص تھے (انھوں نے ہی کعب بن اشرف یہودی کو مارا تھا)-

رَجُلٌ نَهِيْكٌ - بہادر آدمی-

نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ - ان کو جنگ نے ضعیف کر دیا-

تُنْتَهَكُ حُرُمَاتُ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں حرام کی ہیں ان کا ارتکاب کیا جائے (حرمت کا خیال نہ رکھا جائے)-

مَا انْتَقَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ - آنحضرتؐ نے کسی سے اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا (بلکہ معاف کر دیا) مگر جب کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑتا (حرام کاموں کا ارتکاب کرتا) تو اس سے بدلہ لیتے-

هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهَكَتْ یا نَهِكَتْ یا نُهِكَتْ - آنکھ اس کی وجہ سے اندر گھس گئی اور بیمار ناتوان ہو گئی-

نَهَكَتِ الْاَمْوَالُ - اونٹ مر گئے-

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ - مونچھوں کو خوب کتراؤ-

نَهَكَتْهُ الْحُمّٰى - بخار نے اس میں اثر کیا اس کو ناتوان کر دیا-

وَكَانَ طَلْحَةُ اَشَدَّ نَهْكَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - طلحہؓ آنحضرتؐ کی نسبت زیادہ زخمی اور ناتوان ہوئے تھے-

لَاتَنْهَكُوا الْعِظَامَ فَاِنَّ لِلْجِنِّ فِيْهَا نَصِيْبًا - ہڈیوں کو بہت نہ چوسو (ان کے اوپر کا گوشت کھانے میں مبالغہ مت کرو) کیونکہ جنوں کا ان میں ایک حصہ ہے (حلال جانوروں کی ہڈیاں جنوں کی خوراک ہیں)-

مَابَقِيَتْ لِلّٰهِ حُرْمَةٌ اِلَّا انْتُهِكَتْ مُنْذُقُبِضَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ- جب سے حضرت علیؓ کی وفات ہوئی کوئی حرام کام ایسا نہیں رہا جو لوگوں نے نہ کیا ہو (آپ کی وفات سے دین کی رونق مٹ گئی' لوگ آزاد ہو گئے' اللہ تعالیٰ کی حرمت کا خیال چھوڑ دیا-

فَاِنَّ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يَنْهَكَهُ ضَرْبًا- حاکم اسلام کو لازم ہے کہ جو کوئی بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھے اس کو خوب مارے-

اِذَا فَعَلْتِ يَا اُمَّ حَبِيْبٍ فَلَا تَنْهَكِيْ اَيْ لَا تَسْتَأْصِلِيْ وَ اَشِمِّيْ فَاِنَّهٗ اَشْرَقُ لِلْوَجْهِ- اے ام حبیب! جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو بالکل ٹنے کو جڑ سے نہ کاٹ دے تھوڑا سا تراش دے' ایسا کرنے سے عورت کا منہ خوب روشن رہتا ہے (اس کی خوبصورتی میں خلل نہیں آتا)-

نَهْلٌ یا مَنْهَلٌ- پہلی بار پینا غصہ دلانا (دوسری بار پینے کو عَلَلٌ کہتے ہیں)-

مَنْهَلٌ- پانی پینے کا مقام گھاٹ-

لَايَظْمَأُ وَاللّٰهِ نَاهِلُهٗ- جو شخص حوض کوثر میں سے پیئے گا وہ خدا کی قسم کبھی پیاسا نہ ہوگا-

يَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ- دجال ہر پانی کے گھاٹ پر آئے گا (نہایہ میں ہے کہ مَنْهَل پانی پینے کا وہ مقام جو راستہ پر ہو' اگر راستہ پر نہ ہو اور کسی کا خاص ہو تو اس کو اضافت کے ساتھ کہیں- مثلاً فلاں لوگوں کا منہل)-

كَاَنَّهٗ مَنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ- وہ ایسا پانی کا مقام ہے جس میں شراب ملا ہوا ہے' بار بار شراب اس میں ملائی گئی ہے-

اَلنُّهَّلُ الشُّرُوْعُ- پیاسے اونٹ جو پانی پینا شروع کریں-

نَهْمٌ یا نَهِيْمٌ یا نَهْمَةٌ- ڈانٹنا' آواز دینا جلد چلنے کے لئے' بہت کھانا' حرص کرنا' سیر نہ ہونا' بہت رغبت کرنا-

مُنَاهَمَةٌ- ساتھ مل کر آواز دینا-

اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ سَفَرِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ- جب کوئی تم میں سے اپنا مطلب سفر سے پورا کرے تو جلدی اپنے گھر والوں میں چلا جائے-

مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَّ طَالِبُ دُنْيَا- دو بھوکے حرص زدہ لوگ کبھی سیر نہیں ہوتے ایک تو علم کا طالب دوسرے دنیا کا طالب-

قَالَ تَبِعْتُهٗ فَلَمَّا سَمِعَ حِسِّيْ ظَنَّ اَنِّيْ اِنَّمَا تَبِعْتُهٗ لِاُوْذِيَهٗ فَنَهَمَنِيْ وَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ- میں حضرت عمرؓ کے پیچھے چلا- جب انھوں نے میری آہٹ پائی تو ان کو گمان ہوا کہ میں ان کو ستانے کے لئے ان کے پیچھے لگا ہوں- انھوں نے مجھ کو ڈانٹا اور کہا اس وقت تو یہاں کیوں آیا (کون سی غرض تجھ کو یہاں لے کر آئی)-

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ نَهَمَ ابْنَكَ فَانْتَهَمَ- حضرت عمرؓ سے کہا گیا- خالد بن ولیدؓ نے تمہارے بیٹے کو جھڑکا وہ سہم گئے-

اِنَّهٗ وَفَدَ عَلَيْهِ حَيٌّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالَ بَنُوْمَنْ اَنْتُمْ فَقَالُوْا بَنُوْنَهْمٍ فَقَالَ نَهْمٌ شَيْطَانٌ اَنْتُمْ بَنُوْ عَبْدِاللّٰهِ- آنحضرتؐ کے پاس عرب کے ایک قبیلہ کے لوگ پیغام لے کر آئے آپ نے ان سے پوچھا- تم کس کی اولاد ہو؟ (تمہارا جد اعلیٰ کون ہے؟) انھوں نے کہا نہم- آپ نے فرمایا نہم تو شیطان ہے تم عبداللہ کی اولاد ہو (نَهْمٌ کے معنی حرص کرنا سیر نہ ہونا یہ شیطان کی صفت ہے اس لئے آپ نے یہ نام پسند نہیں کیا اور دوسرا نام عبداللہ رکھ دیا)-

اَوْ مَنْهُوْمًا بِاللَّذَّاتِ- یا لذتوں کا حریص-

مَا اَقَلَّ حَيَاكِ وَ اَجْرَاكِ وَ اَنْهَمَكِ لِلرِّجَالِ- تو کتنے مردوں کے لئے بے شرم اور دیدہ دلیر اور حریص ہے-

نَهْنَهَةٌ- باز رکھنا' ڈانٹنا' آواز دینا-

نَهْنَهٌ- باریک کپڑا-

لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ- اس کو بارہ فرشتوں نے لپک کر لیا- پھر عرش تک پہنچنے سے کوئی چیز اس کو روک نہ سکی-

نَهْيٌ- جھڑکنا' منع کرنا-

نُهْيَةٌ- ممانعت-

نَهَاكَ اور نَاهِيْكَ- تجھ کو کافی ہے-

تَنْهِيَةٌ - منع کرنا' انتہا تک پہنچنا' پہنچانا -

اِنْهَاءٌ - پہنچانا' اطلاع دینا' اعلام کرنا' پانی کے گڑھے پر آنا -

تَنَاهِیْ - باز رہنا' ایک دوسرے کو منع کرنا' انتہا تک پہنچ جانا' پانی گڑھے میں تھم جانا -

اِنْتِهَاءٌ - حد تک پہنچ جانا -

لِيَلِيَنِیْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی - نماز میں میرے قریب (یعنی اوّل صف میں) وہ لوگ رہیں جو عقل و شعور والے ہیں (سمجھدار بڑی عمر والے) -

لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ التَّقِیَّ ذُوْنُهْيَةٍ - میں جان چکا کہ جو پرہیز گار ہے وہی عقل والا ہے (عقل کے معنی باندھنا اور وہ ایک قوت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عطا فرمائی ہے اسی کی وجہ سے آدمی کو باقی جانوروں پر فضیلت ہے جس شخص کو عقل نہیں یا عقل کے حکم کے مطابق وہ نہیں چلتا بلکہ شہوت اور غضب کی اطاعت کرتا ہے وہ جانور ہے اس کو انسان نہیں کہہ سکتے - پرہیز گار وہی عقل والا ہے جو ان باتوں سے پرہیز کرتا ہے جو اس کو دنیا یا آخرت میں مضرت دیں وہی عاقل ہے) -

فَتَنَاهٰی ابْنُ صَيَّادٍ - ابن صیاد چونکہ گیا یا اس نے اپنا گنگنانا چھوڑ دیا اس سے باز آ گیا -

هُوَ قُرْبَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاٰثَامِ - تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ سے قرب دلاتی ہے اور گناہوں سے روکتی ہے -

سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ - قریب ہے کہ تہجد کی نماز ان باتوں سے جو تو کہتا ہے اس کو روکے گی -

هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ اِلَی اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَصَلِّ حَتّٰی تُصْبِحَ ثُمَّ انْهِهْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ - ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی ساعت ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ ہوتا ہے؟ فرمایا رات کا آخری حصہ' اس میں نماز پڑھتا رہ صبح صادق نکلنے تک پھر رک جا (نماز سے باز رہ) سورج نکلنے تک (یعنی فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھ - اَنْهِه میں اخیر میں ہائے سکتہ ہے فَبِهُدَا هُمُ اقْتَدِه میں) -

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی - عقل کی حیرانی کا آخری مقام وہ بیری کا درخت جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے (اس کو مُنْتَهٰی اس لئے کہتے ہیں کہ مخلوقات کا علم وہیں تک ختم ہو جاتا ہے اس کے آگے نہ کسی پیغمبر کا علم پہنچتا ہے نہ ملائکہ کا - کذا فی النہایہ - بعض نے کہا اس لئے کہ اس کے پرے کسی فرشتہ کو جانے کا حکم نہیں ہے - کہتے ہیں کہ سوائے ہمارے پیغمبر ﷺ کے کوئی اس سے آگے نہیں بڑھا) -

اَتٰی عَلٰی نِهْیٍ مِنْ مَّآءٍ - پانی کے ایک گڑھے (کنڈ) پر آئے (اس کی جمع اَنْهَاءٌ اور نِهَاءٌ ہے) -

لَوْ مَرَرْتَ عَلٰی نِهْیٍ نِصْفُهٗ مَاءٌ وَّ نِصْفُهٗ دَمٌ لَشَرِبْتَ مِنْهُ وَ تَوَضَّأْتَ - اگر تو پانی کے ایسے گڑھے پر سے گزرے جس میں آدھا پانی ہو اور آدھا خون تو کیا تو اس کو پئے گا اس سے وضو کرے گا؟ -

لَيَنْتَهِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ - لوگوں کو چاہئے اس سے (یعنی نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے) باز رہیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی -

جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِیْ بِهِ الْمَجْلِسُ - جہاں تک مجلس ختم ہوئی آپ وہیں بیٹھ جاتے (یہ نہیں کرتے کہ مجلس میں گھس کر صدر مقام میں جا کر بیٹھتے بلکہ کنارے سب کے آخر میں جہاں جگہ پاتے وہاں بیٹھ جاتے) -

قَدْ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَيْهِ - اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر یعنی منافق پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (اس وقت تک صریح ممانعت کا حکم نہیں اترا تھا - حضرت عمرؓ نے ممانعت اس آیت سے نکال لی ما کان للنبیّ وَالّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین یا اس آیت سے ان تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یّغفر اللّٰہ لھم کیونکہ جب مشرکین کو استغفار سے کچھ فائدہ نہ ہو تو ان پر نماز پڑھنا ان کے لئے دعا کرنا بے فائدہ ہوگا) -

مُنْتَهَی الْحِلْيَةِ - جہاں تک وضو کیا جاتا ہے بہشتیوں کو وہیں تک زیور پہنایا جائے گا -

نَهٰی عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمَرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ - انگور' سوکھی کھجور اور گدر اور پکی کھجور ان سب کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع

فرمایا (شاید اس میں نشہ جلدی آ جاتا ہوگا)-

نَهَانِي وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ - مجھ کو منع کیا میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا (یہ کمال احتیاط ہے حدیث کی روایت میں حالانکہ ممانعت کا حکم ان سے خاص نہ تھا بلکہ سب مومنوں کے لئے تھا)-

فَقَالَ سَمِعْتُهٗ ثُمَّ انْتَهٰى - میں نے ان سے سنا پھر خاموش ہو رہے (حدیث کو مرفوع نہیں کیا)-

مَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا - اپنی بات سے باز نہ آئیں-

فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ - آپ کے وتر آخر وقت میں سحر تک پڑھے گئے (یعنی شروع میں آنحضرتؐ وتر کو کبھی اوّل شب میں کبھی نصف شب میں پڑھ لیتے لیکن آپ کا آخری فعل یہ تھا کہ وتر کو اخیر شب میں سحر کے قریب پڑھا)-

نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ - چمڑے کے ظروف میں نبیذ بھگونے سے میں نے تم کو منع کیا تھا- (اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے صحیح یوں ہے کہ میں نے چمڑے کے سوا اور ظروف میں نبیذ بھگونے سے منع کیا تھا کیونکہ چمڑوں کی مشکوں میں تو ہمیشہ نبیذ بھگونے کی اجازت رہی)-

لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ - جنوں نے جب قرآن کو سنا تو بلا توقف کہنے لگے ہم اس پر ایمان لائے-

لَيْسَ دُوْنَهٗ مُنْتَهًى - اس کے اوپر کوئی انتہا نہیں ہے-

فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَنْتَهِ - جب اللہ کی مخلوق میں فکر کرے بس اپنی فکر کو اسی حد پر ختم کرے آگے نہ بڑھے (کیونکہ ذات الٰہی کی معرفت ممکن نہیں)-

اِلَيْهَا يَنْتَهِيْ عِلْمُ الْخَلَائِقِ - سدرۃ المنتہیٰ تک مخلوقات کا علم ختم ہو جاتا ہے-

خِيَارُكُمْ اُولُوا النُّهٰى - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں (ان کا بیان دوسری روایت میں ہے کہ وہ اخلاق حسنہ رکھتے ہیں اور مضبوط رائیں اور ناطہ والوں سے سلوک کرتے ہیں' ماں باپ کی اطاعت کرتے ہیں' فقیروں اور یتیموں اور ہمسایوں کی خبر گیری کرتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں' سلام علیکم کیا کرتے ہیں- رات کو جب لوگ نیند میں غافل سوتے ہیں وہ نماز پڑھا کرتے ہیں)-

لَمْ تَنْتَهِ اِلٰى غَايَةٍ اِلَّا كَانَتْ غَيْرَهٗ - خدا کی نسبت جب تو کسی حد کو پہنچے تو وہ اس کے بھی آگے ہے (یعنی مراتب قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے اور پھر بھی کوئی ذات الٰہی تک نہیں پہنچ سکتا جہاں تک پہنچو پروردگار اس کے بھی پرے ہے- جیسے حضرت مجددؒ نے فرمایا وہ وراء الوراء ہے)-

اَسْئَلُكَ بِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ - میں تیری انتہائی رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں- جس کا تو نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے-

بابُ النون مع الیاء

نَيْئٌ - کچا رہنا' اچھی طرح نہ پکنا-

اِنْيَاءٌ - کچا رکھنا-

نِيْءٌ - کچا (نِیٌّ بھی کہتے ہیں)-

نَهٰى عَنْ اَكْلِ اللَّحْمِ النِّيْءِ - کچا گوشت کھانے سے منع فرمایا-

لَحْمُ الْحُمُرِ نِيْئُهٗ وَ نَضِيْجُهٗ - گدھوں کا گوشت کچا ہو یا پکا-

اَلثُّوْمُ لَا اَرَاهُ اِلَّا نِيْئَهٗ - لہسن کھانے سے منع کیا- میں سمجھتا ہوں کچے لہسن سے-

اَلثُّوْمُ النِّيْئُ - کچا لہسن-

نَيْبٌ - دانت پر صدمہ پہنچانا-

تَنْيِيْبٌ - بوڑھا ہونا' دانت سے کاٹنا-

نَابٌ - دانت یعنی کچلی جو سامنے کے چار دانتوں کے بعد ہے-

نَابُ الْقَوْمِ - قوم کا سردار (اس کی جمع اَنْيَابٌ ہے)-

لَهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ الثِّلْبُ وَالنَّابُ - زکوٰۃ میں بوڑھا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی نہ لی جائے گی (وہ اپنے پاس رکھیں زکوٰۃ میں نہ دیں)-

اَعْطَاهُ ثَلٰثَ اَنْيَابٍ جَزَائِرَ - اس کو تین اونٹ قربانی کے دیئے-

كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا - جیسے بوڑھی اونٹنی جواپنے پاؤں سے مارتی ہے (دودھ نہیں دوہنے دیتی)-

كَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْقِرٰى قَالَ اُلْصِقُ بِالنَّابِ الْفَانِيَةِ - تو مہمانی کیسی کرتا ہے اس نے کہا میں بوڑھی فرتوت اونٹنی پر تلوار چلاتا ہوں (اس کو مہمانوں کے لئے کاٹتا ہوں)-

اِنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا - ایک بھیڑیے (لانڈکے) نے بکری پر دانت مارے (لیکن لوگوں نے زندہ چھڑالیا) آخر اس کو ذبح کر ڈالا)-

نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ - ہر درندے دانت والے جانور کو کھانے سے منع فرمایا جیسے شیر بھیڑیا تیندوا' چیتا' لومڑی' بلی' کتاوغیرہ)-

مَانِعُ الزَّكٰوةِ يَنْهَشُهٗ كُلُّ ذِيْ نَابٍ - زکوٰۃ نہ دینے والے کو (قیامت کے دن) ہر دانت والا نوچے گا (یعنی سانپ اژدہا وغیرہ)-

نَيْخٌ - جھکنا' سخت ہونا-

تَنْيِيْخٌ - سخت کرنا' مضبوط کرنا' دینا-

تَنَيُّخٌ - آرام پانا' مرجانا-

لَانَيَّخَ اللّٰهُ عِظَامَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کی ہڈیاں سخت اور مضبوط نہ کرے-

يُعَذَّبُ بِمَانِيْحَ عَلَيْهِ - نوحہ کے سبب سے میت پر عذاب ہوتا ہے (جب نوحہ والی اس کے اوصاف بیان کرتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں تو ایسا تھا؟ اور اس کو مارتے ہیں- صاحب مجمع البحار نے غلطی سے اس کو یہاں بیان کر دیا اس کا موقع نوح میں تھا جو اوپر گزر چکا)-

نِيْرٌ - کپڑے کا نقش اور راستہ کا سرا' ایک جانب-

اِنَّهٗ كَرِهَ النِّيْرَ - حضرت عمرؓ نے کپڑے کے نقش کو برا سمجھا (عرب لوگ کہتے ہیں: نِرْتُ الثَّوْبَ وَ اَنَرْتُهٗ وَ نَيَّرْتُهٗ میں نے کپڑے پر بیل بوٹے نکالے)-

لَوْلَا اِنَّ عُمَرَ كَرِهَ النِّيْرَلَمْ نَرَبِهَا لُعَلَمِ بَأْسًا - اگر حضرت عمرؓ نے کپڑے کے نقش و نگار کو مکروہ نہ جانا ہوتا تو ہم کو کچھ برا معلوم نہ ہوتا-

نَيْزَكٌ - چھوٹا برچھا-

لَايَضْجَرُوْنَ وَاِنْ كَلَّتْ نَيَازِكُهُمْ - وہ تنگ نہیں ہوتے گو ان کے برچھے سست ہو جائیں-

نَيْطٌ - دور ہونا (جیسے اِنْتِيَاطٌ ہے) اور موت یا جنازہ-

لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهٗ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ اِلَّا طُعِنَ فِيْ نَيْطِهٖ - حضرت علیؓ نے کہا معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی آگ پھونکنے والا نہ رہے مگر وہ مر جائے (عرب لوگ کہتے ہیں طُعِنَ فِيْ نَيْطِهٖ یعنی مرگیا بعضوں نے کہا نَيْط وہ رگ جس سے دل لٹکا ہوا ہے- کرمانی نے کہا اَشَارَ اِلٰى نِيَاطِ قَلْبِهٖ میں نیاط زندگی کی رگ جس کو "حبل الورید" کہتے ہیں وہ کٹتے ہی آدمی مرجاتا ہے-)

اِذَا انْتَاطَتِ الْمَغَازِيْ - جب جہاد کے مقام دور ہوں (یہ نِيَاطُ الْمَفَازَةِ سے ماخوذ ہے یعنی میدان کی دوری گویا ایک میدان دوسرے میدان سے لٹکا ہوا ہے)-

عَلَيْكَ بِصَاحِبِكَ الْاَقْدَمِ فَاِنَّكَ تَجِدُهٗ عَلٰى مَوَدَّةٍ وَّاحِدَةٍ وَاِنْ قَدُمَ الْعَهْدُ وَانْتَاطَتِ الدِّيَارُ - تو تو اپنے پرانے دوست کو مت چھوڑ اس کی دوستی کو ایک حال پر پائے گا- اگرچہ بہت مدت گزر گئی ہو اور اس کا ملک دور و دراز ہو-

قَالَ لِحَفَّارِ الْبِيْرِ اَخَسَفْتَ اَمْ اَوْ شَلْتَ فَقَالَ لَا وَاحِدَ مِنْهُمَا وَلٰكِن نَيْطًا بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ - حجاج نے کنواں کھودنے والے سے کہا تو نے بہت پانی نکالا یا تھوڑا؟ اس نے کہا دونوں نہیں بلکہ دونوں کے درمیان متوسط درجہ (نہ ایسا بہت پانی نکلا نہ ایسا کم- ایک روایت میں نَبَطٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ ہے بائے موحدہ سے یعنی اس کا پانی دونوں کے درمیان نکلا ہے- کنویں میں بہت پانی نمودار ہو تو اس کو نَبَطٌ کہتے ہیں)-

قَطَعْتَ نِيَاطَ قَلْبِيْ - تو نے میرے دل کی رگ کاٹ ڈالی-

نَوْطٌ - لٹکنا (جیسے اوپر گزر چکا)-

نَيْفٌ - یہ کوئی لفظ ہی نہیں ہے خواہ مخواہ صاحب مجمع اور نہایہ نے اس کو یہاں ذکر کر دیا ہے- البتہ نَوْفٌ ہے اسی سے حضرت عائشہؓ کا یہ قول حضرت صدیقؓ کی توصیف میں مذکور ہے

ذَاكَ طَوْدٌ مُّنِيْفٌ وہ تو ایک بلند پہاڑ ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں نَافَ الشَّيْءُ يَنُوْفُ جب بلند اور لمبی ہو)۔

نَيَّفَ عَلَى السَّبْعِيْنَ فِي الْعُمُرِ - ستر برس سے زائد عمر ہوگئی۔

وَ اِنَافَةُ اَرْنَبَتِهٖ - ان کی ناک کی بلندی۔

نَيْكٌ - چودنا' جماع کرنا۔

اَنِكْتَهَا - کیا تو نے اس کو چود ڈالا (یعنی دخول کیا)۔

قُوْمِيْ اِلَى النَّيْكِ - (یہ مسیلمہ کذاب نے سجاح سے کہا) چلو اٹھو جماع کراؤ۔

تَنَايُكٌ - نیند غالب ہونا۔

اِنْتَاكَ - اس سے جماع کیا گیا۔

نَيْلٌ یا نَالٌ یا نَالَةٌ - پہنچنا' مراد حاصل کرنا' گالی دینا۔

اِنَالَةٌ - پہنچانا۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَنَالُ مِنَ الصَّحَابَةِ - ایک شخص صحابہ کو گالیاں دیتا (برا کہتا)۔

فَبَيْنَ نَاضِحٍ وَّ نَائِلٍ - (بلالؓ آنحضرتؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر نکلے لوگوں نے اس کو لینا شروع کیا) کسی نے تو دوسرے پر ذرا سا چھڑک دیا کسی نے پایا)۔

فِيْ رَجُلٍ لَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ اِحْدَاهُنَّ وَلَمْ يَدْرِ اَيَّتُهُنَّ طَلَّقَ فَقَالَ يَنَالُهُنَّ مِنَ الطَّلَاقِ مَا يَنَالُهُنَّ مِنَ الْمِيْرَاثِ - (ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا) ایک شخص کی چار بیویاں تھیں اس نے ان میں سے ایک کو طلاق دے دی لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون سی بیوی تھی تو اب ترکہ ان کو ملے گا یا نہیں؟ انھوں نے کہا طلاق کا وہی حکم ہوگا جو میراث کا ہوگا (ان میں سے ہر ایک عورت ترکہ پائے گی اور ہر ایک مطلقہ گنی جائے گی۔ لیکن اگر خاوند کی زندگی میں ایسا ہوا اور اس نے تین طلاق دیں تو ابن عباس نے کہا وہ سب عورتیں اس سے جدا کر لی جائیں گی' یہ جمہور کے مذہب پر ہے جو کہتے ہیں اگر ایک ہی بار تینوں طلاق دے دے تو تینوں پڑ جاتی ہیں۔ لیکن اہل حدیث کے نزدیک ہر ایک عورت پر ایک ہی طلاق پڑے گی۔ اور خاوند سب سے رجعت کر سکتا ہے)۔

قَدْ نَالَ الرَّحِيْلُ - کوچ کا وقت آ پہنچا۔

مَا نَالَ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَهُوْا - ابھی ان کے سمجھنے کا وقت نہیں آیا۔

اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهٗ - ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص اپنا ٹھکانا پہچان لیتا (جن صاحب سے ملنے کے لئے آیا ہے یعنی آنحضرت ﷺ سے ان تک پہنچ جاتا)۔

نِلْتُ مِنْهَا - میں نے اس کو برا کہا۔

فَنَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ - اس نے ابو سعید سے ایذا اٹھائی۔

اِنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ - معاذؓ نے ان کو برا کہا (وہ منافق ہے یا ایسا ہی کوئی کلمہ)۔

مَانِيْلَ بِشَيْءٍ - اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

وَمَا نِيْلَ مِنْهُ - جو اس کی برائی کی گئی تھی یا اس کی برائی نہیں کی گئی تھی۔

فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ - جو مرے گا اس کو انشاء اللہ یہ شفاعت پہنچے گی۔

سَاعَةُ نَيْلٍ - بخشش اور عطا کا وقت۔

نِيْل - مشہور دریا ہے مصر میں۔

❀❀❀

کتاب الواوٗ و

واو- چھبیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کا عدد چھ ہے اور زبان عرب میں سولہ قسم کی ہوتی ہے- عاطفہ اور استینافیہ اور بہ معنی مع اور واو انکار اور فصل اور تذکرو غیرہ اور تفصیل کتب نحو میں ہے-

بابُ الواو مع الالف

وَأْبٌ- موٹا یا بڑا اونٹ-

اِبَةٌ- شرم کرنا، منقبض ہونا-

وَأَبٌ- غصہ ہونا-

اِیْآبٌ- ایسا کام کرنا جس سے شرم آئے یا غصہ دلانا-

فَوُئِبَتْ قَدَمُهٗ- ان کے پاؤں میں درد ہوگیا-

وَأْدٌ- زندہ درگور کرنا، جیتا گاڑ دینا-

وَئِیْدٌ اور وَئِیْدَةٌ اور مَوْءُوْدَةٌ- جو زندہ گاڑی جائے (جیسے عرب کے مشرک زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے بچیوں کو قحط کی حالت میں یا شرم کے سبب سے زندہ گاڑ دیتے)-

وَأَدَهٗ- اس کو بھاری کردیا-

تَوَأُدٌ اور اِتِّآدٌ- دیری میں سہولت سے کام کرنا، سنجیدگی اور رزانت-

اِنَّهٗ نَهٰی عَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ- آنحضرتؐ نے بچیوں کو زندہ گاڑنے سے منع فرمایا-

ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِیُّ- یہ تو پوشیدہ زندہ گاڑنا ہے (یعنی عزل انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا-)

تِلْكَ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰی- یہ چھوٹی موودہ ہے (یعنی عزل کرنا جیسے زندہ لڑکی جو گاڑی جائے موودہ کبری ہے)-

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ یُهِنْهَا وَلَمْ یَأْدْهَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَیْهَا- جس شخص کے یہاں بچی پیدا ہو (عورت ذات) وہ اس کو حقیر نہ سمجھے نہ اس کو جیتا گاڑے نہ بیٹے (مرد بچہ) کو اس پر ترجیح دے (یعنی مرد بچہ کو جس طرح آرام اور راحت سے پالے اس سے محبت رکھے ویسا ہی بچی سے بھی سلوک کرے)-

اَلتُّؤَدَةُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ- ہر چیز میں آہستگی اور دیر لگانا بہتر ہے مگر آخرت کے کاموں میں (یعنی جو نیک کام ہیں جن کا ثمرہ آخرت میں ملے گا ان میں جلدی کرنا بہتر ہے-

درکار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست

اَلْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّةِ- جو بچہ زندہ گاڑا جائے (جیسے قحط کی حالت میں بعض عرب لوگ بیٹوں کو بھی زندہ گاڑ دیتے) وہ بہشت میں جائے گا (وہاں چین کرے گا اور گاڑنے والا بے رحم دوزخ کا کندہ بنے گا- ایک روایت میں ہے اَلْوَئِیْدَةُ فِی الْجَنَّةِ یعنی جو بچی زندہ گاڑی جائے وہ بہشت میں جائے گی)-

اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِی النَّارِ- زندہ گاڑنے والی اور جو زندہ گاڑی گئی دونوں دوزخ میں جائیں گے (اس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں مشرکوں کی اولاد کو بھی عذاب ہوگا- وہ بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے- مگر یہ مذہب عقل سلیم اور عدالت خداوندی کے خلاف ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زندہ گاڑنے والی یعنی دائی جنائی اور جس کے لئے زندہ گاڑی گئی یعنی اس کی ماں جس نے

اس کو گڑ وایا یا دونوں دوزخ میں جائیں گی-

اِتَّئِدْ فِی فُتْیَاكَ- فتویٰ دینے میں دیر کر (تائل اور غور سے فتویٰ دے ایسا نہ ہو کہ غلطی ہو جائے اور تیرے سبب سے ایک شخص آفت میں پڑے- دوسری حدیث میں ہے اجرأکم علی الفتیا اجرأکم علی النّار)-[1]

خَرَجْتُ اَقْفُوْا اٰثَارَ النَّاسِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَسَمِعْتُ وَئِیْدَ الْاَرْضِ مِنْ خَلْفِیْ- میں جنگ خندق کے دنوں میں لوگوں کے پاؤں کے نشان پر نکلی جاتے جاتے میں نے پیچھے سے زمین کا دھما کا سنا جیسے کوئی زور سے زمین پر چلے تو آواز پیدا ہوتی ہے- کسی کے قدموں کی آواز سنی)-

وَلِلْاَرْضِ مِنْكَ وَئِیْدٌ- زمین تمہارے سبب سے آواز کرتی ہے-

سَمِعْتُ وَأْدَ قَوَائِمِ الْاِبِلِ وَ وَئِیْدَهَا- میں نے اونٹ کے پاؤں کی دھمک سنی-

وَأْدُ الذِّعْلِبِ الْوَجْنَاءِ- تیز بڑے بڑے رخسارے والی اونٹنی کی دھمک (جو زمین پر چلنے سے پیدا ہوتی ہے)-

وَ اِذَا الْمَوْءُ وْدَةُ سُئِلَتْ- کی تفسیر میں امام جعفر صادق نے فرمایا اَلْمُرَادُ بِالْمَوْءُ وْدَةِ الرَّحِمُ وَالْقَرَابَةُ وَ اِنَّهٗ تَسْاَلُ قَاطِعَهَا سَبَبَ قَطْعِهَا- موؤدہ سے مراد ناطہ رشتہ والی ہے' وہ ناطہ کاٹنے والے سے پوچھے گی تو نے مجھ سے کیوں ناطہ کاٹا (ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مارا جائے' وہ مراد ہے- امام ابوجعفر نے کہا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز و قریب مراد ہیں' اور جو جہاد میں مارا جائے)-

وَأْرٌ- ڈرانا' خوف دلانا' شر میں پھنسانا (جیسے تَوْئِیْرٌ ہے)-

اِیْئَارٌ- بھگانا' نفرت دلانا' خبردار کرنا' اعلام کرنا-

اِسْتِیْئَارٌ- برابر بھاگے جانا یا بھاگنے میں پہاڑ پر چڑھ جانا-

وَأْلٌ یا وُءُوْلٌ یا وَئِیْلٌ- نجات چاہنا' پناہ لینا' جلدی کرنا-

اِسْتِیْئَالٌ- جمع ہونا-

اِنَّ دِرْعَهٗ كَانَتْ صَدْرًا بِلَاظَهْرٍ فَقِیْلَ لَهٗ لَوِاحْتَرَزْتَ مِنْ ظَهْرِكَ فَقَالَ اِذَا اَمْكَنْتُ مِنْ ظَهْرِیْ فَلَا وَأَلْتُ- حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ صرف سامنے تھی پشت خالی تھی- لوگوں نے آپ سے کہا- کاش آپ پشت کو بھی بچاتے (ادھر بھی لوہے کی پٹریاں لگا لیجئے) آپ نے فرمایا اگر میں دشمن کی طرف اپنی پیٹھ کردوں (اس کے مقابلہ سے بھاگوں) تو خدا کرے میں نجات نہ پاؤں (مارا جاؤں)-

فَكَاَنَّ نَفْسِیْ جَاشَتْ فَقُلْتُ لَاوَأَلْتِ اَفِرَارًا اَوَّلَ النَّهَارِ وَجُبْنًا اٰخِرَهٗ- میرا دل بے قرار ہو گیا- میں نے کہا خدا کرے تو نجات نہ پائے صبح کو تو بھاگا اور شام کو نامردی کرتا ہے-

فَوَأَلْنَا اِلٰی حِوَاءٍ- آخر ہم نے گھروں میں پناہ لی جو پاس پاس بنے ہوئے تھے-

قَالَ لِرَجُلٍ اَنْتَ مِنْ بَنِیْ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنْ وَّأْلَةِ اِذًا قُمْ فَلَا تَقْرَبَنِّیْ- حضرت علیؓ نے ایک شخص سے پوچھا تو فلاں شخص کی اولاد ہے- اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وألہ قبیلہ کا ہے' چل جا میرے پاس نہ آنا-

وَأْلَه- ایک کم ذات خسیس قبیلہ ہے- وَأْلَه کہتے ہیں مینگنی کو اس قبیلہ کی خساست کی وجہ سے اس کا نام وَأْلَه رکھا گیا-

وَائِلٌ- ایک قبیلہ ہے عرب کا-

وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ- مشہور صحابی ہیں وہ حضرموت کے شہزادوں میں سے تھے-

وَأْمٌ- گرم مکان-

تَوْئِیْمٌ- بدصورت کرنا-

مُوَاءَمَةٌ- موافقت کرنا' دوسرے کی طرح خود بھی کرنا-

لَوْلَا الْوِئَامُ لَهَلَكَ الْاَنَامُ- (یہ ایک مثل ہے یعنی) اگر

---

[1] یعنی فتویٰ دینے میں جری شخص گویا جہنم پر جری بنتا ہے (فتویٰ دینے کے سلسلے میں جرأت دکھانا جہنم کے اندر جانے میں جرأت دکھانے کے مترادف ہے-

دنیا میں موافقت اور محبت نہ ہو تو سب لوگ ہلاک ہو جائیں وِئَام کے معنی فخر اور مباہات کے بھی آئے ہیں۔

اِنَّهٗ لَيُوَائِمُ۔ وہ تو موافقت کرتا ہے۔

وَاهًا۔ افسوس اور کبھی تعجب کے لئے بھی آتا ہے (بعض نے کہا درد اور تکلیف میں اهًا کہا جاتا ہے۔)

مَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا وَاهًا۔ جو شخص کسی بلا میں مبتلا ہو پھر صبر کرے تو واہ واہ (اس کو بڑا درجہ ملے گا)۔

مَا اَنْكَرْتُمْ مِنْ زَمَانِكُمْ فِيمَا غَيَّرْتُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ اِنْ يَّكُنْ خَيْرًا فَوَاهًا وَاهًا وَاِنْ يَّكُنْ شَرًّا فَاٰهًا اٰهًا۔ تم نے اس زمانے میں جو اپنے کام بدلے ہیں اگر وہ اچھے ہیں تب تو واہ واہ اور اگر برے ہوں تو آہ آہ۔

اَلسَّعِيْدُ لَمَنْ جَنَبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔ نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے الگ رہے اور جو شخص فتنہ میں مبتلا ہو لیکن صبر کرے تو واہ واہ۔

وَأْيٌ۔ وعدہ کرنا، ضامن ہونا۔

تَوَاءِیْ۔ جمع ہونا۔

اِتِّاءٌ۔ وعدہ کرنا۔

اِسْتِيَاءٌ۔ وعدہ چاہنا۔

كَانَ لِيْ عِنْدَهٗ وَأْيٌ۔ اس نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا۔

مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاْيٌ فَلْيَحْضُرْ۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ حاضر ہو (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کہا۔ اور آپ نے جس جس سے جو وعدے کئے تھے، ان کو پورا کیا)۔

مَنْ وَاٰی لِاِمْرِئٍ بِوَأْيٍ فَلْيَفِ بِهٖ۔ جس شخص نے کسی آدمی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو اس کو پورا کرے۔

قَدْ وَاَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ اَنْ اَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِيْ۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے جو کوئی میرا ذکر کرے میں اس کا ذکر (فرشتوں میں) کروں۔

باب الواو مع الباء

وَبْأٌ۔ اشارہ کرنا، مائل ہونا۔

وَبْأٌ۔ وبا کثرت سے ہونا (جیسے تَيْبَاءٌ اور تَوْبَاءٌ اور وَبَاءَةٌ اور اَبَاءٌ اور اَبَاءَةٌ ہے)۔

تَوْبِئَةٌ۔ تیار کرنا۔

اِيْبَاءٌ۔ وبا بہت ہونا، اشارہ کرنا سامنے سے تاکہ آئے (اور اِيْمَاءٌ پیچھے سے اشارہ کرنا تاکہ پیچھے ہٹ جائے)۔

وَبَا۔ طاعون یا جو بیماری عام ہو جائے، جیسے ہیضہ چیچک وغیرہ۔

اِنَّ هٰذَا الْوَبَا رِجْزٌ۔ یہ وبا اللہ کا ایک عذاب ہے۔

وَاِنَّ جُرْعَةَ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ۔ ایک گھونٹ خراب پانی کا اس میٹھے پانی سے بہتر ہے جو وبا پیدا کرے (اکثر ہیضہ پانی کی خرابی سے ہوتا ہے اس میں ہیضہ کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے پانی کو خوب جوش دے کر فلٹر کر کے پئیں تو اللہ تعالیٰ اس مرض سے اکثر محفوظ رکھتا ہے)۔

اَمَرَّ مِنْهَا۔ ایک کنارہ اس کا کڑوا ہو گیا پھر وبائی ہو گیا۔

وَهِيَ وَبِيْئَةٌ۔ وہ وبائی ہے (وہاں وبا بہت ہوئی ہے۔ وبا دو اسباب سے ہوتی ہے۔ ایک تو پانی کی خرابی سے، دوسرے ہوا کی خرابی سے۔ لیکن کالرا اکثر پانی کی خرابی سے ہوتا ہے اور ہوا کی خرابی اور عفونت سے بخارات پیدا ہوتے ہیں)۔

اَلسِّوَاكُ فِي الْحَمَّامِ يُوْرِثُ وَبَاءَ الْاَسْنَانِ۔ حمام میں مسواک کرنے سے دانتوں کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

وَبْرٌ۔ اقامت کرنا۔

وَبَرٌ۔ بہت بال ہونا۔

تَوْبِيْرٌ۔ متوحش ہونا، بھاگ نکلنا، بالوں پر چلنا تاکہ قدم کا نشان معلوم نہ ہو۔

وَبْرٌ۔ ایک جانور ہے بلی کی طرح اس کی دم چھوٹی ہوتی ہے عرب کے پہاڑوں میں بہت ہوتا ہے۔

اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔ مجھ کو جنگل اور شہر کے رہنے والوں سے زیادہ پسند ہیں (گاؤں اور جنگل کے لوگ

اپنے مکان اونٹ کے بالوں سے بناتے ہیں اس لئے ان کو اَھْلُ الْوَبَرِ کہا اور بستی والے مٹی سے بناتے ہیں اور اینٹوں سے اس لئے ان کو اَھْلُ الْمَدَرِ کہا)-

لَاتُغْمِدُوا السُّیُوْفَ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُوَبِّرُوْا اٰثَارَکُمْ- اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواروں کو نیام میں نہ رکھ چھوڑو (بلکہ ہمیشہ ان پر تلواریں چلاتے رہو) نہیں تو تمہارے نشان مٹ جائیں گے (تلواریں نیام میں رکھ چھوڑو گے تو اپنے نشان میٹ دو گے- جیسے خرگوش بالوں پر چل کر اپنے پاؤں کے نشان چھپاتا ہے)-

وَبْرٌ تَحَدَّرَ مِنْ قَدُوْمِ ضَاْنٍ- ایک وبر ہے جو قدوم ضان سے اتر آیا (یہ ابان نے ابو ہریرہؓ کو کہا ان کی تحقیر کے لئے وبر ایک جانور ہے جیسے اوپر بیان ہوا)-

فِی الْوَبْرِ شَاۃٌ- اگر احرام والا شخص وبر کو مار ڈالے تو ایک بکری فدیہ میں دے-

بَیْنَا ھُوَ یَرْعٰی بِحَرَّۃِ الْوَبْرَۃِ- وہ حرۂ وبرہ میں (جو مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے) جانور چرا رہے تھے اتنے میں-

اَلْوَبْرُ مِنَ الْمُسُوْخِ- وبر ان جانوروں میں سے ہے جو مسخ کئے گئے ہیں (تو امامیہ کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہوگا- لیکن نہایہ میں ہے کہ اس کو کھا سکتے ہیں کیونکہ وہ ساگ پات کھاتا ہے اور جگالی کرتا ہے- بعض نے کہا وہ نیولے کی ایک قسم ہے لوگ اس کو بنی اسرائیل کی بکری کہتے ہیں)-

بَنَاتُ الْاَوْبَرِ- ایک قسم کی کھمبی ہے مٹی کے رنگ کی اس کا مزہ خراب ہوتا ہے-

وَبَشٌ- ناخن کی سفیدی-

تَوْبِیْشٌ- لٹکنا-

اِیْبَاشٌ- جلدی کرنا' اگانا-

اَوْبَاش- کمینے کم ذات لوگ-

اِنَّ قُرَیْشًا وَبَّشَتْ لِحَرْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْبَاشًا- قریش نے آنحضرتؐ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں سے اوباش لوگوں کو جمع کیا ہے (جس کو اوشاب بھی کہتے ہیں)-

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَیْشٍ اَوْبَشُ الثَّنَایَا عَیْجُلُ فِی الْفِتْنَۃِ- قریش کا ایک آدمی فتنہ میں اترائے گا جس کے سامنے کے دانت کھلے ہوں گے-

وَبْصٌ یا وَبِیْصٌ- چمکنا' آنکھ کھولنا-

وَبَصٌ- خوش وخرم ہونا-

تَوْبِیْصٌ- آنکھ کھولنا-

وَبَّاصٌ- چمکتا ہوا' درخشاں اور چاند-

فَاَعْجَبَ اٰدَمَ بِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْ دَاوٗدَ- حضرت آدمؑ کو وہ چمک بھلی معلوم ہوئی جو حضرت داؤدؑ کے دونوں آنکھوں کے درمیان تھی-

رَاَیْتُ وَبِیْصَ الطِّیْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ- میں نے خوشبو کی چمک آنحضرتؐ کی مانگوں میں دیکھی (یہ خوشبو آپ نے احرام باندھتے وقت لگائی تھی) اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے-

وَبِیْصُ خَاتِمِہٖ- آپ کی انگشتری کی چمک-

لَاتَلْقَ الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا وَلَاتَلْقَ الْمُنَافِقَ اِلَّا وَبَّاصًا- مسلمان سے جب مل تو رنگ بدلا ہوا پریشان حال اور منافق سے جب مل تو چمکتا ہوا براق-

وَبْطٌ یا وَبَاطَۃٌ یا وَبَطٌ یا وُبُوْطٌ- ضعیف ہونا' مرتبہ گھٹانا' روکنا کم کرنا-

اِیْبَاطٌ- مار ڈالنا-

وَابِطٌ- خسیس-

اَللّٰھُمَّ لَاتَبْطِنِیْ بَعْدَ اِذْرَفَعْتَنِیْ- پروردگار جب تو میرا مرتبہ بلند کر دے پھر مت گھٹا (بلندی کے بعد پستی اور تونگری کے بعد محتاجی یعنی حور بعد الکور آدمی پر بہت ہوتی ہے اللہ محفوظ رکھے)-

وَبَقٌ- ہلاک ہونا-

اِیْبَاقٌ- روکنا' ہلاک کرنا-

اِسْتِیْبَاقٌ- ہلاک ہونا-

مَوْبِقٌ- جائے ہلاکت' مجس' ایک وادی ہے جہنم میں-

وَمِنْھُمُ الْمُوْبَقُ بِذُنُوْبِہٖ- بعض ان میں سے اپنے

گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے-

فَمِنْهُمُ الْغَرِقُ الْوَبِقُ- کوئی ان میں ڈوب کر ہلاک ہوگا-

وَلَوْ فَعَلَ الْمُوْبِقَاتِ- اگرچہ ہلاک کرنے والے گناہ کرے-

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ- سات مہلک گناہوں سے بچے رہو-

لَاتَعُدْ اِلٰی هٰذِهِ الْاَرْضِ الَّتِیْ تُوْبِقُ دِیْنَكَ- اس سرزمین میں پھر مت آ جو تیرے دین کو تباہ کرتی ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّوْبِقَاتِ الذُّنُوْبِ- مہلک گناہوں سے تیری پناہ-

یُوْتٰی بِهٖ مَغْلُوْلًا حَتّٰی یُفَكَّ عَنْهُ اَوْ یُوْبِقُهُ الْجَوْرُ- اس کے گلے میں طوق ڈال کر لائیں گے پھر طوق نکال کر اس سے بھی بڑھ کر ہلاکت کا سامان کیا جائے گا اس کے ظلم وستم کی وجہ سے-

وَبْلٌ- زور کا مینہ برسنا' دڑیڑا پڑنا' خوب تیز ہانکنا' مارنا' پے در پے ضرب لگانا-

وَبَالٌ اور وُبُوْلَةٌ- بدہوا ہونا' سخت ہونا-

مُوَابَلَةٌ- مواظبت-

اِسْتِیْبَالٌ- ہوا موافق نہ ہونا-

وَبَالٌ- سختی' بوجھ' ہوا کی خرابی-

وَابِلٌ- اولا ذزور کا مینہ' ڈڑیڑا-

کُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِهٖ- ہر ایک عمارت بنانے پر ایک بوجھ ہوگی (قیامت کے دن وبال ہوگی)-

فَاسْتَوْبَلُوا الْمَدِیْنَةَ- مدینہ کی ہوا نا موافق ہوئی-

اَرْضٌ وَّبِلَةٌ- وبائی زمین-

اِنَّ بَنِیْ قُرَیْظَةَ نَزَالُوْٓا اَرْضًا غَمِلَةً وَّبِلَةً- بنی قریظہ ایک شاداب سرسبز زمین میں جو وبائی تھی اترے-

کُلُّ مَالٍ اُدِّیَتْ زَکٰوتُهٗ فَقَدْ ذَهَبَتْ وَبَلَتُهٗ- جس مال کی زکوٰۃ دے دی گئی اس کی مضرت جاتی رہی (اب وہ اپنے مالک کو نقصان نہ پہنچائے گا)-

اَهْدٰی رَجُلٌ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَلَمْ یُهْدِ لِابْنِ الْحَنَفِیَّةِ فَاَوْمَآ عَلِیٌّ اِلٰی وَابِلَةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ تَمَثَّلَ:

وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اُمَّ عَمْرٍو
بِصَاحِبِكَ الَّذِیْ لَا تُصْبِحِیْنَا

ایک شخص نے جناب حسنؓ اور حسینؓ کو کچھ ہدیہ گزرانا اور حضرت محمد بن حنفیہ کو جو دونوں کے بیچ میں بیٹھے تھے کچھ نہ دیا (ان کا دل ٹوٹ گیا) تب حضرت علیؓ نے محمد کے کندھے یا ران کی طرف اشارہ کر کے یہ شعر پڑھا- ''اے ام عمرو! یہ تیرا ساتھی جس کو تو صبح کا شراب نہیں پلاتی' ان تینوں میں کم درجہ کا نہیں ہے (مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ حضرت محمد بن حنفیہ بھی میرے ہی بیٹے ہیں اور جناب حسنؓ اور امام حسینؓ سے میرا بیٹا ہونے کی حیثیت میں کچھ کم درجہ نہیں ہیں' ان کو تو نے کیوں ہدیہ نہیں دیا)-

اَسْاَلُكَ الزُّهْدَ فِیْمَا هُوَ وَبَالٌ- جس چیز سے عذاب ہوگا اس سے مجھ کو نفرت دلا (یعنی میرا دل گناہ سے پھیر دے)-

سَحَابٌ وَّابِلٌ- خوب برسنے والا ابر-

وَبْهٌ- سمجھنا' تکبر کرنا-

لَایُوْبَهُ لَهٗ- اس کی پرواہ نہیں کی جاتی کوئی اس کو نہیں پوچھتا-

اِیْبَاهٌ- سمجھ جانا-

اَلْاَشْعَثُ لَایُوْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ- ایک پراگندہ حال جس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا- اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ کی قسم سچی کر دے-

مَاوَبِهْتُ لَهٗ- میں نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی-

وَبْهٌ اور وَبَهٌ- دونوں طرح آیا ہے-

بابُ الواو مع التّاء

وَتْدٌ یا تِدَةٌ- جمانا' جم جانا-

تَوْتِیْدٌ- جمانا' گاڑنا' نعوظ کرانا-

اِیْتَادٌ- جمانا-

وَتْدٌ اور وَتَدٌ- لکڑی کی میخ جو زمین یا دیوار میں گاڑی جائے-

وَتَدَ فِیْھَا - اس میں میخ گاڑ دی۔
اَوْتَاد - میخیں اور اولیاء اللہ کا ایک گروہ۔
وَتْرٌ یا تِرَۃٌ - ظلم کرنا' جفت کو طاق کرنا' ڈرانا' مصیبت لانا' گھٹانا' وتر کی نماز پڑھنا (جیسے اِیْتَارٌ ہے)۔
تَوْتِیْرٌ - کمان کا چلہ مضبوط کرنا۔
مُوَاتِرَۃٌ اور دِنَارٌ - پیچھے بیچ میں ناغہ ہونا۔
مُوَاتَرَاۃُ الصَّوْمِ - ایک دن روزہ رکھنا پھر ایک دن یا دو دن افطار کرنا۔
تَوَتُّرٌ - مضبوط ہونا۔
تَوَاتُرٌ - پے در پے آنا۔
وَتِیْرَہ - طریقہ۔
اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا - اللہ تعالیٰ طاق ہے (یعنی ایک ہے) اور طاق کو درست رکھتا ہے تو وتر پڑھا کرو۔ (یعنی تہجد کی دو دو رکعتیں پڑھ کر اخیر میں ایک پڑھ لیا کرو تا کہ ساری نماز وتر یعنی طاق ہو جائے)۔
اَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ - قرآن والو وتر پڑھو (یعنی تہجد کی نماز جس کو وتر اللیل کہتے ہیں)۔
وَعَبْدُ اللّٰہِ یَقُوْلُ اَوْتَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ - (ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھ رہا تھا کیا وتر واجب ہے) وہ اس کے جواب میں یہی کہے جاتے تھے کہ آنحضرتؐ نے اور مسلمانوں نے وتر پڑھا ہے (اس پر مواظبت کی ہے)۔
ھِیَ وِتْرُ النَّھَارِ - مغرب کی نماز دن کی وتر ہے۔
فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا صَلّٰی - (تہجد کی نماز دو دو رکعت پڑھتا رہے) جب یہ ڈر ہو کر اب صبح ہونے کو ہے تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز طاق کر لے۔
ھَلْ لَّکَ فِیْ مُعَاوِیَۃَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ - تم معاویہؓ کو دیکھتے ہو وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں (ابن عباسؓ نے اس کے جواب میں کہا - جانے بھی دے معاویہ فقیہہ ہیں یعنی سمجھ دار ہیں دین کے مسائل سے ناواقف نہیں وہ صحابی ہیں انھوں نے آنحضرت ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہوگا)۔

اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ - جب تو ڈھیلوں سے طہارت کرے تو طاق ڈھیلے لے (ایک یا تین یا پانچ)۔
اَللّٰھُمَّ اَلِّفْ جَمْعَھُمْ وَ اَوْتِرْ بَیْنَ مِیَرِھِمْ - یا اللہ! ان کی جماعت میں الفت دے اور ان کی بیر بھیر برابر آتی رہے (ان کو رسد برابر پہنچتی رہے)۔
لَابَأْسَ اَنْ یُّوَاتِرَ قَضَاءَ رَمَضَانَ - رمضان کی قضا متفرق رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی پے در پے رکھنا ضروری نہیں ایک دو روزے رکھے پھر افطار کیا پھر رکھے پھر اس طرح درست ہے)۔
لَابَأْسَ بِقَضَائِہٖ تَتْرٰی - متفرق طور پر رمضان کی قضا رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔
اَنْ اَصِبْ لِیْ نَاقَۃً مُّوَاتِرَۃً - (ہشام بن عبدالملک نے اپنے عامل کو لکھا) مجھ کو ایسی اونٹنی دلا جو بیٹھتے وقت اپنا ایک ایک پاؤں زمین پر رکھتی ہے (اور ایک دم کج نہیں ہو جاتی جس سے سوار کو تکلیف ہوتی ہے- ہشام کو فتق کا عارضہ تھا اس کو ایسی اونٹنی سے تکلیف ہوتی جو ایک دم جھک جائے)۔
مَنِ اسْتَوٰی قَاعِدًا فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ ثُمَّ نَھَضَ - جو شخص طاق رکعت (ایک یا تین) پڑھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے پھر اٹھے (یعنی جلسۂ استراحت کرے- اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)۔
وَتُوْتِرُ الْاِقَامَۃَ - اور تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہے (سوائے قد قامت الصلوٰۃ اور اللّٰہ اکبر کے' وہ دو دو بار کہے)۔
مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ - جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس نے اپنے گھر بار اور مال کا نقصان اٹھایا (ان میں ٹوٹا پایا اس کا گھر بار مال متاع لٹ گیا ہلاک کر دیا گیا اَھْلَہٗ اور مَالَہٗ بہ نصب اور اَھْلُہٗ اور مَالُہٗ بہ رفعہ دونوں طرح مروی ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے اس کا گھر بار مال متاع چھین لیا گیا فوت ہونے سے یہ مراد ہے کہ سورج ڈوب جائے یا زرد ہو جائے)۔
اَنَا الْمَوْتُوْرُ الثَّائِرُ - میں تو نقصان رسیدہ بدلہ چاہنے والا

ہوں-

قَلِّدُوا الْخَيْلَ وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ- گھوڑوں کی گردنوں میں ہار ڈالو لیکن تانت نہ پہناؤ یا ان پر چڑھ کر وہ کام مت کرو جن سے تم جاہلیت کے زمانے میں تباہ ہوئے نقصان اٹھایا-

فَاَدْرَكْتَ اَوْ تَارَ مَاطَلَبُوْا- مسلمانوں کے جو حقوق اور مطالب تھے وہ سب تم نے پورے کر دیئے-

لَاتُغْمِدُوا السُّيُوْفَ عَنْ اَعْدَائِكُمْ فَتُوْتِرُوْا ثَارَكُمْ- اپنی تلواروں کو نیام میں مت ڈالو ورنہ تم اپنے دلوں کے جوش کو اور اپنے حق کو تباہ کر دو گے (دشمن بچ جائیں گے تمہارے دل کی بھڑاس بجھ جائے گی)-

اِنَّهَا لَخَيْلٌ لَوْ كَانُوْا يَضْرِبُوْنَهَا عَلَى الْاَوْتَارِ- یہ عمدہ سوار ہیں (اگر دشمنوں کو مارتے یعنی کافروں کو اور مسلمانوں سے نہ لڑتے)-

مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا- جس نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ دی یا تانت گلے میں لٹکایا (عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ گلے میں تانت لٹکانے سے نظر بد نہیں لگتی آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا)-

اَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ الْاَوْتَارُ مِنْ اَعْنَاقِ الْخَيْلِ- آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ گھوڑوں کے گلوں میں جو تانت ہیں وہ سب کاٹ دیئے جائیں (عرب لوگ نظر کے دفع کے لئے یہ گھوڑوں کے گلوں میں ڈالتے)-

لَايَبْقَيَنَّ قَلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ- تانت کا کوئی ہار باقی نہ رہے (سب کاٹ ڈالے جائیں)-

وَوَتَّرَ يَدَيْهِ- اپنے دونوں ہاتھوں کو رکوع میں کمان کے چلہ کی طرح کر دیا-

اِعْمَلْ مِنْ وَّرَآءَ الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا- سمندر کے پار رہ کر نیک عمل کر (یہ ضروری نہیں کہ مدینہ میں ہی رہ کر نیک اعمال کرے) اللہ تعالٰے تیرے کسی نیک کام کا اجر نہیں گھٹانے کا (ایک روایت میں لَنْ يَّتْرُكَ ہے یعنی اللہ تعالٰی تیرے کسی نیک کام کو بغیر اجر کے نہیں چھوڑے گا

اس کا بدلہ ضرور دے گا)-

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً- جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں اللہ کی یاد نہ کرے تو گویا اس نے ٹوٹا اٹھایا یا اس پر یہ مجلس وبال ہوگی یا قیامت کے دن حسرت اور افسوس کا باعث ہوگی (کہ ہم نے کیوں اوقات ضائع کیئے)-

طَلَبَ اَخْذَ التِّرَةِ- اپنے مقتول کا بدلہ لینا چاہا-

كَانَ عُمَرُ لِيْ جَارًا وَكَانَ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ فَلَمَّا وُلِّيَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى عَمَلِهٖ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى وَتِيْرَةٍ وَّاحِدَةٍ- حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ میرے پڑوسی تھے وہ دن کو روزہ رکھا کرتے اور رات کو عبادت کرتے- جب خلیفہ ہوئے تو میں نے کہا اب میں ان کے کام دیکھوں گا- تو وہ ایک طریق پر تھے یعنی اسی طرح دن کو روزہ رات کو عبادت کرتے رہے- (ایک روایت میں لَمْ يَكُنْ ہے یعنی ایک طریق پر نہ رہے- کبھی روزہ رکھتے کبھی افطار کرتے- کبھی رات کو تہجد پڑھتے کبھی سو جاتے- کیونکہ خلافت کے کام بڑی محنت اور مشقت کے تھے)-

فِي الْوَتَرَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ- ناک کا وہ پردہ جو دونوں نتھنوں میں حائل ہے اس میں تہائی دیت دینا ہوگی-

وَالْخَبَرُ مُتَوَاتِرٌ- یہ خبر تو متواتر ہے (کہ لکڑی آنحضرتؐ کی جدائی پر روئی تھی- یہاں متواتر اصطلاحی مراد نہیں ہے متواتر اصطلاحی اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے ہر طبقہ میں اتنے راوی ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق کرنا قرین قیاس نہ ہو)-

صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ الخ ثُمَّ اَوْتَرَ- آنحضرتؐ نے تہجد کی دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں اخیر تک پھر سب کو طاق کر لیا (بعض نے کہا پھر وتر پڑھے- اور وتر کی زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں رکھی ہیں- بعض نے گیارہ- وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فجر کی سنتوں کو ملا کر تیرہ رکعتیں بیان ہوئی ہیں اور یہ بعید ہے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تہجد کی دو دو رکعتیں پڑھنا افضل ہے نہ کہ چار چار ملا کر اور اخیر میں وتر کی ایک رکعت جدا گانہ پڑھ لے- کذا فی مجمع)-

لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ - ایک رات میں دو وتر نہیں ہو سکتے (تو جس نے شروع رات میں وتر پڑھ لیا ہو اور پھر تہجد کے لئے اٹھے تو ایک رکعت پڑھ کر اگلے وتر کو جفت کر لے پھر تہجد پڑھ کر ایک رکعت وتر کی پڑھ لے)-

صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ جَالِسًا - وتر کے بعد دو رکعتیں نفل بیٹھ کر پڑھیں (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ وتر کے بعد یہ دوگانہ پڑھنا چاہئے بلکہ وتر پر رات کی نماز کو ختم کرنا چاہئے بلکہ وتر پر رات کی نماز کو ختم کرنا چاہئے اور بعض نے اس کو جائز رکھا ہے اس حدیث کی رو سے)-

اِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَ اِلَّا كَانَتَا - وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لے اگر پھر رات کو اٹھے تو خیر ورنہ یہ دو رکعتیں اس کو (تہجد کے بدلے) کافی ہوں گی-

مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ - آنحضرتؐ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے (کبھی شروع میں کبھی بیچ میں کبھی اخیر میں)-

اَوْصَانِيْ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ - مجھ کو یہ وصیت کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں (ان کے جاگنے کی توقع نہ ہو گی اس لئے وتر فوت ہونے کے ڈر سے یہ حکم دیا کہ سونے سے پہلے پڑھ لیا کرو- ورنہ افضل یہ ہے کہ وتر آخر شب میں تہجد کے بعد پڑھے)-

ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكْعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ ثُمَّ اَوْتَرَ - تین بار ایسا کیا چھ رکعتیں (تہجد کی) پڑھیں ہر بار (یعنی ہر دوگانہ کے بعد) مسواک کرتے پھر وتر پڑھتے (تین رکعتیں وتر کی جملہ نو رکعتیں)-

اَلْاِكْتِحَالُ وِتْرًا - سرمہ طاق بار لگانا چاہئے (یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار- بعض نے کہا چار بار داہنی آنکھ میں لگائے اور تین بار بائیں آنکھ میں)-

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَبِيْتَنَّ اِلَّا بِوِتْرٍ - جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ رات کو وتر پڑھے (مجمع البحرین میں ہے کہ وتر سے مراد یہاں دو رکعتیں ہیں جو عشاء کے بعد بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں چونکہ وہ حکم میں ایک رکعت کے ہیں لہٰذا وتر ہوئیں)-

مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعَهٗ وَلَمَّا يَذْكُرِ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ - جو شخص اپنی خواب گاہ میں لیٹ رہے اور اللہ کی یاد نہ کرے تو اس کو نقصان ہو گا (یا قیامت کے دن حسرت ہو گی)-

بِكُمْ يُدْرِكُ اللّٰهُ تِرَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ يُّطْلَبُ بِهَا - اللہ تعالیٰ تمہاری (یعنی ائمہ اہل بیت) کی وجہ سے ہر مسلمان کے دل کی حسرت دفع کرے گا-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَ الْاَقْرَبِيْنَ وَالْاَبْعَدِيْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ - اللہ کے رسول ﷺ نے نزدیک رشتہ داروں نے اور دور والوں سب سے محبت کاٹ دی محض اللہ کی رضامندی کے لئے-

مَوْتُوْرٌ - جس کو بہشت میں کچھ نہ ملے گا نہ اہل نہ مال-

وَتْغٌ - گناہ گار ہونا' ہلاک ہونا' بدخلق ہونا' بیوقوف ہونا' جاہل ہونا-

اِيْتَاغٌ - ہلاک کرنا' روکنا' بلا میں ڈالنا' تکلیف پہنچایا' خراب کرنا-

حَتّٰى يَكُوْنَ عَمَلُهٗ هُوَ الَّذِيْ يُطْلِقُهٗ اَوْ يُوْتِغُهٗ - یہاں تک کہ اس کے کرتوت یا تو اس کو چھڑائیں گے یا ہلاک کریں گے-

فَاِنَّهٗ لَا يُوْتِغُ اِلَّا نَفْسَهٗ - وہ خود اپنے تئیں ہلاک کرتا ہے (نہ کہ دوسروں کو)-

يُوْتِغَانِهٖ - اس کو ہلاک کرتے ہیں-

وَتْنٌ - دل کی رگ پر مارنا-

وُتُوْنٌ اور وَتْنَةٌ - ہمیشہ رہنا-

مُوَاتَنَةٌ - ملازمت کرنا' کم جدا ہونا-

اِسْتِيْتَانٌ - موٹا ہونا-

وَتِيْنٌ - دل کی رگ جہاں وہ ٹوٹی یا کٹی تو آدمی فوراً مر جاتا ہے-

وَاتِنٌ - ثابت قدم اور قائم-

اَرِحْنِيْ اَرِحْنِيْ قَطَعْتَ وَتِيْنِيْ اَرٰى شَيْئًا يَّنْزِلُ عَلَيَّ - (فضل بن عباس جب آنحضرتؐ کو حضرت علی غسل دے

رہے تھے کہنے لگے) ذرا مجھ کو دم لینے دو' ذرا مجھ کو دم لینے دو' تم نے تو میرے دل کی رگ کاٹ ڈالی- میں دیکھتا ہوں کوئی چیز مجھ پر اتر رہی ہے-

مُوْتَنُ الْيَدِ - ہاتھ کٹا ہوا (دراصل میں یہ اَيْتَنَتِ الْمَرْاَةُ سے ماخوذ ہے- یعنی عورت نے ایسا بچہ جنا جس نے پاؤں سر سے پہلے نکالے- مشہور روایت مُوْدَنٌ ہے)-

اَمَّا تَيْمَاءُ فَعَيْنٌ جَارِيَةٌ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَمَاءٌ وَّاتِنٌ - تیما تو ایک بہتا ہوا چشمہ ہے اور خیبر تھما ہوا پانی ہے-

بابُ الواو مع الثاء

وَثْأٌ - مار ڈالنا' موچ کر دینا (یعنی ہڈی ٹوٹے نہیں پر درد وہاں تک پہنچ جائے) کپتی مار مارنا-

وَثِئَتْ رِجْلِيْ - میرے پاؤں میں موچ آ گئی-

وَثْبٌ یا وُثُوْبٌ یا وَثَابٌ یا وَثِيْبٌ - کودنا' جلدی سے اٹھ کھڑے ہونا' بیٹھنا-

تَوْثِيْبٌ - تکیہ پر بٹھانا-

اِيْثَابٌ - کدانا-

وِثَابٌ - پلنگ' تخت' فرش' بیٹھک-

مُوَاثَبَةٌ - جلدی کرنا' فوراً کرنا-

اَتَاهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَوَثَبَهٗ وِسَادَةً یا فَوَثَّبَ لَهٗ وِسَادَةً - آنحضرتؐ کے پاس عامر بن طفیل آئے تو آپ نے ان کو ایک تکیہ پر بٹھایا-

قَدِمَ اَخِيْ مِنْ سَفَرٍ فَوَثَبَ عَلٰى سَرِيْرِيْ - میرے بھائی سفر سے آئے تو میرے پلنگ پر بیٹھ گئے-

قَدَّمَ لِلْوَثْبَةِ يَدًا وَ اَخَّرَ لِلنُّكُوْصِ رِجْلًا - ایک ہاتھ تو حملے کے لئے آگے کیا اور ایک پاؤں لوٹ جانے کے لئے پیچھے رکھا-

وَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ - عبداللہ بن زبیرؓ خلافت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے-

وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ - قاری لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے (حضرت حسینؓ کا بدلہ چاہتے تھے)-

وَثَبَ - اقامت سنتے ہی جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے-

اَيَتَوَثَّبُ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى وَصِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اگر آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت کے لئے وصیت کی ہوتی یا ان کو وصی بنایا ہوتا تو ابوبکر ان پر غالب ہو سکتے تھے (ہرگز نہیں بلکہ ابوبکرؓ ان کی ایسی اطاعت کرتے جیسے نکیل ڈالا ہوا اونٹ اطاعت کرتا ہے' جدھر لے جاؤ ادھر جاتا ہے)-

اَهْلُ بَيْتِيْ اَبَوْا عَلَيَّ اِلَّا تَوَثُّبًا وَّقَطِيْعَةً - میرے گھر والوں نے کوئی بات نہ مانی سوائے کودنے اور ناطہ توڑنے کے-

اَلْمُؤْمِنُ لَا وَثَّابٌ وَّلَا سَبَّابٌ - مسلمان نہ جلد باز ہوتا ہے نہ گالی باز-

اَلْمُتَوَثِّبُ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ - اس کام پر کود آنے والا (یعنی خلافت پر)-

مِثْيَبٌ - نرم ہموار زمین اور ایک پانی تھا مدینہ میں-

وَثْرٌ - روندنا' نر کا مادہ پر بار بار جفتی کرنا' لیکن مادہ کو پیٹ نہ رہنا-

وَثَارَةٌ - نرم ہونا ہموار ہونا-

تَوْثِيْرٌ - روندنا-

اِسْتِيْثَارٌ - کثرت سے ہونا-

وِثْرٌ - وہ کپڑا جس سے دوسرے کپڑے ڈھانپتے ہیں-

نَهٰى عَنْ مِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ - سرخ رنگ کے زین پوش سے منع فرمایا (جو ریشمی ہوتا ہے)-

لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا اَوْثَرَ مِنْهُ - کاش آپ ایک بچھونا اس سے زیادہ نرم اور عمدہ رکھتے (یہ ابن عباسؓ نے حضرت عمر سے کہا)-

مَا اَخَذْتَهَا بَيْضَاءَ غَرِيْرَةً وَّلَا نَصَفًا وَثِيْرَةً - تو نے اس کو اس وقت نہیں لیا تھا جب کہ وہ سپید رنگ بھولی بھالی جوان تھی اور نہ اس وقت لیا جب کہ ادھیڑ عمر نرم گوشت والی تھی (اب بوڑھی بانجھ ہو گئی تب لیا- یہ اقرع بن حابس نے عیینہ بن حصن سے کہا)-

وُثُوْقٌ یا ثِقَةٌ یا مَوْثِقٌ - اعتبار کرنا' بھروسا کرنا-

وَثَاقَةٌ - قوی اور مضبوط ہونا-

تَوْثِیْقٌ - مضبوط کرنا۔

مُوَاثَقَةٌ - عہد کرنا۔

اِیْثَاقٌ - مضبوط کرنا۔

تَوَثُّقٌ - قوی ہونا۔

اِسْتِیْثَاقٌ - مضبوطی لینا۔

وَثِیْقٌ - مضبوط، مستحکم۔

وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ حِیْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ - میں آنحضرتؐ کے پاس لیلۃ العقبہ میں موجود تھا جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوا اقرار کیا۔

لَنَا مِنْ ذٰلِكَ مَاسَلَّمُوْا بِالْمِیْثَاقِ وَالْاَمَانَةِ - ہم کو وہ مال ضرور ملے گا جس کو انھوں نے عہد اور ایمان داری کے ساتھ تسلیم کیا (یعنی وہ خود زکوٰۃ کا مال بھیج دیں گے تحصیل دار کو روانہ کرنا ضروری نہیں ہے)۔

فَرَاٰی رَجُلًا مُّوْثَقًا - ایک شخص کو بندھا ہوا دیکھا۔

وَاخْلَعْ وَثَائِقَ اَفْئِدَتِهِمْ - ان کے دلوں کے مضبوط اقرارات نکال دے۔

فَاَنْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ - جب صبح ہو تو ان کو مشکیں کس لینا (رسیوں سے باندھ لینا)۔

لَمُوَثِّقُ عُمَرَ عَلَى الْاِسْلَامِ - (وہ مجھ کو تنبیہ کرتا ہے اور زجر حالانکہ میں نے عمر کا دل اسلام پر مضبوط کرایا (ان سے بھی پہلے میں اسلام لایا تھا)۔

تِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى مِنَ الْحَبْلِ الْوَثِیْقِ - یہ تو مضبوط کنڈہ ہے مضبوط رسی میں (جو ٹوٹ نہیں سکتی)۔

مِیْثَاقٌ - اقرار، عہد و پیمان۔

كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ - کھا اللہ پر بھروسا ہے (یہ فرما کر آنحضرتؐ نے ایک جذامی کو اپنے ساتھ کھلایا)۔

هِیَ مِنْ مَّوَاثِیْقِ الْجِنِّ - یہ تو جنوں کے باندھنے کے بندھنوں میں سے ہے یا جنوں نے اقرار کیا ہے کہ جب یہ منتر پڑھا جائے گا تو ہم جدا ہو جائیں گے۔

مَنْ مَّاتَ فِی الْبَحْرِ یُوْثَقُ فِیْ رِجْلِهٖ حَجَرٌ - جو شخص سمندر میں مر جائے اس کے پاؤں میں ایک پتھر باندھ دیں (اور سمندر میں چھوڑ دیں تا کہ لاش تر کر اوپر نہ پھرتی پھرے)۔

اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ شِیْعَتِنَا بِالْوَلَایَةِ وَهُمْ ذَرٌّ یَوْمَ اَخَذَ الْمِیْثَاقَ عَلَى الذَّرِّ - اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ سے ہماری امامت کا عہد لیا ہے جب وہ چیونٹیوں کی طرح تھے۔

اِنَّ اَمْرَنَا مَسْتُوْرٌ مُّقَنَّعٌ بِالْمِیْثَاقِ فَمَنْ هَتَكَ عَلَیْنَا اَذَلَّهُ اللّٰهُ - ہماری امامت کا مقدمہ راز ہے چھپا ہوا جس کے چھپانے کے لئے اقرار لیا جاتا ہے پھر جو کوئی ہمارا معاملہ فاش کر دے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا۔

فَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ اُخِذَ مِیْثَاقُهٗ بِالْمُوَافَاةِ فِیْ ظَهْرِ رَجُلٍ وَّلَا بَطْنِ امْرَاَةٍ اِلَّا اَجَابَ بِالتَّلْبِیَةِ - کوئی آدمی جس کا اقرار لیا گیا کہ وہ حج یا عمرے کو آئے ایسا باقی نہ رہا نہ مرد کی پشت میں نہ عورت کے پیٹ میں مگر اس نے لبیک کہہ کر جواب دیا (کہتے ہیں جتنی بار اس نے لبیک کہا اتنے ہی حج اس کو نصیب ہوں گے)۔

كُلُّ یَمِیْنٍ فِیْهَا كَفَّارَةٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَهْدٍ اَوْ مِیْثَاقٍ - ہر قسم کا کفارہ ہے مگر جو عہد اور اقرار کی قسم میں سے ہو اس کا پورا کرنا ضروری ہے (اس میں کفارہ کافی نہ ہوگا - اس حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے وَعْدُ الْمُؤْمِنِ نَذْرٌ لَّا كَفَّارَةَ لَهٗ یعنی مسلمان کا وعدہ نذر ہے اس کا کفارہ نہیں ہے بلکہ اس کو پورا کرنا لازم ہے)۔

وَیُسَمّٰى فِی الْاَرْضِ یَوْمَ الْمِیْثَاقِ الْمَاخُوْذِ - غدیر خم پر جو آنحضرتؐ نے عہد لیا تھا اس کا نام یوم یثاق ہے (شیعہ کہتے ہیں کہ اس دن آنحضرتؐ نے صحابہ سے اقرار لیا تھا کہ میرے بعد حضرت علی کو میرا خلیفہ سمجھیں گے)۔

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ وَثَّقَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ - جب مومن مر جاتا ہے تو موت کا فرشتہ اس کو باندھ دیتا ہے۔

لَیْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ بِالظَّنِّ - گمان پر حکم دینا انصاف نہیں ہے (جب تک پورا ثبوت نہ ہو کسی کو سزا نہیں دے سکتے - شبہہ کا فائدہ ملزم کو ملے گا اس کو چھوڑ دیں گے)۔

وَاثِقُ بِاللّٰهِ - مشہور عباسی خلیفہ تھا۔

وَثْمٌ - توڑنا' کوٹنا' خون آلود کرنا-

وَثْمٌ - کم ہونا-

كَانَ لَايَثِمُ التَّكْبِيرَ - تکبیر کو توڑتے نہ تھے (لنگڑی لولی نہیں کرتے تھے کہ جلدی سے کہہ جائیں پوری طرح اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے تھے)-

وَالَّذِي اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِيمَةِ وَالنَّارَ مِنَ الْوَثِيمَةِ - قسم اس کی جس نے گٹھلی میں سے درخت نکالا اور پتھر میں سے آگ نکالی-

وَثَنٌ - بت یا جو چیز جثہ دار ہو لکڑی یا پتھر یا جواہر کی اور اس کی پرستش کریں (اس کی جمع وُثْنٌ اور اَوْثَانٌ ہے)-

شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ - شراب پینے والا بت پرست کی طرح ہے-

قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ عُنُقِيْ صَلِيبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَلْقِ هٰذَا الْوَثَنَ عَنْكَ - (عدی بن حاتم کہتے ہیں) میں آنحضرتؐ کے پاس آیا میرے گلے میں سونے کی صلیب پڑی تھی (پہلے یہ نصرانی تھے) آپ نے فرمایا - اس بت کو نکال کر پھینک دے-

اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُّعْبَدُ - یا اللہ میری قبر کو بت مت بنا دینا کہ لوگ اس کی پوجا کریں (میری قبر کو سجدہ یا اس کا طواف کریں' اس کو چومیں چاٹیں' مجھ سے مرادیں مانگیں اپنی حاجتیں طلب کریں' میری نذر اور منت مانیں)-

وَثَنِيٌّ - بت پرست-

يَاوَثَنِيَّ ابْنِ وَثَنِيٍّ - (یہ قیس بن عبادہ نے حضرت معاویہ کو جواب میں لکھا تھا یعنی) اے بت پرست بت پرست کے بیٹے-

بابُ الواو مع الجيم

وَجْأٌ - مارنا' جماع کرنا-

وَجْأٌ اور وِجَاءٌ - خصیے دبا کر یا کوٹ کر خصی کر دینا-

تَوَجُّأٌ - مارنا-

اِتِّجَاءٌ - ٹھوس ہونا-

مَوْجُوْءٌ اور وَجِيْئٌ - خصی-

فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ - جو شخص بیوی پالنے کی طاقت نہ رکھتا ہو (محتاج نادار ہو) وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا (اس کی شہوت کو کم کر دے گا- ایک روایت میں وَجًا ہے بروزن عَصًا یعنی روزہ ضعیف کر دے گا- اصل میں تو وَجًا کے معنی تکان کے ہیں)-

اِنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ - آنحضرتؐ نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی (بعض نے مُوْجَئَيْنِ روایت کیا ہے وہ غلط ہے- بعض نے مُوَجَيَيْنِ وہی ہیں)-

فَلْيَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَلْيَجَأْهُنَّ - سات کھجوریں لے ان کو کوٹ ڈالے (اسی سے ہے وَجِيْئَه یعنی کھجور دودھ اور گھی میں کٹی ہوئی)-

اِنَّهٗ عَادَ سَعْدًا فَوَصَفَ لَهُ الْوَجِيئَةَ - آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کی عیادت کی انھیں وجیئہ کھانے کو بتلایا-

كُنْتُ فِيْ مَنَائِخِ اَهْلِيْ فَنَزَا مِنْهَا بَعِيْرٌ فَوَجَأْتُهٗ بِحَدِيْدَةٍ - میں اپنے گھر والوں کے تھانوں میں تھا (جہاں جانور رہتے ہیں) ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا میں نے اس کو لوہے سے مارا-

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ - جس شخص نے اپنے تئیں لوہے سے مارا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں رہے گا اور دوزخ کی آگ میں اس کو اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا-

فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا - میں نے اس کی گردن پر مار لگائی-

فَوَجَأْتُ عُنُقَهٗ - میں نے اس کی گردن پاؤں سے روند ڈالی-

عَلَيْكُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ وِجَاءٌ - روزہ اپنے اوپر لازم کر لو' اس سے آدمی خصی بن جاتا ہے-

وَجْبٌ یا وُجُوْبٌ - غائب ہونا' اندر گھس جانا' پھیر دینا' صرف ایک بار دن کو کھانا' گرنا' مر جانا-

وَجْبٌ اور وَجِيْبٌ اور وَجَبَانٌ - لرزنا' خفقان ہونا-

وُجُوْبٌ اور جِبَةٌ - لازم ہونا' ثابت ہونا' نافذ ہونا-

وُجُوْبَۃٌ - نامرد ہونا-

تَوْجِیْبٌ - لازم کرنا' دن کو ایک ہی بار کھلانا' رات دن میں ایک ہی بار دودھ دوہنا' ضیافت کا حق ادا کرنا لوازم مہمان داری پورے کرنا-

مُوَاجَبَۃٌ اور اِیْجَابٌ - لازم کرنا (اِیْجَابٌ اس کلمہ کو بھی کہتے ہیں جو دو معاملہ کرنے والوں میں سے ایک پہلے کہے مثلاً بِعْتُ یا اِشْتَرَیْتُ اور دوسرے کے کلمہ کو قبول کہتے ہیں-

اِسْتِیْجَابٌ - مستحق ہونا-

غُسْلُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ - جمعہ کے دن نہانا ہر مسلمان پر واجب ہے یعنی ضروری ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو بعض نے واجب سے مستحب مراد رکھا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے جو کوئی جمعہ کے دن وضو کرے تو بہتر ہے اور اچھا ہے اہل حدیث کے نزدیک واجب اور فرض ایک ہی ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ نے دونوں میں فرق کیا ہے)-

مَنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا فَقَدْ اَوْجَبَ - جس نے ایسا ایسا کیا اس نے اپنے لئے واجب کر لیا (دوزخ یا بہشت کو)-

اِنَّ قَوْمًا اَتَوْہُ فَقَالُوْا اِنَّ صَاحِبًا لَنَا اَوْجَبَ - کچھ لوگ آپ کے پاس آئے' کہنے لگے ہمارے ایک ساتھی نے گناہ کر کے اپنے لئے (دوزخ) واجب کر لی-

اَوْجَبَ طَلْحَۃُ - طلحہؓ نے اپنے لئے (بہشت) واجب کر لی (کافروں کے وار اپنے اوپر لئے آنحضرتؐ کو بچایا ایسی ایسی جان نثاریاں کیں کہ باید و شاید)-

اَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَۃِ وَالْاِثْنَیْنِ - جس شخص نے دو یا تین بچے آگے بھیجے (یعنی اس کے دو یا تین بچے گزر گئے) اس نے اپنے لئے بہشت واجب کر لی-

کَلِمَۃٌ سَمِعْتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُوْجِبَۃٌ لَمْ اَسْاَلْہُ عَنْھَا فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اَعْلَمُ مَا ھِیَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - (حضرت طلحہؓ نے کہا) ایک کلمہ ہے جو بہشت کو واجب کرتا ہے مگر میں نے آنحضرتؐ سے نہیں پوچھا وہ کون سا کلمہ ہے- حضرت عمرؓ نے کہا میں اس کلمہ کو جانتا ہوں وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے (اس کا کہنے والا اور دل سے اس پر یقین رکھنے والا ضرور بہشت میں جائے گا)-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ - یا اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے وہ اعمال کرا جن کی وجہ سے تیری رحمت مجھ پر واجب ہو جائے-

اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ - اگر دعا کا خاتمہ آمین پر ہو تو اس نے بہشت واجب کر لی یا دعا کی قبولیت واجب کر لی-

قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَیْکَ - تو نے بہشت واجب کر لی اب تجھ کو کوئی ضرر نہیں ہوگا-

کَانُوْا یَرَوْنَ الْمَشْیَ اِلَی الْمَسْجِدِ فِی اللَّیْلَۃِ ذَاتِ الْمَطَرِ وَالرِّیْحِ اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ - صحابہؓ یہ سمجھتے تھے کہ برسات اور آندھی کی رات کو مسجد میں جانا (جماعت میں شریک ہونے کے لئے) بہشت واجب کرتا ہے-

اِنَّہٗ مَرَّ بِرَجُلَیْنِ یَتَبَایَعَانِ شَاۃً فَقَالَ اَحَدُھُمَا وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی کَذَا وَقَالَ الْاٰخَرُ وَاللّٰہِ لَا اَنْقُصُ فَقَالَ قَدْ اَوْجَبَ اَحَدُھُمَا - دو شخص کو دیکھا ایک بکری کا معاملہ کر رہے ہیں ایک نے کہا خدا کی قسم میں اس قیمت سے زیادہ نہ دوں گا- دوسرا بولا' خدا کی قسم میں اس سے کم میں نہ دوں گا تب آپ نے فرمایا ان میں سے ایک نے اپنے اوپر (گناہ اور کفارہ) واجب کر لیا (یعنی بائع یا مشتری نے ان میں سے جو کوئی اپنی قسم توڑے اور بکری بیچے یا خریدے)-

اِنَّہٗ اَوْجَبَ نَجِیْبًا - حضرت عمرؓ نے ایک عمدہ اونٹ کی ہدی اپنے اوپر واجب کر لی-

اِنَّہٗ عَادَ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَہٗ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ النِّسَاءُ وَبَکَیْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِیْکٍ یُسَکِّتُھُنَّ فَقَالَ دَعْھُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ بَاکِیَۃٌ قَالُوْا مَا الْوُجُوْبُ قَالَ اِذَا مَاتَ - آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی (ان کے پوچھنے کو تشریف لے گئے) دیکھا تو ان کی حالت غیر ہے (مرنے کے قریب ہیں) عورتوں نے یہ حال دیکھ کر چیخ ماری رونے لگیں' ابن عتیک ان کو خاموش کرنے لگے- آپ نے فرمایا رونے دے واجب ہو جائے اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے- صحابہ نے عرض کیا واجب ہو جائے اس کا کیا مطلب؟ فرمایا جب مر

جائے۔

فَاِذَا وَجَبَ وَنَضَبَ عُمْرُهٗ۔ جب وہ مرجاکے اس کی عمر تمام ہوجائے۔

فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا۔ جب اونٹ نحر ہوکر زمین پر گر جائیں۔ (کیونکہ اونٹوں کو کھڑا کرکے نحر کیا جاتا ہے)۔

سَمِعْتُ لَهَا وَجْبَةَ قَلْبِهٖ۔ میں نے اس کے دل کا پھڑکنا سنا۔

اِنَّا نُحَذِّرُكَ يَوْمًا تَجِبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ۔ ہم تجھ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن دل بے قرار ہوں گے۔

لَوْلَا اَصْوَاتُ السَّافِرَةِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَةَ الشَّمْسِ۔ اگر رومیوں کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم غروب کے وقت سورج کے گرنے کی آواز سنتے۔

فَاِذَا بِوَجْبَةٍ۔ یکا یک کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔

سَمِعَ وَجْبَةً۔ ایک گرنے کی آواز سنی (تو فرمایا یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو دوزخ کے نیچے گرا۔

كُنْتُ اٰكُلُ الْوَجْبَةَ وَاَنْجُو الْوَقْعَةَ۔ میں دن رات میں ایک ہی بار کھاتا اور رات دن میں ایک ہی بار پاخانہ پھرتا۔

يُطْعِمُ عَشَرَةَ مَسٰكِيْنَ وَجْبَةً وَّاحِدَةً۔ قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں کو ایک ہی وقت کھلائے۔

مَنْ اَجَابَ وَجْبَةَ خِتَانٍ غُفِرَ لَهٗ۔ جو شخص ختنہ کی دعوت قبول کرے اس کی مغفرت ہوگی۔

اِذَا كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ۔ اگر بیع میں عقد کے بعد ایک دوسرے سے کہے دیکھو بیع کو نافذ کرتے ہو یا اختیار کا حق باقی رکھتے ہو اور وہ کہے کہ میں بیع کو نافذ کرتا ہوں تو اب بیع لازم ہوگئی گو بائع اور مشتری جدا نہ ہوں (کیونکہ اس نے اختیار کا حق خود کھودیا)۔

فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهٗ۔ جب میں اس کا مستحق ہوگیا (میری ملک میں آگیا)۔

حِيْنَ اَوْجَبَ۔ جب حج کرنا اپنے اوپر واجب کرلیا۔

وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اب تو اس کا شہید ہونا ضروری ہوگیا (جب آپ نے یوں فرمایا۔ خدا اس پر رحم کرے آنحضرتؐ جس کے حق میں ''رحمۃ اللہ'' فرماتے وہ ضرور شہید ہوتا)۔

مَا الْمُوْجِبَتَان۔ دو واجب کرنے والی کون سی چیزیں ہیں (ایک بہشت کو واجب کرتی ہے ایک دوزخ کو)۔

قَدْ اَوْجَبُوْا۔ (وہ جو سمندر میں سوار ہوکر جہاد کے لئے جاتے ہیں) انھوں نے اپنے لئے مغفرت واجب کرلی۔ (اس لشکر میں یزید بھی شریک تھے)۔

اَوْجَبَهَا۔ اس نے واجب کرلیا یعنی وعدہ کرلیا۔

اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ مَّعَ كُلِّ اَمِيْرٍ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبٌ خَلْفَ كُلِّ وَّعَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ ہر امیر اور سردار کے ساتھ ہوکر جہاد کرنا واجب ہے۔ جو مسلمان ہو گو فاسق فاجر ہو) اسی طرح ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھ لینا واجب ہے اسی طرح ہر مسلمان پر جنازے کی نماز پڑھنا واجب ہے۔

مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الْقَضَاءَ۔ وہ قاضی بننے کے کب لائق ہوتا ہے۔

وَاَمَّا وُجُوْبُهٗ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لیکن رویت الٰہی کا ثبوت ہمارے پیغمبرؐ کے لئے۔

اِذَا سَجَدَ فَوَاجَبَ الْفِتْيَانُ فَيَضَعُوْنَ عَلٰى ظَهْرِهٖ شَيْئًا وَيَذْهَبُ اَحَدُهُمْ اِلَى الْكَلَاءِ وَيَجِيْءُ وَهُوَ سَاجِدٌ۔ وہ جب سجدہ کرتے تو جوان چھوکرے یہ شرط لگاتے ان کی پیٹھ پر کچھ رکھ کر کلا کو چلے جاتے (کلا بصرے کا وہ مقام جہاں کشتیاں باندھتے ہیں) پھر لوٹ کر آتے تو وہ سجدے ہی میں ہوتے (اتنا لمبا سجدہ کرتے حالانکہ کلا بصرے سے دور ہے)۔

اِذَا افْتَرَقَ الْبَيِّعَان وَجَبَ الْبَيْعُ۔ جب بائع اور مشتری جدا ہوجائیں (اس مجلس سے جہاں بیع کا عقد ہوا ہے) تو بیع لازم ہوگئی (اب کسی کو فسخ کا اختیار نہ رہا) البتہ اگر اختیار کی شرط لگائیں (کہ ایک دن یا دو دن تک بیع فسخ کرسکتے ہیں) تو اختیار رہے گا۔

وَقْتُ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَجِبُ الشَّمْسُ۔ مغرب کا وقت سورج ڈوبنے پر ہے۔

سَمِعَ وَجْبَةً فَاِذَا هُوَ جِبْرِيْلُ۔ ایک دھاکے کی آواز

سنی' دیکھا تو حضرت جبرئیلؑ ہیں-

يَا عَلِيُّ مَنْ لَّمْ يُوْجِبْ لَكَ فَلَا تَوَجَّبْ لَهٗ وَلَا كَرَامَةَ-علی جو کوئی تمہاری تعظیم نہ کرے اس کی کوئی تعظیم نہیں ہے نہ عزت-

عَلَيْكُمْ بِالْمُوْجِبَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ-تم کو چاہئے ہر نماز کے بعد دو کلمے بہشت کو واجب کرنے والے کہا کرو' (پھر ان کو بیان فرمایا: نَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)-

وَلَا تُكْتَبُ عَلَيْهِ السَّيِّئَاتُ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَ بِمُوْجِبَةٍ-حاجی کی برائیاں نہیں لکھی جاتیں' مگر جب ایسا گناہ کرے جس سے دوزخ واجب ہو جاتی ہے-

اَلسَّاعِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَشْفَعُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْاِيْجَابِ-صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے والا' فرشتے اس کی عبادت قبول ہونے کی سفارش کرتے ہیں-

عَسٰى فِي الْقُرْاٰنِ مُوْجِبَةٌ-قرآن میں واجب کرنے والی کوئی ہے-

وَجٌّ- جلدی کرنا اور ایک وادی ہے طائف میں اور ایک دوا ہے-

وُجُجٌ-شتر مرغ-

صَيْدُ وَجٍّ عِضَاهُهٗ حَرَامٌ مُّحَرَّمٌ- وج میں شکار کرنا وہاں کے کانٹے دار درخت کاٹنا حرام ہے (وج طائف میں ہے وہاں شکار حرام اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ حرام کی سرزمین ہے بلکہ آنحضرتؐ نے اس مقام کو محفوظ کیا تھا-اس وجہ سے بعض نے کہا یہ ممانعت آنحضرتؐ کے زمانے میں تھی پھر منسوخ ہو گئی)-

اِنَّ وَجًّا مُّقَدَّسٌ مِّنْهُ عَوَجَ الرَّبُّ اِلَى السَّمَاءِ-وج ایک مقدس مقام ہے-وہیں سے زمین بنانے کے بعد پروردگار آسمان کی طرف چڑھ گیا تھا-

وَجْحٌ-غار-

تَوْجِيْحٌ اور اِيْجَاحٌ-ظاہر ہونا' نمودار ہونا' پیشاب زور کا لگنا' لاچار کرنا-

وِجَاحٌ-پردہ-

وَجَاحٌ-چکنا صاف پتھر-

وَجِيْحٌ-موٹا مضبوط کپڑا-

اِنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلَا يُصَلِّيَنَّ وَهُوَ مُوْجَحٌ يا فَلَا يُصَلِّ مُوْجَحًا قِيْلَ وَمَا الْمُوْجَحُ قَالَ الْمُرْهَقُ مِنْ خَلَاءٍ اَوْ بَوْلٍ-حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو کہنے لگے-تم میں سے کوئی ہو سکے تو اس وقت نماز نہ پڑھے جب وہ موجح ہو- لوگوں نے کہا- موجح کہا؟ فرمایا جس کو پاخانہ یا پیشاب زور کا لگا ہو-بعض نے مُوْحَجٌ بہ تقدیم حا بر جیم پڑھا ہے- اگر یہ روایت صحیح ہو تو شاید مُوْحَجٌ ایک دوسرا لغت اس معنی میں ہوگا مگر لغت سے تو اس روایت کی تائید نہیں ہوتی)-

وَجْدٌ یا جِدَةٌ یا وُجْدٌ یا وِجْدٌ یا وُجْدَانٌ یا اِجْدَانٌ-پانا' پہنچنا' گم ہونے کے بعد حاصل کرنا' جاننا' بے پرواہ ہونا-

اِيْجَادٌ- ہست کرنا' بے پرواہ کرنا' زبردستی کرنا' لاچار کرنا' زوردار کرنا-

وَجْدٌ-شوق اور محبت اور خوشی-

تَوَاجُدٌ-کے بھی یہی معنی ہیں-

تَوَجُّدٌ-شکایت کرنا' رنجیدہ ہونا' محبت رکھنا-

وَاجِدُ-اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے-یعنی بے پرواہ مستغنی جو کبھی محتاج نہ ہوگا-

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ-جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو لیکن ٹال مٹول کرے' تو اس کو سزا دینا' بے عزت کرنا (قید کرنا اور اس کی جائداد ضبط کرنا قرقی) درست ہے-

اِنِّيْ سَائِلُكَ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ- میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں آپ مجھ پر غصہ نہ ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں وَجَدَ عَلَيْهِ وَجْدًا وَّ مَوْجِدَةً وَّجِدَةً وَّ وِجْدَانًا-اس پر غصہ ہوا)-

لَمْ يَجِدِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ- روزہ دار نے بے روزہ پر غصہ نہیں کیا-

اَيُّهَا النَّاشِدُ غَيْرُكَ الْوَاجِدُ-ارے (مسجد میں چلا کر)

گمی ہوئی چیز ڈھونڈھنے والے، وہ چیز تجھ کو نہ ملے گی دوسرے کو ملے گی (یہ بددعا ہے مسجد میں چلانے والے پر۔ جیسے کتاب ''ن'' میں گزر چکا باب نَشد میں)۔

لَایَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُهَا - زکوٰۃ دینے والا کوئی ایسا شخص نہ پائے گا جو زکوٰۃ لینا قبول کرے (کیونکہ دنیا کی آبادی بہت کم رہ جائے گی۔ اموال کی کثرت ہوگی۔ یہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد قیامت کے قریب زمانہ کا بیان ہے۔ اب ایسی صورت میں زکوٰۃ کی فرضیت ساقط ہو جائے گی یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں)۔

تَجِدُوْنَهٗ فِیْ صُدُوْرِکُمْ - تم اپنے دلوں میں اس کو پاتے ہو۔

اِنَّهٗ یَجِدُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوةِ - اس کو نماز میں معلوم ہوتا ہے (جیسے باؤ سری رِیح حدیث ہوا)۔

اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَ اٰنِیَتِهِمْ فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْهَا - اگر تم کافروں کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن پاؤ تب تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ نہ پکاؤ (ورنہ دھو کر ان کو پاک صاف کرلو)۔

وَاللّٰهِ مَا بَطْنُهَا بِوَالِدٍ وَّلَا زَوْجُهَا بِوَاجِدٍ - خدا کی قسم نہ اس کو پیٹ رہے گا (بچہ جنے گی) نہ اس کا خاوند اس سے الفت کرے گا۔

فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ - جو شخص اپنے کسی مال سے سخت محبت رکھتا ہو تو اس کو بیچ ڈالے۔ (تاکہ دنیا کی الفت میں غرق ہو کر خدا سے غافل نہ ہو جائے)۔

مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ - اس کی ماں کے سخت رنجیدہ ہونے کے خیال سے (کیونکہ بچہ روئے گا تو ماں کا دل بے قرار ہو جائے گا۔ ایک روایت میں شِدَّةِ مَوْجِدَةِ اُمِّهٖ ہے معنی وہی ہیں)۔

وَجَدْتُ فِیْ کِتَابِیْ - جو میں نے اپنی کتاب میں پائی۔

مَاتَجِدُوْنَ فِیْ کِتَابِکُمْ - تم اپنی کتاب تورات میں زنا کی کیا سزا پاتے ہو؟ (آنحضرتؐ کو تورات کی سزا کا علم تھا۔ مگر یہ ان سے اس لئے پوچھا کہ ان کو الزام ہو اپنی زبان سے خود قائل ہوں)۔

فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّا مَعَ خُزَیْمَةَ - میں نے یہ آیت کسی کے پاس لکھی ہوئی نہیں پائی سوائے خزیمہ بن ثابتؓ کے (اگرچہ یاد اوروں کو بھی تھی تو قرآن کے تواتر میں کوئی خلل نہیں ہوا۔ علاوہ اس کے صحابہ نے قرآن کی جو آیت آنحضرتؐ سے سنی، اس کا یقین متواتر کی طرح ہے اور یہ آیت صرف حضرت خزیمہ سے ہی نہیں سنی تھی بلکہ آنحضرتؐ سے سنی تھی۔ جب حضرت خزیمہ کے پاس لکھی ہوئی پائی تو فوراً یاد آ گئی۔ بعض حالتوں میں خبر واحد سے بھی یقین آ جاتا ہے جب اس کی تصدیق کے قرائن موجود ہوں)۔

اِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَأْتِیْ اَبَابَکْرٍ - اگر تو مجھ کو دوبارہ یہاں آنے پر نہ پائے تو حضرت ابوبکرؓ کے پاس آنا (اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے لئے صاف دلیل ہے)۔

کَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا - وہ رنجیدہ ہوئے۔

کُنْتُ اَوْجَدُ عَلَیْهِ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ - میں ابوبکرؓ پر اس سے بھی زیادہ رنجیدہ ہوا جتنا رنجیدہ عثمانؓ پر ہوا تھا۔

وَکَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ - اس شخص کو برا معلوم ہوا (جب انھوں نے جواب میں کہا وَعَلٰی اُمِّكَ اس کی ماں کا ذکر کیا)۔

وَجَدْتَ عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - کیا آپ کو مجھ پر غصہ آیا یارسول اللہ ﷺ۔

اَخَافُ اَنْ تَجِدَ عَلَیَّ - مجھ کو ڈر ہے کہیں آپ مجھ پر غصہ نہ ہوں۔

اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا - میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں (اپنے تئیں امامت کے لائق نہیں سمجھتا۔ یا قلت علم کی وجہ سے یا اس خیال سے کہ مجھ میں غرور پیدا ہو جائے گا)۔

فَاَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِكَ - میں اس کام کی وجہ سے اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں (کہ مجھ کو یہ کام فائدہ دے گا یا نقصان)۔

اَلَاهَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا - (ایک برس تک قبر پہ بیٹھے رہنے کے بعد جب یعنی امام حسن بن حسن کی بیوی وہاں سے چلیں تو ہاتف کی آواز سنی) کیا ان لوگوں نے جس کو کھویا تھا اس کو پا لیا۔

فَمَنْ وَجَدَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ - جو شخص اس قسم کا کوئی وسوسہ دل میں پائے تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کہے۔

وُجْدٌ - مقدرت، مقدور۔

فَرَضَ اللّٰهُ الْحَجَّ عَلٰى اَهْلِ الْجِدَةِ - اللہ تعالیٰ نے حج انہی لوگوں پر فرض کیا ہے جو مقدور والے ہیں (آنے جانے کا اور بال بچوں کا خرچہ رکھتے ہیں - محتاج آدمی پر حج فرض نہیں ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْجَدَنِیْ بَعْدَ ضَعْفٍ - شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو ناتوانی کے بعد طاقت دی۔

كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ كَيْفَ يَكُوْنُ حَالُ مَنْ يَّفْنٰى بِبَقَائِهٖ وَيَسْقَمُ بِصِحَّتِهٖ وَيُؤْتٰى مِنْ مَّاْمَنِهٖ - کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ اپنے تئیں کیسا پاتے ہیں (یعنی خوش وخرم ہیں یا نہیں) آپ نے فرمایا جس شخص کی بقا فنا کی موجب ہو اور اس کی صحت بیماری کی اور جہاں وہ امن سمجھتا ہے وہیں سے اس پر آفت آتی ہو تو اس کا حال کیسا ہوگا (اس کو کیا خاک خوشی ہوگی - مطلب یہ ہے کہ دنیا میں رہنا ایک دن وہاں سے جانے کا سبب ہے - زندگی موت کا مستلزم ہے، تندرستی بیماری لائے گی - دنیا امن کی جگہ خیال کرتا ہے وہیں سے اس پر آفت آئے گی)۔

كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ كَيْفَ حَالُ مَنْ يَّدُوْرُ الزَّمَانُ وَفْقَ مَا يُرِيْدُهٗ - (ایک بزرگ شخص سے پوچھا) آپ اپنا حال کیسا پاتے ہیں - انھوں نے کہا اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خواہش کے مطابق زمانہ دورہ کرتا رہے (وہ کیسا خوش وخرم ہوگا یہ مقام رضا کا ہے اور حضرت علیؓ نے جو فرمایا وہ خوف کا مقام تھا - اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دو قسم پر رکھا ہے - ایک تو وہ جن پر خوف غالب ہوتا ہے - وہ دبلے سوکھے زرد رنگ مدقوق کی سی شکل - دوسرے وہ جو مقام رضا تک پہنچ جاتے ہیں ان کی مراد وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہو - اس کی محبت میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں علیحدہ کوئی تمنا ہی نہیں رہتی جو اللہ تعالیٰ کرتا جاتا ہے وہی ان کی مراد اور تمنا ہوتی ہے - وہ ہمیشہ خوش وخرم اور موٹے تازے دناب بنے رہتے ہیں)۔

لَوْلَا اَنْ يَّجِدَ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَلْبِهٖ لَعَصَبْتُ الْكَافِرَ بِعِصَابَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ لَا يَصْدَعُ رَاْسُهٗ اَبَدًا - اگر مومن کو اس سے رنج نہ ہوتا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی ایک پٹی باندھ دیتا جس کے باعث اس کا سر بھی کبھی نہ دکھتا (یعنی کافر کو دنیا میں درد سر تک کی بھی بیماری نہ آتی اور ساری عمر عیش وعشرت اور تندرستی اور صحت میں گزارتا)۔

اِنْحَجَرَ عَنِّیْ اِنْحِجَارَ الضَّبُعِ فِیْ وِجَادِهَا - اس طرح میرے پاس سے بھاگ گیا اور چھپ گیا جیسے بجو بھاگ کر اپنے گھر میں چھپ جاتا ہے۔

وِجْدَان - قوت باطنیہ (کانشنس)۔

وَجْرٌ - منہ میں دوا ڈالنا - ایسی باتیں سنانا جو دوسرے کو ناگوار ہوں۔

اِنْجَارٌ - منہ میں ڈالنا، برچھا منہ یا سینہ پر مارنا۔

اِتِّجَارٌ - وجور سے علاج کرنا (وجور وہ دوا جو منہ میں ڈالی جائے)۔

وَجَار اور وِجَار - بجو کا سوراخ۔

لَوْ كُنْتُ فِیْ وِجَارِ الضَّبِّ - اگر میں گوہ (سوسمار) کے سوراخ میں ہوتا (جو بہت گہرا ہوتا ہے وہاں تک رسائی مشکل سے ہوتی ہے)۔

جِئْتُكَ فِیْ مِثْلِ وِجَارِ الضَّبُعِ - میں تیرے پاس بجو کے سوراخ کی طرح آیا (یہ غلطی ہے راوی کی - صحیح یوں ہے مِثْلِ جَارِّ الضَّبُعِ - اس شخص کی طرح جو بجو کو اس کے سوراخ سے کھینچ لاتا ہے)۔

شَجَرُوْا فَاهُ ثُمَّ اَوْجَرُوْا فِيْهَا - اس کا منہ کھولا اور زبردستی اس میں کھانا ڈال دیا - (جیسے دوا ڈالتے ہیں)۔

وُجُوْرُ الصَّبِیِّ اللَّبَنَ بِمَنْزِلَةِ الرَّضَاعِ - بچہ کے منہ میں دودھ ڈالنا اس کو دودھ پلانے کی طرح ہے (یعنی اس سے رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی۔

اِذَا وَاجَرَ نَفْسَهٗ عَلٰى شَیْءٍ مَّعْرُوْفٍ اَخَذَ حَقَّهٗ - جب کوئی معاملہ کرے دستور کے موافق تو جتنا اپنا حق ہو اتنا ہی لے (زیادہ نہ لے)۔

وَجْزٌ یا وَجَازَةٌ یا وُجُوْزٌ - مختصر ہونا۔

وَجِیْز -مختصر-

اِیْجَازٌ -مختصر کرنا' کم کرنا' جلدی کرنا-

تَوَجُّزٌ -نقد دینا' ڈھونڈھنا-

مُوْجَز -مختصر-

اِذَا قُلْتَ فَاَوْجِزْ - جب تو بات کرے تو مختصر کر (بے فائدہ طول کلامی مت کر)-

وَجْسٌ - ڈر جانا' سہم جانا' ایک بیوی سے صحبت کرنا' اس طرح کہ دوسری بیوی اس کی آہٹ سن رہی ہو-

اِیْجَاسٌ -محسوس کرنا' پانا' دل میں رکھنا-

تَوَجُّسٌ - کے بھی وہی معنی ہیں اور کان لگانا' ٹوہ پانا پھر ادھر کان لگانا' تھوڑا تھوڑا کھانا یا پانی چکھنا-

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِیْ جَانِبِهَا وَجْسًا فَقِیْلَ هٰذَا بِلَالٌ - میں بہشت میں گیا- میں نے اس کے ایک جانب کچھ گنگناہٹ پائی تب مجھ سے کہا گیا یہ بلال ہیں (حالانکہ بلال اس زمانے میں دنیا میں موجود تھے- مگر آنحضرتؐ نے ان کو بہشت میں بھی دیکھا)-

نَهٰی عَنِ الْوَجْسِ - آنحضرتؐ نے وجس سے منع فرمایا- (وہ یہ ہے کہ آدمی ایک بیوی یا لونڈی سے صحبت کرے اور دوسری بیوی یا لونڈی ان دونوں کی آہٹ پا رہی ہو' پردے کی آڑ سے یا دیکھ رہی ہو)-

وَقَدْ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْوَجْسَ - امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا' وجس کیسا ہے؟ انھوں نے کہا- صحابہ اس کو برا سمجھتے تھے (کیونکہ اوّل تو یہ شرم و حیا کے خلاف ہے دوسرے ایک بیوی یا لونڈی کو رنج دیتا ہے (کہ مجھ کو چھوڑ کر سوکن کی طرف متوجہ ہے)-

وَجْعٌ -بیمار ہونا' دردمند ہونا-

اِنْجَاعٌ -رنج دینا-

تَوَجُّعٌ -رنج پانا' شکایت کرنا' مرثیہ بنانا-

وَجَعٌ -درد والم' بیماری (اس کی جمع اَوْجَاعٌ ہے)-

لَاتَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِیْ دَمٍ مُّوْجِعٍ -سوال درست نہیں مگر اس شخص کے لئے جو دوسرے کی جان بچانے کے لئے دیت کا ضامن ہوا ہو (اگر دیت ادا نہ ہو تو جس کا ضامن ہوا ہے وہ قتل کیا جائے گا) اس کا قتل ہونا اس کو دردمند کرے گا-

مُرِیْ بَنِیْكِ يُقَلِّمُوْا اَظْفَارَهُمْ اَنْ يُّوْجِعُوا الضُّرُوْعَ - اپنے بیٹوں کو حکم کر اپنے ناخن کتر ڈالیں تاکہ جانوروں کے تھنوں کو تکلیف نہ ہو-

وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰی - ابوموسیٰ بیمار ہوئے-

وَجْفٌ یا وَجِیْفٌ یا وُجُوْفٌ -مضطرب ہونا' دوڑنا-

اِسْتِیْجَافٌ - لے جانا-

وَاجِفٌ -مضطرب-

اِیْجَافٌ -دوڑانا' چلانا-

لَمْ يُوْجِفُوْا عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ - نہ ان پر گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ-

لَيْسَ الْبِرُّ بِالْاِيْجَافِ - گھوڑے دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے-

وَ اَوْجَفَ الذِّكْرَ بِلِسَانِهٖ - زبان سے جلدی جلدی ذکر کیا-

اَهْوَنُ سَيْرِهَا فِيْهِ الْوَجِيْفُ - سب سے کم چال اس کی وجیف تھی (وجیف ایک قسم کی تیز چال ہے)-

اُتْرُكِ الْوَجِيْفَ الَّذِيْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ - وجیف چھوڑ دے جس کو لوگ کیا کرتے ہیں (یعنی بہت دوڑانا جانور کو جاہلیت کے زمانے میں عرفات سے جب لوٹتے تو گھوڑوں کو بہت تیز دوڑاتے)-

وَاجِفَةٌ -بہت مضطرب-

اَوْجَفَ -بند کر لیا (صحیح اَجَافَ ہے کیونکہ ایجاف کے معنی تو دوڑانا ہیں)-

وَجْلٌ یا وَجَلٌ یا مَوْجَلٌ -ڈرنا-

اِیْجَالٌ -ڈرانا-

مُوَاجَلَةٌ -ڈرنے میں مقابلہ کرنا-

وَعَظَنَا مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ - آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا وعظ سنایا جس سے دل دہل گئے (سہم گئے ڈر گئے)-

وَجْمٌ یا وُجُوْمٌ - چپ رہنا-

مَالِيْ اَرَاكَ وَاجِمًا - کیا سبب ہے میں تم کو خاموش پاتا ہوں (جیسے کوئی رنج و تردد میں ہوتا ہے - یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے طلحہؓ سے کہا) -

فَوَجَمْتُ وَلَمْ اَدْرِمَا اَقُوْلُ - میں خاموش ہو گیا میرے ذہن میں نہ آیا کیا کہوں -

وَلَا تُقَلِّبْنَا وَاجِمِيْنَ - ہم کو خاموش مت لوٹا (رنج و غم کے ساتھ بلکہ ہماری التجا قبول کر پانی برسا کہ ہم خوشی خوشی گھروں کو لوٹیں) -

وَجْنٌ - پھینکنا' مار دینا' کوٹنا -

تَوَجُّنٌ - عاجزی کرنا' ذلت ظاہر کرنا -

وَجْنَاءُ - تیز اور مضبوط زوردار اونٹنی -

وَجْنَةٌ یا وَجَنَةٌ - رخسارے کا جو حصہ اٹھا ہوا ہے -

تَرْفَعُنِيْ وَجْنًا وَّتَهْوِيْ بِيْ وَجْنٌ - ایک سخت زمین مجھ کو اونچا کرتی تھی دوسری نیچا کرتی تھی (یعنی چڑھاؤ اتار تھے) -

وَجْنَاءُ فِيْ حُرَّتَيْهَا لِلْبَصِيْرِبِهَا - بڑی آنکھ والی اونٹنی جس کے منہ کے دونوں کناروں میں دیکھنے والے کو -

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْكُوْمٌ مُّذَكَّرَةٌ - بڑی گردن والی بڑی آنکھ والی سخت جسم والی نر کی طرح اعضاء والی -

وَأْدُ الذِّعْلِبِ الْوَجْنَاءِ - تیز رو کشادہ آنکھ والی اونٹنی کے چلنے کی آواز -

اِنَّهٗ كَانَ نَاتِيَ الْوَجْنَةِ - وہ بلند رخسار تھے -

وَجْهٌ - منہ پر مارنا' رودار ہونا' وجیہ ہونا -

تَوْجِيْهٌ - روانہ کرنا' بھیجنا' جانا' عزت دینا -

مُوَاجَهَةٌ اور وِجَاهٌ - منہ کے سامنے منہ کرنا -

اِيْجَاهٌ - وجیہ پانا -

تَوَجُّهٌ - متوجہ ہونا' قصد کرنا' سامنے آنا' شکست پانا' بوڑھا ہونا -

تَوَاجُهٌ - مقابل ہونا -

وَجَاهَةٌ - قدر و شرافت اور بزرگی -

اِنَّهٗ ذَكَرَ فِتَنًا كَوُجُوْهِ الْبَقَرِ - آنحضرتؐ نے ایسے فتنوں کا ذکر کیا ہو گا - جو گایوں کے منہ کی طرح ہوں گے (یعنی ایک فتنہ دوسرے فتنہ کے مشابہ ہو گا جیسے ایک گائے کا منہ دوسری گائے کے منہ سے ملتا ہے - زمخشری نے کہا میرے نزدیک مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو سینگ ماریں گے - یعنی ان پر آفتیں لائیں گے - جیسے کہتے ہیں نَوَاطِحُ الدَّهْرِ زمانے کی آفتیں) -

كَانَتْ وُجُوْهُ بُيُوْتِ اَصْحَابِهٖ شَارِعَةً فِي الْمَسْجِدِ - آنحضرتؐ کے اصحاب کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف تھے (تاکہ مسجد میں آسانی سے جا سکیں) -

يُصَلِّيْ فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ - آنحضرتؐ کعبہ کے دروازہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے یا کعبہ کی سمت پر -

وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ - ان گھروں کے دروازے مسجد کی طرف سے پھیر کر دوسری طرف کر دو (بعض گھروں کے دروازے ایسے تھے کہ لوگ مسجد میں سے ہو کر باہر جاتے) کیونکہ میں حائضہ عورت اور جنب کے لئے مسجد میں آنا روا نہیں رکھتا -

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ - اپنی صفیں نماز میں برابر رکھا کرو (قدم سے قدم ملا کر مونڈھے سے مونڈھا ملا کر) ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا (اتفاق جاتا رہے گا) -

وُجِّهَتْ لِيْ اَرْضٌ - ایک زمین کی طرف مجھ کو منہ کرنے کا حکم دیا گیا -

اَيْنَ تُوَجِّهُ - تم کدھر منہ کرو گے (نماز میں) -

فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ یا تُوَجِّهُ - آپ کدھر منہ کرتے تھے -

وَجَّهَه هٰهُنَا - ادھر منہ کیا -

خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ - آپ نکلے ادھر منہ کیا میں بھی نکلا ادھر منہ کیا ادھر ہی چلا) -

لَاتَفْقَهُ حَتّٰى تَرَى لِلْقُرْاٰنِ وُجُوْهًا - تو اس وقت تک فقیہ نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کے متعدد اور مختلف مطالب نہ سمجھے (پھر ہر ایک مطلب کو اختیار کرنے سے ڈرے ایسا نہ ہو وہ اللہ کی مراد نہ ہو) -

لَايُحِبُّنَا الْاَحْدَبُ الْمُوَجَّهُ - وہ شخص آگے اور پیچھے دونوں طرف سے کبڑا ہو وہ ہمارا دوست نہیں ہو سکتا -

قَدْ وَجَّهْتِ سَدَافَتَهٗ- (حضرت بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب وہ بصرہ جانے لگیں) تم نے ایسی سمت جانا اختیار کیا کہ اپنا پردہ پھاڑ ڈالا اپنے پردے کو سامنے ہٹا دیا- جس کی آڑ میں تم کو رہنے کا حکم تھا-

وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ- اور ایک گروہ لشکر کا دشمن کی طرف منہ کئے رہا (یعنی نماز خوف میں)-

وِجَاهَ الطَّرِيْقِ- راستے کے سامنے-

وَكَانَ لِعَلِيٍّ وَجْهٌ مِّنَ النَّاسِ حَيَاةَ فَاطِمَةَ- جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں لوگوں میں حضرت علیؓ کو زیادہ عزت اور حرمت تھی (یعنی لوگ ان کی طرف زیادہ متوجہ تھے یہ حضرت فاطمہؓ کا طفیل تھا)-

اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ- اے خداوند! میں تیرے روئے مبارک کی پناہ لیتا ہوں (بعض نے وجہ کی تاویل ذات سے کی ہے لیکن سلف اہل حدیث اس تاویل سے راضی نہ تھے چنانچہ امام ابوحنیفہؒ بھی فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ وجہ کے معنی ذات کے نہ لئے جائیں گے- جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے)-

اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا- جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں منہ پر ماریں (تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے- مراد وہ مسلمان ہیں جو بلاوجہ شرعی محض دنیاوی غرض یا تعصب ناجائز یا حمیت بے جا سے ایک دوسرے پر حملہ کریں)-

شَرُّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ- سب سے بدتر وہ شخص ہے جو دورویہ ہو (دوغلا ہر ایک فریق کے سامنے اس کی-

فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمْ- ان کا مقصد ان سے بیان کر دیا-

وَهُوَ مُوَجَّهٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ- وہ پورب کی طرف متوجہ تھے-

مُوَجِّهٌ اِلٰى خَيْرٍ- بھلائی کی طرف توجہ کرنے والا-

مُوَاجِهُ الْفَجْرِ- صبح کی طرف منہ کرنے والا-

مَا اَحَدٌ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا- کوئی ان میں سے اپنی حفاظت نہیں کرتا-

فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَا فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ- (نماز میں) کوئی اپنے سامنے کنکریاں نہ ہٹائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے (تو کنکریاں ہٹانا گویا اس کی رحمت کو ہٹانا ہے- یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ کوئی نماز میں اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نمازی اور قبلہ کے درمیان ہے- یعنی اللہ کی رحمت اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے)-

فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا- جب ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا-

فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ- تمہارا ہی منہ درحقیقت منہ ہے (یعنی حسن و جمال میں کامل اور بے نظیر ہے)-

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ- اخیر تک- میں نے اپنا منہ اس کی طرف کر دیا (یعنی میرا مقصود اور مطلوب خداوند کریم ہے اور خالص اسی کے لئے میں عبادت کرتا ہوں)-

اِنْ اُصِيْبَ فِيْ وَجْهٍ وَجَّهَهٗ- اگر جس سمت میں ان کو بھیجا ہے وہاں وہ مارے جائیں-

حَدُّ الْوَجْهِ مَا دُوْنَ مَنَابِتِ الشَّعْرِ مُعْتَادًا اِلَى الْاُذُنَيْنِ وَاللَّحْيَيْنِ وَالذَّقَنِ- منہ کی حد پیشانی کے مقام سے جہاں بال اگتے ہیں وہاں سے لے کر عادت کے موافق دونوں کانوں اور ٹھڈی تک ہے (کانوں تک عرض ہے اور ٹھڈی تک طول- اب اگر کوئی شخص گنجا ہو تو اس کا بھی منہ وہیں سے شروع ہوگا جہاں سے عادت کے موافق تندرست آدمیوں کا شروع ہوتا ہے)-

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى- ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ (جس کو یوم الترویہ کہتے ہیں) اپنا سامان مکہ سے منیٰ کو روانہ کیا-

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا- اگر ایک برس کی اونٹنی جو دوسرے برس میں لگی ہو نہ مل سکے (یعنی اس عمر کی اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس سے زیادہ یا کم ہو)-

اَلْكَافِرُ مَغْلُوْلُ الْيَدَيْنِ فَصَارَ يَتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ مَا كَانَ يَتَّقِيْهِ بِيَدَيْهِ- کافر کے دونوں ہاتھ دوزخ میں بندھے ہوں گے تو جس چیز سے ہاتھوں سے بچتا تھا اس سے منہ سے بچے گا-

اُقْبِلُ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ وَ اُرِيْهِ وَجْهِيْ- (جو کوئی سجدہ شکر کرے گا) میں اپنے فضل سے اس کی طرف متوجہ ہوں گا اور اپنا

منہ اس کو دکھلاؤں گا (صدوق نے کہا اللہ کے منہ سے اس کے پیغمبر اور دلائل مراد ہیں- اس تاویل کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ امامیہ روایت الہٰی کے قائل نہیں ہیں جیسے قدریہ اور معتزلہ- حالانکہ یہ تاویل کیا ہے صریح تحریف ہے یہ حدیث قدسی امامیہ کی کتابوں میں موجود ہے اور اس سے اہل سنت کا مذہب یعنی آخرت میں دیدار الہٰی ہونا ثابت ہوتا ہے)-

عَنِ الرِّضَا قَالَ قُلْتُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا مَعْنَى الْخَبَرِ الَّذِيْ رَوَوْهُ اَنَّ ثَوَابَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ وَصَفَ اللّٰهَ بِوَجْهٍ كَالْوُجُوْهِ فَقَدْ كَفَرَ وَلٰكِنَّ وَجْهَ اللّٰهِ اَنْبِيَاءُهٗ وَرُسُلُهٗ- ابوالصلت ہروی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا- اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کا ثواب اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا ہے؟ انھوں نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے منہ ثابت کرے دوسرے (مخلوق) مونہوں کی طرح وہ کافر ہو چکا- لیکن اللہ کے منہ سے مراد اس کے پیغمبر اور رسول ہیں (مجھ کو اس روایت میں شک ہے- ابوالصلت ہروی کا اعتبار نہیں ہے- امام صاحب کا یہ قول تو صحیح ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے دوسرے مونہوں کی طرح منہ ثابت کرے وہ کافر ہے- یعنی تشبیہ دے- اہل سنت نہ مجسمہ ہیں نہ مشبہ مگر وجہ سے انبیاء اور رسل کیونکر مراد ہو سکتے ہیں- مثلاً كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اور يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ اور اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ میں ہرگز یہ معنی بن نہیں سکتے علاوہ اس کے انبیاء اور رسل کو تو دنیا میں ہر ایک شخص نے دیکھا ہے- یہاں تک کہ کافروں نے بھی تو ان کے منہ کی طرف دیکھنا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اجر ہونا بے معنی ہے اور یقین ہے کہ امام صاحب نے یہ تاویل نہ کی ہوگی بلکہ یہ ابوالصلت صاحب کی کارستانی ہوگی)-

اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ- میں تیرے عزت اور بزرگی والے منہ کی پناہ میں آتا ہوں-

بابُ الواو مع الحاء

وَحْدٌ یا وَحْدَةٌ یا وُحُوْدٌ یا وَحَادَةٌ یا وُحُوْدَةٌ- اکیلا ہونا-

تَوْحِيْدٌ- ایک کرنا' ایک کہنا-

اِيْحَادٌ- چھوڑ دینا-

تَوَحُّدٌ- اکیلا رہنا-

وَاحِدٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے- یعنی اکیلا ایک ذات جو ازل میں اکیلا تھا اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی اور ابد تک اسی حال میں قائم ہے- اور اَحَدٌ نفی عددیت کے لئے ہے- یہ وَاحِدٌ سے بھی بڑھ کر ہے-

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِالْوَحْدَانِيَّةِ لِاَحَدٍ غَيْرِهٖ شِرَارُ اُمَّتِي الْوَحْدَانِيُّ الْمُعْجَبُ بِدِيْنِهِ الْمُرَائِيْ بِعَمَلِهٖ- اللہ تعالیٰ نے اکیلا ہونا اپنے سوا کسی کے لے پسند نہیں کیا- بدتر لوگ میری امت میں وہ ہوں گے جو جماعت سے الگ ہو کر ٹرڑوں ٹوں اپنی دین داری پر مغرور ہوں اور ریاکار ہوں-

وَكَانَ رَجُلًا مُّتَوَحِّدًا- وہ اکیلے لوگوں سے الگ رہتے تھے (عزلت پسند تھے)-

لِلّٰهِ اُمٌّ حَفَلَتْ عَلَيْهِ وَ دَرَّتْ لَقَدْ اَوْ حَدَتْ بِهٖ- (حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) بڑی بزرگی ہے اس ماں کی جس نے اپنے پستان میں دودھ جمع کیا اور حضرت عمرؓ کو پلایا- حقیقت میں اس نے ایسا بچہ نکالا جو زمانے میں وحید اور فرید ہے اس کی نظیر کوئی نہیں-

فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا- ہم نے اکیلے اکیلے ایک کے بعد ایک نماز پڑھ لی- (جماعت نہ کی)-

اَوْلَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا- یا اکیلے اکیلے نماز پڑھ لو-

مَنْ يَّدُلُّنِيْ عَلٰى نَسِيْجِ وَحْدِهٖ- کون مجھ کو ایسے شخص کو بتلاتا ہے جو اپنے زمانے میں یکہ اور تنہا ہے (کوئی اس کا نظیر نہیں ہے)-

لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ- سفر میں ایک ہی موذن اذان دے (سفر کی قید اتفاقی ہے حضر میں بھی ایک ہی موذن کو اذان دینا چاہئے اور کئی موذنوں کا اذان دینا بنی امیہ کی ایجاد ہے)-

عَلٰى اَنْ يُّوَحِّدَ اللّٰهَ- اس شرط پر کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کرے (اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے)-

فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ- توحید پکار کر کہے (یعنی لبیک اللّٰھم

لبّیك لبّیك لا شریك لك لبّیك)۔

اِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ اگر ایسا ہی تجھ کو ضرور ہو تو ایک بار کر (یعنی ایک بار کنکریاں برابر کر لے)۔

اَحِّدْ اَحِّدْ۔ ایک انگلی سے توحید کا اشارہ کر (یعنی تشہد میں)۔

لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّوَافِ وَاحِدٌ۔ اس میں اور مطاف میں کوئی حائل نہ تھا۔

لَوْ یَعْلَمُ مَا فِی الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ۔ اگر وہ اس بات کو جانتا جو اکیلا سفر کرنے میں میں جانتا ہوں تو کوئی سوار اکیلا سفر نہ کرتا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِی الْاُخْرٰی۔ انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈالا (یعنی تشبیک کی)۔

اَلْوَحِیْدُ وَلَدُ الزِّنَا یَعْنِی الْوَلِیْدَ بْنَ الْمُغِیْرَةِ۔ قرآن میں جو آیا ہے ذرنی ومن خلقت وحیداً۔ تو وہاں وحید سے مراد ولد الزنا ہے ولید بن مغیرہ)۔

کُلُّ مُسَمًّی بِالْوَحْدَةِ غَیْرُهٗ قَلِیْلٌ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو واحد کہتے ہیں وہ سب قلت کے ساتھ موصوف ہوتے ہیں (مگر پروردگار کو قلت سے موصوف نہیں کرتے کیونکہ وہ واحد بالعدد نہیں ہے)۔

مَامَعْنَی الْوَاحِدِ قَالَ اِجْمَاعُ الْاَلْسُنِ عَلَیْهِ بِالْوَحْدَانِیَّةِ۔ (امام جواد سے پوچھا گیا) واحد کے کیا معنی انھوں نے کہا یہ کہ تمام زبانیں بالاتفاق اس کو واحد کہتی ہیں۔

فَجَعَلْتُهٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰحِدَةٍ۔ (جابرؓ نے کہا) پھر میں نے اپنے باپ کو اس قبر سے نکال کر علیحدہ ایک قبر میں رکھا۔

سُئِلَ الرِّضَا عَنِ التَّوْحِیْدِ فَقَالَ کُلُّ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ اٰمَنَ بِهَا فَقَدْ عَرَفَ التَّوْحِیْدَ۔ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا توحید کیا ہے؟ انھوں نے کہا جو کوئی سورۂ اخلاص سمجھ کر پڑھے اس پر ایمان لائے، اس نے توحید کو پہچان لیا (پھر پوچھا گیا کیونکر اس سورت کو پڑھے؟ فرمایا جیسے لوگ پڑھتے ہیں، اتنا بڑھائے کذٰلك اللّٰهُ ربّی، کذٰلك اللّٰه ربّی، کذٰلك اللّٰه ربّی، یعنی میرا پروردگار ایسا ہی ہے)۔

وَحَرٌ۔ بامھنی یا چھپکلی کی مانند ایک سرخ زہریلا کیڑا، اور ایسا کھانا جس پر بامھنی گزری ہو اس کا زہر اس میں اثر کر گیا ہو، کھانے میں بامھنی گر جانا۔

وَحَرٌ۔ دل کی جلن، سوزش، حسد اور غصہ۔

وَحَرَةٌ۔ کالی بدشکل۔

اَلصَّوْمُ یُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ۔ روزہ سینہ کی جلن یا وسوسہ کو یا میل کو یا غصے کو یا عداوت کو یا حسد اور کینے کو دور کر دیتا ہے۔

اِنْ جَآئَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِیْرًا مِثْلَ الْوَحَرَةِ فَقَدْ کَذَبَ عَلَیْهَا۔ اگر اس عورت کا بچہ چھوٹا بامھنی کی طرح (سرخ رنگ کا) پیدا ہو تو مرد جھوٹا ہے (کہ عورت نے زنا کرایا بلکہ یہ بچہ اسی کا نطفہ ہے)۔

صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الشَّهْرِ یَعْدِلُ صَوْمَ الدَّهْرِ وَ یُذْهِبُ بِوَحَرِ الصَّدْرِ۔ تین دن ہر مہینے میں روزہ رکھنا، ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے اور سینہ کے وسوسوں کو دور کر دیتا ہے۔

قَدْ وَحِرَ صَدْرُهٗ۔ اس کا سینہ عداوت سے بھر گیا۔

فِیْ صَدْرِهٖ عَلَیَّ وَحَرٌ۔ اس کے سینہ میں مجھ پر غصہ ہے (مجھ سے جلتا ہے)۔

وَحْشٌ۔ پھینک دینا (جیسے تَوْحِیْشٌ ہے)۔

اِیْحَاشٌ۔ وحشت ناک پانا، بھوکا ہونا، توشہ ختم ہو جانا مکان خالی ہو جانا، وحشی بنانا۔

تَوَحُّشٌ۔ وحشی ہونا، مکان خالی ہو جانا، بھوکا ہونا۔

اِسْتِیْحَاشٌ۔ وحشت ہونا (یہ ضد ہے اِسْتِیْنَاسٌ کی)۔

وَحْشٌ۔ وہ جانور جو آدمی سے مانوس نہیں ہے۔

وَحْشِیٌّ۔ یہ جبیر بن مطعم کا حبشی نژاد غلام تھا وحشی اس کا لقب ہے۔ احد میں حضرت امیر حمزہؓ کو اسی نے شہید کیا تھا۔ بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

اِذَا کَانَ بَیْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ قِتَالٌ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ نَادٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ فَوَحَّشُوْا بِاَسْلِحَتِھِمْ وَاعْتَنَقَ بَعْضُھُمْ بَعْضًا - اوس اور خزرج میں جو انصار کے دو قبیلے تھے اور جاہلیت کے زمانے میں ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے- پھر جنگ ہوگئی (اسلام کے زمانے میں) یہ خبر سن کر آنحضرتؐ تشریف لائے جب ان کو دیکھا تو پکار کر یہ آیت پڑھی- ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے' یہ سنتے ہی انھوں نے اپنے اپنے ہتھیار پھینک دیئے اور ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے-

فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِھِمْ - خارجیوں نے برچھے پھینک دیئے (اور تلواریں سونت لیں)-

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَوَحَّشَ بِہٖ بَيْنَ ظَھْرَانَیْ اَصْحَابِہٖ فَوَحَّشَ النَّاسُ بِخَوَاتِيْمِھِمْ - آنحضرتؐ کی ایک انگوٹھی سونے کی تھی آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان اس کو اتار کر پھینک دیا- لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں-

اَتَاہُ سَائِلٌ فَاَعْطَاہُ تَمْرَۃً فَوَحَّشَ بِھَا - ایک سائل آنحضرتؐ کے پاس آیا- آپ نے ایک کھجور اس کو دی' اس نے پھینک دی (غصہ کی وجہ سے' اس کو کم سمجھا)-

لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَيْنِ مَالَنَا طَعَامٌ - ہم رات کو خالی پیٹ بھوکے رہے ہمارے پاس کھانا نہ تھا-

لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا ھٰذِہٖ وَحْشٰی - ہم اس رات کو بھوکے رہے-

لَاتَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَلَوْ اَنْ تُؤْنِسَ الْوَحْشَانَ - نیک سلوک کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو (یعنی تھوڑا سا بھی احسان ہو تو اس کو ماننا چاہئے) اگرچہ تو ایک وحشت زدہ کا دل لگا دے (یہ بھی ایک احسان ہے) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- اگرچہ تو ایک غم زدہ کا غم غلط کرے)-

كَانَ يَمْشِیْ مَعَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَحْشًا - وہ آنحضرتؐ کے ساتھ اکیلے جاتے (اور کوئی آدمی آپ کے ساتھ نہ ہوتا)-

كَانَتْ فِیْ مَكَانٍ وَّحْشٍ - فاطمہ بنت قیس ایک اجاڑ مکان میں تھیں (جہاں لوگ نہ تھے اور چوروں بدمعاشوں کا ڈر تھا)-

فَيَجِدَانِھَا وَحْشًا - وہ مدینہ کو اجاڑ پائیں گے (غیر آباد) یا مدینہ میں درندے وحشی جانور دیکھیں گے یا ان کی بکریاں وحشی بن جائیں گی-

فَنَفَخَ فِیْ اِحْلِيْلِ عُمَارَۃَ فَاسْتَوْحَشَ - نجاشی بادشاہ حبش نے عمارہ بن ولید کے ذکر کے سوراخ میں پھونک ماردی وہ وحشی بن گیا (رات دن جنگل میں رہتا تھا اور وحشی جانوروں کے ساتھ پھرتا تھا (آخر اسی جنگل میں مر گیا یہ عمارہ ان لوگوں میں تھا- جنھوں نے آنحضرتؐ کی پیٹھ پر جب آپ سجدے میں تھے اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی تھی' اور خوب قہقہہ لگائے تھے)-

قُلُوْبُ الرِّجَالِ وَحْشِيَّۃٌ - لوگوں کے دل ایک دوسرے سے متنفر ہیں (مانوس نہیں ہیں)-

وَكَانَ فِيْہِ اِيْحَاشٌ لِلْبَاقِيْنَ - اور باقی لوگوں کو اس سے وحشت دلانا ہے (یعنی ایک بچہ کو ایسا عطیہ دینا جو دوسرے بچوں کو نہ دیا ہو ان کی وحشت اور نفرت کا باعث ہوتا ہے)-

اَلْحَمْزَۃُ وَ قَاتِلُہٗ فِی الْجَنَّۃِ - حمزہ اور ان کا قاتل وحشی دونوں بہشت میں جائیں گے (کیونکہ وحشی حضرت امیر حمزہؓ کو قتل کرنے کے بعد مسلمان ہوگیا تھا- کذا فی مجمع البحرین)-

وَخْفٌ - زمین پر دے مارنا' نزدیک ہونا' قصد کرنا' اترنا' جلدی کرنا-

وَحَافَۃٌ اور وَحُوْفَۃٌ - جڑیں جم جانا-

تَوْحِيْفٌ بمعنی وَخْفٌ ہے' لکڑی سے مارنا-

اِيْحَافٌ - جلدی کرنا-

مَوْحِفٌ - جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں-

تَنَاھٰی وَحْفُھَا - اس کے بال بہت تھے-

وَحْلٌ - کیچڑ میں زیادہ گھسنا-

وَحَلٌ اور مَوْحَلٌ - کیچڑ میں گرنا-

مُوَاحَلَۃٌ - کیچڑ میں گھسنے میں مقابلہ کرنا-

اِيْحَالٌ - کیچڑ میں گرانا' گرانبار کرنا-

تَوَحُّلٌ - کیچڑ دار ہونا-

وَحْلٌ اور وَحَلٌ۔ کیچڑ جو رقیق ہو۔

فَوَحَلَ فِیْ فَرَسِیْ وَاِنِّیْ فِیْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔ میرا گھوڑا کیچڑ میں چلنے لگا حالانکہ میں سخت زمین پر تھا (مگر گھوڑا اس طرح چلنے لگا جیسے کیچڑ میں پھنستا ہوا جانور چلتا ہے)۔

فَوَحَلَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِیْ جَدَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔ اس کا گھوڑا برابر اور ہموار زمین میں ایسا چلنے لگا جیسے کیچڑ میں پھنسا ہوا جانور چلتا ہے۔

وَحَمٌ۔ حاملہ ہونا اور کھانے کی خواہش زیادہ ہو جانا' خواہش کرنا۔

تَوَحُّمٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

فَجَعَلَتْ اٰمِنَةُ اُمُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوْحَمُ۔ حضرت آمنہ آنحضرت ﷺ کی والدہ کو کھانے کی خواہش ہونے لگی جیسے پیٹ والی عورتوں کو ہوا کرتی ہے۔

وَحْوَحَةٌ۔ سردی کی شدت سے ہاتھ میں پھونکنا' اَح اَح کہنا۔

وَحْوَحٌ اور وَحْوَاحٌ۔ قوی' طاقت ور' بہت بھونکنے والا کتا۔

حَتّٰی تُجَالِدَكُمْ عَنْهُ وَحَاوِحَةٌ شِیْبٌ صَنَادِیْدُ لَا تَذْعَرُهُمُ الْاَسَلُ۔ یہاں تک کہ ان کی حمایت میں تم سے زور آور بوڑھے رئیس لڑیں جن کو برچھے اور تیر سے کچھ خوف نہیں آتا۔

وَهُمْ اَصْحَابُ وَحْوَحٍ۔ (پل صراط پر کچھ لوگ سرین پر گھسٹتے ہوئے پار ہوں گے) وہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا کے سرداروں کے رفیق اور مصاحب تھے (نہایہ میں ہے کہ شاید یہ وَحْوَحَةٌ سے نکلا ہو۔ یعنی ایسی آواز کرنا جس میں گلوگرفتگی ہو۔ مراد وہ لوگ ہیں جو رات دن جھگڑتے رہتے ہیں بازاروں میں غل مچاتے پھرتے ہیں۔ ان کی آواز پڑ جاتی ہے)۔

لَقَدْ شَفٰی وَحَاوِحَ صَدْرِیْ حَسُّكُمْ اِیَّاهُمْ بِالنِّصَالِ۔ میرے سینے کی بندشوں کو تم نے تندرست کر دیا (دل کی بھڑاس نکل گئی) جب تیروں برچھوں کی انی سے تم نے ان کو مار اقتل کیا۔

وَحْیٌ۔ اشارہ کرنا' لکھنا' پیغام بھیجنا' الہام کرنا' آہستہ بات کرنا۔

وَحْیٌ اور وَحَیٌ اور وَحَاءٌ۔ جلدی کرنا۔

اِیْحَاءٌ۔ بھیجنا' الہام کرنا' ڈر پیدا ہونا۔

تَوَحِّیٌ۔ جلدی کرنا۔

تَوَاحِیْ۔ ایک دوسرے کو وحی کرنا۔

اِسْتِیْحَاءٌ۔ حرکت دینا' بلانا' بھیجنے کے لئے سمجھانے کی خواہش کرنا۔

اَلْوَحَا اَلْوَحَا۔ جلد جلد۔

اَلْقُرْاٰنُ هَیِّنٌ اَلْوَحْیُ اَشَدُّ مِنْهُ۔ (یہ حارث اعور کا قول ہے) یعنی قرآن آسان ہے۔ وحی اس سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے (مطلب حارث کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر قرآن کے سوا اور وحیاں بھی آتی تھیں جو آپ خاص اپنے اہل بیت کو بتلاتے جیسے شیعہ کا خیال ہے)۔

اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهٗ فَاِنْ كَانَتْ شَرًّا فَانْتَهِ وَاِنْ كَانَتْ خَیْرًا فَتَوَحَّهْ۔ جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو یہ سوچ لے کہ اس کا انجام کیسا ہوگا۔ اگر اس کا انجام برا ہے تو اس کام سے باز رہ اور اگر بہتر ہے تو جلدی سے کر۔

''مرد آخر بین مبارک بندہ است''

مَوْتٌ وَحِیٌّ۔ دفعتاً مر جانا یعنی مرگ مفاجات۔

ذَكٰوةٌ وَحِیَّةٌ۔ جلدی سے ذبح کرنا۔

اَلْفَرَجُ الْوَحِیُّ۔ جلدی مشکل کشائی۔

بابُ الواو مع الخاء

وَخْدٌ یا وَخْدَانٌ یا وَخِیْدٌ۔ جلدی کرنا' پاؤں اٹھا اٹھا کر چلنا' دوڑنا۔

رَاٰی قَوْمًا تَخِدُ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ۔ کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنی سواریوں کو بھگاتے ہوئے آ رہے ہیں۔

وَخْدَة۔ ایک گاؤں کا نام ہے خیبر میں' وہاں کھجور بہت تھی۔

وَخْزٌ۔ کونچا مارنا جو پار نہ ہو' برچھے سے یا سوئی سے یا اور کسی چیز سے۔ نکالنا' ظاہر کرنا' بڑھاپا مل جانا۔

جَاءُوْا وَخْزًا وَخْزًا - چار چار کر کے آئے -

وَخِيْز - شہید کا ثرید -

فَإِنَّهٗ وَخْزُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ - وہ تمہارے بھائی جنوں کا کونچا ہے -

إِنَّمَا هُوَ وَخْزٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ - طاعون شیطان کا کونچا ہے (ایک روایت میں رِجْزٌ ہے یعنی بلا اور عذاب) -

اَلْبُسْرُ الَّذِيْ فِيْهِ الْوَخْزُ - وہ گدر کھجور جس میں پختگی کم ہو -

وَخْشٌ - خراب اور ردی اور ذلیل کمینے لوگ -

وَخَاشَةٌ اور وُخُوْشَةٌ - ذلیل اور خراب ہونا -

تَوْخِيْشٌ - خراب کرنا' کم دینا' اطاعت کرنا' ملا دینا -

إِنَّ قَرْنَ الْكَبْشِ مُعَلَّقٌ فِي الْكَعْبَةِ قَدْ وَخُشَ - مینڈھے کا سینگ جو کعبے میں لٹکا تھا خراب ہو گیا -

وَخْطٌ - ملا دینا' بڑھاپا نمودار ہونا' سیاہی سفیدی برابر ہونا' جلدی بھاگنا' داخل ہونا' کونچا لگانا' کبھی نفع اٹھانا کبھی نقصان -

كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَ مَا أَنْتُمْ بِبَارِحِيْنَ حَتّٰى يَسْمَعَ وَخْطَ نِعَالِكُمْ - وہ ایک جنازے میں شریک تھے - جب میت کو دفن کر چکے تو انھوں نے کہا - تم یہاں سے ٹلنے والے نہیں یہاں تک کہ مردہ تمہاری جوتیوں کی پھٹ پھٹ (آواز) سنے گا (جوتیوں کی چاپ سنے گا -

وَخْفٌ - پھیڑنا' یہاں تک کہ لعاب نکل آئے' پھینٹنا' بدگوئی کرنا -

إِيْخَافٌ - جلدی کرنا -

اِتِّخَافٌ - پھسل جانا -

مُوْخِفٌ - احمق -

لَمَّا احْتُضِرَ دَعَا بِمِسْكٍ ثُمَّ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ اَوْخِفِيْهِ فِيْ تَوْرٍ وَانْضَحِيْهِ حَوْلَ فِرَاشِيْ - حضرت سلمان فارسی جب مرنے لگے تو مشک منگوائی اور اپنی بیوی سے کہا اس کو ایک کٹورے میں ڈال کو مار (تا کہ وہ گھل جائے پھر اس کو میرے بستر کے گرداگرد چھڑک دے (خطمی کو جب پانی میں پھیڑیں کہ اس کا لعاب نکل آئے' تو اس کو وَخِيْف کہتے ہیں) -

يُوْخَفُ لِلْمَيِّتِ سِدْرٌ فَيُغْسَلُ بِهٖ - میت کے لئے بیری کے پتے پانی میں مارے جائیں گے - پھر اس سے غسل دیا جائے (جس برتن میں ماریں اس کو مِيْخَفْ کہیں گے)

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِكْشِفْ لِيْ عَنْ مَّوْضِعٍ كَانَ يُقَبِّلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ لَهٗ عَنْ سُرَّتِهٖ كَاَنَّهَا مِيْخَفُ لُجَيْنٍ - حضرت ابو ہریرہؓ نے حضرت حسنؓ سے کہا - ذرا وہ مقام تو مجھ کو اپنے جسم میں بتلایئے جہاں آنحضرت بوسہ دیا کرتے تھے - یہ سن حضرت حسن نے اپنی ناف کھولی جو چاندی کی شیشی کی طرح تھی -

وَخْمٌ - تخمہ ہونا' بدہضمی ہونا' بدہوا ہونا' (جیسے وَخَامَةٌ اور وُخُوْمَةٌ اور وُخُوْمٌ ہے) -

تَوْخِيْمٌ - تخمہ پیدا کرنا -

اِتِّخَامٌ - تخمہ میں مبتلا ہونا -

تَوَخُّمٌ - ہضم نہ ہونا -

وَخِيْمٌ - بھاری' کثیف' ناموافق -

وَلَا مُخَافَةَ وَلَا وَخَامَةَ - خوف نہیں ہے اور نہ گرانی مزاج -

وَخِيْمُ الْعَاقِبَةِ - انجام کی خرابی -

فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ - ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی -

فَاسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْاَرْضَ - ہم نے اس زمین کی ہوا مخالف پائی -

اَلْمَدِيْنَةُ وَخِمَةٌ - مدینہ کی ہوا خراب ہے -

وَخْيٌ - متوسط چال چلنا' قصد کرنا' توجہ کرنا -

تَوْخِيَةٌ - متوجہ کرنا -

تَوَخِّيْ - سوچ کر اختیار کرنا' توجہ کرنا -

اِذْهَبَا فَتَوَخَّيَا وَاسْتَهِمَا - دونوں جاؤ' حق پر عمل کرنے کا قصد کرو اور قرعہ ڈالو -

لَمْ يَكُنْ لَّهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوَاهُمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ - دونوں میں سے کسی کے پاس ثبوت نہ تھا اور ہر ایک حق کا قصد رکھتا تھا -

يَتَوَخّٰى شَهْرَ رَمَضَانَ - رمضان کے مہینے کی تلاش کرتے تھے (اس کا خیال رکھتے تھے)-

فَوَائِتُ النَّوَافِلِ قُلْتَ لَا اُحْصِيْهَا قَالَ تَوَخَّ - نفل نمازوں کی قضا میں نے کہا کیونکر شمار کرسکتا ہوں؟ فرمایا سوچ کر قضا کرے-

بابُ الواو مع الدّال

وَدْبٌ - بدحالی' خرابی-

وَدْجٌ - کاٹنا' اصلاح کرنا-

وِدَاجٌ - گردن کی رگ (جیسے وَدَجٌ ہے اس کی جمع اَوْدَاجٌ ہے)-

وَ اَوْدَاجُهُمْ تَشْخُبُ دَمًا - ان کی گردن کی رگیں خون بہا رہی ہوں گی-

فَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ - اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں-

كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ - جو چیز رگوں کو کاٹ دے اس کا ذبیحہ کھا-

رَجُلٌ ذَبَحَ شَاةً فَاضْطَرَبَتْ وَ اَوْدَاجُهَا تَشْخُبُ دَمًا - ایک شخص نے ایک بکری کاٹی' وہ تڑپی اور اس کی گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا-

وُدٌّ یا وِدَادٌ یا وَدَادَةٌ یا مَوَدَّةٌ یا مَوْدِدَةٌ یا مَوْدُوْدَةٌ - محبت کرنا' چاہنا-

مُوَادَّةٌ یا وِدَادٌ - محبت کرنا-

تَوَدُّدٌ - دوستی کرنا-

تَوَادٌّ - آپس میں محبت کرنا-

وَدُوْدٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی محبوب یا اپنے نیک بندوں کو چاہنے والا-

اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ - ان کے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے (ایک روایت میں وِدٌّ بہ کسرۂ واو ہے)-

فَاِنْ وَافَقَ قَوْلٌ عَمَلًا فَاٰخِهٖ وَ اَوْدِدْهُ - اگر اس کا قول اور فعل یکساں ہو تو اس سے بھائی چارہ کر اس سے محبت کر-

عَلَيْكُمْ بِتَعَلُّمِ الْعَرَبِيَّةِ فَاِنَّهَا تَدُلُّ عَلَى الْمُرُوَّةِ وَتَزِيْدُ فِي الْمَوَدَّةِ - تم عربی زبان سیکھنا لازم کرلو- اس سے مروت پیدا ہوگی اور محبت بڑھے گی (عربی زبان اسلام کی دینی زبان ہے- قرآن عربی' حدیث عربی' پیغمبر عربی لہٰذا اس کے سیکھنے سے وحدت و مودت بڑھے گی)-

اَلْمَوَدَّةُ قَرَابَةٌ مُّسْتَفَادَةٌ - دوستی اور محبت حاصل کی ہوئی قرابت ہے-

لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ - خدا کی قسم ہم کو آرزو ہے کاش وہ صبر کرتے-

وَدِدْتُ اَنَّ قَدْرَ اَيْنَا اِخْوَانَنَا - مجھ کو آرزو ہے کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا (صحابہ نے کہا کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں- فرمایا- تم تو میرے اصحاب ہو' میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے یعنی جنھوں نے مجھ کو نہیں دیکھا اور میرے اوپر ایمان لائے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہؓ کے بعد بھی بعض لوگ ان سے افضل ہو سکتے ہیں- لیکن جمہور علماء اس کے خلاف ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ غیر صحابہ سے افضل ہیں اور کوئی ولی یا بزرگ صحابی کی منزل کو نہیں پہنچ سکتا وہ کہتے ہیں کہ تم تو میرے اصحاب ہو اس سے اخوت کی نفی منظور نہیں ہے اخوت آپ کی ہر مسلمان سے ہے تو صحابہؓ میں علاوہ اخوت دینی کے ایک اور امر فضیلت تھا یعنی صحابیت تو وہی افضل ٹھہرے)-

وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ - میں چاہتا ہوں کاش مجھ کو (یعنی میری امت کو) اس کی طاقت ہوتی (طے کا روزہ رکھنے کی- یہ تاویل اس لئے ضروری ہے کہ آنحضرتؐ کو تو وصال کے روزوں کی طاقت موجود تھی)-

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ - اس عورت سے نکاح کر جو خاوند سے محبت کرے اور بہت جننے والی ہو (تاکہ مسلمانوں کا شمار بڑھے)-

يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ - تندرست لوگ یہ آرزو کریں گے-

ثُمَّ عَلَّقُوا الْاَغَالِيْقَ عَلٰى وَدٍّ - پھر کنجیوں کو ایک کھونٹی پر لٹکا دیا (یہ نجد والوں کا محاورہ ہے- اصل میں میخ کو وَتَد کہتے تھے

تا کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام دے دیا-

وَدْسٌ - پوشیدہ ہو جانا' چھپا لینا' چل دینا' گھاس اگنا-

تَوْدِیْسٌ - چھپنا-

اِیْدَاسٌ - گھاس کا نکلنا' شروع ہونا-

تَوَدُّسٌ - وداس چرنا-

وِدَاس - وہ گھاس جو زمین کی سطح ڈھانپ لے لیکن اس کی شاخیں ابھی بڑی نہ ہوئی ہوں-

وَدِیْس - گھاس-

وَاَیْبَسَتِ الْوَدِیْسَ - اس قحط نے گھاس کو سکھا دیا (جو زمین پر نمودار ہوئی تھی - یعنی سبزی)-

وَدْعٌ - رخصت کرنا' ٹھہر جانا' تھم جانا' چھوڑ دینا-

وَدِیْعَۃٌ - امانت رکھنا-

تَوْدِیْعٌ - رخصت کرنا-

مُوَادَعَۃٌ - صلح کرنا- (جیسے تَوَادُعٌ ہے)-

اِتِّدَاعٌ - تھم جانا-

وِدَاعٌ - رخصت-

لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمِ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیُخْتَمَنَّ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ - لوگوں کو جمعہ ترک کرنے سے (یعنی بلا عذر جمعہ کے لئے حاضر نہ ہونے سے) باز رہنا چاہئے ورنہ ان کے دلوں پر مہر کر دی جائے گی (پھر اللہ تعالیٰ کا فیض اور نور ان کے دلوں میں نہ جائے گا - یا ایمان کا اثر دلوں میں نہ رہے گا - دلوں پر غفلت اور تاریکی چھا جائے گی)-

اِذَا لَمْ یُنْكِرِ النَّاسُ الْمُنْكَرَ فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهُمْ - جب لوگ بری بات پر انکار کرنا اس سے منع کرنا چھوڑ دیں' تو وہ بھی چھوڑ دیئے جائیں گے (اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور حمایت ان پر سے اٹھ جائے گی - طرح طرح کی بلاؤں اور عذابوں میں مبتلا ہوں گے یا گناہوں میں چھوڑ دیئے جائیں گے - شیطان ان پر مسلط کر دیا جائے گا خوب گناہ کرتے رہیں گے - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا)-

اِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ السُّمَیْهَاءَ فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهَا - جب یہ امت اتراتی ہوئی کبر وغرور کی چال چلے گی تو بس وہ چھوڑ دی جائے گی)-

اِرْكَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَّ ایْتَدِعُوْهَا سَالِمَةً - ان جانوروں پر سوار ہو جب وہ تندرست ہوں اور تندرستی کی ہی حالت میں ان کو چھوڑ دو (سواری موقوف کر دو جب ضرورت نہ رہے یہ نہیں کہ ضرورت بے ضرورت خواہ مخواہ ہر وقت ان پر سواری کر کے ان کو بیمار اور ناتوان بنا دو)-

صَلّٰی مَعَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُنَیْسٍ وَّعَلَیْهِ ثَوْبٌ مُّتَمَزِّقٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ دَعَالَهٗ بِثَوْبٍ فَقَالَ تَوَدَّعْهُ بِخَلَقِكَ هٰذَا - عبداللہ بن انیس نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی وہ ایک پھٹا ہوا کپڑا پہنے تھے - جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کے لئے ایک کپڑا منگایا اور فرمایا اس کو اپنے پرانے کپڑے سے محفوظ رکھ (یعنی وقت بے وقت پرانا کپڑا پہنتا رہ لیکن جب نماز کے لئے آئے یا کسی مجلس میں جائے تو یہ نیا کپڑا پہن لے - **تَوْدِیْع** کے اصل معنی ایک کپڑے سے دوسرے کپڑے کی حفاظت کرنے کے ہیں یا گٹھری میں باندھ کر اس کو محفوظ رکھنے کے)-

اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ - جب تم میووں کا انچنہ (تخمینہ جو درختوں پر کیا جاتا ہے یعنی اندازہ کہ اتنا میوہ نکلے گا) کرو تو دو تہائی اس مقدار کی لو جتنی زکوٰۃ میں لی جانا چاہئے اور ایک تہائی اور صاحب مال کو چھوڑ دو - (کیونکہ میوے میں گرا پڑا ہوتا ہے جانور کھا جاتے ہیں دوسرے مہمانوں اور محتاجوں کو دینا ہوتا ہے تو صاحب مال پر سراسر آسانی کی گئی) بعض نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جب صاحب مال تمہارے انچنہ پر راضی نہ ہو تو تہائی یا چوتھائی کل میوے کی اس کے لئے چھوڑ دو وہ اس میں تصرف کرتا رہے اور باقی میوہ درختوں پر رہنے دے سوکھنے کے بعد کل کی زکوٰۃ لی جائے نہ یہ کہ اس کو بلاعوض چھوڑ دیا جائے یا وہ مجرا دیا جائے-

دَعْ دَاعِیَ اللَّبَنِ - کچھ دودھ تھن میں دودھ مانگنے والے کے لئے چھوڑ دیا جائے (سب نہ نچوڑ لو کہ ایک قطرہ نہ رہے)-

لَكُمْ یَا بَنِیْ نَهْدٍ وَّدَائِعُ الشِّرْكِ - اے بنی نہد مشرکوں نے جو مال زمانہ جاہلیت میں تمہارے پاس امانت رکھ دیا تھا وہ

لے لو (کیونکہ وہ کافروں کا مال ہے) بشرطیکہ تم نے کوئی عہد اور وعدہ ان سے نہ کیا ہو (ورنہ عہد کا پورا کرنا ضرور ہے)۔

اِنَّهٗ وَادَعَ بَنِیْ فُلَانٍ - آپ نے فلاں لوگوں سے صلح کی (یعنی جنگ کو ترک کریں گے اور ہر ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے باز رہے گا)۔

وَكَانَ كَعْبُ الْقُرَظِی مُوَادِعًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کعب قرظی نے آنحضرتؐ سے مصالحت کی تھی۔

غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا - اپنے پروردگار کے نہ ناشکرے ہیں نہ اس کی اطاعت کو چھوڑنے والے ہیں نہ اس سے بے پرواہ ہونے والے ہیں۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ - اس سے پہلے آپ بہشت کے سایوں میں خوش وخرم تھے اور اس مقام میں جہاں پتے چپکائے گئے تھے (آدمؑ اور حوا نے اپنا ستر پتے چپکا کر چھپایا تھا)۔

مَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً لَاوَدَعَ اللّٰهُ لَهٗ - جو شخص ودعہ لٹکائے (ودعہ ایک سفید چیز ہے جو سمندر سے لائی جاتی ہے۔ عرب لوگ نظر بد کو دفع کرنے کے لئے بچوں کے حلق پر اس کو لٹکاتے) اللہ تعالیٰ اس کو آرام اور فراغت نہ دے یا اللہ تعالیٰ اس کے ڈر کو کم نہ کرے۔

لَاتَاْخُذْ بِقَوْلِكَ فَتَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ - تو اپنا قول لے کر زید کا قول مت چھوڑ۔

فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدْعُوْهُ - مکہ والوں نے اس کے چھوڑنے سے انکار کیا۔

لَاَدَعُ شَيْئًا - میں کوئی چیز چھوڑنے والا نہیں (وہ کہتے تھے قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے)۔

فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ - جب میں پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک وہ چاہے گا مجھ کو سجدہ میں پڑا رہنے دے گا (امام احمدؒ کی مسند میں ہے کہ یہ سجدہ دنیا کے ایک ہفتہ کے برابر ہوگا)۔

فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يُّحَقِّرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ - اس کے چند ساتھی ہوں گے (خارجی) تم میں کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا (ظاہر میں ایسے نمازی اور پرہیزگار متقی اور تہجد گزار ہوں گے)۔

لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ - ایک کام کو چھوڑ دیتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ اس کو کرے۔

بَابُ الْجَزَاءِ وَالْمُوَادَعَةِ - جزیہ اور چھوڑ دینے کا بیان (یعنی ذمی کافر سے جزیہ لینے کا اور حربی کافر کو امان دے کر چھوڑ دینے کا بیان)۔

حَجَّةُ الْوَدَاعِ - آنحضرت ﷺ کا آخری حج، جس میں آپ نے لوگوں کو رخصت کیا۔ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب وفات قریب ہے۔ سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ سے آپ یہ سمجھ گئے تھے۔ کہتے ہیں ہجرت کے بعد آپ نے صرف یہی حج کیا تھا ۱۰ ہجری میں۔

لَايَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا - جو کوئی اس سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دے گا۔

كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ - جیسے زندوں اور مردوں سے رخصت ہوئے تھے (مردوں سے مراد احد کے شہید ہیں۔ پہلے آنحضرتؐ وہاں تشریف لے گئے ان کے لئے ایسی دعا کی جیسے رخصت ہوتے وقت کرتے ہیں۔ پھر وہاں سے لوٹ کر مدینہ آئے منبر پر چڑھے اور زندوں کو بھی ایسا وعظ سنایا جیسے رخصت ہو رہے ہیں)۔

صَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ - ایسی نماز پڑھ جیسے تو دنیا کو رخصت کر رہا ہے (خیال کر کہ بس یہی آخری نماز ہے یعنی خوب دل لگا کر خضوع اور خشوع کے ساتھ پڑھ)۔

مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ - رخصت کرنے والے کی سی نصیحت (وہ کوئی بات نہیں چھوڑتا سب کہہ دیتا ہے)۔

فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِالسَّلَامِ - اس کے گھر والوں کے پاس سلام امانت رکھوا دو۔

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ - میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ - میں تیرا دین اور ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں (وہ محفوظ رکھنے والا ہے)۔

دَعُوا التُّرْكَ وَالْحَبْشَةَ مَا وَ دَعُوْكُمْ- ترکوں اور حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑ دیں (یعنی ترکوں کے ملک پر تم حملہ نہ کرو وہ بڑے جنگی لوگ ہیں' اسی طرح حبش کا ملک سخت گرم ہے وہاں پانی نہیں ملتا وہاں بھی نہ جاؤ لیکن اگر ترک اور حبشی تمہارے ملک پر حملہ کریں تب تو ان سے لڑنا فرض ہے (یہ حدیث جب آپ نے فرمائی تھی اس وقت ترک اور حبشی کافر تھے- اب اللہ کے فضل سے ترک اور حبش کی کئی قومیں مسلمان ہوگئی ہیں)-

لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا- فرشتے روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں (جب وہ نکال لیتا ہے) ایک دم نہیں چھوڑتے اس کو لے لیتے ہیں-

اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ- جب تمہارے صاحب مر جائیں (اس سے آنحضرتؐ نے اپنے تئیں مراد لیا) تو ان کو چھوڑ دو (زیادہ روؤ پیٹو نہیں' صبر کرو- اللہ تعالیٰ ہر فوت ہونے والے کا بدلہ دیتا ہے- بعض نے کہا صَاحِبُكُمْ سے ہر گھر والا مراد ہے یعنی جب کوئی مر جائے تو اب اس کے عیب بیان نہ کرو اس کا ذکر چھوڑ دو یا مرنے کے بعد اس کی محبت دل سے نکال دو' زیادہ روؤ پیٹو نہیں)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدِّعٍ رَّبِّيْ- شکر اللہ تعالیٰ کا میں اپنے مالک کی تابعداری چھوڑنے والا نہیں (ایک روایت میں مُوَدَّعٍ بہ فتحہ دال ہے یعنی میرا مالک چھوڑا نہیں گیا ہے)-

وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطٰنِ- (اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کو پونچھ کر صاف کر کے کھا لے) شیطان کے لئے نہ چھوڑے-

اَرْبَعٌ لَمْ يَدَعْهُنَّ النَّاسُ- جاہلیت کے زمانے کی چار باتیں لوگ نہیں چھوڑیں گے (قیامت تک کرتے رہیں گے اگر بعض چھوڑ دیں گے تو بعض کریں گے)-

حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- (آنحضرتؐ سے جب کوئی مصافحہ کرتا تو آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے) یہاں تک کہ وہی آنحضرتؐ کا ہاتھ چھوڑ دیتا-

وَرَمْيُ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ- ایام تشریق اور تودیع میں رمی کرنے کا بیان (ایام تشریق تو ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ اور ایام تودیع یعنی منیٰ سے رخصت ہونے کے دن یا طواف الوداع کرنے کے دن ۱۲-۱۳ ذی الحجہ ہیں)-

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ غَيْرَ مُوَدَّعٍ- میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جو چھوڑا نہیں گیا ہے-

مَاوَدَعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى- (یہ بھی ایک قرأت ہے بہ تخفیف دال یعنی) تیرے مالک نے تجھ کو نہیں چھوڑا-

قَالَ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ طَفِقَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ- (آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خطبہ دیا) پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ تعالیٰ کا حکم تم کو پہنچا دیا- انھوں نے کہا- جی ہاں پہنچا دیا- تب آپؐ نے یہ کہنا شروع کیا- یا اللہ! گواہ رہ- پھر لوگوں کو رخصت کیا (اسی وجہ سے اس کا نام حجۃ الوداع ہوا)-

وَاسْتَوْدَعَهَا اُمَّ سَلَمَةَ- بی بی ام سلمہؓ کے سپرد کر کے ان سے اس کی حفاظت چاہی-

دَعَةٌ اور سَعَةٌ- اچھی فراغت اور کشادگی-

وَلَا دَعَةٌ مُّزِيْحَةٌ- اور نہ ایسی راحت جو دور کرنے والی ہو-

وَمَاوَاهُ الْمُوَادَعَةُ- علم کا ٹھکانہ بحث مباحثہ' مذاکرہ مناظرہ ہے (بغیر اس کے قائم نہیں رہتا آدمی سب بھول جاتا ہے)-

وَدْقٌ- گلنا' بہنا' ٹپکنا-

تَوَدُّقٌ- بحث کرنا' اور نمودار ہونا-

اِسْتِيْدَاقٌ- ٹپکانا-

فِي الْوُدَاقِ الْغُسْلُ- مذی کے اوپر جو پانی ذکر سے نکلے اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے-

وَدَقَ الشَّحْمُ- چربی گل گئی' ٹپکی-

فِي الْاَدَاقِ الدِّيَةُ- ذکر کاٹنے میں پوری دیت دینا ہوگی-

وَدْقٌ- نزدیک ہونا' گنجائش دینا (جیسے وُدُوْقٌ) انس لینا' کشادہ ہونا' مینہ برسنا' تیز ہونا' لٹک آنا' بہنا-

وَدَقٌ اور وَدَاقٌ اور وَدَقَانٌ - مادہ کونر کی خواہش ہونا-

اِیْدَاقٌ - مینہ برسنا-

اِسْتِیْدَاقٌ - نر کی خواہش کرنا-

وَدْقٌ - مینہ بارش-

فَتَمَثَّلَ لَهٗ جِبْرِیْلُ عَلٰی فَرَسٍ وَّدِیْقٍ - جبرئیلؑ ان کو دکھائی دیئے ایک مادیان گھوڑی پر سوار جس کو نر کی خواہش تھی-

فَاِنْ هَلَكْتُ فَرَهْنٌ ذِمَّتِیْ لَهُمْ بِذَاتِ وَدْقَیْنِ لَایَعْفُوْلَهَا اَثَرٌ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر میں ہلاک ہوا تو میں ذمہ کرتا ہوں شرط کے طور پر کہ ان کو ایک سخت لڑائی لڑنا ہوگی جس کا نشان نہ مٹے گا (ذَاتُ وَدْقَیْنِ - وہ ابر جس میں سے دو زور کے مینہ برسیں سخت جنگ کو اس سے تشبیہ دی)-

فِیْ یَوْمٍ ذِیْ وَدِیْقَةٍ - سخت گرمی کے دن میں-

بَرَكَةٌ مِّنَ الْوَابِلِ تُدَافِعُ الْوَدْقَ بِالْوَدْقِ - ایسے زور کے مینہ کی برکت کہ ایک مینہ دوسرے مینہ کو دھکیلتا ہو-

غَیْثًا وَّدِقًا - ابر برسنے والا-

وَدَكٌ - چکنا ہونا-

تَوْدِیْكٌ - چکنائی ڈالنا-

وَدَكٌ - چکنائی (گوشت کی ہو یا چربی کی)-

بَنَاتُ اَوْدَكٍ - آفتیں-

وَیَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ - اس میں سے چکنائی یا تیل اٹھاتے ہیں-

فَلَمَّا اَصَبْنَا الْوَدَكَ لَانَتِ الْعُرُوْقُ - جب سے ہم کو چکنائی ملی (چربی اور روغن کھانے لگے) تو رگیں نرم ہوگئیں-

دِجَاجَةٌ اور دِیْكَةٌ - موٹی چربی دار مرغی-

وَدْنٌ - بھگونا' تر کرنا' دلہن کی خدمت اچھی طرح کرنا' چھوٹا کرنا' مارنا-

وَدْنٌ - دبلا بچہ جننا-

تَوْدِیْنٌ - تر کرنا' بھگونا-

تَوَدُّنٌ - نرم ہونا-

وَدِیْنٌ - بھگویا ہوا' تر کیا ہوا-

وَعَلَیْهِ قِطْعَةُ نَمِرَةٍ قَدْ وَصَلَهَا بِاِهَابٍ قَدْ وَدَنَهٗ - مصعب بن عمیرؓ کے جسم پر ایک کمبل کا ٹکڑا تھا جس پر ایک چمڑا تر کر کے جوڑ لگایا تھا - اوپر ان کا قصہ گزر چکا کہ وہ اپنے گھر کے امیر تھے مگر سب مال و متاع چھوڑ کر آنحضرتؐ کے ساتھ ہو گئے)-

اِنَّ وَجًّا كَانَتْ لِبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ غَرَسُوْا وِدَانَهٗ - وج (ایک موضع ہے طائف میں) بنی اسرائیل کا تھا انھوں نے وہاں کی تر زمین میں درخت گاڑے تھے-

اِنَّهٗ كَانَ مَوْدُوْنَ الْیَدِ یا مُوْدَنَ الْیَدِ - ذوالثدیہ خارجیوں کا سرغنہ اس کا ایک ہاتھ چھوٹا اور ناقص تھا-

وَدَّان - ایک موضع ہے جحفہ کے قریب-

وَدْیٌ یادِیَةٌ - دیت (خون بہا) دینا' نزدیک کرنا-

وَدِیٌ (سفید پانی پیشاب کے بعد) نکلنا-

تَوْدِیَة - ودی نکلنا-

اِیْدَاءٌ - ہلاک ہونا-

فَوَدَاهُ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ - آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اس کی دیت دلائی-

اِنْ اَحَبُّوْا قَادُوْا وَ اِنْ اَحَبُّوْا وَادُوْا - مقتول کے وارث چاہیں تو قصاص لیں چاہیں تو دیت لیں (ان کو اختیار ہے یعنی قتل عمد میں بھی وارث قصاص معاف کر کے دیت لے سکتے ہیں - خود قرآن میں موجود ہے فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ الآیہ - مجمع البحرین میں ہے کہ دیتیں مختلف ہیں - پیٹ کے بچہ کی دیت اس میں جان نہ پڑی ہو سو دینار ہیں اور نطفہ کی دیت بیس دینار ہیں اور علقہ کی چالیس دینار اور مضغہ کی ساٹھ دینار اور ہڈی کی اسی دینار - اگر پیٹ کا بچہ روئے تب تو اس کی دیت ہزار دینار ہے - عورت ہو تو پانچ سو دینار - اسی حساب سے ہر چیز میں عورت کی دیت مرد کی آدھی ہے - میں کہتا ہوں جنین کی دیت ایک بردہ ہے - جیسے حدیث میں وارد ہے)-

وَدِیٌّ - کھجور کے چھوٹے چھوٹے بچے-

اِمَّا اَنْ یَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا یُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ - یا تو وہ تمہارے ساتھی کی جو مارا گیا دیت دیں یا ان کو جنگ کا نوٹس (اطلاع) دے دی جائے-

یُوْدَی الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰی - مکاتب کی دیت

حصہ رسد اس حساب سے ہوگی جتنا اس نے بدل کتابت میں سے ادا کیا ہے (مثلاً آدھا بدل کتابت ادا کر دیا ہے تو آدھے کی دیت آزاد کی سی ہوگی اور آدھے کی غلام کی سی)۔

وَدِیٌّ - وہ پانی جو ذکر میں سے پیشاب کے بعد نکل آتا ہے (بعض نے وَدْیٌ کہا ہے لیکن وَدِیٌّ زیادہ فصیح ہے)۔

مَاتَ الْوَدِیُّ - کھجور کے بچے مر گئے (چھوٹے چھوٹے پودے) قحط کی وجہ سے۔

لَمْ یَشْغَلْنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَرْسُ الْوَدِیِّ - (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) مجھ کو دوسرے صحابہ کی طرح کھجور کے بچے گاڑنے نے آنحضرتؐ کی صحبت سے نہیں روکا (یعنی میرا نہ باغ تھا نہ کھیت کہ میں پودے بونے میں لگا رہتا۔ میں تو شب و روز روٹی مل گئی تو آنحضرتؐ کے پاس رہتا)۔

سَرَقَ وَدِیًّا - کھجور کا ایک بچہ (پودا) چرایا۔

وَاَوْدٰی سَمْعُهٗ اِلَّا نِدَایَا - اس کی ساعت جاتی رہی مگر پکار کر کوئی بات کرے تو سنتا ہے (مگر اونچا سنتا ہے)۔

بابُ الواو مع الذّال

وَذْاٌ - عیب کرنا، تحقیر کرنا، ڈانٹنا، جھڑکنا۔

اِتِّذَاءٌ - جھڑک جانا۔

وَذْءَۃٌ - علت، عیب۔

اِنَّ رَجُلًا قَامَ فَنَالَ مِنْ عُثْمَانَ وَذَاَهٗ ابْنُ سَلَامٍ فَاتَّذَاَ - ایک شخص کھڑا ہوا اور حضرت عثمانؓ کو برا کہنے لگا۔ عبداللہ بن سلام نے اس کو جھڑکا، تب وہ باز آ گیا (جھڑکی کا اثر اس پر ہوا)۔

وَدِیٌ - وہ پانی جو منی کے بعد نکلے۔

اَلْوَذْیُ هُوَ مَا یَخْرُجُ مِنَ الْاَدْوَاءِ - وذی وہ پانی ہے جو بیماری کی وجہ سے نکلے۔

وَذْحٌ - تیز چلنا، بالوں سے مینگنی یا پیشاب لٹک جانا۔

لَیُسَلَّطَنَّ عَلَیْکُمْ غُلَامُ ثَقِیْفٍ اَلذَّیَّالُ الْمَیَّالُ اِیْهِ اَبَا وَذَحَۃَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) تم پر ثقیف کا ایک چھوکرا (حجاج بن یوسف) حاکم بنایا جائے گا جو اترانے والا اور باطل کی طرف جھک جانے والا ہوگا اے ابو وذحہ! اور جو کہتا ہے کہ اِنَّهٗ رَاٰی خُنْفُسَاءَۃً فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ اَقْوَامًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَقِیْلَ مِمَّ هِیَ فَقَالَ مِنْ وَذَحِ اِبْلِیْسَ حجاج نے خنفساء کو دیکھا (کالا بدبودار کیڑا) تو کہا۔ اللہ ان لوگوں کو تباہ کرے جو کہتے ہیں یہ کیڑا اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے۔ لوگوں نے کہا پھر کہاں سے آیا؟ حجاج نے کہا یہ ابلیس کا گوہ ہے۔

وَذْرٌ - کاٹنا، نشتر لگانا، چھوڑ دینا۔

فَاَتَیْنَا بِثَرِیْدَۃٍ کَثِیْرَۃِ الْوَذْرِ - ہمارے پاس ثرید لایا گیا جس میں گوشت کے ٹکڑے بہت تھے۔

رُفِعَ اِلَیْهِ رَجُلٌ قَالَ لِاٰخَرَ یَا بْنَ شَامَّۃِ الْوَذْرِ - حضرت عثمانؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے دوسرے شخص کو اِبْنُ شَامَّۃِ الْوَذْرِ کہا (یہ ایک گالی ہے یعنی ذکر سونگھنے والی کا بیٹا یعنی زانیہ چھنال کا بیٹا۔ کیونکہ زانیہ مختلف ذکروں کو سونگھتی ہے)۔

شَرُّ النِّسَاءِ الْوَذِرَۃُ الْمَذِرَۃُ - بری عورت وہ ہے جو جماع کے وقت نہیں شرماتی، فسادی۔

اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ - مجھ کو ڈر ہے کہیں میں اس کے حالات بیان کرنا چھوڑ نہ دوں (کیونکہ وہ بہت طول طویل ہیں۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ میں ڈرتی ہوں اس سے جدا ہونے پر قدرت نہ پاؤں کیونکہ میری اولاد اسی کے نطفہ سے ہے)۔

ذَرْهَا - اب اونٹنی کی باگ چھوڑ دے (کیونکہ جو پوچھنا تھا وہ پوچھ چکا۔ اب اونٹنی کی باگ ڈھیلی کر کے جلد اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو۔ یہ جب ہے کہ پوچھنے والا گنوار اونٹ پر سوار ہو اگر آنحضرتؐ اونٹ پر سوار ہوں تو اس نے جواب لینے کے لئے آنحضرتؐ کی اونٹنی کی باگ تھام لی ہوگی۔ آپ نے فرمایا اب چھوڑ دے اس کو جلد جانے دے)۔

وَذْفٌ - بہنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر مونڈھے ہلا کر ناز سے چلنا یا جلد جانا۔

وُذَافٌ - ذکر۔

وَذْفَۃٌ - عورت کا تنہ۔

اِنَّهٗ نَزَلَ بِاُمِّ مَعْبَدٍ وَذْفَانَ مَخْرَجِهٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ۔

آنحضرتؐ جب مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے تو ام معبد کے پاس کھڑے کھڑے اترے (جلدی وہاں سے تشریف لے گئے)۔

وَذَلَةٌ - ہلکی پھلکی چالاک لونڈی۔

وَذَالَةٌ - گوشت کا ٹکڑا جو قصاب تقسیم سے پہلے کاٹ لے۔

وَذِيْلَة - آئینہ اور چاندی کا چمکتا ٹکڑا اور کوہان کی چربی کا ٹکڑا، اچھے قد والی عورت۔

مَازِلْتُ اَرُمُّ اَمْرَكَ بِوَذَائِلِهٖ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو تمہارا کام چاندی کے ٹکڑوں سے آراستہ کرتا رہا (لوگوں کے دل تمہاری طرف رجوع کرائے اچھی آراء دے کر تمہاری حکومت جمائی)۔

وَذْمٌ - تسمے ٹوٹ جانا۔

تَوْذِيْمٌ - کتے کے گلے میں پٹہ ڈالنا تاکہ معلوم ہو کہ وہ سدھا ہوا پالتو ہے، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، زیادہ ہونا۔

اِيْذَام - تسمہ سے باندھنا۔

اُرِيْتُ الشَّيْطٰنَ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى وَذَمَتِهٖ - شیطان مجھ کو دکھایا گیا - میں نے اپنا ہاتھ اس کے گلے کے پٹے پر رکھا (گویا کتا تھا کہ اس کا پٹہ پکڑ لو تو قابو میں آجاتا ہے)۔

اِذَا وَذَّمْتَهٗ وَ اَرْسَلْتَهٗ وَ ذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ - جب تو کتے کے گلے میں پٹہ ڈالے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شکار پر چھوڑ دے تو وہ شکار کھا (پٹہ ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ اس کی تربیت پوری ہوگئی ہو)۔

فَرَبَطَ كُمَّيْهِ بِوَذَمَةٍ - اس کی دونوں آستینیں ایک تسمہ سے باندھیں۔

اَوْذَمَ السِّقَاءَ - مشک کو تسمہ سے باندھا - (یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا - ایک روایت میں اس طرح ہے اَوْذَمَ الْعَطِلَةَ بیکار پڑے ہوئے ڈول کو (جس کے تسمے کنڈے ٹوٹ گئے تھے) تسمے لگا کر درست کیا (وہ پانی نکالنے کے قابل ہوا - مطلب یہ ہے کہ اسلام کی قوت دی اس کی بنا مضبوط کی)۔

لَئِنْ وَلِيْتُ بَنِيْ اُمَيَّةَ لَاَنْفُضَنَّهُمْ نَفْضَ الْقَصَّابِ الْوِذَامَ - (حضرت علیؓ نے کہا) اگر مجھ کو بنی امیہ پر قدرت ملی تو میں ان کو جھاڑ پونچھ کر ایسا صاف کردوں گا جیسے قصاب کلیجی اوجھڑی وغیرہ کو جو زمین پر گر جاتی ہے مٹی سے صاف کرتا ہے (مجمع البحرین میں لَئِنْ بَقِيْتُ لَهُمْ ہے یعنی اگر میں زندہ رہا تو بنی امیہ کو ایسا کروں گا)۔

وَ ذِمَتِ الدَّلْوُ - ڈول کا تسمہ ٹوٹ گیا۔

بابُ الواو مع الرّاء

وَرْأٌ - دفع کرنا، ہٹانا، بھر جانا۔

وَرَاءٌ - پوتا، پیچھے، پرے، آگے۔

وَرَبٌ - بگڑ جانا۔

مُوَارَبَةٌ اور وِرَابٌ - فریب دینا، مکر کرنا۔

وَرْبَةٌ - گانٹھ۔

مَوْرُوْب - منحرف۔

وَاِنْ بَايَعْتَهُمْ وَارَبُوْكَ - اگر تو ان سے بیعت کرلے تو تجھ کو فریب دیں گے تجھ سے دغا کریں گے۔

وِرْثٌ یا اِرْثٌ یا اِرْثَةٌ یا وِرَاثَةٌ یا وِرْثَةٌ یا تُرَاثٌ - ترکہ ملنا۔

تُرَاثٌ اور مِيْرَاثٌ - ترکہ۔

تَوْرِيْثٌ - وارث بنانا یعنی میت کے مال سے اس کو کچھ دلانا۔

اِيْرَاثٌ - وارث بنانا، حاصل کرانا۔

تَوَارُثٌ - ایک دوسرے کا وارث ہونا۔

اَلْوَارِثُ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام وارث بھی ہے یعنی سب مخلوقات کا ان کی فنا کے بعد وہی وارث ہوگا (باقی رہے گا)۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ - یااللہ! مجھ کو میرے کان (سماعت) اور (آنکھ) بصارت سے فائدہ اٹھانے دے اور ان دونوں کو میرا وارث بنا (یعنی موت تک ان کو صحیح و سالم رکھ، گویا دوسری قوتوں کے یہ دونوں وارث ہوئے - ایک روایت میں وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ ہے تو ضمیر اِمْتَاع کی طرف راجع ہوگی - یعنی ان دونوں سے فائدہ اٹھانا موت تک رکھ)۔

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ - یہ دونوں (یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ) کان اور آنکھ ہیں-

اِنَّهٗ اَمَرَ اَنْ يُّوَرِّثَ دُوْرَ الْمُهَاجِرِيْنَ النِّسَاءُ - آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ مہاجرین کے گھروں کی وارث ان کی عورتیں ہوں (گھروں کی تقسیم میں بھی ان کو حصہ ملے کیونکہ وہ غریب الوطن تھیں' ان کے پاس رہنے کو ٹھیکرا بھی نہ تھا' یا یہ مطلب ہے کہ بہ طور سلوک کے مکانات ان کے قبضہ میں رہیں جیسے آنحضرتؐ کے حجرے ان کے قبضے میں رہے)-

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِيَاءِ لَانَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ - آنحضرتؐ نے فرمایا- ہم پیغمبر لوگ نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے' ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے (فقیروں اور مسکینوں کا حق ہے- اسی حدیث سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے استدلال کر کے حضرت فاطمہؓ کو آنحضرتؐ کا ترکہ نہیں دلایا- پھر حضرت عمر فاروقؓ نے بھی اپنی خلافت میں حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو صرف انتظام کرنے کے لے یہ جائداد سپرد کر دی تھی' انھوں نے تقسیم کرانا چاہا تو حضرت عمر فاروقؓ نے منظور نہیں کیا- کیونکہ یہ جائداد ان کی ملک نہ تھی بلکہ ان کی نگرانی ان کے سپرد کی گئی تھی تا کہ اس کی آمدنی ان ہی کاموں میں خرچ کریں جن میں آنحضرتؐ خرچ کرتے تھے- اب قرآن شریف میں جو آیا ہے وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ اور يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ اس سے وارثت علمی اور نبوتی مراد ہے' نہ کہ وراثت مالی)-

لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا - دینار ترکہ میں نہیں چھوڑا-

يَرِثُ الْاَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ - انصاری مہاجری کا وارث ہوگا (اور مہاجر انصاری کا)-

اَرِثُ مَالَهٗ - اس کا مال میں لے لوں گا (یعنی بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا)-

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ - عالم لوگ پیغمبروں کے وارث ہیں (یعنی دین کے عالم باعمل- اس لئے کہ علم پیغمبروں کا ترکہ ہے اور وہ عالموں کو ملا ہے)-

لَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ - میری وارث اولاد میں سے صرف ایک بیٹی ہے-

وَلَكَ تُرَاثِيْ - میرا ترکہ تجھ کو ملے گا (ایک روایت میں ثُوَابِيْ ہے شاید یہ راوی کی غلطی ہوگی)-

كَيْفَ يُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ - وہ اس کا وارث کیونکر ہو گا- کیونکہ یہ بچہ اگر اس کا بیٹا ہے تو اس کا غلام بنانا درست نہ ہوگا اور اگر دوسرے کا بیٹا ہے تو اس کی میراث لینا اس کا حلال نہ ہوگا-

وِرْدٌ یا وُرُوْدٌ - پہنچنا' نزدیک ہونا خواہ اس میں گھسے یا نہ گھسے- پانی پر آنا' حاضر ہونا' پھول نکالنا' دقت بے وقت آنا-

تَوْرِيْدٌ - پھول نکلنا' سرخ ہونا' گلابی رنگنا-

مُوَارَدَةٌ - دوسرے کے ساتھ آنا' دو شاعروں کا کلام ہم مضمون ہونا (اس کو تَوَارُدٌ بھی کہتے ہیں)-

تَوَرُّدٌ - گلابی ہونا-

اِيْرَادٌ - لانا' اعتراض کرنا-

اِتَّقُوا الْبِرَازَ فِي الْمَوَارِدِ - گزرگاہوں' راستوں گلیوں' نالیوں اور پانی کے گھاٹوں پر پاخانہ کرنے سے بچے رہو- (بعض نے کہا مَوَارِدُ مراد پانی کے راستے اور بہنے کے نالے ہیں)-

وِرْدٌ - وہ پانی جس پر تو پینے کے لئے جائے-

اِنَّهٗ اَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ هٰذَا الَّذِيْ اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی زبان تھامی اور فرمایا اسی نے تو مجھ کو ہلاکت کے مقاموں میں ڈالا-

كَانَ الْحَسَنُ وَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَ يَكْرَهَانِ الْاَوْرَادَ - امام حسن بصری اور ابن سیرین قرآن کو سرے سے (ابتدا سے) اخیر تک پڑھ جاتے اور قرآن کے حصوں کو جو بعد کے لوگوں نے ٹھہرائے ہیں یعنی پارے اس کو مکروہ جانتے تھے- (کیونکہ پاروں میں انھوں نے مضمون کی رعایت نہیں کی' ایک سورت کا کچھ حصہ ایک پارہ میں ہے دوسرا حصہ دوسرے پارے میں- مضمون آدھا ادھر ہے آدھا ادھر-

حَلَبُهَا يَوْمَ وُرُوْدِهَا - جس دن ان کو پانی پر لایا اس دن ان کا دودھ دوہا-

وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا- میں نے گلابی رنگ کا کرتہ ان کے انگ پر دیکھا (اتفاقاً نظر پڑ گئی ہوگی یا وہ نابالغ ہوں گے)-

صَاحِبُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ- ورد پڑھنے والا (یعنی ہر روز ایک معین وظیفہ پڑھنے والا) ملعون ہے- دوسری روایت میں یوں ہے تَارِكُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ- ورد کو چھوڑ دینے والا ملعون ہے- دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں ہے- پہلی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جس سے مسلمانوں کی حاجتیں متعلق ہوں ان کی مصالح اسی کے مشورے اور حکم پر موقوف ہوں اور وہ اپنا منصبی کام چھوڑ کر اوراد اور وظائف میں مشغول رہے- اسی لئے بادشاہوں اور حاکموں کا بڑا وظیفہ اور عبادت یہ ہے کہ رعایا کی دادرسی اور خبر گیری کریں نہ یہ کہ دن بھر نماز اور وظیفہ پڑھتے رہیں اور دوسری حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو بلا عذر اپنا معین اور معمولی وظیفہ چھوڑ دے اور لہو ولعب میں مصروف رہے)-

مُنْتَفِخَةُ الْوَرِيْدِ- گردن کی رگ پھولی ہوئی (یعنی بدخلق غصہ والی)-

كَانَ عَلَيَّ ثَوْبَانِ مُوَرَّدَانِ- مجھ پر دو گلابی رنگ کے کپڑے تھے-

وَرْسٌ- کائی چڑھ جانا-

تَوْرِيْسٌ- ورس سے رنگنا-

وَرْس- ایک گھاس ہے زرد رنگ کی اس سے کپڑے رنگتے ہیں- بعض نے کہا ورس سرخ رنگ کو کہتے ہیں-

عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ وَّرْسِيَّةٌ- وہ ایک چادر ورس میں رنگی ہوئی اوڑھے تھے-

مِلْحَفَةُ وَرْسٍ یا مِلْحَفَةٌ مُّوَرَّسَةٌ- ورس میں رنگی ہوئی چادر-

لَا يَلْبَسُ الْمَصْبُوْغَ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ- احرام والا شخص ورس اور زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے-

اِنَّهُ اسْتَسْقٰى فَاُخْرِجَ اِلَيْهِ قَدَحٌ وَّرْسِيٌّ مُّفَضَّضٌ- امام حسینؓ نے پینے کا پانی مانگا تو ایک پیالہ زرد رنگ کی لکڑی کا لے کر آئے جس پر چاندی کا ملمع تھا-

وَرْضٌ- پتلا پاخانہ نکلنا-

تَوْرِيْضٌ- رات سے نیت کرنا' ٹھہرنا-

لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُوَرِّضْ مِنَ اللَّيْلِ- جب رات سے روزے کی نیت نہ کرے تو روزہ درست ہوگا-

وَرْطَةٌ- گانٹھ' پوشیدہ چیز' ہلاکت' شدت' دشوار کام جس سے نجات مشکل ہو' کیچڑ جس میں سے نکلنا نہ ہو سکے' کنواں-

تَوْرِيْطٌ اور اِيْرَاطٌ- ورطہ میں ڈالنا-

تَوَرُّطٌ- ورطہ میں گرنا' مشکل میں پھنسنا-

وِرَاطٌ- مکر وفریب-

لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ- نہ زکوٰۃ کے جانوروں کو (جو علیحدہ علیحدہ دو شخصوں کے ہوں) ملا دینا درست ہے' اور نہ چھپا دینا (وِرَاط یہ ہے کہ بکریاں ایک گڑھے میں چھپا دے کہ زکوٰۃ کے تحصیل دار کو خبر نہ ہو' پھر ورطہ ہر ایک بلا کو کہنے لگے جس سے مخلصی دشوار ہو- بعض نے کہا وِرَاط یہ ہے کہ اپنے اونٹ یا بکریاں دوسرے کے اونٹوں اور بکریوں میں غائب کر دے- بعض نے کہا تحصیل دار سے یہ کہنا کہ فلاں شخص کے پاس زکوٰۃ کا مال ہے- حالانکہ اس کے پاس وہ نہ ہو یعنی جھوٹی مخبری کرنا)-

اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ لَا مَخْرَجَ مِنْهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ- بڑی سخت آفت جس سے نکل نہیں سکتا یہ ہے کہ آدمی ناحق خون کرے' جس کا کرنا اس کو حلال نہیں-

اِسْتَوْرَطَ- ایسی مشکل میں پڑا جس سے خلاصی مشکل ہے-

اَسْأَلُكَ النَّجَاةَ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ- میں تجھ سے ہر ایک مشکل سے خلاصی چاہتا ہوں-

مَنْ فَرَطَ تَوَرَّطَ- جس نے کسی کام میں افراط کی' حد سے تجاوز کیا وہ مشکل میں پھنسے گا (اعتدال حکمت کا سارا خلاصہ ہے)-

وَرْعٌ یا وَرَعٌ یا وَرَاعَةٌ یا وَرُوْعٌ یا وُرُوْعٌ- پرہیزگاری' گناہ سے بچنا-

رِعَةٌ اور رِيْعَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں- نامرد ہونا' چھوڑا

ہونا و باز رہنا۔

تَوْرِیْعٌ۔ باز رکھنا' پھیر دینا۔

مُوَارَعَةٌ۔ گفتگو کرنا' مشورہ کرنا۔

تَوَرُّعٌ۔ پرہیز گاری۔

مِلَاكُ الدِّيْنَ الْوَرَعُ۔ دین کا مدار پرہیز گاری پر ہے (کہ آدمی حرام سے بچتا رہے اور بعض وقت حلال سے بھی پرہیز کرے اگر اس میں شبہ ہو یا حرام میں پڑ جانے کا ڈر ہو)۔

وَرِّعِ اللِّصَّ وَلَا تُرَاعِهِ۔ چور کو ہٹا نکال کچھ انتظار مت کر (کہ وہ کیا کرے گا)۔

وَرِّعْ عَنِّيْ فِي الدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَيْنِ۔ ایک روپیہ دو روپے کے مقدمے تم فیصلہ کرلو' میری طرف سے ان میں نائب رہو۔

وَ إِذَا أَشْفٰى وَرِعَ۔ جب کسی گناہ کے موقع پر آ جائے تو اس سے باز رہے (خدا سے ڈرے)۔

إِزْدَحَمُوْا عَلَيْهِ فَرَاٰى مِنْهُمْ رِعَةً سَيِّئَةً فَقَالَ اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ۔ امام حسن بصریؒ پر لوگوں نے ہجوم کیا۔ ان کی بے ادبی او گستاخی کو دیکھ کر کہا۔ یا اللہ! مجھ کو اپنے پاس بلا لے یا تیرے پاس شکوہ کرتا ہوں۔

أَعِذْنِيْ مِنْ سُوْءِ الرِّعَةِ۔ بری پرہیز گاری سے مجھ کو اپنی پناہ میں رکھ (بری پرہیز گاری یہ ہے کہ آدمی چھوٹی باتوں سے تو پرہیز کرے اور بڑے بڑے گناہ کرتا رہے مثلاً چاندی سونے کے برتن میں کھانے سے پرہیز کرے اور جب چاندی سونا ملے تو چرا لے یا دغا بازی سے ہاتھ کرے مزے سے چکھے ازار ٹخنوں کے نیچے لٹکانے یا مونچھ بڑھانے ڈاڑھی منڈانے سے تو پرہیز کرے لیکن جھوٹ اور غیبت اور افترا اور بہتان کرتا رہے)۔

وَبِنَهْيِهِ يَرْعَوْنَ۔ اس کی ممانعت پر باز رہتے ہیں۔

فَلَا يُوَرِّعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ يَخْتَطِمُهُ۔ اگر اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالے تو کوئی اس کو نہ روکے۔

كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ يُوَارِعَانِهِ۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں حضرت علیؓ سے مکالمہ اور مشورہ کرتے تھے (بڑے بڑے امور خلافت میں ان سے رائے لیتے)۔

لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ۔ کوئی پرہیز گاری اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ آدمی حرام کاموں سے باز رہے یا مسلمانوں کی ایذا دہی سے۔

لَا تَعْدِلُ بِالرِّعَةِ۔ پرہیز گاری کے برابر کسی خصلت کو مت کر (وہ سب نیک خصلتوں میں افضل ہے)۔

أَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَوَرَّعَ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ۔ سب سے زیادہ پرہیز گار وہ ہے جو ان کاموں سے پرہیز کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ ورع کی کئی اقسام ہیں' ایک تو ان کاموں سے پرہیز کرنا جن کی وجہ سے آدمی فاسق مردود و الشہادت ہو جاتا ہے اس کو ورع تائبین کہتے ہیں۔ دوسرے مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا اس کو ورع صالحین کہتے ہیں۔ تیسرے حلال کا چھوڑ دینا اس ڈر سے کہ کہیں حرام تک نہ لے جائے اس کو ورع متقین کہتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ آدمی اس وقت تک متقی نہیں کہلاتا جب تک اس کام کو نہ چھوڑے جس کے کرنے میں کوئی قباحت نکل آئے مثلاً ترک کلام اس ڈر سے کہ غیبت اور کذب کی طرف منجر نہ ہو)۔

وَمَأْوَاهُ الْمُوَارَعَةُ۔ علم کا اصلی ٹھکانہ پرہیز گاری ہے (بغیر پرہیز گاری کے علم وبال ہے)۔

وَرْقٌ۔ پتے نکلنا' پتے لینا۔

تَوْرِيْقٌ۔ پتے نکلنا (جیسے إِيْرَاقٌ ہے) روپیہ' مال بہت ہونا' مراد کو نہ پہنچنا' غازی کو لوٹ نہ ملنا۔

تَوَرُّقٌ۔ پتے کھانا۔

إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَوْرَقَ جَعْدًا۔ اگر وہ گندم گوں گھونگھر بال والا بچہ جنے۔

خَرَجْتُ أَنَا وَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِيْ وَهُوَ عَلٰى نَاقَةٍ وَّرْقَاءَ۔ میں نکلا اور میری قوم کا ایک مرد جو گندمی رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار تھا (بعض نے کہا ورقاء وہ اونٹنی جس کی سفیدی میں سیاہی ملی ہو بعض نے کہا کالی)۔

أَنْتَ طَيِّبُ الْوَرَقِ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تیری نسل عمدہ ہے (نسل کو پتوں سے تشبیہ دی)۔

لَمَّا قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ اِتَّخَذَ أَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ

فَاَنْتَنَ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ - عرفجہ کی ناک جب کلاب کی جنگ میں کاٹی گئی تو انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنا کر لگالی- لیکن وہ بد بودار ہوگئی- آخر سونے کی ناک بنائی-

وَرِقٌ- (بکسرۂ راء) چاندی- اور وَرَقٌ (بہ فتحہ را) کاغذ جس پر لکھتے ہیں- (اصمعی نے کہا یہ وَرَقٌ بہ فتحہ را ہے کیونکہ چاندی بد بودار نہیں ہوتی- صاحب نہایہ نے کہا میں اصمعی کے قول کو درست سمجھتا تھا- یہاں تک کہ ایک واقف کار تجربہ کار شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ سونے کو مٹی نہیں کھاتی نہ اس میں رطوبت سے زنگ چڑھتا ہے اور نہ زمین اس کو کھاتی ہے نہ آگ- لیکن چاندی پر زنگ چڑھتا ہے پرانی ہو جاتی ہے' کالک اس پر آ جاتی ہے' بدبو دیتی ہے)-

رِقَةٌ- روپیہ' سکہ مارا ہوا-

فَرَاَيْنَا وَجْهَهٗ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ- ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا گویا مصحف کا ایک ورق تھا-

اَوْعَدْلَهَا- ای اس کے برابر چاندی-

خَمْسُ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ- پانچ اوقیے چاندی-

فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ فَطَرَحَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرتؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنائی' لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنائیں یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ نے اپنی انگوٹھی اتار کر ڈال دی پھینک دی (کہتے ہیں ابن شہاب نے اس حدیث میں سہو کیا- صحیح یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی- لوگوں نے بھی آپ کی دیکھا دیکھی سونے کی انگوٹھیاں بنائیں تب آپ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی بنوالی)-

ضِرْسُ الْكَافِرِ وَ النَّارِ مِثْلُ وَرِقَانَ- کافر کی کچلی دوزخ میں اتنی بڑی ہوگی جیسے ورقان کا پہاڑ-

وَرِقَان- ایک پہاڑ ہے مکہ مدینہ کے درمیان-

رَجُلَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يَنْزِلَانِ جَبَلًا مِّنْ جِبَالِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَهٗ وَرِقَانُ فَيُحْشَرُ النَّاسُ وَلَا يَعْلَمَانِ- مزینہ قبیلہ کے دو آدمی عرب کے ایک پہاڑ ورقان پر اتریں گے اس کے بعد لوگوں کا حشر ہوگا ان کو خبر نہ ہوگی (حشر سے مراد مر جانا ہے قیامت کے قریب)-

فِى الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ- چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا جائے گا-

اِنَّهٗ كَرِهَ صَكَّ الْوَرِقِ حَتّٰى يُقْبَضَ- چاندی کے تمسک کا بیچنا جب تک چاندی قبضہ میں نہ آئے مکروہ سمجھا (جیسے ہمارے زمانے میں نوٹ بیچتے ہیں' ان کی بیع وشرا مکروہ ہے)-

لَاتَمَسِّ الْكِتَابَ وَمَسِّ الْوَرَقَ- لکھا ہوا اس پر ہاتھ مت لگا کاغذ کے ورق پر لگا (کیونکہ لکھے ہوئے مقام پر ہاتھ لگانے سے حروف کے مٹ جانے کا ڈر ہوتا ہے- یہ اگلے زمانہ میں تھا جب کچی سیاہی سے لوگ کتابیں لکھا کرتے تھے- اب چھاپے کے حروف ہاتھ لگانے سے خراب نہیں ہوتے نہ پانی گرنے سے مٹتے ہیں)-

وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ- حضرت خدیجہؓ کے چچا تھے اور لوط کی ماں کا نام بھی ورقہ تھا یا رقیہ-

وَرْكٌ- پاؤں موڑنا اترنے کے لئے یا آرام کے لئے اقامت کرنا قادر ہونا' سرین پر ٹیکا دینا' سرین پر مارنا-

وَرَكٌ- سرین بڑا ہونا-

وُرُوْكٌ- لیٹنا-

تَوْرِيْكٌ- سرین کے سامنے رکھنا قادر ہونا' واجب کرنا' جانور کے سرین پر بیٹھنا' قسم دلانے والے کی نیت کے سوا دوسری نیت کرنا-

مُوَارَكَةٌ- تجاوز کرنا-

تَوَرُّكٌ- سرین پر زور دے کر بیٹھنا (نماز میں تَوَرُّك یہ ہے کہ داہنے پاؤں پر سرین رکھنا یا دونوں سرین یا ایک سرین زمین پر رکھنا اور دونوں پاؤں ایک طرف نکال دینا)-

كَرِهَ اَنْ يَّسْجُدَ مُتَوَرِّكًا- متورک ہو کر سجدہ کرنا مکروہ رکھا ہے (وہ یہ ہے کہ سرینوں کو بہت اونچا کرے یا سرین کو ایڑیوں سے ملا دے- بالکل سرین علیحدہ نہ رکھے- ازہری نے کہا تورک کی دو صورتیں ہیں- ایک یہ کہ اخیر تشہد میں دونوں پاؤں ایک طرف نکال دے اور مقعد کو زمین سے لگا دے یہ سنت ہے- دوسرے یہ کہ قیام کی حالت میں اپنا ہاتھ سرین پر رکھے' یہ منع

ہے)-

كَانَ لَايَرٰی بَأْسًا اَنْ يَّتَوَرَّكَ الرَّجُلُ عَلٰی رِجْلِهِ الْيُمْنٰی فِي الْاَرْضِ الْمُسْتَحِيْلَةِ- (مجاہد نے کہا) جو زمین برابر نہ ہو اگر اس میں نمازی اپنا سرین داہنے پاؤں پر رکھے (زمین سے نہ لگائے) تو کچھ قباحت نہیں ہے (یہ بھی تورک کی ایک صورت ہے)-

كَانَ يَكْرَهُ التَّوَرُّكَ فِي الصَّلٰوةِ- ابراہیم نخعیؒ (امام ابوحنیفہؒ کے استاذ الاستاذ) نماز میں تورک کو مکروہ جانتے تھے (شاید مراد ان کی وہ تورک ہے کہ سجدہ میں سرین ایڑی سے ملا دے ورنہ اخیر تشہد میں سرین پر بیٹھنا اور دونوں پاؤں ایک طرف نکال دینا سنت ہے- اور اگر نخعی نے اس کو برا سمجھا تو ان کا قول رد کر دینے کے قابل ہے)-

لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰی اَوْرَاكِهِمْ- تو شاید ان لوگوں میں سے ہے جو اپنے سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں (یعنی سجدے میں سرین کو ایڑیوں سے علیحدہ نہیں رکھتے)-

جَاءَتْ فَاطِمَةُ مُتَوَرِّكَةَ الْحَسَنِ- حضرت فاطمہ زہرا جناب امام حسن کو اپنی سرین پر اٹھائے ہوئے آئیں-

ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰی رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰی ضِلَعٍ- (آنحضرتؐ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا پھر کہا کہ) اس کے بعد لوگ ایک شخص پر یعنی اس کی امامت پر راضی ہو جائیں گے وہ ایسا ہوگا جیسے سرین کو ایک پسلی پر رکھیں (وہ ہرگز نہیں جمنے کا' مطلب یہ ہے کہ اس کی حکومت محض ناپائیدار اور لغو اور بے انتظام ہوگی)-

حَتّٰی اِنَّ رَاْسَ نَاقَتِهٖ لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ- یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی کا سر زین کے مورک تک پہنچا تھا (اتنا اس کے سر کو زور سے کھینچا تھا تا کہ وہ چلنے سے باز رہے...... مَوْرِكُ زین کا وہ تکیہ جس پر سوار اپنا پاؤں اٹھا کر رکھ لیتا ہے جب رکاب میں پاؤں رکھے رکھے تھک جاتا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ مَوْرِكُ چمڑے کا تکیہ کی طرح زین کے آگے ہوتا ہے)-

كَانَ يَنْهٰی اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ وِرَاكٍ صَلِيْبٌ- حضرت عمرؓ اس بات سے منع کرتے تھے کہ وراک میں صلیب کی صورت بنائی جائے (وراک وہ کپڑا جو زینت کے لئے زین پر لگاتے ہیں بعض نے کہا چھوٹا تکیہ یا توشک جو زین کے آگے ڈال کر پھر اس کو نیچے موڑ دیتے ہیں)-

اِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَوَرَّكَ اِلٰی شَيْءٍ جَزٰی عَنْهُ- اگر ایک شخص کو ظلم سے خواہ مخواہ قسم دلائیں وہ توریک کرے یعنی قسم کا مطلب کچھ اور رکھے جو قسم کھلانے والے کی نیت نہ ہو تو جائز ہے (اگر واجبی طور سے قسم دی جائے بہ حکم شرعی تب تو قسم کا مطلب وہی ہوگا جو قسم دلانے والے کا ہے اور توریک اس کو فائدہ نہ دے گی)-

لَاتُوَرِّكْ فَاِنَّ قَوْمًا عُذِّبُوْا بِنَقْضِ الْاَصَابِعِ وَالتَّوَرُّكِ- تورک مت کرو کیونکہ ایک قوم پر انگلیاں چٹخانے اور تورک کی وجہ سے عذاب اترا (مراد وہ تورک ہے کہ نماز میں کھڑے کھڑے دونوں ہاتھ سرین پر رکھے- مجمع البحرین میں ہے کہ تورک نماز میں سنت ہے وہ یہ ہے کہ بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں زمین پر رکھے اور داہنے پاؤں کی پشت بائیں تلوے کی طرف کر دے اور مقعد زمین سے لگا دے اور جو تورک منع ہے اس کا ذکر اس حدیث میں ہے)-

وَرَمٌ- پھول جانا' غصہ ہونا-

تَوْرِيْمٌ- اینٹھنا' غرور کرنا' سجانا' غصہ دلانا-

اِيْرَامٌ- تھن سوج جانا-

تَوَرُّمٌ- سوج جانا-

اِنَّهٗ قَامَ حَتّٰی وَرِمَتْ قَدَمَاهُ- آنحضرتؐ تہجد کی نماز میں اتنا کھڑے ہوئے کہ آپ کے پاؤں سوج گئے-

حَتّٰی تَرِمَ قَدَمَاهُ- یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے-

وَلَّيْتُ اُمُوْرَكُمْ خَيْرَكُمْ فَكُلُّكُمْ وَرِمَ اَنْفُهٗ- (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ سے کہا) میں نے تمہارے کاموں کو اس شخص کے سپرد کیا جو تم سب میں بہتر ہے (مراد حضرت عمرؓ ہیں) اب میں دیکھتا ہوں ہر ایک کی ناک پھولی ہوئی ہے (ہر ایک کو غصہ ہے کہ اس کو خلافت کیوں نہیں ملی)-

وَرَهٌ- احمق ہونا-

تَوَرُّهٌ - اناڑی ہونا-

وَرْهَاءُ - احمق عورت' یا بہت برسنے والا ابر-

اِنَّ اُمَّكَ لَوَرْهَاءُ - تیری ماں تو احمق ہے-

قَالَ لِرَجُلٍ نَعَمْ یا اَوْرَهُ - امام جعفر صادق نے ایک شخص سے کہا- ہاں اے احمق-

وَرْیٌ - بگاڑ دینا' کھا لینا' پھیپڑے پر مارنا' سلگنا' آگ نکلنا (جیسے وُرْیٌ اور رِیَةٌ ہے)-

تَوْرِیَةٌ - چھپانا' ایک بات سے دوسرا مطلب مراد لینا جس کو مخاطب نہ سمجھے' پوشیدہ کرنا' ہٹانا-

مُوَارَاةٌ - چھپانا-

كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا وَرّٰی بِغَيْرِهٖ - آنحضرتؐ جس کسی سفر کا ارادہ کرتے (یعنی جنگ کے لئے) تو اس کو چھپاتے اور ایسی بات کہتے جس سے لوگ اور جگہ جانا سمجھتے (اس میں یہ راز تھا کہ دشمن کہ خبر نہ پہنچے وہ اپنا بندوبست نہ کر سکے)-

لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمًى - اللہ سے پرے پھر کوئی مطلب نہیں ہے (بلکہ تمام عبادات کی غایت یہ ہے کہ اللہ کا قرب حاصل ہو- بس یہ ہو گیا تو انتہا کو پہنچ گئے)-

اِنِّیْ كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ - (حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں) میں تو حجاب کے پیچھے سے اللہ کا جانی دوست بنا (حضرت جبرئیلؑ نے مجھ کو آ کر خبر دی تو میں موسیٰ علیہ السلام سے کم درجہ ہوا کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سنا اور موسیٰؑ حضرت محمدؐ سے کم ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سنا اور اس کو دیکھا بھی)-

اَشَیْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْمِنْ وَّرَاءَ وَّرَاء - کیا تم نے یہ آنحضرتؐ سے سنا ہے یا بعد کے لوگوں سے؟-

هُوَابْنُكَ مِنَ الْوَرَاءِ - (شعبی نے ایک بچہ کو دیکھا جو ایک شخص کے ساتھ تھا' اس شخص سے پوچھا یہ تیرا بچہ ہے اس نے کہا میرے بیٹے کا بیٹا (پوتا) ہے شعبی نے کہا وہ تیرا بیٹا ہے وراء (یعنی پوتا ہے- عرب لوگ پوتے کو "وراء" کہتے ہیں)-

صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں نے آنحضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھی (کبھی "وَرَاءَ" کے معنی آگے کے بھی آتے ہیں' جیسے اس آیت میں وَكَانَ وَرَائَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا)-

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ - امام سپر ہے لوگ اس کی آڑ میں لڑتے ہیں یا اس کے آگے ہو کر لڑتے ہیں (جہاں سردار نہ رہا فوج پریشان ہو جاتی ہے)-

نُخْبِرُ بِهٖ مِنْ وَّرَاءَ نَا - ہم اس کی خبر ان لوگوں کو کر دیں جو ہمارے پرے رہتے ہیں یا جو ہمارے بعد پیدا ہوں گے (بیٹے' پوتے' پروتے' نواسے' کنواسے کونڈی کا سے لال تماشے وغیرہ)-

لَاَنْ يَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰی يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِیَ شِعْرًا - اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھر جائے یہاں تک کہ اس کو بیمار کر دے یا کھا جائے یا پھیپڑے تک پہنچ جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرے (مراد وہ اشعار ہیں جو واہی عشقیہ مضامین خال و خط کی تعریف اور فسق و فجور کی باتیں رکھتے ہوں نہ کہ وہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی تعریف ہو یا جن سے اللہ اور رسول کی محبت پیدا ہو یا شریعت کے احکام اور مسائل ہوں یا کفار کی ہجو یا برائی ہو)-

نَفَخْتَ فَاَوْرَيْتَ - تم نے پھونکا پھر سلگا دیا (عرب لوگ کہتے ہیں وَرِیَ الزَّنْدُ يَرِیْ یعنی چقماق نے آگ نکالی- اَوْرَاهُ اس میں سے آگ نکالی- حربی نے کہا: یوں کہنا چاہئے تھا قَدَحْتَ فَاَوْرَيْتَ یعنی چقماق ماری پھر آگ سلگائی)-

حَتّٰی اَدْرٰی قَبَسًا لِقَابِسٍ - یہاں تک کہ ایک انگارہ (نور) انگارہ لینے والے کے لئے روشن کر دیا (یعنی طالب ہدایت کے واسطے راستہ صاف کر دیا)-

تَبْعَثُ اِلٰی اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَيُوَرُّوْا - آپ بصرے والوں کے پاس بھیجئے ان کی رائے معلوم کی جائے-

وَرَّيْتُ النَّارَ - میں نے آگ نکالی-

اِسْتَوْرَيْتُ فُلَانًا رَاْيًا - میں نے فلاں شخص سے درخواست کی کہ اس معاملہ میں اپنی رائے بیان کرے-

اِنَّ امْرَأَةً شَكَتْ اِلَيْهِ كُدُوْحًا فِي ذِرَاعَيْهَا مِنِ احْتِرَاشِ الضِّبَابِ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتِ الضَّبَّ فَوَرَّيْتِهِ ثُمَّ دَعَوْتِ بِمِكْنَفَةٍ فَثَمَلْتِهِ كَانَ اَنْبَعَ - ایک عورت نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ میری بانہیں گوڑ پھوڑوں (سوساروں) کا شکار کرتے کرتے چھل گئی ہیں - آپ نے کہا اگر تو ایک گوڑ پھوڑ (سوسمار) لے اس کو تیل میں پکائے پھر ایک مرتبان میں اس کو رکھ دے اور ہاتھ پر ملتی رہے تو تجھ کو فائدہ ہوگا -

حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ - یہاں تک کہ مجھ سے چھپ گیا -

لَوْمَرَرْنَا بِالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَهُوَ مُتَوَارٍ - کاش ہم امام حسن بصریؒ کے پاس چلیں وہ اس زمانے میں (حجاج بن یوسف کے ڈر سے ابوخلیفہ کے گھر میں) چھپے ہوئے تھے (حجاج نے ان کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا) -

كَانَ مُتَوَارِيًا - کافروں سے چھپے ہوئے تھے -

غَرَبَتِ الشَّمْسُ يَاتَوَارَتْ - سورج ڈوب گیا' چھپ گیا -

فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ - تمہارے ہاتھ نے ایک بال بھی نہیں چھپایا -

يُوَارِيْهِ اِبِطُ بِلَالٍ - جس کو بلالؓ کی بغل چھپا لیتی تھی (اتنا تھوڑا سا کھانا تھا) -

تَوَارَى الشَّفَقُ - شفق ڈوب گئی -

فَوَارَيْتُهُ - میں نے اس کو دفن کر دیا (چھپا دیا) -

وَاَوْرٰى مِنْهُ مَنْقَبَةً - ان سے زیادہ ظاہر تعریف اور صفت میں -

وَفِي الشَّوِيِّ الْوَرِيِّ مُسِنَّةٌ - موٹی بکریوں میں ایک مسنہ دینی ہوگی (یعنی دو برس کی بکری' جو تیسرے میں لگی ہو) -

تَوْرَاةٌ - (اصل میں تَوْرِيَةٌ تھا بمعنی) روشنی اور نور -

نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ فِيْ سِتٍّ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِنْجِيْلُ فِيْ اِثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُ وَالزَّبُوْرُ فِيْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنْهُ وَالْقُرْاٰنُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ - توراۃ شریف رمضان کی چھٹی تاریخ کو اتری انجیل بارہویں تاریخ میں رمضان کی اور زبور اٹھارہویں تاریخ میں رمضان کی' اور قرآن شب قدر میں اترا -

اِذَا تَوَارَى الْقُرْصُ كَانَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَالْاِفْطَارِ - جب سورج کا گردہ چھپ جائے (افق کے نیچے چلا جائے) تو مغرب کی نماز کا اور روزے کے افطار کا وقت آ گیا -

تَوَارٰى مِنَ الْبُيُوْتِ - گھروں سے چھپ گیا -

تُحِيْطُ دَعْوَتُكَ مِنْ وَّرَائِهِمْ - تیری دعا ان کو ہر طرف سے گھیر لے گی -

كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَاْمُرُبِهِمْ فَيُدْفَنُوْنَ مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ - حضرت علیؓ حکم دیتے تھے وہ پردے کی آڑ میں دفن کر دیئے جاتے تھے (ان کی موت ظاہر نہیں کرتے تھے نہ اس پر نماز پڑھتے تھے) -

اَرْسَلْتُ اِلَيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ وَّرَاءَ فَاسْاَلُوْنِيْ وَادْعُوْنِيْ - میں نے ان کے پاس ایک پیغمبر پردے کی آڑ سے بھیجا تو مجھ سے مانگو اور مجھ سے دعا کرو -

اَنْتُمْ كَهْفُ الْوَرٰى - تم مخلوقات کے لئے سایہ ہو -

كَاَنِّيْ بِالْقَائِمِ يَخْرُجُ مِنْ وَرْيَانَ - گویا میں امام مہدی کو دیکھ رہا ہوں وہ وریان سے نکلے ہیں (وریان ایک موضع کا نام ہے) -

بابُ الواو مع الزّاء

وِزْرٌ - اٹھانا' لادنا -

وَزْرٌ - بند کرنا غالب ہونا -

وَزَارَةٌ - وزیر ہونا (جیسے مُوَازَرَةٌ ہے اور مُوَازَرَةٌ کے معنی قوت دینا بھی ہیں) -

اِيْزَارٌ - محفوظ کرنا -

تَوَزُّرٌ - وزیر ہونا -

اِتِّزَارٌ - کمل پہننا -

اِسْتِيْزَارٌ - وزیر بنانا -

لَاتَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى - کوئی بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی - (یعنی ہر ایک کے گناہ کا مواخذہ اسی سے ہوگا - یہ آیت قانون کے ہزاروں مسئلوں کا جواب ہے) -

قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا- جنگ نے اپنے بوجھ اتار دیئے (یعنی لڑائی ختم ہوگئی لوگوں نے ہتھیار کھول ڈالے)-

اِرْجِعْنَ مَاْجُوْرَاتٍ غَیْرَ مَاْزُوْرَاتٍ -ثواب لے کر لوٹو نہ کہ گناہ لے کر (قاعدے سے مَوْزُوْرَاتٍ ہونا تھا مگر مَاجُوْرَات کے وزن پر مَاْزُوْرَات کر دیا)-

نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَ اَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ- ہم امیر (خلیفہ) رہیں گے- یعنی قریش کے لوگ اور تم یعنی انصار ہمارے وزیر اور مشیر رہو گے (ہمارے مددگار اور صوبہ دار)-

لَكَ الْمُهَنَّا وَعَلَيْهِ الْوِزْرُ- تجھ کو مبارک باد ہے اور گناہ اس پر ہے-

وَزْعٌ- روکنا' منع کرنا' قید کرنا-

وَزُوْعٌ- بہکانا' ترغیب دینا-

تَوْزِیْعٌ- بانٹنا' تقسیم کرنا-

اِیْزَاعٌ- بہکانا' الہام ہونا' تقسیم کرنا-

تَوَزُّعٌ- جدا جدا ہو جانا-

اِتِّزَاعٌ- باز آ جانا-

اِسْتِیْزَاعٌ- الہام چاہنا-

وَزَعَةٌ- بادشاہ کے معاون مددگار پولس وغیرہ-

مَنْ یَّزَعُ السُّلْطَانُ اَکْثَرُ مِمَّنْ یَّزَعُ الْقُرْاٰنُ- وہ لوگ جو بادشاہ کے خوف سے جرم سے باز رہتے ہیں ان سے زیادہ ہیں جن کو قرآن باز رکھتا ہے (یعنی اللہ سے ڈرنے والے کم ہیں اور حکومت سے ڈرنے والے بہت)-

اِنَّ اِبْلِیْسَ رَاٰی جِبْرِیْلَ یَوْمَ بَدْرٍ یَّزَعُ الْمَلٰٓئِکَةَ- ابلیس نے دیکھا کہ حضرت جبرئیلؑ بدر کے روز فرشتوں کی صفیں جما رہے ہیں (ان کو جنگ کے لئے مستعد اور تیار کر رہے ہیں)-

اِنَّ الْمُغِیْرَةَ رَجُلٌ وَّازِعٌ- مغیرہ بن شعبہ فوج کی افسری کے لائق ہیں (فوج کے آگے رہنے کے اس کو لڑانے کے اہل ہیں)-

اِنَّهٗ شُکِیَ اِلَیْهِ بَعْضُ عُمَّالِهٖ لِیَقْتَصَّ مِنْهُ فَقَالَ اَقِیْدُ مِنْ وَّزَعَةِ اللّٰهِ- حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ان کے بعض عاملوں کی شکایت کی گئی اور یہ چاہا گیا کہ ان سے قصاص لیا جائے- تب انھوں نے کہا- ''کیا میں اللہ تعالیٰ کی پولیس سے قصاص لوں-'' (حالانکہ وہ لوگوں کو شر سے باز رکھتے ہیں' شریروں کو گرفتار کر کے سزا دیتے ہیں)-

اِنَّ عُمَرَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَقِصَّ مِنْ هٰذَا بِاَنْفِهٖ فَقَالَ اَنَا لَا اَقُصُّ مِنْ وَّزَعَةِ اللّٰهِ فَاَمْسَكَ- حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا- اس کا قصاص اس سے دلائیے- انھوں نے کہا میں اللہ کی فوج سے قصاص نہیں لوں گا- تب حضرت عمرؓ خاموش ہو رہے-

لَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ وَّزَعَةٍ یا وَازِعٍ- لوگوں کے لئے ایک افسر اور ان کے معاون ضروری ہیں (جو ظالموں کو ظلم سے اور شریروں کو ارتکاب جرائم سے روکیں ورنہ سارا ملک تباہ ہو جائے گا)-

لَایُوْزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ یَّخْطِمُهٗ- کوئی شخص کسی اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالنے سے نہ روکا جائے-

اَرَدْتُ اَنْ اَکْشِفَ عَنْ وَّجْهِ اَبِیْ لَمَّا قُتِلَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ فَلَا یَزَعُنِیْ- (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے یہ چاہا کہ اپنے باپ کا منہ کھول کر دیکھوں جب وہ جنگ احد میں مارے گئے تھے- آنحضرتؐ مجھ کو دیکھ رہے تھے' آپ نے مجھ کو جھڑکا نہیں (منع نہیں کیا)-

اِنَّهٗ حَلَقَ شَعْرَهٗ فِی الْحَجِّ وَ وَزَّعَهٗ بَیْنَ النَّاسِ- آنحضرتؐ نے حج میں اپنا سر منڈایا اور بال لوگوں کو تقسیم کر دیئے (تاکہ تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھیں)-

اِلٰی غُنَیْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا- کچھ بکریوں کی طرف ان کو بانٹ لیا-

اِنَّهٗ خَرَجَ لَیْلَةً فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالنَّاسُ اَوْزَاعٌ- ایک رات حضرت عمرؓ رمضان کے مہینے میں مسجد میں گئے- دیکھا تو لوگ الگ الگ جماعتیں کر رہے ہیں (تراویح متعدد اماموں کے پیچھے پڑھ رہے ہیں- حضرت عمرؓ نے ان سب کو ایک قاری کے پیچھے پڑھنے کا حکم دے دیا کوئی یہ وہم نہ کرے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی طرف سے دین میں ایک بات شریک کر دی جس کا اختیار ان کو نہ تھا اسی طرح بیس رکعت تراویح کا حکم اپنی رائے سے دے

دیا حاشا وکلا کہ حضرت عمرؓ ایسا کرتے بلکہ انھوں نے طریقۂ نبویؐ کا اتباع کیا- آنحضرتؐ کی حیات میں ایک ہی امام کے پیچھے سب نے تراویح پڑھی- ایک مسجد میں متعدد جماعتیں ایک ہی وقت میں آنحضرتؐ کے عہد میں کبھی نہیں ہوئیں- اسی طرح حضرت عمرؓ نے ضرور آنحضرتؐ کو بیس رکعتیں تراویح کی بھی پڑھتے دیکھا ہوگا- گو ہم تک یہ روایت بہ سند صحیح نہیں پہنچی اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان منکر الحدیث ہے مگر حضرت عمرؓ کا زمانہ اس سے بہت پہلے تھا- ان کو بہ سند صحیح یہ روایت پہنچ گئی ہوگی- یا انھوں نے خود دیکھا ہوگا- اب یہ جو حضرت عمرؓ نے کہا ''یہ اچھی بدعت ہے'' اس کا یہ مطلب نہیں کہ بدعت بھی کوئی اچھی ہوتی ہے کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے بلکہ نئی بات ہے اس لئے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں لوگ الگ الگ جماعتیں تراویح کی کرتے رہے تو گویا قدیم دستور وہی ہو گیا اور ایک جماعت کرنا ایک نیا کام ہو گیا- غرض یہ ہے کہ بدعت کے دو معنی ہیں- ایک بدعت لغوی یعنی نیا کام اس میں جو شریعت سے ثابت ہو اور اس کی دلیل موجود ہو وہ بدعت حسنہ ہے اور جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو وہ بدعت سیئہ ہے اور اس دوسری قسم کو بدعت شرعی کہتے ہیں- ہر بدعت شرعی گمراہی ہے اور اس کی تقسیم حسنہ اور سیئہ کی طرف نہیں ہے بلکہ اس کا ہر ایک فرد سیئہ ہے اور یہی حدیث شریف کا مضمون ہے)-

بِضَرْبٍ كَاِيْزَاعِ الْمَخَاضِ مُشَاشَهٗ- ایسی ضرب جیسے پیشاب اپنے قطروں کو جدا جدا اڑاتا ہے (ایک روایت میں غُشَاشَهٗ ہے معنی وہی ہیں)-

اِنَّهٗ كَانَ مُوْزَعًا بِالسِّوَاكِ- آنحضرتؐ مسواک کے بڑے حریص اور شیفتہ تھے (آپ کے مزاج لطافت اور نفاست اور پاکیزگی بدرجۂ کمال تھی- جتنی مسواک زیادہ کرو اتنا ہی منہ صاف بدبو سے پاک رہتا ہے- جو لوگ مسواک زیادہ نہیں کرتے ان کے منہ سے ایسی بو آتی ہے کہ پاس بیٹھنے والے کو نفرت ہوتی ہے)-

اَللّٰهُمَّ اَوْزِعْنِيْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ- یا اللہ تعالیٰ! مجھ کو تیری نعمتوں کا شکر کرنے کی توفیق دے (میرا دل شکر کی طرف مائل کر دے)-

يَا بُنَيَّةُ ذٰلِكَ الْوَازِعُ- بیٹا وازع یہی ہے (وازع کہتے ہیں اس شخص کو جو مسجد میں صفوں کے آگے رہ کر صفیں برابر کراتا ہے کسی کو آگے ہٹاتا ہے کسی کو پیچھے سرکاتا ہے)-

اَلسُّلْطَانُ وَزَعَةُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ- بادشاہ اسلام اللہ کا مددگار ہے اس کی زمین میں (وہ ظالم کے ظلم کو روکتا ہے، مجرموں کو سزا دیتا ہے گویا اللہ کی پولیس کا افسر ہے)-

وَزْعٌ- تھوڑا تھوڑا کر کے پھینکنا-

تَوْزِيْعٌ- صورت بنانا-

اِيْزَاعٌ بہ معنی وَزْعٌ ہے-

وَزَغٌ- رعشہ-

وَزَغَةٌ- گرگٹ یا سپلک چھپکلی (مذکر ہو یا مونث اس کی جمع اَوْزَاغٌ اور وُزْغَانٌ اور اِزْغَانٌ ہے)-

وِزَاغٌ- ضعیف اور ناتوان لوگ-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ- چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا-

لَمَّا اُحْرِقَ بَيْتُ الْمَقْدَسِ كَانَتِ الْاَوْزَاغُ تَنْفُخُهٗ- جب بیت المقدس جلایا گیا (اس کو نمرود نے جلوا دیا تھا) تو گرگٹ سپلک آگ کو پھونک رہے تھے (مشہور یہ ہے کہ گرگٹ حضرت ابراہیمؑ پر آگ پھونک رہا تھا)-

مَنْ قَتَلَ الْفُوَيْسِقَةَ فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا- جو کوئی گرگٹ یا چھپکلی کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کے لئے اتنا ثواب ہے-

اِنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَتْلِ الْوُزْغَانِ فَاَمَرَهَا بِذٰلِكَ- ام شریک نے آنحضرتؐ سے اجازت چاہی گرگٹوں کو مارنے کی، آپ نے ان کو حکم دیا کہ مار ڈالو-

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ الْعَاصِ اَبَا مَرْوَانَ حَاكٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ كَذَا فَلْتَكُنْ فَاَصَابَهٗ مَكَانَهٗ وَزْغٌ لَمْ يُفَادِقْهُ- حکم بن ابی العاص جو مروان کا باپ تھا اس نے پیچھے سے آنحضرتؐ کی نقل کی (آپ کو منہ چڑھایا) آنحضرت ﷺ کو معلوم ہو گیا- (آپ نے

دیکھ لیا) تو فرمایا تو ایسا ہی ہو جا- اس کو اسی جگہ رعشہ کی بیماری ہوگئی جو مرتے دم تک نہیں گئی- اس کا منہ ویسا ہی رہ گیا جیسا اس نے چڑھانے کو بنایا تھا- ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حکم بن ابی العاص پر لعنت کی اور مروان کو گرگٹ اور گرگٹ کا بیٹا کہا- اسی لئے حضرت عائشہؓ نے مروان کے حق میں فرمایا کہ وہ اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے)-

لَمَّا وُلِدَ مَرْوَانُ عَرَضُوْ بِہٖ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْعُوَ لَہٗ فَاَرْسَلُوْا بِہٖ اِلٰی عَائِشَۃَ فَلَمَّا قَرُبَتْ مِنْہُ قَالَ اَخْرِجُوْا عَنِّیْ الْوَزَغَ بْنَ الْوَزَغِ- جب مروان پیدا ہوا تو اس کو آنحضرتؐ کے سامنے لے جانا چاہا تاکہ آپ اس کے لئے دعا کریں' اس کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیج دیا- وہ اس کو لے کر آنحضرتؐ کے پاس پہنچیں- آپ نے فرمایا ارے اس گرگٹ کو گرگٹ کے بیٹے کو میرے پاس سے نکالو-

اِنَّہٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ- آنحضرتؐ نے چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا-

لَيْسَ يَمُوْتُ مِنْ بَنِیْ اُمَيَّۃَ مَيِّتٌ اِلَّا مُسِخَ وَزَغًا- بنی امیہ میں سے جو کوئی مرتا ہے تو وہ گرگٹ بنا دیا جاتا ہے-

كُنْتُ مَعَ اَبِیْ قَاعِدًا فِی الْحِجْرِ فَاِذَا بِوَزَغٍ يُّوَلْوِلُ لِسَانَہٗ فَقَالَ اَبِیْ لِرَجُلٍ اَتَدْرِیْ مَا يَقُوْلُ ھٰذَا الْوَزَغُ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ فَقَالَ يَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَئِنْ ذَكَرْتُمْ عُثْمَانَ بِشَتْمَۃٍ لَاَشْتِمَنَّ عَلِيًّا- (امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے) میں اپنے والد امام محمد باقرؒ کے ساتھ حطیم کعبہ میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک گرگٹ کو دیکھا زبان سے کچھ آواز نکال رہا ہے- میرے والد نے ایک شخص سے کہا' تو جانتا ہے یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' میں نہیں جانتا- میرے والد نے کہا وہ یہ کہتا ہے- خدا کی قسم اگر تم نے حضرت عثمانؓ کو برا کہا (گالی دی) تو میں حضرت علی کو برا کہوں گا-

مترجم: کہتا ہے یہ دونوں روایتیں امامیہ نے کی ہیں اور مجھ کو ان کی صحت پر اعتماد نہیں ہے- کیونکہ ان میں صریح تناسخ کا ثبوت ہے جو ہندوؤں اور بودھوں کا اعتقاد ہے اور اہل اسلام بالاتفاق اس کے منکر ہیں اور قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہے کہ جو عالم آخرت کو گیا پھر وہ دنیا میں آنے والا نہیں- مجمع البحرین میں ہے- امام جعفر صادق نے اپنے والد کو وہ قول جو ابھی گزرا نقل کر کے یہ فرمایا- پھر میرے والد نے کہا' جب عبدالملک بن مروان مرنے لگا تو وہ گرگٹ کی صورت میں مسخ ہو گیا اور پاس والوں کے ہاتھ سے نکل بھاگا وہاں اس کا بیٹا بھی تھا- جب لوگوں نے اس کو نہ پایا تو سخت دشوار گزرا اور سوچنے لگے کہ اب کیا کریں- آخر ان کی رائے یہ ٹھہری کہ ایک لکڑی لیں اس کو آدمی کی طرح لٹا کر کفن دیں- انھوں نے ایسا ہی کیا اور لکڑی پر لوہے کی زرہ پہنا دی' پھر کفن پہنا کر اس کو دفن کر دیا اور یہ بات سوائے میرے اور عبدالملک کے لڑکے کے اور کسی کو معلوم نہیں ہوئی- انتہی مافی مجمع البحرین)-

وَزْفٌ- جلدی جانا' جلدی چلانا-

تَوْزِيْفٌ اور اِيْزَافٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

مُوَازَفَۃٌ- برابر خرچ نکالنا سفر میں جس کو مُنَاھَدَۃ بھی کہتے ہیں-

وَزْمٌ- ادا کر دینا' دن میں ایک ہی بار کھانا (جیسے تَوْزِيْمٌ ہے)-

وَزِيْمَۃ- ایک گٹھا' گڈی-

وِزَام- جلدی-

وَزْنٌ یا زِنَۃٌ- تولنا' اندازہ کرنا' انچنہ کرنا' تخمینہ کرنا' تول کر دینا-

وَزَانَۃٌ- بھاری پنا-

تَوْزِيْنٌ- عادت کرانا-

مُوَازَنَۃٌ- برابر کرنا' مقابل کرنا' محاذی کرنا (حال کے عرف میں موازنہ اس انداز کو کہتے ہیں جو آئندہ سال کے مداخل اور مخارج کا کیا جائے یعنی میزانیہ میں اس کو بجٹ کہتے ہیں)-

اِيْزَانٌ- عادت کرانا-

تَوَازُنٌ- برابر ہونا-

اِتِّزَانٌ- تول کر لینا-

نَھٰی عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يُّوْزَنَ یاحَتّٰی تُوْزَنَ- پھلوں اور میووں کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان

کا انچنہ تخمینہ و اندازہ نہ کیا جائے (اور یہ اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب ان میں پختگی آ جاتی ہے تو اس سے پہلے بیع سے منع فرمایا- کیونکہ آفت کا احتمال رہتا ہے دوسرے فقیروں کی حق تلفی ہوتی ہے ان کو میوہ یا کھیت کاٹتے وقت کچھ دینا چاہئے)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ- کھجور کی بیع سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائے (گدر نہ ہو جائے) اور جب تک اس کا انچنہ (تخمینہ) نہ کیا جائے (انچنہ پختگی کے بعد ہی کیا جاتا ہے)-

بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ- اللہ کے ہاتھ میں تراوز ہے-

لَوُوْزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ- تو نے جتنے کلمے اب تک کہے' میں نے چار کلمے اب کہے اگر وہ ان کے ساتھ تولے جائیں تو برابر اتریں گے-

لَوْوَزَنْتُهٗ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَ- اگر میں ان کو ان کی ساری امت ایک طرف رکھ کر تولوں تو ان کا پلہ جھکا رہے گا (ساری امت سے بھی وہ بھاری نکلیں گے)-

وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ- برابر ہموزن-

وَزَنَ ثَمَرَ نَخْلِهٖ- اپنے درختوں کے کھجور کا اندازہ (انچنہ) کیا-

اَلْوَزْنُ وَزْنُ مَكَّةَ- تول مکہ والوں کی معتبر ہوگی- (یعنی زکوٰۃ صدقہ وغیرہ تمام دینی معاملات میں- اور ماپ مدینہ والوں کا معتبر ہوگا- تو امام ابوحنیفہؒ نے جو رطل اور صاع عراق والوں کا معتبر رکھا ہے یہ درست نہیں ہے- حجاز والوں کا رطل اور صاع معتبر ہے)-

زِنَةَ عَرْشِهٖ- اس کے تخت کے وزن میں-

اِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ مِيْزَانًا لَّهٗ لِسَانٌ وَّكِفَّتَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَتُوْزَنُ بِهٖ اَعْمَالُ الْعِبَادِ- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک ترازو کھڑا کرے گا اس کو زبان بھی ملے گی' اس کے دو پلڑے ہوں گے جن سے بندوں کے اعمال (اچھے اور برے) تولے جائیں گے-

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ بِالْمِيْزَانِ فَدَفَعَهٗ اِلٰى نُوْحٍ وَقَالَ مُرْ قَوْمَكَ يَزِنُوْا بِهٖ- حضرت جبرئیلؑ ترازو لے کر آسمان سے اترے اور وہ ترازو حضرت نوحؑ کو دے دیا- ان سے کہا اپنی قوم کو حکم کرو اس سے تولا کریں-

اَلصَّلٰوةُ مِيْزَانٌ فَمَنْ وَفّٰى اِسْتَوْفٰى- نماز گویا ترازو ہے جو کوئی اس کو پوری طرح ادا کرے گا (طمانیت اور تعدیل ارکان کے ساتھ) وہ پورا ثواب بھی لے گا- (ورنہ ثواب بھی کم ملے گا)-

وَزْيٌ- جمع ہونا-

مُوَازَاةٌ- برابر ہونا-

اِيْزَاءٌ- ٹیکا دینا-

تَوَازِيْ- برابر ہونا-

فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ- پھر ہم دشمن کے برابر ٹھہرے اور اس کے سامنے صفیں باندھیں-

بابُ الواو مع السّین

وَسَخٌ- میل چڑھنا-

تَوْسِيْخٌ- میلا کرنا-

تَوَسُّخٌ اور اِتِّسَاخٌ- میلا ہونا-

وَسَخٌ- میل کچیل (اَوْسَاخ جمع ہے)-

اَلصَّدَقَةُ اَوْسَاخُ النَّاسِ- صدقہ اور زکوٰۃ لوگوں کے مالوں کی میل ہے (اس کے نکلنے سے مال صاف ہو جاتا ہے تو وہ بنی ہاشم کے لئے درست نہیں ہے-

وُسَادَةٌ- تکیہ-

تَوْسِيْدٌ- تکیہ سر کے تلے رکھنا' ابھارنا-

تَوَسُّدٌ- سر کے تلے رکھنا-

قَالَ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ اِذَنْ لَعَرِيْضٌ- آنحضرتؐ نے عدی بن حاتم سے فرمایا- تب تو تیرا تکیہ خوب چوڑا ہوگا (مطلب یہ ہے کہ تیری گدی چوڑی اور سر بڑا ہوگا- جو نادانی کی نشانی ہے- چنانچہ دوسری روایت میں ہے اِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا تو چوڑی گدی والا ہے- بعض نے کہا جس خَيْطِ اَبْيَض اور خَيْطِ اَسْوَد سے دو دھاگے سفید اور سیاہ سمجھے ان کو تکیے کے

تلے رکھا' گویا اس نے رات اور دن کو اپنے تکیے کے تلے رکھ لیا جو اصل مراد ہے خطیین سے اور اس کی گدی بہت چوڑی ہوئی کہ رات اور دن اس کے تلے آ گئے)-

ثَلَاثَةٌ لَاتُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ- تین چیزوں کا پھیر دینا درست نہیں (لے لینا چاہئے) ایک تکیہ دوسرے تیل (خوشبو) تیسرے دودھ-

صَاحِبُ الطَّهُوْرِ وَالنَّعْلِ وَالْوِسَادَةِ- آنحضرتؐ کے وضو کا پانی اور جوتہ اور تکیہ اٹھانے والے (یعنی عبداللہ بن مسعود امام الفقہاء رضی اللہ عنہ)-

وَنِمْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ- آنحضرتﷺ اور میری خالہ میمونہؓ تو تکیہ کے طول میں لیٹے اور میں اس کے عرض میں لیٹا (یہ ابن عباسؓ نے کہا)-

ذُكِرَ عِنْدَهُ شُرَيْحُ الْحَضْرَمِيُّ فَقَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ لَّايَتَوَسَّدُ الْقُرْاٰنَ- آنحضرتؐ کے سامنے شریح حضرمی کا ذکر آیا- آپ نے فرمایا وہ تو قرآن کو تکیہ پر نہیں سلاتا (یہ مدح اور ذم دونوں ہو سکتے ہیں- مدح تو یہ کہ وہ رات کو عبادت کرتا ہے' تہجد پڑھتا ہے تو اس کا قرآن سوتا نہیں رہتا- اور ذم اس طرح کہ وہ قرآن کو منضبط نہیں کرتا تو قرآن اس کے ساتھ تکیہ پر نہیں سوتا- محیط میں ہے کہ مدح کی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ وہ قرآن کو تکیہ کی طرح ڈال نہیں دیتا ذلیل نہیں کرتا بلکہ اس کی تعظیم و تکریم کرتا ہے- اور ذم کی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ وہ قرآن پر' تکیہ پر جیسا جھکتے ہیں ویسا نہیں جھکتا- یعنی تلاوت نہیں کرتا اور لَاتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ معنی اول پر محمول ہے اور ابو الدرداءؓ کی حدیث معنی ثانی پر)-

لَاتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ- قرآن کو تکیہ پر مت سلا دو (بلکہ رات کو تہجد میں پڑھو) اور جیسا پڑھنے کا حق ہے اس طرح پڑھو' تلاوت کا حق ادا کر کے پڑھو (سمجھ کر معنی میں غور کر کے اس پر عمل کرو)-

مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يَكُنْ مُتَوَسِّدًا لِلْقُرْاٰنِ- جو شخص رات کو قرآن کی تین آیتیں بھی پڑھ لیا کرے اس نے قرآن کو تکیہ نہیں بنایا-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَطْلُبَ الْعِلْمَ وَاَخْشٰى اَنْ اُضَيِّعَهٗ فَقَالَ لَاَنْ تَتَوَسَّدَ الْعِلْمَ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَتَوَسَّدَ الْجَهْلَ- ایک شخص نے حضرت ابو الدرداءؓ سے کہا- میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں کہیں اس کو ضائع نہ کر دوں دوسرے کاموں میں مشغول ہو کر سب بھول جاؤں) ابو الدرداءؓ نے کہا- اگر تو علم کو تکیہ پر سلا دے تو اس سے بہتر ہے کہ جہل کو سلائے (کیونکہ علم کبھی نہ کبھی فائدہ دے گا- آخر تو کبھی بیدار ہو گا- اس وقت تیرا علم بھی جاگے گا- اگر جاہل رہا تو بیداری بے سود ہے)-

اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ- جب حکومت اور سرداری یا امارت نالائق کو دی جائے (جو اس کا مستحق اور اہل نہ ہو) تو قیامت کا انتظار کرتا رہ (یعنی یہ قرب قیامت کی نشانی ہے)-

كَانَ يَتَوَسَّدُا الْقُبُوْرَ- قبروں پر ٹیکا لگا کر بیٹھتے تھے-

وَسْطٌ یا سِطَةٌ- بیچ میں بیٹھنا-

وَسَلطَةٌ- شریف عزت دار ہونا-

تَوْسِيْطٌ- بیچ میں سے دو ٹکڑے کرنا' بیچ میں رکھنا' بیچ میں بیٹھنا' بیچ کا مال لینا' نہ بہت عمدہ نہ بالکل ناقص-

تَوَسُّطٌ- اعتدال پر رہنا' بیچ میں رہنا-

اَلْجَالِسُ وَسْطَ الْحَلْقَةِ مَلْعُوْنٌ- حلقہ کے بیچ بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض کی طرف اس کی پشت ہو گی وہ برا مانیں گے اس کو برا کہیں گے' دوسرا ان کی طرف خطاب نہ کر سکے گا)-

فَقَامَ وَسْطَهَا- آپ اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے-

فَقَالَ بِهَا عَلٰى وَسْطِ رَاْسِهٖ- اس کو چندیا پر ڈال دیا-

فَلَمَّا بَلَغَ رَاْسَهٗ غَرَفَ مِنْ مَّاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهٖ حَتّٰى وَضَعَهَا عَلٰى وَسْطِ رَاْسِهٖ- جب ہاتھ دھو چکے اور سر کی نوبت آئی تو پانی کا ایک چلو لیا بائیں ہاتھ سے لے کر اس کو چندیا پر ڈال لیا-

وَاحْتَجَمَ وَسْطَ رَاْسِهٖ- آپ نے چندیا پر پچھنے لگوائے-

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُھَا - بہتر کام وہ ہیں جو متوسط ہوں (نہ ان میں افراط ہو نہ تفریط - سارا علم اخلاق اس جملہ میں آ گیا' دریا کوزے میں سما گیا - ہر چیز میں اعتدال کرنا' اور طریقۂ متوسط کو اختیار کرنا بس یہی کمال ہے)-

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ - والد یعنی باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے (باپ کی اطاعت اور تابعداری سے بہشت ملے گی)-

اِنَّهٗ کَانَ مِنْ اَوْسَطِ قَوْمِهٖ - وہ اپنے قوم کے اشراف اور عزت دار لوگوں میں سے تھا-

اُنْظُرُوْا رَجُلًا وَّسِیْطًا - ایک شریف عزت دار آدمی ڈھونڈھو-

اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰی - بیچ والی نماز - یعنی بہت فضیلت اور درجہ والی (وہ صبح کی نماز ہے یا عصر کی نماز ہے)-

فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَاھَا - وہ بہشت کے بیچا بیچ اور سب سے بلند ہے (یعنی فردوس)-

مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ یا وَاسِطَةٍ مِّنَ النِّسَاءِ - بہتر عورتوں میں سے (بعض نے کہا صحیح مِنْ سَفَلَةِ النِّسَاءِ ہے - میں کہتا ہوں صحیح سِطَةِ النِّسَاءِ ہے یعنی بیچ میں بیٹھنے والی عورتوں میں سے)-

تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ - امام کو صف کے بیچ میں رکھو اور صف میں جو جگہیں خالی ہوں ان کو بھر دو-

وَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ - عشاء کی نماز کا (افضل) وقت متوسط رات کے آدھے حصہ تک ہے (متوسط رات جو نہ بہت بڑی ہو نہ چھوٹی' اور یہ افضل وقت کا بیان ہے ورنہ صبح صادق کے طلوع تک عشاء کا وقت رہتا ہے - لیکن آدھی رات سے زیادہ اس میں تاخیر کرنا مکروہ ہے)-

وَسْطَ الْبُیُوْتِ - گھروں کے درمیان اترا-

وَکَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ ھٰذَا فِیْ شَانِهٖ کُلِّهٖ - اس سے پہلے شعبہ نے واسط میں (جو ایک قریہ ہے بصرے میں' واسطی قلم وہیں سے آتے ہیں) فِیْ شَانِهٖ کُلِّهٖ کا لفظ زیادہ کیا تھا - (جواب کے نہیں کہا)-

وَرَاَیْنَاهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بَیْنَ اَوْسَطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهٖ - ہم نے دیکھا آپ نے ایام تشریق کے بیچ کے دن میں یعنی بارھویں تاریخ خطبہ سنایا (منیٰ میں) اور ہم آپ کی اونٹنی کے پاس کھڑے تھے-

نَحْنُ الْاُمَّةُ الْوُسْطٰی وَنَحْنُ شُھَدَاءُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ وَحُجَجُهٗ فِیْ اَرْضِهٖ - (امام جعفر صادق نے فرمایا) امّة وَسطًا ہم اہل بیت ہیں اور ہم ہی اللہ کے گواہ ہیں' اس کی مخلوق پر' اور ہم ہی اللہ کی زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں-

وُسْعَةٌ یا وُسْعٌ - کشادگی' فراخی' تونگری-

سَعَةٌ اور سِعَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں - اور سمانا کشادہ کرنا (جیسے وَسْعٌ ہے)-

تَوْسِیْعٌ - کشادہ کرنا' مال دار کرنا-

اِیْسَاعٌ - مال دار ہونا' مال دار کرنا-

تَوَسُّعٌ اور اِتِّسَاعٌ - کشادہ ہونا (جیسے بِسْتِیْسَاعٌ ہے)-

وَاسِعٌ - اللہ تعالیٰ کا نام یہ بھی ہے یعنی جس نے مال دار کیا اور ہر ایک پر رحم کیا-

اِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِاَمْوَالِکُمْ فَسَعُوْھُمْ بِاَخْلَاقِکُمْ - تم سب لوگوں کو مال کی کشادگی نہ دے سکو گے - (اتنا مال تمہارے پاس کہاں سے آئے گا جو سب کو دو) خیر اپنے اخلاق کو کشادہ کرو (اس میں تو کچھ خرچ نہیں ہوتا - ہر ایک سے ہنسی اور خوشی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ ملو)-

فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجُزَ جَمَلِیْ وَکَانَ فِیْهِ قِطَافٌ فَانْطَلَقَ اَوْسَعَ جَمَلٍ رَکِبْتُهٗ قَطُّ - (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ نے میرے اونٹ کے پٹھے پر مار لگائی - دوست تھا دیر میں چلتا تھا اس کے بعد ایسا تیز چلنے لگا سب سے تیز جس جس اونٹ پر میں کبھی سوار ہوا-

اِنَّھَا لَمِیْسَاعٌ - وہ سانڈنی تو بڑے بڑے قدم رکھتی ہے (تیز چلتی ہے)-

وَسِعَتْ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ - اس کی سماعت ساری آوازوں پر عادی ہے (وہ ہر ایک آواز سنتا ہے کیسی ہی ہلکی اور

پست ہو)-

اَنْ تَاْكُلُوْا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ لِكَیْ تَسَعَكُمْ - میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اس لئے منع کیا تھا تا کہ گوشت میں سمائی ہو سب کو پہنچے-

وُسْعٌ اور سَعَةٌ - طاقت-

اَلْكُرُّ ذِرَاعَانِ عُمْقُهٗ فِیْ ذِرَاعٍ وَشِبْرٍ سَعَتُهٗ - کر دو ہاتھ کا لمبا چوڑا (یعنی طول و عرض دو دو ہاتھ ہو) اور گہرا ایک ہاتھ اور ایک بالشت' یہی اس کی مقدار ہے (قلتین بھی قریب قریب اسی قدر پانی ہوتا ہے تو شافعیہ اور امامیہ پانی کے باب میں متفق ہیں)-

مَاءُ الْبِیْرِ وَاسِعٌ - کنویں کا پانی کشادہ ہے (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)-

اَلْیَسَعُ - مشہور پیغمبر ہیں-

وَسْقٌ - جمع کرنا' اوٹھانا' ہانک دینا' ایک وسق بوجھ دلانا-

تَوْسِیْقٌ - ایک ایک وسق کرنا-

مُوَاسَقَةٌ - مقابلہ اور معاوضہ' برابر برابر خرچ دینا-

اِتِّسَاقٌ - انتظام-

اِیْسَاقٌ - لادنا-

وَسَقٌ - ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یعنی تین سو بیس رطل کا ملک حجاز میں اور ملک عراق میں چار سو اسی رطل کا-

لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ - پانچ وسق سے کم جو پیداوار ہو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے-

اِسْتَوْسِقُوْا كَمَا یَسْتَوْسِقُ جُرْبُ الْغَنَمِ - اس طرح جمع ہو جاؤ جیسے خارشتی بکریاں جمع ہو جاتی ہیں (ایک دوسری کو کھجانے رگڑنے اور گرم کرنے کے لئے)-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ یَجُوْزُ الْمُسْلِمِیْنَ وَیَقُوْلُ اِسْتَوْسِقُوْا - ایک شخص مسلمانوں پر سے گزر رہا تھا اور کہہ رہا تھا جمع ہو جاؤ-

وَاسْتَوْسَقَ عَلَیْهِ اَمْرُ الْحَبَشَةِ - نجاشی پر حبش کے لوگ جمع ہو گئے - اس کی اطاعت قبول کی اس کی حکومت جم گئی-

بِالْاَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ - یہ تاکید ہے جیسے قناطیر مقنطرۃ-

لَیْسَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ - گیہوں اور جو میں زکوٰۃ نہ ہو گی جب تک پانچ وسق تک نہ پہنچیں-

اِسْتَوْسَقَ النَّاسُ لِبَیْعَتِهٖ - لوگ ان سے بیعت کرنے کو جمع ہو گئے-

وَسِیْلَةٌ - رغبت کرنا' نزدیک ہونا-

تَوْسِیْلٌ - وسیلہ پکڑنا-

تَوَسُّلٌ - ایسا عمل کرنا جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو' چرانا-

وَاسِلَةَ - درجہ اور مرتبہ جو بادشاہ کے پاس حاصل ہو-

اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ - حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما (یعنی اپنا قرب اور شفاعت کی مقبولی - بعض نے کہ وسیلہ ایک منزل ہے بہشت میں' جیسے اگلی حدیث میں وارد ہے)-

سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ - اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ مجھ کو وسیلہ عنایت فرمائے-

اِنَّهَا اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ - اخیر تک - وسیلہ ایک بلند درجہ ہے بہشت میں' اس کی ہزار سیڑھیاں ہیں' ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی اتنی بلند ہے کہ سو برس میں تیز گھوڑا جتنی مسافت طے کرے - کوئی سیڑھی اس کی جواہر کی ہے کوئی یاقوت کی' کوئی سونے کی' کوئی چاندی کی - قیامت کے دن وہ لایا جائے گا اور دوسرے پیغمبروں کے مقاموں میں ایسا چمکے گا جیسے چاند تاروں میں - اور ہر ایک پیغمبر اور صدیق اور شہید یہ کہے گا' مبارک ہے وہ شخص جس کو یہ درجہ ملے کذا فی مجمع البحرین - مجمع البحار میں ہے کہ شاید آپ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی ہو گی - جب آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہو گا کہ مقام محمود آپ کا مقام ہے - بعض نے کہا امت کی دعا سے اپنی عاجزی ظاہر کرنا مقصود ہے اور خود امت کو اس کا اجر اور ثواب دلانا)-

وَسْمٌ - داغ دینا-

مُوَاسَمَةٌ - مقابلہ کرنا-

سَامَةٌ اور وَسَامٌ - خوبرو ہونا-

تَوْسِيْمٌ - موسم پر آنا۔
اِتِّسَامٌ - نشانی مقرر کرنا۔
وِسَامٌ - نشان جو جانوروں پر شناخت کے لئے کیا جاتا ہے۔
وَسْمَة - نیل کا پتہ۔
سِمَةٌ - نشانی۔
وَسْمِيُّ - مینہ۔
وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ - یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے۔ یعنی حسین چمکتے ہوئے خوبصورت۔
لَايَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْسَمَ مِنْكِ - تجھ کو یہ دھوکا نہ ہو تیری سوکن ہجولی (یعنی حضرت عائشہؓ) تجھ سے زیادہ گوری اور خوبصورت ہیں (ان کی بات اور ہے تو ان کی ریجھ مت کر اور آنحضرت ﷺ سے ویسا برتاؤ نہ کر جیسا وہ کرتی ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حفصہؓ سے کہا)۔
تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمِيْسَمِهَا - عورت سے نکاح اس کی خوبصورتی کی وجہ سے بھی کرتے ہیں۔
كَانَ يَخْضِبَانِ بِالْوَسْمَةِ - امام حسن اور حسینؓ وسمہ کا خضاب کرتے (یعنی حنا کے ساتھ ملا کر یہ کالا خضاب ہوتا۔ معلوم ہوا ایسا خضاب کرنا جائز ہے۔ بعض نے کہا صرف وسمہ کا خضاب مراد ہے اس سے بال بالکل کالے نہیں ہوتے)۔
كَانَ شَعْرُ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ مَخْضُوْبًا بِوَسْمَةٍ - آپ کی ڈاڑھی اور سر کے بال پر وسمہ کا خضاب تھا۔
بَابُ الْعَلَمِ وَالْوَسْمِ - علامت اور نشان کے بیان میں۔
نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ - منہ پر داغ دینے سے آپ نے منع فرمایا (آدمی ہو جانور منہ پر ہرگز داغ نہ دینا چاہئے جانور کو اگر داغ دیں تو پٹھے پر داغ دیں)۔
اِنَّهٗ لَبِثَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَتْبَعُ الْحَاجَّ بِالْمَوَاسِمِ - آنحضرتؐ مکہ میں دس برس تک حج کے موسم پر حاجیوں کے پیچھے جاتے (ان کو سمجھاتے کہ دین اسلام قبول کرو اور مجھ کو اپنے قبیلے میں لے جاؤ)۔
اِنَّهٗ كَانَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ - آنحضرت ﷺ زکوٰۃ کے اونٹوں پر داغ لگاتے (پہچان کے لئے کہ دوسرے اونٹوں میں نہ مل جائیں)۔
وَفِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ - (میں آنحضرتؐ کے پاس آیا) آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا لوہا تھا۔
عَلٰى كُلِّ مِيْسَمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ صَدَقَةٌ - (ایک روایت میں یوں ہی ہے اگر یہ صحیح ہو تو ترجمہ یوں ہوگا) آدمی کے ہر ایک عضو پر جس پر قدرت الٰہی کا نشان ہو ایک صدقہ لازم ہے۔
بِئْسَ لَعَمْرُو اللّٰهِ عَمَلُ الشَّيْخِ وَالْمُتَوَسِّمِ وَالشَّابِّ الْمُتَلَوِّمِ - قسم پروردگار کے بقا کی یہ کام اس بوڑھے سے بہت برا ہے جو خضاب کرتا ہو اور اس جوان سے جو ملامت سے ڈرتا ہو۔
سِمَةُ الْخَيْرِ - بھلائی کی نشانی۔
تَوَسَّمْتُ فِيْهِ كَذَا - میں نے اس میں ایسی نشانی دیکھی۔
مِنْ سِمَاتِ الْحَدُوْثِ - حدوث کی نشانیاں۔
نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُوْنَ وَالسَّبِيْلُ بِنَامُقِيْمٌ (ان فی ذٰلك لأيات لِلْمُتَوَسمين و انها لبسيل مقيم کی تفسیر میں ائمہ اہل بیت سے منقول ہے کہ) متوسمین ہم لوگ ہیں اور دین کا راستہ ہمارے سبب سے سیدھا ہے۔
وَسَّمَ النَّاسُ تَوْسِيْمًا - لوگ موسم پر حاضر ہوئے۔
وَسَنٌ يا وَسَنَةٌ يا وَسْنَةٌ - اونگھ' نیند' بیداری' کنویں کی بدبو سے بے ہوش ہونا۔
اِيْسَانٌ - بے ہوش کر دینا' خواب دیکھنا۔
تَوَسُّنٌ - سوتے میں جماع کرنا۔
اِسْتِيْسَانٌ - اونگھنا۔
وَسِنٌ - اونگھنے والا۔
لَايَاتِيْ عَلَيْكُمْ قَلِيْلٌ حَتّٰى يَقْضِيَ الثَّعْلَبُ وَسْنَتَهٗ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ - (ابو ہریرہؓ نے کہا) تھوڑا زمانہ نہیں گزرے گا کہ مسجد نبوی کے دو ستونوں کے درمیان لومڑی اپنی نیند پوری کرے گی (مطلب یہ ہے کہ مسجد نمازیوں سے خالی ہو کر اجاڑ اور ویران رہے گی وحشی جانور وہاں آ کر بسیرا

لیں گے)۔

اِنَّ رَجُلًا تَوَسَّنَ جَارِيَةً فَجَلَدَهُ وَهَمَّ بِجَلْدِهَا فَشَهِدُوْا اَنَّهَا مُكْرَهَةٌ اَیْ تَغَشَّاهَا وَهِیَ وَسْنٰی قَهْرًا۔ ایک شخص نے سوتے میں ایک لونڈی سے جماع کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو کوڑے لگائے۔ پھر لونڈی کو کوڑے لگانا چاہا' تو لوگوں نے گواہی دی کہ مرد اس پر زبردستی سے جب وہ سو رہی تھی چڑھ بیٹھا (اس لئے لونڈی کو کوئی سزا نہ دی)۔

وَسْوَسَةٌ یا وَسْوَاسٌ۔ دل میں وہ خیال ڈالنا جس میں نہ فائدہ ہو نہ بھلائی' بار بار گنگنانا' عقل میں فتور ہو کر بے تکی باتیں کرنا۔

وَسْوَاسٌ۔ ایک بیماری بھی ہے جو غلبۂ سودا سے پیدا ہوتی ہے اس میں دل پریشان ہو جاتا ہے اور کسی بات پر نہیں جمتا۔ اور شیطان جو خیال گناہ کا یا کفر کا دل میں ڈالے اس کو بھی ''وسوسہ'' اور ''وسواس'' کہتے ہیں (اس کی جمع وَسَاوِسُ ہے)۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّكَيْدَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ۔ شکر اس پروردگار کا جس نے شیطان کا فریب دور کر کے وسوسہ پر پھیر دیا (اب سوا کے اس کے کہ دل میں خیال ڈالے کوئی عملی کارروائی اس سے نہیں ہو سکتی)۔

لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُسْوِسَ نَاسٌ وَّكُنْتُ فِيْمَنْ وُسْوِسَ۔ (حضرت عثمانؓ کہتے ہیں) جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو کئی صحابہ کو وسواس کی بیماری ہو گئی' مجھ کو بھی یہ بیماری ہو گئی تھی (بے حکمی باتیں کرتا تھا' دل دہشت زدہ ہو گیا تھا)۔

غُفِرَلَهٗ مَا وَسْوَسَتْ صُدُوْرُهَا۔ دل میں جو وسوسہ آئے (اور گزر جائے جے نہیں) تو وہ معاف ہے اس پر مواخذہ نہ ہو گا (لیکن اگر جم جائے اور مضبوط عزم یا اعتقاد ہو جائے تب تو اس پر مواخذہ ہو گا۔ وسوسہ کی طرح بھول چوک بھی ہے اس پر بھی مواخذہ نہ ہو گا۔ اس طرح ترجمۂ باب سے مناسبت ہو جائے گی)۔

مَالَا يَجُوْزُ مِنْ اِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ۔ جس کو وسواس کی بیماری ہو اس کا اقرار معتبر نہ ہو گا۔ (کیونکہ وہ اقرار صالح نہیں جیسے زبردستی یا ڈر کی وجہ سے اقرار کرے)۔

حَتّٰى كَادَبَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ۔ (صحابہؓ آنحضرتؐ کی وفات سے بہت پریشان ہوئے) بعض کو تو وسواس کی بیماری ہونے کو تھی۔

وَسْوَسَ الْحُلِيُّ۔ زیور ہلا۔

وَلَا يُؤْذِيْكَ الْوَسْوَاسُ۔ تجھ کو شیطان نہ ستائے۔

وَسْوَاسُ الْمَاءِ۔ ولہان ایک شیطان ہے جو پانی کے متعلق طرح طرح کے وسوسے آدمی کے دل میں ڈالتا ہے (کبھی وضو یا غسل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ پانی سب مقاموں پر نہیں پہنچا۔ پھر وضو یا غسل کر۔ کبھی کہتا ہے یہ پانی نجس تھا کیونکہ دہ وردہ سے کم تھا یا قلتین نہ تھا۔ کبھی کہتا ہے قطرہ آ گیا اب پھر استنجا کر اور نئے سرے سے وضو کر)۔

اِنَّهٗ يُوَسْوِسُ فَاِذَا ذَكَرَ الْعَبْدُ اللّٰهَ خَنَسَ۔ شیطان (خناس) وسوسہ ڈالتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی یاد کرو تو بھاگ جاتا ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ۔ خداوندا تیری پناہ شیطان کے وسوسوں سے۔

بابُ الواو مع الشین

وَشْبٌ۔ غلیظ۔

وِشْبٌ۔ (مفرد ہے اَوْشَاب کا)۔

قَالَ لَهٗ عُرْوَةُ بْنِ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِنِّیْ لَاَرٰی اَوْشَابًا مِّنَ النَّاسِ لَخَلِيْقٌ اَنْ يَّفِرُّوْا وَيَدَعُوْكَ۔ عروہ بن مسعود ثقفی نے آنحضرت ﷺ سے کہا۔ میں دیکھ رہا ہوں آپ کے ساتھ ادھر ادھر کے چند اوباش لوگ جمع ہو گئے ہیں ان کا ڈھنگ یہ معلوم ہوا ہے کہ (سخت وقت آنے پر) بھاگ جائیں آپ کو چھوڑ کر چل دیں (اسی کلام پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو غصہ آ گیا تھا اور آپ نے عروہ کو گالی دی' فرمایا ''ابے جالات کا تنہ چوس! کیا ہم آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے'')۔

اَوْبَاش اور اَوْشَاب اور اَشْوَاب۔ پنچ میل لوگ مختلف قبیلوں کے بازاری' ذلیل' کمینے' شریر۔

وَشْجٌ۔ایک کے اندر ایک گھس جانا۔ گھنے ہوئے ہونا۔
تَوْشِیْجٌ۔ایک کے اندر ایک کرنا۔
وَشِیْجٌ۔درخت گھنے ہوئے۔
وَاَفْنَتْ اُصُوْلَ الْوَشِیْجِ۔اس قحط نے گھنے درختوں کی جڑوں کو تباہ کر دیا (ان میں تری نہ رہنے کی وجہ سے)۔
وَتَمَكَّنَتْ مِنْ سُوَيْدَاءِ قُلُوْبِهِمْ وَشِيْجَةٌ خَيْفِيَّةٌ۔ ان کے دل کے بیچوں بیچ محبت اور اختلاط کی شاخیں نرم اور مرطوب زمین کی قائم ہوگئیں۔
وَوَشَّجَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَزْوَاجِهَا۔ اس میں اور اس کی بیویوں میں موافقت اور الفت دی (عرب لوگ کہتے ہیں وَشَّجَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ تَوْشِيْجًا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ملا دیا' ان میں محبت اور الفت دی)۔
وُشَاحٌ۔چمڑے کا ایک تسمہ جس پر کبھی جواہر اور نگینے وغیرہ بھی جڑے جاتے ہیں۔ عورتیں اس کو مونڈھے اور پہلو کے درمیان باندھ لیتی ہیں۔
تَوْشِيْحٌ۔وشاح پہنانا۔
تَوَشُّحٌ۔لٹکانا' پہننا۔
كَانَ يَتَوَشَّحُ بِثَوْبِهٖ۔ آپ کپڑا اپنے اوپر ڈھانپ لیتے (کرمانی نے کہا وشاح موتیوں کا ہار اس کو عورت اپنی کمر پر باندھتی ہے اور جب چادر وہاں ڈالے تو متوشح ہوا۔ مجمع البحار میں ہے کہ توشیح یہ ہے کہ کپڑے کا ایک کنارہ بائیں ہاتھ کے تلے سے لے جا کر داہنے کندھے پر ڈالنا اور کنارہ داہنے ہاتھ کے تلے سے بائیں کندھے پر ڈالنا پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر گرہ دے دینا۔ مخالفت بین الطرفین اور اشتمال بالثواب کے بھی یہی معنی ہیں)۔
كَانَ يَتَوَشَّحُنِيْ وَيَنَالُ مِنْ رَّاْسِيْ۔ آنحضرتؐ مجھ کو گلے سے لگاتے' بوسہ دیتے میرے سر پر بھی ہاتھ پھیرتے۔
لَاعَدِمْتُ رَجُلًا وَشَّحَكَ هٰذَا الْوِشَاحَ۔ میں اس شخص کو گم نہ کروں جس نے تیری کمر پر یہ ضرب لگائی۔

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
عَلٰى اَنَّهٗ مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّانِيْ

(ایک کالی لونڈی بار بار یہ شعر پڑھا کرتی) وشاح کا دن بھی میرے مالک کی عجیب قدرتوں کا دن تھا۔ اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات دلوائی (یہ قصہ مشہور ہے۔ ایک لونڈی پر بہتان ہوا کہ اس نے ہار چرا لیا' اس کو سزا دی۔ بعد میں ایسا ہوا کہ چیل نے وہ ہار لا کر ڈال دیا)۔
ذَاتُ الْوِشَاحِ۔ آنحضرتؐ کی زرہ کا نام تھا۔
وَ اَوْشَحَ بِهِ الْاَرْحَامَ۔ اس کے سبب سے ناطوں کو ایک میں ایک ملا دیا۔
اَلتَّوَشُّحُ فِي الْقَمِيْصِ مِنَ التَّجَبُّرِ۔ قمیص میں توشیح کرنا غرور اور کبر میں داخل ہے۔
اَلْاِرْتِدَاءُ فَوْقَ التَّوَشُّحِ فِي الصَّلٰوةِ مَكْرُوْهٌ۔ توشیح کے اوپر چادر اوڑھنا مکروہ ہے نماز میں۔
وَشْرٌ۔چیرنا' تیز کرنا' باریک کرنا۔
اِتِّشَارٌ اور اِسْتِيْشَارٌ۔ دانت باریک کرنے کی درخواست کرنا۔
لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِرَةَ وَالْمُوْتَشِرَةَ۔ اللہ تعالیٰ نے دانت برابر کرنے والی پر اور برابر کرانے والی پر لعنت کی (بوڑھی عورتیں اپنے تئیں جوان دکھلانے کو دانت گھسوا کر باریک اور چھوٹے کراتیں)۔
وَشْظٌ۔تنگ کرنا' ایک ٹکڑا توڑنا۔
مُوَاشَظَةٌ اور تَوَاشُظٌ۔ دو آدمیوں کا نعوظ کرنا اور ہر ایک کا اپنی منی دوسرے کے پیٹ پر بہانا۔
وَشِيْظٌ۔خدمت گار اور عام ذلیل لوگ' مختلف اصلوں والے (اس کی جمع اَوْشَاظٌ ہے)۔
وَشِيْظَةٌ۔فالتو' زائد' بے کار۔
اِيَّاكُمْ وَالْوَشَائِظَ۔ سفلے اور کمینے اور بداصلے لوگوں کے بچے رہو (ایسے لوگوں سے صحبت مت رکھو)۔
وَشْعٌ۔ملا دینا' چڑھ جانا۔
تَوْشِيْعٌ۔کام میں لانا' اوپر ہو جانا' دھنک کر لپیٹ لینا۔
اِيْشَاعٌ۔پھول نکلنا۔
تَوَشُّعٌ۔بہت ہونا۔

اِسْتِیْشَاعٌ - باڑ پر پانی دینا-

وَشِیْعٌ - باڑ جو کانٹوں اور شاخوں سے باغ کے گرد لگاتے ہیں-

وَالْمَسْجِدُ یَوْمَئِذٍ وَشِیْعٌ بِسَعَفٍ وَّخَشَبٍ - ان دنوں مسجد پتوں اور لکڑیوں سے پٹی ہوئی تھی-

وَشِیْع - پتوں کا بنا ہوا ایک ٹکڑا جو چھت پر ڈالتے ہیں (بعض نے کہا وَشِیْع وہ چھتہ یا منڈوا جو فوج کے سردار کے لئے بنایا جاتا ہے وہاں سے اپنی فوج کی نگرانی کرتا ہے)-

کَانَ اَبُوْبَکْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْوَشِیْعِ یَوْمَ الْبَدْرِ - بدر کی جنگ کے دن ابوبکر صدیقؓ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اس چھپر (منڈوے) میں جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا (ابوبکر صدیقؓ ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے آنحضرتؐ کی حفاظت کر رہے تھے)-

یُوْشَعُ بن نون مشہور پیغمبر ہیں-

وَشْقٌ - کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کر کے سکھانا-

تَوْشِیْقٌ - کاٹنا، جدا کرنا-

اِیْشَاقٌ - گھس جانا-

تَوَاشُقٌ اور اِتِّشَاقٌ - ٹکڑے ٹکڑے کر دینا گوشت کی طرح-

اُتِیَ بوشِیْقَۃٍ یَابِسَۃٍ مِنْ لَّحْمِ صَیْدٍ فَقَالَ اِنِّیْ حَرَامٌ - ایک ٹکڑا سوکھے گوشت کا شکار کے جانور کا آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا - آپ نے فرمایا میں احرام باندھے ہوں (شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا - نہایہ میں ہے کہ وَشِیْقَۃ وہ گوشت ہے جس کو تھوڑا سا ابال لیں پورا نہ پکایا جائے - اس کو سفر میں لے جاتے ہیں - بعض نے کہا وَشِیْقَہ قدید کو کہتے ہیں یعنی جو گوشت کاٹ کر دھوپ میں سکھایا جائے)-

اُھْدِیَتْ لِیْ وَشِیْقَۃُ قَدِیْدِ ظَبْیٍ فَرَدَّھَا - (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) مجھ کو ہرن کے سکھائے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا - آنحضرتؐ نے اس کو پھیر دیا-

کُنَّا نَتَزَوَّدُ مِنْ وَّشِیْقِ الْحَجِّ - ہم حج کے گوشت کے ٹکڑوں سے راستہ کا توشہ کرتے (یعنی قربانی کے گوشت میں سے)-

وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَّحْمِہٖ وَشَائِقَ - ہم نے اس کے گوشت میں سے چند ٹکڑے لے کر ان کو راستہ کا توشہ بنایا-

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ اَخْطَأُوْا بِاَبِیْہِ فَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَہٗ بِسُیُوْفِھِمْ وَھُوَ یَقُوْلُ اَبِیْ اَبِیْ فَلَمْ یَفْھَمُوْہُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیْھِمْ وَقَدْ تَرَاشَقُوْہُ بِاَسْیَافِھِمْ - حذیفہ کے والد یمان کی بابت مسلمانوں نے غلطی کی، ان کو تلواروں سے مارنے لگے حذیفہ پکار رہے تھے ارے میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں - (ان کو کیوں مارتے ڈالتے ہو) لیکن مسلمانوں نے نہیں سمجھا یہاں تک کہ حذیفہ جب ان کے پاس پہنچے، دیکھا تو ان کے باپ کے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں-

وَشْكٌ یا وَشَاکَۃٌ - جلدی (جیسے تَوْشِیْكٌ ہے)-

مُوَاشَکَۃٌ - جلدی چلنا (جیسے اِیْشَاكٌ ہے)-

یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ کَذَا - قریب ہے کہ ایسا ہوگا (یعنی وہ زمانہ جلد آنے والا ہے)-

لَیُوْشِکَنَّ - البتہ قریب ہے-

تُوْشِكُ مِنْہُ الْفِئَۃُ - وہاں سے لوٹنا قریب ہے-

فَاِنِّیْ قَادِمٌ اِلَیْكَ وَشِیْکًا - میں تمہارے پاس جلد آنے والا ہوں-

کَانَ کَشْفُ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ سَرِیْعًا - اس بلا کا دور ہونا جلدی ہوا (یہ بلا جلد دفع ہوگئی)-

وَشْكُ الْبَیْنِ - جدائی کی جلدی-

اَوْشَكَ فُلَانٌ اِیْشَاکًا - وہ شخص جلدی چلا-

وَشْلٌ یا وَشَلَانٌ - بہنا، ٹپکنا، ناتواں ہونا، محتاج ہونا، عاجزی کرنا-

اِیْشَالٌ - تھن بچہ کے منہ میں دینا تاکہ دودھ پینا سیکھے-

رِمَالٌ دَمِثَۃٌ وَّعُیُوْنٌ وَّشِلَۃٌ - ریتیاں ہیں نرم اور چشمے ہیں تھوڑے تھوڑے پانی کے-

اَخَسَفْتَ اَمْ اَوْشَنْتَ - کیا تو نے بہت پانی نکالا یا تھوڑا (یعنی کنویں میں پانی بہت نکلا یا کم)-

وَشْمٌ - سوئی سے گودنا پھر اس پر نیل یا سرمہ لگا دینا-

تَوْشِیْم کے بھی یہی معنی ہیں-

اِیْشَام- رنگ شروع ہونا' پک جانا' نرم خوش مزہ ہو جانا' پستان نمودار ہونا' بہت ہونا' عیب کرنا' برا کہنا' شروع کرنا-

لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ یا وَالْمُؤْتَشِمَةَ- اللہ تعالیٰ نے لعنت کی گودنے والی اور گدوانے والی پر (کیونکہ یہ فعل حرام ہے اور مشرکوں کا طرز ہے اور اس میں اللہ کی خلقت کو بدلنا ہے)-

لَمَّا اسْتَخْلَفَ عُمَرُ اَشْرَفَ مِنْ کَنِیْفٍ وَّ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مَوْشُوْمَةُ الْیَدِ مُمْسِکَتُهٗ- جب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا تو پاخانے پر سے ان کو جھانکا (کہ لوگ کیا کہتے ہیں) اس وقت اسماء بنت عمیس (آپ کی بیوی) جن کے ہاتھ پر مہندی کے نقش تھے آپ کو تھامے ہوئے تھیں (کہ کہیں گر نہ پڑیں- کیونکہ آپ بیماری سے بہت ضعیف ہو گئے تھے)-

وَاللّٰهِ مَا کَتَمْتُ وَشْمَةً- خدا کی قسم میں نے کوئی کلمہ نہیں چھپایا-

مَا عَصَیْتُهٗ وَشْمَةً- میں نے کوئی کلمہ خلاف نہیں کہا-

مَا کَتَمْتُ وَشْمَةً وَلَا کَذَبْتُ کَذْبَةً- سوئی کے ایک گودنے کے موافق بھی میں نے حق کو نہیں چھپایا اور نہ میں کوئی جھوٹ بولا (یہ مجمع البحرین میں ہے)-

وَشْوَشَةٌ- آہستگی سے اٹھا دینا' آہستہ بات کرنا-

تَوَشْوُشٌ- حرکت کرنا' ایک دوسرے سے کھسر پھسر کرنا-

فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ- جب نماز پڑھ کر آپ لوٹے تو لوگوں نے آہستہ ایک دوسرے سے بات کرنا شروع کی (کہ آج نماز کم ہو گئی یا آنحضرتؐ بھول گئے)-

بَیْنَ الْقَوْمِ وَشَاوِشُ- لوگوں میں کھسر پھسر ہو رہی ہے-

وَشْیٌ- خوبصورت کرنا' نقش و نگار کرنا' ایک رنگ دوسرے رنگ میں ملانا' جھوٹ بولنا' چغل خوری کرنا-

تَوْشِیَةٌ- منقش کرنا' بیل بوٹے بنانا-

تَوَشِّیْ- ظاہر ہونا-

خَرَجْنَا نَشِیْ بِسَعْدٍ اِلٰی عُمَرَ- ہم سعد بن ابی وقاصؓ کی چغلی کھانے کو حضرت عمرؓ کی طرف نکلے-

کَانَ یَسْتَوْشِیْهِ وَیَجْمَعُهٗ- عبداللہ بن ابی منافق کھود کھود کر اس تہمت کو نکالتا تھا (جو حضرت عائشہؓ پر کی گئی تھی) اور سارے قصے جو سنتا تھا ان کو اکٹھا کرتا تھا- (ان میں نمک مرچ لگا کر بیان کرتا)-

اِنَّهٗ کَانَ یَسْتَوْشِیْ- وہ کھود کھود کر حدیث کو پوچھتے (اس کی تحقیق کرتے)-

کَمَا یَسْتَوْشِی الرَّجُلُ فَرَسَهٗ- جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے ایڑ لگاتا ہے (تاکہ وہ جتنا جلد چل سکے اتنا چلے)-

اَجْأَتْنِیْ النَّائِدُ اِلٰی اسْتِیْشَاءِ الْاَبَاعِدِ- آفتوں اور مصیبتوں نے مجھ کو دور والوں سے مانگنے پر ان کا مال نکالنے پر مجبور کیا-

فَدَقَّ عُنُقَهٗ اِلٰی عَجْبِ ذَنَبِهٖ فَایْتَشٰی مُحْدَوْدِبًا- اس کی گردن اس کی ریڑھ کی ہڈی تک موڑ دی (دبا دی) آخر وہ کبڑا ہو کر اچھا ہو گیا (عرب لوگ کہتے ہیں اِیْتَشَی الْعَظْمُ جب ہڈی جڑ جائے لیکن اس میں کجی رہ جائے)-

سِتْرًا مُّوَشًّی- حضرت فاطمہؓ نے ایک کاڑی دار ریشمی کپڑے کا پردہ لٹکایا (حالانکہ ایسا پردہ لٹکانا منع نہیں' مگر آپ کو یہ منظور تھا کہ حضرت فاطمہ زیب و زینت کا خیال نہ کریں آخرت کی تیاری میں مصروف رہیں)-

وَشْیُ الثَّوْبِ- دو رنگوں پر کپڑا بنا-

یَکْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِیْرَ وَ لِبَاسُ الْوَشْیِ- (مرد کے لئے) ریشمی اور نقشی کپڑا پہننا مکروہ ہے-

اَشْتَرِ جُبَّةً خَزًّوا اِلَّا فَوَشْیٍ- ایک ریشمی چغہ خرید' یا نقشی اگر ریشمی نہ ملے-

وَشٰی بِهٖ اِلَی السُّلْطَانِ- بادشاہ تک چغلی کھائی-

وَاشِیْ- چغلی کھانے والا-

باب الواو مع الصّاد

وَصْبٌ- بنصر سے لے کر سبابہ تک جو فاصلہ ہے-

وَصَبٌ- بیماری' دائمی مرض' درد-

وُصُوْبٌ- ہمیشہ رہنا' ثابت ہونا-

تَوْصِیْبٌ اور تَوَصُّبٌ اور اِیْصَابٌ- بیمار کرنا-

اَنَا وَصَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- میں نے آنحضرتؐ کی تیمار داری کی (یعنی بیمار کی خدمت دوا علاج وغیرہ)-

وَصَبٌ- کے معنی کبھی تعب اور فتور بدنی کے بھی آتے ہیں (جیسے نَصَبٌ ہے)-

هَلْ تَجِدُ شَیْئًا قَالَ لَا اِلَّا تَوْصِیْبًا- تم کو کچھ تکلیف ہو رہی ہے' کہاں نہیں ایک ضعف سا معلوم ہوتا ہے-

مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ- نہ وہاں تھکن ہے نہ بیماری-

وَصَدٌ- بنّا' ثابت ہونا' اقامت کرنا-

تَوْصِیْدٌ- ڈرانا-

اِیْصَادٌ- احاطہ بنانا' شکار پر ابھارنا-

وَصِیْدٌ- صحن' چوکھٹ-

فَوَقَعَ الْجَبَلُ عَلٰی بَابِ الْکَهْفِ فَاَوْصَدَہٗ- پہاڑ اس غار کے دروازے پر گرا جس میں اصحاب کہف تھے اور غار کا منہ بند کر دیا-

اَوْصَدْتُ الْبَابَ- میں نے دروازہ بند کر دیا-

نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ- بند آگ (اس کے اندر کوئی منفذ نہیں)-

وِصْرٌ- عہد' دستاویز-

اِشْتَرٰی مِنِّیْ اَرْضًا وَّقَبَضَ وِصْرَهَا- اس شخص نے مجھ سے ایک زمین خریدی اس کا قبالہ بھی لے لیا (اب نہ قبالہ واپس کرتا ہے نہ قیمت دیتا ہے)-

اِصْرٌ- بھی عہد و پیمان (واؤ کو الف سے بدل دیا)-

وَصْعٌ- غائب کرنا اور ایک پرندہ ہے چڑیا سے چھوٹا-

اِنَّ الْعَرْشَ عَلٰی مَنْکِبِ اِسْرَافِیْلَ وَاِنَّہٗ لَیَتَوَاضَعُ لِلّٰہِ حَتّٰی یَصِیْرَ مِثْلَ الْوَصَعِ- عرش حضرت اسرافیلؑ کے مونڈھے پر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی عاجزی ظاہر کرتے ہیں کہ "وصع" کی طرح بن جاتے ہیں-

وَصِیْعٌ- وصع پرندے کی آواز-

وَصْفٌ اور صِفَةٌ- تعریف کرنا' صفت بیان کرنا-

تَوَاصُفٌ- ایک دوسرے کے اوصاف بیان کرنا-

اِتِّصَافٌ- موصوف ہونا-

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُوَاصَفَةِ- آنحضرتؐ نے بیع مواصفہ فرمایا (وہ یہ ہے کہ بائع کے پاس ایک چیز نہ ہو اور اس کو بیچے اس طرح کہ مشتری سے اس کے اوصاف معلوم کر کے دوسری جگہ سے خرید کر کے اس کے حوالے کرے)-

اِنْ لَّا یَشِفَّ فَاِنَّہٗ یَصِفُ- اگر باریک کپڑے میں سے بدن نہ دکھائی دے تب بھی بدن کی صفت تو اس میں معلوم ہو جاتی ہے (اعضاء کا حجم وغیرہ)-

وَمَوْتٌ یُّصِیْبُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنَ الْبَیْتُ بِالْوَصِیْفِ- ایک موت ایسی لوگوں میں پھیلے گی (کہ گاڑنے کو جگہ بھی مشکل سے ملے گی) ایک قبر کی جگہ ایک بردے کے بدلے ملے گی (غلام لونڈی کے برابر قبر کی یا قبر کے کھودنے کی اجرت ہوگی)-

اِنَّهَا کَانَتْ وَصِیْفَةً لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ- ام ایمن (آنحضرتؐ کی کھلائی انا) عبدالمطلب کی لونڈی تھیں-

وَصَفَ سُفْیَانُ یُرِیْدُ اَنْ یَّحْفَظَ- سفیانؒ نے ہونٹ ہلانے کا مطلب یہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ چاہتے تھے کہ وحی کو یاد کر لیں (ایسا نہ ہو کہ بھول جائیں اس لئے حضرت جبرئیلؑ کی قرأت کے ساتھ آپ بھی قرأت کرتے جاتے تھے اور لب ہائے مبارک ہلاتے جاتے تھے)-

وَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ- (قاسم نے ہٰکذا کی تفسیر اس طرح کی کہ) اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو الٹ پلٹ کر کے پونچھ ڈالا-

مَنْ وَصَفَ اللّٰہَ فَقَدْ حَدَّہٗ وَمَنْ حَدَّہٗ فَقَدْ عَدَّہٗ وَمَنْ عَدَّہٗ فَقَدْ اَبْطَلَ اَزَلَہٗ- جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایسی صفت ثابت کی جو مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے (صاحب مجمع البحرین نے کہا زائد صفت ثابت کی یعنی جو قرآن و حدیث میں نہیں ہے) اس نے اللہ تعالیٰ کو (اجسام کی طرح) محدود کر دیا اور جس نے اس کو محدود کیا اس نے اس کو متعدد کر دیا اور جس نے اس کو متعدد کر دیا اس نے اس کی ازلیت باطل کر دی (اس لئے کہ

ہر محدود اور متعدد حادث ہوگا)۔

لَيْسَ لَهٗ صِفَةٌ تُنَالُ - پروردگار کی کوئی صفت ایسی نہیں جس کی حقیقت اور کیفیت سمجھ سکیں (بس جو صفت قرآن یا حدیث میں بیان ہوئی ہے اس پر ایمان لانا اور اس کی حقیقت اور کیفیت اللہ کے تفویض کرنا یہی طریقہ سچے ایمان داروں کا ہے)۔

وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاِسْلَامَ كَمَا وُصِفَ - میں گواہی دیتا ہوں کہ اسلام ایسا ہے جیسا بیان کیا گیا۔

اِسْتَوْصَفْتُ الطَّبِيْبَ لِدَائِيْ - میں نے طبیب سے پوچھا تم میرا علاج کس طریق سے کرو گے۔

وَصْلٌ یا صِلَةٌ یا صُلَةٌ - جوڑنا' جمع کرنا' وصول ہونا' پہنچ جانا' سید محبوب سے یکجائی دینا' جاہلیت کے طریق پر پکارنا (یا لَفُلَانٍ کہنا) ناطہ ملانا' سلوک کرنا۔

تَوْصِيْلٌ - جوڑنا' پہنچا دینا۔

مُوَاصَلَةٌ - ملنا جلنا' ملاقات رکھنا' ہمیشہ کرنا۔

وِصَالٌ - محبوب سے مل جانا' طے کے روزے رکھنا یعنی دو دو تین تین روز برابر کچھ نہ کھانا نہ پینا۔

اِيْصَالٌ - پہنچا دینا۔

تَوَصُّلٌ - پہنچنا۔

تَوَاصُلٌ - ایک دوسرے سے ملنا۔

اِتِّصَالٌ - جڑ جانا۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَوِّلَ عُمُرَهٗ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ - جو شخص اپنی عمر بڑھانا چاہے وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے (خوا نسبتی ہوں یا سبب سب کے ساتھ جو ہو سکے احسان کرے)۔

وَصِيْلَة - وہ بکری جو ساتھ بار دو دو بچے جنے اور ساتویں بار میں ایک نر ایک مادہ جنے جاہلیت کے زمانے میں ایسی بکری کا دودھ مردوں کے لئے درست جانتے تھے اور عورتوں کے لئے حرام۔ بعض نے کہا اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو ذبح کرتے اور مرد عورت سب کھاتے۔ اگر مادہ ہوتی تو بکریوں میں چھوڑ دی جاتی۔ اگر نر اور مادہ دو جنتی تو کہتے اپنے بھائی سے مل گئی پھر اس کو ذبح نہ کرتے اور اس کا دودھ مردوں کے لئے حلال اور عورتوں کے لئے حرام سمجھتے۔

اِذْ كُنْتَ فِي الْوَصِيْلَةِ فَاَعْطِ رَاحِلَتَكَ حَظَّهَا - جب تو آبادی اور ارزانی کے مقام میں ہو تو اونٹنی کو اس کا حصہ دے (دانہ چارہ اچھی طرح کھلا)۔

مَازِلْتُ اَرُمُّ اَمْرَكَ بِوَذَائِلِهٖ وَاَصِلُهٗ بِوَصَائِلِهٖ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو برابر تمہارا کام اچھی رائیں دے کر درست کرتا رہا اور اس کو عمدہ یمنی سرخ کپڑے پہناتا رہا یا اس میں عمدہ اور مصلحتی جوڑ لگاتا رہا' اس کو آراستہ پیراستہ کرتا رہا۔

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ كُسْوَةً كَامِلَةً تُبَّعٌ كَسَاهَا الْوَصَائِلَ - سب سے پہلے جس نے کعبہ پر پوری پوشش ڈالی وہ تبع یمن کا بادشاہ تھا۔ اس نے یمن کی سرخ چادریں اس کو اڑھائیں (جو دھاری دار ہوتی ہیں)۔

اِنَّهٗ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمستَوْصِلَةَ - آنحضرتؐ نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی (جوڑ لگانے والی سے یہ مراد ہے کہ دوسری عورت کا چوٹا لے کر اس کی چوٹی میں شریک کرے۔ اگر کالے صوف (اون) سے جوڑ کرے تو وہ منع نہیں ہے۔ بعض نے کہا واصلہ وہ جو جوانی میں بدکار ہو اور جب بوڑھی ہو جائے تو دلالی کرے۔ بدکار عورتوں کو مردوں کے پاس لائے۔ "قحبہ چوں پیر شود پیشہ کند دلالی"۔

نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ - طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا (یہ ممانعت اپنی امت پر شفقت کے لئے تھی ورنہ خود آنحضرتؐ طے کے روزے رکھتے تھے۔ بعض نے امت کے لیے بھی جائز رکھے ہیں اب یہ اختلاف ہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یا تحریمی اور ظاہر یہ ہے کہ تحریمی ہے)۔

وَاصَلَ فِيْ اَوَّلِ رَمَضَانَ - آنحضرتؐ نے شروع رمضان میں وصال کیا (یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ آخر شعبان میں وصال کیا)۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُوَاصَلَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنَّ امْرَءً وَاصَلَ فِي الصَّلٰوةِ خَرَجَ مِنْهَا صِفْرًا - آنحضرتؐ نے نماز میں مواصلت سے منع فرمایا اور فرمایا جس نے نماز میں مواصلت کی وہ خالی ہاتھ نماز سے نکل گیا۔ (عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ نے کہا۔ ہم کو "مواصلت فی الصلوٰۃ" کے معنی معلوم نہ تھے یہاں تک

کہ امام شافعیؒ آئے اور میرے والدان کے پاس گئے ان سے کئی باتیں پوچھیں منجملہ ان کے ایک یہ مواصلت فی الصلوٰۃ بھی تھی امام شافعیؒ نے کہا- مواصلت کئی مقاموں میں ہوتی ہے- ایک یہ کہ امام کے "ولا الضالین" کہنے کے ساتھ ہی مقتدی آمین کہہ دے یہ انتظار نہ کرے کہ جب وہ سکتہ کرے اس وقت آمین کہے- دوسرے یہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی قرأت شروع کر دے (دعائے استفتاح نہ پڑھے نہ سکتہ کرے) تیسرے یہ کہ پہلے سلام کو دوسرے سے ملا دے حالانکہ پہلا سلام فرض ہے اور دوسرا سنت ہے- چوتھے یہ کہ امام کی تکبیر کے ساتھ ہی تکبیر کہہ دے چاہئے یہ کہ امام کے بعد تکبیر کہے-

مترجم: کہتا ہے مواصلت کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ایک فرض نماز کے بعد دوسری فرض نماز شروع کر دے اور دونوں کے بیچ میں سلام نہ پھیرے)-

اَشْتَرٰی مِنِّیْ بَعِیْرًا وَّ اَعْطَانِیْ وَصْلًا مِّنْ ذَھَبٍ- آنحضرتؐ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور مجھ کو ایک انعام سونے کا دیا (یعنی بخشش کے طور پر)-

اِنَّھُمَا کَانَا اَسْنَمَا فَتَوَصَّلَا بِالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی خَرَجَا اِلٰی عُبَیْدَۃَ بْنِ الْحَارِثِ- عتبہ اور مقدام بن معدی کرب مسلمان ہو گئے تھے (لیکن اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا) وہ دونوں مشرکوں کے ساتھ ملے رہے پھر ان کے پاس سے عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کے پاس چلے آئے-

اِنَّہٗ لَمَّا حَمَلَ عَلَی الْعَدُوِّ مَا وَصَلْنَا کَتِفَیْہِ حَتّٰی ضَرَبَ فِی الْقَوْمِ- انھوں نے جب دشمن پر حملہ کیا تو ہم ان کے کندھوں تک نہیں پہنچے تھے کہ انھوں نے مارنا شروع کر دیا (یعنی بہت جلد دشمن پر حملہ کر دیا)-

رَاَیْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ- میں نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک ملی ہوئی ہے-

صِلُوا السُّیُوْفَ بِالْخُطَا وَالرِّمَاحَ بِالنَّبْلِ- اگر دشمن فاصلہ پر ہو تو چل کر تلواروں کی زد پر کر لو اور اگر برچھے ان تک نہ پہنچ سکیں تو تیروں سے مارو-

یَطْعَنُھُمْ مَا ارْتَمَوْا حَتّٰی اِذَا طَعَنُوْا ضَارَبَھُمْ فَاِذَا مَا ضَرَبُوْا اِعْتَنَقَا- جب وہ تیر چلاتے ہیں' یہ برچھے سے ان کو مارتا ہے- جب وہ برچھا چلاتے ہیں تو یہ تلوار سے ان کو مارتا ہے جب وہ بھی تلوار لیتے ہیں تو دونوں لپٹ جاتے ہیں (پوری مڈبھیڑ ہوتی ہے)-

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فَعْمَ الْاَوْصَالِ- آنحضرتؐ کے جوڑ بند سب گٹھے ہوئے تھے جیسے عمدہ اور مضبوط طاقت ور آدمیوں کے ہوتے ہیں-

کَانَ اسْمُ نَبْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُوْتَصِلَۃَ- آنحضرتؐ کے تیر کا نام موتصلہ تھا (یعنی متصلہ قریش کے لوگ ایسے مقاموں میں ادغام نہیں کرتے کہتے ہیں ہیں موتصل اور موتفق اور موتعد اور دوسرے لوگ متصل اور متفق اور متعد کہتے ہیں مُوْتَصِلَہ یعنی دشمن کو لگ جانے والا (بہ طور فال نیک کے یہ نام رکھا گیا)-

مَنِ اتَّصَلَ فَاَعِضُّوْہُ- جو شخص جاہلیت کی رسم کے موافق یالفلان کہے اس سے کہو اپنے باپ کا لوڑا لے (اس کو گالی دو)-

اِنَّہٗ اَعَضَّ اِنْسَانًا اِتَّصَلَ- ابی بن کعبؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے "لفلان" کہا تھا اپنے باپ کا لوڑا چوس-

یُبَارِکُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ- برکت دے اس عضو کے جوڑوں پر جو کاٹ ڈالا گیا ہو-

لَانُوْصِلُ صَلٰوۃً حَتّٰی نَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ- ہم فرض نماز سے سنت کو نہیں ملاتے بیچ میں بات کر لیتے یا جہاں فرض پڑھی ہے وہاں سے نکل جاتے ہیں (سنت یہی ہے کہ جہاں آدمی فرض ادا کرے وہاں سنت نہ پڑھے دوسری جگہ جا کر پڑھے یا کچھ بات کر کے اس کے بعد سنت پڑھے- میں کہتا ہوں "مواصلت فی الصلوٰۃ" جس سے ممانعت ہوئی ہے اس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ سنت کو فرض سے ملا دے)-

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ- آنحضرتؐ اکثر ملول اور رنجیدہ رہتے تھے (یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے- آپ کیوں ہمیشہ ملول رہتے اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف فرما چکا تھا اور دنیا سے آپ کو ایسا تعلق نہ تھا کہ اس کی فکر رہتی بلکہ آپ ہمیشہ ہنس

مجھ اور خوش وخرم رہتے اور آپ نے رنج اور غم سے اللہ کی پناہ مانگی ہے (کذا فی المجمع)-

مترجم: کہتا ہے اس حدیث کو اکثر صوفیہ اپنی کتابوں میں لائے ہیں- انھوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ اس کی سند کیسی ہے اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو ہمیشہ اپنی امت کی فکر رہتی- آپ کا غم یہی امت کا غم تھا- چنانچہ وفات کے وقت بھی آپ امتی امتی فرما رہے تھے اور ظاہر میں ہمیشہ ہنس مکھ اور خندہ پیشانی سے رہنا حزن قلبی کے منافی نہیں ہے)-

اِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِهَا - جب حدیث بیان کرتے تو اس کی سند آنحضرتؐ تک متصل کر دیتے (ملا دیتے)-

اَمُسْتَاْصِلَةٌ اَمْ مُجْعجِعَةٌ - معلوم نہیں یہ فتنہ جڑ سے اکھیڑنے والا ہے یا رک جانے والا ہے-

صِلُوْا اَرْحَامَكُمْ - اپنے ناطوں کو ملاؤ (رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے رہو)-

خَرَجَتْ مِنْ يَدِيْ اَسْبَابُ الْوُصْلَاتِ - میرے ہاتھ سے ملاپ کی رسیاں نکل گئیں (یعنی مرادوں تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا)-

تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ - اس کے جوڑ جوڑ کٹ گئے (جدا ہو گئے)-

وَصْمٌ - جلدی سے باندھنا' چھوڑ دینا' عیب کرنا-

تَوَصُّم - سستی یا اعضاء شکنی لاحق ہونا' تکلیف دینا-

تَوَصُّمٌ - رنج پانا-

تَوَاصُمٌ - ایک دوسرے کا عیب کرنا-

وَصْمَةٌ - عار' عیب' نقص' فتور' سستی-

وَاِنْ نَّامَ حَتّٰى يُصْبِحَ اَصْبَحَ ثَقِيْلًا مُّوَصَّمًا - اگر صبح تک سوتا رہا تو صبح کو بھاری اور سست ہو کر اٹھے گا- (اس کا مزاج ہلکا اور خوش نہیں ہونے کا)-

لَا تَوْصِيْمَ فِي الدِّيْنِ - دین کے معاملات میں (جیسے شرعی سزاؤں کے لگانے میں) سستی نہ کرو (اس میں رعایت اور مہربانی نہ کرو)-

هَلْ تَجِدُ شَيْئًا قَالَ لَا اِلَّا تَوْصِيْمًا فِيْ جَسَدِيْ - تم اپنا حال کیسا پاتے ہو کچھ درد محسوس ہوتا ہے- انھوں نے کہا نہیں صرف میرے بدن میں ایک ناتوانی اور ناطاقتی معلوم ہوتی ہے (ایک روایت میں اِلَّا تَوْصِيْبًا ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

عَبْأً وَّ وَصْمًا - دونوں کے ایک معنی ہیں-

وَصْيٌ - مرتبہ پانے کے بعد پھر اتر جانا ہلکے پن کے بعد وزن دار ہونا' مل جانا' ملا دینا-

تَوْصِيَةٌ اور **اِيْصَاءٌ** - کسی کو اپنا کام سپرد کرنا' اس سے کچھ کہنا مرتے وقت کسی کو کچھ دلانا' کسی چیز کا مالک بنانا-

وَصِيٌّ - جو شخص میت کی طرف سے اس کے مال اور اہل و عیال کا نگراں ہو-

تَوَاصِيْ - ایک دوسرے کو وصیت کرنا-

اِسْتِيْصَاءٌ - وصیت قبول کرنا (یعنی اس کے موافق چلنا)-

مُوْصِيْ - وصیت کرنے والا-

مُوْصٰى لَهٗ - جس کے لئے وصیت کی ہو-

مُوْصٰى بِهٖ - وہ مال یا شئے یا امر جس کی وصیت کی ہو-

مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ - جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی ہو جس کے لئے وصیت کرنا ضرور ہو تو اس کو دو راتیں بھی اس طرح نہ گزارنا چاہئے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (بلکہ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنا چاہئے معلوم نہیں کس وقت موت آ جائے- مجمع البحار میں ہے کہ وصیت کرنا واجب ہے اس شخص پر جس پر قرض ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت ہو یا کسی کا کوئی حق اس پر آتا ہو- اور دوسرے لوگوں کے لئے مستحب ہے- بعض نے کہا ہر ایک پر وصیت کرنا واجب ہے- کہتے ہیں جو کوئی وصیت نہیں کرتا وہ عالم برزخ میں بات نہیں کر سکتا- اگر مال اسباب نہ ہو نہ کسی کا کچھ دینا ہو جب بھی اپنے بچوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو اتباع خدا اور رسول اور نماز کی پابندی کی وصیت کرے)-

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ - عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں میری وصیت قبول کرو'

وہ بیچاریاں تمہارے پاس قید ہیں (ضعیف الخلقت ہیں ان کی راحت اور آرام کا خیال رکھو ان کو بے وجہ تکلیف نہ دو)۔

لَمْ یُوْصِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے کوئی مالی وصیت نہیں کی (کیونکہ آپ کے پاس کوئی مال جمع نہ تھا یا کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے حضرات امامیہ خیال کرتے ہیں کہ جناب علی مرتضیٰ کو آنحضرتؐ نے اپنا وصی بنایا تھا۔ البتہ آپ نے یہ وصیت کی کہ میرے اہل بیت کا خیال رکھو نماز کا خیال رکھو لونڈی غلاموں کا خیال رکھو باہر سے جو وفد آتے ہیں ان کی خاطر داری کرتے رہو)۔

وَاَوْصَاہُ فِیْ خَاصَّۃِ نَفْسِہٖ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا - آنحضرتؐ جب کسی کو لشکر کا سردار مقرر کرتے اور اس کو روانہ کرتے تو خاص اس کے نفس کے متعلق اس کو یہ وصیت کرتے کہ "اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو" اور جو مسلمان اس کے ساتھ ہوتے ان سے نیک سلوک کرنے کی وصیت کرتے۔

قَالُوْا اَوْصٰی اِلٰی عَلِیٍّ - (لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کہا) لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا (انھوں نے کہا۔ آنحضرت ﷺ کی تو وفات میرے سینے اور ہنسلی کے درمیان ہوئی' آپ نے حضرت علیؓ کو کہاں سے وصی بنایا۔ یعنی یہ سب غلط ہے آپ نے کسی کو وصی نہیں بنایا)۔

وَاسْتَوْصِ بِہٖ مَعْرُوْفًا - اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں میری وصیت قبول کر۔

اِسْتَوْصِ ابْنَ عَمِّكَ خَیْرًا - اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ بھلائی کرنے میں میری وصیت قبول کر۔

اِنَّ النَّاسَ تَبَعٌ لَّکُمْ وَ اِنَّ رِجَالًا یَاْتُوْنَکُمْ یَتَفَقَّھُوْنَ فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِھِمْ - دیکھو لوگ تمہارے تابعدار ہیں (تمہاری پیروی کریں گے' تمہاری چال چلیں گے' تم کو میرے اصحاب سمجھ کر) کچھ لوگ (دوسرے ملکوں سے) دین کا علم حاصل کرنے کے لئے تمہارے پاس آئیں گے' ان کو اچھی طرح وصیت اور نصیحت کرنا (دین کے احکام بتلانا)۔

اَلْوَصِیَّۃُ مِنَ اللّٰہِ فَرْضٌ - اللہ تعالیٰ کی وصیت اس کے فرائض ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لئے ٹھہرا دیئے ہیں۔

اَوْصِیَاءُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَا جَاءَتْ بِہِ الرِّوَایَۃُ - پیغمبروں کے وصی حدیث میں مذکور ہیں (حضرت آدمؑ کے وصی حضرت شیث تھے اور سام حضرت نوحؑ کے اور یوحنا حضرت ہودؑ کے اور اسحاق حضرت ابراہیمؑ کے اور یوشع حضرت موسیٰؑ کے اور شمعون حضرت عیسیٰؑ کے اور حضرت علیؓ حضرت محمد ﷺ کے' یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمْ وَصِیَّ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَلِیًّا ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَہٗ اسْمٌ غَیْرُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ ھُوَ حَیْدَرَہ فَلِمَ تَسْاَلُنِیْ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّا وَجَدْنَا فِیْ کُتَابِ الْاَنْبِیَاءِ اِنَّہٗ فِی الْاِنْجِیْلِ حَیْدَر قَالَ ھُوَ حَیْدَرَہ - (ایک بوڑھا جن جس کا نام بالہام بن لاقیس بن ابلیس تھا) اس سے آنحضرتؐ نے پوچھا تم محمد کا وصی کس کو پاتے ہو' اس نے کہا علی کو۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہؐ علی کا کوئی اور نام بھی ہے؟ آپ نے فرمایا؟ ہاں حیدرہ۔ پھر آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا' تو نے یہ سوال کیوں کیا۔ اس نے کہا۔ ہم نے پیغمبروں کی کتابوں میں انجیل میں ان کا نام ہیدر پایا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ حیدرہ ہے (یعنی شیر یہ سب امامیہ کی روایت ہے اور اس کی صحت میں شبہ ہے)۔

باب الواو مع الضاد

وَضَاءٌ - حسن اور لطافت میں غالب ہونا۔

وُضُوْءٌ اور وَضَاءَۃٌ - حسین اور نظیف ہونا۔

مُوَاضَاۃٌ - حسن اور نظافت میں مقابلہ کرنا۔

تَوَضُّوْءٌ - غسل کرنا' پاکیزہ ہونا۔

وَضُوْءٌ - وضو کا پانی۔

وَضِیْءٌ - حسین اور نظیف۔

وُضُوْءٌ - منہ اور ہاتھ پاؤں دھونا' سر پر مسح کرنا یا منہ اور ہاتھ دھونا اور سر اور پاؤں پر مسح کرنا۔

تَوَضَّاُوْا مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ - جس چیز کو آگ نے پکایا

ہو اس کو کھا وضو کرو (یعنی کلی کرو- بعض نے کہا وضوئے شرعی کرو- لیکن اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے وہ کہتے ہیں ابتدائے اسلام میں آپ نے ایسا حکم دیا تھا- پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا مگر امام احمدؒ کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)-

اَلْوُضُوْءُ بَعْدَ الطَّعَامِ يَنْفِي الْفَقْرَ وَقَبْلَهٗ يَنْفِي اللَّمَمَ- کھانے کے بعد وضو کر لینے سے محتاجی دفع ہوتی ہے اور کھانے سے پہلے وضو کر لینے سے دیوانگی نہیں آتی-

لِمَ اُصَلِّيْ فَاَتَوَضَّاُ- میں کیوں وضو کروں کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں کہ وضو کروں (امام مالک اور ثوری اور ایک جماعت علماء نے کھانے سے پہلے وضو اور اس کے بعد وضو کرنے کو مکروہ کہا ہے کہ سلف کے لوگ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ یہ اہل عجم کا طریق ہے اور بعض نے کہا کہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا کچھ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے- کیونکہ دوسری حدیث میں ہے **اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ بَرَكَةٌ**- کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا برکت ہے- یعنی برکت کا سبب ہے)-

اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ- کیا ہم وضو کا پانی آپ کے لئے نہ لائیں (آپ نے فرمایا مجھ کو وضو کرنے کا اس وقت حکم ہوا ہے جب نماز کھڑی ہو (شاید پوچھنے والا اس وضو کو واجب جانتا ہو گا تو آپ نے اس کے وجوب کی نفی کی)-

وُضُوْءُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ- مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو سے جو پانی بچ رہے-

صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْءِهٖ- آپ نے وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا (یعنی مستعمل پانی یا جو پانی وضو سے بچ رہا تھا' اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ مستعمل پانی پاک ہے مگر اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ پانی مراد ہو جو ظرف میں وضو کے بعد بچ رہا تھا- مگر برکت تو اسی پانی میں ہو گی جو آپ کے جسم مبارک سے لگا- میں کہتا ہوں وہ پانی بھی متبرک ہے جو آپ کے وضوء کے بعد ظرف میں بچ رہا تھا تو استدلال صحیح نہیں ہو سکتا- البتہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ظرف میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا کرتے اور ظاہر ہے کہ ہاتھ پر مستعمل پانی لگا رہتا ہے تو معلوم ہوا کہ مستعمل پانی پاک ہے)-

اَخَذَ مِنْ وَضُوْئِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرت ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لیا-

اَوْ اُقْحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ- یا تیری منی نہ نکلے (گو دخول ہو گیا ہو) اس صورت میں تجھ کو وضو کرنا ضروری ہو گا (غسل کی حاجت نہیں- بعض صحابہ کا یہ قول ہے اور امام بخاریؒ کا بھی مذہب یہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا جب تک انزال نہ ہو)-

وَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءَ- میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا (معلوم ہوا کہ وضو میں دوسرے کی مدد لینا مکروہ نہیں ہے- بعض نے اعضائے وضو کا دوسرے شخص سے دھلانا تنزیہاً مکروہ رکھا ہے)-

مَنْ غَسَلَ يَدَهٗ فَقَدْ تَوَضَّاَ- جس نے کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ دھوئے اس نے وضو کیا-

لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا- (ام رومان نے حضرت عائشہؓ سے کہا' ان کو تسلی دی کہ بیٹی تو اتنا رنج مت کر) ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک گوری چٹی خوبصورت عورت ہو اور اس کی سوکنیں اس پر رشک نہ کریں (جھوٹی تہمتیں نہ لگائیں)-

لَايَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْضَاُمِنْكِ- تو دھوکا نہ کھائیو' تیری سوکن تجھ سے بڑھ کر گوری چٹی خوبصورت ہے (یہ حضرت عمرؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا)-

هَلْ مِنْ وَّضُوْءٍ- وضو کا پانی ہے؟

فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْءِهٖ- میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا (یعنی وہ پانی جو ظرف میں بچ رہا تھا یا جو آپ کے اعضاء سے ٹپکا تھا اور دوسری صورت میں مستعمل پانی کی طہارت ثابت ہو گی- مگر مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ شاید آنحضرتؐ کا یہ خاصہ ہو کہ آپ کا مستعمل پانی پاک ہو یا یہ کہ دوا اور علاج کے طور پر یہ پانی پیا ہو)-

لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ - جو کوئی وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ نہ کہے اس کا وضو درست نہ ہوگا (تو بسم اللہ کہنا وضوء کے شروع میں فرض ہے اگر بھول جائے تو وضو صحیح ہو جائے گا - لیکن عمداً ترک کرے تو وضو صحیح نہ ہوگا - اہل حدیث کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ اس کو سنت کہتے ہیں)-

شُغِلْتُ فَلَمَّا انْقَلَبْتُ فَلَمْ اَزِدْ اَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءَ اَیْضًا - (حضرت عثمان غنیؓ جمعہ کی نماز کے لئے دیر کر کے آئے حضرت عمرؓ نے ان پر اعتراض کیا) انھوں نے کہا میں ایک کام میں پھنس گیا تھا وہاں سے لوٹا تو گھر میں اتنا ہی ٹھہرا کہ صرف وضو کر کے چلا آیا - حضرت عمرؓ نے کہا (لو دوسرا قصور) تم نے صرف وضو ہی کیا (حالانکہ آنحضرتؐ نے جمعہ کے لئے غسل کا حکم دیا ہے)-

وَاِذَا تَوَضَّأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وُضُوْئِہٖ - آنحضرت ﷺ وضو کرتے تو آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے صحابہ لڑنے کے قریب ہو جاتے (ہر ایک اس کو تبرک سمجھ کر لینا چاہتا)-

فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَکَ لِلصَّلٰوۃِ - نماز کے لئے جیسا وضو کرتا ہے ویسا وضو کر یعنی سوتے وقت-

اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَھُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَہٗ وَ تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ نَامَ - آنحضرتؐ جنابت کی حالت میں اگر سونا چاہتے (یعنی غسل سے پہلے) تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے اور اپنی شرم گاہ دھو ڈالتے پھر سو رہتے-

فَاِذَا امْرَأَۃٌ تَتَوَضَّأُ فِیْ جَانِبِ قَصْرٍ - (آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں بہشت میں گیا) کیا دیکھتا ہوں ایک عورت محل کے ایک طرف وضو کر رہی ہے (یہ وضو تکلیف شرعی کا نہ تھا بلکہ صفائی اور نظافت کا تھا - بعض نے تَتَوَضَّأُ کے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ چمک رہی تھی - یعنی بہت حسینہ اور جمیلہ اور نورانی تھی) میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا عمرؓ کا - میں یہ سن کر تمہاری غیرت کا خیال کر کے لوٹ آیا - یہ سن کر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ بھلا میں آپ پر غیرت کروں گا (آپ کے تو ہم سب خادم ہیں ہماری بیویاں آپ کی لونڈیاں ہیں)-

فُرْصَۃٌ تَتَوَضَّأِیْنَ بِھَا - ایک پھایہ لے اس سے پاکی کر-

اِمْرَأَۃٌ وَّضِیْئَۃٌ - ایک خوبصورت گوری چٹی عورت-

ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ - ایک بار صحبت کر کے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کر ڈالے (پھر آخیر میں غسل کرے - بعض نے کہا وضو سے مراد یہاں شرم گاہ دھو ڈالنا ہے کیونکہ فرج کی رطوبت اگر لگی رہے گی تو لذت کم ہوگی)-

ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ - پھر نماز کے لئے جیسا وضو کرتے ہیں ویسا وضو کیا (یعنی غسل جنابت کے بعد حالانکہ غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں)-

فَتَوَضَّأَ مِنْھَا وُضُوْءً دُوْنَ وُضُوْءٍ - پھر آپ نے معمولی وضو سے ہلکا وضو کیا (یعنی ایک ایک بار اعضاء کو دھویا یا پانی چپڑ لیا خوب بہایا نہیں)-

مِیْضَاۃ - وضو کا ظرف (بعض نے کہا لوٹے اور ظرف سے وضو کرنا حوض اور نہر میں وضو کرنے سے بہتر ہے کیونکہ آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہے کہ آپ نے نہر یا حوض سے وضو کیا - میں کہتا ہوں اس پر کوئی دلیل نہیں ہے آنحضرتؐ کے عہد میں بہتی ہوئی نہریں مدینہ میں نہ تھیں اور کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے نہر کو چھوڑ کر خواہ مخواہ لوٹے میں پانی لے کر اس سے وضو کیا ہو - کذا فی التوسط شرح سنن ابی داؤد - آگے ایک روایت آتی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نہر پر سے گزرے اور کاسہ میں پانی لے کر ایک گوشتہ میں جا کر وضو کیا - اور ایک حدیث میں ہے کہ پانی میں اسراف مت کر اگرچہ تو بہتی نہر پر ہو - اس سے یہ نکلتا ہے کہ نہر پر وضو کر سکتے ہیں-)

وَضَّأْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ وَضُوْءَہٗ - میں نے آنحضرتؐ کو وضو کرایا اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے وضو سے جو پانی ٹپکتا ہے اس کو لینے کے لئے لپک رہے ہیں (اس حدیث سے مستعمل پانی کی طہارت ثابت ہوتی ہے - اہل حدیث کا یہی قول ہے اور اگر مستعمل پانی نجس ہو تو بڑی دقتوں کا سامنا ہوگا)-

فَلَمَّا رَاَی النَّاسُ الْمِیْضَاۃَ اَکَبُّوْا عَلَیْھَا - جب

لوگوں نے وضو کا ظرف دیکھا تو اس پر جھک پڑے۔

لَمَّا ازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَى الْمِيْضَاةِ۔ جب لوگوں نے وضو کے ظرف پر ہجوم کیا۔

لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ۔ جب ہوا خارج ہونے کی آواز نکلے تو وضو لازم ہوگا (اسی طرح اگر بدبو پائے' صرف وہم سے کہ ریح خارج ہوئی ہے وضو لازم نہ ہوگا)۔

لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ آنحضرت ﷺ غسل کے بعد پھر وضو نہیں کرتے تھے (کیونکہ غسل میں وضو بھی ہو جاتا ہے)۔

مَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ كَانَ طَهُوْرَ الْاَعْضَاءِ۔ جو شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ کہے تو وہ اعضاء کا صاف کرنا ہوگا (وضوئے شرعی نہ ہوگا)۔

اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ۔ مجھ کو وضو بتلایئے فرمایا وضو کو پورا کر اچھی طرح سب اعضاء کو دھو' انگلیوں کے درمیان خلال کر اور ناک میں پانی خوب پہنچا (نتھنے صاف کر)۔

اَرَاَيْتَ تَوَضِّيَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذٰلِكَ۔ تم نے دیکھا عبداللہ بن عمرؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں باوضو ہوں یا بے وضو' اس کی وجہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا آنحضرتؐ نے ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا (اسی طرح ہر نماز کے لے مسواک کرنے کا یہ حکم وجوباً نہ تھا بعض نے کہا شروع میں ایسا حکم تھا کیونکہ قرآن سے یہی نکلتا ہے اذا قمتم الی الصّلوة فاغسلوا پھر منسوخ ہوگیا)۔

كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔ آنحضرتؐ مد بھر پانی سے وضو کرتے اور صاع بھر پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر اور ڈاڑھی کے بات بہت گھنے تھے)۔

فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔ ایک ایک بار وضو کے اعضا کو دھویا۔

اِذَا غَضِبَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ جب کسی کو غصہ آئے تو (اس کو دور کرنے کے لئے) وضو کر ڈالے۔

مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِّلّٰهِ فِي اسْتِيْضَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ (ایک روایت میں فی استیفاء الحق ہے) یعنی تم کو جب دنیا میں کوئی مشکل پیش آئے اور تم اس کو رفع کرنا چاہو تو تمہاری درخواست اس سے کم نہ ہونی چاہئے مومنین اپنے بھائیوں کو خلاصی دینے کے لئے اللہ تعالےٰ سے کریں گے۔

فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ۔ تین تین بار اعضاء کو دھویا (اور سر کانوں کا بھی تین تین بار مسح کیا) پھر فرمایا۔ وضو اسی طرح ہے۔

تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءٌ كَذَا وَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءٌ كَذَا وَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا الخ۔ آنحضرتؐ نے وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھویا پھر فرمایا وضو اس طرح ہے پھر دو دو بار دھویا فرمایا وضو اس طرح ہے پھر تین تین بار دھویا۔ (مطلب یہ ہے کہ ہر طرح وضو درست ہے گو تین تین بار دھونا افضل ہے)۔

اِنْطَلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَوْلٍ فَاتَّبَعَهٗ عُمَرُ بِمَاءٍ فَقَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔ آنحضرت ﷺ پیشاب کے لئے چلے حضرت عمرؓ آپ کے پیچھے پیچھے پانی لے کر آئے (اس خیال سے کہ آپ وضو کریں گے) آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو کروں (یا پانی سے استنجا کروں بلکہ پتھر یا ڈھیلے سے رگڑ دینا کافی ہے) اگر میں ایسا کروں تو پیشاب کے بعد وضو کرنا یا پانی سے استنجا کرنا واجب ہو جائے گا (اس روایت سے پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا ثابت ہوتا ہے۔ مگر یہ واقعہ شاذ ہے اور عام امر یہ تھا کہ آپ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کر لیتے)۔

اَفِي الْوُضُوْءِ اِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَ اِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے آپ نے فرمایا' ہاں اگرچہ تو بہتی ندی پر ہو (جمہور علماء کے نزدیک وضو میں اسراف مکروہ ہے اور بغوی نے اس کو حرام کہا ہے اور ایک حدیث سے دلیل لی ہے کہ آنحضرتؐ ایک ندی پر سے گزرے تو آپ نے ایک کاسہ میں پانی بھرا پھر ندی سے الگ ہو کر وضو کیا اور جو پانی بچ رہا تھا وہ ندی میں پھر ڈال دیا اور فرمایا اللہ یہ پانی کسی آدمی یا جانور کو پہنچائے گا۔ مگر اس حدیث کی اسناد میں ایک شخص ہے جس کا بڑھاپے میں حافظہ بگڑ گیا تھا)۔

اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ۔ جا وضو کر (یہ آپ نے اس شخص سے

فرمایا جو ٹخنے سے نیچے ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا)-

کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ یَسَعُ ثَلَاثَةَ اَمْدَادٍ وَّیَتَوَضَّأُ بِاِنَاءٍ فِیْہِ قَدْرُ ثُلُثَیْ مُدٍّ- میں اور آنحضرتؐ دونوں ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرتے اسی برتن میں تین مد پانی آتا تھا (یعنی پون صاع میں دونوں غسل کر لیتے) اور آنحضرتؐ ایک برتن سے وضو کرتے جس میں مد کی دو تہائی پانی آتا (تو یہ ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ غسل ایک صاع سے اور وضو ایک مد سے کرے بلکہ اس سے کم پانی سے بھی درست ہے بشرطیکہ کل اعضاء بھیگ جائیں)-

کَانَ اَذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ النَّاسُ مَا یَسْقُطُ مِنْ وُّضُوْئِهٖ لِیَتَوَضَّأُبِهٖ- آنحضرتؐ جب وضو کرتے تو آپ کے اعضاء سے جو پانی گرتا لوگ اس کو لے لیتے اس سے وضو کرنے کے لئے (یہ روایت امامیہ کی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ مستعمل پانی طاہر اور مطہر ہے- اہل حدیث اس مسئلہ میں امامیہ سے متفق ہیں)-

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی السَّبْرَاتِ- سخت سردیوں میں وضو کو پورا کرنا-

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً یَّوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ یَّرٰی وُضُوْئَهٗ عَلٰی جِلْدِ غَیْرِهٖ- سب سے زیادہ افسوس قیامت کے دن اس شخص کو ہوگا جو اپنا وضو دوسرے کی کھال پر دیکھے گا (یعنی جس نے موزے پر مسح کیا ہوگا جو چمڑے کا ہوتا ہے- یہ روایت امامیہ کی ہے ان کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا وضو میں جائز نہیں بلکہ پاؤں پر مسح کرنا چاہئے)-

وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ یَبُوْلُ وَلَا یَتَوَضَّأُ- تو جانتا ہے کہ وہ پیشاب کر کے استنجا نہیں کرتا-

اِذَا اَکَلَ مِنْ طَعَامِكَ وَ تَوَضَّأَ فَلَابَاْسَ- اگر یہودی یا نصرانی ہاتھ دھو کر تیرے ساتھ کھانا کھائے تو کچھ قباحت نہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہودی اور نصرانی کی طہارت ثابت ہوتی ہے اور بعض امامیہ کا جو یہ قول ہے کہ کافر نجس العین ہے، وہ رد ہوتا ہے- البتہ مشرک کو نجس العین کہہ سکتے ہیں مگر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ مشرک کی بھی نجاست معنوی ہے نہ کہ ظاہری)-

مَاحِبُ الرَّجُلِ یَشْرَبُ اَوَّلَ الْقَوْمِ وَ یَتَوَضَّأُ اٰخِرَهُمْ- گھر والا لوگوں سے پہلے پئے اور وضو ان کے آخر میں کرے-

وَضَّأْتُ اَبَا جَعْفَرٍ- میں نے امام محمد باقر کو وضو کرایا (شاید کسی ضرورت کی وجہ سے ہوگا کہ وضو کا پانی دوسرے شخص نے ڈالا گو جائز ہونے میں کلام نہیں)-

مُتَوَضَّأُ- پاخانہ-

وَضَحٌ- صبح کی روشنی، سفیدی اور میل-

وُضُوْحٌ اور وَضَحَةٌ- کھل جانا، صاف ہونا، عیاں ہونا-

تَوْضِیْحٌ- کھولنا، صاف کرنا (ایسا ہی اِیْضَاحٌ ہے)-

تَوَضُّحٌ- کھل جانا-

اِسْتِیْضَاحٌ- تصریح اور انکشاف چاہنا، بحث کرنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر دیکھنا-

اِنَّهٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِی السُّجُوْدِ حَتّٰی یَبِیْنَ وَضَحُ اِبِطَیْهِ- آنحضرتؐ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ بغلوں سے اتنے جدا رکھتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی-

صُوْمُوْا مِنَ الْوَضَحِ اِلَی الْوَضَحِ فَاِنْ خَفِیَ عَلَیْکُمْ فَاَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا- چاند سے چاند تک روزے رکھو (یعنی رمضان کے چاند سے شوال کے چاند تک) اگر چاند تم کو دکھائی نہ دے تو روزوں کے شمار تیس پورے کرلو (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھو مگر سیاق حدیث سے پہلے معنی درست معلوم ہوتے ہیں)-

اَمَرَ بِصِیَامِ الْاَوَاضِحِ- آنحضرتؐ نے ایام بیض (یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں) کے روزے رکھنے کا حکم دیا (یہ حکم استحبابا تھا یا اس وقت تھا جب رمضان کے روزے فرض نہیں ہوئے تھے)-

غَیِّرُوا الْوَضَحَ- بڑھاپے کو بدل دو (یعنی خضاب کرو)-

جَاءَهٗ رَجُلٌ وَّبِکَفِّهٖ وَضَحٌ- ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کی ہتھیلی پر سفیدی تھی (برص کی)-

بِبَطْنِهٖ وَضَحٌ- اس کے پیٹ پر سفیدی تھی-

مُوْضِحَه- وہ زخم جو ہڈی تک پہنچ کر اس کی سفیدی کھول

دے (اس کی جمع مَوَاضِحُ ہے) سر اور منہ میں اگر ایسا زخم لگائے تو اس کی دیت پانچ اونٹ ہیں' اور دوسرے مقاموں میں جو ایک منصف عادل شخص تجویز کرے۔

اِنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ - ایک یہودی نے چاندی کے کڑوں کے لئے ایک چھوکری کو مار ڈالا۔

اَلْبَسُ اَوْضَاحًا اَكَنْزٌ هُوَ - میں چاندی کے کڑے (یا پازیب) پہنتی ہوں وہ کنز تو نہیں ہے (جس کی وعید قرآن میں ہے الّذین یکنزون الذّھب والفضّة اخیر تک)۔

كَانَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ بِعَظْمٍ وَضَّاحٍ - وہ بچوں کے ساتھ سفید ہڈی کا کھیل کھیلتے (عرب کے بچے رات کو ایک سفید ہڈی پھینکتے ہیں۔ پھر ہر ایک بچہ اس کے لانے کو جاتا ہے)۔

حَتّٰى مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ - انھوں نے ہنسی کا کوئی دانت نہیں کھولا۔

مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوِ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ - جو چہارشنبہ یا ہفتہ کو پچھنے لگا پھر اس کو برص کی سفیدی آ جائے تو اپنے تئیں آپ ملامت کرے۔ (اس نے ان دنوں میں کیوں پچھنے لگائے)۔

اَلْجُنُبُ لَا يَذُوْقُ شَيْئًا حَتّٰى يَغْسِلَ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضَ فَاِنَّهٗ يُخَافُ مِنْهُ الْوَضَحُ - جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو' وہ کوئی چیز کھانے کی نہ چکھے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ دھولے اور کلی کرلے ورنہ برص ہو جانے کا ڈر ہے۔

وَلَا تُبْدِيَنَّ بِوَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتَ الْاَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ - تو اپنا ہنسی کا دانت مت کھول جب تو نے وہ کام کئے ہیں جو تجھ کو ذلیل کرنے والے ہیں (یعنی گناہ کے کام)۔

يُمْنُ الْخَيْلِ فِيْ ذَوَاتِ الْاَوْضَاحِ - مبارک گھوڑے وہ ہیں جن میں سفیدی ہو۔

لَا قِصَاصَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الشِّجَاجِ اِلَّا فِي الْمُوْضِحَةِ - زخموں میں قصاص نہ لیا جائے گا مگر موضحہ میں (چونکہ اس میں برابری ممکن ہے اور دوسرے زخموں میں احتمال ہے کہ کم اور زیادہ ہو جائے)۔

فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ - موضحہ کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔

اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مِثْلَ الْوَضَاحِيَّةِ - یہاں تک کہ کھرے درہموں کے برابر ہو وزن میں کم نہ ہو۔

وَضَحٌ - کھرا روپیہ اور درہم۔

وَضَيٌ - میلا ہونا یا چکنا ہو جانا' چربی یا دودھ سے سڑے ہوئے کھانے کی بو نشان یا دھبہ۔

رَاٰى بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَضْرًا مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ - آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے۔

فَجَعَلَ يَاْكُلُ وَيَتَتَبَّعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ - آپ نے کھانا شروع کیا اور ہر نوالے کو پیالے کی چکنائی پر پھیرنا شروع کیا۔

فَسَكَبْتُ لَهٗ فِيْ صَحْفَةٍ اِنِّيْ لَاَرٰى فِيْهَا وَضَرَ الْعَجِيْنِ - میں نے ایک رکابی میں ان کے لئے انڈیل دیا اس میں مجھ کو آٹے کا نشان معلوم ہوتا تھا۔

وَضَرَ الْاِنَاءُ - برتن میلا ہو گیا۔

وَضْعٌ یا مَوْضِعٌ یا مَوْضَعٌ یا مَوْضُوْعٌ - رکھ دینا' اتار دینا' مرتبہ گھٹانا' قرضہ کم کر دینا' مارنا۔

وَضْعٌ اور وُضُوْعٌ اور وَضِعَةٌ - ذلیل کرنا' ساقط کرنا۔

وُضْعٌ اور وَضْعٌ اور تُضْعٌ - جننا' طہر کے آخر میں حاملہ ہونا۔

وَضْعٌ اور مَوْضُوْعٌ - تیز چلنا' ذلیل کرنا۔

وَضِيْعٌ - کم مرتبہ (جیسے رَفِيْعٌ بلند مرتبہ)۔

وَضْعٌ - بنانا' جھوٹی حدیث بٹ لینا' گھڑ لینا' تالیف کرنا' تصنیف کرنا۔

ضَعَةٌ اور ضِعَةٌ اور وَضِيْعَةٌ - ٹوٹا پانا۔

وَضَاعَةٌ - کمینہ ہونا۔

تَوْضِيْعٌ - جوڑنا' روٹی ڈال کر سینا۔

مُوَاضَعَةٌ - شرط کرنا' موافقت کرنا' ایک بات ٹھہرا لینا۔

اِيْضَاعٌ - جلد چلانا۔

تَوَاضُعٌ - عاجزی اور انکسار ظاہر کرنا (یہ ضد ہے تکبر کی) اور موافقت کرنا -

اِتِّضَاعٌ - ذلیل ہونا -

اِسْتِيْضَاعٌ - کمی چاہنا -

وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ - وادیٔ محسر میں اونٹنی کو تیز کیا (جلدی وہاں سے نکل گئے) -

اَوْضَعْتَ بِالرَّاكِبِ - تو نے سوار کو جلد چلایا -

شَرُّ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ الرَّاكِبُ الْمُوْضِعُ - فساد اور فتنہ کے وقت سب سے بدتر وہ ہے جو اپنے اونٹ کو تیز ہانکے -

فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي الْاِيْضَاعِ - تیز ہانکنا کوئی ثواب نہیں ہے -

اَوْضَعَ دَابَّتَهٗ وَ اِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا - اونٹنی کو جلد چلائے اگر کسی اور جانور پر ہو تو اس کو تیز کرے حرکت دے (چونکہ ایضاع خاص اونٹ کو تیز کرنے کو کہتے ہیں اس لئے تحریک کو اس کے بعد لائے جیسے گھوڑے یا گدھے یا خچر پر سوار ہو تو اس کو تیز کرنے کو تحریک کہیں گے) -

مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدْرٌ - جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر اس کو چلائے تو اس کا خون بدر ہے (اس کو کوئی مار ڈالے تو نہ دیت دینا ہوگی نہ قصاص واجب ہوگا) -

فَضَعِ السَّيْفَ وَارْفَعِ السَّوْطَ حَتّٰى لَاتَرٰى فَوْقَ ظَهْرِهَا اُمَوِيًّا - تلوار چلا کوڑا اٹھا یہاں تک کہ زمین پر کوئی بنی امیہ میں سے باقی نہ رہے (یہ سدیف نے ابو العباس سفاح سے کہا تھا) -

لَايَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ - وہ اپنی لاٹھی کندھے پر سے نہیں اتارتا (رات دن عورتوں کو مارا کرتا ہے یا ہمیشہ سفر میں رہتا ہے لیکن پہلے معنی صحیح ہیں کیونکہ دوسری روایت میں صاف تصریح ہے ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ عورتوں کو بہت مارتا ہے مشورے کے وقت ایسا حال بیان کر دینا غیبت نہیں کیونکہ اس میں ایک مسلمان کی خیر خواہی ہے) -

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ - طالب علم کے واسطے فرشتے اپنے پنکھ زمین پر بچھا دیتے ہیں (تا کہ وہ ان کو روندتا ہوا چلے مراد وہ طالب علم ہے جو قرآن و حدیث کی تحصیل خالص پروردگار کی رضا مندی اور تعلیم کے لئے کرے بعض نے کہا پنکھ پھیلانے سے یہ مطلب ہے کہ اس کا سفر آسان کر دیتے ہیں - آسانی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں - آگے اس حدیث میں یہ ہے کہ تمام آسمان اور زمین والے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں - اس کی وجہ یہ ہے کہ علم سے بہتر دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے دین اور دنیا دونوں کی بھلائی علم پر موقوف ہے آدمی کو چاہئے یا تو دین کا علم حاصل کرے یعنی قرآن و حدیث کا یا وہ علم حاصل کرے جو اس کی معاش کے لئے مفید ہو - مثلاً زراعت، تجارت، صنعت، باغبانی، طباخی، خیاطی، حدادی، نجاری، صباغی، علم معادن، علم نبات، علم الحیوان اور طب وغیرہ) -

اِنَّ اللّٰهَ وَاضِعٌ يَدَهٗ لِمُسِيْءِ اللَّيْلِ لِيَتُوْبَ بِالنَّهَارِ وَلِمُسِيْءِ النَّهَارِ لِيَتُوْبَ بِاللَّيْلِ - اللہ تعالیٰ رات کے گناہ گار کے لئے اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے (یا ابھی اس کو سزا نہیں دیتا) اس لئے کہ وہ دن کو توبہ کر لے - اسی طرح دن کے گناہ گار کے لئے تا کہ رات کو توبہ کر لے -

اِنَّهٗ وَضَعَ يَدَهٗ فِيْ كُشْيَةِ ضَبٍّ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ - حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ گھوڑ پھوڑ (سوسمار) کی چربی میں ڈالا (اس کو کھانا شروع کیا) اور کہا کہ آنحضرتؐ نے گھوڑ پھوڑ (سوسمار) کو حرام نہیں کیا -

يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَضَعُ الْجِزْيَةَ - حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب اتریں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے (یا اسلام لاؤ یا قتل ہو بس دو ہی باتیں یا مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ ذمیوں پر جزیہ لگانے کی ضرورت نہ رہے گی) -

وَيَضَعُ الْعَلَمَ - اور جھنڈے کو گرا دے گا -

اِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ - اگر تو نے ہم میں اور ان میں جنگ موقوف کرا دی ہے -

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ - جو شخص کسی تنگ دست (محتاج) کو مہلت دے یا قرضہ میں سے کمی کر دے -

اِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ - ان میں ایک دوسرے سے قرض کو کم کر دینے کی اور نرمی کرنے کی

درخواست کرے-

اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ- ہم میں سے کسی کو ایسا سوکھا پاخانہ آتا جیسے بکری مینگنی کرتی ہے (کیونکہ خشک غذا اور درخت کے پتے کھاتے عمدہ اور چکنی غذا میسر نہ ہوتی)-

لَاتَضَعْ اِحْدٰی رِجْلَیْكَ عَلَی الْاُخْرٰی- چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر مت رکھ (ایسا نہ ہو ستر کھل جائے- ان کے پاس چھوٹے چھوٹے تہبند تھے لمبے چوڑے بھی نہ تھے' اگر پاجامہ پہنے ہو یا کپڑا خوب لمبا چوڑا ہو' ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تب ایسا کرنے میں کوئی قباحت نہیں)-

وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی- میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے لیٹے تھے (اس حدیث سے اگلی حدیث کا مطلب کھل جاتا ہے یعنی ممانعت اس حالت میں ہے جب بے ستری کا ڈر ہو)-

یَضَعُ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ- سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر دونوں گھٹنے (اور اونٹ کی طرح پہلے دونوں گھٹنے نہ رکھ دے- امام مالکؒ کا یہی قول ہے لیکن ائمہ ثلاثہ اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ پہلے گھٹنے رکھے اور میرے نزدیک نمازی کو اختیار ہے جو آسان ہو وہ کرے)

جِئْتَ لِاُوَاضِعَكَ الرِّهَانَ- تم اس لئے آئے ہو کہ میں رہن کو باطل کردوں-

وَضَعَهٗ وَمَضٰی عَلٰی صَلٰوتِهٖ- اس کو زمین پر رکھ دیا اور نماز پڑھتے رہے-

حَتّٰی وُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ- کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھی گئیں-

فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوْسَهُمْ- لوگوں نے اپنے سر جھکا لئے-

ثُمَّ نَزَعَ دِرْعِیَ الْاَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ- پھر میرے نیچے کے کرتے کو کھولا اور اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا-

حِیْنَ یَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ اَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ- جب پہلے پہل طواف کے لئے قدم رکھتے ہیں (یعنی مکہ معظمہ پہنچتے ہیں)-

تَضَعِیْنَ ثِیَابَكِ عِنْدَهٗ- تو اپنے کپڑے اس کے پاس رکھتی ہے-

فَیَضَعُوْنَهٗ فِی الْمَسْجِدِ- مسجد میں اس کو یعنی پانی کو رکھ دیتے ہیں (کہ لوگ اس کو پئیں اس سے طہارت کریں)-

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهٗ- اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے جو کوئی عاجزی اور انکسار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا (آخرت میں یا دنیا میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں)-

اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ- جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو پھر قیامت تک نہیں اٹھے گی (یہ حدیث پوری ہوئی- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آج تک مسلمان باہم جنگ کر رہے ہیں)-

هٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ یَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا- یہ اس کی عمر ہے اور ہاتھ اس کی پشت گردن پر رکھا (گدی پر) پھر اس کو آگے بڑھایا (اور فرمایا یہ اس کی آرزو ہے جو عمر سے بھی آگے بڑھ گئی ہے)-

یَرْفَعُ بِهٖ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ- قرآن کے سبب سے کچھ لوگوں کے تو مرتبے بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کے گھٹا دے گا (جو لوگ قرآن پر ایمان لائیں گے اس کو اپنا دستور العمل بنائیں گے ان کا مرتبہ بلند ہوگا- جو قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے سنہری جلد بنوا کر الماری میں رکھ چھوڑیں گے وہ دن) دن ذلیل وخوار ہوتے جائیں گے' ان کے دشمن ان پر غالب ہوں گے)-

فَوَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی رَاْسِیْ- میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا-

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ- نالائقوں کو (بدمعاشوں کو) علم سکھانا (جو اس علم کے اہل نہیں ہیں) ایسا ہے جیسے سؤروں کو سونا اور چاندی پہنانا-

وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ- اس نے اپنے ہاتھ آنحضرتؐ کی رانوں پر رکھ دیئے یا اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (باادب بیٹھا)-

كَانَ السِّوَاكُ مِنْ اُذُنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ -مسواک آنحضرتؐ کے کان پر اس جگہ رہتی جہاں قلم نویسندہ (محرر) کے کان پر رہتا ہے-

كِتَابًا وَضَعَهٗ عِنْدَهٗ- یہ باب الکاف مع التاء میں گزر چکا ہے-

لَكُمْ يَا بَنِىْ نَهْدٍ وَ دَائِعُ الشِّرْكِ وَوَضَائِعُ الْمُلْكِ- بنی نہد کے لوگو! مشرکوں نے جو تمہارے پاس امانتیں رکھوائی تھیں وہ تم لے لو اور جو وظیفے تمہارے بادشاہوں نے تمہارے لئے مقرر کئے تھے وہ سب بحال رہیں گے یا جو وظیفے ہم نے دوسرے مسلمانوں پر معین کئے ہیں زکوٰۃ خراج صدقہ وغیرہ وہی تم کو بھی دینا ہوں گے ان سے زیادہ تم سے کچھ نہ لیں گے (اوّل معنی میں مَلِكْ بہ فتحۂ میم وکسرۂ لام پڑھنا چاہئے اور دوسرے معنی میں بہ کسرۂ میم اور سکون لام)-

اِنَّهٗ نَبِىٌّ وَّ اِنَّ اسْمَهٗ وَصُوْرَتَهٗ فِى الْوَضَائِعِ -وہ پیغمبر ہیں ان کا نام اور ان کی صورت حکمت کی کتابوں میں مذکور ہے-

اَلْوَضِيْعَةُ عَلَى الْمَالِ وَالرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ- مال میں جو نقصان ہو اسی طرح نفع ان میں دونوں کی قرارداد کے موافق عمل ہوگا (جیسی شرط دونوں معاملہ کرنے والوں نے کی ہوگی اسی کے موافق حکم دیا جائے گا)-

وَكَانَ فِىْ هَيْتَ تَوْضِيْعٌ- ہیت ایک مخنث تھا (ہیجڑا وہ خزاعہ قبیلہ کا ایک شخص تھا- آنحضرتؐ نے اس کو مدینہ سے نکال دیا تھا اس کو مدینہ میں آنے کی اجازت نہ تھی)-

اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ- جب میت تخت پر رکھی جائے (اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھائیں)-

اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ- جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے یا قبر میں نہ دفنایا جائے-

لَاتَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ فَيَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ- آیۃ الکرسی جس مال پر پڑھی جائے تو شیطان تیرے نزدیک نہ پھٹکے گا-

كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اُمُوْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَىَّ هَاتَيْنِ- جاہلیت کی جتنی واہیات رسمیں تھیں وہ سب میرے ان دونوں پاؤں کے تلے روندی گئیں (باطل اور لغو کر دی گئیں)-

اَوَّلُ رِبوًا اَضَعُهٗ رِبَوا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ- پہلا سود جس کو میں باطل کرتا ہوں (ساقط کرتا ہوں) عباس بن عبدالمطلب (میرے چچا کا) سود ہے وہ سب کا سب ساقط کر دیا گیا-

اَوَّلُ رِبوًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسٍ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ- پہلا سود جس کو میں باطل کرتا ہوں ہمارے گھرانے کا سود ہے یعنی عباس بن عبدالمطلب کا سود (جو لوگوں کے ذمہ ہے) وہ سب کا سب لغو ہو گیا (کوئی ایک دمڑی اس سود میں سے ان کو نہ دے البتہ اصل روپیہ وہ لے سکتے ہیں)-

وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَىَّ وَ اَنَا غُلَامٌ شَابٌّ- آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا اور میں ایک لڑکا نوجوان گبرو تھا (یہ بطور شفقت اور مہربانی کے تھا دوسرے اس کو برکت پہنچانی منظور تھی- مجمع البحار میں ہے کہ لڑکوں کے ساتھ ایسا کرنا ممنوع نہیں- لیکن بڑوں کے کپڑوں کے اندر ہاتھ ڈالنا اور ان کی چھاتیوں کے درمیان ہاتھ پھیرنا درست نہیں- بعض نے کہا اگر لڑکوں کو شفقت کی راہ سے برکت دینے کے لئے چھوئیں تو درست ہے لیکن لذت حاصل کرنے کے لئے نظر اور چھونا دونوں حرام ہیں)-

فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ- پھر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا-

وَاَوْضَعَ فِىْ وَادِىْ مُحَسِّرٍ- وادی محسر میں اونٹ کو تیز چلایا (کیونکہ وہاں اصحاب الفیل پر خدا کا عذاب اترا تھا اس لئے جلدی سے وہاں سے پار ہو جانا نکل جانا مناسب معلوم ہوا)-

ضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِىْ ثُمَّ قُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجْعِىْ هٰذَا- جہاں درد ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھ پھر یہ دعا پڑھ "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ آخیر تک-

وَضَعَ الْقَلَمِ عَلٰی اُذُنِكَ- جیسے تو قلم اپنے کان پر رکھتا ہے-

فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ- پروردگار نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا مجھ کو آسمان اور زمین کی چیزوں کا علم ہو گیا (یعنی جس قدر پروردگار کو منظور تھا- یہ نہیں کہ پروردگار کی طرح علم محیط آسمان اور زمین کی تمام چیزوں کا ہو گی ایسا اعتقاد رکھنا صریحاً کفر اور شرک ہے کیونکہ علم محیط اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے وہ کسی مخلوق کو حاصل نہیں ہو سکتی)-

كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفِيْضُوْنَ بِاِيْجَافِ الْخَيْلِ وَ اِيْضَاعِ الْاِبِلِ- جاہلیت کے لوگ عرفات سے جب لوٹتے تو گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے اونٹوں کو بھگاتے ہوئے-

لَوْ كَانَ الْوَضِيْعُ فِيْ قَعْرِبِيْرٍ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ رِيْحًا تَرْفَعُهٗ- ذلیل شخص اگر کنویں کی تہہ میں ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیج کر اس کو اٹھائے گا (یعنی جب خدا کو کسی کا بڑھانا اور مرتبہ بلند کرنا منظور ہو تو کنویں کی تہہ میں سے بھی اس کو نکال کر اوج فلک تک پہنچا دے گا)-

فَلَمَّا وَضَعَ الْوُضُوْءَ عَمَّنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ اَثْبَتَ الْغُسْلَ مَسْحًا- جب اس شخص پر وضو معاف کر دیا جس کو پانی نہ ملے تو دھونے کے بدلے مٹی سے مسح کرنا مقرر کر دیا اور دو مسحے وضو کے یعنی سر اور پاؤں کے ساقط کر دیئے-

هٰذا عَنْهُ مَوْضُوْعٌ- یہ اس کو معاف ہے-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ- میری امت پر بھول چوک معاف کی گئی اور جو کام ان سے زبردستی کرایا جائے وہ بھی معاف کیا گیا (اگر کوئی جبراً کسی کو طلاق دلوا دے تو طلاق واقع نہ ہو گی)-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهٖ نَفْسَهَا مَالَمْ تَتَكَلَّمْ- میری امت کو دل میں جو وسوسہ آئے وہ معاف کیا گیا جب تک زبان سے نہ نکالے-

مَلْعُوْنٌ مَّنْ وَّضَعَ رِدَائَهٗ فِيْ مُصِيْبَةِ غَيْرِهٖ- دوسرے کی مصیبت میں جو کوئی اپنی چادر اتار ڈالے وہ ملعون ہے (عربوں کی عادت تھی مصیبت میں چادر اتار ڈالتے- تو جو کوئی اپنی چادر اس لئے اتارے کہ لوگ اس کو مصیبت زدہ سمجھیں، اس نے گویا مکر کیا)-

اَلْوَضِيْعَةُ بَعْدَ الصَّفْقَةِ حَرَامٌ- جب معاملہ کر چکے پھر کمی کرنا حرام ہے (البتہ اگر کسی تاجر کا دستور ہو کہ خریداروں کو قیمت میں اتنا مجرا دیتا ہے جس کو انگریزی میں "ڈسکونٹ" کہتے ہیں- یعنی رعایت تو اتنی کمی کرنا جائز ہے)-

وَ اِنْ كُنْتَ لَاتَجِدُ اِلَّا وَضِيْعَةً فَلَيْسَ عَلَيْكَ زَكٰوةٌ- اگر تجھ کو ٹوٹے کے سوا کچھ فائدہ نہ ہو تو تجھ پر زکوٰۃ لازم نہ ہو گی-

وَارْفَعْ ثَوْبَكَ وَضَعْ حَيْثُ شِئْتَ- اپنا کپڑا اٹھا کر جہاں چاہے وہاں پاخانہ پھر لے-

وَضْمٌ وَضَمٌ- یعنی کندہ پر رکھنا یعنی اس لکڑی، ٹڈی یا بوریے پر جس پر قصائی گوشت رکھتا ہے اس کو مٹی سے بچانے کے لئے-

تَوَضُّمٌ- جماع کرنا-

اِسْتِيْضَامٌ- ظلم کرنا-

تَرَكَهُمْ لَحْمًا عَلٰی وَضَمٍ- ان کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا-

اِنَّ النِّسَاءَ لَحْمٌ عَلٰی وَضَمٍ اِلَّا مَاذُبَّ عَنْهُ- عورتیں اس گوشت کی طرح ہیں جو ٹڈی، لکڑی یا حصیر پر رکھا ہو (جس کا جی چاہے اس کو لے لے) مگر وہ جس سے کوئی ہٹانے والا موجود ہو (وہ گوشت تو محفوظ رہے گا- اسی طرح جس عورت کے بچانے والے اور حمایت کرنے والے موجود ہوں وہ مردوں کی دست برد سے محفوظ رہے گی)-

لَاتَوْضِيْمَ فِي الدِّيْنِ- دین کے معاملات میں سستی اور نامردی نہ کرو-

وَضِيْمَة- وہ کھانا جو مصیبت کے وقت تیار کیا جاتا ہے-

وَضْنٌ- ایک پر ایک موڑ دینا، دوگنا کرنا، ٹھوس کرنا، بُننا-

تَوَضُّنٌ- اطاعت کرنا، عاجزی کرنا-

اِتِّضَانٌ- مل جانا-

اِنَّكَ لَقَلِقُ الْوَضِيْنِ - تو تو ہلتا ہوا تنگ ہے (جو برابر حرکت کرتا جاتا ہے تھمتا نہیں - مطلب یہ ہے کہ تجھ میں ثبات اور استقلال نہیں ہے متلون مزاج ہے - یہ حضرت علیؓ کا کلام ہے)-

اَفَاضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اِلَيْكَ تَعْدُوْ قَلِقًا وَّضِيْنُهَا - آنحضرتؐ عرفات سے لوٹے یہ فرماتے جاتے تھے اے خداوند! تیری طرف اونٹنی دوڑ رہی ہے اس کا تنگ ہل رہا ہے (تنگ اس وقت ڈھیلا اور ہلتا ہوتا ہے جب وہ جانور دبلا ہوگیا ہو مطلب یہ ہے کہ چلتے چلتے دبلی ہوگئی ہے)-

مَوْضُوْنَةٌ - دو دو حلقوں سے بنی ہوئی زرہ یا جواہرات سے جڑی ہوئی چیز-

بابُ الواو مع الطاء

وَطْأٌ - تیار کرنا' نرم کرنا' روندنا' جماع کرنا-

تَوْطِئَةٌ - روندنا' نرم کرنا' تیار کرنا-

مُوَاطَاةٌ - موافقت-

اِيْطَاءٌ - روندانا' موافق ہونا-

تَوَاطُؤٌ - موافق ہونا-

اِيْطَاءٌ - سہل ہونا' تیار ہونا-

خَرَجَ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَابْنَيْ اِبْنَتِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَهِّلُوْنَ وَ اِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ وَ اِنَّ اٰخِرَ وَطْاَةٍ وَطِئَهَا اللّٰهُ بِوَجٍّ - آنحضرتؐ اپنے ایک نواسے (حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ) کو گود میں لئے ہوئے نکلے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے تم ہی (یعنی اولاد) لوگوں کو بخیل بناتے ہو اور تم ہی نامرد بناتے ہو (جنگ سے آدمی تمہارے خیال سے جی چراتا ہے) تم ہی جاہل بناتے ہو (تم کو پھسلانے اور بہلانے کے لئے آدمی نادان بنتا ہے بچہ بن کر تم سے باتیں کرتا ہے) تو اللہ کی دی ہوئی بخشش ہو اور اخیر روندن جس کو اللہ نے روندا جو وج میں ہوئی (یعنی آخری جنگ طائف کی جنگ ہوئی اس کے بعد غزوۂ تبوک تھا لیکن اس میں لڑائی نہیں ہوئی وَجّ ایک وادی ہے طائف میں جس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ - یا اللہ! مضر کے لوگوں کو خوب روند ان کو سخت سزا دے (قریش کے لوگ مضر کی اولاد ہیں - مطلب یہ کہ ان کو سخت پکڑ - ایسا ہی ہوا سخت قحط ان پر پڑا اور بھوک سے مرنے لگے - ایک روایت میں وَطْدَكَ عَلٰى مُضَرَ ہے یعنی ان کو زمین میں دبا دے)-

اِحْتَاطُوْا لِاَهْلِ الْاَمْوَالِ فِي النَّائِبَةِ وَالْوَاطِئَةِ - مال والوں کے لئے آفت اور صادر و وارد کا حق چھوڑ دو - (مطلب یہ ہے کہ کچھ میوہ خراب ہو جاتا ہے کچھ مہمانوں اور مسافروں کی ضیافت میں خرچ کرنا پڑتا ہے تو ایک حصہ مال کا چھوڑ کر تخمینہ کرو - بعض نے کہا واطئۃ وہ کھجور جو زمین پر گر پڑتی ہے لوگ اس کو پاؤں سے روند ڈالتے ہیں)-

وَاٰثَارٌ مَّوْطُوْئَةٌ - اور قدم چلے ہوئے (یعنی جو تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا برا ہو یا بھلا)-

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَحَبِّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبِكُمْ مِنِّيْ مَجَالِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا الْمُوَطَّئُوْنَ اَكْنَافًا الَّذِيْنَ يَاْلَفُوْنَ وَيُؤْلَفُوْنَ - کیا میں تم کو وہ لوگ نہ بتلاؤں جو قیامت کے دن ان کی بیٹھک سب سے زیادہ میرے قریب ہوگی اور جو مجھ کو بہت محبوب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں جن کے کنارے نرم ہیں لوگ ان کو روندتے ہیں (ان کے پاس آکر اتر پڑتے ہیں وہ محبت سے پیش آتے ہیں ان کو ستاتے نہیں ان کے کھانے پینے کا بار اٹھاتے ہیں) لوگوں سے الفت رکھتے ہیں اور لوگ ان سے الفت رکھتے ہیں (یعنی بہت ملنسار اور یار باش اور خوش خلق ہیں)-

اِنَّ رِعَاءَ الْاِبِلِ وَرِعَاءَ الْغَنَمِ تَفَاخَرُوْا عِنْدَهٗ فَاَوْطَاَهُمْ رِعَاءُ الْاِبِلِ غَلَبَةً - اونٹ کے چرانے والوں اور بکریوں کے چرانے والوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا - آخر اونٹ چرانے والوں نے غالب ہو کر بکریاں چرانے والوں کو روند ڈالا-

تَطَاُ فِيْ خِطَامِهَا - اپنی نکیل میں چلتی ہے-

لَمَّا خَرَجَ مُهَاجِرًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَتَّبِعُ مَاْخَذَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاَطَأُ ذِكْرَهٗ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْعَرْجِ - جب آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد وہ بہ قصد ہجرت نکلے تو کہتے ہیں میں جہاں جہاں آنحضرت ﷺ ٹھہرتے تھے ان مقامات پر ٹھہرتا تھا اور آنحضرتؐ کا ذکر پوشیدہ کرتا تھا یہاں تک کہ عرج میں پہنچا (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ - تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے فرش ایسے مرد کو روندنے نہ دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو (یعنی کوئی اجنبی مرد بغیر تمہاری اجازت کے ان کے پاس نہ جائے نہ ان سے باتیں لگائے جیسے جاہلیت کے زمانہ میں وہ اس کو برا نہیں سمجھتے تھے- یہاں تک کہ حجاب کی آیت اتری اور اس کی ممانعت ہوگی- مجمع البحار میں ہے کہ عورت کے محرم کو بھی اگر مرد برا سمجھے یا کسی عورت کو تو اس کو بھی نہ آنے دینا چاہئے)-

اِنَّ رَجُلًا وَشٰى بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَبَ فَاجْعَلْهُ مُوَطَّأَ الْعَقِبِ - ایک شخص نے عمار بن یاسر کی چغلی حضرت عمرؓ سے کھائی تو انھوں نے اس کے لئے یوں بددعا کی- یا اللہ! اگر وہ جھوٹا ہے تو ایسا کر دے کہ وہ سردار ہو جائے لوگ اس کے پیچھے پیچھے چلیں (ایسی سرداری عاقبت کی خرابی ہے کیونکہ پیچھے پیچھے لوگوں کو چلانا مغرور دنیا داروں کی عادت ہے)-

وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ رَجُلَانِ - آنحضرتؐ کے پیچھے دو مرد بھی نہیں چلتے تھے (یعنی آپ کا یہ دستور نہیں تھا کہ دوسرے لوگوں سے آگے رہیں بلکہ آپ تواضع کی راہ سے لوگوں کے بیچ میں رہتے)-

اِنَّ جِبْرِيْلَ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَاتَّطَأَ الْعِشَاءُ - حضرت جبرئیلؑ نے عشاء کی نماز مجھ کو اس وقت پڑھائی جب شفق ڈوب گئی اور اندھیری چھا گئی- (عرب لوگ کہتے ہیں: وَطَّأْتُ الشَّيْءَ فَاتَّطَأَ - میں نے اس کو تیار کیا وہ تیار ہوگئی)

اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - میں دیکھتا ہوں تمہارے خواب ایک دوسرے سے متفق ہوگئے ہیں اس بات پر کہ شب قدر رمضان کے اخیر میں ہے-

فَتَوَاطَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ - میں نے اور حفصہ نے دونوں نے اس پر اتفاق کیا-

لَاتَتَوَضَّأُ مِنْ مَّوْطَإٍ - راستہ میں جو کیچڑ یا نجاست پاؤں میں لگ جائے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں اگر نجاست کی دھو ڈالنا چاہئے- بعض نے کہا راستہ کی نجاست اور کیچڑ وغیرہ لگے تو پاؤں رگڑ کر مسجد میں آ جائے اس کا دھونا ضروری نہیں- بعض نے کہا یہ جب ہے کہ نجاست خشک ہو)-

اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهٖ فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ - جب کوئی شخص جوتا پہن کر زمین کو روندے (پھر جوتے میں کوئی نجاست لگ جائے) تو مٹی اس کو پاک کر دے گی (بس کیسی ہی نجاست تر یا خشک غلیظ یا رقیق جوتے سے لگ جائے تو اس کو مٹی پر گڑ دے اب وہ پاک ہو گیا اس کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے بعض نے کہا یہ حکم اس نجاست میں ہے جو خشک اور غلیظ ہو)-

فَاَخْرَجَ اِلَيْنَا ثَلَاثَ اُكُلٍ مِّنْ وَّطِيْئَةٍ - تین روٹیاں ایک گون سے نکالیں-

اَتَيْنَاهُ بِوُطَيْئَةٍ - ہم وطیئہ ان کے سامنے لائے (وہ ایک کھانا ہے جو حیس کی طرح کھجور سے بنایا جاتا ہے)-

لَاُوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ - میں عرب کے سرداروں کو روند ڈالوں گا (ان کو مطیع کروں گا)-

اَوْطَاَكُمْ اِثْخَانُ الْجِرَاحَةِ - سخت زخموں نے تم کو فریش کر دیا-

اَوْطَاْنَاهُمْ - ہم نے ان کی لاشوں کو روندا-

يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ - سیاہی میں چلتا ہے (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہیں جیسے يَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ پیٹ کا کالا ہونا اور يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ سے آنکھ کالی ہونا مراد ہے)-

وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ - کوئی اس کے پیچھے نہ جائے-

اِنْ تَثْبُتِ الْوَطْاَةُ فِيْ هٰذِهِ الْمَزِلَّةِ فَذٰلِكَ الْمُرَادُ - اگر اس پھسلویں مکان یعنی دنیا میں قدم جم گیا تو وہی مراد ہے-

وَطْبٌ - دودھ کی مشک اور سخت آدمی اور بڑی پستان-

وَطْبَاءُ - بڑی پستان والی عورت-

نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰے اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَجَاءَ هُ بِوَطْبَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا - (عبداللہ بن بسر نے کہا) آنحضرتؐ نے میرے باپ کے پاس آ کر قیام کیا ہم آپ کے لئے کھانا لائے اور وطبہ لائے - آپ نے اس میں سے کھایا (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں رُطَبَہ ہے یعنی تر کھجور - حمیدی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح وَطْبَہ ہے - نضر نے کہا وَطْبَہ حیس کو کہتے ہیں کھجور اور کھوئے اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے) -

اِنَّهٗ اُتِیَ بِوَطْبٍ مِّنْ لَّبَنٍ - آنحضرتؐ کے پاس ایک مشک لائی گئی جس میں دودھ تھا -

خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ - ابو زرع باہر نکلا اور دودن کی مشکوں کا مسکہ (مکھن) نکالا جا رہا تھا -

وَطْحٌ - دونوں ہاتھوں سے زور سے دھکیلنا -

تَوَاطُحٌ - ایک دوسرے سے لڑنا' شر فساد کرنا -

وَطِيْحٌ - ایک قلعہ تھا خیبر کا -

وَطْدٌ - جمانا' بھاری کرنا' مضبوط کرنا' بند کر دینا' ٹھونس دینا -

تَوْطِيْدٌ - کے بھی یہی معنی ہیں -

تَوَطُّدٌ - جم جانا' مضبوط ہو جانا -

اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْدَكَ عَلٰے مُضَرَ - مشہور روایت وَطْأَتَكَ ہے جو اوپر گزری معنی وہی ہیں) -

اَتَاهُ زِيَادُ بْنُ عَدِيٍّ فَوَطَدَهٗ اِلَى الْاَرْضِ - زیادہ بن عدی ابن مسعودؓ کے پاس آیا انھوں نے اس کو زمین سے لگا دیا (پچھاڑ کر زمین سے چپکا دیا کہ حرکت نہ کر سکا - عرب لوگ کہتے ہیں وَطَدْتُ الْاَرْضَ میں نے زمین کو دابا - تاکہ سخت ہو جائے) -

طِدْنِیْ اِلَيْكَ - (براء بن مالک نے جنگ یمامہ میں خالد بن ولید سے کہا) مجھ کو اپنے ساتھ جوڑ لیجئے اور دبا لیجئے -

مِيْطَدُ النَّجَّارِ - بڑھئی کا دبانے کا ہتھیار -

فَوَقَعَ الْجَبَلُ عَلٰے بَابِ الْكَهْفِ فَاَوْطَدَهٗ - غار کے منہ پر پہاڑ گر ا اس کو بند کر دیا -

وَطَرٌ - حاجت' احتیاج (اس کی جمع اَوْطَارٌ ہے) -

قَضٰی وَطَرَهٗ - اپنی حاجت پوری کر لی -

اَلطَّلَاقُ عَنْ وَّطَرٍ - طلاق اس وقت دینا چاہئے جب اس کی احتیاج ہو (بیوی شرارت یا بدکاری کرے اور سمجھانے سے اس کی اصلاح نہ ہو سکے) -

وَطْسٌ - موزے سے سخت مارنا یا جوتے سے یا اور کسی چیز سے توڑنا -

تَوَاطُسٌ - ایک دوسرے سے لڑنا -

وَطِيْسٌ - تندور یا گڈھا جس میں روٹی پکائی جائے یا گول پتھر جب وہ گرم ہو جائے تو کوئی اس پر چل نہ سکے -

اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِيْسُ - اب تندور گرم ہوا (یعنی خوب کھٹا کھٹ تلوار چل رہی ہے اور شدت سے جنگ ہو رہی ہے یہ محاورہ آنحضرتؐ سے پہلے کسی عرب سے نہیں سنا گیا - جو نہایت فصیح ہے) -

اَوْطَاسٌ لَيْسَ مِنَ الْعَقِيْقِ - اوطاس عقیق میں داخل نہیں ہے (یہ مقاموں کے نام ہیں) -

بَرِيْدُ اَوْطَاسٍ اٰخِرُ الْعَقِيْقِ - برید اوطاس عقیق کا آخری حصہ ہے -

نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْمِ اَوْطَاسٍ اَنِ اسْتَبْرَءُوْا سَبَايَاكُمْ - جنگ اوطاس میں آنحضرتؐ کے منادی نے یوں پکارا کہ جو عورتیں قید ہوں ان کا استبرا کرلو (یعنی ایک حیض ہونے تک ان سے جماع نہ کرو شاید وہ حاملہ ہوں) -

اَوْطَاس - ایک مشہور موضع ہے وہاں جنگ ہوئی تھی' اس دن متعہ آپ نے حلال کر دیا تھا -

وَطَفٌ - ابرو اور آنکھوں پر بہت بال ہونا -

وَفِیْ اَشْفَارِهٖ وَطَفٌ - آپ کی پلکیں لمبی تھیں -

صَحَابَةٌ وَّطْفَاءُ - جو ابر زمین تک لٹکا ہو زمین کے قریب ہو -

وَطْنٌ - اقامت کرنا -

تَوْطِيْنٌ - اقامت گاہ بنانا یعنی سکونت کا مقام - وطن بنانا' ایک کام کی عادت اور مشق کرانا اپنے تئیں اس پر جمانا' قائم کرنا -

مُوَاطَنَۃٌ-موافقت-
اِیْطَانٌ-اقامت کرنا' وطن بنالینا-
وَطَنٌ- وہ ملک جہاں آدمی مستقل سکونت رکھتا ہو' خواہ وہاں کی پیدائش ہو یا اور کہیں کی (اس کی جمع اَوْطَانٌ ہے)-
اِتِّطَانٌ اور اِسْتِیْطَانٌ-وطن بنالینا-
نَھٰی عَنْ نَقْرَۃِ الْغُرَابِ وَ اَنْ یُّوْطِنَ الرَّجُلُ فِی الْمَکَانِ بِالْمَسْجِدِ کَمَا یُوْطِنُ الْبَعِیْرُ- آنحضرتؐ نے کوے کی طرح ٹھونگ لگانے سے (سجدے میں نہ ٹھہرنا ٹھونگ لگانا ہے منع فرمایا اور مسجد میں ایک خاص جگہ معین کر لینے سے جیسے اونٹ ایک جگہ مقرر کر لیتا ہے (جب پانی پی کر آتا ہے تو ایک نرم جگہ میں بیٹھتا ہے ہر روز وہیں بیٹھا کرتا ہے-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' اور اونٹ کی طرح بیٹھنے سے یعنی سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھ دینے سے)-
نَھٰی عَنْ اِیْطَانِ الْمَسَاجِدِ- مسجدوں کو وطن یعنی اقامت گاہ بنانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ جب آدمی رات دن مسجد میں رہے تو مسجد کا ادب نہ کر سکے گا)-
کَانَ لَایُوْطِنُ الْاَمَاکِنَ- آنحضرتؐ مسجد میں کوئی خاص جگہ مقرر نہیں کرتے تھے (کہ ہر روز وہیں نماز پڑھیں یہ بالاتفاق مکروہ ہے- البتہ گھر میں نماز کی جگہ معین کرنے میں قباحت نہیں ہے-مجمع البحار میں ہے کہ جن لوگوں سے خلق اللہ کے حاجات متعلق ہوں جیسے قاضی' مفتی (مدرس) وغیرہ ان کو مسجد میں جگہ معین کر لینا مکروہ نہیں ہے-بعض نے اس حدیث کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ آنحضرتؐ بیٹھنے کے لئے کوئی خاص جگہ اپنے لئے مقرر نہ کرتے)-
لَایَجْتَمِعَانِ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ- ایسے موقع پر یعنی مرنے کے قریب خوف اور امید دونوں کسی شخص میں جمع نہ ہوں گے آخیر تک-
وَطَنٌ اَصْلِیٌّ- جہاں آدمی کی پیدائش ہوئی ہو-
مَوَاطِنُ-جنگ کے مواقع اور مقامات اور اوقات-
اَصْدَقُ النَّاسِ مَنْ صَدَقَ فِی الْمَوَاطِنِ- سچا آدمی وہ ہے جو میدان جنگ میں سچا رہے (ثابت قدم رہے ورنہ زبان کے بُرے کسی کام پر نہیں آتے)-
وَطْوَطَۃٌ- ضعیف ہونا' ناتوان ہونا (جیسے تَوَطْوُطٌ ہے)-
لَمَّا اُحْرِقَ بَیْتُ الْمَقْدِسِ کَانَتِ الْوَطْوَاطُ تُطْفِئُہٗ بِاَجْنِحَتِھَا- جب بیت المقدس جلایا گیا تو چمگاڈر اپنی پنکھوں سے آگ بجارہی تھی-
اَلْوَطْوَاطُ مِنَ الْمُسُوْخِ کَانَ یَسْرِقُ تُمُوْرَ النَّاسِ- چمگاڈر مسخ کیا ہوا جانور ہے وہ لوگوں کی کھجوریں چرالیا کرتا تھا-
سُئِلَ عَنِ الْوَطْوَاطِ یُصِیْبُہُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ دِرْھَمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُلُثَا دِرْھَمٍ- عطاء سے پوچھا گیا اگر احرام والا شخص چمگاڈر کو مار ڈالے تو کیا فدیہ دینا ہوگا؟ انھوں نے کہا ایک درہم یا دو تہائی-

بابُ الواؤ مع الظاء

وَظْبٌ-روندنا-
وَظُوْبٌ-ہمیشہ کرنا' لازم کر لینا (جیسے مُوَاظَبَۃٌ ہے)-
مَوْظَبٌ-ایک مقام ہے مکہ کے قریب-
مَوْظُوْبٌ-جس کا مال آفتوں نے برباد کر دیا ہو-
کُنَّ اُمَّھَاتِیْ یُوَاظِبْنَنِیْ عَلٰی خِدْمَتِہٖ- (انسؓ نے کہا) میری مائیں مجھ کو آنحضرتؐ کی برابر خدمت کرنے کے لئے ابھارتیں (یعنی کہتیں کہ ہمیشہ آپ کی خدمت میں رہ- انسؓ خادم خاص تھے- آنحضرتؐ کی دس برس تک خدمت کرتے رہے- آپ نے ان کو دعا دی' ان کی عمر طویل ہوئی اور دولت اور اولاد اللہ تعالیٰ نے ان کو بہ کثرت عطا کی)-
وَظْفٌ- کھر یا پنڈلی پر مارنا' پیچھے رہنا-
تَوْظِیْفٌ- یومیہ مقرر کرنا' کوئی منصب یا خدمت عطا کرنا-
مُوَاظَفَۃٌ-موافقت-
اِسْتِیْظَافٌ-گھیر لینا-
وَظِیْفَۃ-عہد اور شرط اور جو خرچ کے لئے روپیہ یا غلہ مقرر

کیا جائے۔

فَنَزَعَ لَهٗ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ۔ انھوں نے اونٹ کے کھر کی ہڈی نکالی اور پھینک کر اس کو ماری اس کو قتل کر ڈالا۔

بابُ الواو مع العین

وَعْبٌ۔ سب لے لینا' کچھ نہ چھوڑنا (جیسے اِیْعَابٌ ہے) اور جمع کرنا اور فارغ ہونا' جڑ سے کاٹ ڈالنا' داخل کرنا۔

اِسْتِيْعَابٌ۔ گھیر لینا' سب لے لینا' جڑ سے کاٹ ڈالنا۔

وَعِيْبٌ۔ کشادہ۔

اِنَّ النِّعْمَةَ الْوَاحِدَةَ لَتَسْتَوْعِبُ جَمِيْعَ عَمَلِ الْعَبْدِ۔ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت بندے کے تمام نیک اعمال کو گھیر لیتی ہے (ساری نیکیاں اس کی ایک نعمت کا بدل ہو سکتی ہیں حالانکہ اس کی ہزاروں نعمتیں ہم پر ہر روز ہوتی ہیں۔ پھر ہماری نیکیاں اس کی نعمتوں کے مقابل محض بے حقیقت ہیں)۔

اِذَا اسْتُوْعِبَ جَدْعُهٗ الدِّيَةُ۔ (ایک روایت میں اُوْعِبَ كُلُّهٗ ہے) یعنی جب پوری ناک کاٹ ڈالی جائے تو کامل دیت دینا ہوگی۔

حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا۔ جب سب اس میں بھر دیئے جائیں گے۔

كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُوْعِبُوْنَ فِي النَّفِيْرِ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرتؐ کے ساتھ جہاد کے لئے سارے مسلمان نکلتے (کیوں کہ پھر ایسے سردار کہاں ملیں گے)۔

اَوْعَبَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ مَعَهٗ يَوْمَ الْفَتْحِ۔ مکہ کے دن سارے مہاجرین اور انصار آنحضرتؐ کے ساتھ تھے۔

اَوْعَبَ الْاَنْصَارُ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّيْنَ۔ سارے انصار صفین کی جنگ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔

فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَهُوَ اَوْعَبُ لِلْغُسْلِ۔ جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ اگر غسل سے پہلے سو رہے تو جو منی باقی رہ گئی ہو وہ بھی نکل جاتی ہے۔

بَيْتٌ وَّعِيْبٌ۔ کشادہ گھر۔

وَعْثٌ یا وُعُوْثٌ۔ چلنا' مشکل ہونا' خراب ہونا' خلط ملط ہو جانا۔

وَعْثٌ۔ ٹوٹ جانا۔

تَوْعِيْثٌ۔ پھیر دینا' روک لینا۔

اِيْعَاثٌ۔ دشوار گزار راستہ میں پڑنا' اسراف کرنا' خراب کرنا۔

نَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ۔ تیری پناہ سفر کی تکلیف اور مشقت سے۔ (وعث اصل میں ریتی کو کہتے ہیں چونکہ اس میں چلنا دشوار ہوتا ہے۔

مَثَلُ الرِّزْقِ كَمَثَلِ حَائِطٍ لَّهٗ بَابٌ فَمَا حَوْلَ الْبَابِ سُهُوْلَةٌ وَّمَا حَوْلَ الْحَائِطِ وَعْثٌ وَّ وَعْرٌ۔ روزی کی مثال ایک باغ کی سی ہے جس میں دروازہ ہو دروازے کے آس پاس تو نرم اور ملائم زمین ہے اور باغ کے گرداگرد سخت اور دشوار گزار زمین ہے۔

عَلٰى رَاْسِ قُوْرٍ وَّعْثٍ۔ ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر (ایک روایت میں جَبَلٍ وَّعْثٍ ہے)۔

وَعْدٌ یا عِدَةٌ یا مَوْعِدٌ یا مَوْعِدَةٌ یا مَوْعُوْدٌ یا مَوْعُوْدَةٌ۔ وعدہ کرنا (یہ کہنا کہ میں تیرے لئے ایسا کروں گا یا تیرے پاس آؤں گا یا تیرے ساتھ کھاؤں گا۔ خیر ہو یا شر کوئی کام ہو۔ بعض نے کہا خیر میں وَعَدَ کہیں گے اور شر میں اَوْعَدَ کہیں گے)۔

وَعِيْدٌ۔ شر کا وعدہ (اور عربوں کے نزدیک وعدے کا خلاف کرنا سخت عیب ہے اور وعید کا خلاف کرنا کرا اور فضل ہے۔ اس لئے ایک جماعت اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعید میں خلاف ہو سکتا ہے مگر وعدے میں نہیں ہو سکتا)۔

مُوَاعَدَةٌ۔ ایک دوسرے سے وعدہ کرنا۔

اِيْعَادٌ۔ وعدہ کرنا ڈرانا۔

تَوَعُّدٌ۔ ڈرنا۔

تَوَاعُدٌ۔ ایک دوسرے سے وعدہ کرنا۔

دَخَلَ حَائِطًا فَاِذَا فِيْهِ جَمَلَانِ يَصْرِفَانِ وَيُوْعِدَانِ۔ آنحضرتؐ ایک باغ میں گئے وہاں دو اونٹ تھے جو

لوگوں کو پھیر دے رہے تھے اور آواز کر کے حملہ کر رہے تھے۔

قَضَى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ بِاِنْجَازِهٖ - ابن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا۔

اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ - تمہارے ساتھ جو وعدہ ہے اس کے پورا کرنے کا مقام حوض کوثر ہے۔

وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ - اللہ سے ملنے پر معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ - اسی لئے پرہیزگاروں سے بہشت کا وعدہ کیا گیا۔

هٰذِهٖ غَدَاةٌ تَعِدُ الْبَرْدَ - یہ صبح تو سردی کا وعدہ کر رہی ہے (یعنی خبر دے رہی ہے کہ آج سردی ہوگی)۔

وَتَوَعَّدُهُمْ - ان کا ڈرنا۔

وَعْدُ صِهْرِهٖ - آنحضرتؐ کے داماد (ابوالعاص) نے جو عدہ کیا تھا (اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

مَنْ وَّعَدَهُ اللّٰهُ عَلٰى عَمَلٍ ثَوَابًا فَهُوَ مُنَجَّزٌ وَمَنْ وَّعَدَهٗ لَهٗ عِقَابًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ - اللہ تعالیٰ جو احسان اور ثواب کا وعدہ کیا ہے وہ تو ضرور پورا ہوگا اور جو عذاب کا وعدہ کیا ہے اس میں اس کو اختیار ہے (وہ چاہے گا تو عذاب معاف کر دے گا)۔

مُقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ - جس مقام محمود کے دینے کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ - (منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے)۔

كَانَ مُوْسٰى وَعَدَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بِمِصْرَ - حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے مصر میں وعدہ کیا تھا (اگر اللہ ان کے دشمن کو تباہ کرے گا تو وہ اللہ کے پاس سے ایک کتاب لے کر آئیں گے)۔

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ - اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا (مسلمانوں کو غالب کیا)۔

يَامَنْ اِذَا وَعَدَ وَفٰى - اے وہ خداوند کہ جب وعدہ کرتا ہے تو اس کو پورا کرتا ہے۔

وَعْرٌ يا وُعُوْرٌ - سخت اور دشوار گزار ہونا، روک لینا۔

تَوْعِيْرٌ - سخت اور دشوار گزار کرنا۔

اِيْعَارٌ - سخت اور دشوار گزار مقام میں پڑ جانا، مال کم ہونا، کم کرنا۔

تَوَعُّرٌ - دشوار ہونا، حیران ہونا۔

لَحْمُ جَمَلٍ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ وَّعْرٍ - اونٹ کا گوشت دبلا جو ایک سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر ہو (اوّل تو خراب گوشت دبلا جس کو کوئی پسند نہ کرے دوسرے وہ ایک اونچے پہاڑ پر رکھا ہو تو اس کو کوئی لینے نہ جائے گا - یعنی محض بے فائدہ ہے)۔

عَائِرٍ اور وُعَيْرٍ - دو پہاڑ ہیں مدینہ میں۔

وَاسْتَلَانُوْا مَااسْتَوْعَرَهُ الْمُتْرِفُوْنَ - جن باتوں کو عیش پسندوں نے مشکل سمجھا ان کو انھوں نے آسان کر لیا (یعنی ترک دنیا اور ترک شہوات)۔

وَعْظٌ یا عِظَةٌ - نصیحت کرنا، ایسی باتیں یاد دلانا جو سننے والے کے دل کو نرم کریں اور توبہ کی طرف مائل کریں۔

مَوْعِظَةٌ - (اسم مصدر ہے) بہ معنی وعظ۔

اِتِّعَاظٌ - نصیحت قبول کرنا۔

وَعَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ - اور راستے کے سرے پر اللہ کی طرف سے ایک نصیحت کرنے والا ہے ہر مسلمان کے دل میں (اس نے جو دلائل اور ثبوت قائم کر دیئے ہیں)۔

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُسْتَحَلُّ فِيْهِ الرِّبٰوا بِالْبَيْعِ وَالْقَتْلُ بِالْمَوْعِظَةِ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ سود کھانا اس کو بیع کی طرح سمجھ کر حلال کر لیا جائے گا، اور خون کرنا عبرت کے لئے درست سمجھا جائے گا (جیسے حجاج کہا کرتا تھا - میں بے گناہ شخص کو گناہ گار کے عوض مار ڈالوں گا لوگوں کو عبرت دلانے کے لئے)۔

يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ - ایک شخص اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا کہ تو اتنی شرم کیوں کرتا ہے (یعنی شرم کرنے پر اس پر غصہ ہو رہا تھا، کہہ رہا تھا شرم کرنے سے تجھ کو نقصان پہنچے گا)۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ عِظَةً لِّغَيْرِيْ - تیری پناہ اس سے کہ تو مجھ کو دوسروں کے لئے عبرت کرے۔

لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً لِغَيْرِكَ - میں تجھ کو دوسروں کے لئے عبرت اور نصیحت بناؤں گا (تجھ کو سزا دے کر)-

وَغْقٌ یا وَغِيْقٌ یا وُغَاقٌ - چلتے میں پیٹ کی آواز سنائی دینا، جلدی کرنا-

تَوْغِيْقٌ - روکنا، مخالفت کرنا-

وَغْقَةٌ - بدخلقی-

وَغْقَةٌ لَقِسٌ - زبیرؓ بدخلق بدمزاج ہیں-

وَغْكٌ - سخت بخار ہونا، ایذا دینا، تکلیف دینا، کوٹنا، لوٹانا-

اِيْعَاكٌ - لوٹانا، ازدحام کرنا-

تَوَعُّكٌ - تکلیف پہنچنا خصوصاً بخار کی تکلیف-

وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بخار آیا- (بعض نے کہا وَعْكٌ وہ ضعف والم جو بخار کے بعد لاحق ہوتا ہے)-

مُوْعُوْكٌ - تکلیف زدہ یا بخار والا-

وَعْلٌ - اوپر نمودار ہونا-

تَوَعُّلٌ - اوپر چڑھنا-

اِسْتِيْعَالٌ - پناہ لینا، پہاڑوں میں چل دینا-

وَعْلٌ اور وَعِلٌ اور وُعِلٌ - پہاڑی بکرا-

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْلُوالتُّحُوْتُ وَتَهْلِكَ الْوُعُوْلُ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کمینے اور پست درجے کے لوگ بلند درجہ نہ ہو جائیں گے اور جو اشراف اور رئیس ہیں وہ تباہ ہو جائیں گے (ایک روایت میں یوں ہے حَتّٰى تَظْهَرَ التُّحُوْتُ عَلَى الْوُعُوْلِ یعنی زبردست لوگ زبردستوں پر غالب ہو جائیں گے)-

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ - اس دن تیرے مالک کا تخت کو اپنے اوپر آٹھ جنگلی بکرے اٹھائے ہوں گے (یعنی فرشتے بکروں کی صورت میں ہوں گے)-

وَفَوْقَهُ اَوْعَالٌ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ - اس کے اوپر جنگلی بکرے ہیں ان کی پشت پر عرش ہے-

فِي الْوَعْلِ شَاةٌ - اگر حرام والا شخص جنگلی بکرا مار ڈالے تو ایک بکری فدیہ میں دے-

وَعْوَعَةٌ - گیدڑ کی آواز یا کتے کی یا بھیڑیے کی (جیسے وَعْوَاعٌ ہے) ہلا دینا بے قرار کر دینا-

وَعْوَعٌ - گیدڑ، سیار-

وَاَنْتُمْ تَنْفِرُوْنَ عَنْهُ نُفُوْرَ الْمِعْزٰى مِنْ وَعْوَعَةِ الْاَسَدِ - تم اس سے اس طرح بھاگتے ہو جیسے بکری شیر کی آواز سے-

وَعْوَاعُ النَّاسِ - لوگوں کا غل، شور-

وَعْيٌ - سینت کر رکھنا، یاد رکھنا، سونچنا، قبول کرنا، جمع کرنا، گھیر لینا، حفظ کر لینا، سننا-

اِيْعَاءٌ - یاد کرنا، جمع کرنا، دل میں رکھنا، سینت کے رکھنا-

اِسْتِيْعَاءٌ - سب لے لینا، گھیر لینا-

وَاعِيَه - آواز، چیخ-

اَلْاِسْتِحْيَاءُ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ لَّاتَنْسُوَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى وَالْجَوْفَ وَمَا وَعٰى - اللہ تعالیٰ سے جیسی شرم کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ آدمی قبروں کو اور گل سڑ جانے کو نہ بھولے (موت کو ہر وقت پیش نظر رکھے) اور پیٹ کو اور جو پیٹ میں اکٹھا کرتا ہے (دیکھتا رہے کہ کوئی حرام مال پیٹ میں نہ جانے پائے اور حسد اور کبر اور بغض اور اخلاق ذمیمہ سے خالی رہے)-

فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى - سر کی نگہبانی کرے اور ان چیزوں کو جو سر میں ہیں (یعنی آنکھ اور کان اور زبان کی- سر کی نگہبانی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی کو سجدہ نہ کرے)-

وَيَحْفَظُ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى - اور پیٹ کی حفاظت کرے اور جو پیٹ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں (مثلاً شرم گاہ، ہاتھ پاؤں، دل وغیرہ- ان کی حفاظت یہ ہے کہ گناہ سے ان کو بچائے)-

ذَكَرَ فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ اَنْبِيَاءَ قَدْسَمَّاهُمْ فَاَوْعَيْتُ مِنْهُمْ اِدْرِيْسَ فِي الثَّانِيَةِ - آنحضرتؐ نے (معراج کے قصہ میں) ہر آسمان پر پیغمبروں سے ملنا بیان کیا- آپ نے ان کے نام لئے میں نے ان میں سے دوسرے آسمان پر حضرت ادریسؑ

کو یاد رکھا-

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاهَا فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ- اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تازہ اور خوش وخرم کرے جو میری حدیث سنے پھر اس کو یاد رکھ کر دوسرے کو پہنچا دے- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو پہنچاتا ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے-

لَایُعَذِّبُ اللّٰهُ قَلْبًا وَعَی الْقُرْاٰنَ- اللہ اس دل کو عذاب نہیں کرنے کا جس نے قرآن کو سمجھ کر یاد کر لیا (یعنی سمجھ کر اس کو پڑھتا ہے اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو شخص صرف قرآن کے الفاظ یاد کر لے یا قرآن پر عمل نہ کرے اس کو قرآن کا واعی نہیں کہیں گے اور وہ اس حدیث میں داخل نہیں ہے کذا فی النہایہ)-

فَاسْتَوْعٰی لَهٗ حَقَّهٗ- اپنا سارا حق لے لیا-

حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ مِنَ الْعِلْمِ- ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے علم کے دو تھیلے لئے (ایک کو تو میں نے تم میں پھیلا دیا تم کو سنا دیا اور دوسرا تھیلہ اگر کھولوں تو میرا نرخرہ کاٹ ڈالا جائے- مجمع البحار میں ہے کہ پہلے تھیلے سے مراد علم اخلاق اور احکام ہیں اور دوسرے سے علم اسرار جو عالموں کے لئے خاص ہے اور زین العابدینؒ فرماتے ہیں- بعض جواہر ایسے ہیں اگر میں ان کو ظاہر کروں تو لوگ کہیں گے تم بت پرست ہو اور مسلمان مجھ کو مار ڈالنا پسند کریں گے اور جو برے سے برا وہ کام کرتے ہیں اس کو اچھا سمجھیں گے- کرمانی نے کہا دوسرے تھیلے سے ابو ہریرہؓ کی مراد فتنوں اور علامات قیامت کی خبریں ہیں اور دین کی خرابی کا حال)-

لَاتُوْعِیْ فَيُوْعٰی عَلَيْكَ- جمع مت کر اور بخیلی مت کر ورنہ تجھ پر تنگی کی جائے گی (یعنی اللہ تعالےٰ بھی تجھ کو دینے میں کمی کرے گا- ایک روایت میں ہے فَيُوْعِی اللّٰهُ عَلَيْكَ معنی وہی ہیں- دوسری روایت میں ہے شمار مت کر ورنہ اللہ تعالیٰ بھی شمار سے تم کو دے گا- یعنی بے شمار اور بے حساب خرچ کرتا جا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ)-

اَعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَاءَهَا- گمی ہوئی چیز کی جو توڑی پائے ڈاٹ سربندھن اور تھیلی لوگوں سے پہنچوا (ان سے پوچھتا رہ جو واقعی بتا دے تو سمجھ جا کہ اسی کا مال ہے- اس کو دے دے)-

وَقَدْ وَعَيْتُ- میں سمجھ جاتا اور یاد کر لیتا-

وَكَانَ اَوْعَاهُمْ- وہ ان لوگوں میں زیادہ یاد رکھنے والے تھے-

حَتّٰی سَمِعْنَا الْوَاعِيَةَ- یہاں تک کہ ہم نے چلانے والی عورت کی آواز سنی جو میت پر رو رہی تھی-

وَالْجَوْفَ وَمَا وَعٰی- اور پیٹ کو اور جو پیٹ میں ہے اس کو محفوظ رکھے (یعنی حلال مال کھائے اور حرام کاری نہ کرے دوسری روایت میں ہے کہ میری امت کے اکثر لوگوں کو جو دوزخ میں لے جائیں گی وہ دو چیزیں ہیں پیٹ اور شرم گاہ)-

هِیَ اُذُنُكَ یَاعَلِیّ- (آنحضرتؐ نے اس آیت وتعیها اُذُنٌ واعیه کے تفسیر میں فرمایا) علیے اذن واعیه تمہارا کان ہے-

خَیْرُ الْقُلُوْبِ اَوْعَاهَا- بہتر دل وہ ہے جو زیادہ یاد رکھنے والا ہو-

اَلْمَوْعِظَةُ كَهْفٌ لِمَنْ وَعٰی- نصیحت جائے پناہ ہے اس شخص کی جو یاد رکھے-

وَعِیٌّ- حافظ' دانا' فقیہ' عالم-

لَوْ وَجَدْنَا اَوْعِيَةً اَوْ مُسْتَرَاحًا- اگر ہم ظرف پائیں یاد رکھنے کی جگہ تو کہیں بیان کریں-

بابُ الواو مع الغین

وَغْبٌ- تھیلا' خراب چیز' احمق' ضعیف' کمینہ' رذیل' موٹا اونٹ-

وُغُوْبَةٌ- موٹا ہونا-

وَغَبَة- احمق-

اِیَّاكُمْ وَحَمِيَّةَ الْاَوْغَابِ- کمینوں کی گرم جوشی سے بچے رہو (وہ نہ انجام دیکھتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں غصے میں جو جی میں آیا کر بیٹھتے ہیں)-

وَغْرٌ- سخت گرم ہونا-

وَغْرٌ - غصہ، حرارت، جلن -
تَوْغِیْرٌ - بھڑکانا، حسد کے لئے دودھ کو پتھر گرم ڈال کر گرم کرنا -
اِیْغَازٌ - گرمی میں داخل ہونا، غصہ سے گرم کر دینا، جوش دینا، گرم کرنا، لاچار کرنا -
اَلْهَدِيَّةُ تُذْهِبُ وَغَرَ الصَّدْرِ - (ہدیہ، تحفہ، حصہ) دل کی کپٹ اور جوش کو ٹھنڈا کر دیتا ہے (ہدیہ بھیجنے والے سے محبت پیدا ہوتی ہے) -
وَاغِرَةَ الضَّمِيْرِ - دل میں غصہ بھرا ہوا جوش مارتا ہوا (بعض نے کہا وَغر غصہ اور حسد کو پی جانا) -
فَاَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ - ہم لشکر میں اس وقت پہنچے جب ٹھیک دوپہر سخت گرمی کا وقت تھا (ایک روایت میں مُغَوِّرِيْنَ ہے - ایک روایت میں مُوْعِرِيْنَ ہے عین مہملہ سے) -
وَغَرَ صَدْرُهٗ - اس کا سینہ غصہ سے جوش مارنے لگا، کھولنے لگا -
وَغْلٌ یا وُغُوْلٌ - گھسنا، چھپ جانا، دور چلے جانا، چل دینا، شراب پینے والوں کے پاس بغیر بلائے جانا اور پینا -
اِیْغَالٌ - دور جانا، مبالغہ کرنا، جلد چلنا -
تَوَغُّلٌ - کسی کام میں بہت مصروف ہونا -
اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ فَاَوْغِلْ فِيْهِ بِرِفْقٍ - یہ دین مضبوط اور محکم ہے اس میں نرمی اور آہستگی سے گھس (اپنی طاقت اور قدرت کے موافق عمل کر یہ نہیں کہ نادانی سے ایکبارگی سخت سخت اعمال کرنے لگے اور آخر کار سب چھوٹ جائیں) -
اَلْمُتَعَلِّقُ بِهَا كَالْوَاغِلِ الْمُدَفَّعِ - جو شخص اس سے تعلق رکھے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بغیر بلائے شراب پینے والوں کے پاس گھس جائے اور وہ اس کو دھکیل کر دفع کریں -
فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِيْ بَطْنِيْ - جب وہ میرے پیٹ میں چلا گیا -
مَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْتَوْغِلْ - جو شخص جمعہ کے دن غسل نہ کرے (کسی عذر سے) تو میل جمنے کے مقاموں کو اور جوڑوں کو دھوڈالے -
اِسْتِيْغَالٌ - میل جمنے کے مقامات (جیسے بغل، چڈھا، گھائیاں وغیرہ) کو دھونا -
وَغْمٌ - زبردستی کرنا -
وَغْمٌ - حسد کرنا -
تَوَغُّمٌ - غصہ ہونا -
وَغْمٌ - ثقیل، احمق، کینہ اور کپٹ جو دل میں قائم ہو -
كُلُوْا الْوَغْمَ وَاطْرَحُوا الْفَغْمَ - جو نوالہ گر پڑے یا جو کھانا خلال سے نکلے اس کو کھالو اور جو زبان کی نوک چلا کر دانتوں میں سے نکلے اس کو پھینک دو -
وَاِنَّ بَنِيْ تَمِيْمٍ لَّمْ يُسْبَقُوْا بِوَغْمٍ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ - بنی تمیم کے لوگوں پر کوئی کینہ اور کپٹ میں سبقت نہیں لے گیا نہ جاہلیت کے زمانے میں نہ اسلام کے زمانے میں -

بابُ الواو مع الفاء

وَفْدٌ یا وُفُوْدٌ یا وِفَادَةٌ یا اِفَادَةٌ - پیغام لے کر آنا -
تَوْفِیْدٌ - پیغام دے کر بھیجنا -
اِیْفَادٌ - بلند ہونا، اوپر نمودار ہونا، جلدی جانا -
وَفْدٌ - وہ جماعت جو بادشاہ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے کوئی پیغام یا اطاعت یا خوشی یا تہنیت کی خبر لے کر آتی ہے -
وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ - اللہ کے وفد تین ہیں -
اِذَا قُتِلَ فَهُوَ وَافِدٌ لِسَبْعِيْنَ يَشْهَدُ لَهُمْ - شہید جب اللہ کی راہ میں مارا جائے تو وہ قیامت کے دن ستر آدمیوں کا وفد ہوگا - ان کے لئے گواہی دے گا (ان کی سفارش کرے گا) -
تَرَى الْعُلَيْفِيَّ عَلَيْهَا مُوْفِدًا - تو علیفی کو اوپر نمودار ہوا دیکھتا ہے -
وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ - میں تو بادشاہوں کے پاس وفد ہو کر (پیغام لے کر) گیا ہوں -
وَ اَنَا خَطِيْبُ اِذَا وَفَدُوْا - جب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے تو میں ان کی طرف سے عرض کروں گا (اور کسی پیغمبر کو ابتداء عرض کرنے کی بھی جرأت نہ ہوگی) -

اَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَاكُنْتُ اُجِيْزُهُمْ- تم وفدوں کی ویسی ہی خاطرداری اور مدارات کرنا جیسی میں کیا کرتا تھا-

كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ- میں بنی منتفق کی طرف سے وفد بن کر آیا تھا (بنی منتفق کے لوگوں نے مدینہ کو ہجرت نہیں کی اپنے ملک ہی میں رہے- اگر دین کے کاموں کو بجا آوری سے کوئی روکے نہیں تو ایسے ملک سے ہجرت کرنا فرض نہیں ہے)-

يَاعَلِيُّ الْوَفْدُ لَايَكُوْنُوْنَ اِلَّا رُكْبَانًا- (آنحضرتؐ نے اس آیت يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا کی تفسیر میں فرمایا) اے علی وفد ہمیشہ سوار ہوتے ہیں (تو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے اللہ تعالیٰ نے ان سے محبت کی اور ان کو خاص کیا ان کے اعمال سے راضی ہوا' ان کا نام متقی رکھا- پھر فرمایا اے علی! قسم اس کی جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا کی- یہ لوگ قبروں سے ایسے سفید منہ نکلیں گے جیسے برف سفید ہوتی ہے ان کے کپڑے دودھ کی طرح سفید ہوں گے اور سونے کی جوتیاں پہنے ہوں گے جس کے تسمے میں موتی جڑے ہوں گے- دوسری روایت میں ہے کہ فرشتے ان لوگوں کے پاس بہشت کی سانڈنیاں لے کر آئیں گے جن پر سونے کی کاٹھیاں موتی اور یاقوت سے جڑی ہوئی ہوں گی' ان کی جھولیں سندس اور استبرق کی ہوں گی' ان کی نکیل ارجوان کی اور باگیں زبرجد کی ہوں گی' وہ ان کو سوار کرا کر محشر کی طرف اڑیں گی ان میں سے ہر شخص کے جلو میں ہزار فرشتے آگے اور داہنے بائیں ہوں گے' ان کے ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ بہشت کے بڑے دروازے تک پہنچا دیں گے- کذا فی البحرین)-

اَنَا عَبْدُكَ الْوَافِدُ اِلَيْكَ- میں تیرا بندہ ہوں' تیری خدمت میں حاضر ہوں-

كُتِبَ عَلَيْكُمْ وِفَادَتُهٗ- تم پر بیت اللہ میں آنا (حج کرنا) فرض کیا گیا-

حَقُّ الصَّلٰوةِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّهَا وِفَادَةٌ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى- نماز کا حق یہ ہے کہ تو جانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہوں-

وَفْرٌ يا وُفُوْرٌ يا فِرَةٌ- بہت ہونا' کشادہ ہونا' پورا ہونا' تمام ہونا' بہت کرنا' کشادہ کرنا' پورا کرنا' تمام کرنا' بچانا' پھیر دینا رضامندی کے ساتھ-

تَوْفِيْرٌ- بڑھانا' بہت کرنا' بچانا' پورا کرنا' سارا حق دے دینا (جیسے اِيْفَارٌ ہے)-

تَوَفُّرٌ- ہمت پھیرنا' بہت ہونا-

تَوَافُرٌ- بہت ہونا-

اِسْتِيْفَارٌ- پورا لے لینا-

اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِيْ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ ذُوْ وَفْرَةٍ فِيْهَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّاءٍ- میں اپنے والد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی طرف چلا آپ کو دیکھا کانوں کی لو تک آپ کے بال تھے ان میں کہیں کہیں مہندی لتھڑی ہوئی تھی-

يَاْخُذْنَ مِنْ رُؤُوْسِهِنَّ حَتّٰى يَكُوْنَ كَالْوَفْرَةِ- آنحضرت ﷺ کی بیویاں اپنے سر کے بال کانوں کی لو تک کٹوا ڈالتیں-

وَلَا ادَّخَرْتُ مِنْ غَنَائِمِهَا وَفْرًا- نہ میں نے دنیا کے مالوں میں سے بہت جوڑ کر رکھا-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ لَايَفِرُهُ الْمَنْعُ- شکر اللہ تعالیٰ کا جس کا مال نہ دینے سے نہیں بڑھتا (نہ دینے سے گھٹتا ہے)-

اَوْفَرُ مَا يَكُوْنُ- خوب گوشت دار جیسے تھے (یعنی اس ہڈی پر پھر اللہ تعالیٰ خوب گوشت پیدا کر دیتا ہے جو جنات کھاتے ہیں)-

وَفَرْتُهٗ- میں نے اس پر بہت کھانا پیش کیا-

تُوَفَّرُ وَتُحْمَدُ- اللہ کرے تیری دولت بڑھے اور لوگ تیری تعریف کرتے رہیں-

تَجِدُهَا بِوَفْرِهَا- تو اس کو پورا پائے گا اس میں سے کچھ کم نہ ہوا ہوگا-

اِجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ نَصِيْبًا- مجھ کو ان بندوں میں کر جن کو تو نے بہت دیا ہے-

كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَفْرَۃٌ- آنحضرتؐ کے بال کانوں کی لو تک تھے (مجمع البحرین میں ہے جو بال کانوں کی لو تک ہوں، وہ وفرہیں پھر اس سے نیچے جمہ پھر اس سے نیچے لمہ جو مونڈھوں تک ہوں-

وَفْزٌ- جلدی (جیسے وَفَزٌ ہے)-

اِیْفَازٌ- جلدی کرنا-

تَوَفُّزٌ- تیار ہونا-

اِسْتِیْفَازٌ- جلدی کی حالت میں بیٹھنا، اطمینان سے نہ بیٹھنا یا گھٹنے زمین پر لگا کر سرین اٹھا کر بیٹھنا-

کُوْنُوْا مِنْهَا عَلٰی اَوْفَازٍ- دنیا میں جلدی کے ساتھ رہو (جیسے وہاں سے بہت جلد جانا ہے- زیادہ سامان کرنا کیا ضرور ہے)-

مُسْتَوْفِزًا فِیْ مَرْضَاتِكَ- تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لئے جلدی کرنے والا مستعد ہونے والا-

یَاْکُلُ مُسْتَوْفِزًا- آنحضرتؐ کھانے کے لئے بیٹھتے تو اس طرح بیٹھتے جیسے کسی کو جانے کی جلدی ہوتی ہے (یعنی اکڑوں یا صرف گھٹنے ٹیک کر سرین اٹھا کر)-

وَفْضٌ- دوڑنا، جلدی چلنا (جیسے اِیْفَاضٌ اور اِسْتِیْفَاضٌ ہے)-

وِفَاض- توشہ دان یا ترکش-

اَوْفَاض- جمع، مختلف قبیلوں کے لوگ مختلف فرقے-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَنْ تُوْضَعَ فِی الْاَوْفَاضِ- آنحضرتؐ نے حکم دیا ایک صدقہ مختلف جماعتوں میں تقسیم کرنے کا (نہایہ میں ہے کہ اَوْفَاض وہ لوگ جن کے پاس چھوٹے چھوٹے تلوے ہوتے ہیں، ان میں کھانا ڈال لیتے ہیں بعض نے کہا اصحاب صفہ مراد ہیں- بعض نے کہا نا تو ان مسکین اور فقرا جن کا کوئی ذریعۂ معاش نہیں)-

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ کُلُّهٗ صَدَقَةٌ فَاَقْتَرَ اَبَوَاهُ حَتّٰی جَلَسَا مَعَ الْاَوْفَاضِ- ایک انصاری شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا- میرا سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ ہے- اس نے اپنے ماں باپ کو محتاج کر دیا وہ فقیروں کے ساتھ بیٹھے (پھر کیا کرتے کچھ کھانے کو نہیں رہا)-

مَنْ زَنٰی مِنْ بِکْرٍ فَاصْقَعُوْهُ وَاسْتَوْ فِضُوْهُ عَامًا- جو شخص کنواری سے زنا کرے (اور خود بھی کنوارا ہو اس کا نکاح نہ ہو چکا ہو) تو اس کو (سو کوڑے) مارو اور ایک برس تک دیس نکالا کرو (ملک کے باہر جا کر رہے وَفَضَتِ الْاِبِلَ سے ماخوذ ہے- یعنی اونٹ متفرق ہو گئے)-

وَفْقٌ- موافق پانا-

تَوْفِیْقٌ- موافق کرنا، اصلاح کرنا، مضبوط کرنا-

مُوَافَقَةٌ اور وِفَاقٌ- پانا، موافق ہونا-

اِیْفَاقٌ- اتفاق ہونا، صف باندھنا، برابر ہونا-

تَوَفُّقٌ- مظہر توفیق ہونا-

تَوَافُقٌ- ایک دوسرے کے موافق اور قریب ہونا-

اِتِّفَاقٌ- اتحاد (یہ اختلاف کی ضد ہے)-

اِنَّهٗ وَفَّقَ مَنْ اَکَلَهٗ- انھوں نے اس کے لئے نیک توفیق کی دعا کی جس نے اس کو کھایا-

لَایَقُوْمُ اَحَدٌ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَیُوَافِقُهَا- کوئی شخص شب قدر کو پا کر اس میں عبادت کرے-

اِذَا کَانَ اَوْفَقَ لَهٗ- جب اس کے لئے وہ زیادہ موافق ہو-

فَلَمْ تُوَافِقْهُ- (حضرت فاطمہؓ ایک خادم مانگنے کے لئے آنحضرتؐ کے پاس آئیں) لیکن آپ کو نہیں ملا (آنحضرتؐ نے خادم نہیں دیا)-

فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ- جس کی آمین فرشتوں سے لڑ جائے- یعنی ایک ہی وقت میں دو آمینیں ہوں یا خشوع خضوع میں اس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہو- شیخ ابن حجر مکی نے جو صاحب مجمع البحار کے استاد ہیں یہ کہا شاید فرشتے جس وقت امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتا ہے تو تحمید کرتے ہیں (اللّٰهمّ لك الحمد) کہتے ہیں اور آمین کے وقت آمین کہتے ہیں)-

فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ- اب جس کا خط اس خط کے موافق ہوگا (جو اگلے ایک پیغمبر کیا کرتے تھے، تو اس کا یہ فعل درست ہوگا مگر

چونکہ ہم کو اس کا علم نہیں ہے اس لئے یہ امر ہمارے لئے درست نہیں ہے)۔

يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ۔ آنحضرتؐ کو جس مقدمہ میں کوئی حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ آتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت بہ نسبت مشرکوں کے زیادہ پسند کرتے (یہ طرز آپ کا اوائل زمانہ اسلام میں تھا اس سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ مشرک تو مخالف ہو رہے ہیں اب اہل کتاب کا بھی مخالف کر لینا سردست ٹھیک نہیں ہے۔ پھر جب اسلام قوی ہو گیا تو آپ نے بہت سی باتوں میں اہل کتاب کی مخالفت کی۔ مثلاً خضاب وغیرہ میں)۔

لَاتُوَافِقُوْا سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا فَيَسْتَجِيْبُ۔ ایسا نہ ہو وہ وقت ہو کہ جب میں اللہ تعالےٰ سے کچھ مانگا جاتا ہے تو وہ قبول کرتا ہے۔

ثُمَّ اتَّفَقَا۔ پھر یہاں سے دونوں راوی متفق ہو گئے۔

وَالْاِنْتِفَاعُ بِالْوَفْقِ۔ موافقت سے فائدہ اٹھانا۔

وَكَانَ مَاجَرٰى عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ وَفْقِهٖ۔ اس کے بعد جو معاملہ ہوا وہ ان کی مرضی کے موافق ہوا۔

زَادَكَ اللّٰهُ تَوْفِيْقًا۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو زیادہ توفیق دے (اللہ کی توفیق یہ ہے کہ اسباب کو خیر کی طرف متوجہ کر دے)۔

اَلْمَيِّتُ وَالْجُنُبُ يَتَّفِقَانِ۔ میت اور جنب دونوں متفق ہیں (دونوں کو غسل دیا جاتا ہے)۔

حَلُوْبَتُهٗ عَلٰى وَفْقِ عَيَالِهٖ۔ اس کا دودھ کا جانور اتنا ہی دودھ دیتا ہے جو اس کے اہل وعیال کو کافی ہوتا ہے (کچھ بچتا نہیں)۔

فَكَتَبْتَ بَيْنَهُمَا اِتِّفَاقًا۔ پھر تو نے دونوں متخاصمین کا ایک صلح نامہ لکھا جس پر دونوں نے اتفاق کیا۔

اِنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فِىْ صُوْرَةِ الشَّابِّ الْمُوَفَّقِ (امام رضا سے کسی نے کہا لوگ کہتے ہیں) کہ آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو ایک جوان متناسب الاعضاء کی صورت میں دیکھا (یہ سن کر امام صاحب سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے۔ ان لوگوں نے تجھ کو نہیں پہچانا اور تیری توحید نہیں کی اسی واسطے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے جب اپنے پروردگار کی عظمت کو دیکھا تو آپ ایک جوان متناسب الاعضاء کی صورت میں تھے۔ ایک روایت میں **اَلْمُوَنَّقِ** ہے نون سے یعنی حسین اور خوبصورت میں)۔

وَفْهٌ۔ کنیسہ کا منتظم ہونا یعنی گرجا کا پادری ہونا۔

وِفَاهَةٌ۔ اس کا کام۔

لَايُحَرَّكُ رَاهِبٌ عَنْ رَهْبَانِيَّتِهٖ وَلَا وَافِهٌ عَنْ وَفْهِيَّتِهٖ۔ کوئی درویش نصرانی اپنی درویشی سے نہ ہٹایا جائے گا۔ نہ کوئی گرجا کا خادم اور مہتمم اپنی خدمت سے۔

وَفَاءٌ۔ پورا کرنا، محافظت کرنا، عمر لمبی ہونا۔

وُفِيٌّ۔ پورا ہونا، بہت ہونا۔

تَوْفِيَةٌ۔ پورا دے دینا (جیسے **مُوَافَاةٌ** اور آنا، حج کرنا، وعدہ وفا کرنا۔

تَوَفِّيْ۔ پورا لے لینا۔

تُوُفِّيَ۔ (بہ صیغۂ مجہول) مر گیا۔

مُتَوَفّٰى۔ وفات شدہ، مرا ہوا، وفات پانے والا۔

مُتَوَفِّيْ۔ روح قبض کرنے والا، مارنے والا۔

اِسْتِيْفَاءٌ۔ پورا لے لینا۔

مُسْتَوْفِى الْمَمَالِكِ۔ صدر، محاسب جو تمام ملک کی آمدنی وصول کرتا ہے، اس کو جانچتا ہے (کنٹرولر جنرل)۔

اِنَّكُمْ وَفَّيْتُمْ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا۔ تم سترھویں امت ہو (یعنی انہتر امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں اور تمہارا نمبر ستر کا ہے، ستر کا عدد تم سے پورا ہوا)۔

فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ۔ پھر میں چند لوگوں پر گزرا جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے۔

اَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ۔ اللہ تیرا ذمہ پورا کرے۔

اِسْتَوْفَيْتُ حَقِّيْ۔ میں نے اپنا حق پورا لے لیا۔

اَلَسْتَ تُنْتِجُهَا وَافِيَةً اَعْيُنُهَا وَ اٰذَانُهَا۔ کیا تیری بکری پوری آنکھ اور کان والی بکری نہیں جنتی (پوری آنکھ اور کان والی جنتی ہے لیکن لوگ اس کے کان چیر دیتے ہیں کتر ڈالتے ہیں)۔

وَفَتْ اُذُنُكَ وَصَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ - تیرے کان نے جو سنا تھا وہ پورا ہوا (سچا نکلا) اور اللہ نے تیری بات سچ کی۔

اَوْفَى اللّٰهُ بِاُذُنِهٖ - اللہ تعالیٰ نے اس کے کان کو سچا کیا (اس نے کان سے سن کر جو بیان کیا تھا وہ پورا ہوا - ہوا یہ تھا کہ زید ابن ارقمؓ نے عبداللہ بن ابی منافق کو یہ کہتے سنا کہ محمد کے اصحاب پر تم کچھ خرچ مت کرو اور آنحضرتؐ سے جا کر بیان کیا - آنحضرتؐ نے فرمایا شاید تیرے سننے میں غلطی ہوئی - مگر جب قرآن میں اس کی تصدیق اتری تو آپ نے حضرت زیدؓ سے فرمایا: وَفَتْ اُذُنُكَ يَا غُلَامُ ارے لڑکے تیرا کان سچا ہوا)۔

فَمَنْ وَفٰى فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ - (ایک روایت میں وفی ہے یعنی) جو کوئی ان باتوں کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے (اس کا اجر ضرور ملے گا)۔

فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ - (ام عطیہؓ کے ساتھ جن عورتوں نے آنحضرتؐ کے ساتھ نوحہ ترک کرنے کا عہد کیا تھا) ان میں سے پانچ عورتوں نے اپنا اقرار پورا کیا (آنحضرتؐ نے ایک میت پر نوحہ کرنے کی ام عطیہؓ کو خاص اجازت دی - اس سے نوحہ کا جواز نہیں نکلتا - جیسے مالکیہ نے گمان کیا ہے - شیعہ امامیہ بھی نوحہ کے جواز کے قائل ہیں)۔

اَنْ يُّوْفٰى يا اَنْ يُّوَفّٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ - ان کا جو ذمہ لیا گیا ہے کہ تمہارے مال اور جان کی حفاظت ہوگی وہ پورا کیا جائے۔

بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ - عہد پورا کرنے کی فضیلت کا بیان (ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ حدیث میں ہے کہ پیغمبر دغا نہیں کرتے - گو یہ ہرقل کا قول تھا مگر صحابہؓ نے اس کو اچھا سمجھا اور ہرقل نے اگلی آسمانی کتابوں سے یہ مضمون لیا ہوگا)۔

فَلْيُوَافِنَا - وہ ہمارے پاس آئے۔

يَازَيْنَ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةَ - اے زینت ان لوگوں کے جو قیامت کے دن آئیں گے۔

وَكَانَ شَارِبُهٗ وَفَاءً - ان کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ - اللہ اکبر حضرت محمدؐ کے لوگوں کو عہد کا پورا کرنا ضرور ہے اور دغا بازی ان کے شایان نہیں۔

اَوْفٰى عَلٰى سَبْعٍ - ساتویں تاریخ نمودار ہوئے۔

خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ - ہم اس وقت نکلے جب ذی الحجہ کے چاند کا وقت قریب تھا (ذی الحجہ کے پانچ دن باقی رہے تھے)۔

اَلْجَذَعُ يُوْفِيْ مِمَّا يُوْفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ - بھیڑ ایک سال کی اس کام کو پورا کرتی ہے جس کو دو برس کی بکری پورا کرتی ہے (یعنی قربانی میں ایک برس کی بھیڑ جو دوسرے برس میں لگی ہو کافی ہے مگر بکری دو برس سے کم کی درست نہیں)۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ - جس شخص کو یہ بھلا لگے کہ اس کو ہم اہل بیت پر درود بھیجنے کا پورا ثواب ملے تو یوں کہے۔

حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ - یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کو پورا عذاب (اس کے گناہوں کا) دے گا۔

وَعَدَنِيْ فَوَفَانِيْ - ابوالعاص (میرے داماد) نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا (کہ حضرت زینبؓ کو آپ کے پاس بھجوا دوں گا)۔

مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا) میں تم کو آسمان پر اٹھا لوں گا اور پھر (اترنے کے بعد) ماروں گا (تو آیت میں تقدیم اور تاخیر ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ مُتَوَفِّيْكَ سے موت مراد نہ ہو بلکہ یہ معنی ہوں کہ تمہارے زمین میں رہنے کی میعاد پوری کر دوں گا)۔

اَنْتَ تَوَفَّاهَا - تو ہی اس کو مارتا ہے۔

اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ - تو وعدہ پورا کرنے والا ہے۔

وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ - یہودی عورت نے خیبر میں جو بھنی ہوئی بکری آنحضرتؐ کو تحفہ بھیجی تھی۔ اس کے کھانے سے آنحضرتؐ کے بعض اصحاب مر گئے (لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا)۔

فَاشْهَدْلِيْ بِالْمُوَافَاةِ - (آنحضرتؐ نے حجر اسود سے فرمایا) میرا گواہ رہیو کہ میں تیرے پاس آیا تھا (تجھ کو چوما تھا)۔

اَلْحَجَرُ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ بِالْمُوَافَاةِ - حجر اسود کو جو کوئی چومے گا یا چھوئے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے

گواہی دے گا (مشرک لوگ مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں کہ تم بھی پتھر کو چومتے ہو اس کی تعظیم کرتے ہو، پھر اگر ہم نے بت کو چوما تو کیا برا کیا- ان کا جواب یہ ہے کہ تم تو بت کو غیر اللہ سمجھ کر اس کو چومتے ہو اور حجر اسود کو ہم جو چومتے ہیں تو صرف اللہ ہی کی تعظیم کے لئے نہ کہ غیر اللہ کی تعظیم کے لئے)-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخَذَ مِنْ شِيْعَتِنَا الْمِيْثَاقَ كَمَا اَخَذَ عَلٰى بَنِيْ اٰدَمَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَمَنْ وَفٰى لَنَا وَفَى اللّٰهُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ- اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے اقرار لیا جیسے بنی آدم سے "الست" کا عہد لیا تھا- پھر جو کوئی اس اقرار کو پورا کرے، اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے اپنا عہد پورا کرے گا اس کو بہشت دے گا-

اَحْصَيْتُ لِعَلِيِّ بْنِ يَقْطِيْنَ مَنْ وَافٰى عَنْهُ فِيْ عَامٍ وَّاحِدٍ خَمْسَ مِاَةٍ وَّخَمْسِيْنَ رَجُلًا- میں نے ان لوگوں کا شمار کیا جنھوں نے ایک سال میں علی بن یقطین کی طرف سے حج کیا ان کی تعداد ساڑھے پانچ سو تھی-

بابُ الواو مع القاف

وَقْبٌ- ڈوب جانا، وقب میں داخل ہونا، آنا پھیل جانا، گہنا جانا، اندر گھس جانا-

اِيْقَابٌ- بھوکا ہونا-

وَقْبٌ- پتھر میں سوراخ جس میں پانی جمع ہوتا ہے اور جسم میں ہر ایک گڑھا مثلاً آنکھ کا یا مونڈھے کا اور گھوڑے کے آنکھوں پر کے دو گڑھے-

وَقْبَانٌ- احمق-

اَوْقَابٌ- گھر کا سامان-

لَمَّا رَاَى الشَّمْسَ قَدْ وَقَبَتْ قَالَ هٰذَا حِيْنُ حِلِّهَا- جب سورج ڈوب گیا تو کہا یہ مغرب کی نماز کا وقت ہے (یعنی اب مغرب کی نماز پڑھنے کا صحیح وقت ہوا)-

تَعَوَّذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ- اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس اندھیرے سے جب آن پہنچے-

فَاغْتَرَفْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهٖ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ- ہم نے اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے تیل کے مٹکے بھرے چلوؤں سے لے کر-

اِيَّاكُمْ وَحَمِيَّةَ الْاَوْقَابِ- احمقوں کی حمیت سے بچے رہو (یہ جمع ہے وَقْبٌ کی بہ معنی احمق)-

وَقَبَتْ عَيْنَاهُ- اس کی آنکھیں اندر گھس گئیں-

لِلرَّجُلِ مَابَيْنَ اِلْيَتَيْهَا وَلَا يُوْقِبُ- حائضہ عورت سے اس کا خاوند اس کے دونوں سرین کے درمیان سے مزہ اٹھا سکتا ہے لیکن دخول نہ کرے (یعنی فرج کے اندر ذکر کو داخل نہ کرے، نہ تھوڑا نہ بہت اگر حشفہ بھی غائب ہو جائے تو ایقاب ہو گیا)-

وَقْتٌ- وقت مقرر کرنا-

تَوْقِيْتٌ- وقت مقرر کرنا، انتہا قرار دینا-

مِيْقَاتٌ- وقت اور وہ مقام جہاں سے مکہ جانے والے کو احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے-

وُقِّتَتْ اور اُقِّتَتْ- (دونوں سورۂ والمرسلات میں پڑھنا جائز ہے اور عرب لوگ ہمیشہ واؤ ہمزے سے بدل دیتے ہیں- جیسے وُكِّدَتْ اور اُكِّدَتْ میں)-

اِنَّهٗ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَاالْحُلَيْفَةِ- آنحضرتؐ نے مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیفہ مقرر کیا-

لَمْ يَقِتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ حَدًّا- آنحضرتؐ نے شراب پینے کی سزا کوئی معین نہیں کی بلکہ آنحضرتؐ کے عہد میں یوں ہی بلاتعین کبھی کپڑوں سے کبھی جوتوں سے کچھ ماریں لگا دیں جاتی تھیں-

كِتَابًا مَّوْقُوْتًا- نماز کو وقتوں میں فرض کیا (یعنی ہر نماز کا ایک وقت معین ہے اور وہ اپنے وقت معینہ پر فرض ہے- کبھی وَقَّتَ بہ معنی اَوْجَبَ کے آتا ہے یعنی واجب کیا)-

وَقَّتَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ اَنْ لَّا تُتْرَكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ- آنحضرتؐ نے مونچھ کترانے کا یہ وقت یہ مقرر کیا کہ چالیس دن سے زیادہ اس کو نہ چھوڑنا چاہئے (ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ اپنے ناخن اور مونچھیں ہر جمعہ کو کترتے اور زیر ناف کے بالوں کو بیس دن میں مونڈتے اور بغل کے بالوں کو چالیس دن میں اکھیڑتے- ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ

جمعہ کی نماز سے پہلے ناخن اور مونچھیں وغیرہ کتراتے اور جن لوگوں نے جمعہ کی نماز کے بعد اصلاح رکھی ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے)۔

وَلَا يُوَقِّتُ - کسی جمرے کو دعا کے لئے معین نہ کرتے یا کوئی دعا جمروں کے پاس معنی نہ کرتے۔

وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا - اس دن فجر کی نماز معمولی وقت سے پہلے پڑھی (یعنی طلوع فجر ہوتے ہی)۔

تَأْتِيَ الْوَقْتَ فَتُلَبِّيْ - میقات پر آ کر لبیک کہہ (احرام باندھ)۔

اَحْرَمَ مِنْ دُوْنِ اَنْ يَّأْتِيَ الْوَقْتُ - میقات آنے سے پہلے احرام باندھ لینا۔

وَقْحٌ یا وَقَاحَةٌ یا وُقُوْحَةٌ یا وَقِحَةٌ یا قِحَةٌ یا قَحَةٌ یا وَقْحٌ - سخت ہونا، کم شرم ہونا۔

تَوْقِيْحٌ - درستی کرنا، سخت کرنا، چربی لگا کر۔

تَوَقُّحٌ اور اِتِّقَاحٌ - کم شرم ہونا۔

تَوَاقُحٌ - کم شرم بننا۔

اِسْتِيْقَاحٌ - سخت ہونا۔

وَمُتَوَاقِحٌ يَبْقٰى عَلٰى فَضِيْحَتِهٖ - بے شرم جو اپنی رسوائی پر قائم رہتا ہے۔

وَقِحٌ - بے شرم۔

وَقْدٌ یا وَقَدٌ یا وُقُوْدٌ یا وَقُوْدٌ یا قِدَةٌ یا قَدَانٌ - مشتعل ہونا، سلگنا۔

اِيْقَادٌ - سلگانا۔

تَوَقُّدٌ اور اِسْتِيْقَادٌ - سلگنا اور سلگانا۔

تَوَقُّدٌ - چمکنا۔

اِتِّقَادٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا - اس کے نیچے آگ سلگاتا ہے۔

وَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ - ان کی انگیٹھیوں میں عود جلتا ہوگا عود انگیٹھی کا ایندھن ہوگا)۔

وَقْذٌ - ایسا سخت مارنا کہ بالکل ڈھیلا ہو جائے - یا مرنے کے قریب ہو جائے - پچھاڑنا، ساکن کرنا، غالب ہونا، گرا دینا، بیمار چھوڑ دینا، ایذا دینا۔

وَقِيْذٌ - پڑا ہوا بیمار مرنے کے قریب۔

شَاةٌ مَّوْقُوْذَةٌ - بکری جس کو لکڑی یا پتھر وغیرہ سے ماریں، وہ مر جائے ذبح کرنے سے پہلے۔

فَوَقَذَ النِّفَاقَ - نفاق کو توڑ دیا، میٹ دیا۔

وَكَانَ وَقِيْذَ الْجَوَانِحِ - غمگین دل والے تھے۔

وَقِيْذٌ اور مَوْقُوْذٌ - جو غیر محدد سے مارا جائے، یعنی بغیر دھار کی چیز سے مثلاً پتھر یا لکڑی یا غلیل سے لیکن بندوق کی گولی سے جو مارا جائے بسم اللہ کہہ کر وہ وقیذ نہیں ہے۔ جیسے بھالے یا تیر سے جو مارا جائے۔

وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ - اگر تیر (نوک سے نہ لگے بلکہ) عرض کی طرف سے یعنی آڑی لکڑی جانور پر پڑے اور وہ مر جائے تو وہ وقیذ ہے (مراد ہے اس کا کھانا حرام ہے)۔

اَلْمَوْقُوْذَةُ الَّتِيْ مَرِضَتْ وَ وَقَذَهَا الْمَرَضُ حَتّٰى لَمْ يَكُنْ لَّهَا حَرَكَةٌ - موقوذہ وہ جانور ہے جو بیمار ہو جائے اور بیماری اس کو گرا دے اتنا کہ ہل نہ سکتا ہو۔

وَقَذَهُ النُّعَاسُ - اس کو نیند نے مغلوب کر دیا۔

وَقْرٌ - بھاری ہونا، بہرا ہو جانا، بہرا کرنا۔

وَقْرٌ اور وُقُوْرَةٌ - عظمت اور وقار کے ساتھ بیٹھنا، چھوڑنا۔

وَقَارَةٌ اور وَقَارٌ اور قِرَةٌ - سنجیدہ اور وزنی اور ثابت ہونا۔

تَوْقِيْرٌ - تعظیم کرنا، ٹھہرانا، زخمی کرنا، بھاری کرنا۔

اِيْقَارٌ - لادنا، بھاری کرنا۔

تَوَقُّرٌ اور اِتِّقَارٌ - باوقار ہونا۔

اِسْتِيْقَارٌ - موٹا ہونا۔

فِيْ صَدْرِهٖ وَقْرٌ - اس کے دل میں غصہ بھرا ہوا ہے۔

لَمْ يَفْضُلْكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَّلَا صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهٗ بِشَيْءٍ وَقَرَ فِي الْقَلْبِ یا وَقَرَ فِيْ صَدْرِهٖ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت تم پر بہت روزے رکھنے اور نماز پڑھنے سے نہیں ہے (ان سے بھی زیادہ بعض لوگ روزہ نماز کرتے ہیں) لیکن یہ فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو دل میں جم گئی ہے یا ان کے سینے میں جم گئی ہے (وہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی اور اس کے

رسول کی محبت' دنیا سے غفلت)-

يُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ - عزت اور عظمت کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا-

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ - جس نے بدعتی کی عزت کی اس نے اسلام کو گرا دینے کے لئے مدد کی-

عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَالْوَقَارِ - تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور وقار (سنجیدگی اور سہولت) کے ساتھ رہنا لازم کرلو (چھچھورے پن اور ہلکے پن سے پرہیز کرو)-

اَلتَّعَلُّمُ فِى الصِّغَرِ كَالْوَقْرَةِ فِى الْحَجَرِ - بچپن میں علم سیکھنا پتھر میں سوراخ کرنے کی طرح ہے (جیسے پتھر کا سوراخ نہیں مٹتا ویسے ہی بچپن کی تعلیم کا اثر کبھی نہیں جاتا)-

فَاَلْقَوْا وِقْرَ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ - ایک خچر یا دو خچر کے بوجھ برابر چاندی ڈال دی (یعنی مجوسیوں نے اس لئے کہ حضرت عمرؓ کھانے کے وقت ان کو آواز نکالنے یعنی زمزمہ کی اجازت دیں)-

لَعَلَّهٗ اَوْقَرَ رَاحِلَتَهٗ ذَهَبًا - شاید اس نے اپنی اونٹنی پر سونا لاد لیا-

تَسْمَعُ بِهٖ بَعْدَ الْوَقْرَةِ - اونچا سننے کے بعد اس کو سنے

وَقْرَ (بہ فتحہ واو) ثقلِ سماعت اور وِقر (بہ کسرۂ واو) بوجھ-

وَقِيْرٌ كَثِيْرُ الرَّسَلِ - بکریاں جو بہت چرا گاہ میں چھوڑی جاتی ہیں (بعض نے کہا وَقِیْر سے بکری والے مراد ہیں- بعض نے کہا بھیڑوں کا گلہ' بعض نے کہا بکریاں چرواہے وغیرہ)-

اَلْاِيْمَانُ مَا وَقَرَ فِى الْقُلُوْبِ - ایمان وہ ہے جو دل میں جم جائے (شک نہ رہے)-

اَلسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِىْ اَهْلِ الْغَنَمِ - اطمینان اور سنجیدگی بکری والوں میں ہے (اور سختی اور اضطراب اونٹ والوں میں)-

وَقِّرُوْا كِبَارَكُمْ - اپنے بڑوں کا ادب کرو ان کی تعظیم کرو-

اِشْتَرَيْتُ اَرْضًا اِلٰى جَنْبِ ضَيْعَتِىْ فَلَمَّا وَقَّرْتُ الْمَالَ اِلٰى مَنِ اشْتَرَيْتُهَا مِنْهُ خُبِّرْتُ اَنَّ الْاَرْضَ وَقْفٌ - (ایک روایت میں وَفَّرْتُ کے بدلے وَفَیْتُ ایک میں وَزَنْ ہے) یعنی میں نے اپنی زمین کے بازو میں ایک زمین خریدی جب میں روپیہ لا کر بیچنے والے کے پاس لے گیا تو مجھ کو یہ خبر ملی کہ زمین تو وقف کی زمین ہے (اس کی بیع نہیں ہوسکتی)-

اَوْقِرْ رِكَابِىْ فِضَّةً وَّ ذَهَبًا - میرے اونٹ کو سونے چاندی سے لاد دے (میں نے ایک حجاب میں رہنے والے بادشاہ کو مارا- کہتے ہیں یہ قاتلِ حسین رضی اللہ عنہ نے ابن زیاد سے کہا)-

وَقْشٌ - مٹ جانا-

تَوَقُّشٌ - ہلنا' حرکت' حس' اوقاش' اوباش-

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ وَقْشًا مِّنْ خَلْفِىْ - میں بہشت میں گیا پیچھے سے مجھ کو کچھ آہٹ معلوم ہوئی (کیا دیکھتا ہوں بلالؓ اس وقت تک زندہ اور دنیا میں تھے- معلوم ہوا کہ روح کا ایک ہی وقت میں دو جگہ نمودار ہونا ہوسکتا ہے پھر خداوند کریم کی تو شان بہت اعلیٰ اور ارفع ہے وہ اگر عرش کے اوپر اور نزدیک کے آسمان پر ایک ہی وقت میں ہو تو اس میں کچھ استبعاد نہیں)-

وَقْصٌ - توڑنا' ٹوٹ جانا' پھینک کر گردن توڑ دینا' کم کرنا-

تَوْقِيْصٌ بہ معنی **وَقْصٌ** ہے-

تَوَقُّصٌ - ایک چال ہے عنق اور خبب کے بیچ میں-

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور کودنے چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے لگا (خوشی سے کہ مجھ پر وہ شخص سوار ہیں جو تمام آدمیوں کے سردار ہیں)-

رَكِبَتْ دَابَّةً فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ - ام حرام بنت ملحان (جن کو آنحضرتؐ نے جہاد قسطنطنیہ کے دریائی مجاہدین میں شریک ہونے کی پیشین گوئی فرمائی تھی) ایک جانور پر سوار ہوئیں اس نے ان کی گردن توڑ ڈالی' وہ گر کر مر گئیں (ایک روایت میں فَرَقَصَتْ ہے یعنی وہ جانور ناچنے لگا یا جلد چلنے لگا)-

قَضٰى فِي الْقَارِصَةِ وَالْقَامِصَةِ وَالْوَاقِصَةِ بِالدِّيَةِ أَثْلَاثًا - حضرت علیؓ نے چٹکی لینے والی اور اچھلنے والی اور جو گردن ٹوٹ کر مرگئی ان میں ایک ایک تہائی دیت کا حکم دیا (یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے کہ تین چھوکریاں ایک کے اوپر سوار ہوئیں)-

أُتِيَ بِوَقَصٍ فِي الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ - معاذ بن جبلؓ کے پاس زکوٰۃ کے نصابوں کے درمیان کی بڑھوتیاں (مثلاً کسی کے پاس نو اونٹ یا پچاس بکریاں ہیں) لائی گئیں تو انھوں نے کہا آنحضرتؐ نے ان کے باب میں مجھ کو کوئی حکم نہیں دیا (وَقَص کی جمع اَوْقَاص بعض نے اوقاص کو ان زیادتیوں سے خاص کیا ہے جو اونٹوں میں ہوتی ہیں جن میں بکریاں دی جاتی ہیں یعنی پانچ سے بیس اونٹوں تک - بعض نے کہا اوقاص گائے بیلوں میں ہوتے ہیں اور اونٹوں کی زیادتیوں کو اَشْنَاق -

وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ فَخَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا كَيْلَا تَسْقُطَ - میرے پاس ایک چادر تھی میں نے اس کے دونوں کنارے ادھر کے ادھر ڈالے پھر اس پر جھک گیا کہیں گرے نہیں (یعنی گردن کو جھکا کر اس کو تھاما)-

اَوْقَص - کوتاہ گردن، وہ شخص جس کی گردن پیدائش سے چھوٹی ہو-

وَقَصْتُهُ یا اَوْقَصْتُهُ - اس کی گردن توڑ ڈالی-

اَلْوَقْصُ مَالَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ - وقص وہ ہے کہ نصاب تک شمار نہ پہنچا ہو (مثلاً چار اونٹ ہوں یا بیس بکریاں)-

وَاقِصَه - ایک منزل کا نام ہے مکہ کے راستے میں-

فَوَقَصَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَمَاتَ - احرام والے شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی وہ مر گیا-

وَقْطٌ - مار کر بھاری کر دینا، پچھاڑنا، زمین پر گرانا، مرغی پر چڑھنا، بھاری کرنا-

تَوْقِيطٌ - وقط (سوراخ) ہو جانا-

اِسْتِيْقَاطٌ - سوراخیں ہو جانا-

وَقِيْطٌ - جس کی نیند اڑ گئی ہو، اعضا ٹوٹ رہے ہوں، بدن بھاری ہو گیا ہو-

كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وُقِطَ فِي رَأْسِهٖ - آنحضرتؐ پر جب وحی اترتی تو آپ کا سر بھاری ہو جاتا-

وَقْظٌ - مارنا، ڈرانا-

وَقِيْظٌ - اپاہج جو اٹھ نہ سکے-

فَوَقَظَتْنِي - اس نے مجھ کو مارا اور دھکیل دیا (ابوموسیٰ نے کہا ایک ایک روایت میں ایسا ہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ صحیح فَوَقَذَتْنِي ہے ذال معجمہ سے)-

وَقْعٌ - جانا، جلد چلنا، تیز کرنا، داغ دینا، برسنا، خوب لڑنا، باز رہنا-

وُقُوْعٌ - گرنا، واقع ہونا، ثابت ہونا، بیٹھ جانا، اترنا، برا کرنا، عیب کرنا، اثر کرنا-

تَوْقِيْعٌ - اثر کرنا، دستخط کر دینا-

مُوَاقَعَةٌ اور وِقَاعٌ - لڑنا، جماع کرنا-

اِيْقَاعٌ - خوب لڑنا-

تَوَاقُعٌ - ایک دوسرے سے لڑنا-

تَوَقُّعٌ - انتظار کرنا-

اِسْتِيْقَاعٌ - ڈرنا-

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تَقَعُ مِنَ الْجَائِعِ مَوْقِعَهَا مِنَ الشَّبْعَانِ - دوزخ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا اللہ دے کر کیونکہ کھجور بھوکے پیٹ میں کچھ معلوم نہیں ہوتی جیسے اس شخص کے پیٹ میں جو آسودہ ہو (تو ایک کھجور دے دینے سے آسودہ شخص کو کچھ نقصان نہ پہونچے گا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ سائل ہر ہر جگہ سے ایک ٹکڑا لے کر اپنا پیٹ آسودہ کی طرح بھر لے گا)-

قَدِمَتْ إِلَيْهِ حَلِيْمَةُ فَشَكَتْ إِلَيْهِ جَدْبَ الْبِلَادِ فَكَلَّمَ لَهَا خَدِيْجَةَ فَأَعْطَتْهَا أَرْبَعِيْنَ شَاةً وَبَعِيْرًا مُوَقَّعًا لِلظَّعِيْنَةِ - حلیمہ سعدیہ (آنحضرتؐ کی انا) آنحضرتؐ کے پاس آئی اور شکایت کی کہ ملک میں قحط پڑ گیا ہے (میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے) آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہؓ سے اس کا حال کہا حضرت خدیجہؓ نے اس کو چالیس بکریاں دیں اور ایک اونٹ دیا جس پر ہودہ رکھا جاتا تھا اس کی پیٹھ پر زخموں کے نشان تھے

(کیونکہ کثرت سے اس پر سواری کی جاتی تھی اور بوجھ لادا جاتا تھا)۔

مَنْ يَّدُلُّنِيْ عَلٰى نَسِيْجٍ وَحْدِهٖ قَالُوْا مَانَعْلَمُهٗ غَيْرَكَ قَالَ مَاهِيَ اِلَّا اِبِلٌ مُّوَقَّعٌ ظُهُوْرُهَا- (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو کون شخص ایسا آدمی بتلائے گا جو بےعیب ہو (اس کی نظیر نہ ہو، یگانۂ زماں ہو)۔لوگوں نے کہا ایسے تو بس آپ ہی کو ہم جانتے ہیں (آپ ہی کی ذات بےعیب اور بےنظیر ہے) تب حضرت عمرؓ نے کہا- میں تو ان اونٹوں کی طرح ہوں جن کی پیٹھ لگ گئی ہو (یعنی عیب دار ہوں)۔

قَالَ لِرَجُلٍ لَوِاشْتَرَيْتَ دَابَّةً تَقِيْكَ الْوَقَعَ- انھوں نے ایک شخص سے کہا کاش تم ایک جانور مول لے لیتے جو تم کو پاؤں میں پتھر لگنے سے بچاتا-

اِبْنُ اَخِيْ وَقِعٌ- میرا بھتیجا بیمار ہے یا اس کے پاؤں میں درد ہے-

فَوَقَعَ بِيْ اَبِيْ -تب میرے والد نے مجھ کو برا کہا ملامت کی جھڑکا-

ذَهَبَ رَجُلٌ لِيَقَعَ فِيْ خَالِدٍ- ایک شخص نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو برا کہنا چاہا-

وَقَعْتُ فِيَّ -انھوں نے مجھ کو برا کہا سخت سست کہا-

كُنْتُ اٰكُلُ الْوَجْبَةَ وَاَنْجُو الْوَقْعَةَ- میں ایک ہی بار دن رات میں کھاتی ایک ہی بار پاخانہ پھرتی-

اِجْعَلِيْ حِصْنَكِ بَيْتَكِ وَوِقَاعَةَ السِّتْرِ قَبْرَكِ- (حضرت بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) اپنے گھر کو اپنا قلعہ بنالو اور پردے کے کنارے کو اپنی قبر کرلو (تم بصرے کو ہرگز نہ جاؤ)۔

نَزَلَ مَعَ اٰدَمَ الْمِيْقَعَةُ وَالسِّنْدَانُ -حضرت آدمؑ کے ساتھ (بہشت سے) ہتھوڑا اترا اور نہائی اور سنسی اتری (لوہاری کا سامان)۔

فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ -لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف گیا (کھجور کے درخت کا کسی نے خیال نہیں کیا)۔

وَقْعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ -ان کا زمین پر لیٹنا بہت تھوڑا ہے (جیسے کوئی قسم اتارنے کے لئے تھوڑا سا ادہ کام کرلیتا ہے جس کی قسم کھائی تھی)۔

حَتّٰى كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَّلَا وَّقْعَةَ اَحْلٰى مِنْهَا- جب رات اخیر ہوگئی تو ہم ذرا سا پڑ رہے (سو گئے) کوئی پڑنا اس سے زیادہ شیریں اور مزہ دار نہ ہوگا (اس لئے کہ خوب تھک جانے کے بعد پڑے تھے)۔

وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِ اَبِيْ طَلْحَةَ -حضرت ابوطلحہؓ کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی (ان کو اونگھ آ رہی تھی)۔

فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ -ان کا دل بےقرار ہوگیا-

فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ- میرے دل میں ان کی طرف سے کچھ شک آیا (یہ سلیمان تیمی نے کہا جب انھوں نے ایک حدیث ابوعثمان کی ابوتمیمہ کے توسط سے سنی- ان کو یہ وہم ہوا کہ میں مدت تک ابوعثمان کے پاس رہا ان سے حدیثیں سنیں مگر یہ حدیث جو ابوتمیمہ نے نقل کی انھوں نے بیان نہیں کی- آخر سلیمان نے اپنی کتاب کو دیکھا تو اس میں یہ حدیث ان حدیثوں میں پائی جو انھوں نے ابوعثمان سے سنی تھیں، تب ان کا شک اور وہم جاتا رہا)۔

حِيْنَ يَقَعُ الشَّمْسُ -جب سورج ڈوب جائے-

صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ- جب بچہ ماں کے پیٹ سے زمین پر گرے-

فَوَاقَعْتُ عَلَيْهَا- میں اس چادر پر جھک گیا (گردن سے اس کو تھاما- ایسا نہ ہو گر جائے)۔

مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ -جو شخص شبہ کی باتوں میں پڑ جائے (جن کی حلت اور حرمت میں اشتباہ ہو، یعنی مشتبہات سے نہ بچے) وہ حرام میں پڑ جائے گا- (کیونکہ جب شبہ کے مال سے بچنا اور احتیاط کرنا چھوڑ دے گا تو رفتہ رفتہ شیطان اس کو اور آگے بڑھائے گا حرام مال کھانے لگے گا- مجمع البحار میں ہے کہ شبہ کا مال وہ ہے جس میں حرمت کا گمان ہو، مثلاً سود خور کا مال جس میں اصل اور سود ملا ہوا ہو یا رشوت خوار کا مال جس میں رشوت کا روپیہ اور اصل تنخواہ کا روپیہ ملا ہوا ہو یا

بادشاہوں کی تنخواہ اور انعامات اور عطایا (کیونکہ اکثر ان کی تحصیل ظلم سے برخلاف شرعی احکام کے کی جاتی ہے)- اسی طرح ان بازاروں میں تجارت کرنا جو ظلم سے بنائے گئے ہوں اور ان رباطوں یا مدرسوں میں رہنا جو غصب کے روپے سے تیار کئے گئے ہوں اور ان پلوں پر چلنا جو ایسے روپے سے باندھے گئے ہوں اور ان مسجدوں میں نماز پڑھنا جو حرام یا ظلم کے پیسے سے بنی ہوں انتہی مع زیادہ- اگلے اولیاء اللہ نے ایسے معاملوں میں یہاں تک احتیاط کی ہے کہ ایک ذرا سے شبہ پر اس دریا کی مچھلی کھانا ترک کر دی ہے یا اس تالاب کا پانی پینا چھوڑ دیا ہے جو ظلم سے تیار کیا گیا ہو یا اس میں کوئی حرام یا ناجائز مال مل گیا ہو- اور بعض علماء کے نزدیک تو مغصوب زمین میں نماز جائز ہی نہیں ہوتی- اسی طرح اس مسجد میں جو غصب شدہ زمین میں بنائی گئی ہو یا مال حرام سے تیار ہوئی ہو)-

اَلْقَائِمُ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰہِ وَالْوَاقِعُ فِیْھَا- اس کا ترجمہ کتاب القاف باب القاف مع الواو میں گزر چکا ہے-

یُوْشِكُ اَنْ یُّوَاقِعَهٗ- جو شخص اپنے جانوروں کو محفوظ چرا گاہ کے پاس چرائے وہ قریب ہے کہ چراگاہ میں گھس جائے (یہ مشتبہات سے نہ بچنے والے کی مثال ہے)-

سُبْحَانَ مَنْ یَّعْلَمُ وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْھَوَاءِ- پاک ہے وہ خداوند جو ہوا میں پرندے کے مکان کو جانتا ہے کہ وہ کتنا اونچا ہے-

تَوْقِیْعُ الْعَسْكَرِیِّ- امام حسن عسکری کا جواب-

اَلرَّجُلُ یَقَعُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ- مرد اگر اپنی عورت سے حالت حیض میں صحبت کرے-

وَقْفٌ یا وُقُوْفٌ- ٹھہرنا' کھڑے رہنا' ٹھہرانا' روکنا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز سے فائدہ اٹھانے دینا' وقت پر حاضر ہونا' واقف کرنا' خبردار کرنا-

تَوْقِیْفٌ- ٹھہرانا' کھڑا کرنا' درست کرنا' بیان کرنا' حج کے مقاموں میں ٹھہرنا-

مُوَاقَفَةٌ اور **وِقَافٌ**- ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہونا-

اِسْتِیْقَافٌ- اس کی درخواست کرنا-

اَلْمُؤْمِنُ وَقَّافٌ مُتَاَنٍّ- مومن ٹھہر کر سوچ بچار کر کے دیر میں کام کرنے والا ہوتا ہے (ہر کام کا انجام سمجھ کر) جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دیر میں کام کرنا رحمان کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے)-

اَقْبَلْتُ مَعَهٗ فَوَقَفَ حَتّٰی اتَّقَفَ النَّاسُ- میں ان کے ساتھ آیا وہ ٹھہر گئے یہاں تک کہ لوگ بھی ٹھہر گئے-

وَاَنْ لَّا یُغَیَّرَ وَاقِفٌ مِنْ وِقِّیْفَاهُ- کوئی گرجا کا خادم اپنی خدمت سے علیحدہ نہ کیا جائے-

اُخْبِرَ عُمَرُ اِنَّهٗ قَدْ وَقَفَهَا یَبِیْعُهَا- حضرت عمرؓ کو خبر دی گئی کہ اس نے اس کو بازار میں ٹھہرایا ہے اس کو بیچ رہا ہے (نیلام کر رہا ہے)-

یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ حَتّٰی یُطَلِّقَ- ایلا کرنے والے کو (مدت گزرنے کے بعد) قید کریں تاکہ طلاق دے دے (یا رجوع کرے اور قسم کا کفارہ دے اگر اس پر بھی وہ طلاق نہ دے تو حاکم اس کی طرف سے طلاق دے دے اور حنفیہ کے نزدیک ایلاء کی مدت گزرنے کے بعد خود بخود طلاق پڑ جائے گی)-

اَسْتَوْقِفُ لَكُمْ- میں تمہارے لئے ٹھہرنے کی درخواست کروں گا-

فَاِذَا وَقَفَ عَلَیْهِ- جب اس پر واقف ہوگا-

فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا- جب پانچویں گواہی کی باری آئی تو لوگوں نے عورت کو روکا (اس کو ڈرایا دھمکایا' دیکھ اب بھی سچ بول دے اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے- یعنی لعان میں)-

یَقْطَعُ قِرَاءَتَهٗ بِقَوْلِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ- آنحضرت ﷺ الحمد للہ رب العالمین کہہ کر قرأت موقوف کر دیتے اور ٹھہر جاتے (آپ ہر آیت پر وقف کیا کرتے اسی لئے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ کثیر الاوقاف تھے بعض نے کہا وقف مالك یوم الدین پر ہے اور یہ روایت بہت صحیح نہیں ہے)-

مِنَ الْاُمُوْرِ اُمُوْرٌ مَّوْقُوْفَةٌ یُقَدِّمُ مِنْهَا مَا یَشَآءُ

وَيُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ- بعض کام ایسے ہیں کہ لوح محفوظ میں ان کا وقت مقرر تھا لیکن اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کام کو وقت سے آگے کر دیتا ہے کسی میں دیر کر دیتا ہے (یہ امامیہ کی حدیث ہے وہ بداء کے قائل ہیں- یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک نئی مصلحت معلوم ہونا اور نیا ارادہ پیدا ہونا- اہل سنت کے نزدیک بداء باطل ہے اور وہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی شان کے لائق نہیں ہے اس کے علم میں جو کام جس وقت میں ہونا تھا اسی وقت میں ہوتا ہے البتہ اس کو قدرت ہے کہ لوح محفوظ کے لکھے میں سے جو چاہے باقی رکھے اور جو چاہے میٹ دے- يمحو الله مايشاء ويثبت وعنده امّ الكتاب)-

اَجَلٌ مَّوْقُوْفٌ- میعاد ٹھہری ہوئی-

مَوْقِفَان- عرفات اور مزدلفہ-

يَوْمُ الْمَوْقِفِ- قیامت کا دن-

لِلْقِيَامَةِ خَمْسُوْنَ مَوْقِفًا كُلُّ مَوْقِفٍ مِقْدَارُهٗ اَلْفُ سَنَةٍ- قیامت میں پچاس ٹھہرنے کے مقام ہوں گے- اور ہر مقام میں ایک ہزار برس تک ٹھہرنا ہوگا (تو سارا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا)-

مَا اَوْقَفَكَ هٰهُنَا- کس چیز نے تجھ کو یہاں ٹھہرایا-

وَاقِفِيَّه- شیعہ کا وہ فرقہ جو امامت کو حضرت موسیٰ کاظم پر ٹھہرا دیتے ہیں-

اِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْوَاقِفِيَّةَ وَالنُّصَّابَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ- زیدیہ اور واقفیہ اور ناصبی سب یکساں ہیں یعنی سب گمراہ ہیں (بس امامیہ اثنا عشریہ سیدھے راستے پر ہیں یہ امام رضا سے شیعوں نے نقل کیا ہے)-

اَلْوَاقِفِيَّةُ حُمُرُ الشِّيْعَةِ- واقفیہ شیعوں میں گدھے ہیں-

لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمْ اَعْظَمُ وِزْرًا وَعَدَّ مِنْهُمُ الَّذِيْ يَقُوْلُ قِفُوْا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ اسْتَغْفِرُوْا لَهٗ- میں نہیں جانتا ان میں کون زیادہ گناہ گار ہے ایک تو وہ جو کہتا ہے ٹھہر جاؤ ابھی میت کو دفن نہ کرو دوسرے جو کہتا ہے میت کے لئے بخشش کی دعا کرو کیونکہ دفن میں جلدی کرنا سنت ہے اور دوسرے شخص کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ میت گناہ گار ہے-

مترجم: کہتا ہے مجھ کو اس حدیث کی صحت میں شک ہے اس لئے کہ بخشش کی دعا کرنے والا گناہ گار نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نماز جنازہ خود استغفار ہے اور کون سا بندہ ایسا ہے جس نے قصور نہ کیا ہو اور آنحضرتؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ- اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو)-

وَقْلٌ- چڑھنا' ایک پاؤں اٹھانا ایک پاؤں زمین پر رکھنا-

تَوَقُّلٌ- چڑھنا-

لَيْسَ بِلَبِدٍ فَيُتَوَقَّلُ- وہ بھدا اور گھر بیٹھنے والا نہیں ہے کہ لوگ اس کو چڑھا ئیں-

فَتَوَقَّلَتْ بِنَا الْقِلَاصُ- ہم کو اونٹنیاں لے کر اوپر چڑھ گئیں-

لَمَّا كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ كُنْتُ اَتَوَقَّلُ كَمَا تَتَوَقَّلُ الْاُرْوِيَّةُ- جس دن احد کی جنگ ہوئی اس دن پہاڑ پر میں اس طرح چڑھ رہا تھا جیسے جنگلی بکری چڑھ جاتی ہے (جلد بلا تکلف)-

وَقْمٌ یا وَاقِمٌ- ایک محل تھا مدینہ کے محلوں میں سے-

وَقْمٌ- ذلیل کرنا' بری طرح پھیر دینا' رنج دینا' باگ کھینچنا-

اِيْقَامٌ- میٹ دینا-

تَوَقُّمٌ- ڈرانا' عمداً ایک کام کرنا-

وِقَامٌ- تلوار' کوڑا' عصا' رسی-

وَقْهٌ- اطاعت کرنا (جیسے اِيْقَاهٌ ہے)-

اِتِّقَاهٌ- کے بھی وہی معنی ہیں-

وَاقِهٌ- گرجا کا منتظم-

وَقْهَةٌ- اطاعت-

لَا يُمْنَعُ وَاقِهٌ عَنْ وَقْهِيَّتِهٖ- کوئی گرجا کا خادم اپنی خدمت سے نہ روکا جائے (نہایہ میں ہے کہ ایک روایت میں ایسا ہی ہے قاف سے لیکن صحیح وَافِهٌ ہے فا سے جیسے اوپر گزرا- میں کہتا ہوں لغت سے دونوں ثابت ہیں)-

وَقْيٌ یا وِقَايَةٌ یا وَاقِيَةٌ- بچانا' حفاظت کرنا (جیسے تَوْقِيَةٌ ہے)-

اِتِّقَاءٌ اور تَوَقِّیْ - ڈرنا، خوف کرنا-

فَوَقّٰی اَحَدُکُمْ وَجْهَهُ النَّارَ - اپنے منہ کو دوزخ سے بچائے-

وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ - ان کے عمدہ مالوں سے بچارہ (زکوۃ میں ان کو لے)-

تبَقَّهُ وَتَوَقَّهُ - اپنے نفس کو باقی رکھ اور آفتوں سے بچارہ-

كُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ اِتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب جنگ سخت خون ریز ہوتی تو ہم آنحضرتؐ کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ کی آڑ لیتے)-

مَنْ عَصَى اللّٰهَ لَمْ تَقِهِ مِنَ اللّٰهِ وَاقِيَةٌ - جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کو اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا بچا نہ سکے گا-

يَدُ طَلْحَةَ الَّتِيْ وَقّٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ - حضرت طلحہؓ کا وہ ہاتھ جس سے انھوں نے آنحضرتؐ کو بچایا تھا (کافروں کے وار اپنے ہاتھ پر لئے تھے) شل ہو گیا تھا بے کار ہو گیا تھا (اسی سے زائد زخم حضرت طلحہؓ کو لگے تھے)-

مَنْ يَّتَّقِيْ شَيْئًا مِّنَ الْبَيْتِ - بیت اللہ کی کسی خبر سے کون پرہیز کرتا ہے-

اَلتَّقِيَّةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - (امام حسن بصریؒ نے کہا) تقیہ قیامت تک باقی رہے گا (یعنی جب جان جانے کا ڈر ہو یا بے عزتی کا یا کوئی عضو کاٹے جانے کا یا ضرب شدید کا جس کا تحمل نہ ہو سکے- تو کسی حیلے سے اپنے تئیں بچانا، اس کا نام تقیہ ہے اور یہ شیعوں کے نزدیک قرآن سے ثابت ہے، الا ان تتقوا منهم تقاة)-

فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَالنِّسَاءَ - دنیا سے اور عورتوں سے بچتے رہو (یہ دونوں بڑی آفت ہیں)-

اِتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ - عمار اللہ تعالیٰ سے ڈرو (یہ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا جب انھوں نے جنابت میں تیمم کی حدیث نقل کی- عمار کی روایت صحیح اور سچ تھی خود حضرت عمرؓ بھول گئے تھے اور جب کے لئے تیمم جائز نہیں رکھتے تھے اور عمار کے بارے میں خیال کیا کہ وہ بھول گئے ہیں)-

يَتَّقُوْنَهُ فِي الْكَانُوْنِ الْاَوَّلِ - دسمبر کے مہینے میں اس سے بچتے (کانون اول رومی مہینہ ہے جو انگریزی ماہ دسمبر کے مطابق ہوتا ہے)-

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءٌ - حضرت محمد ﷺ کی عزت کو تو تم سے بچاؤ ہیں-

اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یہ منتر (یا دوا) ہم کرتے ہیں اور بچاؤ کی تدبیر کیا کرتے ہیں، کیا یہ اللہ کی تقدیر کو پھیر دیں گی- آپ نے فرمایا خود وہ اللہ کی تقدیر ہیں-

فَيَتَّقُوْنَكُمْ بِاَمْوَالِهِمْ - وہ اپنے مالوں کو تم سے بچاؤ کرتے ہیں-

اِتَّقَاهُ بِحَقِّهٖ - اس کا حق دے کر بچایا-

يَسْجُدُ اِتِّقَاءً - ڈر کی وجہ سے جان بچانے کو سجدہ کرتا ہے-

لَمْ يُصْدِقِ امْرَاَةً اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَّنَشًّا (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے) یعنی آنحضرتؐ نے کسی بی بی کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی سے زیادہ مقرر نہیں کیا (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے)-

اُوْقِيَّه کو وَقِيَّهْ بھی کہتے ہیں-

بِعْتُهٗ بِوَقِيَّةٍ - اس کو ایک وقیہ کے بدلے میں نے بیچا- (ایک روایت میں دو وقیہ ہیں ایک میں پانچ وقیہ)-

كُنَّا نَبِيْعُ الْيَهُوْدَ الْوَقِيَّةَ الذَّهَبِ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ - ہم یہودیوں کے ہاتھ ایک اوقیہ سونا دو یا تین دینار کو بیچ ڈالتے (یعنی سونے کا زیور جس میں نگ وغیرہ لگے ہوتے)-

تَقِيَّةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ - (کتاب القاف میں گزر چکا)-

صِيْحَ بِنَامَا اتَّقَيْنَا - (کتاب الالف میں گزر چکا ہے)-

مَنِ اتَّقٰى عَلٰى ثَوْبِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ اِكْتَسٰى - جس نے نماز میں اپنا کپڑا بچایا (اس کو مٹی یا گرد و غبار

سے محفوظ کیا) اس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا-

تَقِیٌّ-لقب ہے امام محمد بن علی جواد کا- کہتے ہیں کہ آپ رات کو مامون رشید کے پاس تشریف لے گئے وہ نشہ میں تھا اس نے تلوار سے آپ کو مارا لیکن اللہ نے آپ کے تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے آپ کو بچا لیا- اس لئے آپ کا لقب تقی ہو گیا-

تَوَقَّوا الْبَرْدَ فِیْ اَوَّلِهٖ وَتَلَقَّوْهُ فِیْ اٰخِرِهٖ- شروع سردی میں اس سے بچو (کیونکہ گرمی کے بعد مسام کھلے ہوتے ہیں اور اعصاب کو سردی کی عادت نہیں ہوتی) اور اخیر سردی میں (مسام بند ہوتے ہیں) اس سے بچنا ضروری نہیں-

بابُ الواو مع الکاف

اِتِّکَاءٌ- تکیہ لگانا یا تکیہ لگائے ہوئے کی طرح کر دینا-

اِیْکَاءٌ-اٹھانا، زور دینا، ٹیکا دینا-

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوَاکِیْ- آنحضرتؐ دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ان کو لمبا کرتے-

تَوَکَّاَ عَلَی الْعَصَا-لکڑی پر ٹیکا دیا-

لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا- میں چار زانو بیٹھ کر یا نرم بستر پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتا (بعض نے کہا تکیہ لگا کر یا ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر نہیں کھاتا- یہ سب صورتیں مکروہ ہیں- آنحضرت ﷺ اکڑوں بیٹھ کر جیسے جلد اٹھنے والے ہیں کھانا کھاتے- مطلب یہ ہے کہ پرخواروں کی طرح میں اطمینان سے تکیہ لگا کر نہیں کھاتا)-

مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ-اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے-

اِنَّهُمْ لَیُزَاحِمُوْنَا عَلٰی تُکَاءِ نَا-فرشتے ہمارے تکیہ پر ہجوم کرتے ہیں-

وَاللّٰهِ مَانَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَطُّ- (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) خدا کی قسم آنحضرتؐ نے کھانے میں ہاتھ پر ٹیکا دینے سے منع نہیں کیا)-

لَا تَتَّکِیْ فِی الْحَمَّامِ فَاِنَّهٗ یُذِیْبُ شَحْمَ الْکُلْیَتَیْنِ- حمام میں ٹیکا مت دے وہ گردوں کی چربی کو گلا دیتا ہے (گھلا دیتا ہے)-

وَکْبٌ یا وُکُوْبٌ یا وَکَبَانٌ- آہستگی سے بہ سہولت چلنا، کھڑا ہونا، سیدھا ہونا، ہمیشگی کرنا-

وَکَبٌ-میلا ہونا، کالا ہونا-

مُوَاکَبَةٌ-مواظبت-

مَوْکِبٌ-زینت کی سواری-

اِنَّهٗ کَانَ یَسِیْرُ فِی الْاِفَاضَةِ سَیْرَ الْمَوْکِبِ- آنحضرتؐ عرفات سے لوٹتے وقت موکب کی طرح چلتے (یعنی آہستہ نرمی کے ساتھ)-

فِیْ زُقَاقِ بَنِیْ غَنَمٍ مَوْکِبَ جِبْرِیْلَ- بنی غنم کے کوچہ میں جبریلؑ کی سواری میں دیکھتا ہوں-

اَوْکَبَ الطَّائِرُ-پرندہ اڑنے کو تیار ہوا-

وَکْتٌ-اثر کرنا، بھر دینا-

تَوْکِیْتٌ-بھر دینا-

وَکْتَةٌ-ایک نقطہ جو کسی چیز میں نمودار ہو-

لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ وَّلَوْ عَلٰی مِثْلِ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا کَانَتْ وَکْتَةٌ عَلٰی قَلْبِهٖ- جو شخص قسم کھائے اگرچہ مچھر کے پر کے برابر کسی چیز پر تو اس کے دل پر نشان ہو گا-

وَکْتَةٌ-وہ نشان جو بہ طور نقطہ کے دوسرے رنگ کا نمودار ہو اسی سے کچی کھجور میں جب پختگی کے نقطے نمودار ہوتے ہیں تو کہتے ہیں وَکَّتَ (اس کی جمع وَکْتٌ ہے)-

فَیَظَلُّ اَثَرُهَا کَاَثَرِ الْوَکْتِ-اس کا نشان ایسا رہ جاتا ہے جیسے دھبے پھنسی کے جب وہ اچھی ہو جاتی ہے-

وَکْدٌ-قصد کرنا-

وُکُوْدٌ-اقامت کرنا-

وَکْدٌ-پہنچ جانا، مضبوط باندھنا-

اَکَّدَهٗ اور وَکَّدَهٗ-اس کو مضبوط کیا، مستحکم کیا-

تَاکِیْدٌ اور اِیْکَادٌ-مضبوط کرنا-

تَوَکُّدٌ اور تَاَکُّدٌ-مضبوط ہونا، سخت ہونا-

وَکْدٌ-سعی اور کوشش اور قصد اور عزم-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَفِرُهُ الْمَنْعُ وَلَا یَکْدُهُ الْاِعْطَاءُ-شکر اس خدا کا جس کے خزانوں میں نہ دینا کچھ نہیں بڑھاتا اور اسی طرح دینا اس کے خزانوں کو کم نہیں کرتا (اس کے

خزانے تو بے انتہا ہیں اور بے نہایت چیز نہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ ہوتی ہے)-

قَدْ اَوْكَدَتَاهُ يَدَاهُ وَ اَعْمَدَتَاهُ رِجْلَاهُ- اس کے ہاتھوں نے اس کو کام میں لگایا اور اس کے پاؤں نے اس کو متوجہ کیا (عرب لوگ کہتے ہیں: مَازَالَ ذٰلِكَ وَكْدِیْ ہمیشہ میرا طرز اور نکتہ مقصود یہ رہا)-

وَكْرٌ- گھونسلہ میں گھس جانا' ناک پر مارنا' بھر دینا-

وَكِيْرَةٌ- وکیرہ کی یعنی نیا مکان بن جانے کی دعوت کرنا-

تَوْكِيْرٌ اور اِيْكَارٌ- بھر دینا' وکیرہ کرنا-

تَوَكُّرٌ- بھر جانا یا پیٹ بھر جانا' پرندے کا پیوٹہ بھر جانا-

اِتِّكَارٌ- گھونسلہ بنانا-

وَكْرٌ- پرندے کا گھونسلہ-

نَهٰى عَنِ الْمُوَاكَرَةِ- بٹائی سے آپ نے منع فرمایا- (یعنی زمین دینا پیداوار کے ایک حصے کے بدلے جس کو مزارعت اور مخابرت بھی کہتے ہیں)-

نَهٰى عَنْ طُرُوْقِ الطَّيْرِ فِيْ وَكْرِهَا- پرندے کو اس کے گھونسلے میں چھیڑنے سے منع فرمایا-

لَاوَلِيْمَةَ اِلَّا فِيْ وِكَارٍ- دعوت جب ہی کرنا چاہیے جب گھر خریدا جائے (بعض نے کہا وِکَار وہ دعوت جو گھر تیار کرنے پر کی جاتی ہے یا خریدنے پر اور سفر سے آنے پر جو دعوت ہو اس کو نَقِيْعَه کہتے ہیں)-

وَكْزٌ- دھکیلنا' کونچنا' گھونسا مارنا یا ٹھڈی پر مارنا' لات لگانا' بھرنا' گاڑنا' دوڑنا-

تَوَكُّزٌ- ٹیکا دینا' بھر جانا-

فَوَكَزَ الْفِرْعَوْنِيَّ فَقَتَلَهٗ- حضرت موسیٰ نے فرعون کے قوم والے (یعنی قبطی) کو ایک گھونسا لگایا اس کو مار ڈالا- (حضرت موسیٰ کی نیت مار ڈالنے کی نہ تھی- آپ نے اس کو ظالم سمجھ کر تنبیہ کرنی چاہی- لیکن وہ ایک ہی گھونسے سے مر گیا)-

اِذْ جَاءَ جِبْرِيْلُ فَوَكَزَ بَيْنَ كَتِفَيَّ- اتنے میں جبریلؑ آئے اور میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ایک مکا لگایا-

وَكْزَةٌ- طعنہ اور ضربہ-

وَكْسٌ- کم ہونا' یا کم کرنا' ٹوٹا اٹھانا-

تَوْكِيْسٌ- کم کرنا' نقصان دینا-

اِيْكَاسٌ- ٹوٹا اٹھانا-

لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ- نہ تو کمی ہے نہ زیادتی-

بَيْعُ الرِّبٰوا وَشِرَاؤُهٗ وَكْسٌ- سودی خرید و فروخت نقصان اٹھانا ہے-

مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فَلَهٗ اَوْكَسُهُمَا اَوِ الرِّبٰوا- جو شخص دو بیعیں کرے تو اس کو کم مقدار والی ملے گی' نہیں تو سود کھائے (خطابی نے کہا- میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہو اور کم قیمت والی بیع کو جائز رکھا ہو- مگر امام اوزاعی سے ایسا ہی منقول ہے کیونکہ اس میں دھوکا اور جہالت ہے- خطابی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو شاید اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک معین چیز میں معاملہ کرے مثلاً کسی سے ایک دینار دے کر ایک قفیز گیہوں لینا ایک معیاد پر ٹھہرائے جب میعاد آ گئی تو اور میعاد بڑھا کر اس کو دو قفیز کر دیئے تو یہ دوسری بیع ہوئی جو اول بیع پر اتری- اب ان دونوں بیعوں میں وہ بیع بحال رہے گی جس کی مقدار کم ہے یعنی ایک قفیز والی بیع اگر دونوں بائع اور مشتری نے بیع ثانی کو بحال رکھا قبضہ سے پہلے تو سود میں مبتلا ہو گئے- کذا فی النہایہ)-

اِنَّهٗ كَتَبَ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنِّيْ لَمْ اَخِسْكَ وَلَمْ اَكِسْكَ- حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت حسینؓ کو لکھا کہ میں نے کوئی عہد تم سے نہیں توڑا نہ تم کو کچھ نقصان پہنچایا-

وَكْظٌ- دھکیل دینا' ہمیشہ کرنا-

مُوَاكَظَةٌ- مواظبت اور مداومت-

تَوَكُّظٌ- ملتوی ہونا-

اِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا قَالَ مُجَاهِدٌ اَىْ مُوَاكِظًا- مجاہد نے اِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا کی تفسیر یوں بیان کی کہ ہمیشہ اس کے سر پر کھڑا رہے (سخت تقاضا کرے)-

وَكْعٌ- گھونسا لگانا' ڈنک مارنا' کاٹنا' گر پڑنا' جھک جانا' خاموش کر دینا-

وَكَاعَةٌ- سخت ہونا-

اِيْكَاعٌ - موٹا ہونا، سخت ہونا-

مُوَاكَعَةٌ - نر کا مادہ پر چڑھنا-

اِيْكَاعٌ - سخت ہونا (جیسے اِسْتِيْكَاعٌ ہے)-

وَادِعٌ لَكُوْعٌ - بخیل، قابل ملامت-

وَكِيْعٌ - وہ بکری جس کے پیچھے دوسری بکریاں چلیں اور سخت مضبوط-

قَلْبٌ وَّكِيْعٌ وَّاعٍ - مضبوط دل یاد رکھنے والا-

سِقَاءٌ وَّكِيْعٌ - یعنی خوب مضبوط سلی ہوئی مشک-

وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ - حدیث کے مشہور امام ہیں-

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ
فَاَرْشَدَنِيْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ

یعنی میں نے وکیع سے حافظہ کی خرابی کا شکوہ کیا- انھوں نے کہا تو گناہوں کو چھوڑ دے (اس کی وجہ یہ بیان کی کہ علم اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے اور وہ گناہ گار کو نہیں ملتا- مثل مشہور ہے ''دروغ گورا حافظہ نہ باشد'')-

وَكْفٌ یا وُكُوْفٌ یا وَكِيْفٌ یا تَوْكَافٌ - ٹپکنا اور تھوڑا تھوڑا بہنا-

وَكَفٌ - مائل ہونا، ظلم کرنا، گناہ گار ہونا-

تَوْكِيْفٌ - پالان رکھنا-

مُوَاكَفَةٌ - مواجہہ کرنا، مقابلہ کرنا-

اِيْكَافٌ - ٹپکنا، گناہ میں ڈالنا، پالان رکھنا-

تَوَكُّفٌ - نگرانی کرنا، اہتمام کرنا-

تَوَاكُفٌ - انحراف کرنا، کنارہ ہونا، مائل ہونا-

اِسْتِيْكَافٌ - ٹپکانے کی درخواست کرنا-

مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةً وَّكُوْفًا - جو شخص ایسا دوھیل جانور (اللہ کی راہ میں) دے جس کا دودھ برابر نکلتا رہے-

اِنَّهٗ تَوَضَّاَ وَاسْتَوْكَفَ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ نے وضو کیا اور اعضاء سے تین تین بار پانی ٹپکایا-

خِيَارُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَاللّٰهِ اَصْحَابُ الْوَكَفِ قِيْلَ وَمَنْ اَصْحَابُ الْوَكَفِ قَالَ قَوْمٌ تُكْفَأُ مَرَاكِبُهُمْ عَلَيْهِمْ فِي الْبَحْرِ - سب سے بہتر شہید اللہ تعالیٰ کے نزدیک وکف والے ہیں لوگوں نے پوچھا وکف والوں سے کیا مراد ہے- آپ نے فرمایا جن کے جہاز سمندر میں ان پر لوٹ جائیں (ان کے اوپر ہو جائیں اور وہ غرق ہو جائیں)-

لَيَخْرُجَنَّ نَاسٌ مِّنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقِرَدَةِ بِمَا دَاهَنُوْا اَهْلَ الْمَعَاصِيْ ثُمَّ وَكَفُوْا عَنْ عِلْمِهِمْ وَاهُمْ يَسْتَطِيْعُوْنَ - کچھ لوگ اپنی قبروں میں سے بندروں کی صورت میں نکلیں گے، اس وجہ سے کہ انھوں نے دنیا میں گناہ کرنے والوں سے چشم پوشی کی ہوگی اور جان بوجھ کر منع کرنے میں تقصیر کی ہوگی حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتے تھے (یعنی ان کو منع کرنے کی)-

مَاعَلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ وَكَفٌ - تیرے اوپر اس کام کی وجہ سے کوئی نقصان نہ ہوگا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)-

اَلْبَخِيْلُ فِيْ غَيْرِ وَكَفٍ - گناہ کے سوا اور کاموں میں بخیل (زمخشری نے کہا وَكَفٌ گناہ اور عیب میں پڑ جانا)-

وَكَفَ الْمَطَرُ - مینہ برسا-

تَوَكَّفَ الْخَبَرَ - اس کا انتظار کیا یعنی خبر کا (کہ وہ واقع ہوئی یا نہیں- کذا فی النہایہ)-

اَهْلُ الْقُبُوْرِ يَتَوَكَّفُوْنَ الْاَخْبَارَ - قبر والے خبروں کی تلاش کرتے ہیں (جب کوئی نیا مردہ آتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں، دنیا کا کیا حال ہوا فلاں شخص کا کیا حال ہوا، اب کس قوم کا غلبہ ہے)-

اَلْحِمَارُ الْمُوْكَفَةُ - پالان لگا ہوا گدھا-

اَكَفْتُ الْحِمَارَ یا اَوْكَفْتُهٗ - میں نے گدھے پر پالان رکھی-

اَلسَّطْحُ يُبَالُ عَلَيْهِ فَتُصِيْبُهُ السَّمَاءُ فَيَكِفُ فَيُصِيْبُ الثَّوْبَ - ایک مکان کی چھت پر لوگ پیشاب کریں پھر پانی برسے اور ٹپک کر کپڑے پر گرے-

وَكْلٌ - سونپ دینا، چھوڑ دینا، سپرد کر دینا، آہستہ چلنا، سستی کی وجہ سے-

تَوْكِيْلٌ - وکیل کرنا (وِكَالَةٌ اسم مصدر ہے)-

وِكَالٌ - بری چال چلنا-

اِيْكَالٌ - سپرد کر دینا-

تَوَکُّلٌ - وکالت قبول کرنا' سپرد کر دینا' آہستہ چلنا' بھروسا رکھنا' اعتماد کرنا' عاجزی ظاہر کرنا -

تَوَکُّل - فقرا کی اصطلاح میں یہ ہے کہ اللہ پر بھروسا رکھنا اور خلق اللہ کے پاس جو کچھ ہے اس کی امید نہ رکھنا' اس سے مایوس ہو جانا -

مُوَاکَلَةٌ اور تَوَاکُلٌ - ایک دوسرے کے ساتھ کھانا -

تَوَاکُلٌ - چھوڑ دینا -

اِتِّکَالٌ - سپرد کر دینا' بھروسہ کرنا' اعتماد کرنا -

اَلْوَکِیْلُ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام وکیل بھی ہے کیونکہ وہ سب کی روٹی رزق کا ضامن اور کفیل ہے -

لَاتَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ فَاَھْلِكَ - اے پروردگار مجھ کو ایک پلک مارنے برابر بھی مجھ پر مت چھوڑ دے (اپنی حفاظت اور ضمانت مجھ پر سے مت سرکا) ورنہ میں تباہ ہو جاؤں گا -

وَکَلَھَا اِلَی اللّٰهِ - اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا (اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا) -

مَنْ تَوَکَّلَ بِمَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَرِجْلَیْهِ تَوَکَّلْتُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ - جو شخص اپنے دونوں جبڑوں کے درمیانی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیانی چیز (یعنی شرم گاہ) کا ذمہ لے (خدا کے حکم کے مطابق ان سے کام لے گا' شرع کے خلاف نہیں کرے گا) میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوں (مطلب یہ ہے کہ زبان اور فرج کو قابو میں رکھے اکثر گناہ ان ہی دونوں سے سرزد ہوتے ہیں) -

اَتَیَاهُ یَسْأَلَانِهِ السِّعَایَةَ فَتَوَاکَلَا الْکَلَامَ - دونوں ان کے پاس آئے زکوٰۃ کی تحصیل داری چاہتے تھے اور ہر ایک نے گفتگو کا بار دوسرے پر رکھا (یہ چاہا کہ دوسرا تقریر کرے) -

فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیَکِلُ الْکَلَامَ اِلَیَّ - میں سمجھا کہ وہ گفتگو میرے اوپر چھوڑ دے گا (مجھ کو بات کرنے دے گا) -

وَاِذَا کَانَ الشَّانُ اِتَّکَلَ - جب کوئی بڑا امر پیش آئے تو (خود نہ اٹھے) دوسروں پر بھروسا کرے (ان کے سپرد کر دے) -

اِنَّهٗ نَھٰی عَنِ الْمُوَاکَلَةِ - آنحضرتؐ نے کاموں کو ایک دوسرے پر ڈال دینے سے منع فرمایا (کیونکہ اس سے نفرت اور ناخوشی پیدا ہوتی ہے اپنا اپنا کام اپنی ذات سے کرنا چاہئے - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ سب کام ایک شخص پر ڈال دینا اور خود اس کی مدد نہ کرنا - بعض نے کہا "مُوَاکَلَة" کے وہ معنی ہیں جو کتاب الالف کے باب الالف مع الکاف میں گزر چکے ہیں) -

کَانَ اِذَا مَشٰی عُرِفَ فِیْ مَشْیِهٖ اَنَّهٗ غَیْرُ غَرِضٍ وَلَا وَکِلٍ - جب آنحضرتؐ چلتے تو معلوم ہوتا کہ آپ کی چال میں ملال اور سستی نہیں ہے اور نہ عاجز کی سی چال ہے (جو اپنا کام دوسروں پر ڈال دے) یا نہ نامرد اور بزدل کی سی چال ہے (بلکہ بہادرانہ اور مستعدانہ چالاکی اور چستی کے ساتھ آپ کی چال ہوتی) -

وَلَّیْتُ رَأْسَهُ امْرَأً غَیْرَ وَکِلٍ - (نسان بن انس نخعی نے حجاج سے کہا) میں نے امام حسین کا سر کاٹنا ایسے شخص پر رکھا جو عاجز اور نامراد نہ تھا (ایک روایت میں یوں ہے وَکَلْتُهٗ اِلٰی غَیْرِ وَکِلٍ - میں نے یہ کام ایسے کو دیا جو نامرد اور بزدل نہ تھا (اس سے اس نے اپنے تئیں مراد لیا) -

لَوْلَمْ تَکِلْهُ لَقَامَ لَکُمْ - اگر تم اس پر بھروسہ نہ کرتے تو وہ ہمیشہ قائم رہتا -

اِذًا یَتَّکِلُوْا - آپ ایسا کیجئے گا تو لوگ (اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر) بھروسا کر لیں گے (نیک اعمال میں کوشش کرنا چھوڑ دیں گے - ایک روایت میں یَنْکُلُوْا ہے - یعنی نیک اعمال سے باز آ جائیں گے) -

اَفَلَا نَتَّکِلُ - (جب تقدیر کا لکھا ٹلتا نہیں) تو ہم تقدیر پر بھروسا کیوں نہ کر لیں (اور سست ہو کر بیٹھ جائیں' محنت سے فائدہ کیا اور تدبیر سے حاصل کیا) -

اِنَّ اللّٰهَ وَکَّلَ بِالرَّحِمِ - اللہ تعالیٰ نے ماں کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے -

وَکَّلَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوةِ رَمَضَانَ - آں حضرتؐ نے مجھ کو رمضان کی زکوٰۃ کی نگہبانی پر مقرر کیا -

اِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِّلْتَ اِلَيْهَا وُكِلْتَ اِلَيْهَا-اگر تو سرداری اور حکومت کو درخواست کر کے لے گا تو پھر تو چھوڑ دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد تجھ پر سے اٹھ جائے گی' اگر بے درخواست تجھ کو دی جائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد تیرے ساتھ ہو گی- ایک روایت میں اُكِلْتَ اِلَيْهَا ہے معنی وہی ہیں)-

بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْاَةِ الْاِمَامَ-ایک عورت کو امام اور حاکم وکیل کرے-

تَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ اِنْ تَوَفَّاهُ اَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ- اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جو جہاد کے واسطے نکلے اور مر جائے اس امر کا ضامن ہے کہ وہ بہشت میں جائے گا (اگر مارا جائے تو بھی بہشت ملے گی- اگر مرے نہیں اور مال غنیمت لے کر آئے تو اجر اور ثواب لے کر لوٹے گا- یعنی دنیا کا مال بھی ملے گا اور آخرت کا ثواب بھی)ل

مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ- جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرے اسباب کو حاصل کر کے (تو اسباب حاصل کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے- آنحضرتؐ سب سے زیادہ متوکل تھے مگر یہ حکم دیا کہ اونٹ کو باندھ دے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسا کر اور جنگ احد میں دو زرہیں تلے اوپر پہنیں اور روزی حاصل کرنے کے لئے کوشش نہ کرنے کو حرام فرمایا یہاں تک کہ اگر کوئی اپنی جگہ بیٹھ کر آسمان سے کھانا اترنے کا انتظار کرتا رہے اور مر جائے تو اس کو خودکشی کا عذاب ہوگا)-

لَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ التَّوَكُّلِ- اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا بھروسہ کرو جیسا کرنا چاہئے (تو اللہ تعالیٰ تم کو اس طرح روزی دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے- صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے آتے ہیں- مجمع البحار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل جیسا چاہئے وہ یہ ہے کہ فاعل اور مسبب اللہ تعالیٰ کو سمجھے اور جو کچھ ملے روٹی' رزق' روپیہ پیسہ وغیرہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سمجھے مگر اس کے ساتھ حلال طریقوں سے روٹی کمانے کی فکر کرتا رہے- یہ نہیں کہ ہاتھ پاؤں ڈال کر اپاہج بن جائے- امام غزالیؒ کہتے ہیں جاہل یہ خیال کرتے ہیں کہ کمانا اور محنت کرنا چھوڑ دینا' اس کا نام توکل ہے یہ باطل ہے انتہی)-

مَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ - جو شخص لوگوں کی خوشی کا طالب ہو اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں ہی کے سپرد کر دے گا- (اپنی حفاظت اس پر سے اٹھا لے گا- اب وہ اس کا خمیازہ پائے گا- وہی لوگ جن کی رضامندی چاہتا تھا اس کے دشمن بن جائیں گے اس کو ذلیل و خوار کریں گے)-

سَيَكِلُ الْكَلَامَ اِلَيَّ- وہ بات کرنا مجھ پر چھوڑ دے گا-

ثُمَّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَّلَا يَيْاَسُ- ابن شہاب نے کہا (ابن عباس نے ایک حدیث امید کی بیان کی تو دوسری حدیث خوف کی بیان کر دی) اس ڈر سے کہیں ایسا نہ ہو لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسا کر کے نیک اعمال میں کوشش چھوڑ دیں یا رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں (اور قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہی طرز اختیار کیا ہے- رجا کے ساتھ خوف کی آیتیں لگا دی ہیں- واعظ کو بھی چاہئے کہ رجا اور خوف دونوں کی آیات اور احادیث سنائے' بلکہ خوف کی زیادہ سنانا چاہئے)

فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ- اس کے معنی کتاب الصاد میں گزر چکے باب الصاد مع الراء میں-

لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفُ عَنْهُمْ- ان کو میرے سپرد مت کر دے ایسا نہ ہو میں ان کی خبرگیری کی طاقت نہ رکھوں (عاجز ہو جاؤں)-

رَجُلٌ وَّكَلَةٌ- وہ شخص جو اپنے کام دوسروں پر ڈال دے-

مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ بِهٖ- جو شخص کسی دوا پر اعتقاد رکھے کہ اس سے شفا ہو گی وہ اسی دوا پر چھوڑ دیا جائے گا اب دوا کیا کر سکتی ہے اس کو کبھی شفا نہ ہو گی ہاں شافی اللہ کو سمجھ کر دوا کرے اس اعتقاد سے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس دوا میں اثر دے گا- تو یہ مومنوں کا طریق ہے)-

فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ- اللہ تعالیٰ نے شام کے ملک کی اور شام والوں کی میرے لئے ضمانت کی ہے (یعنی قیامت تک شام میں حکومت اسلام رہے گی- البتہ قیامت کے

قریب شام کا ملک نصاریٰ لے لیں گے اور وابق یا اعماق تک جو مدینہ کے قریٰ ہے ان کی حکومت آ جائے گی اس وقت امام مہدی ظاہر ہوں گے)۔

کَانَ لَایَکِلُ طَھُوْرَہٗ اِلٰی اَحَدٍ وَّلَا صَدَقَتَہٗ۔ آنحضرتؐ اپنی طہارت اور صدقہ خیرات کا کام کسی کے سپرد نہیں کرتے تھے (مجھ کو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے۔ آپ نے طہارت میں متعدد صحابہؓ سے مدد لی ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ آپ کی طہارت کا پانی ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔ اب یہ جو حضرت عمرؓ سے بزار اور رافعی نے نکالا کہ میں نے آنحضرتؐ کو وضو کا پانی کھینچتے دیکھا' میں نے چاہا کہ آپ کی مدد کروں' لیکن آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ وضو پر کوئی میری مدد کرے۔ تو نووی نے کہا یہ روایت باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں)۔

اَلتَّوَکُّلُ اِلَی اللّٰہِ اَلْعِلْمُ بِاَنَّ الْمَخْلُوْقَ لَایَضُرُّ وَلَا یَنْفَعُ وَلَا یُعْطِیْ وَلَا یَمْنَعُ وَاسْتِعْمَالُ الْیَاْسِ مِنَ النَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ پر توکل یہ ہے کہ آدمی یہ جان لے کہ مخلوق نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان دے سکتی ہے نہ روک سکتی ہے اور لوگوں سے ناامید ہو جائے (جب بندہ ایسا سمجھے گا تو اب نیک عمل خالص خدا کے لئے کرے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا نہ کسی سے کوئی امید اور طمع رکھے گا)۔

قِیْلَ لَہٗ مَاحَدُّ التَّوَکُّلِ قَالَ اَلْیَقِیْنُ قِیْلَ فَمَاحَدُّ الْیَقِیْنِ قَالَ اَنْ لَّا یَخَافَ مَعَ اللّٰہِ شَیْئًا۔ آپ سے پوچھا گیا توکل کیا ہے۔ فرمایا' یقین پھر پوچھا گیا یقین کیا ہے: فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہ ڈرنا۔

اَلْمُقْتَدِیْ بِصَلٰوتِہٖ لَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّقْرَاَیَکِلُہٗ اِلَی الْاِمَامِ۔ مقتدی کو قرأت کرنا (یعنی سورت پڑھنا) ضروری نہیں اس کو امام کے سپرد کر دے (امام کی قرأت اس کی قرأت ہے)۔

وَکَّلَ اللّٰہُ الرِّزْقَ بِالْحُمْقِ وَوَکَّلَ الْحِرْمَانَ بِالْعَقْلِ وَوَکَّلَ الْبَلَاءَ بِالصَّبْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے حماقت اور نادانی کے ساتھ روزی لگا دی ہے (عقل کے ساتھ محرومی اور آزمائش کے ساتھ صبر کو متعین کر دیا ہے))۔

سعدیؒ

بہ ناداں آں چناں روزی رساند
کہ دانا اندراں حیراں بماند[1]

اور عقلمندی کے ساتھ محرومی۔

گر زمیں رابہ آسماں دوزی
نہ دہندت زیادہ از روزی[2]

اور صبر کے ساتھ بلا (صابروں کا ہی امتحان ہوتا ہے' ان پر طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ حضرت ایوبؑ کا قصہ دیکھو)۔

مُتَوَکِّلُ عَلَی اللّٰہِ۔ یہ ایک خلیفہ عباسی کا نام تھا۔ اس نے اپنے وقت میں اہل حدیث کی مدد کی اور جہمیہ اور معتزلہ کی خوب سرکوبی کی۔ امام احمد کو اعزاز کے ساتھ چھوڑ دیا۔ معتزلہ اور جہمیہ اس کے ڈر سے غائب ہو گئے جن کا کئی خلافتوں سے زور ہو رہا تھا۔

وَکْمٌ۔ رنج دینا' میٹ دینا۔

کِمَۃٌ۔ غمگین ہونا۔

وَکَمَہُ الْاَمْرُ۔ اس کام نے اس کو رنج دیا۔

وَکْنٌ۔ تیز چلنا' بیٹھنا' انڈا سینا۔

تَوَکُّنٌ۔ بہ معنی تمکن ہے۔

وُکْنَۃٌ اور وَکْنٌ۔ پرندے کا گھونسلہ۔

اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی وُکُنَاتِھَا۔ پرندوں کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو (ان کو وہاں سے نہ نکالو' ان کا گھونسلہ اکھاڑ کر نہ پھینکو)۔

وَکْیٌ۔ سر بندھن سے باندھنا' ڈاٹ لگانا' بخیلی کرنا۔

وِکَاءٌ۔ سر بندھن۔

اَعْرِفْ وِکَاءَ ھَا وَ عِفَاصَھَا۔ اس کا سر بندھن (وہ دھاگا جس سے تھیلی باندھتے ہیں) اور اس کا ظرف لوگوں سے

---

[1] احمق کو دیکھ کیسے بآسانی رزق مل جاتا ہے جب کہ بڑے بڑے عقلمند حیران وسرگرداں ہیں۔ (م)

[2] اگر زمین وآسمان دونوں مل بھی جائیں تو تب بھی مقدر سے زیادہ رزق فراہم نہیں کر سکتے۔ (م)

پچھوا-

اَلْعَیْنُ وِکَاءُ السَّہِ- آنکھ سرین کی سربندھن ہے- (جب تک آدمی جاگتا رہتا ہے تو سرین کی خبر رہتی ہے کیا چیز اس میں سے نکلی- جب سو گیا تو گویا ڈاٹ کھل گئی اب حدث ہو تو بھی خبر نہ ہوگی)-

نَھٰی عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَعَلَیْکُمْ بِالْمُوْکٰی- کدو کی تونبی اور رالی لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا اور یہ کہا کہ سربندھی ہوئی مشکل میں نبیذ بھگونا لازم کرلو- (کیونکہ سربندھی مشک میں اگر نبیذ تیز ہو جائے تو وہ پھٹ جاتی ہے اس لئے اس کو دیکھتے رہنا پڑتا ہے)

اَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ- مشکوں کا منہ باندھ دیا کرو ایسا نہ ہو میں کیڑا یا زہریلا جانور گھس جائے-

وَلٰکِنِ اشْرَبْ فِیْ سِقَاءِ کَ وَاَوْکِہٖ- اپنی مشک میں پی اور اس کا منہ باندھ دے-

مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْکِیَتُھُنَّ- سات مشکیں پانی کی جن کے سربندھن نہ کھولے گئے ہوں (کیونکہ وہ پانی صاف اور ستھرا ہوگا اس کو لوگوں کے ہاتھ نہیں لگے)

اَعْطِیْ وَلَا تُوْکِیْ فَیُوْکٰی عَلَیْکِ- اللہ کی راہ میں دیئے چلی جا اور باندھ کر نہ رکھ ورنہ تیری روزی بھی باندھ دی جائے گی (شمار سے آئے گی اور جو بے شمار دی جائے گی تو اللہ تعالیٰ بھی بے شمار دے گا)-

اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ- جیسے مشک کی تھیلی کا منہ باندھ دیا گیا-

کَانَ یُوْکِیْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعًا- صفا اور مروہ میں جب دوڑتے تو اپنا منہ باندھ لیتے (یعنی باتیں نہ کرتے یا خوب زور سے دوڑتے)-

لَاتَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِیْ اِکَاءٍ- اسی مشک سے پانی پیو جس کا منہ باندھ دیا گیا ہو-

لَوْکَانَتْ لِاَلْسِنَتِکُمْ اَوْکِیَۃٌ لَحَدَّثْتُ کُلَّ امْرَیءٍ بِمَالَہٗ وَعَلَیْہِ- اگر تمہاری زبانوں میں بندھن ہوتے (تم راز فاش نہ کرتے) تو میں ہر شخص کے نفع اور نقصان اس کو بتلا دیتا-

اَوْکِ حَلْقَکَ- خاموش رہ منہ بند رکھ-

اِسْتَوْکَی السِّقَاءُ- مشک بھر گئی-

اِسْتَوْکَی الْبُطْنُ- قبض ہو گیا-

بابُ الواو مع اللام

وَلْتٌ- گھٹانا کم کرنا (جیسے اِیْلَاتٌ ہے)-

وَتُوْلِتُوْا اَعْمَالَکُمْ- اپنے عملوں کا ثواب کم کردو-

لَایَلِتْکُمْ مِنْ عَمَلِکُمْ شَیْئًا- وہ تمہارے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا-

وَلْتٌ- مارنا ضعیف وعدہ کرنا ہمیشہ رہنا بھاری کرنا-

لَوْلَا وَلْتٌ عُقِدَلَکَ لَاَمَرْتُ بِضَرْبِ عُنُقِکَ- اگر ایک ضعیف وعدہ (یا مضبوط وعدہ) نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارنے کا حکم دیتا-

وَاْتُ السَّحَابِ- ابر کی تھوڑی تری-

کَانَ یَکْرَہُ شِرَاءَ سَبْیِ زَّابَلَ وَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ وَلَتَ لَھُمْ وَلْتًا- زابل کے قیدیوں کو خریدنا ابن سیرین مکروہ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت عثمانؓ نے ان سے کچھ عہد کیا تھا-

اُسْکُتْ حَتّٰی نَاْخُذُ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّلْتًا- خاموش رہ یہاں تک کہ ہم محمدؐ سے ایک عہد لے لیں (یہ ابوسفیان نے ابان بن سعید سے کہا)

وَلَجٌ یا وُلَجَۃٌ- بہت گھسنے والا-

وُلُوْجٌ اور لِجَۃٌ- گھسنا اندر جانا داخل ہونا-

اِیْلَاجٌ- اندر گھسیڑنا-

تَوْلِیْجٌ- اپنی زندگی میں مال واسباب واولاد کو بانٹ دینا تاکہ لوگ اس سے سوال کرنے سے باز آجائیں-

تَوَلُّجٌ اور اِتِّلَاجٌ- داخل ہونا-

لَایُوْلِجُ الْکَفَّ لِیَعْلَمَ الْبَثَّ- اپنا ہاتھ اندر نہیں ڈالتا کہ عورت کا عیب معلوم کرے (یہ خاوند کی تعریف ہے- بعض نے کہا ہجو ہے کہ عورت کو ہاتھ لگا کر اس کی دکھ بیماری نہیں پوچھتا خبر نہیں لیتا)-

عُرِضَ عَلَیَّ کُلُّ شَیْءٍ تُوْلَجُوْنَہٗ - میرے سامنے ہر ایک مقام پیش کیا گیا - جس میں تم (قیامت کے بعد) جاؤ گے (بہشت اور دوزخ کے مقامات) -

اِیَّاکَ وَالْمُنَاخَ عَلٰی ظَھْرِ الطَّرِیْقِ فَاِنَّہٗ مَنْزِلٌ لِلْوَالِجَۃِ - تو عین راستہ پر مت اتر (اپنے جانوروں کو وہاں مت بٹھا) کیونکہ راستہ پر چھپنے والے جانور (درندے اور سانپ وغیرہ) گزرتے ہیں -

اِنَّ اَنَسًا کَانَ یَتَوَلَّجُ عَلَی النِّسَاءِ وَھُنَّ مُکَشَّفَاتُ الرُّئُوْسِ - انسؓ عورتوں میں چلے جاتے' ان کے سر کھلے ہوتے (کیونکہ وہ کم سن تھے دوسرے خادم خاص تھے آنحضرتؐ کے ان کو ہر وقت آنے جانے کی ضرورت پڑتی -

خَیْرَ الْمَوْلِجِ - داخل ہونے کی بھلائی یا جہاں داخل ہوں اس کی بھلائی -

اَقَرَّ بِالْبَیْعَۃِ وَادَّعَی الْوَلِیْجَۃَ - بیعت کا اقرار کیا اور دلی دوستی کا دعویٰ کیا -

وَلِیْجَۃ - گہرا جگری دوست' خاص الخاص دوست محرم راز -

وَاضِحُ الْوَلَایِجِ - اسلام کے دین کی اندر کی باتیں سب کھلی ہوئی ہیں (عقل کے موافق ہیں لغویات اور خرافات اور خلاف شرم و حیا اور خلاف عقل سلیم باتیں جیسے دوسرے دینوں میں ہیں' اسلام ان سے پاک ہے) -

اِمْرَاَۃٌ صَخَّابَۃٌ وَّ لَّاجَۃٌ - چلانے والی گلہ کرنے والی بہت گھسنے والی (ہر ہر گھر میں آنے جانے والی) -

لَابُدَّمِنْ فِتْنَۃٍ یَّسْقُطُ فِیْھَا کُلُّ بِطَانَۃٍ وَّ وَلِیْجَۃٍ - ایک فتنہ ضرور ایسا ہوگا جس میں ہر ایک راز دار خاص الخاص دوست بھی الگ ہو جائے گا -

وَلَدٌ یا وُلْدٌ یا وِلْدٌ یا وَلْدٌ - جس کو کوئی جنے مرد ہو خواہ عورت -

وِلَادٌ اور وِلَادَۃٌ اور اِلَادَۃٌ اور لِدَۃٌ اور مَوْلِدٌ - جننا -

تَوْلِیْدٌ - جنانا' پیدا کرنا -

اِیْلَادٌ - زچگی کا وقت آ جانا -

تَوَلُّدٌ - پیدا ہونا -

تَوَالُدٌ - کثرت سے پیدا ہونا' ایک دوسرے سے پیدا ہونا -

اِسْتِیْلَادٌ - اولاد چاہنا' حاملہ کرنا' لونڈی کی اولاد اس کے مالک سے ہونا -

وَلِیْدٌ - بچہ اور غلام -

وَلِیْدَۃ - بچی اور لونڈی -

وَاقِیَۃٌ کَوَاقِیَۃِ الْوَلِیْدِ - یا اللہ ایسی حفاظت چاہتا ہوں جیسے بچہ کی حفاظت کی جاتی ہے (بعض نے کہا ولید سے حضرت موسیٰ مراد ہیں ان کی طرح مجھ کو میری قوم کے شر سے بچائے رکھ) -

اَلْوَلِیْدُ فِی الْجَنَّۃِ - چھوٹا بچہ بہشت میں رہے گا -

اَلْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّۃِ - اس کے بھی وہی معنی ہیں -

لَاتَقْتُلُوْا وَلِیْدًا - بچہ کو مت مارو - (یعنی جہاد میں اور جنگ میں نابالغ بچوں کو مت مارو) -

لَاتَقْتُلُوا النِّسَاءَ وَالْوِلْدَانَ - عورتوں اور بچوں کو مت مارو (البتہ اگر عورت لڑتی ہو اور مقابلہ کرتی ہو تب اس کا مارنا درست ہے) -

تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِوَلِیْدَۃٍ - میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ میں دی -

وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ - اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے (ابلیس سب شیطانوں کا باپ ہے) -

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ - قرآن میں جو ہے "وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ" تو وہاں سے والد سے حضرت آدمؑ اور ماولد سے ان کی اولاد مراد ہے -

فَاَعْطٰی شَاۃً وَّالِدًا - ایک جننے والی بکری دی (جو بہت جنا کرتی تھی شَاۃٌ وَّالِدٌ حاملہ بکری کو بھی کہتے ہیں) -

مَاوَلَّدْتَ یَارَاعِیْ - ارے چرواہے تو نے کیا جنایا (یعنی تیری بکری کیا جنی - بعض نے مَاوَلَدَتْ پڑھا ہے یعنی بکری کیا جنی؟) -

مَاوَلَّدْتَ یَا فُلَانُ قَالَ بُھْمَۃً - تو نے کیا جنایا اس نے

کہا بھیڑ کی بچی یا بھیڑ کا بچہ-

فَانْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا- ان دونوں کے جانوروں کے بچے پیدا ہوئے اور اس نے بھی جنایا-

اَنَا وَلَّدْتُ هَامَّةَ اَهْلِ دَارِنَا- میں نے اپنے گھر والوں اکثر عورتوں کو جنایا (یعنی میں دائی جنائی تھی)-

مُوَلِّدَة- دائی جنائی-

اَنَا وَلَّدْتُكَ- (انجیل شریف میں یہ اترا تھا کہ) میں نے تجھ کو جنایا (یعنی تو میری نگرانی میں پیدا ہوا- نصاریٰ نے اس کو اَنَا وَلَدْتُكَ بہ تخفیف لام پڑھا- جس کے معنی یہ ہو گئے کہ میں نے تجھ کو جنا یعنی تو میرا بیٹا ہے اور میں تیرا والد ہوں- اور گمراہ ہو گئے)-

لَايَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مُوَامًا مَّالَمْ يَنْظُرُوْا فِي الْقَدْرِ وَالْوِلْدَانِ- لوگوں کا کام ہمیشہ درست رہے گا جب تک تقدیر اور بچوں میں نظر نہ کریں گے (یعنی تقدیر میں بحث اور گفتگو نہ کریں گے اور بچوں کو حکومت اور خلافت نہ دیں گے)-

اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰى جَارِيَةً شَرَطُوْا اَنَّهَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِيْدَةً- ایک شخص نے ایک لونڈی خرید اور یہ شرط ٹھہری کہ وہ مولدہ ہو (یعنی عرب کی پیدائش) پھر وہ عجم کی پیدائش نکلی-

فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهٗ- میرے باپ ثابت اور ان کے باپ منذر اور ان کے باپ حرام یہ چاروں (یعنی بیٹا' باپ' دادا' سکر دادا ہر ایک ان میں سے ایک سو بیس برس تک زندہ رہا- یہ ایک نادر واقعہ ہے-

مترجم: کہتا ہے یونانی اور مسلمانی حکیموں نے لکھا ہے کہ انسان کی عمر طبعی ایک سو بیس سال کی ہے مگر بعض آدمی ایسے گزرے ہیں کہ ان کی عمر ان سے بھی زیادہ ہوئی ہے' جیسے حضرت سلیمان فارسیؓ)-

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ- ہر بچہ فطرت الٰہی کے موافق پیدا ہوتا ہے (وُلِدَ کو يُلَدَ کر لیا- ایک روایت میں یولد ہے)-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ- یا اللہ! مجھ کو اور میرے ماں باپ اور جو میرے ساتھ پیدا ہوئے (بھائی بہن) سب کو بخش دے (بعض نے تَوَالَدَ سے جنانے والی مراد لی ہے)-

حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِهَا- (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے سواری کے لیے اونٹ مانگا) آپ نے فرمایا میں تجھ کو اونٹنی کا ایک بچہ دوں گا- اس نے کہا بچہ کو لے کر میں کیا کروں گا (اس پر سواری نہیں ہو سکتی) آپ نے فرمایا کا ہر اونٹ اپنی ماں کا بچہ نہیں ہوتا) یہ مزاح تھا وہ شخص یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو چھوٹا بچہ دیں گے جو سواری کے لائق نہ ہوگا)-

اَرْبَعَةٌ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ- چار اسماعیل کی اولاد میں سے-

لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْيَةٍ- ولد الزنا بہشت میں نہیں جائے گا (یہ تغلیظاً زانی کو ڈرانے کے لیے فرمایا اور نہ وَلَدُ الزِّنَا بے قصور ہے قصور اس کے باپ کا ہے- بعض نے بہشت سے وہ بہشت مراد لی ہے جہاں حلال زادے رہیں گے- یا یہ مطلب ہے کہ دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا بلکہ ایک مدت کے بعد)-

اِنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ- (عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے کہا) زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا بیٹا ہے (میرے نطفہ سے پیدا ہوا ہے- عربوں کی عادت تھی لونڈیوں سے کسب کراتے اور مالک بھی ان سے صحبت کرتے اولاد ہوتی تو جو کوئی اس کو اپنا بچہ قرار دیتا اس کا بچہ کر دیتے- اگر اختلاف ہوتا تو قیافہ شناس کو بلاتے' اس کی شناخت پر عمل کرتے)-

اَلطَّاهِرُ لِدَاتُهٗ- اس کی پیدائشیں سب پاک ہیں-

اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ- اس کو آزاد کر دے وہ اسماعیل کی اولاد ہے-

كَيْفَ اُقَسِّمُ مَالِيْ فِيْ وَلَدِيْ- میں اپنے مال کو اپنی اولاد میں کیونکر تقسیم کروں (ہر ایک کو کتنا دوں)-

هُمْ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ عَلٰى صُوْرَةِ الْوِلْدَانِ- مشرکوں کے بچے بہشتیوں کے خادم بنیں گے بچوں کی شکل میں-

اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ فَالْوَلَدُ يُشْبِهُ اَبَاهُ وَعُمُوْمَتَهٗ وَ اِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ عَلٰى مَاءِ الرَّجُلِ فَهُوَ يُشْبِهُ اُمَّهٗ وَ اَخَوَاتِهٖ - جب مرد کی منی عورت پر غالب آتی ہے تو بچہ اپنے باپ اور چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو بچہ اپنی ماں اور خالہ کے مشابہ ہوتا ہے-

مَاءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْاَةِ وَلَدَتْ ذَكَرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاِذَا عَلَامَنِيُّ الْمَرْاَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ وَلَدَتْ اُنْثٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ - مرد کا پانی (منی) سفید ہوتا ہے، عورت کا زرد، جب دونوں پانی ملتے ہیں تو اگر مرد کا پانی عورت کے پانی کے اوپر آ جاتا ہے تو بچہ بہ حکم الٰہی نر پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی کے اوپر آ جاتا ہے تو بہ حکم الٰہی مادہ پیدا ہوتی ہے-

لَمْ اَجِدْ لِوَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ عَلٰى وَلَدِ اِسْحَاقَ فَضْلًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ - میں نے تو اللہ کی کتاب میں اسماعیلؑ کی اولاد میں کوئی فضیلت اسحاق کی اولاد پر نہیں پائی (مسلمان ہو جائیں تو دونوں برابر ہیں مگر فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ سے یہ نکلتا ہے کہ اسماعیلؑ کی اولاد کی فضیلت ہے چونکہ پیغمبر آخرالزماں اور امام اور بنی ہاشم سب اسماعیلؑ کی اولاد میں ہیں- میں کہتا ہوں ادھر اسحاق کی اولاد میں بھی تمام بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں)-

لَمْ يُوْلَدْ فَيَكُوْنُ فِى الْعِزِّ مُشَارِكًا وَّلَمْ يَلِدْ فَيَكُوْنُ مَوْرُوْثًا هَالِكًا - اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں جنا ورنہ جس نے جنا ہوتا وہ اللہ کا برابر والا ہوتا عزت اور عظمت میں اور نہ اللہ نے کسی کو جنا ورنہ اس کا بیٹا اس کا وارث ہوتا اور وہ ہلاک ہو جاتا (بعض نسخوں میں اس کے برعکس ہے اور میرے نزدیک وہی صحیح ہے- واللہ اعلم)

وَلْعٌ یا وَلَعَانٌ - ہلکا ہونا، جھوٹ بولنا، حق اڑا لینا، روکنا-

وَلُوْعٌ - متعلق ہونا-

اِيْلَاعٌ - اغوا کرنا، تحریص کرنا، بہکانا، ابھارنا-

وَالِعٌ - جھوٹا-

وَلْعٌ وَّالِعٌ - بڑا جھوٹ-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ وَلُوْعًا - میں تیری پناہ چاہتا ہوں برائی پر بہکائے جانے سے-

اِنَّهٗ كَانَ مُوْلِعًا بِالسِّوَاكِ - آنحضرت ﷺ مسواک کرنے کے بڑے حریص (شوقین) تھے-

اَوْلَعْتُ قُرَيْشًا بِعَمَّارٍ - میں نے قریش کو عمار پر ابھارا-

وَلْغٌ یا وُلْغٌ یا وُلُوْغٌ یا وَلَغَانٌ - چپڑ چپڑ کر کے پینا یعنی زبان کے کنارے سے پینا جیسے کتا پیتا ہے-

وَلُوْغٌ - کھانا-

اِيْلَاغٌ - پلانا-

مُسْتَوْلِغٌ - جس کو مذمت اور عار کی پرواہ نہ ہو-

اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ - جب تمہارے برتن میں کتا چپڑ چپڑ کر کے پئے-

طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعًا - تم میں سے کسی کے برتن کی طہارت جب کتا اس میں چپڑ چپڑ کر کے پئے یہ ہے کہ اس کو سات بار دھوئے- (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ کتا نجس ہے اور امام مالکؒ اور امام بخاریؒ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ کتا اور درندوں کی طرح پاک ہے اور سات بار دھونے کا حکم محض تعبدی ہے اس خیال سے کہ شاید زہریلا کتا ہو ورنہ سؤر اس سے بھی زیادہ نجس ہے حالانکہ اس کے جھوٹے برتن کو سات بار دھونے کا حکم نہیں دیا)-

بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدِيَ قَوْمًا قَتَلَهُمْ خَالِدٌ فَاَعْطَاهُمْ مِّيْلَغَةَ الْكَلْبِ - آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو ان لوگوں کی دیت ادا کرنے کو بھیجا جن کو حضرت خالد بن ولیدؓ نے قتل کر ڈالا تھا تو آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو ہر چیز کی قیمت دلائی (جو حضرت خالدؓ نے تلف کر دی تھی) یہاں تک کہ اس برتن کی بھی جس میں کتا پانی پیتا ہے-

وَلْفٌ - پے در پے ہونا، ایک ساتھ آنا-

مُوَالَفَةٌ اور وِلَافٌ - الفت کرنا، مل جانا-

وَلُوْف - بجلی جو بار بار چمکے-

وَلِيْفٌ کے بھی وہی معنی ہیں-

وَلْقٌ - جلدی کرنا، مارنا، کونچنا، ہمیشہ رہنا-

كَذَبْتَ وَاللّٰهِ وَوَلَقْتَ - خدا کی قسم تو نے جھوٹ کہا اور تو

جھوٹا ہے۔

وَلْقٌ اور اَلْقٌ- ہمیشہ جھوٹ بولتے رہنا-

اِذْ تَلِقُوْنَهٗ- (قرآن میں ایک یہ قرأت بھی ہے) یعنی جب تم جھوٹے بولتے تھے-

وَلْمٌ- رسی-

اِیْلَامٌ- ولیمہ کرنا' جمع ہونا-

وَلْمَةٌ- جمع ہونا-

وَلِیْمَة- شادی کا کھانا' یا ہر کھانے کی دعوت-

مَا اَوْلَمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ- آنحضرتؐ نے حضرت زینب کا ولیمہ جیسا (جتنا بڑا) کیا اتنا کسی بیوی کا نہیں کیا-

اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ- ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو (یہ طاقت پر منحصر ہے اگر گوشت نہ ہو سکے تو اور کھانوں پر بھی ولیمہ ہو سکتا ہے- آنحضرتؐ نے بعض بیویوں کا دو مد پر کیا اور ایک بیوی کا ستو اور کھجو پر اور ایک بیوی کا حیس پر)-

اَلْوَلِیْمَةُ حَقٌّ- ولیمہ سنت ہے یا واجب ہے (اکثر کے نزدیک ہے اس کا وقت دخول کے بعد ہے یا عقد کے وقت)-

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ- سب کھانوں میں برا ولیمہ کا کھانا وہ کھانا ہے جس پر مال دار لوگ بلائے جائیں اور محتاج لوگ چھوڑ دیئے جائیں (یعنی ایسا ولیمہ برا ہے جس میں صرف مال دار لوگ شریک کئے جائیں اور محتاجوں کو نہ آنے دیا جائے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ولیمہ کا کھانا مطلقاً برا ہے ورنہ دوسری حدیث میں آپ ولیمہ کا حکم کیوں دیتے- ولیمہ کی مثل ہر خوشی کی دعوت ہے جیسے ختنہ کی)-

وَلْوَلَةٌ- چیخنا' پے در پے آواز کرنا' رونا-

فَسَمِعَ تَوَلْوُلَهَا تُنَادِیْ یَاحَسَنَانِ یَا حُسَیْنَانِ- آپ نے ان کا چیخنا چلانا سنا' پکار رہی تھیں یا حسنان (دونوں کو بہ طور تغلیب حسن کہہ دیا جیسے شمسان قمران) یا حسینان-

جَائَتْ اُمُّ جَمِیْلٍ فِیْ یَدِهَا فِهْرٌ وَّلَهَا وَلْوَلَةٌ- (جب سورۂ تبت اتری تو) ام جمیل (ابولہب کی بیوی) ہاتھ میں ایک پتھر لئے ہوئے آئی چیخ چلا رہی تھی (بڑے غصہ میں تھی کہ آنحضرتؐ نے میرے خاوند کی ہجو کی- میں اس پتھر سے ان کا سر کچل ڈالوں گی)-

فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ- دونوں چیختی چلاتی چلی گئیں-

اَنَا ابْنُ عَتَّابٍ وَّسَیْفِیْ وَلْوَلٌ- میں عتاب کا بیٹا ہوں میری تلوار چخوانے اور رلانے والی ہے (یعنی میں اس سے مردوں کو قتل کرتا ہوں' ان کی عورتیں چیختی چلاتی ہیں)-

اِخْشَعْ لِیْ بِالتَّضَرُّعِ وَاهْتِفْ لِیْ بِوَلْوَلَةِ الْکِتَابِ (اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا) میرے سامنے عاجزی کر اور توراۃ میں جب خوف کی آیتیں پڑھے تو پکار کر رو-

وَاِذَا وَزَغٌ تُوَلْوِلُ- یکا یک ایک گرگٹ کو دیکھا جو آواز کر رہا تھا-

وَلَهٌ- رنجیدہ ہونا' رنج سے عقل جاتی رہنا' حیران ہونا' ڈرنا' محبت اور عشق میں دیوانہ ہو جانا-

لَاتُوَلَّهُ وَالِدَةٌ عَنْ وَّلَدِهَا- کوئی ماں اپنے بچہ سے جدا نہ کی جائے (یعنی بیع میں)-

وَالِهٌ- جو عورت اپنے بچہ سے جدا ہو جائے اس کو والہ کہیں گے یعنی ماتا کی ماری-

غَیْرَ اَنْ لَّا تُوَلَّهَ ذَاتُ وَلَدٍ عَنْ وَلَدِهَا- صرف یہ ہے کہ کوئی بچہ والی عورت اپنے بچہ سے جدا نہ کی جائے-

تُکْفِئُ اِنَاءَ كَ وَتُوْلِهُ نَاقَتَكَ- تو اپنے دودھ کا برتن اوندھا دے اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ بنا دے-

وَلَّهَ قُلُوْبَهُمْ- ان کے دلوں کو دیوانہ کر دیا-

تَوْلِیْهٌ- دیوانہ کر دینا' ماں کو بچہ سے جدا کر دینا-

یُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ- وضو پر ایک شیطان معین ہے اس کو ولہان کہتے ہیں (جو وسوسے ڈالنے کے لیے دیوانہ اور حریص ہو رہا ہے یا لوگوں کو دیوانہ کر دیتا ہے' وضو کرنے والے کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے)

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ التَّوْلِیْهِ وَالتَّبْرِیْحِ- دیوانہ بنانے سے اور سختی کرنے سے (مثلاً زندہ مچھلی کو آگ پر رکھ دینے سے) آپ نے منع فرمایا-

لَوْحَنَنْتُمْ حَنِيْنَ الْوُلْهِ الْعَجَائِلِ لَكَانَ فِيْ جَنْبِ لِلّٰهِ قَلِيْلًا- اگر تم اللہ کے سامنے ایسا روؤ جیسے دیوانی عورتیں جن کا بچہ مر جاتا ہے روتی ہیں تو وہ بھی کم ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے بھی زیادہ رونا چاہیے)-

تَوَلُّهٌ- دیوانہ ہونا (جیسے اِتِّلَاهٌ ہے)-

اِسْتِيْلَاهٌ- عقل کا اضطراب-

وَلْيٌ- نزدیک ہونا' ایک کے بعد دوسرا آنا بغیر فصل کے-

وِلَايَةٌ- مالک ہونا' منتظم اور متصرف ہونا-

وِلَايَةٌ- ایک قطعہ ملک یا امارت یا بادشاہی' مدد کرنا' محبت کرنا' مسلط ہونا-

تَوْلِيَةٌ- والی بنانا کوئی عہدہ یا خدمت دینا' پیٹھ پھیر کر بھاگنا-

مُوَالَاةٌ- پے در پے ہونا (جیسے وِلَاءٌ ہے)- دوستی کرنا-

اِيْلَاءٌ- والی بنانا' قسم کھانا-

تَوَلِّيْ- ایک کام کو لینا' اس کا اہتمام کرنا-

تَوَالِيْ- پے در پے ہونا-

اِسْتِيْلَاءٌ- غالب ہونا-

وَلِيٌّ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے' یعنی مدد کرنے والا یا تمام عالم کے کاموں کا متولی-

وَالِيْ- اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ایک نام ہے یعنی سب چیزوں کا مالک اور متصرف-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ- ولا کی بیع اور ہبہ سے منع فرمایا (ولاء ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے آزاد کئے ہوئے غلام یا لونڈی پر حاصل ہوتا ہے یعنی اگر وہ مر جائے تو آزاد کرنے والا بھی اس کا ایک وارث ہوتا ہے- عرب لوگ اس حق کو بیچ ڈالتے اور ہبہ کرتے- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرما دیا-

اَلْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ- ولاء آزاد کرنے والے کے قریب تر وارث کا حق ہوگی (یعنی اعلیٰ وارث کی مثلاً بیٹے کے ہوتے ہوئے جو اعلیٰ ہے پوتے کو نہ ملے گی)-

مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ- جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسروں کو اپنا ولی بنائے (حق ولاء ان کو دلائے' حالانکہ حق ولاء سوائے آزاد کرنے والے کے دوسرے کو حاصل ہی نہیں ہو سکتا- گو آزاد کرنے والا اجازت بھی دے تو یہ شرط نہیں ہے- بعض نے کہا اگر مالک اجازت دے تو حق ولاء دوسرے کو دلا سکتا ہے)-

وَالٰى قَوْمًا- دوسروں کو اپنا مولیٰ بنائے-

مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ- کسی قوم کا مولیٰ (آزاد کیا ہوا غلام) انہی میں سے گنا جائے گا (تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے موالی کو زکوٰۃ کا لینا درست نہ ہوگا)-

مَوْلٰى- کے بہت معنی آئے ہیں- رب اور مالک اور سردار اور منعم اور آزاد کرنے والا اور مدد کرنے والا اور محب اور تابع اور ہمسایہ اور چچا کا بیٹا اور حلیف اور عقید اور داماد یا خسر اور غلام اور آزاد کیا ہوا اور جس پر احسان کیا جائے اور یہ لفظ بہت حدیثوں میں وارد ہے تو ہر ایک مقام میں مناسب معنی پر محمول کیا جائے گا-

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ- جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے (یعنی جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ علی سے بھی محبت رکھے- امام شافعیؒ نے کہا اسلام کی محبت مراد ہے جیسے ذلك بان الله مولى الذين اٰمنوا وان الكافرين لامولى لهم)-

اَصْبَحْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ- (حضرت امیر المومنین عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا) تم تو ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے مولیٰ بن گئے (حضرت عمرؓ نے علیؓ کو مبارک باد دی جب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی من كُنْتَ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے حضرت علیؓ سے کہا- تم میرے مولیٰ نہیں ہو' میرے مولیٰ تو رسول اللہ ﷺ ہیں- اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی- یعنی مجھ میں اور علی میں کوئی جدائی نہیں جو کوئی مجھ سے محبت رکھے وہ علی سے بھی محبت رکھے- مگر اسامہؓ کا قصہ اگر صحیح ہو تو محبت کے معنی یہاں نہیں بنتے بلکہ سردار اور اولیٰ بالتصرف کے بنتے ہیں اور شیعہ نے جو معنی لیے ہیں ان کی تائید ہوتی ہے)-

اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهَا فَنِكَاحُهَا

بَاطِلٌ- (ایک روایت میں بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا ہے' یعنی) جو عورت بغیر اپنے ولی کی اجازت کے (اپنا آپ) نکاح کر لے اس کا نکاح باطل ہے (اہل حدیث نے اسی حدیث کی رو سے کہا ہے کہ عورت بالغہ ہو یا نابالغہ ثیبہ ہو یا باکرہ ہر حال میں ولی کا توسط ضروری ہے اور کوئی عورت گو بالغہ اور ثیبہ ہو' اپنا نکاح آپ نہیں کر سکتی' اگر اس کا رشتہ دار ولی کوئی نہ ہو تو قاضی یا حاکم یا اور کوئی دین دار عالم ولی ہو سکتا ہے)-

مُزَیْنَۃٌ وَّجُھَیْنَۃٌ وَّ اَسْلَمُ وَ غِفَارٌ مُوَالِی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ- مزینہ قبیلہ والے اور جہینہ قبیلہ والے اور اسلم قبیلہ والے اور غفار قبیلہ والے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے چاہنے والے ہیں یا چہیتے ہیں-

اَسْئَالُكَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ- میں تجھ سے اپنی تونگری اور اپنے مولیٰ کی تونگری چاہتا ہوں-

مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدِ رَجُلٍ فَھُوَ مَوْلَاہُ- جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ (یعنی مسلمان کرنے والا) اس کا مولیٰ ہوگا (اگر اس کے کے دوسرے قریب کے وارث نہ ہوں تو وہ اس کا وارث ہوگا)-

اِنَّہٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مُّشْرِكٍ یُسْلِمُ عَلٰی یَدِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ ھُوَ اَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاہُ وَمَمَاتِہٖ- آپ سے پوچھا گیا کہ ایک مشرک شخص نے ایک مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا- آپ نے فرمایا اس کا حق اس پر سب لوگوں سے زیادہ ہے' اس کے دور حیات میں اور مرنے کے بعد بھی (اکثر علماء نے مسلمان کرنے والے کو اس کا وارث قرار نہیں دیا ہے' وہ کہتے ہیں اَوْلَی النَّاسِ سے یہ مراد ہے کہ احسان اور سلوک میں اس کا حق دوسروں پر مقدم ہوگا)-

اَلْحِقُوْا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ السِّھَامُ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ- پہلے ذوی الفروض کو ان کے حصے تقسیم کرو' اب جو حصے بچ رہیں وہ اس مرد وارث (عصبہ) کو ملیں گے جو میت سے زیادہ قریب ہو (مثلاً بیٹا' پھر باپ اور قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو کچھ نہ ملے گا مثلاً بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتے کو کچھ نہ ملے گا)-

ھُمَا وَالِیَانِ والٍ یَّرِثُ- (یہ قرآن میں ہے- فَارْزُقُوھم منه وقولوا لَھُمْ قولًا معروفًا) یہ دو والیوں سے متعلق ہے ایک وہ والی جو میت کے مال کا واث ہوتا ہے (وہ دور کے ناطہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں کو اپنے حصہ میں سے کچھ دے- دوسرے وہ والی جس کو ترکہ میں کوئی حق نہیں ہے جیسے وصی یا یتیم کا ولی' وہ ان لوگوں کو دستور کے موافق نرمی سے جواب دے دے)-

اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ- میں سب لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰؑ سے قریب ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہے (اب یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ایک اور پیغمبر خالد بن سنان ہوئے تھے وہ صحیح نہیں ہے- حضرت عیسیٰؑ سے زیادہ قرب کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے آنحضرت ﷺ کی بشارت دی اور آنحضرتؐ نے یہودیوں کا بہتان ان پر سے رفع کیا اور ان کی نبوت اور وجاہت اور عزت دنیا میں پھیلائی)-

بَابُ الْمَوَاضِعِ مِنَ الْمُوَالِیَاتِ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ عرب کے سوا دوسری عورتوں کو دودھ پلانے پر رکھ سکتے ہیں-

لِیَلِیَنِیْ مِنْكُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی- نماز میں (پہلی صف میں) میرے نزدیک وہ لوگ رہیں جو عقل وشعور والے ہیں (اور عمر والے ہیں تاکہ وہ نماز کی صفت خوب یاد کر لیں اور دوسروں کی تعلیم کریں' تو صف بندی اس طرح ہو کہ پہلے بوڑھے بوڑھے عاقل اور شعور والے ہوں- پھر جوان لوگ پھر جو بلوغ کے قریب ہوں پھر جو تمیز والے بچے ہیں' پھر عورتیں)-

یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُكْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا- حکم دینے میں انصاف کرتے ہیں (جب وہ حاکم ہوں) اور اپنے گھر والوں میں اور جن جن لوگوں پر ان کا بس چلتا ہے-

اِلَّا ذِكْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا- دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے) مگر اللہ کی یاد اور جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور عالم اور طالب علم (بعض نے وَمَا وَالَاہُ کا ترجمہ کیا ہے کہ جو اللہ کے ذکر سے تعلق رکھتا ہے مثلاً

فرائض کا بجالانا' محرمات سے باز رہنا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سامان ہیں مثلاً مسجد میں دین کی کتابیں دین کے مدرسے)۔

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ- سب سے زیادہ میری شفاعت کا مستحق-

صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ- رمضان کے روزے رکھ اور (چھ روزے) اس کے بعد والے مہینے (شوال) میں (بعض نے کہا "وَالَّذِیْ یَلِیْہِ" سے شعبان کا مہینہ مراد ہے)۔

وَقَدْ وَلّٰی حَرَّہٗ- پکانے والے نے پکانے کی گرمی برداشت کی (تو اس کو کھانے میں سے تھوڑا دینا ضروری ہے' یہ حکم استحبابا ہے)۔

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ وُّلَاۃً مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ وَلِیِّیْ خَلِیْلُ رَبِّیْ- ہر پیغمبر کے پیغمبروں میں سے ایک ایک رفیق اور ولی ہیں اور میرے ولی میرے پروردگار کے خلیل (حضرت ابراہیمؑ) ہیں-

حَتّٰی اَتَی الْحِجَابَ الَّذِیْ یَلِی الرَّحْمٰنَ- یہاں تک کہ آنحضرتؐ اس حجاب تک پہنچ گئے جو پروردگار کے قریب ہے-

قَامَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ وَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَوْلٰی لَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ-عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ! میرا باپ کون تھا (لوگ شبہہ کرتے تھے کہ ان کا باپ حذافہ ہے یا کوئی اور) آنحضرت ﷺ نے فرمایا- تیرا باپ حذافہ تھا- پھر آپ خاموش ہو رہے- اس کے بعد فرمایا وہ چیز نزدیک آ پہنچی جس کو تم برا جانتے ہو- (اَوْلٰی کلمۂ تاسف ہے جیسے اَوْلٰی لَکَ ثُمَّ اَوْلٰی تجھ پر افسوس پھر افسوس)۔

اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ- دنیا اور آخرت دونوں جگہ میرا مالک میرا کام چلانے والا تو ہے-

کَانَ اِذَا مَاتَ بَعْضُ وَلَدِہٖ قَالَ اَوْلٰی لِیْ کِدْتُ اَنْ اَکُوْنَ السَّوَادَ الْمُخْتَرَمَ- محمد بن حنفیہ کا جب کوئی بچہ مر جاتا تو وہ کہتے' افسوس وہ زمانہ قریب ہے جب میں بھی ان لوگوں میں ہوں گا جو گزر گئے-

لَایُعْطٰی مِنَ الْمَغَانِمِ شَیْءٌ حَتّٰی تُقْسَمَ اِلَّا لِرَاعٍ اَوْ دَلِیْلٍ غَیْرِ مُوْلِیْہِ قُلْتُ مَا مُوْلِیْہِ قَالَ مُحَابِیْہِ-لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کچھ نہ دیا جائے گا مگر چرواہے کو اس کی اجرت دے سکتے ہیں یا جو راستہ بتاتا ہے مگر اس کے حق کے موافق نہ کہ حق سے زیادہ (یعنی معمولی اجرت سے زیادہ دینا درست نہیں)-

کَلَّا وَاللّٰہِ لَنُوَلِّیَنَّکَ مَا تَوَلَّیْتَ- ہرگز نہیں خدا کی قسم تم نے جو حدیث بیان کی اس کی ذمہ داری ہم تم ہی پر رکھیں گے (تم جانو تمہارا کام جانے- یہ حضرت عمرؓ نے عمارؓ سے کہا جب انھوں نے جب کے تیمم کی حدیث بیان کی)-

اِنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَعْنَانُ الشَّیٰطِیْنِ لَاتُقْبِلُ اِلَّا مُوَلِّیَۃً وَّلَا تُدْبِرُ اِلَّا مُوَلِّیَۃً وَلَا یَاْتِیْ نَفْعُھَا اِلَّا مِنْ جَانِبِھَا الْاَشْاَمِ- اونٹوں کو آپ سے پوچھا- آپ نے فرمایا- شیطان کے اطراف ہیں سامنے سے آتے ہیں تو پیٹھ پھرائے ہوئے یا پیٹ پھرائیں گے اور جب پیٹھ موڑتے ہیں تب تو چل ہی دیتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں پھر ہاتھ نہیں آتے) اور ان سے فائدہ اسی جانب سے ہوتا ہے جو منحوس ہے (یعنی بائیں طرف سے ان پر سوار ہوتے ہیں اور بائیں طرف رہ کر دودھ دھوتے ہیں)-

کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً- وہ قوم کس طرح کامیاب ہوگی جس نے اپنے (ملکی) کام ایک عورت کے اختیار میں دیئے ہوں (عورت کو بادشاہ بنایا ہو)-

اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی وَذَھَبَ اَصْحَابُہٗ- جب مردے کو قبر میں رکھ دیتے ہیں اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر چل دیتے ہیں-

لَانُوَلِّیْ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَہٗ- جو شخص کام اور عہدے (خدمت) کی درخواست دیتا ہے اس کو ہم امور نہیں کرتے (کیونکہ درخواست دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دنیا کی طمع ہے اور چکھنے اور پیسہ کمانے کی نیت ہے دوسرے اللہ کی مدد اس کے ساتھ نہ ہوگی)-

فَذُوْلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ - تم کو بھی دونوں کام ملے ہیں' ان میں تمہارا اختیار ہے یعنی ماپ اور تول)-

صِلَةُ الرَّحِمِ اَهْلَ وُدِّاَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ - باپ کے مر جانے کے بعد ان کے دوستوں سے اچھا سلوک کرنا صلۂ رحم ہے-

كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ - تم جیسے ہو گئے ویسے ہی تم پر حاکم مقرر ہوں گے (اگر تم ایمان دار اور عادل اور منصف ہو تو تمہارے بادشاہ اور حکام بھی ایمان دار اور عادل مقرر ہوں گے- اگر تم چور' رشوت خوار' ظالم' بے ایمان ہو تو تم پر ایسے ہی لوگ حاکم بنائے جائیں گے- زشتی اعمال ماصورت نادر گرفت)-

نَهٰى اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ عَلَى الْوَلَايَا - آنحضرتؐ نے منع کیا ان نمدوں پر بیٹھنے سے جو جانور کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں (کیونکہ اگر وہ زمین پر بچھائے جائیں گے تو ان میں کانٹے کنکر پتھر وغیرہ چپک جائیں گے- پھر جب ان کو جانور کی پیٹھ پر رکھا جائے گا تو اس کو سخت تکلیف ہو گی)-

اِنَّهٗ بَاتَ بِقَفْرٍ فَلَمَّا قَامَ لِيَرْحَلَ وَجَدَ رَجُلًا طُوْلُهٗ شِبْرَانِ عَظِيْمُ اللِّحْيَةِ عَلَى الْوَلِيَّةِ فَنَفَضَهَا فَوَقَعَ - حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ایک ویران زمین میں رات کو رہے جب صبح کو اٹھے کوچ کرنے کو تو کمبل پر جس کو بچھایا تھا ایک آدمی دیکھا جس کا قد دو بالشت کا تھا بڑی داڑھی والا- عبداللہ بن زبیرؓ نے کمبل کو جھاڑا تو وہ نیچے گر پڑا (شیطان ہو گا)-

تَسْقِيْهِ الْاَوْلِيَةُ - وہ پانی جو موسم بہار کے پہلے پانی کے بعد آتے ہیں اس کو سیراب کریں گے-

هُمْ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلٰى اِلَّا اللّٰهُ - وہ میرے موالی ہیں (یعنی میرے مددگار اور مخلص خیر خواہ) ان کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں ہے (وہ غلام نہیں ہو سکتے کیونکہ اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے ان کو جنگ میں قید نہیں کیا گیا)-

عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ - جس بندے نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کیا (یعنی جن کا غلام تھا)-

يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَّرِثُ الْمَالَ - جو عصبہ مال کے وارث ہوتے ہیں وہ ولاء کے بھی وارث ہوں گے-

اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا - تو اس کا نگہبان اور مالک ہے-

يَسْمَعُهٗ مَنْ يَّلِيْ - نزدیک والے قبر کا عذاب سنتے ہیں-

وَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ - آج تو میرے قابو میں آیا ہے تو دیکھے گا میں کیا کرتی ہوں (یہ زمین میت سے کہے گی)-

اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کیا تم آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرتؐ نے پیٹھ نہیں موڑی (آپ دشمن کے مقابلہ جمے رہے البتہ بعض صحابہ بھاگ نکلے تھے)-

وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ - اور جن لوگوں کی تو نگہبانی اور پرداخت کرتا ہے ان میں ہماری بھی نگہبانی اور پرداخت کر (امام الحرمین نے کہا- اگر بادشاہ ظلم شروع کرے اور لوگوں سے بہ جبر روپیہ وصول کرے (اور بیت المال میں خیانت کرے) اور سمجھانے اور جھڑکنے سے باز نہ آئے تو ملک کے عمائد اور اشراف مل کر اس کو سلطنت سے اتار سکتے ہیں خواہ ہتھیار اٹھانے پڑیں- مجمع البحار میں ہے کہ یہ قول غریب ہے اور اس صورت پر محمول ہے جب کسی بڑے فتنے کے اٹھنے کا ڈر نہ ہو)-

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نَزَلَتْ فِيْ حَقِّ عَلِيٍّ حِيْنَ سَاَلَهٗ سَائِلٌ وَّهُوَ رَاكِعٌ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ الْيُمْنٰى فَاَخَذَ السَّائِلُ الْخَاتَمَ مِنْ خِنْصَرِهٖ - یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ حضرت علیؓ کے حق میں اتری جب ایک سائل نے آپ سے سوال کیا اور آپ رکوع میں تھے تو آپ نے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا اس کی طرف کر دی' اس نے انگوٹھی اتار لی (شیعہ اس حدیث کو خلافت کی قطعی دلیل سمجھتے ہیں حالانکہ اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں ہے اور دوسرے ولی کے بہت سے معنی آئے ہیں- تیسرے خلافت بلافصل کیونکر اس سے ثابت ہو گی اور مطلق خلافت میں تو نزاع ہی نہیں- چوتھے اَلَّذِيْنَ صیغہ جمع ہے تو وہ ایک شخص واحد سے کیونکر خاص ہو گا بلکہ قیامت تک تمام متشرع خلفاء اس میں داخل ہو سکتے ہیں جو زکوٰۃ دیا کرتے

ہیں اور نماز پڑھا کرتے ہیں- پھر ان سب احتمالات کے ساتھ یہ استدلال کیونکر تمام ہوگا)-

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِہٖ- پیغمبر ہر مومن پر خود اس کے نفس سے زیادہ تصرف کا حق رکھتا ہے یا اپنے نفس سے زیادہ اس کو محبوب ہے-

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلَاہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ- ''یعنی قرآن کی اس آیت میں صالح المومنین سے مراد حضرت علیؓ ہیں (یہاں بھی وہی گفتگو ہے جو گزشتہ آیت میں بیان ہوئی)-

اَلزَّکٰوۃُ لِاَھْلِ الْوَلَایَۃِ- زکوٰۃ ان کو دینا چاہئے جو بارہ اماموں سے محبت رکھتے ہیں (ان کو امام جانتے ہیں' یہ شیعی روایت ہے)-

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ مِّنْھَا الْوَلَایَۃُ- اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے' ان میں سے ایک ولایت ہے (یعنی ائمۂ اثنا عشریہ کو امام برحق جاننا' تو امامت کا اعتقاد شیعہ کے نزدیک اصول اسلامی میں داخل ہے)-

بابُ الواو مع المیم

وَمَدٌ- وہ تری جو سمندر سے سخت گرمی میں اٹھ کر لوگوں پر آتی ہے- یعنی آبی بخارات یا گھمس جب ہوا بند ہوتی ہے اور گرمی سخت ہوتی ہے-

وَمِدَ عَلَیْہِ- اس پر غصہ ہوا-

اِنَّہٗ لَقِیَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ یَوْمٍ وَمِدَۃٍ وَّعِکَاکٍ- وہ مشرکوں سے اس دن مقابلہ ہوئے جب سخت گرمی کی وجہ سے سمندر کی تری آ رہی تھی' ہوا بند تھی اور گھمس ہو رہا تھا-

وَمْسٌ- ایک چیز کو دوسری چیز پر رگڑنا تاکہ اس کا پوست نکل آئے-

اِیْمَاسٌ- عورت کا رگڑنے پر راضی ہونا (یعنی جماع کرنے پر)-

لَایَمُوْتُ حَتّٰی یَنْظُرَ فِیْ وُجُوْہِ الْمُوْمِسَاتِ- وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک رنڈیوں کنچنیوں کا منہ نہ دیکھے گا-

مُوْمِسَۃ- چھنال بدکار عورت' رنڈی-

غُفِرَ لِمُوْمِسَۃٍ مَرَّتْ بِرَکِیَّۃٍ- ایک بدکار عورت کی بخشش ہوگئی جو ایک کنویں پر سے گزری (اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا- یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)-

صَدِیْدٌ یَخْرُجُ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ- طِیۡنَۃ الخبال ایک پیپ ہے جو بدکار عورتوں کی شرم گاہ سے دوزخ میں بہے گی-

وَمْضٌ یا وَمِیْضٌ یا وَمَضَانٌ- ہلکی چمک بجلی کی جو سب طرف پھیلی نہ ہو (ورنہ اس کو خَفْوٌ کہیں گے' اور اگر آسمان کے بیچ میں چمکے اور ابر کو چیر دے لیکن کناروں میں نہ پھیلے تو اس کو عقیقہ کہیں گے)-

اِیْمَاضٌ- چمکنا' مخفی اشارہ کرنا-

ھَلَّا اَوْمَضْتَ اِلَیَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ- آپ نے یارسول اللہؐ چپکے سے مجھ کو اشارہ کیوں نہ کر دیا-

اِنَّہٗ سَاَلَ عَنِ الْبُرْقِ اَخَفْوًا اَمْ وَمِیْضًا- آپ نے پوچھا بجلی کیسی ہے خفو ہے یا ومیض ہے (دونوں کے معنی بیان ہو چکے)-

وَمْقٌ یا مِقَۃٌ- محبت کرنا-

تَوَمُّقٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

اِنَّہٗ اطَّلَعَ مِنْ وَّافِدِ قَوْمٍ عَلٰی کَذِبِہٖ فَقَالَ لَوْلَا سَخَاءٌ فِیْکَ وَمِقَکَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَشَرَّدْتُ بِکَ- ایک قوم کی طرف سے ایک شخص پیغام لے کر آیا تھا- آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ اس نے ایک جھوٹ بات کہہ دی- تو فرمایا اگر تجھ میں سخاوت نہ ہوتی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھتا ہے تو میں تجھ کو نکلوا دیتا (تیرا عیب دوسروں کو سنا دیتا جدا کر ڈالتا)-

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ عَنِ اللّٰہِ اَنَّکَ سَخِیٌّ لَشَرَّدْتُ بِکَ وَجَعَلْتُکَ حَدِیْثًا عَلٰی مَنْ خَلْفَکَ- اگر جبرئیلؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے تو میں تیرا عیب مشہور کر دیتا اور تجھ کو تیری قوم والوں پر زبان زد کر دیتا (تجھے ایک کہانی بنا دیتا' جو تیرے لوگ تیرے پیچھے ہیں وہ سب تجھ پر حرف رکھتے اور تجھ کو جھوٹا کہا کرتے)-

بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللّٰهِ- باب اللہ تعالیٰ کی محبت کے بیان ہیں-

وَمْاً یا وَمْیٌ- اشارہ کرنا-

تَوْمِئَةٌ اور اِیْمَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

مَوْمَاءٌ- پٹپر ویران غیر آباد جنگل (مَوَامِیُ اس کی جمع ہے)-

وَامِئَة- آفت اور مصیبت-

وَاَوْمٰی اِلَیْهِ الشَّطْرَ- آدھا قرض معاف کر دینے کے لیے اشارہ کیا (یعنی ہاتھ سے اشارہ کر کے سفارش کی)-

یُؤْمِیُ بِرَاْسِهٖ- سر سے اشارہ کرتے (یعنی رکوع اور سجدے کے لیے)-

فَاَوْمَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ وَرَائِهٖ بِرَاْسِهٖ- ایک عورت نے پیچھے سے سر سے اشارہ کیا-

عَلَامَ تُوْمِئُوْنَ- تم کس بات کا اشارہ کرتے ہو-

بابُ الْواو مع النون

تَوْنِیْبٌ- جھڑکنا' تنبیہ کرنا-

مَازَالُوْ یُؤَنِّبُوْنَنِیْ- مجھ کو برابر ملامت اور زجر کرتے رہے-

وَنْیٌ یا وُنِیٌّ یا وِنَاءٌ یا وِنْیَةٌ یا نِیَةٌ یا وَنًی- سست ہونا' ناتواں ہونا' تھک جانا-

تَوْنِیَةٌ- کام میں کوشش نہ کرنا-

سَبَقَ اِذْ وَنَیْتُمْ- جب تم نے سستی کی تو وہ آگے بڑھ گئے انھوں نے چستی دکھلائی (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)-

اَلنَّسِیْمُ الْوَانِیُ- سست اور دھیمی ہوا-

لَاتَنْقَطِعُ اَسْبَابُ الشَّفَقَةِ عَنْهُمْ فَیَنُوْا فِیْ جِدِّهِمْ- ان پر شفقت اور مہربانی کے سلوک موقوف نہ کئے جائیں' نہیں تو وہ کوشش میں سستی کریں گے (ان کا دل اتر جائے گا)-

تَوَانِیْ فِیْ اَمْرِهٖ- اپنے کام میں سستی کی-

اَنَاةٌ- تامل اور دیر' سنجیدگی-

ذُوْ اَنَاةٍ- دیر کرنے والا حلیم' بردبار-

فَتَاَنَّهٗ- دیر کر- (اخیر میں ہائے سکتہ ہے)

بابُ الواو مع الهاء

وَهْبٌ یا وَهَبٌ یا هِبَةٌ- بغیر عوض کے کوئی چیز دینا جس کو بخشش کہتے ہیں-

وَهَبَنِی اللّٰهُ فِدَاءَ كَ- اللہ مجھ کو تجھ پر فدا کرے-

مُوَاهَبَةٌ- ہبہ میں غالب ہونا-

اِیْهَابٌ- تیار کرنا-

تَوَاهُبٌ- ایک دوسرے کو ہبہ کرنا-

اِتِّهَابٌ- ہبہ قبول کرنا-

اِسْتِیْهَابٌ- ہبہ کی درخواست کرنا-

وَهَّابٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام وہاب بھی ہے- یعنی بلاعوض دینے والا اور بلاغرض-

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ- میں نے قصد کیا کہ کسی کا حصہ نہ لوں مگر قرشی یا انصاری یا ثقفی کا (کیونکہ یہ لوگ شہر والے ہیں اخلاق اور مروت رکھتے ہیں برخلاف گنواروں کے وہ جو حصہ لاتے ہیں تو اس سے زیادہ مانگنے کو اور احسان رکھنے کو)-

وَلَا التَّوَاهُبُ فِیْمَا بَیْنَهُمْ ضَعَةٌ- وہ زبردستی اور ناراضی سے ہبہ نہیں کرتے-

اِنَّ سَوْدَةَ وَهَبَتْ یَوْمَهَا لِعَائِشَةَ- حضرت سودہؓ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو بخش دی تھی-

هِبَتُهٗ لِمَنْ دُوْنَهٗ اِكْرَامٌ وَهِبَتُهٗ لِلْاَعْلٰی یَقْتَضِی الثَّوَابَ- اپنے سے کم درجہ والے کہ ہبہ کرنا کرم ہے اور اعلیٰ درجہ والے کہ ہبہ کرنا عوض کے لیے ہوتا ہے-

اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ- ہبہ کے پھر لوٹانے والا ایسا ہے جیسا قے کر کے چاٹنے والا (یعنی کتے کی طرح)-

وَهَّابِیَّه- ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو محمد بن عبدالوہاب کے پیرو ہیں ان کی کتاب التوحید کے موافق اعتقاد رکھتے ہیں-

هِبَةُ اللّٰهِ- لقب ہے حضرت شیث کا-

لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوْبِیْ - جب تم نے اللہ تعالےٰ سے میرے گناہوں کی معافی چاہی -

وَهْجٌ - سلگنا -

اِيْهَاجٌ - سلگانا -

تَوَهُّجٌ - سلگنا -

يُطْفِئُ عَنْكَ وَهْجَ الْمَعِدَةِ - معدے کی حرارت کو بجھا دیتا ہے -

وَهْزٌ - روندنا دھکیلنا' مارنا' برانگیختہ کرنا' ابھارنا -

تَوَهُّزٌ - کودنا -

اِذَا النَّاسُ يَهْزُوْنَ الْاَبَاعِرَ - لوگ اونٹوں کو دھکیل رہے تھے (جلدی چلا رہے تھے) -

اِنَّ سَلَمَةَ بْنَ قَيْسِ الْاَشْجَعِيِّ بَعَثَ اِلٰى عُمَرَ مِنْ فَتْحِ فَارِسٍ بِسَفَطَيْنِ مَمْلُوْئَيْنِ جَوْهَرًا قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِالسَّفَطَيْنِ نَهْزُهُمَا حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ - سلمہ بن قیس اشجعی نے حضرت عمرؓ کے پاس ایران کی فتوحات میں سے دو گٹھے جواہرات سے بھرے ہوئے بھیجے' ہم ان گٹھوں کو لے کر چلے ان کو دھکیلتے جاتے تھے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے (ایک روایت میں نَهْزُبِهِمَا ہے یعنی اس اونٹ کو جس پر وہ گٹھے لدے تھے دھکیل رہے تھے' جلدی چلا رہے تھے) -

حُمَادَيَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ وَقِصَرُ الْوِهَازَةِ - عمدہ قابل تعریف عورتیں وہ ہیں جن کی نگاہ نیچی ہو اور چھوٹے قدم رکھیں -

وَهْصٌ - توڑنا' خوب روندنا' زور سے پھینکنا -

اِنَّ اٰدَمَ حَيْثُ اُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ وَهَصَهُ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ - آدم جب بہشت سے اتارے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زور سے پھینک دیا -

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَكَبَّرَ وَعَدَا طَوْرَهُ وَهَصَهُ اللّٰهُ اِلَى الْاَرْضِ - بندہ جب غرور کرتا ہے اور اپنے جامے سے باہر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر پھینک دیتا ہے (یا پاؤں سے روند ڈالتا ہے - یعنی ذلیل اور خوار کر دیتا ہے) -

وَهْطٌ - توڑنا' روندنا -

تَوْهِيْطٌ - ضعیف کرنا' پچھاڑنا ایسا کہ پھر نہ اٹھ سکے' مار ڈالنا -

تَوَهُّطٌ - پچھڑ جانا -

اَوْهَاط - خصومات اور جھگڑے -

عَلٰى اَنَّ لَهُمْ وِهَاطَهَا وَ عِزَازَهَا - نرم اور ہموار زمین وہ رکھیں' اسی طرح سخت زمین -

وَهْطٌ - ایک باغ تھا عمرو بن عاصؓ کا طائف میں وج سے تین میل پر جس کے منڈوے میں دس لاکھ لکڑیاں تھیں ہر لکڑی کی قیمت ایک درہم تھی -

وَهْفٌ - پتے نکلنا' جھومنا' نزدیک ہونا' سامنے آنا' ظاہر ہونا -

وِهَافَةٌ - گرجا کی خدمت -

لَا يُمْنَعُ وَاهِفٌ عَنْ وَهْفِيَّتِهٖ - (ایک روایت میں عن وهافته ہے) کوئی گرجا کا خادم اور مہتمم گرجا کی خدمت سے نہ روکا جائے -

قَلَّدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهْفَ الدِّيْنِ - آنحضرتؐ نے دین کی حفاظت ان کے گلے میں ڈال دی (یعنی مرض موت میں ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا - ایک روایت میں ہے قَلَّدَهٗ وَهْفَ الْاَمَانَةِ امانت کا بوجھ ان کے گلے ڈال دیا) -

كُلَّمَا وَهَفَ لَهُمْ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اَخَذُوْهُ - جب ان کے سامنے دنیا کی کوئی چیز آئی بس اس کو لے لیا -

وَهَفَ الشَّيْءُ - اڑ گئی -

وَهْقٌ - روکنا' گلے میں رسی ڈالنا' لٹکانا -

تَوَهُّقٌ - سخت گرم ہونا -

تَوَاهُقٌ - کاموں میں برابر ہونا -

وَاَعْلَقَتِ الْمَرْءَ اَوْهَاقُ الْمَنِيَّةِ - موت کی رسیوں نے آدمی کو لٹکا لیا : -

فَانْطَلَقَ الْجَمَلُ يُوَاهِقُ نَاقَتَهٗ مُوَاهَقَةً - اونٹ چلا اور اس کی اونٹنی سے مقابلہ کر رہا تھا (اس کے ساتھ چل رہا تھا) -

مُوَاهَقَةُ الْاِبِلِ - اونٹوں کا چلنے میں گردن دراز کرنا -

وَهَلٌ -ضعیف ہونا' گھبرا جانا' غلطی کرنا' بھول جانا-

وَهْلٌ -ایک طرف وہم جانا اور قصد دوسرا ہو-

تَوْهِيلٌ -گھبرا دینا-

تَوَهُّلٌ -غلطی کے لیے پیش کرنا-

اِسْتِيهَالٌ -ضعیف ہونا گھبرانا' ڈرنا-

وَاهِلَة -شروع' ابتدا-

وَهْلَةٌ اور وَهَلَةٌ -ایک بار-

رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْهَجَرُ- میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ہجرت کر رہا ہوں' تو میرا خیال اس طرف گیا کہ شاید یمامہ کو جاؤں گا (جو نجد کی طرف ہے) یا ہجر کو (جو شام کے ملک میں ہے)-

وَهِلَ اَنَسٌ -انس سے غلطی کی-

وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ -عبداللہ بن عمرؓ نے غلطی کی یا بھول گئے-

وَهِلَ ابْنُ عُمَرَو اللّٰهِ مَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ- ابن عمرؓ نے غلطی کی خدا کی قسم آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ گھر والوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے (بلکہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کے گھر والے تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے)-

فَوَهِلَ النَّاسُ -لوگوں نے غلطی کی (وہ یہ سمجھے کہ سو برس میں کوئی باقی نہ رہے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی حالانکہ آنحضرتؐ کا مطلب یہ تھا کہ اس رات کو جو لوگ موجود ہیں' ان میں سے کوئی سو برس کے بعد نہیں رہے گا اور یہ درست نکلا- سب سے آخر میں عامر بن طفیل صحابی ۱۱۰ھ میں مرے- تو اس شب سے سو برس میں وہ بھی گزر گئے)-

فَقُمْنَا وَهِلِيْنَ -ہم گھبرائے ہوئے اٹھے-

كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَتَاكَ مَلَكَانِ فَتَوَهَّلَاكَ فِيْ قَبْرِكَ- تیرا اس وقت کیا ہوگا جب وہ فرشتے قبر میں تیرے پاس آئیں گے اور تجھ سے غلطی کرانا چاہیں گے (کہ تم سہم کر برابر جواب نہ دے اور وہ عذاب شروع کریں)-

فَلَقِيْتُهٗ اَوَّلَ وَهْلَةٍ- میں شروع بار میں ان سے ملا (یعنی پہلی گھبراہٹ انہیں کی ملاقات سے ہوئی)-

اَقِلُّوا الْكَلَامَ فَاِنَّهٗ اَطْرَدُ لِلْفَشَلِ وَاَذْهَبُ لِلْوَهَلِ- باتیں کم کیا کرو اس سے نامردی دور ہوتی ہے اور گھبراہٹ جاتی رہتی ہے-

وَهْمٌ- خیال ایک طرف جانا اور قصد دوسرا ہونا' دل میں آنا غلطی کرنا' گرا دینا-

وَهَمٌ -غلطی کرنا-

تَوْهِيمٌ -وہم میں ڈالنا-

اِيْهَامٌ- وہم میں ڈالنا (اور بہ معنی وَهْمٌ ہے) اور گرا دینا-

اِتِّهَامٌ -کے بھی وہی معنی ہیں اور چھوڑ دینا-

تَوَهُّمٌ -گمان کرنا' شک کرنا کہ سچا ہے یا جھوٹا-

اِنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ فَاَوْهَمَ فِيْ صَلٰوتِهٖ- آنحضرتؐ نے نماز پڑھائی اور کوئی حصہ اس کا چھوڑ دیا' ساقط کر دیا-

اِنَّهٗ وَهِمَ فِيْ تَزْوِيْجِ مَيْمُوْنَةَ- ابن عباس کا ام المومنین میمونہؓ کے نکاح کے مقدمہ میں وہم اور طرف گیا (کہ آنحضرتؐ اس وقت احرام باندھے تھے)-

اِنَّهٗ سَجَدَ لِلْوَهَمِ وَهُوَ جَالِسٌ- آنحضرتؐ نے نماز میں غلطی کی وجہ سے سجدۂ سہو کیا بیٹھ کر-

قِيْلَ لَهٗ كَاَنَّكَ وَهِمْتَ قَالَ وَكَيْفَ لَا اِيْهَمُ- آپ سے کہا گیا کہ آپ بھول گئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا- میں کیونکر نہ بھولوں گا (آخر میں بھی آدمی ہوں اور آدمی کے لیے بھول چوک لازم ہے اِيْهَمُ ایک لغت ہے بعض عربوں کی جو علامت مضارع کو زیر دیا کرتے ہیں اِعْلَمُ اور نِعْلَمُ اور تِعْلَمُ کہا کرتے ہیں- اصل میں اَوْهَمُ تھا- جب ہمزہ کو کسرہ دیا تو واو یا سے بدل گئی)-

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ اَوْهَمَ- (صحیح وَهِمَ ہے) ابن عمر کو وہم ہو گیا-

لَا اَدْرِيْ وَهِمَ عَلْقَمَةُ- میں نہیں جانتا علقمہ کو اس حدیث میں وہم ہوا-

اَهِمُ فِيْ صَلٰوتِيْ - مجھ کو نماز میں سہو ہوتا ہے (مگر میں وسوسہ کو دفع کرنے کے لیے شیطان سے کہتا ہوں تو سچا ہے میری نماز پوری نہیں ہوئی - لیکن میں ان کو پورا نہیں کرنے کا - تیری بات تو ہرگز نہیں سنے گا - یہ عمدہ طریق ہے وسوسہ دفع کرنے کا)-

قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ اَوْهَمَ - آنحضرتؐ رکوع کے بعد اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سمجھتے آپ نے رکوع چھوڑ دیا اور دوبارہ قیام اختیار کیا یا آپ غلطی میں ڈالے گئے-

حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ - ایک شخص کو تہمت کی وجہ سے قید میں رکھا (مزید ثبوت کے انتظار میں، یعنی پورا ثبوت اس کے قصور کا نہیں ملا تھا اس کو احتیاطاً قید رکھا - جب ثبوت پورا نہ ہوسکا تو چھوڑ دیا، غرض سزا بغیر کامل ثبوت کے نہیں دی جاسکتی)-

هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا - وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر تہمت لگانے والے ہیں-

لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ - میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا تھا-

وَهِمَ عُمَرُ - عمرؓ کو وہم ہوا (جو انھوں نے یہ روایت کی کہ عصر کے بعد نماز پڑھنا مطلقاً منع ہے بلکہ ممانعت اس سے ہے کہ خواہ مخواہ قصد کرکے عصر کے بعد کوئی نفل پڑھے - یہ حضرت عائشہؓ نے کہا چونکہ انھوں نے آنحضرتؐ سے روایت کی کہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں)-

اِتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ - اپنے نفسوں کو خطا وار سمجھو (اور صلح کو برا نہ جانو گو تم جنگ کو پسند کرتے ہو - جیسے حدیبیہ میں صحابہ جنگ کو بہتر سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے صلح میں وہ فائدے رکھے تھے جو بعد کو ظاہر ہوئے)-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ عَلِيًّا بِضَرْبِ عُنُقِهٖ - ایک شخص کی نسبت لوگ کہتے تھے کہ وہ آنحضرتؐ کی ام ولد لونڈی (ماریہ قبطیہ) سے آشنائی رکھتا ہے - آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اس کی گردن مارنے کا حکم دیا (جب حضرت علیؓ اس کو مارنے لگے دیکھا تو اس کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہے اس لیے اس کو چھوڑ دیا - آنحضرتؐ نے جو قتل کا حکم دیا یہ صرف لوگوں کی تہمت کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ کسی اور سبب سے ہوگا - مثلاً منافق ہوگا یا واجب القتل اور حضرت علیؓ نے جو اس کو چھوڑ دیا وہ اس وجہ سے کہ انھوں نے یہ خیال کیا کہ آنحضرتؐ نے صرف لوگوں کی تہمت کی وجہ سے اس کے قتل کا حکم دیا ہے)-

اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مُسْلِمٍ لَّا يُتَّهَمُ فَكُلْ - جب تو ایسے مسلمان کے پاس جائے جس پر تہمت نہ ہو (کہ اس کا مال حرام ہے) تو اس کے ساتھ کھا-

وَيَحَارُدُوْنَ اَدَانِيْهَا الْوَهْمُ - اس کے نزدیک والوں تک وہم نہیں پہنچ سکتا-

صَلٰوةُ الْاَخْرَسِ يُحَرِّكُ لِسَانَهٗ يَتَوَهَّمُ تَوَهُّمًا - جو شخص گونگا ہو وہ نماز میں اپنی زبان ہلاتا رہے جیسے پڑھ رہا ہے اس کا وہم کافی ہے-

اِذَا رَاَيْتُمْ مُحِبًّا لِلدُّنْيَا فَاتَّهِمُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ - جب تم کسی کو دنیا سے محبت رکھنے والا پاؤ تو اس پر اپنے دین کی تہمت کرو (یعنی اس کا دین بگڑا ہوا ہے اس کے ساتھ یہ گمان کرو)-

فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ عَشْرَ رَكْعَاتٍ وَفِيْهِنَّ الْقِرَاءَةُ وَلَيْسَ فِيْهِنَّ وَهْمٌ - اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازوں میں دس رکعتوں میں قرأت فرض کی ہے اور اس میں سہو نہیں ہوتا-

اَلْاِمَامُ يَحْمِلُ اَوْهَامَ مَنْ خَلْفَهٗ - مقتدیوں کے سہو امام اٹھالے گا (مقتدیوں پر سجدۂ سہو نہ آئے گا)-

وَهِمْتُ فِي الْحِسَابِ - میں نے حساب میں غلطی کی-

وَهْنٌ - رات کے آخیر آدھے حصہ میں داخل ہونا، ضعیف کرنا، ضعیف ہونا-

تَوْهِيْنٌ اور اِيْهَانٌ - ضعیف اور ناتوان کرنا-

مَوْهُوْنٌ - ضعیف، کم طاقت-

قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ - مدینہ کے بخار نے ان کو کم طاقت کردیا (یہ مشرکین مکہ نے صحابہ کی نسبت گمان کیا اس لیے آنحضرتؐ نے طواف میں رمل کا حکم دیا - یعنی کندھے ہلاتے ہوئے دوڑ کر چلنا اور یہ حکم صرف پہلے تین پھیروں میں دیا تاکہ آخیر تک ان کی قوت باقی رہے اور صفا و مروہ کی سعی دشوار نہ ہو

جائے)-

وَلَا وَاهِنًا فِیْ عَزْمٍ-اور نہ رائے میں ضعیف-

اِنَّ فُلَانًا دَخَلَ عَلَيْهِ وَفِیْ عَضُدِهٖ حَلْقَةٌ مِّنْ صُفْرٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ خَاتَمٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ اَمَا اِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ اِلَّا وَهْنًا- ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کے بازو پر تانبے کا کڑا تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ تانبے کی انگوٹھی پہنے تھی- آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا یہ واہنہ کی دوا ہے (واہنہ ایک ریاحی درد ہے جو کندھے سے لے کر بازو تک آتا ہے- خصوصاً بڑھاپے میں) آپ نے فرمایا اس سے تو اور ضعف ہوگا (جب ضعف زیادہ ہوا تو درد بڑھے گا)-

مَنِ اشْتَكَى الْوَاهِنَةَ-جس کو واہنہ کی شکایت ہو-

وَهْیٌ- پھٹ جانا' لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا یعنی پھٹنے کے قریب ہونا' ضعیف ہونا' گرنے کے قریب ہونا-

اِيْهَاءٌ-ضعیف کرنا' توڑ ڈالنا-

وَاهِیٌ-ضعیف' ناتوان-

اَلْمُؤْمِنُ وَاهٍ رَّاقِعٌ-مومن پھٹنے والا ہے اور پیوند لگانے والا ہے (یعنی گناہ میں مبتلا ہو کر پھٹ جاتا ہے پھر توبہ کا پیوند لگا کر اپنے تئیں جوڑ لیتا ہے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّهُوَ يُصْلِحُ خُصًّا لَهٗ قَدْ وَهَا- آنحضرتﷺ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ پر سے گزرے وہ اپنے جھونپڑے کی مرمت کر رہے تھے جو بودا ہو گیا تھا یعنی پرانا ہو کر کمزور ہو گیا تھا-

وَلَا وَاهِيًا فِیْ عَزْمٍ- نہ رائے میں ضعیف یا ہمت اور عزم میں ناتوان-

جَعَلْتُهٗ مِنَ الْوَاهِيَةِ- میں نے اس کو نقصان میں کر دیا-

اَلْفَارَةُ تُوْهِی السِّقَاءَ- چوہا مشک کو پھاڑ ڈالتا ہے-

نَتْفُ الْاِبِطِ يُوْهِیْ وَيُضْعِفُ الْبَصَرَ- بغل کے بال اکھیڑنا کندھوں کو ناتوان اور بینائی کو ضعیف کر دیتا ہے- (مگر متعدد حدیثوں میں بغل کے بال اکھیڑنا سنت رکھا گیا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے- والله اعلم بصحتها)-

وَاهًا لَّهُمَا فَقَدْ نَبَذَا الْكِتَابَ- افسوس ہے ان دونوں پر انھوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ڈال دیا (چھوڑ دیا)-

اِنْ يَّكُنْ خَيْرًا فَوَاهًا وَّاِنْ يَّكُنْ شَرًّا فَاٰهًا اٰهًا- اگر بہتر ہو تو واہ واہ اگر بری ہو تو آہ آہ-

بابُ الواو مع الياء

وَیْ- کلمۂ تعجب وافسوس ہے اس کے بعد اَنَّ آتا ہے-

وَيْكَاَنَّهٗ مَا اَخْطَاَ الرَّكِيَّةَ- افسوس اس نے کنواں نہ دیکھا (کسائی نے کہا وَيْلَكَ اور اَنَّ سے مرکب ہے اس کے معنی کیا تو نے نہیں دیکھا یا تیری خرابی ہو یا تو جان رکھ)-

وَيْبٌ- بہ معنی وَيْلٌ کہتے ہیں وَيْبَكَ وَيْبَ زَيْدٍ جیسے وَيْلَكَ کہتے ہیں-

اَلَا اَبْلِغَا عَنِّیْ بُجَيْرًا رِسَالَةً عَلٰى اَیِّ شَیْءٍ وَيْبَ غَيْرِكَ دَلَّكَا- میری طرف سے بجیر (میرے بھائی) کو پیغام پہنچا دو تیری خرابی ہو محمد نے تجھ کو کیا بتلا دیا-

وَيْحٌ- رحم اور شفقت کا کلمہ ہے- بعض نے کہا بمعنی ویل ہے بعض نے کہا مدح اور تعجب کے لیے آتا ہے-

وَيْحَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ- ہائے سمیہ کا بیٹا (عمارؓ کی ماں کا نام سمیہ تھا) اس کو باغی گروہ مار ڈالے گا (مراد معاویہؓ کا گروہ ہے- یہ پیشین گوئی آنحضرتؐ کی پوری ہوئی)-

وَيْحَ ابْنِ اُمِّ عَبَّاسٍ- تعجب ہے ابن ام عباس سے-

وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ- (ایک روایت میں وَيْلَكَ يَا اَنْجَشَةُ ہے) یعنی تیری خرابی ہو اے انجشہ (جو گا گا کر عورتوں کے اونٹ تیز چلا رہا تھا- مجمع البحار میں ہے کہ وَيْحَكَ وہاں کہتے ہیں جہاں شفقت اور رحم کے ساتھ کسی فعل پر انکار کیا جاتا ہے اور وَيْلَكَ جہاں غصہ اور ناراضی کے ساتھ انکار کیا جاتا ہے)-

وَيْخٌ بہ معنی وَيْحٌ ہے-

وَيْسٌ- فقیری' محتاجی' مقصود اور کلمہ توجع اور رحم (جیسے وَيْحٌ ہے) محیط میں ہے کہ وَیْ کے ساتھ کبھی با کو لگاتے کبھی حا کو کبھی خا کو کبھی سین کو کبھی لام کو کبھی ہا کو-

وَیْسَ ابْنُ سُمَیَّۃَ - ہائے سمیہ کا بیٹا-

مَا وَیْسَ ابْنُ سُمَیَّۃَ - وہی معنی ہیں-

اِنَّھَا تَبِعَتْہُ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ حُجْرَتِھَا لَیْلًا فَوَجَدَ لَھَا نَفْسًا عَالِیًا فَقَالَ وَیْسَھَا مَالَقِیْتِ اللَّیْلَۃَ - ایک بار ایسا ہوا آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے حجرے سے رات کو نکل کر بقیع کو تشریف لے گئے (وہ سمجھیں کہ آپ میری باری میں کسی اور بیوی کے پاس تشریف لئے جاتے ہیں) تو (چپکے چپکے) آپ کے پیچھے روانہ ہوئیں (اور جب آنحضرتؐ لوٹے تو جلدی سے بھاگ کر اپنے حجرے میں آ گئیں کہ آنحضرتؐ کو خبر نہ ہو- آپ جب تشریف لائے) دیکھا تو حضرت عائشہؓ کا دم چڑھ رہا ہے (سانس پھول رہا ہے) پوچھا ہائیں آج رات کو تجھے کیا ہو گیا-

وَیْلٌ - ہائے خرابی افسوس یہ کلمہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شر اور برائی پیش آئے-

تَوْیِیْلٌ - ویل کا لفظ بہت کہنا-

تَوَیُّلٌ - ویل ویل پکارنا-

تَوَایُلٌ - ایک دوسرے کو ویل کہنا-

وَیْلٌ - ایک وادی کا بھی نام ہے دوزخ میں اگر اس میں پہاڑ ڈال دیئے جائیں تو گرمی سے گل جائیں-

اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَۃُ - جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف جا کر روتا ہے اور کہتا ہے- ہائے خرابی میری (اگر میں آدم کو سجدہ کر لیتا تو مردود نہ ہوتا)-

وَیْلَكَ اِرْکَبْھَا - ارے تیری خرابی اس پر سوار ہو جا (یعنی قربانی کے اونٹ پر)-

وَیْلُ اُمِّہٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ - تعجب ہے یہ تو (ابوبصیر) جنگ کی آگ سلگایا چاہتا ہے (عجب بہادر اور جری آدمی ہے)-

وَیْلُ اُمِّہٖ کَیْلًا بِغَیْرِ ثَمَنٍ لَوْ اَنَّ لَہٗ وِعَاءً - عجیب بات ہے میں بلا قیمت اس کو ماپ دیتا ہوں اگر رکھنے کے لیے اس کے پاس کوئی برتن ہو (یعنی میں علوم اور اسرار کی باتیں بتانے کو بلا معاوضہ حاضر ہوں بشرطیکہ یاد رکھیں)-

اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ قَالَتْ یَا وَیْلَھَا اَیْنَ یَذْھَبُوْنَ بِھَا - جب جنازہ کندھوں سے اتار کر زمین پر رکھا جاتا ہے تو اس کی روح کہتی ہے ہائے خرابی تم اس کو کہاں لئے جاتے ہو-

وَشَرِبَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ دَمَ حَجَامَتِہٖ فَقَالَ وَیْلٌ لَّكَ مِنَ النَّاسِ وَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّنْكَ - آنحضرتؐ نے پچھنے لگائے اور جو خون نکلا وہ عبداللہ بن زبیرؓ پی گئے (برکت کے لئے) تب آنحضرتؐ نے فرمایا- ارے تجھ سے لوگوں کو خرابی ہو گی اور تجھ کو ان سے خرابی ہو گی (یہ پیشین گوئی تھی ان کو امارت اور حکومت ملنے کی- مطلب یہ ہے کہ جو لوگ تیری اطاعت نہ کریں گے تجھ کو قتل کریں گے وہ خراب ہوں اور تو ان کے ہاتھ سے خرابی اٹھائے گا قتل ہو گا)-

وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاھًا - جو شخص آزمائش اور مصیبت میں ڈالا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کو واہ واہ ہے-

وَاھًا لِرِیْحِ الْجَنَّۃِ اَجِدُہٗ دُوْنَ اُحُدٍ - واہ واہ بہشت کی خوشبو میں احد پہاڑ کے پاس پا رہا ہوں (یہ حضرت انس بن نضر صحابی نے کہا جنگ احد میں اور کافروں پر حملہ کیا اور شہید ہوئے)-

وَیْلُ الْاٰخَرِ مَا ذَاكَ - دوسرے کی خرابی یہ کیا ہے (عربوں کا قاعدہ ہے کہ جب مخاطب کی تعظیم کا ارادہ کرتے ہیں تو "وَیْل" کو اس کی طرف مضاف نہیں کرتے- یعنی ویلك نہیں کہتے بلکہ وَیْلُ الْاٰخَرِ کہتے ہیں-

❁❁❁

کتاب الھاء ھ

ھا- حروف تہجی میں سے ستائیسواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد پانچ ہے- ھائ مفردہ پانچ طرح کی ہے ضمیر غائب' حرف غیبت' ہائے سکتہ' الف استفہام' کے بدلے ہائے تانیث-

بابُ الھا مع الالف

ھا- محیط میں ہے کہ ہا چار طرح پر آتی ہے ایک اسم فعل بمعنی خُذْ یعنی لے یا آ- دوسرے ضمیر مؤنث- تیسرے اَئِیٌّ کی لغت جیسے یَا اَیُّھَا میں- چوتھے قسم کے لئے جیسے ھَا اللّٰہِ بمعنی وَاللّٰہِ ہے-

لَاتَبِیْعُوا الذَّھَبَ اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ- سونے کو سونے کے بدلے مت بیچ مگر دست بدست (یعنی بائع اور مشتری ہر ایک دوسرے سے کہے لے مطلب یہ ہے کہ اگر ایک طرف بھی میعاد ہو تو جائز نہیں ہے بلکہ دونوں طرف نقد انقد ہونا چاہئے- بعض نے کہا ہا وہا کے معنی یہ ہیں کہ لے اور دے)-

فَاَجَابَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِّنْ صَوْتِہٖ ھَاؤُمْ- آنحضرتؐ نے اسی گنوار کی طرح آواز بلند کر کے فرمایا آ اور لے (آپ نے اپنی آواز اس لئے بلند کی کہ اس کے اعمال پیغمبر کی آواز پر آواز بلند کرنے سے اکارت نہ ہو جائیں جیسے قرآن میں ہے اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی اپنی امت پر)-

ھَا اِلَّا وَجَعَلْتُکَ مَوْعِظَۃً- (امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰؓ سے کہا) تم اس حدیث پر کسی شخص کو گواہ لاؤ- ورنہ میں تم کو (سزا دے کر) دوسروں کے لئے نصیحت (اور عبرت) کروں گا (حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ کو جھوٹا نہیں سمجھا بلکہ مزید اطمینان کے لئے اور شہادت چاہی- یہ بھی حضرت عمرؓ کا مطلب نہ تھا کہ خبر واحد حجت نہیں ہے کیونکہ خود حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جن میں وہ متفرد ہیں- جیسے حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وغیرہ)-

ھَا اِنَّ ھَاھُنَا عِلْمًا وَّ اَوْمٰی بِیَدِہٖ اِلٰی صَدْرِہٖ لَوْ اَصَبْتُ لَہٗ حَمَلَۃً- (حضرت علیؓ نے کہا) دیکھو (یا آگاہ رہو یا سن لو) یہاں (اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا) علم ہے (میں اس کو سکھا سکتا ہوں) اگر اس کے اٹھانے والے پاؤں (جو اس علم کا تحمل کر سکیں)-

ھَا- کلمہ تنبیہ ہے اور کبھی قسم کے لئے آتا ہے' جیسے لَاھَا اللّٰہِ مَا فَعَلْتُ یعنی لَا وَاللّٰہِ (واؤ کو ہا سے بدل دیا)-

لَاھَا اللّٰہِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ- (یہ حدیث یونہی مروی ہے اور صحیح یوں ہے لَاھَا اللّٰہِ ذَا) یعنی قسم خدا کی ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ آنحضرتؐ اللہ کے ایک شیر کا اس کے شیروں میں سے قصد کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے اور تجھ کو اس کا سامان حوالہ کر دیں (یعنی ہتھیار وغیرہ جو اس کا حق ہے تجھ کو دے دیں یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا جب ابوقتادہ نے ایک کافر کو مارا تھا اور اس کافر کا سامان دوسرا شخص لینا چاہتا تھا نہایہ میں ہے کہ ھَا اللّٰہِ میں خواہ ہا کے بعد الف کو قائم رکھو اور مد کے ساتھ پڑھو- جیسے دَابَّۃٍ میں یا الف کو اجتماع ساکنین سے گرا دو

هَلَّهِ پڑھو)۔

فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ۔تب وہ کافر قبر میں منکر نکیر کے جواب میں کہے گا ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا (ہاہ ہاہ کلمۂ تحیر ہے یعنی حیرت میں ہوش وحواس کھو کر ہاہ ہاہ کرے گا)۔

يَنْتَحِبُ الشَّيْخُ بِنَشِيْجٍ اَیْ يَصُوْتُ هَاهَاهَا۔ بوڑھا روئے گا اس کی گھگی بندھ جائے گی۔ہاہاہا۔

ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ هَهْ۔پھر ان کے بعد امام محمد بن علی ان کے بعد میں۔

هَا اَنَا ذَابَيْنَ يَدَيْكَ۔میں ہوں تیرے سامنے حاضر ہوں۔

هَاؤُمُ اقْرَءُ وْا كِتَابِيَهْ۔(قرآن میں ہے) لو آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔

بابُ الهاء مع الباء

هَبٌّ یا هُبُوْبٌ یا هَبِيْبٌ۔چلنا' حملہ کرنا' زور کرنا' جاگنا' خوش ہونا' جلدی کرنا' ہلانا' جھومنا' گزر جانا' ایک زمانہ تک غائب رہنا' شکست پانا' کاٹنا' شروع کرنا' مادہ پر چڑھنے کے لئے آواز کرنا۔

تَهْبِيْبٌ۔پھاڑنا۔

اِهْبَابٌ۔جگانا' ہلانا۔

تَهَبُّبٌ۔پرانا ہونا۔

اِهْتِبَابٌ۔مادہ پر چڑھتے وقت آواز کرنا' کاٹنا۔

ثَوْبٌ هَبَائِبُ۔کٹا ہوا کپڑا (جیسے هِبَبٌ ہے)۔

لَاحَتّٰى تَذُوْقِیْ عُسَيْلَتَهٗ قَالَتْ فَاِنَّهٗ قَدْ جَائَنِیْ هَبَّةً۔(آنحضرتؐ نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا تو پھر رفاعہ کے پاس نہیں جاسکتی) جب تک عبدالرحمٰن بن زبیر سے مزہ نہ اٹھائے اس نے کہا ایک بار تو وہ مجھ سے صحبت کر چکا ہے یا مجھ پر گر چکا ہے (یہ هَبَّةُ السَّيْفِ سے ماخوذ ہے یعنی تلوار کا پڑنا)۔

هَبَّ التَّيْسُ۔بکرے نے آواز کی (بکری پر چڑھنا چاہتا ہے)۔

فَاِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ۔جب اونٹ چلنے کے لئے کھڑے ہوں۔

هَبَّ النَّائِمُ۔سونے والا جاگا۔

لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُبُّوْنَ اِلَيْهَا كَمَا يَهُبُّوْنَ اِلَى الْمَكْتُوْبَةِ۔میں نے آنحضرت ﷺ کے اصحاب کو دیکھا وہ بڑی مستعدی اور خوشی سے مغرب کی دو رکعت سنت اس طرح پڑھتے تھے جیسے فرض نماز پڑھتے)۔

اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ۔جب رات کو جاگتے (سوکر بیدار ہوتے)۔

اَهَبَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ہم کو آنحضرت ﷺ نے جگایا۔

اَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ۔بتلاؤ جب اونٹ چلنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں (اور نمازی کو پریشان کر دیں)۔

حَتّٰى تَهُبَّ۔یہاں تک کہ تو جاگے۔

هَبَّةٌ مِنَ الدَّهْرِ۔زمانہ کا ایک لمبا ٹکڑا' ایک مدت مدید' عرصۂ بعید' مدت دراز۔

هَبْتٌ۔مارنا' جھکا دینا' اتار دینا' گھٹا دینا۔

هَبِيْتٌ یا مَهْبُوْتٌ۔دیوانہ مجنون (جیسے مَبْهُوْتٌ ہے)۔

فَهَبَتُوْهُمَا حَتّٰى فَرَغُوْا مِنْهُمَا۔پھر امیہ بن خلف اور اس کے بیٹے کو (تلواروں سے) مارتے رہے یہاں تک کہ دونوں سے فراغت پائی (دونوں کا کام تمام کر دیا)۔

لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ هَبَتَهُ الْمَوْتُ عِنْدِیْ مَنْزِلَةً حَيْثُ لَمْ يَمُتْ شَهِيْدًا۔جب عثمان بن مظعونؓ اپنے بچھونے پر مر گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا۔موت نے عثمان کو میرے نزدیک ایک درجہ اتار دیا کیونکہ وہ شہید ہو کر نہیں مرے۔

نَوْمُهٗ سُبَاتٌ وَّلَيْلُهٗ هُبَاتٌ۔اس کا سونا آرام کرنا ہے اور اس کی رات پڑ جانا ہے (هَبْتٌ کہتے ہیں نرمی اور ڈھیلے پن کو عرب لوگ کہتے ہیں فِیْ فُلَانٍ هَبْتَةٌ اس میں ناتوانی اور ضعف ہے۔مجمع البحار میں يَوْمُهٗ سُبَاتٌ ہے یعنی اس کا دن آرام کرنا ہے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن نہایہ میں نَوْمُهٗ ہے)۔

هَبْجٌ۔مارنا۔

تَهْبِيْجٌ -سوج جانا' ورم کر آنا-

تَهَبُّجٌ -سوجنا' ورم ہونا-

هَوْ بَجَةٌ تُنْبِتُ الْاَرْطٰى -یہ تو ایک نرم ہموار زمین ہے جو ارطی اگاتی ہے (اَرْطٰی ایک درخت ہے جو ریتی میں اگتا ہے اس کی شاخیں سرخ ہوتی ہیں)-

هَبْدٌ -توڑنا' پکانا' چننا-

هَبِيْد -کھلانا (یعنی اندرائن)-

اِهْتِبَادٌ -ہبید کھلانا (اس کی ترکیب یہ ہے کہ اندرائن خشک کو لے کر اس پر پانی ڈال کر رکھ دیں اور ملیں پھر پانی ڈالیں اور ملیں کئی دن تک ایسا ہی کرتے رہیں یہاں تک کہ اس کی تلخی دور ہو جائے پھر پیس کر اس کو پکائیں)-

فَزَوَّدَتْنَا مِنَ الْهَبِيْدِ -ہم کو ہبید کا توشہ دیا (نہایہ میں ہے کہ اندرائن کو توڑ کر اس کا بیج نکال لیں اور پانی میں بھگو دیں تا کہ اس کی تلخی دور ہو جائے پھر اس کو پکائیں ضرورت کے وقت عرب لوگ اس کو کھاتے ہیں)-

هَبْرٌ - بڑے بڑے ٹکڑے کاٹنا-

اِهْبَارٌ -خوبصورت' موٹا ہونا-

اِهْتِبَارٌ -گوشت فنا ہو جانا' کاٹنا-

هَبَّارٌ -بندر بہت بال والا-

اُنْظُرُوْا شَزْرًا وَّاضْرِبُوْا هَبْرًا -گوشۂ چشم سے دیکھو اور ایسی مار لگاؤ کہ گوشت کا بڑا ٹکڑا کٹ جائے-

اِنَّهٗ هَبَرَ الْمُنَافِقَ حَتّٰى بَرَدَ -حضرت عمرؓ نے منافق کو مارا (اس کے گوشت کے ٹکڑے اڑا دیئے) یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (یہ منافق آنحضرتؐ کے حکم اور فیصلہ سے ناراض ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس مرافعہ کرنے گیا تھا جس کی سزا پائی کہ جان کھوئی)-

فَهَبَرْنَاهُمْ بِالسُّيُوْفِ - ہم نے تلواروں سے ان کے ٹکڑے اڑا دیئے-

كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ قَالَ هُوَ الْهَبُّوْرُ - ابن عباسؓ نے عصف ماکول کی تفسیر یہ کی کہ چھوٹی چیونٹی (یعنی ریزہ ریزہ کر دیا- بعض نے کہا هَبُّوْر نبطی زبان میں کھیت کے بھوسے اور باریک ٹکڑوں کو کہتے ہیں)-

قَصْرُ هُبَيْرَةَ -کوفہ میں ہے-

هَبْطٌ - اتارنا' دبلا کر دینا' مارنا' داخل ہونا' داخل کرنا' کم کرنا' کم ہونا' منتقل ہونا' اترنا' گر پڑنا-

اِهْبَاطٌ -اتارنا' کم کرنا-

اِنْهِبَاطٌ -گھٹنا' نیچے اترنا-

اَللّٰهُمَّ غَبْطًا لَاهَبْطًا - یا اللہ لوگ مجھ پر رشک کرتے رہیں (میرا مرتبہ بلند ہوتا جائے) میرا تنزل اور گھٹاؤ نہ ہو-

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَابَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَّلَا عَلَقٌ - پھر آپ دنیا میں آئے (حضرت آدمؑ کی صلب میں) نہ آپ آدمی تھے نہ گوشت کا ٹکڑا تھے نہ خون کی پھٹکی تھے (یہ شعر اس قصیدہ کا ہے جو حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا تھا)-

فِي الْعَصْفِ الْمَاْكُوْلِ قَالَ هُوَ الْهَبُوْطُ -ابن عباسؓ نے عصف ماکول کی تفسیر میں کہا وہ چھوٹی چیونٹی ہے (خطابی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح هَبُّوْر ہے جیسے اوپر گزرا)-

وَاَنَا اَتَهَبَّطُ اِلَيْهِمْ مِنَ الثَّنِيَّةِ - میں گھاٹی سے ان کی طرف اتر رہا تھا-

فَاُهْبِطَ الْقَائِلُ - پھر کہنے والے (جبرئیلؑ یا موسیٰؑ) اتار دیئے گئے-

لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ - اگر تم سب سے نیچے والی زمین پر ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ کے علم پر اترے گی (وہاں بھی اللہ تعالیٰ کا علم محیط ہے- کوئی ذرہ عرش سے لے کر نشیبی زمین تک اس کے علم وقدرت سے خالی نہیں- جہمیہ جو اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہر جگہ ہونے پر دلیل لیتے ہیں یہ ان کی نادانی ہے- خود امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے اس کی تفسیر کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت اور سلطان پر اترے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے- جیسے اس نے اپنی کتاب میں فرمایا)-

وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ - لوگ مدینہ میں اترے (مدینہ ہر طرف سے نشیب میں ہے اس لیے هَبَطَ کا لفظ کہا)۔

اِنَّ اَمَامَكَ عَقَبَةً كَنُوْدًا اَنْتَ هَابِطٌ - تیرے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس میں تجھ کو اترنا ہے اور اس کا اتارنا بہشت پر ختم ہوگا یا دوزخ پر۔

مَهْبِطُ الْوَحْيِ - شہر مکہ اور مدینہ۔

هَبَطْتُ الْوَادِيَ - میں وادی میں اترا۔

هَبَلٌ - ماں کا اپنے بچہ کو گم کرنا، عقل جاتی رہنا۔

تَهْبِيْلٌ - کمانا۔

هَبِلَتْكَ اُمُّكَ - کہنا، گوشت بہت ہو جانا۔

اِهْبَالٌ - جلد کرنا، بچہ پر تڑپنا، گوشت بہت ہو جانا۔

تَهَبُّلٌ - کمانا۔

اِهْتِبَالٌ - بہت جھوٹ بولنا، مکر کرنا، ڈھونڈنا، بچہ پر رونا۔

هَبَّالٌ - مکار جانور کو دھوکا دے کر شکار کرنے والا۔

مَنِ اهْتَبَلَ جَوْعَةَ مُؤْمِنٍ كَانَ لَهُ كَيْتَ وَكَيْتَ - جو شخص کسی مسلمان کی بھوک کو غنیمت سمجھ کر (اس کو کھانا کھلائے) اس کو ایسا (خوب) ثواب ملے گا۔

وَاهْتَبَلُوْا هَبَلَهَا - اس کا کام اپنے اوپر لیا۔

فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ - میں نے اس کی غفلت غنیمت سمجھی۔

وَالنِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ لَّمْ يُهَبِّلْهُنَّ اللَّحْمُ - ان دنوں عورتوں پر بہت گوشت نہ تھا (موٹی نہ تھیں)۔

مُهَبَّلٌ - موٹا، فربہ جو جلد حرکت نہ کر سکے۔

هَبِلَتِ الْوَادِعِيَّ اُمُّهُ لَقَدْ اَذْكَرَتْ بِهٖ - (وادعی نے عربی گھوڑوں کے حصے مجنس گھوڑوں سے زیادہ رکھے (مجنس وہ گھوڑا جس کا باپ عربی ہو ماں ترکی یا ہندی یا بالعکس حضرت عمرؓ نے اس کی رائے پسند کی اور کہا) وادعی کی ماں نے اس کو اچھا جنا حقیقت میں بہادر مرد جنا)۔

لِاُمِّكَ هَبَلٌ - تیری ماں نے تجھ کو جواں مرد جنا۔

فَقِيْلَ لِيْ لِاُمِّكَ الْهَبَلُ - (شعبی نے کہا) مجھ سے کہا گیا تیری ماں نے ایک جوان مرد بچہ جنا (یعنی تجھ سا بہادر اور صاحب الرائے)۔

وَيْحَكِ اَوْهَبِلْتِ - افسوس تیری عقل جاتی رہی ہے (تیرا بیٹا سراقہ جو مارا گیا تو تو دیوانی ہوگئی ہے۔ بہشتوں کو ایک بہشت سمجھتی ہے وہاں تو لاکھوں کروڑوں باغ ہیں)۔

هَبِلَتْهُمُ الْهُبُوْلُ - ان کو ان عورتوں نے رلا دیا یا دیوانہ بنا دیا جن کے بچے نہیں جیتے۔

اُعْلُ هُبَلُ - ہبل! (جو ایک بت تھا خانہ کعبہ میں اس کی پوجا کیا کرتے تھے) تو اب اونچا ہو جا (تیرا مرتبہ بلند ہوگیا تو نے فتح دلائی یہ ابوسفیان نے جنگ احد میں نعرہ لگایا۔ یعنی ہبل کی جے)۔

اَلْخَيْرُ وَالشَّرُّ خُطَّا لِابْنِ اٰدَمَ وَهُوَ فِي الْمَهْبِلِ - آدمی کے لیے جو کچھ بھلا برا ہونے والا ہے وہ اسی وقت لکھ دیا جاتا ہے جب وہ رحم میں ہوتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں)۔

فَيَحْمِلُهُمْ فَيَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ - ان کو اٹھا کر غار میں ڈال دے گا۔

هِبْلَعٌ يَاهَبَلَّعٌ - بڑا کھانے والا، بڑے بڑے لقمے اڑانے والا اور سلوتی کتا۔

هَبَنْقَعٌ - احمق، عورتوں سے بات چیت کو پسند کرنے والا۔

يَمْشِيْ الشَّطَا وَيَجْلِسُ الْهَبَنْقَعَةَ - بچوں کی چال چلے اور اکڑوں بیٹھے رانوں کو ملا کر پاؤں کو کھول کر۔

هَبَنْقَعٌ اور هُبَاقِعٌ - پست قد اور ٹھوس اعضاء والا گول بدن۔

هَبْهَبٌ - دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے۔

اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبٌ يَسْكُنُهُ الْجَبَّارُوْنَ - دوزخ میں ایک وادی ہے جس میں مغرور لوگ رہیں گے۔ اس کو ہبہب کہتے ہیں۔

هُبُوٌّ - چمکنا، بھاگنا، مرجانا، مل جانا۔

اِهْبَاءٌ - غبار اڑانا۔

تَهَبِّيْ - ہاتھ جھٹکنا۔

هَبَاءٌ - غبار۔

وَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ اَوْ هَبْوَةٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ - اگر تم میں اور چاند میں ابر یا غبار حائل ہو جائے تو تیس

دن پورے کرلو-

ھَبْوٌ -وہ باریک مٹی جو ہوا میں بلند ہوتی ہے-

ثُمَّ اتَّبَعَهُ مِنَ النَّاسِ رِعَاعٌ هَبَاءٌ - پھر اس کے تابعدار لوگ ہوگئے جو بازاری اور ادنیٰ درجہ سے غبار کی طرح ضعیف اور ناتوان تھے-

اَقْبَلَ يَتَهَبّٰى كَاَنَّهٗ جَمَلٌ ادَمُ - پھر ہاتھ جھاڑتا ہوا اتراتا ہوا سفید اونٹ کی طرح آیا-

اِنَّهٗ حَضَرَ ثَرِيْدَةً فَهَبَّاهَا - آنحضرتؐ کے سامنے ثرید رکھا گیا-آپ نے انگلیوں کے نشان اس پر برابر کردیے-

اَهْبَى التُّرَابَ -گرد اڑائی-

ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ كُنْ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا - (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اٹھائے گا' ان کے سامنے نور ہوگا) پھر کہا جائے گا گرد کی طرح اڑ جا (ان کا نور مٹ جائے گا امام ابوجعفر نے کہا یہ وہ لوگ ہوں گے جو روزہ نماز کرتے تھے مگر حرام مال آتا تو لے لیتے اور جناب امیر کی کچھ فضیلت بیان ہوتی تو اس کا انکار کرتے (یہ شیعی روایت ہے)-

بابُ الهاء مع التّاء

ھَتَأٌ - مارنا' کھانا' جھکنا-

تَهَتُّؤٌ -کٹنا' پرانا ہونا-

ھِتْأٌ -وقت-

اَهْتَأُ -کبڑا-

ھَتٌّ -بہت باتیں کرنا' کلام کو جاری کرنا' سیاق اچھا کرنا' پھاڑنا' بہانا' مرتبہ گھٹانا' توڑنا' ریزہ ریزہ کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا-

ھَتَّاتٌ -ہلکا' باتونی-

فَهَتَّهَا فِى الْبُطْحَاءِ -پھر اس کی پتھریلی زمین میں بہادیا یعنی شراب کو-

حَتّٰى سُمِعَ لَهَا هَتِيْتٌ -یہاں تک کہ اس کی آواز سنی گئی (یعنی بہنے کی)-

اَقْلِعُوْا عَنِ الْمَعَاصِىْ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَكُمُ اللّٰهُ فَيَدَعُكُمْ هَتًّا بَتًّا -گناہوں سے باز رہو اس سے پہلے کہ اللہ تم سے مواخذہ کرے پھر تم کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑ دے-

وَاللّٰهِ مَاكَانُوْا بِالْهَتَّاتِيْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ الْكَلَامَ لِيُعْقَلَ عَنْهُمْ - خدا کی قسم وہ لوگ بکی (بہت باتیں کرنے والے) نہ تھے بلکہ کلام کو اکٹھا کرتے تھے تاکہ لوگ ان کی بات سمجھ جائیں-

كَانَ عَمْرُوْ بْنُ شُعَيْبٍ وَّ فُلَانٌ يَهُتَّانِ الْكَلَامَ -عمرو بن شعیب اور فلاں شخص دونوں جھڑ جھڑ (یعنی مسلسل اور یکساں) تقریر کرتے تھے-

ھَتْرٌ - پھاڑ ڈالنا-

مُهَاتَرَةٌ -گالی گلوچ کرنا-

اِهْتَارٌ -عقل جاتی رہنا بڑھاپے' بیماری یا رنج سے-

تَهَاتُرٌ -ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کرنا' ساقط ہونا' باطل ہونا-

اِسْتِهْتَارٌ -اپنی خواہش پر چلنا' کسی کام کی پرواہ نہ کرنا-

ھِتْرٌ -جھوٹ' آفت' عجیب' خراب بات' غلط کلام' رات کا پہلا آدھا حصہ-

ھُتْرٌ بمعنی اِهْتَارٌ ہے-

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ اُهْتِرُوْا فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ - ایک روایت میں اَلْمُسْتَهْتَرُوْنَ بِذِكْرِ اللّٰهِ - آپ نے فرمایا مفرد لوگ آگے بڑھ گئے-لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ مفرد کون لوگ ہیں؟ فرمایا جو لوگ اللہ کی یاد میں غرق ہیں (رات دن ذکر الٰہی کیا کرتے ہیں-بعض نے کہا اُهْتِرُوْا فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی یاد میں بوڑھے ہوگئے اور ان کے ہم عمر لوگ گزر گئے گویا دنیا میں اکیلے رہ گئے)-

اَلْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ - گالی گلوچ کرنے والے دونوں شخص شیطان ہیں' بری باتیں زبان سے نکالتے ہیں اور جھوٹ بکتے ہیں-

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْتَهْتَرِيْنَ - تیری پناہ اس سے کہ میں بیہودہ باتیں کرنے والوں میں ہوں یا ان لوگوں میں

جن کو کوئی گالی دے یا برا کہے تو کچھ پرواہ نہیں کرتے (یعنی بے حیا بے شرم) یا ان لوگوں میں جو دنیا کے دھندوں میں غرق ہیں آخرت کا خیال ہی نہیں کرتے۔

هَتْفٌ - آواز دینا' پکارنا' بلند آواز سے بلانا۔

هَاتِفٌ - وہ جس کی آواز سنی جائے لیکن دیکھا نہ جائے۔

قَالَ اهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ - آنحضرتؐ نے جنگ حنین میں حضرت عباسؓ سے فرمایا - انصار کو آواز دو بلاؤ (آنحضرتؐ کو انصار پر بڑا اعتماد تھا اس لئے پہلے انہی کو آواز دینے کے لئے فرمایا)۔

فَجَعَلَ يَهْتِفُ - لگے دعا کرنے اپنے مالک کو پکارنے اس سے فریاد کرنے۔

هَتْكٌ - پھاڑنا' کھینچ کر کاٹ ڈالنا' لمبا پھاڑنا' رسوا کرنا' فضیحت کرنا۔

تَهْتِيْكٌ - پھاڑنا۔

تَهَتُّكٌ اور اِنْهِتَاكٌ - پھٹ جانا۔

هَاتَكَ الْهُتُكَةَ مُهَاتَكَةً - رات کے اندھیرے میں چلا۔

فَهَتَكَ السِّتْرَ حَتّٰى وَقَعَ بِالْاَرْضِ - آنحضرتؐ نے پردہ کو (جس کو حضرت عائشہؓ نے حجرے کے دروازے پر لٹکایا تھا) پھاڑ ڈالا' یہاں تک کہ زمین پر گر پڑا۔

فَلَمَّا مَضَتْ هُتْكَةٌ مِنَ اللَّيْلِ - جب ایک گھڑی رات گزری۔

اِلَّا اَنْ تَنْتَهِكَ مَحَارِمُ اللّٰهِ - مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی باتوں کا کوئی ارتکاب کرے (اس کے احکام کی عزت اور حرمت پھاڑے)۔

مَنْ هَتَكَ حِجَابَ سِتْرِ اللّٰهِ - جو شخص اللہ کے پردہ کا حجاب پھاڑے۔

هَتْمٌ - آگے کے دانت گر جانا' توڑنا۔

هَتَمٌ - سامنے کے دانت جڑ سے ٹوٹ جانا۔

تَهَتُّمٌ - ٹوٹنا۔

اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ كَانَ اَهْتَمَ الثَّنَايَا - حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے تھے انھوں نے جنگ احد کے دن آنحضرتؐ کے رخساروں سے زرہ کے دو چھلے دانتوں سے پکڑ کر نکالے جو آپ کے کلوں میں گھس گئے تھے (کمبخت ابن قمیہ نے تلوار سے چند وار کئے آپ کی خود پر لگے - خود کے دو حلقے آپ کے گالوں میں گھس گئے - حضرت ابو عبیدہ نے ان کو دانتوں سے پکڑ کر گھسیٹا' ان کے دو دانت نکل پڑے)۔

اِنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِهَتْمَاءَ - آنحضرتؐ نے اس بکری کو قربانی کرنے سے منع فرمایا جو بوڑھی ہو کر اس کے دانت ٹوٹ گئے ہوں یا جڑ سے اکھڑ گئے ہوں۔

اَهْتَمُ - سنان بن خالد کا لقب ہے - کیونکہ اس کا سامنے کا دانت یوم الکلاب میں ٹوٹ گیا تھا۔

بابُ الها مع الجيم

هَجْأٌ یا هُجُوْءٌ - تھم جانا' چل دینا' کھالینا' بھر دینا۔

هَجَأٌ - بھوک لگنا۔

اِهْجَاءٌ - بھوک دور کرنا' حق ادا کرنا' کھلانا۔

هَجٌّ یا هَجِيْجٌ - گرا دینا' اندر گھس جانا' روشن ہونا' بھاگ جانا۔

اِهْتِجَاجٌ - ایک کام کئے جانا۔

هَجَاجَة - غبار جیسے عَجَاجَة ہے۔

هَجْدٌ یا هُجُوْدٌ - رات کو سونا یا جاگنا۔

تَهْجِيْدٌ - جاگنا' جگانا' سلانا۔

اِهْجَادٌ - سونا' سلانا' سوتا ہوا پانا۔

هُجُوْدٌ - رات کو نماز پڑھنے والا۔

فَنَظَرَ اِلٰى مُتَهَجِّدِىْ عُبَّادِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ - انھوں نے بیت المقدس کے عابدوں میں سے ان لوگوں کو دیکھا جو رات کو جاگتے رہتے۔

اَلنَّائِمُ فِىْ مَكَّةَ كَالْمُتَهَجِّدِ فِى الْبُلْدَانِ - مکہ میں سونے والے کا وہ درجہ ہے جو دوسرے شہروں میں تہجد پڑھنے والوں کا۔

هَجْرٌ یا هِجْرَانٌ - کاٹنا' ملانا' جوڑنا' چھوڑ دینا۔

هُجْرٌ - بڑبڑانا' ہذیان۔

تَهْجِيْرٌ - اول وقت نماز کے لئے جانا' گرمی سخت ہونا-
مُهَاجَرَةٌ - ایک ملک سے دوسرے ملک میں چل دینا-
اِهْجَارٌ - چھوڑ دینا' بڑبڑانا' ہذیان' دوپہر کو چلنا-
هِجْرَةٌ - ایک ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے جانا-
تَهَجُّرٌ - دوپہروں میں چلنا-
لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ - مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی-

وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ - لیکن جہاد اور جہاد کی نیت رکھنا یہ قیامت تک رہے گا (مطلب یہ ہے کہ مکہ جب فتح ہو گیا اور اسلام عرب کے چاروں طرف پھیل گیا تو اب ہجرت کی فرضیت جاتی رہی- لیکن ہجرت کا استحباب خصوصاً اس ملک سے جہاں بدعات اور فسق و فجور' زنا' شراب خواری کا رواج ہو' اب بھی باقی ہے) چنانچہ دوسری حدیث میں ہے لَاتَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ - ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ توبہ کا دروازہ بند ہو (یعنی سورج پچھم سے نکلے) مجمع البحار میں ہے کہ ہجرت اس ملک سے جہاں آدمی امر بالمعروف نہ کر سکے یا جہاں اللہ کی حدیں شرعی حدود جاری نہ ہوں' قیامت تک باقی رہے گی' بعض نے کہا اس ہجرت سے مراد یہ ہے کہ گناہ کو چھوڑ کر عبادت کی طرف یا کفر کو چھوڑ کر ایمان کی طرف رجوع کرنا یہ تو اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا- کرمانی نے کہا دارالحرب سے ہجرت کرنا قیامت تک فرض رہے گا- اسی طرح دین کی اصلاح اور درستی کے لئے ہجرت ہمیشہ قائم رہے گی-)

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَءً مِّنَ الْاَنْصَارِ - اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی ایک انصاری آدمی کی طرح ہوتا (ہجرت کی فضیلت مجھ میں زیادہ ہے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مہاجرین انصار سے افضل ہیں- بعض نے کہا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ظاہر کرنا اور ان کا دل ملانا منظور ہے- یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مکہ میں پیدا نہ کیا ہوتا اور میں وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ میں نہ آتا تو میں اس کو پسند کرتا کہ انصاریوں میں سے ہوتا اور مدینہ کا رہنے والا ہوتا-

هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ - میں نے پہلے دو ہجرتیں کیں (ایک مکہ سے ملک حبش کی طرف دوسرے مدینہ کی طرف)-

اَلْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ - وہ لوگ ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی یعنی بیت المقدس اور خانۂ کعبہ کی طرف- بعض نے کہا قریش کے وہ لوگ جو جنگ بدر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے-

وَمُهَاجَرُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ - ان کی ہجرت کا مقام مدینہ میں ہوگا-

سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - ہجرت (جو مدینہ کی طرف ہوئی) اس کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی (یعنی اخیر زمانے میں ملک شام کی طرف تو سب سے اچھے زمین والوں میں وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیمؑ کے ہجرت کے مقام کو یعنی ملک شام کو لازم کر لیں گے (حضرت ابراہیمؑ نے کوثی سے جو ملک عراق میں نواح کوفہ میں تھا اور ان کو ہجرت کی جو شام میں ہے پھر وہاں سے فلسطین آئے آپ کے ساتھ حضرت سارہ تھیں اور حضرت لوط تھے- مجمع البحار میں ہے طیبی نے کہا- یہ وہ زمانہ ہوگا جب کفار کا تسلط ہر طرف ہو جائے گا اور مسلمانوں کا لشکر ملک شام پر قابض رہے گا- وہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور دجال سے لڑیں گے-

مترجم: کہتا ہے- دوسری حدیث میں ہے کہ نصاریٰ ملک شام پر بھی قابض ہو جائیں گے یہاں تک کہ وابق تک جو مدینہ کے قریب ہے ان کی حکومت ہوگی- تو شاید یہ حدیث اس کے بعد سے متعلق ہے جب امام مہدیؑ ملک شام پھر نصاریٰ سے لے لیں گے اس وقت مدینہ کے مسلمان امام صاحب کے ساتھ ملک شام کو ہجرت کریں گے اور دجال کے ظہور کے وقت وہیں کہیں پہاڑوں میں چھپ جائیں گے- یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ جب اتریں گے تو ان کے ساتھ مل کر دجال سے لڑیں گے)-

مُهَاجِرَةُ الْفَتْحِ - وہ مسلمان جو فتح مکہ سے پہلے ہجرت کر چکے تھے- بعضوں نے کہا وہ مسلمان جو فتح مکہ کے بعد ہجرت

کر کے آئے ان کو مشیخۂ قریش کہتے ہیں۔

مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا۔ ہجرت کا زمانہ مہاجرین کے لئے گزر چکا (یعنی اس ہجرت کا جو افضل تھی یعنی فتح مکہ سے پہلے)۔

هَاجِرُوْا وَلَا تَهَجَّرُوْا۔ ہجرت کرو اور جھوٹ موٹ اپنے آپ کو مہاجر نہ بناؤ۔

لَاهِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک ملاقات اور ترک سلام و کلام نہ کرنا چاہئے (یعنی دنیاوی نزاعات اور ناراضیوں کی وجہ سے لیکن دینی وجوہ سے تو ترک ملاقات اس وقت تک ہوسکتا ہے جب تک وہ شخص توبہ نہ کرے اور حق کی طرف رجوع نہ کرے کیونکہ آنحضرتؐ نے کعبؓ سے ملاقات اور سلام و کلام ترک کر دینے کے لیے پچاس راتوں تک حکم دیا اور ایک مہینے تک اپنی بیویوں سے ملنا چھوڑ دیا اور حضرت عائشہؓ نے ایک مدت تک عبداللہ بن زبیرؓ سے ترک ملاقات کی اور عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹے بلال سے بات کرنا چھوڑ دی جب بلال نے حدیث شریف کے خلاف کہا کہ ہم تو عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکیں گے)۔

فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ۔ حضرت فاطمہؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے جواب سے غصہ آیا اور ان کی ملاقات چھوڑ دی مرنے تک ان سے بات نہیں کی (حضرت فاطمہ نصوص اور آیات قرآنی سے استدلال کرتی تھیں ان کے خیال میں یہ آ گیا کہ ابوبکرؓ اچھا نہیں کر رہے ہیں حالانکہ حضرت ابوبکرؓ حدیث نبوی ﷺ کو اپنے کان سے سن چکے تھے وہ حدیث و فرمان رسول کی متابعت میں کامل تھے۔ دونوں فریق کی نیت بخیر تھی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے)۔

لَايَحِلُّ لَكَ اَنْ تَهْجُرَ اَخَاكَ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِيَهٗ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَايَرُدُّ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ۔ تجھ کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (تین دن کے اندر صفائی کر لے اور مل جا) اگر اس سے ملے اور تین بار اس کو سلام کرے وہ جواب نہ دے تو سارا گناہ وہی سمیٹ لے گا اور سلام کرنے والے پر کوئی گناہ نہ رہے گا۔

اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ۔ مگر ان دو ترک ملاقات کرنے والوں کو۔

لَاتُهْجَرُ اِلَّا فِي الْبَيْتِ۔ جورو کو اگر چھوڑے تو اپنے بستر پر نہ سلائے مگر گھر کے باہر نہ نکالے۔

لَاتَهْجُرُوْا یا لَاتُهَاجِرُوْا۔ ترک ملاقات اور ترک سلام و کلام نہ کرو۔ بعض نے لَاتَهْجُرُوْا کے یہ معنی کئے ہیں کہ زبان سے قبیح باتیں مت نکالو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا مُهَاجِرًا۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد دل لگا کر نہیں کرتے بلکہ اس طرح زبان سے رٹتے ہیں کہ دل غافل ہوتا ہے خیال اور طرف رہتا ہے۔

وَلَا يَسْمَعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اِلَّا هَجْرًا۔ قرآن سنتے ہیں تو دل اور طرف رکھتے ہیں (توجہ کے ساتھ دل لگا کر نہیں سنتے بعضوں نے اِلَّا هُجْرًا نقل کیا ہے مگر خطابی نے اس کو غلط کہا)۔

لَايَسْمَعُوْنَ الْقَوْلَ اِلَّا هُجْرًا۔ ہمیشہ بری اور قبیح باتیں ہی سنتے رہتے ہیں۔

فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔ اب قبروں کی زیارت کرو (جس سے پہلے میں نے منع کر دیا تھا) لیکن زبان سے بری باتیں مت نکالو (لغو اور بیہودہ ناشکری اور کفر کی باتیں)۔

اِذَا طُفْتُمْ بِالْبَيْتِ فَلَا تَلْغُوْا وَلَا تَهْجُرُوْا۔ جب تم خانۂ کعبہ کا طواف کرو تو بیہودہ اور فحش باتیں نہ کرو۔

مَاشَانُهٗ اَهَجَرَ اِسْتَفْهِمُوْهُ۔ آنحضرتؐ کا کیا حال ہے کہیں بخار کی شدت میں آپ بڑبڑاتے تو نہیں (جیسے بیمار کا حال ہوتا ہے) اچھی طرح سمجھ لو (کہ آپ کا کیا مطلب ہے دریافت کر لو تو یہ استفہام ہے نہ کہ اخبار اور حضرت عمرؓ کی نسبت یہ گمان نہیں ہوسکتا کہ انھوں نے پیغمبر کی طرف ہذیان کی نسبت کی ہو تو ہجر کے معنی ہذیان اور فحش کے نہیں ہیں بلکہ یہ کہ آپ کا کلام مختلط تو نہیں ہو گیا کہ کبھی کچھ فرمائیں کبھی کچھ جیسے بیماری کی حالت میں ہو جاتا ہے)۔

لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ۔ اگر لوگ اول وقت نماز کے لئے جانے کا ثواب جانتے ہوتے تو جلد

جاتے (ہر نماز کو اول وقت پڑھنا افضل ہے بعض نے جمعہ سے خاص کیا ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر لوگ دو پہر کے وقت نماز کو جانے کا ثواب جانتے ہوتے)-

هَجَّرْتُ يَوْمًا- ایک دن میں سویرے گیا-

اَلتَّهْجِيْرُ يَوْمَ عَرَفَةَ- عرفہ کے دن جلدی جانا یعنی ٹھیک دو پہر کے وقت عرفات میں وقوف کرنے کے لئے-

لِكَيْ اَتَهَجَّرَمَعَهُمْ- تاکہ میں ان کے ساتھ جلدی جاؤں گا-

فَالْمُهَجِّرُ اِلَيْهَا كَالْمُهْدِىْ بَدَنَةً- جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے سویرے جائے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے ایک اونٹ مکہ میں قربانی کرنے کے لیے بھیجا-

فَهَجِّرْ- نماز کے لئے جلدی نکل (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے حجاج سے کہا تھا)-

وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اَىِ التَّهْجِيْرَ اِلَّا سُنَّتَهٗ- نماز کے لئے جلدی جانے میں آنحضرتؐ کی سنت کی پیروی کرتے ہیں-

كَانَ يُصَلِّى الْهَجِيْرَ حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ- آنحضرتؐ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا-

وَهَلْ مُهَجِّرٌ كَمَنْ قَالَ- کیا دو پہر میں چلنے والا اس کی طرح ہے جو کوئی دو پہر کو پڑ کر سو جائے-

مَاءٌ نَمِيْرٌ وَّلَبَنٌ هَجِيْرٌ- عمدہ اور صاف پانی اور خالص بہتر دودھ-

مَالَهٗ هِجِّيْرٰى غَيْرَهَا- اس کی عادت اس کے سوا کچھ نہیں ہے-

عَجِبْتُ لِتَاجِرِ هَجَرَ وَرَاكِبِ الْبَحْرِ- (ہجر ایک مشہور شہر ہے بحرین میں وہاں وبا کثرت سے رہتی ہے) یعنی مجھ کو دو شخصوں پر تعجب آتا ہے ایک تو اس پر جو ہجر میں تجارت کے لئے جائے دوسرے جو سمندر میں سوار ہو (کیونکہ دونوں اپنی جان اندیشہ میں ڈالتے ہیں)-

هَجَرُ- ایک اور بستی کا بھی نام ہے شام میں یا مدینہ میں جس کی طرف قلال منسوب ہوتے ہیں جو جمع ہے قلہ کی بمعنی مٹکہ اور گولی اور زیر-

قِلَالِ هَجَرِ- دو قلہ پانی ہجر کے قلوں سے ہو (جو مدینہ کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے)-

فَاَخْدَ مَهَاهَاجَرَ- اور سارہ کی خدمت کے لیے اس نے ایک لونڈی ہاجرہ نامی دی-

وَيْحَكَ اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ- ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی مدینہ منورہ کی اقامت تو اپنی بستی میں رہ کر نیک اعمال کرتا رہ گو سات سمندروں کے پار ہو)-

تَصَدَّقْ عَلٰى مَنْ هَاجَرَ اِلَى الرَّسُوْلِ- جو شخص آنحضرتؐ کی طرف ہجرت کرے (یعنی مدینہ میں آئے) اس کی خیرات دے-

اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ- مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا ہے-

اَلْمُهَاجِرُ مَنْ تَرَكَ الْبَاطِلَ اِلَى الْحَقِّ- مہاجر وہ ہے جو باطل کو چھوڑ کر حق کو اختیار کرے-

مَنْ دَخَلَ اِلَى الْاِسْلَامِ طَوْعًا فَهُوَ مُهَاجِرٌ- جو شخص اپنی رغبت سے (بلا جبر واکراہ) اسلام میں داخل ہو وہ مہاجر ہے-

اَتَرَاكَ مُعَذِّبِىْ وَقَدْ اَظْمَأْتُ لَكَ هَوَا جِرِىْ- کیا تو مجھ کو عذاب کرے گا اور میں تیرے لیے سخت گرمی کے دو پہروں میں پیاسا رہا ہوں (یعنی روزہ کی حالت میں)-

اِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرُّكْنِ الْيَمَانِىْ لَيْسَ لَهٗ هَجِيْرٌ اِلَّا التَّامِيْنُ عَلٰى دُعَائِكُمْ- ایک فرشتہ خانۂ کعبہ کے رکن یمانی پر معین ہے اس کا کام اور کچھ نہیں صرف تمہاری دعا پر آمین کہنا ہے-

هِجِّيْرٌ- طریقہ اور عادت-

لَا يَنْبَغِىْ لِلنَّائِحَةِ اَنْ تَقُوْلَ هُجْرًا- نوحہ کرنے والی کو لغو اور فحش باتیں زبان سے نہ نکالنا چاہئیں-

لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْابِنَا السَّعَفَاتِ مِنْ هَجَرٍ لَعَلِمْنَا اَنَّنَا عَلَى الْحَقِّ- اگر ہم کو مارتے مارتے وہ ہجر کے کھجور کی ڈالیوں تک آ جائیں جب بھی ہم یہی سمجھیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا- یعنی اگر باغیوں کا غلبہ بھی ہو جائے جب بھی وہ اہل باطل ہی سمجھے جائیں

گے)-

هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَكَثَ عَشْرَ سِنِيْنَ- آنحضرتؐ نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی اور دس برس تک آپ مدینہ میں رہے (اس کے بعد وفات پائی)-

وَمَنْ هَاجَرَ اِلَى امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا اَوْ دُنْيَا يُصِيْبُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ- جو شخص کسی عورت کو بیاہنے کے لیے یا دنیا کا مال حاصل کرنے کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف ہوگی (نہ کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی طرف)-

هِجْرِسٌ- بندر یا لومڑی یا لومڑی کا بچہ یا ریچھ یا لئیم کمینہ-

اَزْنٰى مِنْ هِجْرِسٍ وَّ اَغْلَمُ مِنْ هِجْرِسٍ- ریچھ سے زیادہ زنا کرنے والا اور بندر سے زیادہ اغلام کرنے والا (یہ ایک مثل ہے)-

اِنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مَدَّ رِجْلَيْهِ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ فُلَانٌ يَاعَيْنَ الْهِجْرِسِ اَتَمُدُّ رِجْلَيْكَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ- عیینہ بن حصن نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنے پاؤں پھیلائے ایک شخص نے اس سے کہا ارے بندر یا لومڑی کے بچے! تو اپنے پاؤں آنحضرتؐ کے سامنے پھیلاتا ہے (تجھ کو ادب اور تمیز نہیں ہے- معلوم ہوا کہ بزرگوں کے سامنے پاؤں لمبے کرنا سخت بے ادبی ہے)-

هِجْرِسٌ کی جمع هَجَارِس ہے-

هَجْسٌ- دل میں خطرہ آنا' پھیر دینا-

اِنْهِجَاسٌ- پھر جانا-

هَاجِسٌ- وسوسہ هَوَاجِسُ اس کی جمع ہے-

وَمَا يَهْجِسُ فِى الضَّمَائِرِ- اور جو خیالات دلوں میں آتے ہیں-

وَمَا هُوَ اِلَّا شَىْءٌ هَجَسَ فِىْ نَفْسِىْ- وہ ایک خیال تھا جو میرے دل میں گزرا اور کچھ نہ تھا-

اَنَا الضَّامِنُ لِمَنْ لَّمْ يَهْجِسْ فِىْ قَلْبِهٖ اِلَّا الرِّضَا اَنْ يَّدْعُوَ فَيُسْتَجَابَ لَهٗ- حضرت حسنؓ نے فرمایا- جس شخص کے دل میں رضا کے سوا اور کوئی خیال نہ ہو تو اس کی دعا قبول ہونے کا میں ضامن ہوں-

فَدَعَا بِلَحْمٍ عَبِيْطٍ وَّخُبْزٍ مُّتَهَجِّسٍ- حضرت عمرؓ نے سخت سوکھا گوشت اور بغیر خمیر کی روٹی (یعنی فطیری) منگوائی (بعض نے مُتَهَجِّشٍ شین معجمہ سے روایت کیا ہے وہ غلط ہے)-

هَجْعٌ- ٹوٹنا' توڑنا-

هُجُوْعٌ اور تَهْجَاعٌ- رات کو سونا-

طَرَقَنِىْ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ- رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد اس نے کھٹکھٹایا-

هَجْعٌ اور هَجِيْعَةٌ اور هَجْعَةٌ- رات کا ایک ٹکڑا-

طَالَ هُجُوْعِىْ وَقَلَّ قِيَامِىْ- میرا سونا بڑی دیر تک ہے اور عبادت کم-

اِنْتَبَهَ بَعْدَ هَجْعَةٍ- ایک جھرمٹا نیند کا لے کر جاگ اٹھے-

اُرْسِلَ عَلٰى طُوْلِ هَجْعَةٍ مِّنَ الْاُمَمِ- آنحضرتؐ دنیا میں اس وقت بھیجے گئے جب امتوں کا ایک لمبا زمانہ گزر چکا-

هَجْعَة- کے معنی غفلت اور موت اور جہل کے بھی آئے ہیں-

رَجُلٌ هُجَعٌ- غافل مرد-

هَجْلٌ- آنکھ پھرا کر اشارہ کرنا' پھینک دینا-

تَهْجِيْلٌ- گالیاں دینا' برا کہنا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اِذَا فِتْيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَذْرَعُوْنَ الْمَسْجِدَ بِقَصَبَةٍ فَاَخَذَ الْقَصَبَةَ وَرَمٰى بِهَا- آنحضرتؐ مسجد میں گئے دیکھا تو کچھ انصاری جوان ایک بانس سے مسجد کو ماپ رہے ہیں آپ نے وہ بانس لے کر پھینک دیا (ازہری نے کہا هَجْلٌ کے معنی پھینکنا میں نہیں جانتا شاید وہ نَجَلَ بِهَا ہوگا)-

هَجْمٌ یا هُجُوْمٌ- اندر گھس جانا' تھن کا دودھ دوہ لینا' ساکن ہونا' ساکت ہونا' سر جھکا لینا' ہانک دینا' گرا دینا' پسینہ بہانا-

هُجُوْمٌ-ایک ہی ایکا آ جانا یا بے اجازت اندر آنا-

تَهْجِيْمٌ-ہجوم کرانا-

مُهَاجَمَةٌ-ایک دوسرے پر ہجوم کرنا-

اِهْجَامٌ-تھادینا' دور کر دینا-

تَهَاجُمٌ-ایک دوسرے پر ہجوم کرنا-

اِنْهِجَامٌ-گر جانا' منہدم ہو جانا-

اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ- جب تو ایسا کرے گا تو آنکھ اندر بیٹھ جائے گی-

وَمَا يَهْجُمُ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ-اس سے پہلے کوئی دشمن ہجوم نہ کرے گا (کیونکہ اللہ تعالیٰ مدینہ کی محافظت فرشتوں سے کرے گا)-

فَضَمَمْنَا صِرْمَتَهُ اِلٰى صِرْمَتِنَا فَكَانَتْ لَنَا هَجْمَةً- ہم نے ان کا مندا (اونٹوں کا گلہ) اپنے مندے میں ملا لیا تو سو اونٹوں کے قریب ہو گئے-

فَهَجَمْتُ مُتَحَيِّرَةً-اس نے حیران رہ کر سر جھکا لیا-

هَجَمْتُ الْبَيْتَ-میں نے گھر گرا دیا-

هَجْنٌ-ہاجن ہونا-

هُجْنَةٌ اور هَجَانَةٌ اور هُجُوْنَةٌ- ہجین ہونا' عیب دار ہونا' برا کہنا' عیب کرنا-

اِهْجَانٌ-عمدہ سفید اونٹ بہت ہونا' دو برس کی اونٹنی پر نر کا چڑھنا اور اس کو حاملہ کر دینا' بچی کا نکاح چھٹپن میں کر دینا-

اِهْتِجَانٌ-صغر سنی میں جماع ہونا-

اِسْتِهْجَانٌ-قبیح سمجھنا' برا جاننا-

هَاجِنٌ- وہ لڑکی جس کی شادی بلوغ سے پہلے کر دی جائے-

هَجِيْنٌ-کمینہ اور سفلہ' کم ذات' لونڈی زادہ-

لَايُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَاللُّجَيْنِ وَاللَّجِيْنِ-شریف اور کمینہ میں تمیز نہیں کرتے نہ چاندی اور تھوک کے جھاگ میں-(یا پتوں کے چارے میں)-

اَزْهَرُ هِجَانٌ-دجال گورا سفید رنگ ہوگا-

فَمَا بِهَا لَبَنٌ وَّقَدِ اهْتُجِنَتْ-آنحضرتؐ ایک غلام پر سے گزرے جو بکریاں چرا رہا تھا-آپ نے اس سے دودھ مانگا اس نے کہا خدا کی قسم میرے پاس دودھ کی کوئی بکری نہیں ہے ایک چھوٹی کمسن بکری ہے وہ شروع جاڑے میں حاملہ ہو گئی' اس کے دودھ نہیں ہے چھٹپنے میں اس پر نر چڑھ بیٹھا آنحضرتؐ نے فرمایا اسی کو لے کر آ-

حَرْفٌ اَخُوْهَا اَبُوْهَا مِنْ مُّهَجَّنَةٍ- وہ پہاڑ کا کنارہ یعنی بڑی ہے اس کا بھائی اور باپ اچھی ذات کی اولاد ہے-

هٰذَا جَنَايَ وَهِجَانُهُ فِيْهِ- یہ میرے چنے ہوئے ہیں اور ان کے عمدہ اور شریف بھی انہی میں ہیں-نہایہ میں ہے کہ ہجین آدمی اور گھوڑے میں وہ جن کا باپ شریف اور نجیب ہو لیکن ماں ایسی نہ ہو تو ہجین ماں کی طرف سے ہوتا ہے اور ''اِقْرَاف'' باپ کی طرف سے-

هَجْوٌ یا هِجَاءٌ یا تَهْجَاءٌ-شعروں میں برائی کرنا' گالی دینا' عیب کرنا-

اِهْجَاءٌ-تھمانا-

هَجْوٌ اور هِجَاءٌ-حروف کا نام لے کر شمار کرنا جیسے تَهْجِيَةٌ ہے-حروف ہجا الف' با' تا' ثا-

مُهَاجَاةٌ-ہجو کرنا-

تَهَجِّيْ-حروف کا شمار نام لے کر-

تَهَاجِيْ اور اِهْتِجَاءٌ-ایک دوسرے کی ہجو کرنا-

اُهْجُوَّةٌ اور اُهْجِيَّةٌ- ہجو کا قصیدہ' اس کی جمع اَهَاجِيْ ہے-

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ هَجَانِيْ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَسْتُ بِشَاعِرٍ فَاهْجُهُ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْهُ عَدَدَ مَاهَجَانِيْ اَوْ مَكَانَ مَا هَجَانِيْ- یا اللہ عمرو بن العاص نے میری ہجو کی اور وہ جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں (کہ اس کی ہجو کا جواب ترکی بہ ترکی دوں) تو اس کو اس ہجو کا بدلہ دے اور جتنی بار اس نے میری ہجو کی ہے اتنی ہی بار اس پر لعنت کر-

جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا الْفَائِدَةُ فِيْ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ فَقَالَ الرَّسُوْلُ لِعَلِيٍّ مَا مِنْ حَرْفٍ مِّنْ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ اِلَّا وَلَهُ اِسْمٌ مِّنْ

اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاَلِفُ الحدیث بطوله- ایک یہودی آنحضرتؐ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا حروف تہجی میں کیا فائدہ ہے؟ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اس کو جواب دو! حضرت علیؓ نے کہا- ہر ایک حرف میں اللہ تعالیٰ کے ایک نام کا اشارہ ہے پھر کہا کہ الف اللہ کی طرف اشارہ ہے اور با باقی کی طرف اور تا تواب کی طرف اور ثا ثابت کی طرف اور جیم جل ثناؤہٗ کی طرف اور حا حی حلیم کی طرف اور خا خبیر کی طرف اور دال دیان یوم الدین کی طرف اور ذا ل ذوالجلال والاکرام کی طرف اور را رؤف کی طرف اور زا زین المعبودین کی طرف اور سین سمیع کی طرف اور شین شکور کی طرف اور صاد صادق الوعد اور صبور کی طرف اور عین عالم کی طرف اور غین غیاث المستغیثین کی طرف اور فا فالق الحب والنویٰ کی طرف اور قاف قادر کی طرف اور کاف کافی کی طرف اور لام لطیف بعبادہ کی طرف اور میم مالک الملک کی طرف اور نون نور کی طرف اور واؤ واحد احد کی طرف اور ہا ہادی کی طرف اور یا ید اللہ کی طرف انتہی-

بابُ الهاء مع الدال

هَدْءٌ یا هُدُوْءٌ- تھم جانا' ساکن ہونا' آرام لینا' تھپکنا سو جانے کے لیے-

اِهْدَاءٌ اور تَهْدِئَةٌ- تھمانا' ساکن کرنا' تھپکنا-

اِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْاَةِ الرِّجْلِ- جب لوگوں کے چلنے کی آواز تھم جائے تو اس وقت باتیں کرنے سے بچے رہو لغو قصے اور کہانیاں سننے اور بیان کرنے سے مطلب یہ ہے کہ بڑی رات تک مت جاگو ورنہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی-

جَاءَ نِيْ بَعْدَ هَدْءٍ مِّنَ اللَّيْلِ- رات کا ایک ٹکڑا (جزو حصہ) گزر جانے کے بعد میرے پاس آئے-

اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الْاَرْجُلُ- جب پاؤں کی آواز تھم جائے لوگ چلنا پھرنا موقوف کریں اس وقت کم نکلا کرو (اللہ تعالیٰ اس وقت شیطانوں' جنوں' پرندوں' سانپوں کو چھوڑ دیتا ہے وہ رات گئے نکلتے ہیں' جب آدمیوں کا چلنا پھرنا موقوف ہو جاتا ہے)-

قَالَتْ لِاَبِیْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِهَا هُوَ اَهْدَاُ مِمَّا كَانَ- ام سلیمؓ نے حضرت ابوطلحہؓ اپنے خاوند سے کہا اب تمہارے بچہ کو پہلے کی بہ نسبت آرام ہے (حالانکہ وہ مر گیا تھا یہ حضرت ام سلیمؓ کی کمال دانائی تھی اس وقت خاوند کو رنج دینا مناسب نہ سمجھا ایسا لفظ کہا جو جھوٹ بھی نہیں ہے اور مطلب کا مطلب ادا ہو گیا رات کو ان کے خاوند نے صحبت کی اور صبح کو ام سلیمؓ نے خبر دی کہ بچہ مر گیا ہے)-

فَلَمَّا هَدَتِ الْاَصْوَاتُ- جب آوازیں تھم گئیں صحیح هَدَاَت ہے-

حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِالْهَدَاةِ- جب وہ ہدات میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ اور طائف کے درمیان)-

اِهْدَاُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ وَّ صِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ- احد پہاڑ تو تھم جا (ابوبکرؓ) اور دو شہید (عمرؓ اور عثمانؓ) ایک روایت میں وَشَهِيْدٌ ہے- تو حضرت صدیقؓ کے بعد وہ سب شہید ہوئے حضرت عمر و عثمانؓ ظلم سے مارے گئے اور طلحہؓ اور زبیرؓ جنگ جمل کے موقع پر میدان جنگ سے لوٹے اور قتال موقوف کیا اس وقت مارے گئے-

لَمْ يَزَلْ يُهْدِئُهٗ- اس کو برابر تھپکتے رہے-

لِيَهْدَاُ رَوْعُكَ يَا مُحَمَّدُ- تمہارے دل کو تسلی ہے اے محمدؐ-

عَلَی الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ اَهْنَاُ اَیْ اَلَذُّ لِهُدُوْءِ الْقَلْبِ- بائیں کروٹ پر لیٹنا دل کی تسلی کو زیادہ کرتا ہے-

هَذْبٌ- کاٹنا' دودھ دوہنا' چننا-

هَدَبٌ- پلکیں لمبی ہونا' یا شاخیں لٹک آنا-

تَهْذِيْبٌ- سر الگانا-

اِهْدَابٌ- شاخیں لمبی ہونا-

تَهَدُّبٌ- لٹک آنا-

هُدْبٌ یا هُدُبٌ- پلک کے بال اور کپڑے کا سرا-

كَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ- آنحضرتؐ کے پلکوں کے بال لمبے تھے (ایک روایت میں هَدِبَ الْاَشْفَارِ ہے معنی وہی ہے)-

طَوِيْلُ الْعُنُقِ اَهْدَبُ- لمبی گردن والے لمبی پلکوں والے-

هُدْبُ الْعَيْنِ- پلک-

اِنَّ لَنَا هُدَّابِهَا- ہداب لیں گے (ارلی کے پتوں کو ہداب کہتے ہیں اور جو پتہ پھیلا ہوا نہ ہو جیسے جھاؤ اور سرو کے پتے)-

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى هُدَّابِهَا- گویا میں اس کا سرا دیکھ رہا ہوں-

اِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ- اس کے پاس تو ایسا ہے جیسے کپڑے کا سرا (جو بالکل نرم اور ملائم ہوتا ہے- مطلب یہ ہے کہ وہ ڈھیلا ہے نامردا)-

لَهٗ اُذُنٌ هَدْبَاءُ- اس کا کان نرم لٹکا ہوا ہے-

اَهْدَبُ الْقُبَالِ- پیشانی کے بال لمبے تھے-

وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى حَاشِيَةِ قَدَمَيْهِ- اس کا کنارہ (سرا) اس کے دونوں پاؤں پر پڑا تھا (اتنی نیچی ازار تھی)-

اَلْاِزَارُ الْمُهْدَبُ- سرے دار ازار لنگی-

مَامِنْ مُؤْمِنٍ يَمْرَضُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ هُدْبَةً مِّنْ خَطَايَاهُ- مسلمان جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا ایک حصہ معاف کر دیتا ہے-

مِنَّامَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا- ہم میں سے بعض لوگوں کا تو میوہ پک گیا وہ اس کو چن رہا ہے (مزے سے کھانے کے لیے) مطلب یہ ہے کہ دنیا ہی میں اس کو غنا اور تونگری حاصل ہوگئی تو اس کے اعمال کا نتیجہ کچھ دنیا میں اس کو مل گیا برخلاف مصعبؓ کے کہ ان کو دنیا کا کوئی مزہ نہیں ملا' ان کا سارا اجر آخرت پر رہا)-

هَيْدَبُ السَّحَابِ- ابر کے لمبے لمبے دھاگے-

وَجَرٰى اٰثَارُ هَيْدَبِهٖ حَبَابَةً- اس کے لمبے لمبے دھاگوں کے اثر حباب ہو کر بہنے لگے (یعنی خوب زور کا پانی برسے کہ اس پر حباب اٹھیں (بلبلے)-

هِنْدَبَاءُ- کاسنی-

اَلْهِنْدَبَاءُ شَجَرَةٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ- کاسنی ایک درخت ہے بہشت کے دروازے کا-

بَقْلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهِنْدَبَاءُ وَبَقْلَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْبَاذَرُوْجُ- آنحضرتؐ کی بھاجی کاسنی ہے اور حضرت علی کی ریحان ہے-

هَدَجَةٌ- مہربانی کرنا-

هَدَجَانٌ اور هُدَاجٌ- بوڑھے کی چال چلنا یا لرزتے ہوئے چلنا-

تَهَدُّجٌ- لرزے کے ساتھ کٹ جانا-

اِلٰى اَنِ ابْتَهَجَ بِهَا الصَّغِيْرُ وَهَدَجَ اِلَيْهَا الْكَبِيْرُ- یہاں تک کہ کمسن چھوٹی عمر والا اس سے خوش ہوگیا اور بوڑھا کانپتا ہوا اس کی طرف چلا-

فَاِذَا شَيْخٌ يَهْدِجُ- دیکھا تو ایک بوڑھا کانپتا ہوا جا رہا ہے-

هَوْدَجُ- عورتوں کی سواری کا ہودہ جو اونٹ یا ہاتھی پر لگاتے ہیں-

هَدٌّ يا هُدُوْدٌ- گرا دینا' سختی کے ساتھ توڑنا' آواز کے ساتھ بوڑھا ہو جانا' بودا کر دینا' آواز کرنا' گرتے وقت آواز نکلنا' اس آواز کو هَدِيْد کہتے ہیں-

تَهْدِيْدٌ اور تَهَدُّدٌ- ڈرانا-

اِنْهِدَادٌ- ٹوٹ جانا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدِّ وَ الْهَدَّةِ- یا اللہ تعالیٰ تیری پناہ گرنے اور دھنسنے سے-

ثُمَّ هَدَّتْ وَ دَرَّتْ- پھر ابر نے آواز نکالی اور خوب برسا (ایک روایت میں هَدَاَتْ ہے یعنی تھم گیا)-

قَبْلَ اَنْ تَنْهَدَ رُكْنَاكَ- اس سے پہلے کہ تمہارے رکن گر جائیں-

لَهَدَّ مَاسَحَرَكُمْ صَاحِبُكُمْ- تعجب ہے تمہارے ساتھی نے تم پر کیسا جادو کر دیا-

لَهَدَّ- کلمہ تعجب ہے- (عرب لوگ کہتے ہیں لَهَدَّ الرَّجُلُ یعنی کیسا سخت اور مضبوط آدمی ہے یا اچھا آدمی ہے)-

هُدْهُدُ- مشہور پرندہ ہے-

هَدْرٌ- باطل ہونا' ضائع ہونا' بے کار رہنا' کچھ بدل نہ

ہونا-

هَدْرٌ اور تَهْدَارٌ- آواز کرنا' گانا-

هَدِيْرٌ- آواز-

اِهْدَارٌ- باطل کرنا' مباح کرنا-

تَهَادُرٌ- ایک دوسرے کا خون باطل کرنا-

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ اٰخَرَ فَنَدَرَ سِنُّهٗ فَاَهْدَرَهٗ- ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کا دانت نکل پڑا- آنحضرتؐ نے دانت والے کو کچھ نہ دلایا اس کو لغو کر دیا-

مَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارٍ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهٗ- جس شخص نے کسی گھر میں بلا اجازت جھانکا اس کی آنکھ مفت گئی (یعنی اگر گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان پر کچھ تاوان نہ ہوگا)-

هَدَرْتَ فَاَطْنَبْتَ الْهَدِيْرَ- تو نے آواز نکالی اور لمبی آواز نکالی-

هَدَّار- ایک مقام کا نام ہے یمامہ میں مسیلمہ کذاب وہیں پیدا ہوا تھا-

ذَهَبَ سَعْيُهٗ هَدْرًا یا هَدَرًا- اس کی کوشش بے کار گئی-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَيْدَرَةً- بڑھیا سے نکاح مت کر جس میں شہوت اور حرارت نہ رہی ہو-

هَدَرَ الْحِمَارُ هَدِيْرًا- گدھے نے آواز نکالی-

هَدْفٌ- داخل ہونا' قریب ہونا' نیا آنا' سستی کرنا' ناتوان ہونا-

اِهْدَافٌ- نزدیک ہونا' اوپر چڑھنا' التجا کرنا' پیش آنا' سیدھا ہونا' سامنے آنا-

اِسْتِهْدَافٌ- نشانہ بننا' سامنے ہونا-

مَنْ صَنَّفَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ- جس نے کوئی کتاب تصنیف کی وہ نشانہ بنا (کوئی اس کی تعریف کرے گا کوئی مذمت)-

هَدَفٌ- نشانہ یا کوئی اونچی چیز ٹیلہ وغیرہ-

كَانَ اِذَا مَرَّ بِهَدَفٍ مَائِلٍ اَسْرَعَ الْمَشْيَ- آنحضرتؐ جب کسی جھکی ہوئی عمارت کے تلے سے گزرتے تو جلدی سے گزر جاتے (سبحان اللہ عین حکمت اور دانائی ہے کہ خوف کے مواقع سے پرہیز اور احتیاط کرے)-

قَالَ لَهٗ ابْنُهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لَقَدْ اَهْدَفْتَ لِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَضِفْتُ عَنْكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لٰكِنَّكَ لَوْ اَهْدَفْتَ لِيْ لَمْ اَضِفْ عَنْكَ- عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے اپنے والد (حضرت ابوبکر صدیقؓ) سے کہا آپ بدر کے دن میرے سامنے آ گئے تھے (میرا وار آپ پر چل سکتا تھا) مگر میں ہٹ گیا (آپ کو چھوڑ دیا مارا نہیں) حضرت ابوبکرؓ نے کہا لیکن اگر تو میرے سامنے آ جاتا (میری زد میں) تو میں تجھ سے نہ ہٹتا (بغیر مارے تجھ کو نہ چھوڑتا- (سبحان اللہ ایمان ہو تو ایسا ہو کہ اللہ و رسولؐ کی محبت میں نہ بیٹے کی کوئی حقیقت سمجھے نہ اور کسی عزیز یا دوست کی- جب ہی تو ان کو صدیقیت کا مرتبہ عطا ہوا جس کا درجہ نبوت کے بعد ہے رضی اللّٰہ عنہ وارضاہ)-

قَالَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ لَقَدْ كُنْتَ اَهْدَفْتَ لِيْ يَوْمَ بَدْرٍ وَلٰكِنِّي اسْتَبْقَيْتُكَ لِمِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ- حضرت زبیر بن عوامؓ نے عمرو بن عاصؓ سے کہا تم بدر کے دن میری زد میں آ گئے تھے (میں تم پر وار کر سکتا تھا) مگر میں نے تم کو اس دن کے لئے چھوڑ دیا (کہ آج تم مسلمان ہو اور مسلمانوں کی مدد کرتے ہو- ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور عمرو بن عاصؓ مشرکوں کے ساتھ تھے)-

اَغْرَاضٌ مُّسْتَهْدِفَةٌ- نشانے سامنے نصب کئے ہوئے-

هَدْلٌ- نیچے چھوڑ دینا' لٹکا دینا' ڈھیلا ہو جانا-

اَعْطِهِمْ صَدَقَتَكَ وَ اِنْ اَتَاكَ اَهْدَلُ الشَّفَتَيْنِ- اپنا صدقہ ان کو دے دے اگرچہ تیرے پاس لٹکے ہوئے ہونٹ والا آئے (یعنی حبشی جس کا نیچے کا ہونٹ موٹا اور لٹکا ہوتا ہے (یعنی ہر ایک مسلمان بادشاہ اور حاکم کو زکوٰۃ حوالہ کر دے جب وہ طلب کرے)-

اَهْدَبُ اَهْدَلُ- پیشانی پر بال والا موٹے اور لٹکے ہونٹ والا-

وَ رَوْضَةٍ قَدْ تَهَدَّلَ اَغْصَانُهَا- اور ایک باغیچہ جس

کے درختوں کی شاخیں لٹک گئی ہیں (میوے کے بوجھ سے)-

مِنْ ثِمَارٍ مُتَهَدِّلَةٍ - لٹکے ہوئے میووں سے-

هَدِيْلٌ - کبوتر یا قمری کی آواز-

هَدَلَ الْحِمَامُ هَدِيْلًا - کبوتر نے آواز کی (غوں غوں)-

اَهْدَلُ - یمن کے کئی عالموں کا لقب ہے-

هَدْمٌ - توڑنا' گرانا' ڈھانا' منسوخ کرنا' پیٹھ توڑنا-

تَهْدِيْمٌ - توڑنا-

تَهَدُّمٌ - تھوڑا تھوڑا گرنا' ڈرانا-

اِنْهِدَامٌ - گر جانا-

هَادِمُ اللَّذَّاتِ - مزوں کو گرا دینے والی مٹا دینے والی (یعنی موت جس سے تمام لذات جسمانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے)-

بَلِ الدَّمَ الدَّمَ وَالْهَدْمَ الْهَدْمَ - اگر تمہارا خون طلب کیا ہے تو گویا میرا خون طلب کیا گیا اور اگر تمہارا خون بے کار اور لغو کر دیا جائے تو میرا خون بے کار اور لغو کر دیا گیا ایک روایت میں الھَدَمَ الْهَدَمَ ہے بہ فتحہ دال- یعنی میری قبر وہیں بنے گی جہاں تمہاری قبر بنے گی- مطلب یہ ہے کہ میں تم سے زندگی میں جدا نہ ہوں گا نہ مرنے کے بعد جیسے دوسری روایت میں ہے المحیا محیاکم والممات مماتکم وصاحب الھدم شَهِيْدٌ جو شخص عمارت گرنے سے مر جائے (دیوار یا مکان اس پر گر پڑے)- وہ شہید ہے (یعنی شہید کا درجہ آخرت میں اس کو ملے گا-

وَالْمَبْطُوْنُ وَالْهَدِمُ - جو شخص پیٹ کے عارضہ سے یا مکان گر پڑنے سے مر جائے-

اَلْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ - اسلام ان سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اسلام لانے سے پہلے کئے تھے- (خواہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد' صغیرہ ہوں یا کبیرہ اور حج اور عمرہ حقوق العباد اور کبیرہ گناہوں کو نہیں مٹاتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی کافر مرد یا عورت نے زنا یا سود یا رشوت سے کچھ پیسہ کمایا ہو' پھر مسلمان ہو جائے تو اس کا کمایا ہوا پیسہ بھی حلال ہو جائے گا- البتہ مسلمان نے جو پیسہ حرام ذریعوں سے کمایا ہو پھر توبہ کر لے تو گناہ معاف ہو گا لیکن وہ پیسہ بدستور مال حرام رہے گا- اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے)-

مَنْ هَدَمَ بُنْيَانَ رَبِّهٖ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ - جو شخص اپنے پروردگار کی عمارت کو ڈھائے (آدمیوں کو ناحق قتل کرے) وہ ملعون ہے (تو یہ بدوی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان حاجیوں کو قتل کرتے ہیں ملاعین اور شیاطین ہیں ان کا استیصال حاکم وقت پر واجب ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَهْدَمِيْنَ - آنحضرت ﷺ عمارت گرنے یا گڑھے میں گرنے سے پناہ مانگتے تھے-

اَهْدَمَ - کنویں کے اطراف سے جو گرے اور آدمی اس میں گر پڑے-

وَقَفَتْ عَلَيْهِ عَجُوْزٌ عَشَمَةٌ بِاَهْدَامٍ - حضرت عمرؓ کے سامنے ایک سوکھی بڑھیا پرانے کپڑے پہنے ہوئے آ کر ٹھہری-

اَهْدَامٌ - جمع ہے هِدْمٌ کی (عرب لوگ کہتے ہیں هَدَمْتُ الثَّوْبَ - میں نے کپڑوں میں پیوند لگایا-

لَبِسْنَا اَهْدَامَ الْبِلٰى - ہم نے گلے ہوئے کپڑوں کا لباس پہنا-

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَدْمَهٗ وَسَدَمَهٗ - جس کو دنیا کی خواہش اور لالچ ہو (محفوظ روایت هَمَّهٗ وَسَدَمَهٗ ہے یعنی دنیا ہی کی فکر اور خواہش ہو)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَالتَّرَدِّيْ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر عمارت گرنے سے اور کنویں میں گرنے سے-

هَدْمَةٌ - خفیف بارش یا ایک جھپا کا مینہ کا-

هَدْنٌ - تسکین دینا' کچھ وعدہ کر کے یا روپیہ دے کر راضی کرنا' دفن کرنا' قتل کرنا-

هُدُوْنٌ - ساکن ہو جانا' بزدل ہونا' ڈھیلا ہونا-

تَهْدِيْنٌ - جمانا' ٹھہرانا' تسکین دینا' راضی کرنا-

مُهَادَنَةٌ - صلح کرنا-

اِهْدَانٌ - گھوڑے کو دبلا کرنا گھوڑ دوڑ کے لئے-

تَهَادُنٌ - استقامت' صلح-

اِنْهِدَانٌ - سست ہو جانا-

هُدْنَةٌ- مصالحہ فراغت امن وسکون-

هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ- ایک صلح ہوگی مگر فریب اور فساد اور بدنیتی کے ساتھ (وہ معاویہؓ کی صلح ہے امام حسن کے ساتھ) بعض نے کہا وہ صلح مراد ہے جو قیامت کے قریب مسلمانوں اور نصاریٰ میں ہوگی' اس میں نصاریٰ مسلمانوں کو چکمہ دیں گے)-

هُدْنَةٌ بَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ- نصاریٰ سے مصالحت (بنو الاصفر اور حمران نصاریٰ کو کہتے ہیں)-

عُمْيَانًا فِيْ غَيْبِ الْهُدْنَةِ- اندھی مصالحت کے پردے میں (یعنی نہ فتنہ میں جو شر ہے اس کو جانتے ہیں اور نہ سکون میں جو بھلائی ہے اس کو سمجھتے ہیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

مَلْغَاةٌ اَوَّلَ اللَّيْلِ مَهْدَنَةٌ لِاٰخِرِهٖ- شروع رات میں بے کار باتوں میں مصروف رہنا آخر رات میں سو جانے کا سبب ہوتا ہے (تہجد کے لئے آنکھ نہیں کھلتی)-

جَبَانًا هِدَانًا- نامرد' بزدل' احمق' بھاری-

مَا دَارُ الْهُدْنَةِ- مصالحت کا گھر کیا ہے-

هَدَةٌ- ملک حجاز میں ایک مقام کا نام ہے-

اِذَا كَانَ بِالْهَدَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ- جب ہدہ میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے- (ہدہ کی نسبت برخلاف قیاس هَدَوِیٌّ ہے یا هَدَّوِیٌّ- اور عاصم کے قتل کے قصہ میں جو هَدَاة مذکور ہے وہ ایک دوسرا موضع ہے- بعضوں نے کہا یہی ہے)-

هَدْهَدَةٌ- آواز کرنا' پرندے کا قرقر کرنا' حرکت دینا' جھلانا' اوپر سے نیچے اتارنا-

هَدَاهِدُ- نرمی اور آہستگی اور تامل-

هُدَاهِدُ اور هُدْهُدُ- مشہور پرندہ ہے-

جَاءَ شَيْطَانٌ اِلٰى بِلَالٍ فَجَعَلَ يُهَدْهِدُهٗ كَمَا يُهَدْهَدُ الصَّبِيُّ- شیطان حضرت بلالؓ کے پاس آیا (جن کو آنحضرتؐ نے جگانے کے لئے معین کیا تھا) اور لگا ان کو جھلانے جیسے بچہ جھلایا جاتا ہے تاکہ سو جائے-

هَدْهَدَةٌ- ماں کا بچے کو جھلانا تاکہ وہ سو جائے-

هُدًى یا هَدْیٌ یا هِدَايَةٌ یا هِدْيَةٌ- راہ بتلانا' سوجھانا' راہ پانا-

تَهْدِيَةٌ- جدا کرنا' تحفہ دینا' دلہن کو خاوند کے پاس پہنچا دینا-

مُهَادَاةٌ- ایک دوسرے کو ہدیہ دینا' ٹیکا دے کر چلنا-

اِسْتِهْدَاءٌ- ہدایت چاہنا یا تحفہ طلب کرنا-

تَهَدِّیْ- راہ پانا جیسے اِهْتِدَاءٌ ہے-

تَهَادِیْ- ایک دوسرے کو ہدیہ دینا' جھک کر ناتوانی سے چلنا یا ٹیکا دے کر چلنا-

هَادِیْ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہادی ہے- یعنی اس نے اپنے بندوں کو راہ بتلائی' اپنی معرفت کی تدبیر سکھائی اور ہر جاندار کو اپنی حفاظت اور حیات کا طریق بتایا-

اَلْهَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ- اچھے طریق پر چلنا اور اچھی خصلت پر رہنا نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (یعنی یہ پیغمبروں کی خصلت ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ نبوت کے ٹکڑے ہوتے ہیں نہ یہ کہ جو ان کو حاصل کرے وہ نبوت حاصل کر لے کیونکہ نبوت کسبی اور اختیاری نہیں بلکہ خالص پروردگار کی عطا ہے)-

وَاهْدُوْا هَدْیَ عَمَّارٍ- عمار کی روش پر چلو (ان کی سیرت اور خصلت اختیار کرو)-

اِنَّ اَحْسَنَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ- سب سے بہتر طریق محمدؐ کا طریق ہے (آپ نے جو رستہ دین و دنیا کا بتلایا اس سے بہتر کوئی رستہ نہیں اور جو درویش' یا فقیر یا صوفی دوسرا راستہ بتلائے وہ ہرگز اس راستہ کے برابر نہیں ہو سکتا جو پیغمبر ﷺ کا تھا)-

كُنَّا نَنْظُرُ اِلٰى هَدْيِهٖ وَ دَلِّهٖ- ہم آپ کے طریق اور خصلت کو دیکھتے رہتے-

سَلِ اللّٰهَ الْهُدٰى- اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگو (وہ سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے)-

قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَ بِالسَّدَادِ تَسْدِيْدَكَ السَّهْمَ- اے علی!

یوں کہہ یا اللہ مجھ کو راستہ بتا اور مجھ کو سیدھا رکھ اور دل میں (یہ دعا مانگتے وقت) راستہ معلوم کرنے اور تیر کو سیدھا دشمن کی طرف کرنے کا تصور کر۔

تَمَسَّكُوْا بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ- میرے طریق کو اور راہ پانے والے حق پر چلنے والے خلفاء کے طریق کو تھامے رہو۔

يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِهٖ- آپ کے راستے کے سوا دوسرے رستہ پر چلیں گے۔

قَرِيْبُ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ- خصلت اور طریق میں آنحضرتؐ کے قریب (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ)۔

رَاَيْتُ هَدْيَهٗ- میں نے ان کی چال دیکھی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا- یا اللہ اس کو راہ بتلانے والا اور راہ پایا ہوا کر (یہ آنحضرتؐ نے معاویہؓ کے لئے دعا کی)۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ- یا اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت کی ہے اور ان میں مجھ کو بھی شریک فرما ہدایت کر۔

خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ- بہتر راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ- یا اللہ مجھ کو اچھے اخلاق کی توفیق دے (عمدہ عادات اور اطوار اختیار کروں)۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِيَ اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ- اللہ تعالیٰ نے جو طریق اور علم مجھ کو دے کر بھیجا ہے اس کی مثال۔

رَغِبُوْا عَنْ هُدَى الرَّسُوْلِ- پیغمبر کی ہدایت سے انھوں نے نفرت کی۔

مَنْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ- جو شخص اندھے یا راستہ گم کئے ہوئے شخص کو راستہ بتلائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا ایک بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے ایک روایت میں هَدّٰى ہے یعنی جس نے کھجور کے درختوں کی ایک قطار صدقہ کی۔

هَلَكَ الْهَدِيُّ وَمَاتَ الْوَدِيُّ- جانور مر گئے اور کھجور کے درخت سوکھ گئے (یعنی خشک سالی سے- اگرچہ ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو مکہ میں قربانی کے لئے بھیجا جائے- مگر یہاں ہر ایک جانور مراد ہے)۔

وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْىَ یا الْهَدِيَّ- اس نے قربانی نہیں کی (یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا)۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ يُهْدِيْنَ وَالْعَرُوْسِ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ شادی میں جو عورتیں مہمان بلائی جائیں وہ ان عورتوں کے لیے دعا کریں جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہیں اور دلہن کے لئے۔

فَاَهْدَتْهَا لَهٗ- انھوں نے ان کو دولہا کے پاس گزران دیا۔

مَنْ اُهْدِيَ وَ عِنْدَهٗ جُلَسَاؤُهٗ فَهُوَ اَحَقُّ- جس شخص کے پاس کچھ ہدیہ آئے اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوں تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے- (ابن عباس سے منقول ہے کہ ساتھی بھی اس ہدیے میں شریک ہوں گے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہوئی- امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ ہارون رشید خلیفۂ عباسی کے پاس بہت سا مال تحفہ کے طور پر آیا وہاں یہ حدیث بیان کی گئی (کہ ہدایا مشترک ہوں گے) تو ابو یوسف نے کہا یہ حدیث ان تحفوں میں ہے جو کھانے کی قسم سے ہوں (مثلاً میوہ' مٹھائی' حلوا پوری' پلاؤ وغیرہ) اور روپیہ اشرفی وغیرہ میں ساتھیوں کا حصہ نہ ہوگا۔

كُلِيْ هٰذَا وَ اَهْدِيْ- اس کو کھا اور اپنے ہمسایوں کو تحفہ کے طور پر بھیج دے۔

طَلَعَتْ هَوَادِي الْخَيْلِ- گھوڑوں کی گردنیں نمودار ہوئیں۔

اِبْعَثِيْ بِهَا فَاِنَّهَا هَادِيَةُ الشَّاةِ- اس کو بھیج دے یہ بکری کی گردن ہے۔

فَكَاَنَّمَا اَهْدٰى دِجَاجَةً وَ كَاَنَّمَا اَهْدٰى بَيْضَةً- جیسے اس نے ایک مرغی بھیجی یا ایک انڈا بھیجا۔

خَرَجَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ- آنحضرتؐ اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حجرے سے نکلے دو مردوں پر ٹیکا دیئے ہوئے (ان دونوں مردوں کو بھادیاں کہیں گے)۔

فَمَا هَدٰی مِمَّا رَجَعَ- (عبداللہ بن ابی سلیط نے عبدالرحمٰن بن زید بن حارثہ سے کہا جب انھوں نے ظہر کی نماز میں دیر کی تھی- کیا لوگ یہ نماز اسی وقت پڑھا کرتے تھے عبدالرحمٰن نے جواب میں صرف "لَا وَاللہِ" کہا- یعنی نہیں قسم بخدا اور جواب میں کوئی دلیل بیان نہیں کی)-

هَدَيْتُ لَكَ- کو بعض عرب بَيَّنْتُ لَكَ کی جگہ استعمال کرتے ہیں- یعنی میں نے تجھ سے بیان کر دیا-

مَنْ دَعَا اِلَيْهِ هَدٰی يا هُدِيَ- جو شخص لوگوں کو قرآن کی طرف بلائے اس نے راستہ بتلایا یا اس کو راستہ بتلایا گیا- یعنی وہ ہادی ہے یا مہدی ہے-

مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ- جو شخص مرتے وقت لونڈی غلام کو آزاد کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو سیر ہو جانے کے بعد کسی کو ہدیہ بھیجے-

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ- (حضرت علیؓ نے کہا آنحضرتؐ نے میرے لئے یوں دعا کی)- یا اللہ! تو اس کے دل کو ہدایت کر اور اس کی زبان مضبوط کر (زبان سے صحیح اور درست ہی بات نکلے) اس کے بعد سے مجھ کو کسی فیصلہ میں شک نہیں ہوا اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت علیؓ نے مرتدوں کے جلا دینے میں خطا کی- اسی طرح کئی فرعی مسائل میں جیسے بچوں کی شہادت بچوں کے مقابل قبول کرنے میں، وغیرہ، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس دعا کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علیؓ سے سہو و نسیان نہ ہوگا کیونکہ یہ تو پروردگار کی صفت ہے- خود آنحضرتؐ سے کئی مقاموں میں سہو اور مسامحہ ہوا ہے- مثلاً قیدیوں سے فدیہ لینے میں بلکہ آنحضرتؐ کی غرض یہ تھی کہ اکثر باتوں میں ان کا حکم صحیح کر یعنی صحت اور صواب خطا پر غالب ہو جیسے ابن عباس کے لئے دعا فرمائی تھی کہ ان کو قرآن کی تفسیر سکھلا دے اور ان کو فقیہہ بنا دے- حالانکہ غسلین اور قیم اور حنان الفاظ قرآنی کے معانی ان کو معلوم نہیں ہوئے اور فقہ میں ان کے بعض اقوال بالکل رد کر دیئے گئے ہیں اور لوگوں نے ان پر عمل نہیں کیا، اس کے علاوہ یہ کیا ضروری ہے کہ پیغمبر جو دعا کریں وہ بارگارِ الٰہی میں مقبول ہو جائے- آنحضرتؐ اپنے چچا ابو طالب کے لئے دعا کر رہے تھے تو یہ آیت اتری مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (تا آخر) اور حضرت علیؓ کے فیصلے اور احکام بعض ایسے ہیں کہ آدمی کی عقل ان کو سن کر حیران ہوتی ہے (یہ آپ کی کمال ذکاوت اور معاملہ فہمی تھی) اور حضرت عائشہؓ نے ان کے باب میں جو کہا ہے وہ مشہور ہے- اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجودیکہ وہ صاحب الہام تھے یہ کہا کہ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا- کذا فی مجمع البحار)-

اِهْدِنِيْ بِالْهُدٰی- مجھ کو ہدایت کا راستہ بتلا دے-

غَيْرَ اَنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ- سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے-

مَهْدِيُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ- وہ مسلمانوں کے امام ہوں گے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں آئیں گے)- ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے اور دونوں مل کر دجال سے لڑیں گے اور قسطنطنیہ پھر نصاریٰ کے ہاتھ سے لیں گے اور عرب اور عجم تک ان کی حکومت پھیل جائے گی اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، ان کی پیدائش مدینہ میں ہوگی اور مسلمان ان سے زبردستی مکہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے اور ہند کے بادشاہ ان کی پناہ چاہیں گے)-

فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ- ان کے سامنے ایک شخص کچھ ہدیہ لئے ہوئے آیا-

هَدْيٌ اور هَدِيٌّ- وہ اونٹ یا گائے یا بکری جو بیت اللہ کو بھیجی جائے-

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ- ہاد سے حضرت علیؓ مراد ہیں یہ شیعہ کی تفسیر ہے اور اہل سنت نے بھی اس کو نقل کیا ہے اور ہادی امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَ هَوَادِيْهِ- یا اللہ تیری پناہ شرک سے اور شرک کی ابتداء اور شروع سے-

تَهَادَوْا تَحَابُّوْا- ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو محبت ہو جائے گی-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَهْدِيْ مَاءَ زَمْزَمَ- آنحضرت ﷺ زم زم کے پانی کا ہدیہ چاہتے (مجمع

البحرین میں ہے کہ امام مہدی آخرالزماں محمد بن حسن عسکری ہیں جو بارھویں امام ہیں)۔

كُنْتُ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ هَدْيًا۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ میں سب سے زیادہ سیرت اور طریقۂ معاشرت میں آنحضرتؐ کے مشابہ تھا۔

بابُ الھا مع الذّال

هَذْبٌ۔ کاٹنا، صاف کرنا، خالص کرنا، اصلاح کرنا، درست کرنا، بہنا، جلدی جانا۔

تَهْذِيْبٌ۔ جلدی جانا، درست کرنا، صاف کرنا، مہذب بنانا۔

مُهَاذَبَةٌ۔ جلدی کرنا۔

اِهْذَابٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَهَذُّبٌ۔ درست ہونا۔

هَذَبٌ۔ صفائی اور خلوص۔

فَرَسٌ هَذِبٌ۔ گھوڑا تیز بھاگنے والا۔

اِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الطَّلَبَ فَهَذِّبُوْا۔ میں ڈرتا ہوں تمہارے پیچھے لوگ تمہارے پکڑنے کو نہ آتے ہوں اس لئے جلدی بھاگو۔

هَذَبَ اور اَهْذَبَ اور هَذَّبَ۔ سب کے معنی جلد بھاگا۔

فَجَعَلَ يُهَذِّبُ الرُّكُوْعَ۔ جلدی جلدی رکوع کرنا شروع کیا، پے درپے۔

هَذٌّ۔ جلدی کاٹنا، جلدی پڑھنا۔ (جیسے اِهْتِذَاذٌ ہے)۔

هَذَاذَيْكَ۔ کاٹ کے بعد کاٹ۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ۔ ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں نے آج کی رات سارا مفصل (یعنی سورۂ ق یا حجرات سے اخیر تک) پڑھ ڈالا عبداللہ نے کہا ہاں جلدی جلدی پڑھا ہوگا جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں (عبداللہ نے جلد پڑھنے پر انکار کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کا جلد جلد پڑھنا منع ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے کرمانی نے کہا عبداللہ نے غور کے ساتھ نہ پڑھنے پر انکار کیا۔ ان کا یہ مطلب نہیں کہ جلد جلد پڑھنا ناجائز ہے)۔

هٰذَا۔ اسم اشارہ ہے بمعنی یہ۔

فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ۔ یہ اس کا بدل ہے۔

لَاتَهُذُّوا الْقُرْاٰنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ۔ قرآن کو اتنا جلد جلد مت پڑھو جیسے اشعار پڑھتے ہیں۔

هَذْرٌ یا تَهْذَارٌ۔ بیہودہ بکنا، سخت گرم ہونا۔

هَذَرٌ۔ باطل اور غلط کلام، بہت کہنا، جیسے اِهْذَارٌ ہے۔

مِهْذَارٌ اور هَذَّارٌ اور هَذِرٌ۔ بہت بکنے والا۔

لَانَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ۔ نہ تھوڑا ہے نہ بہت۔

مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِسَرِ الْيَابِسَةِ وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تَهْذِرُوْنَ الدُّنْيَا۔ آنحضرتؐ سوکھی روٹی کے ٹکڑوں سے بھی سیر نہیں ہوئے۔ (وہ بھی روزانہ پیٹ بھر کر نہ ملی) اور تم دنیا کے مال خوب اڑاتے ہو، اسراف کرتے ہو۔ (ایک روایت میں تَهُذُّوْنَ ہے یعنی دنیا کا مال کاٹ کر اپنے پاس اکٹھا کرتے ہو)۔

مَلْغَاةُ اَوَّلِ اللَّيْلِ مَهْذَرَةٌ لِاٰخِرِهٖ۔ شروع رات میں بیہودہ باتیں کرنا (نقل حکایات وغیرہ) اخیر رات میں پڑ رہنے کا باعث ہوتا ہے (اخیر رات میں آدمی تھک کر سو جاتا ہے ایک روایت میں یوں ہے اور مشہور روایت مَهْدَنَةٌ ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَيْذَرَةً۔ بکی (گلہ والی) عورت سے نکاح مت کر۔

هَذْرَمَةٌ۔ بہت باتیں کرنا یا جلد جلد پڑھنا، باتیں کرنا۔

هَذْرَمٰى۔ بڑی باتونی غل مچانے والی عورت۔

لَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ ثَلَاثٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقْرَاَهٗ لَيْلَةً كَمَا يُقْرَاُ هَذْرَمَةً۔ اگر میں قرآن کو تین راتوں میں پڑھوں تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ ایک رات میں جلدی جلدی پڑھ ڈالوں۔

اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِيْ ثُلُثٍ فَقَالَ لَاَنْ اَقْرَاَ الْبَقَرَةَ فِيْ لَيْلَةٍ فَاُدَبِّرَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَقْرَاَ كَمَا تَقُوْلُ۔ ایک

شخص نے کہا میں قرآن کو تین دن میں پڑھ ڈالتا ہوں- ابن عباس نے کہا اگر میں ایک رات میں صرف سورۂ بقرہ غور کر کے پڑھوں تو یہ مجھ کو تیری طرح پڑھنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے-

وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تَهْذِرِمُوْنَ الدُّنْيَا- تم تو دنیا میں خوب کشادگی کے ساتھ بسر کر رہے ہو (اچھے اچھے کھانے کھاتے ہو عمدہ عمدہ کپڑے پہنتے ہو)-

لَاتَقْرَاِ الْقُرْاٰنَ هَذْرَمَةً- جلدی جلدی قرآن مت پڑھ-

هَذْرَمَ وِرْدَهٗ- اپنا وظیفہ جلد جلد پڑھ لیا-

هَذْمٌ- جلد کاٹ ڈالنا' جلد کھا لینا-

هُذَامٌ- بہادر کاٹنے والی تلوار جیسے مِهْذَمٌ ہے-

كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ وَاِيَّاكَ وَالْهَذْمَ- اپنے پاس سے کھا (دوسری طرف ہاتھ مت دوڑا) اور جلدی کھانے سے بچا رہ-

هَيْذَامٌ- بڑا کھانے والا-

هٰذِهٖ- یہ-

هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ سَوَاءٌ- یہ انگلی اور یہ انگلی یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہے-

رَبِّ هٰذِهٖ- اے رب! میں صرف یہ چاہتا ہوں-

كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا- میں تم کو اس سے منع کرتا تھا (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کی لاش سے کہا- یعنی میں تم سے کہتا تھا کہ خلافت قبول نہ کرو تم نے نہ مانا آخر مارے گئے (معلوم ہوا کہ مردوں سے خطاب کرنا درست ہے جیسے آنحضرتؐ نے بدر کے کافروں سے خطاب کیا تھا)-

هٰذِهِ الْقِبْلَةُ- یہ قبلہ ہے یعنی کعبہ نہ کہ حرم اور نہ مکہ اور نہ مسجد (یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ ہونا چاہئے)-

بابُ الهاء مع الراء

هَرَبٌ یا هُرُوْبٌ یا مَهْرُبٌ یا هَرَبَانٌ- بھاگنا' جلد چلنا دور جانا' غرق ہو جانا (یعنی کسی کام میں ایسا مصروف ہو جانا کہ دوسرا خیال نہ رہے) غائب ہو جانا-

اِهْرَابٌ- غرق ہو جانا' ڈرے ہوئے جلد جانا' بھاگنے کے لئے لاچار کرنا-

تَهَارُبٌ- ایک دوسرے کے ساتھ بھاگنا-

مَالَهٗ هَارِبٌ وَّلَا قَارِبٌ- اس کے پاس کچھ نہیں ہے یا نہ کوئی اس سے بھاگتا ہے نہ اس کے پاس جاتا ہے-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَالِيْ وَلِعِيَالِيْ هَارِبٌ وَّلَا قَارِبٌ غَيْرُهَا- اس اونٹنی کے سوا نہ میرے پاس کوئی پانی پی کر لوٹنے والا جانور ہے نہ پانی پر جانے والا-

يَا مَلْجَأَ الْهَارِبِيْنَ- اے بھاگنے والوں کی پناہ-

هَرْتٌ- طعنہ مارنا' گوشت کو بہت پکانا' پھاڑ ڈالنا-

هَرَتٌ- ہریت ہونا-

هَرِيْتٌ- کشادہ اور وہ عورت جس کے دونوں راستے ایک ہو گئے ہوں اور وہ شخص جو راز کو نہ چھپائے اور بری باتیں منہ سے نکالے اور کشادہ جبڑوں والا-

اِنَّهٗ اَكَلَ كَتِفًا مُّهَرَّتَةً- آنحضرتؐ نے کندھے کا گوشت کھایا یا جو پک پک کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا-

لَحْمٌ مُّهَرَّتٌ- گوشت اتنا پکا ہوا کہ پھٹ کر ٹکڑے ہو گیا ہو (بعض نے کہا صحیح كَتِفًا مُّهَرَّدَةً ہے دال مہملہ سے اور لَحْمٌ مُّهَرَّدٌ کے وہی معنی ہیں یعنی گوشت بہت پکا ہوا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو (خوب گل گیا ہو)-

لَاتُحَدِّثُنَا عَنْ مُّتَهَادِتٍ- ہم کو اس شخص کی حدیث مت سناؤ جو باتونی ہو یہ هَرَتَ الشِّدْقُ سے نکلا ہے یعنی جبڑا کشادہ ہو- اور رَجُلٌ اَهْرَتُ کشادہ جبڑے والا بڑا بات کرنے والا-

هَارُوْت اور مَارُوْت- دو فرشتے ہیں جو تعلیم سحر کے لئے اتارے گئے ہیں لوگوں کی آزمائش کے لئے- ان کا قصہ مشہور ہے-

هَرَتَ عِرْضَهٗ- اس کی عزت پر طعنہ کیا-

هَرَتَ الثَّوْبَ- کپڑا اپھاڑ ڈالا-

هَرْجٌ- بہت جماع کرنا' فتنہ اور خرابی میں پڑنا' دروازہ کھلا رہنے دینا' دوڑنا-

تَهْرِيْجٌ- دوپہر کو چلانا' ڈانٹنا' چیخنا-

تَهَارُجٌ-ایک دوسرے سے مقابلہ ہونا-

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ هَرْجٌ-قیامت کے سامنے ہرج ہوگا یعنی جنگ اور اختلاط (یعنی کاموں کا خلط ملط اچھے برے کی تمیز نہ ہونا' اصل میں ہرج کے معنی کثرت اور کشادگی)-

اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ- فتنہ اور فساد کے وقت اللہ کی عبادت کرنا-

فَذٰلِكَ حِيْنَ اسْتَهْرَجَ لَهُ الرَّأْيُ- یہ اس وقت ہے جب اس کی رائے کشادہ اور قوی ہوگئی ہو-

لَاَكُوْنَنَّ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الرَّدَاحِ يُحْمَلُ عَلَيْهِ الْحِمْلُ الثَّقِيْلُ فَيَهْرُجُ فَيَبْرُكُ وَلَا يَنْبَعِثُ حَتّٰى يُنْحَرَ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں تو اس فتنہ میں اس اونٹ کی طرح رہوں گا جو بیمار ہو اور اس پر بھاری بوجھ لاد دیا جائے وہ حیران ہو کر بیٹھ جائے اور کسی طرح نہ اٹھے یہاں تک کہ اس کو نحر کر ڈالیں (ذبح کر دیں) (عرب لوگ کہتے ہیں هَرَجَ الْبَعِيْرُ يَهْرَجُ هَرَجًا- جب گرمی کی شدت سے یا قطران بہت ملنے سے یا بھاری بوجھ لادنے سے اونٹ پریشان اور بےقرار ہو جائے)-

اِنَّمَاهُمْ هَرْجًا مَرْجًا- بہشتی لوگ خوب جماع کریں گے اپنی عورتوں سے جڑے رہیں گے-

حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ وَالْمَرْجُ- یہاں تک خون ریزی اور فساد بہت ہو-

يَتَهَارَجُوْنَ تَهَارُجَ الْبَهَائِمِ- چوپایوں کی طرح جماع کریں گے (بالکل ننگے ہو کر یا لوگوں کے سامنے بےشرم ہو کر-

تَهَارُجَ الْحُمُرِ-گدھوں کی طرح جماع کریں گے-

اَلْهَرْجُ اَلْقَتْلُ بِهَا-حبشی زبان میں ہرج خون ریزی کو کہتے ہیں اور عربی میں بھی اس معنی میں مستعمل ہے تو یہ راوی کا گمان ہے یا یہ لفظ دونوں زبان کا ہے-

اِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانُ هَرْجٍ لَّا يَأْنَسُوْنَ فِيْهِ اِلَّا بِكُتُبِهِمْ-ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ کتاب کے سوا کوئی دل بہلاوا نہ ہوگا لوگوں میں انسانیت اور مروت نہ رہے گی ان کی صحبت سے اور تکلیف پہنچے گی ایسی حالت میں کتاب کے سوا اور کوئی رفیق نہ ہوگا ''وخیر جلیس فی الزمان کتاب'' ایک شاعر کا قول ہے)-

هَرْدٌ-پھاڑنا' چیرنا' گوشت کو اتنا پکانا کہ بالکل گل جائے' قادر ہونا' طعنہ کرنا-

هِرَادَةٌ-بمعنی اِرَادَةٌ ہے-

اِنَّهٗ يَنْزِلُ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ-حضرت عیسیٰؑ دو چادریں یا دو جوڑے پہنے ہوئے اُتریں گے یا ایسے دو کپڑے پہنے ہوئے جو ورس و زعفران میں رنگے ہوئے ہوں گے-قتیبی نے کہا راویوں نے اس حدیث میں غلطی کی ہے اور صحیح مَهْرُوَّتَيْنِ ہے یعنی دو زرد کپڑے پہنے ہوئے- ابن انباری نے کہا مُهْرُوْدَتَيْنِ اور مَهْرُوْذَتَيْنِ دال اور ذال دونوں سے مروی ہے یعنی ہلکے زرد دو کپڑوں میں اور لفظ اس حدیث کے سوا اور کہیں ہم نے نہیں سنا-

اِنَّ الْمَسِيْحَ يَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقٍ فِيْ مَهْرُوْدَتَيْنِ-حضرت مسیحؑ سفید مینار پر جو دمشق کے مشرقی جانب ہے اتریں گے-

ذَابَ جِبْرِيْلُ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْهُرْدَةِ- حضرت جبرئیلؑ گلتے گلتے مسور کے دانے کے برابر ہو گئے-

هَرْذَلَةٌ-لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا-

فَاَقْبَلَتْ تُهَرْذِلُ-وہ ڈھیلی ہو کر لٹکتی ہوئی آئی-

هَرٌّ یا هَرِيْرٌ- ناپسند کرنا' مکروہ جاننا' آواز کرنا' جاری ہونا' بدخلق ہونا-

مُهَارَّةٌ-آواز کرنا کتے کی طرح-

اِهْرَارٌ-چلوانا' بھونکوانا-

نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهٖ- آنحضرتؐ نے بلی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانے سے (بعض نے کہا یہ ممانعت جنگلی بلی سے خاص ہے اور پلی ہوئی بلی کا بیچنا درست ہے- کابلی لوگ کابل سے بلیاں لا کر ہندوستان میں بیچتے رہتے ہیں-عرب لوگ هِرٌّ اور هِرَّةٌ بِسَّةٌ اور نر بلے کو سِنَّوْرٌ کہتے ہیں)-

اِنْ هِيَ هَرَّتْ وَازْبَاَرَّتْ فَلَيْسَ لَهَا- اگر وہ آواز کرے اور پھول جائے اور اس کی نہیں ہے-

شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ-کسی شر نے کتے کو بھونکوایا (یعنی کتا

بھونکا تو کوئی خرابی ضرور ہے چور آیا یا اور کوئی آفت آئی)-

اِنَّ الْکَلْبَ یَھِرُّ مِنْ وَّرَاءِ اَھْلِہٖ- (آنحضرتؐ نے قرآن کے قاری اور صدقہ دینے والے کا بیان کیا- ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ بہادری جو آدمی میں ہوتی ہے اس کی فضیلت میں سے ہے) آپ نے فرمایا بہادری ان دونوں کے برابر نہیں ہے (یعنی قرآن پڑھنے اور صدقہ دینے کے کیونکہ بہادری تو ایک خلقی صفت ہے انسان کو تو اس کی طبیعت بہادری پر برانگیختہ کرتی ہے کچھ ثواب کے لئے بہادری نہیں کرتا برخلاف تلاوت قرآن اور صدقہ کے یہ دونوں محض ثواب کے لئے کئے جاتے ہیں) دیکھو کتا بھی اپنے گھر والوں کی پشتی پر بھونکتا ہے-

لَا اَعْقِلُ الْکَلْبَ الْھَرَّارَ- جو کتا بھونکتا ہو اس کا تاوان میں نہیں دلاتا (اگر کوئی اس کو مار ڈالے تو اس کو کچھ نہ دینا ہوگا- کیونکہ وہ موذی ہے)-

اَلْمَرْاَۃُ الَّتِیْ تُھَارُّ زَوْجَھَا- جو عورت (کتے کی طرح) اپنے خاوند پر بھونکتی ہے-

وَ اَعَادَ لَھَا الْمُطِیَّ ھَارًّا- اس کے اونٹ لوٹا دیئے-

سَمِعْتُ ھَرِیْرًا کَھَرِیْرِ الرَّحٰی- میں نے ایک ایسی آواز سنی جیسے چکی گھومتی ہے-

اِنَّ الْھِرَّ سَبُعٌ- بلی ایک درندہ جانور ہے (اس کا جھوٹا پاک ہے)-

اَبُوْھُرَیْرَۃَؓ- مشہور صحابی ہیں ان کا نام عبداللہ تھا کہتے ہیں ایک روز وہ اپنی آستین میں ایک بلی اٹھا کر لائے آنحضرتؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا بلی- آنحضرتؐ نے فرمایا یَااَبَاھُرَیْرَۃَ اس روز سے ان کی کنیت ابوہریرہ مشہور ہوگئی سب صحابہ سے زیادہ انھوں نے حدیثیں روایت کی ہیں اب اس میں اختلاف ہے کہ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ پڑھنا چاہئے یا اَبِیْ ھُرَیْرَۃٍ اور صحیح امر ثانی ہے کیونکہ ہریرہؓ کے غیر منصرف ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے بعض نے کہا غیر منصرف ہے بوجہ ترکیب اور علمیت کے- اور مشہور یہی ہے اور ہم نے اپنے مشائخ کے سامنے یوں ہی پڑھا ہے-

فَجَاءَتْ ھِرَّۃٌ فَاَصْغٰی لَھَا الْاِنَاءَ- آنحضرتؐ کے پاس ایک بلی آئی آپ نے اس کے پینے کے لئے برتن کو جھکا دیا (معلوم ہوا بلی کا جوٹھا پاک ہے- اسی طرح ہر درندے کا پاک ہے)-

لَیْلَۃُ الْھَرِیْرِ- ایک جنگ ہے جو حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں کوفہ کے قریب ہوئی-

اِنَّ امْرَاَۃً دَخَلَتِ النَّارَ فِیْ ھِرَّۃٍ- ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی-

ھَرْسٌ- خوب کھانا، خوب کوٹنا-

ھَرَسٌ- بہت کھانا-

ھَرِسٌ- بلا اور شیر-

ھَرِیْسَۃ- مشہور کھانا ہے جو گیہوں اور گوشت سے بنایا جاتا ہے-

مِھْرَاسٌ- ہاون دستہ، کھرل-

اِنَّہٗ عَطِشَ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَاءَہٗ عَلِیٌّ بِمَاءٍ مِّنَ الْمِھْرَاسِ فَعَافَہٗ وَغَسَلَ بِہِ الدَّمَ عَنْ وَجْھِہٖ- آنحضرتؐ جنگ احد کے دن پیاسے ہوئے تو حضرت علی ایک کھدے ہوئے پتھر میں سے (جس میں پانی جمع ہوتا ہے) پانی لے کر آئے- آپ کو اس کا پینا ناپسند ہوا اور اس سے اپنے منہ کا خون دھویا- بعض نے کہا مِھْرَاس ایک پانی کا نام ہے احد پہاڑ میں-

وَقَتِیْلًا بِجَانِبِ الْمِھْرَاسِ- اور مہراس کے ایک طرف قتل کئے گئے- (یہاں مہراس سے وہی پانی مراد ہے)-

اِنَّہٗ مَرَّ بِمِھْرَاسٍ یَتَجَاذَوْنَہٗ- ایک کھرل پر سے گزرے جس کو لوگ اٹھا رہے تھے-

فَقُمْتُ اِلٰی مِھْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُہٗ بِاَسْفَلِہٖ حَتّٰی تَکَسَّرَتْ- میں نے ایک کھرل اٹھائی اور نیچے کی طرف سے اس کو مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی-

فَاِذَا جِئْنَا مِھْرَاسَکُمْ ھٰذَا کَیْفَ نَصْنَعُ- جب ہم تمہارے اس کھرل پر آئیں تو کیا کریں-

کَاَنَّ فِیْ جَوْفِیْ شَوْکَۃَ الْھَرَاسِ- گویا میرے پیٹ میں ہراس کا نٹا تھا (ہراس ایک درخت ہے یا ایک بھاجی ہے کانٹے دار)-

ھَرْشٌ- سخت ہونا-

هَرْشٌ -بدخلق ہونا-
تَهْرِيْشٌ -لڑا دینا' فساد کرا دینا جیسے مُهَارَشَةٌ اور هِرَاشٌ ہے-
تَهَرُّشٌ - پھٹ جانا-
تَهَارُشٌ -ایک دوسرے پر کودنا-
يَتَهَارَشُوْنَ تَهَارُشَ الْكِلَابِ -ایک دوسرے پر کتوں کی طرح بھونکیں گے (حملہ کریں گے)-
فَإِذَا هُمْ يَتَهَارَشُوْنَ - دیکھا تو وہ آپس میں لڑ رہے ہیں یا ایک دوسرے سے مل گئے ہیں-
هَرْشٰی - ایک گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان- بعضوں نے کہا پہاڑ ہے جحفہ کے قریب-
هَرْفٌ - تعریف میں مبالغہ کرنا-
تَهْرِيْفٌ -جلدی کرنا-
إِنَّ رُفْقَةً جَائَتْ وَهُمْ يَهْرِفُوْنَ بِصَاحِبٍ لَّهُمْ - کچھ رفیق آئے اور وہ اپنے ایک ساتھی کی تعریف میں مبالغہ کرنے لگے-
لَاتَهْرِفْ قَبْلَ اَنْ تَعْرِفَ - بغیر امتحان اور آزمائش کے تعریف نہ کر (جب تک کسی شخص کے اوصاف اچھی طرح نہ جانچے اس کا امتحان نہ لے تعریف کے پل باندھنا حماقت ہے)-
هَرْقٌ - بہانا جیسے تَهْرِيْقٌ اور اِهْرَاقٌ اور هَرِيْقَةٌ اور اِهْرِيَاقٌ ہے-
اَهْرَاقَهٗ -اس کو بہایا-
يُهْرِيْقُهٗ -اس کو بہاتا ہے-
اِرَاقَةٌ -بہانا جیسے هِرَاقَةٌ ہے-
إِنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ - ایک عورت کا خون بہایا جاتا تھا (اس کو استحاضہ تھا)-
هِرْقٌ -پرانا کپڑا-
مُهْرَقٌ -صاف جنگل' چکنا-
مُهْرَقَانٌ -سمندر یا جہاں پانی بہے-
مُهْرَقَةٌ -خط یا رقعہ جو بہہ کر آتا ہے یعنی بھیجا جاتا ہے-

هَرِيْقُوْا یا اَهْرِيْقُوْا -بہاؤ-
فَاُهْرِيْقَ یا فَهُرِيْقَ -وہ بہا دیا گیا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ زمین پر جس پانی سے نجاست دھوئی جائے وہ پاک ہے کیونکہ وہ دوسری جگہ جائے گا جہاں نجاست نہیں گری تھی)-
مَاعَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هِرَاقَةِ الدَّمِ - اس دن اللہ کو کوئی عبادت خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پسند نہیں ہے)-
اَهْرَاقَ الْمَاءَ -پانی بہایا یعنی پیشاب کیا-
اُهْرِيْقُ الْمَاءَ -میں پیشاب کر رہا تھا-
اِنْ كَانَ يَدُهٗ قَذِرَةً فَاَهْرِقْهُ -اگر اس کا ہاتھ گندا تھا تو اس کو بہا دے-
فَدَعَا بِذَنُوْبٍ فَاُهْرِيْقَ -ایک ڈول پانی کا منگوایا وہ اس پر بہا دیا گیا-
هِرَقْلٌ -روم کے بادشاہ کا نام تھا- جس نے دینار سکہ کئے اور گرجا بنائے-
هِرَقْلٌ -چھلنی-
لَمَّا اُرِيْدَ عَلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِيْ حَيَاةِ اَبِيْهِ قَالَ جِئْتُمْ بِهَا هِرَقْلِيَّةً وَّ قُوْقِيَّةً -جب معاویہؓ نے اپنی زندگی میں یزید سے بیعت کرانا چاہی تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا یہ (خلافت شرعی کا ہے کو ہے یہ تو) روم کی شاہی ٹھہری- ڈرپوک پنے کی آواز (کہ باپ کے بعد بیٹے کو سلطنت ملتی ہے- خلافت شرعی کو اس سے کیا واسطہ) مجمع البحرین میں ہے کہ ہرقل اور ضغاطر دونوں روم کے بادشاہ تھے- ضغاطر تو مسلمان ہو گیا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی' آخر اس کو مار ڈالا اور ہرقل مسلمانوں سے لڑتا رہا اور اس نے تبوک سے آنحضرتؐ کو لکھا کہ میں مسلمان ہوں- لیکن آپ نے فرمایا نہیں وہ نصرانی ہے وہ نجومی بھی تھا آئندہ کے واقعات بھی تجویز کیا کرتا تھا)-
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ اَنَّ بَنِيْ هَاشِمٍ يَتَوَارَثُوْنَ هِرَقْلًا بَعْدَ هِرَقْلٍ فَكَذَا - یا اللہ! اگر تیرے نزدیک یہی حق ہے کہ بنی ہاشم ایک کے بعد ایک بادشاہ ہوتے رہیں-

هَرْمٌ-چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا-

هَرَمٌ اور مَهْرَمٌ-بوڑھا پھونس ہونا-

تَهْرِيْمٌ اور اِهْرَامٌ- بوڑھا کرنا اور تعظیم کرنا' چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا-

تَهَارُمٌ-بوڑھا سمجھنا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَهْرَمَيْنِ- یا اللہ! میں دونوں بوڑھوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یعنی عمارت اور کنویں سے یعنی عمارت گر پڑنے اور کنویں میں گر جانے سے چونکہ یہ دونوں چیزیں مدت دراز تک رہتی ہیں اس لئے ان کو بوڑھا فرمایا-مشہور روایت اهدمين ہے جواوپر گزر چکی)-

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً اِلَّا الْهَرَمَ- اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی جس کی دوا نہ رکھی ہو مگر بڑھاپا (وہ لاعلاج ہے موت کی کوئی دوا نہیں)-

تَرْكُ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ- شام کا کھانا چھوڑ دینا بوڑھا کر دیتا ہے (قتیبی نے کہا یہ جملہ لوگوں کی زبان پر جاری ہے- میں نہیں جانتا کہ آنحضرتؐ نے پہلے اس کو فرمایا اول سے لوگ کہا کرتے تھے)-

اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ- اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی (یعنی قیامت صغریٰ موت مطلب یہ ہے کہ اس وقت کے سب لوگ مر جائیں گے)-

لَاتُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ- زکوٰۃ میں بوڑھی بکری جس کے دانت گر گئے ہوں اور کانی نہ لی جائے گی-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ- یا اللہ تیری پناہ پھونس بڑھاپے سے (جب عقل اور حواس میں فتور آ جاتا ہے اور آدمی ایک بچہ کی طرح ہو جاتا ہے اس عمر تک جینے سے پناہ مانگی- کیونکہ بیماریوں کا سخت حملہ ہوتا ہے' عبادت اور طہارت نہیں ہو سکتی اور دین کا علم بالکل بھول جاتا ہے شیطان کے اغوا کا خیال پیدا ہو جاتا ہے دوسرے اپنے عزیز اور قریب ناطہ والوں کی اور دوستوں کی موت کے صدمے اٹھانا پڑتے ہے)-

هُرْمُزَان -ایک عجمی رئیس تھا اور اہواز کا بادشاہ تھا-

فَاَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ- ہرمزان اسلام لایا (کہتے ہیں عبیداللہ بن عمرؓ نے امیرالمومنین حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد اس کو مار ڈالا- اس گمان پر کہ اس کی بھی حضرت عمرؓ کے قتل میں سازش تھی- حضرت علیؓ نے عبیداللہؓ کو قصاصاً قتل کرنے کی رائے دی- مگر حضرت عثمانؓ نے جو خلیفۂ وقت تھے حضرت علیؓ کی رائے منظور نہیں کی اور فرمایا- ابھی کل تو حضرت امیرالمومنینؓ شہید کر دیئے گئے آج ان کے صاحبزادے کو قتل کیا جائے- یہ ہرگز مناسب نہیں ہے)-

هَرْوَلَةٌ- جلدی چلنا' دوڑنا-

مَنْ اَتَانِىْ يَمْشِىْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً- جو بندہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے- میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں (اس کو اپنا تقرب جلد دے دیتا ہوں' اس کی توبہ فوراً قبول کرتا ہوں)-

فَانْطَلَقْنَا نُهَرْوِلُ- ہم دوڑتے ہوئے چلے-

هَرْيٌ- لکڑی سے مارنا' پرانا کرنا' گلا دینا-

ذَاكَ الْهِرَاءُ شَيْطَانٌ وُّكِّلَ بِالنُّفُوْسِ- یہ ہر ایک شیطان ہے جو نفسوں پر مقرر ہے- هِرَاءٌ کا لفظ بجز اس حدیث کے اور کہیں نہیں سنا گیا-

هُرَاءٌ- بہ ضمہ ہا- سخی' باہمت اور بیہودہ بکنا-

لَعَظُمَتْ هٰذِهٖ هِرَاوَةُ يَتِيْمٍ- یہ تو یتیم کی بڑی عصا ہے (یعنی یہ تو بڑے قد و قامت اور حبشہ کا آدمی ہے یہ یتیم کیونکر ہے)-

وَخَرَجَ صَاحِبُ الْهِرَاوَةِ- اور لاٹھی والے صاحب نکلے (مراد آنحضرتؐ ہیں آپ اکثر عصا ہاتھ میں رکھتے)-

هِرَات- ایک مشہور شہر ہے خراسان میں- اس کی نسبت هروی ہے-

بابُ الهاء مع الزاء

هَزْءٌ- توڑنا' سردی سے مار ڈالنا' ہلانا' مرجانا-

هَزْءٌ اور هُزُوْءٌ- مسخراپن کرنا' ٹھٹا کرنا-

اِهْزَاءٌ- سخت سردی میں داخل ہونا-

اِسْتِهْزَاءٌ- ٹھٹا کرنا-

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ يَهْزَأُبِهٖ- آنحضرتؐ نے عمار سے فرمایا آپ ان سے دل لگی کرتے تھے (یعنی مزاح جو صحت مزاج اور تندرستی کی دلیل ہے)-

هَزَجٌ- گن گن کرنا' گنگنانا' کڑک کی آواز-

اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ هَزَجٌ وَّ دَزَجٌ يا زَجٌّ- شیطان گنگناتا بھنبھناتا' پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے-

هَزَجٌ- شعر کی ایک بحر بھی ہے-

هَزْرٌ- زور سے مارنا' پسلی یا پیٹھ پر دبانا' ہانک دینا' نکال دینا' پچھاڑ دینا' بہت دینا' ہنسنا-

هَزَارٌ- بلبل-

هِزْرٌ- احمق-

اِذَا شَرِبَ قَامَ اِلَى ابْنِ عَمِّهٖ فَهَزَرَ سَاقَهٗ- جب پیتا تو اپنے چچازاد بھائی کی طرف اٹھتا اس کی پنڈلی پر زور سے مارتا-

اِنَّهٗ قَضٰى فِيْ سَيْلٍ مَّهْزُوْرٍ اَنْ يُّحْبَسَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْمَاءُ الْكَعْبَيْنِ- مہزور کے نالے میں آپ نے یہ حکم دیا کہ پانی جب تک ٹخنوں تک پہنچے اس کو روک رکھا جائے (اس کے بعد دوسرے کے باغ میں چھوڑ دیا جائے مہزور ایک وادی کا نام ہے بنی قریظہ میں لیکن مہروز بہ تقدیم را بر زائے معجمہ ایک بازار تھا مدینہ کا آنحضرتؐ نے اس کو مسلمانوں پر تصدق کیا تھا)-

هَزٌّ- حرکت دینا' خوش کرنا' ٹوٹ جانا-

تَهْزِيْزٌ- حرکت دینا-

تَهَزُّزٌ اور اِهْتِزَازٌ- دل کا خوش ہونا' جھومنا-

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدٍ- (حضرت سعد بن معاذؓ کے مرنے سے عرش جھوم گیا (اس کو خوشی ہوئی کہ حضرت سعدؓ کی روح آتی ہے- بعض نے کہا مراد عرش والے فرشتوں کا جھومنا ہے)-

اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ- جب فاسق بدکار شخص کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصے ہوتا ہے اور عرش جھوم جاتا ہے (گویا بڑی آفت آئی)-

فَانْطَلَقْنَا بِالسَّفَطَيْنِ نَهُزُّبِهِمَا- ہم اور وہ دونوں گٹھوں کو لے کر جلدی جلدی بھاگ رہے تھے-

اَرْضًا تَهْتَزُّ زَرْعًا- وہ زمین جس پر کھیتی لہلہاتی ہے-

سَمِعْتُ هَزِيْزًا كَهَزِيْزِ الرَّحٰى- میں نے چکی کی آواز کی طرح ایک آواز سنی-

ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ- پھر ان کو ہلائے گا (یعنی آسمان اور زمین' دریا اور پہاڑوں کو جو اس کی ایک انگلی پر ہوں گے) پھر کہے گا میں بادشاہ ہوں (بے شک تو بادشاہ ہے' ہمارا مالک ہے اور سب تیرے بندے اور غلام ہیں)-

اِهْتَزُّوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ- اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھومے اور خوش ہوئے-

هَزْعٌ- جلدی جانا' توڑنا-

تَهْزِيْعٌ- توڑنا-

تَهَزُّعٌ- ترش رو ہونا' مضطرب ہونا-

اِنْهِزَاعٌ- ٹوٹ جانا-

اِهْتِزَاعٌ- جلدی بھاگنا' جھومنا-

حَتّٰى مَضٰى هَزِيْعٌ مِّنَ اللَّيْلِ- یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ (تہائی یا چوتھائی) گزر گیا-

اِيَّاكُمْ وَ تَهْزِيْعَ الْاَخْلَاقِ- اخلاق کو خراب کرنے اور توڑنے سے بچے رہو (یعنی اچھے اخلاق کو چھوڑ کر برے عادات و اطوار مت اختیار کرو)-

هَزْلٌ- دبلا ہونا' مزاح کرنا' ٹھٹا کرنا' دبلا کرنا' محتاج ہو جانا-

هَزَلٌ- دبلا ہونا-

تَهْزِيْلٌ- دبلا کرنا-

مُهَازَلَةٌ- دل لگی کرنا' ٹھٹا کرنا-

اِهْزَالٌ- مسخرہ پانا-

هَزْلٰى- سانپ-

مَهَازِلُ- قحط-

كَانَ تَحْتَ الْهَيْزَلَةِ- وہ جھنڈے کے تلے تھے (جھنڈے کو هَيْزَلَة اس لئے کہا کہ ہوا اس کے ساتھ کھیلتی ہے' اس کو ہلاتی ہے)-

اِنَّمَا كَانَتْ هُزَيْلَةً مِّنْ اَبِى الْقَاسِمِ- یہ تو ابوالقاسم کا

یعنی آنحضرتؐ کا ایک مزاح تھا۔

لَیْسَ بِھَزْلٍ۔ یہ کچھ ٹھٹا نہیں بلکہ سراسر سچ اور واقع ہے۔

ھُزَالٌ۔ لاغری۔

ھَزِلَةٌ۔ دل لگی' خوش طبعی' ٹھٹول۔

اَلَاسَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ یَا ھَزَّالُ۔ ارے ہزال! تو نے اس کام کو اپنے کپڑے سے چھپا کیوں نہ دیا۔ (ہزال اس لونڈی کے مالک کا نام تھا جس سے ماعز نے زنا کیا اور ماعز کو بہکا کر اس نے آنحضرتؐ کے پاس بھیج دیا تاکہ آپ کے پاس جا کر زنا کا اقرار کر لیں)۔

فَاذْھَبْنَا الْاَمْوَالَ وَ اَھْزَلْنَا الذَّرَارِیَ وَالْعِیَالَ۔ ہم نے اپنے اونٹ کھو دیئے اور بال بچوں اور عورتوں کو ناتوان اور دبلا کر دیا۔

لَایَسْتَطِیْعُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بِالْبَیْتِ مِنَ الْھُزْلِ۔ دبلے پن اور ناتوانی کی وجہ سے خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کر سکتے (صحیح ھُزَال ہے بروزن قُلَال)۔

ھَزْمٌ۔ دبانا' گڑھا کر دینا' سرین کے درمیان مار کر ناف نکال دینا' آواز کرنا' توڑنا' شکست دینا' کھودنا۔

ھُزُوْمٌ۔ پھٹ جانا۔

تَھْزِیْمٌ۔ شکست دینا۔

تَھَزُّمٌ۔ آواز کرنا' آواز کے ساتھ پھٹ جانا' سوکھ جانا' ٹوٹ جانا۔

اِنْھِزَامٌ۔ شکست پانا' پھٹ جانا آواز کے ساتھ جیسے اِھْتِزَامٌ ہے۔ اور اِمْتِزَامٌ دوڑنا' جلدی کرنا۔

ھَازِمَةٌ۔ آفت۔

اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوْا ھَزْمَ الْاَرْضِ فَاِنَّھَا مَأْوَی الْھَوَامِ۔ جب تم سفر میں رات کو کہیں ٹھہرو (آرام کے لئے) تو پھٹی ہوئی زمین سے الگ رہو وہ کیڑوں کا ٹھکانا ہے (دراڑوں میں کیڑے مکوڑے رہتے ہیں)۔

اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِی الْاِسْلَامِ بِالْمَدِیْنَةِ فِیْ ھَزْمِ بَنِیْ بَیَاضَةَ۔ سب سے پہلا جمعہ جو اسلام کے زمانے میں پڑھا گیا وہ بنی بیاضہ کے ہزم میں (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔

اِنَّ زَمْزَمَ ھَزْمَةُ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔ زمزم کا کنواں حضرت جبرئیلؑ کی ایک لات ہے (جو انھوں نے زمین پر ماری تو پانی نکل آیا)۔

ھَزْمَة۔ سینہ کا گڑھا اور سیب میں دبانے سے جو گڑھا ہو جائے (عرب لوگ کہتے ہیں ھَزَمْتُ الْبِیْرَ میں نے کنواں کھودا۔

مَحْزُوْنُ الْھَزْمَةِ۔ سینہ میں جو گڑھا ہے وہ سخت یا رنج و غم سے سینہ بھاری۔

فِی قِدْرٍ ھَزِمَةٌ مِّنَ الْھَزِیْمِ۔ ہانڈی میں بھی بجلی کڑکنے کی سی آواز ہے۔

ھُزِمَ الْمُشْرِکُوْنَ۔ مشرکوں کو شکست ہوئی۔

وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔ اس نے مشرکوں کی جماعتوں کو خود اکیلے ہی شکست دے دی (مسلمانوں کو لڑنا نہ پڑا۔ یعنی جنگ خندق میں اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر مشرکوں کو بھگا دیا)۔

یَرٰی اَنَّهٗ ھُزِیَ بِهٖ۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس سے ٹھٹا کیا گیا۔

لَایُھْزَمُ جُنْدُهٗ۔ اس کا لشکر شکست نہیں پائے گا۔

بابُ الھاء مع الشین

ھَشٌّ۔ لکڑی سے جھاڑنا۔

ھُشُوْشَةٌ۔ نرم ہونا۔

ھَشَاشَةٌ۔ خوشی' تبسم اور نشاط جیسے بَشَاشَةٌ ہے۔

ھَشٌّ بَشٌّ۔ خوش' خرم' ہنس مکھ۔

تَھْشِیْشٌ۔ خوش کرنا۔

اِھْتِشَاشٌ۔ خوش ہونا۔

اِسْتِھْشَاشٌ۔ ہلکا کرنا۔

لَایُخْبَطُ وَلَا یُعْضَدُ حِمٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ ھُشُّوْاھَشًّا۔ آنحضرتؐ نے جو رمنے محفوظ کئے ہیں وہاں کے پتے نہ توڑے جائیں اور نہ درخت کاٹے جائیں۔ لیکن نرمی سے پتے جھاڑ سکتے ہیں۔

لَقَدْ رَاهَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَرَسٍ لَّہٗ یُقَالُ لَہٗ سَبْحَۃٌ فَجَاءَ تْ سَابِقَۃً فَہَشَّ لِذٰلِکَ وَ اَعْجَبَہٗ- آنحضرتؐ نے ایک گھوڑی پر شرط کرائی جس کا نام سبحہ تھا- وہ شرط جیت گئی- آگے بڑھ گئی- آنحضرتؐ یہ دیکھ کر خوش ہوئے- آپ کو اچھا معلوم ہوا-

ہَشِشْتُ یَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ- (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) ایک دن میں خوشی میں تھا میں نے روزے کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لے لیا-

دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ تَہْتَشَّ لَہٗ- حضرت ابوبکرؓ آئے لیکن آپ خوشی کے ساتھ ان سے نہیں ملے-

حَتّٰی اِذَا رَاَیْنَا جُدُرَ الْمَدِیْنَۃِ ہَشِشْنَا- جب ہم نے مدینہ کی دیواروں کو دیکھا تو خوش ہو گئے-

ہَشْمٌ- توڑنا' جیسے تَہْشِیْمٌ ہے- خوب توڑنا' تعظیم کرنا-

تَہَشُّمٌ- ٹوٹنا' ناتوان ہو جانا' تعظیم اور اکرام کرنا' مہربانی چاہنا' مہربانی کرنا-

اِنْہِشَامٌ- ٹوٹنا- اِہْتِشَامٌ (اونٹنی کو) دوہنا' مطیع ہونا-

ہَاشِمٌ- آنحضرتﷺ کے پردادا کیونکہ وہ ثرید توڑ کر اہل حرم کو کھلاتے تھے-

جُرِحَ وَجْہُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُشِمَتِ الْبَیْضَۃُ عَلٰی رَاْسِہٖ- آنحضرتؐ کا چہرہ زخمی ہوا اور آپ کے سر پر خود توڑا گیا-

ہَاشِمَۃ- وہ زخم جو سر کی ہڈی توڑ ڈالے-

بابُ الھاء مع الصّاد

ہَصْرٌ- کھینچنا' جھکانا' توڑنا' ہٹانا' نزدیک کرنا' مڑنا-

اِنْہِصَارٌ اور اِہْتِصَارٌ- مڑ جانا' کھنچ جانا-

ہَصُوْرٌ- شیر-

کَانَ اِذَا رَکَعَ ہَصَرَ ظَہْرَہٗ- آنحضرتﷺ جب رکوع کرتے تو اپنی پیٹھ موڑتے-

اِنَّہٗ کَانَ مَعَ اَبِیْ طَالِبٍ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَۃٍ فَتَہَصَّرَتْ اَغْصَانُ الشَّجَرَۃِ- آنحضرتؐ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تھے سفر میں ایک درخت کے تلے اترے تو اس درخت کی شاخیں لٹک آئیں (آپ پر سایہ کرنے کو)-

لَمَّا بَنٰی مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَفَعَ حَجَرًا ثَقِیْلًا فَہَصَرَہٗ اِلٰی بَطْنِہٖ- جب آپ نے مسجد قبا بنائی تو ایک بھاری پتھر اٹھایا اور اس کو اپنے پیٹ کی طرف جھکایا-

کَاَنَّہُ الرِّئْبَالُ الْہَصُوْرُ- گویا وہ ایک شکار کرنے والے شیر تھے جو اکیلا شکار کیا کرتا ہے-

وَ دَارَتْ رَحَاہَا بِاللُّیُوْثِ الْہَوَاصِرِ- اس کی چکی شکار کرنے والے شیروں سے چل رہی ہے-

فَرُبَّمَا اَضْحَوْا بِمَنْزِلَۃٍ تَہَابُ صَوْلَہُمُ الْاُسْدُ الْمَہَاصِیْرُ- وہ کبھی ایسے مرتبہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ ان کے حملہ سے شکار کرنے والے پھاڑنے والے شیر ڈرتے ہیں-

ہَصَرْتُ بِفَوْدَیْ رَاْسِہٖ- میں نے اس کے سر کے دونوں کونے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا (یہ ایک شاعر نے معاویہؓ کی دختر کی نسبت کہا)-

بابُ الھاء مع الضّاد

ہَضْبٌ- مینہ برسنا' سست چال چلنا' آوازیں بلند ہونا' باتوں میں لگنا-

اِہْضَابٌ- پہاڑ کے بالائی حصوں پر اترنا-

اِہْتِضَابٌ- باتوں میں لگنا-

اِسْتِہْضَابٌ- ہضبہ ہو جانا-

ہَضْبَۃ- وہ پہاڑ جو زمین پر پھیلا ہو یا ایک پتھر ہو یا ٹیلہ یا لمبا پہاڑ سب پہاڑوں سے الگ-

ہِضَبٌّ- سخت-

ہَضِیْبٌ- کم دودھ والی-

اِنَّہُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَنَامُوْا حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فَقَالَ عُمَرُ [illegible] اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- ایک سفر میں لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے' سب سو رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا

آنحضرت ﷺ اس وقت بھی سو رہے تھے- تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا ''باتوں میں لگ جاؤ تاکہ آنحضرتؐ جاگ اٹھیں'' (باتوں کی آوازیں سن کر اور آپ کو جگانا ادب کے خلاف سمجھا)-

فَاَرْسَلَ السَّمَآءُ بِهَضْبٍ- آسمان نے مینہ برسایا-

تَمْرِيْهِ الْجَنُوْبُ دِرَرَ اَهَاضِيْبِهٖ- اس کے بارشوں کے بہاؤ کو جنوبی ہوا کھینچتی ہے-

مَاذَا لَنَا بِهَضْبَةٍ- ہم کو ٹیلے سے کیا کام (اس کی جمع هِضَبٌ اور هَضَبَاتٌ اور هِضَابٌ ہے)-

اِلٰى هَضْبَةٍ- پہاڑ کی طرف-

وَاَهْلُ جَنَابِ الْهِضَبُ- جناب کے لوگ (جو ایک مقام کا نام ہے) بلند ٹیلے ہیں-

هَضْبَةٌ حَمْرَاءُ- سرخ ٹیلہ ہے یا بڑی بڑی بوندوں کا مینہ (یہ بنی تمیم کا وصف ہے)-

اَهَاضِيْب- بارش کی بوچھاڑ' ایک کے بعد ایک' پے درپے-

هَضْمٌ- توڑنا' ظلم کرنا' غصب کرنا' کم کرنا' ساقط کرنا' پچا دینا-

هَضَمٌ- پیٹ دبلانا' کمر پتلی ہونا-

تَهَضُّمٌ اور اِهْتِضَامٌ- ظلم کرنا' غصب کرنا' ذلیل کرنا' توڑنا-

تَهَضُّمٌ- مطیع ہو جانا-

اِنْهِضَامٌ- رچنا پچنا' ہضم ہو جانا-

اَمِيْرُكُمْ لهٰذَا الْاَهْضَمُ الْكَشْحَيْنِ- تمہارا سردار یہ پتلی کمر والا ہے جس کے دونوں پہلو مل گئے ہیں (ایک عورت نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کسی طرح ننگا دیکھ کر کوفہ والوں سے یہ کہا)-

هُوَ يَهْضِمُ الطَّعَامَ- وہ کھانے کو ہضم کر دیتا ہے-

اِنَّمَا اَشْرَبُ الْقَدَحَ وَالْقَدَحَيْنِ يَهْضِمُ طَعَامِيْ قَالَ هُوَ لِدِيْنِكَ اَهْضَمُ- بشر بن مفضل نے اپنے بیٹے سے کہا تو شراب کیوں پیتا ہے اس نے کہا میں دو ایک گلاس پی لیتا ہوں تو میرا کھانا ہضم ہو جاتا ہے؟ بشر نے کہا وہ تیرے دین کو کھانے سے زیادہ ہضم کر دے گا (یعنی گو شراب سے کھانا ہضم ہوگا- مگر دین برباد ہوگا- خدا کا گناہ گار ہوگا)-

وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَخَيْرُهُمْ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ يَهْضِمُ نَفْسَهٗ- قسم خدا کی حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہؓ میں افضل ہیں لیکن مومن اپنے نفس کو توڑتا ہے حقیر کہتا ہے (یعنی تواضع کرتا ہے اپنے تئیں سب سے کمتر جانتا ہے)-

اَلْعَدُوُّ بِاَهْضَامِ الْغِيْطَانِ- دشمن نشیبی زمین کے نرم حصوں میں ہے-

صَرْعٰى بِاَثْنَاءِ هٰذَا النَّهْرِ وَ اَهْضَامِ هٰذَا الْغَائِطِ- اس نہر کے درمیان گرے پڑے ہیں اور اس پست اور نرم زمین کے ٹکڑوں میں-

اَوْعِنْدَ هَضِيْمَةٍ نَالَتْهُ- یا کسی ظلم پر جو اس کو پہنچے-

رَجُلٌ هَضِيْمٌ- مظلوم شخص-

هَاضُوْم- جوارش جو کھانا ہضم کرے یا کوئی ہاضم دوا یا نمک-

بابُ الهاء مع الطاء

هَطْعٌ یا هُطُوْعٌ- ڈرتے ہوئے سامنے آنا' جلد جلد یا ایک چیز پر نگاہ جمانا-

اِهْطَاعٌ- گردن دراز کرنا' سر جھکانا- جیسے اِسْتِهْطَاعٌ ہے-

سِرَاعًا اِلٰى اَمْرِهٖ مُهْطِعِيْنَ اِلٰى مَعَادِهٖ- اس کے حکم پر جلدی چلنے والے اپنی معاد کی طرف دوڑنے والے-

هَطْلٌ یا هَطَلَانٌ یا تَهْطَالٌ- بڑی بڑی بوندیں متفرق طور پر پے درپے برسنا' پسینہ نکلنا' آہستہ چلنا' بہنا-

هَطَّالٌ- پے درپے زور کا مینہ-

هَطْلٌ- جھڑی (یعنی آہستہ بارش جو برابر قائم رہے)-

هِطْلٌ- بھیڑیا' چور' احمق-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ- یا اللہ مجھ کو دو آنکھیں ایسی دے جو روتی رہیں آنسو بہاتی رہیں-

اِنَّ الْهَبَاطِلَةَ لَمَّا نَزَلَتْ بِهٖ بَعِلَ بِهِمْ- جب ہندی یا ترکی اس کے پاس اترے تو وہ دہشت زدہ ہو گیا یہ هَيْطَلٌ کی جمع ہے جو ایک قوم ہے ترکوں کی یا ہندیوں کی-

هَطْمٌ- جلدی ہضم ہونا (یہ لفظ مجھ کو لغت میں نہیں ملا- اصل میں حَطْمٌ بمعنی توڑنے کے ہے- شاید حائے حطی کو ہائے ہوز سے بدل دیا)-

اِذَا شَرِبُوْا مِنْهُ هَطَمَ طَعَامَهُمْ- جب اس میں سے پئیں گے تو ان کا کھانا ہضم کر دے گا-

بابُ الهاء مع الفاء

هَفْتٌ یا هُفَاتٌ- ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنا' بغیر سوچے بہت باتیں کرنا-

تَهَافُتٌ- گرنا' پے در پے ہونا' اکثر اس کا استعمال شر اور برائی میں ہوتا ہے' اڑ کر آنا' ہجوم کرنا-

يَتَهَافَتُوْنَ فِی النَّارِ- کٹ کٹ کر آگ میں گریں گے-

وَالْقُمَّلُ يَتَهَافَتُ عَلٰی وَجْهِیْ- جوئیں میرے منہ پر گر رہی تھیں (اس کثرت سے سر میں جوئیں تھیں)-

هَفٌّ- چلنا اس طرح کہ آواز سنائی دے-

هَفِيْفٌ- جلدی چلنا' ہلکا ہونا' چمکنا' جھکنا-

اِهْتِفَافٌ- چمکنا-

وَهِیَ رِيْحٌ هَفَّافَةٌ- وہ ہوا ہے جلد چلنے والی-

هَفَّافَة- اچھی ساکن ہوا-

هَلْ كَانَ اِلَّا حِمَارًا هَفَّافًا- امام حسن بصریؒ سے حجاج بن یوسف کا ذکر آیا تو انھوں نے کہا وہ ایک بے قرار ہلکا گدھا تھا (ایک بھیڑیا خونخوار ظالم تھا)-

كَانَتِ الْاَرْضُ هِفًّا عَلَی الْمَاءِ- زمین پانی پر ہل رہی تھی (حرکت کر رہی تھی)-

رَجُلٌ هِفٌّ- ہلکا آدمی-

وَاللّٰهِ مَا فِیْ بَيْتِكَ هِفَّةٌ وَّلَا سُفَّةٌ- تمہارے گھر میں تو ابر ہے (جس میں سے پانی برستا ہے- یعنی پینے کی کوئی چیز نہیں) نہ زنبیل ہے (جس میں کھانا رکھتے ہیں یعنی کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے)-

كَانَ بَعْضُ الْعُبَّادِ يُفْطِرُ عَلٰی هِفَّةٍ يَّشْوِيْهَا- بعض عابد لوگ ایک مچھلی پر روزہ افطار کرتے جس کو بھون لیتے (بعض نے کہا هِفَّة وعوص (مینڈک کے بچے) کو کہتے ہیں)-

هَفْكٌ- ڈال دینا-

مُنْهَفِكٌ- مضطرب' چلنے میں ڈھیلا لٹکتا ہوا-

قُلْ لِاُمَّتِكَ فَلْتَهْفِكْهُ فِی الْقُبُوْرِ- اپنی امت سے کہہ اس کو قبروں میں ڈال دے-

تَهَفُّكٌ- اضطراب اور استرخاء چلنے میں-

هَفْوٌ یا هَفْوَةٌ یا هَفَوَانٌ- جلدی جانا' کودتے ہوئے جانا پنکھ ہلا کر اڑ جانا' پھسل جانا' بھوکا ہونا' چل دینا' بلند ہونا' ہلانا' خوش ہونا' ہلکا ہونا-

هَفَاءٌ- بھوک سے ہلاک ہونا' قرضہ ڈوب جانا-

تَهْفِيَةٌ- کھانا نہ دینا یہاں تک کہ مر جائے-

مُهَافَاةٌ- خواہش پر مائل کرنا-

هَافٍ- بھوکا-

اِنَّهٗ وَلّٰی اَبَا غَاضِرَةَ الْهَوَافِیَ- حضرت عثمانؓ نے ابو غاضرہ کو گمے ہوئے اونٹ دے دیئے-

هَفَا الطَّائِرُ- پرندہ اڑ گیا-

هَفَا الرِّيْحُ- ہوا چلی-

اِلٰی مَنَابِتِ الشِّيْحِ وَمَهَافِی الرِّيْحِ- گھاس اگنے کے مقاموں کی طرف اور ہوائیں چلنے کے (یعنی جنگلوں' بیابانوں کی طرف)-

تَهْفُوْا مِنْهُ الرِّيْحُ بِجَانِبٍ كَاَنَّهٗ جَنَاحُ نَسْرٍ- اس میں ایک کونے سے ہوا نکلتی ہے گویا وہ گھر گدھ کا بازو ہے- (یعنی چھوٹا گھر ہے)-

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْهَفْوَةَ- یا اللہ! میری لغزش اور غلطی پر رحم کر (اس پر مواخذہ نہ کر)-

هَفَوَاتُ اللِّسَانِ- زبان کی غلطیاں-

بابُ الھاء مع القاف

هَقْعٌ - داغ دینا۔
هَقَعٌ - جفتی چاہنا۔
تَهَقُّعٌ - احمق ہونا، تکبر کرنا، قبیح کام کرنا۔
اِنْهِقَاعٌ - بھوکا ہونا۔
اِهْتِقَاعٌ - روکنا، باز رکھنا۔
اُهْتُقِعَ لَوْنُهٗ - اس کا رنگ بدل گیا۔
هَقِعٌ - حریص۔
طَلِّقْ اَلْفًا يَكْفِيكَ مِنْهَا هَقْعَةُ الْجَوْزَاءِ - ہزار طلاق دے دے مگر تجھ کو برج جوزا کے تین ستارے کافی ہیں (یعنی تین طلاقیں کافی ہیں باقی فضول ہیں)۔

بابُ الھاء مع الکاف

هَكْرٌ اور هَكَرٌ - اونگھ آنا، سخت نیند ہونا۔
تَهَكُّرٌ - تعجب اور تحیر۔
هَكِرٌ - اونگھنے والا۔
اَقْبَلْتُ مِنْ هَكْرَانَ وَ كَوْكَبٍ - میں ہکران اور کوکب کی طرف سے آیا (یہ دو پہاڑ ہیں عرب میں مشہور)۔
هَكِمٌ - شریر بے کار کاموں میں مشغول۔
تَهْكِيمٌ - گانا۔
تَهَكُّمٌ - گر جانا، ٹھٹا کرنا، سخت غصہ ہونا، شرمندہ ہونا، بہت بارش ہونا۔
جَعَلَ يَتَهَكَّمُ بِيْ - مجھ سے ٹھٹا کرنے لگا۔
وَهُوَ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى وَ يَقُوْلُ هَلُمَّ اِلَى الْجَنَّةِ يَتَهَكَّمُ بِنَا - وہ الٹے پاؤں جا رہا تھا اور کہتا تھا بہشت کی طرف آؤ - ہم سے ٹھٹا کرتا تھا۔
وَلَا مُتَهَكِّمٌ - نہ ٹھٹا کرنے والا۔

بابُ الھاء مع اللام

هَلْبٌ - بال اکھیڑنا، کترنا، تر کر دینا۔
هَلَبٌ - بہت بال ہونا۔
تَهْلِيبٌ - بال اکھیڑنا، ہجو کرنا، گالی دینا۔
لَاَنْ يَّمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَانَتِيْ وَهُلْبَتِيْ - اگر میرے پیڑو اور ہلبہ کے درمیان بھر جائے (ہلبہ وہ مقام جو پیڑو کے اوپر ہے ناف کے قریب)۔
رَحِمَ اللّٰهُ الْهَلُوْبَ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْهَلُوْبَ - اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو اپنے خاوند کی عاشق ہے دوسرے کسی سے اس کو مطلب نہیں اور اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس عورت پر جو خاوند کے سوا دوسرے مرد سے آشنائی رکھے۔
مَامِنْ عَمَلِيْ شَيْءٌ اَرْجٰى عِنْدِيْ بَعْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ لَيْلَةٍ بِتُّهَا وَ اَنَا مُتَتَرِّسٌ بِتُرْسِيْ وَالسَّمَاءُ تَهْلُبُنِيْ - حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا لا الٰہ الا اللہ کے بعد اور کسی نیک کام پر مجھ کو اس رات سے زیادہ امید نہیں ہے جب میں رات بھر اپنی سپر اپنے اوپر لگائے رہا اور آسمان مجھ کو تر کر رہا تھا یعنی آسمان سے پانی برس رہا تھا (یہ جہاد کا سفر ہوگا - گویا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی تکلیف اٹھائی)۔
وَفِيْهَا هَلَبَاتٌ كَهَلَبَاتِ الْفَرَسِ - اور دجال کے جھنڈے بردار کی دم میں بالوں کے گچھے ایسے ہوں گے جیسے گھوڑے کی دم پر ہوتے ہیں۔
كَلَّا اِنَّهٗ لَيُهْلِبُهٗ - ہرگز نہیں وہ اس کو بالوں دار کر دے گا۔
فَلَقِيَهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ - انھوں نے بالوں میں ڈھکا ہوا پایا (یہ تمیم داری کے قصہ میں ہے جنھوں نے دجال کو ایک جزیرے میں دیکھا تھا)۔
وَالدَّابَّةُ الْهَلْبَاءُ الَّتِيْ كَلَّمَتْ تَمِيْمًا هِيَ دَابَّةُ الْاَرْضِ الَّتِيْ تُكَلِّمُ النَّاسَ يَعْنِيْ بِهَا الْجَسَّاسَةَ - وہ بالوں دار جانور جو تمیم داری سے جزیرہ میں ملا تھا وہی دابۃ الارض ہے (جو قیامت کے قریب زمین سے نکل کر) لوگوں سے بات کرے گا - مراد جساسہ ہے (یعنی دجال کا جاسوس)۔
وَ رَقَبَةٌ هَلْبَاءُ - گردن بہت بال والی۔
لَاتَهْلُبُوْا اَذْنَابَ الْخَيْلِ - گھوڑوں کی دمیں مت کترو (کیونکہ دم کتر ڈالنے سے گھوڑے کو تکلیف ہوتی ہے، وہ مکھیوں کو

نہیں اڑا سکتا ہمارے زمانے میں نصاریٰ کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی گھوڑوں کو گاڑیوں میں جوتنا شروع کیا ہے اور ان کی دمیں کاٹنا- حالانکہ گھوڑا سواری کے لئے موضوع ہے نہ گاڑی کھینچنے کے لئے عموماً گھوڑوں کا رواج ہو گیا ہے اور لمبی دم گاڑی میں اٹک جاتی ہے اس لئے اس کو کاٹ کر چھوٹا کر دیتے ہیں آسٹریلیا میں گھوڑے ناگر اہل چلاتے ہیں)-

هَلْسٌ- دبلا کرنا-

تَهْلِيْسٌ- دبلا ہونا-

مُهَالَسَةٌ- سرگوشی کرنا-

اِهْلَاسٌ- چھپانا-

هُلَاسٌ- سل کی بیماری-

وَلَا يَنْهَلِسُ- اور بیمار نہ ہو-

رَجُلٌ مَّهْلُوْسُ الْعَقْلِ- وہ آدمی جس کی عقل جاتی رہی ہو-

نَوَازِعُ تَقْرَعُ الْعَظْمَ وَتَهْلِسُ اللَّحْمَ- کھینچنے والے کمان کہ جو ہڈی تک پہنچ جاتے ہیں اور گوشت کو دور کر دیتے ہیں-

هَلَعٌ- بے قراری کرنا' بے انتہا اضطراب کرنا-

مِنْ شَرِّ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ- بندے کو بری خصلت جو دی جاتی ہے وہ بخیلی اور لالچ ہے بے قرار کرنے والی اور نامردی بزدلی جو دل نکالنے والی ہو (یعنی سخت بزدلی)-

اِنَّهَا لَمِسْيَاعٌ هِلْوَاعٌ- وہ ایسی اونٹنی ہے جس کی خبر گیری اچھی طرح نہ کرو' جب بھی کام دیتی تیز اور چالاک ہلکی ہے-

هَلُوْعٌ- بے قرار' مضطرب' رنجیدہ' حریص-

لَا جَشَعٌ وَّلَا هَلَعٌ- مومن نہ حریص ہوتا ہے نہ بے قرار اور مضطرب-

وَعَلَوْتُ اِذْهَلَعُوْا- میں غالب ہوا جب وہ مضطرب تھے-

هُلْكٌ یا هَلَاكٌ یا تَهْلُوْكٌ یا هُلُوْكٌ یا مَهْلِكٌ یا مَهْلِكَةٌ یا تَهْلِكَةٌ- مرجانا' تباہ ہو جانا' گم ہو جانا' فنا ہو جانا-

تَهْلِيْكٌ اور اِهْلَاكٌ- ہلاک کرنا' مال کو تباہ کرنا' بیچ ڈالنا-

تَهَالُكٌ- گرنا-

اِنْهِلَاكٌ اور اِهْتِلَاكٌ- اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا-

اِسْتِهْلَاكٌ- ہلاک کرنا' تباہ کرنا' خرچ کر ڈالنا' تمام کر دینا-

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ- جب کوئی شخص یوں کہے لوگ تباہ ہو گئے تو وہی سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے (بندگان خدا کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا عاقل اور فرزانہ خیال کرتا ہے- متکبر اور مغرور ہے یا لوگوں کو گناہ گار خیال کرتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیز گار- ایک روایت میں اَهْلَكَهُمْ بہ فتحہ کاف ہے تو ترجمہ یوں ہوگا- جو کوئی یوں کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو اسی نے ان کو تباہ کیا کیونکہ ایسا کہنے سے لوگ اصلاح کی سعی و کوشش چھوڑ دیں گے مایوس ہو کر بیٹھ رہیں گے اگر "تباہ ہو گئے" سے یہ مطلب کہ وہ دوزخی ہو گئے تب بھی ایسا کہنے سے لوگ عبادت کرنے سے باز آ جائیں گے کہیں گے اب دوزخ میں جانا تو ضرور ہے پھر تکلیف اٹھانے سے کیا فائدہ؟)-

وَلٰكِنَّ الْهُلْكَ كُلَّ الْهُلْكِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ- کمبخت دجال تباہ ہو پورا تباہ ہو (وہ مردود تو کانا ہوگا) اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (وہ ہر عیب سے پاک ہے- ایک روایت میں یوں ہے فَاِمَّا هَلَكَتْ هُلَّكٌ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ- یعنی اگر کچھ تباہ ہو جانے والے لوگ تباہ ہو جائیں (بے وقوفی سے دجال کو خدا سمجھنے لگیں تو سمجھ لو (کہ وہ مردود کانا ہے) اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (ہر چند دجال عجیب عجیب باتیں دکھلائے گا جو بشر سے نہیں ہو سکتیں اور اسی وجہ سے بیوقوف لوگ اس کی خدائی کے قائل ہو جائیں گے- لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے سمجھ دار بندوں کو بچانے کے لئے دجال میں ایک کھلا عیب رکھ دیا ہے- ہر عقل مند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگر وہ خدا ہوتا تو پہلے اپنا کانا پن درست کرتا)-

مَاخَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا اِلَّا اَهْلَكَتْهُ- زکوٰۃ کا روپیہ

اگر نکالا جائے اور اصل مال میں ملا جلا رہے تو اس مال کو تباہ کر دے گا اس لئے زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے- بعض نے کہا یہ زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو ڈرایا کہ وہ زکوٰۃ کا روپیہ تحصیل کر کے اپنے مال میں نہ ملائیں ورنہ ان کا مال بھی تباہ ہو جائے گا بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص غنی ہو کر زکوٰۃ کا پیسہ قبول نہ کرے اپنے مال میں نہ ملائے ورنہ اس کا اصلی مال بھی تباہ ہو جائے گا)-

اَتَاهُ سَائِلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ وَ اَهْلَكْتُ- ایک سائل حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگا میں ہلاک ہو گیا اور ہلاک کر دیا (یعنی میرے بال بچے بھی ہلاک ہو گئے)-

وَتَرْكُهَا بِمَهْلَكَةٍ- مہلکہ ہلاکت کا مقام یا ہلاکت اور مَهْلَكَة جنگل کو بھی کہتے ہیں-

وَهُوَ اِمَامُ الْقَوْمِ فِي الْمَهَالِكِ- میرا خاوند تہلکوں میں (لڑائیوں میں) لوگوں کے آگے رہتا ہے (بڑا بہادر اور شجاع ہے) یا وہ رستے پہچانتا ہے لوگوں کے آگے جنگوں اور میدانوں میں چلتا ہے-

اِنِّيْ مُوْلَعٌ بِالْخَمْرِ وَالْهَلُوْكِ مِنَ النِّسَاءِ- میں تو شراب کا اور بدکار عورتوں کا دیوانہ ہوں (شراب پیا کرتا ہوں اور زنا کیا کرتا ہوں)-

فَتَهَالَكْتُ عَلَيْهِ- میں اس پر گر پڑا-

اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ- جب ایران کا کسریٰ (موجودہ بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ ایران کا بادشاہ نہ ہوگا (بلکہ وہ ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے گا اور جب قیصر روم کا بادشاہ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد شام کے ملک میں) کوئی قیصر نہ ہوگا (مسلمان شام کا ملک لے لیں گے)-

فَسَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ- اللہ نے اس کے ہلاک کرنے کے لئے اس کو مسلط کر دیا (یعنی اس کو خرچ کرنے کے لئے)-

فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ- نماز میں اودھر اودھر دیکھنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے-

هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَاُ غَيْلِمَةٍ- میری امت کی تباہی چند بچوں کے ہاتھ پر ہو گی-

يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ- یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کر دے گا-

بِهٖ مَهْلَكَةٌ- وہاں ہلاکت کا مقام ہے-

فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ- ایک ہلاکت اور تباہی کی زمین میں-

يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَّاحِدًا- ایک ہی بار سب ہلاک ہو جائیں گے-

لَنْ يَّهْلِكَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا هَالِكٌ- اللہ کی رحمت اور وسعت فضل و کرم سے وہی محروم رہے گا جس کی قسمت میں ہلاکت لکھی گئی ہو-

لَاهُلْكَ عَلَيْكُمْ- تم پر کوئی تباہی نہ ہوگی-

اِنَّمَا هَلَكَ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ- بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہوئے-

مَاهَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ- وہ آدمی تباہ نہیں ہوگا جو اپنا مرتبہ پہچانے (سمجھے کہ میری لیاقت کس درجہ کی ہے یہ نہیں اپنے آپ کو عالم سمجھے اور علم خاک نہ رکھتا ہو)-

مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِمَا اَمَرَ بِهٖ مِنْ طَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ الْوَجْهُ الَّذِيْ لَايَهْلِكُ- امام جعفر صادق نے "كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ" کی تفسیر میں فرمایا حضرت محمدؐ کی اطاعت جس کا اللہ نے حکم دیا ہے یہی وجہ ہے جو ہلاک نہ ہوگی-

لَمْ اُبَالِ فِيْ اَيِّ وَادٍ هَلَكَ- میں پرواہ نہیں کرنے کا وہ جس وادی میں ہلاک ہو جائے-

شِرَارُ نِسَاءِ كُمُ الْحِصَانُ عَلٰى زَوْجِهَا الْهَلُوْكُ عَلٰى غَيْرِهٖ- بدتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو صحبت نہ کرنے دے اور دوسروں سے صحبت کرائے-

وَالْهَالِكُ مِنَّا مَنْ هَلَكَ عَلَيْهِ- تباہ ہونے والا ہم میں وہ ہے جو اس کی مخالفت کرے (اس کا حکم نہ مانے)-

هَلٌّ- خوب پانی برسنا' چاند نکلنا' خوش ہونا' چیخنا-

تَهْلِيْلٌ- لا الٰہ الا اللہ کہنا-

مُهَالٌ اور هِلَالٌ-مزدور کو ماہواری اجرت پر ٹھہرانا-

اِهْلَالٌ-ظاہر ہونا-

اِسْتِهْلَالٌ-پیدائش کے وقت رونا' چاند دیکھنا-

اِهْلَالٌ-لبیک پکار کر کہنا یہ متعدد حدیثوں میں وارد ہے اور دیکھنا' پکارنا-

اِنَّ نَاسًا قَالُوْا لَهٗ اِنَّا بَيْنَ الْجِبَالِ لَانُهِلُّ الْهِلَالَ اِذَا اَهَلَّهُ النَّاسُ -کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم پہاڑوں کے بیچ میں رہتے ہیں جب لوگ چاند دیکھتے ہیں تو ہم کو دکھائی نہیں دیتا (پہاڑ آڑ ہو جاتے ہیں)-

اَلصَّبِيُّ اِذَا وُلِدَ لَمْ يَرِثْ وَلَمْ يُوْرَثْ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا-بچہ جب پیدا ہو تو نہ وہ کسی کا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا جب تک آواز نہ نکالے (روئے نہیں) یا اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے اس کی زندگی معلوم ہو مثلاً چھینکے یا سانس لے)-

كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ-ہم کیوں اس بچہ کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی-

ثَلٰثَةُ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ-دو مہینوں میں تین چاند (دو مہینے پورے کر کے تیسرے کا چاند دیکھیں)-

اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ-جب لوگوں نے ذی الحجہ کا چاند دیکھا تو لبیک پکاری' احرام باندھ لیا-

اَهِلِّيْ بِحَجٍّ-تو ایسا کر حج کا احرام باندھ لے (اور عمرے کا احرام توڑ ڈال یا اس کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے)-

اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ-یا اللہ اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ نکال-

اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ خَاصَّةً فَاَمَرَ اَنْ نَحِلَّ-ہم نے میقات سے خاص حج کا احرام باندھا تھا-لیکن آنحضرتؐ نے حکم دیا (عمرہ کر کے) احرام کھول ڈالنے کا اور حج کا احرام فسخ کر دینے کا ائمہ ثلثہ کہتے ہیں یہ حکم صحابہ سے خاص تھا مگر تخصیص کی کوئی دلیل بیان نہیں کرتے اور امام احمدؒ اور اہل حدیث کے نزدیک عام ہے' قیامت تک باقی ہے-

فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ-اس کے احرام باندھنے کا مقام اس کا گھر ہے-

اَهْلَلْنَا الْهِلَالَ-ہم چاند میں داخل ہوئے (یعنی ہلال میں جو غرہ سے تیسری تاریخ تک کہتا ہے)-

اِسْتَبْشَرَ وَتَهَلَّلَ وَجْهُهٗ-آپ خوش ہو گئے آپ کا چہرہ چمکنے دمکنے لگا (درخشاں ہو گیا)-

كَاَنَّ فَاهُ الْبَرَدُ الْمُنْهَلُّ-ان کا منہ گویا برستا ہوا اولہ تھا-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ وَهَلَّتْنَا-اللہ تعالیٰ نے ابر کو جوڑ دیا اس نے ہم پر پانی برسایا (ایک روایت میں مَلَتْنَا ہے یعنی ہم کو خوب کشادگی کے ساتھ پانی دیا-ایک روایت میں مَلَاَتْنَا یعنی ہم کو پانی سے بھر دیا)-

فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ-آسمان سے پانی برسانا شروع کیا یا پانی کی آواز نکالنا شروع کی-

وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيْلٌ-وہ موت کے حوضوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے-

وَهَلَّلَهٗ-اور لا الٰہ الّا اللہ کہا-

مَابَالُ الْهِلَالِ يَبْدُوْ دَقِيْقًا كَالْخَيْطِ ثُمَّ يَزِيْدُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ-حضرت معاذ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یہ چاند کا کیا حال ہے؟ دھاگے کی طرح باریک نمودار ہوتا ہے پھر (بڑھتے بڑھتے) پورا ہو جاتا ہے-

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ قَالَ مَا ذُبِحَ لِصَنَمٍ اَوْ وَثَنٍ اَوْ شَجَرٍ حَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ كَمَا حَرَّمَ الْمَيْتَةَ-''وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ'' کی تفسیر حدیث میں یوں آئی ہے کہ جو جانور بت یا اللہ کے سوا کسی معبود یا درخت کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے-اس کو اللہ نے مردار کی طرح حرام کر دیا ہے گو اس پر اللہ کا نام بھی ذبح کے وقت لیا جائے-غرض یہ ہے کہ ذبح ایک عبادت ہے جو خالص اللہ کے لئے ہونا چاہئے جب یہ ذبح کسی دوسرے کے احترام و تعظیم کے لئے کیا جائے تو وہ جانور مردار ہے-مثلاً شاہ یا امیر کی تعظیم کے لئے جانور کاٹیں یا غوث یا پیر یا مرشد یا کسی ولی کی تعظیم کے لئے کاٹیں)-

تَهَلَّلَتْ دُمُوْعُهٗ-اس کے آنسو بہہ نکلے-

اَلَا هَلَّا اَلَا هَلُمَّ- ارے آ جلدی آ-

هَلُمَّ- یہ لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے یہ اسم فعل ہے اس کے معنی آ اور لا واحد اور تثنیہ اور مذکر مؤنث اور جمع سب میں یکساں مستعمل ہے لیکن بنی تمیم کے لوگ هَلُمَّ هَلُمِّیْ هَلُمَّا هَلُمُّوْا کہتے ہیں-

هَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ- آ ؤ برکت والی صبح کا کھانا کھاؤ (یعنی سحری کا)-

هَلُمَّهْ- اخیر میں ہائے سکتہ ہے-

هَلُمُّوْا شُهَدَاءَ كُمْ- اپنے گواہوں کو لاؤ-

اِذَ ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ- جب نیک لوگوں کا ذکر آئے تو عمرؓ کا نام جلد لو یا عمرؓ کے نام پر ٹھہر جاؤ ان کے فضائل بیان کرو-

هَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا- تو نے ایک کنواری سے کیوں شادی نہ کی اس سے کھیلتا رہتا-

هَلُمَّ اِلَی الْحَجِّ- (حضرت ابراہیمؑ جب کعبہ بنا چکے تو یوں پکارا "هَلُمَّ اِلَی الْحَجِ" یعنی) حج کے لئے آؤ (کہتے ہیں اگر هَلُمُّوْا کہتے تو صرف ان لوگوں کی طرف خطاب ہوتا جو آدمی اس وقت دنیا میں موجود تھے تو هَلُمَّ خطاب ہے ہر شخص کی طرف جو اس کے لائق ہو خواہ حاضر ہو یا غیر حاضر اور هَلُمُّوْا ان حاضرین کے لئے جو موجود ہوں)-

لَمْ يَزَلْ مُنْذُ قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ وَهَلُمَّ جَرًّا يَمُنُّ بِهٰذَا الدِّيْنِ عَلٰی اَوْلَادِ الْاَعَاجِمِ- اللہ تعالیٰ نے جب سے اپنے پیغمبر کو دنیا سے اٹھا لیا اور اس کے بعد برابر (قیامت تک) یہ دین عجمیوں کی اولاد کو دے کر ان پر احسان کرتا رہے گا- (عجم میں بڑے بڑے فاضل اور عالم گزرے ہیں اور اب تک جیسا دین کا علم عجم میں ہے ویسا عرب میں نہیں ہے- میں نے بہ چشم خود مدینہ طیبہ میں آ کر دیکھا کوئی عالم وہاں خاص مدینہ کا رہنے والا نہ تھا بلکہ دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے- امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد حدیث کے بڑے بڑے عالم عجم ہی کے تھے)-

بابُ الهاء مع الميم

هَمْجٌ- ایک ہی بار سیراب ہونے تک پی لینا-

اِهْمَاجٌ- خوب دوڑنا، چھپانا-

اِهْتِمَاجٌ- ناتوان ہو جانا-

وَسَائِرُ النَّاسِ هَمَجٌ رِعَاعٌ- اور باقی لوگ رذیل اور بازاری ہیں (کہتے ہیں هَمَجٌ اصل میں وہ چھوٹی مکھی جو بکری اور گدھے کے منہ پر گرتی ہے- بعض نے کہا مچھر تو کمینہ اور ذلیل لوگوں کو اس سے تشبیہ دی)-

سُبْحَانَ مَنْ اَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمَجَةِ- پاک ہے وہ خداوند جس نے چیونٹی اور مکھی کے پاؤں جمائے (حالانکہ چیونٹی بہت ہی چھوٹی ہے مگر اس میں بھی تمام اعضاء اور حواس ہیں اتنی سی چیز میں اتنے اعضاء اور قویٰ رکھنا اس خداوند ہی کا کام ہے)-

هُمْ هَمَجٌ هَامِجٌ- وہ مکھی ہیں حقیر ان سے کیا ہو سکتا ہے "کیر مگس چہ خفتہ و چہ بیدار"-

هَمْدٌ- لمبائی میں سے پھٹ جانا کہ نظر نہ آئے-

هُمُوْدٌ- مرجانا، بجھ جانا (جیسے خُمُوْدٌ ہے)-

هَامِدَه- وہ زمین جس میں زندگی نہ ہو نہ درخت ہوں نہ گھاس ہو نہ پانی ہو-

اِهْمَادٌ- اقامت کرنا-

هَمْدَان- ایک مشہور قبیلہ ہے یمن میں-

هَمِيْد- وہ تنخواہ جو سرکاری دفتر میں لکھی ہو-

اَخْرَجَ بِهٖ مِنْ هَوَامِدِ الْاَرْضِ النَّبَاتَ- اس نے مری ہوئی زمینوں میں سے گھاس نکالی پانی برسا کر-

حَتّٰی كَادَ يَهْمُدُ مِنَ الْجُوْعِ- بھوک سے مرنے کو تھا-

هَمَدَتْ اَصْوَاتُهُمْ- ان کی آوازیں خاموش ہو گئیں ماتھم گئیں-

هَمْرٌ- بہانا-

اِنْهِمَارٌ- بہنا، گرنا-

هَمِرٌ- موٹا، غلیظ-

هَمَّازٌ - بڑا باتونی - جیسے مِهْمَرٌ اور مِهْمَارٌ ہے-

هَمْزٌ - دبانا' چٹکی لینا' کونچنا' دھکیلنا' کاٹنا' توڑنا' پچھاڑنا مہمیز لگانا جلد چلنے کے لئے-

مِنْ هَمْزِهٖ - شیطان کے کونچے اور دبانے اور دھکیلنے سے-

هَمْزٌ - غیبت کرنا (اسی سے هَمَّازٌ ہے غیبت کرنے والا چغل خور)-

مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ - شیطانوں کے کونچوں سے-

مِنَ النِّسَاءِ وَلَّاجَةٌ هَمَّازَةٌ - بعض عورت ہر جائی اور چغل خور لگائی بجھائی کرنے والی ہوتی ہے-

هَمْسٌ - چھپانا' نچوڑنا' توڑنا' چبانا-

هَمُوْسٌ - شیر' کیونکہ چلنے میں وہ آواز نہیں نکالتا-

فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ اِلٰى بَعْضٍ - ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے کھسر پھسر (سرگوشی) کرنے لگا-

كَانَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ - آنحضرتؐ عصر کی نماز پڑھ کر چپکے چپکے کچھ پڑھا کرتے یا عصر کی نماز میں قرأت آہستہ چپکے چپکے کرتے-

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَهَمْسِهٖ - آنحضرتؐ شیطان کے کونچے اور اس کے وسوسہ سے پناہ مانگتے تھے-

وَهُنَّ يَمْشِيْنَ بِنَا هَمِيْسًا - وہ ہم کو لے جا رہی تھیں آہستہ آواز نکال رہی تھیں (یعنی پاؤں کی)-

وَالذِّئْبِ الْهَامِسِ وَاللَّيْلِ الدَّامِسِ - بھیڑیا آہستہ دبے پاؤں چلنے والا اس کی اور اندھیری رات کی قسم (یہ مسیلمہ کذاب کا جزء ہے جو قرآن کا مقابلہ کرتا تھا)-

مَهْمُوْسَه - یہ حروف ہیں-

حَثَّهٗ شَخْصٌ فَسَكَتَ - باقی سب مجہورہ ہیں-

هَمْطٌ - ظلم کرنا' خبط کرنا' بے انداز لے لینا' کہے یا کھائے کی پرواہ کرنا' چھین لینا-

تَهَمُّطٌ - غصب کرنا' چھین لینا-

اِهْتِمَاطٌ - عیب کرنا' گالی دینا-

سُئِلَ عَنْ عُمَّالٍ يَنْهَضُوْنَ اِلَى الْقُرٰى فَيَهْمِطُوْنَ النَّاسَ فَقَالَ لَهُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيْهِمُ الْوِزْرُ - ابراہیم نخعیؒ سے پوچھا گیا یہ حاکم کے عامل لوگ (عہدہ دار) جو دیہات میں جاتے ہیں اور لوگوں سے زبردستی ان کے مال چھین لیتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ - انھوں نے کہا گاؤں والوں کو مبارک بادی ہے اور عاملوں پر وبال ہے (ان کو سزا ملے گی)-

كَانَ الْعُمَّالُ يَهْمِطُوْنَ ثُمَّ يَدْعُوْنَ فَيُجَالُوْنَ - عامل لوگ رعیت پر ظلم کرتے تھے پھر لوگوں کی دعوت کرتے تھے تو ان کی دعوت قبول کی جاتی (کیونکہ ان کا سب مال' مال حرام نہیں ہوتا اور یہی حکم ہے ہر ظالم کا - البتہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ دعوت مال حرام میں سے ہے تب تو اس کا قبول کرنا جائز نہیں' مثلاً ایک فاحشہ رنڈی زنا کے پیسے سے لوگوں کی دعوت کرے اور سود خوار کا مال چونکہ سب کا سب سود نہیں ہوتا اس لئے اس کی بھی دعوت قبول کرنا جائز ہے مگر تقویٰ اور ورع یہ ہے کہ ان سب سے پرہیز کرے)-

لَا غَرْوَ اِلَّا اَكْلَةٌ بِهَمْطَةٍ - کچھ عجب نہیں مگر جلدی کھانے میں-

هَمْكٌ - کسی کام میں لگا دینا-

تَهَمُّكٌ اور اِنْهِمَاكٌ - کسی کام میں بالکل مصروف ہو جانا' اس میں اصرار کرنا-

اِهْمِيْكَاكٌ - غصہ ہونا-

اِنَّ النَّاسَ اِنْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ - لوگوں نے شراب پینے میں انہماک کیا (شراب خواری پر جھک پڑے)-

هَمْلٌ - بہنا' برابر برسنا' چھوڑ دینا-

اِهْمَالٌ - چھوڑ دینا' بے معنی کرنا-

تَهَامُلٌ - سستی کرنا' دیر کرنا-

اِنْهِمَالٌ - بہنا-

فَلَا يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ - ان میں سے اتنے لوگ نجات پائیں گے جتنے گے ہوئے چھوٹے ہوئے جانور ہوتے ہیں (وہ جانوروں میں بہت کم ہوتے ہیں مطلب یہ کہ بہت تھوڑے نجات پائیں گے)-

وَلَنَا نَعَمٌ هَمَلٌ - ہمارے جانور چھٹے ہوئے بھی ہیں' (جن کا چرانے والا اور نگہبان کوئی نہیں ہے وہ گے ہوئے

جانوروں کی طرح ہیں)۔

اَتَیْتُهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْهَمَلِ - میں آنحضرتؐ کے پاس جنگ حنین کے دن آیا اور چھٹے ہوئے جانوروں کا پوچھا۔

عَلَیْهِمْ فِی الْهَمُوْلَةِ الرَّاعِیَةِ فِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ نَاقَةٌ - جو اونٹ چھٹے ہوئے جنگل میں چرتے پھرتے ہیں ان میں ہر پچاس اونٹوں میں ایک اونٹنی دینی ہوگی۔

تُهْمَلَانِ مِّنْ مِّصْرٍ - شہر سے چھوڑ دیئے جائیں گے۔

وَوَحْشُكَ الْمُهْمَلَةُ - تیرے وحشی جانور جو چھٹے ہوئے ہیں۔

تَرَكْتُهَا هَمَلًا - میں نے ان کو چھوڑ دیا (چرواہا وغیرہ کوئی نہیں)۔

هِمْلَاجٌ - دوڑنے والا قدم باز۔

فَرَدَّهٗ هِمْلَاجًا لَّا یُسَایَرُ - پھر اس کو ایسا دوڑنے والا قدم باز بنایا کہ اس کے ساتھ ساتھ کوئی جانور چل نہ سکتا تھا۔

هَمٌّ - رنج اور غم قصد کرنا۔

هُمُوْمَةٌ اور هَمَامَةٌ - بوڑھا پھونس ہو جانا۔

تَهْمِیْمٌ - باریک آواز سے سلانا۔

اِهْمَامٌ - بوڑھا پھونس ہو جانا' رنجیدہ کرنا' فکر میں ڈالنا۔

تَهَمُّمٌ - طلب کرنا' ڈھونڈنا۔

هِمٌّ - بوڑھا پھونس۔

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ حَارِثٌ وَّ هَمَّامٌ - سچے نام یہ ہیں۔

حَارِثٌ - کھیتی کرنے والا اور هَمَّام قصد کرنے والا یا فکر کرنے والا کیونکہ ہر ایک آدمی کچھ نہ کچھ اس کو فکر ہوتی ہے بری ہو یا بھلی۔

شَمِّرْ فَاِنَّكَ مَاضِی الْهَمِّ شِمِّیْرٌ - مستعد ہو جا تو جو ارادہ کرے اس کو پورا کرنے والا مستعد ہے۔

اَیُّهَا الْمَلِكُ الْهُمَامُ - اے بادشاہ ہمت والے۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ هِمٍّ - ایک بوڑھا پھونس ان کے پاس لایا گیا۔

كَانَ یَاْمُرُ جُیُوْشَهٗ اَنْ لَّا یَقْتُلُوْا هِمًّا وَّلَا امْرَاَةً - امیر المومنین حضرت عمرؓ اپنی فوجوں کو حکم کرتے کہ بوڑھے پھونس اور عورت کو قتل نہ کریں (کیونکہ وہ لڑائی کے قابل نہیں ہوتے - اگر لڑتے ہوں یا لڑائی کی تدبیریں بتاتے ہوں تب ان کا قتل جائز ہے)۔

فَحَمَلَ الْهِمَّ كَنَازًا جَلْعَدًا - بوڑھے کو اٹھا کر ایک ٹھوس زور آور اونٹ پر لا دلیا۔

اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ سَامَّةٍ وَّهَامَّةٍ - آنحضرت ﷺ حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو یوں تعویذ کرتے تھے فرماتے تھے میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی پناہ میں دیتا ہوں ہر زہریلے قاتل جانور سے (جیسے کالا ناگ وغیرہ) اور اس زہریلے جانور سے جو قاتل نہیں ہے (مگر تکلیف دیتا ہے - جیسے بچھو' بھڑ' زنبور' بسکو پھرا وغیرہ)۔

اَتُوْذِیْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ - کیا تیرے سر کی جوئیں تجھ کو تکلیف دیتی ہیں۔

وَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ - آپ کے اصحاب نے اس کو ڈانٹنا چاہا۔

فَلَا یُهِمَّنَّكَ شَانُهُمْ - آپ کو ان یہودیوں کی کوئی فکر نہ کرنی چاہیے۔

وَیُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یَهُمُّوْا بِذٰلِكَ - اور مسلمان روکے جائیں گے یہاں تک کہ اداس (رنجیدہ) ہو جائیں گے ایک روایت میں حَتّٰی یَهْتَمُّوْ ہے معنی وہی ہیں۔

اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یُّهِمَّهُمْ - یہ کام اس سے بھی سخت ہے کہ ان کو فکر میں ڈالے یا رنجیدہ کرے۔

هَمَّنِیَ الْمَرَضُ - مجھ کو بیماری نے گلا ڈالا۔

فَیَفِیْضُ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُهٗ - اس قدر بہے گا (لوگوں کو کثرت سے ملے گا) کہ مال والے کو اس کی فکر پیدا ہوگی زکوٰۃ لینا کون قبول کرتا ہے - یا حَتّٰی یَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُهٗ یہاں تک کہ مال والا اس کو ڈھونڈھے گا کون زکوٰۃ قبول کرتا ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ - تیری پناہ رنج وغم سے (بعضوں نے غم اور حزن میں فرق کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم

موجودہ امر پر ہوتا ہے اور حزن گزشتہ امر پر)۔

اِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِسَيِّئَةٍ لَمْ يُكْتَبْ - جب بندہ کسی برائی کا قصد کرتا ہے تو وہ لکھی نہیں جاتی (جب تک اس برے کام کو کرے نہیں) بشرطیکہ وہ قصد دل میں مضبوط نہ ہو ورنہ لکھا جائے گا اور اسی پر محمول ہے- وہ روایت جس میں بجائے "لم یکتب" کے "یکتب" ہے-

حَتّٰى الْهَمِّ يَهُمُّهُ - یہاں تک کہ فکر جو اس کو رنجیدہ کرے-

حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لِحْيَانَ وَهَمَّ الْمُشْرِكُوْنَ - یہاں تک کہ ہم ایک منزل میں اترے ہمارے اور بنی لحیان کے درمیان اور مشرکوں نے قصد کیا کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کو دھوکے سے مار ڈالیں-

تَهُمُّهُ نَفْسُهُ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهُ - اس کو فکر ہو جاتی ہے کہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے-

مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا - جو شخص اپنے فکروں کو ایک ہی فکر کر دے (یعنی دنیا کے جھگڑوں سے قطع نظر کر کے آخرت کی اصلاح کی فکر کرے)-

فَهُمْ مِنْهُمْ يَا هُمْ مِّنْ اٰبَائِهِمْ - ان کا حکم وہی ہے جو ان کے باپ دادوں کا ہے (یعنی وہ بھی مشرک سمجھے جائیں گے) مراد مشرکوں کی اولاد ہے-

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هِمَّتَهُ. الحدیث - جو شخص دنیا کی فکر رکھے (اس کا اصلی مقصود دنیا کمانا ہو گا آخرت کا اس کو چنداں خیال نہ ہو گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو پریشان کر دے گا اور اس کی محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا (اس کے چہرے پر محتاجی اور مفلسی نمودار ہو گی) اور اس پر بھی دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی قسمت میں رکھی گئی ہے اور جو شخص آخرت کی فکر کرے گا (اصلی مقصود اس کا آخرت کی اصلاح ہو گو ذیل میں دنیا کا بھی کچھ خیال ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کے پریشان کاموں کو اکٹھا کر دے گا اور اس کے دل میں تونگری اور غنا عطا فرمائے گا (وہ دنیا داروں کی خوشامد اور التجا پسند نہ کرے گا (اور دنیا ذلیل اور حقیر ہو کر اس کے پاس آئے گی)-

لَا يُدْرِكُهُ بُعْدُ الْهِمَمِ - کتنی ہی ہمت والا آدمی ہو اور اس کا فکر کتنا ہی رسا ہو مگر پروردگار کی حقیقت کو نہیں پا سکتا

توان در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ در کنہہ بیچون سبحان رسید

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ - مجمع البحرین میں ہے کہ ہم مصیبت آنے سے پیشتر ہوتا ہے اس سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے اور غم مصیبت آنے کے بعد اور حزن گزشتہ امر پر-

اَمْرٌ مُهِمٌّ - بڑا کام جس کا فکر کرنا چاہئے-

اِذَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ تَكَفَّلَ فِي الرِّزْقِ فَاهْتِمَامُكَ لِمَاذَا - جب اللہ تعالیٰ تیرے رزق کا ضامن ہے تو پھر فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے (یعنی اس کے خیال میں رنج اور غم کرنے کی بلکہ ہر حال میں خوش اور مگن رہ' تیرا رزق جو پروردگار نے مقدر کیا ہے وہ تجھ کو ضرور پہنچے گا)-

هَيْمَنَةٌ - خبر گیری کرنا' بندوبست کرنا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام **مُهَيْمِنٌ** بھی ہے یعنی نگہبان' ہر چیز کو تکنے والا یا تمام مخلوقات کے کاموں کا بندوبست اور انتظام کرنے والا- بعضوں نے کہا اس کی اصل **مُؤَيْمِنٌ** تھی ہمزے کو ہا سے بدل دیا-

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدَفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ - یہاں تک کہ آپ کی بزرگی نے جو آپ کی فضیلت کی گواہ ہے خندف کے بلند مقام کو گھیر لیا ہے' اس کے نیچے دوسرے پہاڑوں کے درمیانی حصے ہیں- یہ شعر کئی بار اوپر گزر چکا ہے کتاب النون مع الطاء اور کتاب الحاء میں-

كَانَ عَلِيٌّ اَعْلَمَ بِالْمُهَيْمِنَاتِ - حضرت علیؓ مشکل اور مہم قضیوں کے بڑے عالم تھے (آپ فی البدیہہ ایسے مشکل سوالات کو حل کر دیتے کہ دوسرے لوگ غور کے بعد بھی حل نہ کر سکیں' غرض فنون سپہ گری اور علوم و کمالات دونوں کے جامع تھے ایسے آدمی دنیا میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں کہ بیسٹ سولجر اور بیسٹ فلاسفر بھی ہوئے ہوں)-

خَطَبَ فَقَالَ اِنِّيْ مُتَكَلِّمٌ بِكَلِمَاتٍ فَهَيْمِنُوْا عَلَيْهِنَّ - حضرت عمرؓ نے خطبہ سنایا تو کہا میں کچھ باتیں کہوں گا تم ان کے گواہ ہو یا ان پر آمین کہو-

اِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِیْ اَلْهَانِیَةِ الرَّبِّ وَمُهَیْمِنِیَّةِ الصِّدِّیْقِیْنَ لَمْ یَجِدْ اَحَدًا یَّأخُذُ بِقَلْبِهٖ- جب بندہ پروردگار کی الوہیت اور صدیقوں کے ایمان میں پڑ جاتا ہے (اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے) پھر دنیا کی کوئی چیز اس کے دل پر اثر نہیں کر سکتی (بس اللہ ہی کی محبت میں غرق رہتا ہے "آں کس کہ ترا شناخت، جاں راچہ کند فرزند و عزیز و خاناں راچہ کند")-

تَعَاهَدُوْا هَمَایِنَکُمْ فِیْ اَحْقِیْکُمْ وَ اَشْسَاعَکُمْ فِیْ نِعَالِکُمْ- اپنے کمر بندوں کا کمر پر خیال رکھو- اسی طرح اپنے تسموں کا جوتوں پر (یہ نعمان نے نہاوند کی جنگ میں لوگوں سے کہا هَمَایِنْ جمع ہے هِمْیَان کی بمعنی کمر بند وازار بند)-

تَهْمِیْنٌ- ہمیان میں رکھنا-

هِمْیَانٌ- اس تھیلی کو بھی کہتے ہیں جس میں روپیہ اشرفی رکھ کر کمر پر باندھ لیتے ہیں-

حَلَّ الْهِمْیَانَ- حضرت یوسفؑ نے اپنا ازار بند کھولا (اور زلیخا سے صحبت کرنی چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو روک دیا)-

کَانَ فِیْ یَدِیْ سِوَارَانِ فَهَمَّنِیْ شَانُهُمَا- میرے ہاتھ میں دو کنگن دکھلائی دیئے مجھ کو ان کی فکر ہوگئی (یہ حدیث هَمٌّ سے متعلق ہے مگر صرف لفظی مناسبت سے صاحب مجمع البحار نے اس کو یہاں ذکر کر دیا ہے)-

اِنَّ اَمْرَ کُنَّ لَمَا یَهُمَّنِیْ- تمہارے کام کی مجھ کو فکر ہوگئی ہے-

هَامَانَ- فرعون کا وزیر تھا-

مَنْ اٰمَنَ فَهُوَ مُهَامَنٌ- جو شخص ایمان لایا اس کو امن ہے- (اصل میں مُؤَامَنٌ تھا ہمزے کو ہا سے بدل دیا)-

هَمْهَمَةٌ- آہستہ گنگنانا، بچہ کو باریک آواز سے سلانا-

هَمَاهِم- فکر اور غم-

هُمْهَام- سردار، بہادر، سخی، شیر-

فَسَمِعَ هَمْهَمَةً- کچھ آہستہ گنگناہٹ سنی (جیسے چپکے چپکے کوئی بات کر رہا ہے- اصل میں هَمْهَمَه گائے کی آواز کو کہتے ہیں)-

تُهَمْهِمُ رَاسُهٗ فَلَاةً وَّ یَقُوْلُوْنَ نِعْمَ الْهَامَّةُ- اس کا سر جنگل میں آواز نکال رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اچھا جانور ہے-

تَحْتَ قَطِیْفَةٍ یُهَمْهِمُ- ابن صیاد ایک کملی اوڑھے گنگنا رہا تھا-

هَمُوْ یا هَمْیٌ- بہنا-

هَمْیٌ- گر جانا-

هُمَایُوْن- فارسی لفظ ہے بمعنی مبارک-

اِنَّا نُصِیْبُ هَوَامِیَ الْاِبِلِ فَقَالَ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا- ہم چھٹے ہوئے اونٹوں کو (جن کے ساتھ کوئی محافظ نہیں ہوتا اور بھاگ نکلتا ہے) پکڑ لیتے ہیں- آپ نے فرمایا مومن کی گمی ہوئی چیز آگ کی سوزش ہے (یعنی جو کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز دبا رکھے گا وہ دوزخ میں جلے گا)-

هَمَی الْمَطَرُ- پانی برسا-

بابُ الهاء مع النون

هَنأٌ- کھلانا، دینا، ہنا (قطران) ملنا، مدد کرنا، ہضم ہونا، پچنا، مبارک ہونا-

تَهَنَّأٌ- پچنا، خوش گوار ہونا، خوش ہونا-

اِهْتِنَاءٌ- درست کرنا-

اِسْتِهْنَاءٌ- مدد چاہنا، مانگنا-

تَهْنِئَةٌ- مبارک باد دینا (یہ ضد ہے تَعْزِیَةٌ کی)-

تَهَانِیْ- ایک دوسرے کو مبارک باد دینا-

فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ- (شیطان نمازی کے پاس آ کر اس کے دل میں خیالات ڈالتا ہے، خواہشیں پیدا کرتا ہے-

هَنِیْءٌ- جو چیز بغیر تکلیف کے آجائے جیسے مَهْنَأٌ اور مُهْنَأٌ ہے اس کی جمع مَهَانِیْ ہے-

فِیْ اِجَابَةِ صَاحِبِ الرِّبَا لَكَ الْمَهْنَأُ وَعَلَیْهِ الْوِزْرُ- عبد اللہ بن مسعودؓ سے کسی نے پوچھا سود خوار کی دعوت کھانا کیسا ہے؟- انھوں نے کہا تیرا کھانا رچتا پچتا ہوگا (تجھ پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا) وبال اس پر پڑے گا-

لَهُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيْهِمِ الْوِزْرُ- (ابراہیم نخعیؒ سے کسی نے پوچھا ظالم عہدہ داروں کا کھانا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا) کھانے والوں کو رچتا پچتا ہوگا اور مواخذہ ان ظالموں پر رہے گا-

فَانْهَسُوْا فَاِنَّهٗ اَهْنَأُ- نوچ کر منہ سے گوشت کھاؤ وہ (چھری کے کاٹے ہوئے سے) زیادہ ہضم ہوگا-

لِيَهْنِئْكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ- ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو-

قَالَ اَصْحَابُهٗ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا- آنحضرتؐ کے اصحاب نے آنحضرتؐ سے عرض کیا- آپ کو مبارک باد یا رسول اللہؐ (اللہ نے آپ کے سب قصور بخش دیئے)-

وَكَانَ مِنْ اَهْنَإِ النَّاسِ- وہ بہت نرم مزاج تھے-

لَاَنْ اُزَاحِمَ جَمَلًا قَدْ هُنِئَ بِالْقَطِرَانِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُزَاحِمَ اِمْرَاَةً عَطِرَةً- اگر مجھ کو اس اونٹ کا دھکا لگے جس پر قطران (ڈامر) ملا گیا ہو تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ ایک عطر لگائے ہوئے عورت کا دھکا لگے (یعنی اجنبی عورت کا)-

اِنْ كُنْتَ تَهْنَأُ جَرْبَاهَا- تو اس کے خارشتی اونٹوں پر قطران لگائے-

يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَّهٗ- ایک اونٹ پر قطران مل رہے تھے-

لَا اَرٰى لَكَ هَانِئًا- میں تو کوئی ایسا شخص نہیں جانتا جو تم کو دے (ایک روایت میں مَاهِنًا ہے یعنی کوئی خادم تمہارے پاس نہیں دیکھتا)-

هِنْأٌ- عطیہ، بخشش-

مُهْنَاَةٌ- صاف ستھری-

اِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظُنُّوْا هُوَ الَّذِيْ هُوَ اَهْنَاُهٗ وَ اَهْدَاهُ وَ اَتْقَاهُ- جب تم آنحضرتؐ سے کوئی حدیث روایت کرو تو آنحضرتؐ کے ساتھ یہی گمان رکھو کہ آپ وہی بات فرمائیں گے جو عمدہ اور ہدایت کی صاف ترین بات ہو (یہ انھوں نے اس حدیث پر کہا جس میں ایک شخص نے اپنی عورت کی نسبت عرض کیا تھا لَاتَرُدُّيَدَ لَامِسٍ وہ کسی ہاتھ لگانے والے کو محروم نہیں کرتی- لوگوں نے اس کے یہ معنی کئے کہ جو کوئی اس سے حرام کاری کرنا چاہتا ہے وہ راضی ہو جاتی ہے- حالانکہ یہ معنی نہیں ہیں اگر ایسا ہوتا تو آنحضرتؐ ایسی بدکار عورت کو رہنے نہ دیتے- بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جو پاتی ہے لوگوں کو دے ڈالتی ہے- یعنی مسرف اور فضول خرچ ہے-

مترجم: کہتا ہے ہم اوپر اس حدیث کی شرح بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی بیان کر آئے ہیں کہ آنحضرتؐ کا ارشاد سراسر درست اور عین مقتضائے مصلحت تھا- اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ وہ عورت جو پاتی ہے دے ڈالتی ہے تو حدیث میں یوں ہوتا لَاتَرُدُّيَدَ سَائِلٍ نہ کہ لَامِسٍ جو لمس سے ہے بمعنی جماع-

اَعْطِنِي الْفَرَجَ الْهَنِيْءَ- مجھ کو ایسی کشائش دے جس میں کوئی آفت نہ ہو-

اَلْمَيِّتُ يُوْضَعُ دُوْنَ قَبْرِهٖ هُنَيْئَةً- میت کو تھوڑی دیر اس کی قبر کے پاس رکھیں-

اُمُّ هَانِيْءٍ- ابوطالب کی بیٹی آنحضرتﷺ کی چچا زاد بہن-

هَنْبَثٌ- سخت آفت کا کام-

هَنْبَثَةٌ- مختلط گڑبڑ بات کرنا-

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ اَنْبَاءٌ وَّ هَنْبَثَةٌ لَوْكُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ يَكْثُرِ الْخَطْبُ اِنَّا فَقَدْ نَاكَ فَقْدَ الْاَرْضِ وَابِلَهَا فَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ وَلَا تَغِبْ- (حضرت فاطمہ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یہ شعر کہے) یعنی آپ کی وفات کے بعد عجب عجب باتیں ہوئیں اور بڑی بڑی آفتیں اگر آپ موجود ہوتے تو بہت مشکل نہ ہوتی- ہم نے آپ کو ایسا کھو دیا جیسے زمین اپنی بارش کو کھو دیتی ہے- آخر آپ کی قوم بگڑ گئی اس لئے آپ دیکھئے اور غائب نہ ہو جایئے-

هَنْبَرٌ- گورخر-

اُمُّ الْهَنْبَرِ- گدھی-

هِنْبِرٌ- بجو جیسے هِنَّبْرٌ ہے-

فِيْهَا هَنَابِيْرُ مِسْكٍ يَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهَا رِيْحًا تُسَمَّى الْمُثِيْرَةَ- بہشت میں مشک کے انبار لگے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس پر ایک ہوا بھیجے گا جس کو مثیرہ کہتے ہیں (یعنی اڑانے والی وہ

مشک کو غبار کی طرح اڑاتی رہے گی)۔

هُنْبَاطٌ - سردار لشکر (یہ رومی لفظ ہے)۔

اِذْ نَزَلَ الْهُنْبَاطُ - جب ہنباط اترا یعنی لشکر کا سردار۔

هَنَعٌ - جھکنا یا گردن جھکی ہونا۔

قَالَ لِرَجُلٍ شَكَا اِلَيْهِ خَالِدًا فَقَالَ هَلْ يَعْلَمُ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ خَالِدٍ فَقَالَ نَعَمْ رَجُلٌ طَوِيْلٌ فِيْهِ هَنَعٌ - حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے خالد بن ولیدؓ کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا بھلا خالد کے ساتھیوں میں سے بھی کوئی یہ جانتا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں ایک لمبا آدمی جس کی گردن جھکی ہے۔

هَنٌّ یا هَنِيْنٌ - رونا، مائل ہونا۔

اِهْنَانٌ - قوی کرنا۔

هَنٌ - شرم گاہ (اصل میں هَنٌّ تھا)۔

هَنَّا، هِنَّا، هُنَّا - اسمائے اشارہ ہیں بعید کے لئے۔

هِنَا - یہاں۔

هُنَا - وہاں۔

فَتَجْدَعُ هٰذِهٖ وَتَقُوْلُ صَرْبٰى وَتَهُنَّ هٰذِهٖ وَ تَقُوْلُ بَحِيْرَةٌ - اس کا کان کاٹتا ہے اور اس کو صربیٰ کہتا ہے اور اس کی اور کوئی چیز جس کا نام لینا اچھا نہیں کاٹتا ہے اور اس کو بحیرہ کہتا ہے۔

هَنٌ اور هَنٌّ - وہ چیز جو نام لے کر نہیں بیان کی جاتی (ہروی نے کہا میں نے یہ حدیث ازہری سے نقل کی انھوں نے کہا صحیح تَهِنُ هٰذِهٖ یعنی اس کو ناتوان بناتا ہے ضعیف کر دیتا ہے، وَهْنٌ سے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هَنِىْ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنی شرمگاہ کے شر سے (ایک روایت میں شَرِّ مَنِيِّىْ ہے۔ یعنی میری منی (نطفہ) کے شر سے۔

مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا - جو شخص جاہلیت کی رسمیں غمی میں کرے (مثلاً نوحہ، بال نوچنا، کپڑے پھاڑنا) تو اس کو صاف صاف باپ کی گالی دو، اشارہ کنایہ نہ کرو (یعنی اس سے تہذیب کی ضرورت نہیں، سیدھا کہہ دو - ابے جا اپنے باپ کا لوڑا تھام)۔

هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّىْ لَا اَكْنِىْ - (ابوذرؓ نے کہا میں مشرکوں کو غصہ دلانے کے لئے) اشارے کنایے میں نہیں صاف صاف کہتا ہوں - اساف کا لوڑا لکڑی کی طرح نائلہ کی چوت میں (یہ دونوں بت تھے اساف مرد تھا اور نائلہ عورت)۔

ثُمَّ اِنَّ هَنِيْنًا اَتَوْا عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ طِوَالٌ - پھر جنات آئے لمبے لمبے سفید کپڑے پہنے ہوئے۔

فَاِذَا هُمْ بِهَنِيْنٍ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ - انھوں نے چند لوگوں کو دیکھا جیسے سوڈان یا ہندوستان کے آدمی ہوتے ہیں۔

(زُطِّی - جاٹ قوم کو بھی کہتے ہیں جو ہندوستان میں مشہور قوم ہے)۔

هِنْوٌ - وقت اور قبیلے کا باپ تھا۔

هَنٌ - چیز۔

هُنَيْهَةٌ - تھوڑی دیر۔

سَتَكُوْنُ هَنَاةٌ وَّهَنَاةٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ يَمْشِىْ اِلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ لِيُفَرِّقَ جَمَاعَتَهُمْ فَاقْتُلُوْهُ مجمع البحرین میں يَمْشِىْ اِلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ہے قریب میں شر ہوں گے شر (فساد کے بعد فساد) تو جس کو دیکھو محمد ﷺ کی امت میں پھوٹ ڈالنے کو جا رہا ہے اس کو مار ڈالو (پھوٹ ایسی خراب چیز ہے جس کا اثر تمام قوم پر پڑتا ہے اس لئے ساری قوم کو تباہی سے بچانے کے لیے ایک شخص کے مار ڈالنے میں قباحت نہیں)۔

سَتَكُوْنُ هَنَاةٌ وَّ هَنَاةٌ - پھر شر اور فساد ہوں گے۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى الْبَيْتِ هَنَاتٌ مِّنْ قَرَظٍ - حضرت عمرؓ (بالا خانہ میں) آنحضرتؐ کے پاس گئے دیکھا تو (کچھ سامان نہیں) قرظ کے ڈھیر جدا جدا پڑے ہیں (قرظ ایک درخت کے پتے جن سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے)۔

لَاتَزَالُ تَاْتِيْنَا بِهَنَةٍ - تم برابر ایک نہ ایک بری بات ہمارے پاس لاتے جاتے ہو۔

لَاتُسْمِعُنَا مِنْ هَنَاتِكَ - تم اپنے اشعار کچھ ہم کو نہیں سناتے (ایک روایت میں هُنَيَّاتِكَ ایک میں هُنَيْهَاتِكَ ہے معنی وہی ہیں)۔

هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ - اپنی بری خصلتیں کچھ لے کر آ -

اِنَّهٗ اَقَامَ هُنَيَّةً - تھوڑی دیر ٹھہرے (یہ هَنَةٌ کی تصغیر ہے)-

وَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيْرَانِهٖ - اپنے ہمسایوں کی ایک حاجت بیان کی-

اَحْسِبُهٗ قَالَ هُنَيَّةً - میں سمجھتا ہوں انھوں نے هُنَيَّةً کہا ایک روایت میں هُنَيْئَةٌ ہے-

فَسَكَتَ هُنَيَّةً - تھوڑی دیر خاموش رہے-

وَلَبِثَ اَبُوْبَكْرٍ هُنَيْهَةً - ابوبکرؓ تھوڑی دیر اپنے مقام پر ٹھہرے (یعنی امام کی جگہ اللہ کا شکر کرتے تھے کہ آنحضرتؐ نے ان کو اشارہ کیا نماز پڑھائے جاؤ اور مجھ کو امامت کے لائق سمجھا)-

فَاِذَا هُوَ يَوْمَ وَضَعَتْهُ هُنَيَّةَ غَيْرَ اُذُنِهٖ - پھر وہ دن نکلا جب اس نے تھوڑی دیر کان کے سوا رکھی (اس عبارت میں قلب ہو گیا ہے اور صحیح یوں ہے غَيْرَ هُنَيَّةٍ فِيْ اُذُنِهٖ یعنی دیر تک اپنے کان میں رکھی-

فَلَمْ يَقْرُبْنِيْ اِلَّا هَنَةً وَّاحِدَةً - اس نے مجھ سے ایک بار کے سوا صحبت نہیں کی (ایک روایت میں اِلَّا هِبَةً ہے یعنی صرف ایک بار مجھ کو کچھ دیا)-

قُلْتُ لَهَايَا هَنْتَاهُ - میں نے ان سے کہا - اری بھولی بھالی یا اری عورت - عورت کو پکارتے ہیں تو يَاهَنْتَاه کہتے ہیں اور مرد کے لئے يَاهَنَه یا يَاهَنَاه کہتے ہیں-

فَقُلْتُ يَا هَنَاه اِنِّيْ حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ - میں نے کہا ارے مرد (آدمی) میں جہاد کا خواہش مند ہوں-

نَحَرْتَ هٰهُنَا وَمِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفْتَ هٰهُنَا وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ - تم نے یہاں نحر کیا اور منی سارا نحر کی جگہ ہے اور تم یہاں ٹھہرے اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے-

وَمَالَ الْاٰخَرُ لِصِهْرِهٖ مَعَ هَنٍ وَّهَنٍ - اور دوسرا شخص یعنی عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنی صہر (یعنی سسرال کے رشتہ دار) کی طرف مائل ہوئے (انھوں نے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ کر دیا) اس کی وجہ صرف رشتہ داری نہ تھی بلکہ اور کئی وجوہ تھے (ان کا ذکر مناسب نہ سمجھا اس لئے هَنٍ وَّهَنٍ کہا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے عزیزوں کی پاسداری شروع کی اور عبدالرحمٰن نے یہ دیکھا تو کہنے لگے اگر میں یہ جانتا ہوتا تو عثمانؓ کو خلافت کیلئے منتخب نہ کرتا)-

اَلْقَيِّمُ عَلٰى اِبِلِ الْاَيْتَامِ اِذَا لَاطَ حَوْضَهَا وَطَلَبَ ضَالَّتَهَا وَهَنَأَ جُرْبَهَا فَلَهٗ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ لَّبَنِهَا - یتیموں کے اونٹوں کا جو کوئی محافظ ہو تو اس کو ان کا دودھ پینا درست ہے (کیونکہ اتنی خدمت کے بدلے تھوڑا سا دودھ لینے میں یتیموں کا سراسر فائدہ ہے نہ کہ نقصان)-

بابُ الهاء مع الواو

هُوَ - ضمیر ہے واحد مذکر غائب کی یعنی وہ مرد - جیسے هِيَ وہ عورت-

هُوَاذَا - وہ تمہارا ہار یہ ہے-

هَوْءٌ - بلند کرنا' اٹھانا' نسبت کرنا' خوش ہونا-

هَوَاءٌ - قصد کرنا-

هَاءَ - لا دے-

هَوْءٌ - ہمت اور نافذ رائے اور گمان کو بھی کہتے ہیں-

اِذَا قَامَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ قَلْبُهٗ وَ هَوْئُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْصَرَفَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ - جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو اور اس کا دل اس کا ارادہ اللہ کی طرف رہے (اور دنیا کا کوئی خیال نہ آئے) تو وہ اس طرح نماز پڑھ کر لوٹے گا (گناہوں سے پاک صاف ہو کر) جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - وہ خداوند اللہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں-

هُوْتَةٌ - پست زمین - اس کی جمع هُوْتٌ ہے-

تَهْوِيْتٌ - چیخنا' پست زمین میں آنا-

لَقَدْ بَاتَ يُهَوِّتُ - (جب یہ آیت اتری "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" تو آنحضرت ﷺ رات بھر اپنے کنبے والوں کو پکارتے رہے ایک ایک شاخ کو جدا جدا' تو اس وقت مشرک کہنے لگے) یہ شخص تو رات بھر چلاتا رہا - (عرب لوگ کہتے

ہیں: هَوَّتَ بِهِمْ یا حَيَّتَ بِهِمْ ان کو پکارا- اصل میں یہ حکایت ہے آواز کی- بعض نے کہا یَاہ یَاہ کہنا وہ چرواہے کی آواز ہے اپنے ساتھی کے بلانے کو اور کہتے ہیں يَهْيَيْتُ بِالْاِبِلِ میں نے اونٹ کو یاہ یاہ کہا)-

وَ دِدْتُ اَنَّ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْعَدُوِّ هُوْتَةٌ لَّا يُدْرَكُ قَعْرُهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ- مجھ کو آرزو ہے کاش ہمارے اور دشمن کے درمیان ایک گہرا گڑھا ہوتا جس کی تہہ میں قیامت تک نہ پہنچ سکتے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان مارے جانے سے محفوظ رہتے- جیسے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس گھاٹی کے پرے ایک انگارہ ہوتا اور آگ سلگتی ہوئی' کافر لوگ اس کے پرے کھاتے اور ہم ورے کھاتے)-

هَوَجٌ- لمبا بے وقوف ہونا' جلد باز طیش کے ساتھ-

اَهْوَجُ- جو مرد ایسا ہو اس کا مونث هَوْجَاءُ ہے اور

هَوْجَاءُ- تیز سانڈنی کو بھی کہتے ہیں اور تیز آندھی کو هٰذَا الْاَهْوَجُ الْبُجْبَاجُ- یہ جلد باز (یا بے وقوف احمق) ہی (کثیر الکلام)-

اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ شَاءَ لَتَجِدَنَّ الْاَشْعَثُ اَهْوَجَ جَرِيْئًا- خدا کی قسم اگر اللہ چاہے تو تو اشعث کو جلد کام کرنے والا بہادر پائے گا-

مَافَعَلْتَ فِيْ تِلْكَ الْهَاجَةِ- تو نے اس حاجت میں کیا کیا- مکحول حائے حطی کو بوجہ لکنت کے ہائے ہوز کہتے وہ کابل کے قیدیوں میں سے تھے (ان کی زبان سے حائے حطی نہیں نکلتی تھی یا حا کو ہا سے بدل دیا گیا ہے)-

هَوْدٌ- توبہ کرنا' رجوع الی الحق کرنا' یہودی بن جانا-

تَهْوَادٌ- نرم آواز نکالنا-

تَهْوِيْدٌ- آہستہ چلنا' نرم آواز نکالنا' کوہان کھانا' پھر یہودی بنا دینا' خوش کرنا' غافل کرنا' نشہ کرنا' نرمی اور ملائمت سے بات پہنچانا' دیر کرنا-

مُهَاوَدَةٌ- مائل کرنا' جھکانا' رخصت کرنا' صلح کرنا' قیمت لینے میں آسانی کرنا-

تَهَوُّدٌ- توبہ کرنا' رجوع الی الحق کرنا' یہودی بن جانا' رشتہ داری یا رحم کے خیال سے مل جانا-

هَوَادَةٌ- نرمی اور وہ بات جس سے مصالحت کی امید ہو اور رخصت اور عطا-

يَهُوْدُ- عجمی لفظ ہے یا عربی اگر هَائِدٌ کی جمع ہو-

لَا تَاْخُذُهٗ فِي اللّٰهِ هَوَادَةٌ- اللہ کے کام میں آپ کو نرمی اور رعایت نہیں ہوتی تھی (مثلاً شرعی حد رحم کر کے چھوڑ دیں)-

اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّكَ اِلٰى رَجُلٍ لَّا تَاْخُذُهٗ فِيْكَ هَوَادَةٌ- حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو شراب پیا کرتا تھا- انھوں نے کہا میں تجھ کو ایسے شخص کے پاس بھجواتا ہوں جو تجھ پر کچھ نرمی نہیں کرنے کا (بلکہ پوری سزا دے گا)-

اِذَامُتُّ فَخَرَجْتُمْ بِيْ فَاَسْرِعُوا الْمَشْيَ وَلَا تُهَوِّدُوْا كَمَا تُهَوِّدُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى- عمران بن حصین نے کہا- جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ جلدی جلدی لے چلنا اور اور یہود اور نصاریٰ کی طرح آہستہ نرمی کے ساتھ مت لے جانا-

اِذَا كُنْتَ فِي الْجَدْبِ فَاَسْرِعِ السَّيْرَ وَلَا تُهَوِّدْ- جب تم قحط زدہ زمین میں پہنچو تو جلدی چل کر وہاں سے نکل جاؤ اور آہستہ مت چلو (کیونکہ جانور کو قحط زدہ ملک میں پانی اور چارے کی تکلیف ہوگی)-

لَاهَوَادَةَ عِنْدَ السُّلْطَانِ- بادشاہ کے پاس نرمی اور رعایت نہیں ہے-

هَادَ- یہودیوں کا طریق اختیار کیا- یہود ہائد کی جمع ہے معنی تائب اور ایک پیغمبر کا نام تھا اور یہودا بھائی تھا حضرت یوسفؑ کا-

فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ- پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا لیتے ہیں-

هُوْدٌ- مشہور پیغمبر تھے جو قوم عاد کی طرف بھیجے گئے تھے-

يَاصَاحِبَ الذَّنْبِ هَوِّدْ وَاسْجُدْ- اے گناہ گار توبہ کر اور سجدہ کر-

وَلَا لِاَحَدٍ عِنْدَكَ هَوَادَةٌ- اے علی! تو خدا کے کام میں نرمی مت کیجیو (یعنی حدود شرعیہ میں رعایت مت کیجیو نہ مروت)

هَوْدَجٌ- ہودہ جو گول قبہ کی طرح ہوتا ہے عورتیں اس میں بیٹھتی ہیں-

هَوْرٌ- گمان کرنا' پھیر دینا' لاد دینا' قتل کر کے ایک پر ایک ڈال دینا' دھوکا دینا' انداز کرنا' پچھاڑنا' گرانا' گر جانا' پھٹ جانا-

تَهْوِيْرٌ- گرا دینا' ہلاکت میں ڈالنا-

تَهَوُّرٌ- گر جانا' ہلاکت کے مقام میں پرواہ نہ کر کے گھس جانا-

اِهْتِوَارٌ- ہلاک ہونا-

اِنْهِيَارٌ- گر جانا-

مَنْ اَطَاعَ رَبَّهٗ فَلَا هَوَارَةَ عَلَيْهِ- جو شخص اپنے پروردگار کی اطاعت کرے اس پر ہلاکت نہ ہوگی- (اللہ تعالیٰ اس کو تباہی سے بچائے گا)-

مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وُقِيَ الْهَوْرَاتِ- جو شخص اللہ سے ڈرے گا وہ تہلکوں سے محفوظ رہے گا (اللہ اس کا نگہبان ہوگا)-

اِنَّهٗ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ مَنْ يَّتَّقِي اللّٰهَ لَا هَوَارَةَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَدْرُوْا مَا قَالَ فَقَالَ يَحْيٰى بْنُ يَعْمَرَ اَيْ لَاضَيْعَةَ عَلَيْهِ- انسؓ نے بصرہ میں خطبہ سنایا تو کہنے لگے جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اس کو ہوارہ نہ ہوگی- لوگ سمجھے نہیں ہوارہ کیا ہے تب یحییٰ بن یعمر نے کہا یعنی وہ تباہ نہ ہوگا (تو "ہوارہ" کے معنی تباہی اور ہلاکت)-

حَتّٰى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ- یہاں تک کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا-

فَتَهَوَّرَ الْقَلِيْبُ بِمَنْ عَلَيْهِ- کنواں ان لوگوں کو لے کر جو اس کے اوپر تھے گر گیا-

تَرَكَتِ الْمُخَّ رَارًا وَّالْمَطِيَّ هَارًا- مغز کو تباہ کر دیا اور اونٹنیوں کو ضعیف اور ناتوان بنا دیا (ایک روایت میں هَارٌّ ہے بہ تشدید را)-

تَهَوَّرَ فِي كَلَامِهٖ- جو بات دل میں آئی کہہ ڈالی (کچھ پرواہ نہ کی)-

اِنَّ النَّازِلَ بِهٰذَا الْمَنْزِلِ نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ- اس منزل میں اترنے والا پھٹے ہوئے کگار پر جو گرنے والا ہے اترا ہے-

هَوْشٌ- مل جانا' خلط ہو جانا' اضطراب ہونا' فساد پڑنا' حرام طریق سے مال جمع کرنا' بھونکنا-

هَوَشٌ- بے قرار ہونا' پیٹ چھوٹا ہونا-

تَهْوِيْشٌ- ملا دینا' رنگ برنگ گردلانا' فساد ڈالنا-

مُهَاوَشَةٌ- ہلانا-

تَهَوُّشٌ اور تَهَاوُشٌ- مل جانا اور جمع ہونا-

فَاِذَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ يَتَهَاوَشُوْنَ- دیکھا تو بہت سے آدمی ایک دوسرے سے مل گئے ہیں ایک میں ایک گھس گئے ہیں-

اِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ الْاَسْوَاقِ- بازاروں کی خرابیوں اور فتنوں سے بچے رہو (یہ جمع ہے هَوْشَةٌ کی بمعنی فتنہ اور اضطراب)-

اِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ اللَّيْلِ- رات کی خرابیوں سے بچے رہو (ایک روایت میں هَيْشَات ہے معنی وہی ہیں)-

كُنْتُ اُهَاوِشُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ- میں تو جاہلیت کے زمانے میں ان میں گھس کر فساد کرا دیتا تھا (ایک کو ایک سے لڑا دیتا تھا)-

مَنْ اَصَابَ مَالًا مِّنْ مَّهَاوِشَ اَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِيْ نَهَابِرَ- جو شخص حرام ذریعوں سے روپیہ اکٹھا کرے اللہ تعالیٰ اس کو ہلاکت کے مقاموں میں لے جائے گا (وہ مال رہے گا بھی نہیں اور کمانے والا آفت میں گرفتار ہوگا)-

هُوَاشٌ- وہ مال جو حرام حلال ہر طریق سے جمع کیا جائے-

لَيْسَ فِي الْهَايِشَاتِ عَقْلٌ وَّلَا قِصَاصٌ- رات یا دن میں جو ہنگامے ہوں (اور کوئی مار جائے یا زخمی ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس نے مارا یا زخمی کیا) تو ان میں نہ دیت لازم آئے گی نہ قصاص (کیونکہ ہنگاموں میں قاتل کا پتہ نہیں لگتا)-

هَوْعٌ- ہلکا ہونا' بے قراری کرنا' ایک پر ایک کودنے کا قصد کرنا' قے کرنا' بغیر تکلیف کے (یعنی خود بخود قے ہو جانا)-

تَهْوِيْعٌ- قے لانا' جی پر تلی لانا-

تَهَوُّعٌ- انگلی ڈال کر قے کرنا-

مُهَوِّعٌ۔ جو دواقے لائے۔

هَاعٌ۔ حریص۔

مِهْوَاعٌ۔ جنگ میں چلانے والا۔

كَانَ اِذَا تَسَوَّكَ قَالَ اُعْ اُعْ كَاَنَّهٗ يَتَهَوَّعُ۔ آنحضرتؐ جب مسواک کرتے تو اع اع کی آواز آتی جیسے قے کر رہے ہیں (آپ مسواک کو زبان پر لمبا پھرا کر پیٹ کا اور حلق کا بلغم وغیرہ نکال ڈالتے جو حفظ صحت کے لئے نہایت عمدہ تدبیر ہے)۔

هُوَاعٌ۔ قے۔

اَلصَّائِمُ اِذَا تَهَوَّعَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ۔ روزہ دار اگر اپنے اختیار سے (جیسے انگلی ڈال کر) قے کرے تو اس پر قضا لازم ہو گی (اگر خود بخود آ جائے تو نہ قضا ہے نہ کفارہ۔ کیونکہ خود بخود قے آ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

هَوْكٌ۔ احمق ہونا۔

تَهْوِيْكٌ۔ کھودنا۔

تَهَوُّكٌ۔ حیران ہونا' ایک امر میں بے پروائی سے جا پڑنا' تہور جیسے اِنْهِيَاكٌ ہے۔

هَوْكٌ۔ احمق۔ جیسے يَهْكُوْكٌ ہے۔

اَرْضٌ هَوَّاكَةٌ۔ کھاری زمین۔

اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔ تم بے پرواہ ہو کر ہلاکت میں جا پڑنے والے ہو جیسے یہود اور نصاریٰ پڑ گئے۔ یا تم حیرت میں گرفتار ہو جانے والے ہو جیسے یہود اور نصاریٰ اپنے دینی اعتقادات میں حیرت اور پریشانی میں گرفتار ہو گئے (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا۔ جب وہ اہل کتاب کا ایک صحیفہ لا کر اس کو پڑھ رہے تھے)۔

اِنَّ عُمَرَ اَتَاهُ بِصَحِيْفَةٍ اَخَذَهَا مِنْ بَعْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَغَضِبَ وَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ فِيْهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ حضرت عمرؓ ایک صحیفہ اہل کتاب سے لے کر آئے (اس کو آنحضرتؐ کے سامنے پڑھ رہے تھے) آپ کو غصہ آ گیا فرمانے لگے۔ خطاب کے بیٹے! کیا تم حیرت میں پڑنا چاہتے ہو یا بے پرواہی سے اس میں گرنا چاہتے ہو (دیکھو جو شریعت میں لایا ہوں وہ نورانی سفید صاف ہے اب اگلی شریعتوں کی حاجت نہیں رہی۔ اس میں بہت سی باتیں غلط لوگوں نے ملا کر سب کچھ خلط ملط کر دیا ہے)۔

هَوْلٌ۔ ڈرانا' بڑا ہونا' ڈرنا' گھبرانا۔

تَهْوِيْلٌ۔ ڈرانا کہ آراستہ ہونا' برا کہنا' گھبرا دینا' مارنے کا قصد کرنا۔

تَهَوُّلٌ۔ خوفناک ہونا۔

هَائِلٌ۔ خوفناک۔

لَا اَهُوْلَنَّكَ۔ میں تجھ کو نہیں ڈراؤں گا مجھ سے مت ڈر۔

فَهُلْتُ۔ میں ڈر گیا مرعوب ہو گیا۔

اِنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يُنَاكِرْ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا كَانَتْ مَعَهُ الْاَهْوَالُ۔ (ابوسفیان نے کہا) محمدؐ جس سے لڑے اس کو ہول ہو گیا (ہمیشہ کے لئے اس کے دل میں آپ کا رعب سما گیا) یا اس کو ہمیشہ سختیاں پیش آئیں۔

وَهَوْلًا وَّ اَجْنِحَةً۔ اس نے یعنی ابوجہل نے خوف ناک چیزیں اور پنکھ (فرشتوں کے) دیکھے۔

رَاٰى جِبْرِيْلَ يَنْتَثِرُ مِنْ جَنَاحَيْهِ الدُّرُّ وَالتَّهَاوِيْلُ۔ آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ کو دیکھا۔ ان کے دونوں بازوؤں سے موتی اور عجب رنگ برنگ کی چیزیں جھڑ رہی تھی۔

اَلْمَالُ رِزْقٌ هَائِلٌ۔ مال (روپیہ پیسہ) خوف ناک روزی ہے (مال والے کو ہمیشہ فکر رہتی ہے)۔

مَكَانٌ مَّهِيْلٌ۔ خوف ناک جگہ۔

هَوْمٌ۔ زمین کا درمیانی حصہ اور پارسیوں کا ایک درخت جو چنبیلی کے مشابہ ہوتا ہے فارسی میں اس کو مرانیا کہتے ہیں۔ پارسی لوگ اس کو اپنی عبادت گاہوں میں رکھتے ہیں۔

تَهْوِيْمٌ یا تَهَوُّمٌ۔ سر ہلانا' اونگھ سے یا تھوڑا سونا۔

هَوْمَةٌ۔ جنگل۔

هَوَّامٌ۔ شیر۔

اَهْوَمُ۔ بڑے سر والا۔

اِجْتَنِبُوْا هَوْمَ الْاَرْضِ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ۔ زمین

کے ہوم سے بچو وہ کیڑوں کا' زہریلے جانوروں کا ٹھکانا ہے-
(خطابی نے کہا میں نہیں جانتا زمین کا ہوم کیا ہے-بعض نے کہا ہوم زمین کا اندر کا حصہ مشہور روایت زائے معجمہ سے ہے جو اوپر گزر چکی-)

فَبَیْنَا اَنَا نَائِمَۃٌ اَوْ مُھَوِّمَۃٌ-میں سوگئی تھی یا آنکھ لگی تھی-

لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ-نہ چھوت لگنا کوئی چیز ہے نہ ہامہ کی کوئی اصل ہے (ہامہ الو کو کہتے ہیں عرب لوگ اس کو منحوس سمجھتے اور کہتے کہ جو شخص قتل کیا جائے اور اس کا قصاص نہ لیا جائے تو اس کی رُوح الو بن کر جا بجا پکارتی پھرتی ہے مجھ کو پانی پلاؤ پانی پلاؤ- جب اس کا قصاص لے لیا جاتا ہے تو اڑ جاتی ہے)-

اَمِنْ ھَامِھَا اَمْ مِنْ لَھَازِمِھَا-تو اس قبیلہ کے اشراف اور عمائد میں سے ہے یا متوسط لوگوں میں سے-

ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَّقِیْلِہٖ-ایسی مار لگاتے ہیں کہ سرکو اپنے ٹھکانے سے (یعنی گردن سے) جدا کر دیتی ہے-

وَکَیْفَ حَیَاۃُ الْاَصْدَاءِ وَالْھَامِ- سڑے ہوئے دماغوں اور کھوپریوں کی زندگی دوبارہ کیسے ہوگی؟

وَاضْرِبُوا الْھَامَ-سروں پر مارو (کافروں کے سر کاٹو)-

وَ مَذْحِجٌ ھَامَتُھَا-مذحج ان کا سردار ہے-

فَاَجَابَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِّنْ صَوْتِہٖ ھَاؤُمُ ھَاؤُمُ-(صفوان کہتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک گنوار نے بلند آواز سے آپ کو پکارا یا محمد یا محمد- آپ نے ویسی ہی آواز سے پکارا آلے (آپ کی شفقت تھی تا کہ اس کے اعمال ضائع نہ ہوں جیسے اوپر گزر چکا ہے)-

ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِیْ اَوْ ھَامَتِیْ- آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا (راوی کو شک ہے کہ رَاْسِیْ کہا یا ھَامَتِیْ دونوں کے معنی ایک ہیں)-

لَا صَفَرَ وَلَا ھَامَۃَ-صفر کا مہینہ منحوس سمجھنا اس کی کوئی اصل نہیں اسی طرح الو کو منحوس سمجھنا-

بِیْرُ بَرَھُوْتَ یَرِدُ عَلَیْہِ ھَامُ الْکُفَّارِ وَصَدَاھُمْ- برہوت کے کنویں پر (جو حضر موت میں ہے) کافروں کے سر اور دماغ آتے ہیں-

خُذْ مِنَ الْمَاءِ الْحَارِّ وَضَعْہُ عَلٰی ھَامَتِكَ-گرم پانی لے اور اس کو اپنے سر پر ڈال-

ھَوْنٌ-نرم ہونا' سہل ہونا-

ھُوْنٌ اور ھَوَانَۃٌ اور مَھَانَۃٌ- ذلیل و خوار ہونا' ضعیف ہونا' ساکن ہونا-

اِذَا عَزَّ اَخُوْكَ فَھُنْ وَاِذَا عَاسَرَكَ فَیَاسِرْہُ- جب بھائی تجھ پر اپنی عظمت جتائے تو تو عاجزی کر اور جب وہ تجھ سے سختی سے پیش آئے تو تو نرمی اور آسانی سے پیش آ-

تَھْوِیْنٌ-آسان کرنا' ہلکا کرنا' ذلیل کرنا-

مُھَاوَنَۃٌ-نرمی کرنا-

اِھَانَۃٌ-ذلیل کرنا-

تَھَاوُنٌ اور اِسْتِھَانَۃٌ- ذلیل سمجھنا' حقیر جاننا' ٹھٹا کرنا' ہلکا سمجھنا-

عَلٰی ھَوْنِكَ-آہستہ-

شَیْءٌ ھَوْنٌ-حقیر چیز-

یَمْشِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَوْنًا-آنحضرتؐ نرمی اور آہستگی کے ساتھ چلتے-

یَمْشِی الْھُوَیْنَا-اس کے بھی وہی معنی ہیں-

اَحْبِبْ حَبِیْبَكَ ھَوْنًا مَّا- اپنے دوست کے ساتھ اعتدال سے دوستی رکھ (نہ افراط نہ تفریط- کیونکہ کبھی دوست دشمن بن جاتا ہے تو اپنے سب راز کسی پر فاش نہ کرنا چاہئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے تیری محبت دیوانگی اور عشق تک نہ پہنچے اور تیری دشمنی دوسرے کی ہلاکت چاہنے تک نہ پہنچے-

کُلٌّ عَلَیْہِ ھَیِّنٌ ھُوَ وَاَخَوَاتُہٗ بِخِفَّۃِ یَاءٍ وَّشِدَّتِھَا- یعنی ھَیِّنٌ اور ھَیْنٌ سب کے معنی آسان کے ہیں (جیسے اَھْوَنُ کے)-

ھٰذَا اَھْوَنُ- یہ آسان ہے کیونکہ مخلوق کا عذاب خالق کے عذاب سے آسان ہے-

ھُوَ اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ-وہ یعنی دجال اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ حقیر ہے کہ اس کے سبب سے مومن گمراہ ہو جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے خاص بندوں کا امتحان اور ان کا ایمان

بڑھانا منظور ہے۔

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ۔ میں کسی پر موت کی آسانی کی وجہ سے رشک نہیں کرتی (جب سے میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ پر موت کی سختی ہوئی۔ اور موت کی سختی سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے)۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ بادشاہ اللہ کا سایہ ہے زمین میں جو کوئی اس کی عزت کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی عزت کرے گا اور جو کوئی اس کو ذلت دے اللہ بھی اس کو ذلیل کرے گا (مراد اسلامی بادشاہ ہے جو شریعت کا پیرو ہو۔ کیونکہ اللہ کا سایہ وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلتا ہو۔ انجیل مقدس میں ہے کہ ہر بادشاہت اللہ کی طرف سے ہے)۔

اَلدُّنْيَا دَارٌ هَانَتْ عَلٰى رَبِّهَا۔ دنیا ایک گھر ہے پروردگار کے نزدیک ذلیل ہے (اس میں حلال کو حرام سے ملا دیا ہے اور خیر کو شر سے اور نفع کو ضرر سے اور حیات کو موت سے اور شیرین کو تلخی سے اور مزے کو دکھ سے اور صحت کو بیماری سے)۔

هَوَّنَهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کو آسان کرے۔

شَيْءٌ هَيِّنٌ۔ آسان چیز۔

قَوْمٌ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ۔ آسانی اور نرمی کرنے والے لوگ۔

وَمَا هِيَ بِالْهُوَيْنَا۔ وہ آسان نہیں ہے۔

لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ۔ آنحضرتؐ اپنے اصحاب پر جفا کرنے والے اور ان کو ذلیل کرنے والے نہ تھے۔

اِنْ شِئْتَ اَنْ تُكْرَمَ فَلِنْ وَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُهَنْ فَاخْشُنْ۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عزت ہو تو نرمی کر اور جو تو چاہتا ہے کہ ذلیل ہو تو سختی کر۔

هَاوَنٌ۔ جس میں چیزوں کو کوٹتے ہیں۔ اس کی جمع هَوَاوِين ہے۔

هَوْهَاةٌ۔ احمق۔

كُنْتُ الْهَوْهَاءَ الْهُمَزَةَ۔ میں احمق عیب جو تھا۔

رَجُلٌ هَوْهَةٌ۔ نامرد بزدل۔

هَاه هَاه۔ (یہ مردہ قبر میں کہے گا جب فرشتے اس کو ماریں گے یعنی) آہ آہ۔

هَاهُنَا اِذًا۔ اچھا یہیں ٹھہرا رہ (تاکہ تیرے ہاتھ پاؤں تجھ پر گواہی دیں۔

هَوِيٌّ۔ چڑھنا۔

هُوِيٌّ۔ اترنا، منہ کھولنا، گرنا، مر جانا۔

هَوًى۔ محبت اور خواہش۔

مُهَاوَاةٌ مُدَارَاةٌ اِهْوَاءٌ۔ گرنا، بڑھانا، اشارہ کرنا۔

اِنْهِوَاءٌ۔ گرنا۔

اِسْتِهْوَاءٌ۔ عقل اور حواس گم کر دینا، حیران کر دینا۔

كَاَنَّمَا يَهْوِيْ مِنْ صَبَبٍ۔ گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے جیسے زبردست قوی لوگ چلتے ہیں)۔

هُوِيٌّ۔ جلد چلنا۔

ثُمَّ انْطَلَقَ يَهْوِيْ۔ پھر جلد جلد چلے گئے۔

كُنْتُ اَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ۔ میں بڑی رات تک اس کو سنتا رہا۔

اِضْطَجَعَ هَوِيًّا۔ بڑی رات تک لیٹے رہے۔

يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِيَّ۔ بڑی رات تک سبحان رب العالمین کہتے رہے۔

اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوْا هُوَى الْاَرْضِ۔ جب تم رات کو سفر میں ٹھہرو تو گڑھوں سے پرہیز کرو۔

وَامْتَاحَ مِنَ الْمَهْوَاةِ۔ بڑے گہرے کنویں سے پانی کھینچا (یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔ یعنی انھوں نے وہ کام کیا جو دوسرا نہ کر سکتا تھا)۔

فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَيْهِ۔ اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

فَاَهْوٰى بِهَا اِلَيْهِ۔ اس کو ان کی طرف جھکایا یا ان کی طرف اشارہ کیا (ان کو تیر کا نشانہ بنانا چاہا)۔

يَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْبَيْعِ مَاهَوٰى۔ ہر ایک بائع اور مشتری جو چاہے وہ کرے (یعنی جب خیار کی شرط ہو گئی ہو تو دونوں کو اختیار ہو گا چاہیں تو بیع کو رکھیں چاہیں تو فسخ کر ڈالیں)۔

اَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيْتَ نَزَلْتُ لَكَ۔ تم میری دونوں

بیویوں میں سے جس کو پسند کرو میں اس کو تمہارے لئے چھوڑ دوں گا (طلاق دے دوں گا تم مدت کے بعد اس سے نکاح کر لینا یہ سعد بن ربیع انصاری نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ کو ان کا بھائی بنا دیا تھا)۔

فَهَوِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ وَلَمْ یَهْوَ مَا قُلْتُهٗ۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا کہنا پسند کیا اور میرا کہنا پسند نہیں کیا۔

یَهْوِیْ بِالتَّکْبِیْرِ۔ تکبیر کہتا ہوا جھکے (یعنی رکوع اور سجدے کے لئے)۔

ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَهْوِیْ۔ پھر جھکتے وقت تکبیر کہے (یعنی سجدے کے لئے)۔

فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَهْوِیْ بِیَدِهَا اِلٰی حِلْقِهَا۔ عورت اپنے ہاتھ چھلوں کی طرف جھکانے لگی (ان کو اتار کر صدقہ دینے کو)۔

وَیُهْوِیْنَ اِلٰی اٰذَانِهِنَّ۔ اور اپنے کانوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں (کانوں کی بالیاں صدقہ دینے کو)۔

لَا اُهْوِیْ بِهَا فِیْ مَکَانٍ اِلَّا طَارَ اِلَیْهَا۔ میں جس جگہ اس کو لے جانا چاہتا تھا وہاں اڑ جاتا (مجھ کو وہاں پہنچا دیتا)۔

اَهْوَیْتُ لِاُنَاوِلَهُمْ۔ میں جھکا کہ ان کو دے دوں۔

اَلْقَاهُ فِیْ مَهْوَاةٍ۔ اس کو ایک گہرے گڑھے میں ڈال دیا۔

مِنْ مَّهَاوِی التَّشْبِیْهِ۔ تشبیہ کے گڑھوں میں سے۔

وَهَوٰی حَتّٰی اَنَاخَ۔ اور نیچے اترا یہاں تک کہ اونٹ کو بٹھا دیا۔

ثُمَّ یَهْوِیْ سَبْعِیْنَ۔ پھر ستر برس کی راہ تک گرتا جائے گا۔

وَهَلْ اَهْوَیْتَ اِلَی الْحَجَرِ۔ کیا تو نے پتھر کا قصد کیا۔ (اس کو ہٹایا یا پھوڑا تب تو رکاز ہو جائے گا اور اس میں خمس واجب ہوگا)۔

فَاَهْوٰی بِیَدِهٖ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا۔ اپنے ہاتھ کو بڑھایا زمین کی طرف سجدہ کرنے کو۔

هُوَی الْاَرْضِ۔ زمین کے سوراخ (یہ جمع ہے هُوَّةٌ کی)

اِذَا هَوٰی۔ جب گر جائے۔

فَقَدْ هَوٰی۔ وہ ہلاک ہو گیا۔

فِیْ هُوَّةٍ زُوَیْلَةٍ۔ گہرے گڑھے میں زویلہ کے۔

فَهُنَّ هَوَاءٌ وَّالْحُلُوْمُ عَوَازِبٌ۔ دل اوڑے ہوں گے اور عقلیں غائب ہوں گی۔

لَاتَزِیْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ۔ خواہشات نفس پر چلنے والے اس کو بدل نہیں سکتے یا قرآن کی وجہ سے کوئی گمراہ اور خواہش نفس پر چلنے والا نہ ہوگا بلکہ اس کی وجہ سے راہ پائے گا۔

وَاَهْوَاءٌ مُّتَشَتِّتَةٌ۔ اور پریشان متفرق خواہشیں جدا جدا۔

اِلٰی اُمِّهِ الْهَاوِیَةِ۔ اپنے ٹھکانے ہاویہ میں (ہاویہ دوزخ یا اس کا ایک طبقہ جو بہت نیچے ہے)۔

اَلْهَوَاءُ جِسْمٌ رَّفِیْقٌ تَتَکَیَّفُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بِقَدْرِهٖ۔ ہوا ایک لطیف جسم ہے کہ ہر چیز کی کیفیت اس کے انداز کے موافق حاصل کر لیتی ہے۔

لَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّاْخُذَ بِهَوًی وَّلَا رَاْیٍ وَّلَا مَقَائِیْسَ۔ کسی کو یہ جائز نہیں (کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر) نفس کی خواہش پر یا رائے یا قیاس پر عمل کرے۔

اَهْلُ الْاَهْوَاءِ۔ خارجی اور معتزلہ اور مرجۂ اور روافض وغیرہم۔

وَاَمَّا الْقَلْبُ فَسُلْطَانُهٗ عَلَی الْهَوَاءِ۔ دل کی بادشاہت ہوا پر ہے یعنی عالم اجسام پر دل انہی چیزوں کی حقیقت معلوم کر سکتا ہے جو جسم ہیں یا جسمانی ہیں)۔

وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُظْلِمُ الْهَوَاءَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو ہوا کو تاریک کر دیتے ہیں (وہ سحر ہے اور کہانت اور ایمان بالنجوم اور قدر کی تکذیب اور والدین کی نافرمانی)۔

کَمْ مِنْ دَنِفٍ نَجَاوَ صَحِیْحٍ قَدْ هَوٰی۔ کتنے بیمار تو بچ گئے اور تندرست مر گئے۔

اِنَّمَا اَتَقَبَّلُ مِنَ الْعَبْدِ هَوَاهُ وَهِمَّتَهٗ۔ میں بندے سے اس کی نیت اور قصد کو قبول کرتا ہوں (اگر اس کی نیت بخیر ہو تو اس

کو ثواب دیتا ہوں - یہ حدیث قدسی ہے)-

يَهْوِىْ بِهَا اَبْعَدَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ - اس کو لے کرا تنا گرتا ہے کہ مشرق اور مغرب میں جتنا فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ-

تَهَاوَى الْقَوْمُ فِى الْهَوَاءِ - جب ایک دوسرے کے پیچھے گر جائیں-

اُهْوِيَّةٌ - وہ مسافت جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے جس کو ہَوَا کہتے ہیں اور گہرا گڑھا-

هَهْ - ایک کلمہ ہے جس کو متہور (بے پرواہ بہادر) کہتا ہے-

بابُ الهاء مع الياء

هَيْأَةٌ یا هَيَاءَةٌ - اچھی شکل ہونا-

هِيَأَةٌ - مشتاق ہونا-

تَهْيِئَةٌ - تیار کرنا' درست کرنا-

مُهَايَاةٌ - موافقت-

تَهَيَّأَ - مستعد ہونا' تیار ہونا-

اَقِيْلُوْا ذَوِى الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ - جو لوگ خوش وضع ہیں اگر ان سے کوئی لغزش ہو جائے تو اس کو معاف کردو (طیبی نے کہا یعنی جو لوگ صاحب مروت ہیں اور خصائل حمیدہ رکھتے ہیں اور لوگوں میں ان کی وجاہت ہے یا جو لوگ متقی اور پرہیز گار ہیں ان سے اگر کوئی صغیرہ گناہ ہو جائے تو اس کو معاف کردو- لیکن شرعی حدیں معاف نہیں ہوسکتیں)-

لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ - میں تمہاری طرح نہیں ہوں (مجھ کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا دیتا ہے)-

فَمَكَثْنَا عَلٰى هَيْأَتِنَا حَتّٰى رَجَعَ - ہم اسی حالت پر ٹھہرے رہے (یعنی کھڑے کھڑے نماز کی نیت باندھے ہوئے) یہاں تک کہ آنحضرتؐ لوٹ کر آ گئے (غسل کر کے)-

فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْأَتِهٖ - برابر اپنی وضع پر چلتے رہے-

هَيَأْتُ شَيْئًا - اس کا ترجمہ "کتاب ش" میں گزر چکا-

اَلْخِضَابُ وَالتَّهْيِئَةُ مِمَّا يَزِيْدُ اللّٰهُ بِهٖ فِىْ عِفَّةِ النِّسَاءِ - خضاب کرنا اور اپنا جسم صاف پاک معطر رکھنا عورتوں کی پاک دامنی کو بڑھاتا ہے (کیونکہ خاوند کے میلے کچیلے اور غلیظ ہونے سے عورت کے دل میں اس سے نفرت پیدا ہو کر اس کا دل دوسرے مردوں کی طرف مائل ہوتا ہے)-

اُمِرْتُ بِتَهْيِئَةِ الْمَيِّتِ - مجھ کو حکم ہوا میت کے سامان کرنے کا (یعنی غسل وکفن وغیرہ)-

اَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَيَّأَ وَتَعَبَّأَ وَ اَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ - جو شخص تیاری کرے چاروں (لفظوں کے یہی معنی ہیں)-

هَيَّأَ لِحْيَتَهٗ بَيْنَ اللِّحْيَيْنِ - جو شخص اپنی داڑھی کو متوسط رکھے دونوں کلموں کے درمیان نہ بہت چھوٹی نہ بہت لمبی-

اَوْلَادُ الْمُدَبَّرِهُمْ مُدَبَّرُوْنَ كَهَيْئَاتِهٖ - مدبر غلام کی اولاد بھی اس کی طرح مدبر ہوگی-

هَيْبٌ اور هَيْبَةٌ اور مَهَابَةٌ - ڈرنا' بچنا' تعظیم کرنا' پرہیز کرنا-

هَائِبٌ اور هَيُوْبٌ اور هَيَّابٌ - لوگوں سے ڈرنے والا اور مَهُوْبٌ اور مَهِيْبٌ لوگ جس سے ڈریں-

تَهْيِيْبٌ - مہیب کرنا-

اِهَابَةٌ - ڈانٹنا-

تَهَيُّبٌ - ڈرنا-

اَلْاِيْمَانُ هَيُوْبٌ - ایمان ہیبت ڈالنے والا ہے (یعنی ایمان دار سے لوگ ڈرتے ہیں کیونکہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے- یا ایمان ڈرانے والا ہے گناہوں سے - یعنی ایمان دار گناہوں سے ڈرتا ہے (اس کو مواخذہ کا خوف رہتا ہے)-

هَابَ الرَّجُلُ - اس کی تعظیم اور توقیر کی حَصُوْرًا کی تفسیر هَيُوْبًا سے کی یعنی گناہوں سے ڈرنے والا بچنے والا-

اَتَهِيْبُنِىْ - کیا تو میری تعظیم کرتا ہے-

وَهِبْتُهٗ - اور میں اس سے ڈر گیا-

قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ - آنحضرتؐ پر ہیبت ڈالی گئی تھی (جو آپ کو دیکھتا اس پر رعب طاری ہوتا)-

فَهَابَ اَنْ يَقُوْلَ غَيْرَهَا - وہ اس کے سوا کوئی اور بات کہنے سے ڈر گئے (شاید ان سے پوری نہ ہو سکے)-

وَقَوِّنِیْ عَلٰی مَا اَھَبْتَ لِیْ - جن باتوں کی طرف تو نے مجھ کو بلایا ہے ان کے بجالانے کی مجھ کو قوت دے -

وَاَھَابَ النَّاسَ اِلٰی بَطْحِہٖ - لوگوں سے کہا کہ اس کو برابر کردو -

ھِیْت - ایک ہیجڑا تھا جس کو آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں کے حرم میں جانے کی اجازت دی تھی (کیونکہ وہ "غیر اُولِي الاِرْبَۃ" میں سے ہے) پھر جب آپ نے اس کی ایک ایسی بات سنی جس سے معلوم ہوا کہ اس کو عورتوں کی شناخت ہے تو بیویوں کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا وہ غلام تھا ابن ابی امیہ کا جو بھائی تھا بی بی ام سلمہؓ کا فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا تھا) -

ھَیْتَ - لے آ جا -

ھِیْتِ - ایک شہر ہے فرات پر -

ھَاتِ - دے -

فَھَیْتَ ھَیْتًا - آ ؤ -

ھَیْجٌ یا ھِیَاجٌ یا ھَیَجَانٌ - حملہ کرنا' جوش مارنا' حرکت کرنا' مضطرب ہونا' بہادری کرنا' گھس جانا' پیاسا ہونا' سوکھ جانا -

تَھْیِیْجٌ - برانگیختہ کرنا (جیسے مُھَایَجَۃٌ اور ھِیَاجٌ ہے) -

یَوْمُ الْھِیَاجِ - جنگ کا دن تھا -

تَھَایُجٌ - ایک دوسرے پر حملہ کرنا -

اِھْتِیَاجٌ - حملہ کرنا -

یَوْمُ ھَیْجٍ - ہوا اور ابر اور بارش کا دن -

ھَیْجَاءُ - جنگ -

ھَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا - آسمان پر ابر آیا اور ہوا خوب چلی پھر ہم پر بارش ہوئی -

رَاٰی مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا فَلَمْ یَھْجِہٖ - اپنی جورو کے پاس ایک غیر مرد کو دیکھا پھر اس کو چھیڑا نہیں (نہ مارا نہ ہٹایا) -

تَصْرِعُھَا مَرَّۃً وَّ تَعْدِلُھَا اُخْرٰی حَتّٰی تَھِیْجَ - ہوا اس گھاس کو کبھی زمین پر گرا دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتی ہے (پک کر زرد ہو جاتی ہے) -

کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِغُصْنٍ فَقُطِعَ اَوْ کَانَ مَقْطُوْعًا قَدْ ھَاجَ وَرَقُہٗ - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے آپ نے حکم دیا ایک شاخ درخت کی کاٹی گئی یا کٹی ہوئی تھی اس کے پتے سوکھ گئے تھے -

لَایَھِیْجُ عَلَی التَّقْوٰی زَرْعُ قَوْمٍ - تقویٰ اور پرہیز گاری سے کسی قوم کی کھیتی نہیں سوکھتی (یعنی ان کے اعمال خراب نہیں ہوتے) -

وَاِذَا ھَاجَتِ الْاِبِلُ رَخُصَتْ وَنَقَصَتْ قِیْمَتُھَا - جب اونٹ مست ہوتا ہے (جفتی چاہتا ہے تو دبلا ہو جاتا ہے) اس کا مول سستا اور اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے -

لَایَنْکُلُ فِی الْھَیْجَاءِ - جنگ میں پیچھے نہیں ہٹتا -

مَایَھِیْجُھُمْ قَبْلَ ذٰلِکَ شَیْءٌ - اس سے پہلے ان کو کوئی چیز خوف دلانے والی نہ تھی -

لَایَھِیْجُ الرُّسُلَ - آنحضرتؐ پیغام لانے والوں کو (سفیروں اور ایلچیوں کو) نہیں چھیڑتے (ان کو نہیں ستاتے) -

مِنْ نَسْجِ دَاوٗدَ فِی الْھَیْجَا سَرَابِیْلُ - حضرت داؤد علیہ السلام کے بنے ہوئے جنگ کے قمیص (زرہیں) -

فَاِذَا حَاجَتْ رَخِصَۃً - جب اونٹ مست ہو کر سستے ہوں -

عِنْدَ ذٰلِکَ تَھِیْجُ رِیَاحُ النَّصْرِ - اس وقت یعنی عصر کے بعد فتح و فیروزی کی ہوائیں چلتی ہیں -

ھَیْدٌ - ڈرانا' سختی دینا' ہلانا' اصلاح کرنا' زائل کرنا' گرانا' پھیر دینا' گھبرا دینا' ڈانٹنا -

مَایَھِیْدُنِیْ ذٰلِکَ - میں اس سے کچھ نہیں گھبراتا (اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا) -

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَھِیْدَنَّکُمُ الطَّالِعُ الْمُصْعِدُ - تم کھاؤ پیو (یعنی رمضان میں یا جب روزہ رکھنا چاہو) اور تم کو لمبی روشنی جو اوپر چڑھ جاتی ہے (یعنی صبح کاذب) گھبرا نہ کرے (گھبرا نہ دے تم اس کو دیکھ کر کہ صبح ہوگئی اور پھر کھانا پینا چھوڑ دو) -

مَامِنْ اَحَدٍ عَمِلَ لِلّٰہِ عَمَلًا اِلَّا سَارَ فِیْ قَلْبِہٖ سَوْرَتَانِ فَاِذَا کَانَتِ الْاُوْلٰی لِلّٰہِ فَلَا تَھِیْدَنَّہُ الْاٰخِرَۃُ - جو شخص اللہ کی رضامندی کے لئے کوئی کام کرے اس کے دل میں

دو خیال آتے ہیں- اب اگر پہلا خیال یہ تھا کہ خالص خدا کے لئے کرتا ہے تو دوسرا خیال (وسوسہ جو شیطان نے ڈالا کہ وہ ریا کے لئے کرتا ہے) اس کو نیک کام کرنے سے نہ روکے (شیطان کو بکنے دے نیک کام کر ڈالے)-

قِیْلَ لَهٗ فِیْ مَسْجِدِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِدْهُ فَقَالَ بَلْ عَرْشٌ کَعَرْشِ مُوْسٰی- مسجد کے باب میں آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ اس کو درست کر لیجئے (یا گرا کر پھر بنا لیجئے) آپ نے فرمایا نہیں ایک منڈوا کافی ہے موسیٰؑ کے منڈوے کی طرح (جو شاخوں اور پتوں سے بنایا جاتا ہے)-

یَا نَارُ لَا تَهْدِیْهِ- اے آگ اس کو مت ستا یو مت چھیڑیو-

اَوْلَقِیْتُ قَاتِلَ اَبِیْ فِی الْحَرَمِ مَاهِدْتُهٗ- اگر میں اپنے باپ کے قاتل کو بھی حرم میں پاؤں تو اس کو نہ چھیڑوں-

مَالِیْ لَا اَزَالُ اَسْمَعُ اللَّیْلَ اَجْمَعَ هِید هِید- مجھ کو کیا ہوا ہے ساری رات میں ہید کی آواز سنتی رہی (ہید ہید کہہ کر اونٹوں کو ڈانٹتے ہیں اور ایک قسم گانے کی ہے جو اونٹ والے گاتے ہیں)-

یَا نَارُ هِیْدِیْهِ وَلَا تُوْذِیْهِ- اے آگ اس کو ہلا لیکن تکلیف مت دے (یہ حدیث مجمع البحرین میں ہے اسی طرح نقل کی ہے اور دوسری کتابوں میں لَاتَهِیْدِیْهِ ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

هَیْدَرَةٌ- بڑھیا پھونس جس کی شہوت جاتی رہی ہو-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَیْدَرَةً- بڑھیا سے نکاح مت کر- (ایک روایت میں هَیْذَرَةٌ ہے ذال معجمہ سے یعنی بکنے والی زبان دراز عورت سے)-

هَیْسٌ- کثرت سے لینا، تیز چلنا، روند ڈالنا-

هَیْسِ هَیْسِ- ایک کلمہ ہے جو کسی کو اکسانے یا ایک امر کے ممکن ہونے پر کہا جاتا ہے-

عَرِّفُوْا عَلَیْکُمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ اَهْیَسُ اَلْیَسُ- اپنا عریف (نقیب) فلاں شخص کو کر دو وہ اہیس ہے (یعنی روزی کی طلب میں پھرتا ہے- جب جانے کے موافق مل جاتی ہے تو وہ بیٹھ رہتا ہے (اپنی جگہ نہیں چھوڑتا) قیاس کی رو سے اَهْوَسُ صحیح ہے مگر اَلْیَسُ کی مناسبت سے واؤ یا سے بدل دیا-

هَیْشٌ- بگاڑنا، حرکت کرنا، زور کرنا، بہت باتیں کرنا-

هِیْشِ- ایک کلمہ ہے جس سے گدھے کو ڈانٹتے ہیں-

هَیْشَةٌ هَوْشَةٌ- جماعت، فتنہ و فساد و ہنگامہ-

لَیْسَ فِی الْهَیْشَاتِ قَوَدٌ- ہنگاموں میں (جن میں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ قاتل کون ہے) قصاص نہ لیا جائے گا-

اِیَّاکُمْ وَهَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ- بازاروں کے ہنگامے اور چیخ پکاروں سے بچے رہو-

لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ الحدیث وَ اِیَّاکُمْ وَ هَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ- نماز میں پہلی صف کے اندر میرے نزدیک وہ لوگ رہیں جو عقل والے ہیں (بڑی عمر والے سمجھ دار) پھر جو ان سے لگ بھگ ہوں، اخیر حدیث تک اور بازار کی گپوں سے بچے رہو یا بازار کی طرح مرد عورت بچے سب مل جل جانے سے بچے رہو-

هَیْضٌ- بیٹ کرنا، جڑ جانے کے بعد پھر توڑنا، بیماری کے بعد دوسری بیماری آنا-

اِنْهِیَاضٌ- جڑ جانے کے بعد ٹوٹ جانا (جیسے تَهَیُّضٌ ہے)-

اِهْتِیَاضٌ- بمعنی هَیْضٌ ہے-

هَیْضَةٌ- مشہور بیماری ہے جس میں دست اور قے ہوتے ہیں-

لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّاسِیَاتِ مَانَزَلَ بِیْ لَهَاضَهَا- جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت عائشہؓ کہنے لگیں خدا کی قسم اگر گڑے ہوئے مضبوط بھاری پہاڑوں پر وہ آفتیں اترتیں جو مجھ پر اتریں تو ان کو توڑ ڈالتیں-

یَهِیْضُهٗ حِیْنًا وَّحِیْنًا یَصْدَعُهٗ- کبھی اس کو توڑتا ہے کبھی اس میں شگاف ڈالتا ہے (چیرتا ہے)-

خَفِّضْ عَلَیْكَ فَاِنَّ هٰذَا یَهِیْضُكَ- اپنے اوپر آسانی کر دیہ تم کو توڑ ڈالے گا-

اَللّٰھُمَّ قَدْ ھَاضَنِیْ فَھِضْہُ- یا اللہ اس نے مجھ کو توڑا تو اس کو توڑ-

ھَیْعٌ- زمین پر پھیل جانا' گل جانا' قے کرنا' پانی کی طرف قصد کرنا' بھوکا ہونا-

ھَیَعَانٌ- نامرد ہونا' تنگ آ جانا-

تَھَیُّعٌ- زمین پر پھیل جانا-

اِنْھِیَاعٌ- جاری ہونا' بہنا-

کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً طَارَ اِلَیْھَا- جب کوئی خوف ناک آواز سنتے تو جھٹ اس طرف دوڑ جاتے (گویا شہادت کے طالب تھے)-

کُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَسَمِعَ الْھَائِعَۃَ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقِیْلَ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الْوِتْرِ- میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک ڈراونی آواز سنی پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اب لوگ وتر پڑھ کر لوٹے ہیں-

یَامَھْیَعُ یَاسَلْفَعُ یَافَرْدَعُ- حضرت علیؓ نے ایک عورت سے کہا جو اپنے خاوند پر فریاد کرتی تھی- اے مہیع ارے سلفع ارے فردع- عورت سے کسی نے ان لفظوں کے معنی پوچھے- تو کہنے لگی مہیع یہ کہ میں عورتوں کے ساتھ رہتی ہوں مردوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی- سلفع یہ کہ مجھ کو اس مقام میں حیض آتا ہے جہاں سے اور عورتوں کو نہیں آتا فردع یعنی اپنے خاوند کا گھر تباہ کرنے والی اس کے لئے کچھ نہ چھوڑنے والی-

مَھْیَعَۃ- جحفہ کو بھی کہتے ہیں جو شام والوں کا میقات ہے-

اِتَّقُوا الْبِدَعَ وَالْزَمُوا الْمَھْیَعَ- بدعتوں سے پرہیز کرو اور سنت کا کشادہ راستہ لازم کرلو-

ھَیْقٌ- شترمرغ' باریک لمبا-

تَھْیِیْقٌ- ٹھہر جانا' حرکت نہ کرنا-

ھِیْقٌ- بے خبر لمبا آدمی-

اَھْیَقُ- لمبی گردن والا-

اِنْخَزَلَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ فِیْ کَتِیْبَۃٍ کَاَنَّہٗ ھِیْقٌ یَقْدُمُھُمْ- عبداللہ بن ابی (منافق) ایک فوج لے کر ہم لوگوں سے الگ ہو گیا وہ ان کے آگے آگے شترمرغ کی طرح چل رہا تھا (یعنی جلدی سے بھاگ گیا)-

ھَیْکَلَۃٌ- موٹا ہونا' ضخیم ہونا' لمبا گھوڑا' لمبی گھاس' بلند عمارت' نصاریٰ کا گرجا جس میں حضرت مریمؑ کی تصویر رکھتے ہیں-

ھَیْکَلٌ- گرجا کا وہ مقام جہاں قربانیاں چڑھاتے ہیں (مجمع البحار میں ہے کہ اب ''ہیکل'' تعویذ کو کہتے ہیں جس میں اسمائے الٰہی لکھے ہوں)-

ھَیْلٌ- بہانا' ڈالنا بن ماپے ہوئے-

تَھْیِیْلٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

تَھَیُّلٌ- گر پڑنا (اِنْھِیَالٌ کے بھی یہی معنی ہیں) اور گالی گلوچ کرنا-

ھَالَۃ- چاند کے گرد جو دائرہ ابر میں نظر آتا ہے-

ھَیُوْلٰی- مادہ (میٹر) جو مختلف صورتیں قبول کرتا ہے (ارسطو نے اس کو ایک موہوم امر قرار دیا ہے مگر جدید فلسفہ میں دیمقراطیس کے قول کے موافق ہیولیٰ وہ چھوٹے چھوٹے سخت اجزا ہیں جن سے تمام قسم کے اجسام مرکب ہیں اور وہ فنا نہیں ہوتے بلکہ ان کی ہیئت ترکیبی یعنی صورت بگڑ کر وہ دوسری صورت اختیار کرتے ہیں)-

اِنَّ قَوْمًا شَکَوْا اِلَیْہِ سُرْعَۃَ فَنَاءِ طَعَامِھِمْ فَقَالَ اَتَکِیْلُوْنَ اَمْ تَھِیْلُوْنَ قَالُوْا نَھِیْلُ قَالَ فَکِیْلُوْا وَلَا تَھِیْلُوْا- کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارا غلہ جلدی ختم ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا تم ناپ کر پکاتے ہو یا یوں ہی بغیر ناپے ڈال کر- انھوں نے کہا یونہی بغیر ناپے ڈال کر- آپ نے فرمایا ناپا کرو اور بغیر ناپے مت ڈالا کرو (جو چیزیں بغیر ناپے چھوڑی جائیں غلہ ہو یا مٹی یا ریت ان کے چھوڑنے کو ھیل کہتے ہیں)-

ھَالَ التُّرَابَ فِی الْقَبْرِ- قبر میں مٹی ڈالی-

ھِلْتُ الدَّقِیْقَ- میں نے آٹا ڈالا-

اَوْصٰی عِنْدَ مَوْتِہٖ ھِیْلُوْا عَلَیَّ ھٰذَا الْکَثِیْبَ وَلَا تَحْفِرُوْا لِیْ- انھوں نے مرتے وقت یہ وصیت کی کہ یہ ریتی کا ٹیلہ جو ہے اس کو میری لاش پر ڈال دینا اور قبر نہ کھودنا-

فَعَادَتْ كَثِيْبًا اَهْيَلَ - پھر وہ ریتی کارواں ٹیلہ ہو گیا -

مَهِيْلٌ - بہنے والا -

هَيْمٌ یا هَيَمَانٌ - عورت پر عاشق اور فریفتہ ہو جانا' پیاسا ہونا -

تَهْيِيْمٌ - عاشق بنانا -

اِهْتِيَامٌ - حیلہ کرنا -

اِنَّ رَجُلًا بَاعَهٗ اِبِلًا هَيْمًا - ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاتھ بیمار اونٹ بیچے (جن کو ہیام کی بیماری تھی یعنی پانی پیتے تھے مگر سیراب نہیں ہوتے تھے (یہ بیماری آدمی میں ہوتی ہے تو اس کو استسقاء کہتے ہیں) -

اِغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا - ہماری زمین غبار آلود ہو گئی (پانی نہ پڑنے کی وجہ سے اور ہمارے جانور پیاسے ہو گئے -

فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ - کی تفسیر میں ابن عباسؓ نے کہا هِيْم وہ ریتیاں جو پانی سے سیر نہیں ہوتیں چوستی چلی جاتی ہیں - (یہ جمع ہے هَيَام کی بعضوں نے کہا وہ اونٹ مراد ہیں جن کو هُيَام کی بیماری ہوتی ہے) -

فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَمَ - پھر وہ ایک ریتی کا ٹیلہ جو پانی چوستی ہے ہو گیا (مشہور روایت اَهْيَلَ ہے جیسے اوپر گزر چکا) -

فَدُفِنَ فِيْ هَيَامٍ مِّنَ الْاَرْضِ - پھر وہ ریتی میں دفن کیے گئے -

وَتَرَكَتِ الْمَطِيَّ هَامًا - اس قحط نے اونٹوں کو ھامۃ یعنی الو بنا دیا - (مطلب یہ ہے کہ مر گئے اور عرب کے اعتقاد کے موافق کہ مردہ الو کی شکل میں نمودار ہوتا ہے - اُلو ہو گئے تو هَامٌ جمع ہے هَامَةٌ کی بمعنی الو - بعض نے کہا هَائِمٌ کی جمع ہے یعنی بھاگ کر جنگلوں میں چل دیئے - وہاں حیران پریشان پھرتے ہیں) -

نَسِيْحُ فِي الْاَرْضِ وَنَهِيْمُ - ہم زمین کی سیر کریں وہاں گھومیں جدھر منہ ہوا ادھر چل دیں -

كَانَ عَلِيٌّ اَعْلَمَ النَّاسِ بِالْمُهَيِّمَاتِ - حضرت علیؓ باریک اور مشکل مسائل کو سب صحابہؓ سے زیادہ جانتے تھے جن میں لوگ حیران ہو جاتے ہیں هَامَ فِي الْاَمْرِ سے نکلا ہے یعنی اس کام میں حیران ہو گیا - ایک روایت میں مُهَيْمِنَاتٌ ہے جو اوپر گزری -

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِالْهِيْمِ - تین سانس میں پانی پینا افضل ہے اور پیاسے اونٹوں کی مشابہت کرنا غٹ غٹ ایک ہی دم میں پی جانا برا سمجھتے تھے -

هَيِّنٌ - آسان نرم - اس کی تخفیف هَيْنٌ آتی ہے - جیسے لَيِّنٌ سے لَيْنٌ -

اَلْمُسْلِمُوْنَ هَيْنُوْنَ لَيْنُوْنَ - مسلمان نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں -

اَلنِّسَاءُ ثَلٰثَةٌ فَهَيْنَةٌ لَيْنَةٌ عَفِيْفَةٌ - عورتیں تین طرح کی ہیں ایک وہ جو نرم مزاج سنجیدہ پاک دامن ہو -

كُلُّ ذٰلِكَ هَيْنٌ عَلَيْهِ - جنب ہو یا حائضہ سب کا اس کے پاس آنا اس کی خدمت کرنا سہل اور آسان ہے اس میں کوئی قباحت نہیں -

اِنَّهٗ سَارَ عَلٰى هِيْنَتِهٖ - وہ اپنی عادت کے موافق آہستہ چلے -

لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ یا وَلَا الْمَهِيْنِ - آنحضرت ﷺ سخت مزاج (اجڈ) نہ تھے نہ لوگوں کو حقیر سمجھنے والے یا نہ حقیر اپنے آپ کو ذلیل کرنے والے (بلکہ خودداری کو ملحوظ رکھتے) -

هَيْنَمَةٌ - وہ پوشیدہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے -

مَا هٰذِهِ الْهَيْنَمَةُ - یہ چپکے چپکے کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ -

هَيْنَمَ فِي الْمَقَامِ - مقام ابراہیم میں چپکے سے قرأت کی -

هَيْنَمٌ - روئی -

هِيْهِ - اور کہو -

قَالَ يَا صَخْرُ هِيْهِ فَقُلْتُ هِيْهًا - امیہ نے ابوسفیان سے کہا اور کہو! ابوسفیان نے کہا بس بس اب چپ رہو -

هَيْهَاتَ - دور ہوا - کبھی اَيْهَاتَ بھی کہتے ہیں -

کتاب الیاء ی

ی- حروف تہجی میں سے اٹھائیسواں حرف ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں دس ہے- یائے مفرد ضمیر مونث اور علامت مضارع اور ضمیر متکلم اور نسبت اور تثنیہ اور جمع اور اطلاق اور اشباع کے لئے آتی ہے-

بابُ الیاء مع الالف

یَا- حرف ندا ہے اور بعید اور قریب دونوں میں مستعمل ہے-

یَا جَجْ- بطن یاجج ایک مقام کا نام ہے مکہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر-

یَأْسٌ اور یَآسَۃٌ- ناامید ہونا' جاننا-

مُوَایَسَۃٌ اور اِیَاسَۃٌ- ناامیدی میں ڈالنا-

لَایَأْسَ مِنْ طُوْلٍ- لمبائی سے ناامیدی نہ تھی یعنی لمبا شخص آنحضرتؐ کو دیکھ کر ناامید نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ بھی لمبائی کے قریب تھے-

فَاَیْئِسْہُ مِنَّا کَمَا اَیْئَسْتَہٗ مِنْ رَّحْمَتِكَ- اس کو ہم سے ناامید کردے جیسے تو نے اس کو اپنی رحمت سے ناامید کیا ہے-

اَلسِّلُّ دَاءُ یَأْسٍ- سل ناامیدی کی بیماری ہے- (اس کا اچھا ہونا مشکل ہے- لیکن مسلول برسوں تک زندہ رہتے ہیں ایک پھیپڑا گل سڑ کر گر جاتا ہے تو ایک ہی پھیپڑا کام کرتا رہتا ہے)-

اَلْیَاسُ بْنُ مُضَرَمَاتَ مِنْہُ- الیاس بن مضر قریش کا دادا اسی بیماری سے مرا- اسی وجہ سے اس کا نام اَلْیَأْس ہوا- یعنی ناامیدی-

اِسْتِیْئَاسٌ- ناامید ہونا-

اِلْیَاس- مشہور پیغمبر ہیں- بعض نے کہا وہی ادریسؑ ہیں- بعض نے کہا وہ بنی اسرائیل میں سے تھے حضرت موسیٰؑ کے بعد اور ''الیسع'' ان کے شاگرد تھے- کہتے ہیں الیاسؑ اور خضرؑ اب تک زندہ ہیں الیاسؑ خشکی پر مامور ہیں اور خضرؑ دریا پر-

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ- کو بعض نے الِ یَاسِیْنَ پڑھا ہے یعنی سلام ہو حضرت محمد ﷺ کی آل پر-

اَلْیَأْسُ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ عِزُّ الْمُؤْمِنِ- مسلمان کی عزت اس میں ہے کہ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے ناامید رہے (بجز خدا کے اور کسی سے امید اور توقع نہ رکھے)-

اِذَا عَرَفْتَ الْیَأْسَ اَلْفَیْتَہُ الْغِنٰی- جب تو ناامیدی کو پہچان لے گا تو اس کو غنا اور تونگری پائے گا-

اَلْیَأْسُ اِحْدَی الرَّاحَتَیْنِ- ناامیدی دو راحتوں میں سے ایک راحت ہے (جیسے کہتے ہیں اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ)-

یَافُوْخ- چندیا اس کی جمع یَآفِیْخ ہے-

وَتُوْضَعُ عَلٰی یَافُوْخِ الصَّبِیِّ- بچہ کی چندیا پر رکھ دیا جائے-

وَاَنْتُمْ لَھَامِیْمُ الْعَرَبِ وَ یَآفِیْخُ الشَّرَفِ- تم عربوں کے اعلیٰ ذات والے ہو اور شرف اور بزرگی کی چندیا ہو-

یَاْنَ- ماضی کا صیغہ ہے یَوْنٌ سے- یَوْنٌ اور اِیَانَۃٌ وقت آجانا اور چاہئے ہونا-

مَایَاْنَ لَھُمْ اَنْ یَّفْقَھُوْا- ان کو سمجھنے کا وقت ابھی نہیں آیا

(جیسے کہتے ہیں: نَوْلُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا یا نَوَالُكَ اَنْ تَفْعَلَهٗ تجھ کو ایسا کرنا چاہئے)۔

باب الیاء مع الباء

يَبْسٌ یا يُبْسٌ - سوکھ جانا۔

اِتْبَاسٌ - سکھانا' گھاس سوکھ جانا' خشک زمین میں چلنا۔

اِتِّبَاسٌ - سوکھنا (اصل میں اِيْتِبَاسٌ تھا)۔

لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبِسَا - شاید جب تک یہ ڈالیاں نہ سوکھیں ان کا عذاب کچھ ہلکا ہو۔

اِجْتَاحَتْ جَمِيْمُ الْيَبِيْسِ - سوکھی گھاس کے گٹھے تباہ ہو گئے۔

يُبُوْسَةٌ - خشکی (یہ ضد ہے رطوبت کی)۔

يُتْمٌ یا يَتْمٌ - یتیم ہو جانا۔

يَتَمٌ - تقصیر کرنا' سستی کرنا' تھک جانا' دیر کرنا۔

اِيْتَامٌ - اولاد کا یتیم ہو جانا۔

يَتِيْمٌ - وہ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو اور وہ نابالغ ہو اگر ماں باپ دونوں مر گئے ہوں تو اس کو لَطِيْمٌ کہیں گے اگر صرف ماں مر گئی ہو تو اس کو عَجِيٌّ کہیں گے اور جانوروں میں یتیم اس کو کہیں گے جس کی ماں مر گئی ہو۔

تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا - کنواری لڑکی جوان (جس کا باپ مر گیا ہو) اس سے نکاح کرتے وقت اجازت لیں گے۔ اگر وہ خاموش رہے تو بس یہی اس کی اجازت ہے (حالانکہ وہ لڑکی جوان ہے مگر اس کو مجازاً یتیمہ کہا۔ بعض نے کہا عورت کی جب تک شادی نہ ہو اس کو یتیمہ ہی کہتے ہیں)۔

جَاءَتْ اِلَيْهِ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ اِمْرَاَةٌ يَتِيْمَةٌ فَضَحِكَ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ يَتَامٰی - امام شعبیؒ کے پاس ایک عورت آئی - کہنے لگی میں یتیم عورت ہوں۔ یہ سن کر ان کے ساتھی ہنسنے لگے (کہ جوان ہو کر اپنے آپ کو یتیم کہتی ہے) شعبیؒ نے کہا (ہنسنے کی کیا بات ہے) عورتیں سب یتیم ہیں (یعنی ناتواں اور کمزور نوع ہیں)۔

اِنِّیْ اِمْرَاَةٌ مُّوْتِمَةٌ تُوُفِّيَ زَوْجِیْ وَتَرَكَهُمْ - میں ایک عورت ہوں یتیم بچے والی' میرا خاوند مر گیا اور بچوں کو چھوڑ گیا۔

كَافِلُ الْيَتِيْمِ وَ اَنَا كَهَاتَيْنِ - یتیم کا پرورش کرنے والا اور میں قیامت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے (یعنی میرے بالکل نزدیک رہے گا۔ یہ حدیث عام ہے غیر یتیم اور اپنے عزیز یتیم سب کو شامل ہے)۔

مَتٰی يَنْقَضِيَ الْيُتْمُ - یتیمی کب ختم ہوتی ہے (بلوغ کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے)۔

يَتِيْمًا لَّامِثَالَ لَكَ - یتیم ہو آپ کا کوئی نظیر نہیں (جیسے کہتے ہیں دُرَّةٌ يَتِيْمَةٌ بے نظیر موتی)۔

يَتِيْمَةُ الدَّهْرِ - یگانہ روزگار۔

يَتْنٌ - بچہ کے پاؤں سر سے پہلے نکلنا۔

تَيْتِيْنٌ - ایسا بچہ جننا۔

مُوْتِنَةٌ - جو عورت یا اونٹنی ایسا بچہ جنے۔

اِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلْيُنْقِ الْمِيْتَنَيْنِ وَلْيُمِرَّ عَلَى الْبَرَاجِمِ - جب کوئی تم میں جنابت کا غسل کرے تو چڈھوں کو صاف کرے (وہاں میل جمتا ہے) اور گھائیوں کو (یعنی انگلیوں کے جوڑوں کو) خطابی نے کہا میں اس لفظ کے معنی نہیں جانتا اور احتمال ہے کہ مِتْيَنَيْنِ ہو بہ تقدیم تا بر یا بمعنی دبر یعنی دونوں شرمگاہوں کو صاف کرے عبدالغافر نے کہا شاید مُنْتِنَيْنِ ہو یعنی دونوں بدبوداروں کو مراد دونوں شرمگاہ ہیں کیونکہ وہ بدبو کا مقام ہیں۔

مَا وَلَدَتْنِیْ اُمِّیْ يَتْنًا - میری ماں نے مجھ کو ایسا نہیں جنا تھا کہ میرے پاؤں پہلے نکلے ہوں۔

باب الیاء مع الثاء

يَثْرِبُ - مدینہ منورہ کا پرانا نام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مدینہ رکھا اور آنحضرتؐ نے طابہ اور طیبہ۔ اور یثرب کہنے کو آپ نے مکروہ رکھا کیونکہ وہ تثریب سے ماخوذ ہے بمعنی توبیخ اور ملامت۔ اور قرآن میں جو یثرب کا لفظ آیا ہے وہ منافقوں کے قول کی حکایت ہے۔

فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ - پھر معلوم ہوا کہ وہ بستی مدینہ ہے یعنی یثرب-

يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ - وہ یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے (شاید یہ حدیث ممانعت سے پہلے کی ہے یا لوگوں کو معلوم کرانے کے لئے کیونکہ وہ مدینہ کا نام نہ پہچانتے ہوں گے)-

بابُ الیاء مع الدّال

يَدٌ - ہتھیلی یا ہتھیلی سے مونڈھے تک یعنی ہاتھ-

يَدْيٌ - ہاتھ پر مارنا' حق حاصل کرنا-

يُدِيَ - اس کو بخشش ملی-

يَدِيَ مِنْ يَدِهٖ - اس کا ہاتھ ضائع ہو گیا-

مُيَادَاةٌ - دست بدست نقدا نقد بدلہ-

اِيْدَاءٌ - حق حاصل کرنا-

اَيْدِيْ - جمع ہے يَدٌ کی اور تصغیر يُدَيَّةٌ اور نسبت يَدِيٌّ اور يَدَوِيٌّ ہے-

عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْفُسْطَاطِ - اپنے اوپر جماعت میں رہنا لازم کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا ہاتھ جماعت پر رہتا ہے (اصل میں فسطاط کے معنی شہر کے ہیں شہر میں بہت لوگ جمع رہتے ہیں تو مجازاً اس سے جماعت مراد لی- جیسے اس حدیث میں ہے- حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے)-

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ - اللہ (کی مہربانی) کا ہاتھ جماعت پر رہتا ہے (جہاں جماعت سے نکلے اور مسلمانوں کے جتھے سے الگ ہوئے بس تباہی آئی جماعت سے مراد یہاں صحابہ اور تابعین کا گروہ ہے- جس نے ان کا طریق چھوڑا وہ گمراہ ہوا)-

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ السُّفْلٰى - اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے افضل ہے اسی لئے بزرگوں کو جب کوئی چیز پیش کرتے ہیں تو ہتھیلی پر رکھ کرتا کہ ان کا ہاتھ اوپر رہے اس کو اہل ہند کی اصطلاح میں نذر کہتے ہیں) بعضوں نے کہا اوپر والے ہاتھ سے مراد وہ شخص ہے جو سوال نہ کرتا ہو اور نیچے والے ہاتھ سے سائل مراد ہے)-

هٰذِهٖ يَدِيْ لَكَ - یہ میرا ہاتھ آپ کے اختیار میں ہے (میں بالکل آپ کا مطیع اور تابعدار ہوں)-

هٰذِهٖ يَدِيْ لِعَمَّارٍ - یہ میرا ہاتھ عمار کے لئے ہے (عمار جو چاہتا ہے وہ میرے ساتھ کرے- یہ حضرت عثمان غنیؓ نے ارشاد فرمایا جب انھوں نے عمار کو مارا پھر نادم ہوئے اور کہنے لگے عمار تو مجھ سے بدلہ لے لے)-

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَائُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ - مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں کہ اس کا قصاص اس سے نہ لیا جائے اور وہ دوسرے دین والوں پر یعنی مخالفوں کے مقابلے میں سب مسلمان متفق اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں)-

قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ - میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں (یعنی یاجوج ماجوج کو)-

وَ اَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ - اور جزیہ ذلیل ہو کر دو یا زبردست ہاتھ کو جزیہ دو-

اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا - سب سے پہلے جو بی بی مجھ سے ملے گی (اس کی وفات ہو گی) وہ بی بی ہے جس کا ہاتھ تم سے لمبا ہے (یعنی سخی اور خیرات کرنے والی بیوی وہ حضرت زینبؓ تھیں جن کی وفات آپ کی سب بیویوں سے پہلے ہوئی بعض نے کہا بیوی سودہؓ ان کے ہاتھ سب بیویوں سے زیادہ لمبے تھے)-

مَا رَاَيْتُ اَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ عَنْ ظَهْرِ يَدٍ مِّنْ طَلْحَةَ - حضرت طلحہؓ سے بڑھ کر میں نے کسی کو بہت سا مال بغیر بدل کے دینے والا نہیں دیکھا (یعنی اس خیال کے بغیر کہ وہ بدلہ کرے گا یا نہیں' ابتدائی طور سے خطیر مال دینے والے)-

مَرَّ قَوْمٌ مِّنَ الشُّرَاةِ بِقَوْمٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ يَدْعُوْنَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا بِكُمُ الْيَدَانِ - کچھ خارجی لوگ حضرت علیؓ کے اصحاب پر گزرے ان پر بددعا کر رہے تھے- حضرت علیؓ

نے کہا خود تمہارے اوپر تمہاری بددعا پڑے گی تم ہی تباہ ہو گے (عرب لوگ کہتے ہیں کَانَتْ بِهِ الْيَدَانِ یعنی وہ میرے لئے کہتا تھا' اسی کو پیش آیا)-

لَمَّا بَلَغَهٗ مَوْتُ الْاَشْتَرِ قَالَ لِلْيَدَيْنِ وَلِلْفَمِ- (حضرت معاویہؓ کو) جب مالک اشتر کی موت کی خبر آئی تو کہنے لگے اللہ نے اس کو دونوں ہاتھوں اور منہ کے بل زمین پر گرایا-

اِجْعَلِ الْفُسَّاقَ يَدًا يَدًا وَّ رِجْلًا رِجْلًا- فاسقوں کو الگ الگ رکھو ہر ایک کا ہاتھ اور پاؤں دوسرے کے ہاتھ اور پاؤں سے جدا رہے (کیونکہ اکٹھا ہو کر فساد مچائیں گے)-

تَفَرَّقُوْا اَيْدِيَ سَبَا وَ اَيَادِيَ سَبَا- شہروں میں جابجا متفرق ہو گئے-

فَاَخَذَ بِهِمْ يَدَ الْبُحْرِ- اس نے ان کو لے کر سمندر کا راستہ اختیار کیا (یہ ہجرت کا قصہ ہے یعنی ابوبکرؓ اور آنحضرتؐ کو سمندر کے راستے سے مدینہ لے گیا)-

حَتّٰي الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ- یہاں تک کہ جو مال اپنی قمیص کی آستین میں رکھے ید کے معنی نعمت اور طاقت اور قدرت اور قوت اور سلطنت اور جماعت سب آئے ہیں-

ضَعْ يَدَكَ- کھا-

خَرَجَ نَازِعَ يَدٍ- باغی ہو کر نکل گیا-

يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى- اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اس کے خزانے بےحد و حساب ہیں)-

قَبَّحَ اللّٰهُ هٰذَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقَصِيْرَتَيْنِ- اللہ ان دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تباہ کرے (جو خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں' ان پر بددعا کی- حالانکہ دعا میں ہاتھ اٹھانا آنحضرتؐ سے ثابت ہے مگر دونوں خطبوں کے درمیان دعا کے لئے آنحضرتؐ سے ہاتھ اٹھانا چونکہ ثابت نہ تھا لہٰذا ایسا کرنے والے پر بددعا کی)-

لَاتَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَّلَا مِنَّةً- یا اللہ کسی فاسق بدکار کا احسان مجھ پر نہ رکھ-

نَحْنُ يَدُ اللّٰهِ الْبَاسِطَةِ عَلٰى عِبَادِهٖ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ- ہم (یعنی اہل بیت کرام) اللہ کی نعمت ہیں جو اس کے بندوں پر مہربانی اور رحم کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے-

مَنْ صَنَعَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِيْ يَدًا- جو شخص میرے اہل بیت کے ساتھ سلوک کرے (ان کو راحت پہنچائے ان کی خبر گیری کرے)-

مَا مِنْ صَلٰوةٍ يَّحْضُرُ وَقْتُهَا اِلَّا نَادٰى مَلَكٌ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ اَوْ قَدْ تُمُوْهَا عَلٰى ظُهُوْرِكُمْ فَاَطْفِئُوْهَا بِصَلٰوتِكُمْ- جب کسی نماز کا وقت آ جاتا ہے تو ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہے- اٹھو جو آگ تم نے اپنی پیٹھوں پر سلگائی ہے اس کو نماز پڑھ کر بجھاؤ-

ذُوالْيَدَيْنِ- (ابومحمد بن عمرو) ایک صحابی تھے جن سے سہو کی حدیث منقول ہے- انھوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا تھا کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے- ان کے ہاتھ لمبے تھے اس لئے ذوالیدین کہلائے-

ذُوالْيُدَيَّة- جس کو ذُوالثُّدَيَّة بھی کہتے ہیں وہ خارجیوں کا سردار تھا جو نہروان میں مارا گیا-

بابُ الیاء مع الرّاء

يَرٌّ- سخت ہونا' گرم ہونا- يَارٌّ تابع ہے جو حَارٌّ کے بعد بولا جاتا ہے-

اِنَّهٗ حَارٌّ يَارٌّ- شبرم بڑا سخت گرم ہے (جو ایک مسہل دوا ہے) ایک روایت میں حَارٌّ جَارٌّ ہے معنی وہی ہیں)-

يَرْبُوْعٌ- جنگلی چوہا-

وَفِي الْيَرْبُوْعِ جَفْرَةٌ- احرام کی حالت میں جنگلی چوہا مارنے میں چار مہینے کا بکری کا بچہ دینا ہوگا-

يَرْعٌ- نامرد بزدل ہونا-

يَرَاعٌ- بانس اور ایک مکھی جو رات کو اڑتی ہے اور مچھر قلم کے نرکل کو بھی یراع کہتے ہیں-

وَعَادَ لَهَا الْيَرَاعُ مُجْرَنْشِمًا- کمزور بکریاں (قحط کی وجہ سے) اکٹھا ہو گئیں-

كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ- میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا- آپ نے

بانسری کی آواز سنی (بانسری بجانا اور اس کا سننا بعض مکروہ تنزیہی کہتے ہیں بعض مکروہ تحریمی - اس حدیث سے تو تحریم کی تائید ہوتی ہے -

یَرْفَاءُ - حضرت عمرؓ کے دربان کا نام تھا -

یَرْمَقُ - قبا اور ترکی زبان میں درہم کو کہتے ہیں -

اَلدِّرْهَمُ يُطْعِمُ الدَّرْمَقَ وَيَكْسُوا الْيَرْمَقَ - روپیہ آدمی کو میدہ کھلاتا ہے اور قبا پہناتا ہے (یعنی روپے سے کھانا بھی اچھا ملتا ہے اور کپڑا بھی اچھا - نہایہ میں ہے کہ قباء کو یلمق کہتے ہیں اور یرموق روپیہ کو غرض دنیا میں روپیہ عجیب چیز ہے تمام مشکلیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے آسان کر دیتا ہے -

یَرْمُوْكُ - شام میں ایک مقام کا نام ہے وہاں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمان مجاہدین اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی -

یَرَنَّاءٌ - مہندی -

اِنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْيَرَنَّاءِ فَقَالَ مِمَّنْ سَمِعْتِ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَقَالَتْ مِنَ الْخَنْسَاءِ - حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یرناء کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے یہ لفظ کس سے سنا - انھوں نے کہا خنساء سے - (خطابی نے کہا اس وزن پر مجھ کو کوئی لفظ نہیں ملا) -

یَرِیْسٌ - کسان' کاشتکار -

فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْيَرِيْسِيْنَ - تجھ پر تیرے کسانوں کا (رعیت کا) گناہ پڑے گا -

بابُ الیاء مع السّین

یَاسِیْن -

اِلْیَاسِیْنَ - نام ہے الیاسؑ پیغمبر کا یا حضرت ادریسؑ کا (جیسے اوپر گزر چکا) -

یُسْرٌ - آسان ہونا' کم ہونا -

یَسْرٌ اور یَسَرٌ - نرم ہونا' مطیع ہونا' زچگی آسان ہونا -

یَسَرٌ - جوا کھیلنا' بائیں طرف سے آنا -

تَیْسِیْرٌ - آسان کرنا' دے دینا -

مُیَاسَرَةٌ - بائیں سمت لینا -

اِیْسَارٌ - مال دار ہونا -

تَیَسُّرٌ - آسان ہونا -

تَیَاسُرٌ - جوئے کا مال تقسیم کر لینا -

اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ - یہ دین (یعنی دین اسلام) آسان ہے (نہ اس کا سمجھنا مشکل ہے نہ اس کے احکام پر عمل کرنا دشوار ہے ایسا صاف اور سیدھا بلا اینچ پینچ دنیا میں کوئی دین نہیں ہے) -

تَیَاسُرٌ - بائیں طرف جانا -

اِسْتِيْسَارٌ - سہل ہونا' تیار ہونا -

اِتِّسَارٌ اور اِیْتِسَارٌ - جوئے کا مال تقسیم کر لینا -

يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا - آسانی کرو' سختی نہ کرو (جو کوئی نیا مسلمان ہو اس کو رفتہ رفتہ ایک ایک حکم پر لگاؤ ایک بارگی دشواریاں مت ڈال دو) -

مَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ وَ يَاسَرَ الشَّرِيْكَ - جو شخص امام (حاکم اسلام) کی اطاعت کرے اور اپنے ساجھی (شریک) پر آسانی کرے -

كَيْفَ تَرَكْتَ الْبِلَادَ فَقَالَ تَيَسَّرَتْ - تم نے بستیوں کو کس حال میں چھوڑا - انھوں نے کہا ارزانی کی حالت میں -

لَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُّسْرَيْنِ - ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہ آئے گی (اس کی شرح کتاب العین میں گزر چکی ہے) -

تَيَاسَرُوْا فِي الصَّدَاقِ - مہر میں آسانی کرو (گراں مہر مت باندھو - افسوس ہے کہ ہندوستان میں اس حدیث پر عمل بالکل چھوڑ دیا گیا ہے حتیٰ کہ مولوی اور عالم لوگ بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور دولہا اور دلہن کی حیثیت سے ہزاروں حصے زائد مہر باندھتے ہیں) -

وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا - دو بکریاں اگر اس کو مل سکیں تو اس کے ساتھ دے یا بیس درہم -

اِعْمَلُوْا وَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ - عمل کئے جاؤ اور سیدھے راستے پر رہو اور صواب کے قریب

رہو ہر ایک کے لئے وہی آسان کیا جائے گا (ہر ایک کو اسی کی توفیق ہوگی) جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا (اگر بہشت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو بہشتیوں کے سے اعمال کرے گا- اگر دوزخ کے لئے بنا ہے تو دوزخیوں کے سے کام کرے گا)-

وَقَدْ يُسِّرَلَهٗ طَهُوْرٌ- آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا گیا-

قَدْ تَيَسَّرَا لِلْقِتَالِ- دونوں جنگ کے لئے مستعد ہو گئے-

قَدْ صَحِبَهٗ وَ رَاٰى تَيْسِيْرَهٗ- آپ کی صحبت میں رہا اور آپ نے اپنی امت کے لئے جو آسانی رکھی ہے اس کو دیکھا-

سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ- تجھ سے تو دنیا میں وہ بات چاہی گئی تھی جو بہت آسان تھی (یعنی توحید الٰہی)-

بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا- رکوع کے بعد چند روز تک (ایک ماہ تک)-

يَسَرَتِ الْغَنَمُ- بکریاں جننے کو ہیں-

اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ- میں مال دار پر آسانی کرتا ہوں-

قَدْ يَسَّرَتْ جُنْدًا- اس نے ایک لشکر تیار کیا-

تَيَسَّرُوْا لِلْقِتَالِ- جنگ کے لئے تیار ہو گئے-

اَقْبَلُ الْمَيْسُوْرَ- میں جو آسانی سے مل جائے اس کو لے لیتا ہوں-

فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ- بائیں طرف تھو تھو کرے-

اِطْعَنُوا الْيُسْرَ- منہ کے سامنے برچھا مارو-

اِنَّ الْمُسْلِمَ مَالَمْ يَغْشَ دَنَاءَةً يَخْشَعُ لَهَا اِذَا ذُكِرَتْ وَتُغْرِیْ بِهٖ لِئَامُ النَّاسِ كَالْيَاسِرِ الْفَالِجِ- مسلمان جب تک کوئی دناءت (حقارت) کا کام ایسا نہ کرے جس کا ذکر آتے وقت وہ شرمندہ ہو جھک جائے اور بدکار لوگ اس کو اغوا کریں اس جوا کھیلنے والے کی طرح ہے جو کھیل میں غالب آئے-

اَلشِّطْرَنْجُ مَيْسِرُ الْعَجَمِ- شطرنج عجمی لوگوں کا جوا ہے (یعنی ہار جیت کی شرط لگا کر کھیلی جائے- جس کھیل میں ہار جیت کی شرط ہو وہ جوا ہے یہاں تک کہ بچوں کا بادام سے کھیلنا)-

كَانَ عُمَرُ اَعْسَرَ اَيْسَرَ- (روایت ایسی ہی ہے اور صحیح اَعْسَرَ يَسَرَ ہے یعنی دونوں ہاتھ سے کام کرتے تھے اس کو اَضْبَطُ بھی کہتے ہیں)-

تَخْدِیْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَّهِیَ لَاحِقَةٌ- قدموں پر دوڑتی ہے اور اس کا پیٹ دبلا ہے-

لَابَأْسَ اَنْ يُّعَلَّقَ الْيُسْرُ عَلَى الدَّابَّةِ- جانور پر اس کا پیشاب رواں کرنے کے لئے اگر لکڑی لٹکائی جائے تو کچھ قباحت نہیں-

اَلدِّيْنُ يَسَرٌ- دین آسان ہے-

وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ- بائیں طرف تھوکے (اگر نماز میں تھوک آجائے) یا پاؤں کے تلے-

ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا- تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ آسانی سے اس کا حساب لے گا (صحابہؓ نے پوچھا وہ تین باتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جو تجھ کو محروم کرے تو اس کو دے اور جو تجھ سے ناطہ قطع کرے تو اس سے جوڑے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کر دے)-

اَلْاِسْلَامُ يَسِيْرُ الْمِضْمَارِ- اسلام کا وقت قلیل ہے (اخیر میں دنیا میں آیا جب دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا تھا)-

اِنَّ الْكَيِّسَ لَدَى الْحَقِّ يَسِيْرٌ- عقل مند آدمی حق بات کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے-

قِلَّةُ الْعِيَالِ اِحْدَى الْيَسَارَيْنِ- بال بچے کم ہونا دو تونگریوں میں سے ایک تونگری ہے-

بابُ الیاء مع الطاء

يَطْبٌ طَيْبٌ کا قلب ہے-

عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَيْطَبُهٗ- اس میں سے کالے کالے چنو وہ عمدہ قسم ہے (اس کی اصل میں اَطْيَبُهٗ تھا اس کو الٹ کر اَيْطَبُهٗ کر لیا- جیسے جَذَبَ سے جَبَذَ)-

بابُ الیاء مع العین

يَعْرٌ- وہ بکری کا بچہ جو ایک گڑھے کے پاس باندھ دیا جاتا

ہے اس کی آواز سن کر بھیڑیا یا شیر آتا ہے اور گڑھے میں گر پڑتا ہے۔

یُعَارٌ - بکری کی آواز۔

لَایَجِیْئُ اَحَدُکُمْ بِشَاۃٍ لَّھَا یُعَارٌ - کوئی تم میں سے (قیامت کے دن) بکری نہ لائے جو آواز کر رہی ہو (یعنی وہ بکری جو اس نے زکوٰۃ کی تحصیل یا لوٹ کے مال میں سے چرائی ہو)۔

بِشَاۃٍ تَیْعِرُ - ایک بکری جو آواز کرتی ہو۔ (ایک روایت میں **لَہٗ ثُغَاءٌ** ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ لَھُمُ الْیَاعِرَۃُ - بکریاں ان کی ہیں۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالشَّاۃِ الْیَاعِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ - منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو دو گلوں کے درمیان آواز کر رہی ہو (کبھی ادھر جائے کبھی ادھر مشہور روایت **اَلْعَائِرَۃِ** ہے لیکن امام احمد کی مسند میں یوں ہی مروی ہے)۔

تَرْوِیْہِ فِیْقَۃُ الْیَعْرَۃِ - اس کو ایک بکری کے بچہ کا دودھ سیراب کر دیتا ہے (بہت کم خوراک ہے)۔

فِیْقَۃ - وہ دودھ جو دونوں مرتبہ دوہنے کے درمیان تھن میں جمع ہو۔

وَعَادَ لَھَا الْیَعَارُ مُجْرَنْثِمًا - اور یعار (قحط کی وجہ سے) اکٹھا ہو گیا ہے (یعار ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے مشہور روایت **یَرَاعٌ** ہے جو اوپر گزر چکی)۔

یَعْسُوْبٌ - شہد کی مکھیوں کا سردار۔

اَنَا یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْکُفَّارِ یا یَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِیْنَ - (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا) میں تو مومنوں کا سردار ہوں اور کافروں اور منافقوں کا سردار مال ہے (وہ مال کی پناہ لیتے ہیں اور مومن میری پناہ لیتے ہیں)۔

یَعْفُوْرٌ - ہرن کا بچہ اور نیل گائے کا بچہ (بعض نے کہا ہرنا اس کی جمع **یَعَافِیْر** ہے)۔

یَعْقُوْبٌ - چکور۔

حَتّٰی اِذَا صَارَ مِثْلَ عَیْنِ الْیَعْقُوْبِ اَکَلْنَا ھٰذَا وَشَرِبْنَا ھٰذَا - جب چکور کی آنکھ کی طرح صاف اور پاکیزہ ہو گیا تو ہم نے یہ کھایا یا پیا۔

صُنِعَ لَہٗ طَعَامٌ فِیْہِ الْحَجَلُ وَالْیَعَاقِیْبُ وَھُوَ مُحْرِمٌ - حضرت عثمانؓ احرام باندھے ہوئے تھے ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا جس میں چکور تھا اور چکوریں۔

یَعْلُوْلٌ - تلے اوپر ابر یا حباب۔

مِنْ صَوْبِ سَارِیَۃٍ بِیْضٍ یَّعَالِیْلَ - ساریہ کی طرف سے سفید تہہ بہ تہہ ابر۔

یَعُوْقُ - حضرت نوحؑ کی قوم کا ایک بت تھا (جیسے **یَغُوْث** ان کا ذکر قرآن شریف میں ہے)۔

بَابُ الیاء مع الفاء

یَفْعٌ - بیس سال کے قریب عمر ہونا یا بلوغ کے قریب ہونا، چڑھنا۔

اِیْفَاعٌ - بمعنی **یَفْعٌ** ہے۔

تَیَفُّعٌ - ٹیلہ یا بلندی پر چڑھنا۔

یَفَاعٌ - ٹیلہ، ٹیکرہ یا بلند زمین۔

خَرَجَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ وَمَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَیْفَعَ اَوْ کَرَبَ - عبدالمطلب نکلے آنحضرتؐ بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ بلوغ کے قریب تھے یا اس کے نزدیک۔

اِنَّ ھٰھُنَا غُلَامًا یَفَاعًا لَمْ یَحْتَلِمْ - اس جگہ ایک لڑکا ہے بلوغ کے قریب لیکن ابھی بالغ نہیں ہوا ہے۔

لَایُحِبُّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ کَذَا وَکَذَا وَلَا وَلَدُ الْمُیَافَعَۃِ - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ہم اہل بیت سے ایسے ایسے لوگ محبت نہیں رکھتے (ان کا ذکر کیا) اور نہ جو ولدالحرام ہو (وہ بھی ہم سے محبت نہیں رکھتا)۔

یَافَعَ الرَّجُلُ جَارِیَۃَ فُلَانٍ - اس نے فلاں شخص کی چھوکری سے زنا کیا۔

اَلْاِمَامُ اَلنَّارُ عَلٰی یَفَاعٍ - امام بلندی پر ایک آگ کی طرح ہے (کہ اس کی روشنی دور تک پھیلتی ہے)۔

یَفَنٌ - بوڑھا پھونس۔

اَيُّهَا الْيَفَنُ الَّذِىْ قَدْ لَهَزَهُ الْقَتِيْرُ - ارے بوڑھے پھونس جس کو بڑھاپے نے دے مارا۔

بابُ الياء مع القاف

يَقْطِيْنَ - ہر وہ بیل جس کی شاخ نہ ہو اور کدو۔

يَقَظٌ - بیدار ہونا جاگنا (جیسے يَقَاظَةٌ ہے)۔

تَيْقِيْظٌ اور اِيْقَاظٌ - جگانا۔

تَيَقُّظٌ اور اِسْتِيْقَاظٌ - جاگنا (عرب لوگ کہتے ہیں: رَجُلٌ يَقِظٌ اور يَقُظٌ اور يَقْظَانٌ یعنی عقل مند سمجھدار آدمی ہے)۔

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِى الْاِنَاءِ - جب تم میں سے کوئی سو کر جاگے تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے (بلکہ ہاتھ دھو کر پھر پانی میں ڈالے شاید اس میں نجاست لگ گئی ہو)۔

اَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ - حجرے والیوں کو جگاؤ۔ (یعنی بیویوں کو)۔

اِذَا نَامَ لَمْ يُوْقَظْ - آنحضرتؐ جب سو جاتے تو جگائے نہ جاتے (کوئی آپ کو بیدار نہ کرتا یہاں تک کہ آپ خود ہی اٹھتے کیونکہ سوتے میں وحی آنے کا احتمال تھا دوسرے ادب کے خلاف سمجھتے تھے)۔

اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سب سے پہلے آنحضرتؐ ہی جاگے (ایک روایت میں لوگوں کا پہلے جاگنا منقول ہے اور شاید یہ دو واقعہ ہوں)۔

اِنَّ عَيْنَهٗ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبُ يَقْظَانٌ - آپ کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل بیدار ہے۔

يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - آنحضرتؐ رمضان کی آخری دس راتوں میں اپنی بیویوں کو جگا دیتے۔ (تاکہ زیادہ عبادت کریں۔ کیونکہ یہ راتیں دوسری راتوں سے افضل ہیں)۔

لَايَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا اَنْ يَّتَسَوَّكَ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ - آنحضرتؐ جب رات یا دن کو سو کر جاگتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کر لیتے۔

يَقَقٌ یا يَقِقٌ - بہت سفید۔

يُقُوْقَة - سفیدی۔

بِيْضٌ يَقَائِقُ - سفید براق چیزیں یا آدمی یا جانور۔

وَلَفَّهٗ فِىْ بَيْضَاءَ كَاَنَّهَا الْيَقَقُ - اور ان کو سفید میں لپیٹا گویا وہ سفید براق تھی۔

لَمَّا اُسْرِىَ بِىْ اِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا فِيْعَانًا يَقَقًا - جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سفید براق میدان دیکھے۔

يَقْنٌ یا يَقَنٌ - ثابت ہونا، واضح ہونا، جاننا، تحقیق کرنا (جیسے اِيْقَانٌ اور اِسْتِيْقَانٌ اور تَيَقُّنٌ ہے)۔

يَاْتِيْكَ بِالْيَقِيْنِ - موت لائے گا۔

اَوَّلُ اِصْلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ - اس امت کی اصلاح کا شروع یقین اور زہد سے ہے۔ (جب اللہ تعالیٰ پر یقین ہوگا کہ وہ روزی کا ضامن ہے تو پھر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگی جس کو زہد کہتے ہیں)۔

لَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ النَّاسِ اَقَلَّ مِنَ الْيَقِيْنِ - یقین سب چیزوں سے کم لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے (یعنی یقین کرنے والے دنیا میں کم ہیں)۔

هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ - یہ تیرا ٹھکانا ہے تو یقین پر تھا۔

بابُ الياء مع اللام

يَلَمْلَمَ - ایک مقام کا نام ہے یمن والوں کا میقات ہے مکہ سے دو منزل پر اس کو اَلَمْلَمْ بھی کہتے ہیں۔

يَلْيَلُ - ایک وادی ہے ینبوع میں۔

بابُ الياء مع الميم

يَمٌّ - سمندر، دریا۔

مَا الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَايَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ - دنیا کی نسبت آخرت سے ایسی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے جتنا پانی انگلی میں آئے اس کو جو سمندر سے نسبت

ہے وہی دنیا کو آخرت سے ہے۔

تَيْمِيْمٌ - قصد کرنا۔ (جیسے تَيَمُّمٌ) اور نماز کے لئے منہ اور ہاتھوں پر مٹی لگانا جب پانی نہ ملے۔

يَمَامٌ - وحشی کبوتر۔

يَوْمُ الْيَمَامَةِ - یمامہ کا دن۔ جہاں مسیلمہ کذاب کے لوگوں سے جنگ ہوئی تھی۔

اِمْضِ يَمَامِيْ - میرے آگے چل۔

اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ - تیمّم ایک بار ہاتھ مارنا ہے منہ اور دونوں پہنچوں کے لئے۔

فَيَمَّمْتُ لَهَا التَّنُّوْرَ يا فَتَيَامَمْتُ - میں نے اس کو تنور میں ڈالنے کا قصد کیا۔

فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ - میں چلا قصد کرتا تھا۔

يَمَامَه - ایک ٹکڑا ہے عرب کے ملک کا حجاز کے پورب کی طرف اُس کا بڑا شہر حجر الیمامہ ہے۔

يَمْنٌ - مبارک کرنا' داہنی طرف لے جانا۔

يُمْنٌ اور مَيْمَنَةٌ - مبارکی۔

مَيْمُوْنٌ - مبارک۔

تَيْمِيْنٌ - داہنی طرف لے جانا' برکت دینا' یمن میں آنا۔

مُيَامَنَةٌ - داہنی طرف جانا' یمن کی راہ لینا۔

اِيْمَانٌ - یمن کی راہ لینا' داہنی طرف آنا۔

تَيَمُّنٌ - مرجانا' برکت لینا' یمن والا ہونا' داہنی طرف سے شروع کرنا (جیسے تَيَامُنٌ ہے)۔

اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ - ایمان یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی ہے (کیونکہ ایمان مکہ سے شروع ہوا اور مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن میں داخل ہے اسی لئے کعبہ کو کعبۂ یمانیہ کہتے ہیں۔ بعض نے کہا انصاری لوگوں کا اصل وطن یمن تھا انھوں نے ہی دین کی مدد کی تو گویا ایمان یمن ہی کا ہوا۔ بعض نے کہا آپ نے یہ حدیث تبوک میں فرمائی اور یمن کی طرف اشارہ کیا اور مراد آپ کی مکہ اور مدینہ سے تھی۔

مترجم: کہتا ہے ممکن ہے کہ آنحضرتؐ کی مراد یہ ہو کہ یمن والے اپنی خوشی سے اسلام لائے اس لئے عمدہ ایمان انہی کا ہوا یا یہ مقصود ہو کہ اخیر زمانے میں ایمان کی قوت یمن میں رہ جائے گی)۔

بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ - دو یمنی رکنوں کے درمیان (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی)۔

لَاتَمَسَّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ - طواف میں کعبہ کے دو ہی یمانی رکنوں کا استلام کر۔

اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ يَمِيْنُ اللّٰهِ فِيْ اَرْضِه - حجر اسود کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ ہے اس کی زمین میں (معمول ہے کہ بادشاہ کا ہاتھ چومتے ہیں اسی طرح دنیا میں حجر اسود کو چومتے ہیں)۔

وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ - پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یہ نہیں کہ مخلوقات کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو' اس کے دونوں ہاتھ یکساں زور اور قوت رکھتے ہیں تو گویا دونوں داہنے ہوئے)۔

يُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِيْنِهٖ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهٖ - بادشاہت اس کے داہنے میں دی جائے گی اور ہمیشہ زندہ رہنا اس کے بائیں ہاتھ میں۔

خَرَجَا يَرْعَيَانِ نَاضِحًا لَّهُمَا قَالَ لَقَدْ اَلْبَسَتْنَا اُمُّنَا نُقْبَتَهَا وَزَوَّدَتْنَا يُمَيْنَتَيْهَا مِنَ الْهَبِيْدِ كُلَّ يَوْمٍ - (حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانے میں اپنے افلاس کا حال بیان کرتے ہیں کہ میں اور میری ایک بہن دونوں ایک اونٹ چرانے کو نکلے اور ہماری ماں نے ہم کو ایک بے نیفہ کا پاجامہ اپنا پہنا دیا تھا اور دو مٹھیاں داہنے ہاتھ سے اندرائن کی ہم کو دیا کرتیں یہ ہمارا توشہ تھا۔

وَفِيْ تَفْسِيْرِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى كٓهٰيٰعٓصٓ هُوَ كَافٍ هَادٍ يَمِيْنٌ عَزِيْزٌ صَادِقٌ - سعید بن جبیر نے کہیعص کی تفسیر یوں کی ہے۔ کاف سے کافی ھا سے ہادی یا سے یمین عین سے عزیز صاد سے صادق مراد ہے۔ یمین کے معنی برکت والا۔ اللہ تعالیٰ کو یامن اور یمین کہتے ہیں۔

حُسْنُ الْمَلِكَةِ يُمْنٌ - خوش خلقی برکت کا سبب ہوتی ہے (خوش خلقی سے لوگ راضی ہوتے ہیں۔ احسان اور سلوک کرتے ہیں خوش خلق کو برکت اور فراغت حاصل ہوتی ہے)۔

كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِيْ جَمِيْعِ اَمْرِهٖ مَا اسْتَطَاعَ- آنحضرتؐ تمام کاموں میں جہاں تک ہوسکتا داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے-

كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ- آنحضرتؐ کو جوتا پہننے میں پہلے داہنے پاؤں میں پہننا پسند تھا (اسی طرح کنگھی کرنے میں داہنی طرف سے شروع کرنا اور وضو اور غسل میں اور سرمہ لگانے میں، ناخن کترانے میں، موزہ پہننے میں مسجد میں پاؤں رکھنے میں غرض کل کاموں میں)-

يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ- آنحضرتؐ داہنی طرف سے شروع کرنا طہارت اور کنگھی اور جوتا پہننے میں پسند کرتے جہاں تک ہوسکتا اسی طرح اپنے ہر ایک کام میں-

كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَ شَرَابِهٖ وَ ثِيَابِهٖ- آنحضرتﷺ اپنے کھانے اور پینے اور کپڑا پہننے کے لئے داہنے ہاتھ کو رکھتے-

اَلْبَابُ الْاَيْمَنُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ- باب ایمن بہشت کا ایک دروازہ ہے (بعض نے کہا وہ آٹھواں دروازہ ہے جس میں سے لوگ بلا حساب وکتاب داخل ہوں گے)-

تَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ- چھ ان میں سے یمن کی طرف گئے-

وَتَشَاءَمَ- اور شام کی طرف گئے-

ثُمَّ تَشَائَمَتْ- پھر شام کی طرف ہوجائے-

بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ- داہنی سمتوں سے شروع کیا (یعنی داہنی آستین دامن وغیرہ سے)-

عَلٰى مَنَابِرَ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ- منبروں پر پروردگار کے داہنی طرف-

يَامِنْ بِاَصْحَابِكَ وَ شَائِمْ- اپنے لوگوں کو داہنی طرف لے جا اور بائیں طرف-

فَابْدَاُوْا بِمَيَامِنِكُمْ يا بِاَيَامِنِكُمْ- داہنی جانبوں سے شروع کرو-

فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا- (نماز میں داہنی طرف نہ تھوکے کیونکہ داہنی طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے (جو نیکیاں لکھتا ہے اور برائیوں کا لکھنے والا فرشتہ جو بائیں طرف رہتا ہے نماز پڑھتے وقت علیحدہ ہوجاتا ہے کیونکہ جب تک نماز میں ہے برائی نہیں ہوتی- بعض نے کہا یہ ایک اور فرشتہ ہے کرام کاتبین کے علاوہ)-

فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ- داہنی کروٹ پر سوئے-

جَعَلَهٗ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى- انگشتری کو آپ نے داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہنا (بعض نے کہا آنحضرتؐ کا آخری فعل بائیں ہاتھ میں پہننا تھا- لیکن صحیح یہ ہے کہ داہنے ہاتھ پہننا افضل ہے)-

رِيْحًا مِّنْ قِبَلِ الْيَمَنِ- یمن کی طرف سے ایک ہوا (ایک روایت میں شام کی طرف سے منقول ہے تو شاید دو ہوائیں چلیں گی یا یمن یا شام سے شروع ہوکر پھر شام یا یمن کی طرف ہوجائیں گی)-

فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ- پھر داہنی طرف دیکھے گا تو وہی اعمال نظر آئیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے-

يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ- تیری قسم کا وہی مطلب رہے گا جو قسم دینے والے نے یعنی تیرے ساتھی نے سچ سمجھا ہے (مطلب یہ ہے کہ قسم میں توریہ کرنا اور دوسرا مطلب مراد رکھنا اور جس نے اس کو قسم دلائی ہے اس کو دھوکا دینا کچھ مفید نہ ہوگا- قسم اسی مطلب پر رہے گی جس پر قسم دلانے والے نے دلائی ہے یہ اس صورت میں ہے جب قاضی یا مدعی شرع کے موافق کسی کو قسم دلائے- لیکن اگر کوئی ظلم کی راہ سے قسم دلائے تو اس میں توریہ ہوسکتا ہے)-

عَرَضَ عَلٰى قَوْمِ الْيَمِيْنَ فَاسْرَعُوْا فَاَسْهَمَ- کچھ لوگوں سے قسم کھانے کو کہا- انھوں نے جلدی سے قسم کھالی (اور گواہ نہ تھے ہر ایک نے قسم سے بیان کیا کہ یہ چیز میری ہے) آخر قرعہ ڈالا (جس کے نام پر قرعہ نکلا اس کو وہ چیز دلا دی)-

فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَيَامَنُوْا عَنِ الْغَمِيْمِ- آپ نے یہ حکم دیا کہ غمیم سے (جو ایک مقام ہے) داہنی طرف مڑ جائیں-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا- جس نے ایک بات پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کرنا بہتر

معلوم ہوا-

لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ - میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا-

لَیَمِیْنُکَ لَئِنِ ابْتَلَیْتَ لَقَدْ عَافَیْتَ وَلَئِنْ اَخَذْتَ لَقَدْ اَبْقَیْتَ - خدا کی قسم اگر تو نے بلا میں ڈالا تو ایک مدت تک تندرستی بھی دی اگر تو نے اعضاء بے کار کر دیئے تو آنکھ اور عقل باقی رکھی-

اِنَّهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ کُفِّنَ فِیْ یُمْنَةٍ - آنحضرت ﷺ کو یمن کی چادر میں کفن دیا گیا-

یُمْنُ الْخَیْلِ فِیْ شُقْرِهَا - برکت اشقر (سرخ گھوڑے میں ہے (اسی طرح کمیت میں بھی- جیسے دوسری روایت میں ہے)-

فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ مِاَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الحدیث - داہنی کروٹ پر لیٹے پھر سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے (تو قیامت کے دن) پروردگار فرمائے گا- میرے بندے داہنی طرف جاؤ ہیں بہشت ہے-

اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ - داہنا شخص پھر جو اس کی داہنی طرف ہو پھر جو اس کی داہنی طرف ہو یہ پہلے پینے کا حق رکھتے ہیں (جب سب داہنے والوں سے فراغت ہو جائے تو اب پیالہ اس کو دے جو بائیں طرف بیٹھا ہے)-

اَلْحَجَرُ یَمِیْنُ اللّٰهِ یُصَافِحُ بِهَا مَا یَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ - حجر اسود اللہ تعالٰی کا داہنا ہاتھ ہے جس بندے سے چاہتا ہے اس سے مصافحہ کرتا ہے-

لَا یَمِیْنَ لِوَلَدٍ مَعَ وَالِدِهٖ وَلَا لِمَمْلُوْكٍ مَّعَ مَوْلَاهُ وَلَا لِلْمَرْاَةِ مَعَ زَوْجِهَا وَلَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَّلَا یَمِیْنَ فِیْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ - بچہ کو قسم بلا اجازت اس کے باپ کے، اور غلام کی بلا اجازت اس کے مالک کے اور عورت کی بلا اجازت خاوند کے درست نہ ہوگی (بلکہ لغو اور باطل ہوگی تو اس میں کفارہ لازم نہ آئے گا) اسی طرح گناہ کے کام کی منت ماننا (مثلاً شراب پینے کی) درست نہ ہوگا- اسی طرح ناطہ توڑنے کی قسم بھی صحیح نہ ہوگی-

اُمُّ اَیْمَنَ - آنحضرتؐ کی کھلائی تھیں- آپ نے ان کا نکاح زید بن حارثہ سے کر دیا تھا- انھیں کے پیٹ سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے اور صاحب مجمع البحرین نے صریح غلطی کی جو ام المومنین میمونہؓ کو ام ایمن کی دختر سمجھا-

بابُ الیاء مع النون

یَنْبُعُ - ایک بستی ہے جو مدینہ سے سات منزل پر ساحل سمندر پر واقع ہے-

یَنْعٌ یا یُنْعٌ یا یُنُوْعٌ - پک جانا، توڑنے کے لائق ہو جانا-

یَنْعٌ اور یَنَعَةٌ - سرخ عقیق-

دَمٌ یَّانِعٌ - سرخ خون-

اِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اُحَیْمِرَ مِثْلَ الْیَنَعَةِ - اگر چھوٹا سرخ بچہ عقیق کی طرح جنے-

مِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا - بعض لوگ تو ہم میں ایسے ہیں کہ ان کا میوہ پک گیا (تیار ہو گیا) وہ اس کو چن رہے ہیں-

اِنِّیْ اَرٰی رُؤُسًا قَدْ اَیْنَعَتْ وَحَانَ قِطَافُهَا - میں دیکھتا ہوں کتنی کھوپڑیاں پک گئی ہیں اب ان کے توڑنے کا وقت آ پہنچا ہے (یہ حجاج بن یوسف کا قول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگ قتل کے قابل ہیں)-

بِنَا اَیْنَعَتِ الثِّمَارُ - ہم اہل بیت کی برکتوں سے میوے پکے ہیں-

یَنِیْعٌ اور یَانِعٌ - پختہ-

اَلتَّمَرُ یَانِعٌ وَالنَّاطُوْرُ غَیْرُ مَانِعٍ - کھجور پختہ اور تیار ہے اور باغ کا نگہبان روکتا نہیں-

بابُ الیاء مع الواو

یُوْحِ یا یُوْحٰی - سورج-

هَلْ طَلَعَتْ یُوْحِ - کیا سورج نکلا (ایک روایت میں بُوْحِ ہے بائے موحدہ سے اس سے بھی مراد سورج ہے کیونکہ وہ ظاہر اور نمودار ہوتا ہے یُوْحِ مبنی ہے کسرہ پر)-

یَوْمٌ - دن - یعنی صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک

کا وقت اور سورج ڈوبنے سے صبح صادق تک کے وقت کو لَیْلٌ کہتے ہیں-

مُیَاوَمَةٌ - روزینہ مقرر کرنا (جس کو یومیہ کہتے ہیں)-

اَلسَّائِبَةُ وَالصَّدَقَةُ لِیَوْمِهِمَا - سائبہ اور صدقہ اپنے دن کے لئے ہے (یعنی قیامت کے دن اس کا اجر ملے گا (سائبہ سے یہاں آزاد کیا ہوا غلام مراد ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی جائے)-

سِرْ اِلَی الْعِرَاقِ غِرَارَ النَّوْمِ طَوِیْلَ الْیَوْمِ - (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف سے کہا) تو ملک عراق کی طرف جا بہت کم سوتا ہوا دن کو لمبا کرتا ہوا (یعنی جلدی جلدی منزلیں طے کرتا ہوا ("غرار النوم طویل الیوم" اس کو کہتے ہیں جس سے ایک کام بہت کوشش اور مستعدی کے ساتھ کرانا منظور ہوتا ہے)-

تِلْكَ اَیَّامُ الْهَرَجِ - یہ تو قتل کا زمانہ ہے (یہاں ایام سے اوقات مراد ہیں)-

اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ - کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟-

اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ هٰذَا - اس وقت مجھ کو نکاح کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا-

اِلَّا یَوْمَنَا هٰذَا - مگر ہمارا یہ دن-

اَلْحَیْضُ یَوْمٌ اِلٰی خَمْسَ عَشْرَةَ - حیض کی مدت ایک دن سے لے کر پندرہ دن تک ہے-

فَتُوُفِّیَ فِیْ یَوْمِیْ - آنحضرتؐ میری باری کے دن گزر گئے (وفات پائی - یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے حساب کی رو سے کہا یعنی اگر آپ تندرست رہ کر باری باری ایک ایک بیوی کے پاس رہتے تو اس دن میری باری کا دن ہوتا - اس تاویل کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے تو بیماری میں حضرت عائشہؓ کے گھر رہنے کی اجازت دوسری بیویوں سے لے لی تھی اور آپ بیماری بھر انہی کے پاس رہے)-

هٰذَا یَوْمُكَ - یہ تیرا وقت ہے-

یَوْمُ اَبِیْ جَنْدَلٍ - حدیبیہ کا دن-

یَوْمٌ کَسَنَةٍ وَ یَوْمٌ کَشَهْرٍ - ایک دن سال بھر کا اور ایک دن ایک مہینہ کا-

وَالْحِفْظُ لِاَیَّامِهَا - عرب کے واقعات یاد رکھنا-

یَوْمُ الْقِیَامَةِ - قیامت کا دن-

اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّ لَنَا فِیْهَا صَوْمٌ - دنیا کی مدت ایک دن ہے (آخرت کے مقابل) اور ہم نے اس میں روزہ رکھ لیا ہے اپنی سب خواہشوں کو آخرت میں پورا کریں گے - وہاں روزہ کھولیں گے)-

لَاتَعَادُوا الْاَیَّامَ فَتُعَادِیْکُمْ - ایام سے (یعنی حضرت محمدؐ اور ائمہ اہل بیت سے) دشمنی نہ رکھو ورنہ وہ (آخرت میں) تم سے دشمنی کریں گے (مجمع البحرین میں ہے کہ امام ابوالحسن نے کہا سبت حضرت محمدؐ کا نام ہے اور احد حضرت علیؓ کا اور اثنین امام حسن و امام حسینؓ کا ثلاث علی بن حسین محمد بن علی جعفر بن محمد کا اور اربعاء موسیٰ بن جعفر اور علی بن موسیٰ اور محمد بن علی اور میں اور خمیس میرا بیٹا حسن اور جمعہ میرا پوتا)-

اَلْحَمَّامُ یَوْمٌ وَ یَوْمٌ لَّایُکْثِرُ اللَّحْمَ - ایک دن بیچ حمام کرنے سے گوشت بہت پیدا ہوتا ہے-

اَلْاَیَّامُ اَیَّامُ اللّٰهِ - سب دن اللہ کے ہیں (ان میں کوئی منحوس نہیں)-

اَیَّامُ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ کے عذاب جو اس نے اگلی امتوں پر بھیجے تھے-

بابُ الیاء مع الهاء

یَهَابُ یا اَهَابُ - ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب-

یَهْمَاءُ - وہ جنگل جہاں آدمی کو راستہ نہ ملے نہ اس میں پانی ہو نہ کوئی نشان، علامت-

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَیْهَمَیْنِ - آنحضرتؐ پانی کے بہاؤ اور آگ سے پناہ مانگتے تھے (کیونکہ ان دونوں میں آدمی کا نجات مشکل ہو جاتی ہے)-

کُلَّ یَهْمَاءَ یَقْصُرُ الطَّرْفُ عَنْهَا - ہر جنگل کو جس میں نظر کام نہیں کرتی-

اَرْقَلَتْهَا قِلَاصُنَا اِرْقَالًا - ہماری اونٹنیاں دوڑ کر طے کر

گئیں (بعض نے کہا اَیْھَمَیْن گاؤں والوں کے نزدیک سیل اور مست اونٹ ہے)-

اَیْھَمْ - نامعلوم شہر-

بابُ الیاء مع الیاء

یَیْعَث - ایک مقام ہے ملک یمن میں-

یَاقُوْتٌ - مشہور جوہر ہے جو اکثر سرخ ہوتا ہے-

اِنَّ الرُّکْنَ وَالْمُقَامَ یَاقُوْتَتَانِ مِنْ یَّوَاقِیْتِ الْجَنَّةِ- رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم دونوں بہشت کے یاقوت ہیں (مگر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کا رنگ بدل دیا تا کہ ایمان بالغیب قائم رہے)-

❀❀❀

لغات الحدیث

- یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
- یہ کتاب علامہ وحید الزماںؒ کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
- یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو "انوار اللغۃ ملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کی گئی۔
- دوسری مرتبہ علامہ وحید الزماںؒ نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (بھارت) سے اسے "اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کیا۔
- اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے "لغات الحدیث" کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی سے) شائع ہوتا رہا۔
- لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں "نعمانی کتب خانہ" (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایان شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
- عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
- موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
- لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لئے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلفؒ نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
- عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
- لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لُغات سے استغنا کا باعث بن گئی ہے۔
- علم و ادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Phone: 042-7321865